रजिस्टर्ड ایل نمبر ۴۳۵

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت { سالانہ ... للعہ ـــــ ممالک غیر سے ... [illegible]
ششماہی ... [illegible] ـــــ فی پرچہ ... ایک آنہ

جلد ۳۲ | اتوار ۲۴ پوہ سمت ۱۹۹۰ مطابق ۷ جنوری سنہ ۱۹۳۴ء دیانند آبد ۱۰۹ | SUNDAY 7th JAN 1934 | نمبر ۱

آریہ سماج کے نیم

۱ ـ سب ست ودیا اور ست ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ۔

۲ ـ ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سروانتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے ۔ اُسی کی اپاسنا کرنی یوگ ہے ۔

۳ ـ وید ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے ۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ۔

۴ ـ ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے تیاگ کرنے میں سروداا اُدیت (مستعد) رہنا چاہیئے ۔

۵ ـ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کرنے چاہئیں ۔

آریہ سماج کے نیم

۶ ـ سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھ اُدیش ہے ۔ ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ۔

۷ ـ سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگ برتنا چاہیئے ۔

۸ ـ اودیا (جہالت) کا ناش (دوری) اور ودیا (علم) کی بردھی (ترقی) کرنی چاہیئے ۔

۹ ـ پرتیک (ہر ایک) کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ (قانع) نہ رہنا چاہیئے ۔ کنتو (بلکہ) سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے ۔

۱۰ ـ سب منشیوں (آدمیوں) کو سماجک سرو ہتکاری (فوائد عامہ) کے متعلق نیم پالنے میں پرتنتر (ماتحت) رہنا چاہیئے ۔ اور پرتیک (اپنی ذات کے متعلق) نیم میں سب سوتنتر (خود مختار) ہیں ۔

رگوید | یجروید

وید امرت

ओ३म् । यस्यां समुद्र उत सिन्धुरापो यस्यामन्नं कृष्टयः संबभूवुः ।
यस्यामिदं जिन्वति प्राणदेजत् सा नो भूमिः पूर्वपेये दधातु ॥

ارتھ ـ (यस्यां) جس بھومی پر (समुद्र उत सिन्धुः आपः) سمندر اور بہنے والے ندی نالے اور طرح طرح کے جل اور (यस्यां) جس پر (अन्नं कृष्टयः) ان اور طرح طرح کی کھیتیاں (संबभूवुः) پیدا ہوتی ہیں ۔ (यस्यां) جس پر (इदं प्राणत् एजत्) جیتا جاگتا چلتا پھرتا سنسار (जिन्वति) پران دھارن کرتا ہے ۔ (सा भूमिः) وہ بھومی (नः) ہمیں (पूर्वपेये) پُورو پُرشوں سے پراپت کرنے یوگیہ اُتم پدپ (दधातु) ستھاپت کرے ۔

اُتم پد کو دھارن کرو

جس بھومی کا اس تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے ۔ اُس کے لئے ہمارا پرم بناہے ۔ یہی اس وید کا مطلب ہے ۔ کسی چیز کی پرشنسا کرنے سے اس کے ساتھ انوراگ ہو جاتا ہے ۔ اس کے ساتھ ایک پرکار کا ناد ہو جاتا ہے کیونکہ جب تک کسی چیز کے اصلی گن ہمارے سامنے دکھائی نہ دیں تب تک اُس کو اپنایا نہیں جا سکتا ۔ اسی واسطے جس بھومی پر ہم نواس کرتے ہیں اُس کا بڑے سندر شبدوں میں بیان کیا گیا ہے ۔ اس بھومی پر سمندر ندی نالے سب پرکار کے جل ہیں ۔ مگر ایک کاہل آدمی اور قوم کے لئے وہ کوئی مفید ثابت نہیں ہوتے ۔ وہ زیادہ سے زیادہ ان جلوں کو دیکھ کر حیران سے ہو جاتے ہیں ۔ لیکن ایک ہوشیار آدمی یا قوم اُن سے طرح طرح کے فوائد اٹھاتے ہیں اور آنند کا جیون بسر کرتے ہیں ۔ وہ خود جیتے ہیں ۔ اور اپنے جینے کا ثبوت دنیا کو چوٹ دیتے رہتے ہیں ۔ وید کہتا ہے ۔ جس بھومی پر تمہارے بزرگوں نے اُن کھا کر بڑا نام پایا ہے ۔ جو اپنے لئے اور دلی سے اس برنارتھ اُپایوں سے چیتے پھرتے تھے ۔ ایسے ہی تم لوگ بھی پرنارتھ کے سکھ کا اُپبھوگ کرو ۔ اس پرتھوی پر قدرت نے جو جو وستوئیں کام میں لانے لائق پیدا کی ہیں ۔ وہ اصل میں سب کے لئے کھلی ہیں ۔ مگر زبردست انسان ان کو گرہن کر کے اپنا قبضہ جما لیتا ہے ۔ اور دوسروں کو ان سکھوں سے محروم کر دیتا ہے ۔

اس لئے ہر ایک انسان کے لئے یہ واجب ہے کہ وہ پرشارتھ کرے ۔ اور پرشارتھ سے اپنے بزرگوں کے ورثہ کو قائم رکھے ۔ مگر بھومی پر زندہ رہنے کے لئے ایک آدھ آدمی کی الگ الگ شکتی کوئی کام نہیں دیتی ۔ اس کے واسطے سنگھٹن کی ضرورت ہے ۔ مل کر رہنے میں ہی سکھ ہے ۔ سب سے پہلے جینے کی خواہش ہونی چاہیئے ۔ اور اس کے ساتھ ہی جو چیز زندہ رکھتی ہے ۔ اس سے پوری واقفیت ہونی لازمی ہے ۔ پھر اُس کے لئے پورے یتن کی ضرورت ہے ۔ آؤ مترو! ہم لوگ مل کر رہنا سیکھیں ۔ اور اپنے بزرگوں کے جو ہم سب کے سانجھے ورثہ کو سنبھالنے کے لئے سنگھ شکتی کو بڑھائیں ۔ اور اس بھومی پر اُتم اُتم پدوں کو دھارن کریں ۔

(رام شم) (زریخی تاشین)

اتھرو وید | سام وید

وی - پی آتے ہیں

ماہ جنوری ۱۹۳۶ء میں جن خریداروں کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ اُنہیں اطلاعی چٹھیاں بھیجی جا رہی ہیں۔ خریدار صاحبان کو چاہئے۔ کہ وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ ۲۱ جنوری کا پرچہ ۱۹ جنوری کو بذریعہ وی۔ پی انہیں ارسال کیا جائے گا۔ جو اصحاب نہ اپنا چندہ ارسال کریں۔ اور نہ کسی وجہ سے وی۔ پی وصول کرنا چاہیں۔ وہ بہت جلد اطلاع دے دیں۔ بعض اصحاب کے وی پی ہمیں تاریخ مقررہ کے بعد موصول ہوتے ہیں جس سے ہمارا وی۔ پی کا خرچ ضائع جاتا ہے۔ خریدار صاحبان کو چاہئے۔ کہ منی آرڈر ہر صورت میں ۱۰ جنوری ۱۹۳۶ء سے پہلے دفتر میں پہنچا دیں۔ یا بذریعہ کارڈ اطلاع دے دیں۔ تاکہ دفتر کا وی پی کا خرچ بچ سکے۔

(مینیجر)

ضرورت

اگر آپ ور کنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ ودیالیوں اور سکولوں کے لئے مینیجروں۔ پتری پاٹھشالاؤں کے لئے ادھیاپکاؤں اور اسی قسم کے ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" کی خدمات کو کبھی نہ بھولئے۔

(مینیجر)

کھتری یوگیہ ور کی ضرورت

مجھے اپنی لڑکی کے لئے بعمر اٹھارہ سال جو کہ مڈل اور بھوشن پنجاب یونیورسٹی پاس ہے۔ کے لئے ایک کھتری یوگیہ ور جو کہ تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہو کی ضرورت ہے۔ میری ہمشیرہ گھر کے کام کاج یعنی سینے پرونے۔ سوئی کے کام۔ ہارمونیم بجانے کھانے پکانے میں اچھی طرح سے ماہر ہے۔ لڑکا بھی سماجی خیال کا ہونا چاہئے۔

خط و کتابت کا پتہ:-

ع ۲ معرفت "پرکاش" لاہور

دان دئے دھن نہ گھٹے

کیا ہی خوب بڑوں نے کہا ہے۔ کہ جب کبھی آپ نے دان دینا ہو تو مستحق کو دیں۔ پرماتما نے اگر دان دینے کی طاقت دی ہے۔ اور جب بھی آپ دان دینے لگیں۔ تو

پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور کو نہ بھولیں

یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکشنی سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے جس کے انتظام کے لئے ہندو قوم کے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ اس وقت ۱۰۰ لڑکے اور لڑکیاں پرورش پا رہے ہیں خوراک۔ پوشاک اور نقدی جس صورت میں بھی آپ سہایتا کر سکیں۔ کریں۔ جب کبھی کسی یتیم لڑکے یا لڑکی کا پتہ لگے۔ تو اسے یتیم خانہ میں پہنچا دیں۔ یا اطلاع دیکر پُنیہ کے بھاگی بنیں۔ رپورٹ مفت طلب کریں۔

آنریری سکرٹری پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

کنیا کیلئے ور کی آوشیکتا

ایک راجپوت کنیا عمر ۱۶ سال کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ ذات کا بندھن نہیں ہے۔ کنیا پڑھی لکھی ہے۔ گھر کے ہر ایک کام سے اچھی طرح واقف ہے۔ سوبھاؤ بہت اچھا ہے۔ اور سربرکار سے یوگیہ ہے۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کیجئے:-

رام لال ہیڈ ماسٹر
آریہ ہائی سکول لدھیانہ

ور کی ضرورت

میرے ایک نزدیکی رشتہ دار کی اروڑبنس کنیا کے لئے جس کی عمر سترہ سال ہے۔ ایک ایسے ور کی آوشیکتا ہے جو کہ برسر روزگار اور صحت و عمدہ اوصاف کی عمر ۲۵ سال کے لگ بھگ ہو۔ کنیا مڈل پاس ہے۔ ہر طرح سے سوشیل اور گرہ کاریہ میں نپن۔ دیہہ سے

خط و کتابت میرے ساتھ ہونی چاہئے:-

گوردتہ رام وکیل لائل پور

آریہ جگت میں ہندی کا ایک بالکل نیا گرنتھ

عمدہ چھپائی
پرتھم کھنڈ
قیمت ایک روپیہ

ویدک وِ...

بڑھیا کاغذ
دوسرا کھنڈ
قیمت عہ ۔ مجلد عہ

(لیکھک شری پنڈت دیو شرما جی ابھے ودیا النکار آچاریہ گوروکل کانگڑی)

یہ وہی گرنتھ ہے جس کے پرتھم کھنڈ کا پرتھم ایڈیشن تین ماہ میں ہی ختم ہو گیا تھا۔ آریہ اخبارات۔ آریہ ودوانوں اور دیش کے لیڈروں نے اس گرنتھ کی بڑی تعریف کی ہے۔ ویدک کھوج کی باتوں سے بھرا ہوا سوادھیائے کا یہ پہلا گرنتھ ہے

اس گرنتھ میں کیا ہے؟

چاروں ویدوں میں سے سال بھر کے ۳۶۵ منتروں کا ان کے چھندوں کے مطابق چناؤ اور سنگرہ کیا گیا ہے۔ ہر روز کے لئے ایک ایک پر ارتھنا مقرر ہے۔ پہلے وید منتر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد منتر دوارہ پرارتھنا کی گئی ہے۔ آخر میں شبدارتھ دیا ہے۔ ہر ایک ماہ کے شروع میں جسمانی کسرت کا بھی ایک طریقہ لکھا گیا ہے۔

یہ گرنتھ تین کھنڈوں میں چھپے گا۔ اب تک ۲ دو کھنڈ چھپ چکے ہیں

پرتھم کھنڈ میں چار ماہ ہیں۔ یعنی چیت۔ بیساکھ۔ جیٹھ اور اساڑھ۔ **قیمت عہ**

دوسرے کھنڈ میں ساون۔ بھادوں۔ اسوج اور کارتک چار ماہ ہیں۔ **قیمت عہ ۔ مجلد عہ**

نوٹ۔ تیسرا کھنڈ گوروکل کانگڑی کے سالانہ جلسہ پر چھپے گا۔

اس پستک کی مانگ بہت زیادہ ہے جلد منگوائیے ورنہ تیسرے ایڈیشن کی انتظار کرنی پڑے گی

پتہ:- مینیجر پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی۔ ضلع سہارنپور (یو۔ پی)

نوٹ:- یہ گرنتھ شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم انارکلی لاہور سے بھی مل سکتا ہے۔

سنسار کی گتی

احاطہ مدراس کا پہلا ہندوستانی گورنر

مدراس - ۳ جنوری - اخبار "ہندو" کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے - کہ سر جارج سٹینلے گورنر مدراس لارڈ ولنگڈن کی غیر حاضری میں قائمقام وائسرائے کے فرائض سرانجام دیں گے - مدراس کے قائمقام گورنر کا تقرر وزیر ہند گورنر کے مشورہ سے کریں گے - ایگزیکٹو کونسل کے پہلے ممبر اور اسمبلی کے پریذیڈنٹ سر محمد عثمان کے مقرر ہونے کا بہت بھاری امکان ہے ۔

مٹی کے تیل کی برآمد :- بمبئی - ۳ جنوری کچھ عرصہ سے یہ قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں - کہ مغربی ساحل کے ساتھ پتھریلی ہتوں میں تیل موجود ہے - افواہ ہے - کہ مسٹر سلطان احمد چنوئی جو ایک مشہور تاجر ہیں - تیل کی اس برآمد کے معاملہ میں دلچسپی لے رہے ہیں ۔

چاندی کے برادہ کی چوری :- بمبئی ۳ جنوری - بمبئی کے ٹکسال سے ۱۷۰۰۰ تولہ چوری شدہ چاندی کا برادہ خریدنے کے الزام میں ایک نیاریا اور ایک سنار گرفتار کئے گئے ہیں ۔

منگنی منسوخ کرنے پر جرمانہ :- احمد آباد ۳ جنوری - اپنی ذات کی رسم کے خلاف اپنی لڑکی کی منگنی منسوخ کرنے اور کسی اور شخص سے اس کی شادی کرنے کے الزام میں بھڑوچ کے ایک وکیل مسٹر بھنی لال نرسنگھ داس کو ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ۔

کلکتہ میں پستول کی برآمدگی پر گرفتاری :- کلکتہ ۳ جنوری - کل شمالی ہند کے ایک باشندہ جمشیدی لال کو اس الزام میں گرفتار کیا گیا تھا - کہ اس کے قبضہ سے ۵ گولیوں والا ایک پستول برآمد ہوا تھا ۔

شیوجی چرانے پر شوٹ :- نرپور ۲ جنوری چندن ہولے نرپور کے نزدیک اوناش میں ایک مندر سے شیوجی کی مورتی کی چوری ہو گئی - دو اشخاص کی جن پر چوری کا شبہ کیا جاتا تھا - اچانک اور پراسرار موت واقعہ ہو گئی ۔

ایم - سی - سی ٹیم کا دورہ :- کلکتہ ۳ جنوری - آج وائسرائے نے ہمراہی کمانڈر انچیف میٹل اور سٹیل فیکٹری اور رائفل فیکٹری کا معائنہ کیا - کلکتہ کرکٹ کلب نے ایم - سی - سی ٹیم کو جو ڈنر دیا - اس میں وائسرائے بھی شریک ہوئے تھے ۔

سر مالکم ہیلی سے انٹرویو :- لکھنؤ ۳ جنوری سر فضل حسین ممبر تعلیم بنارس جاتے ہوئے یہاں چند گھنٹے ٹھہرے اور آپ نے سر مالکم ہیلی سے انٹرویو کیا ۔

افغانستان کی موجودہ حکومت کے خلاف سرگرمیاں

دہلی - ۳ جنوری - کابل سے تازہ ترین اطلاع مظہر ہے - کہ کنگ نادر خان کے قتل کے سلسلہ میں عبدالخالق کے علاوہ مزید پندرہ نوجوانوں کو پھانسی پر لٹکایا جا چکا ہے - ان میں سے دو جنرل غلام نبی خان کے بھتیجے تھے - جن کے خلاف جرم کا ابھی کوئی پتہ نہیں لگا - لیکن باقیوں کے خلاف بغاوت پھیلانے اور بادشاہ کو قتل کرنے کے جرم لگائے گئے - تمام بڑے بڑے افسروں اور عدالتی حکام کے سامنے ان کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہوئی - اور فیصلہ سزائے موت کی تصدیق موجودہ بادشاہ سے کرائی گئی - ان میں بتن عبدالخالق قاتل کے سگے بھائی تھے - یہ معلوم نہیں ہو سکا - کہ انہیں کس طرح موت کے گھاٹ اتارا گیا - سنگینیں مار مار کر یا توپ کے منہ سے باندھ کر اڑا دیا گیا ۔

پشاور - ۲ جنوری - کابل سے جو مسافر یہاں آئے ہیں - ان کا بیان ہے - کہ ۱۸ دسمبر کو چھ نوجوانوں کو جو یونیورسٹی کے گریجویٹ تھے - گرفتار کیا گیا - ان پر الزام لگایا گیا - کہ انہوں نے باغیانہ پمفلٹ شائع کئے - اور ملک میں بغاوت پھیلانی چاہی - سماعت مقدمہ کے بعد ان کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے - ان نوجوانوں کے نام یہ ہیں :-

۱ میر محمد عزیز ۲ میر مسجدی ۳ محمود ۴ محمد زمان ۵ امیر محمد ۶ مرزا محمد ۔
ان کے عدالت میں بیان بھی ہوئے تھے ۔

خط وکتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں ۔ (مینیجر)

ریزرو بنک کا پہلا ڈپٹی گورنر

نئی دہلی - ۲ جنوری - سیاسی حلقوں میں سر شنمکھم چیٹی پریذیڈنٹ لیجسلیٹو اسمبلی کے کلکتہ روانہ ہونے کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے - سیاسی حلقوں کا یہ خیال ہے - کہ انہیں یقینی طور پر ریزرو بنک کا ڈپٹی گورنر مقرر کیا جائے گا - لیکن اس عہدہ پر فائز ہونے سے پہلے انہیں بنک آف انگلینڈ میں تربیت لینے کے لئے چھ مہینے لنڈن میں گزارنے پڑیں گے -

ریزرو بنک یکم جون ۱۹۳۲ء سے کام کرنا شروع کر دے گا - اگر انہوں نے انگلستان جانا ہوا - تو انہیں لیجسلیٹو اسمبلی کی صدارت سے مستعفی ہونا پڑے گا ۔

اننت ناگ میں ہولناک آتشزدگی :- سری نگر - ۳ جنوری - اننت ناگ ریاست کا مشہور شہر ہے - اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ وہاں خوفناک اور زبردست آگ لگی ہوئی ہے جس سے پچاس ساٹھ کے قریب دکانیں جل کر راکھ ہو گئی ہیں - اس نقصان کا اندازہ کئی لاکھ روپیہ کا لگایا جاتا ہے - آگ لگنے کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی ۔

کپتان کی ہلاکت :- دارالسلام - ۳ جنوری - کپتان کروک شینڈ کو جبکہ وہ ایک فلم اتار رہے تھے - باغیوں نے ہلاک کر دیا ہے ۔

ہندوستانی روئی کا بائیکاٹ منسوخ :- ٹوکیو - ۳ جنوری - امید کی جاتی ہے - کہ روئی کے بیوپاری ہندوستان کی خام روئی کے بائیکاٹ کو بند کر دیں گے ۔

منچوریا کا نیا شہنشاہ :- ٹوکیو - ۱ جنوری چین کے سابق معزول شہنشاہ پوئی کا جشن تاجپوشی یکم مارچ کو منچوریا کی راجدھانی میں ہوگا ۔

واشنگٹن کا چینی سفیر جل بسا :- ہانگ کانگ - ۳ جنوری - واشنگٹن کا سابق سفیر مسٹر سی وو جل بسا ہے ۔

جھنگ میں فرقہ وارانہ بلوہ :- جھنگ ۳ جنوری - یہاں کے شیعہ اور سنیوں میں سخت بلوہ ہوا - جس میں لاٹھیوں کا استعمال ہوا - بعض اشخاص مضروب ہوئے ۔

۳½ سو انقلاب پسند گرفتار :- بخارسٹ - ۳ جنوری - وزیر اعظم کے قتل کے بعد گورنمنٹ نے مارشل لاء جاری کر دیا ہے - اور ۳۵۰ انقلاب پسند رومانیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے ۔

فاحشہ عورتوں کا اخراج :- شیخوپورہ-۲۹- دسمبر- ڈپٹی کمشنر نے فاحشہ عورتوں کو میونسپل حدود سے باہر نکال دیا ہے- اب وُہ یہاں سے بیرونجات میں چلی گئی ہیں ؛

اکالی جتھہ کا جنرل اجلاس :- امرتسر-۳۰ دسمبر- اکالی جتھہ کا جنرل اجلاس ۷ جنوری کو ہوگا اس موقع پر ورکنگ کمیٹی کا چناؤ بھی ہوگا ؛

آئرش جرنلسٹ کو سزا :- ڈبلن-۲۹ دسمبر- ملٹری ٹربیونل نے ایک اخباری نمائندہ مسٹر جوزیف دینی گن کو ایک ماہ قید کی سزا دی ہے- کیونکہ اس نے ایک خبر کا ذریعہ بتلانے سے انکار کر دیا تھا ؛

روما آنے کی دعوت :- لنڈن-۲۹ دسمبر- مسٹر موسولینی نے سر جان سائمن کو ۴ جنوری کو روما آنے کی دعوت دی ہے ؛

مسلم یوتھ کانفرنس کی صدارت :- کلکتہ-۳۱ دسمبر- مسٹر جناح سے درخواست کی گئی ہے- کہ وہ جنوری کے آخری ہفتہ میں ہونے والی بنگال مسلم یوتھ کانفرنس کی صدارت کریں ؛

امپروومنٹ ٹرسٹ میں غبن :- لکھنؤ-۳۱ دسمبر- امپروومنٹ ٹرسٹ لکھنؤ کے دوسرے غبن کی تحقیقات پولیس کے سپرد کر دی گئی ہے- اس غبن کی رقم آٹھ ہزار روپیہ بتائی جاتی ہے ؛

جزائر مالدیپ میں بغاوت :- کولمبو- جزائر مالدیپ کے باشندوں نے فوجیوں کے ساتھ مل کر سلطان کے خلاف بغاوت برپا کر دی ہے- وُہ ولیعہد کو سلطان بنانا چاہتے ہیں ؛

زمیندارہ کانفرنس کے لئے تیاریاں :- لاہور-۳۰ دسمبر- ۷ جنوری کو چوہڑکانا میں زمیندارہ کانفرنس سردار منگل سنگھ کی صدارت میں ہوگی ؛

رومانوی وزیر اعظم کا قتل :- بخارسٹ-۳۰ دسمبر- وزیر اعظم مسٹر ڈیوکا کو ایک نوجوان مسٹر کانسٹن ٹینیکو نے اس لئے قتل کر دیا ہے- کہ وُہ اسے اچھا محب وطن نہیں سمجھتا تھا ؛

سیٹھ گووند داس کی رہائی :- ناگپور-۳۰ دسمبر- سی- پی کے کانگریسی لیڈر سیٹھ گووند داس کل رات مقامی جیل سے رہا کر دئے گئے- کیونکہ ان کا جرمانہ جس کے عوض وُہ قید بھگت رہے تھے- کسی اَور نے ادا کر دیا ؛

جرمن سونا روس کو :- ریگا-۳۰ دسمبر- معلوم ہُوا ہے- کہ سائبیریا سے پانچ ٹن روسی سونا جو ۱۷ بکسوں میں بند تھا- برلن کو بھیجا گیا ہے ؛

فلاسفر آئنسٹین امریکہ میں :- نیویارک-۳۰ دسمبر- مشہور جرمن فلاسفر پروفیسر آئنسٹین ...

ہٹلر گورنمنٹ نے خیالات کی بناء پر مُلک سے باہر نکال دیا ہے- اب امریکہ آگیا ہے ؛

زمیندار کا قتل :- لکھنؤ- یکم جنوری- ایک اطلاع مظہر ہے- کہ محمد انور خان زمیندار مرزا گنج کو اس کے مکان پر قتل کر دیا گیا ہے- اور لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے ہسپتال بھیج دیا گیا ہے ؛

لاہور میں بارش :- لاہور- یکم جنوری- آج شام کے ۶ بجے شہر میں خُوب زور سے بارش ہُوئی- اس سے سردی کچھ کم ہو گئی ہے ؛

چور نوکر کا فرار :- لاہور- یکم جنوری- سردار دلاور سنگھ میونسپل کمشنر کا خانگی ملازم دو ہزار کی نقدی اور زیورات لے کر فرار ہو گیا ہے ؛

ڈاکٹر رائے کو حادثہ :- کلکتہ-۳۱ دسمبر- کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر رائے سابق میئر کی کار مخالف سمت کو جاتی ہُوئی ٹریم کاروں سے ٹکرا گئی- اور ڈاکٹر صاحب کو ٹانگ پر زخم آئے ؛

فرقہ دارانہ فساد :- راولپنڈی-۳۰ دسمبر- ایک عمارت کے متعلق جھگڑا ہو جانے پر مسلمانوں اور سکھوں میں کھُلم کھلا فساد ہو گیا- جس میں دونوں فریقوں کی طرف سے اینٹوں اور پتھروں کا استعمال کیا گیا ؛

ایکس رے معائنہ :- کلکتہ-۲ جنوری- ایکس رے معائنہ سے معلوم ہوا ہے- کہ ڈاکٹر رائے کی دائیں ٹانگ میں معمولی ضرب آئی ہے

ہٹلر سے ملاقات :- برلن (بذریعہ ڈاک) شری یت سبھاش بابو عنقریب جرمنی جائیں گے- اور وہاں ہر ہٹلر سے ملاقات کریں گے ؛

منتری منڈل مستعفی :- بنکاک-۳۰ دسمبر- نئی اسمبلی کے خاتمہ پر وزیر اعظم نے اعلان کیا- کہ ہماری وزارت جلد ہی مستعفی ہو جائے گی- چند دنوں تک نئے منتری منڈل کے منتخب ہونے کی توقع ہے ؛

سوویٹ پارلیمنٹ کا افتتاح :- ماسکو- دسمبر- جوش و خروش کے نظاروں کے درمیان پریذیڈنٹ کالینن نے سوویٹ پارلیمنٹ کے کرمیٹیل سیشن کا افتتاح کیا ؛

وائسرائے کو سلامی :- کلکتہ- یکم جنوری- آج نئے سال کے سلسلہ میں فوجی پریڈ ہُوئی- جس میں وائسرائے کو سلامی دی گئی ؛

بیوی کا قتل :- آگرہ-۳۱ دسمبر- ایک مسلمان نے اپنی عورت کو ایک اور آدمی کے ساتھ تعلقات رکھنے کے شُبہ میں قتل کر دیا ؛

ماں اور بیٹا نظر بند :- پشاور- یکم جنوری- شریمتی لکھو دیوی اور ان کے لڑکے کو ۲۸ جون تک ۶ ماہ کے لئے جبر نوٹس دیا گیا ہے- کہ وُہ کسی خلاف قانون تحریک میں حصہ نہ لیں ؛

نوجوانوں کی کانفرنس :- لاہور-۳ جنوری- معلوم ہوا ہے- کہ سردار سوہن سنگھ جوش وغیرہ کی کوششوں سے عنقریب پنجاب کے نوجوانوں کی ایک کانفرنس لاہور یا امرتسر میں ہونے والی ہے ؛

وزیر ہند کو نیا خطاب :- لنڈن یکم جنوری- رائیٹر کو معلوم ہوا ہے- کہ مسٹر سیموئیل ہور کو اے- جی- سی- ایس- آئی کا خطاب گول میز کانفرنس اور جائنٹ کمیٹی میں ان کے کام کے اعتراف کے طور پر دیا گیا ہے ؛

شری یت دیوداس گاندھی کی رہائی :- ملتان-۲ جنوری- شری یت دیوداس گاندھی کو آج شام سنٹرل جیل سے میعادِ قید ختم ہونے پر رہا کر دیا گیا ہے- رہائی کے فوراً بعد آپ بڑودہ حیدرآباد احمد آباد روانہ ہو گئے ؛

مارشل لاء کا نفاذ :- بخارسٹ- مارشل لاء کے نفاذ کا جو اعلان کیا گیا ہے- اس کا اطلاق صرف بخارسٹ- یونیورسٹی ٹاؤنز اور بڑے بڑے شہروں میں ہی ہُوا ہے- سینسر بٹھلا دیا گیا ہے- اور تمام اخبارات پر سخت پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں- بڑے بڑے بازاروں میں فوج گشت کر رہی ہے ؛

بھوپال میں اصلاحات کا نفاذ :- ٹریونڈرم-۳۱ دسمبر- سر سی- پی راما سوامی آئر کل یہاں سے مدراس کو روانہ ہو گئے ہیں جہاں سے آپ بھوپال کو تشریف لے جائیں گے- اور نواب صاحب کو اس کی نئی اصلاحات جاری کرنے میں مدد دیں گے ؛

ملٹری اکاڈیمی میں کامیابی :- نئی دہلی-۳ جنوری- مسٹر حبیب الرحمان خان ملٹری اکاڈیمی ڈیرہ دون کے امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں ؛

دن دہاڑے ڈاکہ :- رنگون (بذریعہ ڈاک) چند دن ہوئے- کہ ایک بودھ مندر کے نزدیک دن دہاڑے ایک دلیرانہ ڈاکہ پڑا ؛

دُودھ دینے والا بکرا :- ساہیوال یکم جنوری- یہاں ایک عجیب و غریب بکرا ہے جو روزانہ آدھ سیر دُودھ دیتا ہے- لوگ دُور دُور سے اسے دیکھنے کے لئے آتے ہیں ؛

نمائش میں ہڑتال :- لاہور-۳ جنوری- سٹال ہولڈروں نے فیصلہ کیا ہے- کہ چونکہ نمائش کے منتظمان نے تلافی نقصانات کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا- اس لئے ہڑتال جاری رہے گی ؛

اُونٹ سے گر کر ہلاک :- لائل پور-۲ جنوری- ٹوبہ ٹیک سنگھ سے اطلاع موصول ہُوئی ہے- کہ وہاں کل ایک شخص اونٹ سے گر کر ہلاک ہو گیا ہے ؛

مندر میں چوری :- کراچی-۲ جنوری- چوروں نے آدھی رات کے وقت گورو نگر مندر حیدرآباد سے تمام قیمتی اشیاء چُرا لیں- چوری کی اطلاع پولیس میں دی گئی ہے ؛

دوائی ملنی بند :- لائل پور-۲ جنوری- ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ڈسٹرکٹ بورڈ کے ہسپتال سے باشندگانِ قصبہ کے لئے آٹھ نو مہینہ سے دوائی ملنی بند ہو گئی ہے ؛

چوکیدار کا قتل :- لدھیانہ-۳ جنوری- اشتہاری مفروروں نے جو کہ ... سادھو سنگھ ڈاکو کے ساتھی ہیں- موقعہ پا کر موضع گگرالہ کے چوکیدار کو لاٹھیوں سے ہلاک کر دیا ؛

لاہور میں آمد :- لاہور-۳ جنوری- مشہور قومی کارکن مسٹر کرانتی کمار جنہیں دہلی سے باہر نکل جانے کا حکم ہُوا ہے- لاہور آ گئے ہیں ؛

آل انڈیا آرین ایجوکیشنل کانفرنس

آل انڈیا آرین ایجوکیشنل کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بروز اتوار مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۳۴ء کو ڈی- اے- وی ہائی سکول دریا گنج دہلی میں ایک بجے بعد دوپہر منعقد ہوگا ؛ رلینیر داس ایم- اے- بی- ٹی معرفت ڈی- اے- وی ہائی سکول دریا گنج دہلی ؛

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار

۱- امر شہید سورگیہ شری سوامی شردھانند بلیدان دوس ۲۳ دسمبر کو ۳ بجے بعد دوپہر آریہ سماج مندر میں بڑے اُتساہ پُورک منایا گیا- ہون یگیہ اور پرارتھنا کے بعد بابو رام گپتا- لالہ بھوُرام منیجر- ماسٹر نند لال اور ماسٹر رام لال نے شہید کے گُن گائن کر کے شردھانجلی چڑھائی- سپاہ تھفالہ کی کنیاؤں نے بھی سُریلے بھجن گائے- ویدک دھرم کی جے اور سوامی جی کی جے کے نعروں کے ساتھ جلسہ سماپت ہُوا۔

۲- ۳۱ دسمبر کو پنڈت دھرم دیو جی سناتک کارکن شردھانند ٹرسٹ دہلی کا سپتاہک ست سنگ میں موثر ویاکھیان ہُوا۔

۳- یکم جنوری کو نو مسلم عبداللہ کو شدھ کر کے دولت رام بنایا گیا۔

۴- آریہ سماج ہذا نے اپنا سالانہ جلسہ مقرر کر لیا ہے سبھا کی ...

پرکاش لاہور

۲۴ پوہ سمت ۱۹۹۰

آریہ سماج کا ایک ورش

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ورش چیت کے ساتھ ختم سماپت ہوتا ہے۔ اور بیساکھ کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ اس لئے جو ورش اس سمے سماپت ہؤا ہے۔ وُہ "آریہ سماج کا ورش" نہیں کہلا سکتا۔ نتھا پی ایک ورش سماپت ہؤا ہے۔ اور یہ دیکھنا نامناسب نہ ہوگا۔ کہ اس ورش میں آریہ سماج کا کام کیسا رہا ہے۔

ایک فقرہ میں مَیں نے اس سوال کا جواب دینا ہوگا۔ تو کہوں گا۔ کہ آریہ سماج کی گتی نہایت شانت رہی ہے۔ اس کے سمندر کی سطح پر کوئی نئی لہریں نہیں اُٹھیں۔ اس کا پرانا پروگرام پورا ہو رہا ہے۔ لیکن اس نے نہ کوئی نیا پروگرام بنایا ہے۔ اور نہ اس پر عمل شروع ہوا ہے۔ ہاں پرانے پروگرام کی پورتی میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ پہلے کی طرح آریہ سماجوں کے جلسے ہوتے رہے ہیں۔ ویدپرچار کے لئے دھن آ رہا ہے۔ گورُوکل کا جلسہ بھی پورن سمارُوہ سے ہو گیا۔ کسی طرح بھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ گت ورش پہلے کسی ورش کی اپیکھشا بُرا رہا ہے۔

اس ورش کو ایک سوبھاگیہ پراپت ہؤا ہے۔ جو ہر ایک ورش کو نہیں ہوتا۔ وُہ یہ کہ اس نے اجمیر نگر میں جہاں کہ رشی دیانند نے اپنے بھوتک شریر کا تیاگ کیا تھا۔ اور جہاں اُنہوں نے مر کر سنسار کو جینے کا پاٹھ پڑھایا تھا۔ دیانند نروان اردھ شتابدی کا اُتسو دیکھا۔ یہ اُتسو نہایت سپھل رہا۔ دوست اور دشمن سب کو اس کی سپھلتا کا اعتراف ہے۔ آریہ سماج کے اندر جن لوگوں کو اردھ شتابدی کے ادھیکاریوں سے کوئی شکایت ہے۔ وُہ بھی یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ اُتسو کی سپھلتا میں کوئی کسر تھی۔ اس اوسر میں جبکہ لوگوں کو مالی پریشانیاں ستا رہی ہوں۔ گزارہ کا سوال مشکل ہو رہا ہو۔ ہزاروں لوگوں کا اپنے پریواروں کو ساتھ لے کر اجمیر پہنچنا بتاتا ہے۔ کہ آریوں کے اندر رشی کے پرتی شردھا کتنی گہری ہے۔ جس قدر بھاری تعداد میں یاتری وہاں پہنچے۔ وُہ سب کے لئے تعجب خیز تھی۔ کیونکہ کسی کو بھی یہ اُمید نہ تھی۔ کہ جلسہ میں اس قدر رونق ہوگی۔ جتنی سبھائیں وہاں ہوئیں۔ سب میں ہزاروں کی حاضری تھی۔ پربندھ میں ترُٹیاں ہوں گی۔ لیکن باوجود اس کے میں اجمیر کے بھائیوں کو ودھائی دئے بنا نہیں رہ سکتا۔ جس لگن اور اُتساہ سے اُنہوں نے کام کیا ہے۔ اس کے لئے اُن کی جتنی بھی پرشنسا کی جائے۔ تھوڑی ہے۔ اور سچ پوچھو تو شتابدی کی سپھلتا زیادہ تر ان کی کوششوں کا ہی نتیجہ ہے۔ مجھے دُکھ ہوتا ہے۔ جب میں اپنے ہی بھائیوں کو ان کی کوششوں پر دھول ڈالتے دیکھتا ہوں۔ کسی کو ویاکھیان کے لئے وقت نہ دیا گیا۔ تو وُہ ناراض ہو گیا۔ کسی کو رہنے کے لئے چھولداری نہیں ملی تو وُہ رُشٹ ہو گیا۔ ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں سے ناراض ہو کر اُتسو کو اسپھل قرار دینے والوں سے آریہ سماج کیا آشا رکھ سکتا ہے؟ ماننا چاہیئے۔ کہ اُتسو کو آشاتیت سپھلتا پراپت ہوئی۔ ہاں اس لحاظ سے کسی خیال میں اسپھل ہو۔ تو ہو۔ کہ اس نے پیچھے کوئی اثر نہیں چھوڑا۔ مجھے اس لحاظ سے بھی نراشا نہیں ہوئی۔ میں تو اسے زیادہ تر میلہ سمجھتا ہوں۔ اور میلہ سے جو آشائیں ہو سکتی ہیں۔ وُہ پورن ہوئیں۔ ہاں اس کا کچھ مستقل اثر بھی ہوا ہے۔ کئی نئے بھومولیہ گرنتھ تیار ہوئے ہیں۔ جو آریہ سماج کے ساہتیہ میں سوئیائی استھان پراپت کریں گے۔ اگر شتابدی نہ ہوتی۔ تو کیا یہ ممکن تھا۔ کہ ۵۰ ہزار ستیارتھ پرکاش ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو کر سارے دیش میں پھیل جاتا۔ یہ تجربہ اتنا کامیاب رہا ہے۔ کہ اب پروپکارنی سبھا ستیارتھ پرکاش کا ایک نیا سستا ایڈیشن چھپوا رہی ہے۔

۱۹۳۳ء کو یہ ایک ایسا سوبھاگیہ پراپت ہوا ہے۔ جو ۱۹۲۵ء کو چھوڑ کر جبکہ رشی دیانند کی جنم شتابدی ہوئی۔ کسی اور ورش کو پراپت نہ ہوا۔ باوجود اس کے میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ گت ورش میں کوئی نوینتا نظر نہیں آتی۔ اگر نئے ورش میں نیا پروگرام مرتب ہو جائے۔ اور آریہ سماجیں اس کے انوسار کاریہ کرنے کو تیار ہوں۔ تو نیا ورش مبارک سمجھا جا سکتا ہے۔ آریہ سماج کو اپنا نیا کاریہ کرم بنانا ہی ہوگا۔ اس کی نہ صرف آریہ سماج میں مانگ ہے۔ بلکہ سنسار میں جو نئی گتھیاں ہو رہی ہیں۔ وُہ سب اسی کا مرتب کرنا آوشیک بنا رہی ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی آ رہی ہے۔ یہ ۱۹۳۵ء میں ہوگی۔ اور اس شتابدی کے کوئی ادھک نہیں۔ اگر اس سے پہلے آریہ سماج کا کوئی نیا پروگرام نہیں بنایا جاتا۔ اور اس پر عمل نہیں شروع ہو جاتا۔ شتابدی تک پروگرام بہت کچھ سپھل ہو جانا چاہیئے۔ پروگرام کا وِشے اردھ شتابدی کے وشئے کے ساتھ ہی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سامنے آنے والا ہے۔ پہلے انترنگ سبھا کے سامنے پیش ہوگا۔ اور پھر جنرل سبھا کے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ اس وشئے میں آریہ پُرش سبھا کو پرامرش دیں۔ جو بھائی اس وشئے پر سوچتے ہوں۔ وُہ اپنے وچار "پرکاش" دوارہ آریہ جگت کے سامنے رکھیں۔ وچاروں سے پورن تبھی ممکن سکیم مرتب ہو سکے گی۔

آریہ پُرشوں کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ حرکت کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ اور اُنہیں حرکت کرنی ہوگی دوسری سوسائیٹیوں میں زبردست حرکت کے آثار پائے جاتے ہیں۔ آریہ سماج نہ ہلا۔ تو پیچھے رہ جائے گا۔ اس میں میں سارے آریہ جگت کا سہیوگ چاہتا ہوں۔ اور مجھے پورن آشا ہے۔ کہ یہ ملے گا۔

(کرشن)

آریہ سماج جالندھر کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج جالندھر کے سالانہ جلسہ میں شریک ہونے سے مجھے خوشی ہوئی۔ میں نے محسوس کیا۔ کہ اس سماج کے ادھیکاریوں کا دماغ کام کرتا ہے۔ اُنہیں کے سادھن سوجھتا ہے۔ اور ان سادھنوں کو عملی صورت دینے کا یتن کرتا ہے۔ عام سالانہ جلسے تین دن تک رہتے ہیں۔ لیکن یہ جلسہ دس بارہ دن رہا۔ سب سے پہلے ایک ہفتہ سوامی کیولانند جی مہاراج کی کتھا ہوتی رہی۔ آریہ سماج کا ہال کتھا سُننے کے اِچھک استری پُرشوں سے بھرا رہتا تھا۔ اس کے بعد آریہ سماج کا سنکیرتن ہوا۔ کچھ ورشوں سے آریہ سماج نے نگر کیرتن ترک کر دیا ہے۔ میں سنکیرتن میں شامل نہیں ہو سکا۔ اس لئے کہہ نہیں سکتا۔ کہ کیسا رہا؟ دُوسرے آریہ سماجیوں کا سنکیرتن کامیاب نہیں ہوتا۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ نگر کیرتن نہ کرنے سے بہت سی محنت اور روپیہ بچ جاتا ہے۔

۲۱ دسمبر کی رات کو کوی سمیلن ہوا۔ اور دن کو آریہ ہائی سکول کا جلسہ تقسیم انعامات ہوا۔ یہ دونو جلسے نہایت کامیاب رہے۔ ۲۳-۲۴-اور ۲۵ دسمبر (تین دن) اُپدیش اور ویاکھیان ہوتے رہے۔ میں ۲۳ اور ۲۴ دو دن وہاں رہ سکا۔ ۲۴ دسمبر کی رات کو امرت سر میں میرا ویاکھیان تھا۔ اس لئے میں اسی شام کو چلا آیا۔ ان تین دنوں میں سوامی سوتنترانند جی۔ سوامی ودیانند جی پروفیسر رام دیو جی۔ پنڈت بُدھ دیو جی۔ پنڈت بھگت رام جی ڈنگہ۔ لالہ وزیر چند جی اور میرے ویاکھیان ہوئے۔

۲۵ دسمبر کو پنڈت وِشو ماجی آچاریہ گورُوکل اور پنڈت رام چندر دہلوی کے آنے کی آشا تھی۔ حاضری عام طور پر اچھی رہی۔ لیکن رات کو خاص طور پر زیادہ ہوتی تھی۔ میں آریہ سماج جالندھر کے کئی سالانہ جلسوں میں شامل ہوا ہوں۔ لیکن جو حاضری میں نے ۲۳ دسمبر کی رات کو اپنے ویاکھیان میں دیکھی۔ اس سے پہلے میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ خلاف عادت مَیں اُس رات بولا بھی دو گھنٹے۔ دوسری رات پروفیسر رام دیو جی کا ویاکھیان تھا۔ اور میرا وشواس ہے۔ کہ اس رات پہلی رات سے بھی زیادہ حاضری ہوئی ہوگی۔ اس موقع پر ایک آریہ سمیلن بھی ہوا۔ جس وقت یہ سمیلن ہال میں ہو رہا تھا۔ اُس وقت باہر جلسہ کی کاروائی شروع تھی۔ سمیلن میں جو لوگ پہنچے ہوئے۔ وُہ جلسہ میں اُستاد سُنتے گئے۔ آریہ سماج لاہور کے آریہ سمیلن کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرتے ہوئے میں نے یہ خیال ظاہر کیا تھا۔ کہ آریہ سمیلن کیول آریہ سبھاسدوں تک محدود ہونا چاہیئے۔ جالندھر میں ایسا ہی ہوا۔ وہ آریہ سبھاسد جلسہ پر آئے ہوئے تھے۔ وُہ اس سمیلن میں شریک ہوئے۔ آریہ سماج جالندھر کے ادھیکاریوں کا یہ یتن تھا۔ کہ اُن کا اُتسو ایک دھرم اُتسو کا رُوپ گرہن کرے۔ چنانچہ اُنہوں نے پراتہ کال کے اُپدیشوں کو پبلک کے لئے بند رکھا۔ اُن میں کیول وہی سجن شامل ہوئے۔ جنہیں اُپدیش سُننے کی شردھا اور اِچھا تھی۔ اُتسو کی سپھلتا کے لئے میں آریہ سماج کے ادھیکاریوں کو ودھائی دیتا ہوں۔

(کرشن)

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پُرش کا دھارمک کرتویہ ہے۔

میری ... دھرم ... یاترا

(از شری بت آچاریہ رامدیو جی گورنر کنیا گوروکل ڈیہرہ دون)

آریہ پرتی بدھ جاننے کے لئے اُتسک ہوں گے۔

کہ میں نے جس بھرمن کا اعلان کیا تھا۔ اُس کا کیا بنا؟ بھرمن آرمبھ ہو گیا تھا۔ لیکن بیچ میں ہی مجھے سارودیشک سبھا کی میٹنگ اور مہاتما گاندھی جی سے ملاقات کے لئے دہلی کنیا گوروکل کے مقدمہ کے سلسلہ میں کلکتہ آریہ سماج اور گوروکل کے جلسوں کے سلسلہ میں جالندھر اور برنداون جانا پڑا۔ اب میں نے پھر باقاعدہ بھرمن سماجوں میں شروع کر دیا ہے۔ اس وقت تک جتنا کام ہوا ہے۔ اگرچہ وہ تھوڑا ہے۔ لیکن بہت اُتساہ جنک ہے۔ پہلے پہل میں رُڑکی گیا۔ وہاں کے آریہ پُرشوں کے سہیوگ سے ۵۰۰/ روپیہ سے ادھک کنیا گوروکل کے لئے چندہ جمع ہو گیا۔

دُوسرا استھان جہاں میں گیا۔ وہ سرمور ریاست کی راجدھانی ناہن تھا۔ یہاں پر آریہ سماج کی حالت اچھی نہ تھی۔ میں نے ایک پبلک لیکچر دیا۔ جس کے پردھان سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب تھے۔ لیکچر کے بعد ہی آریہ بھائیوں کو اکٹھا کیا۔ اور اُن سے سماج کی حالت کو بہتر بنانے کی پرارتھنا کی۔ ۲۰ کے قریب بھائیوں نے سماج کی سیوا کی پرتگیا کی۔ ادھیکاریوں کے چناؤ اور اُتسو منانے کا بھی فیصلہ اُسی سمے ہو گیا۔ کیول ایک آریہ بھائی مانس آہاری تھے۔ اُنہوں نے مانس بھکشن کا تیاگ کر کے آریہ سبھاسد بننا سویکار کر لیا۔ سب بھائیوں نے سندھیا اگنی ہوتر کرنے اور سماج میں باقاعدہ آنے کی پرتگیا بھی کیں۔ منشی رلیا رام جی اور منشی کیدار ناتھ جی کی کوششوں سے اُمید ہے۔ کہ آریہ سماج ریاست میں ایک بڑی بھاری شکتی بن جائے گا۔ باوجود ناموافق حالات کے تین دن میں ناہن اور پراگ سے ڈیڑھ ہزار روپیہ سے زیادہ چندہ بھی جمع ہو گیا۔ یہاں پر بھگت خزان سنگھ جی ٹھیکیدار بڑے دھرماتما اور دانی پُرش ہیں۔ انکے گھر میں روز بڑے پیمانہ پر ہَوَن ہوتا ہے۔ سردار بہادر نرائن سنگھ جی وزیر اعظم کی تعریف سبھی لوگ بہت کرتے ہیں۔ جیسے اپنے بھائی منشی رام ناتھ جی کشیپ ڈپٹی کمشنر وڈپٹی آف فارسٹس کے پاس ٹھہرا تھا۔ ان کے دیوان صاحب نے ایک اور نمونہ اس بات کا دیا کہا۔ کہ مراد دانہ پریم سے وجہ کرامولیہ وستو اس سنسار میں نہیں ہے۔ سٹور گباشی راجہ صاحب کی طرح رانی صاحبہ بہت دھرماتما ہیں۔ نوجوان راجہ صاحب کی بھی پرجا تعریف کرتی ہے۔ ایشور ان کو بل دیں کہ وہ اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس ہندو ریاست کی شان کو بحال قائم ہی نہ رکھیں۔ بلکہ بڑھائیں بھی۔ شاہی خاندان کے آریہ سماج کے ساتھ تعلقات پُرانے ہیں۔ افسوس ہے کہ جس سمے میں گیا۔ اُس سمے راجہ صاحب اور رانی صاحبہ دونو ناہن میں تشریف فرما نہ تھے۔ اس لئے میں انہیں مل نہ سکا۔

ناہن سے میں ڈیہرہ دُون آ گیا۔ اور وہاں سے کلکتہ دیو پر سیٹھ رگھومل جی سے ایک لاکھ روپیہ کا جو وعدہ گوروکل کے لئے وعدہ کیا تھا۔ اسی کے آدھار پر یہ سنستھا چلائی گئی تھی۔ مرتے سمے اپنی وصیت میں وہ لکھ گئے۔ کہ دان کا سب روپیہ اُن کے وارث ادا کر دیں۔ ایک وارث نے ہائی کورٹ کلکتہ میں عرضی دائر کر دیا۔ کہ وصیت کا یہ حصہ جائز نہیں ہے۔ مگر ہائیکورٹ نے فیصلہ کیا۔ کہ جائز ہے۔ اسی سلسلہ میں مجھے کلکتہ جانا پڑا۔ وہاں جا کر پتہ لگا۔ کہ وارث مذکور نے فل بنچ کے سامنے اپیل کی ہے۔ اگر فل بنچ نے سرکل بنچ کا فیصلہ برقرار رکھا۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ ۸۰ ہزار روپیہ جو سیٹھ جی کی طرف نکلتا ہے۔ وصول ہو جائے۔ دُنیا بھی وچتر ہے۔ کہاں سیٹھ جی کی دریا دلی اور کنیا گوروکل سے آگادھ پریم۔ اور کہاں اُن کے ایک وارث کا یہ رویہ۔ خیر! سنسار کی ایسی ہی حالت ہے۔ کلکتہ میں میں ایک دن ہی ٹھہرا۔ وہاں ایک اور مزید بات معلوم ہوئی۔ میرے مِتر ڈاکٹر مہندر ناتھ سرکار جنہوں نے پچھلی مرتبہ گوروکل کا نگراہی میں دیکھشانت بھاشن دیا تھا۔ اٹلی کی سرکار کی طرف سے نمنترن ہو کر جا رہے ہیں۔ روم وہاں پر "آریہ سماج اور ویدک دھرم" پر ویاکھیان دیں گے۔ اس نمنترن کا اتہاس بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔ گوروکل میں جو بھاشن اُنہوں نے دیا۔ اُس کی ایک کاپی اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی کے پاس پہنچ گئی۔ اُس کو پڑھ کر مسولینی مہودیہ گوروکل شکشا پرنالی اور ویدک دھرم کے تتووں سے اتنے پربھاوت ہوئے۔ کہ اُنہوں نے جھٹ ڈاکٹر صاحب کو نمنترن بھیج دیا۔ بنگال گورنمنٹ نے منظوری دے دی ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب ماہ فروری میں تشریف لے جا رہے ہیں۔ وہاں دینے کے لئے جو ویاکھیان اُنہوں نے تیار کئے ہیں سو میں نے دیکھے۔ نہایت عالمانہ ہیں۔ کچھ ویاکھیان رشی دیانند آریہ سماج اور ورن ویوستھا پر بھی ہوں گے۔ میں نے بھی اپنی عقل کے مطابق کچھ خیالات اپنے مِتر کو بتلائے۔ جو ان کو پسند آئے۔ رشی دیانند کے وچار بھی کیسے پربل ہیں۔ یوروپ کو اس سندیش سے کتنی شانتی کی آشا ہے۔ وہ اس واقعہ سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کیا آریہ پُرشوں کا یہ فرض نہیں ہے۔ کہ گہری نیند سے جاگیں۔ اور اپنے کرتویہ کا پالن کریں۔ کلکتہ میں مجھے کیول ایک یہ کام تھا۔ کہ کسی ودوان کو گوروکل کا نگراہی کے آگامی اُتسو پر دیکھشانت بھاشن کے لئے تیار کروں۔ چنانچہ میرے مِتر ڈاکٹر کالی داس ناگ نے کمال مہربانی سے میری پرارتھنا کو سویکار کر لیا ہے۔ ڈاکٹر کالیداس پراچین بھارتیہ سبھیتا کے پرسار کے نِشچے بھارت ورش ہی نہیں بلکہ سنسار میں سب سے بڑے ودوان ہیں۔ آپ کلکتہ یونیورسٹی کے ان چند پروفیسروں میں سے ہیں۔ جو جگت وکھیات ہیں۔ اور جن کے مضامین فرانس اور جرمنی کے رسالوں میں بھی نکلتے ہیں۔ آپ گوروکل کے اننیہ بھگت ہیں ان کا بھاشن علمی معلومات سے پُر ہو گا۔ اور اتہاسک کھوج کی چھاپ اس کے اوپر ہو گی۔ انیہ کئی ودوان بھی آئیں گے۔ آریہ پُرشوں کو ابھی سے گوروکل کانگڑی کے اُتسو کی تیاری میں لگ جانا چاہئے۔

کلکتہ سے میں جالندھر گیا۔ وہاں آریہ سماج کا اُتسو تھا۔ جو نہایت کامیاب رہا۔ منشی ہردیال جی دل و جان سے آریہ سماج کی بہتری کے لئے کام کر رہے ہیں۔ آپ سورگیہ لالہ رلا رام کے سپتر ہیں۔ اور آریہ سماج کی سیوا کی جو لگن ان کو ہے۔ وہ بہت تھوڑے آدمیوں کو ہے۔ آپ ودوان ہیں۔ تیاگی ہیں۔ اور دھرماتما ہیں۔ اس اوسر پر دوآبہ کے آریوں کا ایک سمیلن میری پردھانتا سے کیا گیا۔ ایک سَو کے قریب دوآبہ کے آریہ سبھاسد اس سمیلن میں شامل تھے۔ سردسمتی سے کچھ مہتو پورن نشچے کئے گئے۔ ایک فیصلہ یہ کیا گیا۔ کہ جالندھر اور ہوشیارپور کی سماجوں کو چھوڑ کر دوآبہ کی باقی سماجوں کے اُتسو دوآبہ کے ودوان اور آنریری اپدیشک ہی کرا دیں۔ چنانچہ کیسے ودوانوں کی ایک لسٹ اسی سمے تیار کر لی گئی۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فیصلہ ہوا۔ کہ ان دونو ضلعوں میں ہر سال آریوں کا ایک پرانتک سمیلن ہوا کرے۔ جو کتنی دن تک رہے۔ اور جو میلہ کی صورت اختیار کرے۔ کوشش کی جائے۔ کہ ہزاروں لوگ اس میں شامل ہوں۔ کشتیاں ہوں۔ کھیلیں ہوں۔ ہَون کنڈ ہو۔ بھجن ہوں۔ استری سمیلن ہو۔ بحث مباحثے ہوں۔ صنعتی نمائش ہو۔ اور انیہ دلچسپی کے سامان مہیا کئے جائیں۔ ایسا پہلا سمیلن جالندھر آریہ سماج بلائے گی۔ اور اس کے بعد غالباً وہ سمیلن کرتارپور میں ہو گا۔ اسی پرکار سارے ضلع میں سمیلن باری باری ہو گا۔ اور ہزاروں نرناریوں میں ویدک دھرم کا پرچار اس ڈھنگ سے ہو گا۔ ایک اُپ سبھا بنا دی گئی۔ جو کہ دوآبہ میں زور شور سے پرچار کریگی۔ نئی آریہ سماجیں قائم کرے گی۔ شتھل آریہ سماجوں کو مضبوط بنائے گی۔ سماجوں کے جھگڑوں کو اپنے آپ اور ضرورت ہونے پر پرتی ندھی سبھا کی مدد سے دُور کرے گی۔ سبھا کے پرتی بھگتی بڑھائے گی۔ اور دوآبہ بھر میں اُتسووں کا پربندھ کریگی۔ اس کمیٹی کی رپورٹ اگلے سمیلن میں پیش ہو گی۔ جو کرتارپور سماج کے اُتسو کے موقع پر ہو گا۔ کچھ ودوان بان پرستھیوں نے پرتگیا کی۔ کہ وہ آریہ بچوں کو پڑھائیں گے۔ اور اُن کو گوروکل کے لئے تیار کریں گے۔ یہ بھی نشچے کیا گیا۔ کہ تیاگی ودیتی صرف کھانے پینے کا خرچ لے کر کچھ گراموں میں بیٹھ جائیں۔ اور ان گراموں کے آریہ پروہت بن جائیں۔ بچے لڑکوں کو پڑھاوے۔ اور بیٹی پتریوں کو پڑھاوے۔ چنانچہ ایک گرام نے ایسے ودیتی کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ جو نوجوان بنتی سہت اس سیوا کے لئے تیار ہوں۔ وہ میرے ساتھ پتر ویوہار کریں۔ انکو آریہ سدھانتوں سے واقفیت ہونی چاہئے۔ گرام سنگٹھن کا سارا کام ان کو کرنا ہو گا۔ کیول ویسے نوجوان پتر ویوہار کریں۔ جو براہمن ورن کے ہوں (یاد رہے۔ کہ ذات اور ورن دو مختلف چیزیں ہیں) اور جس کے اندر دھرم سیوا کی سچی لگن ہو۔ کھدر پوش ہو۔ اور گرامین بھائیوں کی سیوا میں لگنے کا جس کو سچا شوق ہو۔

یہ سب کام تو جالندھر میں ہو گیا۔ روپیہ کے لئے پھر آؤں گا۔ سب کھدر پرشنوں اور ادھیکاریوں نے پوری سہایتا کی پرتگیا کی ہے۔ جالندھر سے میں برنداون گیا۔ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کا نیا چناؤ ہوا۔ اس سال کے لئے پردھان ڈاکٹر بابو رام جی پروفیسر الہ آباد یونیورسٹی چنے گئے ہیں۔ آپ بڑے سچے اور ودوان ہیں۔ یہ معلوم نہیں۔ کہ سمے کتنا دے سکیں گے۔ پچھلے سال بابو پورن چند نے تو بڑے دھڑلے کا کام کیا تھا۔ ڈاکٹر بابو رام جی ہیں تو سجن پُرش۔ کنتو افسوس یہ ہے۔ کہ دھڑے بندی اور پارٹی بازی نے ان کو اٹھا کر اوپر رکھ دیا ہے۔ افسوس ہے کہ پردھان کے چناؤ کے معاملہ میں سنیکت پرانت میں ویسی ہلڑبازی اور دھڑا بندی کچھ سالوں سے ہوتی ہے۔ جو منتری کے چناؤ کے معاملہ میں پنجاب میں ہوتی ہے۔ میرے دورہ کا ایک اُدیش یہ بھی ہے۔ کہ دونو صوبوں کی شرومنی سبھاؤں سے یہ پارٹی بازی کی بدعت دُور ہو۔

پنجاب کے متعلق تو مجھے نشچے ہے۔ کہ یہ جھگڑا ہمیشہ کے لئے شانت ہو جائے گا۔ اور پنجاب کے کاریہ کرتا پریم کی لڑی میں بندھ کر دیانند کے سچے ویر سینک بنیں گے۔ میں ایسا سمجھتا ہوں۔ کہ یو۔پی کے بھدر پرش بھی اس پرانے سیوک کی آواز کو سُنیں گے۔ اور اگلے ورش پرتی ندھی سبھا کے چناؤ میں آریتو کا زیادہ دخل ہو گا۔ یہ جان کر مجھے پرسنتا ہوئی۔ کہ آچاریہ پرہلاد جی کی کوششوں سے برنداون گوروکل اُنتی کے مارگ پر چل رہا ہے۔ اس سال روپیہ بھی کافی جمع ہوا ہے۔ اور نئے بالک بھی کافی تعداد میں داخل ہوئے ہیں۔ گوروکل کا انتظام بھی سنتوش جنک ہے۔

"پربھات" کا سواگت

روزانہ "پرتاپ" کا ہندی ایڈیشن "پربھات" روپ میں شائع ہو گیا ہے۔ اس کے انچارج ماشہ کرشن مالک روزانہ "پربھات" کے سبوگیہ پتر جہاشہ ویریندر ایم۔ اے ہیں۔ اور سمپادک شری بت پنڈت جھبیل بہاری بکھینت "کنٹک" ہیں۔ جو اس سے پہلے روزانہ "ورتمان" کے سمپادک رہ چکے ہیں۔ اس کے اجرا پر پنڈت جواہر لال جی نہرو۔ شریمتی رامیشری نہرو۔ شریمتی اوما نہرو۔ ڈاکٹر ستیہ پال۔ پنڈت گوپی چند بھارگو۔ پنڈت کرشن کانت مالویہ اور شری پرشوتم داس ٹنڈن نے سواگت کے طور پر آشیرواد دی ہے۔ اور اس کی پھیلنا کی ہاردک آشا پرگٹ کی ہے۔ پہلا انک ۔۔ صفحات پر مشتمل ہے۔ مضامین اور خبروں کے لحاظ سے "پربھات" ایک اپ ٹو ڈیٹ پرچہ ہے۔ اس کی پالیسی وہی ہے۔ جو روزانہ "پرتاپ" کی ہے۔ استریوں کے لئے اسے رو چک بنانے کے لئے ایک صفحہ "مہلا سنسار" کے لئے وقف کیا گیا ہے +

پرولیش انک کو پڑھنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ یہ اخبار نہ صرف پنجاب میں ہندی پرچار کا سادھن ثابت ہوگا۔ بلکہ ہندی پریمیوں کے اندر راشٹریتا کے بھاو جاگرت کرنے میں سہائک ثابت ہوگا۔ ہم "پرکاش" کے پریمیوں کی طرف سے اپنے سہیوگی کا ہاردک سواگت کرتے ہیں۔ اور ہر ہندی پریمی استری اور پرش سے پرزور اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ اس کی اشاعت کو بڑھانے میں پورنا روپ سے سہیوگ دیں ÷

آنسو بند

۲۴-۲۵- اور ۲۶ مگھر سمت ۱۹۹۰ کو آریہ سماج وٹالہ تحصیل کٹھوعہ کا پہلا سالانہ جلسہ تھا۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ ۲۶ مگھر سمت ۱۹۹۰ کو جب جلسہ کی کارروائی اختتام کے قریب پہنچی۔ اور اپیل ہو رہی تھی۔ تو چند شوریدہ سر آدمیوں نے جلسہ کو ناکام بنا دیا۔ اور چونکہ منتظمین کے لئے جلسہ کی کارروائی کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا ناممکن ہو گیا۔ اس لئے انہوں نے پولیس کی ہدایت کے مطابق جلسہ بند کر دیا۔

ریاستی پولیس بھی عجیب ذہنیت کی مالک ہے۔ اس کا فرض شوریدہ سر اشخاص کے حملہ کی روک تھام کرنا تھا۔ نہ کہ جلسہ کو ناکام بنانے والوں کی ان ڈائرکٹ حوصلہ افزائی کرنا۔ اور منتظمین جلسہ کو جلسہ بند کرنے کی ہدایت کرنا۔ اگر پولیس جلسہ بند کرانے میں اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتی تھی۔ اور شوریدہ سر حملہ آوروں کی روک تھام میں بے بس ہو چکی تھی۔ تو اسے اپنی مدد کے لئے پہلے ہی مزید نفری منگوا رکھنی چاہئے تھی۔ اور اپنے عمل سے یہ ثابت کرنا چاہئے تھا۔ کہ ریاست جموں و کشمیر میں اقلیتوں کے مذہبی حقوق بھی ویسے ہی محفوظ ہیں۔ جیسے کہ جابروں اور حملہ آوروں کے +

پولیس کی یہ کارروائی اس قابل ہے۔ کہ ذمہ وار ریاستی افسران اس کے متعلق جلد از جلد کوئی انتظامیہ کارروائی کریں۔ تاکہ آئندہ کے لئے اس قسم کی شوریدہ سری کا خاتمہ ہو جاوے ÷

اجتماعِ ضدین

ہمارا یہ زبردست دعویٰ ہے۔ کہ قادیان کے مرزا غلام احمد کی زندگی نہ صرف ضدین کا مجموعہ ہے۔ بلکہ چوں چوں کا مربہ ہے۔ مرزائی آج تک ہمارے اس دعوے کی تردید کرتے آئے ہیں۔ لیکن اب وہ خود ہی زبان حال سے اقرار کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ چنانچہ مرزائیوں کا سرکاری آرگن لکھتا ہے۔ کہ:۔

"آپ (یعنی مرزا صاحب) نے عام مسلمانوں کے رواجی خیالات کے مطابق براہین احمدیہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی دوبارہ آمد کا تذکرہ کر دیا۔ اور جب خدا تعالے نے بالتصریح و بالتفصیل اس عقیدہ کی غلطی ظاہر فرمائی۔ اور قرآن پاک سے بیسیوں دلائل کی آگاہی فرمائی۔ تو آپ نے اس خیال کی تردید کر دی" ÷

("الفضل" - ۲۶ دسمبر ۱۹۳۳ء)

کیا ہی اچھا ہوتا۔ کہ "الفضل" سیدھے ہاتھوں ناک کو ہاتھ لگا دیتا۔ اور کہہ دیتا۔ کہ مرزا صاحب کی نہ صرف زندگی بلکہ تعلیم بھی اجتماعِ ضدین تھی۔ اور سارا مشن بھی چوں چوں کا مربہ تھا۔ اور محض چندہ جمع کرنے کی غرض سے جاری کیا گیا تھا ÷

اگلا چیف جج

سر شادی لال چیف جج ہائی کورٹ لاہور ریٹائر ہونے والے ہیں۔ ان کی جانشینی کے متعلق مسلمانوں نے ایک فضول جھگڑا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ "انقلاب" نے لکھا ہے۔ کہ:۔

"یو۔ پی میں جہاں مسلمان کل ۱۴ فیصدی ہیں چیف جج ایک مسلمان ہے۔ اس لئے پنجاب میں جہاں وہ ۵۶ فیصدی ہیں۔ کسی مسلمان کو چیف جج نہ بنانا سخت ناانصافی ہے"

گویا دوسرے الفاظ میں اس شرانگیز مطالبہ کا یہ مطلب ہے۔ کہ جہاں مسلمان اقلیت میں ہوں وہاں بھی چیف جج مسلمان ہونا چاہئے۔ اور جہاں وہ اکثریت میں ہوں۔ وہاں بھی چیف جج مسلمان ہونا چاہئے۔ کسی غیر مسلم کا وہاں بھی چیف جج بننے کا حق نہیں۔ جہاں مسلمانوں کی اقلیت ہے۔ اور وہاں بھی نہیں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ ہمیں ڈر ہے۔ کہ اگر مسلمانوں کے شرانگیز فرقہ وارانہ مطالبات اسی طرح بڑھتے گئے۔ تو پھر وہ دن دور نہیں جبکہ مسلمان ہندوستان کے سارے آئینی نظام کی سنت کرا کے ہی دم لیں گے۔ پنجاب کا آئندہ چیف جج وہ ہونا چاہئے۔ جو کہ لیاقت اور Seniority کے لحاظ سے اس عہدہ کا اہل ہو۔ مضائقہ نہیں خواہ وہ ہندو ہو یا عیسائی بہرحال محکمۂ انصاف میں فرقہ داری کو دخل کرانا ایک سخت شرمناک اور غیر آئینی مثال قائم کرنا ہے ÷

مسلم پرچھا گردی

ریاست جموں و کشمیر میں آج کل جو مسلم پرچھا گردی جاری ہے۔ اس کا رونا ہم کئی بار رو چکے ہیں کہ اب ایک اور مزید تشویشناک اطلاع آئی ہے۔ کہ ضلع میرپور میں علاقہ کے نمبردار و ذیلدار ہندوؤں اور چماروں پر دباؤ ڈال رہے ہیں۔ کہ وہ مسلمان بن جائیں۔ اس علاقہ میں پہلے ہی جس شرمناک طریقہ سے ہری جن ہندوؤں کو پتت کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہاں کے مقامی انتظامیہ افسران اس فعلِ بد کی روک تھام میں قاصر ثابت ہو چکے ہیں۔ اور شوریدہ سر مذہبی جنونی ان کی لاپرواہی اور بے اعتنائی سے حد سے زیادہ دلیر ہو گئے ہیں۔ اس لئے وہ اب اس قسم کی کمینہ تبلیغ پر اتر آئے ہیں +

ایسی حالت میں ہم مہاراجہ کشمیر سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ کیا انہوں نے مسلم مفسدہ پردازوں کو کھلی چھٹی دے دی ہے۔ کہ وہ ہندوؤں کے دھرم پر بھی دلیرانہ ڈاکے ڈالنے جائیں۔ اگر نہیں دی۔ تو پھر آپ کی حکومت کیوں مقامی افسران کو مجبور نہیں کرتی۔ کہ وہ اس ہندو آزار تبلیغی کارروائی کی پوری سرگرمی سے روک تھام کریں ÷

شوک پرستاو:۔ آریہ سماج بدھلا ڈھ منڈی کا یہ جلسہ دان ویر سیٹھ بھیمی رام جی پردھان آریہ سماج کے فرزند کی اکال مرتیو پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ نیز پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ عزیز کی آتما کو شانتی پردان کرے (منتری)

تخفیفِ افواج کا ڈھونگ

معلوم ہوتا ہے۔ کہ یوروپ کے نام نہاد مہذب ملک صرف دوسروں کو دکھلانے کے لئے تخفیفِ اسلحہ کانفرنسوں کے ڈھونگ رچتے ہیں۔ دراصل وہ جنگی تیاریوں میں ہر وقت مصروف رہتے ہیں۔ برطانوی گورنمنٹ کی تجویز ہے۔ کہ اگلے سال فوج پر اسّی لاکھ پونڈ زیادہ خرچ کیا جائے۔ اِدھر جرمنی ہٹلر کی زیرِ ہدایت اپنی فوج میں مزید اضافہ کرنے پر تلا ہوا ہے۔ اور جنیوا میں جو اسلحہ کانفرنس منعقد ہو رہی تھی۔ اس کے متعلق تمام اُمیدیں ترک کر دی گئی ہیں۔ جاپان اور روس تو دیر سے ایک دوسرے کے مدِ مقابل بننے کے درپے ہیں۔ ان حالات میں یہ اُمید رکھنا کہ یوروپ کی طاقتیں دنیا میں امن قائم رکھنے میں کامیاب ہوں گی۔ ایک سراب نما خواب ہے۔ ہر ایک مہذب ملک میں اندر ہی اندر جو فوجی تیاریاں ہو رہی ہیں وہ صاف بتلاتی ہیں۔ کہ تخفیفِ افواج کے روزانہ اعلان محض ایک ڈھونگ ہیں۔ اور ان سے کسی نتائج کی توقع نہیں ؛

سِول نافرمانی کا اجراء

سنیکُت پرانت سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ اُن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نئے سال کے آغاز کے ساتھ کانگرسی لیڈروں نے سول نافرمانی کو از سرِ نو شروع کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ بریلی کے قریب سول نافرمانی کا ایک واقعہ ہو بھی چکا ہے۔ ناگ پور کے متعلق بھی ایسی ہی اطلاع ملی ہے۔ احمد آباد میں بھی قومی جھنڈے کی سلامی اُتاری گئی ہے۔

ان واقعات سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ لارڈ ولنگڈن کی حکومت نے ہندوستان کا جو شکنجہ کسا ہے۔ اُس سے ملک کا وہ طبقہ مطمئن نہیں ہے۔ جس کے اندر ملک کے مروجہ قانون کا احترام نہیں رہا ہے۔ ضرورت ہے کہ حکومت اس رجحان کی ماہیت کو محسوس کرے۔ اور لوگوں کے دلوں کو رام کرنے کی مصلحت پر غور کرے۔ ورنہ اندیشہ ہے۔ کہ جس حکومت کے قانون کا ملک میں احترام نہیں رہتا۔ وہ صرف جسموں پر ہی حکومت کر سکتی ہے۔ اپنی رعایا کے دلوں اور دماغوں پر نہیں کر سکتی ؛

کون جھوٹا؟

مولانا ثناء اللہ صاحب اپنے اخبار "اہلحدیث" کے ۲۹ دسمبر ۱۹۳۳ء کے پرچہ میں لکھتے ہیں۔ کہ:

مرزا صاحب نے دعا کی تھی۔ کہ ہم دونو (مرزا اور ثناء اللہ) میں سے جو خدا کے ہاں جھوٹا ہے۔ وہ پہلے مرے"

چنانچہ مرزا صاحب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وفات پا گئے۔ اور میں تا دمِ تحریرِ ہذا زندہ ہوں"۔ یا نا مولانا ثناء اللہ کی فتح ہو گئی۔ اور جھوٹا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو چل بسا۔ لیکن اب بشریت کا تقاضا یہ ہے۔ کہ وہ مردہ قادیانی کی قبر کی مٹی تو نہ اکھیڑیں۔ مرنے والا مر گیا۔ اور بہشتی مقبرہ میں اُس کی ہڈیاں بھی سڑ گئیں۔ اب ان مڑی ہوئی ہڈیوں کو چھیڑنے سے کیا حاصل؟ ہاں اتنا خدشہ ہمیں ضرور رہتا ہے۔ کہ کہیں کوئی سرپھرا مرزائی اپنے مسیح موعود کی پیشین گوئی کو درست کرنے کے لئے اب بھی مولانا پر کوئی ایسا وار نہ کر جائے۔ جس سے نہ صرف مولانا محبوبِ عالم بلکہ مسٹر عبد اللہ آتھم زندگی بھر ڈرتے رہے ؛

تجارتی تعلیم

پنجاب یونیورسٹی کی کانووکیشن کے موقع پر بی۔ اے ڈگریاں تقسیم کرتے ہوئے مسٹر شادی لال چیف جج لاہور ہائی کورٹ نے فرمایا۔ کہ:۔

"ہندوستان میں یونیورسٹی قائم کرنے کا جو مقصد شروع میں تھا۔ وہ اب پورا ہو چکا ہے۔ اب اس امر کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ کہ طریقۂ تعلیم کو پرانی لکیر سے علیحدہ کیا جائے۔ اور تجارتی کاروبار سکھلانے کے لئے ایک جُدا محکمہ کھول دیا جائے۔ کیونکہ یونیورسٹی کی موجودہ تعلیم بیکاری پیدا کر رہی ہے۔ اور اس کی وجہ سے بے چینی میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ یونیورسٹی اپنے طلباء کے لئے ایسے نئے دروازے کھولے۔ جو ملک کی اقتصادی ترقی کا موجب ثابت ہوں" ؛

چیف جج صاحب کا مشورہ واقعی بڑا مناسب ہے۔ لیکن جُدا محکمہ کھولنے کی بجائے اگر سکولوں اور کالجوں میں تجارتی تعلیم کی ہر ممکن طریق سے حوصلہ افزائی کی جائے۔ تو اس سے ہر حالت میں اچھا ہی رہے گا۔ جہاں تعلیمی درسگاہوں میں باقی مضامین کے لئے periods مقرر ہیں۔ وہاں اگر تجارتی تعلیم کو بھی اختیاری بنا کر اس کے لئے کچھ (periods) مقرر کئے جائیں۔ تو اس سے مذکورہ مقصد آسانی سے حل ہو سکے گا ؛

گداگری ممنوع

لاہور میونسپلٹی نے شہر میں بھیک مانگنا قانوناً ممنوع قرار دے دیا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ مقامی حکومت کی خدمت میں حاضر ہو کر ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت کو مجبور کیا جائے۔ کہ فقیر اور مزدوروں کو کام مہیا کیا جائے۔ اور بچوں کو انڈسٹریل سکول میں بھیج دیا جائے۔ اور تندرست فقراء کو صنعت و حرفت کے مناسب کام کے ذرائع تلاش کر کے دئے جائیں۔ اور لاچار و مجبور فقیروں کے لئے ایک مکان بنایا جائے۔ اور وہیں انہیں رکھ کر ان کی ضروریاتِ زندگی کا بندوبست کر دیا جائے" ؛

مذکورہ قرارداد بڑی ہی اہم و مفید ہے۔ لیکن یہ ایک مقامی اور جزوی علاج ہے۔ گداگری کا مرض صرف لاہور تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ سارے ملک کے اندر پھیلا ہوا ہے۔ اگر کوئی ذمہ دار سدسیہ اس پرشن کو مرکزی اسمبلی میں اٹھا کر اس کا کوئی آل انڈیا انسدادی علاج تجویز فرما دیں۔ تو از حد انسب ہوگا۔ اور اس سے اس دبا کا قرار واقعی انسداد ہو سکے گا۔

اُردو کانفرنس

اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آئندہ ماہ فروری میں گوالیار میں ایک عظیم الشان اردو کانفرنس منعقد کی جانے والی ہے۔ اس کی سواگت کارنی سبھا کے پردھان کرنل سر کیلاس نارائن ہکسر ہیں۔ اور پربندھ کرتری سبھا کے پردھان سردار چندر و جی راؤ آنگرہ ہیں۔ اگر ہم غلطی نہیں کرتے۔ تو سر ہکسر وہی سجن ہیں۔ جنہوں نے ۱۹۲۹ء میں ہندی سمیلن گوالیار کا ادھیویشن ہونا منظور کیا تھا۔ سمیلن کے پانچ سال کے بعد ہی آپ کا اردو کانفرنس کی سواگت کارنی سبھا کا ادھیکش ہونا جہاں تک بھارت ورش کی آئندہ قومی زبان کا تعلق ہے۔ کوئی نیک فال نہیں۔ ریاست گوالیار ایک مرہٹہ ریاست ہے۔ اس کے اندر اردو جیسی ملیچھ بھاشا کی حوصلہ افزائی کے لئے یتن کرنا اتنا شوبھا نہیں دیتا۔ ہاں اگر یہ کانفرنس کسی اسلامی ریاست میں ہوتی۔ اور اس کے ارکان ایسے اصحاب ہوتے جو کہ اردو کو ماتری بھاشا بنانے پر تُلے ہوئے ہیں۔ تو زیادہ مناسب ہوتا ؛

قرآن کو جواب

مرزائی مبلغ بڑی شیخی بگھارا کرتے ہیں۔ کہ قرآن شریف خدا کا کلام ہے۔ لیکن مسلمانوں کے پیغمبر کا حال اس سے دگرگوں ہے۔ ملاحظہ ہوں ذیل کی سطور:۔

"رسولِ کریم نے فرمایا۔ اگر قرآن پڑھنے سے ہی دنیا میں قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہ سکتا ہے۔ تو کیا دوسرے اہلِ کتاب تورات و انجیل نہیں پڑھتے۔ حالانکہ ان پر عمل نہیں کرتے۔ ان الفاظ میں بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی حقیقت بیان فرمائی۔ کہ قرآن کے الفاظ اگرچہ دنیا میں موجود رہیں گے۔ مسلمان اپنی اولادوں کو پڑھائیں گے بھی۔ مگر قرآن کی روح دنیا سے مٹ جائے گی۔ وہ قرآن پڑھیں گے۔ مگر اس پر عمل نہیں کریں گے" ؛

("الفضل" ۲۱ دسمبر ۱۹۳۳ء صفحہ ۶)

سوال تو یہ ہے کہ اگر واقعی قرآن خدا کا کلام ہے اور بقول مرزائیاں خدا ہی اس کا محافظ ہے۔ پھر مسلمان کیوں اپنے اعمال میں اس کو دے دیں گے۔ اس کی وجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے۔ کہ عملی تجربہ مسلمانوں کو سکھلا دیگا۔ کہ ان کا قرآن جیسی قصے کہانی کی کتاب کو صحیح تسلیم کرنا ہر حال میں موجبِ نقصان رہا ہے ؛

تحریف کی گرم بازاری

ہمارے شیعہ دوست تو موجودہ قرآن کو بیاضِ عثمانی کہتے ہیں۔ اور اُسے اصل قرآن نہیں مانتے۔ جو کہ حضرت علی کے پاس محفوظ پڑا ہے۔ لیکن باقی اسلامی لٹریچر کا جو حال ہے۔ اس کے متعلق ہمارے مرزائی دوستوں نے ذیل کا فتویٰ صادر فرمایا ہے:

"بخاری میں بھی تحریف ہوئی ہے۔ معراج نامہ میں بھی تحریف ہوئی ہے۔ اور شرح فقہ اکبر پر دستِ تحریف دراز ہوا ہے"۔

(ملاحظہ ہو "الفضل" قادیان ۳۰ دسمبر ۱۹۳۳ء)

مذکورہ فتویٰ کی موجودگی میں ہمارے لئے یہ سخت مشکل ہے۔ کہ آیا مذہب اسلام کا لٹریچر کہیں بھی تحریف کے مرض سے پاک رہا ہے۔ بہر حال ہو۔ اور تحریف کی اس قدر گرم بازاری ایک غیر مسلم کے لئے یہ سخت مشکل ہے۔ اسلام کے غلط عقائد کو تسلیم کر کے اپنی عاقبت خوار کرتا پھرے۔ ایسی حالت میں مسلمانوں کا جنون سخت نقصان رساں ہے۔ ہاں اگر اس جنون میں کوئی جان نظر آتی ہے۔ تو پھر سب سے پہلے یہ کرنا چاہئے۔ کہ غیر مسلموں کو دھرم بھرشٹ کرنے کی بجائے اپنے سارے لٹریچر کی ورق گردانی کر کے اُس کی اصلاح فرمائیں ؛

آریہ سبھیتا کو نہ صرف بھارت بلکہ دیش دیشانتر میں پھیلاؤ

گوروکل برندابن میں سر سیتارام پردھان یو-پی کونسل کا دیکھشانت (کانووکیشن) بھاشن

شکھشا کیسی ہو؟

پرتیک دیش اور پرتیک جاتی کا بھوشیہ اُنتی شکھشا پر نربھر ہے - نہ کھشتر بھتا چار جی نہ اپنا اُوپکار کر سکتے ہیں - نہ دیش کا کلیان - اسی لئے دوردرشی جاپان سمراٹ نے اُنتی شکھشا پہنچنے سے پہلے یہ گھوشنا کی تھی - کہ ان کے سمست راجیہ کے کسی گرام میں کوئی اشکھشت کٹمب نہ ہو - اور کسی کٹمب کا کوئی بھی دیکھی اُنتری اکھوا پرش اشکھشت نہ ہو - ہمارے بھارت کے لئے یہ بھی کوئی دویہ ادسندھی بنائی جاتی ہے - ذرہی وِدیا کا پرسار پرنتو وِدیا تھا شکھشا کھیتر بڑا وستریت ہے - اس وشیہ میں کہ شکھشا کیسی ہو - اور کس پرکار ہو - بڑا مت بھید ہے - بہت بھید پرایہ سارے ہی دیشوں میں رہتے - اور ازوا تھا پراچین کے جھگڑے شکھشت پرایہ دیشوں میں بھی خوب چلتے ہیں - انگلینڈ میں لیٹن اور گریک کے پڑھانے کے وشیہ میں وادوواد رہتا ہے - اٹلی میں اس بات پہ وواد ہے - کہ پوپ جمہوریہ کا ودیالیوں میں کہاں تک ہستکشیپ ہو - جرمنی میں تا نہی سمودایہ پراچین سنسکرت کو بہتر جیوت کرنا چاہتا ہے اور ودیالیہ کہاں تک راجیہ تنتر سوتنتر اور خیالات پر چلتے رہیں - اس پر بھی پربیر شدھ رہتا ہے - اُدھر یہ شکھشا اُدھو کری ہو یا نہیں - اور کہاں تک اس پر گھورت بھید ہے - بھارت میں بھی لارڈ میکالے کے سمے تیا اردا چین تھا یا پراچین - پاشچاتیہ تھا یا پوربیہ ساہتیہ کے پڑھاو اور پہتو پر بڑا سنگھرش رہا ہے - انت میں پاشچاتیہ کی وِجے ہوئی - اور اب تک بھی شکھشا پرنالی میں پرایہ پاشچاتیہ انش کو ہی پردھانتا دی گئی ہے اور پھر مادھیم سمے آدی بھی جن سمسیائیں ہیں +

گوروکل کا آدرش

آریہ سماج شکھشا پرچار میں اگرسر رہا ہے - اس کے اندر اس سمبندھ میں دو بھیہ وِچاروں کا ہو جانا سوابھاوک تھا - کالج پارٹی نے مہاتما ہنسراج آدی کے نیترتو میں اپنے شکھشالیہ استھاپت کئے - اور گوروکل پارٹی نے مہاتما منشی رام کے نیترتو میں پتت پاونی بھاگیرتھی کے تیر کانگڑی میں گوروکل استھاپت کیا - نرنتر اس نمونہ کے انیک گوروکل اور رشی کل بھی کئی استھانوں میں کھل گئے ہیں - مجھے ۱۹۰۷ء میں کانگڑی گوروکل کے اُتسو پر جانے کا سوبھاگیہ ہوا تھا - اور اسی ورش اگست میں برندابن گوروکل کے برہمچاریوں کی کریا سے آپ کے آشرم میں بھی چلتا پھرتا بہت کچھ ہوا - گوروکل کا آدرش ہے - برہمچریہ پالن کرتے ہوئے بچوں کو یتھا یوگیہ سنسکرت کا گیان کرا دینا جس سے اُن کو سنسکرت ویاکرن تھا کوش کے پورن بودھ کے ساتھ وید براہمن - اپنشد - درشن اور آیوروید آدی گیان ہو جائے - جس سے کہ آریہ سنتان اپنے پوروجوں کی کریا - بھاشا - ساہتیہ اور اتہاس آدی سے بھلی بھانتی پریچت ہو - نوین پرنالی سے پراپت

نہ ہو - اور پاشچاتیہ پرواہ میں بہہ نہ جائے +

پراتن پوجا

پوروجوں کی مہانتا گورو پر ابھیمان انکی وشیش باتوں کا سنرکھشن اور پوروجوں کا آدر ستکار پرایہ سبھی سبھیہ جاتیوں میں اب بھی کیا جاتا ہے جاپانی اپنے پوروجوں کی پوجا کرتے ہیں - یوروپ میں روس کا آج کچھ گیان نہیں سنتا ہوں - کہ ہفتے سے کٹے ہوئے کنفیوشس کی طرح روس اس نئے دوڑ دھوپ کر رہا ہے - کنتو انگلینڈ - فرانس - جرمنی اور اٹلی میں میں نے سویم دو ورش ہوئے - بھرمن کر کے دیکھا ہے - کہ وہاں پوروجوں کے انیک چنہہ اور نت سمبندھی گھٹناؤں کی دیکھ ریکھ کس پریم سے ہوتی ہے -

لنڈن میں راجیہ ونشیک کی پرانی کرسی اب بھی پرانے پتھر سمیت رکھی جاتی ہے - شیکسپیئر - ملٹن اور سکاٹ آدی ساہتیہ سیویوں کے جنم استھان سمبت نکھشت ہتر سہنا کھیتر آکسفورڈ - لنڈن اور ایڈنبرا میں کس بھاؤ سے دکھلائے جاتے ہیں - جس ہانڈی میں شیکسپیئر کا کھانا بنتا تھا - وہ Stratford on Avon میں ان کے سورگھشت اس استھان میں رکھی ہے - جہاں ملٹن نے اُپنیک لکھوائی - وہ جھونپڑی بھی Chalfont St Peter میں مجھے دکھلائی گئی - انیک استھانوں پر نیلسن ولنگٹن کے سمارک تھا ان کے چنہہ سورُوپ وستوئیں ملتی ہیں - کارڈینل وولزے کی ٹوپی اُن کے استھاپت کئے ہوئے ایک کالج میں رکھی ہوئی ہے - فرانس میں راجیہ کرانتی تھا نپولین سمبندھی انیک وستوئیں سادر رکھی ہیں - پیرس کے پینتھین کو میں نہیں بھول سکتا - اٹلی کا تو کچھ کہنا ہی نہیں - پراچین کال سمبندھی فارم - ناگار مندر - ونیس - ودیا پام شالہ - بھون سب ہی پترچھوت کئے جا رہے ہیں - سینٹ پیٹر کی گرجا میں دوار کے سمیپ ہی وہ استھان بڑے گرب سے دکھلایا جاتا ہے - جہاں سمراٹ بودھا شارلیمین نے مندری پوپ کے سمکھش بندنا کر عیسائی مت گرہن کیا - عیسیٰ مسیح کے کراس کا کانٹا اور لڑکی کا بھاگ اٹلی تھا لنڈن میں دکھلایا گیا - فلورنس میں وہ استھان انکت ہے - جہاں ساوونارولا کو اپنے مت والمبھیو کے لئے جیوت جلایا تھا - لارڈ کرزن کے اس کتھن سے آپ پریچت ہونگے ہی - کہ بدھی برٹش سمراٹ اور

شیکسپیئر میں سے ایک مجھے لینا پڑے - تو میں بِنا سنکوچ سامراجیہ کو تلانجلی دینے کے لئے پرستت ہوں گا - سارانش یہ کہ نج بھاشا - نج ساہتیہ - نج سبھیتا تھا نج دھرم کی پرورتی اور اُنتی پر نرنتر وِچار اس یوروپ میں بھی خوب چل رہا ہے - جہاں جاتیتا کا پرچار ہے - اور جس کے ہم میں سے انیک پرشٹ پوشک ہیں +

یوروپ کا سنسکرت پریم

یہی نہیں - کہ اس ارواچین یوروپ میں اپنے پوروجوں کی سمرتی کو نہ بھلایا جاتا ہو - کنتو برلن پیرس - لنڈن - برلن - روما اور پراگ آدی استھانوں پر سنسکرت پستکوں کا بڑا بھنڈار ہے ان نگروں میں سنسکرت کے پرتی کتنی شردھا ہے - اور سنسکرت گرنتھوں میں کتنا اُتساہ ہے یہ وہاں ہی جا کر نشچت ہوتا ہے - اسی کارن تو ہماری سنسکرت پستکوں کی آلوچنا تھا پربھاشا پہلے پردیشی کرتے ہیں - پنچات سوامی - میکس مولر نے ہم کو ہمارا کچھ پریچے کرایا - شوپن ہار نے اپنشدوں کا گن گان کر ہمارے شکھشت سمودایہ کو سمجھایا - ابھی ۲۰ ر دسمبر کو مجھ سے ایک فرانس کی مہیلا نے جو پہلی بار بھارت ورش میں آئی ہے - کہا - کہ ان کی شردھا بھارتیہ سبھیتا کے لئے کچھ اپنشد کے ایک انوواد سے اُتپن ہوئی - گیٹے نے شکنتلا سے موہت ہو ہمارے کاویوں کی اور آنکھیں کھولیں - Sacred Books of the East Series نے ہمارے شاستروں کو دور دور پہنچایا - یہ بات دوسری ہے - کہ انیک کارنوں کے وش ہم انہیں پورش ہین ہو رہے ہیں - پرنتو اپنے بھوت کال کا تو ہم کو گورو ہے - اور اس سے اُتساہ تو گرہن کر سکتے ہیں -

یہ سب میں نے اس لئے کہا - کہ جب سمست سنسار میں پوروجوں کی کھیاتی کا ابھیمان ہے - تو ہم بھارتیوں کو اپنے پوروجوں کے کیرتی رکھنا میں تھا ان کی مریادا کے پتر استھان میں لجا نہیں - ورن گرب ہونا چاہئے - اس بھاو سے مجھے گوروکل سنچالکوں کا آدرش ٹھیک پرتیت ہوتا ہے - گوروکل نے کچھ تو سنجیون بوٹی کا کام کیا ہے - اور سنسکرت پرچار میں سہایتا دی ہے - نہیں تو آہستہ آہستہ سروناش ہو رہا تھا جس کا پریام سیات پر آ پہنچا ہے +

آشنکائیں اور آشائیں

کنتو میرے من میں کچھ آشا اور کچھ آشنکا بھی ہے - جس کی اور آپ کا دھیان میں پرتیک آکرشت کرنا چاہتا ہوں -

"पुराणमित्येव न साधु सर्वम्"

"तातस्य कूपोऽयमिति ब्रुवाणा:"

"क्षारं जलं कापुरुषा: पिबन्ति [illegible]"

اس چیتاونی کے انوسار مجھے پورن آشا ہے - کہ گوروکل کے آچاریہ تھا ادھیاپک ورگ پرسپر پرامرش اور نرنتر انوبھو سے نئی نئی آلوچناؤں کے کھوج میں رہتے ہونگے - اور پرانی شکھشاؤں کو نئی نئی آکرتی میں نئی اُوستھا تھا نوین آدرشکتاؤں کے انوکول بدلتے ہوں گے - مجھے آشا ہے - کہ آپ نے یہ بھی سِدھ کیا ہو گا - کہ آدھونک سامانجک دشا کو دیکھتے ہوئے چھوٹے بچوں کا بڑے بچوں کے ساتھ ایک چھاتر آلیہ میں سہ پاٹھ اور سہ واس کن نیمتروں کے آدھین ہونا چاہئے - اتھوا کس اوستھا تک کے بالکوں کے ایک آشرم میں پڑھانے میں سگمتا ہوتی ہے - اس کا بھی آپ نے انوبھو کیا ہو گا - یوروپ میں شکھشا آوشکار ہوتے رہتے ہیں - جیسے مانٹ سا ری - کنڈرگارٹن اور ڈالٹ ناموں سے آپ ئے چھوٹے بچوں کے لئے پرسدھ ہے - شاید آپ نے بھی سنسکرت گیان بدھی کے لئے کچھ اس اور انوشٹھن کیا ہو گا - آپ نے بھلی بھانتی جانچا ہو گا - کہ گوروکل جیونوں میں واستوک چرتر گٹھن کس پرکار کیسے سد گورو اور کیسے نیموں کے ادھیکرت ہو سکتا ہے - وید ویدانگ ارتھ ہنک براہمن - درشن اور شروت گرہیہ سوتر آدی شرتی سمرتی کے اتیرکت اور آنگل بھاشا کے اتیرکت ورتمان کال میں شکھشا پورتی کے لئے بھوگول ارتھ شاستر اتہاس تھا وگیان کا بھی شاید آپ نے پربندھ کیا ہو گا - شاید آپ جیسے انیہ استھانوں کے ادھیاپک تھا پربندھ کرتا اپنی کٹھنائیوں کو دور کرنے کے لئے پرایہ انیہ انیہ وچار کرتے ہوں گے - شاید یہ بھی آپ نے سوچا ہو گا - کہ جتنا دھن آپ خرچ کرتے ہیں - اور جتنا پرشرم کرتے ہیں - تدانوروپ کاریہ سِدھی بھی ہو رہی ہے - اتھوا نہیں - گوروکل برندابن سے گت ۱۴ ورش میں ۵۰ سناتک اُتیرن ہوئے ہیں - کیا آپ اس سے سنتشٹ ہیں؟ یہ بھی وچارنیہ ہے - کہ کئی چھوٹے چھوٹے گوروکلوں کے استھان پر ایک بڑا گوروکل چلانا کہاں تک نیتی سنگت اور کلیان کاری ہو گا - نہ جانے پراچین کال کے نالندہ کاشی - ٹکسلا وشو ودیالیوں میں چھاتروں کی کیا سنکھیا ہوتی تھی؟ میری بدھی تو کہتی ہے - کہ ۱۵۰۰-۲۰۰۰ سے تو کہیں ادھک ہوتی ہو گی - جو اب ایک گوروکل کی سنکھیا ہے -

[illegible]

"नादि पोषणाद्ध्यापद... विप्रर्षि:
सो वै वै कुलपति: स्मृत: ॥"

ایسے کلوں میں اوشیہ شکشا - کلپ ویاکرن - نِرُکت - چھند اور جیوتش آدی شاستروں پر بڑے بڑے وِدوان اوشیہ انوسندھان کرتے رہے ہوں گے ؞

"संघे शक्ति: कलौ युगे"

آج کل تو میرے وچار میں اس کی آوشیکتا ہے - کہ چھوٹے چھوٹے گوروکلوں کو چھوٹے بچوں کے ودیالیوں میں پریورتت کر دھا گیرتھی کے کنارے اتھوا کالندی کے کنارے ایک بڑا گوروکل ہو - تو وہ گیان وگیان کا کیندر ہو جائے - ایسے ستھان پر یگیہ آدی کو اتیرکت پرانے ساہتیہ کو کھوج نکال کر انیک وشیوں پر پرانی پستکوں کا وکاش ہو سکتا ہے - اور یہاں سیات آریہ منتشک اور آریہ بدھی پھر چیتنیہ ہو جائے - کون جانے - کہ ایسے گوروکل سے ادھیاپک اپدیشک - راج نیتک نیتا سماچار پتر سمپادکوں کے اتیرکت کچھ رشی نیچوشنگ پرش بھی نکلنے لگیں - سیات ایسے گوروکل کے ویوساید سے سو گراہی دھوکھشا کی نیر اویدنا کا بھی کچھ پربندھ نکل سکے - سیات ایسے گوروکل کے کارن سنسار کی سیوا کے لئے اُتم وچار تتھا اچھی سامگری کا سنروت پھر آریہ ورت سے ہونے لگے - جیسا کہ پرسدھ ہے :-

"एतद्देशप्रसूतस्य सकाशा-
दग्रजन्मन: ।
स्वं स्वं चरित्रं शिक्षेरन्पृथिव्यां
सर्वे मानवा:"

پراچین کال میں یہ دیش شکشا کا کیندر رہا ہے - یہ ایک کیول کلپت گھٹنا ہے - ہیرن ...... (Heeren) نے اپنے ...... (Historical Residence) میں اس کو پرستدھ کر دیا ہے - اور ابھی ایک سپتاہ نہیں ہوا - کہ اٹلی کے دو پرکھیہ پرستشٹھت مہانو بھاو تبت نیپال سے سینکڑوں سنسکرت پستکیں لے گئے ہیں اور انہوں نے کہا ہے - کہ پورو کال میں اٹلی پچھم کا اور بھارت پورب کا شاستھک رہا ہے - کنتو میری تُچھ سمتی میں یہ تو ہوگا تب ہی جب ایک پربدھ گوروکل کو نست گوروکل شکشا کے سدھانتوں من اور دھن سے سہایتا دے کر سمرشٹی روپ سے سہایت کریں - تب ہی میرا سوپن ہے - کہ وہاں کے ادھیاپک تتھا سناتک پرمانت کر سکیں گے - کہ وید کہاں تک سارے گیان کا بھنڈار ہے - کہاں تک سنیاسی جیون شکتی اور کہاں تک نئی آریہ جیناؤں کا اپنی سبھیتا میں سنشرت کرنا لابھ دائک ہوگا - ساتھ ہی ساتھ آپ کو سمہ اتو کول ایک اگرچیت وکر سنسکار روپ سے راج نیتک اندولنوں سے تٹستھ رہنا ہوگا - نہیں تو بھرم ہٹنا کٹھن ہے - استو -

نئے آوشکاروں کو پراچین ستیہ کر دینا پوگیتا پرگٹ کرتا ہے -

"द्वासुपर्णा सयुजा सखाया
समानं वृक्षं परिषस्वजाते
तयोरन्य: पिप्पलं स्वाद्वत्त्य-
नश्नन्नन्योऽभिचाकशीति"
(श्वेताश्वतरोपनिषत्)

کے اس شلوک میں ادھیاتم آدی پرماتما اور جیو آتما کا تتو گیان دیکھتے ہیں - کنتو بجلی پریوگ کے پشچات ایک مہاشے اس میں دھیان اور گرہن وِدّیت کی آیوجنا دیکھنے لگے - رمان - اگنی بان - دھنش وِدّیا شتوئی - چکنتا آدی کا ہمارے یہاں اُلیکھ ہے - کنتو کیا اس سے ہم کو شانت ہو جانا چاہئے ؟ کیا اچھا ہو - کہ یدی نئے آوشکاروں کے پرکاشت ہونے سے پورو ہمارے برہمچاری سویم ہی پراچین شاستروں سے ان کو نکال کر ہماری پراچین سبھیتا کے مہتو کو دکھلائیں ؞

" آپ کی گے خط عرب سے اُن میں لکھا یہ ہو گا گوروکل کا برہمچاری ہلچل مچا رہا ہے "

یہ میں نے کرنل دھوتی کے مدھیہ میں کئی بار سنا ہے یا یہ اوشیہ ایک ستچینک کا بڑھ بڑھ روپ پر کتنا پد کنتو اس میں گوروکل کے سناتکوں کے شکشا سنسکر پرچار کا ایک آدرش تو تھا - بھارت سے باہر جا کر یا بھارت کے دور ورتی دیشوں میں کتنے سناتکوں نے آریہ سبھیتا کا پرچار کیا ہے - شری پوجیہ ورھتہ جیمبی کو چھوڑ کر کتنے آریہ سبھیتا کی پتاکا بھارت سے باہر لے گئے ہیں - ہیمبرس کے پروفیسر سلوان لیوی نے مجھ سے کہا - کہ جاوا - بالی سماٹرا میں سنسکرت ادھیاپکوں کی بہت آوشیکتا ہے - یوروپ بھی سنسکرت کے واستوک وِدوانوں کو مانگتا ہے - امریکہ میں آریہ سدھانتوں کے کتنے اپدیشکوں کی آوشیکتا ہے - اور میں نہیں سمجھتا - کہ ہمارے ویدک تتھا جیوتشی دیش دیشانتروں میں رہ کر اپنا اور اپنی سبھیتا کا بہت کیوں نہیں کرتے ؟

"एका क्रिया द्व्यर्थकरी
प्रसिद्धा"

میگھا چھدت سوریہ سے آورن ہٹانے ہی دت چت نہیں ہوتے - سچ دیش ہی میں کتنا اگیان پھیلا ہے - اس کو کیوں نہیں دور کرتے ؟ مجھے تو اس سمے سنتوش ہوگا - جب گاؤں گاؤں میں وچر کر اور نواس کر سناتک وید دھونی سے اگنی ہوتر کریں گے - اور کرائیں گے - اور سچ چرتر بل تتھا نتیہ کرم سے کلیگ کو ست جگ میں تبدیل کریں گے - تم پنر جنم کے ماننے والے ہو - تمہارے لئے :-

"कालो ह्ययं निरवधिर्विपुला च
पृथ्वी"

اس لئے سنسار میں ویدو سائینٹکا - بدھی - دھرم وش... کر لو یہ پراپتا سے سچ گیان پھیلا دو ؞

یہ کوئی نئی بات نہیں ہے - سنہ ... عیسوی میں پرمارتھ نے چینی بھاشا میں سانکھیہ کارکا انوواد کیا -

سنہ ۲... عیسوی میں کتنے ہی شرمن پرچار رتھ چین گئے - لگ بھگ اب سے ایک سہسر ورش پورو نالندہ کا ایک مگدھ نواسی سناتک دھرم دیو نامی چین گیا - اس نے ۱۸ سنسکرت پستکوں کا وہاں انوواد کیا - (Sir Abrel Stein) کی ایک پستک "On Ancient Contral Asian Tracks" ابھی پرکاشت ہوئی ہے - اس میں لکھا ہے - کہ وہ سینکڑوں پستک اور لکھت کاشٹ جو کہ جو کال سے کور تھے ہیں وہاں سے ہو آئے تھے - لائے -

یہ نیا ستھان ۱۶۰۰ ورش کے لگ بھگ آمڑ گیا تھا - وہاں کیول بالو ریت ہے + نئے ستھان میں مجھے سینکڑوں پتر کاشٹ پٹوں پر سنسکرت میں لکھے ہوئے ملے - جن میں پرایہ سرکاری پتر ویوہار معاہدے حساب کتاب تتھا وودھ پرکار کے انیہ لیکھ تھے - یہ پتر کھروشٹی لپی میں لکھے تھے - کہ جس کا پرچار عیسا سے ایک شتابدی پورو تھا ایک شتابدی پشچات پنجوتر بھارتیہ سیما پرانت اور یام مدتی افغانستان کے پرویشوں میں تھا -

میں اس پستک سے کچھ اودھرت کرنا چاہتا - ہمارے پروتساہن تتھا جاگرن کے لئے انتہائی پریاپت ہے - اب دھرم پریورتن کر لئے جانے کا سمے نہیں - نہ سہاس ہے نہ بل ہے - کنتو اپنی پراچین سبھیتا کو پھیلانے کے لئے اپنے ساہتیہ کلا کوشل کے پرچار کے لئے اپنے درشنوں کے تتو گیان سے دکھت پیڑت پنشچاپتر ویکتیوں کو شانتی سانتونا کا منتر دینے کے لئے بدھی اور چرتر کے بلی وامیوں کی آوشیکتا ہے - جو اپنے سد اپدیش - سداچار تتھا سنیہ ویوہار سے دکھلا سکیں - کہ یہی بھارت ماتا کے سپوت - جنہوں نے آریہ کل میں جنم لے کر گوروکل شکشا پائی ہے ؞

(اُدھم شم)

آریہ پرادیشک سبھا کے اہم پرستاؤ

۲۳-۲۴-۲۵ دسمبر سنہ ۱۹۳۳ء کو آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب - سندھ - بلوچستان لاہور کا جنرل اجلاس آریہ سماج مندر انارکلی لاہور میں منعقد ہوا - اس موقعہ پر سوا سو سے زائد اینڈسٹ موجود تھے - وارشک چناؤ کے بعد نمن لکھت ریزولیوشن پاس ہوئے :-

پہلا پرستاؤ :- رائے مولراج کی دس پرتگیا اور پنڈت وشو بندھو جی کے متعلق آریہ سماجوں کے ریزولیوشنوں کا معاملہ پیش ہوا - مہاتما ہنس راج جی کی تقریر کے بعد مہتہ رام چندر جی شاستری بی اے نے رائے مولراج کی دس پرتگیا اور ان کے ٹریکٹ "ویدو آریہ سماج" سے کچھ اقتباس پڑھے - اور پھر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے :-

رائے بہادر مولراج جی کے وچار جیسا کہ دس پرتگیا اور رسالہ "وید و آریہ سماج" میں درج ہیں پڑھے گئے - ساتھ ہی دس پرتگیا پر منتری مہاتما ہنس راج جی کی سمیکشا بھی پڑھی گئی - نتیجہ ہوا - کہ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب - سندھ - بلوچستان کی سمتی میں آریہ سبھا سد بننے کے لئے کیول دس نیموں کا ماننا اور ان پر آچرن کرنا کافی نہیں - بلکہ ان کے ساتھ وید و دھرم سمبندھی سدھانت جو شری سوامی دیانند سرسوتی جی نے اپنے منتویہ امنتویہ میں دئے ہیں - اور ان کی جو ویاکھیا اپنے گرنتھوں میں کی ہے - ان کا ماننا اور ان پر آچرن کرنا بھی لازمی ہے ؞

پہلا ریزولیوشن پورے اتفاق رائے سے پاس ہوا - صرف پنڈت وشو بندھو نے ووٹ نہ دیا ؞

دوسرا پرستاؤ :- پنڈت وشو بندھو جی کے متعلق ۱۳۵ آریہ سماجوں کے ریزولیوشن پڑھے گئے - ان میں سے ایک سو اکیس سماجیں ضروری سمجھتی ہیں - کہ پنڈت وشو بندھو کو دیانند براہم مہاودیالیہ لاہور کے آچاریہ پد سے پرتھک کر دیا جائے - اور کچھ سماجوں نے تو یہاں تک مطالبہ کیا ہے - کہ پنڈت وشو بندھو کو آریہ سماج کی سبھاسدی سے خارج کیا جائے - نیز ان کی کتابوں سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے - کہ وہ ویدوں کو اپوروشیہ - نتیہ اور سوتہ پرمان نہیں مانتے - اس لئے اس ادھیویشن کی سمتی میں دیانند کالج کمیٹی لاہور کے لئے یہ اچت نہیں - کہ انہیں دیانند براہم مہاودیالیہ جیسی سنستھا کے آچاریہ پد پر رہنے دے - اس کی ایک نقل دیانند کالج کمیٹی لاہور کو بھیجی جائے ؞

ریزولیوشن کے خلاف صرف چار ووٹ تھے - باقی سب حق میں ؞

تیسرا پرستاؤ :- تیسرا ریزولیوشن سروسمتی سے پاس ہوا - وہ یہ ہے - کہ "یہ سبھا نشچے کرتی ہے - کہ جب تک پنڈت وشو بندھو جی کے وچار آریہ سماج کے سدھانتوں کے انوکول نہ ہوں - تب تک ان کو آریہ سماج کی ویدی پر بولنے کی آگیا نہ ہو" سروسمتی سے ریزولیوشن بھی پاس ہوا ؞

اجمیر کے سمیلن (نمبر ۲)

(لیکھک شریمان ترجن ناتھ جی پردھان آریہ سماج گوروونت بھون لاہور)

برہم پرائن یگیہ

یہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ کہ آریوں کا کوئی بھی کام یگیہ کے بغیر شروع نہیں ہوتا۔ دو نو وقت سندھیا کے ساتھ۔ سپتاہک ست سنگ سالانہ جلسے خاص یادگاروں کے جلسے اور ہر ایک قسم کے سنسکار سب کے سب یگیہ سے شروع ہوتے ہیں۔ اور جس قدر اہمیت کا جلسہ یا سنسکار ہوتا ہے۔ اسی قدر اہمیت یگیہ کو دی جاتی ہے۔ پھر یہ ناممکن تھا۔ کہ نروان اردھ شتابدی جیسا اتسو یگیہ کے بغیر شروع ہوتا۔ یا یگیہ تمام اتسو کے مقابلہ میں ایک بے حقیقت سا ہوتا۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے کچھ بھائیوں نے اس کے خلاف بکواس کر اپنی ناسمجھی کا ثبوت دیا۔ اور ہمارے اپنے بھائیوں نے بھی دوست دشمن میں کوئی پہچان نہ کی۔ لیکن بڑے سنتوش کی بات ہے۔ کہ اس مہان یگیہ میں لوگ ہر وقت شامل ہوا کرتے تھے۔ میرے خیال میں کوئی بھی ایسا بدنصیب نہ ہوگا۔ جو کسی نہ کسی وقت اس میں شامل نہ ہوا ہو۔ جو لوگ شامل ہوتے تھے۔ وہ بڑے پریم اور آستک بھاو سے وہاں جاکر بیٹھتے تھے۔ اور اپنے اندر ایک خاص پرکار کی شکتی لے کر اٹھتے تھے۔ میں نے تو جس جس سے بات چیت کی۔ اسے یگیہ کے متعلق بہت ہی شردھالو پایا۔ بلکہ میرا تو خیال ہے۔ کہ اگر یگیہ نہ ہوتا یا بہت ہی کم پیمانہ سے ہوتا۔ تو ہماری ساری اردھ شتابدی کی کارروائی ایک روکھی سوکھی کورمی باتوں کا مجموعہ ہوتی۔

واضح ہو۔ کہ یگیہ کے لئے جو سامگری خرچ میں آئی۔ اس کا بار شتابدی فنڈ پر نہیں پڑا۔ اس کا تمام کا تمام خرچ دینے والے ایسے سجن تھے۔ جن کو یگیہ کے سوائے کسی دوسرے کام میں زیادہ دلچسپی نہیں تھی۔ اس خرچ کے علاوہ شری کنہیا لال جی کے نج کے خرچ سے بھوجن بھنڈار چل رہا تھا۔ شری کنہیا لال جی بذات خود ایک یگیہ بنے ہوئے تھے۔ اسی واسطے وہ ہر ایک کو اس بھنڈار میں نمنترن دیتے تھے۔ ان کا بھنڈار سدا کھلا رہتا تھا۔

پربھات کا پربھو بھجن

اس کے علاوہ جس بات میں لوگوں نے سچا سکھ اور خاص آنند اٹھایا۔ وہ تھا پراتہ کال کا ست سنگ۔ پراتہ کال ۵ بجے ہمارے دجائی منگت رام جی جالندھر والے اپنے ساتھیوں سمیت بڑے پنڈال کے پلیٹ فارم پر اپنے ساز و سامان کے ساتھ آکر بیٹھ جایا کرتے تھے۔ اور مرد و عورت بھی ہزاروں کی تعداد میں اس وقت شامل ہو جایا کرتے تھے۔ اس وقت سوائے پربھو بھجن کے اور کوئی پروگرام نہ ہوا کرتا تھا۔ اس وقت کوئی منتظم نہ ہوتا تھا۔ اور نہ ہی انتظام کی رتی بھر ضرورت تھی۔ ہر ایک بھائی جہاں جی چاہتا بیٹھ جاتا تھا۔ سب لوگ

نہایت خاموشی سے بھجن سنکر اندر ہی اندر آنند مگن ہوا کرتے تھے۔ جو لوگ اس ست سنگ میں شامل نہیں ہو سکے۔ انہوں نے شتابدی کا کوئی رس نہیں چکھا۔

ہمارے بھائیوں کا بھجنوں میں محو ہونے کا یہ عالم تھا۔ کہ ایک دن ہمارے ایک بھائی نے ایک منتر بول کر کچھ ویاکھیا کرنی شروع کی۔ اس سے لوگوں کو بہت برا لگا۔ سب نے ایک آواز سے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ اپدیش تو سارا دن سنتے رہتے ہیں۔ اس وقت صرف بھجن ہی ہونے چاہئیں۔ چنانچہ اس بھائی کو اپنا بھاشن بند کرنا پڑا۔

ودوانوں کا اپورو سمیلن

تیسری بات وہ ہے جسے میں بہت مہتو کی سمجھتا ہوں۔ اور جس کا پتہ بھی صرف چند بھائیوں کو ہے۔ وہ ہے چوٹی کے ودوانوں کا سمیلن۔ اس سمیلن کا کوئی اشتہار نہ تھا۔ اس کا کوئی پہلو نمائشی نہ تھا۔ وہ خیالات کے لحاظ سے سولہ آنہ یک جان ودوانوں کی سبھا تھی۔ جس کا آغاز شتابدی میں ہوا۔ اور جو وقتاً فوقتاً مناسب موقع اور وقت پر ہوا کریگی۔ ایسا میرا انومان ہے۔ ان ودوانوں کی خواہش ہے۔ کہ آریہ سماج کے سچے مہت پرچار کیا جاوے۔ اور ویدک شاستروں کی ریتی سے دھرم کی مریادا قائم رکھنے میں ہر ممکن طریقہ سے کوشش کی جاوے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اگر اس میں کامیابی ہوئی۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ ضرور کامیابی ہوگی۔ کیونکہ اس سبھا کے سنچالکوں کی مخلصانہ سپرٹ کو دیکھ کر بڑا سنتوش اور ہرش ہوتا ہے۔ تو آریہ سماج اور دھرم کا کام دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرے گا۔ اس سے زیادہ اس کے بارہ میں کچھ نہیں لکھا جا سکتا۔

سماہوہک برت

بڑے پنڈال میں جب پرارتھنا کی گئی۔ اور جس وقت مون ہوکر برت دھارن کیا گیا۔ اس سمے کی شوبھا کو کون فراموش کر سکتا ہے؟ نراشا وادیوں کو اس سمے سمجھنا چاہئے تھا۔ کہ آریہ لوگ وقت وقت پر کیسے پربھاونت اور شکشت ثابت ہوتے ہیں۔ اور اپنی آستکتا کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ ہاں جو رس ہین خشک شکشت جن اور ہر ایک بات میں دلائل کا جال پھیلائے پھرتے ہیں۔ ان کو کسی بات میں کوئی سار نظر نہیں آتا۔ یہ ان کی اپنی بدقسمتی ہے۔

لڑکیوں کا ویایام

ویایام کرنے والی بڑودہ کی لڑکیوں کو دیکھکر سب

لوگ ایک دم حیران ہو گئے۔ خاص کر ہمارے پنجاب۔ یو۔پی اور راجپوتانہ کے بھائی "خاص کر" ہیں۔ میں نے اس واسطے لکھا ہے۔ کہ جب میں نے دکھشن کے ایک بھائی سے دریافت کیا۔ کہ کیا وجہ ہے۔ کہ آج کل ادھر کے گورو کل ویایام پر زیادہ زور دیتے ہیں۔ کیونکہ گوروکل سوپا کے منتظمان بھی اپنے برہمچاریوں کے ویایام پرورش کے لئے بڑی بھاری فکرمندی ظاہر کر رہے تھے اور کافی خرچ کر کے وہ بھائی وہاں پہنچے۔ اور برہمچاریوں کے ویایام پرورش میں کامیاب ہوئے۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ دکھشن میں آجکل ویایام اور رنگا نا دونو لکھ سمجھے جاتے ہیں۔ ہر ایک ماتا پتا اپنے لڑکے لڑکیوں کو کسی درسگاہ میں داخل کرانے سے پیشتر یہ ضرور دریافت کرتا ہے۔ کہ ان دونو باتوں کا اس درسگاہ میں کافی تسلی بخش انتظام ہے یا نہیں؟ یہ خیال نہایت مبارک ہے۔ خاص کر لڑکیوں کی حالت میں۔ یہی واسطے لڑکیوں کو ورزش کرتے دیکھ کر لوگ بہت خوش ہوتے تھے۔ ان کی چست اور سپاہیانہ پوشاک بھی ایک کشش رکھتی تھی۔ چونکہ لڑکیوں کو ایسی پوشاک میں دیکھنے کے ہم لوگ عادی نہیں تھے اور ہمارے لئے یہ ایک بالکل نئی بات تھی۔ اور آلے دن لڑکیوں کو ابلا کمزور کہا کرتے تھے۔ ان کے اوپر دشٹوں کے اتیاچار بھی روزانہ سننے میں آتے تھے۔ اس واسطے ہر ایک بھائی اس نئی چست پوشاک میں بڑے چاؤ سے انہیں دیکھنا پسند کرتا تھا۔ اپنی لڑکیوں کو سادہ اور سپاہیانہ لباس میں دیکھ کر دل نہایت خوش ہوتا تھا۔ مگر میں نے اس بات کو بھی محسوس کیا۔ کہ کئی ایک بہت خوش ہونے والے اصحاب نے جب دو چار دن بعد ذرا زیادہ سنجیدہ طریق سے سوچا۔ تو انہیں یہ کہنا پڑا۔ کہ ہر وقت ہر حالت میں لڑکیوں کی یہ پوشاک کہاں تک ٹھیک رہیگی؟ یہ وچار کرنے کی بات ہے۔

آریہ سمیلن

تمام سمیلنوں میں مجھے آریہ سمیلن ایسا نظر آیا۔ جس میں زیادہ سے زیادہ آریہ بھائیوں نے حصہ لیا۔ اور جس میں اس موقع کے پردھان جی نے بڑی دوراندیشی کے ساتھ پوجیہ مہاتما ہنس راج جی اور شری راجیہ رتن ماسٹر آتمارام جی کو خاص خود بہ آورگی سے نمنترن دے کر سٹیج پر بلایا۔ اور سب جنتا کو ان کے اپدیش و آدیش سننے کا موقع دیا۔ اسی سمیلن میں آریہ سارودیشک سبھا کا دوار آریہ

پرتی ندھی سبھا کے لئے کھولا گیا۔ اسی سمیلن میں پانچ سال کے لئے گرام پرچار کا پروگرام تیار ہوا۔ اسی سمیلن میں آریہ سبھا سد بننے کے نیم سدھر کی ویاکھیا اور سستھاؤں کو آریہ سماج مندروں سے الگ کرنے اور سنستھاؤں کا انتظام آریہ سماج سے الگ کرنے کے پرستاو پر سوچ بچار ہوئے۔

یہ تمام باتیں کم ضروری نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ اس قسم کی تمام ضروری باتیں طے ہو جانے کے باوجود ہمارے بھائی یہی کہتے رہیں۔ کہ وہاں ہوا کیا؟ اس سمیلن میں لوگ کیسی دلچسپی لے رہے تھے۔ یہ دیکھنے سے ہی تعلق رکھتی ہے۔ یہ بات الگ ہے۔ کہ کسی بھائی کو کوئی خاص بات ناپسند ہو۔ مگر عام طور پر سمیلن کی کامیابی میں کوئی ذی فہم شک نہیں کر سکتا۔

اردھ شتابدی پر جلسے

ذیل میں ان سبھاؤں کے نام دئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے اردھ شتابدی کے موقع پر اپنے جلسے کئے:۔

(۱) آل انڈیا ہندو سبھا (۲) آل انڈیا اکھنڈ بھارتی یوک سبھا (۳) اگروال سمیلن (۴) شدھی سمیلن (۵) جات پات توڑک منڈل (۶) آریہ ویر دل سمیلن (۷) ودوت سمیلن نمبر ۱ (۸) ودوت سمیلن نمبر ۲ (۹) سنسکرت ساہتیہ سمیلن (۱۰) آریہ سمیلن (۱۱) ورن آشرم دھرم سمیلن (۱۲) مہیلا سمیلن (۱۳) اکھل بھارتیہ سرو راجپوت سمیلن (۱۴) سدھانت رکھشا منڈل (۱۵) ویایام سمیلن (۱۶) گرہستی پرتیجیہ سمیلن (۱۷) گؤ سمیلن (۱۸) آریہ بھاشا سمیلن (۱۹) اردو اپدیشک سمیلن (۲۰) پراچین شکشا سمیلن (۲۱) سویم سیوک سمیلن (۲۲) پرورشتی سمیلن (۲۳) سارودیشک سبھا سمیلن۔ (۲۴) سادھو سمیلن (۲۵) سنیاسی سمیلن (۲۶) اپدیشک سمیلن۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ (منیجر)

اکابرِ اسلام کی بعض عجیب و غریب مذہبی و تاریخی تحقیقات

(......لیکھک :- مولانا نیاز ایڈیٹر رسالہ "نگار" لکھنؤ......)

آج کی صحبت میں ہم عزرائیل یا ملک الموت کی حقیقت پر اکابر اسلام کی تحقیق پیش کرتے ہیں۔ جو کوہ قاف کی تحقیق سے کم حیرت انگیز نہیں :-

۱۔ عزرائیل اتنا چوڑا چکلا اور اتنا زبردست فرشتہ ہے۔ کہ اگر دنیا کے تمام سمندروں اور دریاؤں کا پانی اس کے سر پر ڈالا جائے۔ تو ایک قطرہ بھی زمین تک نہ پہنچے ——— اس کا نورانی سر پایہ تخت چوتھے یا ساتویں آسمان پر ہے۔ جہاں اس کا ایک پاؤں ٹکا ہوتا ہے۔ اور دوسرا پاؤں اس پل پر ہے۔ جو دوزخ اور بہشت کے درمیان بنایا گیا ہے۔ اس کے ستر ہزار پاؤں ہیں :

۲۔ اول اول عزرائیل بھی دوسرے فرشتوں کی طرح تھا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرنا چاہا۔ تو اس نے جبرائیل کو حکم دیا۔ کہ جاؤ۔ اور زمین سے ایک مٹھی ان عناصر یا اجزا کی لے آؤ۔ جن سے انسان کی تعمیر ہو سکے۔ لیکن جب جبرائیل زمین پر پہنچے۔ تو ابلیس مانع آیا۔ اور جبرائیل ناکام واپس آئے اس کے بعد میکائیل اور اسرافیل بھیجے گئے۔ لیکن وہ بھی کامیاب نہ ہوئے۔ آخر میں عزرائیل کو بھیجا گیا۔ اور یہ کامیاب واپس آیا۔ اور اللہ نے اس کو فرشتۂ موت بنا دیا۔ کیونکہ اس میں رحم کی کمی تھی :

۳۔ جب اللہ نے موت کو پیدا کیا۔ تو تمام فرشتوں کو طلب کیا۔ اور کہا کہ اس کی طرف دیکھو۔ لیکن جب انہوں نے اس کی غیر معمولی قوت کو دیکھا۔ تو حیران رہ گئے۔ اور بیہوش ہو کر زمین پر ہزاروں سال تک گرے ہوئے پڑے رہے۔ اس کے بعد جب انہیں ہوش آیا تو یک زبان ہو کر بولے۔ کہ "بے شک موت بڑی زبردست تخلیق ہے"۔

خدا نے یہ سنکر فرمایا۔ کہ "میں نے عزرائیل کو اس پر قابو دے دیا ہے" :

۴۔ عزرائیل کے پاس تمام انسانوں کی فہرست موجود رہتی ہے۔ لیکن اسے یہ معلوم نہیں رہتا۔ کہ کب کس کی موت آ جائیگی۔ وہ لوگ جو نجات پانے والے ہیں۔ ان کے نام کے گرد ایک نورانی حلقہ ہوتا ہے۔ اور جو دوزخی ہیں ان کے نام کے گرد سیاہ حلقہ ہوتا ہے :

۵۔ جب موت کا دن آتا ہے۔ تو اللہ اس درخت سے جو عرش کے نیچے ہے۔ ایک پتہ توڑ کر گرا دیتا ہے۔ جس پر مرنے والے کا نام منقوش ہوتا ہے۔ اور یہ پتہ عزرائیل کی آغوش میں آ کر گرتا ہے۔ یہ نام پڑھ لیتا ہے۔ اور

۴۰ دن کے بعد روح نکال لیتا ہے مرنے والو میں بعض اللہ کے بندے ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو عزرائیل کا مقابلہ کرتے ہیں اور خدا سے شکایت کرتے ہیں۔ کہ عزرائیل نہایت سختی سے جان نکالتا ہے۔ عزرائیل اسی مقابلہ کو دیکھکر خدا کے پاس جاتا ہے۔ اور سارا حال بیان کرتا ہے۔ خدا یہ سن کر فردوس کا ایک سیب اس کو دیتا۔ جس پر بسم اللہ لکھی ہوتی ہے۔ عزرائیل یہ سیب لے جا کر اس جھگڑالو مرنے والے کو سونگھا دیتا ہے۔ اور وہ فوراً جان دینے کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ عمل صرف نیک بندوں کے لئے جائز رکھا جاتا ہے۔ کافروں کی جان چاہے کیسی ہی سختی سے نکلے پروا نہیں ہوتی۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ جب عزرائیل روح نکالنے کے لئے حلق کے اندر جانا چاہتا ہے۔ تو بندہ کسی ذکر ذریعہ سے حلق کے اندر جانے کا راستہ بند کر دیتا ہے۔ فرشتۂ موت یہ دیکھکر خدا کے پاس جاتا ہے۔ اور تمام حال عرض کرتا ہے تو وہاں سے حکم ہوتا ہے۔ کہ جاؤ۔ کہ اس کے ہاتھ کو دیکھو اگر اس نے اپنی عمر میں صدقہ دیا ہے۔ تو بھی جان نکالنا دشوار ہوتا ہے۔ اور پھر عزرائیل اس کے ہاتھ پر اللہ کا نام لکھ دیتا ہے۔ اور وہ لقاء ربانی کے شوق میں حلق کا راستہ کھول دیتا ہے۔ اور فرشتہ اندر گھس کر روح نکالنے میں کامیاب ہو جاتا ہے

(۸) جب کسی مسلمان یا مومن کی روح نکالی جاتی ہے۔ تو ملک الموت نہایت نرمی و آہستگی سے کام لیتا ہے۔ اور روح نکال کر اپنے نائب فرشتوں کے حوالے کر دیتا ہے جو اسے حلۂ بہشتی میں لپیٹ کر آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اور ساتوں آسمانوں کو عبور کر کے جب عرش خداوندی تک پہنچتے ہیں۔ تو حکم ہوتا ہے۔ کہ اس روح کو اس قبر میں لے جاؤ۔ جہاں وہ مومن دفن کیا گیا ہے۔ لیکن اگر کوئی غیر مسلم کافر مرنے والا ہوتا ہے۔ تو اس کی روح نہایت سختی و بے رحمی سے نکالی جاتی ہے۔ اور جب آسمانوں کے دروازے اس کے لئے نہیں کھلتے۔ تو فرشتے اسے وہیں زمین کی طرف پھینک دیتا ہے :

۹۔ ادریس۔ الیاس۔ عیسیٰ اور خضر تو

سے آشنا نہیں ہوئے اور اب تک زندہ ہیں۔ موسیٰ کے پاس جب ملک الموت آیا تو انہوں نے ایک تھپڑ مارا۔ جس سے اس کی ایک آنکھ مجروح ہو گئی۔ جب فرشتہ شکایت لیکر خدا کے پاس آیا۔ تو خدا نے بہشت کا سیب اس کو دیا۔ اور اس کو سونگھ کر وہ جان دینے پر راضی ہو گئے :

۱۰۔ بعض روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ پیغمبروں کی جان نکالنے والا اور فرشتہ ہوتا ہے۔ اور دوسرے آدمیوں کی روح نکالنے والا کوئی اور۔ اسی طرح مومن و کافر کی جان نکالنے کے لئے علیحدہ علیحدہ فرشتے ہوتے ہیں

یہ ہے ہمارے اکابر اسلام کی تحقیق فرشتۂ موت کے متعلق۔ جو حسب ذیل کتابوں میں پائی جاتی ہے :

مشکوٰۃ شریف (حدیث) —— بخاری شریف (حدیث) —— مروج الذہب (المسعودی) درۃ الفاخرہ (الغزالی) —— عجائب الملکوت (الکسائی) —— تاریخ طبری۔ تاریخ ابن اثیر —— تاریخ الخمیس (دیار بکری) قصص الانبیاء (ثعلبی) —— کتاب الانس الجلیل (مجیر الدین حنبلی)۔ کتاب البدء والتاریخ (طاہر مقدسی) :

تماشا یہ ہے۔ کہ یہ تمام بیانات رسول اللہ سے منسوب کئے جاتے ہیں۔ اور کسی کا خیال اس طرف منتقل نہیں ہوتا۔ کہ یہ باتیں سب بعد کی گھڑی ہوئی ہیں۔ اور رسول کو ان سے کوئی واسطہ نہیں :

ملک الموت کے متعلق اس طرح کی حیرت انگیز روایات یہود میں رائج چلی آ رہی تھیں کہ اس کے چار ہزار بازو ہیں۔ اس کے جسم میں زبان و آنکھ کے سوائے کچھ نہیں ہے۔ یعنی جتنے آدمی ہیں۔ اتنی ہی آنکھیں اور زبانیں اس کے جسم میں بھی ہیں۔ اس کے چار پہرے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور بعد کو مسلمانوں نے انہیں روایات پر اعتماد کر کے اپنے یہاں لے لیا۔ اور لوگوں کو یقین دلانے کے لئے رسول سے منسوب کر دیا :

لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اس زمانہ میں بھی ان روایات پر یقین کیا جا سکتا ہے؟ اور کیا ادنیٰ فہم و عقل کا انسان بھی کبھی باور کر سکتا ہے۔ کہ روح نکالنے کے لئے لایعنی یہ تمام حرکتیں کی جاتی ہیں؟

پھر افسوس ہے ہمارے علماء اکرام پر جو اب بھی مواعظ میں اس طرح کی روایتیں بیان کرتے ہیں۔ اور صد ہزار افسوس ہے ان کی اس جسارت پر کہ ایسی باتوں کو رسول اللہ سے منسوب کر کے ان کی عظمت و عزت کو بھی خاک میں ملانا چاہتے ہیں :

کہا جاتا ہے۔ کہ ہمارے اسلاف نے حد تک تحقیقات علمی و تاریخی کی ہے۔ اس کی نظیر اب مل نہیں سکتی۔ پھر اگر ان کی تحقیقات کا یہی عالم ہے۔ اور ان کی علمی تفتیش یہی ہے جو کوہ قاف اور عزرائیل کے حالات بیان کرنے میں ان کی طرف سے ظاہر ہوئی ہے۔ تو افسوس ہے۔ کہ اب دنیا میں ایسے احمق پیدا ہونے بند ہو گئے ہیں۔ جو ایسی باتوں پر ایمان لائیں۔ اور اپنے مذہب کا خدا حافظ ہے۔ جو اس قسم کی روایات ماننے پر کسی انسان کو مجبور کرے :

(ماخوذ)

"پرکاش" میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو بڑھائیں

مہرشی دیانند کے گرنتھوں میں کانٹ چھانٹ چاہنے کا مرض

(از نرک واچسپتی پنڈت جگدیو شاستری آریہ مہاودیالیہ کرٹھل)

جدھر بھی سنو یہی آواز سنائی دیتی ہے کہ مہرشی دیانند کے فلاں گرنتھ میں فلاں ستھان پر اشدھ پاٹھ ہے اسے نکالکر ٹھیک کر دینا چاہئیے - اب کچھ عرصے سے سماچار پتروں میں بھی یہی لکھا جانے لگا ہے - کچھ دُر آتما تو یہاں تک بڑھ گئے ہیں کہ رشی کے نام سے جعلی پتر بھی اخباروں میں چھپوا دیتے ہیں - اگر اس کی ابھی سے روک تھام نہ کی گئی - تو نہ جانے - آگے رشی کے گرنتھوں اور سدھانتوں کا کیا کچھ نہ بن جائے گا؟ اگرچہ ہم بھی چاہتے ہیں - کہ رشی کے گرنتھوں میں چھاپے کی کوئی اشدھی نہ رہنے پائے - اصل ہست لکھت کاپی سے ٹھیک ملا کر ہر ایک نیا ایڈیشن چھاپا جائے - اور پھر بھی اگر کہیں درشٹی دوش سے غلطی ہو جائے - تو الگ پتر بعد میں جوڑ دیا جائے - لیکن اصل بات یہیں تک نہیں ہے - بلکہ یہ تو ایک آڑ ہے - جس کی اوٹ میں کچھ کا کچھ کرنا چاہتے ہیں -

جن لوگوں کے وچار رشی کے وچاروں سے بوجہ کمی سوادھیائے نہیں ملتے - یا جو لوگ ان کو سمجھنے میں ہی قاصر ہیں - وہ سنسکرت ودیا اور پریشرم سے رہت ہو کر بھی ایک آدھ معمولی گرنتھ ٹیکا وغیرہ سے پڑھ کر ویدوں تک پر ٹیپنی کرنے لگ جاتے ہیں - وہ لوگ کھلم کھلا تو یہ نہیں کہتے کہ یہ رشی کی غلطی ہے - کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ایسا کرنے سے آریہ جنتا نہیں مانے گی - اور ندامت مفت میں اٹھانی پڑے گی - اس لئے مندرجہ بالا ڈھونگ بھرتے ہیں - انہیں لوگوں کے دباؤ سے اب یہ بات سارودیشک سبھا کے دھرم آریہ سبھا وبھاگ میں بھی پہنچ چکی ہے - مثلاً سنسکار ودھی کا معاملہ ہی ہے - اس کی بابت "پرکاش" کے پاٹھک بہت کچھ جان ہی چکے ہیں - میں نے بھی اس بارہ میں اجمیر میں اردھ شتابدی کے موقع پر شری سوامی ویدانند جی مہاراج سے ذکر کیا تھا - انہوں نے فرمایا کہ "یہ معاملہ دھرم آریہ سبھا میں زیر غور ہے - اور سنسکار ودھی میں جو وید واکیہ نہیں ہیں - لیکن جنہیں منتر کے نام سے پکارا گیا ہے - ان کو نکال دیا جائے گا - تمہیں جو کچھ کہنا ہو - مجھے لکھ کر دے دو" -

میں نے ایک پرستاؤ تو اسی وقت اکت پوجیہ سوامی جی کو لکھ کر دے دیا تھا - لیکن میرا ماتھا ٹھنک چکا تھا - اس پر مانیہ ور پنڈت بھگت رام جی ڈپٹی کا لیکھ پڑھ کر بہت ہی آشچریہ ہوا - کہ سادھارن لوگ ہی نہیں - بلکہ ویدوں کا سوادھیائے کرنے والے رشی بھگت بھی اس روگ میں مبتلا ہیں - سا چھپا کیا - کہ ہماری سبھا کے مانیہ ور اپدیشک شری پنڈت وشوناتھ جی نے جواب دے دیا ہے - اور اس وقت سبھا کو چیتاونی بھی دے دی ہے - پھر بھی یہ وچارنیہ ہے - کہ کیا کسی سبھا وغیرہ کو یہ ادھیکار ہے - کہ وہ رشی کے گرنتھوں میں تبدیلی کر سکے؟ ہرگز ہرگز نہیں - سروتھا ان ادھیکار چیشٹا ہے - آریہ جنتا اس بات کو نہیں مان سکتی - یہ بات دھرم اور قانون دونوں سے وِرودھ ہے -

رشیوں کے لیکھ کی تو بات دور ہے - سادھارن لیکھک کے لیکھ کو بھی کوئی تبدیل کرنے کا حق نہیں رکھتا ہے - ہاں اگر وہ کسی کو پسند نہیں ہے تو اپنا الگ گرنتھ تیار کر کے جنتا کے سامنے رکھ دیوے - تاکہ لوگ اس کو دیکھ لیویں - لیکن یہ نہیں ہو سکتا - کہ کوئی سبھا نیا گرنتھ جو سنسکار ودھی سے بھن ہو - سنسکار ودھی کے نام سے ہی پرکاشت کر دیوے -

ہم دھرم آریہ سبھا کے سبھاسدوں سے بزور کہہ دینا چاہتے ہیں - کہ یہ کام ان کی حد سے باہر ہے - اگر ایسا کیا جائے گا - تو اچھا نہیں ہوگا - اور اس گرنتھ کا پرامانیہ "प्रामाण्य" کچھ بھی نہیں ہوگا - خواہ مخواہ آریہ جنتا میں بے چینی پیدا کرنا ٹھیک نہیں ہے - سنسکار ودھی آرش گرنتھ ہونے سے پرمانک ہے - سروتھا ویدک ہے - اس کے کسی سھفل پر اگر مت بھید ہو - تو آپس میں مل کر فیصلہ کیا جا سکتا ہے - نہ کہ مول کو اڑا دیا جائے +

ودواہ سنسکار کی ودھی میں شری پنڈت وشوناتھ جی اپدیشک سے خود میرا مت بھید ہے - جو "پرکاش" کے پاٹھکوں کے سامنے آ چکا ہے - اور کچھ اگلے ہفتہ سے آنا شروع ہو جائے گا - لیکن میں سنسکار ودھی کو سروتھا آرش پرمان کر ایسا کر رہا ہوں - سنسکار ودھی کیوں آرش پرمان ہے؟ یہ میں اگلے مضمون میں ظاہر کروں گا - میں سب آریہ ودوانوں سے پرارتھنا کرتا ہوں - کہ وہ سوادھیائے پر زور دیویں - اور پھر اچھے اچھے نئے پستک ویدک سدھانتوں کی پشٹی میں لکھیں - جس سے ویدک دھرم اور مہرشی دیانند کا یش سرور پھیلے ::

اوم شم

چیچاوطنی میں ایک "نبی" سے آریہ سماجی پنڈت کا مناظرہ

پنڈت جی کے دندان شکن جوابات اور مدلل اعتراضات

چیچاوطنی میں ایک عبداللہ نامی مسلمان (جو چند سال پیشتر سپاہی تھا) نے ملازمت ترک کر کے مشہور کیا۔ کہ مجھے الہام ہوا ہے۔ کہ میں محمد ثانی محمد عبداللہ رجل یسعی احمد مہدی وصلی امام کل جہان ہو کر خدا کی طرف سے آیا ہوں۔ جیسا کہ مرزا رضا حسین ساکن شیراز کے بیٹے محمد علی نے بھی ۱۲۶۰ ہجری میں اور ہاشم و عبداللہ سوڈانی اور مرزا غلام احمد وغیرہ نے اپنے آپ کو رسول خدا اور مسیح موعود کہا ہے۔ ویسے ہی آنجناب نے اپنے آپ کو مشہور کر رکھا ہے۔ سناتنیوں کو آپ کہتے ہیں۔ کہ میں بھگوان کرشن ہوں۔ عیسائیوں کو کہتے ہیں۔ کہ میں ہی مہدی ہوں۔ نیز ہر بات پر مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح اپنی جائداد کی بازی لگا لینے کے بھی آپ عادی ہیں۔ اور ہر مذہب کو چیلنج کرتے پھرتے ہیں۔ کہ ہمارے مقابلہ پر نکل آؤ۔ ہم اپنی نبوت کا ثبوت دے کر سب اقوام کو مغلوب کر کے فارغ مذاہب بنیں گے ؛

جہاں جناب عالی دیگر مذاہب کو چیلنج پر چیلنج دیتے رہے۔ وہاں آریہ سماج کو بھی مباحثہ کے لئے للکارا۔ جو کہ آریہ سماج نے بخوشی منظور کر لیا۔ چنانچہ ۱۳ دسمبر ۱۹۳۵ء کو صبح ۹ سے لے کر ۱۲ بجے تک شرائط طے ہوئیں۔ اور مناظرہ کا وقت ۵ بجے شام سے ۸ بجے شام تک مقرر ہوا۔ سب انتظام آریہ سماج کی طرف سے سماج مندر میں کیا گیا۔ مناظرہ کے صدر مسٹر سوہن لال عیسائی ہیڈ ماسٹر اینگلو ورنیکولر ہائی سکول ہر دو فریقین کی رضامندی سے منتخب ہوئے۔ مناظرہ شروع ہونے سے چند منٹ پیشتر شرائط مناظرہ حاضرین کو سنا دی گئیں۔ ازاں بعد ٹھیک ۵ بجکر ۲۰ منٹ پر مناظرہ شروع ہو گیا ؛

اول تقریر میں محمد ثانی نے اپنا کوئی خاص دعویٰ پیش نہ کرتے ہوئے آریہ سماج پر لا یعنی اعتراضات شروع کئے۔ اور کہا۔ کہ مجھ کو الہام ہوا ہے میں نبی ہوں۔ اور تمام قوموں کی تاریخوں کے حوالے سنا کر قرآن اور دکش (جو کہ آپ پر نازل ہوئی ہے) پر عمل کراؤں۔ ستیارتھ پرکاش جو آریوں کی بمقابلہ قرآن شریف کے ہے۔ اس میں بت پرستی پائی جاتی ہے۔ اور ساتھ ہی یہ اعتراض کیا۔ کہ حضرت مسیح کے بارہ میں سوامی جی نے خدا کا بیٹا ہونے پر اعتراض کیا ہے۔ لیکن سوامی جی کی سوانح عمری میں پرم پتا پرماتما کی گود میں جانا لکھا گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ سوامی جی خود بھی خدا کے بیٹے تھے۔ ستیارتھ پرکاش میں خدا کا قطعاً ذکر نہیں۔ صرف فلسفہ ہے۔ اور منگل۔ بدھ۔ سنیچر اور برہسپت۔ یہ سب بتوں کے نام ہیں۔ لہٰذا اس میں بت پرستی پائی جاتی ہے۔ سوامی جی دوسروں کو تو بت پرستی کے خلاف کہتے رہے۔ لیکن وہ خود بت پرست اور دیوی پوجک تھے۔ اللہ نے مجھے آپ کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے۔ تاکہ میں آپ کو غلط راستہ سے ہٹا کر صحیح راستہ پر لے جاؤں۔ اور مجھے الہام ہوا ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش آدھ پیسہ کی قیمت بے مثل براہین الاحمدیہ کے ہے۔ جو میرے الہام کو غلط ثابت کرے۔ اور میرا دعویٰ پیغمبری توڑے۔ میں اسے اپنی تمام جائداد لکھ کر دے دوں گا ؛

جب دوسری طرف سے پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر نے آپ کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا۔ تو آنحضرت کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ آپ نے بتایا۔ کہ ستیارتھ پرکاش تو بت پرستی کے بہت مخالف ہے۔ منگل۔ بدھ۔ سنیچر اور برہسپت وغیرہ ایشور کے صفاتی نام ہیں۔ جن کی تشریح خود ستیارتھ پرکاش ہی کر رہا ہے۔ اور ساتھ ہی پنڈت جی نے وید منتروں کے ذریعہ ایشور کے صفاتی نام پڑھ کر نیز بتایا۔ کہ سوامی جی کے لئے جو پرم پتا پرماتما کی گود میں جانے کے لئے لکھا ہے۔ اس سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ کہ وہ خدا کے مثل مسیح بیٹے تھے۔ بلکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے ایشور کے احکام کو بجا لاتے ہوئے اپنے فرض کی ادائیگی کی ہے۔ اس لئے وہ ایشور کے روحانی پتر ہیں۔ سنسکرت زبان میں "پتا" شبد صرف باپ کے معنوں میں ہی نہیں آتا۔ بلکہ رکھشک پالک آدی کئی دیگر معنوں کے لئے بھی آتا ہے جس کا ذکر ستیارتھ پرکاش کے پہلے سمولاس میں بخوبی طور پر کیا ہوا ہے۔ جب پیغمبر موصوف کو ستیارتھ پرکاش سے "پتا" شبد کے ارتھ پڑھنے کے لئے کہا گیا۔ تو جناب نے بڑے جوش سے "پتا" شبد کے ارتھ ستیارتھ پرکاش سے پڑھ کر سنا لئے۔ جو آپ کا اعتراض کا مسکت جواب تھے۔ بس پھر کیا تھا۔ پبلک نے نبی صاحب کے لا یعنی اعتراض پر خوب قہقہے لگائے۔ جب پنڈت جی نے تیسرے اعتراض یعنی "سوامی جی مورتی پوجک تھے" کا حوالہ مانگا۔ تو جناب عالی نے جھٹ سوامی جی کے جیون چرتر سے یہ الفاظ پڑھ دئے :-

"ایک ننھی لڑکی لڑکوں کے ساتھ کھیل رہی ہے۔ رشی اسے دیکھتے ہیں پھر جھکا دیتے ہیں۔ دیکھنے والوں کو دھوکا لگتا ہے۔ کہ سامنے کھڑے درخت کو پرنام کیا ہے۔ لیکن رشی کی زبان سے پرستشاہی الفاظ کہ "دیکھو وہ ننھی لڑکی ماتری شکتی کا روپ ہے"۔ بس سب کی زبان سے نکلا "دھنیہ۔ دھنیہ۔ دیویوں کی عزت کرنے والے بال برہمچاری" ان الفاظ کا پڑھنا ہی تھا۔ کہ بدستور سابق لوگوں نے پیغمبری کم عقلی پر قہقہے لگائے۔ جس سے آنجناب کا رنگ فق ہو گیا۔ اور بانگ بید کی طرح کانپنے لگیں۔ کیونکہ ان الفاظ میں ہی آپ کے اعتراض کا جواب موجود تھا۔ لیکن آپ نے دوبارہ اعتراض کیا۔ کہ دوسروں کی لڑکی کو سوامی جی "ماتری شکتی" کے الفاظ سے کیوں پکارتے ہیں؟ جس پر پنڈت جی نے جواب دیا۔ کہ "ہماری سمجھ میں سوائے اپنی دھرم پتنی کے باقی سب ماتا اور بہن کے سمان ہیں۔ اور عورت کا درجہ اونچا ہے۔ نہ کہ آپ کی طرح عورتوں سے حیوانی سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی پنڈت جی نے آیات قرآنی سے ثابت کیا۔ کہ بظاہر اسلام تو بت پرستی کے مخالف ہے۔ لیکن ان کی الہامی کتاب میں صاف طور پر بت پرستی کا ذکر ہے۔ اس لئے آپ قرآن کو پیش کر کے بت پرستی کی مخالفت نہیں کر سکتے۔ نبی صاحب پر سوال کیا گیا کہ بتلائیے آپ پیغمبر کیوں ہیں؟ اور کون سی نئی چیز لے کر آئے ہیں جو پہلے الہامی کتابوں میں موجود نہیں ہے؟ آپ میں کونسی خاص صفات موجود ہیں۔ جو مجھ میں نہیں؟ آپ سوائے تھوڑی سی بہت عربی اردو کے دنیا کے کسی علم سے بھی واقف نہیں۔ سنسکرت آپ نہیں جانتے اور آئے ہیں ویدوں پر اعتراض کرنے کے لئے۔ معمولی الفاظ کے سمجھنے

آریہ جگت

سیٹھ ہری رام جی کی شوک جنک مرتیو!

آریہ جگت میں یہ خبر بڑے شوک سے سنی جائے گی۔ کہ پروفیسر شو دیال جی ایم۔اے کے بھائی سیٹھ ہری رام جی اس سنسار اسار کو چھوڑ کر چل بسے ہیں۔ میں نے سیٹھ ہری رام جی کو پروفیسر شو دیال جی کے بھائی کے طور پر پیش کیا ہے۔ لیکن درحقیقت ان کی ایک آزاد پوزیشن تھی۔ جب سے اُنہوں نے ہوش سنبھالا اُس وقت سے لے کر اپنی زندگی کے آخری دم تک وہ آریہ سماج کی سیوا کرتے رہے۔ پہلے وہ اینگلو سنسکرت سکول بھیرہ میں ادھیاپک تھے۔ جب تک آپ وہاں رہے۔ آریہ سماج کی تن۔من اور دھن سے سیوا کرتے رہے۔ اس کے بعد آپ دہلی کی ایک فرم کے حصہ دار بن گئے۔ پچھلے ۱۵ سال سے آپ دہلی میں تھے۔ وہاں بھی آپ آریہ سماج کی لگاتار سیوا کرتے رہے۔ اور مرتیو کے سمہ اس آریہ سماج کے اُپ پردھان تھے۔ بطور انسان سیٹھ ہری رام جی نہایت ہی اعلیٰ تھے۔ جس کسی کو ان سے واسطہ پڑا۔ وہ ان کا مداح بن گیا۔ نہایت ہی خوش خلق اور ملنسار تھے۔ آریہ سماج سے اُن کے پریم کی یہ حالت تھی کہ اپنی وصیت میں ۱۰۰ روپیہ ماہوار آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو اس لئے دے گئے ہیں۔ کہ اس سے ایک اُپدیشک رکھا جائے جس کا صدر مقام بھیرہ ہو۔ اور جو ضلع شاہپور میں ویدک دھرم کا پرچار کرے۔

اُنہیں کئی سال سے ذیابیطس کی شکایت تھی۔ اس شکایت نے تین سال پہلے بھینکر روپ دھارن کیا تھا۔ اور وہ اپنی ایک ٹانگ دے کر اس ظالم کے پنجہ سے بچے تھے۔ اب پھر اس نے حملہ کیا۔ اور ایسا زبردست کہ جان لے کر ہی رہا۔ سورگباشی بھائی کا کوئی بال بچہ نہیں۔ صرف دو دھولے ہے۔ ان کی موت سے آریہ سماج کو تو نقصان پہنچا ہی ہے۔ لیکن ان کی دھرم پتنی کو جو صدمہ پہنچا ہے وہ ناقابل برداشت ہے۔ مجھے اپنی بہن اور سورگباشی سیٹھ جی کے بھائی پروفیسر شو دیال جی سے گہری ہمدردی ہے۔

(کرشن)

سے زائد آریہ سماجسٹ کوشش رہتے ہیں۔ شاستر کی آمدنی ۲۸۷۶/ روپیہ ہوئی۔ صوبجاتی حکومت نے مارک درو یہ نشیدھ کے لئے سبھا کو ۲۰۰/ روپیہ کی سہایتا دی۔ شریمد دیانند نروان اردھ شتابدی کے لئے سبھا کی پرارتھنا سے یو۔پی کے آریہ سماجوں نے دس ہزار روپیہ بھیجا۔ گڑھوال پرچار کے لئے بھی پرچارک بھیجے گئے۔ کاشی کے سیٹھ جگن ناتھ پرشاد نے اپنی وصیت میں ۱۵ ہزار روپیہ گوروکل برندابن کو دیا۔ اور دو لاکھ روپیہ جگن ناتھ پرشاد اینگلو ویدک ہائی سکول کھولنے کے لئے دیا۔

سبھا کے آدھین ۵۳۸ آریہ سماجیں اور ضلع اُپ سبھائیں ہیں۔ ۱۲ اُپدیشک اور آٹھ پرچارک سبھا کے آدھین کام کر رہے ہیں۔ اور اویتنک اُپدیشکوں کی سنکھیا ۹۲ ہے۔ اُپدیشک وبھاگ میں ۱۲۸۹۸ روپیہ کی آمدنی ہوئی۔ اور ۱۲۳۲۰ روپیہ خرچ ہوا۔ سبھا کے آدھین ایک بستی موشومہ آریہ نگر ہے۔ جہاں ۳۰۹ افراد رہتے ہیں۔ اس نگر میں ایک پاٹھ شالہ بھی ہے۔ دلت اُدھار کے سمبندھ میں بھی سبھا نے سراہنیہ کاریہ کیا ہے۔ سبھا کے کوش میں نقد ۵۲۴۵ روپیہ کی آمدنی ہوئی۔ اور ۵۹۲۰۰ روپیہ نقد خرچ ہوا۔ سبلی سب جمع خرچ ہے۔ سبھا کی واستوک آمدنی ــــ ۸۸۷۴۸ روپیہ اور خرچ ۸۱۵۵۱ روپیہ ہوا۔ آریہ بھاسکر پریس کو ۱۴۴۵ روپیہ کا نفع ہوا۔ گوروکل برندابن میں ۱۰۲ برہمچاری پڑھتے ہیں۔ ضلع میرٹھ میں ۳۷ آریہ سماجیں ہیں۔ جو صوبہ بھر میں سب سے ادھک ہیں۔

"ویدک آدرش"

"ویدک آدرش" شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کا ہفتہ وار اخبار ہے۔ اس کا اجرا نظام حکومت کی اجازت سے ۲۴ دسمبر ۱۹۳۳ء کو حیدرآباد سے ہوا ہے۔ اس کے ایڈیٹر مہاشہ چندو لال جی ہیں۔ اخبار کے جاری کرنے کا اُدیش دکشن بھارت میں ویدک دھرم کا سندیش پہنچانا ہے۔ اس کے پہلے انک میں مہاشہ سورج چند جی وکیل۔ مہاشہ منوہر سنگھ جی وکیل اور پنڈت نریندر و آریہ منتری کے برجستہ مضامین اور خان احمد حسین خان ایڈیٹر "شباب" اردو کی ایک بلند پایہ نظم درج ہے۔ اور اس انک کے اندر روشنی بھگتی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کے اس آرگن کی دکشن کے آریہ سماجسٹ پرشوں نے شوق سے سرپرستی کی۔ اور اس کے مشن سے عملی ہمدردی کا ثبوت دیا۔ تو یہ پرچہ چل نکلے گا۔ اور کامیابی کا منہ دیکھے گا۔ ضرورت ہے۔ کہ آریہ پرشن اس پرچہ کے کافی تعداد میں گراہک بنیں۔ سائز اتنا ہی جتنا "پرکاش" کا۔ حجم ۱۶ صفحات۔ اور چندہ سالانہ چار روپیہ ہے۔

شری آیا سنگھ جی کا پرامرش

۲۴ دسمبر کے "پرکاش" میں شری آیا سنگھ جی نے مجھے صلاح دی ہے۔ کہ پنجاب کے بھرمن کے لئے میں نے سمہ تھوڑا دیا ہے۔ میں بھی ایسا ہی محسوس کرتا ہوں اس لئے میری دھرم یاترا میں جھنگ۔ سرگودھا۔ شاہپور۔ کرنال۔ پانی پت۔ لائل پور اور انیہ مقامات بھی شامل ہوں گی۔ اور اور بھی سماجیں جو میری سیوا سے لابھ اُٹھانا چاہیں۔ مجھے آگیا کریں۔ پاکسی پرکار مجھے پریرنا ہو۔ تو میں تیار رہوں۔ کنیا گوروکل کو موت کے منہ سے بچانے کے لئے ایک لاکھ روپیہ جمع کرنا ضروری ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جینتی کے متعلق مجھے فکر نہیں ہے۔ ۱۹۳۴ء کا پچھلا حصہ اور ۱۹۳۵ء کا بہت سا حصہ میں وید پرچار کے لئے دھن اکٹھا کرنے میں لگاؤں گا۔

(رام دیو)

ریویوز

"ستیارتھ پرکاش" { ہندی ستیارتھ پرکاش کا ایک سستا ایڈیشن

کلکتہ کے مشہور کتب فروش شری بت گوبند رام آسانند نے طبع کرایا ہے۔ اس ایڈیشن کے خاتمہ پر شنکا دھان کے طور پر ایک نئی فصل کی ایزادی کی گئی ہے۔ اس میں پنڈت جوالا پرشاد مشرا مصنف دیانند تمر بھاسکر کے اعتراضات کے جواب دئے گئے ہیں۔ حجم ۸۵۷ صفحات ہے۔ اس ایڈیشن کی قیمت فی جلد ۹ر رکھی گئی ہے۔

{ Modern Science & Ancient Hindu Thoughts (انگریزی) }

لیکھک لالہ سائیں داس جی ایم۔اے سابق پرنسپل ڈی۔اے۔وی کالج لاہور۔ قیمت ۲ر۔ اینٹک کاغذ اور بڑھیا ٹائیٹل۔ اس چھوٹی سی کتاب میں پیدائش دنیا کی تاریخ کے ویدک سدھانت کی وجے دکھائی گئی ہے۔ مغرب کے لوگ دنیا کی عمر پہلے ۶ ہزار سال مانتے تھے۔ سائنس کی ترقی سے آہستہ آہستہ وہ وہی عمر ماننے لگے ہیں۔ جو کہ ویدک دھرم کا آدیش ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر آریہ سدھانتوں کے جاننے کا پرکاش ہوتا ہے۔

مورتی پوجا میمانسا (ہندی) { لیکھک پنڈت

بدھ دیو جی میرپوری۔ پرکاشک آریہ ساہتیہ وبھاگ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا۔ ضخامت ۹۲+۸ صفحات۔ ٹائیٹل پر رشی دیانند کی سہ رنگی تصویر۔ قیمت ۳ر۔ کاغذ اور چھپائی عمدہ۔

پنڈت بدھ دیو جی کا نام سناتن دھرمیوں کے ساتھ شاستر ارتھوں میں ضرب المثل بن چکا ہے۔ پورانک وشیوں پر ان کی واقفیت اور لیاقت مسلمہ ہے۔ اس کتاب میں اُنہوں نے مورتی پوجا پر اپنی واقفیت کا نچوڑ دیا ہے۔ کتاب بالکل نئے ڈھنگ پر لکھی گئی ہے۔ نیا مسالہ ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے ہر ایک بھائی کی واقفیت میں اضافہ ہو گا۔

بھرم توڑ { یہ کتاب مہاشہ شام لال جی منیجر ایڈیٹر "گوروگھنٹال"

کی تازہ تصنیف ہے۔ اس میں لالہ رام چند جی مچندہ ایڈووکیٹ لاہور کے ایک ایسے مضمون کے خلاف خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ جو مچندہ جی نے اخبار "توحید" لائل پور میں شائع کرایا تھا۔ کتاب مذکور ان لوگوں کی آنکھیں کھولنے والی ہے۔ جو کم اندھی سردلعزیزی کے نشہ میں سرشار ہو کر اپنی اسلام دوستی کی ڈونڈی پیٹنے پر فخر کرتے ہیں۔ یہ کتاب دفتر گوروگھنٹال لاہور سے مل سکتی ہے۔

مبارکباد آمد سالِ نو

شریمان ایڈیٹر صاحب پرکاش۔ نمستے۔ پتر سیوا میں نویدن ہے۔ کہ آپکو اور پیارے "پرکاش" کو یہ آمد سالِ نو مبارک ہو۔ پرماتما کرے کہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتے ہوئے بام عروج پر پہنچیں۔

سیوک:۔ جگت لال گپتا مرجیوی آریہ سیوک جینید منڈی

سنبکت پرانتیہ آریہ پرتی ندھی سبھا

سبھا کا ۴۷واں سال ۳۰ ستمبر ۱۹۳۳ء کو سماپت ہوا ہے۔ اس سبھا کے کل ۳۵۶ پرتی ندھی ہیں۔ پچھلے سال کی نسبت سال مذکور میں ۳۸ نئے پرتی ندھی بنے ہیں۔ دیانند سیوا سدن میں ایک روپیہ وید پرچار ندھی میں ۳۷۵/ روپیہ کی آمدنی ہوئی۔ اس پرانت میں تین لاکھ

شردھانند بلیدان دوس

آریہ جگت نے "پرکاش" کی پرارتھنا پر جس شردھا اور پریم سے بلیدان دوس کو منایا ہے اس کی موصول شدہ رپورٹ ذیل میں درج کی جاتی ہے :۔ (ایڈیٹر)

آریہ سماج خوشاب

آریہ سماج خوشاب میں شردھانند بلیدان دوس بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ صبح سویرے تمام نگر میں سنکیرتن کیا گیا۔ اور پھر ایک بڑا یگیہ کیا گیا۔ رات کو سوورگیہ سوامی جی کی جیونی پر مہاشہ بخش جی بھجنیک اور پنڈت منبھو دیو جی نے بھجن اور وکھیان ہوئے۔ بعد ازاں سوامی سومانند جی نے اپنے انوبھو پرگٹ کئے۔ دس روپیہ شردھانند میموریل فنڈ کے لئے اکٹھے ہوئے۔ جو منبھو دیو جی کے حوالے کئے گئے۔

(منتری آریہ سماج خوشاب)

آریہ سماج خانکی

آریہ سماج خانکی نے شردھانند بلیدان دوس بڑے سماروہ سے ۲۳ دسمبر ۱۹۳۳ء کو منایا۔ ہون یگیہ کے بعد وکھیان ہوئے۔ سردار بساکھا سنگھ جی نے گیارہ روپے آل انڈیا شردھانند میموریل ٹرسٹ کے لئے دان دیا۔ جو ٹرسٹ کو دہلی بھیجا گیا۔ اور دلت اُدھار کے لئے پانچ روپیہ پانچ روپیہ سماج کے سبھا سدوں سے پراپت ہوئے جو شری دلت اُدھار منڈل گوروُدت بھون لاہور کو بھیجے جائیں گے۔

(جیوا رام شرما منتری آریہ سماج خانکی)

آریہ سماج جھجر

۲۳ دسمبر سوامی شردھانند جی کی شہادت کا دن تھا۔ اپنی زندگی میں جن کاموں کو کرتے ہوئے سوامی جی شہید ہوئے۔ ان میں سے ایک اچھوت اُدھار بھی ہے۔ اسی مہاتما کی یاد میں آریہ سماج جھجر نے ۱۷ دسمبر سے ۲۳ دسمبر تک شردھانند سپتاہ منایا۔ ہر بھجنوں کے گھروں پر جاکر ان کو صاف ستھرا رہنے اور اپنے لڑکے لڑکیوں کو پڑھانے کے لئے کہا گیا۔ جس سے متاثر ہو کر ہری جن بالک آریہ سکول جھجر میں خوب زور شور سے داخل ہو رہے ہیں۔

(پرسرام سیکرٹری)

آریہ سماج پشاور

بابا امبلی والے گوردوارہ کی برسی کے موقع کے دوروز آریہ سماج مندر میں وکھیان ہوئے۔ اور پرچار کی تیر اندازی سے کرتے بھی ہوئے۔ ... چندہ گوردوارہ کے لئے دیا گیا۔

۱۔ شری سوامی شردھانند بلیدان دوس خوب زور شور سے منایا گیا۔ مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۳۳ء کو پنڈت بھگوانداس اور شری دھگت رام جی بی۔ اے ہیڈ ماسٹر نیشنل سکول کے سوامی جی کی زندگی کے متعلق اعلیٰ وکھیان اور مہاشہ برج لال اور مہاشہ وشوا ناتھ کے منوہر بھجن ہوئے۔ اور سب سے اخیر چندہ شدھی فنڈ کے لئے جمع ہوا۔

(تاراسنگھ منتری آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور شہر)

آریہ سماج سیالکوٹ

۲۳ دسمبر کو بوقت چار بجے شام آریہ سماج مندر میں آریہ سماج سیالکوٹ کی طرف سے ہون یگیہ و بھجنوں کے بعد ایک جلسہ شہید سوامی شردھانند بلیدان دوس منانے کی غرض سے ہوا۔

سب سے پہلے لالہ گنبنداس جی کا پربھاوشالی لیکچر ہوا۔ اس کے بعد پروفیسر دینا ناتھ جی ایم۔ اے کا عالمانہ وکھیان ہوا۔

اس کے بعد ماسٹر شری رام جی بی۔ اے کا وکھیان ہوا۔ اور انہوں نے مختصراً سوامی جی کی زندگی کے حالات بتا کر "شہید سوامی شردھانند جی کی مہانتا کس بات میں تھی؟" بتانے کی کوشش کی۔

اس کے بعد پنڈت بال مکند جی کا نہایت مدلل لیکچر ہوا۔ جس میں انہوں نے کہا۔ کہ ہمیں شہید سوامی شردھانند جی کی زندگی سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔

آخیر میں پنڈت جی نے شہید کے کاموں۔ اچھوت اُدھار، سنگھٹن اور شدھی پر زور دیا۔ اور کہا۔ کہ آریہ سماجیوں کو ان کے کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے تن من اور دھن سے سرگرم رہنا چاہئے۔

جلسہ بھجنوں اور آرتی و شانتی پاٹھ کے ساتھ ختم ہوا۔ (لائبریرین آریہ سماج سیالکوٹ)

آریہ سماج بھیرہ

۲۳ دسمبر ۱۹۳۳ء کو شردھانند بلیدان دوس بوقت ۶ بجے شام آریہ سماج مندر میں منایا گیا۔ حاضری کافی تھی۔ پرارتھنا اور سوامی جی کے حالات زندگی ظاہر کرنے کے بعد سب نے مل کر سندھیا کی۔ اور شانتی پاٹھ کر کے کارروائی سماپت ہوئی۔ (پردھان)

سندر بچن

(انوواد لالہ جگ لال جی گپتا۔ آریہ سیوک جبنڈ منڈی)

۱۔ یاد رکھو پرماتما کے نام کو اور موت کے پیغام کو۔

۲۔ بھول جاؤ دئے ہوئے دان کو۔ اور کئے ہوئے احسان کو۔

۳۔ جس قدر نیک کام کرنے ہیں۔ اسی منشیہ جنم میں کر گزرو۔ ورنہ بحساب آواگون کہیں اور ہی جاؤ گے۔ اور بار بار اس منشیہ جنم کو نہیں پاؤ گے۔

۴۔ بھاشا اور سنسکرت ودیا پڑھ کر ہی اپنی دھارمک پستکوں کا سوادھیائے کرنے سے ایشور پراپتی ہو سکتی ہے۔ اور کسی طرح نہیں۔

۵۔ اگر دان دے کر پچھتاؤ گے۔ تو اس دان کو ہی گنواؤ گے۔

۶۔ اپنی پانچوں گیان اندریوں کو ہر وقت اپنے دل اور جیو آتما کی مٹھی میں رکھو۔ بے قابو بے لگام گھوڑا مت ہونے دو۔

۷۔ اپنے خیالات کو تتر بتر رکھنے کی نسبت یکسو رکھنا ہی پرماتما کی بھگتی کا ایک اصلی سادھن ہے۔

۸۔ چوری کرنا۔ جھوٹ بولنا اور کم و بیش تولنا مہا پاپ ہے۔ اور اپنے پیشہ اور فرض میں پرالبدھ کوتاہی نہ کرنا ہی اصلی انصاف ہے۔

۹۔ خواہشات کا بڑھنا اتی دکھدائک ہے۔ اور تیاگ سکھدائک ہے۔

۱۰۔ جو پرایا حق دباؤ گے۔ اور غریب کو ستاؤ گے۔ تو انت کو بہت پچھتاؤ گے۔ اور اتی دکھ پاؤ گے۔

۱۱۔ نیکی ساتھ جائے گی۔ اور بدی جنم جنمانتر تک ستائے گی۔

۱۲۔ ست سنگ سے عاقبت سدھرتی ہے۔ اور بد صحبت سے موجودہ عادت بگڑتی ہے۔

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (منیجر)

سماجک سماچار

دیانند اپدیشک ودیالیہ کے سالانہ امتحانات

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپدیشکوں کے لئے سِدّھانت وشارد۔ سِدّھانت بھوشن اور سِدّھانت شرومنی وغیرہ امتحانات مقرر کئے ہوئے ہیں جن کا پربندھ دیانند اپدیشک ودیالیہ کے آدھین ہے۔ امسال یہ امتحانات ۱۲ر مارچ ۱۹۳۴ء سے شروع ہوں گے۔ اُمیدوار اپنی درخواستیں مع فیس امتحانات ۳۱ر جنوری ۱۹۳۴ء تک بھیج دیں۔ فیس امتحانات حسب ذیل ہے:۔

سِدّھانت وشارد ۲؍ ۔ سِدّھانت بھوشن ۲/۸؍ سِدّھانت شرومنی ۳؍ :۔

درخواست چھپے ہوئے فارم پر آنی چاہئے۔ جو کہ ودیالیہ سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ جملہ خط وکتابت وترسیل زر بنام "شری آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور" کریں ؛

(نردیو سِدّھانت شرومنی پریکشا ادھیکش)

گوروکل اندرپرستھ کا ۱۸واں سالانہ جلسہ

گوروکل اندرپرستھ (تغلق آباد) کا اٹھارھواں سالانہ جلسہ ۲۳۔۲۴۔ اور ۲۵ر فروری ۱۹۳۴ء کو گوروکل بھومی میں بڑے سماروہ سے منایا جانا قرار پایا ہے۔ اس جلسہ کے لئے آریہ سماج کے پرسِدّھ سنیاسیوں۔ ودوانوں اور ملک کے بڑے بڑے لیڈروں کو مدعو کیا گیا ہے۔ جلسہ پر اپدیشن اور لیکچروں کے علاوہ کئی اہم کانفرنسیں بھی ہوں گی۔ آریہ جنتا سے خصوصاً اور عام پبلک سے عموماً درخواست ہے کہ تاریخ مقررہ پر اپنے اشٹ متروں سمیت گوروکل بھومی میں پدھار کر لابھ اُٹھائیں۔ اور ہماری حوصلہ افزائی کریں ؛

(گوپال مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج راماں منڈی کا ہائی سکول بند

:۔ محکمہ تعلیم ریاست پٹیالہ نے آٹھ ماہ کے بعد سکول کا ہائی ڈیپارٹمنٹ بند کرا دیا ہے۔ یہ سکول شری ٹکاجی مہاراج کی مبارک شادی کے اپلکھشیہ میں کھولا گیا تھا۔ آریہ سماج کی طرف سے سکول کو پرائیویٹ چلانے کے لئے بھی محکمہ سے درخواست کی گئی۔ مگر محکمہ تعلیم نے انکار کر دیا۔ لہذا ہائی ڈیپارٹمنٹ بند ہو گیا ہے۔ اور لڑکے سٹیٹ ہائی سکول نے داخل کرنے منظور کر لئے ہیں۔

(نہال چند منتری آریہ سماج ہذا)

گوروکل کوروکشیتر کے سماچار :۔

۱۔ آج کل موسم بہت اچھا ہے۔ چکتسالیہ میں اس وقت کوئی روگی نہیں ہے ؛

۲۔ گوروکل کا سالانہ جلسہ ہولی کی چھٹیوں میں ۲۸ر فروری۔ یکم اور ۲ر مارچ ۱۹۳۴ء کو ہوگا جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے ابھی سے کوشش شروع کر دی گئی ہے ؛

۳۔ گوروکل کے واسطے چندہ جمع کرنے کے لئے گوروکل کے ہیڈ ماسٹر پنڈت سومدت جی اور پربندھ کرتا شری لالہ ٹھاکر داس جی بان پرستھی دہلی گئے تھے۔ وہاں سے تقریباً ۴۷۵/- روپے وصول ہو چکے ہیں۔ اور اور بھی وصول ہونے کی اُمید ہے۔ اور مقامات پر بھی ڈیپوٹیشن بھیجے جا رہے ہیں ؛

۴۔ گوروکل کے سالانہ جلسہ کے موقع پر ۲۰ نئے برہمچاری داخل کئے جائیں گے۔ جو سجن اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہیں۔ وہ کاریالیہ سے فارم وغیرہ منگوا کر اور پُر کر کے بھیج دیں ؛

۵۔ برہمچاریوں کا سالانہ امتحان ۵ر فروری سے شروع ہوگا۔ برہمچاری اور ادھیاپک مہاشے امتحان کی تیاری میں زور شور سے لگے ہوئے ہیں ؛

(مینیجر گوروکل کوروکشیتر)

تقسیم انعامات کا جلسہ

:۔ لبھو رام دوآبہ ہائی سکول جالندھر شہر کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات زیر صدارت رائے صاحب چودھری اُتم چند ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ آر۔ ایم۔ ایس ۲۲ تاریخ کو آریہ سماج مندر اڈہ ہوشیارپور میں بڑی شان سے منعقد ہوا۔ سکول کے طلباء کی طرف سے نظموں کے علاوہ انگریزی اور ہندی کے ڈرامے کئے گئے۔ ہندی کا ڈرامہ سوگیاشتی سوامی شردھانند جی کے جیون کے نیاگ پر تھا۔ جس کا حاضرین پر بہت اچھا اثر پڑا۔ اس کے بعد کھیلیں ہوئیں۔

بعد ازاں لالہ کرپارام صاحب ایم۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر سکول ہذا نے سکول کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جس میں اور باتوں کے علاوہ سکول کی بتدریج ترقی کا ذکر کیا گیا۔

اس کے بعد پردھان جلسہ نے اپنے دست مبارک سے طلباء کو انعامات تقسیم کئے۔ نیز انہوں نے سکول کے لئے دو وظائف پانچ پانچ روپے کے یکم جنوری ۱۹۳۴ء سے دینے کا اعلان کیا۔ جس [illegible] سکول [illegible] کرتا ہے ؛

سھرا داس جو پڑھا بی۔ اے (آنرز) بی۔ ٹی۔ پردھان آریہ کمار سبھا

ایک نئی شوگر مل کا افتتاح

:۔ ۱۵ر دسمبر ۱۹۳۳ء بروز سنگرپراتہ کال ایک وشال ہون یگیہ شری شاستری راندیو سناتک گوروکل برندابن۔ شری پنڈت بدھ دیو جی شاستری پنڈت بھوجراج جی شرما۔ پنڈت شیودت جی اور مہاشہ بوٹا رام سیوک آریہ سماج مظفر نگر نے امرتسر شوگر مل کمپنی کی برانچ روہانہ کلاں کے آرمبھ ہونے کے اپلکھشیہ میں کرایا۔ حاضری بہت زیادہ تھی۔ سب کا حلوہ سے ستکار کیا گیا۔ مل والوں نے دس روپیہ ویدک پتری پاٹھشالہ مظفر نگر کو دان دیا۔ ایشور شوگر مل کے مالکوں کو برکت دیں تاکہ وہ آئندہ ایسے ایسے نیک کام کرتے رہیں ؛

(بوٹا رام سیوک آریہ سماج نئی منڈی مظفر نگر)

آریہ سماج کرنال کا سالانہ جلسہ

:۔ آریہ سماج کرنال کا ۲۷واں سالانہ جلسہ ۱۹ر جنوری لغایت ۲۱ر جنوری ۱۹۳۴ء منایا جائے گا۔ ۲۲ر جنوری ۱۹۳۴ء کو یووک سبھا کا جلسہ ہوگا۔ اور ۲۳ر جنوری کو استری سماج کا جلسہ ہوگا ؛

(نوبدک ودیا[illegible] منتری آریہ سماج کرنال)

آوشیک سوچنا

:۔ سارودیشک سبھا کا وارشک ساوھارن ادھیویشن ۲۶ تتھا ۲۷ر مارچ ۱۹۳۴ء کو دہلی میں ہوگا ؛

(منتری سارودیشک سبھا)

بھیرہ میں ماتمی جلسہ

:۔ پروفیسر شیو دیال ایم۔ اے کے چھوٹے بھائی سیٹھ ہری رام کی اچانک موت کی خبر سے سارے شہر میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ ۲۹ر دسمبر ۱۹۳۳ء کو بوقت ۴ بجے شام آریہ سماج مندر میں اہلیانِ شہر و آریہ سماج کی طرف سے ایک مشترکہ جلسہ زیر صدارت لالہ [illegible] منعقد ہوا۔ شہر کے معززین کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

ان میں مرحوم کی اچانک موت پر شوک [illegible] کیا گیا۔ اُن کی دھرم پتنی اور اُن کے بزرگ بھائی لالہ شیو دیال ایم۔ اے کے ساتھ سبھا نے ہمدردی پرگٹ کی گئی۔ نیز مرحوم کی سماج اور شہر کی نشکام سیوا کی تعریف کی گئی۔ مرحوم کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کی گئی۔ اور ان کی آخری خواہش کے مطابق بھیرہ میں زنانہ ہسپتال قائم کرنے کی تجویز کی گئی ؛

(پنڈت [illegible] داس چنڈھوک پردھان آریہ سماج بھیرہ)

آریہ سماج روپڑ کا سالانہ جلسہ

:۔ ۲۲۔ [illegible]

جلسہ بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس جلسہ میں سوامی کیولانند۔ پنڈت بھیم سین۔ پنڈت ہردیالو۔ پنڈت چندر بھانو۔ مہاشہ چرنجی لال پریم۔ پنڈت راجندر کمار پرنسپل دیانند کالج موگہ۔ پنڈت منسا رام۔ شریمتی گوپال دیوی دھرم پتنی پنڈت منسا رام وغیرہ اپدیشک اور پرچارک اپنے منوہر ویاکھیانوں اور اپدیشوں سے تین دن تک روپڑ میں امرت ورشا کرتے رہے۔ پنڈت بہاری لال۔ ٹھاکر نتھا سنگھ اور پنڈت رام پرتاپ مورتی نے اپنے بھجنوں دوارہ جلسہ کی شوبھا کو بڑھایا۔ آریہ سجنوں اور دیگر ہر مذہب و ملت کے اصحاب نے اس جلسہ میں بڑی بھاری تعداد میں شامل ہو کر لابھ اٹھایا۔ اور ہر لحاظ سے یہ جلسہ پچھلے سالوں سے گوئے سبقت لے گیا۔ یہ شاندار کامیابی جملہ ممبران آریہ سماج روپڑ کی جانفشانی اور محنت کا نتیجہ ہے ۔

۲۵ دسمبر کی شام کو پنڈال آریہ سماج میں پبلک ہندو ہائی سکول روپڑ کے طلبا نے اچھوت اُدھار کا دلچسپ ڈرامہ کھیلا۔ ایکٹروں نے سکول کی پہلی شہرت کو قائم رکھا ۔

(لال چند گپتا بی۔ اے منتری آریہ سماج روپڑ)

آریہ سماج نیروبی کے سماچار :-

آریہ سماج کے ست سنگ باقاعدہ ہوتے ہیں جن میں مہاشہ تلسی رام اور ماسٹر گوپال داس بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کے عالمانہ ویاکھیان ہوتے ہیں۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۳۳ء کے ست سنگ میں مہاشہ پورن چند رائے جی نے نروان اور دوشادی کے چشم دید حالات سنائے جن کو سن کر عورتوں نے بہت آنند اٹھایا ۔

(۱) ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۳ء کو مسٹر سالگ رام کپل ایڈووکیٹ کے پتر کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ بالک کا نام سوشیل کمار رکھا گیا۔ ایڈووکیٹ صاحب نے اس موقع پر ۲۵ شلنگ کا دان آریہ سماج کو دیا ۔

(۲) ۲ نومبر کو مہاشہ منشی لال کے گھر سپتر پیدا ہوا۔ جات کرم سنسکار پر آریہ سماج کو ۲ شلنگ کا دان پراپت ہوا ۔

(۳) ۱۰ نومبر کو مہاشہ رام پرشاد کے گھر بالک پیدا ہوا۔ جات کرم سنسکار پر ۲ شلنگ کا دان پراپت ہوا ۔

(۴) ۱۴ نومبر ۱۹۳۳ء کو مہاشہ ہنس راج شرما کے گھر پتر نے جنم لیا۔ جات کرم سنسکار پر آریہ سماج کو ۵ شلنگ کا دان پراپت ہوا ۔

(۵) ۲۶ نومبر کو مہاشہ سیتا رام کی سپتری کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ نام وید کماری رکھا گیا۔ آریہ سماج کو گیارہ شلنگ ملے ۔

(۶) ۸ دسمبر ۱۹۳۳ء کو مہاشہ بدھی چند کے گھر سپتری نے جنم لیا۔ جات کرم سنسکار پر ۵ شلنگ کا دان آریہ سماج کو ملا ۔

(مہنسراج شرما ڈپٹی سیکرٹری آریہ سماج نیروبی)

ویدک سنسکار :-

۲۵ دسمبر ۱۹۳۳ء کو رام نرائن لال ممبر آریہ سماج بھیرہ کی ماتا کا مرتک سنسکار پورن ویدک ریتی سے کیا گیا۔ ماتا جی بہت دھارمک وچار والی تھیں۔ ان کے پتر اور پوتے موجود ہیں۔ پرماتما ماتا جی کی روح کو سورگ عطا کریں۔ اور پس ماندگان کو شانتی ۔

(پنڈی داس چنڈھوک پردھان آریہ سماج بھیرہ)

بقیہ کالم ۲

دکانداری بھی بڑی عجب چیز ہے خاص کر ایسی مذہبی دکانداری جس کے ساتھ اللہ میاں کے الہام بھی وابستہ ہوں۔ مرزا صاحب کی دکانداری بھی اس الہامی چاشنی سے ایسی چمکی۔ کہ آپ نے اپنے حسب حال ایک عربی شعر اجرا جس کا ترجمہ اخبار "الفضل" قادیان کے ۳۱ دسمبر کے پرچہ میں یوں شائع ہوا ہے :-

"یعنی اے لوگو! ایک وقت وہ تھا۔ کہ دستر خوان کے بچے ہوئے ٹکڑے مجھے ملتے تھے۔ مگر اب یہ حالت ہے۔ کہ سینکڑوں خاندانوں کو خدا تعالے میرے ذریعہ رزق دے رہا ہے"

اسلامی جگت پر ایک سرسری نظر

جلسہ جمعیتہ اہلحدیث کلکتہ میں مولانا ابوالکلام آزاد نے جن خیالات کا اظہار کیا۔ اُن کا ذکر کرتے ہوئے مولانا ثناء اللہ صاحب فرماتے ہیں۔

"مولانا موصوف نے طلاق اور ازدواج کے سلسلہ میں سر سید مرحوم کا ایسے پیرایہ میں ذکر کیا۔ جس سے یہ سمجھا جاتا تھا کہ سر سید مرحوم مسئلہ ازدواج اور طلاق میں یورپ کے حملہ کی تاب نہ لا کر دوزانو ہو گئے"

دوزانو ہونے کا کیا ذکر۔ یہ مسائل ہی ایسے ہیں جن سے مہذب دنیا اسلام کا برملا مضحکہ اُڑا رہی ہے۔ اگر مولانا کو اعتبار نہ ہو۔ تو وہ خود یورپ میں جا کر ان ہر دو مسائل پر وعظ کر کے دیکھ لیں۔ کہ وہاں ان کے وعظ کی کتنی کھلّی اُڑتی ہے ۔

مولوی عبد السبحان صاحب اخبار "اہلحدیث" میں لکھتے ہیں۔ کہ "اقوام ہنود نے جس طرح علم کو مردوں کے ایک خاص طبقہ کے ساتھ مخصوص کر دیا تھا۔ اسی طرح ہم نے آج ایک صنف (مرد) کے لئے تحصیل علم کو ضروری قرار دیا۔ اور دوسری صنف (عورت) کو اس سے محروم کر دیا۔" جہاں تک ہنود کا تعلق ہے۔ انہوں نے عورت کو علم حاصل کرنے سے محروم نہیں کیا۔ کیونکہ ویدوں کے کئی منتروں کی مفسر عورتیں بھی ہو گزری ہیں۔ ہاں یہ اسلام میں ہی نقص ہے۔ کہ اللہ میاں نے کبھی عورت کو اپنے آسمانی علم سے آج تک مزین نہیں کیا۔

اسلامی اخبار "ہند جدید" میں ذیل کی دلچسپ سطور درج ہیں :-

"امام رازی نے " . . . . . "کی تفسیر میں کہا ہے۔ کہ ان آیات کی رو سے یہ لئے جائز ہے۔ کہ اگر عورت سے شادی کرنے کا ارادہ ہو تو اُسے نفسی خواہش سے بھی دیکھ سکتا ہے" شادی کرنے کا ارادہ تو واضح ہے۔ لیکن ہمارے لئے یہ مشکل ہے۔ کہ جب تک کوئی مولانا ہماری مدد نہ کرے ہم "نفسی خواہش سے دیکھنے" کے معنی بھی سمجھ سکیں۔ ہمیں شک ہے۔ کہ کہیں یہ عملی کورٹ شپ ہی نہ ہو جس کا آج کل یورپ میں رواج ہے ۔

شیخ محمد تقی الدین الہلالی مراکش اپنے ایک رسالہ میں مسلمانوں کو ذیل کا زرّیں مشورہ دیتے ہیں :-

"اگر اس زمانہ میں بھی مسلمان اس سنت پر عمل کریں اور عورتوں کو اجازت دے دیں۔ کہ نیک لوگوں کے روبرو حیا و وقار کے ساتھ اپنے چہرے کھلے رکھیں تو اس طرح ہم بہت سی لڑکیوں کو بربادی سے بچا سکتے ہیں" ۔

ہمیں یقین ہے۔ کہ اگر مسلمان شیخ صاحب کے اس زرّیں مشورہ پر عمل کرنا شروع کر دیں۔ تو بہت سے غیر مسلم نیک نوجوان بھی مسلم لڑکیوں کو بربادی سے بچانے میں مدد دے سکتے ہیں ۔

مرزا قادیانی کو آج کل کے مرزائی مسیح موعود اور نہ معلوم اور کیا کیا کہتے ہیں۔ لیکن مرزا صاحب جو کچھ تھے۔ وہ اُن کا والد بزرگوار جانتا تھا۔ خود مرزا صاحب کے صاحبزادے کا اقبال ہے کہ مرزا قادیانی کو ان کے دادا صاحب ابتدا میں نالائق سمجھا کرتے تھے۔ اور اسی لئے انہوں نے تنگ آ کر سیالکوٹ کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور کیا تھا۔ تاکہ آپ دن رات مسجد میں پڑے رہنے کی بجائے کچھ قلم گھسیٹنا بھی سیکھیں۔

مرزا صاحب نے سیالکوٹ میں جا کر قلم کیا گھسیٹنا تھا۔ ۱۵ روپے ماہوار میں آپ کا بمشکل گذارہ ہوتا تھا۔ آخر آپ کو مختاری کا امتحان دینے کی سوجھی۔ لیکن پنجابی میں ایک ضرب المثل ہے۔ "قسمت بلیا ردی کھیر ہو گیا دلیا" قادیان کے "منتر" صاحب مختاری میں بھی ناکام رہے۔ والد صاحب جو پہلے ہی قادیان میں اپنے سپوت کی کارگزاری سے کبیدہ خاطر ہو رہے تھے۔ انہوں نے آخر کار واپس بلا لیا ۔

(باقی کالم ۳ میں)

وہ ــــ کیا ــــ کہتے ہیں ؟

"بھارتیہ شُدھی سبھا دہلی کا تنازعہ"

"پرکاش" مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۳۳ء میں جو مضمون بعنوان بالا شائع ہوا ہے۔ اس میں تصحیح کی ضرورت ہے۔ ایک جگہ عبارت اس طرح ہونی چاہئے تھی:-

"جب سیٹھ جگل کشور بڑلا نے بھارتیہ شدھی سبھا کے متعلق اپنا فیصلہ پنچایت ۱۸ جولائی کو بعدالت لالہ پرسرام سب جج داخل کرا دیا تھا۔ تو اس کے ایک ہفتہ بعد رائے صاحب گنگا رام برلا ہاؤس واقعہ نئی دہلی پر سیٹھ جگل کشور جی برلا سے ملے۔ اور ان سے کہنے لگے۔ کہ پرسوں بھارتیہ شدھی سبھا کے پاس یہ ڈگری آنے والی ہے۔ اس لئے آپ مجھے ایک دفعہ ۹-۰-۱۹۹۲ روپے بطور قرضہ دے دیجئے۔ آپ کے فیصلے کے مطابق جب مجھے پانچ ہزار نو سو بانوے روپے نو پائی (۹-۰-۵۹۹۲ روپے) مل جائیں گے۔ تب میں آپ کا قرضہ ادا کر دوں گا"

غلطی سے اخبار "پرکاش" میں قرضہ کی رقم بھی ۹-۰-۵۹۹۲ روپے لکھی گئی ہے۔

یہ لکھتے ہوئے دکھ ہوتا ہے۔ کہ سیٹھ جی نے تو رائے صاحب کی بات پر پورا یقین کر لیا تھا۔ کہ رائے صاحب سب قرضخواہوں کو روپیہ ادا کرتے جائیں گے۔ اور جیسا کہ رائے صاحب نے انہیں یقین دلایا تھا۔ کہ میں آپ کی مل کے سکرٹری کے پاس سب نوٹوں کی رسیدیں بھیجتا جاؤں گا) اور ان کی رسیدیں ان کی مل کے سکرٹری کے پاس بھیج دیں گے۔ اور بعد میں ایک دو روز میں ہی بابو گوری شنکر جی کو اپنا چارج دے دیں گے۔ لیکن سیٹھ جی کو تو بعد میں پتہ چلا۔ کہ رائے صاحب کی وہ سب باتیں بناوٹی تھیں۔ کیونکہ کچھ دنوں کے بعد ہی سیٹھ جی کے پاس لوگوں کی چٹھیاں آنے لگیں۔ کہ رائے صاحب نے ہمیں تو روپیہ دیا نہیں ہے۔

رائے صاحب نے تو ماسٹر لکھمن آریہ سمبادک سارودھ جوم آریہ منتری دو ڈائرکٹری ۱۹۳۴ء کے پوچھنے پر بھی یہی کہا۔ کہ سیٹھ جی مجھے تو تھوڑا سا روپیہ دینا چاہتے تھے۔ اس لئے میں نہیں لایا۔ لیکن جب ماسٹر صاحب کو بعد میں معلوم ہو گیا۔ کہ رائے صاحب تو قریباً دو ہزار روپیہ سیٹھ جی سے لے آئے ہیں۔ اور لوگ ان کے پیچھے پڑ جائیں۔ اس لئے سب سے چھپا رہے ہیں۔ تو ماسٹر صاحب کو رائے صاحب کے اس ڈھنگ سے بڑا رنج ہوا۔ اور اسی دن سے آپ نے ان کے گھر پر آنا جانا چھوڑ دیا۔

(خاص نامہ نگار)

اجمیر اردھ شتابدی کی ایک ضروری بات

میں بہت مدت سے پنڈت گنگا پرشاد جی چیف جج ٹہری کی لیاقت کی شہرت سنتا تھا۔ ان کے کئی ایک گرنتھ بھی میں نے پڑھے۔ اجمیر اردھ شتابدی کے موقعہ پر ان کا اپدیش سننے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا۔ وہی ایک ایسا اپدیش سنا جس میں اسرا ایک دعویٰ کو اپنشدوں اور ویدوں کے حوالجات سے ثابت کیا گیا تھا۔ اپنشدوں کے شبدوں کی ایسی رونق اور منوہر ویاکھیا بہت کم سننے میں آئی۔ لیکچر کی بنیاد ہی اسی کا نام ہے۔

اپنشدوں کے راز ایسی سرل وجاشا میں درشت کئے تھے۔ کہ اس استھان میں بیٹھے ہوئے لوگ شانتی کا رس لیتے۔ مگر سب بے سود۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنڈت جی کی ساری محنت اس جمیعت سے بند ہال تک ہی محدود رہ گئی۔ ودوانوں کے ایسے گمبھیر وچاروں کو ضرور سنگرہ کرنا چاہئے۔ اتنی بچی ہوئی عمر کا نچوڑ کہیں یونہی ضائع نہ ہو جائے۔ اسے کتابی صورت میں جلدی شائع کرانے کا انتظام ہونا چاہئے۔ تاکہ کئی جگیاسوؤں کی ترپتی کا کارن بنیں۔ کیونکہ ایسے روحانی مضامین پر ویاکھیا کرنے والے شاذ و نادر ہی ملتے ہیں۔ اگر ان کا پرشار کرنے بھی ہماری بے پرواہی سے خاک میں مل جائے۔ تو ہماری بدقسمتی کے بھی کیا کہنے؟

(گنیش دت پردھان آریہ سماج جام پور)

آریہ سماج بمبئی کا اتہاس

"بمبئی آریہ سماج کا اتہاس اور میرا اس سے سمبندھ" نامی کتاب جو گجراتی بھاشا میں پرکاشت ہوئی ہے وہ مؤلف نے اپنی انفرادی ذمہ داری پر شائع کی ہے۔ اور آپ آریہ سماج کے سبھاسد تک نہیں ہیں۔ بمبئی آریہ سماج نے اعلان بھی کر دیا ہے۔ کہ مذکورہ پستک سے اس سماج کا کوئی سمبندھ نہیں ہے۔ اور کتاب مذکور میں بہت سے غلط واقعات درج ہیں۔ اور اس میں آریہ سماج کے کاریہ کرتاؤں پر بہت سے ناجائز حملے بھی کئے گئے ہیں۔ اس لئے جنتا کو اس پستک کو اتہاس نہیں سمجھنا چاہئے۔ جنتا کو ساودھان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس پستک کے مندرجہ کسی واقعہ پر وشواس نہ کرے۔

(روپے شنکر مول شنکر منتری آریہ سماج بمبئی)

شری جواہر لال جی نہرو سے عرض

انگریزی کے شبد "ریلیجن" اور اردو یا فارسی کے لفظ "مذہب" کے معنی سنسکرت کے شبد "دھرم" کے سمجھنا سخت غلطی ہے۔ پروفیسر میکس مولر نے اپنشدوں کا ترجمہ کرتے ہوئے اپنشد کے من شبد (دھرم چر) کا ترجمہ انگریزی میں

धर्मं चर

"Do thy duty"

کیا ہے۔ ارتھات دھرم شبد کے ارتھ فرض یا کرتویہ یا duty کے ہیں۔ شری جواہر لال جی نہرو روسی سنسکرتی کے عاشق ہیں۔ اس لئے وہ تو تمام بگڑے ہوئے مذہب اور خلاف عقل (Religion) کو ناش کرنا چاہتے ہیں لیکن جب پروفیسر میکس مولر نے "دھرم" شبد کے ارتھ "duty" کے کئے ہیں۔ تو کیا پھر وہ "duty" سے بھی نفرت کریں گے؟ ایک مثال دے کر یہ لیکچر سماپت کیا جائے گا۔

واضح ہو کہ مغربی سائنس کے جنم سے پہلے ہندو یا آریہ جاتی اپنے مُردے جلاتی آئی ہے۔ آج یورپ کی سائنس اس کی تائید کرے۔ تو اس کے معنی یہ نہیں۔ کہ ویدک سنسکرتی جونئی سائنس کا بچہ نہیں۔ بتائی جائے۔ واضح ہو۔ کہ بھارت کی سنسکرتی وگیانی سائنس کی دادا ہے۔ جن کو ہم رشی کہہ سکتے ہیں۔ مغربی وگیان کے جنم سے پہلے ہندو جاتی اپنا پواہ کبھی سگوتر میں نہیں کرتی۔ اس لئے مغربی وگیانی ہندو بواہ کے پوشک اور مسلمانی سگوتر بواہ کے نندک ہیں۔ لیکن ہندو جاتی نے کیا موجودہ سائنسدانوں سے پر اگوتر بواہ سیکھا ہے؟ اس لئے ترک سے کام لینا چاہئے۔ ہر ایک پرانی بات بھارت کے رشیوں اور ویدوں کی کیا شری نہرو جی صرف پرانی ہونے کی وجہ سے چھوڑ سکتے ہیں۔

(زنوبک آتمارام امرتسری)

سماج مندر کیلئے دھن کی آوشیکتا

آریہ سماج سماسٹہ کا مندر کراچی مین لائن کے راستہ پر واقعہ ہے۔ جنکشن سٹیشن ہونے کی وجہ سے اکثر مسافران آ کر ٹھہرا کرتے ہیں۔ مگر اس مندر میں کوئی رہائشی مکان، کنواں وغیرہ نہیں ہے۔ جس کے باعث مسافران کو بہت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ اس لئے سماج نے اس کمی کو محسوس کیا ہے۔ اور وہ چاہتی ہے۔ کہ اس مندر میں چند ایک کوٹھڑیاں بنوا دی جائیں۔ اور ایک کنواں بھی لگوا دیا جائے۔ پرنتو اس کام کے لئے دھن کی بڑی بھاری آوشیکتا ہے۔ جس کا اندازہ تقریباً ایک ہزار روپیہ لگایا گیا ہے۔ سماسٹہ کوئی شہر نہیں ہے۔ کیول سٹیشن ہی ہے۔ اور وہاں چند آریہ پرش رہتے ہیں۔ جو ریلوے ملازم ہیں۔ اس لئے یہ جملہ رقم سماسٹہ سے فراہم ہونی مشکل ہے۔ آریہ سماج ہنا چاہتا ہے کہ پنجاب کے تمام آریہ سماج اس شبھ دھارمک کام میں اس کی دھن سے سہایتا کریں۔ یعنی کم از کم مبلغ پانچ روپیہ ہر سماج اپنے سفر کوشش سے اس کی سہایتا کے لئے بھیجے۔ تاکہ یہ تکلیف رفع ہو سکے۔ دھن بنام منتری آریہ سماج سماسٹہ ریاست بہاولپور آنا چاہئے۔

(ودیا وسر منتری آریہ سماج سماسٹہ)

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قیمت: سالانہ چار روپے - ششماہی دو روپیہ چار آنہ - ممالک غیر سے چھ روپیہ
فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۰ | اتوار ۲ - ماگھ سمت ۱۹۹۰ مطابق ۱۴ - جنوری ۱۹۳۴ء دیانند ابد ۱۰۹ | SUNDAY 14th January 1934 | نمبر ۲

آریہ سماج کے نیم

۱ - سب ست ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں - ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ؛

۲ - ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرو ایشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے - اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ؛

۳ - وید ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے - وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ؛

۴ - ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کو چھوڑنے میں سدا ادیت رہنا چاہیئے ؛

۵ - سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ وچار کر کرنے چاہئیں ؛

۶ - سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیشیہ ہے - یعنی شاریرک - آتمک اور سماجک انتی کرنا ؛

۷ - سب سے پریتی پورک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے ؛

۸ - اودیا (جہالت) کا ناش (دور) اور ودیا (علم) کی وردھی (ترقی) کرنی چاہیئے ؛

۹ - پرتیک کو اپنی ہی اونتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے - کنتو سب کی اونتی میں اپنی اونتی سمجھنی چاہیئے ؛

۱۰ - سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے - اور پرتیک ہیت کاری نیم میں سب سوتنتر ہیں ؛

وید امرت

یجروید | رگوید

> ओ३म्। असं बाधं बध्यतो मानवानां यस्या उद्वत: प्रवत: समं बहु।
> नाना वीर्या ओषधीर्या बिभर्ति न: प्रथतां राध्यतां न:।
>
> اتھروید کانڈ ۱۲ - سوکت ۲

ارتھ - (मानवानां) منشیوں کی بستیوں کے (मध्यत:) بیچ میں (असंबाधम्) بے آبادی ہوئی (यस्या: उद्वत: प्रवत:) جس بھومی کے اونچے اور نیچے بہت سے بھاگ ہیں - اور (बहु समम्) بہت سا بھاگ برابر بھی ہے - (या पृथिवी) جو پرتھوی (नानावीर्या ओषधी बिभर्ति) نانا پرکار کے ویریوں والی اوشدھیوں کو دھارن کرتی ہے - وہ (न: प्रथताम्) ہمارے لئے وشال روپ میں پراپت ہو - (न: राध्यताम्) ہمیں خوب انن پھل آدی سمپتی پراپت کراوے ؛

آشاواد - سالہا سال کی گراوٹ نے ہم لوگوں کو نامرد بنا دیا ہے - آج اکثر لوگ یہی کہتے سنائی دیتے ہیں کہ جو ودھاتا کی مرضی ہے - وہی ہم کو مل رہا ہے - اپنے کرنے سے کچھ نہیں ہوتا - جو مل جائے اسی پر قناعت کر کے گزارہ کرنے پر مصلحت سمجھی جاتی ہے - گزارہ کرنا ہی غنیمت جانا گیا ہے - نتیجہ یہ ہو رہا ہے - کہ جس تیزی سے دنیا آگے بڑھ رہی ہے - اس کے مقابلہ میں ہمارا قدم بہت پیچھے ہے ؛

سوچ کر دیکھو - تو بغیر ہمت کے کچھ نہیں بنتا - فرض کرو - ایک مکان میں ایک پریوار رہتا ہے - لازمی طور پر اس میں سنتان کی وردھی ہوگی - اور ان کو وہ مکان تنگ دکھائی دینے لگے گا - اگر وہ سنتان کی وردھی کے ساتھ ساتھ اپنے رہائش کو بھی بڑھا دیں گے - تو ان کی ترقی اور بھی زیادہ ہوگی - اور وہ لوگ بڑے سکھ کا جیون بسر کریں گے - لیکن اگر وہ سنتان کی وردھی کے ساتھ اسی گھر میں رہنا پسند کریں گے - تو ضروری ہے - کہ وہ تنگی سے گزارہ کرتے کرتے بیمار ہو جائیں گے - اور اس طرح ایک تو دکھ کا جیون بسر کریں گے - دوسرے موت کا شکار ہو کر پریوار میں تنزل ہوگا - اس لئے ترقی اور سکھ کے لئے ہمت کر کے اپنی رہائش کا بہتر انتظام کرنا از بس ضروری ہے - ٹھیک اسی طریق پر ایک بستی یا ایک قوم اگر ترقی کی راہ پر چلے گی - تو سب سے پہلے اسے رہنے کے لئے زمین کی ضرورت ہوگی - اسے اپنی ناکافی زمین کو دور پھیلانا ہوگا - اور اپنے رہائش کے لئے چاروں طرف پھیلنا ہوگا - لیکن زمین کو پھیلانا کارے دارد - جب آپ اپنے پاؤں پھیلائیں گے - تو دوسرے لوگ آپ کی حرکت سے ضرور ہی نہیں کہ خوش ہوں - اور نہ یہ ضروری ہے - کہ وہ آپ کے راستہ میں رکاوٹ نہ ڈالیں - کیونکہ جس جگہ آپ پھیلنا چاہتے ہیں - اس جگہ پر دوسروں کی بھی نگاہ ہو سکتی ہے - گویا ایک پرکار کی آپس میں کشمکش ہوگی ؛

اب اس کشمکش میں کامیاب وہی ہوگا جس میں ہمت ہوگی - حوصلہ ہوگا - زمانہ کے مطابق تمام علوم و فنون سے واقف ہوگا اور جسے راستی سے پیار ہوگا - جو دوسروں کے جائز حقوق سے آنکھیں بند نہیں کرے گا - جو پرتھوی کو پرتھوی پر بسنے والی اوشدھیوں کو دھارن کرتی ہے جس پرتھوی سے ہمارے لئے طرح طرح کے پھل اور اناج پیدا کر رکھے ہیں - اس پرتھوی کو گرہن کرنے کے لئے کس کا دل نہیں للچاتا؟ مگر ہاں کسی چیز کو پراپت کرنے سے پہلے ہم اس کے لئے یوگیہ بننا چاہیئے - اس لئے جن لوگوں کے اندر جینے کی خواہش ہوتی ہے - اور جو عزت کی زندگی بسر کرنے کی خواہش کرتے ہیں - وہ روز زندگی بسر کرنے کے لئے دن بدن ترقی کیا چاہتے ہیں - وہ ان تمام گنوں کو اپنے اندر دھارن کرتے ہیں - جن کی وجہ سے ان کی ترقی میں دن بدن اضافہ ہوتا ہے - آؤ منتر ۱ ہم لوگ ودھاتا کی ڈوری ہم سب کو جیون کا دان کریں - اور اپنے اندر ہر وقت اس بات کی آشا رکھیں - کہ ہم اپنے ارادوں میں ضرور کامیاب ہوں گے ؛

(نرنجن ناتھ) | (رام سنگھ)

سام وید | اتھروید

کنیا کیلئے ور کی آوشیکتا

ایک راجپوت کنیا عمر سولہ سال کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ ذات کا بندھن نہیں ہے۔ کنیا پڑھی لکھی ہے۔ گھر کے ہر ایک کام سے اچھی طرح واقف ہے۔ سوبھاؤ بہت اچھا ہے۔ اور ہر پرکار سے یوگیہ ہے۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کیجئے:۔

راملال ہیڈ ماسٹر
آریہ ہائی سکول لدھیانہ

ضرورت

اگر آپ ورکنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ ودیالیوں اور سکولوں کے لئے مینجروں۔ پتری پاٹھشالاؤں کے لئے ادھیاپکاؤں اور اسی قسم کے ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" کی خدمات کو کبھی نہ بھولئے:۔

(مینیجر)

ضروری نویدن

جن خریداروں کو ۲ جنوری کے پرچہ میں اطلاعی چٹیں بھیجی گئی ہیں۔ انکی خدمت میں مزید عرض ہے۔ کہ وہ سالانہ چندہ ۸ ار جنوری ۱۹۳۶ء سے پہلے پہلے دفتر "پرکاش" میں بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ مجبوراً ۱۹ جنوری ۱۹۳۶ء کو پرچہ بذریعہ وی۔پی ارسال کیا جائے گا۔ اس صورت میں انہیں تین آنے وی۔پی کا خرچ زائد برداشت کرنا پڑے گا۔ جو اصحاب کسی وجہ سے وی۔پی نہ منگوانا چاہیں۔ وہ ۱۸ جنوری ۱۹۳۶ء تک دفتر میں اطلاع پہنچا دیں۔ تاکہ دفتر کو مفت میں زیر بار خرچ ڈاک نہ ہونا پڑے۔ بعض اصحاب کا چندہ تاریخ مقررہ کے بعد جبکہ وی۔پی یہاں سے چلا گیا ہوتا ہے۔ وصول ہوتا ہے۔ جس سے دفتر کا وی۔پی کا خرچ ہو جاتا ہے۔ اس خرچ سے بچنے کے لئے پھر تاکیداً عرض کی جاتی ہے۔ کہ چندہ بہر صورت ۱۸ جنوری تک دفتر میں پہنچ جانا چاہیئے:۔

"مینیجر"

کھتری یوگیہ ور کی ضرورت

مجھے اپنی یوگیہ بہن عمر اٹھارہ سال جو کہ مڈل اور بھوشن پنجاب یونیورسٹی پاس ہے۔ کے لئے ایک کھتری یوگیہ ور جو کہ تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہو کی ضرورت ہے۔ میری ہمشیرہ گھر کے کام کاج سینے پرونے۔ سوئی کے کام۔ ہارمونیم بجانے گھانے بجانے میں اچھی طرح سے ماہر ہے۔ لڑکا بھی سماجی خیال کا ہونا چاہیئے۔ خط و کتابت کا پتہ:۔

$\boxed{2}$ معرفت "پرکاش"۔ لاہور

ضرورت ہے

ایک یوگیہ بھجنیک کی جو کہ پرچارک بھی ہو۔ اور آریہ سماج کے سدھانتوں سے بخوبی واقف ہو۔ میرپور خاص (سندھ) سماج کے لئے ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت۔ درخواستیں بنام پریزیڈنٹ آریہ سماج میرپور خاص (سندھ) آنی چاہئیں:۔

"آپ کو بھگتی دھرم کا گیان "وچار درشن" کے سوادھیائے سے پراپت ہوگا"

صرف یہی ایک بہترین تصنیف ہے۔ جس کی رہنمائی سے زندگی کا پیچیدہ اور دشوار راستہ آسانی سے طے ہو سکتا ہے اور ہم قدم قدم پر ٹھوکریں کھانے سے بچ سکتے ہیں۔ عرصہ سے ایسی کتاب کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ لیکن آریہ سماج کے لٹریچر میں ایسی آسان اور سادہ عبارت کی کتاب موجود نہیں تھی۔ اس کمی کو شری سوامی سدانند جی (بھگت شہزادہ رام) نے پورا کر دیا ہے۔ اس کتاب کی موجودگی میں کوئی منش جیون کال میں ناکام نہیں رہ سکتا۔ قیمت صرف ۴ر:۔

ملنے کا پتہ:۔ وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

عمدہ کپڑے کی جلد — سوریہ کماری گرنتھاولی کا پرتھم گرنتھ — بڑھیا اینٹک کاغذ پر چھپا ہوا

ہندی میں — **یوگیشور کرشن** — ہندی میں

(لیکھک شری پنڈت چموپتی جی ایم۔اے مکھیا دھشٹاتا گوروکل کانگڑی)

مصنف نے آریہ جگت بھلی پرکار پریچت ہے۔ جن لوگوں نے پنڈت جی کی لکھی ہوئی پستکیں پڑھی ہیں۔ وہ آپکی ودوتا کے قائل ہیں۔ یہ گرنتھ آپکے قلم سے لکھا ہوا شری کرشن کا اتہاسک جیون چرتر ہے۔ جو کہ مہابھارت کے آدھار پر لکھا گیا ہے۔ جن وشیوں کو لیکر شری کرشن کے چرتر پر آکشیپ کئے جاتے ہیں۔ ان پر مصنف نے جس ڈھنگ سے روشنی ڈالی ہے۔ وہ آپکی گویشنا مولک بدھی کا پریچایک ہے۔ اس گرنتھ کے پڑھنے سے مہابھارت کالین سبھیتا کی تصویر آنکھوں کے سامنے آ جاتی ہے۔ ودوانوں اور اخبارات کے لائق ایڈیٹروں کی رائے ہے۔ کہ ہندی میں اس رنگ اس ڈھنگ اور اس ودوتا کا یہ پہلا گرنتھ ہے۔ یہ گرنتھ ایسا دلچسپ اور سبق آموز ہے۔ کہ ایک دفعہ شروع کرکے ختم کئے بغیر چھوڑنے کو جی نہیں چاہے گا۔ اس کی ایک ایک کاپی ہر ایک گھر اور لائبریری میں رہنی چاہیئے:۔

عمدہ کپڑے کی پکی جلد بندھی ہوئی۔ بڑھیا اینٹک کاغذ پر انڈین پریس میں چھپی ہوئی۔ قیمت صرف ۲ر عہ:۔

پتا:۔ **مینیجر پستک بھنڈار وبھاگ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)**

نوٹ:۔ یہ پستک شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پستکالیہ وسرسوتی آشرم انارکلی لاہور سے بھی مل سکتی ہے:۔

سنسار کی گتی

آل پارٹیز کانفرنس کے انعقاد کی تیاریاں

بمبئی - ۱۰ جنوری - رابرٹ ہیبر کی تجاویز میں رعایتی ترمیم کرانے کے لئے آل پارٹیز کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز کے سلسلہ میں آج ایک اور قدم بڑھایا گیا ہے۔ شام کے وقت مجوزہ کانفرنس کی ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس سرچمن لال سیتلواد کی زیر صدارت منعقد ہوا - اور دو گھنٹے کے بحث مباحثہ کے بعد یہ فیصلہ ہوا۔ کہ کانفرنس میں شرکت کے لئے ملک بھر کی تمام پارٹیوں کے نمائندوں کو دعوت دی جائے۔ یہ کانفرنس حتے الامکان جلد منعقد کی جائے گی ؛۔

سوبھاش بابو کا سواگت :- کلکتہ ۱۰ جنوری - سوبھاش برلن جا پہنچے ہیں - اور برلن کے میئر نے ان کا پرجوش سواگت کیا ہے ؛۔

شاہزادی کناٹ کا آپریشن :- لنڈن ۱۰ جنوری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ شاہزادی کناٹ کا کامیابی سے آپریشن ہوا ہے ؛۔

میسور کا نیا چیف جسٹس :- میسور ۱۰ جنوری - معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے - کہ میسور ہائیکورٹ کا چیف جسٹس آئندہ مسٹر ربلی ہوگا ؛۔

لاہور میں آمد :- لاہور ۱۰ جنوری - لارڈ لنلتھگو ڈربی ۱۲ جنوری کو لاہور میں ہوائی جہاز کے ذریعہ پہنچیں گے ؛۔

کسانوں کی نئی سبھا کی قائمی :- الہ آباد ۹ جنوری - ضلع پرتاب گڑھ میں پرجا سنگھ نامی ایک نئی سبھا قائم کی گئی ہے جس کے بڑے بڑے کارکن بابا رام چند پنڈت منشی رام مقرر ہوئے ہیں - سبھا کا مقصد کسانوں کو موروثی حق دلانا ہے ؛۔

یو۔پی کے ۱۸ سرکردہ کانگریسی لیڈروں پر عتاب؟

الہ آباد - ۱۰ جنوری - یہاں کے پولیٹیکل حلقوں میں یہ خبر بڑے زور سے گشت کر رہی ہے - کہ پنڈت جواہر لال نہرو اور ان کے ساتھی ۱۸ کانگریسی لیڈروں کی گرفتاری نزدیک ہے - کیونکہ الہ آباد کے حکام ضلع نے ان کے خلاف یو۔پی گورنمنٹ کو لکھا ہے - کہ ان کی سرگرمیاں خطرناک صورت اختیار کرتی جا رہی ہیں - ڈسٹرکٹ حکام کی اس رپورٹ کی بناء پر خیال کیا جاتا ہے - کہ یا تو انہیں گرفتار کیا جائے گا - یا ان سب کو نظر بند کر دیا جائے گا - جن ۱۸ لیڈروں کے نام یو۔پی گورنمنٹ کو بھیجے گئے ہیں - ان میں پنڈت جواہر لال کے علاوہ بابو شری پرکاش - مسٹر منظر علی سوختہ - پنڈت کرشن کانت مالوی اور بابو پرشوتم داس ٹنڈن وغیرہ کے نام بھی ہیں ؛۔

صوبہ سرحد کی آریہ سماجوں کو خوش خبری

شری لالہ جربخت لال جی پردھان آریہ سماج مرشنگرنے سبھا کی پرارتھنا پر سرحد کی آریہ سماجوں میں بھر من کرنا سویکار کر لیا ہے - شری لالہ جی بڑے اچھے لیکچرار ہی نہیں بلکہ کتھا واچک بھی ہیں - لاہور جیسی بڑی آریہ سماج میں لگاتار کئی ہفتوں تک انہیں کا اپدیش ہوتا رہا ہے - ابھی حال ہی میں دسمبر میں گوجرانوالہ سیالکوٹ - جنڈیالہ گورو - جھنگ پور اور رائے کوٹ وغیرہ کے جلسوں پر پدھار چکے ہیں ؛۔

آپ ۱۵ جنوری ۱۹۳۶ء سے راولپنڈی شہر سے پرچار کا کام شروع کر کے راولپنڈی صدر - لال کرتی بازار - ہری پور ہزارہ - کیمبلپور - نوشہرہ - مردان - رسالپور - پشاور شہر - پشاور چھاؤنی - آسیا محلہ پشاور - کوہاٹ - بنتھری - بنوں - لکی مروت - ٹانک - کلاچی - ڈیرہ اسمٰعیل خان وغیرہ آریہ سماجوں میں پدھاریں گے ؛۔

جن آریہ سماجوں میں وہ جائیں - انکو ان کے ست سنگ سے فائدہ اٹھانا چاہئے - اور وہ یا کھیان وغیرہ سے لوگوں کو فائدہ پہنچانے کا یتن کرنا چاہئے - وہ جس تاریخ کو جس آریہ سماج میں پہنچیں گے - اس کی اطلاع پہلے خط دوارہ دے دیں گے - اگر انہوں نے مناسب سمجھا - تو لکی مروت سے عیسٰے خیل - کمر مشانی - کالا باغ - میانوالی - کندیاں اور خوشاب کی طرف سے جائیں گے -

امید ہے - آریہ سماجیں ان سے ضرور فائدہ اٹھائیں گی - اور آریہ سماجوں کو اس بات کا دھیان رکھنا چاہئے - کہ انہیں کوئی شارپرک کشٹ نہ ہو اور ان کے پہنچنے سے پہلے پرچار آدی کا پربندھ بھلی پرکار ہو - سبھا ان کی مشکور ہے - جو انہوں نے وقت دیکر کرتارتھ کیا ہے ؛۔

(سوامی) سوتنترانند ادھشٹاتا - ویدپرچار وبھاگ - گورودت بھون - لاہور

ہندوستان کا آئندہ وائسرائے

نئی دہلی - ۹ جنوری - لارڈ لنلتھگو ڈربی وزیر محکمہ پرواز برطانیہ کی آمد کے متعلق کہا جاتا ہے - کہ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ ان کے خاص مہربانوں میں سے ہیں - اس لئے ان کی حکومت لارڈ لنلتھگو ڈربی کو وائسرائے مقرر کرے گی ؛۔

بچے کے ہاتھ اور کان ندارد :- دہلی - ۹ جنوری - کل ۳۰ ہزاری ہسپتال میں ایک تیلن مسماۃ رکمنی کے ایک ایسا بچہ پیدا ہوا ہے جس کے ہاتھ اور ایک کان ندارد ہیں ؛۔

شری دیو داس گاندھی "ہندوستان ٹائمز" میں :- دہلی - ۱۰ جنوری - شری دیو داس گاندھی ملتان جیل سے رہا ہو کر احمد آباد گئے - اور وہاں سے کل شام یہاں آ گئے - پولیس نے ان کی آمد میں کوئی مداخلت نہیں کی - آپ تھوڑا عرصہ ٹھہر کر مہاتما جی سے ملاقات کرنے کے لئے روانہ ہو گئے - معلوم ہوا ہے - کہ دو ہفتوں کے بعد آپ "ہندوستان ٹائمز" کے سٹاف میں شامل ہو جائیں گے ؛۔

لیگ کا اجلاس :- لنڈن - ۹ جنوری - امید ہے - کہ لیگ کی کونسل جس کا افتتاح اگلے سوموار ہوگا - اس کے اجلاس پورا ہفتہ ہوتے رہیں گے ؛۔

زمورن کا مراسلہ :- کالی کٹ - ۱۰ جنوری - مہاتما گاندھی نے مالابار میں ہریجن تحریک کے سلسلہ میں زمورن کو ایک طویل مراسلہ بھیجا ہے - اور ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا ہے ؛۔

راولپنڈی میں نظربندی :- لاہور۔ راولپنڈی کے قومی کارکن مسٹر گھبیر سنگھ کو دہلی جیل سے رہا ہونے کے بعد لاہور آتے ہی یہ حکم ملا۔ کہ وہ راولپنڈی کی میونسپل حدود میں جاکر رہیں۔ اور بغیر اجازت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ وہاں سے باہر نہ جائیں ۔

دورہ پر روانگی :- لاہور۔ سر ایمرسن گورنر پنجاب ضلع گورداسپور وغیرہ کی طرف دورہ پر روانہ ہوگئے ہیں۔ اور ۱۳ جنوری ۱۹۳۴ء تک واپس آجائیں گے ۔

جلوس نکالنے کی ممانعت :- کپورتھلہ۔ ریاستی حکام نے شہر میں منادی کرادی ہے۔ کہ کوئی جلوس نہ نکالا جائے۔ ورنہ گورنمنٹ سخت کارروائی کرنے پر مجبور ہوگی ۔

پٹیالہ میں ژالہ باری :- جالندھر۔ ریاست پٹیالہ کے بعض حصوں میں اولے پڑنے کی وجہ سے سخت سردی ہوگئی ہے ۔

دہلی میں آمد :- نئی دہلی۔ لارڈ ولنگڈن اتوار کے ۷ بجے بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچیں گے آپ سیدھے کلکتہ جائیں گے۔ اور وائسرائے کے مہمان ہونگے ۔

ہرجانہ کا دعویٰ :- کلکتہ۔ مشہور بنگالی روزانہ اخبار "بسومتی" کے مالکوں پر دوکتب فروشوں نے ایک لاکھ روپیہ ہرجانہ کا دعویٰ کیا ہے ۔

صدر پٹیل کی یاد میں سکول :- کانپور۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ شہریان صدر پٹیل کی یاد میں یہاں ایک سکول جاری کرنے کا انتظام ہو رہا ہے ۔

ایک مسلمان کی خودکشی :- سعد پور کے ایک شخص دینا میاں نے اس وجہ سے خودکشی کرلی ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو افلاس کے ہاتھوں بھوکا نہیں دیکھ سکتا تھا ۔

یورپ کو روانگی :- کلکتہ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سیام کا بادشاہ اور ملکہ ۱۲ جنوری کو یورپ کی سیر کے لئے جا رہے ہیں۔ آپ چند ماہ وہاں رہیں گے ۔

ریوالوروں کی برآمد :- مدورا۔ ایک مقامی کنوئیں کی صفائی کرتے ہوئے دو غیر استعمال شدہ ریوالور اور چند کارتوس برآمد ہوئے ۔

مسٹر جیکر کی واپسی :- کراچی۔ مسٹر ایم۔ آر۔ جیکر ہوائی جہاز پر لنڈن سے واپس آگئے ہیں ۔

آل پارٹیز کانفرنس کا انعقاد :- کراچی۔ سر چمن لال سیتلواڈ نے آل پارٹیز کانفرنس کا انتظام

کر رہے ہیں۔ تاکہ وائٹ پیپر میں اصلاح کرنے کے مختلف خیالات کو مرتب کیا جائے ۔

کانگرسی لیڈروں کی کانفرنس :- الہ آباد۔ یو۔پی کے سرکردہ کانگرسی لیڈروں نے پنڈت جواہر لال نہرو سے تبادلہ خیالات کیا۔ مضمون کسانوں کے متعلق پروگرام کے بارہ میں تھا ۔

ریوا میں شاردا ایکٹ کا نفاذ :- دہلی۔ ریاست ریوا سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ریاستی کونسل کے پاس شدہ قانون ممانعت شادی بچگان کی منظوری مہاراجہ نے دے دی ہے ۔

"یوم آزادی" کی تقریب :- الہ آباد۔ یو۔پی کے کانگرسی لیڈروں کی جو اہم کانفرنس آنند بھون میں منعقد ہوئی۔ اس میں ۲۶ جنوری کو "یوم آزادی" منانے کے متعلق بھی وچار ہوا ۔

دو لاکھ روپیہ کا دان :- الہ آباد۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مہاراجہ بڑودہ نے ہندو یونیورسٹی کو دو لاکھ روپیہ دان دیا ہے ۔

چکوڑی میں اکالی مورچہ :- سرگودھا۔ ۷ جنوری۔ اکالی موضع چکوڑی کے مہنت کے خلاف جس نے حال ہی میں ۹ لاکھ روپیہ کی لاگت سے ایک محل بنوایا ہے۔ مورچہ لگانے کی تیاریاں کر رہے ہیں ۔

ڈاکو کا فرار :- روہتک۔ ۷ جنوری۔ مغلا ڈاکو سونی پت تھانہ کے سب انسپکٹر و کانسٹیبل کو کوئی کا شکار بنا کر فرار ہوگیا ہے ۔

صدر نہ ہونے دیا جائے گا :- بمبئی۔ ۸ جنوری۔ بمبئی کی پونا لیگ کے ممبران نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ نہ ہی آغا خان کو اور نہ ہی سپرو کو آل پارٹیز کانفرنس کا صدر مقرر کیا جائے گا ۔

گوربخش سنگھ کی رہائی :- لاہور۔ ۸ جنوری۔ کانگرس پریذیڈنٹ کی حیثیت میں سول نافرمانی کرنے پر سردار سردول سنگھ کو سنبر کو چھ ماہ کی قید ہوئی تھی۔ آپ یکم فروری ۱۹۳۴ء کو رہا ہوجائیں گے ۔

مسٹر رنبیر سنگھ کی سگائی :- لاہور ۸ جنوری۔ لالہ خوشحال چند جی مالک "ملاپ" کے سپتر مسٹر رنبیر سنگھ بی اے کی سگائی لالہ دھنی رام بھلہ کی لڑکی سے ہوئی ہے ۔

افغان ٹیم کی آمد :- لاہور۔ ۸ جنوری۔ افغانستان کی ایک ہاکی ٹیم لاہور آئی ہوئی ہے۔ اور اسلامیہ کالج میں مقیم ہے۔ چند دن یہیں رہے گی ۔

یورپینوں پر بم پھینکے گئے :- چٹاگانگ ۷ جنوری۔ آج شام کے ۵½ بجے ۴ انقلاب پسندوں نے جبکہ کئی یورپین کرکٹ میچ دیکھ رہے تھے۔ ان پر بم پھینکے۔ ان سے مسٹر کلیری سپرنٹنڈنٹ پولیس زخمی ہوگئے۔ اور ایک انقلاب پسند ہلاک ہوگیا۔ دو انقلاب پسند زخمی ہوئے ہیں۔ اور چوتھے کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جو تین بم پھینکے گئے۔ ان میں سے صرف ایک پھٹا۔ اور دو نہ پھٹ سکے ۔

حالت پھر نازک ہوگئی :- الہ آباد ۸ جنوری۔ شریمتی سروپ رانی نہرو کی حالت پھر نازک ہوگئی ہے۔ کیونکہ انہیں پیٹ میں نئی قسم کا درد شروع ہوگیا ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو تشویش میں نظر آتے ہیں۔ اور ان کا چہرہ مرجھایا ہوا ہے ۔

نیگرو ہجرت کرکے جا رہے ہیں :- نیو یارک۔ کچھ عرصہ سے نیگروز کو زندہ جلا دینے کے واقعات گورے رنگ کے لوگوں کی طرف سے ہوئے ہیں۔ ان کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ہزاروں نیگروز سفید رنگ کی آبادیوں سے ہجرت کرکے جنوبی امریکہ کی طرف چلے گئے ہیں ۔

مسٹر بریڈلے انگلستان چلے گئے :- بمبئی۔ ۷ جنوری۔ مقدمہ سازش میرٹھ کے مشہور انگریز کمیونسٹ مسٹر بریڈلے انگلستان روانہ ہوگئے ہیں ۔

بحری فوج میں اضافہ :- واشنگٹن۔ کانگرس کے اجلاس میں روزویلٹ نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ گورنمنٹ کو ۵½ کروڑ ڈالر امریکن بحری فوج میں اضافہ کرنے کے لئے دئے جائیں۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اس رقم سے وہ بحری جہاز بنانا چاہتے ہیں ۔

کارخانوں میں مزدوروں کی ہڑتال :- بمبئی۔ ۸ جنوری۔ یونین ملز میں ابھی تک ہڑتال جاری ہے۔ مگر ساسون ملز نے ۲۰۰ نئے مزدوروں کے ساتھ کام پھر شروع کر دیا ہے ۔

مہاراجہ الور کی واپسی :- بمبئی۔ ۸ جنوری۔ ہندوستان سے تقریباً ایک سال کی غیر حاضری کے بعد مہاراجہ الور آج یورپ سے واپس آئے ہیں۔ ریاست الور کے افسران اور مہاراجہ کے دوستوں اور مداحوں کی ایک بھاری تعداد ان کے استقبال کے لئے سول سٹیشن پر موجود تھی ۔

ایک سرکار پرست کی ہلاکت :- چٹاگانگ ۹ جنوری۔ آج ایک نزدیکی گاؤں گیرالہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں کے ایک سرکردہ سرکار پرست زمیندار کو جو انقلاب پسندوں کی گرفتاری کے لئے پولیس کو مدد دیتا رہتا تھا۔ اس کے مکان میں قتل کر دیا گیا ہے۔ پولیس کا خیال ہے کہ قتل انقلاب پسندوں کے انتقام کا نتیجہ ہے ۔

یو۔پی کے لیڈروں کا آئندہ پروگرام :- الہ آباد۔ ۹ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کل اور پرسوں یو۔پی کے کانگرسی لیڈروں کی جو کانفرنس ہوئی۔ اس میں لیڈروں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس وقت انہیں دیہات کی تنظیم پر متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور دیہات میں جاکر دیہاتیوں کو منظم ہونے اور پنچائتیں قائم کرنے کی خوبیوں کا قائل کرنا چاہیئے ۔

مسٹر قدوائی کا جانشین بابو سنتری پرکاش :- الہ آباد۔ ۹ جنوری۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی کے گرفتار ہو جانے پر ان کی جگہ کانگرس کی دیہاتی تنظیم کا کام کرنے کے لئے بابو سنتری پرکاش کو مقرر کیا گیا ہے ۔

کانگرسی کارکنوں کی کانفرنس :- الہ آباد۔ ۹ جنوری۔ آنند بھون میں جو پولیٹیکل کانفرنس ہوئی۔ اس میں دو صد کے قریب دیہاتی کانگرسی کارکن بھی شامل ہوئے۔ ان سب نے اتفاق رائے سے دیہاتیوں کو منظم کرنے کے پروگرام کو منظور کیا ۔

سر ہنسلٹ کا جانشین :- کلکتہ۔ ۹ جنوری۔ سر جارج ہنسلٹ اسمبلی کے موسم بہار کے اجلاس کے بعد اپنے عہدہ سے ریٹائر ہو جائیں گے۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ان کی جگہ بورڈ آف ریلوے کے چیف کمشنر سر پی۔ آر۔ رگ کو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر مقرر کیا گیا ہے ۔

قومی کارکن کی نظربندی :- پشاور ۹ جنوری۔ مسٹر نذیر جعفر مشہور کانگرس کارکن کو آرڈیننس ایکٹ کے ماتحت حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ شہر سے باہر نہ جائیں۔ نہ ہی کسی پولیٹیکل ایجی ٹیشن میں حصہ لیں۔ اور ہفتہ میں دو بار پولیس میں حاضری بھرا کریں ۔

افغانستان میں پھانسیاں :- کابل۔ ۹ جنوری۔ نادر خان کے قتل کی سازش کے سلسلہ میں جن ۱۲ اشخاص کو جرگہ نے سزائے موت دی تھی۔ آج انہیں وزیر جنگ کے سامنے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ۔

دیہات کا دورہ :- الہ آباد۔ ۹ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو چند دنوں تک خود دیہات کا دورہ کرکے دیہاتیوں کو منظم کریں گے ۔

پرکاش لاہور

۲- ماگھ سمت ۱۹۹۰

سبھا کی اردھ شتابدی

دیانند جنم شتابدی کے ساتھ آریہ جگت میں ایک نئے یُگ کا آرمبھ ہوا۔ اس کے بعد نہ صرف دیانند نروان اردھ شتابدی ہی بڑے سماروہ سے ہوئی۔ بلکہ کئی ایک آریہ سماجوں نے بھی اپنی اپنی اردھ شتابدی منائی۔ گورُوکل کانگڑی نے ۱۹۲۷ء میں اپنی رجت جینتی کی جو نہایت ہی کامیاب رہی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو قائم ہوئے ۱۹۳۵ء میں پچاس ورش ہو جائیں گے۔ اس لئے تجویز یہ ہے۔ کہ اگلے ورش سبھا کی اردھ شتابدی منائی جائے۔ یہ اردھ شتابدی ایک طرح سے "ویدپرچار فنڈ" کی اردھ شتابدی ہوگی۔ کیونکہ سبھا نے اپنا کام اس فنڈ سے ہی شروع کیا تھا۔ اور گو آج اس کے آدھین گورُوکل۔ کنیا گورُوکل۔ کالج۔ سکول۔ اپدیشک ودیالیہ۔ اور آریہ ودیارتھی آشرم کئی سنستھائیں ہیں۔ تو بھی اس کا مکھیہ کاریہ ویدپرچار ہی سمجھا جاتا رہا ہے ؛؛

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا نے نشچے کیا ہے۔ کہ اردھ شتابدی منائی جائے۔ لیکن میری تچھ سمجھ میں اس کے منانے کے تب کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔ جب اس کے لئے آریہ جگت میں وشیش اتساہ پایا جائے۔ نہ صرف یہ کہ یہ اتسو بڑے سماروہ سے منایا جائے۔ بلکہ یہ کہ آریہ پرش وید پرچار فنڈ کے لئے وشیش تیاگ کرنے کو تیار ہوں۔ جب وہ فنڈ قائم ہوا تھا۔ تب سبھا نے کئی لاکھ کی اپیل کی تھی۔ لیکن اس اپیل کی طرف کسی نے دھیان نہ دیا۔ اگر سبھا کا کوئی ایک کام کس مپرسی میں رہا ہے۔ تو وہ "ویدپرچار" ہے۔ آریہ پرشوں نے کبھی بھی اسے اپنے وشیش دان کا پاتر نہیں سمجھا۔ جہاں سنستھاؤں کو لاکھوں تک کا دان دینے والے موجود ہیں سو وہاں ویدپرچار فنڈ کو ہزاروں کی رقوم بھی دان میں نہیں ملیں۔ دیانند جنم شتابدی کے اوسر پر شری سوامی ستیانند جی مہاراج نے پرشرم کیا۔ جو یہاں تک سپھل ہوا۔ کہ دیانند اپدیشک ودیالیہ کے لئے ڈیڑھ لاکھ کے قریب وعدے ملے۔ ان میں سے ایک لاکھ کے قریب روپیہ وصول بھی ہو چکا ہے۔ سبھا کی اردھ شتابدی کے معنی میں یہ لیتا ہوں۔ کہ ویدپرچار فنڈ کے لئے ایک خاص رقم جمع کی جائے۔ وہ پانچ لاکھ ہو۔ یا اڑھائی لاکھ۔ آریہ جگت اپنی حیثیت دیکھ لے۔ لیکن یہ سوال لاکھوں کا۔ ہزاروں کا نہیں۔ اگر اس موقع پر ویدپرچار فنڈ کے لئے کئی لاکھ روپیہ جمع نہیں ہو سکتا۔ تو میں اردھ شتابدی کو بے سود سمجھتا ہوں ؛؛

ویدپرچار فنڈ کے لئے اڑھائی یا پانچ لاکھ کی اپیل زیادہ بھی نہیں۔ کیونکہ اس فنڈ کی زندگی میں ایک بار بھی اس کے لئے وشیش دھن کی اپیل نہیں کی گئی۔ اسے محض گزارہ کے لئے دھن ملتا رہا ہے۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ پرشرم کیا جائے۔ اور سارے آریہ جگت کا سہیوگ پراپت ہو۔ تو پانچ لاکھ روپیہ اکتر نہ ہو۔ اس راشی کو اکتر کرنے کے دو سادھن ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ آریہ دھنی دان ویدپرچار فنڈ کے لئے بھاری رقوم دان میں دیں۔ اور وہ رقوم کسی صورت میں ان سے کم نہ ہوں۔ جو وہ پہلے سنستھاؤں کے لئے دان دے رہے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے وعدوں سے کام نہ چلے گا۔ اور یہ بھی نہیں۔ کہ ان وعدوں کی ادائیگی سالوں تک ہوتی رہے۔ سارے آریہ جگت سے اگر ایک سو آریہ پرش ایک ایک ہزار روپیہ دینے والے مل جائیں۔ تو ایک لاکھ اس طرح جمع ہو سکتا ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں۔ کہ آریہ سماج میں ایسے دھن وان و دوان ہیں۔ جو اکیلے ہزار یا بیس پچیس ہزار بھی دے سکتے ہیں۔ دھن جمع کرنے کی دوسری صورت یہ ہے۔ کہ پنجاب کے ایک ایک آریہ پر (گرو ٹیکس) لگا دیا جائے۔ اور ایک ایک آریہ کے لئے ایک ایک روپیہ دینا لازمی قرار دیا جائے۔ زیادہ کوئی دینا چاہے۔ تو اس کی مرضی۔ لیکن ایک روپیہ فی آدمی دینا آوشیک ہو۔ ایک پریوار کے جتنے ممبر ہوں۔ اتنے روپیہ وہ پریوار اپنے مقامی سماج کے حوالہ کر دے۔ اور اگر وہاں کوئی آریہ سماج نہ ہو۔ تو قریب سے قریب سماج کے پاس پہنچا دے۔ اس کے لئے بڑے آرگنیزیشن کی ضرورت ہوگی۔ بیسیوں آریہ پرشوں کو والنٹیر بننا ہوگا۔ جن کے ذمہ یہ کام ہوگا۔ کہ اپنے اپنے شہر کے ان تمام اصحاب کی ایک فہرست تیار کریں۔ جو آریہ ہیں۔ یا آریہ سماج سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ اور ان سے مناسب موقع پر ان کے دان کا حصہ وصول کریں۔ اگر مناسب سمجھا جائے۔ تو ساری رقم کو دو سالوں میں بانٹا بھی جا سکتا ہے۔ آدھی رقم ۱۹۳۴ء میں جمع کر لی جائے۔ اور آدھی ۱۹۳۵ء

میں پو

اردھ شتابدی کا دوسرا کام یہ ہوگا۔ کہ وہ آریہ سماج کے لئے کوئی وشیش پروگرام مرتب کرے۔ اور اس پروگرام کو کاریہ روپ میں پرینت کرے۔ دھن اور پروگرام دونو اردھ شتابدی کے آوشیک انگ ہونگے اگر دھن جمع کر لیا جائے۔ اور کوئی پروگرام نہ بنایا جائے۔ تو بھی بے سود۔ اور اگر پروگرام بنایا جائے۔ اور دھن نہ اکتر کیا جائے۔ تو ساری کوشش لاحاصل ہوگی۔ کیونکہ پروگرام کو عملی صورت دینے کے لئے دھن کی ضرورت ہوگی۔

پروگرام کیسا ہونا چاہئے؟ اس کے سمبندھ میں میں اپنے وچار آریہ جگت کے سامنے پھر رکھونگا۔ اس لیکھ دوارہ میں ان آریہ پرشوں کو جو آریہ سماج کی سمسیاؤں پر وچار کرتے رہتے ہیں۔ نمنترن دیتا ہوں۔ کہ وہ آریہ سماج کے بھاوی کاریہ کرم کے متعلق اپنے وچار آریہ جگت کے سامنے رکھیں۔ "پرکاش" ان کی سیوا کے لئے حاضر ہے ؛؛

یہ لیکھ ایک پرکار سے آریہ جگت کے لئے چیلنج ہے۔ اسے سمجھ لینا چاہئے۔ کہ اگلے ورش آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی منائی جائے گی۔ یہ اتسو ساداھرن نہیں ہوگا۔ بلکہ پورے سماروہ سے منایا جائے گا۔ اس کے لئے کئی لاکھ روپیہ جمع کرنا ہوگا۔ اور آریہ سماج کے اگلے ۵۰ سالوں کے لئے ایک وشیش کاریہ کرم نشچت کیا جائے گا۔ جن کے سینہ میں آریہ سماج کے لئے درد ہے۔ انہیں چاہئے۔ کہ ابھی سے سبھا کی سیوا کے لئے تیار ہو جائیں۔ مجھے وشواس ہے۔ کہ یہ اتسو پورن سپھلتا کو پراپت ہوگا۔ آریہ سماج لاہور کی اردھ شتابدی بڑی رونق سے ہوئی تھی۔ وہ سماج ایک مرکزی حیثیت ہی کیوں نہ رکھتا ہو۔ لیکن آخر کار ایک شہر کا آریہ سماج ہے۔ جب اس کی اردھ شتابدی کامیاب ہو سکتی ہے۔ تو پنجاب بھر کے آریہ سماجیوں کی شرومنی سبھا کی اردھ شتابدی بے رونق کیسے ہو سکتی ہے؟

"کرشن"

ستیا سنسکرن

عیسائی لوگوں میں یہ بڑا بھاری وصف ہے۔ کہ وہ بائیبل کا ہر سال سستا ایڈیشن طبع کرتے رہتے ہیں۔ جس سے بائیبل بہت سے ہاتھوں میں پہنچ جاتی ہے۔ دیانند نروان اردھ شتابدی کے موقع پر "ستیارتھ پرکاش" کا سستا ایڈیشن چھپنے کی وجہ سے پچاس ہزار کی تعداد میں فروخت ہو گیا۔ چونکہ یہ تجربہ حوصلہ افزا تھا۔ اس لئے اس بات کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ کہ اگر اسے دوہرایا جائے۔ تو اس سے ویدک دھرم کے پرچار میں سہائتا ملے گی۔

ہمیں یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے۔ کہ ویدک پستکالیہ اجمیر کی طرف سے یہ کوشش ہو رہی ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش کا چار آنہ والا ایڈیشن دوبارہ چھپوا کر جنتا کی بھینٹ کیا جائے۔ آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں کو چاہئے۔ کہ وہ اس سستے ایڈیشن کو سروساداھرن کے ہاتھوں میں پہنچانے کے لئے کثیر تعداد میں خریدیں۔ اس طرح جہاں وہ ویدک دھرم کا پرچار کر سکیں گے۔ وہاں وہ رشی کی تصنیف کو بھی سروپریہ بنانے میں سادھک ہوں گے ؛

اندھرا پرانت میں بھرت ملاپ

پنڈت کیشو دیو گیانی نے اندھرا دیش میں ویدپرچار کے متعلق جو حالات شائع کرائے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سیٹھ جگل کشور جی بڑلا نے اس پرانت میں جو سہائتا دینے کا وچن دیا ہے۔ اس سے اس وقت اندھرا پرانت میں پانچ تنخواہ دار پرچارک اور دو آنریری کاریہ کرتا کام کر رہے ہیں۔ اور ان تین کی محنت سے تین مہینہ میں تین سو سے زیادہ عیسائی اور مسلمان شدھ ہو چکے ہیں۔ ان آثار سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اگر اندھرا پرانت میں پرچار کے کام پر پورا زور دیا جائے۔ تو ہمارے بہت سے بھائی جو ودھرمیوں کے اڈے پر چڑھ گئے ہیں۔ دوبارہ اپنے پوتر ویدک دھرم میں آ سکتے ہیں۔ اور آریہ جاتی کا مفید انگ بن سکتے ہیں ؛؛

وشیش پرچار

اندھرا پرانت میں ویدک دھرم کے پرچار کی آوشیکتا پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے بعد پنڈت کیشو دیو جی گیانی کے پتر کو پڑھ کر یہ گیات ہوتا ہے۔ کہ اگر مدراس پرانت میں بھی ساتھ ہی پرچار کے کشیتر کو وسترت کیا جائے۔ اور اسے پورے زور سے چلایا جائے۔ تو اضلاع رامناڈ اور مدورا میں کامیابی کی زیادہ امید ہے۔ اور خاص کر اس حالت میں جبکہ ہمارے مہربان کرسچن اور مسلم مشنری ہمارے وہاں کے رہنے والے بھائیوں کو بھنشٹ کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ تو یہ سخت شوک کا مقام ہوگا۔ اگر ہم نے ان کے مقابلہ پر اپنی سرگرمیوں کو زیادہ زور شور سے جاری نہ کیا۔ آشا رکھنی چاہئے۔ کہ آریہ پرا

علاقہ کی دھارمک اور سنسکرتی کو شدھ مارنے کے لئے کوشش پر مین سے کام لیں گے۔ اور ودھرمیوں کو اجازت نہیں دیں گے۔ کہ وہ ہماری جاتی کے ٹکڑوں کو تر نوالہ سمجھ کر آسانی سے ہضم کر جائیں ؛؛

جنگی تیاریاں

ماسکو کی ۷ جنوری ۱۹۳۴ء کی اطلاع مظہر ہے کہ بالشویک جمہوریت کے صدر ایم سٹالین نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے۔ جس کی رُو سے سائبیریا میں تمام افواج کی تنخواہیں دُگنی کر دی گئی ہیں۔ اور اس علاقہ میں جو مزدور وغیرہ کام کرتے ہیں۔ ان کی اُجرتیں بھی دُگنی کر دی گئی ہیں۔ اور ساتھ ہی جاپانی سرحد پر صدہا جنگی جہاز بھی بھیج دئے گئے ہیں۔

رُوسی اور جاپانی علاقہ کی سرحد پر جنگی تیاریاں اس امر پر دال ہیں۔ کہ مشرق بعید کا امن خطرہ میں ہے۔ اور قوی احتمال ہے۔ کہ اس کی آڑ میں کہیں یوروپ کے سرمایہ دار ممالک کو مشرق میں جنگ کی نئی چنگاری سُلگانے کا بہانہ نہ مل جائے۔ اور دُنیا جس عالمگیر امن کی متلاشی ہے۔ وہی کہیں خطرہ میں نہ پڑ جائے ؛؛

چرخی خاندان کا خاتمہ

کابل سے آئے دن جو اطلاعات آ رہی ہیں۔ وہ سخت ہی تشویشناک ہیں۔ نادر شاہ کے قتل کے بعد حکومت وقت نے چرخی خاندان کے خلاف ایسے بدترین انتقام کا مظاہرہ کیا ہے۔ کہ اس کی نظیر کہیں بھی نہیں ملتی۔ جنرل غلام نبی اور جنرل غلام جیلانی تو پہلے شہید کر دئے گئے تھے اب سُنا ہے۔ کہ چرخی خاندان کی بیگمات۔ لڑکے لڑکیوں اور تمام ملازمین کو معہ عیال و اطفال کے موت کے گھاٹ اُتار دیا گیا ہے۔ گویا دُوسرے الفاظ میں اس نامور خاندان کا جو کہ نادر خان خاندان کا طاقتور حریف تھا۔ بالکل خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اس خاندان کا صرف ایک فرد جس کا نام نامی جنرل غلام صدیق خان ہے۔ بچ نکلا ہے کیونکہ وہ آج کل غازی امان اللہ خان کیساتھ یوروپ میں ہے۔ مذکورہ خونی داستان بتلاتی ہے۔ کہ افغانستان کی قسمت میں ابھی امن مقدر نہیں ہے ؛؛

درندہ پن کی انتہا

کہا جاتا ہے۔ کہ آج کل کی گوری اقوام بڑی مہذب ہیں۔ لیکن گوری اقوام کی تہذیب انسانوں کو جس گہری غار میں گرا رہی ہے۔ اس کا کچھ ثبوت گزشتہ جنگ یوروپ میں مل گیا تھا۔ اور کچھ اب امریکہ جیسے سفید فام ملک میں مل رہا ہے۔ جہاں کچھ عرصہ سے نو آباد حبشیوں کو زندہ جلانے کے واقعات گورے لوگوں کی طرف سے کثرت سے ہوئے ہیں۔ اور گوروں کے اس وحشیانہ پن کے خلاف خوددار حبشی اس امر پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کہ پروٹسٹ کے طور پر سفید رنگ والوں کی بستیوں سے ہجرت کر کے جنوبی امریکہ میں جا کر پناہ گزین ہوں۔ آہ! رنگ کے شیطانی امتیاز! تو کتنا خطرناک ہے۔ مذکورہ سفاکانہ واقعات اس امر کا واضح ثبوت ہیں۔ کہ مغربی اقوام جس تہذیب پر فخر کرتی ہیں وہ ایک چھپا ہوا درندہ پن ہے۔ اور اس سے نسل انسان کبھی شانتی پراپت نہیں کر سکتی منتبہ مارگ کو شانتی تو اس سمجھنا سے ہو سکتی ہے۔ جس کا آدرش "منز سبہ چکھشو شا سمیکھشا ہے" ہے۔ جہاں نہ رنگت کے امتیاز کی حاجت ہے۔ نہ کفر و ایمان کا تفرقہ ہے۔ بلکہ ہر ایک انسان کو مِتر ورشتی سے دیکھنے کی آگیا ہے ؛؛

برات پر حملہ

معلوم ہوتا ہے۔ کہ جُوں جُوں حکومت کی پالیسی مُسلم نوازی ہوتی جا رہی ہے۔ مُسلمانوں کے بھی حوصلے حد سے بڑھتے جا رہے ہیں۔ وہ جب ہندوؤں کا کوئی دھارمک جلوس دیکھتے ہیں۔ یا کوئی مجلسی تقریب ہو۔ تو اپنے اپنے غیر منصفانہ برتاؤ کا بھی اظہار کر دیتے ہیں۔ حال ہی میں اجمیر سے اطلاع آئی ہے۔ کہ جب وہاں ہندوؤں کی ایک برات مُسلمانوں کے رقبہ درگاہ بازار میں مسجد موتی کترہ کے پاس سے گزر رہی تھی۔ تو مُسلمانوں نے اُسے روک کر باجہ بند کرنے کا مطالبہ کیا۔ لیکن جب برات کا باجہ بند نہ ہوا۔ تو مُسلمانوں نے موتی کترہ مسجد سے ایک فرلانگ کے فاصلہ پر دھن منڈی مسجد کے نزدیک برات پر لاٹھیوں اور اینٹوں سے حملہ کر دیا۔ جس سے دس اشخاص زخمی ہوئے۔ پولیس کی آمد پر مفسدہ پرداز مُسلمان تتر بتر ہو گئے۔ لیکن پولیس نے اُن میں سے ۲۳ کو گرفتار کر لیا ؛؛

واقعہ زبانِ حال سے بتلا رہا ہے۔ کہ اجمیر کے مفسدہ پرداز مُسلمانوں نے بتلا دیا ہے۔ کہ وہ دُوسروں کو یہ اجازت دینے پر بھی تیار نہیں۔ کہ وہ اپنے شہری حقوق کا جائز استعمال کریں۔ ایسے واقعہ کی موجودگی میں حکومت کو سوچنا چاہئے۔ کہ اس کا کیا فرض ہے۔ کیا اس کے اپنے وقار کے لئے یہ مناسب ہے۔ کہ وہ مُسلمانوں کو کھلی چھٹی دے دے۔ کہ وہ دُوسرے شہریوں کے درپے آزار ہیں۔ یا یہ کہ وہ اس قسم کی مفسدہ پردازی کے واقعات کے اعادہ کو ناممکن بنا دے ؛؛

قابلِ اعتراض فلمیں

یہ افسوس سے دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض فلم کمپنیاں ہندو اتہاس سے ایسی کہانیاں منتخب کرتی ہیں۔ جن کے متعلق غلط فہمی پیدا ہونیکا احتمال ہوتا ہے۔ وہ پبلک کی بدمذاقی کو پورا کرنے کے لئے پورانوں کی کہانیوں کو توڑ موڑ کر پبلک کے سامنے پیش کرتی ہیں۔ حالانکہ حتی الوسع مذہبی اتہاس اور تاریخ سے کہانیاں نہیں لی جانی چاہئیں۔ لیکن اگر اتہاس سے کہانیاں لی بھی جاتی ہوں۔ تو وہ ایسی ہونی چاہئیں۔ جن سے پبلک کو کوئی سبق ملے۔ اور اس کا اخلاق ملبند ہو۔ ہم تو فلموں کے متعلق صرف ایک ہی اصُول کی سفارش کر سکتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ فلم کمپنیوں کو کوئی ایسی فلم نہیں دکھلانی چاہئے۔ جس سے کسی قوم کی مذہبی اہانت ہوتی ہو۔ جب فلم کمپنیاں اس بارہ میں مذہبِ اسلام اور مذہبِ عیسویت کے پیروں کا خاص خیال رکھتی ہیں۔ تو پھر سخت افسوس کا مقام ہے۔ کہ وہ ہندوؤں کے مذہبی جذبات کی ویسی پروا نہیں کرتیں۔ جیسی کہ اخلاقاً اور قانوناً کرنی چاہئے ؛؛

انارکزم کا ظہور

مشرقی بنگال کے شہر چٹاگانگ سے پھر تشویشناک اطلاعات آنی شروع ہو گئی ہیں ۷ جنوری کی شام کو ۵ بجے چار انقلاب پسندوں نے جبکہ کئی یوروپین کرکٹ میچ دیکھ رہے تھے۔ اُن پر بم پھینکے۔ ان سے مسٹر کلبری کپتان پولیس زخمی ہو گئے۔ اس سے دُوسرے ہی روز ایک نزدیکی گاؤں گیرالہ میں وہاں کے ایک سرکردہ سرکار پرست زمیندار کو جو انقلاب پسندوں کی گرفتاری کے لئے پولیس کو مدد دیتا رہتا تھا۔ اُس کے دیہاتی مکان میں قتل کر دیا گیا۔ ان واقعات کے ساتھ ہی یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ پولیس نے ایسے تمام نوجوانوں کو جن پر اُسے یہ شُبہ تھا۔ کہ وہ انقلاب پسندوں کو مدد دیتے ہیں اور ان سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ شہر سے نکال دیا ہے۔ انارکزم کی کوئی بھی ذمہ دار شخص حمایت نہیں کر سکتا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم ذمہ دار افسران کو یہ مشورہ ضرور دیں گے۔ کہ وہ ایسی کوشش کریں جس سے خود بخود عوام میں انارکزم کے خلاف جذبہ پیدا ہو جائے اور وہ اس طرح کہ افسران اپنے رویہ سے اس امر کا ثبوت دیں۔ کہ ان کا رویہ منتقمانہ نہیں بلکہ ہمدردانہ ہے ؛؛

سکھوں سے شکایت

ہمارا معزز معصر "شیر پنجاب" اپنے ایک آرٹیکل میں یہ شکایت کرتا ہے۔ کہ ریاست پٹیالہ کے سابق تعلیمی افسر رگھبیر سنگھ نے کیس کٹوا دئے ہیں۔ اور ڈاڑھی مونچھ کا صفایا کروا دیا مہاراجہ جیند۔ مہاراجہ کپور تھلہ اور راجہ کلسیا بھی ہو چکے ہیں۔ راولپنڈی کے ایک مشہور سکھ سیوک سردار نے گھر میں حلال پکوایا ۔۔۔ کالج میں گزشتہ دنوں ایک گارڈن پارٹی میں حرام گوشت سے تیار شدہ سینڈوچ سکھوں کو کھلایا گیا۔ مالوہ میں اب تمباکو نوشی کی وبا پھیلتی جاتی ہے۔ اور کئی سکھ سگریٹ پیتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ ہمیں "شیر پنجاب" کی ہمدردانہ شکایت میں نہ صرف زرد مندی کے آثار نظر آتے ہیں۔ بلکہ قرائن سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب سکھوں کے اندر ایک ایسا طبقہ آ رہا ہے۔ جو کہ ذمہ دار سکھ سُورماؤں کے گہرے غور و خوض کا مطالبہ کرتا ہے۔ اگر یہ پوزیشن ہو۔ جو ذمہ دار سکھوں کے خیال میں قدرتی ہے۔ تو انہیں اس کا سواگت کرنا چاہئے ورنہ پھر اسے کوشش کرنی چاہئے۔ جس سے یہ پوزیشن صحت بخش پہلو اختیار کر سکے۔ صرف اخباری شکایت سے کچھ نہیں بنے گا ؛؛

بواہ ہے یا مخول

ویدک دھرمیوں میں بواہ ایک اٹوٹ دھارمک سمبندھ ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ یورپ فیشن کی اندھی تقلید میں اسے بھی ایک مذاق بنانے پر تلا ہوا ہے۔ چنانچہ ولایت سے تار اطلاع آئی ہے۔ کہ شیفیلڈ کے دو انگریز جوڑوں نے آپس میں اپنی بیویاں تبدیل کر لیں اس تبدیلی کے بعد وہ تبدیل شدہ جوڑے میں گرہست بسر کرنے لگ پڑے۔ مغربی سماج کی فیشن پرستی نے اگر اسی طرح قدم بڑھانے شروع کئے۔ تو وہ دن دُور نہیں۔ جبکہ نسل انسانی ایک گھور اندھکار میں جا پھنسے گی بواہ ایک پاک مجلسی معاہدہ ہے۔ نہ تو کسی خاوند کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ اس معاہدہ کو توڑ کرے۔ اور نہ کسی بیوی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے بے غیرت خاوند کے اشارہ پر اپنے پتی برت دھرم سے قمار بازی کرتی پھرے۔ بواہ جیسے پوتر جنسی تعلق کو اس طرح یوروپ

...ع دار بنایا جاتا رہا۔ تو وہ دن دور نہیں۔ جبکہ ...زب میں صحیح النسل اولاد کا ملنا ناممکن ہو ...ئے گا ٭

نمائندہ کانفرنس

پنڈت دین دیال جی شرما آج کل اس جدوجہد ...کل مصروف ہیں۔ کہ جلد از جلد سناتن دھرمیوں ...ایک نمائندہ کانفرنس مدعو کر کے ہریجن ...دھار اور سندر پرویش کے سوالات کا تصفیہ ...یا جائے۔ اس غرض سے آپ نے ایک مشہور ...ریاست کو پرنا کر کے اس بات پر آمادہ کر ...لیا ہے۔ کہ وہ کانفرنس کے سارے اخراجات کا ...اپنے سر پر اُٹھائیں۔ اور باہر سے آنیوالے ...لیڈروں کے استقبال سہائیتی۔ خوراک اور ...سرے اخراجات کا ذمہ لیں۔ نمائندہ کانفرنس ...منعقد ہونا اشد ضروری ہے۔ لیکن اس کے ...ساتھ ہی اس بات کا بھی خیال رکھنا ضروری تھا ...ہے۔ کہ کانفرنس کسی ایسے مرکزی استھان پر منعقد ...ہو۔ جہاں ہندو قوم کے مختلف طبقات حصّہ ...لے کر کانفرنس کو حالاتِ حاضرہ کے متعلق حل ...سوچنے میں مدد دے سکیں۔ تاکہ ایک دوسرے ...کے باہمی مشورہ سے ہندو جاتی میں آئندہ ...سنگھٹن کی بنیاد کو مستحکم بنانے کی تجاویز پر آسانی اور خوش اسلوبی سے غور کیا جا سکے ٭

دو سناتن دھرمی پارٹیاں

پنڈت دین دیال جی شرما نے حال ہی میں جو پریس کمیونک شائع کیا ہے۔ اُس میں آپ لکھتے ہیں:۔

"مجھے یہ خیال کر کے بہت افسوس ہو رہا ہے۔ کہ سناتن دھرمیوں میں ہریجن کے سوال پر دو پارٹیاں ہو گئی ہیں اور وہ ایک دوسرے کے خلاف جھگڑے پر اُتر آئی ہیں" ٭

پنڈت جی کو اس قسم کی پھوٹ پر برافروختہ نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ ایسی کوشش کرنی چاہیے۔ جس سے سناتن دھرم کے جملہ ودوان مل کر کسی ذمہ دار کانفرنس میں ایسے اہم معاملہ پر وچار کر سکیں۔ اور روزانہ جو بدمزگی پھیل رہی ہے۔ اُس کا خاتمہ ہو جائے۔ اس قسم کی کانفرنس مدعو کرنے سے پہلے یہ بھی سوچنا اشد ضروری ہے۔ کہ یہ سوال فی زمانہ پولیٹیکل اور قومی حیثیت دھارن کر چکا ہے۔ اس لیے جہاں مذکورہ ادبہ مجوزہ کانفرنس میں دو ودوان پنڈتوں کا شامل ہونا ضروری ہے۔ وہاں چیدہ سرکردہ...

اُٹھانا بھی قرینِ مصلحت ہے۔ اس لیے کیا ہی اچھا ہو۔ کہ کانفرنس میں اس سوال کے ہر دو پہلوؤں پر وچار کرنے والے سجنوں کو مدعو کیا جائے ٭

جبراً قبضہ

جب سے گوردوارہ سُدھار کی تحریک شروع ہوئی ہے۔ ہمارے اکالی بھائیوں نے اس عذر پر کئی ہندو دھرم شالاؤں پر جبراً قبضہ کر لیا ہے۔ کہ وہاں گرنتھ صاحب کا پاٹھ ہوتا تھا۔ ہم شروع سے اس جبریہ قبضہ کی مخالفت کرتے آئے ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ اکالی بیروں کے حوصلے بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ حال ہی میں سرینگر سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں اکالیوں نے دھرم شالہ سوپور پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ اور وہاں گیتا اور رامائن جیسے جو... دھارمک گرنتھ پڑے ہوئے تھے ان کو اٹھا کر باہر پھینک دیا ہے۔ دوسری طرف سرکاری کاغذات کے اندراجات سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ دھرم شالہ ہندوؤں کی ملکیت ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ یا تو ذمہ دار سکھ اصحاب اس دھینگا مشتی کو خود ہی ختم کرانے کی کوشش کریں۔ یا پھر حکام اس ناجائز چیرہ دستی کی ہر ممکن طریق سے روک تھام کریں۔ کیونکہ اس بات کا قوی احتمال ہے۔ کہ کہیں یہ جدوجہد ہندوؤں اور اکالیوں کے درمیان ناخوشگوار آویزش کا موجب ثابت نہ ہو۔ اور دائمی شکر رنجی کا پیش خیمہ نہ بنے ٭

اقتصادی بائیکاٹ

پرانے خیال کے ہندو جب غیر ہندوؤں سے چھوت چھات کرتے ہیں۔ تو مرزائی ان پر معترض ہوتے ہیں کہ دیکھو یہ لوگ مسلمانوں سے نفرت کرتے ہیں۔ لیکن خود مرزائی کیا کر رہے ہیں۔ یہی نہ کہ وہ غیر مرزائی خیالات والوں کا اقتصادی بائیکاٹ کرانے کے درپے ہیں۔ چنانچہ مرزائی امام نے ۲۷ دسمبر کو سالانہ جلسہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہمارا یہ عام طریق ہے۔ اور ہر مخلص احمدی کا یہ طریق ہونا چاہیے۔ کہ جماعت کے دوستوں سے تعاون کیا جائے۔ اس لیے تمام وہ دوست جو تاجر ہوں۔ دوائیوں کے یا سٹیشنری کے یا اور چیزوں کے یا صنعت و حرفت کے کام کرتے ہوں۔ جن بھائیوں کو ان چیزوں کی ضرورت ہو...

وہ ان سے خرید کر ان کی مدد کرنی چاہیے پھر جو چیزیں احمدیوں سے میسر نہ آ سکتی ہوں۔ مگر دوسرے مسلمانوں سے مل سکتی ہوں۔ اُن سے حاصل کریں پھر جو چیزیں ان سے بھی نہ مل سکیں اور غیر مسلموں سے مل سکتی ہوں۔ وہ ایسے غیر مسلموں سے خریدی جائیں جو جماعت کی مخالفت کرنے والے نہ ہوں بلکہ جماعت سے اچھے تعلقات رکھتے ہوں" ٭

امام صاحب کے الفاظ بڑے ذومعنی ہیں۔ لیکن اگر ان کی ہدایت کے مطابق باقی غیر مرزائی دنیا نے بھی اس اقتصادی بائیکاٹ پر عمل پیرا ہونا شروع کر دیا تو پھر نسلِ انسانی کے اندر اختلاف کی ایسی دائمی دیوار حائل ہو جائیگی کہ کوئی انسانی کوشش اُسے مٹا نہ سکے گی ٭

قومی زبان

گنگوڑ کی اندھرا ٹیچرز ایسوسی ایشن میں تقریر کرتے ہوئے شری ست ستیہ مورتی نے کہا کہ ہندوستان میں ایک مشترکہ قومی زبان ہونی چاہیے۔ اور میری یہ تجویز ہے۔ کہ ہمارے تمام ہائی سکولوں میں ابتدا ہی سے ہندی پڑھانے کے لیے سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ شری ست ستیہ مورتی جی تو بخوبی جانتے ہیں۔ کہ ان کا اپنا مدراس پرانت اس بارہ میں بہت پیچھے ہے۔ اگر وہ اپنے پرانت میں ہندی بھاشا کی ہر ممکن طریق سے حوصلہ افزائی شروع کر دیں۔ تو ہمیں پورن وشواس ہے۔ کہ ان کی دیکھا دیکھی باقی نیتا بھی اپنے پرانتوں میں انکی قائم کردہ نظیر کی پیروی کرنے میں ہی سعادت شمار کریں گے اور اس طرح عین ممکن ہے۔ کہ سارے دیش میں ہندی بھاشا کو جلد قومی زبان بننے کا سوبھاگیہ پراپت ہو جائے ٭

مرزائی اخبارات کی شامت

آج کل مذہبی اخباروں پر چاروں طرف سے شامت آ رہی ہے۔ ان کی اشاعت دن بدن کم ہو رہی ہے اس کی وجہ کچھ تو کساد بازاری ہو سکتی ہے۔ اور کچھ مذہبی معاملات کی طرف سے عوام کی بے اعتنائی دوسرے مذہبی اخباروں کا کیا ذکر شور مچانیوالے مرزائی اخباروں کا بھی بہت برا حال ہے۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۵ء کو قادیان میں سالانہ جلسہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے مرزائی امام نے فرمایا:۔

"احباب کو "فاروق" اور "نور" کی اشاعت بڑھانی چاہیے میں حیران ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر سال ۴-۵-۶-۷ ہزار آدمی جماعت میں بڑھ جاتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے ان بیچاروں کی اشاعت ۳-۴ سو سے بڑھتی ہی نہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ یہ لوگوں کی غفلت اور سستی کا نتیجہ ہے" ٭

کیا ہی اچھا ہوتا۔ کہ امام صاحب مرزائیوں کو ان کی غفلت اور سستی کی وجہ سے مطعون کرنے کی بجائے "فاروق" اور "نور" جیسے غیر ہر دلعزیز پرچوں کے مالکوں کو ہی یہ نصیحت کر دیتے۔ کہ...

"طائر ابابیل" کی شرارت

ہمیں یہ سُنکر سخت دُکھ ہوا ہے۔ کہ حیدر آباد (سندھ) کے ہفتہ وار اسلامی اخبار "طائر ابابیل" نے نہایت ہی غیر مہذب مذاق کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے اکتوبر کے پرچہ جات میں ایک نہایت ہی دل آزار نظم شائع کر کے رشی دیانند کی شان میں سخت ہی نازیبا اور غیر مہذب الفاظ لکھ کر اپنے باطن کا شرمناک ثبوت دیا ہے۔ شر انگیز نظم کا عنوان ہے "بونی چیکر کا دلچسپ فوٹو" سندھ کے مٹھی بھر آریہ سماجیوں نے اس شر انگیز نظم کے خلاف اپنی مقامی حکومت کی بھی توجہ دلائی ہے۔ ہمیں وشواس رکھنا چاہیئے۔ کہ حکومت بمبئی سندھی آریہ سماجیوں کے مذہبی جذبات کا تحفظ کرتی ہوئی اس گندہ دہن اسلامی اخبار کے منہ میں لگام دیگی۔ تاکہ آیندہ وہ اپنے شرمناک رویہ سے تائب ہو کر رواداری کا سبق سیکھنے کی ضرورت محسوس کرے ::

نئے نبی

قادیان ضلع گورداسپور کے کلجگی نبی مرزا غلام احمد صاحب اپنے رسالہ "ضرورت الامام" میں فرماتے ہیں۔ کہ :-

"پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا۔ کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا۔ اور نابالغ بچے نبوت کریں گے۔ اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے" صہ ماصہ

اگر مرزا قادیانی کا مذکورہ ارشاد درست ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ہمارے مرزائی دوست میاں احمد نور کابلی میاں فضل احمد ساکن چنگا بیاں۔ میاں عبداللہ تیماپوری و میاں غلام محمد صاحب لاہوری کی نبوت پر ایمان نہیں لاتے۔ حالانکہ ان نبیوں کا بقول مرزا غلام احمد قادیانی یہ دعویٰ ہے۔ کہ وہ اس نورانیت کے انتشار کا شیریں ثمر ہیں۔ جس کی داغ بیل قادیان شریف میں مرزا غلام قادر کے چھوٹے "میسترہ بھائی" مرزا غلام احمد نے ڈالی تھی ::

مرزائیوں کا فرار

مولانا ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان دیر سے ہر دو مرزائی صنف یعنی لاہوری و قادیانی کو یہ چیلنج دے رہے ہیں۔ کہ آؤ میرے ساتھ آخری فیصلہ کے موضوع پر بحث کر لو۔ لاہوری مرزائی تو مولانا کو یہ جواب دیتے ہیں۔ کہ آپ پہلے دوسرے مسائل پر بحث کریں۔ بعد میں اس مسئلہ پر بحث ہوگی۔

ادھر قادیان کے خلیفۃ المسیح صاحب کہتے ہیں۔ کہ ہمارے جالی میں دن بدن زیادہ پیر پھنس رہے ہیں۔ اس لئے ہمیں پہلے دُکانداری چلانے دو پھر پیچھے آپ سے مناظرہ کر لیں گے۔ سُنتے ہیں ایک دفعہ قادیان کے میر قاسم ایڈیٹر "فاروق" کو لدھیانہ میں جوش آ گیا تھا۔ اور اُس نے مولانا صاحب سے پنجہ گرم کیا۔ اور آخر کار تین سو روپیہ دے کر چھٹکارا پایا۔ مولانا ثناء اللہ کے سامنے ہر دو مرزائی طبقات کا یہ فرار صاف بتلاتا ہے۔ کہ دال میں کچھ کچھ کالا کالا ہے ::

نبی کا انجمن سے اخراج

لاہوری مرزائی اندھا دھند مرزا غلام احمد قادیانی کو تو مجدد وقت اور مسیح موعود مان لیں گے لیکن جب ان لوگوں کے نبی ماننے کا وقت آتا ہے۔ جن کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ جس روحانی پرکاش کا آنجہانی مرزا صاحب نے انتشار کیا تھا۔ اس سے ہم پرچاوت ہو کر نبوت پر فائز ہو رہے ہیں۔ تو اُن کے ساتھ صُلح جو لاہوری مرزائیوں کی طرف سے جو سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ اُس کا نمونہ ذیل میں دیا جاتا ہے :-

حال ہی میں شیخ غلام محمد صاحب نے ملہم ربانی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اُن کا یہ دعویٰ کرنا ہی تھا کہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کی جنرل کونسل نے ذیل کا ریزولیوشن پاس کیا :-

جنرل کونسل کا محولہ ریزولیوشن ۲۰۲ مورخہ ۲۵ اپریل سنہ ۱۹۳۱ء حسب ذیل ہے :-

"شیخ غلام محمد کی تحریرات و اشتہارات ملاحظہ میں آئے۔ اُن کی بنا پر مجلس ہذا کی رائے میں شیخ غلام محمد مذکور احمدیہ انجمن اسلام کا ممبر نہیں رہا۔ لہذا اس کو جنرل کونسل کی ممبری سے علیحدہ کیا جاتا ہے" ::

اس ریزولیوشن کی بناء پر ہم لاہوری مرزائیوں سے یہ پُوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ اگر شیخ صاحب محض ملہم ربانی ہونے کا دعویٰ کرنے سے اخراج کے مستحق ہیں۔ تو پھر آنجہانی مرزا غلام احمد توہین انبیاء کے جرم کے ارتکاب کے لیے کیوں دائرہ اسلام سے خارج ہونے کے سزاوار نہیں ؟

مذہبی دُکانداری

مرزا غلام احمد قادیان میں اس لئے نمودار نہیں ہوا تھا۔ کہ اسلام کی کوئی خدمت کرے۔ یا مسلمانوں کے اندر اسلامیت کی حقیقی رُوح پھونکے بلکہ اس کا ظہور اس لئے ہوا۔ کہ مسلمانوں کی جیبیں خالی کرا سکے۔ اور قادیان میں شاہی دسترخوان بچھانے کے قابل ہو سکے۔ چنانچہ مرزا صاحب کے ایک پکے حواری مولانا مولوی شیر علی صاحب اپنے ایک لیکچر میں فرماتے ہیں :-

"گویا قرآن مجید سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح موعود کا کام چندہ لینا ہے"

("الفضل" - ۲۲ نومبر سنہ ۱۹۳۳ء)

یہ چندہ لینا بھی بڑا ذو معنی فقرہ ہے۔ چنانچہ اس چندہ لینے کی عادت کا مرزا صاحب اپنی زندگی میں یہ ترجمہ کیا کرتے تھے ؎

میں تھا غریب بے کس و گمنام بے خبر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف تو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
ایک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

("ریویو آف ریلیجنز" بابت جنوری ۱۹۳۴ء۔ صفحہ ۲۵) ::

اپنی اس مذہبی دُوکانداری کا اقبال ایک اور جگہ مرزا آنجہانی نے یُوں کیا ہے :-

"لفاظات الموائد کان اکلی - وصرت الیوم مطعام الاھالی

یعنی اے لوگو ایک وقت وہ تھا۔ کہ دسترخوان کے بچے ہوئے ٹکڑے مجھے ملتے تھے۔ مگر اب یہ حالت ہے۔ کہ سینکڑوں خاندانوں کو خدا تعالےٰ میرے ذریعہ رزق دے رہا ہے"۔

("الفضل" - ۱۳ دسمبر سنہ ۱۹۳۳ء)

کہاں ضلع سیالکوٹ کی پندرہ روپیہ کی ناظری۔ اور کہاں شاہانہ دسترخوان کی ہمرسانی کے لئے ساز باز ؟ دوستو! کیا یہ کامیاب دُکانداری نہیں ؟

رشتہ داروں کی موت پر فخر

مرزائی کہتے ہیں۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی مجازی نبی تھے۔ رسُول تھے۔ مجدد وقت تھے۔ مسیح موعود تھے۔ کرشن رُدر گوپال تھے۔ یہ تھے اور وہ تھے۔ لیکن لُطف یہ ہے۔ کہ آپ اپنے رشتہ داروں کے لئے سخت زحمت ثابت ہوئے۔ اور غضب کا مقام ہے۔ کہ زحمت ثابت ہونے کے ساتھ ہی اس پر فخر بھی کرتے تھے۔ مولانا مولوی شیر علی صاحب نے قادیان میں ایک دفعہ لیکچر دیتے ہوئے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں ان گدی نشینوں کے متعلق حسن ظن رکھتا ہوں۔ جو میرے دعوے سے پہلے فوت ہو گئے۔ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے اُن کو میرے انکار سے بچا لیا۔ ...... اس طرح آپ فرماتے تھے میرے والد اور میرے بڑے بھائی پر بھی اللہ تعالیٰ نے رحم کیا۔ وہ میرے دعوے سے پہلے فوت ہو گئے۔

ان میں سے میں ایک کا بیٹا اور دوسرے کا چھوٹا بھائی تھا۔ اور شاید اس حجاب کی وجہ سے مجھے قبول نہ کر سکتے" ::

("الفضل" - ۲۲ نومبر سنہ ۱۹۳۳ء)

اگر باپ اور بڑے بھائی کا گزر جانا ہی مرزا صاحب کے خیال میں اللہ تعالیٰ کا رحم ہو سکتا ہے۔ تو ہم پوچھتے ہیں۔ کہ اگر خدا مرزا صاحب کے خاندان پر ظلم کرتا۔ تو اس کے سوائے اور کیا کر سکتا تھا۔ شرم کا مقام ہے۔ مرزا صاحب کا والد گزر جاتا ہے۔ پرورش کرنے والا بڑا بھائی غلام قادر گزر جاتا ہے۔ اور خاندان کا ہی خواہ مرزا غلام احمد اُسے اللہ تعالیٰ کا رحم تصور کر رہا ہے۔ ہماری تو ایشور سے یہی پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس رحم سے باقی دُنیا کو مُعاف رکھے ::

غلط بیان

حال ہی میں وزیر ہند نے ہاؤس آف کامنز میں ایک بیان کے دوران میں کہا ہے۔ کہ ہندو کمیونل آوارڈ کے خلاف نہیں ہیں۔ ہم حیران ہیں۔ وزیر ہند نے یہ الفاظ کس بناء پر کہے ہیں۔ اگر اُن کا قیاس ایسا ہے۔ تو ہم یہ کہنے کے لئے مجبور ہیں۔ کہ یہ قیاس نہ صرف سخت غلط بلکہ واقعات کے خلاف ہے۔ ہندوستان کا کوئی بھی ہندو خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ اس قومیت کش آوارڈ کو ایک منٹ کے لئے تسلیم نہیں کر سکتا۔ وزیر ہند کے لئے یہ مناسب تھا۔ کہ وہ ہاؤس آف کامنز میں اس قسم کا غلط بیان دینے سے پہلے اپنی ذمہ داری کا خیال کر لیتے۔ اور پھر کچھ کہتے۔ انہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ نہ صرف ہندو مہاسبھا بلکہ کانگریس بھی کمیونل آوارڈ کو کسی حالت میں جائز نہیں سمجھتی ::

کلجگی وکاس

رادھا سوامی فرقہ بھی بے سر و پا دعویٰ کرنے کے لئے بدنام ہے۔ افسوس تو یہ ہے۔ کہ اس فرقہ کی طرف سے بعض ایسی بے تکی ہانکی جاتی ہیں کہ ایک معقول پسند انسان حیران رہ جاتا ہے۔ کہ اس فرقہ کی تحقیقات کا انجام کیا ہوگا۔ اور کہاں ہوگا؟ ۸ جنوری کے "پریم پرچارک" کے صفحہ ۳ پر ذیل کی سطور خاص طور پر مطالعہ کے لائق ہیں:-

"آغاز میں لوگ پتھروں کی پُوجا کرتے تھے۔ اُن کی آشیرواد حاصل کرتے تھے۔ اُن کی خوشنودی حاصل کرتے تھے۔ پھر دیوتاؤں کی پرستش کرنے لگے۔ بیکنٹھ کی تمنا کرنے لگے۔ پھر وہ زمانہ آیا۔ جب ان کے اندر سچے مالک کی پرستش کا شعور پیدا ہوا" ::

مگر "پریم پرچارک" کے سمپادک مہودے اپنے

آریہ جگت

آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔ پی کا چناؤ

برندابن۔ اب کی بار آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کے پرہدادھیویشن میں جو کہ برندابن میں گورُوکل کے مہوتسو پر منعقد ہوا۔ پرتی ندھیوں نے خوب دلچسپی لی۔ اس دفعہ ادھیکاریوں میں بہت سی تبدیلیاں بھی ہوئیں۔ بابو پورن چندجی ایڈوکیٹ کی جگہ پنڈت بابو رام ایم۔ اے ادھیاپک پریاگ وشو ودیالیہ پردھان چنے گئے۔ آپ سنسکرت کے پرسدھ ودوان ہیں۔ بابو واسدیو شنکرجی مہتا پوروومنتری رہے۔ آریہ متر اور آریہ دھرم سبھا سکریس کے ادھشٹاتا کے پد پر بابو شو بہاری رام جی نرواچت ہوئے۔ انترنگ سبھا میں بھی بہت سے نئے سدسیہ آگئے ہیں۔ آیندہ کے لئے یہ نشچے ہوا ہے کہ پرہدادھیویشن گورُوکل کے ساتھ نہ ہو کر بھنّن بھنّن استھانوں پر منعقد ہوا کریگا۔

گورُوکل برندابن کا ۲۹ واں جلسہ

گورُوکل وشو ودیالیہ برندابن (متھرا) کا ۲۹ واں سالانہ جلسہ ۲۵ دسمبر سے ۲۸ دسمبر ۱۹۳۳ء کی رات تک بڑی دھوم دھام سے منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر شری نارائن سوامی۔ سوامی سرودانند۔ سوامی کیولانند۔ مسٹر سیتارام پردھان یو۔ پی کونسل۔ آچاریہ رام دیو۔ پروفیسر اندر۔ پنڈت گنگا پرشاد چیف جج ٹیہری گڑھوال۔ اور پنڈت نرویوشاستری تشریف لائے۔

اس موقعہ پر ذیل کے سمیلن ہوئے:۔

وِدیا پریشد کے دو اجلاس منعقد ہوئے۔ علاوہ ازیں مہلا سمیلن۔ آیوروید سمیلن۔ دلت ادّھار سمیلن۔ کوی سمیلن۔ سنگیت سمیلن اور سرودھرم سمیلن کے اجلاس بھی ہوئے۔ برہمچاریوں نے اپنے ویایام کے درشیہ دکھلاکر گورُوکل پریمیوں کو آنندت کیا۔ بابو پورن چندجی سابق پردھان یو۔ پی سبھانے دھن کے لئے اپیل کی۔ اور جنتا نے اس کا ہاردک سواگت کیا۔

آریہ سماجوں کے منتریوں سے پرارتھنا

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کا ماسک مکھ پتر "سارودیشک" اب اُتم روپ سے پرسدھ دوارہ پرکاشت ہو رہا ہے۔ اس میں دھارمک۔ سماجک تتھا سدّھانتک لیکھوں کے اتیرکت دیش ودیش تتھا آریہ سماج کے پرچار سمبندھی پرگتیوں کا اُلیکھ بھی رہتا ہے۔ ابھیشٹ ہے کہ سب آریہ سماجوں کو اس پتر کا گراہک بن کر اپنی شرومنی سارودیشک سبھا سے سمبندھ سمپرک میں رہنے کا پریتن کرنا چاہئے۔ اس کا وارشک مولیہ صرف دو روپیہ ہے۔ آریہ سماجوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ منی آرڈر دوارہ چندہ بھیج کر اپنا نام گراہک سنکھیا میں لکھالیں۔

(منتری سارودیشک سبھا دہلی)

بخشی سوہن لال چل بسے

یہ خبر بڑے افسوس سے سُنی جائیگی۔ کہ آریہ سوراجیہ سبھا کے پرسدھ نیتا رائے بہادر بخشی سوہن لال جی اس اسار سنسار سے چل بسے ہیں۔ آپ نے ۱۹۰۵ء کے بھونچال کانگڑہ میں مصیبت زدگان کی کافی مدد کی تھی۔ گو بخشی صاحب کی عمر کافی تھی۔ لیکن باوجود بڑھاپے کے ان کی ہمت نوجوانوں کی سی تھی۔ آپ آج کل وزیر اعظم برطانیہ کے کمیونل آوارڈ کے خلاف ایجیٹیشن میں خاص حصہ لے رہے تھے۔ آپ پولیٹیکل میدان میں بھی قدم پھونک پھونک کر رکھتے تھے۔ ہمیں اس بھاری صدمہ میں آپ کے سپتر بخشی شیر سنگھ جی سب جج اور دیگر لواحقین سے گہری ہمدردی ہے۔ ہماری پرارتھنا ہے۔ کہ ایشور بخشی جی کی آتما کو سدگتی پراپت کرائیں۔ اور ان کے پریوار کو شانتی پردان کریں۔

۲۰۰ سے زائد ہنتوں کا جاتی پروش

اس سمے مدراس پرانت میں پانچ تنخواہ دار اور دو آنریری پرچارک کام کر رہے ہیں۔ یہ سجن ضلع گنٹور۔ ضلع کرشنا اور شہر مدراس میں کام کر رہے ہیں۔ تین ماہ کے اندر ان کی کوششوں سے آندھرا اور مدراس میں ۷۵ اور ۱۲۵ عیسائیوں کا جاتی پرویش سنسکار ہو چکا ہے۔ ۱۲ کے قریب مسلمان بھی شدھ ہوئے ہیں۔

(کیشو دیو گیانی از مدراس)

عیسائی لڑکی کی شدھی کا شاخسانہ

مدراس پرانت میں سترہ سال کی ایک عیسائی لڑکی شدھ ہو کر ایک ہندو سے بیاہی گئی۔ اندھرا دلیش کے مشنری نے کرسچن میرج ایکٹ کے ماتحت دعویٰ دائر کر دیا۔ مدراس اور اناآباد کے فیصلوں کے انوسار مجرم سیشن سپرد ہوئے۔ اس سے اچھوتوں میں کافی سنسنی پھیلی۔ آریہ سماجیوں نے بھی ایک اعلےٰ وکیل مقرر کیا۔ اور ملزموں کو ضمانت پر رہا کرایا۔ سیشن کورٹ میں دو پیشیاں ہوئیں۔ تیسری پیشی پر عدالت نے قرار دیا۔ کہ چونکہ لڑکی نے وواہ سے پہلے اعلانیہ ہندو دھرم قبول کیا تھا۔ اور ہندو پروہت دوارہ ہندو ودھی سے ہی اس کا وواہ ہوا تھا۔ اس لئے سیکشن ۱۰ ۸ کا اس پر اطلاق نہیں ہوتا۔

(کیشو دیو گیانی از مدراس)

شدھی سبھا کے تنازعہ کا تتمہ

دہلی۔ ۲۲ دسمبر۔ سیٹھ جگل کشورجی کے فیصلہ کے باوجود ابھی تک رائے صاحب گنگارام اور اُن کے ساتھی شدھی سبھا کا چارج دینے میں آنا کانی کر رہے ہیں۔ اور اس پر اپنا قبضہ رکھنے کے لئے ان کی طرف سے ہر قسم کی افسوسناک کارروائیاں کی جا رہی ہیں۔ ناظرین کو معلوم ہے۔ کہ پچھلے دنوں عدالت نے حکم جاری کر دیا تھا۔ کہ نئے ادھیکاریوں کو چارج دلا دیا جائے۔ اور شدھی سبھا کی ملکیتی چیزوں پر ان کا قبضہ کرا دیا جائے۔ جب اس کے حکم کی تعمیل کرانے کی غرض سے عدالت کا اہلمد گیا۔ تو دفتر کے ایک حصہ کو یہ ظاہر کر کے کہ وہ رائے صاحب کا پرائیویٹ مکان ہے۔ اس پر عدالت کا قفل نہیں لگنے دیا گیا۔ اور پریس کا ایک حصہ جس میں تین مشینیں تھیں۔ محفوظ کر لیا گیا۔ اس کے بعد عدالت میں چند قانونی باتیں نکال کر ایک شخص لکھنمی نارائن سے جو سبھا کا اُپدیشک تھا۔ درخواست دلوا دی گئی۔ کہ سیٹھ جگل کشور جی کا اوارڈ بے ضابطہ ہے۔ اس پر عملدرآمد نہ ہونے دیا جائے۔ اور اس امر کا انجکشن لایا گیا۔ کہ تا فیصلہ عدالت نئے ادھیکاری اجراء کی تعمیل نہ کرا سکیں۔ اس لئے مسٹر ٹیک چند سب جج کی عدالت میں ۱۹ دسمبر کی تاریخ مقرر ہوئی تھی۔ یہ درخواست ہنوز زیر سماعت ہے۔ لیکن عدالت نے جہاں تک سیٹھ جگل کشور جی کے فیصلہ پر عملدرآمد کا تعلق ہے۔ اپنا انجکشن منسوخ کر دیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ نئے ادھیکاریوں نے پہلے حکم کے مطابق اجراء کی مزید کارروائی کرائی۔ لیکن اس دوران میں رائے صاحب گنگارام نے شدھی سبھا کے پریس کی مشینوں کو کھلوا کر پرزوں کو دو قلیوں کے ٹوکروں پر لدوا دیا۔ تاکہ انہیں کسی دوسری جگہ منتقل کر لیں۔ اور اپنا قبضہ رکھ سکیں۔ مگر انہیں اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ شدھی سبھا کے ادھیکاری پہلے سے خبردار تھے۔ اس لئے انہوں نے جونہی وہ قلیوں پر مشین لاد کر چلنے لگے۔ فوراً پنڈت گوری شنکرجی سکرٹری سبھا کو اطلاع کر دی جو ایک فوٹو گرافر کو لے کر اسی وقت موقع پر پہنچ گئے۔ رائے صاحب کے خاص آدمی جو قلیوں کے ساتھ تھے۔ بھاگ گئے۔ مگر ٹوکروں والے قلیوں اور مشینوں کا فوٹو لے لیا گیا۔ پھر کیا تھا۔ وہ قلی وہیں پر سامان چھوڑ کر چلے گئے۔ اس اثناء میں عدالت سے حکم بھی آگیا۔ اور وہ مشینوں کے پرزے نئے ادھیکاریوں کے قبضہ میں دے دیئے گئے۔ ابھی تک دفتر کے بہت سے رجسٹر وغیرہ رائے صاحب گنگارام کے قبضہ میں ہی ہیں۔

(خاص نامہ نگار)

ریویو

"آریہ مسافر"

"آریہ مسافر" شہید اکبر پنڈت لیکھرام کی یادگار اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا آرگن ہے۔ جو پہلے ماہوار چھپتا تھا۔ اب ہفتہ وار اخبار کی صورت میں میدان میں آگیا ہے۔ اس کا پہلا پرچہ ہمارے سامنے ہے۔ اس میں آریہ سماج سمبندھی مسائل پر نہایت متانت سے بحث کی گئی ہے۔ نکتہ چینی میں سنجیدگی کو مدِ نظر رکھا گیا ہے۔ مضامین نہایت بلند پایہ ہیں۔ جن پیچیدہ مسائل پر اس خوبی سے بحث کی گئی ہے۔ کہ انہیں آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔ لکھائی چھپائی نہایت عمدہ ہے۔ اخبار کے ایڈیٹر مہاشہ چرنجی لال جی پریم ہیں۔ ہمیں اُمید ہے۔ کہ اس پرچہ کا مستقبل شاندار ہوگا۔ اور یہ اخبار آریہ سماج کے سدھانتوں کے پرچار کا ایک زبردست ذریعہ ثابت ہوگا۔

ریویو

"آریہ ڈائری"

آریہ ڈائری ۱۹۳۴ء پرکاشک مہاشہ راجپال اینڈ سنز۔ آریہ پستکالیہ لاہور۔ قیمت صرف تاریخیں اور دنوں وغیرہ کے نام ہی نہیں دیئے گئے۔ بلکہ اس میں اور بھی کئی خوبیاں ہیں۔ آریہ سماج کے متعلق کئی مفید باتیں دی گئی ہیں۔ آریوں کے نتیہ کرم اور آریہ سماج کے سدھانتوں وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور آریہ سماج کی سنستھاؤں۔ گورُوکلوں۔ کالجوں اور سکولوں وغیرہ کا بھی درج کیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی آریہ سماج کے اتہاس میں جو اہم واقعات رونما ہوئے ہیں۔ ان کا بھی ذکر ہے گویا ڈائری بھی ہے۔ اور ڈائرکٹری بھی۔ ڈائری کے پچھلے صفحوں میں منو مہاراج کے بتلائے ہوئے دس لکشن اور یم نیم بھی دیئے گئے ہیں۔ بادام وغیرہ ادویات کے متعلق جو باتیں ہیں۔ وہ نہایت دلچسپ ہیں۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود قیمت صرف ۸ آنے ہے۔

اسلامی جگت پر ایک سرسری نظر

مصر کی مشہور خاتون جرنلسٹ اور شاعر مس حسینہ جودی نے آل انڈیا ویمن کانفرنس کلکتہ میں اسلامی پردہ کی خرابیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

"اگرچہ بالائی مصر کی عیسائی اور مسلمان عورتیں اپنی ملکہ کی طرح پردہ کا اہتمام کرتی ہیں۔ تاہم عام طور پر پردہ بڑی سرعت سے قصۂ ماضی ہوتا جا رہا ہے ——— سب سے پہلے جہالت کا پردہ ہٹانا چاہئے اور پھر پردہ از خود ہٹ جائے گا۔ کیونکہ یہ ایک غیر فطری چیز ہے" :·

ممکن ہے پردہ کے متعلق مذکورہ خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مس صاحبہ کو لمبی ڈاڑھی والے ملّاؤں کا خیال نہ آیا ہو۔ جو کہ اس حق میں ہیں کہ خواہ عورتیں تپ دق سے مر جائیں۔ ان کو پردہ کے اندر ہی ہر رنگ گھٹ گھٹ کر بنا رہنا چاہئے۔ اور کبھی بُرقع کو طلاق نہ دینا چاہئے۔ لیکن ہم مس صاحبہ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ اگر مصر نے بھی ٹرکی کی طرح برقع کو خیرباد کہہ دیا۔ تو وہ دن دور نہیں۔ کہ باقی اسلامی ممالک سے یہ غیر فطری بدعت دور ہو جائے۔ اور بڑی سرعت سے قصۂ ماضی بن جائے :·

سر محمد یعقوب نے لنڈن سے واپس آتے ہوئے اپنے قیام مصر کے دوران میں ہندوؤں کے خلاف یہ شکایت کی۔ کہ "ہندو اس قدر متعصب ہیں۔ کہ اگر کسی مسلمان سے مصافحہ کر لیں۔ تو اپنے مذہب کی رو سے مجبور ہو جاتے ہیں۔ کہ فوراً نہائیں۔ یا کم از کم ہاتھ دھو لیں۔ کیونکہ ان کے خیال میں مسلمان کا ہاتھ ناپاک ہوتا ہے" ممکن ہے سر محمد یعقوب کے ساتھ ایسا ناخوش گوار واقعہ کسی قدامت پسند ہندو کی طرف سے عمل میں آیا ہو۔ لیکن ہم ویدک دھرمی ان کو وشواس دلاتے ہیں۔ کہ اگر وہ کبھی آریہ سماج میں تشریف لا کر اپنے پرانے باطل خیالات سے پرائشچت کر لیں۔ تو ہم ان کو ہر قسم کے مجلسی حقوق دینے کے لئے تیار ہیں :·

"اہلحدیث" لکھتا ہے "یہ مسئلہ متفقہ ہے۔ کہ خاوند اپنی بیوی پر حاکم (بادشاہ) اور بیوی اپنے خاوند کی محکوم (رعیت) ہے۔" ممکن ہے اسلام کی رو سے خاوند کو جہاں چار عورتیں ایک ساتھ کرنے کی اجازت ہے۔ ایسا ہی حال ہو۔ لیکن جہاں تک ویدک دھرمیوں کا تعلق ہے۔ ہمارے ہاں عورت کو وہی درجہ حاصل ہے۔ جو مائی حوا کو حضرت آدم کے ہاں حاصل تھا۔ ہمارے ہاں نہ عورتوں کے لئے غلامی روا ہے۔ اور نہ مردوں کے لئے حکومت۔ بلکہ اس کے خلاف ہم ہر دو کو بہترین ساتھی اور رفیق حیات تصور کرتے ہیں :·

"پیغام صلح" اپنے ۳ر جنوری ۱۹۳۴ء کے پرچہ میں گریہ زاری کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ:-

"آج کل احمدیت کے خلاف زبردست طوفانِ مخالفت برپا ہے۔ مولویوں کے علاوہ اخبار نویسوں اور سیاسی لوگوں کی ایک جماعت بھی میدانِ مخالفت میں آ گئی ہے۔ لاہور اس کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ جلسوں جلوسوں اور ہنگاموں کے علاوہ تین روزنامے ہماری مخالفت کے لئے وقف ہیں" :·

ہم "پیغام صلح" والوں کو تشفی دلاتے ہوئے یہ یقین دلانا چاہتے ہیں۔ کہ ان کی گریہ زاری بے سود ہے۔ اگر ان کے آنجہانی مجدد صاحب "بد ذات فرقۂ مولویاں" کی جہارنی نہ رٹتے۔ اور قصر حسین کو اپنے گریبان میں نہ ڈالتے۔ تو ہمارے مرزائی دوستوں کو یہ روز بد دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ خیر اب بھی کچھ نہیں بگڑا۔ وہ اپنے غلط عقائد سے توبہ کر لیں۔ اور دیکھیں۔ کہ ان کو گریہ زاری کی ضرورت پھر پیش نہیں آتی :·

غیر مرزائی مسلمانوں کا رونا رونے کے بعد "پیغام صلح" اپنے سوتیلے بھائی بند قادیانی مرزائیوں کا رونا یوں روتا ہے:-

"برادران یوسف یعنی قادیانی اصحاب کی مہربانیاں اس کے علاوہ ہیں۔ ان حالات میں مادی ساز و سامان پر بھروسہ رکھنے والے لوگوں کو یقین تھا۔ کہ امسال جلسہ ضرور ناکام ہوگا۔ بعض قادیانیوں نے بہ اہتمام تشویشناک افواہیں پھیلائیں۔ اور خوب جی بھر کر جدت طرازیاں کیں" :·

"پیغام صلح" کو برادران یوسف کی شکایت کی ضرورت نہیں۔ وہ خوب جانتا ہے۔ کہ قادیانی مرزائیوں کو یہ عادت ورثہ میں ملی ہوئی ہے۔ اگر بڑے مرزا صاحب خود جعلی حدیثیں گھڑ سکتے تھے۔ تو اب قادیانی مرزائی ان سے اگر دو ہاتھ آگے نہ جائیں۔ تو اور کیا کریں؟

اپنے سالانہ جلسہ کی مختصر روئداد نقل کرتے ہوئے "پیغام صلح" لکھتا ہے۔ کہ:-

"پنڈت ٹھاکر دت شرما وید نمائندہ آریہ سماج گوروکل پارٹی نے صاف الفاظ میں اقرار فرمایا۔ کہ ہماری الہامی کتاب یعنی وید میں اس کے متعلق کوئی تعلیم نہیں۔ کہ ہم دوسرے مذاہب سے کیا سلوک کریں" :·

"پیغام صلح" والوں کو پنڈت ٹھاکر دت جی کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں۔ وہ اگر محمدی بیگم کا مرزا صاحب سے آسمان پر نکاح پڑھانے والے سے ہی تسلی کر لیتے۔ کہ وید مقدس کا جب الہام ہوا۔ اس وقت نہ توریت کا نشان تھا۔ نہ زبور کا وجود۔ اور نہ بائیبل اور قرآن کا ذکر۔ اس لئے ان مردم پرست مذاہب سے سلوک کے کیا معنی؟ ہاں! وید مقدس میں نسلِ انسانی سے پوری اپدیش اور دانی کا برتاؤ کرنے کا ذکر موجود ہے۔ اور اس ذکر کی موجودگی میں کسی اور سلوک کی تخصیص کرنی سخت بے معنی ہے :·

مرزا غلام احمد صاحب بڑے مزے کے آدمی تھے بڑھاپے میں جب آپ کو خضاب لگانے کا چسکہ ہو گیا۔ تو آپ نے محمدی بیگم نامی چھوکری پر آسمانی نکاح کے ڈورے ڈالنے شروع کئے۔ وہ غریب تو آخر کار مرزا سلطان احمد سکنہ پٹی ضلع لاہور کے حرم میں داخل ہو گئی۔ لیکن اس تنگ دور میں مرزا صاحب کی تمام امیدوں پر پانی پھیرنے والی ان کے گھر کی ہی دو عورتیں تھیں۔ ایک تو تائی صاحبہ اور دوسری آپ کی بہو عزت بی بی۔ تائی صاحبہ تو بیعت کئے بغیر چلتی بنیں۔ اب آپ کی بہو کا حال سنئے۔

لیجئے کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے۔ "الفضل" اپنی ۷ر جنوری کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ:-

"محترمہ عزت بی بی صاحبہ اہلیہ مرزا فضل احمد صاحب برادرِ اصغر جناب مرزا سلطان احمد صاحب سلسلۂ احمدیہ میں داخل ہو گئی ہیں۔ مرزا صاحب مرحوم کے خاندان میں سے صرف یہی ایک خاتون باقی تھیں" :·

محترمہ عزت بی بی کے مرزائیت میں داخل ہونے پر ہم مرزائیوں کو مبارک باد دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ بیگم صاحبہ ہی تھیں۔ جن کے والدین کو آنجہانی مرزا غلام احمد نے یہ دھمکی دی تھی۔ کہ "اگر تم نے محمدی بیگم کا نکاح میرے ساتھ نہ کیا۔ تو میں عزت بی بی کو اپنے بیٹے سے طلاق دلوا دوں گا"۔ ہم بیگم صاحبہ کو بھی ساتھ ہی مبارک باد دیتے ہیں۔ کہ اس نے اپنے سسر کی زندگی میں ہی ان مجنونانہ دھمکیوں کو خاطر میں نہ لا کر اس کے مرنے کے بعد توبہ کر لی۔ اور بہشتی مقبرہ کی ایک طرح لاج رکھ لی :·

مرزائی پکے لوٹو ہیں۔ وہ ہر ایسے شخص کی توہین کے درپے رہتے ہیں۔ جو کہ ان کی ہاں میں ہاں نہ ملائے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ ملک کے مسلمہ لیڈروں کی بدنامی کرنے سے بھی توبہ نہیں کرتے۔ مرزائیوں کے موجودہ امام صاحب بڑے فخر سے فرماتے ہیں:-

"اگر ہندو مسلمانوں میں ہمارے ذریعہ اتحاد پیدا ہو جائے۔ تو وہ لیڈر جن کی لیڈری کی بنیاد ہندو مسلمانوں کے تفرقہ پر قائم ہے۔ ان کے پاس کچھ نہ رہے گا۔ اور وہ اپنی لیڈری کو برقرار نہ رکھ سکیں گے" :·

("الفضل" - ۷ر جنوری ۱۹۳۴ء)

عجیب بات ہے۔ مرزائی خود ہی ہندوؤں اور مسلمانوں کے اندر تفرقہ پھیلاتے ہیں۔ اور پھر بچے بننے کے لئے الزام دوسروں پر تھوپ دیتے ہیں اور خاص کر ان لیڈروں پر جن کی قربانیاں ان سے بدرجہا زیادہ قیمتی ہیں۔ اور جن کی خاکِ پا کو بھی وہ چھو نہیں سکتے :·

مرزائی لاہوری ہوں یا قادیانی۔ سب ایک ہی چٹے کے بٹے ہیں۔ حال ہی میں لاہوری مرزائیوں کے امیر صاحب مولانا محمد علی نے اپنے مخالفوں کے پراپیگنڈہ کی تاب نہ لا کر انجمن کی صدارت سے استعفا داخل کر دیا۔ اور مرزا یعقوب بیگ .... نائب میر مجلس کو قائم مقام صدر نامزد کر دیا۔ لیکن چونکہ یہ استعفیٰ حقیقی نہ تھا۔ اس لئے آپ نے اسے واپس لے لیا :·

عجیب معاملہ ہے۔ مخالف اپنا پراپیگنڈہ ترک کرنے کا عہد نہیں کرتے۔ لاہوری پیشوا امیر صاحب حسب عادت اعتماد کا ووٹ پاس کر دیتے ہیں۔ امیر صاحب نہ آؤ دیکھتے ہیں نہ تاؤ۔ جھٹ استعفا واپس لے لیتے ہیں۔ اگر مولانا صاحب نے استعفا واپس ہی لے لینا تھا۔ تو پھر اسے دینے کی کیا ضرورت تھی۔ اس سے تو یہ بہتر تھا کہ استعفا دیا ہی نہ جاتا۔ اور انجمن سے علیحدگی کی ڈونڈی پیٹی ہی نہ جاتی :·

آریہ مہا ودیالیہ گروکل ضلع میرٹھ میں نئے ودیارتھیوں کا داخلہ سالانہ جلسہ پر ہوگا۔ جو کہ ۲۳-۲۴-۲۵ر فروری کو منایا جائے گا۔ یہاں پنجاب اور کاشی دونو جگہ کی سنسکرت کی آخری پریکشاؤں کی پڑھائی تک پربندھ ہے۔ فیس کچھ نہیں ہے۔ بھوجن

سمواد ۔۔۔۔۔ کالم

ذیل میں وُہ پرشن درج کئے جاتے ہیں۔ جو شری راجندر پال جی آریہ سبھا سد کوٹ سبزل۔ لالہ جگ لال جی گپتا آریہ سیوک جیند منڈی اور شری گنیش دت جی آریہ سیوک جام پور نے ارسال کئے ہیں۔ اور ساتھ ہی ان کے وُہ اتر درج کئے جاتے ہیں۔ جو شری یت سوامی سوتنتر انند جی مہاراج آچاریہ ویانند اُپدیشک ودیالیہ۔ گورودت بھون لاہور نے دئیے ہیں ❖ (ایڈیٹر)

۱۔ راجندر پال جی آریہ سبھا سد کوٹ سبزل

پرشن ۱/۱ ستیارتھ پرکاش اردو اشاعت کے چوتھے سمولاس صفحہ ۱۴۲ پر لکھا ہوا ہے۔ کہ زرد رنگ والی ادھک رنگ مرد سے زیادہ لمبی چوڑی یا زیادہ طاقتور۔ بیمار۔ وُہ جس کے جسم پر بالکل بال نہ ہوں۔ بہت بالوں والی۔ بکواس کرنے والی۔ اور بھوری آنکھ والی عورت سے ہرگز شادی نہ کرنی چاہیئے۔

اور بھگوان منوجی مہاراج کی منوسمرتی سے حوالہ دیکر سوامی جی نیچے لکھتے ہیں۔ کہ اکھشن یونی اشونی بھرنی۔ روہنی۔ دیہتی۔ ریونی بائی وغیرہ ستاروں کے نام۔ تلیا۔ گیندا وغیرہ بودوں کے نام۔ گنگا وغیرہ ندی کے نام۔ چانڈالی وغیرہ نیچ نام۔ ہمالیہ پاربتی وغیرہ پہاڑوں کے نام۔ کوکلا وغیرہ پرندوں کے نام ناگی وغیرہ سانپ کے نام۔ مادھو داسی وغیرہ خدمتگاروں کے نام۔ بھیم کماری چنڈکا بائی وغیرہ ڈراؤنے نام والی لڑکیوں کے ساتھ شادی نہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ نام خراب اور دیگر اشیاء کے بھی ہیں۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ مہرشی دیانند جی مہاراج نے کیوں لڑکیوں کے عیوب اور خراب نام کا ستیارتھ پرکاش میں ورنن کیا ہے۔ اور ان کے لئے شادی کرنا ممنوع فرمایا ہے۔ مگر ایسے عیوب اور ایسے نام مردوں کے بھی ہوتے ہیں۔ اُن کے ساتھ شادی نہ کرنے کے متعلق کیوں نہیں لکھا؟ نیز اگر ان عیوب والی اور خراب نام والی استریوں سے کوئی شخص شادی نہ کرے۔ تو کیا وُہ استریاں عمر بھر کنواری رہ سکیں گی؟ یہ ناممکن ہے۔ کہ ساری سدا چار سے عمر بھر کنواری رہ سکیں۔ جب نہ رہ سکیں گی۔ تو ویبھچار ہوگا۔ اور دیگر مت والے اس سے فائدہ اُٹھائیں گے۔ براہِ نوازش اس مضمون پر روشنی ڈال کر کرتارتھ کریں ❖

اُتر ۱/۱ اس روگ والی کُل میں شادی ہونے سے آگے کو اولاد روگی ہوتی ہے۔ اس لئے منع ہے اس میں مرد اور عورت دونو کا دھیان رکھنا چاہیئے۔ اگر مرد کی کُل میں یہ روگ ہو۔ تو اس میں بھی شادی نہ ہو ❖

ایسے نام والی عورت سے شادی نہ ہو۔ اسی طرح بُرے نام والے آدمی سے بھی نہ ہو۔ لیکن یہ نام بدل کر شادی ہو سکتی ہے۔ نام سے تو ماں باپ کی عقل کا بھی پتہ لگتا ہے۔ یہ باتیں وچار کر بھی شادی کریں۔ برہمچاری یا برہمچارنی زبردستی نہیں بنائے جاتے ہیں۔ اگر وُہ نہ رہ سکیں گے۔ تو سوسائٹی کوئی اُپائے سوچ کر بنا لے گی ❖

پرشن ۲/۱ سوامی جی مہاراج نے چوتھے سمولاس میں درشایا ہے۔ کہ براہمن کھشتری ورن میں اکھشت یونی عورت اور اکھشت وِریہ مرد (جن کی مجامعت ہو چکی ہو) کا پُنر بواہ نہ ہونا چاہیئے پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ایسے پُنر بواہوں کا آریہ سماج کی ویدی سے پرچار ہو رہا ہے؟ کرپا کر کے وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالیں ❖

اُتر ۲/۱ سوامی جی نے دوجوں کو اکھشت اوستھا میں بھی دُوسری شادی کرنا لکھا ہے۔ اور سرا ایک کو رِنوگامی ہونا اس سے بھی زیادہ صاف لکھا ہے۔ اب لوگ نوگامی نہیں ہیں۔ اس لئے نیوگ کے نہ ہونے سے دُوسری شادی کروا دی جاتی ہے ❖

۲۔ جگ لال جی گپتا آریہ سیوک۔ جیند منڈی

پرشن ۱/۲ چاروں آشرموں میں سب سے بڑا آشرم کون سا ہے؟ اگر گرہست آشرم بڑا ہے۔ تو کیا اس کے اندر رہتا ہوا کوئی منشیہ پُورے طور پر کاریہ متعلقہ کرم و دھرم کر سکتا ہے۔ جبکہ ایک ہی گھر میں مختلف خیالات کے منشیہ ہوں۔ اس حالت میں اگر کر سکتا ہے۔ تو کس طرح اور کیسے؟ اس صورت میں جو دقتیں محسوس ہوں۔ اُن کا کیا پربندھ ہو سکتا ہے؟

اُتر ۱/۲ جس آشرم میں ہو۔ اُس کے کام پُورے پُورے کرنے چاہئیں۔ یہی کافی ہے ❖

پرشن ۲/۲ بھاشا اور اُردو جاننے والے کے لئے وُہ کون سی عام فہم پستکیں ہیں۔ جن کے سوادھیائے سے دھارمک لابھ ہو سکتا ہے؟

اُتر ۲/۲ ستیارتھ پرکاش اور اور جو کچھ وُہ پڑھ سکے ❖

پرشن ۳/۲ ہون اوّل تو روزانہ ہونا اچھا ہے۔ ورنہ سپتاہک ہون تو بہت ہی ضروری ہے۔ اور اگر ہون کسی وقت کسی خاص وجہ سے نہ ہو سکے۔ تو سگندھت دھوپ اگنی میں ڈالنا اچھا ہے یا نہیں اگر نہیں۔ تو کیوں؟

اُتر ۳/۲ اگر کوئی روزانہ نہ کر سکے۔ تو جتنا کر سکتا ہے۔ اُتنا ہی کرے ❖

پرشن ۴/۲ میرا حافظہ بہت کمزور ہے۔ جس سے یادداشت کا مادہ کم ہو گیا ہے۔ اور عموماً سر درد رہتا ہے۔ اس کا کچھ اُپائے ہو سکتا ہے؟ اگر ہو سکتا ہے۔ تو کیا؟

اُتر ۴/۲ کسی وید یا ڈاکٹر سے دریافت کریں ❖

۳۔ شری گنیش دت جی آریہ سیوک جام پور

(اُپنشد کا مُکتی بابت لوٹنا، سمولاس ستیارتھ پرکاش)

پرشن ۱/۳ کیا مُکتی کی حالت میں آنند کی کمی بیشی ہوتی ہے۔ کیونکہ رشی دیانند نے لکھا ہے۔ کہ جتنا جتنا گیان ادھک ہوتا ہے۔ اُتنا اُتنا آنند ادھک ہوتا ہے۔" اس فقرے سے پایا جاتا ہے کہ گیان کے مطابق آنند کا فرق مانا ہے۔ یا سب مُکت آتماؤں کو ایک جیسا آنند ملتا ہے۔ کیونکہ ایشور خود ایک رس ہے۔ اور سب جیو مُکت ہیں۔ یکساں سلوک ہونا چاہیئے۔ اور رشی کے اس واکیہ کا مطلب بھی سمجھانا ہوگا ❖

اُتر ۱/۳ مُکتی کی اوستھا میں آنند سب کو یکساں ہی ہوتا ہے ❖

پرشن ۲/۳ مُکتی کی اوستھا میں ویاس کے پِتا بادرائن رشی سوکھشم شریر کا ابھاو مانتے ہیں۔ اور جیمنی آچاریہ بھاو مانتے ہیں۔ ایسا ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے۔ رشی دیانند جی بھاو مانتے ہیں یا ابھاو اس کا صاف طور پر پتہ نہیں لگتا۔ لہٰذا بتلایا جائے۔ کہ رشی کن کے ساتھ اتفاق رکھتے ہیں آخر ایک ہی بات مانی ہوگی۔ بھاو یا ابھاو ❖

اُتر ۲/۳ سوامی جی اس سے اگلے سوتر کو جو ویاس جی کا مت ہے۔ مانتے ہیں ❖

پرشن ۳/۳ پراچین پستکوں میں ملتا ہے کہ مُکتی سے لَوٹ کر واپس آنا نہیں ہوتا۔ جیسا کہ چھاندوگیہ اُپنشد میں درج ہے:۔

"न च पुनरावर्तते न च पुनरावर्तते"

پھر واپس آنا نہیں ہوتا۔ پھر واپس آنا نہیں ہوتا ❖ اور گیتا میں لکھا ہے:۔

"यद्गत्वा निवर्तन्ते तद्धाम परमं मम"

جس ستھان پر جا کر واپس نہیں لوٹتے۔ وُہ میرا (ایشور کا) پرم دھام ہے ❖

صرف رشی دیانند نے ہی دعویٰ کیا ہے۔ کہ جیو واپس آتا ہے۔ جب ایسی بات ہے تو کیسے مان لیا جائے۔ کہ باقی سارے آچاریوں کی رائے غلط ہے۔ صرف دیانند ہی سچائی پر ہیں؟

اُتر ۳/۳ न च पुनरावर्तते کے ساتھ (यावदायुषम्) بھی ہے۔ اور اس اُپنشد میں इमं मानवमावर्तं नावर्तन्ते بھی ہے۔ جس کے معنی ہیں اس کلپ میں نہیں آتا ہے۔ نہ آنے کے معنی یہی ہیں۔ کہ اس کلپ میں نہیں آتا ہے۔ کہ ہمیشہ نہیں آتا ہے۔

پرشن ۴/۳ پانچویں سمولاس میں لکھا ہے۔ کہ "مُکتی روپ اکھنڈ آنند کا دینے والا سنیاس دھرم ہے"۔ یہاں رشی دیانند خود ہی اس مُکتی کے آنند کو اکھنڈ (نہ ناش ہونے والا) تحریر فرماتے ہیں پھر اپنے لکھے ہوئے کے برخلاف "ناش ہونے والا" مانتے ہیں۔ اس کی سنگتی کیسے لگائی جائے؟

اُتر ۴/۳ اکھنڈ آنند کے ارتھ بھی یہی ہوں گے۔ اس حالت میں جب تک رہتا ہے ❖

پرشن ۵/۳ مُکت آتما جب ایک بار ۔۔۔ کر کے مُکتی حاصل کر لیتا ہے۔ تب آنند سوروپ پرماتما کا سنگ کرنے پر اسے کون سی آپتی آ پڑتی ہے۔ تو اگیانی بن کر وہاں سے نکلنا ہی پڑے۔ ۔۔۔ نکلنے کی خود ہی اچھیا کرے۔ عجیب سمیا ہے۔

اُتر ۵/۳ موکش گیان و کرم دونو کا پھل ہے۔ اور پھل انت ہے۔ جو ایسا ہوتا ہے۔ وہ نتیہ نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے واپس آتا ہے ❖

پرشن ۶/۳ اگر بفرضِ محال مان لیا جائے۔ کہ ۔۔۔ واپس آتا ہے۔ تو کون سی یونی میں؟ اگر انسانی کی ۔۔۔ بتلائی جائے۔ تو یہ آتما یونی کن کرموں کے پھل رُوپ میں ملتی ہے۔ جبکہ مُکتی میں جانے سے پہلے سب کرموں کا پھل بھوگ ساتھا۔ اگر بغیر کرموں کے یُونہی انسانی جنم مل جاتا ہے۔ تو اس کی وُہ نتیہ نہیں رہتی۔ اور کرم انوسار پھل ملتا ہے۔" کا سدھانت نشٹ ہوتا ہے۔ اگر کہا جائے۔ کہ وُہ آدمی سرشٹی میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور انہیں ماتا کے گربھ واس کا کشٹ نہیں سہنا پڑتا۔ تو بھی اعتراض قائم ہے۔ کیونکہ سرشٹی میں انسانوں کے علاوہ پشو پکھشی بھی تو پیدا ہوتے ہیں۔ جو گربھ واس کا کشٹ نہیں بھوگتا پڑتا خصوصیت ہی کیا رہی؟

اُتر ۶/۳ موکش اوستھا میں کرموں کا ابھاو نہیں ہوتا ہے۔ جو کرم شیش رہ جاتے ہیں۔ انہی کے ۔۔۔

آریہ سماج کی اُونتی کا پرشن

(لیکھک شری کرشن دیو کپیل از نیروبی - برٹش ایسٹ افریقہ)

دیانند نروان اردھ شتابدی آئی - اور گزر گئی۔ لیکن
یہ سوال بنا رہا۔ کہ آریہ سماج ترقی کر رہا ہے یا تنزل
ہو رہا ہے۔ چنانچہ آریہ سماج لاہور کے وارشک اُتسو
پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اور سے پنجاب کے
آریہ سماجوں کی ایک کانفرنس اسی وشے پر وچار
کرنے کے لئے بلائی گئی - اس کانفرنس کی تجاویز
اور فیصلوں کی اطلاعات ہم پرواسی آریہ سماجیوں کو
تا حال موصول نہیں ہوئی ہیں - پرنتو ان کی پرتیکشا
نہ کرتے ہوئے اسی وشے کے سمبندھ میں جو وچار
میرے من میں اُٹھ رہے ہیں - انہیں آریہ جگت کے
سنمکھ رکھنے کی اجازت چاہتا ہوں ؛

اس اُونتی کا ارتھ

میں اُن لوگوں میں سے ہوں - جو یہ مانتے ہیں کہ
ویدک دھرم کے سدھانت پھیل رہے ہیں - اور
اس کی شکشا کو لوگ مان رہے ہیں - رشی دیانند
دوارہ پرتی پادت ویدک دھرم کے سامنے باطل
پرستی اور توہمات اُڑ رہے ہیں - بھارت ہی نہیں
بلکہ انیہ دیشوں کے وچارکوں - پنڈتوں اور سمجھدار
پُرشوں کے دماغوں پر دیانند کے وچاروں کی چھاپ
لگ رہی ہے -

یہ سب کچھ مانتے ہوئے بھی میرے لئے یہ کہنا
کٹھن ہے - کہ آریہ سماج ترقی کر رہا ہے - دوسرے
شبدوں میں میں یوں کہہ سکتا ہوں - کہ آریہ سماج
کی وہ تعلیم جس کے لئے آریہ سماج کی ستھاپنا کی گئی
تھی - پھیل رہی ہے - پرنتو جس جماعت یا سنگھ
کو آریہ سماج کے نام سے پکارا جاتا ہے - اس کے
سمبندھ میں دوسرے ہی نہیں - بلکہ خود آریہ سماجی
نراش اور نراُتساہ ہیں - اس کے نام میں وہ شکتی
اور وہ کشش نہیں - اس کے لئے وہ پیار اور شردھا
نہیں - اس کی وہ شان نہیں - وہ ہنگامی نہیں -
وہ شہرت نہیں - اور اس کا وہ جادو اور پربھاؤ
نہیں رہا - جو اسے اس کے جیون کال کے پہلے
دنوں میں نصیب تھا -

میں مانتا ہوں - کہ آریہ سماج کے پرتی نراشا کے
بھاؤوں کا رکھنا اور پرگٹ کرنا اس کے لئے ہانی کارک
ہے - اس سے نراشا کے بادل اور بھی گھنے ہو جاتے
ہیں - اور آریہ سماج کے شبھ نام اور کام کو دھکا لگتا
ہے - لیکن آریہ سماج کی ورتمان سستی پر وچار کرنا
آوشیک پرتیت ہوتا ہے ؛

اُپروکت سستی کا کارن

اب پرشن یہ ہے - کہ اُپروکت سستی کا کارن کیا
ہے ؟ اس کا مکھیہ کارن ہے آریہ سماج میں آریہ
سماج کے لئے سوچنے والوں - آریہ سماج کے لئے
کام کرنے والوں - اور آریہ سماج کے لئے زندہ رہنے
اور اسی کے لئے مرنے والوں کی کمی - "گورودت"
آریہ سماج کے لئے جیتا تھا - اور اسی کے لئے مرا - اور
آریہ سماج کو چار چاند لگ گیا - شہید دھرم لیکھرام
آریہ سماج پر نچھاور ہوا - اور آریہ سماج میں جان
ڈال گیا - شردھانند آریہ سماج پر قربان ہوا - اور
آریہ سماج کی دھاک بندھ گیا - ہے کوئی آریہ
جگت کے اندر گورودت، لیکھرام اتھوا شردھانند ؟
آج تو آریہ سماج کے سنچالک وہ ہیں - جو فرصت کا
وقت آریہ سماج کو دینے میں شان لیڈری سمجھتے ہیں
آج آریہ سماج وکیلوں - بیرسٹروں - اخباروں کے
ایڈیٹروں - ڈاکٹروں - کالجوں کے پروفیسروں اور
سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں - تاجروں اور سرکاری
عہدیداروں کے ہاتھ میں رہا ہے - اپنے وقت اور
دماغ کا زیادہ تر حصہ اپنے نج کے کاموں میں لگا
کر آریہ سماج کی سیوا کے بھاری بوجھ کو اُٹھانے
کی شکتی کس کے کندھوں پر ہو سکتی ہے ؟

ایسے نیتا تو کانفرنسوں کے پردھان پدوں کو
سوشوبھت کر سکتے ہیں - اخباروں کے لئے دلچسپ
اور پُرمعنی مضامین لکھ سکتے ہیں - پرستاووں کی
جھڑی بھی لگا سکتے ہیں - [illegible] کر رشتی کے
سنتریوں اور امنتریوں پر نکتہ چینی کر سکتے ہیں -
سٹیج پر کھڑے ہو کر ایک شکتی کا پرچے دے سکتے
ہیں - سبھاؤں اور انسٹی ٹیوشنوں کی انتظامیہ
کمیٹیوں کے سدسیہ بن سکتے ہیں - اور یہ سب کچھ
کر لینے کے بعد اپنے اپنے نجی دھندوں میں مگن
ہو کر پیٹ پوجا اور دھن اُپارجن کے کاریہ میں مست
ہو کر سمجھ لیتے ہیں - کہ آریہ سماج کھڑا ہے - تو انہی
کے سہارے ؛

ایسے نیتاؤں کا پربھاؤ

"دیانند کے شِشیو اُٹھو - دیانند کا تپ ورت نگاہ
دیکھو - اسی تپ اور تیاگ کو دھارن کر کے میدان
میں کود پڑو - دیانند کے کام کو آگے لے جاؤ - اس
کے مشن کو پھیلاؤ - اور اس کاریہ میں اپنا سروسو
سواہا کر دو - تبھی تم دیانند کے سچے شِشیہ کہلانے
کے ادھیکاری ہو سکتے ہو"

جب ایسی کوئی اپیل اُپروکت پرکار کے نیتا بھاؤوں
میں سے کسی ایک کی اور سے پرکاشت ہوتی ہے
تو یقیناً پڑھنے والے اسے پڑھ کر نراشا اور گھرنا کے
ساتھ ایک طرف رکھ دیتے ہیں - لاکھوں کی
سمپتی کے مالک کیول سٹیج اور کرسی کو زینت
بخشنے والے لیڈروں کی اپیل پر کون دھیان دیگا ؟
اور پھر انہیں دوسروں سے ایسی اپیل کرنے کا کیا
حق ہے ؟ یہ میری سمجھ میں اب تک نہیں آیا - اپیل
کر سکتا تھا قربانی مجسم شہید مہر لیکھرام - تیاگ و
تپسیا کا سندیش دے سکنے کی سامرتھ تھی تو
اب شردھانند میں جو خود تیاگ و تپسیا کا
نمونہ تھا - آج آریہ سماج روپی گاڑی چل رہی ہے

ہے - تو انہی ویروں کے پرتاپ سے - اور ان چند
ایک تیاگی سیوکوں کے بل سے جو آج بھی آریہ
سماج میں پائے جاتے ہیں - اور جن کی زندگی کا ہر
لمحہ آریہ سماج کے ارپن ہو چکا ہے -

انڈین نیشنل کانگرس کی مثال ہمارے سامنے ہے
جب تک یہ سنستھا ججوں - بیرسٹروں - وکیلوں -
سرکاری عہدیداروں - ایڈیٹروں اور بڑے بڑے
تاجروں کے ہاتھ میں رہی - اپنا دیش ویاپی
پربھاؤ نہ ڈال سکی - جب تیاگ مورتی تلک اور
گاندھی سریکھے مہان پُرشوں کا نیترتو اسے پراپت
ہوا - اس کی کایا پلٹ گئی - اور اس کا پرچار سات
سمندر پار تک جا پہنچا - کانگرس کے اُدّیشیہ کے
لئے ہی جینے اور مرنے والوں نے اسے چار دانگ
عالم میں وکھیات کر دیا - اور اس کا پھل یہ ہوا - کہ
چترنجن داس اور موتی لال نہرو جیسے لاکھوں میں
کھیلنے والے امیر طبع رئیس فقیری بانا پہن کر مادر
وطن کی خدمت کے لئے میدان میں نکل آئے -
شردھانند کی طرح ایک گاندھی کی انگلی کا اشارہ
جو کر سکتا تھا - وہ محض آرام کرسی کے پابیٹھنوں
کی سامرتھ سے باہر تھا - بعینہ یہ اوستھا آریہ سماج
کی ہے - آریہ سماج کو ان لیڈروں سے کوئی آشا نہ
رکھنی چاہیئے - جو آریہ سماج کو صرف فرصت کا
مشغلہ بنانا چاہتے ہیں - اتھوا جو آریہ سماج کے
پرتی بھکتی اور سیوا کی سچی بھاونا رکھتے ہوئے
بھی اس کے لئے تیاگ کرتے ہیں - اسی کا ہو رہتے
ہیں اپنے آپ کو سمرپت کر چکے ہیں - آریہ سماج پھلے گا
اور پھولے گا تو انہی دلیر اور دیوانے سیوکوں کی
بدولت جو اپنے جیون کو اسی کی سیوا میں لگا چکے ہیں -

ایسے سیوک ملیں کیسے ؟

آریہ سماج کی ترقی کی رفتار کو بڑھانے کے لئے
اتھوا اس کی شتھلتا کو دور کرنے کے لئے آج اسے
ایسے ہی جیون بھرتی سیوکوں کی آوشیکتا ہے -
اس کے لئے بدھ کے بھکشوؤں کی طرح تیاگی
پرچارک اور سیوک نہ مل سکیں - تو آریہ سماج کے
ذمہ وار لیڈروں کو ایسے پربندھ کرنے ہوں گے -
جن سے سیوکوں کی ایک فوج آریہ سماج کے کام
میں لگ جائے - آج مہاتما بدھ کا زمانہ نہیں -
پرستھتی اور کی اور ہو گئی ہے - اور ستھتی کے
انوسار ہی تدابیر سوچنی ہوں گی - اگر لیکھرام -
گورودت اور شردھانند سے ویر تیاگیوں کا بھاؤ
ہے - تو نراش ہو کر بیٹھ رہنے کی بجائے ایسے
سیوکوں کا ایک دَل تیار کرنے کی تدابیر سوچنی
چاہیئے - جو آریہ سماج کے کاریہ کو اپنے جیون کا
انگ بنالیں ؛

اس کے لئے ضروری نہیں - کہ سب چموپتی اور
رام دیو ہی ہوں - پنڈت چموپتی - آچاریہ رام دیو
شری نارائن سوامی اور پنڈت ایودھیا پرشاد
سریکھے تیاگی اور ودوان اپنے اپنے مرکزوں میں
کام کرتے رہیں - لیکن سروسادھارن میں آریہ
سماج کو وستر ت کرنے کے لئے تو بے شمار ایسے
کاریہ کرتا کام دے سکتے ہیں - جن کے ہردیہ میں
آریہ سماج کا بھکت اور پریم ہو - وہ اپنی سیوا سے
لوگوں کے ہردیوں کو جیت لیں - دماغوں کو نہیں -
دھرم دماغ کی نہیں - ہردیہ کی وستو ہے - اپنی
بے غرضانہ سیوا سے سروسادھارن میں آریہ سماج
کے پرتی شردھا اور بھکتی پیدا کرنے کا کاریہ تو ان
لیکچروں اور بھاشنوں سے بھی ادھک کٹھن کا
کام ہے - جن کے رچنے اور تیار کرنے میں وشیش
دماغی قابلیت کی ضرورت پڑتی ہے - اور جن کی
قدر و قیمت سادھارن جنتا نہیں لگا سکتی -

آریہ سماج کا کام چند ایک ......
(Intellectuals) کے ہاتھ میں نہیں
رہنے دیا جانا چاہیئے - اسے وستر ت کر کے ایسے
سیوکوں کو بھی سونپ دینا چاہیئے - جو ہزاروں
پرکار کے ایسے کاریہ سروسادھارن میں کر سکتے
ہیں - جن کے پربھاؤ سے آریہ سماج کی اور ان کو
آکرشت کیا جا سکے - اور سچ پوچھو - تو یہی پرچار
کا اصلی مارگ ہے -

پس آریہ سماج کی پرتیندھی سبھا کو ایک ایسا
"پرچار سنگھ" بنانے کے لئے سکیم تیار
کرانی چاہیئے - جس کے انوسار کاریہ کرتاؤں اور
پرچارکوں کی ایک خاص تعداد کو ان کے جیون
نرواہ سے نشچنت کر کے آریہ سماج سے پرچار کاریہ
میں لگایا جا سکے - اور پھل سوروپ ہم یہ دیکھ
سکیں - کہ آریہ سماج کا سیوک نگر نگر اور گرام گرام
میں گھوم رہا ہے - اور آریہ سماج کے شبھ نام اور
کام کی دھوم سبھی چاروں طرف مچ رہی ہے -
جب یہ ہوگا - تو اُنتی کا دِرشیہ پھر سے ہماری آنکھوں
کے سامنے ہوگا ؛

دیو اسُر سنگرام کی ویاکھیا

ہم منتری جی لبھو رام جی منتری آریہ سماج لدھیانہ نواسی کے مشکور ہیں۔ جنہوں نے ہمیں وہ ایڈریس جو پھا تما منشی رام جی نے بکم اگست سنہ ۱۹۰۹ء کو آریہ سماج کسولی میں دیا تھا۔ "پرکاش" کے پاٹھکوں کے لابھ کے لئے بھیجا ہے ؞ (ایڈیٹر)

دیو اسُر سنگرام

ہم اس سنسار میں پرکاش اور اندھکار کا یدھ دیکھتے ہیں۔ نہ کیول ہمارے شاستروں میں بھی پر نتو سب جگہ پر النکار روپ میں ورنن کیا گیا ہے۔ کہ دیو اسُر سنگرام ہوتا رہتا ہے۔ جس وقت پرانوں کی کہانیوں یا مسلمانوں کی حدیثوں کے اندر ہم اس دیو اسُر سنگرام کا ذکر پڑھتے ہیں۔ تو خیال ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے کیوں ایسا لکھا؟ مگر یہ سب النکار روپ سے کہی ہوئی باتیں سمجھ کر ایک قسم کی اسمجھوسی پرتیت ہوتی ہیں۔ کہنے والے کا مطلب درحقیقت کچھ اور ہی ہوتا ہے۔

جس طرح سے کہ آج کل اخباروں میں آربند گھوش نے جو کہا تھا۔ مجھ کو کرشن بھی جیل میں نظر آتا ہے جیل میں کرشن نے مجھے یہ کہا تھا۔ لوگوں کو خیال ہو گیا ہوگا۔ کہ سچ مچ کرشن نے آربند گھوش سے گفتگو کی ہوگی۔ مگر اب جو انہوں نے اس کا مطلب کھولا ہے۔ تو صاف ہو گیا۔ کہ یہ آتن کا کتھن کیول النکار روپ سے تھا ؞

اسی طرح ہم اس گھٹنا کو دیکھتے ہیں۔ کہ اکثر پرش ایک چیز کو النکار سے ورنن کرتے ہیں۔ اور مورکھ الٹا سمجھ لیتے ہیں۔ سب جگہ جہاں دیو اسُر سنگرام لکھا ہے وہاں دیو کے ساتھ پرکاش اور اسُر کے ساتھ اندھکار کا خیال وابستہ ہے۔ اور در اصل دیو اسُر سنگرام پرکاش اور اندھکار کی لڑائی ہے۔ ذرا اوپر بادلوں کو دیکھو۔ کہ کس طرح اندھکار اور پرکاش میں یدھ ہو رہا ہے کبھی بادل سوریہ کو آورن کر لیتے ہیں۔ مگر جونہی سوریہ نکلتا ہے سب اندھکار ناش ہو جاتا ہے۔ اور سب کچھ جیسے کا تیسا نظر آتا ہے ؞

روحانی سوریہ

بادلوں سے سوریہ کے چھپ جانے سے سمہ وستو کا سوروپ صاف نہیں دکھائی دیتا۔ پرنتو سوریہ کے پرکاش ہونے پر بھی یدی آنکھیں نہ ہوں۔ تو کسی بھی وستو کو ہم نہیں دیکھ سکتے۔ اس لئے جس شکتی نے سورج کو رچا ہے اسی شکتی نے چکشو بھی پردان کی ہیں۔ تاکہ ہم ان کے ذریعہ پرکاش میں وستوؤں کا اصلی سوروپ دیکھ سکیں۔ جس طرح سے ہم آنکھوں سے رنگوں کی تمیز کرتے ہیں۔ اسیطرح سے اندریوں سے گیان پراپت ہوتے ہیں۔ تو جانے سپرش کرتے ہیں کانوں سے شبدوں کا گیان ہوتا ہے۔ جسطرح سے ایک شخص نے دوسرے ایک چیخ کی آواز سنی۔ اور اُس کے پاس سے ایک شخص نے اوسان کھا گرتا ہوا نکلا۔ اس نے اگرچہ موقع وقوعہ نہیں دیکھا مگر گیان سے کہتا ہے۔ کہ فلاں جگہ قتل ہو گیا۔ اسیطرح ریاضی کے مسئلے جو موٹی نظر سے کچھ معلوم نہیں ہوتے۔ پرنتو گیان سے سب حل ہو جاتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہمارے اندر ایک اور آنکھ ہے۔ جو ان باہر کی آنکھوں سے نرالی ہے جسطرح سے مادی آنکھوں کے لئے مادی سوریہ کی ضرورت ہے۔ اسیطرح روحانی آنکھوں کے لئے روحانی سوریہ کی ضرورت ہے ؞

اودّیا اور ودّیا

ذرا غور سے دیکھو ہم کیا ہیں۔ ہم در اصل روحانی اور مادی ہیں۔ مگر افسوس کہ ہماری زندگی مادی خوشی اور مادی گیان حاصل کرنے میں ہی گزرتی ہے جتنے کام ہم کرتے ہیں سب مادی آنکھوں سے ہی کرتے ہیں۔ اور سب کا موں کا تعلق بیرونی آنکھوں سے ہی ہو رہا ہے۔ راج کو بچانے کیوں ہیں؟ صرف مادی سکھ کے لئے۔ اندریوں کی سنتشٹی کی خاطر ہمیں شریر رکھنے کا خیال ہوتا ہے۔ یہ شریر کیا ہے؟ ایک خول ہے جسطرح سے کسی آدمی کو کپڑے کے اندر ڈھانپ دیا جائے۔ تو وہ کپڑا آدمی نہیں ہے اسیطرح یہ شریر ہمارا خول ہے۔ اور اندریاں گو لک ہیں جسطرح سے کپڑے کو جلا دینے سے منشیہ کو داہ نہیں لگتا۔ اسیطرح جب منشیہ مر جاتا ہے تو سب اندریاں موجود ہوتی ہیں۔ مگر حرکت نہیں کرتیں ہم اس شریر کو آگ لگا دیتے ہیں۔ مگر آتما پر اس کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ اسیطرح جیون میں ہم نے اکیانتا سے شریر کو بھی آتما مان رکھا ہے۔ مگر موت پر معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ شریر آتما نہ تھا منشیہ کرموں کے وش سے یہ شریر ہمیشہ دھارن کرتا رہتا ہے۔ اور اُس وقت تک دھارن کرتا رہتا ہے۔ جبتک کرموں کا ناش نہیں ہوتا۔ اپنشد کہتی ہے "کھی لئے چدا سیہ کرمانی" جگت میں جتنا مان۔ ہانی۔ عزت اور بے عزتی کا خیال آتا ہے وہ بھی سب شریر کے ساتھ ہے۔ شریر کو آتما سمجھنے سے ہی ہم مان اور ہانی سمجھ رہے ہیں۔ اور رات دن ہم شریر کے ہی پالنے میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ ناش نہ ہو۔ کیوں؟ اس سب کا کارن کیا؟ اودّیا ؞

برہمچریہ کا پالن

جسطرح سوریہ نہ ہونے سے اندھیرے میں کھمبا کر چیز پر پڑتا ہو امنشیہ دکھائی دیتا ہے۔ اسیطرح اودّیا نے ہم کو بہکایا ہوا ہے۔ اودّیا کہاں سے پیدا ہوتی ہے؟ اودّیا کیا ہے؟ یہ سب سنسکار ہیں۔ جو ہر ایک کے اندر سُبن سے رہتے ہیں۔ اودّیا سے ہی بدمعاشی پیدا ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ جملہ مختصر ہے۔ تو بھی بیان کرنا ضروری ہے۔ والدین کی غلطی سے بچوں کی پرورش باقاعدہ کرنے کے طریقوں سے ناواقف ہونے کے کارن ۷ برس کے بچوں میں وہ دیکھا ہے جس کی سنبھاونا بھی نہیں ہو سکتی۔ اور جبکہ ان میں ویریہ اتپتی بھی نہیں ہوتا۔ انکی خوراک از قسم چاولے مرچ۔ گوشت وغیرہ ہونے سے ان میں یہ بدعادتیں پڑ گئی ہیں۔ اور در اصل امیری اسی کا نام ہی اصل ہے۔ کہ کچھ نہ کریں نے کار رہیں اور بیکاری ہی بدمعاشیاں پیدا کرتی ہے۔ لہٰذا ہر شخص کو کوئی نہ کوئی نیک کام اپنے سامنے ہر وقت رکھنا چاہیئے۔ اودّیا کے لکشن کیا ہیں؟ پہلا دکھ کو سکھ جاننا۔ مثال کے طور پر وِدوانوں کے خیالات کو لو۔ ۵۰ برس پہلے ڈاکٹروں کا یہ خیال تھا۔ کہ جو بال برہمچاری رہتے ہیں۔ انکی ہمت بگڑ جاتی ہے۔ اور نہ ضرور ان کو استری سمبندھ کرنا چاہیئے۔ مگر اب یہ خیال رد ہو گیا ہے۔ کیونکہ بڑے بڑے عالم یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ برہمچریہ سے ہمت بڑھتی ہے۔ اور وہ ویریہ جسم میں سرایت کر جاتا ہے۔ اور دماغ کی نشو و نما کے کام آتا ہے۔ وشیہ بھوگ کو ہم نے سکھ سمجھ لیا ہے۔ اور تیاگ کو جس میں سکھ ہے۔ ہم دکھ مانتے ہیں ؞

آتما کی حقیقت

ہم ناپاک کو پاک اور پاک کو ناپاک خیال کر رہے ہیں آتما کو اناتما اور اناتما کو آتما مان رہے ہیں۔ نتیہ کو انتیہ اور انتیہ کو نتیہ مان رہے ہیں۔ موت کا ڈر سب سے بڑا کلیش ہے۔ اسی خیال سے ہم میں راگ اور دویش پیدا ہوتا ہے۔ کسی کو تندرست اور کسی کو بیمار کرنے لگ جاتے ہیں۔ پر اگر ہم یہ جان لیں کہ ہم شریر نہیں ہیں۔ ہم کو کوئی مار نہیں سکتا۔ تو راگ دویش کی جڑ کٹ جاتی ہے۔ اگر ہم یہ جان لیں کہ ہم آتما ہیں۔ تو کیا ہوگا۔ آتما ہے چیتن۔ آتما ہے سدیو رہنے والا۔ آتما ہے امرت پتر۔ پھر کیا ہوگا۔ ہم ہمیشہ انصاف کو دیکھیں گے۔ شریر تو جاہے

چُنے ہوئے پھول

(سنگرہ کرتا شری گنیش دت جی آریہ سیوک۔ جام پور)

۱۔ سچے سیوک کے اندر یہ صفات ضروری رہتی ہیں :۔

(۱) وہ اپنے آپ کو کبھی بڑا نہیں مانتا (۲) سب کی سیوا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے (۳) سیوا کر کے ارمان نہیں کرتا (۴) سیوا کر کے احسان نہیں کرتا (۵) سیوا کر کے سکھی ہوتا ہے (۶) سیوا کر کے اس کا عوضانہ نہیں چاہتا ؞

۲۔ راگ۔ دویش اور بھئے یہ تینوں بندھن کے سبب بھی ہیں۔ اور مکتی کے بھی۔ اگر یہ جگت میں ہوں تو بندھن کے سبب ہیں۔ اور اگر بھگوان میں ہوں۔ تو بلاشبہ مکتی کے ؞

۳۔ تموگن اور رجوگن میں پورا سکھ نہیں ہے۔ پوری شانتی تو ستوگن میں ہی ہے۔ اس لیے ستوگن کو بڑھانا چاہیئے ؞

۴۔ یہ درست ہے۔ کہ بھگتی پربھو کرپا سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اس میں صرف اپنا پرشارتھ کام نہیں دیتا۔ مگر ایشور کرپا بھی تبھی ہوتی ہے۔ جبکہ ہم پربھو کی طرف چلیں۔ بنا اس کی طرف چلے کرپا کے حقدار کیسے بن جائیں؟

۵۔ معاف نہ کر سکنے والے انسان سے سہن شیل اچھا ہے۔ اور غصہ سے خالی انسان سے کھشما کر دینے والا اتم ہے ؞

۶۔ خواہشات کی زیادتی سے کاموں کی کثرت۔ اور کاموں کی مصروفیت سے واسناؤں کی ترقی ہو جاتی ہے۔ ان دونوں کی زیادتی ہونے کے سبب سے انسان کے بندھن نہیں چھوٹتے۔

۷۔ دیوتاؤں۔ منتروں اور رشیوں کے قرضوں سے بہت آدمی سبکدوش ہو گئے۔ مگر سنسار کے بندھن سے کوئی ورلا ہی نکل سکتا ہے ؞

۸۔ کسی بھی انسان کی بات سننے سے پہلے اُس کے متعلق اپنی رائے قائم نہ کرنا بھی اپنے قسم کی ایک عجیب سیوا ہے ؞

۹۔ جو لوگ یہ سوچتے ہیں۔ کہ وہ کسی بھی طرح کی سیوا کرنے کے لائق نہیں ہیں معلوم ہوتا ہے۔ وہ درختوں اور جانوروں کو بھول جاتے ہیں۔ لطف یہ کہ جن لوگوں کو سیوا کرنے کی فرصت نہیں ملتی۔ وہ ہی لوگ دوسروں سے خدمت لینے میں بہت سا وقت لے لیتے ہیں۔ حیرانی ؞

۱۰۔ اگر ہم کہیں کے ادھیکاری بنائے گئے ہیں۔ تو خیال رہے۔ کہ اختیار کی وجہ سے ہماری خوشامد کرنے والے تو بہتیرے مل جائیں گے۔ لیکن لوگوں کا پریم ہم اپنے ست گنوں کے ذریعہ ہی حاصل کر سکتے ہیں ؞

ورن ستھاپنا

(لیکھک مہاشہ گورچرنداس آریہ از نیروبی مشرقی افریقہ)

میں نے "پرکاش" کا گت "رشی دیانند انک" جو کہ ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ء کو نکلا تھا۔ پڑھا۔ اس میں بہت سے لیکھوں میں ورن ویوستھا پر بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ میں اس وشے پر گورڈھ درشٹی ڈالی جائے۔ یعنی اس بات کی کھوج کی جائے۔ کہ جاتی وشیشنوں کا پریوگ کون لوگ زیادہ کرتے ہیں۔ تو پتہ لگے گا۔ کہ آریہ سماجی "پرکاش" کے اُکت انک میں بھی کچھ لیکھکوں کے نام ان جاتیہ وشیشنوں سے سسجت پائے جاتے ہیں۔ "پرکاش" کا حوالہ میں اس لئے دیتا ہوں۔ کہ جب میں اس بات پر اپنے ایک متر سے وارتالاپ کر رہا تھا۔ تو اُنہوں نے مجھے یہی کہا۔ کہ ہمارے اخباران میں بھی تو بہت سے آریہ سماجیوں نے ان جاتیہ چہنوں سے پرتھک نہیں کئے ہیں۔ اس کے اتیرکت آریہ سماج کے سیکڑوں ایک نوٹسوں اور کیلنڈروں میں بھی ہمارے بڑے بڑے نیتاؤں کے نام ان جاتیہ چہنوں کیساتھ پائے جاتے ہیں۔ اینادی اینادی ۔

ان جاتیہ چہنوں کے اتیرکت شرما ورما کا پریوگ بھی جنم سے براہمن اینادی کے گھر پیدا ہونے کے کارن آریہ سماجیوں میں کم نہیں ہے۔ میں یدی ایک براہمن کے گھر پیدا ہوں۔ تو براہمنوں کے سے گن کرم اور سوبھاؤ نہ رکھتا ہوا بھی میں "....شرما" ہوں۔ مانو ودھاتا نے میرے گلے میں یہ لیبل لگا کر ہی بھیجا ہو۔ کتنی انوچت بات ہے۔ کہ سوامی جی کی شکشا اس بات کے ورودھ ہوتے ہوئے اور آریہ سماج کا ایک اُدیشیہ اس ہانی کارک پرتھا کو مٹا دینے کے لئے ہوتے ہوئے بھی آریہ سماجی خود اس سے پرتھک نہیں ہیں ۔

میرے کچھ آریہ سماجی بھائی "وسشٹ یا کپل" اینادی کو اپنے نام کے پیچھے لگانا ورن ویوستھا کے گن۔ کرم اور سوبھاؤ کے آدھار پر ہونی چاہئے ورودھ خیال نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ گوتر ہے۔ ذات نہیں ہے۔ اس لئے یہ ہانی کارک نہیں ہے۔ سوامی ستیانند جی کے اُکت رشی انک کے لیکھ "سوامی دیانند کے کام" سے جس سے کہ کچھ شبد اس وشے پر میں لکھتا ہوں۔ ہم اندازہ لگا سکتے ہیں مکہ رشی ان گوتروں آدمی کو کس درشٹی سے دیکھتے تھے۔ اور ان کا یہ کہنا ٹھیک ہے یا نہیں۔ کہ گوتروں کا استعمال ہانی کارک نہیں ہے۔ دیکھ سکتے ہیں سوامی ستیانند جی لکھتے ہیں :-

"سوامی دیانند جی ودوانوں کی بھرتی سے ستھاپنا کرنا چاہتے تھے۔ ودوانوں کی دھارنا ان کی روڑھیوں پر۔ ورنوں پر کلوں پر اور گوتروں پر نہیں تھی۔ وے جات پات کے پکشپاتی نہیں تھے۔ ایک پرکار سے ورتمان جات پات کے پیڑ کو وے سر و تھا نرمول کرنا چاہتے تھے۔ سوامی جی مہاراج روڑھیوں کی رسیوں کو کاٹ کر ونشوں کے بندھنوں کو توڑ کر۔ کلوں کے کٹھور قلعوں کو توڑ کر ان کے ستھان گُن۔ کرم اور سوبھاؤ کی مضبوط بنیاد پر چار ورنوں کا سُندر اور وشال بھون بنانا چاہتے تھے "۔

جب تک ذات پات کا بھوت ہم پر سوار ہے۔ تب تک ہم میں پریم۔ سنگٹھن۔ سہانو بھوتی اینادی سدگنوں کی بجائے اپریم۔ اسنگٹھن اور گھرنا اینادی درگُن بڑھتے رہیں گے۔ کیونکہ یہ جاتی بھید چار ورنوں کی بجائے سہسر ورنوں کا سنچالک رہے گا۔

یہ پراکرتک ہے۔ جب میں کہتا ہوں کہ میں فلاں کھشتری ہوں۔ اور میں فلاں براہمن۔ ویش اور شودر ہوں۔ (دُربھاگیہ سے بھارت ورش میں ہر ایک ورن میں انیک انگنت ذاتیں پائی جاتی ہیں) میری جاتی فلاں براہمن کھشتری اینادی سے اونچی ہے یا نیچی خیال کی جاتی ہے اس میں ابھیمان ہو جاتا ہے۔ یا ایک دوسرے سے گھرنا ہونے کے اور ایک دوسرے سے پرتھک ہونے کے بھاو پیدا ہو جاتے ہیں ۔

اس لئے آریہ سماج کے اُدیشیہ جگت کے سکھ اور شانتی و پریم کو دھیان میں رکھتے ہوئے ضروری ہے۔ کہ آریہ سماجی بھائی اس بھن بھن جاتیہ چہنوں کا پریوگ کم کر دیویں۔ کیونکہ یدی ہم خود ہی اسے نہ چھوڑیں گے۔ تو دوسروں کو آریہ سماج کے نام پر اس وشے میں کیا اپدیش دے سکتے ہیں۔ انیتھا آریہ سماجی بھائیوں کی اس کمزوری کے کارن آریہ سماج لوگوں کو آکرشن کرنے میں ناکامیاب ہو بھی چکا ہے۔ اور ہو رہا ہے۔ اور یہ باتیں اپنے ابھیمان میں آکر کہ نہیں نہیں آریہ سماج نے یہ کیا۔ اور وہ کیا۔ ہمیں نظر انداز نہیں کرنی چاہئیں۔ آریہ سماج نے جو کچھ کیا ہے۔ اور جس کا اس کو گورو ہے۔ وہ ان ان تھک اور سوارتھ رہت کھدر پرشوں کے پریتن اور سیوا کا پھل ہے۔ جنہوں نے آریہ سماج کی عزت کو اپنی عزت سمجھا۔ اس کے اصولوں کو مانا۔ اور اپنے جیون سے اس کو سیکھ دیا۔ مانو کہ میرے جیسے ٹھیک ٹھیک کاریوں

م کا۔ جن کا ادیشیہ آریہ سماج میں صرف بحث کرنا اور بحث کرکے گھر بیٹھ کر ایک دوسرے کے مضامین نکالتے رہنا اور اپنے جیون میں کسی بات کو بھی عمل میں نہ لانا ہے۔ اسی لئے آریہ سماج دوسرے لوگوں کے لئے آکرشن کا کارن نہیں رہا ہے۔ اُچت ہے۔ کہ گُن۔ کرم اور سوبھاؤ کو ورن ستھاپنا میں نرنایک مانیں۔ اور ان جاتیہ چہنوں کا پریوگ چھوڑ دیں۔ اسی طرح ہم اپنی دوسری کمزوریوں کو بھی دور کرکے لوگوں کی کرشی...

مہاشہ آتمانند المسیح کی سرگزشت

(از مہاشہ بشمبر داس آنریری اپدیشک سنیکت پرانت)

آج میں "پرکاش" کے ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے مہاشہ آتمانند "المسیح" کی زندگی پر کچھ روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ تاکہ معلوم ہو جائے۔ کہ آپ سچ مچ کسی نئے پنتھ کے پیشوا کہلانے کے مستحق ہو بھی سکتے ہیں یا نہیں۔ جیسا کہ آپ اپنے آپ کو "ستیہ دھرم کا بانی" مشتہر کرتے ہیں ۔

مہاشہ آتمانند جی انبالہ۔ دہلی اور دیگر ستھانوں میں موٹر کمپنیوں میں کلرکی کا کام کرتے ہوئے لکھنؤ تشریف لائے۔ اور کچھ عرصہ یہاں بھی کسی موٹر کمپنی میں رہے۔ یہاں پہلا مباحثہ آپ کا پنڈت شوشرما جی مہوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت سے زہبی محلہ لکھنؤ میں ہوا۔ جس میں مہاشہ جی نے وہی رٹے ہوئے اعتراضات ویدوں پر کئے جن کے جواب ایک اخبار میں پنڈت واچسپتی جی ایم۔ اے دے چکے ہیں۔ زہبی کے جلسہ پر بھی مہاشہ جی کی سنسکرت دانی کی قابلیت جنتا پر اسی بات سے روشن ہو گئی تھی۔ کہ آپ نے اپنی کاپی میں اُردو میں اِدھر اُدھر سے نوٹ لے رکھے تھے۔ جب وہ مسالہ ختم ہو گیا تو آپ اپنا بستر بوریا اٹھا کر بھاگ گئے۔ آپ سنسکرت انگریزی آدی جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ انٹرینس تک پڑھے ہوئے ہیں وہی سوال بار بار اخباروں میں دیتے رہتے ہیں۔ اور جو کوئی آریہ یا ہندو ودوان ملتا ہے۔ وہی سوال اُن سے کرتے رہتے ہیں۔ آریوں کے برخلاف آپ جو کچھ لکھتے ہیں۔ وہ بھی کوئی نئے اعتراض نہیں ہیں۔ سناتن دھرمیوں سے جو کچھ سوال کرتے ہیں۔ وہ آریوں اور مسلمانوں کے اعتراضات کی نقل ہوتی ہے۔ آپ نام کے بڑے خواہشمند معلوم ہوتے ہیں۔ آپ کہا کرتے ہیں۔ میرا مباحثہ پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار سے کرا دو۔ یا پنڈت واچسپتی جی ایم۔ اے سے کرا دو۔ چاہے آپ کو شکست پر شکست ہو۔ پرنتو آپ اتنے ضدی ہیں۔ کہ کہیں گے یہی۔ کہ میرے سوالوں کے جواب نہیں ملے۔

دوسرا مباحثہ لکھنؤ میں ان کا پنڈت چندرمنی جی ودیالنکار پالی رتن سے کرایا گیا۔ تاکہ یہ اپنے دل کی کھول کر کسر نکال لیں۔ وہاں بھی وہی اعتراض کرتے رہے۔ یہ حضرت اپنی کاپی میں سے منتر غلط ملط پڑھ کر معنی اُردو میں جو لکھے ہوئے رکھتے تھے دیکھ کر بولتے تھے۔ اور پنڈت جی صرف ذرا سا منتر اوٹ کر لیتے تھے۔ اور زبانی سارے کا سارا منتر مع صحیح ارتھ کے جب جنتا کے سامنے رکھتے تھے۔ تو وہ وان پبلک پنڈت جی کی قابلیت کی داد دیتی تھی۔ اور یہ مہاشہ اپنا سر نیچا کر لیتے تھے۔ یہ مہاشہ خود اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ پنڈت چندرمنی جی بڑے قابل ودوان ہیں۔ پرنتو میرے اعتراضات کا جواب کوئی نہیں دے سکتا ہے۔ نیز کہتے ہیں۔ کہ میں نے قریباً سارے آریہ پنڈتوں سے بحث کی ہے۔ کوئی میرے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتا ہے۔

جہاں جہاں یہ جاتے ہیں۔ کچھ ناستک لوگوں کے سوائے ان کو اہل علم کوئی نہیں مانتا۔ آپ وعدہ کے پورے نہیں ہیں۔ مجھ سے "آریہ گزٹ" کے چند پرچے کچھ عرصہ ہوا لے گئے تھے۔ آج تک واپس نہیں کئے۔ میں نے آخر کار دوسری کاپیاں منگوائیں۔ آپ شاید جاٹ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ پنجابی ہیں۔ بولنے میں بڑے میٹھے ہیں۔ غصہ نہیں کرتے ہیں۔ یہ ان کے وصف بھی ہیں۔ آپ ویدوں سے ناواقف اشخاص کے سامنے ویدوں کی خوب برائی کرتے ہیں۔ آپ کے ایمان اور دھرم کا ہم کو تو آج تک پتہ نہیں لگا۔ آپ نے کچھ اصول آریہ سماج کے لے رکھے ہیں۔ اور کچھ اپنے من گھڑنت بنا رکھے ہیں۔ میں نے ایک دفعہ پوچھا۔ کہ بتلاؤ آپ کے دو مباحثے ہو چکے ہیں۔ آپ کے دھرم میں کتنے آریہ سماج کے ممبر ویدوں سے منحرف ہو کر شامل ہوئے؟ کہنے لگے۔ آریہ سماجی بڑے ضدی ہوتے ہیں۔ میں نے کہا۔ کہ چونکہ تم ضدی ہو۔ اس لئے تمہیں دنیا میں سب ضدی ہی نظر آتے ہیں۔ ناظرین! آپ جانتے ہیں۔ جلسوں میں ہر خیال کے آدمی ہوتے ہیں۔ لیکن جب ان کو ہار ہوتی تھی۔ اور ان کی باتوں پر لوگ ہنس کر تالیاں بجاتے

تھے۔ تو آپ ہنس کر کہتے تھے۔ کہ یہ آریوں کا جلسہ ہے۔ اس لئے سب آریہ ایک طرف ہیں۔ اور میں اکیلا ایک طرف ہوں۔

ہم نے کہا۔ تمہارا خیال غلط ہے۔ آریہ سماجی کسی کا مذاق نہیں اڑاتے۔ اب آپ یہاں سے بلدرواڑی چلے گئے ہیں۔ ہم سے آپ کی ایک دفعہ اور ملاقات ہوئی تھی۔ ہم نے کہا تھا۔ کہ مسلمان بے چارے کیا سمجھ سکتے ہیں۔ کہ تم صحیح لکھ رہے ہو یا غلط۔ جو تم اہلحدیث کی شرن لیتے ہو۔

آپ کہنے لگے۔ کہ آریہ اخبار میرے مضمون کو چھاپیں گے نہیں۔ میں نے کہا۔ یہ بالکل غلط ہے۔ آریہ سماجی اخبار برابر تمہارے مضمون کو چھاپیں گے۔ اور اُتر بھی دیں گے۔

اُنہوں نے مجھ سے کہا تھا۔ کہ میں تمہارے ہی پاس ویدوں پر اعتراضات لکھ کر بھیج دوں گا۔ تم اس مضمون کو برائے اشاعت کسی اخبار میں بھیج دینا۔ آج تک اعتراضات آ رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جناب کا سب مسالہ ختم ہو چکا ہے۔

میں ناظرین "پرکاش" سے عام طور پر اور آریہ سماجیوں سے خاص طور پر نویدن کرتا ہوں۔ کہ آپ ایسے آدمی کی باتوں کی کچھ پرواہ نہ کریں۔ انت میں ایشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ ہمارے بھائی مہاشہ المسیح کو وہ ضد سے ہٹائے۔ اور شہرت کی خواہش سے پرے رکھے۔ تاکہ وہ سچا رشی دیانند کا ششیہ بن کر ویدک دھرم کی سیوا کرے۔

(اوم شرم)

بقیہ کالم ۲

پھر بھی حسب حالات آپ کا فرض ہے۔ کہ اس گورُوکل کی سیوا کریں۔ اور بیاہ شادی کے مواقع اس گورُوکل کی دان وغیرہ سے سہایتا کیا کریں۔ تمام دھن کوشٹادھیکش گورُوکل مٹنڈو ڈاک خانہ کھرکھودا ضلع روہتک کے نام پر ارسال فرما کر پُنیہ کے بھاگی بنیں۔

(اوم شرم)

گورُوکل مٹنڈو کے لئے اپیل

(از شری دولت رام وکیل سلطانپور لودھی ریاست پٹیالہ)

میں ایام کرسمس میں گورُوکل مٹنڈو کو دیکھنے کے لئے گیا تھا۔ یہ گورُوکل ضلع روہتک میں سونی پت سے روہتک جانے والی پکی سڑک پر کھرکھودا سے تین میل کے فاصلہ پر نہر کے کنارے ایک نہایت ہی سہاؤنے جنگل میں واقع ہے۔ اس کی عمارت پختہ اینٹوں کی بنی ہوئی ہے۔ جو کہ لگ بھگ بیس ہزار روپیہ کے خرچ سے دانی سجنوں کی کرپا سے بنوائی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا باغیچہ ہے۔ جس میں سے برہمچاریوں کے لئے پھل اور تازہ سبزی مہیا کی جاتی ہے۔ نیز ایک گئوشالہ بھی ہے۔ جس سے برہمچاریوں کو تازہ دودھ ملتا ہے۔

اس گورُوکل میں گورُوکل کانگڑی کی پاٹھ ودھی کے مطابق چھٹی جماعت تک پڑھائی ہوتی ہے۔ اس وقت قریباً ساٹھ لڑکے ہیں۔ جو کہ ہندوستان کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے ہیں۔ گجرات سی پی اور یو۔پی کے لڑکے بھی تعلیم پاتے ہیں۔ یہاں کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ ارد گرد کے زمیندار لوگ کافی اناج وغیرہ فصل کے موقع پر دے دیتے ہیں۔ اور سالانہ جلسہ کے موقع پر حسب توفیق دان بھی نقدی کی صورت میں دیتے ہیں۔ جس سے گورُوکل کا خرچ اچھی طرح سے چلتا رہا ہے۔

پوجیہ گورُوکل سورگیہ سوامی شردھانند جی نے اپنے دست مبارک سے ہریانہ پرانت کے آریہ سماجی جاٹوں کو تعلیم دینے کے لئے کھولا تھا۔ اور انہوں نے یہ شرط بھی کی تھی کہ جو برہمچاری اس گورُوکل سے گورُوکل کانگڑی میں داخل ہوں گے ان سے پانچ روپیہ کم فیس لی جائے گی۔ اور یہ رعایت اس گورُوکل کے برہمچاریوں کو آج تک مل رہی ہے۔ گورُوکل کا پربندھ پنڈت نرنجن دیو جی ودیا النکار کرتے ہیں۔ اور ان کی امداد کے لئے لوکل زمینداروں کی ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے۔

چند باتیں ہیں۔ جن کی طرف ایک نو آموز کی توجہ خاص طور پر کھنچ جاتی ہے:۔

۱۔ گورُوکل کانگڑی کی تمام شاکھاؤں میں سے صرف اسی گورُوکل کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ وہاں بلا فیس تعلیم دی جاتی ہے۔

۲۔ یہاں پر کوئی ہسپتال نہیں ہے۔ اور نہ ہی کبھی کوئی لڑکا بیمار ہوتا ہے۔ لڑکوں کی صحت بہت اچھی ہے۔ اور وہ ہمیشہ خوش و خرم رہتے ہیں۔

۳۔ گورُوکل نے آج تک ایک پیسہ بھی کبھی لکڑی پر خرچ نہیں کیا۔ گورُوکل کے برہمچاری اپنے ہاتھوں سے لکڑیاں جنگل سے کاٹ کر لاتے ہیں۔ جو کہ بھوجن آدمی تیار کرنے پر صرف کی جاتی ہے۔

۴۔ لڑکوں کو مفید شہری بنانے کے لئے گورُوکل میں جلد سازی۔ درزی کا کام۔ دری بنانا صابن بنانا وغیرہ کئی قسم کی دستکاری سکھلائی جاتی ہے۔

۵۔ گورُوکل میں باوجود بلا فیس ہونے کے روٹی۔ کپڑوں اور پڑھائی وغیرہ کا انتظام نہایت ہی اعلیٰ ہے۔

اس سال ضلع روہتک میں ازحد زیادہ بارش ہو جانے کی وجہ سے اس علاقہ کے زمینداروں پر ایک آفت ناگہانی آ گئی ہے۔ ان کے مکانات گر گئے ہیں۔ مویشی مر گئے ہیں۔ اور فصل تباہ ہو گئی ہے۔ ایسی حالت میں ان سے اپیل کرنا گویا ان لوگوں پر سختی کرنا ہے۔ اس لئے دانی پرشوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ اس آڑے وقت میں ضرور ہی گورُوکل کی سہایتا کریں۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ کساد بازاری نے عام لوگوں کو بھی سخت تکلیف میں ڈال رکھا ہے۔

(باقی صفحہ ہذا کے کالم ۲ میں)

سماجک سماچار

آریہ یووک سنگھ گورودت بھون لاہور:- آریہ یووک سنگھ کے سالانہ جلسہ کی تقریب میں جو ۱۶ لغایت ۲۰ر جنوری ۱۹۳۶ء منایا جائے گا۔ ستیارتھ پرکاش (دس سمولاس تک) کے آدھار پر مندرجہ ذیل مضامین پر مضمون نویسی کا مقابلہ ہوگا۔ آریہ کمار سبھا یا یووک سبھا یا کسی آریہ (ہندو) کالج و سکولوں کے طلباء اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ مضمون اُردو یا ہندی میں ہو ستیارتھ پرکاش کے حوالجات پر مضمون کو پرکھا جائے گا۔ لکھنے والے وہاں کی منتری آریہ سماج یا ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل کی معرفت اپنا مضمون بھیجیں۔ یہ مضامین ۱۶ر جنوری ۱۹۳۶ء تک پہنچ جانے چاہئیں۔ اوّل۔ دوئم اور سوئم درجہ پر رہنے والے طلباء کو انعامات دئے جائیں گے ۔:

مضامین :-

۱ ایشوری گیان اور ستیارتھ پرکاش +

۲ سنسار کا دھرم ۳ ودیارتھی جیون۔

۴ سوسائٹی کی تقسیم ۔:

(بنواری لال جنرل سکرٹری)

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا سالانہ جلسہ :- آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا ۵۹واں وارشک اُتسو ۲۶ر جنوری سے ۳۱ر جنوری ۱۹۳۶ء تک منایا جائے گا۔ سنکیرتن ۲۶ر جنوری کو کیا جائے گا۔ (نوٹ :- سوامی مہیشورانند جی کا

پتہ مطلوب ہے ۔:
(شکھدیو داس کپور برائے منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج سرسہ کا سالانہ جلسہ :- آریہ سماج سرسہ ضلع حصار کا تیسواں سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴- اور ۲۵ر فروری ۱۹۳۶ء کو ہونا نیت ہوا ہے۔ نگر کیرتن ۲۳ر فروری ۱۹۳۶ء سے بوقت دوپہر شروع ہوگا ۔:

(گنپت رام منتری آریہ سماج سرسہ)

نئے آریہ سماج کی قائمی :- نمبر ۵۸- کنول روڈ ریوہ میں ایک بھاری جلسہ میں قرار پایا کہ یہاں آریہ سماج قائم کیا جائے۔ اور اسے آریہ سماج کی شاکھا بنایا جائے۔ اس کے ادھیکاری سن بھت مقرر ہوئے :- پردھان مسٹر دُنی چند بھنڈاری۔ اُپ پردھان پنڈت لال چند۔ آنریری سکرٹری مسٹر مہتاب رائے دت۔ آنریری کوشادھیکش مسٹر رُوپ کشور۔ لائبریرین پنڈت گیا چند۔

ممبران انترنگ سبھا :- مسٹر میلا رام۔ مسٹر ہری سنگھ۔ مسٹر رام سنرن۔ پنڈت تربینی رام۔
(آنریری سکرٹری)

آریہ سماج تولسنہ کا سالانہ جلسہ :- آریہ سماج تولسنہ کا سالانہ جلسہ از ۲۴ تا ۲۶ر دسمبر منایا گیا۔ جس میں پنڈت رام دیالو۔ پنڈت شانتی پرکاش۔ سناتک اندرجی اور مہاشہ آتم دیو کے اپدیش ہوئے۔ پنڈت رام دیالو نے اپنے عالمانہ ویاکھیان سے حاضرین پر بہت اثر ڈالا۔ بچوں کی دھارمک تعلیم کا مقابلہ ہوا۔ اور اُنہیں انعامات دئے گئے۔ علاقہ کے آریوں کی ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں آئندہ سال کے لئے پرچار کا پروگرام بنایا گیا۔ اور کئی اہم ریزولیوشن پاس کئے گئے ۔:

(منتری آریہ سماج تولسنہ)

رام بھجدت بھون کے لئے چندہ :- مہاشہ ست پال و پنڈت سنت رام جی ۲۳ر

دسمبر ۱۹۳۳ء کو نورکوٹ میں آئے۔ جنہیں رام بھجدت بھون آدی کھاتہ ناگر کے واسطے مبلغ ۲۶/- روپیہ موصول ہوئے۔ نورکوٹ آریہ سماج کی طرف سے ۱۲/- منتری سماج کی طرف سے ۸/- و دیگر مہاشیوں کی طرف سے ۴/۱۲ اور متفرقی ۱/- جمع کر کے ان کو دئے گئے ۔:

(منتری آریہ سماج نورکوٹ)

آریہ یووک سماج پشاور کا چناؤ :- آریہ یووک سماج پشاور کا من بھت چناؤ ہوا :- پردھان مہاشہ وشوا ناتھ۔ اُپ پردھان مہاشہ چندر پال۔ سکرٹری شِو کمار۔ جائنٹ سکرٹری سیتا رام بی۔ اے۔ خزانچی مہاشہ جیندر بل + ممبران انترنگ سبھا :- ۱ پنڈت مہندر سنگھ ۲ مہاشہ پرشوتم لال ۳ مہاشہ حکم چند ۴ مہاشہ شنکر سروپ ۔:

(شِو کمار سکرٹری آریہ یووک سماج ہذا)

شوک پرستاو :- آریہ سماج کیمبل پور چودھری جرنجی لال جی ایڈووکیٹ کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتی ہے کہ وہ انہیں سدگتی پردان کریں۔ اور ان کے پریوار کو سہن شکتی دیں ۔: (منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ یووک سبھا مجیٹھہ کا سالانہ جلسہ:- مجیٹھہ میں آریہ یووک سبھا تقریباً دو سال سے کام کر رہی ہے۔ اس کا پہلا سالانہ جلسہ مارچ کے دنوں میں ہونا قرار پایا ہے جس کی تاریخیں جلد ہی مشتہر کر دی جائیں گی۔ مجیٹھہ نواسیوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اس مہان یگیہ کو سپھل کرنے میں جس قدر مالی مدد ہو سکے۔ کریں۔

(درباری لال سکرٹری آریہ یووک سبھا مجیٹھہ)

ایک نومسلم کی شدھی:- آریہ سماج کھٹیالا میں ایک بیس سالہ مسلم نوجوان کی شدھی ۲۰ر پوہ کو بہت سی حاضری میں کی گئی۔ یہ نوجوان عرصہ چھ سات ماہ ہوئے مسلمانوں کے ورغلانے سے مسلمان ہو گیا تھا اور اس کا نام محمد صادق رکھا گیا تھا۔ آریہ سماج نے اپنی کوشش سے اسے سمجھا کر واپس ہندو دھرم میں داخل کر لیا۔ سب حاضرین شدھ شدہ بھائی کے ہاتھ سے تقسیم شدہ مٹھائی کھائی۔ اور اس کا نام (سابقہ نام) گیان چند ہی رکھا گیا۔ (بھگوانداس پردھان)

ودیا پرچارنی سبھا کا اتسو:- ۲۹-۳۰-۳۱ دسمبر ۱۹۳۳ء تک ودیا پرچارنی سبھا جنت پورنی کا اتسو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جلسہ کے ساتھ ہی سوشل شدھار سبھا کی کانفرنس لالہ کنوری لال کی پردھانگی میں ہوئی۔ مندرجہ ذیل پرستاؤ پاس ہوئے:-

۱۔ ہر ایک ہندو کو ہندی و سنسکرت جاننی چاہیئے۔
۲۔ آریہ ہندوؤں کو آپس میں پریم بیوہار کرنا چاہیئے۔ اور دلت ہندوؤں کو سماجک حقوق دینے چاہئیں۔
۳۔ شادی و غمی کے مواقع پر خرچ کم کرنا چاہیئے۔
۴۔ چھوٹی عمر کی دودھیاؤں کا پنر وواہ کرنا چاہیئے۔
۵۔ لڑکیوں کی خرید و فروخت کو بند کرنا چاہیئے۔
۶۔ کھیتی اور دستکاری کو ترقی دینا اور کسی سے نفرت نہ کرنا چاہیئے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اپدیشکوں اور بھجنیکوں نے جنتا کو بہت آنند کیا۔

(ماسٹر کھڑک رام پردھان ودیا پرچارنی سبھا)

گورو کل کورو کشیتر کو اپنا ہے!

گورو کل کانگڑی کی سب سے بڑی شاخ گورو کل کورو کشیتر ضلع کرنال میں تقریباً ۲۲ سال سے قائم ہے۔ اس کی آدھار شلا سوامی شردھانند جی مہاراج نے اپنے دست مبارک سے یکم بیساکھ سمت ۱۹۶۹ کو رکھی تھی۔ اس وقت اس گورو کل کی تقریباً سوا لاکھ روپیہ کی قیمت کی پختہ عمارت بنی ہوئی ہے۔ جس میں برہمچاریوں کے رہنے اور پڑھنے کے کمرے۔ بھوجن بھنڈار۔ یگیہ شالہ۔ ہسپتال۔ گئو شالہ۔ سنان گھر اور ہیلی کوارٹرز ضرورت کے مطابق بنے ہوئے ہیں۔ گورو کل کی گئو شالہ میں قریباً ۱۰۰ جانور ہیں۔ برہمچاریوں کی ضرورت کے لئے دودھ اس سے مل جاتا ہے۔ گورو کل کا اپنا شاندار باغیچہ ہے جس میں سے برہمچاریوں کے لئے حسب ضرورت سبزی اور پھل حاصل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح سے برہمچاریوں کے رہن سہن کے لئے سب طرح کی سہولتیں یہاں موجود ہیں۔ برہمچاریوں کی تعلیم کا بھی بہت اچھا انتظام ہے۔ اس گورو کل میں آٹھ جماعت تک تعلیم کا پربندھ ہے۔ گورو کل کے آچاریہ اور ہیڈ ماسٹر گورو کل کانگڑی کے قابل سناتک پنڈت سوم دت جی ودیا النکار ہیں۔ اور آپ کے ماتحت بہت سے ہائی گورو کلوں کے سناتک ہیں۔ انگریزی پڑھانے کے لئے ایک قابل بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی مقرر ہیں۔ یہ بھی قابل ادھیاپک ہیں۔ جو پڑھانے کے کام میں خوب دلچسپی لیتے ہیں۔ برہمچاریوں کو کھیتی کا علم دیا جاتا ہے۔ اور بعض ادیوگ چلانے کی تعلیم دینے کے لئے ایک ماسٹر مقرر ہے۔ جو کہ ایک تجربہ کار ڈاکٹر ہے۔

گورو کل کے پربندھ کا کام بابو رام صنع بجنور کے مشہور آنریری کام کرنے والے بابو کیدار داس جی رئیس (جو اب بانپرستھ لے کر گورو کل میں آ گئے ہیں) بڑی قابلیت سے کر رہے ہیں۔ آپ بجنور ڈسٹرکٹ بورڈ کے چیئرمین رہ چکے ہیں۔ اور بجنور ۱۵

۴ میں راشٹریہ و سماجک کاموں میں کافی شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ دو بار جیل بھی ہو آئے ہیں۔ گورو کل سے اپنے فرزند کے لئے ایک باقی بھی نہ لے کر آپ اس کل کی سیوا کر رہے ہیں۔

یہ سب کچھ تو ٹھیک ہے۔ لیکن گورو کل کی مالی حالت کا فی تسلی بخش نہیں کہی جا سکتی۔ پانچ چھ سال سے متواتر دھن کی کمی رہنے کا اثر گورو کل پر بھی پڑا ہے۔ علاوہ ازیں گزشتہ کئی سالوں سے فصلیں اچھی نہیں ہوئیں۔ برہمچاریوں کے پالن پوشن کے لئے سرکاری جو دھن ملتا ہے۔ اس کے علاوہ ڈیڑھ ہزار روپیہ سالانہ کی اور ضرورت ہوتی ہے۔ برہمچاریوں کی تعلیم ڈاکٹری علاج۔ پربندھ اور رہن سہن کے انتظام پر بھی جو خرچ ہوتا ہے۔ وہ ہر سال دان کے ذریعہ ہی جمع کیا جاتا ہے۔ گورو کل کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی تجاویز ذیل میں درج کی جاتی ہیں:-

۱۔ کم از کم ۵۰ ہزار روپیہ کا مستقل کوش بنایا جائے۔ ۲۔ گورو کل کی ۲۰۰۰ بیگھہ زمین کو کاشت کرنے کا پورا پورا انتظام کیا جائے۔ ۳۔ گورو کل کی زمین میں آم، نارنگی اور سنگترہ وغیرہ کا ایک بڑا باغ لگایا جائے۔

پہلی دو تجاویز پر عمل گزشتہ کئی سالوں سے متواتر کوشش کی جا رہی ہے۔ ہماری سمجھ میں سب سے آسان تجویز نمبر ۳ باغ کے متعلق آتی ہے۔ کاشتکاروں کی کمی کی وجہ سے اور خرچ علاقہ نہ ہونے سے زمین میں پورا پورا کاشت کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ گورو کل کی زمین میں ایک یا ڈیڑھ ہزار روپیہ خرچ کر کے پھلوں کا ایک بڑا باغ لگایا جا سکتا ہے۔ اگر ۵۰ بیگھہ زمین میں بھی سنگتروں کا باغ لگا لیا جائے تو اس سے سب خرچ کم کر کے بھی گورو کل کو سالانہ دو ہزار روپیہ کی آمدنی ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کام کے لئے بھی روپیہ کی اشد ضرورت ہوگی۔

اگر کچھ دانی سجن ایسے نکل آئیں۔ جو اپنی طرف سے سو سو۔ دو دو سو پودے منگوا دیں۔ یا ان کی قیمت بھیج دیں۔ تو بڑی آسانی سے باغ لگ سکتا ہے۔ پچھلے سال دہلی کے سیٹھ بیج ناتھ جی بہرنیلے اپنی طرف سے ۵۰ روپیہ کے قلمی آم کے پودے منگوا بھی دے گئے۔ اسی طرح اگر اور دانی سجن بھی گورو کل کی مدد کریں تو یہ مقصد بہت آسانی سے پورا ہو سکتا ہے۔

گورو کل شکھشا پرنالی کے پریمی آریہ سجنوں کو اس طرف دھیان دے کر پنیہ کا بھاگی بننا چاہیئے۔

(نوٹ:- ایک گورو کل پریمی)

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان کے نئے ادھیکاریوں کا چناؤ

راجستھان سبھا کی یم انوسار استھاپنا ۱۸۸۸ء میں ہوئی۔ اس کی رجسٹری ۱۸۶۰ء کے ایکٹ دفعہ ۱۲ کے انوسار ۱۳ر اکتوبر ۱۸۹۶ء میں ہوئی۔

اس ورش مستقل سماجیں نکال دینے پر ۱۶۵ سماجیں ہیں۔ نیم انوسار اس ورش سبھا میں ۷۰ سماجیں سمل رہی ہیں۔ اور آئندہ ورش کے لئے ۴۲ سماجوں نے اپنا دشانش اور وارشک چندہ بھر کر بھیجے ہیں۔

ادھیکاری گن:- اس ورش سبھا ذیل کے ادھیکاری چنے گئے:-

پردھان۔ شریمان کنور ظالم سنگھ جی بی۔ اے۔ کوٹھاری اجمیر۔

اپ پردھان۔ ۱۔ پروفیسر سدھاکر جی ایم۔ اے ۲۔ ماسٹر کنہیا لال جی بی۔ اے۔ ایل۔ ٹی۔

منتری۔ بابو جگ روپ جی اجمیر۔ اپ منتری ۱۔ بابو برہم دت جی سوڈا اجمیر ۲۔ پنڈت رام سہائے جی آریہ اپدیشک اجمیر۔ کوشادھیکش بابو دھرم چند جی اجمیر۔ ادھشٹاتا پروفیسر گھسیو لال جی ایڈووکیٹ اجمیر۔

انترنگ سبھا کے سدسیہ:- ۱۔ پرسدھ کاریہ کرتا کنور چاند کرن جی شاردا ۲۔ پنڈت خیالی رام جی اجمیر ۳۔ ڈاکٹر مان کرن جی شاردا ۴۔ مہاشے شیام سندر لال جی بیاور ۵۔ پنڈت بھگوان سروپ جی نیائے بھوشن ۶۔ پنڈت سوہن لال جی آریہ جودھپور ۷۔ مہتا پرشاد جی باراں ۸۔ ڈاکٹر مہابیر سنگھ جی گونہ ۹۔ پنڈت بھیم راج جی شرما منڈاوا ۱۰۔ بابو درگا پرشاد جی الور ۱۱۔ دھنپت رائے جی نصیر آباد ۱۲۔ شریمتی گلاب دیوی جی اجمیر ۱۳۔ سیٹھ کنور بائی جی اجمیر ۱۴۔ ادیشٹر شریمان پنڈت گنگا رام جی اوبانہ نصیر آباد ۱۵۔ نریکشک پنڈت ایشور دت جی میدھارتھی اودے پور۔

اس ورش انترنگ سبھا کے ادھیویشن نمن پرکار ہوئے:-

۱۔ یکم جنوری ۱۹۳۳ء ۲۔ ۹ر جولائی ۱۹۳۳ء ۳۔ ۲۳ر جولائی ۱۹۳۳ء (ناکام رہا) ۴۔ ۶ر اگست ۱۹۳۳ء ۵۔ ۵ر نومبر ۱۹۳۳ء ۶۔ ۱۲ر نومبر ۱۹۳۳ء ۷۔ ۶ر دسمبر ۱۹۳۳ء (ناکام رہا) ۸۔ ۸ر دسمبر ۱۹۳۳ء ۹۔ ۲۲ر دسمبر ۱۹۳۳ء

نوین سماجیں:- اس ورش پرانت میں نمن استھانوں پر نوین سماجیں استھاپت ہوئیں:-

۱۔ رتلام استری آریہ سماج۔ شریمتی سوامی کیولانند جی دوارہ ۲۔ سمور ۳۔ جومو (رچنے پور) ۴۔ سانگرل (کوٹا) ۵۔ سمبھر ساگر جودھپور ۶۔ ماردھ۔ ماروار۔ شری پنڈت رام سہائے جی دوارہ۔

سبھا کے ادھیکاری اور انترنگ سبھاسد

اس ورش سینکت پرانتیہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھیکاریوں اور انترنگ سبھاسدوں کا نرواچن اس پرکار ہوا :-

۱۔ ڈاکٹر بابو رام جی ایم-اے-ڈی (پریاگ) پردھان ۲۔ پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیائے ایم-اے (پریاگ) اُپ پردھان ۳۔ مہاشہ گوری شنکر پرشاد جی بی-اے-ایل-ایل-بی ایڈوکیٹ (بنارس) اُپ پردھان ۴۔ مہاشہ اوما شنکر جی وکیل (فتح پور) منتری ۵۔ مہاشہ ہردیو رام جی ایم-اے-ایل-ایل-بی ایڈوکیٹ (فتح پور) اُپ منتری ۶۔ مہاشہ پرمانند سنہا جی بی-اے-ایل-ایل-بی ایڈوکیٹ (پریاگ) اُپ منتری ۷۔ مہاشہ شیو دیالو جی (میرٹھ) اُپ منتری ۸۔ مہاشہ ہری سوروپ جی (موانہ کلاں) کوشادھیکش ۹۔ مہاشہ آنند سوروپ جی بی-اے-ایل-ایل-بی (میرٹھ) سہایک کوشادھیکش۔ ۱۰۔ مہاشہ بریہسپتی جی ودیامارتنڈ شاستری (برندابن) پستکادھیکش ۱۱۔ مہاشہ گجادھر پرشاد جی (پریاگ) نریکشک

انترنگ سبھاسد یہ ہیں :-

۱۔ مہاشہ دھرمیندر جی شاستری - بنارس
۲۔ کنور سکھ لال جی اینبریاں - بلند شہر
۳۔ مہاشہ اندر ورما جی نوہٹی علی گڑھ
۴۔ مہاشہ مدن موہن سیٹھ ایم-اے-ایل-ایل-بی میرٹھ
۵۔ " مہندر پرتاپ جی شاستری ڈیرہ دون
۶۔ " بابو پورن چندر جی ایڈوکیٹ آگرہ
۷۔ " شوبھا رام جی " "
۸۔ شریمتی لکشمی دیوی جی ساسنی
۹۔ ڈاکٹر لکشمی دت جی آگرہ
۱۰۔ مہاشہ راش بہاری بنواری جی لکھنؤ
۱۱۔ " دیانند جی جھوگا نو
۱۲۔ " شیو نارائن جی وکیل بچھیم پور
۱۳۔ " دیویندر جی شاستری گوروکل سکندر آباد
۱۴۔ " گنگا پرشاد جی آگرہ
۱۵۔ " جے نارائن جی لکھنؤ
۱۶۔ " سوریہ دیو جی ایم-اے کانپور
۱۷۔ " بہاری لال جی کاویہ تیرتھ بدایوں
۱۸۔ شریمتی روپ کانتا دیوی جی آگرہ
۱۹۔ مہاشہ جیوتی سوروپ جی اٹاوہ
۲۰۔ " مصری لال جی گورکھپور
۲۱۔ " لدھا رام جی جھانسی
۲۲۔ " شیو داس جی فیض آباد

انترنگ سبھا کا اجلاس :-

سینکت پرانتیہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی ۲۷ دسمبر ۱۹۳۳ء کی انترنگ سبھا کی بیٹھک میں نمن لکھت روپ میں کاریہ وبھاگ ہوا :-

۱۔ مہاشہ اوما شنکر جی فتح پور ادھشٹاتا اپدیش وبھاگ ۲۔ مہاشہ مہندر پرتاپ جی شاستری ڈیرہ دون ادھشٹاتا جات پات توڑک منڈل ۳۔ مہاشہ پرمانند جی سنہا پریاگ ادھشٹاتا دلت ادھار تتھا شدھی وبھاگ ۴۔ مہاشہ راش بہاری جی بنواری لکھنؤ ادھشٹاتا آریہ کمار سیٹلمنٹ ۵۔ شریمتی لکشمی دیوی جی ساسنی منتری مہلا سدھار سبھا ۶۔ مہاشہ شیو دیالو جی میرٹھ ادھشٹاتا ٹریکٹ وبھاگ ۷۔ مہاشہ ہردیو رام جی فتح پور ادھشٹاتا رکھشا ندھی وبھاگ ۸۔ مہاشہ شوبھا رام جی آگرہ۔ ادھشٹاتا آریہ بھاسکر پریس تتھا آریہ متر ۹۔ مہاشہ جیوتی سوروپ جی اٹاوہ ادھشٹاتا بھوسمپتی وبھاگ ۱۰۔ مہاشہ سوریہ دیو جی کانپور ادھشٹاتا آریہ ودیا وبھاگ ۱۱۔ مہاشہ گجادھر پرشاد جی ادھشٹاتا ناٹک جاتی سدھار وبھاگ ۱۲۔ پوجیہ پاددیو نارائن

سوامی جی کل پتی گوروکل برندابن ۱۳۔ سمتلیہ نریکشک مہاشہ رام کشور سنگھ جی (پریاگ) لکھنؤ۔ فتح پور

مہاشہ راج بہادر جی آگرہ - مہاشہ راوجا کرشن جی نینی تال

۱۴۔ منتری گوبند نگر ٹراٹ اُپ سبھا - مہاشہ رام چندر جی

۱۵۔ سدسیہ نیائے سبھا - مہاشہ اوما شنکر جی سنیوجک - مہاشہ دھرمیندر شاستری جی مہاشہ گوری شنکر پرشاد جی - مہاشہ شیو دیالو جی - مہاشہ شیو داس جی :-

(بھوجیہ ہردیو رام اُپ منتری سبھا)

شوک پرستاو

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کے سپتاہک ست سنگ کے پشچات نمن لکھت پرستاو پاس ہوا :-

"آریہ سماج کا یہ ویشیش ادھیویشن لالہ ہر رام جی سیٹھ اُپ پردھان آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے - اور ان کے سمبندھیوں کے ساتھ سہانوبھوتی پرگٹ کرتا ہے" :-

(منتری آریہ سماج ہذا)

سارو بھوم آریہ جنتری و ڈائرکٹری ۱۹۳۴ء

یہ آریہ ڈائرکٹری (۲۶×۲۰) سائز کے قریباً ۳۰۰ صفحات پر شائع ہوتی ہے - اس کے مضامین کی فہرست بہت طویل ہے - اور تمام آریہ سماجوں اور آریہ سنستھاؤں وغیرہ کے لئے اس کی ضرورت و فوائد مسلمہ ہیں - جنتری کے شروع میں وید اور ویدک سدھانتوں کے رشتہ میں ایسے ضروری اور کار آمد مضامین دئے گئے ہیں - جو تمام آریہ سماجوں کو دھرم پرچار میں بہت سہایتا دے سکتے ہیں - اور بیسیوں ایسے نقشے دئے گئے ہیں جن میں جنتا کے لئے نہایت مفید معلومات دی گئی ہیں - انکے علاوہ کیا ہندوستان - کیا افریقہ - ماریشس و فجی وغیرہ دیگر ممالک سب کی پرتی ندھی سبھاؤں - گوروکلوں - کالجوں - پتری پاٹھ شالاؤں - اناتھ آلیوں - پستکالیوں - اوشدھالیوں - کُل آریہ سماج و آریہ کمار سبھاؤں - اُپدیشک و ودیالیوں - دلت ادھار سبھاؤں - آریہ پریس - اخبارات و رسائل - آریہ سنیاسیوں - اُپدیشکوں اور لیکچراروں غرضیکہ آریہ سماج کے متعلق تمام طرح کی معلومات نہایت جامع طور پر یکجا کی گئی ہیں - اس ڈائرکٹری کی تیاری میں صریحاً نہایت محنت و جانفشانی سے کام لیا گیا ہے - اس کے سمپادک آریہ سماج کے انتھک کاریہ کرتا ماسٹر لکشمن جی ہیں - اور پرکاشک میسرز راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم لاہور ہیں - لکھائی چھپائی اور کاغذ وغیرہ تسلی بخش ہے - اور ہماری رائے میں آریہ سماج کے پراپیگنڈا کے لئے یہ ایک نہایت عمدہ ذریعہ ہے - وہ کون سا شخص ہے جس کے دل پر ہزارہا آریہ سماجوں اور بڑی بڑی سنستھاؤں کے انتظامات و سرمایہ اور ادھیکاریان کے حالات جانکر اور عملی کام کے لحاظ سے دنیا بھر کے کام کو دیکھ کر اثر نہ پڑے گا - یہ ایک ایسا تحفہ ہے - جس کا ہر ایک آریہ سماج اور آریہ سماجی کے پاس ہونا از حد ضروری ہے - قیمت فی جلد (۱۲)

ملنے کا پتہ :- شہید راجپال اینڈ سنز - ہسپتال روڈ - لاہور

کوہستانِ شملہ کے دامن میں ویدک ناد

(از دھرم منتر آریہ سیوک منی مزرعہ ۔ ضلع انبالہ)

ریلوے سٹیشن چنڈی گڑھ کے نزدیک ملہ گرام میں ۳ دسمبر بروز اتوار مہاشہ جان رام جی آریہ دکانڈار کی انتھک کوششوں سے پہاڑی لوگوں میں ویدک دھرم کا پرچار ہوا ۔ آریہ سماج منی مزرعہ کے کارکنوں کے جوش کا کوئی ٹھکانا نہ تھا ۔ اس پر ویدک پتری پاٹھشالہ کی کنیاؤں نے زیر نگرانی مکھیہ ادھیاپکہ پدھار کر اس جلسہ کی شان کو چار چاند لگا دیئے ۔ اوم کا جھنڈا نرالی بہار دکھا رہا تھا ۔ رات کو بے انداز حاضری تھی ۔ وسیع میدان میں جدھر دیکھو دور تک چاروں طرف آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے ۔ کنیاؤں نے ہارمونیم کے ساتھ گیت گائے ۔ اور استری جاتی کے لئے ودیا کی ضرورت پر مکالمہ کیا ۔ ان کی زبان سے شلوکوں کا گان سن کر تو پنڈت بھی ہار مانتے تھے ۔ ایک آٹھ سالہ لڑکی نے جو ابھی چوتھی جماعت میں ہی پڑھتی ہے ۔ وید منتروں اور شلوکوں سے مزین استری شکھشا کی ضرورت پر مدلل لیکچر دیا ۔ سننے والے مہرشی دیانند ۔ آریہ سماج اور استری جاتی کی عظمت کے آگے سر تسلیم خم کر رہے تھے ۔ ان لڑکیوں نے پہاڑی زبان میں رشی دیانند ٹپا مالکا گیت گایا ۔ چاروں طرف سے اس بھجن کی مانگ آنے لگی ۔ آخر اردو بھجن پستکیں جن میں پہاڑی گیت لکھے ہوئے تھے ۔ مفت تقسیم کی گئیں ۔ آخر میں سیوک نے پراچین بھارت میں سنسکرت کے عالمگیر پرچار پر لیکچر دیا ۔ اور مہاراجہ بھوج کے زمانہ کی حیرت انگیز مثالوں سے سنسکرت بھاشا کی عظمت کا سکہ ہر کس و ناکس پر بٹھلا دیا ۔ پرچار کا اثر نہایت اچھا رہا ۔ اکتیس روپیہ پاٹھشالہ کو دان ملا ۔ مہاشہ تاراچند و گورکھا رام جی سولن نواسی کی پرچارک منڈلی بھی آئی ہوئی تھی ۔ اس نے اپنے بھجنوں سے آنند کا سماں باندھ دیا ۔ اس دھرم کاریہ میں مہاشہ رڑکو رام جی ۔ بابو لال سنگھ جی فارسٹر ۔ سردار لچھن سنگھ ہیڈ رینجر اور گاؤں کے تمام معززین نے نہایت دلچسپی سے حصہ لیا ۔ ان سرکاری افسران کے رسوخ کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ دودھ کی ندیاں بہہ گئیں ۔ سوڈیڑھ سو مہمانوں کے لئے بھوجن کا انتظام کرنے سے ظاہر ہوتا تھا کہ مہاشہ جان رام اور دیگر کارکنوں کے دل میں کتنا اتساہ بھرا ہوا ہے ۔ اگر پرچار کا یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا ۔ تو امید ہے ۔ کہ کسی دن یہ گاؤں آریہ سماج کے کام کا مرکز بن کر رہے گا ۔

ذیلدار ٹھاکر رام بھگوان پورہ نے دو روپیہ اور مندرجہ ذیل اصحاب نے ایک ایک روپیہ دان دیا :-

دھرم پتنی لالہ جان رام ۔ دھرم پتنی بھائی لال سنگھ ۔ بابو لال سنگھ فارسٹر ۔ شریمتی کالوں ۔ شریمتی شردھی ۔ رڈو رام جی نمبردار ۔ حکیم نوراتا رام پراتھا ۔ فارسٹر سنت لال ۔ ٹیک رام جیکر وڈہ ۔ نمبردار منسا رام ملہ ۔ لالہ شام لال ۔ بنجور رام سنگھ جی ۔ شادی رام ۔ پلک رام ۔ کلی رام ۔ کالنشی رام ۔ امسا رام ۔ پنڈت جگدیش رام ۔ ہری رام ۔ بہتوں رام ۔ پنڈت دولت رام ۔ جاتی رام ۔ سردار نرائن سنگھ ۔ جھنہ دھیان سنگھ ۔ مہاشہ کالی چرن ۔ نرائن داس ۔ گینو رام اور مہیرا رام ۔

اس کریا کے لئے میں سب کو تہ دل سے دھنیواد دیتا ہوں ۔

آریہ سماج جھنگ شہر کے سماچار

(۱) ۲۳ دسمبر ۱۹۳۳ء کو شردھانند بلیدان دوس بڑے سماروہ سے منایا گیا ۔ کارروائی ہون یگیہ سے آرمبھ ہوئی ۔ سوامی سدانند اور ماسٹر آنند سروپ جی اپدیشکوں کے وپاکھیان ہوئے ۔ اس سے پورو ایک سپتاہ تمام نگر میں نگر کیرتن دوارہ پرچار ہوتا رہا ۔ اور صبح پانچ بجے سے ۷ بجے تک بھجن منڈلی پربھو کے گیت گاتی اور شہر کے کونہ کونہ میں رشی دیانند کا سندیش پہنچاتی رہی جس سے لوگوں پر بہت اچھا اثر پڑا ۔

(۲) عرصہ چھ ماہ سے آریہ سماج میں روزانہ ست سنگ کی پرتھا چلائی گئی ہے ۔ روزانہ صبح سوا چھ بجے سے آٹھ بجے تک ست سنگ ہوتا ہے ۔ جس میں کافی سے زیادہ حاضری ہوتی ہے ۔ ہون یگیہ روزانہ ہوتا ہے ۔ اور مہاشہ خوشوقت رائے جی یجروید اور ستیارتھ پرکاش کی کتھا کرتے ہیں ۔

(۳) سوامی سدانند جی کا ہیڈکوارٹر پانچ سال کے لئے یہاں مقرر ہو گیا ہے ۔ آریہ سماج پر انہوں نے بڑی کرپا کی ہے ۔

(راماداس آریہ سبھاسد آریہ سماج جھنگ شہر)

قائم شدہ ۱۸۹۶ء — تار کا پتہ: "دی بھارت - لاہور" - ٹیلیفون نمبر ۳۶۹۷

دی بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور

اس کی پالیسی کو مول لینا گویا کھرا سونا خریدنا ہے

اور

اپنے ملک کی اقتصادی آزادی کی بنیاد قائم کرنا ہے

سرمایہ یقینی اور محفوظ جگہ لگا ہوا ہے

مفصل شرائط کے لئے ہیڈ آفس :- بھارت بلڈنگ رجسٹرڈ لاہور

سب آفس :- لاہور - بمبئی - کراچی - کلکتہ - لکھنؤ - دہلی - بانکی پور - رنگون - کالی کٹ - راولپنڈی - مدراس - ناگپور - مدورا اور چیف ایجنسی کاروار سے خط وکتابت کریں

اسسٹنٹ جنرل منیجر بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور

ہر موسم میں گھر کی صفائی اور تندرستی کے لئے

بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

کی پورن ویدک ریتی اور پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق تیار شدہ سگندھت دھوپ اور ہون سامگری اپنے گھروں میں روزانہ استعمال کریں۔ اپنے بے شمار فوائد کے باعث یہ دونو چیزیں اس قدر مشہور ہو چکی ہیں۔ کہ جابجا حاسد پیدا ہو گئے ہیں ؎

قیمتوں میں بھر بھی روپیہ کی خاص رعائت

ہون سامگری } درجہ خاص فی سیر ۱۲/ - رعائتی ۹/ - درجہ دوئم فی سیر ۸/ - رعائتی ۶/ - درجہ اوّل فی سیر ۱۰/ - رعائتی فی سیر ساڑھے سات آنہ ؎

سگندھت دھوپ فی سیر عہ/ - رعائتی فی سیر ۱؎/ - دھوکہ سے بچنے کے لئے پتہ نوٹ کرلیں :-

بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس - کے - برمن) لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

ٹریڈ مارک

نئے سال کا نیا تحفہ

ڈابر جنتری سنہ ۱۹۳۴ء

سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی عمدہ سفید چکنے کاغذ پر نستعلیق لکھی ہوئی بہت ہی خوبصورت جنتری شائع ہوئی ہے - اس میں بہت ہی مفید اور کارآمد باتیں درج ہیں۔ معززقدردان

مفت طلب فرمائیں

فوراً ارسال ہوگی ؎

پشٹینا Regd.

مقوی باہ کی گولی

اس کے استعمال سے نامردی - جریان - تھوڑی محنت سے تھک جانا اور جوانی میں بوڑھوں کی سی حالت و کمزوری وغیرہ دور ہوتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو آنہ - ڈاک محصول تین شیشیوں تک سات آنہ - نمونہ ساڑھے تین آنے - جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے ؎

نوٹ :- اس دوا کے دوران استعمال میں معدہ صاف رکھنا بہتر ہے۔ ہماری بنائی ہوئی "جلابن" جلاب کی گولی آسانی سے معدہ صاف کرتی ہے ؎

نوٹ :- ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں اور دوا فروشوں کے ہاں ملتی ہے۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں ؎

صیغہ نمبر ۸۰ - پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

ایجنٹ لاہور میں منیجر پیسہ اخبار

بچوں کی طاقت بڑھانے والا

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں

لوکل ایجنٹ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

ओ३म्

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور
ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت: سالانہ ...... للعہ/ ممالک غیر سے للے/
ششماہی ...... عہ/ ...... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳ | اتوار ۹ ماگھ سمت ۱۹۹۰ مطابق ۲۱ جنوری ۱۹۳۴ء - دیانند ابد ۱۰۹ | SUNDAY 21st Jany 1934 | نمبر ۳

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ؛

۲۔ ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ؛

۳۔ وید ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سرودا اُدیت رہنا چاہئے ؛

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ؛

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیشیہ ہے۔ ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ؛

۷۔ سب سے پریتی پورک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے ؛

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے ؛

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اونتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے۔ کنتو سب کی اونتی میں اپنی اونتی سمجھنی چاہئے ؛

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور ہر ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ؛

وید امرت

رگوید — یجروید — سام وید — اتھروید

ओ३म् यस्या श्चतस्रः प्रदिशः प्रथिव्या यस्याम न्नं कृष्टय संबभूवुः।
या विभर्ति बहुधा प्राण देजत सा नो भूमि गोष्विप्य न्ने दधातु।

ارتھ:- (यस्याः पृथिव्याः) جس پرتھوی کے چاروں طرف (चतस्रः प्रदिशः) چار وشال دشائیں دور تک پھیلی ہیں (यस्याम कृष्टयः) جس پر کسان لوگ کھیتی دوارہ (अन्नं सम्बभूवुः) ان پیدا کرتے ہیں۔ (या प्राणत एजत) جو پران لینے والے جڑ چیتن جگت کا (बहुधा बिभर्ति) بہت طرح سے پالن پوشن کرتی ہے۔ (सा भूमिः) وہ بھومی (नः गोषु) ہمیں گئوؤں میں اور (अन्नं अपि दधातु) ان وغیرہ دھن دولت دیوے ؛

زندہ رہنے کا راز

غور سے سوچا جائے۔ تو ہمیں پتہ لگے گا۔ کہ ہمارے جیون کا سمبندھ بہت کر کے براہ راست پرتھوی سے ہے۔ مثلاً ہم کو کھانے کے لئے جو کچھ ملتا ہے۔ وہ سب پرتھوی سے پیدا ہوتا ہے۔ طرح طرح کے ان۔ گوناگوں اقسام کے پھل مختلف طرح کی سبزی ترکاری اور میٹھا جل سب کے سب پرتھوی ہی سے نکلتے ہیں۔ پرتھوی سے نکلے ہوئے سب پدارتھ اپنی اپنی قسم کی کسی خوبی سے قائم رکھتے ہیں۔ اسی پرتھوی سے نیم۔ گلو اور چرائتہ وغیرہ کڑوی چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ وہی پرتھوی اپنی گود میں انگور۔ سیب اور طرح طرح کے قند پیدا کرتی ہے۔ اسی پرتھوی کے دامن میں ایک طرف نمک کا خزانہ ہے۔ اور دوسری طرف مٹھاس کا کارخانہ تیار ہو رہا ہے۔ اسی بھومی سے ہم اپنے شریر کی پرورش کرتے ہیں۔ وہی بھومی ہمیں بدن ڈھانپنے کے لئے روئی دیتی ہے۔ چھوٹی سی چھوٹی جھونپڑی سے لے کر بڑے سے بڑے محل کی طرف دیکھو۔ سب کے سب پرتھوی کے سہارے تیار کئے جاتے ہیں۔ اینٹ۔ روڑا۔ مٹی۔ چونا۔ پتھر سب کے سب پرتھوی کے دئے ہوئے ہیں۔ چاہے تنکے ہوں چاہے بڑے بڑے لکڑی کے ٹکڑے۔ سب کے سب پرتھوی ہی دھارن کرتی ہے۔ لوہے کا سامان یا بلور کی شان سب بھومی کا دان ہیں۔ ہماری تمام شان ہماری تمام سجاوٹ سب پرتھوی کے سہارے پر ہے۔ غرضیکہ ہماری زندگی ہی پرتھوی پر منحصر ہے جس قدر زیادہ ہم لوگ عقل و فہم خرچ کر کے محنت و مشقت اٹھاتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ہم آرام و آسائش حاصل کرتے ہیں ؛

جنگلی لوگوں کی بھی جن کا کوئی شاندار ساز و سامان نہیں ہوتا ضروریات اگرچہ صفر کے برابر ہوتی ہیں۔ تو بھی جو کچھ وہ استعمال کرتے ہیں۔ اسے پرتھوی سے ہی پراپت کرتے ہیں۔ پرتھوی کے اس مہان بھنڈار پر جب ایک انسان غور و خوض کے بعد محو ہوتا ہے۔ تو اسے زندگی کا کیا مزا معلوم ہوتا ہے۔ وہ خود زندہ رہنا چاہتا ہے۔ اور اپنے بھائی بندوں کے رہنے کے لئے تجاویز سوچتا ہے۔ ایک زبردست راجہ اگر زندہ رہنا چاہتا ہے۔ اور زندگی عزت سے بسر کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ اپنے لئے ایک وفادار جانثار پرجا کو بھی زندہ رکھنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے چاہئے پرتھوی۔ اور پرتھوی ایسے زندہ رہنے والوں کے لئے راستہ دیتی جاتی ہے۔ یہی حال قوموں کا ہے۔ جو قومیں پرتھوی کی شکتیوں اور وبھوتیوں کو سمجھ لیتی ہیں۔ وہ زندہ رہنے کے لئے پرتھوی سے پورا پورا فائدہ اٹھاتی ہیں۔

(اوم شم)

کنیا کیلئے ور کی آوشیکتا

ایک راجپوت کنیا عمر سولہ سال کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ ذات کا بندھن نہیں ہے۔ کنیا پڑھی لکھی ہے۔ گھر کے ہر ایک کام سے اچھی طرح واقف ہے۔ سوبھاؤ بہت اچھا ہے۔ اور ہر پرکار سے یوگیہ ہے۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کیجئے:-

رام لال ہیڈ ماسٹر
آریہ ہائی سکول لدھیانہ

ضرورت

اگر آپ ور کنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ ودیالیوں اور سکولوں کے لئے منیجروں پنڈتوں پاٹھشالاؤں کے لئے ادھیاپکاؤں اور اسی قسم کے ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" کی خدمات کو کبھی نہ بھولئے :- "منیجر"

کیا آپ ایشور پرائن بننا چاہتے ہیں؟

دل میں ضرور ابھلاشا ہوگی۔ کہ جیون کال آنند سے ویتیت ہو
جیون کو شانتی پرو بنانے کے لئے

"وچار درشن"

کا سوادھیائے کیجئے۔ جس کی موجودگی میں آپ قدم قدم پر ٹھوکریں کھانے سے بچ جائیں گے۔ شری سوامی سدانند جی (بھگت شہزادہ رام) کی آسان اور سادہ عبارت میں لکھی ہوئی ایک انمول پستک ہے۔ مول کیول ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک :-

ملنے کا پتہ :- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ۔ موہن لال روڈ لاہور

کھتری یوگیہ ور کی ضرورت

مجھے اپنی یوگیہ بہن عمر اٹھارہ سال جو کہ مڈل اور بھوشن پنجاب یونیورسٹی پاس ہے۔ کے لئے ایک کھتری یوگیہ ور جو کہ تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہو کی ضرورت ہے۔ میری ہمشیرہ گھر کے کام کاج سینے پرونے سوئی کے کام۔ ہارمونیم بجانے۔ کھانا پکانے میں اچھی طرح سے ماہر ہے۔ لڑکا بھی سماجی خیال کا ہونا چاہئے۔ خط و کتابت کا پتہ :-

۴۲ معرفت "پرکاش" لاہور

آریہ اناتھ آلیہ مظفرگڑھ پنجاب

یہ اناتھ آلیہ عرصہ ۲۵ سال سے جاری ہے۔ جس کو شورگباشی پنڈت گنگا رام جی نے جاری کیا تھا۔ اس اناتھ آلیہ کا نظم و نسق نہایت قابل تقلید ہے۔ بوجہ دھن کی کمی کے بہت سے مستحق اناتھ داخل نہیں کئے جا سکتے۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد لڑکوں کو کپڑے بننے کا کاریگر بنایا جاتا ہے۔ چنانچہ اس وقت ۵ لڑکے فیروزپور اناتھ آلیہ میں دستکاری کا کام سیکھ رہے ہیں جس کی سخت ضرورت ہے۔ موسم سرما ہے کمبل و گرم کپڑے درکار ہیں۔ دانی پرش اس طرف دھیان دیں :- پنڈت راجیندر پرشاد بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ پردھان

دان دیئے دھن نہ گھٹے

کیا ہی خوب بڑوں نے کہا ہے۔ کہ جب کبھی آپ نے دان دینا ہو۔ تو مستحق کو دیں۔ اگر دان دینے کی طاقت پرماتما نے دی ہے۔ اور جب بھی آپ دان دینے لگیں۔ تو

پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ راوی روڈ۔ لاہور کو نہ بھولیں

یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے۔ جس کے انتظام کے لئے ہندو قوم کے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ اس وقت ۱۰۰ لڑکے اور لڑکیاں پرورش پا رہے ہیں۔ خوراک۔ پوشاک اور نقدی جس صورت میں بھی آپ سہایتا کر سکیں۔ کریں۔ جب کبھی کسی یتیم لڑکے یا لڑکی کا پتہ لگے۔ تو اسے یتیم خانہ میں پہنچا دیں۔ یا ہمیں اطلاع دیکر پنیہ کے بھاگی بنیں۔ رپورٹ مفت طلب کریں۔

آنریری سکریٹری پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ راوی روڈ۔ لاہور

چھپ گیا ——— چھپ گیا ——— چھپ گیا

آریہ سماج کے پرسدھ نیتا آچاریہ رامدیو جی لکھت

(تیسرا بھاگ)

بھارت ورش کا اتہاس

(ہندی میں)

آچاریہ رامدیو جی کے قلم سے لکھے ہوئے "بھارت ورش کے اتہاس" کو پبلک نے اس قدر پسند کیا ہے۔ کہ اس کے پہلے حصہ کے تین ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک چکے ہیں اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہندی میں اس سے سستا اچھا اور پرمانک اتہاس ابتک نہیں چھپا۔ تیسرے بھاگ میں پراچین بھارت کے بودھ زمانہ کے سماجک۔ دھارمک اور راج نیتک اتہاس پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ہندی میں ہی نہیں۔ اور زبانوں میں بھی پورانک بودھ۔ جین گرنتھوں کا اپیوگ کر اتنا مفصل راج نیتک اتہاس سلسلہ وار نہیں لکھا گیا ہے۔ اس کھنڈ کے شروع میں بھارتیہ اتہاس کے تنتھی کرم پر بھی وسترت روپ سے وچار کیا گیا ہے۔ اس اتہاس کے پڑھنے سے آپ کو پتہ چلے گا۔ کہ ہمارے بزرگ جنگلی نہیں تھے۔ وہ مہذب تھے۔ اور اتنے مہذب۔ کہ آج کل کے مہذب کہنے والے ان کے سامنے جنگلی ٹھہرتے ہیں۔ یہ دعویٰ دلیل سے کیا گیا ہے۔ اور اس کی پشٹی میں مغربی ودوانوں کے حوالجات دئے گئے ہیں۔ پستک کیا ہے؟ پراچین بھارت کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ قیمت پہلا بھاگ ۸؍ قیمت دوسرا بھاگ ۱۲؍ قیمت تیسرا بھاگ ۲؍

نوٹ :- یہ پستک شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم انارکلی لاہور سے بھی مل سکتی ہے :-

پتہ :- مینیجر پستک پرچار وبھاگ گوروکل کانگڑی۔ ضلع سہارنپور (یو۔ پی)

سنساکی لنی

ڈبوالیہ قرار دینے کی درخواست واپس

لاہور ۱۷ جنوری - پنڈت روپ نارائن ریذیلے ہائی کورٹ میں پیپلز بنک کو ڈیوالیہ قرار دئے جانے کے متعلق جو درخواست دی تھی - وہ واپس لے لی ہے - لیکن عدالت سے درخواست کی ہے - کہ ڈائرکٹر اس بات کی گارنٹی دیں - کہ وہ ہائی کورٹ کے احکام کی تعمیل کریں گے - وہ امانت داروں کے مفاد کی حفاظت کریں گے - اور لالہ ہرکشن لال سے قرضہ کی وصولی کی کوشش کریں گے ؛

پنڈت مالویہ کو وائسرائے کا اہم مراسلہ

الہ آباد - ۱۷ جنوری - ایسوسی ایٹڈ پریس کی ایک اطلاع مظہر ہے - کہ وائسرائے کے بنارس آنے پر پنڈت مدن موہن مالویہ ان سے ملاقات کریں گے - اور کہ وائسرائے کی طرف سے انہیں "اہم" مراسلہ موصول ہوا ہے - جس میں انہوں نے منگل کا دن ملاقات کے لئے مقرر کیا ہے ؛

"یوم آزادی" کی روک تھام کیلئے حکومت کی سرگرمیاں

الہ آباد - ۱۶ جنوری - پولیٹیکل حلقوں میں افواہ پھیل رہی ہے - کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی آزادی ۲۶ جنوری کو ختم ہو جائے گی - کیونکہ گورنمنٹ کے رویہ کے متعلق خیال کیا جاتا ہے - کہ وہ "یوم آزادی" کی تقریب کی اجازت نہیں دے گی - افواہ ہے کہ اگر پنڈت جی نے "یوم آزادی" کا انتظام کیا - تو انہیں پہلے ہی گرفتار کر لئے جائیں گے ؛

نئی دہلی - ۱۷ جنوری - ۱۹ یا ۲۰ جنوری کو ایگزیکٹو کونسل کے دہلی میں اجلاس کے بعد پنڈت جی کو گرفتار کر لیا جائے گا ؛

نئی دہلی - ۱۷ جنوری - کانگرسیوں اور نوجوان بھارت سبھا کے ساتھ تعلق رکھنے والے اشخاص کے مکانات پر آج صبح بیک وقت چھاپے مارے گئے - بیان کیا جاتا ہے - کہ یہ چھاپے "یوم آزادی" کے سلسلہ میں جس کے لئے تیاریاں جاری ہیں مارے گئے - اسی سلسلہ میں دو پرنٹنگ پریسوں پر بھی چھاپہ مارا گیا - اور پولیس سرخ اشتہاروں کے چھاپنے کا کچھ سامان اٹھا کر لے گئی - کیونکہ "یوم آزادی" کے موقعہ پر سرخ اشتہارات تقسیم ہونے رہے ہیں

دہلی (بعد کی اطلاع) - افواہ ہے - کہ کچھ گرفتاریاں ہونے والی ہیں ؛

گوردوارہ مسمار کر دیا گیا

بہاول پور ۱۷ جنوری - ریاستی اہلکاروں نے موضع ڈیرہ نواب صاحب میں ہندوؤں اور سکھوں کے پروٹسٹ کے باوجود ہاتھی کی مدد سے ۵ ماہ حال کو مقامی گوردوارہ کو جزوی طور پر مسمار کر دیا ہے - ہندو پنچایت نے نواب صاحب کو مداخلت کے لئے تار ارسال کیا ہے ؛

آریہ سماج مندر کی تعمیر کے لئے اپیل

منتری آریہ سماج گوروکل سیکشن انبالہ شہر آریہ سماجوں سے اپیل کرتے ہیں - کہ وہ آریہ سماج مندر کی تعمیر کے لئے دھن سے سہائتا کریں - تاکہ یہاں بھی پرچار کا پربندھ ہو سکے - سماج کے پاس نہ ہی اپنا مندر رہے - اور نہ مندر بنانے کے لئے جگہ ؛

آریہ کنیا پاٹھ شالہ ودھو چک کے لئے اپیل

آریہ کنیا پاٹھ شالہ ودھو چک اہالیان قصبہ کی مدد سے گزشتہ تین سال سے چل رہی ہے - چار ماہ ہوئے انسپکٹرس سکولز سنٹرل سرکل نے گرانٹ کے لئے محکمہ تعلیم سے منظوری دی - لیکن ڈسٹرکٹ بورڈ گورداسپور نے روپیہ دینے سے صاف انکار کر دیا ہے - اس وقت پاٹھ شالہ میں ۴۰ لڑکیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں - اور روز بروز تعداد بڑھ رہی ہے - محکمہ تعلیم کو بھی گرانٹ دلانی چاہئے - اور ساتھ ہی جنتا کو اس پاٹھ شالہ کی سہائتا کرنی چاہئے ؛

(دھرم پال منتری پاٹھ شالہ ودھو چک)

آریہ سماج سنکھتر کے سماچار

۱ - ۲۸ دسمبر کو مہاشہ شمشیر سنگھ جی پرچارک - اور ۲۹ و ۳۰ دسمبر کو رات کے ۸ سے ۱۰ بجے تک بھجنوں دوارہ خوب امرت ورشا کرتے رہے -

۲ - لالہ سانجھی رام جی کے سپتر کے وواہ پر آریہ سماج کو مبلغ پانچ روپیہ دان پراپت ہوا ؛

۳ - آریہ سماج کے سپتاہک ستسنگ اب باقاعدہ لگنے لگے ہیں ؛

یہاں ویدک دھرم کے پرچار کی سخت ضرورت ہے - امید ہے کہ یہاں اوشی کی بھی ہو گی - اگر کوئی پرچارک پدھاریں (منتری)

ہند رونگل

دہلی ۱۶ جنوری - کل یہاں ایک عظیم الشان ہند رونگل منعقد ہوا - جس میں ضلع امرت سر - روہتک اور شمالی ہند کے دیگر مقامات کے بہت سے پہلوانوں نے حصہ لیا ؛

غیر ملکی کمپنی کے ملازم گرفتار

ماسکو - ۱۵ جنوری - بحیرہ اسود کی بندرگاہوں پر رسوں کنٹرول کمپنی کے تمام ملازموں کو گرفتار کر لیا گیا ہے - گرفتار شدگان میں ۳ جرمن - ۲ آسٹرین - ایک بلجین اور ایک ڈنمارک کا باشندہ ہے ؛

میعاد میں توسیع

ولنگٹن - ۱۵ جنوری - سینٹ نے ری کنسٹرکشن فائینس کارپوریشن کی میعاد میں یکم فروری ۱۹۳۵ء تک توسیع کا بل پاس کر دیا ہے ؛

پارٹی اور سبھا کا الحاق

امرتسر ۱۶ جنوری - مسٹر محمد طفیل جنہیں پنجاب کے سوشلسٹ کارکنوں کی میٹنگ میں اینٹی امپیریلسٹ لیگ کی میٹنگ بلانے کا اختیار دیا گیا - اعلان کرتے ہیں - کہ کامریڈ عبد المجید اور سردار سوہن سنگھ نے کانسٹی ٹیوشن مرتب کر کے ان کے حوالہ کر دی ہے - توقع کی جاتی ہے - کہ مشترکہ پولیٹیکل پروگرام پر عمل کرنے کے لئے نوجوان بھارت سبھا اور کرتی کسان پارٹی مل جائیں گی ؛

افغان ہاکی ٹیم کو شکست :- امرتسر ۱۵ جنوری۔ آج مقامی خالصہ کالج نے افغان ہاکی ٹیم کو زبردست شکست دی۔ خالصہ کالج کی ٹیم نے ۴ گول کئے۔ اور افغان ٹیم نے ایک بھی نہ کیا ؛

نازی افسران کا اخراج :- وائنا۔ ڈاکٹر ڈولفس وزیر اعظم فوج۔ پولیس اور سول سروس سے نازیوں سے ہمدردی رکھنے والے افسران کو نکال دیں گے ؛

دو فوجی گوروں میں لڑائی :- حیدرآباد۔ حیدرآباد کے توپخانہ کے دو گورے سپاہیوں میں تکرار ہوئی۔ جو سخت لڑائی کی صورت اختیار کر گئی ؛

استغاثہ خارج :- لاہور ۱۵ جنوری۔ مسماۃ چندر نے کیبنٹ پر رضو پر چھاپنے کے الزام میں پرنٹر و پبلشر ملک ہوزری فیکٹری کے خلاف جو استغاثہ دائر کیا تھا۔ وہ خارج ہو گیا ہے ؛

مشترکہ اجلاس :- نئی دہلی۔ معلوم ہوا ہے کہ لارڈ ولنگڈن فروری کے دوسرے ہفتہ میں مرکزی لیجسلیچر کے ممبروں کے اجلاس میں تقریر کریں گے ؛

کوی دربار :- امرتسر ۱۵ جنوری۔ پریم سبھا نرنکاریاں نے بسنت کے موقعہ پر ایک بھاری کوی دربار منانے کا فیصلہ کیا ہے ؛

ہندو دیوی کی خودکشی :- امرتسر ۱۴ جنوری۔ ساہیوں کی ایک ہندو دیوی نے اپنی ساس کے مخرب اخلاق مشورہ پر نفرت کی وجہ سے خودکشی کر لی ہے ؛

سب انسپکٹر پر استغاثہ :- ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ گنڈہ پور کے ایک شخص عبدالرحمان نے سردار سوہن سنگھ سب انسپکٹر پولیس کلاچی پر ہتک عزت کا استغاثہ دائر کر دیا ہے ؛

فوق الفطرت بچہ کی پیدائش :- انبالہ ۱۵ جنوری۔ انبالہ چھاؤنی میں ایک ہندو دکاندار کے گھر ایسا بچہ پیدا ہوا جس کے دو دو اعضا تھے ؛

مہاراجہ کشمیر کی واپسی :- جموں۔ مہاراجہ ہری سنگھ جو کلکتہ سے بھوپال تشریف لے گئے تھے۔ مارچ کے مہینہ میں بمبئی وغیرہ سے ہوتے ہوئے جموں واپس آ جائیں گے ؛

جبریہ نکاح :- جموں۔ ایک مسلم ہیڈ کانسٹیبل نے موضع گیڈ گگیاں میں ایک ہندو عورت کو جبرًا مسلمان بنا کر اس سے اپنے چچا کا نکاح کرا دیا ہے۔

سزائے موت بحال :- کلکتہ ۱۵ جنوری۔ ہائیکورٹ نے انسپکٹر فیضو جیلا بنجانت کے قاتل ونش کی سزائے موت کی تصدیق کر دی ہے ؛

کلکتہ کو روانگی :- الہ آباد ۱۵ جنوری۔ پنڈت جواہرلال نہرو معہ شریمتی کملا نہرو کے آج شام کلکتہ روانہ ہو گئے ہیں ؛

کابل میں گرفتاری :- پشاور ۱۵ جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ یہاں کے ایک سرکردہ تاجر غلام حیدر خان کو جو کہ جرنیل غلام نبی خان سے نجاتی تعلقات رکھتا تھا۔ حکومت افغانستان نے گرفتار کر لیا ہے ؛

پولیس فورس میں اضافہ :- پشاور ۱۵ جنوری۔ موضع کوہاٹ ضلع پشاور میں تین ماہ کے لئے پولیس فورس کا اضافہ کر دیا گیا ہے ؛

کابل کو روانگی :- پشاور ۱۵ جنوری۔ چند اصحاب پر مشتمل ایک جاپانی ڈیپوٹیشن شکروار کو یہاں آیا۔ اور آج کابل روانہ ہو گیا ہے ؛

مزید سونا کا نکاس :- بمبئی۔ مزید ½ ۹۰ لاکھ روپیہ کا سونا یورپ و امریکہ کو بھیجا گیا ہے۔ اس وقت تک ۵۴۵۸۳۹۶۶۴۵۱ روپیہ کا کل سونا بھیجا جا چکا ہے ؛

نیا فرانسیسی قرضہ :- پیرس۔ گورنمنٹ فرانس نے اعلان کیا ہے۔ کہ اسے ۱۲ کروڑ پونڈ نئے قرضہ کی ضرورت ہے ؛

ہوائی جہاز گر گیا :- الہ آباد۔ کیپٹن بریروڈ کا ایک ہوائی جہاز شام کے وقت گر پڑا۔ مگر زیادہ نقصان نہیں ہوا ؛

جاگیروں کی نیلامی :- باریسال۔ ۷۷ جاگیریں جن میں ۷۰ اجارے اور ساٹ مشتمل Estate شامل ہیں۔ مالیہ کی سہ ماہی قسط نہ ادا کرنے کی وجہ سے نیلام کر دی گئی ہیں ؛

مہاراجہ کپور تھلہ سے ملاقات :- کپور تھلہ۔ مہاراجہ کپور تھلہ سے ہندو سبھا کے ڈیپوٹیشن نے ۱۵ جنوری کو ملاقات کی ؛

اخبار کی ضبطی :- لاہور۔ حکومت پنجاب نے امرتسر کے اردو اخبار "نوجوان مزدور" کا ۹ جنوری کا پرچہ ضبط کر لیا ہے ؛

کوا پکڑو آرڈیننس :- انگورہ۔ سمرنا شہر میں ایک آرڈیننس جاری کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے ہر ۶۰ سال سے کم عمر کے شخص کو ماہوار ایک زندہ یا مردہ کوا پکڑ کر میونسپلٹی میں لانا ہوگا ورنہ جرمانہ ہوگا ؛

لارڈ لنڈنڈری سرحد میں :- پشاور۔ ایک درجن ہوائی جہاز لارڈ لنڈنڈری وزیر محکمہ ہوا کو یہاں لائے۔ اور ہوائی جہازوں کی رودبار پر ان کا استقبال کیا گیا ؛

نازی لیڈروں کی دوبارہ گرفتاری :- وائنا۔ آسٹریا کے نازیوں کے لیڈر ایلفریڈ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور جنوبی آسٹریا کے چیف کمانڈر کو بھی حراست میں لے لیا گیا ہے ؛

ہریجنوں کی ہجرت :- آگرہ۔ موضع گوردی کے چمار اور دولت جاٹیوں کے لوگ بیگار سے تنگ آ کر ہجرت کر رہے ہیں ؛

برہما سے واپسی :- رائے بہادر ڈاکٹر متھرا داس اسسٹنٹ سرجن موگہ برہما کی سیر سے واپس آ گئے ہیں ؛

اسلحہ جات کی برآمد :- امرتسر ۱۶ جنوری۔ پولیس کی ایک پارٹی نے لالہ کرتار شاہ سب انسپکٹر پولیس کی زیر سرکردگی ضلع امرتسر کے ایک گاؤں میں چھاپہ مارا۔ اور وہاں کے تین زمینداروں کے گھروں کی تلاشی لی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ دوران تلاشی میں پولیس نے ایک مکان سے چار بم۔ ایک چھوی اور بہت سے کارتوس۔ دوسرے مکان سے تین بم۔ ایک چھوی اور ناجائز شراب کی ایک بوتل اور تیسرے مکان سے ایک پستول اور کچھ کارتوس برآمد کئے۔ اس سلسلہ میں تین اشخاص کو گرفتار کر کے یہاں لایا گیا۔ مسٹر سوری سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی موقعہ پر تشریف لے گئے ؛

ہوائی جہاز کو خوفناک حادثہ :- پیرس ۱۶ جنوری۔ ایک فرانسیسی جہاز جو ہند چینی سے روانہ ہوا تھا۔ اور جس میں ہند چینی کے گورنر جنرل بھی سوار تھے۔ کلیبائن میں گر کر جل گیا۔ اس میں سے نصف درجن کے قریب لاشیں برآمد ہوئیں۔ جیسی کی اطلاع ہے۔ کہ جہاز میں گورنر جنرل ہند چینی سمیت ۹ مسافر سوار تھے۔ اور وہ سب کے سب جل گئے ہیں ؛

حیدرآباد میں شدید جھٹکے :- حیدرآباد ۱۶ جنوری۔ کل یہاں دو بج کر ۴۰ منٹ پر زلزلہ کے جھٹکے محسوس ہوئے۔ اگرچہ جھٹکے صرف چند سکنڈ رہے۔ لیکن یہ اس قدر شدید تھے۔ کہ نظامیہ رصدگاہ کے زلزلہ دیکھنے والے آلہ کی سوئیوں نے کام کرنا چھوڑ دیا ؛

ایک براہمن کا پر اسرار قتل :- لدھیانہ ۱۵ جنوری۔ آج ایک شخص منشی رام براہمن اپنے گھر میں مرا ہوا پایا گیا۔ اس کے جسم پر بہت سی ضربات آئی ہوئی تھیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اسے کسی نے قتل کر دیا ہے ؛

پہلے گاندھی جتھا کی رہائی :- جڑانوالہ ۱۵ جنوری۔ لائل پور سے جو گاندھی جتھا راوی کو روانہ ہوا تھا۔ اور لاہور جا کر گرفتار ہوا تھا۔ اس کے ممبران ملتان کی پرانی سنٹرل جیل سے رہا ہو کر اپنے گھروں میں پہنچ گئے ہیں ؛

عورت کو سزا :- جالندھر ۱۵ جنوری۔ آج مسماۃ عورت رکھی کو ایک ہفتہ قید کی سزا ہوئی ہے۔ ملزمہ کے خلاف الزام یہ تھا۔ کہ اس نے ایک اور مسماۃ عورت پر حملہ کیا تھا ؛

سب انسپکٹر قانونی شکنجہ میں :- جالندھر ۱۵ جنوری۔ لالہ تہتی چند سب انسپکٹر پولیس جالندھر صدر پولیس تھانہ کا جنہیں کچھ عرصہ ہوا معطل کر دیا گیا تھا۔ چالان بجرم رشوت ستانی کے الزام میں کر دیا گیا ہے ؛

باغی لیڈر ہلاک :- پشاور ۱۶ جنوری۔ کابل سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ افغانی پولیس نے شمالی افغانستان کے صوبہ مزار شریف کے باغی لیڈر آدم بیگ اور اس کے تین ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے ؛

بیاس میں رادھا سوامیوں کا گڑھ
آریہ سماجیوں سے اپیل

آریہ جگت سے یہ بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔ کہ رادھا سوامی مت نے کس پرکار سے پنجاب کے شہروں و قصبوں کے اندر اپنے پرچار کا اندولن پچار کھا ہے۔ یہ پنتھ پہاڑی علاقوں میں بہت تیزی سے پھیل رہا ہے۔ پنجاب کا کوئی بڑا شہر بھی اس بیماری سے خالی نہیں ہے۔ امرتسر۔ لاہور۔ راولپنڈی اور ہوشیارپور آدی بڑے بڑے شہروں میں اس پنتھ نے کافی زور پکڑ رکھا ہے۔ اور اس کا اصلی گڑھ بیاس ہے۔ جہاں بیاس ندی کے تٹ پر ان لوگوں نے ایک اچھے استھان پر اپنا مضبوط قلعہ بنایا ہوا ہے۔ نیز وہاں ان کی بہت سی کوٹھیاں بن چکی ہیں۔ بہت سے نرونا ہی سندھو پہاڑی علاقوں سے یہاں پر آکر ان کے جنگل میں پھنسنے ہیں۔ وہ آن پڑھ ہیں۔ اس وقت بیاس سارے پنجاب کے اندر اس بات کے لئے مشہور ہو رہا ہے۔ کہ یہاں پر بابا ساون سنگھ کی گدی ہے۔ اس وقت ریلوے سٹیشن سے اس کے استھان تک ایک پکی سڑک بننے کی تجویز بھی ہو رہی ہے۔ اور جس کے بننے پر اس پنتھ کی مضبوطی سے اور بھی کچھ راستہ اختیار کر لے۔ زیادہ تر دیہاں اس پنتھ میں پھنستی ہیں۔ جس کے باعث سینکڑوں گھر تباہ ہو چکے ہیں ؛

بیاس کی اس بری حالت کو دیکھ کر یہاں بھی چند بھائیوں نے آریہ سماج کا پرچار شروع کیا۔ اور لگاتار ایک برس سے آریہ سماج کے پریمی بھائی دیگیہ اپدیش کے لوگوں کو اس پنتھ کی کمزوری اور ویدک دھرم کی اہمیت جتلاتے رہے ہیں۔ یہاں پر پرچار کی بڑی بھاری ضرورت ہے۔ مگر آریہ سماجی یہاں صرف دس پندرہ ہی ہیں۔ اور ان کی مالی حالت ایسی اچھی نہیں ہے۔ کہ وہ اس سارے بوجھ کو سنبھال سکیں۔ نہ ہمارے پاس آریہ سماج مندر ہے۔ اور نہ ہی اس کے لئے ہم ابھی تک کوئی زمین خرید سکے ہیں۔ رادھا سوامی مت والے اپنے پرچار پر بہت روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔ ہم پنجاب کی پرتی ندھی سبھاؤں۔ آریہ بھائیوں تتھا آریہ سماجوں سے بڑے آگرہ کے ساتھ پرارتھنا کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ ہم لوگوں کی یتھا شکتی دھن سے سہائتا کریں۔ جس سے ہم جلد ہی آریہ سماج کے لئے ایک اچھا وشال مندر بنوا سکیں۔ اور ہمارے اپدیشک یہاں پر اچھی طرح سے پرچار کر سکیں۔ آشا ہے۔ کہ دانی سجن ہماری اس سچی پرارتھنا کو سویکار کر کے جلد ہی ہم لوگوں کی دھن سے مدد کریں گے ؛

ڈاکٹر رام دھن منتری آریہ سماج بیاس۔
ضلع امرتسر

نوٹ :- ڈاکٹر صاحب اگر اس کاریہ کو شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی زیر ہدایت کریں۔ تو انکو ادھیک سپھلتا پراپت ہوگی۔ بہتر ہو وہ اس معاملہ کے متعلق منتری سبھا سے پتر ویوہار کریں۔ یا لاہور آکر سوئم مشورہ کر کے کوئی قدم اٹھائیں ؛ (ایڈیٹر)

پرکاش لاہور

۹ ماگھ سمت ۱۹۹۰

ویدپرچار فنڈ کی سدھ لو!

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پچھلے سالانہ اجلاس میں ویدپرچار فنڈ کی آمدن ۲۴ کی بجائے ۳۲ ہزار رکھی گئی تھی - آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں نے آنکھیں کھول کر یہ رقم منظور کی تھی - لیکن انہیں ذمہ واری کا یہاں تک احساس ہے - کہ اس وقت تک ویدپرچار فنڈ میں جو دھن آیا ہے - وہ پچھلے سال کی نسبت بقدر ایک ہزار روپیہ کم ہے - اس کی وجہ کیا ہے؟ یہ کہ عام طور پر آریہ سماجیں اس فنڈ کی سہائتا کرنا اپنا کرتویہ نہیں سمجھتیں - آریہ پرشوں کا بھی اس کے ساتھ یہی ویوہار ہے - جہاں تک اس فنڈ کی سہائتا کا تعلق ہے - آریہ سماجوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے - ایک وہ ہے - اور وہ بہت ہی قلیل ہے - جو اس فنڈ کو اپنے دان میں اکھیہ استھان دیتا ہے - جو آریہ سماج اس ذیل میں آتے ہیں ان کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے - اس کے مقابلہ پر آریہ سماجوں کی وہ کلاس ہے - اور ان کی تعداد بہت بھاری ہے - جو سال بھر میں اس فنڈ کے لئے ایک پیسہ بھی نہیں دیتیں - تیسری قسم ایسے آریہ سماجوں کی ہے - جو سال بھر میں کچھ نہ کچھ دیتی تو ہیں - لیکن ان کی کوشش یہ رہتی ہے - کہ کم سے کم دیں - ویدپرچار فنڈ کی عزت آریہ سماجوں کی نظروں میں اتنی زیادہ ہے - کہ بعض حالتوں میں وہ سبھا کی بجائے فیس خور اپدیشکوں کو زیادہ دھن دیدیتی ہیں - ایسی اوستھا میں یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ویدپرچار فنڈ کا چلنا ناممکنات سے ہے - دینے اور نہ دینے والے آریہ سماجوں کی تعداد میں ہر سال فرق ہوتا رہنا چاہیئے - ہو سکتا ہے - کہ کوئی آریہ سماج دینا بھی چاہے - لیکن خاص مجبوریوں سے نہ دے سکے - اتفاقاً ایسی تو کم - اس کمی کو پورا کرنے والے اگر دوسرے آریہ سماج نہ ہوں - تو کمی کسی طرح پوری نہیں ہو سکتی - جس طرح پرانے سیوکوں کا استھان لینے کے لئے نئے سیوک میدان میں آنے چاہئیں اور ان کے آئے بنا کوئی سوسائٹی چل نہیں سکتی - اسی طرح دھن کی کمی کو پورا کرنے کے لئے نئے آریہ سماج میدان میں نکلنے چاہئیں - یہ تو آپ ناممکن سمجھئے - کہ کوئی آریہ سماج ویدپرچار فنڈ میں یا تو دھن دے - یہ ہو سکتا ہے - کہ اگر اس بار وہ پانسو دے - تو اگلے سال چار صد - لیکن یہ نہیں ہو سکتا - کہ پانچ سو کی بجائے چھ سو دے - اس کی وجہ زیادہ تر یہ ہے - کہ آریہ سماجیں مقامی انسٹی ٹیوشنوں کے بوجھ سے دبی ہوئی ہیں - پہلے وقتوں میں دان زیادہ ملتا تھا - انہوں نے انسٹی ٹیوشن کھول دیئے - اب دان کم ملتا ہے - مقامی انسٹی ٹیوشنوں کا چلانا بھی مشکل ہو رہا ہے - ان کے آریہ سماج کے ادھیکاری اپنی عزت کو مقامی انسٹی ٹیوشنوں کے ساتھ وابستہ سمجھتے ہیں - لیکن ویدپرچار فنڈ کے ساتھ نہیں - اس لئے ان کی کوشش یہ رہتی ہے - کہ جس طرح بھی ہو سکے - ان انسٹی ٹیوشنوں کا پیٹ بھرا جائے - چاہے ویدپرچار فنڈ کو بھوکا مار کر ہی کیوں نہ بھرنا پڑے - کچھ آریہ سماج تو معذوری کی وجہ سے کم دیتے ہیں - ان کے اس ویوہار کو کسی سال نظر انداز بھی کیا جا سکتا ہے - لیکن ان آریہ سماجوں کو کیسے معاف کیا جا سکتا ہے - جو سالہا سال سے ایک پیسہ بھی اس فنڈ کے لئے نہیں دیتیں - اور باوجود اس کے سبھا کے اپدیشکوں اور بھجنیکوں سے فائدہ اٹھاتی رہتی ہیں - اس لئے تاوقتیکہ ہر ایک آریہ سماج اپنا کرتویہ پالن کرنے کو تیار نہ ہو - اور یتھا شکتی ویدپرچار فنڈ کے لئے کچھ نہ کچھ دینا منظور نہ کرے - تب تک مشکل حل نہیں ہو سکتی - سارے پنجاب کا بوجھ چند آریہ سماج اٹھا نہیں سکتے - اور اگر اٹھا بھی لیں - تو کسی لمبے عرصہ تک اٹھا نہیں سکتے - بوجھ پنجاب بھر کے آریہ سماجوں کو بانٹا جانا چاہیئے - اس لئے میں بار بار اس بات پر زور دے رہا ہوں - کہ جو آریہ سماج ویدپرچار فنڈ کی طرف سے بالکل غافل ہیں - وہ اپنے فرض کو سمجھیں - اور سمجھیں بھی اس طرح کہ اسے پورا کریں ÷

بدقسمتی سے آریہ سماج میں یہ خیال پڑ گیا ہے - کہ جب تک کوئی مانگنے نہ جائے - تب تک دھن نہیں ملتا - اس میں وقت اور طاقت کا اتنا ناش ہوتا ہے - کہ میں بیان نہیں کر سکتا - آریہ سماج کے پرتشٹھ پرش جو اپنا سمے اس سے کہیں بہتر کام میں لگا سکتے ہیں - دھن جمع کرنے کے لئے بھٹکتے پھرتے ہیں - ویدپرچار فنڈ پر بھی اسی پرہ تھا کا اثر ہے - آریہ سماجیں بطور خود دھن نہیں دیتیں - سوچتی بھی ہیں - تو اس وقت جبکہ ان کے پاس کوئی مانگنے کے لئے جائے - لیکن آریہ سماج کے پاس اتنے کام کرنے والے م

م کہاں ہیں - جو پھر پھر کر بھکشا کریں؟ جب تک آریہ سماجوں کو یہ احساس نہ ہو - کہ انہوں نے بطور خود سبھا کے ہر ایک انسٹی ٹیوشن کی سہائتا کرنی ہے - تب تک کام نہ چلے گا - سو وقت ہے - کہ اس پرتھا کو بدلا جائے - اور ہر ایک آریہ سماجی اپنا کرتویہ سمجھے - کہ اس نے اپنی آمدنی کا مقررہ حصہ دان میں دینا ہے - جب تک یہ نہ ہو موجودہ ڈھانچہ قائم نہیں رہ سکتا - ویدپرچار فنڈ کے متعلق میں صرف اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں - اگر آریہ سماجوں نے اس سال اس کے بجٹ کو پورا نہ کیا - تو اس کا نتیجہ صرف یہ ہوگا - کہ اگلے سال اپدیشک بھجنیک کم ہو جائیں گے - جو پرچار کے راستہ میں ایک اور رکاوٹ ثابت ہونگے ÷ (کرشن)

کنیا گوروکل مہوتسو

کنیا گوروکل کا مہوتسو ۲۷ و ۲۸ فروری اور یکم مارچ ۱۹۳۴ء کو ہوگا - اس کی تیاریاں زور شور سے ہو رہی ہیں - اس اوسر پر برہمچارنیاں چار نبندھ پڑھیں گی - ایک نبندھ "پنرجنم" پر ہوگا جس میں درتمان وگیان کے پرکاش میں اور شاستروں کے پرمان سے پنرجنم کو سدھ کیا جائے گا - اس نبندھ کے پردھان آریہ سماج کے پرسدھ ودوان اپادھیائے گنگا پرشاد جی ایم - اے ہوں گے - دوسرے نبندھ کا وشے ہوگا "ہند کے مسلمان کون ہیں" اس نبندھ میں اتہاسک پرمانوں دوارہ یہ بتلایا جائے گا - کہ بنا ایک راشٹر بھاشا کے ہوئے ہندو مسلم اتحاد نہیں ہو سکتا - وہ راشٹریہ بھاشا کیول آریہ بھاشا ہی ہو سکتی ہے - کوشش کی جا رہی ہے - کہ اس نبندھ کے پردھان پد کو کوئی ودوشی دیوی سوشوبھت کرے - تیسرے نبندھ کا وشے ہوگا "ورتمان شکھشا پرنالی" - اس میں یہ درشایا جائے گا - کہ آدرش شکھشا پرنالی خاص کر شہریوں کے لئے گوروکل شکھشا پرنالی ہی ہے - کسی شکھشت کلا میں پر دیوی کو پردھان بنایا جائے گا - چوتھے نبندھ کا وشے ہوگا "یگیہ کا سوروپ" اس میں اگنی ہوتر کو ایک وگیانک کریا سدھ کیا جائے گا - اور ساتھ ہی اگنی ہوتر کے منتروں کی ویاکھیا ایک انوکھے ڈھنگ پر کی جائے گی - ایک سنا تکا اس وشے پر نبندھ پڑھے گی - کہ "ماڈرن منشیہ کا سرکھشک بھوجن نہیں ہے"۔

ان تمام نبندھوں پر کھلی بحث ہوگی - جس میں نہ صرف برہمچارنیاں ہی حصہ لیں گی - بلکہ انیہ ودوشی دیویاں اور ودوان بھی بھاگ لے سکیں گے - ایک دو نبندھ سنسکرت بھاشا میں بھی پڑھے جائیں گے - سنسکرت میں سمواد بھی ہوں گے - دو اکھل بھارتیہ واد وواد بھی ہوں گے - ایک آریہ بھاشا میں اور دوسرا سنسکرت میں - پہلے وواد کا مضمون ہوگا "بنا راجیہ نیم کی سہائتا کے سماج سدھار کا کاریہ نہیں ہو سکتا" اس واد وواد کے لئے بھارت ورش بھر کے ۲۵ غیر سرکاری اور سرکاری لڑکیوں کے کالجوں کو نمنترن بھیجا گیا ہے - جو بھاودیا یہ جیتے گا وہ چاندی کی پیالی ٹرافی لے جائے گا - اور اچھا بولنے والی دیویوں کو خاص انعام اور پدک بھی ملیں گے - سنسکرت واد وواد کا وشے ہوگا "کیا مورتی پوجا وید گت اور یکتی یکت ہے؟" اس کے لئے بھی لڑکیوں کی سنستھاؤں کا پتہ لگایا جا رہا ہے - جن کو نمنترن بھیجے جا سکیں - گوروکل کا نوین مندر بھی زور شور سے تیار ہو رہا ہے - اس کے ایک بھاگ کا ادگھاٹن بھی ہوگا - ایک پرسدھ ودوشی مہارانی صاحبہ کے ہاتھوں سے یہ رسم ادا ہو - ایسا یتن کیا جا رہا ہے - دو نئی سناتکاؤں کو پدوان کئے جائیں گے - اس موقعہ پر اب کی بار یتن ہو رہا ہے - کہ کوئی چوٹی کی ودوشی دیوی ہی دیکشانت بھاشن پڑھے - برہمچارنیوں کو انعام بھی بانٹے جائیں گے - شریمتی نارائن سوامی جی - پنڈت بدھ دیو جی - پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیائے - شریمتی برج لال جی نہرو اور انیہ کئی ودوانوں اور ودوشیوں کے ویاکھیان بھی ہوں گے - ایسا یتن ہو رہا ہے - کہ کیول دیویوں کی سبھا میں برہمچارنیاں جسمانی کرتب اور کھیل بھی دکھلائیں گی - برہمچارنیوں کے ہاتھوں سے تیار کی ہوئی اونی اور سوتی سلائی بنائی کشیدہ کے کام سلمہ ستارہ وغیرہ کی نمائش بھی ہوگی - برہمچارنیوں کے ہاتھ کی بنائی ہوئی مٹھائی اور انیہ قسم کے لذیذ کھانے بھی ہوں گے - اب کی بار اتسو میں بہت رونق ہوگی - کوشش یہ کی جائے گی - کہ بھارت ورش بھر میں دیویوں نے جو علمی ترقی کی ہے - وہ درشکوں کو ایک استھان پر دکھائی مل جائے - کنیا گوروکل کی برہمچارنیوں کی یوگیتا پر لوگ آگے ہی حیران ہو رہے ہیں - مہاتما ہنسراج جی - شری بیت ٹنڈن جی - شری بیت چند و لال جی بھٹ وزیر تعلیم گونڈال ریاست ان دیویوں کی یوگیتا کی پرشنسا کر چکے ہیں - ان کی یہ رائے ہے - کہ بھارت ورش کے کسی ودیالیہ کی ودیارتھنیاں اتنے تھوڑے عرصہ میں اتنی لیاقت نہیں ہو سکتی - جن لوگوں نے کنیا گوروکل کے پرچے سنے ہیں - اور کنیا گوروکل کو دیکھا ہے - وہ حیران ہیں - کہ ۱۷ - ۱۸ ورش کی لڑکیاں کس خوبی سے وید منتروں کے ارتھ کرتی ہیں - یوگ درشنوں کے سوتروں کی ویاکھیا کرتی ہیں - گیتا کی فلاسفی کے راز بتلاتی ہیں - یوروپین اتہاس اور

ایشیائی ملکوں کی آزادی کے جٹل پرشنوں پر پرکاش ڈالنے کا یتن کرتی ہیں۔ بھارتیہ سوراجیہ سنگرام کا علمی اتہاسک اور آروطنک درشٹی سے مطالعہ کرتی ہیں۔ کنیا گورو کل کی پتریاں سادہ جیون اور کھدر کی پوشاک کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتی ہیں۔ جھاڑو دینے۔ بھوجن پکانے اور گھر کے کام کرنے کو استریوں کا بھوشن سمجھتی ہیں۔ اجمیر میں ایک سنرکھشک نے پرکھنے کے لئے اپنی پتری سے جو کنیا گورو کل کی اونچی شرینی میں تعلیم پاتی ہے۔ ایکانت میں پوچھا۔ "بیٹی! تو جانگلی بن رہی ہے۔ کیوں نہ تجھے کنیا گورو کل سے علیحدہ کر کے کسی ایسے ودیالیہ میں داخل کیا جائے۔ جہاں تو بھاری اور موٹے کھدر کے لباس کے ستھان میں اپ ٹو ڈیٹ طریقہ کا لباس پہن سکے۔ اور تیرے لباس سے یہ پتہ چلے کہ تو جانگلی نہیں۔ بلکہ آج کل کے ڈھنگ کی تیز طرار لڑکی ہے"۔

برہمچارنی نے جواب دیا "پتا جی! میں تو کل ماتا کے چرنوں میں ہی رہوں گی۔ میرا تو دڑھ وشواس ہے۔ کہ موٹے وستر اور بھاری ہی دیویوں کے بھوشن ہیں"۔ پتا اسے بہت پرسن ہوئے۔ اور مجھے آ کر انہوں نے یہ گھٹنا سنائی۔ جو بھی یورپین کالجوں کی شکھشا کے لڑکیوں کے جیون پر وش بکھیر رہا دیکھ رہے ہیں۔ اور حیران ہیں۔ کہ کیا کریں۔ وہ کنیا گورو کل کے آ کر دیکھیں۔ اور دیکھیں کہ ایک بال برہمچارنی ودیشنی دیوی نے کس پرکار کلجگ میں ستیہ یگ کی لڑکی لانے کا ایباب پرتن کیا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور بھارت کی استری جاتی کی خوش قسمتی ہے۔ کہ آچاریہ ودیاوتی کی سیوائیں ان کو پراپت ہو گئی ہیں۔

ودیاوتی جی پنجاب اور سنیکت پرانت کے آریوں (ہندوؤں) میں پہلی دیوی ہیں۔ جنہوں نے بی۔ اے پاس کیا۔ اس سے پہلے اور پیچھے انہوں نے وشیش پریتن کر کے سنسکرت زبان اور وید شاستروں کا ادھین کیا۔ پرانایام اور یوگ کا ابھیاس کیا۔ ان کی لیاقت کی دیویاں اس سمے بھارت ورش میں گنتی کی ہیں۔ سادگی۔ تپ اور تیاگ میں تو وہ بے مثال ہیں۔ باوجود صحت کے خراب ہونے کے وہ وید۔ یوگ درشن اور اپنشد پڑھاتی ہیں۔ اور ماتری وت برہمچارنیوں کی خبرگیری کرتی ہیں۔ کنیا گورو کل کے کوش سے ایک پیسہ بھی اپنے گزارہ کے لئے نہیں لیتیں۔ بلکہ اپنے بھوجن کا بھار بھی کنیا گورو کل پر نہیں ڈالتیں۔ سینکڑوں روپیہ کنیا گورو کل پر اپنی جیب سے خرچ کر چکی ہیں۔ یہی ادھیکار ان کی توجہ پہن کی ہے۔

میں تو کہتا ہوں۔ کہ یدی کنیا گورو کل میں اور کوئی پڑھائی کا انتظام نہ بھی ہو۔ تو بھی ہماری کنیاؤں کا سدھار ہو گیا ہے۔ کہ ان دیویوں کے چرنوں میں اپنے جیون کا بہومولیہ بھاگ وتیت کر سکتی ہیں۔ کنتو وہاں تو انیک یوگیہ دیویاں پڑھاتی ہیں۔

بھارت ورش بھر میں (آریہ سماجک سنستھاؤں کو بھی شامل کر کے) کنیا گورو کل ایک ہی اونچے درجہ کا غیر سرکاری کنیا ودیالیہ ہے۔ جس کے سٹاف میں کوئی بھی پرش نہیں ہے۔ آچاریہ جی اور ان کی بہن کے علاوہ پڑھانے والیوں میں سے دو یوگیہ سناتکا ہیں۔ ایک دہلی یونیورسٹی کی ایک کلکتہ یونیورسٹی کی اور ایک بمبئی یونیورسٹی کی گریجویٹ ہے۔ ادھیاپک لانے کا ویہ یونیورسٹی کی سنسکرت کی پریکشا پاس کی ہوئی ہے۔

ہم سب کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ اگر کنیا گورو کل کو اس سمے موت کے منہ سے نہ بچایا گیا۔ تو پھر شاید صدیوں تک ایسے سادھن اکٹھے نہ ہو سکیں گے۔ اور ایسا ودیالیہ کھل نہ سکے گا۔ اس لئے سب بہنوں اور بھائیوں کو زور لگا کر کنیا گورو کل کی آرتھک سمسیا کو حل کرنا چاہئے۔ طریقہ بہت آسان ہے۔ ۱۵۰ کے قریب سنرکھشک ہیں۔ ہر ایک اپنا کرتویہ پالن کرے۔ اس طرح سے ۷۵۰۰ روپیہ جمع ہو سکتا ہے۔ بھارت ورش بھر کی آریہ سماجوں کے نام میں نے تو یدن پتر بھیجے ہیں۔ بہت تھوڑے ستھانوں پر پہنچ سکتا ہوں۔ اگر شیش سماجیں تھوڑا تھوڑا روپیہ بھیجیں۔ تو اس آشرم کو ۲۰۰۰ روپیہ اس طرح پر ہو سکتا ہے۔ نئے بچوں کے لئے پانچ پانچ سو روپیہ آ جائیں۔ تو وہ ایک دو مہینوں میں ممکن ہو سکتا ہے۔ دوسو لڑکیوں کے لئے بھوجن شالا اور بچوں کی شالا پچاس سمادر سو آسنہ بھی ۱۵۰۰ روپیہ میں بن سکتی ہیں۔ اور آشرم سے تیار ہو سکتی ہیں۔ یدی کوئی دانی دیوی یا مہاشے جو ہر رقم دینے کے لئے تیار ہو جائے۔ بچہ شالہ بنانے کا پن ایک آریہ دانی ہے کر ہی لیا ہے۔ اگر بہت بچھیہ تپ میں کوئی سا رہے۔ اگر میری تجھیہ سیوا دیوں کا کچھ بھی مولیہ ہے۔ اگر کنیا گورو کل شکھشا پرنالی کا بہت تھوڑا سا بھی آریہ جنتا کے اندر ہے۔ تو میں یقین کرتا ہوں۔ کہ اس آشرم پر صرف سینکڑوں نرناری پہنچیں گے۔ بلکہ نہ پہنچ سکنے والا ہر ایک آریہ پرش و آریہ دیوی کچھ نہ کچھ دھن خواہ وہ کتنا ہی تھوڑا کیوں نہ ہو۔ اور ہر ایک آریہ سماج بھی کچھ نہ کچھ ۱۵ فروری سے پہلے آچاریہ کنیا گورو کل ۱۸۔ راجپور روڈ دہرہ دون کے پاس یا منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے پاس بھیجیگا۔ بھگوان آشیرواد دیں۔ تاکہ ہم سب ماتری شکتی کے پرتی اپنے کرتویہ پورا کر سکیں۔

رام دیو (آچاریہ)

بسنت پنچمی

۲۰ جنوری ۱۹۳۴ء کو سنیچر وار بسنت پنچمی کا شبھ تیوہار ہے۔ آریہ جاتی کے لئے یہ تیوہار جہاں موسمی لحاظ سے بھی خاص اہمیت رکھتا ہے وہاں تاریخی حقیقت طور پر بلیدان دوس ہونے کی وجہ سے ہر نوجوان کو بھی یہ چیتاونی دیتا ہے۔ کہ وہ حقیقت رائے دھرمی کا انوکرن کرتے ہوئے اپنے پوتر ویدک دھرم کی رکھشا کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور جس طرح بسنت پنچمی کے بعد قدرت میں چاروں طرف ہریاول اور تازہ زندگی کا ظہور ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی وہ بھی پرانی مردنی اور افسردگی کو اتار کر اپنے اندر تازہ زندگی لانے کی کوشش کریں۔ اگر آریہ نرناریوں نے اس تیوہار کو اسی شان سے منایا جس کا یہ حقیقی معنوں میں مستحق ہے۔ تو نتیجہ رکھنا چاہئے۔ کہ ساری جاتی پر آج کل ودھرمیوں کی بدولت جو سنکٹ آیا ہوا ہے۔ اس کا ازالہ ہو سکے گا۔ اور ساری جاتی کا گورو بڑھ جائے گا۔

تباہ کن زلزلہ

۱۵ جنوری کو جو زلزلہ آیا ہے۔ وہ بڑا ہی تباہ کن ثابت ہوا ہے۔ اس نے یو۔ پی۔ سی۔ پی اور بنگال میں متعدد مقامات پر بہت سی تباہی مچائی ہے۔ غضب خدا کا اس نامراد زلزلہ نے دہلی میں جہاں ایک سکول کی عمارت کو مسمار کر دیا۔ وہاں کانپور میں کئی مسجدوں اور مندروں کو شہید کیا۔ لکھنؤ کے امام باڑہ کا بھی کچھ حصہ گرا دیا۔ اور کانپور کے کرائسٹ چرچ کی کراس کی سخت بے احترامی روا رکھی۔ صرف اتنی مذہبی بے احترامی پر ہی اس نے اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ صدر یو۔ پی کونسل کے وقار کا بھی ذرا لحاظ نہ کیا۔ کلکتہ میں ہائی کورٹ کے ججوں کو عدالتیں چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ دہلی میں اس کے حملہ سے نہ ہیوسکر ٹریٹ بچا۔ نہ کونسل ہال۔ اس مذہبی اور سیاسی بے احترامی کو تو خلقت رو۔ اس نے کثیر اتلاف مال و جائداد بھی کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ زلزلہ سخت باغی تھا۔ کیونکہ اس نے ہندوستان کے ملک معظم کی راجدھانی پر بھی ایک گھنٹہ تک سخت حملہ کیا۔ کیا ہندوستان کی بیوروکریسی کے متوالی ایسے مذہبی اور سیاسی باغی کو سزا دینے کے لئے کوئی نیا آرڈیننس جاری نہیں کر سکتے؟ دیدہ باید۔

جبراً نکاح

ہم تو پہلے ہی رو نا رو نے بیٹھے۔ کہ جموں و کشمیر کی ہندو ریاست میں اس وقت مسلم گردی اتنے زوروں پر ہے۔ کہ وہاں ہری جن ہندوؤں کا دھرم خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ چنانچہ میر پور کے علاقہ میں ایسے واقعات بھی ہو چکے ہیں۔ لیکن اب ایک تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بیکس ہندو عورتوں کے لئے بھی وہاں آفت برپا ہے۔ چنانچہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جموں کی خدمت میں چند ہندو معززین نے درخواست کی ہے۔ کہ موضع گیدڑ گلیاں کا ایک مسلمان پولیس کانسٹیبل ایک ہندو عورت اور اس کی سولہ سالہ کنواری لڑکی کو اغوا کر کے لایا ہے۔ اور اس نے ان کو نہ صرف جبراً مسلمان بنا لیا ہے۔ بلکہ عورت کا اس نے جبراً اپنے چچا سے نکاح بھی کروا دیا ہے۔

ہندو ریاست کے ایک ادنیٰ مسلمان ملازم کی یہ حرکت ایسی مجرمانہ ہے۔ کہ اگر اس کا جلد از جلد سدباب نہ کیا گیا۔ تو ریاست میں سخت بے چینی پھیلنے کا احتمال ہے۔ امید رکھنی چاہئے۔ کہ ذمہ دار افسران اس معاملہ میں اپنے فرض کی ادائیگی کی پوری پوری کوشش کریں گے۔ اور ہندوؤں میں جو ناراضگی پھیل رہی ہے۔ اسے دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

دختر کشی

انگریزی قانون کی رو سے دختر کشی جرم کبیرہ ہے ویدک قانون بھی اسے ایک شرمناک پاپ بیان فرماتا ہے۔ کیونکہ ویدک اصطلاح میں پتر شبد جہاں لڑکے کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے سو وہاں لڑکی کے لئے بھی۔ لیکن بھارت ورش کی بدقسمتی ہی بدقسمتی ہے۔ کہ ابھی بعض حصوں میں دختر کشی کی رسم پائی جاتی ہے۔ چنانچہ جموں سے ایک تازہ اطلاع آئی ہے۔ کہ ریاست کے راجپوتوں میں دختر کشی کی قبیح رسم ابھی تک موجود ہے۔ صوبہ جموں کے راجپوت حلقوں میں ستر فیصدی گھروں میں کوئی لڑکی نہیں۔ اور اگر ہوتی ہے۔ تو زندہ دبا دی جاتی ہے۔

ریاست کے اندر دختر کشی کی رسم کا موجود ہونا سخت ہی شرمناک ہے۔ اس کا نتیجہ صرف یہی ہو سکتا ہے۔ کہ ریاست کے راجپوت یا تو جلد ہی مٹ جائیں گے۔ یا ورن شنکر اولاد پیدا کرنے کے لئے مجبور ہوں گے۔ ہندو ریاست کے راجپوت مہاراجہ کا یہ دھرم ہے۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو۔ وہ اس قبیح رسم کی بیخ کنی کریں۔

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ (مینیجر)

ذو معنی سجھارت

ایک روز شام کو لیکچر دیتے ہوئے رادھاسوامی دیال باغ آگرہ کے حضور صاحب نے فرمایا۔ کہ:۔

"جب تک ہم زندہ ہیں سنسار بھی ستیہ ہے۔ سرشٹی نیم بھی ستیہ ہیں۔ لیکن جب یہ حالتیں نہ رہیں۔ تو سنسار استیہ ہے"۔

اس کی مزید تشریح کرتے ہوئے آپ نے آگے چلکر بیان فرمایا۔ کہ:۔

"دوست سنگی کی پوزیشن یہ ہے۔ کہ کام کرو جگت ستیہ ہے۔ لیکن یہاں کے بھوگوں میں مت اٹکو۔ کیونکہ یہ استیہ ہے۔ جند حالات کے تابع یہ ستیہ ہے۔ اور چند کے ماتحت استیہ ہے"۔

ہم حیران ہیں۔ حضور صاحب اس قسم کی بجھارتیں ڈال کر کیوں "اجتماع ضدین" کی غلطی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ حضور صاحب یہ جانتے ہیں۔ کہ اس سنسار میں انہوں نے خود تو ہمیشہ رہنا ہی نہیں اُن کی جگہ لینے والے بھی قدرت ہر لحظہ تیار کر رہی ہے۔ اس لئے جس جگت کو نامعلوم حالات کے تابع استیہ بیان کر رہے ہیں۔ وہی انسانی سوسائیٹی کے ازل سے ستیہ چلا آرہا ہے۔ اور دور تسلسل کے لحاظ سے ابد تک ستیہ ہے۔ کیونکہ اگر یہ جگت فی الواقعی ستیہ نہ ہوتا۔ تو پھر یہاں پر درستی نہ ہوتی اور نہ ہی کسی کو پرسنسار رکھ کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی۔

نوین ودیا ونتوں پر آفت

ہم ویدک دھرمی تو قدر تاًستیہ مانتے ہیں۔ اور آج کل کے نوین ودیا ونتوں کے خیالات کو انسانی ترقی کا مخالف یقین کرتے ہیں۔ حال ہی میں جرمنی کے موجودہ ڈکٹیٹر کی ایک تازہ کتاب شائع ہوئی ہے جس میں آپ کے چند لیکچر درج ہیں۔ اُن لیکچروں میں ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:۔

"وہ لوگ جو ہمیں بتلاتے ہیں۔ کہ سنسار مِتھیا ہے۔ انہیں فوراً ملک سے باہر نکال دو۔ کیونکہ وہ ہمارے سب سے بڑے دشمن ہیں"۔

ہر ہٹلر نے جو کچھ جرمنی کے نوین ودیا ونتوں کے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔ وہ ہندوستان کی حالت میں بھی سولہ آنہ درست ہے۔ کیونکہ جرمنی کو اس وقت اتحادیوں نے جس قابلِ رحم حالت میں تلوار کی دھمکی سے پھینک دیا ہے۔ اس سے بدتر حالت میں اس وقت سیاسی ہندوستان گزر رہا ہے۔ اس لئے بھارت ورش کی سیاسی اور مادی ترقی کے لئے یہ اشد ضروری ہے۔ کہ یہاں سے نوین ودیا نت کی تعلیم کو جو ہر انسان کو پرسنسار بھر راہب بناتی ہے۔

فوراً ملک بدر کر دیا جائے۔

کپٹتا کے پرچارک

تلسنگ منڈلی کا سرکاری آرگن "ستیہ دیسمباد" اپنے ۸ جنوری کے پرچہ میں لکھتا ہے۔ کہ:۔

"آریہ سماج کی بنیاد ہی کپٹتا پر ہی ہے۔ اور اس کے بانی مختلف قسم کی کپٹتا یا پالیسی کی چالیں کھلم کھلا چلتے رہے ہیں"۔

کسی فارسی شاعر نے سچ ہی کہا ہے ؎

"چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد"۔

کپٹتا کی بنیاد تو وہ سوسائیٹی قائم کر سکتی ہے۔ جہاں شردھالو بھگتوں کی جائدادیں سبز باغ دکھلا کر ہضم کی جاتی ہوں۔ نہ کہ وہ سماج جو کہ بناگ اور پرچار میں اپنا ثانی نہ رکھتی ہو۔ آریہ سماج کے پرورتک کو تو کبھی کسی پالیسی کی چال چلنے کی ضرورت پیش نہ آئی تھی۔ یہ ضرورت تو اس شخص کو پیش آئی تھی۔ جس نے کبھی پرم سماجی ہونے کا ڈھونگ رچا۔ اور کبھی پورناتم کو روپ بننے کا۔ کبھی بھگواپوشی کو اپنا شعار بنایا۔ اور کبھی شردھالو چیلی پر ڈورے ڈالنے شروع کئے۔ اور یہ نہ سوچا۔ کہ ان کی اس ڈورے ڈالنے کی عادت کا اثر ان کی اپنی اولاد پر بُرا پڑے گا۔ اور آہستہ آہستہ اُن کو باپ سے باغی بننے پر آمادہ کر دیگا۔ اور عدالتوں میں خواری کا موجب ثابت ہوگا۔

ہریجن بھائی عیسائی ہو رہے ہیں

ہندو قوم کی یہ بدقسمتی ہے۔ کہ اس کے اندر ابھی تک بعض قدامت پسند حلقوں کی طرف سے ہریجنوں کے ساتھ انسانی سلوک روا نہیں رکھا جاتا۔ اور اس سے دھرمیوں کو یہ موقع مل جاتا ہے۔ کہ وہ ہمارے ان پسماندہ بھائیوں پر اپنے ڈورے ڈال سکیں۔ حال ہی میں ضلع انبالہ سے اطلاع آئی ہے۔ کہ موضع کلادری میں حال ہی میں ۰۰ کے قریب ہریجنوں کو عیسائی مذہب میں شامل کر لیا گیا ہے۔ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ انکے عیسائی دھرم میں شامل ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ زمیندار اُن کے ساتھ غیر انسانی سلوک روا رکھتے تھے۔ حیرانگی ہے۔ کہ اپنے بھائیوں کو اس طرح پتت ہوتے اور غیر مذاہب کا شکار بنتے دیکھ کر ہمارے قدامت پسند بھائی کیوں اپنی جاتی کے دکھ سے غافل رہتے ہیں۔ اور اس طرح اپنی جاتی کے ہی انگ کاٹ کر دشمنوں کے حوالے کرتے ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ ضلع انبالہ کے ذمہ دار ہندو نیتا اس وقت زمینداروں کو اس بات کی پریرنا کریں۔ کہ وہ اپنے پس افتادہ بھائیوں کے دھرم کو بھرشٹ ہونے سے بچا کر پنیہ کے بھاگی بنیں۔

آئندہ یدھ

تازہ موصول شدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۱۹۱۴ء کی نسبت تازہ خطرناک جنگ دنیا میں جلد ہونیوالی ہے۔ صرف ایک چنگاری کی ضرورت ہے۔ صرف اکیلے امریکہ میں ۲۰۰ سائنسدان فقط زہریلی گیسوں کی تلاش میں مصروف ہیں۔ اور انگلستان اس وقت ۳ لاکھ روپیہ سالانہ ان ہی گیسوں کی تلاش میں خرچ کر رہا ہے۔ امریکہ کا انگلستان سے معرکہ کا تجارتی جنگ ہو رہا ہے۔ ادھر انگلستان جاپان کو اکسا رہا ہے۔ جس پر امریکہ نے اس کے جواب میں روس سے یارانہ گانٹھ لیا ہے۔ جاپان بھی زبردست جنگی تیاریاں کر رہا ہے۔ یوروپ میں تخفیف اسلحہ کی جو کانفرنس ہو رہی تھی۔ اس کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اور جرمنی لیگ سے الگ ہو کر مکمل طور پر جنگ کے لئے تیار بیٹھا ہے۔ اور فرانس اپنے بچاؤ کے لئے روس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا رہا ہے۔ الغرض یوروپ کو اس وقت خونریزی اور جنگ کے ایک نئے میدان میں دھکیلا جا رہا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ نئے جنگ کا جوالا مکھی ۱۹۳۴ء میں ہی پھٹ نکلے۔ اس وقت بظاہر یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ اس جنگ کی ابتدا کون کریگا۔ لیکن یہ سچ ہے۔ کہ جھگڑا پک چکا ہے۔ اور یم راج کے آخری لشکر نے اس کو چھیڑ کر ہی دم لینا ہے۔

روس کی دھمکی

سوویٹ روس کے ڈکٹیٹر سٹالین نے جو سرکاری طور پر روس کی کمیونسٹ پارٹی کے جنرل سکرٹری ہیں نیویارک ٹائمز کے خاص نمائندہ کو ایک ملاقات کے دوران میں بتلایا۔ کہ اگر کسی غیر روسی طاقت نے روس پر آکرمن کیا تو ہم اس کی گردن توڑ دیں گے۔ ہم کسی غیر ملکی طاقت کے حملہ کرنے کو برداشت کرنے کو تیار نہیں ہیں ادھر دنیا کی زبردست جنگی طاقتوں کی فوجی تیاریاں۔ ادھر جاپان میں جنگی منتری منڈل کا اقتدار۔ اور ادھر روس کی مذکورہ واضح اور غیر مبہم دھمکی اس بات کا صاف اور کھلا ثبوت ہیں۔ کہ مشرقِ بعیدہ کا امن سخت خطرہ میں ہے۔ اور آئندہ جنگ سے ایشیا یا یوروپ کے امن وامان کے خرمن میں آگ لگنے کا قوی احتمال ہے۔ اگر روس کی مخالف طاقتیں چاہتی ہیں۔ کہ روس کی اس دھمکی کو غیر موثر بنائیں تو اس کا صرف ایک ہی علاج ہے۔ اور وہ یہ کہ امپیریلزم کے بھوت کو خیرباد کہہ کر روس کی طرف مصالحت کا ہاتھ بڑھائیں۔ اور ایسی کوشش کریں جس سے پرجا تنتر طرزِ حکومت یا حکمِ خود اختیاری کے اصول کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں باقی طاقتیں روس کی ممد و معاون بن سکیں۔

مرزائیوں کے لئے ہوّا

جس طرح پٹھان سردار ہری سنگھ نلوہ کے نام سے آج تک اتنے لرزاں ہیں۔ کہ جب ان کا کوئی بچہ رونے لگتا ہے۔ تو پٹھان مائیں اُسے چپ کرانے کے لئے "ہریا" کا نام لے کر ڈراتی ہیں۔ ویسے ہی پنڈت لیکھرام جی مرزائیوں کے لئے ہوّا ہیں۔ ہرچند ان کو جام شہادت نوش کئے ۳۶ سال کے قریب ہونے کو آئے ہیں۔ لیکن مرزائی اب بھی ان کا نام سن کر کانپنے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ اس عالمگیر لرزہ کا ذکر موجودہ مرزائی امام ان الفاظ میں کرتا ہے :-

"آخر یہی قادیان ہے۔ جہاں ہمارے اتنے دشمن تھے کہ گلیوں میں چلنا پھرنا بند تھا۔ اور یہیں لیکھرام آکر رہا۔ مگر اب تو شاید اُس کا کوئی چیلہ بھی آجائے۔ تو بعض لوگ گھبرا جائیں۔ جنہوں نے دُنیا کو فتح کرنا ہو۔ وہ کبھی اس طرح گھبرایا نہیں کرتے۔" ("الفضل" - ۱۱ جنوری)

امام صاحب اپنی تسلی رکھیں۔ خود آریہ سماجی نہیں چاہتے۔ کہ مرزائی اپنے باطل عقائد کی وجہ سے پنڈت جی کے چیلوں سے گھبراتے رہیں۔ وہ تو صرف اتنا ہی چاہتے ہیں۔ کہ جس پاک ویدک دھرم میں اُن کے بزرگ پلے تھے۔ اس میں وہ خوشی سے آجائیں۔ تاکہ باقی احمدی مرید اُن کے نام سے ویسے ہی گھبرانے لگ جائیں۔ جیسے کہ پنڈت جی کے چیلوں سے آجکل کے بعض مرزائی خود قادیان میں گھبرا رہے ہیں :-

فوجی تیاریاں

مرزائی مذہب کے متعلق اتنا کام نہیں کرتے جتنا اپنی دُکانداری کو چلانے کے ۔ اور ذاتی ترقی کے لئے کرتے ہیں۔ ایک طرف تو خلیفہ صاحب خود کمانڈر انچیف بننے کے خواب دیکھتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اپنے باڈی گارڈ بنانے کے لئے احمدیہ کوریں تیار کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف اپنا لاؤ لشکر تیار کرنے کے لئے اپنے چیلوں کو ذیل کا حکم دیتے رہتے ہیں :-

"میں نے احمدیوں کو اپنے ہاتھ میں لاٹھی رکھنے کے لئے جو کہا ہے۔ تو اس لئے نہیں۔ کہ لاٹھی چلائی جائے۔ کئی لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں۔ اگر لاٹھی چلانی نہیں۔ تو پھر رکھنے کی کیا وجہ ہے؟"

("الفضل" - ۱۱ جنوری)

لوگ خلیفہ صاحب کی مجھارت بیشک نہیں سمجھیں۔ یہ سب خفیہ فوجی تیاریاں ہیں۔ کیونکہ مطلب تو وہی ہے جس کا ذکر خود خلیفہ صاحب ذیل کے الفاظ میں کرتے ہیں :-

"حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے۔ کہ تین سو سال میں سب لوگ احمدی ہو جائیں گے۔ اور نہ ہونے والے اُن کے توابع ہونگے۔"

("الفضل" - ۱۱ جنوری)

لاٹھی رکھنے اور اُس کی نمائش کا مقصد یا تو لوگوں کا سر پھوڑنا یا ان کو توابع بنانا ہے۔ اور قادیانی دُکانداری کو فروغ بخشنا ہے :-

باغیانہ ایڈریس

ہمیں تو یہ بتلایا جاتا ہے۔ کہ پنجاب کے گورنر صاحب ایک عقلمند افسر ہیں۔ اور وہ اتنے فرض ناشناس نہیں۔ کہ کسی کے باغیانہ ایڈریس قبول کرتے پھریں۔ لیکن اب ہمیں مرزائی امام کی تحریر کو پڑھ کر پتہ لگا ہے۔ کہ ہمارا خیال غلط تھا۔ گورنر صاحب نہ صرف تدبر سے خالی ہیں۔ بلکہ باغیانہ ایڈریس قبول کرنے پر بھی تیار رہتے ہیں۔ چنانچہ خلیفہ صاحب ارشاد فرماتے ہیں :-

"کوئی عجب نہیں۔ کہ دو تین سال کے بعد بالشویک خیالات پھیل کر زمینداروں کا ایک طبقہ بغاوت کا رنگ اختیار کرے جیسا کہ اس ایڈریس سے بو آتی ہے۔ جو ریٹائرڈ فوجی افسروں نے حال ہی میں ہمارے صوبہ کے گورنر صاحب بہادر کو غالباً شیخوپورہ ضلع میں دیا ہے۔"

("الفضل" - ۹ جنوری ۱۹۳۴ء)

عجیب مذاق ہے۔ ایڈریس کو ریٹائرڈ فوجی افسر تیار کرتے ہیں۔ چیف سکرٹری صاحب پنجاب پسند کرتے ہیں۔ گورنر صاحب قبول کر لیتے ہیں۔ کسی کو اس میں بغاوت کی بو نہیں آتی۔ لیکن اگر آتی ہے۔ تو ضلع گورداسپور کے ایک موضع کے مرزائی گدی نشین کو۔ جو کہ یہ خواب لے رہا ہے کہ دو تین سال کے بعد زمینداروں کے ایک طبقہ میں بالشویک خیالات اس زور سے پھیل جائیں گے کہ وہ بغاوت کا رنگ اختیار کر لیں گے :-

پراپیگنڈا بازی

پراپیگنڈا بازی میں جتنے مرزائی طاق ہیں۔ اتنا اور کوئی نہیں۔ یہ اگر تھوڑا سا کام کریں۔ تو شور مچا کر دنیا کے کان کھائے بغیر چین نہیں لیتے۔ بھئی بڑے مرزا صاحب تو وفاداری کے مرثیے لکھتے لکھتے ۵۰ الماریاں بھر گئے۔ اب آپ کے صاحبزادہ اُن سے بھی بازی لے جانے پر تلے ہوئے ہیں۔ آپ کے ہاں خواہ کوئی نیا چیلہ بیعت کرنے آئے یا نہ۔ آپ اخبارات میں بیعت بازوں کی کثرت کا رونا شروع کر دیتے ہیں۔ آپ کا سرکاری آرگن آپ سے بھی بڑھ چڑھ کر پراپیگنڈا بازی کا شیدائی ہے۔ گزشتہ ماہ دسمبر میں مرزائیوں کا قادیان میں جو جلسہ ہوا۔ اُس میں جتنے آدمی آئے۔ وہ سب ۱۳۰ × ۱۳۰ مربع فٹ کے رقبہ کی جلسہ گاہ میں سما گئے۔ حسابا حاضرین جلسہ کی تعداد نصف درجن ہزار کے برابر ہو سکتی ہے۔ لیکن پراپیگنڈا بازی کا عاشق زار "الفضل" لکھتا ہے۔ کہ :-

"۲۷ دسمبر کی شام کو مہمانوں کی تعداد ۱۸۷۱۱ تھی۔ اور ۲۸ دسمبر کی شام کو ۱۹۱۴۲ تھی۔" :-

("الفضل" - ۳۱ دسمبر ۱۹۳۳ء)

کوئی اس بھلے مانس "الفضل" سے دریافت کرے۔ کہ اتنے مہمان کس جلسہ گاہ میں بیٹھ سکتے تھے؟ ہاں اگر وہ سارے کے سارے دفتر "الفضل" میں سما گئے ہوں۔ تو علیحدہ بات ہے :-

مفت خوروں کا اژدہام

مذکورہ مہمان اٹھارہ ہزار تھے یا ۱۹ ہزار۔ ہمیں اس سے واسطہ نہیں۔ سوال تو یہ ہے۔ کہ کیا وہ قادیان کے زائرین تھے یا مفت خوروں کا اژدہام جو قرب و جوار سے قادیانی دعوتِ عام کا فائدہ اٹھانے آگیا تھا۔ اگر یہ مفت خورے ہی تھے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ "الفضل" خود آگے ہی چل کر کہتا ہے۔ کہ :-

"اب کے پرچیوں کے چیک کا انتظام خاص طور پر کیا گیا۔ اور کوشش کی گئی۔ کہ ضرورت سے زائد کھانا نہ دیا جائے۔" :-

("الفضل" - ۳۱ دسمبر ۱۹۳۳ء)

اس سے تو صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ مرزائی نہ صرف پراپیگنڈا بازی کے عاشق زار ہیں۔ اور دوسروں پر رُعب ڈالنے کے لئے غلط اعداد شائع کرتے رہتے ہیں۔ بلکہ مفت خوروں کے اژدہام کو بھی دعوتِ عام کے لالچ دے کر قرب و جوار کے دیہات سے کھینچ لاتے ہیں۔ اور اسے مسیح قدنی کی ہر دلعزیزی قرار دے کر دوسرے انجان اشخاص کی نظروں میں اپنی اہمیت دکھلانے کے لئے ہر قسم کی جائز و ناجائز تگ و دو کرتے رہتے ہیں :-

تخفیف کا کلہاڑا

معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرزائی امام نے اب محسوس کر لیا ہے۔ کہ مفت خوروں کے اژدہام کو جمع کرنا سخت مہنگا سودا ہے۔ اور اشتعال انگیز اشتہار بازی کی حوصلہ افزائی کرنا اپنے سر پر مصیبت لانے کے مترادف ہے۔ اس لئے اس اسراف سے بچنے کے لئے آپ نے اب تخفیف کے کلہاڑا کو بیدردی سے چلانے کا تہیہ کر لیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ :-

"میں نے مالی مشکلات سے تنگ آکر فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ مبلغین دورے نہ کریں۔ اور خط و کتابت بھی کم کر دی جائے۔ اور قرض لے کر کارکنوں کی تنخواہیں ادا کی جائیں۔"

("الفضل" - ۹ جنوری ۱۹۳۴ء)

ہمیں مرزا صاحب سے ہمدردی ہے۔ کہ آخر کار ان کو اپنی فضول خرچیاں محسوس کر کے تخفیف کا کلہاڑا چلانے کی ضرورت پڑی۔ ہمارا یقین ہے کہ اگر وہ ابتدا میں ہی بیہودہ نمائش کا چسکہ نہ ڈالتے۔ تو اُن کو اس طرح کی انجام کار خفت نہ اٹھانی پڑتی :-

متعہ منسوخ

شروع اسلام سے اسلام کے ایک غالب طبقہ میں عارضی نکاح کا رواج رہا ہے۔ شیعوں کی لغات میں اس عارضی نکاح کا نام متعہ ہے۔ آج تک تو ایران میں قانوناً یہ رواج جائز شمار ہوتا رہا ہے۔ لیکن اب لاہوری احمدیوں کا اخبار "لائٹ" لکھتا ہے۔ کہ :-

"شاہ رضا خان والئے ایران نے اسے اپنی قلمرو ایران سے جو کہ اس رواج کا گڑھ تھا۔ منسوخ کر دیا ہے۔"

یاد رہے۔ صرف ایک "متعہ" کے منسوخ کرنے سے کام نہ چلے گا۔ جب تک اسلام کی رو سے حلالہ۔ طلاق اور کثرتِ ازدواج کے رواج جائز ہیں۔ تب تک مسلمانوں کے لئے یہ مشکل ہے۔ کہ وہ مہذب دنیا میں سرخروئی حاصل کر سکیں۔ اگر وہ اسلام کا بھلا چاہتے ہیں۔ تو پہلے اسلام کو ان خرافات سے صاف کریں۔ اور پھر دنیا کو منہ دکھلائیں :-

ریویو سے "رتن" جموں

رسالہ "رتن" جموں کا ایک پرچہ ہمیں بغرض ریویو موصول ہوا ہے۔ یہ رسالہ بچوں کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ اور ماہ اکتوبر سے ملک کے نوجوان ادیب حضرت نشاط جو نپوری کی ادارت میں شائع ہو رہا ہے۔ زیر ریویو پرچہ میں بچوں کے مذاق کے مطابق دلچسپ کہانیاں۔ نظمیں۔ تصاویر اور کارٹون وغیرہ ہیں۔ عرصہ سے ریاست کشمیر میں بچوں کے لئے کسی رسالہ کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ مقام مسرت ہے۔ کہ "رتن" نے اس ضرورت کو نہایت عمدگی سے پورا کر دیا ہے۔ ہم کارکنانِ رسالہ کو ایسے عمدہ رسالہ کے اجراء پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ کاغذ سفید چکنا۔ کتابت و طباعت عمدہ۔ چندہ سالانہ صرف ۲/۸ عہ۔ جملہ خط و کتابت بنام :-

مینیجر رسالہ "رتن" دربار گڑھ روڈ جموں

آریہ جگت

امریکن وشو ودیالیوں میں آریہ سماج کا وشیہ

شری سندھا کرجی ایم۔اے منتری سارودیشک سبھا سوچت کرتے ہیں کہ انہیں پنڈت ایودھیا پرشاد جی بی۔اے کے پتر سے معلوم ہوا ہے کہ ان کے پرچار کاریہ سے پربھاوت ہو کر شکاگو کی وکھیات این۔ڈبلیو (N.W) نامک یونیورسٹی کے تھیالوجی سیکشن (Theology Section) میں "آریہ سماج کا وشیہ" پاٹھ ودھی میں رکھنے کا نشچیہ کیا گیا ہے۔ یہاں سے ساہتیہ بھی منگوایا گیا ہے۔ اور وہ بھیجا جا رہا ہے۔ اس یونیورسٹی کے پروفیسر شری ڈاکٹر چارلس ایس برڈن ہیں۔ وہ آریہ سماج کے ساہتیہ کو وشیش مان کی درشٹی سے دیکھنے لگے ہیں۔

بغداد میں نئے آریہ سماج کی قائمی

نئی آریہ سماج بغداد کا جنم اُتسو عرب دیش میں بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ یہ اتسو زیر صدارت پنڈت گنگا پرشاد جی مہا ودیا النکار منایا گیا۔ ہون۔ وید پاٹھ اور بھجن کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ سبھا پتی نے جنتا کا پربھاو شالی شبدوں میں سواگت کیا اور آریہ سماج کی مہتا درشائی۔ مہاشہ جی۔ آر۔ سچدیو، سردار موہن سنگھ جی منتانہ، مہاشہ شیام لال جی کوہلی، مہاشہ بھاگ مل جی سیٹھی اور پنڈت گنگا پرشاد جی مہا ودیا النکار کے پربھاو شالی ویاکھیان۔ اور مہاشہ ہنس راج جی گِل کے بھجن ہوئے۔ کماری رکمنی، کماری رانی منی، کماری سوشیلا اور کماری برہم وتی نے اپنی کویتائیں پڑھیں۔ پربھاو اچھا پڑا۔ آرتی اور شانتی پاٹھ کے بعد پریتی بھوج ہوا۔ اور اُتسو کی کارروائی سماپت ہوئی۔

(رتّو لال سکسینہ منتری آریہ سماج ہذا)

کراچی میں شاندار مباحثہ

آریہ سماج کراچی کے سالانہ جلسہ کے دوران میں مرزائی صاحبان نے خط لکھ کر مباحثہ کے لئے وقت مانگا۔ آریہ سماج نے مباحثہ کا نشچیہ کر کے ۲۶ دسمبر ۱۹۳۳ء کو شام کے ۵ سے ۶ بجے تک وقت مقرر کر دیا۔ وقت مقررہ پر زیر صدارت شری پنڈت لوکناتھ جی ترک واچسپتی مباحثہ شروع ہوا۔ آریہ سماج کی طرف سے شری پنڈت شانتی سروپ جی (سابق مولانا محمد علی صاحب قریشی) مباحث تھے اور مرزائی صاحبان کی طرف سے مسٹر اللہ داد تھے۔ مباحثہ ایک گھنٹہ تک نہایت خوش اسلوبی سے ہوتا رہا۔ شری پنڈت شانتی سروپ جی کی [illegible] دلائل کا حاضرین پر نہایت ہی اچھا اثر پڑا۔ اور مسٹر اللہ داد نے دوران مباحثہ میں جھنجھلا کر [illegible] تشبیہ دیتے ہوئے ایک [illegible]

طرح سے آواگون کو تسلیم کر لیا۔ اس سے ویدک دھرم کی سچائی کا کراچی بھر میں خاصہ چرچا ہے۔

(بشیشر ناتھ شرما۔ کمبھارسی۔ کراچی)

سنسکار ودھی کا تلنگی بھاشا میں ترجمہ

پنڈت راج رتنا چاری جی نے جو سنسکرت، ہندی، انگریزی اور تلنگی کے اچھے قابل ودوان ہیں سوامی دیانند سرسوتی کرت "سنسکار ودھی" (ہندی) کا تلنگی میں بڑی اچھی شیلی سے ترجمہ کیا ہے۔ اصل قیمت ایک روپیہ چار آنہ۔ رعایتی قیمت دس آنے۔ ملنے کا پتہ:- شو سوامی منتری دھرم سیوا سمتی چیچل گوڑہ۔ نزد ممبر ناکہ۔ حیدر آباد۔ دکن

افریقہ میں ایک نیا پرچارک

پنڈت مہندر چندر جی بی۔اے سپتر راجیہ رتن پنڈت آتمارام جی بڑودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۳ء کو "کینیا" نامک جہاز سے افریقہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ جانے سے پہلے آپ کو بڑودہ کی آریہ سنستھاؤں کی طرف سے ابھی نندن پتر بھینٹ کئے گئے۔ ہم بھائی مہندر چندر جی کو افریقہ جانے پر ہاردک ودھائی دیتے ہیں۔ اور آشا کرتے ہیں کہ آپ کے وہاں پدھارنے سے ویدک دھرم کی زیادہ سے زیادہ اُنتی ہوگی۔

(ایک بڑودہ نواسی)

مالوہ آریہ پرتی ندھی سبھا کا چناؤ

راجپوتانہ و مالوہ آریہ پرتی ندھی سبھا کا وارشک ادھیویشن ۲۴-۲۵ دسمبر ۱۹۳۳ء کو اجمیر میں ہوا۔ آگامی ورش کے لئے شری ماسٹر کنہیا لال جی بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پردھان نیز شری بھگوان سروپ جی منتری نرواچت ہوئے۔ دس ہزار کا بجٹ پاس ہوا۔

(منتری سبھا)

سوئی ہوئی قوم کس نے جگایا جواب دو!

بھارت کا من کس نے بڑھایا جواب دو — سوئی ہوئی قوم کس نے جگایا جواب دو

ویدوں کی سبھیتا کا صداقت کا علم کا — ڈنکا جہاں میں کس نے بجایا جواب دو

مدت ہوئی تھی ایک جہالت کا قوم پر — پردہ پڑا تھا کس نے اٹھایا جواب دو

پاکھنڈیوں کو جس نے بھگایا وہ کون تھا — وحدت کا گیت کس نے سنایا جواب دو

بیواؤں بے کسوں کو یتیموں کو بے خطر — سینے سے آ کے کس نے لگایا جواب دو

جن کو اچھوت نیچ بنایا تھا قوم نے — ہاتھ ان کی سمت کس نے بڑھایا جواب دو

بھارت کی سرزمین مقدس پہ آن کر — دریائے علم کس نے بہایا جواب دو

معدوم ہو رہے تھے زمانے سے ہم مگر — بر وقت آ کے کس نے بچایا جواب دو

جھنڈا جہاں میں "اوم" کا جس نے کیا بلند
گلشن وہ رشی تھا حقیقت میں "دیانند"

شو لال گلشن بھیروی منتری ہند انڈین

برہما میں دھرم پرچار کا نیا پربندھ

برہما پرتی ندھی سبھا نے ویدک دھرم پرچار فنڈ بنایا ہے۔ پنڈت ویدیا برت جی اپدیشک منڈلے سے آ گئے ہیں۔ اب پرچار، سنسکار اور کتھا آدی کے لئے جب بھی آوشیکتا ہو سوچنا آنے پر پنڈت جی کو بھیج دیا جایا کرے گا۔ اس موقع سے فائدہ اٹھائے۔

(منتری سبھا)

چندہ مانگنے والے ڈیپوٹیشنوں کو سوچنا

منتری جی آریہ پرتی ندھی سبھا برما نے سب آریہ سماجوں کے نام ذیل کا سرکلر بھیجا ہے:-

"بھوشیہ میں کسی بھی باہر کے ڈیپوٹیشن کو بنا سبھا کی آگیا کے کسی پرکار سے دھن آدی کی سہایتا نہ کی جائے۔ سبھا کے کام پرچار اور سنگٹھن آدی میں بڑی رکاوٹ ہوتی ہے۔"

(منتری سبھا)

امریکہ میں ویدک دھرم کا پرچار

شری پنڈت ایودھیا پرشاد جی کے ۱۷ نومبر ۱۹۳۳ء کے پتر سے معلوم ہوا کہ امریکہ کی مندرجہ ذیل ناریوں کے وچار آریہ سماج کی طرف جھکے ہیں:-

۱- Mr Nashbeen M.A. Ph.D

۲- Mrs Nashbeen (جو کہ پی ایچ ڈی کی تیاری کر رہی ہیں)

۳- Mrs Currier (یہ دیوی بہت دنوں سے نرامش آہاری ہیں۔ پہلے ادویت وادی تھیں۔ اب ویدک سدھانت ماننے لگ گئی ہیں)

۴- Mrs Dumas (یہ دیوی ریڈ انڈین جاتی میں سماج سدھار کا کاریہ کرتی ہیں۔ ان کی اچھا بھارت ورش میں جا کر ہندو سنسکرتی کے ادھین کرنے کی ہے)

۵- Mrs Coulter (یہ دیوی ابھی نرامش آہاری نہیں ہیں۔ پر تو سماج کے سدھانتوں کو پسند کرتی ہیں)

(منتری سارودیشک سبھا)

گورنر آریہ مہا ودیالیہ بنارس میں

بنارس۔ گورنر یو۔پی نے دریائے گنگا کے گھاٹوں کا ملاحظہ کیا۔ اور پھر آپ آریہ مہا ودیالیہ بنارس میں گئے۔ وہاں انہیں ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کا انہوں نے موزوں جواب دیا۔

احمدی جگت پر ایک سرسری نظر

مرزائی کہتے ہیں۔ کہ مردے زندہ نہیں ہوتے۔ لیکن خود مرزائیوں کا عمل بتلا رہا ہے کہ ان کے گھر میں ہی مردے زندہ ہو سکتے ہیں۔ اور وہ بھی بہشتی مقبرہ کے سایہ میں۔ چنانچہ "الفضل" اپنی ۱۱ جنوری ۱۹۳۶ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ :-

"یہ سن کر خوشی ہوئی ہے۔ کہ معزز معاصر "الحکم" پھر جاری ہو گیا ہے۔ اور پہلا پرچہ چھپ گیا ہے" ۔

"الحکم" تو دوبارہ زندہ ہو گیا ہے۔ دیکھئے وہ مسیح موعود کب زندہ ہوتا ہے۔ جس نے "الحکم" کی اپنی زندگی میں ناکام داغ بیل ڈالی تھی +

لو دوستو! مبارک ہو۔ مرزائی خلیفہ صاحب بڑے ہی عقلمند ہو گئے ہیں۔ آپ نے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ :-

"غیر ضروری تعلیم سے بہت لوگوں کی عقلوں پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ اسی لحاظ سے العلم حجاب دالاکبر کہا گیا ہے"۔

("الفضل" - ۱۱ جنوری ۱۹۳۶ء صفحہ ۳)

لو دوستو! خلیفہ صاحب عقلمند ہو گئے یا نہ۔ جو علم کو بھی عقلوں پر پردہ ڈالنے والا فرما رہے ہیں سو فرمایئے مرزا کی عقل بڑھی یا گھٹیں؟

مرزائی واقعی بڑے ہی ڈنڈے باز ہیں۔ چنانچہ ان کا امام محمود ذیل کا اقبال کرتا ہے :-

"میری حفاظت کے لئے جو لوگ ساتھ رہتے ہیں ...... میں نے دیکھا ہے۔ ان میں سے بعض کی چال ڈھال ایسی ہوتی ہے۔ کہ اگر کوئی ان کے سامنے آ جائے۔ تو گویا اس کا سر پھوڑ کر رکھ دیں"۔

("الفضل" - ۱۱ جنوری ۱۹۳۶ء صفحہ ۴)

خدایا ایسے سر پھوڑنے والے مرزائیوں سے بھلے مانسوں کو بچائیو۔ کیونکہ یہی لوگ تھے۔ جنہوں نے قادیان میں مباہلہ والوں کا مکان نذر آتش کیا۔ اور اگر آئندہ ان کی اصلاح نہ ہوئی۔ تو نہ معلوم کون کون سے فوجداری جرائم کا ارتکاب کرتے پھریں!

مرزائیوں میں جہاں اور بہت سے امراض ہیں۔ وہاں اشتہار بازی کا بھی اچھا خاصہ مرض ان کو لاحق ہے۔ خود مرزائی امام صاحب اس مرض کا یوں رونا روتے ہیں :-

"اشتہاروں کے متعلق یہ نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ بعض اوقات سخت الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہ بات مجھے بہت ہی ناپسند ہے پھر اشتہار شائع کرنے کا بھی ایک مرض ہوتا ہے"۔

("الفضل" - ۱۱ جنوری ۱۹۳۶ء)

امام صاحب اگر اس مرض کی درست تشخیص کرتے تو ان کو معلوم ہو جاتا۔ کہ یہ مرض خود ان کے والد بزرگوار سے شروع ہوا تھا۔ جنہوں نے اشتہاروں میں اپنے مخالفوں پر تبرہ کس کر اپنے پیرو‌ؤں کو خود ہی گمراہ کیا۔ اب چونکہ مرزائیوں میں یہ مرض لا علاج ہو چکا ہے اس لئے امام صاحب کے لئے بہتر ہے۔ کہ وہ اس مرض کو برا کہنے کی بجائے اپنے والد ماجد کی سنت کا خیر مقدم کریں۔

آنجہانی مرزا غلام احمد نے اپنی زندگی میں محمدی بیگم کے آسمانی نکاح کے لئے جو ضد کی۔ اس کی روئداد پڑھ کر ہر ایک ذمہ دار شخص مرزا صاحب کی عقل پر ہنستا ہے۔ اور اسے مختلف ناموں سے تعبیر کرتا ہے۔ لیکن اب مرزا صاحب کے سپوت اس ضد کے متعلق ذیل کا ڈیفنس دیتے ہیں :-

"جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکات ملتی ہیں ان کی باتیں سیدھی سادی ہوتی ہیں۔ بعض اوقات بالکل بچوں کی سی باتیں ان کی ہوتی ہیں"۔ ("الفضل" - ۱۱ جنوری)

لو بھئی! معاملہ صاف ہو گیا۔ اب سارا عقدہ وا ہو گیا۔ مرزا صاحب کا محمدی بیگم سے آسمانی نکاح محض ایک بچوں کی سی بات تھی۔ غریب محمدی بیگم تو ایک چھوکری تھی۔ لیکن حیرت کا مقام ہے۔ کہ یہ بچوں والی بات ایک خضاب لگانے والا بوڑھا مبشر کر رہا تھا

معلوم ہوتا ہے۔ کہ قادیانی انجمن پر خدائی مار پڑ رہی ہے قادیانی امام نے اپنے سالانہ جلسہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ "اس وقت تک ۸۷ ہزار کے بل قابل ادائیگی ہیں۔ بعض بل ابھی آتے ہیں۔ اور کارکنوں کی ہم ماہ کی تنخواہیں باقی ہیں"۔ امام صاحب کو اپنی انجمن کی خستہ مالی حالت پر گریہ زاری نہیں کرنی چاہئے۔ بلکہ مولانا شوکت علی کی نظیر کی پیروی کر کے اپنے والد بزرگوار کی سیالکوٹ والی الہمدی کی پنشن کی وصولی کی درخواست دیکر سارا خسارہ پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

مرزائی خلیفہ نے سالانہ جلسہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ "مومن کی شان کے شایاں نہیں۔ کہ جس کام کو وہ شروع کرے۔ اسے ادھورا چھوڑ دے" کاش خلیفہ

افغانستان میں خر دجال کا ظہور

مرزائیو! روؤ نا۔ جس خر دجال پر سوار ہو کر آپ کے پیرو مرشد کا لاشہ لاہور سے قادیان پہنچا تھا۔ وہی خر دجال اب افغانستان کی اسلامی سرزمین میں بھاگا مارنے والا ہے۔ چنانچہ پشاور سے اطلاع آئی ہے۔ کہ افغانستان کے دو تین بڑے شہروں کے درمیان ریلوے لائن بنانے کا سوال گورنمنٹ کے زیر غور ہے۔ اور ایک جرمن کمپنی سے معاملہ طے ہونے والا ہے۔ دیکھئے افغانستان جیسے اسلامی ملک کے اندر جہاں غازی امان اللہ جیسے اصلاح پسند کے لئے ٹھہرنا مشکل ہو گیا وہاں خر دجال کیا تباہی مچاتا ہے۔ اور ہاں قادیانی نبی بہشتی مقبرہ کے اندر سے اس خر دجال کا سر توڑنے کے لئے کیا حربہ استعمال کرتا ہے :-

---

ایران میں سودیشی کا زور

ہندوستان کے اکثر مسلمان تو سودیشی کو ہوا سمجھتے ہیں۔ وہ تو ہندوستان میں رہتے ہوئے پان اسلامزم کے خواب دیکھتے ہیں۔ اور اسی میں اسلام کی خدمت سمجھتے ہیں۔ لیکن دوسرے ایران میں سودیشی تحریک چل رہی ہے۔ ایران میں ... آئندہ ... ہر شخص ... بنا ہوا ... جائے گا۔ اور تمام سپاہیوں کو اپنے گھروں میں صرف وہی کپڑا استعمال کرنا ہوگا۔ جو ایران کا بنا ہوا ہو۔

ہم منتظر ہیں۔ کہ ہندوستان کے مسلمان اپنے ایرانی بھائیوں کی اس کارروائی کی تقلید کرتے ہیں یا اسے بھی کفر کے زمرہ میں شمار کرتے ہیں :-

---

اسلامی جگت کی سیر

بربریت کی انتہا

افغانستان کے قونصل جنرل مقیم دہلی نے حال ہی میں جو بیان شائع کیا ہے۔ اس میں ایک فقرہ یہ ہے۔ کہ "افغانستان میں مدت مدید سے یہ رواج چلا آتا ہے۔ کہ مجرموں کو سزائے موت اس طرح دی جاتی ہے۔ کہ یا تو انہیں گردن میں رسی ڈال کر ہلاک کیا جاتا ہے یا گولی مار کر۔ تیسرا طریقہ کوئی بھی رائج نہیں"۔ تیسرا طریق رائج ہے یا نہیں۔ یہ یا تو ملا شور بازار جانے یا اس کی قماش کے ملانے۔ لیکن ہم اتنا صاف بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ یہ طریقہ انتہائی بربریت کا مظہر ہے۔ اور افغانستان کی مذہبی اور شرعی زندگی پر ایک بدنما دھبہ ہے :-

---

مستقل قیام کی اجازت نہیں

ہمیں یہ معلوم کر کے سخت افسوس ہوا ہے۔ کہ جرمنی سے جو یہودی فلسطین میں پناہ گزین ہوئے تھے۔ وہاں انہیں سیر و سیاحت کی اجازت تو دی گئی تھی۔ لیکن مستقل قیام کی اجازت نہیں دی جاتی۔ عجیب معاملہ ہے۔ غریب یہودی نہ ہی جرمنی میں رہ سکتے ہیں۔ اور نہ ہی اپنے آبائی وطن فلسطین میں ان کو مستقل قیام کی اجازت ہے۔ ہم یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ اگر یہودی فلسطین میں مستقل رہائش اختیار کر لیتے۔ تو کیا اس سے وہاں کے عرب باشندوں کی نمازوں کی ادائیگی میں کسی خلل کے پڑنے کا احتمال تھا۔ جو ان غریب الوطنوں کو کہیں بھی ٹکنا نہیں ملتا :-

---

اسلامی ڈاڑھی کا خدا حافظ

جنونی ملا نے کہتے ہیں۔ کہ لمبی ڈاڑھی رکھنا سنت رسول اللہ ہے۔ لیکن آج کل خود مسلمان ہی اس سنت کا صفایا بول رہے ہیں۔ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دوسرے اسلامی ممالک میں بھی شاہ فواد والئے مصر۔ غازی مصطفیٰ کمال پاشا صدر ٹرکی اور رضا خان پہلوی والئے ایران ڈاڑھی کو اپنے پاس پھٹکنے نہیں دیتے۔ اور ہندوستان میں نظام حیدر آباد۔ نواب بہاولپور۔ نواب بھوپال۔ نواب رام پور اور خیرپور ڈاڑھی سے دونوں کانوں پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ آنجہانی سر محمد شفیع تو ڈاڑھی منڈوا کر ہر وقت بڑی بیگم بنے رہتے تھے۔ نہ صرف شفیع صاحب ہی بلکہ وائسرائے کی انتظامیہ کونسل کے باقی ممبران بھی کرزن فیشن کے دلدادہ تھے۔ اگر ڈاڑھی سے علیحدگی کا یہی حال رہا۔ تو یقین واثق ہے۔ کہ اس سنت رسول کا دنیا میں کوئی بھی تعلیم یافتہ مسلمان نام لیوا رہنا پسند نہ کرے گا :-

---

افغانستان کی خوفناک اسلامی شریعت

نادر خان کے قاتل عبدالخالق کا چچا۔ ماموں اور استاد سب سنگینوں سے مار مار کر قتل کر دیئے گئے ہیں جنرل غلام نبی خان اور جنرل غلام جیلانی خان چرخی اور ان کے زندہ بھائی جنرل غلام صدیق خان چرخی کی بیگمات بچے اور بچیاں اور تمام ملازمین معہ حیال و اطفال تلوار کے گھاٹ اتار دیئے گئے ہیں۔ اور بدقسمت

مولانا ابوالکلام آزاد کا "ترجمان قرآن"

(شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج کے قلم سے)

"ترجمان قرآن" اور "سورہ فاتحہ کی تفسیر" مولانا ابوالکلام صاحب نے لکھی ہے۔ اخباروں میں اس کی سمالوچنا بھی ہوئی ہے۔ سنا ہے۔ سورہ فاتحہ کی جو تفسیر ہے۔ اس کا ہندی انوواد بھی چھپ گیا ہے۔ لیکن میں نے اس وقت تک اسے نہیں دیکھا ہے۔ میں نے اس اردو والی جلد کو ہی پڑھا ہے۔ اور اپنے وچار میں اسی کے سمبندھ میں لکھتا ہوں:-

اس میں مولانا صاحب نے اپنے پکش کو بڑی خوبی سے رکھا ہے۔ اور کئی باتیں جن کے سمبندھ میں اب تک اور وچار تھے۔ مولانا صاحب نے نئے پیرایہ میں ان کو پیش کیا ہے۔ اور کہیں کہیں انہوں نے صاف کہہ دیا ہے۔ کہ پہلے مفسرین ان کو اس طرح خیال نہیں کرتے تھے۔ اور انہوں نے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔

مولانا صاحب نے اسلام میں جو تنگدلی مانی اور دیکھی جاتی ہے۔ اسے دور کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔ مثال کے طور پر یہ عبارت لکھتا ہوں۔

"بیت المقدس کی جگہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگے۔ تو یہ بات یہودی اور عیسائیوں پر بہت شاق گزری۔ ان کے نزدیک مذہب کا تمام تر دارومدار اسی طرح کی ظاہری اور فروعی باتوں پر تھا۔ اور انہی کو حق و باطل کا معیار سمجھتے تھے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ قرآن نے اس معاملہ کو بالکل ہی دوسری نظر سے دیکھا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ تم اس طرح کی باتوں کو اس قدر اہمیت کیوں دے رہے ہو؟ یہ نہ تو حق و باطل کا معیار ہے۔ اور نہ مذہب کی اصل و حقیقت میں انہیں کوئی دخل ہے ص۱۳۵"

"وہ کہتا ہے۔ دین صرف اس طرح کی باتوں میں نہیں دھرا ہے کہ ایک شخص نے عبادت کے وقت پچھم کی طرف منہ کر لیا یا پورب کی طرف اصل دین تو یہ ہے کہ دیکھا جائے۔ خدا پرستی اور نیک عمل کے لحاظ سے ایک انسان کا کیا حال ہے؟ ص۱۳۶"

"ہر گروہ صرف اپنی ہی عبادت گاہ کو خدا کی عبادت گاہ سمجھتا ہے۔ اور دوسرے گروہ کی عبادت گاہ اس کی نظروں میں کوئی احترام نہیں رکھتی۔ حتےٰ کہ بسا اوقات وہ مذہب کے نام پر اٹھتا ہے۔ اور دوسروں کی عبادت گاہیں خراب و برباد کر ڈالتا ہے۔ قرآن کہتا ہے۔ اس سے بڑھ کر انسان کا ظلم اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ خدا کے بندوں کو خدا کی یاد سے روکا جائے . . . . . یا ایک عبادت گاہ ڈھا دی جائے۔ اور اس لئے ڈھا دی جائے۔ کہ وہ ہماری بنائی ہوئی نہیں ہے۔ دوسرے گروہ کی بنائی ہوئی ہے۔ کیا تمہارے بنائے ہوئے مذہبی عقائد کے اختلاف سے خدا بھی مختلف ہو گیا؟ اور اس لئے ایک طبقہ کی بنائی ہوئی عبادت گاہ تو خدا کی عبادت گاہ ہے۔ اور دوسرے کی بنائی ہوئی خدا کی عبادت گاہ نہیں۔ ص۱۴۳"

"وہ کہتے تھے۔ اگر ایک آدمی ہمارا ہم مذہب نہیں ہے۔ تو ہمارے لئے جائز ہے کہ جس طرح بھی چاہیں۔ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ کچھ ضروری نہیں۔ کہ راست بازی اور دیانت کے اصول ملحوظ رکھے جائیں۔ ص۱۴۵"

"دین"

اس نے بتلایا۔ کہ خدا کا دین اس لئے تھا کہ نوع انسانی کا تفرقہ اور اختلاف دور ہو۔ اس لئے نہ تھا کہ تفرقہ و نزاع کی ایک علت بن جائے۔ پس اس سے بڑھ کر گمراہی اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ جو چیز تفرقہ دور کرنے کے لئے آئی تھی۔ اسی کو تفرقہ کی بنیاد بنا لیا ہے؟ ص۱۶۲"

اس طرح مسلمانوں میں جو کٹڑپن اور دھرم اندھتا ہے۔ اسے نرم کرنے کی پوری پوری کوشش کی ہے۔

انوکھی بات

ایک جگہ یہ سوال اٹھا کر کہ یہودی و عیسائی اسلام کے برخلاف کیوں تھے؟ سمادھان کیا گیا ہے۔ کہ اسلام عیسائیوں کو اچھا کہتا تھا۔ اس سے تو وہ خوش تھے۔ لیکن وہ چاہتے تھے۔ کہ اسلام یہودیوں کو برا کہے۔ اسلام کو یہ منظور نہ تھا۔ اسی طرح عیسائی ناراض ہو گئے۔ اسی طرح یہودی چاہتے تھے۔ کہ اسلام عیسائیوں کو برا کہے۔ اسلام ایسا نہ کرتا تھا۔ اس لئے یہودی ناراض ہو گئے۔

نئی بات

میرے لئے ایک بات اس میں بالکل نئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آج کل جتنے بھی مولوی ہیں۔ ان سب سے یہی پتہ لگتا تھا۔ کہ مسلمان صرف ایک خدا کا وجود مان کر یہ وچار رکھتے ہیں۔ کہ اس خدا نے سب کو پیدا کیا ہے۔ یعنی روح مادہ نیست سے ہست میں آئے۔ یہ سب خدا کی قدرت ہے۔ لیکن مولانا صاحب نے جو کچھ لکھا ہے۔ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ ان کی عبارت یہ ہے:-

"انسان کا عالمگیر وجدانی احساس کیا ہے؟ یہی ہے کہ کائنات ہستی خود بخود پیدا نہیں ہو گئی۔ پیدا کی گئی ہے۔ اور اس لئے ضروری ہے۔ کہ ایک صانع ہستی موجود ہو۔ پس قرآن بھی اس بارہ میں جو کچھ بتلاتا ہے۔ صرف اتنا ہی ہے۔ وہ نہ تو توحید وجودی کا ذکر کرتا ہے۔ نہ توحید شہودی کا۔ وہ صرف ایک خالق کائنات ہستی کا ذکر کرتا ہے"۔ ص۱۲۰

اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ خدا صانع ہے۔ ہمارے لفظوں میں نمت کارن ہے۔ اس سے زیادہ قرآن کچھ نہیں کہتا ہے۔ پتہ نہیں یہ مسلمان بھائی یہ کیوں مانتے ہیں۔ کہ صرف خدا ہی ایک وجود تھا جس نے سب کچھ نیست سے ہست بنا دیا۔ اس میں توحید وجودی۔ توحید شہودی دو لفظ ہیں۔ ان پر مولانا صاحب نے خود نوٹ لکھا ہے۔ جو اس پرکار ہے:-

"توحید وجودی سے مقصود وحدۃ الوجود کا عقیدہ ہے۔ یعنی خدا کی ہستی کے سوائے کوئی ہستی وجود نہیں رکھتی۔ وجود ایک ہی ہے۔ باقی جو کچھ ہے۔ تعینات کا فریب ہے۔

گو کہ کثرت اشیا تنفیض وحدت است
تو در حقیقت اشیا نظر فگن ہمہ اوست

توحید شہودی یہ ہے۔ کہ موجودات خلقت کو بحیثیت موجودات تسلیم کرتے ہیں لیکن کہتے ہیں جب انہیں وجود الٰہی کو نمود میں دیکھا جاتا ہے۔ تو ان کی ہستی یک قلم ناپید ہو جاتی ہے۔ اس لئے نہیں۔ کہ وہ غیر موجود ہیں۔ بلکہ اس لئے۔ کہ سورج نکل آیا۔ اور اس کی سلطان تجلی میں ستارے ناپید ہو گئے"۔ ص۱۲۰

مولانا کے وچار میں قرآن میں نہ تو توحید ۔۔ ۔۔ وجودی کا ذکر ہے۔ نہ توحید شہودی کا ذکر ہے۔ قرآن میں صرف صانع کا ذکر ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو صانع پر ہی اکتفا کرنا چاہئے۔ اگر وہ توحید وجودی مانتے ہیں۔ تو اس طرح کوئی توحید شہودی بھی مان سکتا ہے۔ جیسے ہماری اصطلاح میں دشنیت ادویت کہہ سکتے ہیں۔

اس لئے مولانا صاحب دھنیہ واد کے پاتر ہیں۔ انہوں نے سورہ فاتحہ کی تفسیر میں اس طرح انیک اچھی کوششیں کی ہیں۔ لیکن ایک بات کا مجھے افسوس بھی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ مولانا صاحب نے ہندوؤں (آریوں) کے ساتھ انصاف نہیں کیا ہے۔ اگر وہ کچھ نہ لکھتے۔ تو میری سمجھ میں آ سکتا تھا۔ لیکن انہوں نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ انصاف پر مبنی نہیں ہے۔ انہوں نے لکھا ہے:-

"ہندوستانی تصور میں سب سے اپنشدوں کا فلسفۂ الٰہی نمایاں ہوتا ہے۔ اپنشدوں کے مطالب کی نوعیت کے بارہ میں زمانہ حال کے سکالروں و نقادوں کی رائیں متفق نہیں ہیں۔ تاہم ایک بات بالکل واضح ہے۔ یعنی اپنشد مسئلہ وحدۃ الوجود کا سب سے قدیم سرچشمہ ہیں۔ اور گیتا کا زمانۂ تصنیف کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن وہ بھی اپنشدہی کی صداؤں کی بازگشت ہے۔ ص۱۷۰"

اسی صفحہ کے نوٹ میں لکھا ہے۔ اپنشدوں کے متعلق ہماری جتنی بھی معلومات ہیں۔ تمام تر مستشرقین یورپ کی تحقیقات سے ماخوذ ہیں۔

کوئی بھی اس بات سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ ہندوستانیوں کا قدیم پستک وید ہے۔ اور سب نے وید کو مانا ہے۔ اپنشد وید سے بہت بعد میں ہیں اس لئے البنتور کا تصور اپنشد سے پہلے نہ تھا۔ یہ دونوں باتیں انصاف کی درشٹی سے اکھرتی ہیں۔ اور مجھے افسوس اس بات کا ہے۔ کہ مولانا صاحب نے اپنشد بھی انگریزی میں ہی پڑھی ہیں۔ وہ بھارت میں رہتے ہیں۔ کلکتہ میں زیادہ قیام رکھتے ہیں۔ کیا بنگلہ میں اپنشد نہیں ہیں۔ یا ہندی میں نہیں ہیں۔ یا مولانا صاحب یہ دونوں بھاشائیں جانتے نہیں ہیں۔ اگر اکبر والی بات ہے۔ تو میں مؤدبانہ عرض کروں گا۔ کہ مولانا صاحب راشٹر بھاشا کو ضرور سیکھنے کا یتن کریں۔ جب مہاتما گاندھی اردو سیکھ کر قرآن پڑھتے ہیں۔ تو مولانا جیسے نامور سجن کو ضرور ہندی لپی سیکھ کر ہی رائے بنانی چاہئے۔ رہبری اپنی سمجھتے ہیں تو ان کو اس سے آگے جانا چاہئے۔ میں عرض کروں گا۔ کہ وہ اور نہیں۔ تو اسو جرف ہیں ہی رگوید آدمی کا سنیہ دھرم کو دیکھنے کی تکلیف گوارا فرمائیں۔

اس بات میں وہ پورن سوتنتر ہیں۔ جو ان کی بدھی میں جچے۔ وہ وہی رائے قائم کریں۔ لیکن رائے قائم کرنے سے پہلے ہماری دھرم پستک کو ہماری زبان میں ہی دیکھنے کی مہربانی کریں۔ تاکہ ہمیں یہ افسوس نہ ہو۔ کہ مولانا صاحب نے ہمیں بغیر سنے ہی ہمارے برخلاف فتوے صادر فرما دیا ہے۔

آخیر میں میں مولانا صاحب کا شکر گزار ہوں۔ کہ انہوں نے اسلام کی تنگ خیالی کو وسیع کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں مولانا صاحب سے اس بات میں سہمت ہوں۔ کہ جو کچھ انہوں نے دین کے نام سے کہا ہے۔ میں اسے مانتا ہوں۔ اس کا کام انسان کو شانتی دینا ہے۔ لڑانا نہیں ہے۔ لیکن یہ ابھی دیکھنا باقی ہے۔ کہ مولانا صاحب کے وچاروں کو دوسرے مسلمان بھائی کس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اگر وہ مولانا صاحب کے وچاروں کو اپنا لیں۔ تو سمجھنا چاہئے۔ کہ مولانا صاحب نے بہت ہی عمدہ کام کیا ہے۔ اگر وہ نہ بھی اپنائیں۔ تو بھی مولانا صاحب کی کوشش مبارک ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

نیم نروین !

آریہ سماج — کے — دس نیم

(از شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے)

میں نے اپنے گت لیکھ میں یہ پرتی پادن کیا تھا کہ آریہ سماج کی سبھاسدی کے لئے دس نیموں پر دستخط کرنا تتھا رشی دوارہ پرتی پادت سدھانتوں کو سادھارن تیا سوبکار کرنا آوشیک ہے۔ واستو میں نیموں کو سدھانتوں کے پرکاش میں ہی پڑھا جانا چاہئے۔ کچھ ورش ہوئے۔ میں نے ان نیموں کی ویاکھیا سوروپ ایک پستک انگریزی میں لکھی تھی اس میں نیموں میں پریکت ہوئے شبدوں تتھا واکیوں کا وہ ارتھ پردرشت کیا گیا تھا۔ جو رشی کے انیہ لیکھوں کے پڑھنے سے گیات ہوتا ہے۔ آریہ سماج کے دس نیموں میں رشی کے سدھانتوں کی دھونی پائی جاتی ہے۔ ایک آریہ سدسیہ جب آریہ سماج میں پروشٹ ہونے کے پشچات رشی کے گرنتھوں کا سوادھیائے کرے گا۔ تو اس کے ہردے میں نیموں کے گوڑھ ارتھ اپنے آپ گھر کرتے جائیں گے۔ جن کا بسنت روپ ہی رشی دیانند کے سدھانت ہیں۔ اس لیکھ میں میں سنکشیپ سے ان ارتھوں کی اودرشن کروں گا ؛؛

پہلا نیم

پرتھم نیم ہے۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور کو مانا گیا ہے۔

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کے سرشٹی ودیا پرکرن میں صفحہ ۱۲۰ پر لکھا ہے۔

"सर्वस्यादि निमित्त कारणं पुरुष एवास्ति"

ارتھات اس سب کا آدی نمت کارن پرش (پرمیشور) ہی ہے۔ سو یہی "آدی مول" کا ارتھ آدی نمت کارن سمجھا جائے۔ جو پرتیک سوادھیائے شیل آریہ بنا کٹھنائی کے سمجھ جائے گا۔ تو پت سدھانت کی ساؤپنی پرتھم نیم سے اپنے آپ ہو جاتا ہے۔ سادھارن جنوں کے لئے یہاں پرمیشور کو ودیا تتھا ودیا کے وشے ارتھات سنسار کا آدی کارن بتایا گیا ہے۔ پرنتو شش وچار کرنے والوں کے لئے اپیورنت کارن ہی ہے۔ اپادان تتھا سادھارن کارن اس سے بھن ہے یہ اشارہ تکمیہ ہے۔ انیہ کارن گرن اس لئے بھی یہاں انیہ کارنوں کا سپشٹ ورنن نہیں کیا گیا۔ تو ان کا نشیدھ بھی نیم کے کسی شبد دوارہ نہیں ہوتا۔ ہاں رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کے اپریکت اُدھرن سے پرتیت ہو جاتا ہے۔ کہ "آدی مول" کا ابھپرائے آدی نمت کارن ہی ہے ؛؛

دوسرا نیم

دوسرے نیم میں ایشور کو نراکار سرو شکتیمان وغیرہ بتانے کے علاوہ انادی کہہ کر ادویت واد کا کھنڈن کیا ہے۔ ادویت واد میں برہم کو کا ابھید مانا جاتا ہے۔ پرنتو یہاں پرمیشور سپشٹ کی گئی ہے۔ وہ شکتی نہیں شکتیمان ہے۔ اپنے نہیں نیائے کارن ہے۔ اپنشد کی ایک ایسی سندر پرنالی کا ورنن کرنے کے پشچات جس کے پاٹھ کرنے ماتر سے ہی اپاسنا کا بھاو پیدا ہو جاتا ہے۔ انت میں کہا ہے "اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے"۔ "اسی" ایک شبد سے انیکیشور واد کا نراکرن ہو گیا۔ دھرم کے اتہاس پر درشٹی ڈالنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ مورتی پوجن۔ اوتار واد اور انیکیشور واد سب ساتھ ساتھ پرچلت ہوئے ہیں۔ عیسائیوں میں مورتی کے مندروں میں اسکے پیرا ہی اوتاروں کے ایسے ہی انیہ دھرموں میں بھی انیک اپاسیوں کے پیدا ہو جانے پر ہی مورتی پوجا کا ودھان چلا ہے۔ آریہ سماج کی اپاسنا ودھی انوبرت ایشور کا دھیان ہے۔ رشی دیانند ستھان ستھان پر پرمیشور کی ہی اپاسنا پر بل دیتے ہیں۔ وہاں اپنی کا ابھپرائے پرمیشور کے اتیرکت کسی بھی پدارتھ کی اپاسنا وغیرہ سادھن نہیں۔ اپاسنا کا وشے بتانے کا یہ چشت نشیدھ ہوتا ہے۔ ایسے ہی اس نیم میں بھی کہنا چاہئے۔ دوسرے شبدوں میں اس نیم کی بھاشا ہی ایسی ہے۔ جس سے ادویت واد، دویت وادی انیکیشور واد۔ اوتار واد تتھا مورتی پوجن کا اپنے آپ نراکرن ہو جاتا ہے۔ ایک سوادھیائے شیل سبھاسد ان وادوں کا نیموں سے آہستہ آہستہ اپنے آپ پرتیت ہوتا جائے گا۔ آریہ سماج میں اس سے ان سدھانتوں پر سپشٹ ہستا کھشر تو نہیں کرائے گئے۔ پرنتو ان کی سوبکرتی کی بھومکا باندھ دی گئی ہے۔

تیسرا نیم

تیسرا نیم وید کو سب ستیہ ودیاؤں کا پستک بتاتا ہے۔ رشی کے آنے سے پہلے وید کیول پروہتوں کی پونجی تھا۔ وید کے منتروں کا پریوگ جیسے شانتی کی بھاشائیں وغیرہ کہتے ہیں۔ سنسکاروں تتھا یگیوں ارتھات کرم کانڈ میں ہی ہوتا تھا۔ گیان کانڈ اپنشدوں کو ہی سمجھا جاتا تھا۔ رشی دیانند نے وید کو ودیاؤں کا پستک کہہ کر وہ بھاونا بالکل بدل دی۔ وید میں بدھی کو پرویش کا ادھیکار دیا۔ ودیا بدھی کا دھن تو ہے ہی۔ ودیا کا ادھین ادھیاپن کیا جائے گا۔ اور اس کے آچاریوں کی شکشا بھی پراپت کی ہی جائے گی۔ جس شکشا سے ابھی منار تتھا پرلوک سے سمبندھ رکھنے والے سبھی وشیوں میں کام لیا جائے گا۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا بھنڈار ہوا۔ وید کو آریوں کے کیول منتروں ہی کا وشیہ نہ بنا کر رشی نے اس کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم نشچت کر دیا ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ آریہ لوگ سدیو ویدوں کے وایو منڈل میں رہیں۔ ودوان لوگ جانتے ہیں۔ کہ ویدوں کے تتھا اپنشد آدی پیچھے کے گرنتھوں کے واتاورن میں بڑا بھید ہے۔ آریہ جاتی ویدوں ہی کے وایو منڈل میں رہ کر پھر سے جیوت جاگرت ہو سکتی ہے ؛؛

آریہ اُدیشیہ رتن مالا میں "ودیا پستک" اس پاریبھاشک کے اُدیشیہ میں ۶۰ کے شبد یہ ہیں :۔

"جو ایشور وکت ستیہ ودیا سنیہ ودیمان جار وید ہیں ان کو ودیا پستک۔ کہتے ہیں ؛؛"

یہی سنکشیپ میں آریہ سماج کی سمپتی ہے۔ "سب ستیہ ودیاؤں کا پستک" ان شبدوں کا بھی واستوک ارتھ یہی ہے۔ ہستا کھشر کرانے کے لئے اتنا لمبا سوتر نہ رکھ کر سنکشپت شبد اولی سے کام لینے میں سفیدھتا۔ رشی کا ابھپرائے کسی آریہ سبھاسد کے ہردے پر ادھک بوجھ نہ ڈالنا ہوئے سب ستیہ ودیاؤں کا پستک" ان شبدوں پر جانو شیخ لیے ہستا کھشر کئے جا سکتے ہیں۔ اپریکت اُدیشیہ کی شش شبد اولی بھی ارتھات ان شبدوں کے انترگت ہے۔ پرنتو اس پر ہستا کھشر نہیں کرائے جاتے۔ وید کو ودیا پستک سمجھنے تتھا اسے پڑھنے پڑھانے سننے سنانے پر شردھا لی جاتی ہے۔ شبش مفنو یہ کو سادھارن وشواس کا وشے بنا دیا گیا ہے ؛؛

چوتھا اور پانچواں نیم

چوتھا نیم ہے۔ "ستیہ کا گرہن اور استیہ کا تیاگ" اور پانچواں نیم اس گرہن تیاگ کے ستیہ کا کریاتمک ویوہار ہے۔ انہی ستیہ اور استیہ کے وویک کو "دھرم" کہا ہے۔ دھرم کی کسوٹیاں منو کے شبدوں میں "وید۔ سمرتی۔ ستپرشوں کا آچرن اور اپنے انترآتما کی آواز" ہیں۔ پہلی تین کسوٹیوں میں ایشور کی پریرنا تتھا پوروجوں کا انوبھو شامل ہے۔ اور چوتھی کسوٹی میں اپنے آتما کا انوبھو رہتا ہے۔ ان دونوں چیزوں کے میں شردھا اور سدھ گیان دونوں کا سندر میل ہو جاتا ہے۔ یہ پراگت انوبھو سے لابھ اٹھانا پرنتو اس کا اندھا دھند داس نہیں بننا۔ یہی ایک آریہ ارتھات سُو شاکھشت سوادھینتا پریہ پرش کا لکشن ہے۔ منشیہ ایسا سوتنتر ہو کہ ہر یگ انترمیں منشیہ جاتی کی سنسکرت پیڑھیوں کے نرنتر پرشرم دوارہ سنچت کی گئی گیان تتھا دھرم کی نیدھی سے ہی ونچت ہو جائے۔ اور نہ ہی ایسا پوروجوں کا داس ہو۔ کہ اپنی بدھی پر تالا ہی لگا لے۔ پرنتو گیان دوارہ اپنی بدھی کا پرسنسکار کر اسے پورن وکاس کا اوسر دے۔ وید بدھی کے لئے ہیں۔ اور بدھی وید کے لئے یہی لوتر کو رشی کہہ گیا ہے ؛؛

چھٹا نیم

پرتھم پانچ نیموں میں منشیہ کا ویکتی گت دھرم کہا گیا ہے۔ پرمیشور میں وشواس۔ اس کی اپاسنا۔ وید میں وشواس۔ اس کا سوادھیائے ستیہ کی زیجبا اور اس پر آچرن۔ یہ سنکشیپ میں آریہ سبھاسد کے ویکتیک لکشن ہیں۔ اب ان کو سنسار کے لئے اپیوگی بنانے کی اور پرورتی ہوتی ہے

چھٹے نیم میں آریوں کا سمشٹی کے پرتی کرتویہ بتایا گیا ہے۔ وہ ہے "سنسار کا اپکار کرنا"۔ کتنا اُدار وچار ہے۔ پھر اس میں شریر۔ سماج اور آتما ان تینوں کی اُنتی کرنا شامل ہے۔ "سنساریک اُنتی" کا کرم یاں اُپنشد رشی کی درشٹی میں "ورن ویوستھا" ہے۔ اس کا ویوہار پرمجیہ تتھا گرہستھ دونوں آشرموں میں کرنا کرانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔ یکت آہار ویوہار بھی سنساریک اُنتی کا سادھک ہے۔ سماج کا وبھاگ چار ورنوں میں کر کے انہیں اپنے اپنے کرتویہ پر لگانا۔ پرنتیک ورن کو سماج روپی شریر کا اُپیوگی تتھا کرمشیل انگ بنانا۔ یہی آریہ سماج نے وچار انوسار سنسار کی "سماجک اُنتی" کا آدرش لکشن ہے۔ ارتھات شریر جنم کے چکر کی گتھی سمجھنے کے لئے سماپت ہو کر آتما کا پرماتما کے انگ سنگ رہنا "آتمک اُنتی" ہے۔

اس ایک شبد میں آتما کی سنتا شریر جنم تتھا موکش۔ ان تینوں سدھانتوں کا سماویش ہو گیا ہے۔ اچت آہار ویوہار کا ودھان تتھا بال وواہ اور پردھ وواہ کا نشیدھ "سنساریک اُنتی" دوارہ ہو گیا ہے۔

اس ترگو دھی اُنتی کے لئے آریہ سماج کا ایک نشچت پروگرام ہے۔ یدی یہ چھٹا نیم ایک شبدھ اچھیا ماتر ہی نہ رہنا ہو سکتا تو اسے کریاتمک روپ بھی دینا ہو (جیسے آریہ سماج اس سمے بھی اپنی شکتی کے انوسار تتھا سمجھو دیتا چلا جا رہا ہے) تو اس کے لئے ان سادھنوں کو برتنا ہوگا۔ جو رشی کے منتویوں میں ورنت ہیں۔ وہ سادھن ہیں :۔

براہمچریہ اور یکت آہار ویوہار یہ ورن ویوستھا تتھا موکش کی پراپتی کے لئے سادھن چتشٹیہ کا انوشٹھان اور پرچار ؛؛

ساتواں نیم

ساتواں نیم آریہ سماج کے اپکار شاستر کا سار ہے۔ آریوں کے ویوہار کی آدھار شلا پریم ہے۔ پرنتو اس پریم "دھرم" کا انکش ہے۔ نرنکش پریم موہ بن جاتی ہے۔ وہ چھتکر ہونے کے ستھان میں پرمیاتھی پر یہ دونوں کے انشٹ کا کارن بنتی ہے۔ اس کے ویپریت دھرم یکت پریم یتھا یوگیہ برتاؤ کے روپ میں پرکٹ ہوتا ہے۔ مہاتما گاندھی کے "اہنسا" "نفی بینو" آدیوں کے سامبہ واد کے مقابلہ میں آریہ سماج کا یتھا یوگیہ واد

پیش کیا جاتا ہے۔ ایک منتیہ کا دوسرے منتیہ کے ساتھ دیوہار دونو کے ورن تتھا آشرم یا سادھارن شبدوں میں دونو کی آمنگ تتھا ساماجک سفتی کے انکول ہوگا۔ براہمن کا ہتھیار کھشتری پریوگ کرے گا۔ تو وہ انیشٹ ہی کا کارن بن جائے گا۔ دیوہار کرنے والوں کے ساتھ ساتھ دیوہار کے پاتر کو بھی دھیان میں رکھنا ہوگا۔ یہ تو سپشٹ ہی ہے۔ کہ ایک سنیاسی تتھا گرہستھ کے سادھیہ تتھا سادھن ایک سے نہ ہو سکیں گے۔ اور یدی سب کے ساتھ دیوہار کرنے میں پشوؤں کو بھی شامل کر لیا جائے تو ہنسک تتھا لابھ پرد پشوؤں کو ایک ہی ڈنڈے سے ہانکنا ان کے ساتھ یتھا یوگیہ دیوہار کرنا کدا پی نہ ہوگا۔ ہنسک پشوؤں کو مارنا اور اپیوگی پشوؤں کی رکھشا کرنا بھی وید تتھا رشیوں کا آدیش ہے۔ اور یہی منتیہ کی سویں سنسکرت بڑھی کا بھی نشچت سدھانت ہے۔

آٹھواں نیم

آٹھواں نیم ہے "اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی"۔ یوگ درشن کے تکھشن کے انوسار جسے رشی دیانند نے ستیارتھ پرکاش کے نوین سمولاس کے آرمبھ میں ادھرت کیا ہے۔ "اودیا" کا ارتھ ہے "انیتیہ کو نتیہ۔ اپوتر کو پوتر۔ دکھ کو سکھ اور اناتما کو آتما سمجھنا"۔ ودیا اس کے ویپریت ستیہ گیان کا نام ہے۔ اس پرکار کی ودیا پستکوں سے نہیں۔ کنتو جیون بھر کے شدھ سنسکاروں سے پراپت ہوتی ہے۔ گربھادھان آدی سولہ سنسکار تتھا سندھیا آدی پنچ مہایگیہ اس ودیا کی اُنتی کے سادھن ہیں۔ ان سنسکاروں تتھا یگیوں کو سویم کرنا اور انیہ لوگوں میں بھی ان کا پرچار کرنے میں یتن شیل ہونا اس نیم کا ادیشیہ ہے۔ سنسکاروں کا انوشٹھان یانترک روپ میں کرنے سے نہیں۔ کنتو یگیہ کی بھاونا کی سارے جیون میں اوت پروت کر دینے سے ہی اودیا کا ناش تتھا ودیا کی اُنتی ہو سکتی ہے۔ آٹھویں نیم کا کریاتمک روپ سنسکار اور یگیہ ہیں۔

نواں نیم

نواں نیم "سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنا" سکھاتا ہے۔ ویکتی کا ہت سماج کے ہت کے بنا ہو سکتا اسمبھو ہے۔ واستو میں مانو جاتی اور اس سے بھی وسترت درشٹی سے دیکھیں۔ تو سمپورن برہمانڈ ایک شریر ہے۔ اور سب ویکتی اس کے انگ ہیں۔ اور انگ اپنی ورِدھی دوسرے انگوں کی ورِدھی کے بنا کدا پی نہیں کر سکتے۔ سنسار کا اپکار دوسرے شبدوں میں سویم اپنا اپکار کرنا ہے۔ اپکار کرپا نہیں۔ کرتویہ ہے۔ یہی بھاؤ اس نیم میں ہے۔

دسواں نیم

دسویں نیم میں سماج تتھا ویکتی کے ادھیکاروں کا سیما بندھن کیا گیا ہے۔ سماج کا سدسیہ ہونے سے منتیہ کہاں تک اپنی سوتنترتا کو چھوڑتا ہے۔ اس برہت تتو کو ایک سوتر میں کہہ دیا ہے۔ سماج کا شاسن وہیں تک ہونا چاہئے۔ جہاں تک سمپورن سماج کے ہت یا اہت کا پرشن ہو۔ ویکتیک ہت کے سادھنوں میں پرتیک ویکتی سوتنتر ہے۔ اوپر یہ بھی کہہ دیا گیا ہے۔ کہ سماج کا ہت اور ویکتی کا ہت ایک دوسرے سے جدا نہیں ہیں۔ ان ہتوں کو ایک بھی رکھنا اور انہیں جدا بھی کر دینا۔ سماج شاستر کا آدھار یہی دو نیم ہیں۔ ویکتی سماج کے ہت کا دھیان رکھیں۔ اور پرتیک کریا میں سماج کے بھلے پر درشٹی رکھیں۔ اور سماج ویکتیوں کے ادھیکاروں کا رکھشک ہو۔ سماج شاستر کا سار یہی دو سوتر ہیں۔

پرسدھ انگریز جان سٹوارٹ مل نے جو رشی دیانند کا سمکالین تھا۔ "لبرٹی" نام کی ایک پستک پرکاشت کی تھی۔ جو آج بھی سماج شاستر پر ایک پرامانک پستک مانی جاتی ہے۔ اس پستک میں اس دسویں نیم کا اسپشٹ وستار کھنڈوں میں الکھت ہے۔ وہ سمپورن پستک ہمارا منتویہ میں اس دسویں نیم کی ویاکھیا ہے۔

ان نیموں کے بھاو یتھا شکتی کرم کیسے سندر ہیں۔ اس کا انوبھو پاٹھک سویم کر سکتے ہیں۔ ان میں ایک بھی شبد ایسا نہیں۔ جو بڑھایا گھٹایا یا ادھر کا ادھر کیا جا سکے۔ چتر چتیرے نے مانو جیون کے آدرش کا ایک پورا چتر کھینچ کر رکھ دیا ہے۔ ان نیموں کا ایک بندو وسرگ ادھر کا ادھر کر دو۔ سارا نقشہ ہی بگڑ جائے گا۔ ستیہ کا مہتو۔ ستیہ کی ابھیاس ستیہ کا چنتن۔ ستیہ کا مانسک گرہن تتھا ستیہ کا کریاتمک ویوہار۔ اس پرکار ستیہ کی سروانگین شکشا۔ دیگر وشو کے اپکار وشو کے ساتھ پریم۔ وشو بھر میں ودیا کی ورِدھی تتھا وشو کی اُنتی ہی میں ویکتیگت اُنتی اور ویکتی پر وشو کے ادھیکار کی سیما ان وشو ویاپک آدرشوں تتھا مریاداؤں کا پرتی پادن ان نیموں دوارہ ہوا ہے۔ آریہ سماج کے سدسیہ ایک کی وشو نو مکھی بدھی کا ایک ادبھت سا چمتکار جو کسی اور چمتکار سے کم آشچریہ کارک نہیں ہے۔ آریہ سماج کے دس نیم ہیں۔

خلاصہ مطلب

ان نیموں میں کن سدھانتوں کی اور سنکیت کیا گیا ہے۔ یہ میں نے اس لیکھ میں دکھلانے کی کوشش کی ہے۔

(۱) پرتھم نیم میں ترَیت واد کا پرتی پادن کیا گیا ہے۔

(۲) دوسرے نیم میں دویت واد۔ اوتار واد۔ انیشور واد تتھا مورتی پوجا واد کا کھنڈن اور وشدھ ایشور واد کا پرتی پادن کیا گیا ہے۔

(۳) تیسرے نیم میں وید کو ایشوری گیان بتا کر اس کے وانا ورن میں جیون بتانے پر بل دیا گیا ہے۔

(۴) چھٹے نیم میں وِیر ہر رکھشا تتھا بھگت آہار ویوہار۔ ورن ویوستھا۔ آتما کی ستا۔ پنر جنم تتھا مکتی ان سدھانتوں کا پرتی پادن کیا گیا ہے۔

(۵) ساتویں نیم میں پنچ مہا یگیہ واد کا پرتی پادن کیا گیا ہے۔ ورن آشرم ویوستھا تتھا اپیوگی پشوؤں کی رکھشا اور ہنسکوں کے نگرہ تتھا اہنسا کی اور سپشٹ نردیش ہے۔

(۶) آٹھویں نیم میں سولہ سنسکاروں اور پانچ مہایگیوں کے انوشٹھان تتھا پرچار کی اور سنکیت ہے۔ آریہ سماج

(۷) کے تکھشیہ تکھشیہ سدھانت یہی ہیں۔ نیموں کو سویکار کرنے کا ارتھ ہے۔ ان کے بھاوؤں کو سویکار کرنا اور آریہ سماج کی درشٹی سے ان کے بھاؤ یہی پرتیت ہوتے ہیں۔ جو میں نے اوپر پرگٹ کئے ہیں۔ ۵۱ منتویوں میں وشیشتا سویکار کرنے کے یوگیہ یہی باتیں ہیں۔ اور یدی اور وستار میں جاویں۔ تو ۵۱ منتویہ بھی کہاں پریاپت ہیں۔ وستر تا سدھانتوں کا سنگرہ سمپورن آریہ ساہتیہ ہی ہو سکتا ہے۔ نیم گاگر ہیں جن میں سدھانتوں کا ساگر بند ہے۔ ادھک سپشٹ کرنا ہو۔ تو سدھانتوں کے نام لے لیجئے۔ اور سنکیتوں ہی سے کام لے لینا ہو۔ تو نیموں کو کافی سمجھئے۔ بات ایک ہے۔ ہماری سمتی میں سماج کا پرولشٹ سوتر دس نیم ہی ہیں۔ سدھانت سنکیت روپ سے ان کے انترگت ہیں۔

(ماخوذ از "آریہ متر")

سمواد ⟵⟶ کالم

ذیل میں وہ پرشن درج کئے جاتے ہیں۔ جو شری گنیش دت جی آریہ سیوک جام پور نے ارسال کئے ہیں۔ اور ساتھ ہی ان کے وہ اتر درج کئے جاتے ہیں۔ جو شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ گورو دت بھون لاہور نے دئے ہیں۔

(اڈیٹر)

پرشن نمبر ۱ کارن شریر اور آنند مے کوش کو ذرا تفصیل سے لکھنے کی کرپا کریں۔ کہ یہ کیا کام کرتے ہیں؟ کیونکہ سوکشم شریر اور سوکشم شریر کے کام تو سمجھ میں آ گئے۔ کارن شریر کے متعلق رشی لکھتے ہیں۔ کہ "تیسرا کارن جس میں سوشپتی ارتھات گاڑھ نِدرا ہوتی ہے۔ وہ پرکرتی روپ ہونے سے سرو تر وبھو اور سب جیووں کے لئے ایک ہے"۔ اگر پرکرتی کی اصلی اوستھا کو کارن شریر مان لیں۔ تو بھی وہ سرو تر اور پھر وبھو نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ پرکرتی آخر حد والی ہے۔ وبھو کیسے مان لیں۔

اسی سلسلہ میں آنند مے کوش کس چیز کا نام ہے۔ کیا اس سے سکھ دکھ کا گیان ہوتا ہے؟ اگر ہوتا ہے۔ تو پھر منو مے کوش کا کیا کام رہتا ہے؟ منو مے کوش کا کام ہی یہی ہے۔ کہ وہ سکھ دکھ کا گیان کرائے۔ اگر آنند مے کوش کا کام کیول آنند جو کہ مکتی میں ملتا ہے۔ کا گیان کرانا سویکار کیا جائے۔ تو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ آنند مے کوش مکتی میں جیو کے ساتھ رہتا ہے۔ کسی شاستر کار نے آنند مے کوش کو ساتھ نہیں مانا۔ کیا سمجھا جائے؟

اتر نمبر ۱ کارن شریر اور آنند مے کوش سوشپتی میں ہوتا ہے۔ اس کو کارن شریر تو اس لئے کہتے ہیں۔ کہ اس وقت شریر یا جیو کوئی کام نہیں کرتا ہے۔ اور نہ ہی من کچھ کرتا ہے۔ یہ سب اپنے کارن میں لین ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کارن شریر اور اس وقت دکھ نہیں ہوتا ہے۔ اور درشن کار آنند کا گیان اس وقت بھی مانتے ہیں۔ کیونکہ جاگرت میں سمرتی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو آنند مے کوش کہتے ہیں۔ منو مے کوش کا کام جاگرت میں ہی کچھ ہے سوپن میں نہیں۔

پرشن نمبر ۲ پران۔ اپان۔ ویان۔ ادان اور سمان ان پانچ پرانوں کے کام تو معلوم ہیں۔ مگر اپ پرانوں کے معلوم نہیں۔ کہ (۱) ناگ (۲) کورم (۳) کرکل (۴) دیودت (۵) دھننجے۔ یہ کہاں رہتے ہیں۔ اور کیا کیا کام ان سے سر انجام ہوتے ہیں۔ بتلانے کی کرپا کریں۔

اتر نمبر ۲ ناگ۔ ڈکار وغیرہ لینا۔ کورم۔ آنکھوں کا جھپکنا۔ کرکل۔ تھوکنا وغیرہ۔ دیودت۔ جمبھائی وغیرہ۔ اور دھننجے۔ جسم کا پوشن اور شریر پھیلانا۔

پرشن نمبر ۳ نہ معلوم ۱۰۸ کے ہندسہ میں کیا خصوصیت ہے۔ کہ بڑے سے بڑے سنیاسی کو ۱۰۸ کی پدوی سے ہی سوشوبھت کیا جاتا ہے۔ مالا کے منکے بھی ۱۰۸ ہی ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ رشی دیانند نے "آریہ بھوِنے" بھگتی کی روزانہ پاٹھ کرنے کے لائق پستک میں ۱۰۸ منتر ہی درج فرمائے ہیں۔ اس ۱۰۸ ہندسہ میں کیا راز کی بات ہے؟

اتر نمبر ۳ "۱۰۸" سنیاسیوں کا اس لئے ہے۔ کہ جب سنیاس سنسکار ہوتا ہے۔ اس میں جل سے ابھی شیک ۱۰۸ بار ہوتا ہے۔

سوامی سروانند جی مہاراج کا پتہ درکار ہے

آریہ سماج حیدر آباد دکن کا چالیسواں سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷-اور ۲۸ مارچ ۱۹۳۵ء کو منایا جانے والا ہے۔ اور اس شبھ اوسر پر سوامی جی کو اپدیش ارتھ بلانا اتینت آوشیک ہے۔ کیونکہ نظام راجیہ کی جنتا سوامی جی کے اپدیش سننے کی بڑی اُتسک ہے۔ لہذا جس بھائی کو ان کا پتہ ہو۔ پتہ ذیل پر کرپا کر کے سوچت کریں:-

منتری آریہ سماج حیدر آباد (دکن)

وواہ سنسکار کی ودھی میں اختلاف

(از رک واچسپتی پنڈت جگدیو شاستری سدھانت بھوشن آچاریہ مہاودیالیہ گروکل)

۸ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ء کے "پرکاش" میں پنڈت وشوناتھ جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۱۷ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ء کے "پرکاش" میں پرکاشت میرے لیکھ کے جواب میں جو لیکھ پرکاشت کر دیا تھا۔ اُسی کے اُتر میں یہ لیکھ لکھا جا رہا ہے۔

آپ کا اور میرا تین باتوں میں بھید ہے۔ لاجا ہوم شلا آروہن اور پردکھشناؤں کی سنکھیا تتھا پردکھشنا کا طریقہ۔

آپ لاجا ہوم ایک بار مانتے ہیں۔ میں تین بار۔ آپ شلا آروہن ایک بار۔ میں چار بار۔ آپ لاجا ہوم کے وقت ۴ پرکرما مانتے ہیں۔ اور میں چار مانتا ہوں۔ آپ کے مت سے پردکھشنا کرتے وقت ور اپنے دائیں ہاتھ سے ودھو کا بایاں ہاتھ پکڑ کر برابر برابر چلتے ہیں۔ میرے مت میں ور اپنے دائیں ہاتھ سے ودھو کا دایاں ہاتھ پکڑ کر آگے ور اور پیچھے ودھو چلتی ہے۔ چونکہ پہلے تینوں سوالوں کا آپس میں زیادہ سمبندھ ہے۔ اس لئے میں پہلے پردکھشنا کے طریقہ پر وچار کرتا ہوں:۔

۱۔ پردکھشنا کا طریقہ۔ میں نے ۱۷ ستمبر کے "پرکاش" میں لکھا تھا۔ کہ جیسے وہ لوگ غلطی پر ہیں۔ جو کہ تین بار ودھو آگے اور چوتھی بار ور آگے ہونا مانتے ہیں۔ اسی طرح آپ کا پکش بھی ٹھیک نہیں ہے۔ آپ کے مت میں ور ودھو ساتھ ساتھ پرکرما کرتے تھے۔ ان پر آپ نے وچار نہیں کیا معلوم ہوتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔ "پردکھشنا کے طریقہ میں چونکہ ور ودھو کے کسی خاص ہاتھ کا ذکر نہیں"۔ یہ بات غلط ہے۔ پردکھشنائیں سب ہی ایک پرکار سے ہوتی ہیں۔ پردکھشنا کرنے والے کا دایاں ہاتھ ہمیشہ کنڈ کی طرف رہتا ہے۔ اور کنڈ کے اور پردکھشنا کرنے والے کے بیچ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ ور اور ودھو دونو ہی پورب کی اور مکھ کر کے کھڑے ہوئے ہیں۔ ور بائیں طرف اور ودھو دائیں طرف ہوتی ہے۔ ور اپنے دائیں ہاتھ سے ودھو کا دایاں ہاتھ ہی پکڑ کر ودھو کو اپنے پیچھے کر کے پردکھشنا کرتا ہے۔ (دیکھو سنسکار ودھی نمبر ۱۷ ایڈیشن بکرمی سمت ۱۹۸۵ دیانند آبد ۱۰۴) صفحہ ۱۵۲ پر پہلی پنکتی ہے۔ "اس منتر کو بول کر پنچ ور ودھو کا دکھشن ہاتھ سے ودھو کا دکھشن ہاتھ پکڑ کر

यदेषि

اس منتر کو بول کر اس کو لے کر گھر کے باہر منڈپ ستھان میں کنڈ کے سمیپ ہاتھ پکڑے ہوئے دونو آویں۔ اور ودھو تتھا ور

भूर्भुवः

آدی چار منتروں کو ور بول کر دونو ور ودھو یجیہ کنڈ کی پردکھشنا کر کے"۔ صفحہ ۱۶۲ چوتھی پنکتی سے "اپنے دکھشن ہاتھ سے ودھو کے اٹھائے ہوئے دکھشن ہاتھ کی انگشٹھ سہت انجلی گرہن کر کے ور

गृभ्णामि

آدی اتی پانی گرہن کے منتروں کو بول کر پنچانگ ور ودھو کی ہستانجلی پکڑ کے اٹھاوے۔ اور اس کو ساتھ لے کر۔۔۔۔۔۔ یجیہ کنڈ کی دونو پردکھشنا کر کے"۔ صفحہ ۱۷۰ چوتھی پنکتی سے "ور اپنے دکھشن ہاتھ سے ودھو کی دکھشن ہستانجلی پکڑ کے یجیہ کنڈ کے اُتر بھاگ میں جاویں"۔

منتریان جی! دیکھئے کتنے صاف تینوں پرمان ہیں پھر آپ کیسے کہتے ہیں۔ کہ "ور ودھو کے کسی خاص ہاتھ کا ذکر نہیں"

آپ نے یہ بھی لکھا تھا کہ "آپکے دئیے منتر دکھشنا کی کریا کے ساتھ سمبندھ نہیں" یہ بھی ٹھیک نہیں۔

येनाग्निरस्या भूम्या हस्तं जग्राह दक्षिणम्

کتنا صاف پرمان ہے۔ کہ ارتھ کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ یہ سارا سوکت ہی دیکھنے لائق ہے۔ اور وواہ سنسکار سے سمبندھ رکھتا ہے۔

آپ لکھتے ہیں۔ کہ "ور اپنے دائیں ہاتھ سے ودھو کا بایاں ہاتھ پکڑ کر ہی پردکھشنا کر سکتا ہے۔ جیسے کہ بیل کی جوڑی رہٹ کی پردکھشنا کرتی ہے"۔ "ور کے آگے رہنے کا سنسکار ودھی میں کوئی ذکر نہیں۔ اور اس طرح (دائیں سے دایاں) ہاتھ پکڑ کر پردکھشنا ہو بھی نہیں سکتی"۔ یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ پرکرما کے طریقہ پر وچار کیجئے۔ ور اور ودھو کنڈ کے پاس پورب کی طرف منہ کر کے کھڑے ہیں۔ ور بائیں طرف اور ودھو دائیں طرف ہے۔ ویسے ودھو کا دایاں ہاتھ ہی اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑتا ہے۔ چلنے کے لئے پہلے دونو اُتر کی طرف مکھ کرتے ہیں۔ اس حالت میں ور آگے ہے۔ اور ودھو ٹھیک ور کے پیچھے ہے۔ ور کا دایاں ہاتھ کچھ پیچھے جھکا ہوا ہے۔ اور ودھو کا کچھ آگے۔ جس پرکار کوئی منتر دوسرے منتر کو دوڑے جاؤ سے کوئی چیز دکھلانے کے لئے کھینچے چلے جاتا ہے۔ دیکھئے یہاں کنڈ دونو کے دائیں ہاتھ ہی ہے۔ بیچ میں کوئی رکاوٹ بھی نہیں ہوئی۔ اسی پرکار چاروں طرف پرکرما کر کے پھر پورب کی طرف مکھ کر کے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اب وچار کریں۔ کہ کیسے صاف طور پر ور آگے اور ودھو پیچھے ہو کر دائیں ہاتھ ہی پکڑے ہوئے پرکرما کرنے کا ودھان مہرشی نے کر دیا ہے۔ آپ کے پکش میں کنڈ اور ور کے بیچ میں ودھو آئی ہوئی ہے تو ایسی حالت میں ور کی پردکھشنا کنڈ کی اگنی کی نہ ہو کر ودھو کی ہو رہی ہے۔ اس لئے کنڈ کے ساتھ بڑ گیا۔ اس لئے یہ پکش مہرشی اور وید دونو کے پرمانوں کے ورودھ ہونے سے ٹھیک نہیں ہے۔ آپ کہہ سکتے ہیں۔ کہ صفحہ ۱۶۸ پر ودھو کا دایاں ہاتھ کہاں لکھا ہے۔ ٹھیک ہے لیکن جو بات ایک بار بتلا دی گئی ہے۔ دوسری بار وہ بات ویسے ہی کی جاتی ہے۔ اگر فرق چاہیں گے۔ تو ذکر کر دیا جاتا ہے۔ اس لئے پہلی پردکھشنا والا ہی طریقہ یہاں پر ہوگا۔ اس پر ایک پرمان کا بھی سن لیجئے۔

वयतधान

गृत्यासगत

यज्ञद्रव्यसमाहारे भोजनाचमने तथा।
जपेवा होमकाले दक्षिणां बाहुमुद्धरेत ॥

اس لئے سدھ ہو گیا۔ کہ ور اپنے دائیں ہاتھ سے ہی ودھو کا دایاں ہاتھ ہی پکڑ کر ودھو کو پیچھے لے کر پردکھشنا کرے گا۔

۲۔ لاجا ہوم کی سنکھیا۔ آپ لاجا ہوم میں پہلی پردکھشنا کے ساتھ ایک بار میں ۳ آہوتیاں پھر خالی دو پردکھشنا اور

भगाय स्वाहा

سے ایک لاجا کی آہوتی مانتے ہیں۔ اس پرکار آپ کے پکش میں ایک بار میں تین انجلی دھانی تین آہوتیوں میں ایک ایک پوری انجلی ہر ایک آہوتی کے ساتھ دی گئی ہے۔ کل آہوتیاں آپ کے انوسار چار ہو گئیں۔ لیکن میرے پکش میں پہلی تین پردکھشناؤں میں پردکھشنا ہونے سے پہلے ہر بار تین تین آہوتیاں ایک ہی انجلی دھانی کی ہوتی ہیں۔ اور چوتھی پردکھشنا میں چوتھی بار ایک ہی آہوتی پوری ایک انجلی دھانی کی

भगाय स्वाहा

سے دی جاتی ہے۔ اس طرح کل آہوتیاں ۹+۱ = ۱۰ ہو گئیں۔ اب جانچ کیجئے۔ صفحہ ۱۶۷ پر جب ور ودھو کی اکٹھی انجلی میں ایک بار دھانی (دو بار کر کے) لی جا چکی ہے۔ تو اسی ایک بار کی ایک انجلی دھانی میں سے ہی صفحہ ۱۶۸ پر "ان تین منتروں سے ایک ایک منتر سے ایک ایک بار تھوڑی تھوڑی دھانی کی آہوتی تین بار پرجولت اِیندھن پر دے کے" تین آہوتیاں دی جاتی ہیں۔ یہاں آپ کہتے ہیں "تین بار میں تین بھری ہوئی انجلی ڈالی جاویں گی" ذرا وچار تو کیجئے۔ "تھوڑی تھوڑی" کہنے کا کیا مطلب رہا؟

اسی پردکھشنا میں ایک منتر سے بھری انجلی ڈال کر دوسرے منتر سے دوسری بھری انجلی ڈالنے کے لئے دھانی لینے کا ودھان کہاں ہے؟

آپ نے مہرشی کے لیکھ کا بھاو نہ جان کر دو ودوش اپنے پکش میں سویکار کر لئے (۱) "تھوڑی تھوڑی" شبد فضول ہیں۔ (۲) بنا ودھان کی کلپنا کے دو بار بھر انجلی بھر کر دھانی لینا۔ اسی سے آپ جان لیجئے۔ کہ ان لاجا ہوم کی آہوتیوں کا سمبندھ آگے چل رہا ہے۔ آپ کہتے ہیں۔ کہ "تھوڑی تھوڑی دھانی کا مطلب اُسی دھانی سے ہے۔ جو ودھو اور ور کی سملت ہستانجلی میں ۳ بار ڈالی جاتی ہے"۔

یہ بات بالکل نرادھار ہے۔ تین بار بھری انجلی دھانی لینا آپ کہاں سے لائے۔ جبکہ مہرشی تھوڑی تھوڑی اور ایک بار لکھ رہے ہیں۔ آگے آپ کہتے ہیں۔ کہ "آہوتی کا طریقہ بھی یہی ہے۔ کہ ایک بار کا ہاتھ میں لیا ہوا پدارتھ سارا ہی ہون کنڈ میں ڈال دیا جائے"۔ اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں (۱) جو پدارتھ ہاتھ میں لے لیا ہو۔ وہ ضرور ہی ہون میں ڈال دیا جائے۔ لیکن یہ شرط نہیں۔ کہ ایک بار کر کے یا تین بار کر کے۔ (۲) ایک بار ہی ضرور ڈال دیا جائے۔ اگر آپ کا مطلب (۱) سے ہے۔ تو ہماری بات آپ بھی مان رہے ہیں۔ اگر (۲) سے ہے۔ تو اس کے لئے آپ کے پاس کیا پرمان ہے؟ میں اس کے کھنڈن میں پرمان پیش کرتا ہوں جس سے سدھ ہوگا۔ کہ یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ ایک بار ہاتھ میں لیا ہوا پدارتھ ایک بار ہی ڈال دیا جائے۔ سنئے وواہ سنسکار کی ودھی کا ۹۰ فیصدی بھاگ پارسکر اور اس کے بھاشیہ کار ہری ہر کے انوسار ہے۔ آپ مہرشی کی بھاشا صفحہ ۱۶۸ والی "ان تین منتروں سے ایک ایک منتر سے ایک ایک بار تھوڑی تھوڑی دھانی کی آہوتی تین بار" کو پارسکر کے بھاشیہ کار ہری ہر کے لیکھ سے ملا دیں۔ وہ لکھتا ہے۔

कुमार्या भ्राता लाजान् कुमार्या अञ्जलावावपति। तांल्लाजान् कुमारी ······ अर्यमण —
मित्यनेन मन्त्रेण तृतीयांशं जुहोति। इयमित्यनेन मन्त्रेण अञ्जलि स्थितानालाजानामर्द्ध जुहोति। इमानित्यनेन मन्त्रेण सर्वांल्लाजान् जुहोति।

ارتھات کماری اپنے بھائی کے ہاتھ سے لی ہوئی لاجاؤں کو پہلے منتر سے تیسرا حصہ کر کے۔ اور دوسرے منتر سے انجلی میں رہی ہوئی دھانی کا آدھا حصہ کر کے پھر تیسرے منتر سے باقی ساری لاجا جو کہ انجلی میں بچی ہے۔ ڈال دیتی ہے۔ کتنا صاف پرمان ہے۔ کہ ایک بار کا پدارتھ تین بار آہوتی کر کے ڈالا گیا ہے۔ یہ پرمان مہرشی دیانند کے بھاشا لیکھ سے ۱۰۰ فیصدی ملتا ہے

کیا اب بھی شک رہے گا۔ کہ ایک بار کی ہوئی ایک انجلی دھانی ہی پرتیک منتر سے تین بار کر کے تھوڑی تھوڑی نہیں ڈالی گئی ہے۔ آپ کا کہنا کہ ایک بار ضرور ہی سارا ہاتھ کا بھرا ہاتھ ڈال دینا چاہیئے۔ صاف اڑ گیا۔ اب یہ بھی صاف ہو گیا۔ کہ جب ایک پردکھشنا میں صرف ایک انجلی دھانی پڑی ہے۔ اور کل دھانی چار انجلی لی گئی تھی۔ جس میں سے تین انجلی بچی ہوئی تھی۔ اس کو ڈالنے کے لئے ندیار اور پورے تین تین آہوتیوں کے ہون کرنے پڑیں گے۔ پھر چوتھی بار ایک انجلی اکٹھی ......

"भगाय स्वाहा" سے ڈال دی جائے گی۔ اس لئے لاجاہوم کی ۳×۳ اور ۱=۱ کل چار ہون نو ادر دس آہوتیاں پڑیں گی۔ اور یہ "भगाय स्वाहा" کو چھوڑ کر لاجاہوم کی تین سنکھیاؤں کو پورا کر دیتا ہے۔

۳ پردکھشناؤں کی سنکھیا۔ آپ کے کہنے سے یہاں تین پردکھشنائیں ہیں۔ لیکن میرے کہنے میں یہاں لاجاہوم کے وقت پوری چار پردکھشنائیں ہیں۔ یہ بات تو اوپر والی لاجاہوم کی سنکھیا سے ہی صاف ظاہر ہو گئی ہے۔ کہ جب ہون چار بار ہوگا۔ اور ہر ہون کے پیچھے ایک پردکھشنا ہے۔ تو چار پردکھشنائیں ہو گئیں۔ کچھ بھی سندیہہ نہیں ہے۔ اسی لئے مہرشی نے صفحہ ۱۶۹ پر "ارشتائن سب ل کر چار" صاف چار کی سنکھیا دکھلائی ہے۔ جو بالکل اوپر سے ملتی ہے۔ اس کو میں نے ۲۷ ستمبر کے "پرکاش" میں بخوبی ظاہر کر دیا تھا۔ پھر بھی آپ کے سوالوں کو جواب کے ساتھ ساتھ اور بھی صاف کر دیتا ہوں۔ آپ کہتے ہیں۔ کہ "ایک نکیا منتر کی پردکھشنا ملانے سے چار ہو جائیں گی" میرے اوپر کے لیکھ کے پڑھنے کے بعد اس کو ملانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ملانا ہی چاہیں گے۔ تو لاجاہوم کی دھانی اور ہون ادھورے رہ جائیں گے۔ کیونکہ وہ تو ۳ بار ہی پورے ہو سکتے ہیں۔ لیکن ماننے ہیں آپ تین بار ہی۔ ایک دوش اور بھی ہے۔ کہ جب آپ اس پردکھشنا کو شامل کرتے ہیں۔ تو اس طرح ایک پردکھشنا اور بھی ٹیڑھے ہون سے پہلے ہو چکی ہے۔ اس کو آپ کیوں چھوڑ رہے ہیں؟ اس طرح کرنے سے لاجاہوم میں اور بادھا خرابی آگئی۔ اگر آپ کہیں۔ کہ اس میں کلش والا ساتھ نہیں تھا۔ تو یہ بات بھی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ پہلی بار کلش والا جب اپنی جگہ بٹھایا گیا۔ تو پہلے پردکھشنا کروائی گئی تھی۔ دیکھو صفحہ ۱۵۱ پر۔ اگر آپ کہیں۔ کہ کلش والے کا ساتھ چلنا ضروری ہے۔ تو یہ بات پہلی بار اس لئے نہیں تھی۔ کہ جب تک ہون کنڈ میں پرچنڈ اگنی نہیں تھی۔ اس لئے ہون کو پردکھشنا انگ کر کے اگر ساودھنی کا اشارہ کر کے بٹھلا دیا گیا۔ بڑا ہون ان کے بعد ہی ہوتا ہے۔ خیر یہ پردکھشنا تو آپ بھی شامل نہیں کرتے۔ جیسے آپ نے یہ نہیں شامل کی۔ ویسے ہی پانی گرہن والی بھی شامل نہیں کرنی چاہیئے۔ میرے اوپر درشائے پرمانوں سے لاجاہوم کے وقت ہی چار رہ جائیں۔ آپ نے یہ بھی لکھا تھا۔ کہ "تین بار کرنے سے پارسکر کے ساتھ میل ہو جائے گا" ہمیں مہرشی دیانند کے لیکھ کے سامنے پرواہ نہیں۔ کہ کسی سے ملتا ہے یا نہیں۔ اگر ملے تو اچھا۔ نہ ملے تو کوئی نقصان نہیں۔ پھر بھی جملہ معترضہ کے طور پر ایک بات لکھ دیتا ہوں۔ جو لوگ یہ مانتے ہیں۔ کہ پارسکر لاجاہوم کے وقت تین پردکھشنا مانتا ہے۔ وہ غلطی پر ہے۔ آپ نے بھی پرمان دیا ہے۔ ... لیکن اس سے پہلا ہی سوتر "त्रि: परिणीता" "चतुर्थं भगाय स्वाहेति" کیا کہہ رہا ہے۔ اس پر وچار کرنا چاہیئے۔ جس کو میں اس وقت چھوڑتا ہوں۔ کیونکہ اس بات پر میں الگ مضمون لکھوں گا۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ "اگر ایسا ہی ہوتا۔ تو مہرشی تین کی ودھی لکھ کر چوتھی کی الگ بنا دیتے۔ خطوط وحدانی کی عبارت کی ضرورت کیا تھی" مہربان جی! ہم تو یہ کہتے ہیں۔ کہ جیسا لیکھ ہے۔ اس پر وچار کریں۔ کیونکہ اس سوال کا جواب تو خود مہرشی دیانند اگر موجود ہوتے۔ تو وہی دے سکتے تھے۔ ہم تو ان کے لیکھوں پر ہی وچار کر سکتے ہیں۔ اس لئے جواب لکھتا ہوں۔ کہ ایسا کیوں ہوا؟ اس عبارت کے ذمہ دار بھی وہی ہیں۔ جو اوپر والے دونو سوتر پارسکر کے اور ان کے بھاشیہ کار ہری ہر جہاں ہیں۔ جس ڈھنگ سے سوتر اور بھاشیہ کار چلے ہیں۔ اسی ڈھنگ سے مہرشی کی بھاشا ہے۔ کوئی فرق نہیں ہے۔ اگر خطوط وحدانی کی عبارت نہ ہوتی۔ تو کریا بھید نہ ہو کر سنسکار چندرکا والی بات درست ہو جاتی۔ اسی عبارت نے تو بتلایا ہے۔ کہ ۳ پردکھشناؤں میں کریا لاجاہوم کی ۹ آہوتیاں آدھی ہوں گی۔ اور چوتھی جو پردکھشنا بتلائی ہے۔ کہ اس میں باقی لاجا "भगाय स्वाहा" سے ایک ہی آہوتی میں ڈال دی جائے گی۔ اس عبارت کے بنا فرق نہیں معلوم ہو سکتا تھا۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ "کر" پر ورام چنہ نہیں ہے ٹھیک ہے۔ ضرورت ہی کیا ہے۔ "کر" تو ایک conjunction ہے۔ جو دو باتوں کو ملا رہا ہے۔ بلا وسرام کرتے ہیں۔ جو الگ الگ ہوں۔ آگے وہی پہلا کام پھر ہوتا ہے۔ یہی کار "کر" کا تھا۔ جو اس نے پورا کر دیا۔ آگے آپ لکھتے ہیں۔ "خطوط وحدانی کے بیچ کی عبارت دو تین بار کریا پوری ہونے پشچات" سے تو ضرور کلش سمیت پردکھشنا کی کریا ہی سمجھی جا سکتی ہے۔ کیا پردکھشنا کریا نہیں۔ اور پوری شبد میں کونسی بات مخفی ہے۔"

میں مانتا ہوں کہ پردکھشنا بھی کریا ہے۔ لیکن ساتھ ہی لاجاہوم اور شلاآروہن بھی تو کریا ہیں۔ وہ کہاں چھٹ گئی؟ یہاں اگر "کریا" کی جگہ پردکھشنا شبد ہوتا۔ تو لاجاہوم آدی چھٹ جاتا۔ لیکن مہرشی کو یہ سویکار نہ تھا۔ اس لئے انہوں نے پردکھشنا لکھ کر ذکر یا شبد لکھا۔ کیونکہ ان کے بھاؤ کو پردکھشنا شبد : [illegible] دوش سے نہیں بچا سکتا تھا۔ یہاں ہی کریا شبد کا رہسیہ جاننا چاہیئے۔ "پوری" شبد بھی اس بات کو اور صاف کر رہا ہے۔ کہ پردکھشنا کے ساتھ ساتھ لاجاہوم آدی بھی تین بار کرنا پڑے گا۔ یہ شبد بھی آوشیک ہے۔ "کریا" اور "پوری" دونو ہی لاجاہوم آدی پوری کریاؤں کا کرنا پردکھشنا کے ساتھ بتلاتے ہیں یہاں صفحہ ۱۶۹ پر پہلی ہی پنکتی میں "پروکت پرکار" لکھ دیا تھا۔ وہ بھی لاجاہوم آدی کو ساتھ لینے کا نردیش کر رہا ہے۔ "پروکت پرکار" شبد کا مطلب کنڈ کے چاروں طرف چلنے کا ہے۔ ایسا اگر آپ کا کہنا ہے۔ تو یہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ چلنے کا پرکار پہلے کہیں نہیں بتایا گیا۔ بتائیے "پروکت پرکار" شبد کیسے آ سکتا ہے؟ اس سے صاف سدھ ہو گیا ہے۔ کہ لاجاہوم کے وقت چار پردکھشنائیں ہوں گی۔ نہ کہ تین۔

۴ شلاآروہن کی سنکھیا۔ اس کے لئے آپ ۱۷ ستمبر کے "پرکاش" میں سے میرا مضمون پھر دیکھنے کا کشٹ کریں۔ اور صفحہ ۱۶۶ سے لے کر صفحہ ۱۶۹ تک سنسکار ودھی کو دھیان سے دیکھیں۔ اور بھی سن لیجئے۔ صفحہ ۱۶۶ پر پنکتی ۹ سے "ودھو کا دکشن پگ انگوٹھے کے پتھر کی شلا پر چڑھوا دے۔ اور اس سمے आरोह اس منتر کو بول کر تت پشچات ودھو ور کنڈ کے سمیپ آ کر پوروابھمکھ دونو کھڑے رہیں۔ اور یہاں ودھو دکشن اور ور کے اپنے ہاتھ کی انجلی کو ور کی ستانجلی پر رکھے"۔ یہ لیکھ بتلا رہا ہے۔ کہ بیچ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ لگاتار کاریہ ہو رہا ہے۔ رہا ان میں بھی ورام چنہ نہیں ہے۔ اور صفحہ ۱۶۷ کی پانچویں پنکتی کا "اور یہاں" شبد شلاآروہن اور لاجاہوم کو ایک گانٹھ میں باندھ رہا ہے۔ یہی بھاؤ صفحہ ۱۶۹ اسی پر سدھ شبد "پروکت پرکار" سے نکل رہا ہے۔ اس لئے صاف ہوا کہ لاجاہوم کے ہون کے ساتھ ساتھ شلاآروہن بھی ہوگا۔ ان دونو مضمونوں کو دیکھ کر میں نے لکھا تھا کہ شلاآروہن بھی چار بار کرنے کے لئے اشارہ ... नि مل رہا ہے۔ اگر صاف صاف ہوتا۔ تو جھگڑا ہی کیا تھا۔ اشارہ کے کارن ہی مت بھید ہو گیا۔ پرنتو بھاشا کو ٹھیک سمجھ کر مت بھید دل کو دور کرنا ہمارا کام ہے۔

آپ نے لکھا تھا۔ "مجھے کوئی اشارہ نہیں ملا"۔ اسی لئے میں نے یہ دونو مضمون آپ کے وچار کے لئے رکھ دیئے ہیں۔ آپ یہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ "اگر پروکت شبد میں شلاآروہن اور لاجاہوم کی ودھی مخفی ہے۔ تو کلش کی ودھی کیوں نہیں"۔

چونکہ شلاآروہن اور لاجاہوم کا سمبندھ ودھو اور ور دونو سے ہے۔ کلش سے ساتھ نہیں۔ اسی سے کلش کو ودھی کا روپ نہیں دیا گیا۔ جو مہرشی نے بار بار اس کو جہاں ضرورت تھی۔ لکھ دیا ہے۔ آگے آپ پھر پوچھتے ہیں۔ کہ "وہ پروکت شبد میں پانی گرہن اور پرنگیا منتر کی ودھی کو بھی کیوں نہ شامل کر لیا جائے۔ تاکہ پارسکر کے ساتھ پورا میل ہو جائے"۔ پہلے تو تو یدن یہ ہے۔ کہ یہ بھی شامل کرنے پر کریا بھید بنا رہے گا۔ اور یہ میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ کہ پارسکر یا کسی کے ساتھ میل کرنے کے لئے ہم سنسکار ودھی کے شبدوں کو خراب کرنے کے لئے تیار نہیں۔ دوسرے پانی گرہن کی ودھی کے ساتھ مہرشی الگ پردکھشنا کا ودھان کر کے ودھی چھپوا چکے ہیں۔ اس لئے وہ اس میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن شلاآروہن اور لاجاہوم تو شامل رہیں گے۔ کیونکہ وہاں ودھی چھید نہ ہو کر ودھی لگاتار چل رہی ہے۔

آپ کہتے ہیں۔ کہ "چار بار شلاآروہن گرہیہ سوتروں کے برخلاف ہوگا" ہم کہتے ہیں۔ بے شک ہو جائے۔ مہرشی دیانند کے سامنے گرہیہ سوترکاروں کو ہم کچھ نہیں سمجھتے۔ آپ اس سے بھی ڈرتے ہیں کہ "چوتھی بار شلاآروہن ہونے سے لاجاہوم کی بھی چوتھی بار تین آہوتیاں ہو جائیں گی"

مہربان! یہ بات نہیں ہے۔ اس کا جواب خطوط وحدانی کی عبارت میں آ چکا ہے۔ تین تین آہوتیوں والے لاجاہوم کے ہون تین ہوں گے تبھی۔ تو بھاری بات خطوط وحدانی کی عبارت جتلا رہی ہے۔ چوتھی بار ایک ہون شلاآروہن کے ساتھ ...

"भगाय स्वाहा" سے ہو جائے گا۔

آشا ہے۔ آپ پھر خوب وچار کریں گے۔ تاکہ ہمارے کرم کانڈ کے سب بھید دور ہو کر ایک مارگ پر ہمیں چلنے کے لائق بنائیں۔ اور مہرشی دیانند کے دکھلائے ہوئے ویدک سدھانتوں کو پشٹ کر کے ہم جتلا دیں۔ کہ اگر سنسار کی ضرورت ہے۔ تو آؤ مہرشی کی شرن میں آ کر ویدوں کا سواد چکھ لے کر۔ اور سکھ و شانتی سے نربھے ہو کر جیون وتیت کرو۔

(اوم شم)

آریہ سماج حصار کا چناؤ:-

پردھان چودھری چتر سنگھ ہیڈ ماسٹر ہائی سکول۔ اپ پردھان لالہ نوند رام جی ہیڈ منشی ڈپٹی حصار۔ منتری لالہ کنونت رائے جی وکیل۔ اپ منتری۔ پنڈت ستیہ پال جی کنن ایجنٹ حصار۔ کوشادھیکش لالہ منوہر لال جی بی۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل۔ پستکادھیکش لالہ رام رچھپال جی۔

(کنونت رائے وکیل منتری)

چُنے ہُوئے پھُول

(سنگرہ کرتا شری گنپت رائے جی آریہ سیوک جام پور)

۱- دل کا حلیم ہونا پریم کی شوبھا ہے۔ اس پر چپ رہنا پریم کی عادت ہے۔ لوگ ناچ پرتی کے بازار میں کہتے ہیں۔ پاپوں میں پڑ کر جیل خانے اور اپنے آپ کو بھول جانا ہی پریم کا پھل ہے۔ ہاں یار ہے۔ آتما کے علاوہ دوسری چیزوں میں جو پریم ہے۔ وہ پریم نہیں۔ بلکہ راگ ہے :-

۲- جیسا سنچیہ کیا جائے گا۔ ویسا ہی پھل ملے گا۔ جیسے ہرن تو گھاس کھا کر کستوری دیتا ہے۔ گائے وہی گھاس کھا کر دودھ دیتی ہے اور گدھا لید کرتا ہے۔ پاتر کپاتر کا بھید جو ٹھہرا :-

۳- مانگنے والا روئی سے بھی ہلکا ہو جاتا ہے۔ قناعت سے بڑھ کر کوئی چیز وزنی نہیں۔ غیرت مند سے زیادہ کوئی دُکھی نہیں۔ غصہ جیسی کوئی آگ نہیں۔ برہمچریہ جیسی دوا نہیں۔ سنتوش جیسی بے خوفی نہیں۔ بھوگ جیسا روگ نہیں۔ ابھیاس جیسا آنند نہیں :-

۴- کوئی داکھ کی طرح اندر سے میٹھے اور باہر سے کومل ہوتے ہیں۔ کوئی ناریل کی طرح باہر سے سخت اور اندر سے نرم اور میٹھے ہوتے ہیں۔ کوئی بیر کی طرح باہر سے میٹھے اور اندر سے سخت ہوتے ہیں۔ اور کوئی سپاری کی طرح اندر اور باہر دو نو جگہ سخت ہی ہوتے ہیں :-

۵- جو دوسروں سے کینہ رکھتے ہیں۔ پرائی عورت اور بیگانے دھن کو تاکتے ہیں۔ اور خواہ مخواہ شکایت کرتے ہیں۔ وہ پاپی انسانی جسم میں راکھشس ہیں :-

۶- برے چلن کا آدمی اگر عالم بھی ہو۔ تو بھی اس کی صحبت سے پرہیز واجب ہے۔ کیا خوفناک سانپ کے اندر قیمتی منی نہیں ہوتی؟

۷- جس طرح سنکھ کے بھیتر پتر ہوتے ہیں۔ اُسی طرح سنکھ کے دانوں کے سیوک بھی ہوتے ہیں۔ ہمارا سیوا بھاؤ خود غرضی سے کہاں تک پاک ہے؟ اس بات کے جاننے کے لئے اپنا ہردیہ ٹٹولنا ہوگا :-

۸- جو لوگ دوسروں سے اچھے سلوک کی آشا رکھتے ہیں۔ وہ اکثر ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ جنہیں خود دوسروں کے ساتھ اچھی طرح پیش آنے کی ضرورت ہوتی ہے :-

۹- جو سچے گیانی ہیں۔ اُنہیں اپنے گیان کا گھمنڈ نہیں ہوتا۔ کیونکہ اُنہیں اپنے اگیان کا علم ہوتا ہے :-

۱۰- میں بہت بحث کرتا ہوں۔ دماغ کی پوری طاقت سے دلیلیں دیتا ہوں۔ اس طرح جوش سے بولتا ہوں۔ مانو نہ بولنے سے دنیا ڈوبی جاتی ہے۔ یا میرا گھر جلا جاتا ہے۔ پھر بھی انت میں میرے سننے والے یا مجھ سے بحث کرنے والے اس بھاؤ سے چپ ہو جاتے ہیں۔ کہ "اس سے کون اُلجھے" تو بتلائیے میں نے کیا کمائی کی؟

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے

سماجک سماچار

بھیرہ میں شوک سبھا:- ۹ جنوری ۱۹۳۴ء کی صبح کو سیٹھ ہری رام کی مرتیو کے ۱۳ دن ان کے مکان پر شوک سبھا ہوئی۔ ہون کیا گیا۔ علاوہ آریہ سماجیوں کے دیگر برادری کے لوگ بھی کافی تعداد میں شامل تھے۔ اس موقع پر شریمتی تلساں دیوی بیوہ سیٹھ ہری رام جی نے مبلغ یکصد روپیہ مختلف فنڈوں کو دان دیا:۔

(پنڈی داس اچھڑہوک پردھان آریہ سماج بھیرہ)

شوک جنک سماچار:- پنڈت شورام جی پشاوری جو کہ حال ہی میں پنشن یاب ہوئے تھے۔ اور کیمبلپور آریہ سماج کے آپ پردھان تھے۔ ۸ جنوری ۱۹۳۴ء کو سورگباش ہو گئے۔ آپ عالم فاضل اور ویدک سدھانتوں کے پرچار میں خاص لگن رکھتے تھے۔ انتیشٹی سنسکار پنڈت منشورجی پروہت آریہ سماج نے کرایا۔ آپ کے پیچھے آپ کا اکلوتا بیٹا وشوانا تھ دندان ساز ہے۔ آریہ سماج ہذا کو پنڈت جی کی مرتیو سے نقصان پہنچا ہے:۔

(رتنا سنگھ منتری آریہ سماج کیمبلپور)

آریہ سماج خضر آباد کا چناؤ:- آریہ سماج خضر آباد تحصیل جگادھری کا چناؤ نِن پرکار سے ہوا ہے ڈاکٹر لچھمن لال جی پردھان۔ لالہ پرسرام جی آپ پردھان۔ مہاشہ کھچیڑو رام منتری۔ لالہ رادھا لال جی اپ منتری۔ لالہ منوہر لال جی عطار خزانچی:۔

(چھوٹو رام منتری)

سارودیشک سبھا کا اجلاس:- سارودیشک سبھا کا سالانہ سادھارن اجلاس ۲۶-۲۷ مارچ ۱۹۳۴ء کو دہلی میں ہوگا:۔ (منتری سبھا ہذا)

آریہ سماج گوالیار کا سالانہ جلسہ:- آریہ سماج گوالیار ریاست کا سالانہ جلسہ ۱۱ فروری سے ۱۱ فروری ۱۹۳۴ء تک بڑے سماروہ سے منایا جانا نشچت ہوا ہے:۔

(بھگوان سوروپ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا)

نام کرن سنسکار:- مہاشہ وشوامتر سبھا سد کے لڑکے کا نام کرن سنسکار پنڈت رام نرائن اور پنڈت بھگوانداس نے ویدک ریتی سے کرایا۔ اس موقع پر مہاشہ جی نے ۲ روپیہ پنڈتوں کو دکھشنا اور پانچ روپیہ مختلف فنڈات کو دان دیا:۔ حاضرین کا جلسے و برفی سے ستکار کیا گیا:۔

(تاراسنگھ منتری آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور شہر)

آریہ سماج سٹی بغداد کے سماچار:- چناؤ:- سٹی آریہ سماج بغداد کے نام سے حال

ہی میں جو نیا آریہ سماج ستھاپت ہوا ہے۔ اس کے ادھیکاری اور انترنگ سبھا کے سبھاسد نِن بھگت سجن چنے گئے ہیں:۔

پردھان پنڈت گنگا پرشاد جی جہا وِدیا النکار۔ اپ " - ڈاکٹر رام - کے (بجواری)۔ منتری بنتو لال جی سکسینہ۔ اپ منتری مہاشہ رتن لال جی بھٹناگر۔ خزانچی مہاشہ جے۔ کے۔ ایڈ۔ سہائک خزانچی مہاشہ شیام لال جی کوہلی۔ لائبریرین مہاشہ بھاگ مل جی سیٹھی:۔

انترنگ سبھا کے سبھاسد:- سیٹھ جے۔ ایس۔ ورما۔ کیشو رام جی مہرہ۔ مہاشہ لال چند جی۔ ٹھاکر گنگا دیال سنگھ جی۔ پنڈت ہری چند جی:۔

پہلا اتسو:- پہلا اتسو ۲۸ ستمبر ۱۹۳۳ء کو زیر صدارت پنڈت گنگا پرشاد جی جہا وِدیا النکار منایا گیا۔ کارروائی شروع ہوئی۔ مہاشہ بھاگ مل جی سیٹھی۔ سردار موہن سنگھ جی مننانہ۔ مہاشہ شیام لال جی کوہلی نے پربھاؤ شالی ویاکھیان اور مہاشہ ہنسراج جی گل نے منوہر بھجن ہوئے۔ مسٹر ایم۔ اے خان تنتھا کماری پریم وتی جی اور کماری گیان کور جی نے اپنی پربھاؤ شالی کویتائیں پڑھیں۔ آرتی اور شانتی پاٹھ کے بعد اتسو کی کارروائی سماپت ہوئی۔ اور شریمان بھاگ مل جی نے ایستھت جنتا کا مٹھائی سے ستکار کیا:۔

وِدیا نند نروان اور دھنونتری جینتی اتسو:- رشی دیانند نروان اور دھنونتری جینتی اتسو زیر صدارت پنڈت گنگا پرشاد جی جہا وِدیا النکار بتاریخ ۱۸-۱۹ اکتوبر ۱۹۳۳ء بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ہون وید پاٹھ اور بھجنوں کے بعد اتسو کی کارروائی دونوں دن آرمبھ ہوئی۔ مسٹر جی۔ آر۔ سچدیو۔ مہاشہ بھاگ مل سیٹھی۔ سردار موہن سنگھ جی مننانہ۔ ڈاکٹر رام کے بجواری۔ ڈاکٹر گل اکبر شاہ ایم۔ بی۔ اے۔ مہاشہ شیام لال جی کوہلی تتھا پنڈت گنگا پرشاد جی جہا وِدیا النکار کے پربھاؤ شالی ویاکھیان اور مہاشہ ہنسراج جی گل اور مہاشہ شیام لال جی کوہلی کے منوہر بھجنوں سے جنتا گدگد ہوگئی۔ مسٹر ایم۔ اے خان تتھا کماری رکمنی۔ کماری راش موہ۔ کماری سوشیلا اور کماری پریم وتی نے کویتائیں پڑھیں۔ آرتی اور شانتی پاٹھ کے پشچات اتسو کی کارروائی سماپت ہوئی۔ ۱۸ اکتوبر کو سیٹھ کیشو رام جی مہرہ نے حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا۔ اور ۱۹ اکتوبر کو مہاشہ لال چند جی نے ایستھت جنتا کا پریتی بھوجن سے ستکار کیا:۔

(بنتو لال سکسینہ منتری آریہ سماج ہذا)

وڈالہ بانگر میں پرچار:- پنڈت لکھا نند و ماسٹر موہن لال جی فتحجنگ کے ویاکھیان اور بھجن مورخہ ۸ و ۹ جنوری کو ہوئے۔ سب نے پریم پوروک سنے۔ حاضری کافی ہوتی رہی:۔

(لکھی چند منتری آریہ سماج وڈالہ بانگر)

آریہ سماج فتح گڑھ کے سماچار:-

۱۔ نام کرن سنسکار:- ۳۱ دسمبر ۱۹۳۳ء بروز اتوار پنڈت لاجپت رائے جائنٹ سیکرٹری آریہ سماج فتح گڑھ چوڑیاں کا نام کرن سنسکار موضع جیتور گڑھ ویدک ریتی سے ہوا۔ عزیز کا نام پنڈت نند لال جی جیتور گڑھ نواسی نے لیکھ پال رکھا۔ حاضری ۴۰-۵۰ مہاشیوں کی تھی:۔

۲۔ ۵۰ سالہ اتسو:- یکم جنوری ۱۹۳۴ء بروز سوموار مہاشہ عزیب چند ہیچر ڈسٹرکٹ مڈل سکول فتح گڑھ نے اپنا ۵۰ سالہ اتسو منایا۔ ماسٹر صاحب انترنگ سبھا آریہ سماج فتح گڑھ کے سدسیہ ہیں۔ سماج کے تمام ممبر اور شہر کے بہت سے معزز پرش اس موقع پر موجود تھے:۔

(دوارکا ناتھ منتری)

آریہ سماج ملکوال میں لوہڑی:- ۱۲ جنوری کی شام کو آریہ سماج مندر ملکوال میں لوہڑی کا اتسو منایا گیا۔ جس میں علاوہ سبھاسدوں کے چند دیگر اصحاب بھی شامل ہوئے۔ کارروائی ہون یگیہ سے آرمبھ ہوئی۔ اس کے پشچات نالک ماسی چند۔ مہاشہ مہر چند اور مہاشہ رتن دیو پردھان جی نے لوہڑی کو اصل سوروپ میں منانے کے طریقے اور فوائد بیان کئے۔ پشچات حاضرین کا مشٹ پدارتھ سے ستکار کیا گیا۔ اور شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی ۸½ بجے نہایت خوش اسلوبی سے سماپت ہوئی:۔

(پریتم داس منتری آریہ سماج ملکوال)

آریہ سماج خوشاب کا سالانہ جلسہ:- آریہ سماج خوشاب کا نواں سالانہ جلسہ ۱۰-۱۱-۱۲ فروری ۱۹۳۴ء کو ہوگا۔ اور استری سماج کا جلسہ ۱۳ فروری ۱۹۳۴ء کو ہوگا۔ خوشاب نواسی آریہ سماج کے ہتیشی سجنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ درشن دے کر کرتارتھ کریں۔

آریہ سماج نے مدت سے آریہ مسافر خانہ بنوانے کا وچار کیا ہوا ہے۔ اس کے لئے ایک ہزار روپیہ کی آوشیکتا ہے۔ باقی دھن اکٹھا ہو گیا ہے:۔

(منتری آریہ سماج خوشاب)

آریہ سماج کمرمنتانی کا آٹھواں سالانہ جلسہ:- آریہ سماج ہذا کا آٹھواں سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸-۲۹ر دسمبر کو بوجہ ناپسھلے کے اپدیشک اور بھجنیک نہ پہنچ سکے۔ آریہ سماج کا لاباغ و آریہ برادری نے بڑی دھوم دھام سے نگر کیرتن کرکے جنتا کو درشن کیا۔ سوامی ستمبر سنگھ جی کالی کمبلی والے کے اپدیشوں کا جنتا پر بہت اثر ہوا۔ جلسہ کی تاریخیں ۲۷ر دسمبر سے ۳۱ر دسمبر تک بڑھا دی گئیں۔ آنم دیو جی بھجنیک اور پنڈت رام دیال جی شاستری نے پرچار کا وہ سماں باندھا کہ کمرمنتانی کی جنتا اسے ہمیشہ یاد رکھے گی۔

انوار ۳۱ر دسمبر کو استری سماج کا جلسہ ہوا۔ پرچار کافی ہوا۔ نیز کو براج ہرنامداس جی وید لاہور کی ٹکٹکیں، سلیٹ، پنسل وغیرہ جو انہوں نے کنیاؤں میں تقسیم کرنے کے لئے بھیجی تھیں۔ بطور انعام دی گئیں۔

(پنڈت بھگوانداس سدھانت وشارد منتری آریہ سماج کمرمنتانی)

آریہ سماج بیاس کے سماچار:- یکم جنوری سے ۴ر جنوری تک پنڈت بھو دیو جی شاستری ویدمنتر و پنڈت شوسرن جی بھجن اپدیشک کا پرچار ہوتا رہا۔ مقامی سناتن دھرم سبھا کے پنڈتوں نے چند بے بنیاد الزامات آریہ سماج پر لگائے تھے۔ جن کا آخر پنڈت جی نے اپنے دیا کھیان میں دیا۔ لیکچر کے بعد سناتن دھرم سبھا کے پردھان اور چند سناتن دھرمی بھائیوں نے اپنی شنکائیں پنڈت جی کے سامنے رکھیں۔ انہوں نے ودوتا تھا پریم سے سب کو سمجھا کر ان کی تسلی کی۔ جنتا پر بہت ہی اچھا پربھاو پڑا۔ حاضری کافی تھی۔ آخر کار آریہ سماج کی وجے ہوئی۔

(ڈاکٹر رام دھن منتری آریہ سماج بیاس۔ ضلع امرتسر)

آریہ سماج مکندپور کا پہلا سالانہ جلسہ:- آریہ سماج مکندپور ضلع جالندھر کا پہلا وارشک اتسو ۱۲-۱۳-اور ۱۴ر جنوری ۱۹۳۴ء کو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ جس میں سوامی دھیرانند جی کے ہتگنی بھرے اپدیشوں۔ چرنجی لال جی پریم کے پُراز معلومات لیکچروں۔ مہاشہ سنت رام جی کے بھجنوں۔ مہاشہ گیندا رام جی کی پنجابی کویتاؤں۔ منتری لالہ ہردیال جی ہیڈ ماسٹر نارمل سکول جالندھر و پنڈت رلا رام جی جالندھر کے منوہر اپدیشوں اور مہاشہ فقیر چند جی کے اُتم بھجنوں سے نگر نواسیوں تھا گرد و نواح کی جنتا نے بہت لابھ اٹھایا۔ ۱۴ر جنوری کی رات کو دس بجے ہون اور شانتی پاٹھ کے ساتھ ایشور کی کرپا سے کارروائی بڑی کامیابی سے سماپت ہوئی۔

(چمن لال منتری آریہ سماج مکندپور ضلع جالندھر)

آریہ سماج مراد آباد کا چناؤ:- اس سماج کا نرواچن اس پرکار ہوا ہے:-

پردھان پنڈت ہری دت جی گوتم + اپ پردھان لالہ پنڈت مہیندر دت جی شرما + پنڈت بیواارام جی + منتری ایشوردیال جی مختار + کوشادھیکش مہاشہ برما نما سہلے جی + پستکادھیکش پنڈت رام چندر جی شرما۔

(ایشوردیال مختار منتری آریہ سماج ہذا)

گورو کل رائے کوٹ کا سالانہ جلسہ:- گوروکل رائے کوٹ ضلع لدھیانہ کا پندرھواں سالانہ جلسہ بجائے ہولی کی چھٹیوں میں ۲۷ر فروری سے یکم مارچ ۱۹۳۴ء تک ہونا قرار پایا ہے۔ نیاز!

بڑے اُتساہ سے ہو رہی ہیں۔ کئی مہانو بھاو اپنے سپتروں کو پرویش کرانے کے لئے پرارتھنا پتر بھیج چکے ہیں۔ اس سمہ سٹاف نہایت اعلےٰ اور یوگیہ ہے۔ برہمچاری سوامی گنگا گری جی جیسے یوگیہ پرشوں کے ہاتھوں میں ہے۔ گوروکل پچھلے سالوں کی نسبت ہر لحاظ سے ترقی کر رہا ہے۔ جو سجن اپنے سپتروں کو گوروکل ہذا میں داخل کرانا چاہیں۔ وہ کاریالیہ گوروکل ہذا سے فارم منگوا کر اور جلدی بھر کر بھیجنے کی کرپا کریں۔

(منجھول منترا سہائک مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج مان کا چناؤ:- آریہ سماج مان کا سالانہ انتخاب حسب ذیل ہوا:-

مہاشہ نرنجن داس پردھان۔ لالہ سوہن لال و لالہ گنپت رائے اپ پردھان۔ پنڈت بھگت رام اپ منتری۔ لالہ چونی لال اپ منتری + لالہ نوبت رائے۔ لالہ بھگت رام اور لالہ بہاری لال ممبران انترنگ سبھا + لالہ جگن ناتھ پربندھک پرچار آدمی۔ (نوٹ:- خزانچی کا کام لالہ سوہن لال اپ پردھان کریں گے۔

(بھگت رام شرما منتری آریہ سماج مان ضلع گوجرانوالہ)

آریہ سماج جالندھر شہر کا سالانہ جلسہ:- آریہ سماج جالندھر شہر کا اڑتالیسواں وارشک اتسو ۱۵ر دسمبر ۱۹۳۳ء سے ۲۶ر دسمبر ۱۹۳۳ء تک بڑے سماروہ پوروک منایا گیا۔ ۵ر دسمبر سے ۲۵ر دسمبر تک ایک برہد یگیہ کیا گیا جس میں سمپورن یجروید کے منتروں سے آہوتیاں دی گئیں۔ اور رات ہی کے سمہ ۵ر سے ۲۱ر دسمبر تک سوامی کیولانند جی گیتا کی کتھا کے روپ میں امرت ورشا کرتے رہے۔ ۲۲ر دسمبر کو چھوٹے بچوں تھا نیھو رام دوآبہ ہائی سکول کے ودیارتھیوں کی کھیلیں ہوئیں۔ اور شام کے وقت نیھو رام دوآبہ ہائی سکول کے ودیارتھیوں میں رائے صاحب اُتم چند جی کے کرکملوں دوارہ انعامات تقسیم ہوئے۔ اور رات ہی کو ایک بڑا بھاری کوی سمیلن ہوا۔ ۴

ریویو کیلنڈر

پہلا کیلنڈر ریپبلک انشورنس کمپنی لاہور کا تیار کردہ ہمارے سامنے پڑا ہوا ہے۔ جو صاحب اس کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ کمپنی کو ارسال کریں گے انہیں کیلنڈر مفت مل سکتا ہے۔ اس میں اوپر تو ایک دیوی کی سُندر تصویر دی گئی ہے۔ اور ۱۹۳۴ء کی تاریخیں درج کی گئی ہیں۔ اور دیوی کی تصویر کی بائیں جانب ۱۸۷۵ء سے لے کر ۱۹۵۰ء تک ہفتہ کے کسی دن کی تاریخ دریافت کرنے کا نقشہ بھی ساتھ ہی دیا گیا ہے۔

دوسرا کیلنڈر ڈاکٹر ایس کے۔ برمن لمیٹڈ کمپنی کلکتہ کا تیار کردہ موصول ہوا ہے۔ اس میں انگریزی مہینوں کے علاوہ دیسی مہینوں کی تاریخیں اور چندرما کی تتھیاں بھی درج کی گئی ہیں۔ یہ کیلنڈر کمپنی مذکور کے ہیڈ آفس کلکتہ سے مفت مل سکتا ہے۔

۲۳-۲۴-اور ۲۵ر دسمبر ۱۹۳۳ء کو برہد یگیہ کے علاوہ سوامی کیولانند جی۔ سوامی سوتنترانند جی۔ سوامی ودیانند جی۔ آچاریہ رام دیو جی۔ آچاریہ دیوشرما جی۔ مہاشہ کرشن جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ پنڈت رام چندر جی دہلوی۔ وزیر چند جی راولپنڈی والے اور پنڈت بھگت رام جی ڈنگہ نواسی آدی مہانو بھاوؤں کے منوہر اپدیش تھا ویاکھیان ہوئے۔

اس جلسہ کے موقعہ پر شری آچاریہ رام دیو جی کی زیر صدارت ۲۴ر دسمبر ۱۹۳۳ء کو آریہ سمیلن ہوا۔ اور ۲۵ر دسمبر کو پنڈت رام چندر جی دہلوی کے ساتھ پورانک بھائی تھا مسلمان بھائیوں کا ہوا۔ ۲۶ر دسمبر کو پنڈت رام چندر جی دہلوی کے ساتھ پیر مولوی عبد الحق کا مناظرہ ہوا۔ اس کا جنتا پر بہت ہی اچھا پربھاو ۲۶ر دسمبر کو بوقت دوپہر استری سماج کا جلسہ ہوا۔ یہ جلسہ سب سے نہایت شاندار اور کامیاب رہا ہے۔ (رام لال گپتا منتری)

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون، امرت دھارا روڈ، امرت دھارا ڈاک خانہ۔ لاہور

ستیارتھ پرکاش کا فرانسیسی ترجمہ

…یچ سنیارتھ پرکاش کی سبھا لیما ارتھ لمن فہر
پہلے ۹-۱۴-۱۲ ۲۲۰۸ روپے کی رقم سبھا
پہنچ چکی ہے - فریچ سنیارتھ پرکاش کی سبھا نے
لئے ۵ ہزار روپیہ کی اپیل آریہ جنتا کے سامنے
گئی تھی - مگر ابھی تک بہت کم لوگوں نے اور خاص
آریہ سماجوں نے اس طرف دھیان دیا ہے -
…ہے - کہ آریہ سجن اس طرف وشیش دھیان
…ے کر اس رقم کو جلدی پورا کرنے کی کوشش کریں گے

۱	مہاشہ سنور کھی لال جی گڈس کلرک، موسے	۲/- روپیہ
۲	آریہ سماج بھوپال والا ضلع سیالکوٹ	۲۵/- ”
۳	مہاشہ رام رتن جی وکیل ناروال	۲/- ”
۴	” وزیر چند ” ” راولپنڈی	۲/- ”
	رائے انوکھ راج جی پنشنر ”	۵/- ”
	ڈاکٹر رام لال جی منڈی بہاؤ الدین	۳/- ”
	ماسٹر لال چند ” آڑھتی منڈی بہاؤ الدین	۲/- ”
	دیوان چمن لال جی سب جج پنڈ دادنخان	۲/- ”
	مہاشہ ٹیک چند جی ٹوپی والا بھٹھون - گرڈھوال	۱/- ”
	ڈاکٹر پرمانند جی جگادھری	۲/- ”
	ماسٹر نعمت لال جی ”	۱/- ”

(سوامی) سوتنترانند ادھشٹاتا ویدپرچار
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون - لاہور

آریہ سماجوں سے پرارتھنا

ستیارتھ پرکاش جتنی قیمتی اور اپیوگی کتاب ہے -
…سے ثابت کرنے کی کچھ ضرورت نہیں - ہاں صرف
…بان سے اپیوگی مان لینے سے کام پورا نہیں ہوتا -
…س لئے چند سطور حوالۂ قلم کر رہا ہوں :-
دیانند نروان اردھ شتابدی اجمیر کے موقع پر
…یستے داموں کا جو ایڈیشن نکلا - وہ آناً فاناً فروخت
…گیا - پھر بعد میں نہ ملنے پر آریوں کو کف افسوس
…لتے دیکھا - اس جامع کتاب کی مانگ کس قدر
…ہے - یہ روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا - اب خوش
قسمتی سے ویدک پستکالیہ اجمیر پھر اسے صرف
چار آنہ فی کاپی کے دام پر دینے لگا ہے - ۸۰۰
صفحات کی کتاب اور قیمت صرف ۴ر - یہ سچ مچ حیرانی
کی بات ہے - تمام آریہ سماجیں زیادہ سے زیادہ
تعداد میں منگوا کر پرچار کریں - اگر سماجیں مناسب
خیال فرمائیں - تو میری ناقص رائے میں جب
کوئی وواہ ویدک ریتی سے کرایا جائے - تو ورمہاشہ
…ستیارتھ پرکاش کی ایک کاپی ضرور دی جائے -
… آریہ سماج کی طرف سے پرساد روپ میں ہو -
…ٹھائیاں اور میوہ وغیرہ ہو گا - اس کے ساتھ ہی ایک

وہ - کیا - کہتے - ہیں؟

جلد اس کی بھی ہو - اس طریق سے بہت سے گھروں
میں یہ لاثانی کتاب پہنچ جائے گی - اور آریہ سماج
کی طرف سے کچھ بھینٹ بھی ور وہو دسے کو دی
جائے گی - تاکہ گرہست میں داخل ہونے والے
جوڑے کو صحیح تعلیم مل سکے - اور وہ سکھ سے
اپنا جیون نرواہ کر سکے - ایک بینف دو کاج اسی کا
نام ہے - اس امید کے ساتھ کہ آریہ سماجیں اس
تجویز پر ہمدردانہ غور کریں گی - اپنی پرارتھنا کو ختم
کرتا ہوں :-

(نوٹ) آریہ سماج جام پور نے یہی فیصلہ کر لیا ہے
چنانچہ یکصد ستیارتھ پرکاش کا آرڈر دے دیا
ہے :-

(نوبدک گنیش دت پردھان آریہ سماج جام پور)

بھلت جیوتش

آج کل اپنی غرض کو پورا کرنے کے لئے اشتہار دو
کو زیادہ دلچسپ و دلکش بنانے کے لئے طرح طرح
کی عبارت آرائی کی جاتی ہے - ان میں ایک یہ بھی
ہے - کہ بھلت جیوتش کو سچا ثابت کرنے کے لئے
کئی بھائیوں کے نام دے کر ان کے آگے آریہ
سماجی کا لفظ لگایا جاتا ہے - سب بھائیوں کو
معلوم ہونا چاہیئے - کہ آریہ سماج بھلت جیوتش
کو رتی بھر بھی سچا یا زندگی کے لئے مفید نہیں
مانتا - اسے سچا مان کر کسی بھائی کو آریہ سماجی
کہلانے کا ساہس نہیں ہونا چاہیئے - ہر ایک
شخص کو اس جال میں پھنس کر فکرمندی سہیڑنے
سے پہلے اپنے ہت کا خیال کر لینا چاہیئے -
صرف آریہ سماجی کا لفظ پڑھ کر یا آریہ سماجی کے
اخبار میں پڑھ کر مستند نہیں سمجھ لینا چاہیئے -

(نرنجن ناتھ پردھان آریہ سماج گورودت بھون
لاہور)

سفید کشٹ کی دھنتری

پر یہ مہاشے اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں
چاہتا - بدی اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے
لیپ سے سفید کشٹ (برص پھلبہری) کو جڑ سے
آرام نہ ہو جائے - تو میں دگنا مول واپس دوں گا -
جو چاہیں - ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھالیں قیمت
عام

سر کرشن چند کنزی سرائے
ضلع گیا - پوسٹ نمبر ۱۵

تلنگانہ میں پرچار کی ضرورت

علاقہ تلنگانہ میں آریہ سماج کے پرچار کی سخت
ضرورت ہے - اس جانب ہم کو فوری توجہ کرنی
چاہیئے - یہاں کے لوگوں میں دھرم کا بھاو بہت
ہے - مگر ان کی صحیح رہنمائی نہ ہونے کے باعث
ان کا یہ بھاو ضعیف الاعتقادی کی شکل اختیار
کر رہا ہے - جس سے ان کے نفس کی تشکیل کا
دن بدن مائل بہ پستی ہونا العجب خیز نہیں - اور
آئندہ اس کی ذمہ داری صرف ادارۂ آریہ سماج
پر ہی ہو گی - اگر وہ جانتے بوجھتے ان کی امداد کو
آگے نہ بڑھے گا - تاوقتیکہ ہزارہا آریہ سماج مندر
تلنگانہ میں قائم نہ ہوں - آریہ سماج کو دو چار مرتبہ
کے ادھر ادھر کے پرچاروں پر ہرگز انحصار نہ کرنا
چاہیئے :- (ایک حیدرآبادی)

آریہ بزرگوں کی توجہ کے قابل

انگلینڈ کے ایک ۷۸ سالہ بوڑھے پادری ریورنڈ جی .

سبھی فیصلہ ہے جو آرام کے ساتھ اپنے دیہاتی گرجا
میں رہ رہا تھا - فیصلہ کیا ہے - کہ مشنری بن کر
افریقہ جائے - تاکہ وہاں کے اصلی باشندوں تک
عیسائیت کا پیغام پہنچا سکے - اس خبر کو پڑھ کر
ہمارے دل میں ایک سوال اٹھتا ہے - چونکہ ہم اپنے
بزرگ اور عمر رسیدہ آریہ سماجی یا ٹھکروں کی سیوا
میں رکھ کر ان سے دریافت کرنا چاہتے ہیں - کہ کیا
وہ اپنی زندگی کے ساٹھ سال گزر جانے پر بھی
گرہست کے جکڑ میں پڑے رہ کر رشی رن چکانے کے
لئے میدان میں نہیں نکلیں گے؟ انگلینڈ کا بوڑھا
آدمی تو افریقہ جیسے گرم اور دشوار گذار ملک میں جا
رہا ہے - کیا ہمارے بوڑھے سماجی سجن پتروں اور پوتروں
کے موہ سے نکل کر دھرم پرچار کے لئے بان پرستھی ہوں؟

قائم شدہ   تار کا پتہ :- "دی بھارت - لاہور" - ٹیلیفون نمبر ٣٦٩٧

دی بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور

اس کی پالیسی کو مول لینا گویا کھرا سونا خرید نا ہے

اپنے ملک کی اقتصادی اور آزادی کی بنیاد قائم کرنا ہے

سرمایہ یقینی اور محفوظ جگہ لگا ہوا ہے

مفصل شرائط کے لیے } ہیڈ آفس :- بھارت بلڈنگ رجسٹرڈ لاہور

سب آفس :- لاہور - بمبئی - کراچی - کلکتہ - لکھنؤ

دہلی - بانکی پور - رنگون - کالی کٹ - راولپنڈی - مدراس

ناگپور - مدورا اور چیف ایجنسی کاروار سے خط و کتابت کریں

اسسٹنٹ جنرل منیجر بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ

ہر موسم میں گھر کی صفائی اور تندرستی کے لیے

بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

کی پورن ویدک ریتی اور پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق تیار شدہ سگندھت دھوپ اور ہون سامگری اپنے گھروں میں روزانہ استعمال کریں۔ اپنے بے شمار فوائد کے باعث یہ دونوں چیزیں اس قدر مشہور ہو چکی ہیں کہ کئی حاسد پیدا ہو گئے ہیں۔

قیمتوں میں ہر فی روپیہ کی خاص رعایت

ہون سامگری } درجہ خاص فی سیر ١٢ر رعایتی ٩ر - درجہ دوم فی سیر ٨ر رعایتی ٦ر - درجہ اول فی سیر ١٠ر رعایتی فی سیر ساڑھے سات آنے

سگندھت دھوپ فی سیر ١٠/ر - رعایتی فی سیر ٨ر - دھوکہ سے بچنے کے لیے پتہ نوٹ کریں :-

بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی - لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس - کے برمن لمیٹڈ)

پچاس برس سے مشہور و لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK

بوندوں میں فائدہ

ابلازی

Regd

امراض مستورات کی دوا

(دافع خرابی حیض و نقائص حمل کی مجرب و مشہور دوا)
سیلان الرحم اور حیض کی خرابیوں کو دور کرنے کی بے نظیر دوا ہے - کمزور حمل کے نقائص کو مٹا کر کمزور جسم کو قوی بناتی ہے۔ برسوں کی آزمودہ ہے۔ اس دوا کے استعمال سے سیلان الرحم کے نقائص کے علاوہ کمر پیڑو جانگھ سر وغیرہ کے درد کو بہت جلد دور کرتا ہے۔
قیمت دو روپے آٹھ آنے (٢عہ)
محصول ڈاک دس آنہ (١٠ر)

کولارتا

Regd

کولا ٹانک

دماغ رگوں اور پٹھوں کو قوی اور شگفتہ رکھنے اور دور کرنے کی لاجواب دوا ہے۔ تھکے ماندے دکھتے جسم کو تر و تازہ کرنے کا دعوی رکھتا ہے۔ دم کو بڑھاتا ہے۔ شراب و افیون کو چھڑاتا ہے۔ اور گلے کی آواز کو سریلا بناتا ہے گانے اور طالب علم اور محنت کرنیوالے کو ہمیشہ پاس رکھنا چاہیے۔ قیمت فی شیشی ٢ر
محصول ڈاک ۶ر - نمونہ کی شیشی ۴ر
جو صرف ایجنٹوں سے مل سکتی ہے۔

ڈابر جنتری ١٩٣٤ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجیے!

نوٹ :- سب جگہ ملتی ہیں - دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک و ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں

صیغہ نمبر ٤ - پوسٹ بکس نمبر ٥٥٤ - کلکتہ

ایجنٹ - لاہور میں منیجر پیسہ اخبار

بچوں کی طاقت بڑھانے والا

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں

لوکل ایجنٹ - بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

ओ३म्

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت { سالانہ ...... للعہ / ممالک غیر سے سالانہ
ششماہی ...... ۲ / فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۱ | اتوار - ۱۴ - ماگھ سمت ۱۹۹۰ مطابق ۲۸ - جنوری ۱۹۳۴ء - دیانند ابد ۱۰۹ | SUNDAY 28th Jan 1934 | نمبر ۴

آریہ سماج کے نیم

۱ - سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں - ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ⁂

۲ - ایشور سچدانند سروپ - نراکار - سرو شکتیمان - نیائے کاری - دیالو - اجنما - اننت - نروکار - انادی - انوپم - سرو آدھار - سرویشور - سرو ویاپک - سرو انترجامی - اجر - امر - ابھے - نتیہ - پوتر اور سرشٹی کرتا ہے - اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ⁂

۳ - وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے - وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ⁂

۴ - ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا ادیت رہنا چاہئے ⁂

آریہ سماج کے نیم

۵ - سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں ⁂

۶ - سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیشیہ ہے ارتھات شارِیرک - آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا ⁂

۷ - سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے ⁂

۸ - اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے ⁂

۹ - پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے ⁂

۱۰ - سب منشیوں کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے - اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ⁂

رگوید | # ویدامرت | یجروید

पुरुष एवेद्ँ सर्वं यद्भूतं यच्च भाव्यम् उतामृतत्वस्येशानो यदन्नेनातिरोहति ॥

(یجروید - ادھیائے ۳۱ منتر ۲)

اس پوتر وید منتر کا منتر درشٹا رشی "نارائن" ہے - دیوتا "ایشان" ہے - چھند "یجر انشٹپ" ہے - اور سوَر "گندھار" ہے ⁂

اس پوتر وید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے - کہ انسانوں کو اس پوتر پرماتما کی ہی اپاسنا کرنی چاہئے - جس نے اس سرشٹی کو رچا - اور اب بھی وہ ہی دھارن کر رہا ہے - اور پھر اسے وناش کرکے رچیگا - جس کے آدھار سے سب برہمانڈ ورتمان ہے - اور رہ سکتا ہے ⁂

اے چشم حقیقت آنکھ کھول - اور سرشٹی کو غور سے دیکھ - ذرّہ ذرّہ میں تجھے وہی پاک پرماتما نظر آ رہا ہے - اور گھٹ گھٹ میں وہی ویاپ رہا ہے - جدھر نظر دوڑتی ہے اُسی پاک ذات کا جلوہ نظر آ رہا ہے - باغ میں قمری بھی اُس کے نام کی نغمہ سرائی کر رہی ہے - اور گلشن میں بھی وہی صدا آ رہی ہے ⁂

اے انسانو! جو (भूतम्) اُتپن ہوا - (च) اور (यत्) جو (भाव्यम्) اُتپن ہونے والا ہے - (च) اور (यत्) جو (अन्नेन) پرتھوی آدی کے سمبندھ سے (अतिरोहति) اتینت بڑھتا ہے - اُس (इदम्) اس پرتیکش پروکش روپ (सर्वम्) سمست جگت کو (अमृतत्वस्य) ناش رہت موکش سکھ یا کارن کا (ईशानः) ادھشٹاتا (पुरुषः) سنپورن گن کرم سوبھاؤں سے پری پورن پرماتما (एव) ہی رچتا ہے - اور ظاہری شکل و صورت عطا کرتا ہے - جیسے مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی - ویسے ہی یہ ساری کائنات اور مخلوقات اُس پاک ذات کی جلوہ نمائی میں محو ہے - بھولے انسان! آنکھ بند نہ کر - شک و شبہ کا شکار نہ بن! (इदम्) سارا برہمانڈ (यत्) جو (भूतम्) اُتپن ہو چکا ہے - اور (यत्) جو (भात्मम्) اُتپن ہونے والا ہے - اور (यत्) جو (अन्नेन) اناج آدی کے سہارے سے (अतिरोहति) اتینت بڑھتا ہے - وہ (पुरुषः) اُس سرو ویاپک پرماتما کا (एव) ہی رچا ہوا ہے - (उत) اور وہی پرماتما (अमृतत्वस्य) اوناشی موکش سکھ کا (ईशानः) ادھشٹاتا ہے -

قدم سنبھل - راستہ بھٹک نہیں - دنیا کی پریشانیوں اور پراگندہ خیالیوں میں صرف اُسی پاک ذات کا سہارا رکھ - اور اُسی کے جلوہ میں مست رہ - مانا - زمانہ سارا تیرا مخالف ہے - دنیا اور غرض کے دیوانے ہیں - اور وہ سب تجھے ڈانواں ڈول بنانے پر تلے ہوئے ہیں - لیکن جو پرکھو اس سارے جگت کے اندر ودیمان ہے - وہ تیرا ساتھ چھوڑنے کا نہیں - اور تجھے طاقِ نسیان پر رکھنے کا نہیں - جب تیری جان دکھوں میں پھنسے گی - اور مشکلات تجھے چاروں طرف سے گھیر لیں گی - تو وہی پرماتما تیرے آڑے آئیگا - اور تیری لاج کو رکھے گا ⁂

(ادم منثم)

سام وید | اتھروید

کنیا کیلئے وَر کی آوشیکتا

ایک راجپوت کنیا عمر سولہ سال کے لئے یوگیہ وَر کی ضرورت ہے - ذات کا بندھن نہیں ہے - کنیا شکشیتا ہے سگھڑ ہے ہر ایک کام سے اچھی طرح واقف ہے - سوبھاؤ بہت اچھا ہے - اور ہر پرکار سے یوگیہ ہے - خط وکتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کیجئے:-

رام لال ہیڈ ماسٹر
آریہ ہائی سکول لدھیانہ

ضرورت

اگر آپ ور کنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں - تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے - ودیالیوں و سکولوں کے لئے مینیجروں - پتری پاٹھشالاؤں کے لئے ادھیاپکاؤں اور اسی قسم کے ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" کی خدمات کو کبھی نہ بھولئے :: (مینیجر)

کھتری یوگیہ وَر کی ضرورت

مجھے اپنی یوگیہ بہن بعمر ۱۸ سال جو کہ مڈل اور بھوشن پنجاب یونیورسٹی پاس ہے کے لئے ایک کھتری یوگیہ ور جو کہ تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہو - کی ضرورت ہے میری ہمشیرہ گھر کے کام کاج یعنی سینے پرونے سوئی کے کام - ہارمونیم بجانے اور کھانا پکانے میں اچھی طرح سے ماہر ہے - لڑکا بھی سماجی خیال کا ہونا چاہئے خط وکتابت کا پتہ:-

۴۲ ؍ معرفت "پرکاش" لاہور

ضرورت

ضرورت ہے ایسے آزاد خیال شادی کرنیوالوں کی جو غیر ذات کی ودھوا اناتھ کنواری آشرم کی دیویوں سے شادی کریں - رسوم شادی بکھا پڑھی اقرارنامہ اشٹامپ سارٹیفکیٹ شادی وغیرہ روبرو کلکٹر یا رجسٹرار حسب خواہش امیدوار کرا دیا جاتا ہے - کہ راستہ میں آئیندہ کوئی تکلیف نہ ہو - ہر ایک جواب کیواسطے ۲ / کا ٹکٹ آنا ضروری ہے - ایسے پرچارکوں کی بھی ضرورت ہے - جو کہ پنجابی سندھی زبان لکھ پڑھ بول سکتے ہوں - اور ہمارے اشتہارات تقسیم کر کے پرچار کریں - تنخواہ علاوہ سفر خرچ کے ۱۵ روپیہ ہوگی

سکرٹری استری سیوا سمتی اجودھیا جی

موسم سرما شروع ہے

ہندوستان کے مشہور و معروف حکیم کوی نرودیہ بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ موجد امرت دھارا کی زیر نگرانی تیار شدہ مندرجہ ذیل چند طاقت بخش ادویات میں سے کسی ایک کا استعمال کر کے سال بھر کیلئے طاقت حاصل کریں

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امراض مخصوص مردان مفت منگوا لیں

اکسیر مہت باجی کرن اوشدھ ۱؍

یہ ایک مقوی ٹانک دوائی ہے کھانسی نزلہ زکام وغیرہ کو بھی دور کرتی ہے اور قوت مردمی پورے طور پر بخشتی ہے - قریب ۴۰ ادویات کا مجموعہ ہے قیمت ۴۸ گولی ۱۲ روپے - ۳۲ گولی ۸ روپے - ۱۶ گولی ایک روپیہ

اکسیر مہت باجی کرن اوشدھ ۲؍

یہ دوائی ان آدمیوں کے لئے مخصوص ہے جو سرعت کے ستائے ہیں - اس سے جریان و احتلام بھی دور ہوتے ہیں - قیمت ۲۰ گولی ایک روپیہ - ۶۰ گولی تین روپے -

اکسیر ۳؍ شوجی بہار

... بوڑھوں کو پہلوان بنانے والا اکسیر ... زکام حبس غیرہ کو بھی ... گولی چار روپے ... قیمت چھ روپے

کشتہ فولاد شنگرفی

مقوی ہے جگر کو قوت بخشتا ہے - خون صالح پیدا کرتا ہے - امراض منی کو دور کرتا ہے قیمت فی تولہ ایک روپیہ آٹھ آنے (۱۸)

اکسیر ۸؍ اکشت شنگرف

از حد مقوی باہ ہے سردیوں میں استعمال کرنے سے سارا سال قوت بحال رہتی ہے - قیمت فی تولہ دس روپے - چھ ماشہ پانچ روپے

اکسیر ۹؍ ...

یہ سوا سو چھتے اول ... بھی اسکے سامنے کچھ نہیں ... شتاب اسی پر دق ہے ...

طلاء ۴؍ اطلاء بالوسین ۴۸ دن کے اندر طاقت کمال بخشتا ہے - بیسول ۱۲؍ اور مقوی ادویہ استعمال کر کے ... تو اسکو منگوا کر فائدہ اٹھاویں اسکے ساتھ کوئی مقوی دوائی بھی استعمال کریں تو بہتر ...

خط وکتابت کا پتہ **امرت دھارا ۳۲ لاہور**

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ - امرت دھارا بلڈنگس امرت دھارا سٹرک امرت ...

آریہ جگت میں ہندی کا ایک بالکل نیا گرنتھ

ویدک ونے

عمدہ چھپائی — پرتھم کھنڈ — قیمت ایک روپیہ

بڑھیا کاغذ — دوسرا کھنڈ — قیمت عہ؍ - مجلد عہ؍

(لیکھک شری پنڈت دیو شرما جی ابھے ودیا النکار آچاریہ گوروکل کانگڑی)

یہ وہی گرنتھ ہے جس کے پرتھم کھنڈ کا پرتھم ایڈیشن تین ماہ میں ہی ختم ہو گیا تھا - آریہ اخبارات - آریہ ودوانوں اور دیش کے لیڈروں نے اس گرنتھ کی بڑی تعریف کی ہے - وید کی کھوج کی باتوں سے بھرا ہوا سوادھیائے کا یہ پہلا گرنتھ ہے ::

اس گرنتھ میں کیا ہے؟

چاروں ویدوں میں سے سال بھر کے ۳۶۵ منتروں کا ان کے چھندوں کے مطابق چھپا ؤ اور سنگرہ کیا گیا ہے - ہر روز کے لئے ایک ایک پورا صفحہ مقرر ہے - پہلے وید منتر دیا گیا ہے - اس کے بعد منتر دوارہ پرارتھنا کی گئی ہے - انگریزی میں شبد ارتھ دیا ہے - ہر ایک ماہ کے شروع میں جسمانی کسرت کا بھی ایک طریقہ لکھا گیا ہے ::

یہ گرنتھ تین کھنڈوں میں چھپے گا - اب تک ۲ کھنڈ چھپ چکے ہیں

پرتھم کھنڈ میں چار ماہ ہیں - یعنی چیت - بیساکھ - جیٹھ اور اساڑھ قیمت عہ؍

دوسرے کھنڈ میں ساون - بھادوں - اسوج اور کارتک چار ماہ ہیں قیمت عہ؍ - مجلد عہ؍ ::

نوٹ :- تیسرا کھنڈ گوروکل کانگڑی کے سالانہ جلسہ پر چھپے گا ::

اس پستک کی مانگ بہت زیادہ ہے - جلد منگائیے - ورنہ تیسرے ایڈیشن کی انتظار کرنی پڑے گی

پتہ :- **مینیجر پستک پرچار وبھاگ - گوروکل کانگڑی - ضلع سہارنپور (یو - پی)**

نوٹ :- یہ گرنتھ سشہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم انار کلی لاہور سے بھی مل سکتا ہے ::

سنسار کی گتی!

کاشغر میں آزاد حکومت کا قیام

ماسکو - ۲۳ جنوری - تاشقند کی ایک رپورٹ مظہر ہے کہ کاشغر میں ایک نئی آزاد حکومت قائم ہو گئی ہے - اس نے چین سے اپنی علیحدگی کا اعلان کر دیا ہے - نئی حکومت کا ایک ڈیلیگیشن کابل آ رہا ہے - اس کے بعد وہ ہندوستان میں آئے گا ::

دیوان بہادر ڈیبسانی چل بسے :- احمد آباد - ۲۴ جنوری - دیوان بہادر ہری لال ڈیسائی سابق وزیر بمبئی کل رات صبح ایک بجے چل بسے ::

پارسی لڑکی روپوش :- لاہور - ۲۴ جنوری - ایک پندرہ سالہ پارسی لڑکی کو جو کہ لاہور کے ایک کالج کی فرسٹ ایر کلاس میں پڑھتی تھی - گزشتہ شکروار سے روپوش ہے ::

لارڈ ایرکا نوے چل بسے :- لنڈن - ۲۳ جنوری - لارڈ ایرکا نوے چل بسے ہیں ::

۱۰۰ نوجوانوں کو نوٹس :- چٹاگانگ - ۲۴ جنوری - ہندو بھدر لوک نوجوانوں کو ایک ہفتہ کے لئے اپنے گھروں سے نکلنے کی جو ممانعت کی گئی تھی اُس کی میعاد کل ختم ہو جائے گی آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۱۰۰ کے قریب نوجوانوں کو نوٹس دیا - کہ وہ ایک ماہ کے لئے اپنے اپنے گھروں سے باہر نہ نکلیں ::

مسافر سردی سے مر گیا - جھانسی - چند دنوں سے یہاں سخت سردی پڑ رہی ہے - ریلوے کے تیسرے درجہ کا ایک مسافر سردی سے اکڑ کر ہلاک ہو گیا ہے ::

سر بازار بیوی کا قتل :- اجمیر - ۲۴ جنوری - چند دن ہوئے - یہاں ایک شخص کھمبہ نامی نے دوپہر کے وقت سر بازار اپنی بیوی کو قتل کر دیا - بیان کیا جاتا ہے - کہ عورت کا چال چلن اچھا نہیں تھا - قتل کے بعد اس نے خود تھانہ میں جا کر اپنے آپ کو پولیس کے حوالہ کر دیا ::

ایک کارخانہ میں آگ :- دہلی - ۲۴ جنوری - پرسوں شاہدرہ میں ایک روئی کے کارخانہ میں اچانک آگ لگ گئی - فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے فائر بریگیڈ دیر سے پہنچا - تقریباً ۴۰۰ روپے کا نقصان ہوا ہے ::

جاپان کا نیا قرضہ :- ٹوکیو - ۲۴ جنوری - اس امر کا فیصلہ کیا گیا ہے - کہ بجٹ کے خسارہ کو پورا کرنے کے لئے ۸۸ کروڑ ین کا نیا قرضہ لیا جائے ::

قیامت خیز زلزلہ کی ہولناک تباہ کاریاں

ہندوستان میں حال ہی میں جو ہولناک زلزلہ آیا ہے - اس کے مکمل حالات ذیل میں دئے جاتے ہیں :-

۱۵ جنوری کو زلزلہ کی ابتدا نیپال کے کوہستانی علاقہ کے قرب و جوار سے ہوئی - لکھنؤ اور بنارس میں تقریباً سوا دو بجے بعد دوپہر زلزلے کے زبردست جھٹکے محسوس ہوئے - جن سے سخت مالی اور جانی نقصانات ہوئے - دہلی میں سکریٹریٹ اور اسمبلی ہال کو بھی نقصان پہنچا - لنڈن میں بھی ایک گھنٹہ تک جھٹکے آتے رہے - پٹنہ میں کچہریاں اور سکول بند ہو گئے - ناگپور میں سات منٹ تک زبردست جھٹکے محسوس ہوتے رہے - بی - این - ریلوے کے کئی پل گر گئے - ۱۶ جنوری کو پھر زلزلہ آیا - شمالی بہار کو سب سے زیادہ نقصان اٹھانا پڑا ہے - مظفر پور شہر کی سڑکوں اور گلیوں میں لاشیں ہی لاشیں نظر آتی ہیں - طوفان کی وجہ سے کئی گاؤں زیر آب ہو گئے ہیں - ریلوے لائنیں بہہ گئی ہیں - دربھنگہ میں ۳۰۰ اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں - نیپال کے متعلق اطلاع آئی ہے - کہ وہاں تین شہر تباہ ہو گئے ہیں - بہار و اڑیسہ میں کم از کم ۲۰ ہزار اشخاص ہلاک ہوئے ہیں - صرف مونگھیر میں ۵۵۶۲ آدمی ہلاک ہوئے ہیں - الغرض بہار پرانت کے بہت سے شہر کھنڈرات بن گئے ہیں - نیپال کی ساری وادی میں بھی سخت نقصان ہوا ہے - یو - پی میں بھی صوبہ کے مشرقی حصوں میں زلزلہ سے بہت نقصان ہوا ہے ::

۱۹ جنوری کی رات کو بھی بنارس وغیرہ مقامات میں زلزلہ کا ایک اور جھٹکا محسوس کیا گیا - اس سے مونگھیر پورنیا اور دربھنگہ وغیرہ میں سخت نقصان ہوا - ۲۴ جنوری کی اطلاعات مظہر ہیں - کہ مظفر پور - چھپرہ - سیتا مڑھی - دربھنگہ اور مونگھیر میں ۲۰ کروڑ روپیہ کا نقصان ہو گیا ہے - ۲۵ ہزار آدمی صرف مونگھیر میں مر گئے ہیں - زلزلہ زدہ علاقہ میں ایک لاکھ کے قریب مویشی ہلاک ہو گئے ہیں - گیا کے قریب پھلگو نامی دریا بالکل خشک ہو گیا ہے - وہ ندیاں جو بالکل خشک رہا کرتی ہیں - پانی سے بھر گئی ہیں - ۲۳ جنوری کو ڈائرکٹر جنرل محکمہ تار و ڈاکخانجات نے اعلان کیا ہے - کہ بہار کے جن مقامات میں زلزلہ سے تباہی آئی ہے ان میں مظفر پور کے سوائے باقی سب سے سلسلۂ تار منقطع ہو گیا ہے ::

امدادی کام :- پنڈت جواہر لال نہرو - شریمتی بہن - بابو راجندر پرشاد - ریڈ کراس سوسائٹی - ہندو مہا سبھا نے امداد کے لئے اپیلیں جاری کی ہیں - امداد تقسیم کرنے کے لئے ایک بہار سنٹرل ریلیف کمیٹی بھی قائم ہو چکی ہے - وائسرائے ہند نے امداد کے لئے جو فنڈ کھولا ہے - اس میں ملک معظم نے ایک سو پونڈ - ملکہ معظمہ نے ۵۰ پونڈ - لیڈی ولنگڈن نے پانچ ہزار روپیہ دیا ہے - انٹرنیشنل یونین نے ایک ہزار پونڈ ریڈ کراس سوسائٹی کو بھیجا ہے - امریکن ریڈ کراس سوسائٹی نے بھی ۲۶۴۳۰ روپے بھیجے ہیں - میئر کلکتہ نے جو بھونچال فنڈ جاری کیا ہے - اس میں ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے - نئی دہلی کی ۲۳ جنوری کی اطلاع مظہر ہے - کہ وائسرائے کے زلزلہ امدادی فنڈ میں اس وقت تک کل ۱۱۵۸ پونڈ ۱۴۹۰۰ روپے موصول ہو چکے ہیں - ادھر شری نارائن سوامی جی پردھان آریہ سارودیشک سبھا دہلی نے بھی ایک اپیل شائع کیا ہے ::

روزانہ "پربھات" سے ضمانت

روزانہ ارجن "پرتاپ" کے چھوٹے بھائی ہندی کے روزنامہ "پربھات" سے ۴ جنوری کے پرچہ میں شائع شدہ ایک مضمون کی بنا پر جس کا عنوان "نوجوانوں کے نام وارنٹ" تھا - ایک ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے - مضمون مذکور میں کوئی چیز ایسی نہیں تھی جس پر حرف گیری کی جا سکتی لیکن پنجاب کی انگریزی گورنمنٹ نے کیا کیا ہے - کہ اس نے پریس ایکٹ کے ایک وار سے ضمانت کا مطالبہ کر لیا - اور اپنے عمل سے یہ ظاہر کر دیا - کہ اس کے خیال میں نوجوانوں کو دیش سیوا کے لئے ابھارنا ایک ایسا جرم ہے - جس کے لئے ایک ہزار کی ضمانت کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے - ہمارا وشواس ہے - کہ اگر اس طلبی ضمانت کے حکم کے خلاف ہائیکورٹ میں اپیل ہو سکتی - تو یہ یقیناً برطرف کر دیا جاتا - پریس ایکٹ کے ایسے بے پناہ استعمال کا صرف ایک ہی مطلب ہو سکتا ہے - اور وہ یہ کہ ہندوستانی اخبارات میں اخلاقی جرأت اور خودداری کا مادہ نہ رہے - اور وہ اپنی رائے کا آزادانہ اظہار نہ کر سکیں - حالانکہ یہ بات ہر دو ملک اور حکومت کے لئے سخت نقصان دہ ہے ::

(ایڈیٹر)

نیپال کے شاہی خاندان پر آفت

کلکتہ - ۲۴ جنوری - زلزلہ سے مہاراجہ نیپال کے شاہی محل کے گرنے سے مہاراجہ صاحب کی دو بیٹیاں پانچ چھ خادماؤں کے ساتھ تباہ ہو گئیں - اور وزیر اعظم کی پوتی بھی چل بسی - میجر ہمت شام شیر کے بچے بھی ملبہ کے نیچے آ گئے ::

نائیوں کی ہڑتال :- سکندرآباد - ۲۴ جنوری - نائیوں کی ہڑتال کی وجہ سے پورا بند ہو گیا ہے ::

لدھیانہ میں بھونچال :- لدھیانہ - ۲۳ جنوری - بھونچال کی وجہ سے یہاں ۲۱ اور ۲۲ کی رات کو خفیف سے جھٹکے آئے ::

پُراسرار شخص کی گرفتاری :- لکھنؤ - ۲۴ جنوری - آج صبح امین آباد میں ایک شخص سائیکل فروخت کر رہا تھا - کہ پولیس نے اُسے گرفتار کر لیا تلاشی لینے پر اُس کے قبضہ سے ایک پستول کارتوس اور گولیاں وغیرہ برآمد ہوئیں - ایک سیاہ رنگ کا کپڑا بھی ملا - جو آنکھوں پر ڈالا جا سکتا ہے جس کی آنکھوں کی جگہ پر دو سوراخ بھی ہیں - وہ ضلع گونڈا کا رہنے والا ہے ::

مہاراجہ پٹیالہ کی واپسی :- پٹیالہ - ۲۴ جنوری - مہاراجہ بہادر کل دہلی سے واپس تشریف لے آئے ہیں - آپ بذریعہ ہوائی جہاز تشریف لائے - اور کل لڈو کوٹھی تشریف لے جائیں گے ::

پانی جم گیا :- سرگودھا - ۲۳ جنوری - سخت سردی کی وجہ سے لوگوں کے گھروں میں پانی جم گیا - اس کے علاوہ نلکوں میں بھی پانی جم گیا -

الیکٹرک کمپنی کے خلاف پراپیگنڈا :- سوڈیرہ اسمٰعیل خان ۲۴ جنوری - آجکل کھتر الیکٹرک کمپنی کے خلاف پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے کیونکہ لوگوں کو کنکشن وغیرہ لگوانے کی سخت تکلیف ہے - اور بجلی کی قیمت بہت زیادہ دینی پڑتی ہے ::

کالپی میں مندر گر گیا :- جھانسی - ۲۳ جنوری - پرسوں آدھی رات کے وقت پھر زلزلہ کے جھٹکے محسوس ہوئے جو تقریباً ایک منٹ تک جاری رہے - نیز اطلاع ملی ہے - کہ کالپی کا سب سے بڑا مندر گر گیا ہے ::

"ویدک سوادھیائے" کا اجراء :-

لاہور - ۲۴ جنوری - پروفیسر رگھونندن جی شاستری ایم - اے - ایم - او - ایل - سابق یونیورسٹی ریسرچ سکالر و ویدک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ماڈل ٹاؤن لاہور ہندی میں "ویدک سوادھیائے" نامی جرنل کا اجراء ماہ فروری ۱۹۳۴ء میں کر رہے ہیں ::

سلسلہ ٹیلیفون کا اجرا:- دہلی ۲۲ جنوری۔ ریزیڈنٹ وزیرستان کی درخواست پر کہ اُسے اس کی ضرورت ہے۔ گورنمنٹ نے بنوں اور کوہاٹ کے درمیان سلسلۂ ٹیلیفون جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سٹینڈنگ کمیٹی نے روپیہ کی منظوری دے دی ہے۔

لارڈ اِروِن کے والد کی مرتیو:- لنڈن۔ لارڈ اِروِن سابق وائسرائے ہند کے والد کی موت ہو گئی۔ تدفین کی رسم منگل وار صبح کو ادا کی جائے گی۔

بزمِ اقبال کا قیام:- لدھیانہ۔ سَر اقبال کی شاعری کی عوام الناس میں اشاعت اور اُردو علم و ادب کی ترقی کی غرض سے بزمِ اقبال قائم کی گئی ہے۔

خفیہ درآمد:- بنگا پٹم ۲۲ جنوری۔ ایڈ نیگم پوسٹ آفس میں ایک پارسل سے جو کلکتہ جانے والا تھا۔ محکمہ محصول کے سٹاف کو دس ہزار روپیہ کے قیمتی پتھر ملے ہیں۔

قوم پرست پارٹی ٹوٹ گئی:- نئی دہلی۔ اسمبلی کی انڈیپنڈنٹ پارٹی اس لئے ٹوٹ گئی ہے کہ اس کی طاقت میں بھاری کمی آ گئی تھی۔ اور لیڈر چودھری متواتر غیر حاضر رہتے تھے۔

سابق مدار المہام جاپان کو:- جموں ۲۲ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ دیوان لشن داس سابق مدار المہام معہ کرنیل اننت رام (ریٹائرڈ) سیر و تفریح کے لئے عنقریب جاپان جا رہے ہیں۔

ریزرو بنک کا پہلا گورنر:- نئی دہلی ۲۲ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ موجودہ عہدہ سے سبکدوش ہونے کے بعد سر جارج شسٹر ریزرو بنک کے گورنر مقرر کئے جائیں گے۔

تحقیقاتی کمیٹی کا تقرر:- دہلی ۲۲ جنوری۔ محکمۂ ڈاک کی تحقیقات کے لئے گورنمنٹ نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جس پر ۶۶ ہزار روپیہ صرف کرنے کی منظوری دے دی گئی ہے۔

ایم۔ این رائے کی اپیل:- لنڈن ۲۲ جنوری۔ انڈیپنڈنٹ لیبر پارٹی نے کمیونسٹ ایم۔ این۔ رائے کی اپیل پریوی کونسل میں دائر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سر سٹا فورڈ کرپس پیروی کریں گے۔

آریہ پریس سے طلبیٔ ضمانت:- کلکتہ ۲۳ جنوری۔ آریہ پریس کلکتہ کے مالک مسٹر راجندر پرشاد سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ مسٹر راجندر پرشاد نے مجسٹریٹ کو لکھا ہے۔ کہ بھونچال سے ہمارا گھر جو دربھنگہ میں ہے۔ تباہ ہو گیا ہے۔ ضمانت داخل کرانے کی مہلت دی جائے۔ مجسٹریٹ نے دو ہفتوں کی مہلت دے دی ہے۔

جمّوں میں فساد:- جمّوں ۲۲ جنوری۔ مقامی گوردوارہ میں سکھوں اور ہندوؤں کے درمیان فساد ہو گیا۔ بیرہ ہندو زخمی ہوئے ہیں۔ آٹھ کی حالت نازک ہے۔

وزیر جنگ مستعفی:- ٹوکیو ۲۲ جنوری۔ جنرل اراکی وزیر جنگ نے جس کی عمر اس وقت ۵۷ سال کے قریب ہے۔ استعفیٰ دے دیا ہے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ استعفیٰ کی وجہ کیا ہے۔

ایک قلی پر چاقو سے حملہ:- دہلی ۲۳ جنوری۔ کل شام جامع مسجد کے قریب ایک دکاندار نے ایک قلی کو صرف دو پیسوں کے جھگڑا کی وجہ سے چاقو سے گلے میں زخمی کر دیا۔ پولیس نے اُس شخص کو گرفتار کر لیا ہے۔

سوڈان میں بغاوت:- قاہرہ ۲۲ جنوری۔ ورنیکلر اخبار "سیاست" کے خبر رساں نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ سوڈان کے شمالی حصہ میں عربوں نے بغاوت کر دی ہے۔ اور حملے شروع کر دئے ہیں۔ جن کا مقابلہ کرنے کے لئے خرطوم سے فوجیں اور مشین گنیں بھیجی گئی ہیں۔

پنڈت جواہر لال زخمی ہو گئے:- الہ آباد ۲۲ جنوری۔ پنڈت جواہر لعل واپس آ گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ زلزلہ زدہ علاقہ میں دورہ کرتے ہوئے آپ کے پاؤں پر زخم ہو گئے ہیں۔

فردِ جرم لگا دیا گیا:- الہ آباد ۲۳ جنوری۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ الہ آباد نے کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ اور پریس ایکٹ کے ماتحت مسٹر رفیع احمد قدوائی اور مسٹر سوہن لال گپتا کے خلاف فردِ جرم لگا دیا۔ کل فیصلہ سُنائے جانے کی توقع ہے۔

پیام رسانی کا سلسلہ منقطع:- نئی دہلی ۲۳ جنوری۔ ڈائرکٹر جنرل محکمہ تار و ڈاکخانہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ بہار کے جن مقامات میں زلزلہ سے تباہی ہوئی ہے۔ اُن میں سے مظفرپور کے سوائے باقی سب سے سلسلۂ تار منقطع ہو گیا ہے۔

آنریری مجسٹریٹ عورتیں:- کراچی ۲۲ جنوری۔ امسال کے لئے آنریری مجسٹریٹوں کی فہرست میں تین عورتوں (مسز ہیلی نیکس۔ رانی طیب جی اور سومی جہتہ) کے نام بھی ہیں۔

فری میسنری تحریک ممنوع:- لنڈن ۲۲ جنوری۔ جرمنی سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں نازی گورنمنٹ نے فری میسنری تحریک کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے۔ اس کے خلاف الزام یہ ہے۔ کہ یہ خفیہ تحریک ہے۔ یہ تحریک دو صدیوں سے دنیا میں جاری ہے۔ انگلستان اور ہندوستان میں بھی اس کی شاخیں پائی جاتی ہیں۔

گدی سے اتار دیا گیا:- بمبئی ۲۲ جنوری۔ مغربی ہند کی ریاستوں کی ایجنسی کے گزٹ کی ۱۹ جنوری کی ایک غیر سرکاری اشاعت مظہر ہے۔ کہ چیف آف سردار گڑھ خان حسین خان کو وائسرائے کی ہدایات کے مطابق گدی سے اُتار دیا گیا ہے۔ ریاست میں بدنظمی کی شکایت تھی۔ اور تحقیقات کے لئے کمیشن مقرر کیا گیا تھا۔ اور کمیشن نے چیف کو گدی سے اتار دینے کی سفارش کی تھی۔ ریاست کا انتظام مغربی ہند کی اسٹیٹس ایجنسی کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

گاندھی فلمیں ممنوع:- ناگ پور ۲۲ جنوری۔ سی۔ پی گورنمنٹ نے مندرجہ ذیل فلمیں ممنوع قرار دے دی ہیں:-

(۱) گاندھی انگلستان میں (۲) گاندھی کی ملاقات بادشاہ سے (۳) گاندھی کی سرگرمیاں انگلستان میں (۴) انڈین نیشنل کانگرس کا اجلاس کراچی میں (۵) مہاتما گاندھی رہائی کے بعد (۶) مہاتما گاندھی دہلی پیکٹ کے بعد (۷) گاندھی لنکا شائر میں (۸) لنڈن میں گاندھی کی آمد (۹) جے۔ ایم سین گپتا کا ماتمی جلوس۔

ٹیلیفون پر شادی:- لنڈن۔ اگلے دن سویڈن کے ایک انجینئر سٹیر پٹل جو امریکہ میں ہے۔ اور مس سوبجا کر یزن جو سٹاک ہالم میں بیٹھی تھی۔ کے درمیان ٹیلیفون پر شادی ہوئی۔ جج نے ٹیلیفون پر دولہا اور دولہن سے عام سوالات دریافت کئے۔ اور ان کے جوابات بالکل صاف طور پر سُنے گئے۔

عجیب و غریب سینما ہاؤس:- لنڈن ۲۲ جنوری۔ نیو جرسی میں ایک عجیب و غریب سینما ہاؤس بنایا گیا ہے۔ جس کا رقبہ ۲½ لاکھ مربع فٹ ہے۔ اور اس میں ۴۰۰ موٹریں کھڑی ہو سکتی ہیں۔ لوگ موٹروں میں ہی بیٹھے سینما دیکھ سکتے ہیں۔

شراب پینے کی سزا:- نیویارک۔ فلاڈلفیا میں ایک شخص ایم ہوور کو اس جرم کا مجرم گردانا گیا۔ کہ اس نے شراب پی لی تھی۔ عدالت نے اُسے سزا دی ہے۔ کہ وہ دن میں ایک ہزار بار کاغذ پر یہ فقرہ لکھے "میں شراب نہ پیا کروں"۔

افغان ٹیم اور دیال سنگھ کالج ٹیم:- لاہور ۲۳ جنوری۔ شام کے ۴ بجے دیال سنگھ کالج گراؤنڈ میں افغان ٹیم اور دیال سنگھ کالج ٹیم کا مقابلہ ہوا۔ دیال سنگھ کالج ٹیم کو تین گولوں پر شکست ہوئی۔

ملتان میں اونٹوں کی کشتیاں:- ملتان ۲۲ جنوری۔ ملتان میں اونٹوں کی دس کشتیاں ہوئیں جس میں اونٹوں نے اپنی ٹانگیں اور دانت اچھی طرح سے استعمال کئے۔ اور کئی حاسدوں میں اپنے حریفوں کو مجروح کر دیا۔ سب سے زیادہ لمبی کشتی ۳۵ منٹ تک جاری رہی۔ آخری کشتی میں حصہ لینے والے اونٹوں نے ہجوم کی طرف بڑھ کر خوف و ہراس پیدا کر دیا۔ اور لوگ بھاگ پڑے۔

دوآبہ ہندو کانفرنس کی صدارت:- جالندھر ۲۲ جنوری۔ دوآبہ ہندو سبھا کانفرنس کی جو ماہ فروری کے آخری ہفتہ میں موضع اوجر تحصیل نواں شہر میں ہونے والی ہے۔ صدارت سادھو ٹی۔ ایل۔ دسوانی نے منظور کر لی ہے۔

احمدیوں کے ایک پمفلٹ کی ضبطی:- لاہور ۱۹ جنوری۔ پنجاب گورنمنٹ نے اُردو پمفلٹ موسومہ "علمائے سو کے کارنامے" اس بنا پر ضبط کر لیا ہے۔ کہ اس کی اشاعت سے سُنی مسلمانوں کے مذہبی اعتقادات کی توہین کرنا مقصود ہے۔ اس پمفلٹ کے مصنّف عبد الکریم سکرٹری جمعیت احمدیہ پٹھان کوٹ ڈسٹرکٹ گورداسپور اور پرنٹر محمد شفیع احمدی احمدیہ پریس امرت سر ہیں۔

۱۰ سالہ چور کو بیدوں کی سزا:- رنگون (بذریعہ ڈاک) پازنڈہ مانا میں ایک دس سالہ لڑکے کو چوری کے الزام میں مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا گیا۔ ملزم نے عدالت کے روبرو بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ میری خواہش ہے۔ کہ میں ڈاکوؤں کے گروہ کا سردار بن کر بادشاہ کے محل میں چوری کروں۔ مجسٹریٹ نے اُسے مجرم قرار دیتے ہوئے پندرہ بیدوں کی سزا دی۔

ایک نوجوان کی خودکشی:- مین پوری ۲۲ جنوری۔ یہاں کے ایک ۲۵ سالہ نوجوان لسرام سنگھ نے اپنی منگیتر کی وفات پر اپنی زندگی کا بھی خاتمہ کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس کی منگیتر کی اچانک موت ہو گئی۔ اور اُسے شمشان بھومی میں جلا دیا گیا۔ مگر اس عاشقِ صادق کو جب اس کی موت کا علم ہوا۔ تو اس نے اپنی محبوبہ کی راکھ کو اپنے جسم پر مل لیا۔ اور سادھو ہو گیا۔ مگر پھر بھی اُسے اپنی زندگی نہ بھائی۔ بالآخر اس نے چتا چن کر اور مٹی کا تیل چھڑک کر اپنے آپ کو آگ لگا لی۔ کیونکہ وہ اپنی محبوبہ منگیتر کی جدائی کسی صورت میں برداشت نہ کر سکتا تھا۔

پرکاش لاہور

۱۶- ماگھ سمت ۱۹۹۰

زلزلہ یا پرماتما کا کوپ

علم کی ترقی کی وجہ سے بعض اوقات منش کا دماغ بگڑ جاتا ہے - اور وہ اپنے تئیں بہت کچھ سمجھنے لگتا ہے - لیکن قدرت ایک ہی جھٹکے سے اس کے حواس بجا کر دیتی ہے - اور اُسے معلوم ہو جاتا ہے - کہ باوجود علم کی ترقی اور سائینس کے انکشافات کے وہ ایک ناچیز ہستی ہے - اور قدرت جس وقت بھی چاہے - اُسے ملیامیٹ کر سکتی ہے - وہ اپنی حفاظت کے لئے لاکھ یتن کرے - قدرت کے سامنے بے بس ہے ؛

۱۵ جنوری کو زلزلہ آیا - اُس کا اثر یہ ہے - کہ بہار کے شمالی حصہ میں شہر کے شہر تباہ ہو گئے ہیں - ہزاروں انسان ہلاک ہو گئے ہیں - اور ہزاروں ہی زخمی - جو بچے ہیں - ان کے متعلق بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے - کہ وہ بے زر و بے گھر ہیں - سر چھپانے کے لئے ان کے پاس جگہ نہیں - آسمان ان کے لئے شامیانہ کا کام دیتا ہے - اور زمین ان کے لئے تخت کا - آمد و رفت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے - نامہ و پیام بند ہے - نہ تار آ سکتا ہے - نہ ٹیلیفون جا سکتا ہے - اس لئے کہا نہیں جا سکتا - کہ کس قدر تباہی مچی ہے - لیکن جو حالات اس وقت تک موصول ہو چکے ہیں - ان کی بناء پر کہا جا سکتا ہے - کہ تباہی قیامت خیز ہے - بعض بعض شہر تو بالکل تباہ ہو گئے ہیں - مونگھیر کے متعلق اطلاع ہے - کہ وہاں کم از کم چھ ہزار اشخاص تباہ ہوئے ہیں - دربھنگہ اور مظفر پور کا بھی یہی حال ہے - صوبہ بہار کے ہلاک شدگان کا اندازہ بارہ ہزار سے کم نہیں - جو لوگ ان تباہ شدہ شہروں میں جا سکے ہیں - وہ بتلاتے ہیں کہ ان کی حالت ویسی ہی ہے - جیسی کہ اُس شہر کی ہوتی ہے - جس پر توپوں نے گولہ باری کی ہو ؛

یہ حال تو بہار کے شمالی حصہ کا ہے - لیکن نیپال کی حالت اس سے بھی بدتر ہے - کیونکہ وہ اُس حصۂ زمین کے نزدیک ہے - جہاں سے زلزلہ شروع ہوا تھا - نیپال میں تباہی اس سے بھی زیادہ ہوئی ہے - شاہی محل زمین کے ساتھ ہموار ہو گئے ہیں - مہاراجہ کی ایک لڑکی بھی ہلاک ہو گئی ہے - وہاں کے کُشتگان کی تعداد بھی ہزاروں تک پہنچ چکی ہے - وہاں سے نہ کوئی پیغام آ سکتا ہے - نہ جا سکتا ہے - اس کے وزیر اعظم یو - پی کے پیلی بھیت میں شکار کے لئے آئے ہوئے تھے - سرکار انگریزی سے ہوائی جہاز لے کر واپس پہنچے ؛

انسانیت کا ناطہ ہمارا فرض ہے - کہ ہم نیپال کے مصیبت زدگان کی امداد کو پہنچیں - لیکن چونکہ اب ہمارے اپنے گھر میں مصیبت پڑی ہوئی ہے - اور نیپال اپنی مدد آپ کر سکتا ہے - اس لئے ہمارا فرض صوبہ بہار کے مصیبت زدگان کی امداد تک محدود ہو جاتا ہے - ہندوستان کی تاریخ میں اس سے پہلے شاید ہی کوئی بڑا زلزلہ آیا ہو - زلزلہ کیا ہے - پرماتما کا کوپ ہے -

۱۹۰۵ء میں دھرم سالہ میں زلزلہ آیا تھا - اس نے بھی بہت تباہی مچائی تھی - لیکن اُس تباہی کا کوئی مقابلہ اس زلزلہ کی تباہی سے نہیں - اور یہی وجہ ہے - کہ مصیبت زدگان کے لئے عالمگیر ہمدردی پیدا ہو رہی ہے - وائسرائے نے ایک فنڈ جاری کیا ہے - جس میں پانچ ہزار روپیہ اپنی جیب سے بھی دیا ہے - اسی طرح انگلستان کے بادشاہ اور ان کی ملکہ نے بھی ۱۵۰ پونڈ بھیجے ہیں - جرمنی کی جمہوری سلطنت کے صدر فیلڈ مارشل ہینڈنبرگ نے بھی ہمدردی کا تار بھیجا ہے - وائسرائے کے فنڈ میں اس وقت تک ایک لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے - بہار گورنمنٹ نے تباہ شدہ علاقہ کی سڑکوں کی تعمیر وغیرہ کے لئے چھ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے - لیکن ظاہر ہے - کہ تباہی بہت وسیع ہے - اور صرف سرکاری امداد سے کچھ نہ بنے گا - اس لئے غیر سرکاری ایجنسیاں بھی میدان میں اُتر رہی ہیں - بہار کے کانگریسی لیڈر بابو راجیندر پرشاد نے سہایتا کے لئے زبردست اپیل کی ہے - پنڈت جواہر لال نہرو جنرل سکرٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی طرف سے بھی ایک اپیل شائع ہوئی ہے - پنڈت مدن موہن مالویہ جی نے بھی الہ آباد سیوا سمتی کو آگیا دی ہے - کہ وہ آفت زدہ رقبہ میں پہنچ کر مصیبت زدگان کی خبر لے - اس کے ساتھ ہی اُنہوں نے دھن کے لئے بھی اپیل کی ہے - اور اپنی جیب سے اس کے لئے اڑھائی سو روپیہ دیا ہے - ہندو مہا سبھا کی طرف سے بھی ایک اپیل ہوئی ہے - اسی طرح اور سوسائیٹیوں کی طرف سے بھی مصیبت زدگان کی امداد کے لئے

آمادگی ظاہر کی جا رہی ہے ؛

ایسے موقعوں پر آریہ سماج اس سے پہلے کبھی پیچھے نہیں رہا - اور اسے اب بھی پیچھے نہیں رہنا چاہئے - یا تو سارودیشک سبھا کو فوراً اپیل شائع کر کے اپنے سیوک مصیبت زدہ رقبہ میں بھیج دینے چاہئیں - یا بنگال بہار کی آریہ پرتی ندھی سبھا اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے - اور دوسرے صوبوں کی پرتی ندھی سبھائیں اس کی سہایتا کریں - بہرحال آریہ سماج کو سیوا کے میدان میں ضرور نکلنا چاہئے - اور اگر کسی وجہ سے سارودیشک سبھا بنگال بہار پرتی ندھی سبھا یا کوئی اور پرانتیہ سبھا اس کام کو اپنے ہاتھ میں لینا پسند نہ کرے - تو بھی آریہ ماتر کو یتھا شکتی اس کام میں سہایتا دینی چاہئے - یہ ایک پُنیہ کا کام ہے - اور ایسے موقعوں پر ہی انسانی ہمدردی کی پرکھ ہوتی ہے - آج ہمارے بہار کے بھائیوں پر آفت آئی ہے - اس لئے ہمارا کرتویہ ہے - کہ ہم ان کی سہایتا کریں - پرماتما کی سنتان ہونے کی وجہ سے وہ ہمارے بھائی ہیں - اور اپنے بھائی کی مصیبت میں جو اس کی مدد نہیں کرتا - اُسے منش کا نام دینا مشکل ہے - اس لئے میں سارے آریہ سماجک جگت سے انورودھ کرتا ہوں - کہ وہ اس موقعہ پر یتھا شکتی دان دے - پنجاب کے آریہ بھائیوں سے میرا انورودھ وشیش روپ سے ہے - انہیں چاہئے کہ اس سمبندھ میں جو بھی سہایتا وہ کر سکیں - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب - گورودت بھون - لاہور کو بھیجے جائیں - اگر سارودیشک سبھا یا بنگال بہار پرتی ندھی سبھا کی طرف سے کوئی اپیل شائع ہوئی - تو یہ روپیہ ان کے پاس بھیج دیا جائے گا - ورنہ کسی اور اچھی سبھا کے حوالہ کر دیا جائے گا - بہرحال یہ روپیہ اسی کام میں خرچ کیا جائے گا - جس کے لئے یہ مخصوص ہے -

میں آشا کرتا ہوں - کہ میرے بھائی میرے اس نویدن پر دھیان دیں گے - اور اس لیکھ کے پڑھتے ہی جو کسی کی سامرتھیہ ہو - اس کے انوسار سبھا میں دھن بھیج دیں گے ؛

(کرشن)

"بودھ اُتسو"

اس دفعہ شنو راتری کا پرب جبکہ برہمچاری مول شنکر کے دل میں سچے شو کی جگیاسا کی اگنی پیدا ہوئی - ۱۳ فروری کو آئیگا - جملہ آریہ سماجیں اس اُتسو کو اسی شان سے منائیں گی جیسے کہ وہ پہلے کئی سالوں سے مناتی چلی آ رہی ہیں - لیکن اس سال اس کو اس لئے بھی وشیش اُتساہ سے منانے کی آوشیکتا ہے - کہ اس دفعہ آریہ پُرشوں نے دیانند جنم شتابدی کی پورتی کے لئے بھی وشیش پریتن کرنا ہوگا - اور ایسی سرگرمی دکھلانی ہوگی جس سے سبھا کا بجٹ آسانی سے پورا ہو سکے ؛

"ویر اُتسو"

دیانند بودھ اُتسو کے بعد دوسرا اُتسو جو آریہ سماجوں کی خاص توجہ کا مستحق ہے - وہ ویر اُتسو ہے - جو اس دفعہ ۱۶ فروری کو منایا جائے گا - یہ اُتسو آریہ سماجیوں کو اس لئے بھی اس دفعہ غیر معمولی طریق سے منانا چاہئے - کیونکہ وہ طبقہ جس کے خفیہ سازباز کی بدولت پنڈت لیکھرام جی ویرگتی کو پراپت ہوئے - اس نے بھی غیر مسلموں میں مرزائی جال بچھانے کے لئے ۴ مارچ کا دن تبلیغ کے لئے مقرر کیا ہے - پیشتر اس کے کہ مرزائی فرقہ اپنا "یوم تبلیغ" منانے کا ثواب حاصل کرے - ہم آریہ سماجیوں کو "ویر اُتسو" کا تیوہار پوری شان سے منا کر دنیا کو دکھلا دینا چاہئے - کہ مرزا کے اللہ

میاں کی کوششوں کے باوجود آریہ جگت کے اندر دھرم ویر لیکھرام کی سپرٹ بدستور زندہ ہے - اور زیادہ جوش سے آریہ سماجیوں کو میدانِ عمل میں آنے کے لئے پریرت کر رہی ہے ؛

فری میسنری ممنوع

جرمنی میں جب سے ہر ہٹلر ڈکٹیٹر بنے ہیں - ہر قسم کی خفیہ تحریکوں کی بیخ کنی شروع ہو گئی ہے - یہودیوں کا جرمنی سے اخراج بھی اسی پالیسی پر مبنی ہے - اب لنڈن سے تازہ اطلاع آئی ہے - کہ وہاں نازی حکومت نے فری میسنری کی تحریک کو بھی خلافِ قانون قرار دے دیا ہے - کیونکہ یہ بھی ایک خفیہ تحریک ہے - اور ملک کے امنِ عامہ کے منافی ثابت ہو سکتی ہے -

صرف تحریکِ مذکور کو خلافِ قانون قرار دینا ہی کافی نہیں - بلکہ اس کے ساتھ ہی یہ قانون بھی بننا چاہئے - کہ کسی باہر کے فری میسن کو جرمنی میں اُس وقت تک داخل ہونے کی اجازت نہ ہوگی - جب تک وہ حکام جرمنی کو تحریری طور پر یہ یقین نہ دلا دے گا - کہ اُس کی جرمنی میں آمد کسی خفیہ تحریک کی حوصلہ افزائی کا موجب ثابت نہ ہوگی - اور نہ ہی جرمنی میں فری میسنری کو دوبارہ زندہ کرنے کا باعث بنے گی ؛

شرکت کی ممانعت

مہاتما گاندھی کی ہریجن تحریک محض ایک مجلسی تحریک ہے۔ اس کا راج نیتک اندولن سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی حکومت کا رویہ اس تحریک سے بلاوجہ غیر ہمدردانہ ہے۔ چنانچہ ناگپور کا ایک تار اس مطلب کا اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ لیجسلیٹو کونسل میں مقامی حکومت نے اس سرکلر کی نقل کونسل میں پیش کرنے سے انکار کر دیا۔ جس میں سرکاری ملازموں کو مہاتما گاندھی کی تحریک کے سلسلہ میں روپیہ دینے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اور وجہ اس کی یہ پیش کی۔ کہ یہ سرکلر کانفیڈنشل تھا۔ ہم نے مانا کہ سرکلر خفیہ یا کانفیڈنشل تھا۔ لیکن پبلک تو اس قسم کے خفیہ سرکلروں کا صرف ایک ہی مطلب نکال سکتی ہے۔ اور وہ یہ کہ حکومت ہریجن تحریک جیسی معصوم تحریک سے بھی سوتیلی ماتا والا سلوک روا رکھ رہی ہے۔ علاوہ ازیں ملک کی مجلسی اصلاح کے کام میں چنداں دلچسپی نہیں۔ کاش حکومت اس قسم کے غیر ہمدردانہ رویہ کا اظہار نہ کرتی!

لیبر پارٹی کی الجھن میں

پچھلے دنوں کمپوزیکو اوٹ کے موقعہ اور برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ریمزے میکڈانلڈ اپنی پارٹی کا ساتھ چھوڑ کر کنزرویٹو پارٹی کے رفیق کار ہو گئے تھے۔ اس سے ان کا رسوخ اپنی پارٹی میں ختم ہو جانا قدرتی تھا۔ اب جبکہ آئندہ موسم خزاں میں عام انتخابات ہونے والے ہیں۔ مسٹر موصوف کو پھر یہ فکر لگی ہوئی ہے۔ کہ وہ کسی نہ کسی ڈھنگ سے دوبارہ پارلیمنٹ میں آ جائیں۔ چنانچہ لنڈن کے پولیٹیکل حلقوں میں یہ افواہ گرم ہے۔ کہ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ لیبر پارٹی کے سرکردہ لیڈروں سے گفت و شنید کر رہے ہیں۔ کہ انہیں دوبارہ لیبر پارٹی کے حلقہ میں لے لیا جائے۔ لیکن ادھر لیبر پارٹی کے ممبران ان کو واپس لینا نہیں چاہتے۔ اور اگر ان کو واپس لینے کی کوشش کی گئی تو لیبر ممبروں کی طرف سے اس کی شدید مخالفت کی جائے گی۔ اگر وزیر اعظم صاحب ذیل کے شعر کی صداقت کو ابتدا میں ہی محسوس کر لیتے۔ تو ان کو مذکورہ ندامت نہ اٹھانی پڑتی؎

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا

سراسر موم ہو جا یا سنگ ہو جا

برلن مسجد کا بائیکاٹ

نمازیوں کے روح فرسا مصائب بڑے طمطراق سے لکھتے ہیں۔ کہ ہمارے تبلیغی مشن یوروپ کو مسخر کر رہے ہیں۔ لیکن ان کے برلن کے تبلیغی مشن کی یہ گلزاری رہی ہے۔ کہ اب وہاں لوگوں نے مسجد میں آنا ہی بند کر دیا ہے۔ چنانچہ امام مسجد برلن کی شکایت اس بات کا واضح ثبوت ہے:-

"اس دن سردی کا یہ عالم تھا کہ باوجودیکہ مسجد کو دوپہر کے دو بجے گرم کرنا شروع کیا گیا۔ مگر شام کے ۸ بجے جبکہ لیکچر کے لئے لوگ مسجد میں جمع ہو گئے تھے۔ تو تھرمامیٹر کا پارہ صرف ۳ درجہ پر تھا جس کی وجہ سے اکثر لوگ بیمار ہو گئے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے مسجد میں آنا بند کر دیا"

("پیغام صلح" - ۲۳ جنوری ۱۹۳۴ء)

امام مسجد برلن کو ناک کو سیدھا ہاتھ لگانا چاہئے تھا۔ بجائے ادھر ادھر کی وجہ دینے کے وہ اگر یہ صاف لکھ دیتا۔ کہ اب برلن مسجد میں لوگوں نے آنا قطعاً بند کر دیا ہے۔ تو زیادہ اچھا اور درست ہوتا۔ لیکن اس نے ایسا اس لئے نہیں لکھا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ایسا لکھنے سے آئندہ لوگ برلن مشن کے لئے چندہ دینا بند کر دیں گے۔ اور اس طرح سارا بنا بنایا کھیل بگڑ جائے گا۔

مولانا شوکت علی کی ناکامی

مولانا شوکت علی کے تازہ بیان کے جواب میں مسٹر ناریمان نے جو بیان شائع کرایا ہے۔ اس میں آپ لکھتے ہیں۔ کہ مولانا شوکت علی کی ناکامی اور موجودہ غیر ہر دلعزیزی کی ذمہ داری خود ان کے اپنے ہی کندھوں پر ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ پبلک کو ان پر اعتماد نہیں رہا۔ حالانکہ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ ابھی چند سال ہوئے۔ کہ مولانا موصوف اپنے بھائی محمد علی کے ہمراہ لوگوں کے ایک ہر دلعزیز لیڈر تھے۔ لیکن بھائی کی زندگی کے آخری ایام سے انہوں نے جو مختلف پینترے بدلے۔ وہ ان کو سخت مہنگے پڑے۔ مسٹر ناریمان کو مولانا پر زیادہ ناراض ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ مولانا خود بھی محسوس کر رہے ہیں کہ ملک میں ان کا پرانا وقار نہیں رہا۔ اس لئے ہم بھی مسٹر ناریمان کے ساتھ ہم نوا ہو کر ان کو یہ مشورہ دینا پسند کریں گے۔ کہ وہ اپنے اعمال سے اپنی حب الوطنی کو بہتر بنائیں۔ اور پھر وہ دیکھیں۔ کہ ان کی طرف پبلک کے رویہ میں کیسی خوشگوار تبدیلی ہو جاتی ہے۔ ناکامی ناکامی لکھنے سے کام نہیں چلے گا۔ اس کی تلافی مولانا کا آئندہ طرز عمل ہی کر سکتا ہے۔ اور اسے کامیابی میں بدلا سکتا ہے۔

کریمنل لا امینڈمنٹ بل

بنگال کونسل میں حکومت بنگال کے ہوم ممبر اس غرض سے پیش کرنے والے ہیں۔ کہ دہشت انگیزی کا زیادہ موثر طریق سے انسداد کیا جا سکے۔ اس قانون کی رو سے ان اشخاص کو سزائے موت دی جائے گی۔ جن کے قبضہ سے بغیر لائسنس اسلحہ جات اور آتش گیر مادہ جات برآمد ہوں۔ اور وہ آئین قتل یا اعانت قتل کے جرم کے ارتکاب کے لئے استعمال کرنا چاہیں۔ اس غرض سے اسلحہ فروخت کرنے والوں کو بھی سزائے موت دی جائے گی۔ اس بل کے کونسل میں پیش کرنے سے بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت بنگال اپنے صوبہ سے انارکزم کو دور کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ اور تسخیر قلوب کی بجائے قانونی ڈنڈا کی مدد سے بنگال کے نوجوانوں کو سیدھا کرنا چاہتی ہے۔ بیشتر اس کے کہ کوئی سلیکٹ کمیٹی اس پر غور کرے۔ ہم یہ مشورہ دیں گے۔ کہ بنگال کونسل پہلے ایک ایسی تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرے۔ جس کا کام یہ دریافت کرنا ہو کہ بنگال کے نوجوان کیوں ایسے افعال کے ارتکاب پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ جن کا نتیجہ حکومت اور پبلک شانتی کے لئے مضرت رساں ہوتا ہے۔ اگر اس قسم کی دوررس تحقیقات کے بغیر کسی قسم کا انسدادی بل مرتب کیا گیا۔ تو اس سے لازمی طور پر بل کا جو مقصد ہے۔ وہ پورا نہیں ہو سکے گا۔ مصلحت کا تقاضا بھی یہی ہے۔ کہ جو کام مرہم سے حاصل ہو سکے۔ اسے نشتر چلا کر حاصل نہ کیا جائے۔

کشمیر کمیٹی کی رپورٹ

گلینسی کمیشن کی سفارشات پر مہاراجہ جموں و کشمیر نے جو فرنچائز کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے اپنی جو رپورٹ پیش کی ہے۔ اس میں اس نے۔ اغلبیتی بالغ آبادی کو حق رائے دہندگی دینے کی سکیم پیش کی ہے۔ اور ۷۵ ممبران پر مشتمل اسمبلی کے قیام کی سفارش کی ہے۔ کہ عورتوں کو حق رائے دہی نہیں ملنا چاہئے۔ رائے دہندگی کے لئے یہ شرط مقرر کی گئی ہے۔ کہ وہ اشخاص ووٹ دینے کے اہل ہیں۔ جنہوں نے کم از کم مڈل کا امتحان پاس کیا ہو۔ یا وہ جو بیس روپیہ مالیہ دیتے ہوں۔ یا جن کی چھ سو روپیہ کی غیر منقولہ جائداد ہو۔ کشمیر کمیٹی کی مذکورہ سفارشات زیادہ حد تک درست ہیں۔ لیکن ان میں ایک نقص ہے۔ اور وہ یہ کہ ریاست میں رہنے والی اقلیتوں کو اس قسم کا Weightage نہیں دیا گیا۔ جیسا کہ انگریزی علاقہ میں دیا جا چکا ہے۔ اگر یہ کمی پوری کر دی جائے۔ اور ہندوؤں، سکھوں اور دوسری اقلیتوں کو یہ تسلی دلا دی جائے کہ ان کو اکثریت کے رحم پر نہیں چھوڑا جائے گا۔ تو سفارشات جس مقصد سے کی گئی ہیں۔ وہ فوت نہیں ہو گا۔

سوڈان میں بغاوت

ہندوستان کے مسلمان تو پکے تو ڈی ہیں۔ کیونکہ وہ ٹوڈی پن میں ہی اپنے پو بارہ سمجھتے ہیں۔ لیکن غیر ہندوستانی مسلمان اتنے ٹوڈی واقعہ نہیں ہوئے۔ وہ کبھی نہ کبھی اپنی پرانی سپرٹ کا اظہار کرنا ہی ضروری سمجھتے ہیں۔ قاہرہ کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ سوڈان کے شمالی حصہ میں عربوں نے بغاوت کر دی ہے۔ اور حملے شروع کر دئے ہیں۔ جن کا مقابلہ کرنے کے لئے خرطوم سے فوجیں اور مشین گنیں بھیجی گئی ہیں۔ چونکہ سوڈان کے علاقہ میں اس سے پیشتر بھی کئی دفعہ بغاوت رونما ہو چکی ہے۔ اور زیادہ خطرناک حالت اختیار کر چکی ہے۔ ہمیں اس دفعہ اس بات کا خاص طور پر اندیشہ ہے کہ اگر سوڈان کی انگریزی حکومت نے اپنی عرب رعایا کے تسخیر قلوب کی اس دفعہ پوری پوری کوشش نہ کی۔ تو بغاوت کے سارے سوڈان کے طول و عرض میں پھیل جانے کا غالب امکان ہے۔

دوبارہ پکڑ دھکڑ

ریاست کپورتھلہ میں ادھر مسلمان تو نہ صرف اشتعال انگیز جلوس نکال کر اپنی قانون شکن ذہنیت کا اظہار کرتے ہیں۔ بلکہ ہندو آزار نعرے لگا کر اپنے غیر مسلم ہمسائیوں کو اشتعال دلاتے ہیں۔ اور ریاستی حکام ان کی ناز برداری سے دست کش ہونے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ لیکن ادھر کپورتھلہ کے ہندوؤں سے جداگانہ سلوک کیا جا رہا ہے۔ تازہ اطلاع آئی ہے۔ کہ ریاست میں ایک بار پھر مہا بیروں کے کارکنوں کی پکڑ دھکڑ شروع ہو گئی ہے۔ چنانچہ لالہ سوہن لال اور لالہ ٹھاکر داس سنداسکرٹری کپورتھلہ مہابیر دل کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ محض اس الزام کی بنا پر کہ انہوں نے بازاروں میں اور شہر کے مختلف حصوں میں ایک اشتہار چسپاں کیا تھا۔ عجیب معاملہ ہے۔ کہ جابر فریق کے اشتعال انگیز نعرے اور شرانگیز جلوس تو جائز ہیں۔ لیکن امن پسند طبقہ کی معصوم حرکات بھی قابل مواخذہ سمجھی جا رہی ہیں۔

ہمارے خیال میں ریاست کپورتھلہ کی نیک نامی اور استحکام اس بات میں ہے۔ کہ وہاں معصوم طبقہ کی دلداری کی جائے۔ وہاں جابر فریق کی پوری پوری گوشمالی کی جائے۔ تاکہ ریاست کے اندر ویسا ہی دنگل نہ مچے۔ جیسا کشمیر اور الور میں مچ چکا ہے۔

مالویہ جی سے انٹرویو

پچھلے دنوں وائسرائے اور ان کے پرائیویٹ سکرٹری سے پنڈت مدن موہن مالویہ جی کی جو اہم ملاقات ہوئی تھی۔ گو اس کے متعلق سارے حالات پبلک میں نہیں آئے۔ تاہم پنڈت مالویہ جی کی طرف سے جو بیان شائع ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انٹرویو خالص پولیٹیکل معاملات کے متعلق تھا۔ وائسرائے کا پنڈت جی سے ملنا۔ ادھر غیر ممالک کی جنگی تیاریاں بر عاف بتلا رہی ہیں۔ کہ حکومت ہند نے آج تک جو سخت گیری کی پالیسی اختیار کی ہوئی تھی۔ اسے وہ اب ناموزوں سمجھنے کے لئے مجبور ہو رہی ہے۔ اگر ابتدا میں ہی حکومت آہنی پنجہ کی غیر ضروری نمائش نہ کرتی۔ تو اس سے حکومت اور رعایا کے درمیان جو کشیدگی پیدا ہو چکی ہے۔ اس کی خلیج وسیع نہ ہوتی۔ خیر اب بھی کچھ نہیں بگڑا۔ اگر حکومت کا زاویہ نگاہ اب بھی تبدیل ہو جائے۔ تو اس سے حکومت اور کانگرس کے درمیان سمجھوتہ کے امکانات کے زیادہ روشن ہونے کی پوری پوری توقع ہو سکتی ہے ::

گرفتاری ملتوی

یو۔ پی کے آہنی پنجہ والے گورنر سر ہیگ حکومت ہند پر دیر سے اس بارہ میں زور دے رہے تھے۔ کہ پنڈت جواہر لال جی نہرو کو ان کی سابقہ سرگرمیوں کی وجہ سے شاہی قیدی کی حیثیت میں گرفتار کر لیا جائے۔ لیکن دہلی سے جو تازہ تار آیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت ہند نے مذکورہ تجویز کو نامنظور کر دیا ہے۔ وہ کسی ریگولیشن کے ماتحت ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کو تیار نہیں ہے۔ اور اس کی رائے ہے۔ کہ اس وقت انہوں نے جو بیانات شائع کئے ہیں۔ وہ کسی قانون کی زد میں نہیں آتے۔ اچھا ہوا کہ حکومت ہند نے پنڈت جی کے متعلق اپنا نقطۂ خیال واضح کر دیا۔ اینڈور گرے کہ اس وضاحت کی عمر لمبی ثابت ہو۔ اور ۲۶ جنوری ۱۹۳۴ء کے "یوم آزادی" کے موقعہ پر اس پہلو میں حکومت متلون مزاجی کا شکار ہو کر کہیں کسی جابر گورنر کی رجعت پسندانہ تجویز کو منظور کرنے کی غلطی نہ کر بیٹھے۔ اور مفت میں اپنی طاقت کا غیر ضروری مظاہرہ کر کے سمجھوتے کے راستہ میں کوئی روک نہ پیدا کر دے ::

ہند و پرب

ہندوؤں کے جتنے بھی تہوار ہیں۔ سب میں کچھ نہ کچھ مصلحت پنہاں ہے۔ بعض تو موسمی نقطۂ خیال سے مفید ہیں۔ اور بعض کسی اور خیال سے لیکن غیر ہندو ان کی اہمیت کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ کیونکہ ان کے تہوار وہ اہمیت نہیں رکھتے جو ہندوؤں کے رکھتے ہیں۔ چنانچہ "اہلحدیث" لکھتا ہے :-

"ہندوستان میں ہندوؤں کے دو تہوار بہت مشہور ہیں۔ جن کی خوشی میں ہندو قوم کے سب فرقے ایک ہوتے ہیں۔ ایک تہوار ہولی کا جو سردی کا موسم ختم ہونے اور بہار کا موسم شروع ہونے کی یادگار ہے۔ اور دسہرہ کا تہوار اس خوشی میں ہے۔ کہ راجہ رام چندر جی نے لنکا کے برہمن راجہ راون پر اس دن فتح پائی تھی۔ اور اس کی خوشی میں روشنی کرائی تھی" ::

("اہلحدیث" ۱۹ جنوری ۱۹۳۴ء)

غالباً "اہلحدیث" کو غلطی لگی ہے۔ ہندوؤں کے اندر صرف دو تہوار ہی وقعت نہیں رکھتے۔ بلکہ ان کے اندر اور بھی متعدد تہوار ایسے ہیں۔ جو نہ صرف سائنٹیفک طور پر بہترین ہیں۔ بلکہ حفظان صحت اور عبادت کے نقطۂ خیال سے بھی ہمہ صفت موصوف ہیں۔ اور سارے زمانہ میں بہترین شہرت رکھتے ہیں ::

ملازمتوں کیلئے دوڑ دھوپ

ہمیں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ پنجاب لٹریری لیگ کے ایک جلسہ میں اس امر پر بحث ہوئی ہے کہ "ہندوستانی عورتوں کو سرکاری ملازمت کے لئے آگے بڑھنا چاہئے یا نہیں؟"

اس پر معتد حضرات نے خوب دھواں دھار تقریریں کیں۔ ہمارے ایک معزز معاصر کا خیال ہے۔ کہ "اس تجویز کا نتیجہ یہ نکلیگا۔ کہ غیر ہندو عورتیں تو بدستور اپنے گھروں میں بیٹھی رہیں گی۔ اور ہندو عورتیں ملازمت کے لئے جگہ جگہ ٹکریں مارتی پھریں گی"

عورتیں خواہ ہندو ہوں یا غیر ہندو۔ اس کا سوال نہیں۔ سوال اس بات کا ہے۔ کہ کیا ہندوستان میں حالات اس قدر تبدیل ہو گئے ہیں۔ کہ عورتوں کے لئے بھی ملازمتوں کے لئے در در کے دھکے کھانے کی ضرورت ہے۔ اگر ہندوستان میں ملازمتوں کی بجائے گھریلو صنعتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ تو ہمارا خیال ہے۔ کہ ان کے طفیل بہت سی عورتوں کے لئے روزگار کا وسیع میدان نکل آئے گا۔ اور اس طرح سے انہیں غیروں کا دست نگر نہ ہونا پڑے گا ::

جرمنی کو دھمکی

معلوم ہوتا ہے۔ کہ انگلستان کے ٹوری حلقے ہٹلر کی پالیسی سے قدرے ناراض ہیں۔ اور کسی نہ کسی موقعہ کی تلاش میں رہتے ہیں۔ جس سے وہ جرمنی کے خلاف اپنی ناراضگی کا اظہار کر سکیں۔ لنڈن کا اخبار "سنڈے ایکسپریس" لکھتا ہے۔ کہ :-

"برطانوی حکومت نے حکومت جرمنی کو ایک زبردست نوٹ لکھا ہے۔ جس میں اسے دھمکی دی ہے۔ کہ وہ اگر اس $2\frac{1}{2}$ کروڑ پونڈ کی رقم کا جو کہ برطانوی باشندوں کی طرف سے جرمنی کو بطور قرضہ دیا گیا ہے۔ سود ادا نہ کرے گی۔ تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی" ::

معلوم نہیں ہوتا۔ کہ اس دھمکی میں کون سی مصلحت پنہاں ہے۔ اس دھمکی کا نتیجہ تو صرف یہی نکل سکتا ہے۔ کہ جرمن جمہور ہٹلر کی پالیسی کی حمایت پر پورے زور سے تل جائیں۔ اور انگلستان کو کوئی موقعہ نہ دیں۔ کہ وہ مثل سابق کسی جارحانہ کارروائی کا اعادہ کرے۔ اور دنیا کے امن کو خطرہ میں ڈالکر کسی نئے جنگ کے ظہور میں آنے کا باعث ہے ::

آئرش مال کا بائیکاٹ

انگلستان آئرلینڈ کے مال کو بائیکاٹ کرانے پر آمادہ سنا جاتا ہے۔ نیز یہ بھی اطلاع ملی ہے۔ کہ انگلستان اس معاملہ میں ہندوستان کو بھی اپنے ساتھ ملانا چاہتا ہے۔ آئرلینڈ کا اگر کوئی قصور ہے۔ تو صرف اتنا۔ کہ وہ آزادی کی ان تمام چیزوں سے پوری طرح لطف اندوز ہونا چاہتا ہے۔ جن سے ایک آزاد ملک ہو سکتا ہے۔ آزادی کے حصول کی اس خواہش میں آئرلینڈ گزشتہ بارہ سال سے کئی مشکلات کا سامنا کر رہا ہے۔ اب آخری ہتھیار بائیکاٹ کا اختیار کیا گیا ہے۔ درآمد پر ٹیکس لگا کر ان تمام مراعات سے جو ایمپائر کو حاصل ہیں۔ اس سے محروم کر کے مالی طور پر آئرش فری سٹیٹ کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ انگلستان کی شرائط کو تسلیم کرے۔ اس ساری کشمکش کا موٹا مطلب یہ ہے۔ کہ انگلستان آئرلینڈ کو تو اپنے ساتھ رکھنا چاہتا ہے۔ مگر بطور ایک ماتحت کے۔ جسے ڈی ولیرا نہیں چاہتا۔ اور اس پر سارا جھگڑا کھڑا ہو رہا ہے ::

حظ و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ::

روس کی جنگی تیاریاں

معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس دفعہ مشرق بعیدہ میں آگ کے شرارے بڑی تیزی سے روشن ہونیوالے ہیں۔ انگلستان کے اخبارات تو اس وقت بڑے شوق سے یہ خبریں مشتہر کر رہے ہیں۔ کہ روس اور جاپان میں جنگ ہونے والی ہے۔ اخبار "سنڈے ایکسپریس" لکھتا ہے۔ کہ :-

"جاپان اور روس کے درمیان جنگ ہونے والی ہے۔ یہ پہلی جنگ ہو گی۔ جس میں ہوائی جہازوں اور بحری جنگی جہازوں کا مقابلہ ہو گا۔ روسی سرحد سے جہاں کہ ایک بھاری جنگی قلعہ بنایا گیا ہے۔ جاپان کی راجدھانی ٹوکیو صرف ۱۸۰ میل دور ہے۔ اور اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ روسی جہاز جاپانی صدر مقام پر ۴ گھنٹے کے اندر اندر بم پھینک سکتے ہیں" ::

اگر "سنڈے ایکسپریس" کی اطلاعات درست ہیں۔ تو سمجھ لو کہ یہ جنگ بہت جلد ہو کر رہے گی کیونکہ موجودہ اقتصادی بدحالی میں کوئی سلطنت دیر تک اپنی جنگی تیاریوں کو معرض التوا میں ڈال کر اپنے سرکاری مالیات پر زیادہ بوجھ ڈالنے کے لئے عام طور پر تیار نہیں ::

شر انگیزی

مرزائی لٹنے شرارت پسند واقع ہوئے ہیں کہ وہ اپنا الزام دوسروں پر تھوپنے سے بھی باز نہیں آتے۔ قادیانی مرزائیوں کا اخبار ہندو قوم کو بدنام کرنے کے لئے ذیل کا شر انگیز بہتان تراشتا ہے :-

"ان کا ایک سربرآوردہ شخص پنڈت لیکھرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہوتا ہے۔ وہ اس قدر غیظ و غضب میں آ جاتی ہے۔ کہ قاتلانہ منصوبوں کو مخفی نہیں رکھ سکتی۔ بلکہ بذریعہ خطوط اور اخبارات اعلان پر اعلان کرتی ہے۔ کہ ہم مرزا قادیانی کو قتل کر دیں گے۔ اور بہت سے مسلم بچے زہر آلودہ مٹھائی کے ذریعہ ہلاک کر ڈالے جاتے ہیں" ("الفضل" ۲۱ جنوری)

مذکورہ سطور بدترین شرارت کی مظہر ہیں۔ نہ ہندوؤں نے کوئی اعلان کیا۔ کہ "ہم مرزا قادیانی کو قتل کر دیں گے" اور نہ کبھی ایسی شرمناک خواہش کی۔ باقی رہا مسلم بچوں کو زہر آلودہ مٹھائی کے ذریعہ ہلاک کرنا۔ یہ حد درجہ کی بہتان تراشی ہے۔ جو ہندو کبھی خواب و خیال میں بھی نہیں آ سکتی۔ ایسی کرتوتیں تو اس شخص کو ہی زیب دے سکتی ہیں۔ جو اپنی ترقی کو منصوبہ بازیوں سے وابستہ کر نیکا عادی ہو۔ اور ان میں ہی دلچسپی لیتا ہو۔ اور ہمیشہ جوڑ توڑ میں ہی مشغول رہتا ہو ::

مسلمانوں میں وہم

مرزائی زبانی تو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے خادم ہیں۔ لیکن واقعات اور حقائق شاہد ہیں۔ کہ وہ نہ صرف انبیاء کی توہین کرنے والے ہیں۔ بلکہ مسلمانوں کے بھی دشمن ہیں۔ مرزائی گزٹ "الفضل" لکھتا ہے۔ کہ:-

"نہ معلوم کن خیالات کے ماتحت یا کن اثرات کی وجہ سے مسلمانوں نے رمضان کے آخری جمعہ کو خاص اہمیت دے دی ہے۔ اور یہ اہمیت اس قدر ترقی کر چکی ہے۔ کہ بہت سے مسلمان یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اس دن کی نمازیں اُن کی ساری نمازوں کی کوتاہیوں کو پورا کر دیتی ہیں۔ یہ ایک ایسا وہم ہے جس نے مسلمانوں کو بہت کچھ نقصان پہنچایا۔ اور اُن میں سستی اور غفلت پیدا کر دی"۔

("الفضل" - ۱۸ / جنوری - صفحہ ۵)

غیر مرزائیو! سنتے ہو تمہارے نئے محسن اور خادم تمہارے کس وہم کا ذکر کر رہے ہیں۔ اگر عقلمند ہو۔ تو اس وہم کو جلد از جلد خیرباد کہہ کر دم لو۔

صحابہ کی توہین

مسلمان تو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت محمد صاحب کے صحابہ بڑے بہادر اور دلیر تھے۔ اور جہاد بالسیف سے کتراتے نہیں تھے۔ لیکن مرزائیوں کا کانگی خلیفہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ:-

"صحابہ جنگ سے اس طرح گھبراتے تھے۔ جیسے موت سے انسان گھبراتا ہے"۔

("الفضل" - ۱۸ / جنوری ۱۹۳۶ء)

عجیب معاملہ ہے۔ صحابہ تو فخر سے لڑائی میں شامل ہوتے تھے۔ اور اسے کار ثواب سمجھتے تھے۔ لیکن مرزا صاحب ان صحابہ کا درجہ بلند کرنے کے لئے یہ کہتے ہیں۔ کہ وہ جنگ سے گھبراتے تھے۔ دوسرے الفاظ میں خلیفہ صاحب کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ مردِ میدان نہ تھے۔ بلکہ کائر اور بزدل تھے۔ اور محض حضرت محمد صاحب کے مجبور کرنے پر ہی سارے غزوات اور جنگوں میں لڑتے رہے۔ اور کبھی دلیری سے کسی کے مدمقابل نہ ہوئے۔ خلیفہ صاحب کے ایسے اہانت آمیز ارشادہی ہیں۔ جو غیر مرزائیوں کو اُن کے پاس پھٹکنے نہیں دیتے۔

حضرت محمدؐ کی توہین

مرزائی ایک کی توہین کرتے ہیں۔ تب بھی کوئی بات ہے۔ وہ تو انبیاء کو جھوٹے کہتے ہیں۔ اور نہ حضرت محمد کے صحابہ کو۔ مرزائیوں کی جسارت اس قدر بڑھ گئی ہے۔ کہ وہ خود حضرت محمد صاحب پر بھی ڈاکہ ڈالتے

حملے کرنے سے باز نہیں آتے۔ چنانچہ مرزائی خلیفہ اپنے ایک لیکچر میں حضرت محمدؐ کے حافظہ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ:-

"آپ کو ایک دفعہ شدتِ غم سے لیلۃ القدر کی تاریخ بھول گئی"۔ ("الفضل" - ۱۸ / جنوری)

خلیفہ صاحب نے حضرت محمد صاحب کے حافظہ پر الزام لگاتے ہوئے اتنا نہ سوچا۔ کہ یہی مسلمانوں کے رسول ہیں جن پر قرآنی آیات کا نزول مشتہر کیا جاتا ہے۔ اگر اُن کا حافظہ ایسا ہی کمزور تھا۔ تو خدا کی یہ بڑی بھاری غلطی تھی۔ کہ اُس نے ایسے کمزور حافظہ والے انسان کو اپنی وحی کے نزول کے لئے منتخب یا نامزد کیا۔ اور نہ آگا دیکھا نہ پیچھا۔

لوٹنے کی سبیل

مرزائی خلیفہ کو اگر کوئی فکر ہے۔ تو وہ صرف اپنی گدی قائم رکھنے کا ہے۔ چاہے اس سے اسلام اور مسلمانوں کو کتنی ہی زک پہنچے۔ لیکن باوجود اس کے مرزائی مسلمانوں کو لوٹنے کھسوٹنے کے درپے رہتے ہیں۔ مرزائی خلیفہ نے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

"وہ بس کشمیر کے لئے چندہ جو نہایت قلیل ہے۔ یعنی ایک پائی فی روپیہ۔ وہ ضرور ادا کرنا چاہئے۔ اور دوسرے مسلمانوں کو بھی اس میں شریک کرنا چاہئے۔ اُن سے مسلمانانِ کشمیر کی امداد کے لئے چندہ وصول کرنا چاہئے"

("الفضل" - ۱۴ / جنوری)

مرزا صاحب اگر اس کے ساتھ یہ بھی اعلان کر دیتے۔ کہ اس روپیہ کے بل بوتہ پر کشمیر کے مسلمانوں میں مرزائیت کا زہر نہیں پھیلایا جائے گا۔ تو عین ممکن ہے۔ کہ باقی مسلمان ان کو چندہ دینے کی ضرورت محسوس کرتے۔ لیکن جب وہ جانتے ہیں۔ کہ اُن سے ہی روپیہ لے کر اُن کے بھائی بندوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تو وہ کہاں سے اتنے بیوقوف آئے۔ کہ اپنی ہی جوتیوں سے اپنے سر کی مرمت کرائیں۔

یوم تبلیغ

مرزائی نہ صرف غیر احمدیوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالنے میں اُستاد ہیں۔ بلکہ وہ غیر مسلموں پر بھی نت نئے حملے کرنے کے درپے رہتے ہیں۔ امسال قادیانی مرزائیوں کے خلیفہ صاحب نے ۱۳ مارچ کا دن اس لئے مقرر کیا ہے۔ کہ اُن کے سر چڑھے مرزائی چیلے غیر مسلم اقوام میں مرزائیت کی تبلیغ کر سکیں۔ تو وہ اُن کو بپتسمہ کر سکیں۔ پیشتر اس کے کہ مرزائی کسی دوسرے غیر مسلم کے پاس جائیں۔ ہم اُن کو کھلے بندوں دعوت دیتے ہیں۔ کہ وہ ویدک دھرمیوں کو اپنی مسجدوں میں وعظ کرنے کی اجازت دیں۔ تاکہ پنڈت لیکھرام کی شہادت

کے عوض میں ہم ویدک دھرمی مرزائیوں کو یہ بشارت سنا سکیں۔ کہ اُن کی نجات اور کلیان اس بات میں مضمر ہے۔ کہ وہ قادیانی گدی کے پوجاری بننے کی بجائے پاک ویدک دھرم میں شامل ہو کر اپنی نجات تلاش کریں۔

روحوں کی آمد

اسلامی عقیدہ تو یہ ہے کہ روحیں ایک دفعہ مر کر قبر میں پڑی رہتی ہیں۔ اور قیامت کو دوبارہ اُٹھتی ہیں۔ لیکن قادیانی امام صاحب فرماتے ہیں کہ:-

"ہاں روحیں آ سکتی اور باتیں بھی کر سکتی ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت۔ خود بخود نہیں آ سکتیں۔ اور نہ زندہ انسان اُنہیں بلا سکتے ہیں"۔

کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر قادیانی امام صاحب ساتھ ہی فرما دیتے۔ کہ اُن کے والد ماجد کی روح بھی کبھی خدا تعالیٰ کے حکم سے آ سکتی ہے یا نہیں۔ اگر آ سکتی ہے۔ تو کیا وہ اتنا بتلا سکتی ہے۔ کہ اُن کا پرانا حریف مولانا ثناء اللہ کب تک اس سنسار میں زندہ رہے گا۔ اور کب تک مرزائیوں کے سینہ پر آخری فیصلہ کے کاری وار کرتا رہے گا؟ اگر امام صاحب یا خلیفہ صاحب اس بارہ میں کوئی جواب شافی دیں۔ تو ہم یہ ضروری درخواست کریں گے۔ کہ وہ ضرور بڑے مرزا کو خدا کے حکم سے بلوا کر اس سوال کا جواب لیں۔ اور مولانا ثناء اللہ کی زبان بند کریں۔

نپولین کا مذہب

مرزائی بھی بڑے مزے کے انسان واقع ہوئے ہیں۔ ان کا پیرو مرشد کبھی مسیح موعود کا مدعی بنا۔ اور کبھی کرشن اور گوپال کہلانے کا تمنائی ہوا۔ لیکن جو کچھ وہ تھا۔ وہ دنیا جانتی ہے۔ اب ان مرزائیوں کی ایک تازہ چالاکی سنئے۔ اُن کے انگریزی اخبار "لائیٹ" کے ۱۶ / جنوری کے پرچہ میں ذیل کا سوال وجواب شائع ہوا ہے:-

سوال - نپولین بوناپارٹ کا کیا مذہب تھا؟

جواب - نپولین ایک مسلم تھا۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ جواب دینے والے کوئی مرزائی مؤرخ ہیں۔ اگر وہ نپولین کی مہارانی جوزفائن کو بھی مسلم بنا لیتا۔ تو اس میں کیا ہرج تھا؟ اس سے اس کی تاریخ دانی کو چار چاند لگ جاتے۔ اور باقی دنیا بھی اس مرزائی مؤرخ کے چرن چومتی گو یہ عقیدہ امر ہے۔ کہ نپولین نے نہ کبھی سنت کی۔ نہ ختنہ کروایا۔ نہ روزے رکھے۔ نہ حج کیا۔ اور نہ ہی اسلامی نماز کا نام لیا۔

سب سے بڑی کتاب

مرزائیوں کے انگریزی اخبار "لائیٹ" میں ذیل کا سوال وجواب شائع ہوا ہے:-

سوال - دنیا میں کونسی سب سے بڑی اور پر مغز مذہبی کتاب ہے؟

جواب - قرآن شریف۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ جواب دہندہ نے کبھی دنیا کی کسی لائبریری کو نہیں دیکھا۔ اگر دیکھا ہوتا تو وہ کبھی یہ دعوے نہ کرتا۔ کہ "قرآن سب سے بڑی کتاب ہے"۔ قرآن شریف میں تو صرف ۱۱۴ سورتیں ہیں۔ اور چھ ہزار سے زائد آیات۔ لیکن دنیا میں کئی اور ایسی مذہبی پستکیں ہیں جو کہ قرآن شریف سے بدرجہا بہت بڑی ہیں۔ باقی رہا پر دلعزیزی کا معاملہ۔ اگر پردلعزیزی کا ثبوت اشاعت ہے۔ تو یہ امر واقعہ ہے کہ بائیبل کی اشاعت قرآن شریف سے کئی گنا زیادہ ہے۔ اور کئی ایسی زبانوں میں بھی وہ ترجمہ ہو چکی ہے۔ جن میں قرآن شریف ابھی تک شائع نہیں ہوا۔ ہاں قرآن ایک لحاظ سے سب سے بڑی کتاب ہے۔ اور وہ ہے اس میں قصے اور کہانیوں کا اندراج اور جہاد شریف کا مخصوص مسئلہ۔

اسلام نوازی

مرزائی بہانگِ دہل کہتے ہیں۔ کہ ہماری اسلامی خدمات بڑی وسیع اور عمیق ہیں۔ لیکن اس مزعومہ اسلام نوازی کے متعلق اخبار "پریم پرچارک" اپنی ۱۷ / جنوری کی اشاعت میں مرزائیوں سے ذیل کا مزیدار سوال پوچھتا ہے:-

"ذرا بتلاؤ تمہارے جلسوں میں اکثر تمہارا تمہارے مسلمان بھائیوں سے ہی کیوں تصادم ہو جاتا ہے؟ اس لئے کہ تم خدمت اسلام میں مصروف ہوتے ہو؟ بتلاؤ تمہارے جلوس فوج اور پولیس کی زیر حفاظت کیوں نکلتے ہیں؟ اس لئے کہ کہیں تمہارے مسلمان بھائی تم پر تمہاری اسلامی خدمت سے متاثر ہو کر پھول نہ برسا دیں؟"

سوال واقعی اتنا مزیدار ہے۔ جناب مرزا صاحب کو کوئی الہام بھی نہ تھا۔ کاش مرزائی اس سوال کی اہمیت پر غور کر کے اپنی اسلام نوازی کا جلد از جلد ثبوت دیں۔ اور یونہی چندے جمع کرنے کے لئے اپنی اسلام نوازی کا ہی ڈھول نہ پیٹتے رہیں۔

آریہ جگت

دیانند اپدیشک ودیالیہ میں نیا داخلہ

ودیالیہ کا نئے سال کا داخلہ عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ آریہ سماج کی سیوا اور ویدک دھرم پرچار کی لگن رکھنے والے نوجوانوں کو اس موقعہ سے لابھ اٹھانا چاہیے۔

شرائط داخلہ حسب ذیل ہیں:-

۱۔ اُمیدوار سماجک وچاروں کا ہو۔ اور اُس کی عمر ۱۷ سال سے کم نہ ہو۔

۲۔ سداچاری۔ سوشیل۔ محنتی اور اچھی صحت کا مالک ہو۔

۳۔ ہندی اچھی جانتا ہو۔ سنسکرت میں وشارد یا پراگیہ کی یوگیتا رکھتا ہو۔

مزید واقفیت کے لئے ودیالیہ کی نیاولی ملاحظہ فرمائیں۔ داخلہ کی درخواست چھپے ہوئے فارم پر ہونی چاہیے۔ جو ودیالیہ سے مل سکتا ہے۔ ودیالیہ کی پریکشائیں ۱۲ مارچ ۱۹۳۴ء سے شروع ہیں۔ اُمیدوار اپنی درخواستیں معہ فیس ۳۱ جنوری تک بھیج دیں۔

(منوبودھ سدھانت شرومنی ادھیاپک)

سوادھیائے کی نئی پریکشائیں

آریہ پرشوں میں سوادھیائے کی کمی کو محسوس کرکے "شردھانند دل" کی ادھیکش سبھا نے "آریہ رتن" اور "سدھانت رتن" دو پریکشائیں نیت کی گئی ہیں۔

آریہ رتن کا پاٹھیہ کرم (آریہ سبھاسدوں کے لئے)

پرتھم پتر ۱۔ آریہ اُدیشیہ رتن مالا اور آریہ منتویہ درپن
دوتیہ پتر ۲۔ ویوہار بھانو اور منوسمرتی درپن
ترتیہ پتر ۳۔ پنچ مہا یگیہ ودھی اور کرتویہ درپن

سدھانت رتن کا پاٹھیہ کرم (… کاریوں کے لئے)

پرتھم پتر ۱۔ ستیارتھ پرکاش اکھنڈ ارگوید آدی بھاشیہ بھومکا
دوتیہ پتر ۲۔ سنسکار ودھی اور آریہ پرب پدھتی
ترتیہ پتر ۳۔ آریہ بھنے سوادھیائے … اور کرتویہ شاستر

دیکھشا کے نیم "شردھانند دل" سے مفصل ذیل پتہ پر مل سکتے ہیں:-

دھرم دیو ودیا واچسپتی دل پتی "شردھانند دل" بنگلور

آریہ سماجوں کو سوچنا

جو آریہ سماجیں اپنا سالانہ جلسہ ۱۶-۱۷-۱۸ فروری کو رکھنا چاہیں۔ وہ جلدی سوچنا دیدیں۔ ان دنوں ابھی تک کوئی جلسہ منظور نہیں کیا گیا۔ ان تاریخوں پر مناسب انتظام کیا جاسکتا ہے۔

جن جن آریہ سماجوں کے جلسے ہوجایا کریں۔ اُنہیں شیگھر ہی اپنے جلسہ کے سمبندھ میں جلسہ کی کارروائی سے سوچنا دے دینی چاہیے۔ اور وید پرچار کا دھن بھی بھیج کر سبھا کو سوچنا دے۔

دینی چاہیے۔

(ادھشٹاتا وید پرچار وبھاگ۔ گورودت بھون لاہور)

آچاریہ دیوشرما جی سے پرارتھنا

آریہ سماج جام پور کا عام اجلاس شری آچاریہ دیوشرما جی سے متفقہ طور پر عرض کرتا ہے۔ کہ آپ نے جو آریہ سماج کے لئے آتم آہوتی نامی ٹریکٹ میں نہایت بلند خیال ظاہر کئے ہیں۔ اور انہیں عملی جامہ پہنانے کی غرض سے آتم بلیدان کے سنہری الفاظ درج فرمائے ہیں۔ انہیں شنکر آپ کی پوترتا کے تہ دل سے قائل ہیں۔ اور اتفاق رائے سے یہی پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ ابھی آپ اتنی جلدی اس آتم تیاگ کی تیاری نہ کریں۔ کیونکہ آپ کے پوتر جیون سے آریہ سماج کی شان وابستہ ہے۔ جیون جیوتی سے ابھی جنتا کو کرتارتھ فرمائیں۔

(دولا رام حکیم اپ منتری آریہ سماج جام پور)

ایک موچی لڑکی کے بواہ پر تنازعہ

آریہ ودوانوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ مذکورہ ذیل پنکتیوں کو پڑھ کر اپنی وِیوستھا دینے کی کرپا کریں۔

بات یہ ہے۔ کہ آریہ سماج نے ایک موچی کی کنیا کو ہنت ہونے سے بچایا ہے۔ اب اُسکی شادی پر تنازعہ ہے۔ ایک فریق کہتا ہے۔ کہ اس کنیا کا بواہ ایک سکھ کے ساتھ کردیا جائے۔ سکھ تیار بھی ہے۔ پرنتو اندیشہ یہ ہے۔ کہ سکھ گھر جا کر یگیوپویت توڑ پھینکیں گے۔ دوسرا فریق کہتا ہے۔ کہ ہم سنسکار دوارا سنسکار رہے اسے کھیس نہ لگنی چاہیئے۔ خواہ سکھ گھر لے جاکر یگیوپویت اُتار ہی پھینکے۔ تیسرا فریق یہ کہتا ہے۔ کہ وواہ کسی ہندو کے ساتھ کیا جائے۔ لیکن کنیا ابنیتر جانا نہیں چاہیئے۔ کنیا کی برادری اُسے سویکار نہیں کرتی۔ اس بارہ میں ودوانوں کی رائے مانگی جاتی ہے۔

{دید متر شرما۔ آریہ سماج گودھرا روڈ۔ ودھیرفی لینڈ گنج (پنچ محل)}

ایشور درشن کے لئے ستیاگرہ

کانتی پور کے ایک ماسٹر صاحب نے جو جہینش سکول میں پڑھاتے ہیں۔ لکشمی کبلاس۔ کہ جب تک بھگوان مجھے ساکھشات درشن نہیں دیں گے۔ تب تک میں جل پان نہیں کروں گا۔ آج تک اُنہیں جل پان کئے بنا دس دن ہوچکے ہیں۔ اور اُنہوں نے آج سے دس دن کی رخصت لے لی ہے۔

مہاودیالیہ گرکل میں داخلہ

آریہ مہاودیالیہ گرکل (میرٹھ) میں نئے ودیارتھیوں کا داخلہ وارشک اُتسو پر ہوگا۔ جو کہ ۲۳-۲۴-اور ۲۵ فروری ۱۹۳۴ء کو ہوگا۔ جو مہاشے اپنے بالک پرویشٹ کرانا چاہیں۔ اُن کو اختیار ہے۔ کہ اُتسو سے پوروہی کاریالیہ سے نیم منگوالیں۔ بھوجن وییہ صرف تین روپیہ ماسک ہے۔

(مکھیہ ادھشٹاتا)

یو۔پی سبھا کا نیا اپدیشک

سرو سادھارن کو سوچت کیا جاتا ہے۔ کہ سبھا کے مہوپدیشک پنڈت نرنجن دیو جی شرما کے سپتر کا دیہانت ہوگیا ہے۔ پنڈت رمیش دت جی شاستری وا چسپتی جو سنسکرت کے ودوان ہیں۔ جنوری ۱۹۳۴ء سے سبھا میں اپدیشک کے پد پر مقرر کئے گئے ہیں۔

{اُوما شنکر منتری نتھا ادھشٹاتا اپ دیہہ (آریہ پرتی ندھی سبھا فتح پور)}

گورکل سون گڑھ میں داخلہ

گورکل ودیالیہ سون گڑھ (کاٹھیاواڑ) کا پانچواں وارشک اُتسو ۲-۳-اور ۴ فروری ۱۹۳۴ء کو بڑے سماروہ پورک منایا جائے گا۔ اس موقعہ پر نئے بالک بھی پرویشٹ کئے جائیں گے۔ اپنے بالکوں کو داخل کرانے والے مہاشے کرپا کرکے گورکل کاریالیہ سے پرارتھنا پتر منگالیں۔ اور جنوری کے انت تک اُنہیں بھر کر بھیج دیں۔

(مکھیہ ادھشٹاتا)

مشرقی افریقہ میں پرچار

پنڈت جیمنی جی ویدک مشنری نے دارالسلام میں پرچار کرنے کے بعد ۲۰ دسمبر کو ممباسہ میں پرچار کیا۔ ۲۲ دسمبر کو آپ نے کسومو میں دیانند نروان اردھ شتابدی کی سمبھالنا پر لیکچر دیا۔ ۲۳ دسمبر کو آریہ سماج کے جلسہ پر سوامی شردھانند جی کے جیون پر پہلا لیکچر دیا۔ اور دوسرا لیکچر "ویدوں کے مہتو" پر دیا۔ اور ۲۴ دسمبر کو "تیاگ اور ویراگ" کے وشے پر اُپدیش دیا۔ اور "پنر جنم" پر لیکچر دیا۔ ۲۵ دسمبر کو "استری شکھشا" پر لیکچر دیا۔ ۲۶ دسمبر کو رات کے وقت آپ نے نکورو میں دیانند اردھ شتابدی کے اُتسو کے حالات سنائے۔ ۲۷ دسمبر کو آپ نے "بھارت کی سبھیتا" پر لیکچر دیا۔ ۲۸ دسمبر کو نیروبی آریہ سماج مندر میں دیانند اردھ شتابدی کے حالات پر لیکچر دیا۔ ۳۱ دسمبر کو بھی آپ نے تین لیکچر دئے۔ الغرض پندرہ دنوں میں آپ نے ۱۶ لیکچر دئے۔

(بھارتی از افریقہ)

شیخوپورہ میں ویدک وِواہ

۲۱ جنوری کو سردار ام سنگھ جی مینجنگ ڈائرکٹر امرت سر ٹنٹو گرملز امرت سر کے صاحبزادہ سردار شام سنگھ کی شادی خانہ آبادی سردار کاہن سنگھ جی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ وٹیرنیری ڈیپارٹمنٹ شیخوپورہ کی دختر نیک اختر سے سر انجام پائی۔ شادی ویدک ریتی سے ہوئی۔ اس موقع پر سردار ام سنگھ جی نے دس ہزار روپیہ ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول امرتسر کی زمین اور عمارت کے لئے۔ اور بارہ سو روپیہ جیزی موہیال سبھا کے لئے دان دیا۔ موہیال سبھا کو یہ دان اس لئے دیا گیا ہے۔ کہ اس سے دس سال تک کسی موہیال بیوہ کو بیس روپیہ ماہوار گزارہ کے لئے دیا جائے۔ سردار کاہن سنگھ جی نے برات کی خاطر تواضع میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔

(نامہ نگار)

سوامی سرودانند جی کی خدمت میں

آریہ سماج لائل پور کے جلسہ پر مہاشہ رتن تی کو آپ نے آریہ سماج دہلی کے جلسہ پر پدھارنے کی سویکرتی دی تھی۔ ہمارے سماج کا جلسہ ۲۶-۲۷-اور ۲۸ جنوری ۱۹۳۴ء کو ہے۔ میں نے آریہ سماج کراچی کی معرفت تین پتر آپ کی سیوا میں لکھے ہیں۔ لیکن کسی کا اُتر نہیں آیا۔ اب اخبار کے ذریعہ آپ سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ آپ ہمارے جلسہ پر پدھارنے کی ضرور کرپا کریں۔

نوٹ:- جس کسی سماج میں سوامی جی مہاراج ہوں۔ وہاں کے منتری مہاشہ کرپا کرکے میرا یہ نویدن اُن کے کانوں تک پہنچا دیں۔

(منتری آریہ سماج چاوڑی بازار۔ دہلی)

احمدی دُنیا پر ایک سرسری نظر

دوستو! دوڑیو۔ مرزائیوں نے جس متوفی مرزا کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا تھا۔ اُس کا کٹا ہوا بازو مقبرہ سے باہر نکل آیا۔ اور نکلا بھی ۲۱ جنوری کی سرمائی رات کو۔ اگر کسی کو شک ہے۔ کہ مرزا کا کٹا ہوا ہاتھ مقبرہ سے نہیں نکلا۔ تو وہ قادیان کے سہ ورقی پرچہ "الحکم" کی جلد ۷ کے نمبر ۲ کے ٹائیٹل پیج کو پڑھے۔ جہاں مدیر "الحکم" بڑے جلی حروف میں لکھتا ہے

"سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار جس کو حضرت مسیح موعود نے اپنا ایک بازو قرار دیا تھا"۔

اچھا ہوا مرزا صاحب کا کٹا ہوا بازو قادیان میں نمودار ہو گیا۔ لیکن ہماری تمنا یہ ہے۔ کہ یہ کٹا ہوا بازو دوبارہ مثل سابق کٹنے کی کوشش نہ کرے۔

غیر مرزائی کہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے اسلام کو بدنام کیا۔ لیکن مرزا کے جانباز چیلے کہتے ہیں۔ کہ مرزا نے اسلام کی بیش بہا خدمت کی۔ چنانچہ "الحکم" لکھتا ہے کہ:-

"حضرت مسیح موعود کی امتیازی صفتِ حیات میں سے یہ بہت بڑی خصوصیت ہے۔ کہ آپ نے مبعوث ہو کر دُعا کو زندہ کیا"

(۲۱ جنوری۔ صفحہ ۳)

مرزائیو! ذرا اتنا تو بتلانے جانا کہ اگر واقعی آپ کے مرزا نے دُعا کو زندہ کیا۔ تو پھر محمدی بیگم کا آسمانی نکاح زندہ ہونے کی بجائے کیوں مُردہ ہو گیا؟

مرزائیوں کی خوابیں بھی عجیب ہوتی ہیں۔ حافظ نور احمد صاحب لُدھیانوی نے اپنی ۱۴-۱۵ سال کی عمر میں یہ رویا دیکھی۔ کہ "حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سب صحابہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ اُن کی صورتیں حد درجہ خوبصورت اور پیاری پیاری ہیں"۔

ممکن ہے حضرت محمد صاحب اور ان کے صحابہ کی صورتیں حد درجہ خوبصورت ہوں۔ لیکن مسیح موعود کی صورت جیسی تھی۔ وہ ایسی تھی۔ کہ حضرت لقمان بھی اُس کے دیکھنے کے روادار نہ تھے۔

کہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب بڑے شیریں زبان تھے۔ کیونکہ آپ اپنے مخالف مولویوں کو بڑی ہی شیریں زبانی سے یاد کرتے تھے۔ آپ کی جو بہترین دعا "الحکم" کے ۳۰ مئی ۱۹۰۳ء کے پرچہ میں شائع ہوئی تھی۔ اُس کے ذیل کے الفاظ بڑے ہی میٹھے اور رسیلے ہیں:-

"مغضوب سے مراد یہود اور ضالین سے مراد نصاریٰ بالاتفاق ہے۔ تو اس دُعا کی تعلیم کا منشاء یہ ہے۔ کہ یہودیوں نے جیسے بیجا عداوت کی تھی۔ مسیح موعود کے زمانہ میں مولوی لوگ بھی ویسا ہی کریں گے"۔

غیر مرزائیو! بتلانے جانا کیا واقعی آپ کے مولوی صاحبان "مغضوب" ہیں۔ اگر نہیں۔ تو بولو مرزا صاحب کی اس نوازش کے کیا معنی؟

مرزائی کہتے ہیں۔ کہ ہمارے موجودہ خلیفہ مرزا محمود احمد صاحب بڑے عالم ہیں۔ لیکن آپ کی علمیت کا یہ حال ہے کہ آپ خود ہی فرماتے ہیں:-

"نہ معلوم کن خیالات کے ماتحت یا کن اغراض کی وجہ سے مسلمانوں نے رمضان کے آخری جمعہ کو خاص اہمیت دے دی ہے؟"

("الفضل" - ۱۸ جنوری ۱۹۳۳ء)

خلیفہ صاحب! اگر مسلمانوں نے خاص اہمیت دینے میں غلطی کی ہے۔ تو ہمت سے کام لیجئے۔ اور ان کو رمضان کے آخری جمعہ کی غلامی سے بچا کر ثواب حاصل کیجئے۔

مرزائیوں کے موجودہ خلیفہ کی ایک عورت کچھ عرصہ ہوا فوت ہو گئی۔ اب آپ اس فوت شدہ عورت کی بجائے کسی دوسری بیوی کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ اور اپنی مریضوں جیسی حالت پر رحم نہیں کھاتے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"میری ایک بیوی اس سال فوت ہو گئی ہے...... خواہ کوئی چیز کتنی پیاری اور کتنی محبوب ہو۔ جب خدا تعالیٰ لے لیتا ہے۔ تو اس دنیا میں اس سے بہتر دیتا ہے"۔ ("الفضل" ۱۴ جنوری)

خلیفہ صاحب! ہم خود دست بدعا ہیں۔ کہ خدا جلد آپ کو بہتر بیگم دے۔ کیونکہ ہمیں یہ اُمید ہے۔ کہ آپ اپنی نئی سگائی پر ہمیں بھی کچھ نہ کچھ مٹھائی ضرور ارسال کریں گے۔

مرزا صاحب! اگر آپ اپنی نئی سگائی پر ہمیں مٹھائی ارسال نہیں کرنی۔ تو نہ کیجئے۔ ہماری طرف سے اُس کی قیمت آپ اپنے معالج کو ہی دے دیجئے۔ کیونکہ آپ کا سرکاری آرگن "الفضل" لکھتا ہے۔ کہ "۳ جنوری بوقت نو بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو گزشتہ شب سے سر درد کا دورہ ہے"۔ (۱۶ جنوری)

ہم ڈرتے ہیں۔ کہ یہ دردِ سر کا دورہ بڑھتے بڑھتے کہیں کوئی خطرناک رُوپ دھارن نہ کر لے۔ سگائی تو محض دردِ دل کا علاج ہے۔ لیکن دردِ سر کا علاج کسی منشی النوم کے معالج کی کوشش سے ہی دُور ہو سکتا ہے۔

اسلامی دُنیا کی سیر

مسلمان کی ہستی خطرہ میں

لاہور کے اخبار "زمیندار" میں "دردِ مایوسی" کے عنوان سے جو نظم شائع ہوئی ہے۔ اُس کا ایک شعر یہ ہے:-

الٰہی اسپینِ مسلم کا اب تُو ہی نگہبان ہے
زنگی نفنکر دجال ہیں۔ یاجوج ہیں رُوسی

خدایا ہمارے مسلمان بھائیوں کو بچا لینا۔ تاکہ وہ زندہ رہ کر کبھی نہ کبھی ہماری آریہ برادری میں شامل ہونے کے لئے تو ساعی ہو سکیں۔

اخبار "العدل" کی گداگری

گوجرانوالہ کا حنفی اخبار "العدل" اس وقت جس کسمپرسی کی حالت میں ہے۔ اس سے مجبور ہو کر وہ لکھتا ہے:-

"حنفی بھائیو! اپنی زکوٰۃ سے میری مدد کرو۔ زکوٰۃ نہیں۔ تو بنک کے سود سے مجھے نوٹ بھیجو"۔

بھولے "العدل"! تسلی رکھو۔ اگر زکوٰۃ نہ ملی۔ تو بنک کا سود تمہیں ضرور مل جائے گا۔ خواہ اسلام کی رُو سے وہ حرام ہی ہو۔

ہسپانیہ کی تسخیرِ ثانی

مسلمان فنڈ جمع کرنے میں بڑے طاق ہیں۔ پیسہ کے پیچھے تو وہ ویسے ہی دوڑتے ہیں۔ جیسے مُردار کے پیچھے چیل۔ اب تازہ اطلاع آئی ہے۔ کہ مسلمان ایک "ہسپانیہ فنڈ" اس غرض سے جاری کرنے والے ہیں۔ کہ ہسپانیہ کو دوبارہ فتح کریں۔ کلکتہ کے مسٹر فاروقی کا ایک مضمون اخبار "لائیٹ" کے ۱۶ جنوری کے پرچہ میں شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ لکھتے ہیں کہ:-

"اگر میں ایک دفعہ بیت الحمرا کی فصیلوں پر اسلام کا جھنڈا آویزاں دیکھ لوں۔ اور موذن کو کارڈووا کی جامع مسجد سے اذان دیتے سُن لوں۔ تو میں کم از کم خوش ہو کر مروں گا"

ہم مسٹر فاروقی کو اتنا بتلانا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وہ مرنے کو ابھی ملتوی کر دیں۔ کیونکہ ہسپانیہ میں اسلام کا دوبارہ پھیلنا کارے دارد کا معاملہ ہے۔

سرحد میں جرائم کی کثرت

صوبہ سرحد سچ مچ ایک آدرش اسلامی صوبہ ہے۔ جتنا یہاں اسلامی سنت کا رواج ہے۔ اور کہیں نہیں۔ دوسرے الفاظ میں آدرش اسلامی صوبہ ہے۔ اس کی جو فہرست جرائم شائع ہوئی ہے۔ اُس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ۱۹۳۲ء میں قتل کی ۵۲۷۔ ڈاکہ کی ۱۶۴۔ اور سرقہ کی ۲۳۳۲ وارداتیں ہوئیں۔ اور ۱۹۳۳ء میں علی الترتیب ۴۹۱۔ ۹۶۔ اور ۱۸۵۳ وارداتیں ہوئیں۔ اگر ایک آدرش اسلامی صوبہ کی یہی حالت ہے۔ تو سمجھ لو۔ کہ اگر باقی صوبجات میں بھی ہمچنیں قسم کی اسلامی سنت پھیل جائے۔ تو ان کا کیا حال ہو گا؟

غازی کمال پاشا کا نیا حکم

جمہوریہ ترکی کے ڈکٹیٹر غازی کمال پاشا نے حکم دیا ہے۔ کہ ترکی سکولوں کا ہر ایک طالب علم روزانہ یہ الفاظ دُہرایا کرے۔ کہ:-

"میں ایک ایماندار اور محنتی ترک ہوں۔ میرا فرض اپنے سے کمزوروں کی حفاظت کرنا۔ بزرگوں کی عزت کرنا۔ اور اپنے ملک سے صدق دلانہ محبت کرنا ہے۔ میں اپنی زندگی کو ترکی کے لئے وقف کرتا ہوں"۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا نے یہ حکم دے کر ثابت کر دیا ہے کہ وہ ترک نوجوانوں کو صرف دیش بھگتی کے جذبہ میں رنگنا چاہتا ہے۔ اور ان کو پان اسلام ازم کی لغویات میں پھنسانا نہیں چاہتا۔ کاش ہندوستانی مسلمان بھی غازی صاحب کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اس بھاو سے پربرت ہونے کی کوشش کریں۔

عراق میں یہودیوں پر آفت

نہ صرف اکثر ہندوستانی مسلمان ہی غیر مسلموں کے درپئے آزار رہتے ہیں۔ بلکہ جہاں بھی ان کو موقعہ ملتا ہے۔ وہاں دوسروں کے لئے آفت برپا کر دیتے ہیں۔ عراق کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وزارت مالیہ میں سے آج تک ۱۹ ملازمین برخاست کئے گئے۔ برطانوی سبجیکٹ ۵

"آریہ سماج کے لئے آتم آہوتی کی ضرورت ہے"

پنڈت دیوشرما جی ودیا النکار آچاریہ گوروکل کانگڑی کا بیان

پنڈت دیوشرما جی آچاریہ گوروکل کانگڑی نے "آریہ سماج کے لئے آتم آہوتی کی آوشیکتا" کے عنوان سے ایک پمفلٹ ہندی میں شائع کیا ہے۔ جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

"یہ اپراس کی بیماری آریہ سماج میں بھی پھیلنے لگی ہے"۔ یہ الفاظ اپنے ایک مِتر کے مکھ سے اجمیر شتابدی کی تیاری کے دنوں میں مَیں نے سُنے۔ یہ الفاظ شری پنڈت ایشور دت جی "میدھا رتھی" ودیا النکار اور میرے اپواس (برت) کے بارہ میں کہے گئے تھے۔ بھائی ایشور دت جی کے اپواس کے بارہ میں تو میں ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ مجھ کو بہت کوشش کرنے پر بھی بدقسمتی سے اُن سے مُلاقات کا موقع نہیں ملا۔ مگر اپنے اپواس کے بارہ میں میں اِس وقت کچھ لکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔ "اس وقت" اس لئے کیونکہ اس وقت میں نے اپنے پرستاؤ اور اُپواس وغیرہ کے بارہ میں جو کچھ لکھا تھا۔ اس کو کوئی پریس والا یا اخبار والا چھاپنے کو تیار نہ تھا۔ اور لکھنا ضروری اس لئے ہے کیونکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ اس بارہ میں بہت سے آریہ بھائی بھرم اور غلط فہمی میں مبتلا ہیں:

یہ تو قریباً سب لوگ محسوس کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کی ترقی کی رفتار رُکی ہوئی ہے۔ اور شاید یہ بھی محسوس کرتے ہیں۔ کہ اس پرگتی کے لئے بلیدان کی ضرورت ہے۔ میری سمجھ میں تو جیسے یگیہ کی اگنی سدا آہوتی پڑتے رہنے سے جلتی رہتی ہے۔ سو ایسے ہی دھرم کی اگنی (آریہ سماج جیسی دھرم سنستھا) متواتر بلیدانوں کے ذریعہ ہی زندہ رہ سکتی ہے۔ شری ایشور دت جی "میدھا رتھی" کی آتم بلیدان کی تیاری جات پات کا توڑنا ایسے کاموں کے لئے تھی جس کو آریہ سماج کا ہی کام سمجھا جائے گا۔ مگر میری آتم بلیدان کی تیاری میں بہت سے آریہ بھائیوں کو ہلاتیہ ہی سیاست کی بُو آتی ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ میں آریہ سماج کو جس آسنکوچت اور سار بھوم روپ میں دیکھتا ہوں۔ راج نیتک باتوں وغیرہ سے اوپر اس کا جو وشال دھارمک روپ دیکھتا ہوں۔ اس میں ادھرم کرنے والے راجہ کو بھی ویسی ہی تاڑنا کرنی چاہئے۔ جیسے ادھرم پرورت پرجا کو۔ آریہ سماج کھنڈن وغیرہ کرتا ہے۔ گزشتہ ۲ سال سے دیش پر راجہ کی طرف سے بڑا سنکٹ آیا ہوا ہے۔ اس لئے میری گوروکل میں پلی ہوئی اور ویدک دھرم کے سنسکار کو رکھنے والی آتما ان راجکیہ ادھرموں کے خلاف ابھرتی رہی ہے۔ ان سالوں میں مَیں نے دو بار پھوسمرن پوروک شری پرتیاگ کا سنکلپ کیا تھا۔ دونو بار آریہ سماج کی لاج بچانا مقصود تھا:

پہلی بار کی بات تو کچھ تھوڑے ہی سجنوں کو معلوم ہے۔ جب آریہ سماج کے نیتاؤں کی "آرڈیننس شاسن کے خلاف نکلی ہوئی گھوشنا کا سرکار پر کوئی اثر نہ ہوا۔ بلکہ یہ دوبارہ لگا دئے گئے۔ اور تین سال کے لئے مستقل کئے جا رہے تھے۔ تب بھارت ورش میں آریہ سماج جیسی اعلیٰ سنستھا کے ہوتے ہوئے یہ برداشت کیا جائے۔ یہ مجھ سے نہیں دیکھا جاتا تھا۔ جیسے سوامی شردھانند جی نے دھولپور کے راجہ کے خلاف بھوک ہڑتال کی تھی۔ یا جیسے پُرانے سنیاسی خراب راستہ پر چلنے والے راجاؤں کو راہ دکھایا کرتے تھے۔ ویسے ہی آریہ سماج کے ایک آدھ پرتی ندھی والسٹرائے کو اپدیش کریں۔ ایسا پرستاؤ میں نے سارودیشک سبھا میں رکھا۔ مگر سارودیشک سبھا کے ممبروں نے اس کو نرا پاگل پن سمجھا۔ مجھے ایسا نہیں کرنے دیا گیا۔ بنا آریہ سارودیشک سبھا کے نام سے میں یہ کر نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ میری آریہ سماج کی خدمات اتنی نہیں ہیں۔ کہ میں آریہ سماج کا بغیر بنائے پرتی ندھی بن سکوں۔ اور نہ میں سنیاسی ہی تھا۔ جو جنتا کا سدا پرتی ندھی ہوتا ہے۔ اس لئے میں یہ سمجھ کر کہ میری رائے لوگوں کو پسند نہیں ہے۔ دکھی اور اُداس ہو کر چپ ہو گیا:

دوسری بار کی بات تو بہت سے آدمی جانتے ہیں۔ مگر اس میں میرے اپواس کے بارہ میں کچھ غلط فہمی ہوئی ہے۔ ایسا ہونا قدرتی امر تھا۔ کیونکہ اس کی وجوہات کو ظاہر کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ ستیہ آگرہ تو جو ایک اعلیٰ قسم کا دھارمک بلکہ آتمک سادھن ہے۔ جب سرکار کچل ڈالنا چاہتی تھی۔ تب اس کے ہار کر روپ کی گھوشنا نہ کرنا آریہ سماج کے لئے زندہ نہ رہنے کے برابر تھا۔ اس لئے ستیہ آگرہ کی رکشا کرنا کو منظور کرنے والا ایک پرستاؤ میں نے رکھا۔ اسے آریہ پرتی ندھی سبھائیں ذمہ داری بدھی کے باعث منظور نہیں کریں گی یہ خوف ہونے کی وجہ سے میں نے خود ہی اس پر انفرادی طور پر دستخط کرنے کا وچار کر رکھا تھا:

اس پرستاؤ پر دستخط کرانے میں میرے مرنے کی کوئی آوشیکتا نہ تھی۔ مگر جو کچھ میں دیکھتا تھا۔ کہ ہو سکتا ہے کہ سرکار اس پرستاؤ پر دستخط ہونے میں رکاوٹ پیدا کرے۔ اور جیسا اس پرستاؤ کو ضبط کر کے مجھے جیل میں ڈال دے اس لئے اُس کے مقابلہ میں مَیں نے ..۲۵ دستخطوں کی کم سے کم تعداد رکھی۔ میں نے دیکھا۔ کہ اگر سرکار رکاوٹ پیدا کرے گی۔ تو ..۲۵ دستخط نہ ہو سکیں گے۔ اگر باہری رکاوٹ سرکار نے نہ ڈالی۔ تو بھی اس سے کم دستخط سرکاری ڈر کے باعث ہوں گے۔ سرکاری رکاوٹ نہ ہو۔ تو ..۲۵ دستخط معمولی بات تھی۔ اس لئے صاف ظاہر ہے۔ کہ پرانا تیاگ برت کی بات یونہی آریہ بھائیوں سے زبردستی دستخط کرانے کے لئے نہ تھی۔ میں نے اپنے پران تیاگ برت کے بارہ میں مندرجہ ذیل طریقہ پر لکھا تھا:-

"آریہ سماج کے لئے آتم آہوتی کی ضرورت"

(از شری لالہ دیش بندھو جی مینجنگ ڈائرکٹر روزانہ "تیج" دہلی)

مندرجہ بالا عنوان سے گوروکل کانگڑی کے آچاریہ پنڈت دیوشرما جی ودیا النکار نے ایک گھوشنا کی ہے۔ اس گھوشنا نے یہ سوال ایک مرتبہ پھر آریہ جگت کے سامنے اُپستھت کر دیا ہے۔ کہ راشٹریہ اندولن کے متعلق آریہ سماج کی کیا نیتی ہونی چاہئے؟ اسے بحیثیت سماج کے اس میں حصہ لینا چاہئے یا اس سے الگ رہنا چاہئے؟ یہ سوال آریہ سماجوں کے لئے نیا نہیں۔ پہلے بھی اس پر کافی بحث ہوتی رہی ہے۔ جس کے نتیجہ کے طور پر اس عرصہ تک آریہ سماج کی نیتی یہ رہی ہے۔ کہ وہ مجموعی حیثیت سے پالیٹکس سے علیحدہ رہا۔ لیکن اس نے اپنے سبھا سدوں کو اس بات کی پوری آزادی دی۔ کہ وہ انفرادی حیثیت (ویکتی گت روپ) میں راشٹریہ اندولن میں پورا بھاگ لے سکتے ہیں۔ آچاریہ دیوشرما جی کے اعلان کو پڑھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ورتمان نیتی سے سنتشٹ نہیں ہیں۔ اور یہ چاہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کو ادھرم کرنے والے راجہ (راج) کو بھی ویسی ہی تاڑنا کرنی چاہئے۔ جیسے ادھرم پرورت پرجا کا آریہ سماج کھنڈن وغیرہ کرتا ہے۔ آپ کو آج کل کی سماجوں سے شکایت ہے۔ کہ آریہ سماج کے لوگ (خاصکر عہدیدار) بڑا ڈرتے ہیں۔ حالانکہ دھرم اور ڈر دو متضاد چیزیں ہیں۔ ایشور کی راہ پر چلنے والے کبھی ڈرا نہیں کرتے"۔

آگے چل کر اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ نے لکھا ہے۔ کہ اس کا کارن یہ ہے۔ "کہ آریہ سماجوں کے عہدیدار اکثر ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کو سرکار کا سہارا ہوتا ہے"۔

اس اوستھا کو بدلنے کے لئے آپ ایک بڑے بلیدان کی آوشیکتا انوبھو کرتے ہیں۔ نیز آپ نے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ "بہت اغلب ہے۔ کہ آریہ سماج کی اس سیوا کے لئے جلد ہی میرے لئے آتم آہوتی کا دھرم مجھ سے پیش آ جائے"۔ آچاریہ دیوشرما جی کے تیاگ میں کس آریہ سماجی کی شردھا نہیں۔ سبھی آریہ سماجی آپ کے تیاگ۔ اور سادگی کی پرشنسا کرتے ہیں۔ اور اس بات پر فخر کرتے ہیں۔ کہ گوروکل کانگڑی نے ایک ایسا تیاگی اور مہان آتما سناتک پیدا کیا ہے۔ آریہ سماج میں اس سمے آپ کا خاص آدر اور سنمان ہے۔ لوگ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ وہ جو کچھ اپنی زبان سے کہتے ہیں۔ ویسا ہی محسوس کرتے ہیں۔ اور اس پر عمل کرنے کے لئے بھی ہر سمے تیار رہتے ہیں۔ ایشور نہ کرے۔ اگر انہوں نے اپنی انتر آتما کی آواز کے مطابق آتم بلیدان کا نشچیہ کر لیا۔ اور مرتیو پرینت انشن برت دھارن کی گھوشنا کر دی۔ تو اس سے سارے آریہ جگت میں ایک طرح کی زبردست بے چینی پیدا ہو جائے گی۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ ایسا سمے آنے سے پہلے آریہ سماج کے نیتا اُن کے بیان پر شانتی سے وچار کریں۔ اور ان شنکاؤں کا سمادھان کرنے کی کوشش کریں۔ جنہوں نے اس سمے اُن کے ہردیہ میں طوفان مچایا ہوا ہے:

میں نے آچاریہ دیوشرما جی کے بیان کو بغور پڑھا ہے۔ اور آریہ سماجیوں کے اس طبقہ سے سمبندھ رکھنے کی حیثیت سے جو گزشتہ چودہ برسوں میں راشٹریہ اندولن میں پورا بھاگ لیتا رہا ہے۔ بار بار اپنی آتما سے یہ سوال پوچھا ہے۔ کہ سچ مچ آریہ سماجیوں میں اتنی کاترتا اور اخلاقی کمزوری آ گئی ہے۔ جتنی آچاریہ دیوشرما جی سمجھتے ہیں۔ لیکن ہر بار مجھے یہی جواب ملا۔ کہ پنڈت دیوشرما کا اندازہ غلط ہے۔ آریہ سماج میں شتھلتا اور تیاگ بھاؤ کی کمی ضرور آ گئی ہے۔ نیز یہ بھی درست ہے۔ کہ جہاں کہیں سرکاری پنشن یا خطاب یافتہ اصحاب کا آریہ سماج میں غلبہ ہو جاتا ہے۔ وہاں کی سماجیں بعض اوقات راشٹریہ کاموں میں ضرورت سے زیادہ احتیاط سے کام لیتی ہیں جس سے دوسروں کی طبیعتوں پر یہ اثر ہو سکتا ہے۔ کہ وہ سرکار سے ڈرتی ہیں۔ لیکن اس سے یہ عام نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا۔ کہ آریہ سماجوں میں سچائی کے اظہار کی طاقت نہیں رہی۔ جو وچار آچاریہ دیوشرما جی نے پرگٹ کئے ہیں۔ وہ کئی بار اور ویکتیوں کے ہردیوں میں بھی اُٹھتے رہتے ہیں۔ خاص کر جب کوئی پرا ادھیکاری اپنی پربلتا کے کارن کسی سمے اپنے کرتویہ پالن میں کوتاہی کرتا ہے۔ تو بہت دکھ اور مایوسی ہوتی ہے۔ لیکن اس پر بھی یہ رائے ہے۔ کہ ابھی تک آریہ سماج کا ہردیہ نروکار (Sound) ہے۔ رشی دیانند نے اپنے اپدیش دوارا ...ہے انیائے، چھوت اور برائیوں کے خلاف آواز بلند کرنے کی جو سپرٹ آریہ سماجیوں میں پیدا کی ہے۔ وہ مری نہیں۔ زندہ ہے۔ گو اس میں پہلی سی سرگرمی نہیں رہی:

سوال ہوتا ہے۔ کہ پھر آچاریہ دیوشرما جی کو جو اس سمے آریہ سناتکوں کے گورو ہیں۔ اتنی مایوسی کیوں ہوتی ہے؟ اس کا بڑا کارن میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ انہوں نے آریہ سماج کا دائرۂ عمل قائم کرنے اور اس سے آشائیں وابستہ کرنے میں غلطی کھائی ہے۔ اور جب تک وہ اس غلطی میں مبتلا رہیں گے۔ ان کی مایوسی دور نہیں ہو سکتی۔ معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ آچاریہ جی آریہ سماجیوں کے سامیہ (اجتماعی) اور ویکتی گت (انفرادی) کرتویہ میں کوئی بھید نہیں کرتے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ویکتی گت روپ میں ایک آریہ سماجی کو دیش کے اندولن میں جتنا بھاگ لینا چاہئے انتا ہی بھاگ آریہ سماجیوں کو سامیہ (اجتماعی) روپ میں بھی لینا چاہئے۔ اگر ان کے دماغ میں یہ بات ...

پران تیاگ برت کا عہد مجھ کو کیوں کرنا پڑا ہے۔ اس کے بارہ میں اتنا کہہ دینا ضروری ہے۔ کہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ سرکاری خوف کے باعث لوگ اس پرستاؤ کو ستیہ کہتے ہوئے بھی (اپنی جائداد وغیرہ کے ضبط ہونے کے ڈر سے) اس پر دستخط نہ کریں گے۔ اس لئے میں نے اپنی ایک ماتر جائداد اپنے بھونک شریر کو نیوچھاور کر کے بھی اس کا پرتی پادن کرنے کی ٹھان لی ہے۔ اس پران تیاگ برت کی کریا سے میں آریہ بھائیوں کو یہ سُنانا چاہتا ہوں۔ کہ سب کچھ قربان کر کے بھی ستیہ کی رکھشا کرنی چاہیئے۔ اس لئے میں یہ بھی آشا کرتا ہوں۔ کہ جو آریہ بھائی کسی وجہ سے اس پر دستخط کرنا ستیہ نہیں سمجھتے ہونگے۔ وہ میرے مرنے کے ڈر سے بھی اس پر ہرگز دستخط نہیں کریں گے۔ مجھے اپنے اس پرن کا دُکھ ہے۔ اگر سرکار کا مقابلہ نہ ہوتا۔ تو مجھے ہرگز ایسا پرن کرنے کی ضرورت نہ ہوتی"

ناظرین دیکھیں گے۔ کہ میرے اس پرن میں کوئی جبر کا شائبہ نہ تھا۔ حسب معمول حالات میں میرے برت کی کوئی نوبت آنے والی نہ تھی۔ لیکن اگر یہ نوبت پہنچ جاتی۔ تو یہ برت قطعی ضروری تھا۔

اس لئے میرے اس پرستاؤ کی رچنا میں غلطی رہ گئی تھی۔ اس لئے ہوم ممبر کا بیان نکل جانے پر جس میں کہ سرکار نے ستیہ آگرہ کے سدھانت کو تسلیم کر لیا تھا۔

اگرچہ میرا یہ پرستاؤ غیر ضروری ہو گیا۔ اور شاید ۲۵۰۰ دستخط بھی ہو گئے تھے۔ اس لئے میرا انشن کی نوبت نہ آئی۔ اس لئے اس پرستاؤ کے لئے جو بعد کو سماجوں میں گھومنا پڑا تھا۔ اس سے میرا یہ وچار اور بھی مضبوط ہو گیا۔ کہ آریہ سماج کے لئے آہوتی پڑنے کی ضرورت ہے۔ آریہ سماج کے لوگ (خاص عہدیدار) ڈرا کرتے ہیں۔ دھرم اور ڈر دو متضاد چیزیں ہیں۔ ایشور کی راہ پر چلنے والے کبھی ڈرا نہیں کرتے۔ مگر آریہ سماجیوں میں سچی بات کے لئے خاص کر سرکار کے مقابلہ میں ذرا بھی مصیبت آنے سے ڈر، یہ میرے واسطے آنکھیں کھولنے والا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ آریہ سماجوں کے عہدیدار اکثر ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ جن کو سرکار کا سہارا ہوتا ہے۔ ایک جگہ اس پرستاؤ پر تقریر کرنے کے لئے سماج مندر کا استعمال کرنے سے روکا جانا ضروری سمجھا گیا۔

ایک بڑی سماج کے بڑے بڑے لوگوں نے سمجھانے جانے پر بھی صاف طور پر کہہ دیا۔ کہ جس میں ستیہ آگرہ شبد یا مہاتما گاندھی کا نام آتا ہے۔ اس پر مباحثہ سماج مندر میں ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس حالت کو دیکھ کر دل میں آتا تھا۔ کہ "کیا یہی ہمارا ویدک دھرم ہے؟" بلاشک آریہ سماج نے اپنے سر وچ ہیں جگ گیر کے راستہ میں جو یہ بھاری رکاوٹ آئی ہوئی ہے۔ اور کمزوری پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے لئے کافی تپسیا اور آتم تیاگ کی ضرورت ہوگی۔ ہو سکتا ہے۔ آریہ سماج کی اس سیوا کے لئے جلد ہی اسمانے آتم آہوتی کا دھرم مجھ سے پیش ہو جائے۔ اگر یہ ہو۔ تو میں اپنی خوش قسمتی سمجھونگا۔ بہتر یہ ہے۔ کہ اگر شری پنڈت ایشور دت جی میدھارتھی دوبارا انکار کا برت ستیہ بھاو سے آفت۔ تو یہ کوئی روگ نہیں ہے۔ بلکہ اچھا لکھشن ہے۔ یہ کوئی وکار کی علامت نہیں ہے۔ بلکہ آریہ سماج میں جیون جاگرتی آنے لگی ہے۔ ایشور کرے۔ ایسے لکشن آریہ سماج میں دن دگنے اور رات چوگنے پرگٹ ہوں۔

آریہ بھائیوں سے دردبھری اپیل

(از شری گنیش دت جی پردھان آریہ سماج جام نگر)

اگلے دن میری ڈاک میں ایک خط آیا جس میں کئی کا بیان "آریہ سماج کے لئے آتم آہوتی کی آوشیکتا" چھپا ہے۔ جو کہ شری یت پنڈت دیو شرما جی آچاریہ گورو کل کانگڑی کی طرف سے ... سارا ٹریکٹ پڑھ کر دل پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو گئی۔ سچ مچ آچاریہ جی جیسے پوتر آتما کے ساتھ آریہ سماج کی شان وابستہ ہے۔ ایسے تیاگی نرمل چت اور ساوھو سو بھاؤ بہت ہی کسی سماج کو شوبھا ہوتے ہیں ہم جیسے کام ایسے رتنوں کی کیا قدر جان سکتے ہیں۔ ہم کبھی بھی ان کا تیاگ نہ کر سکیں۔ پرماتما جانتے ہیں۔ ... باقی ایک جائداد صرف شریر ہی ... آگیا ہے۔ اور خواب خرگوش میں غافل ... اور سروں پر جنتا کا یہ فرض ہو جاتا ہے۔ کہ وہ ایسی پوتر آتما کو زیادہ دیر تک سنبھالے رکھیں۔ بلکہ زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکے بھی آچاریہ جی کی آیو بھی کیا ہے ... لگے ہیں۔ اپنی جیون جیوتی سے جنتا کو کرتارتھ کریں۔ یہی آریہ ماتر کی دلی خواہش ہوگی۔ (اس واسطے ...) ضروری کاموں کو بھی چھوڑ کر بھی اس نہایت ضروری معاملہ کی طرف فوری توجہ دیں۔ جو سجن اپنی رائے سے آچاریہ جی پر اثر ڈال سکتے ہیں۔ وہ انہیں جلدی ملنے کی کرپا کریں۔ اور باقی آریہ بندھوؤں کا فرض ہے۔ کہ وہ جلدی سماجوں میں پرستاؤ پاس کر کے اس کی نقل آچاریہ جی کے چرنوں میں بھینٹ دھریں۔ تاکہ آپ جنتا کے ...

۳ پریم کا احساس ہو جائے۔ اور وہ لپٹ شبدوں پر دوبارہ غور فرمائیں۔ دیری کا موقعہ نہیں ہے۔ بلکہ جتنی دیر کا ہے۔ کہیں ہماری سستی کا یہ نتیجہ نہ نکلے۔ کہ کف افسوس ملنے پڑیں۔ یہی آریہ بھائیوں سے دردبھری اپیل ہے۔

تو وہ آریہ سماج کو یہ مشورہ نہ دیتے۔ کہ جس طرح سورگیہ سوامی شردھانند جی مہاراج نے دھولپور کے راجہ کے خلاف بھوک ہڑتال کی تھی۔ یا جیسے پرانے سنیاسی خراب راستہ پر چلنے والے راجاؤں کو راہ دکھایا کرتے تھے۔ ویسے ہی آریہ سماج کے ایک "ادھ" پرتی ندھی" وائسرائے کو (آرڈیننس واپس لینے کا) اپدیش کریں۔ اس کے نہ ماننے پر بھوک ہڑتال کریں"۔

آریہ سماجیوں اور نیتاؤں سے ویکتی گت روپ میں تو یہ آشا کرنا ٹھیک ہے۔ کہ دیش پر سنکٹ کے سمے انہیں اس کے نوارن کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کو تیار رہنا چاہیئے۔ لیکن آریہ سماج سے بطور سنگٹھن کے یہ آشا کرنا ٹھیک نہیں کہ وہ اپنے کسی "پرتی ندھی" دوارہ اس پرکار کا کاریہ کرائے۔ کیونکہ پالیٹکس براہ راست آریہ سماج کے کاریہ کھشیتر سے باہر ہے۔

میرے خیال میں اگر دیو شرما جی کی پوزیشن کو صحیح مان لیا جائے۔ تو اس کا یہ ارتھ ہو جاتا ہے۔ کہ آریہ سماج کے لئے مکھیہ کاریہ ہی حکومت سے لڑنا رہ جائے گا۔ چونکہ سوامی جی کے کہنے کے مطابق کسی دیش میں بدیشی راج کی موجودگی ایک بہت بڑی بُرائی ہے۔ اس لئے جب تک کسی دیش میں غیر ملکیوں کا راج ہو۔ اس دیش کی سماجوں کو سب سے پہلے اُس سے نجات حاصل کرنے کا یتن کرنا چاہیئے۔ آچاریہ دیو شرما جی ذرا وچار کریں۔ کہ اگر یہ پوزیشن ٹھیک ہوتی۔ تو رشی دیانند کو خود اپنے کاریہ میں مکھیہ استھان حکومت سے لڑنے کو دینا چاہیئے تھا۔ کیا جو برائیاں آج ہمیں برٹش شاسن میں دکھائی دیتی ہیں وہ رشی دیانند کے جیون کال میں موجود نہیں تھیں؟ کیا اُس سمے انگریزوں کا شاسن بالکل نیائے پورن تھا؟ کیا اُس سمے کوئی ایسے قانون نہیں تھے۔ جن کی بنیاد انیائے پر قائم تھی؟ کیا قانون کی نظر میں کالے اور گورے کی تمیز اُس سمے موجود نہیں تھی؟ پھر رشی دیانند نے کیوں اُس سمے کے وائسرائے کو بھوک ہڑتال کرنے کا الٹی میٹم نہیں دیا؟ کیا رشی دیانند پر بھی کوئی اخلاقی کمزوری اور بزدلی کا دوش لگ سکتا ہے؟

میری رائے میں پنڈت دیو شرما جی آریہ سماجیوں کی اخلاقی طاقت کو ایک غلط کسوٹی پر پرکھ رہے ہیں۔ انہوں نے سورگیہ سوامی شردھانند جی کے دھولپور ستیہ آگرہ کا ارتھ بھی غلط سمجھا ہے۔ اُس سمے آریہ سماج کے لئے اپنے حقوق کا سوال درپیش تھا۔ ویسی سمسیا اگر اُپستھت ہو۔ تو آریہ سماج کو آج بھی اُن کا انوکرن ضرور کرنا چاہیئے۔ اور اگر آریہ سماج کے نیتا ویسا نہ کریں۔ تو میں کہوں گا۔ کہ وہ اپنے کرتویہ پالن سے دور بھاگتے ہیں۔ لیکن راشٹریہ آندولن ایک جدا چیز ہے۔ اس میں آریہ سماجی نیتاؤں یا سماجوں کو وہی طریقہ عمل اختیار کرنے کا مشورہ دینے کا مطلب یہ ہے۔ کہ پھر آریہ سماج اور کانگرس میں کوئی فرق باقی نہ رہے۔ میری رائے میں آچاریہ دیو شرما جی کو آتم بلیدان کی طرف کوئی قدم بڑھانے سے پہلے اس سوال پر مذکورہ بالا نقطۂ نظر سے دوبارہ وچار کرنا چاہیئے۔

اسی سلسلہ میں آچاریہ دیو شرما جی کو یہ جان کر سنتوش ہونا چاہیئے۔ کہ آریہ سماجی عام طور پر دیش سیوا یا اپنے کرتویہ کی طرف سے غافل نہیں ہیں۔ بلکہ دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں بہت آگے ہیں۔ گزشتہ دو سال کے عرصہ میں مہاتما جی نے جتنی بار دیش کی سوتنترتا کے لئے یدھ کیا ہے۔ اگر اس کے اتہاس پر غور کیا جائے۔ تو پتہ چلے گا۔ کہ آریہ سماجی قربانی دینے میں کسی سے پیچھے نہیں رہے۔ سورگیہ لالہ لاجپت رائے جی اور امر شہید سوامی شردھانند جی تو مہان ویکتی تھے۔ انہیں چھوڑ کر بھی اگر آریہ سماجیوں کی دیش کے لئے قربانیوں کا اندازہ لگایا جائے۔ تو اتہاس ان آریہ سماجیوں کا سر فخر سے اونچا رہے گا۔ ہاں ایشور نہ کرے۔ اگر آریہ سماج کی آج یہ اوستھا ہو جاتی۔ کہ اس کے نیتا احمدیوں کی طرح سرکار کی تلوار کا دستہ بن جاتے یا ایک ودیشی راجیہ کی بھگتی کا اپدیش کرنے لگتے۔ تو سماج کی اصلاح کے لئے ایک بڑے بلیدان کی آوشیکتا ہو سکتی تھی۔ اس لئے آچاریہ دیو شرما جی کو اس بنا پر آتم بلیدان کرنے کا وچار چھوڑ دینا چاہیئے۔

میں جس انش میں اُن کے ساتھ سہمت ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ آریہ سماج اپنے ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے کوئی موثر کارروائی کرنے کو تیار نہیں۔ مثال کے طور پر کتنی جگہ اس کے نگر کیرتنوں اور جلسوں پر ناقابل برداشت پابندیاں حکومت کی طرف سے عائد کی جاتی رہی ہیں۔ لیکن آریہ سماج نے انہیں دور کرنے کا اس پرکار سے یتن نہیں کیا جس طرح کہ ایک نڈر سماج کو کرنا چاہیئے تھا۔

میرے خیال میں اگر اس بات کو آچاریہ دیو شرما جی اپنے ہاتھوں میں لیں۔ اور آریہ سماجیوں کے ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے گرو گوبند کے باغ کی طرح ستیہ آگرہ کا کوئی پروگرام مرتب کر کے اسے عملی جامہ پہنانے کا یتن کریں۔ اور اس میں آریہ سماجی اُن کا ساتھ نہ دیں۔ تب آتم بلیدان دینے کے کوئی ارتھ ہو سکتے ہیں۔

میں آشا کرتا ہوں۔ کہ آچاریہ جی میرے نویدن پر ٹھنڈے دل سے وچار کریں گے۔

مُردہ جلانا چاہیئے یا دفنانا؟

(لیکھک شری پت ستیہ دیو جی آریہ مسافر از مرادآباد)

پیارے ناظرین! آپ کو یہ بات تو بخوبی معلوم ہوگی کہ ... میں ۵۱ ہزار سے زیادہ مذہب پائے جاتے ہیں۔ کوئی ... ب بغیر انسان کے نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ انسان میں ... ستیہ اور اسستیہ کے امتیاز کی قابلیت ہے۔ اور ... ب باتوں کو چھوڑ کر میں صرف "رُوح کے جسم سے نکلنے ... بعد جسم کا کیا کرنا چاہیئے" کے مسئلہ پر کچھ تحریر کرتا ... وں ؛

جسم کی ترتیب

पाञ्चभौतिक देह : اس ... پانچ کے سُوتر کے آدھار پر پانچ عناصروں سے مل کر ... جسم بنتا ہے۔ اور جو چیز جن دردیوں سے جس حالت سے ... ترتیب میں شروع ہوتی ہے۔ وہ پھر وہاں آجاتی ہے۔ ... اسی صورت کا نام ناش یا منیتی یا فنا ہوتا ہے سو دیکھو ... नाशःकारणा لیعنی عناصر کا اپنی اصلی ... صورت میں آجانا فنا کہلاتا ہے ؛

عناصر کی تعریف

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ عناصر کس کو کہتے ہیں؟ دیکھو

पृथि॰ यापस्तेजा वायु राकाशं काला

... یعنی زمین۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ آکاش۔ اطراف و وقت ... غیر رُوح عناصر ہیں

दिगात्मा मन इति द्रव्याणि

مگر اجسام کے مرکب ہونے میں صرف زمین۔ پانی آگ ... ہوا اور آکاش ہی کام کرتے ہیں۔ یعنی ایشور تمام اجسام ... ان ہی عناصروں سے اس پرکار ترتیب دیتا ہے۔ ایک ... مثال سے آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں :-

ایک بازار میں پانچ یار گئے۔ ایک نے ایک نارنگی۔ دوسرے ... نے سنگترہ۔ تیسرے نے انار۔ چوتھے نے امرود اور پانچویں ... نے ایک ناشپاتی خریدی۔ سب نے ہر ایک پھل کے دو ... ٹکڑے کئے۔ اور ہر ٹکڑے کے چار حصے کرکے اپنے باقی ... ساتھیوں کو دے لئے۔ اس طرح سب کے پاس پانچوں چیزیں ... آگئیں۔ اور پانچوں کے پاس ۲۵ حصے ہو گئے۔ اسی ... طرح ہمیشہ سے پانچ تتو پرکرتی میں رہتے ہیں۔ ایشور ... سب سنسار کا پرکاش کرتا ہے۔ تب ۲۵ تتوؤں کے سوُرُو ... سے تمام دُنیا کو مخلوق کرتا ہے۔ اسی طرح پر تینوں قسم کے ... جسم بھی بنائے جاتے ہیں۔ اب رہا یہ کہ جب تک وہ چیز ... یہاں سے مل کر بنی تھی۔ وہاں تک نہ جاوے۔ عناصر ... اپنے عناصر میں مل نہیں سکتے۔ اور جب تک وہ عناصر ... صورت میں نہ آجاویں۔ تب تک ایشور ان سے کوئی کام ... نہیں لے سکتا ہے۔ دیکھو ایک موم بتی ہے۔ اگر اسے ... یہی رہنے دیا جاوے۔ تو وہ دوبارہ زمین میں جاکر درخت ... کے رُوپ میں نہیں آتی۔ اور نہ ہی پھول بن سکتی ہے۔ ... جب تک پھول نہیں ہوسکتی۔ تب تک شہد کے چھتّہ ... میں نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ ہی مکھی وہاں آسکتی ہے۔ گویا کہ ... جب تک اس کو زمین میں نہ ڈالیں یعنی وہ فضلہ ... بن کر زمین میں نہ جاوے۔ تب تک وہ عناصر گرہی نہیں ... بن سکتا۔ یہ چیزیں زمین کے عناصروں سے بنتی ہیں۔ مگر ... جسم میں ہر قسم کے عناصر موجود ہوتے ہیں۔ مگر ہمنے

عناصروں میں سب سے باریک اگر کوئی چیز ہے۔ تو وہ آگ ہے۔ اور آگ کی صفت گرمی ہے۔ اور وہ اپنے سے موٹی چیزوں کو علیحدہ علیحدہ کرتی ہے۔ زمین سب عناصروں سے موٹی ہے۔ وہ اپنے سے موٹی چیز کو کچھ تغیر و تبدل میں لاسکتی ہے۔ مگر اپنے سے باریک چیز میں نہیں لاسکتی۔ جس طرح دُودھ کے پانی میں ملنے سے پانی کی خاصیت نہیں بدل سکتی۔ کیونکہ وہ موٹا ہے۔ ہاں پانی دُودھ میں داخل ہوکر دُودھ کی صفت کو بدل سکتا ہے۔ اسی طرح زمین موٹے عناصر سے ہے اور آگ باریک ہے۔ اور سُنئے۔ آگ لوہے کی حالت کو بدل دیتی ہے۔ مگر لوہا آگ کی حالت کو نہیں بدل سکتا ہے ؛

دیو سماج کا عقیدہ

دیکھو۔ دیو سماج جسم کا بننا اور بگڑنا اس طرح سے مانتا ہے :-

سوال۔ انسان کے آتما کا اُس کے جسم کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

جواب۔ انسان کا آتما ہی اس کے جسم کا بنانے والا۔ پالن کرنے والا اور مالک ہے۔ اسی کے جسم میں رہنے سے جسم زندہ رہتا ہے۔ اور اسی کے علیحدہ ہونے سے جسم مُردہ ہوجاتا ہے۔ یہی آتما اصول جسم کی مَوت کے بعد اپنے اندر چھوٹا سا جسم بنا لیتا ہے پھر پہلے کی طرح انسان بنتا ہے ؛

سوال۔ کیا جسم کے نشٹ یا موت ہونے پر آتما نہیں مرتا؟

جواب۔ مرتا نہیں۔ یعنی نہیں مرتا۔ مگر جب ٹھیک ٹھیک طاقتوں کو نہیں پاتا۔ تب ضرور مر جاتا ہے۔ یعنی اپنی اصلی صورت میں واپس ہو جاتا ہے ؛

مباحی مذاہب کا عقیدہ

اب عیسائی صاحبان اور مسلمان صاحبان موت کا مطلب جسم کا رُوح سے علیحدہ ہونا ہی مانتے ہیں۔ اور ہندو۔ سکھ۔ جین وغیرہ لوگ بھی ایسا ہی مانتا ہوں۔ رہا مُردہ جسم کو کس طرح اپنی اصلی حالت میں لایا جاوے؟ اس کو مسلمان و عیسائی صاحبان زمین میں دفنانا فلسفۂ اسلام سے مانتے ہیں۔ اور میں اس کا جلانا مانتا ہوں ؛

مُردہ لاش سے برتاؤ

آئیے اب اس بات پر وچار کریں کہ مُردہ جسم کو زمین میں دبانا۔ پانی میں بہانا۔ جنگل میں ڈال کر سُکھانا یا آگ میں جلانا اچھا ہے۔ بلحاظ سنسار کے نقصان کے یعنی رُوح کو تو کوئی موت ہی نہیں۔ وہ ہر مذہب کے خیال کے مطابق اپنے کرموں کے موافق کسی دوسری جگہ جسم کو چھوڑ کر چلی گئی۔ چاہے کہیں گئی ہو۔ مگر جسم سے علیحدہ ضرور ہے۔ اس میں کسی کو شک کرنے کی گنجائش نہیں ہوسکتی ہے۔ سب سے اوّل کسی لاش کو جنگل میں ڈال کر سکھانا پایا جاتا ہے۔ جو ہر ایک طرح سے نقصان دہ معلوم ہوتا ہے جب کوئی جانور یا آدمی مرجاتا ہے۔ تو اس کے جسم کے سڑنے پر کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ یہ قدرت کا ایک نیم ہے۔ جیسے ہوا خراب ہو جاوے تو ہر جاندار کو بیماری ہو جاتی ہے۔ اور جس کام کے کرنے سے دوسروں کا نقصان ہو۔ وہ گناہ ہے۔ نعش کا سُکھانا ہر صورت میں ممنوع ہی ثابت ہوتا ہے دوسرا طریقہ پانی میں ڈالنے کا ہے۔ اس طریقہ سے ہوا زیادہ خراب نہیں ہوتی ہے۔ مگر پانی ضرور خراب ہوتا ہے۔ اور سب ہی جانداروں کا دارومدار پانی جیسے پاک عنصر پر تھا۔ ہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ دریا کے جانور مُردہ لاش کو کھا جاتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ جو جانور پانی کے اندر رہتے ہوئے مر جاتے ہیں۔ اُن سے پانی کیوں خراب نہیں ہوتا؟ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جس عورت مرد کو کام کا بخار ہو جاوے۔ اُس سے جو سنتان پیدا ہوگی۔ وہ روگی ہوگی۔ کیونکہ جو ذرات حمل کے لئے ضروری ہیں۔ وہ اس روگ میں زیادہ نہیں۔ اسی طرح جو ذرات مُردہ جسم میں ہیں۔ وہ سب کے سب پانی کی زیادہ مقدار سے بنے ہیں۔ یعنی جن چیزوں سے پانی کے جسم اچھی طرح بنے ہوئے نہیں ہوتے۔ اسی طرح کوئی خرابی پانی میں مثل جراثیم نہیں ہوسکتی۔ مگر باہر خشکی کے جانوروں کی لاش جانے سے ضرور پانی کچھ خراب ہوگا۔ بیماریاں ہوں گی۔ اور بیماری کا پیدا کرنا ہر صورت میں گناہ ہے ؛

مُردہ کا دفنانا

اب رہا مُردہ کا دفن کرنا۔ میرے خیال میں یہ بات نہ انسان کی عقل کے مطابق ظاہر ہوسکتی ہے۔ اور نہ خدا کی قدرت کے موافق ہوسکتی ہے بخیال عقلیہ ہاں قرآن شریف میں ضرور آیا ہے۔ کہ قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو مار دیا۔ اور تیرے والا ہوا۔ پھر اس نے دیکھا۔ کہ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ

ترجمہ:- پس بھیجا اللہ نے ایک کوا۔ کریدتا تھا بیچ زمین کے۔ یعنی کس طرح اپنے بھائی کی نعش دباوے۔ اگر کوّے کو خدا کی طرف سے بھیجا ہوا مان بھی لیا جاوے۔ تو وہ فرشتہ ہونا چاہیئے تھا۔

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا

ترجمہ۔ اور اگر کرتے ہم اس کو فرشتہ البتہ کرتے ہم اس کو خوبصورت مرد کے یعنی اگر کسی فرشتہ کو پیغمبر بناتے تو بھی اُس کو آدمی کی صورت میں ہی بناتے۔ جیسا کہ حضرت مریم کے پاس فرشتہ خدا کا بھیجا ہوا آیا۔ تو وہ خوبصورت آدمی تھا۔ اس لئے یہ صاف ثابت ہے۔ کہ کوّا خدا کا بھیجا ہوا نہیں ہوسکتا ہے۔ اور نہ کوّا خدا سے علم حاصل کرکے دوسروں کو قولی۔ فعلی۔ تقریری یا تحریری ہدایت ہی کرسکتا ہے۔ اگر کرسکتا ہے۔ تو وہ پیغمبر کہلاتا۔ کوّے میں یہ جیسی قابلیت بھی نہیں ہوسکتی۔ اور کوّا سب کچھ حرام و حلال اور گندی چیز کھا جاتا ہے۔ کسی صورت میں بھی یہ ثابت نہیں ہوتا ہے۔

اب رہا دفن کرنا۔ دُنیا کے نقصان کے خیال سے یہ ہر طرح نقصان دہ ہے۔ قبر وغیرہ اور تختہ وغیرہ۔ کفن وغیرہ اور زمین وغیرہ پر اس قدر خرچ ہوتا ہے۔ اگر خرچ کا خیال کیا جاوے۔ تو بہت ہی نقصان ہوتا ہے۔ اور اگر قادیان میں جاکر دفن کیا جاوے۔ تو کئی سو روپیہ خرچ آوے گا۔ میرے ساتھی ایک سب انسپکٹر صاحب کی جو شیعہ خیال کے تھے۔ لڑکی بعمر ۹ سال فوت ہوئی تھی۔ سب انسپکٹر صاحب پولیس کے ۰۰ھ روپیہ کفن و دفن پر خرچ ہوئے۔ دوسرے زمین ہمیشہ خراب ہو جاتی ہے۔ اور ہزارہا قتل اور مقدمات ہوتے ہیں۔ تب ہم ساتھ ہی اس بات پر غور کرتے ہیں۔ کہ کسی جانور کی نعش رہنے سے جگہ ہمیشہ کے لئے خراب ہو جاتی ہے۔ ایسا اندازہ لگانا ہی خلاف خیال ہے۔ اور کوئی فائدہ دُنیا کا نہیں ہے۔ سوائے اس نقصان کے۔ اس واسطے ہر صورت میں مُردہ نعش کا دفن کرنا قدرت اور دُنیا کے مفاد کے خلاف ہے۔ جو چیز قدرت اور دُنیا کے خلاف ہو۔ وہ ثواب کے خلاف ہے۔ اس لئے دفن کرنا قدرت کا حکم نہیں ہوسکتا ؛

لاش کا جلانا

اب رہا مُردہ کو جلانا۔ اس پر وچار کرتے ہیں :-

भस्मान्त ँ शरीरम यजु ४० - १५ اور :-

निषेकादि श्मशानान्तो मन्त्रैर्यस्योदितो विधि मनु

مذکورہ وید منتر اور منو جی کے واکیہ سے یہ بات تو صاف ظاہر ہوتی ہے۔ کہ جسم کی بنا حمل کے قرار پانے کی رات سے راکھ تک جاکر ختم ہونے تک ہے۔ اتھروید و وید اور شاستر جسم کے جلانے کی ہدایت کرتے ہیں۔ جب جسم تیار ہوتا ہے۔ تو ایشور تمام ہی دنیا کی بوٹیوں اور اوشدھیوں یعنی جتنی چیزیں کھائی جاسکتی ہیں۔ ان کے لطیف لطیف تتوؤں سے صرف زبان ہی بنائی جاتی ہے۔ اسی پرکار جس جس لوک میں جو چیز زیادہ بنتی ہے وہ سب انسان کے جسم میں ایشور ملاتا ہے۔ مگر ہر چیز پانچ عناصر کا ہی مجموعہ ہے۔ جس طرح حلوائی کی دکان پر تمام مٹھائی گھی۔ کھانڈ اور

سیدہ کی آمیزش سے ہوتی ہے۔ مگر حلوائی کی عقل رُوپی ترتیب سے ہزار ہا قسم کی مٹھائی دکھلائی دیتی ہے۔ اسی طرح سے دُنیا کی حالت ہے۔ دیکھو وید کیا کہتا ہے :-

स्वाहा प्राणेभ्य: साधिपतिके
भ्य: पृथिव्यै स्वाहा अग्नये
स्वाहान्तरिक्षाय स्वाहा वायवे
स्वाहा यजु वेद

ہے انسانو! تم کو چاہئے۔ کہ .... (अधिपतिके) اندریوں کے مالک رُوح کے ساتھ رہتے ہوئے (प्राणेभ्य:) جیون کے سمان پران کے لئے (स्वाहा) ٹھیک کام (पृथिव्यै) زمین کے واسطے (स्वाहा) ٹھیک زبان (अग्नये) آگ کے واسطے (स्वाहा) ٹھیک کام (अन्तरिक्षाय) آکاش میں جانے کے لئے (स्वाहा) ٹھیک بات (वायवे) ہوا کی پراپتی کے لئے (स्वाहा) ستیہ کام (देवे) بجلی کی پراپتی یعنی جسم کی بجلی کی پراپتی (स्वाहा) ستیہ بانی اور (सूर्याय) سُوریہ منڈل کی پراپتی کے لئے (स्वाहा) ستیہ بانی کو ٹھیک ٹھیک کرنا ازحفات جب کوئی انسان مرے تب جسم کے برابر تول کے گھی لے کر اُس میں ہر ایک سیر میں ایک رتی کستوری۔ ایک ماشہ کیسر اور چندن وغیرہ لکڑی ٹھیک کرکے جتنا آدمی کی لمبائی کے برابر ۳½ ہاتھ چوڑی اور ۳½ ہاتھ گہری ایک بالشت تلے نیچے ویدی بنا کر اُس میں نیچے سے اُوپر تک لکڑی چُن کر اُوپر سے مُردہ کو رکھ کر چاروں طرف سے چُن کر۔ کافور دھر کر کافور سے آگ جلا کر چِتا میں آگ پرویش کرے۔ اس طرح سے جلانے والے کو یگیہ کرنے کا پھل ملتا ہے۔ اور مُردہ کو نہ کبھی زمین میں گاڑے۔ نہ زمین میں چھوڑے۔ اور نہ جل میں ڈبوئے۔ اگر نہ جلایا جائے۔ تو رشتہ داروں کو مہاپاپ ہوتا ہے۔ کیونکہ مُردہ کے بگڑے ہوئے جسم سے زیادہ بدبُو ہونے کی وجہ سے تمام جانداروں کو بے شمار بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ اس لئے مُردہ کا جلانا ہی آنند اور بھلائی کا کارن ہے۔ نہ اور کوئی طریقہ۔ کیونکہ وید ایک جگہ فرماتا ہے :-

दिग्भ्य: स्वाहा चन्द्राय स्वाहा
नक्षत्रेभ्य: स्वाहाद्भ्य: स्वाहा
वरुणाय स्वाहा नाभ्यै स्वाहा
पूतवाय स्वाहा. यजु वेद

ہے انسانو! تم جسم کے جلانے میں .... (दिग्भ्य:) اطراف میں چیزوں کے پہنچانے کو (स्वाहा) ستیہ کام (चन्द्राय) چندر لوک کی پراپتی کے لئے (स्वाहा) ستیہ کام (नक्षत्रेभ्य) پانیوں میں چلنے کے لئے (स्वाहा) ستیہ کام (वरुणाय) سمندر میں جانے کے لئے (स्वाहा) ٹھیک کام (पूतवाय) پاک کرنے کے لئے (स्वाहा) ٹھیک ٹھیک کام اچھی طرح ازحفات ٹھیک ٹھیک جسم کو جلا کر سب طرف جہاں جہاں سے جسم کو قدرت تیار کرتی ہے۔ یعنی آگ و ہوا کے ذریعہ سے روانہ کرو۔ کیونکہ جسم کے مرکب کرنے کے لئے تمام ہی دُنیا کی چیزیں درکار ہوتی ہیں۔ کیونکہ یہ بات کہی بھی جاتی ہے۔ کہ جو کچھ برہمانڈ میں ہے۔ وُہ سوکھشم رُوپ سے جسم میں ہے۔ اس واسطے جلانے کا طریقہ ہی ٹھیک ہو سکتا ہے۔ اور ایک ویدی جس میں کروڑوں جسم جلائے جا سکتے ہیں۔ اور بعد میں کبھی کوئی جھگڑا مثل سمادھ یا قبر وغیرہ نہیں ہو سکتا ہے۔ نیز سائنسدانوں کا بھی یہ ہی خیال ہے۔ جیساکہ یوروپ وغیرہ مانتا جاتا ہے۔ کہ مُردہ جلانا چاہئے :-

سمواد ⟵⟶ کالم

ذیل میں وہ پرشن درج کئے جاتے ہیں۔ جو شری گنیش دت جی آریہ سیوک جام پور اور شری پی راماس جی حیدر آباد (دکن) نے ارسال کئے ہیں۔ اور ساتھ ہی ان کے وُہ اُتر درج کئے جاتے ہیں جو سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ۔ گورودت بھون لاہور نے دئے ہیں (ایڈیٹر)

۱ شری گنیش دت جی آریہ سیوک۔ جام پور

پرشن ۱۔ یہ ویدک سدھانت ہے۔ کہ پشو پکشی۔ کیٹ پتنگ یہ سب بھوگ یونی ہیں۔ منشیہ یہ کرم کرکے ان کا پھل بھوگنے کے لئے جیو ان جونیوں میں جاتا ہے۔ کرم یونی کے جیووں کی تعداد زمین پر ۱½ ارب کے قریب ہے۔ اور بھوگ یونیوں کی تعداد تو شنتا بدگنتی میں ہی نہ آ سکے۔ ایک چیونٹیوں کے بل کو اور مکوڑوں کے بل کو دیکھنے سے حیرانی آتی ہے۔ ان سے بھی کئی سوکھشم یونیاں جن کا انت شمار ہی نہیں۔ یہ تو مسلمہ بات ہے۔ کہ نسبتاً انسانوں کے یہ بھوگ یونی کے جیو کئی گنا ہیں۔ اگر یہ اندازہ دُرست ہے۔ تو منشیہ یونی کے جیووں سے یقیناً یہ بھوگ یونی کے جیو کم ہونے چاہئیں۔ آخر منشیوں میں سے کچھ منشیہ بھی تو بننے کے حقدار ہوں گے۔ اور باقی جاویں بھوگ میں۔ جو ہر حال میں تھوڑے ہونے چاہئیں۔ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ بہت زیادہ ہیں۔ اگر دوسری زمین سے جیووں کا تبادلہ مانا جائے۔ کہ کسی دوسری زمین کے جیو یہاں کی بھوگ یونی میں آئے ہوئے تو کیا پتہ کہ وہاں بھی یہی حالت ہو۔ منشیہ یونی سے زیادہ جیو بھوگ یونی میں ہوں۔ اگر قیاس یہی ہے۔ تو یہی۔ جیساکہ یہاں ہے۔ وہاں بھی ہوگا۔ پھر بھی بات دُرست ثابت نہیں ہوتی۔ مشکل ہی پڑ رہی ہے :-

اُتر ۱۔ پشو پکشی صرف بھوگ یونی ہیں۔ یہ رشی نے کہیں نہیں لکھا ہے۔ اس لئے جو جو کرم کو کرنے نہ کرنے کی سمجھ رکھتا ہے۔ وُہ اس کا کرم ہے۔ یہ بات ان میں ہے۔ اس لئے وُہ صرف یونی نہیں ہیں :-

میں اس کو آریہ سماج کا سدھانت مانتا ہوں۔ آپ کو اگر اس کے متعلق پوچھنا ہو۔ تو پوچھ سکتے ہیں :-

۲ شری پی۔ راماس جی۔ حیدر آباد۔ دکن

پرشن ۱۔ ستیارتھ پرکاش کے ساتویں سمولاس میں ایک جگہ پرشن اُٹھتا ہے۔ کہ "ایشور دیالو ہے۔ نیائے کاری ہے یا نہیں؟" سوامی جی اُتر دیتے ہیں۔ کہ "ہے"۔ اس پر پھر پرشن اُٹھتا ہے۔ کہ "گُن پرسپر وِرُودھ ہیں۔ جو نیائے کرے تو دیا۔ اور دیا کرے۔ تو نیائے چھوٹ جائے۔ کیونکہ نیائے اُسے کہتے ہیں مگر جو کرموں کے انوسار نہ ادھک نہ نیون (کم وبیش) سُکھ۔ دُکھ پہنچانا۔ اور دیا اُسی کو کہتے ہیں کہ اپرادھی کو ڈنڈ دئے بنا چھوڑ دینا"۔ اس کا اُتر پھر سوامی جی دیتے ہیں۔ کہ "نیائے اور دیا کا نام ہی بھید ہے۔ کیونکہ جو نیائے سے پریوجن سِدھ ہوتا ہے۔ وُہی دیا سے۔ ڈنڈ دینے کا پریوجن ہے منشیہ اپرادھ کرنے سے بند ہوکر دُکھوں کو پراپت نہ ہوں۔ وُہی دیا کہلاتی ہے۔ جو پرائے دُکھوں کو چھڑانے۔ جیسا ارتھ دیا اور نیائے کا معترض نے کیا۔ اُس کو سوامی جی ٹھیک نہیں کہتے ہیں۔ جس نے جیسا بُرا کرم کیا ہو۔ اُس کو ویسا ہی ڈنڈ دینا چاہئے۔ اسی کا نام نیائے ہے۔ اور جو اپرادھ ڈنڈ نہ دیا جائے۔ تو دیا کا ناش ہو جائے۔ سوامی جی مثال دے کر سمجھاتے ہیں۔ کہ ایک اپرادھی ڈاکو کو چھوڑ دینے سے ہزاروں دھرماتما پُرشوں کو دُکھ دینا ہے۔ جب ایک کو چھوڑنے سے ہزاروں کو دُکھ ہو۔ تو وُہ کس پرکار دیا ہو سکتی ہے؟ دیا وُہی ہے۔ کہ اُس ڈاکو کو جیل خانہ میں رکھ کر پاپ کرنے سے اور اُس ڈاکو کو مار دینے سے دوسرے ہزاروں منشیوں میں دیا پرکاشت ہوتی ہے"۔ اس پر میرا یہ ہے۔ کہ پوجیہ سوامی جی جنہوں نے اُوپر نیائے اور دیا کو بڑے وستار سے سمجھایا ہے۔ کیوں نہیں اپنے مستی جگن ناتھ کو ڈنڈ دلوایا۔ اور کیوں نہیں اُس پر نیائے اور دیا کا استر چلایا؟ بنا نیائے اور دیا کے اُس کو چھوڑ دیا۔ تو اثر کیا۔ اس پر طرہ یہ کہ اس کو سوامی جی روپیوں کا لالچ دیکر اور یہ مشورہ دیکر کہ "نیپال چلا جا۔ نہیں تو ان بیچ جائیں گے"۔ مہا اُپکار کیا ہے۔ کہا جائے گا۔ کہ سوامی جی سنیاسی تھے۔ سنیاسیوں کا دھرم تھا۔ تو میں کہوں گا۔ کہ سنیاسی پرمیشور سے زیادہ گیانی نہیں ہیں۔ پرمیشور ودوان ہے۔ اور ہم جیو الپگیہ۔ تو جب پرماتما جیسا کرم منشیہ کا ہوتا ہے۔ ویسا سُکھ دُکھ دیتا ہے جیساکہ سوامی جی نے خود اُوپر کے اُتر میں لکھا ہے۔ تو پھر سوامی جی نے کیوں اس کو (جگن ناتھ کو) اُس کی کرنی کا پھل بھوگنے نہیں دیا۔ یہ بھی کہا جائے گا۔ کہ اُس نے سوامی جی کو اپنے دل سے وِش ۴

۴۴ نہیں دیا۔ جیساکہ اُس نے آخر میں کہا تھا۔ "آہا! میں نے کیسے مہاتما کو مارا ہے۔ وغیرہ" تو کیا وہ پرماتما کے سکھ اپرادھی نہیں بنا ہوگا؟ ضرور بنا ہوگا۔ تو پھر وُہی پرشن اُٹھتا ہے۔ کہ کیوں سوامی جی نے اپنے گھاتک کو اُس کے اپرادھ کا پھل بھوگنے نہیں دیا؟ اس سے سدھ ہوا۔ کہ نیائے الگ ہے۔ اور دیا الگ۔ سوامی جی نے دیا دکھلائی۔ اور نیائے نہیں کیا۔ آخر جو سوامی جی کے کہنے کے مطابق دیا کا بھی ناش ہوا۔ سوال تو بہت ہی لمبا چوڑا ہے۔ پڑھ جانے کے خوف سے کچھ اور اسی وشیہ میں شنکائیں رہ جاتی ہیں۔ اگر اُتر دانا اپروکت پرشن کا اُتر وستار سے دیدیں۔ تو اسی وشیہ کے باقی پرشن دب جائیں گے؟

اُتر ۱۔ جو رشی کا سدھانت ہے۔ کہ نیائے اور دیا میں فرق نہیں ہے۔ ایشور جیو کو کرموں کا پھل دینے میں ایک جیسی بات کرتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ آپ نے رشی کا اداہرن دیا ہے۔ سو وہ اس میں نہیں آتا ہے۔ رشی کرم کا پھل دانا نہیں ہے۔ ایشور اس کو اس کام کا پھل ضرور دیگا۔ ممکن ہے کہ رشی کو یقین نہ ہو۔ اور شک ہو کہ ایسے دیا ہے۔ ممکن ہے رشی اس کو بھول یا کسی کارن وِش دینے والا ہی مانتے ہوں۔ اور اصل مجرم کسی اور کو سمجھتے ہوں۔ اس حالت میں انکا وُہی عمل ہونا چاہئے تھا۔ میں اس بات کو کہ رشی کا کیا مطلب تھا۔ ٹھیک ٹھیک نہیں جان سکتا ہوں۔ نہ آپ جان سکتے ہیں۔ اس لئے انومان سے ایسا کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ اگر آپ دیا و نیائے کو الگ الگ مانتے ہیں۔ تو اس کی تردید کریں۔ جو رشی نے اُلٹیپ کیا ہے۔ اس کا جواب بھی دیں :-

پرشن ۲۔ کون گنہگار ہے۔ ظالم یا مظلوم؟ اگر دونوں گنہگار ہیں۔ تو مظلوم کیوں؟ مثال سے سمجھائیے :-

اُتر ۲۔ گنہگار ظالم ہے۔ مظلوم نہیں ہے :-

کچھ دنوں سے رنگون میں ایک اسی پرکار کی پرورتی چل پڑی ہے۔ کہ وہ کسی نہ کسی پرکار سے دوسرے سماج کے سدھانتوں پر آکھشیپ کرنے میں ہی اپنا پاندتیہ سمجھتے ہیں۔ چاہے انہوں نے اس سماج کے سدھانتوں کا تنک ماتر بھی سوادھیائے نہ کیا ہو۔ اس پرکار کے لوگ زیادہ تر سہروز پیارے بھلانے ہیں ؛

جداگانہ نقطۂ خیال

ان میں سے کئی اصحاب کو آریہ سماج میں سمہر ایکتا کی بو آتی ہے۔ تو کئی ایک کو آریہ سماج راج نیتک کاریہ سے تانگے کے ٹٹو کی طرح بھوکتا ہے۔ یہ شکایت ہے ؛

ایک سناتن دھرمی بھائی کا الجھن

ابھی ۹ دسمبر ۱۹۲۵ء کے "رکاس" میں جو کہ سہارن پور سے نکلتا ہے۔ ایک مہاشے نے اپنے واستوک نام کو چھپا کر نقلی دینوں داس نام سے کچھ پنکتیاں پرکاشت کرائی ہیں۔ جن میں آپ نے بڑے معرکہ تھا سوجھ کی بات لکھی ہے۔ آپ بڑے آشچریہ دیتا ہاس پوروک لکھتے ہیں۔ کہ ؛

"بڑا اچھا بدنام ہوا ہے۔ اُوسار جو سناتن دھرمی مورتی پوجا کے کرنے والے ہیں۔ اور اس وشے میں کافی بدنام ہیں۔ اس سے بھی ادھک آریہ سماجی مورتی پوجک ہیں۔ پرنتو اس کا پرچار نہیں ہے۔ لوگ اسے مورتی پوجک نہ سمجھ کر دودھ کے دھلے ہوئے کیوں نراکار ایشور کا اپاسک سمجھتے ہیں۔ اتیادی ....."

ہوسکتا ہے کہ مہاشے جی پنکتیاں ٹھیک اس ہی کرم سے نہ ہوں۔ پر بھاو میں کوئی انتر نہیں۔ آپ کو یہ بھرم ہوا ہے۔ وہ کیوں ہوا ہے۔ سو آپ لکھتے ہیں۔ کہ ؛

"آریہ سماجی اپنے پرستھان پر "ओ३म्" لکھتے ہیں اور جس کو تم اچھا کر کے سمجھتے ہیں۔ آریہ سماج اس نراکار ایشور کو "ओ३म्" اس پرکار لکھ کر اور پھر اس کا پوجن کرتا ہے۔"

پاٹھک گن! اب آپ اس مہاشے کی بھیجی پر غور کریں ؛

حقیقت کا انکشاف

پاٹھک مہاشے نے یہ سوچا کہ جو وستو نراکار ہے۔ پھر اس کی پرتما کیسے بن سکتی ہے۔ دوسرے یدی نراکار وستو کی پرتما کو اکشروں میں لکھ دینے ماتر سے ساکار ہو سکتی ہے۔ تو سنسار میں جتنی بھی نراکار وستوئیں۔ کال اور آکاش آدی وستوئیں ہیں۔ جن کو بڑے بڑے دارشنکوں نے نراکار سویکار مانا ہے۔ کیا وہ اب نراکار رہ سکیں گی؟ یدی اس پرکار سے ساکار بنتا آجایا کرتی۔ تو میموران بدر کھو کورشن کار ساکار ہی سمجھتے۔ کیا اُن کو یہ ادبھت پرچن کہتے ہوئے بلکہ شبدی رہ گئے واد میں مروت آدمی کو سمرن رکھنا چاہئے۔ ۔۔۔ آپ کا یہ نیم نہ یاد رہ سکا؟ اتہ آپ کو سمرن رکھنا چاہئے۔ کہ لکھنے ماتر سے ساکار تا نہیں آ جاتی ہے۔ نہ کسی نام کے لکھنے سے اس

آریہ سماج اور مورتی پوجا

(دیکھک پنڈت اوم پرکاش جی شاستری اردو بند)

نام والے کا مان یا اپمان ہوتا ہے۔ یدی درجن نوٹس بنانے سے یہ مان بھی لیا جاوے۔ تو جس پرکار پرماتما کے نام لکھنے سے اس کی پوجا سنبھو ہے۔ تو اسی ہی پرکار اس شبد کے مٹا دینے پر پرماتما مٹنے لگ جائے گا۔ اس لئے شبد کے لکھنے سے نہ پوجا سنبھو ہے۔ اور نہ ناش ؛

مورتی پوجا کی حقیقت

یہی سدھانت مورتی پوجا کے وشے میں آریہ سماج کا ہے۔ کہ مورتی پوجا کرنے سے نہ ایشور کی پوجا ہوتی ہے۔ نہ اس کے توڑنے وا اپمان کرنے سے وہ اوناشی وایک رس پرماتما نشٹ و تر سکرت ہوتا ہے۔ اس ہی بات کو میں اور سپشٹ کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ کسی منشیہ کا لکھا ہوا نام وشیش پرش کی آکرتی نہیں ہوا کرتا۔ جیسے میرا نام "اوم پرکاش" ہے۔ سو میرا یہ نام میری آکرتی نہیں ہے۔ جبکہ میری تو آکرتی کسی نہ کسی روپ میں ہے۔ پھر اس نراکار پرماتما کے نام سے اس کی آکرتی ہو کیسے سنبھو ہے؟

تحریر میں لانے کا کارن

اب یدی آپ یہ کہیں گے۔ کہ پھر آپ اس کو لکھتے کیوں ہو؟ ہمارے لکھنے کے دو کارن ہیں۔ ایک تو آرمبھ میں اس دیا لو پرماتما کے نام سمرن سے شدھ وچار ہوتے ہیں۔ دوسرے آستکوں کے سدھانت انوکول پرمیشور کا نام لکھنا شسٹا چار ہے۔ آستک اور ناستک میں یہ ہی بھید ہے۔ کہ آستک اپنے پرتیک کاریہ میں پرماتما کا سمرن کرتا ہے۔ اور ناستک پرماتما کا نام کبھی نہیں چاہتا ؛

پوجا کی اصلیت

اب رہی پوجا کی بات۔ آپ کی پوجا کا ورنن کریں تو یہی بلکہ کانڈ البتہ ہو جائے۔ پھر بھی کچھ پرکاش ڈالے دیتا ہوں ؛

سناتن دھرم کی پوجا کے دو بھید ہیں۔ ایک اگر آدی دوارہ۔ دوسری بھینٹ دوارہ۔ جیسا کہ آج ان دیو مندروں میں رکت کے نالے بہتے دکھائی دیتے ہیں۔ جن دیو مندروں میں شانتی کی آوشیکتا تھی۔ آج وہاں بکروں و بھینسوں کے چیت کار سے کھڑا رہنا دشوار ہے۔ اپاسنا کرنا تو دور۔

مہاشے! یہ ہے ساکار و نراکار اپاسنا میں انتر۔ اس ہی لئے آریہ سماج اس پرشنسا کے کارن روپ ساکار اپاسنا کا کھنڈن کرتا ہے۔ ادھر ایک آریہ سماجی ایکانت ستھان میں اپنے پرماتما کا دھیان لگاتا ہے۔ باہر کا شور اُسے اپنی اور نہیں کھینچتا۔ اور نہ شردھی کے اوپر اسے اپنی اور آکرشت کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی آرت پشوؤں کا چیت کار۔ استو۔

اب آپ کے پوجا کے ان دو بھیدوں میں سے آریہ سماج لکھے ہوئے "ओ३म्" کی کسی بھی پرکار سے پوجا نہیں کرتا۔ اتہ آپ کا یہ آکھشیپ کیول بھرانتی پورن ہے۔ جس پر آپ کو وچار کرنا چاہئے

(اوم شم)

ڈاکٹر وشوانا تھ جی کا لیکچر ۔ ۱۳ دسمبر کو دریائے بیاس کے کنارے رادھا سوامی مت کا جلسہ تھا۔ ڈاکٹر وشوانا تھ جی آریہ سو ہانہ نواسی سیٹھا ضلع امرتسر سے تشریف لائے۔ آپ نے ایک ہزار سے زائد کی حاضری میں خالصہ ..... میں "رادھا سوامی مت کیا ہے؟" کے وشے پر لیکچر دیا۔ اور رادھا سوامی مت کی کتابوں سے حوالجات دیکر ثابت کیا۔ کہ یہ لوگ پرماتما کو بالکل نہیں مانتے۔ اور نہ دھرم کرم کو مانتے ہیں۔ پربھاو نہایت ہی اچھا پڑا ؛ (دولت رام)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں ؛ (مینیجر)

گورُوکل رائیکوٹ کے سماچار

۲۰ جنوری بروز سنیچر گوروکل رائے کوٹ میں بسنت پنچمی کا تیوہار بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ دن کے وقت والی بال۔ کرکٹ اور فٹ بال کے میچ ہوئے۔ اور کئی برہمچاریوں کی کشتیاں ہوئیں۔ رات کے وقت کوی سمیلن اور واکیہ وردھنی سبھاؤں کا سملت ادھیویشن ہوا جس میں برہمچاریوں نے ادھک بھاگ لیا۔ کئی برہمچاریوں کے ویاکھیان نظمیں ہوئیں۔ برہمچاری پرکاش چندر کی ہردو نظمیں قابلِ تعریف تھیں۔

بعد ازاں ادھیاپک مہانوبھاوؤں کے ویاکھیان تتھا نظمیں ہوئیں۔ پنڈت ارجن دیو اور پنڈت پرمانند جی کی نظمیں نہایت دلچسپی سے سنی گئیں۔ آخیر میں شریمان ہان پرستھی پربھو دت جی کا پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔

۱۳ جنوری ۱۹۳۴ء کو شریمان پنڈت وکرمادتیہ ودیا النکار نے جو کہ گوروکل کانگڑی کی طرف سے گوروکل رائے کوٹ کا معائنہ کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ گوروکل ہذا کو دیکھ کر مندرجہ ذیل رائے لکھی:۔

"میں نے گوروکل کو دیکھ کر خوشی حاصل کی۔ گوروکل سُندر استھان پر سُندر بنا ہوا ہے۔ یہاں برہمچاریوں کا سواستھ بہت اچھا ہے۔ اور ان کی تندرستی کا خاص دھیان رکھا جاتا ہے۔ ودیالیہ میں برہمچاری خاص دلچسپی لیتے ہیں۔ نتیہ کرم ودھی پُوروک ہوتا ہے۔ یہاں کا پربندھ کرتا لوگ یہ سمجھ کر کام کرتے ہیں۔ کہ ان برہمچاریوں کو ہم نے یوگیہ و سداچاری بنانا ہے۔ اُن کے سامنے یہی اُدیشیہ ہے۔ اور وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہیں۔"

(وکرمادتیہ ودیا النکار)

انت میں سب مہانوبھاؤں سے پرارتھنا ہے۔ کہ یہ گوروکل جو پندرہ سال سے پبلک کی سیوا کر رہا ہے۔ اس کا خاص دھیان رکھیں۔ گوروکل شکھشا پرنالی کے پریمیوں سے عموماً اور گوروکل ہذا کے نزدیک کے رہنے والے سجنوں سے خصوصاً ہماری پرارتھنا ہے کہ وہ گوروکل کے اُتسو پر جو کہ ۲۶ فروری سے یکم مارچ ۱۹۳۴ء تک ہونا قرار پایا ہے۔ ضرور درشن دیویں۔

(سبھول شرما سہایک مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج گرلی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج گرلی کا سالانہ جلسہ ۱۲ سے ۱۴ جنوری تک دھوم دھام سے ہوا۔ اس میں ایک دھوا سہایک کانفرنس لالہ کنشوری لال سود ڈیرہ نو اسی کی پردھانتا میں ہوئی۔ علاوہ مؤثر تقاریر کے ذیل کے پرستاؤ پاس ہوئے۔ بال بواہ اور بردھ بواہ کو روکا جائے۔ بال ودھواؤں کا پُنر بواہ کر دیا جائے۔ کسی رنڈوے مرد کو کنیا نہ دی جائے۔

دُوسری دلت اُدھار کانفرنس لالہ رگھوناتھ سہائے وکیل کی پردھانتا میں کی گئی۔ بہت سے اصحاب نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور سروسمتی سے پاس ہوا۔ کہ تمام مجلسی حقوق دلت ہندوؤں کو دیئے جائیں۔ مثلاً دیو درشن اور کنوؤں سے پانی بھرنا وغیرہ۔ پنڈت رام سروپ جی آریہ اُپدیشک نے درشایا۔ کہ اس وقت دلت ہندو حقوق مانگتے ہیں۔ مگر وقت آئیگا کہ وہ خود حاصل کر لیں گے۔ آپ دیکھتے ہی رہ جائینگے۔ پنڈت منسارام و پنڈت رام سروپ نے ویدک دھرم کی مہانتا کو حاضرین پر بھلی بھانت درشایا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کا دھنیہ واد ہے۔ کہ اس نے دید پرچار کا نار مختلف جلسوں...

سماجک سماچار

آریہ سماج دودھوچک میں دھرم پرچار

آریہ سماج مندر میں سپتاہک ست سنگ میں اپدیشک آریہ سماج مندر میں سپتاہک ست سنگ میں اپدیش ہوتا ہے۔ تتی کے پشچات ہون یگیہ کے پیکچر دوارہ اپدیشن ہوتا ہے۔ تھوڑے یوم ہوئے۔ کہ پنڈت مہندر پرتاپ جی پرچارک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے یہاں آئے۔ ان کا تین روز آریہ سماج مندر میں پرچار ہوتا رہا۔ پنڈت جی کے اپدیش سے نگر نواسیوں پر اچھا پربھاو پڑا۔ اب پنڈت دھرم دت جی آریہ اپدیشک اور برہمچاری لکھشمن دت جی پدھارے ہوئے ہیں۔ آج ان کا چوتھا اپدیش ہے۔ پہلے یوم بروز بدھ آریہ سماج مندر میں بوقت ۸ بجے شام لیکچر شروع ہوا۔ پہلے برہمچاری لکھشمی دت جی نے اپنے منوہر بھجنوں دوارہ حاضرین کو آنندت کیا۔ بعد میں پنڈت جی کا آتما کے متعلق اپدیش ہوا۔ شانتی پاٹھ کے بعد ۱۰ بجے جلسہ برخاست ہوا۔

اسی طرح دوسرے یوم بھی امرت ورشا ہوئی۔ اور پھر تیسرے روز پنڈت جی نے مت متانتروں کے وشے پر اپدیش دیا۔ جس میں رادھا سوامی مت کے سب راز بتلائے۔ حاضری تقریباً دو اڑھائی صد استری پرشوں کی تھی۔ بعد میں لکھشمی دت جی نے ایک موثر بھجن سنایا۔ پھر شانتی پاٹھ ہو کر کارروائی جلسہ برخاست ہوئی۔

چوتھے روز منشی کرشن جی کے جیون چرتر کے وشے پر ویاکھیان ہوا۔ حاضری اتنی بڑھ گئی۔ کہ ہال کمرہ اور برآمدہ میں حاضرین نہ سما سکے۔ اور کئی سجن پرشوں کو باہر بیٹھنا پڑا۔ لیکن جلسہ کی رونق خوب بڑھ گئی۔ ہم پرماتما کا اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کا دھنیہ واد کرتے ہیں +

آریہ سماج دودھوچک کا سالانہ جلسہ ۱۰-۱۱-۱۲ فروری ۱۹۳۴ء کو ہونا قرار پایا ہے ×

(دھرم پال اپ منتری آریہ سماج دودھوچک ضلع گورداسپور)

آریہ سماج جتوئی کے سماچار

(۱) مورخہ ۱۲ جنوری کو لوہڑی کا برہد یگیہ بڑی شان و شوکت سے کیا گیا۔ یگیہ کے بعد مہاشہ ٹیک چند جی ویدک مشنری کا ویاکھیان ہوا۔ اور پھر حاضرین کا ریوڑیوں سے ستکار کیا گیا ×

(۲) آریہ مڈل سکول جتوئی کا تیرھواں وارشک اتسو ۹-۱۰-۱۱ مارچ ۱۹۳۴ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ جس پر سوامی سروانند جی نے پدھارنا سویکار کر لیا ہے ×

(خوشحال چند منتری آریہ سماج جتوئی ضلع مظفر گڑھ)

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار

مسمی لودھ راج ولد دیوان چند ذات ... ساکنہ کچھ مصرالی تحصیل خوشاب ضلع شاہپور کا اس نے چچا خزانہ چند اور اس کے ہمراہی رشتہ داران کی رضا... ہے معززین کی ... ہوگی

میں آریہ سماج مندر میں ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء مطابق ۳ ماگھ سمت ۱۹۹۰ بکرمی کو بوقت ۴½ بجے شام باقاعدہ آریہ دھرم میں پرویش کیا گیا۔ اسے مسلمان ہوئے تین مہینے ہوئے تھے۔

خزان چند جی چچا بودھ راج نے اس موقعہ پر دو روپیہ شدھی فنڈ میں دان دیا۔ اس کے علاوہ خرچ سامگری برائے ہون یگیہ وغیرہ اور کڑاہ پرشاد بھی اسی نے دیا۔ بودھ راج کے ہاتھ سے حاضرین نے کڑاہ پرشاد کا بھوگ لگایا۔ بعد سنگھٹن پرتگیا و حاضرین کارروائی ختم ہوئی ×

منڈن سنسکار۔ ۱۷ جنوری ۱۹۳۴ء کو بوقت ۹ بجے صبح لالہ رام لال کوہلی ماسٹر کرپا رام اینگلو سنسکرت ہائی سکول بھیرہ کے سپتر کا منڈن سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ آریہ بھائیوں کے علاوہ دیگر بھائی بھی کافی تعداد میں شامل تھے۔ اس شبھ اوسر پر ماسٹر صاحب نے مبلغ دو روپیہ آریہ سماج بھیرہ کو دان دیا۔ اور حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا ×

(پنڈی داس چڈھوک پردھان آریہ سماج بھیرہ)

آریہ کمار سبھا لدھیانہ کا سالانہ جلسہ

آریہ کمار سبھا (آریہ بورڈنگ ہاؤس) لدھیانہ کا سالانہ جلسہ ۲-۳- اور ۴ فروری ۱۹۳۴ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ بڑے بڑے ودوان اور بھجنیک پدھار کر پرچار کریں گے۔ سکول کے پرانے طلباء کو ضرور اس جلسہ میں اپنے فرض کا احساس رکھتے ہوئے شریک ہونے کی تکلیف گوارا کرنی چاہئے۔ اور ہمارا ہاتھ بٹانا چاہیئے ×

(منتری آریہ کمار سبھا (آریہ بورڈنگ ہاؤس) لدھیانہ)

شاندار فٹ بال میچ

باگڑیاں ضلع لدھیانہ میں ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو بوقت ۱۰ بجے صبح مابین آریہ کلب و فورٹ کلب فٹ بال میچ غریب کٹی گراؤنڈ میں کھیلا گیا۔ درشکوں میں سے سردار صاحب بھائی ارجن سنگھ بی۔ اے رئیس اعظم اور ان کے فرزند جناب ٹکا صاحب ہری دمن سنگھ بھائی جی کے نام قابل ذکر ہیں۔ آریہ فٹ بال کلب نے ایک گول سے جیت ہوئی۔ خاتمہ پر سردار صاحب بھائی ارجن سنگھ جی بی۔ اے کی طرف سے تمام کھلاڑیوں کو شاندار ٹی پارٹی دی گئی۔ جس کے لئے بابو رام ورما کپتان آریہ فٹ بال ٹیم نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ ودوان آرکن سنگھ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی نے بطور ریفری کام کیا۔ جسے فریقین نے بہت پسند کیا ×

(بابو رام ورما کپتان آریہ فٹ بال کلب و منتری آریہ سماج باگڑیاں)

آریہ سماج جنڈیالہ کا چناؤ

آریہ سماج جنڈیالہ کا چناؤ مندرجہ ذیل پرکار ہوا:۔ پردھان لالہ ویر دل جی۔ منتری لاجپت رائے۔ اپ منتری مہاشہ دیسراج۔ خزانچی پنڈت درگا داس۔ لائبریرین مہاشہ مہرچند ×

(لاجپت رائے منتری)

وِدھوا وِواہ

ڈڈو گر کلاسرہ ضلع مظفر گڑھ میں لالہ ڈتہ رام جی کے دھرم پرچار سے عنقریب بسنت پنچمی سنیچر وار رات کے ۹ بجے مہاشہ منگھا رام جی کھیر باٹ کا ودواہ آتم جی سبیجہ کی سپتری ستر لمپنی بھوجی بائی ودھوا سے

پنڈت گنیش داس جی شرما کوٹ ادو نواسی نے کرایا۔ اس موقعہ پر ڈوگر کی پنچایت اور دودھوا کے بیکے (بھائی) تشریف فرما تھے۔ سنسکار کے بعد دان دیا گیا۔ اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی ×

(پنج رام ڈیروی)

کنیا پاٹھ شالہ کا سالانہ جلسہ

مسماۃ دیوی کنیا پاٹھ شالہ رکڑ ضلع کانگڑہ کا سالانہ جلسہ ۱۵-۱۶ جنوری ۱۹۳۴ء کو بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ اس میں پنڈت سالگرام جی کے بھجن اور پنڈت ماٹھو شرما و پنڈت کھڑک رام منتری آریہ سماج گرلی کے اُتم ویاکھیان ہوتے رہے۔

۱۶ جنوری کو لڑکیوں کو انعامات لالہ رام سکھداس جی ہیڈ کلرک کمشنر شملہ نے اپنے کر کملوں سے دیئے۔ لڑکیوں نے وید منتر اور بھجن وغیرہ سنا کر جنتا کو آنندت کیا ×

(مینیجر پاٹھ شالہ ہذا)

آریہ سماج جھانیاں منڈی کا چناؤ

۱۴ جنوری ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج جھانیاں منڈی تحصیل خانیوال کا نئے سال کے لئے یہ من لکھت چناؤ ہوا:۔

پردھان مہاشہ وزیر چند - اپ پردھان ڈاکٹر کھیم چند جی - منتری ڈاکٹر کانشی رام - اپ منتری مہاشہ اچرج لال جی - لائبریرین ڈاکٹر شانوں رام جی - خزانچی لالہ ملکھی رام جی ؛

(ڈاکٹر کانشی رام منتری آریہ سماج جہانیاں منڈی)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار :-

(۱) مورخہ ۷ر جنوری کو پنڈت ستیہ دیو جی ودیا النکار دہلی نواسی کا عالمانہ ویاکھیان ہوا - حاضری کافی تھی - پربھاؤ اُتم رہا ؛

(۲) ۱۳ر جنوری کو ڈبری سمبندھی آریہ سماج مندر میں یگیہ کیا گیا - بھجن اور پرسپر وارتالاپ ہوا ؛

(۳) ۲۰ جنوری کو آریہ سماج مندر میں بسنت اُتسو منایا گیا - یگیہ اور پرارتھنا ہوئی - بھجن ہوئے - آریہ بورڈنگ ہاؤس میں بھی آریہ ودیارتھیوں نے برہد یگیہ کیا ؛

(۴) ۲۱ جنوری کے سپتاہک ست سنگ میں ڈاکٹر شنکر منصوری نواسی کا ویاکھیان ہوا - پربھاؤ اچھا رہا ؛

(بابو رام بیتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

آریہ سماج ظفروال کی ماسک رپورٹ :-

(۱) ۲۳ر دسمبر کو شردھانند بلیدان دوس بڑی شان سے شام کے سمے منایا گیا - پہلے ہون یگیہ ہوا - پھر ایک بھجن گایا گیا - ماسٹر گردھاری لال جی کی پرارتھنا کے بعد سب نے مل کر سندھیا کی - اور پھر مہاشہ کرشن جی کا مضمون سوامی شردھانند جی کے بارہ میں "پرکاش" سے پڑھ کر سنایا گیا - سوامی جی کی تعریف میں ایک نظم اور بھجن ہونے کے بعد کارروائی سماپت ہوئی ؛

(۲) ۳۰ و ۳۱ر دسمبر کو موضع راجیاں میں دھرم میلہ لگایا گیا - جس میں مہاشہ وساوا رام جی کی کوشش سے ۷۵ ۳ بتوّاؤں کا جاتی پروشٹ سنسکار ہوا - مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنیک کے منوہر بھجن ہوئے - لالہ دیس راج اور پنڈت ٹھاکر رام جی کے اچھوت اُدھار پر ویاکھیان ہوئے - تقریباً گردو نواح کے ۲۰ گاؤں کے لوگ اس میلہ میں شامل ہوئے - پریتی بھوجن میں سب نے مل کر ایک پنکتی میں کھانا کھایا - پربھاؤ اُتم رہا ؛

(۳) پنڈت دلیپتی شاستری جی نے یکم سے ۳ر جنوری ۱۹۳۴ء تک تین دن اپنے منوہر بھجنوں اور ویاکھیانوں سے جنتا کو آنند کیا ؛

(۴) ۱۲ر جنوری ۱۹۳۴ء کو لوہڑی کا تہوار بڑے سمارہ سے شام کے سمے منایا گیا - ہون یگیہ بڑے پیمانہ پر کیا گیا - اور بھجن و پرارتھنا کے بعد یگیہ کا شیش ریوڑیاں اور رچڑ وے تقسیم کئے گئے - حاضری کافی تھی - مہاشہ بشن پال کا ایک عمدہ بھجن ہوا ؛

(۵) ۱۹ر جنوری ۱۹۳۴ء کو مہاشہ بھجو رام جی کے سپتر کے نام کرن سنسکار پر ان کے گرہ پر ہون یگیہ کیا گیا - سوا اٹھ بیہ دان پراپت ہوا - مہاشہ جی نے سب بھائیوں کا حلوہ سے ستکار کیا - دوپہر کو ان کے گرہ پر ان کی مہاجن برادری اور دیگر آریہ بھائیوں نے پریتی بھوجن کیا - اس پرکار اس پرسے وہ کلنک دور ہوا - جو اس پر مہاشہ جی کی استری سے شادی کرنے کی وجہ سے لگایا جاتا تھا - مہاجن برادری کا اس پرکار سے اپنے بھائی کو اپنانا ایک سراہنیہ کاریہ ہے - جس کی سب لوگ تعریف کر رہے ہیں -

(۶) ۲۰ر جنوری ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج ظفروال نے بسنت کا مبارک تہوار میلہ بسنت بڑی شان سے منایا - پہلے ہون یگیہ کیا گیا - پھر ننگل سماج کی بھجن منڈلی نے اپنے منوہر بھجن گائے - ماسٹر گردھاری لعل نے بسنت اور حقیقت رائے دھرمی کے جیون پر ایک مضمون پڑھ کر سنایا - لالہ تلسی رام جی نے اپنے نو آریہ بھائیوں کو دھرم پر درڑھ رہنے کی تلقین کی - اور آریہ مسلموں کی طرف سے جو مخالفت ان کی ہو رہی ہے - اس کا ذکر کیا - دو گھنٹے تک خوب زور شور سے پرچار ہوتا رہا - پربھاو اچھا رہا - حاضری بھی کافی تھی ؛

(گردھاری لال منتری آریہ سماج ظفروال)

"آریہ گزٹ" لاہور کا رشی بودھ نمبر

بیسیوں سالوں سے "آریہ گزٹ" لاہور مشور رشی کے پوتر تہوار پر ایک "رشی بودھ نمبر" نکالتا ہے - اس سال بھی یہ نمبر بڑی آب و تاب سے شائع ہوگا - اس میں آریہ سماج کے چوٹی کے ودوانوں کے آریہ سدھانتوں کے متعلق زبردست لیکھ ہوں گے - اور ہندوستان بھر کے مشہور اہلِ قلم اصحاب کے قیمتی مضامین - سوشل افسانے - قابل شعراء کی معرکہ خیز نظمیں رنگین تصاویر اور دلچسپ کارٹون ہوں گے - قیمت فی کاپی ۴ر معہ محصول ڈاک - اشتہار دہندگان کو اپنے اشتہارات کے لئے جلد از جلد جگہ ریزرو کرا لینی چاہئے - کیونکہ اس نمبر کی اشاعت زیادہ ہوتی ہے - ایجنٹ صاحبان بھی خط و کتابت کریں ؛

درگا داس مینیجر "آریہ گزٹ" - لاہور

آریہ سماج کلکتہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کلکتہ کا سترھواں وارشک اُتسو ۲۳ر دسمبر ۱۹۳۳ء سے ۲ر دسمبر ۱۹۳۳ء تک بڑی دھوم دھام سے منایا گیا - پرتی دن پراتہ کال ۶½ بجے سے ہون یگیہ شروع ہوتا تھا - اور جس میں پنڈت سکھدیو جی ودیا النکار - پنڈت دینا ناتھ جی سدھانت النکار - پنڈت شرمیندر جی ودیا النکار - پنڈت شو نند جی اور سیو کیہ ودوانوں نے بھاگ لے کر کارروائی کو شاندار بنایا ؛

دوپہر اور رات کے ۱۱ بجے تک بڑے بڑے ودوانوں سنیاسیوں اور مہاتماؤں کے ویاکھیان ہوئے - جن سے پنڈت وید برت جی بان پرستھی - پنڈت سکھدیو جی ودیا واچسپتی - شریمتی شنو دیوی جی - مہاشہ کمار جی بی - اے - منشی پارس ناتھ جی - منشی سوامی کیول آنند جی - گوپال دت جی شاستری - پنڈت رام چندر جی ودیا شاستری اور دگ اندر نارائن جی بھٹاچاریہ کے نام خاص قابلِ ذکر ہیں ؛

جلسۂ تقسیم انعامات :- ۲۵ر دسمبر کو آریہ کنیا ودیالیہ کا جلسۂ تقسیم انعامات شریمتی کمودنی بی - اے کونسلر کی ادھیکشتا میں منایا گیا - آریہ کنیا ودیالیہ کی بالکاؤں نے شاندار کھیل دکھلایا - اور کامیاب بالکاؤں کو شریمتی کمودنی دوارہ انعامات دئے گئے ؛

ودھوا وواہ کانفرنس :- ودھوا وواہ پرچارک امرت سماج کے سنستھاپک منشی ہربلاس جی موزوم ایڈوکیٹ کی ادھیکشتا میں ۲۶ر دسمبر کو ہوئی - جس میں شریمتی پربھاوتی دیوی جی - شریمتی کرونا مائی دیوی جی - پنڈت رین بندھو جی وید شاستری - جنندر کا وید منترتھ - گرجا کانت گوسوامی کاویہ سانکھیہ - دگ اندر نارائن بھٹاچاریہ - شریمتی شنو دیوی جی آدی کے ودھوا وواہ کی آوشیکتا پر موثر بھاشن ہوئے - ۲۷ر دسمبر کو شریمتی شنو دیوی جی کی ادھیکشتا میں آریہ مہیلا کانفرنس کا چترتھ وارشک اُتسو منایا گیا - پرتی دن آگرہ اناتھ آلیہ کے مشہور بھجن اپدیشک شیام جی شرما کے بھجن ہوئے -

انتم دن پردھان شری ہرگووند جی گپت نے وید پرچار کے لئے دھن کی اپیل کی - اور دھن سنگرہ ہوا - اس کے بعد رگھو نندن جی نیز دینا ناتھ جی سدھانت النکار نے سماج کے پرادھیکاریوں - کرم چاریوں - اپدیشکوں نیز درشکوں کا دھنیہ واد کیا - نت شانتی پاٹھ ہوکر اُتسو پر مانتا کی کرپا سے نروگھن سماپت ہوا ؛

نویدک :- رتنا نند پردھان منتری آریہ سماج کلکتہ

آریہ سماج ممباسہ کا ۲۸واں سالانہ جلسہ

۳۰-۳۱ دسمبر ۱۹۳۳ء اور یکم جنوری ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج ممباسہ کا ۲۸واں سالانہ جلسہ منایا گیا۔ اس موقع پر بہت سے اپدیشک اور بھجنیک پدھارے ہوئے تھے۔ جہنہ جیمنی جی نے جو کہ جنوبی افریقہ کی یاترا کو جا رہے تھے جلسہ میں شامل ہو کر یہاں کی جنتا کو کرتارتھ کیا۔ دوسرے مہاشہ بدری ناتھ جی ویدک مشنری مشرقی افریقہ بھی اپنی میجک لینٹرن کے ساتھ جلسہ سے چند یوم پہلے پدھارے ہوئے تھے۔ ان کے بھجن اپدیش نے جنتا کو موہت کر لیا۔ وہ ابھی تک ممباسہ میں ہی ہیں۔ اور آج رات کو ان کا ویاکھیان شری رادھاکرشنا مندر میں ہوگا۔ جلسہ میں اور خاص کر رات کو حاضری ہزاروں کی تعداد میں ہوتی تھی۔ مہاشہ تلسی رام جی دوسلاچ اور مہاشہ سری رام بھارتی کے ویاکھیانوں نے حاضرین پر اچھا پربھاو ڈالا۔ جلسہ کی رونق کو مہاشہ بلدیو سہائے جہندرا اور مہاشہ جونی رام جی ہارمونیم ماسٹر کے سُریلے اور من موہت بھجنوں نے دوبالا کیا۔ بھارت ویایام شالہ ممباسہ کے لڑکوں اور لڑکیوں کے کھیل اور بھجنوں وغیرہ نے غیر معمولی طور پر جلسہ کو رونق دی ؛

سماج کی اور سے آخری دن نودن پریتی بھوجن کا پربندھ کیا گیا۔ جس میں ہر ایک مہاشہ کو نمنترن دیا گیا ؛

سماج کو اس جلسہ پر مہاشہ چھوٹا بھائی پٹیل کی کوشش سے راجیہ رتن سیٹھ نانجی کالیداس مہتہ کی اور سے ۷ ہزار شلنگ کی مالیت کی زرخیز زمین ملی۔ جو کہ آریہ سماج مندر کے ساتھ ہے۔ اور دیگر دانی مہاشیوں کی اور سے سماج کو تقریباً ۵ ہزار شلنگ دان پراپت ہوا ؛

یکم جنوری کی شام کو جلسہ برخاست ہونے پر مہاشہ بھدر سین جی کورٹ کلرک نے آریہ سماج کو ۵۰۰ شلنگ اس شرط پر دیا کہ اگر سب آریہ پریوار اور خاص کر پردھان پنڈت آتمارام جی اور منتری لالہ جگدیش رائے کھوسلہ جی اپنے سارے پریوار سمیت مہاشہ موتی رام جی کے ہاتھ کا جو کہ جنم کے چمار ہیں۔ بنا ہوا بھوجن کھائیں چنانچہ مہاشہ موتی رام جی کو بھوجن تیار کرنے پر لگایا گیا۔ اور پردھان اور منتری جی کے علاوہ ممباسہ اور نیروبی کے آریہ پریواروں نے ایک جگہ بیٹھ کر بھوجن کھایا۔ بھوجن کے سمے عجیب درشیہ تھا۔ مہاشہ دریام داس ہری جی کو درمیان میں بٹھا کر اس کی ایک جانب پردھان اور دوسری جانب منتری جی پدھارے۔ ۔۔۔

گوروکل بھٹ سوہنی ضلع مظفر گڑھ

یہ گوروکل اناتھ غریب اور اچھوت جاتی کے بچوں کو تعلیم دینے کے لیے سُورگباشی پنڈت گنگا رام جی نے نومبر ۱۹۲۱ء میں جاری کیا تھا۔ وہ اپنے جیون کال تک یعنی نومبر ۱۹۲۹ء تک اس سنستھا کو بھکشا کر کے چلاتے رہے اس کے بعد یہ سنستھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اہتمام میں آئی۔ اس گوروکل میں پہلی ۴ جماعتوں تک گوروکل کانگڑی کی سکیم کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔ پھر دو بار طلبوں سے پنجاب یونیورسٹی کے پراگیہ - وشارد اور شاستری کے امتحان دلائے جاتے ہیں۔ اس سنستھا سے کئی غریب اور اناتھ ودیارتھی لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ سنستھا ایک خاص ضرورت کو پورا کر رہی ہے۔ اور تعلیم کے خواہشمند غریب بچوں کا بڑا بھاری سہارا ہے۔ پنڈت گنگا رام جی کے دیہانت کے بعد کوئی ایسا سجن نہیں نکلا۔ جو اس سنستھا کی مالی ضروریات کو پورا کر سکے۔ اس وقت اس کی مالی حالت بہت کمزور ہے جو مکانات گزشتہ سیلاب میں گر گئے تھے۔ وہ بھی ابھی تک تیار نہیں ہوئے۔ جن لوگوں کو جاتی کے غریب - یتیم اور اچھوت بچوں کے ساتھ ہمدردی ہے۔ اور جو جاتی کے انتھک سیوک پنڈت گنگا رام جی کی جاری کردہ اس سنستھا کو زندہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ اُن سے نویدن ہے۔ کہ وہ خود اس کی امداد کریں۔ اور اپنے دوستوں و مترون کو بھی اس کی امداد کے لیے پریرنا کریں۔ اگر دو صد آدمی کم از کم ایک روپیہ ماہوار مستقل دینے والے نکل آئیں۔ تو بھی اس سنستھا کو مستقل آمدنی کا سہارا مل سکتا ہے۔ سوامی سیوا رام جی پلنٹر بان پرستھی اس گوروکل کے مکھیہ ادھشٹاتا ہیں سہایتا کا تمام دھن سبھا کے دفتر میں بھیجیں ؛ (منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون - لاہور)

۔۔۔ منتری جی کا ویدک دھرم کا نعرہ لگانا ہی تھا۔ کہ ان کی تھالی میں تقریباً ۲۵ آدمی مختلف جانبوں سے شامل ہو گئے حاضرین عش عش کر رہے تھے۔ چند ایک سناتن دھرمی بھی وہاں موجود تھے۔ اس درشیہ کا ان پر یہ اثر ہوا۔ کہ چند ایک نے جو کہ جنم سے لیکر یکم جنوری ۱۹۳۴ء کی رات کے ۸ بجے تک کٹر سناتنی تھے۔ سماج کی ممبری کو سویکار کر لیا۔ اور اس کے اصولوں کی پورتی کی قسم کھائی ؛

مہاشہ بدری ناتھ جی آریہ کا ایک لیکچر "Key note to Freedom" کے وشیہ پر ہوا۔ حاضرین میں سے چند ایک بھائیوں نے سٹیج پر آ کر نا قیامت سودیشی پہننے کی پرتگیا کی۔ ان میں ۱ منتری جی ۲ ماسٹر جہندرا جی خزانچی ۳ مہاشہ ناتھ رام جی ۴ مہاشہ بیدی جی ۵ مہاشہ بابو رام جی سابق منتری اور ۶ مہاشہ ۔۔۔

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۴۳

The

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

PRAKASH LAHORE

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ؞

۲- ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ؞

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ؞

۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروادا ادیت رہنا چاہیے ؞

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ؞

۶- سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے۔ ارتھات شاریرک، آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا ؞

۷- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیے ؞

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیے ؞

۹- پرتییک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے ؞

۱۰- سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے۔ اور پرتییک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر ہیں ؞

قیمت: سالانہ ...... للعہ ...... ممالک غیر سے للعہ
ششماہی ...... عہ ...... فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۵ SUNDAY 4th FEB 1934

جلد ۳۰ | اتوار - ۲۳ - ماگھ سمت ۱۹۹۰ مطابق ۴ - فروری سنہ ۱۹۳۴ء - دیانند ابد ۱۰۹

یجروید رگوید

ویدامرت

एतावानस्य महिमातो ज्यायाँश्च पूरुषः।
पादोऽस्य विश्वा भूतानि त्रिपादस्यामृतं दिवि॥

(یجروید - ادھیائے ۳۱ - منتر ۳)

اس پوتر وید منتر کا منتر درشٹا رشی ہے۔ اس کا دیوتا "پرش" ہے۔ چھند "نچرت انشٹپ" ہے۔ اور سور "گاندھار" ہے ؞

اس پوتر وید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ یہ سب چر اچر جگت اُس پاک پرماتما کی ہی بزرگی کا مظہر ہے۔ اور وہ خود اس سارے جگت سے برتر اور فائق ہیں۔ سارا جگت اُن کی ہستی کا ایک حقیر سا حصہ ہے۔ ان کا باقی حصہ اپنے اوناشی موکش روپ میں سمفت ہے ؞

اورنگ زیب چل بسا۔ نہ اورنگ نہ ہی جھنڈا۔ آج سمراٹ نپولین کا نشان کدھر ہے؟ دارا کا فوج کہاں ہوا۔ کہاں سکندر گیا۔ بتلا کہاں جلیگا۔ غرور و تکبر سے کام نہ چلیگا۔ اور کس کو نہ میں مکین ہوگا؟ (एतावान) یہ سارا درشیہ اور ادرشیہ برہمانڈ (اس کی) (महिमा) بزرگی اور جلال کا مظہر ہے۔ نسلِ انسانی کی نظر میں اسی کا ڈنکا بجا رہا ہے۔ (च) اور (अतः) اس برہمانڈ سے (ज्यायान्) (پوروش) اس جگدیشور کی (महिमा) انی پرشنست اور بڑا ہے ؞

(पूरुषः) یہ پرکرتی میں محیط ہونے والا پرماتما (ज्यायान्) انی ... جب سورج منڈل کو تغیر آیا۔ چندر منڈل کے پارے کئی اجرام فلکی ظہور پذیر ہوئے۔ کئی تبدیلی کا شکار ہوئے۔ کئی مٹ گئے۔ اور کئی نئے نمودار ہوئے لیکن وہ لایزال ہستی بدستور رہی۔ سورج منڈل بدستور برقرار رہا۔ لیکن سرشٹی کا رچیتا۔ سرتا کرتا اور دھرتا بدستور براجمان رہا۔ ثبات میں لغزش نہ آئی۔ لیکن اس دیوی کے دیوتا کو کہیں بھی جنبش نہ آئی۔ بابا آدم کا عدن گیا۔ حضرت نوح کا وطن سیلاب سے برباد ہوا۔ لیکن کون ہے جو بھگوان کی شکتی کو چیلنج کر سکے۔ اور اسے لرزہ کا شکار بنا سکے۔ انسانی ہستی پر لرزہ طاری ہوا۔ نامیوں کے نام و نشان مٹے۔ اور ساری خلقت کو اپنا درشیہ دکھلا رہا۔ نامیوں کے نام و نشان مٹے۔ کسی سے کھینچی نہ گئی۔ آخر سب ہار گئے۔ اور بے ساختہ کہہ اٹھے۔ کہ (विश्वा) سب (भूतानि) گھٹنا اور بڑھنا سکے۔ جرم شماری کرنے والے ہار گئے۔ نجومی اور جیوتشی دم چھوڑ بیٹھے۔ ہزاروں نکشتر سہی۔ لاکھوں تارا گن سہی۔ لیکن آخر سب فنا کا شکار ہیں۔ اُڑ جانے والے ہیں۔ اور حرف غلط کی طرح مٹ جانے والے ہیں۔ ایک حقیر سا حصہ ہے۔ (पादः) اُس پوتر پرماتما کا (अस्य) اس جگت سرشٹا کا (त्रिपाद) پھلوی آدی چر اچر جگت (अस्य) یاد رکھو ... ایک حقیر سا حصہ ہے۔ وہ وہی ہے جو کہ اس ساری کائنات سے برتر اور افضل ہے۔ اور نہ مستقبل میں لغزش کا شکار ہوگا۔ اگر اس سنسار میں کسی ہستی کو مستقل بقا حاصل ہے۔ تو وہ وہی ہے جو کہ ... نہ ہی ماضی میں گھاٹا تھا۔ نہ حال میں ٹوٹا ہے۔ اور نہ مستقبل میں لغزش کا شکار ہوگا۔ (अमृतम्) موکش روپ اور دیو تما تک سوروپ میں سمفت ہے۔ اسے نہ ہی ... (दिवि) اور اوناشی (अमृतम्) ... ہمیشہ ... تو اس پاک پرماتما کی گود میں لین ہو جا۔ اور ایسا سرشار ہو کہ دنیا کا کوئی مخالف جھونکا اُس کے پاک سنگھاسن سے بیگانہ نہ ہو سکے۔ اور تو کسی تاریکی کا شکار نہیں ہے۔ اے فانی انسان! اگر تجھے اپنی ذات سے پیار ہے۔ ... ؞

(اوم شم)

اتھروید سام وید

سنسار کی گتی!

امریکہ کی زبردست جنگی تیاریاں

واشنگٹن - ۳۱ر جنوری - امریکن اسمبلی نے کثرت رائے سے ۱۲۰ نئے سمندری جنگی جہاز اور ۱۱۸۴ نئے ہوائی جہاز بنانے کی اجازت دے دی ہے محکمہ جنگ ان کی مدد سے ایک نیا بیڑا تیار کرے گا۔

منظم سازش پکڑی گئی: - ڈبلن - ۳۰ر جنوری - آئرلینڈ میں ایک منظم سازش کا انکشاف ہوا ہے - جس کا مدعا یوروپ کے دوسرے حصوں سے باغیوں کی آرگنیزیشنوں کو ہتھیار مہیا کرنا تھا - پولیس نے ٹاروں میں اسلحہ جات کا بھاری ذخیرہ برآمد کیا۔

حلف وفاداری: - قاہرہ - ۳۰ر جنوری - ایک شاہی فرمان شائع کیا گیا ہے - جس کا مدعا یہ ہے - کہ آئندہ وزراء شاہ مصر ملک اور آئین کے تئیں حلف وفاداری اٹھایا کریں گے۔

مدیر "پاسبان" کو تنبیہ: - جموں - ۳۱ر جنوری - خانصاحب راجہ محمد افضل خان گورنر و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مدیر "پاسبان" کو تنبیہ کی ہے - کہ وہ اپنی زبان اور قلم سے ذرا زیادہ احتیاط سے کام لے۔

نمائش سے آمدنی: - لاہور - ۳۰ر جنوری - معلوم ہوا ہے - کہ انڈین ایمپائر نمائش سے جواب ختم ہو گئی ہے - بورڈ آف کنٹرول کو کل ایک لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوئی ہے۔

ایک نو مسلم کی شدھی: - ڈیرہ غازیخان - ۲۹ر جنوری - عید کے دن کمیٹی سکول کے ایک ہندو ٹیچر لالہ ڈیڑھ رام کو مسلمانوں نے عیدگاہ میں مسلمان بنا لیا تھا - آریہ نوجوانوں کی سرگرم کوششوں سے نوجوان مذکور دوسرے ہی دن شدھ ہو گیا - شدھی کی رسم میں ہندو مرد اور عورتیں بھاری تعداد میں شامل ہوئیں - شدھی کے بعد اس نوجوان کا جلوس نکالا گیا۔

مسلمانوں اور سکھوں میں فساد: - جگراؤں - ۳۰ر جنوری - چند یوم ہوئے - موضع بھمال تھانہ لدھوال تحصیل جگراؤں میں مسلمانوں نے بلا اجازت اشتعال انگیز طریقہ پر گائے ذبح کی - موضع مذکور میں ہندو اور سکھوں کے صرف تین چار گھر ہیں اس لئے وہ بیچارے چپ ہو گئے - جب اس واقعہ کا علم آس پاس کے گاؤں والوں کو ہوا - تو لوگ بھاری تعداد میں موضع بھمال میں جمع ہو گئے - اور اس ناخوشگوار واقعہ سے مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان فساد ہو گیا - تھانہ جگراؤں کی پولیس نے گاؤں میں پہنچ کر حالات پر قابو پا لیا ہے۔

سرحد پار غلزئیوں سے انگریزی فوجوں کی مڈبھیڑ

پشاور - ۳۱ر جنوری - شمالی وزیرستان میں سپنورم کے نزدیک ٹوچی سکاؤٹس کے ایک دستہ اور غلزئی قبیلہ کے آدمیوں میں جو موسم گرما افغانستان میں اور موسم سرما قبائل کے علاقہ میں گزارتے ہیں - لڑائی کی اطلاع موصول ہوئی ہے - ۱۰۰ افراد پر مشتمل ایک سکاؤٹ پارٹی دو انگریز افسروں کپتان لا گرج اور فرینچ کے ساتھ حسین خیل (وزیر علاقہ) میں گشت کر رہی تھی غلزئیوں نے ان پر دفعتاً حملہ کر دیا - اور گولی چلائی - سکاؤٹس نے بھی جواب میں ایسا ہی کیا - اس طرح کچھ عرصہ تک فریقین کی طرف سے گولیاں چلتی رہیں - حملہ آوروں کی طاقت اتنی زیادہ معلوم ہوتی تھی - کہ سکاؤٹس دست بردار ہو گئے - کیونکہ رات پڑتی جاتی تھی - غلزئیوں کی گولیوں سے سکاؤٹس کے تین آدمی ہلاک اور پانچ مجروح ہوئے - ایک حسین خیل خاصدار بھی ہلاک ہوا - اور ایک کو زخم آئے - غلزئیوں کے چھ آدمی مرنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے - لڑائی ایک بڑے مشکل علاقہ میں ہوئی - ٹوچی سکاؤٹس اس بات کے لئے تعریف کے مستحق ہیں - کہ انہوں نے زیادہ جانوں کا نقصان نہ ہونے دیا - اس لڑائی کے بعد ملیشیا نے حملہ آوروں پر حملہ کیا - اور ان کے ۱۱۹ اونٹ اور ۱۳ آدمی گرفتار کر لئے - گرفتاروں میں سے ۶ مختلف وجوہ سے رہا کر دیئے گئے۔

برطانیہ اور آئرلینڈ کا جھگڑا: - لنڈن - ۳۰ر جنوری - آج ہاؤس آف کامنز میں سوالات کے وقت مسٹر تھامس ڈومینین سکریٹری نے کہا - کہ برطانیہ اور آئرلینڈ کے جھگڑے کے متعلق کسی نو آبادی نے کسی قسم کا نامہ و پیام نہ کیا - کیونکہ وہ اسے گھریلو معاملہ خیال کرتی ہیں۔

شہزادی سے سادھنی: - لنڈن - انگلستان کی ایک نہایت حسین عورت نے جو شاہی خاندان سے تعلق رکھتی ہے - فیصلہ کیا ہے - کہ چند سال کے بعد جب اس کا لڑکا بالغ ہو جائے گا - تو وہ دنیاوی عیش و عشرت پر لات مار کر خدمت خلق کے لئے کیتھولک چرچ میں جا کر سادھنی بن جائے گی۔

برطانوی سفارت خانہ پر خشت باری: - ہوانا - کسی نامعلوم پارٹی نے رات کے وقت برطانوی سفارت خانہ پر حملہ کر کے کھڑکیوں وغیرہ کو توڑ ڈالا - اور پتھروں کی سخت بارش کی۔

پروفیسر رام مورتی بری: - دہلی - ۳۰ر جنوری - پروفیسر رام مورتی کے خلاف خیانت مجرمانہ کے الزام میں جو مقدمہ چل رہا تھا - اس کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے - اور آپ کو بری کر دیا گیا ہے - مستغیث کا جو میرٹھ کا رہنے والا ہے بیان تھا - کہ پروفیسر رام مورتی نے اس سے تین ہزار روپیہ دھوکہ دے کر لیا۔

جاپان میں نیا برطانوی سفیر: - لنڈن - ۳۰ر جنوری - سر رابرٹ ہنری کلائیو سر فرانسس لنڈلے کی جگہ جاپان کے سفیر مقرر کئے گئے ہیں۔

انفرادی سول نافرمانی بھی ملتوی

احمد آباد - ۳۱ر جنوری - مہاتما گاندھی نے سابرمتی آشرم کے اپنے ان ساتھیوں کو جو انفرادی سول نافرمانی کے سلسلہ میں ان کے ساتھ گرفتار ہوئے تھے - اور حال ہی میں جیل سے رہا ہوئے ہیں - بذریعہ تار ہدایت کی ہے - کہ وہ جیل جانا ملتوی کر کے فوراً بہار چلے جائیں - اور وہاں بابو راجندر پرشاد کی زیر سرکردگی مصیبت زدگان کی امداد کریں - معلوم ہوا ہے - کہ اس ہدایت کے مطابق آشرم کے چار ممبر آج پٹنہ کو روانہ ہو گئے ہیں - دوسرے بھی جلد ہی روانہ ہو جائیں گے۔

تین گورکھوں کی گرفتاری: - دہلی - ۳۱ر جنوری - خبر ملی ہے - کہ ریلوے پولیس نے گزشتہ شب کو ریلوے سٹیشن پر تین گورکھوں کو گرفتار کیا ہے - کہا جاتا ہے - کہ ان پر کھکھری رکھنے کا الزام لگایا گیا ہے۔

بین الاقوامی لیبر کانفرنس کا اجلاس: - نئی دہلی - ۳۱ر جنوری - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے - کہ گورنمنٹ ہند کو اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ بین الاقوامی لیبر کانفرنس کا ۱۸واں اجلاس ۱۸ مئی کی بجائے ۴ر جون آئندہ کو جینوا میں شروع ہو گا۔

حکومت افغانستان کا اظہار ہمدردی: - نئی دہلی - ۳۱ر جنوری - حکومت افغانستان اور قونصل جنرل افغانستان مقیم دہلی نے وائسرائے کے نام بہار کے زلزلہ زدگان سے اظہار ہمدردی کا ایک خط ارسال کیا ہے۔

لاہور میں نمونیا کا زور: - لاہور - ۳۱ر جنوری - شہر میں نمونیا زوروں پر ہے - آج تیرہ آدمی مرے - سردی کے بڑھ جانے کا یہ نتیجہ ہے۔

شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ایک وفادار سیوک کی مرتیو

آریہ جگت میں یہ خبر بڑے شوک سے سنی جائے گی - کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ایک پرانے وفادار سیوک بریار سنگھ کی ۳۱ر جنوری ۱۹۳۴ء کی دوپہر کو مرتیو ہو گئی - بریار سنگھ بیس پچیس سال پہلے سبھا کا چپڑاسی مقرر ہوا تھا - اسی وقت سے لے کر لگاتار وہ سبھا کی سیوا کرتا رہا ہے - اس کے اور دو بھائی بھی سبھا کی سیوا کرتے ہیں۔

آٹھ دس دن ہوئے - اسے نمونیا ہو گیا - بہترین ڈاکٹروں سے اس کا علاج کرایا گیا - لیکن چونکہ کال آ پہنچا تھا کوئی فائدہ نہ ہوا - اس کا مرتیو سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا - بریار سنگھ جیسے وفادار سیوک کی مرتیو سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ہمدردی کی مستحق ہے۔

بے شمار قیدی رہا :- پٹنہ - ۲۹ جنوری - بھونچال کی وجہ سے صوبہ میں کئی جیلوں کی عمارتیں گر گئی ہیں - جن کی وجہ سے ان کے قیدی دوسرے جیلوں میں منتقل کئے گئے ہیں - مگر ان میں اس قدر بھرمار آ گئی ہے - کہ جگہ نہیں رہی - اس مشکل سے بچنے کے لئے گورنمنٹ نے ان تمام قیدیوں کو جن کی میعاد قید ۳۱ - اگست کو یا اس سے پہلے ختم ہوتی ہے - رہا کر دینے کے احکام جاری کر دئے ہیں - ان میں پولیٹکل قیدی بھی شامل ہیں :-

ممالک غیر سے اپیل :- پٹنہ - ۲۹ جنوری - بابو راجندر پرشاد نے مہاتما گاندھی کو تار ارسال کیا ہے - کہ اگر آپ مناسب خیال کریں - تو زلزلہ کے مصیبت زدگان کی مالی امداد کے لئے ممالک غیر سے اپیل کریں

چوتھی بار گرفتار :- احمد آباد - ۲۹ جنوری - شری بت کاکا کالیلکر جو تیسری بار گرفتار کئے گئے اور رہا کئے گئے تھے - آج شام کو پھر ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے مانک چوک میں گئے جونہی آپ نے تقریر شروع کی - ایک مختصر سا ہجوم جمع ہو گیا - اس پر انہیں گرفتار کر لیا گیا :-

"وحدت" اور "الامان" پر پابندی :- گوالیار - ۲۹ جنوری - دہلی کے دو اردو اخبارات "وحدت" اور "الامان" کا داخلہ ریاست گوالیار میں دربار اور اس کے حکام پر قابل اعتراض نکتہ چینی کی وجہ سے بند کر دیا گیا ہے :-

ایڈیٹر کی تلاشی :- بیاور - ۲۸ جنوری - پولیس نے شری بت رشی دت اپی ہنتہ ایڈیٹر "ترون راجستھان" اور سکرٹری راجپوتانہ سٹیٹس پیپلز کانفرنس کے مکان کی تلاشی لی - مگر کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہ ہوئی :-

ایڈیٹر "پرتاپ" کی رہائی :- کانپور - پنڈت بال کرشن شرما ایڈیٹر "پرتاپ" (ہندی) جو کانپور کے مشہور کانگرسی لیڈر ہیں - علیگڑھ ڈسٹرکٹ جیل سے اپنی پوری قید کاٹ کر رہا ہو گئے ہیں :-

کتابیں ضبط قرار دی گئیں :- جموں - ۲۸ جنوری - پرائم منسٹر نے مندرجہ ذیل کتب کا ریاست جموں و کشمیر کی حدود میں قبضہ میں رکھنا ممنوع قرار دیا ہے - جو شخص پرائم منسٹر کے اس حکم کی خلاف ورزی کرے گا - وہ زیر دفعہ ۲۰۵ الف جموں و کشمیر رنبیر پینل کوڈ مستوجب سزا ہوگا - کتاب (اردو) موسومہ (۱) "سوامی دیانند کرت گرنتھ دیا نو کرال میں یا اٹھارہ پوران" مصنفہ منسا رام اپدیشک آکھیہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور (۲) کتاب (اردو) موسومہ "پوما تک پوپ پر گو بدک توپ یعنی سناتن دھرم کی موت" از پنڈت منسا رام سناتنی (۳) کتاب (اردو) موسومہ "سناتن دھرم و بیچ ..."

ایڈیٹر "شمشیر" بری ہو گئے :- سرگودھا - مدیر "شمشیر" مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی بابو نبی بخش صاحب صدر انجمن اسلامیہ بری ہو گئے ہیں :-

آریہ سماج گوال منڈی میں شدھی :- لاہور - ۲۹ جنوری - کل آریہ سماج گوالمنڈی میں ایک جنم کے مسلمان نوجوان کو شدھ کیا گیا :-

مسلمانوں میں فساد :- بھیرہ - ۲۸ جنوری - ایک نزدیکی گاؤں ترقی پور سے اطلاع ملی ہے - کہ وہاں مسلمانوں کی دو پارٹیوں میں فساد ہو گیا ہے پولیس نے چھاپے مار کر فریقین کی تلاشیاں لی ہیں - سنا گیا ہے - کہ چھوی وغیرہ کئی ہتھیار برآمد ہوئے ہیں :-

سکرٹری اور میونسپل کمشنر میں ہاتھا پائی :- لدھیانہ - ۲۷ جنوری - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جب سر سکندر حیات خان ریونیو ممبر گورنمنٹ پنجاب کو گارڈن پارٹی دینے کی تیاریاں ہو رہی تھیں - تو ایک معمولی سی بات پر سکرٹری میونسپلٹی اور ایک میونسپل کمشنر کے درمیان سخت کلامی نے ہاتھا پائی کی صورت اختیار کر لی :-

مشنری کالج توڑنے کا ارادہ :- امرتسر - ۲۹ جنوری - معلوم ہوا ہے - کہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی شہید سکھ مشنری کالج کو توڑ کر اس کے پروفیسروں اور ٹیچروں کو چھوت چھات کے خلاف مہم کے لئے استعمال کرنا چاہتی ہے :-

فرانس میں نئی وزارت :- پیرس - ۳۰ - جنوری - ایم - ہیلاڈیر نے وزارت مرتب کر لی ہے خود غیر ملکی وزیر بنا ہے :-

بھرتی معطل :- لنڈن - ۲۹ جنوری - ہاؤس آف کامنز میں ایک ممبر کے سوال کے جواب میں نائب وزیر ہند نے کہا - کہ انڈین فارسٹ سروس میں موجودہ آسامیوں کو پر نہیں کیا گیا - اور کفایت کی وجوہ کی بنا پر بھرتی معطل کر دی گئی ہے :-

افغان وزیر اعظم پر حملہ :- نئی دہلی - ۲۹ - جنوری - کابل سے ایک غیر مصدقہ اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ افغانستان کے وزیر اعظم ہاشم خان پر حملہ کیا گیا - مگر وہ بچ گئے - صرف بازو پر چند ضربات آئیں - پشاور میں بھی یہ افواہ ہے - کہ حملہ آور نے حملہ کرنے کے فوراً بعد اپنے آپ کو گولی مار کر ہلاک کر دیا :-

ایک عورت کا قتل :- اجمیر - ۳۱ جنوری - پہلے ایک نوجوان عورت کے قتل کی اطلاع موصول ہوئی تھی - اب ایک ادھیڑ عمر کی عورت کے قتل کی خبر ملی ہے - متوفی کا خاوند اب جوڈیشل حوالات میں ہے :-

نئے آریہ سماج کی قائمی :- موضع واکیوال خورد ضلع سیالکوٹ میں مسلم جاٹوں کے دو بھائیوں نے آریہ سماج مندر کے لئے کچھ جگہ دان دی تھی - جس پر اب مندر بھی بن چکا ہے :-

خلیفہ ہری سنگھ پر قاتلانہ حملے کے تفصیلی حالات

دہلی - ۲۹ جنوری - آج مہاشہ ہری سنگھ خلیفہ پر چھرے کے ذریعہ قاتلانہ حملہ کئے جانے کی سنسنی خیز خبر موصول ہوئی ہے - طرفہ یہ ہے - کہ یہ حملہ حبش خان کے پھاٹک کے بارونق چوک میں جو نیم والا چوک کے نام سے مشہور ہے - دن دہاڑے ۲½ بجے کے قریب کیا گیا - خلیفہ ہری سنگھ کے ہاتھوں - چہرہ اور کمر میں کاری زخم آئے ہیں - حملے کے بعد ان کے جسم سے ڈیڑھ سیر کے قریب خون نکلا جس سے تمام فرش سرخ ہو گیا - حیرت کا مقام ہے - کہ خلیفہ ہری سنگھ کے امداد طلب کرنے پر بھی کوئی فوری امداد نہ پہنچ سکی - اور حملہ آور گرفتار نہ ہو سکا - زخمی ہونے کے بعد بمشکل تمام آپ لالہ بھانا مل زرگر کی دوکان پہنچے - جہاں سے ان کو ڈولی میں بٹھا کر سول ہسپتال پہنچا دیا گیا - اطلاع ملنے پر "ریتیج" کے نمائندہ نے ہسپتال میں پہنچ کر خلیفہ ہری سنگھ کا بیان تحریر کیا :-

خلیفہ ہری سنگھ کا بیان :- خلیفہ ہری سنگھ نے بیان کیا - کہ میں نے بہت سے پمفلٹ مذہب اسلام کے متعلق تحریر کئے ہیں - آج جبکہ میں اپنے مکان واقعہ گلی زکریا سے گزر کر پھاٹک حبش خان کی جانب آ رہا تھا - ایک نوجوان نے جس کی عمر ۱۸ - ۱۹ سال کی تھی - مجھ پر چوک میں چھری سے کئی وار کئے - اس لڑکے کا رنگ گندمی تھا - اور اس کے سر پر ترکی ٹوپی تھی - جہاں تک میرا خیال ہے - یہ لڑکا فقاق کا تھا - حملہ ہوتے ہی چونکہ میرے جسم سے بہت سا خون نکلا تھا - اس لئے کمزوری کی وجہ سے کوتوالی میں جا کر اس واقعہ کی اطلاع نہ دے سکا :-

خلیفہ ہری سنگھ کی کمر میں ۲½ انچ گہرا زخم لگا ہے - چہرہ پر بھی دو انچ گہرا اور ایک انچ لمبا گھاؤ ہے - آپ کی انگلیوں پر بھی کافی گہرا زخم ہے - آپ کی مرہم پٹی کر دی گئی ہے - اور آپ بمشکل تمام گفتگو کر سکتے ہیں :-

حملہ کی خبر ملتے ہی لالہ نرائن دت جی ٹھیکیدار - سوامی کرما نند جی - لالہ لکشمن سروپ کول مرچنٹ اور دیگر کئی اشخاص ہسپتال میں پہنچ گئے :-

پولیس میں اطلاع :- تقریباً ۴ بجے کوتوالی میں اس واقعہ کی اطلاع دی گئی - جس پر مسٹر اختر حسین سب اسسٹنٹ انسپکٹر جو کہ لاہوری دروازہ اور میر اختر حسین سب انسپکٹر کوتوالی کو تفتیش پر لگایا گیا - نیز بذریعہ ٹیلیفون حکام بالا کو اطلاع دی گئی - تاکہ وہ کسی مجسٹریٹ کو سول ہسپتال میں بھیج کر مضروب کا بیان قلمبند کریں - ہسپتال میں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ مجروح کا بیان لینے کے لئے کوئی مجسٹریٹ نہیں گیا بلکہ ایک پولیس افسر نے ان کا بیان لیا ہے - اور پولیس سرجن نے ان کا میڈیکل معائنہ کیا ہے :-

موقعہ پر تحقیقات :- پولیس نے موقعہ پر پہنچ کر لالہ ننھے مل زرگر - لالہ بھانا مل زرگر - موتی بکوڑی والے اور دیگر کئی اشخاص کے بیانات قلمبند کئے :-

ایک مکان کی تلاشی :- پولیس نے اس سلسلہ میں ایک شخص محمد عارف نین گھی فروش چھپڑ والا محلہ کے مکان کی بھی تلاشی لی - اس شخص کا ایک لڑکا تلاشی کے وقت موجود نہ تھا -

تحقیقات ابھی تک جاری ہے :- ("ریتیج" - دہلی)

جرمنی اور پولینڈ میں معاہدہ :- برلن - اعلان کیا گیا ہے - کہ جرمنی اور پولینڈ کے درمیان ایک معاہدہ کو لاگ پیکٹ کی بنا پر طے ہوا ہے جس کی رو سے وہ ۱۰ سال تک ایک دوسرے کے خلاف ہتھیار استعمال نہیں کریں گے :-

ریلوے کو گھاٹا :- کلکتہ - ایسٹ انڈین ریلوے کے ایجنٹ نے ریلوے مشاورتی کمیٹی کی صدارت کرتے ہوئے کہا - کہ بھونچال کی وجہ سے ریلوے کی آمدنی میں بہت کمی واقع ہو گئی ہے - بھونچال ۱۵ جنوری کو رونما ہوا - ۲۰ جنوری تک آمدنی میں دس لاکھ کی کمی ہو گئی :-

کاکا کالیلکر کی رہائی :- احمد آباد - شری بت کاکا کالیلکر کو جنہیں یوم آزادی کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا - کل رات رہا کر دیا گیا ہے - مگر انکے ساتھیوں پر مقدمہ چلایا جائیگا :-

تین سو اشخاص کی نظربندی :- چٹاگانگ - معلوم ہوا ہے - کہ تین سو اشخاص کو گھروں میں نظربندی کا حکم دیا گیا ہے - ان میں چٹاگانگ کالج کے ایک سو طلباء بھی شامل ہیں :-

بہن کا قتل :- جالندھر - بنگہ ضلع جالندھر میں ایک مسلمان نے اپنی نوجوان بہن کو چھری سے ہلاک کر دیا - اور سیدھا بازار کو بھاگ گیا - راستہ میں ایک ہندو لڑکا کلونت ملا - اس کی چھاتی میں گہرا زخم کر دیا - پھر بڑی مشکل سے گرفتار کیا گیا :-

ڈپٹی کلکٹر کی خودکشی :- الہ آباد - ٹھاکر وجے پال سنگھ ڈپٹی کلکٹر پرتاپ گڑھ نے منگلوار کی صبح کو اپنے آپ کو ریوالور مار کر خودکشی کر لی - کچھ عرصہ سے آپ کی صحت خراب تھی :-

پرکاش لاہور

۲۳- ماگھ سمت ۱۹۹۰

سبھا کی اپیل

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بھی بہار کے مصیبت زدگان کی امداد کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ سبھا کے سامنے سوال یہ تھا کہ اس وقت جبکہ ایک طرف گورنمنٹ نے سہایتا کے لئے فنڈ جاری کر رکھا ہے۔ اور دوسری طرف کانگرس۔ ہندو مہا سبھا اور دوسری غیر سرکاری ایجنسیاں اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے رہی ہیں۔ وہ اس کام میں ہاتھ ڈالے یا نہ۔ غور و خوض کے بعد اس نے یہی فیصلہ کیا کہ اسے بھی میدان عمل میں اترنا چاہیئے۔ وہ اپنی سہایتا کسی طرح محدود کرنا نہیں چاہتی۔ لیکن پھر بھی اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ وہ یتیموں۔ بیواؤں اور دوسری نس سہائے دیویوں کی امداد کے لئے اپنے دھن اور شکتی کو مخصوص کریگی۔ "پرکاش" کے ناظرین میرے ساتھ اتفاق کریں گے۔ کہ یہ کام نہایت ہی ضروری ہے۔ اور سوائے آریہ سماج کے کوئی اسے خوش اسلوبی سے سر انجام نہیں دے سکتا۔ کہہ نہیں سکتے۔ کہ گورنمنٹ جو روپیہ جمع کر رہی ہے۔ وہ کس طرح خرچ ہوگا۔ اسی طرح کانگریس کے جمع شدہ روپیہ کے متعلق بھی نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن میں قیاس کر سکتا ہوں۔ کہ ان کی کوششیں کسی خاص جماعت تک محدود نہ ہوں گی۔ اور غالباً ان کا امدادی کام اس نوعیت کا ہوگا۔ کہ سب اس سے مستفیض ہو سکیں۔ لیکن کوئی ایسی سوسائٹی بھی ہونی چاہیئے۔ جو ہندو یتیموں اور بیواؤں کی خبر لے۔ نہ ہی گورنمنٹ اور نہ ہی کانگرس بجا طور پر اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے سکتی ہے۔ اگلے دن آریہ سماج مونگھیر سے تار آیا۔ کہ آریہ سماج مندر گر گیا ہے۔ یتیم خانہ کا مکان بھی مسمار ہو گیا ہے۔ اور یتیم بے حفاظت پڑے ہیں۔ امداد کے لئے یہ تار مختلف جگہوں میں بھیجا گیا۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ آریہ سماج آگرہ نے آریہ سماج مونگھیر کو تار دیا ہے۔ کہ وہ تمام اناتھ آگرہ بھیج دے۔ وہ اپنے اناتھ آلیہ میں رکھ لے گا۔ نہ معلوم کتنے اناتھ لڑکے اور لڑکیاں اور کتنی بیوائیں ایک ایک دانہ کو ترس رہی ہوں گی۔ ان سب کو اپنے ہاتھوں میں لینے کی ضرورت ہے۔ ان کے تن کے لئے کپڑے اور ان کے پیٹ کے لئے اناج کی ضرورت ہوگی۔ لیکن ہماری ذمہ داری صرف اسی پر ختم نہیں ہوتی۔ اناتھوں اور بیدھواؤں کی ذمہ داری کئی برسوں تک لینی پڑے گی۔ گورنمنٹ اور کانگرس کی امداد زیادہ تر فوری ضرورت کے لئے ہوگی۔ ہماری امداد فوری کے علاوہ مستقل ضروریات کے لئے بھی ہوگی ؛۔

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی نے بھی یہ کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اس نے بھی زلزلہ زدگان کی امداد کے لئے فنڈ جاری کیا ہے۔ اس کے کام کا ڈھنگ بھی وہی ہے۔ جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہے۔ وہ بھی اپنی کوششوں کو زیادہ تر اناتھوں اور بیدھواؤں کی رکھشا کے لئے مخصوص کرے گی۔ رکھشا کے کاریہ کے لئے اس نے اپنے جو والنٹیر وہاں بھیجے ہیں۔ انہیں بھی یہی ہدایت کی گئی ہے۔ گویا سارودیشک سبھا اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب دونو کا پروگرام ایک ہوگا۔ اور دونو ایک دوسرے کی ممد و معاون ہونگی ؛۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید۔ مہاشہ گیان چند بی۔اے۔ ممبر دیانند سالویشن۔ لالہ یوسہ رام اور لالہ شام لال ۲۸ جنوری کی شام کو پٹنہ روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ آفت زدہ علاقہ کا معائنہ کریں گے۔ اور سبھا کو جو رپورٹ دیں گے۔ اس کے مطابق اگلا کام شروع کیا جائیگا۔ اس سے پہلے جب کبھی ہندوستان پر کوئی مصیبت آئی۔ چاہے وہ زلزلہ کی صورت میں آئی ہو۔ چاہے قحط کی صورت میں۔ آریہ جاتی کے بہت سے لال اس سے جدا ہو گئے۔ قحط کے دنوں میں عیسائیوں نے یتیم خانے کھول کر سینکڑوں اور ہزاروں ہندو بچوں کو عیسائیت کے گلہ میں شامل کر لیا۔ آج اگر ایسا ہو جائیگا۔ تو ہمارے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہوگا۔ اگر بہار کا ایک بھی آریہ بچہ یا آریہ دیوی غیروں کے ہاتھ میں چلی جائے۔ تو آریہ سماج کسی کو اپنا منہ نہ دکھا سکے گا۔ اس لئے یہ جتلانے کی ضرورت نہیں۔ کہ جو کام آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ وہ کتنا ضروری ہے۔ پنجاب بھر کے آریہ بھائیوں سے میرا یہ نویدن ہے۔ کہ وہ اس مضمون کو پڑھتے ہی یہ عہد کر لیں کہ اس فنڈ کے لئے دان بھیجیں۔ زلزلہ کی تباہ کاریوں کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ؛۔

"دیانند سپتاہ"

آریہ جگت میں آریہ سماج کے پروتنک مہرشی دیانند کا نروان اُتسو بڑی شان سے منایا جاتا ہے۔ دوست اور دشمن کو یہ بتلا دیا۔ کہ آریہ سماج ایک جیتی جاگتی شکتی ہے۔ اور کسی قسم کی مخالفت اس کا بال بیکا نہیں کر سکتی۔ وہ لوگ جو کہ آریہ سماج کو کمزور سمجھتے رہے تھے وہ بھی اس اتسو کی شان کو دیکھ کر یہ تسلیم کرنے کے لئے مجبور ہوئے کہ آریہ سماج ان جملہ مشکلات پر حاوی ہو سکتا ہے۔ جو کہ اس کی ترقی کے راستہ میں سد راہ ہونے کی وقتاً فوقتاً دھمکی دیتی رہتی ہیں۔ ایسا ہونا بھی کیوں نہ۔ آریہ سماج کی پشت پر اس پرم دیو پرماتما کا ہاتھ ہے جس نے مہرشی دیانند کو اس سنسار میں جنم دیا تھا۔ کہ وہ دنیا کو توہمات کے اندر جال سے بچنے کی پریرنا کر سکیں۔ آریہ سماج کو اپنے جنم دن سے ہی کئی قسم کی مخالفتوں سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ کچھ تو اس کے اپنے ہی اپدیشکوں کی طرف سے ظہور پذیر ہوئیں۔ اور کچھ اس کے عاقبت نااندیش مخالفوں کی طرف سے عمل میں آئیں۔ لیکن یہ بھوگی اپار کر رہا ہے۔ کہ آریہ سماج جملہ اندرونی اور بیرونی مخالفتوں کا کامیابی سے مقابلہ کر کے دنیا میں اپنے آپکو سرخرو ثابت کر سکا ہے۔ اب نروان اتسو کے بعد جو بڑا تہوار نزدیک آ رہا ہے وہ بودھ اتسو ہے۔ اس اتسو کا اگر کوئی فلسفی ارتھ ہو سکتا ہے تو وہ یہی ہے۔ کہ جہاں ہم نے پہلے دنیا کو یہ ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ آریہ سماج ایک جیتی جاگتی شکتی ہے سو وہاں اب ہم اپنے آتما کو بھی اس سچائی کو ظہور میں لانے کے لئے تیار کریں۔ کہ ہم نے گورو دیو مہرشی دیانند کی شکھشا کو نہ صرف اپنے اندر اسی طرح جذب کیا ہے جس طرح منی ورگورودت و دیارتھی رشی کے جیون کو اپنی زندگی میں انکرت کرنا چاہتے تھے۔ بلکہ ہم نے اس بات کا بھی سچے دل سے تہیہ کر لیا ہے۔ کہ ہم دوسروں کو بھی اس آتم پرکاش سے فائدہ پہنچا کر ہی دم لیں گے۔ اس مقصد کی تکمیل کیلئے جہاں ہم کو سچے معنوں میں بودھ اُتسو کے لئے تیار ہونا پڑیگا۔ وہاں دوسروں کو بھی اس کا سندیش پہنچانے کے لئے وشیش پریتن کرنا پڑے گا۔ ادھر شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اسی غرض سے آریہ جگت کو بودھ اتسو سے پہلے "دیانند سپتاہ" منانے کا آدیش دیا ہے۔ ادھر شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت و شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان نے بھی یہی آدیش کا سمرتھن کر کے سارے آریہ جگت کو سوچیت کر دیا ہے۔ کہ وہ آگامی سپتاہ سے اسکے منانے کے لئے اُتسک ہو جائے۔ بودھ اُتسو اس بار ۱۲ فروری کو منایا جائیگا۔ اس سے پہلے کا ہفتہ "دیانند سپتاہ" ہوگا۔ جو کہ ۶ فروری سے شروع ہو کر شوراتری کو سماپت ہوگا۔ اس سپتاہ میں پرتنیک آریہ نر ناری اور آریہ سماج کا دھارمک کرتویہ ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کے پروتنک سنسار کے سچے ہی خواہ بھگوان دیانند کی پوتر سمرتی میں اس سپتاہ کو پورے اُتساہ سے منائیں۔ اگر ہم فی الحقیقت ویدوں کے انویائی اور بھگوان دیانند کے بھگت ہیں۔ تو ہمارا یہ پرم کرتویہ ہے۔ کہ اس سپتاہ میں وشیش پریتن کر کے نہ صرف اپنے آپ کو "بودھ اُتسو" منانے کے یوگیہ ثابت کریں۔ بلکہ اپنے اڑوسیوں پڑوسیوں اور دوسرے نگر واسی سجنوں کو یہ پریرنا کریں۔ کہ وہ "بودھ اُتسو" کو پورے سماروہ سے منانے میں ہمارے ساتھ پورا پورا سہیوگ کریں۔ اس آدیش کی پورتی کیلئے یہی اس سپتاہ میں پرتی دن پراتہ کال سمولت سنکیرتن دوارہ نگر نگر دیوی دیوتا... اور گرام میں پرچار... کا سندیش پہنچانا ہوگا۔ آتم شدھی کیلئے سنکیرتن کے بعد یگیہ کرنا ہوگا۔ شام کو اگر ہم وید... ایشور وشواس دوسرے ستیہ شاستروں کی کتھا کا پربندھ کرینگے۔ اور رو... سبھاؤں... گرنتھوں کی پوجا کرینگے۔ تو اس سے دیانند سپتاہ کا مقصد بڑی سہولت سے پایہ تکمیل کو پہنچ سکیگا۔ آجکل دیش میں چونکہ ہریجن ادھار کی تحریک زیادہ زوروں پر ہے۔ اس لئے اگر شنو راتری سے ایک دن پورو اتوار کو سپتاہ تک ...کیسا ہی ... سپتاہ نور... دن کو منا کر ہم سہ بھوج اور سارو جنک سبھا کا پربندھ کریں تو اس سے ہم اس کا ویدک دھرمی ہونا بھی ثابت کر سکیں گے۔ جو مہاتما گاندھی نے دیش کے ادھار کے لئے جان کی بازی لگا کر شروع کیا ہوا ہے۔ ... ہمیں اس سپتاہ میں ایسا یتن کرنا چاہئے جس سے ہم سب اپنے آدرش تک پہنچ جائیں۔

ہم ایک ایک ہندوستانی کا دل ہلا ہوا ہے۔ اور اس موقعہ پر مصیبت زدگان کی امداد کرنا وہ اپنا فرض سمجھتا ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ ایک ایک آریہ پُرش اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی مدد کرنا اپنا کرتویہ سمجھیگا۔ جو کچھ اس سے بن سکے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون لاہور کے نام روانہ کر دیوے۔ یہ بھی میں کہہ دوں۔ کہ سبھا کے کوش میں اس کام کے لئے زیادہ دھن نہیں۔ اس نے یہ کام شروع کیا ہے۔ تو آریہ جنتا کے بھروسہ پر۔ اور مجھے وشواس ہے کہ اسے نراشا نہ ہوگی۔ آریہ پرش دنوں کے اندر ہزاروں روپیہ اس کے پاس بھیج دیں گے۔ تاکہ جو ضروری کام اس نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ وہ روپیہ کی کمی کی وجہ سے نہ رہ جائے۔ ہر ایک آریہ سماج کو اپنے ہاں چندہ کی فہرست کھول دینی چاہیئے۔ آریہ پُرش تو دیں گے ہی۔ دوسروں کے پاس جا کر بھی بھکشا مانگی جائے۔ اور جو کچھ جمع ہوتا جائے سبھا کے دفتر میں بھیجے جائیں۔ اس کام میں دیر نہ ہونی چاہیئے۔ شریمت راجندر پرشاد جی نے درست کہا ہے۔ کہ "To delay relief is to deny relief"۔ امداد میں دیر کرنا امداد سے انکار کرنا ہے ؛

(کرشن)

آریہ سماج دہلی کا وارشکوتسو

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا وارشکوتسو ۲۶ سے ۲۸ جنوری تک منایا گیا۔ درحقیقت یہ جلسہ تین دن نہیں رہتا۔ بلکہ دو ہفتہ کے قریب چلتا ہے۔ آٹھ دس دن تک کسی نہ کسی آریہ مہانو بھاو کی کتھا ہوتی ہے۔ پہلے سوامی ستیانند جی کی کتھا ہوا کرتی تھی۔ اس بار پنڈت رام چندر جی دہلوی آریہ اپدیشک کی ویدک بھاشیہ سمبندھی کتھا تھی۔ پنڈت رام چندر جی کی بانی میں جو کشش ہے۔ اسے سارا آریہ جگت جانتا ہے۔ اب انہوں نے کچھ عرصہ سے یہ پرتھا جاری کی ہے۔ کہ اپنے ویاکھیان کے پشچات لوگوں کو شنکا سمادھان کا موقعہ دیتے ہیں۔ جس سے اُن کے ویاکھیان کی قیمت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ دہلی میں بھی انہوں نے اسی پرتھا پر عمل کیا۔ پہلے ایک گھنٹہ وہ کتھا کرتے تھے۔ اور اس کے بعد آدھ گھنٹہ پرشن کرنے کے لئے دیتے تھے۔ کتھا کے دنوں میں سماج مندر شروتاؤں سے بھرا رہتا تھا۔ اور جو بھی وہاں جاتے تھے۔ لابھ اٹھاتے تھے ؛

۲۶ جنوری کو نگر کیرتن ہوا۔ گت دو ورشوں میں نگر کیرتن کی جگہ سنکیرتن ہوتا رہا۔ اس میں دھن کی بچت بھی اور محنت کی بھی۔ لیکن آریہ سماج نے محسوس کیا۔ کہ تجربہ کامیاب نہیں رہا۔ اس لئے اس ورش سے پھر نگر کیرتن شروع کر دیا۔ جو نہایت کامیاب رہا۔ مہاشہ سنت رام۔ مہاشہ ٹھوری لال اور دوسرے بھجنیکوں کیساتھ بڑی بھیڑ تھی۔ چاندنی چوک جیسے وسیع بازار میں بھی شروتاؤں کے لحاظ سے نگر کیرتن بہت کامیاب رہا۔ بھیڑ کی وجہ سے نوڈ رہا سے نکلنا مشکل ہو رہا تھا۔ ۲۷ و ۲۸ جنوری کو شری نارائن سوامی جی۔ شری سوامی سوتنترانند جی۔ پنڈت چموپتی جی۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ پنڈت ایشور چندر جی اور سوامی کرمانند جی کے ویاکھیان ہوئے۔ انواکی ویدپرچار کو مبرا ویاکھیان تھا۔ یہ ویاکھیان دھن کے لئے اپیل بھی تھی۔ وید پرچار فنڈ اور جلسہ کے اخراجات کے لئے پرتی ورش اڑھائی ہزار کے قریب اس موقعہ کے لئے جمع ہوتا ہے۔ سو اس بار بھی ہو گیا۔ دو خاص رقوم کا بھی اعلان کیا گیا۔ ایک آریہ اناتھ آلیہ کے لئے پندرہ سو روپیہ کا دان تھا۔ دوسرا آریہ سماج مندر میں ایک کمرہ بنوانے کے لئے تین ہزار یا اس سے زیادہ جتنا خرچ آئے ؛

جلسہ نہایت پُر رونق رہا۔ صبح کو بھی اچھی حاضری ہوتی تھی۔ لیکن بعد دوپہر اور رات کو بہت زیادہ ہوتی تھی۔ جلسہ کی کامیابی کے لئے ادھیکاری ودھائی کے پاتر ہیں۔ ۲۹ جنوری سے کانفرنسوں کا آغاز تھا۔ میں اُن میں شامل نہیں ہو سکا۔ لیکن مجھے اُمید ہے۔ کہ وہ بھی کامیاب ہوئی ہوں گی۔ دہلی میں مباحثوں کا عام رواج ہے۔ آریہ سماج کا کوئی جلسہ بغیر شاستر ارتھ کے نہیں ہوتا۔ اس موقعہ پر بھی پنڈت رام چندر دہلوی کا کئی مسلم مناظروں سے مباحثہ رکھا گیا ؛

(کرشن)

بقیہ "دیانند ستیارتھ" صفحہ ۵

پہنچ سکیں۔ اور بھگوان دیانند نے جس غرض سے آریہ سماج کو قائم کیا تھا۔ اس میں سہایک بن سکیں۔ اس امر کے ورنن کرنے کی زیادہ آوشیکتا نہیں۔ کہ رشی دیانند کا مشن گھر گھر میں ویدوں کا سندیش پہنچانا تھا۔ لیکن یہ ہمارا دربھاگیہ ہے۔ کہ ہم نے اس سندیش کو پہنچانے کا ابھی وشواس نہیں کیا۔ جیساکہ ہم نے آریہ سماج کے رجسٹروں میں نام لکھوائے وقت عہد کیا تھا۔ اگر ہم اپنے اس عہد سے صادق ہوتے۔ تو آج بھارت کے کونہ کونہ میں ویدک دھرم کا ناد گونج رہا ہوتا۔ لیکن یہ کیسا شوک کا مقام ہے کہ اس پہلو میں ہم نے جتنا سہیوگ دینا تھا۔ وہ ابھی تک نہیں دیا۔ اگر سہیوگ دیا ہوتا۔ تو شرادھانند سبھا کا وید پرچار وبھاگ ویسی کس مپرسی کی حالت میں نہ ہوتا۔ جس میں آج تک یہ پڑا رہا ہے۔ اب بھی سمے ہے۔ کہ آریہ جگت اس بھیتاوہ میں اس بات کا درڑھ نشچیہ کرے۔ کہ اس نے وید کے سندیش کو گھر گھر میں پہنچانے کا برت لینا ہے۔ اور اس کے لئے اسے جتنی قربانی کرنی پڑیگی۔ اس کے کرنے سے دریغ نہ کریگا۔ نہ صرف ہم خود اپنی سبھا کو مضبوط کرینگے۔ بلکہ دوسروں کو بھی ہر پرکار کی پریرنا کرینگے۔ کہ اس ادیش کی پورتی میں وہ ہمارے سہایک بنیں اور اس کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے تیار رہیں ؛

بیاس کا رادھاسوامی گڑھ

رادھاسوامی فرقہ کے دو حصے ہیں۔ ایک کا گڑھ تو دیال باغ آگرہ میں ہے۔ اور دوسرے کا بیاس ندی کے تٹ پر۔ موخرالذکر گڑھ میں نہ صرف باباساون سنگھ کی گدی ہے۔ بلکہ پیری و مریدی کا سلسلہ قائم ہے۔ اور پہاڑی علاقہ کے بہت سے استری پرش اس سلسلہ کا شکار ہو رہے ہیں۔ اور یہ سخت افسوس کا مقام ہے۔ کہ استریاں خاص طور پر اس پنتھ میں پھنس رہی ہیں۔ جس کے باعث سینکڑوں گھر تباہ ہو چکے ہیں۔

چونکہ اس گڑھ سے ان پڑھ لوگوں کے بہت زیادہ پتت ہونے کا احتمال ہے۔ اس لئے آریہ پرشوں کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس پنتھ کا یدھ کے لئے میدان میں نکلیں۔ اور آریہ سماج بیاس ضلع امرتسر کو سہایتا دے کر اس قابل بنائیں۔ کہ وہ اس گڑھ کو توڑ سکے۔ اور اس کے ہم پرست گڑھ کے مقابلہ پر ویدک دھرم کا پرچار دڑھتا سے کر سکے ؛

"پربھات" پروار

حکومت پنجاب کبھی کچھ ایسی ذہنیت کی مالک واقعہ ہوئی ہے۔ کہ اس کی منشاء کو پانا سخت مشکل ہے۔ دینک "پرتاپ" کے چھوٹے بھائی "پربھات" نے اس لئے جنم دھارن کیا تھا۔ کہ وہ ہندی خواندہ استری پرشوں میں دیش بھگتی کے جذبات کا سنچار کر سکے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت پنجاب کو یہ منظور نہیں تھا۔ کہ وہ "پربھات" کے اس پوتر مشن کو پورا ہونے دیتی۔ ابھی اس کا تیسرا پرچہ ہی نکلا تھا۔ کہ اس پر پریس ایکٹ کا وار ہو گیا۔ اور اس کے ایک لیڈنگ آرٹیکل کی بنا پر جس کا عنوان "نوجوانوں کے نام وارنٹ" تھا۔ اس سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی۔ اس وقت تو ہر ایک شخص کا یہ خیال تھا۔ کہ "پربھات" کو جو سزا دی ہے۔ وہ اس کے مضمون کے لئے ہے۔ لیکن اس کے بعد کے واقعات نے یہ صاف ثابت کر دیا۔ کہ سزا درحقیقت اپنی مضمون کے لئے نہیں۔ جتنی اس کے پبلشر کے لئے ہے۔ اس کے ایڈیٹر شری پنت چھیل بہاری کنٹک شروع دن سے جبکہ وہ لاہور میں تشریف فرما ہوئے تھے۔ حکومت کی نظر میں کانٹے کی طرح کھٹک رہے تھے۔ ہر چند لاہور میں آکر آپ نے "پربھات" کے سمپادن کے سوائے اور کوئی سرگرمی نہیں دکھلائی۔ پھر بھی سی۔ آئی۔ ڈی آپ کی نگرانی کرتی رہتی تھی۔ باوجود اس کے ۲۷ جنوری ۱۹۳۴ء کو دن کے بارہ بجے آپ کو پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے یہ حکم ملا کہ "آپ چوبیس گھنٹے کے اندر اندر لاہور کے ضلع سے باہر نکل جائیں۔ اور اس کے بعد تا حکم ثانی اضلاع امرتسر۔ لدھیانہ۔ ہوشیارپور۔ لائل پور۔ گورداسپور۔ ملتان۔ منٹگمری۔ انبالہ۔ راولپنڈی اور کانگڑہ میں داخل نہ ہوں"۔ اس حکم کے موصول ہوتے ہی چارونا چار کنٹک جی کو واپس وطن جانا پڑا ؛

حکومت پنجاب کا یہ دوسرا وار پرٹیڑھا اور ترچھا ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ حکومت "پربھات" کا جاری رہنا پسند نہیں کرتی ؛

رام بھجت بھون

مہاشہ قوم سدھ سبھا پنجاب آد دھرم دیانگر کے ادھیکاری آج کل اس بات کی سخت کوشش کر رہے ہیں۔ کہ سورگیہ چودھری رام بھجت کی یاد میں موضع اوانکھا دیانگر ضلع گورداسپور میں رام بھجت بھون و سنسکاری سکول قائم کریں۔ اس غرض کے لئے سبھا کو چودھری جمل سنگھ نے اپنی چار کنال اراضی بھی دان دے دی ہے۔ جہاں کہ اس وقت تک اوم کا جھنڈا نصب کیا جا چکا ہے۔ چونکہ اس پرانت میں ہمارے نئے آریہ بھائیوں کی بڑی بھاری آبادی پائی جاتی ہے۔ اور ادھار شدھ ہوئے بھائیوں کو آریہ جاتی کا زبردست انگ بننا چاہتی ہے۔ اس لئے آریہ بھائیوں کو سبھا کی ہر پرکار سے سہایتا کرنی چاہئے۔ تاکہ وہ تجویزہ یادگار کو قائم کرکے ہریجن ادھار کی تحریک میں سہایک بننے کی پوری پوری کوشش کر سکے۔ اور سورگیہ چودھری رام بھجت جی نے جس غرض سے اس علاقہ میں جاتی پرویش کا سراہنیہ کاریہ آرمبھ کیا تھا۔ وہ پھلی بھانتی کامیابی کا منہ دیکھ سکے ؛

سوتنترتا دوس

ملک کے مختلف حصوں سے جو اطلاعات دینک پتروں میں شائع ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دیش کے بہت سے مقامات پر "سوتنترتا دوس" پورے جوش و خروش سے منایا گیا۔ جلوس نکالے گئے۔ اور جلسے منعقد کئے گئے۔ کئی شہروں میں رات کو دیپ مالا بھی کی گئی۔ اس سے عیاں ہوتا ہے۔ کہ گو حکومت کی قابل اعتراض پالیسی کی وجہ سے بظاہر کانگریس کا اندولن معطل ہو گیا ہے۔ مگر دیش کے اندر اس کے حق میں ہمدردی کا جذبہ بباطن موجود ہے۔

اس موقعہ پر دہلی۔ گیا۔ پٹنہ۔ لاہور۔ بنارس۔ الہ آباد۔ لکھنؤ۔ ناگپور اور پونہ وغیرہ وغیرہ مقامات میں کانگریسی کارکنوں کی جو گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ وہ بلا وجہ نظر آتی ہیں۔ کیونکہ کسی مقام پر بھی اس دوس کو منانے والوں کی طرف سے کوئی ایسا فعل سرزد نہیں ہوا۔ جسے امن عامہ کے منافی قرار دیا جا سکے۔ اس دوس کو جس شان سے ملک نے منایا ہے۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ کانگریس سے ہمدردی کا جذبہ ملک کے اندر حکومت کی سخت گیری کی پالیسی کے باوجود بدستور موجود ہے۔ اور وہ اس امر کا پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ حکومت جلد از جلد اپنی پالیسی کو تبدیل کرے اور سختی سے کام لینے کی بجائے موجودہ بے چینی کا صحیح علاج تجویز کرے ؛

مسلمانوں کی قوم پرستی

ہندوستانی مسلمانوں کی قوم پرستی بھی بڑی پُرلطف ہے۔ مسٹر جناح ہو۔ یا سر آغا خان۔ ڈاکٹر اقبال ہو۔ یا مولانا شوکت علی سب ہندوستان کا کھاتے ہیں۔ لیکن سوچتے ایسے طریق سے ہیں۔ جیسے وہ ہندوستان میں نہ پیدا ہوئے تھے۔ اور نہ پلے تھے۔ بلکہ عرب کے ریگستان میں ہی ٹہلتے رہے تھے۔ بمبئی میں جو آل پارٹیز کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ اس میں کمیونل آوارڈ یعنی فرقہ وارانہ فیصلہ کو مطلقاً نہیں لیا جائیگا۔ مسٹر چاگلہ اور مسٹر جناح نے کانفرنس کے اس مُدعا کی جو حمایت کی ہے۔ وہ تو قابلِ معافی تصور کی جاسکتی ہے کیونکہ وہ تو مسلم مطالبات کے کٹر حامی ہیں۔ مگر اب ڈاکٹر سید محمود سابق سکرٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی حمایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"ہم اس فرقہ وارانہ فیصلہ کے خلاف اس لئے کچھ نہیں کہتے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے ہندوؤں اور مسلمانوں میں بحث چھڑ جائے گی"۔

ڈاکٹر محمود کو سرکردہ نیشنلسٹ مسلمان کہلاتے ہوئے بحث چھڑنے کا اتنا خیال نہیں رکھنا چاہئے۔ جتنا اس بات کا کہ وہ ہندوستان کے مُستقبل اور متحدہ قومیت کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں یا نہیں۔ اگر وہ مضبوط کرنا چاہتے ہیں۔ تو اُنہیں بلاجھجک مذکورہ فرقہ وارانہ تصفیہ کی مذمت کرنی چاہئے۔ تاکہ آخر کار لوگوں کو کہیں اُنہیں یہ طعنہ دینے کا موقعہ نہ ملے۔ کہ مسلم خواہ وہ جناح کے روپ میں ہوں یا ڈاکٹر سید محمود کے جامہ میں۔ اُن کی قوم پرستی صرف وہاں تک ہی محدود ہے۔ جہاں تک کہ مسلمانوں کے متحدہ مفاد کا تقاضا ہے۔

شادی کا مُعمہ

مولانا شوکت علی نے پچھلے دنوں ایک یورپین لیڈی سے شادی کی تھی۔ اُس کے متعلق جو تازہ حالات روشنی میں آئے ہیں۔ اُن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ شادی ایک خفیہ راز ہے۔ مولانا شوکت علی کا تو یہ بیان ہے۔ کہ شادی اس لئے ہوئی۔ کہ مسز موصوفہ کو اسلام پسند آیا تھا۔ لیکن ادھر واقف کار حضرات یہ خبر اُڑا رہے ہیں۔ کہ یوروپین بیگم صاحبہ فرماتی ہیں۔ کہ میں نے شادی صرف اپنے پچھلگ بچہ کی پرورش کے خیال سے کی تھی"۔

ایسے متضاد بیانات کی موجودگی میں ہم مولانا شوکت علی سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ اُن کو کیسے یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ اپنی بیگم صاحبہ کے متعلق یہ مشتہر کریں۔ کہ وہ اسلام کو پسند کرتی ہیں۔ حالانکہ بیگم صاحبہ اسلام وغیرہ کا ذکر تک نہیں کرتیں۔ بلکہ شادی کو ایک ایسا ڈھونگ بتلاتی ہیں۔ جس سے لکا اپنے پچھلگ بچہ کے لئے پرورش کا ذریعہ مہیا کرنے کا مقصد تھا۔

ہندو سبھا کا ڈیپوٹیشن

ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندو مہاسبھا کا جو ڈیپوٹیشن کمیونل آوارڈ کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے لیگ کے پاس جانے والا ہے۔ وہ ڈاکٹر ٹیگور۔ پنڈت مالوی۔ سر راجہ نریندر ناتھ۔ مسٹر چنتامنی۔ اور ڈاکٹر رادھا کمار مکرجی پر مشتمل ہوگا۔ یہ ڈیپوٹیشن اگلے ماہ اپریل میں ہندوستان سے روانہ ہو جائے گا۔ ہمارے خیال میں ڈیپوٹیشن کا لیگ کے پاس جانا موجودہ حالات میں اس وقت تک مفید نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس بات کا نتیجہ نہ ہو جائے۔ کہ آیا لیگ کسی سلطنت کے اندرونی معاملات میں دخل دینے کی مجاز بھی ہے یا نہیں۔ اگر لیگ ایسا کرنے کی مجاز ہی نہیں ہے۔ اور نہ ہی برطانیہ کو ناراض کرنے کی جرأت کر سکتی ہو۔ تو اس کے آگے پروٹسٹ کرنے سے کیا فائدہ؟ ہاں اگر ڈیپوٹیشن کے خیال میں کمیونل آوارڈ کے خلاف غیر ممالک میں پراپیگنڈا کرنا مفید ہے۔ تو اُسے کھلی اجازت ہے۔ کہ وہ لیگ سے اصفواب کئے بغیر ہی اپنی ذمہ داری پر ایسا کرے۔ بشرطیکہ اُس میں حکومت کے فیصلہ کے خلاف پروٹسٹ کرنے کی ہمت ہو۔

سازش کا الزام

ہمارے سناتن دھرمی بھائیوں کی حالت بھی واقعی قابلِ رحم ہے۔ اُن کے اندر رواداری کی ایسی کمی ہو رہی ہے۔ کہ اگر اُن کا اپنے کسی ساتھی سے ذرا بھی اختلاف ہو۔ تو اس پر غداری کا الزام لگا دیتے ہیں۔ چنانچہ پنڈت دیندیال کے چھوٹے بھائی پنڈت لکشمی دیال کا ایک مضمون امرتسر کے "سناتن دھرم پرچارک" میں اس مطلب کا شائع ہوا ہے۔ کہ پنڈت نیکی رام شرما اور لالہ لچھمنداس نے سناتن دھرم سے غداری کر کے "سناتن دھرم رکھشنی سبھا" کی بنیاد رکھی ہے۔ جو کہ سناتن دھرم کے اصولوں کے خلاف سناتن دھرم کے نام پر پراپیگنڈا کریگی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنڈت لکشمی دیال جی یونہی پنڈت نیکی رام جی کے خلاف خوفناک بہتان تراش رہے ہیں۔ اگر اچھوت اُدھار کے حق میں پراپیگنڈا کرنا بھی غداری ہے۔ تو پھر ہمیں بتلایا جائے۔ کہ سناتن دھرم سے وفاداری کس جانور کا نام ہے۔ جب بھگوان رامچندر نے بھیلنی کے بیر کھانے سے دریغ نہ کیا تھا۔ تو پھر کسی سناتنی کو یہ کیسے حق پہنچ سکتا ہے۔ کہ وہ اچھوت اُدھار سے ہمدردی رکھنے کے لئے کسی کو غدار کہے؟

گلگت کی حوالگی

آج کل اخبارات میں گلگت کے علاقہ کے انگریزوں کے حوالہ کئے جانے کے متعلق بہت کچھ لکھا جا رہا ہے۔ جغرافیائی حالات کے لحاظ سے یہ علاقہ بڑا ہی اہم ہے۔ کیونکہ یہ وہ مقام ہے۔ جہاں روس۔ چین اور ہندوستان کی حدود ملتی ہیں۔ انگریز سیاحوں کا شروع سے ہی حکومتِ ہند کو یہی مشورہ رہا ہے۔ کہ اُسے اس علاقہ کا کنٹرول براہِ راست اپنے ہاتھ میں لینا چاہئے۔ چنانچہ اس علاقہ میں جہاں ریاست کا وزیر وزارت رہتا ہے۔ وہاں ایک انگریز پولیٹیکل ایجنٹ بھی متعین ہے۔ مزید برآں اس علاقہ میں آٹھ چھوٹی چھوٹی مسلم ریاستیں ہیں جن کا براہِ راست تعلق پولیٹیکل ایجنٹ سے ہے۔ اور وہ صرف دربار کشمیر کو سالانہ نذرانہ پیش کرتی ہیں۔ آج کل چونکہ کاشغر میں ایک ایسی نئی آزاد اسلامی ریاست پیدا ہو گئی ہے۔ جو کہ سوویٹ روس کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اس لئے اگر حکومت گلگت کے علاقہ کو لینے کے درپے ہے۔ تو یہ صرف پولیٹیکل وجوہ کی بنا پر ہے۔ اگر گلگت کے عوض میں حکومتِ ہند مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر کو جموں کے پاس والا میدانی علاقہ دے دے۔ تو عین ممکن ہے۔ کہ ریاست کو گلگت کی حوالگی سخت ناگوار نہ گزرے۔ ہاں اگر کوئی علاقہ عوض میں نہ ملے۔ تو یہ سراسر حکومتِ بالا کی سینہ زوری ہوگی۔

مذہبی بے احترامی

بعض اسلامی ریاستوں میں غیر مسلموں کے مذہبی مقامات کا جو احترام روا رکھا جا رہا ہے۔ اس کا حال کے ایک تازہ واقعہ سے پتہ لگتا ہے۔ جو ریاست بہاول پور میں واقعہ ہوا ہے۔ وہاں کے موضع ڈیرہ نواب میں ایک دھرم شالہ کو ریاستی افسران نے ۱۵ر جنوری کو ہاتھی کی امداد سے گرانے کی کوشش کی۔ اور اس کا کچھ حصہ گروا بھی دیا۔

جب ہم اس واقعہ کو نواب صاحب کے اُس اعلان کی روشنی میں پڑھتے ہیں۔ جو کہ اُنہوں نے ہندوؤں کی اشک شوئی کے متعلق کیا تھا۔ تو ہمیں بلا خوفِ تردید کہنا پڑتا ہے۔ کہ جب تک نواب صاحب اپنی ریاست کو موجودہ متعصب اسلامی عناصر سے محفوظ نہیں بناتے۔ تب تک ریاست کے ہندوؤں اور سکھوں سے انصاف ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ اگر نواب صاحب دل سے یہ چاہتے ہیں۔ کہ وہ اپنی غیر مسلم رعایا کا دل ہاتھ میں لیں۔ تو اُنہیں مذکورہ واقعہ کی پوری پوری تحقیقات کر کے مجرموں کو نہ صرف قرار واقعی سزا دینی چاہئے۔ بلکہ آئیندہ کے لئے ایسے واقعات کی پوری پوری روک تھام کرنی چاہئے۔

منتقمانہ خوشی

مرزا قادیانی کس اخلاق کا نمونہ تھے؟ اس کا کچھ ثبوت تو ہم قبل ازیں دے چکے ہیں۔ کہ اُنہوں نے اپنے باپ مرزا غلام مرتضےٰ اور بڑے بھائی غلام قادر کی موت کو خدا کے رحم سے تعبیر کیا۔ باقی رہے آپ کے مذہبی مخالف۔ ان کے سُورگباش ہونے پر بھی اپنی دلی کدورت کا اظہار کرنے کے لئے یُوں دوگانہ شکرانہ ادا کیا ہے:-

شریروں پر پڑے اُن کے شرارے
نہ اُن سے رُک سکے مقصد ہمارے
مقابل پر میرے یہ لوگ ہارے
کہاں مرتے تھے پر تُو نے ہی مارے
گڑھے میں تُو نے سب دُشمن اُتارے
ہمارے کر دئے اُونچے منارے

("الفضل" - ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۳۴ء)

حیف! اپنے مخالفوں کی رحلت پر اس قدر مسرّت کا اظہار۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرزا کا مقصد محض قادیان میں اپنے اُونچے منارے بنانا تھا۔ نہ کہ مذہب اسلام کی خدمت کرنا۔ یا لوگوں کو رُوحانیت کی طرف لے جانا۔ کیونکہ اگر مرزا کا مقصد نیک ہوتا۔ تو وہ اسمٰعیل علیگڑھی اور غلام دستگیر قصوری اور چراغ الدین جموں کی وفات پر اپنے اُونچے مناروں کا راگ نہ گاتا۔ اور دُون ہمتی کا مظاہرہ نہ کرتا۔

سیاہ اِتہام

بُت پرستی جس طرح اسلام میں ممنوع ہے۔ وَیسے ہی مُورتی پُوجا ویدک دھرم کی رُو سے ناجائز ہے۔ بُت پرستی کا لفظ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ یہ بُدھ پرستی کا بگڑا ہُوا جُز ہے۔ اور اس کی ابتدا بُودھوں سے ہُوئی جنہوں نے بُدھ بھگوان کی مُورتیاں بنا کر پُوجنی شروع کر دیں۔ لیکن بُرا ہو مذہبی جنون کا۔ لاہوری مرزائیوں کے انگریزی اخبار "لائیٹ" میں مسٹر واحد حسین ایڈووکیٹ کلکتہ لکھتے ہیں:-

"خواہ کچھ ہی ہو۔ بُت پرستی یا مُورتی پُوجا کا ویدک زمانہ سے ہندو سوسائیٹی میں رواج تھا۔"

("لائیٹ" - ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۳۴ء صفحہ ۵)

ہمیں ڈر ہے۔ کہ اگر ایڈووکیٹ صاحب اسی طرح کے سیاہ اتہام ویدک زمانہ کے خلاف لگاتے رہے۔ تو کل کو وہ یہ بھی کہنا شروع کر دیں گے۔ کہ ویدوں میں اسود پرستی۔ کعبہ پرستی اور کربلا پرستی بھی اُسی طرح پائی جاتی ہے۔ جس طرح مسلمانوں میں پائی جاتی ہے۔ ایڈووکیٹ بیہودے کو ویدک دھرم کے خلاف لانچھن لگانے سے پہلے یہ سمجھ لینا چاہئے۔ کہ وید کسی بھی حالت میں مُورتی پُوجا یا بُت پرستی کی اجازت نہیں دیتے۔ وہ تو بُت پرستی کو گمراہی کا نشان مانتے ہیں۔

الفاظ میں فرماتے ہیں۔ ملاحظہ ہو یجروید کا چالیسواں ادھیائے۔ جہاں صاف حکم ہے۔ کہ جو شخص مادہ پرستی کرتا ہے۔ یا مادہ سے پیدا شدہ اشیاء کی پرستش کرتا ہے۔ وہ اندھیرے میں جاتا ہے۔ اور انجام کار خوار ہوتا ہے۔

سکھّوں پر ڈورے

قادیانی "نُور" کے ایڈیٹر صاحب سکھّوں پر اتحاد کے ڈورے ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ:-

"میری یہ دِلی خواہش ہے۔ کہ اب بھی سکھّوں اور مسلمانوں کے تعلقات باہمی خوشگوار ہو جائیں۔ اور آئے دن سکھ دیہات میں اذان وغیرہ کے جو جھگڑے بپا ہوتے رہتے ہیں۔ وہ ہمیشہ کے لئے دُور ہو جائیں۔"

("نُور" - قادیان - ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۳۴ء)

اجی حضرت "نُور" صاحب! جھگڑے کیسے؟ تمہارے بڑے مرزا صاحب ہی ان جھگڑوں کو بڑھا گئے ہیں۔ جو کہ اپنے پیچھے یہ شکایت ورثہ میں چھوڑ گئے ہیں۔ کہ سکھّوں نے قادیان کی ہماری ریاست کو اپنے اقتدار کے زمانہ میں چھین لیا تھا۔ باقی رہی جھگڑے کی اصلی وجہ۔ وہ مسئلہ رسالت ہے۔ جو مسلمانوں کے نزدیک تو جائز ہے۔ لیکن سکھّوں کے مذہب میں ناجائز۔ جیسے لکھا ہے:-

اس باہجوں کو نہیں کس اگے کرے پکار
(گرنتھ صفحہ ۱۴۱ شلوک محلہ پہلا)
اکو کرتار اور نہ کوئی۔ اکو سیوو اور نہ کوئی
(گرنتھ صفحہ ۱۷۴ بسنت محلہ ۳)

ایسے صاف ارشادات کے ہوتے ہوئے کیسے کوئی مرزائی سکھّوں کے گلے میں رسالت کی رسّی ڈال سکتا ہے؟ اور اُن کو یہ ترغیب دے سکتا ہے۔ کہ وہ ہم بادشاہ گورو تیغ بہادر کی شہادت سے آنکھیں موند لیں؟

نواب سرہند کا ظلم

شری گورو گوبند سنگھ جی کے دو صاحبزادوں کو جس بے دردی سے نواب سرہند نے زندہ دیوار کے نیچے چنوایا۔ وہ تاریخ دان اصحاب سے پوشیدہ نہیں۔ اس کے متعلق اخبار "نُور" قادیان اپنی تازہ اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ:-

"کہا جاتا ہے۔ کہ گورو صاحب کے دو صاحبزادوں کو سرہند میں زندہ دیوار میں چنوا دیا گیا۔ بے شک یہ ظلم اور صریح ظلم ہے۔ کوئی ظالم سے ظالم حکومت بھی اسے طرفۃ العین کے لئے جائز قرار نہیں دے سکتی۔ مگر سکھ دوستو! نہ تو یہ ظلم شرع کے فتوے سے ہوا۔ اور نہ سلطنت نے ایسا حکم دیا۔ یہ ایک نواب کی حماقت کا نتیجہ ہے۔"

ممکن ہے۔ سلطنت مغلیہ کے حکمرانوں نے ایسا نالائق نواب سرہند میں متعیّن کیا ہو۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ جن لوگوں نے حضرت محمد صاحب کے نواسے امام حسین کو شہید کرنے سے دریغ نہ کیا تھا۔ اُن کے نام لیوا اگر شری گورو گوبند سنگھ کے صاحبزادوں کو زندہ دیوار میں چنوائیں۔ تو اور وہ کس طرح اپنی سابقہ روایات کا اظہار کریں۔ تفو بر تو اے چرخِ گرداں تفو۔

حضرت محمدؐ کی توہین

مرزائیوں میں یہ بڑا امتیازی وصف ہے۔ کہ بظاہر تو وہ اسلام کی حفاظت کا دعوے کرتے ہیں۔ لیکن بباطن وہ اسلام اور پیغمبرِ اسلام کی اِن ڈائرکٹ توہین کرنے سے بھی باز نہیں آتے۔ مرزائیوں کے موجودہ امام نے رمضان کے درس کے خاتمہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"رسولِ کریم سے جب آپ کی ایک بیوی نے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ کی نجات اعمال سے ہوگی۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ نہیں عائشہ! میری نجات بھی اللہ تعالےٰ کے فضل پر منحصر ہے۔" ("الفضل" - ۲۵ جنوری)

عجب حیرت کا مقام ہے۔ کہ غیر مرزائی مسلمان تو حضرت محمد صاحب کو شفیع المذنبین بیان کرتے ہیں۔ لیکن مرزائی امام حضرت صاحب کی اپنی نجات بھی اُن کے حیطۂ اختیار سے باہر بتلاتے ہیں۔

اب سوال قدرتاً یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر محمد صاحب کی جنہیں سب مسلمان خاتم الانبیاء مانتے ہیں۔ نجات اُن کے اپنے حیطۂ اختیار سے باہر ہے۔ تو پھر اُن کے طفیل سے نبی کہلانے والے مرزا غلام احمد قادیانی کی نجات کا کیا بھروسہ اور کون سا امکان؟ کاش مرزائی امام صاحب حضرت محمدؐ کی اِن ڈائرکٹ توہین کرنے کی بجائے اپنے والد صاحب کے نجات پانے کا ہی گر ہم کو بتلا جاتے۔

کوری شیخی

مرزا غلام احمد مسیح موعود تھے۔ مہدی آخر الزمان تھے۔ یہ تھے۔ اور وہ تھے۔ اپنے نفس پر قادر تھے۔ آسمانی نکاح کی تکمیل کے شبانہ روز منتظر اور مشتاق تھے۔ مخالفوں کی موت کی الہامی پیشگوئیاں کرنے میں طاق تھے۔ لیکن صرف اس پر ہی بس نہیں۔ بلکہ آپ فاقہ مست رہ کر بڑے بڑے پہلوانوں کو مار سکتے تھے۔ چنانچہ آپ کے متعلق مرزائی اخبار "الحکم" لکھتا ہے۔ کہ:-

"آپ نے فرمایا۔ کہ ایک پہلوان کو میرے ساتھ ایک کمرے میں بند کر دیا جائے۔ پر قبل اس کے کہ مجھے کھانے کی حاجت ہو۔ وہ مر جائے گا۔"

("الحکم" - ۲۸ جنوری۔ صفحہ ۳)

عجیب اتفاق ہے۔ مرزا صاحب یہ کوری شیخی اس وقت مار رہے ہیں۔ جبکہ اُن کے بیٹے واقفکار یہ کہتے نہیں جھجکتے۔ کہ جب آپ کو اپنے بڑے بھائی مرزا غلام قادر کے دستر خوان سے بچے کھچے ٹکڑے نہیں ملتے تھے۔ تو آپ اپنی شکم پُری کے لئے چنوں کو ہی کھا کر گزارہ کر لیا کرتے تھے۔ مزید بر آں مرزا صاحب کی یہ کوری شیخی تب ہی کوئی معنی رکھ سکتی تھی۔ اگر اُن کو کسی پہلوان کے ساتھ کبھی کسی کمرہ میں بند کر دیا جاتا۔ اور وہ مرزا صاحب کے کھانے کی حاجت ہونے سے پہلے ہی مر جاتا۔ لیکن چونکہ ایسا عمل میں نہیں آیا۔ اس لئے مرزا صاحب کو دوں کی لینے کا موقعہ مل گیا۔

جُوٹھ کھلانے کا چسکہ

ہمیں تو صرف رادھا سوامی پنتھ کے گورو سے یہ شکایت تھی۔ کہ وہ اپنے چیلوں کو جُوٹھ کھلاتے ہیں۔ لیکن اب مرزائی اخبار "الحکم" پڑھ کر ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ کہ مرزا صاحب صاحب بھی اس بدعت کی کھلم کھلا حوصلہ افزائی کرتے تھے۔ ملاحظہ ہوں ذیل کی سطور:-

"آپ کے کھانے کی مقدار بہت کم ہوتی تھی۔ اور آپ سالن یا ترکاری بہت ہی کم کھاتے تھے۔ یہاں تک کہ جب کھانا اُٹھایا جاتا۔ تو آپ کے سالن کا پیالہ قریباً ویسا ہی ہوتا تھا۔ اور روٹی کے ٹکڑے بھی سب سے زیادہ آپ کے سامنے سے اُٹھتے تھے۔ جن کو لوگ تبرک یقین کر کے اُٹھا لیا کرتے تھے۔ اور باہم تقسیم کرتے تھے۔"

("الحکم" - ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۳۴ء)

لعنت ہے ایسی پیری مریدی پر۔ جو دُوسروں کو اپنی جُوٹھ کھاتے دیکھ کر آنکھیں موند لیتی ہے۔ اور ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ اگر مرزا صاحب کے دل میں انسانیت کی تقدیس کا جذبہ موجود ہوتا۔ تو یہ کیسے ممکن تھا۔ کہ آپ دُوسروں کی جُوٹھ بطور تبرک اُٹھاتے اور تقسیم کرتے دیکھ لیتے۔ اور منع نہ کرتے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب اپنی مذہبی دُوکان چلانا چاہتے تھے۔ مضائقہ نہیں خواہ اس کے لئے اُن کو دُوسروں کو کتنا ہی ذلیل کرنا پڑتا۔

احمدی جگت پر ایک سرسری نظر

مرزائیوں کے چوچلے بھی اتنے بڑے مزیدار ہوتے ہیں۔ کہ ان کو پڑھکر بار ہا ہنسی ضبط کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ قادیانی خلیفہ صاحب شکایت کرتے ہیں کہ :-

"جب خدا نہیں ملا ہوتا۔ اُس وقت بھی شیطان ساتھ ہوتا ہے۔ جب خدا ملتا ہے۔ تب بھی شیطان دھوکہ دینے کے لئے پاس کھڑا ہوتا ہے" :

("الفضل" - ۲۵ جنوری)

خلیفہ صاحب! ہمیں آپ کے ساتھ واقعی ہمدردی ہے۔ کیونکہ شیطان لعین ہر وقت آپ کے ساتھ رہتا ہے۔ اگر آپ یا آپ کے چیلے چانٹے ایک دفعہ گایتری منتر کا جاپ کر لیں۔ تو ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ شیطان اس طرح دفع ہو جائے گا۔ جیسے گدھے کے سر سے سینگ کہوں ہے منظور؟

خلیفہ صاحب کو صرف شیطان کی دائمی رفاقت کی ہی شکایت نہیں۔ بلکہ آپ کو مسلمانوں کی مشرکانہ حالت بھی سخت تنگ کر رہی ہے۔ آپ فرماتے ہیں :-

"دوسری قوموں میں شرک موجود تھا۔ مسلمانوں نے اسے کچلنے کی کوشش نہ کی۔ نتیجہ یہ ہے کہ آج مسلمانوں میں شرک موجود ہے" :

("الفضل" - ۲۵ جنوری)

خلیفہ صاحب لاحول بولئے۔ اگر آپ مسلمانوں کے واقعی ہمدرد ہیں۔ اور ان کے شرک کو برداشت نہیں کر سکتے۔ تو انہیں جلد از جلد ہدایت کیجئے کہ وہ شرک سے جلد توبہ کریں۔ اور اس صراطِ مستقیم کی شرن لیں۔ جہاں نہ رسالت کا شرک ہے۔ اور نہ نبوت کا :

قادیانی خلیفہ صاحب کی شکایات کا دفتر لمبا ہوتا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ یہ شکایت بر مبنی معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا ذکر کرنا زیادہ مزیدار معلوم ہوتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں :-

"امیروں کے بچے اُن کے نوکروں سے خراب ہو جاتے ہیں۔ اور امیر اپنی امارت کے گھمنڈ میں متکبر ہو جاتے ہیں" :

("الفضل" - ۲۵ جنوری)

نوکروں سے خراب ہو جانا واقعی افسوسناک ہے اور پھر اس کے ساتھ مثنی النوم کی قبیح عادت کا غلام ہونا تو حد درجہ کی گراوٹ ہے۔ جس سے خدا ہی کسی امیر اور اس کے خاندان کو بچائے :

ہمیں خلیفہ صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی ہے کہ ایک تو وہ دائم المریض ہیں۔ دوسرے ان کے مرید ان کو زیادہ زیر بار کر دیتے ہیں۔ آپ شکایت کرتے ہیں کہ :-

"مجھے کبھی اس دن ہزار کے قریب دعا کے لئے رقعے پہنچ جاتے ہیں۔ پھر ایک ایک رقعہ میں بعض دفعہ پچاس پچاس نام لکھے ہوتے ہیں۔ اگر یہ تمام تعداد ملالی جائے۔ تو پانچ چھ ہزار نام ہو جاتے ہیں" :

("الفضل" - ۲۵ جنوری)

ہمیں خلیفہ صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی ہے کہ ان کے مرید پانچ چھ ہزار نام بھیج کر ان کی مختصر دعا کو بوجھل بنا لیتے ہوئے ان کی نازک صحت کا لحاظ نہیں کرتے۔ اگر یہ مرید دل سے صادق ہوں۔ تو وہ خلیفہ صاحب کو ناموں سے زیر بار کرنے کی بجائے اور طرح ممنون بنا سکتے ہیں :

اور وہ یوں۔ کہ میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر "فاروق" جو کہ خلیفہ صاحب کے خاص منظور نظر ہیں۔ ان سے ذیل کی عاجزانہ التجا کرتے ہیں :

"اب میں ہر ایک ناظر "الفضل" سے یہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ اگر وہ خود "فاروق" کے خریدار نہیں۔ اور وسعت رکھتے ہیں۔ کہ خریدار بن جائیں۔ تو وہ "فاروق" کی خریداری منظور کریں" ("الفضل" - ۲۵ جنوری)

پانچ چھ ہزار نام بھیج کر خلیفہ صاحب کی کمر توڑنے والے مرزائیو! اگر واقعی آپ دعا کرانا چاہتے ہیں۔ تو میر صاحب کی پکار سنو۔ اور انہیں خریدار بھیج کر خلیفہ صاحب کی مدد کرو۔ ورنہ یاد رکھو کہ میر صاحب کا لٹھ اگلے سالانہ جلسہ پر تمہاری وہ خبر لے گا۔ کہ نانی یاد آ جائے گی :

مرزائیوں نے عیسائیوں کی دیکھا دیکھی تبلیغ کا ڈھونگ تو رچ دیا۔ لیکن عیسائیوں جیسی حلیمی نہیں سیکھی۔ مرزائی خلیفہ صاحب شکایت کرتے ہیں۔ کہ پھر جو شخص خود سوال پوچھنے آئے گا۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ نیک نیتی سے آئے۔ بلکہ محض گستاخی کرنے اور مذاق کرنے کے لئے بھی آ جاتے ہیں" ح

مسلم دُنیا کی سیر

ہندوستانی مسلمان

وقت تھا۔ کہ پان اسلام ازم کے اندھے مسلم حواری بڑے فخر سے کہتے تھے۔ کہ ہم پہلے بھی مسلم ہیں۔ اور پیچھے بھی مسلم ہیں۔ لیکن اب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کو ہوش آ رہا ہے۔ چنانچہ کلکتہ کا اخبار "ہند جدید" اپنی ایک تازہ اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ :-

"ہندوستان کے مسلمان جیسا کہ واقعہ ہے۔ ہندوستانی ہیں۔ یعنی ہندوستان کے رہنے والے ہیں۔ یہیں پیدا ہوئے یہیں جئیں گے۔ اور یہیں مریں گے۔ بلکہ اُن کے اکثر و بیشتر افراد بلکہ تقریباً ۸۰ - ۸۵ فیصدی افراد نسلاً بھی ہندی ہیں" :

شکر ہے "کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے"۔ اگر یہ ہندوستانی مسلمان آئندہ کے لئے ترکی اور عرب کی طرف دیکھنے کی بجائے ہندوستان کے ملکی معاملات میں بھی ہندوؤں سے بازی لے جانا سیکھ جائیں۔ تو اس سے بڑھ کر ان کی عقلمندی کا اور کیا ثبوت مل سکتا ہے!

عقل سے واسطہ

ابھی ہم اوپر کی سطور لکھنے بھی نہ پائے تھے کہ ہمارے سامنے روزانہ "انقلاب" کا ایک پرچہ آ گیا جس میں لکھا تھا۔ کہ "مسلمان کو عقل سے واسطہ ہے۔ وہ عقل کی باتیں کیا کرتا ہے" :

خدا کا شکر ہے۔ کہ مسلمان کو بھی عقل سے واسطہ ہوا۔ "ہمیشہ مار دشمن۔ دل باشاد"۔ ہم مسلمان کو اس عقل سے واسطہ کی سوگند دلاتے ہوئے یہ توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ قرآن شریف کی خلاف عقل باتوں سے جلد سے جلد اجتناب کر کے اپنی عقلمندی کا ثبوت دے گا۔ اور شق القمر جیسے معجزات کو داستانِ بیرنہ سمجھ کر غیر قدرتی قرار دے دیگا :

ایران میں سودیشی کا زور

ہندوستانی مسلمانو! دوڑیو۔ ایران جیسی اسلامی سلطنت اب کانگرسی نیتی چلی جا رہی ہے۔ چنانچہ اُس نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ تمام ضروریات ملک میں پیدا کر کے اسے اپنے پاؤں پر کھڑا کیا جائے اور حکومت نے اس سلسلہ میں کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ طہران سے برطانیہ کی انجنیرنگ فرموں کو کپڑے کے کارخانوں کے لئے مشینوں کے آرڈر بھیجے گئے ہیں۔ شیراز و اصفہان اور یزد میں کپڑے کے کارخانے کھولے جائیں گے۔

دیکھئے ہمارے لوڈی مسلم علماء ایران کے اس طرح بن پوچھے کانگرسی اور سودیشی بن جانے پر کیا فتویٰ صادر فرماتے ہیں!

جزیرہ ہیٹی میں متعہ کا رواج

مرزائیو! خبردار۔ تمہارا تبلیغی مشن تو امریکہ میں پیچھے پہنچے گا۔ لیکن وہاں اسلامی رسوم کا رواج پہلے ہی شروع ہو گیا ہے۔ بقول اخبار "لائٹ" ایران نے تو متعہ کے رواج کو خیر باد کہہ دیا ہے۔ لیکن ہیٹی کی بلیک ری پبلک میں متعہ نے اپنا جادو چلا دیا ہے۔ چنانچہ وہاں یہ رواج ہے۔ کہ وہاں اُس وقت تک کوئی شخص شادی نہیں کرتا۔ جب تک کہ وہ اپنی منگیتر کی بچی ماہ تک آزمائش نہ کرے۔

ہیٹی کی بلیک ری پبلک کیا ہوئی۔ وہ تو اسلامی بہشت کا مرقع ہو گئی۔ بہشت میں بھی تو پہلے ستر منگیتر حوروں کی آزمائش کی جاتی ہے۔ اور ہیٹی میں صرف ایک منگیتر کی۔ لیکن ہیٹی میں اتنی کمی ضرور ہے۔ کہ وہاں غلمانوں کو کوئی دریں نہیں پاتا۔ حالانکہ اسلامی بہشت میں یہ سودا بافراط پائی جاتی ہے :

خواجہ حسن نظامی کا نیا شغل

خواجہ زلف دراز صاحب اپنے روزنامچہ میں لکھتے ہیں "میں آج کل لڑکیوں کے عمدہ نصاب تعلیم تیار کرنے کے کام میں مصروف ہوں۔ اگرچہ میں جانتا ہوں۔ کہ سرکاری سکولوں کے لئے نصاب تعلیم بنانا اتنا مشکل نہیں ہے جتنا اس کا منظور کرانا دشوار ہے۔ کیونکہ محکمہ تعلیم میں چاروں طرف ذاتی اغراض کا دور دورہ ہے" :

("منادی" - دہلی - ۲۴ جنوری)

بولئے بی کنیز فاطمہ جی! خواجہ صاحب کے جس نصاب کا آپ نے درس لیا تھا۔ کیا وہ باقی لڑکیوں کے لئے بھی مفید ہے یا نہیں؟ اگر مفید ہے تو کیوں پھر آپ ہی محکمہ تعلیم کے متولیوں پر اپنی تعلیم کے ڈورے نہیں ڈالتیں کہ وہ خواجہ صاحب کا تیار کردہ نصاب منظور کر لیں۔

ماس بھکشن وحشی زمانہ کی یادگار ہے

(ڈاکٹر دھرم ویر جی - ایف - آر - سی - ایس - لاہور)

موروثی جسمانی بناوٹ

کسی شخص کی جسمانی طاقت صحت اور بہتری کا بہت سے حالات پر انحصار ہوتا ہے - اور ان میں سب سے اہم حصہ موروثی وصف کا ہوتا ہے۔ جو والدین کمزور ہوتے ہیں - ان کی اولاد کی جسمانی بناوٹ قدرتی طور پر کمزور ہوتی ہے - اگر ماں یا باپ کسی جسمانی مرض مثلاً وجع مفاصل میں مبتلا ہو - تو ان کے بچوں میں ان کی زندگیوں کے کسی زمانہ میں یہ مرض کسی نہ کسی شکل میں نمودار ہو جاتا ہے - جو ماں یا باپ پرانی کھانسی میں مبتلا ہو - اس سے اس کی اولاد کو سینہ یا پھیپھڑوں کی کوئی کمزوری مل جاتی ہے - اسی طرح اگر والدین طاقتور ہوتے ہیں - اور ان کی جسمانی نشوونما اچھی ہوتی ہے - اور ان کے ... مضبوط ہوتے ہیں - تو بچوں کو ورثہ میں ایک مضبوط جسم حاصل ہوتا ہے - اور ان میں طویل اور صحت ور زندگی کا میلان پایا جاتا ہے ؛

تبدیلی کا امکان

مگر اس موروثی جسمانی بناوٹ میں ان متعدد اسباب کے باعث جن سے دوران زندگی میں واسطہ پڑتا ہے - تبدیلی ہو جاتی ہے - مثلاً خوراک - موسمی حالات اور زمین - بعض جسم سردی برداشت نہیں کر سکتے - اور بعض گرمی برداشت نہیں کر سکتے - بعض لوگوں کو اگر نم دار زمین میں رہنا پڑے تو ان میں وجع مفاصل - درد اور نمونیا (دردِ سینہ) پیدا ہو جاتا ہے -

اضلاع گورداسپور اور کانگڑہ وغیرہ کے دیہات کی زمینوں میں بعض اقسام کے جراثیم کے انڈے پائے جاتے ہیں - ان انڈوں سے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں - اور وہ ننگے پاؤں کے ذریعہ جسم میں داخل ہو جاتے ہیں - اور وہاں سے وہ آنتوں میں پہنچ جاتے ہیں - اور خون چوستے رہتے ہیں - جس کے باعث مریض زرد اور کمزور پڑ جاتا ہے - اور تقریباً بے جان ہو جاتا ہے - یہ کیڑے مریض کے پاخانہ کے راستہ سے کروڑوں کیڑے خارج کرتے ہیں - اور ان کی بدولت مواضعات گندے ہوتے رہتے ہیں - اور دوسرے لوگوں میں جراثیم داخل ہو جاتے ہیں -

اس سے معلوم ہو سکتا ہے - کہ جو لوگ مضبوط جسم کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں - وہ ان کو غیر موزوں حالات کے باعث برباد کر دیتے ہیں - اور جن لوگوں کو ورثہ میں کمزور جسم ملتے ہیں - زندگی کے موافق حالات کے باعث ان کے جسموں کا اچھا نشوونما ہو سکتا ہے ؛

خوراک کا اثر

مگر جو چیز سب سے اہم کام کرتی ہے - وہ کھانا ہے - جو ہم کھاتے ہیں - خوراک کی اہمیت اس میں ہے - کہ صرف وہی جسم کی تعمیر کرتا ہے - اعضا میں رفتہ رفتہ بالیدگی پیدا ہوتی ہے - دماغ کا نشوونما ہوتا ہے - اعصاب اور پٹھے جسامت میں بڑھتے ہیں - ہڈیاں چوڑی ہو جاتی ہیں - اور وہ جسم کا ڈھانچہ تیار کرتی ہیں - سو وہ جسم کے متعدد اعضاء کو تقویت دیتی ہیں - اور ان کو بیرونی نقصان سے محفوظ رکھتی ہیں - اور وہ جسم کی مختلف حرکات میں بھی کام دیتی ہیں - غیر موزوں خوراک سے ہڈیوں میں ایسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں - کہ ہڈیاں ذرا سا جھٹکا لگنے سے بھی ٹوٹ سکتی ہیں - یا ان سے جگر اور گردوں میں خرابی پڑ جاتی ہے - گردے دل جگر اور دیگر اعضاء پر بھی غیر موزوں خوراک کا اثر پڑ سکتا ہے - اس لئے خوراک کا موضوع ایسا ہے - جس پر میں اس مضمون میں بحث کرنا چاہتا ہوں مگر میرا یہ ارادہ ہے - کہ اس موضوع کی متعدد تفاصیل کا ذکر کروں - کیونکہ یہ ایک بڑا وسیع موضوع ہے - مگر میں صرف دو قسم کی خوراک کا ذکر کروں گا جو ہندوستان میں عام طور پر استعمال کی جاتی ہیں - نباتاتی خوراک جس میں دودھ - دہی - مکھن - پھل - گریوں والے پھل اور سبزیاں شامل ہیں - اور لحمی خوراک جس میں مذکورہ بالا نباتاتی چیزوں کے علاوہ جانوروں کا گوشت انڈے - سؤر کا گوشت - بھیڑ - بکری کا گوشت - مچھلیاں اور پرندے وغیرہ شامل ہیں ؛

ہندو مسلمانوں کی خوراک

گزشتہ صدی کے آخر تک ہندوستان میں بعض دانا انسان پیدا ہوئے - جو غور و خوض سے کام لیتے تھے - اور جو گوشت خوری کو لازمی خیال کرتے تھے - اور وہ بھی نہ صرف جسم اور صحت کے مناسب نشوونما کی خاطر بلکہ لوگوں کی خودداری - ذاتی اعتبار اور بہادری کے لئے - ان لوگوں نے نہ صرف یہی خوراک استعمال کرنی شروع کی - بلکہ انہوں نے اس کے متعلق ہندوؤں میں ایک زبردست پراپیگنڈا جاری رکھا - عیسائی اور مسلمان تو پہلے ہی سے گوشت خور تھے - لیکن ہندو ایک قوم کی حیثیت سے سبزی خور تھے - خصوصاً براہمن جینی اور بنئے وغیرہ - مسلمان اپنی حیثیت کے مطابق گوشت کھاتے تھے - جو لوگ بہت غریب تھے - وہ اسے شاذ و نادر مواقع پر استعمال کرتے تھے - لیکن جن مذہبی جماعتوں کو پیدا ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے - ان میں سے سکھ خاص طور پر زراعت پیشہ جماعت تھے - اور گوشت ان کی روزانہ خوراک کا حصہ نہیں تھا - وہ زیادہ تر دودھ - مکھن - دہی - گھی - لسی - سبزیاں - کچے اور پکے ہوئے دانے اور پھل بہت تھوڑی مقدار میں استعمال کرتے تھے - مگر اس صدی کے ابتدائی زمانہ میں براہمن سب سے ترقی یافتہ اور روشن خیال سمجھے جاتے تھے - جنہوں نے تمام ہندو توہمات کو توڑ دینے کے لئے کوشش کی - انہوں نے کم سے کم پنجاب میں یہ خیال کیا - کہ گوشت خوری جسمانی سوشل عقلی اور سیاسی ترقی کے لئے ضروری ہے -

آریہ سماج میں دو پارٹیاں

گزشتہ دنوں میں جو اصلاحی سوسائٹیاں قائم کی گئیں ان میں سے آریہ سماج ہی غالباً فاضلہ مذہبی سوسائٹی تھی - جس کے بانی سوامی دیانند نے "گو کرونا ندھی" لکھی تھی - اور گوشت خوری کی دراصل مذمت کی تھی - سوامی جی خود عمر بھر سبزی خور رہے - اور وہ جسمانی عقلی اور روحانی نشوونما کے لحاظ سے ایک عجیب و غریب شخصیت تھے - یہ امر حیرت انگیز نہیں ہے - کہ انیسویں صدی کے آخری چوتھائی حصہ میں گوشت خوری کے حامیوں نے اس موضوع کو آریہ سماج میں ایسے زور سے داخل کر دیا - کہ اس میں دو ایسی جماعتیں پیدا ہو گئیں - جو باہم مصالحت نہیں کر سکتی تھیں - اور سماج کے محض خوراک کی بناء پر دو حصے ہو گئے -

یورپ جانے والے

جوں جوں زمانہ گزرتا گیا - ہمارے ملک میں گوشت خوری قدم آگے ہی آگے بڑھاتی گئی - ہمارے جو ہم وطن حصولِ تعلیم - کاروبار یا تفریح کی غرض سے یورپ جاتے ہیں - ان کو ان کی مثیلی روایت پر عمل کرنا بالکل آسان ہوتا ہے - کہ "جب روما میں جاؤ - تو وہی کرو - جو رومن کرتے ہیں" - سؤر بھیڑ اور بکری کا گوشت اور مچھلی وغیرہ ان لوگوں کی روزانہ خوراک کا زیادہ بڑا حصہ ہوتے ہیں - سو واپس اپنے ملک میں واپس آ کر ان میں سے زیادہ تر پکے گوشت خور ہو جاتے ہیں - ایک شخص کو شاید ہی ایسے خوشحال اور تعلیم یافتہ مرد یا عورتیں ملتی ہیں - جو کبھی خوراک سے پرہیز کرتی ہوں - حال ہی میں دو نوجوان ڈاکٹروں نے جن کو ہمارے میڈیکل کالج سے نکلے ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا - مجھے بتایا کہ اگر لوگ گوشت استعمال کریں - تو وہ زیادہ طاقتور اور زیادہ مشہور ہو سکتے ہیں - بدقسمتی سے وہ یہ بھول گئے - کہ صرف چند ہزار دولتمند لوگ ہی اپنی عیش پسندیوں کا خرچ ادا کر سکتے ہیں - لیکن گوشت تو درکنار رہا - کروڑوں لوگ کسی قسم کی خوراک دن میں ایک مرتبہ بھی مشکل سے حاصل کر سکتے ہیں ؛

پبلک کو دھوکہ

موجودہ زمانہ کے ڈاکٹر اپنے مریضوں کے لئے بلا امتیاز متعدد چیزیں تجویز کرتے ہیں - (ان چیزوں کی تعداد بہت زیادہ ہے) جو حیوانوں کے اعضاء سے تیار کی جاتی ہیں - یورپین فرمیں پبلک میں ایسی بنائی ہوئی وہ خوراکی چیزیں فروخت کرتی ہیں - جن میں جانوروں کے اعضاء اور نیز خون شامل ہوتا ہے - اور وہ ان اجزاء کے نام پوشیدہ رکھ کر پبلک کو قصداً دھوکہ دیتی ہیں - یہ کہنا مبالغہ آمیز نہیں - کہ ہندوستان کے مالدار لوگوں میں گوشت ان کی روزانہ خوراک کا بڑا حصہ ہوتا ہے ؛

اصل وجہ

مگر میرا خیال یہ نہیں ہے - کہ گوشت خوری کی اس ترقی کی وجہ مذہبی یا وہمی اعتقاد ہے - اس کی اصل وجہ مغرب کی سیاحت - مغربی تعلیم - مغربی خیالات اور مغرب والوں سے رفاقت ہے - مغرب میں بھی پرانی رسوم اور عادات اور موروثی مذاق اس خوراک کی خالص وجوہ ہیں - (نیز وجہ شراب اور تمباکو نوشی ہے) نہ کہ سائنٹفک یا مبنی کوئی وجہ ہے - مگر یہ امر واضح ہے - کہ جو لوگ زیادہ وچاروان اور سمجھدار ہیں یا وہ اپنی توجہ نباتاتی خوراک پر دینے لگے ہیں ؛

محقق کی تحریر کا اقتباس

میں یہ نہیں چاہتا کہ ایک قسم کی خوراک یا دوسری قسم کی خوراک کی خوبیوں یا خرابیوں پر بحث کروں - البتہ میں خوراک کے ایک بڑے ماہر کی جو اہل ہند کی خوراک کی ریسرچ کے کام میں عرصہ دراز سے لگا ہوا ہے - تحریر سے کچھ اقتباس پیش کروں گا - میری مراد لفٹیننٹ کرنل رابرٹ میک کیرین سی - آئی - ای - ایم - ڈی - ڈی - ایس - سی - ایل - ایل - ڈی - ایف - آر - سی - پی - آئی - ایم - ایس سے ہے - آپ سکھوں اور ہنزہ کے باشندوں کے متعلق لکھتے ہیں :-

سکھوں کی غذا

سکھوں کو اعلیٰ درجہ کی جسمانی خوبی اس خوراک سے حاصل ہوتی ہے - جس میں روٹی - کئی قسم کے بیج - سبزیوں کی گانٹھیں اور جڑیں - سبزیاں اور گھی اور بڑی مقدار گائے بھینس یا بکری کے دودھ کی شامل ہوتی ہے - (وہ دودھ - لسی اور دہی بھی استعمال کرتے ہیں) وہ بیف بالکل نہیں استعمال کرتے - البتہ وہ کبھی کبھی بکری یا شکار کا گوشت کھاتے ہیں - مگر وہ بھی بڑی مقدار میں نہیں - اس کی مثال یہ ہے - کہ سکھ رجمنٹوں میں ہر شخص مہینہ میں دو یا تین بار ایک ایک پونڈ گوشت کھاتا ہے - لیکن وہ سولہ اونس دودھ روزانہ استعمال کرتا ہے - اپنے گھروں میں وہ دودھ اس سے زیادہ مقدار میں استعمال کرتے ہیں - جتنا کہ ان کو رجمنٹی زندگی میں میسر آتا ہے - یہ امر قابل ذکر ہے - کہ دودھ اور دودھ سے بنی ہوئی چیزیں ان کی خوراک کے دائمی اجزاء ہوتی ہیں - وہ دیگر حیوانی خوراک کو ضرورت کی نسبت عیش پسندی سمجھتے ہیں ؛

ہنزہ قوم کی خوراک

ہنزہ کے باشندے سکھوں یا پٹھانوں کی نسبت گوشت کم استعمال کرتے ہیں - ان کی خوراک زیادہ تر

وہی ہوتی ہے۔ جیسے سکھ استعمال کرتے ہیں۔ مگر دودھ کم استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے مویشی صرف بکریاں ہوتی ہیں۔ مگر وہ پھل بہت زیادہ کھاتے ہیں۔ خصوصاً خوبانیاں اور شہتوت۔ وہ یہ دونو چیزیں تازہ اور خشک صورت میں استعمال کرتے ہیں۔ وہ اپنی فصل میں سے یہ چیزیں کافی مقدار میں خزاں اور سرما کے لئے خشک کر لیتے ہیں۔ خشک شہتوتوں کا آٹا وہ دوسرے آٹے میں ملا لیتے ہیں۔ اور اس کی روٹیاں پکاتے ہیں۔ اور یہی ان کی خاص خوراک ہوتی ہے۔ گوشت کو وہ عیش کی چیز سمجھتے ہیں۔ اور خاص مواقع پر استعمال کرتے ہیں۔ ان لوگوں سے جسمانی بناوٹ اور قوم میں ہندوستان کی کوئی قوم سبقت نہیں لے گئی ہے۔ اس قوم کے لوگوں کی عمریں طویل ہوتی ہیں۔ اور وہ جوانی اور بڑھاپہ دونو میں بڑے مضبوط ہوتے ہیں۔ ان میں بڑی بھی قوت برداشت ہوتی ہے۔ اور عام طور پر وہ امراض سے بالکل مبرا ہوتے ہیں۔ اس قوم کے کسی شخص کے کپڑے اُتروا دو۔ اور وسط سرما میں اُسے کسی دریا میں غوطہ دو۔ جس میں برف جمی ہو۔ اس سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ قدرتی سادہ خوراک پابندی کے ساتھ استعمال کرنے سے مکمل جسمانی خوبی حاصل کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں پڑتی۔ بشرطیکہ یہ خوراک صحیح قسم کی ہو:۔

دودھ۔ سبزی اور پھل

میں ان متعدد امراض پر بحث کرنا نہیں چاہتا۔ جو حد سے زیادہ گوشت خوری سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور نہ میں نباتاتی خوراک کے حق میں کوئی مزید دلائل پیش کرنا چاہتا ہوں۔ بچوں کی قدرتی غذا دودھ ہے۔ ان کی پہلے یا دوسرے سال میں پرورش صرف دودھ پر ہوتی ہے۔ دودھ کی غالباً وہ واحد خوراک ہے۔ جو زیادہ تر امراض میں مفید پڑتی ہے۔ دودھ اور اس سے بنی ہوئی چیزیں۔ غلے سبزیاں۔ پھل اور مغز والے پھل۔ ان میں وہ تمام غذائیت پائی جاتی ہے۔ جو جسمانی نشو و نما صحت اور درازی عمر کے لئے ضروری ہے۔ یہ وہ خوراک ہے۔ جو ہمارے اس بڑے زراعتی ملک میں آسانی سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ ہم اپنے مویشیوں مثلاً گائیوں اور بھینسوں کی بہتری پر اور موزوں پھلوں اور مغز والے پھلوں کی پیداوار پر توجہ مرکوز کر دیں۔

برطانیہ میں گائیں ایک سال میں ایک سَو من تک دودھ اور چار من تک مکھن دیتی ہیں۔ ہندوستان میں بھی گائیوں اور بھینسوں کی ایسے طریقہ سے پرورش کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ بھی اتنا ہی دودھ اور مکھن دیں۔ اور بھینسیں تو اس سے بھی زیادہ دودھ دے سکتی ہیں۔ یہ ایک مناسب تنظیم کے زیر سایہ کام کیا جائے۔ تو ہمارا ملک دودھ، گھی، مکھن۔ پھل۔ مغز والے پھل اور سبزیاں اس سے زیادہ مقدار اور تعداد میں پیدا کر سکتا ہے۔ جو تمام قوم کی خوراک کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ اور جس سے زیادہ اچھی صحت اور طاقت حاصل ہو سکتی ہے۔ نیز کاروبار کی بھی ترقی ہو سکتی ہے۔ مگر چونکہ جانور ذبح کئے جاتے ہیں۔ اس لئے قوم دودھ سے محروم ہو جاتی ہے۔ اور زمین کھاد کی کمی کے باعث کمزور ہو جاتی ہے۔ مویشیوں کے طریق سائنس کے مطابق پیدا کرنے اور پرورش کرنے پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی ہے۔ اس لئے دودھ مقدار میں بھی کم ہوتا ہے۔ اور خوبی میں بھی کم۔

اسی طرح پھل کی پیداوار میں بھی بے پروائی سے کام لیا جاتا ہے۔ اور اس کے استعمال کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی۔ اس لئے بادام۔ کھجور۔ چھوہارے۔ اخروٹ۔ کشمش۔ ناریل۔ انناس وغیرہ جن کی بدولت غذائیت بڑی مقدار میں حاصل ہوگی۔ وہ بطور خوراک شاذ و نادر ہی استعمال کئے جاتے ہیں:۔

خوراک کے مسئلہ پر غور

بدقسمتی سے ہمارے اس درہم برہم ملک میں ہر دو قوم اور گورنمنٹ کے پاس موزوں خوراک کے اس ابتدائی مسئلہ پر غور کرنے کے لئے کوئی وقت نہیں ہے۔ جو خوراک کہ اس ملک کے لوگوں کے لئے موزوں اور مفید ہو۔ جب برطانیہ اعظم جنگ کی مصائب میں مبتلا تھا۔ اور وہ بیف یا دیگر قسم کا گوشت کافی مقدار میں حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ تو اس نے محض ضرورت کے باعث نباتاتی خوراک کے حق میں پراپیگنڈا شروع کیا۔ اور جو خادمائیں کھانا پکاتی تھیں۔ اُن کے روبرو ایسی خوراک پیش کی جس میں سبزیاں شامل تھیں۔ اور اس خوراک کو مشتہر کیا۔ رسٹورانوں نے نباتاتی خوراک مہیا کرنی شروع کی۔ لیکن افسوس ہے کہ تعصبات اور مضر رسوم اور عادات بڑی سخت جان ہوتی ہیں۔ اور اپنے متعلق سائنس پر مبنی پرانتوں کو گوارا نہیں کرتیں۔ اور اس لئے برٹش قوم نے وہی سابقہ گوشت خوری کا زمانہ بحال کر دیا۔ ہندوستان میں ضرورت ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ ہندوستان زراعتی ملک ہے۔ اس کے مویشی صحت بخش دودھ دے سکتے ہیں۔ کھاد مہیا کر سکتے ہیں۔ اور وہ زمین کو اس غرض سے جوت سکتے ہیں۔ کہ مویشیوں کے لئے چارہ پیدا کریں۔ اور انسانوں کے لئے خوراک:۔

خوراک کے لئے ضروری چیزیں

ہماری قوم کے لوگوں کو اس عظیم مسئلہ پر سنجیدگی اور بے تعصب سپرٹ سے غور کرنا چاہئے۔ مجھے اس میں شک نہیں کہ وہ اس بارہ میں اسی نتیجہ پر پہنچیں گے جس پر کہ میں پہنچ چکا ہوں۔ وہ یہ کہ دودھ۔ مغز والے پھل۔ دیگر پھل۔ غلے۔ سبز سبزیاں

(باقی دیکھو حاشیہ پر)

گورو کل شکھشا پرنالی ہی متحدہ قومیت کی گارنٹی ہے

(لیکھک وشوناتھ مکرجی از گورکھپور)

کسی جاتی کے کیرکٹر کو بنانے میں کسی اور بات کو اتنا پشٹ عمل دخل حاصل نہیں ہے۔ جتنا اس کی مخصوص شکھشا پرنالی کو حاصل ہے۔ گوروکل شکھشا پرنالی شائد سب سے زیادہ مقبول ہے۔ جس سے بھارت ورش کے بیٹے اور بیٹیاں زیادہ فائدہ اٹھا سکتی ہیں فی زمانہ ہم کو ایسی تعلیمی درسگاہیں بکثرت ملتی ہیں جو کہ نام بانز کی ہی گوروکل ہیں۔ لیکن اصل میں ملک کی موجودہ مروجہ شکھشا پرنالی کی جھوٹی نقل اور Distortion ہیں۔ آج کل بھارت ورش میں ایسی بہت سی یونیورسٹیاں ہیں جن کی بنیاد ہندو اور اسلامی تمدن اور تہذیب پر رکھی گئی ہے۔ لیکن یہ بات بلا خوف تردید کہی جا سکتی ہے۔ کہ ان سے وہ مقصد حاصل نہیں ہو رہا جس کا حاصل ہونا گوروکل شکھشا پرنالی سے مقصود تھا:۔

گوروکل کانگڑی

موجودہ گوروکلوں میں سے ایک تو گوروکل کانگڑی اور دوسرا گوروکل برندابن سب سے اعلیٰ نمونہ ہیں جن کو سوامی شردھانند۔ آچاریہ رام دیو اور دوسرے سجنوں نے اپنے خونِ جگر سے سینچ کر کامیاب بنایا ہے۔ مجھے یہ بات آونشیک کھٹکتی ہے۔ کہ ان کی استعداد۔ نیک شہرت اور حسن کارکردگی سے فائدہ اٹھا کر سارے دیش میں ایسے گوروکل جنم لے رہے ہیں۔ جو کہ اپنے جنم دینے والے گوروکلوں کے وقار اور شہرت کو قائم رکھنے کی بجائے اُن کو اتنا دھکا لگائیں گے۔ کہ ایسا وقت آنے کا امکان ہے جبکہ ان کی شہرت اور وقار کو اُن کے وجود سے دھکا لگے گا۔ اور اُن کے سارے کئے کرائے پر پانی پھر جائے گا۔

مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ ان میں سے اکثر انسٹی ٹیوشنوں کے پاس فنڈ نہیں ہیں۔ اور یہاں جو ادھیاپک یا پروفیسر صاحبان برہمچاریوں کو شکھشا دیتے ہیں۔ وہ ایسے ہیں۔ کہ انہیں ادھیاپک کہنا از حد غیر موزوں ہے۔ مزید برآں فنڈ کی کمی کا یہ اثر ہوتا ہے۔ کہ نہ ہی برہمچاریوں کو اچھا پہننے کو ملتا ہے اور نہ کھانے کو۔ اور اگر ان برہمچاریوں کا باقاعدہ ڈاکٹری معائنہ کرایا جائے۔ تو پتہ لگتا ہے۔ کہ ان کی صحت قابلِ تعریف نہیں ہوتی ہے۔ نہ صرف سیکشن پرنٹ میں بلکہ کئی دوسرے مقامات میں پھر کر میں نے ایسے انسٹی ٹیوشن ذاتی طور پر دیکھے ہیں۔ جن کو نہ تو مقامی آریہ سماج اور نہ ہی دوسرے اشخاص۔ تعلیمی سنستھائیں اور دوسری آریہ سماجک سنستھائیں اچھی درشٹی سے دیکھتی ہیں۔ اور اسی لئے ایسے انسٹی ٹیوشنوں کی طرف سے زنانہ کو دھکا کھانا پڑتا ہے۔ اس سے ایسے قدامت پسند اشخاص جو کہ ایسے معاملات میں آریہ سماج کے پیچھے چلتے ہیں۔ ان سنستھاؤں کو شبہ کی نظر سے دیکھتے ہیں:۔

امریکہ کی دلچسپی

چونکہ میں لمنڈنی اور مجلسی درشٹی کون سے گوروکل شکھشا پرنالی کے پرچار اور ترقی میں بہت زیادہ دلچسپی لیتا ہوں۔ میں اُن اصحاب سے جن کی جانفشانی اور صدا قت شعاری نے اس شکھشا پرنالی کو ایسا کامیاب بنا دیا ہے۔ صدق دل سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ امریکہ جیسا مادہ پرست دیش بھی اس پرنالی کی طرف کھنچا چلا آ رہا ہے۔ اور اس بارہ میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرنا چاہیئے۔ کہ گوروکلوں کے بانیوں کا شاندار کام غیر ضروری طور پر بدنما نہ بن جائے:۔

پربندھ میں پریورتن

سب سے اچھی اور پسندیدہ ترین بات یہ ہے کہ وُہ سارے انسٹی ٹیوشن جو کہ گوروکل کہلاتے ہیں۔ ایک ایسی سنستھا کے آدھین کر دئے جائیں۔ جس میں صرف ایسے اشخاص شامل ہوں۔ جو اُن میں نہ صرف حقیقی دلچسپی لیتے ہیں۔ بلکہ ان کو مالی اور دوسرے نکتہ ہائے خیال سے کامیابی سے چلانے کے یوگیہ ہیں۔ گوروکل کانگڑی یا گوروکل برندابن کو ان کا مرکز بنا دینا چاہیئے۔ اور وہاں سے ان شاخہائے گوروکل کی رہنمائی ہونی چاہیئے۔ مرکزی باڈی کی منظوری کے بغیر بھارت ورش یا کسی دوسرے مقام میں کوئی گوروکل نہیں کھلنا چاہیئے۔ مرکزی باڈی کو ایسی شرائط اور پابندیاں لگا دینی چاہئیں جن پر ہر ایک پھلنے پھولنے والے انسٹی ٹیوشن کو چلنا چاہیئے۔ یہی طریق ہے۔ جس پر عمل پیرا ہو کر گوروکل دیش کو مستقل فیض پہنچا سکتے ہیں۔ اور ان کا نام اور نیک نامی سارے مہذب سنسار میں پھیل جائے گی:۔

فرقہ پرستی کا قلع قمع

سب سے آخیر میں یہ شرط ہے۔ کہ گوروکل فرقہ پرستی کے زہر اور آلائش سے پاک ہونے چاہئیں ان کی غیر فرقہ وارانہ نوعیت پر زیادہ زور دیا جانا چاہیئے۔ مذہب فرقہ پرستی تو ہے ہی نہیں۔ اور ویدک دھرم تو فرقہ پرستی سے بالاتر ہونے کے سارے سچی تہذیب اور تمدن کا نام ہے۔ اس لئے اس بات میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ کہ اگر ویدک دھرم کے وگیان کی شکھشا ہر شخص کو بلا لحاظ مذہب و ملت دی جائے۔ اور ایسے ایک ایسا [illegible] دنیا جائے ہمیں کی سہاپنا [illegible] ودیا رکھنے کے سارے

ستی

ایک پرلطف و سبق آموز سوشل افسانہ

از

شری روشن لعل جی گپتا بی۔ اے پٹیالوی

(۱)

اس دن شنیڈ اتوار تھا۔ سروپ اپنے کمرے میں بیٹھا مطالعہ کر رہا تھا۔ کہ دینو بابو آسما نظر پڑا۔ دینو سروپ کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ سروپ نے کتاب بند کر دی۔ اور خوش گپیاں اڑانے لگا۔

سروپ نے حیرت آمیز لہجہ میں کہا۔ "چھٹی کے دن آج کیسے شہر میں آنا ہوا؟ کیا کچھ خرید و فروخت ہوگی؟"

"کیا بتاؤں۔ اکیلے پڑے پڑے طبیعت کچھ اکتا سی گئی۔ میں نے سوچا۔ کہ سروپ کے پاس ہی چلوں۔ وہاں ہنسی مذاق سے کچھ تو دل بہلے گا ہی"۔

"واقعی تم نے دور کی سوچی جب طبیعت غمگین و پژمردہ ہو۔ تو ضرور کسی دوست کے پاس جا دھمکنا چاہئے۔ خیالات کا رجحان دوسری طرف بدلنے سے بہت تسکین ہوتی ہے"۔

"زیادہ نہ پڑھا کرو۔ صحت خراب کر لو گے۔ آخر فرسٹ رہ کر کون سے کمشنر بن جاؤ گے۔ تم دیکھتے ہی ہو۔ آجکل بی۔ اے۔ ایم۔ اے کی کیا قدر رہ گئی ہے۔ بیس بیس تیس تیس روپیہ کے لئے در در کے دھکے کھاتے پھرتے ہیں"۔

"یہ تو ٹھیک ہے۔ لیکن اپنا فرض ادا کرنا بھی تو لازم ہے۔ کیا تعلیم کا مقصد صرف روپیہ کمانا ہی ہے؟"

اسی طرح ادھر ادھر کی بات چیت میں شام ہو گئی۔ دینو نے کہا۔ "سروپ! آج تم ہماری کوٹھی پر چلو۔ رات کو کھانا بھی وہیں کھا لینا۔ پھر سینما میں چلیں گے۔ آج تمہیں چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا"۔

سروپ نے بہت ٹال مٹول کی۔ بہانے بنائے مگر دینو نے ایک نہ سنی۔ آخر مجبوراً سروپ کو دینو کا ساتھ دینا پڑا۔

(۲)

شہر سے باہر نکلتے ہی ٹھنڈی ہوا کے خوشگوار جھونکوں نے دونوں کی طبیعت کو ازحد شگفتہ کر دیا۔ باغ کی سیر سے لطف اندوز ہوتے ہوئے وہ آہستہ آہستہ منزلِ مقصود کی طرف گامزن ہوئے۔

سروپ نے پھولوں کی ایک کیاری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "دیکھو کیا خوبصورت پھول ہیں! کیسی نازک پنکھڑیاں ہیں! طبیعت تو یہی چاہتی ہے کہ تمام دن یہیں پڑا رہوں۔ اور ان کا نظارہ کرتا رہوں"۔

دینو نے جواب دیا۔ "تم شہریوں کو ان خوشنما و پرفضا نظاروں کی جاذبیت کا کیا احساس؟ تم تو کتابیں ہی رٹا کرنا جانتے ہو"۔

سروپ کھسیانا سا ہو گیا۔ اور اس نے خاموشی اختیار کرنا ہی مناسب خیال کیا۔

دینو سروپ کو سیدھا اپنی بیٹھک میں لے گیا۔ اتفاق سے بابو دیوان چند بھی وہاں ہی بیٹھے اخبار دیکھ رہے تھے۔ سروپ نے نمستے کی۔ اور بابو دیوان چند کے پاس ہی ایک کرسی پر بیٹھ گئے۔

دیوان چند نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "سروپ! آج کہاں بھول پڑے؟ دینو اکثر تمہارا ذکر کیا کرتا ہے۔ میں نے اسے کئی دفعہ کہا بھی۔ کہ انہیں ایک دن ضرور لاؤ۔ مگر اب تک کوئی موقع ہی نہ ملا"۔

سروپ۔ "مجھے آنے میں کوئی انکار نہ تھا۔ ویسے ہی سستی کی وجہ سے آپ کا نیاز حاصل کرنے سے محروم رہا"۔

اتنے میں چک کے پیچھے کچھ آہٹ ہوئی۔ دونو خاموش ہو گئے۔ بابو دیوان چند کے الفاظ حلق میں ہی رک گئے۔

سروپ نے گردن موڑ کر دیکھا۔ ایک خوبصورت کمسن لڑکی نے چک سے باہر منہ نکالا۔ اور فوراً پھر چھپا لیا۔

پریما کو معلوم نہ تھا کہ بیٹھک میں کوئی اجنبی بیٹھا ہے۔ اس لئے وہ حسب معمول نہایت بے تکلفی سے آئی۔ اور کسی غیر شخص کو بیٹھک میں دیکھ کر چک کے پیچھے دبک گئی۔

دیوان چند نے کہا۔ "پریما! باہر تو آؤ۔ دیکھو آج تمہارے بھائی آئے ہیں۔ اندر سے دو پان بھی بنا کر لیتے آنا"۔

تھوڑی دیر کے بعد پریما دھانی رنگ کی ساڑھی زیب تن کئے طشتری میں دو پان اور الائچی وغیرہ لے کر نہایت بے تکلفانہ انداز سے باہر آئی۔ اور سروپ کے سامنے طشتری کرتے ہوئے بولی۔ "پان لیجئے!"

اس کی آواز میں کچھ اس قسم کا جادو تھا۔ کہ سروپ صم بکم اس میں کھویا بیٹھا رہا۔ لیکن جونہی دیوان چند نے کہا۔ "بیٹا! پان کیوں نہیں لیتے؟ یہاں شرم کس بات کی؟ اسے اپنا ہی گھر سمجھو"۔ سروپ چونکا۔ اور ایک پان کا ٹکڑا بغیر کچھ کہے اٹھا کر منہ میں رکھ لیا۔

پریما کی، معصوم پریما کی مست آنکھوں میں ایک برق پنہاں تھی۔ جو سروپ کے دل کو چشم زدن میں ٹکڑے ٹکڑے کر گئی۔ اس کے پھول جیسے چہرہ میں یاقوتی ہونٹوں میں اور غزالی آنکھوں میں بلا کی کشش تھی۔ سروپ نے ایسی خوبصورت اور حیادار لڑکی اب تک نہ دیکھی تھی۔ اس کے دل میں محبت کا دریا موجیں مارنے لگا۔ اس محبت کا جو ایک بھائی کو بہن سے ہوتی ہے۔ نفسانیت سے پاک، جذبہ خود غرضی سے مبرا، بے لوث، حقیقی اور گناہ کی آلائش سے دور۔

(۳)

دینو اور سروپ دونو ہم جماعت تھے۔ سروپ بی۔ اے میں پہلے ہی سال نکل گیا۔ مگر دینو بیماری کی وجہ سے فیل ہو گیا۔ اب یہ دونو میرٹھ کالج میں ایم۔ اے کلاس میں تھے۔ دینو فقتھ ایر میں اور سروپ سکستھ ایر میں۔

عرصہ سے دونوں میں گہری محبت تھی۔ وہ ایک دوسرے کے بغیر ماہی بے آب کی طرح تڑپ اٹھتے تھے۔ کالج میں اکثر دونو اکٹھے ہی رہتے۔ دوسرے طلباء کو ان کے اتفاق و محبت پر رشک آتا تھا۔

دینو بدقسمتی سے بچپن میں یتیم ہو گیا۔ لالہ دیوان چند دینو کے والد کے گہرے دوستوں میں سے تھے۔ اس لئے وہ موت کے وقت دینو کو لالہ دیوان چند کے حوالے کر گئے۔ نیز کہہ گئے۔ کہ "آپ اس کی پرورش کر کے اس کو لائق بنا دیں"۔

لالہ دیوان چند جی نہایت ایمانداری سے حق دوستی ادا کر رہے تھے۔ اور اسے کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دیتے تھے۔

لالہ دیوان چند کے پریما کے سوائے اور کوئی اولاد نہ تھی۔

سروپ سہارنپور کے ایک رئیس کا لڑکا تھا۔ اور بغرض تعلیم میرٹھ میں رہتا تھا۔

لالہ دیوان چند اور ان کی دھرم پتنی سو کشلا کے دل میں یہ خیال گھر کر چکا تھا۔ کہ پریما کی شادی دینو سے ہی کیوں نہ کر دی جائے؟ دینو خوبصورت ہے۔ ہم ذات ہے۔ پڑھا لکھا ہے۔ اور ہر طرح سے لائق ہے۔ پھر کسی اور ور کے لئے ادھر ادھر تلاش کرنا بیوقوفی نہیں۔ تو اور کیا ہے؟ دنیا تو یسی لوگ اگر ناراض ہوں گے یا آوازے کسیں گے۔ تو کسی کا کیا بگاڑیں گے۔ آج کل ان کو پوچھتا ہی کون ہے؟

آہستہ آہستہ ان خیالات کا علم دینو اور پریما کو بھی ہو گیا۔ وہ دونو ازحد خوش تھے۔ بچپن سے ہی ان دونو میں غیر معمولی انس و لگاؤ تھا۔ اور اب یہ رشتہ شادی سے پختگی کی صورت اختیار کرنے والا تھا۔

(۴)

سروپ ایم۔ اے کے امتحان میں نہایت کامیابی سے پاس ہوا۔

سروپ کے والد مہا کشور اور اس کی والدہ مہارانی کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ تمام گاؤں میں اس کا چرچا ہونے لگا۔ دیہات میں رہنے والوں کے لئے سروپ کا ایم۔ اے ہو جانا ایک عجوبہ سے کم نہ تھا۔ وہ اسے معمولی انسانوں سے برتر اور افضل تصور کرنے لگے۔

مہاکشور کی یہ خواہش تھی۔ کہ لڑکا سول سروس میں آ جائے۔ تو عزت بھی ہو۔ روپیہ جمع کرنے کا موقعہ بھی ملے۔ اور ارا ضیات کے مقدمات میں جا کر حکام کو...

مزارعان کے حقوق کو غصب کیا جائے۔

سروپ اوائل عمر ہی سے قدرتی مناظر کا دلدادہ تھا۔ کالج کے دنوں میں چھٹی کے روز تمام دن جنگلوں اور پہاڑوں میں گھومتا رہتا۔ کالج میں بھی پڑھائی کے اوقات سے ذرا فرصت ملنے پر لطف باغ کی روشوں پر مست ہو کر گھومنے لگتا۔ نہ کسی سے گفتگو۔ نہ ہنسی مذاق۔ دوسرے ہم جماعت اسے "نیم وحشی و نیم پاگل" کہا کرتے تھے۔

مہاکشور کا ایک گاؤں ایک پہاڑ کے نزدیک واقع تھا۔ زمین پتھریلی ہونے کی وجہ سے اس میں بہت کم کاشت ہوتی تھی۔ اور جو ہوتی تھی وہ مزارعان کھا پی جاتے تھے۔

سروپ کے دل میں اس گاؤں کو دیکھنے کی امنگ پیدا ہوئی۔ وہ اپنے والد کے ساتھ ایک دن وہاں پہنچا۔ شفاف پانی کی آبشاروں، جنگلی خودرو جھوپوں کے بوٹوں اور بیلوں نے سروپ کے دل پر ایک غیر فانی اثر پیدا کیا۔ اور ایک دن کی بجائے وہ وہاں کئی روز تک ٹھہرے رہے۔ لیکن پھر بھی سروپ کی طبیعت سیر نہ ہوئی۔ مہاکشور نے کئی دفعہ کہا۔ کہ چلو گھر واپس چلیں۔ مگر وہ رضامند نہ ہوا۔ آخر مہاکشور واپس آ گئے اور سروپ وہیں ٹھہرا رہا۔

مہاکشور کڑے مزاج کے آدمی تھے۔ ان کا یہ پختہ خیال تھا۔ کہ سختی کے بغیر مزارعان کبھی کھیتی کا حصہ مالک کے پاس نہیں پہنچاتے۔ لیکن سروپ نرم طبیعت کا واقع تھا۔ وہ محبت و پیار سے لوگوں کے دلوں کو تسخیر کرنے کا حامی تھا۔ دیہاتی لوگوں کی معاشرتی زندگی کا مطالعہ کرنے کا اب اسے بہت زیادہ وقت ملا۔ اور اس کے خیالات کہ "یہ لوگ مدد، تعلیم اور محبت کے محتاج ہیں" پہلے سے بھی زیادہ پختہ ہو گئے۔

سروپ عام کسانوں کی طرح آزادی سے ان کے درمیان رہتا۔ ان کے بچوں سے محبت کا اظہار کرتا۔ گاؤں کے لوگوں کو جمع کر کے انہیں صاف رہنے اور منشی اشیاء سے پرہیز کرنے کی تلقین کرتا۔ کھیتی کے متعلق مختلف ذرائع میں سائنٹفک ایجادوں سے جو ترقی ہوئی تھی۔ انہیں واضح طور پر آگاہ کرتا۔

گاؤں والے لوگوں کے لئے وہ فرشتہ بن گیا۔ وہ اس کی پرستش کرنے لگے۔ بچہ۔ بوڑھا۔ مرد۔ عورت۔ غرضیکہ ہر عمر و طبقہ کا آدمی ہر کام اس کی رائے سے کرنے لگا۔

(باقی آئندہ)

روزانہ "پربھات" کی اشاعت ملتوی

فرنٹیئر حصیل بہاری کنڈک ایڈیٹر "پربھات" کو پنجاب گورنمنٹ نے پنجاب سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔ آپ سنیچر وار شام کی گاڑی سے کانپور روانہ ہو گئے ہیں اور "پربھات" کی اشاعت ملتوی ہو گئی ہے۔

ماس بھکشن پر سمواد

(لیکھک پنڈت وشنو ناتھ جی آریہ اپدیشک)

گھریاں خورد ضلع شیخوپورہ میں ایک باواجی سے میرا ماس بھکشن کے وشے پر منورنجک سمواد ہوا جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

باواجی - اگرچہ میں خود ماس بھکشن نہیں کرتا۔ اور نہ ہی اس کا اپدیش کرتا ہوں۔ لیکن میں اس میں کوئی دوش نہیں سمجھتا۔ کیونکہ وید شاستر میں اس کا ودھان ملتا ہے ؛

میں - وید شاستر میں ماس بھکشن کا ودھان ہرگز نہیں۔ آپ ماس بھکشن نہیں کرتے۔ یہ اچھا ہے۔ لیکن دوش نہیں سمجھتے۔ یہ بری بات ہے۔ کیونکہ اس طرح آپ ایک پاپ کرم کا سمرتھن کرتے ہیں ؛

باواجی - ویدوں میں یگیہ میں پشو بلیدان جگہ جگہ ملتا ہے۔ انہی کے لئے ماس پروسنے کا خاص ذکر ہے۔ اس لئے یہ پاپ کیوں ؟

میں - وید میں पशुआलम्भ پشو کے آلمبھن کا ارتھ پشو کو مار کر ہون میں ڈالنے کا نہیں۔ بلکہ پشوؤں کے بڑھانے اور انکی نسل کو اچھا بنانے کا ہے - اور ماس شبد کے صحیح معنی گودا کے ہیں۔ پشو کا ماس بھی ایک طرح کا اس کا گودا ہے جیسا کہ ویدک پستکوں میں آیا ہے :-

प्रामस्यातु फले फलन्ति
पुरुपमांसा स्थिमज्जादय:

ارتھ :- جیسے آم کے پھل میں ماس یعنی اس کا گودا ہڈی یعنی گٹھلی اور مجا یعنی اس کا رس ایک ساتھ بڑھتے ہیں - ویسے ہی یہ منش میں بڑھتے ہیں - اتھرووید کی سرتی میں بھی ایسا ہی لکھا ہے - جیسا کہ :-

मांसं मांसेन शोहत किम संदे-
चौदये ?

ارتھ :- اوشدھی کی مجا سے مجا - چمڑے سے چمڑا ہڈی سے ہڈی اور ماس سے ماس بڑھتا ہے - اس طرح اوشدھی گئی ہوئی طاقت کو واپس لاتی ہے - اس لئے وید آدی شاستروں میں جہاں پشو ماس کا ذکر ہو - وہاں تو اس کا ارتھ گوشت ہی ہوگا - لیکن جہاں صرف ماس شبد آئے - وہاں اس کے لئے پرکرن انوسار ارتھ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے - چونکہ وید کے بہت سے منتروں میں ماس بھکشن کا نشیدھ کیا گیا ہے - اتھرووید میں ماس بھکشن شراب نوشی - جوا بازی اور پرستری گمن کو ایک جیسا ہی پاپ بتلایا گیا ہے - رگ وید میں کچے پکے انڈے وغیرہ سب طرح کے ماس بھکشن کا نشیدھ کیا گیا ہے - اس لئے یہ کلیہ قاعدہ مقرر کیا گیا ہے - کہ جہاں ماس شبد نشیدھ ارتھ میں ہوگا - وہاں اس کا ارتھ پشو ماس ہوگا - اور جہاں ودھان ہوگا - وہاں اوشدھیوں کا ارتھ گودا کرنا چاہیئے ؛

باواجی - اسی لئے تو کہتے ہیں - کہ آریہ سماجی من مانے ارتھ کرتے ہیں - کیا ساین مہی دھر وغیرہ بھاشیہ کار سب جھوٹے مان لئے جائیں - اور آریہ سماجی سچے ؟

میں - ساین اور مہی دھر وغیرہ پورانک اور وام مارگی متوں کے خیالات سے متاثر ہو چکے تھے۔ اس لئے انہوں نے ویدوں میں ماس اور شراب کا ذکر کیا - یہاں تک ہی نہیں - بلکہ مہی دھر نے تو یجر وید کے بھاشیہ میں بیٹروں کے لئے گؤ ماس تک دینا لکھ دیا - حالانکہ اس منتر میں گلئے کے ارتھ کو ظاہر کرنے والا کوئی لفظ موجود نہیں - آریہ سماج اٹکل پچو ارتھ نہیں کرتا - بلکہ نرکت رشی کے بتلائے ہوئے اصول کے مطابق بدھی پوروک پرکرن انوسار ہی ارتھ کرتا ہے - میں نے اوپر جو کچھ ذکر کیا - کیا وہ اٹکل پچو اور من مانا ارتھ ہے ؟ میں آپ کو ایک اور پرمان دیتا ہوں - جس سے آریہ سماج کی سچائی کا آپ کو پورا پورا وشواس ہو جائے گا - چنانچہ مہابھارت میں لکھا ہے - کہ :-

सुरामतत्पा: यशोमांसं द्विजा
तोनां वलिस्त्त था।
धूर्तै: प्रवर्तितं त्येत न्नैतद्वेदेष
कथ्यते ॥

ارتھ :- شراب مچھلی - ماس اور دوجوں کے یگیہ آدی میں بلیدان دھورت لوگوں نے چلایا - ویدوں میں اس کا ودھان نہیں ؛

باواجی - ساین اور مہی دھر جھوٹے ہیں - تو کیا منوجی بھی جھوٹے ہو گئے - جنہوں نے کہ مدھوپرک یگیہ دیو پتری کرم میں ماس کا ودھان کیا ہے ؟

میں - نہ صرف ودھان ہی ہے - بلکہ منوسمرتی میں تو ان کرموں میں ماس نہ کھانے والے کو نرک گامی لکھا ہے - جیسا کہ :-

नियुक्तस्तु यथान्यायं यो मांसं
नात्ति मानव:।
सप्रेत्य पशुतां याति सम्भवानेक
विंशतिम् ॥

ارتھ :- جو ودھی پوروک نمنترت ہوا منش ماس نہیں کھاتا - وہ اکیس جنم تک پشو بنتا ہے - اور اس کے برخلاف یہ بھی لکھا ہے :-

यक्षरक्ष पिशाचान्नं मद्यं मांसं
सुरासवम्।
तद्ब्राह्मणेनात्तव्यं देवानामश्नता-
हवि: ॥

ارتھ :- شراب - ماس اور آسو یکش راکش اور پشاچوں کی خوراک ہے - اس لئے یگیہ شیل براہمن کے لئے انکی مخالفت ہے - یہاں تک کہ ماس بھکشن کا مشورہ دینے والا - ماس کاٹنے والا - پشو کو مارنے والا - بیچنے والا - خریدنے والا پکانے والا - پروسنے والا - کھانے والا آٹھوں پاپی بتلائے - یہ باہمی اختلاف کی باتیں منوجی کی نہیں ہو سکتیں - اس لئے ماس بھکشن وید ورودھ ہونے سے منو کا اپدیش نہیں - بلکہ دھورت وام مارگیوں نے ایسے شلوک منوسمرتی میں ملا دئے ؛

باواجی - یہ باہمی اختلاف کے شلوک نہیں کیونکہ یگیہ آدی میں ماس کا ودھان ہے - بنا اس کے نشیدھ ہے ؛

میں - اوپر کے شلوک میں یگیہ کرنے والے براہمن کے لئے بھی ماس کا نشیدھ ہونے سے یگیہ میں بھی نشیدھ آیا - اور راکھشسوں کی خوراک کہنے سے سرو تھا نشیدھ ہوا -

باواجی - اپنے خیالات کے خلاف شہادت کو آریہ سماجی ملاوٹی ہی بتلایا کرتے ہیں - منوسمرتی میں یہ کہاں لکھا ہے - کہ یہ شلوک ملاوٹی ہیں ؟

میں - (ہنستے ہوئے) منوسمرتی کے بن جانے پر یہ ملاوٹی شلوک ڈالے گئے - پھر منوجی ان کا ذکر کیسے کر سکتے تھے ؟ لیکن آریہ ودوان ملاوٹ کا ہونا بھی پرمان پوروک سدھ کرتے ہیں - جیسا کہ اوپر سدھ کیا گیا ہے ؛

باواجی - تو ملانے والے ہی لکھ دیتے - کہ یہ شلوک ملاوٹی ہیں ؛

میں (ہنستے ہوئے) شلوک ملانے والے تو چور تھے جو منو کے نام سے اپنا سوارتھ سدھ کرنا چاہتے تھے - کیا چور گھر والوں کو بتلا جاتے ہیں - کہ ہم نے چوری کی ہے -

باواجی - تو بھی اس کے لئے کوئی شاستر کا پرمان ہونا چاہیئے ؛

میں - منوجی نے ہی اس اصول کو واضح کر دیا ہے - کہ :-

यावेद वाह्या: स्मतयो या
कान्व कुद्दष्टय:
सर्वास्ता निषकला प्रेत्य तमो
निष्ठा हिता: स्मता:।

ارتھ :- جو وید کے ورودھ سمرتیاں ہیں - وہ نشپھل اور نرک میں لے جانے والی ہیں ؛

باواجی (اپنی منوسمرتی میرے ہاتھ میں دیکر) اس میں سے یہ شلوک دکھا دو -

بارھویں ادھیائے سے شلوک مذکور دکھا دیا گیا - اور اس کی پورانک ٹیکا دیکھ کر انکی تسلی ہو گئی -

پھر آپ نے کہا - کہ رامائن میں رامچندر جی کے ماس کھانے کا ذکر ہے - ایسے ہی مہابھارت میں ماس کا ذکر ہے - کیا یہ بھی ملاوٹ ہے ؟

میں - واقعی یہ ملاوٹ ہے - اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ رام نے بن جاتے ہوئے ماتا کوشلیا اور مہرشی بھاردواج کے سامنے ماس نہ کھانے کا یقین دلایا تھا - جیسا کہ :-

१ त्रदंश द्विवर्षाणी वत्स्यामो
विजनेवने।
कन्द मूल फलै जीवन हित्वा
मुनिवदामिषम ॥
पित्रा नियुक्ताभगवन प्रवेष्या-
मस्तयोवनम्।
धर्ममाचरिष्या मस्तुग मूल
फलाशना : ॥

ارتھ :- ہے ماتا ! ۱۴ برس ہم بن میں رہیں گے - اور منیوں کی طرح ماس کو تیاگ کر کند مول پر گزارہ کریں گے - ہے بھگون (بھاردواج کو) چودہ برس پتا کی آگیا میں دھرم آچرن سے پھل مول کھا کر بن میں گزاریں گے ؛

باواجی - اس کا مطلب تو یہ ہے کہ رام چندر جی ماس کھاتے تھے - لیکن بن میں تیاگ دیا ؛

میں - اگر ایسا ہی مان لیا جائے - تو بھی ماس بھکشن کے شلوک ملاوٹی سدھ ہوں گے - کیونکہ رامائن میں رام کے بن ہی میں ماس کھانے کا ذکر ہے - دوسری جگہ نہیں - لیکن اصلیت یہ ہے - کہ رام چندر جی نے ماس بھکشن کہیں بھی نہیں کیا - یہ شلوک تو ایسے ہیں - جیسا کہ ایک نرامش بھوجی یوروپ کے لئے سفر کرتا ہوا وہاں نرامش بھوجی رہنے کا یقین دلائے - بن میں ماس بھکشی راکھشس اور تپسوی منی رہتے تھے - رام نے راکھشس برتی دھارن نہ کرنے - اور رشیوں کا سا جیون بسر کرنے کا یقین دلایا ؛

باواجی - پستکوں میں کہیں ملاوٹ ثابت بھی ہے - یا یونہی بات بنائی ہے -

میں - تلسی رامائن کی پرکشیپت کہانیاں تو آپ نے پڑھی ہی ہونگی - کیا ان پر کسی نے اپنا نام لکھا ہے - کہ یہ میں نے ملائی ہے - یہاں تک کہ چوپائیوں میں بھی کویوں نے اپنا نام نہیں دیا - تلسی داس جی کو تھوڑا عرصہ گزرا ہے - اس لئے پرکشیپ ہونے کے شبد بچھے گئے - زیادہ عرصہ گزرنے پر سب اصل میں شامل ہو جائے گا - بالمیکی رامائن کے ٹیکا کار رام نے بھی جگہ بجگہ سرگوں کو پرکشپت بتلایا - مہابھارت میں آدی پرب کی پرکرمنکا میں پربوں کے جو ادھیائے دئے گئے ہیں - اب ان میں بہت زیادتی ہو گئی ہے - چنانچہ بن پرب میں ۲۶۹ ادھیائے ہونے کا ذکر ہے - لیکن ۳۱۴ ملتے ہیں - اسی طرح اور بھی بہت سے پرمان دئے جا سکتے ہیں ؛

(باقی دیکھو صفحہ ۱۲ پر)

چُنے ہُوئے پھول

(سنگرہ کرتا شری گنیش دت جی آریہ سیوک - جام پور)

۱- جو آدمی لوگوں کے سامنے بھگوان کی باتیں کرتا ہے - اور اپنے دل میں ہمیشہ اپنی عزت اور دوسری دُنیاوی اغراض حاصل کرنے کی فکر رکھتا ہے - وہ کبھی نہ کبھی بے عزت ہو کر ضرور آفت میں پڑے گا - ملمع بہت دیر تک نہیں رہتا ؛

۲- جسم سے پاپ کرنے پر جیو کو سمفاور درخت وغیرہ کا جنم ملتا ہے - زبان کے دوشوں سے بے زبان حیوان کا - اور مانسک پاپ کرنے پر چنڈال وغیرہ کی یونی ملتی ہے ؛

۳- جو شخص ہمیشہ فکر میں ڈوبے رہتے ہیں - ہر وقت خوف زدہ رہتے ہیں - دل کو غصہ سے بھرپور رکھتے ہیں - وہ اکثر آدھے بیمار ہی رہتے ہیں - کیونکہ چنتا میں غرق رہنے والے انسان کو پوری طرح ہر غذا ہضم نہیں ہوتی ؛

۴- تین باتیں مشکل ہیں :-

۱- غریبی میں سخاوت ۲- ایکانت میں ویراگ ۳- سزا دینے والے کے سامنے بھی سچ کہنا ؛

۵- نیک آدمی کو جھوٹ زہر کی طرح لگتا ہے - اور پاپی کو سچ ہلاہل کے سمان تکلیف دہ - وہ ان سے ویسے ہی دُور بھاگتے ہیں - جیسے آگ سے پارہ ؛

۶- لوبھ پاپوں کی کان ہے - جھوٹ لوبھ کا منتری ہے - خواہش استری ہے - جو اسے اندھا کر دیتی ہے - ناہی انسان کو کچھ نہیں سوجھتا ؛

۷- سھنفوں جگت میں سیوا کام کی شکل اختیار کرتی ہے - اندرونی جگت میں ہمدردی کے روپ میں ظاہر ہوتی ہے - اور مانسک جگت میں بودھ روپ میں درشن دیتی ہے ؛

۸- جو سیوا کے کام ہم اپنی خواہش سے کرتے ہیں - وہی سچی سیوا کے نمونے ہیں - اپنے حالات اور ارد گرد کے اثرات سے پیدا ہونے والے فرائض کے مطابق عمل کرنا بھی سیوا ہے - جیسے جو ہم سے زیادہ عقلمند ہیں - اور تجربہ کار بھی - ان کے واسطے عزت کا خیال اور اپنے سے کم جاننے والوں کی رکھشا کرنا یہ بھی ایک قسم کی سیوا ہے ؛

۹- اگر ہم اپنی موجودہ حالت میں سیوا کے لئے کوئی موقعہ نہیں نکال سکتے - تو یقین رکھیں کہ سیوا کے لئے جیسی حالت ہم چاہتے ہیں - ویسی حالت میں بھی سیوا نہیں کر سکیں گے - جو آدمی خود تو دوسروں کی سیواؤں کو قبول کر لیتا ہے - مگر بدلے میں کسی کی ایک سیوا بھی نہیں کرتا - اُس کی حرکت انسانیت سے خالی اور دُکھی کوئی نہیں ہوگا ؛

۱۰- لاجواب کرنا یا دشمن ثابت کرنا انسان کو سمجھانے کا طریقہ نہیں ہے - لاجواب کر کے ہم اُسے کم سے کم اپنی نظر میں تو ننگا کر سکتے ہیں - مگر تحقیر کر کے ہم اُسے صرف نیچا دکھا سکتے ہیں - اور اپنے سے دُور دھکیل سکتے ہیں ؛

آریہ مسافر لاہور کا شہید نمبر

امسال شہید صادق پنڈت لیکھرام جی کی یاد میں ۱۴ر فروری کو ویراتسو منایا جائیگا - حسب معمول اس موقعہ پر "آریہ مسافر" کا خاص شہید نمبر بڑی آب و تاب سے شائع ہوگا - جس میں آریہ سماج کے چوٹی کے لیڈروں کے مضامین اور شعرائے باکمال کی اعلےٰ پایہ کی نظمیں ہونگی - نیز شہید اکبر کی ایک نہایت خوبصورت فوٹو ہوگی - جسے ناظرین شیشہ میں جڑا کر کمروں میں لگا سکیں گے - باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت صرف [illegible] ہوگی - آریہ نوجوان آریہ بھائیوں کو مسلمانوں عیسائیوں وغیرہ میں مفت تقسیم کرنے کے لئے زیادہ تعداد میں پرچہ منگوانے چاہئیں - اشتہار دہندگان کیلئے نادر موقعہ ہے - اجرت فی صفحہ ۱۰ - نصف ۵؍ روپیہ - یک کالم ۳؍

(مینیجر آریہ مسافر - لاہور)

۲۰۳۷ وام مارگیوں کا اُدھار

موضع منبولہ کلاں میں رہنے والے سوامی بھاسکرانند جی نے جو کہ گرہست کی حالت میں پنڈت بھاگیرتھ شرما کہلاتے تھے - اور ریاست گوالیار کے ضلع نوادھار کے موضع پہاڑگڑھ کے اصل نواسی ہیں - ضلع مارواڑ متعلقہ بیکانیر اور جیسلمیر کے ۳۱۰ مختلف مواضعات میں ۷۹۹ وام مارگی استری پرشوں کا اُدھار کیا ہے - ان میں سے ۵۶۷ پرش ہیں - اور ۲۳۲ استریاں - مزید برآں پونے پانچ سو مواضعات میں آپ کی ہمت سے تقریباً ڈیڑھ ہزار وام مارگی ودمانہ ویدک دھرم میں آ گئے ہیں - الغرض آپ کے پرچار سے کل ۲۰۳۷ اشخاص کو فائدہ پہنچا ہے ؛

(تیج سنگھ جی منبولہ کلاں)

بقیہ مضمون "ماس بھکشن پر سمواد" صفحہ ۱۳

باواجی - برہدآرنیک اپنشد میں جو وید ہی ہے ساماس کا ذکر آیا ہے ؛

میں - برہدآرنیک اپنشد وید نہیں - لیکن آرش گرنتھ ہونے سے ہمارے لئے پرمان ہے - اس میں ماس شبد کا ارتھ پھلوں کا گودا ہے - جیسا کہ اوپر ثابت کیا گیا ہے ؛

باواجی - ویدک گرنتھوں میں ماس بھکشن کا بہت ذکر ہے ؛

میں - ویدک گرنتھ دھرم میں پرمان نہیں ہو سکتے - ان میں ہر طرح کے انسان کے لئے علاج درج ہے - اور ہر ایک چیز کی تاثیر بھی - لیکن جہاں سداچار کا ذکر ہے - وہاں ماس کا نشیدھ کیا گیا ہے - جیسا کہ سنسکرت میں لکھا ہے :-

नात्तयिाह्नेाःय। न्आसं कृषं नैनोद योजयत्।

ارتھ :- ہانی کارک ہونے سے ماس نہ کھاوے ؛

اس کے علاوہ اور باتیں بھی ہوئیں - جن کا اس مضمون سے تعلق نہیں - اس سمواد سے حاضرین مجلس کا شاستروں میں ماس بھکشن کا ودھان ہونے کا بھرم اچھی طرح سے دُور ہو گیا ؛

آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان کے آنریری اپدیشک

ملن بھگت مہانو بھاوؤں نے آنریری اپدیشک بننا سویکار کیا ہے :-

۱- سوامی کیولانند جی ۲- سوامی ایشورانند جی ۳- سوامی پرمانند جی جھجھر والے ۴- پنڈت ایشوردت جی میدھارتھی از اودے پور ۵- چوہدری ٹھاکردت جی (بنسمی) ۶- کنور چاندکرن جی شاردا ۷- پنڈت پرمانند جی بی - اے ۸- پنڈت منھرلال جی ایم - اے کوٹہ ۹- پنڈت جوالا پرشاد جی شاستری کوٹہ ۱۰- بابو بھگیت رائے جی ریٹائرڈ انجنیئر اندور ؛

(بھگوان سروپ منتری سبھا)

گوروکل کوروکھشیتر کے شبھ چنتکوں سے نویدن

(ایک گوروکل پریمی کے قلم سے)

آپ کے گوروکل کوروکھشیتر کا سالانہ جلسہ اب بہت نزدیک آگیا ہے۔ آپ کو یہ جانکر خوشی ہوگی۔ آپ کی چھٹیوں میں ۲۸ فروری یکم اور ۲ مارچ کو گوروکل کا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے منایا جائیگا۔ جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے ہر طرح سے کوشش کیجارہی ہے۔ لیکن جلسہ کو حقیقی معنوں میں کامیاب تبھی سمجھا جا سکتا ہے۔ جبکہ اس موقعہ پر گوروکل کے لئے کافی دھن جمع ہو سکے۔

دو سال پہلے اس گوروکل میں گوروکل کانگڑی کی طرح ہی پہلی شرینیوں میں ۱۵ روپیہ ماہوار اور بالائی شرینیوں سے آٹھویں تک ۲۰ روپیہ ماہوار بھوجن وستر وغیرہ کا خرچ لیا جاتا تھا۔ وقت کی تنگ حالی کو دیکھکر اور تیزی سے کمی آمدنی کو دیکھکر آریہ پرتی ندھی سبھا نے شلک میں کمی کردی۔ اب کل گوروکل کانگڑی میں ۱۵ کی بجائے ۱۲ اور ۲۰ کی جگہ ۱۸ روپیہ ماہوار خرچ لیا جاتا ہے۔ لیکن گوروکل کوروکھشیتر کی انتظامیہ کمیٹی نے ۱۵ کی بجائے ۱۰ اور ۲۰ کی بجائے ۱۲/۶ روپیہ ماہوار خرچ لینا منظور کردیا ہے۔ شلک کی اس کمی سے جہاں برہمچاریوں کے سرپرستوں کو فائدہ پہنچا ہے۔ وہاں گوروکل کی مشکلات بہت زیادہ ہوگئی ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے قواعد کے مطابق گوروکل میں برہمچاریوں کے سرپرستوں سے جو شلک لیا جاتا ہے۔ اس میں برہمچاریوں کا بھوجن۔ کپڑے۔ ڈاکٹری علاج۔ دفتر کا انتظام اور کچھ اور بھی خرچ شامل ہوتا ہے۔ یعنی ان مدوں میں اتنا ہی خرچ ہونا چاہئے جتنا کہ شلک سے دھن وصول ہو۔ لیکن گوروکل کوروکھشیتر میں موجودہ وقت میں جو شلک لیا جارہا ہے۔ اس سے بھوجن اور کپڑوں کے سوائے اور خرچ نہیں نکلتا۔ برہمچاریوں کے ڈاکٹری علاج اور دفتر کے خرچ میں سالانہ تقریباً دو ہزار روپیہ صرف ہوتا ہے۔ یہ دھن شلک میں سے ہی سبھا کے قواعد کے مطابق خرچ ہونا چاہئے۔ لیکن ہمارے گوروکل میں شلک در میں اس قدر کمی کردی گئی ہے۔ کہ یہ خرچ بھی شلک میں سے نہ نکالکر بھکشا کے ذریعہ مانگ کر چلانا پڑتا ہے۔ موجودہ تنگی حالات کے زمانہ میں بھکشا مانگ کر دھن جمع کرنے میں جو دقتیں اٹھانی پڑتی ہیں۔ وہ آپ سجنوں سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا۔ کہ اس تنگی کے وقت میں گوروکل والوں کا بوجھ کم ہوتا۔ اچھے دنوں میں جس قدر دھن بھکشا مانگ کر جمع کیا جاتا تھا۔ اب اتنی بھی مانگنا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن یہاں تو ایک پہلے سے بھی دو ہزار روپیہ زیادہ دھن مانگ کر جمع کرنا پڑ رہا ہے۔

گوروکل میں آٹھویں شرینی تک برہمچاریوں کی تعلیم پر جس قدر خرچ بھوجن وغیرہ کا ہوتا تھا۔ اب فی برہمچاری اس سے ۴۰۰/ روپیہ کم لیا جاتا ہے۔ اور موجودہ وقت میں گوروکل کانگڑی میں جو شلک لیا جاتا ہے۔ اس سے تقریباً ۲۵۰۰/ روپیہ فی برہمچاری کم لیا جارہا ہے۔ اور بھوجن وستر آدی اسی مقدار میں دئے جارہے ہیں۔ جس مقدار میں پہلے دئے جاتے تھے۔

شلک میں اس طرح کمی کردینے سے گوروکل کے کام کرنیوالوں کی مشکلات بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ گوروکل کوروکھشیتر کے پریمیوں اور برہمچاریوں کے سرپرستوں کو اس پر گمبھیرتا سے وچار کرنا چاہئے۔ اور ان مشکلات کے دنوں میں دھن جمع کرنے کے کام میں گوروکل کے ادھیکاریوں کا ہاتھ بٹانا چاہئے۔ جلسہ میں ایک ماہ سے کم رہ گیا ہے۔ ابھی سے گوروکل کے لئے دھن جمع کرنے کا کام شروع کردینا چاہئے۔ امید ہے۔ کہ گوروکل کوروکھشیتر کے پریمی اور سرپرست اپنے فرض کو سمجھکر غافل نہ رہیں گے۔

(باقی دیکھو صفحہ ہذا کے کالم ۱ و ۲ کے نیچے)

سمواد کالم

ذیل میں وہ پرشن درج کئے جاتے ہیں۔ جو لالہ بابو رام جی ورما منتری آریہ سماج باگڑیاں لدھیانہ نے ارسال کئے ہیں۔ اور ساتھ ہی ان کے وہ اُتر درج کئے جاتے ہیں۔ جو شری یت سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ۔ گورودت بھون لاہور نے دئے ہیں۔ (ایڈیٹر)

پرشن ۱۔ مرگ شالہ کو اپدیشنوؤں کی شالہ سے سریشٹتا کیوں دی گئی ہے؟ اس میں سریشٹ گن کیا ہے؟

اُتر ۱۔ مرگ شالہ سے کئی روگ دور ہوتے ہیں۔

پرشن ۲۔ استریوں کو یگیہ پوِیت دھارن کرنے کا ادھیکار ہے یا نہیں؟ یدی ہے۔ تو پورا کس نے دھارن کیا؟ اُداہرن دیں۔

اُتر ۲۔ ادھیکار ہے۔ گوبھل گرہیہ سوتر ۲۔۱۔۲ دیکھئے۔

پرشن ۳۔ مکتی سے کرموں کا ناش ہوتا ہے یا نہیں؟ گیتا میں کرشن بھگوان کہتے ہیں۔ کہ مکتی شدھ اسنچت کرموں کو جلا دیتا ہے۔

اُتر ۳۔ مکتی میں کرموں کا ناش نہیں ہوتا۔

پرشن ۴۔ اگنی کا شاستر میں لکھا ہے۔ سر کرنا جیو متیا ہے کبھی بھی کچھ سے نیارا نہیں ہوسکتا۔ اس ہیتو سے سر کا تیاگ اوشیہ ہے۔ پرنتو پنڈت پرشن کیوں پرو گیہ کرتے ہیں؟

اُتر ۴۔ ابھی ہمنے اعتراض ہے جیسے کھیتوں کے لگانے سے بھی تو جیو مرتے ہیں۔

پرشن ۵۔ ویدک توپ میں لکھا ہے۔ کہ لالہ شانتی داس ایم۔ اے کا کہنا ہے کہ وشنٹ جی بازاری استری کے پتر تھے۔ آپ بیعنا رفقہ لکھیں۔ کہ وہ کس استری کے گربھ سے پیدا ہوئے؟

اُتر ۵۔ ویدک توپ کے لیکھک سے ہی اس کا اُتر پوچھیں۔

پرشن ۶۔ جیو اور برہم میں بھید ہے یا نہیں؟ یدی بھید نہیں۔ تو سماج کیوں سویکار نہیں کرتا؟ یدی بھید ہے۔ تو وجہ کیا ہے؟

"सर्वं खल्विदम् ब्रह्म नेह नानास्ति किञ्चिद् इति श्रुति"

اس کیا ہے؟ اس کا ارتھ کیا ہے۔ بیعنا ارتھ لکھ کر کرتارتھ کریں۔

اُتر ۶۔ جیو اور برہم میں بھید ہے۔ اپنشد سناتن دھرم کا تش میں دیکھیں۔

بقیہ کالم ۳ و ۴

اگر ہر ایک سرپرست اور گوروکل کا پریمی اپنے دوستوں اور واقفکاروں سے دھن جمع کرکے سو روپیہ بھی جلسہ کے موقعہ پر ساتھ لاسکیں۔ تو کئی ہزار روپئے جمع ہوسکتے ہیں۔

شلک میں کمی کردینے سے سرپرستوں کو سال میں ۵۰/ سے لیکر ۶۰/ روپیہ تک کی بچت ہوگئی ہے۔ کم سے کم یہ کمی کا آدھی نقدی روپیہ سرپرست بھائیوں کو اپنے پاس سے یا جمع کرکے دان میں دے دینا چاہئے۔

امید ہے۔ کہ گوروکل کے ادھیکاریوں کی مشکلات کا خیال کرکے سرپرست بھائی اپنے فرض کو سمجھکر ابھی سے دھن جمع کرنے کے کام میں لگ جائیں گے۔ اور جلسہ تک کافی دھن جمع کرکے لاسکیں گے۔

(اوم شم)

صوبہ بہار میں خوفناک بھونچال

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اپیل

نیپال اور صوبہ بہار میں جو خوفناک بھونچال آیا۔ اس سے مالی نقصان کے علاوہ بے شمار دیویاں ودھوا اور ہزاروں بچے یتیم ہوگئے ہیں۔ اس خوفناک اور وسیع ترین مصیبت کو دیکھکر ہر ایک دردمند دل رکھنے والے کا فرض ہو جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کرے۔ یہ حوصلہ افزا بات ہے۔ کہ بھارت واسیوں نے اپنے فرض کو پہچانا ہے۔ اور دست امداد دراز کیا ہے۔ لیکن مصیبت اتنی وسیع ہے۔ کہ ہر طرف سے امداد کی ضرورت ہے۔ اس لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے یہ نشچے کیا ہے۔ کہ اس موقعہ پر بہرت جنتا کی مناسب ذرائع سے سہائتا کی جائے۔ سب سے ضروری یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یتیم بچے اور اسہائے ودھوائیں جن کا کوئی رکھوالا نہیں رہا۔ ان کو بچایا جائے۔ ان کے واسطے چند دن کے اَنّ یا وستر کی بجائے ساری عمر کی رکھشا کی ضرورت ہے۔

مصیبت زدہ علاقہ میں جن آریہ بھائیوں یا آریہ سماجوں کو جہاں جہاں ایسے یتیم یا اسہائے کنیائیں اور ودھوائیں ملیں۔ وہ ان کو سبھا کے پاس پہنچانے کا بندوبست کریں سبھا ان کی رہائش۔ پرورش اور تعلیم و تربیت کا ہر پرکار سے مناسب انتظام کریگی۔ علاقہ کا دورہ کرکے حالات معلوم کرنے اور مناسب انتظامات کے متعلق ہدایات دینے کے واسطے سبھا کی طرف سے منتری پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید مالک امرت دھارا ۲۸ جنوری کو والنٹیروں کے دستہ کے ساتھ روانہ ہو چکے ہیں۔ جتنے والنٹیروں کی اور ضرورت ہوگی۔ ان کی اطلاع آنے پر بھیجے جائیں گے۔ اس لئے تمام آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کو اس موقعہ پر اپنے بہرت بھائیوں کی جیتن اور دھن سے دل کھول کر سہائتا کرنی چاہئے۔ کیونکہ اس سے زیادہ پنیہ کرم اور کیا ہو سکتا ہے۔ تمام روپیہ سبھا کے دفتر گورودت بھون لاہور میں آنا چاہئے۔ اور جو بھائی وہاں جاکر بطور والنٹیر سیوا کرنے کو تیار ہوں۔ وہ اپنے نام کی سوچنا بعد ہ یا منظوری آریہ سماج کے منتری دوارہ سبھا کے دفتر میں بھیجدیں۔ اور سیوا کے لئے تیار رہیں۔ تاکہ جب سبھا کی طرف سے اطلاع پہنچے۔ تو وہ فوراً روانہ ہوسکیں۔

بدری داس پردھان ایم اے۔ کرشن بی۔ اے۔ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون۔ لاہور

سماجک سماچار

آریہ یووک سماج کراچی کا چناؤ:۔ ۲۱ جنوری ۱۹۳۴ء کو آریہ یووک سماج کراچی کا مندرجہ ذیل چناؤ ہوا۔ پردھان مسٹر چمن لال + اپ پردھان مسٹر کے۔ ایم۔ [illegible] پنڈت چمن لال + جنرل سکرٹری مسٹر [illegible] + جائنٹ سکرٹری مہاشہ کانجی + کوشا دھیکش مہاشہ [illegible] + منتری آریہ یووک ودیالیہ مہاشہ چرنجی لال +
پرنشٹت سبھاسد:۔ مسٹر ڈی۔ ڈی۔ چوہدری مسٹر نارائن داس اور مہاشہ آتما رام جی
(وید بھانو جنرل سکرٹری آریہ یووک سماج کراچی)

آریہ سماج شجاع آباد کے سماچار:۔ ۱؎ آریہ سماج شجاع آباد میں کافی عرصہ سے مہاشہ جگدیش چندر جی پرانے منتر ہون کے سمے کتھا کیا کرتے ہیں جسے سب پریمی بڑے پریم سے سنتے ہیں۔

۲؎ پچھلے آریہ ویر مہاشہ آسانند جی نے منوہر بھجن بولے۔ [illegible] اپدیش کرائی۔ اور اس کے بعد لالہ مول چند جی منتری اسپکٹر میونسپل کمیٹی شجاع آباد نے [illegible] پر [illegible] دیا۔ اور اس منحوس بیماری سے بچنے کے سادھن بتلائے۔

۳؎ آریہ سماج کی انترنگ سبھا کے ادھیویشن نے ڈاکٹر چھبیل داس جی کے سپتر رام چندر نفقا لالہ کوٹا لال جی کی [illegible] اور لالہ چندو لال جی کی پتری کی اکال مرتیو پر شوک پرکاشت کیا۔ اور ان کے پریواروں سے ہمدردی پرکاشت کی۔
(منتری آریہ سماج شجاع آباد)

ان کے کل چھ اپدیش ہوئے۔ پراتاکال اور شام دونو وقت وہ امرت ورشا کرتے رہے۔ ہر اپدیش میں جنتا بھاری تعداد میں شامل ہوتی رہی۔ ایک دن انہوں نے اپنے سنکلپ کے لئے بھاری یگیہ کے لئے اپیل بھی کر دی۔ لوگوں نے پریم سے چندہ لکھانا شروع کیا۔ اور ۱۵۰/ روپیہ کے قریب دان جمع ہو گیا۔

۳؎ لوہڑی کا یگیہ حسب معمول امسال بھی ہوا۔ ۳ بجے شام سے کام شروع ہو گیا۔ سوستی واچن اور شانتی پرکرن ہونے کے بعد یجروید کے تین ادھیائے (۱۶-۱۷- اور ۱۸) سے آہوتی ڈالی گئی۔ یگیہ کی کارروائی پورے دو گھنٹہ تک ہوتی رہی۔ پرارتھنا کے بعد یگیہ کے وشیہ پر پنڈت ہر بھجن لال جی کا اتی منوہر لیکچر ہوا۔ جس میں سائنٹیفک طریقہ سے یگیہ فلاسفی کو ثابت کیا گیا۔ آخیر میں ریوڑیاں تقسیم کی گئیں۔

۴؎ مرحوم مہاشہ بھگت رائے سنگھڑ نواسی کے لڑکے کو دو روپیہ ماہوار امداد دینی منظور ہوئی۔ جو کہ عرصہ ایک سال تک جاری رہے گی۔

۵؎ آریہ سماج جونی بالا کو جو ابھی ابھی قائم ہوئی ہے کچھ کتابوں سے امداد دی گئی۔ امید ہے کہ آریہ بھائی پورے جوش سے سماجک سیوا کو جاری رکھیں گے۔

۶؎ بسنت پنچمی کا تہوار بڑے جوش سے منایا گیا۔ کھیلوں کے انتظام نیز کھیلوں کے کامیاب منانے میں سب کمیٹی نے جو منتری ایشور دت۔ ماسٹر دیو دت۔ ماسٹر جمنوں رام۔ ماسٹر نور بارام اور سبھیہ لالہ مول چند جی پر مشتمل تھی۔ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ شہر کے نوجوانوں نے اس میں کافی حصہ لیا۔ عزیز رام چند نے ایک چارپائی کو اپنے منہ میں لے کر بڑے زور سے گھمایا۔ رات کو سماج مندر میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ حاضری کافی تھی۔ آخیر میں سب کمیٹی کے شکریہ کے ساتھ کارروائی سماپت ہوئی۔

۷؎ ماہ پوہ میں کل ۵ سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے جو کہ پروہت آریہ سماج نے کرائے۔ دکھشنا اور دان سماج فنڈ میں داخل ہوا۔
(دولا رام حکیم اپ منتری آریہ سماج جام پور)

آریہ سماج باگڑیاں کے سماچار:۔ بنارسی داس دانی کی شادی مبارک بادی ریاست پٹیالہ میں ہوئی۔ لالہ بنارسی داس خاموش کارکن ہیں۔ آپ کے اندر سیوا بھاؤ بہت زیادہ ہے۔ پچھلے دنوں آریہ [illegible] میں انہوں نے بڑی جانفشانی سے کام کیا۔ شادی میں بنارسی داس کے پتا لالہ نورا تارام نے مندرجہ ذیل سنستھاؤں کو دان عطا کیا۔

۱؎ آریہ سماج باگڑیاں ۵؍ ۲؎ وید پرچار ۵؍ ۳؎ گورو کل کانگڑی ۵؍ ۴؎ آریہ [illegible] لدھیانہ ۵؍ ۵؎ کنیا پاٹھ شالہ جگراؤں ۵؍ یتیم خانہ فیروزپور ۱؍ ۶؎ گاؤں عیسی میں لوگوں کو دئے گئے ۳؍ للہ (میزان [illegible])

۲؎ آریہ سماج باگڑیاں کا پہلا سالانہ جلسہ ۱۶-۱۷- اور ۱۸ مارچ ۱۹۳۴ء کو ہونا قرار پایا ہے جس میں اچھے اچھے اپدیشک اور بھجنیک کرامت ورشا کریں گے۔ گرد و نواح کے تمام بھائیوں سے نویدن ہے کہ وہ جلسہ میں شامل ہو کر ضرور لابھ اٹھائیں۔ اور ہماری حوصلہ افزائی کریں۔

(بابو رام ورما منتری آریہ سماج باگڑیاں ضلع لدھیانہ)

آریہ سماج جام پور کے سماچار:۔ ۱؎ روزانہ [illegible] ہون یگیہ و [illegible] ہوتی ہے۔ [illegible] دلچسپ کتھا ہو رہی ہے [illegible] مضمون بھی نہایت [illegible] سے لابھ اٹھا رہی ہے۔
[illegible]

بہار پرانت کے مصیبت زدگان کیلئے آریہ سماج کی سرگرمیاں

...بچوں کی سنٹر کھلتا

...سوامی جی پردھان سارودیشک سبھا دہلی کو ... تار کے انتم میں شری بابو راجیندر پرشاد جی بہار نے ...

... کے تار کے لئے انیک انیک دھنیہ واد ... کیندروں میں ہم ... کاریہ کرتاؤں کو ہدایت کر رہے ہیں کہ وہ اناتھوں کے ... سوچنا دیتے رہیں۔ سوچنا پراپت ہونے پر ہم آپ ... منتری سے لابھ اٹھائیں گے۔ ہمیں وشواس ہے کہ ... کے سویم سیوک اس دشا میں بہو مولیہ سیوا کریں گے"

...ادی کام

... سماج ریلیف سوسائیٹی اینیہ ریلیف سوسائیٹیوں کے ... بہار کے بھوکمپ پیڑت کھنڈروں میں کام کر رہی ہیں۔ آریہ ... کے اس سمبندھ میں سنٹر کھلے ہوئے ہیں۔ اور وہ ان کے نام کے ساتھ ... ہوئے ذمہ دار کاریہ کرتاؤں کے آدھین ہیں :-

نام سنٹر	نام کاریہ کرتا
۱۔ منگھیر	شری سوامی رامانند جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا بہار
۲۔ مظفر پور	شری پنڈت ستیہ برت جی منتری " " " "

دیہات میں ریلیف سنٹر

دیہات میں بھی بہت ہانی ہوئی ہے۔ وہاں ابھی تک ریلیف کا کام شروع نہیں ہوا ہے۔ ستھتی کا نریکشن کرنے کے لئے کاریہ کرتا بھیجے گئے ہیں۔ آہستہ آہستہ حسب ضرورت دیہات میں بھی سنٹر کھولے جائیں گے ؛

پنڈت ٹھاکر دت جی کی آمد

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اور سے پنڈت ٹھاکر دت جی شرما مالک امرت دھارا لاہور نیز شری مہاتما ہنس راج جی کی پریرنا سے آریہ پرادیشک سبھا کی اور سے پنڈت رشی رام جی سویم سیوکوں کے ساتھ آریہ سماج کیمپ میں پہنچ گئے ہیں۔ یہ سجن بھرمن کرکے ستھتی کا ادھیین کر رہے ہیں۔ سیدی آدشیکتا سمجھی گئی۔ تو اینیہ ستھانوں پر بھی سنٹر کھولے جائیں گے ؛

(منتری آریہ سارودیشک سبھا دہلی)

گوروکل کورو کھشیتر کے برہمچاریوں کا ایثار

کورو کھشیتر۔ ۲۴ر جنوری۔ گوروکل کورو کھشیتر کے رہنے والے برہمچاریوں اور کرمچاریوں نے بہار کے زلزلہ سے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کے لئے روپے بھیجنے کا سنکلپ کیا ہے۔ برہمچاریوں نے ایک وقت کا بھوجن چھوڑ کر اور ایک ماہ تک بھوجن اور گھی کی مقدار میں کمی کرکے اور ادھیاپکوں اور کرمچاریوں نے اپنے پاس سے دان دے کر ساٹھ روپیہ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان جی کے پاس زلزلہ سے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے بھیجنا ہے۔

دنیا کے سب نواسیوں کو برہمچاریوں کے اس تیاگ سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔ اور اس مصیبت کے وقت دل کھول کر امداد کرنی چاہئے ؛

(نامہ نگار)

آریہ سماج لدھیانہ سیوا کے میدان میں

لدھیانہ۔ ۲۸ر جنوری کو آریہ سماج مندر میں سپتاہک ست سنگ کے بعد نشچیہ ہوا کہ پوجیہ شری نارائن سوامی پردھان آریہ سارودیشک سبھا دہلی کی اپیل زلزلہ سے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے ممبران آریہ سماج لدھیانہ سے چندہ اکٹھا کر کے جلد سے جلد دہلی بھیجا جائے۔ چنانچہ اسی وقت فہرست کھلنے پر تقریباً اڑھائی سو روپیہ لکھا گیا۔ جو فوراً شری پردھان آریہ سارودیشک سبھا دہلی کی سیوا میں بذریعہ پنجاب نیشنل بنک روانہ کیا گیا۔ ابھی اور چندہ لکھوایا جا رہا ہے۔ آریہ سماج لدھیانہ کے پرتشٹھت ممبر انترنگ سبھا پنڈت رامانند جی پنشنر اکونٹنٹ نے شری پردھان آریہ سارودیشک سبھا کی آگیا آنے پر بہار میں جانے کا وچن دیا۔ اس کے علاوہ ایک ممبران انترنگ سبھا آریہ سماج ہذا نے ایک ایک لاوارث بچہ کی پرورش کرنیکا وچن دیا ؛

(بھجو رام سیکرٹری)

گوروکل ہریٹ سوہنی ڈاکخانہ بنی گجرات ضلع مظفر گڑھ

یہ گوروکل جانگی کے یتیم غریب و اچھوت جاتی کے بچوں کی تعلیم کے لئے زیر نگرانی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جاری ہے۔ مقامی انتظام کے لئے لوکل کمیٹی ہے۔ ماہ پوہ سمت ۱۹۹۰ کے حساب سے پتہ چلتا ہے کہ اس ماہ کے آخیر پر گوروکل کے کوش میں صرف ۱۰ روپیہ تیرہ آنے چھ پائی بقایا ہیں۔ مبلغ ۴۷ روپیہ منتری کمیٹی نے اپنی طرف سے خرچ کیا ہوا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ تقریباً مبلغ تین صد روپیہ کے منظور شدہ خرچ کے بل بوجہ دھن نہ ہونے کے غیر ادا شدہ پڑے ہوئے ہیں۔ لوکل کمیٹی کے منتری تنفوینیں ہیں کہ اس سنستھا کو کس طرح چلایا جائے۔ اور جنتا سے سہائتا چاہتے ہیں۔ اس کے متعلق میں آریہ جنتا سے نویدن کر چکا ہوں کہ جانگی کے غریب یتیم بچوں کو تعلیم دلانے کے لئے یہ سنستھا مفید کام کر رہی ہے۔ اگر دان کے نہ پہنچنے سے یہ سنستھا بند ہو گئی۔ تو پھر نئے سرے سے جاری کرنا مشکل ہو جائے گا۔ اس لئے میں پھر جانگی کے دھنا ڈھیہ اور غریب و یتیم بچوں سے ہمدردی رکھنے والے سجنوں سے بزور نویدن کرتا ہوں۔ کہ اس سنستھا کو زندہ رکھنے کے لئے بہت جلد دھن بھیجیں۔ تاکہ ان کا وقت پر آیا ہوا دھن اس سنستھا کو قائم رکھنے کے لئے مفید ہو سکے۔ دھن سبھا کے دفتر میں بھیجیں ؛

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورو دت بھون۔ لاہور)

آریہ سماج کسمو (برٹش ایسٹ افریقہ) کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کے آدھین ایک کنیا پاٹھ شالہ کئی برسوں سے کامیابی سے چل رہی ہے۔ دو برس سے ملک کی مالی حالت خستہ ہونے کے باعث اس کے فنڈ پر کافی اثر پڑا۔ اس سال جلسہ سے چند دن پیشتر پاٹھ شالہ کی مالی حالت پر وچار کرنے کے لئے لڑکیوں کے سنرکھشکوں کی ایک میٹنگ بلائی گئی۔ بہت سے بھائیوں کا ایسا وچار تھا کہ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے فیس لگائی جائے۔ دو اڑھائی گھنٹہ کے غور و خوض کے بعد یہ نتیجہ ٹھہرا۔ کہ فیس نہ لگائی جائے۔ اور کہ پاٹھ شالہ کو دھن اکٹھا کرنے میں امداد دینے کے لئے چند سجنوں کی ایک کمیٹی بنائی جائے۔ اس پر وہیں دان کی سوچی کھولی گئی۔ اور بات کی بات میں میٹنگ میں اُپستھت چند بھائیوں سے ستر صد شلنگ اکٹھا ہو گیا۔ اور شہر میں دوسرے بھائیوں سے بھی دھن اکٹر کیا گیا۔ کل دان جو پاٹھ شالہ کو پراپت ہوا۔ چار ہزار شلنگ ہے۔ منتری شام جی ہرجی سیٹھ۔ دامودر جمنا داس کمپنی سیٹھ چھگن لال مرارجی کمپنی۔ سیٹھ رگھوناتھ گوکل داس کمپنی۔ مہاشہ دھرت رام جی۔ مہاشہ سنگی رام جی۔ سیٹھ کرم علی شریف۔ مسٹر ایڈلجا اور مہاشہ ڈی۔ ایچ جوبن پُترا نے ۲۷۵ شلنگ سے یک صد شلنگ تک معقول رقمیں دان کیں۔

پہلے دن کی کارروائی

سنیچروار ۲۳ دسمبر ۱۹۳۳ء کو پراتہ کال جلسہ کی کارروائی یگیہ اور پرارتھنا سے آرمبھ ہوئی۔ دوپہر کو بھجنوں کے بعد مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری پنڈت دی رت دکھشنت و مہاشہ تلسی رام دوساج کے سوامی شردھانند جی مہاراج کے جیون پر بھاشن ہوئے۔ مہتہ جی نے ان کے جیون کی متعدد گھٹناؤں کا اُلیکھ کرتے ہوئے یہ درشایا کہ سوامی جی مہاراج دھرم دیر تا، شور دیرتا اور دان ویرتا وغیرہ کئی گن رکھتے تھے۔ آشرم پر تھے۔ سنداں بعد بھجن ہو کر پھر مہتہ جی کا "ویدوں کی عظمت" پر ایک عالمانہ لیکچر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ کس طرح غیر ممالک پھر سے ویدوں کی طرف واپس آ رہے ہیں ٭

دوسرے دن کی کارروائی

دوسرے دن اتوار صبح ہون یگیہ اور بھجنوں کے پشچات مہتہ جی کی پرارتھنا اور شکھشا کا ایک پُرمن ہوا۔ پھر بھجنوں کے بعد پنڈت دکھشت جی کا "ویدک پرادیہ" پر ایک بہت اچھا ویاکھیان ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ کبھی سنسار میں ویدک تہذیب عروج کے شکھر پر تھی۔ مہابھارت سے کچھ عرصہ پہلے اس کا لوپ ہونا شروع ہو گیا۔ اور پتہ کیسے بہت کمال ہو جیت۔ شری شنکر آچاریہ اور رشی دیانند نے اس کو پھر جیت کروانے کے لئے پران لگا

سے یتن کیا۔ اور موخر الذکر کس طرح سے اپنے ادیوگ میں کامیاب ہوا۔ آپ کے بعد آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی کنیاؤں کے سُریلے بھجن اور سمواد ہوئے۔

ازاں بعد مہتہ جیمنی جی کا پُنر جنم کے مسئلہ پر ایک مدلل لیکچر ہوا۔ پھر لنفر بیاً اڑھائی صد نرناریوں نے سہ بھوج میں بھاگ لیا۔ دوپہر کو بھجنوں کے بعد شری مہاشہ جوبن پُترا منیجر آریہ کنیا پاٹھ شالہ کا "آشرم وبھاگ" پر ایک گمبھیر بھاشن ہوا۔ اس کے بعد سردار ارجن سنگھ جی نے رانا پرتاپ کے متعلق دیر رس بھری ایک نظم سنائی۔ سنداں بعد مہتہ جی کا "آریہ سماج کی فتح" پر ایک پُرجوش ویاکھیان ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ کس طرح غیر مذہب والوں نے آریہ سماج کے سدّھانت اپنا لئے ہیں۔ اور کس طرح سے مسلمان اور عیسائی اپنی دھرم پُستکوں کی تفسیریں نئے ڈھنگ سے بدل رہے ہیں ٭

آریہ کانفرنس

رات کو شری مہتہ جی کی صدارت میں ایک آریہ کانفرنس ہوئی۔ جس میں آریہ سماج کی گنتی پر کئی آریہ بھائیوں نے اپنے وچار پرگٹ کئے ٭

تیسرے دن کی کارروائی

تیسرے دن حسب معمول ہون یگیہ اور بھجنوں کے بعد مہتہ جی کا منوہر اپدیش ہوا۔ بعد ازاں کنیاؤں کے بھجن اور سمواد وغیرہ ہوئے۔ پھر مہاشہ تلسی رام دوساج کا "گائتری کی ادبھت شکتی" پر ایک دلچسپ ویاکھیان ہوا ٭

دوپہر کو پریتی بھوجن کے بعد بھجن ہو کر پنڈت تری بھون شرما وید پاٹھی کا "شری کرشن اور گیتا" پر ایک ہاسیہ رس پُورن ویاکھیان ہوا۔ جس کی سننے والے بہت تعریف کی۔ ازاں بعد مہتہ جی کا "استری شکھشا" پر بھاشن ہوا۔ پھر لالہ درگا داس جی کھوسلہ پردھان آریہ سماج نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ اور آرتی اور شانتی پاٹھ کے ساتھ جلسہ کی کارروائی سماپت ہوئی ٭

جلسہ ہر پرکار سے کامیاب رہا۔ پرم سہائک مہا پربھو کا کوٹاکوٹ دھنیہ واد ہے۔

اُتسو کے بعد پنڈت تری بھون شرما وید پاٹھی کچھ دن یہاں ٹھہر گئے۔ اور چار دن تک ہر روز رات کے وقت "شری کرشن اور گیتا" پر آپ کے ویاکھیان ہوتے رہے۔ پنڈت جی کی ویاکھیان شیلی بہت منورنجک ہے ٭

(البنور داس منتری آریہ سماج ہذا)

"پرکاش" میں اشتہار دیکر
لابھ اٹھائیے!

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کا چناؤ:- منتری ڈاکٹر

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کا چناؤ:- منتری ڈاکٹر رائے صاحب امرت رائے لال چندجی پردھان + رائے صاحب امرت رائے جی اور ماسٹر کیشورام جی اپ پردھان + ملانی رام جی منتری + پنڈت شیودت جی اپ منتری اور بابو رام چرن جی سہایک منتری + بابو سدانند جی آریہ خزانچی + بابو نیترچند جی پستکادھیکش۔

(منتری آریہ سماج گورو کل وبھاگ انبالہ چھاؤنی)

گورو کل کوروکھشیتر کا سالانہ جلسہ:-

گورو کل کوروکھشیتر کا ۲۳ واں سالانہ جلسہ ۲۸ فروری۔ یکم مارچ اور ۲ر مارچ ۱۹۳۷ء کو بڑی دھوم دھام سے ہوگا۔ جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے پوری پوری کوشش کی جارہی ہے۔ بہت سے مشہور قابل اپدیشکو مہاتما سنیاسیوں اور بھجن اپدیشکوں کو نمنترت کیا گیا ہے۔ پنڈت رام چندجی دہلوی۔ لالہ دلیش بندھو جی گپتا دہلی۔ پنڈت بدھ دیوجی۔ پنڈت نیکی رام جی۔ سوامی کیولانند جی۔ سوامی کرونانند جی۔ پنڈت دیوشرما جی آچاریہ گورو کل کانگڑی اوپنڈت چموپتی جی ایم اے مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل کانگڑی نے بدھارنا منظور کرلیا ہے۔ دیش کے کئی معزز نیتاؤں کو بھی نمنترت کیا گیا ہے۔ ادولت ادھار کانفرنس کسی معزز نیتا کی پردھانتا میں ہوگی۔ سنگیت سمیلن میں بہت سے سنگیت آچاریہ حصہ لیں گے۔ مشہور پہلوانوں کی کشتیاں اور برہمچاریوں کے حیرت انگیز جسمانی کھیل ہوں گے۔

اس موقعہ پر ۲ نئے بالک داخل کئے جائیں گے۔ جن کا ویدآرمبھ سنسکار ۲ر مارچ کو ہوگا۔

(پربندھ کرتا گورو کل کوروکھشیتر)

گورو کل کانگڑی کا سالانہ جلسہ:- وشوودیالیہ

گورو کل کانگڑی کا بتیسواں (۳۲) سالانہ جلسہ ایسٹر کی تعطیلات میں ۳۰-۳۱ مارچ اور یکم و ۲ر اپریل ۱۹۳۷ء مطابق ۱۷-۱۸-۱۹ اور ۲۰ چیت سمت ۱۹۹۴ بکرمی بروز شکر۔ سنیچر۔ اتوار و سوموار ہونا قرار پایا ہے۔ نئے بالکوں کا چناؤ ۳۰ و ۳۱ مارچ کو ہوگا۔ جو سجن اس سال اپنے بالکوں کو داخل کرانے کے خواہش مند ہوں۔ ان کو بہت جلد درخواست بھیج کر اجازت حاصل کرلینی چاہئے۔

(امرناتھ برائے مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل کانگڑی)

گورو کل جہلم شہر میں بسنت اُتسو:-

بسنت پنچمی کا پوتر تہوار گورو کل بھومی میں بڑی شان سے منایا گیا۔ جس میں آریہ و دیگر نرناری بھاری تعداد میں شامل ہوئے۔ رشی لنگر کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ ایک بجے سے ۴ بجے تک ست سنگ بھی رہا۔ کارروائی ایک بڑے یگیہ اور الینفور پر ارتھنا سے آرمبھ ہوئی۔ پھر برہمچاریوں کے سندر گیت اور الینفور بھگتی کے بھجن ہوئے۔ اور برہمچاری شنبھ پال اوپدیشک گورو پرشاد پروہت آریہ سماج کے ویاکھیان ہوئے۔ پھر شری ادھشٹاتا گورو کل پنڈت راجدیو جی کا بھاشن ہوا۔ پھر حاضرین میں حلوہ تقسیم کیا گیا۔ اس پرشاد کے بعد برہمچاریوں کی رسہ کشی لمبی چھلانگ ہوئیں۔ نیز چند ایک کشتیاں باہر کے لوگوں کی بھی ہوئیں۔ بازی لے جانے والوں کو انعام بٹے۔

(حکم چند منتری گورو کل پرکاش وبھاگ جہلم)

"آریہ ویر" لاہور کا موتی پوجا نمبر

"آریہ ویر" لاہور کا خاص "مورتی پوجا نمبر" شیوراتری کے موقعہ پر رشی بودھ اُتسو کی تقریب میں ۷ فروری ۱۹۳۷ء کو بڑی آب و تاب سے شائع ہوگا۔ نمبر مذکور آریہ سماج کے مشہور ودوانوں اور اپدیشکوں کے مورتی پوجا کھنڈن پر عالمانہ اور ٹھوس مضامین اور بہترین شعرا کی پھڑکتی ہوئی نظموں کا نہایت شاندار مرقع ہوگا۔ ایک سہ رنگی بلاک کی تصویر بھی دی جائے گی۔ قیمت فی پرچہ صرف دو آنے ہوگی۔ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی جلد از جلد سے زیادہ پرچوں کا آرڈر بھیج دیں۔

رشی بودھ اُتسو کے پرشاد روپ بانٹنے کی بہترین چیز ہوگی۔ اشتہار دہندگان بھی جلد اپنے اشتہار اس کے لئے جگہ ریزرو کرالیں۔ نمبر ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوگا۔

(رام ناتھ منیجر "آریہ ویر" لاہور)

"آریہ" کا رشی نمبر

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے مشہور ماہوار رسالہ "آریہ" کا رشی دیانند کی یاد میں نکلنے والا شہرہ آفاق

"رشی نمبر"

۱۲ فروری ۱۹۳۷ء کو شیوراتری کے دن بڑی آب و تاب کے ساتھ نکلے گا۔ "آریہ" کا رشی بودھ انک آریہ سماجک پریس میں ایک خاص پوتر رتبہ رکھتا ہے۔ یہ نمبر مستقل لٹریچر میں اضافہ کرتا ہے۔ آریہ بھائی اسے بڑے شوق اور دلچسپی کے ساتھ پڑھا کرتے ہیں۔ اور آریہ سماجیں بڑی بھاری تعداد میں منگا کر پرچار کی غرض سے مفت بانٹا کرتی ہیں۔ ہر سال اس نمبر کی اتنی مانگ ہوتی ہے کہ شیوراتری کے بعد بھی اس کے لئے آرڈر آتے رہتے ہیں۔ امسال بھی رشی نمبر بدستور سابق بڑی آن بان اور شان کے ساتھ نکلے گا۔ بڑی اعلےٰ تصاویر اور رسیلی کویتائیں اسے زینت دیں گی۔ مشہور علماء کے رشی جیون اور آریہ سماجک مسائل پر عالمانہ مضامین درج ہوں گے۔ آریہ پرشوں اور آریہ سماجوں کو ابھی سے اس نمبر کے لئے آرڈر دینے شروع کردینے چاہئیں۔ اور ویدک دھرم کے پرچار میں سبھا کا ہاتھ بٹانا چاہئے۔ ایک پرچہ کی قیمت حسب سابق صرف ۲ر ہوگی۔ اشتہار دینے والوں کو بھی اس کثیر الاشاعت نمبر میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھانا چاہئے۔

(منیجر "آریہ" گورودت بھون۔ لاہور)

پرکاش میں اشتہار دینا کامیابی ہے!

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम् | ओ३म् | رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

प्रकाश
PRAKASH LAHORE
پرکاش لاہور
ہفتہ وار

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲- ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، انت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سروانتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴- ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداً ادّیت رہنا چاہئے۔

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

۶- سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک انتی کرنا۔

۷- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے۔

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے۔

۹- پرتیک کو اپنی ہی انتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے بلکہ سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہئے۔

۱۰- سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

قیمت			
سالانہ	للعہ	ممالک غیر سے	[illegible]
ششماہی	۲؍	فی پرچہ	ایک آنہ

نمبر ۶ | SUNDAY 11th FEB 1334 | اتوار یکم پھاگن سمت ۱۹۹۰ مطابق ۱۱ فروری ۱۹۳۴ء دیانند آبد ۱۰۹ | جلد ۳

ہمارا مہرشی

مظہر راز حقیقت تھا ہمارا مہرشی — دشمن کذب و بطالت تھا ہمارا مہرشی

مادر ہندوستاں کو کر گیا وہ سرخرو — سرخی رنگ شہادت تھا ہمارا مہرشی

قوم کی خدمت سے کرتا کس طرح پہلو تہی — خوگر رنج و مصیبت تھا ہمارا مہرشی

گلشن ملت میں اس کا ہر نفس تھا بوئے گل — اک گل تر کی لطافت تھا ہمارا مہرشی

توڑ کوئی پنڈتوں کی کس طرح بھلا لاتے — جب پرستار صداقت تھا ہمارا مہرشی

بزدلوں کو بھی کیا سرگرم میدان عمل — کیونکہ تصویر شجاعت تھا ہمارا مہرشی

اپنے قاتل کو بھی وقت مرگ اس نے زر دیا — منبع بحر سخاوت تھا ہمارا مہرشی

کس طرح حب وطن کی طے نہ ہوتی منزلیں — رہرو راہ طریقت تھا ہمارا مہرشی

عمر کی کالی رات سے دل چھوٹے تھے جو بشر — ان کو فانوس ہدایت تھا ہمارا مہرشی

پھوٹ کے مضمون کی ہوتی اشاعت کس طرح — جب محبت کی حکایت تھا ہمارا مہرشی

جن کے شمع حق وہ روشن کر گیا اندھیر کو — روشنی نور وحدت تھا ہمارا مہرشی

روشن پشاوری بی اے

ضرورت

ضرورت ہے ایسے آزاد خیال شادی کرنیوالوں کی جو غیر ذات کی ودھوا اناتھ کنواری آشرم کی دیویوں سے شادی کریں۔ رسوم شادی بکمال پرمعی اقرار نامہ اشٹامپ سرٹیفکیٹ شادی وغیرہ روبرو کلکٹر یا رجسٹرار حسب خواہش امیدوار کرادیا جاتا ہے۔ کہ راستہ میں یا آئندہ کوئی تکلیف نہ ہو۔ ہر ایک سے جواب کیلئے ۲ر کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔ ایسے پرچارکوں کی بھی ضرورت ہے۔ جو پنجابی سندھی زبان لکھ پڑھ بول سکتے ہوں اور ہمارے اشتہارات تقسیم کرتے پرچار کریں۔ تنخواہ علاوہ سفر خرچ کے ۵۰/- روپیہ ہوگی۔

سکرٹری منتری سیوا اشتی اجودھیا جی

فوراً ضرورت ہے

ایک ودھیا پکہ کی جو مڈل تک انگریزی پڑھا سکے۔ نقول سرٹیفکیٹ و کم از کم تنخواہ ہمراہ درخواست تحریر کریں۔ سٹرینڈ اور سماج کے پرچار کھنے والی کو ترجیح دیجائیگی۔

تاراچند آریہ منتری آریہ سماج

بلاک نمبر ۲۔ سرگودھا

آوشیکتا

آریا راجپوت چندر ونشیہ شکھشت سندر پورن انگ سیوبہ۔ گرد کا یہ میں چتر کنیا کے لئے ور کی آوشیکتا ہے۔ جو کہ ور ڈھ آریہ ہو۔ اور ۲۳ سے ۲۶ ورش کی آیو تک کا ہو۔ اور گوروکل یا کسی دھارمک سنستھا کا شکھشت۔ برسر روزگار یا اور کوئی معقول آمدنی رکھتا ہو۔ ذات پات کا کوئی وچار نہیں۔ چتر و فوٹو کل حالات پتہ ذیل پر آنا چاہیئے۔

کھمان سنگھ ٹی۔ اگزیکٹو۔ آر۔ ریلوے کوارٹر

ایل ۴۴ بی۔ حیدری نہر۔ چارباغ۔ لکھنؤ

ور کی ضرورت

ایک سترہ سالہ کنیا تھا ودیالیہ کی تعلیم یافتہ آریہ کنیا جو کہ خوبصورت۔ سوشیل اور گھر کے کام کاج میں چتر ہے۔ کے لئے تقریباً ۲۴ سالہ تعلیم یافتہ برسر روزگار آریہ ور کی جو کہ ذات پات کے بندھن سے آزاد ہو۔ ضرورت ہے۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں:-

ڈاکٹر کرشن گوپال منتری

آریہ سماج رجوعہ ضلع جھنگ

ضرورت

اگر آپ ور کنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کیلئے بہترین پرچہ ہے۔ ودیالیوں اور سکولوں کے لئے منیجروں۔ سپرسی پاٹھ شالاؤں کے لئے اودھیاپکاؤں اور اسی قسم کے ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" کی خدمات کو کبھی نہ بھولئے۔

(منیجر)

آریہ اناتھ آلیہ مظفر گڑھ پنجاب

یہ اناتھ آلیہ عرصہ ۲۵ سال سے جاری ہے جس کو سورگباشی پنڈت گنگارام جی نے جاری کیا تھا۔ اناتھ آلیہ کا نظم و نسق نہایت قابل تقلید ہے۔ بوجہ دھن کی کمی کے بہت سے مستحق اناتھ داخل نہیں کئے جاسکتے۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد لڑکوں کو کسبی سنگا پر لگایا جاتا ہے۔ چنانچہ اس وقت ۵ لڑکے فیروز پور اناتھ آلیہ میں دستکاری کا کام سیکھ رہے ہیں جس کی سخت ضرورت ہے۔ موسم سرما ہے۔ کمبل و گرم کپڑے درکار ہیں۔ دانی پرش اس طرف دھیان دیں۔

پنڈت راجندر پرشاد بی۔ اے۔ ایل ایل بی ایڈوکیٹ پردھان

ضروری نویدن

جن خریداروں کو ۴ فروری کے پرچہ میں اطلاعی چٹیں بھیجی گئی ہیں۔ انکی خدمت میں مزید عرض ہے کہ وہ اپنا سالانہ چندہ ۱۵ فروری ۱۹۳۳ء سے پہلے پہلے دفتر "پرکاش" میں بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ مجبوراً ۱۲ فروری کو پرچہ بذریعہ وی۔ پی ارسال کیا جائیگا۔ اس صورت میں انہیں تین آنے وی پی کا خرچ زائد برداشت کرنا پڑیگا۔ جو اصحاب کسی وجہ سے وی پی نہ منگوانا چاہیں وہ ۱۵ فروری تک ضرور دفتر میں اطلاع بھیجدیں۔ تاکہ دفتر کو مفت میں زیر بار خرچ ڈاک نہ ہونا پڑے۔ بعض اصحاب کا چندہ تاریخ مقررہ کے بعد جبکہ وی۔ پی یہاں سے چلا گیا ہوتا ہے وصول ہوتا ہے جس سے دفتر کا وی پی کا خرچ ضائع ہو جاتا ہے۔ اس خرچ سے بچنے کے لئے پھر تاکید اً عرض کی جاتی ہے۔ کہ چندہ بہرصورت ۱۵ فروری تک دفتر میں پہنچ جانا چاہیئے۔

(منیجر)

سنسار کی گتی

مشرقی سرحد پر روس کی زبردست جنگی تیاریاں

ماسکو - ۷ر فروری - بالشویک گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے - کہ مغربی علاقوں کے ایک لاکھ کسانوں کو مشرقی سرحد پر بھیج دیا جائے - تاکہ جنگ کی صورت میں فوجوں کے راشن کا انتظام ہو سکے - ایم سٹیلن نے ایک تازہ تقریر میں کہا - کہ جنگ کی صورت میں ریلیں سامانِ جنگ مہیا کرنے کے لئے مخصوص کر دی جائیں گی - فوجوں کا راشن مشرقی علاقہ ہی کے ذمہ ہوگا - دیہات کے ہزاروں اشخاص اس اعلان پر مشرق میں جانے کو تیار ہو رہے ہیں :-

---

امرتسر میں پلیگ - امرتسر - ۷ر فروری - میونسپلٹی کے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ پلیگ کی ۷۰ وارداتوں میں ۵۳ اموات ہو گئی ہیں :-

مسلمانوں کی دو پارٹیوں میں فساد :- کراچی - ۵ر فروری - عیدگاہ میدان میں ہیپی لینڈ کارنیوال میں مسلمانوں کی دو پارٹیوں میں جن میں زیادہ تر نوجوان تھے - فساد ہو گیا - پولیس نے موقعہ پر پہنچ کر حالات پر قابو پا لیا - ایک حملہ آور جس کے ہاتھ میں سنگین تھی - بھاگتا ہوا دیکھا گیا - پولیس سب انسپکٹر نے اس کا تعاقب کر کے اسے گرفتار کر لیا - اس کے خلاف سنگین رکھنے کے جرم میں قانونِ اسلحہ کے ماتحت مقدمہ چلایا جائے گا :-

آسٹریا اور جرمنی کا تنازعہ :- ویانا - ۵ر فروری - آسٹریا کی کیبنٹ نے فیصلہ کیا ہے - کہ جرمنی اور آسٹریا کے درمیان جھگڑے کو لیگ آف نیشنز کے سپرد کیا جائے :-

لارڈ میئر لنڈن کی براڈ کاسٹ اپیل :- لنڈن - ۵ر فروری - ۱۱ر فروری کو ۹ بج کر ۵ منٹ صبح کو لارڈ میئر ہندوستان کے زلزلہ امدادی فنڈ کے سلسلہ میں فوری پروگرام براڈ کاسٹ کریں گے :-

آچاریہ کرپلانی رہا :- فرخ آباد - ڈسٹرکٹ جیل کے احاطہ میں بابو بھگتی پرشاد مجسٹریٹ کی عدالت میں آل انڈیا چرخہ سنگھ کے آچاریہ کرپلانی کو فرخ آباد ریلوے سٹیشن پر اترنے پر زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری زبان بندی کا حکم دیا گیا - آپ گنگا لیڈی کالج کی افتتاحی رسم ادا کرنے کے لئے آئے تھے - اور اسی شام کو آپ نے دو پبلک جلسوں میں تقاریر کرنی تھیں - ابھی انہوں نے زبان سے ایک لفظ بھی نہیں نکالا تھا - کہ انہیں گرفتار کر لیا گیا - اندریں حالات عدالت نے انہیں بے قصور قرار دے کر بری کر دیا :-

فرانس میں حکومت کیخلاف زبردست مظاہرہ

پیرس - ۶ر فروری - پیادہ فوج کی ۲ پلٹنوں کو جو نیلی وردی پہنی ہوئی ہیں - چیمبر کے سامنے متعین کیا گیا ہے - ۲۲۰۰ سپاہیوں کو رسد دی گئی ہے - اور وہ تمام رات وہیں رہیں گے - کنکارڈ کے پل پر جب ہجوم نے پولیس کو چند قدم پیچھے دھکیل دیا - تو پولیس نے ریوالور سے فائر کر دیا - اب وہاں سخت لڑائی ہو رہی ہے سوار ریپبلکن فوج نے نصف گھنٹہ میں چھ حملے کئے - ہجوم نے پتھروں اور لاٹھیوں کا استعمال کیا جس سے ۱۵ سپاہیوں کے سر پھٹ گئے - ہجوم دیوانوں کی طرح لڑ رہا ہے - بعض وقت اسے پیچھے دھکیلا جاتا ہے - وہ پھر حملہ کے لئے تیار ہو جاتا ہے - مظاہرین نے جو دفتروں اور دوکانوں کے بند ہونے کے بعد بازاروں میں جمع ہو گئے تھے - گورنمنٹ کے خلاف نعرے لگانے شروع کر دئے - پولیس نے انہیں روکنے کے لئے جو انتظام کیا ہوا تھا - اسے انہوں نے درہم برہم کر دیا - اور پارلیمنٹ کے چیمبر کے جنگلہ تک پہنچ گئے - اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ پولیس نے اس کا محاصرہ کیا ہوا ہے - کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں - زخمی اشخاص کو ہسپتال پہنچایا جا رہا ہے - شام کو شہر میں اتنا سخت فساد ہوا - کہ صورتِ حالات قابو سے باہر ہو گئی - جس سے پولیس کے سپاہی گولی چلانے پر مجبور ہو گئے - اس سے بہت سے اشخاص ہلاک ہو گئے - ان میں ایک عورت بھی تھی - سوار گاردوں نے باوجودیکہ ان پر پتھر اور ٹلنخے گرتے رہے - مظاہرین کو قابو میں رکھا - مگر غنڈوں کا مظاہرہ بہت بڑھ گیا - کمیونسٹ بلوائیوں نے بازاروں میں کئی دکانوں اور موٹر بسوں کو آگ لگا دی - اس سے فوجی سپاہی ہجوم پر حملہ کرنے کے لئے مجبور ہو گئے - انہوں نے پتھر پھینکنے والے کئی بلوائیوں کو نیچے گرا دیا :-

پارلیمنٹ کی رائٹ پارٹی کے بہت سے میونسپل کونسلر بھی چیمبر کی طرف گئے - تاکہ ہجوم کی رہنمائی کریں - سب سے پہلے فساد ایک ہوٹل کے سامنے ہوا - یہاں بلوائیوں نے "گورنمنٹ مردہ باد" کے نعرے لگائے - ہوٹل والوں نے فوراً اپنی کرسیاں اور میزیں بند کر دیں - اور دکانداروں نے اپنی دکانوں کے دروازے بند کر دئے - پولیس نے جہاں تک ہو سکا - پتھر وغیرہ بازاروں سے اٹھا لئے ۹ بجے رات کے ہجوم نے وزارت بحریہ کے دفتر کو آگ لگا دی - کئی افسر جھلس گئے - ۳۰ منٹ کے بعد آگ مشکل سے بجھائی گئی :-

رات کے تقریباً پونے دس بجے سابق فوجی سپاہی پہنچ گئے - پھر ان کے اور ریپبلکن گاردوں میں سخت تصادم ہوا - ان پر پانی پھینکا گیا - مگر وہ پھر بھی پیچھے نہ ہٹے - دو موٹر کاریں ابھی تک جل رہی ہیں - بازاروں میں لکڑیاں - جوتے اور ٹوٹے ہوئے شیشے بکھرے پڑے ہیں :-

وزیر اعظم نے ایک اعلان جاری کیا ہے - جس میں یہ بیان کیا ہے - کہ بعض سیاسی جماعتوں نے ری پبلکن حکومت کے خلاف فساد برپا کر دیا - ریوالوروں اور چاقوؤں سے مسلح گروہوں نے پولیس کے سپاہیوں پر حملہ کر دیا ہے - گرفتاروں کی شناخت سے معلوم ہوتا ہے - کہ یہ فساد گورنمنٹ کی آزادی کو خطرہ میں ڈالنے کی ایک مسلح کوشش ہے - سپاہیوں نے دلیری اور استقلال سے کام لیا - جس سے بلوائیوں کو اپنے مقاصد میں کامیابی نہ ہوئی - گورنمنٹ نے اس بات کا تہیہ کر لیا ہے - کہ وہ تمام جائز ذرائع سے عامہ اور جمہوری حکومت کی خود مختاری کو قائم رکھے گی - اس کے لئے اسے بھروسہ ہے - کہ فرانسیسی قوم کے تعاون کرے گی :-

پیرس - ۷ر فروری - پیرس پولیس کے افسر اعلےٰ نے ایک حکم جاری کیا ہے - جس کی رو سے بازاروں میں تمام جلوسوں اور جلسوں کی ممانعت کر دی گئی ہے - نیز بارسیلز کیلئے نینس نینٹس اور روئن سے بھی مظاہروں اور خفیف فسادوں کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں - پلیس ڈی لا کنکارڈ سے جہاں سب سے زیادہ فساد ہوا تھا - آدھی رات کے وقت خالی ہو گیا - ہجوم کو ہٹانے کے لئے ہزاروں پولیس کانسٹیبلوں نے ریوالوروں کا استعمال کیا - اس بازار میں بالکل اندھیرا تھا کیونکہ ہجوم نے تمام لیمپ توڑ دئے تھے - ریوالوروں کے چلنے سے کبھی وقت سرخ روشنی پیدا ہوتی تھی - سینکڑوں زخمی ادھر ادھر لیٹے پڑے تھے - پولیس نے نہایت ضبط سے کام لیا - مگر جب پل پر ایک بھاری ہجوم نے اس پر سخت حملہ کیا - اور ریوالور استعمال کئے - تو پولیس برداشت نہ کر سکی :-

آج ۲½ بجے سرکاری اعلان کیا گیا ہے - کہ ۶ اشخاص ہلاک ہوئے ہیں - دو سو مظاہرین اور دو سو پولیس کانسٹیبل زخمی ہوئے ہیں - انہیں ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے - ۳۵۱ - اشخاص کو گرفتار کیا گیا ہے :-

سرینگر میں فوج کا بلوائیوں سے تصادم

سیالکوٹ - ۷ر فروری - کشمیر دربار نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے :-

"سرینگر سے اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ کل بہار میں مسلمانوں کا ایک بھاری ہجوم جمع ہو گیا - جب اننت ناگ سے پولیس اسے منتشر کرنے کے لئے موقعہ پر پہنچی - تو یہ لوگ تشدد پر اتر آئے - اور پولیس پر پتھروں اور کانگڑیوں کی بارش شروع کر دی جس سے بہت سے پولیس کانسٹیبل زخمی ہو گئے - پولیس والے پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئے - ہجوم نے ان پر لاٹھیوں اور پتھروں سے حملہ کیا - صورتِ حالات سول حکام کے قابو سے باہر ہو گئی - حالات پر قابو پانے کے لئے فوج نے ۴ دفعہ گولی چلائی - جس سے تین اشخاص ہلاک ہو گئے :-

جھجھر میونسپل کمیٹی کا بھنگی ممبر - روہتک - ۵ر فروری - سردار بیلا سنگھ بھنگی کو جھجھر میونسپل کمیٹی کا ممبر نامزد کیا گیا ہے :-

موٹر کار کو حادثہ :- ناگپور - ۵ر فروری - مسٹر میک ریڈی ہیڈ ماسٹر بشپ کاٹن سکول ناگپور - دو عورتیں اور ایک مرد کل رات ایک موٹر کار میں آ رہے تھے - کامٹی ناگپور روڈ پر ایک حادثہ ہو گیا - جب وہ کامٹی سے دو میل کے فاصلہ پر تھے - تو ایک ٹائر پہیہ سے اتر گیا - موٹر کار سڑک سے نیچے اتر گئی - اور ایک درخت سے اس کی ٹکر ہونے لگی تھی - کہ مسٹر میک ریڈی نے فوراً بریکیں لگا دیں - اور سب بچ گئے :-

کراکرم پر چڑھنے کی مہم :- نئی دہلی - ۶ر فروری - معلوم ہوا ہے - کہ سوئٹزرلینڈ کے مشہور عالم کوہ پیما مارسل کرز سوئٹزرلینڈ کے چند اور ماہرین کے ساتھ کوہ کراکرم پر چڑھیں گے - مہم اپریل میں شروع ہوگی - گورنمنٹ ہند اور کشمیر کی منظوری حاصل کی جا رہی ہے :-

کلکتہ میں آگ :- کلکتہ - ۶ر فروری - کل بعد دوپہر مسیرز بھٹی اینڈ کیمپ بینیٹ اور وارنش مرچنٹس کی دکان میں آگ لگ گئی - فائر بریگیڈ کو اطلاع دی گئی - جو فوراً موقعہ پر پہنچ گیا - فائر بریگیڈ کے ۵ یورپین ممبر آگ پر قابو پاتے ہوئے زخمی ہو گئے - وہ کی حالت نازک ہے

گورو کل اندر پرستھ کے برہمچاریوں کا تیاگ

گورو کل اندر پرستھ کے برہمچاریوں نے زلزلہ سے مصیبت زدہ باشندگان بہار کی امداد کے لئے خاص کھدر کے ۱۵۰ ... تیار کرنے دان دیکر اپنی عملی ہمدردی کا ثبوت دیا ہے - ہفتہ گزشتہ میں گورو کل شتاف کی طرف سے مبلغ ۵۰/ روپیہ منتری بابو راجندر پرشاد جی کی خدمت میں ارسال کیا جا چکا ہے - نیز گورو کل کے ملحقہ دیہات سے بھی

شہیدی میلہ :- امرتسر۔ ننکانہ صاحب میں ۲۰-۲۱-۲۲-اور ۲۳ فروری ۱۹۳۴ء کو شہیدی میلہ ہوگا۔ اس موقع پر کوی دربار اور کھیلوں کے ٹورنامنٹ بھی ہوں گے :-

مہاراجہ دیواس جو نیئر چل بسے :- بمبئی ۶ فروری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جونیئر مہاراجہ دیواس اپنی ریاست میں اچانک سورگباش ہو گئے ہیں :-

قیصر جرمنی کی علالت :- سیدن۔ ڈورن سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سابق قیصر جرمنی بیمار ہو گئے ہیں۔ اور آپ نے لکڑیاں کاٹنے کا شغل چھوڑ رکھا ہے :-

کرفیو آرڈر کا نفاذ :- سیالکوٹ۔ سرینگر میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ فوج اور پولیس کی موٹریں گشت کر رہی ہیں :-

مسٹر آئینگر چل بسے :- مدراس۔ ۵ فروری۔ مسٹر اے۔ رنگا سوامی آئینگر ایڈیٹر "ہندو" آج رات کے پونے دو بجے انتقال کر گئے :-

کانگرسی لیڈر کی رہائی :- پٹنہ۔ مسٹر انوگرہ سنگھ مینیجنگ ڈائرکٹر "سرچ لائٹ" ہزاری باغ جیل سے رہا ہو کر یہاں پہنچ گئے ہیں :-

کشمیری لیڈر کی آمد :- لاہور۔ کشمیری لیڈر شیخ عبد اللہ جموں سے لاہور پہنچ گئے ہیں :-

کالج ہوسٹل میں بدفعلی :- لاہور۔ ایک مقامی کالج کے ہوسٹل میں ایک لڑکا دوسرے سے بدفعلی کرتا پکڑا گیا :-

دفینہ خزانہ کی برآمد :- لاہور۔ ۵ فروری۔ قصور سے ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں زمین کی کھدائی کرتے ہوئے مزدوروں کو دبی ہوئی ۲۵ ہزار روپیہ کی تھیلی ملی :-

شملہ میں برف باری :- انبالہ۔ ۵ فروری۔ شملہ کی پہاڑیوں میں بھاری برف باری کی وجہ سے یہاں شدت کی سردی پڑ رہی ہے :-

چار ہزار فوجی سپاہی قتل :- شنگھائی ۶ فروری۔ چینی ذرائع سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ صوبہ سنکیانگ پر باغی جنرل سنٹی نا ہینگ نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور کہ اس کی باغی فوجوں نے سرکاری افواج کے چار ہزار سپاہی قتل کر دیئے ہیں :-

ایک انقلاب پسند گولی سے ہلاک :- پشاور۔ ۴ فروری۔ یہاں کا ایک انقلاب پسند مفرور علاقہ غیر میں مقیم تھا۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مہمندوں کے علاقہ میں کسی نامعلوم شخص نے اسے گولی کا نشانہ بنا دیا۔ جس کی وجہ سے وہ ہلاک ہو گیا ہے :-

اسمبلی کے ممبر ایکٹر بنیں گے :- دہلی ۶ فروری۔ اسمبلی کے چند ممبروں نے اعلان کیا ہے کہ اسمبلی کی چند فلموں میں وہ ایکٹر بنیں گے مقصد یہ ہے۔ کہ اس طرح وہ انڈین فلم انڈسٹری کی حمایت کرنا اور اس کو ترقی دینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ وہ انڈسٹری کو فائدہ پہنچانے والے ریزولیوشن اسمبلی میں پیش کیا کریں گے :-

شری بت راجگوپال آچاریہ رہا :- کوئمبٹور۔ ۱۲ فروری۔ شری بت راجگوپال آچاریہ آج رہا ہو گئے ہیں۔ اور مہاتما گاندھی سے ملنے بذریعہ ریل روانہ ہو گئے ہیں :-

گرفتار شدہ پٹیالوی سکھ رہا :- دہلی ۶ فروری۔ گورنمنٹ سکرٹریٹ کے سامنے مظاہرہ کرنے کے سلسلہ میں کل جو ۴۰ پٹیالوی سکھوں کو گرفتار کیا گیا تھا۔ آج اُن سب کو چھوڑ دیا گیا ہے :-

پاسپورٹ نہیں ملے گا :- کھٹمنڈو ۶ فروری۔ چونکہ زلزلہ سے بہت تباہی ہو گئی ہے اس لئے شیوراتری کے موقعہ پر جو میلہ یہاں لگتا ہے۔ اس میں شمولیت کے لئے کسی یاتری کو ریاست کے باہر سے نہیں آنے دیا جائے گا۔ اور پاسپورٹ بھی نہیں دیا جائے گا :-

مفرور کی گرفتاری :- دہلی ۶ فروری۔ کوتوالی پولیس نے ایک آدمی کو گرفتار کیا ہے۔ جو شاہجہان پور میں نقب لگانے کے بعد پانچ سال سے مفرور تھا۔ وہ چاندنی چوک میں پھر رہا تھا کہ اُسے پولیس نے پکڑ لیا :-

برطانوی سفارت خانہ میں آگ :- پشاور ۶ فروری۔ کابل سے تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ ۴ فروری کو برطانوی سفارت خانہ کے اس حصہ میں جس میں فوجی محکمہ رہتا تھا۔ آگ لگ گئی۔ اس واقعہ کو کوئی پولیٹیکل اہمیت نہیں دی جاتی :-

جونیئر مہارانی کی موت :- میرٹھ ۶ فروری۔ ۴ فروری کو مہاراجہ ٹہری اپنی سینئر مہارانی اور جونیئر مہارانی کے ہمراہ ضلع میرٹھ میں سے گزر رہے تھے۔ کہ دورالہ کے نزدیک موٹر کار کا ٹائر پھٹ گیا۔ جونیئر مہارانی جو موٹر کار کو چلا رہی تھیں زخموں کی وجہ سے فوراً ہی مر گئیں۔ مہاراجہ صاحب معہ سینئر مہارانی جونیئر مہارانی کے مرتک شریر کو لے کر ہردوار روانہ ہو گئے ہیں :-

بجلی سے ہلاکت :- کانپور ۶ فروری۔ میونسپلٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آوارہ کتوں کو ہلاک کرنے کے لئے بجلی استعمال کی جایا کرے۔ یعنی ایسے کتوں پر بجلی کی تاریں پھینک کر انہیں ہلاک کیا جایا کرے گا :-

لازمی پرائمری تعلیم کے ایکٹ کا نفاذ :- لکھنؤ۔ ۵ فروری۔ یو۔پی گورنمنٹ نے اس بات کی منظوری دیدی ہے۔ کہ ضلع بنارس کے چھ سکولوں میں یکم اپریل آئندہ سے لڑکوں کے لئے تعلیم لازمی قرار دی جائے۔ گویا اب یو۔پی کے ۲۵ اضلاع میں قانون متعلقہ پرائمری تعلیم کا نفاذ ہو جائے گا :-

زلزلہ زدہ رقبہ کا دورہ :- دہلی ۶ فروری۔ گورنمنٹ ہند کے فنانشل سکرٹری سر ایلن پارسن زلزلہ زدہ علاقہ کا معائنہ کرنے کے بعد بذریعہ ہوائی جہاز کل واپس آ گئے ہیں۔ سر ایلن پارسن ۲ فروری کو یہاں سے گئے تھے۔ انہوں نے دو ہزار میل ہوا میں پرواز کیا ہے :-

زلزلہ امدادی فنڈ میں ۱۱ لاکھ روپیہ :- نئی دہلی ۶ فروری۔ وائسرائے کے زلزلہ امدادی فنڈ میں ۱۰۷۳۹۸۸ روپے ایک سو ڈالر اور ۱۸۰۲ پونڈ تک پہنچ گیا ہے :-

ایک پادری کا قتل :- قاہرہ ۵ فروری۔ ریورنڈ جان کارڈن ریٹائرڈ رومن کیتھولک پادری اپنے محل میں قتل ہوئے پائے گئے ہیں ان کے گھر میں جو روپیہ تھا۔ وہ بھی قاتل لوٹ کر لے گئے۔ پولیس قاتلوں کی تلاش میں مصروف ہے :-

ایک وقت میں تین بچے پیدا ہوئے :- گوجرانوالہ ۵ فروری۔ چک سنتر دوانہ سے جو یہاں سے چند میل کے فاصلہ پر ہے۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں ایک عورت کے یکے بعد دیگرے تین بچے پیدا ہوئے۔ تینوں بچے ابھی تک زندہ ہیں۔ عورت بھی تندرست ہے۔ اُمید کی جاتی ہے۔ کہ تینوں بچے بچ جائیں گے :-

کشمیر کے جلاوطن لاہور میں :- لاہور ۶ فروری۔ میر واعظ اور میر غلام محی الدین کشمیر کے ۲ سرکردہ جلاوطن آج صبح لاہور پہنچے۔ چند مسلمان انہیں ملنے کے لئے موجود تھے :-

جرمنی کے قرضخواہوں کا اجلاس :- برلن ۵ فروری۔ جرمنی کے قلیل عرصہ کے قرضخواہوں اور جرمن قرضداروں کا ایک اجلاس رلیش بنک کے زیر اہتمام منعقد ہوا :-

پنجاب آریہ شکھشا سبھا کے زیر اہتمام دھرم شکھشا پریکھشا

پنجاب آریہ شکھشا سبھا کی انترنگ سبھا نے دھرم شکھشا پریکھشا کے پرچوں کے دیکھنے کے لئے پریکھشک نیت کر دیئے ہیں۔ اور نشچے کیا ہے کہ پرچے ۱۵ فروری تک دیکھ کر دفتر سبھا میں واپس آ جانے چاہئیں۔ اور فروری کے آخر تک پریکھشا پرینام نکال دیا جائے۔ سبھا کی طرف سے کوشش جاری ہے کہ وقت مقررہ پر ضرور پرینام نکل جائے۔ اور اسی وقت اخبارات کے ذریعہ اس کی گھوشنا کر دی جائے۔ اس پریکھشا میں بیٹھنے والے امیدواروں کی تعداد ہر سال بڑھ رہی ہے۔ امیدوار پارتوشک انعام و سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لئے بڑی کوشش سے تیاری کرتے ہیں۔ پرچے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پرشنوں کا اُتر دینے اور سمجھنے میں بالک بالکاؤں نے ان سالوں میں آشچریہ جنک اُنتی کی ہے۔ اگر اُنتی کی یہی رفتار جاری رہی۔ تو اُمید ہے۔ کہ بہت جلد آریہ بالک بالکائیں دھرم شکھشا میں اچھی ...

نئے آریہ سماج کی قائمی

سید پور ضلع جہلم میں جو شہید دھرم پنڈت لیکھرام جی اور دان ویر لالہ دیوان چند جی کی جنم بھومی ہے۔ ابھی آریہ سماج کی سمفا پنا نہ ہوئی تھی۔ آٹھ دس دن کے اندر ہی میں نے بیٹھا شنکتی ویا کھیانوں اور ورتا لاپ کے ذریعہ ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ آخر پرماتما کی کرپا سے آریہ سماج قائم ہو گیا :-

مہاشہ میاں چند گوپی چند جی منسٹر ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس جو کہ شری پنڈت لیکھرام جی کے ساتھ سید پور ہی میں پڑھتے رہے ہیں۔ اور اُن کے ہم جماعت رہے ہیں اس کے علاوہ آپ ان کے بڑے متر تھے۔ اگرچہ آپ اس وقت ۷۰ سال کے بوڑھے ہیں۔ لیکن پنڈت جی کی بابت آپ میں نوجوانوں کا سا جوش پیدا ہو گیا۔ آپ بڑے سوادھیائے شیل ہیں۔ اس لئے آپ نے نشچے کر لیا ہے۔ کہ آپ ہر روز اکٹھا کیا کریں گے۔ اور ساریہ سماج مندر کو بھاشا پڑھایا کریں گے۔

حسب ذیل عہدیداران سرو سمتی سے چنے گئے :-

پردھان مہتہ گوپی چند جی پنشنر + منتری مہاشہ گوبند رام جی + خزانچی مہاشہ فقیر چند جی :-

ممبران :- مہاشہ جگو انداس۔ مہاشہ کرشن لال۔ مہاشہ پرتیم داس۔ مہاشہ گھنشام داس اور مہاشہ لڑبیر چند سکنہ چک کھڑک :-

(رشونا تھ آریہ اپدیشک)

آریہ سماج منڈی برنیہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج منڈی برنیہ (ریاست پٹیالہ) کا سالانہ جلسہ ۱۷ چیت لغایت ۱۹ چیت سمت ۱۹۹۰ بکرمی مطابق ۳۰ مارچ لغایت یکم اپریل ۱۹۳۴ء بڑے سماروہ سے منایا جانا نشچت ہوا ہے۔ اس موقعہ پر اچھے اچھے سنیاسی مہاتما۔ اپدیشک اور بھجنیک پدھار کر جنتا کو آنند کریں گے :-

(منتری آریہ سماج منڈی برنیہ۔ ریاست پٹیالہ)

شوک سماچار :- یکم فروری ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج شاہ آباد ضلع کرنال کے منتری لالہ پرمانند جی سورگباش ہو گئے۔ ۴ فروری کو آریہ سماج نے اپنے سپتاہک ادھیویشن میں آپ کے متعلق شوک پرستاو پاس کیا۔ سورگباش ہونے کے وقت آپ کی عمر ۳۲ سال کے قریب تھی۔ آپ نے ۱۹۳۱ء میں کانگرس کی تحریک کے سلسلہ میں ایک سال کی قید بھی کاٹی تھی :-

ہم یوگیتا حاصل کر کے سبھا کی اور سے پنڈت جیدیو جی آریہ سکولوں کا نرکھشن کر رہے ہیں۔ ان کی رپورٹ سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ بہت سے سکولوں نے سبھا کی پاٹھ ودھی کے انوسار کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ جن سکولوں نے ابھی تک پاٹھ ودھی کے مطابق کام شروع نہیں کیا۔ اُن سے بھی شروع کرنے کے لئے پرارتھنا کی جاتی ہے :-

جواہر لال اپ منتری آریہ شکھشا سبھا۔ گورودت بھون لاہور

پرکاش لاہور
یکم پھاگن سمت ۱۹۹۰

بودھ کی راتری

ایک ورش کے پشچات پھر وہ پوتر راتری آ گئی ہے۔ جس نے دیانند کو جنم دیا تھا۔ وہ واقعہ نہایت معمولی تھا۔ جو بالک مول جی کو پیش آیا۔ لیکن اس واقعہ نے اس کی زندگی میں وہ انقلاب پیدا کیا۔ جو سوسائیٹی میں بھاری انقلاب لانے کا باعث ہوا۔ کس کی زندگی میں اس قسم کے واقعات نہیں ہوتے۔ لیکن ایسے لوگ ورلے ہی ہوتے ہیں۔ جو ان سے مستقل اثر قبول کریں۔ میں نے اپنی زندگی میں دیکھا ہے۔ کہ ایسے واقعات ہوئے۔ جنہوں نے مجھ پر نہایت زبردست اثر کیا۔ لیکن وہ اثر دیرپا ثابت نہ ہوا۔ مول جی کی زندگی میں شوراتری کی گھٹنا ایک مستقل انقلاب پیدا کرنے کا باعث ہوئی۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ وہ خاص سنسکار لے کر اس سنسار میں آیا تھا۔ اس کی عمر کیا تھی۔ جبکہ اسے اپنے ماتا پتا کے سا تھ برات کو جاگنا پڑا۔ اس عمر کے تاثرات عام طور پر زائل ہو جاتے ہیں۔ لیکن مول جی نے انہیں اپنے جیون کا انگ بنا کر سنسار کے اتہاس میں ایک صفائی ستھان دے دیا۔ بالک ایک گھٹنا دیکھتا ہے۔ اس سے اس کے من میں کچھ سنشے اُتپن ہوتے ہیں۔ وہ سوچتا ہے۔ کہ یہ مورتی سچا شِو نہیں ہو سکتی۔ اس لئے وہ سچے شِو کی تلاش میں گھر سے نکلتا ہے۔ اپنی ساری عمر اسی تلاش میں صرف کر دیتا ہے۔ اور دم لیتا ہے تو اس وقت جب وہ شِو کے درشن کر لیتا ہے۔ یہ نہیں۔ کہ اس کی یہ جیون یاترا کٹھنائیوں کے بنا سماپت ہوئی ہو۔ اسے بہت سی مشکلات درپیش آئیں۔ اپنے ماتا پتا کی طرف سے اور دوسرے سمبندھیوں کی طرف سے۔ لیکن اس نے ان کی پروا نہ کی۔ قدرت کی طرف سے بھی کچھ مشکلات اس کے راستہ میں حائل ہوئیں۔ لیکن ان سب کو وہ عبور کر گیا ؛

مول جی نے "دیانند" کا نام تو کئی سال بعد اختیار کیا۔ لیکن درحقیقت "دیانند" بننے کی داغ بیل اسی شوراتری کی رات کو ڈال دی گئی۔ دیانند چلے گئے۔ لیکن اس گھٹنا کو مستقل بنا گئے۔ جب تک سنسار کا اتہاس موجود ہے۔ اور جب تک لوگ مہاپرشوں کے جیون چرتر پڑھتے رہیں گے۔ تب تک اس گھٹنا کا پاٹھ ہوتا رہے گا۔ اس شوراتری کی رات کو دیانند کا ہی جنم نہیں ہوا۔ بلکہ آریہ سماج کا بھی جنم ہوا۔ اگر بالک نے ایک چوہے کو شِو کی مورتی پر چڑھتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا۔ نہ اسے گھر سے نکلنے کا خیال پیدا ہوتا۔ اور نہ ہی آریہ سماج قائم ہوتا۔ اور نہ ہی سنسار کو وہ لابھ پہنچتا۔ جو آریہ سماج سے پہنچ رہا ہے۔ یہ واقعہ آریہ سماج کے روپ میں اپنا مستقل اثر چھوڑ گیا۔ جوں جوں آریہ سماج پھیلتا جائے گا۔ توں توں اس واقعہ کی اہمیت بڑھتی جائے گی۔ کیونکہ جب تک آریہ سماج زندہ ہے۔ تب تک اس واقعہ کا زندہ رہنا لازمی ہے۔ شاید یہ کہنا بھی غلط نہ ہو۔ کہ اگر کوئی ایسا وقت آئے۔ جو میرے ذہن میں نہیں آ سکتا۔ جبکہ آریہ سماج نہ ہو۔ تب بھی یہ گھٹنا زندہ رہے گی ؛

یہ واقعہ دنیا کے وچاری اکتشافات میں سے ایک ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ تو یہ۔ کہ آریہ سماج نے اس کے مہتو کو اچھی طرح سے نہیں سمجھا۔ میں دوسروں کو دوش کیوں دوں۔ جب میں جانتا ہوں۔ کہ میں نے خود اس کے مہتو کو انوبھو نہیں کیا۔ جس وقت میں یہ لیکھ لکھوا رہا ہوں۔ اس وقت بھی میں یہ محسوس کرتا ہوں۔ کہ مجھے دیانند کے متعلق کچھ لکھنے یا کہنے کا ادھیکار نہیں۔ کیونکہ اگر میں نے اس پرکاش کا جو مجھے دیانند کے جیون میں نظر آتا ہے۔ ایک انش بھی لیا ہوتا۔ تو آج میں اس اوستھا میں نہ ہوتا۔ جو میری ہے میں سمجھتا ہوں کہ میرے کئی بھائی جو میری طرح اسی اوستھا پر سوچتے رہتے ہیں۔ اور اس سے اسنتشٹ ہیں۔ میرے ساتھ اس بات میں سہمت ہوں گے۔ کہ ہم نے اپنے وچار کے جیون سے پورا پورا لابھ نہیں اٹھایا۔ لابھ اٹھاتے۔ تو پھر آریہ سماج اس وقت تک کہیں سے کہیں پہنچ گیا ہوتا۔ ہمارے جیون سوارتھ کے نہیں۔ بلکہ پرمارتھ کے جیون ہوتے۔ ہم اپنے لئے نہیں۔ بلکہ دوسروں کے لئے جیتے۔ اور دوسروں کے لئے ہی مرتے۔ دیانند کا ہم گنانواد تو گاتے ہیں۔ ان کے ادھیکوٹی کے تیاگ کو انوبھو بھی کرتے ہیں۔ لیکن خود اس کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ شاید ہمارا بہت زیادہ قصور نہ بھی ہو۔ کیونکہ ہم پرانے جنموں کے وہ اچھے سنسکار لے کر پیدا نہیں ہوئے۔ جو دیانند اپنے ساتھ لے کر اس سنسار میں آیا تھا۔ اور اسی لئے ہمارے اندر اپنے خیالات و جذبات کو عملی صورت دینے کی وہ شکتی نہیں۔ جو دیانند میں تھی ؛

بہرحال بودھ کی راتری آ رہی ہے۔ اور ہم میں سے جو بھائی اس سے لابھ اٹھانا چاہیں۔ اٹھا سکتے ہیں۔ ہم دو پرکار سے لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ ایک تو اپنے جیونوں کو اُنت کر کے اور دوسرے اپنے تئیں دوسروں کی سیوا کے لئے تیار کر کے۔ رشی دیانند سچے شِو کے درشن کرنے کے بعد اگر اپنا جیون منشیہ ماتر کی سیوا کے لئے ارپن نہ کرتے۔ تو بھی شاید سنسار کو لابھ نہ پہنچتا۔ سنسار کو ان کا علم نہ ہوتا۔ نہ معلوم اس وقت بھی کتنے یوگی اس بھارت بھومی میں موجود ہیں۔ جو پرماتما کی یاد میں مگن ہیں۔ ان کا اپنا آچار بہت اُوچیہ ہے۔ پرنتو وہ سنسار کے کام نہیں آ رہے۔ اگر آریہ سماجی شوراتری کی گھٹنا سے کوئی لابھ اٹھانا چاہتے ہیں۔ تو انہیں اپنے جیون کی سمالوچنا کرتے رہنا چاہئے۔ انہیں اپنا سب سے سخت سمالوچک بننا چاہئے۔ دیکھنا چاہئے۔ کہ ان میں کیا کیا نقص ہے۔ اور سختی سے انہیں دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یاد رہے۔ کہ آخر کار دھرم ہی منشیہ کے کام آئے گا۔ جب میں یہ کہتا ہوں۔ تو میں "دھرم" کا شبد تنگ اور محدود معنوں میں استعمال نہیں کرتا۔ بلکہ ان وشال ارتھوں میں جو ویدک دھرم ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔

وہی منشیہ سنسار میں شانت اور سنتشٹ رہ سکتا ہے۔ وہی نراشا کے زبردست تھپیڑوں سے بچ سکتا ہے۔ جو آستک بدھی رکھتا ہو۔ جس کا وشواس اس اودتیہ شکتی پر ہو۔ جو سنسار میں سبنیہ اور پریم کی پرنی ندھی ہے۔ جس سے تمام منشیہ شکتی گرہن کرتے ہیں۔ جو ہمیں اوچیہ سے اُوچیہ بھاوؤں کی پریرنا کرتی ہے۔ اس شکتی سے منہ موڑ کر منشیہ کچھ عرصہ کے لئے کامیاب ہو سکتے ہیں۔ یش پراپت کر سکتے ہیں۔ اور دھن جمع کر سکتے ہیں۔ لیکن آخر کار ان کا ناش ہونا لازمی ہے۔ سدا چار ہی ایک چیز ہے۔ جو مستقل نہار رکھتی ہے۔ اس لئے ہمیں دھیرے دھیرے لیکن لگاتار کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ کہ ہم پوترتا کی طرف بڑھیں۔ اور اپنی بدھی کو آستک بنائیں۔ اور اپنے جیون کو سوچھ بنانے کا یتن کریں ؛

یہ ضروری ہے۔ لیکن کافی نہیں۔ اس کے علاوہ ہمیں اپنا جیون دوسروں کے لئے اپیوگی بنانے کا یتن کرنا چاہئے۔ میں نے کہا۔ کہ دیانند سے کئی یوگی اس وقت بھی ہمارے دیش میں ورتمان ہوں گے۔ لیکن وہ کسی کے کام نہیں آ رہے۔ اس لئے یہ ہو سکتا ہے۔ کہ کئی آریہ سماجی اپنا جیون تو اُنت کر سکیں پرنتو دوسروں کے کام آنے کا ساہس نہ رکھتے ہوں۔ لیکن اس میں بھی کئی مدارج اور کئی منزلیں ہیں۔ ممکن نہیں۔ کہ ہر ایک شخص دیانند بنے۔ یہ بھی ضروری نہیں۔ کہ ہر ایک شخص گورودت۔ لیکھرام اور شردھانند بنے۔ لیکن پھر بھی ہر ایک شخص اپنے طریقہ پر کچھ نہ کچھ دوسروں کے کام آ سکتا ہے۔ جو لوگ دوسروں کے لئے جیون دینے کی شکتی نہیں رکھتے۔ وہ تن دے سکتے ہیں۔ من دے سکتے ہیں۔ اور دھن دے سکتے ہیں۔ تینوں دے سکیں۔ تو بہت اُتم ہے۔ اگر نہ دے سکیں۔ تو کوئی ایک ہی سہی۔ جو تن نہیں دے سکتا۔ وہ دھن دے۔ جو دھن نہیں دے سکتا۔ وہ تن دے۔ کئی لوگ جیون سے دوسروں کی سیوا کرتے ہیں۔ جو لوگ اس پرکار کی سیوا نہیں کر سکتے۔ وہ من سے سیوا کریں۔ بہرحال سوسائیٹی کی زندگی کے لئے آوشیک ہے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی شکتی کے انوسار تیاگ کرے۔ ہماری پرورتی یہ ہونی چاہئے۔ اور اس پرورتی کو سپھل بنانے کے لئے ہمارا یتن ہونا چاہئے۔ کہ ہم اپنے جیون کو اُنت کریں۔ اور اسے دوسروں کے لئے اپیوگی بنائیں۔ ہماری بدھی آستک ہو۔ ہم پوترتا پھیلائیں۔ دوسروں کا ہت چنتن کریں۔ اور اپنے جیون کے ایک ایک پل کو ایسے پرکار سے گزاریں۔ کہ وہ دوسروں کے لئے ہتنکر ہو۔ تاکہ جس وقت ہمارا انتم سمے ہو۔ ہم کہہ سکیں۔ کہ ہم نے اپنے جیون کو سارتھک بنانے کا یتن کیا ہے۔

اس ورش شوراتری ۱۲ فروری کو ہے۔ مجھے پورن آشا ہے۔ کہ پنجاب بھر کی آریہ سماجیں اس پرو کو اُتساہ پُورک منائیں گی۔ یہ پرو منانا چاہئے محض رواج کے طور پر نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ شکشا پرد ہے۔

ہماری خوش قسمتی ہے۔ کہ جہاں شوراتری کا پرو ہمارے لئے ایک شکشا رکھتا ہے۔ وہاں دیپ مالا کی راتری جبکہ رشی نے اس بھوتک شریر کا تیاگ کیا۔ ہمیں ایک سندر اپدیش دیتی ہے۔ دیانند بودھ اُتسو میں سملت ہونا ہمارے لئے ضروری ہے۔ اس لئے بھی کہ ہم مہاتماؤں کے اپدیش سن کر اپنے لئے کچھ شکشا لے سکیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی آوشیک ہے۔ کہ ہم اپنے جیون کی سمالوچنا کریں۔ تاکہ یہ موقعہ ہمارے جیون پر کوئی مستقل اثر چھوڑ جائے۔ اس دن ہمیں اپنے جیون کو اُنت کرنے کا ثبوت دینا چاہئے۔ وہاں یہ بھی کہ ہم دوسروں کے لئے اپیوگی ثابت ہوں۔ اپنا من دیں۔ اور اپنا تن دیں۔ اور اگر ان دونوں میں سے کوئی چیز ہم نہ دے سکتے ہوں۔ تو دھن تو دیں ؛

(کرشن)

بہار پرانت کے زلزلہ زدہ علاقہ کے دردناک چشم دید حالات

(شری پت گیا پرشاد جی بی۔ اے ممبر دیانند سیوا سدن کی رپورٹ)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدیش انوسار آریہ بھائیوں کا ایک جتھہ زیر سرکردگی پنڈت ٹھاکر دت شرما امرت دھارا بہار میں خوفناک بھونچال کی تباہ کاریوں کو اپنی آنکھوں دیکھنے۔ مصیبت زدہ بھائیوں سے اظہار ہمدردی کرنے اور ان کی مصیبت میں عملی امداد کرنے کے خیال سے ۲۸ جنوری کی شام کو لاہور سے روانہ ہوا۔ اس جتھہ میں راقم کے علاوہ لالہ بوسا رام منتری کنیا مہا ودیالیہ اور لالہ شام لال پردھان آریہ سماج رام گلی لاہور شامل تھے۔ ۳۰ جنوری کو پراتہ کال ہی ہماری گاڑی بہار کے علاقہ میں داخل ہو گئی۔ آرہ سے دو تین سٹیشن آگے چل کر بھونچال کے اثرات دکھائی دینے لگے۔ سٹیشنوں پر جا بجا مکانوں کے کچھ حصے گرے پڑے تھے اور جو حصے کھڑے تھے۔ ان میں بھی بھاری شگاف نظر آتے تھے۔ پٹنہ جنکشن سٹیشن کی عالیشان عمارت کا ایک کافی حصہ گرا پڑا تھا۔ اور جو چھتیں خطرہ کی حالت میں باقی تھیں۔ انہیں بھی گرایا جا رہا تھا۔ پٹنہ سے ہوتے ہوئے ہم ۱۰ بجے جمال پور پہنچے۔ جمال پور ایسٹ انڈیا ریلوے کا لوکو ورکشاپ ہے۔ یہاں ایک بڑی بھاری ریلوے کالونی ہے۔ یہاں بڑے بازار کی اکثر دکانیں گری ہوئی تھیں۔ دو منزلہ مکان تو شاید ہی کوئی بچا ہوگا۔ جا بجا پھوس اور ٹاٹ کی جھونپڑیاں دکھائی دیتی تھیں جن میں مصیبت زدہ لوگ اپنے بال بچوں سمیت اپنا سر چھپائے ہوئے تھے۔ دو روز سے بارش ہو رہی تھی۔ اور ایک انچ بھی سوکھی زمین نظر نہ آتی تھی۔ گورنمنٹ کی طرف سے بڑے بڑے افسروں کے لئے تو خیمے مہیا کئے گئے تھے۔ مگر غریب لوگوں کا کوئی پرسان حال دکھائی نہ دیتا تھا۔ ریلوے کے ملازمین میں سے کچھ لوگ اپنے دفتروں کے کام سے فارغ ہو کر لوگوں کی سہولت کے لئے ادھر ادھر پھرتے نظر آتے تھے۔

مونگھیر

جمال پور کے بعد ہم مونگھیر پہنچے۔ اس بدقسمت شہر میں بھونچال نے جو تباہی مچائی ہے۔ اس کا حوالۂ قلم کرنا کوئی آسان بات نہیں۔ مونگھیر جو کبھی بہار کا ایک بڑا خوبصورت اور گنجان آباد شہر تھا۔ آج اینٹوں اور مٹی کا ایک ڈھیر بن گیا ہے۔ لاکھوں روپوں کی عمارتیں چکنا چور ہو کر زمین پر پڑی ہیں۔ ہزاروں مرد عورت بچے۔ بوڑھے اور جوان ۱۵ جنوری کو بعد دوپہر دو بجے تک جس شہر کے باشندے تھے۔ اور جن مکانوں کے مالک تھے۔ دو بجے کے بعد اسی شہر اور انہیں مکانوں کے کھنڈروں کے نیچے مردہ پڑے تھے۔ کئی خاندانوں کا تو نام و نشان بھی صفحہ ہستی سے مٹ گیا ہے۔ ابھی تک مٹی کے ڈھیروں کے نیچے سے مردے نکالے جا رہے ہیں۔ جو بچے ہیں۔ ان کا حال مردوں سے بدتر ہے۔ ان میں کچھ تو ایسے ہیں۔ جو بری طرح سے زخمی ہوئے ہیں۔ اور ہسپتالوں یا دوسری جگہوں میں پڑے ہیں۔ وہ زخموں کے درد سے کراہ رہے ہیں۔ یا ان نزدیکی رشتہ داروں کو جو انہیں ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئے۔ یاد کر کے چلا رہے ہیں۔ کہیں باپ اپنے بچے کو یاد کر کے روتا ہے۔ اور دھاڑیں مار مار کر اپنا برا حال کر رہا ہے۔ کہیں مائیں بچوں کے لئے بلک رہی ہیں۔ اور کہیں بچے ماؤں کو رو رہے ہیں۔ غم اور مصیبت کا یہ رقت انگیز منظر آنکھوں سے دیکھا نہیں جاتا۔ زخمیوں کا حال تو برا ہی ہے۔ دیکھنے والوں پر بھی کچھ کم نہیں گزرتی۔ جو لوگ موت کے منہ سے صحیح و سلامت بچے ہیں۔ وہ میدان میں غیر محفوظ چھپروں میں پڑے ہیں۔ کپڑا اور بھوجن کے لئے دوسروں کے محتاج ہیں۔ اپنی تباہی اور بربادی کا نقشہ ان کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ مونگھیر کے شہر میں ایک بھی عمارت ایسی نہیں ہے۔ جو صحیح و سلامت کھڑی ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے کسی دشمن نے انتہائی انتقام کے جذبہ میں ایک ایک مکان کو بارود لگا کر اڑا دیا ہے۔

مظفر پور

مونگھیر کے بعد ہم ۳۱ جنوری کو مظفر پور پہنچے۔ یہاں زمین پھٹ کر علیحدہ ہو گئی ہے۔ اس کے پھٹنے کے ساتھ ہی مکان بھی پھٹ گئے ہیں۔ اور زمین پر آ پڑے ہیں۔ کہیں کہیں زمین اتنے زور سے پھٹی ہے۔ کہ پندرہ بیس فٹ چوڑا شگاف ہو گیا ہے۔ اس شگاف میں سے ریت اور پانی باہر آ گیا ہے۔ اور اس نے بہتے ہوئے نالہ کی شکل اختیار کر لی ہے۔ کہیں کہیں سڑکوں پر چلتے ہوئے لوگ ان شگافوں کی زد میں آ گئے۔ اور ان کے اندر ہی سما گئے۔ کنوؤں کے اندر سے پانی اور ریت اچھل کر چاروں طرف پھیل گئے ہیں۔ اور گلیوں۔ بازاروں اور مکانوں کے فرشوں پر ایک ایک دو دو فٹ ریت جمی پڑی ہے۔ کہیں کہیں ریت کے اندر گھونگے وغیرہ سمندری چیزیں بھی ملی ہوئی دیکھنے میں آئی ہیں۔ کیا پتہ کہاں سے یہ پانی اور ریت آیا ہے۔ اس وقت مظفر پور کے تقریباً سب کنوئیں ریت سے لبالب بھرے پڑے ہیں۔ اب لوگ انہیں صاف کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جان و مال کے نقصان کے لحاظ سے مظفر پور۔ مونگھیر سے دوسرے درجہ پر ہے۔ اس شہر کا وہ حصہ جو پرانا بازار کہلاتا تھا۔ مونگھیر کی طرح بالکل تباہ ہو گیا ہے۔ باقی حصوں میں کہیں مکان کھڑے ہیں۔ شہر کے ایک طرف پھر خرید و فروخت کا سلسلہ بھی جاری ہو گیا ہے۔ گرے ہوئے مکانوں کے ملبہ سے بازاروں اور گلیوں کو صاف کیا جا رہا ہے۔ جگہ جگہ پر اب بھی اس ملبہ کے نیچے سے مردے نکل رہے ہیں۔ مردوں کی تعداد کا اندازہ یہاں بھی ہزاروں ہی ہے۔

موتی ہاری

مظفر پور کو دیکھ کر ہم یکم فروری کو موتی ہاری گئے۔ موتی ہاری مظفر پور سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور ضلع چمپارن میں مشہور مقام ہے۔ آبادی کے لحاظ سے یہ مونگھیر اور مظفر پور سے بہت چھوٹا ہے۔ کل آبادی سترہ اٹھارہ ہزار بتائی جاتی ہے۔ یہاں بھی مظفر پور کی طرح زمین پھٹ گئی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی مکان بھی پھٹے ہیں۔ اور گر پڑے ہیں۔ اس شہر میں دو منزلہ مکان عام طور پر سبھی گر پڑے ہیں۔ یہاں جان کا نقصان بمقابلہ دوسرے شہروں کے کم ہوا ہے۔ موتی ہاری کا بڑا بازار پھٹ کر زمین کے اندر دھنس گیا ہے۔ یہاں بھی کنوؤں کا وہی حال ہوا ہے۔ جو کہ مظفر پور میں۔ گلیوں اور بازاروں میں دو دو تین تین فٹ اونچی ریت جمی پڑی ہے۔ مردوں کی تعداد ۸۰ کے قریب بتائی جاتی ہے۔ یہاں بھی ملبہ کے نیچے سے مردے ابھی تک نکل رہے ہیں۔ دربھنگہ۔ سیتامڑھی سمستی پور وغیرہ اور بھی کئی بڑے شہر ہیں جن پر مظفر پور اور موتی ہاری کی طرح کی مصیبت نازل ہوئی ہے اور جان و مال کا نقصان بھی اسی طرح ہوا ہے۔

دیہات کی حالت

مظفر پور سے موتی ہاری تک ۵۵ میل کا فاصلہ ہے ریلوے کا راستہ جا بجا پل اور سڑک ٹوٹ جانے کی وجہ سے بند ہو گیا ہے۔ موٹر لاری کی سڑک میں کئی جگہوں پر شگاف ہو گئے ہیں۔ اور پانی اور ریت کے دریا بہہ نکلے ہیں۔ کہیں کہیں ریت اتنی دور تک پھیل گئی ہے۔ کہ ریگستان معلوم ہوتا ہے۔ کئی مقاموں میں زمین کے پھٹنے سے اتنا پانی نکلا ہے۔ کہ گزرنے کے لئے کشتیاں چل رہی ہیں۔ چار پانچ دن سے سڑک کی مرمت کر کے موٹر کی آمد و رفت کے قابل اسے بنا دیا گیا ہے۔ اس سڑک پر سے گزرتے ہوئے ہم نے بہت سے گاؤں کی بربادی کا نقشہ دیکھا۔ دیہات میں جانوں کا عام طور پر نقصان نہیں ہوا۔ کہیں کہیں ایک دو اموات واقع ہو گئی ہیں۔ گاؤں کے لوگ عام طور پر غریب ہوتے ہیں۔ اس لئے قیمت کے لحاظ سے مال کا نقصان بھی کم ہوا ہے۔ کچے مکان اکثر گر پڑے ہیں۔ مگر گاؤں کی زمین بڑے زور سے پھٹ گئی ہے۔ اور شگاف خاصی نہر کے برابر چوڑے اور میلوں لمبے ہو گئے ہیں۔ پانی اور ریت سے کھڑی فصلوں کا بہت نقصان ہوا ہے۔ کہیں کہیں فصلیں ریت کے نیچے دب گئی ہیں۔ بہت سے گاؤں ابھی تک پانی سے گھرے پڑے ہیں۔ کنوئیں بھی ریت سے بھرے ہوئے ہیں۔ مکان ناقابل رہائش ہو گئے ہیں۔ کئی لوگوں کا غلہ بھی پانی میں بہہ گیا ہے۔ اور کئی لوگوں کا زمین کے اندر دھنس گیا ہے۔ جس دن ہم موتی ہاری گئے۔ اس دن سینکڑوں گراموں کے لوگ ہمیں سڑک پر چلتے ہوئے ملے۔ پوچھنے پر پتہ لگا کہ یہ لوگ موتی ہاری جا رہے تھے۔ تاکہ وہاں کلکٹر کو اپنی پُر درد داستان سنائیں۔

سڑک کی تباہی

مظفر پور اور سیتامڑھی کے درمیان ۳۵ میل کا فاصلہ ہے۔ آمد و رفت کا ذریعہ پکی سڑک تھی۔ جو اب بالکل تباہ و خستہ ہو چکی ہے۔ اس طرف پانی اتنی بھاری مقدار میں زمین سے نکلا ہے۔ کہ میلوں کی دوری تک پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔ آنے جانے کے لئے کشتیاں چل رہی ہیں۔ گاؤں کے گاؤں پانی سے گھرے پڑے ہیں۔ مکانوں کے فرش دلدل بنے ہوئے ہیں۔ مال اسباب اور غلہ کا ستیاناس ہو گیا ہے۔ یہاں گراموں کے لوگ بیچارے پہلے ہی اتنے غریب ہیں۔ کہ پنجاب کے دیہاتی ان کی حالت کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ پہلے ہی ان لوگوں کو کھانے کو کم خوراک میسر ہوتی تھی۔ اور کپڑوں اور چیتھڑوں سے اپنے تن کو ڈھانک لیتے تھے۔ کئی تو صرف لنگوٹی میں ہی دن گزار لیتے تھے۔ اس پر بھونچال کی مصیبت نے تو بیچاروں کو بالکل ہی پیس ڈالا ہے۔ بڑے بڑے مکان تو دیکھنے میں نہیں آئے۔ مگر غریبوں کی مصیبت اور تنگ حالی شہروں کے لوگوں سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اس علاقہ میں گنے کی فصل بہت کھڑی ہے۔ اور شوگر فیکٹریاں کام کرنے کے قابل نہیں رہیں۔ اس لئے گنے کی کھپت کیسے ہو یہ بھی ایک بڑی سمسیا بن گئی ہے۔ اور غریبوں کی روٹی کا سوال اور بھی مشکل نظر آتا ہے۔

شہروں میں امدادی کام

اس وقت مظفر پور۔ مونگھیر۔ موتی ہاری سیتامڑھی دربھنگہ۔ سمستی پور وغیرہ سبھی مصیبت زدہ شہروں میں امدادی کام کرنے والی ریلیف سوسائٹیاں پہنچ چکی ہیں۔ اور سب اپنے اپنے طریقہ پر لوگوں کو امداد بہم پہنچا رہی ہیں۔ اور قابل تعریف کام کر رہی ہیں۔ اس وقت تمام ریلیف سوسائٹیوں کا مرکز مظفر پور ہے۔ یہاں ۴۰ سوسائٹیوں کے کیمپ لگے ہوئے ہیں۔ سینٹرل ریلیف کمیٹی بہار کے بابو راجندر پرشاد کی زیر نگرانی کام کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ کلکتہ کی مارواڑی ریلیف سوسائٹی ہر روز ہزار ہا روپیہ کی امداد دے رہی ہے۔ یہی سوسائٹی سب سے پہلے میدان عمل

(باقی دیکھیں صفحہ ملا پر)

دربار ٹراونکور کا سراہنیہ کام

مہاتما گاندھی اس وقت سیاسی کام کو چھوڑ کر ہریجنوں کے اُدھار کی تحریک میں مصروف ہیں۔ شکر کا مقام ہے۔ کہ ہمارے بعض والیانِ ریاست بھی اس تحریک کو ہمدردی کی نظر سے دیکھنے لگے ہیں۔ چنانچہ رائے بہادر ایم۔ سی۔ راجہ نے حال ہی میں ذیل کا بیان جاری کیا ہے :-

"مہاراجہ ٹراونکور نے اپنی ریاست میں ہریجنوں کو پبلک کنوؤں اور سڑکوں کے استعمال کی اجازت دے کر ان کے اُدھار کے کام میں اپنی عملی ہمدردی اور حمایت کا ثبوت دیا ہے۔ مہاراجہ صاحب نے جو شاندار قدم اُٹھایا ہے۔ اُس کی ایک ایسی ترقی پذیر ریاست کے روشن دماغ حکمران سے توقع ہی تھی۔ جس میں شری بیت سی۔ پی۔ رام سوامی آئر جیسے تجربہ کار اور فراخ دل مدبر موجود ہیں"۔

دربار ٹراونکور کے مذکورہ سراہنیہ کاریہ کی ہم جتنی بھی پرشنسا کریں۔ اُتنی ہی کم ہے۔ لیکن ہمیں دلی خوشی اُس وقت ہوگی۔ جبکہ ہندوستان کی باقی دیسی ریاستیں اس نظیر کا انوکرن کر کے ہریجنوں پر سے ہر ایک قسم کی قیود اور پابندیوں کو ہٹا کر مجلسی سدھار کے کام میں برٹش انڈیا کے سدھارکوں اور سدھارک سماجوں کا ہاتھ بٹانا اپنا فرض سمجھیں گی۔ اور اُس دن کو نزدیک لانے میں سہایک بنیں گی۔ جبکہ بھارت ورش کم از کم مجلسی سدھار کے پہلو سے باقی ترقی یافتہ ممالک کا ہم پایہ بنے گا۔

سرینگر میں باغیانہ سرگرمیاں

دربارِ کشمیر کی مسلم نواز پالیسی اُس کو سخت مہنگی پڑ رہی ہے۔ جتنا وہ مسلم ایجی ٹیٹروں کے آگے جھکتا ہے۔ اُتنا ہی ایجی ٹیٹر زیادہ شوریدہ سر بن جاتے ہیں۔ تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ آج کل سری نگر میں ایجی ٹیٹر نہ صرف اشتعال انگیز اور قانون شکن جلوس نکال رہے ہیں۔ بلکہ جب کبھی اُنہیں موقعہ ملتا ہے۔ ریاستی پولیس کو بھی ناکوں چنے چبوانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ہندوؤں کو گالیاں تک نکالتے ہیں۔ حکومتِ کشمیر کا سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ مسلمانوں کے ایک ہجوم نے افسروں اور پولیس پر پتھروں اور کانگڑیوں کی بارش کر کے غلبہ پا لیا۔ پتھروں کی بارش سے چند پولیس والوں کو ضربات آئیں۔ اور چند پولیس کانسٹیبل گم ہو گئے۔ صرف یہاں تک ہی نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کے ایک مشتعل ہجوم نے اونتی پورہ کے تحصیل ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر کے سرکاری خزانہ کو بھی توڑنے کی کوشش کی۔ اس پر فوج کو مجبوراً گولی چلانی پڑی۔ یہ حالات زبانِ حال سے پکار رہے ہیں۔ کہ سرینگر میں ایجی ٹیٹر باغیانہ سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ اور وہ دربار کی مسلم نواز پالیسی سے حد سے زیادہ ناجائز فائدہ اٹھانے پر تُلے ہوئے ہیں۔ اس موقعہ پر بھی اگر دربار نے اپنی سابقہ پالیسی کو خیر باد نہ کہا۔ تو ڈر ہے۔ کہ یہ پالیسی اُسے سخت مہنگی پڑے گی۔

ریاستوں کی حفاظت کا بِل

حکومت کی طرف سے اب کے اسمبلی میں ایک بِل پیش ہوا ہے جس کا مقصد دیسی ریاستوں کی حفاظت کرنا ہے۔ ہوم ممبر نے اُسے اسمبلی میں پیش کرتے ہوئے اپنی تقریر میں بیان کیا۔ کہ برطانوی ہند میں ریاستوں کے حکمرانوں کے خلاف جو پراپیگنڈا ہوتا ہے۔ اس سے ان کو بچانا حکومت کا فرض ہے۔ اسی لئے یہ بل تیار کیا گیا۔ ہمیں یہ شک ہے۔ کہ بل کا اسمبلی سے پاس کرانا دو دھاری تلوار ہے۔ ایک تو اس کی بدولت والیانِ ریاست کو اپنے زیرِ احسان بنانے کا عذر تراشے گی۔ اور دوسرے برٹش انڈیا کے ورنیکلر پریس پر اس کی آڑ میں کوئی نئی آفت لائے گی۔ ہاں اس بل کا مقصد تب ہی پورا ہو سکتا ہے۔ اگر ریاستوں کے ریزیڈنٹ صاحبان اور حکومتِ ہند کے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کو بھی اس بل کا پابند کرایا جائے۔ اور ان سے یہ عہد لیا جائے۔ کہ جہاں وہ والیانِ ریاست کی ایسی درست رہنمائی کریں گے جس سے وہ اپنی پرجا کے ہِت کا عملی اظہار کر سکیں۔ وہاں ساتھ ہی ایسی کوشش کریں گے۔ جس سے ان کی پرجا کو یہ تسکین حاصل ہو جائے۔ کہ اب اسے اپنی شکایات کے لئے ریاست سے باہر کے پریس کی شرن لینے کی مطلقاً ضرورت نہیں۔

جاپان سے رقابت

آج کل دنیا پر اقتصادیات کا بھوت سوار ہے۔ اس لئے جب دو ممالک میں کشیدگی کا ظہور ہوتا ہے۔ تو وہ اقتصادی جنگ کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ چونکہ جاپان بہت سستے داموں پر ضروریاتِ زندگی مہیا کرتا ہے۔ اس کے لئے اس کے یوروپین حریف اس کی اقتصادی ترقی سے خار کھاتے ہیں۔ پچھلے دنوں اس رقابت کی وجہ سے برطانیہ نے جاپانی مال پر بہت سی پابندیاں لگا دی تھیں۔ اور اسی کی وجہ سے شملہ میں جاپانی اور برطانوی نمائندوں کی کانفرنس بھی ہوئی تھی۔ اب تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ برطانیہ کے بعد فرانس بھی جاپان کی بڑھتی ہوئی تجارتی ترقی کو روکنے کے لئے کوئی نہ کوئی قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور وہ ہر ایک چیز کی کوالٹی کا ایک معیار مقرر کرنا چاہتا ہے۔ اور اسی طرح اپنے ملک میں جاپانی مال کی فروخت کو ممنوع قرار دینے کے درپے ہے۔ ہم اس اقتصادی جنگ کو دنیا کے امن کے لئے کوئی نیک فال نہیں سمجھتے۔ اور اسے کسی آنے والی جنگ کا پیش خیمہ تصور کرنے کے لئے مجبور ہیں۔ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ لیگ کے وجود کا کیا فائدہ ہے۔ اگر وہ اس قسم کے اقتصادی جنگوں کو بھی روکنے میں بے بس ہے۔

اللہ میاں کی کنجوسی

مرزائیوں کے خدا پر اہی کنجوس واقعہ ہوا ہے۔ وہ مرزائیوں کو اپنا سارا الہام بھی دینا پسند نہیں کرتا۔ اگر یہ بات نہیں۔ تو پھر خلیفہ صاحب کی اس شکایت کے کیا معنی ہیں؟

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کہتا ہے۔ کہ میں نے سورۃ فاتحہ کو اپنے اور اپنے بندہ کے درمیان تقسیم کر دیا ہے۔ آدھی خود رکھ لی۔ اور آدھی بندہ کو دیدی"

("الفضل" - یکم فروری)

اگر خلیفہ صاحب کا فرمان درست ہے۔ تو آپکے ارشاد کا صرف ایک ہی مطلب ہے۔ کہ اللہ میاں نے قرآن شریف کی موجودہ سورۃ فاتحہ کو صرف نامکمل حالت میں دیا ہے۔ آدھی سورۃ تو اپنے پاس رکھ چھوڑی ہے۔ اور آدھی موجودہ قرآن میں اشاعت کے لئے دی ہے۔ اگر اللہ میاں نے آدھی سورۃ فاتحہ اپنے پاس ہی رکھنی تھی۔ تو پھر قرآن کا نامکمل الہام دینے کا کیا فائدہ تھا؟ یہ تو محض مرزائی مسلمانوں کے خلیفہ کو یہ کہنے کا موقعہ دینا تھا۔ کہ اللہ میاں نے سورۃ فاتحہ کو نازل فرماتے وقت انتہائی بخل اور کنجوسی سے کام لیا۔ اور مسلمانوں کو بلا وجہ دبدبہ میں ڈال دیا۔ حالانکہ اُس کی رحمت اس میں تھی۔ کہ وہ سورۃ کو اپنے اور اپنے بندہ کے درمیان تقسیم نہ کرتا۔ بلکہ ساری کی ساری بلا حیل و حجت بندہ کو دیدیتا۔

مرزا کی طہارت کا مقام

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی بڑے بڑے چوڑے دعاوی کرتے تھے۔ کبھی مسیح موعود بنتے تھے۔ اور کبھی بروزی یا مجازی نبی۔ لیکن آپ کی طہارت کی جو حالت تھی۔ اُس کا اندازہ موجودہ مرزائی خلیفہ کے معیار سے لگا کر دیکھئے۔ آپ ۲۶ جنوری کو لاہور میں تقریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طہارت کا جو مقام تھا۔ وہ حضرت ابوبکر کو حاصل نہ تھا۔ اور حضرت ابوبکر کے مقام طہارت کو حضرت عمر نہیں پہنچے تھے۔ حضرت عمر کا مقام حضرت عثمان سے اور حضرت عثمان کا حضرت علی سے بلند تھا" :

دوڑیو۔ شیعہ بہادرو! خلیفہ صاحب آپ کے "شیر خدا" حضرت علی کو باقی صحابہ سے گھٹیا بتلا کر آپ کی توہین کر رہے ہیں۔ اگر آپ دوڑنا نہیں چاہتے تو ہم ہی آپ کی خاطر پوچھ لیتے ہیں۔ کہ حضرت علی کا زمانہ حضرت محمد صاحب سے تو ایک صدی بعد کا بھی نہ تھا۔ اگر ایسے قریبی زمانہ میں ہونے والے بزرگ کی طہارت کا مقام حضرت عمر و حضرت عثمان سے گھٹیا تھا۔ تو پھر حضرت محمد صاحب سے چودہ صدی بعد قادیان میں مہدی یا مسیح موعود کی گدی پر ڈگری لانے والے مرزا قادیانی کی طہارت کا مقام تو صحابہ سے بھی اسفل ترین ٹھہرا۔

کیوں مرزائیو! یہی آپ کے قادیانی حضرت کی شان ہے۔ جس کے لئے مارے مارے پھرتے ہو۔ اگر نہیں۔ تو پھر اپنے موجودہ خلیفہ صاحب سے پوچھو۔ کہ صحابہ کی طہارت کے مقاموں کو ماپنے سے اُن کا کیا مطلب تھا؟

کوری شیخی

خدا قادیانی خلیفہ کا بھلا کرے۔ آپ شیخی باز اتنے واقع ہوئے ہیں۔ کہ شیخ چلی کو بھی مات کر جاتے ہیں۔ چنانچہ غیر احمدی علماء کو چیلنج دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔ کہ:-

"علماء آئیں۔ اور میرے مقابل پر تفسیر لکھیں مگر میں جانتا ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے کسی کے اندر اتنی طاقت نہیں" :

("الفضل" - یکم فروری - صفحہ ۶)

خلیفہ صاحب نے جس جگہ یہ شیخی ماری ہے۔ وہاں ساتھ ہی آپ نے یہ بھی برہنہ اقبال کیا ہے کہ "جب میں مدرسہ میں پڑھا کرتا تھا۔ مگر دسویں جماعت تک ہمیشہ فیل ہوتا رہا" - ("الفضل" یکم فروری)

گویا دوسرے الفاظ میں آپ صاف اقبال کر رہے ہیں۔ کہ میں جس مکتب میں پڑھتا تھا۔ وہاں نالائق طلباء میں شمار ہوتا تھا۔ اور جب جماعت کا نتیجہ نکلتا تھا۔ تو ہمیشہ دسویں جماعت تک فیل ہوتا رہا تھا۔ اور سفارش سے ہی آگے ترقی پاتا تھا۔

اگر اس "لیاقت" کا مالک بھی باقی مسلمان علماء کو چیلنج دینے کی جسارت کر سکتا ہے۔ تو سمجھ لو کہ مسلمانوں میں قابل آدمیوں کی یا تو سخت قلت ہے۔ یا خلیفہ صاحب محض کوری شیخی مار رہے ہیں اور مریدوں کو اپنے آہنی پنجہ میں نظر بند رکھنے پر تُلے بیٹھے ہیں :

قرآن کے تراجم

قادیانی خلیفہ صاحب بڑے ہی مزیدار انسان ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ آپ قادیانی گدی پر بیٹھے ہوئے خلافت کے فرائض ادا کرتے ہیں۔ لیکن ہم سے پوچھو تو ہم صاف کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ آپ قرآن کے تراجم فروخت کرانے کی کمیشن لیتے رہتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"مولوی قرآن کے ترجمہ سے گھبراتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ سوائے قرآن کے ایک ترجمہ کے جو زیادہ مقبول نہیں ہوا۔ باقی قرآن کریم کے جتنے تراجم ہیں۔ وہ سب غیر علماء نے کئے ہیں۔ ایک ترجمہ فتح محمد صاحب جالندھری نے کیا ہے۔ جو عالم نہ تھے۔ دوسرا ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی نے کیا ہے۔ وہ بھی عالم نہ تھے۔ بلکہ سرکاری عہدیدار تھے۔ اور ان کا ترجمہ ہی زیادہ مقبول ہوا ہے۔ میر زحیرت نے بھی ترجمہ کیا۔ مگر وہ عالم نہ تھے" :

("الفضل" - یکم فروری ۱۹۳۷ء)

خلیفہ صاحب نے باقی ترجمے تو لکھ دئیے۔ لیکن لاہوری مرزائیوں کے امیر مولانا محمد علی کے انگریزی ترجمہ کا ذکر نہ کیا۔ ممکن ہے۔ خلیفہ صاحب کو باقی ترجموں کی فروخت پر تو کمیشن ملتی ہو۔ لیکن چونکہ مولانا محمد علی کو آپ اس نظر سے دیکھتے ہیں جس طرح عورتیں اپنی سوکن کو دیکھتی ہیں۔ اس لئے تو ان کا ترجمہ اپنے ہونٹوں میں نتکا رکھنے کے سوا نام ناظرین "الفضل" کو بتلانا گناہ سمجھتے ہیں۔ کاش مولانا محمد علی خلیفہ صاحب کو کچھ کمیشن دینے کا اعلان کر دیں۔ تو ہم بھی خلیفہ صاحب سے اُن کی سفارش کر دیں۔ کہ وہ اُن کے ترجمہ کی بھی اپنے مریدوں کے سامنے تشہیر کر دیا کریں :

مرزائی اخبارات

مرزائی ویسے تو اپنے عقائد کو ساری دنیا کے گلے مڑھنے کے دنیاوی دعوے کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ان کی اصل حالت اُن کے اپنے اخبارات کی حالت سے ظاہر ہوتی ہے۔ مرزائی خلیفہ کے لفٹیننٹ میاں میر قاسم علی ایڈیٹر "فاروق" گریہ وزاری کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"الحکم اور بدر جیسے قیمتی اخبار جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا بازو قرار دیا تھا۔ جماعت کی بے توجہی سے بند ہو گئے۔ اور تشحیذ الاذہان جیسا علمی پرچہ جسے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی ادارت میں شائع ہونے کا فخر حاصل تھا۔ بند ہو گیا۔ احمدیہ گزٹ بند ہوا۔ انگریزی میں رائز بند ہوا۔ .... الفضل کی اشاعت بھی اس کے شایانِ شان نہیں" :

("فاروق" - ۲۸ جنوری)

میر صاحب! گریہ زاری نہ کیجئے۔ مرزائی اخبارات کی تقدیر میں یہی لکھا ہے۔ اس لئے تقدیر مبرم کے خلاف واویلا کا کیا فائدہ؟ جب دنیا مرزائی خیالات سننا یا پڑھنا پسند ہی نہیں کرتی۔ تو پھر زبردستی مرزائی پریس کی حالتِ زار کا رونا رو کر لوگوں کو جگ ہنسائی کا موقعہ دینا کس طرح مناسب اور روا ہے؟ ایسے موقعہ پر تو فاتحہ ہی پڑھ دینا چاہئے۔ اور تقدیر پر شاکر رہنا چاہئے :

امیٹھی سرشٹی

ہم ویدک دھرمیوں سے ملتے ہیں۔ کہ سرشٹی کی ابتدا میں بہت سے انسان ایک ساتھ پیدا ہوئے۔ عیسائی اور مسلمان اس کے خلاف صرف بابا آدم اور مائی حوا کی ہی اکلوتی پیدائش مانتے ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب مرزائی ویدک دھرم کے عقیدے سے متفق ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ان کے اخبار "لائٹ" میں ذیل کا سوال وجواب شائع ہوا ہے:-

سوال - ہمارا یہ ایمان ہے۔ کہ آدم اور حوا ابتدائے آفرینش میں پیدا ہوئے۔ اُن کی وفات کے بعد اُن کے بیٹے اور بیٹیاں اُن کے وارث بنے۔ جبکہ مذہباً یہ قاعدہ مقرر ہے۔ کہ بھائی اور بہن کی شادی ممنوع ہے۔ تو پھر آبادی کیسے بڑھی؟

جواب - ہمارا یہ خیال نہیں ہے۔ کہ وہ ہی پہلا جوڑہ تھے :

مرزائی دوستو! جب بابا آدم اور مائی حوا آپ کے خیال میں ابتدائے آفرینش میں پہلا جوڑہ نہ تھے۔ تو پھر صاف کیوں اعلان نہیں کر دیتے کہ اُن کے سوائے اور بھی بہت سے جوڑے پیدا ہوئے تھے۔ اور قرآن میں اس جوڑہ کو جو پہلا جوڑہ کہا گیا ہے۔ وہ آپ کے خیال میں غلط اور غیر قدرتی ہے۔ اور اس کا ماننا باطل ہے :

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں :

مزیدار سوال

اہلحدیث حضرات مرزائیوں سے بعض اوقات بڑے مزیدار سوال کرتے ہیں۔ "اہلحدیث" کے ۲ فروری کے پرچہ میں ایک صاحب جن کا نام نامی محمد عبدالکریم ہے۔ خلیفہ قادیان سے ذیل کا سوال کرتے ہیں:-

"الفضل مجریہ ۲۱ نومبر ۱۹۳۳ء میں آپ کے پدر بزرگوار مرزا غلام احمد قادیانی کے مندرجہ ذیل الفاظ منقول ہیں:-

"یہی وہ راہ ہے۔ جس پر چل کر غوثیت اور قطبیت ملتی ہے"

براہ کرم اپنے سلسلہ قادیان کے اُن حضرات کی فہرست شائع فرمائیں۔ جن کو غوثیت اور قطبیت کے مدارج عطا ہوئے ہیں" :

سوال کنندہ صاحب یونہی دائم المریض خلیفہ صاحب کی جان پر ظلم کر رہے ہیں۔ غوثیت اور قطبیت کے مدارج پوچھنے کی بجائے اگر آپ مراق اور مشی النوم کے مدارج پوچھتے۔ تو خلیفہ صاحب آپ کو جلد از جلد صاف جواب دے کر مشکور کر دیتے۔ ہاں اگر وہ غوثیت اور قطبیت کے مدارج جاننے پر ہی بضد ہیں تو پھر مباہلہ والوں کے دفتر سے ہی یہ استفسار کر کے درست جواب لے لیں۔ خلیفہ صاحب کو یونہی بیزار نہ کرتے پھریں :

عشقِ رسول

مسلمان بظاہر تو یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وہ حضرت محمد کی حد سے زیادہ عزت کرتے ہیں۔ لیکن بسا اوقات ایسی باتیں لکھ جاتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ حضرت صاحب کی کمزوریاں عیاں کر رہے ہیں۔ گوجرانوالہ کے اخبار "العمل" کے ۳۱ جنوری کے پرچہ میں ذیل کی سطور شائع ہوئی ہیں:-

"چنانچہ جس وقت رسول اللہ صلعم ہجرت فرما کر قبا میں پہنچے۔ اور وہاں بموجب روایت بخاری ۱۴ دن اور دوسری روایت کی رو سے ۴ روز قیام فرمایا۔ تو آپ نے وہاں جمعہ نہ خود پڑھا۔ اور نہ اہل قبا کو اس کے ادا کرنے کی ہدایت فرمائی" (صفحہ ۶)

مذکورہ سطور حضرت صاحب کی تعریف کی مظہر نہیں ہیں۔ بلکہ ایک قسم کی اہانت ہیں۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ حضرت صاحب نے یا تو نماز جمعہ کی سنت کو ارادتاً ادا نہ کیا۔ یا مخالفوں کا خوف اس قدر طاری تھا۔ کہ آپ نے نماز جمعہ کے جھمیلے میں پڑنا قرین مصلحت تصور نہ کیا۔ بہر حال جو بھی وجہ ہو۔ وہ حضرت صاحب کی عزت کو بڑھانے والی نہیں۔ بلکہ اسے گھٹانے والی ہے :

آریہ سماج کا سبھاسد بننے و رہنے کا نیم

(لیکھک شری پت گیان چند جی آریہ از دہلی)

آج کل آریہ سماج کالج ویبھاگ لاہور کے مکھیہ آریہ سجنوں میں اس وشے پر پر سپر وواد ہو رہا ہے۔ کہ آریہ سماج کا سبھاسد بننے و رہنے کے لئے کیول آریہ سماج کے دس نیموں کو ماننے اور ان کو آچرن میں لانیکی پرتگیا کرنا ہی پریاپت ہے۔ اتھوا اس کے ساتھ آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند پر درشٹ ویدک سدھانتوں کا ماننا اور ان کے انوکول آچرن کرنا بھی آوشیک ہے۔ ملا سنبھو ہے۔ کہ سبھا سوسائیٹیوں کے منتویوں کو ہی بندھن سمجھنے والے کئی ایک نوجوان یہ سمجھتے ہوں۔ کہ یہ ایک نیا خیال ہے۔ جو کہ آتم تشیل سمے کے پرواہ کے کارن یوبک آریہ سماجیوں کے دل میں پیدا ہوا ہے۔ پرنتو پرانے آریہ سماجی جانتے ہیں۔ کہ یہ وواد پرانا ہے۔ یہ وواد کے آرمبھک رابھیا حب نوین نہیں ہے۔ بلکہ اس وواد کے آرمبھک بیج منشی لالہ مولراج سوئیم چنتن پرانے ہیں۔ آپنے ہی ان کے یہ وچار بھی پرانے ہیں۔ کہ آریہ سماج کا سبھاسد بنے و رہنے کے لئے کیول دس نیموں پر ستا کھشٹر کرنا ہی پریاپت ہے۔ سدھانتوں کے ماننے کے لئے آپ سبھاسد بادھک نہیں ہے۔ ان کے مانس آہار کا ودھان بھی اسی پکش دوارہ ہوتا ہے۔ مہدی رلیے صاحب کے انیرکت بھی کوئی نہ کوئی اور آریہ سماجی (بھوا پرکٹ روپ میں) بھی ان وچاروں کا بابا جانتے ہے۔ تغلناتی دشائیں کرانے صاحب سے سمپرک میں آنے والے کسی نہ کسی اتنسچت وچار والے آریہ سماجی کے بھی ایسے وچار ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا سہیوگ پانے پر رائے صاحب اپنے اپروکت وچار پھر سے آریہ سماج میں پرسہنت کر دیتے ہیں۔ پرنتو اتہیں ان کا اثر بھی لینا رہتا ہے۔ چنانچہ اس بار بھی آریہ سماج کے پرمکھ ودوانوں کے لیکھ رلیے صاحب کی سمفا بلکے و بکچھ میں نکل چکے ہیں۔ اور اس پر ادھک لکھنے کی آوشیکتا بھی نہیں ہے۔ تو تاپی کچھ بھائیوں کے آدیش تھا پر یا ہے۔ پریت ہو کر میں بھی اپنے اس وشے سمبندھی وچار آریہ جنتا کے سامنے رکھنے کے لئے اُدیت ہوا ہوں۔

پوروا اس کے کہ میں اپنے وچار آدرنیہ آریہ جنتا کے سامنے رکھوں۔ یہ نویدن کر دینا اُچت سمجھتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کا سبھاسد بننے و رہنے کے سمبندھ میں کیول اپروکت وچار ہی ووادگرست نہیں ہے۔ بلکہ اسی دشا سے سمبندھ رکھنے والے اور بھی کئی ایک وچار کئی آریہ سماجیوں میں پائے جاتے ہیں۔ جو کہ وواد پرد ہیں۔ اور آوشیک پرتیت ہوتا ہے۔ کہ ان پر بھی وچار کیا جاوے۔ اس لئے آج سے دو ورش پوروا ان وواد پرد وچاروں کے سمبندھ میں میں اپنے جو وچار دہلی میں گزشتہ آریہ ودوت سمیلن میں آریہ ودوانوں کے سمکش "وچار سوتنترتا اور آریہ سماج" کے شیرشک سے رکھ چکا ہوں۔ اور جو اس لیکھ میں چھپ بھی چکے ہیں۔ کہ جن میں سمیلن میں پڑھے گئے آریہ ودوانوں کے نبندھ چھپے ہیں۔ آریہ جنتا کی جانکاری کے لئے انہیں کا تھوڑا سی پریورتن وادھکتا کے ساتھ یہاں پر اُلیکھ کروں گا۔

"وچار سوتنترتا اور آریہ سماج"

میرے وچار انوسار "وچار سوتنترتا اور آریہ سماج" کا ابھیپرایہ سمجھنے تھا آریہ سماج کا سبھاسد بننے و رہنے کے نیم میں مت بھید رکھنے والے آریہ سماجیوں کو جن شرینیوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ان پر میں اپنے نمبروار الگ الگ وچار کروں گا۔ اور انت کے نمبر میں اپنے وچاروں کا سار انش بھی لکھ دوں گا۔ آشا ہے۔ کہ آریہ جنتا انہیں دھیان پوروک پڑھے گی۔

پرتھم شرینی

(۱) پہلی شرینی میں وہ سجن ہیں۔ جو کہ وچار سوتنترتا کا یہ ابھیپرایہ لیتے ہیں۔ کہ آریہ سماجی اپنے وچار رکھنے میں بالکل سوتنتر ہیں۔ وہ چاہے کسی پرکار کے ہی اپنے وچار رکھیں۔ یدی وہ آریہ سماج کی آچار پدھتی اتھوا سداچار کے ورودھ آچرن نہیں کرتے۔ تو وہ آریہ سماج کے سبھاسد رہ سکتے ہیں۔ کوئی سبھاسد کیول وچار بھنتا کے کارن سماج سے پرتھک کئے جانے کا ودھیہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ویدک دھرم آچار پر ادھک بندھن لگاتا ہوا بھی منشیہ کی بدھی اور وچاروں کو پورن سوتنترتا دیتا ہے۔ وچاروں کی پرتنترتا دوسرے شبدوں میں دماغی غلامی ہے۔ کہ جس کا رشی دیانند نے بھی بل پوروک ورودھ کیا ہے۔ اس لئے آریہ سماج کو اپنے سدھانتوں کے منوانے پر ادھک بل نہیں دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے سوتنتر وچاروں کے سچے آریہ سماج میں پرویشٹ نہیں ہو سکتے۔ یدی آریہ سماج اس کے وپریت اپنے سبھاسدوں کو وششٹ منتویوں کو ماننے کے لئے بادھیت کرے گا۔ تو اس سے آریہ سماج کو ہانی پہنچے گی۔ اور آریہ سماج بھی ایک پرکار کے وشیش مت کے ماننے والی سمپردایہ بن جائے گا۔

پادھک گن! اوپر کی پنکتیوں میں وچار سوتنترتا کا جو ابھیپرایہ بتایا گیا ہے۔ میری سمتی میں وہ ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ آریہ سماج کے وچار سوتنترتا کا پوشک ہونے کے یہ ارتھ کدا پی نہیں ہو سکتے کہ اس کے سبھاسد جس پرکار کے چاہیں۔ اپنے وچار رکھیں۔ اتھوا ناستک وا آستک۔ ایک ایشور واد انیک ایشور واد۔ نرا کار واد۔ ساکار واد۔ گیان۔ گنگا ستان تھا مدھپان سے مکتی اور وید بائیبل قرآن کو ایشوریہ ماننے نہ ماننے والے آدی پرسپر ورودھی وچاروں کے رکھنے والے بھی آریہ سماج کے سبھاسد رہ سکتے ہیں۔ کیونکہ آریہ سماج کے اب نیم دہار ایسا کے انوسار وہی منشیہ آریہ سماج کے سبھاسد بن رہ سکتے ہیں۔ جو کہ اس کے نیموں یا پر درشٹ تھا ابھیریت ویدموک وچاروں اور آچاروں کو مانیں۔ اور آچرن میں لائیں۔ ناستک و ید ورودھی اور مورتی پوجک آدی آریہ سماج کے سبھاسد ویسے ہی نہ بن سکتے ہیں۔ نہ رہ سکتے ہیں۔ جیسے کہ شراب پینے والے ٹمپرینس سوسائیٹی کے۔ آریہ سماج ٹینس کلب تھا فری میسن سوسائیٹی جیسی کوئی کلب و سوسائیٹی نہیں ہے۔ کہ اس میں اکٹھے ہونے والوں کی کلب و لاج سمبندھی کریا پدھتی تو سمان ہو۔ اور دھارمک وچار بھن بھن بھی ہو سکیں۔ کیونکہ بھن بھن ورودھی وچار والوں کو آریہ سماج کا سبھاسد ماننا دوسرے شبدوں میں آریہ سماج کو بے اصولا ماننا ہے۔ آریہ سماج میں جو "سماج" شبد آیا ہے۔ وہ کسی دوسرے نیم رہت سماج میں آئے سماج شبد کی بھانتی سادھارن ارتھوں میں نہیں بلکہ وششٹ ارتھوں میں آیا ہے۔ کیونکہ وہ نیم بدھ اور سنگٹھن شیل سماج ہے۔ اس کے اپنے موک نیم اور سدھانت ہیں۔ ان کے ماننے والے ہی اس کے سبھاسد رہ سکتے ہیں۔ سماج شاستر کے ودوان اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ بھن بھن اتھوا ورودھی وچاروں والے منشیوں کے سموہ سے کبھی کوئی نیم بدھ اور سنگٹھن شیل سماج بن اور سنگٹھت رہ ہی نہیں سکتا۔ اور نہ ہی ان کی ادھک سنکھیا ہونے پر بھی ان کا کوئی سا مارک بل ہو سکتا ہے۔ چاہے وہ سوشل پولیٹیکل اور دھارمک کوئی بھی سماج کیوں نہ ہو۔ کیونکہ نسچت منتویہ اور کرتویہ ہی ہیں۔ جو کہ کسی نیم بدھ سماج کو بنا۔ درڑھ اور سنگٹھت رکھ سکتے ہیں۔ ہاں یہ تو ہو سکتا ہے کہ کوئی نیم بدھ سنگٹھن شیل سماج بھی اپنے کسی نیم و سدھانت کو اسندھ اور ان اپیوگی جان کر بدل دے۔ پرنتو یہ کدا پی نہیں ہو سکتا۔ کہ بھن بھن تھا ورودھی وچاروں اور اتنسچت منتویوں کے رکھنے والے پرسپر سنگٹھت رہ کر کسی نیم بدھ سماج کو بنا اور سنگٹھت رکھ سکیں۔

یدی کیول آچار پدھتی کے انوکول آچرن اتھوا سداچار کو ہی آریہ سماج کے سبھاسد رہنے کا نیم مانیں گے۔ تو اس نیم کی اتی ویاپتی سنسار بھر کے مت متانتروں میں رہنے والے سداچاری منشیوں میں ہو جاوے گی۔ کیونکہ آریہ سماج کی آچار پدھتی سار و بھوم سداچار (عالمگیر اخلاق) کا انوروپ ہے۔ تو کیا وہ آریہ سماج کے سبھاسد سمجھے یا بنائے جا سکیں گے۔ ایسا ماننا واستو میں آنکھیں موندنا ہے۔ سداچاری ہونے کے کارن اس انش میں وہ آریہ تو ہو سکتے ہیں۔ پرنتو آریہ سماجی اتھوا آریہ سماج کے سبھاسد نہیں ہو سکتے۔

مجھے یہ معلوم نہیں۔ کہ وچاروں میں سوتنترتا اور آچاروں میں پرتنترتا ماننے والے بھائی کس ہیتو کے آدھار پر یہ مانتے ہیں۔ کہ ویدک دھرم منشیہ کے آچاروں پر تو بندھن لگاتا ہے۔ اور وچاروں اتھوا بدھی پر نہیں۔ دوسرے شبدوں میں ویدک دھرم عملی غلامی کا تو سمرتھک ہے۔ کنتو دماغی غلامی کا نہیں۔ یدی ان کا یہ خیال ہو۔ کہ منشیہ کے وچار کرنے اور رکھنے کی جو جنم سدھ سوتنترتا ہے۔ وہ اس کے سماج کا سبھاسد اور دھرم کا انویائی ہو جانے پر بھی رہنی چاہیئے۔ جو سماج و دھرم اس سوتنترتا پر بندھن لگاتا ہے۔ وہ وچار سوتنترتا کا سمرتھک نہیں ہو سکتا۔ تو وہ پھر یہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ کہ آچاروں پر بندھن لگانا اُچت ہے۔ کیونکہ پھر تو انہیں یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ سماج سو دھرم کو اپنے سبھاسدوں اور انویائیوں کے وچاروں پر ہی نہیں بلکہ آچاروں پر بھی بندھن نہیں لگانے چاہئیں۔ کیونکہ منشیہ کو ستیہ استیہ کرم کرنے کی بھی تو جنم سدھ سوتنترتا پراپت ہے۔ پھر اس کی یہ سوتنترتا کیوں چھینی جاوے؟ اور یدی سماجک تھا دھارمک مریادا کی پورتی اور رکھشا کے لئے سماج اور دھرم کا آچاروں پر بندھن لگانا اُچت ہے۔ تو اس کا وچاروں پر بھی بندھن لگانا اُچت ہی نہیں بلکہ آوشیک ہے۔ کیونکہ آریہ سماج تھا ویدک دھرم کی وچار پدھتی اس کی آچار پدھتی سے ویسا ہی گھنشٹ تھا نتیہ سمرگ (قدرتی) سمبندھ ہے۔ جیسا کہ منشیہ کی گیان اندریوں کا اس کی کرم اندریوں سے۔ اس لئے ان کو ایک دوسرے سے پرتھک سمجھنا ان کے سوروپ سے ناواقفیت پرکٹ کرنا ہے۔ یدی وہ پرتھک ہو جاویں تو دونوں ہی ویرتھ ہو جاویں۔ ویدک دھرم کیوں آچاروں پر ہی بندھن نہیں لگاتا۔ بلکہ وچاروں پر بھی اس کے ستیہ سدھ اور پوتر ہونیکا بندھن لگاتا ہے۔ کیونکہ آچار و وچار بھی ستیہ استیہ شریشٹ اور نکرشٹ ہو سکتے ہیں۔ پرنتو اس پرکار اپنے سبھاسدوں پر وششٹ منتویوں و کرتویوں کے ماننے و کرنیکا بندھن لگانے پر بھی آریہ سماج سمپردایہ نہیں بن سکتا۔ کیونکہ سمپردایہ وہ بانک منشیوں کا ماننا سمپردایہ ہونے کا لکشن نہیں ہے۔ ورنہ چاہیئے تھا وششٹ ہی کیوں نہ ہوں۔ یدی ایسا ہے۔ تو کانگرس جیسے سار وجنک سنگٹھن بھی سمپردایہ بن جائیں گے۔ کیونکہ ان کے بھی تو وششٹ منتویہ ہوتے ہیں۔ اور انکے ماننے والے ہی انکے ممبر بن و رہ سکتے ہیں۔

آریہ سماج کے ستیہ کا نربھر سمپردائیوں کی وچار پدھتی وششٹ تھا ورودھی سنکچت تھا اکھنڈ وچاروں اور آچاروں پر ہی نہیں ہے۔ بلکہ وہ سار وجنک وچاروں اور آچاروں پر ہے۔ اور یہی اس

آریہ سماج کے گذشتہ اتہاس پر ستنق آموز نظر

(لیکھک شری جگدیش چندر جی شاستری کاویہ تیرتھ)

رشی اُتسو کے پوتر تیوہار کے موقعہ پر ہمارا کرتویہ ہے۔ کہ ہم گمبھیرتا پوروک آریہ سماج کے گت شتابدی کے اتہاس پر درشٹی ڈالیں۔ اور جب نیسر گتی سے آگے دوڑ رہے ہیں۔ اُس گتی کو ذرا دھیمی کر کے رُک جائیں۔ اور سوچیں۔ کہ رشی نے اپنے جیون کال میں کتنا لمبا تپ کیا تھا۔ اور ہم نے کتنا کیا ہے۔ انہوں نے کیا کیا کام کیا تھا۔ اور ہم نے کیا کیا کیا ہے؟ ہم نے کیا کیا ہے۔ کیا نہیں کیا؟ اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ جبھی ہم اپنے آدرش پتھ پر گتی کار یہ ہو سکتے ہیں۔ جبھی رشی کے مشن کو آگے بڑھا سکتے ہیں۔ اور سچ پوچھا جائے۔ تو جبھی آریہ سماج کی سچی سیوا بھی کر سکتے ہیں۔

رشی دیانند جیون میں

رشی دیانند کو کام کرنے کا بہت کم سمے ملا۔ پھر بھی اُنہوں نے اپنے جیون کال میں جو کچھ کام کیا۔ ہم اُس سے کہاں تک آگے بڑھ سکے ہیں؟ یہ پرشن ہے۔ جو ہر ایک آریہ کے ہردیہ میں اُٹھتا ہے۔ اور رشی کی ہم آتما جس کا اُتر ہم سے مانگتی ہے۔ ہم اس پرشن پر جب جب وچار کرتے ہیں۔ تب تب ہمارے ہردیہ میں آستھا اور کبھی نراشا کا اُدے استھ ہوتا ہے۔ ہم نراشاوادی نہیں۔ اور نہ ہی آریہ سماج کے مہان کاریوں پر پردہ کر کے لوگوں سے ممکھش نراشا پورن چتر کھینچنا چاہتے ہیں۔ اسی لئے ہم دونو پہلوؤں کو سامنے رکھ لیتے ہیں۔

ہم نے کیا کیا ہے؟

جب کسی آریہ کے ہردیہ میں یہ پرشن اُٹھتا ہے۔ کہ ہم نے کیا کیا ہے؟ تو گورو سے اُس کا مستک اُٹھ جاتا ہے۔ ہرش سے اُس کی چھاتی پھول جاتی ہے۔ یدی ہم دھیان پوروک دیکھیں۔ تو ہمیں پرتیت ہو گا۔ کہ آج رشی دیانند کا سندیش بھارت درش کی وشیش جنتا کے ہردیہ میں گھر کر گیا ہے۔ آج کا آریہ سماج سماج کے سدسیوں تک ہی پرمت نہیں۔ ورنہ پرتیک وچارشیل بھارتیہ ہم کے سدھانتوں کا سچا انو یائی ہے۔ یا دھیک پڑھیں گے۔ اس کا ثبوت کیا ہے۔ ہم کہتے ہیں۔ اس کا ثبوت پرتیکش ہے۔ آج ہمارے کاموں کو غیر آریہ سماجی خوشی سے کر رہے ہیں۔ وشو کی بندنیہ وبھوتی مہاتما گاندھی جی اُس اچھوت اُدھار کے لئے بار بار اپنے پرانوں کی بازی لگا رہے ہیں۔ جس کے لئے رشی دیانند اور ان کے انو یائیوں نے بار بار جنتا کو سچیت کیا۔ یہی نہیں آج سماج سدھانتوں کے انیک کاریوں کا پرچار اُن لوگوں نے اُٹھا رکھا ہے۔ جو آریہ سماج کے چاہے رجسٹرڈ ممبر نہ ہوں۔ پرنتو اُن کے ہردیہ اور مستک بھی نہیں۔ بلکہ اُن کے روم روم میں آریہ سماج سما چکا ہے۔ آج ہم جس کمشنر میں

ہمارے اپدیشکوں کو رات دن دھن سنگرہ کے پیچھے پڑا رہنا پڑتا ہے۔ جو ایک بنک جنتا دھن مانگ سکتا ہے۔ وہ اُتنا ہی بُرا سمجھا جاتا ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ ہمارا پرچار کاریہ پچھڑ گیا ہے۔ گرام پرچار جیسے مہتو پورن کاریہ کی اور ابھی تک دھیان نہیں دیا جا سکا ہے۔ ہم جلسوں میں ویاکھیان دیکر اور شاستر ارتھ کر۔ ہُو ہا مچا کر اپنے کرتویہ کی اتی شری سمجھ

جاتے ہیں۔ جن منڈلیوں پر درشٹی ڈالتے ہیں ہمیں سدھانت روپ میں نہیں تو ویوہار روپ میں رشی کے شِشیہ دکھائی دیتے ہیں۔ دیش میں سوتنترتا سنگرام میں آتم بلیدان کرنے والے آریہ سماجی ہیں۔ سماج سدھار کا کام کرنے والے آریہ سماجی ہیں۔ ماتری بھاشا کا ساہتیہ نرمان کرنے والے آریہ سماجی ہیں۔ اور راشٹر بھاشا کو سچیلتا پوروک چلانے والے بھی آریہ سماجی ہیں

دیانند کو تھی صداقت کی پروا

(از شری منوہر لعل جی طالب - چکوال)

نہ عزت کی خواہش نہ ذلت کی پروا
نہ تھی تجھ کو دنیائے دولت کی پروا
جہاں بھر کو راہِ صداقت دکھائی
ہٹایا نہ تو نے قدم راہِ حق سے
تو چمکا دیا بن کے تاریکیوں میں

نہ ثروت نہ شوکت نہ حشمت کی پروا
تو پھر ہوتی کیوں اہلِ ثروت کی پروا
تجھے تھی جہاں میں صداقت کی پروا
نہ کی اہلِ شر کی شرارت کی پروا
اُجالا کیا۔ کی نہ ظلمت کی پروا

صداقت کا تو دیوتا تھا دیانند
تجھے کیسے ہوتی جہالت کی پروا

پھر ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے کچھ نہیں کیا جس دھرم پر لیکھرام۔ شردھانند راجپال اور رام چندر جیسے دھرم ویروں نے اپنی بلی چڑھا دی ہو۔ اُس کے وشے میں نرلجتا سے کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔

ہم نے کیا نہیں کیا؟

ہم مانتے ہیں۔ کہ آریہ سماج نے بہت کام کیا۔ پرنتو کیا نہیں کیا؟ یہ پرشن بھی وچارنیہ ہے۔ آریہ سماج اب تک بہت کم ٹھوس کام کر سکا ہے۔ اس کا کارن ہماری تجیہ بدھی میں سنگٹھن روگ ہے۔ سنگٹھن روگ آریہ سماج کی جڑوں کو کھا گیا ہے۔ ہم مانتے ہیں۔ کہ سنستھاؤں سے بھی تھوڑا بہت پرچار ہوتا ہے۔ پرنتو کیول سنستھاؤں کو چلاتے رہنے سے واستوک کاریہ بہت کچھ رُک جاتا ہے۔ سنستھاؤں کے کارن

لیتے ہیں۔ اس کام میں عیسائی لوگ ہم سے کہیں آگے بڑھے ہوئے ہیں۔

ستیہ ساہتیہ نرمان

یہی نہیں۔ رشی کے سورگ آروہن کے بعد ستیہ ساہتیہ نرمان کی اور ہمارا بہت کم دھیان لگا ہے۔ ایک بجر ویدبھاشیہ کو ہی لیجئے۔ ہم اس چھوٹے سے کاریہ کو بھی اب تک پورا نہیں کر سکے۔ اس کے علاوہ سدھانت گرنتھوں کی کمی ہمیں بُری طرح کھٹکتی ہے۔ اس کشیتر میں جو کچھ کام ہوا ہے۔ وہ بہت تھوڑا ہے۔ اتنا جو کہ نہیں کے برابر ہے۔ ایسے ہی اور بھی بہت سے کام ہیں۔ جن میں ہم پچھڑے ہوئے ہیں۔ ان پر ہمیں گمبھیرتا سے وچار کر کے اپنے مارگ کا نرمان کرنا چاہیئے۔

اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟

اس بات کا سمے نہیں ہے۔ کہ ہم یہاں کے لئے پشوؤں کی طرح لڑیں۔ ہماری اپنی شکتی کاموں کے لئے ہو۔ اس سمے ہمارے سامنے دو پورن کام ایسے ہیں۔ جن پر ہمیں جلد از جلد دھیان دینے کی آوشیکتا ہے۔ یہ دو کام ہیں۔ پرچار کاریہ اور ستیہ ساہتیہ کا نرمان۔

پرچار کی آوشیکتا

اب سمے ہے۔ کہ روز روز نئی نئی سنستھاؤں کا کھولنا بند کر دیا جائے۔ اور پرچار کاریہ کی طرف وشیش دھیان دیا جائے۔ اب تک جو پرچار دارشنک اُتسوؤں پر ہونے والا پرچار ہے۔ یہ ٹھوس کام نہیں۔ دکھاوا ہے۔ سیوا کا بھاو ذرا بھی نہیں ہے۔ پرچار کاریہ کو اب ٹھوس بنا دینا چاہیئے۔ گرام پرچار اور ودیش پرچار آدی انیک کام ہیں۔ جن کے لئے ہمیں ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ جو کچھ کر رہا ہے۔ اُس پر چھوٹے سے سمے "ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟" اس پر دھیان دینے کی آوشیکتا ہے۔ یدی ہم ایکدو بات کو دور کر کے ادھر کام کرنا شروع کر دیں گے۔ تو دھن آدی کی بادھا ہمیں ہرگز نہیں ستائے گی۔

ریسرچ کی آوشیکتا

اسی طرح ستیہ ساہتیہ نرمان کے کام کی بھی ادھک آوشیکتا ہے۔ "اللہ میاں کی ٹیں ٹیں" آدی پستکوں کی آپ گتا تو ہو سکتی ہے۔ پرنتو اس سے ستیہ ساہتیہ کا نرمان نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے انو سندھان Research Depart پربھاگ ... نیم پوروک چلانے کی آوشیکتا ہے۔ یدی سیاست کے ودوان اس کاریہ میں ہاتھ ڈالیں۔ اور ان کی جیوکا کا اُپیکت پربندھ کر دیا جائے۔ تو یقیناً تھوڑے دنوں میں ہم اچھے ساہتیہ کا نرمان کر سکیں گے۔ جس سے آریہ سماج کا مکھ اُجول ہو گا۔ اس کی ودوتا کی چھاپ ہندو جنتا کے ہردیہ پر بیٹھ جائے گی۔ اب گنے چنے شری مان پنڈت شو شنکر شرما۔ سوامی درشنانند۔ پنڈت گورودت۔ پنڈت بھیم سین اور پنڈت لیکھرام جیسے ودوان کہاں دکھائی پڑتے ہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ ہمارا دھیان کیول پرچار کی طرف ہے۔ آریہ جنتا کو ادھر دھیان دینے کی آوشیکتا ہے۔

کہنے کا تاتپریہ یہ ہے۔ کہ ہمیں اپنے کاریوں کو اپنی سما لوچنا کی درشٹی سے دیکھنا چاہیئے۔ جو انگ پورن ہیں۔ انہیں چھوڑ کر جو اپورن ہیں۔ انہیں اب پورا کرنا چاہیئے۔ اسی میں ہمارا کلیان ہے۔ اور یہی آریہ سماج کو جیونت رکھنے کے لئے ایک ماتر آوشیک سادھن ہے۔

دیانند مجھے کیوں پیارا ہے؟

(از قلم مہاشہ تُلسی رام مدان ادیب - انگلش ماسٹر کوٹ ادّو)

رِشی کے جیون پر ایک نظر

مہرشی دیانند نہ صرف ستیہ کا پریمی تھا۔ بلکہ ستیہ کا مندر مجھے دل و جان سے پیارا ہے۔ بلکہ وہ میری آنکھ کا تارا ہے۔ کیونکہ اُس نے اپنے انوپم چرتروں سے میرے جیون میں ایک ادبھت پلٹا دیا ہے۔ اس کا سنکشپت برتانت اس پرکار ہے:—

میں ایک پورانک کُل میں اُتپن ہوا تھا۔ سو وچار بھی کٹر پورانک تھے۔ جب میں گورنمنٹ ہائی سکول میں پڑھا کرتا تھا۔ تو سناتن دھرم کے اُپدیشکوں کو پریم سے سنا کرتا تھا۔ اور ضروری ضروری باتوں کو نوٹ بک میں نوٹ کر لیا کرتا تھا۔ (چونکہ اب بھی میرے پاس موجود ہیں۔ جب بھی ان کو پڑھتا ہوں۔ مجھے بے اختیار ہنسی آتی ہے) چنانچہ جب میں انٹرنس کا امتحان پاس کر کے کسی کالج میں داخل ہونے کے لئے لاہور گیا تو بہت سی چھان بین کے بعد ڈی۔ اے۔ وی کالج کو ایک ہندو کالج سمجھ کر اُس میں داخل ہو گیا۔ کیونکہ سناتن دھرم کالج اُس وقت موجود نہ تھا۔ شروع شروع میں آریہ سماج کی کسی کارروائی میں حصہ نہ لیتا تھا۔ ہفتہ وار ستسنگ میں جانے سے کتراتا تھا۔ اور سندھیا سے گھبراتا تھا۔ "لمبے" تو مجھے ایک ہوا سا نظر آتا تھا۔ سنتے ہی کانوں پر ہاتھ دھرتا تھا۔ کیونکہ شروع شروع میں تعلیم کا بوجھ بہت کم ہوتا ہے۔ اس واسطے کالج کے لڑکے اپنے اُمولیہ سمے کو عموماً کھیل کود میں گنوا دیتے ہیں۔ مگر میں سوادھیائے کا بڑا پریمی تھا۔ اور عموماً کہا کرتا تھا ؎

وہ ہونگے کفن میرے کتابیں ہونگی سرہانے
آ آزما دیکھے اگر کوئی نہیں مانے

خیالات میں انقلاب

ایک دن میں نے کسی پڑوسی لڑکے سے پڑھنے کے لئے کوئی کتاب مانگی۔ اُس نے مجھے مہرشی دیانند جی کا انگریزی زبان میں "دگنیشن اینڈ کو مدراس" کا چھپا ہوا مختصر سا جیون چرتر دے دیا۔ کتاب کا نام پڑھتے ہی میں نے ناک بھوں سکیڑ کر کہا۔ کہ کوئی اچھی سی کتاب دو۔ اُس نے جواب دیا۔ "میرے پاس تمہارے یوگیہ کیول یہی پستک ہے"۔ چنانچہ سمے کو بتانے کے لئے میں نے اس پستک کو پڑھنا آرمبھ کر دیا۔ جوں جوں میں اس پستک کو پڑھتا گیا۔ توں توں میرے دل و دماغ پر ایک عجب قسم کا اثر ہوتا گیا۔ اور میرے رگ و ریشہ میں ایک ایسی بجلی کی رو سرایت کر گئی۔ جس نے میرے وچاروں میں ایک ادبھت کرانتی اُتپن کر دی۔ مہرشی دیانند کے انوپم چرتروں نے جس پرکار میرے وچاروں کو پریورتن کیا۔ اس کا سنکشپت برتانت اس پرکار ہے:—

مندلا نشین تھا۔ اسی ستیہ ہی کی کھوج میں اس نے اپنے پتا ماتا کی جاگیر کو تیاگ دیا تھا۔ سنسار کے سکھوں اور بندھنوں کو ٹھکرا دیا تھا۔ اسی ستیہ ہی کی کھوج کے لئے برسوں جنگلوں اور پربتوں میں مارا مارا پھرتا رہا۔ اور رشی منیوں اور سادھو سنتوں کی تلاش کرتا رہا۔ آخرکار ۳۶ برس کی عمر میں برہمچریہ کے قدیم اصولوں کے مطابق پرگیا چکشو سوامی ورجانند جی مہاراج کی شاگردی کا فخر حاصل کیا۔ اور گمشدہ پرانی مانتا کے اُدھار کی خاطر اپنے پرانوں کو نچھاور کر دینے کا عہد دھارن کیا۔

ستیہ کا انتہائی پریم

ان کی صداقت پسندی ایسی اعلیٰ پایہ کی تھی کہ انہیں ذرہ بھر بھی پروا نہیں تھی۔ کہ خیالات کے یکلخت بدل جانے پر وہ متلون مزاج سمجھے جائیں گے۔ واقعی ہٹ دھرمی جیسے غلطی سے مستقل مزاجی کہا جاتا ہے جاہلوں کا رویہ ہے۔ سوامی دیانند تو صداقت پرست تھے۔ وہ کسی بات کا اظہار ایسے طور پر کرتے تھے جیسے کہ وہ ان کو ہو بہو معلوم ہوتی تھی۔ انہوں نے شومت کو ویدانت کے مقابلہ میں ترک کر دیا تھا۔ پھر ویدانت کو ویدک دھرم کے مقابلہ میں تلانجلی دے دی تھی۔ ان کو متلون مزاجی کا مطلقاً ہٹ نہیں تھا۔ بلکہ ان کا مدعا ستیہ کی تلاش تھا۔ خواہ انہیں کہیں سے کیوں نہ ملے۔ اس صداقت پرست شورویر کو راجاؤں کا خوف بھی صداقت کی راہ سے منحرف نہیں کر سکتا تھا۔ ہمارے پیارے مہرشی جی کی زندگی کا مدعا من۔ کرم اور بچن سے ستیہ کا پرچار کرنا تھا۔ خواہ ایسا کرنے میں جان بھی چلی جائے۔ کسی نے کیا سچ کہا ہے۔ ع

زیر خنجر شر - تیر خنجر راستی ؎

ایک ادیب شاعر نے سوامی جی کے مقصدِ حیات کو کیسی خوبصورتی سے عکس کیا ہے ؎

صداقت کے لئے گر جان جاتی ہے تو جانے دو
مصیبت پہ مصیبت سر پہ آتی ہے تو آنے دو

بعض آدمی سوامی جی پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ انہوں نے ہندو دھرم کے کٹر سناتنیوں کا بڑا سخت کھنڈن کیا ہے۔ ان میں رواداری نہیں تھی۔ مگر وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ صداقت کے عشق نے مہرشی کو ایسے ہی سخت گیر بنا دیا تھا۔ جیسے کہ ڈاکٹر مریض کی بہتری و بہبودی کو مدِ نظر رکھ کر اس کا اپریشن کرتا ہے۔

پر اوپکار

میرا پیارا مہرشی اپنے اوپر پتھر برسانے والوں کو اور زہر کھلانے والوں کو خندہ پیشانی سے معاف کر دیتا تھا۔ کیا اس میں سہن شیلتا نہیں تھی؟ ان کے رگ و ریشہ میں سہن شیلتا کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ مگر وہ بنی نوع انسان کو جہالت اور توہم پرستی کی تنگ و تاریک گہری غار میں گرتے دیکھ کر سہن نہیں کر سکتے تھے۔ اور بے خوف و خطر ستیہ کا منڈن اور استیہ کا کھنڈن کرنا اپنا پرم دھرم سمجھتے تھے۔ اور اسی صداقت کی شمع پر ہی پروانہ وار قربان ہو کر آپ امر ہو گئے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

مرنا بھلا ہے اُس کا جو اپنے لئے جئے
جیتا ہے وہ جو مر چکا انسان کے لئے

سوامی جی نے ہندو قوم کو ... چاہا کہ خوابِ غفلت سے بیدار کیا ہے تاکہ دشمنوں سے خبردار ہو کر خدمتِ خلق کے لئے زیادہ مستعدی سے تیار ہو جائے۔ سوامی جی کو ایشور پر درڑھ وشواس تھا۔ ایشوریہ بانی وید مقدس کو جان سے بھی زیادہ پیارا سمجھتے تھے۔ آپ گئوؤں کے پرم رکھشک۔ بیواؤں اور یتیموں کے پرم سہایک تھے۔ سناتن ورن آشرم مریادا کو از سر نو رائج کرنا چاہتے تھے۔ چھوت چھات کی تفریق کو دور کر کے مساوات کا پرچار کرنا چاہتے تھے۔ باطل پرستی کو چھوڑ کر ایک ہی ایشور کی پوجا کو پرم دھرم سمجھتے تھے۔

مہرشی جی اتفاق و اتحاد کو دل و جان سے چاہتے تھے۔ اور ان کو فرقہ وارانہ جھگڑوں سے سخت نفرت تھی۔ وہ کہتے تھے۔ کہ "خود غرض اور کینہ پرور لوگ ہی فرقہ وارانہ جھگڑوں کی آگ بھڑکایا کرتے ہیں۔ اور خود غرضی سے بھرے ہوئے خیالات

ویدوں والا

(رشحاتِ کلک جناب منشی نربدا پرشاد صاحب عاصی گیاوی مصنّف "حلبتی نشانی" و "مایا چھند")

سنسار میں ویدوں کا ڈنکا بجوا دیا ویدوں والے نے
ہموار صداقت کا رستہ دکھلا دیا ویدوں والے نے

اُمید سے دل پُر نور ہوا غفلت کا پردہ دور ہوا
بھارت میں رِگ یاجب رِگ دیا کا چلوا دیا ویدوں والے نے

کیا شکل تری نورانی تھی بھرپور امرت سے بانی تھی
ہم تشنہ لبوں کو وید امرت پلوا دیا ویدوں والے نے

تو مکہ میں مدینہ میں تو گنگا جی کے زینہ میں
اک اوم میں جلوا ایشور کا دکھلا دیا ویدوں والے نے

صد آفریں ہے تجھ سے دل کو غصہ بھی نہ آیا تبسمل کو
جلاد اور قاتل شخص جو تھا بخشوا دیا ویدوں والے نے

گر دھرم کی رہ میں جان جائے اُف تک بھی لب تک نہ آئے
یہ راہ صداقت میں مر کر بتلا دیا ویدوں والے نے

قاتل کو بھی مر کے دعا دینا مر جھلکے بھی بوئے وفا دینا
یہ مونہی منتر دنیا کو سکھلا دیا ویدوں والے نے

اک جادو تھی تحریر تری اک قینچی تھی تقریر تری
کاشی میں مجمع علماء کو شرما دیا ویدوں والے نے

بیواؤں کی دکھلا کر حالت بتلا کے یتیموں کی درگت
بھارت کے حب الوطنوں کو تڑپا دیا ویدوں والے نے

کچھ قدر نہ تھی برہمچاری کی درگت تھی تپ برناری کی
ست دھرم کے بجھتے دیپک کو چمکا دیا ویدوں والے نے

گو عالم اُس کا دشمن تھا پر سوامی دیا کا مخزن تھا
مر کر بھی خزانہ برکت کا لٹوا دیا ویدوں والے نے

تلوار چلانے والے کو۔ اور زہر پلانے والے کو
"بخشتا بخشتا بخشتا بخشتا" فرما دیا ویدوں والے نے

وس نیم دھرم کے بتلا کر ودیا کی بارش برسا کر
عاصی کے داغِ معاصی کو دھلوا دیا ویدوں والے نے

کو دھرم کے نام سے پکار کر سادہ لوح لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں "۔

بُرائیوں اور کُریتیوں کی بیخ کنی کرنا مہرشی جی کی زندگی کا مقصد تھا۔ مگر سب سے زیادہ پُر لطف بات جو کہ مجھے ان کا گرویدہ بناتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ مہرشی جی اتفاق و اتحاد پر صداقت کو قربان کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ اور نہ ہی کسی عارضی صلح کے حق میں تھے۔ مہرشی جی کی ہر ونفرت ان کے حق پرستی اور صداقت پسندی کے جذبہ میں مضمر ہے۔ اُنہوں نے کسی گدی کو قائم نہیں کیا۔ اور نہ ہی اپنے جانشین کا کہیں ذکر کیا ہے۔ مبادا کہ اُن کی وفات کے بعد لوگ اُن کے خاندان میں سے کسی کو اُن کا جانشین مقرر کر دیں۔ اور گورو ڈم کی رسمی پرتھا جس کی بیخ کنی کو وہ اپنی زندگی کا مدعا سمجھتے تھے۔ پھر سے چل پڑے۔

وہ در حقیقت آریہ سماج کو جمہوریت کا ایک نمونہ بنانا چاہتے تھے۔ اور خود بھی تمام عمر بطور ایک سیوک کام کرتے رہے۔ وہ اپنے اصولوں کا شک سے مبرا ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ ہر ایک کو صداقت کی چھان بین کی تلقین کرتے ہیں۔ وہ اپنی خود نوشت سوانح عمری میں اپنی غلطیوں کا کھلے دل سے اعتراف کرتے ہیں۔ وہ اپنے زمانۂ طفلی کے واقعات کو بیان کرنے سے ذرہ بھر بھی نہیں ہچکچاتے۔ الغرض مہرشی دیانند صداقت مجسم تھا۔ اس لئے وہ مجھے دل و جان سے پیارا ہے۔

مہرشی دیانند اپنی قوم کی پولیٹکل اور سوشل زندگی میں نئی رُوح پھونکنے والا لیڈر اور آریہ لقضب العین کا پرچارک تھا۔ اس لئے وہ میری آنکھوں کا تارا ہے۔ گو مہرشی جی کا فانی چولا میری ان دونوں آنکھوں سے اوجھل ہے۔ لیکن اس کے اُجلے چرتروں کا فوٹو میرے دل کی تختی پر کالنقش فی الحجر ہو چکا ہے۔ جو کہ ہر لمحہ مجھے موہت کر رہا ہے۔ کسی شاعر نے کیا سچ کہا ہے ؎

دل کے آئینہ میں ہے تصویرِ یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

انقلاب پسند رِشی دیانند اور نیا ہندوستان

(صاحبزادہ سوڈھی گوربچن سنگھ کوشان سنگت پوری کے قلم سے)

معقول پسندی اور باہمی رواداری ہندوستان کی پیداوار تھی۔ اور کسی وقت اس کی حفاظت و برآمد کے لئے خدا پرست لوگوں نے اپنی جانیں تک لڑا دیں اپنے جسم کے خون سے عمارتِ قومی کے لئے کام آنے والے گارے چُونے کو سُرخی دی تھی۔ ہمارے آباؤ اجداد کی ان شاندار قربانیوں اور سر فروشیوں نے ہمارا سر دُنیا والوں کے سامنے اس طرح اُونچا کیا۔ کہ آج تک اُونچا ہی تو رہا ہے۔ کون ہے۔ جو اس مطلعِ تابناک میں آنکھیں کھول کر دیکھتا ہے۔ اور اُسے ہمارے "ہندوستان قدیم" کی تجلّیاں نظر نہیں آتیں۔ کوئی ہے بھی تو وہ جو آنکھوں دیکھتے اندھا ہے۔ جس کو یہ حقیقت ابھی تک نہیں معلوم کہ ؎

دونو بھرے ہیں نور خدائے جلیل سے
کچھ امتیازِ جلوۂ دیر و حرم نہیں

قسم ہے مجھے اس صداقت کی کہ روشنی گوری جیتی اور تاریکی کالی ہوتی ہے۔ باطنی نظر والوں نے اپنی آنکھوں دیکھا، ذوقِ سماعت رکھنے والے کانوں نے سُنا۔ اور سینہ میں انسانی دل رکھنے والے انسانوں نے محسوس کیا۔ کہ یہ جو کچھ میں نے لکھا حق ہے۔ اور حق تھا...... میں "پدرم سلطان بود" کی رٹ لگا کر اپنے مفوضہ فرائضِ انسانی اور ضروریات اخلاق کو طلاق نہیں دے سکتا۔ کیونکہ میں خوب جانتا ہوں۔ کہ "اُونچے پہاڑ کے دامن میں پڑے ہوئے اس کی اُونچی چوٹی تک پہنچنے کے خواب دیکھنا میرے بزرگوں کی خاندانی روایت نہیں وہ ان لوگوں کے فریق میں سے نہیں تھے۔ جن کا مشغلۂ زندگی ہی دوسروں کے سہارے جنّت میں داخل ہونا ہے۔ یا جو اپنی منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی راہ میں تھک ہار کر کہہ رہے ہوں ؎

دیکھئے کیا ہو ہمارے شوقِ منزل کا مآل
پاؤں میں طاقت بقدرِ دُوریٔ منزل نہیں

زندگی کی بھاگ دوڑ میں تھکے ہارے مسافروں کی جن ذی شان بزرگوں نے ڈھارس بندھائی۔ اور جنہوں نے اندھی آنکھوں کو روشنی عطا کی، ملوجیت اور دہریت کے سوتیا بند کا کامیاب آپریشن کیا۔ یُوں تو آنے کو ساری دُنیا میں وقت وقت پر زندگی کا جامہ پہن کر آئے۔ مگر ہندوستان کے مشاہیر زمانہ کا مرتبہ اپنی مثال آپ ہے۔

مہرشی دیانند بھی اسی فریق کے ایک رکن ہیں۔ اسی مالا کے ایک موتی ہیں۔ اسی خدائی کھیل کے کھلاڑی ہیں۔ جو اپنی باری سے حصّہ آئی کھیل کھیلے۔ اور دیوالی کے دن اس کا (charge) چارج کسی اور کو دے گئے۔ ہمیں اس سے کیا غرض کہ اُنہوں نے وقت ملنے پر کس طور غور و فکر کی طاقت سے میدان مارا۔ اور کتنی دفعہ پالا جیتا، ہاں یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ آپ اگر اپنے وقت کے پیغمبر، ولی اللہ یا ہادیٔ مذہب نہیں بھی تھے۔ تو ایک "اقبال مند مصلح" ضرور تھے۔ وطن سے اُنہیں اُلفتِ صادق تھی۔ وہ ملک کے دُکھ درد سے اپنے جی میں دُکھ محسوس کرتے تھے۔ "موجودہ ہندوستان" کے بنانے والے بزرگوں میں آپ کا رُتبہ بھی کسی قومی لیڈر سے کم حیثیت کا نہیں۔ بلکہ سچ تو یُوں ہے۔ کہ آپ نے ایک بہترین انقلاب اپنی وطنی محبت کے صدقہ میں پیدا کیا۔ جس کے لئے رشی دیانند کا نام بھی "انقلاب پسند دیانند" رکھا گیا......

نیا ہندوستان

یہ اُنہیں کے پیدا کئے ہوئے انقلاب کی برکت ہے۔ کہ ہندوستان میں ایک "نیا ہندوستان" تیار ہو رہا ہے۔ اگرچہ ابھی سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا مستقبل کس قدر روشن ہوگا۔ مگر ہندوؤں اور ہندوستان کے نامور شاعر و ادیب حضرت چکبست لکھنوی مرحوم کے الفاظ میں ضرور کہنا چاہئے۔ کہ :-

"مایوسی کا کوئی کام نہیں۔ سچائی اور نیک نیتی کی قوتوں کو دُنیا میں ہمیشہ فتح ہوتی ہے۔ عارضی ناکامیاں مردوں کا دل نہیں توڑ سکتیں "......

"حق پرست لوگ جنہوں نے اپنی عقل کی آنکھوں پر تعصب تنگ نظری اور خود پسندی کی پٹی نہیں باندھ رکھی۔ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ اس خوشگوار انقلاب کی بیحد ضرورت تھی جس کے حیات بخش اثر نے بجھے دیوں کو پھر سلگایا۔ اندھوں کو راستہ دکھلایا۔ اور یاس زدہ لوگوں کو "کام کئے جاؤ۔ مگر نتیجہ کی کوئی فکر نہ رکھو" کا عملی سبق ایک بار پھر از بر کرایا۔ اب میرے ہموطن بھی میرے الفاظ میں کبھی اپنے مالک و آقائے دو جہان سے یہ کہہ کر شاکی نہ ہوں گے ؎

تیری درگاہ سے ہوئی جب کبھی رحمت کی اُمید
تو اُٹھانا نہ مجھے دستِ دُعا یاد آیا

(کوشان)

بلکہ اس رازِ کامیابی کو خوب ہی سمجھ لیں گے۔ کہ وقت کا ایک ٹانکا بے وقت کے سو ٹانکوں سے اچھا ہوتا ہے "۔

بس "عاقلاں را اشارہ کافی است" کے لحاظ سے مجھے نہ تو کچھ زیادہ لکھنے کی استطاعت حاصل نہ ضرورت۔ دماغ میں جو کچھ محفوظ تھا۔ جاپا۔ "سامنے جو تھا میسّر رکھ دیا" کے مصداق پیش کر نہیں رکھا۔ دیکھ لو۔ سُن لو۔ پڑھ لو۔ رشی دیانند ہی سیاسی۔ مجلسی اور اصلاحی کایا پلٹ ملک میں حصّہ لینے والوں میں سے ایک تھے۔ یہ ان کی صادق کوششوں اور اصلاح پسندیوں کا ثمرہ ہے۔ جو ملک کو مل رہا ہے۔ اور دورِ حاضرہ کے سب سے بڑے انسان مہاتما گاندھی جی کے معجزہ نگاری کو کامیاب بنا رہا ہے۔ یعنی اس کا معاون و مددگار ثابت ہو رہا ہے۔ اب وہ دن دور نہیں رہا۔ کرۂ ارض پر سُورج کی پہلی کرن پڑتے ہی جب یہی آنکھوں دیکھیں گے۔ کہ "انقلاب آ رہا ہے۔ بیڑیاں ٹوٹ رہی ہیں۔ "نیا ہندوستان بن رہا ہے"...... آنے والا انقلاب اچھا ہوگا یا بُرا؟..... بیڑیاں کیوں کر ٹوٹیں گی؟...... نیا ہندوستان کیونکر بنے گا؟..... ان سوالات کا جواب اگرچہ وقت آنے پر مل رہے گا۔ مگر کوئی مجھ سے ہی پوچھنا چاہے۔ تو یہی ہے۔ کہ مذہبی توہم پرستی۔ تنگ نظری اور تفریق کے قلعے مسمار ہو کر رہیں گے...... رعیت ظاہر داری کی کڑیاں ٹوٹ جائیں گی۔ اس لئے یہ انقلاب ایک دل پسند انقلاب ہوگا۔ اور اس کے طفیل ہندوستان ایک "نیا ہندوستان" بن جائیگا نور رشی کی رُوح اپنے مُلک کی اس خوش نصیبی پر نازاں ہوگی۔ کاش کہ وہ سب کے سب اصحاب جنکے دل و دماغ پر رشی کی تعلیم کا احسان ہے۔ اس کارِ عظیم میں صدقِ دلی سے حصہ لیں۔ کیونکہ یہ ان کا فرض بھی ہے۔ آج کے دن اُن کو اپنے فرض کا احساس کرانا ہی میرا کام تھا۔ کر چکا۔ اور کہتا ہوں ؎

تمہیں دکھلانے کو لایا ہوں جاکِ پیرہن
تمہارا تارِ نظر چاہیئے رفو کے لئے

بقیہ صفحہ ۶۷

ہی آئی تھی۔ اور تقریباً ہر شہر میں اس کے کارکن کام کر رہے ہیں۔ اس وقت کم از کم ۵۰ ہزار روپیہ یہ لوگ بانٹ چکے ہیں۔ ہندو مہا سبھا امدادی صورت میں بانٹ چکے ہیں۔ آریہ سماج اور سکھوں کے بھی کیمپ لگے ہوئے ہیں۔ سکھوں کی طرف سے لنگر جاری ہے۔ جس میں سب لیڈروں کے لئے بھوجن تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں مستحق لوگ بھی بھوجن پاتے ہیں۔ سکھ جاتی کے گورودت سنگھ اور ڈاکٹر مادھو رام کی زیر سرکردگی قابل تعریف کام کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کی طرف سے سوسائٹیاں بڑے اچھے پیمانہ پر کام کر رہی ہیں۔ راسمتیاں بھی سیوا کے کام میں لگی ہوئی ہیں۔ میڈیکل ریلیف سوسائٹیاں مریضوں کی سیوا اور علاج کر رہی ہیں۔ ریڈ کراس سوسائٹی بھی سرگرمی سے اس کے کام میں مصروف ہے۔ کلکتہ۔ بمبئی اور کانپور کے سوداگروں کی طرف سے ریلیف سوسائٹیاں بنی ہوئی ہیں۔ ڈسٹرکٹ بورڈ بھی کنوؤں کے صاف کرنے اور نلکے وغیرہ لگوانے میں مصروف ہے۔ مظفر پور میں جا کر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے کہ سارا بھارت بہار کی مصیبت میں اس کا ساتھی بن رہا ہے۔ اور بلحاظ مذہب و ملت اور فرقہ بندی سب لوگ بہاری بھائیوں کی مصیبت کو کم کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ سنٹرل ریلیف کمیٹی نے سہائتا کے کام سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کے لئے سب ریلیف سوسائٹیوں کو اکٹھا کر کے ایک جائنٹ کمیٹی بنا دی ہے جس نے مختلف سوسائٹیوں میں کام کے علاقے بانٹ دئے ہیں اور کام خوش اسلوبی سے ہو رہا ہے۔ مصیبت زدہ لوگوں کو آٹا اور کپڑے مل رہے ہیں۔ درمیانہ درجہ کے لوگوں کے جو ریلیف کے کیمپوں میں جا کر امداد لینا باعث شرم سمجھتے ہیں۔ گھروں میں امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ بے گھر لوگوں کے لئے خیمے۔ پھوس کے چھپر اور لوہے کی چادروں کے چھپر تیار کئے جا رہے ہیں۔ گورنمنٹ کیطرف سے لوگوں کو خوراک اور کپڑا وغیرہ دینے کے لئے یا راشن کا سامان مہیا کرنے کے لئے کوئی ڈپو تو نہیں کھلے ہیں مگر سنا ہے کہ کہیں کہیں گورنمنٹ بھی یہ کام کر رہی ہے۔

گراموں میں امدادی کام

جہاں بڑے سنتوش کی بات ہے کہ شہروں میں امدادی کام بخوش اسلوبی اعلےٰ پیمانہ پر ہو رہا ہے۔ وہاں یہ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے کہ یہ شکایت عام ہے۔ کہ گراموں میں امداد پہنچانے کا کام ابھی تک اچھی طرح سے جاری نہیں ہوا۔ ۷م فروری کو مظفر پور میں ریلیف کا کام کرنیوالی مختلف سوسائٹیوں کی ایک مشترکہ میٹنگ ہوئی جسمیں فیصلہ ہوا کہ اب امدادی کام گراموں میں شروع کیا جائے۔ یہ بھی فیصلہ ہوا۔ کہ ہر ایک تھانہ میں دو سنٹر قائم کئے جائیں۔ اس طرح تقریباً ۱۰۰ سنٹر قائم ہوں گے۔ ہر ایک سنٹر میں دو ہزار روپیہ ماہوار خرچ کا اندازہ لگایا گیا۔ اس طرح ماہوار خرچ دو لاکھ روپیہ ہوگا۔ شاید گراموں میں امداد کا کام ۶ ماہ تک جاری رکھنا پڑے۔ کون جانتا ہے کہ فصلوں کے خراب جانے سے کہیں قحط ہی کا سامنا کرنا پڑے۔ کئی لوگ ایسا سمجھنے لگ گئے ہیں۔ کہ ریلیف کے لئے بہت روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ مگر ضرورت کے مقابلہ میں فراہم شدہ رقم کچھ بھی نہیں ہے۔ ابھی تو مصیبت زدہ لوگوں کی فوری ضروریات یعنی وستر بھوجن اور کنوئیں صاف کرانے کے لئے بھی کافی دھن نہیں پہنچا۔ گھر دوبارہ بنانے اور لوگوں کے کاروبار جاری کرانے کے لئے جو امداد درکار ہوگی۔ اس کا مہیا کرنا کتنا کٹھن ہے۔ اس کا ابھی اندازہ بھی نہیں لگ سکتا۔ اس لئے دھن اکٹھا کرنیکا کام لگاتار جاری رکھنا ضروری ہے۔

قومی آزمائش

مذکورہ بالا حالات سے جہاں یہ صاف ظاہر ہے کہ اگر بھارت ورش کے سب لوگ بہار کی مصیبت میں اپنا فرض ادا کرنا چاہتے ہیں تو انہیں ہر ممکن کوشش کر کے دھن وغیرہ اکٹھا کر کے بھیجنا چاہئے۔ میرا تو یہ خیال ہے کہ ہمارے لئے یہ قومی آزمائش کا وقت ہے۔ اگر بھارت اس وقت اس عدیم المثال قومی آفت میں اپنا فرض ادا کر سکا۔ تو پھر دنیا میں کسی کو یہ جرأت نہ ہوگی کہ وہ یہ کہہ سکے۔ کہ بھارت ایک قوم نہیں ہے۔ اگر ہم اس آزمائش میں پورے اترے۔ تو ہماری قومی غلامی کے دن اب گنتی کے باقی رہ جائیں گے۔ اور دنیا کی تمام اقوام ہمیں عزت کی نگاہ سے دیکھیں گی۔

آریہ بھائیوں سے نویدن

میں آخیر میں آریہ بھائیوں سے یہ نویدن کرنا چاہتا ہوں کہ مہرشی دیانند نے عالمگیر اخوت اور راشٹریہ ایکتا کی جو سپرٹ آریوں میں پھونکی ہے۔ مجھے پورا وشواس ہے کہ وہ ابھی تک زندہ ہے۔ اسی کی بدولت آریہ سماج بھارت کی ہر ایک مصیبت میں پیش پیش رہا ہے۔ آریہ سماج کا اتہاس بتاتا ہے۔ کہ جہاں کہیں سیلاب۔ طوفان قحط اور زلزلہ وغیرہ کوئی آفت برپا ہوئی۔ وہاں ہی آریہ لوگ سب سے پہلے پہنچے رہے ہیں اور امدادی کام جاری کرتے رہے ہیں۔ مگر اس وقت آریہ سماج کیطرف سے جو کام بہار کے مصیبت زدہ علاقہ میں ہو رہا ہے۔ اسے دیکھنے کے بعد کوئی بھی آریہ بھائی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ آریہ سماج کے لئے باعث فخر ہے۔ میرا تو یہ خیال ہے۔ کہ یہ فرض کو پورا کرنے کی حد تک بھی نہیں پہنچا۔ جہاں پہلے آریہ سماج مصیبت کے میدان میں اکیلا ہی اتر کر سارا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھا لیا کرتا تھا۔ وہاں اس بھاری قومی مصیبت میں آریہ سماج اپنا فرض بھی ادا نہ کر سکے۔ یہ بڑے شوک کی بات ہے۔ اس لئے آریہ سماج کا ایک تچھ سیوک ہونے کے لحاظ سے میں آشا کرتا ہوں۔ کہ ہر ایک آریہ سماج اور ہر ایک آریہ بھائی دل و جان سے

اُنیسویں صدی کا ملہم ربانی!

(از مہاشہ "ناتھ" جلالپوری)

مورخ کہتے ہیں۔ کہ شو راتری کی رات کو شو کی مورتی پر چوہا دوڑا۔ میرے لئے یہ کہنا مشکل ہے کہ آیا چوہا دوڑا۔ یا شو مہاراج نے خود اپنا معجزہ دکھلایا۔ ریاست موروی کے رہنے والے اس بات کا فخر کرتے ہیں۔ کہ ان کے چوہے اس قدر زبردست ہیں۔ کہ ایک نوجوان مول شنکر کو مہرشی دیانند بنا سکتے ہیں۔ بناتے ہیں یا نہیں۔ یہ تاریخ ہند یا آریہ سماج کا اتہاس جانے۔ میں تو محض ایک مبصر ہوں۔ میرا کام تو واقعات کو عرض کرنا ہے۔

ایک دن میرے دل میں خیال آیا۔ کہ میں اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کروں۔ پڑھتے پڑھتے میری نظر کے سامنے راشد کے واقعات آ گئے راوی بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت راشد مشرف باسلام ہونے سے پہلے گھوست گوہانہ کے سواع نامی بت پر چڑھاوے چڑھانے گئے۔ آپ بت مذکور پر چڑھاوا چڑھا کر اپنے گھر واپس لوٹ آئے۔ علے الصباح جب پھر وہاں گئے۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ایک لومڑی چڑھاوے کو کھا کر اور اس بت کے سر پر پیشاب کر کے چلی گئی ہے۔ اس کیفیت سے آپ بے حد متاثر ہوئے۔ اور برجستہ آپ کی زبان پر یہ شعر جاری ہوا ؎

اَرَبٌّ یَبُولُ الثُّعلبانُ بِرَاسِہٖ
لَقَدْ ذَلَّ مَنْ بَالَتْ عَلَیْہِ الثَّعَالِب

"کیا وہ رب ہو سکتا ہے۔ جس کے سر پر لومڑیاں پیشاب کریں۔ یقیناً وہ بہت ہی ذلیل ہے جس کے سر پر لومڑیاں پیشاب کریں"

سواع کا بت ہو یا شو لنگ مہاراج۔ میرے لئے تو دونو ہی ہم زلف ہیں۔ سواع کے بت پر لومڑی پیشاب کرے یا شو لنگ مہاراج پر چوہے دوڑیں۔ میرے لئے تو یہ روحانی کرشمے ہیں۔ جو کہ سعید روحوں کی جاگرتی کا کارن ثابت ہوتے ہیں۔

دنیا ان واقعات کو دیکھتی ہے۔ لیکن کوئی مستقل نتیجہ اخذ نہیں کرتی۔ مگر بر مہاتما لوگ جن کی بینائی کی چاکشو کو کھولنا ہوتا ہے۔ وہ ایسے واقعات سے ایسا سبق حاصل کرتے ہیں۔ جو دوسروں کی بھلائی اور بہتری کا موجب ثابت ہوتے ہیں۔ ایک مولانا کے الفاظ میں میرا مطلب یہ ہے۔ کہ جب ہندو قوم نے خدائے واحد کی پرستش سے منہ موڑ کر موتیوں سے اپنا رشتہ جوڑ لیا تھا۔ تو رحمت خداوندی جو ہمیشہ غریق بحر معاصی کے لئے سہارا بنی ہے اتر سے آئی۔ اور اس نے برہمچاری مول شنکر کے برگزیدہ مستی کو اپنا مقدس پیغام حوالہ کر دیا۔ اور انتہائی کفر و طغیان میں اس کی تبلیغ کا فریضہ ان کے سپرد کر دیا۔ حیران ہوں اسے شو لنگ پر چوہے کا دوڑنا کہوں یا رحمت خداوندی کا ایک کرشمہ سمجھوں ؎

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
زمیں ہند کی جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
اک آواز سے سوتی بستی جگا دی
پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

سیب روزانہ درختوں سے گرتے ہیں۔ لوگ دیکھتے ہیں۔ لیکن اس سے کوئی سبق اخذ نہیں کرتے۔ سچ مچ وہ سیب نرالا ہی تھا۔ جس کو گرتے دیکھ نیوٹن نے کشش ثقل کا مسئلہ دریافت کیا۔ وہ کون سا گھر ہے۔ جس میں روزانہ دیگچی سے بھاپ نہیں نکلتی۔ لیکن وہ دیگچی بھی نرالی تھی۔ جسے دیکھ کر سٹیفن سن نے سٹیم انجن تیار کیا۔

چوہے نے دوڑنا تھا۔ وہ دوڑ گیا۔ لیکن مورتی پوجا کی جڑیں کاٹ کر چلتا بنا۔ چوہا تو محض ایک بہانہ تھا۔ وہ تو دوڑا بھی اس لئے تھا کہ موروی کا بوک مول شنکر اصل شو کی تلاش میں سرگرداں بنے۔ اور دوسروں کو بھی سرگرداں بنانے کے لئے ساعی ہو۔ وہی بودھ آتما پھر آ رہا ہے۔ جو کہ کبھی ریاست موروی میں آیا تھا۔ لیکن کتنے آتمائیں ہیں۔ جو اس کی آمد پر ویسا ہی چمتکار دکھلائیں گی۔ جو کہ بھگوان دیانند کی پوتر آتما سنسار میں دکھلا کر سورگ دھام کو پدھار گئی ہے۔ فرق اگر ہے۔ تو صرف یہ۔ کہ مہرشی دیانند ایک مکت آتما تھے۔ اور ہم سادھارن منشیہ ہیں۔ لیکن پھر بھی حوصلہ ہارنے کی آوشیکتا نہیں۔ یوگی راج دیانند ہمارا گورو تھا۔ وہ سچا یوگی راج تھا۔ ایشور کا پیارا تھا۔ اور ملہم ربانی تھا ؎

چمکتے ہیں نام سے رحم اور خوشی[2]
تھا نام نامی انکا دیانند سرسوتی[1]

"دیا" بھی پیاری "آنند" بھی پیارا
پھر کیوں نہ ہو نام "دیانند" پیارا

---

[1] دیا [2] آنند

ستی

از شری روشن لال جی گپتا بی۔ اے۔ پٹیالوی

گزشتہ سے پیوستہ

ایک پرلطف و سبق آموز سوشل افسانہ

(۵)

جس وقت سروپ نے مہاکشور سے گاؤں میں مستقل طور پر رہنے کا خیال ظاہر کیا۔ تو وہ مایوس سا ہوگیا۔ کہاں تو اس کی یہ خواہش کہ لڑکا سب جج بن جائے۔ اور کہاں سروپ کا یہ خیال کہ ایک معمولی زمیندار کی حیثیت سے گاؤں میں زندگی بسر کرے۔ مہاکشور طرح طرح کی باتیں بنا کر سروپ کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرنے لگے۔ اُسے سمجھایا۔ بیٹا امراء عام میں اس طرح سے ہل چلا کر رہنے سے زمینداروں کی عزت نہیں ہوا کرتی۔ زمین سے وہ سر چڑھ جائیں گے۔ تم کسی اعلیٰ عہدہ پر ہو جاؤ گے۔ تو بڑے بڑے افسروں سے رسوخ ہو جائے گا۔ تہذیب یافتہ سوسائٹی میں گھومو گے۔ تو آدمی بن جاؤ گے۔ گاؤں میں رہ کر تو دیہاتیوں جیسی عقل ہی آئے گی۔ جیسی انسان کی صحبت ہوتی ہے ویسا ہی وہ بھی بن جاتا ہے۔

مہاکشور اور مہارانی کی باتوں نے سروپ کے دل پر مطلقاً اثر نہ کیا۔ وہ بدستور اپنے ارادہ پر قائم رہا۔ اور آخر اس نے گاؤں کے قریب ایک پرفضا جگہ دیکھ کر ایک چھوٹا سا بنگلہ بنا لیا۔ اور مستقل طور پر وہیں رہنے لگا۔ ہفتہ میں ایک دو دفعہ گھر آ کر تمام رشتہ داروں کو مل جاتا تھا۔

(۶)

رینو کا ایم۔ اے۔ میں جانے کے بعد کوئی خط موصول نہ ہوا تھا۔ سروپ کو ازحد تشویش ہو رہی تھی۔ پچھلے خط میں اُس نے اپنی خرابی صحت کا ذکر کیا تھا۔ جس کی وجہ سے سروپ زیادہ متفکر تھا۔ رینو کا مفصل پتہ پچھلے خط میں مندرج تھا۔ مگر بدقسمتی سے وہ گم ہوگیا۔ اس لئے سروپ رینو کو خط لکھنے سے مجبور تھا۔ آخر بہت انتظار کے بعد ایک دن رینو کا خط ملا۔ اس میں لکھا تھا:۔

"پیارے سروپ! میں نے پہلے خط میں تمہیں لکھا تھا۔ کہ عرصہ تین ماہ سے مجھے ہلکا ہلکا بخار رہتا ہے۔ اور کچھ کھانسی کی بھی شکایت ہے۔ میرٹھ کے ڈاکٹروں نے تپ دق کے آثار بتلائے۔ اس لئے میں علاج کے لئے یہاں آگیا۔ لیکن صحت دن بدن زیادہ خراب ہوتی جا رہی ہے۔ جس کی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ میرے جیسے یار باش آدمی کے لئے گھر اور ہم جلیسوں سے دور رہ کر ایک منٹ گزارنا بھی مشکل ہے۔ اچھا جو پرمیشور کو منظور۔ خط کا جواب ضرور دیں"

تمہارا "رینو"

سروپ کو خط پڑھ کر ازحد افسوس و تشویش ہوئی۔ اُس نے فوراً وہاں آجانے کے لئے اسے تاکیدی خط لکھا۔

تیسرے روز ہی رینو سروپ کے پاس آپہنچا۔ دونو دوستوں کو ایک دوسرے سے مل کر ازحد مسرت حاصل ہوئی۔ رینو نے کہا۔ "بھائی! خوش تو ہو۔ بہت دیر کے بعد ملنے کا موقعہ ملا ہے؟"...... اتنے کہتے کہتے اس کا گلا بھر آیا۔

سروپ نے ڈھارس بندھاتے ہوئے کہا:۔ "رینو! کیا تم اتنے کمزور دل ہو؟ انسان وہی ہے جو مصیبت میں بھی نہیں گھبراتا"۔

"بھائی! یہ تو ٹھیک ہے۔ لیکن حالات کچھ ایسے ہیں۔ کہ میں جانتا ہوا بھی جذبات پر قابو نہیں پا سکتا"۔

سروپ رینو کا خیال بدلنے کی غرض سے بولا:۔ "پریما سے شادی کب کی ٹھہری؟ پرماتما وہ دن جلد لائے۔ جب تم اور پریما خوشی سے دن بسر کرتے ہوئے نظر آؤ"۔

اب تک رینو طبیعت کو کافی سنبھالے ہوئے تھا مگر پریما کا نام سنتے ہی اس کے جذبات محبت میں ارتعاش پیدا ہوگیا۔ ہمت و حوصلہ کا باندھ ٹوٹ گیا۔ اور دونو آنکھوں سے گنگا جمنا بہہ نکلیں۔

جب آنسو بہا کر رینو کی طبیعت کچھ ہلکی ہوئی۔ تو سروپ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ "پریما نے ہی میری زندگی کو زندہ درگور کر دیا ہے۔ جس وقت اس کا خیال آتا ہے۔ تو میرا تمام جسم لرز جاتا ہے۔ کلکتہ بھی اس کے خطوط مجھے ملتے رہتے ہیں۔ میرا خیال ہے۔ کہ تم بہت جلدی بابو دیوان چند کو یہاں آنے کے لئے لکھ دو۔ تاکہ ان لوگوں سے آخری بار ملنے کی خواہش بھی پوری ہو جائے"۔

سروپ نے بات چیت کو زیادہ طول دینا مناسب خیال نہ کرتے ہوئے کہا۔ "میں ضرور لکھ دونگا۔ اب تم آرام کرو۔ سفر کی وجہ سے تکان زیادہ ہوگی۔ پھر بات چیت کریں گے"۔

سروپ کی مسرت بخش صحبت، پُرفضا و صحت افزا مقام و آب و ہوا اور بہترین طبی امداد کے باوجود بھی رینو کی صحت پر کوئی نمایاں اثر نہ پڑا۔ وہ دن بدن کمزور ہوتا چلا جاتا تھا۔ رینو کی حسرتناک حالت کو دیکھ کر سروپ بھی پژمردہ و مضمحل سا رہنے لگا۔

سروپ نے بابو دیوان چند کو خط لکھ دیا تھا۔ اور وہ تیسرے روز مع سوکشنا و پریما آپہنچے۔ سروپ نے نہایت عزت و عقیدت سے انہیں اپنے مکان میں اُتارا۔ بابو دیوان چند و سوکشنا رینو کو دیکھنے کے لئے کمرہ میں گئے۔ رینو بچوں کی طرح رونے لگا۔ جس وقت کسی مریض کے رشتہ دار یا دوست اُسے ملنے کے لئے آتے ہیں۔ تو اُس کے جذبات بیکسی میں ایک ہیجان سا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ آنسوؤں کے ذریعہ اس طوفان کو نکال دیتا ہے۔

بابو دیوان چند نے رینو کی پیشانی پر ہاتھ رکھا۔ یہ تنور کی طرح تپ رہی تھی۔ بابو دیوان چند بھی فرط غم سے زیادہ نہ بول سکے۔ سوکشنا نے ایک دو باتیں کیں۔ اور ڈھارس دے کر کمرہ سے باہر آگئی۔

رینو ضعف و ناطاقتی کی وجہ سے سرہانے پر سر رکھ کر آرام کرنے لگا۔ اور اُس کی آنکھیں بند ہوگئیں۔

ماتا پتا کے چلے جانے کے بعد پریما کی باری آئی۔ وہ جھجکتی ہوئی رینو کے کمرہ میں پہنچی۔ رینو کو سویا ہوا دیکھ کر لوٹنا ہی چاہتی تھی۔ کہ رینو نے آنکھیں کھول کر کہا۔ "پریما! تم آگئیں۔ تمہارے درشن کی آخری خواہش تھی۔ آخر وہ بھی پوری ہوگئی۔ اب آرام سے دم نکلے گا"۔

پریما زمین کی طرف تاک رہی تھی۔ آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہہ رہے تھے۔

"پریما! تم روتی کیوں ہو؟ تمہیں پرماتما کا دھنیہ واد کرنا چاہئے۔ اُس کی کرپا سے تمہاری زندگی تکلیف کے ایک بڑے بھاری حملہ سے محفوظ ہوگئی۔ اگر میری شادی تمہارے ساتھ ہو جاتی۔ تو کیا ہوتا؟"

پریما اب بھی خاموش تھی.........

رینو نے تھوڑی دیر کے بعد بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "پریما! اب تم مجھے بھول جاؤ۔ میرا صحتیاب ہونا ناممکن ہے۔ میں بابو دیوان چند سے کہہ دوں گا۔ کہ وہ تمہاری شادی کسی لائق ور کے ساتھ کر دیں"۔

پریما اب خاموش نہ رہ سکی۔ غم و غصہ سے اُس کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ اور کہنے لگی۔ "آپ کو کیا ہوگیا ہے۔ بار بار شادی کا ذکر آپ کے لئے مناسب نہیں۔ میں آپ کو ہمیشہ کے لئے کہہ دینا چاہتی ہوں۔ کہ ہندو ناری کی شادی ایک دفعہ اور محض ایک دفعہ ہوتی ہے۔ میری شادی مدت ہوئی آپ سے ہو چکی ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اب اس رشتہ کو نہیں توڑ سکتی"۔

رینو نے دیکھا۔ پریما کے چہرہ سے غضب کا جلال ٹپک رہا تھا۔ انگارے کی طرح سرخ شعاعیں اُس کے چہرہ، اس کی آنکھوں غرضیکہ جسم کے ہر حصہ سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی تھیں۔ اور کمرہ میں برقی روشنی کی طرح اجالا کر رہی تھیں۔

رینو کو اب زبان کھولنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ پریما نے بھی کچھ اور کہنا مناسب نہ سمجھتے ہوئے وہاں سے ہٹ جانا ہی بہتر سمجھا۔

(۷)

بابو دیوان چند اور پریما کے آجانے کے باوجود بھی رینو کی حالت میں کوئی تبدیلی واقعہ نہ ہوئی۔ وہ پہلے سے زیادہ غمگین و اداس رہنے لگا۔

سروپ حیران تھا۔ کہ کیا ماجرا ہے۔ اُس نے ایک دن رینو سے کہا۔ "رینو! میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ تمہاری صحت دن بدن کمزور ہو رہی ہے۔ بیماری بھی کچھ نہ کچھ کم ہے اور کسی قسم کی تمہیں فکر نہیں۔ پھر نقاہت کے زیادہ بڑھنے کی کیا وجہ ہے؟ تمہاری آخری خواہش بھی پوری ہو چکی ہے۔ پریما تم سے مل چکی ہوگی!"

"بھائی سروپ! مجھے جس بات کا خدشہ تھا۔ آخر وہی ہوا"۔

"کیا؟"

"جس وقت میں نے پریما سے کسی لائق ور سے شادی کرنے کا تذکرہ کیا۔ تو اُس نے نفرت سے منہ پھیر لیا اور غصہ کے لہجہ میں کہا۔ "ہندو ناری کی شادی ایک دفعہ اور محض ایک دفعہ ہوتی ہے"......۔ اب میں کیا کروں؟ میری عقل میں کچھ نہیں آتا۔ جب اس معاملہ کے انجام کا دھیان آتا ہے۔ تو تمام جسم کانپ اٹھتا ہے۔"

(۸)

سروپ کی والدہ مہارانی اور دیگر رشتہ داروں نے پریما کو بہت سمجھایا۔ اور اُسے یہ کہا۔ کہ تم گھر جاؤ۔ رینو کی صحت کے بارہ میں تمہیں مطلع کر دیا جایا کرے گا۔ لیکن پریما نے سوائے خاموشی کے اور کوئی جواب نہ دیا۔ جب اُسے بہت تنگ کیا جاتا۔ تو وہ رو دیتی۔ ایک دن سروپ نے بابو دیوان چند سے کہا۔ "لالہ جی! میں ایک رائے دینا چاہتا ہوں۔ اگر اجازت ہو۔ تو کہوں"۔

"ہاں بیٹا! کہو۔ کیا کہنا چاہتے ہو؟ میرا دماغ اب ٹھکانے نہیں۔ میری کشتی حیات منجدھار میں پھنس چکی ہے۔ کسی طرح اسے کنارے لگاؤ بیٹا!"

"کیوں نہ پریما کی شادی رینو سے کر دی جائے؟ مجھے یقین کامل ہے۔ کہ اس ستی کے پُنیہ پرتاپ سے رینو تندرست ہو جائے گا"۔

دیوان چند اور سوکشنا کے دل کو بھی یہ بات لگ گئی۔ ان کے رضامند ہونے کی بڑی وجہ یہ بھی تھی۔ کہ اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔ انہیں یقین ہو چکا تھا۔ کہ پریما کسی اور سے شادی کرنے پر ہرگز رضامند نہ ہوگی۔ اگر اس وقت شادی نہ کی گئی۔ اور خدانخواستہ رینو جانبر نہ ہو سکا۔ تو تمام عمر پریما کا کنوارا رکھنا بہت مشکل ہوگا۔ برادری کے لوگ ناک میں دم کر دیں گے۔

سروپ نے تمام اونچ نیچ سمجھا کر رینو کو بھی شادی کے لئے رضامند کر لیا۔

آخر شادی ہی کس بات کی ہونی تھی۔ مختصر سا سامان اکٹھا کر کے دونو کی زندگی کو رشتہ شادی سے منضبط کر دیا گیا۔ شادی کے دوسرے روز ہی رینو کا بخار صاف

بہار کے بھونچال پیڑتوں میں آریہ سماج کا کاریہ

آوشیک نویدن

سنتا کی بات ہے - کہ آریہ سماج کے پرتیک وبھاگ نے بھونچال پیڑتوں کی سہایتا کے لئے آریہ بھائی ایکترت ہوئے اور ان میں سے انیک گھٹنا پہنچ بھی گئے - پرنتو اس سمے پرنت سوفل پہنچتا ہے - کہ ہر ایک وبھاگ سے آئے ہوئے آریہ بھائی پرتھک پرتھک ہی کاریہ کرنا چاہتے ہیں - ابھی وہ کر رہے ہیں - یہ ترٹی سمست کام کیندریت ہو - اور اس کی ابھو گتا میں ڈھنگ بڑھے - اس کے لئے آوشیک ہے - کہ سمست کام آریہ پرتی ندھی سبھا بہار کے آدھین باہر سے آئے ہوئے سب بھائی اسی کے ساتھ مل کر کام کریں - میرا سویم ارادہ تھا - میں بہار میں پہنچ کر ابھوکت پرکار سے سب سے کاریہ کراؤں - پرنتو میرے پاؤں اور ہاتھ دونوں میں چوٹ آجانے کے کارن میں چلنے پھرنے کے آدمی کے کاریوں سے اسمرتھ سا ہو گیا ہوں - اس لئے میں وہاں نہیں پہنچ سکا - اب جو بھائی وہاں پہنچ گئے ہیں - ان کو ابھی سمست شکتی آریہ پرتی ندھی سبھا بہار کو سہیوگ دینے میں خرچ کرنی چاہیئے - آریہ پرتی ندھی سبھا بہار کے پردھان - اپ پردھان - پردھان منتری تتھا منتری سب ہی اچھے پرنسوی - نیتا کی اور بہار جنتا میں مان رکھنے والے ویکتی ہیں - ان کے ساتھ مل کر کام کرنے سے کسی جگہ دوارہ کام ہونے کی سنبھاونا بھی نہیں رہ سکے گی ؛

آریہ سماجوں - آریہ بھائیوں تتھا سمین پرشوں سے پرارتھنا ہے - کہ جو دھن - وستر اور انیہ آدمی بھیجیں - وہ سیدھا پردھان منتری آریہ پرتی ندھی سبھا بہار - پٹنہ کے پتہ پر بھیجیں - جہاں بھی دھن آیا ہے - اکھوا اکھو سنیہ میں آئے گا - وہ سب وہیں بھیج دیا جائے گا - دھن آدمی بھیجنے میں شیگھرتا کرنی چاہیئے ؛

(نارائن سوامی پردھان سارودیشک سبھا)

گوروکل برنداون کے برہمچاریوں کا تیاگ

بہار پرانت کے بھونچال پیڑتوں کی سہایتا ارتھ گوروکل وشو ودیالیہ برنداون میں ایک وراٹ سبھا ہوئی - جس میں سمست گرمچاری اور برہمچاریوں نے ... کے ساتھ سہانوبھوتی پرگٹ کی - اور ان کی سہایتا کے لئے برہمچاریوں نے اپنا ایک دن کا بھوجن تیاگ کر برہمچاریوں نے ایک دن کا دودھ تیاگ - جس کا روپیہ اکتر ہو کر بہار پرانت کے پیڑتوں کے لئے بھیج دیا گیا - یہ روپیہ کل یوگ میں ۶۰ ہوا - ان کے ادھیاپک بھی وشیش طور پر ایک زلزلہ علاقہ کے اناتھ بالک کو بلا فیس پرورش کرنے کا وچار کر رہے ہیں ؛

(نامہ نگار)

شریمد دیانند اناتھ آلیہ کا شبھ وچار

دیانند اناتھ آلیہ اجمیر کی انترنگ سبھا نے فیصلہ کیا ہے - کہ اپروکت اناتھ آلیہ بہار کے ایک سو بھونچال پیڑت اسہائے بالکوں کے پالن پوشن کا بھار لینے کو تیار ہے - اناتھ آلیہ کے منتری جی نے اس آشے کا تار شری راجندر پرساد جی کی سیوا میں بھیجا ہے - اور اس بھینکر دیوی آپتی میں بہار کے بھائیوں کے ساتھ سچی سہانوبھوتی پرگٹ کی ہے ؛

(رجپا لال منتری آریہ سماج اجمیر)

آریہ سماج ریلیف سوسائٹی

بہار بھونچال پیڑتوں کی سہایتا کے لئے آریہ سماج ریلیف سوسائٹی (Arya Samaj) (Relief Society) جس کے پردھان شری سوامی رامانند جی - منتری شری پنڈت ستیہ ورت جی اور کوشادھیکش شری بابو کاشی ناتھ جی ہیں - بنا دی گئی ہے - اُکت سوسائٹی کی اور سے سویم سیوکوں کا جتھہ مونگھیر - مظفر پور اور دربھنگہ کی اور بھیجا جا رہا ہے ؛

(نامہ نگار)

پرنسپل دیوان چند جی کا تار

مظفر پور - ۲۹ جنوری ۱۹۳۴ء - بھونچال پیڑتوں کی بھینکر دشا دیکھنے کے لئے ہم لوگ مظفر پور آئے ہوئے ہیں - یہاں کی اوستھا دیکھ کر رونا آتا ہے - مظفر پور شہر کی تو خوب دیکھ بھال ہو رہی ہے - پرنتو گرامین جنتا کی اور وشیش دھیان نہیں دیا جا رہا - اس سمے گراموں کی دو مکھیہ آوشیکتائیں ہیں -

۱ - جن کنوؤں میں ریت بھر جانے کی وجہ سے سوت رُک گیا ہے - اُنہیں صاف کرانا - اور ۲ - اشتھائی وکاس استھانوں کی ویوستھا کرنا - ہمارا مکھیہ لکشیہ انہی دو نو آوشیکتاؤں پر ہے - ساتھ ہی ہم اناتھ بالکوں اور اسہائے ابلاؤں کو اکٹھا کرنے کا کاریہ بھی کر رہے ہیں - ہم نے سنیکت پرانت سے "آریہ سماج ریلیف پارٹی" بھیجنے کا نشچے کر لیا ہے - یہ پارٹی بہار پرانتیہ آریہ پرتی ندھی سبھا تتھا انیہ ریلیف پارٹیوں سے مل کر کام کرے گی -

ہم پرتیک آریہ اور آریہ سماج سے پرارتھنا کرتے ہیں - کہ وہ اس مہان کاریہ میں پورن روپ سے سہایتا پردان کرے ؛

پنڈت ٹھاکر دت امرت دھارا کا بیان

مظفر پور - یکم فروری - پنڈت ٹھاکر دت شرما موجد امرت دھارا لاہور نے جو یہاں آئے ہوئے ہیں - ایک بیان میں کہا - کہ میں نے زلزلہ زدہ علاقہ میں دو سو میل کا سفر کیا ہے - اور اپنی آنکھوں سے آفت زدہ لوگوں کی حالت دیکھی ہے - سب سے زیادہ نقصان مونگھیر میں ہوا ہے - وہاں ایک بھی مکان کھڑا نہیں رہا - وہ ملبہ کا شہر ہے - بارش کی وجہ سے بے گھر لوگوں کو پناہ دینے کا مسئلہ اور بھی مشکل بن گیا ہے -

دیہاتیوں کی حالت دل ہلا دینے والی ہے - جدھر نظر اٹھا کر دیکھو - تباہی ہی تباہی نظر آتی ہے کھیت پانی اور ریت سے بھرے پڑے ہیں - لوگ امداد کے لئے پکار رہے ہیں - میری پنجابیوں سے اپیل ہے - کہ وہ اپنے فرض کو ادا کریں - اور مصیبت زدہ دیہات کے لئے روپیہ اور آدمی مہیا کریں ؛

آل انڈیا آریہ سماج ریلیف کمیٹی کا قیام

پٹنہ - ۳ فروری - لاہور کے پنڈت ٹھاکر دت شرما

شمالی بہار میں زلزلہ زدہ علاقہ کا دورہ کرنے کے بعد آج یہاں پہنچے - آپ نے مصیبت زدگان کے دل ہلا دینے والی مصائب کا ذکر کیا - اور اس بات پر زور دیا - کہ بہار میں آل انڈیا آریہ سماج ریلیف کمیٹی قائم کی جائے - چنانچہ ایک بارسوخ آل انڈیا آریہ سماج ریلیف کمیٹی بنائی گئی ہے - جس کے ممبران کے مندرجہ ذیل نام قابل ذکر ہیں :-

۱ - مہاتما نارائن سوامی ۲ - مہاتما ہنس راج ۳ - پنڈت ٹھاکر دت شرما ۴ - سوامی رامانند ۵ - پنڈت ... ۶ - پرنسپل دیوان چند ۷ - لالہ نرائن دت ۸ - پنڈت اندر ۹ - سیٹھ دیپ چند ۱۰ - ہر گوبند گپتا اور ۱۱ - پنڈت رشی رام ؛

تمام رقوم سکرٹری آل انڈیا آریہ سماج ریلیف کمیٹی پٹنہ کے نام بھیجی جائیں ؛

ریلیف کمیٹی کا ہیڈ کوارٹر

پٹنہ - ۴ فروری - آل انڈیا آریہ سماج ریلیف کمیٹی قائم ہو گئی ہے - پنڈت وید ورت اس کے جنرل سکرٹری مقرر ہوئے ہیں کمیٹی کا ہیڈ کوارٹر مظفر پور میں ہوگا - اور یہ بہار سنٹرل ریلیف کمیٹی کے ساتھ مل کر کام کرے گی ؛

گوروکل کانگڑی کے سناتکوں کی سرگرمیاں

نئی دہلی - ۴ فروری - گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی کے دہلی میں رہنے والے سناتکوں نے بہار ریلیف فنڈ میں چار سو روپیہ دیا ہے - پروفیسر اندر ودیاواچسپتی اور پنڈت دھرم ویر ودیالنکار بہار گئے ہوئے ہیں - اور پنڈت ستیہ دیو ودیالنکار بھی گزشتہ شب مظفر پور کے لئے روانہ ہو گئے ہیں ؛

کنیا مہاودیالیہ جالندھر کا دان

جالندھر - ۳۱ جنوری - کنیا مہاودیالیہ جالندھر شہر کی چھاتراؤں - ادھیاپکوں - ادھیاپکاؤں اور دیگر کرمچاریوں نے مبلغ ۱۹۴/۴/۱ روپیہ آپس میں اکٹھا کر کے شری بابو راجندر پرشاد جی کی خدمت میں بہار کے بھائی بہنوں کی مدد کے لئے بذریعہ منی آرڈر ارسال کیا ہے ؛

وچھووالی سماج میں جلسہ

لاہور - ۳ فروری - آریہ سماج وچھووالی کے سپتاہک ستسنگ میں ۴ فروری کو پراتہ کال ۹½ بجے ایک خاص جلسہ ہوگا - جس میں بہار کے مصیبت زدگان کی امداد کے وسائل پر غور کیا جائے گا ؛

ڈاکٹر نارنگ کا دان

لاہور - ۳ فروری - بہار کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے ڈاکٹر گوکل چند نارنگ نے ۵۰۰ روپیہ دیا ہے ؛

سماجک سماچار

وارشک چناؤ:- آریہ سماج سوتی پت کا سالانہ چناؤ ہو گیا ہے۔ اور مندرجہ ذیل اصحاب عہدیداران چنے گئے ہیں:-

چودھری ٹیکا رام وکیل پردھان - لالہ گوپی چند وکیل اُپ پردھان - لالہ کنور لال بی۔ اے۔ منتری - لالہ رام جیون وکیل اُپ منتری - لالہ سیلکھ چند ہیڈ، خزانچی - پنڈت موہن لال انچارج لائبریری ؛

(سکرٹری آریہ سماج سوتی پت)

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار:- ~~۱۲~~ اکو ملک میاداس منتری آریہ سماج بھیرہ کے سپنر کا انتم سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا۔ اور پرارتھنا کی گئی کہ پرماتما اس کی روح کو سورگ نصیب کرے۔ اور ملک صاحب اور ان کی دھرم پتنی اور متعلقہ والوں کو شانتی پردان کرے۔ ملک صاحب کو اس اکلوتی عمر میں سخت صدمہ پہنچا ہے۔ آریہ سماج بھیرہ کو اس واقعہ سے سخت سٹوک ہوا ہے ؛

(۲) ~~۲~~ ۳۲ کو حکیم رام رکھا شاہ الدھیاشہ دیوناتھ ممبر آریہ سماج بھیرہ وانسپکٹر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کا مرتک سنسکار بوقت ۱۲ بجے دوپہر دریائے جہلم پر پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ علاوہ آریہ سبھاسیوں کے دیگر معززین شہر شامل ارتھی تھے۔ حکیم صاحب بڑے ہر دلعزیز تھے۔ انہوں نے تقریباً ۴۴ سال بھیرہ میں گزارے ہیں۔ اور تقریباً ۷۵ سال کی عمر میں وفات پائی ہے ؛

(ہیڈ ماسٹر ہنس راج ہوک پردھان آریہ سماج بھیرہ)

آریہ سماج جھنگ شہر کے سماچار:- (۱) بسنت پنچمی کا تہوار ۲۰ جنوری کو آریہ سماج مندر میں بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ پروفیسر لدھا رام جی۔ ماسٹر آنند سروپ جی۔ لالہ ہری چند جی پردھان واتھ مہاشیوں کے اتی اُتم دیاکھیان ہوئے۔ کارروائی ہون یگیہ سے آرمبھ ہوئی۔ جو کہ رتو کے انوسار مقررہ وید منتروں سے کیا گیا تھا۔ آریہ سماج مندر استری پرشوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

(۲) مہاشہ بھارت بھوشن کے بھائی کا وِواہ پورن ویدک ریتی سے کیا گیا۔ آریہ سماج اور یتیم خانہ کو یتھا شکتی دان پراپت ہوا ؛

(۳) اس آریہ سماج نے اجمیر آریہ سمیلن اور لاہور سمیلن کے پاس ہوئے سدا چار کے پرستاؤ کو سویکار کیا ہے ؛

(۴) ہر بدھوار کی شام کو باری باری سے آریہ سبھاسدوں کے گھر میں پریوارک ست سنگ کی پرتھا چلائی گئی ہے۔ جو نہایت کامیاب رہی ہے۔ اور اس سے مختلف گلی کوچوں میں پرچار ہوتا ہے ؛

(۵) آریہ سماج کے آدھین مڈل ہائی پاٹھشالہ میں یکم اپریل ۱۹۳۴ء سے دھرم شکشا لازمی مضمون قرار دیا گیا ہے ؛ (منتری)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کے سماچار:- ست سنگ باقاعدہ صبح سویرے ہوتا ہے۔ جس میں ہون یگیہ اور ویدوں کی کتھا ہوا کرتی ہے۔ حاضری کافی ہو جاتی ہے ؛

(۲) گزشتہ دنوں میں ایک کانگڑی برہمن سنگھ سنگھ (Singh ...) کا آریہ سماج میں پرویش کیا گیا۔ اور ان کا نام رام سنگھ رکھا گیا ؛

(مہاشہ رام ٹھاکر۔ منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

آریہ سماج کرنال کا ۲۷واں وارشکوتسو:- اس اتسو کی تاریخیں ۱۹، ۲۰، ۲۱ جنوری مقرر کی گئی تھیں۔ جس میں سنیاسی جی مکھیہ اور مہاشہ ناگور دکل کانگڑی کے سوامی ... کیولانند جی۔ شری سوامی سوتنترانند جی، بالمکند جی اپدیشک، دادھ پنڈت و مہاشہ نتھا سنگھ جی۔ اور مہاشہ ... وغیرہ تشریف لائے۔ جلسہ ہوئے۔ سوامی جی نے جلسہ سے پہلے ۱۳ سے ۱۸ جنوری تک ہفتہ متواتر آریہ سماج مندر میں کتھا کی جو بہت پربھاؤ شالی تھی۔ اور ... پرتشٹھت اشخاص سننے کے لئے آتے تھے۔ ۱۹ جنوری کو حسب دستور سابق نگر کیرتن کامیابی کے ساتھ شہر اور گلی کوچوں میں ہوتا رہا ؛

۲۰ اور ۲۱ جنوری کو ہون یگیہ اور بھجنوں کے بعد مندرجہ بالا مہاشوں کے پربھاؤ شالی اپدیش ہوئے۔ منتری نے ایک ویدمنتر کی ویاکھیا بہت طریقہ پر کی۔ جس سے حاضرین پر اثر پڑا۔ سوامی کیولانند جی کی اپیل پر وید پرچار فنڈ کے لئے مبلغ ۸۵ ہوئے (معہ وعدہ)۔ آریہ سماج کی ... ہے جو منتری جی نے سنائی۔ گیان ... کا کل کاریہ بڑے پریم اور سبھیتا ... تک ہوتا رہا۔ سپتاہ کے کاریہ روزانہ رات کے وقت ست ... رہے۔ جن میں شاستروں اور ... پرکاش آدی پستکوں کی کتھا ... پرش اور استریاں بڑے پریم پورک ...

(۲) ضلع کرنال میں ویدک دھرم ... ۱۹۰۴ء میں ایک آریہ اُپ سبھا ... ۱۹۲۵ء تک جو بڑی سپھلتا پورک ... ۱۹۲۵ء مگر کارکنان کے اسحاق سے ... کر بند ہو گئی تھی۔ اب اس کی ... ہونے پر اس کو از سر نو جیون ... ذیل اور حصہ کار بھی مقرر کر کے ... شروع کیا گیا۔ یہ آریہ اُپ سبھا ...

ندھی سبھا پنجاب کے مرتبہ قواعد کے مطابق قائم کی گئی ہے جس میں فی الحال دو اپدیشک اور ایک بھجنیک کام کرتے ہیں۔

پردھان چوہدری منشر نگار سنگھ جی ساکن سالونی منتری منوہر لال کرنال۔ اپ منتری و کوشادھیکش چوہدری سنگھ رام جی کرنال +

ممبران انترنگ سبھا۔ لالہ ساگمبری داس جی۔ مہاشہ منگل سنگھ جی۔ مہاشہ رسوندھی رام جی۔ لالہ شنکر دال جی :۔

۳۔ آریہ سماج کرنال کے آدھین ایک آریہ یووک سبھا بھی ہے۔ جس میں ۲۰ یووک بڑے پریم اور پرشنتا سے کام کرتے ہیں۔ جو اس سال آریہ سماج کے پرچار کے علاوہ شہر بھر میں ہر ایک میلہ پر بھی انتظام ٹھیک کرنے کے لئے برابر کام کرتے رہے۔ اس سبھا کا اتسو بھی ۲۲ جنوری ۱۹۳۴ء کو منایا گیا جس میں یووکوں کو پرسپر سنگھٹت ہو کر کام کرنے اور لیبنے آچار ویوہار سدھارنے کے لئے اپدیش دینے کے علاوہ بنیر کمان اور ورزش کے کھیل بھی کئے گئے :۔

۴۔ ۲۳ر جنوری کو آریہ سماج مندر میں آریا استری سماج کا جلسہ منایا گیا جس میں شریمتی سین پوری جی کی پردھانتا میں آریہ پتری پاٹھشالہ کی پاس شدہ کنیاؤں کو انعام اور سرٹیفکیٹ تقسیم کی گئی۔ اس سے متعلق آریہ پتری پاٹھشالہ کی کنیاؤں کی دستکاری کی نمائش بھی ایک کمرہ میں کی گئی تھی :۔

(ودیانند ودیا النکار منتری آریہ سماج کرنال)

۔۔۔

آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی کی گولڈن جوبلی

میرٹھ۔ ۳۱ر جنوری۔ سیٹھ مدن موہن کی کوٹھی پر مقامی آریہ سماجوں کے نمائندوں کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی کی گولڈن جوبلی منانے پر غور کیا گیا۔ کام شروع کر دینے کے لئے بابو پرتھی سنگھ کو ایک کمیٹی کا Convener مقرر کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ استقبالیہ کمیٹی کی صدارت کے لئے پنڈت گھاسی رام ایم۔ اے سے درخواست کی گئی ہے۔ سیٹھ مدن موہن اس سلسلہ میں خاص دلچسپی رہے ہیں :۔

۔۔۔

آریہ سماج چک جھمرہ کے سماچار :۔

۱۔ آریہ سماج چک جھمرہ کی طرف سے بسنت پنچمی کا تہوار سماج مندر میں ایک اعلےٰ سہ بھوج کیا گیا جس میں سب آریہ سبھاسدوں نے مل کر بھوجن کیا :۔

۲۔ ۲۷ سے ۳۱ر جنوری ۱۹۳۴ء تک شری پنڈت ماکھن منتر ماجی کا میجک لالٹین دوارہ آریہ سماج مندر میں پرچار کرتے رہے۔ مندر کا صحن استری پرشوں اور بچوں سے کھچا کھچ بھرا رہتا تھا۔ لوگوں کی خواہش ہے کہ ماہ اپریل یا مئی میں پنڈت جی ایک ہفتہ چک جھمرہ میں ٹھہر کر اپنے منوہر بھجنوں سے جنتا کو آنندت کریں :۔

۳۔ آریہ سماج چک جھمرہ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۰ر فروری سے ۱۲ر فروری ۱۹۳۴ء تک منایا جائیگا اس سلسلہ میں ۵ر فروری سے آریہ سماج کی طرف سے منڈی میں سنکیرتن شروع کر دیا گیا ہے :۔

۴۔ آریہ سماج کی طرف سے ہر پورنماسی و اماوس و سنکرانت کو ہر سبھاسد کے گھر میں ہون یگیہ کیا جاتا ہے :۔

(خوشحال چند منتری آریہ سماج چک جھمرہ)

۔۔۔

گوروکل اندرپرستھ میں اچھوت ادّھار سمیلن

گوروکل اندرپرستھ (تغلق آباد) کا سالانہ جلسہ امسال بھی حسب دستور سابق فروری کے آخری ہفتہ میں ۲۳۔ ۲۴۔ اور ۲۵ر فروری کو ہونا قرار پایا ہے۔ ۲۵ر فروری بروز اتوار ایک بڑا بھاری اچھوت ادّھار سمیلن ہوگا۔ شری بھائی پرمانند جی ایم۔ اے ایم۔ ایل۔ اے۔ پردھان ہندو مہا سبھا نے بکمال مہربانی کانفرنس کی صدارت کرنی منظور فرمائی ہے۔ دہلی اور جاتی کے بڑے بڑے لیڈر اس کانفرنس میں حصہ لیں گے۔ اچھوت بھائیوں کے ہمدردان و بہی خواہان سے نویدن ہے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بڑی سے بڑی تعداد میں شریک ہو کر مشکور فرمائیں :۔

(گوپال سکھ مہیہ ادھشٹاتا)

۔۔۔

ریویو :۔

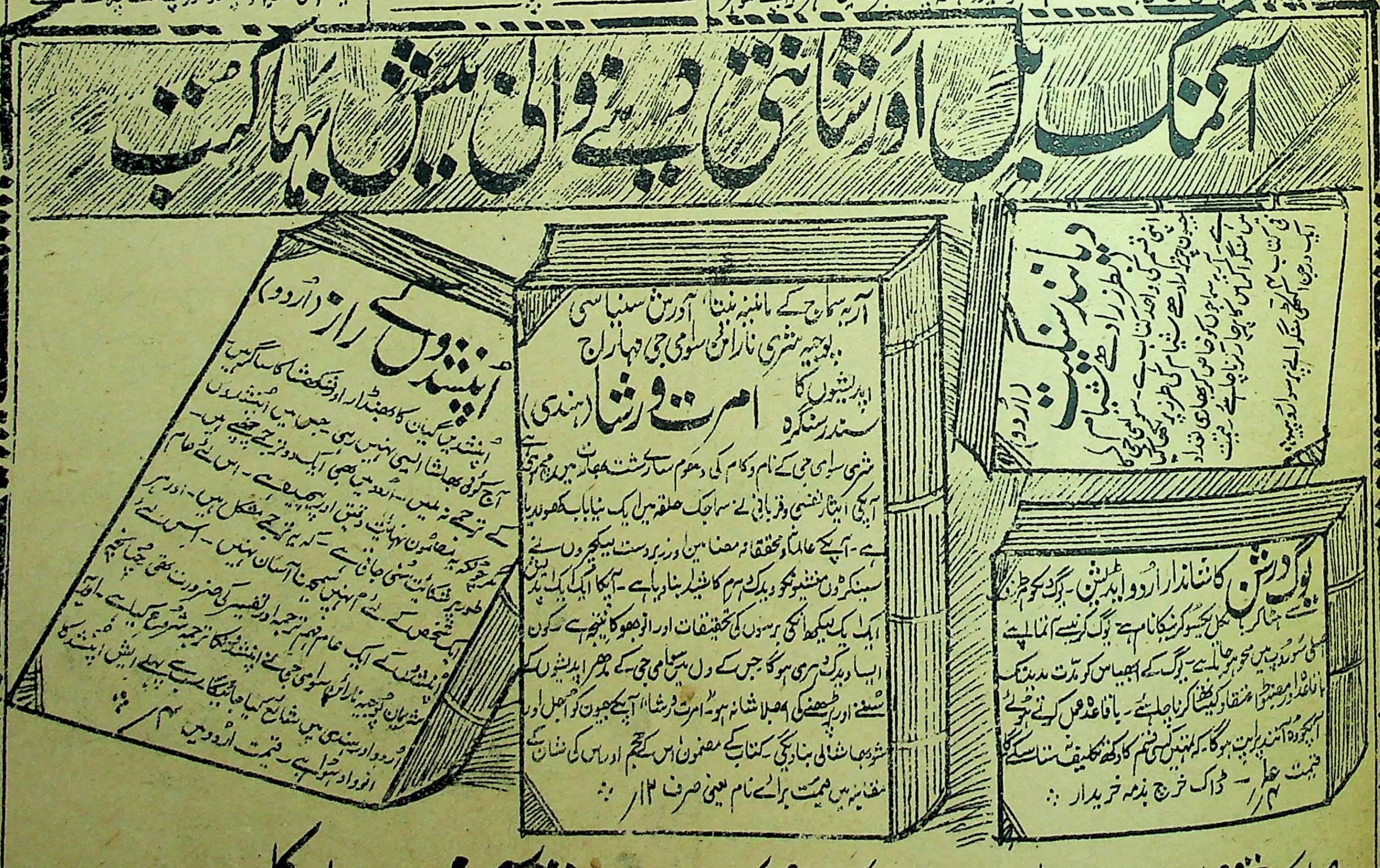
"آریہ" کا "رشی بودھانک"

شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ہندی آرگن "آریہ" کا "رشی بودھانک" شائع ہو گیا ہے۔ اس میں شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج۔ پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ پنڈت دھرمیندر جی ویدالنکار۔ پنڈت وشوناتھ جی۔ ایم اے۔ سوامی سنتوشانند جی۔ پنڈت وشنو متر جی بی۔ اے آدی سجنوں کے رشی جیون کے سمبندھ میں سارگربھت لیکھ پڑھنے کے یوگیہ ہیں۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار پنڈت جے دیو اور پنڈت ہری جی کی رشی جیون کے متعلق کویتائیں بھی اس انک کی شان کو دوبالا کر رہی ہیں۔ رشی دیانند کی ایک بڑی منوہر رنگین تصویر بھی شروع میں دیکھی ہے۔ انک کی قیمت صرف ۱۲ رکھی گئی ہے۔ ہر ایک آریہ نرناری کو اس انک کو منگوا کر ستیارتھی کے موقع پر اپنے سجنوں کو بھینٹ کرنا چاہئے :۔ ملنے کا پتہ :۔

(مینجر "آریہ"۔ گورودت بھون۔ لاہور)

۔۔۔

اُجین سنگھٹھن پر ویدک دھرم پرچار :۔ اس ورش اُجین کمبھ کے اوسر پر آریہ سماج اُجین نے شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان و مالوہ کی سنہ گذشتہ میں ویدک دھرم کے پرچار کا پربندھ کیا۔ اس کاریہ کو سچارو روپ سے چلانے کے لئے



ملنے کا پتہ:- راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم - انارکلی لاہور

آریہ یووک سنگھ جموں کے سماچار:-

آریہ یووک سنگھ جموں ۱۹ جنوری ۱۹۳۷ء کی شام کو قائم کیا گیا تھا۔ اس میں ہر دو سماج گورو کل اور کالج سیکشن کے ممبران شامل ہیں۔ اس کا روزانہ ست سنگ ہوتا ہے۔

۱۔ چوہدری موہن لال جی موہیال کے سپتر کی پیدائش پر پورن ویدک ریتی سے اس کا جات کرم سنسکار کرایا گیا۔ تمام رسوم پنڈت ستیہ دیو جی نے ادا کیں۔ چوہدری صاحب نے مبلغ دو روپیہ بطور دان دیا۔

۲۔ سردار سروپ سنگھ جی کے سپتر کا منڈن سنسکار پورن ویدک ریتی سے کرایا گیا۔ رسوم پنڈت ستیہ دیو جی نے ادا کیں۔ سردار صاحب نے مبلغ ۵ روپیہ منڈل ہذا کو دان دیا۔

۳۔ پنڈت رکھی رام جی کی شادی ایک بیوہ شریمتی شاہنی سے پورن ویدک ریتی سے کرائی گئی۔ رسومات پنڈت ستیہ دیو جی نے ادا کیں۔ اس موقعہ پر پنڈت رکھی رام جی نے ایک روپیہ منڈل ہذا کو دان دیا۔

۴۔ لالہ پورن چند جی مینیجر شالامار ورکس کے پتا لالہ ساون مل جی کا انتیشٹی سنسکار پورن ویدک ریتی سے کرایا گیا۔ رسومات پنڈت ستیہ دیو جی نے ادا کیں۔

(ججبیر رام بیوتہ منتری آریہ یووک سنگھ جموں)

آریہ سماج مشرق پور کا سالانہ جلسہ:-

آریہ سماج مشرق پور کا ۳۴ واں سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸ فروری اور یکم مارچ ۱۹۳۷ء کو ٹھاٹ سمارو سے منایا جائے گا۔ ۲۸ فروری منگل وار کو نگر کیرتن ہوگا۔

(لالہ چند منتری آریہ سماج مشرق پور)

آریہ سماج ساہووالہ کے سماچار:-

یہاں پنڈت ... شاستری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پدھارے۔ اور انہوں نے تین روز خوب ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ کتھا باوا تھنگا سنگھ کی دھرم شالہ میں ہوتی رہی۔ پنڈت جی کی کتھا میں حاضری اچھی ہوتی تھی۔ اور لوگوں کا دل نہیں چاہتا تھا کہ کتھا جلد ختم کی جائے۔

۲۔ ... راج منتری آریہ سماج ہذا کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ہوا۔ لڑکے کا نام جتیندر رکھا گیا۔ پنڈت جی کو ... دکشنا دی گئی۔

(حویلی رام پردھان آریہ سماج ساہووالہ ضلع سیالکوٹ)

سالانہ رپورٹ آریہ سماج خان گڑھ ڈوئنہ:

آریہ سماج ہذا کی قائم کو ایک سال ہو گیا ہے۔ پنڈت ... چند ... دھرم پال۔ مہاشہ ...

اور پوجیہ سوامی سرودانند جی نے یہاں پرچار کیا۔

۲۔ سال میں ۹ کے قریب سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوئے۔

۳۔ حساب کتاب باقاعدہ ہے۔

۴۔ بسنت پنچمی کا تہوار اتساہ سے منایا گیا۔

۵۔ آریہ سماج سیتاپور اور سلطان پور نے خاص سہایتا کی۔

نگر کیرتن میں بھجن اور اپدیش خاص سمارو سے ہوئے۔ یگیہ بھی کیا گیا۔

چناؤ عہدیداران حسب ذیل ہوا:-

پردھان مہاشہ چھبیلداس۔ اپ پردھان اور خزانچی مہاشہ روشن داس۔ منتری مہاشہ کھیم چند۔ اپ منتری مہاشہ وساکھی رام۔ سات کے قریب اور سبھاسد ہیں۔

(منتری آریہ سماج خان گڑھ ڈوئنہ ضلع مظفر گڑھ)

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار:- ۱۔ ۱۹ جنوری کی صبح کو ڈاکٹر فرید چند جی کا ان کے نئے مکان میں پرویش کرایا گیا۔ ہون یگیہ کیا گیا۔ بھجن اور شانتی پاٹھ کے ساتھ سنسکار ختم ہوا۔ سب آریہ بھائیوں کا لڈوؤں سے سنسکار کیا گیا۔ ۲ روپیہ آریہ سماج بھیرہ کو دان ملا۔

۲۔ ۲۱ جنوری کو پنڈت وشنو دھرما اپدیشک کی لڑکی کا بیاہ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ آریہ سماج بھیرہ کو ۲ روپیہ دان ملا۔

۳۔ ۲۴ جنوری کو صبح بوقت ۹ بجے منڈن سنسکار عزیز سنتوش کمار سپتر لالہ ہری ونش لال وہرہ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر کشندیاں ہائی سکول ٹون میانی اور ان کے بھتیجے عزیز دھرم بیر سپتر لالہ مدن لال ایم۔ اے کا ویدک ریتی سے ہوا۔ پروہت کا کام پنڈت اسانند شاستری نے کیا۔ اس موقعہ پر آریہ سماج بھیرہ کو ۵ روپیہ دان ملا۔ اور حاضرین کا چائے اور لڈوؤں سے سنسکار کیا گیا۔

۴۔ ۲۶ جنوری کو رات کے ۹ بجے لالہ ہری ونش لال وہرہ ہیڈ ماسٹر کی ہمشیرہ کی شادی ویدک ریتی سے ہمراہ مہاشہ لچھمن رائے جوڑہ سکنہ بھیرہ ہوئی۔ اس موقعہ پر ڈر اور بدھو بخش کی طرف سے ۱/۰ روپیہ آریہ سماج بھیرہ کو دان ملا۔

(پنڈت میداس چڈھوک پردھان آریہ سماج بھیرہ)

آریہ سماج سوفی ہٹ کا سالانہ جلسہ:-

آریہ سماج سوفی ہٹ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۳-۲۴- اور ۲۵ فروری ۱۹۳۷ء کو آریہ سماج مندر میں ہونا قرار پایا ہے۔ نگر کیرتن ۲۳ فروری کو ہوگا۔ اور جلسہ خاص اتساہ سے منایا جائے گا۔ دھرم پریمی سجن درشن دیکر کرتارتھ کریں۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

گورو کل اندر پرستھ کے سماچار:-

۱۔ آج مصیبت زدہ باشندگان صوبہ بہار کی امداد کے لئے منتری پروفیسر گوپال جی نکھیہ ادھشٹاتا گورو کل اندر پرستھ کی اپیل پر گورو کل سٹاف و کارکنان کی طرف سے مبلغ ۱۲۵/- روپیہ چندہ فراہم ہوا۔ جو منتری مانیہ ور راجندر پرشاد جی کی خدمت میں بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیا ہے۔ مزید چندہ جمع ہونے کی بھی توقع کی جاتی ہے۔

۲۔ گورو کل اندر پرستھ کا سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴- اور ۲۵ فروری ۱۹۳۷ء بروز منگل، بدھ، جمعرات بڑی دھوم دھام سے گورو کل بھومی میں منایا جائے گا۔ جلسہ کی تیاریاں اعلیٰ پیمانہ پر شروع ہو گئی ہیں۔ آریہ سماج کے مشہور سنیاسیوں اور ودوانوں نے جلسہ پر پدھارنا منظور فرما لیا ہے۔ کئی اہم کانفرنسوں کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ جملہ آریہ سماجیوں، گورو کل شبھ چنتکوں، پرانے برہمچاریوں اور عام پبلک سے عموماً التماس ہے۔ کہ ان تاریخوں پر تشریف لا کر جلسہ کی رونق دوبالا کریں۔ اور ہماری حوصلہ افزائی کریں۔

(گوپال نکھیہ ادھشٹاتا)

گوروکل کانگڑی کے سالانہ جلسہ کے اُپلکشن میں بھاری رعایت

پرچار — ارتھ — دام — گھٹا دیئے

آریہ سماج کے ودوانوں اور چوٹی کے پنڈتوں دوارہ لکھت پستکیں منگوا کر اپنے گیان کی ورِدھی کیجیے۔ اپنی لائبریری کی زینت بڑھائیے! آریہ سماجک ساہتیہ میں ان سے سستی بہترین آریہ بھاشا کی پستکیں آپ کو اور کہیں نہ ملینگی۔ جلد آرڈر دیں۔ کیونکہ یہ رعایت گوروکل کے سالانہ جلسہ تک ہی رہیگی۔

نام پستک

- آچاریہ رامدیو جی رچت
- بھارت ورش کا اتہاس حصہ اول
- " " " دوم
- " " " سوم
- نیوز بھاگ بھیجے نہ ہم ہمیشہ ملیں گے
- پوران مت پریالوچن
- آریہ اور دسیو
- پنڈت چمو پتی جی ایم اے رچت
- Ten Commandments of Dayanand
- بھارت کی جیت (اردو)
- دیانند آنند ساگر (اردو)
- جواہر جاوید (اردو)
- ویدک سنگ (اردو)
- آچاریہ پروشر ماجی ابھیرچت
- براہمن کی گو
- ویدک ... حصہ اول
- " دوم
- پنڈت نرسنگھ دیو ... رچت
- آریہ سماج کا اتہاس
- پنڈت وشو ناتھ جی ودیا النکار رچت
- ویدک جیون
- ویدک ... مہاتما
- ... کا پرچی

- بال ستیارتھ پرکاش
- پنڈت دھرم دیو جی ودیا النکار رچت
- شت پتھ میں ایک پتھ
- " سوم
- مروت شوکت
- بکھرے پھول (کویتا)
- منو اور مانس
- مانس مہاتما
- سوامی ستیانند جی رچت
- آریہ سماج کا دھرم
- ویدک ... پرچی
- ... ساگر
- پنڈت چندر منی جی پالی رتن ودیا النکار رچت
- ... حصہ اول
- " " دوم
- (دونوں بھاگ اکٹھے لینے پر ... ملیں گے)
- شری پاد دامودر ستولیکر رچت
- ویدک ... حصہ اول
- " دوم
- ... اپنشد
- ایک ... کا
- ...
- سندھیا کا ...
- ...
- ... کا وچار
- ... پرچی

- ویدوں میں چرخہ
- ویدک سرپ ودیا
- ویدک پران ودیا
- شت پتھ بودھ امرت
- ایش اپنشد
- ویدک سبھیتا
- سانکھ مہا ... سما لوچنا
- ویدک راجیہ پدھتی
- ویدک سمپتی کے ایک انش کا دیکھیش
- دیوتا وچار
- مانوی آیو شیہ کی ویدک مریادا
- ویدک سبھیتا میں دھن کا ستھان
- چکتسا سمبندھی پستکیں
- روگی پری چریا
- پرسوتی تنتر
- ونش وگیان
- جل چکتسا
- آیوروید میں وار شنک تنتر
- متفرق پستکیں
- آریہ پتھک لیکھرام
- کیان ... کا ... رتھ ...
- سوامی شردھانند جی کا جیون چرتر خود سوامی جی کے قلم سے لکھا ہوا
- ... چکتسا
- کویتا منجری
- گیتا ... حصہ اول

- کویتا کسمانجلی حصہ دوم
- نیائک کی ... نا
- سمپانجلی (کہانیوں کی اُتم پستک)
- بھارت گیتانجلی
- گورو گوبند سنگھ
- ویرکال ...
- ویر مرا ...
- پُنر جنم
- سندھیا سنگیت
- ہندی گیتا
- راشٹریہ اندولن
- سنسکرت ...
- ... یوگ سادھن
- پراچین بھارت میں سوراجیہ
- ویدوں کا ...
- پورا اور مرتی
- ویدیں آیوروید کا کرم وکاس
- ویدک ... کا آدرش
- بھارت شکشا ...
- سنت جیون
- پاتنجل یوگ مہاتمیہ

مکمل فہرست کتب مفت منگوائیے

ویدک پریس اجمیر کی پستکیں بھی گوروکل پستک بھنڈار میں ملتی ہیں۔

نوٹ:— (۱) آرڈر دیتے وقت اخبار پرکاش کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ رعایت نہ ملے گی۔ (۲) یہ پوری رعایت گوروکل کے سالانہ جلسہ تک ہے۔

پتہ:— پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور یو۔پی

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

प्रकाश

The PRAKASH LAHORE

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

۶- سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیشیہ ہے۔ ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷- سب سے پریتی پورک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیے۔

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدّھی کرنی چاہیے۔

۹- پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے، کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے۔

۱۰- سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲- ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروا اُدیت رہنا چاہیے۔

قیمت			
سالانہ	للعہ	ممالک غیر سے	للعہ
ششماہی	۲/۸	فی پرچہ	ایک آنہ

نمبر ۷ | SUNDAY 18th FEB 1934

جلد ۱۳ | اتوار ۷ پھاگن سمت ۱۹۹۰ مطابق ۱۸ فروری سنہ ۱۹۳۴ء دیانند آبد ۱۱۰

مقتل میں

دہر میں آریہ سماج اب ہو لیا ہے شادکام
چال پر اس کی فدا ہوتا تھا سروِ خوش خرام
خلق اس سے پا رہی تھی شادمانی کا پیام
تھا نہالِ با ثمر اور نازشِ ہر خاص و عام
ذہنیت جن کی زمانہ میں ہے "خنجر در نیام"
اور تھے درپے اس کی زندگی کے صبح و شام
اس کی ہستی کا ہوا مشکل زمانہ میں قیام
ورنہ دستِ زور اس کا کر چکا ہے انہدام
جب سمجھا اپنی میں دشمن کر چلے تھے اس کو رام
اس کے دشمن مانگتے تھے خون سے بھرپور جام

تھا سماں - جب کہہ رہی تھی ہر زبان خاص و عام
اس کی گل روئی پہ گر نغمہ سرا تھی عندلیب
اس کی ہستی تھی جہاں میں چشمۂ فیض و کرم
استعارہ کی زباں میں یوں کہیں - آریہ سماج
تیر سے بھارت کے باشندے مسلماں بھی تو ہیں
اس نہالِ خوش ثمر کو دیکھ وہ سکتے نہ تھے!
اس نہالِ خوش ثمر پر وار کچھ ایسے کئے
یہ کہا - اب خون سے پودا یہ سینچا جائے گا
جب نہالِ خوش ثمر کی زندگی خطرے میں تھی
جب نہالِ خوش ثمر کے سینچنے کے واسطے
سر ہتھیلی پہ لئے مقتل میں پہنچا لیکھرام
رحمت اس کی ذات پر ہو - دیر تک اس کا نام

(دینا ناتھ)

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی کی
مشہور ادویات

چیون پراش

ہر موسم کے لائق بڑھیا لذت دار ٹانک۔ کمزور اور بوڑھوں کا ایک ماتر سہارا۔ قیمت چار روپے سیر۔

نوٹ۔ پورا حال جاننے کے لئے "چیون پراش" نام کا ٹریکٹ مفت منگائیے۔

سپاری پاک

عورتوں کی ماہواری سمبندھی سب تکلیفوں کو دور کرتا ہے۔ اور انہیں بچہ پیدا کرنے کے قابل بناتا ہے۔
قیمت ڈیڑھ روپیہ پاؤ

ست شلاجیت

پیشاب کا بار بار آنا۔ پیشاب میں دھات آنا۔ کمر درد۔ درد گردہ۔ جگر کی کمزوری و خون کی کمی آدمی کے لئے ایک ہی دوائی ہے۔
قیمت بارہ آنے تولہ

مکردھوج

نیا خون۔ نیا ویریہ اور نئی طاقت پیدا کرتا ہے۔ قیمت ۵ روپیہ تولہ۔
مکردھوج وٹی معدہ کو قوت بخشتی ہے
قیمت بارہ روپے تولہ

بھیم سینی سرمہ

آنکھوں کے تمام امراض کا اکسیر علاج
قیمت تین روپیہ تولہ

فہرست ادویات مفت

پتہ:- آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

برہما ایجنٹ۔ ایچ۔ جی مہتہ ۶-۳۸۳/۳۷ منٹگمری سٹریٹ رنگون (برہما)

ضرورت

ضرورت ہے ایسے آزاد خیال شادی کرنیوالوں کی جو غیر ذات کی ودھوا اناتھ کنواری آشرم کی دیویوں سے شادی کریں۔ رسوم شادی لکھا پڑھی اقرار نامہ اشٹامپ سرٹیفکیٹ شادی وغیرہ روبرو کلکٹر یا رجسٹرار حسب خواہش امیدوار کرادیا جاتا ہے۔ کہ راستہ میں یا آئندہ کوئی تکلیف نہ ہو ہر ایک جوڑے کیواسطے ۱۲ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔ ایسے پرچارکوں کی بھی ضرورت ہے جو پنجابی سندھی زبان لکھ پڑھ بول سکتے ہوں اور ہمارے اشتہارات تقسیم کرکے پرچار کریں۔ تنخواہ علاوہ سفر خرچ کے ۵۰/- روپیہ ہوگی۔

سکریٹری استری سیوا اسمتی اجودھیا جی

فوراً ضرورت ہے

ایک ودھیا پچی کی جو مڈل تک انگریزی پڑھا سکے۔ نقول سرٹیفکیٹ و کم از کم تنخواہ ہمراہ درخواست تحریر کریں۔ سرٹیفکیٹ اور سماج کے پرچار کرنے والی کو ترجیح دیجائے گی۔

تاراچند آریہ منتری آریہ سماج
بلاک نمبر ۲۔ سرگودھا

آوشیکتا

آریا راجپوت ہندو ورشیہ شکاوت اسندر پورن انگ سیوا گہہ گرہ کا بیہ میں چتر کنیا کے لئے ور کی آوشیکتا ہے۔ جو کہ ورڈھ آریہ ہو۔ اور ۲۳ سے ۲۶ ورش کی آیو تک کا ہو۔ علاوہ گوروکل یا کسی ودیالیہ سندھا کا شکشت۔ برسر روزگار یا اور کوئی معقول آمدنی رکھتا ہو۔ ذات پات کا کوئی وچار نہیں۔ پتر معہ فوٹو و کل حالات پتہ ذیل پر آنا چاہئے۔

کھمان سنگھ دتی۔ ایچ۔ آر۔ ریلوے کوارٹر ایل ۶۴ بی۔ حیدری نہر۔ چارباغ۔ لکھنؤ

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے
نگارستان ۲۴ عه۔ جمالستان لله علاوہ محصول ڈاک
دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

منیجر "نگار" لکھنؤ

آریہ اناتھ آلیہ منظفر گڑھ پنجاب

یہ اناتھ آلیہ عرصہ ۲۵ سال سے جاری ہے جس کو سورگباشی پنڈت گنگارام جی نے جاری کیا تھا۔ اناتھ آلیہ کا نظم و نسق نہایت قابل تقلید ہے۔ بوجہ دھن کی کمی کے بہت سے مستحق اناتھ داخل نہیں ہوسکتے تعلیم حاصل کرنے کے بعد لڑکوں کو کسی نہ کسی کام پر لگایا جاتا ہے۔ چنانچہ اس وقت ۵ لڑکے فیروزپور اناتھ آلیہ میں دستکاری کا کام سیکھ رہے ہیں جس کی سخت ضرورت ہے۔ موسم سرما ہے۔ کمبل و گرم کپڑے درکار ہیں۔ دانی پرشن اس طرف دھیان دیں۔ پنڈت راجندر پرشاد بی۔ اے۔ ایل ایل بی ایڈوکیٹ پریذیڈنٹ

ضرورت

اگر آپ ورکنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین پیپر ہے۔ ودیالیوں اور سکولوں کے لئے منیجروں۔ استری پاٹھ شالاؤں کے لئے ادھیاپکاؤں اور اسی قسم کے ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" کی خدمات کو کبھی نہ بھولئے۔

(منیجر)

سندھیا کے تین انگ

پرانایام۔ اگھمرشن اور منسا پرکرما کی ادھیاتمک ویاکھیا

سندھیا سمبندھی گرنتھ کا مجموعہ سندھیا سمبندھی ہر ایک بات سمجھ آسکتی ہے۔ قیمت للعہ

شری پنڈت مکتی رام اپادھیائے آچاریہ گوروکل پوٹھوہار ریکھاتک چوہا بھگتاں ضلع راولپنڈی

ملنے کا پتہ:- وزیرچند شرما مالک وید پستکالیہ۔ موہن لال روڈ۔ لاہور
منتری گوروکل کمیٹی آریہ سماج آریہ بازار۔ راولپنڈی

سنسار کی گتی

ہندوستان کا آئندہ وائسرائے

لنڈن - ۱۳ فروری - ایک مقامی اخبار میں مندرجہ ذیل اہم خبر شائع ہوئی ہے - کہ اس امر سے کوئی حیرانی نہ ہوگی - کہ لارڈ ولنگڈن جو ۴ ماہ کی رخصت پر یہاں آرہے ہیں - یہ فیصلہ کرلیں کہ وہ واپس ہندوستان نہیں جائیں گے - یہ بھی معلوم ہوا ہے - کہ ایک مشہور لارڈ ان کے جانشین کی حیثیت میں ہندوستان جائے گا۔

کمانڈر کینورودی لارڈ بن گئے: - لنڈن ۱۳ فروری - کمانڈر کینورودی سابق لیبر ممبر پارلیمنٹ اپنے والد کے رحلت فرمانے پر لارڈ بنا دئے گئے ہیں۔

ممبران اسمبلی کو جھاڑ: - نئی دہلی ۱۳ فروری - صدر اسمبلی نے بعض ممبران اسمبلی کو سرکاری رپورٹ میں رد و بدل کرنے کے لئے جھاڑ ڈالی ہے۔

اسمبلی ہال پر ہوائی جہاز: - نئی دہلی ۱۴ فروری - کونسل ہال پر اس وقت ہوائی جہاز پرواز کر رہا تھا - جبکہ سر جارج شسٹر تقریر کر رہے تھے - مسٹر بی داس نے اس کے خلاف پروٹسٹ کیا۔

ایڈیٹر پر فرد جرم: - کراچی ۱۴ فروری - ایڈیٹر اخبار "ہندوستھان" پر اس مقدمہ ہتک عزت میں فرد جرم لگ گیا ہے - جو کہ مسٹر غلام حیدر نے دائر کیا تھا۔

بمبئی میں ہڑتال: - بمبئی ۱۲ فروری - پنڈت جواہر لال نہرو کی گرفتاری کی وجہ سے تمام مقامی منڈیاں بند رہیں - صرافہ اور روئی کے بازاروں میں معمولی کاروبار ہو گیا - مگر سود لینی اور کپڑے کی دیگر منڈیوں نے مکمل ہڑتال کی۔

الہ آباد میں ہڑتال: - الہ آباد ۱۳ فروری - پنڈت جواہر لال نہرو کی گرفتاری کے سلسلہ میں آج یہاں ہڑتال رہی۔

سابرمتی آشرم کا مالیہ ادا! - الہ آباد - مہاتما گاندھی نے اپنا سابرمتی آشرم آل انڈیا ہریجن ایسوسی ایشن کے حوالے کر دیا ہے - اور اب یہ سابرمتی آشرم کی بجائے ہریجن آشرم کہلاتا ہے - مہاتما گاندھی نے اس آشرم کا مالیہ ادا کرنے کی اجازت دے دی ہے - اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے - کہ عرصہ دو سال سے گورنمنٹ آشرم کی اشیا قرق کر کے مالیہ وصول کر رہی تھی۔

سر منمتھ کا جانشین: - کلکتہ ۱۴ فروری - معلوم ہوا ہے کہ سر جا سد چندر گھوش بیرسٹر قائمقام...

پنڈت جواہر لال نہرو کی گرفتاری

الہ آباد - ۱۲ فروری - پنڈت جواہر لال نہرو کلکتہ سے جاری شدہ ایک وارنٹ کی بنا پر زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) تعزیرات ہند گرفتار کر لئے گئے - رائے صاحب پنڈت پیارے شنکر سپرنٹنڈنٹ پولیس ان کے مکان آنند بھون پر ۴½ بجے شام کے گئے - پنڈت جی اس وقت بابو پرشوتم داس ٹنڈن اور دیگر اصحاب کے ساتھ چائے پی رہے تھے - پولیس کو دیکھ کر پنڈت جی نے مسکراتے ہوئے کہا "میں چند دن سے آپ کی انتظار میں تھا" - پنڈت جی کو تیاری کے لئے چند منٹ دئے گئے - شریمتی سروپ رانی نے جو بیمار پڑی ہیں - الوداع کرتے وقت اپنے لخت جگر کو چھاتی سے لگا لیا - اور کلیجہ پر پتھر رکھ کر روتے ہوئے کہا "میرے پیارے پتر! میں اس زندگی میں تمہیں پھر نہیں دیکھ سکوں گی" - شریمتی کملا نہرو پر بھی اس کا بہت اثر ہوا - پنڈت جی نے دوستوں کو جو اس وقت تک وہاں جمع ہو گئے تھے - الوداع کہی - اور بابو پرشوتم داس کے ہمراہ پولیس کی موٹر کار میں سوار ہو گئے - یہ پنڈت جی کی ساتویں مرتبہ گرفتاری ہے - اس سے پہلے آپ ۵½ سال جیل میں کاٹ چکے ہیں - گمان غالب ہے - کہ آپ کی گرفتاری ان بیانات یا تقریروں کے سلسلہ میں ہوئی ہے - جن میں آپ نے "سیاسی بھونچال" کا ذکر کیا تھا - اور بنگال کے افسروں پر نکتہ چینی کی تھی - پنڈت جی کو آنند بھون سے موٹر کار میں سوار کر کے نینی لایا گیا - جہاں پنجاب میل کھڑی کی گئی - اور سیکنڈ کلاس کے ایک ڈبہ میں سوار کیا گیا۔

کلکتہ میں آمد: - کلکتہ - ۱۳ فروری - پنڈت جواہر لال نہرو کو پنجاب میل سے یہاں لایا گیا ہے - اور آج صبح انہیں چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے سامنے ان کے چیمبر میں پیش کیا گیا - پنڈت جی نے ضمانت پر رہا ہونے سے انکار کر دیا - اس پر ان کا ۱۵ فروری تک ریمانڈ دیا گیا ہے۔

اسمبلی میں نکتہ چینی: - نئی دہلی - ۱۴ فروری - رائے بہادر مٹل نے گورنمنٹ پر اس بارہ میں سخت نکتہ چینی کی - کہ اس نے زلزلہ زدہ بہار کے مصیبت زدہ لوگوں سے ان کے بہترین دوست شری یت پنڈت جواہر لال نہرو کو چھین لیا ہے - حالانکہ اس وقت اس بات کی ضرورت تھی - کہ انسانی ہمدردی کے جذبہ سے متاثر ہو کر حکومت پنڈت جی کو آزاد رہنے دیتی۔

ہڑتالیں: - بمبئی - الہ آباد کے علاوہ گوجرانوالہ - امرتسر اور بنارس میں بھی پنڈت جی کی گرفتاری کے سلسلہ میں ہڑتالیں ہوئیں۔

پروٹسٹ کا جلسہ: - الہ آباد - ۱۴ فروری - پنڈت جواہر لال نہرو کی گرفتاری کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر محمد علی پارک میں ایک بھاری پبلک جلسہ منعقد ہوا - مسٹر آر - ایس پنڈت - شریمتی وجے لکشمی پنڈت - مسز کملا نہرو - شری یت سندر لال - بابو پرشوتم داس ٹنڈن - سردار نربدا پرشاد شری یت وینکٹیش نارائن تیواری اور کئی دیگر سرکردہ اصحاب اور دیویاں جلسہ میں شریک ہوئیں - انہوں نے زبردست تقریریں کیں - جن میں ایسے وقت میں جبکہ پنڈت جواہر لال نہرو زلزلہ زدگان کی امداد کے کام میں ہمہ تن مصروف تھے - ان کی گرفتاری کے متعلق گورنمنٹ کے طرز عمل کی مذمت کی گئی - اس جلسہ میں شری یت سندر لال جی نے رقت انگیز تقریر کرتے ہوئے فرمایا - کہ نہرو خاندان نے دیش کے لئے جو بے شمار قربانیاں کی ہیں - ان کی دنیا بھر میں مثال نہیں ملتی۔

نئے ٹیکسوں کی بھرمار

لاہور - ۱۴ فروری - لاہور میونسپل کمیٹی نے ذیل کے ٹیکس نافذ کئے ہیں:-

(۱) ریلوے کے مسافروں پر ایک آنہ فی کس ٹیکس لگایا جائے (۲) تمام سینماؤں کی ٹکٹوں پر ایک آنہ فی ٹکٹ ٹیکس ہو - جن میں پاس بھی شامل ہوں۔ (۳) تمام تھیٹروں پر ٹیکس عائد کیا جائے اور اس میں پاس والے بھی ہوں (۴) کشتیوں پر ٹیکس عائد کیا جائے (۵) گھوڑ دوڑ پر بازی جیتنے والوں پر ٹیکس عائد کیا جائے (۶) نئی آبادیات میں جو زمینیں ہیں - ان کی خرید پر ٹیکس لگایا جائے۔

آریہ سماج چک جھمرہ کا جلسہ

آریہ سماج چک جھمرہ کا وارشک اتسو ۱۰ سے ۱۲ فروری تک آریہ سماج مندر میں دھوم دھام سے منایا گیا - اس مبارک اتسو پر سوامی سوتنترا نند جی - سوامی یوگانند جی - مہاشہ چرنجی لال جی پریم - پنڈت گورو دت جی آریہ اپدیشک - مہاشہ بھگت رام اور مہاشہ کبیر چند نے پدھار کر پیاسی آتماؤں کو منوہر اپدیشوں اور بھجنوں دوارہ امرت کا پان کرایا - ۱۰ فروری کو حسب دستور نگر کیرتن کیا گیا - جو نگر کے بازاروں میں سے ہوتا ہوا رات کو ۹ بجے آریہ سماج مندر میں ختم ہوا۔

۱۱-۱۲ فروری کو ہون یگیہ - پرارتھنا - اپاسنا اور بھجنوں کے علاوہ مندرجہ بالا مہانو بھاؤں کے عالمانہ ویاکھیان ہوئے - مہاشہ کبیر چند کے بھجنوں اور مہاشہ چرنجی لال پریم کے عالمانہ لیکچر کو سن کر جنتا آپ کی ودوتا درشتی بھگتی پر عش عش کر اٹھی - الغرض جلسہ نہایت کامیاب رہا - آریہ سماج کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی - جس سے جنتا پر ظاہر ہو گیا - کہ اس چھوٹے سے سماج نے کتنا سراہنیہ کام کیا ہے - آریہ سماج چک جھمرہ کے لئے ۶|۳|۲۵۲ روپے پراپت ہوئے - اور ریلیف بہار فنڈ کے لئے ۳۵/۰ روپے دانی سجنوں سے پراپت ہوئے جو کہ سارو دیشک سبھا دہلی کو بھیج دئے گئے - میں سماج کی طرف سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا دھنیہ واد کرتا ہوں - جس نے اعلیٰ ودوان بھیج کر ہمارے یگیہ کو سپھل کیا - اور ساتھ ہی لالہ گوبند رام پردھان آریہ سماج رجوعہ و منتری ڈاکٹر کرشن گو... اور دیگر سبھاسدان آریہ سماج رجوعہ اور ... داس و لالہ جیچند داس جی پردھان و منتری آریہ سماج ... نمبر ۱۹۲ کا اتی دھنیہ واد کرتا ہوں - جنہوں نے اپنا قیمتی وقت دیکر ہمارے اتسو کی شوبھا کو بڑھایا۔ (خوشحال چند منتری)

ہولی کا تیوہار بند :- بنارس ۔ مہاراجہ صاحب بنارس نے فیصلہ کیا ہے ۔ کہ اس مرتبہ ہولی کا تیوہار ریاست میں نہیں منایا جائے گا ۔ ہر سال یہ تیوہار ریاست میں باجہ گاجا اور ناچ وغیرہ کے ساتھ پندرہ یوم تک منایا جاتا تھا ۔ لیکن اس مرتبہ بہار کے بھائیوں کی مصیبت کو مد نظر رکھتے ہوئے ہولی کا تیوہار بند کر دیا گیا ہے :

ایک کمیونسٹ کی گرفتاری :- احمد آباد ۔ مسٹر ہیرا پرشاد ڈیسائی مبینہ کمیونسٹ آج بھڑوچ سے آتے ہوئے احمد آباد ریلوے سٹیشن پر گرفتار کر لئے گئے ۔ انہیں ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے ۔ ان کے قبضہ سے غیر مصدقہ ماہوار میگزین "کمیونسٹ" کی ۱۰ کاپیاں برآمد ہوئی تھیں :

پنجاب کونسل کے ضمنی انتخاب :-

پنجاب کونسل کے ضمنی انتخاب میں مولوی مظہر علی اظہر ایڈووکیٹ ۔ شیخ عطا محمد ایڈووکیٹ اور ملک برکت علی ایڈووکیٹ اُمیدوار تھے ۔ مولوی مظہر علی کامیاب ہو گئے ہیں ۔ انہیں ۲۹۲۵ اور ملک برکت علی کو ۹۱۲ ووٹ حاصل ہوئے :

عراق میں تیل کے چشمے :- بغداد ۔ عراق میں تیل کے کافی چشمے برٹش آئل کمپنی کی زیر نگرانی ہیں ۔ اب تین مزید کنوئیں دریافت ہوئے ہیں :

قاتلانہ پیشگوئیاں شائع کرنیوالے نبی کا "توبہ نامہ"

سُنری پنڈت لیکھرام جی کو "تیغ برانِ محمدؐ" کی دھمکی دینے والے قادیانی نبی نے مسٹر ڈوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں ذیل کا تحریری توبہ نامہ داخل کیا ۔ (ایڈیٹر)

"میں مرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو بحضور خداوند تعالیٰ حاضر جان کر با قرار صالح اقرار کرتا ہوں ۔ کہ آئندہ

۱ ۔ میں ایسی پیش گوئی جس سے کہ کسی شخص کی تحقیر (ذلت) کی جائے ۔ یا مناسب طور سے حقارت (ذلت) سمجھی جائے ۔ یا خداوند تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد ہو ۔ شائع کرنے سے اجتناب کروں گا :

۲ ۔ میں اس میں بھی اجتناب کروں گا ۔ شائع کرنے سے کہ خدا کی درگاہ میں دعا کی جائے ۔ کہ کسی شخص کو حقیر (ذلیل) کرنے کے واسطے یا جس سے ایسا نشان ظاہر ہو ۔ کہ وہ شخص موردِ عتاب الٰہی ہے ۔ یہ ظاہر کرے ۔ مباحثہ مذہبی میں کون صادق اور کون کاذب ہے ۔

۳ ۔ میں ایسے الہام کی اشاعت سے بھی پرہیز کروں گا ۔ جس سے کہ کسی شخص کا حقیر (ذلیل) ہونا یا موردِ عتاب الٰہی ہونا ظاہر ہووے ۔ یا ایسے عتاب کے وجوہ پائے جاتے ہوں :

۴ ۔ میں اجتناب کروں گا ایسے مباحثہ میں مولوی ابو سعید محمد حسین یا اس کے کسی دوست یا پیرو کے خلاف گالی گلوچ کا مضمون یا تصویر لکھوں یا شائع کروں ۔ جس سے کہ اس کو درد پہنچے ۔ میں اقرار کرتا ہوں ۔ کہ اس کے یا اس کے دوست یا پیرو کے برخلاف اس قسم کے الفاظ استعمال کروں ۔ جیسا کہ دجال ۔ کاذب ۔ کافر ۔ بطالوی ۔ میں کبھی اس کی آزادانہ زندگی اور خاندانی رشتہ داروں کے برخلاف کچھ نہیں شائع کروں گا ۔ جس سے کہ اس کو آزار پہنچے :

۵ ۔ میں اجتناب کروں گا ۔ مولوی ابو سعید محمد حسین یا اس کے کسی دوست یا پیرو کو مباہلہ کے لئے بلاؤں ۔ اس امر کے ظاہر کرنے کے لئے کہ مباحثہ میں کون صادق اور کون کاذب ہے ۔ نہ میں اس محمد حسین یا اس کے دوست یا پیرو کو اس بات کے لئے بلاؤں گا ۔ کہ وہ کسی کے متعلق کوئی پیشگوئی کریں :

۶ ۔ میں حتے الوسع ہر ایک شخص کو جس پر میرا اثر ہو سکتا ہے ۔ اسی طرح کار بند رہنے کے لئے ترغیب دوں گا ۔ جیسا کہ میں نے فقرہ نمبر ۱-۲-۳-۴ - اور ۵ میں اقرار کیا ہے "

(تحریر ۲۴-۲- فروری ۱۸۹۹ء - دستخط مرزا غلام احمد بقلم خود)

آریہ سماج راولپنڈی کے پردھان پر وحشیانہ حملہ

ملزمان کو عبرتناک سزائیں

کچھ عرصہ ہوا ۔ راولپنڈی آریہ سماج گورو کل وبھاگ کے سینئر وائس پریذیڈنٹ لالہ وزیر چند جی ایڈووکیٹ ہائیکورٹ نے راولپنڈی کے بلو ۔ نوربی اور ملی کو آریہ سماج مندر میں جوا کھیلنے سے روکا ۔ اور ان کے جوا کھیلنے کے دانے نالی میں پھینک دئے ۔ ہر سہ ملزمان نے پردھان جی پر وحشیانہ حملہ کر دیا ۔ اور فحش گالیاں دیں ۔ اور ضربات پہنچائیں ۔ ملزمان کا زیر دفعہ ۱۵۴ تعزیرات ہند چالان ہوا ۔ پردھان جی راولپنڈی میں ہر دلعزیز اور نیک خصلت ہونے کی وجہ سے مشہور ہیں ۔ اس لئے شہر میں سنسنی پھیل گئی ۔ راولپنڈی کے سٹی مجسٹریٹ میاں عبدالصمد صاحب نے ہر سہ ملزمان کو مجرم قرار دیکر بلو کو تین سال قید با مشقت اور بعد رہائی دو سال کے لئے ۵۰۰ روپیہ کی مزید ضمانت نیک چلنی حفظ امن زیر دفعہ ۱۰۶ ضابطہ فوجداری کی سزا دی ۔ نوربی اور ملی کو تین تین ماہ قید با مشقت کی سزا ہوئی :

(جائنٹ سکرٹری آریہ سماج ہذا)

سَنتر دھاتندوں ورشنی

(ایک مک پنڈت کو اتفاق رکھتے والی اپنی اجنبی کشش سے جھار دل سَنتر دھاتند دل کے ممبروں کو واضح ہو کہ لیکچرر کی تعطیلات میں گوروکل کانگڑی کے سالانہ جلسہ پر دہلی میں سَنتر دھاتند دس ورشنی منانے کے بجلانے کی شرط ہو گی ۔ کیونکہ دسمبر ۱۹۳۳ء میں سوامی شردھانند جی کے بلیدان کو پورے دس برس ہو جائیں گے ۔ اس لئے سَنتر دھاتند دل کے آشنائی ممبروں کو ایسٹر کی تعطیلات میں گوروکل کانگڑی کے سالانہ جلسہ پر ضرور آنا چاہیئے ۔ اور با قاعدہ ممبر بننے کے لئے ایک روپیہ سالانہ چندہ دکشنی پر بال منتری کے پتہ پر جلد بھیج دینا چاہیئے ۔ کیونکہ رائے دینے کا حق انہیں کو ہو سکے گا ۔ جو با قاعدہ ممبر بن چکے ہوں گے ۔ پرچار منتری اور پربندھ منتری کا چناؤ بھی ہو گا ۔ جو ممبر نہ آ سکیں ۔ وہ اپنے خیالات اور رائے سنا دکھ کر جلد گوروکل کانگڑی کے پتہ پر بھیج دیں :

سَنتر دھاتند دل کے ممبروں نے جہاں جات پات توڑنے کی پرتگیا کی ہے ۔ وہاں سوادھیائے کرنے کا بھی برت لیا ہے ۔ اس لئے سوادھیائے پردھی کے لئے "آریہ رتن" اور "سدھانت رتن" دو امتحان بھی مقرر کئے گئے ہیں ۔ جن کا کورس اور قواعد شائع ہو چکے ہیں ۔ ٹیکسٹ بکیں آریہ سماج منڈل لمیٹڈ اجمیر سے ملتی ہیں ۔ سب سوادھیائے میں دلچسپی رکھنے والے آریوں کو پریکشا میں ضرور شامل ہونا چاہیئے ۔ کیونکہ سوادھیائے میں دلچسپی بڑھانے کے لئے پریکشاؤں سے خاص فائدہ ہوتا ہے ۔ ادھک جاننے کے لئے سَنتر دھاتند دل کے پردھان منتری پنڈت ایشوردت جی میدھارتھی ودیا النکار گوروکل کانگڑی سبھا رہنور کے پتہ پر جوابی کارڈ بھیجے ۔ جو ممبر بننا چاہیں ۔ وہ منتری میدھارتھی جی سے چھپے ہوئے پرتگیا پتر منگوا لیں ۔ اور بھر کر واپس بھیج دیں :

آریہ سماج بیاس کی اپیل

یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں کہ بیاس ضلع امرتسر رادھا سوامی مت کا گڑھ ہے ۔ اس جگہ ہر ماہ ایک عالی شان ست سنگ ہوتا ہے ۔ ہزاروں کی تعداد میں ست سنگی اکٹھے ہوتے ہیں ۔ عالی شان مکانات بنے ہوئے ہیں ۔ ایک سے ایک لاکھ روپیہ ست سنگ ہال لئے دان دیا ہے ۔ اکالی دل نے بھی اس جگہ گوردوارہ کی ٹکٹیا رکھ دی ہے ۔ اکالی ہر مہینے رادھا سوامی مت کے جلسہ کے مقابلہ میں اپنا دیوان سجاتے ہیں ۔ ڈاکٹر رام دھن کی

کوششوں سے اس جگہ سماج بن گیا ہے ۔ مگر سماج مندر کوئی نہیں ۔ ڈاکٹر صاحب نے سماج مندر بنانے کی پرتگیا کی ہے ۔ تاکہ رادھا سوامیوں کے مقابلہ میں ویدک دھرم کا پرچار ہو سکے ۔ سامرلیٹر کے ایک دانی پُرش نے وعدہ

کیا ہے کہ اگر زمین خرید لو ۔ تو عمارت میں بنوا دوں گا ۔ آریہ سماج بیاس ابھی نو عمر ہے ۔ اس کے پاس دھن کہاں ؟ دھن اکٹھا کرنے کے لئے ڈاکٹر صاحب نے پریکٹس چھوڑ دی ہے ۔ آپ بھیک مانگنے کے لئے دورہ کریں گے ۔

پرکاش لاہور

۷- پھاگن سمت ۱۹۹۰

دھرم ویر کی آخری وصیت

رشی دیانند کے بعد پنڈت لیکھرام جی آریہ سماج کے پہلے شہید تھے۔ ایک طرح سے وہ آریہ سماج کے دوسرے شہید تھے۔ کیونکہ ان سے پہلے رشی دیانند اپنے پران نیوچھاور کر چکے تھے۔ لیکن ایک لحاظ سے انہیں آریہ سماج کا پہلا شہید بھی کہا جا سکتا ہے۔ رشی دیانند نے بلاشبہ اپنے خیالات کی قیمت ادا کی۔ اور سچائی کے لئے جان دی۔ لیکن آریہ سماجیوں یا ان لوگوں میں سے جنہوں نے دیانند روپی اگنی سے پرکاش لیا تھا۔ پنڈت لیکھرام کو سب سے پہلے شہادت کا تاج پہننے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا۔ رشی دیانند نے جو آریہ سماج روپی کلپ برکش لگایا تھا۔ سب سے پہلے اپنے خون سے اس کی آبیاری کرنے کا فخر پنڈت لیکھرام جی کو حاصل ہوا۔

پنڈت جی کا جیون ہمارے سامنے ایک عجیب چمتکار پیش کرتا ہے۔ پشاور میں پولیس کی ملازمت کرتے ہوئے وہ کہیں سے سن پاتے ہیں۔ کہ دیانند نام کا ایک سنیاسی پنجاب میں آیا ہے۔ جو ہندو دھرم کو ایک اُجول روپ میں پیش کرتا ہے۔ ان کے ہردے میں سنیاسی کے درشنوں کی اِچھا پیدا ہوئی اور آخر کار انہوں نے درشن کئے۔ ایک بار کے درشنوں نے ان کے جیون میں وہ انقلاب پیدا کیا۔ جو بار بار کے درشنوں نے لاکھوں لوگوں کے جیونوں میں نہ کیا تھا۔ ان کے نیتر ہی بدل گئے۔ اور اس وقت سے کر وہ کسی اور ہی کار کا جیون وتیت کرنے لگے۔ آخر کار وہ آریہ سماج کی سیوا میں آئے۔ یہ سیوا بھی وہ اِدھک ورش نہ کر پائے تھے۔ لیکن جتنے ورش انہیں ملے تھے۔ ایسی لگن سے کام کیا۔ کہ سارے آریہ سماج میں ان کی ہی وِچتر جھلک نظر آتی تھی۔ انہوں نے اپنی مثال سے ثابت کر دیا۔ کہ کس طرح اپنی گذران کے لئے سماج سے دھن لیتا ہوا ایک پرچارک آدرش رہ سکتا ہے۔ عام معنوں میں وہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ایک تنخواہ دار اپدیشک تھے۔ لیکن کس کی مجال تھی۔ کہ انہیں تنخواہ دار سمجھ سکے۔ وہ سبھا سے گذارہ کے لئے چند روپے لیتے تھے۔ کہ اپنے وقت کے ۲۴ گھنٹے اور اپنی پوری شکتی آریہ سماج کے ارپن کر سکیں۔ اور انہوں نے ارپن کر کے دکھلا دیا۔ چند ورشوں کے اندر انہوں نے آریہ سماج کا جس قدر ساہتیہ پیدا کیا۔ کوئی کیا کرے گا۔ یہ ساہتیہ انہوں نے پیدا کیا اس حالت میں جبکہ وہ لگاتار دورہ کئے رہتے تھے۔ آرام کرنا تو وہ جانتے ہی نہ تھے۔ ان کی حالت میں یہ سوال نہ تھا۔ کہ انہیں ہفتہ میں کتنے دن کا پروگرام دیا جائے۔ ہفتہ میں اگر سات کی بجائے آٹھ دن ہوتے۔ تو وہ آٹھ دن ہی کام کرتے۔ خالی رہنا وہ جانتے نہ تھے۔

یہ کہنا کہ پنڈت جی کسی اسادھارن یوگیتا کے مالک تھے۔ ان کا اپمان کرنا نہیں ہے۔ میں ان کا مانیہ اس بات میں سمجھتا ہوں۔ کہ سادھارن یوگیتا رکھتے ہوئے انہوں نے اپنے آپ کو آریہ سماج کی سیوا کے لئے تیار کیا۔ اور وسیع مطالعہ کے بعد وہ اس قابل ہو گئے۔ کہ مختلف مضامین پر اتنی کتب لکھ سکیں۔ انہوں نے مختلف مذاہب کا مطالعہ کیا۔ اور ان سب پر کتب لکھیں۔ لیکن باوجود اس کے کہا جا سکتا ہے۔ کہ "اسلام" ان کا خاص مضمون تھا۔ اس پر انہوں نے سب سے زیادہ کتابیں لکھیں۔ اور سب سے زیادہ ویاکھیان دئے۔ انہوں نے مہاتماؤں سے بھی مناظرے کئے۔ لیکن سب سے زیادہ مناظرے انہوں نے مولویوں سے کئے۔ قادیان میں جاکر انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو چیلنج کیا۔ ان مناظروں میں جہاں ان کی اعلےٰ علمیت کا اظہار ہوا۔ وہاں ان کی بے خوفی کا بھی۔ ہزاروں مسلمانوں کی موجودگی میں جہاں جذبات بہت بھڑکے ہوتے تھے۔ انہوں نے مولویوں سے مناظرے کئے۔ اور اسلام کے متعلق کھری کھری باتیں کہیں۔ اس لئے انہیں "زندہ شہید" بھی کہا جا سکتا ہے۔ دنیا میں کئی قسم کے شہید ہوتے ہیں۔ ایک وہ جنہیں موت شہید بنا جاتی ہے۔ دوسرے وہ جن کی زندگی شہیدوں کی سی ہوتی ہے۔ لیکن انہیں شہید کی موت نصیب نہیں ہوتی۔ پنڈت جی کو یہ سوبھاگیہ پراپت تھا کہ وہ اپنی زندگی میں بھی شہید تھے۔ اور موت بھی شہیدوں کی سی پائی۔ اگر وہ اپنی زندگی میں بے خوفی سے اسلام کا کھنڈن نہ کرتے۔ تو شاید انہیں شہادت کا تاج پہننے کا موقعہ نہ ملتا۔ مسلمانوں نے ان کے خلاف مقدمات چلائے۔ لیکن ہر جگہ منہ کی کھائی۔ تحریری و تقریری مناظروں میں وہ شکست کھا چکے تھے۔ آخر کار بزدلوں کا وہ ہتھیار استعمال کیا گیا۔ جسے چھری کہتے ہیں۔ ایک مسلمان شدھ ہونے کے بہانہ سے ان کے پاس آیا۔ پنڈت جی کو مسلمانوں سے اتنی محبت تھی۔ کہ وہ اسے اپنے ساتھ رکھنے لگے۔ دوسرے آریہ پرشوں کو وہ مسلمان مشتبہ نظر آتا تھا۔ پنڈت جی کو وہ خبردار بھی کرتے رہے۔ لیکن انہوں نے کسی کی ایک نہ سنی۔ چھری کھا کر وہ دنیا کو اس بات کا ثبوت دے گئے۔ کہ وہ اپنے خیالات کی بڑی سے بڑی قیمت ادا کرنے کو تیار تھے۔

اس چھری کے گھاؤ نے پنڈت جی کو سنسار کے سامنے اور بھی نمایاں طور پر پیش کر دیا۔ یہ بھی ہو سکتا تھا۔ کہ چھری کے لگتے ہی ان کے پران پکھیرو اُڑ جاتے۔ لیکن نہیں اس کے بعد وہ کچھ گھنٹے تک زندہ رہے۔ اور ان چند گھنٹوں کی زندگی نے ثابت کر دیا۔ کہ وہ کس قدر زبردست دل اور گردہ کے انسان تھے۔ ان کے جسم میں کیسا بے خوف آتما نواس کرتا تھا۔ موت کو وہ کس طرح پچھاڑ سکتے تھے۔ کرنل پیری انہیں اس حالت میں دیکھ کر حیران ہوتے ہیں۔ کہ یہ شخص زندہ کیسے ہے۔ لیکن سخت تکلیف کی حالت میں بھی کیا مجال جو ان کے منہ پر ایک بار بھی اُف تک آئی ہو۔ پھر لطف یہ ہے۔ کہ اس حالت میں جبکہ وہ جانتے تھے۔ کہ وہ چند گھڑی کے مہمان ہیں۔ انہیں ایک بار بھی اپنی بِردھ ماتا یا نوجوان پتنی کا خیال نہیں آیا۔ انہیں خیال آیا۔ تو اپنے پیارے آریہ سماج کا۔ جس کے متعلق انہوں نے مرتے مرتے وصیت کی۔ کہ:-

"تحریر کا کام بند نہ ہونے پائے"

پنڈت لیکھرام نے اپنی زندگی اور اپنی موت سے ثابت کر دیا۔ کہ اپنے گورو کے وہ یوگیہ شِشیہ تھے۔ دیانند کی جیوتی سے پرکاش لے کر وہ وِردھ اور بے خوف ہو گئے تھے۔ اگر دیانند کو ان جیسے دس بیس بھی شِشیہ ملے ہوتے۔ تو نہ معلوم آریہ سماج کہاں پہنچ گیا ہوتا؟

دھرم ویر کو ہم سے جدا ہوئے ۳۷ سال ہو چکے ہیں۔ اس عرصہ میں آریہ سماج نے کئی اور بھی شہید پیدا کئے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ دھرم ویر پنڈت لیکھرام نے جو کام ہمیں سونپا تھا۔ وہ ہم نے پورا کیا ہے؟ آریہ سماج کا ساہتیہ نہایت کمزور ہے۔ کسی بھی بھاشا میں اس کا ایسا ساہتیہ نہیں۔ جس پر گورو کیا جا سکے۔ جب کبھی ودیش پرچار کا خیال آتا ہے۔ اس کے راستہ میں سب سے بڑی مشکل یہ پیش آتی ہے۔ کہ آریہ سماج کا انگریزی میں قابلِ ذکر ساہتیہ نہیں۔ دوسری بھاشاؤں میں بھی کم و بیش یہی حال ہے۔

اس بار ۱۶ر فروری کو دھرم ویر کی شہادت کا دن منایا جائے گا۔ کیا میں آشا رکھوں۔ کہ اس دن جہاں لیکھرام میموریل فنڈ کے لئے وشیش روپ سے دھن اکٹھا کرنے کا یتن کیا جائے گا۔ وہاں اس وشے پر بھی وچار کیا جائے گا۔ کہ "آریہ سماج کا ساہتیہ کیسے اُنت ہو؟" وشیش وشیش سجنوں کو برت دھارن کرنا چاہئے۔ کہ وہ آریہ سماج کے ساہتیہ کی بردھی کے لئے اپنا تن۔ من اور دھن لگا دیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی مجھے آریہ جنتا سے بھی کچھ کہنا ہے۔ ساہتیہ تیار نہیں ہو سکتا۔ اگر ساہتیہ کی قدر کرنے والی جنتا نہ ہو۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ آریہ ودوانوں نے کئی نہایت اعلےٰ گرنتھ لکھے۔ لیکن وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی الماریوں میں بند پڑے ہیں۔ انہیں پڑھنے والے نہیں ملتے۔ پستکوں کی مانگ ہی نہ ہو۔ تو کوئی ودوان لکھے کیا؟ اس لئے آریہ پرشوں سے میرا نویدن ہے۔ کہ وہ آریہ ودوانوں کی تصانیف کے مطالعہ کا ابھیاس رکھیں۔ جو نئے گرنتھ پرکاشت ہوں۔ انہیں خریدیں۔ خود پڑھیں۔ اور دوسروں کو پڑھائیں۔ اس طرح وہ آریہ سماج کی بھاری سیوا کر سکتے ہیں۔

ہماری قسمت میں یہ نہیں لکھا۔ کہ ہم پنڈت لیکھرام بن سکیں۔ لیکن ان کے مشن کے ایک بھاگ کو ہم پورا کر سکتے ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ آریہ سماج کی تصانیف کی قدردانی کرتے ہوئے آریہ ودوانوں کو نئے سے نئے گرنتھ لکھنے پر اُتساہت کریں۔ یہ کوئی ایسا بھاری تیاگ نہیں جو ہم نہ کر سکیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں۔ کہ دھرم ویر کی اس وصیت پر کہ آریہ سماج سے تحریر کا کام بند نہ ہونے پائے۔ آچرن کیا جائے۔ تو ہمیں آریہ سماج کی تصنیفات کے لئے چند روپے خرچ کرنے میں سنکوچ نہ ہونا چاہئے۔

(کرشن)

کنیا گوروکل ڈیرہ دون

کنیا گوروکل ڈیرہ دون کا سالانہ جلسہ نزدیک آ رہا ہے۔ گزشتہ سالانہ جلسہ پر اس گوروکل کے سنرکشکوں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس کے سر پر جو سنکٹ کا سمے آیا ہے۔ اس کا مقابلہ

کرنے کے لئے ہم آئندہ سالانہ جلسہ پر کم از کم ایک سو روپیہ یا تو اپنی جیب سے دیویں گے۔ یا اکٹھا کر کے لائیں گے۔ کنیا گوروکل کی مالی حالت موجودہ کساد بازاری کی وجہ سے اس امر کی مستحق ہے۔ کہ نہ صرف ہر ایک سنرکشک بلکہ ہر ایک ہتیشی اس سنکٹ کو دور کرنے کی کوشش

دیانند متھرا داس کالج موگہ

کوئی شخص موگہ گئے بنا ڈاکٹر متھرا داس جی کے کام کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکتا۔ ڈاکٹر جی ۱۹۱۲ء میں پہلے پہل موگہ کے شفاخانہ میں گئے۔ اس طرح انہیں وہاں گئے ۲۲ سال ہو گئے ہیں۔ اس عرصہ میں انہوں نے وہاں ایک شاندار ہسپتال بنا دیا ہے۔ جس میں ہزاروں مریض آنکھوں کے علاج کے لئے جاتے ہیں۔ ہندوستان بھر میں کوئی ایسا ڈاکٹر نہیں۔ جس نے موتیا بند کے اتنے آپریشن کئے ہوں۔ جتنے ڈاکٹر صاحب نے کئے ہیں۔ ان کے ہسپتال کی وجہ سے اس ہسپتال کے اردگرد ایک نیا شہر آباد ہو گیا ہے۔ پرانا موگہ اجڑ گیا ہے۔ اور نیا موگہ کھڑا ہو گیا ہے۔ یہ ایک بارونق شہر ہے :۔

ڈاکٹر صاحب کی یہی ایک یادگار ہے۔ لیکن ان کی ایک یادگار اور بھی ہے۔ اور اس وقت میں اسی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ میری مراد "دیانند متھرا داس کالج موگہ" سے ہے۔ میں موگہ کئی دفعہ جا چکا ہوں لیکن ۲۱ فروری شنوار کے دن ولے بہادر بدری داس ایم۔اے پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور پنڈت کشمبر ناتھ جی اپ پردھان سبھا کے ساتھ پھر وہاں گیا۔ لاہور سے ۸ بجے صبح موٹر کار پر سوار ہو کر ہم ۱۰½ بجے کے قریب موگہ پہنچے جس وقت ہم وہاں پہنچے۔ کالج کے ہال میں دیانند بودھ اتسو منایا جا رہا تھا۔ پروفیسر اور ٹیچرز و طلباء بھاری تعداد میں موجود تھے۔ میں نے بھی اس موقعہ پر ایک مختصر تقریر کی :۔

جلسہ سے اٹھ کر ہم سب نے کالج اور اس کے بورڈنگ ہاؤس۔ مڈل سکول اور اس کے بورڈنگ ہاؤس اور پتری پاٹھ شالہ کی عمارتیں دیکھیں۔ کالج۔ سکول اور پتری پاٹھ شالہ کی عمارتیں اتنی وسیع اور شاندار ہیں۔ کہ بہت کم انسٹی ٹیوشنوں کی ہوں گی۔ ان انسٹی ٹیوشنوں پر کم از کم اڑھائی لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ اور یہ ساری رقم ڈاکٹر صاحب کے پرشارتھ سے جمع ہوئی ہے۔ اس میں ان کے اپنے دان کی بھی ایک بھاری رقم شامل ہے۔ وہ صرف مانگنا ہی نہیں جانتے۔ بلکہ دینا بھی جانتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے موگہ میں ایک شاندار کالج اور شاندار پتری پاٹھ شالہ قائم کر دی ہے۔ پتری پاٹھ شالہ مڈل تک ہے۔ اور اس میں اس وقت ساڑھے تین سو لڑکیاں ہیں۔ یہ نہیں کہ اتنا کچھ کر لینے کے بعد ڈاکٹر صاحب کی طبیعت بھر گئی ہو۔ ان کی امنگیں بہت بلند ہیں۔ اور ابھی وہ بہت کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم بھی کالج کی ترقی کے کسی پہلو پر وچار کرنے ہی موگہ گئے تھے :۔

پچھلے دنوں اخبارات میں ایف۔اے کے طلباء کی سٹرائیک کے متعلق نہایت غلط اور گمراہ کن خبریں شائع ہوئی تھیں۔ وہاں جا کر دیکھا۔ کہ سٹرائیک کا نام ونشان تک نہ تھا۔ سٹرائیک اخبارات میں تو تھی۔ لیکن موگہ کالج میں نہ تھی۔ ساری اوسطا سادہ حالت تھی۔ اور کسی وسٹینیس اوسطا کا کوئی نشان نہ تھا۔ جو وچار کرنے کے لئے ہم موگہ گئے تھے۔ اسے سماپت کر کے ہم دو بجے کے قریب وہاں سے لوٹ پڑے :۔

اس لیکھ کو سماپت کرتے ہوئے میں پھر اپنے ان الفاظ کو دہراتا ہوں۔ کہ اگر کسی شخص نے ڈاکٹر متھرا داس کے کام کا صحیح اندازہ لگانا ہو۔ تو وہ ایک بار موگہ جائے۔ وہاں جا کر اسے معلوم ہوگا۔ کہ کوئی شخص اپنے دنیاوی فرائض ادا کرتا ہوا اپنے دھرم اور سماج کے لئے کتنا کام کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس میں سچی دھن اور سچا تیاگ ہو۔ میں آریہ پرشوں سے سفارش کروں گا۔ کہ وہ ایک بار دیانند کالج موگہ کو ضرور دیکھیں :۔

(کرشن)

ایک دیوی کا دان

نوجوان آریہ سماجی شاید نہ جانتے ہوں۔ لیکن پرانے آریہ سماجی جانتے ہیں۔ کہ پردھان سندر داس پشاوری کے نام سے لاہور میں ایک شخص تھا جو آریہ سماجی ہوا کرتے تھے۔ اپنا سارا سمے وہ آریہ سماج کو ارپن کرتے تھے۔ ورشوں تک آپ آریہ پتری پاٹھ شالہ وچھووالی لاہور کے آنریری ہیڈ ماسٹر رہے۔ آریہ سماج کے سپتاہک ست سنگ میں وہ بڑے پریم سے طبلہ بجایا کرتے تھے۔ کچھ ورش ہوئے ان کا دیہانت ہو گیا۔ ان کی دھرم پتنی کا آریہ سماج سے ویسا ہی پریم ہے۔ جیسا کہ ان کا تھا۔ پچھلے دنوں جب گوروت بھون میں ایک آریہ دھرم شالہ بنانے کا وچار ہوا۔ تو پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ نے اسی دیوی کو پریرنا کی۔ کہ وہ اپنے سورگباشی پتی کے نام پر دھرم شالہ کے لئے دان کرے۔ چنانچہ دیوی نے پانچ ہزار نقد دان دیا۔ اس پر دھرم شالہ کا کاریہ آرمبھ کیا گیا۔ اور پہلی منزل ساڑھے سات ہزار کی لاگت پر تیار ہو گئی۔ لیکن ایک منزل ناکافی سمجھی گئی۔ یہ وچار کیا جا رہا تھا۔ کہ دوسری منزل کیسے مکمل کی جائے۔ جبکہ دیوی جی دھرم شالہ کو دیکھنے کے لئے آئیں۔ عمارت کو دیکھ کر وہ بہت پرسن ہوئیں۔ اور انہوں نے یہ اچھیا پرگٹ کی۔ کہ وہ اوپر کی منزل کے لئے پانچ ہزار روپیہ دان دیں گی۔ چنانچہ تین ہزار روپیہ نقد وہ دے چکی ہیں۔ اس سے دوسری منزل کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ ایک دو مہینوں تک ساری دھرم شالہ بن کر تیار ہو جائے گی :۔

دیوی کے اس سچے دان کی جس قدر مہما کی جائے۔ کم ہے۔ یہ مہما اس لئے زیادہ ہے۔ کہ دیوی کے پاس کچھ زیادہ دھن نہیں ہے۔ نہ ہی ان کا کوئی کمانے والا ہے۔ باوجود اس کے جو کچھ ان کے پاس تھا۔ وہ انہوں نے آریہ سماج کے ارپن کر دیا۔ انہیں یہ تسلی ہونی چاہئے۔ کہ انہوں نے اپنے پتی کی ایک مستقل یادگار قائم کر دی ہے۔ جب تک گوروت بھون ہے۔ تب تک یہ دھرم شالہ رہے گی اور جب تک یہ دھرم شالہ ہے۔ ان کے پتی کی یادگار قائم رہے گی۔ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اور سے اس دان کے لئے دیوی کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ ہی انہیں اس شبھ سنکلپ کے لئے ودھائی دیتا ہوں :۔

(کرشن)

کیا کرے۔ کہ وہ سالانہ جلسہ پر درسے والے ... گورکل کی سہائتا کرے گا۔ اندرا سے اس ... بتا دے گا۔ کہ وہ ہر قسم کی مشکلات میں سے ... کامیابی سے نکل جائے۔ اس لئے ہم آریہ نر ناریوں ... زور سے زور دینا چاہتے ہیں۔ کہ وہ اس ... وقت میں یتھا شکتی اس گورکل کی سہائتا ... کے بھاگی بنیں۔ اور سنرکھشکوں کا خصوصاً ... طرف دھیان آکرشت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ ... ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اپنے سکھ ہوئے ... پابند بننے کی صادقی کو بنتیا کریں۔ تاکہ ... مشکلات کی وجہ سے اس آدرش گورکل کو ... کسی قسم کا ضعف نہ پہنچے :۔

پنڈت جواہر لال کی گرفتاری

الہ آباد سے بذریعہ ٹیلیفون تار آیا ہے۔ کہ کلکتہ سے جاری شدہ ایک وارنٹ کی بناء پر جو کہ زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) تعزیرات ہند جاری کیا گیا ہے۔ شری یت پنڈت جواہر لال نہرو گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ گمان غالب ہے۔ کہ آپ کی گرفتاری ان بیانات یا تقریروں کے سلسلہ میں ہے۔ جن میں آپ نے سیاسی صوبہ بنگال کا ذکر کیا تھا۔ اور بنگال کے افسروں پر نکتہ چینی کی تھی۔ بہار کے زلزلہ زدہ علاقہ کا سات دن کا دورہ کر کے الہ آباد لوٹے ہی تھے۔ کہ گرفتاری کا وارنٹ آ گیا۔ یہ پنڈت جی کی ساتویں گرفتاری ہے۔ قبل ازیں وہ ساڑھے پانچ سال جیل میں رہ چکے ہیں۔ پنڈت جی کی بردھ ماتا کی علالت۔ آپ کی دھرم پتنی کملا نہرو کی دیرینہ بیماری اور موجودہ حالت میں آپ کی زلزلہ زدگان کی امداد کے لئے سرگرمیاں اس امر کی مستحق تھیں۔ کہ ابھی پنڈت جی پر حکومت ہاتھ نہ ڈالتی۔ اور بھارت ورش کے اس جانباز سپوت کو بہار کے زلزلہ زدہ علاقہ کے باشندوں کی ریلیف کے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی پوری آزادی دیتی :۔

اس لئے پنڈت جی پر اس وقت ہاتھ ڈال کر ملک کی موجودہ فضاء کو مکدر کرنے کی جو غلطی کی ہے۔ اس کا صرف ایک ہی نتیجہ نکل سکتا ہے۔ کہ کانگرس اور گورنمنٹ کے درمیان جو سمجھوتہ کی توقعات پچھلے دنوں کی جا رہی تھیں۔ وہ غلط اور موہوم ثابت ہوئی ہیں :۔

نیا چیف جج

اعلان ہو گیا ہے۔ کہ آئندہ سر شادی لال جی چیف جج کے ریٹائر ہونے پر پنجاب ہائی کورٹ کے آئندہ چیف جج الہ آباد ہائی کورٹ کے جج جسٹس ینگ ہوں گے۔ جسٹس موصوف کی عمر اس وقت ۵۱ سال کی ہے۔ گذشتہ پندرہ سال سے پنجاب ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ہندوستانی ہی رہے ہیں۔ لیکن بھلا ہو مسلمانوں کا کہ اب ان کی مہربانی سے الٹی گنگا بہنے لگی ہے۔ وہ دیر سے واویلا کر رہے تھے۔ کہ ۱۹۱۹ء سے ہائی کورٹ میں ہندو راجیہ چلا آ رہا ہے۔ اور ہم اس کے نیچے پسے جا رہے ہیں۔ ان کی ایجی ٹیشن کا نتیجہ یہ نکلا ہے۔ کہ اب ہائی کورٹ میں ہندو راجیہ کی جگہ انگریز کا دوبارہ راجیہ ہو گیا ہے۔ اگر اسلامی ذہنیت اسی طرح کے کرشمے دکھلاتی رہی۔ تو ڈر ہے۔ کہ سوراج کا ہندوستانی بنایا جانا تو کہیں رہا۔ جگہ بڑے بڑے عہدوں پر غیر ہندوستانی یا غیر ہندو ہی متمکن نظر آنے شروع ہو جائیں گے۔ اور ہندوستان کو مکمل ذمہ دار حکومت ملنے تک ہندوستان کا آئینی نقشہ وہی ہو جائے گا۔ جس کی خواہاں ہندوستان کی ترقی کا دشمن اینگلو انڈین طبقہ دیر سے رہا ہے :۔

تحصیل جگادھری کے ہریجن

منتری آریہ سماج مصطفےٰ آباد نے ضلع انبالہ تحصیل جگادھری میں ہریجنوں میں عیسوئیت کے پرچار کے متعلق جو تازہ مراسلہ بھیجا ہے۔ اُسے ''پرکاش'' کے پریمیوں کے لئے ہم ذیل میں شائع کرتے ہیں :-

"ضلع انبالہ خصوصاً تحصیل جگادھری میں عیسائی بڑے زور شور سے پرچار کر رہے ہیں۔ کئی گراموں کے ہریجن عیسائی ہو چکے ہیں۔ آریہ سماج مصطفےٰ آباد پورے زور سے عیسائیوں کا مقابلہ کر رہی ہے۔ لیکن ایک چھوٹی سی سماج کہاں تک اُن کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ اس حالت میں جبکہ عیسائی بڑے زور شور سے اپنا دھرم پھیلا رہے ہیں۔ ہریجنوں میں ویدک دھرم کے پرچار کی اشد ضرورت ہے۔ اس لئے تمام اچھوت اُدھارک سنستھاؤں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اور تمام کاموں کو چھوڑ کر اس طرف دھیان دیں۔ اور ہریجنوں کو عیسائیوں کے جال سے بچانے کی کوشش کریں"۔

مراسلہ مذکور زبانِ حال سے بول رہا ہے۔ کہ آریہ پرشوں کو بدی وہ لبنے تحصیل جگادھری کے دلت بھائیوں کو ودھرمیوں کی یورش سے بچانا چاہتے ہیں۔ تو انہیں اس اور خاص طور پر دھیان دینا چاہیئے :-

سنسنی خیز سرکلر

یونائیٹڈ پریس کا امرتسری نامہ نگار اس خبر کی صحت کا ذمہ دار ہے۔ کہ فوجی پنشنروں کو ملٹری افسروں کی طرف سے اس مطلب کا ایک سرکلر موصول ہوا ہے۔ کہ آپ یہ بتلائیں کہ اب جبکہ آپ ڈسچارج ہو گئے ہیں۔ کیا آپ ضرورت محسوس ہونے پر جنگ کے لئے فوج میں شامل ہونے کو تیار ہونگے۔ یا نہیں اگر آپ کو جنگ میں شامل ہونے کے لئے بلایا گیا۔ تو صرف عرصہ جنگ یا ایک سال بعد تک رکھا جائیگا۔ اس سلسلہ میں آپ کو تنخواہ کے علاوہ وہی پنشن جو آپ اس وقت لے رہے ہیں۔ دی جائیگی"۔

اگر فی الواقعی ایسا سرکلر فوجی پنشنروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ تو اس سے اتنا مترشح ہوتا ہے کہ فوجی افسران کے خیال میں کوئی نیا محاذ نیا ہو چکا ہے۔ یا ہونے والا ہے۔ ادھر موجودہ کساد بازاری اور ادھر جنگ کی یہ خفیہ تیاریاں مستقبل قریب میں امن کی پیشین خیمہ ثابت نہیں ہو گئیں۔ بلکہ آئندہ پُرتشویش حالات کے رُونما ہونے کی مظہر ہیں :-

مسلمانوں کے پو بارہ

معلوم ہوتا ہے۔ کہ بھارت ورش کی بدقسمتی حکومت کے طفیل مسلمانوں کے پو بلہ ہیں۔ پنجاب کی گورنری پر سر سکندر حیات خان متمکن ہو رہے ہیں۔ مدراس پرانت میں سر عثمان کے گورنر بنائے جانے کے متعلق اعلان بھی ہو چکا ہے۔ ادھر بنگال احاطہ میں سر بروڈ ونشامتر سینئیر ممبر ایگزیکٹو کونسل بنگال کی رحلت کی وجہ سے سر عبدالکریم غزنوی کی بھی بحالی ہونے والی ہے۔ اس طرح ایک ہی وقت میں تین پرانتوں کے گورنر مسلمان ہونگے۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی کل آبادی چھ سات کروڑ ہے۔ لیکن ان کے تین گورنر برٹش انڈیا کے اہم صوبجات کی گورنری سنبھال رہے ہیں۔ اور ۲۵-۲۶ کروڑ ہندو آبادی میں سے کوئی بھی گورنر نہیں۔ دوسرے الفاظ میں حکومت کی اس پالیسی کے معنی یہ ہیں۔ کہ ہندوؤں کو اینٹی راج نیتک سرگرمیوں کے لئے سزا دی جا رہی ہے۔ اور مسلمانوں میں فرقہ پرستی کا جو روز افزوں رجحان پایا جاتا ہے۔ اس کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے :-

سونا کی کثیر برآمد

ہندوستان کی بدقسمتی سمجھئے۔ کہ یہاں کی ساکھ دن بدن کم ہو رہی ہے۔ یوروپین ممالک کا سکہ سونا کا ہے۔ لیکن یہاں کا سکہ یا تو چاندی کا ہے۔ یا نکل دھات کا۔ اور اس پر آفت یہ ہے کہ یہاں کاغذی کرنسی کا بھی بڑا زور ہے۔ حالانکہ جن ممالک کی ساکھ اچھی ہوتی ہے۔ وہاں کاغذی کرنسی کو کوئی بھی اہمیت نہیں دی جاتی۔ علاوہ بریں طرہ یہ کہ یہاں جتنا سونا موجود تھا۔ اُسے بھی آہستہ آہستہ باہر بھیجا جا رہا ہے۔ بمبئی سے تازہ اطلاع آئی ہے کہ برطانیہ کے طلائی معیار ترک کرنے کے بعد جسے اڑھائی سال ہو چکے ہیں۔ آج تک ہندوستان سے ایک ارب ۸۷ کروڑ کا سونا غیر ممالک کو جا چکا ہے۔ عجیب حیرانگی کا معاملہ ہے۔ کہ برٹش انڈیا کی برطانوی حکومت اس کثیر برآمد کو دیکھتی تو ہے۔ لیکن روکنے کی ذرا بھی کوشش نہیں کرتی۔ حالانکہ جب اسے قرضہ کی ضرورت پیش آتی ہے۔ تو اس وقت ہندوستان کی اُس ساکھ سے اپیل کرتی ہے۔ جو کہ سونا کی کثیر برآمد سے دو کوڑی کی رہ گئی ہے۔ اور ذرا نہیں سوچتی۔ کہ اگر کل اُسے کوئی خاص ضرورت پیش آ گئی۔ تو ہندوستان اس کو پورا کرنے کے لئے کہاں سے مالی مطالبات کو پورا کریگا؟

اکالیوں میں سمجھوتہ

ہمیں یہ سنکر خوشی ہوئی ہے۔ کہ اکالیوں کی مختلف پارٹیوں میں عرصہ سے جو "تُو تُو میں میں" ہو رہی تھی۔ وہ ختم ہونیوالی ہے۔ اور دونو پارٹیوں میں اس بارہ میں اتفاق رائے پایا جاتا ہے۔ کہ موجودہ کاوش پنتھ کی بدنامی کا موجب ہے۔ اس کاوش کو ختم کرنے کے لئے گیانی شیر سنگھ اور سردار جسونت سنگھ کی پارٹیوں نے بابا کھڑک سنگھ کو ڈکٹیٹر تسلیم کر لیا ہے۔

نہ صرف یہی بلکہ جو سکھ نیشنل کانفرنس لاہور میں منعقد ہونے والی ہے۔ اس کے صدر بھی سردار کھڑک سنگھ مقرر ہوئے ہیں۔ اس سمجھوتہ سے سردار کھڑک سنگھ کے سر پر بڑی بھاری ذمہ داری آ گئی ہے۔ اگر انہوں نے اپنی ڈکٹیٹر شپ میں اکالیوں کو کمیونل آوارڈ کی بدعت کی مخالفت کو سرگرم اور مستعد بنا دیا۔ تو سمجھ لو۔ کہ یہ سمجھوتہ پنجاب کی غیر مسلم اقلیتوں کے لئے نہایت ہی منفعت بخش ثابت ہوگا۔ اور پنجاب کی طرف سے اس آوارڈ کی جو مخالفت کی جا رہی ہے۔ وہ مزور اور کامیاب ہو سکے گی :-

قادیانیوں کا اخراج

قادیانیوں نے ریاست کشمیر کے معاملات میں مداخلت بے جا کر کے جو پیچیدگی پیدا کرنی چاہی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ کم ہوتی جا رہی ہے۔ اور خود اب مسلمان محسوس کرنے لگ گئے ہیں۔ کہ کشمیر کے معاملات میں قادیانیوں کا دخل بہت سی تکالیف کا موجب ہے۔ اور جب تک ان کو ان معاملات میں دخل دینے سے منع نہ کیا جائے گا۔ یہ اُلجھن بڑھتی جائیگی۔ چنانچہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی سے پہلے تو قادیانی خلیفہ کو باہر کر دیا گیا۔ اور اب جو کشمیر مسلم کانفرنس ہونے والی ہے۔ اُس کے متعلق یہ قرارداد پاس کی گئی۔ کہ اگر وہ چاہتی ہے کہ اس پر اعتماد کیا جائے۔ تو اسے قادیانی جماعت سے کوئی واسطہ نہ رکھنا چاہیئے۔ اس اخراج پر ہم سوائے اس کے کیا کہہ سکتے ہیں۔ کہ

"خس کم جہاں پاک"

مرزا صاحب کی علمی لیاقت

ہمارے مرزائی دوست آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کو سلطان القلم کا بے معنی خطاب دیتے ہیں۔ لیکن مرزا صاحب کی علمیت جتنی تھی۔ اس کے متعلق ان کی تصانیف شاہد ہیں۔ مثلاً براہین احمدیہ کے صفحہ ۹۶ پر آپ یہ عربی جملہ لکھتے ہیں:۔ یا مریم اسکن

لیکن یہ جملہ عربی گرامر کی رُو سے غلط ہے۔ کیونکہ مریم مونث ہے۔ مذکر نہیں۔ اور نہ آج تک کسی نے مریم کے لفظ کو مذکر بیان کیا ہے۔ عربی گرامر کی رُو سے "یا مریم اسکن" غلط ہے۔ اس کی بجائے "یا مریم اسکنی" ہونا چاہئے تھا۔ دیکھئے مرزائی علماء مرزا صاحب کی اس سلطان القلمی کو کس طرح ڈیفنڈ کرتے ہیں۔ اور کس طرح اپنے بڑے مرزا کی لیاقت کو بچاتے ہیں؟ اگر قابلیت اس کا نام ہے۔ کہ مونث کو مذکر بیان کیا جائے۔ تو خدا دنیا کو اس قسم کے قابل مصنفوں سے بچائے اور ان کو قادیان کی چاردیواری میں ہی بند رکھے۔

اسلامی پردہ

تنگ خیال ملاں تو اس بیسویں صدی میں بھی اسلامی پردہ کے گیت گاتے رہتے ہیں۔ لیکن پردہ کی جو حقیقت ہے۔ اس کا اخبار "پیغام صلح" یوں طشت ازبام کرتا ہے:۔

"مروجہ پردہ اسلامی اصولوں میں داخل نہیں۔ یہ ایک بالکل فروعی مسئلہ ہے۔ ہندوستان اور تمام اسلامی ممالک میں دیہاتی اور غریب مسلمان عورتیں ہمیشہ سے اس پردہ کی پابند نہیں۔ لیکن ان ممالک میں اسلام کو ان کی بے پردگی سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اور نہ آئندہ پہنچے گا"۔

("پیغام صلح" ۔ ۳ فروری ۱۹۳۴ء)

بابا! ہم کب کہتے ہیں کہ مسلمان عورتوں کی بے پردگی سے اسلام کو کوئی نقصان پہنچا ہے۔ ہم تو ان ملاؤں کی عقل پر روتے ہیں۔ جو کہ پردہ جیسے فروعی مسئلہ پر آستینیں چڑھا کر گرم ہو جاتے ہیں۔ اور نہ آگا دیکھتے ہیں۔ اور نہ پیچھا۔ ہم تو اس دن کو خوش آمدید کہیں گے۔ اور اس کا خیر مقدم کریں گے۔ جب ذمہ دار مسلمان اس فروعی بدعت کے لئے اپنی عورتوں کی مذہبی آزادی سلب کریں گے۔ اور نہ ہی ان کی صحت کو تباہ کریں گے۔ اگر مسلمان خود ہی اس فروعی مسئلہ کی جلد از جلد اصلاح کر دیں۔ تو چشم ما روشن۔ دل ما شاد۔ ہم تو پردہ کی مذمت اس لئے کرتے ہیں۔ کہ اسے مسلمان عورتوں کی ترقی کے راستہ میں حارج سمجھتے ہیں۔ اور یہ پسند نہیں کرتے۔ کہ مسلم عورتیں ہمیشہ ہمیں قیدی نظر آتی رہیں۔

اسلامی تاریخ

ہم نے ہندو اِتہاس کی رکھشا کے لئے قابل اعتراض فلموں پر جو اعتراض کیا تھا۔ اس پر ہمارا سمجھدار مرزائی معاصر "پیغام صلح" یوں حاشیہ آرائی کرتا ہے۔ کہ:۔

"ہندوؤں کی مذہبی تاریخ میں بکثرت ایسی کہانیاں موجود ہیں۔ جن سے پبلک کوئی سبق نہیں لے سکتی۔ بلکہ ان کو پیش کرنے سے ہندو قوم کی اہانت ہوتی ہے۔ اور ان کہانیوں سے لوگوں کا اخلاق بلند نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے برعکس نتیجہ نکلتا ہے"۔

("پیغام صلح" ۔ ۳ فروری ۱۹۳۴ء)

بلہارے جائیں۔ سمجھے تو خوب سمجھے۔ اگر آپ کو اسلامی تاریخ اس پہلو میں معصوم نظر آتی ہے۔ تو ہم آپ سے سفارش کرتے ہیں۔ کہ آپ سینما والوں کو کھلی چھٹی دے دیں۔ کہ وہ اسلامی انبیاء اور صحابہ کرام کی فلمیں دکھلانے جائیں۔ اگر آپ ایسا برداشت نہیں کر سکتے۔ تو سمجھ لیجئے۔ کہ مضمون نہ ہندوؤں کی مذہبی تاریخ کا ہے۔ اور نہ اور کسی کا۔ سوال تو صرف مذہبی جذبات کے احترام کا ہے۔ جس کو ٹھیس لگنے پر ہر ایک خوددار انسان بُرا مناتا ہے۔ جب مرزائی خود یہ پسند نہیں کرتے۔ کہ کوئی شخص مرزا غلام احمد کی کسی قسم کی فلم دکھلائے۔ تو ان کا کیا حق ہے۔ کہ دوسروں کو ایسا کرنے کے لئے انگیخت کریں۔

قرضہ کی تحریک

مرزائیو! اور ڈیو۔ مرزائی گدی کی فضول خرچیاں رنگ لا رہی ہیں۔ اب وہ اتنی بڑھ چکی ہیں۔ کہ نہ ہی چندہ عام ان کا متحمل ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی چندہ خاص۔ اس لئے خلیفہ صاحب کو ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ کہ اپنے شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ کو قائم رکھنے کے لئے اپنے مریدوں کی جیبوں پر نرالے ڈھنگ سے ڈاکہ ڈالیں۔ اور وہ بھی ساٹھ ہزار روپیہ قرض کی تحریک کو جاری کر کے۔ نیز ان الفاظ میں کہ اس کار خیر میں حصہ لینے والے اصحاب کم از کم ایک سو کی رقم دیں۔ اور جنہیں خدا تعالےٰ نے اس سے زیادہ دینے کی استطاعت بخشی ہے۔ وہ جس قدر زیادہ رقم دینا چاہیں۔ پورے سینکڑوں کے حساب سے دیں۔ اور اس طرح ساٹھ ہزار کی رقم فراہم کی جائے"۔

("الفضل" ۔ ۱۱ فروری ۱۹۳۴ء)

قرض کی تحریک بڑی میٹھی اور پیاری ہے۔ اگر پیری مریدی کی آڑ میں سادہ لوح مریدوں کو لوٹا نہ جائے۔ تو قادیان کے "ذوالقرنین" کی حکومت کے قائم رہنے کا امکان کہاں؟ اس کو سہارا دینے کے لئے کبھی تو چندوں کی مار اور کبھی قرضوں کی مار ہی ید بیضا کا کام دے سکتی ہے۔

سُود ندارد

سوال ہوتا ہے۔ کہ مرزائی خلیفہ صاحب اپنے مریدوں سے ساٹھ ہزار روپیہ قرض تو مانگتے ہیں۔ اور اس طرح قادیان شریف میں مرزائی سیونگ بنک تو کھولنا چاہتے ہیں۔ لیکن کیا اس سیونگ بنک سے اپنے مریدوں کو کوئی سود بھی دیں گے۔ یا نہیں۔ اس کے متعلق آپ اپنے مریدوں کی آنکھ میں دھول ڈالنے کے لئے پہلے ہی لکھ دیتے ہیں:۔

"سود سود خوروں کے لئے اس دنیا میں بھی تباہی و بربادی کا موجب بنتا ہے۔ اور آخرت میں بھی خدا تعالےٰ کی ناراضگی اور اس کے عذاب کا باعث ٹھہرتا ہے"۔

("الفضل" ۔ ۱۱ فروری ۱۹۳۴ء)

چلو نقد پاک ہوا۔ اصل زر بھی ڈھنگ سے حاصل کر لیا۔ اور سود بھی بلا ڈکار ہضم کر لیا۔ اس سے بڑھ کر اور کون سی تجارتی سبیل ہو سکتی ہے؟ کسی نے سچ کہا ہے۔ کہ اگر دنیا کو کوئی لوٹنا چاہے۔ تو اس کا کامیاب گر براہین احمدیہ کے آنجہانی مصنف کی گدی کے حاشیہ بردار سے پوچھ لے۔ نہ ہینگ لگے۔ نہ پھٹکڑی۔ اور رنگ بھی چوکھا آئے۔

مرزائی فرقہ کی ضرورت

۲۵ جنوری کو قصور میں تقریر کرتے ہوئے مرزائی خلیفہ نے فرمایا۔ کہ:۔

"سلسلہ احمدیہ کوئی نیا مذہب یا کوئی نیا طریقہ نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ اس سلسلہ کے بانی نے لکھا ہے۔ اس سلسلہ کی غرض احیائے اسلام۔ اشاعت اسلام۔ قیام اسلام اور تائید اسلام ہے"۔

("الفضل" ۔ ۱۱ فروری ۱۹۳۴ء)

اگر مرزائی سلسلہ کی اصلی غرض احیائے اسلام ہی ہے۔ تو پھر محمدی بیگم کا آسمانی نکاح۔ ڈپٹی عبداللہ آتھم کی موت اور مولانا ثناء اللہ کے ساختہ آخری فیصلہ والی ہدایت اسی کے کون سے ارکان ہیں؟ جہاد کے مسئلہ کی تنسیخ اور قادیان شریف کو ظلی حج کا مرکز بنانا کس قرینہ اور منطق سے جائز ہیں؟

اگر یہ سب باتیں نئی بدعات نہیں تھیں۔ تو پھر مرزا صاحب نے کیوں اس سلسلہ کی بنیاد ڈالی تھی۔ کیوں آنجہانی دم آخر تک ان نئی فروعات میں ہمیشہ لٹکے بیٹھے رہے۔ اور اسلام کی اصلی باتوں سے کنارہ کش رہے؟ اور اگر اسلام کے سہارے رہے۔ تو صرف اپنے قریبی رشتہ داروں اور مخالف علماء کی اموات کی خوابیں دیکھنے کے لئے۔

اسلام کا نقشہ

قصور میں مذکورہ تقریر کے دوران میں مرزائی خلیفہ صاحب نے فرمایا۔ کہ:۔

"پس سلسلہ احمدیہ کے دعوے کے مطابق اس کی صداقت اس امر پر ہے کہ وہ ہو بہو اسلام کا نقشہ پیش کرے جو رسول کریم صلے اللہ یا قرآن کریم نے پیش کیا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ دنیا اسے اچھا سمجھتی ہے یا بُرا۔ یہ فیصلہ بعد میں ہو گا"۔

("الفضل" ۔ ۱۱ فروری ۱۹۳۴ء)

ہم نے بہتیرا سر پٹکا ہے۔ کہ اس قادیانی سلسلہ کی ساری تاریخ پر اچھی طرح غور و فکر کریں۔ اور اسلام کے نام پر جو اس نے خدمات کی ہیں۔ ان کا ذرا سمت جائزہ لیں۔ لیکن تو اس بات کے سوائے اور کسی نتیجہ پر نہ پہنچے۔ کہ مرزا ثابت کے ہو بہو اسلام کا نقشہ پیش کرنا تھا۔ اس نے ایک دنیاوی گدی کے تحفظ کی خاطر دنیا میں اسلام کو مذاق بنا دیا ہے۔ اور ہندوستان میں مسلمانوں کے باہمی اتحاد میں سخت روڑا اٹکا دیا ہے۔ کہاں صحیح اسلام پیش کرنے کا دعوے اور کہاں کلجگی گدی کو قائم رکھنے کے لئے دنیاوی جوڑ توڑ اور ساز باز اور احمدیت کا [illegible]۔ اور مسلم سلطنتوں کی تباہی پر اظہار مسرت کرنا؟

ہستناپور میں یگیہ:۔ مہاتما سیہر جی کالی کملی والے ایک مہینہ تک ہستناپور میں یگیہ کریں گے۔ یہ یگیہ ۱۶ پنڈتوں دوارا سمپن ہوگا۔ یگیہ کی پورن آہوتی ہولی کے دن ہوگی۔ یگیہ پریمیوں کو اس یگیہ میں بھاگ لینا چاہئے۔

(جیون متی مکھیہ ادھشٹاتا)

احمدی جگت پر ایک سرسری نظر

مرزائیوں کے بڑوں بڑوں نے بڑی کوشش کی ہے کہ مرزائیوں کے دو طبقات میں اتحاد کرا دیں لیکن وہ آج تک کامیاب نہیں ہو سکے۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی اور مولانا نور الدین بھی اس بارہ میں ناکام رہ چکے ہیں۔ لیکن اب بھی ایک ایسا طریق سوجھ گیا ہے۔ جس سے قادیانی گروہ اور لاہوری جماعت میں ایسی یاملاپ اور دوبارہ صلح ہو سکتی ہے۔ جیسی آسمانی نکاح کے بعد آنجہانی مرزا غلام احمد اور ان کی آسمانی منکوحہ محمدی بیگم میں ہوئی تھی ::

مرزائیوں کے دو گروہوں میں پہلی ناکام صلح تو اس وقت ہوئی تھی۔ جبکہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی لاہور میں ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو بابو ہی لاہوری قیام گاہ پر اسہال کے دستوں میں لت پت ہو رہے تھے۔ اور آپ کے جانباز متبوع ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ نے رات کے دو بجے اپنے مکان واقعہ گنجی بازار سے آ کر آپ کے جسد مردہ کی طہارت کرائی تھی۔ اور آپ کو اس قابل بنایا تھا۔ کہ آپ دستوں کی آلائش سے پاک ہو گئے۔ اور زائرین کے دیکھنے کے قابل بن گئے تھے ::

اب دوسری کامیاب صلح کروانے لگے ہیں۔ جس کی امید ہے۔ کہ میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر "فاروق" اس معاملہ میں ہمارے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گے۔ ہمارا صلح کا طریق صاف ہے۔ میر صاحب "فاروق" کی ۲۸ جنوری کی اشاعت میں فرماتے ہیں۔ کہ پیغام بلڈنگ میں اہل پیغام کے دو ڈیڑھ سو آدمیوں کا جو جلسہ ہوا تھا۔ وہ مونث جلسہ یعنی جلسی تھا۔ اور قادیان میں جو اندازاً بیس ہزار کا اجتماع ہوا۔ وہ ایسا مذکر جلسہ تھا کہ "پیغامیوں" کے لئے کمر توڑ اور سر پھوڑ تھا ::

اگر قادیانی مرزائی اور پیغامی مرزائی ہماری تجویز کو پسند کریں۔ تو ہم چاہتے ہیں۔ کہ وہ صلح کی خاطر جلسی اور جلسہ دونوں کا نکاح پڑھا دیں جلسہ دولہا بنے۔ اور جلسی دلہن۔ دولہا کا وکیل خلیفہ قادیانی تجویز فرمائیں۔ اور جلسی کا نکاح مولانا محمد علی امیر جماعت لاہور منظور فرمائیں۔ اور وصول کے لئے فریق کا وارنٹ میر قاسم علی کے ہاتھ میں دے دیں تاکہ غریب دلہن کہیں کسی منشی النوم کے مریض کے پلے نہ پڑ کر یوں ہی خراب نہ ہوتی رہے۔ اور مباہلہ والوں سے امداد کی درخواست نہ کرتی پھرے ::

ہاں ابھی مرزا جی احاق مہر کے لئے بھی کسی تیسرے آدمی کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ تو پہلے ہی طے شدہ ہے۔ مولانا محمد علی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جماعت قادیان نے ۱۹۱۳ء میں اعلان کیا تھا۔ کہ ہم قرآن کا ایک ایک پارہ ترجمہ شائع کر کے ۲ برس تک ختم کر دیں گے۔ اس اعلان پر جماعت مذکور کو پیشگی قیمتیں بھی موصول ہوئی تھیں۔ لیکن آج بیس برس کے بعد خلافت قادیان نے اُن پیشگی قیمتوں کو واپس نہیں کیا۔ اسے اگر گروہ ساری رقم اس موقعہ پر دلہن کا حق مہر خلیفہ صاحب رجسٹر ڈکرادیں۔ تو ہم حلفیہ اقرار کرتے ہیں۔ کہ دونوں مرزائی حلقوں میں ایسی پائیدار صلح ہو جائے گی۔ کہ کبھی کے توڑے نہ ٹوٹے گی۔ کہئے یہ بھی ہمارا طریق پسند ہے؟

خدا ہمارے آنجہانی مرزا قادیانی کے صاحبزادوں کو ہر بلا اور جنات سے محفوظ رکھے۔ ہر قادیانیوں کی سخت بدقسمتی ہے۔ کہ ان کے غریب خلیفہ صاحب کو ہمیشہ ٹوٹکے ٹونے چھوڑ کر کام نہیں لینے۔ اور ہر لحظہ بھی شکایت دامنگیر رہتی ہے۔ چنانچہ ۸ فروری کی ڈائری میں رپورٹ بھی اس شکایت کا ذکر ہے۔ جب اجنگی ہے۔ مرزا قادیانی کا تمام خاندان ہو۔ اور صاحبزادہ کو خبیث عارضے اس طرح لاحق ہوتے رہیں۔ جس طرح منشی النوم کا عارضہ ::

مرزا متوفی بڑے زمانہ شناس اور زمانہ ساز واقع ہوئے تھے۔ آپ اپنے ملفوظات میں ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"یہ بالکل سچ ہے۔ کہ انسان جب سلطنت اور حکومت کو دیکھتا ہے۔ تو اس کے خوش کرنے کے لئے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے واسطے وہی رنگ اختیار کرنے لگتا ہے"۔ ("الفضل" ۸ فروری)

لیکن رنگ اختیار کرنا تو کہیں رہا۔ خود مرزا صاحب حکومت کو خوش کرنے کے لئے تقریباً ۵۰ الماریاں اپنی وفاداری کے لٹریچر سے بھر رکھے ہیں ::

چندہ جمع کرنے کے لئے مرزائیوں کو جو گر یاد ہیں۔ وہ کسی چالاک سے چالاک آدمی کو بھی یاد نہیں۔ ادھر مولانا محمد علی کا انگریزی ترجمہ القرآن موجود ہے۔ لیکن چونکہ قادیانی خلیفہ صاحب کو ابھی کسی کمیشن لینے کا اشارہ نہیں ہوا۔ اس لئے اب آپ اس کوشش میں مصروف ہیں کہ قرآن کا انگریزی ترجمہ کریں۔ اور جماعت احمدیہ کو اس کی آنکھیں کھولیں ::

چنانچہ اس لوٹ کھسوٹ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے "الفضل" میں اس بات کی تبلیغ کی گئی ہے کہ اگر مرزائی جماعت میں سے ساڑھے سات روپے قیمت کی جلد ادا کرنے والے کم از کم دو ہزار خریدار پیدا ہو جائیں۔ تو ترجمہ مذکور شائع کر دیا جائے گا۔ ترجمہ شائع ہو یا نہ ہو۔ لیکن اس تحریک کا اتنا تو فائدہ ہو گا کہ بہشتی مقبرہ کی جائداد کی طرح قادیان میں پندرہ ہزار روپیہ کے منی آرڈر پہنچ جائیں گے۔ اور دریائے بیاس کے کنارے والی اراضیات دائم المریض خلیفہ کو ملنے کا ایک نیا وسیلہ میسر ہو جائے گا ::

عقلمندوں نے سچ کہا ہے۔ رہ روٹی کھلتے شکر سے۔ اور دنیا ٹھگنے مکر سے۔ پندرہ ہزار کی مذکورہ سکیم تو دریائے راوی کے سچر شکرو ... ایک مخلص احمدی نے ایڈیٹر "الفضل" کو ایک اور نئی سکیم بتلائی ہے۔ جس سے قادیان میں ۵ ہزار کے منی آرڈر پہنچ سکتے ہیں۔ اور بیاس کے کنارے کی اراضیات کی خرید کا شغل تو کہیں رہا۔ اس روپیہ سے سارے تحصیل بٹالہ حکومت وقت سے ٹھیکہ پر لی جا سکتی ہے ::

مجوزہ سکیم یہ ہے کہ ہر احمدی مرد و عورت سے ایک روپیہ فی کس لے لیا جائے۔ اور جو اس سے بھی زیادہ دینا چاہیں۔ ان سے شکریہ کے ساتھ زیادہ لے لیا جائے۔

تجویز تو معقول ہے۔ لیکن اگر ترجمہ کے ساتھ ہی روپیہ بھیجنے والوں کو بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی بھی ساتھ ہی بشارت دے دی جائے۔ تو سارا کام ایک لحظہ میں پورا ہو سکتا ہے۔ اور زیادہ تشویش کی گنجائش نہیں رہ سکتی۔ پھر ایک پنتھ اور دو کاج کی کہاوت درست ثابت ہو سکتی ہے ::

مسلمانوں کا اخبار "توحید" بڑا ہی گستاخ واقع ہوا ہے۔ اس نے ہم کو یہ سمجھا ہے اور نہ ... بلیک لسٹ میں قادیانی خلیفہ کا نام نہایت دل آزار اور شرارت آمیز الفاظ میں درج کر دیا ہے۔ "الفضل" کو "توحید" کی اس گستاخی پر رونے کی چنداں ضرورت نہیں۔ اگر کسی مخلص مرزائی جنہوں نے اخبار "مباہلہ" کے دفتر کو آگ لگائی تھی۔ "توحید" کے ایڈیٹر کی سرکوبی کے لئے متعین کر دئے جائیں۔ تو ہمیں یقین ہے۔ کہ اس کو اپنی شرارت کا سارا مزہ مل جائے گا ::

کیا خلیفہ صاحب "توحید" کا منہ بند کرنے کے لئے اتنا نہیں کر سکتے۔ کہ جہاں انہوں نے "فاروق" کی احیائے ثانی کے لئے شاندار اپیل کی ہے۔ اور میر صاحب کو اپنے احسان سے زیربار کیا ہے۔ وہاں جریدہ "توحید" پر بھی اپنی نوازش خسروانہ کر دیں۔ اور اسے مرنے سے بچا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ چند روپیہ کی ٹھیکریوں کے لئے ایک مخلص مومن کو مایوس کرنا مومن کی فضیلت نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ سردمہری کا مترادف ہے۔ دیکھئے خلیفہ صاحب ہماری عرضداشت پر بھی نظر ثانی کرتے ہیں یا نہیں؟

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی بڑے سنگدل واقع ہوئے تھے جب آپ کے والد ماجد مرزا غلام مرتضیٰ گزر گئے۔ تو آپ خدا کا شکر بجا لائے۔ اس کے بعد جب آپ کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر مرگی سے مرے۔ تو بھی آپ نے شکر کیا۔ کہ ان کی موت ہو گئی۔ کیونکہ اگر وہ زندہ رہتے۔ اور میری نبوت تسلیم نہ کرتے۔ تو کفر مرتے۔ اور اس طرح مرزائی بہشت کے وارث نہ بنتے ::

لیکن یہ شکر صرف متوفی باپ یا بڑے بھائی کی موت کے لئے ہی مخصوص نہ تھا۔ بلکہ اولاد کے لئے بھی مخصوص تھا۔ چنانچہ آپ کے صاحبزادہ صاحب فرماتے ہیں۔ "جب ہمارا بھائی مبارک احمد فوت ہوا۔ تو اس کو دفن کرتے وقت حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ دیکھو کتنی خوشی کی بات ہے۔ کتنا بڑا نشان پورا ہوا ہے"!

اگر مرزا صاحب کو اپنی اولاد کے مرنے پر بھی خوشی حاصل ہوتی تھی۔ تو سمجھو کہ آپ کے اندر ایک ایسا دل رکھا ہوا تھا۔ جو کہ بدترین قسم کا پتھر تھا۔ اور جسے اچھلنے کی کسی میں ذرا بھی طاقت نہ تھی ::

خود مرزائی خلیفہ صاحب بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں :۔

"ہمارے مخالف ہمیشہ ہم پر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ یہ دوسروں کے مصائب پر خوش ہوتے ہیں"۔

("الفضل" ۸ فروری)

خلیفہ صاحب! مخالف اعتراض کرتے رہیں۔ تو اور کیا کریں۔ اگر آپ بڑے مرزا صاحب سے باپ بھائی اور لڑکے مبارک احمد کی موت کو محسوس نہیں کرتے۔ ... ایت کے لئے بھی قائم کردہ سنت سے انحراف کرنا کیسے ممکن ہے؟ ———

آگے چل کر خلیفہ صاحب لکھتے ہیں۔ "نادر شاہ والی پیشگوئی پوری ہونے پر میں نے جو مضمون لکھا۔ اس کے متعلق بھی ایک صاحب نے کہا کہ یہ خوش ہوئے ہیں۔ میں نے کہا۔ کہ یہ بات ہرگز نہیں۔ [illegible] مضمون پڑھ کر دیکھ لو۔ اس میں [illegible]" ("الفضل" ۸ فروری) ——— سچ ہے رنج ہوگا۔ لیکن ہمارے خیال میں تو رنج وہیں تھا کہ آپ نے خوشی سے خدا کر تا "کار سے دارد" کا مخالف تھا۔

شہیدِ صادق پنڈت لیکھرام جی کے قتل کی شرمناک سازش

(از مہاشہ "ناتھ" جلالپوری)

سو گیا پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کو جامِ شہادت نوش کئے ہم سال ہونے کو آئے ہیں۔ لیکن جب "ویر تیج" کا پوتر پرو آتا ہے۔ تو آپ کی شہادت کی یاد بھارت ورش کے کونہ کونہ میں تازہ ہو جاتی ہے۔ اور تا قیامت تازہ ہوتی رہے گی۔ ہمارے مرزائی مہربان کہتے ہیں۔ کہ پنڈت جی کی شہادت اس پیش گوئی کے مطابق ہوئی۔ جو کہ مرزائی فرقہ کے بانی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کے اشتہار میں مشتہر کی تھی۔ اور جس کا ۱۲ اپریل ۱۸۹۳ء کو آپ نے "برکات الدعا" کے سرورق صفحہ ۳ پر اعادہ کیا تھا۔ لیکن ذیل کے واقعات زبانِ حال سے بتلاتے ہیں۔ کہ پنڈت جی کی شہادت کسی پیش گوئی کا مطلق نتیجہ نہ تھی۔ بلکہ ایک بدترین خفیہ سازش کا اظہار تھی ۔

مرزا صاحب کا بیان

پنڈت جی کے متعلق مذکورہ پیش گوئی کرنے سے پہلے آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی بانی فرقہ مرزائیہ نے جو بیان دیا ہے۔ اُسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

"لیکھرام کی عمر اس وقت شاید زیادہ سے زیادہ تیس برس کی ہوگی۔ اور وہ ایک جوان قوی ہیکل عمدہ صحت کا آدمی ہے۔ اور اس عاجز کی عمر اس وقت ۵۰ برس سے کچھ زیادہ ہے۔ اور ضعیف اور دائم المریض اور طرح طرح کے عوارض میں مبتلا ہے"۔

("برکات الدعا" سرورق صفحہ ۳ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۸۹۳ء)

اعانتِ مجرمانہ و سازش

آنجہانی مرزا صاحب پیش گوئی کرنے کو تو کر گئے۔ لیکن چونکہ یہ کام کسی خفیہ طاقت کی بروقت امداد کے بغیر پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکتا تھا۔ اس لئے اس غرض کے لئے مرزا صاحب کی مدد کو جو ہید آگے بڑھا۔ اس کا ذکر مرزا صاحب ذیل کے الفاظ میں کرتے ہیں :-

"آج جو ۲ اپریل ۱۸۹۳ء ہے۔ صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا۔ کہ میں ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں۔ اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں۔ اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرہ سے خون ٹپکتا ہے۔ میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا۔ تو مجھے معلوم ہوا۔ کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے۔ گویا انسان نہیں۔ ملائک شداد غلاظ میں سے ہے۔ اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی۔ اور میں اس کو دیکھتا ہی تھا۔ کہ اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے۔ اور ایک اور شخص کا نام لیا۔ کہ وہ کہاں ہے؟ تب میں نے اس وقت سمجھا۔ کہ یہ شخص لیکھرام اور دوسرے شخص کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے ...... اور یک شنبہ کا دن اور ۶ بجے صبح کا وقت تھا"۔

("برکات الدعا"۔ سرورق صفحہ ۴)

قتل کی دھمکی

قتل سے مذکورہ خفیہ ساز باز کے ساتھ ہی مرزا صاحب نے جو طول طویل اشتہار دیا۔ اس میں خاتمہ پر یہ شعر درج کر دیا ؎

اے دشمنِ نادان وبے راہ!
بترس از تیغِ برانِ محمد

اس دھمکی آمیز اشتہار کا شائع ہونا ہی تھا۔ کہ نہ صرف پنڈت جی نے بلکہ دوسرے ذمہ دار غیر مسلم اصحاب نے بھی اس سے یہی نتیجہ نکالا۔ کہ اب مرزائی ہتھکنڈے شروع ہو گئے ہیں۔ چنانچہ آریہ سماچار میرٹھ پھاگن سمو ۱۹۴۹ بکرمی کے صفحہ ۳۲۶ پر اخبار "سنگھ سبھا" کا یہ کچھ ذیل کے الفاظ میں شائع ہوا :-

"اس پیش گوئی پر غور کرنے سے ہمیں یہ شبہ ہوا ہے۔ کہ ۶ برس کے مابین اپنے الہام کے اثبات کے لئے مولوی صاحب اپنے کسی مُرید یا مُرید کے رشتہ دار یا کسی مسلمان کی معرفت پنڈت لیکھرام پر کوئی ایسا حملہ بے رحمانہ کرا دیں۔ جس سے بیچارے پنڈت جی کی جان پر آ بنے۔ پنڈت جی کو اس پیش گوئی کا بہت خیال رکھنا چاہئے"۔

ایک معزز عیسائی کا ارشاد

اس پیش گوئی کے متعلق "آریہ سماچار" کا ذکر دیکھ جانے دو۔ عیسائی واعظین نے اس کے جو معنی لئے اس کو بھی پڑھ لیجئے :-

"عبد اللہ آتھم صاحب سے کسی نے پوچھا کہ آپ مرزا قادیانی کے مریدوں سے کیوں ڈرتے ہیں؟ فرمایا۔ کہ موت سے تو نہیں ڈرتا۔ مگر یہ جو ملک الموت کے کارندے ہیں۔ یہ اپنے پیر و مرشد کو سچا ثابت کرنے کے لئے لیکھرام والا ہاتھ کرنے سے کب باز رہ سکتے ہیں؟"

(رسالہ المائدہ بابت ماہ نومبر ۱۹۳۳ء صفحہ ۲۳)

آخر جب پنڈت جی کو بھی خفیہ جوڑ توڑ کا علم الیقین ہو گیا۔ تو آپ نے بھی مجبوراً وہی نتیجہ نکالا۔ جو دوسرے ذمہ دار اصحاب مذکورہ پیش گوئی کی بنا پر نکال چکے تھے۔ چنانچہ آپ نے پیش گوئی کے طور پر اپنی زبانِ حق ترجمان سے صاف اشارہ کر دیا۔

"ناظرین! کیا یہ صاف طور پر ہمارے قتل یا زہر خورانی وغیرہ کے منصوبے نہیں ہیں؟"

(آریہ گزٹ فیروزپور۔ نمبر ۲۸ جلد ۸ مورخہ یکم جولائی ۱۸۹۳ء۔ صفحہ ۴۔ کالم ۳۔ سطر ۲ و ۳)

قاتل کی مکارانہ آمد

ماہ فروری ۱۸۹۷ء کے درمیان ایک کالا گٹھے ہوئے بدن کا میانہ قد نوجوان دیانند کالج میں پنڈت لیکھرام جی کو پوچھتا ہوا گیا۔ وہاں سے پتہ لیتے ہوئے پنڈت جی کے جلسے میں اپنا نام پر جا پہنچا۔ اور آتے ہی شُدھ ہونے کی درخواست کی۔ دن کے وقت وہ پنڈت جی کے ساتھ رہتا تھا۔ لیکن رات کے وقت کسی خفیہ الہامی نزول گاہ میں جا سوتا تھا۔ یکم مارچ کو پنڈت جی ملتان پہنچے۔ وہاں ۲ مارچ تک رہے اور ۶ مارچ کی دوپہر کو لاہور واپس آ گئے۔

پنڈت جی کا قتل

ادھر ۵ مارچ کو عید کا دن تھا۔ قاتل کبھی سبھا کے دفتر میں جاتا۔ اور کبھی ریلوے سٹیشن پر چکر لگاتا رہا۔ ۲ بجے بعد دوپہر پنڈت جی کی واپسی پر آپ کے ساتھ سبھا کے دفتر میں گیا۔ لیکن خلافِ معمول ایک کمبل اوڑھے ہوئے تھا۔ شام کو ۷ بجے کے بعد جب پنڈت جی انگڑائی لے رہے تھے۔ تو اس نے پیٹ میں تیز دھار والی چھری سے آپ پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ اور پنڈت جی کو زخمی کر کے سیڑھیوں سے اتر کر نامعلوم کہاں غائب ہو گیا۔ ادھر پنڈت جی کو میو ہسپتال میں پہنچا دیا گیا۔

ڈاکٹر کی زیادتی

ہسپتال پہنچنے سے پورے دو گھنٹے بعد ڈاکٹر پیری صاحب آئے۔ اور دو گھنٹے تک کٹی ہوئی آنتوں کو سیتے رہے۔ رات کے ۲ بجے کے قریب شہید صادق ہمیشہ کی نیند سو گئے۔

مرزائی ڈاکٹروں کا اجتماع

خوش قسمتی سے ہسپتال میں بھی مرزائی ڈاکٹر تشریف رکھتے تھے۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ہاؤس سرجن تھے۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب جو کہ مرزا صاحب کے عاشقِ زار بن رہے تھے۔ وہ بھی وہاں تشریف فرما تھے۔

زخمی بیان ندارد

شہید صادق تو سُورگ کو سدھار گئے۔ لیکن محافظانِ امن کی فرض شناسی سمجھئے۔ کہ انہوں نے پنڈت جی کے زخمی بیان لینے کی بھی کوشش نہ کی۔ اور لینے بھی کیسے۔ جب کہ ایک مشہور مخالفِ اسلام کی رحلت بھی ایک ثواب کا کام تھا۔ محافظانِ امن کی قسمت سمجھئے۔ کہ پنجاب پولیس میں اس وقت ایسے اصحاب کی سپرٹ کام کر رہی تھی۔ جو مرزا صاحب کے مخالف لاہوری مہدی کو بھی زدوکوب کرنے سے دریغ نہ کرتی تھی۔ چنانچہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب فخریہ لکھتے ہیں۔ کہ :-

"سید فضیلت علی شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر پولیس اور سید امیر علی شاہ صاحب سب انسپکٹر پولیس نے لاہوری مہدی کو پکڑ کر مارنا چاہا"۔

("پیغام صلح" ۷ نومبر ۱۹۳۳ء)

اگر ایسی سپرٹ کی موجودگی میں پنڈت جی کا زخمی بیان نہ رکھا جا سکے۔ تو تعجب ہی کیا ہے؟ اور پھر اگر تفتیشِ قتل میں کوتاہی ہو۔ تو حیرت کیسے ہو سکتی ہے؟

خانہ تلاشی

مذکورہ اضطراب اور سراسیمگی کی حالت میں اگر سازشی ارکان قاتل کو کہیں محفوظ رکھ بنا دیتے تو اور کس طرح تفتیش کو ناکام بنا سکتے تھے۔ آخر پولیس کے لئے یہ جان کر واقعہ ہضم کرنا بھی مشکل ہو گیا۔ اس نے قادیان میں مرزا صاحب کے گھر کی خانہ تلاشی لی۔ لیکن خانہ تلاشی سے پتا لگا۔ کہ قاتل ایک مذہبی جنونی تھا۔ اس کے فرار کا پہلے ہی بندوبست پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا تھا۔ اس لئے وہ اس بندوبست کے مطابق اپنی نامعلوم منزلِ مقصود کو پہنچ گیا۔ اور ایسا غائب ہوا۔ کہ مرزا کے جنازہ میں بھی شامل نہ ہوا۔

تاجرانہ سبیل

پنڈت جی کی شہادت سے مرزا صاحب کو جو ذلت اٹھانی پڑی تھی۔ اس کو مٹانے کے لئے آپ نے عجیب تاجرانہ چال چلی۔ وہ اپنے مخلص مریدوں کے اندر اپنی معصومیت کے لئے ہمدردی کا جذبہ موجزن کرنا تھا۔ چنانچہ اس غرض کے لئے آپ نے ذیل کی عیارانہ اشتہار بازی شروع کر دی۔

آپ اپنی کتاب سراج منیر میں رقم فرماتے ہیں:-

"آریوں اور ہندوؤں نے جس قدر جابجا خفیہ جلسے اور پوشیدہ منصوبے اس عاجز کے قتل کے لئے کئے ہیں۔ ان کی نسبت اب تک میرے پاس ۹۰ خطوط پہنچے ہیں۔ بعض ان میں سے گمنام ہندوؤں کے خط ہیں اور بعض مسلمانوں کے خط ہیں۔ جن کو ان منصوبوں کی خبر ہوئی"!

گوجرانوالہ سے ذیل کا خط آیا ہے :-

"اس جگہ دو دن تک جلسہ ماتم لیکھرام ہوتا رہا۔ اور قاتل کے گرفتار کنندہ کے لئے ہزار روپیہ انعام قرار پایا ہے۔ اور دو ہزار اس کے لئے جو نشان دہی کرے۔ اور جابجا سنا گیا ہے۔ کہ ایک خفیہ انجمن آپ کے قتل کے لئے منعقد ہوئی ہے۔ اور اس انجمن کے ممبر قریب قریب شہروں کے لوگ مثلاً لاہور۔ امرتسر۔ بٹالہ اور گوجرانوالہ خاص کے منتخب ہوئے ہیں۔ اور تجویز ہے۔ کہ ۲۰ ہزار روپیہ چندہ

جمع ہو کر کسی مشترکہ طمع کو اس کام کے لئے مقرر کریں۔ تاکہ وہ موقع پاکر قتل کر دے۔ چنانچہ دو ہزار کے چندہ کا بندوبست بھی ہو گیا ہے۔ باقی دوسرے شہروں) اور دیہات سے وصول کیا جائے گا ۔۔۔

(سراج منیر صا؁)

پولیس چوکی کے لئے درخواست

ادھر تو آنجہانی مرزا صاحب مریدوں کے اندر اندھی عقیدت پیدا کرنے کے لئے اپنی معصومیت کی نوحہ خوانی کرنے کے لئے آریوں اور ہندوؤں کی مزعومہ منتقمانہ سرگرمیوں کی دُہائی پیٹتے رہتے تھے۔ ادھر اسی کی آڑ میں سرکار دولت مدار سے یہ درخواست کر رہے تھے۔ کہ میری حفاظت کے لئے قادیان میں پولیس چوکی قائم کی جائے۔ تاکہ کہیں میری بزدلی اور اضطراب سے فائدہ اٹھا کر یہ ہندوؤں کا موہومی ارسال کردہ فرشتہ وہاں ارسال نہ کر دے۔ جہاں آپ اپنے الہام کی طفیل اپنے مخالفوں کو بھجواتے رہنے کا عادی ہو چکا ہوں :۔

مریدوں کی پراپیگنڈا بازی

صرف مرزا صاحب نے آپ ہی یہ ڈھونگ نہ رچایا تھا۔ بلکہ آپ کے مخلص مریدوں نے اپنی عقیدت کا ثبوت دینے کے لئے ایک دو گمنام اخباروں میں بھی ذیل کی شرمناک پروپیگنڈا بازی شروع کر دی۔ چنانچہ اخبار "آفتاب ہند" مطبوعہ ۱۸ مارچ ۱۸۹۷ء نے "مرزا قادیانی خبردار" کے عنوان سے کہ کہ کھا گیا :۔

"مرزا قادیانی بھی امروز فردا کا مہمان ہے۔ بکری کی ماں کب تک خیر منا سکتی ہے؟ آج کل ہندوؤں کے خیالات مرزا قادیانی کی نسبت بہت بگڑے ہوئے ہیں۔ پس مرزا قادیانی کو خبردار رہنا چاہئے۔ کہ وہ بھی بکرعید کی قربانی نہ ہو جائے" :۔

"مہر ہند" لاہور نے اپنی ۱۸ مارچ ۱۸۹۷ء کی اشاعت میں ذیل کی بے بنیاد افواہ مشتہر کی :۔ "سنتے ہیں کہ ہندو قادیان والے کو قتل کر دیں گے" :۔

انکشاف حقیقت

لیکن یہ سارا پروپیگنڈا محض عیارانہ چال تھی۔ گو ہر الوالہیا کوئی چندہ جمع ہوا نہ کسی ہندو کو یہ خواب آیا۔ کہ وہ مرزا قادیانی کی مقدس الہامی سازش کی نقل کرے۔ یہ سارا پراپیگنڈا مرزا صاحب کی مزعومہ معصومیت کی منادی کے لئے اختراع کیا جا رہا تھا۔ ممکن ہے کہ مرزا کا کوئی اندھا چیلہ اس چہ بازی سے دھوکہ کھا گیا ہو۔ لیکن آپ کی اصل حقیقت سے جو اشخاص آشنا تھے۔ وہ اس جال میں نہ پھنسے :۔

مولوی محمد حسین بٹالوی کا استغاثہ

چنانچہ سب سے پہلے مرزا صاحب کے سابق ہم جماعت و نبض شناس مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے جو کہ مرزا کی رگ رگ سے واقف تھے۔ آپ کے ایک دھمکی آمیز اشتہار کو پڑھتے ہی تھانہ بٹالہ میں زیر دفعہ ۱۰۷ آپ کے خلاف حفظِ امن کی ضمانت لئے جانے کے لئے رپورٹ کرا دی۔ اور اسی سلسلہ میں مرزا صاحب کی پٹھانکوٹ میں بھی پیشی ہوئی۔

("الحکم" قادیان۔ ۷ فروری ۱۹۳۴ء صفحہ ۲ کالم ۱)

ایڈیٹر پیسہ اخبار کی شہادت

صرف مولوی محمد حسین صاحب جیسے سرگروہ "اہلحدیث" کو ہی مرزا غلام احمد کے خلاف یہ شک نہ تھا۔ بلکہ "پیسہ" اخبار لاہور کے معزز ایڈیٹر مولوی محبوب عالم نے بھی پنڈت جی کی شہادت سے وہی نتیجہ اخذ کیا۔ جو ہم کر رہے ہیں۔ آپ اپنے اخبار میں ذیل کی سطور لکھتے ہیں :۔

"ایڈیٹر "الحکم" نے مجھے دعوت دی تھی۔ کہ اگر میں طالبِ حق ہوں۔ تو جہاں یورپ کا اتنا سفر کیا ہے۔ وہاں قادیان بھی آکر چند روز اقامت اختیار کروں۔ اور اپنی آنکھوں سے وہاں کی کیفیت دیکھوں۔ میں اس دعوت کے لئے ان کا شکرگزار ہوں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ میں اسے قبول نہیں کر سکتا۔ کیونکہ چند روز پیشتر "الحکم" میں میری نسبت اندیشہ جان کی پیشگوئی چھپ چکی ہے اور قادیانی مشن کی پیشگوئیاں اور نشان پورے کرنے کے لئے عملاً بہت کچھ ناجائز کارروائی کی جاتی ہے۔ کیا مجھے قادیان میں اس پیشگوئی کے پورا کرنے کی کوئی سبیل پیدا کرنے کے لئے بلایا جا رہا ہے؟"

(پیسہ اخبار۔ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۲ء صفحہ ۶۔ کالم ۲) :۔

ایڈیٹر "نور افشاں" کی قلمی شہادت

اخبار "نور افشاں" کے ۱۱ دسمبر ۱۹۳۱ء کے پرچہ میں ایک گمنام چٹھی شائع ہوئی تھی۔ جس کو شائع کرتے ہوئے ایڈیٹر صاحب نے اپنے مضمون کا عنوان "ایڈیٹر نور افشاں کو دھمکی" رکھا۔ اس مضمون میں آپ نے ذیل کے خیالات کا اظہار کیا :۔

"میں نے اپنے زمانہ ادارت میں کبھی کسی مذہب کے خلاف نہیں لکھا۔ ہاں بطور مدافعت قادیانیوں کے بے جا الہامات اور خرافات کا ترکی بہ ترکی جواب دیا ہے۔ اس لئے (گمنام چٹھی) کا راقم کوئی قادیانی ہی ہو گا" :۔

آگے چل کر آپ لکھتے ہیں۔ کہ :۔ "ہم اس خونریز پارٹی کے وجود کے اس وقت سے قائل ہیں۔ جبکہ (گمنام چٹھی لکھنے والے) ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ہونگے عبد اللہ آتھم کے گھر میں سانپ کس نے پھنکوایا۔ ان کی جان لینے کی خاطر کس نے غنڈے مقرر کئے۔ پنڈت لیکھرام کو کسی نے قتل کروایا۔ بیچارے قاضی محمد حسین کو کسی نے قتل کیا۔ اور ان کے والد کو کسی نے بری طرح سے زخمی کیا۔ ایڈیٹر مباہلہ کو کس نے قتل کرنے کی دھمکی دی تھی۔ آخر اسی پارٹی نے جو مذاہب میں صلح و آشتی پیدا کرنے کے لئے پیدا ہوئی ہے" :۔

(ملاحظہ ہو قادیانی مسیح کا کچا چٹھا صفحہ ۱۸۳ و ۱۸۴)

پنڈت جی کا ہوّا

مؤرخ بیان کرتے ہیں۔ کہ جس طرح رچرڈ تھرڈ کو اپنے معصوم بھتیجوں کو تاج و تخت سے محروم کر کے قتل کرنے کے بعد شانتی سے سونا نصیب نہ ہوتا تھا۔ ایسے ہی ہمارے قادیانی دوستوں کو ابھی تک شہیدِ صادق پنڈت لیکھرام جی کی بے گناہ شہادت کا خیال آتا ہے۔ تو ان کے قصر خلافت میں ویسا ہی لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ جیسا سرحدی پٹھانوں کے ہاں شیر نر سورگیہ سری سنگھ نلوہ کا نام سنکر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ چنانچہ قادیانی امام کا مذکورہ اقبال اس بارہ میں ہمارے خیال کی تائید مزید کرتا ہے :۔

"آخر یہی قادیان ہے۔ جہاں ہمارے لئے دشمن تھے۔ کہ گلیوں میں چلنا پھرنا محال تھا۔ اور وہیں لیکھرام آکر رہا۔ مگر اب تو شاید اس کا کوئی چیلہ بھی آجائے۔ تو بعض لوگ گھبرا جائیں۔ جنہوں نے دنیا کو فتح کرنا ہو۔ وہ کبھی گھبرایا نہیں کرتے" :۔

("الفضل"۔ ۱۱ جنوری ۱۹۳۶ء)

خلیفہ صاحب! آپ کے مرید گھبرائیں کیوں نہ؟ ان کے ضمیر شہادت دے رہے ہیں۔ کہ آپ جس گدی پر بیٹھے مزے اڑا رہے ہیں۔ وہ ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو ایک سچے مرتاض براہمن دیوتا کے پاک خون سے رنگین ہو چکی ہے :۔

سوامی جی سے خطاب!

(از قلم پنڈت رام ناتھ رشک ہیڈ ماسٹر آریہ مڈل سکول بلگہ۔ ضلع جالندھر)

جب جہالت کی گھٹا تھی چار سو چھائی ہوئی ۔۔۔ ہند میں پھیلی ہوئی تھیں ہر طرف تاریکیاں
رام ارجن کرشن کے قدموں کی ٹھکرائی ہوئی ۔۔۔ ہو گئی معدوم جب نظروں سے گردِ کارواں
وید کا خورشیدِ عالمتاب بیکر ہاتھ میں ۔۔۔ ہند کے مغرب سے اٹھا اک برہمن نوجواں
تیرے دم سے لے دیا تیرا محبِ ملک و قوم ۔۔۔ نور کے دریا میں آخر بہہ گئیں تاریکیاں
تیری قربانی کی لازم ہے ثنا خوانی مجھے ۔۔۔ زندۂ جاوید اے ایثار کی روحِ رواں
منبعِ علم و ہنر اے مخزنِ صدق و صفا ۔۔۔ عقل و دانش کا تھا گویا ایک بحرِ بیکراں
بیکسوں اور عاجزوں کا چارۂ دردِ جگر ۔۔۔ زیر دستوں کے لئے تھا مرہمِ زخمِ نہاں
تیری ہر اک بات میں اک زندگی کا شور تھا ۔۔۔ گرج سے تیری لرزتے تھے زمین و آسمان
تیرے جلنے سے وطن میں آگیا ہی انقلاب ۔۔۔ ہند تیرا اب نہیں اگلا سا وہ ہندوستان
اڑ رہا تھا جو اپنا پرچم شوکتِ افلاک پر ۔۔۔ سرنگوں ہے خاک پر اب اس کی عظمت کا نشاں
کشتیِ امیدِ طرب تاراج ہے برباد ہے ۔۔۔ نذرِ آتش ہو رہا ہے آرزو کا گلستاں
بیکس و لاچار و بے آسرا درد کے مارے یتیم ۔۔۔ کر رہے ہیں ہند میں چار و طرف آہ و فغاں
ان غریبوں کے لئے مسدود ہے جینے کی راہ ۔۔۔ چارہ گران کا تو ہوا اے چارۂ دردِ نہاں

آ بلاتی ہے تجھے آزادیِ ہندوستاں
تا کہ ہو حرفِ غلط بربادیِ ہندوستاں

آریہ سماج ـــ اور ـــ پالٹکس

پنڈت دیو شرما کے بیان کے متعلق آچاریہ رامدیوجی کا اظہارِ خیالات

میں نے آریہ سماج کی موجودہ حالت کے متعلق پنڈت دیو شرما جی کے دو نو مضمون پڑھے۔ میرے خیال میں پنڈت دیو شرما جی نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ ان کے اپنے ہیں۔ رشی دیانند نے آریہ سماج کی بنیاد کسی خاص ملک کو آزاد کرنے یا اُس کی حالت کو سُدھارنے کے لئے نہیں رکھی تھی۔ رشی دیانند لیڈ بھگت بھی تھے۔ اور دیش بھگتوں کے سرتاج بھی۔ ہندوستان کے مسائل پر بھی اُنہوں نے کافی غور کیا تھا۔ ممکن ہے۔ اگر وہ زندہ ہوتے۔ تو کئی سیاسی اور اقتصادی انجمنیں قائم کرتے۔ جن باتوں سے سارے ہندوستانیوں کا بلا لحاظ مذہب و ملت اتفاق ہو۔ ان کو وہ آریہ سماج کا خاص پروگرام نہیں بنانا چاہتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اُنہوں نے آریہ سماج کی موجودگی میں گئو رکھشنی سبھائیں بھی قائم کیں۔ ان کا ہر شخص بلا امتیاز مذہب و ملت ممبر ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اقتصادی طور پر گئو رکھشا میں وشواس رکھتا ہو۔

اسی طرح سوامی دیانند پہلے ہندوستانی تھے۔ جنہوں نے سوراج (Good Government) اور سوراجیہ (Self Government) میں بھید سمجھا تھا۔ اور جو اپنے ملک کے لئے انگریزی سوراج پر گھٹیا درجہ کے سوراجیہ کو ترجیح دیتے تھے۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے اُنہوں نے کئی سادھن بھی اختیار کئے۔ مہاجیو تا کو منظم کر کے وہ ہندوستان میں آزاد حکومت قائم کرنا چاہتے تھے۔ وہ ایسے گورو رام داس تھے۔ جو ایک شواجی کی تلاش میں تھے۔ ممکن ہے کہ مہارانا سجن سنگھ ہی وہ شواجی ثابت ہوتے۔ جس رشی دیانند اپنی سیاسی جنگ کو شروع کرتے۔ تو یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ ان کے سادھن وہی ہوتے۔ جنہیں مہاتما گاندھی نے اختیار کیا ہے۔ بہرحال اس وقت اس قیاس آرائی سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہے۔ لیکن یہ ظاہر ہے۔ رشی دیانند آریہ سماج کو اپنی سیاسی اغراض کی تکمیل کے لئے استعمال کرنا نہیں چاہتے تھے۔ رشی دیانند آریہ سماج کو ایک خالص مذہبی جماعت رکھنا چاہتے تھے۔ اسی لئے اُنہوں نے آریہ سماج کو قائم کرتے وقت سرکاری نوکروں اور راجے بہادروں کو بھی آریہ سماج میں وہ درجہ دیا۔ جس کے وہ بطور آریہ سماجی مستحق تھے۔ آریہ سماج کی جائداد کے متعلق عدالت کی شرن لینے کے لئے بھی سوامی جی تیار ہو گئے تھے۔ آپ سرکار کی کونسلوں کے ذریعہ نیوگ کا قانون بھی پاس کرانا چاہتے تھے۔ اس کا مسودہ بھی اُنہوں نے تیار کرایا تھا۔ وہ گئو کشی کو ہٹانے کے لئے لاکھوں آدمیوں کے دستخطوں سے گورنر جنرل کے پاس ایک عرضداشت بھیجنے کے لئے بھی تیار ہو گئے تھے +

اگر رشی دیانند کوئی سیاسی کام کرتے۔ تو اس سیاسی انجمن کو گئو رکھشنی سبھا کی طرح آریہ سماج سے علیحدہ کرتے۔ اگر رشی دیانند کو یہ منظور ہوتا۔ کہ آریہ سماج سے سیاسی کام لینا ہے۔ تو وہ گورنمنٹ کے ملازموں کو اپنا ہمراز نہ بناتے۔ اور نہ ہی ڈپٹی کمشنروں کی صدارت میں دھارمک لیکچر دیتے۔ اس لئے یہ ظاہر ہے۔ کہ آریہ سماج ویدک دھرم کے سدھانتوں کا پرچار کرنے والی ایک خالص مذہبی جماعت ہے۔ جو بہ حیثیت مجموعی محض اخلاقی سدھانتوں کا پرچار کرے گی۔ معمار اور ہندوستان کے اقتصادی اور سیاسی سوراجیہ کا راستہ وہ بتلا دے گی۔ لیکن وید میں بتلائے ہوئے سیاسی اور اقتصادی اصولوں کا عملی الحاق ایسی سیاسی اور اقتصادی جماعتوں کے ذریعہ ہوگا۔ جن میں ان اصولوں کے ماننے والے تمام فرقوں کے لوگ بلا لحاظِ مذہب و ملت شریک ہو سکیں گے ::

اگر مذہبی جماعتیں بحیثیت مجموعی سیاسیات میں حصہ لیں۔ تو ہندوستان کی فضا ایسی ہے۔ کہ ان کے سیاسیات فرقہ وارانہ ہو جائیں گے۔ اور ملک میں زیادہ بدامنی اور نا اتفاقی پھیل جائے گی۔ سیاسی پارٹیوں کی بنیاد اقتصادی اور سیاسی اختلافات پر ہونی چاہئے۔ نہ کہ مذہبی اختلافات پر۔ اگر ہندوستان کے دیہات کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ اور اگر اس کی وجہ غیر ملکی حکومت ہے۔ تو تکلیف ہندو اور مسلمانوں کو یکساں ہوتی ہے۔ اگر ہندوستان کی صنعت و حرفت کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اور بدیشی چیزوں کے بائیکاٹ کی سیاسی ضرورت ہے۔ تو وہ ضرورت ہندو مسلمان عیسائیوں اور دیگر پارٹیوں پر یکساں طور پر لاحق ہوتی ہے۔ مسلم لیگ۔ ہندو مہا سبھا۔ سکھ لیگ۔ خالصہ دربار۔ جمعیتہ العلمائے ہند اور آریہ سوراجیہ سبھا کی عبرت ناک مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں۔

رشی دیانند کی عاقبت اندیشی کا ہمیں قائل ہونا چاہئے۔ اُنہوں نے جان بوجھ کر آریہ سماج کو خالص مذہبی جماعت بنائے رکھا۔ کیونکہ وہ خوب سمجھتے تھے۔ کہ ہندوستان کے سیاسی مسائل کا حل کسی خاص مذہب کے پیرو نہیں کر سکتے۔ بلکہ تمام ہندوستانی متفقہ طور پر سوچتے ہی کوئی حل نکال سکتے ہیں ::

براہمن جماعت

اگر پنڈت دیو شرما جی ان باتوں پر وچار کریں گے تو اُنہیں پتہ لگے گا۔ کہ ان کے وچاروں میں زیادہ انضباط کی ضرورت ہے۔ آریہ سماج بحیثیت مجموعی ایک کھشتری جماعت نہیں ہے۔ جو میدانِ جنگ میں لڑے۔ نہ ہی ایک ویش جماعت ہے۔ جو کسی ملک کی اقتصادی حالت کو سُدھارنے میں ہمہ وقت لگ جائے۔ وہ تو محض ایک براہمن جماعت ہے۔ جو کھشتریوں کو فنونِ جنگ سکھانے کے لئے تیار ہے۔ اور ویشیوں کو جملہ فنون سکھلانے کے لئے تیار ہے۔ لیکن براہمن خود ہتھیار نہیں اُٹھاتا۔ اور نہ ہی کارخانہ کھولتا ہے۔ اگرچہ فنونِ جنگ اپنے شاگردوں کو سکھا دیتا ہے۔ اور بیوپار رانی کے اصول تاجروں کو سکھلا دیتا ہے۔ اسی طرح آریہ سماج وید میں بتلائی ہوئی سیاسی اور اقتصادی آزادی ہدایتوں کا پرچار تو کرے گا۔ اور ایسا کرنے میں کسی سے نہ ڈرے گا۔ لیکن اس کا فیصلہ کہ ملک کی سیاسی اغراض کو دُور کرنے کے لئے وید کے سینکڑوں نسخوں میں سے موجودہ حالت میں کس نسخہ کی ضرورت ہے۔ ملک کی سیاسی انجمنوں پر چھوڑے گا۔ اور ہر آریہ سماجی کو انفرادی طور پر مکمل آزادی ہوگی۔ کہ وہ اس انجمن میں شریک ہو جائے۔ جو اس کے دل پسند نسخہ کا استعمال کرتی ہو +

پنڈت دیو شرما ایک کانگرس مین ہیں۔ انفرادی طور پر میں بھی کانگرس مین ہوں۔ ہم دو نو کانگرس کے اغراض کی تکمیل میں جیل یاترا بھی کر آئے ہیں۔ جہاں پنڈت دیو شرما جی کو یہ فکر دامن گیر رہتی ہے۔ کہ کانگرس کے بتائے ہوئے سیاسی نسخے ہی جہاں تک ممکن ہو سکے۔ غیر سیاسی رہتے ہوئے بھی آریہ سماج استعمال کرے۔ وہاں مجھے اس کے متعلق اتنی ہی جستجو ہے۔ کہ آریہ سماج کے پلیٹ فارم سے کسی اویدک نسخہ کی تلقین نہ کی جائے۔ اور نہ ہی کسی ویدک نسخہ کی مذمت کی جائے ::

مہاتما گاندھی کے لئے عدم تشدد پرم دھرم ہے۔ میرے لئے بطور ویدک دھرمی کھشاتر دھرم بھی سیاسی جنگ میں ایک موزوں سمھان رکھتا ہے۔ اس لئے اگر کوئی انسان دھرم یکت تشدد کا استعمال کرنا چاہے۔ تو میں اُس کو مورکھ کہہ دوں گا۔ یہ بھی کہہ دوں گا۔ کہ بیمار کو اس حالت میں یہ نسخہ دینا اُس کے مرض کو بڑھا دے گا۔ لیکن مہاتما گاندھی کی طرح یہ نہیں کہوں گا۔ کہ اگر سوراجیہ کھشاتر دھرم کے ذریعہ ہی پراپت ہو سکتا ہو۔ تو سوراجیہ کی فکر ہی چھوڑ دینی چاہئے۔ نہ ہی میں یہ تسلیم کروں گا۔ کہ افغانستان کے لوگوں کو چرخہ سکھلا کر ہندوستان کی حفاظت ہو سکتی ہے۔ اگرچہ موجودہ حالات میں عدم تشدد کا میں بھی حامی ہوں۔ جتنے مہاتما گاندھی خود۔ آریہ سماج کو اس لئے بھی گوشہ نشین رہنا چاہئے کہ وہ مہاتما گاندھی یا کانگرس یا کسی اور انجمن کے زیر اثر ہو کر ویدک سچائیوں کو بدلنے کی طرف مائل نہ ہو جائے۔

باقی رہی یہ بات۔ کہ آریہ سماج میں رلئے بہادر بھی ہیں۔ اس لئے وہ گورنمنٹ سے دبتی ہے۔ اور اخلاقی باتوں میں بھی حکومت کی مذمت کرنے سے گھبراتی ہے۔ اس کے متعلق مجھے صرف اتنا ہی عرض کرنا ہے۔ کہ یہ بات جزوی طور پر بھی ٹھیک سمجھی جانی نہیں ::

پٹیالہ کے مقدمہ کی نظیر ہمارے سامنے موجود ہے۔ اُس وقت آریہ سماج نے یہی پوزیشن لی تھی۔ کہ سوراجیہ کے متعلق اور بدیشی حکومت کے متعلق رشی دیانند نے "ستیارتھ پرکاش" میں جس عالمگیر اصول کی تلقین کی ہے۔ اس اصول کا آریہ سماج پرچار کرے گا۔ چاہے سارے آریہ سماجیوں کو پھانسی پر چڑھا دیا جائے۔ جب ستیارتھ پرکاش کی ضبطی کی دھمکی دی گئی۔ تو آریہ سماج کے ذمہ دار ارکان ستیہ آگرہ کے لئے تیار ہو گئے۔ اگرچہ اُس زمانہ میں سیاسیات میں لفظ ستیہ آگرہ کا دخل بھی نہیں تھا۔ اور مہاتما گاندھی ہندوستان میں واپس بھی تشریف نہیں لائے تھے۔ سوراجیہ کے متعلق ستیارتھ پرکاش کے سنہری حروف کا اعادہ گورنمنٹ کے ملازم آریہ سماجیوں نے بھی پبلک جلسوں میں کیا۔ اور اب بھی تیار ہیں۔ جب نگر کیرتنوں پر حکومت نے ناجائز بندشیں لگائیں۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے جس کے کئی عہدیدار اونچے درجے کے سرکاری ملازم تھے۔ اتفاق رائے سے ستیہ آگرہ کا ریزولیوشن پاس کیا۔ اور صوبجات متحدہ کی پرتی ندھی سبھا نے جس کے پردھان ایک رائے بہادر تھے۔ وہی ریزولیوشن پاس کیا۔ اس سے تو یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ آریہ سماج حکومت سے ڈرتا ہے۔ اور سچائی کو اس خوف کی وجہ سے چھپاتا ہے +

یہ ٹھیک ہے۔ کہ پانی پت اور کئی اور شہروں کے معاملہ میں آریہ سماج کے سنگھٹن نے اپنا فرض ادا نہیں کیا۔ لیکن یہ کہنا سخت بے انصافی ہے کہ اس فروگزاشت کی وجہ حکومت کا ڈر ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا جیسی کئی خالص مذہبی باتوں

میں ہی جن کا حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اپنے فرض میں کوتاہی کر رہی ہیں۔ مثلاً پرچار کی رفتار کم ہو رہی ہے۔ آریہ سماجوں میں جھگڑے بڑھ رہے ہیں۔ اور پرتی ندھی سبھائیں بانی انہیں روکتی نہیں ہیں۔ یا روک نہیں سکتیں۔ پنڈت دیو شرما کو صرف کانگریس کی فکر ہے۔ اور وہ آریہ سماج کی مشینری کے صرف چند پرزوں کے ڈھیلا پن کو دیکھ کر آتم آہوتی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اور مجھے آریہ سماج کی مشینری کے کئی پرزے ڈھیلے معلوم ہوتے ہیں۔ اور میں ان کے ڈھیلا پن کو دور کرنے کے لئے اپنے جیون کو بڑھانے کی فکر میں ہوں۔ آتم آہوتی شاید اس وقت کارگر ہو سکے گی۔ جب دیو شرما جی آریہ سماج کی اتنی سیوا کر سکیں گے۔ کہ آریہ سماجی ان کے جیون کی قدر صرف ان کی بینیا اور ان کے اونچے ذاتی چال چلن کی وجہ سے ہی نہیں کریں گے۔ بلکہ ان کی سیوا کے کارن بھی جب وہ یہ سمجھیں گے۔ کہ پنڈت دیو شرما جی آریہ سماج کے لئے ہی زندہ ہیں۔ اور اگر ضرورت ہو تو اس کے لئے ہی مرنے کو تیار ہیں۔ جبکہ ان کو صرف ان برائیوں کو ہی دور کرنے کی فکر نہیں ہوگی۔ جن کا تعلق حکومت کے ساتھ ہے۔ بلکہ ان برائیوں کے دور کرنے کے لئے بھی وہ اپنی جان لڑانے کے لئے تیار ہو جائیں گے جو آریہ سماج کو کھوکھلا کر رہی ہیں۔ اور جو اگر دور نہ بھی ہوں۔ تو یقیناً ضرورت آریہ سماج نہ صرف حکومت کے سامنے نقصان ہونے سے گھبرا ئیگا۔ بلکہ ہندوستانی رعایا اور اپنے بھائیوں کو شبھ ہدایت دکھلانے سے گریز کرے گا۔

آتم آہوتی کے بارہ میں میری پوزیشن

چند اردو اخبارات میں بنام "آریہ سماج کے لئے آتم آہوتی کی آوشیکتا" میرے اس چھوٹے سے ٹریکٹ پر چرچا چھڑی ہے۔ اس کا مجھے کچھ دیر سے پتہ چلا ہے۔ کیونکہ مجھے اردو پڑھنے کی مہارت بالکل نہیں ہے۔ اور جام پور۔ مصطفےٰ آباد اور جالندھر وغیرہ چند آریہ سماجوں سے مجھے خطوط بھی موصول ہوئے ہیں۔ اب آئندہ کوئی مہربان ایسے خطوط لکھنے کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں۔ اسی خیال سے میں ایک عام جواب دے دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ شاید میں اپنے مدعا کو ٹھیک الفاظ میں نہیں رکھ سکا۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ میں جلدی مرنے کے لئے تیار ہوں۔ ہو سکتا ہے۔ میں نے ایسا لکھا ہو۔ لیکن اس میں جلدی کی کوئی شرط نہیں۔ اس لئے پیارے آریہ بھائیوں کو گھبرانے کی کچھ بھی ضرورت نہیں ہے۔

فاقہ کر کے آتم آہوتی کرنا تو بہت ہی کم حالتوں میں مناسب ہوتا ہے۔ یہ میں جانتا ہوں۔ اور یہ بھی میں جانتا ہوں۔ کہ اور سب طرح کی تپسیائیں اس حالت کے آنے سے پہلے پہلے ختم ہو جانی چاہئیں اس واسطے مجھے خطوط لکھنے کی بجائے آریہ سماجوں کو مفصلہ ذیل بہ دو کام کرنے چاہئیں:-

۱۔ میرے واسطے تو پرماتما سے دعا مانگنی چاہئے۔ کہ وہ مجھے اتنی اچھی بدھی دے۔ کہ میں "آتم آہوتی سمجھ کر" آتم گھات اور مرنے سے ڈر کر دوسروں کے دلوں پر زیادتی کرنے کی بیوقوفی کبھی نہ کروں۔

۲۔ اور اپنے لئے دعا کے ساتھ پرماتما سے بل مانگنے۔ ہوسکے تو پوری کوشش کرنی چاہئے۔ کہ آریہ سماج کی جس ڈرپوک اور بے جان حالت کی بھاری برائی کو میں نے محسوس کیا ہے۔ اسے نہایت غور و خوض کے ساتھ دور کریں۔

معزز بھائی دیش بندھو صاحب ایڈیٹر ملاپ کا مضمون بھی میں نے سنا ہے۔ اور ان کی فرمائش پر ان کے مضمون پر غور کیا ہے۔ اور کروں گا۔ پورا غور کرنے کے بعد عامل ہونا ہوا بھی میں ایسا بڑا قدم اٹھاؤں گا۔

آریہ سماج کی یہ خامی محسوس کرنے کا اگر میرا یہ اندازہ غلط ثابت ہوگا۔ تو مجھے بڑی خوشی ہوگی۔ لیکن میں یہ صاف ظاہر کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ میں آریہ سماج کو مجموعی طور پر راج نیتی میں ڈالنا نہیں چاہتا جس آرڈیننس نظام کے خلاف میں آریہ سماج کے رہبر کا بھوک ہڑتال کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ اس کے خلاف تو سکاٹ لینڈ کے پادریوں نے بھی آواز بلند کی تھی۔

راجہ اگر آریہ سماج کے فرقہ وارانہ کاموں میں خلل انداز ہو۔ تب تو آریہ سماج کو بھی راجہ کے خلاف لڑنا چاہئے۔ اور جب راجہ مذہب وسیع (ویدک دھرم) میں خلل انداز ہو۔ تب آریہ سماج کو اس میں نہیں پڑنا چاہئے۔ اس بھید کو میں نہیں سمجھ سکا۔ میری سمجھ میں تو مذہب وسیع میں خلل ڈالنے پر راجہ کے خلاف نہ صرف آریہ سماج ہی بلکہ سبھی دھرم سنستھائیں کو اس کا مقابلہ کرنا چاہئے۔

(ویدک دھرم کا سیوک :- دیو شرما ابھئے آچاریہ گوروکل کانگڑی)

شہید دھرم پنڈت لیکھرام کا سمرتی پرو

(از شری اوما شنکر جی منتری یوپی سبھا)

دھرتی میں دھرم کی بیل بلیدان کے جل سے پھلوت ہوا کرتی ہے۔ بس سوارتھ تیاگ دھن پرچار کوں کے انتھک پریشرم تھا اور دھیہ سماجوں سے سنسار میں دھرم کا مارگ وسترت ہوتا ہے۔ آتم وشواسی اور پربھو درشن کے سچے ابھیلاشی دھرماتما جن ہی سنسار میں پرماتما کا راجیہ وسترت کیا کرتے ہیں۔ انیا سے انیاچار کو کوربینی بنائے آچار کو تھا یا کھنڈ اور دراچار کو دھرم کے اوتار ہی دنیا میں مٹا سکتے ہیں۔ دینتا۔ دردرتا تھا داستا سترنگ کھلاؤں کو بڑھے پرماتما ہی کاٹ سکتے ہیں۔ سنسار کے کو ہچھ ولیت ہو۔ اور سوبھیہ کا وستار ہو۔ ایسی سندر منو کامنا کر کے دھرماتما جن جگت میں جنم لیتے ہیں۔ شہید دھرم پنڈت لیکھرام ایسی ہی آتماؤں میں سے ہیں۔ جن کے جیون کا ایک ایک کشن دھرم کے آچرن اور پرچار میں ونیت ہوتا ہے۔ دھرم کی ڈھول دھوجا کو ڈھولی دھوسرت کرنے والے مناندھ لوگ ہی پرتھوی تل پر اس دھرم کے پاون نام کو کلنکت کرتے اور دھرم کے نام پر دھرماتماؤں کا صفایا کرتے ہیں۔ دھرم ویر لیکھرام دھرم کی ویدی پر بلی چڑھے۔ اور دھرم کے پاون نام کو کلنکت کرنے والے ایک ایسے ہی مناندھ وکتی دوارہ بلی چڑھے۔ سو رگیہ لیکھرام سمرتی پرو ہمیں اس منی ہین مناندھ منشیہ کی پیشاچک کرنی کا سمرن کراتا ہے۔ اور ڈنکہ کی چوٹ اس شگن سنبندھ کا اعلان کرتا ہے۔

یدی سنسار میں دھرم کی جیوتی رکھنا چاہتے ہو۔ تو پورن سہنشلتو نرجھیک اور اہنسا برتی بن کر مناندھ دھرم دوشکوں کا سامنا کرو۔ اور اپنے آدرش بلیدان سے ان کے پاشوک شستروں کو کھنڈت کر دو۔

دھرم ویر لیکھرام کا بلیدان ہمیں پربھو کے پاون وید دھرم کا جگتی تل پر وستار کرنے کا سنکیت کرتا ہے۔ اور ساتھ ہی کشٹ اور مصیبتوں سے گھبرانے والوں کو دھرم سنگھرش سے دور رہنے کے لئے سچیت کرتا ہے۔ دھرم پرچار تھا بھیر نا سوارتھ اور دھیہ میں اتنا ہی انتر ہے۔ جتنا پرکاش اور اندھکار میں۔ دھرم ویر کا سمرتی پرو ہمیں اندھ گتی سے چھڑا کر پرشست پرکاش مارگ پر لانے میں یدی سپھل نہ ہوا۔ تو نسچے ہی ہمارا یہ سمرتی پرو منانا نشپھل چلا جائے گا۔

بہار پرانت کے لئے منتری ریلیف کمیٹی کی اپیل

لاہور۔ ۱۰ فروری۔ پنڈت ٹھاکر دت جی شرما زلزلہ زدہ علاقہ کا دورہ کرنے کے بعد لوٹ آئے ہیں۔ انہوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سامنے اپنی رپورٹ میں دیہات میں فوری اور ٹھوس امداد پہنچانے کے لئے خاص طور پر سبھا کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ سبھا نے ریلیف کے کام کو زور سے چلانے کے لئے ایک زبردست کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ جس کے پردھان پنڈت ٹھاکر دت جی شرما امرت دھارا اور منتری پنڈت گیان چند آریہ سیوک مقرر ہوئے ہیں۔ یہ کمیٹی آل انڈیا آریہ سماج ریلیف سوسائٹی کی امداد کے لئے قائم کی گئی ہے۔ مذکورہ آل انڈیا آریہ سماج ریلیف سوسائٹی بابو راجندر پرشاد کی رضامندی حاصل کر چکی ہے۔ پنجاب بھر کی سماجوں کے نام دھن اکٹھا کرنے کے لئے سرکلر جاری کر دئے گئے ہیں۔ اور سبھا میں دھن بھی آ رہا ہے۔ پنڈت ٹھاکر دت نے ۵۰۰ روپیہ دان دیا ہے۔ اور جب تک ریلیف کا کام جاری رہے گا۔ تب تک ۲۰۰ روپیہ ماہوار دان دیتے رہیں گے۔ رائے بہادر بدری داس پردھان اور مہاشہ کرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بالترتیب ۴۰۰۔ اور ۲۰۰ روپیہ دان دئے ہیں۔ آریہ سماج لدھیانہ نے ایک ہزار روپیہ اکٹھا کیا ہے۔ اور ۲۵۰ روپیہ سارہ وادینگ آریہ پرتی ندھی سبھا کے پاس اور ۷۵۰ روپے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پاس بھیج دئے ہیں۔ دیگر سماجیں بھی دھن جمع کرنے کے کام میں لگی ہوئی ہیں۔ اس سبھا کی طرف سے کارکنوں کا ایک جتھہ ۲۸ جنوری کو زلزلہ زدہ علاقہ میں گیا تھا۔ والنٹیروں کا ایک اور دستہ تیار ہو چکا ہے۔ جو ایک دو دن تک روانہ ہو جائے گا۔ روپیہ اور کپڑا باہر کے شہروں سے آ رہا ہے۔ اور یہ چیزیں آل انڈیا آریہ سماج ریلیف سوسائٹی کے ہیڈ کوارٹر مظفر پور کو بھیجی جا رہی ہیں۔ زلزلہ زدہ علاقہ کے جو حالات چھپ رہے ہیں۔ ان سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ فوری امداد یعنی بھوجن۔ بستر اور عارضی رہائش کا کام کم از کم چھ ماہ تک جاری رکھنا ہوگا۔

سمواد ← → کالم

ذیل میں وہ پرشن درج کئے جاتے ہیں - جو ۱ شری سوہنا لال جی ریٹائرڈ سکول ماسٹر جا کی ضلع سیالکوٹ ۲ شری آر - ایل جی کھنہ کوٹی (یوگنڈا) اور ۳ لالہ جگ لال جی گپتا مر چیوبی آریہ سیوک چیند منڈی نے ارسال کئے ہیں - اور ساتھ ہی ان کے وہ اُتّر بھی درج کئے جاتے ہیں - جو شری بت سوامی سوتنتر انند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ - گورودت بھون - لاہور نے دئے ہیں ؛
(ایڈیٹر)

۱ شری سوہنا لال جی ریٹائرڈ سکول ماسٹر

پرشن ۱ - وید میں پُنرُکتی (Repetation) دوش موجود ہے - کئی منتر ایسے آتے ہیں - کہ جن کا پاٹھ ایک دو شبدوں کے بھید سے ویسی ہے - حالانکہ ان کئی منتروں کو ملا کر ایک ہی منتر بن سکتا ہے - صرف یہی نہیں - بلکہ کئی منتروں کا پاٹھ ایک ہی ہے - ایک بھی شبد کا بھید نہیں مثال کے طور پر یجروید ادھیائے ۱۲ کے منتر ۶ - ۲۱ - ۳۳ کا ایک ہی پاٹھ ہے - رشی بھی ایک ہی ہے - اور دیوتا بھی ایک ہی ہے ؛ جب الہام ہوا - تو کیا ان منتروں کا تین دفعہ الہام ہوا؟ کیا ایک دفعہ کافی نہ تھا اگر یہ کہا جائے کہ ایک ہی منتر کے کئی ارتھ ہو سکتے ہیں - تو باقی منتروں کا بھی یہی حال ہونا چاہئے - یعنی ہر ایک منتر کئی بار مختلف جگہوں پر آنا چاہئے تھا - اور مختلف ارتھ بجائے تین دفعہ آنے کے ایک ہی دفعہ آنے پر ہو سکتے ہیں - مثال کے طور پر سوامی جی نے یجروید ادھیائے ۲ - منتر ۲۰ کے دو ارتھ اور یجروید - ادھیائے ۱ - منتر ۱۱ کے تین ارتھ کئے ہیں +

اُتّر ۱ - پُنرُکتی نہیں ہے - جو ایک منتر کچھ بھید سے بار بار آتا ہے - وہ بھی پُنرُکتی نہیں ہے پُنرُکتی اس کو کہتے ہیں جو بغیر مطلب کے دوبارہ یا کئی بار دہرایا جائے - یہ منتر بغیر مطلب کے وہاں نہیں آئے ہیں ؛

پرشن ۲ - سنسکار ودھی اور پنچ مہا یگیہ ودھی سندھیا کے پاٹھ میں بھید کیوں ہے؟ (سنسکار ودھی میں ایک منتر زیادہ ہے - اور ترتیب میں فرق ہے)

اُتّر ۲ - پاٹھ میں بھید ہے - سندھیا پنچ مہا یگیہ ودھی والی ہے - سنسکار ودھی میں سنسکار ہیں - وہ اس کے لئے ماننی چاہئے ؛

۲ شری آر - ایل - کھنہ - یوگنڈا

پرشن ۱ - سنسکرت میں جب جو کچھ لکھا جاتا ہے - اور وہی پڑھا جاتا ہے - تو پھر پرانت پرانت میں بولنے کا پھیر کاہے کا؟ سنسکرت میں دوش تو سامنے نظر آتا ہے جب ایک لکھائی - ایک ہی کتاب ایک ہی اکشر - تو بھن بھن پرانتوں میں بولنے کے بھید کے کیا معنی؟ یہی تو وہ آکشیپ ہے - جو کہ ہم لوگ ابنے دیوبھاشاؤں پر کیا کرتے ہیں - ایک ہی لفظ "मातृ" پنجاب اور سنیکت پرانت میں تو "ماتری - Matri" پڑھا جائے - مگر گجرات پرانت میں "ماترو - Matru" پڑھا جائے - یہ دوش نہیں - تو اور کیا ہے - فرض کرو - ایک غیر آدمی پہلے پہل انڈیا میں سنسکرت پڑھنے آتا ہے - اور بمبئی یونیورسٹی میں پڑھنا شروع کرتا ہے - تو وہ "मातृ" کو اوشیہ ہی "ماترو Matru" ہی پڑھے گا - ایک اور جن جو کہ اسی علاقہ سے انڈیا میں سنسکرت پڑھنے آئے - اور وہ پنجاب میں پڑھنا شروع کریں - تو وہ "मातृ" کو "ماتری - Matri" پڑھے گا - جب دونوں جن پڑھ کر اپنے گھر چلے جائیں - اور پھر ان کا آپس میں میل ہو جائے - اسی "मातृ" شبد پر مت بھید ہو جائے تو اس حالت میں ان کے دل میں سنسکرت جیسی پوتر بھاشا کے بارہ میں کیا کیا شنکا وچار پیدا ہوں گے - ان کو اچھا ہو گا - کہ ایک ہی "मातृ" شبد میں اتنا بھید - شری سوامی سوتنتر انند جی مہاراج تھا انیہ سنسکرت وِدوانوں - پنڈتوں اور سنسکرت کے پریمیوں سے پرارتھنا ہے کہ کرپا کر کے لکھیں - کہ اصل میں شبد کیا ہے؟

چاہے پرانت پرانت میں بولنے کا پھیر ہی سہی - پرنتو سنسکرت میں اصل شبد کیا ہے؟ بندہ کو تو سنسکرت شبد مانگتا ہے - کہ سنسکرت میں "मातृ" "ماتری - Matri" ہے - یا کہ "ماترو" "Matru" "ऋषि" "رشی" "Rishi" ہے یا کہ "رشو" "Rushi" صحیح ہے - کہ آریہ سماج بو تھی دوسری قوموں کے پیچھے آنکھ دھو کر پڑا ہوا ہے - ورنہ جو آنکھ اس کو دوسروں کے گھر میں نظر آتی ہے - وہی خود اس کے اپنے گھر میں لگی ہوئی ہے وہ "मातृ" شبد جو کہ پنجاب اور گجرات میں بالکل ایک جیسا لکھا جاتا ہے - وہ کیوں دو بھن بھن آوازوں سے پڑھا جاتا ہے کل ایک آدمی بول دے گا - کہ "मातृ" کا اصلی اچارن "ماترا" Matra ہے - تو پھر کیا ہندی اور سنسکرت پریمی اس کو بھی مان جائیں گے؟ وہ کہہ دے گا - کہ جب شبد لکھائی ایک ہی ہے مگر بولنے کا بھید ہے - اس کا مطلب یہ ہے - کہ سنسکرت کا دعویٰ کہ جو کچھ لکھو وہی پڑھو بالکل غلط ہے - ورنہ بولنے میں ہرگز مت بھید نہ ہو - "मातृ" ہر جگہ "ماتری یا ماترو" ایک ہی آواز سے بولا جانا چاہئے ؛

سننے میں آتا ہے - کہ سنسکرت کے دو ودوانوں کے درمیان صرف ایک لفظ پر جو کہ "नभ" ہے کہ نہیں - شاستر ارتھ ہو گیا تھا - اور ایک دوسرے نے اپنے پکش میں کتابیں لکھ ماری تھیں - مگر یہاں تو ایک "मातृ" شبد کے بولنے میں ہزاروں کروڑوں کا پھیر ہے - اور کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی

سوال صرف یہ ہے - کہ سنسکرت میں شبد "ماتری" ہے یا "ماترو" - جب دنیا شروع ہوئی تھی - تب اس کا اچارن کیا تھا؟

اُتّر ۱ - یہ شبد "ماتر" ہے "ماترو" نہیں ہے - باقی رہا پرانت - اس وشے میں بنگالی ... "आत्मा" کو آتما پڑھتے ہیں - لکھتے آتما ہی ہیں - یہ پرانت کا دوش ہے - بھاشا کا نہیں ؛

۳ لالہ جگ لال جی گپتا آریہ سیوک چیند منڈی

پرشن ۱ - جینی بھائی پرماتما کو کرتا روپ سے نہیں مانتے - بلکہ یہ کہتے ہیں - کہ پرماتما پھل داتا نہیں ہے پھل تو کرم سے ملتا ہے - اس لئے ہمارے پاس کیا ثبوت ہے؟ کہ ہم ہر طرح ایشور کو مانتے ہیں - مگر وہ نہیں مانتے ؛

اُتّر ۱ - اگر پھل اپنے آپ مل جاتا ہے - تو چور اپنے آپ جیل کیوں نہیں جاتا؟ اس لئے کرم کا پھل داتا ایشور ہے - جینی تو جیو کو ہی ایشور مانتے ہیں - اور وہ بھی انیک ہیں - ایک نہیں ؛

پرشن ۲ - گوشت خور جیو کو ستاتے ہیں - اور چونکہ جیو پودوں و درختوں میں بھی ملتے ہیں - تو گویا ہم سبزی خور بھی اس لحاظ سے جیو کو ستاتے ہیں - یہ کیا معاملہ ہے؟

اُتّر ۲ - سبزی میں جو جیو ہیں - ان کو دکھ آپ کو معلوم ہوتا ہے - یا نہیں - جیسا کہ پشوؤں کا ہوتا ہے - میرے خیال میں دونوں میں فرق ہے - اس لئے اس میں کوئی دوش نہیں ؛

پرشن ۳ - سورج اور چاند گرہن کیوں واقع ہوتے ہیں؟ نیز زلزلہ آنے کی کیا وجہ ہے؟ براہ مہربانی واضح طور پر روشنی ڈالیں - کیونکہ دیگر مذاہب کی طرف سے بری طرح کی افواہیں ہیں - جن سے خیالات تتر بتر ہو جاتے ہیں ؛

اُتّر ۳ - سکول میں جا کر اگر آپ ٹیچر سے دیکھ لیں - تو آسانی سے سمجھ سکیں گے - اور ستیارتھ پرکاش میں بھی لکھی ہوئی ہے - جس طرح گرہن ہوتا ہے ؛

پرشن ۴ - پرماتما کی پورن بھگتی کرنے کے لئے کیا کیا سادھن اختیار کرنے چاہئیں - یا دونو وقت سندھیا کرنا ہی کافی ہے؟

اُتّر ۴ - نیک کام کرنا ہی پوری بھگتی ہے ؛

وہ ۔۔۔ کیا ۔۔۔ کہتے ۔۔۔ ہیں؟

ویدپرچار کے لئے اپیل کا جواب

ویدپرچارفنڈ کو مضبوط کرنے کے لئے پرکاش نے "ویدپرچار" اپیل کی تھی۔ اسے پڑھ کر ذیل کی چٹھی سبھا کو موصول ہوئی ہے :-

"منتری مہاشے جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور نمستے۔ آپ نے "پرکاش" دوارہ اپیل کی تھی۔ کہ اس سال آئندہ سے سوائی رقم ویدپرچارفنڈ کے لئے آنی چاہئے۔ میں جنوری ۱۹۳۴ء سے پانچ روپیہ ماہوار ویدپرچارفنڈ کے لئے دیتا رہا ہوں۔ سو آپ کی آگیا کا پالن کرتا ہوا پرتگیا کرتا ہوں۔ کہ ماہ جنوری ۱۹۳۴ء سے سوا چھ روپیہ ماہوار آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں بھیجا کروں گا۔ مبلغ ۲۵/ روپیہ منی آرڈر دوارہ بھیجتا ہوں۔ جو کہ سوا چھ روپیہ ماہوار کے حساب سے ماہ جنوری فروری۔ مارچ اور اپریل ۴ ماہ کے لئے ہیں۔ اور اسی طرح آئندہ بھی چار چار ماہ کے -/۲۵ روپیہ بھیجتا رہوں گا۔ میری پرتگیا نوٹ کریں۔ گو یہ معمولی سی رقم ہے۔ اور سبھا کے کام کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ سنوک ہے۔ کہاں تو آریہ سماجی سنسار کو ویدک دھرم کے جھنڈے تلے لانے کے خواب لے رہے ہیں۔ اور کہاں پوجیہ نیتاؤں اور مہاتماؤں کی اپیل روپی آوازوں کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ ان کے کانوں پر جوں تک بھی نہیں رینگتی۔ میں ایک بالکل معمولی شخص ہوں۔ لیکن میں پرتگیا کرتا ہوں۔ اور پرماتما کو حاضر ناظر سمجھ کر وعدہ کرتا ہوں۔ کہ میں ہر ایک اپیل کا یتھا شکتی پالن کروں گا۔ اور یہاں تک کہ اپنی آمدنی و خرچ سامنے رکھ دونگا۔ اور جو آگیا ہوگی۔ اس کا بسرو چشم پالن کروں گا۔ آریو! آؤ دڑھ نشچیہ کرلیں۔ کہ ہم کسی بھی نیتا یا مہاتما کو دوبارہ اپیل کا موقعہ نہیں دیں گے۔ اور ان کی آگیا سر ماتھے پر اٹھائیں گے"۔

(شانتی سروپ اوورسیر کھوٹا گڈھا ضلع بلاس پور)
(سی - پی)

پروپکارنی سبھا توجہ دے!

پروپکارنی سبھا نے جو قیمتی سیوائیں کی ہیں۔ ان کے لئے وہ آریہ جنتا کی طرف سے شکریہ کی مستحق ہے مگر رشی کے خیالات پھیلنے سے کام کا میدان اور بھی وسیع ہوگیا ہے۔ اور ضروریات زیادہ ہوگئی ہیں۔ آریہ سماجی زیادہ تعلق نہیں رکھتے۔ اس کا ثبوت "آریہ بھجوتنے" کی اشاعت ہے۔ گیان کرم اپاسنا کی مناسب مقدار ڈالے بنا سدھار ہونا ناممکن ہے۔ کاش کہ ویدک دھرمیوں کے لئے "آریہ بھجوتنے" خاص کشش رکھتی۔ اور لوگ اسے روزانہ استعمال میں لاتے۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو یہ ناممکن تھا۔ کہ "آریہ بھجوتنے" اتنی تھوڑی تعداد میں چھپی ہوتی۔ مگر اس وقت میرا روئے سخن پروپکارنی سبھا کی طرف ہی ہے۔ کیونکہ لوگوں کی سہولیت کی خاطر انہیں کچھ حرکت کرنی پڑے گی۔ اس جھگنتی کی پٹنگ کو ذرا اور زیادہ خوبصورت اور موٹے ٹائپ میں چھاپنا ہوگا۔ اگر قیمت میں سستا بنا سکیں تو اور بھی بہتر ہو۔ تاکہ لوگ اسے بچے ہی خرید سکیں۔ کل ۱۰۸ منتروں کو علیحدہ بہت موٹے ٹائپ میں چھپوایا جائے۔ جو بالکل ویدمنتر ہی ہوں ویاکھیا نہ ہو۔ یعنی آریہ بھجوتنے مول اس سے یاد کرنے والے دھیانیوں کو سہولیت ہوگی۔ ۱۰۸ ویدمنتروں کا حفظ کر لینا کوئی بڑی بات بھی نہیں جبکہ پراچین آریہ لوگ چاروں ویدوں کو کنٹھ کر لیا کرتے تھے۔ تو یہ ۱۰۸ منتر یاد کر لینا ناممکن نہیں ہے۔ ہاں یاد کرنے والوں کو موٹا ٹائپ چاہئے۔ اور دام تھوڑے۔ پچھلے گیتا پریس والوں نے مول گیتا کسی طرح کی چھپوائی ہے۔ ۔۔۔ اور اس ۔۔۔ میں مول گیتا مل جاتی ہے۔ جسے پاٹھ کرنے والا شخص ہر وقت جیب میں بھی رکھ سکتا ہے۔ اس پاکٹ سائز میں اگر آریہ بھجوتنے مول چھپ جائے تو ممکن ہے۔ کئی منتر دھاتو ہی پاٹھ کرنے اور حفظ کرنے والے نکل آئیں۔ اس لئے کہتا ہوں کہ پروپکارنی سبھا توجہ دے!

(گنیش دت پردھان آریہ سماج جام پور)

آریہ ویر سیوادل

آریہ سماج نے الپ کال کے سمے میں اپنے سیوا بھاو دوارہ دیش کی بڑی بڑی سمسیاؤں کو حل کرکے سمجھنا پراپت کی ہے۔ سنسار کا اپکار تھا سیوا کرنا آریہ سماج کا مقصد رہا ہے۔ پرنتو کتنے دکھ کی بات ہے۔ کہ اتنا اونچا مقصد رکھنے والا سماج سمے پڑنے پر اپنے انترگت رہنے والوں کی بھی ٹھیک سیوا نہ کر سکے۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ آریہ سماج کے پاس ایک ایسا سنگٹھت تھا سو سنگٹھت دل ہوتا۔ کہ یدی کبھی انیہ کو بھی آوشیکتا پڑتی۔ تو آریہ سماج انکے پرتیک پرشن گھر ہی اپنے میں سے ہزار پانچ سو سو سنگٹھت سویم سیوک دے سکتا۔ پرنتو یہاں تو اوستھا ہی الٹی ہے۔ یہاں تو اپنی ہی سیوا کے لئے ایسے سوسنگٹھت سویم سیوکوں کا نتانت ابھاو ہے۔ آج سویم سیوکوں کی اپنے یہاں ہی آوشیکتا پڑنے پر دوسروں کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ ادھر ادھر سے سکول تھا کالجوں کے ودیارتھیوں کو بھرتی کر ان سے کام لینا ہوتا ہے۔ جو ادھیکانش میں آریہ آدرش سے ہین ہوتے ہیں۔ اور ان کی نقلی سیوا تفریح کا روپ دھارن کئے ہوتی ہے۔ ایسے ابھاو کا انوبھو کرتے ہوئے سمست آریہ جگت کی شرومنی سارودیشک سبھا نے آریہ ویر سیوادل کی آیوجنا کا آرمبھ کیا ہے۔ اور اس ویگ اور سنگٹھت روپ سے سپھل کرنے کے لئے سبھا نے سمپربیت یو۔ پی تھا پنجاب میں بھیج رہی ہے۔ پرنتو کاریہ کی سپھلتا کے لئے یہ اتینت آوشیک ہے کہ جو سماجیں اپنے یہاں آریہ ویر سیوادل سنگٹھت کرانا چاہیں اور سمبھلتے کا پالن کرو ۵ ۲ فروری تک اوشیہ سوچت کر دیں۔ تاکہ اس کے انوسار ہی اپیکت دیش کے لئے اپنے پھر میں کا پروگرام بنا سکوں۔ سیوادل کے نیم آدی سبھا کاریالیہ سے مل سکتے ہیں۔

(نشوچند گپت سہایک منتری آریہ رکھشا سمتی سارودیشک سبھا دہلی)

زلزلہ پیڑتوں کی سہایتا کیلئے آریہ سماج کی سرگرمیاں

زلزلہ کی تباہ کاریاں

بہار پرانت کے انترگت گوپال گنج بھی ایک پرانت کا ایک چھوٹا سا سب ڈویژن ہے۔ آریہ سماج کی من نکھت سنستھائیں چکنا چور ہوکر مٹی میں مل گئی ہیں :-

ڈی سلے۔ وہی مڈل انگریزی سکول۔ ڈی۔ اے۔ وی پرشاوہائی سکول۔ ہنسرمید ویا مندر بھون۔ آریہ سماج مندر تھا آریہ کنیا پاٹھ شالہ

اگنت ساری سنستھائیں حال ہی میں بنے کار ہی زلزلہ سے جس دشا کو پہنچی ہیں۔ وہ لکھے نہیں جا سکتی۔ ہزاروں کی جائیداد مٹی میں مل گئی ہے۔

سارودیشک بھوکمپ ندھی

بھوکمپ پیڑتوں کی سہایتا ارتھ سارودیشک سبھا میں اب تک من پرکار سہایتا پراپت ہوئی ہے :-

نام	رقم
آنریبل پنچ گھیٹی دموتا (سی پی)	-/۱۰ اپدیشک
ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول الہ آباد	-/۱۰ ”
شری درگا پرشاد للتا پرشاد میرٹھ صدر	-/۵ ”
” بابو رام دھنی آریہ سماج مجید چھاؤنی	-/۳۱ ”
” ” رویم چندر ” ” ” ”	-/۴ ”
” مہاشہ کیسری مل ” ” ” ”	-/۵ ”
” ” شکھ دین ” ” ” ”	-/۴ ”
” ” رام چرن ” ” ” ”	-/۵ ”
” ” دیا لال ” ” ” ”	-/۱۰ ”
” ” نول کشور ” ” ” ”	-/۳ ”
” ” مینا و لال ” ” ” ”	-/۱ ”
” ” مانک لال ” ” ” ”	-/۱ ”
” ” شو پرشاد ” ” ” ”	-/۱ ”
آریہ سماج لدھیانہ	-/۲۵۰ ”
سیٹھ پنچ ناتھ جی دہلی	-/۱۰ ”
پنڈت چندر بھان جی آریہ اپدیشک دہلی	-/۲ ”
کنہیا لال جی ٹھیکیدار رڑکی	/۲۵ ”

(میزان ۔۔۔ ۔۔۔ ۳۷۷ روپے)

اس کے علاوہ شری سیٹھ شری دھر پوپک گرام بھیل نیا ضلع بارہ بنکی نواسی نے دس بوری چاول پردان کئے ہیں۔

(منتری سارودیشک سبھا دہلی)

بہار میں ریلیف کا کام

لاہور ۱۰ فروری۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے لالہ یوسا رام اور لالہ شام لال مظفر پور میں مقیم ہیں۔ آپ نے آل انڈیا آریہ سماج ریلیف کمیٹی کے ساتھ مل کر کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ ریلیف کا ایک سنٹر جمال پور اور دوسرا اٹونا میں کھول دیا گیا ہے۔ جن سے ایدگرد کی نظر پیا ۔ ہم بستیوں کو امداد بہم پہنچائی جا رہی ہے۔ کنوئیں صاف کرائے جا رہے ہیں جھونپڑیاں تیار کرائی جا رہی ہیں۔ کپڑے اور اناج بانٹا جا رہا ہے۔ یہ کام ضلع مظفر پور میں ہو رہا ہے اس کے علاوہ دربھنگہ۔ موتی ہاری چھپرا اور مونگھیر کے اضلاع میں بھی سنٹر قائم کئے جا رہے ہیں۔ اور مزید امداد بہم پہنچانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ (منتری)

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ کی سرگرمیاں

آریہ پرتی ندھی سبھا کی اپیل کے انوسار آریہ سماج کے سپتاہک ست سنگ میں چندہ جمع کرنا شروع کیا گیا۔ نیز شہر میں سے بھی اکٹھا کیا گیا۔ جو کہ شام تک ایک سو روپیہ ہوا۔ قابل ذکر بات یہ ہے۔ کہ اس رقم میں لالہ چمن لال جی سہگل نے پینتالیس روپے دئیے۔ روپیہ مذکور پنجاب نیشنل بنک کی معرفت آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور کو ۵ فروری ۱۹۳۴ء کو بھیج دیا گیا۔ بقایا کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔ جوں جوں اکٹھا ہوتا جائیگا بھیجا جائے گا۔ استری سماج کی طرف سے بھی دھن اکٹھا ہو رہا ہے۔

(دیا سنگھ اپ پردھان آریہ سماج جھنگ مگھیانہ)

گرام پرچار اور گراموفون

گرام پرچار میں ایک خاص دقت پڑتی ہے۔ کہ بلا کسی رونق کارروائی کے لوگ جمع نہیں ہوتے۔ کہ انہیں اپدیش دیا جائے۔ لہذا میں وچار کرتا ہوں۔ کہ ایک گراموفون خرید لوں۔ اس کے ذریعہ لوگ کافی تعداد میں جمع ہو جایا کریں گے پھر میں بذریعہ لیکچر کچھ اپدیش کر سکوں گا۔ میں دیہات

آریہ مہا ودیالیہ کرٹھل ضلع میرٹھ

سنتھاپنا:- اس سنستھا کو مئی سنہ ۱۹۱۰ء میں شری وچارانند جی مہاراج نے ویدک دھرم کے پرچار ارتھ ستھاپت کیا تھا۔ اس ستھان کا جل وایو بہت ہی اچھا ہے۔ ریلوے سٹیشن ایلم ہے۔ جو کہ شاہدرہ سہارنپور لائن کے ٹھیک وسط میں واقع ہے۔ اور کرٹھل سے تین میل کے فاصلہ پر ہے ::

شکشا:- یہاں پنجاب یونیورسٹی تھا کاشی دونو جگہ کی آخری پریکشا شاستری اور آچاریہ تک کے لئے شکشا دی جاتی ہے ::

دھرم شکشا:- مہرشی دیانند رچت سمپورن گرنتھ وید بھاشیہ سمیت دھرم شکشا میں پڑھائے جاتے ہیں ::

اپادھیاں:- جو ودیارتھی یہاں سے پنجاب یونیورسٹی کی وشارد پریکشا پاس کر کے یہاں کا نیت کورس پاس کرتا ہے۔ اس کو ترک بھوشن کی ڈگری دی جاتی ہے۔ جو ودیارتھی شاستری یا آچاریہ پاس کر کے یہاں کا نیت کورس پاس کرتا ہے۔ اس کو واچسپتی کی ڈگری دی جاتی ہے۔ ان دونو ڈگریوں کے کورس نیت ہیں۔ واچسپتی کی ڈگری کے ساتھ ... بھی دیا جاتا ہے۔ واچسپتی ہر ایک مضمون کی الگ الگ ہے ::

پرویش نیم:- جو ودیارتھی ودوان بننا چاہے اس کی عمر چاہے جتنی بڑی ہو۔ داخل ہو سکتا ہے لیکن کم سے کم عمر دس برس کی ہونی چاہئے۔ ناگری کے چار درجے ہیں۔ ہاں اس سے اوپر کی یوگیتا والا ودیارتھی بہت اچھا رہتا ہے۔ داخلہ سالانہ جلسہ پر ہوتا ہے۔ خاص حالت میں بعد میں بھی ہو سکتا ہے ::

بھوجن کا خرچ:- بھوجن کا خرچ مبلغ تین روپیہ ماہوار اوسطاً صرف ۳۶ روپیہ سالانہ ہے شاستری اور آچاریہ تک یہی خرچ ہے۔ اتنی اونچی شکشا اور اتنا کم خرچ اسی سنستھا میں لیا جاتا ہے

پربندھ:- اس کی سب جائداد شری بھی آریہ پرتی ندھی سبھا سبکت پرانت آگرہ و اودھ کے نام رجسٹرڈ ہے۔ انتظام کے لئے ایک مقامی پربندھ کارنی سبھا بھی بنی ہوئی ہے ::

بھون وغیرہ:- اب تک دفتر۔ بھنڈار۔ رسوئی اور آشرم کے مکان بن چکے ہیں۔ ایک بہت شاندار پختہ یگیہ شالہ بھی بنی ہوئی ہے۔ دو کنوئیں ہیں۔ ایک پر نلکہ لگا ہوا ہے۔ دوسرے پر رہٹ لگا ہوا ہے۔ جو کہ آبپاشی کا کام دیتا ہے۔ چاروں طرف آم وغیرہ کا باغ بھی لگا ہوا ہے۔ امید ہے کہ جلد ہی پڑھائی کے مکانات بھی بن جائیں گے۔ ابھی پچاس ہزار پختہ اینٹیں خرید لی گئی ہیں ::

ورتمان سنستھتی: ... سال سے

اس سنستھا کو سوامی ودیانند جی سرسوتی نے سنبھالا ہوا ہے۔ اور اس کی بہت ہی ترقی ہوئی ہے آپ نے مکانات وغیرہ بھی خود بنوائے ہیں۔ اب یہ سنستھا مہا ودیالیہ کالج کا روپ دھارن کر چکی ہے۔ ہر سال ودیارتھی شاستری وغیرہ کی پریکشاؤں میں بیٹھتے ہیں پچھلے سال یہیں کے دو ودیارتھی پنجاب بھر میں شاستری پریکشا میں دوسرے نمبر پر رہے تھے۔ اس سال بھی شاستری وغیرہ پریکشا میں بیٹھیں گے۔ گت شریمد دیانند اردھ شتابدی کے شبھ اوسر پر سنسکرت سمیلن میں یہاں سے ۳ ودیارتھی واد وواد میں شامل ہوئے تھے جن میں سے ہمارا ایک ودیارتھی سیکنڈ نمبر پر رہا تھا۔

ریاست جے پور میں سیکر مہا یگیہ:- ابھی بسنت پنچمی کے موقعہ پر مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۳۴ء سے ۲۶ جنوری ۱۹۳۴ء تک مقام سیکر ریاست جے پور میں بڑا بھاری یگیہ ہوا تھا۔ اردھ شتابدی کے موقعہ پر بھی جب ایم وکت مہا یگیہ کمیٹی کے پردھان سیٹھ ہمارے ودیارتھیوں کی سنسکرت یوگیتا دیکھی تو صرف یہیں سے ۲۰ برہمچاریوں کو مہا یگیہ کے شبھ کاریہ کے لئے منتخب کیا۔ برہما کا پد یہاں کے مکھیہ ادھشٹاتا ترک واچسپتی پنڈت جگدیو جی شاستری سدھانت بھوشن کو دیا گیا۔ اور ادھوریو کا پد یہاں کے آچاریہ پنڈت شانتی سروپ جی شاستری نیائے واچسپتی کو دیا گیا تھا۔ ادگاتا یہاں کے ہی برہمچاری تھے۔ یگیہ کا کاریہ بہت ہی اتم روپ میں سمپادن کیا گیا۔ دیکھنے والے انیت پرسن ہوتے تھے۔ برہمچاریوں نے پانچ ہزار بھائیوں کو یگیوپویت دے کر ویدک دھرم میں دیکشت کیا۔ یگیہ کمیٹی نے پرسن ہو کر مبلغ ۵۵۰/ روپیہ اور دو گائیں اس سنستھا کو دان دیں۔ ہر ایک برہمچاری کو مبلغ سات سات روپیہ کے پینٹ دیے۔ برہمچاریوں کے سنسکرت کے ویاکھیانوں کو سن کر بڑے بڑے پوسٹ "شاباش شاباش" کہتے تھے۔ ایک برہمچاری رگھوویر ترک بھوشن کو پنڈت مول چندر جی شاستری ایم۔ اے ایم۔ آر۔ اے۔ ایس اور کنور رتن سنگھ جی بھرت پور پردھان راجستھان کشتریہ مہا سبھا نے ۲ پدک (تمغے) انعام کے طور پر دیئے۔ اور بڑی پرشنسا کی۔ مہا یگیہ میں سنسکرت کے بڑے بڑے پنڈت شاستر ارتھ کے لئے آئے تھے۔ اور پراست ہو کر جاتے تھے۔ آریہ مہا ودیالیہ کرٹھل نے پورانک پنڈتوں کے حلقہ میں آریہ سماج کی دھاک بٹھا دی۔ یہ شبد ہمارے نہیں بلکہ راجستھان کے پرسدھ کاریہ کرتا پنڈت کھیم راج جی کے ہیں ::

سالانہ جلسہ:- سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴- اور ۲۵ فروری ۱۹۳۴ء کو ہوگا جس میں آریہ سارودیشک سبھا کے پردھان مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج اور پنڈت رام چندر جی دہلوی وغیرہ پرسدھ ودوان پدھاریں گے۔ اس جلسہ پر شاستر ارتھ بھی رکھا گیا ہے ::

پرچار:- ویدک دھرم کا پرچار کرنے کے لئے اس سنستھا کی طرف سے ایک اپدیشک منڈلی ہمیشہ کام کرتی رہتی ہے۔ اس علاقہ میں ویدک سنسکاروں کے پرچلت کرنے میں تو اس سنستھا کا خاص حصہ ہے۔ لوگوں کی رچی لگاتار سنسکاروں کی طرف بڑھ رہی ہے۔ یہاں کے مکھیہ ادھشٹاتا پنڈت جگدیو جی ترک واچسپتی کے ودوتا سنسکار سمبندھی نیکھ بڑی کھوج کے ساتھ لکھے ہوئے "برکاش" کے بہ ہی پاٹھک پڑھتے ہی رہتے ہیں ::

گنت جیوتش:- یہاں گنت جیوتش کے لئے بھی خاص کھوج کی جا رہی ہے۔ شیگھر ہی آریہ جنتا کے سامنے نتیجہ پرکاشت کیا جائے گا۔

ہمیں پورن آشا ہے کہ یہ سنستھا ویدک دھرم کی سیوا کے لئے اچھے اچھے ودوان پیش کرتی رہے گی ::

آریہ بھائیوں کا کرتویہ:- سب آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ایسی اپیوگی سنستھا میں اپنے بالک داخل کرا کے لابھ اٹھائیں۔ اور اس سنستھا کا بھی ... آدی ... دل پر خیال رکھیں ::

گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی کا سالانہ جلسہ

سویم سیوکوں کی ضرورت

گوروکل کانگڑی ۔ ۷ فروری۔ گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی کا بتیسواں سالانہ جلسہ ایسٹر کی تعطیلات میں ۳۰ مارچ سے ۲ اپریل ۱۹۳۴ء تک منایا جائے گا۔ اس موقعہ پر پربندھ کے لئے سویم سیوکوں کی ضرورت ہے۔ اس لئے جملہ آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کی سیوا میں نویدن ہے کہ وہ پانچ یا دس سویم سیوک بھیج کر امداد کریں۔ سویم سیوکوں کے نام کی سوچنا اپنی اپنی آریہ سماجوں کے ذریعہ آنی چاہئے ::

(مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی)

آریہ سماج قرول باغ کے سماچار

آریہ سماج قرول باغ دہلی میں بسنت پنچمی کا تہوار سماروہ سے منایا گیا۔ کارروائی پرات کال ہون سے شروع کی گئی۔ اس کے بعد پنڈت ... ایم۔ اے کا پربھاوشالی ویاکھیان ہوا ::

آریہ سماج قرول باغ دہلی کی جنرل سبھا جو ... ۱۹۳۴ء کو ۹ بجے بوقت صبح منعقد ہوئی۔ اس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے ::

(۱) آریہ سماج قرول باغ دہلی کی جنرل سبھا میں حکیم نانک چند جی بھی آریہ پرتی ندھی سبھا کے لئے آریہ سماج قرول باغ کے پرتی ندھی چنے گئے والی فرضی کارروائی کے ذمہ دار ہیں۔ جن رائے صاحب لالہ گنگا رام جی اور حکیم نانک چند کو آریہ سماج قرول باغ کے پرتی ندھی بنایا گیا ہے۔ جنرل سبھا آریہ پرتی ندھی کی انترنگ سبھا سے ... ہے۔ کہ حکیم نانک چند جی آریہ سماج قرول باغ کے سبھاسد نہیں رہ سکتے۔ لیکن اس جنرل سبھا کی بھی رائے ہے۔ کہ حکیم نانک چند جی کو پرائشچت کا موقعہ دیا جانا چاہئے۔ اس لئے ان کو آریہ سماج قرول باغ دہلی کی طرف سے یہ چٹھی لکھی جائے کہ اگر ... دن کے اندر اندر آریہ سماج قرول باغ کو اپنی ... پرکھشت پہنچا اب نہ بھیج دیویں گے۔ تو اپنے آپ آریہ سماج قرول باغ دہلی کی سبھاسدی سے ... سمجھیں ::

(۲) چونکہ رائے صاحب لالہ گنگا رام جی ... آریہ سماج قرول باغ دہلی نے آج تک رجسٹر ... کرنے میں دیدہ دانستہ ٹال مٹول کیا ہے۔ ... کئی پتر ان کو آریہ سماج کی طرف سے بھیجے جا چکے ہیں۔ اور منتری جی۔ اپ پردھان جی اور ... سبھاسد رجسٹر واپس لینے کے لئے گئے۔ ... واپس ہو آئے ہیں۔ اس لئے آریہ سماج قرول باغ دہلی کی یہ جنرل سبھا رائے صاحب لالہ گنگا رام جی کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ پاس کرتی ہے ::

(ستیہ پال ... منتری آریہ سماج قرول باغ)

آریہ سماج ڈلہوزی کا سماچار:- لالہ ... جی پردھان آریہ سماج و میونسپل کمشنر ڈلہوزی کے گھر ۴ فروری ۱۹۳۴ء کی رات کو ایشور کی کرپا سے نیک اختر پیدا ہوا ہے ::

(نامہ نگار)

ہم تاکہ اور بھی ترقی کر کے یہ سنستھا اپنی سیوا کا دائرہ بڑھا سکے۔ جو بھائی بالکوں کو بھرتی کرانا چاہیں وہ کاریالیہ سے فارم اور نیم منگوا لیں ::

نویدک:- مختار سنگھ آریہ منتری آریہ مہا ودیالیہ کرٹھل ضلع میرٹھ

سماجک سماچار

جرمن دیوی کی شدھی :- بمبئی ۱۲ فروری۔ ایک ۲۲ سالہ جرمن لڑکی مس ہیلڈگارڈ جیبنجاک نے گرگام آریہ سماج مندر میں ویدک دھرم میں پرویش کیا۔ شدھی کے وقت دیوی نے بنگالی طرز کی سرخ رنگ کی ساڑھی باندھی ہوئی تھی۔ آریہ سماج مندر میں اس موقعہ پر بہت رونق تھی ؛

لاہور میں رشی بودھ اُتسو :- ۱۲ فروری کو بوقت ۹ بجے صبح گورودت بھون ہال میں آریہ سماج گورودت بھون لاہور کی طرف سے بصدارت رائے بہادر لالہ کنور سین جی ایم۔ اے بیرسٹر ایٹ لا سابق چیف جسٹس جموں و کشمیر منایا گیا۔ ہون یگیہ کے بعد پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ لاہور کی بھجن منڈلی اور شری دھنی رام جی بھلا کے بھجن ہوئے۔ ازاں بعد شری جیجیت رائے جی پردھان آریہ سماج سرینگر۔ دیش بھگت ڈاکٹر ستیہ پال جی۔ شری پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار اور شری پنڈت دیو شرما جی آچاریہ گوروکل کانگڑی کے منوہر اپدیش ہوئے۔ بعد پردھان مہودے نے سب لیکچراروں کے بھاشنوں کا خلاصہ اور اپنے اُتم وچاروں کا اظہار کیا۔ شانتی پاٹھ کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ کچھ بھائیوں نے بھونچال کے مصیبت زدگان کے لئے جھولی کے ذریعہ چندہ جمع کیا ؛

(نرنجن ناتھ)

آریہ سماج کوٹلی کے سماچار :- ۲۴ ماگھ سمت ۱۹۹۰ کو لالہ بھیم داس کھتری ساکن ڈہرہال (نوشہرہ) کی شادی بھاگونتی دختر لالہ رام کھتری سکنہ سرہوٹ کے ساتھ آریہ سماج مندر میں بہ موجودگی تمام معززین شہر پنڈت رشی دیو جی پروہت آریہ سماج نے ویدک ریتی سے کرائی۔ ورپکش کی طرف سے آریہ سماج کوٹلی کو ۵ روپے۔ ہندو سبھا کوٹلی کو ۵ روپے۔ سناتن کنیا پاٹھ شالہ کو ۵ روپے۔ آریہ استری سماج کو ۲ روپے۔ آریہ سماج کو ۲ روپے۔ اور آریہ کنیا پاٹھ شالہ کو ۴ روپے دان دیا گیا ؛

ہفتہ وار ادھیویشن میں حاضری کافی ہوتی ہے۔ ہون یگیہ کے بعد لالہ رام بھج جی اور لالہ بھگت رام جی بھجنیک اپنے بھجنوں سے حاضرین کو آنندت کرتے ہیں ؛

(رام لال اُپ منتری آریہ سماج کوٹلی)

آریہ سماج فتح گڑھ کے سماچار :- مبلغ ۱۳/۶۳ روپے بھونچال فنڈ کے لئے آریہ سماج نے اکٹھے کئے۔ جن میں سے مبلغ ۵۰ روپیہ آٹھ آنے مہاتما ہنس راج جی کو اور بارہ روپیہ آٹھ آنے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کو روانہ کئے گئے ؛

(لاجپت رائے سبھاسد منتری)

آریہ سماج جہانیاں منڈی کا پرستاؤ :- آریہ سماج جہانیاں منڈی کا سپتاہک ست سنگ ہوا۔ ہون یگیہ۔ سندھیا اور شانتی پاٹھ کے بعد پنڈت دیو شرما جی ودیا النکار آچاریہ گوروکل کانگڑی کے آتم آہوتی کے خیال پر سب ممبران نے وچار کیا۔ مختلف آرائے کے بعد یہ قرارداد پاس ہوئی۔ کہ اگرچہ پنڈت جی کا بلیدان آریہ سماج کو کسی قدر فائدہ ضرور دے گا۔ مگر ان کا ایسا نہ کرنا زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔ اس لئے پنڈت جی کو اس قدم کے اٹھانے سے پہلے اچھی طرح سوچ وچار لینا چاہئے۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ آریہ سماج کہیں گھاٹے میں پڑ جائے ؛

(ڈاکٹر کالنی رام منتری آریہ سماج)

(منتری آریہ سماج چاوڑی بازار - دہلی)

نئے آریہ سماج کی قائمی :- دھوری منڈی میں نیا آریہ سماج قائم ہو گیا ہے۔ اور اس نے بودھ اُتسو بڑی شان سے منایا ہے۔ اب آریہ سماج کا وچار ہے۔ کہ اپنا سالانہ جلسہ جلد منائے ؛

چناؤ :- ادھیکاریوں کا چناؤ مندرجہ ذیل ہوا ہے :-

پردھان لالہ بابو رام جی۔ منتری مہاشہ سادھو رام

(منتری آریہ سماج)

گوروکل کورو کھشیتر کے سالانہ جلسہ کا پروگرام

۲۸ فروری ۱۹۳۴ء - بعد دوپہر ۳ بجے سے کوفا شہر میں نگر کیرتن ہوگا۔ ۸ بجے رات ...

یکم مارچ - صبح - ہون یگیہ۔ ارمفا کے بعد اپدیش شری آچاریہ دیو شرما جی اور بحث مباحثہ برہمچاریان۔ مضمون :- "ہمارے لئے مسلمانوں کا راج اچھا تھا یا انگریزوں کا اچھا ہے" ؛

بعد دوپہر - ویاکھیان پنڈت اندر ورما۔ شری پنڈت رامچندر جی دہلوی۔ سوامی کرمانند جی

رات - گوروکل کے برہمچاری اپنے جسمانی ویایام کے کھیل دکھائیں گے۔

۲ مارچ ۱۹۳۴ء - صبح - نئے داخل شدہ بالکوں کا ویدآرمبھ سنسکار اور اپدیش سوامی کیولانند جی ؛

بعد دوپہر - ودت اُدھار سمیلن - اس کے سبھاپتی مشہور سناتنی دھرمی اور دیش بھگت پنڈت نیکی رام جی شرما ہوں گے ؛

ویاکھیان لالہ دیش بندھو جی گپتا۔ پنڈت بدھ دیو جی اور پنڈت جمونا جی ایم۔ اے اور ایل ایل بی دھن ؛

شام کے وقت مشہور پہلوانوں کی کشتیاں ہوں گی ؛

رات کو سنگیت سمیلن ہوگا جس میں دہلی کے مشہور گائن آچاریہ بال گندھرو۔ ماسٹر موہن اور مدن جی اور دیگر کئی گائن آچاریہ حصہ لیں گے + شانتی پاٹھ کے ساتھ جلسہ سماپت ہوگا ؛

(پربندھ کرتا)

مذمت کا پرستاؤ :- آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا یہ جنرل اجلاس منعقدہ ۴ فروری اس مجنونانہ حملہ کی مذمت کرتا ہے۔ جو کہ ایک جنونی مسلمان نے مہاشہ ہری سنگھ خلیفہ پر کیا ہے۔ اور حکومت پر زور دیتا ہے۔ کہ وہ مجرم کو جلد گرفتار کر کے کیفر کردار کو پہنچائے ؛

آریہ سماج اسلام نگر کا سالانہ جلسہ :- آریہ سماج اسلام نگر ضلع بدایوں کا اُتسو ۱۹ سے ۲۲ مارچ تک منایا جائے گا ؛

(منتری آریہ سماج)

بہادر گنج میں برہد یگیہ :- بہادر گنج ضلع گورکھپور میں ۲۲ سے ۲۶ جنوری ۱۹۳۴ء تک لگاتار برہد یگیہ ہوا۔ جس میں ہزاروں سناتنی اور آریہ ... آہوتیاں دیں ...

اس موقعہ پر ۲۲۱۰ انسانوں کو بھوجن کرایا گیا ؛

(منتری آریہ سماج)

آریہ سماج نگینہ کا سالانہ جلسہ :- آریہ سماج نگینہ کا سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵-۲۶ اور ۲۷ مارچ کو منایا جائے گا۔ نگر کیرتن ۲۴ مارچ کو ہوگا ؛

(منتری)

آل انڈیا آرین ایجوکیشنل کانفرنس :- نئی دہلی ۹ فروری۔ آل انڈیا آرین ایجوکیشنل کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں جو زیر صدارت لالہ دیوی چند جی ہوئی قرار پایا کہ تمام آرین انسٹی ٹیوشنز سے خواہ وہ لڑکوں کی ہوں یا لڑکیوں کی۔ آل انڈیا آرین ایجوکیشنل لیگ سے ملحق ہونے کی درخواست کی جائے۔ لیگ کے قواعد و ضوابط مرتب کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی۔ اور اس سے درخواست کی گئی کہ وہ فروری کے آخیر تک اپنی رپورٹ پیش کرے۔ فیصلہ ہوا کہ کانفرنس کا آئندہ اجلاس ۲۶ دسمبر ۱۹۳۴ء سے ۲۸ دسمبر ۱۹۳۴ء تک دہلی میں ہو ؛

آریہ سماج امرتسر کا سماچار :- آریہ سماج مندر بازار پرنیم والا نے بہار ریلیف فنڈ کے لئے ۱۰۰ روپیہ جمع کیا ہے۔ لالہ جگن ناتھ پریذیڈنٹ سماج نے ۱۰۰/۰ روپیہ اور لالہ کرم چند صراف نے ایک سو روپیہ دیا ہے ؛

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج بغداد (عراق عرب) کے سماچار :- شردھانند بلیدان دوس ۲۴ دسمبر کو زیر صدارت مسٹر مانک چند کھنہ آریہ سماج مندر ڈبلیو اینڈ پی کیمپ بیناڈی جھائی (بغداد) میں منایا گیا۔ جلسہ کی کارروائی سوا نو بجے ہون یگیہ سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد وید پاٹھ اور بھجن ہوئے۔ مسٹر کھنہ نے سوامی شردھانند کی زندگی کے حالات اور ان کے کاموں مثلاً اچھوت اُدھار، سنگٹھن اور شدھی وغیرہ پر روشنی ڈالی اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد مسٹر سنسار ام بی۔ اے نے ایک مدلل تقریر "قربانی" پر کی۔ مسٹر ... خان نے ایک لیکچر انگریزی زبان میں "Pleasure & Gain" پر دیا۔ جلسہ کی کارروائی شانتی پاٹھ کے بعد ۸ بجے ختم ہوئی ؛

بسنت پنچمی :- بسنت پنچمی کا جلسہ زیر صدارت مسٹر مانک چند کھنہ آ...

سماج مندر بغداد چھاؤنی میں ۲۰ جنوری کو منایا گیا۔ سماج مندر جھنڈیوں وغیرہ سے خوب سجایا گیا تھا۔ بجلی کی روشنی کا انتظام خاص طور پر کیا گیا تھا۔ جلسہ کی کارروائی ۳ بجے بعد دوپہر ہون یگیہ سے شروع کی گئی۔ اس کے بعد ٹھاکر جی۔ ڈبی منتر مانے وید پاٹھ کرایا۔ ازاں بعد بھجن اور نظمیں مہاشہ منشی رام۔ ایشر داس ور دینا ناتھ نے پڑھیں۔ مہاشہ گلشن جی نے تہوار نسبت پر ایک موثر تقریر کی۔

{ دینا ناتھ آنریری جائنٹ سکرٹری آریہ سماج بغداد }

گورو کل رائیکوٹ کا سالانہ جلسہ :-

گورو کل رائیکوٹ کا پندرھواں سالانہ جلسہ ۱۵-۱۶-۱۷-۱۸ پھاگن سمت ۱۹۹۰ مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ فروری اور یکم مارچ ۱۹۳۴ء کو ہولی کے دنوں میں بڑی دھوم دھام سے منایا جائیگا۔ جس میں آریہ سماج کے مشہور سنیاسیوں۔ ودوانوں۔ اپدیشکوں اور پرسدھ راگیوں نے آنا منظور کیا ہے۔ یکم مارچ کو نئے برہمچاریوں کا داخلہ ہوگا۔ پروگرام حسب ذیل ہے :-

۲۶ فروری کو سنسکرت۔ ہندی اور پنجابی بھاشاؤں میں ایک بڑا مشاعرہ ہوگا۔ اور پنجاب کھدر بورڈ کی طرف سے کھدر کی نمائش کا انتظام ہوگا۔

۲۷ فروری کو برہمچاریوں کی سنسکرت اور بہت سی سبھاؤں کے سالانہ ادھیویشن ہونگے۔

۲۸ فروری کو ایک بڑا بھاری سنگیت سمیلن ہوگا جس میں پنجاب کے مشہور راگی شامل ہونگے۔

یکم مارچ کو تیر اندازی سے تعلق رکھنے والے اور جسمانی طاقت کے متعلق بڑے اعلیٰ اور عجیب و غریب کھیل ہونگے۔ جو دیکھنے کے قابل ہونگے۔

نوٹ :- ۱۔ یاتری اپنے بچھونے ضرور ساتھ لیتے آویں ۲۔ داخل ہونیوالے برہمچاریوں کو ایک دن پہلے پہنچنا چاہئیے ۳۔ یاتری لدھیانہ سٹیشن پر اُتر کر اور موٹر پر سوار ہو کر سیدھے گورو کل پہنچ سکتے ہیں۔ یا فیروزپور لدھیانہ لائن ملاں پور یا جگراؤں کے سٹیشن پر اُتر کر یکوں کے ذریعہ رائے کوٹ پہنچ سکتے ہیں۔ باہر سے آنے والے سجنوں کے بھوجن کا انتظام گورو کل کی طرف سے ہوگا۔

(سہائک مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل رائیکوٹ)

کنیا گورو کل کے سنرکھشکوں سے نویدن

شری بت ملاکھ نگہ جی کھیہ ادھشٹاتا پردھان سنرکھشک سبھا کنیا گورو کل نے کنیا گورو کل کے سنرکھشکوں سے مندرجہ ذیل نویدن کیا ہے :-

" آپ سب بھائیوں نے کنیا گورو کل کے گذشتہ سالانہ جلسہ پر یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ کنیا گورو کل پر جو سنکٹ کا سمہ آیا ہے۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے آیندہ جلسہ پر ہر سنرکھشک کم از کم یکصد روپیہ یا تو اپنی جیب سے دے۔ یا اکٹھا کر کے لائے۔ آپ سب بھائیوں نے مجھ پر یہ بوجھ ڈالا تھا کہ میں اس بارہ میں آپکو یاد دہانی کرادوں۔ اب کنیا گورو کل کا جلسہ نزدیک آرہا ہے۔ میری آپ سب بھائیوں سے بطور یاد دہانی نمرتا پوروک نویدن ہے۔ اور مجھے پورن آشا ہے۔ کہ آپ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اپنے کئے ہوئے نشچے کے پابند ہونگے۔ اور اس جلسہ پر مجھے یہ کہنے کا موقعہ دینگے کہ میرے بھائیوں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے "

برہما دیش میں ویدک دھرم پرچار

پنڈت وتیا برت جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا برہما دیش کے ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۳ء کے پرچار کے مختصر حالات ذیل میں درج ہیں۔

یکم سے ۶ر دسمبر سنہ ۱۹۳۳ء تک منتری اپل موٹی ورماجی وکیل مانڈلے کے گھر پر پنڈت جی نے گیتا کی منوہر کتھا کی۔ سنیچر وار کو آریا استری سماج میں "مانڈلے میں استریوں کے فرائض اور موجودہ حالات" پر ایک موثر تقریر کی۔

۸ر دسمبر کو آریہ سماج مانڈلے میں "قومی تنظیم اور ویدک بھگوان کی تعلیم" پر لیکچر دیا۔ مانڈلے سے چل کر قصبہ مینگے کی ٹھاکر واڑی میں "آریہ سماج کیا ہے؟" کے مضمون پر لیکچر دیا۔

مینگے سے چل کر شہر مکھارزی پہنچے۔ یہاں آریہ سماج نہیں ہے۔ لہذا سناتن دھرم ٹھاکر واڑی میں "آریہ سماج اور سناتن دھرم میں کیا فرق ہے" کے وشے پر لیکچر ہوا۔ آپ نے لوگوں کے اصرار پر دوسرے دن بھی "آریہ سماج کی ضرورت" کے وشے پر لیکچر دیا۔

مکھارزی سے شہر ٹونجی پہنچے۔ اور یہاں آریہ سماج مندر میں لگاتار چار دن تک "قومی تنظیم" "گھریلو زندگی اور وید کی تعلیم" "ایشور پوجا" اور "آریہ سماج کی ضرورت" پر نہایت پرزور اور پربھاوشالی پرچار کیا۔ اور پھر یہاں آنے کے لئے پنڈت جی کو دعوت دی گئی۔

آپ ٹونجی شہر سے کلو چلے گئے۔ جہاں آریہ سماج ہے۔ لیکن ممبر ایک بھی نہیں۔ اور نہ ہی کوئی عہدیدار ہے۔ اور سماج مندر دوسروں کے قبضہ میں ہے۔ ان مایوس کن حالات میں پنڈت جی نے دو دن تک "ویدک دھرم کی عظمت" اور "ویدک دھرم کی ضرورت" پر ویاکھیان دئے۔ تیسرے دن بارہ اشخاص کو یگیوپویت دے کر آریہ سماج کا ممبر بنایا۔ نیز رجسٹر وغیرہ سب ضروری چیزوں کو درست کر کے آریہ سماج کلو کے حسب ذیل عہدیداران کا چناؤ ہوا:۔

پردھان پنڈت چندولال جی شرما + اپ پردھان مسٹر مصر سٹیشن ماسٹر کلو + منتری پنڈت جوگراج جی + اپ منتری پنڈت نند کشور جی + خزانچی بابو لچھمن سنگھ جی ::

اپ منتری جی کے پتر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سماج کا کام خوب چل رہا ہے۔ جب ان بارہ اشخاص کو یگیوپویت دیا گیا۔ تو کچھ پورانکوں نے مخالفت کی۔ اور گورکھا گڑھوالی پولیس والوں نے جلسے کے وقت پنڈت جی کو پریشان بھی کیا۔ لیکن آخر کار ان کی کچھ پیش نہ گئی۔

۲۳ر دسمبر سنہ ۱۹۳۳ء کو "شہید شردھانند ڈے" پر پنڈت جی نے آریہ سماج مانڈلے میں "شہیدوں کی قربانیوں سے ہی قومیں زندہ رہتی ہیں" اور ۲۶ر دسمبر کو "گھریلو زندگی اور وید" کے مضمون پر لیکچر دیا۔ پنڈت جی مانڈلے سے شہر مکٹیلا میں گئے۔ اور آریہ سماج مندر میں پانچ دن تک لگاتار مختلف وشیوں پر ویاکھیان دے کر پرچار کیا۔ جس سے لوگوں کو نہایت ہی خوشی حاصل ہوئی۔ چھٹے دن سناتن دھرم ٹھاکر واڑی میں "ہندو تنظیم اور آریہ سماج" کے مضمون پر پنڈت جی کی زبردست تقریر ہوئی۔

جہاں جہاں پنڈت جی تشریف لے گئے۔ لوگوں نے بڑے غور سے پنڈت جی کی تقریریں سنیں۔ اور ویدک دھرم کی خوبیوں کے قائل ہوئے۔ اور سب جگہ سے پنڈت جی کو دوبارہ آنے کے لئے دعوت دی گئی۔ نیز بتاریخ ۱۳ و ۱۴ر اپریل سنہ ۱۹۳۴ء کو ہونے والی برہما آریہ کانفرنس کی کامیابی کے لئے امداد کرنے کا وعدہ کیا۔

{رام چندر بھارتی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا برہما۔ برہم دیش}

پرویش سوچنا:۔ منتری گھنشیام داس ویدک ودیالیہ دیوریا ضلع گورکھپور میں رشی دیانند پرورتت پاٹھ ودھی کے انوسار ادھیاپک تتھا اپدیشک بننے والے ودیارتھیوں کا پرویش ہوگا۔ جو آیو میں ۱۴ سے ۲۰ ورش کے ہوں۔ ہندی مڈل اتھوا سنسکرت میں پرویش کی یوگیتا رکھتے ہوں۔ اپدیشک پاٹھ ودھی ۷ ورش کی ہوگی۔ ادھیاپک پاٹھ ودھی ۱۰ ورش کی ہوگی۔ چار ماس پریکشا میں رکھے جائیں گے۔ نت نیم انوسار پرویشٹ ہو سکیں گے۔ ودیالیہ نیم تتھا پاٹھ کرم آدی کے وشے میں وشیش واقفیت حاصل کرنے کے لئے منتری پتر ویوہار کریں:۔

{دیوسیکھا پک گھنشیام داس ویدک ودیالیہ ۲۰/۹۱ رام بھون راج مندر۔ کاشی}

آریہ سماج کراچی کا انتخاب:۔ کراچی۔ ۷۔ فروری۔ آریہ سماج کراچی کے مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے ہیں:۔

پریذیڈنٹ مہاشہ گل راج مل میونسپل کمشنر۔ وائس پریذیڈنٹ ڈاکٹر پرمانند آہوجہ + مہاشہ پرمانند جی۔ لسے چیف گڈس کلرک + سکرٹری مہاشہ نہرچند وہر سبداس + جائنٹ سکرٹری مہاشہ جگن ناتھ + خزانچی مہاشہ بسنت رام + لائبریرین مہاشہ منشی رام + پستکالیہ سکرٹری موہن لال۔

ہر موسم میں گھر کی صفائی اور تندرستی کے لئے

بھگت رام پوری اینڈ سنز۔ سوتر منڈی لاہور

کی پوِتر ویدک ریتی اور پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق تیار شدہ سگندھت دھوپ اور ہون سامگری اپنے گھروں میں روزانہ استعمال کریں۔ اپنے بے شمار فوائد کے باعث یہ دونو چیزیں اس قدر مشہور ہو چکی ہیں۔ کہ جابجا حاسد پیدا ہو گئے ہیں ؛

قیمتوں میں ۴ فی روپیہ کی خاص رعایت

ہون سامگری { درجہ خاص فی سیر ۱۲/ - رعایتی ۹/ - درجہ دوم فی سیر ۸/ - رعایتی ۶/ - درجہ اول فی سیر ۱۰/ رعایتی فی سیر ساڑھے سات آنہ ؛

سگندھت دھوپ فی سیر ۲/۸ - رعایتی فی سیر ۱/۱۴ - دھوکہ سے بچنے کے لئے پتہ نوٹ کر لیں :-

بھگت رام پوری اینڈ سنز۔ سوتر منڈی۔ لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ)

پچاس برس سے [illegible] والی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

(REGD)

ڈابر دراکشاسَو

(جسم میں چستی پیدا کرتا ہے۔ اور بھوک بڑھاتا اور کمزوری رفع کرتا ہے)

دوسرے دراکشاسووں اور کشاروں سے یہ زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ اس میں انگور کافی مقدار میں پڑا ہے۔ کھانے میں خوش ذائقہ ہے۔ یہ سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ استعمال کرنے سے قوائے جسمانی طاقتور و چست ہو کر چہرہ پر رونق و بشاشت آتی اور دل بشاش رہتا ہے۔ قیمت نصف سیر کی بوتل ایک روپیہ آٹھ آنے (۱/۸) محصول ڈاک ۱۰/ ؛

سوپن ہری

(REGD)

(احتلام کی گولیاں)

اس میں کوئی جوش پیدا کرنے والی شے ہی نہیں ہے۔ دماغ کی کمزوری۔ جگر اور دل کی آماسی قوتِ حافظہ کی کمی وغیرہ احتلام کی خرابیوں کو دور کر کے جلد ہی اپنا اثر دکھاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱/۴ محصول ڈاک ۷

ڈابر جنتری ۱۹۳۶ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجئے

نوٹ :- یہ سب جگہ ملتی ہیں دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں!

صیغہ نمبر ۸۰ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ۔ لاہور میں منیجر پیسہ اخبار

پرکاش میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

قائم شدہ ۱۸۹۶ء

تار کا پتہ :- "دی بھارت۔ لاہور"۔ ٹیلیفون نمبر ۳۶۹۷

دی بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ۔ لاہور

اس کی پالیسی کو مول لینا گویا کھرا سونا خریدنا ہے

اپنے ملک کی اقتصادی آزادی کی بنیاد قائم کرنا ہے اور سرمایہ یقینی اور محفوظ جگہ لگا ہوا ہے

مفصل ہدایات کے لئے لکھیں ہیڈ آفس :- بھارت بلڈنگز۔ جیسرڈ لاہور

سب آفس :- لاہور۔ بمبئی۔ کراچی۔ کلکتہ۔ لکھنؤ۔ دہلی۔ بانکی پور۔ رنگون۔ کالی کٹ۔ راولپنڈی۔ مدراس۔ ناگپور۔ مدورا اور چیف ایجنسی کاروار سے خط و کتابت کریں

اسسٹنٹ جنرل منیجر بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور

سچائی کا زندہ ثبوت

فائدہ نہ ہونے پر دام واپس

وید یہ بھنڈار

ردعات کو گاڑھا کرتا اور بڑھاتا ہے۔ نیز دھات کا پیشاب کے ساتھ آنا یا آگے پیچھے آنا سب کو بند کر کے دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ قیمت ۳۲ خوراک ۲/۸

کام دیو بٹی رجسٹرڈ

صرف سولہ دن کے اندر اندر مادر زاد نامردی کے علاوہ ان انسانوں کے لئے جو قطعی نامرد اور بیکار ہو گئے ہیں بے نظیر ثابت ہو چکی ہیں۔ قیمت ۳۲ خوراک ۲/۸ ؛

کام دیو تیل رجسٹرڈ

بغیر پھوڑا پھنسی اور آبلہ کے ہر قسم کی کمزوری کو چند دنوں میں دور کرتا ہے۔ لطف یہ ہے۔ کہ تندرست بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۱/

رتی بھنڈار گولیاں رجسٹرڈ

یہ گولیاں قوت باہ اور امساک کے لئے لاثانی ہیں ان کے برابر دنیا بھر میں کوئی دوائی قوت باہ اور امساک کو بڑھا نہیں سکتی۔ قیمت ۲۰ گولیاں ۱/

اوشدھ بھنڈار فیروز پور شہر

سفید کشٹ کی [illegible]

پربرتھا شے [illegible] اوروں کی طرح تعریف چاہتا۔ بدن اس کے ایک ہی روز کے [illegible] سے سفید کشٹ (برص پھلبہری) اگر [illegible] نہ ہو جائے۔ تو میں دگنا مال واپس [illegible] ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر منترہ لکھائیں۔ روپے آٹھ آنے (۱/۸)

سر کیشن چندر کتری [illegible]
ضلع گیا۔ پوسٹ [illegible]

بندوقیں فلیں ریوالور [illegible]

ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن [illegible] ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد [illegible] قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر مفت ارسال کی جاتی [illegible]

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی
[illegible]leman Umar
[illegible] Co. Karachi

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ [illegible] خوش خط لکھا کریں ؛

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

جلد ۳۱

نمبر ۸

پرکاش لاہور
(ہفتہ وار)

THE PRAKASH LAHORE

قیمت — سالانہ ... للعہ/ ... ممالک غیر سے ... ششماہی ... ؏ ... فی پرچہ ... ایک آنہ

SUNDAY 25th FEB 1934

اتوار ۱۴ - پھاگن سمت ۱۹۹۰ مطابق ۲۵ - فروری ۱۹۳۴ء - دیانند آبد ۱۱۰

آریہ سماج کے نیم

۱ - سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں - اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ؛

۲ - ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرو ایشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے - اُسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ؛

۳ - وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے - وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے

۴ - ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سرودا اُدیت رہنا چاہیئے ؛

آریہ سماج کے نیم

۵ - سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں ؛

۶ - سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے یعنی شاریرک - آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا ؛

۷ - سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے ؛

۸ - اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے ؛

۹ - پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے ؛

۱۰ - سب منشیوں کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے - اور پرتیک ہِتکاری نیم میں سب سوتنتر ہیں ؛

ویدامرت

رگوید — یجروید — سام وید — اتھروید

ओ३म् यस्यां पूर्वे पूर्वजना विचक्रिरे यस्यां देवा असुरान भ्यवर्तयन।
गवामश्वानां वयसश्च विष्ठां भगं वर्च : पृथिवी नो दधातु ।

(यस्याम) جس بھومی پر (पूर्वे पूर्व जना:) پہلے زمانہ کے نیک بزرگ (विचक्रिरे) طرح طرح کے پرشارتھ کے کام کرتے رہے - اور ... (यस्याम) جس پر (देवा:) دِویہ گنوں والے لوگ (असुरान) لوگوں کو دُکھ دینے والے اسُروں کا (अभि अवर्त्तयन) دمن کرتے ہیں - اور جو پرتھوی (गवाम अश्वानाम वयस:च) گئوؤں - گھوڑوں اور پکشیوں کا (वस्य:) کئی پرکار سے رہنے کا استھان ہے - وہ (पृथिवीन : भगं वर्च :) پرتھوی ہمیں سوبھاگیہ اور تیج (दधातु) پردان کرے ؛

سوبھاگیہ کی پراپتی

بھومی کا ورنن ادھورا رہ جاتا ہے - اگر بھومی پر بسنے والے لوگوں کے اطوار اور اعمال کا ذکر نہ کیا جائے - اسی لئے ان لوگوں کو جگہ جگہ ہدایت کی گئی ہے - کہ وہ نیک اعمال والے ہوں - ان کی حماقت سے خلقِ خدا تنگ نہ ہو - بلکہ ان کی خوش خلقی سے لوگ خوش و خرم رہیں - اسی واسطے نیک بزرگوں کے زیر ہدایت رہنے کا سبق دیا جاتا ہے - ہمارے ہاں تو بزرگ معالم اور استاد لوگ اپنے بچوں کو نہایت سرِ بنا سے کہہ دیا کرتے تھے - کہ ہمارے اندر جو اوگُن ہوں - اُن کی نقل نہ کرنا - بلکہ ہمارے اچھے گنوں کو اپنے اندر دھارن کرنا - وید منتر میں کہا گیا ہے - کہ ہمارے نیک بزرگ پرشارتھ کے کام کرتے تھے کوئی لوگ بھی کہتے ہیں بس - "پرشارتھی ہی اس دنیا میں سب کامنا پوری کرتا ہے" -

واسطو میں اس جہان اور اُس جہان میں کامیابی کا راز صرف "پرشارتھ" ہی ہے - جو آدمی آلسی بن کر پڑا رہتا ہے - وہ کسی بھی کام کو سرانجام نہیں دے سکتا - آلسی آدمی سردی کے دنوں میں سردی کی اور گرمی کے دنوں میں گرمی کی شکایت کیا کرتے ہیں - کبھی برسات پر آنسو بہاتے ہیں - اور کبھی موسم خزاں کو کوستے ہیں - مگر ایک پرشارتھی آدمی کے لئے سب دن برابر ہوتے ہیں - وہ کام کی دھن میں قدم آگے بڑھاتا ہوا کامیاب ہو جاتا ہے ---- جو پرشارتھی ہوگا - اُس کے اندر سب گُن دِن بہ رُوپ میں ہونگے - اُس کے گُن دن بدن چمکیں گے - اُسے خود خوشی ہوگی - اور لوگ بھی اُس کی خوشی سے فائدہ اُٹھائیں گے - ایسے پرشارتھی آدمی کی ہر جگہ قدر ہوتی ہے - وہ غریبوں اور بیکسوں کا مددگار بن جاتا ہے - جگت میں اُس کی شوبھا ہوتی ہے - سب نیک لوگ اُس سے دوستی پیدا کرنے میں فخر تصور کرتے ہیں - مگر اگیانی - حاسد اور کم عقل لوگ حسد میں جل بھن کر دُکھ کو بھوگتے ہیں - اور غارت ہوتے ہیں - نیک اور پرشارتھی لوگوں کے سامنے ان کے حسد کو قیام نصیب نہیں ہوتا - اس بھومی پر جہاں پرم پتا پرماتما نے انسان کے سُکھ کے لئے گئو - گھوڑے اور طرح طرح کے پکشی پیدا کئے ہیں - اس کا آنند بھوگ بھی وہی لوگ کرتے ہیں - جو پرشارتھی ہوتے ہیں - اور جو اپنے پرشارتھی بزرگوں کی پیروی کرتے ہیں ؛

(باقی دیکھیں حاشیہ پر)

آیورویدک فارمیسی گورکل کانگڑی کی مشہور ادویات

چیون پراش

ہر موسم کے لائق بڑھیا لذت وار ٹانک۔ کمزور اور بوڑھوں کا ایک ماتر سہارا۔ قیمت چار روپے سیر۔

نوٹ۔ پورا حال جاننے کے لئے "چیون پراش" نام کا ٹریکٹ مفت منگائیے۔

سپاری پاک

عورتوں کی ماہواری سمبندھی سب تکلیفوں کو دور کرتا ہے۔ اور انہیں بچہ پیدا کرنے کے قابل بناتا ہے۔

قیمت ڈیڑھ روپیہ پاؤ

ست شلاجیت

پیشاب کا بار بار آنا۔ پیشاب میں دھات آنا۔ کمر درد۔ دردِ گردہ۔ جگر کی کمزوری و خون کی کمی آدمی کے لئے ایک ہی دوائی ہے۔

قیمت بارہ آنے تولہ

مکردھوج

نیا خون۔ نیا ویریہ اور نئی طاقت پیدا کرتا ہے۔ قیمت ۵ روپیہ تولہ

مکردھوج وٹی معدہ کو قوت بخشتی ہے

قیمت بارہ روپے تولہ

بھیم سینی سرمہ

آنکھوں کے تمام امراض کا اکسیر علاج

قیمت تین روپیہ تولہ

فہرست ادویات مفت

پتہ:- آیورویدک فارمیسی ۵۳ گورکل کانگڑی ضلع سہارنپور

برہما ایجنٹ۔ ایچ۔ جی قینہ ۶۔۳۰۰ ۸۳/۳۴ منٹگمری سٹریٹ رنگون (برہما)

ضرورت

ایک ۱۸ ورشیہ اروڑ ونشی کھتری کنیا کے لئے ور کی آوشیکتا ہے۔ ور اپنے کاروبار میں لگا ہوا ہو۔ اور آریہ سماجی وچاروں کا ہو۔ پتر ویوہار منن پتہ پر کریں:۔

نارائن دت وویا النکار شتری آریہ سماج پانی پت

ضرورت

ضرورت ہے ایسے آزاد خیال شادی کرنے والوں کی جو غیرذات کی بیوہ یا اناتھ کنواری آشرم کی دیویوں سے شادی کریں۔ رسومِ شادی بھی اچھی طرح انجام پا سکیں سرٹیفکیٹ شکشا وغیرہ روبرو کلکٹر یا رجسٹرار حسبِ خواہش اُمیدوار کرا دیا جاتا ہے۔ یہ راستہ میں یا آئندہ کوئی تکلیف ہو ہر ایک جواب کے واسطے ۲ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔ ایسے پرچارکوں کی بھی ضرورت ہے جو پنجابی سندھی زبان لکھ پڑھ بول سکتے ہوں اور ہمارے اشتہارات تقسیم کر کے پرچار کریں۔ تنخواہ علاوہ سفر خرچ کے ۵۰ روپیہ ہوگی:۔

سیکرٹری اسنری سیوا سمتی اجودھیاجی

کھتری بوگیہ ور کی ضرورت

مجھے اپنی یوگیہ بہن بعمر ۱۸ سال جو کہ مڈل اور بھوشن پنجاب یونیورسٹی پاس ہے۔ کے لئے ایک کھتری یوگیہ ور جو کہ تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہو کی ضرورت ہے۔ میری ہمشیرہ گھر کے کام کاج یعنی سینے پرونے۔ سوئی کے کام۔ ہارمونیم بجانے کھانے پکانے میں اچھی طرح سے ماہر ہے۔ لڑکا آریہ سماجی خیال کا ہونا چاہئے۔ خط وکتابت کا پتہ:۔

نمبر ۲۴ معرفت پرکاش لاہور

آوشیکتا

آریارا جپوت پندرہ ورشیہ شکھشت اسندر پوران انگ سیوگیہ۔ گرہ کاریہ میں چتر کنیا کے لئے ور کی آوشیکتا ہے۔ یوگ ور ڈھ آریہ ہو۔ اور ۲۳ سے ۲۶ ورش کی آیو تک کا ہو۔ اور گورکل یا کسی ودھیالیہ کا شکشت برسر روزگار یا اور کوئی معقول آمدنی رکھتا ہو۔ ذات پات کا کوئی وچار نہیں۔ پتر سمہ فوٹو و کل حالات پتہ ذیل پر آنا چاہئے۔

کھمان سنگھ ٹی۔ ایکس۔ آر۔ ریلوے کوارٹر ایل ۴۴ بی۔ حیدری نہر۔ چارباغ۔ لکھنؤ

آریہ اناتھ آلیہ مظفر گڑھ پنجاب

یہ اناتھ آلیہ عرصہ ۲۵ سال سے جاری ہے۔ جس کو سورگباشی پنڈت گنگارام جی نے جاری کیا تھا۔ اناتھ آلیہ کا انتظام و نسق نہایت قابلِ تعریف ہے۔ بوجہ دھن کی کمی کے بہت سے مستحق اناتھ داخل نہیں کئے جا سکتے۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد لڑکوں کو کسی نہ کسی روزگار پر لگایا جاتا ہے۔ چنانچہ اس وقت ۵ لڑکے فیروزپور اناتھ آلیہ میں دستکاری کا کام سیکھ رہے ہیں جس کی سخت ضرورت ہے۔ موسم سرما ہے کمبل و گرم کپڑے درکار ہیں۔ دانی پرش اس طرف دھیان دیں:۔ پنڈت راجندر پرشاد بی۔ اے۔ ایل ایل بی ایڈووکیٹ پردھان

ضرورت

اگر آپ ور کنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ہے۔ ودیالیوں اور سکولوں کے لئے منیجروں۔ سنسکرت پاٹھ شالاؤں کے لئے ادھیاپکوں اور اسی قسم کی ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" کی خدمات کو کبھی نہ بھولئے:۔

(منیجر)

سندھیا کے تین انگ

پرانایام۔ اگھمرشن اور منسا پریکرما

سندر سنہری گنگا مجلد سنسکرت سنبندھی مول پاٹھ سمیت

اُدھیاتمک ویاکھیا! قیمت ۵

لیکھک

شری پنڈت گنپتی رام اپادھیائے آچاریہ گورکل پوٹھوہار چوہا بھگتاں ضلع راولپنڈی

ملنے کا پتہ: شرما اینڈ ویدک پستکالیہ۔ موہن لال روڈ۔ لاہور

منتری گورکل کمیٹی آریہ سماج آریہ بازار راولپنڈی

سنسار کی گتی

شاہ بلجیم کا انتقال

(برسلز۔ ۲۰ فروری) کل رات پڑتے سمے بڑے شاندار نظارے پیش ہوئے۔ جب دس ہزار ننگے سر بلجیموں نے اپنے بادشاہ البیرٹ کا جنازہ شاہی محل کو جاتے دیکھا۔ وہاں ارتھی بدھوار تک رہے گی۔ بازاروں کے نام لیمپ بجھا دیئے گئے ۲۳ فروری کو ولیعہد کا جشن تاجپوشی منایا جائیگا۔

ڈاکوؤں اور پولیس میں لڑائی:- (کلکتہ ۲۱ فروری) اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پولیس نے گزشتہ رات میمن سنگھ ضلع کے ایک گاؤں سے ڈاکوؤں کے ایک مسلح گروہ کے دو ممبروں کو گرفتار کر لیا۔ جبکہ وہ ڈاکہ ڈالنے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ دونو طرف سے گولیاں چلائی گئیں جس کے نتیجہ کے طور پر ایک ڈاکو سخت مجروح ہوا۔

ماؤنٹ ایورسٹ پر چڑھائی:- (لنڈن ۲۰ فروری) ہوسٹن ہوائی مہم کے ایک ممبر کرنل پی۔ ٹی ایتھرٹن نے ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ ماؤنٹ ایورسٹ پر ایک دفعہ پھر چڑھائی کرنے کی اجازت ۵ سال کے بعد دی جائے گی کیونکہ نئے ولائی لامہ کو تخت پر بیٹھنے میں ابھی ۵ سال باقی ہیں۔ مہاراجہ نیپال نے پہلے کمال مہربانی سے ایورسٹ پر پرواز کی اجازت دی تھی۔

اجمیر میں آتشزدگی:- (اجمیر۔ ۲۰ فروری) کل رات میوکالج اور نصیر آباد روڈ کے چوک پر واقع ایک سوداگر کے سٹاک میں آگ لگ گئی۔ چوکیدار کے شور مچانے پر لوگوں نے موقع پر پہنچکر آگ بجھانے کی کوشش شروع کر دی۔ ایک گھنٹہ کی کوششوں کے بعد آگ پر قابو پا لیا گیا۔ اور آگ ساتھ والی عمارتوں میں پھیلی۔ نقصان زیادہ نہیں ہوا۔

پانچ دن کا ہفتہ:- (واشنگٹن۔ ۲۰ فروری) اخبارات کے متعلق سکیم کی منظوری دیتے ہوئے پریذیڈنٹ روزولٹ نے ان تمام اخبارات سے جن کی اشاعت بڑے شہروں میں ۵ ہزار سے زیادہ ہے۔ درخواست کی ہے کہ وہ ۱۵ سپتمبر سے ۴۰ گھنٹوں کی بنا پر ۵ دن کا ہفتہ مقرر کریں۔

تنخواہوں میں اضافہ:- (بمبئی۔ ۲۰ فروری) پورٹ ٹرسٹ کی ریلوے بورڈ نے دو اہم ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔ اول یہ کہ ہر جگہ ملازموں کی تنخواہ کے موجودہ معیار پر نظر ثانی کی جائے۔ اور حالات کے مطابق ان میں تبدیلی کی جائے۔ دوسرے ملازموں کی تعلیمی حالت کو ترقی دی جائے۔

یو۔ پی کے کانگرسی لیڈروں کی اہم کانفرنس

(الہ آباد۔ ۲۱ فروری) آنند بھون میں یو۔ پی کے کانگرس لیڈروں کی ایک اہم کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اس میں ۱۶ لیڈر شامل ہوئے ہیں جن میں بابو پرشوتم داس ٹنڈن۔ پنڈت گوبند بلبھ پنت۔ پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری۔ آچاریہ نریندر دیو۔ شری سمپورنانند۔ مسٹر موہن لال سکسینہ اور سیٹھ دامودر سروپ کے نام قابل ذکر ہیں۔ آج پانچ گھنٹوں تک لیڈروں میں خفیہ کانفرنس ہوتی رہی۔ جن معاملات پر بحث ہوئی۔ انہیں خفیہ رکھا گیا ہے۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ ملک کے موجودہ سیاسی جمود کو دور کرنے کے لئے کوئی اہم پروگرام مرتب کیا جا رہا ہے۔ کانفرنس کل بھی جاری رہے گی۔

رسالدار انوپ سنگھ کی گرفتاری:- (لاہور ۲۰ فروری) رسالدار انوپ سنگھ کو بلا لائسنس ایک بندوق رکھنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

لالہ دنی چند کی علالت:- (لاہور۔ ۲۱ فروری) لالہ دنی چند بیرسٹر گزشتہ سات آٹھ دن سے سخت بیمار ہیں۔

پرکاش کا گورو کل انک

امسال گورو کل وشو ودیالیہ کانگڑی کا سالانہ جلسہ ۳۰ مارچ سے ۲ اپریل ۱۹۳۴ء تک ہوگا۔

پرکاش کئی سالوں سے اس مہوتسو کی تقریب میں اپنا گورو کل انک نکالتا آیا ہے۔ اس سال بھی یہ انک ۱۵ مارچ کے آخری ہفتہ میں پوری شان سے شایع ہوگا۔

گورو کلوں سے نویدن

ہماری یہ خواہش ہے کہ اس انک میں جملہ گورو کلوں کے مجمل حالات شایع کئے جائیں۔ اس لئے جملہ گورو کلوں اور شاکھا گورو کلوں کے سنچالکوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے گورو کل کے حالات جلد بھیجنے کی کرپا کریں۔ تاکہ ان کے ارسال کردہ حالات اس انک میں مناسب موقع پر شایع ہو سکیں۔

گورو کل سکھشا پرنالی کے حامیوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ بھی اس انک کے لئے اپنے سارگربھت لیکھ بھیجنے کی کرپا کریں۔ نیز شعرا صاحبان بھی اپنی نظمیں بھیج کر ممنون فرمائیں۔ (منیجر)

کالی کٹ میں پلیگ:- (کالی کٹ۔ ۲۰ فروری) اطلاع ملی ہے کہ شہر کے مختلف محلوں میں پلیگ کے کیس ہوتے ہیں۔ اس وقت تک ۔۷ کیس اور ۱۵ اموات ہو چکی ہیں۔ میونسپلٹی احتیاطی تدابیر اختیار کر رہی ہے۔

ڈاکٹر ہیتھ رام اے کلاس میں:- (حیدر آباد۔ ۲۰ فروری) ڈاکٹر چوئتھ رام گدوانی کو حکومت نے اے کلاس سے بی کلاس میں کر دیا تھا۔ کل سے پھر اے کلاس مل گئی ہے۔

ننکانہ میں شہیدی میلہ:- (ننکانہ صاحب۔ ۲۰ فروری) ننکانہ صاحب میں شہیدی میلہ کل شام کو شروع ہوا۔ بابا کھڑک سنگھ اور سردار جونت سنگھ جھبال کو صدر بنایا گیا۔

مالکان اخبارات کی کانفرنس:- (کلکتہ ۲۰ فروری) کلکتہ میں ۲۴ فروری کو اخبارات کے مالکوں کی کانفرنس منعقد ہوگی۔

ڈگشائی کے سکول بند:- (انبالہ۔ ۲۰ فروری) شملہ ڈسٹرکٹ بورڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ ڈگشائی میں ڈسٹرکٹ بورڈ کے جو سکول ہیں۔ وہ یکم اپریل سے بند کئے جائیں۔

سوشلسٹوں کے جلسہ میں فساد:- (نیویارک ۲۰ فروری) آسٹریا کے سوشلسٹوں کی ہمدردی میں جو جلسہ ہوا۔ اس میں فساد ہو جانے سے سینکڑوں اشخاص زخمی ہو گئے۔

مطالعہ کی ممانعت:- (روما۔ ۲۰ فروری) پوپ نے ہٹلر کی ایک تازہ کتاب کے مطالعہ کی اپنے چیلوں کو ممانعت کر دی ہے۔ کیونکہ اس میں یہودیوں کے خلاف بہت کچھ لکھا ہے۔

خفر ود کو کالے پانی کی سزا:- (مظفر پور۔ ۲۰ فروری) قتل مرنج کے ایک مفرور ملزم شانتی گوپال سین کو قتل کا مجرم قرار دیتے ہوئے کالے پانی کی سزا دی گئی ہے۔

نئے کانسٹی ٹیوشن پر عدم اعتماد

(انقرہ۔ ۲۰ فروری) جو نئی کانسٹی ٹیوشن مرتب ہوئی ہے۔ اس پر اظہار ناپسندیدگی کیا جا رہا ہے۔ سرکردہ قوم پرست لیڈر اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور اعلان کر رہے ہیں کہ انہیں اس پر اعتماد نہیں۔ کیونکہ مطالبات سے کم دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ قوم پرست لیڈر ایک آل پارٹیز کانفرنس کرنے والے ہیں۔ جس میں نئے مطالبات مرتب کئے جائیں گے۔

وائسرائے کی ساس کی موت:- (لنڈن۔ ۲۱ فروری) کونٹس ولنگڈن کی سوتیلی ماں سابق کونٹس برے کی موت واقع ہو گئی ہے۔

آغا خان ہاکی ٹورنامنٹ ملتوی:- (بمبئی۔ ۲۰ فروری) آغا خان ہاکی ٹورنامنٹ ۷ مارچ سے ۱۴ مارچ تک ملتوی کیا گیا ہے۔

قیدی کا فرار:- (فرخ آباد۔ ۱۹ فروری) جیل سے ایک قیدی منگل سنگھ گزشتہ بدھوار کو فرار ہو گیا ہے۔ ابھی تک اس کا پتہ نہیں لگ سکا۔

یوم بیکاران:- (لاہور۔ ۱۰ فروری) یونین بے روزگاران پنجاب کی ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ پنجاب بھر میں یوم بیکاران منایا جائے۔

بجلی لینے سے انکار:- (ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۱۸ فروری) مقامی پبلک نے بجلی کمپنی کی نامناسب کارروائی کے خلاف ناراضگی کے طور پر کمپنی کو نوٹس دیا ہے کہ وہ بجلی جلانا بند کرتے ہیں۔ نیز کمپنی کو ناجائز ٹیکس نہیں دیں گے۔

آفریدی جرگہ سے ملاقات:- (پشاور ۱۹ فروری) گورنر صوبہ سرحد عنقریب آفریدی جرگہ سے ملاقات کریں گے۔

یورپ جا رہے ہیں:- (پشاور ۱۹ فروری) کابل کی ایک غیر مصدقہ اطلاع مظہر ہے کہ چونکہ محمد ظاہر شاہ بادشاہ افغانستان کی طبیعت کچھ عرصہ سے ناساز رہتی ہے۔ اس لئے ان کی والدہ ان کو اپنے ساتھ بغرض علاج فرانس لے جانے پر مصر ہیں۔ سردار شاہ ولی خان بھی جو اس وقت فرانس میں ہیں۔ انہیں علاج کے لئے یورپ آنے پر زور دے رہے ہیں۔

ڈھاکہ سے نکل جاؤ:- (ڈھاکہ ۱۹ فروری) نیشنل میڈیکل انسٹی ٹیوٹ کے ایک نوجوان ڈاکٹر سٹوڈنٹ دین بندھو چکرورتی کو قانون انسداد دہشت انگیزی کے ماتحت نوٹس دیا گیا ہے کہ وہ ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر ضلع ڈھاکہ کی حدود سے نکل جائے اور ۳ ماہ تک واپس نہ آئے۔

ایڈیٹر صداقت کی گرفتاری:- (سرینگر ۱۹ فروری) موجودہ ایڈیٹر صداقت سرینگر کو ۱۹ ایکٹ کی دفعہ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔

ہفتہ بھر کی ڈائری

۱۸ فروری

لاہور میں کشمیری لیڈر عبداللہ کی آمد:- معلوم ہوا ہے۔ کہ کشمیری مسلم لیڈر شیخ عبداللہ ایک دو دن کے لئے لاہور آئے ہوئے ہیں۔ احراریوں سے کچھ گفتگو ہوئی ہے۔

بیٹے نے باپ کو قتل کر دیا:- لائل پور۔ پولیس ٹھیکری والہ نے ایک شخص ہزارہ سنگھ کا چالان قتل کے الزام میں عدالت میں پیش کیا ہے۔ واقعات مقدمہ یوں بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ مقتول اپنے بیٹے تارا سنگھ کو زمین کا حصہ نہ دیتا تھا۔ اس لئے تارا سنگھ اپنے باپ کے خلاف ہو گیا۔ اور ایک رات جبکہ مقتول اپنے مکان میں ایک نابالغ لڑکے کے پاس سویا ہوا تھا۔ تو تارا سنگھ و ہزارہ سنگھ وہاں آئے اور مقتول کو تیز ہتھیار سے قتل کر ڈالا۔

پنڈت جواہر لال علی پور جیل میں:- کلکتہ۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کو علی پور سنٹرل جیل میں رکھا جائے گا۔ سنا گیا ہے کہ اگر کوئی خاص واقعہ رونما نہ ہوا تو انہیں اپنی سزا کے دو سال اسی جیل میں گزارنے پڑیں گے۔

جوش رقابت میں قتل:- ڈیرہ اسمٰعیل خاں موضع جالی سے ایک سنسنی خیز قتل کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ موضع مذکور کے دو اشخاص ایک عورت پر عاشق ہو گئے۔ ایک شخص نے جوش رقابت میں اپنے دو مددگاروں کی امداد سے دوسرے شخص کو موقع پا کر موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اس کے دو ساتھی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ لیکن وہ خود سرحد پار کے آزاد علاقہ میں بھاگ گیا ہے۔

مقدمہ سازش آگرہ کا فیصلہ:- آگرہ مقدمہ سازش آگرہ کا فیصلہ آج جیل کے اندر ہی سنا دیا گیا ہے۔ تمام ملزموں کو مجرم گردانا گیا۔ کاشتا پرشاد عرف بچہ بالو اور امراؤ عرف نیپالی کو سزائے موت۔ بشن ناتھ اور چوالا کو دس دس سال قید اور رام سنگھ اور بنگالی مل کو ۷، ۷ سال قید کی سزائیں دی گئیں۔

۴ روپے کے سگرٹ چرانے پر ۲ سال قید:- امرت سر:- ایک شخص گوپی چند کو تقریباً چار روپے کے سگرٹ چوری کرنے کے جرم میں دو سال قید سخت کی سزا ملی ہے۔ ملزم سابقہ سزا یافتہ تھا۔

چوڑیاں جلنے سے موت:- امرت سر۔ فتح آباد کی ایک مسلمان عورت کی المناک حالات میں موت کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کھانا پکاتے ہوئے اس کی چوڑیوں کو آگ لگ گئی اور جب اس نے بجھانے کی کوشش کی تو اس کے کپڑے بھی جلنے لگے۔ اسے ہسپتال پہنچایا گیا۔ لیکن اس کا بدن اتنا جھلس گیا تھا۔ کہ وہ جانبر نہ ہو سکی۔

۱۹ فروری

سندھ کے ایک گاؤں میں مسلح ڈاکہ:- کراچی۔ کمبار سے آمدہ ایک پیغام مظہر ہے کہ شکر دار کی رات کو ایک درجن مسلح ڈاکوؤں نے موضع چیچو چینی پر چھاپہ مارا اور ریوالور دکھا کر چار ہندو زمینداروں کے زیورات اور تقریباً چار ہزار روپیہ لوٹ لیا۔ جانے سے پیشتر وہ زمینداروں کی تلواریں اور بندوقیں بھی لے گئے۔

ملزم کا کانسٹیبل پر حملہ:- ملتان۔ پرسوں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں سنسنی پھیل گئی۔ ایک ملزم سادھو نے جس پر چوری کے الزام میں مقدمہ چل رہا ہے۔ ایک پولیس کانسٹیبل پر حملہ کر دیا۔ کانسٹیبل کے سر سے خون بھی جاری ہو گیا۔ ملزم پر اس الزام میں بھی مقدمہ چلیگا۔

خانیوال میں دو ڈاکو گرفتار:- خانیوال ایک اطلاع ہے۔ دو شتربان خانیوال سے ۷ اونٹ لے کر کبیر والا کو جا رہے تھے۔ راستہ میں تین ڈاکوؤں نے اونٹ چھین لئے۔ اور شتربانوں کو زخمی کر کے اونٹ لے کر بھاگ گئے۔ اب پولیس نے بڑی کوشش کے بعد دو ڈاکوؤں کو لاٹھیدر سے جا کر گرفتار کیا ہے۔

بچوں سمیت دریا میں کود پڑی:- پٹنہ۔ ایک عورت کا کسی گھریلو معاملہ پر اپنے خاوند سے جھگڑا ہو گیا۔ اور وہ کسی بہانہ سے گھر سے بھاگ گئی۔ جب خاوند کو پتہ لگا تو وہ دوڑ کر اس کے پیچھے گیا۔ اور تلاش کے بعد اسے گھاٹ پر دیکھ لیا۔ وہ اپنے خاوند کو دیکھتے ہی فوراً دریائے گنگا میں بچوں کے ساتھ کود پڑی۔ ہائیکورٹ نے سزا صرف تین ماہ رہنے دی۔

متھرا کے قریب ۵ ڈاکو گرفتار:- متھرا۔ پولیس کی ایک جمعیت نے ۵ ڈاکوؤں کو جو موضع ... کے نزدیک جمع ہو گئے تھے۔ ایک ڈاکہ کے سلسلے میں گرفتار کر لیا۔ ان کے قبضہ سے بندوقیں۔ پستول اور بہت سا بارود برآمد ہوا۔

ماسٹر تارا سنگھ کی رہائی کے بعد نظربندی جالندھر۔ ماسٹر تارا سنگھ آج ۹½ بجے رہا ہوئے وہ ابھی اخبارات کے نمائندوں سے ملاقات بھی ختم کرنے نہیں پاتے تھے کہ ان پر ایک امتناعی نوٹس کی تعمیل کرائی گئی۔ جس میں انہیں ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اپنی نقل و حرکت کو اپنے گاؤں پٹیارہ کے رقبہ تک محدود رکھیں۔ اور خالص مذہبی نوعیت کے علاوہ دوسرے جلسوں اور جلوسوں میں شامل نہ ہوں۔

پنڈت جواہر لال نہرو کو دو سال قید کی سزا

چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے ریمارکس - اے کلاس دیگئی

(کلکتہ ۔ ۱۶ فروری) چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے آج زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند پنڈت جواہر لال نہرو کو دو سال قید محض کا حکم سنا دیا ہے۔ مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ کے دوران میں لکھا ہے کہ ملزم نے عدالت کے روبرو بیان کیا ہے۔ کہ اگر سڈیشن (بغاوت) کا مطلب ہندوستان کے لئے حصول آزادی کی خواہش اور اسے غیر ملکی غلامی سے نجات دلانا ہے۔ تو میری سرگرمیاں گزشتہ کئی سالوں سے باغیانہ رہی ہیں۔ اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے اپنی پوری طاقت سے کام کرتا رہا ہوں جوں جوں سال گزرتے جاتے ہیں۔ میرا یہ یقین زیادہ مضبوط ہوتا جاتا ہے۔ کہ جب تک ملک میں برطانوی حکومت کا نشان رہے گا۔ ہندوستان کے لوگوں کے لئے حقیقی آزادی حاصل نہیں ہو سکتی۔ میں نے اپنے ملک میں برطانوی حکومت کو ختم کرنے کے لئے کچھ حد تک کام کیا ہے۔ اگر اسی کا نام بغاوت ہے۔ تو میں تسلیم کرتا ہوں کہ گزشتہ کئی سال سے میری سرگرمیاں باغیانہ رہی ہیں۔

مجسٹریٹ کے ریمارکس

ملزم کی تقریروں کے سرسری مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے، کہ وہ گورنمنٹ کے خلاف سخت دشمنی کے جذبہ سے متحرک ہو کر کی گئی ہیں۔ پہلی تقریر میں مدنا پور کے تازہ ترین واقعات کا ذکر کرتے ہوئے ملزم نے کہا ہے کہ گورنمنٹ نے قانون اور امن کے قیام کے نام پر جو تدابیر اختیار کی ہیں۔ ان کے ذریعہ متکبر امپیریلیسٹ طاقت نے نہ صرف مدنا پور ضلع کے مفروضہ سے لوگوں کی بلکہ درہ خیبر سے لے کر راس کماری تک ہر ہندوستانی کی توہین کرنے کی کوشش کی ہے۔ پنڈت جی کو اے کلاس میں رکھا گیا ہے۔

۲۰ فروری

ڈاکوؤں نے عورت کو قتل کر دیا: موضع جگ پور کلاں کے ایک جھیور ... دیال کور کو کل ڈاکوؤں نے جبکہ اس کا خاوند [illegible] گیا ہوا تھا۔ قتل کر دیا۔ ڈاکو ۷۰۰ روپے کا [illegible] فرار ہو گئے ہیں۔

شادی کے دن دلہن غائب:- بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص بھورا ... ایک لڑکی کے ساتھ بیاہنا چاہتا تھا۔ مگر اس کے رشتہ دار اس کے خلاف تھے۔ ان میں سے ایک اپنے رشتہ دار کے ساتھ بیاہنا چاہتا تھا۔ بیاہ کے روز لڑکی کو کہیں غائب کر دیا گیا۔ لڑکی کے والد نے اپنے چار رشتہ داروں کے خلاف جن پر اسے لڑکی کے اغوا کا شبہ تھا، استغاثہ دائر کر دیا ہے۔

ایک وکیل کی خانہ تلاشی:- رنگ... مسٹر رام بہاری مکرجی وکیل مقامی بار کی تلاشی کے دوران میں کل پولیس نے مکان کے احاطہ میں واقع ایک کنوئیں سے چھ گولیاں ریوالور برآمد کیا۔ اور وکیل کے پوتے مسٹر ... مکرجی کو گرفتار کر لیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ریوالور ان میں سے ہے جو اسلحہ خانہ چٹاگانگ کے ... کے دوران میں لوٹے گئے تھے۔

ریوالور رکھنے پر سزا:- کلکتہ - چھ گولیاں ریوالور۔ ایک الارم پستول اور سات کارتوس قبضہ میں رکھنے کے جرم کا اقبال کرنے پر سچندر بھٹاچاریہ کو پانچ سال قید کی سزا ہوئی۔

ضلع لڑکانہ میں سرشام ڈاکہ:- لڑکانہ کے ایک موضع میں ڈاکوؤں نے ہندوؤں کے چند گھروں کو لوٹ لیا۔ اور پولیس کی آمد سے پہلے فرار ہو گئے۔

مہاتما گاندھی ۱۱ مارچ کو بہار جائینگے پٹنہ - مہاتما گاندھی نے بابو راجندر پرشاد کو تار دیا ہے - جس میں آپ لکھتے ہیں کہ "میں کرپلانی سے ملاقات کی۔ کرناٹک کے دورہ کو ختم کر رہا ہوں۔ ۹ مارچ کی شام کو حیدر آباد روانہ ہوں گا۔ اور ۱۱ مارچ کی رات کو پہنچوں گا۔" معلوم ہوا ہے کہ آپ تمام زلزلہ زدہ علاقہ کا دورہ کریں گے۔ اس کام کے لئے قریباً ایک ماہ خرچ ہوگا اور اپنے آپ کو اس کے کام میں لگائیں گے۔

غبن کرنے پر ایک سال قید:- ہندو سبھا کالج پوسٹ آفس کے ... کو غبن کے سلسلے میں ایک سال قید کی سزا دی گئی ہے۔

ایک مزدور پس گیا:- ترنتارن ... ایک فلور مل کے دو ... میں پھنس کر کل ایک مزدور ...

پرکاش لاہور

۱۴ - پھاگن سمت ۱۹۹۰

کام کے مہینے

ہماری حالت بھی اُس کسان کی طرح ہے - جو سال بھر میں دس مہینے تو آرام کرتا ہے - اور دو مہینے کام - کسان تو قدرتی حالات کی وجہ سے مجبور ہے - کیونکہ اس کی فصلیں وقت پر ہوتی ہیں - اور ان ہی دنوں میں اُسے کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے - لیکن ہم پر ایسی قسم کی کوئی پابندی نہیں پھر بھی ہم سارا سال کام نہیں کرتے - آریہ سماجوں کے جلسے عام طور پر سردیوں میں ہوتے ہیں - یا یوں کہو موسم بہار میں - جب کہ نہ گرمی زیادہ ہو نہ سردی - جلسے نہ گرمی میں ہو سکتے ہیں نہ سردی میں - آریہ سماج کے انسٹی ٹیوشنوں کے جلسے بھی عام طور پر فروری اور مارچ میں ہوتے ہیں - اس لئے فروری اور مارچ کے دو مہینوں کو "کام کے مہینے" کہا جا سکتا ہے - اور اگر ان دو مہینوں میں ہم لگ کر کام نہ کریں - تو ہماری حالت اُس کسان کی سی ہوگی - جس نے فصل کے مہینے سو کر گزار دئے - فروری کے انت میں گوروکل اندر پرستھ - گوروکل کوروکشیتر - گوروکل رائیکوٹ اور کنیا گوروکل ڈیرہ دون کے اُتسو ہو رہے ہیں - اس سے ایک ماس پیچھے اپسٹیر کی تعطیلات میں گوروکل کانگڑی کا اُتسو ہوگا - اس کے ساتھ ہی بیتی چیت کے ساتھ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا مالی سال بھی سماپت ہوتا ہے - اس لئے ویدپرچار آدی سنستھاؤں کے لئے ان ہی دنوں میں دھن اکٹھا کرنا آوشیک ہے - آریہ سماجوں کے وارشک اُتسوؤں کا زور بھی ان ہی دنوں میں ہوتا ہے اس لئے میں سارے آریہ بھائیوں کا دھیان اس اور دلانا چاہتا ہوں - کہ انہیں باقی کام چھوڑ کر بھی یہ دو ماس آریہ سماج کی سیوا میں لگا دینے چاہئیں - گوروکل کانگڑی کا مہوتسو ۳۰-۳۱ مارچ - یکم اور ۲ اپریل ۱۹۳۴ء کو ایسٹر کی تعطیلات میں ہوگا - گویا اُتسو میں ڈیڑھ ماس سے بھی کم عرصہ رہ گیا ہے - لیکن اس وقت تک کہیں اس سے متعلق کام شروع نہیں ہوا +

آریہ سماج کے انسٹی ٹیوشنوں کی حالت یہ ہے - کہ جتنا وہ جمع کرتے ہیں - اتنا کھا لیتے ہیں - ان کے پاس کوئی ایسا ریزرو فنڈ نہیں - جس پر وہ بوقت مصیبت بھروسہ کر سکیں - اگر ایک ورش بھی بنا دھن نہ آئے - تو مشکل کا سامنا ہو جاتا ہے - گوروکل کے سالانہ اخراجات بمشکل پورے ہوتے ہیں - اور بمشکل پورے نہ ہوں - اگر بھکشا نہ کی جائے - لیکن ہم بھکشا کبول بکھیہ ادھشٹاتا سے نہیں ہو سکتی - ہمارا اُنہیں سہیوگ دینا آوشیک ہے - کچھ ورشوں سے میں دیکھ رہا ہوں - کہ دھن اکٹھا کرنے کا بوجھ زیادہ سے زیادہ گوروکل کے ادھیکاریوں پر ڈالا جا رہا ہے میں مانتا ہوں - کہ گوروکل کے جیون میں کوئی ایسا سمے نہیں آیا - جب کہ دھن اکٹھا کرنے کا بوجھ ونشیش روپ سے ادھیکاریوں پر نہ رہا ہو - لیکن پہلے دنوں میں آریہ پرش ادھیکاریوں کا بوجھ بٹاتے رہتے - اب وہ پیچھے ہٹتے رہتے ہیں - اور سارے کا سارا بوجھ ادھیکاریوں پر پڑ رہا ہے - لیکن یہ بہت دیر تک چل نہیں سکتی - ادھیکاری گوروکل میں بھی کام کریں - اور اس سے باہر بھی - یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اس لئے میں سارے آریہ جگت سے انورودھ پورو ک نویدن کروں گا - کہ وہ گوروکل کے ادھیکاریوں کی سہائتا کرے - اس کے ڈیپوٹیشن کا جلد نکلنا ضروری ہے - جہاں کہیں وہ جائے - وہاں کے آریہ پرشوں کا یہ کرتویہ ہے - کہ اس کے ساتھ شامل ہوں - خود بھی دان دیں - اور دوسروں سے بھی لے کر دیں +

ویدپرچار فنڈ کی اوستھا گوروکل سے بدتر ہے - ان معنوں میں کہ گوروکل کا کام تو چل رہا ہے - ویدپرچار فنڈ کا کام چل بھی نہیں رہا - اس کی آمدنی اس کے خرچ کے برابر نہیں ہوتی اس لئے اسے ہر سال اپنے اندوختہ میں سے کچھ نہ کچھ نکالنا پڑتا ہے - اور یہ ریزرو کچھ بہت زیادہ نہیں - اگر یہی حال رہا - تو دو چار سال میں ختم ہو جائے گا -

پچھلے سال اس فنڈ میں ۲۴ ہزار روپیہ جمع ہوا تھا - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اگلے سال کی آمدنی بتیس ہزار روپیہ فرض کر لی - جس کے معنی یہ ہیں - کہ اگر ۳۲ کا ۳۰ ہزار روپیہ خرچ کر دیا جائے - اور آمدنی پچھلے سال کے برابر ہو جائے - تو بھی آٹھ ہزار روپیہ ریزرو فنڈ میں سے نکالنا پڑے گا - سبھا کو آمدنی میں ۲۴ ہزار روپے کیوں نہ کھلانے پڑے؟ اس لئے کہ اس کا موجودہ سالانہ خرچ ۳۲ ہزار ہے - جس کے معنی یہ ہیں - کہ سبھا کا خرچ تب چل سکتا ہے - جب ویدپرچار فنڈ میں ۳۲ ہزار روپیہ جمع ہو - اس کے علاوہ چار آنہ مشن فنڈ - دشانش اور دوسرے چھوٹے چھوٹے فنڈوں میں بھی پورا پورا دھن آ جائے - جس فنڈ میں جتنی کمی رہے گی - اُتنا ہی دھن سرمایہ سے نکل جائے گا +

ویدپرچار فنڈ کے سلسلہ میں ایک مشکل اور ہے - اور وہ یہ - کہ اس فنڈ کے لئے کوئی ڈیپوٹیشن نہیں نکلتا - میں نے اس وشئے پر بہت وچار کیا ہے - پر نتو کسی سنتوش جنک پرنام پر نہیں پہنچ سکا انبالہ صدر کے اُتسو ہی پر دھان ڈاکٹر لال چند جی بار بار اس بات پر زور دے رہے ہیں - کہ ویدپرچار فنڈ کے لئے ڈیپوٹیشن نکالا جائے - لیکن میں سوچتا ہوں - کہ ڈیپوٹیشن لے جاؤں کہاں؟ جو آریہ سماج اپنے وارشک اُتسو مناتے ہیں - اُن کے لئے بنا بنایا جواب ہے - ہم نے اپنے اُتسو کے لئے دھن اکٹھا کرنا ہے - اس اکٹھے دھن میں سے ہم ویدپرچار کا بھاگ بھی نکال دیں گے - اور جو آریہ سماج اپنا اُتسو نہیں مناتے - ان سے کیا آشا ہو سکتی ہے؟ ان میں شکتی ہوتی - تو اپنا اُتسو کیوں نہ مناتے - عام طور پر ہر ایک آریہ سماج میں ایک نہ ایک انسٹی ٹیوشن ہے - اور اس مالی بدحالی کے زمانہ میں اس کے لئے اُس انسٹی ٹیوشن کا سنبھالنا ہی مشکل ہو رہا ہے -

پھر سوال یہ ہے - کہ ڈیپوٹیشن لے جائے کون؟ سبھا کا منتری گوروکل کے مکھیہ ادھشٹاتا کی طرح اپنا سارا سمے اس کام کے لئے ارپن نہیں کر سکتا - سبھا کے کاریالیہ کا کام تو ایک طرف رہا - منتری کو کئی بار لگاتار ہفتوں تک آریہ سماجوں کے جلسوں کی وجہ سے باہر جانا پڑتا ہے - اگر اس کے ساتھ ہی اس نے ڈیپوٹیشن بھی نکالنے ہوں - تو یہ تب ہی ہو سکتا ہے - جب اُسے سبھا کی سیوا کے سوائے اور کوئی کام نہ ہو +

لیکن اگر نہ ڈیپوٹیشن نکالے جائیں - اور نہ آریہ سماجیں بطور خود ویدپرچار کے لئے دھن بھیجیں - تو کام کیسے چلے؟ اس وقت جس طرح کام ہو رہا ہے - وہ تسلی بخش نہیں - کیونکہ ویدپرچار فنڈ سال بہ سال نیچے جا رہا ہے - اور اگر وہ شیش پرتین کر کے اسے اپنے پاؤں پر کھڑا نہ کیا گیا - تو اس کے ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے -

میں آریہ سماجوں کو کئی بار چیتاونی دے چکا ہوں - لیکن اس سمے تک اس کا کوئی اثر نہیں ہوا - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اگلے اجلاس میں انہیں خود بخود معلوم ہو جائے گا - کہ چیتاونی کو نہ سننے کی انہیں کیا قیمت ادا کرنی پڑتی ہے - کم از کم ایک تہائی اپدیشک انہیں علیحدہ کرنے پڑیں گے - تب کہیں سبھا کا بجٹ پورا ہوگا - سبھا کے مالی سال کی سماپتی میں ابھی دو مہینے باقی ہیں - اگر اب بھی آریہ سماجیں اپنے کرتویہ کا پالن کریں - تو بہت کچھ ہو سکتا ہے جن آریہ سماجوں نے اس وقت تک ویدپرچار فنڈ کے لئے اپنا حصہ نہیں بھیجا - وہ شیگھر بھیج دیں - مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے - کہ اس فہرست میں کئی بڑی بڑی آریہ سماجوں کا بھی نام ہے - جن آریہ سماجوں نے اس سمے تک اپنے اُتسو نہیں کئے - وہ ۱۲ اپریل ۱۹۳۴ء سے پہلے پہلے اپنے اُتسو کر لیں - اور ویدپرچار فنڈ کے لئے دھن بھیج دیں - جو آریہ سماجیں اُتسو کرنے کا ارادہ نہیں رکھتیں - انہیں چاہئے - کہ ویدپرچار فنڈ کے لئے دھن اکٹھا کر کے اپنا بھاگ پورا کر دیں - کوئی وقت تھا جبکہ "ویدپرچار فنڈ" آگے بڑھ رہا تھا - اب وہ پیچھے جا رہا ہے - اس سے ادھک دسنتوش جنک اوستھا اور کیا ہو سکتی ہے؟ آریہ سماجوں سے میں پھر کہتا ہوں - کہ وہ جاگیں - اور ویدپرچار فنڈ کے متعلق اپنے کرتویہ کا پالن کریں - ورنہ پیچھے انہیں دست تاسف ملنا پڑے گا +

(کرشن)

ہری جن فنڈ پونے تین لاکھ سے زیادہ

مہاتما گاندھی نے اپنے دورے کے سلسلے میں "ہری جن فنڈ" بھی جاری کیا ہے - جس کے لئے آپ روپیہ جمع کر رہے ہیں - اس فنڈ میں اس وقت تک ۲۸۵۷۹۸ روپے ۱۵ آنے اور ۹ پائی جمع ہو چکے ہیں - اسہیوگ کے دنوں میں مہاتما جی نے ایک کروڑ روپیہ اکٹھا کیا تھا - اس کے ساتھ اگر اس رقم کا مقابلہ کیا جائے - تو بہت معمولی ہوتی ہے - لیکن دیش اور دیس میں اتر تہا کر تاہے - اس وقت کوئی سرگرم تحریک نہیں - اور اس کے ساتھ اس قدر کساد بازاری ہے - کہ اتنا روپیہ بھی اکٹھا کر لینا کیول مہاتما کا ہی کام ہے +

دو مہان وکتیوں میں مت بھید

مہاتما گاندھی اور سر رابندر ناتھ ٹیگور اس وقت بھارت ورش کی مہان وکتیاں ہیں۔ دونوں آستک وادی ہیں۔ اور اس کے علاوہ دونوں کا آپس میں گھنشٹ سمبندھ متراتا کی حد تک پہنچ چکا ہے۔ پرنتو بہار کے زلزلہ کے متعلق دونوں میں مت بھید ہو گیا ہے۔ مت بھید بھی ایسے معاملہ کے متعلق جو بہت باریک ہے۔ یدی سر رابندر ناتھ ٹیگور آستک وادی نہ ہوتے۔ تو اس مت بھید کو اور نظر سے دیکھا جاتا۔ پرنتو سر رابندر ناتھ جی گاندھی جی سے کسی صورت میں بھی کم آستک نہیں۔ اس لئے یہ معاملہ زیادہ آشچریہ جنک ہو گیا ہے۔ بہار کے زلزلہ پر مہاتما جی نے یہ کہا تھا۔ کہ ہم اچھوتوں پر جو اتیاچار کر رہے ہیں۔ پرماتما کی طرف سے ہمیں زلزلہ کی صورت میں یہ سزا ملی ہے۔

ڈاکٹر ٹیگور نے اس پر اعتراض کیا اور کہا کہ چھوت چھات اور زلزلہ کا آپس میں کوئی سمبندھ نہیں۔ اور زلزلہ کے خاص کارن ہیں۔ جو سائنس [illegible] نے ہمارے سامنے کھول کر رکھ دیئے ہیں۔ رابندر بابو کے شبد کچھ ہی ہوں۔ پرنتو ان کا مطلب یہی ہے۔ بظاہر اگر ان پر غور کیا جائے۔ تو نہایت وزن دار معلوم ہوتے ہیں۔ پرنتو مہاتما جی نے مہاکوی کے اس اعتراض کا جو جواب دیا ہے۔ اس کا کوئی اثر ہی نہیں ہو سکتا۔ مہاتما جی اپنا اور مہاکوی کا آپس میں سمبندھ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"شانتی نکیتن کا شاعر میرے لئے گورو دیو ہے۔ جیسا کہ وہ اس عظیم الشان انسٹی ٹیوشن کے دوسرے واسیوں کے لئے۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے وہاں پناہ لی تھی جبکہ ہم جنوبی افریقہ سے اپنی خود مختار جلاوطنی سے واپس آئے تھے۔ مگر گورو دیو اور میں نے جلدی ہی اپنے درمیان نظریہ کا اختلاف دیکھا۔ مگر اس اختلاف کی وجہ سے ہمارا باہمی محبت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اور میری طرف سے بہار کی مصیبت کو چھوت چھات کے پاپ کے ساتھ ملحق کرنے کے متعلق گورو دیو کے تازہ ترین بیان سے بھی اس میں کوئی فرق واقع نہیں ہوگا۔ جب ان کا خیال یہ تھا کہ میں غلطی پر ہوں۔ تو انہیں پروٹسٹ کرنے کا پورا حق حاصل تھا۔ ان کے لئے میرے دل میں جو گہری عزت ہے۔ اس کی وجہ سے میں ان کی بات کو کسی دوسرے نکتہ چین کی نسبت زیادہ توجہ سے سنوں گا۔ مگر ان کے بیان کو تین بار پڑھنے کے باوجود میں اس پر قائم ہوں۔ جو کچھ میں نے ان کالموں میں لکھا تھا۔

جب میں نے پہلے پہل تناولی میں زلزلہ کی آفت کو چھوت چھات کے ساتھ ملایا تھا۔ تو میں نے اپنے دل کی بات کہی تھی۔ میں نے وہی کچھ کہا تھا۔ جو کہ میرا وشواس تھا"۔

اتنا کہنے کے بعد مہاتما جی اپنا پرماتما میں وشواس پرگٹ کرتے ہوئے سائنس کا اس واقعہ سے کیا تعلق ہے۔ وہ اس طرح پر سپشٹ کرتے ہیں:-

"میرے نزدیک زلزلہ نہ تو پرماتما کی دل لگی تھی اور نہ محض اندھی طاقتوں کے ملاپ کا نتیجہ۔ ہم پرماتما کے تمام قوانین کو نہیں جانتے ہیں۔ اور نہ ہمیں معلوم ہے کہ ان پر عملدرآمد کس طرح سے ہوتا ہے۔ ایک بہت بڑے سائنس داں یا روحانی آدمی کا علم ریت کے ذرہ کی مانند ہے اگر پرماتما میرے دنیوی باپ کی طرح میرے لئے کوئی چیز نہیں۔ تو وہ میرے لئے بے پناہ چیز ہے۔ وہ میری زندگی کی ہر ایک حرکت پر حکومت کرتا ہے۔ میرا یہ پکا وشواس ہے کہ اس کی مرضی کے بغیر ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا۔ ہر ایک سانس جو میں لیتا ہوں اس کا انحصار اس کی اجازت پر ہے"

ان شبدوں میں پرماتما پر کس قدر اٹل وشواس پرگٹ کیا گیا ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ پرنتو بیان تک نہیں۔ بلکہ قانون قدرت کے متعلق مہاتما جی اپنا وچار اس طرح پر ظاہر کرتے ہیں:-

"وہ اور اس کا قانون ایک ہیں۔ وہ سچائی ہے۔ محبت ہے۔ قانون ہے۔ میرا گورو دیو کے ساتھ اس معاملہ میں اتفاق ہے۔ کہ قانون قدرت کسی پر رحم نہیں کرتا۔ اور پرماتما بھی اس پر عملدرآمد میں مداخلت نہیں کرتا۔ کیونکہ پرماتما قانون ہے۔ مگر میرا یہ کہنا ہے کہ ہم قانون یا قوانین کو اچھی طرح سے نہیں جانتے۔ اور ہم پر جو آفت نازل ہوتی ہے۔ اس کی وجہ پرماتما کے قوانین کا کافی علم نہ ہونا ہے۔ قحطوں، سیلابوں زلزلوں کی طرح کے خدائی قہروں کا اگرچہ مادی نتیجہ ہوتا ہے۔ مگر میرے نزدیک ان کا تعلق کسی نہ کسی طرح سے آدمی کے اخلاق پر ہوتا ہے۔ اس لئے مجھے اندر سے آواز آئی کہ زلزلہ چھوت چھات کے پاپ کے لئے خدائی قہر ہے۔ سناتنیوں کو یہ کہنے کا پورا حق حاصل ہے کہ زلزلہ کی وجہ چھوت چھات کے خلاف میرا پرچار ہے۔ میرا اعتقاد تپسیا اور آتم شدھی کے لئے بلاوا ہے۔ میں قانون قدرت کے عملدرآمد سے مکمل ناواقفیت کو تسلیم کرتا ہوں۔ اور اگرچہ میں پرماتما کی ہستی کو ثابت کرنے کے ناقابل ہوں مگر میں اس میں اعتقاد رکھے بنا نہیں رہ سکتا میں بہار پر خدائی قہر کے ساتھ چھوت چھات کے تعلق کو ثابت نہیں کر سکتا مگر میں محسوس کرتا ہوں کہ ان دونوں کا آپس میں تعلق ہے۔ اگر میرا اعتقاد بے بنیاد بھی نکلا۔ تو بھی مجھے اور میرے ساتھ اعتقاد رکھنے والوں کو اس سے فائدہ ہی ہوگا۔ کیونکہ ہم اپنی شدھی کی طرف زیادہ متوجہ ہوں گے۔ اس قیاس آرائی کے خطرہ سے میں اچھی طرح واقف ہوں۔ لیکن اگر میں اپنے وشواس کا اعلانیہ طور پر اظہار نہیں کروں گا۔ تو میں جھوٹا اور بزدل ہوں گا"۔

دیکھئے درانٹ کوی اس کا کیا اتر دیتے ہیں؟

چلو ڈیرہ دون کو!

کنیا گوروکل کا اتسو بہت نزدیک آ گیا ہے۔ اس بار یاتریوں کی کافی تعداد آ رہی ہے۔ ان کی رہائش کے لئے چار پکی کوٹھیوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ کچھ چھولداریاں بھی تنی گی۔ جو بھائی چھولداریوں یا خیموں میں رہنا پسند کریں۔ [illegible] اطلاع دیویں تاکہ انتظام کیا جائے۔

شری نارائن سوامی جی مہاراج۔ شری گنگا پرشاد جی اپادھیائے پریاگ۔ شری پنڈت بدھ دیو جی شری مہاشہ کرشن جی۔ شری پنڈت چموپتی جی۔ شری آچاریہ دیو شرما جی۔ شری پنڈت ٹھاکر دت جی۔ شریمتی مہادیوی جی ورما ایم۔ اے پریاگ۔ شریمتی کماری تجاوتی جی۔ شریمتی شنو دیوی جی۔ شریمتی [illegible] جی۔ شریمتی ودیا وتی جی وشارد۔ شریمتی لیلاوتی جی منشی راج پنڈت۔ شریمتی جمنا دیوی جی شاستری اپدیشک اپاددی کے ویاکھیان ہوں گے۔ نئے بھون کی افتتاحی رسم اور یگیہ کے بند رکھنے کی رسم رائے بہادر دیوان بدری داس جی چانسلر گوروکل یونیورسٹی ادا کریں گے۔

کانووکیشن کے پردھان نو وہ ہوں گے ہی۔ کانووکیشن کا بھاشن دینے کے لئے گجرات کی مشہور لیڈر شریمتی گجراتی مہاشا کی مشہور کوتری۔ اور علم و ادب کی دنیا میں بلند رتبہ رکھنے والی دیوی مشہور کانگریسی نیتا مسٹر منشی کی قابل دھرم پتنی شریمتی لیلاوتی جی منشی بمبئی سے چل کر آ رہی ہیں۔ برہمچارنیوں کے بھاشن تیار ہو رہے ہیں۔ کئی برہمچارنیاں صنعتی نمائش کے لئے سندر سلائی کا کام تیار کر رہی ہیں بہن اور بھائی آنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ ۲۷ فروری ۱۹۳۴ء کی صبح کو ہی پہنچ جائیں۔ تاکہ ساری کارروائی دیکھ سکیں۔

اس موقعہ پر ایک شاندار سنگیت سمیلن بھی ہوگا۔ دان ویر سیٹھ رگھومل جی کی سپتری شریمتی ودیاوتی جی اپنے کر کملوں سے کامیاب برہمچارنیوں کو انعام بھی تقسیم کریں گی۔ سٹیشن پر سواگت کے لئے والنٹیروں کا انتظام ہوگا۔ بھوجن کا پربندھ گوروکل کی طرف سے بھی ہوگا۔ اور حلوائی آدمی کا پربندھ بھی ہوگا۔ گرم بستر اور گرم کپڑے ساتھ لاویں۔

رابند بو سنجیپا ودھشٹاتا (کنیا گوروکل ڈیرہ دون)

مہاتما جی کے خلاف پراپیگنڈا

کدمبا کونم سے "ٹائمز آف انڈیا" کا سپیشل نامہ نگار ایک عجیب و غریب انٹرویو کے حالات ارسال کرتا ہے۔ جو دہاں کے چند کمیونسٹوں نے مہاتما گاندھی سے کیا۔ ان کا بیان ہے۔ کہ مہاتما جی نے ان سے تبادلہ خیالات کے دوران میں کہا کہ ملک کی آزادی تب ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ جب پرماتما اور مذہب کا خیال مٹا دیا جائے۔ یہ اعلان کمیونسٹوں نے بھرے جلسے میں کیا"

جو لوگ مہاتما جی کو جانتے ہیں۔ وہ ٹائمز آف انڈیا کی ان سطور پر کبھی یقین نہیں کر سکتے ہیں۔ پرماتما کے متعلق مہاتما جی نے ڈاکٹر ٹیگور کے اعلان کے اتر میں جو وکتویہ شایع کیا ہے۔ اس میں اپنی اگاڑھ بھگتی پرگٹ کی ہے۔ مذہب کے متعلق مہاتما جی کا نقطۂ نظر لوگوں کو معلوم ہی ہے۔ اس لئے یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہ مہاتما جی کے خلاف ٹائمز آف انڈیا کا پراپیگنڈا ہی ہے؟

دو مسلم لیڈر بہار میں

مولانا حسرت موہانی اور آزاد سبحانی مونگھیر جا چکے ہیں۔ اور مصیبت زدہ علاقہ کو دیکھ رہے ہیں وہ ریلیف کے کام کو دیکھ کر بہت خوش ہیں۔ دیکھئے کوئی اور مسلم لیڈر بھی اس علاقہ میں پہنچتا ہے۔ یا نہیں؟

سنسکرتی کا مذاق بنایا جائے ؛

الٹی میٹم

آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کی تحریک پر چودھری غلام عباس وکیل وجنرل سکریٹری مسلم کانفرنس نے ڈکٹیٹر کی حیثیت سے دربار جموں و کشمیر کو الٹی میٹم دیا ہے۔ کہ اگر دربار نے پندرہ دن کے اندر اندر ہمارے مطالبات منظور نہ کئے۔ تو پھر مسلمان آزاد ہوں گے۔ کہ اپنے لئے جو پروگرام مناسب سمجھیں۔ مرتب کریں ؛

عجیب اندھیر کھاتہ ہے۔ ریاست کا ایک مسلم وکیل اس قدر بے باک ہو گیا ہے۔ کہ وہ دربار کو پندرہ دن کا الٹی میٹم دے رہا ہے۔ اس الٹی میٹم کا ایک ہی جواب ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ وکیل مذکور کو غیر وفاداری کے جرم میں فوراً ریاست سے بدر کر دیا جائے۔ اور اس کی پشت پر جن مسلمانوں کا ہاتھ ہے۔ ان سے نیک چلنی کی ضمانتیں لی جائیں۔ ورنہ ہمیں سخت اندیشہ ہے۔ کہ یہ آئے دن کے الٹی میٹم ریاست کے وقار کو خاک میں ملا کر رہیں گے۔ اور اگر دربار نے غلطی سے ان کے آگے سر جھکا دیا۔ تو پھر ریاست کا امن و امان ہمیشہ کے لئے مخدوش ہو جائیگا۔

مورتیوں کی شادی

آریہ جاتی کے درپتن ہو جانے سے ہندوؤں میں بہت سے توہمات پرچلت ہیں۔ انہوں نے بودھ جیسے پوتر سنسکار کو بھی ایک مذاق بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ کہیں تلسی اور ٹھاکر جی کا بواہ رچایا جاتا ہے۔ اور کہیں مورتیوں سے مورتیوں سے بواہ کا سوانگ کیا جا رہا ہے۔ مدراس سے تازہ اطلاع آئی ہے۔ کہ تلری سارنگا پانی مندر کے پجاری نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں دعویٰ دائر کیا ہے۔ کہ اسے شری اندری کی مورتی کے ساتھ جو مندر کا بڑا دیوتا ہے۔ شادی کرنے کی اجازت دی جائے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مندر کے ٹرسٹیوں نے یہ شادی اس وجہ سے روک دی تھی۔ کہ سب سے بڑے دیوتا کی پہلے ہی ایک بیوی موجود ہے جس کے ساتھ ہر سال شادی کی رسم ادا کی جاتی ہے۔

عجیب مخول ہے۔ بودھ ٹھٹھا۔ ایک سوانگ بن گیا۔ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ ایک مورتی کی دوسری مورتی سے شادی کرنے کا کیا لابھ؟ اور ایسا کس شاستر کے آدھار پر کیا جاتا ہے؟ اور اس بودھ کا پریوجن کیا ہے۔ کیا ایسے بواہوں کا یہ تو مطلب نہیں ہے۔ کہ ساری مہذب دنیا میں ہندو سبھیتا کی کھلی اڑائی جائے۔ اور ہندو

ہندو دھرم میں پرماتما کی ایکتا

راج شاہی سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے سالانہ اجلاس میں ایک مسلمان نے اپنی تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ اسلام ہی دنیا میں ایک ایسا مذہب ہے۔ جو خدا کی وحدانیت کا سبق سکھاتا ہے۔ بعض ہندو پروفیسروں اور دیگر اصحاب نے جو وہاں موجود تھے ان ریمارکس کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ مگر اس امر کے متعلق کوئی آخری فیصلہ نہ ہو سکا آخر کار مولوی مجیب الرحمٰن ایم۔ اے سابق طالب علم راجشاہی کالج نے کہا کہ قرآن کا مذہب دنیا بھر میں نہایت ہی اصلاح شدہ مذہب ہے۔ اور یہ صحیح معنوں میں خدا کی وحدانیت کی تعلیم دیتا ہے۔ مگر ہندو دھرم بھی ایسی ہی تعلیم دیتا ہے۔ البرونی کہتا ہے کہ ہندوؤں کا یہ وشواس ہے کہ پرماتما ایک ہے اس کا نہ کوئی شروع ہے اور نہ آخر۔ وہ قادر مطلق ہے۔ نہ اس کا کوئی ثانی ہے اور نہ ہوگا۔ نہ وہ کسی چیز سے ملتا جلتا ہے۔ نہ اس سے کوئی چیز ملتی جلتی ہے۔ گیتا اور پاتنجلی کے یوگ شاستر میں اس امر کو صاف طور پر واضح کیا گیا ہے۔

دنیا میں سب سے پہلے ہندو دھرم نے پرماتما کی ایکتا کا جھنڈا بلند کیا۔ اسلام نے لاکھوں درشن پشچات ایسی باتیں کہیں۔ جو ویدوں میں پہلے سے موجود تھے۔ بہرحال مسٹر عبدالرحمان کا اس حقیقت کو تسلیم کرنا اس امر کا ثبوت ہے کہ ہر ملت میں ایسے سچے آدمی موجود ہیں۔ جو سچائی کو ہر وقت تسلیم کرنے کو تیار رہتے ہیں ؛

اسلامی ممالک کی صحیح تصویر

ہمارے ہندی مسلمان جب اسلامی ممالک کا ذکر کریں گے۔ تو زمین و آسمان کے قلابے ملائیں گے۔ لیکن ان کی اصل حقیقت کیا ہے۔ وہ مولانا امیر احمد صاحب علوی بی۔ اے ڈپٹی کلکٹر کانپور نے "مشاہدات حجاز" کے زیر عنوان ایک مسلم رسالہ میں اس طرح پر بیان کی ہے!۔

"حجاز کا بیشتر حصہ یورپ کی حکومت سے بحمد اللہ ابھی نیم آزاد ہے۔ لیکن عربستان کی اقتصادی فتح لندن کو حاصل ہو چکی ہے یہاں کے بازار ولایت کی مصنوعات سے بھرے ہوئے ہیں۔

آج شہر میں ہزاروں روپے کے کھلونے فروخت ہوئے اور وہ سب یورپ کے بنے ہوئے تھے۔ ربڑ کی گیند۔ ربڑ کے جھنجھنے۔ ربڑ کے غبارے ٹین کے انجن و ریل گاڑیاں اور ارگن باجے وغیرہ لاکھوں کی تعداد میں یہاں بک رہے ہیں۔ عبرت کا مقام ہے کہ صرف موٹر کے لوازمات جو اس سال (سنہ ۱۹۲۹ء) انگلستان سے آئے ان کی قیمت ۱۸ ہزار پونڈ تھی۔ یورپ کے دوسرے مقامات سے بھی آتے تھے مگر ان کی قیمت مندرجہ بالا حساب میں شامل نہیں۔ اس طرح تمام دنیا سے اسلام کی کمائی مکہ کے راستے سے یورپ پہنچتی ہے۔"

یہ اقتصادی پہلو ہے۔ لیکن اگر حجاز کا معاشرتی پہلو دیکھنا ہو تو مضمون نگار کی مندرجہ ذیل سطور ملاحظہ فرمائیے :۔

"افسوس ہے کہ یہاں کی عورتوں کو انگریزی فیشن کی طرف بدرجہ غایت رغبت ہو گئی ہے۔ برقعہ کسی وقت زینت چھپانے کے لئے تھا۔ مگر افسوس اب اس کا مقصد زینت کو دوبالا کرنا ہے۔ زرق برق ریشمی کپڑوں اور اطلسی تھانوں کے برقعے تیار کئے جاتے ہیں۔ اور ان کی چمک دمک خواہ مخواہ ہر شخص کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی ہے۔ نابالغ لڑکیاں جو بے نقاب پھرتی ہیں۔ وہ سراپا انگریزی لباس میں ہیں۔ وہی ریشمی سائے اور وہی اونچی ایڑی کے بوٹ۔ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔"

یہاں تک بھی نہیں بلکہ فیشن پرستی کو قائم رکھنے کے لئے قرض وغیرہ لینے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ چنانچہ مضمون نگار صاحب لکھتے ہیں :۔

"افسوس پر افسوس اور قلق پر قلق یہ کہ یہاں کی عورتوں کی فیشن پرستی تمول اور ثروت کی بدولت نہیں۔ بلکہ ایک عطر والے کے قول کے مطابق عید کے لئے جس قدر ایسے فاخرہ لباس بازار سے خریدے گئے ان کا بیشتر حصہ قرض آیا ہے۔ اور ایام حج کے بعد ادائیگی کا وعدہ ہے شوہر بازار میں بیٹھے ہیں۔ راستہ گلی میں حاجیوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے۔ اور اسی ذریعہ سے جو کچھ وصول کرتا ہے۔ وہ بیوی کے لئے سوٹ بوٹ اور سگرٹ خرید کر یورپ کے تاجروں کی نذر کر دیتا ہے۔"

قرض وغیرہ لینا نظر انداز کیا جا سکتا ہے لیکن ڈپٹی کلکٹر صاحب تو لکھتے ہیں :۔

"کہ بازار میں جوان عورتیں حاجیوں سے خیرات طلب کرتی ہیں۔ اور ان کو روپیہ وصول کرنے کے لئے اغیار سے بغلگیر ہو جانے میں بھی غیرت نہیں آتی۔ زیادہ لکھنا خلاف تہذیب ہے۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا"

کس قدر افسوسناک صورت حالات ہے۔ کیا اب بھی مسلم اخبارات ڈینگیں مارنا ترک نہ کریں گے ؛

مرزائیوں کی ایمانداری

قادیانی مرزائی کتنے ایماندار اور کتنے وفاشناس ہیں۔ اس کا حال اگر پوچھنا ہو۔ تو قادیانی گدی کے مالکوں کی زبان سے پوچھو۔ قادیانی خلیفہ صاحب فرماتے ہیں:۔

"قادیان میں بھی اور باہر بھی کثرت سے ایسے لوگ ہیں۔ جو قرض لیتے اور پھر واپس نہیں کرتے۔ کم از کم جماعت کے ۵۱ فیصدی لوگ لیتے ہیں" ("الفضل"۔ ۱۵ فروری)

اس کی تشریح کرتے ہوئے خلیفہ صاحب یوں فرماتے ہیں:۔

"جماعت کا قرض لینے والا حصہ خواہ وہ بیس بیس پچاس سو یا دو سو روپیہ قرض لیتا ہے بسا اوقات ایسی صورت میں قرض لیتا ہے۔ جب کہ وہ اسے ادا کرنے کی ہمت نہیں رکھتا۔ اس لئے میری تشریح کے مطابق ننانوے فیصدی یقینی طور پر دھوکہ باز ہیں"۔ ("الفضل"۔ ۱۵ فروری)

مرزائیو! اٹھے جاؤ۔ خلیفہ صاحب کی اور بیعت کرو۔ آپ کی بیعت اور عقیدت کے جواب میں خلیفہ صاحب فرماتے ہیں۔ جماعت کا ننانوے فیصدی حصہ یقینی طور پر دھوکہ باز ہے۔ بتلاؤ "دھوکہ باز" بننے کے لئے ہی مرزائی بنتے ہو؟

منافق صحابہ

مرزائی بنتے خود شاتم رسول ہیں۔ اتنے نہ آریہ سماجی ہیں اور نہ عیسائی۔ یہ لوگ بظاہر مومن مشتہر ہو کر بباطن نہ صرف حضرت محمد صاحب کی کمزوریوں کو عیاں کرتے ہیں بلکہ غیر مسلموں کو موقعہ دیتے ہیں کہ وہ حضرت محمد صاحب کے خلاف ضرور ہی کوئی نہ کوئی اعتراض جڑیں۔ چنانچہ حضرت صاحب کے مخلص صحابہ کا ذکر کرتے ہوئے مرزائی خلیفہ صاحب فرماتے ہیں:۔

"رسول کریم کے زمانہ میں بعض لوگ آپ کے پاس آتے اور کہتے یا رسول فلاں دشمن کے مقابلہ میں لشکر کشی فرمائیں۔ دس ہزار آدمی ہمارا آ جائے گا۔ اور جب رسول تیار ہو کر باہر نکلتے۔ تو دو چار آدمی بھیج دیتے۔ اور کہتے ہماری نیت تو دس ہزار ہی بھیجنے کی تھی۔ مگر ملے نہیں"۔ ("الفضل"۔ ۱۵ فروری)

خلیفہ صاحب کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جیسے مرزائیوں کے اندر قرض نہ دینے والے ٹھگ موجود ہیں۔ ویسے ہی حضرت محمد صاحب کے کئی صحابی بھی منافق تھے۔ گویا خلیفہ صاحب کا منشا یہ ہے کہ سارا آوا ہی خراب ہے۔ اور موافقت کی بجائے منافقت کا غلبہ ہے:۔

سرمایہ داری

خلیفہ قادیاں دن بدن مالدار بنتے جا رہے ہیں۔ مریدوں سے جو روپیہ آتا ہے۔ اس سے یا تو دریائے بیاس کے کنارے اراضیات خرید کر اپنی جدی جائداد میں اضافہ کرتے ہیں۔ یا بنک میں روپیہ جمع کر کے سرمایہ دار بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ دیکھئے خلیفہ صاحب کا ذیل کا اپنا اقبال:۔

"اب بھی بعض امانتیں اگرچہ لوگ میرے پاس رکھواتے ہیں۔ مگر میں انہیں اپنے پاس نہیں رکھتا۔ بلکہ بنک میں جمع کرا دیتا ہوں"

("الفضل"۔ ۱۵ فروری)

خلیفہ صاحب کو کھلی اجازت ہے۔ بنک میں نہ صرف مریدوں کا بلکہ ذاتی روپیہ بھی جمع کرائے جائیں۔ لیکن اتنا تو صاف بتلا دیں۔ کہ بنک سے ان کو جمع شدہ روپیہ کا جو سود ملتا ہے۔ اس کو کس مصرف میں لاتے ہیں؟ کیا اسے اپنے سرمایہ میں جمع کراتے ہیں۔ یا غریب مرزائیوں کی مدد کے لئے خرچ کرتے ہیں؟ اگر غریب مرزائیوں کی مدد کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ تو کیا ہی اچھا ہو۔ کہ آج تک جتنا روپیہ انہوں نے اس مد میں جمع کیا ہے۔ اس کا حساب شائع کر دیں:۔

اسلام کی جبریہ اشاعت

مرزائی ویسے تو دوسروں کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کے لئے یہ رٹ لگاتے ہیں۔ کہ اسلام کی اشاعت میں جبر و تشدد سے کام نہیں لیا گیا۔ لیکن چونکہ ان کے ضمیر اور دماغ اصل حقیقت سے آشنا ہیں۔ اس لئے آخر ان کو بھی بے ساختہ یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اسلام کی اشاعت ابتدا میں جبر و تلوار سے ہوئی تھی۔ چنانچہ قادیانی خلیفہ صاحب فرماتے ہیں:۔

"رسول کریم کو اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا کہ ہم نے تیرے لئے لوہا اتارا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود کے لئے فرشتوں کی تلوار۔ اس لئے وہاں لوہے کی تلوار سے کام لیا گیا۔ اور یہاں فرشتوں کی تلوار سے کامیابی ہوگی":۔

("الفضل"۔ ۵۔ جنوری ۱۹۳۶ء)

مذکورہ بیان سے صرف ایک ہی نتیجہ نکل سکتا ہے اور وہ یہ کہ حضرت محمد صاحب کے مشن کی کامیابی کا راز لوہے کی تلوار میں مضمر تھا۔ یعنی تلوار کے زور سے لوگوں کو مذہب اسلام کا جوا پہنایا گیا۔ گویا پہلے جو لوگ اسلام میں شامل ہوئے۔ وہ اس لئے نہیں ہوئے تھے۔ کہ ان کے دل اسلام کو قبول کرنے کی طرف مائل ہو گئے تھے۔ بلکہ یہ ساری کامیابی تلوار کے زور سے نصیب ہوئی تھی۔ یعنی تلوار کی نمائش کر کے لوگوں کو ابتدا میں مسلمان بنایا گیا تھا:۔

قاتل کون تھا؟

مشہید صادق پنڈت لیکھرام کو جس ہستی نے جام شہادت نوش کرایا تھا۔ اس کے متعلق بعض عقل کے اندھے مرزائیوں کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ وہ کوئی فرشتہ تھا۔ کیونکہ سنہ ۱۸۹۳ء میں ان کے پیر و مرشد نے اپنی ایک رویا میں ایک ہیبت ناک فرشتہ کے ہی درشن کئے تھے۔ لیکن چونکہ حقیقت کو چھپانا مشکل ہے اس لئے مرزا آنجہانی خود ہی تسلیم کر لیتے ہیں۔ کہ وہ ایک انسان تھا نہ کہ فرشتہ۔ ملاحظہ ہوں آپ کے ذیل کے الفاظ:۔

"پس ظاہر ہے۔ کہ اس پیشگوئی میں کسی انسان کے دل کو خدا نے اچھلا۔ تاکہ اس (یعنی پنڈت لیکھرام) کو قتل کرے۔ اور ہر ایک پہلو سے اس کو موقعہ دیا۔ تاکہ وہ اپنا کام انجام تک پہنچا دے" ("سراج منیر" صفحہ ۲۸)

مذکورہ اقبال سے صاف ثابت ہو گیا۔ کہ ۲ اپریل ۱۸۹۳ء کو مرزا صاحب نے جس نئی خلقت اور شمائل کی ... کو ملائک شداد و غلاظ میں تصور کیا تھا۔ وہ ایک ایسے مہیب شکل شخص کی تھی۔ جس کے چہرہ سے خوف ٹپکتا تھا:۔

مخفی تفسیر

تفسیر نویسی کی کوری شیخیاں مارنے اور غیر مرزائی علماء کو چیلنج دینے میں قادیانی خلیفہ صاحب جعفر زٹلی کو بھی مات کر دیتے ہیں۔ لیکن آپ کی لاثانی تفسیر نویسی کی جو حقیقت ہے۔ اس کا اخبار "پیغام صلح" لاہور نے یوں پردہ فاش کیا ہے:۔

"افسوس ہے میاں محمود احمد صاحب باوجود اپنے ادعائے تفسیر نویسی کے اپنی تفسیر کو پبلک میں نہیں لاتے۔ خدا جانے یہ خبر صحیح ہے یا غلط ہے۔ کہ کوئی تفسیر انہوں نے لکھی ہے۔ مگر وہ مریدوں میں مخفی طور پر شائع کی جا رہی ہے۔ یہاں تک کہ ایک خریدار دوسرے کو دکھا بھی نہیں سکتا۔ نہ معلوم ایسا کیوں کیا جا رہا ہے؟"

("پیغام صلح"۔ ۱۵ فروری)

بھولا "پیغام صلح"! کیا جانے۔ مخفی رکھنے میں بھی مصلحت ہے۔ اور اس سے صرف وہی شخص واقف ہو سکتا ہے۔ جو یا تو قادیانی خلیفہ کی علمی لیاقت جانتا ہے یا ان کے ساٹھ ہزار روپیہ کے قرض کی نئی شاطرانہ تحریک کو پڑھتا ہے۔ یا ان کے بنک میں جمع شدہ روپیہ کی پڑتال کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ "پیغام" بلڈنگز والے میاں صاحب کے رازوں کو کیا سمجھیں۔ ان کو کوئی سمجھ سکتا ہے۔ تو وہ قادیان کے غدار یا نئی صحابہ سمجھ سکتے ہیں۔ یا مباہلہ والے۔ سچ تو یہ ہے کہ قادیان کے راز ہائے سربستہ فری میسنری کے راز ہائے سربستہ کو بھی مات کر رہے ہیں:۔

نماز کی باقاعدگی

مرزائی دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ ان کے بڑے مرزا صاحب اسلام کے محافظ تھے۔ اور اسلام کے لئے انہوں نے ہی ترغیب اور سوز رکھتے تھے۔ لیکن اسلام پر جس باقاعدگی سے ان کا عمل تھا۔ اس کا یہ حال ہے کہ نماز تک باقاعدہ ادا نہ کرتے تھے۔ چنانچہ آپ کے ایک مداح لکھتے ہیں:۔

"سنہ ۱۹۰۱ء کی آخری سہ ماہی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ضروری تصانیف میں مشغول تھے۔ اور اس وجہ سے باہر کم بیٹھنے کا موقعہ ملتا تھا۔ بلکہ نماز بھی جمع ہو رہی تھی۔ اور اس پیشگوئی کا پورا ہونا تھا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کی نسبت فرمائی تھی۔ کہ اس کے لئے نماز جمع کی جائے گی":۔

("الحکم"۔ ۱۴ جنوری ۱۹۳۶ء)

عقیدت واقعی اندھی ہوتی ہے۔ مداح صاحب گول مال کرنے کی بجائے صاف کیوں نہیں کہہ دیتے کہ مرزا صاحب باقاعدہ نماز ادا نہیں کرتے تھے۔ اور نماز کی بجائے تشہیر بازی کے نئے تصانیف میں مشغول رہتے تھے:۔

مسئلہ آواگون

ہمارے مرزائی دوست مسئلہ آواگون کو نہیں مانتے۔ لیکن ان کا عمل وہی ہے۔ جو کہ مسئلہ آواگون کو ماننے والوں کا ہوتا ہے۔ ان کا بڑا مرزا فخر سے مسیح موعود کہلاتا تھا۔ حالانکہ اصلی مسیح بیس صدی پہلے صلیب پر چڑھ چکا تھا۔ اب مرزائی اخبار "الحکم" کا اجرائے ثانی ہوا ہے۔ لیکن کئی چولے بدل کر کبھی تو وہ قاہرہ کے اخبار "اسلامی دنیا" کے روپ میں ظاہر ہوا۔ کبھی اس نے بمبئی کے اخبار "سالار" کا روپ لیا۔ لیکن اب اس نے اپنا پرانا جامہ دھارن کر کے دنیا کو "الحکم" کی شکل میں درشن دئے ہیں۔ اور بڑے مرزا کے کٹے ہوئے بازو کو پھر مضبوط کر دکھلایا ہے۔ دیکھئے یہ آواگونی "الحکم" آئندہ کون کون سا روپ دھارن کر کے مسئلہ آواگون کی موجودگی کا مظہر بنتا ہے۔ اور بہشتی مقبرہ میں دائمی نیند سونے والے کو بڑے مرزا کے حرم سے ہی تناسخ کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے:۔

آریہ جگت

پنڈت دیو شرما جی آچاریہ گورو کل کانگڑی ان دنوں لاہور میں ہیں۔ اور مہاشہ کرشن جی کے مکان پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ساتھ ہی پنڈت اپیندر دت سیدھانت شرومنی و دیا النکار بھی۔ پنڈت دیو شرما جی "ویدک وسنے" کا نمبر تیار کر رہے ہیں۔ اور پنڈت اپیندر دت کھنڈ تیار کر رہے ہیں۔ تیسرے جی انہیں سہائتا دے رہے ہیں۔ تیسرے کھنڈ کے تیار ہونے پر یہ سلسلہ ختم ہو جائیگا اور آریہ پرشوں کو ودشا بھر کے سوا و تیلے کے لے ایک انوپم گرنتھ مل جائیگا ::

ویدک وسنے کے پہلے کھنڈ کا سوآگت تو بہت اچھا ہوا۔ پرنتو دوسرے کھنڈ کا سوآگت ویسا نہیں ہوا۔ اب دیکھیں تیسرے کا کیسا ہوتا ہے۔ ایک طرف یہ مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ اچھے اچھے گرنتھ تیار ہونے چاہئیں۔ دوسری طرف آریہ پرش نئے گرنتھوں کی سرپرستی کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ ایسی اوستھا میں نئے گرنتھ کیسے تیار ہوں تو کیسے؟ کوئی بھی آریہ گرنتھ "ویدک وسنے" جیسی پستک سے خالی ہو۔ یہ شوک کی بات ہے۔ پہلے دنوں پنڈت چمپوپتی جی ایم۔ اے نے "ویدک سورگ" کے نام سے ایک اعلیٰ پستک لکھی تھی جو ایک احمدی کی تصنیف کا جواب ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس پستک کی بکری کی رفتار بھی نہایت سست ہے۔ آریہ پرشوں کو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ اگر وہ آریہ ودوانوں کی تصنیفات کی سرپرستی کے لئے تیار نہیں۔ تو ان کی یہ شکایت بے جا ہو جاتی ہے۔ کہ آریہ سماج کا نیا ساہتیہ تیار نہیں ہو رہا۔ ایک ایک آریہ کو چاہئے کہ آریہ سماج کے جو بھی اچھے پستک چھپیں۔ ان کی ایک ایک پرتی اوشیہ خریدے ::

گورو کل اتسووں کا موسم شروع ہو گیا ہے۔ ۲۴، ۲۵، ۲۶ فروری ۱۹۳۷ء کو گورو کل اندرپرستھ کا اتسو ہوگا۔ اس کے دو دن بعد یعنی ہولی کے دنوں میں تین گوروکلوں کے اتسو ہونگے۔ ڈیرہ دون میں کنیا گورو کل کا۔ اور گورو کل کوروکشیتر اور کوٹ میں بالک گوروکلوں کے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ یہ سب اتسو سپھل ہونگے۔ کنیا گورو کل کا اتسو اس بار بسنت پنچمی سماروہ سے ہوگا۔ اس کا نیا بھون تیار ہو رہا ہے۔ آچاریہ رام دیو جی نے پچھلے دو تین ماس پنجاب میں بھنّ بھنّ استھانوں میں جا کر اس کے لئے دھن سنگرہ کیا۔ اس کے سر پر قرض ہے۔ نہ صرف اسے اتارنے کی ضرورت ہے۔ بلکہ اس کے لئے اتنا دھن اکٹھا کرنے کی آوشیکتا ہے۔ جس کے سود سے اس کی ضروریات پوری ہوتی رہیں۔ بھون کے لئے بھی ابھی دھن کی آوشیکتا ہے۔ ہم آشا

کرتے ہیں۔ کہ برہمچارینیوں کے سنرکھشک اور انیہ آریہ پرش کنیا گورو کل کے کمروں کے لئے دان دیں گے ::

۱۶ فروری ۱۹۳۷ء کو آریہ سماج وچھووالی لاہور میں "ویر اتسو" منایا گیا۔ ہمیں یہ دیکھ کر بہت دکھ ہوا۔ کہ اپستھتی بمشکل ۱۰۰ ہوگی۔ جس لاہور میں دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کا بلیدان ہوا۔ وہی لاہور انہیں اس قدر جلد بھلا دے۔ اس سے بڑھ کر کرتگھنتا کیا ہو سکتی ہے؟

اس موقعہ پر پنڈت وشو بندھو آچاریہ دیانند براہم مہاودیالیہ نے بھی تقریر کی۔ لیکن نہایت بے تکی۔ وِیاکھیان داتا میں ایک گن یہ ہونا چاہئے۔ کہ وہ موقعہ اور محل کے مطابق بول سکے۔ منائی جا رہی تھی برسی ایک شہید کی۔ اور پنڈت جی لے بیٹھے یہ کہ "منتر اور ان کے جو ارتھ گریفتھ اور ہٹنی وغیرہ نے کئے ہیں۔ وہ غلط ہیں"۔ اسی طرح انہوں نے سندھیا کے کچھ منتروں کے ارتھوں کو غلط بتلایا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وقت انہیں سوائے اس کے اور کچھ نہیں سوجھتا۔ کہ اپنی مانسک سوتنترتا کا پرچے دیں۔ انہیں مانسک سوتنترتا مبارک ہو۔ پرنتو یدی سوائے اس کے کسی اور وشے پر وِیاکھیان نہیں دے سکتے۔ تو وہ وِیاکھیان دینا سویکار ہی کیوں کریں؟

منٹگمری۔ ۱۴ فروری۔ مقامی ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول بارہ چودہ سال ہوئے۔ قائم ہوا تھا۔ اب تک یہ ضلع بھر میں واحد سکول ہے۔ جس کو کسی قدر قومی انسٹی ٹیوشن کہا جا سکتا ہے۔ اس کے طلبہ ضلع بھر میں اول رہتے ہیں۔ عرصہ سے سکول کے مالی حالات اچھے تھے۔ مگر افسوس کا مقام ہے۔ کہ چھ سات ماہ سے مقامی آریہ سماجیوں میں دو پارٹیاں ہو گئی ہیں۔ جس کی وجہ سے سکول دن بدن تنزل کی طرف جا رہا ہے۔ لوگوں کی نگاہ میں ان پارٹیوں کی وجہ سے آریہ سماج کی عزت نہیں رہی۔ اب سکول کے ہیڈ ماسٹر کو ایجوکیشنل ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے نوٹس موصول ہوا ہے۔ کہ مارچ ۱۹۳۷ء کے آخیر تک یا تو سکول ہذا کی اپنی عمارت تعمیر ہو جائے۔ اور پندرہ ہزار روپیہ سکول فنڈ کے طور پر بنک میں جمع ہو جائے۔ ورنہ سکول کا الحاق توڑ دیا جائیگا۔

موجودہ پارٹی بازیوں کا خاتمہ کرانے اور دونو پارٹیوں میں سمجھوتہ کرانے کی غرض سے لائلپور کے ماسٹر گوردتہ رام وکیل اور لاہور سے منتری پنڈت بشمبر ناتھ جی آریہ پرتی ندھی سبھا کے نمائندہ کی حیثیت سے یہاں تشریف لائے ہیں ::

ابھی حال ہی میں تحصیل اعتماد پور کے برہمن علاقہ کے عیسائی مشن نے آس پاس کے چار

سو چماروں کو عیسائی بنا لیا تھا۔ اب خبر ملی ہے۔ کہ دوسرے گاؤں کے چماروں نے اپنے ان گمراہ بھائیوں کو واپس لینے کا پرینتن آرمبھ کر دیا ہے۔ پھلت مینیا جر پولی کے آٹھ پریوار ہندو برادری میں واپس لئے جا چکے ہیں۔ اوروں کے لئے بھی پرینتن جاری ہے ::

۱۲ فروری ۱۹۳۷ء کو آگرہ ضلع کے آریہ بھائیوں کا ایک مہا سمیلن سیٹھ دامودر داس جی کی صدارت میں آریہ سماج مندر آگرہ میں ہوا۔ جس میں انیک آوشیک وشیوں پر وچار ہوا۔ آگرہ ضلع میں آریہ سماج کے پرچار کو سپھلتا اور سچارو روپ سے چلانے کے لئے ایک ہزار روپیہ سنگرہ کرنا نشچت ہوا۔ جس کی پورتی کے لئے ضلع کی تمام سماجوں نے یتن کرنا سویکار کر لیا ہے۔ پرنتو سماج کی دھن راشی بھینٹ کرنے۔ اتسووں کا کرم نشچت کرنے آدی کاریوں کے لئے ۵ سدسیوں کی ایک اپ سمتی نیت کی گئی ہے۔ جس کے سنیوجک شری بھگوان جی سیوک (فیروز آباد) نیت ہوئے ہیں۔ تین گھنٹے تک بڑے اتساہ پورن وام ود ا ادر وچار کے پشچات ضلع آریہ اپ پرتی ندھی سبھا کے سنگٹھن اور نوین نرواچن کے پشچات کاروائی سماپت ہوئی۔ ضلع بھر کے سماجوں کے لگ بھگ ۵۰ پرتی ندھی اپستھت تھے ::

آریہ سماج صدر میرٹھ کے پردھان شری لالہ دلیش راج جی کی ماتا کا ۷ فروری کو سورگباش ہو گیا۔ دیوی جی نے اپنے سب آبھوشن جو تقریباً ۵۰۰ کے ہونگے اپنے مرنے سے پوروَ آریہ کنیا پاٹھ شالہ صدر میرٹھ کے ہریجنوں کی کنیاؤں کی سہائتا ارتھ مہاتما گاندھی جی کو بھینٹ کرنیکا سنکلپ کیا تھا۔ شری لالہ دلیش راج جی نے اپنی پوجیہ ماتا کی سمرتی میں ۱۰/ ایک ماسک کی آریہ چھاتر ورتی گورو کل ڈورلی کو پردان کرنے کا وچن دیا ہے۔ ماتا جی کا انتم سنسکار ویدک ریتی سے سورگیہ کنڈ کی زمین شالہ میں پنڈت شو دیال جی نے کرایا ::

رسالہ "راجپال" کا اجراء

یہ خبر مسرت سے سنی جائے گی۔ کہ سرسوتی آشرم و آریہ پستکالیہ لاہور کے کارکنان نے شہید دھرم مہاشہ راجپال جی کی پنیہ سمرتی میں ایک ایسا ماہوار ہندی رسالہ "راجپال" کے نکالنے کا پربندھ کیا ہے۔ جس کا پہلا پرچہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۷ء کو نکلے گا۔ گراہکوں کو مہاشہ جی کی سہ رنگی فوٹو بلاک کی تصویر کے علاوہ سمت ۱۹۹۱ کا کیلنڈر بھی مفت پیش کیا جائیگا۔ سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ رکھا گیا ہے۔ یہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اس میں آریہ سماج کے پرسدھ بنتاؤں پنڈتوں تتھا ودوانوں کے چمتکاری تتھا رہسیہ پورن لیکھ ہوا کریں گے۔ آریہ سماج تتھا ہندی ساہتیہ پریمی

گرام پرچار کے متعلق آریہ سمیلن

ضلع سیالکوٹ میں ویدک دھرم پرچار کو ورِدھ کرنے اور دیہاتی پرچار کے وشے میں وچار کرنے کے لئے ایک ضروری سمیلن ۲۵ فروری ۱۹۳۷ء بروز اتوار دس بجے سے لیکر دوپہر تین بجے تک آریہ سماج مندر پسرور ضلع سیالکوٹ میں ہوگا۔ جس کے پردھان شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج ہوں گے۔ سبھا کی اور سے شری سوامی جی مہاراج اور پنڈت بنواری لال جی پدھاریں گے۔ پرسدھ پرسدھ آریہ بھائیوں کو نمنترن بھیجا گیا ہے۔ ضلع سیالکوٹ کی آریہ سماجوں کو اپنے نمائندگان کو وشیش طور پر بھیجنا چاہئے ::

جو بھائی پرچار کارِیہ سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ انہیں اگر نمنترن نہ بھی پہنچے۔ تو بھی وہ کرپا کر کے ضرور اس موقعہ پر درشن دیویں۔ تاکہ کانفرنس ان کے مفید مشوروں سے فائدہ اٹھا سکے ::

(گیان چند منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون۔ لاہور)

احمدی جگت پر ایک سرسری نظر

و مرزائیو! مبارک ہو۔ تمہارے بڑے مرزا صاحب تو قادیان کے بہشتی مقبرہ میں سوئے ہیں۔ لیکن جس شخص کے ہاتھ میں وہ آپ کی عنانِ حکومت دے گئے ہیں۔ وہ نہ صرف کورا شیخی باز ہے۔ بلکہ بچپن سے بیافت کا بھی دشمن ہے۔ اور اتنا دھنی ہے کہ نہ مسلم علماء کو چیلنج دینے سے ڈرتا ہے۔ نہ دنیا کے سائنٹسٹوں کو۔ کسی کو قرآن دانی کے لئے للکارتا ہے۔ اور کسی کو تفسیر نویسی کے لئے ؛

لیکن اگر کوئی بھولا بھٹکا پوچھ بیٹھے "بڑے میاں صاحب! آپ کی تعلیم کتنی ہے۔ اور آپ کو کیا کیا ڈگری ملی ہے؟" تو جواب ملتا ہے۔ "بیوقوفو! جاؤ۔ گھر کی راہ لو۔ میرا سر نہ کھاؤ۔ پھر۔ میری تعلیمی لیاقت اتنی ہے۔ کہ ہندوستان کا کوئی کالج اس قابل ہی نہ تھا کہ میں اس میں داخل ہوتا" چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ :۔ "میں نے کسی کالج میں تعلیم نہیں پائی" ؛ ("الفضل"۔ ۱۵ فروری)

کاش چوہدری ظفر اللہ خان صاحب میاں صاحب پر ترس کھا کر انہیں اپنی ڈگری اور چند عاریتاً استعمال کے لئے بھیج دیں۔ تاکہ وہ ان کی بدولت ہی اپنے رقیب مولانا محمد علی امیر جماعت لاہوری کی وکالت کی سند کی تو پردہ دری کر سکیں ؛

پھر سوال ہوگا۔ کہ جب میاں صاحب نے کسی کالج کو اپنے لائق نہ سمجھا۔ تو سکول میں آپ کا ریکارڈ تو شاندار ہوگا۔ اور ماسٹر صاحبان ہمیشہ آپ کی بلائیں لیتے رہے ہوں گے۔ اس پر عالی دربار سے ارشاد ہوتا ہے :۔

"میں مدرسہ میں پڑھا کرتا تھا۔ مگر دسویں جماعت تک ہمیشہ فیل ہوتا رہا"

("الفضل"۔ یکم فروری)

مرزائیو! اپنے امام صاحب سے کہیں یہ تو پوچھ لینا۔ کہ "اگر آپ نے ہمیشہ فیل ہی ہونا تھا۔ تو پھر دسویں جماعت تک بنچ توڑنے یا جیب کھانے سے کیا حاصل تھا۔ اور ماسٹر صاحبان کا وقت ضائع کرنے سے آپ کو کیا حاصل ہوتا تھا؟"

خیر لیجئے بھر لو۔ امام صاحب یونہی دبے گئے جا رہے ہیں۔ وہ صرف سکول کے دسویں جماعت تک بنچ ہی گھساتے نہیں رہتے تھے۔ بلکہ اپنی ہم جماعتوں کے قابل لڑکوں کو بھی اپنی لیاقت سے شرماتے رہتے تھے۔ چنانچہ آپ اپنی الہامی زبان سے فرماتے ہیں :۔

"میں مدرسہ میں پڑھا کرتا تھا۔ مگر شروع سے انٹرینس تک ہمیشہ فیل ہی ہوتا رہا"

("الفضل"۔ ۱۵ فروری)

شاباش۔ میاں صاحب! شاباش۔ افسوس آپ اپنے والد متوفی کی فیسیں تو یونہی ضائع کرتے رہے۔ اگر ایسی تعلیم کی بجائے آپ قادیان کے جوہڑ پر مکھیاں ہی مارتے رہتے۔ تو زیادہ مفید ہوتا غریب استادوں کا وقت بھی بچ جاتا۔ اور بڈھے مرزا کی فیسیں بھی ضائع نہ ہوتیں ؛

پیشتر اس کے کہ میں میاں صاحب سے یہ خود ہی سوال کروں۔ کہ اگر آپ دسویں جماعت تک ہمیشہ ہی فیل ہوتے رہتے۔ تو پھر وہ کون سا مدرسہ ہے۔ جو کہ آپ جیسے رئیس کو ناز و نعمت سے پالتا رہا۔ اور آپ کی فیس مفت ہضم کرتا رہا۔ اس سوال کا جو جواب میاں صاحب دے سکتے ہیں۔ وہ آپ کے الفاظ میں ذیل کا ہی ہو سکتا ہے :۔

"میں نے کہا۔ کہ میں کسی مدرسہ کا باقاعدہ تعلیم یافتہ نہیں ہوں" ؛

("الفضل"۔ ۱۵ فروری)

اچھا بھائی! باقاعدہ نہ سہی۔ بے قاعدہ ہی سہی آخر کچھ تو ہے۔ وہ بھی تو کوئی سکول ہی تھا۔ جہاں آپ شروع سے انٹرینس تک ہمیشہ فیل ہوتے رہے ؛

مرزائیو! غلام احمدی حلف اٹھا کر اپنے امام صاحب سے پوچھنا۔ کہ آخر آپ نے کچھ تعلیم تو پائی ہوگی۔ اور کسی نہ کسی استاد یا اتالیق سے درس تو لیا ہوگا۔ تو اگر مرزا صاحب گنگ ہو جائیں اور زبانی جواب دینا پسند نہ کریں۔ تو ان کا ذیل کا اقبال پڑھ لو :۔

"اللہ تعالےٰ فضل فرمائے۔ حضرت خلیفہ اوّل مولوی نور الدین پر۔ آپ نے مجھے قرآن کریم اور بخاری پڑھائی۔ تو فرمایا۔ میں نے سارے علوم تمہیں پڑھا دئے ہیں" ("الفضل"۔ ۱۵ فروری)

لو دوستو! میاں صاحب کی تعلیم کا عقدہ تو صاف حل ہو گیا ؛

اب ہم اس امر کو لیتے ہیں۔ کہ آپ نے اپنے چیلے کیسے مونڈے؟ میاں صاحب جواب وہی دیں گے جو آپ "الفضل" میں دے چکے ہیں۔ کہ جہاں میں نے قرآن اور بخاری مولوی نور الدین سے پڑھی۔ وہاں چیلے مونڈنے کا گر بھی ان سے ہی سیکھا۔ اور وہ یوں :۔

"حضرت خلیفہ اوّل ہر ہفتہ درس وغیرہ میں فرمایا کرتے تھے۔ کہ روپیہ اپنے گھر میں نہ رکھو۔ بلکہ میرے پاس رکھ دیا کرو۔ تاکہ وہ محفوظ رہے۔ ابتدائے خلافت میں میں بھی کہہ دیا کرتا تھا۔ اور اس طرح کافی رقم جمع ہو جایا کرتی تھی" ؛

("الفضل"۔ ۱۵ فروری ۱۹۳۴ء)

اچھا میاں صاحب! آپ جو کافی رقم جمع کرتے تھے۔ آخر اس کی میزان بھی کچھ ہو جایا کرتی ہوگی۔ ہاں ذرا زور سے بولئے۔ کتنی ہوا کرتی تھی؟

"خلافت کے ابتدائی چار پانچ سالوں میں میرے پاس لوگوں کی بہت سی امانتیں رہتی تھیں۔ بعض دفعہ بیس بیس تیس تیس ہزار روپیہ امانتوں کا ہو جاتا تھا" ؛

("الفضل"۔ ۱۵ فروری)

میاں صاحب! اتنی کثیر رقم دیکھ کر آپ کو اپنی انٹرینس تک کی علمی ناکامی بھول جاتی ہوگی۔ کیونکہ یہ روپیہ کی ٹھیکریاں ہوتی ہی ایسی ہیں۔ کہ بڑوں بڑوں کی آنکھیں خیرہ کر دیتی ہیں ؛

ہاں میاں صاحب! آپ کے پاس بیس اور تیس ہزار کی جو امانتیں جمع ہو جاتی تھیں۔ ان سے آپ کیا کام لیتے تھے؟ ذرا صاف جواب ارشاد فرمائیے تاکہ آپ کے رقیب مولانا محمد علی بھی اس جواب سے کوئی نہ کوئی کامیابی کا گر سیکھ جائیں۔

"چونکہ میرے پاس یہ روپیہ موجود ہو جاتا تھا اس لئے جب مجھ سے کوئی شخص قرض مانگتا۔ تو اسے میں دے دیتا۔ مگر میں دیکھتا۔ کہ قرض لینے والوں کا بیشتر حصہ ایسا ہوتا۔ جو قرض لے کر بھول جاتے" ؛

("الفضل"۔ ۱۵ فروری)

آنجہانی مرزا صاحب کے الہام جتنے لاثانی اور ہر دلعزیز تھے۔ اتنی ہی ان کی مانگ بھی لاثانی ہے بابو محمد منظور الٰہی نے ان الہامات کو جمع کر کے قادیانی علماء کی مدد سے "کتاب البشریٰ" لکھی۔ لیکن یہ الہامات جتنے مقبول ہوئے ہیں۔ ان کی حقیقت یہ ہے۔ کہ پورے بیس سال میں ہزار کاپیوں میں سے صرف نصف کے قریب بکی ہیں۔ اور وہ بھی بابو صاحب کے جان جوکھوں میں ڈالنے سے ؛

معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مقبولیت کو دیکھ کر بابو صاحب نہ صرف الہامات سے بلکہ قادیانی علماء کی

طوطا چشمی سے بیزار ہو چکے ہیں۔ اس لئے اس پلندہ کو دریا برد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں :۔

"اس قدر کا پلندہ موجود ہے (جو نصف کے قریب ہے) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی مجھ سے اس لاگت پر لے لیں اور قادیان دارالامان کے متعلق جو ترنگ میں وہ بھی فی الحال ہی لکھا جاوے"

("پیغام صلح"۔ ۱۵ فروری)

بانی اسلام حضرت محمد صاحب خدا کی عبادت میں اپنی راتیں گزارتے تھے۔ یا نہیں؟ یہ بات تو مرزائی جانیں۔ ان کے خلیفہ صاحب جو سورۃ المزمل کی تفسیر میں ایک جگہ فرماتے ہیں :۔

"اے رسول! اٹھ۔ دن میں تو اپنے کاموں میں اتنا کمر ہمت لئے۔ رات کو ہی خدا کے حضور میں کھڑے ہو جایا کرو"۔

مطلب صاف ہے۔ کہ حضرت محمد صاحب دن کو تو اپنے دنیوی کاموں میں منہمک رہا کرتے تھے۔ اور رات کو بھی سستی کر دیا کرتے تھے۔

مرزائی بڑے مہذب ہیں۔ اتنے مہذب اور خوش سلیقہ کہ ان کی نقل کرنا بھی کفر ہے۔ مرزائی اخبار "لائٹ" میں ایک شخص سوال کرتا ہے کہ :۔

"اگر کوئی ہندو ہمارے پیغمبر محمد صاحب پر مخول کرے۔ تو ہمیں اس سے کیا سلوک روا رکھنا چاہیئے؟"

اس کا جواب دیتے ہوئے ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ :۔

"آپ کو پہلے اس کے منہ پر طمانچہ لگانا چاہیئے اور پھر آنحضرت محمد صاحب کی سوانح عمری کی ایک جلد دے دینی چاہیئے" ؛

لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ اگر وہ ہندو طمانچہ کو اس وقت تو برداشت کر لے۔ اور بعد ازاں ہی عدالت میں طمانچہ مارنے والے کے خلاف استغاثہ دائر کر دے۔ تو کیا ایڈیٹر "لائٹ" جیسے متقی اس وقت عدالت کو بھی مرعوب کرنے کے لئے مجسٹریٹ کو بھی طمانچہ لگا دیں گے یا اپنے فقوطے کے کانوں کو ہاتھ لگائیں گے؟

قادیانی مرزائی اپنے بڑے مرزا کو نبی اور مسیح موعود جب کہ لاہوری بھائی آپ کو صرف مجدد و محدث تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن مرزا صاحب کیا اللہ کے رسول تھے یا محض مجدد۔ وہ ربی زبان سے اقبال کرتے ہیں :۔

اسید مژدہ از عینم کہ من ہماں مردم

کہ او مجدد این ہمہ دین ہما باشد

گرام پرچار کیسے ہو؟

(از شری پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیا ایم اے)

اس ہی سند یہہ نہیں - کہ جب تک گراموں میں آریہ سماج کا پرچار نہیں ہوتا - اس سمے تک آریہ سماج کی بنیاد ریت پر سمجھنی چاہیئے - کیونکہ نگروں میں مت نئی لہریں اُٹھا کرتی ہیں - اور لوگ اُن میں بہہ جایا کرتے ہیں :

دیہات کی اہمیت

ہندو دھرم کی بچی کھچی سمپتی کو اب تک رکھنے والے گرام ہی ہیں - سناتن دھرم کا پرچار کالیین دیپک ان ہی گراموں کی بدولت ٹمٹما رہا ہے - یدی برہم سماج اور تھیوسوفیکل سوسائٹی کی اپیکشا آریہ سماج کو ادھک سپھلتا ہوئی - تو اس کا بھی ایک ماتر کارن گرام ہی تھے - اس سمے تک آریہ سماج کا پرچار گراموں میں بہت کم ہے - شہروں میں آریہ سماج کی ندی سجیا ہیں اور شاید کئی سو گراموں کے سماج پرشٹ بھی ہیں - پرنتو ان میں سے ادھک تر ایسے ہیں - جو اتنے رودھا ہی مر چکے ہیں - یا جن کو نیاستین ہی بیٹھنے والے سچ ہی چند روپیہ کی پڑیا دیکر دسمبر ماس میں بیوہ نٹ ساپرنیت کرا دیتے ہیں - اس سے اب کام نہیں چل سکتا :

گرام پرچار کا تات پریہ

پہلی وچارنیہ بات یہ ہے - کہ گرام پرچار سے ہمارا تات پریہ ہے - اس وشیہ میں بھن بھن لوگوں کے بھن بھن درشٹی کون ہیں - جب سبھا کے انسپکٹر گراموں میں جاتے ہیں تو ان کو کس کسوٹی پر پرکھتے ہیں - شاید وہ یہی دیکھتے ہوں گے - کہ رجسٹر نیم انوسار ہیں یا نہیں - سبھاسد ادھیوشیشن نیم انوسار ہوتے ہیں یا نہیں - نشانش دیا جاتا ہے یا نہیں - گت ورش میں پرتی نیدھی نیم انوسار بھیجے گئے تھے یا نہیں؟ میری سمجھ میں یہ کسوٹی نگروں کے سماجوں کے لئے ہی اپیکت ہے - جہاں کلرک لوگ ادھک رہتے ہیں - اور جن کو دفتروں میں سرکاری خانہ پوری کرنے کرنے ایک وشیش پرکار کی عادت پڑ جاتی ہے - گاؤں کے لوگ اتنے پڑھے لکھے نہیں ہوتے - ان کو اپنے لگان کی رسید پڑھنا کٹھن ہوتا ہے - ان سے رجسٹر پڑھ کرانے کی آشا رکھنا ویرتھ ہے - اس لئے میری رائے میں اس کسوٹی کو بدلنا پڑے گا - میں تو گراموں میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں - کہ گاؤں والوں نے تھوڑی بہت اچھا اور مرتک سنسکار ادھ چھوڑے ہیں یا نہیں - ان گاؤں میں آدمی کبھی کبھی ہوتے ہیں یا نہیں - ایک کھنڈا پور ہے جو بچی ہوتی ہے یا نہیں - برائی کی کوئی رسوم کو چھوڑا ہے یا نہیں - آریہ سماج کے بھجن پریم سے گائے جاتے ہیں یا نہیں؟

یدی گاؤں کے دس پانچ گھر بھی اس میں پاس ہو جاتے ہیں - تو میں سنتشٹ ہوں - جب دنیا کا ادھک پرچار ہوگا - تو رجسٹر بھی ٹھیک ہو جائیں گے - اس سمے تو گاؤں والوں کو رجسٹروں پر بہت وشواس ہے

نہیں - وہ یہ دیکھا کرتے ہیں - کہ جس نے کچھ دے دیا - اُسی نے اپنا نام لکھوا لیا :

پرچار کے سادھن

اچھا تو پرچار کیسے ہو؟ اس سمے جو پرچار کے سادھن ہمارے پاس ہیں - سارے نگروں اپدیشکوں سے تھا ٹھیک - یہ بھی نگروں کے ہی لئے اپیکت ہیں گراموں کے نہیں - کیونکہ ان میں زیادہ خرچ پڑتا ہے - شہر کے لوگ ان کو کھانا کھلا سکتے ہیں - سفر خرچ دے سکتے ہیں - گرام کے لوگوں کے پاس پیسے کہاں؟ نگر میں جو کھانا غریب لوگ کھاتے ہیں وہ گاؤں میں امیر بھی نہیں کھاتے - کرسا ایسا اپدیشک ہے - جو جو کی روٹی نمک سے کھا کر گزارہ کر سکے؟ گاؤں میں پانچ پیسے وکشنا ملتی ہے - یا کبھی کبھی سیر دھان ہی دے دیا - کیا ہمارے اپدیشک اس کو کافی سمجھ سکتے ہیں؟ مجھے یاد ہے - کہ ایک بار ایک گاؤں کے اتسو کے لئے مجھ سے ایک اپدیشک مانگا - میں نے پریاگ سے کسی مہاشے کو بھیج دیا - اُنہوں نے چلتے سمے اُس اپدیشک کو ایک روپیہ آٹھ آنہ چھ پائی کی رقم دیدی - کیونکہ ایک اور کاریل کا کرایہ ۱۲ آنے ۳ پائی ہوتا تھا - وہ آکر مجھ سے شکایت کرنے لگے - کہ یکے کا کرایہ نہیں دیا - بات دونوں کی ٹھیک تھی - کیول درشٹی کون کا بھید تھا - ہم لوگ سٹیشن تک آتے ہیں - تو تانگہ والا ۱۲ لے لیتا ہے - اس لئے اگر کہیں کا کرایہ ۸ ہو - تو ایک روپیہ ریل کا ہوا - اور دونوں نگروں کا تین روپیہ کے لگ بھگ تانگہ کا ہوا - پرنتو گاؤں والوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آ سکتی - وہ سوچتے ہیں - کہ یہ پرش ایک بار ڈیڑھ میل پیدل کیوں نہیں چلا - ان کے پاس پیسے نہیں - ہمارے نگر کے اُتسووں میں اڑھائی تین سو روپیہ خرچ ہو جانا سادھارن سی بات ہے - گاؤں میں پچاس روپیہ میں ایک واہ ہوتا ہے - ایسی دشا میں یدی گاؤں کا بڑا ارمان ہوا - تو اتسو ہو گیا - اور گاؤں کے لوگ بھی تماشا دیکھنے جمع ہو گئے - چندہ کرکے ایک اپدیشک یا بھجنیک کو بلانا بھی کٹھن ہوتا ہے - جب ہمارے پرچارک گاؤں میں پہنچتے ہیں - تو گاؤں والے تنگ آ جاتے ہیں - کیونکہ اُن کا رہن سہن اور پرکار کا ہے - اور ہمارے پرچارکوں کا دوسرے پرکار کا - ہمارے گاؤں کے رہنے والے پرچارک بھی نگروں میں پھرتے پھرتے نگروں سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں - مجھے ایسے اودھارن ملے ہیں - جب کسی گاؤں کے وِدیارتھی نے گرودھام سے کسی پنڈت سے

سمسکار کرایا - اور اتسو میں ایک آنہ یا دو آنے بھینٹ والے پنڈت جی کپت ہو گئے - پر بلنبرا بھیجنا ہوا - اس میں دونوں ہی دوش تھے - کیوں پرسوشی کا اثر تھا - مجھے یاد ہے - کہ ایک بار ایک پنڈت جی کو گاؤں کے لوگ کسی نگر سماج کے اتسو سے اپنے یہاں بلا لے گئے - اور جب سفر خرچ کا پرشن آیا - تو اتنا روپیہ مانگا گیا کہ گاؤں والوں کو نانی یاد آ گئی - وہ سمجھتا لیدر شوتی - کہ وہ ملے پھر کبھی وہاں اتسو ہوا یا نہیں - پرایہ لوگوں کو یہ نہیں معلوم کہ اتسووں میں کیا خرچ پڑتا ہے - وہ بنا اندازہ لگائے ہی اپدیشکوں کو بلا بیٹھتے ہیں - اور پیچھے سے درگتی ہوتی ہے - ریل والوں کو تو کرایہ چاہیئے ہی - اس میں اپدیشک کا کیا دوش؟ اور گاؤں والوں کے پاس پیسے نہیں - اُن کا بھی کیا دوش؟ نگروں کے سماج اتسووں میں کیول بھوجن کا خرچ ہی ۵۰ - ۶۰ روپیہ کم نہیں ہوتا - گاؤں والے تو دس روپیہ بھی نہیں لگا سکتے - ایسی دشا میں ہم کو انہی کے انوکول سادھن سوچنے چاہئیں :

آریہ سنیاسی

یہ دو وچار ہیں ہم لوگوں کے پاس اس کا علاج نہیں - کیوں سنیاسیوں کے پاس ہے - اجمیر شتابدی یا بڑے میلوں کے دیکھنے سے پتہ لگتا ہے - کہ آریہ سماج میں سنیاسیوں کی سنکھیا بہت ہے - سبھی سنیاسی ایک سے ودوان نہیں ہو سکتے - اور نہ سبھی بڑے بڑے نگروں میں پرچار ڈال سکتے ہیں - پرنتو کوئی بھی سنیاسی چاہے وہ کتنی ہی تھوڑی یوگیتا کا کیوں نہ ہو - ایسا نہیں ہے جو پرچار نہ کر سکے - ہم میں ایک دوش ہے - جس کے کارن ہماری یوگیتا کا پریاپت پھل نہیں نکلتا - ہم اپنے یوگیہ ستھان ڈھونڈھنا نہیں چاہتے - ہم دوسروں کے یوگیہ ستھانوں کو اپنانا چاہتے ہیں - یہ دوش گرہستھوں میں بھی ہے - اور سنیاسیوں میں بھی - پرنتو سنیاسی سوچتا ہے - کہ جب شری نارائن سوامی یا سوامی سروآنند جی کلکتہ و بمبئی جاتے ہیں - تو ہم کیوں نہ جائیں؟ اور ہمارے ویاکھیان وہاں کیوں نہ ہوں؟ دوسرا دوش سنیاسیوں میں یہ ہے - کہ وہ سنستھائی روپ سے پرچار نہیں کرتے - وہ سمجھتے ہیں کہ سنیاسی کا لکھشیہ کرنا تو یہ پھرنا ہے - اور کرنا تو یوگ ہے - مہرشی دیانند نے اس کا کھنڈن کیا ہے - وہ کہتے ہیں کہ سنیاسی کو یدی کام ہو - تو ایک ستھان پر بھی ورشوں ٹھہرے رہنا چاہیئے - میرا وچار ہے - کہ یدی

سنیاسی لوگ کسی کیندر کے گاؤں میں ٹکا لیں - اور آس پاس کے گاؤں میں بندھ کر پرچار کریں - تو ان کو بھی کشٹ کم ہو - اور پرچار بھی ادھک ہو - سنیاسی کسی گاؤں میں بھوکا نہیں مر سکتا - یدی وہ لوگوں کو سندھیا ہون ہی سکھایا کریں - اور پرسپر جی حالتوں سے چھڑا سکے کا تین کیسے تو پند رہ کر کام کرنے سے بہت سے گرہستھوں میں ویدک دھرم کا پرچار ہو سکتا ہے - مجھے یاد ہے - کہ ایٹہ کے ضلع میں ایک شنکرانند نامی سنیاسی تھے - وہ آریہ تھے - شاید آریہ سماج ان کے نام سے انبھگیہ ہے - کیونکہ وہ ویاکھیان نہیں دیتے تھے - اُنہوں نے دو تین گاؤں اپنے نے پچھانٹ لئے تھے - زمیندار نے اُن کے لئے ایک کٹیا بنوا دی تھی - وہ گرام سے باہر رہتے تھے - اور دوپہر کو بھکشا مانگ لیتے تھے - اُن کا کام سادھارن سداچار کا اپدیش کرنا تھا - ان گاؤں میں اُن کا بڑا اچھا پرچار پایا - اب وہ مر چکے ہیں - ان میں کسی پرکار کا اپرشا دولبن - ونیتشا اور لوکیشنا آدی نہ تھے - یدی ہمارے سنیاسی ورگ کے مستشک میں یہ بات آ جائے - اور ہر ایک ضلع میں دو دو تین تین سنیاسی ڈٹ جائیں - تو بیڑا پار ہے - نہ ریل کا کرایہ - نہ ڈاک کا خرچ - نہ لمبی یاترائیں - نہ راتوں جاگرن - کشٹ کم اور کام ادھک :

پرنتو سنیاسی میری بات کیوں ماننے لگے - وہ تو سنسار کے اپدیشک ہیں - اپدیشکوں کو اپدیش کون کرے - ایک بار ایک سنیاسی مہودیہ نے ایک سماج میں کئی مہانو بھاووں کو برا بھلا کہا - کسی نے کہا - کہ آپ کو کسی کی انوپستھتی میں ایسا نہیں کرنا چاہیئے - بولے - میں تم سے ویتن تھوڑا ہی لیتا - میں سنیاسی ہوں - جیسا من چاہے گا - کہوں گا - ایسے مہانو بھاووں کے سامنے کوئی سکیم رکھنی ویرتھ ہی ہے - پرنتو سبھی ایسے نہیں ہیں - یدی سنیاسی گن (آویشیہ کوئی کے دو چار کو چھوڑ کر) پربندھ اور مینگ جھمیلوں میں ہاتھ ڈالنا چھوڑ دیں - تو وہ اوشیہ ہی ادھک پرچار کر سکتے ہیں :

ادھیاپک اور پرچارک

دوسرا سادھن ادھیاپک اور پرچارک ہیں - گاؤں میں پرایہ ۸ یا ۱۰ روپیہ ماسک کے ادھیاپک ہوتے ہیں - یہ گاؤں میں سب سے ادھک ودوان سمجھے جاتے ہیں - یدی تجربہ کے طور پر ایسی کچھ پاٹھ شالائیں کھولی جائیں - کہ جن میں سادھارن ادھیاپن کے سوائے ادھیاپک پرچارک اور پروہت کا کام بھی کریں - تو شاید اچھے پرنتشرم نکلے - ایک ضلع میں ایسی کچھ پاٹھ شالائیں کھول کر دیکھنا چاہیئے :

آج کل نوکریوں کا ابھاو ہے - ہندی مڈل پاس پرچارک تیار کئے جا سکتے ہیں - اور ان کو ۴

آریہ سماج کا سبھاسد بننے و رہنے کا نیم

(از شری پت گیان چند جی آریہ - دہلی)

(نمبر ۲)

میں نے اپنے پہلے لیکھ میں "وچار سوتنتریہ" کے ابھپرایہ میں مت بھید رکھنے والے آریہ سماجیوں کی پرکھم شنکا یہی کہ اس خیال کی آڑ بھی تھی کہ آریہ سماجی اپنے وچار رکھنے میں بالکل سوتنتر ہیں - وہ چاہے کسی پرکار کے بھی اپنے وچار رکھیں - یدی وہ آریہ سماج کی آچار پدھتی کے ورودھ آچرن نہیں کرتے - تو آریہ سماج کے سبھاسد رہ سکتے ہیں" اور سدھ کیا تھا - کہ یہ ابھپرایہ سنگٹھن کا ودھونسک ہونے کے کارن سماج نرمان شاستر کے نیموں کے ہی ورودھ ہے - کیونکہ بھن بھن وچاروں والے دیکھنے کبھی بھی نیم بدھ سنگٹھت سماج کو بنا ہی نہیں سکتے اس لئے کسی نیم بدھ سنگٹھت سماج کے لئے وچار سوتنتریہ کے اس ابھپرایہ کا پریوگ میں لانا سنبھو ہی نہیں ہو سکتا ؛

اب اس لیکھ میں ان کی ان بھگت سمفا پنا کی پڑتال کی جاتی ہے - جس پر کہ آج کل نشیشنا سے وواد چل رہا ہے ؛

دو آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند کی موجودگی میں اکھوا آریہ سماج کے جنم دن سے ہی کیول ویس نیموں کو مان اور ان کے انوکول آچرن سویکار کر کے آریہ سماج میں پروشٹ ہونے کا نیم چلا آیا ہے - جس سے سپشٹ ہے - کہ رشی دیانند پرورتت سدھانتوں کا ماننا سبھاسد کے لئے آوشیک نہیں ہے - اور کہ شری سوامی جی بھی اسی کو پرایت سمجھتے تھے "۔

آریہ بند او گت سمفا پنا سے اس کے سمفا پک تھا سمرتھکوں کو بھلے ہی کچھ سہارا ملتا ہو - پرنتو واستو میں اس سہارا میں "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" والی لوک اوکتی کے سہارا سے کوئی وششتا پرتیت نہیں ہوتی - کیونکہ رشی دیانند کے بنائے نیموں کو ماننا اور نیموں میں پرورتت تھا ابھیریت سدھانتوں کو ماننے سے انکار کرنا دو ایسے پرسپر ورودھی منتویہ ہیں - جو کہ سویم ایک دوسرے کا کھنڈن کرتے ہیں اس کا ثبوت آریہ سماج کے انہاسک تھا نیموں کے ان بھگت پرمانوں سے ملتا ہے ؛

آریہ سماج کے اتہاسک پرمان

۱ رشی دیانند نے بیساکھ سمت ۱۹۲۰ میں پرچار کا آرمبھ کیا (جیون چرتر صفحہ ۴۳) اور ۲۹ چیت سمت ۱۹۳۲ مطابق ۱۰ اپریل سنہ ۱۸۷۵ء کو سب سے پہلا آریہ سماج بمبئی میں سمفاپن کیا - (جیون چرتر صفحہ ۳۲۹) ارفقات رشی ور کے پرچار آرمبھ کرنے کے گیارہ ورش پشچات آریہ سماج کی سمفاپنا ہوئی جس سے ودت ہے - کہ رشی کے گیارہ ورش پرینت ویدک دھرم کا پرچار کرنے پر جب بہت سے لوگ ویدک دھرمی اتھوا ان کے وچاروں کے ہو گئے تب بمبئی والے نیم بنے - اور آریہ سماج قائم ہوا - اب پرشن ہوتا ہے - کہ نیم اور آریہ سماج بننے سے پہلے شری سوامی جی کن وچاروں کا پرچار کرتے تھے جن

سن اور مان کر وہ لوگ ویدک دھرمی بنے - کہ جنہوں نے آریہ سماجیں بنائیں - اتھوا جن سے آریہ سماجیں بنیں - اتر سپشٹ ہے - کہ وہ وہی ویدک وچار (سدھانت) اور آچار ہیں - کہ جن کا اپدیش شری سوامی جی کے جیون چرتر تھا ان کے بنائے ہوئے ستیارتھ پرکاش آدی گرنتھوں میں ہے - اور جن کا ادھین رشی ور جانند سے کر کے ودیا سماپتی پر گورو دکھشنا کے روپ میں جن کے پرچار کی پرتگیا انہوں نے گورو کے سامنے ان شبدوں میں کی تھی :-

دیانند - مہاراج! مجھے اب وداع ہونے کی آگیا دیجئے ؛

گورو - دیانند جانتے ہو - تو ودیا سماپتی کی دکھشنا دینا دھرم ہے ؛

دیانند - جو آپ فرمائیں - میں حاضر ہوں ؛

گورو - بیٹا! اس ودیا کو سپھل کر دکھلاؤ - ولش کا اپکار کرو - سنہ شاستروں کا ادھار کرو - مت متانتروں کی اودیا کو مٹاؤ - اور ویدک دھرم پھیلاؤ - یہی دکھشنا میں تم سے مانگتا ہوں ؛

دیانند - گورو آپ کی آگیا سر ماتھے پر - آگیو پرینت اس کے لئے یتن کروں گا ؛

(جیون چرتر - صفحہ ۴۲)

اس سے سدھ ہے کہ وہ سنہ پرتگیہ رشی دیانند تھا پرورتت ویدک وچار اور آچار ہی تھے - کہ جن کو سن اور پڑھ کر لوگ ویدک دھرمی اور آریہ سماجی بنتے تھے نہ کہ نیموں کو جان و مان کر - کیونکہ اس سمہ تک نیم بنے ہی نہ تھے ؛

۲ آریہ سماج کی سمفاپنا کا اودیش اودبرت کی گئی ان پنکتیوں سے ودت ہے

"خیالات کو پرتال جیکا تھا لوگ چاہتے تھے کہ آریہ سماج قائم کی جائے - ایسا نہ ہو - کہ سوامی جی کے چلے جانے کے بعد اس اُتم دھرم کا یہ یعنی ست اپدیش کا چلانا مشکل ہو جائے . . . . جب بعض لوگوں کو ان فریقوں (برہم سماجیوں اور پرارتھنا سماجیوں) کی خود غرضی کا علم ہوا - تو ان کو آریہ سماج سمفاپن کرنے کی خواہش بڑھ گئی - انہوں نے سوامی جی کو حال سمجھایا - اور ان کے سامنے ۲۴ سے ۳۰ نومبر سنہ ۱۸۷۲ء تک یعنی مگھر سمت ۱۹۳۲ میں ساٹھ صاحبوں نے دستخط کئے - کہ ہم ضرور سماج چلائیں گے - ہماری ابھلاشا یہی ہے کہ بہت گئے - (جیون چرتر صفحہ ۳۲۵)"

ان اودبرت پنکتیوں سے سپشٹ ہے کہ آریہ سماج کی سمفاپنا کا اودیش لوگوں کو ویدک دھرمی اور آریہ سماجی بنانے والے سوامی جی کے پرچار کے کام کو جاری رکھنا تھا - اور وہ پرچار ان ہی ویدک وچاروں (سدھانتوں) اور آچاروں کا تھا - ویدک وچار اور آچار آدھار ہیں - اور نیم آدھیہ ہیں - ان وچاروں اور آچاروں کی رکھشا و پرچار کے لئے ہی آریہ سماج اور اس کے نیم بنائے گئے - پھر ان کو چھوڑ کر کوئی کیسے آریہ سماجی بن و رہ سکتا ہے؟

۳ پرشن ہوتا ہے - کہ بمبئی والے نیم اور بمبئی آریہ سماج ۱۰ اپریل سنہ ۱۸۷۵ء کو بنے - اور لاہور آریہ سماج ۲۴ جون سنہ ۱۸۷۷ء کو سمفاپت ہوا - اور یہیں پر موجودہ نیم بنے - اور اب نیموں کے بننے کے پشچات آریہ سماج میں پروشٹ ہونے کے لئے درخواست دینے کا نیم ہوا - اس سے پورو ارتھات ان دونوں سماجوں کے بننے والے لگ بھگ دو ورش کے انتر میں نیموں کے ہوتے ہوئے بھی جبکہ نیموں پر ہستاکشر کرنے کا کوئی نیم نہ تھا - جو آریہ سماجی و آریہ سماجیں بنے وہ کیا جان و مان کر بنے - اس کا اتر سوائے اس کے اور کچھ نہیں - کہ آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند کے ویدک دھرم سمبندھی وچاروں (سدھانتوں) اور آچاروں کو سن و پڑھ کر ہی وہ آریہ سماجی بنے و آریہ سماج بنائے -

سو رگیہ شری سوامی شردھانند جی کی بنائی ہوئی "آدی ستیارتھ پرکاش" نامی پستک کے ان بھگت لیکھ سے بھی اس کی پشٹی ہوتی ہے :-

"رشی دیانند کے جیون کال میں ہی جو پچاس کے لگ بھگ آریہ سماج سمفاپت ہوئے - اور جو سہسروں ویکتیوں نے ویدک دھرم کی شرن لی - یہ اسی آدی ستیارتھ پرکاش کا چمتکار تھا" ؛

۴ نیموں تھا اُپ نیموں کے پشچات بھی جو لوگ آریہ سماجی بنے اور بنتے ہیں - وہ بھی رشی کی موجودگی میں اُن کے اپدیشوں تھا آریہ سماج کے اپدیشکوں کے اپدیشوں کو سن اور رشی کرت گرنتھوں کو پڑھ و آریہ سماج کے کام کو جان و مان کر ہی بنے و بنتے ہیں یہ لوگ نیم تو اُس وقت دیکھتے ہیں - جبکہ پرویش پتر پر ہستاکشر کرتے ہیں - بلکہ سچ تو یہ ہے - کہ بہودھا اس سمہ بھی نیموں کو نہیں پڑھتے - کیول ضابطہ کی پابندی کے لئے فارم بھر کر ہستاکشر کر دیتے ہیں - ورنہ آریہ سماجی تو وہ ہستاکشر کرنے سے پہلے ہی بن چکے ہوتے ہیں - میں اپنا اُداہرن ہی لکھتا ہوں - لگ بھگ ۲۵ ورش ہوئے جبکہ میں آریہ سماج میں پروشٹ ہوا تھا - اس سے پہلے میں ادویت وادی نوین ویدانتی تھا - آریہ سماجیوں سے واد وواد کرتا رہتا تھا - ستیارتھ پرکاش کے پڑھنے سے میرے وچار بدل گئے - اور میں آریہ سماج میں پروشٹ ہو گیا ؛

اُدھرت اتہاسک پرمانوں سے سدھ ہے کہ آریہ سماجی اور ویدک دھرمی بنانے والے وہ ویدک وچار (سدھانت) اور آچار ہی ہیں - کہ جن کا رشی دیانند نے گورو ورجانند کے سنمکھ کی ہوئی پرتگیا کے انوسار آجیون پرینت بڑی دھوم دھام سے پرچار کیا - اور آریہ سماج بھی آج تک جن کا پرچار اور رکھشا کرتا چلا آتا ہے - کیونکہ آریہ سماج کا پرورتک اور آریہ سماج انہیں کو شاریرک - آتمک اور سماجک اُنتی کا سادھن سمجھتا ہے - اور یہ ویدک وچار اور آچار تو آریہ سماج کی آتما ہیں - ان کے منتویہ کو انادوشیک بتلانا جہاں آریہ سماج کو نرجیو بتانا ہے - وہاں رشی ور اور آریہ سماج کو انادوشیک کی سدھی کے لئے پریتن کرنے والا ٹھہرانا ان کے آج تک کے پرچار کے کام کو نرارتھک ٹھہرانا ہے ؛

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا فرض ہے

کیا آریہ سماج سو رہا ہے؟

(از شری پنڈت دھرم دیو جی شاستری آچاریہ گورو کل پٹ سوہنی ضلع مظفر گڑھ)

گورو کل کانگڑی کے آچاریہ شری پنڈت دیو شرما جی ابھے سے آریہ سماج بخوبی واقف ہے۔ میں ان کے لئے یہ کہتے ہوئے اپنا گورو سمجھتا ہوں کہ وہ آریہ سماج میں مہان اور مہا پرش ہیں۔ میں اس آریہ بھائی کے وچاروں سے سہمت ہوں جس نے مجھے یہ کہا تھا کہ پنڈت دیو شرما جی آریہ سماج میں ہی نہیں بلکہ ہندوستان میں سیکنڈ گاندھی کہے جانے کے یوگیہ ہیں۔ جہاں تک کہ میں نے ان کے تھوڑے سے پریچے اور سمرد اس سے پتہ لگایا ہے۔ کہ آچاریہ دیو شرما جی اس قابلیت کے مالک ہیں جو قابلیت دنیا کے چند آدمیوں کے پاس ہوتی ہے۔ اگر میں غلطی نہیں۔ تو ان میں بھگوت گیتا کے سولھویں ادھیائے میں کہے ہوئے دیوی سمپتی کے سبھی لکشن موجود ہیں۔ اس لئے ان کو "ابھے" کی اپادھی کتنی سنوبھا دیتی ہے۔ یہ ودوان خود سوچ سکتے ہیں۔ وہ آریہ سماج کے رتن ہیں۔ آریہ سماجی ناراض نہ ہوں۔ تو میں یہ بھی کہہ دوں۔ کہ ایسے چند آریہ مہاتما ہی آریہ سماج کی شان کو بڑھائے ہوئے ہیں۔

۲۸ جنوری ۱۹۳۴ء کے "پرکاش" میں مہاتما ابھے جی کے "آریہ سماج کے لئے آتم آہوتی کی ضرورت ہے" نامی پمفلٹ کا اردو ترجمہ چھپا ہے۔ کئی آریہ سجنوں نے اسے دل سے پڑھا ہوگا۔ آریہ سماج میں ایسے آدمیوں کی بھی کمی نہیں ہے۔ جنہوں نے آچاریہ جی کے اس مضمون سے یہ نتیجہ نکالا ہوگا۔ کہ "یہ آریہ سماج میں ایک دیوانہ اور پاگل آدمی ہے۔ جو کہ آریہ سماج کے لئے خطرناک ثابت ہوگا۔ اور کہ اس کے مرنے سے آریہ سماج کو کیا نقصان ہوگا۔ آریہ سماج اپنے دھرم سے وچلت نہیں ہو سکتا۔ ۔ ۔ ۔ وغیرہ وغیرہ"۔

اوہو! یہ آریہ سماج جو اس سمے موجودہ حالت میں ہے اسے اگر بے جان کہا جائے۔ تو غلطی نہ ہوگی۔ جس سماج نے دیش کو "سوراجیہ" کا شبد سنایا۔ اور آزاد ہونا سکھایا۔ آج اس کے سنچالک سوتنترتا کے شبد سے بھی بھئے بھیت ہوتے ہیں۔ جس کے پرورتک نے دیش کے لئے اپنی آہوتی دے دی۔ آج اس کی سماج کے سبھاسد پیٹ کے لئے دیش کے ہت کو سواہا کرنا چاہتے ہیں۔ جس سماج کے پرورتک نے کئی بار سنسار کو سوتنتر کرنے کا اپدیش بتلایا۔ اور اس کے انوسار آچرن کیا۔ آج اس کے نیموں کے انوسار چلنے والی سماج مہاتما گاندھی کا نام لیتا اور اس کے ویدانو کول سنیہ آگرہ کے سدھانت کو پیش کرنا نشید قرار دیا جاتا ہے۔

آج آریہ سماج میں خالص شدھی پر تھا اسی طرح انیہ دھارمک کہلانے والے سدھانتوں پر بولا جا سکتا ہے۔ اور ایسا کرنا بہت ضروری سمجھا جاتا ہے۔ پرنتو دکھ سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ آریہ سماج میں خالص دیش بھگتی پر تو کیا شدھ آزادی کے لئے تو دور کبھی اور پرسنگ سے بھی دیش بھگتی اور سوتنترتا کے وشے میں کچھ کہنا بہت سے استھانوں پر آریہ سماج پر کٹھارا گھات سمجھا جاتا ہے۔ مجھے سمرن ہے۔ کہ ایک بار کسی آریہ سماج میں مجھے بولنے سے اس لئے روک دیا گیا۔ کہ میں کچھ دن پہلے وہیں کانگرس کے پلیٹ فارم پر "ستیہ آگرہ" کے سدھانت پر کچھ بول چکا تھا۔ اور کہ میرے بولنے پر وہاں کی آریہ سماج کے پردھان پر جو کہ ایک رائے صاحب تھے۔ پہاڑ ٹوٹ پڑے گا۔ اور ان کے پردھان پد سے علیحدہ ہو جانے پر آریہ سماج کی وہاں کوئی ستھتی نہیں رہے گی۔ اور کہا یہ جاتا ہے۔ کہ آریہ سماج دھارمک سنستھا ہے۔ اس میں راج نیتی نہیں آسکتی۔ اگر آریہ سماج اس اندولن میں حصہ لے گا۔ تو اس کے سب کام رہ جائیں گے۔ اور کہ آریہ سماج کا ممبر بھی جائدادوں کے ضبط ہونے کے ڈر سے کوئی نہ بنے گا۔ یہ ایک بھئے ہے۔ جو کہ آریہ سماج کو سوتنترتا کے پرچار سے روکتا ہے۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ جب آریہ سماج شدھی اور سنگٹھن کا پرچار کرتا ہوا اپنی کئی قیمتی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور کر چکا ہے۔ اور اس کے کئی پرچارک اور سہایک ان کاموں میں دھاگ لینے سے نانا پرکار کی مصیبتیں جھیل رہے ہیں۔ اور ایسا کرنا اپنا دھرم سمجھتے ہیں۔ تو آریہ سماج جس نے کہ دھرم کی وستریت ویاکھیا سنسار کے سامنے رکھی۔ سب سے آونیک کرتویہ بھارت ورش کے لئے پرم دھرم جس کے بغیر ہندوستانی مالی۔ تمدنی۔ روحانی اور سیاسی چاروں پرکار کی ترقی کرنے سے محروم ہیں۔ سوتنترتا کے پرچار کو بھی دھارمک انگ کیوں نہیں سمجھتا؟ اور جبکہ آریہ سماج کو یہ گورو پراپت ہے۔ کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وہ سنسار میں مونگ اور سمارہ بھوم دھرم کے پرچار کرنے کے لئے ہے۔ تب اس سمے کے دیش دھرم کے لئے اپنا کرتویہ نشچت کرنے میں کیوں پیچھے رہتا ہے؟ اور جس طرح ایک آریہ سماجی کے لئے شدھی اور سنگٹھن کا حامی ہونا لازمی ہے اس کا ورودھ کرنا نہیں۔ ٹھیک اسی طرح دیش پریم اور دیش بھگتی بھی ہر ایک آریہ سماجی کے لئے

لازمی قرار کیوں نہیں دی جاتی۔ جبکہ وید بھی ہمارا پرم دھرم ہے۔ اور وید میں سوراجیہ پراپت کرنے کی اور اس کے لئے قربانی کرنے کی ہمیں سیکھان سیکھان پر آگیا ملی ہے۔ تب ودیشی سرکار کے ساتھ تعاون کرنے والے۔ اتنا ہی نہیں۔ دیش بھگتوں کے ورودھ سفارش کرنے والے انسان کو کنشٹ دلانے میں ودیشیوں کا ساتھ دینے والے۔ ودیشی سرکار سے پراپت جھوٹی سند کو "آریہ" اپادھی سے عزت دینے والے سودیشی وغیرہ پرچاروں کے ورودھی منشیہ آریہ سماج کے ادھیکاری کیوں ہوں؟ جو کہ آریہ سماج کو رسائی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ یہ ایک پرشن ہے۔ جو کہ ہر ایک دیش بھگت آریہ کے ہردیہ میں دن رات جاگتا رہتا ہے۔

آچاریہ دیو شرما جی ان دیشی بھگت آریوں کے شرومنی ہیں۔ جو کہ اس سمے آریہ سماج کے لئے لازمی سمجھتے ہیں۔ کہ وہ ہندوستان کو آزاد کرانے میں سب سے زیادہ حصہ لے۔ میں جتنا کہ ان میں جانتا ہوں۔ کہ وہ سچے تیاگی دیش بھگت ہیں۔ آریہ سماج میں دیش بھگتی پر وہ پھر پیدا کرتے ہیں۔ جنتا کا مارگ پورت راجہ ستمارگ پر آوے۔ اس کے لئے وہ آتم آہوتی کرنا چاہتے ہیں۔ میں تمام آچاریہ دیو شرما جی سے یہ پرارتھنا کروں گا۔ کہ وہ اپنے نشچے پر پھر وچار کریں۔ کیونکہ انہوں نے دیش کے لئے آتم سمرپن کیا ہوا ہے۔ تب جبکہ دیش کو ان کے جیون میں ادھک لابھ پہنچ رہا ہو۔ آتم بلیدان کرنا اچت پرتیت نہیں ہوتا۔ ساتھ ہی آریہ سماج کے نیتاؤں سے بھی میں یہ پرارتھنا کروں گا کہ وہ آریہ سماج کو دیش بھگتوں کی سنستھا بنائیں۔ اور آریہ سماج کو ان دیش ورودھیوں سے مکت کریں۔ جو آریہ سماج کو دیش کے لئے ان اپیوگی بنا رہے ہیں۔ ایک ابھے کے لئے انیکوں سجیوں کو دیتے جھینوں کو، آتم سنسکار ورت جیون ایک ودھیک انیک مردوں سے اچھی ہے۔ نہیں تو آریہ سماج میں کچھ بھی جیون نہیں رہا ہے۔ ایسا کہا جا سکتا ہے۔ آریہ سماج کے لئے اس سے بڑھ کر شرم کی اور کوئی بھی بات نہیں ہو سکتی۔

(ادم شرم)

سمواد کالم

ذیل میں وہ پرشن درج کئے جاتے ہیں۔ جو شری پنڈت منگت رائے ہیڈ ماسٹر آریہ سکول کوٹ سبزل اور شری راجیندر پال جی آریہ سیوک کوٹ سبزل نے ارسال کئے ہیں۔ اور ساتھ ہی ان کے وہ اُتر بھی درج کئے جاتے ہیں۔ جو شری پت سوامی سوتنتر انند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ گورودت بھون لاہور نے دئے ہیں۔ (ایڈیٹر)

پرشن ۱ کیا چوٹی کے رکھوانے کا کسی ویدیا شاستر میں ودھان ہے؟ اگر ہے تو کس شاستر میں۔ اور اگر نہیں۔ تو کیا یہ کیول ہندوؤں کو نشانی کے لئے رکھنی پڑتی ہے۔ یا کوئی اس سے خاص فائدہ ہے؟ اگر فائدہ ہے۔ تو کون سا؟

اُتر ۱ پارسکر۔ گوبھل سُوتر میں۔ منوسمرتی میں۔ ستیارتھ پرکاش اور سنسکار ودھی میں شکھا رکھنے کی آگیا ہے۔ اس لئے رکھنی چاہیئے۔

پرشن ۲ کئی وِدوان فرماتے ہیں۔ کہ برہمچریہ اس لئے دھارن کیا جاتا ہے۔ کہ منشیہ پِتری رِن ہونے کے لئے مانا پتا سے گرو کا۔ اور کئی وِدوان فرماتے ہیں۔ کہ یہ تینوں آشرموں پر سمجھو۔ گرہست اور بان پرستھ کی پورتی کے لئے دھارن کیا جاتا ہے۔ اگر برہمچریہ ان ہر سہ آشرموں کی پورتی کے لئے دھارن کیا جاتا ہے۔ تو ان منشیوں کے بھنے کی کیا آوشیکتا ہے۔ جو برہمچریہ کا پالن نہ کر کے جھوٹی اوستھا میں وواہ کرتے ہیں۔ یا جو برہمچریہ آیو تک گرہست کی اُلجھن میں پھنسے رہتے ہیں۔ اُتر دیکر کرتارتھ کریں۔

اُتر ۲ تین رِن ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔ رشی۔ پِتر۔ اور دیو۔ رشی رِن ودّیا پڑھنے سے۔ پِتر رِن شادی کر کے اولاد پیدا کرنے سے۔ اور دیو رِن دھرم کاریوں سے پورا ہوتا ہے۔ یہ رِن بانو کے سمرن ارتھ ہے۔ اور کرم وا اُپاسنا۔ گیان کا آدیش کرتا ہے۔ منا۔ وچن۔ شریر سے بُرے کرم نہ کرنے کی آگیا دیتا ہے۔

پرشن ۳ ستیارتھ پرکاش اڑ واشاعت کے دسویں سمولاس کے صفحہ ۳۸۲ پر لکھا ہوا ہے کہ "براہمن کے سولھویں، کھشتری کے بائیسویں اور ویش کے چوبیسویں سال میں کیشانت کرم یعنی منڈن ہو جانا چاہیئے"۔ اور سنسکار ودھی میں لکھا ہوا ہے۔ کہ بالک کا جنم سے تیسرے سال منڈن سنسکار ہونا چاہیئے۔ ان ہر دو پستکوں میں اختلاف رائے کیوں ہے؟

اُتر ۳ کیشانت اور منڈن ایک نہیں ہیں۔ منڈن لڑکپن میں اور کیشانت جوانی میں جب داڑھی مونچھ ہو۔ اس وقت ہوتا ہے۔ آپ کو ایک کا بھرم پتہ نہیں کیوں ہوا؟

پرشن ۴ مہابھارت میں ذکر آیا ہے۔ کہ شری مہاراجہ دھرت راشٹر جی کے ایک سو پُتر تھے اور وہ صرف شریمتی مہارانی گاندھاری جی کے بطن سے تھے۔ اور ستیارتھ پرکاش کے چوتھے سمولاس میں مہرشی دیانند جی مہاراج رگوید کا حوالہ دے کر لکھتے ہیں۔ کہ:-

"وید کے اس حکم کے مطابق براہمن، کھشتری اور ویش ورن والی عورت اور مرد دس دس اولاد سے زیادہ پیدا نہ کریں۔ کیونکہ زیادہ پیدا کرنے سے اولاد کمزور۔ کم عقل اور کم عمر والی ہوتی ہے"۔ اب آپ کرپا کر کے سمجھا دیں۔ کہ کیا اُس زمانہ میں جبکہ آفتاب ویدکی روشنی سے سارا سنسار مستفید ہو رہا تھا۔ اور ویدمت عروج پر تھا۔ مہاراجہ دھرت راشٹر جی نے دس سے زیادہ بچے کیوں پیدا کئے؟ یا کیا دراصل اُس کے ۱۰۰ پُتر نہ تھے؟

اُتر ۴ مہابھارت کا زمانہ ہے۔ لیکن وید آچرن کا ہراس اس سے بھی ہزار سال پہلے شروع ہو گیا تھا۔ اس لئے دھرت راشٹر کا کیا کہنا ہے۔ اس میں یہی وجہ لے بوگیہ ہے کہ ایک استری بکثرت سنتان پیدا بھی کر سکتی ہے یا نہیں؟

کنیا گوروکل ڈیرہ دون کے وارشک اُتسو کا پروگرام

ڈیرہ دون - ۱۶ فروری - کنیا گوروکل ڈیرہ دون کے وارشک اُتسو کی بڑے زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ کنیا گوروکل بھارت ورش بھر میں اپنی قسم کا ایک نرالا ودیالیہ ہے۔ اس میں ہندی بھاشا وار نہایت اعلےٰ تعلیم دی جا رہی ہے۔ جو لڑکی چھ ورش کی عمر میں داخل ہوتی ہے۔ وہ سترہ ورش کی عمر میں سناتکہ بن جاتی ہے۔ سناتکہ کی لیاقت سنسکرت ساہتیہ۔ وید۔ اپنشد گیتا وغیرہ میں شاستری سے کم نہیں ہوتی۔ ہندی میں ہندی پربھاکر سے زیادہ ہوتی ہے۔ انگریزی میں میٹرک جتنی اور یورپین اور ایشیائی اتہاس میں بی-اے سے کہیں زیادہ۔ اس کے علاوہ سنگیت۔ سیاست دانی۔ گرہ شاستر۔ منو وگیان شاستر سینے پرونے اور کھانا بنانے کی تعلیم بھی اعلیٰ درجہ کی دی جاتی ہے۔ برہمچارنیوں میں دھرم پریم اور دیش بھگتی کوٹ کوٹ کر بھری جاتی ہے۔ پڑھانے والی سب دیویاں ہیں۔ سٹاف کی لیاقت بہت اونچے درجہ کی ہے۔ آنریری پرنسپل شریمتی آچاریہ ودیاوتی جی پنجاب اور سنٹرل پرانت کے آدیوں میں پہلی گریجویٹ ہیں۔ آپ سنسکرت کی بھی پرمدعہ پنڈتہ ہیں۔ اور وید اور اپنشد پڑھاتی ہیں۔ آپ کے علاوہ ۴ سناتکائیں ایک مدراس یونیورسٹی کی گریجویٹ۔ ایک بمبئی یونیورسٹی کی گریجویٹ۔ ایک کلکتہ یونیورسٹی کی گریجویٹ اور ایک کا ویہ تیرتھ امتحان پاس کی ہوئی دیویاں سٹاف میں ہیں۔ سائنس کی تعلیم کا انتظام اگلے ورش سے شروع ہوگا۔

مہاتما گاندھی - پنڈت مالوی - مہاتما ہنسراج - شری پت پرشوتم داس ٹنڈن - گوند کے وزیر تعلیم - پنڈت جواہر لال نہرو - لیڈی یورپین وامریکن عالم اور دیشی دیویوں دوارہ اس گوروکل کا نرکشن ہو چکا ہے۔ مہاتما ہنسراج نے تو رائے ظاہر کی ہے۔ کہ لڑکیوں کا مطالعہ وسیع ہے۔ اور وہ سنسکرت خوب لکھ اور بول سکتی ہیں۔ اور وید منتروں کا ارتھ بھی بھاشا میں کر سکتی ہیں۔ شری پت سیٹھ ہندوستان بھر کی کنیا پاٹھشالاؤں کے منتظمان سے سفارش کرتے ہیں۔ کہ وہ کنیا گوروکل میں آئیں۔ کیونکہ وہ ان سب کے لئے مشعل ہدایت ہو سکتا ہے۔ لڑکیاں تمام صوبوں کی پڑھتی ہیں۔ اگر ۶ پنجاب کی ہیں۔ تو ۵۰ یو۔پی کی ہیں۔ ۲۰ گجرات کاٹھیاواڑ کی ہیں۔ کچھ مدراس کی ہیں۔ کچھ افریقہ سے آئی ہیں۔ اور ایک لڑکی ایران سے آئی ہے۔ اس وقت ۵۵ لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ اور ۱۰۰ کے قریب اُتسو کے موقعہ پر داخل ہونگی۔ پڑھائی مفت ہے۔ خرچ کے لئے صرف ۵ روپیہ ماہوار لیا جاتا ہے۔ جس میں کتابوں کی قیمت کے علاوہ سب کچھ شامل ہے۔

اُتسو ۲۷-۲۸ فروری اور یکم و ۲ مارچ کو ہوگا۔ برہمچارنیاں "بنگلہ" پر "وِرلمان شکتی" پر "پنتر چیم" پر "ہندو مسلم میل کے ادبی حل" پر "مانس بھگتی" پر اور "بھگوان کی ستا" پر مضامین پڑھیں گی۔ اور حاضرین کو اعتراض کرنے کا کھلا موقعہ دیں گی۔ بڑی بڑی وِدوان دیویوں۔ مہاتماؤں۔ سنیاسیوں اور لیڈروں کے ویاکھیان ہونگے۔ ۲ مارچ کو ایک شاندار استری سمیلن ہوگا جس میں برہمچارنیاں کھیل اور ڈرامے دکھائیں گی۔ اس موقعہ پر دو کھلے مباحثے بھی ہوں گے۔ ایک سنسکرت میں اور دوسرا ہندی میں۔ ایک صنعتی نمائش بھی ہوگی جس میں برہمچارنیوں کے بنائے ہوئے بُنے ہوئے اور کاڑھے ہوئے سُندر کپڑے دکھائے جائیں گے۔ ڈیرہ دون میں موسم خوشگوار ہے۔ اور اُتسو تک سردی بھی کم ہو جائے گی۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ استری شکھشا کے پریمی سینکڑوں کی تعداد میں آئیں گے۔ [illegible] آپ کو ارشاد سمجھا کہ مالی حالت نہایت کمزور ہے۔

رشی بودھ اُتسو کی دھوم

آریہ سماج بھٹیاں

یہاں رشی بودھ اُتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ صبح تیرہ روپیہ چندہ وید پرچار فنڈ کے لئے جمع ہوا۔ حاضری کافی تھی۔ اور منتر و مانگنوں پر رشی جیون کا پرچار بہت اچھا ہوا ؛

(منشی داس آریہ سیوک بہنڈی بھٹیاں)

آریہ سماج لدھیانہ

۱۲ فروری کو آریہ سماج لدھیانہ کے اُتساہی ممبران نے رشی بودھ اُتسو زیر صدارت ڈاکٹر متھرا داس سنگھ بڑے دھوم دھام سے نہایت شان و شوکت سے منایا۔ آریہ سماج مندر حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ہون یگیہ کے بعد جہاں آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی کنیاؤں نے وید منتروں کا اُچارن کیا۔ وہاں آریہ سکول سنگیت منڈلی نے وید پروگرام بھجن کیرتن سے حاضرین کو آنند کیا۔

پنڈت شاہ رمیا لو جی شاستری کی پرارتھنا کے بعد آریہ ہائی سکول لدھیانہ کے مشہور ہیڈ ماسٹر نے اپنی سریلی آواز سے ایسا محظوظ کیا کہ حاضرین رشی کی یاد میں تدبر سے۔ اس کے بعد پنڈت راجندر جی نے رشی گن ورنن کرتے ہوئے نہایت ہی موثر اپدیش دیا جس کی پربھاوانی اثر پڑا۔ اس کے بعد آریہ کنیا پاٹھ شالہ لدھیانہ کی تیسری شریجی کی ایک کنیا نے ہارمونیم کے ساتھ رشی دیانند کی یاد میں نہایت ہی سریلے سوروں میں بھجن گا کر حاضرین کو بہت ہی آنند کیا۔ دوتین مہاشیوں نے خوش ہو کر اس کنیا کو مبلغ چار روپے بطور انعام دئے ؛

(لبھو رام ہیڈ ... لدھیانہ)

آریہ سماج سونی پت

آریہ سماج سونی پت میں رشی بودھ اُتسو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ہون یگیہ و پرارتھنا کے بعد ودوان مہاشیوں نے ویاکھیان ہوئے۔ مہرشی دیانند سرسوتی کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ اچھوت اُدھار۔ ودھوا وواہ اور ہندو سنگٹھن پر وچار پرکٹ کئے گئے ؛

(گوپی چند۔ اپ پردھان آریہ سماج سونی پت)

آریہ سماج خانیوال

خانیوال ۱۳ فروری۔ آریہ سماج مندر میں ایک ہفتہ پرچار کے بعد شوراتری کا اُتسو منایا گیا۔ لالہ راوھا کرشن پلیڈر نے ایک منوہر ویاکھیان دیا۔ بعد میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اور کارروائی شروع ہونے سے پیشتر وسیع پیمانہ پر ہون یگیہ کیا گیا ؛

(منتری آریہ سماج خانیوال)

آریہ سماج ننکانہ

ننکانہ صاحب ۔۴ فروری۔ کل شوراتری کا تیوہار

آریہ سماج کی طرف سے بہت دھوم دھام سے منایا گیا۔ پراتہ کال نگر کیرتن کیا گیا۔ ایک بھاری جلسہ بھی زیر صدارت ڈاکٹر سوہنا لال جی ہوا۔ جس میں سوامی دیانند سرسوتی کے جیون پر تقریریں کی گئیں ؛

(منتری سماج)

آریہ سماج سرگودھا

سرگودھا ۱۲ فروری۔ کل آریہ سماج بلاک نمبر ۲ میں شوراتری کا تیوہار بہت سرگرمی سے منایا گیا۔ ہون یگیہ کے بعد ویاکھیان ہوئے۔ پوسٹ ماسٹر سرگودھا نے اوم کا جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی ؛

(منتری سماج)

آریہ سماج لائل پور

آریہ سماج گورو کل و کالج سیکشن کی طرف سے آریہ سماج مندر میں رشی بودھ اُتسو دھوم دھام سے منایا گیا۔ جلسہ کے صدر لالہ چندر بھان وکیل صدر آریہ سماج کالج سیکشن تھے۔ صدر جلسہ نے زلزلہ سے تباہ شدہ بھائیوں کے ساتھ ہمدردی اور مصیبت زدگان کی امداد کے متعلق ریزولیوشن پیش کیا۔ جو پاس ہوا ؛

آریہ سماج بھلوال

آریہ سماج بھلوال نے شوراتری مہوتسو بڑے سماروہ سے منایا۔ صبح ۶ سے ۸ بجے تک سب آریہ بھائیوں نے مل کر سنکیرتن کیا۔ ۸½ سے ۹ بجے تک ہون یگیہ۔ پرارتھنا اُپاسنا۔ بھجن اور کتھا کے بعد صبح کی کارروائی سماپت ہوئی۔ رات کو ۸ سے ۱۰ بجے تک مہاشہ رام لال۔ پنڈت منیشور دیو سدھانت شرومنی اور پنڈت بھیم سین جی کے منوہر ویاکھیان ہوئے۔ وید پرچار چار آنہ منتی فنڈ میں تیرہ روپیہ اکٹھا ہوا۔ جو پنڈت منیشور دیو جی کو دیا گیا ؛

(رام پیارا منتری آریہ سماج بھلوال)

آریہ سماج اجمیر

نگر آریہ سماج اندر اجمیر آریہ سماج نے مل کر رشی بودھ اُتسو بڑی دھوم دھام سے منایا۔ دیانند آشرم اور ویدک یتیم خانہ کے وشال بھون روشنی سے جگمگا رہے تھے۔ اندر ہال میں شریمان پروفیسر گھیسو لال جی ایڈووکیٹ۔ شریمان پروفیسر دیوکی نندن جی شاستری۔ پنڈت پرمانند جی بی۔ اے اور پنڈت جیدیو جی ودیا بھاسکر کے بڑے گمبھیر اور روچک بھاشن ہوئے۔ موقعہ محل کے مطابق بھجن ہوتے رہے۔ اور دیانند کے بودھ سے بودھست

اور پربھاوت ہوتی ہوئی اپنے گھر گئی ؛

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج آگرہ

آریہ سماج آگرہ نگر کی اور سے دیانند سپتاہ کے اپلکھشیہ میں ۵ فروری سے ۱۲ فروری تک آریہ سماج بھون میں یگیہ کیا گیا۔ اور اس کی پورن آہوتی ۱۲ فروری ۱۹۳۴ء کو شوراتری کے دن ہوئی۔ اسی دن رشی دیانند جی کی جیونی پر شریمان بابو پورن چند جی ایڈووکیٹ کا پربھاوشالی بھاشن ہوا۔ راتری کو آریہ سماج بھون میں روشنی کی گئی ؛

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ساہووالہ

آریہ سماج ساہووالہ نے رشی بودھ اُتسو بڑی دھوم دھام سے منایا۔ ۶ فروری سے ۱۲ فروری ۱۹۳۴ء تک ہر روز صبح سنکیرتن بڑی شان سے ہوتا رہا۔ اور ۱۲ فروری کو صبح ہون یگیہ اور شام کو آٹھ بجے بھجن اور اپدیش ہوتے رہے نیز ہر روز رات کے وقت پنڈت مکند لال جی کتھا کرتے رہے۔ حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا۔ مبلغ چار روپیہ وید پرچار فنڈ کے لئے اکٹھا ہوا ؛

علاوہ بریں ۱۶ فروری کو شہید دھرم پنڈت لیکھرام جی کا دن منایا گیا۔ اور شہید کے کارنامے لوگوں کو سنائے گئے ؛

(ٹولراج منتری آریہ سماج ساہووالہ ضلع سیالکوٹ)

آریہ سماج کوٹلی

۲۷ ماگھ سے رات کو سنکیرتن شروع کیا گیا تھا جس میں شہر کے تمام آریہ سماجی شامل ہوتے۔ (کارروائی یکم پھاگن بروز شوراتری بوقت صبح) پراتہ کال ۴ بجے نفیریوں پر کیرتن کیا گیا۔ ۷½ سے ۱۰ بجے تک ہون یگیہ۔ بھجن اور کتھا۔ بعد دوپہر ۲ بجے آریہ سماج مندر سے جلوس نکالا گیا۔ جس میں شہر کے سب نرناری شامل تھے۔ یہ جلوس شہر کے مختلف گلی کوچوں سے ہوتا ہوا ۵ بجے آریہ سماج مندر میں آ کر ختم ہوا۔ اس جلوس میں علاقہ نوشہرہ کے ہری جن بھی شامل تھے ؛

رات ۶½ سے ۸ بجے تک بھجن مہاشہ بھگت رام جی اور مہاشہ رام بھیجا مل جی ؛ ۸ سے ۹ بجے تک۔ کتھا رشی جیون بطرز سردا شیام ... مہاشہ رام بھیجا مل جی جھنگ نے

نہایت اچھے پیرایہ میں ادا کیا۔ اور پبلک نے بہت پسند کیا ؛

۹ سے ۱۰ بجے تک۔ ویاکھیان لالہ روپ چند صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل ؛

۱۰ سے ۱۱ بجے تک۔ ندھی فنڈ کے لئے چندہ جمع کیا گیا۔ اور پھر حاضرین میں کڑاہ پرشاد تقسیم کیا گیا۔ اور کارروائی بعد شانتی پاٹھ سماپت ہوئی ؛

(رام لال اُپ منتری آریہ سماج کوٹلی)

آریہ سماج جہانیاں منڈی

۱۲ فروری سنہ ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج جہانیاں منڈی میں رشی بودھ اُتسو بڑے سماروہ سے (منایا گیا)۔ شام کے پانچ بجے شہر کے بازار و گلیوں میں سنکیرتن کیا گیا۔ رات کے ساڑھے آٹھ بجے ایشور ستتی۔ پرارتھنا اور بھجنوں کے بعد ڈاکٹر کاشی رام منتری آریہ سماج جہانیاں منڈی نے رشی جیون پر ایک عالمانہ مضمون پڑھ کر جنتا سے خراج تحسین حاصل کیا۔ اور پھر مہاشہ اُتم چند لال۔ ڈاکٹر شانوں رام اور لالہ نرائن داس نے اپنی اپنی کویتاؤں سے پبلک کو آنند کیا ؛

(منتری آریہ سماج جہانیاں منڈی)

بہار پرانت کے کشٹ نوارن کے لئے آریہ پرشوں سے اپیل

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بہار پرانت کے علاقہ میں جہاں ابھی مدد کی بہت ضرورت ہے۔ اپنے کام کرنے والے آدمی بھیج دیئے ہیں۔ لالہ بوسارام جی خزانچی آریہ سماج وچھووالی لاہور۔ لالہ منشا رام لال جی پردھان آریہ سماج رام گلی کو تو پہلے ہی بھیجا گیا تھا۔ اب ایک اور دستہ پانچ اصحاب کا محنت سے اور دل و جان سے کام کرنے والوں کا بھیجا جا رہا ہے۔ جن کو مناسب ہدایات دے دی گئی ہیں۔ اور ہمیں وشواس رکھنا ہوں۔ کہ وہ نہایت خوش اسلوبی سے سیوا کے کام کو کریں گے۔ آپ کا دیا ہوا دان واقعی ضرورت مندوں تک پہنچا دیں گے۔ حالات کا مطالعہ کرنے سے میں اس نتیجہ پر پہنچا تھا۔ جتنا دھن سبھا کے پاس اس کام کے واسطے آئے گا۔ اس کے مطابق خود ہی ریلیف کا کام کرنے والی دوسری سوسائیٹیوں کے ساتھ مل کر کام کیا جائے۔ اس وقت ہر ایک شخص کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی کمائی میں سے کچھ حصہ بہار پرانت کے مصیبت زدگان کے واسطے ضرور دے۔ اور میں اپنے آریہ بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے آریہ سیوکوں کے لئے جو تن اور من سے سیوا کرنے پر آمادہ ہیں۔ بہت سا دھن جمع کر دیں۔ اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو مدد پہنچائیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پاس جو اس وقت دھن آ چکا ہے۔ اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

فہرست آمدنی بہار بھونچال ریلیف فنڈ

اسمائے گرامی	پائی	آنہ	روپیہ
مہاشہ کرن سنگھ ورما منیجر ریلوے کوآپریٹو سٹور۔ ریواڑی	۰	۰	۱
ایچ۔ ایم۔ چوپڑہ انارکلی لاہور	۰	۷	۴
مہاشہ کرشن لال اوورسیر راولپنڈی	۰	۰	۱۰
آریہ سماج نواں شہر	۰	۰	۵۰
" " دودھوچک	۰	۰	۵
مہاشہ ہری چند موہن	۰	۰	۱۰
" گورداس چند کھیرڑ	۰	۰	۵
آریہ سماج سیالکوٹ شہر	۰	۴	۲۶۵
مہاشہ امرناتھ چوپڑہ۔ لاہور	۰	۰	۲
بابا رلا رام جی	۰	۰	۱
مہاشہ بہاری لال اگروال ڈھے پور	۰	۱۰	۶۳
" کیدارناتھ قلعہ سوبھا سنگھ	۰	۰	۵
" گنگا داس رتن چند امرتسر	۰	۰	۶
آریہ سماج گورودت بھون۔ لاہور	۰	۸	۷۷
شریمتی بھوشن جی وکیل۔ ڈیرہ غازی خان	۰	-	۵
مہاشہ چندر بھان جی مہتہ شوبھا	۰	۰	۳۱
شاف میسرز کرپا رام اینڈ برادرز پشاور صدر	۰	۰	۱۲۰
مہاشہ سہج داس ریٹائرڈ انجینئر ننکر پور	۰	۰	۲۱
مہاشہ منشی رام بہادر مظفرنگر	۰	۰	۵
" موہن لال جی رام نگر	۰	۰	۱۰
دیوان نارائن داس جی پنج ند	۰	۰	۵
ڈاکٹر مکن لال جی جالندھر	۰	-	۱۰
آریہ سماج سنگھپورہ	۰	۰	۴۳
مہاشہ پرمانند قطب پور	۰	۰	۶۰
آریہ سماج ... چھاؤنی	۰	۰	۱۰۰
[illegible] جی لاہور	۰	۰	[illegible]

اسمائے گرامی	پائی	آنہ	روپیہ
شریمتی چنن دیوی جی دھرم پتنی مہاشہ کرشن جی	۰	۰	۱۰۰
مہاشہ درگا داس جی نئی آبادی۔ جالندھر شہر	۰	۰	۱۰
آریہ سماج ڈھکی نقشبندی پشاور شہر	۰	۰	۴۰
" " جیند	۰	۰	۱۵
" " گھروٹہ	۰	۰	۳۰
" " نابھہ	۳	۱۵	۶۴
مہاشہ کرپا رام ہیڈ ماسٹر جالندھر شہر	۰	۰	۱۲۵
آریہ سماج ڈگشائی	۰	۹	۳۴
مہاشہ چرنجیت لال جی ٹھیکیدار لاہور	۰	۰	۱۰۰
مہاشہ ٹیک چند جی لاہور	۰	۴	۲
" نارائن داس جی اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کھڈیاں	۰	۰	۲
آریہ سماج جامپور	۰	۰	۵۰
مہاشہ رلا رام جی گورنمنٹ پنشنر بھوسال	۰	۰	۵
مہاشہ شنکر داس جی ماچھی واڑہ	۰	۰	۹۲
استری سماج لدھیانہ	-	۰	۴۰۰
آریہ " "	۰	۰	۳۱۱
" " کوئٹہ	۰	۰	۳۰۰
" " ایبرہ	۰	۰	۱۶
" " کمالیہ	۰	۰	۷۰
مہاشہ شانتی سروپ اوورسیر گھوگھاٹ	۰	۰	۱۰
مہاشہ کشوری لال ڈیرہ گوپی پور	۰	۰	۵
لالہ مکند لال جی معرفت پنڈت [illegible]	۰	۰	۷

اسمائے گرامی	پائی	آنہ	روپیہ
مہاشہ ٹیک چند جی لالہ جی معرفت پنڈت ... جی	۰	۰	۶
مہاشہ ٹیک چند جی	۹	۱۵	۱
پنڈت ٹھاکر دت جی وید امرت دھارا۔ لاہور	۰	۰	۳۰۰
مہاشہ آیا سنگھ جی اپ پردھان آریہ سماج جھنگ مگھیانہ	۰	-	۱۰۰
" " بوہڑ دروازہ ملتان	۰	۱۰	۵۰
" " ملتان	۰	۰	۴۸
آریہ پتری پاٹھشالہ ملتان کی کنیاؤں سے	۰	۰	۵۲
آریہ سماج بلاک نمبر ۲ سرگودھا	۰	۵	۱۳
گپت دان	۰	۰	۲۵۰
منتری آریہ سماج نواں شہر	۰	۰	۳۵
مہاشہ تارا چند جی سگنیلر	۰	۰	۲
آریہ سماج لاہور چھاؤنی	۰	۶	۲۴
" " ڈیرہ غازی خان	۰	۰	۱۰۰
" " وزیرآباد	۰	۰	۲۰۰
استری سماج کیمبل پور	۰	۰	۷۱
آریہ " "	۰	۰	۲۹
" " لدھیانہ	۰	۰	۶۴
" " وچھووالی لاہور	-	۱	۳۴۴
" " قلعہ گوجر سنگھ	۰	۰	۲۰۰
شریمتی کرم دیوی جی	-	۰	۵۰
رائے صاحب رام سرن داس جی	-	۰	۱۵
بی بی گوپال دیوی جی	۰	۰	۱۰
ڈاکٹر نہال چند جی	۰	۰	۵
مہاشہ شولال جی	-	۰	۱۰

اسمائے گرامی
مہنت بوسا رام ام ناتھ جی
شریمتی دھرم پتنی پنڈت ٹھاکر دت جی ملتانی
شریمتی پورن دیوی جی امرت دھارا لاہور
مہاشہ بسمبر دت جی پوسٹ ماسٹر فتح گڑھ
آریہ سماج شرق پور
ڈی۔ آر۔ کوہلی۔ ایس۔ ڈی۔ او۔ جالندھر
ڈاکٹر بہاری لال جی کاڈرین
مہاشہ کپور چند جی وکیل فریدکوٹ
ہندو برادری چک نمبر ۱۵۲ پوسٹ میاں چنوں
آریہ سماج لاہور چھاؤنی
آریہ سماج جالندھر شہر
مہاشہ روشن لال جی سٹیشن ماسٹر
آریہ سماج کوٹ مول چند
ڈی۔ آر۔ شیاماں اینڈ کو کیماڑی
لالہ گوکل چند جی دھون ایڈووکیٹ پشاور شہر
مہاشہ رلیا رام کاہن چند۔ طالب آباد
مہاشہ ٹیک چند جی بیلون بانا ڈلہوزی
میزان ۵۹۵ — ۹ — ۳

(ٹھاکر دت شرما پردھان ریلیف کمیٹی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون۔ لاہور)

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا فرض اولین ہے

سماج سماچار

سالانہ اُتسو

۱۔ گورو کل وشو ودیالیہ کانگڑی ۳۰-۳۱ مارچ یکم اور ۲ اپریل ۱۹۳۴ء

۲۔ آریہ سماج سونی پت ۲۳-۲۴-۲۵ فروری ۱۹۳۴ء

۳۔ " " پنڈی بھٹیاں ۳۰-۳۱ مارچ یکم اپریل ۱۹۳۴ء

۴۔ آریہ سماج بھلوال ۱۶-۱۷-اور ۱۸ مارچ ۱۹۳۴ء

۵۔ گوروکل اندر پرستھ ۲۳-۲۴-اور ۲۵ فروری "

۶۔ " کورو کھشیتر ۲۸ فروری یکم و ۲ مارچ "

۷۔ آریہ سماج ملتان چھاؤنی ۲۳-۲۴-اور ۲۵ فروری

۸۔ آریہ سماج حیدرآباد دکن۔ ۱ مارچ ۱۹۳۴ء

۹۔ " " زیرہ ۲۷-۲۸ فروری و یکم مارچ "

۱۰۔ " " سنجر پور ریاست بہاول پور ۲۸ فروری سے ۳ مارچ ۱۹۳۴ء تک

۱۱۔ گوروکل رائے کوٹ ۲۶-۲۷-۲۸ فروری اور یکم مارچ ۱۹۳۴ء

۱۲۔ کنیا گوروکل ڈیرہ دون ۲۷-۲۸ فروری اور یکم مارچ ۱۹۳۴ء

۱۳۔ آریہ سماج منڈی بریٹہ ۳۰-۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۳۴ء

۱۴۔ آریہ سماج شرق پور ۲۷-۲۸ فروری اور یکم مارچ ۱۹۳۴ء

۱۵۔ آریہ سماج سانول ضلع کرنال ۲-۳-اور ۴ مارچ ۱۹۳۴ء

آریہ سماج بٹالہ کا سالانہ جلسہ:- بٹالہ-۱۶ فروری- آریہ سماج بٹالہ گوروکل سیکشن کا سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴-اور ۲۵ فروری ۱۹۳۴ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ اس موقعہ پر آریہ سماج کے پرسدھ نیتا- سنیاسی اور بڑے بڑے ودوان اپدیشک پدھاریں گے۔ آریہ سماج کی طرف سے اس موقعہ پر ایک استری کانفرنس بھی رکھی گئی ہے۔ غالباً ڈاکٹر ومنی بائی صدر ہوں گی۔ مہاتما کرشن جی اور بھائی پرمانند جی کے پدھارنے کی بھی آشا ہے:۔

آریہ سماج خوشاب کا سالانہ جلسہ:- خوشاب- ۱۵ فروری- آریہ سماج خوشاب کا سالانہ جلسہ ۹-۱۰-اور ۱۱ مارچ کو ہونا قرار پایا ہے- ۱۲ مارچ کو استری سماج کا جلسہ ہوگا۔ کنور سکھ لال نے آنا سویکار کر لیا ہے:۔

ورجانند لائبریری کا قیام:- کرتار پور ۱۶ فروری- آریہ سماج مندر کرتار پور میں سوامی ورجانند جی مہاراج کی یاد میں ایک لائبریری اور ریڈنگ روم کھولا گیا ہے۔ ریڈنگ روم کے لئے انگریزی- اردو اور ہندی روزانہ اخبارات کا انتظام

کیا گیا ہے۔ اس سارے کام کا سہرا بابو رگھوبیر سنگھ رام گڑھیہ کے سر پر ہے:۔

موگہ میں ودھوا وواہ:- موگہ-۱۶ فروری کل رائے بہادر ڈاکٹر متھرا داس کے مکان پر ویدک ریتی سے ایک ودھوا کا وواہ کیا گیا۔ دلہن لالہ اجیت رام سود کی بیوہ ہے۔ شادی لالہ اجیت رام کے چھوٹے بھائی جگدیش رائے جی سے ہوئی ہے۔ دلہن کنیا پاٹھ شالہ موگہ میں استانی ہے:۔

آریہ سماج چک جھمرہ کا چناؤ:- ۱۴ فروری ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج چک جھمرہ کے جنرل اجلاس میں آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل ادھیکاری چنے گئے:۔

پردھان مہاشہ مہا داس جی + اُپ پردھان مہاشہ خوشحال چند جی اور لالہ رمائند مل جی- منتری ہنسراج وید- اُپ منتری مہاشہ پرکھوتم لال جی- خزانچی لالہ دولت رام جی- پستکادھیکش لالہ دیوان چند جی- نریکھشک لالہ مہاراج کرشن جی:۔

نئے ادھیکاریوں نے پرانے ادھیکاریوں کا دھنیہ واد کیا۔ پھر آریہ سمیلن لاہور دوارا منظور شدہ پرستاو سرو سمتی سے پاس ہوئے:۔

(ہنسراج وید منتری)

آریہ سماج نئی دہلی کا سالانہ جلسہ:- آریہ سماج نئی دہلی کا گیارھواں سالانہ جلسہ ۹ مارچ سے ۱۲ مارچ ۱۹۳۴ء تک ہیلیان سکوئر میں بڑی دھوم دھام کے ساتھ منایا جائے گا- ۴ مارچ سے ۸ مارچ ۱۹۳۴ء تک شری سوامی برہمانند جی آچاریہ گوروکل جھجر کی رات کے وقت آریہ سماج مندر ہنومان روڈ میں کتھا ہوا کرے گی- کتھا سے پیشتر ہر روز بھجن بھی ہوا کریں گے:۔

(رشی رام پربندھ کرتا)

آریہ سماج چیچہ وطنی کے سماچار:- (۱) آریہ سماج چیچہ وطنی کے سپتاہک ست سنگ باقاعدہ ہوتے ہیں۔ (۲) ۱۱ فروری ۱۹۳۴ء بروز سوم "رشی بودھ اُتسو" آریہ سماج مندر میں منایا گیا۔ ہون اور سائنگ وزر سمیہ یگیہ کیا گیا۔ چار بجے شام کو لڑکوں کی کھیلیں ہوئیں اور اس کے بعد چھوٹے چھوٹے لڑکوں اور لڑکیوں نے وید منتر سنائے۔ اس کے پشچات

منتری اور مہاشہ دلبراج پریم نے رشی جیون پر تقریریں کیں۔ لڑکوں میں انعام تقسیم کرنے کے بعد آٹھ بجے کارروائی سماپت ہوئی۔ (منتری آریہ سماج چیچہ وطنی)

آریہ سماج میرپور کا وارشک اُتسو:- آریہ سماج میرپور ریاست جموں کا وارشک اُتسو ۱۵ تا ۱۷ پھاگن سمت ۹۰ مطابق ۲۶ تا ۲۸ فروری ۱۹۳۴ء ہونا نشچے ہوا ہے۔ اس موقعہ پر آرین کانفرنس و دلت ادھار کانفرنس وسیع پیمانہ پر کرنے کا نشچہ کیا گیا ہے۔

بیرونجات سے سینکڑوں بھائیوں کے شامل ہونے کی آشا ہے۔ بھوجن و رہائش کا پربندھ آریہ سماج کی طرف سے ہوگا۔

ڈاکرام چند دیسل پنجر آریہ کنیا پاٹھ شالہ میرپور براستہ جہلم

سوامی شردھانند جی مہاراج کی سیوا میں نویدن

آریہ سماج سنجر پور رنوکا یگیہ اُتسو ۲۸ فروری و یکم تا ۳ مارچ ہونا نشچت ہوا ہے۔ مہربانی فرما کر ان تاریخوں میں درشن دیکر مشکور فرماویں۔ آپ نے پہلے آنے کے لئے وعدہ بھی فرمایا تھا۔ آپ کا پتہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے بذریعہ اخبار لکھنا پڑا ہے (۲) اگر کسی آریہ بھائی کو سوامی جی مہاراج کا پتہ ہو تو مجھے اطلاع فرما کر جلد مشکور فرماویں۔

(آشنداس حکیم منتری آریہ سماج سنجر پور ریاست بہاولپور)

آریہ سماج قرول باغ دہلی کے سماچار:- آریہ سماج قرول باغ دہلی کی جنرل میٹنگ نے جو کہ مورخہ ۸ فروری کو بوقت ۸ بجے رات منعقد ہوئی ذیل کا ریزولیوشن پاس کیا۔

(۱) آریہ سماج قرول باغ دہلی کی یہ جنرل میٹنگ خلیفہ ہری سنگھ جی پر قاتلانہ حملہ آور مذہبی جنونی مسلمان پر غم و غصہ کا اظہار کرتی ہے اور اس کے اس ناپاک نیت سے بد فعل کو نظر حقارت سے دیکھتی ہے اور خلیفہ جی سے اظہار ہمدردی کرتی ہوئی پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے کہ وہ ان کو جلد شفا بخشیں

(۲) آریہ سماج قرول باغ کی یہ جنرل میٹنگ خلیفہ جی کے حملہ آور کی گرفتاری میں تاخیر کو نگاہِ تشویش سے دیکھتی ہے اور گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتی ہے کہ وہ اس جرم کے مرتکب کو جلد از جلد گرفتار کر کے کیفر کردار کو پہنچائے۔ جس سے آریہ جگت کی بے چینی و تشویش دور ہو۔

(ستیہ پال منتری آریہ سماج)

آریہ سماج دودھوچک کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج دودھو چک کا وارشک اُتسو- ۱۰ سے ۱۲ فروری تک آریہ سماج مندر میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس موقعہ پر شری سوامی دھیرانند جی و پنڈت دھرم دت جی و پنڈت پیدن چند جی آریہ اپدیشک و پنڈت دھرم دیو جی پرچارک آریہ یتیم خانہ فیروزپور چھاؤنی۔ و مہاشہ ساگر رام و مہاشہ بلدیو و برہمچاری لچھمن دت نے پدھار کر پبلک آتماؤں کو منوہر اپدیشوں اور بھجنوں دوارہ امرت کا پان کرایا- ۱۰ فروری بوقت ۴ بجے حسب دستور نگر کیرتن کیا گیا۔ جو کہ نگر کے گرد گھوم کر رشی سندیش پہنچاتا ہوا ۶½ بجے آریہ سماج مندر میں ختم ہوا۔ نگر کیرتن میں پنڈت دھرم دیو جی و مہاشہ بلدیو جی و مہاشہ لچھمن دت جی نے اپنے منوہر بھجنوں دوارہ رشی سندیش ہر نر ناری کے کانوں تک پہنچایا۔ جلوس کی حاضری کافی سے زیادہ تھی۔

۱۱ فروری:- پرات ۷ بجے آریہ سماج مندر میں ہون یگیہ پرارمبھ تھا۔ اوپاسنا اور بھجنوں کے علاوہ مندرجہ بالا مہاتماؤں کے عالمانہ ویاکھیان ہوئے۔ پنڈت دھرم دیو جی نے اپنے منوہر بھجنوں دوارہ جنتا کو آنند کیا۔

بعد دوپہر کی کارروائی:- بعد دوپہر کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔ ساسی رات کو ۸ بجے سے ۱۱½ بجے تک منوہر ویاکھیان و بھجن اپدیش ہوتے رہے۔

۱۲ فروری:- پہلے ہون یگ کیا گیا۔ بعد میں مہاشہ ساگر رام- مہاشہ بلدیو جی نے اپنے منوہر بھجنوں دوارہ اپدیش کیا۔ بعد میں پنڈت پیدن چند جی سدھانت بھوشن جی نے اپدیش کیا- جس کا حاضرین پر بڑا اثر ہوا۔ بعد دوپہر بھی پنڈت جی نے ویاکھیان دیئے۔ رپورٹ آریہ سماج سالانہ- ہم ورش کی پڑھ کر سنائی گئی جس سے جنتا پر ظاہر ہو گیا کہ اس چھوٹی سی سماج نے کتنا سراہنیہ کام کیا ہے۔ اپیل کرنے پر ۱۳۱ روپے دان پراپت ہوا۔

۱۲ فروری پشچات سکار شواتی اجلاس رشی بودھ اُتسو منایا گیا۔ جس میں ۱۳ روپے ۱۴ آنے- مہرشی دیا نند جی وید پرچار فنڈ ۵۲ روپے۔ بہار ریلیف فنڈ ۵ روپے دلت ادھار سبھا ۱۰ روپے سا خبار ہندی ۳ روپے۔ علاوہ ان کے ۱۰ روپے یتیم خانہ فیروزپور چھاؤنی ارسال کئے جلسہ ۱۲ فروری کی رات کو بوقت ۱۲ بجے کامیابی سے سماپت ہوا (نوٹ) ۱۰ فروری سے پہلے ایک ہفتہ کتھا رامائن والمیکی شری پنڈت دھرم دت جی کرتے رہے۔ مہاشہ ساگر رام و برہمچاری لچھمن دت جی اپنے منوہر بھجنوں دوارہ اپدیش کرتے رہے۔ قصبہ بھر میں اچھا پربھاؤ پڑا۔ حاضری کافی سے زیادہ ہوتی رہی۔

(دھرم پال اُپ منتری آریہ سماج دودھو چک- ضلع گوجرانوالہ)

گوروکل انک ۲۷ فروری کو شائع ہوگا جلدی آرڈر بھیجیں۔

آریہ سماج پسرور میں ایک ضروری کانفرنس

آریہ سماج مندر پسرور میں ۲۵ فروری ۱۹۳۴ء دس بجے سے تین بجے تک ضلع کے آریہ بھائیوں کی جنہیں پرچار کاریہ میں دلچسپی ہے ایک خاص کانفرنس ہوگی۔ جس کے پردھان سوامی سوتنترانند جی آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ گورودت بھون لاہور ہوں گے۔ شری پنڈت بنواری لال جی بھی آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے شامل ہوں گے۔ ضلع کے پرسدھ پرسدھ آریہ بھائیوں کو نمنترن بھیجے گئے ہیں۔ جن بھائیوں کو نمنترن نہ ملا ہو اور جو پرچار کے کاریہ میں سہائتا دے سکتے وہ بھی ضرور درشن دیں۔ سہ بھوجن کا پربندھ آریہ سماج پسرور کی جانب سے ہوگا۔

(جگر ناتھ ہیڈ ماسٹر پردھان آریہ سماج پسرور ضلع سیالکوٹ)

آریہ سماج کیمبل پور کا سالانہ جلسہ:-

آریہ سماج کیمبل پور کا سالانہ جلسہ ۲۴، ۲۵ اور ۲۶ فروری کو منعقد ہوگا۔ اس موقعہ پر پرسدھ اپدیشک و ودوان سنیاسی درشن دیں گے۔ اور قریب جوار کے آریہ بھائی بھی ہماری حوصلہ افزائی کریں گے۔

(ت سنگھ منتری آریہ سماج)

مہا ودیالیہ جوالاپور کا سالانہ جلسہ:-

مہا ودیالیہ جوالاپور کا ۲۷ واں سالانہ جلسہ ۳، ۲، ۴ مارچ ۱۹۳۴ء بمقام ... ایسٹر کی تعطیلات میں

ہوگا۔ اس موقعہ پر سنا تک سمارہ بھی ہوگا۔

(وشوناتھ شاستری مکھیا دھشٹاتا)

آریہ سماج نواں شہر کے سماچار:-

بھونچال ریلیف فنڈ میں ۲۶۳ روپے ۱۴ آنے کی رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال کی جا چکی ہے۔ جس میں ۲ روپے ۱۲ آنے منی آرڈر فیس شامل ہے۔ اس میں ۲۴۳ روپے ۱۸ آنے صرف منڈی نواں شہر اور سٹیشن سٹاف کے شامل ہیں۔ ان میں بڑی بڑی رقم ریشن الدین صاحب پی۔ ڈبلیو۔ ڈی عہ۔ لالہ دھرم چند پروپرائیٹرس نہال مل جگن ناتھ عہ پنڈت رلا رام چانن رام دسوکمار عہ سائیں چند ایک روپیہ۔ ڈھیرو مل ۱۰ روپے۔ پرنس دیو کی للہ امین چند ۷ روپے چرن داس دسوہ ... نرائن عہ دولت رام بھوی ۵ روپے ... تاوت ۵ روپے ... سم چند گنگا رام ۵ روپے ... ر س ... روپے شہر میں بڑی بڑی رقم لالہ صاحب ...

ریٹائرڈ اوورسیر عہ روپیہ۔ ڈاکٹر آسا نند للہ ۲ روپے۔ لالہ بھدرسین جی للہ علاوہ ازیں ۳۵ روپے کا منی آرڈر آریہ سکول کے ماسٹر صاحبان اور طلبا کی جانب سے منتری پرتی ندھی سبھا کے نام جا چکا ہے۔ گویا ساری مع منی آرڈر فیس آریہ سکول کے چندہ میں بڑی رقم جو ۵ روپیہ ہے کل رقم ۲۹۹ روپے ۴ آنے بھیجی جا چکی ہے۔ اس کے لئے ہم دانی مہاشیوں کے بہت ممنون ہیں۔ قریبا ہر ایک شخص نے اپنے بھائیوں کی امداد میں حصہ لیا ہے۔ جس کے لئے ہم ان کے ممنون ہیں۔ ۸۵ روپیہ صرف منتری پرتی ندھی سبھا کے نام بھیجے ہیں باقی سارا روپیہ پنڈت رائے سوامی جی ... کے نام بھیجا ہے۔

معائنہ گورنمنٹ ہائی سکول کانگڑہ:-

آج ۱۰ فروری کو بوقت ایک بجے بعد دوپہر انسپکٹر آف سکولز رائے بہادر جے لال صاحب سکول میں تشریف لائے اس وقت سکول گیٹ اور سکول اور بورڈنگ ہاؤس رنگ برنگ کی جھنڈیوں۔ بندنواروں۔ فانوسوں اور مختلف قسم کی تصویروں وغیرہ سجاوٹی سامان سے اچھی طرح سے آراستہ کیا گیا تھا۔ صحن بورڈنگ ہاؤس میں عالیشان شامیانہ نصب تھا۔ اور اس کے نیچے رنگ برنگ کی دریاں اور غالیچے بچھے ہوئے تھے۔ صاحب موصوف کا سکول گیٹ کے سامنے بربینڈ کرک ممبران مینجنگ کمیٹی و پرنسپل صاحب سکول نے سکاؤٹس اور بینڈ باجے کے ساتھ نہایت تپاک سے استقبال کیا۔ پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ پنڈت گوپال دت جی شاستری

وہ کیا کہتے ہیں ؟

ہولی کے تیوہار میں سُدھار

ہندو جاتی کا پوتر تیوہار ہولی یکم مارچ ۱۹۳۴ء کو منایا جانے والا ہے۔ اس موقعہ پر ہر سال سینکڑوں روپوں کا بدیشی رنگ کپڑوں پر پھینکا جاتا ہے بہتر ہوتا کہ ہم اپنے آپ کو پربھو بھگتی کے رنگ میں رنگتے۔ لیکن اگیان کے کارن اپنے دھن کا اچھا استعمال نہیں کرتے ہیں۔ آج کل جبکہ بہار پرانت میں بھونچال سے سینکڑوں آدمی موت کا شکار ہو گئے ہیں۔ اور بہت سے زخمی ہوئے ہیں۔ ہر ایک بھارت واسی پُرش اور استری کا پرم دھارمک کرتویہ ہے کہ وہ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی تن۔ من اور دھن سے امداد کرکے پُنیہ اور یش کے بھاگی بنیں۔

میں پرتھی لمرنا سے ہندو لیڈروں کی سیوا میں پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ جنتا کے نام بہت جلد اپیل شائع فرمائیں کہ اس سال ہولی میں رنگ بالکل نہ ڈالا جائے۔ اس دھن کی بچت کو بہار ریلیف فنڈ اور ہندو بیکار نوجوانوں کے لئے دستکاری کے سکول کھولنے کے کام میں خرچ کیا جائے۔ تاکہ ملک سے بیکاری دور ہو جائے۔ اسی میں ہندو جاتی کا کلیان ہے ✤

(ستیہ نرائن اودھیاپک گورو کل ملتان)

شریمد دیانند براہم مہاودیالیہ لاہور

وِدیا واچسپتی کا امتحان ختم ہو گیا ہے۔ وِدیا ندھی اور ودیارتن کے امتحانات ۱۹؍ ماہ حال سے شروع ہونے والے ہیں۔ ان امتحانات کے بعد یکم مارچ ۱۹۳۴ء سے نئی کلاسوں کی پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ جو ودیارتھی نئی کلاسوں میں داخل ہونا چاہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اپنی تعلیمی لیاقت۔ عمر اور صحت کا ذکر اپنی درخواستوں میں کرکے جلد درخواستیں بنام آچاریہ دیانند براہم مہاودیالیہ لاہور بھجوا دیں

پراگیہ یا وشارد پاس۔ پرتھما یا مدھیما پاس اور سنسکرت لے کر انٹرمیں پاس ودیارتھیوں کو خاص ترجیح دی جائے گی۔ پندرہ برس سے کم عمر کے ودیارتھیوں کو ودیالیہ میں نہیں لیا جائے گا ✤

(راما نند ادھشٹاتا)

گوروکل کانگڑی کے سالانہ جلسہ کے اپلکچھش میں بھاری رعایت

پرچار — ارتھ — دام — گھٹا دیے

آریہ سماج کے پرسدھ ودوانوں اور چوٹی کے لیڈروں دوارہ لکھت پستکیں منگوا کر اپنے گیان کی برودھی کیجئے۔ اپنی لائبریری کی زینت بڑھائیے! آریہ ساماجک ساہتیہ کی ان سے سستی بہترین آریہ بھاشا کی پستکیں آپکو اور کہیں نہ ملینگی۔ جلد آرڈر دیں۔ کیونکہ یہ رعایت گوروکل کے سالانہ جلسہ تک ہی رہیگی

نام پستک	قیمت	رعایتی قیمت
آچاریہ رامدیو جی رچت		
بھارت ورش کا اتہاس حصہ اول	۲/	۱/۸
" " " دوم	۲/	۱/۸
" " " سوئم		
تینوں بھاگ اکٹھے لینے سے للعہ میں ملیں گے		
پران مت پریالوچن	۳/	
آریہ اور دسیو	۰۲/	
پنڈت چموپتی جی ایم اے رچت		
سندھیہ رہسیہ		
برکھشوں کا آتما		
Ten Commandments of Dayanand	۰/۱۰	۱۲/
بھارت کی جینت (اردو)	۹/	۸/
دیانند آنند ساگر (اردو)	۸/	۷/
جواہر جاوید (اردو)	۱۰/	۹/
ویدک سوگ (اردو)	۱۲/	۱۲/
آچاریہ پوشراج جی رچت		
براہمن کی گو	۸/	
ویدک ولنے حصہ اول	۱۰/	
" " دوم	۱۰/	
ویدک اپدیش مالا	۸/	
پنڈت نرنجن دیو ودیاواچسپتی رچت		
آریہ سماج کا اتہاس		
گیری باندھی		
اپنشدوں کی بھومکا	۶/	۲/
پنڈت وشونا تھ جی ودیا النکار رچت		
ویدک جیون	۱۲/	۱۱/
ویدک لنو بگیہ بیانا	۱۲/	۱۱/
دیوتا کا اپدیش	۴/	۳/

نام پستک	قیمت	رعایتی قیمت
بال ستیارتھ پرکاش		
پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار رچت		
شت پتھ میں ایک پتھ		
سوم		
مروت شوکت		
بکھرے پھول (کویتا)		
منو اور مانس		
مانس میمانسا		
سوامی ستیانند جی رچت		
آریہ ساماجک دھرم	عا/	عا/
ویدک بھگتی پردرشن	۷/	۰۶/
سندھیا یوگ	۱/	۱/
پنڈت چندرمنی جی پالی رتن ودیا النکار رچت		
نروکت بھاشیہ حصہ اول	عا/	۱۴/
" " " دوم	۹/	۸/
(دونو بھاگ لینے سے ۱۲ میں ملیں گے)	۸/	۷/
شری پادو امودر ساتولیکر رچت	۱۰/	۹/
ویدک سوم شکشا حصہ اول	۱۲/	۱۲/
" " دوم		
سچی شانتی کا سچا اپائے		
ایک ایشور کی اپاسنا		
منشیوں کی سچی اُنتی کا سچا سادھن		
سندھیا کا انوشٹھان		
رگوید میں رُدر دیوتا		
۳۳ دیوتاؤں کا وچار	۶/	۲/
رُدر دیوتا کا پریچیہ		

نام پستک	قیمت	رعایتی قیمت
ویدیں چرچہ	۸/	۰۷/
ویدک سرپ ودیا		
ویدک پران ودیا		
شت پتھ بودھ امرت	۴/	۲/
ایش اپنشد	۳/	۰۱/
ویدک سبھیتا	۴/	۲/
سائن بھاشیہ سماوچنا	۶/	۲/
ویدک راجیہ پدھتی	۰۱/	۵/
ویدک سبھیتا کے ایک انش کا دگدرشن	۴/	۱/
دیوتا وچار	۸/	۶/
مانو ہی آپو سنیہ کی ویدک مریادا	۰۶/	۶/
	۵/	۰۴/
ویدک سبھیتا میں ادھن کا استھان		
چکتسا سمبندھی پستکیں		
روگی پری چریا		
پرسوتی تنتر		
وش وگیان		
جل چکتسا		
آیوروید میں دارشنک تتو		
متفرق پستکیں		
آریہ پتھک لیکھرام	۳/	۸/
کلیان مارگ کا پتھک ارتھات	۵/	
سوامی شردھانند جی کا جیون چرتر	۴/	۸/
خود سوامی جی کے قلم سے لکھا ہوا	۳/	۱۰/
پرارتھنا وندنا	۰/	۲/
کویتا منجری	۲/	۸/
کویتا کسماجلی حصہ اول	۲/	۵/

نام پستک	قیمت	رعایتی قیمت
کویتا کسماجلی حصہ دوم	۲/	۸/
نیاتک کی بھاونا	۲/	۸/
کسماجلی (کہانیوں کی اتم پستک)	۵/	عہ/
بھارت گیتانجلی	۱/	۴/
گورو گوبند سنگھ	۵/	۱۴/
دیرگھ کال نرملنے	۰/	۳/
ویدمرا بھٹے	۰/	۱/
پنر جنم	۵/	۰۱/
سندھیا سنگیت		
ہندی گیتا	۱/	۲/
راشٹر پراندولن	۰۱/	۳/
سنسکرت گائیڈ		
انوبھوت یوگ سادھن	۱/	۳/
پراچین بھارت میں سوراجیہ	۔/	۱/
ویدوں کا اناد تو		
پوران ومرش		
ویدیں آیوروید کا کرم وکاس		
ویدک یوگ کا آدرش		
بھارت شکشا درپن		
سنت جیونی		
پاتنجل یوگ بھاشیہ	۱/	۴/

مکمل فہرست کتب مفت منگوائیے

ویدک پریس اجمیر کی پستکیں بھی گوروکل پستک رچنا وبھاگ میں ملتی ہیں ::

نوٹ :- (۱) آرڈر دیتے وقت اخبار "پرکاش" کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ رعایت نہ ملے گی ::

یہ رعایت گوروکل کے سالانہ جلسہ تک ہی ہے ::

پتہ :- پستک رچنا وبھاگ گوروکل کانگڑی - ضلع سہارنپور (یو-پی)

ओ३म्
कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ ...... للعہ ...... ممالک غیر سے لئے ؎
ششماہی ...... عہ ...... فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں - ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ؛

۲- ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرو ایشور، سرو ویاپک، سرو انترجامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے- اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ؛

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے- وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ؛

۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہئے ؛

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں ؛

۶- سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ؛

۷- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے ؛

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے ؛

۹- پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے- کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے ؛

۱۰- سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے- اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ؛

نمبر ۹ | SUNDAY 4th MAR 1934 | اتوار-۲۱-پھاگن سمت ۱۹۹۰ مطابق ۴-مارچ ۱۹۳۴ء- دیانند ابد ۱۱۰ | جلد ۳۰

وید امرت

یجروید | رگوید

ओ३म् विश्वंभरा वसुधानी प्रतिष्ठा हिरण्यवक्षा जगतो निवेशनी ।
वैश्वानरं बिभ्रती भूमिरग्निमिन्द्र ऋषभा द्रविणे नो दधातु ॥

(विश्वंभरा) سارے جگت کا بھرن پوشن کرنے والی ہے- پرتھوی ہی (वसुधानी) سب قیمتی پدارتھوں کے دھارن کرنیوالی ہے- (प्रतिष्ठा) سب کی پرتشٹھا کو بڑھانے والی ہے- (हिरण्य वक्षा:) سونے وغیرہ دھاتوؤں کو دھارن کرنے والی ہے- (जगत निवेशनी) سارے سنسار کو اپنے اوپر بساتی ہے- وہ (भूमि) بھومی (वैश्वानरम अगनिम बिभ्रती) سب پرانیوں کو اور اگنی کو دھارن کرتی ہے- (इन्द्र ऋषभा) راجہ کو اپنے اوپر شاسک روپ سے دھارن کرنے والی وہ پرتھوی (न: द्रविणे दधातु) ہمیں دھن ایشوریہ میں ستھاپت کرے ؛

دھن اور ایشوریہ کی ستھاپنا

کہتے ہیں- ایک بار شری مہاراجہ سیواجی ایک قلعہ بنوا رہے تھے- اور خود اس کی دیکھ ریکھ میں کھڑے تھے- سمرتھ گورو رامداس جی وہاں پہنچ گئے- اس قلعہ کی تعمیر میں سینکڑوں آدمی لگ رہے تھے- گورو جی نے سیواجی سے کہا کہ تمہاری مہما کا خوب وستار ہو رہا ہے- سیواجی کا جواب کچھ اس پرکار کا تھا کہ جس سے وہ اپنی مہما سے خوش ہو رہے تھے- اسی وقت گورو نے حکم دیا- کہ پرتھوی پر پڑے ہوئے بھاری پتھر کو اُٹھا کر پرے رکھدو- جب پتھر ہٹایا گیا- تو اس کے نیچے ایک چھوٹا سا کیڑا جیتا جاگتا نظر آیا- گورو نے سیواجی سے پوچھا بتاؤ اس جیو کو تم بھوجن دے رہے ہو یا کوئی اور؟ اس وقت سیواجی کو اپنے ابھیمان کا پتہ لگا- یعنی یہ کہ میں سینکڑوں راج مزدوروں کو بھوجن دے رہا ہوں- اور وہ گورو جی کے چرنوں میں پڑ کر معافی مانگنے لگا ؛

گویا اس بھومی پر بڑے سے بڑے جسم رکھنے والے اور چھوٹے سے چھوٹے جیو کی بھی پرورش ہو رہی ہے- ہر ایک پرانی کے لئے بھوجن کا سامان یہاں موجود ہے- پرانی ہی نہیں بلکہ ہر پرکار کی سبزی پھل پھول اور تمام برکھشوں کے بڑھنے کا سامان بھی اس بھومی پر موجود ہے- ہر ایک کو اپنی اُنتی کے لئے ہر موسم میں ہر طرح کا سامان مل سکتا ہے- ریگستان ہو یا سمندر- جنگل ہو یا آبادی- ملک پہاڑ ہو یا کھلا میدان- دن ہو یا رات- ہر موقعہ و محل کے مطابق جیووں کے سکھ کے سامان موجود ہیں ؛

پھر اس پرتھوی کے پدارتھوں سے جس قدر کوئی فائدہ اُٹھاتا ہے- اسی قدر وہ عزت بھی حاصل کرتا ہے- اس کی مان مریادا اسی بات پر منحصر ہے کہ وہ کس قدر ہمت سے کیا کچھ پراپت کرتا ہے- اس کی عقل و فہم کا اندازہ اس کے پراپت کئے ہوئے پدارتھوں سے مل سکتا ہے- اس پرتھوی پر صرف کھانے پینے یعنی پیٹ بھرنے کے لئے ہی سامان نہیں ہے- بلکہ بہت سی سونے وغیرہ کی قیمتی دھاتو بھی ہیں- اسی پرتھوی

اتھرووید | سام وید

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی کی مشہور ادویات

چیون پراش

ہر موسم کے لائق بڑھیا لذت دار ٹانک۔ کمزور اور بوڑھوں کا ایک ماتر سہارا۔ قیمت چار روپے سیر

نوٹ۔ پورا حال جاننے کے لیے "چیون پراش" نام کا ٹریکٹ مفت منگائیے۔

سپاری پاک

عورتوں کی ماہواری سمبندھی سب تکلیفوں کو دور کرتا ہے۔ اور انہیں بچہ پیدا کرنے کے قابل بناتا ہے۔

قیمت ڈیڑھ روپیہ پاؤ

ست شلاجیت

پیشاب کا بار بار آنا پیشاب میں دھات آنا۔ کمر درد۔ درد گردہ جگر کی کمزوری و خون کی کمی آدمی کے لئے ایک ہی دوائی ہے۔

قیمت بارہ آنے تولہ

مکردھوج

نیا خون۔ نیا ویریہ اور نئی طاقت پیدا کرتا ہے۔ قیمت ۵ روپیہ تولہ

مکردھوج وٹی معدہ کو قوت بخشتی ہے

قیمت بارہ روپے تولہ

بھیم سینی سرمہ

آنکھوں کے تمام امراض کا اکسیر علاج

قیمت تین روپیہ تولہ

فہرست ادویات مفت

پتہ:- آیورویدک فارمیسی ۳ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

برہما ایجنٹ۔ ایچ۔ جی مہتہ ۳۰۶-۳۷/۲۸۳ منٹگمری سٹریٹ رنگون (برہما)

آوشیکتا

آریہ راجپوت پندرہ ورشیہ شکشت اسندر پورن انگ صحت مند۔ گرد کا یہ میں چتر کنیا کے لئے ور کی آوشیکتا ہے۔ جو کہ دیرگھ آریہ ہو۔ اور ۲۳ سے ۲۸ ورش کی آیو تک کا ہو۔ اور گوروکل یا کسی دھارمک سنستھا کا شکشت یا بہ روزگار یا اور کوئی معقول آمدنی رکھتا ہو ذات پات کا کوئی وچار نہیں۔ پتر مع فوٹو کل حالات پتہ ذیل پر آنا چاہئے:۔ لکھمن سنگھ ٹی۔ ایکس۔ آر۔ ریلوے کوارٹر ایل ۲۸ بی۔ حیدری نہر۔ چار باغ۔ لکھنؤ

ضرورت

ایک ۱۸ ورشیہ ارورڈ ونشی کھشتری کنیا کے لئے ور کی آوشیکتا ہے۔ ور اپنے کاروبار میں لگا ہوا ہو۔ اور آریہ سماجی وچاروں کا ہو۔ پتر ویوہار نمن پتہ پر کریں:

نرائن دت وِدیا النکار منتری آریہ سماج پانی پت

ضرورت

اگر آپ ور کنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لیے بہترین ہے۔ ودیالیوں اور سکولوں کے لئے ماسٹروں۔ پتری پاٹھ شالاؤں کے لئے ادھیاپکاؤں اور اسی قسم کے ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" کی خدمات کو کبھی نہ بھولئے۔ (مینیجر)

آریہ اناتھ آلیہ مظفر گڑھ پنجاب

یہ اناتھ آلیہ عرصہ ۲۵ سال سے جاری ہے جسے سورگباشی پنڈت گنگا رام جی نے جاری کیا تھا۔ اناتھ آلیہ کا نظم و نسق نہایت قابل تعریف ہے۔ دھن کی کمی کے بہت سے مستحق اناتھ داخل نہیں کئے جا سکتے۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد لڑکوں کو کسی نہ کسی کام پر لگایا جاتا ہے۔ چنانچہ اس وقت ۵ لڑکے فیروزپور اناتھ آلیہ میں دستکاری کا کام سیکھ رہے ہیں جس کی سخت ضرورت ہے۔ موسم سرما ہے۔ کمبل و گرم کپڑے درکار ہیں۔ دانی پرشوں اس طرف دھیان دیں۔ پنڈت راجندر پرشاد بی۔ اے۔ ایل ایل بی ایڈوکیٹ چیئرمین

قائم شدہ ۱۸۹۶

تار کا پتہ:- "دی بھارت" لاہور۔ ٹیلیفون نمبر ۳۶۹۷

دی بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ۔ لاہور

اس کی پالیسی کو مول لینا گویا کھرا سونا خریدنا ہے

اپنے ملک کی اقتصادی اور آزادی کی بنیاد قائم کرتا ہے

سرمایہ یقینی اور محفوظ جگہ لگا ہوا ہے

مفصل حالات کے لئے ہیڈ آفس:۔ بھارت بلڈنگز جبڑ لاہور

سب آفس:۔ لاہور۔ بمبئی۔ کراچی۔ کلکتہ۔ لکھنؤ۔ دہلی۔ بانکی پور۔ رنگون۔ کالی کٹ۔ راولپنڈی۔ مدراس۔ ناگپور۔ مدورا اور چیف ایجنسی کا روارے سے خط و کتابت کریں

اسسٹنٹ جنرل منیجر بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور

سنسار کی گتی

نواب بہاولپور کو نئی ڈگری

(بہاولپور - ۲۷ فروری) مسٹر وولنر - مسز وولنر ... رائےبہادر داس - ڈاکٹر شفیع یہاں اس غرض سے ... تشریف لائے ہیں - تاکہ صادق ایجرٹن کالج کا معائنہ کریں - رائے بہادر درگا داس - سردار جودھ سنگھ اور رجسٹرار بعد ازاں ان سے مل گئے - آج صبح نور محل میں یونیورسٹی کمیشن نے نواب صاحب کو ڈاکٹر آف لاکی آنریری ڈگری عطا کی ؛

ترکی شاہزادہ کی آمد: - لاہور - ۲۷ فروری ترکی کے شاہزادہ محمد جمال الدین کل دہلی سے فرانیٹر میل میں لاہور پہنچ گئے ؛

آچاریہ گڈوانی کی علالت: - کراچی - ۲۷ فروری آچاریہ گڈوانی آنریری سیکرٹری سندھ ہری جن سیوا سنگھ جن کا بہار جانے کا ارادہ تھا - شمالی سندھ میں دورہ کرتے ہوئے بیمار ہو گئے ؛

سوامی وجے کمار کی گرفتاری: - جالندھر - ۲۷ فروری سوامی وجے کمار کو زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری گرفتار کر لیا گیا ؛

یورپ کے سیاسی مطلع پر جنگ کے بادل

(وائنا - ۲۷ فروری) آسٹریا میں صورت حالات بہت نازک ہے - اور اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے - کہ یورپ پر اس وقت سراسیمگی طاری ہے - صوبجات سے جو پیغامات موصول ہو رہے ہیں - ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ افواج کی مزید نقل و حرکت جاری ہے لیکن ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ہیم ویر کی امدادی فوج کی صرف چند کمپنیاں شمالی آسٹریا کے نئے مقامات کو تبدیل کی جا رہی ہیں تاکہ امن و امان کو برقرار رکھا جائے -

بیان کیا جاتا ہے کہ قرب و جوار کے ممالک کی سرحدوں کے پاس افواج کو جو نقل و حرکت دی جا رہی ہے - وہ محض پیش بندی کے طور پر ہے - اور یہ کسی قسم کی دھمکی قرار نہیں دی جا سکتی - تاوقتیکہ کوئی جماعت جبر و طاقت کے استعمال سے سرحد کو تبدیل نہ کرے -

جرمنی کے جو سیاح جنوبی ٹائرول سے واپس آ رہے ہیں - وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں اس بات کا اشارہ کیا گیا ہے - کہ آپ اطالیہ کی سرزمین سے جلد نکل جائیں - یہاں یہ خیال کیا جا رہا ہے - کہ اس بات کا بھاری امکان ہے کہ جس طرح جرمنی کی سرحد کو آسٹریا کے خلاف بند کیا گیا تھا - ویسے ہی اطالیہ کے خلاف بھی بند کیا جائے گا - ابھی تک آسٹری سرحد پر اطالوی افواج کی تازہ نقل و حرکت کے متعلق رونما میں کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی - لیکن فوجی محصورین ہر وقت تیار بر تیار رہتے ہیں ؛

مسٹر رائے کی حالت نازک ہو گئی

(نئی دہلی - ۲۷ فروری) مسٹر ایم این رائے جو کہ آجکل بریلی سنٹرل جیل میں زیر دفعہ ۱۲۱ الف براءت ہند چھ سال کی سخت قید بھگت رہے ہیں - اب سخت علیل ہیں - آپ کا وزن ۲۳ پونڈ کم ہو گیا ہے اور آپ کے سینہ میں جہاں درد بڑھ گیا ہے وہاں آپ کے دل کی دھڑکن بھی بڑھ گئی ہے !

ایڈیٹر کو تنبیہ: - کراچی - ۲۶ فروری - مسٹر چرد ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی نے ہند سنسار کے ایڈیٹر کو امتناعی نوٹس دیا ہے - کہ وہ خلاف قانون نوعیت کا کوئی میٹر شائع نہ کریں ؛

روسی سونا جرمنی کو: - ادلیگا - ۲۷ فروری معلوم ہوا ہے کہ کل شام کو آٹھ ٹن روسی سونا یہاں سے جرمنی بھیجا گیا ہے ؛

پیرس میں فساد: - پیرس - ۲۷ فروری - یونا آرٹ نشنلسٹ اور لیفٹ ونگرز کے درمیان فساد ہو جانے سے ایک کمیونسٹ مارا گیا اور بہت سے آدمی زخمی ہوئے ؛

ضمانت ضبط مدراس ۲۶ فروری تامل زبان کے "اخبار گاندھی" کی پانچسو روپے کی ضمانت ضبط کر لی گئی ہے ضبطی کے حکم میں لکھا ہے کہ اخبار مذکور کے ۱۹ جنوری کے پرچہ میں بہار کے زلزلہ کے متعلق گورنمنٹ کیا کر رہی ہے" کے عنوان سے جو آرٹیکل شائع ہوا ہے اسے اس پر اعتراض ہے۔

بیوہ عورت کی خودکشی جبلپور ۲۶ فروری ستانہ کے قریب ایک ہندو عورت نے جس کے خاوند کو مرے ایک ماہ ہوا تھا ریل گاڑی کے آگے لیٹ کر خودکشی کر لی ہے جب اس کا خاوند مرا تھا تو اس نے اسکی چتا پر جلنے کی کوشش کی تھی مگر رشتہ داروں نے اسے روک دیا تھا اس کی عمر ۱۶ سال کی تھی۔

کانگرس لیڈروں پر سختی - بمبئی ۲۶ فروری آج کونسل میں سوال اٹھایا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ کنارہ کے کانگرس لیڈروں کو حکم دیا گیا کہ وہ دن میں دو دفعہ اپنے گھروں سے بہت دور پولیس کے سامنے حاضر ہوا کریں سرکاری ممبر نے مثبت میں جواب دیا۔

جیل میں اخبار نہیں ملتا الہ آباد ۲۶ فروری پنڈت جواہر لال نہرو کے پرائیویٹ سیکرٹری مسٹر شودت اپادھیائے پنڈت جی سے ملاقات کرنے کے بعد واپس آئے ہیں ان کا بیان ہے کہ پنڈت جی کو جیل میں کوئی روزانہ اخبار نہیں ملتا۔

بھاری تخفیف - ناگپور ۲۶ فروری کونسل کے ایک نامزد ممبر نے وزراء کی تنخواہوں میں بھاری کمی کئے جانے کی تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ اس تحریک سے کونسل کے ممبروں میں ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔

حکومت کشمیر کو نوٹس - سرینگر سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ وہاں گذشتہ دنوں مختلف مقامات پر حکومت کے نام آخری نوٹس کے عنوان سے پوسٹر چسپاں پائے گئے جن میں گورنمنٹ کو متنبہ کیا گیا - کہ اگر اس نے مسلمانوں کے مطالبات منظور نہ کئے تو کشمیر میں چٹاگانگ اور میدناپور جیسے حالات پیدا کر دیئے جائیں گے

ورتمان کے پرچہ کی ضبطی (الہ آباد) یوپی گورنمنٹ نے زیر دفعہ ۹۹ ضابطہ فوجداری ۶ فروری کا اخبار ورتمان ضبط کر لیا ہے اخبار کے اس پرچہ میں مشرقی بنگال میں سیاسی زلزلہ کے عنوان سے پنڈت جواہر لال نہرو کے قلم سے ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ گورنمنٹ کے خیال میں اس مضمون میں ایسا مسالہ ہے جو زیر دفعہ ۱۲۴(الف) تعزیرات ہند قابل سزا ہے

کھٹمنڈو میں اتلاف جان (کلکتہ) اعلان کیا گیا ہے کہ پچھلے بھونچال میں کھٹمنڈو میں ۵ ہزار آدمی ہلاک ہوئے - اور ۱۵۰ اشخاص زخمی پائے گئے۔

وزیر ہند کو نیا خطاب (لندن) کنگ نے سر سیموئیل ہور کو "کے۔سی۔ایس۔آئی" (نائیٹ کمانڈر آف سٹار آف انڈیا) کا خطاب دیا ہے۔

مہاراجہ دیواس قریب المرگ مدراس ۲۷ فروری پانڈیچری سے تازہ تار مظہر ہے کہ مہاراجہ دیواس برت کی وجہ سے قریب المرگ ہو گئے ہیں آج برت کا ۲۱ واں روز ہے

ایڈیٹر مچھندر کو سزا ایڈیٹر مچھندر کو فحش اور دھمکی آمیز مضامین لکھنے کے جرم میں چار مقدمات میں دو دو سال قید بامشقت کی سزا دی گئی ہے سزائیں ایک ساتھ شروع ہونگی

گوردوارہ ٹربیونل کا نیا جج سردار مان سنگھ سابق جج پٹیالہ ہائیکورٹ کو پنجاب گورنمنٹ نے سردار کھڑک سنگھ ڈھلوں کی جگہ گوردوارہ ٹربیونل کا جج مقرر کیا ہے۔

دو بنگالیوں کی گرفتاری کلکتہ ۲۷ فروری دو نوجوان بنگالی ہیمنت کمار سرکار اور شوزائن جھا کو بنگال یوتھ لیگ کے دفتر سے گرفتار کیا گیا ہے۔

اجمیر میں فرقہ وارانہ فساد (اجمیر) بیاں پھر مسجد کے سامنے باجہ بجانے کے سوال پر فرقہ وارانہ فساد ہو گیا گھنٹہ گھر کے نزدیک واقعہ مسجد کے سامنے سے ہندوؤں کا ایک جلوس گذر رہا تھا کہ مسلم غنڈوں نے اس پر حملہ کر دیا بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص عبدالکریم نے یتیم خانہ کے بینڈ کو روک کر باجہ بند کرنے کا مطالبہ کیا جس پر فساد ہو گیا جس میں سوڈا واٹر کی بوتلوں اور اینٹ پتھروں کا آزادانہ استعمال کیا۔ کئی اشخاص زخمی ہو گئے۔

فوجوں کا اجتماع (لندن) آسٹریا کی جرمن سرحد پر جرمنوں کے بھاری تعداد میں جمع ہونے کی خبر کے نتیجہ کے طور پر آسٹریا کی سرحد پر فوجیں جمع ہونی شروع ہو گئی ہیں

رہائی کا مطالبہ (ڈیرہ اسمٰعیلخاں) مسٹر پیر بخش ممبر کونسل نے ہوم ممبر حکومت سرحد سے ملاقات کی جس کے دوران میں خان عبدالغفار خاں اور دیگر سرخپوش لیڈروں کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ ہوم ممبر نے درخواست پر غور کرنے کا وعدہ کیا۔

تین ڈاکٹروں کو سزا (گوجرانوالہ) تین میڈیکل پریکٹشنر جو اپنے ناموں کے ساتھ مبینہ جعلی ڈگریاں لگاتے تھے خلاف مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے اور انہیں مندرجہ ذیل سزائیں ہوئی ہیں مسٹر روشن لال کپور ۱۰۰ روپیہ جرمانہ یا ۳ ماہ قید مسٹر محمود دین قصوری ۲۵ روپے جرمانہ یا ایک ماہ قید مسٹر یوگراج لدھرا ۲۵ روپے جرمانہ یا ایک ماہ قید

چیف خالصہ دیوان کی میٹنگ - امرتسر چیف خالصہ دیوان کی جنرل کمیٹی کی میٹنگ ۲۸ فروری کے بجائے ۴ مارچ کو ہوگی۔

کانگرس لیڈروں کی کانفرنس (الہ آباد) الہ آباد میں یوپی کے کانگرسی لیڈروں کی میٹنگ ختم ہو گئی بیان کیا جاتا ہے کہ موجودہ سیاسی صورت حالات پنڈت جواہر لال نہرو کی گرفتاری اور انڈین نیشنل کانگرس کے سالانہ اجلاس کے انعقاد کے سوالات پر غور ہوتا رہا چند لیڈروں نے کہا کہ گورنمنٹ انہیں کانگرس کا اجلاس کرنے یا بنگال ڈے منانے کی اجازت نہیں دیگی دیہات سدھار کے کام کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔

سر آغا خاں کلکتہ میں کلکتہ ۲۷ فروری سر آغا خان بیگم آغا خان کے ہمراہ آج ۱۰½ بجے صبح یہاں پہنچے اور شہر کے سرکردہ مسلمانوں نے استقبال کیا۔ گورنمنٹ کے ملٹری سکرٹری بھی ان کے استقبال کے۔ لئے آئے ہوئے تھے وہ انہیں گورنمنٹ ہاؤس میں لے گئے۔ کلکتہ میں اپنے قیام کے دوران میں سر آغا خاں گورنر کے مہمان رہیں گے۔

مسلح ڈاکہ (بجنور) موضع گوڑے میں ۲۰-۲۱ کی درمیانی شب کو مسمی ہرنہال زرگر کے گھر مسلح ڈاکہ ڈالا گیا ڈاکو جو ۱۰ کے قریب تھے بندوقوں اور چھویوں سے مسلح تھے انہوں نے بندوقوں سے فائر کر کے گاؤں والوں کو اس قدر دہشت زدہ کر دیا کہ کسی دیہاتی کو ان کے نزدیک جانے کی جرأت نہ ہوئی مالک مکان اور اس کے بھائی کو ضربات پہنچا کر ڈاکو تمام اثاثہ لوٹ لے گئے نقصان کا اندازہ دو ہزار لگایا جاتا ہے

امرت سر بم کیس کا فیصلہ امرتسر بم کیس کا فیصلہ آج رائے صاحب عزت رائے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سنا دیا ہے اور ملزم گردھاری کو سات سال قید سخت کی سزا دی ہے۔

سلطانپور میں مسلمانوں اور سکھوں کا جھگڑا

کپورتھلہ - سلطان پور لودھی سے مزید اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ متنازعہ دیوار کے متعلق مسلمانوں اور سکھوں میں سمجھوتہ نہیں ہوا فریقین میں کشیدگی بڑھ رہی ہے اطلاع ملی ہے کہ امن قائم رکھنے کے لئے پولیس اور فوج وہاں پہنچ گئی۔

پولیس کے چھاپے (سرینگر) معلوم ہوا ہے کہ ٹرال اور بجبہاڑہ میں مسلم کانفرنس کے دفتروں کی تلاشی لی گئی پولیس نے دوران تلاشی میں بہت سے کاغذات پر قبضہ کر لیا بیان کیا جاتا ہے کہ ان کاغذات سے بعض ہندو افسروں کے خلاف سازش کا انکشاف ہوتا ہے

رشی بودھ اتسو کی دھوم

آریہ جگت نے جس شان اور اتساہ سے بودھ کا اتسو منایا ہے اس کا مجمل [illegible] قبل ازیں شائع ہو چکا ہے اب جن مزید [illegible] اس سمبندھ میں اپنے سماچار بھیجے ہیں [illegible] کے خیال سے ان کی مکمل کارروائی درج [illegible] تو کٹھن ہے لیکن مختصراً ان کے نام درج [illegible] جاتے ہیں۔

(۱) آریہ سماج جھنگ (۲) آریہ سماج [illegible] (۳) آریہ سماج قصور (۴) آریہ سماج [illegible] (۵) آریہ سماج قرول باغ دہلی (۶) آریہ سماج ظفروال (۷) آریہ سماج تلہ گنگ (۸) آریہ سماج مجیٹھہ (۹) آریہ سماج احمد پور [illegible] بہاولپور) (۱۰) آریہ سماج خان گڑھ (۱۱) آریہ سماج میرپور ریاست جموں [illegible] آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان مگر [illegible] (۱۳) آریہ سماج رنگون۔

آریہ سماج کلاسوالہ کا سالانہ [illegible]

آریہ سماج کلاس والا ضلع سیالکوٹ [illegible] اتسو ۲۶-۲۷-۲۸ مارچ ۱۹۳۴ء [illegible] ۱۳-۱۴-۱۵ چیت بروز سوم منگل [illegible] ہونا نسچت ہوا ہے۔ جگت رام [illegible]

آریہ سماج نروانہ کا چناو

آریہ سماج نروانہ ۱۰-۲-۳۴ کو ستھاپن [illegible] ہے اور یہ کام پنڈت رام سروپ جی [illegible] آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے [illegible] ہوا ہے تقریباً ۱۶ پرش سبھاسد [illegible] ہیں اور ان میں سمن لکھت چناؤ کیا [illegible]

(۱) لالہ حکومت رائے وکیل [illegible]
(۲) لالہ کرشن چندر رئیس [illegible]
(۳) لالہ کاکو رام وکیل [illegible]
(۴) لالہ اوم پرکاش جی اپ منتری [illegible]
(۵) لالہ بنی رام [illegible]
(۶) لالہ پھول سنگھ وکیل منیجر آریہ کنیا پاٹھ شالہ
(۷) پنڈت رام چندر جی [illegible]

کام بڑے اتساہ کے ساتھ [illegible] ادھیکاری سب نوجوان آدمی [illegible] (کاکو رام گپتا منتری آریہ سماج)

دیپالپور میں وید پرچار

دیپالپور میں ۲۰ فروری سے ۲۲ فروری [illegible] تین یوم پنڈت ستیہ دیوی جی نے [illegible] کس طرح ہو سکتی ہے اور وید [illegible] اپدیش دیا اور بہت اچھی طرح [illegible] عام پبلک قصبہ دیپالپور کو ممنون [illegible] مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنیک نے بھی [illegible] بھجنوں سے حاضرین کو گرتارتھ کیا۔ [illegible]

پرکاش لاہور

ایت وار - ۴ مارچ ۱۹۳۴ء

تعلیم کی غرض و غائت

۲۵ فروری کو ڈی اے - وی ہائی سکول لاہور کا جلسہ تقسیم انعامات ہوا - رائے بہادر بدری داس ایم - اے ایڈووکیٹ پنجاب ہائی کورٹ و پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اس جلسہ کے صدر تھے - ہیڈ ماسٹر صاحب نے پچھلے سال کی رپورٹ سُنائی - جس سے معلوم ہوتا تھا - کہ سکول لگاتار ترقی کر رہا ہے - نہ صرف یہ کہ تعداد طلباء کے لحاظ سے یہ سکول پنجاب بھر میں سب سکولوں پر سبقت لے گیا ہے - بلکہ یہ بھی کہ امتحان انٹرنس کے لئے اُس نے سب سے زیادہ لڑکے بھیجے ہیں - اور اس کا ایک لڑکا شنوپال پنجاب بھر میں اوّل رہا ہے - ۸۵۰ میں سے ۷۳۰ نمبر لے کر وہ یونیورسٹی کے پُرانے ریکارڈ کو مات کر گیا ہے ؛

اس میں شک نہیں - کہ سکول کے ادھیکاری اس شاندار کامیابی کے لئے وَدھائی کے پاتر ہیں لیکن ہیڈ ماسٹر صاحب نے اپنی رپورٹ میں صرف تصویر کا روشن پہلو پیش کرنے پر ہی اکتفا نہ کی - بلکہ اُنہوں نے تصویر کا دوسرا پہلو دکھلانے کی اخلاقی جرأت بھی کی ہے اور اُن مشکلات کا ذکر کیا - جو تعلیم کے حقیقی مقصد کے حصول میں اس وقت پیش آ رہی ہیں - اُنہوں نے فرمایا :-

”لیکن ہم اپنی کوششوں کے نتائج سے مطمئن نہیں - گردوپیش کے حالات ایسے ہو رہے ہیں - جو ہماری تمام کوششوں کو ملیامیٹ کر رہے ہیں آج کل کے نوجوانوں کا درشٹی کون بڑی تیزی سے بدل رہا ہے - اور اُن تعلیمی درس گاہوں کا کام جو کسی وشیش اُدیش سے قائم کی گئی ہیں - نہایت مشکل ہو رہا ہے - مسٹر ہیمی کے الفاظ میں ”نوجوانوں کی سپرٹ فضا میں اس وقت ایسی پھیلی ہوئی نہ تھی - جیسی کہ آج کل ہے - اُن دنوں میں نوجوانوں میں اس قدر غیر ذمہ داری - متلوّن مزاجی اور سرکشی نہ تھی - جس قدر ان دنوں ہے - اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے - کہ نوجوانوں کو کوئی روشن مستقبل نظر نہیں آتا - سینما کا سرو شکتیمان اثر یا کوئی اور سبب بھی ہو سکتا ہے - لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا - کہ آج کل کے طالب علم کو قابو میں رکھنا دن بدن زیادہ مشکل ہو رہا ہے - وہ اُن اسباق کی نسبت جو وہ سکول میں حاصل کرتا ہے - اُن اسباق کو زیادہ اہمیت دیتا ہے - جو وہ بازار یا کسی سینما میں حاصل کرتا ہے - یہ امر قابل افسوس ہے - کہ ان دنوں ادھیاپکوں سے وہ فرائض چھین لئے گئے - جن کی ذمہ داری موجودہ طریقہ تعلیم کی آمد سے پہلے اُن پر تھی ایک طرف ادھیاپک بُرا بنتا ہے - جب اس سے کہا جاتا ہے - کہ سکول سے باہر ودیارتھی کی خبر گیری نہ کرنے میں اس پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے - دوسری طرف ودیارتھی ادھیاپک کا کوئی ادھکار نہیں مانتا - اور اس لئے کہنے کو تیار ہے - کہ سکول کے باہر مجھ سے جو قصور ہُوا ہے - اس کے لئے مجھ سے جواب مانگنے کا تمہیں کیا حق ہے - سب سے زیادہ افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ اس جدوجہد کے زمانہ میں ماتا پتا اپنے بچوں میں دلچسپی کے لئے کوئی وقت نہیں نکال سکتے - اپنے بچوں کو وقت دینا تضیع اوقات سمجھتے اور اُنہیں ایک تنخواہ دار پرائیویٹ ٹیوٹر کے حوالے کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاتے ہیں - ماتا پتا تعلیم کے کام میں آخر میں شروع ہوتے ہیں - جب کہ ادھیاپک اپنا فرض اُس وقت شروع کرتا ہے - جب بچے کی زندگی کا وہ حصہ جو سب سے زیادہ اثر پذیر ہوتا ہے گزر جاتا ہے - بچہ کے کیریکٹر کو مناسب سانچہ میں ڈھالنے کے لئے اُس کی زندگی کے پہلے چھ سال سب سے ضروری ہوتے ہیں“ ؛

ہیڈ ماسٹر صاحب نے جس مشکل کی طرف اشارہ کیا ہے - وہ حقیقی ہے - اور ہر اُس شخص کے سامنے پیش آتی ہے - جو بچوں کی تعلیم میں دلچسپی رکھتا ہے - یہ مشکل صرف ادھیاپکوں کے لئے نہیں بلکہ ماتا پتا کے لئے بھی ہے - اُنہوں نے درست لکھا ہے - کہ آج کل کے طلباء کو کسی راہ پر ڈال سکنا نہایت مشکل ہے - کیونکہ ان کے من اُپدیش گرہن کرنے کو تیار نہیں - وہ ادھیاپکوں سے دماغی تعلیم حاصل کر لیں - تو کر لیں - لیکن اس سے زیادہ کے لئے وہ تیار نہیں - وہ ان سے اتنا اثر گرہن نہیں کرتے - جتنا کہ سکول سے باہر نتیجہ یہ کہ تعلیم کا حقیقی مقصد فوت ہُوا جا رہا ہے - اس مشکل کا حل کیا - ہیڈ ماسٹر صاحب کے الفاظ میں سنئے :-

”اس لئے یہ دن بدن زیادہ واضح ہو جاتا ہے کہ اگر تعلیم کی بڑی غرض و غایت بچوں کا چرتر سنگٹھن ہے - تو سوسائٹی کو جسمانی طور پر صحت مند ماتا پتا پیدا کرنے ہوں گے - اور بڑی بھاری حد تک پراچین آریہ شکشا پرنالی کی وشیشتاؤں کو تعلیم میں داخل کرنا ہوگا - اس کی سادگی - اس کا تیاگ - اس کا ڈسپلن - اس کا اپنی سنسکرتی پر بل اور پرکرتی کے ساتھ سیدھا سمبندھ اور ان کے ساتھ ہی ادھیاپک اور ودیارتھی کے درمیان گھر اسمبندھ گرہن کرنا ہوگا ؛

دوسرے شبدوں میں گُرُوکل شکشا پرنالی کو پرچلت کرنے سے ہی ورتمان شکشا پرنالی کی تروٹیاں دُور ہو سکتی ہیں - یہ دیانند ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر کا ہی وچار نہیں - بلکہ اُن سب سجنوں کا بھی وچار ہے - جنہیں اُن کی طرح ماہرین تعلیم کا نام دیا جا سکتا ہے - لیکن مشکل یہ ہے - کہ روگ کو محسوس کرتے ہوئے اور اُس کا علاج جانتے ہوئے بھی ہم علاج کر نہیں سکتے کیونکہ شاسن کسی اور کے ہاتھ میں ہے - جو اُن ہی شکشا نالیوں کو تسلیم کرنے کو تیار ہے - جو اُس کے شاسن کے نیچے ہیں - وہ صیغہ جات جو سرکار کے ماتحت ہیں - اُن تمام ودیارتھیوں کے لئے بند ہیں - جو سرکاری سکولوں یا سرکار کے ماتحت چلنے والے سکولوں میں تعلیم نہیں پاتے اس لئے گورو کل شکشا پرنالی کے انوسار چلنے والے شکشا نالیوں میں کیول وہی بالک شکشا پراپت کر سکتے ہیں - جن کے ماتا پتا کو اس بات کا چاؤ نہ ہو - کہ اُن کے لڑکے ضرور ہی سرکاری ملازمت حاصل کریں - روٹی کا سوال ان دنوں اس قدر مشکل ہو رہا ہے - کہ ماتا پتا آنکھیں رکھتے ہوئے بھی اُنہیں استعمال نہیں کرتے - دیکھتے ہوئے بھی دیکھنا نہیں چاہتے - وہ محسوس کرتے ہیں کہ موجودہ تعلیم بچوں کو تباہی کی طرف لے جا رہی ہے لیکن بے بس ہیں - کچھ کر نہیں سکتے - اپنے بچوں کا مستقبل اُنہیں ڈرا دیتا ہے - اور اپنے ضمیر کی آواز کو دبا کر اپنے لڑکے کو اُن ہی سکولوں میں ڈال دیتے ہیں جن کے گردوپیش کے حالات وہ جانتے ہیں کہ تسلی بخش نہیں - دیانند ہائی سکول لاہور کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے اخلاقی جرأت کی جو اپنے خیالات کا اظہار کر دیا - نہ معلوم کتنے ہیں - جو اُن کی طرح محسوس کرتے ہیں - لیکن چپ ہیں ؛

لڑکوں کی تعلیم تو بہت پھیل چکی ہے سارے ملک میں سکولوں کا جال بچھ چکا ہے - اس لئے اس کی اصلاح تو شاید آسانی سے نہ ہو سکے - لیکن لڑکیوں کی تعلیم تو مقابلتاً ابتدائی منزل میں ہے - کیا ہم نہیں جانتے - کہ اس میں وہی خرابیاں آ رہی ہیں - جو کہ لڑکوں کی تعلیم میں ہیں اور وہ خرابیاں بھی کہیں زیادہ خوفناک صورت میں - لیکن کیا کسی میں شکتی ہے - کہ اُن کے خلاف آواز اُٹھائے یا اُن کے سدباب کا یتن کرے - لڑکیوں کی تعلیم میں وہ تمام خرابیاں جو لڑکوں کی تعلیم میں محسوس کی جاتی ہیں - بڑی سرعت سے آ رہی ہیں - لڑکیوں کا نقطہ نگاہ بڑی تیزی سے بدل رہا ہے - اور چونکہ وہ لڑکوں کی نسبت بدرجہا زیادہ اثر پذیر ہوتی ہیں - اس لئے اُن کے جلد خرابی کا شکار ہو جانے کا ڈر ہے - ضرورت یہ ہے - کہ لڑکوں کے ساتھ لڑکیوں کی موجودہ تعلیم کے حُسن و قبح پر بھی غور کیا جائے - یہ امر نظر انداز نہ کرنا چاہئے اور نہ ہی کیا جا سکتا ہے - کہ لڑکیوں کے غلط راہ پر پڑ جانے سے ہماری سوسائٹی بالکل تباہ ہو جائے گی - یہ خرابی جس قدر پنجاب میں پائی جاتی ہے - ہندوستان بھر کے کسی اور صوبہ میں نہیں - دوسرے صوبوں میں بھی کم و بیش ہوگی لیکن اس حد تک نہیں - جتنی یہاں پائی جاتی ہے اس لئے اسے وشیش رُوپ سے پنجاب کی خرابی کہا جا سکتا ہے ؛

گورنمنٹ پراچین شکشا پرنالی کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں اور سب لوگوں کی مالی حالت اس بات کی اجازت نہیں دیتی - کہ وہ اس امر سے لاپرواہ ہو جائیں کہ اُن کے بچے کیا بنتے ہیں اور کیا نہیں بنتے اُنہیں سرکاری ملازمت ملتی ہے یا نہیں - میں جانتا ہوں - کہ ان دنوں کسی برٹش یونیورسٹی کی اعلیٰ سے اعلیٰ ڈگری بھی کسی کو ملازمت نہیں دلا سکتی لیکن پھر بھی لوگ اپنے لڑکوں کو یونیورسٹی کی تعلیم دلانا چاہتے ہیں - اس اُمید پر کہ شاید اُن کے لڑکے کے بھاگیہ جاگ اُٹھیں اور اُسے کوئی نہ کوئی اچھا عہدہ مل سکے - پھر کیا کیا جائے ؟ مجھے تو اس وقت اس مشکل کا ایک ہی حل نظر آتا ہے کہ جو سکول یونیورسٹی سے سمبندھت ہیں - وہ بھی شہروں سے باہر رکھے جائیں - کوشش کی جائے کہ ودیارتھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں ہوسٹل میں رہیں - تاکہ وہ ایک خاص عمر تک اُن خراب اثرات سے بچ سکیں - جو شہر کی زندگی کا ایک لازمی جزو بن چکے ہیں - لیکن یہ تب ممکن ہے جب سکول اس بات سے بے نیاز ہو جائیں - کہ اُن میں کتنے لڑکے پڑھتے ہیں - کم ہیں یا زیادہ اس صورت میں شاید مالی مشکلات رونما ہو جائیں - لیکن اگر ودیارتھیوں کا چرتر سنگٹھن مقصود ہو تو مالی قربانی کے لئے تیار رہنا ہی چاہئے - دیانند ہائی سکول میں ۲۳۰۰ لڑکے ہیں - لیکن اس کے آشرم میں صرف ۱۲۰ ودیارتھی ہیں - آشرم باسیوں کی سنکھیا بڑھ جانے کے لئے جو بھی یتن کئے گئے ہیں - وہ سپھل نہیں ہوئے - ہیڈ ماسٹر صاحب نے اس بات کو محسوس کیا - اور وہ اس کمی کی وجہ یہ سمجھتے ہیں - کہ بہت سے ماتا پتا رہائش کا اخراجات

(بقیہ صفحہ ۶ کالم اول کے نیچے)

"ودیشوں میں آریہ سماج"

اس نام سے سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی نے ایک سو صفحہ کی کتاب ہندی میں شائع کی ہے۔ اس میں درشایا گیا ہے۔ کہ آریہ سماج ودیشوں میں اور خاص کر برٹش نو آبادیوں میں کیا کام کر رہا ہے۔ اس کی قیمت ۸ ر ہے۔ اس میں کئی بلاک کی تصویریں بھی ہیں ؛

میں نے یہ کتاب خود نہیں دیکھی۔ اُس کی سماوچنا پنڈت بنارسیداس چترویدی کے قلم سے "ماڈرن ریویو" میں پڑھی ہے۔ پنڈت بنارسیداس جی لکھتے ہیں :۔

"کسی کو آریہ سماج کے مذہبی اعتقادات یا اُن کے ارتھوں کے ڈھنگ یا پرچار کے طریقے سے اتفاق ہو یا نہ۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ آریہ سماج اور رام کرشن مشن ہندو ازم کی دو ترقی کناں جماعتیں ہیں۔ جنہوں نے ہمارے ودیش میں رہنے والے بھائیوں کی سیوا کی ہے۔ دونوں میں بطور فارن مشن کام کرنے کی شکتی ہے۔ اور دو نو ودیش میں رہنے والے ہمارے ہم وطنوں کے لئے تعلیمی اور مجلسی ترقی کے پروگرام میں مفید ثابت ہو سکتی ہیں" ؛

پنڈت چترویدی جی کو آریہ سماج کے سدھانتوں اور اس کے طریق کار سے اختلاف کیوں ہے ؟ اس کا جواب اُن کے ذیل کے الفاظ سے ملے گا :۔

"اگر آریہ سماج کے اپدیشک اپنے زاویہ نگاہ کی تنگی کو کسی قدر دور کر سکیں۔ اور اپنے تبلیغی نو آبادیوں کے نئے حالات کے مطابق بنا سکیں۔ تو وہ رام کرشن مشن سے بھی زیادہ مفید ہو سکتے ہیں"

پنڈت جی نے ماڈرن ریویو کے اگلے پرچہ میں ایک مفصّل مضمون لکھنے کا وچار پرگٹ کیا ہے۔ اس لئے ان کا مفصّل جواب اُن کے مضمون کے بعد ہی دیا جاویگا۔ اس وقت صرف اتنا ہی لکھنا کافی ہے۔ کہ زاویہ نگاہ کا تنگ ہونا بُرا بھی ہے اور اچھا بھی۔ بُرا اُس صورت میں جب کہ وہ کسی کو غیر بردبار بنا دے۔ اور اچھا اسی صورت میں جب کہ وہ کسی کو اپنے عقیدہ پر درڑھ کر دے۔ اور اُسے ڈھلمل یقین نہ رہنے دے اگر اُن عقائد پر جنہیں ہم درست سمجھتے ہیں۔ مضبوطی سے قائم رہنا زاویہ نگاہ کی تنگی کا مترادف ہے۔ تو یہ تنگ خیالی مبارک ہے۔ لیکن اگر وہ تنگی ہمیں دوسروں کی سچائی کو دیکھنے کے ناقابل بنا دے۔ تو وہ نامبارک ہے ؛

لیکن یہ تو جملہ معترضہ ہے۔ اصلی سوال یہ ہے کہ یہ کتاب جہاں ہمیں یہ بتاتی ہے کہ ویدک دھرم کے پرچار کے سمبندھ میں آریہ سماج نے کیا کیا ہے۔ وہاں وہ ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ اُس نے کیا نہیں کیا ؟ جو کام اس نے کیا ہے اس کے مقابلہ میں وہ کام کہیں زیادہ ہے۔ جو اُس نے نہیں کیا۔ اس کتاب سے دوسروں کو تو جو لابھ ہوگا سو ہوگا آریہ سماج خود یہ لابھ اُٹھا سکتا ہے کہ وہ ودیشوں میں اپنے مشن قائم کرے۔ ان دنوں پنڈت ایودھیا پرشاد جی بی اے امریکہ میں ہیں۔ اور اُن کے کام کے متعلق جو سمداخبارا رپورٹیں آ رہی ہیں ؛

لیکن سوال روپیہ کا ہے۔ جب ہندوستان میں ویدک پرچار کرنے کے لئے آریہ سماج کے پاس دھن نہیں۔ تو ودیش پرچار کے لئے کہاں سے آئے ؟ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہم میں پرچار کے لئے کوئی اتساہ نہیں۔ انسٹی ٹیوشنوں کے لئے تو ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہمارے انسٹی ٹیوشن تو اچھے چل رہے ہیں۔ لیکن پرچار نہایت کمزور حالت میں ہے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا وید پرچار سب سے بڑا سمجھا جاتا ہے۔ اور وہ ہے بھی۔ لیکن سوچا جائے۔ تو اس کی حقیقت کیا ہے ؟ بمشکل تمام چوبیس ہزار روپیہ سال میں جمع ہوتا ہے۔ اس سے تو ایک ضلع میں پرچار نہیں ہو سکتا صوبہ میں کیا ہوگا ؟ سبھا کا مالی سال ختم ہونے کو ہے۔ اور اُس کے ادھیکاریوں کو کپکپی لگی ہوئی ہے۔ کہ ۲۴ ہزار بھی پورا ہوگا۔ یا نہیں۔ ہر وقت اپیلیں کی جاتی ہیں۔ لیکن آریہ

۴۰۰ سماجوں کے ادھیکاری ہیں۔ کہ کانوں میں رُوئی ڈالے پڑے ہیں۔ کوئی سُنتا ہی نہیں جس دیش کے پرچار کی یہ حالت ہو۔ تو ودیش پرچار کے لئے کسی کو کیا ساہس ہو سکتا ہے

(کرشن)

(بقیہ صفحہ ۵) ؛

خرچ برداشت نہیں کر سکتے۔ جتنا دیا نند کالج کمیٹی نے مقرر کر رکھا ہے۔ اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ غریب طلباء کو کم خرچ کر کے بورڈنگ میں رہنے کی اجازت دی جائے۔ ممکن ہے۔ اس طرح کچھ تعداد بڑھ جائے۔ لیکن زیادہ نہ بڑھے گی۔ اگر ہیڈ ماسٹر صاحب چاہتے ہیں۔ کہ سکول کی طرح اُن کے آشرم میں بھی ہزاروں ودیارتھی ہوں۔ تو انہیں دیانند سکول کو ایسا روپ دینا چاہیئے۔ جس سے ماتا پتا سمجھیں۔ کہ اس سکول میں اپنے لڑکے کو ڈالنے کا سب سے بڑا لابھ اُس کو آشرم میں رکھنے ہی سے ہو سکتا ہے۔ دوسرے شبدوں میں یہ کہ سکول کو بتدریج ایک رزیڈنشل انسٹی ٹیوٹ بنانے کا یتن کیا جائے۔ اور اگر سارے سکول کو رزیڈنشل بنانے کا وچار نہ ہو تو اس سکول کے دو حصّے کر دیئے جائیں اور ایک حصہ رزیڈنشل ہو سکول میں ودیارتھی اتنے زیادہ ہیں۔ کہ اس کے دو حصّے بڑی آسانی سے ہو سکتے ہیں (کرشن)

گورو کل کانگڑی کو نہ بھُولو

دشودّیالیہ گوروکل کانگڑی کا وارشک اُتسو اس دفعہ ۳۰ مارچ سے ۲ اپریل تک ایسٹر کی تعطیلات میں منایا جاتا ہے۔ آریہ پُرشوں کے پاس اب صرف ایک مہینہ اس اُتسو کو کامیاب بنانے کے لئے رہ گیا ہے۔ گوروکل کی ضروریات دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں اُس کی اُچیہ شکشا پرنالی اور مغربی طریق تعلیم سے آزادی اس امر کی مستحق ہیں۔ کہ ہر ایک بھارت واسی اس کو اپنا راشٹریہ انسٹی ٹیوشن سمجھتا ہوا اس قابل بنا دے۔ کہ وہ ہمیشہ کے لئے مضبوطی سے اپنے قدم پر کھڑا ہو سکے۔ لیکن اس کے خلاف جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ جلسہ تو نزدیک آ رہا ہے۔ اور ابھی تک آریہ پرشوں اس کے متعلق اپنا کرتویہ پورا کرنے کے لئے کربند نہیں بدلی۔ تو ہمارا ماتھا ٹھنکتا ہے کہ جب آریہ پُرش سوئم ہی اپنے فرض سے غافل ہو رہے ہیں۔ تو دوسرے کس طرح کروٹ بدلنے پر آمادہ ہونگے۔ ضرورت ہے۔ کہ آریہ پُرش سابق سستی کو دور کر کے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے کمر ہمت کس لیں۔ اور سبھیہ سنسار کو بتلائیں کہ وہ اپنے فرض سے غافل نہیں۔

بہار پرانت کی سُدھ لو

بہار پرانت میں بھونچال سے جو قیامت برپا ہوئی ہے۔ ابھی اس کے زخم مندمل ہونے نہیں پائے۔ کہ اب بارشوں کا خوف دامنگیر ہو رہا ہے۔ اور اس علاقہ کے لوگوں کو بھے بھیت کر رہا ہے۔ گذشتہ بھونچال سے جس طرح لوگوں کے فصل تباہ ہوئے ہیں۔ مکانات مسمار ہوئے ہیں۔ لاکھوں و کروڑوں کی مالیتی جائیدادیں خاک میں مل گئی ہیں۔ وہ کسی بھی انسان سے چھپی ہوئی بات نہیں رہی کانگریس کے زلزلہ فنڈ میں سترہ لاکھ کے قریب پہنچ چکا ہے۔ وائسرائے کے فنڈ میں بھی کئی لاکھ روپیہ پہنچ چکا ہے۔ لیکن آریہ سماج کے پاس جس سے وہاں کے اسہائے استری پُرشوں اور اناتھ بچوں کے دھرم کو بچانا ہے۔ اور ان کے مستقل گذارہ کا پربندھ کرنا ہے۔ ابھی اتنا روپیہ موصول نہیں ہوا۔ جو کہ اس کی سرگرمیوں کو زیادہ مؤثر بنا سکے۔ جو کاریہ کرتا کیشتر میں پہنچ چکے ہیں۔ جو رپورٹیں وہ بھیج رہے ہیں۔ اُن سے

تو بھی بھانتی گیات ہو رہا ہے۔ کہ آریہ سماج کی آوشیکتا دن بدن زیادہ پرتیت ہو رہی ہے اور اگر آریہ پُرشوں نے اس موقعہ پر ریلیف کے کام کو پورے طور پر پایہ تکمیل تک پہنچانے کا یتن نہ کیا۔ تو بہت سے ہندو استری پُرشوں اور بچوں کے دودھرمیوں کے پر لوبھن میں آ جانے کا خدشہ بدستور رہے گا۔ اس لئے پرم آوشیک ہے۔ کہ ایسی آپتی سے بچنے کے لئے آریہ پہلے ہی سوچیت ہو جائیں۔ اور ریلیف کے لئے اپنی سرگرمیوں کو دُگنے زور سے کر دینا شروع کر دیں۔ تاکہ بہار پرانت کے کشٹ میں آریہ سماج ریلیف کے کام میں کسی بھی حریف سے پیچھے نہ رہ جائے ؛

وید پرچار فنڈ

سترہمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا مالی سال ماہ چیت کے ساتھ سماپت ہو رہا ہے لیکن ابھی تک مجوزہ آمدنی سترو مینی سبھا کے خزانہ میں نہیں پہنچی۔ اور اخراجات بدستور موجود ہیں۔ پچھلے سال اس فنڈ میں ۲۴ ہزار روپیہ جمع ہوا تھا۔ سبھا کے ممبران نے اصرار کر کے بتیس ہزار روپیہ فرض کر لی۔ لیکن فرض کرنے کے بعد انہوں نے اُسے پورا کرنے کے لئے جو قابل قدر کوشش کی اب جب کہ مالی سال ختم ہونے والا ہے۔ آریہ سماجوں کا فرض بڑھ رہا ہے۔ اور اُن کا یہ پہلا کرتویہ ہے کہ وہ اپنی ضروریات کو فی الحال ملتوا میں ڈالکر اس فنڈ کی آمدنی کو پورا کریں۔ تاکہ سبھا کو آئندہ سال بجٹ بناتے وقت موجودہ ورش کا تلخ تجربہ کا کلہاڑا چلانے پر مجبور نہ کرے۔ اور اس طرح پرچار کا لمزورد بھاگ کسی مزید کمزوری کا شکار نہ ہو جائے۔ ہمیں آشا رکھنی چاہیئے۔ کہ آریہ سماجیں سبھا کے مالی سال کے خاتمہ سے پہلے آمدنی کی کمی کو پورا کر کے ہی دم لینگی ؛

گوروکل انک

امسال پرکاش کا گوروکل انک حسب معمول ۲۳ مارچ کو گوروکل کے وارشک اُتسو سے ہفتہ پہلے شائع ہو جائیگا ہم اپنی طرف سے اس بات کی پوری کوشش کریں گے۔ کہ اس انک کو اسم بامسمّی بنائیں۔ اور گوروکل شکشا پرنالی کو موجودہ تعلیمی طریق پر جو ترجیح حاصل

ہے۔ آپ نے پورے طور پر واضح کریں۔ اور اسی لئے ہم نے اس شکتی پرنالی کے حامیوں سے یہ نویدن دیا ہے۔ کہ وہ ہمیں نہ صرف اپنے لیکھوں سے بلکہ کو بتاؤں سے بھی بھاشنگتی سرفراز فرمائیں۔ ہمیں وشواس ہے۔ کہ اس انک میں نہ صرف بھارت ورش کے جملہ گوروکلوں کے مختصر تاریخی حالات بھی درج ہونگے۔ بلکہ گوروکل شکشا پرنالی کی مہتتا کا بھی بھلی بھانتی درشن ہوگا۔ اب یہ گوروکل پریمیوں کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس انک کو نہ صرف کثیر تعداد میں اپنائیں بلکہ تجارت پیشہ اصحاب کو پریرنا کریں۔ کہ وہ اس انک میں اپنے اشتہاروں کے لئے جلد از جلد جگہ ریزرو کرالیں ؛

مخالفانہ پروپیگنڈا

اگر دنیا میں کسی کمپرنا ئے پر اس وقت سینچر گرہ سوار ہے۔ تو وہ پورا انک کمپرنائے ہے۔ چنانچہ اس گرہ کی شکایت کرتے ہوئے امرتسر کا پورانک اخبار "پرچارک" لکھتا ہے :-

"ہندوستان میں سینکڑوں کالج اور لاکھوں ہائی سکول۔ مڈل سکول ہیں۔ جو گورنمنٹ کی طرف سے قائم ہیں۔ ان میں کروڑوں طلباء جو پڑھتے ہیں۔ موجودہ تعلیم کا اثر انہیں سناتن دھرم کے خلاف کرتا ہے۔ اسی طرح آریہ کالج و سکول سے جو طلباء نکلتے ہیں۔ وہ سناتن دھرم کے زبردست مخالف ہوتے ہیں۔ عیسائیوں، مسلمانوں و دیگر فرقوں کا پرچار بھی کچھ کم اثر نہیں رکھتا۔" (پرچارک امرتسر ۲۴ فروری ۱۹۳۴ء) ؛

معلوم پرچارک کو گلہ وشکایت کرنے سے کیا حاصل ہوتا ہے۔ اگر پرچارک آج سے ہی اپنا یہ فرض سمجھ لے کہ وہ اپنے پاٹھکوں کو اویدک باتوں کی تلقین کرنا پاپ سمجھیگا۔ تو ہم اس کو یہ وشواس دلا دیتے ہیں کہ آریہ سماجیوں کے ہوتے ہوئے کوئی غیر آریہ طاقت نہیں رکھتا۔ کہ ستیہ سناتن ویدک دھرم کے خلاف کچھ بھی مخالفانہ پراپیگنڈا کر سکے۔ ہاں جب تک ہم اویدک رسوم کے کوڑا کرکٹ کو ہی اگیانتا سے دھرم سمجھتے رہیں گے۔ تب تک ہمارا کلیان ہونا سخت کٹھن ہے ؛

سراہنیہ فیصلہ

ہمیں یہ بات سنکر خوشی ہوئی ہے۔ کہ بنارس ہندو یونیورسٹی کی سینیٹ نے آئندہ سال سے انٹرمیڈیٹ کے امتحان کے لئے ہسٹری۔ لاجک۔ تھیالوجی اکنامکس اور سنسکرت کے لئے ہندی کو پریکشا کا ماڈیم (MEDIUM) قرار دیا ہے۔ اور اس سراہنیہ فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے شری یت سیٹھ گھنشیام داس جی برلا نے پچاس ہزار روپیہ ڈال دیا ہے۔ تاکہ اس روپیہ سے ضروری کتب تیار کرائی جائیں۔ اگر یہ ایکسپیریمنٹ کامیاب رہا۔ تو ہندو وشو ودیالیہ بنارس کے سنچالکوں کا یہ ارادہ ہے۔ کہ دوسرے مضامین بھی ہندی بھاشا میں پڑھانے کا پربندھ کیا جائے۔ اگر ہندو وشو ودیالیہ کا انوکرن کرتی ہوئی باقی یونیورسٹیاں بھی ہندی بھاشا کو پریکشا کا ماڈیم بنانا شروع کر دیں۔ تو اس سے جہاں ودیارتھیوں کو ودیا اپارجن کرنے میں آسانی ہوگی۔ وہاں شکشا کا جو کچھ منشا ہے۔ وہ بھی ہندی بھاشا جیسی ماتری بھاشا کے میڈیم مقرر ہونے سے آسانی سے پورا ہو سکیگا۔ اور نوجوان نسل کے دماغ بھی زیادہ حد تک بدیشی بھاشا کے بارِ گراں سے بچ جائیں گے ؛

نئے پیغمبر کا ظہور

دہلی میں ایک نئے پیغمبر کا ظہور ہوا ہے۔ اس کی رہائش گاہ کو جو کہ قرولباغ کے پاس ہے دار الفلاح کہا جاتا ہے۔ اس نے بلیٹن شائع کر کے اپنے پیغمبر ہونے کا اعلان شائع کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ نیا پیغمبر پہلے قرآن کی آیات اور مسلمانوں کا عقیدہ چاول کے دانوں پر نہایت خوبصورتی سے لکھا کرتا تھا۔ اور یہ چاول امریکن سیاحوں اور بڑے بڑے مسلمانوں کو پیش کر کے اس نے بہت سا روپیہ کمایا۔ اب وہ دعویٰ کرتا ہے۔ کہ اسے فرشتہ جبرائیل کی معرفت آسمان سے پیغامات موصول ہوتے ہیں۔ مسلمانوں میں آئے دن جو نئے پیغمبر ظاہر ہو رہے ہیں۔ وہ اس پیغمبری کے ڈھونگ کو مذاق بنا رہے ہیں۔ اور دنیا کو یہ کہنے کا موقع دے رہے ہیں۔ کہ پیغمبری محض تشہیر بازی کا ایک ذریعہ ہے۔ اور اس کی آڑ میں بہت سے سادہ لوح انسانوں کے ٹھگے جانے کا قوی احتمال ہے۔ ہمیں ڈر ہے۔ کہ اگر نت نئے سورج نئے پیغمبروں کا تانتا لگا رہا۔ تو دنیا کے سامنے اس کے سوائے اور کوئی چارہ نہ رہے گا۔ کہ وہ ان پیغمبروں کے وجود ہی سے بے نیاز ہو جائے

جزو ایمان

ہمارے ہندوستانی مسلمان دوست تو دین پر فدا ہیں۔ ان کی بلا سے وطن ڈوبے یا بچے۔ وطن دوستی تو ان کے خیال میں جزو ایمان نہیں حالانکہ مذہباً ان کے لئے یہ حکم ہے "حب الوطن من الایمان"۔ لیکن دنیاوی اغراض اور عہدوں کی بھوک ان کو اس مذہبی حکم کی اہمیت سمجھنے کی اجازت نہیں دیتی۔ لیکن ادھر آزاد جمہوریہ ترکی کے صدر غازی مصطفیٰ کمال پاشا نے ہندوستان کے لوڈی مسلمانوں کو شرمندہ کرنے کے لئے ترکوں کو عید کے دن یہ نصیحت کی ہے :-

"آپ اپنے مذہب پر قائم رہیں۔ اور اپنی مادر وطن سے محبت کریں۔ کیونکہ اپنے وطن سے محبت کرنا ہر مسلمان کا جزو ایمان ہے ہمیشہ یاد رکھو کہ آپ ترک ہیں۔ اور آپ کے آباؤ اجداد کی یہ سرزمین آپ کی ملکیت ہے"

کاش ہندوستانی مسلمان بھی اپنے ایک سرکردہ مدبر کے مشورہ کی قدر و قیمت سمجھ کر ہندوستان کو اپنے آباؤ اجداد کی سرزمین سمجھنا شروع کر دیں۔ اور ہندوستان میں رہتے ہوئے محب الوطن بننے کو گناہ تصور نہ کریں۔ بلکہ اپنے دوسرے ابنائے وطن سے بڑھ چڑھ کر دیش بھگت بننے میں ہی فخر محسوس کریں ؛

لفافہ کی قیمت میں کمی

حکومت ہند نے اسمبلی میں جو نیا بجٹ پیش کیا ہے۔ اس کی رو سے جہاں دیسی کھانڈ پر محصول بڑھا ہے۔ وہاں یکم اپریل سے لفافہ کی قیمت میں کمی کر دی گئی ہے۔ آجکل لفافہ ۵½ پیسہ میں ملتا ہے۔ اب یہ چار پیسوں میں ملا کریگا۔ لفافہ کے مہنگے ہونے کی وجہ سے خط و کتابت میں جتنے کم ڈاکخانہ والے لفافے بیچ سکے۔ اس تجربہ کی بنا پر حکومت کے پاس سوائے اس کے کوئی چارہ نہ تھا۔ کہ وہ ان کی قیمت میں کمی کر دیتی لیکن اگر وہ عوام کا دل سے بھلا چاہتی تھی۔ تو لفافہ کی بجائے پوسٹ کارڈ کی قیمت میں کمی ہونی چاہئے تھی۔ کیونکہ ہندوستان میں پوسٹکارڈ کو جتنی ہر دلعزیزی حاصل ہے۔ اتنی لفافہ کو حاصل نہیں۔ خود ڈاکخانہ جات کے اعداد و شمار شاہد ہیں کہ ہندوستان کے عوام جتنا پوسٹ کارڈ کا عالمگیر استعمال کرتے ہیں۔ اتنا لفافوں کا نہیں کرتے۔ اس لئے جمہور کی خاطر اگر نئے سال سے کارڈ کی قیمت تین پیسے کی بجائے دو پیسے کی جاتی تو اس سے ہندوستان کے عوام الناس کو حقیقی فائدہ پہنچتا۔ اور وہ بھی یہ کہنے کے قابل ہو جاتے کہ حکومت ہندوستانیوں کو خط و کتابت کی مزید سہولتیں بہم پہنچا رہی ہے۔ اور صرف اپنے جمع شدہ لفافوں کے سٹاک کو ہی خالی کرنے کے درپے نہیں ؛

جنگ کے بادل

وسطی یورپ پر پھر جنگ کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اٹلی۔ آسٹریا اور جرمنی کی سرحدیں اس وقت جنگی محاذ بننے کی دھمکی دے رہی ہیں۔ جرمنی کے جو سیاح اٹلی کے علاقہ جنوبی ٹائرول میں سیر و تفریح کے لئے گئے ہوئے تھے وہ واپس آ رہے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ انہیں اٹلی کے علاقہ سے جلدی چلے آنے کا اشارہ دیا گیا ہے نیز خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ جرمنی کی سرحد جس طرح آسٹریا کے لئے بند کی گئی ہے۔ اسی طرح اٹلی کے لئے بھی بند کر دی جائے گی۔ اس کے سوائے سرحدوں پر افواج کا تیار بر تیار رہنا۔ کسی حالت میں بھی امن کا پیش خیمہ نہیں ہے۔ بلکہ باہمی غلط فہمی میں اضافہ کرنے والا ہے۔ اور وسطی یورپ کے امن کو جلد از جلد مخدوش کرنے والا ہے۔ معلوم نہیں ہوتا کہ اگر لیگ اس قسم کی گتھی کو سلجھا نہیں سکتی تو پھر اس کے قیام کا کیا فائدہ؟ ہمیں ڈر ہے کہ اگر یورپ کے مدبروں نے بروقت اس الجھن کو سلجھانے کی کوشش نہ کی۔ تو کہیں جلد ویسے ہی جنگ عظیم کی بنیاد نہ پڑ جائے۔ جیسی کہ ۱۹۱۴ء میں پڑی تھی۔ اور باقی دنیا کے لئے تباہی کا موجب ثابت ہوئی تھی ؛

کپورتھلہ کا الجھن

ریاست کپورتھلہ کا الجھن ابھی سلجھنے میں نہیں آتا۔ وہاں مہابیر دل والے اپنے جتھے اس لئے بھیج رہے ہیں۔ تاکہ مہاراجہ صاحب سے یہ عرض کر سکیں کہ وہ اپنی ہندو رعایا کے حقوق پر کوئی آنچ نہ آنے دیں ادھر مسلمانوں کا رویہ جارحانہ ہے۔ وزیر اعظم اگر

وی پی آتے ہیں!

۱۵ مارچ ۱۹۳۴ء میں جن خریداروں کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ انہیں اطلاعی چٹھیں بھیجی جا رہی ہیں۔ خریدار صاحبان کو چاہئے۔ کہ وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ ۱۸ مارچ کا پرچہ ۱۶ مارچ کو بذریعہ وی پی انہیں ارسال کیا جائے گا۔ جو اصحاب نہ اپنا چندہ ارسال کریں اور نہ کسی وجہ سے وی پی وصول کرنا چاہیں۔ وہ بہت جلد اطلاع دے دیں۔ بعض اصحاب کے وی۔پی انہیں تاریخ مقررہ کے بعد موصول ہوتے ہیں۔ جس سے ہمارا وی پی خرچ ضائع ہو جاتا ہے خریدار صاحبان کو چاہئے۔ کہ منی آرڈر ہر صورت میں ۱۵ مارچ ۱۹۳۴ء سے پہلے دفتر میں پہنچا دیں یا بذریعہ کارڈ اطلاع دے دیں۔ تاکہ ہم دفتر کا وی پی کا خرچ بچ سکے ؛

(مینیجر)

دعوےٰ الوہیت

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی سیالکوٹ میں ملازمت کرتے ہوئے ناظری سے زیادہ ترقی نہ کر سکے۔ اور مختاری کا امتحان دینے پر بھی ڈبل پاس ہونے ہونے رہ گئے۔ لیکن جب قادیان کی مسجد میں آ کر مسیحا بنے اور بھنے ہوئے چنے کھا کر گذارہ کرنے لگے۔ تو اس حالت میں آپ نے جو کچھ شیخ چلیوں والے دعادے کئے اُن کی بنا پر ہی تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ جیسے بھوکے کو خواب میں پلاؤ ہی نظر آیا کرتا تھا۔ ویسے ہی آپ کو فاقہ مستی میں تخیل کی بلند پروازی سے اُلٹے اُلٹے خواب آنے شروع ہو گئے تھے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"میں نے خواب میں دیکھا اور خواب میں ہی میں نے یقین کیا۔ کہ میں خدا ہوں" (آئینہ کمالاتِ اسلام)۔

گویا دوسرے الفاظ میں مرزا صاحب یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ وہ الوہیت کے مدعی ہیں۔ آپ نے صرف اتنا دعویٰ ہی نہیں کیا۔ بلکہ اس دعوے میں آپ ترقی کرتے کرتے یہاں تک فرما گئے ہیں۔ کہ میں نے زمین و آسمان کو بھی پیدا کیا ہے۔ گویا دوسرے الفاظ میں اس دعویٰ کا موٹا مطلب یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب آنجہانی صرف مسیح موعود ہی نہ تھے۔ بلکہ خالق زمین و آسمان بننے کے خواب بھی دیکھا کرتے تھے۔

اللہ میاں کی شکل

مُسلمانوں کے اللہ میاں کی شکل کیسی ہے؟ اس کا اگر پتہ لگانا ہو تو مرزائیوں کے الہامی گزٹ "الفضل" کی ذیل کی سطور پڑھ لو:-

"آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اپنے رب کو بے ریش نوجوان کی صورت پر دیکھا۔ جس کے بال کانوں کی لو تک تھے۔ اور پاؤں میں سونے کا جوتا تھا۔ حافظ سیوطی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے"۔ (یواقیت وزنت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۱۶۳)۔

اسی طرح بحر المعانی مصنفہ حضرت سید محمد بن نصیر الدین کے صفحہ ۸۵ میں یہ روایت لکھی ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے معراج کی رات کو اپنے رب کو بے ریش نوجوانوں کی شکل پر دیکھا۔

اللہ میاں اور وہ بے ریش نوجوانوں کی شکل میں اور پھر ایسی مستانہ صورت میں کہ بال کانوں کی لو تک لٹکے ہوئے اور پاؤں میں سونے کا جوتا پڑا تھا۔ اگر اسلامی توحید اس قسم کے اللہ میاں کی شناخت ہی محدود ہے۔ تو ہم ویدک دھرمیوں کا ایسے اللہ میاں کو دُور سے سلام ہے۔

غیر مرزائیوں کی ذہنیت

غیر مرزائیوں کی تو کیا شکایت۔ مرزائیوں کو خود باقی غیر مرزائی مُسلمان جس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس کا گلہ کرتے کرتے مرزائیوں کے حلق خشک ہو رہے ہیں چنانچہ لاہوری مرزائیوں کے امیر مولانا محمد علی صاحب ایم۔ اے تنگ آ کر شکایت کرتے ہیں:-

"افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہمارے مُسلمان بھائیوں کے دلوں میں ایک خیال بیٹھا ہوا ہے۔ کہ **احمدیت اسلام دشمنی کا نام ہے۔** اس خیال کو ان کے دلوں سے نہ کوئی ہماری تحریر دُور کر سکتی ہے۔ نہ واقعات کی کوئی شہادت خواہ وہ کتنی بھی زبردست ہو۔ حتیٰ کہ اس ہیبت ناک نظارے نے جو چاہیئے تھا۔ کہ دلوں کو اسی طرح ہلا دیتا جس طرح اس نے زمین کو ہلا کر زیر و زبر کر دیا۔ ہمارے بھائیوں کی اس ذہنیت پر جو انہوں نے احمدیت کے متعلق قائم کر رکھی ہے۔ کچھ اثر نہ کیا۔ (پیغام صلح ۲۳ فروری)۔

مولانا صاحب! غیر مرزائی مسلمانوں کی شکایت کرنے سے کیا فائدہ۔ ان کی مرزائیت کے متعلق جو ذہنیت ہے۔ وہ بلاوجہ نہیں۔ وہ آپ کے پیرو مُرشد کے لایعنی دعاوی نے بنا دی ہے۔ انہوں نے زندگی میں نہ آگا دیکھا نہ پیچھا۔ امام حسین کی بھی توہین کر دی۔ حضرت مسیح جیسے برگزیدہ انسان کو بھی دھر رگڑا۔ مریم صدیقہ کا بھی احترام روا نہ رکھا۔ حضرت محمد صاحب کو خاتم الانبیا مانتے ہوئے بھی آپ خاتم الانبیا بنے۔ کی غیر اسلامی جسارت کی ایسی حالت میں باقی مُسلمان اندھے نہیں۔ کہ اسلامی روایات کا خون کرنے والی جماعت یا تحریک کو اسی نگاہ سے دیکھیں۔ جس سے وہ حقیقی اسلام کو دیکھتے ہیں۔

اسلامی روایات

بھلا ہو قرآنی مفسرین کا جنہوں نے نہ سائنس کا لحاظ کیا اور نہ معقولیت کا خیال کیا۔ اور جو کچھ دماغ میں آیا۔ اندھی عقیدت میں سرشار ہو کر مذہب اسلام کو حد سے زیادہ توہمات کا معجون مرکب بنا دیا۔ مولانا محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر جماعت لاہوری ان ہی مفسرین کی دیدہ دلیری کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"یہاں پر مفسرین نے اپنی طرف سے یہ قصہ بڑھایا ہے۔ کہ سمندر پہاڑ کی طرح کھڑا تھا۔ اور درمیان میں دریچے بنا دیئے گئے تھے۔ تاکہ وہ چلتے بھی جائیں اور ایک دوسرے کو دیکھتے بھی جائیں"۔ (پیغام صلح ۲۳ فروری)

سمندر مذکورہ طریق سے پھٹ بھی سکتا ہے۔ [illegible]

مفسرین قرآن کو گردن زدنی قرار دیا جائے ہاں جو بات ایک ناقابل قبول عقیدہ ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ بانئ اسلام کی انگلی کے اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے بن جائیں۔ اور ایک ٹکڑا ایک جانب چلا جائے اور دوسرا مخالف سمت میں۔ معجزۂ شق القمر کے ذکر کو بھی جانے دو۔ اسلام کی جو روایت زیادہ چونکا دینے والی ہے۔ وہ شب معراج کا قصہ ہے۔ جب کہ بُراق جیسا جانور بانئ اسلام کو سارے آسمانوں کی سیر کرا لاتا ہے۔ اور تھکنے کا نام نہیں لیتا۔ حالانکہ سائنس ابتدائے آفرینش سے چلّا چلّا کر کہہ رہی ہے۔ کہ سات آسمان تو کیا۔ ایک آسمان بھی برہمانڈ میں موجود نہیں ہے۔

والدہ سے صحبت

ہم تو سمجھتے تھے۔ کہ صرف وام مارگی فرقہ ہی ایک ایسا گراہوا پنتھ ہے۔ جو کہ والدہ سے صحبت کرنے کا ذکر بھی زبان پر لا سکتا ہے۔ لیکن ہم نے مرزائیوں کے سرکاری آرگن الفضل کے ۲۰ فروری کے پرچہ کو دیکھا۔ تو اس کے صفحہ ہ پر ذیل کی سطور پڑھ کر ہمارے رونگٹے کھڑے ہو گئے:-

"مولانا مفضل الرحمٰن صاحب کے متعلق اُن کے مرید نامور دیوبندیوں کے مسلمہ مقتدا مولوی محمد علی صاحب مونگھیری لکھتے ہیں:- آپ نے فرمایا ہم نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ اپنی والدہ سے صحبت کی اور اپنے بھائی کو مار ڈالا۔ یہ دیکھ کر ہم بہت گھبرا گئے۔ حضرت شاہ محمد آفاق قدس سرہٗ سے عرض کیا۔ فرمایا اس خواب کا دیکھنے والا ولی ہوگا۔ ماں کی صحبت سے اشارہ خاکساری ہے۔ اور بھائی کے قتل سے مُراد نفس کا مارنا ہے۔ صوفیا نے لکھا ہے۔ کہ تا مادر خود جفت نشود و برادر خود نہ کشد کامل نہ شود۔ میں نے عرض کیا۔ کہ حضرت عرصہ ہوا۔ والدہ سے صحبت کرتے ہوئے تو میں نے بھی اپنے آپ کو دیکھا تھا۔ مگر بھائی کا قتل مجھے یاد نہیں پڑتا۔ فرمایا کہ اتنی ہی کسر ہے"۔ (ارشاد رحمانی و فضل یزدانی صفحہ ۵۷)

ان سطور کو پڑھ کر کونسا مسلمان ہے۔ جو وام مارگیوں کو بُرا کہنے کی جرأت کر سکتا ہے اور اُن کے پنتھ میں پھیر دی چکر ہے جو ادھم مچاتا ہے۔ اُسے شرمناک قرار دے سکتا ہے۔ جبکہ اسلامی تصوف اُسے صوفیوں یا ولیوں کا پیشہ قرار دے رہا ہے۔

پرکاش میں اشتہار دے کر آپ بہر حال فائدہ اٹھائیں گے

خدا کی نقل و حرکت

ہم ویدک دھرمی تو یہ مانتے ہیں۔ کہ پرماتما سروویاپک ہو کر رام رہا ہے۔ لیکن مذہب اسلام کا اللہ کے متعلق جو عقیدہ ہے۔ اُسے قادیان کے مرکزی گزٹ "الفضل" کے الفاظ میں ذیل کے فقرات میں ظاہر کیا جا سکتا ہے:-

ہر شب آخری حصہ میں خدا تعالیٰ دُنیا کے آسمان پر نزول فرماتا ہے

مشکوٰۃ صفحہ ۱۰۹ بخاری و مُسلم و ترمذی جلد (صفحہ ۵۹) اور خدا تعالیٰ کا ہنسنا بھی ممکن ہے (مسلم جلد ۱ صفحہ ۹۳ باب اثباتِ الشفاعۃ و ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۲۹) اور قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی ننگی کرے گا۔ (الفضل ۲۰ فروری ۱۹۳۷ء)

مرزائیو! مبارک ہو۔ تم نے غیر مرزائی مسلمانوں کے اللہ تعالیٰ کو خوب آڑے ہاتھوں لیا۔ اگر تم نے چند ایسے ہی ہاتھ دکھلائے۔ تو وہ دن دُور نہیں۔ جبکہ غیر مرزائیوں کا اللہ میاں مجبور ہو جائے گا۔ کہ خاتم الانبیا کی گدی آپ کے پیر و مرشد آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے نام پر منتقل کر دے۔ اور قادیان کے بہشتی مقبرہ کے منارے پر نازل ہو کر اس کی رونق افروزی میں شہادت بھی دے جائے۔

"پیپر سنز" ویکلی پر عتاب

مُسلم اخبارات کی ذہنیت ایسی غیر رواداری کی ہے۔ کہ وہ کسی نیک نیت معترض کی نکتہ چینی بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ لنڈن کے ہفتہ وار اخبار "پیپر سنز" ویکلی میں کئی ہفتوں سے ایک سلسلہ مضامین زیر عنوان "وہ لوگ جنہوں نے دُنیا کو ..." شائع ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں اخبار مذکور نے حضرت محمد صاحب بانئ اسلام کی زندگی کے کچھ حالات بھی شائع کر دیئے ہیں۔ ہمارے مُسلمان ان حالات کی اشاعت سے سخت سیخ پا ہو گئے حالانکہ مضمون نگار نے کسی بدنیتی سے یہ حالات شائع نہیں کئے۔ لیکن مسلمانوں کا پارہ حرارت اس قدر تیز ہو گیا ہے۔ کہ وہ نہ صرف مضمون نگار کے خلاف غیظ و غضب کا اظہار کر رہے ہیں۔ بلکہ پرچہ پر بھی زور ڈال رہے ہیں۔ کہ وہ اس پرچہ کو ضبط کرے ہمارے خیال میں ضبطی سے اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ پرچہ لاکھوں کی تعداد میں تقسیم ہو چکا ہے اور جن لوگوں نے مذکورہ مضمون پڑھ لیا ہے۔ پرچہ کی ضبطی سے اُن کے مطالعہ پر کچھ اثر نہیں پڑ سکتا۔ وہ مضمون کے حسن و قبح کے متعلق پہلے ہی اپنی رائے بنا چکے ہیں۔ ہاں مسلمانوں کا یہ خیال ہے۔ کہ پیپر سنز ویکلی نے ... صاحب کے حالات شائع کر کے مسلمانوں سے بے ادبی ...

اسلامی دُنیا پر ایک سرسری نظر

ہندوستان کے ٹوڈی مسلمانوں کو مبارک ہو وہ تو انگریز پرستی ہی اس لئے لٹو ہیں۔ کہ ان کو انگریز کی چوکھٹ سے خطابات کے جُوٹھے ٹکڑے مل سکتے ہیں۔ لیکن اِدھر ٹرکی سے یہ تازہ اطلاع آئی ہے وہاں ان جُوٹھے ٹکڑوں کو ڈیموکریسی سے خلاف سمجھ کر اُڑا دیا گیا ہے۔ اور اس طرح ہندوستان کے جی حضوری اور ٹوڈی مسلمانوں کو انگریز کی کاسہ لیسی کرنے سے شرم دلائی گئی ہے۔ دیکھئے یہ بھلے مانس اسے محسوس بھی کرتے ہیں یا یوں ہی بقول شخصے ؎

شرم چہ کُتی است کہ پیش ٹوڈیاں بیاید

سر آغا خان ہندوستانی ٹوڈیوں کے سرکا سہرہ ہیں۔ ان کے متعلق کلکتہ کا اخبار ہند جدید اپنے ۱۸ فروری کے پرچہ میں لکھتا ہے۔ سر آغا خان انگریز نہ ہونے پر بھی انگریزی عظمت کے پرستار ہیں۔ اور حکومت برطانیہ کے گراموفون بننے کا شرف مدت سے حاصل کئے ہوئے ہیں۔ صرف "ہند جدید" ہی یہ ترانہ گانے والا نہیں رہا۔ بلکہ جمعیت العلماء ہند دہلی کا آرگن الجمعیتہ لکھتا ہے۔ کہ پچھلے دنوں سر آغا خان کو جو دعوتیں دی گئیں۔ اُن میں خوب شراب اُڑائی گئی۔ حالانکہ شراب نوشی اسلام میں حرام ہے۔ ہم نے مان لیا۔ شراب نوشی حرام ہے لیکن اگر یہ ٹوڈیت کا جزو لاینفک ہو۔ تو پھر اس پر اعتراض کیا؟

مسلمان ٹوڈیوں کی ایک سرکاری انجمن ہے جس کا نام مسلم کانفرنس ہے۔ اس کی جو کچھ حالت ہے۔ اور اس میں جس قماش کے ممبران ہیں۔ اُن کے متعلق مولوی شفیع داؤدی برملا اقبال کرتے ہیں کہ ہماری انجمنوں میں عہدوں کی دوڑ دھوپ اس مقصد کے حصول کے راستہ میں رکاوٹ بن گئی ہے۔ جس کے لئے انہیں قائم کیا گیا ہے عہدوں کی خواہش ہماری پولیٹیکل انجمنوں کو گھن کی طرح کھا رہی ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ گھن کی طرح کھائے بھی کیوں نہ۔ کیونکہ ٹوڈی ممبران کانفرنس میں اس لئے شامل نہیں ہوتے۔ کہ اُسے مفید ثابت کریں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ کانفرنس کے طفیل اپنی اہمیت یا اہمیت کی ڈونڈی پیٹ سکیں۔

آنجہانی مرزا صاحب قادیانی بڑے تھے۔ نبی تھے۔ رسول تھے۔ یا محدث و مجدد تھے۔ بیشک گرگٹ کی طرح بہت سے رنگ بدلنے والے تھے۔ لیکن ان کی حقیقت جو کچھ بھی تھی۔ اس کا مولانا ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان نے ذیل کی سطور میں نقشہ کھینچا ہے

اے درماندہ انسان دنیا سیطی اور مشرا اور مراق کے دماغی بیمار مرزا کی پیش گوئیاں کیا تھیں۔ یہی کہ "غزنوی" اور "آہ نادرشاہ کہاں گیا؟" پس ان دونوں...... جنہوں نے ایسی پیش گوئیاں اس کی صداقت کی دلیل بنائیں اور بقول خود سچ کے سامنے جھوٹا ہو کر مرنے والے کو نبی بنایا۔ مولانا صاحب ہمیں معاف فرمائیں۔ وہ تو یونہی زیادتی کر رہے ہیں۔ دوسروں نے مرنے والے کو نبی نہیں بنایا۔ بلکہ خود مرنے والے نے محمدی بیگم سے اپنا آسمانی نکاح پڑھانے کے بعد اپنے آپ کو نبی مشہور کرنا شروع کر دیا تھا۔

قادیانی نبی کے چیلے چانٹوں کو اپنے مناظروں پر بڑا ہی فخر ہے۔ لیکن ان کے مناظروں سے اسلام کی جو خدمت ہو رہی ہے۔ اس کے متعلق زمیندار اپنی ۲ فروری کی اشاعت میں لکھتا ہے:-

"مسلمانوں کی توجہات کو ضروری امور کی طرف منعطف کرانے کے لئے پہلے قادیانی گروہ کے مناظرے کیا کم مصیبت تھے۔ کہ آج کل مسلمانوں کے دوسرے فرقوں نے بھی قادیانیوں کی سُنت پر عمل شروع کر دیا۔ قادیانی تحریک کے اجراء کا تو واحد مقصد یہی ہے۔ کہ ملت اسلامیہ کو ضمیری اور مظہری اور حیات و ممات کے مناظروں میں ہمیشہ کے لئے اُلجھا دیا جائے اور ملت کی جمعیت کو پراگندہ و منتشر کر دیا جائے تاکہ مسلمان ہمیشہ کے لئے غلامی کے جہنم میں کراہتے رہیں"

گوجرانوالہ کا اخبار "العدل" مرزائیوں کی مستقل مداشت دکھلاتا ہوا اپنے ۲۲ فروری کے پرچے میں لکھتا ہے:-

"پس مرزائے قادیانی کے متبعین اگر اپنے پیر و مرشد کے ادعائے نبوت و مسیحیت کو ظل و بروز کا مقام دے کر یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ امت محمدیہ میں منشائے نبوت و رسالت کی تکمیل کا فرض بجا لا رہے تھے۔ تو وہ یہ کہکر اپنے اور اپنے پیر و مرشد کا دامن نہیں چھڑا سکتے۔ کہ اس کی ہفوات سکر کا نتیجہ تھیں۔ کیونکہ ایسے شخص کے لئے صحو اور صحو مستمر نہایت ضروری ہے اگر مرزا اُن کے عقیدہ کے مطابق مجذوب تھا۔ تو اسے اپنے حال پر چھوڑ دینا چاہئے۔ اور اس کی ہفوات کی پیروی کر کے جن سے وہ زندگی بھر تائب نہیں ہوا۔ اور کفر شریعت و کفر طریقت کے حال میں مرا۔ اپنے ایمان کو خراب نہ کرنا چاہئے۔"

دیکھئے ہمارے مرزائی دوست اس صائب مشورہ پر بھی عمل کرتے ہیں یا محض حسب معمول سر پھیر کر ہی اپنی قادیانیت و مرزائیت کا بھانڈا چوراہے میں پھوڑتے ہیں؟

جب سے مذہب اسلام کی ابتداء ہوئی ہے۔ تب سے ہی شیعہ اور سنی کے تنازعات نمایاں حیثیت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور یہ تنازعے اس قدر وسعت پذیر ہو چکے ہیں۔ کہ سلجھنے میں نہیں آتے۔ محرم کے ایام میں یہ تنازعات ایسی ناخوش گوار صورت اختیار کر جاتے ہیں۔ کہ حکومت ہند کو بھی الامان کہنی پڑتی ہے۔ اب تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ عراق عرب کی چوتھی کابینہ بھی اس اختلاف کی وجہ سے تین ماہ کی قلیل زندگی کے بعد ختم ہو گئی ہے اور عراق کی سیاسی قسمت کو شیعہ اور سنی ممبروں کی باہمی آویزش کی نذر کر دی گئی ہے۔

مسلمان روٹھنے میں مشاق ہیں۔ انہیں کوئی موقع ملے۔ وہ روٹھنے سے باز نہیں آتے اسمبلی میں جب ریلوے بجٹ پیش ہوا۔ تو مسٹر مسعود احمد نے سو روپے کی تخفیف پیش کر کے ریلوے کی ملازمتوں میں مسلمانوں کی نمائندگی کا سوال اُٹھایا۔ اور کہا کہ ریلوے امیدواروں کی قابلیت کا فیصلہ کرنے والی مشینری ناقص ہے۔ مسٹر پراچہ اور مولانا شفیع داؤدی نے تائید کی۔ ہم حیران ہیں۔ سو روپیہ کی تخفیف پیش کرنے کا کیا فائدہ تھا۔ اس کی بجائے اگر مسلمان ریلوے میں سفر کرنے کا ہی بائیکاٹ کر دیتے۔ تو ایک پنتھ اور دو کاج والی مثال صادق آ جاتی۔ جتنے اُن کے آدمی ریلوے ملازمت میں کم ہوتے۔ اُتنے ہی ان کے کم پیسے ریلوے والوں کے پاس جاتے۔ اور آمدنی اور خرچ برابر اور متوازی ہو جاتے۔

صوبہ سرحد کی کونسل میں شاردا ایکٹ تو جیسے پاس ہو گا۔ لیکن ملک خدا بخش لیڈر انڈیپینڈنٹ پارٹی نے شریعت بل تو پیش کر دیا تھا۔ اور پراونشل جمعیت العلماء نے اس بل کی حمایت کے لئے یہ طے کیا تھا کہ بروز جمعہ تمام صوبہ سرحد میں یوم شریعت منایا جائے۔ سرحدی کونسل مختار ہے۔ اس میں مسلمان ممبران کی کثرت ہے۔ خواہ شریعت بل پاس کرے یا کچھ اور پاس کرے۔ ہاں اسے بل پاس کرنے کے بعد

اس کو تنا خیال ضرور رکھنا ہو گا۔ کہ وہ مذہبی غیر مسلموں کے لئے جبریہ بل پاس کرے۔ اور نہ مرتدین کو رجم کرنے کا قانون بنائے۔ تاکہ دنیا کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے۔ کہ سرحد میں انگریزی قانون اب شرعی قانون کے ہاتھوں پک چکا ہے۔

ریاست کشمیر کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ لاہور کے بعض اخبارات میں کشمیر کی خواتین کی بے حرمتی اور بیعزتی کی جو خبریں شائع ہوئی ہیں۔ وہ غلط ہیں۔ خبریں غلط ہی۔ لیکن انتہا کہنے سے ہی وزیر اعظم کے اعلان کا اس وقت تک درست تصفیہ نہیں کیا جا سکتا۔ اگر وزیر اعظم اپنے اعلان کو منطقی نتائج پر پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو اس کا بہترین حل یہ ہے۔ کہ جن اخباروں نے اس قسم کی غلط خبریں شائع کی ہیں۔ ان کا ریاست کی حدود میں داخلہ بند کیا جائے۔ تاکہ وہ آئندہ کے لئے زیادہ احتیاط سے کام لینا سیکھ جائیں۔

سنتے ہیں۔ کہ مکہ کے حاجی اب جہاز راں کمپنیوں کا بائیکاٹ کرنے والے ہیں۔ چنانچہ دہلی کے پچاس مسلمانوں کا ایک قافلہ لاریوں میں سوار ہو کر ۱۹ فروری کو حج کے لئے روانہ ہو گیا ہے۔ یہ لوگ بلوچستان ایران اور عراق وغیرہ سے گذر کر مشرقی عرب کے شمالی حصہ سے ہوتے ہوئے ۱۲ مارچ کو مکہ میں وارد ہوں گے۔ یہ اچھا ہوا۔ جب جہاز راں کمپنیوں نے محصول قائم والا راستہ پُرخطر بنا دیا۔ تو مسلمان حاجیوں کو حلب والا پرانا بری راستہ تو یاد آ گیا۔

سر آغا خان خدا خدا کر کے مسلمانوں کے لیڈر بنے تھے۔ لیکن برا ہو جمعیت العلماء ہند دہلی اور قوم پرست مسلمان لیڈروں کا انہوں نے آغا خان کے ہاتھ سے لیڈری چھین لی۔ اب بعض ٹوڈیوں نے خفیہ ساز باز کر کے آغا خان کو مسلمانوں کا ویسے ہی ڈکٹیٹر بنا دیا تھا۔ جس طرح ہمارے اکالی سورماؤں نے سردار کھڑک سنگھ کو سکھوں کا ڈکٹیٹر بنا لیا۔ لیکن اب برا ہو مولانا شفیع داؤدی کا۔ وہ ایک بیان کے ذریعہ اس خبر کی تردید کر رہے ہیں۔ کہ سر آغا خان آل انڈیا مسلم کانفرنس کے ڈکٹیٹر مقرر کئے گئے ہیں۔ مسلمان یاد رکھیں۔ کہ وہ سر آغا خان کی صرف لیڈری اور ڈکٹیٹری ہی چھین سکتے ہیں۔ لیکن اتنا تو مقام شکر ہے۔ کہ سر موصوف سے برٹش نے اُن کو جس آسمیل خدائی کی گدی پر متمکن کر دیا ہے۔ اُسے سوائے چند ٹھیٹھ ہاتھ اور دستاروں کے اور کوئی نہیں چھین سکتا۔

پرکاش میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں

آریہ سماج کا سبھاسد بنے رہنے کا نیم

(نمبر ۳)

(از شری پت گیان چند جی آریہ - دہلی)

ویں نیموں کے بنانے والے آریہ سماج کے پروتک دیگھ درشی سدھارک رشی دیانند ہیں - اتر یہ سمبھو ہی نہیں ہو سکتا - کہ جن کے سدھارک جیون کال کے اپ کرم - اپ سنگھار تھتھا بھیا ہیں ویدک وچاروں (سدھانتوں) اور آچاروں کے پرچار کا ہی کام رہا ہو - اور اسی کام کو جاری رکھنے کے لئے جس سماج (آریہ سماج) کو انہوں نے ستھاپن کیا ہو سو وہ اس کے نیم ایسے بنائیں کہ جن میں ان کے وچاروں کا کوئی سمستھان ہی نہ ہو - جو بھائی اس کے وپریت مانتے یا سمجھتے ہیں - وہ سمنت پر کیہہ رشی دیانند کے دماغ کی ہی ہتک نہیں کرتے - بلکہ اپنے آپ کو بھی بھرم میں ڈالتے ہیں - اور جان بوجھ کر آنکھیں موند لیتے ہیں -

نیموں میں رشی دیانند پر درشت تتھا ابھیپریت ویدک سدھانتوں کے وستار پوروک نہ ہونے سے اپنے منورتھ سدھی کے لئے یہ کہنا بھرم پھیلانا ہے - کہ سبھاسد کے لئے سدھانتوں کا ماننا آوشیک نہیں ہے - اور کہ سبھاسد سے کیول نیموں میں ورنت اُودیشیوں کے انکول آچرن سویکار کرلینے سے رشی ور کا بھی یہی ابھیپرایہ تھا کیونکہ جب مشتک میں کچھ بھی وچار شکتی ودیمان ہے - وہ اس سمپنیا کلپنا کو کیسے ٹھیک مان سکتا ہے؟ کہ رشی ور بھی اپنے ستھاپت کئے ہوئے آریہ سماج کے سبھاسدوں کے لئے ویدک سدھانتوں کا ماننا آوشیک نہیں سمجھتے تھے - جبکہ وہ سویم آیوپرینت اپنے مرکھک تتھا کھنڈن پرچار اور شاستر ارتھوں دوارہ پرکھشیوں تتھا ورودھیوں سے بھی ویدک سدھانتوں کے منوانے کا یتن کرتے رہے ہیں - اس لئے یہ کتھن تو ستیہ نہیں ہے بلکہ ستیہ یہ ہے - کہ ایسا کہنے والے رشی کو اپنے پکش کا پوشک بتلا کر اپنے پکش کی سدھی کرنا چاہتے ہیں -

نیموں کی اہمیت

پاٹھک برند آریہ سماج کے نیم کوئی بزار نفک نیند دوں کا بنا ہوا سنوتر تو ہے نہیں - کہ جس کے بنا سمجھے بوجھے پاٹھ کرنے مارتے سورگ کی پراپتی ہوگی - بلکہ یہ نیم تو آریہ سماج کے پروتک اپور سدھارک گورودر رشی دیانند کا انوپی جگت کے اُدھار کا ہیتو ویدک وچار اور آچار روپ - وہ گورو منتر اتھوا آدیش اور اپدیش ہے جو کہ آریہ سماج میں پرویشٹ ہونے والے پرتیک ویکتی کو دیا جاتا ہے - اور جس کو مان کر تتھا انوکول آچرن سویکار کر کے وہ آریہ سماج میں پرویشٹ ہوتا ہے - پھر معلوم نہیں - کہ نیموں کو ماننے والا سبھاسد ویدک سدھانتوں کے ماننے سے کیسے انکار کر سکتا ہے؟ یہ نیم سنکھیپت ہیں - اور یہ نیم سنکھیپت ہوا ہی کرتے ہیں - تتھاپی اگر منورتھ سدھی کے آدرن کو ہٹا کر ان کے منانے والے رشی کے خیالات اور کام

کو سامنے رکھ کر نپکش ہردیہ سے انہیں پڑھا اور وچارا جائے - تو ان سنکھیپت نیموں میں بھی مولک سدھانتوں کا اُولیکھ اور انہوں کا سنکیت سپشٹ نظر آئے گا - میں یہاں پر نیموں میں ابھیپریت سدھانتوں کے وستار پوروک دکھلانے کے یتن میں نہ پڑ کر کیول نیموں میں پردرشت دو ایسے مولک منتویوں ایشور تتھا وید کا ہی نردیش کروں گا کیونکہ وید کے مان لینے سے ویدک سدھانتوں کا ماننا انواریہ ہو جاتا ہے - اور ویدک سدھانتوں کا سہ وستر ورنن نیموں کے بنانے والے رشی کے گرنتھوں میں کئی بھانتی ہوا ہوا ہے :-

نیموں کے ابھیانترک پرمان

(الف) پہلے دوسرے اور تیسرے نیم کا پرتھم بھاگ تو کیول سدھانت آتمک ہی ہیں - ان میں ویدک دھرم کے مول آدھار ایشور تتھا وید کے ستتو کو سویکار کر کے ان کے واستوک سوروپ کا ورنن کیا گیا ہے - اور وفات پہلے نیم میں ایشور کو سب ستیہ ودیاؤں تتھا کاریہ روپ جگت کا آرمبھک اتھوا نمت مانا گیا ہے - اور دوسرے نیم میں ایشور کے وید انوکول یتھارتھ سوروپ کا ورنن کرتے ہوئے اسی کی اُپاسنا کا ودھان کیا گیا ہے :-

(ب) پہلے نیم میں جن ستیہ ودیاؤں کا آدی مول (آرمبھک) ایشور کو مانا ہے - تیسرے نیم میں وید کو ان ہی ستیہ ودیاؤں کا پستک مان کر اُسے ایشور یہ گیان اتھوا اپورشیہ سویکار کیا گیا ہے - اور ویدوں کے ستیہ ودیا تتھا اپورشیہ ہونے تو یہ سویم سدھ ہو جاتا ہے - کہ ویدوں میں اتہاس نہیں ہے - کیونکہ وشیش کال میں ہونے والی وشیش ویکتیوں تتھا وستوؤں سے سمبندھت وشیش کال کی گھٹناؤں کے سموہ روپ اتہاس کی گنتی نہ تو ستیہ ودیاؤں میں ہو سکتی ہے - اور نہ ہی سرشٹی آرمبھ میں پراپت ہونے والے اپورشیہ ویدوں میں ہی اس کا ہونا سمبھو ہے - میرے اوکت کتھن کی پشٹی لمبی والے نیم دھارا ۱۲ سے بھی ہوتی ہے - کہ جس میں ویدوں کو سپشٹ شبدوں میں سوتہ پرمان اور اتہاس کے لئے ویدوں کو نہیں - بلکہ براہمن آدی گرنتھوں کا پرمان مانا گیا ہے - وستو لمبی والے نیم دھارا نمبر ۲ و ۴ کے ابھیپرایہ کو ہی لاہور والے نیم دھارا نمبر ایک دو اور تین کے بیچ میں ورنن کیا گیا ہے - ان میں یہ سپشٹ شبدوں کی مینشی کے

سوائے اور کوئی بھید نہیں ہے :-

(ج) تیسرے نیم میں ویدوں کے پڑھنے پڑھانے اور سننے سنانے کو آریوں کا پرم دھرم بتلایا ہے - اس کا ابھیپرایہ بھی سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتا - کہ اس نیم دوارہ آریہ سماجیوں کو نہ کیول سویم وید ارتھات ویدک وچاروں (سدھانتوں) اور آچاروں کو جاننے تتھا آچرن میں لانے کا ہی آدیش ہے - بلکہ دوسروں میں بھی ان کا پرچار کرنے کا نردیش ہے :-

(د) نیم نمبر ۸ میں جس اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنے کی آگیا ہے - کیا یہ وہی مت متانتر آدیوں کی اودیا تتھا وچار اور آچار روپ ویدک ودیا نہیں ہے - کہ جس اودیا کے ناش کرنے اور ودیا کے پھیلانے کی پرتگیا دیانند نے اپنے گورو ورجانند کے سامنے قسم کی تھی - اور جس اودیا کا کھنڈن ستیارتھ پرکاش کے پچھلے چار سمولاسوں تتھا ودیا کا منڈن ستیارتھ پرکاش کے پہلے دس سمولاسوں اور رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا میں کیا ہے - اور سارا آریہ سماج بھی اپنے جنم دن سے آج تک کرتا چلا آیا ہے اتہاد کی اتیادی :-

پاٹھک برند مجھے یہاں اس سے ادھک نیموں کی ویاکھیا کرنے کی آوشیکتا نہیں ہے کیونکہ میرا اس سمے نیموں کی ویاکھیا کرنے کا ادیش کیول ان میں پردرشت سدھانتوں کو ہی دکھلانا ہے - سو اُپریکت پنکتیوں میں یہ دکھلایا گیا ہے کہ نیموں میں ایشور تتھا اس کے ویدروپی گیان کے منتویہ کا سپشٹ اُولیکھ ہے - اس لئے جب لے ۱۰ نیموں کو مان لیا - اس نے آریہ سماج کے دو انتیت مولک منتویوں ارتھات ایشور تتھا ستیہ ودیاؤں سے یکت اپورشیہ ویدوں کو بھی مان لیا - اور ویدوں کے ماننے سے ارتھ ان سارے سدھانتوں کا ماننا ہے - جو کہ ویدک ہیں - اور جن کا ورنن نیموں کے بنانے والے آچاریہ دیانند نے وید منتروں کے آدھار پر اپنے ستیارتھ پرکاش آدی گرنتھوں میں کیا ہے - اور جن کو آج تک آریہ سماج مانتا چلا آتا ہے - ایسی اوستھا میں نیموں پر ہستاکھشر کرنے والا آریہ سماجی رہتا ہوا کوئی بھی سرل ہردیہ سجن رشی دیانند پردرشت ویدک سدھانتوں کے ماننے سے انکار نہیں کر سکتا :-

(ر) آریہ سماج ایک دھارمک سماج ہے اس کا

دھرم ویدک ہے - جیسا کہ لمبئی والے نیم ۱۷ میں نیچے لکھے ہوئے شبدوں سے ظاہر ہے " اس سماج میں نیا دو پکھشیات رہت پکھشپات آدی پرمانوں سے یتھاوت پریکشت ستیہ ویدوکت ہی مانا جائے گا "

اور نیم نمبر ۵ و ۷ میں اسی دھرم کے انوسار آریوں کو سب پرکار کا ویوہار کرنے کی آگیا ہے اس لئے جو ویکتی ویدک دھرمی نہیں - وہ آریہ سماجی بھی نہیں ہو سکتا - اور ویدک دھرم کے لئے رشی دیانند پردرشت ویدک وچاروں (سدھانتوں) اور آچاروں کا ماننا آوشیک ہے

بھرانت وادیوں کا اعتراض

- کیول نیموں کو ہی مان کر آریہ سماج کے سبھاسد رہنے کا ادھیکار ی ماننے والے بھائی اس ترک کے آدھار پر رشی دیانند پردرشت سدھانتوں کے منتویہ سے مکت ہونا چاہتے ہیں - کہ " رشی بھی نر بھرانت نہیں ہوتے - رشی دیانند تو سویم لکھتے ہیں - کہ مجھ سے بھول ہو سکتی ہے " -

ایسے بھرانت وادی بھائیوں سے ہمارا نویدن یہ ہے - کہ :-

(۱) ویدی رشی جو کہ ادیچیم کوٹی کے منشیہ ہیں - نر بھرانت نہیں ہیں - تو بھرانت وادی بھائی جو کہ سادھارن منشیہ ہیں - وہ بھی نربھرانت نہیں ہو سکتے - اتہ یہ کیوں نہ مان لیا جائے ان کا یہ کتھن بھی بھرانت ہے - کہ رشی نربھرانت نہیں ہوتے :-

(۲) ویدی بھرانت وادیوں کا نربھرانت شبد سے ابھیپرایہ یہ ہے - کہ منشیہ کسی وشئے میں بھی کبھی نر بھرانت نہیں ہو سکتا - تو ہم منتویہ ہے جو بھرانت سوروپ ہو جائے اور جیو کے بھرانت سوروپ ہونے سے نشکا بنایا ہوا ادسار اساہتیہ ، سارے اوبھو کریا یہ بھی بھرانت ہو جائیں گی - کوئی چیز سنسار میں ستیہ اور وشواس کے یوگیہ نہ رہے گی - چونکہ یہ منتویہ پرتیکش کے ورودھ ہے - کیونکہ ادیچیہ کوٹی کے منشیوں ارتھات رشیوں منیوں کا تو کہنا ہی کیا ہے - سادھارن منشیہ بھی بہت سی باتوں میں نربھرانت ہوتے ہیں - کیا ایک سادھارن منشیہ کا یہ کتھن کہ " اگنی جلاتی ہے - منشیہ جنم لیتا اور مرتا ہے گدھے کے سینگ نہیں ہوتے - اور دو اور دو چار ہوتے ہیں - اتیادی اتیادی " نربھرانت گیان نہیں ہے - اگر ہے - تو منشیہ کا ہر سمبندھی گیان بھرانت نہیں ہو سکتا - یدی رشی بھی نربھرانت نہیں ہوتے کا ابھیپرایہ یہ ہے - کہ رشیوں سے بھی بھول ہو سکتی ہے " - تو ٹھیک ہی ہے کیونکہ

کے سوروپ سے الپگیہ ہونے کے کارن جہاں مہاں وہاں نشیوں سے بہت سی غلطیاں ہوتی ہیں۔ اور ان کو بہت سی باتوں کا گیان نہیں ہوتا۔ وہاں ادچیہ کوٹی کے نشیوں سے بھی بھول ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ارتھات رشیوں سے بھی بھول ہو سکتی ہے۔ کیونکہ جیو چیتن تنہا الپ (ایک دیشی) ہے۔ اس لئے اس کا گیان بھی الپ ہے۔ اور الپگیہ ہونے کے کارن نہ تو وہ بھرانت سوروپ ہے۔ اور نہ ہی سروپ سے نربھرانت ہے۔ چونکہ پرنتیھن میں اس کو کئی باتوں میں بھرانتی ہوتی ہے۔ اس لئے سوروپ سے نربھرانت نہیں۔ اور بھرانت سوروپ اس لئے نہیں کہ پرکشن میں اس کو بہت سی وستوؤں کا یتھارتھ گیان بھی ہوتا ہے۔ انتہ لوپی بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ جو سادھے پدارتھوں کو یتھارتھ روپ سے جانتا ہو۔ وہ تو سروگیہ ہے۔ اور سروگیہ وہی ہو سکتا ہے۔ جو کہ چیتن بھی ہو۔ اور سرو ویاپک بھی ہو۔ اس لئے سروگیہ کیول ایک سرو ویاپک پرماتما ہی ہے ایک دیشی جیو آتما سروگیہ نہیں ہو سکتا۔ اور کتنے کتھن کی پشٹی رشی دیانند کی نمن لکھت جیون گھٹنا سے بھی ہوتی ہے۔

ایک دفعہ ایک دیکھیئی رشی دیانند کے پاس اس لئے گیا۔ کہ آج ان کو پراجت کر کے آؤں گا۔ دل میں یہ وچار تھا کہ میں ان سے یہ پوچھوں گا کہ تم گیانی ہو یا اگیانی۔ یدی وہ کہیں گے گیانی ہوں تو ان سے کیمسٹری آدی کے ایسے پرشن پوچھوں گا کہ جن کو وہ نہیں جانتے۔ اور اگر کہیں گے اگیانی ہوں تو وہ دونوں طرح سے پراجت ہو جائیں گے جب رشی کے پاس جا کر پرشن کیا کہ آپ گیانی ہیں اتھوا اگیانی تو انہوں نے اتر دیا کہ جن باتوں کو میں جانتا ہوں۔ ان میں گیانی ہوں اور جن کو نہیں جانتا ان میں اگیانی ہوں۔ تب وہ نرادر ہو کر چلا آیا۔

کتنوادکت اپچار ائے کے لینے سے پرانت وادی مہاشے رشی دیانند پر درشٹ ویدک سدھانتوں کو بھرانت نہیں کہہ سکتے۔ اس لئے ان کے ماننے سے بھی اس وقت تک انکار نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ ان میں بھول سدھ نہ کر دیں۔

کیونکہ اس سچائی کے مان لینے پر بھی کہ رشیوں سے بھی بھول ہو سکتی ہے۔ یہ سدھ نہیں ہو جاتا۔ کہ رشیوں کی بتلائی ہوئی ساری باتیں ہی غلط ہیں اتہ اس سدھانت کے آدھار پر رشی دیانند پر درشٹ سارے ویدک سدھانتوں کو اشدھ نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

اس کے اتی رکت جبکہ بھرانت وادی مہاشے رشی دیانند کو بھرانت نہ مانتے ہوئے بھی ان کے بتلائے نیموں کو مانتے ہیں۔ تو ان کے بتلائے ہوئے ویدک سدھانتوں کے ماننے سے کیوں آناکانی کرتے ہیں۔ انہیں آریہ سماج میں رہتے ہوئے ویدک سدھانتوں کو بھی ذبھاری ماننا چاہئے ہے

جیسا کہ وہ نیموں کو مانتے ہیں۔ ہاں یدی وہ رشی پر درشٹ کسی ویدک سدھانت میں غلطی سمجھتے ہیں تو انہیں ادھر ادھر کی ٹیڑھی باتیں اتھوا پہیلیاں چھوڑ کر اس کو پرکٹ کرنا چاہئے۔ تاکہ ان کے ماننے والے اس کا اتر دے سکیں اور یدی ان میں ایسا کرنے کی ہمت نہیں ہے تو انہیں آریہ سماج کو چھوڑ دینا چاہئے۔ کیونکہ سنگھٹن میں رہتے ہوئے سنگھٹن رکھنے والے نتوں کے ماننے سے انکار تتھا ان کے وردھ پرچار کرنے میں نہ ان کا بھلا ہے۔ نہ سماج کا۔ پھر ایسا کرنے سے کسی کو کیا لابھ ہو سکتا ہے؟

مغربی اور مشرقی سبھیتا کا باہمی مقابلہ

امریکہ میں ڈاکٹر بال کرشن جی ایم اے کی سرگرمیاں

ڈاکٹر بال کرشن ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی پرنسپل راجہ رام کالج کولہاپور نے ریاستہائے متحدہ امریکہ میں جا کر کالا ڈک سٹاؤن کنٹری کلب کے زیر اہتمام ذیل کے تین لیکچر دیئے :-

پہلا لیکچر

ڈاکٹر صاحب نے پراچین اور موجودہ سبھیتا کا مقابلہ کرتے ہوئے جہاں ورتمان سبھیتا کی خرابیوں کا درشن کیا۔ وہاں ویدک زمانہ کے لوگوں اور ان کے جیون کی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا کہ بیسویں صدی میں تو اجتماعی شکشا پر زور دیا جاتا ہے لیکن پراچین کال میں دیکتی گت سکشا کو ترجیح ملتی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ آج کے امریکن کا مجمل میں یہ دوشش ہے کہ انسان کی سکشا کا وہ اوچیہ آدرش ان میں نہیں ہے۔ جو کہ پراچین سکشا پرنالی میں تھا۔ اس سمہ تو منفیہ کی شریک مانسک اور آتمک انہی کو یکساں درجہ حاصل تھا۔ لیکن آجکل اس کے وپریت عمل ہو رہا ہے۔

دوسرا لیکچر

پرنسپل ہوشے کا دوسرا بھاشن ۱۰ دسمبر کو ہندوستان کی مجلسی Structure پر ہوا۔ آپ نے اپنے بھاشن میں فرمایا کہ ہمارے مجلسی نظام میں شودروں کو اہم درجہ حاصل ہے۔ ان کے آدھار پر ہی ہماری ساری مجلسی عمارت قائم ہے۔ اور ان کے طفیل ہی اسے نہ صرف بقا میں پراپت ہو رہا ہے۔ بلکہ ترقی حاصل ہو رہی ہے۔ پراچین بھارت میں کوئی اچھوت جاتی نہ تھی۔ آجکل بھی اچھوت صرف ان کو کہا جاتا ہے جو کہ یا تو بھنگی ہیں۔ یا مردار خور اور ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ ہر چند ہیں افتادہ اور دلت جاتیوں کی تعداد چھ کروڑ کے قریب ہے۔ لیکن اصل اچھوت کسی حالت میں بھی ایک کروڑ سے زیادہ نہیں۔ ملک کے اندر اس بارہ میں بڑی جاگرتی پائی جاتی ہے۔ کہ اچھوت جاتیوں کا مجلسی اور اقتصادی درجہ بلند کیا جائے۔ مہاراجگان کولہاپور اور بڑودہ حتی الامکان اس بات کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ان جاتیوں کی دشا کو سدھاریں۔ اور ساتھ ہی مہاتما گاندھی اور آریہ سماج بھی جمہور کے ادھار کے لئے سرگرم کوشش کر رہے ہیں۔

استریوں کی دشا

اس کے بعد لیکچرار ہوشے نے مس میو کے ان بیانات کا جو کہ اس نے ہندوستانی استریوں کی حالت کے متعلق لکھے ہیں کھنڈن کیا۔ آپ نے ویدوں اور دھرم شاستروں سے حوالہ جات دے کر بتلایا کہ ہندو سماج میں استریوں کو کیسی اوچیہ پوزیشن حاصل تھی۔ خاتمہ پر آپ نے اس بات پر زور دیا۔ کہ پراچین ہندو سوسائٹی سوشلزم اور انفرادیت کے درمیان ایک خوشگوار Compromise ہے۔ پشچمی دیش تو ایک طرف۔ سوشلزم اور دوسری طرف انفرادیت کے بیچ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ پشچم کو ان انتہاؤں کے درمیان کوئی نہ کوئی mean ڈھونڈنا پڑے گا۔ پراچین ہندو سماج کی بناوٹ سدھارکوں کا راستہ روشن کر سکتی ہے۔ اور نیز اس طرح یورپ اور پشچم کی مجلسی عمارت کے بہترین عناصر کو متحد کر سکتی ہے۔ (اوم شم)

آریہ کمار سبھا لدھیانہ کا چناؤ

لدھیانہ۔ ۲۲ فروری کو ہماری آریہ کمار سبھا کا سالانہ چناؤ ہوا۔ جو اس پرکار ہے:-

مہاشہ دیوراج جی پردھان۔
منتری۔ ستیہ پرکاش جی سنگر
اپ منتری۔ مہاشہ جگدیش چندر جی
لائبریرین۔ مہاشہ اوم پرکاش جی تتھا مہاشہ بدھ رام جی
خزانچی۔ مہاشہ ہربنس لال جی
پرتشٹھت سبھاسد۔ مہاشہ اوم پرکاش اگروال مہاشہ بالک رام جی۔ دید پرکاش جی اور ویر مل جی
نیویدک :- (ستیہ پرکاش سنگر منتری)

گوروکل مٹینڈو کو بچاؤ

پچھلے دنوں اتی درشٹ کے کارن انتیت بھینکر پرنام ہوئے تھے۔ کسانوں کے لئے یہ ستیاناش ہوا تھا۔ بچارے کسانوں نے ایسے دکھ کے دن کبھی نہیں دیکھے تھے۔ لگاتار پانچ چھ سالوں سے بھاری قحط پڑ رہے ہیں۔ ایسی حالت میں ان کو باڑھ نے جو نقصان پہنچایا۔ وہ لکھا نہیں جا سکتا ان کی فصل تمام برباد ہو گئی۔ پشو مر گئے۔ تتھا گھر مکانات گرنے سے سردیوں میں بھاری کشٹ اٹھا رہے ہیں۔ ان غریب کسانوں کے آشرت چلنے والی پبلک سنستھاؤں کی بھی حالت اتی چنتا جنک ہو گئی۔ دو تین سال سے ۱۰ اکوس پر گوروکل کانگڑی کی شاکھا سورگیہ شری سوامی شردھانند جی کے ہاتھ سے کھولی ہوئی ہے یہ سنستھا ۲۰ سال سے بڑا شاندار کام کر رہی ہے پرنتو جن کسانوں سے پہلے اس سنستھا کو سہائتا ملتی تھی۔ ان لوگوں کے خود دکھی ہونے کے کارن اس شاکھا کی بڑی شوچنیہ حالت ہو گئی ہے۔ پہلے اس کے لئے باہر سے کبھی اپیل نہیں کی گئی۔ پرنتو درشاست تنگ ہو کر آپ لوگوں کے سامنے جھولی پھیلانی پڑی ہے۔ کیونکہ اس کے مکانات گر گئے ہیں۔ ان آنا بند ہو گیا ہے۔ کرمچاریوں کے ویتن دینے میں بڑی کٹھنائی ہو رہی ہے۔ اور اس کے ادھیکاری بڑے چنتاتُر ہیں۔ اتہ دانی۔ ادھکاری ہرشے جنوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ جس طرح کی بھی سہائتا کرنی چاہیں۔ اسے بڑی خوشی سے سویکار کیا جائے گا۔ میں آریہ جنتا سے بڑی زور سے اپیل کرتا ہوں کہ وے ویدک دھرم اور شری سوامی شردھانند جی پر شردھا رکھتے ہوئے ان کی کھولی ہوئی سنستھا کو دل کھول کر مدد دیں۔ اور اس دُکھی کی حالت سے اس گوروکل کو بچا دیں۔ گوروکل کا اتسو ۹-۱۰-۱۱ مارچ ۱۹۳۴ء کو ہوگا آپ اس کو ہر طرح سپھل بنانے کا پریتن کریں۔
ذنرنجن دیو ودیالنکار گوروکل مٹینڈو ضلع ہوشیارپور

ادھیاپکا کی ضرورت

آریہ کنیا ٹدل پاٹھ شالا میرپور کے لئے ایک یوگیہ لکھ ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ جو کہ ٹدل پاس اور سینیئر ٹرینڈ ہو۔ اور ٹدل کلاسوں کو حساب اور سنسکرت اچھی طرح پڑھا سکے۔ آریہ سماجک خیالات کا ہونا ضروری ہے۔ تنخواہ کا فیصلہ خود وہ کر سکتی ہیں۔ پرارتھنا پتر نمن پتہ پر آنے چاہئیں۔ تنخواہ معقول دی جائے گی۔
نوٹ :- بخشی دیدیا پال ودیا منیجر آریہ کنیا پاٹھ شالا میرپور ریاست جموں براستہ جہلم

امریکہ میں ویدک دھرم پرچار

پنڈت اجودھیا پرشاد جی کی چٹھی

شری پنڈت اجودھیا پرشاد جی بی اے ریسرچ سکالر نے نیچے لکھا پتر شکاگو (امریکہ) سے پنے مترشری یت بابو بال مکند سہائی جی وکیل رانچی کو لکھا ہے۔ اجودھیا پرشاد جی نے امریکہ میں ویدک دھرم کا کس ڈھنگ سے کام کیا ہے اس کا کچھ کچھ درشن نیچے لکھی چٹھی سے ہو جائیگا۔

کامیاب پرچار

دھرم سمیلن کی سبھا سماپت ہو گئی۔ میں اس میں برابر حصہ لیتا رہا۔ اور اچھی پرسدھی پراپت کرلی۔ پارلیمنٹ آف ایجوکیشنز کی انٹرنیشنل سبھا کا سبھاسد بھارت ورش کی طرف سے میں چنا گیا ہوں۔ مجھے امریکہ بڑا پیارا لگتا ہے۔ یہاں کے نرناری بڑے سرل ہرده ہوتے ہیں۔ اس لئے میری خواہش ہے کہ جہاں تک زیادہ وقت لگا سکوں ان کے بیچ میں ویتیت کروں۔ اور ویدک دھرم کا پرچار کروں۔ یہاں کے لوگوں کے دلوں میں بھارت ورش اور بھارت کی سبھیتا کے لئے بڑی شردھا ہے۔ اور وہ اس دیش کے کسی بھارتیہ سے بڑی اتسکتا پورک سننا چاہتے ہیں۔ میرے اپدیش

ہی دونوں کے سمپرک سے کئی ستری پرش ہندو دھرم کے پکے انویائی بن گئے۔ اور گوشت کھانا چھوڑ دیا ہے۔ ان میں سے حسب ذیل نام دئیے جاتے ہیں:۔

(۱) شریمتی مسز الائیر کیسریہ۔ ان کا خیال ہے کہ میں سنیاس آشرم گرہن کرکے ویدک دھرم کا پرچار کا سیوکر دوں۔ وہ بڑی ہی ودشی اور سشیل دیوی ہیں۔ سنیاس آشرم میں دیکشا گرہن کرنے کے لئے انہوں نے شری پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی کو پتر لکھا ہے۔ اور جلدی ہی بھارت جانا چاہتی ہیں۔

(۲) شری یت ستیش دین ایم اے پی ایچ ڈی اور (۳) شریمتی مسز ستیش دین ایم اے پی ایچ ڈی کی تیاری کر رہی ہیں۔ یہ دونو استری پرش، سال سے نرآمش آہاری ہیں۔ اور پکے ہندو دھرم انویائی ہیں۔ ان کا خیال بھی جلدی ہی بھارت آکر سنسکرت اور وید ادھین کرنے کا ہے۔ اور ابھی مجھ سے شکشا پراپت کر رہے ہیں۔

اس طرح اور بھی کئی استری پرشوں کے خیالات بدلنے میں میں کامیاب ہوا ہوں۔ مجھے تو آشا ہے کہ اگر دو تین سال تک رہ کر یہاں جم کر کام کیا جائے۔ تو آریہ سماج کا بڑا زبردست پرچار ہو سکتا ہے۔ لیکن بھارت سے ضروری سہائتا ملے بنا یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے میں نے اردھ شتابدی میں اپنا سندیش بھی بھیجا تھا اور شری مہاتما نارائن سوامی جی کو بھی پتر لکھا تھا کیا اردھ شتابدی کے موقع پر ودیش پرچار کے پرشن پر بھی کچھ آیوجن کیا گیا ہے؟ اس میں کوئی شک

نہیں کہ شری گنگا بابو بال مکند سہائے جی کا میں انوگرہیت ہوں۔ اور انہیں کے آشیرواد کا پھل ہے کہ آریہ سماج کو وشو دھرم سمیلن میں سمان ملا ہے۔

مجھے تو اس بات کا بڑا گورو ہے کہ میں رانچی کا ہوں۔ اور رانچی سماج کے سنسرگ نے میرے جیون میں پریورتن کیا ہے۔ میں اپنے آپ کو بھی رانچی سماج کا رکن سمجھتا ہوں۔ میری آنکھوں کے سامنے ابھی تک وہ درشیہ اپستھت ہے۔ کہ وکیل صاحب پلیٹ فارم پر کھڑے ہوکر گوڑھ ویدک سدھانتوں کا ادگھاٹن کر رہے ہیں۔ وہ شبد میرے کانوں میں ابھی تک گونج رہے ہیں۔ وہ ان کی بانی کی سدھارس شبدوں کا تارتم۔ بھجنوں کا سواد۔ آرتی کی چیت آکرشتا ابھی تک نہیں بھولتے۔ میں تو رانچی سماج کو چھوٹا ناگپور میں آریہ سماج کے وستار کا ایک کیندر سروپ دیکھنا چاہتا ہوں۔

کھید ہے تو اسی بات کا کہ آریہ سماج کے درمیان رہتے ہوئے چھوٹا ناگپور میں عیسائیت کا پکا گڑھ موجود ہے۔ کیا زہاں کا آریہ سماج سارے ہندو دل کی سہانو بھوتی پراپت کرتے ہوئے اس کاریہ میں اگر سر نہیں ہوگا۔ کہ چھوٹا ناگپور کی جنتا کو عیسائیت کے اثر سے آزاد کردے۔ سب کچھ ہو سکتا

جات پات توڑک منڈل مہاشہ سنت رام اور آریہ سماج

(از شری آچاریہ رامدیو جی گورو کنیا گوروکل دہرہ دون)

بڑے دُکھ کا وشے ہے کہ آریہ سماج میں ایک شرینی ایسے انسانوں کی پیدا ہوگئی ہے۔ جو ایک طرف تو آریہ سماج کے موالک سدھانتوں کو سویکار نہیں کرتے۔ دوسری طرف ساتھ ہی اپنے وچتر وچاروں کے پرچار کے لئے آریہ سماج کی پربل سنگھٹن شکتی سے بھی لابھ اٹھانا چاہتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ یہ تو ہمت نہیں رکھتے۔ کہ سپشٹ روپ سے میدان میں آجاویں کنتو سدا کوئی کونا اپنے آشریہ کے لئے ڈھونڈتے رہتے ہیں۔ ادھر کرانتی کے سمپادک شری سنت رام جی نے اس قسم کے بعد پرشوں کی ڈھال بننے کا بار کاریہ اپنے اوپر لیا پرتیت ہوتا ہے

مہاشہ سنت رام جی کا اُلٹا عمل

سنت رام جی ہندی سنسار میں ایک بڑے پرتشٹھت سجن ہیں۔ وہ اپنی ستیہ پرائنیتا سے نیتک کھیتر میں پرتشٹھا لابھ کریں تو اس میں ان کا اور پرجا کا ہر دو کا کلیان ہے پرنتو افسوس ہے کہ شری بت سنت رام جی الٹی سمت میں قدم بڑھا رہے ہیں۔ اُن کا نہ وید میں وشواس ہے۔ نہ ویدک ورن بیوستھا میں وہ نیوکیول جنم مولک جات پات کے درودھی ہیں۔ کنتو ساتھ ہی ویدک ورن بیوستھا کے بھی درودھی ہیں۔ ایسی اوستھا میں انہیں اُچت تھا کہ وہ آریہ سماج کے کھشیتر کو چھوڑ دیتے کنتو انیت کھید کا وشے ہے کہ ایسا کرنا تو دور رہا۔ الٹا انہوں نے جات پات منڈل جیسی ورن بیوستھا کے وشے میں سنستھا کو بھی کانٹوں میں گھسیڑ دیا۔

متعدد اعلان:۔ جات پات توڑک منڈل کے مکھیہ بناؤں کی اور سے انیک بار گھوشنا ہو چکی ہے۔ کہ منڈل کا سمبندھ کیول جات پات توڑنے سے ہے۔ ورن بیوستھا کے ورودھ سے منڈل کا کوئی سمبندھ نہیں کنتو یہ گھوشنا کچھ مولیہ نہیں رکھتی۔ جب تک کہ منڈل کے مکھ پتر لگا تار میں ویدک ورن بیوستھا اور اس کے پرچارکوں پر کیچڑ پھینکنے کا پریوگ کیا جا رہا ہے۔ اس سے بھی ادھک دکھ کا وشے ہے۔ کہ جب جات پات توڑک منڈل کے انتھک کاریہ کرتا پنڈت بھوما نند جی کا دھیان اس اور کھینچا گیا۔ تو انہوں نے سپشٹ شبدوں میں پرتگیا کی کہ اس نیتی کو بند کر دیا جائے گا۔ جس سما انہوں نے یہ پرتگیا کی اس سمہ شری بت پر دینبسر سدھار کر جی بھی جو آجکل آریہ سمارو ویشک سبھا کے منتری ہیں۔ وہاں موجود تھے۔ لیکن اپنی اس پرتگیا کا بھی بھوما نند جی نے کچھ دھیان نہ کیا۔ میری منڈل کے ادھیتوں سے پورن سہانو بھوتی رہی ہے۔ میرے ایک پتر اور پتری کا دواہ بھی جات پات توڑ کر ہوا ہے۔ جب تک میں سمجھتا رہا کہ منڈل اپنے ادھیتوں کے لئے کاریہ کر رہا ہے۔ میں نے منڈل کا سہیوگ کیا۔ میں نے خود منڈل کے ایک ابت پرشٹ سمیلن کا سبھا پتی بننا سویکار کیا۔

مخالفت کی وجہ:۔ لیکن جب میں نے دیکھا کہ بار بار پرتی ودھ کرنا بھی منڈل کو سنت رام جی کی ایسی الٹی نیتی کا دمن کرنے میں اسمرتھ ہے تو میں نے مناسب سمجھا کہ منڈل کا پرتیکھش وروڈھ کروں۔ اور اسی لئے میں نے منڈل کی مخالفت شروع کر دی۔ اور دوسرے آریہ پرشوں کو بھی پریرنا کرتا ہوں کہ وہ منڈل کو اپنی اس نیتی کو بدلنے پر بادھت کریں۔ اور جب تک منڈل اپنی نیتی کو نہ بدلے تب تک اسے آریہ سماج کی شکتی کا کسی پرکار اپیوگ نہ کرنے دیں۔ سوئم منڈل کے پردھان بھائی پرمانند جی کی سمتی ہے کہ یا تو منڈل کو ویدک ورن بیوستھا کی مخالفت چھوڑ دینی چاہئے۔ یا آریہ سماج کی سنگھٹن شکتی سے سہیوگ کی آشا چھوڑ دینی چاہئے۔

آچاریہ دیو شرما کا معاملہ:۔ سنت رام جی کی یہ کرور نیتی یہیں سماپت نہیں ہوتی کنتو اب انہوں نے ایک اور کٹل چال چلنے کی چیشٹا کی ہے۔ آریہ سماج کے پرچھنو ناستکوں کی ڈھال وہ سوئم بنے۔ پر اب انہوں نے اپنی ڈھال گوروکل کے ورتمان آچاریہ شری پنڈت دیو شرما جی جیسے شردھا پریہ سجن کو بنانا چاہا ہے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ میں نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ شری پنڈت دیو شرما جی وید کے سمبندھ میں آریہ سماج کے بنیادی سدھانتوں کو نہیں مانتے۔ انہیں آچاریہ بننے کو کہا۔ اگرچہ انہوں نے یہ بات گول مال شبدوں میں کہی ہے پرنتو ہیں کیونکہ سدھا وے سپشٹ وادی ہوں۔ اس لئے سوئم ان کا نام لے دینے آیا ہوں۔ شری یت سنت رام جی کو یہ پتہ ہونا چاہئے کہ گوروکل کے نیموں کے انوسار گوروکل کے سبھ کاریہ کرتاؤں کا رشی دیانند کے ۱۵ سدھانتوں کو ماننا ادشیک ہے۔ جہاں انہوں کا ریہ کرتاؤں کے

مدراس آریہ سماج دوارہ شدھی کاریہ

تین سو سے ادھک مسلمان و عیسائی ہندو بنے

(لیکھک پنڈت کیشو دیو جی گیانی)

آج سے لگ بھگ آٹھ ورش پورو سورگیہ شری سوامی شردھانند جی کی سہائتا سے ہم نے آندھر دیش میں شدھی کا ریہ پرارمبھ کیا تھا۔ اور اس میں ہمیں آشا

سمبندھ میں انترنگ سبھا اس نیم کو اُچت انش تک شتھل کر سکتی ہے۔ شری بت دیو شرما جی کو اس نیم کا گیان تھا۔ اور اس نیم کو جانتے ہوئے بھی انہوں نے گوروکل کا آچاریہ بننا سویکار کیا ہے۔ ان ۱۵ سدھانتوں میں دوسرا انتویہ اس پرکار آرمبھ ہوتا ہے۔

دوسرا انتویہ:۔ "چاروں ویدوں (ودیا۔ دھرم۔ یکت۔ ایشور پرنیت سنگھتا۔ منتر بھاگ) کو نربھرانت سوتہ پرمان مانتا ہوں۔"

گوروکل کا آچاریہ بننے سے پہلے پنڈت دیو شرما جی نے ان الفاظ کو بھی پڑھ رکھا تھا۔ ایسی اوستھا میں پنڈت دیو شرما جی جیسے نربھئے ستیہ پرائن منشیہ کے وشے میں یہ شک بھی کرنا کہ وہ کچھ اور مانتے ہیں۔ سروتھا انرتھ ہے۔ میں ان کا یہ اپمان نہیں سہن کر سکتا۔ اور اسی لئے میں نے سوئم ان کی طرف سے جواب دے دیا ہے۔ اور انہیں بھی آدیش کر دیا ہے کہ وہ اس پرکار کے آکشیپوں کا اُتر دینے کے جھمیلے میں نہ پڑیں۔ جس سے ان کا بیش قیمت وقت گوروکل کے آچاریہ سر نکھے آتر داتیو پورن پد کے انوکول ادھین، برہمچاریوں کے نریکشن ویدک ورنے کے باقی حصے کے لکھنے آدی کاموں میں لگے پرماتما سنت رام جی کو ہدایت دیں اور وہ ستیہ کار ولمبن کرنا سیکھیں سوئم سیدھے مارگ پر چلیں اور انیہ سب کو بھی بتلا دیں۔ جو کچھ پنڈت دیو شرما جی کے وشے میں میں نے لکھا ہے ان کی اسمتی سے لکھا ہے۔ اوم شم

ستیہ سپھلتا ملی۔ درجنوں گاؤں سمپورن شدھ ہو گئے اور عیسائیوں کو اپنے ڈیرے ڈنڈے اٹھانے پڑے ایک بار آندھر دیش کے اچھوتوں میں ہلچل مچ گئی۔ اور دو ورشوں کے الپ کال میں ہی انیک سہسر اچھوت عیسائی ہندو دھرم میں پرویشٹ ہوئے انہیں دنوں ہم نے انوبھو کیا کہ جہاں اچھوت عیسائی پادریوں سے تنگ ہیں۔ وہاں جاتی ہندو بھی مشنریوں سے پریشان ہیں۔ اس پریشانی کے انیک کارن ہیں جن کا ورنن کرنے کی یہاں آوشیکتا نہیں۔ پریوجن یہ کہ ہمیں چاروں اور سے اس کاریہ میں سہائتا ملی اور اتساہ بڑھا۔ پرنتو سنہ ۱۹۲۶ء میں شری سوامی جی کی مرتیو ہو گئی۔ اور جو سہائتا ہمیں ملتی تھی بند ہو گئی اور بادل ناخواستہ کاریہ بھی بند کرنا پڑا۔

اس ورش پھر نہ جانے کہاں سے آواز آئی ہے پرنین کیا۔ دو چار سجنوں نے سہائتا کی آشا بندھائی اور شدھی کا پرواہ چلنے لگا۔ ہم سیٹھ جگل کشور جی برلا سے ملے۔ انہوں نے دکشن کے سب سماچار سن کر اپنی دان ویرتا کا پریچے دیا۔ اور آج پرنام یہ ہے کہ ہمارے پاس پانچ کاریہ کرتا شدھی کے لئے موجود ہیں۔ جن میں سے تین آندھر دیش میں اور دو مدراس نگر اور اس کے سمیپ۔ دوسری بار کاریہ کا آرمبھ ستمبر سنہ ۳۳ء سے سمجھنا چاہئے۔ اور تب سے لیکر آج تک تین سو شدھیاں ہو چکی ہیں۔ جن میں ۱۷۵ آندھر میں اور ۱۲۵ مدراس نگر اس کے سمیپ ابھی پرارمبھ تھا پر نرنتر آ رہے ہیں اور کاریہ برابر چل رہا ہے۔ پچھلے دنوں ہماری سپھلتا سے بھڑک کر عیسائی پادریوں نے ایک مقدمہ دائر کیا۔ تعلقہ سے یہ مقدمہ سیشن کورٹ میں گیا۔ اور وہاں فاضل جج نے فیصلہ ہمارے حق میں صادر کیا۔ اس سے آشا ہے کہ کاریہ میں ہمیں کافی سپھلتا ملے گی۔

ہے۔ پرتگن کی ضرورت ہے۔ اُتسا ہ پورنک کرم کھیشتر میں کود پڑنے سے کیا نہیں ہو سکتا۔ یہاں آنے پر میرے دل میں یہ یقین اور بھی پکا ہو گیا ہے کہ نہ صرف بھارت ورش کا مستقبل ہی آریہ سماج کے ہاتھ میں ہے بلکہ سارے سنسار کے کلیان کی چابی بھی تو سماج کے ہاتھوں میں ہے۔ ہاں اگر آریہ سماجی اس چابی کو ٹھیک ریتی سے ویوہار کرنے میں تت پر ہوں۔ ہمارے پیشروؤں نے آریہ سماج کو سنسار کے کھیشتر میں بہت اونچے رکھا ہے۔ پرماتما آنا ئیں انچ پرابت کریں ہر دو میں سا اس ہو جتنا جیون میں پورتا ہو۔

پراچین و دیش پرچار

بھگوان گوتم بدھ تھا ان کے بھکشوؤں سے میری کیا تُلنا ہو سکتی ہے۔ میں تو ان کے چرنوں کی دھول برابر بھی نہیں ہوں۔ وہ وقت تھا جب دھرم کا بول بالا تھا۔ آریہ سنتان نے اس بات کو ساکشات کیا تھا۔ کہ دھرم ہی پرم تتو ہے۔ اس لئے لوگ ہنستے ہنستے دھرم کی ویدی پر دھن۔ ایشور یہ تھا جیون تک کو نیوچھاور کر دیتے تھے۔ دھرم کی انگلی کے اشارے پر نوجوانوں نے نوجوانوں وید مرتوں سے سدا کے لئے وداعی لے لی تھی۔ راج کماروں نے راج سنگھاسن کو ٹھکرا دیا تھا۔ دھن والوں نے اپنے دھن کو ہاتھ کا میل سمجھ کر دھرم کی ویدی پر نیوچھاور کر دیا تھا۔ ودوانوں نے اپنی ودیا کے سہارے دھرم پرکاش کو منور بنا دیا تھا۔ سدا چاری پرشوں نے اپنے سداچار سے دوسرے انت سنکل کو جیون شکتی سمجھ لیا تھا۔ ویر پرشوں نے اپنی ویرتا کے پردرشن سے اس کے کلیور کو سدرڑھ اور آدمیہ بنا دیا تھا۔ ستی دیویوں نے اس کی ستا اور ساکشات کر دکھایا تھا۔

مطلب نہ وہ دن ہیں۔ اور نہ وہ راتیں،
رہ گئیں صرف یاد کی باتیں
دھرم کا نام ہے زبانوں میں
اور اس کی کھتا ہے کانوں میں
اس سمے کی ادا نرالی ہے
دھرم سے دل سبھوں کا خالی ہے،،
ایسے اوسر پر ایشور ہی رکھشک ہے نہ جانے

بھگوان ایسا شبھ اوسر کب پردان کریں گے کہ بھگوان بدھ کے بھکشوؤں کی طرح ہمارے آتما کے اندر دھرم کی جیوتی جگمگا اٹھے۔ ہماری ودیا

ہمارے لئے صرف پیٹ بھرنے کا سامان بن کر کلرکی وکالت اور ڈپٹی مجسٹریٹی وغیرہ کی پراپتی کے لئے ہمیں در در نہ رُلا وے۔ بلکہ "ودیا سمرتم شنتے" ودیا سے تو امر تتو کی پراپتی ہوتی ہے۔ اس مہا واکیہ کو ارتھ جاتی کے بھاوی اتہاس کے پرشٹوں پر انکت کر دکھلائیں پرماتما آریہ سماج کے لوگوں کو ٹھوس کام کرنے کے لئے آتمک بل دے۔ وہ نشچے ہے کہ سماج کے اتھان کے بنا راج نیتک اتھان اسمبھو ہے۔ اسی کارن رشی دیانند نے سماج ز مان کے کاریہ کو ہی جاتیہ جیون کا سار سمجھا تھا مہاتما گاندھی کے اچھوت اُدھار آندولن سے آریہ سماج کو بہت بل لگنا چاہئے۔ کیونکہ بنا آریہ سماج کے اچھوت اُدھار کا کام سدھ نہیں ہو سکتا سنگا کو میں ابھی کچھ دنوں تک اور ٹھیرنے کا میرا وچار ہے۔ یہاں سے اور نگر دل میں پرچار ارتھ جاؤں گا۔ تم برابر اُدیر کے پتہ پر لکھتے رہیں کہیں بھی ہونگا۔ مجھے مل جایا کرے گا۔ بھارت ورش کب ہو ٹونگا اس کے لئے ابھی کچھ وچار نہیں کیا ہے

یہاں موسم بڑا سہاونا ہے سردی ہر روز بڑھتی جاتی ہے۔ ۴۰ ڈگری سے نیچے اُتر گئی ہے ایک دن برف بھی پڑنے لگی تھی۔ آکاش بڑا ہی سہاونا معلوم پڑتا ہے۔ یہاں سردی خوب پڑتی ہے۔ سڑکوں پر دو دو فٹ برف جم جاتی ہے پر وگیان نے امریکنوں کو سرشٹی کی اس دشا پر بھی اختیار دے رکھا ہے۔ تمہیں یہ جان کر حیرانی ہوگی۔ کہ ۳۰ ڈگری تاپ ہونے پر بھی لوگ پانی بنا برف کے نہیں پیتے۔ برف کے ساتھ پانی پینا یہاں بارہ ماس کا نیم ہے۔ گھروں میں تاپ استھاپک یینتر رہتے ہیں اور ان کے ذریعہ کمرے گرم رکھے جاتے ہیں۔ باہر نکلنے کے لئے بہت گرم کپڑے پہننا ہوتا ہے۔ ضروری کپڑے خرید لئے ہیں۔ بہت روپے لگ گئے۔ مارچ تک سردی کا زور رہے گا۔ لوٹتی بار میرا ارادہ سارے سنسار کا چکر لگانے کا ہے ٭

بہار پرانت کیلئے لدھیانہ کی آریہ بھائیوں کا پریم

بہار پرانت میں جو زلزلہ نے مصیبت ڈھائی ہے۔ وہ کسی سے چھپی نہیں آریہ سماجک پُرش بہت دُکھت ہوئے۔ آریہ سارودیشک سبھا دہلی اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب دہاں امداد کا کام شروع کرنے پر نشچے ہوا کہ جو سہاتا اپنے بہار کے بھائیوں کی ہو سکے آدشیہ کرنی چاہئے ایشور کا دھنیاد ہے کہ جس کی کرپا سے آریہ سماج لدھیانہ کے نرناریوں سے دل کھول کر چندہ دے کر اپنے کرتویہ کا پالن کیا۔ جس کا پریتام یہ ہوا کہ سوا گیارہ سو روپیہ ایکتر کرنے میں کامیابی ہوئی۔ جس میں سے مبلغ سوا آٹھ سو روپیہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور اور ڈھائی سو روپیہ آریہ سارودیشک سبھا دہلی اور پچاس روپیہ ———— کو روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ ابھی کوشش کر رہا ہوں اور جو دھن ایکتر ہوگا۔ شیگھر روانہ کر دیا جاویگا دانی مہاشیوں کی فہرست حسب ذیل ہے۔

مندرجہ ذیل صاحبان نے زلزلہ فنڈ میں دان دیا:-

استری آریہ سماج لدھیانہ	۴۰۰ روپیہ
آریہ ہائی سکول سٹاف اور طلبا	۱۷۶-۸-۰ "
رائے صاحب لالہ شو پرشاد } شری کرشن داس رئیس	۱۰۰ "
گینشی لال آریہ کنیا پاٹھشالہ	۸۶-۴-۰ "
آریہ سماج لدھیانہ	۵۱ "
لالہ امیر چند شانتی سروپ اگروال بینکرز	۵۱ "
" ہربنس لال صاحب رئیس پشاور	۵۰ "
رائے بہادر لالہ لبھو رام پنشنر ڈپٹی کلکٹر	۴۰ "
پنڈت رامناتھ پنشنر اکونٹنٹ	۱۵ "
ڈاکٹر بختاور سنگھ صاحب	۱۱ "
پنڈت بیساکھی رام "	۱۱ "
لالہ جگن ناتھ صراف	۱۱ "
" بنسی لعل مانک لال سوداگر سوت	۱۱ "
لالہ رام لال صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ } " لبھو رام پنشنر لدھیانہ } لالہ بابو رام جی گپتا	پانچ روپے
ڈاکٹر بل رام جی ایم ڈی	۵ روپے
" بندرابن جی لودھیانہ	۵ "
لالہ منشی لعل جی بانسل	۵ "
رائے ہرلال جی انجنیئر	۵ "
بابو سندر لال جی اوورسیر	۵ "
" چھجو رام جی "	۵ "
" لبھو رام " وڈیرہ وکیل	۵ "
" اودھو رام جی اوورسیر	۵ "
" حاکم رائے صاحب فیلڈ گنج	۵ "
" بلونت رائے سٹینو گرافر	۵ "
سردار بخشیش سنگھ ٹھیکیدار	۳ "
لالہ منگل سین جی آنند	۳ "
بی بی بھاگونتی جی مسز پنڈت بیساکھی رام	۲
" ٹھاکر دیوی " "	۲
پنڈت کندن لال جی	۲ روپیہ
" جسونت رائے جی	۲ "
بابو ڈھیر درام جی	۲ "

مندرجہ ذیل صاحبان ایک ایک روپیہ کل ۱۲ عہ
پنڈت وشنو دت۔ پنڈت بھگوان داس۔ لالہ امیر چند دوساجھ۔ لالہ برجی لال کپور۔ منشی مادھو رام مہاشہ گوردت بھکو۔ حکیم روشن لعل۔ مہاشہ پرسرام۔ لالہ کندن لعل سود۔ لالہ ملاوا رام جی۔ لالہ بھگوان داس جسوال۔ بابو کلونت رائے نے دیا ٭

پنڈت لچھمن داس ۸ر۔ لالہ بابو رام اگروال ۸ر۔ بابو دھرم پال جی ۔۔۳ سارو پیہ
کل میزان ۱۱۲۵ روپے۔
(لبھو رام منیجر خزانچی آریہ سماج لدھیانہ)

آریہ سمیلن پسرور ضلع سیالکوٹ

ضلع سیالکوٹ میں گرام پرچار کے کاریہ کو سنگٹھن کرنے کے لئے ضلع کے آریہ بھائیوں کی جنہیں پرچار کاریہ میں دلچسپی ہے۔ ایک خاص کانفرنس بلائی گئی۔ یہ سمیلن آریہ سماج مندر پسرور میں زیر صدارت شری پوجیہ سوامی سوتنترانند جی مہاراج ۲۵ جنوری ۱۹۳۴ء اتوار کے دن دس بجے سے تین بجے تک ہوا:

مندرجہ ذیل آریہ بھائی اس کانفرنس میں شامل ہوئے:-

ماسٹر گردھاری لال جی ظفروال۔ مہاشہ نتھورام ہی سنکھترہ۔ پروفیسر رام چندر جی کھنہ۔ لالہ چرنجیو جی ہیڈ ماسٹر۔ پروفیسر ہربنش چندر جی پسرور۔ مہاشہ کیدار ناتھ جی لنڈے۔ مہاشہ دیس راج جی دلم۔ چودھری ایشرداس جی پنجگرائیں۔ مہاشہ بنارسی داس جی بی اے ہیڈ ماسٹر اگوکی۔ مہاشہ نند گوپال جی بی اے ایڈ ماسٹر ڈی اے وی سکول چوہڑ منڈا۔ مہاشہ جگت رام جی ماسٹر کلاس والہ۔ لالہ بشمبر ناتھ جی وکیل سیالکوٹ۔ پنڈت ہزاری لال جی گورودت بھون لاہور۔ پنڈت جگن ناتھ جی اپدیشک علاقہ۔ مہاشہ دسوندا رام جی پرچارک۔ پنڈت دیوان چند جی اپدیشک۔ لالہ اننت رام جی جموں۔ مہاشہ امین چند جی آکولال۔ مہاشہ نند لال جی سوکن ونڈ۔ مہاشہ ایشر سنگھ جی کلاس والہ۔ مہاشہ گیان چند جی۔ مہاشہ مولراج جی۔ مہاشہ ودھاوا رام جی ڈھوڈکے۔ مہاشہ تیرتھ رام جی چوہڑ منڈا۔ پنڈت مکند لال جی۔ ماسٹر میلا رام جی بھوپال والا۔ لالہ گنگا رام جی بسرا۔ پنڈت بھگت رام جی سوکن ونڈ۔ مہاشہ روشن لال جی۔ مہاشہ سیکھراج جی۔ مہاشہ بھیم سین جی چونڈہ۔ لالہ گلزاری شاہ بھاٹیا۔ لالہ نند لال جی چونڈہ:

راقم (پنڈت گلزاری لال) نے گرام پرچار کی سکیم کانفرنس کے سامنے رکھی جس پر دو گھنٹہ تک وچار ہوتا رہا۔ بہت سے بھائیوں نے اس پر اپنے اپنے وچار پرگٹ کئے۔ شری پوجیہ سوامی جی نے بھی اپنے وچار رکھے۔ ازاں بعد مندرجہ ذیل پرستاو سویکار کئے گئے:-

(۱) شری لالہ گنگا رام جی سیالکوٹ کی اکال مرتیو پر شوک پرگٹ کیا گیا:

(۲) ضلع سیالکوٹ میں گرام پرچار کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا کے آدھین چھوٹے چھوٹے (۱) کیندر بنائے جائیں۔ جن میں نرنانک کیمپ ورتی آریہ بھائی دسبھا اپدیشک پرچار تھا سدھار کا کاریہ کریں۔ (ب) ایسے آریہ بھائیوں کی سوچی تیار کی جائے۔ جو اس کاریہ میں سبھا کی سہاتا کریں + (ج) ورش میں تین چار بار ادشیہ ان آریہ بھائیوں کی کانفرنس بلائی جایا کرے تاکہ پرچار کے کاریہ پر وچار ہوتا رہے:

(۳) ضلع میں ویدک سنسکاروں کا پرچار کیا جائے۔ جو مہاشہ سنسکار ودھی سے سنسکار کرائیں انہیں سبھا کی جانب سے پرمان پتر دیئے جائیں۔ اور باقاعدہ رجسٹر جاری کئے جائیں۔ جن میں دواہ آدی کے ریکارڈ رکھے جائیں۔ سنسکاروں پر دکشنا کے علاوہ سبھا کے لئے دان بھی پراپت کیا جائے:

(۴) سال میں تین چار بڑے اتسو خاص خاص مقامات پر رکھے جائیں اور لنگر آدی کا پربندھ بھی کیا جائے + علاقہ کے کیندری مقاموں پر دو تین اتسو رکھے جائیں۔ جو کیول ایک دن رہیں:

(۵) ضلع میں چھوٹے چھوٹے سینٹر بنائے جائیں جہاں پرچارک بطور پروہت رکھے جائیں۔ جو گراموں میں گھوم کر سدھار کا کاریہ کریں:

(۶) جو پرچارک یا آریہ بھائی گراموں میں پرچار کا کاریہ کریں۔ وہ اس بات کا دھیان رکھیں کہ آریہ سماج کا پرچار منش ماتر کے لئے ہے۔ کسی خاص جماعت کے لئے نہیں ان کا پرچار مخصوص نہ ہو:

کانفرنس بڑی کامیابی سے سماپت ہوئی جتنے آریہ بھائی آئے ہوئے تھے سب کے اندر اتساہ و جوش تھا۔ اگر اس قسم کی کانفرنس کا سلسلہ جاری رہا تو پرچار کے لئے نیا اتساہ و جوش پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اپروکت پرستاووں کو عملی جامہ پہنانے کا کاریہ آرمبھ کر دیا گیا ہے (گلزاری لال گورودت بھون لاہور)

بہار پرانت میں ریلیف کا کام

آریہ سماج ریلیف سوسائٹی کی رپورٹ

اس سے پیشتر دو رپورٹیں پیش کی جا چکی ہیں۔ اب رپورٹ ۳ ہدیہ ناظرین ہے۔ آریہ سماج کا کام کافی زور سے جاری ہے۔ کئی نئے مرکز کھولے گئے ہیں۔ ان میں "رہا"، اور "بلبھیا" خاص ہیں۔ ہر مرکز کا ایک انچارج ہے۔ "بلبھیا" مرکز کے انچارج مہاشہ رگھونندن ہیں۔ جو بڑی محنت اور جانفشانی سے اپنا فرض منصبی انجام دے رہے ہیں۔ ان کے ساتھ مہاشہ اوم پرکاش کام کر رہے ہیں۔ اس مرکز کے ماتحت ۲۷ مواضعات ہیں۔ اس مرکز کی جو رپورٹ موصول ہوتی ہے۔ وہ دل ہلا دینے والی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:-

"موضع سمرا ہا میں جب وہ برائے تحقیقات گئے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ موضع کے بہت سے لوگ صرف شکر قند اور بینگن کھا کر ہی گذارا کر رہے ہیں۔ اُن کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ اُن کے مکانات منہدم ہو کر پیوند زمین ہو گئے ہیں بھگوان ہی جانیں۔ بھارت کے کمیفنے للل اس طرح آج کل گذار رہے ہیں۔ موضع رہا میں مہاشہ ستیہ نارائن جی بی۔ اے۔ آریہ اپدیشک ویر منظفر پور کام کر رہے ہیں۔ ایک صد سے زائد جھونپڑیاں بنائی جا چکی ہیں۔ پچاس کے قریب کنوئیں صاف کرائے جا چکے ہیں۔ تین سو من غلہ تقسیم ہو چکا ہے۔ تقریباً ۱۵۰ مریضوں کو دوا دی گئی ہے۔ دیہات میں موضع بھر گو ستدن گپت جی کے ساتھ ڈاکٹر پریم شنکر نے ۱۵۰ سے زیادہ مریضوں کو دوا دی۔ مرہم پٹی کا کام بھی دیہات میں خوب کیا ہے۔ کئی لاتھ بالکل کی رکشا کی ہے۔ منظفر پور کیمپ کا کام پنڈت ستیہ برت جی کے زیر اہتمام ہو رہا ہے

انچارج ریلیف رپورٹ

مہاشہ بوسہ رام جی انچارج آریہ سماج ریلیف کیمپ موتی ہارن (بہار) لکھتے ہیں:-

"آج کل دیہات میں ریلیف کا کام جاری ہے دیہات میں سب سے بڑی تکلیف اناج کی کمی کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ دنوں دن قحط کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں۔ لوگوں کی بھوک مٹانے کے لئے کروڑوں من اناج کی ضرورت ہوگی۔ اس علاقہ میں زلزلے ہر روز آ رہے ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ جائیں گھبراہٹ رہتی ہے۔ کوئی دم تسلی کا نہیں آتا۔ کوئی کاروبار بھی نہیں ہوتا صرف ملبہ اُٹھانے کا کام ہو رہا ہے۔ کھیتوں کی بھیتی پر ریت ۴ فٹ سے ۲۰ فٹ تک جمی پڑی ہے۔ جس سے یہ بھومی بالکل بنجر ہو رہی ہے۔ بعض جگہوں کا ایسا حال ہے۔ کہ دیکھ کر رونا آتا ہے۔ یہاں ایک خوفناک افواہ چکر لگا رہی ہے۔ کہ ۲۷ فروری کو ایک اور بھاری بھونچال آوے گا۔ جس سے لوگ بری طرح سے ہراساں ہو رہے ہیں۔ مصیبت کا کوئی ٹھکانا نہیں۔ منتری ریلیف کمیٹی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور:۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی رپورٹ

ضلع چمپارن میں اس وقت آٹھ ریلیف سوسائٹیاں کام کر رہی ہیں۔ کام کو خوش اسلوبی سے کرنے کے لئے ان سوسائٹیوں کی ایک جائنٹ کمیٹی بنائی گئی ہے۔ اس کمیٹی کی طرف سے مختلف سوسائٹیوں کو کام بانٹ دیا گیا ہے۔ اکھل بھارت ورشیہ آریہ سماج ریلیف سوسائٹی کو کپڑے اور اناج کی سستی دوکانیں کھولنے کا کام سپرد کیا گیا ہے ان دوکانوں کے ذریعہ سے مڈل کلاس کے ایسے لوگوں کی سہائتا کی جائے گی۔ جو دان لینا گوارا نہیں کرتے اس قسم کی دکان موتی ہاری میں جاری کرائی گئی ہے۔ جس کے انچارج لالہ بوسہ رام جی ورکر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ہیں۔ علاوہ ازیں لالہ بوسہ رام جی نے ضلع چمپارن میں گراموں کی سہائتا کے لئے چار سینٹر جاری کر دئیے ہیں۔ جہاں سے دیہاتی لوگوں کو امداد دی جا رہی ہے:۔

دگیان چند سکریٹری آریہ ریلیف کمیٹی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور:۔

آریہ سماج کشن پورہ کلاں

ر ۱۲۵ روپیہ بہار ریلیف فنڈ کے لئے یہاں کے چند بھائیوں نے دان دئیے۔ جو پنڈت گیان چند منتری آریہ سماج ریلیف کمیٹی کو بھیجے گئے ہیں (ایس چند نند لال کشن پورہ کلاں)

آریہ سماج رنگون کی سہائتا

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کا آگیا انوسار آریہ سماج رنگون کے بہار اور سنیکت پرانت کی بھونچال سے پیڑت پرجا کی سہائتا کے لئے ایک خاص فنڈ

سماجک سماچار

آریہ سماج امرت سر کا سالانہ جلسہ
آریہ سماج امرتسر بازار لیتھم والا کا سالانہ جلسہ موزخہ ۲۳ تا ۲۹ اپریل کو ہوگا۔ (دھاراج مل منتری آریہ سماج امرت سر)

آریہ سماج حافظ آباد کا سالانہ جلسہ۔ آریہ سماج حافظ آباد کا سالانہ جلسہ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱ مارچ ۳۴ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ شری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور نے سوامی یوگانند جی و مہاشہ چرنجی لال پریم و مہاشہ شانتی پرکاش جی۔ پنڈت گورودت جی سناتک و مہاشہ کیسر چند۔ مہاشہ پربھودیال جی بھجن اپدیشک کے بھیجنے کا نشچہ کرلیا ہے سوامی یوگانند جی ۳ مارچ ۱۹۳۴ء کو کتھا شروع کرینگے (ہزاری مل منتری آریہ سماج حافظ آباد)

آریہ سماج سنانواں کے سماچار آریہ سماج سنانواں ضلع مظفر گڑھ کا وارشک اتسو ۱۶۔۱۷۔۱۸ مارچ ۱۹۳۴ء مطابق ۳۔۴۔۵ چیت بروز شکر سنیچر اتوار ہوگا۔ سجن گتی پریوار سہت شامل ہو کر لابھ اٹھاویں۔ بھوجن کا پربندھ آریہ سماج کے رسوئی لنگر میں ہوگا۔ اگر کسی آریہ سماج مندر میں سوامی سروانند جی پدھارے ہوویں تو منتری مہودے کرپا کر کے ان سے مارچ کا پروگرام پوچھ کر مجھے لکھیں۔ (رام چند اپ پردھان آریہ سماج سنانواں)

آریہ سماج لودھیانہ کا سالانہ جلسہ ۱۳۔۱۴۔۱۵ اپریل ۱۹۳۴ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا جاویگا بڑے بڑے مہانو بھاو سنیاسیوں اور اپدیشکوں کے پدھارنے کی آشا ہے۔ (بابو رام گپتا منتری آریہ سماج)

شوک جنک مرتیو ۲۰ فروری سیالکوٹ چھاؤنی کے مشہور آریہ سماجی لالہ رلا رام بھاٹیہ کی ۸۷ سال کی عمر میں مرتیو ہوگئی۔ شہر اور چھاؤنی کے بہت سے معززین ارتھی کے ہمراہ تھے وید منتر اور بھجن گائے جا رہے تھے مرحوم کا انتم سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا۔

آریہ سماج ظفروال کے سماچار ۲۳ جنوری کو موضع راجیاں میں ایک بواہ ویدک ریتی سے کرایا گیا مبلغ ۳ روپے دکشنا ملی جو وید پرچار فنڈ میں دان کردی گئی۔

۸ فروری کو موضع جبیال میں مہاشہ کاکا رام کی پتری کا بواہ ویدک ریتی سے کرایا گیا ۳ روپے ۴ آنے دان پراپت ہوا۔ (گردھاری لال منتری آریہ سماج ظفروال)

آریہ سماج جھنگ کا وارشک چناؤ آریہ سماج کا وارشک چناؤ منی پرکار سے ہوا۔ آریہ کانفرنس اجمیر اور لاہور میں پاس شدہ ریزولیوشن پر پورا پورا خیال ظاہر کیا گیا۔

پردھان مہاشہ دیویداس جی۔ اپ پردھان مہاشہ دشن داس جی۔ منتری رامداس۔ اپ منتری مہاشہ منشان چند جی۔ خزانچی مہاشہ بھوانیداس جی۔ لائبریرین مہاشہ نند جی اور نریکھشک مہاشہ کالا رام جی۔ منیجر پاٹھشالہ مہاشہ ہری چند جی۔ روزانہ ست سنگ سویرے ۶ بجے سے ۷½ بجے تک پرانا کال ہوا کرتا ہے جس میں سندھیا پرارتھنا۔ وید کتھا اور ہون ہوتا ہے (رام داس منتری آریہ سماج)

آریہ سماج نیروبی کے سماچار
آریہ سماج کے ہفتہ داری ست سنگ رونق

گوروکل وشودیالہ کانگڑی کا سالانہ جلسہ

گوروکل وشودیالہ کانگڑی کا ۳۲واں سالانہ جلسہ ایسٹر کی تعطیلات میں ۳۰ مارچ سے ۲ اپریل ۱۹۳۴ء تک منایا جائیگا۔

کھادی اور سودیشی پردرشنی ۔ گوروکل کانگڑی کے جلسہ پر شدھ کھادی اور دیگر سودیشی اشیاء کی نمائش ہوگی۔ اس موقعہ پر بھارت ورش کے مختلف صوبہ جات سے ہزاروں درشک آتے ہیں جس سے سودیشی نمائش کو پروتساہن ملتا ہے۔ اکھل بھارت ورشی چرکھا سنگھ آل انڈیا سودیشی لیگ یا کسی دیگر لوکل سودیشی سنگھ کے ذریعہ سے تصدیق کی ہوئی اشیاء نمائش میں داخل کی جائیں گی۔ ہاتھ کا کتا ہوا سوت پاؤ بھر سے کم داخل نہ کیا جائیگا نمائش کے لئے بھیجی ہوئی اشیاء کا دونوں طرف کا کرایہ بھیجنے والے کو دینا ہوگا ہر ایک چیز پر فرینڈ کا نام پتہ اور قیمت فروخت کا لیبل چسپاں ہونا چاہیئے۔

مفصل حالات کے لئے منتری گوروکل سودیشی نمائش گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور سے ۱۰ مارچ ۱۹۳۴ء تک خط و کتابت کرسکتے ہیں۔ مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی (سہارنپور)

آیورویدمہا ودیالیہ میں باہر کے ودیارتھیوں کا داخلہ ۔ گوروکل کے آیوروید مہاودیالہ میں پچھلے سال سے باہر کے وہ ودیارتھی بھی داخل کئے جاتے ہیں (۱) جن کی عمر ۱۵ ۔ ۱۹ تک ہو (۲) شادی شدہ نہ ہو (منگنی بھی نہ ہو) (۳) سداچاری وا پوترت ہوں (۴) کسی وشو ودیالیہ کے میٹرک پاس یا گوروکل کے ادھیکاری کی یوگیتا رکھتے ہوں (۵) سنسکرت میں پراگیہ یا اسی درجہ کی کسی اور یونیورسٹی کی پریکشا پاس ہوں یا پراگیہ کے یوگیتا رکھتے ہوں ہندی اور وگیان میں کافی گیان ہو۔ مفصل نیم اور داخلہ کا ریالیہ گوروکل سے منگوا کر درخواست بھیجدیویں داخلہ ماہ اپریل میں ہوگا۔

(مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی۔ (سہارنپور)

سے ہوتے ہیں جن میں ماسٹر گوپالداس وکیل بڑی قابلیت سے سندھیا کے منتروں کی ویاکھیا کر رہے ہیں۔

(۱) ۸ ۱۲/۳۴ کو مہاشہ بردھی چند کے گھر پتری کا جات کرم سنسکار کرایا گیا۔ مہاشہ جی نے سماج کو ۵ شلنگ کا دان دیا۔

(۲) ۲۴ ۱۲/۳۳ کو مہاشہ شادی رام کمپونڈر کے لڑکے کیول کرشن کا یگیوپویت سنسکار اور لڑکی کا چوڑا کرم سنسکار کرائے گئے۔ سماج کو ۱۵ شلنگ کا دان ملا

۲۵ ۱۲/۳۳ کو مسٹر بی۔ ایس ورما بار۔ ایٹ لا کے پتر مسٹر رنجیت سنگھ ورما کا شبھ وواہ مسٹر بالمکند پوری کی سپتری تارا دتی کے ساتھ کرایا گیا برات اور وواہ میں شہر کے معززین موجود تھے اس اوسر پر بیرسٹر صاحب نے ۱۳۶ شلنگ اور کنیا پکش کی طرف سے ۱۱۵ شلنگ کا دان آریہ سماجک سنستھاؤں کو پراپت ہوا!

(۴) ۱۲ ۱/۳۴ کو مہاشہ لاہوری رام لوکو والے کے پتر کا نام کرن سنسکار کرایا گیا ۵ شلنگ آریہ سماج کو دان ملے بالک کا نام سریندر ناتھ رکھا گیا۔

(۵) ۱۴ ۱/۳۴ کو مہاشہ جمنا داس جی پربھاکر کے گھر ہون یگیہ کرایا گیا۔ ۵ شلنگ آریہ سماج کو دان ملے

(۶) ۲۰ ۱/۳۴ کو مہاشہ دیسراج سگر کی دھرم پتنی کا دیہانت ہوگیا۔ انتیشٹی سنسکار کرایا گیا ہمیں اس صدمہ میں مہاشہ جی سے گہری ہمدردی ہے۔

(۷) ۲۳ ۱/۳۴ کو مہاشہ ہربنس لال کے گھر دو پتر پیدا ہوئے جات کرم پر آریہ سماج کو ۱۸ شلنگ کا دان پراپت ہوا

(۸) ۲۸ ۱/۳۴ کو مہاشہ کرم چند کے پتر پریہ ورت کا ان پراشن سنسکار کرایا گیا ۵ شلنگ کا دان پراپت ہوا

(۹) ۳ ۲/۳۴ کو مہاشہ ہربنس لال کے پتر سکھدیو کا چوڑا کرم سنسکار کرایا گیا نیز دونوں پتروں کے

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں (مینجر)

ویر اتسو کی دھوم

آریہ سماج لاہور

آریہ سماج وچھووالی لاہور نے ۱۶ فروری کو ویراتسو کا پرو منایا خراب موسم کی وجہ سے حاضری کم تھی۔ مہاشہ پریم جی۔ پنڈت وشنو بندھو جی۔ مہاشہ ستیا رتھی جی آدی نے شہید صادق کے جیون اور کام کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا دو بھائیوں نے نظمیں بھی سنائیں۔

آریہ یووک سماج مجیٹھہ

آریہ یووک سماج مجیٹھہ کے زیر اہتمام پنڈت رام دکھامل جی وید کی زیر صدارت ویر اتسو منایا گیا متعدد اصحاب کی تقاریر ہوئیں

(منتری آریہ یووک سماج مجیٹھہ)

آریہ سماج لودھیانہ

۱۶ فروری پھاگن شدی تیج کو شہید اکبر لیکھرام کی ویر تیج منائی گئی ۷ بجے شام کو ہون یگیہ ہو کر لالہ متھرا داس جی کی پرارتھنا کے بعد ماسٹر کشن سنگھ کی نظم ہوئی اور ماسٹر رام لال جی کا پربھاوشالی ویاکھیان ہوا چار آنہ فنڈ بھی جمع ہوا (بابو رام گپتا منتری آریہ سماج)

آریہ سماج جھنگ

۱۶ فروری کو پنڈت لیکھرام دوس منایا گیا اور پرباتہ کال پرش سماج اور استری سماج کے ممبران صاحبان نے سملت نگر کیرتن کر کے شہر میں پرچار کیا۔ اور دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کے کارہائے نمایاں پر روشنی ڈالی۔

(منتری آریہ سماج جھنگ)

آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور

اس سماج نے شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کی برسی ۱۶ فروری سنہ ۱۹۲۴ء کو آریہ سماج مندر میں منائی اور اس موقعہ پر مبلغ ۱۰ روپے ۸

دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور کا داخلہ

ودیالیہ ہذا کا داخلہ عنقریب شروع ہونیوالا ہے ویدک دھرم پرچار اور آریہ سماج کی سیوا کی لگن رکھنے والے نوجوانوں کے لئے نادر موقعہ ہے آریہ سماج کا کاریہ کھشیتر وسیع بن وسیع ہو رہا ہے مگر پرچارکوں کی کمی کے باعث پرچار کا کام حسب دلخواہ نہیں ہو رہا۔ اس لئے آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں کو چاہیئے۔ کہ وہ پرچار کی خواہش رکھنے والے نوجوانوں کو ودیالیہ میں بھیجکر عملی طور پر اس کام میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ شرائط داخلہ:۔

(۱) امیدوار ۱۷ سال سے کم عمر کا نہ ہو (۲) آریہ ساماجک وچاروں کا ہو (۳) سوشیل سداچاری محنتی اور اچھی صحت کا مالک ہو (۴) ہندی اچھی جانتا ہو سنسکرت میں وشارد یا کم از کم پراگیہ کی یوگتا رکھتا ہو۔

ودیالیہ میں عربی کی پڑھائی کا بھی خاطر خواہ انتظام ہے جو آپ کو دوسری جگہ نہ ملیگا دیگر امور کی واقفیت کے لئے ودیالیہ کا پراسپکٹس ملاحظہ فرمائیں۔ داخلہ کی درخواست چھپے ہوئے فارم پر آنی چاہیئے جو ودیالیہ سے مل سکتا ہے۔

(سوتنترا نند آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالہ گورودت بھون لاہور)

آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان

شکروار دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کا بلیدان دوس منایا گیا ۱۰ ۱/۲ روپے اکٹھے ہوئے

پنڈت لیکھرام میموریل فنڈ کے لئے دان پراپت ہوا (تارا سنگھ منتری آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور شہر)

آریہ سماج مندر رنگون کی رجسٹری

آریہ سماج مندر رنگون کی رجسٹری ہو گئی ہے اور نیچے لکھے پانچ مہاشے اس کے ٹرسٹی مقرر کر دیئے گئے ہیں (۱) ڈاکٹر گورودت سرجن پنشنر اسسٹنٹ سرجن (۲) پنڈت رام رکھا مالک کارخانہ دھان۔ (۳) مہاشے سی کے گاندھی مالک الیکٹرک سپلائی کمپنی ٹانگو۔ (۴) مہاشے سیٹھ ویرجی ڈابا (۵) لالہ گوردتا مل مالک سنٹرل انجینئرنگ کمپنی رنگون

(گورودت سرجن منتری آریہ سماج رنگون)

بواہ سنسکار

بابو چونی لال چنڈھوک ولد لالہ کرپا رام مرحوم ساکنہ بھیرہ کی شادی ہمراہ دختر ڈاکٹر گورودت سبھا بھوٹ نواسی حال مقیم ریاست کوٹہ راجپوتانہ میں ۱۶ فروری کو ویدک ریتی سے ہوا ور دو ہونے خود منتر پڑھے دونوں سنسکار ودھی کو بخوبی پڑھتے رہے ڈاکٹر صاحب نے برات کا ستکار بہت عمدہ کیا اس موقعہ پر دونوں پکش والوں کی طرف سے مختلف فنڈوں میں بہت سا دان دیئے جانے کا اعلان کیا گیا۔ مبلغ ۵ روپیہ معرفت آریہ سماج بھیرہ بھونچال کے مصیبت زدہ لوگوں کے واسطے اعلان کیا گیا (پنڈی داس چنڈھوک پردھان آریہ سماج بھیرہ۔)

سندھیا کے تین انگ

پرانایام۔ اگھمرشن اور منسا پرکرما

کی

ادھیاتمک ویاکھیا

مع سندھیا بھی نیز آریہ بھاشا ستیہ قیمت ۵

سندر نہری گلکا جلد

لیکھک

شری پنڈت مکتی رام اپادھیائے آچاریہ گوروکل پوٹھوہار چوہا بھگتاں ضلع راولپنڈی

ملنے کا پتہ: وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ۔ موہن لال روڈ۔ لاہور
منتری گوروکل کمیٹی آریہ سماج آریہ بازار راولپنڈی

دان دیئے دھن نہ گھٹے

کیا ہی خوب بڑوں نے کہا ہے۔ کہ جب کبھی آپ نے دان دینا ہو۔ تو مستحق کو دیں۔ اگر دان دینے کی طاقت پرماتما نے دی ہے اور جب بھی آپ دان دینے لگیں۔ تو

پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ۔ راوی روڈ لاہور کو نہ بھولیں

یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے۔ جس کے انتظام کے لئے ہندو قوم کے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ اس وقت ۰۰ لڑکے اور لڑکیاں پرورش پا رہے ہیں۔ خوراک پوشاک اور نقدی جس صورت میں بھی آپ سہائتا کر سکیں۔ کریں جب کبھی کسی یتیم لڑکے یا لڑکی کا پتہ لگے۔ تو اسے یتیم خانہ میں پہنچا دیں یا ہمیں اطلاع دیکر پنیہ کے بھاگی بنیں رپورٹ مفت طلب کریں

آنریری سیکرٹری پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

سچائی کا زندہ ثبوت

فائدہ نہ ہونے پر دام واپس

ویریہ بھنڈار

دھات کو گاڑھا کرتا اور بڑھاتا ہے۔ نیز دھات کا پیشاب کے ساتھ آنا یا آگے پیچھے آنا سب کو بند کر کے دماغ کو طاقت دیتا ہے قیمت ۳۲ خوراک عہ

کام دیوٹی رجسٹرڈ

صرف ۱۶ دن کے اندر اندر مادر زاد نامردی کے علاوہ ان انسانوں کے لئے جو قطعی نامرد اور بیکار ہو گئے ہیں بینظیر ثابت ہو چکی ہیں قیمت ۳۲ خوراک عہ

کام دیو تیل رجسٹرڈ

بغیر پھوڑا پھنسی اور آبلہ کے ہر قسم کی کمزوری کو چند دنوں میں دور کرتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ تندرست بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں قیمت فی شیشی عہ

رتی بھنڈار گولیاں رجسٹرڈ

یہ گولیاں قوت باہ اور امساک کے لئے لاثانی ہیں۔ ان کے برابر دنیا بھر میں کوئی دوائی قوت باہ اور امساک کو بڑھا نہیں سکتی قیمت ۲۰ گولیاں ایک روپیہ

اوشدھ بھنڈار فیروزپور شہر

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

ہر قسم کی آیورویدک ادویات بنانے کا کارخانہ

دراکشا شو قوت۔ ہمت۔ بھوک۔ چستی اور گوشت بڑھانیوالا۔ خوش ذائقہ انگوری منقاؤں سے تیار کیا ہوا قیمت چھوٹی بوتل عہ بڑی عا

چون پراش اولیہ جس میں مشکل سے دستیاب ہونیوالا اشٹ ورگ شامل ہے سردی۔ کھانسی۔ زکام اور امراض سینہ کی مشہور دوا ضعیف کو جوان بنا دینے والا قیمت ۲۰ تولہ عہ

بال سدھا دبلے اور کمزور بچوں کو موٹا تازہ اور طاقتور بنانے کی میٹھی دوا قیمت فی شیشی ۱۲

درد گنج کیسری بغیر جلن اور تکلیف کے دانت کے درد کو ۲ منٹ میں فائدہ کرنیوالی دوا۔ قیمت فی شیشی ۲

سدھا سندھو کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ دمہ شول سنگرہنی۔ اتیسار۔ دست وغیرہ ایسے ہی امراض کی بغیر انوپان کی گھریلو دوا۔ قیمت فی شیشی ۸

کوئی دوا نہ خرید و جبتک کہ اس پر سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا نام نہ ہو

ادویات ہر ایک جگہ دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں

کراچی میں اپورو شاستر ارتھ

یہ مانی ہوئی بات ہے کہ آریہ سماج کے سدھانتوں کا پرچار پرچنڈ تا میں اس کال میں ہوا جبکہ دیش میں آریوں نے شاستر ارتھ کی جگہ جگہ پر دھوم مچا رکھی تھی۔ جسے ہم "شاستر ارتھ یگ" کہہ سکتے ہیں۔ پرتیک آریہ اس یگ میں لوگ سوادھیائے شیل ہی کا کام کرتا تھا۔ اس یگ میں لوگ سوادھیائے کرتے اور اپنے دھارمک سدھانتوں کے اتریکت دوسرے متوں کے گرنتھوں کو پڑھتے تھے۔ کنتو کھید ہے کہ اب شاستر ارتھ کی پرتھا آئے دن سماج سے اٹھتی جا رہی ہے۔ کیونکہ آج کل سماجوں میں سوادھیائے کا پرایہ ابھاؤ سا ہو گیا ہے۔ اور سماجوں میں ادھیکانش ان ہی لوگوں کا پرویش ہے جو سماج کے سدھانتوں کی انکر شٹتا پر ایہ سروتھا ان بھگیہ ہیں۔ یہ سب بھلے لوگ سماج میں اپنی سوارتھ سدھ کے لئے پرویشٹ ہوتے ہیں۔ اور ان ہی کی کرپا سے جہاں دیکھو وہاں دیواسر سنگرام لگا ہوا ہے اس میں کوئی سندیہ نہیں کہ سماج کی جن سنکھیا پرتھم کی اپیکشا اب بہت ادھک ہو گئی ہے کنتو پرنتو مشکل سے ایک آدھ سجن ایسے ملیں گے۔ جو اپنے سدھانتوں کو اچھی طرح سمجھنے اور سوادھیائے شیل ہوں۔ کنتو ہمیں نراش نہیں ہونا چاہئے اور مہرشی کے اودیش کی پورتی کے لئے اس شاستر ارتھ پرتھا کو پنر جیوت کر جگت کو ویدک دھرم پر درشٹ کرنا ہمارا دھیہ ہونا چاہئے۔ کنتو اس بات کا سدیو دھیان رکھیں۔ کہ جب کبھی اور جہاں کہیں شاستر ارتھ کا آیوجن ہو اس سے اور وہاں پریم کی ورشٹ ہو۔ نہ کہ ذلگا فساد۔ جیسا کہ انیک ستھانوں اور انیک اوسروں پر دیکھا گیا ہے۔

تنکا سمادھان

یہاں گت دسمبر میں کراچی آریہ سماج کے وارشک اتسو پر شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کی اور سے شریمان پنڈت شانتی سروپ جی عرف مولوی محمد علی صاحب پرچار ارتھ بلائے گئے تھے۔ جن کے انیک دیاکھیان ہوئے۔ پنڈت جی نے اسی شنکا ادسر پر احمدیوں سے بڑے پریم پوروک دو بار شنکا سمادھان روپی شاستر ارتھ کیا۔ جس کا جنتا پر بہت اچھا پربھاؤ پڑا۔

غیر احمدیوں سے مناظرہ

اس پرسپر پریم اور شاستر ارتھ کے طریقے کو دیکھ کر یہاں کی مقامی انجمن تبلیغ الاسلام نے سماج کو شاستر ارتھ کے لئے چیلنج دیا۔ جسے یہاں کے نو ستھاپت ستھانک نکھل بھارتی چال آریہ سماج نے سہرش سویکار کر لیا۔ اس شاستر ارتھ کے سنبندھ میں سماج کی طرف سے شری پنڈت شانتی سروپ جی اور انجمن کی اور سے اس کے منتری مسٹر ثناء اللہ صاحب امرت سری تھے شاستر ارتھ کی چرچا چھڑنے کے آرمبھ سے ہی ان دونو مہانو بھاووں میں پرگاڑھ پریم اور ایک دوسرے پر وشواس تھا۔ اور اسی کو درشٹی گت رکھتے ہوئے انہوں نے مل کر نیم انیادی تیار کئے جنہیں دونو سنستھاؤں نے سویکار کر لیا۔ پربندھ کا رہ دونوں کا پرایہ سنسکیت تھا۔ اور درشکوں کا پرویش سشلک ٹکٹوں دوارہ تھا۔ شاستر ارتھ تاریخ ۲۸ - ۲۹ جنوری کو ایک بڑے پنڈال میں جو اسی نمت میونسپل گراؤنڈ پر نرمان کیا گیا تھا لگ بھگ تین چار ہزار منشیوں کی اپستھتی میں ہوا۔

آریہ سماج کی اور سے شاستر ارتھ کرتا شری پنڈت شانتی سروپ جی عرف مولوی محمد علی۔ پنڈت برہم دل ساہتیہ چاریہ بی۔ اے۔ بی۔ او۔ ایل اور پنڈت رام چندر جی دہلوی تھے۔ انجمن کی اور سے مولینا محمد حنیف صاحب لکھنوی اور مولینا ظہور الحسین صاحب اختر باہر سے بلائے گئے تھے۔ سماج کی اور سے شری یت پرنسپل رام سہائے جی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی اور انجمن کی اور سے مولوی محمد عثمان صاحب میونسپل کارپوریٹر سبھا پتی کے آسن پر سشوبھت تھے۔ شاستر ارتھ کا وشے (۱) وید و قرآن (۲) سزا جزا و پنر جنم تھا۔ شاستر ارتھ دونو دن بڑے پریم اور شانتی کے ساتھ ہوتا رہا۔ اس شاستر ارتھ سے ویدک دھرم کے سدھانتوں کی انکر شٹتا کا لوگوں کے ہردیوں پر اتنا ادتم پربھاؤ پڑا کہ لوگ مکت کنٹھ سے کہنے لگے۔ کہ واستو میں آریہ سماج کا پکش درڑھ اور ستیتا سے پری پورن تھا۔ اور جو ویدوں پر آکشیپ کئے گئے تھے سروتھا بھرم مولک اور ویدک دیاکرن اور نیکت ورودھ تھے۔ یہ بھی لوگ سمجھ گئے کہ ہو نہ ہو قرآن نے بھی پنر جنم کا سمرتھن کیا ہے۔

اس شاستر ارتھ کو ہم سرگو آدرش شاستر ارتھ کہہ سکتے ہیں ۔

(رام سیوک لال گپت سینئیک منتری شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ۔ کراچی)

خط و کتابت میں چٹ نمبر ضرور لکھیے !

گورو کل کانگڑی کے سالانہ جلسہ کے اُپلکھش میں بھاری رعایت

پرچار — ارتھ — دام — گھٹا — دے

آریہ سماج کے پرسدّھ ودوانوں اور چوٹی کے لیڈروں دوارہ لکھت پستکیں منگوا کر اپنے گیان کی بردّھی کیجیے۔ اپنی لائبریری کی زینت بڑھائیے۔ آریہ ساماجک ساہتیہ کی ان سے سستی بہترین آریہ بھاشا کی پستکیں آپکو اور کہیں نہ ملینگی۔ جلد آرڈر دیں۔ کیونکہ یہ رعایت گورو کل کے سالانہ جلسہ تک ہی ہوگی۔

نام پستک	قیمت	رعایتی قیمت
آچاریہ رام دیو جی رچت		
بھارت ورش کا اتہاس حصہ اول	عہ/	۸عہ/
" " " " دوم		
" " " " سوم	۱۲عہ/	
تینوں بھاگ اکٹھے لینے سے للعہ/ میں ملیں گے		
پران مت پر آلوچن	۸/	
آریہ اور دسیو	۴/	۲/
پنڈت چموپتی جی ایم اے رچت		
ویدک وچار		
سندھیا رہسیہ	۲عا/	۱۲عا/
برکھنتوں کا آئینا	۷/	۶/
Ten Commandments of Dayanand	۱/	۱/
نجات کی حقیقت (اردو)	۱۲ل/	۱۴/
دیانند آنند ساگر (اردو)	۹/	۸/
جواہر جاوید (اردو)	۸/	۷/
ویدک سوگنگ (اردو)	۱۰/	۹/
آچاریہ دیو شرما جی ابھئے رچت	۱۲/	۱۲/
براہمن کی گؤ	۸/	۷/
ویدک ونئے حصہ اول	۱۲عہ/	۱۴/
" " " دوم	۱۲عہ/	۱۴/
ویدک اپدیش مالا	۸/	۳/
پنڈت اندر جی ودیا واچسپتی رچت		
آریہ سماج کا اتہاس	۳/	۲عہ/
گیری بالڈی	عہ/	۸/
اپنشدوں کی بھومکا	۶/	۲/
پنڈت وشنو متر جی ودیا النکار رچت		
ویدک جیون	۱۲/	۱۱/
ویدک اپدیش بیاکھیا	۱۲/	۱۱/
پرماتما کا پیدا ہونا	۳/	۱۳/

نام پستک	قیمت	رعایتی قیمت
بال ستیارتھ پرکاش	۸/	۷/
پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار رچت		
شت پتھ میں ایک پتھ	۴/	۲/
سوم	۳/	۱/
مروت شوکت	۴/	۲/
بکھرے پھول (کوِتا)	۶/	۲/
منو اور مانس	۱۰/	۵/
مانس بیاکھیا	۴/	۱/
سوامی ستیانند جی رچت		
آریہ ساماجک دھرم	۸/	۶/
ویدک بھگتی پردرشن	۶/	۶/
سندھیا یوگ	۵/	۴/
پنڈت چندرمنی جی پالی رتن ودیا النکار رچت		
نروکت بھاشیہ حصہ اول	للعہ/	للعہ/
" " دوم	للعہ/	۲ے/
(دونو بھاگ اکٹھے لینے سے ۶ل میں ملینگے)		
شری پاد دامودر ساتولیکر رچت		
ویدک سرو پکشک حصہ اول	۸/	۸/
" " " دوم	عہ/	۸/
سچی شانتی کا سچا اُپائے	۸/	۳/
ایک ایشور کی اُپاسنا	۸/	۳/
منشیوں کی سچی اُنتی کا سچا سادھن	عہ/	۵/
سندھیا کا انشٹھان	۸/	۳/
رگوید میں رُدر دیوتا	۱۰/	۳/
۳۳ دیوتاؤں کا وچار	۲/	۰/
رُدر دیوتا کا پریچے	۸/	۲/

نام پستک	قیمت	رعایتی قیمت
وید میں چرخہ	۸/	۲/
ویدک سرپ ودیا	۸/	۲/
ویدک پران ودیا	عہ/	۵/
شت پتھ بودھ امرت	۴/	۱/
ایش اپنشد	۱۴/	۵/
ویدک سبھیتا	۳/	۰/
سانکھیہ سما لوچنا	۱/	۰/
ویدک راجیہ پدھتی	۱۰/	۰/
ویدک سبھیتا کے ایک انش کا ترکھشن	۲/	۱/
دیوتا وچار	۳/	۱۰/
مانوی آیوشیہ کی ویدک مریادا	۳/	۱/
ویدک سبھیتا میں دھن کا استھان	۱/	۰/
چکتسا سمبندھی پستکیں		
روگی پریچریا	۸عہ/	۴عہ/
پرسوتی تنتر	۲ل/	۲ل/
وِش وگیان	۸ل/	۸ل/
جل چکتسا	عہ/	عہ/
آیورویدیہ وارشنک تنتر	۴/	ا/
متفرق پستکیں		
آریہ پتھک لیکھرام	عا/	۴/
کلیان مارگ کا پتھک اسپتت		
سوامی شردھانند جی کا جیون چرتر		
خود سوامی جی کے قلم سے لکھا ہوا	۸عہ/	۴عہ/
برہم چریہ اور اشتھا وشک	۰/	۰/
کویتا منجری	۵/	۲/
کویتا کسم انجلی حصہ اول	۵/	۲/

نام پستک	قیمت	رعایتی قیمت
کویتا کسم انجلی حصہ دوم	۴/	۱/
نیاگ کی بھاونا	۸/	۴/
گلپ انجلی (کہانیوں کی اُتم پستک)	۱۲/	۴/
بھارت گیتا انجلی	۵/	۲/
گورو گوبند سنگھ	عہ/	۱/
ویر کال نرلے	عا/	۱/
ویر مراٹھے	۸عہ/	۱/
پنر جنم	۸/	۱/
سندھیا سنگیت	۸/	۸/
ہندی گیتا	۲/	۶/
راشٹر یہ اندولن	۸عہ/	۸/
سنسکرت گائیڈ	۸عہ/	۲/
الو بھوت یوگ سادھن	۸عہ/	۲/
پراچین بھارت میں سوراجیہ	۱۲/	۱/
ویدوں کا اناد تو	۵/	۱/
پُنر دان و مرش	۳/	۱/
پران میں آیورویدک کا کرم وکاس	۳/	۱/
ویدک براہ کا آدرش	۵/	۲/
بھارت شکشا درش	۳/	۱/
سنتان جیونی	۸/	۲/
پتنجل یوگ بھاشیہ	عا/	۱۲/

مکمل فہرست کتب مفت منگوائیے

ویدک پریس اجمیر کی پستکیں بھی گورو کل پستک رچنا و بھاگ میں ملتی ہیں۔

نوٹ:- (۱) آرڈر دیتے وقت اخبار "پرکاش" کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ رعایت نہ ملے گی۔
(۲) یہ رعایت گورو کل کے سالانہ جلسہ تک ہی ہے۔

پتہ:- پستک پرچنا وبھاگ گورو کل کانگڑی - ضلع سہارنپور (یو-پی)

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

نمبر ۱۰ | جلد ۳۱

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

قیمت { سالانہ ...... للعہ ...... ممالک غیر سے للعہ
ششماہی ...... عا ...... فی پرچہ ایک آنہ

SUNDAY 11th MAR 1934

اتوار - ۲۸ - پھاگن سمت ۱۹۹۰ مطابق ۱۱ - مارچ ۱۹۳۴ء - دیانند آبد ۱۱۰

آریہ سماج کے نیم

۱ - سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں - اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ۔

۲ - ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرو ایشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے - اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۔

۳ - وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے - وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ۔

۴ - ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداُدیت رہنا چاہیئے ۔

آریہ سماج کے نیم

۵ - سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ۔

۶ - سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے یعنی شارِرک - آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا ۔

۷ - سب سے پریتی پورووک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے ۔

۸ - اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیئے ۔

۹ - پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے - کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے ۔

۱۰ - سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے - اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ۔

یجروید | رگوید

وید امرت

ओ३म् यां रक्षन्त्य स्वप्ना विश्वदानीं देवा भूमिं पृथिवीम प्रमादम्।
सा नो मधु प्रियं दुहामथो उक्षतु वर्चसा ।

ارتھ :- (या भूमिं पृथवीम) جس دھن - ان وغیرہ اُتپن کرنے والی پرتھوی کو (अस्वप्ना देवाः) بیدار آلسیہ رہت راجہ لوگ (अप्रमादम्) بنا پرمادکے (विश्वदानीम्) سب کال میں (रक्षन्ति) رکھشا کرتے ہیں - (सा नः) وہ ہمیں (प्रियं मधु) پریہ مدھو کے سمان مدھر ان وغیرہ پدارتھ (दुहाम) اُتپن کرے - (अथो) اور (वर्चसा उक्षतु) ہمیں تیج اور بل سے یُکت کرے ۔

سدا جاگنے والے کا پرساد

کہتے ہیں - کہ ایک زمیندار ہمیشہ ہی سویرے اُٹھ کر سب کاشتکاروں اور خدمتگاروں کو کوئی نہ کوئی کام سونپ کر باہر بھیج دیا کرتا تھا - اور اتنا حکم دینے کے بعد وہ وشواس کرتا تھا - کہ سب کام اُس کی مرضی کے مطابق ہو گیا ہے - لیکن وہ بذاتِ خود کسی کام کی دیکھ بھال نہیں کرتا تھا - نتیجہ یہ ہوا - کہ اُس کا کاروبار گھٹ گیا - اور بہت جلد وہ ایک معمولی حیثیت کا آدمی رہ گیا - مگر ایک دوسرا زمیندار علی الصباح اُٹھ کر سب کاشتکاروں اور خدمتگاروں کو ساتھ لے کر کھیت میں جاتا - خود کام کرتا اور دوسروں سے کروایا کرتا تھا - نتیجہ یہ ہوا - کہ چند دنوں میں ہی اُس نے کاروبار میں خاصی ترقی کر لی - اور دن دُگنی و رات چوگنی عزت و آبرو کا مالک ہو گیا ۔

اسیطرح اس ان اور دھن دینے والی پرتھوی پر وہی لوگ مالا مال ہو سکتے ہیں - جو محنت کرتے ہیں - جو آلسیہ نہیں کرتے - جو دویہ شکتیوں والے سجن بھوگ ولاس کو چھوڑ کر سدا خبردار رہتے ہیں - ایسے کامیاب لوگ ہی اس پرتھوی کی رکھشا بھی کر سکتے ہیں - پنجابی میں کہا ہے سدا جاگتے رہتے ہیں - وہی اس بھومی سے لابھ اُٹھا سکتے ہیں - پر ماد کرنے والے کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے -

جاگدیاں دیاں کٹیاں نے ستیاں دے کٹے

سدا سچیت رہنے والے بہادر لوگ جب پرتھوی کی اس پرکار رکھشا کرتے ہیں - تب وہ پرتھوی میٹھے میٹھے ان پھل و سرپرکار کی اوشدھی دیتی ہے - جس کے پریوگ سے منشیہ لوگ بل کو پراپت کرتے ہیں - تیج کو دھارن کرتے ہیں - اور سرپرکار کی سمپتی کو پراپت کرتے ہیں ۔

(نرنجن ناتھ)

اتھروید | سام وید

آوشیکتا

ایک آریہ پورا جپوت پندرہ ورشیہ شکھشت، سندر پورن انگ سیوگیہ گرہ کاریہ میں چتر کنیا کے لئے ور کی آوشیکتا ہے ۔ جو کہ درڑھ آریہ ہو ۔ اور ۲۳ سے ۲۶ ورش کی آیو تک کا ہو ۔ اور گورو کل یا کسی ہائی سکول کا شکھشت، برسر روزگار یا اور کوئی معقول آمدنی رکھتا ہو ۔ ذات پات کا کوئی وچار نہیں ۔ پتر مع فوٹو و کل حالات پتہ ذیل پر آنا چاہئے :۔
کھمان سنگھ بی ۔ اے ۔ انجن ۔ آر ۔ سپرو کوارٹر
ایل ۴۴ بی حیدری نہر ۔ چار باغ ۔ لکھنؤ

ضرورت

ایک ۱۸ ورشیہ ارورا ونشی کھتری کنیا کے لئے ور کی آوشیکتا ہے ۔ ور اپنے کاروبار میں لگا ہوا ہو ۔ اور آریہ سماجی وچاروں کا ہو ۔ پتر ویوہار مندرجہ پتہ پر کریں :۔
نرائن دت ودیا النکار منتری
آریہ سماج پانی پت

ادھیاپکا کی ضرورت

آریہ کنیا مڈل پاٹھشالہ میرپور کے لئے ایک یوگیہ شکھشت ادھیاپکا کی ضرورت ہے ۔ جو کہ مڈل پاس اور سینیر ٹرینڈ ہو ۔ اور مڈل کی کلاسوں کو حساب اور سنسکرت اچھی طرح پڑھا سکے ۔ آریہ سماجک خیالات کا ہونا ضروری ہے ۔ تنخواہ کا فیصلہ خود کر سکتی ہیں ۔ پرارتھنا پتر مندرجہ پتہ پر آنے چاہئیں ۔ تنخواہ معقول دی جائے گی ۔
نویدک :۔
بخشی دیوید تا ل وید منیجر آریہ کنیا پاٹھشالہ میرپور ۔ ریاست جموں براستہ جہلم

ضرورت

اگر آپ ور کنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں ۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے ۔ ودیالیوں اور سکولوں کے منیجروں، منتری پاٹھشالاؤں کے لئے ادھیاپکوں و اسی قسم کے ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" کی خدمات کو کبھی نہ بھولئے (منیجر)

آریہ اناتھ آلیہ مظفر گڑھ پنجاب

یہ اناتھ آلیہ عرصہ ۲۵ سال سے جاری ہے جس کو سورگباسی پنڈت گنگا رام جی نے جاری کیا تھا ۔ اس اناتھ آلیہ کا نظم و نسق نہایت قابل تقلید ہے ۔ بوجہ دھن کی کمی کے بہت سے مستحق اناتھ داخل نہیں کئے جا سکتے ۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد لڑکوں کو کسی دستکاری پر لگایا جاتا ہے ۔ چنانچہ اس وقت ۵ لڑکے فیروزپور اناتھ آلیہ میں دستکاری کا کام سیکھ رہے ہیں جس کی سخت ضرورت ہے ۔ موسم سرما ہے ۔ کمبل و گرم کپڑے درکار ہیں ۔ دانی پرش اس طرف دھیان دیں :۔ پنڈت راجندر پرشاد بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی ایڈووکیٹ پردھان

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے
نگارستان ۲ ؏ جمالستان ۱؏ علاوہ محصول ڈاک
دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ مع محصول
منیجر "نگار" لکھنؤ

ضروری نویدن

جن خریداروں کو ۴ مارچ ۱۹۳۷ء کے پرچہ میں اطلاعی چٹیں بھیجی گئی ہیں ۔ ان کی خدمت میں مزید عرض ہے کہ وہ اپنا سالانہ چندہ ۱۵ مارچ سے پہلے پہلے دفتر "پرکاش" میں بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں ۔ ورنہ مجبوراً ۱۶ مارچ کو پرچہ بذریعہ وی ۔ پی ارسال کیا جائے گا ۔ اس صورت میں انہیں تین آنہ وی ۔ پی کا خرچ زائد برداشت کرنا پڑے گا ۔ جو اصحاب کسی وجہ سے وی ۔ پی نہ منگوانا چاہیں ۔ وہ ۱۵ مارچ تک ضرور دفتر میں اطلاع پہنچا دیں ۔ تاکہ دفتر کو مفت میں زیر بار خرچ ڈاک نہ ہونا پڑے ۔ بعض اصحاب کا چندہ تاریخ مقررہ کے بعد جبکہ وی پی یہاں سے چلا گیا ہوتا ہے ۔ وصول ہوتا ہے جس سے دفتر کا وی ۔ پی کا خرچ ضائع ہو جاتا ہے ۔ اس خرچ سے بچنے کے لئے پھر تاکیداً عرض کی جاتی ہے کہ چندہ بہر صورت ۱۵ مارچ تک دفتر میں پہنچ جانا چاہئے ۔
(منیجر)

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی کی مشہور ادویات

چیون پراش

ہر موسم کے لائق بڑھیا لذت دار ٹانک ۔ کمزور اور بوڑھوں کا ایک ماتر سہارا ۔ قیمت چار روپیہ سیر

نوٹ :۔ پورا حال جاننے کے لئے "چیون پراش" نام کا ٹریکٹ مفت منگائیے

باری پاک

عورتوں کی ماہواری سمبندھی سب تکلیفوں کو دور کرتا ہے ۔ اور انہیں بچہ پیدا کرنے کے قابل بناتا ہے ۔
قیمت ڈیڑھ روپیہ پاؤ

ست شلاجیت

پیشاب کا بار بار آنا ۔ پیشاب میں دھات آنا ۔ کمر درد ۔ درد گردہ ۔ جگر کی کمزوری و خون کی کمی آدی کے لئے ایک ہی دوائی ہے ۔
قیمت بارہ آنے تولہ

مکردھوج

نیا خون ۔ نیا ویریہ اور نئی طاقت پیدا کرتا ہے ۔ قیمت ۵ روپیہ تولہ
مکردھوج وٹی معدہ کو قوت بخشتی ہے ۔
قیمت بارہ روپے تولہ

بھیم سینی سرمہ

آنکھوں کے تمام امراض کا اکسیر علاج ۔ قیمت تین روپیہ تولہ

فہرست ادویات مفت

پتہ :۔ آیورویدک فارمیسی ۵۳ گوروکل کانگڑی ۔ ضلع سہارنپور
برہما ایجنٹ ۔ ایچ ۔ جی تھنہ ۶ ۔ ۳ ۔ ۳۷ / ۳۸۳ منٹگمری سٹریٹ رنگون (برما)

سنسار کی گتی

ریاست جموں و کشمیر میں سول نافرمانی کا زور

جموں۔ ۶ مارچ۔ ریاست جموں کے شورش پسند مسلمانوں کے الٹی میٹم دربار کو جو الٹی میٹم دیا تھا اُس کی میعاد ۶ مارچ کو ختم ہو گئی۔ اور چونکہ مسلمانوں کے دربار نے مطالبات نا ہنوز منظور نہیں کئے۔ اس لئے ایجی ٹیٹروں نے جموں میرپور اور ان کے مضافات میں سول نافرمانی کی مہم شروع کر دی ہے۔ ۶ مارچ کو آٹھ مسلم والنٹیر اور ان کا کپتان اللہ رکھا سب ڈویژنل مجسٹریٹ کی عدالت میں چلے گئے۔ ایک انسپکٹر پولیس معہ پولیس کی نفری کے بھی ہمراہ تعاقب والنٹیر مجسٹریٹ کے کمرہ میں داخل ہو گئے۔ تو اُس نے پولیس کو ان کے گرفتار کرنے کا حکم دیا۔ لیکن انسپکٹر پولیس نے اس بناء پر انکار کر دیا۔ کہ ان کو اعلےٰ افسروں نے والنٹیروں کو گرفتار کرنے سے منع کر دیا ہوا ہے۔ پولیس والنٹیروں کے گرد صرف گھیرا ڈال سکتی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سب ڈویژنل مجسٹریٹ (پنڈت رام رتن ایم اے) نے اُسی وقت فون پر سپرنٹنڈنٹ پولیس سے بات چیت کی۔ اور بالآخر واپس عدالت میں آ کر ان والنٹیروں کو گرفتار کرایا۔ اب ان پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ گرفتار شدگان کے مقدمات سنٹرل جیل کے اندر مسموع ہوں گے ؛

جموں۔ ۷ مارچ۔ آج سول نافرمانی کے پروگرام کا چھٹا دن ہے۔ آج ۸ اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں۔ مسٹر اللہ رکھا ساغر اور مولوی محمد حسین امام مسجد کے نام احکام جاری کئے گئے ہیں کہ وہ تین ماہ تک جموں سے باہر نہیں جا سکتے۔ اور نہ کسی پبلک جلسہ میں تقریر کر سکتے ہیں۔ اس وقت تک ۳۰ سے اُوپر گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ نیز علاقہ میرپور میں فوج کی تعیناتی ہو چکی ہے ؛

اچھوتوں کے لئے دھرنا

کراچی۔ ۷ مارچ۔ سفیکٹ پرانت کے ایک براہمن مسمی پنڈت بہر پال شاستری جی نے جو کہ پہلے کسی مقامی سکول میں ادھیاپک تھا۔ ۲ مارچ کے لئے ساحل کلفٹن پر دھرنا مار کر بیٹھ گیا ہے۔ اور اس نے یہ پرتگیا کی ہے۔ کہ جب تک برہمن اچھوتوں کو ساکھشات درشن نہ دیں گے۔ میں برت نہیں توڑوں گا ؛

وائسرائے پٹنہ پہنچ گئے :۔ پٹنہ ۸ مارچ۔ وائسرائے ہوائی جہاز کے ذریعہ آج دوپہر یہاں پہنچ گئے ہیں۔ اُن کی آمد پر توپیں چلائی گئیں۔ آپ تین دن یہاں رہیں گے ؛

بہار کے لئے جاپانی امداد :۔ پٹنہ۔ ۷ مارچ۔ کیوباد (جاپان) سے مسٹر آنند موہن سہائے نے بابو راجندر پرشاد کو تار ارسال کیا ہے۔ کہ اس ماہ میں بہار ریلیف فنڈ کے لئے دس ہزار پونڈ بھیجے جا رہے ہیں ؛

قادیانی امام کے مراسلہ کی ضبطی

جموں۔ ۸ مارچ۔ وزیر اعظم نے قادیان کے مرزا محمود احمد کے خط موسومہ برادران کشمیر کے نام خط نمبر ۳۴ کے ریاست جموں و کشمیر کی حدود کے اندر ضبط کئے جانے کے احکام صادر کئے ہیں۔ جس دستاویز میں اس خط کی نقل یا اقتباسات یا ترجمہ درج ہوگا۔ وہ بھی ضبط کر لی جائے گی ؛

ڈیرہ دون میں بھونچال :۔ ڈیرہ دون ۷ مارچ۔ آج شام کو ½5 بجے کے قریب یہاں زلزلہ محسوس ہوا۔ جس کا اثر ۸۰ میل تک ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کل بھی زلزلہ آیا تھا ؛

½27 لاکھ کا دان :۔ بمبئی۔ ۷ مارچ۔ سر ڈنشا پیٹٹ کی بہن مسز ہما بائی جہرانے خیراتی اوقاف کے لئے ½27 لاکھ روپیہ دان کیا ہے۔ یہ رقم پارسی جماعت کے مفاد کی خاطر استعمال کی جائے گی ؛

گورنر سرحد دہلی میں :۔ پشاور۔ ۷ مارچ۔ گورنر صاحب اور لیڈی گر فتحہ ۱۲ ماہ حال کو تھوڑے عرصہ کے لئے دہلی جائیں گے ؛

"گورو کل انک" کو اپناؤ !

گورو کل وشو ودیالیہ ہردوار کا وارشک اچھوتسو دن بدن نزدیک آ رہا ہے۔ ۲۹ مارچ ۱۹۳۴ء سے "پرکاش" کے پریمی اچھوتسو کی کارروائی میں سملت ہوں گے۔ گورو کل کو اس کی موجودہ پوزیشن میں دیکھنا ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ ہی یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ گورو کل نے ہندوستانیوں کے لئے تعلیمی سرگرمیوں کو کس نئی سمت میں بدل دیا ہے۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں۔ کہ بھارت ورش آزادی حاصل کرے۔ اور اس کے اندر عوام کے دماغ آزادی کی فضا میں پرواز کریں۔ تو زیادہ مناسب یہی ہے۔ کہ آپ گورو کل کے طریقہ تعلیم کو نہ صرف اپنائیں۔ بلکہ اسے اپنا تعلیمی نقشہ بنا کر اس کے متعلق ہر ایک طریقہ سے ہمدردی کا اظہار کریں۔ گورو کل انک کا خاص مقصد یہی ہے۔ کہ وہ لوگوں کے اندر گورو کل کی شکشا پرنالی سے گہری ہمدردی پیدا کرے۔ اس لئے آریہ سماجیوں کا خصوصاً اور غیر سرکاری تعلیم کے حامیوں کا عموماً یہ فرض اولین ہے۔ کہ وہ اس طریقہ تعلیم سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے "پرکاش" کے "گورو کل انک" کو اپنائیں۔ اور کثیر تعداد میں اس کو خرید کر دوستوں میں بطور تحفہ تقسیم کریں۔ بہت سی آریہ سماجوں نے اپنے آرڈر بھیج دئے ہیں۔ جن آریہ سماجوں نے ابھی تک اپنے آرڈر نہیں بھیجے۔ انہیں جلد بھیجنے کی تکلیف گوارا کرنی چاہیئے۔ یہ یاد رہے۔ کہ گورو کل انک ۲۵ مارچ کا پرچہ ہوگا۔ جہاں اس کی ظاہری خوبیاں ناظرین سے داد حاصل کریں گی۔ وہاں معنوی خوبیاں بھی ان کے دل و دماغ اور آتما کو اپنی طرف کھینچنے میں کلی طور پر کامیاب ہوں گی۔ لہٰذا جملہ آریہ سماجوں۔ آریہ سنستھاؤں۔ آریہ سنری پرشوں اور "پرکاش" کے پریمیوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں آرڈر بھیج کر اپنے کرتویہ کا پالن کرنا چاہیئے۔ اور ہمیں انک کی اشاعت کی درست تعداد کا اندازہ لگانے کے قابل بنانا چاہیئے ؛

اشتہار دہندگان کے لئے یہ ایک نادر موقعہ ہے۔ وہ اس نمبر میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو چار چاند لگا سکتے ہیں۔ زمانہ کی کساد بازاری کو مدنظر رکھتے ہوئے نرخ ہائے اشتہارات نہایت ہی عجیب رکھے گئے ہیں۔ اس لئے اشتہار دہندگان کو جلد از جلد اپنے اشتہارات کے لئے جگہ ریزرو کرا لینی چاہیئے۔ تاکہ وہ موزوں جگہ پر شائع ہو سکیں۔ نرخنامہ حسب ذیل ہے :۔

سالم صفحہ ۲۰ روپے	نصف صفحہ ۱۱ روپے	¼ صفحہ ۷ روپے	⅛ صفحہ ۴ روپے	آخری صفحہ رنگدار بڑھیا کاغذ ۲۵ روپے

ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ "پرکاش" کا "گورو کل انک" ہر ایک شہر اور قصبہ میں سینکڑوں کی تعداد میں لگتا ہے۔ وہ اس نمبر کی فروخت سے کافی آمدنی پیدا کر سکتے ہیں۔ لہٰذا انہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں نمبر ہذا کو منگوانے کا جلد از جلد انتظام کر لینا چاہیئے۔ قیمت فی پرچہ اسی ہوگی۔ مگر یہ واضح رہے۔ کہ قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ دفتر "پرتاپ" آئے بغیر آرڈر کی تعمیل نہ ہوگی ؛

آریہ سماجوں سے نویدن ہے۔ کہ امسال انہیں ڈاک خرچ بڑھ جانے کی وجہ سے پوسٹ کارڈ نہیں روانہ کئے گئے ہیں۔ لہٰذا انہیں از خود اپنے آرڈر بہت جلد بک کرا لینے چاہئیں۔ تاکہ بعد میں پرچوں کے نہ ملنے کی شکایت کا احتمال پیدا نہ ہو۔ ایک پرچہ کے لئے دو آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئیں ؛

گورو کلوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ "پرکاش" کا یہ نمبر گورو کلوں کی اہمیت اور عظمت کو اپنی آغوش میں لئے ہوئے ہندوستان کے تقریباً ہر شہر اور گاؤں میں چکر لگائیگا۔ اور گورو کل شکشا پرنالی کا صحیح مفہوم نمایاں پرچار کرے گا۔ لہٰذا ان کا بھی یہ مقدم فرض ہے۔ کہ وہ نمبر ہذا کی نشر و اشاعت میں ہر قابل قدر سہائتا دیکر ممنون بنائیں۔ نیز اپنے گورو کلوں کے چیدہ چیدہ حالات اور واقعات بطور مؤثر رپورٹ نمبر ہذا میں شامل کرنے کی تکلیف گوارا فرمائیں ؛

(مینیجر)

لیڈی ممبر پارلیمنٹ کی وفات :- لنڈن ۴ مارچ - آنریبل میری پک فورڈ ممبر پارلیمنٹ کی وفات واقع ہو گئی ہے ::

اوپیرجی کا دہلی میں قیام :- دہلی ۷ مارچ - ماویہ جی یہاں تین دن رہیں گے - اب ان کی صحت اچھی ہو گئی ہے ::

ایک ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کی موت :- نئی دہلی - ۷ مارچ - مسٹر برج بہاری لال ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول دہلی چاندنی چوک میں ٹرام کار پر سوار ہونے لگے تھے - کہ گر پڑے جس سے انہیں سر اور ناک پر چوٹیں آئیں - اور آج ہسپتال میں چل بسے ::

دہلی کے نزدیک موٹر حادثہ :- نئی دہلی - ۷ مارچ - قطب مینار کے نزدیک مہرولی سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ وہاں ایک دیہاتی ایک موٹر کے نیچے آ کر مر گیا ::

مدراس کا آئندہ گورنر :- لنڈن ۳ مارچ - ڈیلی ایکسپریس کو معلوم ہوا ہے - کہ لارڈ ڈولے کو سر جارج سٹینلے کے جانشین کے طور پر مدراس کی گورنری پیش کی گئی ہے ::

شاگرد کو مارنے کا مقدمہ :- قصور - ۴ مارچ - گورنمنٹ ہائی سکول کے ایک ٹیچر کے خلاف ایک لڑکے کو ضربات شدید پہنچانے کے الزام میں مقدمہ چل رہا تھا - اب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ میں ملزم کو بری کر دیا ہے ::

ڈبلن میں لاٹھی چارج :- ڈبلن - ۵ مارچ - بیلی ہینان میں ایک جلسہ کے انعقاد سے پہلے لاٹھی چارج کیا گیا - اور سراغرسانوں نے ہوا میں گولی چلائی - پتھروں سے کئی اشخاص زخمی ہوئے - اور کئی کھڑکیاں ٹوٹ گئیں - فساد کی وجہ یہ تھی - کہ بیل پہننوں کی ایک پارٹی پر جو لسٹوویل سے سائیکلوں پر جا رہی تھی - چند نامعلوم اشخاص نے گولی چلا دی - سنہری گاردوں نے کئی بار لاٹھی چارج کیا - آخر کار حملہ آوروں کا تعاقب ہوا - جلسہ منعقد کیا گیا - مگر گاردوں کو انتظام رکھنے کے لئے بڑی تکلیف پیش آئی ::

باریسال میں خانہ تلاشیاں :- باریسال - ۵ مارچ - بلا لائسنس بندوقوں اور ضبط شدہ لٹریچر کے سلسلہ میں پولیس نے کئی مکانوں پر چھاپہ مارا - ایک شخص حسام الدین کے مکان سے ایک بلا لائسنس بندوق پکڑی گئی - گزشتہ ۵ ہفتوں کے دوران میں یہ پانچویں بلا لائسنس بندوق ہے - جس پر پولیس نے قبضہ کیا ہے - ایک اور مکان کی بھی تلاشی لی گئی - جس کے بعد ایک مقامی سکول کے ایک طالب علم کو بنگال کریمنل لا امنڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت گرفتار کیا گیا ::

انگریز طلباء امرتسر میں :- امرتسر ۵ مارچ - برطانیہ کے ۲۰ طالب علم کل ۳ بجے کے قریب یہاں پہنچے - ریلوے سٹیشن پر بعض سرکاری افسران نے ان کا استقبال کیا ::

بہار پرانت میں شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے ریلیف

(۲۲ فروری ۱۹۳۴ء تک کی رپورٹ)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کارکن آل انڈیا آریہ سماج ریلیف سوسائٹی کے ساتھ مل کر بڑی سرگرمی کے ساتھ ریلیف کا کام کر رہے ہیں - اس سوسائٹی کی طرف سے آٹھ بڑے بڑے شہروں مظفر پور - دربھنگہ - چھپرا - سیتا مڑھی - سمستی پور - موتی ہاری - مونگھیر - رام پور رجوری میں ریلیف کے سنٹر جاری کئے جا چکے ہیں - جہاں سے ۱۱۴ گاؤں میں امداد بہم پہنچائی جا رہی ہے - اس کام کو جاری ہوئے ایک ماہ ہو گیا ہے - اور ۲۲ فروری تک مختلف سنٹروں میں جو کام ہوا ہے - اس کی تفصیل حسب ذیل ہے :-

مظفر پور :- اس سنٹر سے مظفر پور شہر اور اردگرد کے آٹھ گراموں میں ریلیف کا کام ہو رہا ہے - ۱۰۲ پھوس کے چھپر تیار کئے جا چکے ہیں - جن میں مصیبت زدہ لوگوں کی عارضی رہائش کا انتظام کیا گیا ہے - ۴۷ کنوئیں صاف کرائے گئے ہیں - جن سے اب پانی پینے لائق مل رہا ہے - ۴۶۳۵ کپڑے اور ۴۰۲ من اناج بانٹا گیا ہے - اب تک ۱۰۹۱ آدمیوں کی امداد کی گئی ہے - ایک یتیم لڑکا ملا ہے - اسے ایک گھر میں رکھنے کا انتظام کرایا گیا ہے ::

دربھنگہ :- اس سنٹر سے دربھنگہ شہر کے علاوہ ۱۵ گراموں میں سہایتا دی جا رہی ہے - ۲۴۵ پھوس کے چھپر بنائے گئے ہیں - ۳۰ کنوئیں صاف کرائے گئے ہیں - ۹۳ من اناج تقسیم کیا گیا ہے - کل ۲۰۰۰ آدمیوں کی امداد کی گئی - ایک یتیم لڑکا ملا ہے - جسے دیانند اناتھ آلیہ داناپور میں بھیج دیا گیا ہے ::

چھپرا :- یہاں سے ۱۲ گراموں میں امداد پہنچائی جا رہی ہے - اس سنٹر کو جاری ہوئے ابھی تھوڑے دن ہوئے ہیں - ۴۰ آدمیوں کو کپڑے اور اناج کی امداد دی گئی ہے ::

سیتا مڑھی :- اس سنٹر سے ۲۲۵ گراموں کو امداد دی جا رہی ہے - ۴۵ پھوس کے چھپر بنائے گئے ہیں - ۲۷۵ کپڑے اور ۳۵ من اناج تقسیم کیا جا چکا ہے - کل ۱۰۲۵ آدمیوں کی سہایتا کی گئی ہے - چھ یتیم بچے ملے ہیں - دو کو ایک آریہ اناتھ آلیہ میں بھیج دیا گیا ہے - اور چار فی الحال اسی سنٹر میں ہیں ::

سمستی پور :- یہاں سے ۲۱ گراموں میں امداد کا کام ہو رہا ہے - ۱۲ کنوئیں صاف کرائے گئے ہیں - اور ۱۱۵ آدمیوں کو سہایتا پہنچائی گئی ہے ::

موتی ہاری :- اس سنٹر سے شہر کے علاوہ ۵۵ گراموں میں امداد بہم پہنچائی جا رہی ہے - ۲۵ چھپر تیار کئے گئے ہیں اور تیس کنوئیں صاف کرائے گئے ہیں - لوگ جو خیرات کا مال لینا پسند نہیں کرتے - ان کی امداد کے لئے سستی دکانیں جاری کی گئی ہیں - یہاں کپڑا اور اناج سستے داموں پر فروخت کیا جاتا ہے - ایک لاوارث ودھوا ملی ہے - جسے مونگھیر کے آریہ ودھوا آشرم میں بھیج دیا گیا ہے - موتی ہاری سنٹر کو نئے سمفان پر دوبارہ تعمیر کرنے کے لئے گورنمنٹ نے تجاویز تیار کر لی ہیں - اور مختلف ریلیف سوسائٹیوں کو مدعو کیا گیا ہے - کہ نیا سنٹر بسانے میں اپنا اپنا حصہ ڈالیں - آریہ پرتی ندھی سبھا نے سی کلاس کے ۲۰ پختہ مکان بنانے کا بوجھ اپنے ذمہ لیا ہے ::

مونگھیر :- اس سنٹر کا کام مونگھیر شہر تک ہی محدود ہے - گیارہ محلوں میں امداد بہم پہنچائی جا رہی ہے ::

رام پور رجوری :- یہاں سے ۳۸ گاؤں میں امداد بہم پہنچائی جا رہی ہے - ۵۲ چھپر تیار کئے گئے ہیں - ۱۰ کنوئیں صاف کرائے گئے ہیں - ۲۷۵ کپڑے اور ۷۵ من غلہ تقسیم ہو چکا ہے - کل ۲۱۱۰ آدمیوں کو سہایتا دی گئی ہے ::

ٹھاکر دت شرما پردھان آریہ بہار ریلیف کمیٹی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب - گورودت بھون لاہور

خوفناک آتشزدگی :- بمبئی - سیواری میں سخت آگ لگ گئی - جس سے ۵۷ ہزار روپیہ کا نقصان ہو گیا ہے - ایک جاپانی فرم کی ۲ ہزار سے زیادہ روئی کی گانٹھیں جل کر خاک سیاہ ہو گئی ہیں ::

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ :- بنارس - غازی پور سے اطلاع ملی ہے - کہ وہاں ہولیوں کا جلوس جب مسجد کے سامنے سے گذر رہا تھا تو مسلمانوں نے باجہ پر اعتراض کیا - اس پر فساد ہو گیا جس میں ۲۰ آدمی زخمی ہو گئے - ان میں سے ایک مر گیا ہے - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے - اب امن و امان ہے ::

تجارتی معاہدہ :- لنڈن - سر جان سائمن نے برطانوی روسی تجارتی معاہدہ پر دستخط کر دئے ہیں - معلوم ہوا ہے کہ وسط مارچ میں ماسکو میں بھی اس پر دستخط ہو جائیں گے - اور اس کے بعد اس پر عملدرآمد ہو گا ::

۳ لاکھ فوجی سائبیریا کو :- برلن - سنڈے ایکسپریس کا سپیشل نامہ نگار لکھتا ہے - کہ سائبیریا سے سوویٹ کمانڈر جنرل بلوشر نے سوویٹ کمانڈر انچیف ایم وارشلوف سے مشرق بعید کے لئے مزید تین لاکھ سپاہیوں کا مطالبہ کیا ہے - ایم وارشلوف نے اس مطالبہ کو منظور بھی کر لیا ہے - اور عنقریب مطلوبہ فوجیں مشرق بعید کو روانہ ہو جائیں گی - خیال کیا جاتا ہے - کہ انہیں سائبیریا کے مشرقی حصہ میں ولاڈی واسٹک کے اردگرد متعین کیا جا رہا ہے ::

شہر میں نظر بند :- جموں - مقامی ایسوسی ایشن کے سکرٹری ڈاکٹر تنبیں شروانی کو جلسوں اور جلوسوں میں حصہ لینے سے منع کر دیا گیا ہے - اور حکم دے دیا گیا ہے - کہ وہ خاص حدود سے باہر نہ جائیں ::

مسلم ڈسٹرکٹ ٹیچر شہر بدر :- جموں - مسلمانوں نے سول نافرمانی شروع کر دی ہے - شہر میں مکمل ہڑتال ہے - اور مسلمانوں کا جلوس شہر میں گھوم رہا ہے - مسٹر سربلند خان مقامی ڈسٹرکٹ ٹیچر کو شہر سے نکل جانے کا حکم دیا گیا ہے ::

سٹیشن ماسٹر کے کوارٹر پر گولیاں :- کوئٹہ - چمن میں سٹیشن ماسٹر کے کوارٹر پر اتوار کی صبح کو تقریباً چار گولیاں چلائی گئیں - اور تقریباً اتنی ہی دوبارہ منگل وار کی صبح کو چلائی گئیں - کوئی زخمی نہیں ہوا - سیاسی عہدیداران تحقیقات کر رہے ہیں - خیال کیا جاتا ہے - کہ مجرم مقامی جرگہ کا ایک آدمی ہے - اور معلوم ہوتا ہے - کہ وہ ایک سابق ملازم ہے - جسے حال ہی میں موقوف کیا گیا ہے ::

احمد آباد کے قریب فساد :- احمد آباد - ایک مقامی اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی ہے - کہ ہولی کے تہوار کے دوران میں موضع سدھ پور میں ہندو مسلم فساد ہو گیا - بیان کیا جاتا ہے - کہ فریقین نے آزادانہ طور پر اینٹوں کا استعمال کیا - جس سے تقریباً دو اشخاص زخمی ہو گئے ::

کانپور کے نزدیک فساد :- کانپور - بنزار پور میں ہولی پر جو فساد ہوا ہے - اس میں چار آدمی بری طرح زخمی ہوئے تھے - ان میں سے ایک مر گیا ہے ::

سینما سو ممبر ممنوع :- دہلی چیف کمشنر دہلی نے اعلان کیا ہے - کہ فلم رامائن - سینما سو ممبر جو میڈن تھیٹرز نے تیار کی ہے - صوبہ دہلی میں ممنوع قرار دی گئی ہے ::

پرکاش لاہور
۲۸ پھاگن سمت ۱۹۹۰

کنیا گوروکل ڈیرہ دون کا کامیاب جلسہ

کنیا گوروکل جب سے ڈیرہ دون گیا ہے میں وہاں کئی بار گیا ہوں۔ لیکن ۱۳ سال سے پہلے مجھے اس کے وارشک اتسو میں شامل ہونے کا اوسر نہیں ملا۔ اب کی بار یہ جلسہ ہولی کی تعطیلات میں ۲۷ فروری سے ۲ مارچ ۱۹۳۴ء تک ہوا۔ میں ۲۸ فروری کو پہلے ڈیرہ دون پہنچا۔ اور ۲ مارچ تک وہاں رہا۔

آریہ سماج عبداللہ پور کا سالانہ جلسہ

ڈیرہ دون جاتے ہوئے میں چند گھنٹوں کے لئے عبداللہ پور ٹھہرا۔ یہ ریلوے سٹیشن جگادھری کے نزدیک ہے ایک بیچ لینی بستی ہے۔ وہاں چوب کی بڑی بھاری تجارت ہے۔ اور شاید اسی لئے یہ بستی بسی ہے۔ بستی اچھی بارونق ہے۔ اور دن بدن بڑھ رہی ہے۔ چند سال ہوئے وہاں کاغذ سازی کا ایک بڑا بھاری کارخانہ جاری کیا گیا تھا۔ صوبہ پنجاب کے گورنر نے اس کی ابتدائی رسم ادا کی تھی۔ یہ کارخانہ چل نہ سکا۔ اور چند سالوں سے بند ہے۔ جاری رہتا تو اس کی وجہ سے یہ بستی اور بھی ترقی کر جاتی۔ ان دنوں وہاں کھانڈ کا ایک کارخانہ جاری ہوا ہے۔ اس کی وجہ سے بھی اس جگہ کی رونق میں اضافہ ہوا ہے۔ مگر یہاں خوبصورت شہر ہے۔ اور جو بھی وہاں جائے گا اسے دیکھ کر خوش ہوگا۔ بستی کے پاس ہی ایک نہر بہتی ہے۔ اس کا کنارا اتی سندر ہے۔ اور وہاں سیر کرنے کو دم آنند آتا ہے۔ آریہ سماج عبداللہ پور کا اپنا مندر ہے۔ اور اس میں ہندی پاٹھ شالہ لگتی ہے۔

میں ۲۷ فروری کو ۳ بجے کے قریب عبداللہ پور پہنچا۔ اور جاتے ہی میرا پہلا ویاکھیان ہوا۔ رات کو پونے دس بجے میرا دوسرا ویاکھیان شروع ہوا۔ ویاکھیان کی سماپتی پر ۱۲ بجے تک میں وہاں کے آریہ پرشوں اور سبھا کے اپدیشکوں سے بات چیت کرتا رہا۔ اور ایک بجے کی گاڑی سے میں وہاں سے روانہ ہو گیا۔ عبداللہ پور کی آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ جلسہ کی حاضری نہایت اچھی تھی۔ شام کو مجھے ۵ گھنٹے ملے۔ ان سے میں نے لابھ اٹھایا۔ اور جگادھری چلا گیا۔ شہر ریلوے سٹیشن سے چار میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں میں نے سماج مندر دیکھا۔ اس کے نیچے چند دکانیں ہیں۔ جو کرایہ پر چڑھی ہوئی ہیں۔ اس آمدنی سے اس نے ایک اپدیشک رکھا ہوا ہے۔ جو جگادھری اور اردگرد کے دیہات میں پرچار کرتا ہے۔ سماج مندر میں اوتار کا پربندھ اچھا ہے۔

کنیا گوروکل کا جلسہ

کنیا گوروکل کا جلسہ ۲۷ فروری سے شروع ہوا تھا۔ اس میں میں شامل نہ ہو سکا۔ لیکن مجھے بتایا گیا۔ کہ اس دن کا پروگرام بھی نہایت کامیاب رہا۔ یہ دن زیادہ تر برہمچارنیوں کے لئے مخصوص تھا۔ اس دن برہمچاری سمیلن کے کئی اجلاس ہوئے۔ ہر ایک اجلاس کا علیحدہ علیحدہ صدر تھا۔ برہمچارنیوں نے مختلف مضمونوں پر مضامین پڑھے جو ان کی یوگیتا کا پرمان تھے۔ رات کو پنڈت ٹھاکر دت جی نے میجک لینٹرن کے ذریعہ ویاکھیان دیا جو ۲۷ فروری کا تھا کو ختم ہوا۔ ۲۸ فروری کو پرانی برہمچارنیوں کا وید آرمبھ سنسکار ہوا۔ پچاس کے قریب کنیائیں پرویشٹ ہوئیں۔ کنیا گوروکل کے جیون میں یہ پہلا موقعہ ہے جبکہ اس قدر بھاری سنکھیا میں کنیاؤں کا پرویش ہوا ہے۔ اس وقت برہمچارنیوں کی سنکھیا ۱۶۰ سے اوپر ہو گئی ہے۔ وید آرمبھ سنسکار سے پہلے پنڈت دیوشرما جی آچاریہ گوروکل کانگڑی کا اپدیش ہوا۔ بعد دوپہر استری سمیلن کے دو اجلاس ہوئے۔ دو برہمچارنیوں نے دو مضمونوں پر مضمون پڑھے۔ ایک اجلاس کی پردھانہ بمبئی کی پرسدھ دیوی شریمتی لیلاوتی منشی تھیں۔ اس کے بعد شریمتی پنڈت چھوٹی جی ایم۔ اے سکھیہ ادھشٹاتا گوروکل وشودیالیہ کانگڑی کا ایک پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ رات کو شری نارائن سوامی جی کا منوہر اپدیش ہوا۔ اور ان کے پشچات پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدیہ نے میجک لینٹرن کے ذریعہ ویاکھیان دیا۔

یکم مارچ کو اس لحاظ سے جلسہ کا نہایت ضروری دن تھا۔ اس دن جہاں پراتہ دکشانت سنسکار تھا وہاں بعد دوپہر گوروکل کے لئے اپیل تھی۔ سب سے پہلے پنڈت لنکا پرشاد جی ایم ایل سی جوڈیشل منسٹر ریاست ٹیہری گڑھوال کی دھرم پتنی نے کنیا گوروکل کے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ دکشانت سنسکار بڑے سماروہ سے ہوا۔ اس سے پہلے بھی یہ سنسکار ایک دو بار ہو چکا ہے۔ لیکن جس رونق سے اس بار ہوا۔ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اس بار گوروکل سے دو سناتکائیں نکلیں۔ ایک برہمچارنی چندر پربھا جو آچاریہ رام دیوی جی کی پتری ہیں۔ اور دوسری برہمچارنی ساوتری دیوی جو مہاشہ ٹیک چند جی ... کی سپتری ہیں۔ اس موقعہ پر وہ ساری کارروائی ہوئی جو گوروکل کانگڑی کے دکشانت سنسکار پر ہوا کرتی ہے۔ پنڈتا ودیاوتی جی آچاریہ نے سناتکاؤں کو اپدیش دیا۔ پرانی سناتکاؤں اور گوروکل کے پرانے اسنکوں کی طرف سے ان کا سواگت ہوا۔ نئی سناتکاؤں نے ان کا اتر دیا۔ سنیاسیوں کی طرف سے شری نارائن سوامی جی نے آشیرواد دی۔ یہ نظارہ بڑا رقت انگیز تھا جبکہ نو سناتکائیں اپنی آچاریہ سے رخصت ہو رہی تھیں۔ ... پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھیں۔ آچاریہ جی کی آنکھوں سے بھی آنسو رواں تھے۔ حاضرین میں سے کئی لوگ بھی آبدیدہ ہو گئے۔ چونکہ سبھا کے پردھان اور اپ پردھان وہاں موجود نہ تھے۔ اس لئے مجھے سبھا منتری ہونے کی وجہ سے پردھان کا آسن گرہن کرنا پڑا تھا۔ مجھے بھی اس سمے کچھ بولنا پڑا۔ میں نے نو سناتکاؤں سے یہ کہا کہ سنسار ایسا بھیانک نہیں۔ جیسا کہ آپ کو دکھایا گیا ہے۔ وہ بڑا لبھانے والا ہے۔ آج کل سنسار میں بھی جلد جلد ہو رہی ہے۔ لوگوں کے خیالات میں حیرت انگیز پریورتن آ رہا ہے۔ اور اس انقلاب کا اثر دیویوں پر بھی ہو رہا ہے۔ آپ اس سنسار میں آ رہی ہیں۔ دیکھنا صرف یہ ہے۔ کہ آپ ان آدرشوں کی پالنا کرتی ہیں یا آپ ان کے آدھین ہو جاتی ہیں۔ اگر آپ نے سنسار کو اپنے اوپر غالب نہ آنے دیا تو وجے آپ کی ہے۔ لیکن اگر سنسار کے پرلوبھن آپ پر غالب آ گئے۔ تو جو حال دوسری لڑکیوں کا ہوتا ہے وہی آپ کا ہوگا۔ نو سناتکا ساوتری دیوی نے پانچ سو ایک روپیہ نقد اپنی آچاریہ کو بطور دکشنا بھینٹ دی۔ آچاریہ جی نے یہ رقم گوروکل کو دان دے دی۔ شریمتی لیلاوتی منشی نے دکشانت اپدیش دیا۔ جو "پرکاش" کے اگلے پرچہ میں پرکاشت کیا جائے گا۔

بعد دوپہر کی کارروائی نہایت دلچسپ تھی۔ سب سے پہلے گوروکل کی برہمچارنیوں کے درمیان اس وشے پر کہ شادی ایک سمے ضروری ہونا چاہئے یا برہمچاری رہنا ... ایک مباحثہ ہوا۔ کنیا گوروکل کے ادھیکاریوں کی یہ اچھا تھی۔ کہ یہ واد وواد مختلف کنیا مہاودیالیوں کی برہمچارنیوں کے درمیان ہو۔ چنانچہ انہوں نے ۳۰۔۳۲ ودیالیوں کو دعوت بھی بھیجا تھا۔ لیکن ... باہر سے کوئی بھی جتھا اس بحث میں حصہ لینے کے لئے نہ آ سکی۔ اس لئے یہ بحث کنیا گوروکل کی برہمچارنیوں تک محدود رہی۔ بابو اتم سنگھ جی رئیس ... نے دیا کے روپیہ میں چاندی کی ایک خوبصورت ٹرافی سو روپیہ کی لاگت سے بنوا کر اس لئے دی تھی۔ کہ جو ودیالیہ اس بحث میں جیت جائے۔ وہ ٹرافی (Trophy) لے جائے۔ لیکن چونکہ باہر کا کوئی سکول نہ آیا۔ اس لئے ٹرافی تو ویسی کی ویسی پڑی رہی۔ اور کنیا گوروکل کی برہمچارنیوں کو چار انعام دئے گئے۔ انعامات کا فیصلہ کرنے کے لئے تین جج مقرر کئے گئے۔ الہ آباد کے پرسدھ کوی پنڈت رام نریش ترپاٹھی پردھان تھے۔ اور پنڈت گنگا پرشاد اپادھیائے ہیڈ ماسٹر ڈی سی۔ دی ہائی سکول الہ آباد اور میں جج تھے۔ تینوں ججوں کا فیصلہ متفقہ تھا۔ پروفیسر رام دیو جی کی سپتری برہمچارنی ومینی اس مقابلہ میں اول رہی۔ بحث کے خاتمہ پر پنڈت رام نریش ترپاٹھی جی نے ایک مختصر لیکن عمدہ تقریر کی۔ جس میں برہمچارنیوں کو اس بات پر بدھائی دی۔ کہ انہوں نے ایسے مشکل وشے پر اپنے خیالات کا اظہار نہایت خوبصورتی سے کیا ہے۔

اس کے بعد راج پنڈتا جمنا دیوی جی سپرنٹنڈنٹ استری شکشا وبھاگ جے پور راجپوتانہ نے کنیا گوروکل کے لئے دلوں کو ہلا دینے والی ایک اپیل کی۔ اس دیوی کا ایک ویاکھیان پہلے دن بھی ہوا تھا۔ ان کے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ جس فصاحت سے وہ تقریر کرتی ہیں۔ وہ بہت کم دیویوں کے حصہ میں آتی ہے۔ ان میں بڑی خوبی یہ ہے کہ انہیں سنسکرت پر بڑا عبور حاصل ہے۔ ان کے ویاکھیانوں کا اثر ساری جنتا نے گرہن کیا۔

اس کے بعد پروفیسر رام دیو جی اپیل کرنے کے لئے اٹھے۔ انہوں نے کنیا گوروکل کا اتہاس بیان کرنے کے بعد اس کی ضروریات جنتا کے سامنے رکھیں۔ پچاس ہزار روپیہ کنیا گوروکل کے لئے جمع ہوا جس میں سے ۲۸ ہزار نقد اور ۲۲ ہزار کے وعدے ہیں۔ اتنی بھاری رقم آج سے پہلے کبھی کنیا گوروکل کے لئے جمع نہیں ہوئی۔ دو ورش پہلے جب پروفیسر رام دیو جی اسی کے لئے دیکشا کرنے نکلے تھے۔ تو ۱۸۵ ہزار روپیہ نقد جمع کر پائے تھے۔ رات کے وقت سب سے پہلے پنڈت سیتا رام جی سدھانت

انگار پروفیسر گوروکل کانگڑی کا "درن بیو ستھا" پر ایک عالمانہ بھاشن ہوا۔

اس کے بعد سنگیت سمیلن ہوا جس میں ڈیرہ دون کے چند پرسدھ راگیوں نے حصہ لیا۔ رات ہونے کے باوجود سارا پنڈال حاضرین سے پر تھا۔

۲ مارچ کو کیول استریوں کا جلسہ تھا۔ وہاں کیا کیا ہوا؟ یہ میں نہیں جانتا۔ ہاں یہ جانتا ہوں کہ دیویاں بھاری تعداد میں آئیں۔ خوب رونق رہی اور اس کے ساتھ ہی خوب شور بھی۔ معلوم نہیں کہ کبھی کے پلے کچھ پڑا یا نہیں اس طرح کنیا گوروکل کا جلسہ بڑی سپھلتا کے ساتھ سماپت ہوا۔ اس سپھلتا کا شریہ ایک اور صرف ایک شخص کو پراپت ہے۔ اور وہ ہیں ہمارے بھائی پروفیسر رام دیو جی جنہوں نے ایسے وقت میں جبکہ مالی بدحالی کی وجہ سے لوگ زیادہ دان دینے کے قابل نہیں۔ اور بہار کا زلزلہ لوگوں کی جیبوں سے لاکھوں روپیہ نکال چکا ہے پھر بھی ۱ رات ایک کنیا گوروکل کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ جمع کر لیا۔

اُتسو کا بڑی ٹھاٹھ سے سماپت کرنے سے پوروہیں آریہ پرشوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کنیا گوروکل کے لئے ۲۴ ہزار کی لاگت پر دو کوٹھیاں خرید کر لی ہیں۔ جن میں ۱۸ بیگھے زمین ہے۔ وہاں کنیا گوروکل کا نیا آشرم بن رہا ہے۔ جس میں ایک سو برہمچاری رہ سکیں گی۔ یگیہ شالا کے لئے بھی دان مل چکا ہے۔ شری نارائن سوامی جی نے اس یگیہ شالا کی آدھار شلا رکھی ۞

آریہ سماج مندر میں میرا ویاکھیان

میرے لئے تو کنیا گوروکل کا اُتسو یکم مارچ ۱۹۳۶ء کو سماپت ہو گیا تھا۔ اور میں اُسی رات کو وہاں سے چل پڑتا۔ اگر آریہ سماج ڈیرہ دون کے ادھیکاریوں نے اپنے پریم پورک آگرہ سے مجھے شہر میں ایک ویاکھیان دینے پر تیار نہ کر لیا ہوتا۔

۲ مارچ ۱۹۳۶ء کی رات کو میرا ویاکھیان آریہ سماج مندر میں ہوا۔ ۳ مارچ ۱۹۳۶ء کو پراتہ ہی وہاں سے چل پڑا۔ اور گوروکل آ گیا۔ چند گھنٹے وہاں ٹھہرا۔ اور اُسی شام کو وہاں سے روانہ ہو کر ۴ مارچ ۱۹۳۶ء کو پراتہ لاہور پہنچ گیا ۞

(کرشن)

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ۞ (مینیجر)

گورودت اُوتسو

رشی دیانند جی کے بعد جس برگزیدہ ہستی نے سمبھیہ سنسار میں آریہ سماج کی عزت کو دوبالا کیا وہ سورگیہ پنڈت گورودت جی ایم۔ اے کی ہستی تھی۔ یہ آپ کی ہی زبردست لیاقت تھی جس نے تعلیم یافتہ طبقہ میں آریہ سماج کے پورتر مشن کے لئے خراج تحسین حاصل کیا۔ چھوٹی سی عمر میں آپ نے جس یوگیتا سے ایم۔ اے کا امتحان پاس کیا اور جس قابلیت سے انگریزی پڑھے لکھوں پر آریہ سماج کا سکہ بٹھلایا۔ وہ کبھی اور کبھی درپن کے حصہ میں آج تک نہیں آیا۔ ایک سمے وہ تھا۔ جبکہ منی ور گورودت ایشور کی ذات پر وشواس نہیں رکھتے تھے۔ لیکن جب مہا گوان دیانند اجمیر میں سورگ دھام کو پدھارنے کی تیاری کر رہے تھے۔ تو انکے آخری سمے کے درشن کو دیکھ کر پنڈت جی ایسے سچے آستک بن گئے کہ پھر کوئی بھی شکتی ان کے وشواس کو ڈانوا ڈول نہ کر سکی۔ آریہ

گوروکل پاتریوں کی سیوا میں نویدن

گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی کا اُتسو اس بار ایسٹر کی چھٹیوں میں بتاریخ ۳۰، ۳۱ مارچ اور یکم و ۲ اپریل ۱۹۳۶ء کو ہوگا۔ آشا ہے کہ ہمیشہ کی طرح آپ بھائی اور بہنیں بہسروں کی سنکھیا میں اس دھارمک میلہ پر پدھاریں گے۔ پرنتو کیا آپ اس میلہ پر دھارمک بھاو سے ہی آنا چاہتے ہیں؟ سنیاسی مہاتماؤں کے اُپدیش شرون کرنے نتھا پوتر ناپیت کرنے آنا چاہتے ہیں؟ تو ہمارا نویدن ہے۔ کہ آپ سادگی کے بھیس میں اور پوترتا کے ہی سامان کے ساتھ پدھاریں۔ ہم چاہتے ہیں۔ کم سے کم ان تین چار دنوں کے لئے آپ شدھ کھدر کے ہی کپڑے پہن کر آئیں۔ پرنتو یدی اس بار یہ سمبھو نہیں۔ تو کم سے کم ودیشی وستر پہن کر تو ہرگز نہ آئیں۔ بہنوں سے خاص طور پر پرارتھنا ہے۔ کہ وہ سودیشی اور سادہ وستروں میں ہی آنے کی کرپا کریں۔ غریبوں کو بھوجن دینے والے پوتر کھدر کا وستر ہی گوروکل جیسی بھومی میں شوبھا دیتا ہے۔

گوروکل کے برہمچاری کھادی ہی پہنتے ہیں۔ اور تپسیا کا سادہ جیون بنانے کے لیے گوروکل میں نواس کرتے ہیں۔ اس لیے اس تپو بھومی میں پدھارتے ہوئے جہاں آپ اپنی بھاوناؤں کو پوتر رکھنے کا دھیان رکھیں۔ وہاں یہ بھی ضرور دھیان رکھیں۔ کہ اس دھارمک یاترا کے یوگیہ ہی کپڑے پہن کر آپ اس تپو بھومی میں پدھاریں۔ ودیشی وستروں کی ملینتا کو چھوڑ کر ہی آپ گوروکل کی پوتر بھومی میں پدھاریں ۞

آپ کے درشن ابھیلاشی:۔
{ مکھیہ ادھشٹاتا نتھا آچاریہ گوروکل کانگڑی } ۞

سماج کی ابتدا میں جب سدھانت واد کا قضیہ کھڑا ہوا۔ تو یہ منی ور گورودت ہی تھے۔ جنہوں نے اپنے آچاریہ کی شردھا بھگتی سے پریرت ہو کر وہی پوزیشن اختیار کی۔ جو آج مہاتما ہنسراج جی لالے بہاور موہلراج کے مقابلہ پر لے رہے ہیں۔ اور منی ور گورودت کا انوکرن کرنے میں ہی فخر محسوس کر رہے ہیں ۞

پنڈت جی گورنمنٹ کالج لاہور میں پہلے ہندوستانی سائنس پروفیسر ہوتے ہوئے بھی پروفیسری کیساتھ دن رات آریہ سماج کی سیوا میں ہی اپنا جیون وتیت کرنا پرم دھرم سمجھتے تھے۔ وہ چاہتے تھے۔ کہ اپنے آچاریہ رشی دیانند جی کو اپنے عملی جیون میں سدھ کریں۔ آخر کار عین عالم شباب میں ہی پنڈت جی گھور تپسیا کا جیون بسر کرتے ہوئے اس اسار سنسار سے چل بسے۔ ان کی اپورو یوگیتا۔ لاثانی تپسیا۔ کرم یوگیوں جیسا جیون اور آریہ سماج کے لئے اگادھ بھگتی اس بات کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ ہر ایک آریہ سماج ۱۴ مارچ ۱۹۳۶ء کو پوری شان سے گورودت اُتسو منائے۔ اور نوجوانوں کو اسی لگن سے آریہ سماج کا پرجوش انگ بنانے کی پرتگیا کرے جس طرح منی ور گورودت ایم۔ اے اپنے جیون کال میں کرتے تھے ۞

بہار ریلیف

بہار پرانت میں جو زلزلہ سے تباہی آ چکی ہے اس کا ابھی ٹھیک ٹھیک اندازہ لگانا مشکل ہے۔ اس سلسلہ میں وائسرائے کے فنڈ میں ۲۲ لاکھ سے زیادہ روپیہ پہنچ چکا ہے۔ اور شری راجندر بابو کے فنڈ میں بھی ریلیف کے مختلف حصوں سے ۱۸ لاکھ سے زائد روپیہ موصول ہو چکا ہے۔ لیکن یہ سارا روپیہ بھی مصیبت زدگان کی فوری ضروریات کے لئے بمشکل اکتفا کر سکتا ہے۔ ابھی اور سمجھا ہے اگر فصلوں کی غیر موجودگی سے اس پرانت میں کال پڑ جائے۔ تو اس سے جس قسم کی تباہی آسکے گی اس کا اندازہ لگانا کٹھن ہے۔ اس حالت میں اس مہم کی ترقی کے پاس بھی پونجی کا یہ بندوبست اتنا کٹھن ہو جائے گا۔ کہ اس کا اس وقت اندازہ لگانا مشکل ہے۔ شری جی آنند آریہ سماج ریلیف سوسائٹی مظفر پور نے جو رپورٹ بھیجی ہے۔ اس میں آپ نے دردناک الفاظ میں لکھا ہے۔ کہ مجھے یہ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے۔ کہ ہمارے دانی سجنوں کے دان کی رفتار کچھ سست ہے۔ اور ہمارے پاس ضروریات کے مطابق دھن نہیں پہنچ رہا۔ حالانکہ شروع دن سے آریہ سماج کو یہ فخر حاصل رہا ہے۔ کہ وہ دیش و جاتی کی ہر مصیبت کے وقت پیڑت بھائیوں کی امداد کے کام میں ہمیشہ صف اول میں رہا ہے۔

منتری جی مہودیہ کے الفاظ خود زبان حال سے بول رہے ہیں۔ کہ آریہ پرشوں کو پیڑت بھائیوں کی سہائتا کے لئے اپنی کوششوں کو دوگنا کر دینا چاہئے تاکہ ان کی سست رفتاری سے ودھرمی لوگوں کو آریہ جاتی کی ابلا استریوں اور اسہایہ بچوں کے دھرم پر ڈاکہ ڈالنے کا کوئی موقعہ نہ مل جائے ۞

گوروکل کے لئے ڈیپوٹیشن

گوروکل کانگڑی کی بڑی بڑی شاندار اُن کے وارشک اُتسو ہو چکے۔ اب گوروکل وشو ودیالیہ کا اُتسو نزدیک آ رہا ہے۔ لیکن یہ کھید کا مقام ہے۔ کہ ابھی بھی آریہ سماج جنتا نے اس اُتسو کی سپھلتا کے لئے کوئی یتن نہیں کیا۔ جس پر فخر کیا جا سکے۔ حالانکہ گوروکل کی آوشیکتائیں اس بات کا پرزور تقاضا کرتی ہیں۔ کہ آریہ سماجیں دیر سے مقامی ڈیپوٹیشن بنا کر آنند سے پہلے ہی اتنا دھن جمع کر لیں جس سے گوروکل کے ادھیکاریوں کو یہ سوبھاگیہ پراپت ہو جاتا۔ کہ رشی دیانند کے انویائیوں کو اپنے ایک ماتر جاتیہ وشو ودیالیہ سے اگاد شردھا ہے۔ اور وہ اس پریم کا ثبوت دینے کے لئے ہر وقت تیار ہیں ۞

پاتال دیش میں ویدک دھرم کا پرچار

(پنڈت ایودھیا پرشاد جی کی دوسری چٹھی)

جو آپ نے شکاگو (امریکہ) سے سنتری بھگت بوبال گوبند سہائے جی وکیل - انبالہ کو لکھی ہے

ہے تو امریکہ آ کر یہی دھن لگ رہی ہے - کہ یہاں ویدک دھرم کا سکہ جما کر ہی بھارت لوٹنے کا چنتن کروں - یہ وہی پاتال پوری ہے - جہاں مہرشی ویاس نے اپنے سوگیہ پتر شکدیو کے ساتھ پداپن کیا تھا - اور جہاں پتر ارجن کر ادھیاتم تتو کا انوشیلن کرتے رہے۔

دھن کی پوجا

مگر آج اسی مہرشی سیوتا پاتال پوری میں وہ اچھا لگتا کا سمعان پرکرتی دیوی کی وبھوتیوں نے گرہن کر لیا ہے - پرکرتی دیوی نے ساکشات لکشمی کا روپ دھارن کیا ہوا ہے - سونے چاندی ہیرے جواہرات سے لدی ہوئی لکشمی کی مورتی گھر گھر براجمان ہے - بھارت کے ادھک تار کک دردرتا کا جو کھنڈن کرتے ہیں - شاید وہ لکشن اس دیش میں اسمبھو دوش سے دوشت ہو جائیں - جس دیش میں بنا بھر پیٹ بھوجن کئے کوئی سونے والا نہیں - بنا جوتا پہنے کوئی چلنے والا نہیں - تھا میلے کچیلے پھٹے پرانے کپڑوں کے جوں میں کوئی درشٹی گوچر نہ ہوتا ہو - تھا جہاں پرتیک ۳ ویکتی پیچھے ایک موٹر گاڑی ہو - اس دیش میں سمپتی جو "Depression" تھا بیکاری کے لئے آرتناد ہے - اس کے نکھت یہ کے چترن کرنے کے لئے شاید سنکلپ کی آنکھ کی آوشیکتا پڑے - ارتھ بھاو تھا جیو نباہن کرنے یوگیہ سامگری کی اود بمانتا ہی سوار تھ وریدرتا کی ودیمانتا کے سوچک ہوں - پر اس پاتال پوری کی بات ہی نیاری ہے

دیش میں جیو نباہن کرنے یوگیہ سامگری کی بہتات ہو گئی ہے - اتہ ورتمان کال میں امریکہ کی غریبی کا یہی کارن بتایا جاتا ہے۔

"Poverty in plenty"

کی سمسیا کے سلجھانے میں ورتمان امریکن سرکار پرجا سہت لگن ہے - کروڑوں من گیہوں ملوں میں جلا دیا گیا - دس لاکھ سے ادھک سور زندہ گڑوا کر نشٹ کر دئے گئے - اربوں مرغیوں کے انڈے بھی نشٹ کئے گئے - کیونکہ ارتھ شاستر وشارد پنڈتوں کا کتھن ہے - کہ ان وستوؤں کی بہتات سے ہی امریکہ میں لکشمی دیوی کی چنچلتا ہو رہی ہے - لڑکپن میں میں نے ایک شعر سنا تھا - جو اس اوسر پر یاد آیا ہے

مجھے جب دیکھتے ہیں روتے
تب وہ مسکراتے ہیں
لگانے والے ہیں ایسے
آگ پانی میں لگاتے ہیں

میرا انوبھاو تھا - کہ میرے رونے پر ہی وہ مسکراتے ہیں - پر یہاں بات الٹی ہے - انیہ پیتے مٹھائی سونے چاندی ہیرے جواہرات آدی دھن سمپتی روپی مسکان کے ساتھ ہر لگ - لکشمی دیوی اپنے دردر رہی ...

دوروں کے آشم کی آشنکا کا درشیہ دکھلائی دیتا ہے مجھے تو ایسا پرتیت ہوتا ہے - کہ شاید اس پاتال پوری کی ورتمان پرستھتی مہرشی کپل کرت سانکھیہ درشن کے پرتھم ادھیائے کے دوتیہ سوتر کا سوستر ویاکھیان مانو سماج کو پڑھا رہی ہے ۔

न ह्यतासिद्धि

ارتھات درشٹ - اندریہ گرہیہ وستوؤں دوارا ترپودھ دکھوں کی نورتی نہیں ہو سکتی - اس چھوٹے سے سوتر کے گربھ میں کتنی گہنتو پورن سچائی ودیمان ہے - کہ آج دھن دھانیہ سمپن لکشمی دیوی کے نواس ستھان پاتال پوری کو اس سوتر کا درشیہ جاتیہ جیون کے قلم پر سنچہ جنتوں کے دوارا پردرشت کرنے کی آوشیکتا جان پڑی - دھنیہ ہے رشیوں کی بدھی کو - کہ وہ دشو کے انت سمبل کے رہسیوں کے رتنوں کو سوتر روپی ڈبیہ میں بند کر اپنی بھاوی سنتان کے لئے ورا ثت میں چھوڑ گئے ہیں - آج ان ڈبیوں کے واہن اوران کے آئین میں پرکرات کی سنتان اپنے شوگ کے شوکشم انی سوکشم گیان وگیان گرہنی چنتن منن ندھی دھیاسن آدی شکتیوں کا رتھا وگاڑ کر مبریں اپ دیہ کرکے رتن پرابتی سے ونچت ہو کر دھیا دھول میں ٹکلوں ہو رہی ہے - پرماتما نراں کرے - اس وشو بہانڈ کے رنگ منچ پر کھولیئنٹ کے تل تک سکنے والے کال روپی پردہ کو ومبرتی کے ردلر میں لپیٹ کر اس کے سوتر دھار نے لپشیہ ویسیہ کا وینگ - ارتھات اس دیو کے کاویہ کو تو دیکھو - اس انقرو وید وکت سرشٹی کے دیونک جگت پنج روپی درشیہ کاویہ کے کیسے کیسے منوہر اور جیت آکرشک آشچریہ الیناوک ناٹک پدھی دچلت کر درشیوں کو ورتمان کے سوروپ دے کر ملنیہ سماج روپی درشک کے سماکش پردرشن کیا ہے - کہ جسے دیکھ کر سایاں تماشہ سے شوق رکھنے والے درشکوں کی آنکھوں پر جوکا چوند لگ گئی - نرک کے ناخن سے بال کی کھال کھینچنے والے تتو وشاردوں کی بدھی شری بھگوان کرشن پرتی پاردت

"अनन्तशाखा ह्यनन्ताश्च
बुद्धयोऽव्यवसायिनाम्"

کا پاٹھ یاد کرنے لگی - ارتھ شاستر کے پنڈتوں کو اس سوتر دھار دوارا پردرشت ویسیہ دیوتا کے ... Design تھا ... کے گیان گے بہنر ہوتا - کو تپسیا کی جگتا کے پادس جو - مہشیہ ماتر میں پرنتو انکا شتی اور

آکاش سے پاتال تک سے مارگ میں ورد دبہت سے بھی تبدیر ترگنی کے ساتھ نرنتر دوڑتے ہوئے نہیں تھکتے - وہ بھی آج اس درشیہ کے سماکش ہتر ٹھٹھرائے ہوئے لکم کرنو بہ ٹوڑھنی کے چکر میں پڑ کر حضرت غالب کی اس کویتا کے بھاو کے دیونک بن گئے :-

ہوئے ہیں پاؤں ہی پہلے
نبرد عشق میں زخمی
نہ بھاگا جائے ہے مجھ سے
نہ ٹھہرا جائے ہے مجھ سے

پوران کہتا واچک شاید اس دیش کی ورتمان پرستھتی کی اس ستھتی کا کارن یہ نردیش کریں کہ پورانوں نے لکشمی کا واہن الو بتلایا ہے - اتہ جس جاتی پر لکشمی کا بوجھ لدا ہوا ہو جاتی لکشمی کا واہن بنی - وہ الو ونت ہے - پر یہ کتھن امریکن جاتی پر سمپرتی چرتارتھ نہیں ہوتی - بیدیشی اس میں کوئی سندیہ نہیں کہ لکشمی کا واہن الو ہے - اور بھارت میں سمپرتی لکشمی کے بوجھ لادنے والے ان کے واہن سو روپیہ بہتر الو ورتمان ہیں - جن نے جیونیا پن روپی کمن آگمن کرم اگیان اندھکار کی راتری میں ہی ہوا کرتے ہیں :-

گیان کا پرکاش

پر یہاں تو لکشمی دیوی گیان کے پرکاش میں ہی پرگٹ ہوئی ہے - شاید اسی لئے ان کے واہن نے یہاں ان کا ساتھ نہیں دیا - کیونکہ واہن بہود یہ کی گنی دن کے پرکاش میں اوردھ ہو جاتی ہے - کب نہیں دیکھنے - کہ اس دیش کے روک فیلر (Rock feller) جیسے دھنوانوں نے ... روپ گیان وگیان کی جیوتی کے دکھانت کے لیے دن تمہ اس بات کا پرتیکش دیکھتے - کہ یہاں کے دھنوان کیول لکشمی کے اپاسک نہیں - بلکہ ... کے بھی پکے پجاری ہیں - سرسوتی دیوی بھی ان کی جیوتی کے پرکاش میں کیول ماتر نہیں ... تو ہو سکتا ہے - کہ ان کے واہن الو ... آنکھیں بند کیا جاتی ہیں - اتہ وہ پرکاش میں پرادھین نہیں کر سکتے - اس دیش میں اننت آکاش کے سمندر کی پرگٹ دشو بہانڈ روپ ... بنانے والی سرسوتی ... دیش کی ... شاید ان ... ہوتی - اپنی ... لکشمی دیوی کے ساتھ دیا ہے - پھر گویا کدان ہے ؟ سرسوتی گیان کا ...

پرکاش دشاؤں تھا اپ دشاؤں کو جھلملاتے ہوئے ہو - اور لکشمی دھن کی پورن وبھوتی سبھا کا روپ دھارن کئے کھڑی ہو - پھر اس اسلنوش اور بھو شنیت سمبندھی آشنکا کا کیا کارن ہے - یجروید کے پرش سوکت کے انتم منتر میں کہا گیا ہے :-

श्रीश्च ते लक्ष्मीश्च पत्न्या
अहोरात्रे पार्श्वे — इत्यादि।

آؤ ہم لوگ بدھی کی آنکھ کھول کر اس منتر کے انت بھل کو دیکھیں - شاید اسی میں اس انیت سمسیا کا حل ملے :-

منتر میں شری اور لکشمی کا اس پرم پرش کی دو پتنیوں کے سو روپ میں ورنن کیا گیا ہے - اور دن اور رات اس کے دو پہلو سو روپ ہیں - شری ہی سرسوتی و گیان سو روپ ہے - لکشمی ودھن واچک ہے - کیونکہ سب دھن کو بڑی تیاگ کر دھن اوستھا میں پہی دت ہوئے جہاں پرشوں کے نام کے پیچھے شری شری کا ہی اپیوگ ہوتا ہے - میرے وچار میں ان میں ایک دن اور ایک رات ہے - شری یا سرسوتی گیان دن ارتھات پرکاش ہے - اور دھن یا راتری یا اندھکار ہے - اسی لئے دھن سے مدھیہ تیا لوگ اگیان اندھکار میں بھرمن کرتے ہیں - اور سرسوتی کا سیون کر گیان روپی دوس کے پرکاش میں وچرتے ہیں - پرکاش جاگرتی ہے - اور اگیان اندھکار نیند ہے - اس میں کوئی سندیہ نہیں - کہ جاگرتی جیون کی پرتیک ہے - اور نیند امرتیو کی بہن ہے - یہ سمرن رکھنا چاہیئے کہ پرکاش اور اندھکار دن اور راتری جاگرتی اور نیند اتھا جیون اور مرتیو - ان میں کوئی اوہیلا کرنے یوگیہ نہیں - کیونکہ یہ پرم پرش کے دو پاسرو سو روپ ہیں - یدی سورج کی کرنوں کے پرکاش کی شکتی سے پرتھوی تل پر ... وشال پرکرتی کے روپ کو دھارن کرتے ہیں - تو اندھکار کے بستر پر نرنتر شین کئے ہوئے پرتھوی کے گربھ میں کوئلے ہیرے بن جاتے ہیں - یدی دن ہمارے کاریوں میں سہایک ہوتا ہے - تو راتری وشرام پردا بنیہ ہے - یدی جاگرتا وستھا میں ہم اپنی سمست انسپھت شکتیوں کو ... تک کرنے میں سمرتھ ہوتے ہیں - تو نیند اوستھا پرابت کر دیہہ کی ہوئی شکتیوں کو ... پرابت کر جاگرتی کے جیون میں ... کرنے میں سمرتھ ہوتے ہیں - یدی ... کی شکتیوں کے پرگٹ روپ کا ... تو مرتیو کے انگ ہم اپنے ساکشات ... تک - اپنے آپ کو ... ہیں - ابھی ... مزہ شٹ پنڈتوں نے وید منتر ... ان کی رتیہ ...

اور سرسوتی میں کوئی بھی اوہیلنا کرنے یوگیہ نہیں ؛

ہمارے دیش کے لکشمی کے اُپاسکوں نے سرسوتی کی اوہیلنا کی۔ تتھا سرسوتی اُپاسک لکشمی کی نندا کرتے رہے۔ کیا پرنام ہوا؟ پرگٹ ہے۔ جاگتے ہوئے منشیہ بڑی کبھی نِدرا کی شرن نہ لیں۔ تو ان کا جاگرن ہی ان کے نرنتر جاگرت جیون کا کال ہو جائے گا۔ اور اسی پرکار سویا ہوا کبھی جاگنے کا نام نہ لے۔ تو یہ نِدرا اُس کی مرتیو کی سُوچک ہے۔ جاگرتی بار بار جنم سنکھ کی انوبھوتی میں کارن ہے۔ اور نِدرا جاگرت اوستھا کو شکتی اور سپھورتی پردان کرتی ہے۔ اسی پرکار یہ ان روپی جاگرتی لکشمی اندر روپی نِدرا اور جنم سکھ کی انوبھوتی کا کارن ہے۔ ارمغان جس جاتی ہر گیا۔ نہیں۔ وہ جاتی دھن کے سکھ کو نہیں بھوگ سکتی۔ تتھا جس جاتی میں دھن نہیں۔ اُس جاتی کے گیانیوں کو کاریہ سنچالن میں سپھورتی نہیں۔

آج بھارت کی یہی دشا ہے۔ کہ اس کے ودوانوں کو دھن ابھاو کے کارن کاریہ سنچالن کی کشمتا نہیں۔ تتھا اس کے ودوانوں کو گیان ابھاو جن دھن کا اُپیوگ نہیں ہوتا۔ اسی لئے دوار ابھی دو جاگرتی بنانے سدرش گیان سرسوتی تتھا دھن لکشمی کی شرتی میں پرم پُرش کے باہتر و سروپ کہا ہے۔

ایک باہتر و کا منشیہ لنگڑا اور لُولا ہوتا ہے۔ دونوں باہتروں میں پورش کا سروانگ سوندریہ ہے۔ اسی کا شرتی نے اس پرکار بھی پرتی پادن کیا ہے :۔

विद्यांचाविद्यां च यस्तद्वेदोभय सह । अविद्यया मृत्युं तीर्त्वा विद्ययाऽमृतमश्नुते ।

شاید کسی کو شنکا نہ ہو جائے کہ بھارت تو جہاں سرسوتی ہے۔ وہاں لکشمی نہیں تھی جہاں لکشمی ہے۔ وہاں سرسوتی نہیں۔ اس کارن اسمنجس کی سمبھاونا ہے۔ پرنتو امریکہ میں تو ودیا اور دھن دونو کا سماویش ہے۔ پھر اسمنجس کا کیا کارن ہے؟

اب ہم اسی کا وچار کرتے ہیں۔ سرسوتی اور لکشمی وشنو بھگوان کی دو پتنیاں کہی گئی ہیں۔ وشنو بھگوان کشیر ساگر میں شین کرتے ہیں۔ اور دونو پتنیاں چرن سیوا کرتی ہیں۔ کیتنا اُتم النکار ہے۔ شاید یہی النکار بھارت کی سمسیا کی ویاکھیا کر دے۔ ایک پُرش کی بڑی دو استریاں ہوں۔ اور پُرش ہو تتھا بُدھ اس کے سامنے اس کی پتنیاں پرسپر سپتنیا داہ کے آویگ میں تنا تنی نہ کریں۔ یہ سمبھو ہے۔ کہ بڑی پُرش نے بے فکر سو جائے۔ تو

اس کی دونو پتنیاں اُس کی اسا ودھانی میں پرسپر تنا تنی کر بیٹھیں۔ وہ نند وشنو کو شیش سے نکر ہی سدا کے لئے سُلا دیا۔ یہی کارن ہے۔ کہ سرسوتی کی اُپستھتی میں لکشمی بہت سپر ابھیں نہیں رہتی۔ اور لکشمی کی اُپستھتی میں سرسوتی کھسک جاتی ہے۔

میں سمجھتا ہوں۔ کہ بھارت میں سرسوتی اور لکشمی کا پرسپر میل اسی کارن نہیں ہے۔ کہ ہم بھارتیوں کا بھگوان سویا ہوا ہے۔ ہم جاگرت بھگوان کے اُپاسک نہیں۔ ہم بے خبر ہو کر ان کے پوجک ہیں۔ اتہ بھارت تو جاگرت بھگوان کی اُپاسنا کا پاٹھ پڑھنا ہوگا۔ تبھی سرسوتی اور لکشمی کا میل ہوگا ؛

باہمی مطابقت

پر امریکہ کی بات اُلجھن ہے۔ یہاں سرسوتی اور لکشمی میں بہت میل ہے۔ سرسوتی کی سیوا میں لکشمی لگی رہتی ہے۔ اور لکشمی کی سیوا میں سرسوتی سنلگن ہے۔ پرنتو دونو کا اُپاسیہ دیوتا کوئی ایک [illegible] نہیں۔ اور بات بھی ٹھیک ہی ہے۔ [illegible] دشا میں یا پرسپر ان بن کا کوئی کارن بھی نہ ہو۔ دو شکتیوں کی سنتلن لینا ہے۔ یدی کوئی ایک ستار ہو۔ تو دونو کے درمیان رہتے ہوئے ہی کبھی تو ہو سکتا ہے۔ پرنتو وکشت سنکو کی سدھی نہیں ہو سکتی ؛

میرے وچار میں امریکہ کو آج کسی ستا کی آوشیکتا ہے۔ کہ جس کی پریرنا میں سرسوتی اور لکشمی کی شکتی کا اُپیوگ ہو۔ اسی پرم ستا کو شرتی میں وشنو نام سے پکارا گیا ہے۔ امریکہ میں سرسوتی ہے۔ لکشمی ہے۔ اور سرسوتی اور لکشمی کا پرسپر میل بھی ہے۔ پرنتو وشنو کا پتہ نہیں۔ وشنو کی اور نہ سرسوتی کی لکشیہ ہے۔ اور نہ لکشمی کا دھیان ہے۔ اتہ سرسوتی کی شکتی گیان وگیان نے اچیتن شکھر پر آرُوڑھ ہو کر وچار کی دھارا انکے پروا کو منشیہ وا تنتو۔ سنگ وار کے اندھ کوپ میں پٹک کر بھول بھلیاں میں لگی ہے۔ تتھا لکشمی کی شکتی وشنو کو اپنی پریرنا کا لکشیہ بنائے بنا سرسوتی کی سہایتا سے آمود۔۔۔۔۔۔ کے رچھیا یان میں بھرمن کرتی ہوئی مادک رل ویتا تتھا اشانتی کے کنٹک بن میں الجھ گئی ہے۔ اسی لئے وشنو کے وشے میں شرتی میں کہا گیا ہے :

"अतीत पदा विचक्रमे विष्णुर्गोपा अदाभ्यः । अतो धर्माणि धारयन ॥"

ارمغانت نرنتر چلن شیل وشنو پر یتن سے شکشک کسی بھی شکتی سے نہ دبنے والے وشنو نے [illegible]

پرکار کے پرآپت یوگیہ (ارمغانت شاریرک۔ مانسک اور آتمک) پدارتھوں کو وشیش کرم پُوروک دھارن کر رکھا ہے۔ انہ سمست دھرموں کو دھارن کئے ہوئے ہیں ؛

وشنو ہی دھرم کا دھارن کرنے والا ہے۔ اتہ جہاں وشنو کی اُپاسنا نہیں۔ وہاں دھرم کا سروتھا ابھاو رہے گا۔ اور لکشمی اور سرسوتی کے رہتے ہوئے بھی شانتی نہیں ہو سکتی۔

میں تو یہی سمجھتا ہوں۔ کہ امریکہ میں سرسوتی ہے۔ لکشمی ہے۔ پرنتو نہ وشنو کی اُپاسنا ہے۔ نہ دھرم کی دھارنا ہے۔ اتہ امریکہ میں سروویاپک وشنو کی اُپاسنا کے پرچار تتھا دھرم کی دھارنا کے وستار کی آوشیکتا ہے۔

اسی اُدیش کو لے کر میں یہاں ٹھہرنا چاہتا ہوں اور سروویاپک پرماتما کی اُپاسنا تتھا دھرم کی دھارنا کا پرچار کرنا چاہتا ہوں۔ میں کہاں تک سپھل ہو سکوں گا۔ اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میرا تو سدھانت ہے :۔

"कर्मण्येवाधिकारस्ते मा फलेषु कदाचन ।"

× × × × ×

تمہارے پتر سے بھارت کے ساماجک تتھا راجنیتک وا تاورن کا پریچے مل جایا کرتا ہے۔ اتہ اسی پرکار برابر لکھتے رہنا ؛

میں پرسوں یہاں سے پرستھان کرنا چاہتا ہوں ۳ جنوری ۱۹۳۶ء کو S.S. Narissia نامک جہاز دوارہ South America کے لئے یاترا کروں گا۔ ۱۵ جنوری کو George Town پہنچ جاؤں گا۔ کچھ کال تک ادھر اُدھر پرچار کرنے کے بعد دوبارہ یونائیٹڈ سٹیٹس میں لوٹوں گا۔ اور نیو یارک۔ فلاڈیلفیا و واشنگٹن میں آریہ سماج کی ستھاپنا کرونگا۔ اور سماج کو سدرڑھ بنانے کا یتن کروں گا ؛

آپ کا شبھ چنتک :۔
{ بُودھیا پرشاد۔ شنگرو (امریکہ) } ؛

سارودیشک سبھا کے سدسیوں سے اپیل

آریہ سماج کی دو مان پتھن کو دور کرنے کے ادیش سے اجمیر میں دیانند نرواں ارد ھ شتابدی منانے کا نشچے کیا تھا۔ اس سماچار سے پرسنتوش ہو جانے کا سنتا ہے کہ نئی شکتی کو "سنرودھا نند" کے شکتی میں لگا دیا۔ اور لگ بھگ ایک ہزار سدسیہ بنانے کی بات پات توڑنے اور سدھیا وسواد ھیائے کرنے کا پرتگیا کی۔ اب پھر سارودیشک سبھا کا نرواچن ۲۷ مارچ کو ہونے والا ہے۔ میں دل سے چاہتا ہوں اور پُورن آشا کرتا ہوں۔ کہ سارودیشک سبھا اپنی اس گھوشنا کو اوشیہ پُورن کر یگی جس کے انوسار ہیں لئے اس سمے "ان شدھن" کا سنگٹھن کر دیا تھا۔ یدی کسی بھی کارن سبھا اپنی اس مہتو پُورن گھوشنا کو پُورن نہ کر سکے گی تو مجھے اپنے اسی پرن دور درڑھ نشچے کے انوسار سنگٹھن "ان شدھن" کو پُورن کرنا گا کر تو یہ پالن کرنا ہوگا۔ میں آشا کرتا ہوں۔ کہ سارودیشک سبھا اپنی اس مہتو پُورن گھوشنا کو اوشیہ پُورن کریگی۔ میں بھی پرستاؤ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ میرا درڑھ نشچے ٹھیک اسی پرکار کا ہے۔ جیسے پرنتو بنک کے سمکھش پریہ ستیا اپنی ادھیکار مانگ کے لئے ستیا گرہ کرتا ہے۔ اس لئے پرنتو پرتشٹھ بھی سارودیشک سبھا کے انترنگ سدسیوں میں (جو پرتی ۲۱ جمع ہیں) بہو مت ایسے ہی درڑھ آریوں کا ہو۔ جو جات پات کو بھی گریا ہنک روپ سے توڑ چکے ہوں ؛

نشیش انترنگ سدسیہ بھی ایسے ہی ہوں۔ جو اپنے کو بھی ودیا سے جنم مولک بھیڑا جات پات کو شیشٹ نہ کہتے ہوں ؛

سارودیشک سبھا کے پردھان اور منتری تو ایسے ہی درڑھ آریہ ہوں جو ویدک ورن و یوستھا میں وشواس رکھتے ہوئے جنم مولک جات پات کو توڑنے کا کریاتمک روپ سے پرچار کرتے ہوں۔ اور سندھیا، سوادھیائے، سنسکار، سوتمبر اور سوریہ ان پانچ ویدک سنسکاروں کو بھی دیوہار میں لانے کا یتن کرتے ہوں ؛ انت میں نویدن ہے۔ کہ میرا سروسو ویدک دھرم ستیہ اپدیش سامنے لئے میں نے "دیانند ادنے سوا ہا" کہا ہے۔

इदं दयानन्दाय इदं न मम

کیونکہ بہرشی دیانند بھی ویدک دھرم کا آدھار کیا ہے۔ ۲

آریہ جگت

گورو کل کانگڑی ہر دوار کا سالانہ جلسہ
۳۰-۳۱ مارچ و یکم اور ۲ اپریل ۱۹۳۴ء کو ہوگا۔
اس کے نکھیہ ادھشٹاتا جی کی اچھیا ہے۔ کہ
گورو کل کے اتسو پر جو بھائی آئیں۔ وہ سُندر کھدر
پہن کر آئیں۔ اگر کوئی بھائی کسی وجہ سے کھدر
نہ پہن سکیں یا پہننا نہ چاہیں۔ تو وہ سودیشی
کپڑے پہنیں۔ بہر حال کسی کے تن پر کوئی بدیشی
چیز نہ ہو۔ نکھیہ ادھشٹاتا جی کی اس اچھیا کا
ہم پورے زور سے سمرتھن کرتے ہیں۔ اور آشا
کرتے ہیں۔ کہ جو بھی بھائی گوروکل اتسو میں شامل
ہوں گے۔ وہ کھدر یا سودیشی پہن کر آئیں
گے ؞

مہاشہ راجپال جی نے ۶ اپریل ۱۹۲۹ء کو
ویرگتی پراپت کی تھی۔ سودیشی تتھی کے انوسار
اس بار ان کی شہادت کا دن ۱۲ مارچ کو ہے۔
آریہ سماج لاہور نے یہ پرستاو پاس کر رکھا ہے۔
کہ مہاشہ راجپال کے یوم شہادت کے بعد جو
اتوار آئے اس پر ان کی شہادت کا دن منایا
جائے۔ اس بار ۱۱ مارچ کو اتوار ہے۔ اور
۱۲ مارچ کو ان کی شہادت کا دن۔ ہمارے
خیال میں مناسب یہ ہوگا کہ ۱۲ مارچ کی بجائے
۱۱ مارچ کو یوم شہادت منایا جائے۔ آریہ سماج
لاہور تو منائے گا ہی۔ باقی آریہ سماجوں کو بھی
ضرور منانا چاہیئے۔ کیا یہ افسوس کی بات
نہیں۔ کہ قاتل کی یادگار تو ہر سال عُرس کی
صورت میں منائی جائے۔ لیکن شہید کی
یادگار نہ منائی جائے ؞

شہید راجپال کی یادگار کو مستقل طور پر
منانے کے لیے آریہ پستکالیہ اور سرسوتی آشرم
کے منتظمین "راجپال" کے نام سے آریہ بھاشا
کا ایک پتر نکالنا چاہتے ہیں۔ اس کا ڈیکلیریشن
داخل کیا جا چکا ہے۔ اگر ڈیکلیریشن منظور ہو
گیا۔ تو ۱۲ مارچ کے دن اس کا پہلا پرچہ نکل آئے گا۔
لیکن اگر ڈیکلیریشن منظور نہ ہوا۔ تو بھی اس دن
کی یادگار میں ایک کتاب شائع کر دی جائے گی۔
یہ رسالہ اسی نکھشہ سے جاری کیا گیا ہے۔
جو نکھشہ مہاشہ راجپال جی کا تھا۔ ارتھات
آریہ ساہتیہ کو بڑھا کر آریہ سماج کی سیوا کی جائے
اس کا پالیٹکس سے سمبندھ نہ ہوگا۔ یہ آریہ
سدھانتوں کا سمرتھن کیا کرے گا۔

ہم آشا کرتے ہیں۔ کہ آریہ جگت اس رسالہ
کی سرپرستی کرے گا۔ اور اس کے ساتھ ہی مہاشہ
راجپال کی یادگار آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم
کی بھی ؞

پچھلے سال سے جو جدوجہد پنڈت وشو بندھو
جی آچاریہ دیانند براہم مہاودیالیہ کے سمبندھ
میں انارکلی آریہ سماج میں ہو رہی تھی۔ وہ گھٹی
نہیں بلکہ بڑھ گئی ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ
اس نے بھیانکر روپ دھارن کر لیا ہے۔
سب سے پہلے مہاتما منشی راج نے آریہ سماجوں
کے نام سرکلر جاری کر کے ان سے پنڈت وشو
بندھو کی پوزیشن کے خلاف پرستاو حاصل کیے
وہ پرستاو آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کے
سامنے رکھے گئے۔ جہاں یہ نتیجہ ہوا۔ کہ آریہ
سماجیں پنڈت وشو بندھو کو اپنی ویدی پر
کھڑا ہونے کی اجازت نہ دیں۔ اس کے بعد
دیانند کالج مینیجنگ کمیٹی کا سالانہ انتخاب ہوا۔
یہ کمیٹی پنڈت وشو بندھو کا گڑھ سمجھی جاتی
تھی۔ چنانچہ لاہور سے جو پرتی ندھی اس کمیٹی
میں بھیجے گئے۔ ان میں اکثریت پنڈت وشو
بندھو کے حامیوں کی تھی۔ لیکن باہر کے
آریہ سماجوں نے جو پرتی ندھی بھیجے۔ انہوں
نے پانسہ پلٹ دیا۔ اور اکثریت مہاتما منشی راج
کی ہو گئی۔ چنانچہ سالانہ اجلاس میں یہ
بات سپشٹ ہو گئی۔ کہ کالج کمیٹی میں بھی اکثریت
مہاتما منشی راج کی ہے۔ دیانند براہم مہاودیالیہ
اسی کمیٹی کے آدھین ہے۔ اس لیے اگلی چوٹ
پنڈت وشو بندھو پر اس کمیٹی کے ذریعہ کی
جائے گی ؞

پنڈت وشو بندھو آریہ سماج انارکلی [illegible]
کے پردھان تھے۔ اس لیے زیادہ [illegible]
آریہ سماج کے [illegible] پچھلے
سال بھی ہوا تھا جب لالہ خوشحال چند منتری
آریہ پرادیشک سبھا پنڈت وشو بندھو [illegible]
پر کھڑے ہوئے تھے۔ گت ورش پنڈت
وشو بندھو لالہ خوشحال چند کو شکست دینے
میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اس ورش ان کا
ورودھی دل پرتی تیاری سے آیا تھا۔ ان کی
تیاری بھی کم نہ تھی۔ لیکن چونکہ مہاتما منشی راج
کی شخصیت ان کے خلاف کام کر رہی تھی۔ اس
لیے آخر کار انہیں شکست ہوئی۔
آریہ سماج انارکلی کا انتخاب کیا تھا میونسپل
کمیٹی کا ایک انتخاب تھا۔ اور دو نو دل ایک
دوسرے کے مقابلہ میں اسی طرح کھڑے تھے
جس طرح میونسپل کمیٹی کے ممبری کے امیدوار
کے دل کھڑے ہوتے ہیں۔ پردھان کے
انتخاب کے ساتھ فریقین کی طاقت کا فیصلہ
ہو گیا۔ پنڈت وشو بندھو کے مقابلہ پر پنڈت
ٹھاکر راج جی ہیڈ ماسٹر دیانند مڈل سکول
پردھان پد کے امیدوار تھے۔ مہاتما
منشی راج نے ان کا نام پیش کیا۔ جب رائے
شماری ہوئی۔ تو پنڈت وشو بندھو جی سترہ
ووٹوں سے ہار گئے۔ انہیں ۱۲۶ ووٹ ملے
اور ان کے مخالف کو ۱۴۳۔ پنڈت وشو بندھو
کی شکست کے ساتھ ان کے دل نے حوصلہ
ہار دیا۔ اس کے بعد انہوں نے کسی بھی جگہ
کے لئے اپنا امیدوار کھڑا نہ کیا۔ جس کا نتیجہ
یہ ہوا کہ ان کا کوئی آدمی کسی بھی عہدہ پر
منتخب نہ ہوا۔ نہ صرف یہ بلکہ
سبھا سدوں میں بھی کوئی نہ لیا گیا۔ اس
طرح میدان مکمل طور پر ان کے ورودھیوں
کے ہاتھ میں رہا ؞

آریہ سماج انارکلی میں جو دھڑہ بندی اس
وقت ہو رہی ہے وہ کیسی بھی قابل افسوس
کیوں نہ ہو جس شانتی سے اس کا نروان ہوا
دونو فریقوں کے لئے اور خاص کر پنڈت
وشو بندھو کے لئے فخر کی بات ہے۔ انتخاب
میں ۲۶۹ سبھا سدوں نے حصہ لیا۔ ممکن
ہے۔ کہ کچھ لوگ پیچھے بھی رہے ہوں۔ بہر حال
جس سبھا میں ۲۶۹ سبھاسد موجود ہوں۔
اور جذبات ایک دوسرے کے خلاف سخت
بھڑکے ہوئے ہوں۔ وہاں انتخاب کا شانتی
سے سماپت ہو جانا واقعی ایک تعریف کی بات
ہے۔ ایسے موقعوں پر کمزور پکش ہمیشہ کوئی نہ
کوئی مشکل پیدا کر کے انتخاب کو ملتوی کرانے
کی کوشش کرتا ہے۔ اور چونکہ دھڑہ بندیوں
میں عام طور پر جائز و ناجائز وسائل میں تمیز
نہیں کی جاتی۔ اس لئے اجلاس ملتوی کرائے
ہی جا سکتے ہیں ؞

پنڈت وشو بندھو آریہ سماج انارکلی سے
نکل گئے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ ان کے
ورودھی نیا قدم کیا اٹھاتے ہیں؟ ووٹوں
کے لحاظ سے پنڈت وشو بندھو کی شکست
ہوئی ہے۔ لیکن ان کا ۱۲۶ ووٹ حاصل
کرنا ایسی بات نہیں۔ جسے آسانی سے نظر
انداز کیا جا سکے۔ ان کے خلاف الزامات
نہایت سنگین ہیں۔ ایک یہ کہ وہ وید کو
ایشورکرت نہیں مانتے۔ اور اس میں اتہاس
مانتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ انہیں رشی دیانند
کے کئی ایک سدھانتوں سے بھید ہے۔ اس
کے باوجود اگر انہیں ۱۲۶ ووٹ مل سکتے ہیں
تو آپ آریہ سماج انارکلی کے سبھاسدوں کے
متعلق کیا رائے قائم کریں گے؟

پنڈت ایودھیا پرشاد جی بی۔ اے ریسرچ
سکالر نے پاتال پوری میں ویدک دھرم کے
پرچار کے لیے سو یتن کیا ہے۔ وہ ان کے مراسلات
سے پورے طور پر عیاں ہوتا ہے۔ جو "پرکاش"
میں شائع ہوتے ہیں۔
اب آپ شمالی امریکہ کے بعد جنوبی امریکہ
میں جا رہے ہیں۔ اور وہاں سے پھر شمالی امریکہ
میں لوٹ کر آئیں گے۔ آپ کے پتروں سے
یہ نشچت روپ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اگر
ودیش پرچار کے کاریہ میں سارودیشک سبھا
کا ہاتھ بٹایا جائے اور اسے مالی طور پر مضبوط
کیا جائے۔ تو یوروپ اور امریکہ کی سبھیہ
جاتیوں میں پرچار بھلی بھانتی سپھل روپ
اختیار کر سکتا ہے
پنڈت جی کا یہ وچار ہے کہ اگر ان کو دو
تین سال تک ودیش پرچار کے قابل بنایا
جائے۔ تو آپ ودیش میں پرچار کے کام کو مضبوط
بنیادوں پر کھڑا کر سکتے ہیں۔ ہمارا وشواس ہے
کہ ویدک دھرم اور سبھی سجن ودیش پرچار
کو سپھل بنانے کا یہ نادر موقعہ ہاتھ سے جانے
نہیں دیں گے۔ اور پنڈت جی کے دو تین
سال تک ودیش میں ٹھہرانے کے لیے
سارودیشک سبھا کو مالی طور پر مضبوط کرنے
سے دریغ نہ کریں گے ؞

بہار پرانت میں آل انڈیا آریہ سماج ریلیف
سوسائیٹی جس کا ہیڈ آفس پٹنہ کی
بجائے مظفر پور میں تبدیل کیا جا چکا ہے۔
مندرجہ ذیل مقامات پر بھی اپنے ریلیف کیمپ
جاری کر دئے ہیں:-
دربھنگہ۔ سمستی پور۔ سیتا مڑھی۔ موتی ہاری
مونگھیر۔ رام چورتی پر مکھ ہیں
ان کیمپوں کے علاوہ آٹھ مختلف دیہات
میں ریلیف سب سنٹر بھی قائم کئے جا چکے ہیں۔
سوسائیٹی کے متعدد کارکن جہاں بے خانماں
زخمیوں کے لیے جھونپڑیاں بنا رہے ہیں۔ وہاں
اڑھائی سو کنوئیں بھی انہوں نے صاف
کروا دئے ہیں۔ اب ریلیف سوسائیٹی نے اپنے
کام کو دیہات میں زیادہ وسیع پیمانہ پر چلانے
کا فیصلہ کیا ہے ؞

اسلامی جگت پر ایک سرسری نظر

مرزائی خلیفہ صاحب نے ۲۳ر فروری کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے ایک جگہ فرمایا:-

"کیا تم نہیں دیکھتے - کہ دوسری جماعت میں پڑھتے پڑھتے ہی ایک لڑکے کو انٹرنس کی لیاقت حاصل ہو جائے - بلکہ اس کے لئے ضروری ہوگا - کہ وہ دوسری سے ترقی کر کے تیسری میں جائے - اور تیسری سے چوتھی میں - یہاں تک کہ دسویں جماعت تک پہنچ جائے - لیکن اگر وہ اس طرح نہ کرے - اور دوسری جماعت میں دس سال بیٹھا رہے - تو اسے انٹرنس کی لیاقت حاصل نہ ہوگی - پس ترقی ہمیشہ قدم آگے بڑھانے سے ہوتی ہے - نہ کہ ایک مقام پر ٹھہرے رہنے سے" ::

("الفضل" - یکم مارچ)

خلیفہ صاحب کی عنایت ہوتی - اگر وہ ساتھ ہی یہ بھی بتلا جاتے - کہ اگر ایک طالب علم ہر سال ہر جماعت میں فیل ہی ہوتا رہے اور انٹرنس تک ان کی طرح ترقی پاتا رہے - تو کیا اسے بھی انٹرنس کی لیاقت حاصل ہوگی یا نہیں ؟

آنجہانی مرزا قادیانی اس لئے جہان میں مبعوث ہوئے تھے - کہ فتنہ دجال کی بیخ کنی کریں - لیکن بیخ کنی کرنی تو کہیں رہی - مرنے سے ایک سال پہلے مرزا آنجہانی خود شکایت کرتے رہے - "کہ اگر اہل امریکہ و یوروپ ہمارے سلسلہ کی طرف توجہ نہیں کرتے - تو وہ معذور ہیں - اور جب تک ہماری طرف سے ان کے آگے اپنی صداقت کے دلائل نہ پیش کئے جائیں - وہ انکار کا حق رکھتے ہیں" ::

نہ معلوم آنجہانی مرزا کو اپنی صداقت کا وہم کیوں اتنا کھائے جا رہا تھا ؟ اہل امریکہ اور یوروپ کو اس بیہودہ بحث و مناظرہ بازی سے کیا حاصل کہ حضرت مسیح چوتھے آسمان پر مقیم ہیں - یا سرینگر میں ان کا مدفن ہے ::

"پیغام صلح" میں میاں محمد عبد اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر مسلم سکول قصور سے لکھتے ہیں - کہ :-

"دوسرا علم" احمدیہ جماعت نے یہ کیا ہے - کہ جرمنی کے ملک میں سوا لاکھ روپیہ خرچ کر کے ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کی ہے - جہاں اللہ اکبر کی صدا بلند ہوتی ہے ::

("پیغام صلح" - ۲۲ر فروری ۱۹۳۴ء)

اگر ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیتے - کہ نہ صرف مسجد ہی تعمیر کی ہے - بلکہ اس خانۂ خدا کو گروی بھی رکھ دیا ہے - تو زیادہ حد تک درست ہوتا ::

ریاست جموں و کشمیر کے مسلم ایجیٹیٹر بدلنے کا نام ہی نہیں لیتے - ۲۷ر فروری کی رات کو انہوں نے مسجد تالاب کھٹیکاں جموں میں ایک جلسہ منعقد کر کے حسب معمول پر جوش تقاریر کیں - پھر ۲۸ر فروری کی صبح کو ۱۰ بجے ماتمی جلوس نکالا - جلوس میں فرینچائز کمیٹی کی رپورٹ کا جنازہ سب سے آگے تھا - پیچھے مسلمان چھاتیاں پیٹتے جا رہے تھے - آخر یہ جنازہ اردو بازار سے ہو کر قبرستان میں جا کر ختم ہو گیا - جموں کے مسلمانوں نے جنازہ نکال کر جس طرح سینہ کوبی کی ہے - اسے دیکھ کر ہمیں تو یہ شک ہو گیا ہے - کہ جموں کے سارے مسلمان شیعہ بن چکے ہیں - اور دلی تحفہ کے طور پر انہیں بھی محرم کا نقشہ جمانے لگ گئے ہیں - اگر یہ بات نہیں - تو پھر جموں کے قبرستان تک سینہ کوبی کرتے جانا کس مصلحت پر مبنی ہے ::

پنجاب کونسل میں تقریر کرتے ہوئے آنریبل سر فیروز خان نون نے فرمایا - کہ :

"میرے محکمہ کے متعلق نکتہ چینی ہوتی ہے ایک سوالی جھگڑا اور حوال کھلا ہے - ذاتی طور پر میں مذہبی آزادی کا زبردست حامی ہوں - لیکن پبلک میں جھگڑے ہوتے ہی رہتے ہیں ::

اگر سچ مچ پبلک میں جھگڑے ہوتے ہی رہتے ہیں - تو ایک ذمہ دار وزیر کا فرض ان جھگڑوں کی یا تو تعداد کو کم کرنا ہے - یا ان کو احسن طریق سے سلجھانا - نہ کہ صرف اتنی منادی کرتے پھرنا - کہ ذاتی طور پر تو میں مذہبی آزادی کا زبردست حامی ہوں ::

ہز ہائی نس سر آغا خان جب ۲۰ر فروری کو کلکتہ پہنچے - تو سٹیشن پر ان کے استقبال کا معقول انتظام تھا - امراء و رؤسا کے لڑکے اور لڑکیوں نے جو سکولوں میں پڑھتے ہیں - گارڈ آف آنر کے فرائض سر انجام دئے تھے - سٹیشن کا منظر نہایت دلچسپ اور جاذب نظر آتا تھا - یہ تو حضرت پردہ کی جے ::

مسلمان لڑکیوں کا بغیر پردہ کے گارڈ آف آنر کے فرائض سر انجام دینا صاف بتاتا ہے - کہ مسلمان والدین اب خود برقع سے تنگ آ رہے ہیں - اور اپنی توجہ اس امر کی طرف مبذول کر رہے ہیں - کہ اپنی بچیوں کو پردہ کی قید سے آزاد کیا جائے ::

سر آغا خان کی یوروپین بیگم صاحبہ جب کلکتہ سٹیشن پر اتریں - تو "ہند جدید" لکھتا ہے - کہ :-

"مجمع پردہ کا اتنا سخت انتظام دیکھ کر متحیر اور ششدر رہ گیا - اور حیرت زیادہ اس بات پر ہوتی تھی - کہ ہز ہائی نس بیگم آغا خان یوروپ کا ذکر کیا ہندوستان میں بھی انگریزوں سے دن رات مصافحہ کرتی رہی ہیں - لیکن مسلمانوں سے انہیں پردہ لگتا ہے" ::

مسلمانوں سے پردہ تو لگنا ہوا - کیونکہ مسلمان گندم گوں یا سیاہ گوں ہیں - اور لیڈی صاحبہ سفید فام - اور پھر مسلمانوں کے واحد ٹوڈی نمبر ون - اگر ایسی حالت میں وہ عام مسلمانوں سے پردہ نہ کیا کریں - تو اور کیا کریں ؟

لاہور کی مسجد وزیر خان میں دیوبندی اور بریلوی مولویوں میں جو مذہبی دنگل ہوا تھا - اس کے متعلق بجنور کا اخبار "مدینہ" ذیل کا اظہار خیالات کرتا ہے :-

"یہ ہیں ہمارے ان علماء کی کرتوت جو نائبین رسول کہلاتے ہیں - اور جو ہماری مذہبی زندگی کے اجارہ دار بنے ہوئے ہیں - غور طلب یہ امر ہے - کہ یہ لوگ کیوں جمع ہوئے اور انہوں نے کیا کیا ؟ کیا ان کے جلسوں کی بجائے تھیٹر اور سینما میں شرکت کرنا زیادہ گناہ ہے ؟ کیا مسلمانوں کے زوال کی ذمہ داری تمام تر اسی دراز ریش طبقہ پر نہیں جس نے شیر کی کھال پہن کر فریب کارانہ زندگی اختیار کر لی ہے ؟"

آگے چل کر "مدینہ" لکھتا ہے - کہ ان فریبکار مولوی صاحبان کا درست علاج یہ ہے - کہ ان کو منہ نہ لگایا جائے - چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں :-

"مسلمانوں کا فرض ہے - کہ ان کی مقدس صورتوں کے رعب میں نہ آئیں - اور اچھی طرح سمجھ دیکھیں کہ فریب کاروں کا انجام کیا ہوتا ہے ؟ در اصل خود عام مسلمانوں کا یہ قصور ہے - کہ انہوں نے انکو فکر معاش سے بے نیاز بنا دیا - اگر یہ طبقہ دنیا کے اور لوگوں کی طرح بسر اوقات کے لئے کد و کاوش کرنے پر مجبور ہو جائے - تو یقین جانئے - کہ نہ مسلمانوں میں اختلاف باقی رہے - نہ افلاس اور نہ وہ اخلاقی اعتبار سے اس درجہ پست کہی تھیں" ::

("مدینہ" - یکم مارچ)

"مدینہ" کے الفاظ تو سخت ہیں - لیکن چونکہ وہ گھر کا بھیدی معلوم ہوتا ہے - اس لئے عین ممکن ہے - کہ وہ اپنے علماء کی حالت سے پوری طرح باخبر ہو - اور جو کچھ لکھ رہا ہے - وہ صحیح شہادت اور ٹھوس واقعات پر مبنی ہو - لیکن ہمیں جس بات پر حیرت ہوتی ہے وہ یہ ہے - کہ جب مسلمانوں کے زوال کا سب سے بڑا سبب یہ فریب کار مولوی ہیں - تو پھر مسلمان آج تک کیوں ان کی شکم پروری کو ثواب سمجھتے رہے - اور ان کے لئے اپنا روپیہ ضائع کرتے رہے ؟

قادیانی انجمن کی مالی مشکلات انتہا کو پہنچ چکی ہیں - اور ان سے تنگ آ کر ہی قادیانی امام یہ فیصلہ کر چکے ہیں - کہ اپنے مریدوں کی جیبوں سے پچاس ساٹھ ہزار روپیہ قرض کی صورت میں نکالا جائے - لیکن معلوم ہوتا ہے - اور "الفضل" کا ذاتی بیان ہے - کہ امام صاحب کے مرید اب اتنے سادہ لوح نہیں رہے - رقم کے مقابلہ میں آمد کی رفتار بہت دھیمی ہے اور اس بات کا امام صاحب اور "الفضل" کو اندیشہ لاحق ہو گیا ہے - کہ ۱۵ر مارچ کی مقررہ تاریخ تک اس رقم کا جمع ہونا دشوار ہے - اور وہ متواتر ہے ::

"پیغام صلح" نے اس مشکل کا جو حل بتایا ہے وہ ہمارے خیال میں بڑا ہی مشورہ معقول ہے وہ لکھتا ہے - کہ :-

"ہمارے ایک قادیانی دوست کا بیان ہے - کہ جناب میاں صاحب ساٹھ ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ رقم تنہا قرض دے سکتے ہیں - ان کا فرض ہے - کہ وہ جناب میاں صاحب کو اس کار خیر کے لئے تحریک کریں - بشرطیکہ آئین پیر پرستی میں یہ امر مانع نہ ہو" ::

("پیغام صلح" - ۳ر مارچ ۱۹۳۴ء)

"پیغام صلح" نے اپنے خیال میں میاں صاحب کو تو بیکلیا اور ساتھ ہی یہ نہ بتلایا اگر میاں صاحب یہ روپیہ تنہا اپنی جیب سے دیں - تو پھر بیچارے پیاس کے تپے اصحاب خرید کے لئے روپیہ بازار سے لائیں ؟

احمدیہ ... کا روز ہندوؤں میں تبلیغ کرنے سے متفکر ہیں۔ لیکن یہ معلوم نہیں کہ ہندوؤں کو تبلیغ کس مذہب اور کس کتاب کی کی جانے لگی؟ کیونکہ مرزا صاحب نہ تو مسلمان ہی تھے اور نہ ہی قرآن شریف کو خدا کا کلام مانتے تھے۔ بلکہ مرزا صاحب ایمانًا اور عقیدتًا وید کو منزہ من الخطا خدا کا کلام جانتے تھے۔ اور وید کے مقابلہ پر قرآن اور اسلام کو ہیچ اور گالیوں سے پُر یقین کرتے تھے۔ اور کہ مرزا صاحب پکے سناتن دھرمی ہندو بن چکے تھے۔ اور مسلمانوں کے ساتھ دور نزدیک کا بھی کوئی تعلق نہ تھا۔ لیکن چونکہ مسلمانوں میں سے بعض لوگ مرتد ہو کر احمدی بن گئے۔ اس لئے وہ مرزا صاحب کو مسلمان ہی سمجھنے لگ گئے۔ حالانکہ مرزا صاحب تمام مسلمانوں کو کافر اور ذریۃ البغایا قرار دے کر ان کے ساتھ مناکحت نماز جنازہ تک کو حرام قرار دیتے تھے۔ دیکھئے "تحفہ گولڑویہ" صلا فٹ نوٹ۔ نیز "الفضل" صفحہ ۴۰-۴۲-۴۳۔ "آئینہ صداقت" "انوار خلافت" صفحہ ۹۲-۹۰۔ "برکات خلافت" "فتاویٰ احمدیہ" حصہ اول صفحہ ۱۸ اور "ملائکۃ اللہ" صلے ۴۶ وغیرہ وغیرہ۔

قرآن شریف کے متعلق ازالۂ اوہام صفحہ ۱۳ پر ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ:-

"زمانۂ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر لعنت بھیجتا ہے۔ اسی (قرآن) نے ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ جو بظاہر خوبصورت گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں۔ استعمال کئے ہیں"۔

نیز "قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۴)

نیز درثمین صفحہ ۱۰ پر

"ہر چہ من بشنوم ز وحی خدا
بخدا پاک دانمش ز خطا
ہمچو قرآں منزّہش دانم
از خطا ہا ہمیں است ایمانم"

یہ تو تھا قرآن شریف پر مرزا صاحب کا ایمان شریف۔ اب حضرت محمد صاحب کے متعلق "نزول المسیح" صفحہ ۱۴۴ پر مرزا صاحب کشف لکھتے ہیں۔ کہ:-

"اُشکر نعمتی رأیت خدیجتی۔ براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۸۔ ترجمہ "میرا شکر کر کہ تو نے میری خدیجہ کو پایا۔ یہ ایک بشارت کئی سال پہلے اس نکاح کی طرف تھی۔ جو سادات کے گھر میں دہلی میں ہوا۔ جس سے بفضل تعالیٰ چار لڑکے پیدا ہوئے۔ اور خدیجہ اس لئے میری بیوی کا نام رکھا۔ کہ وہ ایک مبارک نسل کی ماں ہے"۔

کیا اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرزا غلام احمد قادیانی کا اصلی مذہب

(مرزائی لٹریچر کے ایک ماہر کے قلم سے)

کی سخت توہین اور ہتک نہیں کی گئی۔ کہ گویا آپ کہتے ہیں۔ کہ اے مرزا! تو نے میری خدیجہ کو پایا۔ اور کہ خدیجہ مرزا صاحب کی بیوی کا نام رکھا جبکہ کوئی بھی ایسے الفاظ نہیں کہہ سکتا کہ تو نے میری بیوی کو پایا۔ تو پھر محمد صاحب سے تشبیہ کرنا آنحضرت صاحب کی سخت توہین ہے خاص کر جبکہ قرآن شریف حضرت کی بیویوں کو تمام مومنوں کی مائیں قرار دیتا ہو۔ (معاذ اللہ) ایک اور جگہ حضرت فاطمہ بنت حضرت محمد صاحب صلعم کے متعلق لکھا ہے۔ کہ "فاطمہ نے میرا سر اپنی ران پر رکھا"۔ (نعوذ باللہ)

مسلمانوں نے علاوہ لاہوری اور قادیانی احمدی ایک دوسرے کو بھی کافر مانتے اور ایک دوسرے کے پیچھے نماز تک نہیں پڑھتے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب اپنے ٹریکٹ نمبر ۲ موسومہ بہ "احمدیہ جماعت لاہور کے عقاید" صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں۔ کہ:-

"یہاں تک کہ قادیانی جماعت کے جو لوگ مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں۔ ان کے پیچھے بھی ہم (لاہوری احمدی) نماز نہیں پڑھتے"۔

جہاں احمدی خود بھی ایک دوسرے کو کافر قرار دینے کے علاوہ تمام مسلمانوں کو کافر اور ذریۃ البغایا یعنی .... مانتے ہیں۔ وہاں تمام مسلمان بھی احمدیوں کو کافر اور خارج از اسلام قرار دیتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ نماز جنازہ اور نکاح نہیں پڑھتے۔ جب یہ حال ہے تو پھر احمدیوں کو مسلمان کیونکر کہا جا سکتا ہے؟

میرا دعویٰ ہے۔ کہ احمدیت کا بانی مبانی مرزا غلام احمد قادیانی پکا سناتنی ہندو بن چکا تھا۔ جیسا کہ مرزا صاحب کا بھائی امام الدین دھرم جہند بن گیا تھا۔ جس کی تصدیق مرزا صاحب "شحنۂ حق" صفحہ ۱۴۸-۱۴۹ پر بدیں الفاظ کرتے ہیں۔ کہ:-

"مرزا امام الدین جو ہماری برادری میں سے ہے۔ اور دین اسلام سے مرتد ہے۔ اور اب آریہ سماج میں داخل ہو گیا ہے"۔

سناتن دھرمی ہندو واسطے کہتے ہیں جو:-

۱۔ ایسے مذہب کا ماننے والا ہو جو ہندوستان میں شروع ہوا ہو۔

۲۔ قدامت مادہ و ارواح کا قائل ہو۔

۳۔ مسئلہ تناسخ کو صحیح مانتا ہو۔

۴۔ ... [illegible]

مانتا ہو۔

۵۔ بت پرست یا قبر پرست ہو۔

۶۔ کرشن بھگوان کو ایشور کا اوتار مانتا ہو۔ اور اوتار کا قائل ہو۔

۷۔ گائے کا گوشت نہ کھاتا ہو۔

۸۔ ویدوں کو خدا کا کلام اور غلطی سے پاک متصور کرتا ہو۔

پس جو ان آٹھ باتوں کا قائل ہو۔ وہ پکا سناتنی ہندو ہے۔ مرزا صاحب بھی احمدی مذہب کے بانی تھے۔ جو ہندوستان میں چلا۔ جیسا کہ "تریاق القلوب" بار دوم صفحہ ۲۹۴ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں۔ کہ:-

"جائز ہے۔ کہ اس کو احمدی مذہب کے نام سے بھی پکاریں"۔

مرزا صاحب خدا کی صفت خالقیت کو خدا کے ساتھ قدیم اور ازلی بلا تعطل مانکر مخلوق کو بھی نوع سے قدیم صرف شخص سے حادث مانتے تھے۔ جس طرح بعینہٖ آریہ سماجی ہندو پرواہ روپ سے انادی مانتے ہیں۔ ثبوت کے لئے الوصیۃ صفحہ ۱۔ نیز "اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب" پر مرزا صاحب کا لیکچر صفحہ ۳۔ "مسیح موعود کے کارنامے" صفحہ ۴۔ "دعوۃ الامیر" صفحہ ۴۔ "اسلامی اصول کی فلاسفی" صفحہ ۷ و ۸ وغیرہ وغیرہ۔

"دعوۃ الامیر" صفحہ ۹ پر احمدی عقیدہ نمبر ۹ میں پرمانوؤں کو بھی ازلی اور غیر فانی لکھا ہے۔ کہ "اسی طرح جسم خاک ہو جاتا ہے۔ مگر ان کے باریک ذرات (پرمانو) فنا نہیں ہوتے"

تناسخ کے متعلق مرزا صاحب اپنا ایک رویا "نزول المسیح" صفحہ ۲۳۷ پر یوں لکھتے ہیں کہ:-

"میں ایک ایسی جگہ پر بیٹھا ہوں۔ جہاں چاروں طرف بن ہے۔ جن میں بیل۔ گدھے۔ گھوڑے۔ کتے۔ سؤر۔ بھیڑیئے اور اونٹ وغیرہ ہر ایک قسم کے موجود ہیں۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ یہ سب انسان ہیں۔ جو بداعمال سے ان صورتوں میں ہیں"۔

گویا مرزا صاحب کو خدا نے الہامًا بتلایا۔ کہ یہ جتنے جانور دکھائی پڑتے ہیں۔ یہ سب پہلے انسان تھے۔ جو اپنے بداعمال کی وجہ سے ان صورتوں میں متشکل ہیں۔ ... دل میں ... گویا الہام ... [illegible]

... [illegible] ... ہندو عقیدہ تناسخ کو الہامی [illegible]

تصدیق نہیں۔ تو کیا ہے؟

مرزا صاحب ایشور کے بشکل انسان یا حیوان اوتار بننے کے بھی قائل تھے۔ جیسا کہ الوصیت بار ہفتم صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں۔ کہ:-

"اور وہ (خدا) راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے"۔

اور حق الیقین رد ہفوات المنافقین صفحہ ۴۲ و ۴۳ پر خلیفہ ثانی لکھتے ہیں۔ کہ:-

"یہ امر لاکھوں مومنوں کے تجربہ سے ثابت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اے عالم کشف اور رویا میں انسانوں کی شکل میں نظر آ جاتا ہے ...... میں (خلیفہ ثانی محمود احمد صاحب) نے کئی دفعہ اللہ تعالیٰ کو خود انسان کی شکل میں دیکھا ہے۔ اور مضمون رویا کے مطابق اس کی شکل مختلف طور پر دیکھی ہے"۔

ضرور دیکھا ہوگا۔ کیونکہ مرض مراق تو آپ سب کو خاندانی اور اصلی ورثہ میں ملا ہوا ہے۔

مرزا صاحب نے بھی تجلیات الہیہ صفحہ ۱۳ پر الہام لکھا ہے۔ کہ:- "انت منی بمنزلۃ بروزی یعنی تو ہمارا اوتار ہے۔ اور مرزا صاحب نے کرشن بھگوان کو بھی سیالکوٹ والے لیکچر میں اوتار کہا تھا۔ پس خدا کا انسانی اور مختلف طور یعنی حیوانی شکلوں میں نظر آنا ہی اوتار بنتا ہے۔ جس کے مرزا صاحب خود قائل ہیں۔ اور اگرچہ ایشور کا انسانی شکل میں اوتار بننا ہی دیوتا پرستی اور بت پرستی کی بنیاد ہے۔ لیکن مرزا صاحب کبھی کبھی بت پرستی بھی کر لیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ کسی بزرگ کی قبر پر آپ نے پندرہ برس عمر بڑھ جانے کی مراد بھی مانگی تھی۔ حالانکہ آپ کے برخوردار میاں محمود احمد اپنے خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار "الفضل" مجریہ ۲۱ دسمبر ۱۹۳۳ء میں فرماتے ہیں۔ کہ:-

"اب مسلمان قبروں کو سجدے کرتے۔ اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں۔ اور شرک میں مبتلا ہیں"۔

میاں صاحب سے ہم پوچھتے ہیں۔ ... کہ ... صاحب! اگر مسلمان قبروں پر جا کر مردوں سے مرادیں مانگنے کی وجہ سے شرک میں مبتلا ہیں تو آپ کے والد ماجد حضرت مرزا صاحب کسی بزرگ کی قبر پر زیادتی عمر کی دعا اور وہ روح سے مانگنے پر مشرک کیوں نہیں ہو گئے؟

مرزا صاحب کی قبر پرستی کا زبردست ثبوت ہے۔ کہ آپ کہتے تھے۔ کہ میں نے اپنی ... سے زیادتی عمر کی دعا بزرگ ... سے آمین کہہ ... میری عمر ۱۵ سال سے ... ۔ دیکھو اخبار "الحکم" نمبر ... ستمبر ... (بحوالہ ... صفحہ ...) [illegible]

آریہ سماج کا سبھاسد بننے و رہنے کا نیم

نمبر ۴ (لیکھک شری گیان چند جی آریہ - دہلی) نمبر ۴

پچھلے تین لیکھوں میں پرتھم شرینی کے وچار سوتنتریہ سمبندھی وچاروں اور اُن کی آلوچنا کو پاٹھکوں کے سنمکھ رکھا جا چکا ہے۔ اب انیہ شرینیوں کے وچار اور ان کی آلوچنا کو سنئے:-

دوتیہ شرینی

دوتیہ شرینی کے بھائی وچار سوتنتریہ کے اتیرکت آچار سوتنتریہ کے بھی پوشک ہیں۔ اُن کے وچار میں آریہ سماج ایک ہسپتال ہے۔ کہ جس میں وچار اور آچار ہینتا کے روگیوں کو بھی رہنے کا ادھیکار ہے۔ اس لئے نہ کیول یہ کہ بھن بھن وچار رکھنے والے ہی آریہ سماج میں رہ سکتے ہیں۔ بلکہ بھن بھن آچار رکھنے تتھا آچار ہین بھی آریہ سماج کی سبھاسدی سے ہٹائے نہیں جا سکتے اتھوا یوں سمجھئے۔ کہ ان کا مت ہے۔ کہ جو منشیہ ایک دفعہ آریہ سماج میں پرِوشٹ ہو چکے ہیں۔ وہ سویم تو آریہ سماج کو چھوڑ سکتے ہیں۔ پرنتو وچار اور آچار وہینتا تتھا ہینتا آدی کوئی بھی ایسا ادِھکارن بنا مرتیو کے نہیں ہے۔ کہ جس سے سماج ان کو اپنے میں سے نکال سکے":

میری سمتی میں اُرکت کتھن تو آریہ سماج کے سنگٹھن کے نیموں تتھا ویدک دھرم کی شکشا کے ہی وِرُودھ ہے۔ کیونکہ آریہ سماج کے اُپ نیم دھارا نمبر ۴ و ۳ کے انوسار اس کے سبھاسد دو شرینیوں میں وبھکت ہیں۔ ایک آریہ جو کہ نیموں کو مان کر تد انوکول آچرن کرنا سویکار کر کے آریہ سماج میں سمّلت ہوتے ہیں۔ دوسرے سبھاسد جو کہ اپنی آمدنی کا شتانش دیتے ہوئے اور وچار پرورک رہتے ہوئے ووٹ دینے کے ادھیکاری بن چکے ہیں۔

یدی وچار ارتھ اس شرینی کے بھاشیوں کی اس انوکول پری بھاشا کو مان بھی لیا جائے کہ آریہ سماج ہسپتال ہے۔ تو بھی اس کو کیول اس کے اُپ نیم دھارا نمبر ۳ کے انوسار بنی ہوئی آریہ شرینی پر ہی پرجکت کیا جا سکتا ہے۔ کہ جس لئے ابھی اُپ نیم دھارا نمبر ۴ کے انوسار آریہ سماج کے آچار وچار کی اوشدھی کا سیون کر کے اپنے آپ کو سوستھ اور یوگیہ بنا لیتے ہوئے آریہ سبھاسد والی شرینی میں پری نت ہوتا ہے نہ کہ سوستھ آریہ سبھاسدوں کی شرینی پر۔

آریہ شرینی میں بھی وہی جگیاسو ارتھات ادھیاتمک سوستھ کے اچھک روگی ہی رہ سکتے ہیں۔ جو کہ اسادھیہ تتھا چھوت روگ کے روگی نہ ہوں۔ اور جو بدیہ کر وچار تتھا آچار رُوپی پلیگ آدی کسی اسادھیہ تتھا چھوت کی بیماری میں گرست ہوں۔ انہیں تو ادھیاتمک سوستھ کے نیم اُپ نیم دھارا نمبر ۵ کے انوسار اُپ نیم دھارا نمبر ۳ کے سبھاسد تُرنت سے بھی رَد کرنا ہی شریسکر ہوگا۔ تاکہ دوسروں میں یہی زمانہ پھیلا سکیں۔ اور یدی اس پرکار کے آچار ہین بھی آریہ سماج سے پرتھک نہیں کئے جا سکتے۔ تب یا تو آریہ سماج کا نام بدل کر اس کا نام آریہ دسیو سماج رکھنا ہوگا۔ کیونکہ رگوید ۸-۲۲-۱۰ کے منتر

अकर्मा दस्युर् अभि नो अमन्तुर्
अन्यव्रतो अमानुषः ॥

میں ایسے ہی آدمیوں کو دسیو کہا ہے۔ اتھوا اُپرکت وچار کے بھاشیوں کو ایسے روگیوں کے لئے اپنا کوارنٹین آریہ سماج سے پرتھک بنانا ہوگا:

اس کے اتیرکت یدی اُپرکت وچار کو جیون کے اس انتیت آوشیک نئے سرگک نیم کی کسوٹی پر بھی جانچیں گے۔ کہ جیوت شریر وہی ہو سکتا ہے۔ جس میں پاچن تتھا وزیچن دونوں پرکار کی شکتیاں ودیمان ہوں۔ تو یہی گیات ہوگا۔ کہ اُپرکت سمتی والے بھلے ہی جیوت جاگرت آریہ سماج کو اپنی سمتی سے جیوت نہیں کنتو مرت بتلا رہے ہیں۔ کیونکہ جیوت تتھا سوستھ شریر اور سماج وہی ہو سکتا ہے۔ کہ جو انوکول کو اپنے اندر جذب کر لے۔ اور پرتی کول کو باہر نکال دے۔ جو شریر و سماج درو دھی مادہ کو بھی اپنے میں سے باہر نہیں نکال سکتا۔ وہ مرت ہے۔ اتھوا اپنی شکتی ہینتا کی گھنتی سے مرتیو کا آواہن کر رہا ہے:

تیسری شرینی

تیسری شرینی والے بھائیوں کا مت ہے کہ وچار سوتنتریہ کے اُپرکت ارتھ ٹھیک نہیں ہیں۔ کیونکہ آریہ سماج کی جہاں اپنی آچار پدھتی ہے۔ وہاں اس کے اپنے کچھ مولک سدھانت بھی ہیں۔ کہ جن کا آچرن میں لانا اور ماننا آریہ سماجیوں کے لئے انوارئیہ ہے۔ جیسے کہ آریہ سماج کے نیموں میں ورنت ایشور کو سچدانند تتھا نراکار آدی ماننا اور وید کا پڑھنا پڑھانا آدی ہے۔

ان کا کتھن ہے۔ کہ مکھیہ سدھانتوں کو چھوڑ کر گون سدھانتوں میں مت بھید ہونے پر بھی ایک بھائی آریہ سماج کا سبھاسد رہ سکتا ہے۔ ان میں سے کچھ بھائی ویدوں کے اپوروشیہ ماننے کے سدھانت کو بھی گون سدھانت سمجھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ رشی دیانند نے بھی وید کو اپوروشیہ ماننا انوارئیہ نہیں بتلایا:

اس شرینی کے بھائیوں کا یہ کہنا ٹھیک نہیں ہے۔ کہ رشی دیانند نے وید کو اپوروشیہ نہیں بتلایا۔ کیونکہ آریہ سماجیوں کے لئے آریہ سماج کے سارے نیموں کا ماننا انوارئیہ ہے۔ اور اُن میں سے نیم دھارا نمبر ۱ و ۳ کو ملا کر پڑھنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ نیم دھارا نمبر ۱ میں ایشور کو جن سب ستیہ ودیاؤں کا مول کارن بتلایا ہے۔ نیم دھارا نمبر ۳ میں ویدوں کو اُن ہی ستیہ ودیاؤں کا پستک مانا ہے۔ جس سے سپشٹ ہے۔ کہ وید ایشوری گیان اتھوا اپوروشیہ ہیں۔ اس کے اتیرکت رشی نے سو منتویہ امنتویہ تتھا اپنے گرنتھوں میں بھی ویدوں کو سوَتہ پرمان اور ایشور پرنیت مانا ہے:

چوتھی شرینی

چوتھی شرینی میں وہ سجن ہیں۔ جو کہ آریہ سماج کے پرورتک رشی کے بتلائے ہوئے ویدک منتویوں اور کرتویوں آدی میں نیونیچ کی گنجائش ہی نہیں سمجھتے۔ وہ رشی دیانند کے لکھے ہوئے پرنتیک اکشر کو ہی شرتی کی بھانتی ستیہ مانتے ہیں۔ اُن کا مت ہے۔ کہ پرنتیک آریہ سماجی کے لئے یہ انوارئیہ ہے۔ کہ وہ رشی کے بتلائے ہوئے چھوٹے بڑے سب سدھانتوں اور کرموں کو پورنتیا جوں کا توں مانے۔ جو آریہ سماجی ایسا نہیں کرتا۔ وہ آریہ سماج میں نہیں رہ سکتا۔ یدی کوئی آریہ سماجی رشی کے کسی وچار کے وپریت اپنا وچار پرگٹ کرتا ہے۔ تو اس کے نزدیک وہ باغی اور اپرادھی ہے۔ وہ اسے آریہ سماجی رہتے ہوئے ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ ایسے بھائیوں کے پرکوپ سے ڈرتے ہوئے رشی کے کچھ ایک وچاروں سے مت بھید رکھنے والے وچار سوتنتریہ کے انویائی بھی اپنے وچار پرگٹ کرنے کا ساہس نہیں کر سکتے:

ان بھائیوں کے ویوہار کو درشٹی میں رکھتے ہوئے ان کے پکش میں وچار سوتنتریہ کا یہی ابھیپرائے ہو سکتا ہے کہ آریہ سماج سے باہر کے لوگ تو آریہ سماج کے مانے ہوئے منتویوں اور کرتویوں کی کرٹی سے کرٹی سمالوچنا تتھا ان سے مت بھید پرگٹ کرنے و رکھنے میں پورن سوتنتر ہیں۔ اور اسی طرح آریہ سماجی بھی انیہ مت وادیوں کے وِرودھ آچار وچار رکھتے ہوئے ان کی سوتنترتا پورک سمالوچنا کر سکتے ہیں۔ پرنتو اپنے مانے ہوئے منتویوں اتھوا سدھانتوں کے سمبندھ میں وچار کرنے کے لئے آریہ سماجیوں کی

سوتنترتا سمبت ہے۔ (اینادی):

اس شرینی کے بھاشیوں کا مکھیہ اگر گون تتھا شرتی اور سمرتی میں بھی بھید نہ کرنا اتھوا آریہ سماج کے آچاریہ کے نجی لیکھوں کو بھی ویدک واکیوں کے سدرش سمجھنا بھی مقبول ہے۔ کیونکہ رشی ویاس کے نجی لیکھ شرتی نہیں پرنتو سمرتی رُوپ ہیں۔ وہ بھی وید انوکول اور بدھی پورورک ہونے پر ہی گراہیہ ہیں۔ رشی کے جو لیکھ وشیش سمپردایوں اور سامیک رسم و رواج آدی سے سمبندھت ہیں۔ ان کی شرتی کی بھانتی سارو دیشک اور سارو کالک اپیوگتا بھی نہیں ہو سکتی:

چونکہ گون منتویوں میں آریہ سماج جیسے وچار شیل سماج کے سوتنتر وچارک سبھاسدوں میں کچھ نہ کچھ بھید ہونا سوبھاوک ہی ہے۔ اس لئے ان کو سبھاسد رہنے و نہ رہنے کا ہیتو نہیں بنایا جا سکتا:

بقیہ صفحہ ۱۱

ہندوؤں کی طرح شرادھ یعنی درود اور جہلم کا ثواب بھی مردہ روحوں کو پہنچانا مرزا صاحب مانتے تھے۔ مرزا صاحب نے تمام عمر کبھی بھی گئو کا گوشت نہیں کھایا جس کی وجہ مرزا صاحب خود بیان کیا کرتے تھے۔ اول اس لئے کہ مجھے مراق اور ذیابیطس (کثرت بول) کی بیماری ہے جس کے گائے کے گوشت سے بڑھ جانے کا احتمال ہے دوم اس لئے کہ مسلمان مجھے کافر سمجھ کر مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ اور میں گائے کے گوشت کے استعمال سے ہندو دوستوں کو ناراض کرنا نہیں چاہتا۔ سوم اس لئے کہ خدا نے الہام میں میرا نام "گوپال" یعنی گئوؤں کا رکشک بتلایا ہے۔ پھر میں گئو بھکشک کیوں بن کر خدا کے صریح الہام کی خلاف ورزی کا مرتکب بنوں؟

قرآن شریف پر مرزا صاحب کا ایمان پڑھ چکنے کے بعد اب ویدوں پر مرزا صاحب کا ایمان ملاحظہ ہو۔ "پیغام صلح" صفحہ ۵

"جس قدر اسلام میں تعلیم پائی جاتی ہے۔ وہ تعلیم ویدک تعلیم (دھرم) کی کسی نہ کسی شاخ میں موجود ہے":

ایضاً ص ۔ "میں وید کو اس بات سے منزہ سمجھتا ہوں۔ کہ اس نے کبھی اپنے کسی صفحہ پر ایسی تعلیم شائع کی ہو کہ جو نہ صرف خلافِ عقل ہو۔ بلکہ پرمیشور کی پاک ذات پر بخل اور پکشپات کا داغ لگاتی ہو"

ایضاً ص۱۲ "اسی بنا پر ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں ...... ہمارا یہ اعتقاد ہے۔ کہ وید انسان کا افترا نہیں ہے":

ایضاً ص۱۳ "اور پھر جبکہ ہم (مرزا صاحب) باوجود ان تمام مشکلات کے خدا سے ڈر کر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں۔ اور جو کچھ اس کی تعلیم میں غلطیاں پائی

جنگ کا خطرہ

جنگ ہو گی۔ اور ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ روس اور جاپان کی باہمی کشیدگی یا تو اس جنگ کو مشرق بعیدہ میں جنم دے کر براعظم ایشیا کے خرمن امن کو نذر آتش کرے گی۔ یا آسٹریا کے محاذ پر نائرہ حرب کو مشتعل کر کے یوروپ کے اندر دوبارہ کھلبلی مچائے گی۔ حال ہی میں انگلستان کے ایک مدبر مسمیٰ کمانڈر لنگ ہال نے بھی جنگ کی ذیل کی ایک اور دلچسپ پیشین گوئی کی ہے۔ پچھلے دنوں آپ نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا کہ گذشتہ ۱۹۱۴ء میں یوروپ کا جنگ عظیم اس لئے ہوا۔ کہ اُس وقت کا ترقی یافتہ انسان اپنے پیدا کردہ حالات پر قابو نہ پا سکا۔ اب ۱۹۳۳ء میں بھی وہی بات دوبارہ ظاہر ہو رہی ہے۔ جب یوروپ کے مختلف ممالک نے جو نئی ایجادات اور ترقیات کی ہیں۔ ان پر اس کو قابو نہیں رہا۔

گویا دوسرے الفاظ میں آپ کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ یوروپ کے مہذب اور ترقی یافتہ ممالک بڑی سرعت سے اپنے ہاتھوں ہی جنگ کا نیا محاذ تیار کر رہے ہیں۔ اور جن حالات کو وہ آئے دن پیدا کر رہے ہیں۔ وہ ان کے قابو سے باہر نکل رہے ہیں ؛

بنگالی اور فوجی تعلیم

جب سے بنگال کے ٹکڑے کر کے تقسیم بنگال شوشہ کو لارڈ کرزن نے چھیڑا ہے۔ تب سے بنگال کے باشندوں میں فوجی تربیت کا خیال دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اس جذبہ کی روز افزوں ترقی سے متاثر ہو کر بنگال لیجسلیٹو کونسل نے رائے بہادر کشیپ چیند سنگھ کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ اس ریزولیوشن میں حکومت بنگال سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ حکومت ہند اور حکومت انگلستان سے درخواست کرے کہ بنگالیوں کو فوجی تعلیم دینے کے لئے عملی تدابیر اختیار کی جائیں۔ ہوم ممبر نے حکومت کی جانب سے اس ریزولیوشن کی مخالفت نہیں کی۔ یہ ریزولیوشن اس لحاظ سے اہم ہے۔ کیونکہ بنگالیوں پر ہمیشہ سے یہ اتہام لگایا جا رہا ہے کہ وہ فوجی تربیت کے لائق نہیں۔ بنگالی شروع سے اس اتہام کی تردید کرتے آئے ہیں۔ لیکن ان کی تردید محض زبانی تھی۔ اب اگر ان کی فوجی تربیت کا انتظام عملی صورت پکڑ گیا۔ تو یقین واثق ہے کہ بنگالی نوجوان عملی طور پر اس اتہام کی تردید بھی کر سکیں۔ اور یہ بھی ثابت کر سکیں۔ کہ وہ کسی دوسری قوم سے جنگی لحاظ سے کمتر نہیں ہیں۔ اور ہندوستان کے اندرونی اور بیرونی

ڈیفینس میں ویسے ہی مفید ہو سکتے ہیں۔ جیسی کہ دوسری اقوام ؛

پشو بدھ کی مذمت

سرسی میونسپلٹی کے خوش آمدید کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے مہاتما گاندھی جی نے فرمایا۔ کہ :-

"میں چاہتا ہوں۔ کہ دیوی دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لئے جانوروں کی قربانی نہ دی جائے" ؛

دوسرے الفاظ میں آپ کا یہ مطلب ہے۔ کہ مذہب کے نام پر کسی جانور کی قربانی نہیں دی جانی چاہیئے۔ ویدوں میں یگیہ کو اہنسا تمک بتلایا گیا ہے۔ لیکن بھارت ورش کی بدقسمتی سے وام مارگ کے جنم لینے کے بعد یگیوں میں پشو بدھ کا ہندنیہ ویوہار شروع ہو گیا تھا۔ مہاتما جی کی اس مذمت کے بعد ہندوؤں کا یہ فرض ہے۔ کہ جن مقامات میں مذہب کے نام کی آڑ میں دیوتاؤں پر بھینسے یا دوسرے پشوؤں کی قربانیاں دی جاتی ہیں۔ وہ اس راکھشسی پرتھا کو بند کر کے ہندو تہذیب کو اس بدنما داغ سے بچائیں۔ جس سے دوسرے مذاہب حد سے زیادہ بدنام ہو چکے ہیں۔

کاش ہمارے مسلمان بھائی بھی عید کے موقعہ پر قربانی دینے کی رسم کو تلانجلی دے کر اپنے عمل سے یہ ثابت کریں۔ کہ ان کا اللہ میاں جانوروں کے خون سے خوش نہیں ہوتا ؛

"پیپرسنز ویکلی" ضبط

"پیپرسنز ویکلی" لنڈن کا ایک انگریزی ہفتہ وار اخبار ہے۔ اس کے ایک پرچہ میں حضرت محمد صاحب حضرت عائشہ اور آپ کے حبشی مؤذن بلال کے متعلق ایسے خیالات کا اظہار کیا گیا تھا جنہیں مسلمانوں نے اپنے لئے ہتک آمیز اور دل آزار سمجھا۔ اور اس کے خلاف زبردست ایجی ٹیشن کیا۔ اس ایجی ٹیشن کا یہ اثر نکلا ہے کہ حکومت پنجاب نے زیر دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند وہ پرچہ ضبط کر کے مسلمانوں کو اپنا زیر احسان بنا لیا ہے۔ مضمون کیسا تھا؟ بے ضرر تھا یا دل آزار۔ اس کے متعلق ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ مسلمانوں کا ایجی ٹیشن اور پرچہ کی ضبطی یہ ظاہر کرتی ہیں۔ کہ مضمون مذکور کے متعلق مسلمانوں کا جو نکتہ خیال ہے۔ اسے حکومت نے وجوہ کی بنا پر درست تسلیم کر لیا ہے۔ مسلمانوں کے واقعی آج کل پو بارہ ہیں۔ وہ جس کتاب یا تحریر کے خلاف ایجی ٹیشن کریں

ہیں۔ حکومت اس سے مرعوب ہو کر ان ... کو خوش کرنے کے لئے کوشاں ہو جاتی ہے۔ اور اتنا نہیں سوچتی۔ کہ وہ اس سے آزادی تقریر اور تحریر پر کتنی کاری ضرب لگا رہی ہے

درست علاج

انتظامیہ حکومت جو چاہے کرے۔ کوئی اسے پوچھنے والا نہیں۔ لیکن پرچوں کی ضبطی کوئی ایسا علاج نہیں جسے مستحسن قرار دیا جائے۔ اس کی بجائے مسلمانوں کو ترغیب دینی چاہیئے کہ جس بات کے خلاف وہ ایجی ٹیشن شروع کر دیتے ہیں۔ اس کے متعلق اپنا نکتہ خیال بھی پیش کر دیا کریں تاکہ جمہور خود ہی دونوں پہلوؤں کا مطالعہ کر کے یہ نتیجہ اخذ کر سکیں۔ کہ آیا ایجی ٹیشن بلا وجہ ہے یا کسی معقول وجہ پر مبنی ہے۔ لاہوری احمدیوں کا پرچہ "پیغام صلح" مسلمانوں کو ذیل کا صائب مشورہ دیتا ہے :-

"اسلام کے خلاف غلط بیانیوں کو اسلام کی صحیح تعلیم ہی دور کر سکتی ہے۔ اور یہ بات ہمیں اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے۔ کہ پادریوں کی سینکڑوں سالوں کی مخالفانہ کوششوں کا اثر ہمارے وقتی احتجاج اور اظہار ندامت سے دور نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے مستقل اور وسیع جدوجہد کی ضرورت ہے" ؛

("پیغام صلح" ۳ر مارچ)

مشورہ تو صائب ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جب اسلامی احادیث اور روایات میں ہی سارا قابل اعتراض matter بھرا پڑا ہو۔ تو پھر دوسروں کے خلاف غلط بیانیوں کا اتہام تراشنا کیا معنی رکھتا ہے؟ ضرورت تو اس بات کی ہے کہ مسلم علماء پہلے اپنے سارے لٹریچر کی چھان بین کریں۔ اور جہاں ترمیم کی ضرورت ہو۔ وہاں وہاں ترمیم کریں۔ اور پھر دوسروں کے منہ آئیں ؛

ڈاکٹر مونجے کا اعلان

ریاست کپورتھلہ کی صورت حالات کے متعلق ڈاکٹر مونجے پردھان ہندو مہاسبھا نے جو بیان اخبارات کو بہم پہنچایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں اور سکھوں کو جو شکایات ہیں۔ وہ جائز اور حقیقی ہیں۔ اور ہندوؤں کو یہ یقین ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب یوروپ جانے سے پیشتر ان کی شکایات دور کر جائیں گے۔ ہم خود یہ چاہتے ہیں کہ مہاراجہ صاحب ایسا کر کے ہی یوروپ جائیں لیکن ضرورت اس کے ساتھ ہی اس بات کی بھی ہے کہ جیسا کہ ... مہاراجہ صاحب کی ... ہندو اور سکھوں کو جائز ...

واجبی شکایات کا مداوا کر ... - ان کے کان کھینچے جائیں۔ تاکہ آئندہ وہ اپنی سابقہ سرگرمیوں کا اعادہ کر کے غیر مسلموں کے لئے ریاست میں باعزت رہنا دو بھر بنا دیں ؛

کشمیر میں سول نافرمانی

ریاست کشمیر کے مسلم ایجی ٹیٹروں کے حوصلے اس قدر بڑھ گئے ہیں۔ کہ وہ ریاست کے امن و امان کو درہم برہم کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ اور اسی غرض سے انہوں نے سرینگر میرپور اور خاص جموں میں سول نافرمانی کے مظاہرے شروع کر دئے ہیں۔ خاص جموں میں تو انہوں نے نہ صرف پرجوش اور اشتعال انگیز تقاریر کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے بلکہ وہاں پولیس کی چوکیوں اور چونگی خانوں پر پکٹنگ کرنا شروع کر دیا ہے۔ میرپور کے ایجی ٹیٹروں کے حوصلے اس قدر بڑھ گئے ہیں۔ کہ انہوں نے مسٹی نور الہی وزیر وزارت سب ڈویژنل مجسٹریٹ میرپور پر حملہ بول دیا۔ اور ان کو زدوکوب کرنا شروع کر دیا۔ ایجی ٹیٹروں کے یہ سارے امن شکن مظاہرے صاف ثابت کر رہے ہیں کہ ریاست کی مسلم نواز پالیسی ایجی ٹیٹروں کے حوصلے حد سے زیادہ بڑھا رہی ہے۔ اور وہ اس بات پر تل گئے ہیں۔ کہ جب تک دربار ان کے قدموں پر نہ جھکے گا۔ وہ شورش پسندی سے باز نہ آئیں گے۔ اب یہ کام ریاست کے موجودہ ... وزیر اعظم کا ہے۔ کہ وہ دیکھیں کہ آیا موجودہ ایجی ٹیشن کے آگے دب ... ریاست کی عزت کو ... بچانا ہے ... ؛

الور پر مالی بوجھ

پچھلے دنوں ریاست الور میں مسلم میوؤں نے جو شورش برپا کی تھی۔ اس کو دبانے کے لئے ... انگریزی اور کچھ برطانوی فوج بھی ریاست میں بھیجی گئی تھی جو معلوم ہے بطور ایک اتحادی ... کے بھیجی گئی تھی یا بطور ایک تاجر کے۔ اب اسمبلی میں اس بارہ میں جو سوال و جواب ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلہ میں جو برطانوی فوج ریاست میں بھیجی گئی تھی۔ وہ ایک تاجر کی حیثیت سے حکومت نے بھیجی تھی۔ اور اس کے عوض اب دربار الور کے ذمہ سوا دو لاکھ روپیہ ڈالا گیا ہے ... سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ خرچ کس ... کیا جائے گا؟ لازمی طور پر ریاست میں ... اضافہ ہو گا جس سے مسلمان مستثنے نہیں رکھے جا سکتے ہیں اس غیر ضروری مالی بوجھ کو ... مسلم ... کی سمجھ ... جنہوں نے بلا وجہ شورش پیدا کر کے ایک ... حکومت اور ریاست کے ... ؛

مرزا قادیانی کے حریف

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے نعرۂ بند چیلہ میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر "فاروق" المتوفی بڑے مرزا کی مخالفت کا رونا روتے ہوئے لکھتے ہیں - کہ :-

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں سیں صدہا ابوجہل صدہا مسیلمہ کذاب اور صدہا فرعون اور صدہا بلعم باعور ملتے ہیں"

("فاروق" ۲۸ - ۲ - فروری)

میر صاحب بوڑھے ہیں - ریش مبارک پر خضاب بھی لگتے ہیں - الیسی خضاب آلودہ ڈاڑھی کے ہوتے ہوئے یہ زیب نہیں دیتا - کہ آپ اپنے بڑے مرزا کے حجم حریفوں کو اس لئے گالیاں نکالتے جائیں - کہ وہ مرزا صاحب کے دعاوی کو باطل سمجھتے تھے - وہ سوچیں کہ ان غریب حریفوں کا کیا قصور؟ خود بڑے مرزا کے آنجہانی والد صاحب غلام مرتضے اور بڑے بھائی مرزا غلام قادر بھی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے باطل دعاوی کے مطلقاً قائل نہ تھے - اگر قائل نہ ہونا کوئی جرم ہے - تو اس جرم کے آنجہانی مرزا صاحب کے دونوں بڑے بیٹے بھی مرتکب رہے ؛

حاسدانہ فخر

قادیانی مرزائی کچھ ایسے حاسد طبع واقع ہوئے ہیں - کہ یہ کسی نیک نیت مخالف کی نکتہ چینی کو بھی ہمیشہ برے معنی سمجھنا اپنا شعار سمجھتے ہیں - چنانچہ قادیان کا منہ پھٹ پرچہ "فاروق" لکھتا ہے کہ :-

"ناظرین کو علم ہے - کہ زلزلہ زدگان کی اعانت اور ہمدردی کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اہل پیغام جیسے زبانی جمع خرچ کرنے والوں سے بہت پہلے عملی قدم اٹھایا ہے" ؛

میر صاحب کو یہ معلوم کھجلی کیوں ستاتی ہے؟ اگر بڑے مرزا کی پیشگوئیوں نے بہار کے علاقہ کو زلزلہ کا شکار بنا کر تباہ کر دیا - تو پھر اگر چھوٹے مرزا نے اپنے ابا جان کی غلطیوں کے ازالہ کے لئے زلزلہ زدگان کی کچھ خدمت کرنے کی کوشش کی - تو اس پر فخر کرنے کی کیا وجہ؟ اور پیغامیوں کو بے نقط سنانے سے کیا حاصل؟

جھوٹے قادیانیو! اگر آپ نے زلزلہ زدگان کی تھوڑی سی مدد کی - تو کون سا ہمالیہ گر پڑا - تمہارا امام صاحب تو اس زلزلہ کی نسبت اپنی فضول پیشینگوئیوں کو پورا کرنے کے لئے آپ کی جیبوں سے روپیہ نکالنے کے منصوبے باندھ رہے ہیں ؛

نبیوں کے مدارج

قرآن شریف میں تو ذکر آتا ہے - کہ "اے مومنو! کسی نبی اور رسول میں فرق نہ کرو" - لیکن ہمارے مرزائی دوست اس کے باوجود فرق کرنے سے باز نہیں آتے - چنانچہ قادیانی نبیوں کا الہامی گزٹ "الفضل" لکھتا ہے کہ :-

"باقی تمام انبیاء علیہم السلام کامل تھے - اور باوجود اس کے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب انبیاء سے بڑھ کر ہیں - ہم یہ نہیں کہہ سکتے - کہ باقی انبیاء ناقص ہیں - بلکہ ہم یہ کہتے ہیں - کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الرسل ہیں" ؛

("الفضل" - یکم مارچ)

مذکورہ ارشاد کا صاف مطلب یہ ہے - کہ جتنے اسلامی پیغمبر - رسول اور انبیاء آئے - اُن کے مدارج میں فرق تھا - یعنی بعض اُن میں سے گھٹیا تھے - اور بعض بڑھیا - بعض مکمل اور بعض ناقص تھے - مدارج کا یہ مجوزہ فرق جہاں تک ہمارا قرآن کا مطالعہ شاہد ہے - قرآن کی سپرٹ کے خلاف ہے - اور یہ شرف مرزائیوں کو ہی حاصل ہے - کہ وہ قرآن کی واضح ہدایات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے آپ کو پکا مومن کہنے کی جسارت کرتے ہیں ؛

صوفی ازم

اسلام کے بڑے بڑے بزرگ صوفی منش ہوئے ہیں - اور ان کی دیکھا دیکھی ہی بڑے مرزا کو خدا بننے اور الوہیت پر ڈگری جمانے کا خیال آیا تھا - لیکن اب قادیانی امام صاحب کچھ اور ہی اگل رہے ہیں :-

"نام نہاد صوفیوں نے یہ ڈھکوسلہ بنا رکھا ہے - کہ ایک شریعت ہوتی ہے اور ایک طریقت - جب تک انسان دائرۂ شریعت میں رہتا ہے - اس وقت تک تو اسے عبادت کی ضرورت رہتی ہے - مگر جب وہ طریقت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے - تو اسے کسی عبادت کی ضرورت نہیں رہتی" ؛

("الفضل" - یکم مارچ)

طریقت ہو یا شریعت - یہ تو مرزائی جانیں - یا صوفی - ہم تو اتنا جانتے ہیں - کہ بڑے مرزا نے شریعت کے تابع ہوتے ہوئے بھی نہ صرف خود خدا بننے بلکہ خدا کا بیٹا بننے کی دلیری دکھا کر اہل شریعت کو شرمندہ کر دیا تھا - ممکن ہے بڑے مرزا کی یہ شریعت تو ازی طریقت کا ہی قادیانی مترادف ہو ؛

دنیا کی تسخیر

ہمارے مرزائی دوست بڑے بلند پرواز واقع ہوئے ہیں - اتنے بلند پرواز کہ دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا شیخ چلی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا - لاہوری مرزائیوں کا آرگن "پیغام صلح" لکھتا ہے کہ :-

"اگر ہر ایک احمدی اپنے حالات و مذاق کے مطابق خدمت دین کے کسی نہ کسی کام کو اپنے ذمہ لے لے - اور اس طرح خلوص و محبت سے کام کرے - تو ہم باوجود قلت تعداد و سرمایہ کے چند سالوں میں ساری دنیا کو فتح کر سکتے ہیں" ؛

(۲۷ فروری ۱۹۳۴ء)

معلوم نہیں ہوتا - کہ مرزائیوں نے دنیا کو فتح کرنے کا کیا مطلب سمجھ رکھا ہے؟ جو ہر مرحلہ پر دنیا کی فتح کے خواب دیکھنا چاہتے ہیں - دنیا یہی خوابوں سے فتح نہیں ہوا کرتی - اس کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے - اور ساتھ ہی دنیا کو اپنے عقائد کی صحت کا یقین کرانا پڑتا ہے - باقی رہے مرزائیت کے مسلمہ عقائد - وہ تو اتنی قدر و قیمت نہیں رکھتے - کہ کوئی سمجھدار انسان ان کے لئے اپنی زندگی خوار کرتا پھرے - اور قادیانی جوا گلے میں ڈالے رکھے ؛

برلن مشن

مرزائیوں نے نمائشی آڈمبر اور تشہیر بازی کا غلام بے دام ہو کر بہت سے غیر ملکی مشن کھول رکھے ہیں - بظاہر ان مشنوں کا سوائے اس کے اور کوئی فائدہ نہیں ہے - کہ وہ چندہ جمع کرنے کی ایک سبیل ہیں - ان ہی مشنوں میں سے جرمنی کا برلن مشن ہے - جہاں لاہوری مرزائیوں کی فضول خرچیوں سے نوبت فاقہ مستی تک آ پہنچی ہے - اور اس فاقہ مستی کو دور کرنے کے لئے "پیغام صلح" نے ذیل کی تجویز پیش کی ہے :-

"تجویز کی گئی ہے - کہ برلن مشن کے مصارف کے لئے مستقل امدادی رقوم حاصل کی جائیں - خواہ وہ کس قدر قلیل ہی کیوں نہ ہوں"

(۲۰ فروری ۱۹۳۴ء)

مستقل امدادی رقوم کا لینا تو ایک عذر لنگ ہے - موٹا مطلب تو برلن مشن کی آڑ میں عوام کی جیبوں سے روپیہ نکالنا ہے - خواہ وہ خاص چندہ کی صورت میں نکلے - خواہ مستقل امدادی رقوم کی شکل میں - کسی شخص نے غالباً ایسے ہی موقعہ کے لئے کہا ہے :-

دنیا ٹھگئے مکر سے
روٹی کھائے شکر سے

مرزائیت مسلم نکتۂ خیال سے

تحریک مرزائیت کیا ہے؟ یہ مرزائی جانیں یا غیر مرزائی - مرزائی تو اپنے آپ کو اسلام کا شیدائی سمجھتے ہیں - لیکن غیر مرزائی مسلمان اُن کو جو کچھ سمجھتے ہیں - وہ مولانا محمد علی امیر لاہوری جماعت کے الفاظ میں یہ ہے :-

"ہمارے مسلمان بھائیوں کو تحریک احمدیت میں سوائے کفر کے اور کچھ نظر نہیں آتا - یہاں تک کہ آج بیٹھتے اٹھتے - چلتے پھرتے اگر مسلمان کو کوئی ایک فکر ہے - تو وہ صرف اسی قدر ہے کہ تحریک احمدیت کا استیصال کس طرح ہو"

("پیغام صلح" - ۳ مارچ ۱۹۳۴ء)

مولانا صاحب اپنے غیر مرزائی بھائیوں کو قصور وار ٹھہرانے سے پہلے اتنا تو خیال کر لیں - کہ جب ان کا پیر و مرشد قرآن شریف کو جسے مسلمان الہامی یقین کرتے ہیں - اپنے منہ کی باتیں بیان کرتا ہے - اور اپنے تخت کو جملہ انبیاء کے تختوں کے سر پر رکھ گیا ہے - تو مسلمان اپنے مذہب کے پاس خاطر و احترام مرزائیت سے بیزار نہ ہوں تو اور کیا کریں؟

دیانند دلت اُدّھار سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

کیطرف سے دلت طلباء کو تعلیمی امداد

سبھا ہٰذا کی طرف سے مختلف مقامات پر دس پرائمری پاٹھشالائیں جاری ہیں۔ اور یہ پاٹھشالائیں ایسے مقامات پر جاری کی گئی ہیں۔ جہاں دلتوں کے لئے تعلیم حاصل کرنے کا کوئی دوسرا عام طور پر ذریعہ نہ تھا۔ ان پاٹھشالاؤں سے یہاں دلتوں میں تعلیم کا پرچار ہو رہا ہے۔ وہاں اس کے ساتھ ہی انہیں دھارمک۔ سماجک اور صفائی سمبندھی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ ان پاٹھشالاؤں کے علاوہ غریب اور ہونہار طلباء کو اعلیٰ اور دستکاری کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے وظائف بھی دئے جاتے ہیں۔ عام طور پر زیادہ وظائف دستکاریوں کے لئے وقف ہیں۔ تاکہ غریب طلباء کوئی کام سیکھ کر اپنی روزی کمانے کے لائق بن سکیں۔ سال ۱۹۳۴ء کے لئے مندرجہ ذیل طلباء کو وظائف دئے جاتے ہیں:۔

نمبر شمار	نام وظیفہ خوار	رقم وظیفہ	کیفیت
۱	منشا رام	للعہ/	رائل ٹیکسٹ بک پبلشنگ ایجنسی مورلہ لاہور میں جلد سازی کا کام سیکھ رہا ہے
۲	سیوا داس	۲عہ	کے سی آریہ ہائی سکول سیالکوٹ کی ساتویں جماعت میں پڑھتا ہے
۳	ارجن دیو	عہ۱/	اپتھپت ادھار پاٹھشالہ راوہ (کرنال) میں سنسکرت پڑھتا ہے
۴	امرتی دیوی	للعہ	مندر رنبیر گرلز سکول دہلی کی آٹھویں جماعت میں پڑھ رہی ہے
۵	بسنت رام	۲عہ	بی اے سکول ناروواں کی ساتویں " " " رہا ہے
۶	جے پال	۵/	دیانند آیورویدک کالج کی بی ایس اے میں پڑھ رہا ہے
۷	فقیر چند	سے/	فیبرا بیٹ کمپنی سیالکوٹ میں کھیلوں کا سامان بنانا سیکھ رہا ہے
۸	تولا رام	۵عہ/	ہنر دستکاری سکول کوٹ ادو میں دستکاری کا کام سیکھ رہا ہے
۹	چھپن سکو رام	۵عہ/	" " " " " " " "
۱۰	لال چند	۲عہ	اے ایس ہائی سکول کھنہ کی پانچویں جماعت میں پڑھتا ہے
۱۱	ہنس راج	عہ	لاء کالج لاہور میں وکالت کا آخری امتحان پاس کرنے کی تیاری کر رہا ہے
۱۲	سنتوش کماری	۵عہ/	لیڈی مینارڈ انڈسٹریل سکول لاہور میں سلائی کا کام سیکھ رہی ہے
۱۳	برہمچاری دھرم دیو	عہ	گورو کل کانگڑی میں تعلیم حاصل کر رہا ہے
۱۴	جاگے رام	للعہ/	گورنمنٹ انڈسٹریل سکول شوہنک کی آٹھویں جماعت میں پڑھ رہا ہے
۱۵	بھاگ سنگھ	للعہ/	البرٹ پریس لاہور میں مشین مین کا کام سیکھ رہا ہے
۱۶	کرتار چند	سے/	ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول لاہور کی ساتویں جماعت میں پڑھ رہا ہے
۱۷	دولت رام	للعہ/	پورن چند پریس لاہور میں کمپوزنگ کا کام سیکھ رہا تھا۔ مگر کام درمیان میں چھوڑ کر چلا گیا
۱۸	وشو کرم داس	۲عہ	لاجپت رائے انڈسٹریل سکول سنتروڑ میں دستکاری سیکھتے ہیں
۱۹	پھولی رام	۲عہ/	
۲۰	مانگے رام	للعہ	

(ٹھگیا چند منتری دیانند دلت اُدّھار سبھا پنجاب۔ گورودت بھون۔ لاہور)

بہار پرانت کے زلزلہ پیڑتوں کی سہائتا

آل انڈیا آریہ سماج رلیف سوسائٹی کی سرگرمیاں

مظفر پور ۵ مارچ۔ منتری بت ودیاورت جنرل سکرٹری آل انڈیا آریہ سماج رلیف سوسائٹی مظفر پور لکھتے ہیں کہ:۔

جس وقت بہار کے صوبہ میں بھونچال کی وجہ سے تباہی ہوئی۔ اور چاروں طرف ہاہاکار مچ گیا۔ اس وقت یتیموں۔ بیواؤں اور مصیبت زدگان میں رلیف کا کام جاری کرنے کے لئے آل انڈیا رلیف سوسائٹی پٹنہ میں قائم کی گئی۔ جس کا صدر آفس بعد ازاں حسب ضرورت پٹنہ سے مظفر پور تبدیل کر دیا گیا تھا۔ بھارت ورش کے سب پرانتوں کی پرتی ندھی سبھاؤں نے اپنے اپنے نمائندے اور والنٹیر اس تباہ شدہ علاقہ میں بھیجے ہوئے ہیں۔ اور سبھا بھی ضرورت کے مطابق دھن بھی بھیج رہی ہیں۔

بے خانماں لوگوں کے لئے جھونپڑیوں نے خیموں اور بیماروں کے لئے طبی امداد۔ مصیبت زدہ بھائیوں و بہنوں کے لئے اناج و کپڑا کی فوری ضروریات تھیں۔ چنانچہ سوسائٹی نے اس علاقہ میں رلیف کا کام جاری کر کے ان تمام ضروریات کو پورا کرنے کا انتظام کر دیا تھا۔

اس وقت مظفر پور کے سنٹرل رلیف کیمپ کے علاوہ ہمارے آٹھ مندرجہ ذیل مقامات پر رلیف کیمپ جاری کئے جا چکے ہیں:۔

دربھنگہ۔ سمستی پور۔ سیتا مڑھی۔ موتیہاری۔ رام پور بیچڑی۔ مونگھیر اور راکسول۔ ان کیمپوں کے ساتھ آٹھ مختلف گراموں میں ہم نے رلیف کے سامان کی تقسیم کے لئے سب سنٹر بھی قائم کئے ہوئے ہیں۔

عملی امداد:۔ ہم نے اب تک ۲۵۰ ایسے کنوئیں صاف کروائے ہیں۔ جن میں ریت کے بھر جانے کی وجہ سے پانی کا نام و نشان تک نہیں رہا تھا۔ تین ہزار استریوں پرشوں کو ہم نے اس قلیل عرصہ میں ہر طرح کے پارچات دئے ہیں۔ چار سو من اناج اور خورد و نوش کا دوسرا سامان مصیبت زدہ لوگوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک سو پچاس سے کچھ زیادہ جھونپڑیاں بنوائی گئی ہیں۔

شہروں میں اس قدر رلیف کی ضرورت نہیں جس قدر اب دیہات میں ضرورت ہے۔ دور اُفتادہ گراموں میں ابھی بہت کم رلیف سوسائٹیاں امداد کے لئے پہنچی ہیں۔ اس لئے آل انڈیا آریہ سماج رلیف سوسائٹی نے اب اپنے کام کو دیہات میں زیادہ وسیع پیمانہ پر چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔

مہتہ ساون مل نے لالہ دیوراج ایم۔ اے مہاشہ دیو پرکاش۔ ماسٹر دیوراج آریہ منتری۔ ڈاکٹر ولا رام اسسٹنٹ سرجن۔ لالہ رام چند انجنیئر اور ایک اور ممبر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے لالہ لوسہ رام۔ مہتہ الینٹر داس۔ لالہ شام لال اور پنڈت رام سروپ سے سنیکت پرانت کی پرتی ندھی سبھا کی طرف سے بابو سردے رام ایم۔ اے سابق۔ ایل۔ بی پلیڈر۔ بابو وشو دیال اور بابو وشنو چند پلیڈر اور بہار پرانت کے سوامی رامانند جی۔ بابو اودھ بہاری ایل ایم اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پلیڈر۔ پنڈت سیتہ برت جی اور بابو رام سرن لال جی مختلف سنٹروں میں بڑی تندہی سے سیوا کر رہے ہیں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان تھا آپ پردھان لالہ رامانند ایڈووکیٹ نے بھی ان علاقہ میں دورہ کیا ہے۔

روپیہ کی کمی:۔ مصیبت زدہ بھائیوں کی ہر طرح کی امداد کے لئے روپیہ کی کمی کو سوسائٹی زیادہ محسوس کر رہی ہے۔ ابھی تک یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ امدادی کام کب تک جاری رکھنا پڑے گا؟ فصلوں کے تباہ ہونے کی وجہ سے مستقبل قریب میں اس صوبہ میں قحط کے آثار نمودار ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ سیتا مڑھی سب ڈویژن میں حضوصاً قحط کا بہت خطرہ در پیش ہے۔

ہماری گورنمنٹ نے پاس اس مطلب کے لئے وائسرائے فنڈ میں ۲۳ لاکھ روپیہ پہنچ چکا ہے۔ راجندر بابو کو دیش کے مختلف حصوں سے ۱۸ لاکھ سے زیادہ روپیہ موصول ہو چکا ہے۔ سارے رلیف سوسائٹیوں کو تو کسی قسم کی اپیل جاری کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے لئے خود بخود مارواڑی سیٹھ روپیہ بھیج رہے ہیں۔ لیکن مجھے یہ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے کہ ہماری سبھاؤں کے دان کی رفتار کچھ سست ہے۔ ہمارے پاس ہماری ضروریات کے مطابق دھن نہیں پہنچ رہا ہے۔

سَاماجک سماچار

آریہ سماج ملکوال کا چناؤ :- ۲۴ فروری ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج ملکوال کے ادھیکاریوں کا سالانہ چناؤ ممبروں کا ہوا :-
مہاشہ چونی لال جی پردھان۔ مہاشہ متھرا داس جی اپ پردھان۔ مہاشہ پریتم داس منتری۔ مہاشہ امرناتھ جی اپ منتری۔ مہاشہ گیان چند جی کوشادھیکش۔ مہاشہ جگت رام جی پستکادھیکش۔ مہاشہ سکھدیداس جی آڈیٹر۔ مہاشہ بنسی لال جی و مہاشہ ہری چند جی پرنتھنت سبھاسد :-
(پریتم داس منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج سرہند کا سالانہ جلسہ :- آریہ سماج سرہند منڈی کا سالانہ جلسہ ۹-۱۰-اور ۱۱ مارچ ۱۹۳۶ء کو بڑے سماروہ سے منایا جاوے گا :-
(حکیم دیوراج وید منتری آریہ سماج سرہند منڈی)

آریہ سماج سرائے سدھو کے سماچار :- آریہ سماج سرائے سدھو میں روزانہ ستسنگ ہوتا ہے۔ ستیارتھ پرکاش کی کتھا لالہ تیج رام جی پردھان آریہ سماج کیا کرتے ہیں :-
۲۱ فروری کو رشی بودھ اتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ چار آنہ منتری کی اپیل پر ۹ روپے اکٹھے ہوئے :-
(گنیش دت منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ مڈل سکول جتوئی کا سالانہ جلسہ :- آریہ مڈل سکول جتوئی کا تیرھواں سالانہ جلسہ جو مورخہ ۹-۱۰- اور ۱۱ مارچ کو ہونا تھا۔ ملتوی کر کے ۲۳-۲۴- اور ۲۵ مارچ ۱۹۳۶ء کو مقرر کیا ہے۔ سوامی سروانند جی سے پرارتھنا ہے۔ کہ اگر ان کی یہ تاریخیں خالی ہوں۔ تو ضرور اس اتسو پر پدھارنے کی کرپا کریں :-
(خوشحال چند منتری آریہ سماج جتوئی)

کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کا سالانہ جلسہ :- کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کا ۴۹ واں سالانہ جلسہ تعطیلات ایسٹر میں مورخہ ۳۱ مارچ اور یکم اپریل ۱۹۳۶ء کو ودیالیہ بھومی میں (ودیالیہ سٹرک جالندھر) منایا جائے گا۔ رشی کنیاؤں کا داخلہ اور اُپنین سنسکار بہت دیر کی پوتر رسم پہلے روز ادا ہو گی۔ اور دوسرے دن بعد دوپہر سناتکاؤں کو چھٹے اور ڈپلومے دیئے جاویں گے۔ باقی پروگرام بھی نہایت دلچسپ ہوگا۔ اور روزانہ دو بیٹھکیں ہوں گی :-
(جیرامی رام سکریٹری)

حصار میں ویدک دھرم کا پرچار :- ۲۱ و ۲۲ فروری ۱۹۳۶ء کو پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار نے دلچسپ ویاکھیان آریہ سماج مندر حصار میں دیئے۔ جنتا پر بہت ہی اچھا اثر پڑا۔ لوگ پنڈت جی کے اور بھی ویاکھیان سننے کے خواہشمند تھے :- (نامہ نگار)

آریہ سماج سرسہ کا وارشک اتسو :- آریہ سماج سرسہ کا وارشک اتسو ۲۳-۲۴- اور ۲۵ فروری ۱۹۳۶ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۲۳ فروری کو نگر کیرتن ہوا۔ ۲۴ فروری کو پراتہ کال ہون یگیہ کے بعد کئی یگیوپویت سنسکار ہوئے۔ اس کے بعد پنڈت رام چندر جی دہلوی کا اپدیش ہوا۔

ایک پربھاوشالی ویاکھیان۔ جگت رام جی کے وشے پر ہوا۔ رات کو پنڈت رام چندر جی دہلوی کا "سنتوں کی مہما" پر ویاکھیان دیا۔
(کشن لال آنریری)

بعد دوپہر پنڈت کھیم چند جی کا "دِن دو بسنت" پر ایک پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ اس کے بعد پنڈت رام چندر جی کا دوبارہ ایک منوہر ویاکھیان "دھرم کی آوشیکتا" پر ہوا۔ رات کے وقت پنڈت بدھ دیو جی نے ایک اتی اُتم ویاکھیان "وید میں سو برس تک آیو بڑھانے کی ودھی" پر دیا :-
۲۵ فروری کی صبح کو ہون یگیہ کے بعد پنڈت رام چندر جی کا ایک منوہر اپدیش ہوا۔ اور اس کے بعد پنڈت کھیم چند جی کا

میرپور میں نوان سنسکار :- مہاشہ سوہن لال جی نے شادی کی خوشی میں ۱۲ روپے آریہ سماج ہذا کو دان میں دیئے۔ ہربنس لال جی سے ۵ روپیہ کا دان پراپت ہوا :-
(منتری آریہ سماج میرپور)

شری بھائی ٹیک چند ناگپال ... نواسی بھائی ٹیک چند ناگپال نے گوردوارہ ...

اس لئے دان دیا ہوا ہے۔ کہ اس کے ادھیکار سے ہمیشہ کے لئے ڈیرہ غازیخان یا اس ضلع کا ایک غریب ہونہار لڑکا ہر سال گورُوکل میں داخل کیا جایا کرے۔ جو بھی اس چھاتر ورتی سے فائدہ اُٹھانا چاہئیں۔ اُنہیں جلد از جلد اپنی درخواستیں مکھیہ ادھشٹاتا گورُوکل کانگڑی ضلع سہارنپور کے پتہ پر بھیج دینی چاہئیں۔ تاکہ نئے بالکوں کا چناؤ گورُوکل کے جلسہ پر البیلٹر کی چھٹیوں میں ہو گا ٭ وچار کیا جاسکے۔

(مکھیہ ادھشٹاتا گورُوکل کانگڑی)

گورُوکل ملتان کے سماچار :-

۱ سردیاں ختم ہو چکی ہیں۔ گرمیاں شروع ہو رہی ہیں۔ سب برہمچاری تندرست ہیں۔ سردیوں میں برہمچاریوں کی صحت میں کافی ترقی ہوئی ہے تقریباً سب کا وزن بڑھ گیا ہے ٭

۲ اس سال پنڈت نند لال جی کے سورگباش ہونے اور پنڈت جگیہ دت جی کے نیاگ پتر ویکر چلے جانے سے سٹاف میں دو اوستا تک بڑھ گئے ہیں۔ ایک تو پنڈت آتم دیو جی اور دوسرے پنڈت ہریش چندر جی۔ پنڈت آتم دیو جی سہایک مکھیہ ادھشٹاتا مقرر ہوئے ہیں۔ آپ نے دفتر کی سنبھالنا بھی ان کے پرکشیتر کام پر ہیں تھی۔ پنڈت ہریش چندر جی گنت ادھیاپک بھی ہیں ٹیچر ہیں ٭

۳ آٹھویں شریتی قریباً ۸ مارچ ۱۹۳۶ء کو پربھجتسا کے لئے گورُوکل اندرپرستھ میں جائے گی۔ اس سال نو برہمچاری جائیں گے ٭

۴ سالانہ امتحانات ۱۲ مارچ سے شروع ہو نگے۔ امتحانات کے بعد دو بار ہفتی سبھر کے لئے آس پاس کے استھانوں پر جائیں گے ٭

۵ اپریل سے گورُوکل کا نیا سال شروع ہو گا۔ جن سجنوں کا اپنے بالکوں کو اس گورُوکل میں داخل کرانے کا وچار ہو۔ وہ جلد ہی اس بارہ میں خط و کتابت کریں۔ کیونکہ سال کے اندر داخل کرانے سے ودیارتھی کی پڑھائی میں بڑا نقصان ہوتا ہے۔ خط و کتابت کا پتہ :- مکھیہ ادھشٹاتا گورُوکل ملتان۔ ڈاکخانہ علی بھائی ٭

نوٹ :- داخلہ کے نیم اور فارم دفتر گورُوکل ملتان سے مل سکتے ہیں ٭

(آتم دیو سہایک مکھیہ ادھشٹاتا)

لالہ سیدہ میں جاتی پرویش سنسکار :-

لالہ سید کلاس والہ سے جنوب کی طرف ۵ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں ہے۔ گنت ورش وہاں کے بہت سے بٹوال گھرانوں کی شدھی ہم نے سر انجام دی تھی۔ اُس وقت چند گھروں نے

نو رہے ہے۔ جنہوں نے کہ شدھ شدہ بھائیوں کو تو اس واسطے کہ اُنہوں نے آریہ دھرم قبول کیا۔ اور باقیوں کو اس واسطے کہ اُن کے ڈر سے اسلام کو قبول کر لیوں۔ تنگ کرنا شروع کیا۔ اور اُن پر کئی قسم کی سختیاں کی گئیں ٭

اس قسم کے جبر سے تنگ آکر ان باقی گھروں نے بھی ۷ فروری ۱۹۳۶ء کو آریہ دھرم میں پرویش کر لیا ہے۔ شدھی کی رسم پنڈت بھگت رام جی پنڈت توکشنو رجی اور میں نے سر انجام دی۔ تین چار گھنٹہ تک پرچار ہونے کے بعد پریتی بھوجن ہوا۔ اور پھر کاریہ واقع سماپت ہوئی ٭

{جگت رام منتری آریہ سماج کلاس والا ضلع سیالکوٹ}

آریہ سماج احمد پور کے سماچار :-

۱ ۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء کو مہاشہ کشنداس جی سنجر پوری کے پتر کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ پبلک ویدک سکول کو مہاشہ جی نے ایک روپیہ دان دیا ٭

۲ ۵ فروری ۱۹۳۶ء کو پنڈت برہم دت جی بھجن اپدیشک ویدک پرچارنی سبھا سندھ متواتر دو رات تک اپدیش کرتے رہے۔ اور اپیل پر ویدک پرچارنی سبھا کے لئے تقریباً ساڑھے دس روپے جمع کر کے دئے گئے ٭

ہنا کا حسب ذیل چناؤ ہوا :-

پردھان لالہ لیلا رام جی + اُپ پردھان مہاشہ جیا رام جی بزاز + منتری پنڈت شانتی پرکاش جی ہیڈ ماسٹر پبلک ویدک سکول + اُپ منتری رملداس آریہ + خزانچی پنڈت دھرم دیو جی + پستکادھیکش لالہ چینکو رام جی بھنڈاری لالہ نرائن داس جی ٭

انترنگ ممبران :- ۱ لالہ گھنشامداس جی میونسپل کمشنر ۲ لالہ کرم چند جی سندھی۔ ۳ لالہ گوبند رام جی پوپلی ۴ بھگت دولت رام جی ۵ لالہ بیبھراج جی پٹواری ٭

(رملداس اُپ منتری)

نام کرن سنسکار :-

شریمت بابو بال مکند جی پوسٹ ماسٹر ربوالڑی کے پوتے کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ آپ نے مقامی آریہ سماج کو مبلغ پانچ روپیہ اور پروہت آریہ سماج کو مبلغ ۲ روپیہ دان بطور دکھشنا دی۔ سنسکار کے وقت آریہ سجنوں کے علاوہ بہت سے ہندو مسلمان اور سکھ بھی موجود تھے۔ سب نے ویدک ودھی کو بڑے چاؤ سے سیکھا ٭

(رامسروپ ورما منتری آریہ سماج ربوالڑی)

گوروکل کوروکشیتر کا وارشک اتسو

کوروکشیتر ۳ مارچ ۱۹۳۴ء۔ گوروکل کوروکشیتر کا سالانہ جلسہ بڑی کامیابی کے ساتھ ختم ہو گیا ہے۔

۲۸ فروری ۱۹۳۴ء کو تھانیسر شہر میں نگر کیرتن کیا گیا۔ آریہ سماج کے کئی مشہور بھجنیکوں نے اس میں حصہ لیا۔ چوہدری تیج سنگھ جی بھجو سنگھ جی پرلمی۔ مہاشہ درگا دت جی اور مہاشہ فقیر چند جی کے بھجنوں کو لوگوں نے بہت پسند کیا۔

یکم مارچ ۱۹۳۴ء کو صبح کے وقت سوامی کرمانند جی کا بڑا اسار گربھت اپدیش ہوا۔ اور بعد میں برہمچاریوں کی شلوکوں میں انتاکشری اور سنسکرت میں بھاشن ہوئے۔

شام کو پنڈت رام چندر جی دہلوی کا نہایت دلچسپ اور پربھاوشالی ویاکھیان "ویدوں کے مہتو" کے وشے پر ہوا۔ اور لالہ دلیش بندھو جی گپتا ڈائرکٹر "تیج" کا "سنسار کی ترقی میں دھرم کا استھان" کے مضمون پر لیکچر ہوا۔ دونو مہانو بھاوؤں کے ویاکھیانوں کو جنتا نے بہت پسند کیا۔

رات کو برہمچاریوں نے لاٹھی۔ تلوار۔ موگری۔ سیٹی اور سنگیت اور بینڈ کے ساتھ لیزم کے ویایام کھیلے۔ گروپ میکنگ کے کھیل بھی لوگوں نے بہت پسند کئے۔

۲ مارچ کو صبح کے وقت گیارہ برہمچاریوں کا ویدآرمبھ سنسکار ہوا۔ بعد دوپہر شری مہاشہ گوپال جی مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل اندرپرستھ کے ویاکھیان اور اپیل پر گوروکل کے لئے تقریباً دو ہزار روپیہ اکٹھا ہوا۔ بعد میں منتری پنڈت نیکی رام جی شرما کی صدارت میں دلت ادھار کانفرنس ہوئی۔ پنڈت جی کے ویاکھیان کا حاضرین پر بہت اثر پڑا۔ وہ سناتن دھرمی پنڈت بھی جنہوں نے مہاتما جی کے اپواس کے دنوں میں ہریجن بھائیوں کے ہاتھ سے جل پینے والوں کو پرایشچت کرانا چاہا تھا۔ آپ کے ویاکھیان کے بعد اپنی غلطی کو محسوس کر رہے تھے۔ پرسنا دپر لالہ دیش بندھو جی گپتا۔ پنڈت چمو پتی جی ایم۔ اے۔ اور سوامی کرمانند جی کے بھاشن ہوئے۔ دہلی سے آئے ہوئے پہلوانوں اور تھانیسر کے پہلوانوں کی کشتیاں ہوئیں۔

رات کو سنگیت سمیلن ہوا جس میں گاتن آچاریہ ماسٹر موہن سبال گندھرو ماسٹر مدن۔ پنڈت امرناتھ اور مہاشہ درگا پرشاد وغیرہ کے منوہر بھجن ہوئے۔ اور دھنیہ واد اور شانتی پاٹھ کے بعد اتسو کی کارروائی سماپت ہوئی۔ اتسو میں باہر سے آئے ہوئے گرامین بھائیوں کے لئے بھوجن کا انتظام لاڈو پے کے لالہ مکند لال جی رئیس کی طرف سے تھا۔

گوروکل کوروکشیتر میں نئے بالکوں کا داخلہ

پہلے اطلاع دی گئی تھی کہ نئے بالکوں کا داخلہ سالانہ جلسہ پر ۲ مارچ ۱۹۳۴ء کو ہوگا۔ ہمارے پاس کچھ سجنوں کی شکایت آئی ہے۔ کہ چونکہ ۲ مارچ کو کوئی تعطیل نہ تھی اس لئے ہم ۲ مارچ کو جلسہ پر نہیں پہنچ سکے۔ لہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ جو مہاشے اپنے بالکوں کو گوروکل ہذا میں داخل کرانا چاہتے ہیں۔ وہ اب بھی داخل کرا سکتے ہیں۔ یعنی انہیں چاہئے اپنے بالکوں کو لے آئیں۔ داخل کر لئے جائیں گے۔

(نوبدک مینیجر گوروکل کوروکشیتر)

"پرکاش" میں اشتہار دیکر لابھ اٹھائیے

گوروکل اندرپرستھ کا شاندار سالانہ جلسہ

گوروکل اندرپرستھ کا سالانہ جلسہ اس دفعہ بڑے سمارو‌ہ سے منایا گیا۔ جن بھائیوں نے کئی ورشوں سے جو اُتسو اس گوروکل کے دیکھے ہیں۔ ان کی سمتی تھی۔ کہ اتنی بھیڑ پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ گوروکل اندرپرستھ میں جلسہ پر گوروکل اندرپرستھ و دیالیہ کے سب مکانات یاتریوں کے لئے خالی کرنے پڑے۔ اس کے علاوہ خیمہ جات سب بھر گئے۔ پھر بھی جگہ نہ رہی۔ اور کئی یاتریوں کو مجبوراً آس پاس اردگرد کے گاؤں میں جاکر ٹھہرنا پڑا۔ کثیر تعداد میں یاتریوں کا آنا ظاہر کرتا ہے کہ یہ گوروکل آس پاس کے علاقہ میں کتنا مقبول عام ہو رہا ہے +

اس جلسہ پر مہاتما نارائن سوامی جی۔ آچاریہ رام دیو جی۔ پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ پنڈت رام چندر جی دہلوی۔ ڈاکٹر اندر سین جی ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ اور سوامی کرمانند جی کے عالمانہ ویاکھیان ہوئے۔ اور ان ویاکھیانوں کا یہ اثر ہوا۔ کہ گاؤں والے لوگ بھی جو عام طور پر ویاکھیانوں میں کم بھاگ لیتے ہیں۔ تب دیوار بن کر ساری کارروائی کو سنتے رہے۔ پنڈال پچھلے سالوں کی نسبت بہت بڑا تھا۔ پھر بھی ہر وقت کھچا کھچ بھرا رہتا تھا :-

سمیلن

ویاکھیانوں کے علاوہ کئی سمیلن ہوئے۔ سنسکرت سمیلن کے پردھان آچاریہ رام دیو جی تھے۔ جس میں دہلی کے سب کالجوں کے نمائندہ پروفیسروں نے حصہ لیا۔ پروفیسر سنت رام صاحب ایم۔ اے۔ ہنٹن کالج۔ پروفیسر سکسینہ صاحب ایم۔ اے۔ ہندو کالج اور پروفیسر امدلیہ صاحب ایم۔ اے اندرپرستھ گرلز کالج کے ویاکھیان اس مضمون پر بہت پسند کئے گئے۔ پنڈت اندر جی کی تقریر بہت عالمانہ تھی۔

کوی سمیلن کی کارروائی ہندی کے مشہور لیکھک اور کوی شری پنڈت دیوگی ہری جی کی زیر صدارت ہوئی۔ جس میں آل انڈیا ہندی ساہتیہ سمیلن کے کئی کویوں نے بھاگ لیا۔ پنڈت چموپتی جی کی کویتا ئیں اور پردھان جی کی کویتائیں بہت پسند کی گئیں۔ سب سے اچھی کویتا پنڈت پرمانند جی ودیا النکار گوروکل کانگڑی کی سمجھی گئی۔ انہیں ..... پارٹی ورکس کمیٹی کی طرف سے ایک چاندی کا تمغہ دیا گیا۔ اچھوت ادھار سمیلن زیر صدارت بھائی پرمانند جی منعقد ہوا۔ جس میں دلیش کے پرسدھ نیتا بالیہ گیا پرشاد سنگھ جی ایم۔ ایل۔ اے۔ مسٹر رنگا ئیر۔ مسٹر ایم۔ رمن دت ایم۔ ایل۔ اے۔ دیوان بہادر ہر بلاس شاردا کی تقریریں ہوئیں بہت پربھاو شالی ہوئیں۔

اس جلسہ میں سوامی شردھانند جی کی یاد تازہ ہوگئی۔ اور سب بھائیوں نے مل کر ان کی پنیہ سمرتی میں شردھانجلی بھینٹ کی۔ مہاشہ ڈوری لال کے بھجنوں نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا :-

جلسہ تقسیم انعامات

ان سب باتوں کے علاوہ گرام پاٹھشالاؤں کا جلسہ تقسیم انعامات بھی دیکھنے یوگیہ تھا۔ گوروکل اندرپرستھ کی زیر نگرانی دو پاٹھشالائیں چل رہی ہیں۔ جن میں اردگرد کے گاؤں کے بالک تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ دونو پاٹھشالاؤں میں اسّی کے قریب لڑکے ہیں۔ بھنگی۔ چمار۔ براہمن اور ویش سب لڑکے اکٹھے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ان سب کو انعامات دئے گئے۔ جب بھنگی کے لڑکے کو انعام دیا گیا۔ تو سب جنتا نے کرتل دھونی سے اس بالک کا سواگت کیا :-

ٹورنامنٹ

اس موقعہ پر ایک ہاکی ٹورنامنٹ بھی ہوا۔ جس میں دہلی کی دو ٹیمیں شامل ہوئیں۔ اور دونو ٹیمیں گوروکل اندرپرستھ کی ٹیم سے ہار گئیں۔ ان سمیلنوں کے علاوہ سنگیت سمیلن بھی ہوا۔ جس میں مشہور گائیک ماسٹر موہن۔ ماسٹر مدن اور پنڈت پرمانند جی گاین آچاریہ کے منوہر راگ اور گیت ہوئے۔ راگیوں کی وجد کی حالت کو دیکھ کر سب لوگ مگدھ ہو رہے تھے۔ اور یہ خیال تھا۔ کہ یہ سمیلن شاید ساری رات ہوتا رہے گا۔ دو بجے رات تک یہ سمیلن ہوتا رہا۔ اور سب لوگ جاگتے رہے :-

کشتیاں

اس دفعہ نیا پروگرام کشتیوں کا تھا۔ پنڈت چرنجی لال جی پہلوان کی زیر صدارت کشتیاں ہوئیں۔ اس وقت خلقت کی انتہا نہ تھی۔ لیکن انتظام اتنا مکمل تھا۔ کہ کوئی جھگڑا کھڑا نہیں ہوا۔ جیتنے والے پہلوانوں کو مہاتما نارائن سوامی کے کرکملوں سے انعامات ملے :-

اپیل

روپیہ کے لحاظ سے بھی اس دفعہ کا جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ پروفیسر چموپتی جی ایم۔ اے کی اپیل پر لگ بھگ سات ہزار روپیہ اکٹھا ہوا۔ جس میں سے مکھیہ مکھیہ رقوم حسب ذیل ہیں :-

۱۔ بابو سر جنداس جی پندرہ سو روپیہ واسطے ایک کمرہ کے

۲۔ سٹری بی۔ ڈی گپتا پندرہ سو روپیہ واسطے ایک کمرہ کے

۳۔ بابا لچھمن سنگھ گردھاری لال پانسو روپیہ واسطے یگیہ شالہ کے

۴	لالہ بھانامل جی گوٹیل	۱۷۱/- روپیہ
۵	,, نارائن دت جی	۱۰۱/- ,,
۶	,, گیان چند جی	۱۰۱/- ,,
۷	,, رلارام میلارام جی	۱۰۱/- ,,
۸	پنڈت مولچند جی	۱۰۱/- ,,
۹	سیٹھ ہنسراج جی	۷۵/- ,,
۱۰	دیوان چند ٹرسٹ	۱۰۱/- ,,

اس پرکار کی رقوم پچاس پچاس روپیہ کی ہیں۔ کئی اکیس اکیس اور گیارہ گیارہ روپیہ کی ہیں :-

غرضیکہ یہ جلسہ کیا بلحاظ حاضری۔ کیا بلحاظ لیکچر اور کیا بلحاظ روپیہ نہایت کامیاب رہا ہے :-

آخر کپ گوروکل اندرپرستھ کے پاس رہا۔ لالہ رلارام جی کی طرف سے جیتنی ہوئی ٹیم کو چاندی کے تمغے دئے گئے۔ اور ...... Pioneer & Co کی طرف سے ایک بڑا خوبصورت ہاکی کپ ملا :-

جو بھائی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ گوروکل ہردلعزیز مقبول عام نہیں رہا۔ وہ کم از کم اس دفعہ کے جلسہ کو دیکھ کر اب اس رائے پر قائم نہیں رہ سکتے۔ اب تو یہ سدھ ہو گیا ہے۔ کہ جنتا کے دل میں گوروکل کے پرتی بے حد شردھا ہے

(اُدم شیل)

(نامہ نگار)

قائم شدہ ۱۸۹۶ء — تار کا پتہ: "دی بھارت - لاہور" - ٹیلیفون نمبر ۳۶۹۷

دی بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور

اس کی پالیسی کو مول لینا گویا کھرا سونا خریدنا ہے

اپنے ملک کی اقتصادی اور آزادی کی بنیاد قائم کرنا ہے

سرمایہ یقینی اور محفوظ جگہ لگا ہوا ہے

مفصل شرائط کے لئے ہیڈ آفس :- بھارت بلڈنگ رحسبہ طوٹلا ہور

سب آفس :- لاہور - بمبئی - کراچی - کلکتہ - لکھنؤ - دہلی - بانکی پور - رنگون - کالی کٹ - راولپنڈی - مدراس - ناگپور - مدورا اور چیف ایجنسی کاروار سے خط وکتابت کریں!

اسسٹنٹ جنرل منیجر بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور

وشال بھارت

ہندی کا نہایت اعلیٰ رسالہ باتصویر

سالانہ چندہ چھ روپیہ ششماہی ۳ روپیہ

خریداری کے لئے آج ہی آرڈر لکھ دیں!

منیجر وشال بھارت ۱۲۰/۲ اپر سرکلر روڈ - کلکتہ

سفید کشٹ کی بھت جرطی

بر بر جھاشے ا ہیں ہوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ میری اس کے ایک ہی روز کے ہیں بار کے لیپ سے سفید کشٹ درص، پھلبہری کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو میں دگنا مُول واپس دوں گا - جو چاہیں - ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں - قیمت دو روپے آٹھ آنے (۲/۸)

سر کرشن چندر گنڑی سرائے ضلع گیا - پوسٹ نمبر ۱۵

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ - دام نقد - کم بیعانہ ... قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں - فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے ::

سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی

Suleman Umar & Co. Karachi

خط وکتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ::

(منیجر)

ہر موسم میں ظاہری صفائی اور تندرستی کے لئے

بھگت رام پوری اینڈ سنز شوتر منڈی لاہور

کی پورن ویدک ریتی اور پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق تیار شدہ سگندھت دھوپ اور ہون سامگری اپنے گھروں میں روزانہ استعمال کریں - اپنے بے شمار فوائد کے باعث یہ دونو چیزیں اس قدر مشہور ہو چکی ہیں - کہ جا بجا حاسد پیدا ہو گئے ہیں ::

قیمتوں میں ۴ر فی روپیہ کی خاص رعایت

ہون سامگری } درجہ اول فی سیر ۱/۸ رعایتی ۶ر درجہ دوم فی سیر ۸ر رعایتی ۶ر درجہ خاص فی سیر ۱۲ر رعایتی ۹ر رعایتی فی سیر ساڑھے سات آنہ ::

سگندھت دھوپ فی سیر ۱۲ر رعایتی ۹ر دھوکہ سے بچنے کے لئے پتہ نوٹ کریں ::

بھگت رام پوری اینڈ سنز - شوتر منڈی لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس - کے - برمن) لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور ولاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

بچوں کا پیارا

ڈابر چون پراش اولیہ (Regd.)

کلیجہ پھیپھڑہ و جسم کی نقاہت کے لئے مثل آبحیات رسائن

اس میں اشٹ برگ کی دوائیں ملی ہیں - اور آیورویدی شاستر کے مطابق بنا ہے - بیمار اور تندرست سب کے لئے یکساں مفید ہے - کھانے میں خوش ذائقہ ہے - متواتر اس کے استعمال سے عمر دراز ہوتی ہے - اور کسی قسم کی بیماری ہونے کا خوف نہیں رہتا ::

قیمت ایک پاؤ سیر ۲۰ خوراک ایک روپیہ آٹھ آنے - ڈاک محصول ۱۱ر گیارہ آنے ::

لال شربت (Regd.)

(لال شربت) اس کے استعمال سے بچوں کی ہڈی مضبوط جسم قوی اور خون گاڑھا ہوتا ہے - گود کے بچوں کو پلانے سے وہ ہمیشہ پھرتیلے اور خوش بنے رہتے ہیں - میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کی وجہ سے بچے بڑے شوق سے پیتے ہیں - پرسوتی کی جھنجھنا اور ان میں دودھ کی کمی کو دور کرنے میں بے مثل ہے - قیمت فی شیشی ۱۳ر ::

ڈاک محصول ۱۰ر - نمونہ کی شیشی کی قیمت ۲ر جو صرف ایجنٹوں سے مل سکتی ہے ::

ڈابر جنتری ۱۹۳۷ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجئے!

نوٹ - سب جگہ ملتی ہیں - دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں

صیغہ نمبر ۸۰ - پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

ایجنٹ - لاہور میں منیجر پیسہ اخبار

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

ओ३म्

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

جلد ۳۰ | نمبر ۱۱

قیمت	سالانہ ...... للعہ	ممالک غیر سے ...... سے
	ششماہی ...... عہ	فی پرچہ ...... ایک آنہ

SUNDAY 18th MAR 1934

اتوار - ۵ - چیت سمت ۱۹۹۰ مطابق ۱۸ - مارچ ۱۹۳۴ء - دیانند آبد ۱۱۰

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ؞

۲- ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرو ایشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ؞

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ؞

۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سرودا ادیت رہنا چاہیئے ؞

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں ؞

۶- سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ؞

۷- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے ؞

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی ودھی کرنی چاہیئے ؞

۹- پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے ؞

۱۰- سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ؞

وید امرت

یجروید | رگوید

मेधाम मे वरुणी ददातु मेधामग्निः प्रजापतिः । मेधामिन्द्रश्च वायुश्च मेधां धाता ददातु मे स्वाहा ॥ १५॥ यजु. ३२ । मं ३५ ॥

اس پوتر وید منتر کا منتر درشٹا رشی "میدھا کام" ہے۔ دیوتا "پرمیشور ودوانسو" ہے۔ چھند "یجر وراہمی" ہے۔ اور سور "مدھیم" ہے۔ اس پوتر وید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ انسان جیسے اپنے لئے گن کرم سوبھاؤ اور سکھ کو چاہیں۔ ویسے اوروں کے لئے بھی چاہیں۔ جیسے اپنی اُنتی کی خواہش کریں۔ ویسے پرمیشور اور ودوانوں کے نکٹ سے دوسروں کی اُنتی کی پرارتھنا کریں صرف پرارتھنا ہی نہ کریں۔ بلکہ ستیہ آچرن بھی کریں جب جب ودوانوں کے ایکٹھے جائیں۔ تب تب سب کے کلیان کے لئے پرشن اور اُتر کیا کریں ؞

اس اسار سنسار میں صرف وہی منشیہ اپنے جیون کو اُتم بنا سکتے ہیں۔ جو فہم و فراست سے کام لینا جانتے ہیں۔ جو ٹھیک کے ہیئت سے اس اودھیہ کام تب تک رکے رہتے ہیں۔ جب تک کوئی بدھیمان پرش اپنی پکیج سے ان کو آسان بنانے کا یتن نہیں کرتا۔ حسن تدبر میں ایک ایسا وصف ہے۔ کہ جو سنسار کے ہر مشکل گتھیوں کو سلجھا سکتا ہے۔ اور نازک سے نازک مرحلوں کو حل کر سکتا ہے۔ ایسی اوستھا میں ہر ایک منشیہ کا یہ کرتویہ ہے کہ وہ صبح و شام یہ پرارتھنا کرے۔ (वरुण) ودوان پرش (मे) میرے لئے (स्वाहा) دھرم یکت کریا سے (मेधाम) میدھا بدھی کو (ददातु) عطا کریں۔ اور مجھے اس قابل بنا دیں کہ میں زندگی کے نازک سے نازک مرحلوں کو آسانی سے طے کر جاؤں۔ اور کسی منزل میں ایسی مشکل میں نہ پھنسوں۔ جہاں میرے اوسان خطا ہو جائیں ؞

منشیہ ایک پکیج ہے۔ وہ خواہ کتنا ہی ودوان اور عالم ہو۔ بسا اوقات محدود العقل ہونے سے صائب مشورہ دینے سے قاصر رہتا ہے۔ ایسے ہی مواقع کے لئے داناؤں نے کہا ہے۔ تدبیر کند بندہ تقدیر زند خندہ۔ ایسی اوستھا میں وید بھگوان فرماتا ہے۔ کہ انسانوں کو فانی مدبروں کا خیال چھوڑ کر صرف پرم دیو پرماتما سے ہی رجوع کرنا چاہیئے۔ اور صبح و شام یہ پرارتھنا کرنی چاہیئے۔ کہ (अग्निः) ودیا سے پرکاشت (प्रजापतिः) پرجا کا رکھشک پرماتما (मे) مجھے (मेधाम) میدھا بدھی کو عطا کرے۔ (इन्द्रः) پرمیشوروان (च) اور (वायुः) بل دانا پرماتما (मे) میرے لئے (मेधाम) میدھا بدھی کو (ददातु) دیوے۔ اور (धाता) سب سنسار یا راجیہ کا دھارن کرنے والا ایشور (च) بھی مجھے لابھکاری بنے۔ (ददातु) دیوے۔ تاکہ میری جیون یاترا ان کی اپاسنا سے نہ صرف سپھل ہو۔ بلکہ دوسروں کے لئے بھی ہمارا ایشور یا ونتان (मे) میرے لئے بدھی دھن کو (ददातु) دیوے۔ ویسے آپ لوگ بھی مجھے اسے عطا کریں۔ آہا ہا کوی نے شاید اسی لئے فرمایا تھا ؎

آدمی را عقل باید در بدن — ورنہ جاں در قالب دارد حمار ؞ سائنس نے جتنی ترقی کی۔ وہ سب میدھا بدھی کا ہی چمتکار ہے۔ ورق ورق میں پرماتما کی معرفت کا دفتر کھلا ہوا ہے۔ لیکن کوئی ورلا ہی اس کے مطالعہ سے لابھ اٹھا سکتا ہے۔ اور سنسار کو مستفیض کر سکتا ہے۔ اٹھو اے دل غافل! موہ مایا کے جال کو توڑ۔ اور اس بھرم جال سے منہ موڑ۔ اور سرو شکتیمان پرماتما سے یو لگا۔ جس کی اپاسنا کر یا سے ہی تجھے ہر نعمت مل سکتی ہے۔ اور تیری ہر ایک مشکل آسان ہو سکتی ہے ؞ (اوم بلم)

اتھرو وید | سام وید

گوروکل رائیکوٹ کا سالانہ جلسہ

گوروکل ہذا کا پندرھواں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ فروری اور یکم مارچ ۱۹۳۲ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۲۶ فروری کو رات کے وقت کوی سمیلن ہوا جس کے پردھان سوامی کیشوانند جی سنچالک ہندی ساہتیہ سیوا سدن تھے۔ اس میں برہمچاریوں تھا ودھیارتھیوں کو بتایا پڑھی۔ اور باہر سے آئے ہوئے مہانو بھاؤں نے بھی اپنی اپنی کویتائیں پڑھ کر لوگوں کو آنند کیا۔

۲۷ فروری کو برہمچاریوں کی سنسکرت ودیا ونودنی سبھا کا ادھیویشن ہوا جس کے پردھان پنڈت پدم ورت جی ودیا واچسپتی آریہ اپدیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب تھے۔ برہمچاریوں نے سنسکرت میں گیت گائے اور سنسکرت میں ہی ان کے بھاشن ہوئے۔ آخر میں پردھان جی نے لوگوں کی سہولت کے لئے ہندی میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

شام کو شری دیو سرما جی آچاریہ گوروکل کانگڑی کا پربھاوشالی لیکچر ہوا۔ جس میں انہوں نے نوین یگ کا بھوت یعنی منیشری ورگ کی ہانیاں بتلائیں۔ رات کو پنڈت پدم ورت جی کا منوہر اپدیش ہوا۔

۲۸ فروری کو پراتہ برہمچاریوں کی ہندی واکیہ وردھنی سبھا ہوئی جس کے پردھان لالہ شام رائے جی ایم اے تھے۔ شام کے سمے شری گوپال جی مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل اندر پرستھ کی طرف سے اپیل ہوئی جس پر بارہ سو روپیہ نقد اور تین بیگھے زمین دانی مہاشیوں کی طرف سے گوروکل کی سہائتا کے لئے پراپت ہوئی۔

اپیل کے بعد لالہ شام رائے جی ایم اے کا لیکچر ہوا جو کہ نوجوانوں کو دیش سیوا کے لئے اپیل کرتا تھا۔ ۲۸ فروری کی رات کو سنگیت سمیلن ہوا جس میں بھگت منگت رام جی اور پروفیسر ان بلرام۔ دیش بندھو اور منشی رتن نے نمایاں کام کیا۔

یکم مارچ کو پراتہ سات برہمچاریوں کا ویدیش سنسکار ہوا۔ شام کو شریمان راجندر کرشن کمار پرنسپل موگا کالج کا "آریہ جیون" پر لیکچر ہوا جس کا حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔

انت میں شری سوامی گنگا گری جی آچاریہ گوروکل ہذا نے باہر سے آئے ہوئے سب سجنوں کا دھنیہ واد کیا۔ اور جلسہ کی کارروائی نروگھن سماپت ہوئی۔ آج کل کے زمانہ میں اس طرح کی حاضری اور دھن کی سہائتا ظاہر کرتی ہے۔ کہ گوروکل کے پرتی لوگوں کا اگاودھ پریم ہے۔ اور آشا کی جا سکتی ہے کہ سمے پاکر یہ گوروکل دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرے گا۔

من پھول منترا سبھا مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل رائیکوٹ۔ ضلع لدھیانہ

نوگڑھ میں ویدک دھرم پرچار

۱۲ فروری کو پراتہ کال کنور سکھ نندن جی شاردا نند اور بابو درگا پرشاد جی نوگڑھ پہنچے۔ نوگڑھ پہنچتے ہی جنتا شاردا جی کا ویاکھیان سننے کے لئے اتینت آستک تھی۔ پراتہ کال ودیارتھی لینڈ کا لیہ تھا [illegible] سارو جنک اوسنددھالیہ کا نریکشن کر کے شاردا جی تتھا بابو درگا پرشاد جی آریہ سماج بھون میں پہنچے۔ وہاں پر سب آریہ بھائیوں نے مل کر سندھیا وہون کیا۔ تدپشچات شاردا جی کی "ویدک گیتا" ہوئی۔ جس میں واپو انجم امرلم حیات کو نکشر رنگ کی آسخر کی۔

سائنکال کے ۵ بجے ٹمپرنس ایسوسی ایشن (سماج سدھار منڈل) برہمچریہ آشرم نوگڑھ میں شاردا جی کا برہمچریہ پر ایک اتم بھاشن ہوا۔ شریمان پنڈت رادھے شیام جی ہیڈ ماسٹر برہمچریہ آشرم ہائی سکول تتھا ٹمپرنس ایسوسی ایشن کے منتری جی نے شاردا جی کو دھنیہ واد دیا۔ اس کا بڑی اثر شاردا جی نے سرل بھاشا میں دے کر سب کو گدگد کر دیا۔ اور سماج وسرجت ہوئی۔ نوگڑھ آریہ سماج کے منتری جی نے آج سائنکال کو ۸ بجے بازار کے چوک میں سب سادھارن سبھا بلائی تھی۔ برہمچریہ آشرم کے سکاؤٹس تتھا ودیارتھیوں نے اس سبھا کا بڑا ہی اتم پربندھ کیا تھا۔ لگ بھگ ایک ہزار آدمی اپستھت تھے۔ سبھاپتی کا آسن ڈاکٹر موتی چند جی نے گرہن کیا۔ سرو پرتھم ہری جن پاٹھ شالہ کے بالکوں نے منگلا چرن گایا۔ تت پشچات شاردا جی کا بڑے کرشن لال جی منتری آریہ سماج نوگڑھ نے اپستھت جنتا کو کرایا۔ پھر شاردا جی نے سیوا بھاؤ۔ آریہ سنگٹھن اور کی غلامی کو چھوڑنے اور ایک سماج سدھار منڈل بنانے۔ بولی سدھار لوگ نا تھو ودھواؤں کی رکھشا آدمی بالوں پر پرکاش ڈالتے ہوئے جنتا کو آریہ سماج کی سہائتا کرنے کی اپیل کی۔ اسی وشے پر شریمان منوہر لال جی سکاؤٹ ماسٹر برہمچریہ آشرم ہائی سکول۔ پنڈت ہزاری لال جی شاستری سنسکرت ادھیاپک انگریزی مڈل سکول نوگڑھ نے بھی پرکاش ڈالا۔ پھر شریمتی راما بائی جی کا مدھر گان "ایشور بھگتی" پر ہوا۔ اور شریمان پنڈت رادھے شیام جی ہیڈ ماسٹر نے لڑکیوں کی مانسک تتھا شاریرک شکتیوں کو بڑھانے کے وشے میں مدھر بھاشن دیا۔

انت میں شریمان کرشن لال جی جوشی منتری آریہ سماج نے شریمان شاردا جی۔ بابو درگا پرشاد جی اور ڈاکٹر صاحب کو اتی دھنیہ واد دیتے ہوئے ویدک دھرم تتھا مہرشی دیانند کے جیکاروں میں سبھا وسرجن کی۔

(ویدک ترن راج)

ایک کاٹھیاواڑی راجا کی عمر بھر کیلئے نظر بندی

بمبئی ۔ ۱۴ مارچ ۔ ریاست جوناگڑھ کے اشتہاری ملزموں کو اپنی ریاست میں پناہ دینے کے جرم میں ویسٹرن انڈیا سٹیٹس ایجنسی نے ریاست سردار گڑھ کے چیف کو عمر بھر کے لئے احمد نگر کے قلعہ میں نظر بند کر دیا ہے ؎

برٹش گائنا میں ویدک پرچار :- دہلی ۱۳ مارچ ۔ پر دھان شردھاکر منتری سارودیشک سبھا سوچنا دیتے ہیں ۔ کہ جو اُتم نیتاگی ودوان پرچار کی دھن رکھنے والے آریہ نوجوان برٹش گائنا میں جا کر بھارت واسیوں کو پڑھانے اور دھرم کی شکھشا دینے کے کام میں لگنا چاہیں ۔ وہ اپنی ودّیا ، انوبھو اور ویکتی حالات سے منتری سارودیشک سبھا کو سوچنا دیویں ۔ تاکہ مناسب معلوم ہونے پر وقت پر ان سے خط و کتابت کی جا سکے ؎

پرنس کمال کو جرمانہ :- نیروبی ۔ ۱۴ مارچ موٹر کار میں بیٹھ کر خلاف آئین شکار کرنے کے جرم میں پرنس کمال کو جو کنگ فیصل کا بھائی ہے ۔ ایک سو پونڈ جرمانہ کی سزا ملی ہے ؎

سنسار کی گتی !

حکومتِ ہند کا الٹی میٹم سرحدی قبائل کو

نئی دہلی ۔ ۱۴ مارچ ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ ایک ہفتہ ہوا ۔ کہ خوست کے جنوب مشرقی علاقہ مداخیل کی سرحد پر برطانوی چوکی دتاخیل کے نزدیک ایک جرگہ منعقد ہوا ۔ جس میں پولیٹیکل ریزیڈنٹ نے مداخیل کے ملکوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ۔ کہ گورنمنٹ کو اس قبیلہ کے رویّہ کے خلاف بہت سی شکایات ہیں ۔ بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ مداخیل قبیلہ امین جان کو جو سابق شاہ امان اللہ خان کا رشتہ دار ہے ۔ پناہ دیئے ہوا رہتا ہے ۔ امین جان افغانستان کے قریبی علاقہ میں رہتا ہے ۔ اور کئی بار مداخیل کے علاقہ میں جو ہندوستان کی سرحد کے نزدیک ہے ۔ آیا ہے ۔ اور اس قسم کا پراپیگنڈا کرتا ہے ۔ جس سے یہ خدشہ پیدا ہو گیا ہے ۔ کہ شاید قبائل افغانستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنے پر آمادہ ہو جائیں ۔ اندریں حالات معاہدہ کی رو سے برطانوی گورنمنٹ کے لئے لازمی ہے ۔ کہ وہ اس قسم کے پراپیگنڈا کی روک تھام کرے ؎

جرگہ میں مداخیل قبیلہ کے ممبروں سے یہ کہا گیا ۔ کہ وہ امین جان کو اپنے علاقہ میں پناہ نہ دیں ۔ اور نہ ہی افغان گورنمنٹ کے خلاف جھوٹی افواہیں پھیلانے کی اجازت دیں ۔ انہیں یرغمال رہنے کو بھی کہا گیا ۔ اور اس کے لئے ہفتہ کی مہلت دی گئی ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ انہوں نے اس مہلت میں توسیع کی درخواست کی ہے ۔ گورنمنٹ کی رائے ہے ۔ کہ امین جان کے پراپیگنڈا کو بند کیا جائے ۔ تاکہ ایسا نہ ہو ۔ کہ اس علاقہ میں بھی وہی صورتِ حالات پیدا ہو جائے ۔ جو ۱ ماہ ہوئے ۔ خوست میں رونما ہوئی تھی ؎

برطانوی اور جاپانی گفت و شنید منقطع

لنڈن ۔ ۱۴ مارچ ۔ جاپانی اور برطانوی ڈیلی گیشنوں کے درمیان ٹیکسٹائل کے متعلق جو گفتگو ہو رہی ہے وہ منقطع ہو گئی ہے ۔ برطانوی ڈیلی گیشن نے گفتگو کو جاری نہ رکھنے کا فیصلہ کر کے گورنمنٹ کو اطلاع دے دی ہے ۔ برطانوی ڈیلی گیشن کے پریزیڈنٹ مسٹر بارلو نے کہا کہ اس بات کا علم نہیں ۔ کہ جاپانی ڈیلی گیشن اب کیا کرے گا ۔ مگر یہ ظاہر ہے ۔ کہ جاپانیوں کی شرائط ہمیں اور ہماری جاپانیوں کو منظور نہیں ۔ جاپان میں صورتِ حالات کو مایوس کن خیال کیا جاتا ہے ۔ دونوں ڈیلی گیشنوں نے اپنے اپنے کمروں میں خفیہ گفتگو کی ۔ جس کے بعد اعلان کیا گیا کہ مصالحت کی بات چیت ختم ہو گئی ہے ؎

نئے آنریری لفٹیننٹ جنرل :- لنڈن ۔ ۱۳ مارچ ۔ گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ وزیر اعظم اور کمانڈر انچیف نیپال کو لفٹیننٹ جنرل کا اعزازی رتبہ دیا گیا ہے ؎

دہلی سے واپس :- لاہور ۔ ۱۴ مارچ معلوم ہوا ہے ۔ کہ شیخ عبد اللہ صاحب دہلی سے واپس آ کر جموں چلے گئے ہیں ؎

وزراء کی میٹنگ :- جموں - ۱۲ مارچ - آج کرنیل کالون کے دہلی چلے جانے کے بعد سر برجو لال چیف جسٹس و جوڈیشل منسٹر کے کمرہ میں وزرائے ریاست کی ایک اہم میٹنگ ہوئی ؛

پانچ جنگلی گایوں کی شہادت :- جموں - ۱۲ مارچ - کل رات کو جو گاڑی سیالکوٹ سے جموں پہنچی - اُس سے ستواری اور میراں صاحب کے سٹیشن کے درمیان پانچ جنگلی گائیں کٹ کر مرگئی ہیں ؛

پولیس والوں پر حملہ :- سرینگر - ۱۳ مارچ - ہندواڑہ کے چند مسلمانوں نے جو کہ کلہاڑیوں سے مسلح تھے - پولیس والوں پر اُس وقت حملہ کر دیا جبکہ پولیس نے دو مفروروں کو گرفتار کرنے کی کوشش کی ؛

مہاراجہ کو بیرنگ خطوط :- سرینگر - ۱۲ مارچ - سیول نافرمانی کے پروگرام کے سلسلہ میں سرینگر کے مختلف ڈاک خانوں سے مسلمانوں نے بہت سے بیرنگ خطوط مہاراجہ صاحب کو بھیجے ہیں - ان خطوط میں کرنیل کالون وزیر اعظم کو علیحدہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے ؛

"سیاست" کا پرچہ ضبط :- لاہور ۱۳ مارچ - دربار کشمیر نے اخبار "سیاست" لاہور کا ایک پرچہ ضبط کر لیا ہے ؛

سی - پی کی وزارت مستعفی :- ناگپور - مرزا شریف اور مجیل وزراء جن کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ کونسل میں پاس ہوا تھا - آج تین بجے مستعفی ہو گئے ہیں - استعفے گورنر نے منظور کر لئے ہیں - اب پارٹی لیڈروں کو کہا جا رہا ہے - کہ وہ نئی وزارت مرتب کریں ؛

"کشمیر ڈے" فیل ہو گیا :- جموں - یہاں اور سرینگر میں "کشمیر ڈے" منایا گیا - مختلف مقامات پر لوگ مسجدوں میں جمع ہوئے - مگر نماز پڑھنے کے سوائے کوئی تقریر وغیرہ نہیں ہوئی ؛

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ :- جموں - زیر دفعہ ۱۴۴ دو یا دو سے زیادہ اشخاص کا دوکانوں - عمارتوں یا اشخاص پر پکٹنگ کی غرض سے جمع ہونا آج سے ریاست کے طول و عرض میں خلاف قانون قرار دے دیا گیا ہے ؛

کاشی میں پنڈتوں کی کانفرنس :- دہلی - معلوم ہوا ہے کہ سناتنی لیڈروں کی ایک کانفرنس عنقریب کاشی میں منعقد ہونے والی ہے اس میں ہریجنوں کے مندروں میں داخلہ کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا - کانفرنس منعقد کرنے کے متعلق پنڈت دین دیال شرما اور چند دوسرے اصحاب نے مالویہ جی سے مشورہ کیا - معلوم ہوا ہے - کہ مالویہ جی ہریجنوں کے داخلہ کے حق میں ہیں ؛

"پھانسی چڑھنا" بل پاس :- کلکتہ ۱۳

مارچ - بنگال کونسل میں کرمینل لاء امینڈمنٹ بل ۹۱/۱۶ ووٹوں سے پاس کر دیا گیا ہے - اجلاس بہت رات گئے تک ہوتا رہا ؛

ڈاکٹر آف لاء کی ڈگری :- نئی دہلی - ایڈنبرا یونیورسٹی کی سینٹ نے فیصلہ کیا ہے - کہ جون میں یونیورسٹی کی کانووکیشن کے موقعہ پر لارڈ اور لیڈی ولنگڈن کو ڈاکٹر آف لاء کی ڈگریاں دی جائیں گی ؛

اخراج کا حکم :- دہلی - ۱۳ مارچ - بنارس کے مسٹر بھپندر ناتھ بینرجی کو جو آل انڈیا انڈسٹریل ممالک کے کھادی بھنڈار کے کارکن کی حیثیت میں کام کر رہے تھے - پنجاب کرمینل لاء امینڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت نوٹس دیا گیا ہے - کہ وہ ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر دہلی سے نکل جائیں - اور پھر واپس نہ آئیں - ورنہ ایک سال قید اور جرمانہ کی سزا دی جائے گی ؛

حکم کی خلاف ورزی :- بمبئی - ۱۳ مارچ - نوجوان بھارت سبھا کے ایک ممبر اور کانگرسی کارکن مسٹر یوسف احمد کلکتہ والے کو کمشنر پولیس کے حکم کے خلاف بمبئی میں بغیر اجازت داخل ہونے کے جرم میں ۶ ماہ قید محض کی سزا دی گئی ہے ؛

جاپانی جہاز کی تباہی :- ٹوکیو - ۱۳ مارچ - جاپان گورنمنٹ کا ایک جنگی جہاز دوسرے جہازوں کے ساتھ سمندر میں گشت کر رہا تھا - کہ کل رات سے گم ہے - ابھی تک اُس کا کوئی پتہ نہیں چلا - اس میں ۸۰ آدمی سوار تھے - اور خیال کیا جاتا ہے - کہ وہ سب غرق ہو گئے ہیں ؛

ہندو طالب علم کی خودکشی :- دہلی - ۱۳ مارچ - ہندو کالج کے ایک طالب علم جگت سرن نے زہر کھا کر خودکشی کر لی ہے - اُس کی جیب سے ایک خط ملا ہے - جس میں لکھا ہے - کہ "اسے ایک رشتہ دار عورت سے محبت تھی - مگر اس کی اُس سے شادی نہ ہو سکی - اس لئے وہ اپنی جان کو ختم کرتا ہے "

دفتر پر چھاپہ :- کانپور - ۱۳ مارچ کل پولیس نے مقامی ہندی روزانہ "پرتاپ" کے دفتر پر چھاپہ مارا - اور ایک کتاب "بولشویک روس" کو ضبط کر کے لے گئے - کتاب ابھی تک شائع نہیں ہوئی - پریس میں چھپ رہی تھی ؛

سر شادی لال کا نیا عہدہ :- لنڈن ۱۲ مارچ - لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سر شادی لال پریوی کونسلر اور پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی کے ممبر مقرر ہوئے ہیں - آپ سر ڈنشا ملا کے جنہوں نے خرابی صحت کی وجہ سے استعفٰے دے دیا ہے - جانشین ہوں گے ؛

بہار پرانت کے پیڑتوں کے لئے ریلیف کا کام

(۱)

آل انڈیا آریہ سماج ریلیف سوسائٹی کی زیر ہدایت میں مظفر پور - دربھنگہ - مونگھیر اور سارن کے اضلاع میں تباہ شدہ شہروں کو دو دو بار اور دیہات کو ایک ایک بار دیکھ آیا ہوں - ہر زلزلہ زدہ علاقہ کا دورہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں - کہ ہماری درجنوں ریلیف سوسائٹیاں مصیبت زدگان کو فوری امداد بہم پہنچانے میں مصروف رہی ہیں - ادھر بہار کی از سر نو تعمیر اور مصیبت زدگان کو مستقل امداد پہنچانے کا سوال بھی ہمارے ملک اور صوبہ کے لیڈروں کی توجہ کا محتاج ہے۔ پیدا ہو رہا ہے امدادی کام کرنے والے کارکنوں میں عام چرچا ہے - کہ اب ہمیں مستقل امداد کے کام کی طرف اپنی توجہ مبذول کرنی چاہئے - لوگوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا چاہئے - کوئی کب تک کسی کی امداد کرے گا - وغیرہ لیکن ہم نے اب یہ دیکھنا ہے - کہ کیا ابھی زلزلہ زدہ رقبہ میں سینکڑوں گاؤں اور ہزاروں مرد و عورتیں ایسی نہیں ہیں - جہاں پر کسی بھی ریلیف سوسائٹی کو پہنچنے کا اب تک موقعہ نہیں ملا - اور کیا ہماری وقت جانچ پڑتال میں ضرورت سے زیادہ صرف نہیں ہو رہا ہے ؟ ہمارے ہاتھوں میں کاغذ قلم دیکھ کر دیہاتی لوگ یہ کہنے لگے ہیں - کہ جیسے گورنمنٹ پولیس کے ذریعہ گاؤں گاؤں میں مصیبت زدگان کے نام نوٹ کرائے - اور دیا کچھ بھی نہیں - ویسے ہی یہ لوگ بھی ہیں - مصیبت زدہ لوگ ہمارے زیادہ سوالات کرنے پر چڑ کر ہمیں برا بھلا کہہ بیٹھتے ہیں - مستقل اور ٹھوس کام کی ضرورت ہوتے ہوئے بھی ہمیں اناج اور کپڑے کی امداد بہم پہنچانے میں سستی سے کام نہیں لینا چاہئے - ہمارے پاس جو سامان آ چکا ہے - اُسے جلد از جلد تقسیم کرنے کا انتظام ہونا چاہئے - بیکار کمبل اور گرم کپڑے ہمارے گوداموں کی شوبھا کو بڑھا رہے ہیں -

مظفر پور سے سیتا مڑھی کے درمیان ایک درجن سے زیادہ ایسے گاؤں ملے ہیں - جن میں ۱۲ فروری ۱۹۳۴ء تک کسی قسم کی سہایتا کسی سوسائٹی کی طرف سے نہیں پہنچی تھی - ہر دیا گرام میں سینکڑوں استری پرش ایسے ہیں - جنہیں تین دنوں سے کھانے کے لئے اناج نہیں ملا تھا - پنڈت دیو پرکاش جی اودھیکش آریہ سماج ریلیف کیمپ سیتا مڑھی کی زیر ہدایت ہر ایک کو چار چار دن کے لئے خوراک کا سامان دیا گیا - ہمیں اتنا دھیان رکھنا چاہئے - کہ دیہاتیوں کی بھاری تعداد اس حالت میں ہے - جس میں وہ بھونچال کے دوسرے دن تھے - ان کی حالت میں ہم اب تک کوئی تبدیلی نہیں لا سکے - ضرورت ہے - کہ ریلیف سوسائٹیاں جہاں مستقل امداد کا کام کریں - وہاں دیہات کے ان لوگوں کو نہ بھولیں - اور ایک دوسرے سے تعاون کریں ؛ (دیو برت پردھان منتری)

(۲)

لالہ بوسا رام کے جو موتی ہاری کیمپ کے انچارج ہیں خط سے معلوم ہوتا ہے - کہ کام سنتوش جنک ہو رہا ہے - اور صرف موتی ہاری اور اس کے گرد و نواح کے ۵۹ . ۱ گھرانوں کے ۵۰۰ اشخاص نے سہایتا حاصل کی ہے - موتی ہاری سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر گوبر سر نامی گاؤں میں مہاشہ سنت رام - مہاشہ رام دیال اور مہاشہ رام پرشاد کے آدھین ایک سنٹر کھولا گیا ہے - اس کے نزدیک مسی میں بھی ایک سنٹر کھولا گیا ہے - مہاشہ ایشور داس اور لالہ شادی رام کام کر رہے ہیں - انہوں نے دو ہزار مصیبت زدہ لوگوں کو مدد بہم پہنچائی ہے - اور اس علاقہ کا تیسرا سنٹر اب دھنوتی میں کھولا گیا ہے ؛

آریہ پرشو! آپ کے سیوک دل و جان سے کام کر کے مصیبت زدگان کے سہایک ہو رہے ہیں لہذا روپیہ بھیج کر آپ ان کو اس قابل بنائیں - کہ وہ زیادہ سے زیادہ سیوا کر سکیں - لالہ بوسا رام نے لکھا ہے - کہ موتی ہاری کے چوہدری جگن ناتھ پرشاد سکتری آریہ سماج - مہاشہ دیوی دیال جی پردھان - مہاشہ رام صورت سنگھ - مہاشہ رام نارائن اور مہاشہ شیام چندر وغیرہ کی سہایتا سے ہی وہ سہایتا کا کام بہتر کرنے کے قابل ہیں - گوبر سر میں وہ گئے - تو انہوں نے دیکھا - کہ ایک جھونپڑی بھی ان کے پاس نہیں ہے - پھر بھی آریہ پرش جو کہ زمیندار ہیں اداس کھڑے ہو کر سند دھیاو ہون کرتے ہیں - سب پرکار کی سہایتا دیتے ہیں ؛

لالہ بوسا رام نے یہ بھی لکھا ہے - کہ موتی ہاری میں جب بابو راجندر پرشاد جی آئے - تو انہوں نے آریہ سماج کے کام کو دیکھ کر بڑی خوشی کا اظہار کیا - سیتا مڑھی اور رامپور ہری میں یو - پی سبھا کے آریہ پرش - رکھو ر مونگھیر بہار کے بھاگل پور اور دربھنگہ و جہیرہ میں پرادیشک سبھا کے کارکن بھی اُدھم کام کر رہے ہیں ؛

(ٹھاکر دت شرما پردھان ریلیف کمیٹی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب - گورو دت بھون - لاہور)

گوروکل مہوتسو ۔ اور ۔ آریہ جنتا

گوروکل کانگڑی کا اُتسو نزدیک آرہا ہے۔ ادھیکاریوں نے اُتسو کی کارروائی کو بارونق اور شکھشا پرد بنانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی۔ پنجاب اور سنیکت پرانت کے بڑے بڑے آریہ سنیاسی وِدوان اور اپدیشک پدھار رہے ہیں۔ دیکشانت بھاشن پراچین بھارتیہ اتہاس کے اپنے کھنشیر میں ادوتیہ وِدوان ڈاکٹر کالیداس ناگ دیں گے۔ اُن کا بھاشن کیا ہوگا۔ پراچین اتہاس میں سے کھوج کر نکالے ہوئے چمکتے رتنوں کی ایک نرالی شان والی مالا ہوگی۔ وہ بھاشن ہندی ساہتیہ میں ایک قابلِ قدر اضافہ ہوگا۔ برہمچاریوں کے کئی سمیلن ہونگے۔ جن میں وہ اپنی لیاقت کا ثبوت دیں گے۔ یہ سمیلن اس بات کا جیتا جاگتا پرمان ہوں گے۔ کہ ابھی بھاشا میں شکھشا دینے سے وِدیارتھیوں کی یوگیتا کتنی بڑھ جاتی ہے۔ سروِدھرم سمیلن ہوگا۔ جس کے پردھان آریہ سماج کے وِدوانوں میں ایک ممتاز درجہ رکھنے والے جنہوں نے ویدک سدھانتوں پر درجنوں اعلےٰ درجہ کی پستکیں لکھی ہیں۔ اور منگلا پرشاد انعام حاصل کیا ہے۔ پنڈت گنگا پرشاد جی اُپادھیائے ہوں گے۔ آریہ سمیلن کی ایک بیٹھک بھی ہوگی جس میں اجمیر کے ساروِدیشک سمیلن اور لاہور کے پرانتک سمیلن میں سویکرت پرستاووں کو کریاتمک روپ میں لانے کے سمبندھ میں جو کارروائی آریہ جنتا نے کی ہے۔ اُس کا ریویو کیا جائے گا۔ اور آریہ سماج کے دھارمک اور سماج سُدھار کے کاریہ کا ایک سال کے لئے سُنشچت پروگرام نرمان کیا جائے گا۔ جو آریہ پُرش اُتسو میں پدھاریں۔ وہ اپنی اپنی سماجوں سے ان پرستاووں کے وِشے میں پرامرش کر کے آویں۔ تاکہ جنتا کی آواز کی اس آریہ سمیلن دوارہ صحیح صحیح ترجمانی کی جا سکے۔ ایک ورن بیوستھا سمیلن کیا جائے گا۔ جس میں پرانک ذات پات کو جڑ سے اکھاڑنے کے طریقوں پر وچار ہوگا۔ اور ساتھ ہی ذات پات اور ورن توڑکوں کے ورن بیوستھا کے برخلاف زہریلے اور ناراہِ چلد کے اثر کو اگر کوئی ہے۔ دُور کر کے جنتا کو بتلایا جائے گا۔ کہ بھارت ورش ہی نہیں۔ بلکہ سنسار بھر کے لئے پراچین رشیوں کا سندیش ہی سَتیہ ہدایت ہو سکتا ہے۔ اور پنجاب کا ویداورشا سنرنیدک ٹولا کیول ماتر گمراہی کے ٹھیکیداروں کی ایک جماعت ہے۔ جو کہ آریہ سماج اور ویدک دھرم کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتی۔ ایک دلت اُدھار سمیلن بھی ہوگا جس میں ہریجن اُدھار کے سمبندھ میں آریہ سماج کے شاندار کام کو زیادہ وسعت دینے کے عملی ذرائع پر غور کیا جائے گا۔

یہ سب کچھ میں نے اس لئے لکھا ہے۔ کہ جنتا کو پتہ لگ جائے۔ کہ آریہ جگت کے سب سے بڑے وارشک دھارمک میلہ کو کامیاب بنانے کے لئے گوروکل کے ادھیکاریوں کا جو فرض تھا۔ وہ اُنہوں نے پورا کر دیا ہے۔ اس میں یاتریوں کے لئے وچاروں اور بھاوؤں کی دلکش غذا مہیا کی جائے گی۔ جو ہر پرکار کے دل و دماغ کے حسبِ حال ہوگی۔

سنیما دوارہ سواستھ سمبندھی اور روگ نوارک شکھشاؤں پر ویاکھیانوں کا بھی پربندھ کیا گیا ہے۔ اور پربھو بھگتی کا گانا رسیلی آواز میں کر کے بھگتی کی لہریں بہا دینے والے سنگیت کا ڈسپلے (؟) کو بھی منتظر کیا گیا ہے۔ ایک اکھل بھارتیہ وادوِواد بھی ہوگا۔ جس کا مضمون یہ ہوگا۔ کہ کیا سنسار کی اُنتی کے لئے (Industrialism) صنعتی جانی کے لئے ہتکر ہے؟ اس کے پردھان غالباً پنجاب گورنمنٹ کے لائق وزیر ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ ہوں گے۔ اب آریہ جنتا کو اپنا کرتویہ پالن کرنا چاہیئے۔ آریہ جنتا کا دھیان اس اور کھینچنے کا ادھیکار مجھے ہے۔ جس سیوک نے ایک چوتھائی صدی سے بھی زیادہ عرصہ سے ایک باغ کو اپنے پسینہ سے سینچا ہو۔ اور وہ باغ سُندر اور لذیذ پھل دے رہا ہو۔ اُس کا اپنے مالکوں سے یہ کہنے کا ادھیکار اور کرتویہ ہو جاتا ہے۔ کہ "بھگوان! اب اس سُندر باٹکا کو برابر غذا پہنچاتے جاؤ۔ سیوک نے ایمانداری سے آپ کی خدمت کی ہے۔ اب وہ اس باٹکا کا چارج تو اپنے سے زیادہ قابل ہاتھوں میں دے کر خود آپ کی ایک نازک پھلواڑی میں گوڈی کرنے کے لئے ہی چلا گیا ہے۔ لیکن اس کو اس باغ کی فکر اب تک بھی دامنگیر ہے۔ دیکھنا اسادھانی سے چلانے سیوک کے اُمنگوں بھرے دل کو چوٹ نہ لگانا۔ تاکہ پھلواڑی کے کام کو نقصان نہ پہنچے۔ اور ہرا بھرا باغ بھی اپنی شان میں قائم رہے:۔

اجمیر شتابدی پر ہزار ہا روپیہ خرچ کرنے کے بعد اور بہار کے زلزلہ کے سلسلہ میں اپنی دریادلی کا ثبوت دینے کے بعد میرے سوائے کنیا گوروکل کے انیہ سہایکوں کو شک تھا۔ کہ شاید آریہ جنتا اس آرتھک بدحالی کے سمہ میں کنیا گوروکل کی طرف اپنا فرض ادا نہ کر سکے۔ اور خاص کر ایسی حالت میں جبکہ گوروکل کا اُتسو نزدیک ہونے کے کارن میں چار پانچ استھانوں سے زیادہ کنیا گوروکل کے لئے چندہ مانگنے ارادتاً نہیں گیا۔ لیکن ان حالات کے ہوتے ہوئے بھی کنیا گوروکل کے اُتسو نے اس سال ہر پہلو سے بے نظیر کامیابی حاصل کی۔ اب تو میرا وِشواس اور بھی دردھ ہوگیا ہے۔ کہ آریہ جگت نے جب بیج پھلواڑی کی رکھشا میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ تو پرانے شاندار باغ کو جس کی سیوا میں امر شہید شردھانند جی کا خون ہے کیسے نقصان پہنچنے دے گی؟ اب بھی وقت ہے۔ اس لیکھ کو پڑھتے ہی ہر ایک آریہ سماج سبھاسدوں اور سہائیکوں کا ایک خاص اجلاس بلائے۔ اور ہر ایک سبھاسد سے چندہ مے۔ چاہے اس چندہ کی راشی کتنی ہی تھوڑی کیوں نہ ہو۔

پنجاب میں اگر دو لاکھ بھی آریہ ہوں۔ اور ان میں سے ایک لاکھ بھی اوسطاً چار آنے فی کس دے۔ تو پچیس ہزار روپیہ جمع ہو سکتا ہے۔ لیکن میں تو اتنی ہی پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ اس ڈھنگ سے اُتسو تک ..۰۵ روپیہ تو کم از کم ہو ہی جانا چاہیئے:۔

آچاریہ دیوشرما جی لاہور میں بیٹھے ہوئے "ویدک رِنے" کا نمبرا بھاگ لکھ رہے ہیں۔ آچاریہ جی کی "ویدک رِنے" پستک پروداجیل کے دیوتا کی آتما کے سنتوش کا کارن ہی نہیں۔ تو پھر سادھارن منشیوں کے لئے وہ کیسا امولیہ چیز ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ یوگی دیو شرما کے اپوروِ دیکتیو نے سچ مچ جہاں گوروکل کو چار چاند لگا دئے ہیں۔ وہاں اس کو سچے ارتھوں میں تیرتھ استھان بھی بنا دیا ہے۔ کیا "ویدک رنے" کی شردھا یوروک جینٹ سویکار کرنے والوں ارتھات شردھانند سمارک ندھی کے ..۵ بھی نئے سدسیہ اُتسو سے پہلے اور اُتسو کے دنوں میں نہیں بنائے جا سکتے؟ اوشیہ بنائے جا سکتے ہیں۔

اس پرکار ..۰۵ روپیہ اور گوروکل کے کوش میں آ سکتا ہے۔ پھر ۵۰ ہم سے اُدیہ سنرکھشک ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک اوسطاً ۳۰ روپیہ بھی اپنی پاکٹ سے دے یا جمع کر کے لے آئے۔ تو بھی لگ بھگ ..۰۵ روپیہ جمع ہو سکتا ہے۔ بے شک ۳۰ روپیہ کی رقم بہت قلیل ہے۔ لیکن میں کوئی فسانہ نہیں لکھ رہا۔ یہ رقم ہر ایک سنرکھشک کو پوری کرنی ہوگی۔ اور جو سنرکھشک اُتسو پر آئیں گے۔ اُن میں سے ہر ایک کے پاس میں پہنچوں گا۔ اور اس کا حصہ یا اگر حیثیت زیادہ ہوگی۔ تو حیثیت کے مطابق خود دھرنا دھر کے وصول کروں گا:۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا نے مہاودیالیہ مندر نرمان کی آگیا دے دی ہے۔ مہاودیالیہ مندر کے خرچ کا اندازہ ڈیڑھ لاکھ ہے۔ اور ہمارے پاس نقد چالیس ہزار روپیہ بھی نہیں ہے:۔

کیا اتنی شاندار عمارت بنانے کے بعد اب ہم آریہ جنتا کو کلنک کا ٹیکہ لگوانے کی ذمہ واری لیں؟ ہرگز نہیں۔ جن بھدر پرشوں نے کمروں کی پرتگیائیں کی ہوئی ہیں۔ اور روپیہ نہیں دیا۔ وہ مہربانی کر کے اپنا روپیہ لیتے آویں۔ اور اگر اُنہوں نے نہ آنا ہو۔ تو ڈاک ہی پر تگیا کا دھن بھیج دیں۔ اور اس اُتسو پر کم از کم پچاس ہزار کی نئی پرتگیائیں مہاودیالیہ مندر کے لئے ہونی آوشیک ہیں:۔

میری سمجھ میں اس اُتسو پر مہاودیالیہ مندر کی آدھار شلا رکھوا دینی چاہیئے۔ میں پچاس بھلے آریہ پرشوں کے پاس اُتسو پر اور اس کے پیچھے بھکشا کی جھولی گلے میں ڈال کر پہنچوں گا۔ اور یہ اُستار رکھوں گا۔ کہ وہ اس میں ایک ہزار کے نوٹ، چیک یا پرتگیا پتر ڈال دیں:۔

میں نے کافی لکھ دیا ہے۔ اور سب تجاویز ایسی لکھی ہیں۔ جو قابلِ عمل درآمد اور آسان ہیں۔ میں آشا کرتا ہوں۔ کہ آریہ جنتا اور میرے درمیان جو مضبوط رشتہ سوامی اور سیوک کا قائم ہو چکا ہے۔ وہ اس اُتسو کی سپھلتا سے اور بھی مضبوط ہو جائے گا۔ اس سے زیادہ میں اور کیا لکھوں۔ امر شہید شردھانند کی جلتی ہوئی چتا کا نظارہ اپنے ہردیہ نیتروں کے سامنے کھینچ لو۔ اور سوچ لو۔ کہ تمہارے پِتا نے تو بلیدانوں کی آہوتی بھی دے ڈالی تھی۔ کیا تم دھن کی تچھ آہوتی بھی نہ ڈالو گے؟

رامدیو (آچاریہ)

آہ! لالہ موتی رام

دل نہیں مانتا۔ لیکن کہے بنا چارہ بھی نہیں۔ اس لئے دل پر پتھر رکھ کر یہ شوک سماچار "پرکاش" کے ناظرین کو سنانے لگا ہوں۔ کہ ۱۱ و ۱۲ مارچ کی درمیانی رات کو میسرز کرپا رام اینڈ برادرز کے لالہ موتی رام صاحب بی۔ اے۔ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو داغِ مفارقت دے کر چل بسے۔ ع۔ "ایں ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد"۔ یہ مصرع میں نے پڑھ اور سن رکھا تھا۔ کئی بار اس کی سچائی کو بھی محسوس کیا تھا۔ لیکن نہ اس طرح جس طرح کہ لالہ موتی رام جی کی حالت میں۔ ان کی عمر ہی کیا تھی۔ جو وہ اس سنسار کو چھوڑ کر چل بسے۔ انہوں نے عمر کی صرف ۳۵ بہاریں دیکھیں۔ اور ان میں بھی تین سال علالت میں گزارے۔

لالہ موتی رام کی بے وقت موت پر جو صدمہ مجھے ہوا ہے۔ میرے قلم میں طاقت نہیں۔ کہ اسے بیان کر سکے۔ نہ ہی اظہارِ غم کے لئے لفظ سوجھتے ہیں۔ ان کی جدائی پر مجھے اس قدر تکلیف کیوں ہے؟ کیا اس لئے کہ وہ میرے عزیز تھے۔ اور انہیں مجھ سے محبت تھی؟ یہ درست ہے۔ کہ میرے اور ان کے تعلقات گہرے تھے۔ وہ بھی مجھے اپنا سمجھتے تھے۔ لیکن میرے رنج کی یہی ایک وجہ نہیں۔ کیا مجھے اس لئے رنج ہے کہ وہ آریہ سماجی تھے۔ بلاشبہ وہ آریہ سماجی تھے۔ آریہ سماجی بھی معمولی نہیں۔ بلکہ نہایت درڑھ۔ جن سدھانتوں کو انہوں نے مان لیا تھا۔ ان پر چٹان کی طرح قائم تھے۔ کیا مجال جو اپنے عمل میں ان سے سر مو بھی انحراف کریں۔ آریہ سماج کے لئے ان کی جیب ہمیشہ کھلی رہتی تھی۔ اپنے سارے پریوار کی طرح وہ آریہ سماج کے ہر ایک کام کے لئے بڑھ چڑھ کر دان دیتے تھے۔ لیکن میرے رنج کی صرف یہی وجہ نہیں۔

پھر مجھے رنج کیوں ہے؟ اس لئے کہ ان کی موت سے آج سنسار سے ایک اعلےٰ انسان اٹھ گیا ہے۔ ان کے ماتا پتا نے نامعلوم کیا سمجھ کر ان کا نام موتی رام رکھا تھا۔ لیکن وہ اپنی زندگی میں اسم بامسمّٰی ثابت ہوئے۔ وہ موتی تھے۔ ہیرا تھے۔ اور رتن تھے۔ ان معنوں کے جتنے بھی الفاظ لغت میں ہوں۔ میں وہ سب ان پر نچھاور کر سکتا ہوں۔ ان کی کس کس خوبی کا ذکر کروں۔ ایک ہو تو بیان بھی کروں۔ وہ تو خوبیوں کا بھنڈار تھے۔ وہ اعلےٰ کیریکٹر کے انسان تھے۔ دھرماتما تھے۔ پریم ان کی نس نس میں بسا ہوا تھا۔ جس سے انہیں خلق ہوتا تھا۔ اسے اپنے عمل سے بتا دیتے تھے۔ کہ پریم کیا چیز ہے۔ کسی کا برا چنتن نہ کرتے تھے۔ کم گو تھے۔ لیکن نہایت دانشمند۔ دوستوں کے دوست تھے۔ ایسا ہمہ صفت موصوف نوجوان اس سنسار سے اٹھ جائے۔ تو اس سوسائیٹی کے بدقسمت ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ جس سے اس کا تعلق ہو۔ اس پریوار کے ابھاگا ہونے میں کیا سندیہہ ہو سکتا ہے۔ جس میں اس کا جنم ہوا تھا۔ اور ان دوستوں کے بدنصیب ہونے میں کیا کلام ہو سکتا ہے جنہیں اس کی دوستی کا فخر حاصل تھا۔ ان کے متعلق میں صفحوں کے صفحے لکھ سکتا ہوں۔ لیکن میرا دل اس وقت بھرا ہوا ہے۔ اس لئے زیادہ لکھ نہیں سکتا۔

صرف اتنا لکھنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ کہ تین سال ہوئے۔ لالہ موتی رام جی اپنے سورگباشی پتا دیوتا سروپ لالہ ہری رام جی کے ساتھ لنڈن بائزاک کے لئے گئے۔ جو مرض انہیں ہم سے جدا کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔ اس کا پہلا دورہ انہیں وہاں ہوا۔ لنڈن میں قابل ڈاکٹروں کی کیا کمی ہے۔ ہر ایک مرض کا ماہر وہاں موجود ہے۔ روپیہ پانی کی طرح بہایا گیا۔ قابل ترین ڈاکٹروں کا مشورہ لیا گیا۔ بجری تاروں کے ذریعہ ان کی صحت کے سماچار آتے رہے۔ ایک وقت مرض ایسی منزل تک پہنچ گیا جب ان کے سمبندھیوں نے لنڈن جانے کا فیصلہ کر لیا۔ اور شاید وہ لگے جہاز سے روانہ ہو بھی جاتے۔ اگر یہ تار نہ آ جاتا۔ کہ ان کی حالت میں پہلے سے بہت افاقہ ہے۔ حالت کسی قدر بہتر ہونے پر وہ واپس آ گئے۔ اس وقت سے لے کر ان کا علاج ہوتا رہا۔ کوئی طریق علاج نہیں۔ جو نہ آزمایا گیا ہو۔ اور ہندوستان بھر میں کوئی قابل ڈاکٹر یا وید نہیں۔ جس سے مشورہ نہ لیا گیا ہو۔ علاج کے لئے انہیں دہلی بھی لے جایا گیا۔ اور کلکتہ بھی۔ کلکتہ کے کویراج گن ناتھ سین کو ہزار ہا روپے دے کر بلایا گیا۔ غرضیکہ روپیہ پانی کی طرح بہایا گیا۔ ان کے علاج پر لاکھوں روپے خرچ ہوئے ہوں۔ تو تعجب نہیں۔ دولت جس حد تک سائنس سے کام لے سکتی تھی۔ لیا گیا۔ اور سائینس جس حد تک موت کا مقابلہ کر سکتی تھی۔ اس نے کیا۔ لیکن آخرکار وہی سبق ہمیں ملا۔ جو ہم سے پہلے کروڑوں انسانوں کو مل چکا ہے۔ کہ موت کا کوئی علاج نہیں۔ ان کے بڑے بھائیوں لالہ رام لال اور لالہ سیتارام کی کس منہ سے تعریف کروں۔ ان کی تعریف کے لئے واقعی مجھے الفاظ نہیں ملتے۔ انہوں نے اس کلجگ میں ست جگ کا درشیہ دکھلا دیا۔ انہوں نے اپنے چھوٹے بھائی کے علاج کے لئے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ نہ دھن کے لحاظ سے نہ تن کے لحاظ سے۔ ان کے من کی کیا کہوں؟ وہ تو ہر وقت یہی مالا جپتا رہتا تھا۔ کہ کسی طرح موتی رام اچھے ہوں۔ مجھے یہ وشواس ہے۔ کہ اگر کوئی انہیں وشواس دلا دیتا۔ کہ آپ کی ساری جائیداد لے کر میں موتی رام کو اچھا کر سکتا ہوں۔ تو وہ ساری جائداد بھی اس کے حوالہ کرنے کو تیار ہو جاتے۔ بادشاہوں کا بھی ایسا علاج نہ ہوا ہوگا۔ جیسا کہ موتی رام کا ہوا۔ اور شاید کبھی ایسی خدمت نہ ہوئی ہوگی۔ جیسی اس کی ہوئی۔

ان کی ستی ساوتری دھرم پتنی نے ان کی جو سیوا کی ہے۔ اس کا کیا ذکر کروں؟ اس کا کرتویہ تھا۔ کہ ان کی سیوا کرتی۔ لیکن کرتویہ کا پالن ہر ایک کے حصہ میں نہیں آیا۔ اس لئے دن رات ایک کرکے ان کی سیوا کی۔ پچھلے تین سالوں میں ان کی سیوا کے سوائے اس کے لئے کوئی کام نہ تھا۔ مانو کہ اس نے دھونی رما رکھی تھی۔ اور یہ سمجھتی تھی۔ کہ میں اپنی سیوا اور بھگتی کے بل پر اپنے پتی کو موت کے منہ سے نکال لے جاؤں گی۔

لالہ موتی رام کی موت پر کس کس سے ہمدردی کا اظہار کروں؟ کیا اپنے سے کروں؟ بے شک میں اور میرے جیسے دوسرے جو لالہ موتی رام کے پریم کے پاتر تھے۔ ہمدردی کے مستحق ہیں۔ کیونکہ وہ ایک خالص دوست کی دوستی سے محروم ہو گئے ہیں۔ لیکن مجھ سے بڑھ کر ہمدردی کے مستحق اور ہیں۔ کیا ان کے بھائیوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کروں؟ بے شک وہ ہمدردی کے مستحق ہیں۔ کیونکہ یہ ان کی خوش نصیبی تھی۔ کہ انہیں لالہ موتی رام سا بھائی ملا تھا۔ اور آج وہ اسی حد تک بدنصیب ہیں۔ لیکن ان سے بھی زیادہ ہمدردی کے مستحق اور ہیں۔ ان کی ستی دھرم پتنی اور ان کا چھوٹا سا بالک۔ دھرم پتنی کی عمر کیا ہے؟ ۲۵ برس سے قریب اور بچہ تو صرف چند سال کا ہے۔ جسے یہ بھی معلوم نہیں کہ اس کا پتا اس سے روٹھ گیا ہے۔ میری بہن کا یہ سوبھاگیہ تھا۔ کہ اسے اچھا پتی ملا تھا۔ اور اس کے دربھاگیہ میں کوئی سندیہہ نہیں۔ کہ اسے اپنے پتی کا وبوگ سہنا پڑا ہے۔

اور کیا لکھوں۔ لکھنے کو بہت کچھ لکھ سکتا ہوں۔ لیکن اس مضمون کو شاعر کے اس شعر کے ساتھ ختم کرتا ہوں ؎

لمبید الم حدیث نامہ چون است — ہمے یابیم کہ عنوانش بخون است

(کرشن)

"وہ کیا کہتے ہیں؟"

چاروں طرف سے یہ آواز آ رہی ہے کہ آریہ سماج کی ترقی رکی ہوئی ہے۔ اور وہ اُنتی کی بجائے اونتی کر رہا ہے۔ لیکن ہم نے جہاں تک غور کیا ہے۔ یہ آواز آج تک محض نکتہ چینی کی صورت میں ہی اٹھائی جاتی رہی ہے۔ آریہ سماج کے ہِت کے لئے نہیں۔ ہاں جو آریہ بھائی سماج کے ہِت کے لئے ہی یہ آواز اٹھاتے ہیں۔ ان سے ہم بڑے ادب سے یہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اگر واقعی آریہ جگت کو اپنے مشورہ سے لابھ پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو اپنی ٹھوس تجاویز ہمیں ارسال کر دیا کریں۔ ہم ان کو بڑی خوشی سے شائع کر دیں گے۔ اس طرح ایک تو ان کی تجاویز ان کے اپنے دماغ یا ذات تک ہی محدود نہ رہیں گی۔ دوسرے آریہ پرشوں کو بھی ان پر وچار کرنے کا موقعہ مل سکے گا۔ اور وہ بھی اپنے وچار کو پیش کر سکیں گے۔ "پرکاش" کا ایک صفحہ اس کام کے لئے وقف ہے۔ اب یہ آریہ جگت کا فرض ہے۔ کہ وہ اس صفحہ سے فائدہ اٹھائے۔ اور آریہ سماج کو ٹھوس فائدہ پہنچانے کے لئے اپنی تجاویز کو ہمیشہ پیش کرتا رہے۔ تاکہ ہم ان کو شائع کرکے ہر ایک آریہ بھائی کے ستھو وچاروں کو دوسرے آریہ بھائیوں تک پہنچا سکیں۔

"گوروکل انک"

اگلا پرچہ "گوروکل انک" ہوگا۔ ہم نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے۔ کہ آریہ سماج کے چوٹی کے لیکھکوں سے گوروکل شکشا پرنالی کے حق میں لیکھ حاصل کریں۔ اور بھارت ورش کے جملہ گوروکلوں کے حالات سے جنتا کو آگاہ کرنے کا جتن کریں۔ لیکن ہمیں یہ دیکھ کر سخت شوک ہوتا ہے۔ کہ آریہ پرشوں نے ابھی تک اس انک کے لئے نئے آرڈر ارسال نہیں کئے۔ جتنی کہ ہم کو ان سے آشا تھی۔ آریہ پرش جب آزاد اور جاتیہ شکشا کے سب سے زبردست حامی ہیں۔ تو ان کا یہ پرم دھرم ہے۔ کہ جو انک اس شکشا کو ہر دلعزیز بنانے کے لئے نکالا جا رہا ہے۔ وہ اس کو اپنانے میں ذرا بھی تساہل نہ کریں اور کثیر تعداد میں آرڈر بھیج کر اسے اپنانے کی کوشش کریں۔

سوراجیہ کانفرنس

ہندوستانیوں کا حافظہ بڑا کمزور ہے۔ وہ ایک دفعہ سوراجیہ پارٹی کا سوانگ رچ چکے ہیں۔ اور اس سوانگ کا تلخ تجربہ کر چکے ہیں۔ لیکن اب پھر وہ اس آڈمبر کو رچنا چاہتے ہیں۔ اور اسی غرض سے کانگرسی اصحاب کا وہ فریق جو سول نافرمانی کی تحریک میں حصہ لینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ داخلۂ کونسل کا نیا محاذ شروع کرنے کے لئے دہلی میں ابھی ایک سوراجیہ کانفرنس منعقد کرنا چاہتا ہے۔ ان لوگوں کا خیال تھا۔ کہ ۱۷ مارچ کو سنیچر کے روز یہ کانفرنس منعقد کی جائے۔ لیکن اب باہمی تبادلۂ خیالات کے بعد یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ مجوزہ کانفرنس ۱۷ مارچ کی بجائے ایسٹر کی تعطیلات میں کی جائے۔ کیونکہ احاطۂ بنگال اور احاطہ بمبئی کے سرکردہ سوراجیوں نے اس وقت ایسی کانفرنس کے حق میں رائے دی ہے۔ یہ سچ ہے۔ کہ کونسلوں کے بھوکے مجوزہ کانفرنس کئے بنا دم نہ لیں گے۔ لیکن جب تک کہ نئی اصلاحات میں موجودہ صورت میں کمیونل آوارڈ کا زہر رہے گا۔ نئے انتخابات میں حصہ لینے سے سوراجیہ کی تحریک کو معتدبہ فائدہ نہ پہنچے گا :-

سناتنی پنڈتوں کی کانفرنس

جب سے ملک میں ہریجن تحریک نے زور پکڑا ہے۔ سناتن دھرمیوں میں دو فریق ہو گئے ہیں۔ ایک فریق تو داخلہ مندر کے حق میں ہے۔ اور دوسرا خلاف ہو گیا ہے۔ اور اس کی وجہ سے دونو فریقوں میں دھڑے بندی ہو گئی ہے۔ اور بدقسمتی سے بعض اوقات دونو فریقوں میں بدترین مخالفانہ مظاہرے بھی کئے جاتے ہیں۔ سنا ہے کہ پنڈت دین دیال شرما اور چند دوسرے اصحاب نے پنڈت مدن موہن مالویہ جی سے مل کر یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ سناتنی لیڈروں کی ایک کانفرنس عنقریب کاشی میں منعقد کی جائے۔

ہم خود کانفرنس کے انعقاد کے حق میں ہیں۔ لیکن پیشتر اس کے مجوزہ کانفرنس منعقد ہو۔ ہم ذمہ دار سناتنی نیتاؤں سے درخواست کریں گے۔ کہ وہ اس کانفرنس میں صرف ایسے لیڈروں کو شامل کریں جو کہ نہ صرف ہندو شاستروں کے ماہر ہوں۔ بلکہ ہندو سیاسیات میں بھی مسلمہ پوزیشن کے مالک ہوں :-

پُرشور اجلاس

۱۱ مارچ کو اکال تخت دربار صاحب میں شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا جو جنرل اجلاس زیر صدارت جمعدار پرتاپ سنگھ ایم۔ ایل۔ سی ہوا۔ وہ بڑا ہی ہنگامہ خیز تھا۔ کیونکہ اس بارہ میں ممبران کا آپس میں اتفاق نہیں تھا۔ گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے اپنے جنرل اجلاس میں جو پرانتر سرو سمتی سے پاس کیا تھا۔ اس پر گیانی شیر سنگھ کی پارٹی اس وقت تک دستخط کرنے کے لئے تیار نہ تھی جب تک کہ کمیٹی کے دونو فریقوں میں پہلے صلح کی شرائط طے نہ ہو جائیں۔ چونکہ صاحب صدر نے اجلاس کے ایجنڈا کی کارروائی میں حصہ لینے یا ووٹ دینے کے لئے یہ شرط لگا دی کہ صرف وہی ممبران حصہ لے سکتے ہیں یا ووٹ دے سکتے ہیں۔ جنہوں نے پرانتا پتر پر دستخط کئے ہیں۔ اس پر بہت سی گڑبڑ مچی۔ اور گیانی شیر سنگھ کی پارٹی کے پانچ درجن کے قریب ممبران واک آؤٹ کر گئے اور باقی صرف ۷۷ ممبران رہ گئے۔

ہم اس گڑبڑ کو سکھ پنتھ کے لئے مضرت رساں سمجھتے ہیں۔ اور ذمہ دار سکھ لیڈروں سے یہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ جتنی جلدی ممکن ہو وہ اس باہمی کشیدگی کو دور کریں۔ اور ایسا طریق تجویز کریں۔ جس سے دونو خیال کے سکھ لیڈران کمیونل آوارڈ کی شرارت کا متحدہ مقابلہ کر سکیں :-

کشمیر اسمبلی

مہاراجہ جموں و کشمیر نے فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ منظور کی ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی غیر ضروری اور شر انگیز ایجی ٹیشن سے مرعوب ہو کر دربار کشمیر نے کشمیر اسمبلی میں ۳۳ غیر سرکاری نشستوں میں سے ۲۴ مسلمانوں کے لئے ریزرو کر دی ہیں۔ اور باقی ۹ نشستیں ہندوؤں۔ سکھوں۔ بودھوں اور جینیوں کے لئے مقرر کی ہیں گویا دوسرے الفاظ میں مسلمانوں کو ۷۴ فیصدی نیابت کا حق دیا گیا ہے۔ جو کہ نہ قرین انصاف ہے اور نہ ریاست کے مستقبل کے لئے مفید۔ اس نمائندگی کا صرف ایک ہی مطلب ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ ایک ہندو ریاست کو مسلم اکثریت کے رحم پر چھوڑ دیا جائے گا۔ جب ہم دربار کشمیر کی اس غیر معمولی نوازش کا ریاست حیدرآباد جیسی اسلامی ریاست میں ہندوؤں کی حالت سے مقابلہ کرتے ہیں۔ تو ہم یہ کہنے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں۔ کہ دربار نے مسلم اکثریت سے ایسی غیر معمولی رعایت روا رکھی ہے۔ جو نظام شاہی ریاست حیدرآباد کی ہندو اکثریت سے کسی حالت میں بھی روا رکھنے کے لئے تیار نہیں :-

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

دربار کشمیر نے حد سے زیادہ مسلم ایجی ٹیٹروں کی نازبرداری کی ہے۔ اور ان سے انتہائی نرمی کا برتاؤ کیا ہے۔ لیکن دربار کی اس نرمی کی قدر کرنے کی بجائے دن بدن ایجی ٹیٹروں کے حوصلے بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ اس بات کے لئے کوشاں رہتے ہیں کہ نہ صرف برٹش انڈیا بلکہ ساری دنیا کی نظروں میں دربار کشمیر کے رسوخ اور ساکھ کو بدنام کر کے دم لیں۔ آخر دربار کے صبر کی بھی کوئی حد ہو سکتی تھی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کا پیمانہ اب لبریز ہو چکا ہے۔ اور اس نے مجبور ہو کر ساری ریاست میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے۔ جس کی رو سے دو یا دو سے زیادہ اشخاص کا دکانوں عمارتوں یا اشخاص کی پرائیویٹ میٹنگ کی غرض سے جمع ہونا خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔

ہم خود سادھارن پرامن حالات میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کو غیر ضروری خیال کرتے ہیں۔ لیکن جب اشتہاری یا خود ساختہ ایجی ٹیٹر اپنی فاسد اغراض کے لئے ایک ریاست کے وقار کو ہی مٹانے پر اس وجہ سے تل جائیں۔ کہ اس کے والی کا مذہب ان سے مختلف ہے۔ تو اس والیٔ ریاست کے پاس سوائے اس کے کیا چارہ رہ جاتا ہے۔ کہ وہ ہر ممکن طریق سے شوریدہ سروں کو مجبور کرے۔ کہ وہ مفسدہ پردازی سے اجتناب کرنے کی ضرورت محسوس کریں :-

انتہائی شرارت

نہ معلوم مرزائی اخبارات کو شرارت کرنے میں کیا لطف آتا ہے "پرکاش" شروع سے مرزائیت کو حقیقی اسلام سے بغاوت سمجھتا ہے۔ اور مرزائی فرقہ کو ایک گمراہ فرقہ سمجھتا ہے۔ لیکن "پیغام صلح" عجیب انداز سے مسلمانوں کو بھڑکانے کے لئے "پرتاپ" اور "پرکاش" پر یہ شرمناک الہام تراشتا ہے۔ کہ وہ حقیقی اسلام کی اہانت کر کے مسلمانوں کی دل آزاری کرتے ہیں۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ جتنی توہین اصلی اسلام کی بڑے مرزا صاحب اور ان کے پیرو دین نے کی ہے۔ اس کی کہیں بھی نظیر نہیں ملتی۔ اگر صرف اصلی اسلام کی توہین پر ہی مرزائی لوگ اکتفا کرتے۔ تو بھی چنداں مضائقہ نہ تھا۔ لیکن ان کا یہ شیوہ ہو گیا ہے۔ کہ آنجہانی بڑے مرزا کی ذات اور تعلیم پر غیر مرزائی جو اعتراض کرتے ہیں۔ ان سب کو مرزائی حضرت محمد صاحب یا دوسرے انبیاء کی ذات پر چسپاں کر کے شاتم انبیاء کے خطاب کے مستحق ہوتے ہیں۔ اور پھر غضب یہ کہ گربہ مسکین بن کو آریہ پریس پر یہ بیہودہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کی دل آزاری کرتا ہے۔ (ملاحظہ ہو معذرت نامہ مرزا) مرزائیوں کی اس دیدہ دلیری کو دیکھ کر لامحالہ ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے۔ ع :-

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

ریزولیوشنی خلافت

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لاہوری احمدی بڑے مزیدار بیکھک ہیں۔ قادیانی خلافت کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے آپ نے اخبار "پیغام صلح" کے دو پرچہ جات میں اس بات کو ثابت کیا ہے کہ قادیانی خلافت نہ ہی نوعی خلافت ہو سکتی ہے۔ نہ ہی قومی خلافت اور نہ ہی شخصی خلافت۔ بلکہ وہ تو محض ریزولیوشنی خلافت ہے۔ کیونکہ قرآن شریف میں جو آیت استخلاف ہے وہ تو محض محمدی خلفاء کا وعدہ دیتی ہے نہ کہ ایک ایسی خلافت کا جس کو قادیان کی چار یاری اپنے بند کمرہ میں مرتب کر کے مشتہر کر دے۔ اور سادہ لوح عقیدت مندوں سے چندہ جمع کرنے کا ایک نیا آڈمبر رچ دے۔ دیکھئے میاں صاحب ڈاکٹر صاحب کے اس معتدل اور معقول اظہارِ خیال پر کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ اور اپنی خود ساختہ خلافت کو کس طرح ڈیفینڈ کرتے ہیں ٭

قادیانی ٹوڈی

ہندوستان کا ہر ایک قوم پرست خواہ وہ مسلمان ہے یا غیر مسلم۔ دیر سے ببانگِ دہل کہہ رہا ہے۔ کہ قادیانی مرزائی بڑے ٹوڈی واقع ہوئے ہیں۔ لیکن مرزائی ہیں۔ کہ وہ اصلیت کا اقبال کرنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ قادیانی مرزائیوں کے بعض آشنا ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کھلے بندوں یہی الزام قادیانی مرزائیوں پر ذیل کے الفاظ میں لگاتے ہیں :۔

"وہ زمانہ آج میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا زمانہ تو نہ تھا۔ جبکہ گورنمنٹ برطانیہ کی نگاہ بڑی محبت اور پیار سے قادیان کے قصرِ خلافت پر پڑتی ہے۔ اور خلیفہ صاحب کی گہری وفاداری اور سیاسی کارگزاریوں کے تمام برطانوی حکام اعلے مدح خواں ہیں۔ اور دہلی و شملہ میں خود بدولت خلیفہ صاحب یا اُن کا کوئی نمائندہ ہمیشہ ایوانِ حکومت کا طواف کرتے نظر آتے ہیں"

("پیغام صلح"۔ ۳ مارچ)

ڈاکٹر صاحب کا الزام صاف اور واضح ہے ضرورت ہے۔ کہ ہمارے قادیانی دوست اس الزام کا جلد از جلد تشفی بخش جواب دینے کی کوشش کریں ٭

مبہم پیشگوئیاں

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی جتنی پیشگوئیاں ہیں۔ وہ سب مبہم اور مشکوک ہیں۔ وہ ان سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان میں شمہ بھر بھی صداقت ہے۔ لیکن پھر بھی ہمارے مرزائی دوست ان پیش گوئیوں کی دن بدن تشہیر کرتے رہتے ہیں۔ اور ذرا سی بھی صاف دلی سے کام نہیں لیتے بھلا ہو بیچاروں کا۔ ان کے ایک لیکچرار مسمی مولانا عصمت اللہ نے اس معاملہ کے متعلق ذیل کا صاف اقبال کر لیا ہے :۔

"ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ پیش گوئی میں ابہام کا ہونا ضروری ہے"

آگے چل کر آپ اس کی مزید تشریح یوں کرتے ہیں :۔

"ابتدا میں ابہام کا حصہ غالب تھا۔ لیکن جب وہ پوری ہوئیں۔ تو ایسا معلوم ہوا۔ کہ تمام پردے جو علم غیب اور ہماری نظر میں حائل تھے۔ یک وقت اُٹھ گئے"

("پیغام صلح"۔ ۳ مارچ ۱۹۳۴ء)

ممکن ہے۔ مرزائی ڈھکوسلوں میں ابہام کا ہونا ضروری ہو۔ لیکن جن پیشگوئیوں کا سرچشمہ اور مخزن اللہ میاں کو بتلایا جاتا ہے۔ ان میں ابہام کے شائبہ کا ہونا کیا معنی رکھتا ہے ؟

"لاہور میں ایک بے شرم"

آنجہانی مرزا صاحب نے جتنی پیش گوئیاں کیں۔ وہ ڈھکوسلے سے کچھ بھی بڑھ کر نہ تھیں۔ ان ہی پیش گوئیوں میں ایک الہامی پیش گوئی یہ بھی تھی۔ کہ "لاہور میں ایک بے شرم" موجودہ خلیفہ قادیانی اس الہام کو لاہوری احمدیوں پر چسپاں کرتے ہیں حالانکہ جس بے شرم کی طرف آنجہانی مرزا صاحب کا اشارہ تھا۔ اس کا انہوں نے خود بھی کوئی بیان نہیں فرمایا۔ اور اس قضیہ کو اپنے چیلے چانٹوں پر چھوڑ دیا ہے۔ تاکہ وہ اس عقدہ کو وا کرتے رہیں۔ اور اپنے مزعومہ حریفوں پر اس کی آڑ میں کیچڑ پھینکتے رہیں۔ ہمیں شک گزرتا ہے کہ آنجہانی مرزا صاحب کے الہام بھی کوئی آسمانی بشارہ تھے۔ جو کہ دن رات مرزائیوں کی حسب منشا کھلتے رہتے ہیں ٭

مرزائیت کی غیر ہر دلعزیزی

مرزائی پروپیگنڈہ میں بڑے طاق ہیں۔ لیکن ان کی جو اصلیت ہے۔ وہ ساری غیر مرزائی دنیا کو بخوبی معلوم ہے۔ ان کے غیر ملکی مشن سب برائے نام ہیں۔ اور صرف چندہ جمع کرنے کی سبیلیں ہیں۔ ٹیونس شمالی افریقہ سے اطلاع آئی ہے۔ کہ ہندوستان سے کچھ مرزائی آئے ہوئے ہیں۔ وہ یہاں اپنے مذہب کی اشاعت کرنا چاہتے ہیں۔ گو شہروں میں انہیں کوئی پوچھتا نہیں لیکن پھر بھی وہ دیہات میں اپنا جال پھیلانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ خواہ ٹیونس کے شہروں میں مرزائیت کو کوئی پوچھے تک نہ۔ لیکن ہم اتنا جانتے ہیں۔ کہ ہندوستان کے سادہ لوحوں کو اس ٹیونس مشن کی بدولت یہ کامیاب ترغیب دی جائے گی۔ کہ وہ مرزائیت کی ٹیونس میں تبلیغ کے لئے روپیہ دیتے جائیں۔ اور تبلیغ کی حقیقت سے آگاہ ہونے کی کوشش نہ کریں ٭

مندر پرویش بل

لیجسلیٹو اسمبلی میں جو مندر پرویش بل پیش ہے اس کا مطلب نہ تو سناتن دھرمی بھائیوں کا دل دکھانا ہے۔ نہ ہی مورتی پوجا کی اہمیت کو تسلیم کرنا۔ بلکہ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ قدامت پسند ہندو بھائیوں نے دلت جاتیوں سے جو مجلسی اور مذہبی بے انصافی کی ہوئی ہے۔ اس کی وہ جلد از جلد تلافی کرنے کی ضرورت محسوس کریں۔ اگر آریہ سماجسٹ پرش اس بل کی حمایت کرتے ہیں تو اس خیال سے کہ وہ اس طرح اپنے ہندو بھائیوں کو پریرنا کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ اپنے دلت بھائیوں پر آئندہ غیر ضروری پابندیاں ترک کرنا شروع کر دیں۔ اور ان سے انسانوں والا سلوک روا رکھیں۔ ایسا کرنا نہ تو آریہ سماج کے نیموں کے خلاف ہے۔ نہ سدھانتوں کے ورودھ۔ اگر امرتسر کا اخبار "سناتن دھرم پرچارک" آریہ سماجیوں کی مذکورہ پوزیشن پر حیران ہوتا ہے۔ تو وہ غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ اور جتنی جلدی وہ غلط فہمی سے بچے۔ اتنا ہی بہتر ہوگا ٭

انتہائی تنگدلی !

معلوم نہیں ہوتا۔ کہ ہمارا ہمعصر "سناتن دھرم پرچارک" امرتسر کیوں ایسا تنگدل واقع ہو گیا ہے۔ کہ اتنا برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ کوئی بھی پرش مہاتما گاندھی کو یُوجیہ مہاتما بھی لکھے۔ ماسٹر آتما رام جی نے اپنے ایک لیکھ میں گاندھی جی کو "پُوجیہ مہاتما" لکھ دیا۔ اس پر ہمارا ہمعصر پرچارک لکھتا ہے۔ کہ "ماسٹر جی میں بھی یہ کمزوری ہے۔ کہ وہ ایک بُرا کام کرنے والے کو "پُوجیہ مہاتما" لکھ کر ایک غلطی کر رہے ہیں۔"

کیا بُرا کام کرنے والا بھی "پُوجیہ مہاتما" ہو سکتا ہے ؟ ماسٹر جی نے غلطی کی ہے یا نہیں۔ یہ تو وہ خود فیصلہ کر لیں گے۔ لیکن ہم اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ پرچارک مذکورہ ریمارک لکھ کر اپنی بدبخت کوتاہ اندیشی کا ثبوت دے رہا ہے۔ اور ایسی انتہائی تنگ خیالی کا اظہار کر رہا ہے۔ جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے۔ اتنی ہی کم ہے ٭

مالویہ جی کا "اڈا"

پنڈت مالویہ جی نہ صرف بھارت ورش کے ایک معقول پسند لیڈر ہیں۔ بلکہ سناتن دھرم بھائیوں کے سنجیدہ طبقہ کے بھی نیتا ہیں۔ لیکن ہمارا امرتسری ہمعصر سناتن دھرم پرچارک اپنے ۸ مارچ کے پرچہ میں لکھتا ہے۔ کہ

"راولپنڈی میں جو سناتن دھرم کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ وہ نہ صرف نام بہار ہے۔ بلکہ اس میں چند غیر سناتن دھرمیوں کا بھی ہاتھ ہے۔ اور اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ مالویہ جی بھی پنجاب میں اپنے اڈے کو اُکھڑتے دیکھ کر ممکن ہے کہ راولپنڈی آ جائیں۔ اور اپنے ذاتی خیالات کے لئے دھرم کو بھی قربان کر دیں۔ جیسا کہ انہوں نے کیا بھی ہے" ٭

"سناتن دھرم پرچارک" نے مہاتما گاندھی کے متعلق جس انتہائی تنگ خیالی کا ثبوت دیا ہے۔ اس کا رونا تو ہم اُدھر رو چکے ہیں۔ لیکن مذکورہ سطور میں اس نے پنڈت مالویہ جی کی ہستی پر جو حملہ کیا ہے۔ اسے کسی حالت میں بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا ٭

پرچارک کی یہ انتہائی جسارت ہے۔ کہ اس نے پنڈت مالویہ جی پر یہ شک کیا ہے۔ کہ انہوں نے کوئی اڈا قائم کیا ہوا ہے۔ اور اس کے تحفظ کی خاطر سرگردان پھر رہے ہیں ٭

اغوا کی کثرت

پنجاب میں مسلم آبادی کی کثرت ہے۔ اور غیر مسلم آبادی اقلیت میں ہے۔ اس سے پنجاب کی اخلاقی حالت کا اندازہ نہیں جس پر فخر کیا جا سکے۔ یہاں سب سے بڑی خرابی "اغوا کے واقعات کی کثرت" ہے۔ پنجاب کونسل کے اجلاس منعقدہ یکم مارچ میں ملک دین محمد نے سوال کے جواب میں آنریبل سر جوگندر سنگھ نے اغوا کی ان وارداتوں کی تعداد کی۔ جو ۱۹۲۸ء سے لیکر ۱۹۳۲ء تک بیان ہوئی۔ حکومت کے نوٹس میں آئیں

سال	اغوا کے کیس	[illegible]
۱۹۲۸ء	۵۲۹	۳۲۰
۱۹۲۹ء	۵۴۹	۳۴۰
۱۹۳۰ء	۵۰۷	۲۵۶
۱۹۳۱ء	۵۵۳	۲۱۳
۱۹۳۲ء	۵۰۴	۲۸۱

اغوا کے واقعات کی مذکورہ کثرت اور وقت واقعات کی ۵۰ فیصدی سے زائد تعداد اس بات کا روشن ثبوت ہے کہ پنجاب کا اخلاقی ریکارڈ ایسا نہیں جس پر پنجاب کا کوئی ذمہ وار سپوت فخر کر سکے۔ اور اسے اخلاقی حیثیت سے مبارکباد دے سکے ٭

آریہ جگت

"پرکاش" کا اگلا انک "گوروکل انک" ہوگا جس میں آریہ سماج کے مختلف وِدوانوں کے گوروکل سمبندھی لیکھ ہوں گے۔ یہ وشیش انک کبھی درشنوں سے نکالا جارہا ہے۔ اور اس کا ادیش یہ ہے۔ کہ جہاں ایک طرف جنتا کو یہ معلوم ہو۔ کہ گوروکل کا بکھش کیا ہے۔ وہاں اسے یہ بھی معلوم ہو۔ کہ آریہ سماج کی طرف سے جو مختلف گوروکل کھولے گئے ہیں۔ ان کی کیا سفلتا ہے؟ لیکن اس انک کا پریوجن سدھ نہیں ہوسکتا جب تک اسے وسیع اشاعت نہ ملے۔ آریہ سماجوں کو چاہئے۔ کہ اس کے پرچے منگا کر مختلف لوگوں کی بھینٹ کریں۔ یہ چار پیسے کا پرچہ اگر بھینٹ کیا جائے۔ تو انہیں بہت مدد دے سکتا ہے۔ جب وہ گوروکل کا یا آریہ سماج کا کوئی اور ڈیپوٹیشن ان کے پاس لے کر جائیں گے۔ تو انہیں انتا سمجھانے کی ضرورت نہ ہوگی۔

پچھلے درشنوں کا انوبھو یہ ہے۔ کہ آریہ سماجیں اس کی اشاعت کی کوئی کوشش نہیں کرتیں۔ امید کرنی چاہئے۔ کہ اس بار کریں گی۔ اگر انہوں نے نہ کی۔ تو ان کا قصور رہے گا۔ ہم نے تو اپنے کرتویہ کا پالن کر دیا ؛؛

گرام پرچار کا ونشہ اس سمے آریہ سماج کے سامنے ہے۔ آریہ سماج ہی کیا۔ ہر ایک سبھا سنستھا کے سامنے ہے۔ اس کام کے لئے دھن اور جن کی آوشیکتا ہے۔ اور آریہ سماج کے ہاں دونو چیزوں کی کمی ہے۔ باوجود اس کے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اس کام کا آرمبھ کر دیا ہے۔ اور تجربہ کے لئے سیالکوٹ کے ضلع کو لیا ہے۔ چنانچہ ۲۵ فروری کو سوامی سوتنترا نند جی کی ادھیکشتا میں ضلع سیالکوٹ کے کاریہ کرتاؤں کی ایک کانفرنس ڈسکہ میں ہوئی۔ یہ کانفرنس نہایت کامیاب رہی اس لحاظ سے کہ ضلع بھر کے سرکردہ کارکن وہاں موجود تھے۔ اور انہوں نے سوامی جی کو وشواس دلایا۔ کہ وہ ہر پرکار کی سیوا اور سہایتا کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ اگلا کاریہ کرم بھی نردھارت کیا گیا ؛؛

لیکن پرشن دھن کا ہے۔ جب ویدپرچار فنڈ میں ہی دھن نہ ہو۔ تو گرام پرچار کے لئے دھن کہاں سے آئے؟ باوجود اپیلوں کے آریہ سماجوں کے دربار میں کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔ اور یہ ایک حقیقی مشکل ہے۔ کہ اگلے سال کا بجٹ کیسے تیار ہوگا؟ ہر ایک آریہ سماج یہ چاہتی ہے۔ کہ کم از کم رقم سے اس کا چھٹکارہ ہو جائے کوئی ایسی نہیں۔ جو چاہے سے بھی زیادہ دینے کو تیار ہو۔ ان حالات میں اپدیشکوں کی موجودہ تعداد قائم نہیں رہ سکتی۔ اور جب اپدیشک کم ہو گئے۔ تو لازمی طور پر آریہ سماجوں کی تکلیف بڑھ جائے گی۔ جب موجودہ تعداد آریہ سماج کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتی۔ تو اس سے کم تعداد کیسے کر سکے گی؟

یہ سوچنا آریہ سماجوں کا اپنا کام ہے۔ ہم نے انہیں بروقت خبردار کر دیا ہے۔ اگر وہ اس بار ۳۲ ہزار روپیہ جمع کر دیں۔ تو اگلے سال کا بجٹ بن سکتا ہے۔ اور اپدیشکوں کی تعداد بھی بحال رکھی جا سکتی ہے ؛؛

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ۱۹۳۵ء میں اپنی اردھ شتابدی منانا چاہتی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی کی اردھ شتابدی ۱۹۳۶ء میں ہے۔ کئی آریہ سماجیں اپنی اردھ شتابدی منا چکی ہیں۔ اور کئی منا رہی ہیں۔ آریہ سماج سیالکوٹ کی اردھ شتابدی اپریل ۱۹۳۴ء میں منائی جا رہی ہے۔ آریہ سماج دہلی کو قائم ہوئے ۱۹۳۵ء میں ۵۰ سال ہو جائیں گے۔ اس لئے آشا کرنی چاہئے۔ کہ دسمبر ۱۹۳۴ء یا جنوری ۱۹۳۵ء میں وہ بھی اپنی اردھ شتابدی منائے گی۔ گویا یہ اردھ شتابدی کا یگ ہے۔

لیکن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے کئی حصے ہیں۔ اگر وید پرچار فنڈ کے لئے ایک معقول سعر راشی جمع نہ ہو۔ وہ کتنے لاکھ ہوگی۔ یہ فیصلہ کرنا سبھا کا کام ہے۔ لیکن آریہ سماجی پرشوں کو بھاری دان کے لئے تیار ہونا چاہئے۔ اس وقت تک الٹی ٹیوشنوں کے لئے دان ملتا رہا ہے۔ اب پہلی بار وید پرچار فنڈ کے لئے اپیل ہوگی۔ اور آریہ پرشوں کے پرچار پریم کی پریکشا ہوگی ؛؛

اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ "آریہ مِتر" آگرہ کے یوگیہ سمپادک پنڈت ہری شنکر جی نے اس اخبار کے ادھشٹاتا سے کسی اصولی بات پر اختلاف کر کے تیاگ پتر دیدیا ہے۔ آگرہ کے سوفانک پتر سمپادک ورنے ایک سبھا کر کے ادھشٹاتا جی کے پرتی گھرنا پرگٹ کی ہے۔ ہم بھی اس گھرنا پرکاش میں شامل ہو جاتے۔ لیکن ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں ہوا۔ کہ انہوں نے کیا کیا ہے یہ مسلمہ سدھانت ہے۔ کہ اس پالیسی کے

اسلامی جگت پر ایک سرسری نظر

مذہب اسلام کی بدولت غریب مسلمانوں کو جن غیرملکی بدعتوں کا شکار رہنا پڑتا ہے۔ ان میں سے ایک بڑی بدعت "مکہ کا حج" ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ آہستہ آہستہ مسلمان اس بدعت سے بھی مخلصی حاصل کرنے کی سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں۔ مغربی افریقہ کے حاجیوں کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ ۱۹۱۰ء میں جو مسلمان اس علاقہ سے حج کرنے کے لئے گئے۔ اُن کی تعداد اٹھارہ ہزار کے قریب تھی۔ مگر ۱۹۳۲ء میں ۷۵۰ سے زیادہ اشخاص نہیں گئے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مسلمانوں میں حج کی کشش دن بدن کم ہو رہی ہے ۞

ہندو غریب نرکلنگی اوتار کے منتظر بیٹھے ہیں۔ عیسائی اپنے مسیح موعود کے منتظر ہیں۔ اور ان کی دیکھا دیکھی مسلمان بھی کسی نہ معلوم مہدی کی آمد کے خواب لے رہے ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ خواب پورے ہونے کے نہیں۔ مصر کے اخبار "البلاغ" اور چند ایک دیگر اخبارات میں ایک مصری نوجوان کے جو کہ یورپ سے تعلیم حاصل کر کے آیا ہے۔ جو خیالات شائع ہو رہے ہیں۔ اُن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ امام مہدی کی آمد کا خیال خوش فہمی پر مبنی ہے ۞

جب اسمبلی نے شاردا ایکٹ پاس کیا۔ تو ہندوستان کے تنگ دل ملّاؤں نے اسکو مداخلت فی الدین کے نام سے تعبیر کیا۔ لیکن معلوم نہیں ہوتا۔ کہ یہ مداخلت فی الدین والے ملّا اب کدھر گئے ہیں۔ وہ مصر کو کیوں اس مداخلت فی الدین سے مخلصی نہیں دلاتے۔ وہاں پہلے ہی یہ قانون موجود ہے۔ کہ سولہ سال سے کم عمر کی لڑکی اور ۱۸ اسال سے کم عمر کے لڑکے کی شادی کرنا جرم ہے۔ لیکن اب مصری پارلیمنٹ کا بھلا ہو۔ کہ اس نے مداخلت فی الدین کے گناہ کا مزید ارتکاب کرنے کے لئے اس مطلب کا ایک اور قانون پیش کیا ہے۔ کہ لڑکی کی عمر ۱۷ اسال کر دی جائے۔ لیکن مصر کی اسلامی انجمنوں کی پہلے جیسی دیکھئے۔ تو وہ اس مداخلت فی الدین کو شیر مادر کی طرح پی گئی ہیں۔ اور انہوں نے ڈھکار لینے کی ضرورت محسوس نہیں کی ۞

معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب اسلامی پردہ چند دن کا مہمان ہے۔ حال ہی میں بصرہ میں آل مسلم عورتوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی ہے جو اس مضر صحت پردہ کی قید سے آزاد ہونے کی جد و جہد کر رہی ہیں۔ اس کانفرنس میں پردہ کو دور کرنے کے لئے ریزولیوشن پاس کئے گئے ہیں۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ جس اسلامی کانفرنس نے یہ ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔ اس کی ۲۵۱ ممبر وہ عورتیں ہیں۔ جو کہ عراقی ہیں۔ اور مذہب کی مسلمان ہیں۔ کاش! ہندوستان کی آزاد خیال مسلمان

عورتیں بھی اس مارشل لاء سے بچنے کی کوئی سرگرم سعی کر کے ہندوستان کو اس اجنبی بدعت سے بچانے کے لئے ساعی ہوں ۞

ریاست جموں و کشمیر میں جن مسلمانوں نے حکومت کے خلاف سول نافرمانی کی ہوئی ہے سو وہ کس جرات اور حوصلہ کے مالک ہیں۔ اس کا ایک تازہ ثبوت ذیل میں دیا جاتا ہے۔

مسٹر ساغر "مسلم لیڈر" کے نام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جموں نے یہ احکام جاری کئے۔ کہ وہ تین ماہ تک کسی جلسہ میں تقریر نہ کرے۔ اور نہ جموں کی حدود سے باہر جائے۔ لیکن مسٹر ساغر نے اس حکم کی تعمیل نہ کی۔ اور باوجود اس حکم کے پرسوں اور کل مسلمانوں کے جلسوں میں تقریریں بھی کیں۔ اور پھر اچانک غائب ہو گیا۔ کہاں سول نافرمانی کی ڈینگیں۔ اور کہاں یہ حالت کہ سوائے غائب ہونے کے اور کوئی ہمت نہ ہوئی ۞

ریاست کشمیر کے مسلم ایجی ٹیٹر نہ صرف کوتاہ اندیش ہیں۔ بلکہ حد سے زیادہ زود پشیمان بھی ہیں۔ حال ہی میں سرینگر کے ایجی ٹیٹروں کے ڈکٹیٹر نے اپنی ایک تازہ تقریر میں کرنیل کالون کے تقرر کی مذمت کی۔ اور فرمایا۔ کہ ریاست میں لورو بیجی وزیر اعظم کی آمد ہمارے لئے سبز باغ سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔ کوئی ان بھولے ایجی ٹیٹروں سے پوچھے۔ کہ کرنیل کالون نے کب کہا تھا۔ یہ اقرار نامہ لکھ کر دیا تھا۔ کہ میں راجہ ہری کشن کول کی طرح ہر وقت تمہاری ناز برداری ہی کرتا رہوں گا۔ اور دربار سے تمہاری خاطر غداری کا مرتکب ہونے کے لئے تیار ہو جاؤنگا ۞

ہندوستان کے اکثر مسلمان حد سے زیادہ جی حضوری ہیں۔ اور قوم پرستی کی پُرخار وادی سے وہ ایسے دبکتے ہیں۔ جیسے پولیس کے سامنے ملزم۔ مسلمانوں کی اس کمزوری کو دیکھ کر حضرت ملا موزوں نے رسالہ "پیام اسلام" جالندھر کے ۱۵ مارچ کے پرچہ میں مسلمانوں کی فیشن پرستی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ :-

"یہی وجہ ہے۔ کہ آج ۹۵ فیصدی مسلمان سیاسیات (پالٹیکس) کے میدان سے یوں گھبراتے ہیں جیسے گنہگار جہنم سے" ۞

دیکھئے اس پھٹکار پر بھی ہندوستانی مسلمان حب الوطنی کو اپنا شعار بناتے ہیں یا نہیں؟

ہندوستانی مسلمانوں کے آج کل پو بارہ ہیں۔ جدھر دیکھو ان کی پانچوں گھی میں ہیں۔ برٹش انڈیا میں تو ہر ایک سرکاری محکمہ میں ان کی چاند ہے۔ لیکن حکومت کی مسلم نواز پالیسی کا یہ صریح نتیجہ نکل رہا ہے۔ کہ ریاست جموں و کشمیر میں بھی جو اسمبلی بننے والی ہے۔ اس کے ۶۳ غیر سرکاری ممبروں میں سے ۳۴ مسلم۔ ۲۳ ہندو۔ ۴ سکھ اور ۲ بودھ ہوں گے۔ گویا مسلمانوں کو ۶۰ فیصدی نیابت مل رہی ہے۔ اور اس طرح ان کی مزید حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے تاکہ وہ کبھی ایجی ٹیشن ترک کرنے کا نام ہی نہ لیں ۞

مرزائیو! تو اب افغانستان میں بھی زلزلہ آنے لگا ہے۔ ہمارے زلزلہ کو جانے دو۔ افغانستان کے نئے زلزلہ کی سُنو۔ تم تو عبد اللطیف کو رونے ہو۔ لو خاص کابل میں اب گرجا بن گیا ہے۔ عیسائی مشنری بھی آگئے ہیں۔ اور وہ ہر سبت کو اپنی دعا گرجا میں ہی کرتے ہیں۔ تو تو کیا تم پیچھے رہ جاؤ گے؟ میر قاسم علی جیسے لٹھ باز مبلغ کو فوراً کابل بھیج دو۔ افغان بوڑھی ڈاڑھی کی لاج رکھیں گے۔ اس غریب کو سنگسار نہیں کریں گے۔ کیونکہ میر صاحب پہلے ہی لڑھیانہ میں چہرہ شاہی بلیٹن سو روپیہ مولانا ثناء اللہ کے اربن کر چکے ہیں ۞

مسلمان بے پر کی خبریں اڑانے میں طاق ہیں۔ پچھلے دنوں انہوں نے یہ مشتہر کیا۔ کہ اب امام یمن ابن سعود سے صلح کی گفت و شنید کر رہے ہیں۔ لیکن "سرفراز" لکھنؤ لکھتا ہے۔ کہ یہ سب یاروں کی گپ بازی ہے۔ ابھی تک صعدہ کے علاقہ میں ابھی افواج کافی تعداد میں موجود ہیں۔ اور میر و نجران میں یمن کی نظامی فوج اور رضاکار ہزاروں کی تعداد میں پہلے ہی سے موجود ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت یمن نے عدن اور اس کے نواح کی حدود بھی کافی تعداد میں فوج بھیج دی ہے۔ دوسرلفظوں میں صلح کی گفت و شنید ہے یا فوج کشی کے ہیبت ناک مظاہرے؟

امام یمن اور والیٔ حجاز میں صلح تو کیا ہونی ہے۔ حجاز کی سعودی حکومت کے خلاف مخالفت کا جذبہ زوروں پر ہے۔ اس وقت عارضہ سلام، سلمیہ اور رعوبہ وغیرہ میں نجدی فوجوں اور اہل عسیر کے درمیان کئی معرکے ہو چکے ہیں۔ جن میں نجدی فوجوں کو زک ہوئی۔ اور کئی نجدی کھیت کام آئے۔ کہاں ہیں وہ مسلمان جو حجاز کو دار الامن کہتے نہیں تھکتے۔ اور ہندوستان کو دار الحرب کا خطاب دیتے ہیں۔ کیا یہ آثار کسی مقام کے دار الامن ہونے کے ہیں یا دار الحرب؟

مسلمانوں کی ذہنیت کو کیا کہا جائے کہ سمجھنے میں نہیں آتی۔ پچھلے دنوں ہندوستانی مسلمان اس بات پر خوشیاں منا رہے تھے۔ کہ ترکستان کے مسلمانوں نے چین کی کافر حکومت کے خلاف بغاوت کر کے اپنی ایک آزاد جمہوری حکومت قائم کر لی ہے۔ بس اتنا سننا تھا کہ ہندوستانی مسلمان مارے خوشی کے پھول گئے۔ اور نئی باغی حکومت کے حق میں مرثیہ خوانی کرنے لگ گئے۔

لیکن آج حالت دگرگوں ہے۔ وہی مسلمان جو کل ترکستان کی جمہوریت کی قائمی پر خوشیاں منا رہے تھے۔ آج منہ لٹکائے ہوئے ہیں۔ کیونکہ اس جمہوریت کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اور نہایت ہی عبرت انگیز طریقہ پر ہوا ہے۔ صرف ایک ہزار تنغانیوں نے ان جمہوریت پسندوں کو بھگا ڈالا۔ اور ان کے پایہ تخت کاشغر پر قبضہ کر لیا۔ اور عجیب لطف کا امر ہے کہ جمہوریت قائم کی تھی ترک مسلمانوں نے۔ اور خاتمہ کیا ہے تنغانیوں نے جو چینی مسلمان ہیں۔ گویا مسلمان ہی باہمی رزم آزما ہوئے۔

اور بعد از پر جستو!
آچاریہ جی۔ دیویو اور بھدر پرشو!
مجھے اس کنیا گورو کل مہا ودیالیہ کی گورننگ باڈی نے
اور آچاریہ جی کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ کہ اُنہوں
نے مجھے مہمان آئے اور آپ سب سے ملنے کا موقعہ
دیا۔ آج تک مجھے وقتاً فوقتاً آریہ سماج کے علمی کام
کے درشن دیکھنے کا سوبھاگیہ ملتا رہا تھا۔ لیکن اس
موقعہ نے مجھے اس قابل بنا دیا ہے کہ میں قومی تعمیر
کے مہان کاریہ کا جو کہ مہرشی دیانند کے انویائی کر رہے
ہیں۔ بہتر اندازہ لگا سکوں ؛

مہرشی دیانند کی مہانتا

مہرشی دیانند سرسوتی سب سے پہلے ہندوستانی
تھے۔ جنہوں نے یہ دیکھا۔ کہ اودیا اور توہم پرستی
ہندو مت کی آتما کو کھا رہے ہیں۔ بزدلی اور سوارتھ
ہندوؤں کے جیون کی رہنمائی کر رہے ہیں۔ اور انسانوں
کے درمیان باہمی مساوات اور استریوں اور شودروں
کی محکومی سوسائٹی کے گورننگ اصول بن گئے ہیں
آپ نے دور درشی ہوتے ہوئے یہ دیکھا۔ کہ اگر یہ
باتیں جاری رہیں۔ تو ہندو دھرم تھوڑے عرصہ
میں تباہ ہو جائے گا۔ مہرشی نے دل و جان
سے اس گندگی کو ہٹانے کا یتن کیا۔ جو کہ کئی صدیوں
سے ہندو مذہب کے گرد جمع ہو گئی تھی۔ اور آپ نے
اس ہندو دھرم کو ویدوں کی پرنور روایات سے
دوبارہ تعمیر کیا ؛

استریوں کی دشا کا سدھار

آج میں ان کوششوں پر روشنی ڈالوں گی۔ جو کہ
مہرشی نے استریوں کی دشا کے سدھار کے لئے
کیں۔ بھارت ورش کے لوگ صدیوں سے یہ مانتے
چلے آ رہے تھے۔ اور بہت سے اب تک بھی یہ
وشواس رکھتے ہیں۔ کہ استریاں دائمی محکومی میں
رکھی جانی چاہیئیں۔ اور ان کو کسی قسم کی شکھشا
کی ضرورت نہیں ہے۔ اور عورتوں کا زندگی میں
واحد کاریہ یہی ہے۔ کہ وہ بچوں کی تربیت کریں۔ اور
اپنے گرہست اور خاوند کی دیکھ بھال کرتی رہیں۔
اور ان کا یہ فرض نہیں۔ کہ وہ زندگی کے دوسرے
کاموں کا خیال کریں۔

سب سے پہلے سوامی دیانند نے اس روایت
کا کھنڈن کیا۔ اور اس بات کی شکھشا دی۔ کہ
استریوں کی محکومی کسی بعد کے زمانہ کی ہے۔ آپ
جانتے تھے۔ کہ استریاں ویدک سمے کی استریوں کی
طرح آزاد ہوں۔ نہ صرف پڑھنے۔ بلکہ اپنی حسب
منشاء پیشہ اور کام اختیار کرنے اور سوئمبر پراوہ کرنے
کے لئے بھی آزاد ہوں۔ سوامی جی چاہتے تھے۔ کہ
استریاں اپنی زندگی کا کوئی واضح پروگرام رکھ کر پرشوں
کے مساوی بنیں۔ اور اُنہوں نے ان کو یگیوپویت
پہننے اور ویدوں کا سوادھیائے کرنے کا ادھیکار
دیا۔ تاکہ وہ نہ صرف خیالی طور پر بلکہ عملی طور پر پرشوں
کے ہم پایہ ہو سکیں ؛

کنیا گوروکل ڈیرہ دون سمی دنیا کی عورتوں کا رہنما بنیگی

شریمتی لیلاوتی منشی کا دکھشانت بھاشن

شریمتی لیلاوتی منشی نے کنیا گوروکل مہاودیالیہ ڈیرہ دون کی کانووکیشن کے موقعہ پر یکم مارچ ۱۹۳۶ء
کو جو دکھشانت بھاشن دیا۔ وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے ؛ (ایڈیٹر)

ویدک زمانہ کی استریاں

شری پروفیسر ابناش چندر داس نے جو کتاب
"Rigvedic Culture" لکھی ہے۔
اُس کے اندر ایک ایسا پیراگراف آتا ہے۔ جو کہ
اس بات کا صاف صاف پتہ دیتا ہے۔ کہ ویدک زمانہ
میں استریوں کو کیا پوزیشن حاصل تھی؟ رگوید کے
زمانہ میں بہت سی استریاں منتر درشٹا ہوئی ہیں۔
اُنہوں نے منتروں کا بھاشیہ کیا۔ یگیہ کئے۔ دیوتاؤں
کی اُستت کی۔ اور اُونچے کوٹی کے کویوں کے زمرہ میں
معزز درجہ حاصل کیا۔ اور رشی کی دیوی کے مقام میں
شاندار استھان پراپت کیا
(۱) راجکماری گھوشا مشہور منتر درشٹا تھی۔

	(R.V. Z.117; X.39, 40)
(۲) لوپامدرا تھی	(R.V.1.179)
(۳) وشواوارا	(R.V. Vi.10, 2)
(۴) اپالا	(R.V. Viii.91)
(۵) سوریا	(R.V. X.85)
(۶) اندرانی	(R.V. X.145)
(۷) ساچی	(R.V. X.159)
(۸) سرپ رجنی	(R.V. X.189)
(۹) وشواوارا	(R.V. V.28)

موخر الذکر دیوی نے نہ صرف اگنی کی اُستتی میں
منتر اُچارن کئے۔ بلکہ یگیہ میں رتوج کے فرائض
بھی ادا کئے۔ (R.V. V. 28.11)
یہ ایک الہامی تھا۔ جو کہ بعد کے زمانہ میں جاہل
مورکھ اور سوارتھی براہمنوں نے استریوں کو ویدوں
سے انکار کر دیا۔ اپالا نے اندر کی اُستتی میں ایک
منتر اُچارن کیا (R.V. Viii 91)
اور اسے خود سوم پردان کیا۔ اندر کی کرپا سے اس
نے اُسے چرم کی اس بیماری سے شفا یاب کر دیا۔
جس کی وجہ سے اُس کے خاوند نے اُس کو تیاگ
کر دیا تھا۔ (R.V. Viii .91. 4)
اس کے پتی کا سر گنجا ہو گیا تھا۔ اور اس کے
کھیتوں میں پیداوار کی شکتی نہ رہی تھی یہ اس
دیوی کی پرارتھنا کا ہی پھل تھا کہ اندر نے خوش
ہو کر اس کے گنج کو دور کر دیا۔ اور اس کے کھیتوں
میں بڑی فصلیں پیدا ہوئیں۔ . . . . .
(R.V. Viii. 91. 5.6)
استریاں بعض اوقات اپنے خاوندوں کے ساتھ
یدھ میں جاتی تھیں۔ اور راجہ کھیلا کی رانی وشپالا
نے اپنے پتی کی ٹانگ جو کہ یدھ میں ضائع ہو گئی
تھی۔ اشونی کماروں کی کرپا سے لوہے کی بنوا دی
تھی ؛
(R.V. 1.112. 10, 116, 15, 11, 11; 118, 8, X.39.8)
رشی مدگل کی دھرم پتنی مدگلنی یا اندرسینا نے اپنے
پتی کی اُن چوروں کے خلاف میں مدد کی۔ جو کہ اُس
کی گئوئیں چرا لے گئے تھے۔ اور جب اُس کے پتی
پر مشکل کا سمے آ گیا تھا۔ تو اس دیوی نے ہی ان
کا رتھ چلایا تھا۔ اور اپنے پتی کے کمان اور تیر لے
کر ان کو شکست دی تھی۔ اور چوری کا مال واپس
لے لیا تھا (R.V. X.102)
یہ ساری باتیں ثابت کرتی ہیں۔ کہ استریوں نے
رگوید کے زمانہ میں آریوں کی خانگی اور مجلسی زندگی
میں بڑا اہم حصہ لیا۔ ان کو نہ صرف پرشوں کے
ساتھ ساتھ مساوی درجہ پر اعلےٰ درجہ کی تربیت
ملتی تھی۔ بلکہ ساتھ ہی زبردست جسمانی تربیت بھی
ملتی تھی۔ وہ بعض اوقات بہادری۔ ذہانت اور
ہوشیاری میں بھی سبقت لے جاتی تھیں
(R.V. V.30, 9) میں استریوں کا ذکر
آتا ہے۔ جو یودھا تھیں۔ اور یہ خیال کیا جا سکتا
ہے۔ کہ استریوں کو کسی نہ کسی پرکار کی ایسی فوجی
تربیت ملتی تھی۔ جو ان کو سپاہی بننے کے قابل
بناتی تھی ؛
وشوامتر کا اس بات میں ہمیشہ یقین کامل ہوتا
رہے گا۔ کہ اس نے اگنی دیوتا سے یہ پرارتھنا کی۔
کہ وہ گرہست کے نقطۂ نگاہ کو ایک مضبوط معقول
اور اٹل بنیاد پر قائم کر دے
اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ شریف
النفس دیویاں اس بات کی خواہاں تھیں۔ کہ
ایسا مجلسی سدھار کریں۔ جو کہ خانگی زندگی کو بہتر
بنا لے۔ اور خانگی خوشی اور فرحت کو بڑھا لے
(۲)
لیکن پورانک زمانہ میں استریوں کی محکومی پایہ
تکمیل کو پہنچ گئی۔ اور سوشنترتا کے متعلق ان کا جو
دعویٰ تھا۔ اُسے فراموش کر دیا گیا۔ اُن کی
انفرادیت کی ترقی کنووینشن سے رک گئی۔ اور شاذ و
نادر ہی وہ پورے طور پر انسانوں جیسی ترقی پا سکی
تھیں۔ سنسار کے شروع سے تہذیبوں کی دو قسمیں
رہی ہیں۔ جن پر انسانی سوسائٹی کی تعمیر ہوتی
ہے۔ ایک تو کھشاتریہ پن کی اور دوسری براہمن
پن کی۔ کھشاتریہ پن کی تہذیب بعض نان آرین
جاتیوں میں پائی جاتی ہے۔ ہماری تہذیب شروع
سے ہی براہمن پن کی رہی ہے۔ ایک میں تو ماتا
ایک ایسا مرکز ہے۔ جس کے گرد خاندان اور سوسائٹی
کی زندگی گھوم رہی ہے۔ اگرچہ یہ سوسائٹی کی ایک
قدرتی بنیاد ہے۔ آریوں نے اس خطرہ کو محسوس کر
لیا تھا۔ جو کہ اس کے اندر پایا جاتا تھا۔ انہوں
نے اپنی ساری مجلسی (Structure) کو
براہمن پن میں تبدیل کر دیا۔ جس سے باپ خاندان
اور سوسائٹی کا مرکز بن گیا۔ اور اس طرح یہ خاندان
تخم۔ نسل اور جاتی کی بنیاد ہو گئی۔ لیکن پورانک
زمانہ کے ہندو وچارکوں کا یہ خیال تھا۔ کہ بار ضرور
اس کا مطلب یہ تھا کہ استریاں پرشوں کی حاشیہ
تھی۔ لیکن ہم نے ویدک سوسائٹی میں یہ دیکھا۔
کہ اس کے براہمن پن کی رنگت میں رنگے جانے کے
باوجود عورتیں آزاد تھیں۔ رشی اور منی جنہوں نے
اپنی کلچر اور civilisation سے ہندو سوسائٹی
کی بنیاد رکھی۔ استریوں کو مویشی نہ شمار کرتے
تھے۔ البتہ مہابھارت کے زمانہ میں جب کہ آرین
کلچر نے اپنی پاکیزگی اور عظمت کو ضائع کر دیا یہ
خیال شروع ہوا۔ مہابھارت کے دور میں جن کی
بہت سی استریاں تھیں۔ اپنی استریوں سے
ایسا ہی پیار کرتے تھے۔ جیسا اپنی جائداد سے۔
اُپانشد اور روایات کی اوستھا کا مقابلہ کریں تو کتنی
گراوٹ ہو گئی۔ ہم مہابھارت میں پڑھتے ہیں۔ کہ
دروپدی جیسی راجاؤں کی لڑکی بیوی اور ماتا کو
شطرنج کی بازی میں ہار گیا تھا اور راماین میں
ہم یہ پڑھتے ہیں۔ کہ سیتا کی پرجا ہوتی تھی۔ جس
کا لافانیت کے لئے واحد دعویٰ یہ تھا۔ کہ وہ اپنی
شخصیت کی اعلےٰ سے اعلےٰ . . . .
effacement تھی۔
جوں جوں زمانہ گزرتا گیا۔ استریوں کے اس ادنیٰ
پن کا خیال ہندوؤں کے من میں پختہ طور پر
جاگزین ہو گیا۔ اس کو جو تھوڑی بہت آزادی
حاصل تھی۔ وہ اسلامی زمانہ میں اس سے چھین
لی گئی۔ اس کی ترقی مکمل طور پر رک گئی۔ یہ
صورت حالات انیسویں صدی کے وسط تک
نہ صرف بھارت ورش میں جاری رہی۔ بلکہ یورپ
میں بھی۔ معدودے چند عورتیں ہی جیون پر کوئی
اثر ڈالتی تھیں۔ اور ان سے کم ہر دو شخصیت
نفوذ رکھتی تھیں۔ جہاں تک زمانہ کے مجلسی

نظام کا تعلق ہے۔ ایک استری میں خواہ دوسری صفات ہوں یا نہ ہوں۔ لیکن یہ ضروری تھا۔ کہ اُس کے اندر فرمانبرداری کا وصف ہو۔ اگر اس کے اندر یہ گُن نہ سے مشتہرہ نیکی نہ تھی۔ تو باقی سب اوصاف نہ صرف بے فائدہ تھے۔ بلکہ نقصان دہ تھے۔ اُسے ہمیشہ پرشوں کی اعلیٰ امرضی کے سامنے سر خم کرنا پڑتا تھا۔ یہ ایک ایسا حقیقی عقیدہ تھا جس کو سوسائٹی نہ صرف بھارت ورش میں بلکہ ساری دنیا میں عملی جامہ پہناتی تھی۔ صرف ان استریوں کو جو شیریں زبانی اور فرمانبرداری سے پرشوں کا ساتھ دیتی تھیں۔ اتہاس اور لٹریچر میں درج دیا جاتا تھا۔ صرف چند اپنی قابلیت اور شخصیت کی وجہ سے اس سازش سے نکلتی تھیں۔

اور اتہاس میں ستھان پاتی تھیں

اس محکومی کا اثر خوفناک اور بھیانک رہا۔ سوسائٹی کا نصف حصہ گرہست کے سوائے باقی کسی سرگرمی میں حصہ لینے سے رہ گیا۔ اپنی گھر کی چاردیواری میں عورت کا اُفق تنگ و تار ہو گیا۔ وہ کنسرویٹو ہو گئی۔ اور اس خیال کے سوائے جس میں وہ پلی تھی کسی اور نئے خیال کو گرہن کرنے کے ناقابل ہو گئی۔ اس کا ردعمل آدمی پر حاوی رہا۔ اور اس نے اسے تنگ دل بنا دیا۔ عورت کو صرف یہی شکشا دی جاتی تھی۔ کہ وہ شیریں زبان۔ فرمانبردار۔ سادگی پسند۔ Dummy نازک moderate بنے۔ علم کے بڑے spheres اس کے لئے ممنوع تھے۔ تاکہ وہ کہیں زیادہ نہ جان لے۔ اس کے لئے خاص کتب لکھی گئی تھیں۔ تاکہ اسے پتہ لگ سکے۔ کہ آدمی کی حقیقی دنیا کیا ہے؟

(۳)

استریوں کی موجودہ اوستھا

یہ کام موجودہ زمانہ کے لئے باقی رہ گیا تھا۔ کہ یہ کم از کم تھیوری میں تسلیم کیا گیا۔ کہ استریوں کی شخصیت اسی طرح آزادانہ نشوونما اسی scope اور اسی عزت کی مستحق ہے۔ جس کی مرد کی شخصیت ہے۔ جب سے یہ اصول تسلیم کیا گیا ہے۔ استری اور پرش کے باہمی تعلقات میں بڑی تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں۔ نیز ان آدرشوں میں بھی جو کہ ان کی تہ میں کام کر رہے ہیں۔ اب اس بات کی آوشیکتا نہیں کہ استریوں کو زیادہ عرصہ تک زندگی کا ... Drudge مانا جائے۔ اور نہ ہی ایسا آلۂ کار جو کہ انسانی نسل کے سلسلہ کو غیر شکستہ رکھ سکے۔ نہ ہی بزرگوں کو سورگ دھام میں بھیجنے کے Process میں ایک ضروری Factor۔ اب اس نے ایک ایسے رفیق کار کی پوزیشن حاصل کر لی ہے۔ جو کہ مردوں کے کام اور آدرش میں حصہ لے رہا ہے۔ اس کا انسانی تعاون نہ صرف گھر اور باہر بلکہ مجلسی اور سیاسی مسائل میں ناگزیر خیال کیا جاتا ہے۔ جب سے استری کو آزاد اور سوتنتر درجہ تسلیم کیا گیا ہے۔ وہ منقولہ کی جائداد نہیں رہی ہے۔ یہ محض ایک قول تبدیلی نہیں اور خاندان کی سرداری میں حصہ لیتا ہے ؎

استری شکشا

لیکن ان نئے فرائض کا مطلب یہ ہے۔ کہ عورتوں کو ایک نئی قسم کی تعلیم دی جائے۔ پرانی تعلیمی روایات میں انقلاب لایا جائے۔ ایسی شکشا کے دو ہی مقاصد ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ استریوں کو مانسک غلامی کی عادت ترک کر دینی چاہئے۔ اور دوسرے مردوں سے اقتصادی طور پر آزاد ہو جانا چاہئے۔

یہ کہ وہ اپنی روٹی کما نہیں سکتیں۔ صرف تعلیم ہی اس بے بسی کو دور کر سکتی ہے۔ اپنے تعلیم یافتہ بھائیوں کو میں یہاں منتر درشٹا رشی تحوشٹا کے الفاظ میں پرارتھنا کروں گی

"اے اشونی کمارو! مجھے وہی تعلیم دو۔ جو کہ باپ اپنے بیٹوں کو دیتا ہے" ؎

ساتھ ہی اس بات کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ بہت سی استریاں اپنے گھروں کی نگرانی کرینگی

ہے۔ بلکہ عملی طور پر بھی اس کی شخصیت کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ اسے ایک نیا status حاصل ہو گیا ہے۔ وہ اب ایک بے زبان حیوان نہیں رہی اس کے اندر ایک سوتنترمن پایا جاتا ہے۔ ایک ایسا دل پایا جاتا ہے۔ جو کہ دھڑکتا رہتا ہے۔ اور ایک ایسی عقل پائی جاتی ہے۔ جو کہ ہر ایک شئے کا اندازہ لگا سکتی ہے۔ اس کی اپنی ضروریات ہیں اس کی اپنی شخصیت ہے۔ اسے اپنے بواہ کے انتخاب میں ناطق ثالث تسلیم کیا جا رہا ہے۔ ایک خاندان میں ماتا سے وہی عزت کا برتاؤ کیا جا رہا ہے جو کہ باپ سے۔ اس کا کام اپنی تعلیم کی دیکھ بھال کرنا ہے

فی زمانہ Heredity مجلسی Convention اور تربیت ان کو یہ سکھلاتی ہیں۔ کہ وہ زندگی کی ہر ایک بات کے لئے مردوں کا منہ دیکھتی رہیں۔ عام طور پر بھارت ورش میں استریوں کو جو تعلیم دی جاتی ہے۔ وہ انہیں کسی کام کے لئے تیار نہیں کرتی۔ ان کو اپنے گزارہ کے لئے یا تو باپ پر انحصار رکھنا پڑتا ہے۔ یا خاوند پر یا بھائی یا بیٹے پر۔ اقتصادی طور پر بے بس ہونے کی وجہ سے ان کو اپنی روٹی کمانے کے لئے زندگی بھر کے لئے بواہ کر کے غلامی کرنی پڑتی ہے۔ اور اکثر اوقات ان کو کسنٹ اور مصیبت کا جیون بسر کرنا پڑتا ہے۔ وجہ

اور کلچر کی ترقی میں مدد کرنے کے لئے بہت سے مواقع حاصل کریں گی۔ سارے زمانوں کے اندر استریاں کلچرل آدرشوں اور روایات کا ... main stay رہی ہیں۔ اور بھارت ورش کی موجودہ شکشا پرنالی زیادہ تر اس بات پر زور دیتی ہے۔ کہ اصلی یوگیتا کی بجائے کلچر کے ظہور پر زور دے۔ تعلیم سے اپنی لڑکیوں کے آدرشوں اور عادات کو ایسے طریق میں ڈھالنا چاہئے۔ کہ وہ اپنی زندگی بھر میں قومی کلچر کے اظہار کے قابل ہو سکیں ؎

شکشا پرنالی

ایک ایسی استری جو کہ کلچر کی بیرونی علامات سے آراستہ و پیراستہ ہو صرف ایک کھلونا یعنی مصری بت ہے۔ جو کہ باہر سے سونا ہے۔ اور اندر سے مردہ ہڈیاں۔ وہ ایک عجوبہ شئے ہو گی۔ اسے دیکھ کر نہ ہی کسی کے اندر اُتساہ پیدا ہو گا۔ اور نہ اس کے لئے احترام۔ اس لئے یہ بھی کہ ہماری تعلیمی درسگاہوں میں جو کلچر دی جاتی ہے۔ وہ حقیقی ہو۔ ہماری شکشا پرنالی کے ذریعہ ہماری قومی تاریخ اور قومی مانسک عادات سے اُتساہ حاصل کرنا چاہئے۔ اور اس پہلو میں گورُوکل شکشا پرنالی دوسرے انسٹی ٹیوشنوں کی نسبت بدرجہا مفید ہے۔ ویدک جیون کی روایت نے آریہ سماج کے گوروکلوں کو ایک جائز دفینے سے گھیر رکھا ہے۔ اور اس میں پڑھنے والے اپنے اپنے احساس کی ورانثت کا اظہار کرنے یا اسے جذب کرنے میں شاذ و نادر ہی ناکام رہتے ہیں ؎

برہمچارنیوں کو آدیش

اس مہاودیالیہ کی برہمچارنیوں کو میں یہ شبد کہنا چاہتی ہوں۔ ایک نیا جیون آپ کا منتظر ہے یہ ایک ایسا جیون ہے۔ جہاں کہ آپ آئندہ نہ ہی کٹھ پتلی رہیں گی۔ اور نہ ہی مومی بت خالی دماغوں اور آراستہ و پیراستہ مندروں کی کہیں بھی عزت نہ ہو گی۔ استریاں تیز رفتاری سے یقینی طور پر ترقی کر رہی ہیں۔ وہ اب نہ صرف اپنے مکانوں اور خاوندوں کا ہی خیال کر رہی ہیں۔ بلکہ آدرشوں اور خوبیوں کے وسیع جیون کا بھی۔ لٹریچر اور سائنس میں عورتیں بڑی ترقی کر رہی ہیں۔ خواہ ہمارا حصہ تھوڑا ہو۔ خواہ ہم نے ابھی تک کوئی کالیداس یا شیکسپیئر پیدا نہ کیا ہو۔ لیکن ہم اپنی بھاشائیں اس بات کا فخر کر سکتی ہیں۔ کہ ہمارے ہاں باکمال استری لیکھکائیں ہیں۔ آپ کا یہ حق ہو گا۔ کہ آپ اپنی لٹریری کوششوں سے اپنی جاتی کے خیالات اور آدرشوں کو بنائیں ؎

تحریک ستیہ آگرہ

ہم ہندوستانی عورتوں نے گزشتہ چار سالوں کے اندر آگ بیزیلین اور قربانی کے لئے بڑی قابلیت کا اظہار کیا ہے۔ ہم نے پرشوں کے ساتھ ساتھ ستیہ آگرہ کی تحریک میں حصہ لیا ہے۔ ہم نے آزادی کی محبت سے جیل کی جستجو کی ہے۔ ہم نے

مختصر افسانہ

بھارت کی حالت

(از شری ہتیشی جی علاولپوری پریمی)

(۱)

وہ غریب تھا۔ بے حد غریب، نہ تن پر کپڑا نہ گھر کا مکان۔ — اُس کی جائداد تھی اُس کی پیاری بیوی اور اکلوتا بیٹا۔ — وہ دن بھر سخت محنت کرتا۔ اور شام کو جو چار آنے مزدوری کے ملتے — وہی اُس کا سرمایہ تھا۔ جس پر ان تینوں کی گزران تھی ؎

(۲)

ایک دن بیوی بیمار ہو گئی — وہ اپنی پیاری بیوی کو اُسی حالت میں چھوڑ کر چلا گیا مزدوری کرنے تینوں جانوں کے پیٹ کے ہاتھوں مجبور ہو کر —

دوسرے روز اُس کی بیوی کی حالت پہلے سے بدتر ہو گئی — اس قدر خراب کہ زندگی کی آخری آس بھی جاتی رہی۔ اب وہ اُسے چھوڑ کر نہ جا سکتا تھا۔ فاقہ کشی اُسے منظور تھی —

(۳)

اُس کی بیوی آخری سانس لے رہی تھی — وہ ڈاکٹروں کے پاس گیا — اپنی داستانِ غم سنائی — کسی نے توجہ نہ دی — حکیموں سے فریاد کی۔ کسی نے کان نہ دھرے — سٹریٹ اور سے درخواست کی۔ کوئی متوجہ نہ ہوا — سب کچھ کر کے ہار بیٹھا۔ لیکن گوہرِ مراد حاصل نہ ہوا —

گھر واپس پہنچنے پر اس کی بیوی اس جہان میں موجود نہ تھی —

(۴)

اس کو غصہ آتا تھا بے ثباتیٔ دنیا پر اور خود غرض دنیا والوں پر — وہ اپنی قسمت کو کوستا تھا۔ اور بار بار اپنے بیٹے کو چومتا تھا — بچہ رو رہا تھا — اُس کو روتے دیکھ کر وہ بھی رونے لگا —

دو تو بھارت کی حالت پر آنسو بہا رہے تھے

کوشش کی ہے۔ کہ اپنی خدمات سے اپنے ہم جلیسوں اور استریوں کے سُدھار کے حصول کے لئے کوشش کی ہے۔ اس عظیم وسیع زندگی میں جو کہ آپ کے سامنے ہوگی۔ خواہ آپ کا آدرش کیا ہی ہو۔ آپ سرگرمی سے کام کرتی جائیں۔ مضائقہ نہیں خواہ آدرش بڑا ہو یا چھوٹا۔ ہمیشہ اپنے آدرشوں کو بنانے اور ان کے مطابق جیون بسر کرنے کی ہمت قائم رکھو۔ آپ کا کام نہ صرف اپنے گرہست کو اُستاہت کرنا ہے۔ بلکہ سارے دیش میں آپ کی ماتاؤں بہنوں نے پرشوں کو بطور استریوں کے اُستاہت کیا۔ آپ نے ان کو رفیقوں کے طور پر بھی اُستاہت کرنا ہے ۞

جب تک دیویاں قومی شُدھ اور پاتر تی کے لئے خود کوشش نہیں کریں گی۔ بھارت ورش کے لئے ناممکن ہے کہ وہ اس عظمت کو حاصل کرے جس کے وہ خواب لیتا ہے۔ اگر آپ سوتنتر ہیں۔ تو آپ پرندوں کی طرح اپنے بچوں کو آزادی کے آدرش سکھائیں گی۔ اگر آپ کا سواستھ اچھا ہے۔ تو آئندہ نسلوں کو صحت حاصل ہو جائے گی۔ اگر آپ بہادر ہیں تو ہندو ایک جاتی کی حیثیت سے عنبر سنگھت اور بزدل نہیں رہیں گے۔ اگر آپ ودشی ہیں۔ تو آپ ساری جاتی کے اخلاق کو اونچا بنائیں گی

کنیا گورو کل کی کامیابی

مجھے کنیا گورو کل کی گورننگ باڈی اور موجودہ سٹاف کو اس شاندار کامیابی کے لئے ودھائی دینی چاہیئے۔ جو کہ انہوں نے اپنی ان تھک جانفشانی سے حاصل کی ہے۔ کوئی بھی انسٹی ٹیوشن اس وقت تک چل نہیں سکتا۔ جب تک اسے چلانے کے لئے ایسے استری پُرش نہ ہوں۔ جو کہ اُسے زندہ وشواس کے ساتھ چلائیں۔ اس انسٹی ٹیوشن کو جو کامیابی حاصل ہوئی ہے وہ زندہ وشواس اور اس کے ہر کارکنوں کی ان تھک کوششوں کا کافی ثبوت بہم پہنچاتی ہے۔ مجھے آشا ہے کہ یہ سوامی دیانند سرسوتی کی موزوں یادگار ثابت ہوگی ۞

گورو کل کا گورو

(دیکھک تمری النشورنٹ مبدھا کھنی پر پُہان منتری شرد ہانند ول)

آج سے لگ بھگ پینتیس برس پورو بھارت ورش میں گورو کل وشو ودیالیہ کانگڑی کا نام بھی کوئی نہیں جانتا تھا۔ کون جانتا تھا۔ کہ مہرشی دیانند کا ایک سچا شش کانگڑی جیسے چھوٹے ایکن بھیانک بن میں ایک آدرش کُل کا کُل گورو بنے گا؟

منتر دھے منتر دھانند جی جیسا آچاریہ جس کُل کو پراپت ہو۔ واستو میں وہ بڑی سو بھاگیہ شالی سنستھا ہے۔ انتا وشال کاریہ اور تیاگ مورتی گورو جیسے گورو کُل کو پراپت ہو۔ پرشنسنیہ اس کُل کے تو اسی پُنیہ آتما اور مسکرتی ہیں استو۔

گورو کُل جن آدرشوں کو لے کر کھولا گیا تھا۔ وہ سمپورنتیا پورن ہوئے ہیں یا نہیں؟ ان پرشنوں کا سموچت اتر نفی دیا جا سکتا ہے۔ جب گورو کُل کے اُوچیہ آدرش کیا ہیں؟ یہ بھلی پرکار جانا جا سکے۔ سادھارنتیا لوگ سمجھتے تھے۔ کہ گورو کُلوں سے کپل کناد سے تیاگی اور شنکر دیانند سے تپسوی پیدا ہوں گے سو استو میں یہ اُوچیہ تم آدرش اب بھی ہے۔ کیونکہ گورو کُل کا سب سے اُوّلین برہمچریہ ہے۔ اور برہمچریہ کی رکھشا تپ تیاگ اور ترک (ان تینوں تتووں) سے ہی ہوتی ہے۔ یہی تینوں تتو ہی بگھوبیت کے موجب ہیں۔ کیونکہ بگھوبیت کے تینوں تار گیان۔ کرم اُپاسنا "تریتی" کہے گئے ہیں۔ ان تینوں کی پورتی سے ہی منشیہ دوِج (ودوان) بنتا ہے۔ اور پورن پُرش بنتا ہے۔ تبھی تو ویدیں کہا ہے:-

آرکھنت پتر و۔ گرہم کمارم　مترجم

بیجھئے پرسنوا ست۔　(بجروید)

ارکفات۔ ہے ودوان پتر و اُپا دھیاؤ آچاریو! یہ کمار یگیوپویت پہن کر تمہارے پاس پہنچ گیا ہے۔ "اپنیت" ہو گیا ہے۔ اب ایسی ودیا اور بوت کی شکھشا کرو۔ کہ یہ "پرش" بن جائے۔ پورُوش بکت بن جائے۔ نکما۔ نامرد اور نالائق نہ رہے +

یہ تھے پراچین آریہ پرشوں کے شکھشا کے آدرش۔ نرناگرک بنانا شکھشا کا لکھش تھا۔ یہی تھا گورو کُل شکھشا پرنالی کا آدرش۔ کہ گورو کُل سے بھدر پرش . . . . . . (good citizens) پیدا ہوں پرشنسنیہ نرگ۔ تپ اور تیاگ کے نرشول دھاری دیو پورن پرش اور آدرش بننا ابھی گورو کُل سے پیدا نہیں ہوئے۔ پرنتو وچارنیہ یہ ہے۔ کہ اس میں گورو کُل شکھشا پرنالی کا دوش ہے یا دُنیاوی ماتا پتاؤں کا۔ جنہوں نے بنا کسی اُوچیہ سنکلپ کے سنتانوں کو جنم دیا اور بنا کسی اُوچیہ لکھش کے ان کا پالن کیا۔

استو۔ کسی بھی سنستھا کی سپھلتا اس کے سناتکوں کو دیکھ کر جانی جاتی ہے۔ کیا گورو کُل کے سناتکوں نے "کُل" کے گورو کو سیفر نہیں رکھا ہے؟ کیا سبھی کشیتروں میں "کُل" کے پتروں نے اپنی دھاک نہیں بندھائی ہے؟ کیا ودیشوں میں بھی سناتکوں نے کُل ماتا کے مُکھ کو اُجول نہیں کیا ہے؟ سبھی کا اُتر سنادھنیپ سے "ہاں" ہے۔ سب اُنگلیاں برابر نہیں ہوتیں۔ تو بھی سب کی اُپیوگتا مسلّم ہے۔ گورو کُل کے گورو روپ کچھ سناتکوں کے نام نیچے دیئے جاتے ہیں۔ جنتا کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ گورو کُل کے پرتی اپنے کرتویوں کا پالن کرے ۞

سوامی برتانند جی۔ ستیانند جی۔ ستیہ پال جی۔ دھرم پال جی۔ پنڈت بُدھ دیو جی۔ سُدھر دیو جی۔ ستیہ برت جی۔ پریہ ورت جی۔ آچاریہ دیو شرما جی۔ دیو راج جی۔ جے چند جی۔ شکھ دیو جی۔ آچاریہ دُوجیندر جی۔ پروفیسر دھرمیندر جی۔ پنڈت جے چند جی۔ پروفیسر اندر جی۔ پروفیسر وشوا ناتھ جی۔ ڈاکٹر پران ناتھ جی۔ پروفیسر ستیہ کیتو جی اور دیش بھگت ستیہ دیو جی آدی بیسیوں سناتک اس تھوڑے سے عرصہ میں گورو کُل نے اُتپن کر دئے۔ جن کی

آریہ سماج کا سبھاسد بننے و رہنے کا نیم نمبر ۹

(لیکھک شری پت گیان چندجی آریہ - دہلی)

ہیں لئے اس سے پُوروِ وچار سوتنتریہ کے ابھپرایہ سمجھنے میں مت بھید رکھنے والے آریہ سماجیوں کی بھن بھن وچار منتریوں کے وچار پاٹھکوں کے سامنے رکھنے ہیں۔ ان کا جو سمالوچناتمک ہے۔ اس کا یہ ابھپرایہ کداپی نہیں ہے۔ کہ آریہ سماج نے آریہ سماجیوں کی بدھی اور من پر ویشیش وچاروں اور آچاروں کا تالا لگا دیا ہے اور وہ سوتنترتا سے ان کے سمبندھ میں وچار کر ہی نہیں سکتے۔ اکھوا سوتنتر بدھی سے ان پر وچار کرتا ہے مبادا یہ بھی کہ وہ آریہ سماج کو چھوڑ ہی نہیں سکتے اکھوا چھوڑتے پر۔ کشٹنی ہیں۔ اور رشی دیانند کے بچی لعب کو ماننے کے لئے مجبور ہی نہیں ہیں۔ بلکہ میرا ابھپرایہ اس سے یہ ہے۔ اکھوا میری کی ہوئی سمالوچنا کا سارانش یہ ہے۔ کہ جہاں یہ ماننا سماجک درشٹی سے سوتنترتا کی سیما کو اولنگھن کر کے اچھر پھلتا کو پراپت ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماجی اپنے وچار رکھنے میں بالکل سوتنتر ہیں۔ وہ جس پرکار کے چاہیں۔ اپنے وچار اکھوا منتویہ و سدھانت رکھ سکتے ہیں۔ وہاں یہ کتھن بھی آریہ سماج کو انیہ سمپردایوں کی بھانتی اندھ وشواسی ٹھہراتا ہے۔ کہ آریہ سماجیوں کے لئے رشی دیانند کے لکھے ہوئے پرنیک اکھشر کا حرف حرف ماننا انواریہ ہے۔ کیونکہ نہ تو وچار سوتنتریہ کے ارتھ اچھر پھلتا تھا نہ اکشش ہونے کے ہیں۔ اور نہ ہی بنا سوچے سمجھے رشی دیانند کے لیکھوں کے پرتیک اکھشر کو مان لینا ہی وچار سوتنتریہ کے انوکول ہے۔

وچار سوتنتریہ

میری سمتی میں "وچار سوتنتریہ" کا ابھپرایہ وچار کرنے و رکھنے میں سوتنتر ہونے کا ہے۔ ویدک دھرم تتھا آریہ سماج کا کوئی نیم اس کا بادھک نہیں ہے۔ اس لئے پرتیک آریہ سماجی جہاں مت متانتروں کے منتویوں اور کرتویوں کی ستیا استیتا کے سمبندھ میں سوتنترتا پوروک وچار کر سکتا ہے۔ وہاں وہ ویدوں اور رشی دیانند کے لیکھوں تتھا آریہ سماج کے منتویوں اور کرتویوں کے سمبندھ میں بھی ویسا ہی وچار کرنے میں سوتنتر ہے۔ یہی وچار سوتنتریہ کا گن آریہ سماج کو سمپردایوں سے اونچا اور جیونت رکھ سکتا ہے۔

یہ وچار سوتنتریہ کا گن آریہ سماجیوں کو اس بات کی پُورن سوتنترتا دیتا ہے۔ کہ یدی کسی بھائی کو وچار کرنے پر آریہ سماج کے مولک منتویوں اور کرتویوں کی ستیتا میں سندیہ ہو۔ تو وہ آریہ سماج میں رہتا ہوا بھی آریہ ودوانوں سے مل کر اپنے سندیہ دور کرنے کا یتن کرے۔ اور یدی ان سے اس کے سندیہ دور نہ ہو سکیں۔ بلکہ اس کے وپریت اس کے اپنے وچار اُسے سنیہہ نشچت ہو جائیں۔ تو وہ اُن میں پریورتن کرانے کا یتن کرے۔ اور یدی سماج اس کے ساتھ سہمت نہ ہو۔ تو وہ اپنے وچار بدل اور آریہ سماج کو چھوڑ سکتا ہے۔ پرنتو آریہ سماج میں رہتے ہوئے آریہ سماج کے مولک منتویوں اور موتک وچاروں (سدھانتوں)

اور آچاروں کے ورودھ اپنے وچار اور آچار نہیں رکھ سکتا۔ کیونکہ اس کا ایسا کرنا سماج سنگٹھن کے نیموں کے ورودھ ہے۔ "وچار سوتنتر" شبد کے ارتھ بھی یہ کداپی نہیں ہو سکتے۔ کہ کسی سماج کے نیموں اکھوا منتویوں اور کرتویوں کے ورودھ سوتنتر وچار اور آچار رکھنے والا منشیہ بھی اس سماج کا سبھاسد رہ سکتا ہے۔ میرا ابھپرایہ ممن لکھت اداہرنوں سے اور بھی سپشٹ ہو جائے گا۔

جو نکہ آریہ سماج ایک نیم بدھ سماج ہے۔ اس پرکار نیم بدھ کہ جس پرکار سرشٹی نیم بدھ ہے۔ اس کے سنتو کو سِتھر اور سنگٹھت رکھنے کے ہیتو ویسے ہی اس کے مولک نیم ہیں۔ جیسے کہ سرشٹی کو سِتھر اور سنگٹھت رکھنے کے ہیتو اس کے نیم۔ آریہ سماج میں رہتے ہوئے آریہ سماجی آریہ سماج کے منتویوں کے سمجھنے تتھا ان کے ستیہ استیہ ہونے کے سمبندھ میں ویسے ہی سوتنترتا سے وچار کر سکتے ہیں۔ جیسے کہ سرشٹی میں رہتے ہوئے منشیہ سرشٹی نیموں کے سمجھنے اور ان کی ستیتا اور استیتا کو جانچنے میں سوتنترتا سے وچار کر سکتے ہیں۔ پرنتو جس طرح منشیہ پر منشیتو تتھا پراکرتک نیموں کے بندھن ہیں۔ اسی طرح آریہ سماجیوں پر بھی سماجک نیموں کا بندھن ہے۔ یہ دونوں ان کے توڑنے میں تو سوتنتر ہیں۔ پرنتو توڑنے کے پھل سے نہیں بچ سکتے۔ سرشٹی نیموں کے توڑنے والے اپنے بھوتک شریر اور سماجک نیموں کو توڑنے والے اپنی سماجک ستھتی کو سِتھر نہیں رکھ سکتے۔

آریہ سماج سے اخراج

میری سمتی میں یدی آریہ سماج اپنے کسی سبھاسد کو سماج کے نشچت مولک منتویوں اور کرتویوں کے نہ ماننے و کرنے یا وپریت ماننے و کرنے پر سماج سے پرتھک کرتا ہے۔ تو یہ اس کی سامپردایکتا کا کارن نہیں۔ بلکہ یہ اُس کے جیون کا چنہہ تتھا سماج شاستر کے نیم کی پابندی کر کے اپنی رکشا کرتا ہے۔ واستو میں چاہئے تو یہ تھا۔ کہ ایسا سبھاسد سوئم اپنے ضمیر کی رہنمائی قبول کرتا۔ اور انتر آتما کی آواز کو نہ دباتا نہ چھپاتا تتھا اپنی سوتنترتا کو پریوگ میں لاتا ہوا آریہ سماج کو سوئم چھوڑ دیتا۔ کیونکہ ایسی اوستھا میں اس کا سماج میں رہنا انوچت ہے۔ اور اس کے تتھا سماج دونو کے لئے ان اپیوگی ہے۔ سنبھو ہے۔ کہ میرے اُپریکت کتھن پر یہ آشنکا کی جائے۔ کہ اس میں آریہ سماج کو وچار سوتنتریہ کا ماننے والا ہی بتلایا ہے۔ لیکن یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ یدی آریہ سماج کا کوئی سبھاسد اس کے مانے ہوئے سدھانتوں کو نہیں مانتا۔ تو وہ سماج میں نہیں

رہ سکتا۔ یہ دونو باتیں پرسپر ورودھی ہیں۔ کیونکہ یدی آریہ سماج وچار سوتنتریہ کا پوشک ہے۔ تو بھن بھن وچار رکھنے والے سبھاسد بھی اس میں رہ سکتے ہیں۔ اور یدی نہیں رہ سکتے۔ تو وہ وچار سوتنتریہ کا پوشک نہیں ہے۔

سماجک پرتنترتا

اس کے اُتر میں نویدن ہے۔ کہ وچار سوتنتریہ جس کا ارتھ وچاروں کی سوتنترتا کا ہے۔ اس کا ابھپرایہ وچار کرنے اور رکھنے میں سوتنتر ہونے کا تو لیا جا سکتا ہے۔ پرنتو وچار سوتنتریہ کا یہ ابھپرایہ کداپی نہیں لیا جا سکتا۔ کہ سوتنتر وچار رکھنے والے کسی ایسے سماج میں بھی رہ سکتے ہیں۔ کہ جس کے مولک منتویوں اور کرتویوں کے ورودھ اس کے وچار ہوں۔ کیونکہ سماج تو ان سبھاسدوں کے سموہ کا نام ہوتا ہے۔ کہ جنہوں نے سماج نرمان کے ہیتو اس کے مولک نیموں تتھا منتویوں کو سویکار کیا ہے۔ یدی وہ ان کو نہ مانیں۔ اور اپنے بھنے سوتنتر وچار رکھیں۔ تو وہ سماج بنا ہی نہیں سکتے۔ اکھوا ان سے کوئی سماج بن ہی نہیں سکتا۔ دوسرے شبدوں میں یوں بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ چونکہ "وچار سوتنتریہ" کا یہ ابھپرایہ سماج نرمان شاستر کے نیموں کے ہی ورودھ ہے۔ اس لئے سماجک سنسار کے لئے ان کا پریوگ میں لانا ہی اسمبھو ہے۔ سماج شاستر کے ودوان اس بات کو بھلی بھانتی جانتے ہیں۔ کہ کسی سماج کی رکھشا۔ سِتھرتا اور سمردھتا کے لئے اس کے سبھاسدوں کے سماج سمبندھی وچاروں (سدھانتوں) اور آچاروں میں سمانتا اور درڑھتا کتنی آوشیک ہے۔ جو بھائی یہ کہتے ہیں کہ بھن بھن وچار رکھنے والے بھی آریہ سماج یا کسی بھی نیم بدھ سماج میں رہ سکتے ہیں۔ وہ کنبائی

سوتنترتا کی دھن میں سماج نرمان شاستر کے نیموں کو ہی بھول جاتے ہیں۔ جو کہ اُنہیں نہیں بھولنے چاہئیں۔

اُنہیں اس بات کا دھیان رکھنا چاہئے۔ کہ ضروری نہیں ہے۔ کہ جو نیم ایک وکتی کے لئے ہتکر اور آوشیک ہوں۔ وہی سماج پر بھی لاگو کئے جا سکیں۔ آریہ سماجی تو "سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے" اس دسویں نیم کو مان کر اپنی سماجک پرتنترتا سویکار کر چکے ہیں۔

اس کے انتر کت اس ابھپرایہ میں یہ بھی دوش ہے کہ اس سے سوتنتر وچار رکھنے والے وکتی پرتیک سماج کے اکھوا سب سماجوں کے سبھاسد بن سکتے ہیں۔ پرنتو اس کا عمل میں لانا اسمبھو ہے۔

اتر جب یہ کہا جاتا ہے۔ کہ آریہ سماج وچار سوتنتریہ کا ماننے والا ہے۔ تو اس کا ابھپرایہ یہ ہی ہوتا ہے۔ کہ اس کے سبھاسد آریہ سماج کے منتویوں اور کرتویوں پر سوتنترتا سے وچار بھی کر سکتے ہیں۔ اور آریہ سماج کے منتویوں کا ماننا چھوڑ کر کسی انیہ سماج اکھوا انیہ پرکار کے منتویہ ماننے و رکھنے میں بھی سوتنتر ہیں۔ نہ یہ کہ آریہ سماج میں رہتے ہوئے وہ آریہ سماج کے مولک منتویوں اور سدھانتوں کے ورودھ اپنے وچار بھی رکھ سکتے ہیں۔

یادِ رفتگان

نمبر ۹۶

مہاتما گوکل داس جی بزرگوار مہتہ جیمنی جی

(از شری پرکاش چندر ایم۔ ایس سی سبھاسد آریہ سماج پسرور ضلع سیالکوٹ)

مہاتما گوکل داس جی پچھلے ہفتہ بمقام رکھی کیش پر لوک گمن کر گئے۔ آپ مہتہ جیمنی جی کے بڑے بھائی تھے۔ آپ نے تمام عمر (۴۰ ورش کے قریب) رشی گرنتھوں۔ اپنشدوں۔ شاستروں کے مطالعہ اور ایشور بھگتی میں لگا دی۔ آپ ایک آدرش آریہ تھے۔ بچپن میں ہی انہوں نے ماتا پتا کی سیوا کی۔ اپنی تھوڑی سی تنخواہ میں سے کافی حصہ پتا جی کو بھیج دیتے تھے۔ آپ کا جنم سمت ۱۹۱۴ میں سورگیہ مہتہ رام دتہ مل تعلقدار کے گھر کمالیہ میں ہوا۔ انہوں نے بواہ کرنے پر بھی برہمچریہ کا پالن کیا۔ دو تین ورش تک سنتان کی اچھا رہی۔ اور ان کے ہاں ایک فرزند ہوا۔ ۲۵-۲۶ ورش کی آیو میں ان کی استری کا دیہانت ہو گیا۔ ان دنوں شادیوں پر ناچ مجرے ہوا کرتے تھے۔ لیکن آپ نے سادگی سے وواہ کروایا تھا۔ استری کے دیہانت پر ان کو دوسرے بواہ کے لئے بہت کہا گیا۔ پرنتو آپ نے ویدک پرنالی کے انوسار دوسرا بواہ کرنے سے انکار کر دیا۔ تب سے دیہہ چھوڑنے تک انہوں نے برہمچریہ کا پالن کیا۔ کمالیہ میں انہوں نے پہلی بار برادری کے شامل نہ ہونے پر بھی استری کا داہ سنسکار ویدک ریتی سے کروایا۔ استری کے دیہانت کے پشچات آپ نے لاہور میں اپنا جیون نیوم بنایا۔ صبح ۴ بجے اٹھ کر آپ دریائے راوی پر جایا کرتے تھے۔ اور وہاں سندھیا اور پرانایام آدی کرکے واپس لوٹتے تھے۔ اور پھر دفتر جایا کرتے تھے۔ جہاں نہایت ایمانداری سے کام کرتے تھے۔ کیونکہ Duty کو پورا کرنا وہ دھرم کا حصہ سمجھتے تھے۔ واپس آ کر ان کا سمے ایشور بھگتی اور سوادھیائے میں ہی صرف ہوتا تھا۔ ریٹائر ہونے پر آپ لاہور سے رکھی کیش کو روانہ ہو گئے۔ اور آپ نے وہاں پر ستھان لے لیا۔ آج دس برس سے اوپر ہو چکے ہیں۔ آپ وہاں ایشور بھگتی۔ سمادھی اور رشی گرنتھوں و اپنشدوں کے سوادھیائے میں لین رہتے تھے۔ پچھلے سال شری پروفیسر رام دیو جی نے ان کو گوروکل میں آ کر رہنے کا نمنترن دیا۔ پرنتو آپ رکھی کیش میں گنگا کے کنارے پر رہتے تھے۔ اور ان کا کچھ وچار کاشی جانے کا ہو رہا تھا۔ اس لئے آپ نے یہ بات نہ مانی۔ وہاں سمادھی و دھیان اتنا لگنا مشکل ہے۔

ایسے مہاتما کا ویوگ آریوں کے لئے بہت شوک پرد ہے آریہ سماج پر ان کے وشیش احسان ہیں۔ انہوں نے اپنے چھوٹے مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری کو آریہ سماج کی سیوا کے لئے دے دیا۔ جب مہتہ جیمنی جی کو کچھ آرتھک آوشیکتا تھی۔ تو آپ نے تین ہزار روپیہ کی رقم ان کو دے دی۔ تاکہ وہ نشچنت ہو کر دھرم پرچار کر سکیں۔ اس کے علاوہ آپ ان کے پتر پتریوں کو اپنی سنتان کی طرح سمجھتے تھے۔ پنڈت گنیش دیو جی شاستری پر آریہ سماج کا رنگ چڑھانے والے آپ ہی تھے۔ سورگیہ پنڈت جی آپ کے پاس ہی جھنگ منڈی میں رہا کرتے تھے۔ اور آپ کے سنگ کا اثر ہوا۔ پنڈت ٹھاکر دت جی وید شاستری لوہ پنڈت ہیمراج جی وید آپ کے سنگ میں خاص طور پر آریہ رنگ میں رنگے گئے۔ آپ ان کو ہر اتوار اپنے ساتھ باہر لے جایا کرتے تھے۔ اور آگے پیچھے بھی ملتے تھے۔ سورگیہ پنڈت تلسی رام جی کے ساتھ آپ کی مترتا تھی۔ ماسٹر گوردتہ رام جی وکیل بھی دوران تعلیم میں ان کے پوتر سنسرگ میں رہے۔

اگرچہ پوجیہ مہاتما جی کا نام اخباروں میں نہیں آیا۔ پرنتو آریہ سماج کا انہوں نے مکت وچنوں سے پرچار کیا۔ آپ سچے آریہ، آدرش پتر، آدرش پتا، آدرش پتی اور آدرش آچار یہ تھے۔ رکھی کیش میں بھی سادھوؤں میں آپ نے رشی دیانند کے نئے مان اُستھت کرنے کا پریتن کیا۔

ان کے چھوٹے بھائی شری مہتہ جیمنی جی بی۔ اے۔ ویدک مشنری اس سمے دکھشنی افریقہ میں پرچار کرنے گئے ہوئے ہیں۔ انکو کتنا دکھ ہوگا۔ مہاتما گوکل داس جی کے ویوگ کو کون آریہ انوبھو نہ کرے گا۔ ان کی جگہ پوری ہونی اس سمے تو ناممکن نظر آتی ہے۔ انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی۔ کہ آریہ سماج ورنی گرہستھ ایشور بھگتی سے آریہ سماج شونیہ نہیں ہے۔

ایسے پوجیہ مہاتما کی آتما کی سدگتی اور شانتی کے لئے پرارتھنا کرتا اور ان کے بھائی مہتہ جیمنی جی سے اور ان کے سپتر شری نرسنگھ دیو جی کے ساتھ سہانوبھوتی پرکٹ کرنا سب آریوں کا سچا کرتویہ ہے پرماتما کرپا کریں۔ اور شری پوجیہ مہاتما گوکل داس جی کی پوتر آتما پر جو رنگ چڑھایا تھا اس سے ٥ ص

م بھگت روپ آتما کو سورگ دھام دیں۔ ایسی آتمائیں پربھو کرپا سے ہی پیدا ہوا کرتی ہیں۔ ریٹائر ہونے پر مسٹر گنیز لے جو ان کے افسر تھے۔ کہا۔ "شری لالہ جی! آپ نہایت ایماندار ہیں۔ میں ولایت کاروبار کے سلسلہ میں واپس جا رہا ہوں۔ آپ پنجاب کے لئے ہو جائیں۔ اور ہمارے روپیہ کا حساب کتاب رکھیں۔ آپ کو ۵۰۰ روپیہ ماہوار تک میں دینے کو تیار ہوں۔" مہاتما جی نے کہا۔ جناب! اب تک تو میرا اصول یہ رہا ہے "work is worship" اب ہوگا "worship is work" گویا گورو دیو پرماتما کی ارادھنا کرنا ہی کام ہوگا۔ ایسے مہاتما کے ویوگ کو کون انوبھو نہ کرے گا۔ دھنیہ ہے وہ ماتا جس نے اسے جنم دیا۔

نمبر ۱۰۰

پنڈت چند لال جی بی۔ اے رئیس ورڑھ آریہ پرش کی موت

(از شری پنڈت لکشمن دت جی نواں شہری)

آپ نے ایک غریب گھر میں جنم لیا۔ پتا جی کو مزدوری کر کے کنبہ پالنا پڑتا تھا۔ یہ کسے امید تھی۔ کہ ان کے گھر ایسا جواہر پیدا ہوگا۔ اور معمولی حالت سے اتنی ترقی کر جائے گا۔ پتا جی کے پاس اتنا دھن کہاں کہ وہ انکو اعلےٰ تعلیم دلا سکیں۔ پھر خوش قسمتی سمجھئے۔ کہ جب سے آپ نے پڑھائی شروع کی۔ ان کو لگاتار وظیفہ ملتا رہا۔ علاوہ اس کے ٹیوشن لے کر اپنا خرچ چلاتے رہے۔ جماعت پنجم سے آپ کو وظیفہ ملنا شروع ہوا۔ مڈل تک تعلیم نواں شہر کے مڈل سکول میں حاصل کی۔ مڈل کے بعد مشن ہائی سکول جالندھر سے انٹرنس پاس کیا۔ پھر وظیفہ حاصل کیا بعد ازاں ایف۔ سی کالج لاہور میں داخل ہونے چلے گئے۔ ڈی کلاس میں داخل ہو کر وہاں بھی فرسٹ رہے۔ لہٰذا ان کو ایس۔ اے۔ وی کلاس میں لے لیا گیا۔ ورنہ وہاں ان دنوں قاعدہ یہ تھا۔ کہ بی۔ اے پاس ہی داخل ہوتے۔ چونکہ ایس۔ اے۔ وی میں فرسٹ رہے۔ اس لئے وہاں داخل ہو گئے۔ اس میں بھی فرسٹ رہے۔ اس لئے جے۔ اے۔ وی میں داخل ہو سکے۔ وہاں بھی فرسٹ رہے۔ اس قابلیت پر خوش ہو کر پرنسپل صاحب سنٹرل ماڈل ٹریننگ سکول لاہور نے آپکی خدمات اپنے سکول میں لے لیں۔ بعد ازاں آپ نے بی۔ اے پرائیویٹ پاس کیا۔ لاہور سے کچھ عرصہ کے لئے دوآبہ ہائی سکول نے آپ کی قابلیت سے فائدہ اٹھانا چاہا۔ مگر کچھ واقعات کے رونما ہونے پر انہوں نے اس سے قطع تعلق کرنا مناسب سمجھا۔ لہٰذا آپ چند ماہ کے بعد ہی پھر لاہور لوٹ آئے۔ گورنمنٹ کی جانب سے آپکو اے۔ ڈی۔ آئی کے عہدہ پر مقرر کر دیا گیا۔ اس عہدہ پر مقرر ہو کر راولپنڈی۔ جہلم۔ شملہ اور دہلی وغیرہ مقامات پر تبدیل ہوتے رہے۔ عہد ملازمت میں آپ سماج کے کاموں میں سرگرم حصہ لیتے رہے۔ یہ سرگرمی ان کے لئے آفت کا سبب بنی رہی۔ کیونکہ اکثر وہ تنخواہ کی تنزلی پر ہی تبدیل ہوتے رہے۔ آخری مرتبہ تو دہلی سے میانوالی اے۔ ڈی۔ آئی سے اسسٹنٹ ماسٹر بنا دیئے گئے۔ مگر کیا مجال کہ انکے استقلال میں فرق آیا ہو۔ ان کے سسر پنڈت سومدیو جی بتلاتے ہیں۔ کہ ایک موقعہ پر ان کا بالک گزر گیا۔ ادھر سماج میں ان کا لیکچر تھا۔ انہوں نے سماج کا کام پہلے پورا کیا۔ اور بالک کا داہ کرم سنسکار پیچھے۔

اس تپسیا کا صلہ پرماتما کی جانب سے آپ کو یہ ملا۔ کہ آپ ریاست پونچھ میں ۱۸۰ روپیہ کی تنخواہ پر متعین ہوئے۔ اور جس خوبی سے وہاں تعلیم کا کام سرانجام دیا۔ وہاں کے لوگ بخوبی جانتے ہیں۔ پانچ برس وہاں کام کیا۔ پھر راجہ صاحب کے لڑکے کے اتالیق مقرر ہوئے۔ اس فرض کو جس خوبی سے انہوں نے نبھایا۔ یہ اس کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ آج آپ ایک غیر معمولی حیثیت بنا کر چل دیئے۔ راجہ کی جانب سے آپکو ۲۵۰ روپیہ ماہوار سے زیادہ پنشن آتی رہی۔ نواں شہر میں ایک عالیشان بلڈنگ ادھوری چھوڑ گئے۔ آپ نے اپنے اکلوتے بیٹے کو گوروکل اندرپرستھ میں ۹ برس تک تعلیم دلائی۔ بعد ازاں مناسب سمجھ کر وہاں سے الگ کر کے ڈی۔ اے۔ وی کالج ہوشیارپور میں ایف۔ اے پاس کرایا۔ ابھی بی۔ اے کی ۲ سال کی پڑھائی پوری کی تھی۔ کہ بلا لیا۔ اور زیر نگرانی خود گھر کے کام کاج سے واقف کرا کر ۹ فروری کو داغ مفارقت دے گئے۔ داہ کرم سنسکار میں شہر کے معززین اور سماج کے پرتشٹھت ممبران شامل تھے۔ کرم سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ آپ نواں شہر سماج کی چیدہ چیدہ پرانی ہستیوں میں سے ایک تھے۔ پچھلی برسات سے آپ کی صحت خراب ہو رہی تھی۔ بیماری کے ایام میں صرف ایک ہفتہ پلنگ پر لیٹے رہے۔ ان ایام میں ان میں تحمل اور بردباری غضب کی تھی۔ آپ بلحاظ علمیت ہر ایک مضمون میں کامل تھے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپکے فرزند پنڈت سومدیو جی جن کا رشتہ پنڈت دیباغ رائے ساکن جاڈلہ کی پتری سے (جو کنیا مہاودیالیہ کی تعلیم یافتہ ہے) ہونے والا ہے۔ اپنے پتا کے نقش قدم پر چل کر انکی شان کو دوبالا کریں گے۔ آریہ ہائی سکول نواں شہر نے بھی اس غم کو محسوس کیا۔ اور نصف دن کے لئے سکول بند رہا۔

آریہ سماج بہار ریلیف فنڈ کے دان کی فہرست

بہار ریلیف فنڈ کے لئے جو دھن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے دفتر میں پراپت ہوا ہے - اس کی ۱۹ فروری ۱۹۳۴ء تک کی فہرست قبل ازیں شائع کی جا چکی ہے - اس کے بعد جو دھن موصول ہوا ہے - اس کی فہرست ذیل میں دی جاتی ہے - سبھا کی طرف سے سہایتا کا کام جاری ہے - سبھا کے کارکن وہاں باقاعدہ سہایتا دے رہے ہیں - دھن کی بہت ضرورت ہے - اس لئے آریہ جنتا کو اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کے لئے دھن بھیجتے رہنا چاہئے - کیونکہ جس قدر دھن زیادہ ہوگا - اسی قدر سہایتا زیادہ دی جا سکے گی ٭

۱۹ فروری ۱۹۳۴ء کے بعد کے پراپت ہوئے دھن کی سوچی

نمبر شمار	اسمائے گرامی	رقم	نمبر شمار	اسمائے گرامی	رقم
۱۱۹	ڈاکٹر بنسی لال بنگلور	۶-۰-۰	۱۳۰	شجاع آباد کے کچھ آدمیوں نے	۱۷۵-۰-۰
۱۲۰	شری ہری بنش اور سپر شنالو	۳۵-۰-۰	۱۳۱	آریہ سماج لاہور چھاؤنی	۶-۰-۰
۱۲۱	آریہ سماج کوٹ نہنگ	۵-۴-۰	۱۳۲	شریمتی پورن دیوی جی امرت دھارا لاہور	۱۶۲۵-۱۵-۰
۱۲۲	شری دھرم پال جی لاہور	۳-۰-۰			
۱۲۳	آریہ سماج جگادھری (انبالہ)	۳۰-۰-۰	۱۳۳	آریہ سماج ابوہر	۱۰۰-۰-۰
۱۲۴	،، ،، ملتان	۷-۰-۰	۱۳۴	،، ،، رہتک	۱۰۰-۰-۰
۱۲۵	پنڈت بنارسی داس اگروال لاہور	۱۰-۰-۰	۱۳۵	منتری پرانا دیسی کلب منٹگمری	۵۰۰-۰-۰
			۱۳۶	مہاشہ رام لال جی ٹھیکیدار ٹانڈہ دکھیرا	۱۰۰-۰-۰
۱۲۶	آریہ سماج منٹگمری	۱۰۰-۰-۰			
۱۲۷	،، ،، نور محل	۳۰-۰-۰	۱۳۷	آریہ سماج سیٹ پور	۱۰-۰-۰
۱۲۸	،، ،، چیچا وطنی	۵-۱۲-۰	۱۳۸	ڈاکٹر رتن چند سول ہسپتال رسولا	۵۰۰-۰-۰
۱۲۹	میسرز میاں چند لال چند کشن پور	۲۱-۰-۰	۱۳۹	آریہ سماج حضوری باغ سرینگر	۳۱-۰-۰

نمبر شمار	اسمائے گرامی	رقم	نمبر شمار	اسمائے گرامی	رقم
۱۴۰	آریہ سماج سردول گڑھ	۸-۱۴-۰	۱۵۷	،، ،، کوٹ مول چند	۱۰-۰-۰
۱۴۱	مہاشہ ملشی رام حیدر آباد	۵-۰-۰	۱۵۸	،، ،، کوٹ چھٹہ	۱۰-۰-۰
۱۴۲	،، ہاٹو رام جی	۲-۲-۰	۱۵۹	پنڈت شانتی پرکاش	-۸-۰
۱۴۳	سٹاف مہاشہ شانتی سروپ اینڈ سنز	۱۰-۱۱-۳	۱۶۰	ڈاکٹر سکھ دیال رسول سرجن جہلم	۲۰-۰-۰
۱۴۴	آریہ سماج خان گڑھ	۱۷-۶-۰	۱۶۱	رائے صاحب شونارائن جی جہلم	۵-۰-۰
۱۴۵	،، ،، کلاچی	۲۵-۰-۰			
۱۴۶	مہاشہ لال چند جی پشاور	۱۲-۰-۰	۱۶۲	ڈاکٹر ابھی چند جہلم	۵-۰-۰
۱۴۷	مہاشہ چھجو رام جی ملتان	۵-۰-۰	۱۶۳	،، دیا رام ،،	۱-۰-۰
۱۴۸	آریہ سماج اُچ	۵۰-۰-۰	۱۶۴	مہاشہ رام گوپال ،،	۱-۰-۰
۱۴۹	ہندو پبلک معرفت آریہ سماج سلطان	۷۳-۰-۰	۱۶۵	،، کشن چند ،،	۱-۰-۰
			۱۶۶	ڈاکٹر ہنسراج ،،	۲-۰-۰
۱۵۰	آریہ سماج بارہ منگا	۲۰-۰-۰	۱۶۷	مہاشہ لال چند ،،	۵-۰-۰
۱۵۱	،، ،، سرگودھا	۴۵-۰-۰	۱۶۸	،، آتما رام ،،	۱-۰-۰
۱۵۲	،، ،، لدھیانہ	۵۰-۰-۰	۱۶۹	،، اچھرا رام وزیر آباد	۱۵-۰-۰
۱۵۳	مہاشہ رام پرتاپ جی ریٹائرڈ تحصیلدار لاہور	۵۰-۰-۰	۱۷۰	مہاشہ کیدار ناتھ ایڈووکیٹ لاہور	۵-۰-۰
۱۵۴	مہاشہ ہر بھگوان داس نور محل	۵-۰-۰	۱۷۱	آریہ سماج ویروال	۵۰-۰-۰
۱۵۵	آریہ سماج نیتول (کرنال)	۲۵-۰-۰	۱۷۲	،، ،، جالندھر	۲۴-۰-۰
۱۵۶	میسرز جرنداس دیو بدیال کوٹ نکہ	۱۰۰-۰-۰	۱۷۳	سیوا سنگھ گوالمنڈی لاہور	۱۲-۰-۰
			۱۷۴	پروفیسر شیو دیال ،،	۲۰-۰-۰

(۵ مارچ ۱۹۳۴ء تک میزان = ۱۰۳۴۹ - ۱۵ - ۶ روپیہ)

(بھاکرون سنٹر - پردھان بہار ریلیف کمیٹی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب - گورودت بھون لاہور)

سماجک سماچار

گورو کل کمالیہ کے سماچار

گورو کل:- گوروکل کمالیہ سمت ۱۹۸۲ میں قائم ہوا تھا۔ اس سمے آٹھ شرینی تک بن چکی ہیں۔ جن میں کل ۴۰ برہمچاری تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ برہمچاری اپنی سالانہ تعلیم ختم کر چکے ہیں۔ اور ۱۵ر مارچ تک سالانہ امتحان شروع ہو کر اسی مہینہ کے آخیر تک ختم ہو جائے گا۔

۲- آٹھویں جماعت کے دو برہمچاری گوروکل دہلی اندر پرستھ میں جانے کے لئے تیار ہو رہے ہیں ⁂

۳- آٹھویں شرینی کے بعد جو برہمچاری سرکاری دسویں جماعت کا امتحان پاس کرنا چاہیں۔ ان کے لئے الگ پربندھ اسی سال سے شروع کیا گیا ہے۔ گوروکل کی آٹھویں جماعت کا ودیارتھی صرف ایک سال میں دسویں جماعت کا امتحان دے سکتا ہے۔ چنانچہ اس سال ہمارے گوروکل کے تین برہمچاری میٹریکولیشن کا امتحان دینے والے ہیں ⁂

۴- سب برہمچاریوں کی صحت بہت اچھی ہے۔ ادھیاپک گن بڑی لگن سے کام کر رہے ہیں۔ اس سال سالانہ ٹورنمنٹ میں گوروکل کمالیہ نے فٹ بال اور ہاکی مندرجہ ذیل ٹیموں سے جیتی ہے۔ اور ۲ کپ حاصل کئے ہیں:-

۱ اولڈ بوائز ٹیم ۲ کالجیٹ ٹیم ۳ گورنمنٹ ہائی سکول ٹیم ۴ خالصہ سکول ٹیم ۵ فرنٹیئر ٹیم ⁂

بسنت پنچمی کے تیوہار پر گوروکل میں کبڈی کا میچ سارے شہر کے چنے ہوئے سجنوں سے ہوا تھا۔ اس میں بھی گوروکل جیت گیا تھا ⁂

۴ اس سال سے دستکاری کا کام بھی شروع کیا گیا تھا۔ برہمچاری اس میں کافی دلچسپی لیتے ہیں۔ ایک دو ماہ سے سالانہ پریکھشا کے کارن کام بند کیا ہوا ہے۔ ۲۰ر مارچ تک پھر شروع کر دیا جائے گا ⁂

۵ سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸- اور ۲۹ر اپریل ۱۹۳۴ء کو ہوگا۔ جو سجن نئے برہمچاری داخل کرانا چاہیں۔ وہ مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل سے خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ داخلہ ۲۹ر اپریل کو صبح ۸ بجے ہوگا ⁂

(سکھ دیال منیجر گوروکل کمالیہ)

آریہ سماج شاہجہانپور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ۲۲ر مارچ سے ۲۵ر مارچ ۱۹۳۴ء تک بڑے سماروہ کے ساتھ منایا جائے گا۔ نگر کیرتن ۲۲ر مارچ ۱۹۳۴ء کو ہوگا۔ شری سوامی سرودانند جی سے خاص طور پر پرارتھنا ہے۔ کہ وہ جلسہ پر پدھار کر اپنے اپدیشوں سے لابھ پہنچاویں

(ڈاکٹر ننکو لال منتری آریہ سماج شاہجہانپور)

آریہ سماج سانولی کا سالانہ جلسہ:-

آریہ سماج سانولی کا سالانہ جلسہ ۲-۳- اور ۴ر مارچ ۱۹۳۴ء کو منایا گیا۔ تینوں دن پنڈت ہردیال جی۔ پنڈت برت پال جی۔ پنڈت منسا رام جی اور پنڈت بال مکند جی کے منوہر ویاکھیان اور مہاشہ ننھا سنگھ اور مہاشہ موہن لال کے بھجن ہوتے رہے۔ دو دن رات کے وقت پنڈت رام دت جی نے میجک لینٹرن دوارہ پرچار کیا۔ حاضری کافی ہوتی رہی۔ ابین پر ویدپرچار کے لئے بوجہ تنگ حالی کے کیول ۳۴ روپیہ دان پراپت ہوا ⁂

(سنت رام منتری آریہ سماج سانولی ضلع کرنال)

آریہ سماج میرپور ریاست جموں کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ۱۵ تا ۱۷ر پھاگن سمت ۱۹۹۰ نہایت کامیابی سے سماپت ہوا ⁂

۱۵ر پھاگن کو نگر کیرتن ۴ بجے بعد دوپہر آریہ سماج مندر سے شروع ہو کر رات کے ۱۰ بجے آریہ سماج مندر میں ختم ہوا۔ اس دفعہ نگر کیرتن میں اتنی رونق تھی۔ کہ شاید ہی کسی جلسہ کو نصیب ہوئی ہو۔ بازار میں سے گزرنا محال ہو گیا تھا۔ مہاشہ بالکرشن جی اور مہاشہ بھگت رام جی کے بھجنوں کو بہت پسند کیا گیا ⁂

۱۶ر پھاگن کو بوقت صبح شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ کے منوہر سرمن سے کاسوائی آرمبھ ہوئی۔ بعد دوپہر آرین کانفرنس ہوئی۔ اس کانفرنس کے صدر سوامی سوتنترانند جی تھے۔ اور یہ نہایت کامیابی سے سماپت ہوئی۔ اس میں جموں آریہ سماج کی طرف سے چوہدری موہن لال جی اور سکھوئی (؟) آریہ سماج کی طرف سے ماسٹر ملکھراج جی اور دیگر دیہات سے ۳۰ کے لگ بھگ پرتی ندھی شامل ہوئے ⁂

بعد دوپہر شری پنڈت ایشور چندر جی پروفیسر درشن شاستر دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور کا عالمانہ ویاکھیان ہوا۔ اس کے پشچات مہاشہ شانتی سروپ کا دلچسپ لیکچر ہوا ⁂

رات کو ۸ سے ۱۱ بجے تک شری سوامی ویدانند جی کا نہایت سارگربھت اور عالمانہ ویاکھیان ہوا۔ جس کو بہت پسند کیا گیا ⁂

۱۷ر پھاگن کو بوقت صبح شری پنڈت سوم دیو جی کا اپدیش ہوا۔ اس کے پشچات اپیل ہوئی۔ جس پر ۹۰۰ روپیہ کے لگ بھگ چندہ جمع ہوا۔ بعد دوپہر زیر صدارت سوامی سوتنترانند جی دلت کانفرنس ہوئی۔ پھر پنڈت شانتی سروپ جی کا عالمانہ ویاکھیان ہوا ⁂

رات کو ۸ سے ۱۱ بجے تک شری پنڈت ایشور چندر جی اور شری سوامی ویدانند جی کے عالمانہ ویاکھیان ہوئے۔ اور شانتی پاٹھ ہو کر جلسہ سماپت ہوا ⁂

(آتم چند کپل منیجر آریہ کنیا پاٹھ شالہ میرپور)

آریہ کمار سبھا (بورڈنگ ہاؤس) لدھیانہ کا سالانہ جلسہ

سالانہ جلسہ:- آریہ کمار سبھا (بورڈنگ ہاؤس) لدھیانہ کا سالانہ جلسہ ۲-۳- اور ۴ر فروری ۱۹۳۴ء کو بورڈنگ ہاؤس۔ آریہ ہائی سکول بلڈنگ اور آریہ سماج لدھیانہ کے وشال سندر بھون میں نہایت شان و شوکت اور اتساہ سے منایا گیا۔ اس اوسر پر شری سوامی اچیوتانند جی۔ شری سوامی سوتنترانند جی۔ پرنسپل راجندر کرشن کمار ایم۔ اے۔ پروفیسر گیان چند جی ایم۔ اے۔ ڈاکٹر ملرام جی ایم۔ سو ودیا النکار۔ پنڈت منسا رام جی۔ پنڈت راجندر جی اور پنڈت پورن چند جی آدی ودوانوں کے نہایت پربھاوشالی ویاکھیان اور اپدیش ہوئے۔ جہاں لالہ گپتا رام جی نے میجک لینٹرن سے اچھوت ادھار پر موثر لیکچر دیا۔ وہاں گوروکل کے برہمچاری نے تیر انداز کے کھیل دکھلا کر حاضرین کو ایسا دنگ کیا۔ کہ وہ عش عش کر اٹھے ⁂

طلبائے "نئی اور پرانی تہذیب" پر ایک مباحثہ کیا۔ جو سننے کے قابل تھا۔ حاضرین کی تعداد اس قدر زیادہ تھی۔ کہ مندر کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ پنڈت سنت رام جی بھجنیک نے اپنے منوہر بھجنوں سے خوب سماں باندھا۔ شروتاگن بہت محظوظ ہوئے۔ جلسہ نہایت کامیابی سے سماپت ہوا۔ جس کے لئے آریہ ہائی سکول لدھیانہ کے سیوگیہ ہیڈ ماسٹر لالہ رام لال جی بی۔ اے اور بورڈنگ ہاؤس کے لائق سپرنٹنڈنٹ لالہ چمن لال جی بی۔ اے مبارکباد کے پاتر ہیں۔ نیز مہاشہ شانت دیال گپتا منتری اور مہاشہ پرکاش سنگھ جی نائب پردھان آریہ کمار سبھا لدھیانہ کا اتساہ قابل تقلید تھا ⁂

(بھجو رام ٹیچر۔ لدھیانہ)

آریہ جنتا سے اپیل

قصبہ مورنڈہ کے دیہات میں ایک جرائم پیشہ قوم باگری تھی جس کو بنگالہ جاتی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ مگر سرکار نے ۲ سال سے آرڈر نکال دیا تھا۔ جو جرائم پیشہ قوم ہیں۔ بنگالہ جاتی قصبہ مورنڈہ میں آ کر آباد ہو رہے۔ ایک سال کے بعد دوسرے دھرم اولمبیوں نے ان میں سے کچھ اپنے دھرم میں داخل کر لئے۔ اس کارروائی کو دیکھ کر سناتن دھرمیوں اور ہندو سبھا کے کارکنوں کے دل میں جوش پیدا ہوا۔ چنانچہ آریہ سماج کے ممبران کو شامل کر کے ایک سبھا کی گئی۔ جس میں یہ وچار کیا گیا کہ کس طرح سے باقی بنگالہ جاتی کے لوگوں کو دوسرے مذاہب میں جذب ہونے سے بچایا جائے۔ باقی سب تو کھسک گئے۔ یہ کام آریہ سماج مورنڈہ کے سر پر آ پڑا۔ جو کہ آریہ سماج مورنڈہ کے لئے سنبھالنا مشکل تھا۔ مگر لالہ دھنپت رائے پردھان آریہ سماج کی دریا دلی سے یہ کام آرمبھ ہو گیا۔ انہوں نے دو بیگھہ اراضی دے دی۔ اور کوارٹرز وغیرہ آریہ سماج مورنڈہ نے دھن نہ ہوتے ہوئے بھی بنوا دیئے۔ اور محض اس آشا پر کہ آریہ جنتا ضرور ان کی سہائتا کرے گی۔ مگر اس کار کو ۲ برس ہو گئے ہیں۔ آج تک آریہ جنتا نے سہائتا نہیں کی۔ حالانکہ کئی معزز اصحاب کو اس کے متعلق لکھا گیا۔ اب پھر آریہ جنتا سے عرض کیا جاتا ہے۔ کہ آریہ سماج مورنڈہ کی منجدھار میں پھنسی ہوئی کشتی کو کنارے لگا دے۔ دھن منتری یا پردھان آریہ سماج مورنڈہ کے نام بھیجا جائے ⁂

(منتری)

پرتیمانکی آریہ سماجوں کو سوچنا :-

جیساکہ اس سے پہلے بھیجے ہوئے سرکلر سے آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ ۱۳-۱۴ اپریل کو ہونے والی کانفرنس اب بہت نزدیک آ گئی ہے۔ کانفرنس کے متعلق کئی ضروری کام کرنے ابھی باقی ہیں۔ اس سوچنا کے ذریعہ آپ سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ اپنی سماج کی طرف سے آنے والے نمائندوں کے نام آریہ پرتی ندھی سبھا کے دفتر میں بھیج دیں۔ تاکہ ان کے ٹھہرنے وغیرہ کا مناسب انتظام کیا جا سکے۔ آئندہ صوبہ میں کس طرح کام کیا جائے۔ اور کس طرح کامیابی حاصل کی جائے۔ ان باتوں پر آپ اپنی سماج کی رائے کانفرنس سے ۱۵ دن پہلے بھیج دیں۔ تاکہ ایجنڈا مرتب کیا جا سکے۔

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا برہما و مانڈلے)

گوروکل کانگڑی کا سالانہ جلسہ :-

گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی کا سالانہ جلسہ ایسٹر کی تعطیلات میں ۳۰ مارچ سے ۲ اپریل تک ہوگا۔ درشکوں کی رہائش کا انتظام چھولداریوں میں کیا گیا ہے۔ جو سجن ابھی سے کرایہ بھیج دیں گے۔ ان کے لئے ٹینٹ اور چھولداریاں ریزرو کر دی جائیں گی۔ لہذا کرایہ بھیجنے میں جلدی کیجئے۔ جس ترتیب سے کرایہ وصول ہوگا۔ اسی نمبر سے وہ ریزرو کی جائیں گی۔ کرایہ کی شرح حسب ذیل ہوگی :-

چھوٹی چھولداری ۳ آدمیوں کے لئے ۲/-/-
بڑی ۵-۶ " " " ۴/-/-
ٹینٹ ۱۰-۱۱ آدمیوں کے لئے ۱۰/-/-

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار :-

۱۔ ۱۱ مارچ کو پراتہ کال آریہ سماج مندر میں سپتاہک ست سنگ میں ہی "شہید راجپال ڈے" منایا گیا۔ پنڈت ہردیال جی کی پرارتھنا و سرمن کے بعد مہاشہ بابو رام جی گپتا نے شہید راجپال کے جیون پر ویاکھیان دیا۔ اور ان کی شہادت کے حالات سنائے۔

۲۔ بعد دوپہر ۳ بجے ڈاکٹر گوجربل جی سبھاسد کے نئے عالیشان بھون کا پرویش ہوا۔ اس اوسر پر ڈاکٹر جھوڈیہ نے بڑے وسیع پیمانہ پر نگر کی مانیہ و یکتیوں کو پارٹی دی۔

۳۔ راتری کو مہاشہ گھسیٹا رام جی کے پتر عزیز سوراج چند کا وواہ سنسکار پنڈت گوجربل جی نے ویدک ریتی سے کروایا۔ مہاشہ جی نے اس اوسر پر ۱۵/- روپیہ دان دیا۔ جس میں سے ۳/۱ روپیہ کنیا پاٹھ شالا کو ملا۔ مہاشہ جی کو ہر طرف سے مبارکباد دی جا رہی ہے۔

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

سرائے امانت خان میں پرچار :-

مہاشہ چونی لال منتری آریہ سماج کالا افغاناں ضلع گورداسپور کے حقیقی برادر رتن لال کی شادی مورخہ ۵ پھاگن سمت ۱۹۹۰ کو سرائے امانت خان ضلع امرتسر میں ہوئی۔ اس موقعہ پر سوامی دھیر انند جی کے اپدیش اور پنڈت سالگرام جی بھجن اپدیشک کے بھجن ہوئے۔ اس ویدک دھرم پرچار کا اچھا اثر ہوا۔ ور پکش کی طرف سے مبلغ ۵ روپے مختلف سنستھاؤں کو دان ملا۔

(ہیرا نند پردھان آریہ سماج گھنیکے بانگر ضلع گورداسپور)

شوک سماچار :-

آریہ سماج کاہنوور ضلع انبالہ کے اتساہی اپ پردھان لالہ گنگا بشن جی کے پردھ پتا لالہ گیسور پال جی ۳۰ فروری کو سورگباش ہو گئے ہیں۔ مرحوم کا انتیشٹی سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ جملہ ممبران آریہ سماج مذکور پردھان جی کے ساتھ تہِ دل سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔ پرماتما مرحوم کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔

(بھوشن چند مسافر سکریٹری)

آیورویدِ مہاودیالیہ گوروکل میں داخلہ

گوروکل کے آیوروید مہاودیالیہ میں پراچین آیوروید کے ساتھ ساتھ روگ پریکھشا اور روگ چکتسا کی سمپورن نوین ودیاؤں کا بھی ادھین کرایا جاتا ہے۔ ان وشیوں کو کریاتمک روپ سے پڑھانے کے لئے شلیہ چکتسا پروگ شالا اور چکتسالیہ کا اُتم پربندھ کیا ہوا ہے۔ یوپی سرکار کی آیورویدک کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں اس سنستھا کو اُتم اور پرمکھ سنستھا کا آیوروید مہاودیالیہ شمار کیا ہے۔ اس آیوروید مہاودیالیہ سے اتیرن ودیارتھی یورپ میں جا کر دو یا تین برس کی پڑھائی سے ہی پوسٹ گریجویٹ ڈگری پراپت کر سکتے ہیں۔ جیساکہ اس آیوروید مہاودیالیہ کے ایک گریجویٹ نے ابھی کیا ہے۔ اس آیوروید مہاودیالیہ کے پاس ہوئے بعض سناتک اپنی چکتسا دوارہ بہت ہی شہرت حاصل کر رہے ہیں۔

اب تک گوروکل کے ادھیکاری یا انٹرینس پاس ودیارتھی اس میں داخل ہو سکتے تھے۔ اب پچھلے سال سے گوروکل کی ادھیکاری سبھا نے انیہ یونیورسٹیوں کے انٹرینس پاس ایسے ودیارتھیوں کو جنہوں نے پراگیہ تک سنسکرت پڑھی ہو یا سنسکرت میں پراگیہ تک کی یوگیتا رکھتے ہوں۔ اور جو سداچاری اور کنوارے ۱۵ سے ۱۹ برس تک کے ہوں۔ اس آیوروید مہاودیالیہ میں پرویش کا ادھیکار دے دیا ہے۔ جو ایسی یوگیتا رکھنے والے ودیارتھی داخل ہونا چاہیں۔ وہ مارچ کے آخیر تک پرارتھنا پتر بھیج دیں۔ ۴۔ اس کے بعد پھر کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ ودیارتھیوں سے ۲۲ روپیہ ماہوار شلک لیا جائیگا۔ جس میں بھوجن، وستر، لیکھ سامگری اور چکتسا آدی سب کچھ شامل ہوگا۔

(مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی)

گوروکل انک کو اپناؤ!

گوروکل وشو ودیالیہ ہردوار کا درشک ادھیویشن دن بدن نزدیک آ رہا ہے۔ ۲۹ مارچ ۱۹۳۴ء سے "پرکاش" کے پریمی ادھیویشن کی کارروائی میں سملت ہونگے۔ گوروکل کو اس کی موجودہ پوزیشن میں دیکھنا ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ ہی یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ گوروکل نے ہندوستانیوں کے لئے تعلیمی سرگرمیوں کو کس نئی سمت میں بدل دیا ہے۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں۔ کہ بھارت ورش آزادی حاصل کرے۔ اور اس کے اندر عوام کے دماغ آزادی کی فضا میں پرواز کریں۔ تو زیادہ مناسب یہی ہے۔ کہ آپ گوروکل کے طریقۂ تعلیم کو نہ صرف اپنائیں۔ بلکہ اسے اپنا تعلیمی نکھش بنا کر اس کے متعلق ہر ایک تحریک سے ہمدردی کا اظہار کریں۔

گوروکل انک کا خاص مقصد یہی ہے۔ کہ وہ لوگوں کے اندر گوروکل کی شکشا پرنالی سے گہری ہمدردی پیدا کرے۔ اس لئے آریہ سماجیوں کا خصوصاً اور غیر سرکاری تعلیم کے حامیوں کا عموماً یہ فرضِ اولین ہے۔ کہ وہ اس طریقِ تعلیم سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے "پرکاش" کے گوروکل انک کو اپنائیں۔ اور کثیر تعداد میں اس کو خرید کر دوستوں میں بطور تحفہ تقسیم کریں۔ بہت سی آریہ سماجوں نے اپنے آرڈر بھیج دئے ہیں۔ جن سماجوں نے ابھی تک اپنے آرڈر نہیں بھیجے۔ انہیں جلد بھیجنے کی تکلیف گوارا کرنی چاہئے۔ یہ یاد رہے کہ گوروکل انک ۲۵ مارچ کا پرچہ ہوگا۔ جہاں اس کی ظاہری خوبیاں نظر کو بھاتے رہا حاصل کریں گی۔ وہاں معنوی خوبیاں بھی انکے دل و دماغ اور آتما کو اپنی طرف کھینچنے میں کلی طور پر کامیاب ہونگی۔ لہذا جملہ آریہ سماجوں۔ آریہ سنستھاؤں۔ آریہ استری پرشوں اور "پرکاش" کے پریمیوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں آرڈر بھیج کر اپنے کرتویہ کا پالن کرنا چاہئے۔ اور ہمیں انک کی اشاعت کی درست تعداد کا اندازہ لگانے کے قابل بنانا چاہئے۔

اشتہار دہندگان کے لئے یہ ایک نادر موقعہ ہے۔ وہ اس نمبر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو چار چاند لگا سکتے ہیں۔ زمانہ کی کساد بازاری کو مدِ نظر رکھتے ہوئے نرخ اشتہارات نہایت ہی واجب رکھے گئے ہیں۔ اس لئے اشتہار دہندگان کو جلد از جلد اپنے اشتہارات کے لئے جگہ ریزرو کرا لینی چاہئے۔ تاکہ وہ موزوں جگہ پر شائع ہو سکیں۔ نرخ نامہ حسب ذیل ہے :-

سالم صفحہ ۲۰ روپے	نصف صفحہ ۱۱ روپے	¼ صفحہ ۷ روپے	⅛ صفحہ ۴ روپے	آخری صفحہ رنگدار بڑھیا کاغذ ۲۵ روپے

ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ "پرکاش" کا گوروکل انک ہر ایک شہر اور قصبہ میں سینکڑوں کی تعداد میں بکتا ہے۔ وہ اس نمبر کی فروخت سے کافی آمدنی پیدا کر سکتے ہیں۔ لہذا انہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں نمبر مذکور کو منگوانے کا جلد از جلد انتظام کر لینا چاہئے۔ قیمت فی پرچہ ۱ ہوگی۔ مگر یہ واضح رہے کہ قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ دفتر "دی پرتاپ" آنے بغیر آرڈر کی تعمیل نہ ہوگی۔

آریہ سماجوں سے نویدن ہے۔ کہ امسال انہیں ڈاک خرچ بڑھ جانے کی وجہ سے پوسٹ کارڈ نہیں روانہ کئے گئے ہیں۔ لہذا انہیں از خود اپنے آرڈر بہت جلد بک کرانے چاہئیں۔ تاکہ بعد میں پرچوں کے نہ ملنے کی شکایت کا احتمال پیدا نہ ہو۔ ایک پرچہ کے لئے ۲ آنے کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔

گوروکلوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ "پرکاش" کا یہ نمبر گوروکلوں کی اہمیت اور عظمت کو اپنی آغوش میں لئے ہوئے ہندوستان کے تقریباً ہر شہر اور گاؤں میں چکر لگائیگا۔ اور گوروکل شکشا پرنالی کا صحیح معنوں میں نمایاں پرچار کریگا۔ لہذا انکا بھی یہ مقدم فرض ہے۔ کہ وہ نمبر ہذا کی نشر و اشاعت میں ہر قابل قدر سہایتا دیکر ممنون بنائیں۔ نیز اپنے گوروکلوں کے چیدہ چیدہ حالات اور واقعات بطور موثر رپورٹ نمبر ہذا میں شامل کرنے کی تکلیف گوارا فرمائیں۔ (مینیجر)

قائم شدہ ۱۸۹۶ء

تار کا پتہ :- "دی بھارت" لاہور - ٹیلیفون نمبر ۳۶۹۷

دی بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور

اس کی پالیسی کو مول لینا گویا کھرا سونا خریدنا ہے

اپنے ملک کی اقتصادی آزادی کی بنیاد قائم کرنا ہے اور

سرمایہ یقینی اور محفوظ جگہ لگانا ہے

مفصل شرائط کے لئے ہیڈ آفس :- بھارت بلڈنگ رجسٹرڈ لاہور

سب آفس :- لاہور - بمبئی - کراچی - کلکتہ - لکھنؤ - دہلی - ہاپوڑ - رنگون - کالی کٹ - راولپنڈی - مدراس - ناگپور - مدورا اور چیف ایجنسی کاروار سے خط و کتابت کریں :-

اسسٹنٹ جنرل منیجر بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور

ہر موسم میں گھر کی صفائی اور تندرستی کے لئے

بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

ویدک ریتی اور براہمن رشیوں کے اصولوں کے مطابق تیار شدہ سگندھ ہت و دھوپ اور ہون سامگری اپنے گھروں میں روزانہ استعمال کریں - اپنے بے شمار فوائد کے باعث یہ دونوں چیزیں اس قدر مشہور ہو چکی ہیں کہ ہمارا جا بجا حاسد پیدا ہو گئے ہیں :-

قیمتوں میں ۴ ر فی روپیہ کی خاص رعایت

ہون سامگری { درجہ خاص فی سیر ۱۲ ر - رعایتی ۹ ر - درجہ دوم فی سیر ۸ ر - رعایتی ۶ ر - درجہ اول فی سیر ۱ ر رعایتی فی سیر ساڑھے سات آنے :-

سگندھ ہت دھوپ { فی سیر ۱۲ ر - رعایتی ۸ ر - دھوکے سے بچنے کے لئے پتہ نوٹ کریں :-

بھگت رام پوری اینڈ سنز - سوتر منڈی - لاہور

ڈاکٹر ایس - کے - برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

بچوں کا پیارا

لال شربت

لال شربت (Regd)

اس کے استعمال سے بچوں کی ہڈی مضبوط - جسم قوی اور خون گاڑھا ہوتا ہے - گود کے بچوں کو پلانے سے وہ ہمیشہ چھریرے اور خوش بنے رہتے ہیں - میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کی وجہ سے بچے بڑے شوق سے پیتے ہیں - یہ سوکھی کی چھینٹا اور راں ہیں دودھ کی کمی کو دور کرتے ہیں یہ بہترین ہے قیمت فی شیشی ۱۳ ر :-

ڈاک محصول دس آنہ - نمونہ کی شیشی قیمت ۱ ر صرف - ایجنٹوں سے مل سکتی ہے :-

ڈاکٹر برمن پرانش ولیہ (Regd)

کمزوری پھیپھڑے و جسم کی نقاہت کے لئے مثل آب حیات رسائن

اس میں اشٹ برگ کی دوائیں ملی ہیں - اور آیورویدی شاستر کے مطابق بنا ہے - بیمار اور تندرست سب کے لئے یکساں مفید ہے کھانے میں خوش ذائقہ ہے - متواتر اس کے استعمال سے عمر دراز ہوتی ہے - اور کسی قسم کی بیماری ہونے کا خوف نہیں رہتا :-

قیمت ایک پاؤ سیر ۲ روپیہ آٹھ آنہ - ڈاک محصول گیارہ آنہ :-

ڈاکٹر برمن کی جنتری ۱۹۳۴ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجیے !

نوٹ :- سب جگہ ملتی ہیں - دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک و ڈاکٹر برمن کا نام ضرور دیکھ لیا کریں

صیغہ نمبر ۸۰ - پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

ایجنٹ - لاہور میں منیجر پیسہ اخبار

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

ہر قسم کی آیورویدک ادویات بنانے کا کارخانہ

دکشا شوکم - قوت - ہمت - بھوک - چستی اور گوشت بڑھانیوالا اوشدھی ذائقہ انگوری منقاؤں سے تیار کیا ہوا - قیمت چھوٹی بوتل ۱۲ ر - بڑی بوتل ۲ ر :-

چون پراش ولیہ - جسمیں مشکل سے دستیاب ہونیوالا اشٹ برگ شامل ہے - سردی - کھانسی - زکام اور امراض سینہ کی مشہور دوا ضعیف کو جوان بنا دینے والا - قیمت ۲۰ تولہ ۱ ر :-

بال سدھا - دبلے اور کمزور بچوں کو موٹا تازہ اور طاقتور بنانے کی میٹھی دوا - قیمت فی شیشی ۱۲ ر

درد رہ کیسری - بغیر جلن اور تکلیف کے داد کو ۲۴ گھنٹے میں فائدہ کرنیوالی دوا - قیمت فی شیشی ۴ ر :-

سدھا سندھو - کف - کھانسی - ہیضہ - دمہ - شول سنگرہنی - اجیارسنی - دست وغیرہ ایسے ہی امراض کی بغیر انوپان کی گھریلو دوا - قیمت فی شیشی ۸ ر :-

کوئی دوا نہ خریدو - جبتک کہ اس پر سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا نام نہ ہو

ادویات ہر ایک جگہ دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں

آتنک نگرہ فارمیسی کی تیار کردہ نایاب

امرت نوا و سیہہ یعنی لعوق جبر آبجیات

جسم سے گرمی کی زیادتی کو دور کرکے خون اور منی کی تپش کو رفع کرکے خون اور منی سے جسم کو پر کرکے قوی اور مضبوط بناتا ہے - دل و دماغ کو فرحت بخشتا ہے - معدہ کو مضبوط بناتا ہے - دماغی کام کرنیوالوں کی جان ہے - مرد اور عورت یکساں فائدہ اٹھاتے ہیں - قیمت فی ڈبہ ۲۰ تولہ صرف ۲ ر علاوہ محصول :-

آتنک نگرہ فارمیسی جامنگر کا ٹھیا واڑ

ایجنٹ :- بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر پہنچ دیں گے - ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ - دام نقد - یا قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں - فہرست مفت - رسالہ مفت ارسال کی جاتی ہے :-

سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی

Suleman Umar & Co, Karachi

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں :-

(منیجر)

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

گوروکل کانگڑی کے سالانہ جلسہ کے اپلکچش میں بھاری رعایت

پرچار — ارتھ — دام — گھٹا دیئے

آریہ سماج کے پرسدّھ ودوانوں اور چوٹی کے لیڈروں دوارہ لکھت پستکیں منگوا کر اپنے گیان کی بردھی کیجئے۔ اپنی لائبریری کی زینت بڑھائیے! آریہ ساماجک ساہتیہ کی ان سے سستی بہترین آریہ بھاشا کی پستکیں آپکو اور کہیں نہ ملینگی۔ جلد آرڈر دیں۔ کیونکہ یہ رعایت گوروکل کے سالانہ جلسہ تک ہی رہیگی

نام پستک	قیمت	رعایتی قیمت
آچاریہ رامدیو جی رچت		
بھارت ورش کا اتہاس حصہ اول	[illegible]	[illegible]
" " " " دوم	[illegible]	[illegible]
" " " " سوم	[illegible]	[illegible]
(تینوں بھاگ لینے سے للعہ میں ملیں گے)		
پران مت پریالوچن	[illegible]	[illegible]
آریوں اور دسیو	۴/	[illegible]
پنڈت چموپتی جی ایم اے رچت		
بریہد برہمن	[illegible]	[illegible]
سندھ ہندھیہ رہسیہ	۷/	۶/
برکھنوں کا آتما	۱/	۱/
Ten Commandments of Dayanand	عار	۱۴/
بھارت کی بھینٹ (اردو)	۹/	۸/
دیانند آنند ساگر (اردو)	۸/	۷/
جواہر جاوید (اردو)	۱۰/	۹/
ویدک سٹورگ (اردو)	۱۲/	۱۲/
آچاریہ وشوشرواجی ایم اے رچت		
براہمن کی گؤ	۸/	۷/
ویدک ودلے حصہ اول	[illegible]	[illegible]
" " " دوم	[illegible]	[illegible]
ویدک اپدیش مالا	۸/	۳/
پنڈت اندرجی ودیاواچسپتی رچت		
آریہ سماج کا اتہاس	[illegible]	[illegible]
گیری باندھی	[illegible]	[illegible]
اپنشدوں کی بھومکا	۶/	۲/
پنڈت وشوناتھ جی ودیا النکار رچت		
ویدک جیون	۱۲/	۱۱/
ویدک پتوپدیش بھولنسا	۱۲/	۱۱/
ویدوں کا اپدیش	[illegible]	۳/

نام پستک	قیمت	رعایتی قیمت
بال ستیارتھ پرکاش	۸/	۱۴/
پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار رچت		
شت پتھ میں ایک پتھ	۴/	۲/
سوم	۳/	۱/
مروت شوکت	۴/	۲/
بکھرے پھول (کوبتا)	۶/	۲/
منو اور مانس	۱/	[illegible]
مانس میمانسا	۴/	۱/
سوامی ستیانند جی رچت		
آریہ ساماجک دھرم	۸/	۶/
ویدک بھگتی پردرشن	۶/	۶/
سندھیا یوگ	۵/	۴/
پنڈت چندرمنی جی پالی رتن ودیا النکار رچت		
نروکت بھاشیہ حصہ اول	[illegible]	[illegible]
" " دوم	[illegible]	[illegible]
(دونوں بھاگ لینے سے ۱۲/ میں ملیں گے)		
شری پادوامودرساتولیکر رچت		
ویدکا سویم شکشک حصہ اول	[illegible]	۸/
" " دوم	[illegible]	۸/
سچی شانتی کا سچا اوپائے	۸/	۳/
ایک ایشور کی اپاسنا	۸/	۳/
منشیوں کی سچی اُنّتی کا سچا سادھن	عار	۵/
سندھیا کا انوشٹھان	۸/	۴/
رگوید میں رُدر دیوتا	۱۰/	۳/
۳۳ دیوتاؤں کا وچار	۲/	۱/
رُدر دیوتا کا پریچیہ	۸/	۲/

نام پستک	قیمت	رعایتی قیمت
ویدوں میں چرخہ	۸/	۲/
ویدک سرپ ودّیا	۸/	۲/
ویدک پران ودّیا	۶/	۵/
شت پتھ بودھ امرت	۴/	[illegible]
ایش اپنشد	۱۴/	۵/
ویدک سبھیتا	۳/	۱/
سائن بھاشیہ سمالوچنا	۱/	[illegible]
ویدک راجیہ پدھتی	۱/	[illegible]
ویدک سبھیتا کے ایک انش کا دگدرشن	۲/	۱/
دیوتا وچار	۳/	۱/
مانوی آیو شیہ کی ویدک مریادا	۳/	۱/
ویدک سبھیتا میں دھن کا ستھان	۱/	[illegible]
چکتسا سمبندھی پستکیں		
روگی پریچریا	[illegible]	[illegible]
پرسوتی تنتر	[illegible]	[illegible]
وِش وگیان	[illegible]	[illegible]
جل چکتسا	[illegible]	[illegible]
آیورویدیں دارشنک تنتر	۴/	[illegible]
متفرق پستکیں		
آریہ پتھک لیکھرام	عا	۴/
کلیان مارگ کا پتھک ارتھات سوامی شردھانند جی کا جیون چرتر خود سوامی جی کے قلم سے لکھا ہوا	[illegible]	[illegible]
برہمچریہ شکشا	[illegible]	[illegible]
کوِتا منجری	۵/	۲/
کوِتا کسماں جلی حصہ اول	۵/	۲/

نام پستک	قیمت	رعایتی قیمت
کوِتا کسماں جلی حصہ دوم	۴/	۱/
نیاگ کی بھاونا	۸/	۶/
گلپا نجلی (کہانیوں کی اُتم پستک)	۱۲/	۴/
بھارت گیتانجلی	۵/	۲/
گورو گوبند سنگھ	[illegible]	۱۰/
دیرکال نرنے	[illegible]	۸/
ویر مرا ہٹے	عار	۱۲/
پنر جنم	[illegible]	عار
سندھیا سنگیت	۸/	۴/
ہندی گیتا	۱۲/	۶/
راشٹریہ اندولن	عار	۸/
سنسکرت گائیڈ	[illegible]	[illegible]
ادبھوت یوگ سادھن	[illegible]	[illegible]
پراچین بھارت میں سوراجیہ	[illegible]	۱۲/
ویدوں کا انادتو	۵/	۱۰/
پدار تھو مرش	۳/	۱۰/
ویدیں آیوروید کا کرم وکاس	۳/	۱/
ویدک پُراہ کا آدرش	۵/	۲/
بھارت شکشا درپن	[illegible]	۱/
سنت جیونی	۸/	۲/
پاتنجل یوگ بھاشیہ	عار	۱۲/

مکمل فہرست کتب مفت منگوائیے

ویدک پریس اجمیر کی پستکیں بھی گوروکل پستک رچنا وبھاگ میں ملتی ہیں ؛

نوٹ :- (۱) آرڈر دیتے وقت اخبار "پرکاش" کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ رعایت نہ ملے گی ؛
(۲) یہ رعایت گوروکل کے سالانہ جلسہ تک کے لیے ہے ؛

پتہ:- پستک رچنا وبھاگ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश लाहौर का गुरुकुल नं०

پرکاش لاہور — گورو کل نمبر

GURUKUL NUMBER

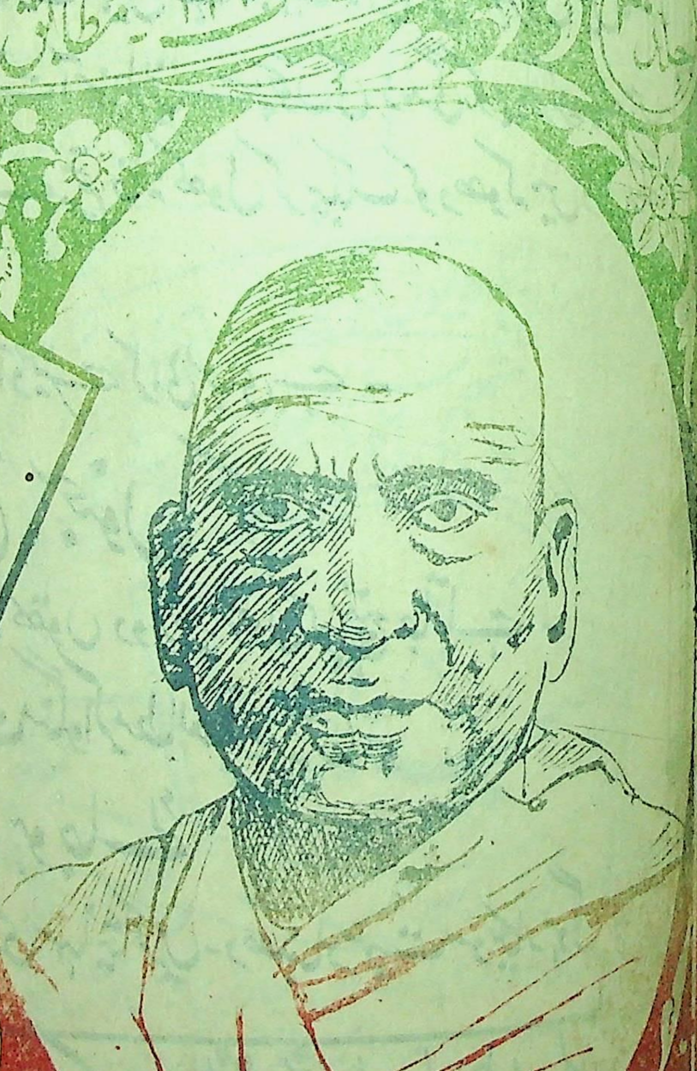
اتوار ۵/۱۲ چیت سمبت ۱۹۹۰ مطابق ۲۵ مارچ و یکم اپریل ۱۹۳۳ء ایڈیٹر ۱۱۰

نمبر ۱۲/۱۳ — جلد

گروکل

(از مہاشہ آنند جیت شرما پچھرہ ضلع میرٹھ)

جہاں میں فرشتوں کا مسکن یہی ہے
محبت کا، الفت کا گلشن یہی ہے
اسی کا زمانہ میں ہے بول بالا
اسی کا ہے بھارت کے دل میں اجالا
پڑھاتا ہے ویدوں کا ہم کو سبق یہ
سناتا ہے رشیوں کا پیغام حق یہ
یہی تو ہے اہم ترقی کا زینہ
یہی ہے یہ الم کا سفینہ
شگفتہ ہیں پھول اس کے باغ جہاں میں
ضیا اس کی پھیلی ہے ہندوستاں میں
اسی کی فضا میں ہے جنت کا ساماں
اسی گھر میں ملتی ہے تنویر عرفاں



پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ لاہور

اس وقت اس میں ۱۰۰ لڑکے لڑکیاں پرورش پا رہے ہیں۔ ہندی شکھشا کے علاوہ بچّوں کو درزی۔ بڑھئی۔ رنگریزی۔ جلد سازی۔ ہارمونیم۔ موٹر ڈرائیوری اور بلاک میکنگ کا کام سکھلانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ جس سے کئی بالک جوان ہو کر یتیم خانہ کی گود سے باہر نکل کر اپنی روزی کما کر اپنا اپنا خاطر خواہ گزارہ چلا رہے ہیں۔

یہ یتیم خانہ پہلے چنگڑ محلہ یتیم خانہ کے نام سے مشہور تھا

جسے سورگیہ پنڈت گنگا رام جی نے قائم کیا تھا۔ یہ یتیم خانہ ایک رجسٹرڈ باڈی کے ماتحت ہے۔ جس کے انتظام کے لئے ہندو قوم کے ہر طبقہ کے معزز سجن کافی سمے دیتے ہیں۔ اور جس کے پردھان **شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج** آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ۔ گورودت بھون لاہور اور منتری **لالہ بوسا رام جی ریٹائرڈ سٹور کیپر** (این۔ ڈبلیو۔ آر) پریم گلی لاہور ہیں ؞

۱۔ اس اناتھ آلیہ کے لڑکے علاوہ مذکورہ بالا کاموں کے اعلیٰ تعلیم کالجوں میں حاصل کر رہے ہیں۔

۲۔ اس کے بچّوں کو بھیک مانگ کر گزارہ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔ جیسا کہ آج کل شہروں میں نام نہاد یتیم خانوں کے لڑکوں کے ذریعہ اُن کے منتظم اس قبیح اور ذلت آمیز طریق سے بچّوں کی زندگی کو برباد کر رہے ہیں۔ بلکہ بعض لوگوں نے سورگیہ **پنڈت گنگا رام** کے نام سے یتیم خانہ کھول کر پبلک کو دھوکہ میں ڈال رکھا ہے ؞

۳۔ اس یتیم خانہ کا حساب کتاب سالانہ کی پڑتال باقاعدہ آڈیٹر سے کرائی جاتی ہے۔

اس لئے دانی سجنوں کو

دان دیتے سمے وشواس ہونا چاہیے۔ کہ اُن کا دھن یوگیہ ہاتھوں دوارہ پاتروں کو پہنچ جاتا ہے۔

مفصّل حالات رپورٹ مفت منگوا کر مطالعہ فرمائیں

آپ کو تسلّی ہو جائے

نوکر یا کر کے آٹا۔ چاول۔ دال نقدی آدی سے جو بھی آپ ہماری سہایتا کریں۔ دھنیاد سہت سویکار ہو گی ؞

نوٹ

نرنجن ناتھ آنریری اُپ منتری پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ لاہور

راچین بھارت میں
گورکل شکھشا پدھتی پر ... سکتے ہیں۔ کہ پراچین
دور سے چلی آ رہی ہے۔ ہم کہہ
بھارت میں بدی کوئی دوسری شکھشا پدھتی
تھی۔ وہ گورکل شکھشا پدھتی تھی۔ سرام
اور کرشن جیسے مہا پرش دھان ویکتی بھی اسی
پدھتی سے شکھشا پاتے تھے۔ پراچین گورکل
شکھشا پدھتی کے ضروری انگ تین تھے۔ ایک
برہمچریہ دوسرا مانسک شکھشا اور تیسرا برہمچریہ
ضروری ہدایات۔ بھارت کے پراچین
گورکل شکھشا پدھتی میں تپسیا کو
انگ مانا جاتا تھا۔ کیونکہ اسے برہمچاری کے
جیون کا دھان اور پاپ سمجھا جاتا تھا۔ وید
اب وید اور وید انگوں کے ادھین
کا پرچار پراچین گورکلوں میں پایا جاتا
تھا۔ اکثر وید میں لکھا ہے۔ کہ برہمچاری اپنی
گیان کی اگنی کو پردیپت کرنے کے لئے وید لوک
اور پرتھوی لوک کو سمدھا مانتے
تھے۔ پراچین گورکل شکھشا پدھتی
کا تیسرا انگ تھا برہمچریہ۔ جو برہمچاری اپنے برہمچریہ
کو کھنڈت کر دیتا تھا۔ اسے ابھی دن ... سے
گزرنا پڑتا تھا جس سے اسے یہ پتہ لگ جاتا
تھا کہ برہمچریہ کو کھنڈت کرنا ایک بھاری
اپرادھ ہے ؛

گورکل شکھشا پدھتی

(لیکھک شری پنڈت وشوناتھ جی پروفیسر گورکل کانگڑی)

آبادی سے دوری۔ ورتمان سمے بھی
گورکلوں کے آدرشوں میں یہ ایک انگ سمجھیہ
ہے۔ موجودہ سکولوں اور کالجوں میں پڑھنے
والوں کی جیون گھٹنا ہی ٹوکتی ہیں۔ سماج بید
کر دینے والی سنائی پڑتی ہیں۔ آئے دن اس
بھینکر جیون کے درشٹانت نظروں سے گزرتے
ہیں۔ اس لئے شکھشا کے لئے استھان تو وہی
اتم ہو سکتے ہیں۔ جو کہ ناگرک جیون سے پرے
ہوں۔ جن کا پراکرتک اور ادھیاتمک وایو
منڈل سوچھ اور صاف ہو۔ اور جہاں تپسیا
برہمچریہ اور شانتی سے پڑھا جا سکے ؛
موجودہ تعلیمی درسگاہیں۔ ورتمان
سمے میں سکولوں اور کالجوں میں اگرچہ مانسک
شکھشا کا اتم پربندھ ہے۔ لیکن چونکہ ان
میں تعلیم کا مادھیم انگریزی بھاشا ہے۔ نہ کہ ماتری
بھاشا۔ گورکل کانگڑی کی یہ وشیشتا شروع دن سے
ہی بنی رہی ہے۔ اس سے گورکل کے برہمچاری لبھ ۱۲
سالہ گورکل جیون میں شکھشا میں انیہ کالجوں کی

اپیکھشا ادھک اُنتی کر لیتے ہیں گورکلوں میں
برہمچاریوں کے منوں میں تپسیا اور برہمچریہ کی
پرباپ بسپا سے جلنے کا یتن ہوتا ہے۔ میں اپنے
انزمان سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ گورکل کے
سناتک۔ ودیا۔ تپسیا۔ سادگی کا جیون۔ پرمیشر
بھرا اُنری بھاو۔ دیش سیوا اور ویدک ساہتیہ سے
پریم بیان تھا اس میں نوین کھوج۔ ہندی
بھاشا کی اُنتی تھا برہمچریہ آدی کی درشٹی سے
باہر کے سکولوں اور کالجوں کے ودیارتھیوں کی
اپیکھشا ادھک اُنت اوستھا کے ہوتے
ہیں ؛
شلپ اور بیوپار کی تعلیم۔ پرنتو گورکل
کو اور زیادہ اُنت دیکھنے کی اچھا کس آریہ کو نہ
ہوگی۔ اس کی ادھک اُنتی کے لئے برہمچاریوں کو
ہاتھ کا کام بھی اوشیہ سکھلانا چاہئے۔ گورکل میں
شلپ اور بیوپار کے سکھلانے کا بھی اوشیہ
پربندھ ہونا چاہئے۔ ویدک ودیا اور انیہ وشیوں
کی پڑھائی کے ساتھ ساتھ ان دو ہنروں کا سیکھنا

بھی برہمچاریوں کے لئے آوشیک روپ سے ہونا
چاہئے ؛
سورگیہ سوامی شردھانند کی پنیہ سمرتی میں گورکل
جینتی کے دنوں گورکل میں شلپ کا ودیالیہ کھلوانے
جانے کے لئے آریہ جنتا سے دھن کی اپیل بھی کی گئی
تھی۔ اور اس مد میں دھن آیا بھی تھا۔ پرنتو ابھی
تک اس دھن کا اپیوگ اس طرف نہیں کیا گیا۔
بھارت کی سرکاری یونیورسٹیاں بھی اس سمے پڑھے
لکھوں کی بڑھتی ہوئی بیکاری کی سمسیا کے حل
کرنے میں لگ رہی ہیں۔ اور وہ شلپ تھا بیوپار
کو شکھشا کا ایک آوشیک انگ بنا دینے کی دھن
میں ہیں۔ حال ہی میں دہلی میں یونیورسٹی کانفرنس
ہوئی ہے۔ جس میں وائسرائے لارڈ ولنگڈن
کا سمبھاشن ہوا تھا۔ اس میں وائسرائے
نے بھی یونیورسٹیوں کے اس نئے پروگرام پر
زور دیا ہے۔ نیز اس کانفرنس میں پرستاو
بھی پاس ہوئے ہیں۔ جن میں یونیورسٹیوں
کے سنچالکوں تھا گورنمنٹ کو ہدایت کی
گئی ہے۔ کہ وہ یونیورسٹیوں میں شلپ تھا
بیوپار کو اوشیہ استھان دیں۔ یدی گورکل میں
شلپ اور بیوپار کو استھان مل جائے۔ تو سمبھو ہے
ہے کہ سناتکوں کو اپنی روزی کے لئے سنا بدھ
سلبھتا ہو سکے ؛

گوروکل شکھشا کی سپھلتا

(لیکھک شری پروفیسر ستیہ برت جی سدھانت النکار رجسٹرار گوروکل کانگڑی)

موجودہ سرکاری تعلیمی سنستھائیں بغیر کسی آدرش کے صرف تعلیم دینے کی خاطر کھولی جاتی ہیں عام طور پر وہ چلتی رہتی ہیں۔ لیکن شکھشا کی کئی سنستھائیں ایسی ہوتی ہیں۔ جو صرف شکھشا دینے کی خاطر نہیں کھولی جاتیں۔ ان کی ستھاپنا خاص آدرشوں کو لے کر ہوتی ہے۔ اگر وہ ان آدرشوں کو پورا کرنے میں کامیاب ہوتی ہیں۔ تو چلتی رہتی ہیں۔ اگر کامیاب نہیں ہوتیں۔ تو وہ خود بخود ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور آدرشوں کو لے کر چلنے والی شکھشا سنستھائیں کامیاب ہو رہی ہیں یا ناکام۔ اس کی پرکھ کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ کہ ہم ان کے ریتہاس کو دیکھیں۔ ان کے پچھلا ریکارڈ دیکھیں۔ ان سنستھاؤں کے پرتی لوگوں کے کھینچنے یا بڑھنے پریم کو دیکھیں۔ اور اس سنستھا سے پڑھ کر جو طالب علم نکل رہے ہوں۔ ان کے جیون کی کامیابی یا ناکامی کو دیکھیں۔ اگر اس درشٹی سے گوروکل پر وچار کیا جائے۔ تو گوروکل ایک اتّت ہی کامیاب تجربہ ثابت ہوا ہے۔ گوروکل کو قائم ہوئے آج ۳۲ سال ہونے کو گئے ہیں۔ اس پر لاکھوں روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے۔ لیکن یہ اتنے سالوں سے کامیابی سے چلتا ہی آ رہا ہے۔ آدرشوں کو لے کر بھارت ورش میں کئی شکھشا سنستھاؤں نے جنم لیا۔ لیکن ان کے اتہاس کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ کچھ دیر کے بعد جب ان آدرشوں کا پالن نہ کر سکیں۔ تو بنا پرواس کے ختم ہو گئیں۔ چونکہ وہ جن آدرشوں کو لے کر چلی تھیں۔ ان کے مطابق نہ چل سکیں۔ اس لئے ان کے زندہ رہنے کا کوئی کارن نہ رہا۔ آدرشوں کو لے کر چلنے والی تعلیمی سنستھاؤں میں سے گوروکل خاص اور سب سے پرانی سنستھا ہے۔ لوگوں کا پریم اس کے لئے آج بھی ویسا ہی ہے۔ جیسا شروع میں تھا۔ یہ بات اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ گوروکل ایک کامیاب تجربہ ثابت ہوا ہے۔ اس کا اس طرح ۳۲-۳۳ سال تک چلتے جانا ثابت کرتا ہے۔ کہ جنتا کو اس سنستھا کی ضرورت ہے۔ اور جنتا نے اس سنستھا کو کامیاب سمجھا ہے۔

گوروکل کا وستار۔ جب سے گوروکل کانگڑی کی ستھاپنا ہوئی ہے۔ تب سے یہ سنستھا لگاتار پھولتی پھلتی گئی ہے۔ جگہ جگہ اس کی شاکھائیں کھلی ہیں۔ اس وقت گوروکل کانگڑی سے تعلق رکھنے والی ۱۱-۱۲ شاکھائیں ہیں۔ جو الگ الگ استھانوں میں کام کر رہی ہیں۔ اندرپرستھ۔ رائے کوٹ۔ کورو کشیتر۔ جھجر۔ کمالیہ۔ ملتان۔ مٹینڈو۔ سوپا۔ بھٹنڈہ۔ بھینسوال۔ چتوڑ۔ بیٹ سوہتی اور سون گڑھ میں گوروکل کی شاکھائیں کھل چکی ہیں۔ اس کے سوائے گوروکل شکھشا پرنالی کا وستار تو پرانت پرانت میں ہو چکا ہے۔ یو۔پی میں گوروکل برندابن ایک مشہور سنستھا ہے۔ جس میں گوروکل کانگڑی کی طرح اونچی سے اونچی شکھشا دی جاتی ہے۔ بمبئی میں بھی زیرلائی میں ایک گوروکل کھلا ہوا ہے۔

اس وقت بمبئی کے مشہور سیٹھ شواجی ملجی داس اپنے ترکھشن میں بمبئی پرانت میں ایک اور گوروکل کھولنے کا آیوجن کر رہے ہیں۔ جس میں رہن سہن کھان پان اور شکھشا وغیرہ کسی بات کے لئے بھی شلک نہیں لیا جائے گا۔

گوروکلوں کے دیارتھیوں کی تعداد میں بھی ترقی ہو رہی ہے۔ سمت ۱۹۸۶ میں گوروکل کانگڑی اور اندرپرستھ میں ۳۲۳ برہمچاری تھے۔ سمت ۱۹۸۷ میں ۴۰۲ سمت ۱۹۸۸ میں ۴۰۹ سمت ۱۹۸۹ میں ۴۱۶ اور سمت ۱۹۹۰ میں ۴۴۰ تھے۔ کل شاکھاؤں کو ملا کر اس وقت ایک ہزار سے زیادہ ودیارتھی تعلیم پا رہے ہیں۔ سمت ۱۹۸۶ میں ۵۸ نئے بالک گوروکل کانگڑی میں داخل ہوئے تھے۔ سمت ۱۹۸۷ میں ۶۴۔ اور پچھلے سال ۵۷ داخل ہوئے۔ یہ تعداد بھی ثابت کرتی ہے۔ کہ گوروکل میں داخل ہونے والے نئے دیارتھیوں کی تعداد میں کوئی کمی نہیں ہوئی ہے۔ اس وقت تک ۲۳۲ گوروکل سے شکھشا پا چکے ہیں۔ اور بڑی کامیابی سے سماج اور دیش کی سیوا کر رہے ہیں۔

گوروکل کی کامیابی۔ سنستھا کے طور پر بھی گوروکل کو لاثانی کامیابی مل رہی ہے۔ گوروکل میں شاریرک شکھشا کا مناسب انتظام ہے۔ ہاکی وغیرہ کھیلوں کا بھی گوروکل کی طرف سے اچھا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس سال اپریل میں شردھانند ہاکی ٹورنمنٹ کی آیوجنا شردھانند سپتاہ کے دنوں میں کی گئی تھی۔ مختلف جگہوں کی ۱۰-۱۲ اچھی اچھی اور چنی ہوئی ٹیمیں آئی تھیں۔ ٹورنمنٹ میں اول رہنے والے کے لئے "شردھانند ٹرافی" بطور انعام رکھی گئی تھی۔ جن ٹیموں نے اس ٹورنمنٹ میں حصہ لیا۔ ان میں سے کئی ایک کا نام ہی کھیل کا تھا۔ مگر اس مقابلہ میں گوروکل کی ہاکی ٹیم جیتی۔ پچھلے کئی سالوں سے یہ ٹورنمنٹ ہو رہا ہے۔ اور ہر سال فتح کا سہرا گوروکل کے سر پر ہی بندھتا ہے۔ گوروکل کی ایک بھجنوں کی ٹیم والی بال کے ٹورنمنٹ میں شامل ہوئی تھی۔ اور والی بال کا کپ بھی جیت لائی تھی۔ کھیل وغیرہ میں سپھلتا پراپت کرنے کے علاوہ مانسک پرتی یوگیتا…

دھارمک پھلواڑی

یوگ درشن

سندھیا رہسیہ

دیانند چرتر

مہاشہ راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم ہسپتال روڈ لاہور

یوروپ ـــ اور ـــ امریکہ

کے ڈاکٹروں کی رائے ہے۔ کہ

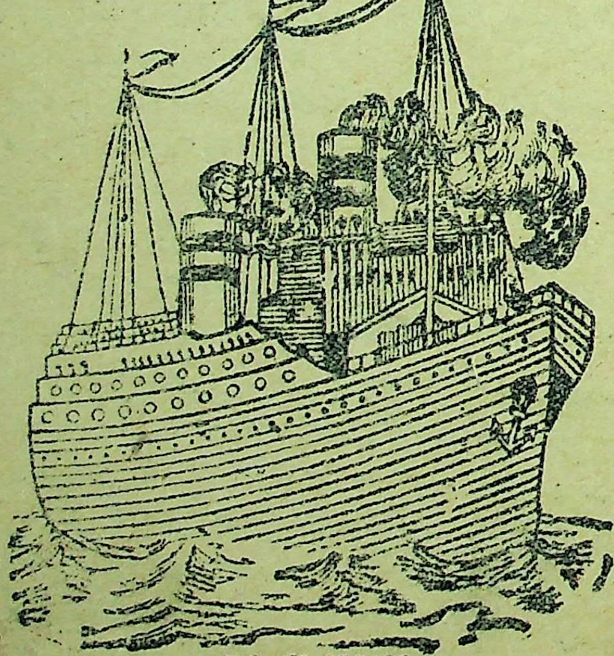
صحت کے لئے

سب سے اچھا کپڑا وہ ہے جو:-

(۱) سورج کی آتی ہوئی الٹراوایلٹ کرنوں کو بلا روک ٹوک جسم تک پہنچانے دے۔
(۲) جسم سے نکلے ہوئے پسینے وغیرہ کو چوس کر جذب کر لے۔
(۳) جسم کی کھال پر کسی قسم کی چنچناہٹ یا رگڑ وغیرہ پیدا نہ کرے۔
(۴) کپڑے کا رنگ پختہ ہو۔ اور پہننے میں ملائم ہو

Bawasons Textile

Regd.
BAWA PARDUMAN SINGH
& SONS.



REG. TRADE MARK

اصلی جہاز مارکہ

کھدر کریپ

میں یہ سب خوبیاں ہونے کے باوجود پہننے میں اتنا مضبوط اور قیمت میں اتنا سستا ہے کہ سب غریب اور امیر اسے پسند کرتے ہیں ہم جہاز مارکہ "کھدر کریپ" اعلیٰ سے اعلیٰ ڈیزائن اور سوشیسری سی دیشی ن لو موہت کر لینے والے بیس پختہ رنگوں میں دستیاب ہوتا ہے۔ خریدتے وقت ہماری فرم کا نام اور اصلی جہاز مارکہ تجارتی نشان ضرور دیکھ لیا کریں۔

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرت سر

برانچیں: بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور۔ کوئٹہ

گوروکل!

(از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ)

گوروکل کی ستھاپنا اس لئے ہوئی تھی۔ کہ آریہ سماج میں ویدوں کے ودوان اور آریہ اپدیشک تیار کئے جائیں۔ گوروکل نے اس کے لئے پریتن کیا۔ اور اس کو سپھلتا بھی پراپت ہوئی۔ جنہوں نے گوروکل کے اتسو پر کبھی آچاریہ رام دیو جی کا بھاشن سنا ہے۔ ان کو سمرن ہوگا۔ وہ یہ بات بتایا کرتے ہیں۔ گوروکل کے سناتک کیا کام کرتے ہیں؟ پستک لکھنے۔ سماچار پتروں کے سمپادک ہونے وغیرہ وشیوں پر ان کی رپورٹ پوری طرح پرکاش ڈالتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ دنیا میں اور کوئی ایسی سنستھا نہیں ہے جس کے سناتک اس اوسطہ سے ایسے کام کرتے ہوں۔ اسی طرح کئی سناتک اپنے اپنے وشیوں میں بڑی اچھی یشنا پراپت کر چکے ہیں۔

مثال کے طور پر پنڈت جے چندر جی پورا تتو وبھاگ میں بہت شہرت رکھتے ہیں۔ مانیہ کاشی پرشاد جائسوال بار ایٹ لا نے بڑودہ کی کانفرنس میں اپنے پردھان پد کے بھاشن میں ان کے لیکھوں کا ادا ہرن دیا ہے۔ یہی نہیں۔ بلکہ ان کی پستک بھارت درشن اور اس کے نقشوں کو یوروپ کے ودوانوں نے بھی اچھا مانا ہے۔ اسی وشے کے ودان ہیرا چند گوری شنکر اوجھا جی نے ایک بار لکھا تھا۔ کہ پنڈت جے چندر جی نے بھوگول اور اتہاس کو ملا کر ایک نئی بات کی ہے۔ یہی اس کا حصہ تھا

اسی طرح وید بھاشیہ کرنے کے لئے آریہ سماج کے پنڈتوں نے پہلے بھی یتن کیا تھا۔ ان میں پنڈت تلسی رام جی میرٹھ نواسی پنڈت شیو شنکر جی کاویہ تیرتھ۔ پنڈت کھیم کرن جی ترویدی اور پنڈت آریہ منی جی کے نام الیکھنیہ ہیں۔ لیکن سب ویدوں پر لکھنے والے پنڈت جے چندر جی سناتک ہی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس زمانہ کے سائن آچاریہ ہیں۔

اسی پرکار اپدیشک کا کام کرنے والے کئی سناتک ہیں۔ ان سب کا ذکر پنڈت بدھ دیو جی نے ابھی "آریہ مسافر" میں کیا تھا۔ اس لئے اس کے دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جگ پرکھنے والوں میں پنڈت دیوشرما جی دنیا میں کسی ویگت سے کم نہیں ہیں۔ اس طرح یہ بات مان لینی چاہئے۔ کہ آچاریہ رام دیو جی اور پنڈت بدھ دیو جی نے جو کچھ کہا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کام اس سے زیادہ ہی ہوا ہے۔ اور اس سے زیادہ کام کرنے والے ہیں۔ اس لئے اس کام میں گوروکل کو پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

اس وقت گوروکل میں تین کالج ہیں۔ اس لئے گوروکل ایک وشوودیالیہ یعنی یونیورسٹی ہے۔ یہی بات سوچنے کی ہے۔ کہ کیا آریہ سماج یونیورسٹی چلا سکتا ہے؟ میرے وچار میں آریہ سماج میں یہ طاقت ہی نہیں ہے۔ کہ وہ یونیورسٹی چلا سکے۔ اس کے پاس اتنا دھن ہی نہیں ہے۔ جو سب وشیوں کا اتم پربندھ کر سکے۔ اگر آپ یونیورسٹی دیکھنا ہی چاہتے ہیں۔ تو بنارس کی ہندو یونیورسٹی دیکھ سکتے ہیں۔ نہ تو آریہ سماج کے پاس کافی دھن ہے۔ نہ ہی اتنے ودیارتھی ہیں۔ اور نہ ہی آریہ سماج کا یہ کام ہے۔ کہ وہ ہر ایک وشے میں ہاتھ ڈالے۔ اگر سب وشیوں میں ہاتھ ڈال کر آریہ سماج سپھلتا پراپت کرنا چاہے۔ تو وہ بھرم میں ہے۔ یقیناً اس کو ناکامی ہوگی۔ اس لئے اسے اپنا ہی وشے لے کر اسے اچھی طرح کرنا چاہئے۔

جس طرح وید پرچار میں آریہ سماج کی کچھ خاص باتیں ہیں۔ اسی طرح پڑھائی میں بھی اس کو خاص باتیں لے کر ہی پڑھائی کا کام کرنا چاہئے۔

ایک تو وہ سکول اور کالج ہیں۔ جو یونیورسٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا طریقہ تعلیم یونیورسٹی مقرر کر دیتی ہے۔ وہ آنکھیں بند کر کے اسی سڑک پر چلتے رہتے ہیں۔ جو ان کے لئے مخصوص ہے۔ لیکن گوروکل کا تعلق کسی یونیورسٹی سے نہیں ہے۔ اس لئے اس کو صرف اپنا ہی کام کرنا ہوگا۔

عام طور پر یہ بالکل سچ ہے۔ کہ سب ودیاؤں کی ضرورت ملک اور جاتی کو ہوتی ہے۔ لیکن جو پربندھ گورنمنٹ یا اس کے ساتھ چلنے والے کرتے ہیں۔ ان کو آریہ سماج کو الگ نہ کرنا چاہئے۔ اگر وہی وشے پڑھاتے ہیں۔ تو ان کے ساتھ مل کر ہم کیوں نہ پڑھائے جائیں؟ اس لئے میری سمتی میں گوروکل کو وہی وشے پڑھانے چاہئیں۔ جن سے ویدوں کے ودوان اور پرچار میں لگن رکھنے والے دھرم پر نرچھاور ہونے والے سجن پیدا کئے جا سکیں۔ اور اس کام کے لئے ادھیکاری تک تو سنسکرت درشن کر کے سب کچھ پڑھانا ہوگا۔ جس وقت ادھیکاری ہو گیا۔ اس وقت اس سے پوچھنا ہوگا۔ کہ آپ کدھر چلنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ وید پڑھنا چاہتا ہے۔ اور دھرم میں وشیش رچی رکھتا ہے۔ تو اس کو وید۔ درشن اور سنسکرت ساہتیہ میں یوگیہ بنانا ہوگا۔ باقی جال سے الگ کرنا ہوگا تاکہ آریہ سماج میں آریہ سماج کے دھن سے آریہ سماج کے سیوک ہی ہوں۔

اگر اس نے کچھ اور پڑھنا ہو۔ تو اسے کہہ دیا جائے کہ وہاں چلے جاؤ۔ جہاں حالات آپ کے انوکول ہوں۔ وہاں وہ اپنی تعلیم پوری کر لو۔ اس حالت میں نہ تو آریہ سماج پر دھن کا زیادہ بوجھ رہے گا۔ اور نہ ہی زیادہ ذمہ داری عائد ہوگی۔ اس لئے میں گوروکل کے کاریہ کرتاؤں اور گوروکل کے پریمیوں سے پرارتھنا کروں گا۔ کہ وہ اس بات پر وچار کریں۔

اگر دھن کی بات چھوڑ بھی دی جائے۔ تو بھی کیا ۷۰ لڑکوں کی یونیورسٹی ہو سکتی ہے۔ اور ۷۰ لڑکے تین کالج بنا سکتے ہیں؟ ۷۰ لڑکوں کی تعلیم کتنی مہنگی پڑے گی؟ آریہ سماج اسے برداشت کر سکتا ہے؟ میرے وچار میں تو آریہ سماج کی شکتی سے باہر ہے۔ اس لئے اسے ٹھیک کرنے کا یتن کرنا چاہئے۔ آگے آپ جو مناسب سمجھیں۔ کریں۔ ع

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہے

شردھانند دل سمیلن

گوروکل کانگڑی کے وارشک اتسو پر ۳۱ مارچ کو دوپہر کے سمے آچاریہ دیو شرما جی ابھئے ودیالنکار کی صدارت میں شردھانند دل کا ایک بہت ضروری سمیلن ہوگا۔ اس میں شردھانند دوس پربھی منانے کے لئے نرچی وارشک پروگرام بنایا جائے گا۔ شردھانند دل کے نیموں پر انتم وچار ہوگا۔ پرچار منتری اور پربندھ منتری کا نروا چن بھی ہوگا۔ "آریہ رتن" اور "سدھانت رتن" اپادھی پریکشاؤں کے پرچار ارتھ اُپائے سوچے جائیں گے۔ اس لئے شردھانند دل کے جن سدسیوں نے ابھی تک اپنا اپنا سالانہ چندہ نہیں بھیجا ہے وہ جلدی ہی ذیل کے پتہ پر بھیج دیں کیونکہ صرف سدسیوں کو ہی سمتی دینے کا ادھیکار ہوگا۔ آشا ہے۔ کہ شردھانند دل کے اتساہی سدسیہ گوروکل کانگڑی کے وارشک اتسو پر اوشیہ پدھاریں گے۔

درشن ابھیلاشی:—

ابھئے دت سدھارتھی پردھان منتری شردھانند دل

گوروکل کانگڑی۔ ضلع سہارنپور

گوروکل شکھشا پرنالی کا کامیاب تجربہ

(از شری آچاریہ رامدیوجی گورنر کنیا گوروکل ڈیرہ دون)

تقریباً ۳۰ ورش ہوئے۔ ایک ڈیڑھ کا پکا آدرش وادی بیسویں صدی کے آرمبھ میں ۲۵-۳۰ چھوٹے بچوں کو ساتھ لے کر ہردوار کی اور چل پڑا۔ جتنی زبانیں اُتنی ہی باتیں لوگ کرتے تھے۔ کوئی کہتا تھا۔ کہ آدمی تو پھلا ہے۔ لیکن باتیں دقیانوسی کرتا ہے۔ روشنی اور تہذیب کے زمانہ میں بچوں کو ہی تہذیب کے دانا دن میں رکھا جا سکتا ہے۔ جس کو مرے ہوئے ہی ہزاروں ورش ہو چکے کیا اپنشدوں کے کال کی اوستھاؤں اور پرستھتیوں کو واپس لایا جا سکتا ہے؟ کوئی کہتا تھا۔ کہ اس زمانہ میں جبکہ فنِ تعلیم ترقی پذیر ہے۔ ایک مُردہ زبان کی دیاکرن کو گھوکھنے کے لئے اپنے بچوں کو کون بھیجے گا؟ کوئی کہتا تھا۔ کہ یہ انسانی فطرت کے بنیادی اصولوں کے ہی برخلاف ہے۔ کہ ماتا پتا اور پریوارک اثرات سے دور کر کے لڑکوں کو ایک طویل عرصہ کے لئے جنگل میں رکھا جائے۔ بھلا وہاں وہ بنیں گے کیا؟ اور جب وہ دنیا میں واپس آئیں گے۔ تو چڑیا گھر کے جانوروں کی مانند لوگوں کی دل لگی کے سامان بنیں گے:۔

لیکن وہ مستانہ جس کی آنکھوں میں ایک مستی کا نور تھا ہردوار پہنچ ہی گیا۔ اور ان کومل بچوں کو کانگڑی کے گھنے جنگل میں لے گیا۔ جہاں بھولا ہوا آدمی بھی مشکل سے دوبارہ مل سکتا تھا اس کے سوائے چیتے۔ ریچھ۔ گیدڑ اور بندر تھے۔ لوگ اس پر کبھی ہنستے تھے۔ اور کبھی اس کی عقل پر رونے بیٹھ۔ اُس نے نہ ہنسی کی پرواہ کی۔ اور نہ رونے کی طرف توجہ دی۔ وہ اپنا فرض پورا کرتا گیا جنگلوں کو صاف کروایا۔ چھپروں کے مکان بنوائے اور سنستھا چلا دی۔ برہمچاریوں کی تعداد بڑھتی گئی۔ مائیں بچوں کو دودھ پلاتے سمے اور لوری دیتے سمے اپنے لالوں کے کانوں میں یہ شبد گونجانے لگیں۔ کہ بچے! تو گوروکل کا برہمچاری بنے گا۔ تین چار برس کے بچوں سے جب یہ پرشن پوچھا جاتا کہ تم کیا بنو گے؟ تو وہ کہتے۔ کہ ہم تو گوروکل کے برہمچاری بنیں گے۔ اور چاروں وید پڑھیں گے۔ لیکن یہ سب کچھ کو ہتا کتنی سوچتے تھے۔ لوگوں نے جہاں تک کے سپرد کر دئیے۔ لیکن اُن کے دل دھڑکتے تھے۔ کبھی آشا اُن کو میٹھے میٹھے سپنے دکھاتی تھی۔ اور کبھی خوف اُن کو ہراساں کرتا تھا۔

گوروکل کے برہمچاری کچھ بڑے ہوئے۔ اُن کو آریہ بھاشا۔ دوارہ وگیان اور انیہ وشیوں کا گیان دیا جانے لگا۔ ماہرانِ تعلیم بولے۔ یہ ایک بھلا آدمی ہے۔ ہندی میں کوئی ایسا ہنر نہیں ہے جس کی شکھشا ہندی میں کیسے دی جا سکتی ہے ... قدرت نے بھی کروٹ لی۔ اب

فنِ تعلیم کے ستد معاملوں کے ساتھ لڑائی مول لے رہا ہے۔ لیکن وہ مستانہ دھن کا پکا نہ ٹلا اور نہ جھکا۔ اس کو دید پر اگادھ شردھا تھی۔ وہ دیانند پرست تھا۔ وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔ اور اپنے راستہ پر بے خوف چلتا گیا۔ ایک دن بھارت کے مشہور نیتا شری نواس تشریف لائے۔ اُنہوں نے ایک چال چلی۔ رات کو ۱۱ بجے مجھ کو بُلا کر کہا۔ کہ صبح سات بجے برہمچاریوں کا میں واد وواد سنوں گا۔ ایک نہایت مشکل مضمون چن لیا۔ میں نے کہا۔ کہ انتظام کیسے ہو گا؟ اُنہوں نے کہا۔ کہ آپ سو جائیے۔ صبح برہمچاری جب سندھیا ہون سے نورت ہوں۔ تو اُن کو سبھا منڈپ میں اکٹھا کر دو۔ اور واد وواد آرمبھ کرا دو۔

میں سو گیا۔ اور صبح اُٹھتے ہی سوچنے لگا۔ کہ ایک عجیب ترکیب سے پالا پڑا ہے۔ برہمچاریوں کو نہ مضمون کا پتہ ہے نہ تیاری کے

لیے وقت۔ خیر میں نے برہمچاریوں کو خبر دی۔ اور مضمون بتلایا۔ وہ سبھا منڈپ میں اکٹھے ہوئے۔ شری شری نواس شاستری پنڈت ہردیہ ناتھ کنزرو اور پرنسپل دیو ایکھنڈ انیادی ودوان کرسیوں پر براجمان ہوئے۔ واد وواد آرمبھ ہوا۔ شری نواس جی کے چہرہ کے اُتار چڑھاؤ کو دیکھنا لطف سے خالی نہ تھا۔ تالیوں کی گونج میں واد وواد سماپت ہوا۔ شری نواس جی اُٹھے۔ اور اُنہوں نے کہا کہ جب میں آیا تھا۔ مجھے گوروکل شکھشا پرنالی میں وشواس نہ تھا میں نہیں سمجھتا تھا۔ کہ ہندی اُوچیہ شکھشا کا مادھیم ہو سکتی ہے۔ آج میں یہ وشواس لیکر جاؤں گا۔ کہ یہی طریقِ تعلیم بھارت ورش کے لئے ہتکر ہے۔ اس کے چند روز بعد کلکتہ یونیورسٹی کمیشن آئی۔ اس کے پردھان سیڈلر صاحب نے مجھے وہ اتہاسک خط لکھا جس میں اُنہوں نے اعتراف کیا۔ کہ گوروکل شکھشا پرنالی سروتم ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا۔ کہ اب انکو یقین ہو گیا ہے۔ کہ اُوچیہ سے

اُوچیہ شکھشا بھی ماتری بھاشا میں دی جا سکتی ہے۔ بلکہ اسی میں دی جانی چاہئیے:۔

آج گوروکل لقب سے نزسوبن سے جاگرت اوستھا اور آدرشا سے ٹھوس اصلیت میں تبدیل ہو چکا ہے۔ آج اس کو وہ کامیابی نصیب ہے۔ جو سوامی شردھانند کے وقت میں بھی نہ تھی۔ لیکن شری سب سوامی جی کہتے۔

آج اگر پنجاب یونیورسٹی پر کمیشن بیٹھتی ہے۔ تو وہ سرو سمتی سے سفارش کرتی ہے۔ کہ کم از کم میٹرک تک شکھشا کا مادھیم ماتری بھاشا ہونا چاہئیے۔ پنجاب یونیورسٹی کی سینٹ اس سفارش کو سرو سمتی سے منظور کرتی ہے۔ ہندو یونیورسٹی ایف۔ اے تک ہندی میں تعلیم دینے کو تیار ہو گئی۔ اندر پرستھ یونیورسٹی مجھ سے پرامرش کرنے کے بعد ایف۔ اے تک شکھشا کا مادھیم ماتری بھاشا کو بنا رہی ہے۔ حیدر آباد دکھشن کی عثمانیہ یونیورسٹی بھی ایم۔ اے تک اردو دوارہ تعلیم دیتی ہے۔ لیکن یہ سب سنستھائیں گوروکل کی کامیابی کو دیکھ کر اسی راستہ پر چلتی ہیں۔ آج گوروکل کے سناتک انیہ سرکاری یونیورسٹیوں کے پروفیسر پدوں کو سُشوبھت کر رہے ہیں۔ سویدک دھرم کے ناد کو دیش دیشانتروں اور دیپ دیپانتروں میں پہنچا رہے ہیں۔ ویدوں کا بھاشیہ کر رہے ہیں۔ ہندی ساہتیہ کے چمکتے ہوئے رتنوں میں سے کچھ ایک بیرسٹر کامیاب ٹھیکیدار زمیندار اور بیوپاری ہیں۔ کچھ ایک آج نیتک کھیتر میں جا کر اپنی وِدیا سے کُل ماتا کے مُکھ کو اُجول کر رہے ہیں۔ برہمچاری تو کیا آج گوروکل کی برہمچارنیاں بھی اپنی لیاقت کا سِکہ ہر جگہ ہر دم پر بٹھلا رہی ہیں۔ ہندو یونیورسٹی کے زیرِ اہتمام ایک اکھل بھارتیہ واد وواد ہوتا ہے۔ ہندوستان بھر کی یونیورسٹیوں کے پرتی ندھی وہاں پہنچتے ہیں۔ پہلی بار کو چھوڑ کر جب جب گوروکل کے برہمچاری شریک ہوئے ٹرافی اور انعام اس دماغی پہلوانوں کے اکھاڑہ میں سے جیت کر لے آئے۔ حتیٰ کہ اس بار سنسکرت کے دھرندھر پنڈتوں کے گڑھ بنارس میں اکھل بھارتیہ سنسکرت واد وواد سمیلن کی ٹرافی گوروکل کے برہمچاری کیول سنسکرت کی پڑھائی میں دسویں سال گزار رہے دو ودیارتھیوں کے ہاتھ سے چھین کر لے آئے ہیں۔ اگر گوروکل نے اور کچھ نہ کیا ہوتا کیول آریہ سماج کو دو شرما جیسا یوگی بدھ دیو جیسا دیانند پر مٹنے والا اودوان۔ اور بدھ دیو چندر رکانت ویش یال دھرم دیو اور کشیپ دیو جیسے مشنری یہ بڑے سے غیر پور ایڈورٹائزنگ اور ستیہ ورت جیسے ویدک سدھانتوں کی کھوج میں جیون لگانے والے نہیں دئیے ہوتے۔ تب بھی اس پر جو لاکھوں روپیہ خرچ کئے ہیں۔ وہ سُود در سُود سمیت وصول ہو گئے ہوتے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ویدودوانوں کی فہرست میں وشنو ناتھ چند دیو شرما ترو کُت بھاشیہ کار چندر منی بدھ دیو دیو راج کا اضافہ کیا ہے۔ بھارتیہ اتہاس کے ہندو نیتاؤں کی فہرست میں جے ناتھ اوستیہ کیتو کا اضافہ کیا ہے ہندی ساہتیہ کی مالا میں اندر ودیالنکار دھرم انند...

آج سے دو ورش پہلے گوروکل کا آچاریہ بنتے ہوئے مجھ نربل نے کچھ بھکشا میں مانگی تھیں۔ گت ورش بھی تو دھیان سے سننے کی بھکشا کو دوہرایا تھا۔ تب میں نے ہلکی سی شکایت بھی اپسیتھت کی تھی۔ پر اس بار میں شکایت نہیں کرتا۔ یہ صاف سویکار کرتا ہوں۔ کہ میں اتنا نربل ہوں۔ کہ اپنی آواز نہیں سنا سکتا۔ اس نربلتا کو دور کرنے کے لئے میں اب تپسیا کروں گا۔ تپسیا کرتا ہوا اپنے کو سناؤں گا۔ گت ورش گوروکل کے ادیشیوں کے بارہ میں میں نے جو کچھ لکھا۔ لیکھ پرمیشور کی کرپا ہوئی۔ تو میں اس کے وشے میں وستار سے اپنے وچار لکھنے کا وچار رکھتا ہوں جو بھائی میرے وچاروں کو ٹھیک ٹھیک جاننے کی پرواہ کریں۔ ان سے یہ بھی نویدن کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اوندھے سے نکلنے والے ویدک دھرم ماسک کو دھیان سے پڑھنے کی کرپا کریں۔ کیونکہ میرا وچار ہو رہا ہے۔ میں اس ماسک پتر میں ہم پورک کچھ لکھا کروں۔ شاید اس کا سمپادن بھی کرنے لگوں۔ سہارنپور سے نکلنے والے "وکاس" نامک سپتاہک پتر بھی میں سمے سمے پر لکھتا رہوں۔ یہ بھی سمبھو ہے۔ استو۔

آج اس چھوٹے سے لیکھ دوارہ میں گوروکل کے سمبندھ میں اپنا ایک کیندریہ وچار آپ کی سیوا میں اپسیتھت کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا گوروکل کی سوامنی سبھا کے سدسیہ گوروکل کی ورتمان اوستھا سے سنتشٹ نہیں ہیں۔ آریہ جنتا سے بھی کئی ارتھوں میں استنتوش کی آواز آتی ہے۔ سویم گوروکل کے سناتک بھی کبھی کبھی استنتوش پرگٹ کرتے ہیں۔ میری سمجھ میں اس استنتوش کا بڑا کارن تو گوروکل کے وشے میں ٹھیک جانکاری نہ ہونا ہے۔ ایسے کارنوں کو تو میں چھوڑ دیتا ہوں۔ کچھ واستوک ایسی باتیں ہیں۔ جن کے کارن یہ پریہ کل سنتوش جنک پھل نہیں دے رہا ہے۔ ان باتوں پر ہمیں ضرور وچار کرنا چاہئے۔ گوروکل میں برہمچاری کی طرح رہنے کا تتھا گورو کی طرح رہنے کا جو میرا انوبھو ہے۔ وہ مجھے بتاتا ہے۔ کہ گوروکل اپنے گورو کلیہ بھاؤ میں نہیں چل سکا۔ بہ سنکھیوں نے اسے وچلت کر دیا ہے۔ اپنے انوبھو کو میں ایک شبد میں رکھتا ہوں۔ نہ یہ گوروکل سادھنا کا گوروکل نہیں بنا سکا ہے۔ گوروکل جیسی اونچیہ آدرش چلنے والی سنستھا کے لئے یہ آوشیک ہے۔ کہ اس میں سب گورو تتھا سب برہمچاری بلکہ سب کرمچاری بھی ایک سادھنا کے لئے ہی اکٹھے ہوئے ہوں۔ کوئی بھی ادا سین رچی سے یا

سادھنا گوروکل

(از شری دیو شرما جی آچاریہ گوروکل کانگڑی)

کسی انیہ رچی سے گوروکل کا واسی نہ ہو۔ ہم ورش کچھ اونچیہ وستو دینے کے بھاؤ سے گورو آویں۔ اور ہم ورش اُن سے کچھ لینے کے بھاؤ سے برہمچاری اکٹھے ہوویں۔ اور یہ ہم ورش اس میں کرمچاری بھی آگر ایسے کل کی انیہ سیوا کے لئے اپنی سیوائیں اپسیتھت کریں۔

اس طرح اکٹھے ہوئے کل واسی جس

جائیں۔ یدی یہ سادھنائیں گوروکل میں چلیں گی۔ تو گوروکل سنسار کے لئے آشیرواد روپ سدھ ہووے گا۔ کسی بھی گیانی پرش کو گوروکل سے شکایت کا کوئی کارن نہیں ہوگا۔

۱- ادھیاتمک سادھنا۔ گوروکل میں انکر سنٹ ایشور بھگتی اور یوگا بھیاس کی سادھنا کرائی جائے۔ گوروکل کا ویسا ہی وایو

سادھنا میں لگیں۔ وہ ایسی وستو کی سادھنا ہونی چاہئے جو کہ دیش کی سنستھا کی کسی واستوک جیوت مانگ کو پورا کرنے والی ہو۔ میں گت ورش کے لیکھ میں بتلا چکا ہوں۔ کہ یہ مانگ دھرم کی مانگ ہے۔ پرنتو دھرم شبد میں سنکوچت ارتھوں میں نہیں پریوگ کر رہا ہوں۔ سنسار کو دیش کے نیچے عملی دھرم کا راستہ دکھلانے کی بہت سمبھت ضرورت ہے۔ جا نہ نا جانے ہیں۔ جن سے کہ مجھے یہ دھرم کی مانگ سنائی دیتی آ رہی ہے۔ اُن کی آگیا انوسار نمنلکھت وششٹ سادھنائیں ہیں۔ جو کہ گوروکل میں ہونی

منڈل بنایا جائے۔

۲- ویدلان کی سادھنا۔ گوروکل میں وید دن۔ ودیالگوں تتھا آج کل کے انکر سنٹ سنتیہ لانوں کا سچا اتنا پرکھن گیان کرایا جائے۔ گوروکل اس گیان کا پرماسک سنستھان بن جائے۔

۳- دیش سیوا کی سادھنا۔ گوروکل میں ایسے سچے دیش بھگت تیار کئے جاویں۔ جو بھارت ماتا کو غلامی سے چھڑانے والے ہوویں۔ جن میں اگادھ دیش بھگتی اور سیوا کی سپرٹ بھری ہو۔ وہ دیش کے لئے جیویں۔

۴- فرم اور کلا کی سادھنا۔ گوروکل میں فرم کا اپنے ہاتھ سے کام کرنے کا ہو سکتی

جاوے۔ منشیوں کی سو بھاوک آکانکشاؤں کو پورا کرنے والی کرشی کا پالن و بنیز سر شٹھتا آدمی کلا میں سکھائی جاویں۔

گوروکل کے برہمچاری اونچیہ سر شٹھتا سے دہارک بھاؤ سے پر تنا کے ساتھ ان سب کاموں کو کرنا سیکھیں۔ جو منشیوں کی سو بھاوک آکانکشاؤں کی رچھا کرنے والے ہیں۔ ان چار سادھناؤں میں لگنے کے لئے اونچے آدرش سے ہو بہو ملے جیو ہوویں۔ ایسے گورو شنشیہ سمبوک پرورت گوروکل میں اکٹھے ہوویں۔ ان چار میں سمپارک پہلے دو سادھناؤں کو اکٹھا کر دیا جاوے۔ اور یہ ایک ہی ہیں۔

چونکہ ویدک گیان کی پراپتی ادھیاتمک سادھنا کی ادھینتا میں ہی چلنی چاہئے۔ تو یہ تین سادھنائیں گویا کرمشہ براہمن۔ کشتری اور ویش کی سادھنائیں ہیں۔ ان کاریوں میں میں نے کوئی نئی بات نہیں کہی ہے۔ میں نے یدی کچھ نیا کہا ہے۔ تو وہ سادھنا شبد دوارہ کہا ہے۔ میری آنکھوں کے سامنے جو گوروکل کا چتر ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس کل میں جا ہے کوئی کھوٹے بنا رہا ہے یا راشٹر یہ جھنڈا کی بندھنا کر رہا ہے۔ وید رچنا کر رہا ہے یا پرانایام کا ابھیاس کر رہا ہے۔ وہ یہ سب پوری لگن کے ساتھ اتھوا پورے پریم اور سچائی کے ساتھ اونچے ادیش اور پوتر بھاؤ کے ساتھ سادھنا کے طور پر کر رہا ہے۔ کیا میرے اس چتر کو پورا کرنے میں کوئی اور بھی بھائی ہاتھ بٹائیں گے؟

(ادم شم)

گوروکل کانگڑی

گوروکل برلبِ دریائے گنگا کیا سہاتا ہے — کہ ویرانے میں اک بستی نئی اپنی بساتا ہے
ہمارے واسطے تیرتھ ہے تو گنگا سے بھی بڑھ کر — کہ تو گنگا میں گنگا وید امرت کی بہاتا ہے
زمانہ بہہ رہا ہے مغربی تہذیب کی رو میں — مگر تو مشرقی تہذیب کا ڈنکا بجاتا ہے
ہٹا کر فارسی عربی سے تو بھارت کے بچوں کو — پرانی سنسکرت بھاشا کا لٹریچر پڑھاتا ہے
اصولوں پر رشیوں کے انہیں چلنا سکھاتا ہے — فسانے ویر بہادروں کے اُن کو سناتا ہے
کوئی مانے یا نہ مانے حقیقت ہے مگر گلشن
عقیدت سے ترے آگے زمانہ سر جھکاتا ہے

سنتو لال گلشن بھیروی منڈی بہاؤالدین

گورو کل کا آکرشن اور خوبیاں

(دیکھک ویش بھگت شری پنڈت ستیہ دیو جی ودیا النکار)

گورو کل ایک ایسا پرکھشن تھا جس کی کرت کارتا اور کامیابی پر شروع سے ہی شک کیا جاتا تھا۔ مگر یہ رائے بالکل ٹھیک نہیں۔ پارلیمنٹ میں میکالے کی رائے بالکل ٹھیک منتری ہٹ کے ۱۸۳۵ء کے اس مشہور لیکھ کے بعد جس کے ذریعہ بھارت میں موجودہ نیکتا شونیہ سرکاری تعلیم کی شروعات ہوئی تھی۔ کیول گورو کل ہی ایک پرکھشن ہے۔ جو اس کے خلاف کیا گیا ہے۔ رہا اس کے ٹھیک خلاف چلنے والی کی کامیابی پر کس کو یقین ہو سکتا ہے؟ گورو کل کی بھی ایسی ہی سمجھی گئی۔ جنگل میں ماتا پتا سے الگ سولہ برس تک بالکوں کے رہنے کی کلپنا تک لوگوں کے لئے یقین سے باہر کی بات تھی۔ پر مہاتما منشی رام جی کی شردھا وشواس اور پتتر نے گورو کل کی کامیابی کے راستہ میں نا ممکن کو بھی ممکن بنا کر رکھ دیا۔ اس سلسلہ میں اس کی کامیابی کی ایک اور گواہی دی جا سکے گی۔ وہ ہے گورو کل کا آکرشن۔ اس آکرشن سے آریہ جنتا تو گورو کل کی طرف ایسی کھنچتی چلی گئی۔ کہ گورو کل اس کے لئے ایسا تیرتھ بن گیا ہے کہ ہر سال جلسہ کے وقت جس کے درشن کرنا آریہ جنتا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ آریہ جنتا کے علاوہ کٹر سناتن دھرمی۔ عیسائی۔ مسلمان۔ یوروپین نہ صرف انگریز بلکہ امریکن۔ فرنچ اور جرمن وغیرہ بھی گورو کل کی اور آکرشت ہوتے گئے ہیں۔ سماج سدھار۔ ماتری بھاشا ہندی کے پرچار اور ملک شکھشا کے وسنار وغیرہ کی درشٹی سے گورو کل بلا شک آدرش سنستھا ہے۔ اس لئے ایسے لوگوں کا اس کی طرف آکرشت ہونا سوابھاوک ہے۔ مگر ایسے لوگ بھی گورو کل کی طرف آکرشت ہوتے رہے جن کا گورو کل کے ساتھ کوئی سیدھا تعلق نہیں تھا۔ علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کا ایک کمیشن گورو کل آیا۔ اور اس پر مگدھ ہو گیا۔ ڈاکٹر انصاری اور بیرسٹر آصف علی سریکھے نیشنلسٹ مسلمان گورو کل آئے۔ اور اس پر لٹو ہو گئے۔ جو مسلمان گورو کل کو مذہبی سنستھا سمجھتے ہوئے یہ سوچتے تھے۔ کہ وہاں اپنے پرنن میں کوئی پانی تک نہیں پلائے گا۔ جب برہمچاریوں اور ادھیاپکوں نے ان کے ساتھ بیٹھ کر بھائی بھائی کی طرح بھوجن کھایا۔ تب ان کی آنکھیں کھلیں۔ اور گورو کل نے ان کے دل میں گھر کر لیا۔ کلکتہ یونیورسٹی کمیشن کے پردھان مسٹر سیڈلر اور سر آشوتوش مکرجی گورو کل آئے۔ ان پر گورو کل کا جو اثر ہوا۔ وہ سیڈلر کمیشن کی رپورٹ میں درج ہے۔ مسٹر سیڈلر نے گورو کل کا خوب گہرا اولوکن کرنے کے بعد کہا تھا:-

"ماتری بھاشا کے ذریعہ اعلیٰ تعلیم دینے کے پرکھشن میں گورو کل کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے" ۔

مانیہ منتر جو اس شاستری سریکھے نرم سے نرم۔ لالہ لاجپت رائے جی سریکھے گرم سے گرم۔ پنڈت موتی لال جی نہرو سریکھے اگرم راج نیتگیہ۔ پنڈت مدن موہن جی مالویہ سریکھے پھونک پھونک کر آگے قدم بڑھانے والے اور گورو کل سے بھی بڑی سنستھاؤں کے سنستھاپک۔ سیٹھ جمنا لال جی بجاج سریکھے شردھا سمپن سیوا دھرم مہانو بھاو۔ بھارت کوکلا شریمتی سروجنی نائیڈو سریکھی مہیلا۔ شانتی نکیتن (بولپور) کے سنستھاپک دنیا میں مشہور شری رابندر ناتھ ٹیگور سریکھے مہاپرش اور جگت بندیہ مہاتما گاندھی سریکھے یگ نیتا وغیرہ سب کو ہی الگ الگ رچی اور الگ الگ سوبھاو رکھتے ہوئے بھی گورو کل نے اپنی طرف آکرشت کیا۔ اور سب کے دلوں میں اپنے لئے ایک سا سنمان بنایا۔ ضلع کے مجسٹریٹ۔ صوبہ کے گورنر اور بھارت کے وائسرائے تک کے لئے بھی گورو کل میں کچھ آکرشن تھا۔ رڑکی کے جائنٹ مجسٹریٹ مسٹر آر سی حاورٹ نے ٹھیک ہی لکھا تھا:-

"گورو کل ایک ادبھت سنستھا ہے۔ جس کا انتظام بہت اچھا ہے۔ اس کو دیکھ کر مجھ کو چیسٹر ہاؤس کا اپنا ودیارتھی جیون ایک دم یاد آ گیا۔ گورو کل میں اپنی مولک پڑھتی کے ساتھ ولایت کے سارو جنک سکولوں کی اچھائی کا مشرن کیا گیا ہے۔ شکھشا کا مادھیم ہندی ہی ہے۔ اور جنتا کی عام بھاشا ہی شکھشا کا واستوک مادھیم ہے۔ میں نے بھارت میں کہیں اور ایسے تندرست لڑکے نہیں دیکھے۔ ادھیاپک نسوارتھی ہیں۔ اور اپنے شیشیوں کے چرتر گٹھن کا پورا دھیان رکھتے ہیں" ۔

سرکاری ادھیکاریوں کی ایسی سمتیوں سے گورو کل کی سمتی لپتک بھری پڑی ہے۔

ولایت سے بھارت کی مشہور جگہوں کی یاترا کے لئے آنے والے ودیشی یاتری گورو کل ضرور آتے تھے۔ یوروپ کے کئی اخباروں کے پرتی ندھی مسٹر نیو لنسن نے ولایتی پتروں میں گورو کل کی اتنی تعریف کی تھی۔ کہ کتنے ہی ودیشی یاتری ان کے لیکھ پڑھنے کے بعد گورو کل آئے تھے۔ امریکہ کے مشہور شکھشا وگیہ ودوان وکیل مسٹر مارٹن ایچ فلپس نے گورو کل کی تعریف میں الہ آباد کے اخبار "پائنیر" میں بہت وسترت پتر لکھے تھے۔ وہ اتنے پربھاوشالی تھے۔ کہ "پائنیر" کا ہی ایڈیٹر لیکھ مالا کے آخیر میں گورو کل کی تعریف کرنے کے لئے مجبور ہوا۔ جو پہلے اس کو سویکار تک کرنے میں سنکوچ کرتا تھا۔ مسٹر فلپس گورو کل کے ساتھ اتنے مانوس ہو گئے تھے۔ کہ ان کا نام گورو کل میں پنڈت دیا نارائن رکھ لیا گیا تھا۔ وہ دھوتی کرتہ کے بھیس میں پورے کشمیری پنڈت ہی جان پڑتے تھے۔

وہ اکثر کہا کرتے تھے۔ کہ اگر میرا کوئی لڑکا ہوتا۔ تو میں اس کو گورو کل میں بھرتی کرتا۔ تھوڑا میں ہی اگر آٹھ سال کی عمر حاصل کر سکتا۔ تو گورو کل میں بھرتی ہو جاتا۔ ولایت کے اخبار "ڈیلی میل" کے پرتی ندھی مسٹر میکس ویل انگلینڈ کی سارو جنک پبلک سمپتی کے پرمکھ ممبر اور سدا چار کی سبھا کے ادھین کے لئے ہی ساری دنیا کی یاترا پر نکلے ہوئے تھے۔ ان کو سپلٹ انگلینڈ کی لبرل کلب کے ممبر اور مشہور لیکھک ولیم آر کفر بھارت بھگت دین بندھو مسٹر اینڈریوز اور ان کے ساتھی مسٹر پیرسن مسٹر ایچ۔ ہالینڈ۔ اس وقت کے انگلینڈ کے پردھان منتری مسٹر رمزے میکڈانلڈ ملارڈ ہارڈنگ سر ہنجو ڈور ماریسن مسٹر سکاٹ مسٹر الیف۔ ٹی برک۔ جرمنی کے مسٹر لے۔ ہالینڈ کے مسٹر گیبریہ۔ اور جاپان کے پروفیسر کیمورا وغیرہ کتنے ہی ودیشی یاتری گورو کل آئے۔ اور اس کی تعریف کے گیت گاتے ہوئے واپس لوٹے۔ مسٹر ہالینڈ نے "ماڈرن ریویو" میں گورو کل کو نہ صرف بھارت بلکہ ساری دنیا کی آشا کا کیندر لکھا تھا۔ مسٹر میکڈانلڈ نے گورو کل میں جو ویاکھیان دیا تھا۔ اس میں آپ نے کہا تھا۔ "گورو کل کا ادیش بھارتیوں کو سرکاری یونیورسٹیوں کی طرح دوغلے انگریز نہ بنا کر پورن بھارت واسی بنانا ہے" ۔

لارڈ ہارڈنگ بھارت میں ۱۹۱۳ء میں آئی ہوئی رائل کمیشن کے سبھاپتی تھے۔ آپ نے اپنے بھاشن میں گورو کل کو بہت منورنجک سنستھا کہا تھا۔ نیز کہا تھا۔ کہ مغربی سبھیتا انگریزوں سے پیدا ہوئی ہے۔ اور مشرقی سبھیتا جنگلوں سے۔ آپ یہاں جنگلوں میں بیٹھے ہوئے مشرقی پورانی سبھیتا میں پھر سے پران پرتشٹھا کر رہے ہیں۔ جاپان کے مشہور ودوان اور وہاں کے وشو ودیالیہ کے ادھیاپک شری کیمورا گورو کل سے بہت زیادہ پربھاوت ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا تھا:-

"تھوڑے سے وقت کے تو اس میں ہی میں نے یہاں سے انیک شکھشائیں حاصل کی ہیں جو میرے دیش کے لئے بھی بالکل نوین ہیں۔ امید ہے۔ بھوشیہ میں جاپان کے بہت سے ودیارتھی یہاں آ کر بھارت کی پراچین سنسکرتی کا ادھین کیا کریں گے" ۔

اس طرح گورو کل مغربی لوگوں کو بھی اپنی کامیابی اور خوبیوں پر مگدھ کرنے میں کامیاب ہوا۔ وہاں کا واتاورن ہی کچھ ایسا تھا۔ کہ باہر کے لوگ اس سے پربھاوت ہوئے بنا نہیں رہ سکتے تھے۔ گورو کل نے ایک فلپس کو ہی پنڈت دیا نارائن نہیں بنایا۔ کنتو کتنوں کے ہی جیون اور خیالات میں گورو کل نے کرانتی پیدا کی تھی۔ مسٹر اینڈریوز کا مانس آہار چھڑا کر ان کو شاکاہاری بنانے کا گورو گورو کل کو ہی حاصل ہے۔ مہاتما جی کے ساتھ مسٹر اینڈریوز کا اتنا اپناپن تھا۔ کہ دونوں کا آپس کا بیتر ویوہار "مہاتما ڈیر رام" اور "یور ڈیر چارلی" اور "مائی ڈیر چارلی" تھا۔ "یور ڈیر رام" کے لفظوں میں ہوتا تھا۔ وہ اتنا ابھوگی اور وسترت بیتر ویوہار ہے۔ کہ اگر اب بھی جنتا رایت ہو۔ تو اتنا ہی پرکاشت کیا جا سکے۔ تو ایک شکھشا پرد کتاب کا کام دے سکتا ہے۔ اس بیتر ویوہار سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بھارت کو عیسائی بنانے کے سکھ سوپن دیکھنے والے پادریوں کے گروہ میں سے اینڈریوز کو نکال کر ان کو بھارت بھگت اور دین بندھو بنانے کا شریہ بھی گورو کل اور مہاتما جی کو ہی ہے۔

کلکتہ کے بشپ کالج کے پادری ادھیاپک مسٹر آر۔ جی۔ ملبرن۔ مسٹر پیرسن کی پریرنا سے ہندی سیکھنے کی اچھا سے ۱۹۱۶ء کے ماہ فروری میں گورو کل تشریف لائے تھے۔ آنے سے پہلے آپ نے مہاتما جی سے گورو کل آنے کی آگیا مانگتے ہوئے لکھا تھا۔

"میں پادری ادھیاپک ہوں۔ شاید آپ گورو کل میں ایک عیسائی پادری کا رہنا پسند نہ کریں۔ اگر آپ مجھ سے یہ پرتگیا چاہیں کہ میں وہاں جا کر عیسائی دھرم کے سمبندھ میں کسی کے ساتھ کوئی بات نہیں کروں گا۔ تو میں ویسی پرتگیا کرنے کو بھی تیار ہوں۔ میں آپ کو وچن دیتا ہوں۔ کہ اگر کبھی کوئی بالک مجھ سے عیسائی دھرم کے سمبندھ میں کچھ پوچھے گا تو بھی عیسائی دھرم کے سمبندھ میں چپ رہوں گا۔ میں بھارت کی بھاشا اور بھارت کے دھارمک جیون کا ادھین کرنے کے لئے ہی گورو کل آنا چاہتا ہوں" ۔

مہاتما جی نے لکھا۔ کہ:-

"آپ جب چاہیں آ سکتے ہیں۔ یہاں آتے ہوئے ایک ہی پرتگیا کرنی ہو گی۔ وہ یہ کہ یہاں رہتے ہوئے مانس آہار نہیں کرنا ہو گا۔ عیسائی دھرم کے پرچار کے سمبندھ میں آپ یہاں آ کر دیکھیں گے۔ کہ ادارتا کا دعویٰ کرنے والوں کی نسبت ہم لوگ کہیں زیادہ ادار ہیں" ۔

مسٹر ملبرن گورو کل آئے۔ مہینہ بھر یہاں رہے۔ ہندی سیکھ گئے۔ اور اپنے ساتھ بھارت کے دھارمک جیون کا اتنا پربھاو لے گئے۔ کہ کلکتہ جا کر "پادری پن" کو چھوڑ دیا۔

اسی طرح مدراس کے سنسکرت کے مانے ہوئے عالم جنرل سی بی کرشن آچاریہ سر سوتی سمیلن کے

ہو کر اس منتر پر آ لے - کہ ان کا اپنا رسوئی سامانھ آجائے گا اور وہ سب سے الگ بند کمرہ میں اپنا بھوجن کیا کریں گے - چار پانچ دن تک وہیا کرم چلا - پر جلنے سے ایک دن پہلے مہا ودیالیہ بھنڈار میں اُنہوں نے برہمچاریوں اور مہاتما جی کے ساتھ ایک پنکتی میں بیٹھ کر بھوجن کیا - مہاتما جی کے وبھکتو اور گورو کل کے واتاورن میں کچھ ایسا ہی پربھاو تھا - کہ جو بھی وہاں آیا - کچھ نہ کچھ اس کے رنگ میں رنگ کر ہی گیا - جس سنستھا میں شام کو مہترتک رامائن کا پاٹھ کرتے ہوں - اعلیٰ شریمیوں کے برہمچاری دھوبیوں اور مہتروں کے بالکوں کو بھی تعلیم یافتہ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہوں - اور جس سنستھا کے ذریعہ چاروں طرف دُور دُور تک گاؤں میں پرارمبھک ودیالیہ کھول کر شکشا کا پرچار کیا جاتا ہو - اُس کے واتاورن میں ایسا جادو کا سا اثر ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے :-

ایسی کامیاب سنستھا کی خوبیوں پر بھی تھوڑا پرکاش اس لئے ڈالنا ضروری ہے - کہ اس کی کامیابی کا بھید پاٹھکوں کو معلوم ہو جائے - اور پھر راشٹر کے جیون کے سب سے اچھے اور بڑے کام کے ساتھ ان کا پورا پریچے ہو جائے :-

سنہ ۱۹۲۰ء میں مہاتما گاندھی دوارہ اسہیوگ اندولن شروع کئے جانے پر جس سوتنتر شکشا پرنالی کے لئے دیش پاگل ہو اٹھا تھا - گورو کل اُس کا ثبوت پتر ہے - گورو کل اپنے جنم کال سے سوتنتر روپ میں اپنا کام کرتا آ رہا ہے - نہ اُس کو سرکار کی طرف سے کوئی سہایتا حاصل ہے - اور نہ کسی سرکاری وشو ودیالیہ کے ساتھ اس کا کسی پرکار کا کچھ تعلق ہے - یہی گورو کل کی سب سے بڑی اور پہلی خوبی ہے -

پراچین پرمپرا آشرم پدھتی نیز گورو شِشیہ سمبندھ کو پھر جیوت کرنا دوسری خوبی ہے جس منتر دھا - وشوا س - سو بھیمان - نیتکتا اور آستک بھاو کی دوسری سنستھاؤں دوارہ سمایتی ہو رہی ہے - اُس کو پھر سے جاری کرنا تیسری خوبی ہے - بھارتیہ سبھیتا کے مول منتر سادہ جیون تتھا اُونچے وچار کو جیون کا ایک حصہ بنانے ہوئے نشٹ پرایہ بھارتیہ سنسکرتی کا پر اُدھار کرنا چوتھی خوبی ہے - ماتری بھاشا اتھوا راشٹر بھاشا ہندی دوارہ اُونچی سے اُونچی شکشا دینا گورو کل کی اپنی ہی خوبی پانچویں ہے - مغربی وگیان کے ساتھ بھارت کے ویدک سنسکرت وگیان کا مشرن کرنا اور ویدک ساہتیہ کا پر اُدھار کرنا چھٹی خوبی ہے - سماج سُدھار کو جیون کے ساتھ مشرت کرتے ہوئے رُوڑھی تتھا رم پرمپرا کی جڑ کا ناس کرنا ساتویں خوبی ہے - بال وواہ اور جات پات سرکھی ہندو سماج میں گھر کی ہوئی کریتیوں کا گورو کل نے پوری کامیابی کے ساتھ منہ کالا کیا ہے - اُونچی سے

اُونچی جاتی کے بالکوں کے ساتھ نیچ سے نیچ سمجھی جانے والی جاتی کے بالک بنا کسی بھید بھاو کے ایک ساتھ رہتے اور شکشا حاصل کرتے ہیں - سمان بھوجن - سمان وستر اور سمان ویوہار گورو کل کی آٹھویں خوبی ہے - مالدار اور غریب کے بھید بھاو کو بھی گورو کل نے مٹا دیا ہے - سب سے بڑی خوبی یہ ہے - کہ آریہ سماج دوارہ سنچالت ہونے پر بھی گورو کل مذہبی سنستھا نہیں ہے - بلکہ ایسی آدرش راشٹریہ سنستھا ہے - جو کسی بھی راشٹریہ سنستھا کے لئے آدرش ہو سکتی ہے - گورو کل کے دس سالوں کا سنگھ اُدگھاٹن کرتے ہوئے "پرچارک" میں مہاتما جی نے لکھا تھا کہ :-

"میرا یہ یقین ہے - کہ سب مت وادیوں کے جھگڑوں سے دُور رہتے ہوئے یہ گورو کل نواسی آریہ جنتا کے پتر ہیں - آریہ مسلمان اور عیسائیوں کے آپس کے جھگڑوں کو مٹا کر شانتی کی سنستھا پنا کریں گے - اگر اس پر بھی کسی کے من کو سنتوش نہ ہو - تو اسے انتظار کرنا چاہئے" :-

گورو کل وشو ودیالیہ کانگڑی کا اسٹاف

آچاریہ :- شری پنڈت دیو شرما جی ودیا النکار - جنرل نریکشن - انچارج گورو کل

اُپ آچاریہ :- پروفیسر لال چند جی ایم - اے - انگریزی

وید اُپادھیائے :- پروفیسر دیو شرما جی ودیا النکار - تیرھویں اور چودھویں شریمیوں کو وید پڑھاتے ہیں :-

پروفیسر فلاسفی :- پروفیسر سُند لال جی ایم - اے - گیارھویں - بارھویں - تیرھویں اور چودھویں شریمیوں کو فلاسفی کی تعلیم دیتے ہیں :-

آریہ سدھانت - کرم اُپادھیائے :- پروفیسر سُنیہ برت جی سدھانت النکار - چاروں شریمیوں کو آریہ سدھانت کی تعلیم دیتے ہیں - گیارھویں اور بارھویں شریمیوں کو ویدک سنسکرتی تک پڑھاتے ہیں - آپ گورو کل وشو ودیالیہ کے رجسٹرار ہیں :-

پروفیسر آف ہسٹری :- پروفیسر سُنیہ کیتو جی ودیا النکار - چاروں شریمیوں کو اتہاس پڑھاتے ہیں :-

ساہتیہ آچاریہ :- پروفیسر واگیشور جی ودیا النکار ساہتیہ شاستری - چاروں شریمیوں کو آریہ بھاشا اور ساہتیہ کی شکشا دیتے ہیں :-

درشن اُپادھیائے :- شری پنڈت شر ہندر جی بھٹاچاریہ - چاروں شریمیوں کو درشن شاستر پڑھاتے ہیں :-

پروفیسر آف اکانومکس :- پنڈت وِشوناتھ جی ودیا النکار - جملہ شریمیوں کو ارتھ شاستر پڑھاتے ہیں :-

چیف میڈیکل آفیسر :- شری پنڈت دھرم دت جی ودیا النکار - آیورویدک کالج میں پراچین آیوروید پڑھاتے ہیں - مزید براں گورو کل کے میڈیکل آفیسر ہیں :-

آیوروید پروفیسر :- شری ڈاکٹر رادھا کرشن جی ایم - بی - بی - ایس - آپ آیوروید کالج میں آیوروید پڑھاتے ہیں :-

سرجری اُپادھیائے :- شری ڈاکٹر رام دیال جی ایم - بی - بی - ایس - سرجری اور اناٹومی کی شکشا دیتے ہیں :-

آیوروید اُپادھیائے :- شری پنڈت دھرم دت جی - پراچین آیوروید کی شکشا دیتے ہیں :-

پروفیسر آف سائنس :- شری پروفیسر نظیر چند جی ایم - ایس - سی - چاروں شریمیوں کو سائنس کی شکشا دیتے ہیں :-

اسی اُدار درشٹی سے مہاتما جی گورو کل کا سمّان کرتے تھے - اس لئے گورو کل مذہبی سنستھا نہ ہو کر راشٹریہ سنستھا بن گیا ہے - مہاتما گاندھی نے گورو کل کے سمبندھ میں یہ بالکل ٹھیک کہا ہے - کہ "آریہ سماج کے کاریہ کا سب سے اچھا نتیجہ گورو کل کی سنستھا بنا ہے - یہ سچے ارتھوں میں راشٹریہ سنستھا ہے - جس کا شاسن اور انتظام سب اپنے آدھین ہے" :-

گورو کل کا سادہ جنک جیون :- گورو کل کا سادہ جنک جیون بھی گورو کل کی اپنی ہی خوبی ہے - پڑھائی کے ساتھ ادھیاپکوں کے نریکشن میں چلنے والی ودیا اُنتک سبھاؤں کے علاوہ آشرم میں برہمچاری اپنی سبھائیں اور پنچایتیں سوتنتر روپ میں چلاتے ہیں - سبھاؤں میں پارلیمنٹ - ہندی ساہتیہ سمیلن کو منا سمیلن اور کانگرس وغیرہ کے ادھیویشن برہمچاری خود ہی کرتے ہیں - جن سبھوں نے برہمچاریوں کو بھاشن تتھا وواد کرتے ہوئے سُنا ہے - اور پترپترکاؤں میں اُن کے لیکھ پڑھے ہیں - اُنہوں نے اُن کی بھاشن شکتی - رچنا شکتی اور لیکھن شیلی کی مکت کنٹھ سے تعریف کی ہے - جلسہ پر ہونے والے سرسوتی سمیلنوں کا آیوجن برہمچاریوں کی سبھا دوارہ ساہتیہ پریشد کی طرف سے ہی ہوتا ہے - اس پریشد کی طرف سے کچھ اچھی ساہتیک کتابیں بھی پرکاشت کی گئی ہیں - گورو کل میں آنے والے سمانیہ درشکوں کا آتیتھیہ ستکار برہمچاری پورن سوتنترتا کے ساتھ خود ہی کرتے ہیں - اس سوبھاو کے پریم پورن آتیتھیہ کو گورو کل میں آیا ہوا وکتی کبھی بھول نہیں سکتا - باہر سے آئے ہوئے لوگوں کے جیا لامنت سے فائدہ اٹھانے کے لئے برہمچاری اُن کو جھٹ جا لیتے ہیں - اُن کو سنتشٹ کئے بنا اُن سے چھٹکارا پانا ممکن نہیں ہوتا :-

گورو کل کے سہو گیہ سناتک شری شنکر دیو جی ودیا النکار نے کتنے سُندر لفظوں میں اپنی کل بھومی کا نقشہ کھینچا ہے - وہ لکھتے ہیں :-

"گورو کل آریہ سماج کی سب سے اچھی وکھولی ہے - وہ اس یگ میں بھارت ... میں سب سے پہلا راشٹریہ گیان مندر ہے ... دھرم اور راشٹر کا ایسا سمبندھ ہے کہ وہ ایک دوسرے سے الگ نہیں ہو سکتے - آستک اور ناستک شانتی کے بارے بولنا چھ شانتی نکیتن ہے - سنیہ اور دھرم کی ویدی پر اپنے سروسو کو نیوچھاور کرنے والے ویروں کا وہ تیرتھ آگرہ آشرم ہے - شانتی کی پوتر دھارا اکثر وہاں بہہ رہی ہے - آتم وِیر رشی شردھانند کی وہ تپو بھومی ہے" :-

ایسی خوبیوں سے بھرے ہوئے گورو کل کی کیپنا کو اپنے طور پر سچائی کرتا ثابت کر دینا اتھوا اس کو وچار کوٹی سے صورت روپ میں لا کر پریکشا کی ... سے پار پہنچا دینا مہاتما منشی رام جی کے جیون کا اتنا بڑا کام ہے - جو اُن کے سب کاموں کے اتہاس سے پرشنشٹوں پر سے مٹ جانے پر بھی نالندا اور ٹیکسلا کے وشو ودیالیوں کے سمان ہمیشہ یاد کیا جاتا رہے گا :-

کلیان کا مارگ

(از پروفیسر پنڈت لعل چند جی آپ آچاریہ گوروکل کانگڑی)

اپنشدوں میں لکھا ہے۔ کہ ہر ایک انسان کے آگے دو راستے کھلے ہیں۔ جدھر چاہے وہ قدم اٹھا سکتا ہے۔ ایک کا نام ہے "شریہ مارگ" اور دوسرے کا نام "پریہ مارگ"۔ ایک کلیان کا راستہ ہے۔ دوسرا ناش کا۔ پریہ جو کلیان کا مارگ ہے۔ وہ چھرے کی تیز دھار پر چلنے کے سمان کٹھن ہے۔ اور جو ناش کا مارگ ہے۔ وہ بہت پیارا لگتا ہے۔ اندریوں کے سکھ کس کو پیارے نہیں لگتے۔ سارا منشیہ مات وشیوں کے بھوگ کی طرف بھاگا چلا جا رہا ہے۔ جدھر منہ موڑو۔ یہ لوبھی ہی لوبھی ہیں۔ سب ان پرلوبھنوں کا شکار ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ کوئی بھلا مانس کھڑا ہو کر نہیں وچارتا کہ یہ جو سرپٹ دوڑ ہے۔ کب تک چلے گی۔ اور کہاں لے جائے گی؟ کوئی کوئی ہوش میں آ جاتا ہے۔ جیت جاتا ہے۔ خطرہ کو محسوس کرنے لگ جاتا ہے۔ اور پھر سکے کوشش کرتا ہے۔ کہ اپنا رخ بدلوں۔ کلیان کے مارگ پر چلوں۔ اور ناش سے بچوں۔ گھوڑے کو جو قابو کرتا ہے۔ وہ منزلِ مقصود پر پہنچتا ہے۔ جو قابو نہیں کر سکتا۔ گھوڑا اسے گڑھے میں جا پھینکتا ہے۔ گھوڑے کو قابو کرنا آسان ہے۔ ملیچھ کو بھی قابو کرنا آسان ہے۔ مگر اس پربل ویگ والے من کو قابو کرنا نہایت کٹھن ہے۔ یہ جو اچھائیں جو واسنائیں ہمارے اندر بھری پڑی ہیں۔ ان کو قابو کون کر سکتا ہے؟ یہ جو ہمارے اندر اننت ترشنا ہے۔ اسے کون شانت کر سکتا ہے؟ ہمیں سنسار کے ہزاروں سکھ بھی مل جائیں۔ تو بھی کیا یہ ترشنا شانت ہو جائے گی؟ ہرگز نہیں۔ یوں تو مرض بڑھتا ہی چلا جائے گا۔ یہ اننت ترشنا تو دبا ہی اننت سکھ کی پراپتی کے بنا شانت ہو نہیں سکتی۔ یہ ترشنا تو اپنے پریتم سے ملا چاہتی ہے۔ جس پریتم کی اننت شکتی سے یہ سب جگ چل رہا ہے۔ اور جس کے اننت سوندریہ سے یہ سب جگمگا رہا ہے اس اننت سکھ کو ایک چھلانگ مار کر برہمچریہ سے بھی سنیاس دھارن کرنے کا ادھیکاری ہو کر تو کوئی ورلا ہی پراپت کر سکتا ہے۔ سرو سادھارن کے لئے وہ مارگ نہیں ہے۔ بعض وقت اوپر سے برہمچاری بنے ہوئے اندر سے سب واسناؤں کو دھارن کئے ہوئے منشیہ اپنے آپ کو تہاتما سمجھنے لگ جاتے ہیں۔

آشرم بھو سمجھا۔ سرو سادھارن کے لئے تو مارگ ہے۔ کہ پہلے برہمچریہ پھر گرہست۔ پھر بانپرستھ اور پھر سنیاس۔ جو گیہ گرہستی وہی ہو سکتا ہے جو برہمچاری رہ چکا ہے۔ گرہست کا سکھ تو وہی بھوگ سکتا ہے۔ جس کے شریر میں اپنی شکتی ہے۔ ایسا سے میرا مطلب ہے برہمچریہ دوارہ سنگرہیت شکتی یا ایسی کمائی کمائی کا پہلی ہو۔ گرہست کا سنسار ہے ایسا ہیت شکتی بنی پتنی کا بھید... جس گرہستی کو

یہ چیزیں پراپت ہوں۔ اس کا سورگ یہیں شروع ہو جاتا ہے۔ بدھ دیو جی ٹھیک کہتے ہیں۔ کہ برہمچریہ آشرم۔ گرہست آشرم اور بانپرستھ آشرم یہ تینوں سورگ ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر سورگ ہیں۔ تو پھر گرہستی دکھی کیوں ہیں؟ بھائی گرہستی دکھی کیوں نہ ہوں۔ قیمت نہیں دی۔ سکھ کیسے ملے؟ سکھ مفت نہیں ملتا۔ تپ کرنا پڑتا ہے۔ شکتی دھارن کرنی پڑتی ہے۔ برہمچریہ دھارن کرنا پڑتا ہے۔ شکتی کا نشہ چڑھا ہو۔ بازوں پھڑکتے ہوں۔ شریر سڈول ہو۔ چال نربھیک ہو۔ دل و دماغ تندرست ہوں۔ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل ہو۔ جس کو ایسی شکتی اپنے اندر انوبھو ہوتی ہے۔ وہ پہلے سورگ میں ہے۔ جس نے پہلے سورگ کا سکھ نہیں لیا۔ وہ آگے جا کر کیا سکھ لے گا؟ دوسرے سورگ کا راستہ پہلے سورگ میں سے ہی ہے۔ مگر منشیہ کا سکھ آسمان سے نہیں ٹپکے گا۔ نہ ہی طاقت کی لاجواب گولیوں سے ملے گا۔ بھلا طاقت گولیوں میں کہاں؟ طاقت تو برہمچریہ میں ہے۔ سکھ اندریوں کی غلامی میں کہاں؟ سکھ تو سنیم میں ہے۔

دوسری بات جو گرہستی کو سکھی رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ وہ ہے سنیم بکت پریم۔ چاہے کتنا بھی شکتی شالی گرہستی کیوں نہ ہو۔ آخر اس کی شکتی کی کوئی حد ہے۔ جو اندھا دھند بھوگ کرنے لگ جائے گا۔ وہ جلدی ناش کو پراپت ہو جائے گا۔ ناش سے میرا مطلب یہ نہیں۔ کہ ضرور مر ہی جائے گا۔ اگر نہ بھی مرے۔ تو بہت کمزور ہو جائے گا۔ اور کمزور کا جینا بھی کوئی جینا ہے۔ اس سے مرنا اچھا ہے۔ زندگی ہو۔ تو بل ہو۔ نہیں تو زندگی بے سود ہے۔ جو گرہستی گرہست میں برہمچریہ کی پروا نہیں کرتا۔ وہ سورگ کو نرک بنا لیتا ہے۔ اور جو سنیم سے چلتا ہے۔ اور اپنی شکتی بنائے رکھتا ہے۔ وہی سورگ میں واس کر سکتا ہے۔ گرہستی کو سکھی ہونے کے لئے جو تیسری شرط لگائی گئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اتم سنتان ہو۔ بہت سے آریہ سماجی بھائی سوامی دیانند کی اور کوئی آگیا مانیں یا نہ مانیں۔ مگر اس آگیا کو ضرور اکرنے میں سدا اینوان رہتے ہیں۔ کہ سنتان کی گنتی دس تک پہنچنی چاہئے۔ جن میں شکتی کافی ہے۔ اور جن کے پاس پیسہ بھی کافی ہے۔ جس سے کہ اپنی سنتان کی اچھی شکھشا کا پربندھ کر سکیں۔ ان سے تو دس سنتان کرنے کا کچھ مطلب ہے۔ مگر

جہاں میاں بیوی کا گزارہ ہی مشکل سے ہو رہا ہو۔ آمدنی کم ہو۔ شکتی کم ہو۔ وہاں ایک کے بعد ایک اور کبھی کبھی جوڑے بھی پیدا ہوتے چلے جائیں۔ اور اس سلسلہ کا کہیں خاتمہ نہ ہو۔ یہ کوئی آگیا پالن میں شمار نہیں ہو سکتا۔ سنتان اتم ہونی چاہئے اور سانتی ہونی چاہئے۔ جس کا بھرن پوشن ہم اچھی طرح سے کر سکیں۔ جو سبل اور سنیمی ہے۔ اس کی سنتان سبل اور سندر ہوتی ہے۔ سندر اور سبل بالک کو دیکھ کر کس ماتا پتا کا دل گدگد نہیں ہو جاتا۔ یہ بالک آتے ہیں ہمیں اپنی کھوئی ہوئی سرلتا کو یاد کرانے اور ہم پر ابھی کی طرف لے جانے کے واسطے۔ عیسیٰ مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا تھا "مت روکو ان چھوٹے بالکوں کو آنے دو میرے پاس۔ کیونکہ سورگ میں جو یونا ہیں۔ وہ بھی ایسے ہی بھولے بھالے ہیں"۔ بھلا سوا کیا آپ چاہتے ہیں۔ کہ یہ جو آپ کے بالک ہیں۔ ان کا بل۔ ان کا سوندریہ۔ ان کی سرلتا بڑھتی چلی جائے اگر چاہتے ہیں۔ تو نکالیں ان کو شہروں کی گندی ہوا سے جہاں ان کا سواستھ بگڑ جائے گا۔ شہروں کے پرلوبھنوں سے جہاں کچی عمر میں ان کا چال چلن بگڑ جائے گا۔ جہاں سواستھ نہیں آچار نہیں۔ وہاں اور کیا رہا؟ جس کی فکر کرنی چاہئے اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ آپ کے لخت جگر تندرست بدھیمان اور سداچاری بنیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان کے جیون کی کلی کھلے۔ اور خوب کھلے۔ اتنی کھلے۔ کہ نہ کیول آپ کا گھر بلکہ سارا سنسار ان کی خوشبو سے مہک اٹھے۔ تو ان کو سیدھا گوروکل بھیج دو۔ وہاں رات دن ان کو شدھ وایو ملے گی۔ شہروں کے لوگ صبح و شام ہوا خوری کے لئے نکلتے ہیں۔ مگر گوروکل میں تو رات دن ہوا خوری ہی ہوتی رہتی ہے۔ شدھ اگ شدھ دھن۔ وایو جل اور پھل سب ان کو ہی ملتا ہے کوئی شو کیشم۔ کوئی سر غول۔ یہاں ہر پرکار کا ان شدھ ملتا ہے۔ سانوک بھوجن سے من شانت رہتا ہے۔ وشیوں کی طرف کم بھاگتا ہے۔ شہروں میں لوبھون راجسک یا تامسک جذبات کو بھڑکانے والا ہے۔ سرل رہن سہن اور اچیہ وچار (Plain living & high thinking) یہاں کا اصول ہے۔ پرکرتی ماتا کی گود میں وہ پلتے ہیں وہی شکتی انکے اندر آ جاتی ہے۔ برہمچاری وبرجرلف جو اس سال سنا انک ہیو مولا ہے۔ بنارس یونیورسٹی میں جو آل انڈیا ہندی ڈیبیٹ ہرتی ہے۔ متواتر دو سال آؤل نمبر پر رہا ہے۔ سننے والے کہتے ہیں۔ کہ جب یہ

وہاں بولتا ہے۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ پرکرتی کی کوئی زبردست شکتی کھل گئی ہے۔ اور وہ پرگٹ ہو رہی ہے۔ ننھے ودیارتی مجمع میں جہاں لڑکے شور ڈال کر کسی کی تقریر ہونے نہیں دیتے۔ یہ ویر جس سے مجھے بہت امید ہے۔ کہ گوروکل کا نام روشن کرے گا۔ ایسا اثر ڈالتا ہے۔ کہ سب آدر اور شانتی سے شروع سے آخر تک اس کو سنتے ہیں۔ یہ کس کا پرتاپ ہے؟ یہ سب سوامی شردھانند جی کا پرتاپ ہے۔ جنہوں نے گوروکل کو پرکرتی ماتا کی گود میں ستھاپت کیا۔ ماتا پتا میں دوش ہیں۔ ادھیاپکوں میں دوش ہیں۔ مگر پرکرتی ماتا کی پریرنا میں اور پریم میں اور پرورتا میں کوئی دوش نہیں ہے۔ ہم ادھیاپک تو برہمچاریوں کو کسی خاص وقت ہی پڑھاتے ہیں۔ پرکرتی ماتا کی شکھشا تو انکو ۲۴ گھنٹے ملتی رہتی ہے۔ یہی ہم پرکرتی ماتا کے کاریہ میں بجائے روڑے اٹکانے کے اس کی سہایتا کریں۔ تو نسندیہہ گوروکل کے برہمچاری بہت کمال کر کے دکھا سکتے ہیں۔ بدی سبل اور دھارمک گرہستی ہی اپنے سبل اور دھارمک لڑکے گوروکل میں بھیجیں۔ بدی گوروکل میں سب گورو نہ کیول ودوان ہی ہوں۔ بلکہ بھگتی بھاو سے ...

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

مجھ کو ۳ سال سے مرض احتلام لاحق ہو گیا تھا۔ حالت روز بروز خراب ہوتی جا رہی تھی۔ بہت سے حکیموں سے علاج کرا چکا تھا۔ کچھ افاقہ نہیں ہوتا تھا۔ "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی"۔ والی مثال کا اطلاق ہو رہا تھا۔ میں نے معمولی حکیموں کا نہیں بلکہ بڑے بڑے نامور حکیموں کا علاج کروایا تھا۔ مگر کچھ افاقہ نہیں ہوا۔ میں آپ کا اور پرماتما کا بڑا شکر گزار ہوں کہ مجھے اب دھاتو پشٹ کے استعمال سے بالکل آرام ہو گیا ہے۔ یعنے احتلام بند ہو گیا ہے۔ اب کوئی شکایت نہیں رہی۔

(مسٹر لوکو رام منگلانی۔ سوریج آپریٹر (سندھ)

ایسے ہزاروں خطوط بلا طلب آئے ہوئے ہیں جن سے ظاہر ہے کہ کویراج پنڈت امرناتھ ناگر وئید۔ کوی رتن راج وئید کا ایجاد کردہ دھاتو پشٹ (گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ) واقعی میں مردوں کے ویرج (جوہر حیات) کے جملہ امراض کو دور کر کے ان کو قابل اولاد بناتا ہے۔ جنہوں نے اپنی جوانی کا خود اپنے ہاتھوں ناش کیا ہے یا جن کے چہرے بے رونق اور پژمردہ ہو گئے ہیں اور ہر وقت دل دھڑکتا رہتا ہے۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا آتا۔ گھبراہٹ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہے۔ غرضیکہ جریان۔ احتلام سستی۔ نامردی وغیرہ کے لئے کم خرچ بالانشین بلکہ جادو اثر ٹانک ہے یہ ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے اور کھانے میں خوش ذائقہ ہے ۲۰ روز کے لئے ۴۰ خوراک کے ایک خوبصورت سنہری ڈبے کی قیمت صرف دو روپے اور محصول ڈاک ۹ آنے۔

ملنے کا پتہ منیجر آیورویدک شفا گھر پومنٹ نمبر ۱۱ لاہور یا بالمقابل شاہ انگ رشید لوہاری دروازہ لکھی نشر لاکر خود خرید سکتے ہیں

گوروکل وشوودیالیہ کانگڑی کے ۳۴ ویں وارشک اُتسو کا سمہ وبھاگ

۳۰- مارچ ۱۹۳۴ء مطابق ۱۷ چیت سمت ۱۹۹۰ (شکروار)

صبح - ۷ سے ۸ بجے تک ہون یگیہ تتھا بھجن
۸ " ۱۱ " " سوودیشی پردرشنی کا اُدگھاٹن
دوپہر - ۱ " ۱½ " " بھجن
سرسوتی سمیلن - ۱½ سے ۳ بجے تک سرسوتی سمیلن ہو گا "देववाणी सर्वासां" (– "भाषाणां जननीश्रेष्ठा न वा") وشے پر وادوواد ہو گا - جس میں گوروکل - رشی کل - مہا ودیالیہ جوالاپور تتھا انیہ سنسکرت شکشنالیوں کے چھاتر بھاگ لیں گے - جو چھاتر پرتھم تتھا دوتیہ رہیں گے - اُنہیں پاریتوشک بھی دیا جائے گا ۔ سبھاپتی :- شری پنڈت بُدھ دیو جی ودیا النکار
۳ سے ۴½ بجے تک سنسکرت میں شلوکوں کی چھوٹے برہمچاریوں کی انتیاکشری
۴½ " ۵½ " " - ویاکھیان پنڈت لوک ناتھ جی ترک واچسپتی - وشے "دھرم دھن پر کا لاستانی"
۵½ " ۶ " " - " ڈاکٹر شیام سوروپ جی ستیہ ورت - وشے "شکھشا"
رات - ۷ سے ۷½ بجے تک بھجن
۷½ " ۸½ " " " ویاکھیان چاندکرن جی شاردا ایم - اے - ایل ایل بی
وشے "مرہٹوں کے اُدھ نشابدی کے پنچایت بہار اکر تو یہ"
۸½ " ۹½ " " " ویاکھیان پنڈت دھرمیندر ناتھ جی ترک شرومنی ایم - اے
وشے :- "دھن کا انیاچار"
۹½ " ۱۰½ " " " ویاکھیان سوامی ستیانند جی مہاراج - وشے "سوچ لو!"

۳۱- مارچ ۱۹۳۴ء مطابق ۱۸ چیت سمت ۱۹۹۰ (سنیچروار)

صبح - ۷ سے ۷½ بجے تک ہون یگیہ
۷½ " ۸½ " " " ویاکھیان سوامی کیولانند جی مہاراج
۸½ " ۱۰ " " " انتر وشوودیالیہ ہندی وادوواد سمیلن
وشے :- "کیا ورتمان ساسئنٹیفک کرانتی مانوی سماج کے کلیان میں سہایک سدھ ہوئی ہے یا نہیں؟"
۱۰ " ۱۰¼ " " " بھجن
۱۰¼ " ۱۱¼ " " " ویاکھیان پنڈت پریہ ورت جی وید واچسپتی
دوپہر - ۱ سے ۱¼ " " بھجن
سرو دھرم سمیلن - ۱¼ سے ۳¼ بجے تک - سرو دھرم سمیلن - "میرا دھرم اور روگیان"
وشے پر وِوِدھ دھرموں کے پرتی ندھی اپنا اپنا نبندھ پڑھیں گے -
سبھاپتی :- پنڈت گنگا پرشاد جی اُپادھیائے
۳¼ سے ۴¼ بجے تک ویاکھیان پروفیسر ستیہ ورت جی سدھانت النکار
اچھوت اُدھار سمیلن - ۴¼ سے ۶¼ بجے تک اچھوت اُدھار سمیلن
سبھاپتی :- پنڈت نیکی رام جی شرما
رات - ۷ سے ۷½ بجے تک بھجن
۷½ " ۸½ " " " ویاکھیان پروفیسر اِندر جی ودیاواچسپتی
۸½ " ۹½ " " " ویاکھیان پنڈت دیو شرما جی ابھئے ودیا النکار آچاریہ گوروکل کانگڑی - وشے :- "پہلا قدم"
۹½ سے ۱۱ " " " گوروکل کے برہمچاریوں کے کھیل ؛

یکم اپریل ۱۹۳۴ء مطابق ۱۹- چیت سمت ۱۹۹۰ (اتوار)

صبح - ۶½ سے ۷½ بجے تک - جلوس ؛

وکھشانت سنسکار - ۷½ سے ۱۰½ بجے تک وکھشانت سنسکار
وکھشانت ابھی بھاشن ... ڈاکٹر کالی داس جی ناگ - ایم - اے - ڈی - کلکتہ کے سو پرسدھ ودوان دیں گے
دوپہر - ۱ سے ۱½ بجے تک بھجن
۱½ " ۲½ " " " ویاکھیان پنڈت بُدھ دیو جی ودیا النکار
۲½ " ۴ " " " تتھا اپیل شری آچاریہ رام دیو جی
۴ " ۶ " " دھن سنگرہ
رات - ۷ " ۷½ " " بھجن
۷½ " ۸½ " " " ویاکھیان مہاتما نارائن سوامی جی
وشے :- "آدرش شکھشا"
۸½ " ۹½ " " " ویاکھیان مہاتما کرشن جی بی - اے
۹½ " ۱۰¼ " " " پروفیسر تارا چند جی گاجرا ایم - اے
۱۰¼ " ۱۱ " " " ڈاکٹر سٹنڈن جی کا میجک لینٹرن دوارہ سوا سنتھیہ سمبندھی ویاکھیان

۲/ اپریل ۱۹۳۴ء مطابق ۲۰- چیت سمت ۱۹۹۰ (سوموار)

صبح - ۷ سے ۸ بجے تک وید آرمبھ سنسکار
۸ " ۸½ " " بھجن
آریہ سمیلن ۸½ سے ۱۰ تک آریہ سمیلن
سبھاپتی :- آچاریہ رام دیو جی ؛
۱۰ سے ۱۰½ بجے تک بھجن
۱۰½ سے ۱۱½ " " ویاکھیان پنڈت جگن ناتھ جی نرُکت رتن
دوپہر - ۱½ " ۲ " " بھجن
ورن ویوستھا سمیلن ۲ سے ۳½ بجے تک ورن ویوستھا سمیلن
سبھاپتی :- شری نارائن سوامی جی
۳½ سے ۳¾ بجے تک بھجن
۳¾ " ۴¾ " " ویاکھیان پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی ودیا بھوشن "شردھانند ول" -
وشے :- "آریہ سماج میں کرانتی کی آوشیکتا"
۴¾ سے ۵¾ بجے تک ویاکھیان پنڈت گنگا پرشاد جی اُپادھیائے
رات - ۸ " ۱۱ " " سنگیت سمیلن

دوِتیہ پنڈال

۳۱- مارچ ۱۹۳۴ء تدانوسار ۱۸- چیت سمت ۱۹۹۰ (سنیچروار)

دوپہر - شردھانند دل سمیلن
۲ سے ۳½ بجے تک شردھانند دل سمیلن ؛
سبھاپتی :- شری آچاریہ دیو شرما جی ابھئے ودیا النکار - گوروکل کانگڑی

یکم اپریل ۱۹۳۴ء تدانوسار ۱۹- چیت سمت ۱۹۹۰ (ایتوار)

رات - کویتا سمیلن
۹ سے ۱۱ بجے تک کویتا سمیلن
سبھاپتی :- پنڈت رام نرائن جی ترپاٹھی - پریاگ

گوروکل اُنتی کے مارگ پر

(لیکھک پنڈت دیوراج جی ودیا واچسپتی)

آریہ سماج دھینو ہے۔ گوروکل اس کا وتس ہے۔ آریہ سماج نے اپنے وتس کو ہمیشہ ان، وستر اور دھن کا دودھ پلایا ہے۔ کبھی کبھی تھنوں میں دودھ تھوڑا رہا۔ پرنتو اپنے وتس کو اوشیہ پلایا۔ مجھے تو نشچے ہے کہ آریہ سماج اپنے وتس کے پالن پوشن کرنے میں کبھی پیچھے رہنے والی نہیں ہے۔ وہ اس کا پالن پوشن سدا سے کرتی رہی۔ اور کرتی رہے گی +

ہردواری کا غلط الزام ۔ آریہ سماجیوں میں گھومنے والے اپدیشکوں میں سے کوئی کوئی کبھی کبھی ایسی نراشتا کی باتیں سنانے لگتے ہیں۔ کہ آریہ سماج گوروکل سے سخت ناراض ہے۔ گوروکل کے لئے دھن سنگرہ کا کاریہ دن بدن کٹھن ہوتا جا رہا ہے۔ اور کچھ کال کے بعد دھن سنگرہ کا کاریہ مند ہو جائے گا اور گوروکل ٹوٹ جائے گا۔ ایسی ایسی کچھ باتیں سننے کا مجھے بڑا انوبھو ہوتا ہے۔ اور ہنسی آتی ہے۔

آستک بھاؤ کی دڑھتا ۔ مجھے یقین ہے کہ سنسار میں جس چیز کی ضرورت ہے۔ وہ مٹ نہیں سکتی۔ اور جس چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ لاکھ کوشش کر کے بچائی گئی بھی بچ نہیں سکتی۔ قدرت کا قانون ہی ایسا ہے۔ آدمی کا اس میں کچھ دخل نہیں۔ یدی گوروکل کی سنسار کو ضرورت نہیں۔ تو ضرور ٹوٹ جائے گا۔ کسی کے بچائے بچ نہیں سکتا۔ اور یدی ضرورت ہے۔ تو کسی کے توڑے ٹوٹ نہیں سکتا۔ لوگ بھول جاتے ہیں۔ کہ آدمی کی گورنمنٹ کے اوپر پرمیشور کی گورنمنٹ کام کر رہی ہے۔ اس مالک کا انتظام بڑا زبردست ہے۔ جو آدمی ہمیشہ اس مالک کی نگرانی میں رہتے ہیں۔ اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ اس کے قانون کو عمل میں لاتے ہیں۔ اور اپنے پاک دل سے اس کی عبادت کرتے ہیں۔ ان کے چہرہ پر اس کا نور چمکتا ہے۔ ان کے دل سے اس کی آواز نکلتی ہے۔ اس پرماتما کا ہاتھ ان کے سر پر رہتا ہے۔ وہ مالک ان کو عمر بخشتا ہے۔ اور وہ اس کے سایہ کے نیچے علم حاصل کرتے اور کراتے ہیں۔

گوروکل کی ہر دلعزیزی ۔ میں مانتا ہوں۔ کہ سنسار کو گوروکل کی ضرورت ہے۔ اور آریہ سماج کو بھی اس پر وشواس ہے۔ یدی آریہ سماج کو گوروکل پر وشواس نہ رہا ہوتا۔ تو گوروکل میں نہ تو آریہ سماج کی اور سے دھن آتا۔ اور نہ آریہ سماجیوں کے لڑکے آتے۔ آریہ سماجی دھن بھی دیتے ہیں۔ اور لڑکے بھی دیتے ہیں۔ اس کے اتیرکت گوروکل پر پرتی ورش جتنا خرچ ہوتا ہے سو سب آریہ سماجیوں سے ہی ملتا ہو۔ ایسی بات بھی نہیں ہے۔ جن آریہ سمجیوں کو سناتنی کہا جاتا ہے۔ وہ بھی گوروکل میں دھن دیتے ہیں۔ آریہ سماجی تو بیشک اپنی سنستھا ہونے کی درشٹی سے دھن دیتے ہوں گے پرنتو سناتنی بھائی تو صرف یہ سمجھ کر گوروکل کیسے لئے عزت رکھتے ہیں ہی دھن اور اپنے بچے دیتے ہیں۔ اس میں کچھ بھی سندیہہ نہیں۔ یدی گوروکل کا پربندھ کرنے والی سنستھا آریہ سماجیوں کی ہے۔ تتھاپی گوروکل صرف آریہ سماجیوں کا نہیں ہے۔ کنتو سب بھارت واسیوں کا ہے۔ بھارت ورش کے پرایہ سبھی پرانتوں سے گوروکل میں بچے آتے ہیں۔ اور سبھی پرانتوں سے دھن بھی آتا ہے۔ اور اس کے اتیرکت گوروکل کا کاریہ چھیتر آریہ سماج تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ دیش کے سب پرکار کے دھرموں کے لوگوں میں کاریہ کرنا ہے۔ سب پرانتوں میں سب پرکار کے لوگوں میں کاریہ کرتے ہوئے منشیوں کے وچاروں میں سے دھارمک وانیہ پرکار کے متھیا وشواسوں کو دور کر کے ستیہ پر سثر کرانا ہے۔

شکشا کا عملی پھل ۔ اتنے مہان کاریہ کو کر سکنے کے لئے گوروکل میں دی جانے والی شکشا ستیہ دھارن کی ہی نہیں۔ بلکہ متھیا پرگیان کی بھی ہونی چاہیئے۔ ستیہ اور متھیا دونو پرکار کے وچاروں کو سامنے رکھتے ہوئے آوشیک ہے کہ شکشا کا پرچار سمانوچنا آتمک ہو۔ سمالوچنا آتمک بدھی سے گیان کو گرہن کرنے کا پرنام اوشیہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ اشکشت منشیوں کے سمان کسی بھی وشے پر وشواس نہیں جمتا۔ اس سے ستیہ کو دیکھنے کے لئے ودیارتھیوں کی چکشو کھل جائے گی۔ پرنتو ساتھ ہی جو آریہ سماجی پہلے ہے۔ اس کے سب وشواس متھیا ہی ہیں۔ یہ کہنا بھی اسنگت ہو جائے گی۔ اس کے اتیرکت سمالوچنا آتمک درشٹی کا پرنام یہ ہوگا۔ کہ آریہ سماجیوں سے بھن منشیوں کے انیک وشواس ستیہ اور یکتی پورن جچنے لگیں گے۔ تتھا آریہ سماجیوں کے انیک وشواس متھیا اور یکتی شونیہ جچنے لگیں گے۔ جس پرکار کے وچاروں اور بھاوناؤں کے ساتھ گوروکل کھولا گیا اور چل رہا ہے۔ ان کا پرنام ٹھیک ویسا ہی ہوا ہے جیسا پوروکہا ہے۔ ایسا پرنام اُتم ہے۔ اچھے دھل کو دینے والا ہے۔ یدی گوروکل کی شکشا سے اندھ شردھا لو۔ وچار شونیہ و یکتی اُتپن ہو جاتے۔ تو یہ نراشتا جنک پرنام ہوتا۔ اس سے تو نہ آریہ سماج کا ہی بھلا ہوتا۔ اور نہ کسی اور کا ہی ۞

سنسار میں پرچلت مت متانتروں کے گھیرے کھوٹے دین کو سمجھانے کے لئے ان کا اتہاسک وکاس پراسپرک سمبندھ اور گمبھیر تتو گیان (فلاسفی) سمجھا دینا ہی کافی ہے۔ دیش کال کے بھید سے تتوگیان کے کسی کسی سوروپ کو لے کر کون کون سا مت سنسار میں اُٹھ کھڑا ہوا ہے۔ انیا ہی وشے کسی بھی سادہ جنک شکشا کا لبھ ہے۔ بس جیسا گوروکل ہے ویسی شکشا کے بہت سے وشدھ تتو سے بتلانا آوشیک ہے۔ پرنتو اس پرکار بتلانے کا پرنام بھول نہیں جانا چاہیئے۔ جس پرکار وید کے سمے سے لے کر آج تک تتوگیان کے بھن بھن روپوں کے آدھار دیش کال بھید سے بھن بھن مت والے منشیوں نے اپنی اپنی سہولیت کے انوسار بھن بھن مت دھارن کر لئے۔ اور ان کا کرم چلا دیا۔ اسی پرکار یہ بھی آوشیک ہے۔ کہ ایک اُتم شکشالیہ میں جس میں تتوگیان کے ودھ روپوں کے آدھار پر ہی مذہبوں کا وکاس کیا جا رہا ہو۔ بھن بھن وِشے اپنی بھن بھن بدھی کے کارن بھن بھن وچاروں والے بن جائیں گے اور اسی پرکار سے اپنے جیونوں کو بنا کر سنسار میں گیان اور کرم کا پرچار اور پروِشٹ کریں۔

کاریہ کرتاؤں کی اشانتی ۔ میں تو مانتا ہوں۔ کہ کسی بھی پورن شکشالیہ میں پورن تتوگیان کے آدھار پر ودھ روپوں میں گیان اور کرم کے وکاس کو دکھانے والے ودیارتھی ہونے چاہئیں۔ سنسار میں ان لوگوں کی بھی آوشیکتا ہے۔ جو بالکل materialistic view کے ہوں۔ سنسار کے (material problems) کو ہی حل کیا کریں۔ اور ان لوگوں کی بھی آوشیکتا ہے۔ جو شدھ spiritualistic کے ہوں۔ لوگوں کو آتما اور آتمک سمبندھوں کی اور پریرنا کریں۔ تتھا لوگوں کے مانسک اور آتمک دکھوں کا ہرن کیا کریں۔ سنسار کی سمسیاؤں کو آرتھک درشٹی سے سوچنے اور ان کو سلجھانے والے جی جان سے لگیں گے۔ تو انیکوں کی درشٹی میں وہ ناستک کہلائیں گے۔ اس کے اتیرکت جو سنسار کی سمسیاؤں کو آتمک درشٹی سے سوچنے اور ان کو سلجھانے کا جی جان سے یتن کریں گے۔ وہ انیکوں کی نظروں میں آستک کہلائیں گے۔ وستوتہ سنسار کو دونو کی ضرورت ہے۔ دونو میں سے کوئی آتمک ناستک نہیں ہے۔ کیونکہ دونو کے ہونے سے سنسار میں harmony ہے۔ اور سمتا ہے۔ دونو مل کر ایک چیز ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک پوری چیز نہیں ہے۔ سنسار کو دونو ہی کی آوشیکتا ہے۔ اور وہ دونو کی بھی۔ وہ لوگ بھی سنسار کو چاہئیں۔ جو کہیں۔ کہ آتما کچھ نہیں ہے۔ پرلوک کچھ نہیں ہے۔ اور وہ لوگ بھی چاہئیں۔ جو کہیں۔ کہ سب کچھ آتما ہی آتما ہے۔ پرلوک ہی پرلوک ہے۔

سوتنترتا کا آدرش ۔ رشی دیانند نے سنسار کے سامنے سوتنترتا کا آدرش رکھا۔ آدرش سوتنترتا کیسے پراپت ہو سکتی ہے؟ اس کے لئے اُپائے بتلاتے ہوئے سنسار کی آرتھک سمسیائیں۔ سماجک سمسیائیں۔ دھارمک اور نیتک سمسیائیں سب کے حلوں کا ایک سمنوے کیا۔ آدرش سنسار کی کلپنا کرنے والے رشی دیانند materialist بھی بنا۔ اور spiritualist بھی۔ (socialist) بھی بنا۔ اور ۔۔۔ Individualist بھی۔ اور ۔۔۔ (communalist) بھی بنا۔ انیا ہی نانا بھید سے بھن ہو کر رشی دیانند نے ایک سمنوت آدرش سنسار ہمارے سامنے اپستھت کیا ہے۔ اس پرکار سنسار کے آدرش روپ کو سمنوے رکھنے کے لئے بھن بھن چھیتروں میں سوتنترتا سے کام کرنے والے ویکتی چاہئیں۔ رشی دیانند کی چیز تکھ دیکھنے کو توڑ دیا گیا۔ جاری رکھنے کے لئے آریہ سماج کو بھی ضرور دکھ دیا جانا چاہیئے۔ یدی کچھ آریہ سماجی آرتھک درشٹی سے ہی کام کریں۔ کچھ راج نیتک درشٹی سے۔ کچھ سماجک درشٹی سے۔ کچھ ویگیانک شدھ دھارمک درشٹی سے۔ کچھ ودیا گت سے۔ اور کچھ آچار وچار وبھاگ میں کاریہ کریں۔ تو آریہ سماج کے دوارہ سنسار میں ایک پرگتی ہو سکتی ہے۔ سنسار کو پرگتی شیل بنانے کے لئے جتنی بھی سنستھائیں کاریہ کر رہی ہیں۔ سب مل کر آریہ سماج ہیں۔ رشی دیا کے ارتھوں میں آریہ سماج ہیں تو کوئی پرتھک سنستھا معلوم نہیں ہوتی۔ آتما کے کسی بھی وبھاگ کو لے کر جو لوگ پریتن کر رہے ہیں۔ وہ سب آریہ سماج سے باہر نہیں ہیں ۞

وسیع خیالی ۔ کچھ لوگوں نے اپنی عادت کے کارن آریہ سماج کو سنکوچت بنا ڈالا ہے۔ دیا نند کی سی اُدار سمنوے درشٹی لوگوں میں نہ ہونے کے کارن آریہ سماج کو بھاری ہانی ہوئی اور ہو رہی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ چاروں دشاؤں میں کام کرنے والے اُدار ہردیہ لوگوں کی آریہ سماج کو ضرورت تھی۔ جن کے نہ ہونے سے آریہ سماج کا چھیتر سنکوچت ہوا سا پرتیت ہوتا تھا۔ اور ایسے سشکشت لوگوں کو پیدا کرنے کے لئے گوروکل جیسی وشال سنستھا کی آوشیکتا تھی۔ پرنتو سنکوچت درشٹی کے لوگ گوروکل کی اُدار اور وشال ہردیہ کے لوگ پیدا کرنے والی شکشا کو بھی سنکوچت بھاؤں سے پورن کر دینا چاہتے ہیں۔ پرنتو آریہ سماج کے چھیتر کو وسترت کرنے اور سنسار کو چیز تکھ اُنتی کی اور پرگتی دینے والے ویکتی تیار کرنے کے لئے گوروکل کھولا گیا۔ اور اسی پرکار گوروکل چل رہا ہے۔ گوروکل کے پرتی آریہ سماج کے لکھش کو درشٹی میں رکھ کر جو کچھ پھل نکلا۔ وہ ایسا ہی نکلنا چاہیئے تھا ؞

سرکاری ملازمت کا سوال ۔ گوروکل میں جو بچے لڑکے پڑھتے ہیں۔ وہ اس اُدیش سے نہیں پڑھتے۔ کہ انہیں گورنمنٹ کی نوکری کی خواہش ہو۔ گوروکل میں ان لائنوں پر شکشا نہیں دی جاتی۔ جو گورنمنٹ نے کی ہیں۔ گورنمنٹ کی activities سے سوتنتر ہو کر گوروکل کی شکشا چل رہی ہے۔ اس لئے دونو کی دشا ایک دوسرے سے الٹی پرتی کول

ہے۔ چھٹا پورب پشچم گورنمنٹ کا ذکر یہ سنتے ہیں کہ گوروکل کے پڑھے لکھے کو نوکری نہیں مل سکتی۔ گھر بھیر بنتا ہے یا کوئی سیکرٹری بنتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ تب تو کچھ نہیں۔ گوروکل کی شکشا کسی کام کی نہیں۔ کیونکہ پڑھ لکھ کر کیا کریگا۔ بیکار ہو جائیگا۔ وہ پڑا کیا نہیں جانتا۔ کہ سکولوں اور کالجوں میں پڑھے لکھوں کو بھی نوکری نہیں ملتی۔ تو پھر اس بیکاری کو سامنے رکھ کر سکولوں اور کالجوں میں لڑکے کیوں داخل کرتا ہے۔ وہ تو کہتا ہے کہ سکول اور کالجوں میں پڑھے ہوئے لڑکوں کے سامنے سکوپ تو ہے۔ پرنتو گوروکل کے لڑکوں کے سامنے تو کوئی سکوپ نہیں۔ کہ آگے وہ کیا کریں؟ ذرا یہ بھی سوچ لیں۔ کہ سکوپ کس کے آگے ہے۔ اور کس کے آگے نہیں؟

آزادی کا پرچار رشی دیانند نے سب سے پہلے دیش کی آزادی کا سوال اٹھایا۔ اور اس کو حل کرنے کے لئے آزاد طاقت کے روپ میں دیش کے اندر آریہ سماج کی رچنا کی۔ رشی دیانند کے ارادوں میں آریہ سماج انیہ سمپرداؤں کی طرح کوئی سمپردائے نہیں ہے۔ وہ دیش کے اندر جلائی گئی آزاد طاقت ہے۔ رشی دیانند کے نشانوں کو نہ سمجھنے والے بابوؤں کے ہاتھوں میں آریہ سماج چلا گیا۔ اور دیانند سے وصیت میں ملی ہوئی آزاد طاقت کو بھول گیا۔ اب تو آریہ سماج کی حالت ایسی لگتی ہے۔ جیسے گیدڑ کی کھال پہنے ہوئے شیر کے بچہ کی ہوتی ہے۔ جس دن شیر کے بچہ کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ شیر کا بچہ ہے۔ اسی دن وہ گیدڑ کی کھال پھٹ پڑے گی۔ اور گر پڑے گی۔ جب دن آریہ سماج کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ وہ ایک آزاد طاقت ہے۔ اسی دن آریہ سماجیوں کی حالت بدل جائے گی۔ اور بابوؤں کی کھال اس پر سے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑے گی۔

رشی دیانند کی سپرٹ۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج مرگیا ہے۔ پرنتو میں جانتا ہوں۔ کہ آریہ سماج نہیں مرا۔ آریہ سماج جیون ہے۔ اور جانتا ہے۔ کہ وہ جیون ہے۔ آریہ سماج کی آتما پھر سے چیتن ہوتی پرتیت ہوتی ہے۔ آریہ سماج کے اندر سے آزاد طاقت کی جیوتی پھر چمک پھیلاتی پرتیت ہوتی ہے۔ آزادی کی جیوتی کو پھیلانے کا وہ مہان کاریہ گوروکل کے برہمچاریوں اور سناتکوں کا سکوپ ہے۔ جسے رشی دیانند نے سوامی شردھانند کے دوارہ گوروکل کے برہمچاریوں میں پھونکا ہے۔ کیا اس سکوپ کو سکولوں اور کالجوں کے ودیارتھی اپنے جیون کی آتما بنا سکتے ہیں؟

رشی دیانند نے آزاد طاقت سے دیش کو آزاد کرنے کا سب پہلوؤں سے راستہ دکھا دیا ہے۔ اور سادھن بتلا دئے ہیں۔ ضرورت ہے رشی دیانند کی سپرٹ کو سمجھنے کی۔ جو سپرٹ کو سمجھے گا۔ آزاد طاقت اُس کے خون میں دوڑے گی۔ گوروکل کا برہمچاری رشی دیانند کی آزاد طاقت کا پجاری ہے۔ وہ جانتا ہے۔ کہ سنسار میں غلاموں کی غلامی کو دور کر کے آزادی دلانے میں کسی نہ کسی روپ میں ہمیشہ حصہ لیتا رہے۔

برہمچریہ اور شلپ ودیالیہ۔ آریہ سماجی بدی رشی دیانند کی آزادی کے نشو کو دھارن کر کے آریہ سماج کو پرگتی دینا چاہتے ہیں۔ تو گھر میں ہی بالکوں کو برہمچریہ کے جیون کی شکشا دے کر اور تیار کر کے بالکوں کو گوروکل میں بھیجیں۔ ساتھ ہی اپنے برہمچاریوں کی بدی آجیوکا کے پرشن کو حل کرنا ہے۔ تو کیوں نہیں گوروکل میں اتی شیگھر شلپ ودیالیہ کے لئے دھن جمع کر کے بادھت روپ سے سب کو کسی نہ کسی شلپ کو سکھانے کے لئے پربندھ کرتے۔ تعجب اس بات کا ہے۔ کہ گورنمنٹ تو اپنے سناتکوں کے ودیار تھیوں کی قدر کرتی ہے۔ آریہ سماجی بھی انہی سناتکوں کے ودیار تھیوں کی ہی قدر کرتے ہیں الٹا اپنے سناتکوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یاد رکھو۔ آریہ سماج اور گوروکل میں دیانند کی آتما کام کر رہی ہے۔ وہ امر ہے۔ آخر کار آریہ سماج کا کلیان گوروکل سے ہی ہوگا۔ گورنمنٹ کے سناتکوں سے نہیں۔

آریہ سماجیوں کو چاہئے۔ کہ دیانند کی سپرٹ گوروکل کو پوری طرح سے اپنائیں۔ گوروکل ان کا ہے۔ دھن۔ جن اور سناتکوں میں ہر طرح سے بہتری ہو۔ اس پرکار گوروکل کا چنتن رات دن کیا کریں۔ آریہ سماج کا کام گوروکل سے پورا ہوگا۔ اور گوروکل کا کام آریہ سماج سے پورا ہوگا۔

تعطیل کا اعلان

پرکاش کا اگلا پرچہ (یکم اپریل ۱۹۳۴ء) شائع نہ ہوگا۔ یعنی تعطیل رہے گی لیکن ۸ اپریل کے پرچہ میں گوروکل وشوودیالیہ کے ۳۲ ویں مہوتسو کے مفصل حالات دئے جائیں گے۔ جو بھائی گھر بیٹھے گوروکل اتسو کے حالات پڑھنا چاہیں وہ "پرکاش" کے اس پرچہ کے لئے ڈیڑھ آنہ کے ٹکٹ بھیج دیں۔

منیجر "پرکاش" لاہور

... تو شہید اکبر سوامی گوروکل کا نام سامنے آتا ہے۔ ... کے پوتر بلیدان کی یاد آجاتی ہے۔ شردھانند جی کا سارا جیون شہادت اور قربانی کا جیون تھا۔ جب سے آپ نے آریہ سماج میں پرویش کیا۔ تب سے لیکر آخری دم تک ان کا جیون دھرم اور دیش کے لئے قربان ہو چکا تھا۔ ان کا جیون دو شکلوں میں جنتا کے سامنے آیا ہے۔ ایک مہاتما منشی رام کے روپ میں دوسرا سوامی شردھانند کے روپ میں۔ آپ نے اپنا جیون آریہ سماج کے پرچار میں لگا دیا۔ اور دوسرے روپ میں جب آپ نے سنیاس کا چولا دھارن کیا۔ ... کاموں میں اپنے جیون کو لگا دیا۔ آپ کی زندگی ایک سبق آموز ہے۔ کہ وہ انسانوں کے لئے ایک روشنی کا مینار ہے۔ ورن آشرم کے فرائض کو آپ نے بڑی خوبی سے سر انجام دیا۔ اپنی زندگی میں عیش و آرام کے سادھن بھی آپ نے دیکھے۔ مصیبت کے زمانے بھی دیکھے۔ لیکن آپ کی دلیرانہ سپرٹ نے ہر زمانہ میں آپ کو کامیابی دی۔ آپ کا جیون نہ صرف ایک ... کا جیون تھا۔ بلکہ ایک آدرش جیون تھا۔ آپ ... کے طور پر مہاتما جی کا خطاب دیا گیا۔ موجودہ بھارت میں آپ پہلے شخص تھے جنہیں جنتا نے مہاتما تسلیم کیا۔ آپ سچ مچ مہان آتما تھے۔ آپ کی زندگی کی بے شمار خوبیاں ہیں۔ جنہیں گنانا بھی مشکل ہے۔

با اصول زندگی:- لیکن آپ کے جیون کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی۔ کہ آپ ایک با اصول شخص تھے۔ آپ جن اصولوں کو مانتے تھے۔ ان پر عمل کرنا اپنا فرض اولین سمجھتے تھے۔ آپ نے جب آریہ سماج میں پرویش کیا۔ تو آریہ سماج کے اصولوں کو اپنی زندگی میں ڈھالنا شروع کیا۔ آپ کی روزانہ زندگی ایک باقاعدہ زندگی تھی۔ ... کرموں کا کرنا آپ کی زندگی کا ایک اٹل اصول تھا۔ آپ نے "ستیہ دھرم پرچارک" نامی اخبار جاری کیا جس کے لیکھوں نے مردہ جاتی میں نئی روح پھونک دی۔ لوگ آپ کے لیکھوں کا بڑی بیتابی سے انتظار کرتے تھے۔ آپ کا اصول تھا۔ جو کچھ آپ کہتے تھے۔ اس کو عمل میں لاتے تھے۔ آریہ سماج کی سیوا کرنے کے لئے ... شکشا کی ... آئی۔

گوروکل کی ستھاپنا:- ... سماج کی شکشا ... ڈھنگ ... بالکوں کو ... جا رہے ... سوامی دیانند ... اس دیش میں انگریزی راجیہ ... جاری تھا۔ وہ ... بھارت واسیوں کے ... تھا۔ ... تعلیم ... صاحبان تھے۔ ... کا لاگو ہونا تھا۔ ... اور ... بھارت واسیوں ... تھے۔ ... مہاتما

مہاتما منشی رام اور سوامی شردھانند

(از شری نند لال جی آریہ گورو ودیا بھون۔ لاہور)

منشی رام جی کو جس سمے یہ یقین ہوا کہ درست طریقۂ تعلیم "گوروکل شکشا پرنالی" ہے۔ تو جھٹ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کمر کس لی۔ سارے پنجاب کا دورہ کرکے ۳۰ ہزار روپیہ جمع کیا۔ اور ہردوار کے نزدیک ایک جنگل میں جاکر اس کو صاف کرا کے "گوروکل" کی بنیاد ڈالی۔ اور اپنے پرشارتھ سے اس کو ایک کامیاب سنستھا بنا دیا۔ صدیوں کے بعد پھر سے عملی روپ میں برہمچریہ آشرم کی مریادا کو قائم کیا۔ آپ کی زندگی خود برہمچریہ کا ایک زندہ نمونہ تھی۔ آپ کا قائم کردہ گوروکل موجودہ یگ میں سارے سنسار میں ایک انوکھی یادگار ہے۔ گوروکل نے خاص کر بھارت ورش کے طریقۂ تعلیم میں ایک مثال قائم کرکے انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ جس کا اثر دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے۔

دیش سیوا:- آپ نے مہاتما منشی رام کے روپ میں گوروکل قائم کرنیکا مہان کاریہ کیا۔ تو سوامی شردھانند کے روپ میں کانگرس کو بھارتیہ بنانے کا سب سے پہلے قدم اٹھایا۔ بھارت کے ادھار کے لئے انڈین نیشنل کانگرس قائم تھی جس کا پروگرام کیول یہ تھا۔ کہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں ہندوستان کے کسی شہر میں ایک اجلاس کر دیا اور چند دن تک انگریزی طریقہ سے تعلیم یافتہ اور انگریزی طرز کی رہائشی زندگی رکھنے والے لوگ انگریزی بھاشا میں چند تقریریں کرکے اور چند ریزولیوشنز پاس کرکے اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے جاتے تھے۔ مہاتما منشی رام جی کانگرس کے اس طریقہ سے متفق نہ تھے۔ وہ کانگرس کو ایک سچی بھارتیہ راشٹریہ سبھا بنانا چاہتے تھے۔ آپ سنیاس آشرم میں سوامی شردھانند کے روپ میں نکلے جب ۱۹۱۹ء میں رولٹ ایکٹ کے برخلاف ہمارے ہندوستان میں اندولن شروع ہوا۔ پنجاب میں مارشل لا جاری ہو گیا۔ مہاتما اور پنجاب کے سبھی لیڈر جیلخانہ میں ڈال دئے گئے۔ ہر طرف خوف و ہراس طاری تھا۔ پنجاب کے لوگ کانگرس کو امرتسر میں مدعو کر چکے تھے۔ کوئی نیتا جیل سے باہر نہ تھا۔ اور دوسرے کسی کو حوصلہ نہیں پڑتا تھا کہ اس مارشل لا کے زمانہ میں میدان میں نکلے۔ ایسے وقت میں ایک سچے ویر کی ضرورت تھی۔ اور اس ضرورت کو سوامی شردھانند نے پورا کیا۔ پنجاب کی اس مصیبت زدہ حالت کو دیکھ کر آپ جھٹ میدان میں نکل آئے۔ اور کانگرس کے اجلاس کا اعلان کر دیا۔ استقبالیہ کمیٹی کے پردھان کی حیثیت میں تمام انتظام کیا۔ اور امرتسر میں ایک معرکہ کا اجلاس ہوا۔ اس موقعہ پر آپ نے استقبالیہ کمیٹی کے پردھان کی حیثیت میں جو ایڈریس پڑھا۔ وہ ہندی بھاشا میں تھا۔ اور اس ایڈریس میں بھارت کے نام برہمچریہ اور سمتا کا سندیش تھا۔

کانگرس میں ہندی پرویش:- کانگرس کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ تھا۔ کہ کانگرس کے پلیٹ فارم پر ہندوستانی زبان میں ایڈریس پڑھا گیا۔ ہندی زبان میں تقریریں ہوئیں۔ اور بھارتیہ سنسکرتی کا پرویش ہوا۔ اس لحاظ سے موزوں طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ سوامی شردھانند پہلے شخص تھے۔ جنہوں نے بھارت کی سب سے بڑی قومی مہا سبھا کو بھارتیہ بنایا۔ اور تب سے ہی گویا کانگرس نے دیش میں سچی بیداری پیدا کی۔ اور یہ اسی ہندی ایڈریس اور اس میں دئے گئے بھارت کے نام برہمچریہ اور بھارتیہ سنسکرتی کے سندیش کا پھل ہے کہ آج ہر ایک کانگرسی کے لئے ہندی جاننا ضروری ہے۔ کانگرس کا ورتمان نیتا تو مانو ہندی بھاشا، برہمچریہ، سمتا اور بھارتیہ سنسکرتی کا ایک جیوت آدرش ہے۔ اور یہ سب اس بیج کا پھل ہے۔ جو پہلی بار سوامی شردھانند نے ۱۹۱۹ء کی کانگرس میں بویا۔

اگر ایک فقرہ میں بیان کرنا ہو۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ مہاتما منشی رام جی کا گوروکل اور سوامی شردھانند جی کا کانگرس کو بھارتیہ بنانا بھارت ورش کی تاریخ میں دو اہم واقعات ہیں۔ جنہوں نے بھارت کے راشٹریہ جیون میں ایک انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ اور دیش کو اُنتی کے مارگ پر ڈال دیا ہے۔

یہ دونو واقعات بھارت کی تاریخ میں بطور یادگار رہیں گے۔ اور سوامی شردھانند کے نام کو امر رکھیں گے۔

امر شہید سوامی شردھانند جی کی یادگار گوروکل کانگڑی کی دھن سہایتا کیلئے

اپیل

گوروکل آریہ سماج کا ودیا مندر ہے۔ امر شہید سوامی شردھانند جی مہاراج نے ویدک سماج اور ویدک سنسکرتی کے پرچار کے لئے اس سنستھا کی بنیاد رکھی تھی۔ ... اور ... ہو گیا تو یہی شکشا دیکر برہمچریہ تیاگ تپسیا اور ... میں رنگے ہوئے آدرش براہمن ... آپ نے ... کے سچے ماتو دھرم (ورن آشرم دھرم) کا پرچار کرنا اور سنسار میں شانتی پھیلانا اس گوروکل کا ... ادیش ہے۔ اس گوروکل کو سنبھالنے کے لئے آریہ جنتا نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ اور ... گوروکل نے ودوان نیتا اور ... سنستھا کے دوارہ ... بھاشا ... اور ویدک سنسکرتی کی بہت سیوا کی ہے۔ آج گوروکل ایک بہت ... کرکے اپنے پرکاش کا ایک ... ہے۔ ... آریہ سماج کی گاڑھی کمائی سے چل رہا ہے۔ ... عمارتیں ... بنتے ہے کام ... ہو رہا ہے۔ گوروکل کی روزانہ ضرورتیں اس کے اخراجات ہیں۔ ... گوروکل پر بھی پڑ رہا ہے۔ ... آریہ ویروں کے ... آگے کوئی ... نہیں ہو سکتی ہے۔ اس لئے ہر ایک ... اور اپنے پیارے ... سے میری پرارتھنا ہے۔ کہ آریہ ... اس شکشا ... کو اپنی گاڑھی کمائی کی سہایتا سے ... ہیں جگہ جگہ گوروکل کے پریمیوں کے پاس بھیجنا کیلئے خراب ہونیکے ... اور کئی خانگی ... ساگرہ ... حاضر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میرا اپنے پیارے ... گوروکل پریمیوں سے ... کہ اپنے پرانے سیوک کو مایوس نہ کرتے ہوئے جلد از جلد اپنے بھاگ کا دان منی آرڈر کرا کے اپنے کرتویہ کا پالن کریں تاکہ مجھے پھر لکھنے کا موقعہ نہ دیں گے۔

آپ کا پرانا گوروکل سیوک:- لبھو رام نمبر ۵۔ آنند آشرم۔ لدھیانہ

ہر شخص کے پڑھنے کیلئے صحت کے قوانین کو بتلانیوالی مفید عام کتب

مارچ ۱۹۳۴ء میں خاص رعایت

مارچ ۱۹۳۴ء میں خاص رعایت

ہر کتاب اپنا ثانی آپ ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ جس مضمون کو پنڈت صاحب لکھتے ہیں۔ اُس کو ویدک۔ یونانی۔ ڈاکٹری کتب کے علاوہ نیچر کیور۔ کروموپیتھی۔ ہومیوپیتھی وغیرہ کتب کے مطالعہ کے بعد پیش کرتے ہیں۔ تقریباً ۴ درجن کتب لکھی جا چکی ہیں۔ ناظرین کو چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی ضرورت اور شوق کے مطابق فہرست سے انتخاب کر کے اس مارچ میں یہ مفید عام کتب اپنے اور اپنی اولاد کے واسطے منگوالیں۔ کیونکہ زیادہ جمع شدہ سٹاک کو نکالنے کے واسطے ہم نے

اس مارچ کے واسطے قیمت نصف سے بھی کم کر دی ہے

وہ اس طرح کہ ہر خریدار کے واسطے جو مارچ کے اندر خط لکھے۔ روپیہ میں ۸ کی رعایت ہوگی۔ مگر جس کا آرڈر دس روپیہ اصل قیمت سے زیادہ ہوگا۔ اُس کو نو آنہ ۹ فی روپیہ اور جس کا آرڈر اصل قیمت سے ۲۰ روپیہ سے زائد ہوگا۔ اُس کو ۱۰ آنہ فی روپیہ کی رعایت دیجائیگی ؛

اس نادر موقعہ سے فائدہ اُٹھائیں

ہر ایک کتاب گھر میں رکھنے لائق ہے۔ کچھ کتب صرف طبیبوں یا مریضوں کے واسطے ہیں۔ فہرست کو پڑھکر جو مناسب سمجھیں منگوالیں۔ وہ خاص کتب جن کا ہر ہندوستانی کیواسطے مطالعہ اہم ضروری ہے۔ ان کو ہم نے پہلے درج کر دیا ہے۔ یہ تمام کتب کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید موجد امرت دھارا کی تصنیف ترتیب یا ترجمہ کی ہوئی ہیں ؛

کام ودیّا شاستر (حصہ اول) اس کے اندر ۵۰ فوٹو بلاک کی اور دو صد سنتالیس دیسی تصاویر ہیں۔ یہ سلسلہ مرد اور عورت کے تعلقات کے متعلق شروع کیا گیا ہے۔ ابھی نمبر ا رسالہ نکلا ہے۔ جو سات بار ہاتھوں ہاتھ چھپکر بک چکا ہے۔ اس میں خوبصورتی مرد و عورت کا مفصل بیان۔ مرد و عورت کی اقسام کا مدلل تذکرہ اور مرد و عورت کی قوت حیات کا بیان ہے قیمت اردو پانچ روپیہ۔ ہندی چھ روپیہ

جیون شکتی (قوت حیات) یا ہم ہمیشہ جوان کیسے رہ سکتے ہیں؟ اس میں صحت قائم رکھنے والی جوانی ہمیشہ برقرار رکھنے و عمر کو دراز کرنے اور بیماریوں سے محفوظ رہنے کے اسرار مندرج ہیں ایسے ایسے نکتے اور ان کی باتیں اس کتاب میں بتائی گئی ہیں۔ جو پڑھنے سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ اور ہر کوئی نور فائدہ اٹھا سکتا ہے ہر سمجھدار انسان کو خود پڑھنا اور اپنی اولاد کو پڑھانا یا سُنانا چاہیئے جا بجا ۱۰۰ سے زیادہ تصویریں ہیں۔ جو مضمون کی وضاحت کرتی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ ؛

ضروریات زندگی انسانی زندگی کیواسطے کونسی چیزیں ضروری ہیں اور ان سے کسطرح فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ کیسے وہ زندگی کو بڑھانے والی یا اس کو گھٹا نیوالی ہوتی ہیں۔ صحت کی قدر کرنیوالے ہر شخص کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اور اپنی اولاد کو کروانا چاہیئے۔ قیمت ایک روپیہ

رسالہ خوراک اس میں مسئلہ خوراک کے ہر پہلو پر بالتفصیل بحث کی گئی ہے۔ اور ضروری و مفید ہدایات اردو ہندی۔ ویدک یونانی و ایلوپیتھی درج کیگئی ہے۔ ہندوستانی گھرانوں میں جو کھانے بنائے جاتے ہیں انکے بنانیکی خاص ترکیبیں بھی لکھی گئی ہیں۔ قیمت ۱/

دن چریہ (ہدایت الیوم) اس میں درج ہے۔ کہ دن رات میں انسان کو کیسے رہنا چاہیئے صبح کو اٹھکر کیا کیا اور کیسے کیسے کرنے کے بعد کام میں لگے۔ خوراک کی ہدایات سونے وغیرہ کی ہدایات سب مفصل بتائی ہیں قیمت ۱۲/

ہدایت الموسم ہمارے ملک میں ۵ موسم ہوتے ہیں۔ ان پانچوں کی مفصل بیان۔ ان موسموں کا انسانوں پر اثر اور انکے مطابق رہنے کھانے پینے پہننے اور خانہ داری کے اصول۔ ہر موسم میں ہونیوالے پھل ترکاریوں کے اوصاف بیان کئے ہیں۔ قیمت اردو ۱۲/ ہندی ۱۲/

رسالہ نیند و فلسفہ خواب اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو آج تک ہندوستان میں نہیں لکھا گیا۔ زندگی کا تہائی سے زیادہ حصہ نیند میں جاتا ہے۔ پڑھو۔ اور عمر کو بڑھاؤ۔ قیمت اردو ۱۲/ ہندی ۱۲/

کیا میں تندرست ہوں صحت و درازی عمر کا راز مرد۔ عورت بچہ بوڑھا۔ جوان۔ تندرست۔ بیمار ہر ایک کو اس رسالہ کے اصولوں کو جاننا چاہیئے۔ تندرستی کے اصول جن پر امیر و غریب عمل کر سکتا ہے۔ بدلائل بیان کئے ہیں۔ اردو ۸/ ہندی ۱۲/

اہل ہند کی جسمانی کمزوری کے اسباب اس کا علاج اس کتاب کی تعریف بہت سے اخباروں میں چھپی ہے۔ ہر ایک ہندوستانی کو پڑھنی چاہیئے صحت کے اصولوں کا مفصل و مکمل بیان ہے۔ قیمت اردو ۱۰/ ہندی ۱۲/ ؛

تصاویر صحت اس میں ایسی تصاویر دی گئی ہیں۔ جن سے پتہ لگے۔ کہ بیٹھنے اٹھنے۔ چلنے۔ کام کرنے اور کھانا کھانے کے وقت جسم کی صحیح پوزیشن کیا ہونی چاہیئے گھر میں رکھو بچوں کو دکھاؤ۔ قیمت ۳/

ہپناٹزم اور روحانی تربیت ہپناٹزم سے دوسروں اور اپنے کو تندرست کرنے یا قابو کرنے کے طریقے درج کئے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۱/ ہندی ۱۴/ ؛

نوے سال جوان و تندرست کیونکر رہے؟ امریکہ کا ایک ڈاکٹر نوے سال کی عمر میں جوانوں کی سے اعضا رکھتا ہے۔ اس نے یہ کتاب لکھی ہے۔ کہ میں نے کن اصولوں کی پابندی سے اتنی عمر تک جوانی و تندرستی کو حاصل کیا ہے۔ قیمت اردو ۴/ ہندی ۱۰/ ؛

نشانات موت مرض جب حد سے گزر جائے۔ تب اس کی کچھ نشانیاں معلوم ہوتی ہیں۔ جب انسان کا آخری وقت پہنچ لگتا ہے۔ وہ بھی اس میں درج ہے۔ قیمت اردو ۵/ ؛

رسالہ صحت کے دس اصول یہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے۔ اس میں مصنف نے دس ایسے ضروری اور عام اصول مقرر کئے ہیں۔ جن کی پابندی سے بڑھاپے میں جوانی کا مزا آ سکتا ہے۔ قیمت اردو ۶/ ہندی ۱۲/ ؛

رسالہ غذا و صحت ظاہر ہے۔ کہ صحت کا غذا سے گہرا تعلق ہے۔ غذا کے متعلق ایک عجیب و غریب کتاب انگریزی میں چھپی ہے۔ اس میں کھانے پینے کے متعلق بہت ہی ضروری اور دلچسپ تحقیقات کی ہیں۔ اس کو ترجمہ کر کے ہم نے چھاپا ہے ہم ناظرین سے درخواست کریں گے۔ کہ وہ ہرگز ہرگز اس کے پڑھنے کے بغیر نہ رہیں۔ اس کے پڑھنے سے ضرور صحت و درازی عمر آپ کھاؤ گے۔ قیمت اردو ۱۲/ ہندی ۱۲/ ؛

دودھ و اس کی اشیاء ہر انسان کو پڑھنا چاہیئے ہر قسم کے دودھ کے مفصل فوائد اور دودھ سے بننے والی تمام ضروری اشیا کا بیان و فوائد۔ قیمت اردو ۱۲/ ہندی ۸/

ڈاکٹر لوئی کوہنی کے چار اشنان جرمنی کے ڈاکٹر لوئی کوہنی کو کون نہیں جانتا۔ آپ نے صرف چار قسم کے غسلوں سے دُنیا کے تمام امراض کو دُور کرنے کا دعویٰ کیا تھا۔ انہی کی ضخیم کتاب کا خلاصہ کر دیا ہے۔ قیمت اردو ۲/ ہندی ۱۲/

رسالہ کرتیا امریکہ کی مشہور ڈاکٹر سٹاک ہالم کی تصنیف کا اردو ترجمہ جسمیں مرد و عورت کے تعلقات پر روشنی ڈالی ہے۔ انکا خیال ہے کہ بدون انسانی جوہر کے خرچ کئے بھی مرد و عورت کا تعلق ممکن ہے۔ جیسے عجیب و غریب خیالات ہیں۔ قیمت ۸/ ؛ (اس سے اگلا صفحہ پڑھیں)

مردم چکتسا (زدن ہیفیرابی) یہ ایک امریکہ کی کتاب کا ترجمہ ہے۔ اس میں ہر مرض کا علاج صرف کسی حصہ جسم پر دباؤ ڈالنے سے ہوتا ہے۔ ہر شخص کو پاس رکھنی چاہئے۔ لاہینگ بگنے نہ ہیٹنگر طبی ہونگ گوڑھے کا گوڑھا ۔ اس کے اصولوں کو سمجھ لینے سے اکثر امراض کا علاج بلا ایک پیسہ خرچ کئے ہو سکتا ہے۔ کتاب قیمت اردو فی جلد صرف ۸/ ؛

علمی و طبی تحقیقات } ویدرشامنی جسم انسانی کا سرچ بالتصویر ہے۔ دیج کے متعلق پوری واقفیت بہم پہنچائی گئی ہے۔ اعضائے تناسل مردانہ اور زنانہ کا ضروری بیان دیا ہے۔ عورتوں کی منی کے متعلق مکمل بحث ہے۔ اور چاند کی تاریخوں کے ساتھ اس کا تعلق کیا گیا ہے۔ اردو ۸/ ہندی ۱۰/ ؛

کیا ہم لڑکا یا لڑکی اپنی مرضی پر پیدا کر سکتے ہیں؟ } اولاد حسب خواہش پیدا کرنے کے متعلق آج تک کی ویدک۔ یونانی اور ڈاکٹری کل تحقیقات کا علیحدہ بیان۔ کس طرح تبدیلی کیجا سکتی ہے۔ قیمت اردو ۲/ ہندی ۴/ ؛

رسالہ حفظ ماتقدم طاعون } پلیگ کی روک تھام کے متعلق حکیموں ویدوں یا ڈاکٹروں نے آج تک جتنی تحقیقات کی ہے۔ سب اس میں درج ہے قیمت اردو ۶/ ہندی ۱۰/ ؛

رسالہ گھر کا حکیم } عام طور پر گھروں میں ہونے رہنے والے امراض کا مختصراً آسان مگر مجرب آزمودہ نسخے بھی دیئے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۲/ ہندی ۴/

رسالہ وضع حمل } یہ رسالہ ہر گھر میں پڑھکر یا سنا کر اس کے تمام مضامین ذہن نشین کرا دینے چاہئیں۔ عورت کا اس سے واقف ہونا ضروری ہے اس میں ۳۳ مفید تصاویر ہیں قیمت اردو ۶/ ہندی ۱۰/ ؛

رسالہ دلچسپ طبی مضامین نمبر اول } اخبار "دیش اپکارک" کے چند مفید خاص و عام مضامین کا مجموعہ ہے۔ اردو ۴/ ؛

دودھ نباتات } اس میں دودھ والی تمام نباتات کے دودھ کے فوائد اور اس سے جو ادویات یا کشتہ جات بن سکتے ہیں۔ ان کا ذکر ہے۔ اردو ۶/ ہندی ۸/ ؛

تمباکو و اس کے نقصانات } مضمون کے نام سے ہی ظاہر ہے دلچسپ اور سائنٹیفک طریق سے۔ قیمت ۳/ ؛

رسالہ برہمی } آج کل برہمی کے دافع نسیان۔ مقوی دماغ۔ اکسیر حافظہ۔ دافع جریان وغیرہ ہونے کو ہر خاص و عام بخوبی جاننے لگ گئے ہیں۔ اس میں برہمی کا مکمل بیان درج کر کے استعمال کے بے شمار اعلیٰ طریقے لکھے گئے ہیں۔ اردو ۲/ ہندی ۱/ ؛

رسالہ ہلیلہ } ہلیلہ کل امراض کے واسطے کافی ہے۔ رسالہ ہذا میں اس کا مکمل بیان درج ہے۔ کل فوائد اور استعمال کے طریقے بھی درج ہیں قیمت اردو ۱/ ہندی ۴/ ؛

پرورش اطفال } اس رسالہ کے اندر پرورش کے متعلق کوئی نکتہ نہیں ہے جس کو واضح نہ کیا گیا ہو۔ ہر گھر میں اس رسالہ کا موجود ہونا ضروری ہے ہر بات میں آپ کی رہنمائی کرے گا۔ قیمت اردو ۴/ ہندی ۸/

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر اول } اس میں "دیش اپکارک" کے از اپریل ۱۹۰۴ء تا مارچ ۱۹۰۵ء کے کل مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ بڑے بڑے نامی حکماء اور ایڈیٹر دیش اپکارک کے مجرب نسخہ جات درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱۰/

" " **نمبر دوم** } اخبار دیش اپکارک از اپریل ۱۹۰۵ء تا مارچ ۱۹۰۷ء یعنی دو سالوں کے مجرب نسخہ جات کا لب لباب اور نچوڑ درج ہے۔ مجربات کی کان ہے۔ قیمت ۲/

" " **نمبر سوم** } دیش اپکارک کے دو سال اپریل ۱۹۰۷ء سے اپریل ۱۹۰۹ء تک کے مجربات کا مجموعہ۔ قیمت ۳/۸

" " **نمبر چہارم** } اس میں اپریل ۱۹۰۹ء سے مارچ ۱۹۱۱ء تک کے مجربات کا مجموعہ ہے۔ قیمت ۳/۸ ۔ حجم ۳۷۶ صفحے۔

" " **نمبر پنجم** } اس میں مجربات اپریل ۱۹۱۱ء سے مارچ ۱۹۱۵ء تک ہیں۔ قیمت ۶/ ۔ یہ دو حصوں میں بھی مل سکتی ہے۔ قیمت حصہ اول ۳/۸ ۔ حصہ دوم ۴/ ؛

گنج مجربات } ہم کو فارسی کی ایک قلمی بیاض ملی ہے۔ جس کے اندر ہر مرض کے لیے ایسے ایسے عجیب نسخہ جات ملے ہیں جو کسی بھی کتاب میں نہیں ملتے۔ ہم نے اس کا ترجمہ کر کے کتابی صورت میں آپ صاحبان کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ اس کے سینکڑوں نسخے اس شخص کے برسوں پتھروں رسنیاسیوں کے پیچھے پھر کر حاصل کئے ہیں۔ قیمت ۲/۸ ؛

علاج بالمفردات } اس میں سر سے پاؤں تک کے کل امراض کا علاج صرف ایک ایک دوائی سے بتلایا گیا ہے۔ فقیری چٹکلوں کا ذخیرہ ہے۔ قیمت ۱/۴ ؛

رسالہ حکیم و مریض } حکیم کو علاج کرنے سے پہلے اور مریض کو علاج کرانے سے پہلے اس کو پڑھ لینا چاہئے۔ کیونکہ اس میں حکیم و مریض کے تعلقات کی بابت ضروری بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۲/ ؛

رسالہ زہروں کا علاج نمبر اول } اس میں زہروں کے علاج کے ضروری نوٹ ہیں۔ اور زہروں کے علاج کے مختصراً اصول ہیں۔ یونانی۔ ویدک اور انگریزی کا بیان ہے۔ حشرات الارض یعنی مکھی۔ مچھر۔ بھڑ۔ چوہا۔ چھپکلی۔ سانپ وغیرہ کو بھگانے کی تدابیر ہیں۔ قیمت ۳/ ہندی ۷/ ؛

رسالہ زہروں کا علاج نمبر دوم } اس میں تمباکو۔ شراب۔ چرس۔ افیون۔ گانجا وغیرہ کا ذکر ہے۔ ان کا زہر اتارنے کے علاج و طریق۔ ان کی عادت کے بد نتائج اور چھڑانے کی ترکیب درج کی گئی ہیں قیمت ۱/ ہندی ۲/ ؛

رسالہ زہروں کا علاج نمبر سوم } اس میں سانپ بچھو۔ بھڑ مکھی۔ بھونرا۔ چھپکلی اور دیگر زہریلے جانوروں اور حشرات الارض کا مفصل بیان اور کاٹے کا علاج مندرج ہے صاف تون اور قلمی تصاویر بھی ہیں۔ قیمت ۱/۴ ؛

رسالہ قبض } اس رسالہ کے اندر معدہ و آنتوں کی تشریح۔ قبض کی وجوہات۔ ان کی اقسام اور ان کا علاج ایسے طریق سے بتلایا ہے کہ ہر خاص و عام نیز وید حکیم صاحبان یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں قیمت اردو ۱/ ہندی ۱۲/ ؛

لاثانی لغات الادویہ } اتنی جامع لغات آج تک اردو زبان میں شائع نہیں ہوئی۔ آپ کو کسی زبان کا نام معلوم ہو۔ دوسرے ہندوستان کی ہر زبان اور انگریزی و لاطینی کے نام بھی فوراً معلوم ہو جائیں گے۔ ہر زبان کی ردیف موجود ہے۔ اور سب نام اکٹھے دیئے ہیں۔ بڑی محنت اور خرچ سے تیار کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱/۴ ؛

گوشوارہ تشخیص الامراض } ہر وید حکیم کے ہنر کی کتاب۔ اس میں ردیف وار ہر علامت مرض کو بتلایا گیا ہے۔ کہ وہ کتنی امراض میں ہو سکتی ہے۔ امراض کے نام اردو و انگریزی دونوں دیئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ نوٹ ہے۔ کہ اس مرض کی دیگر علامات کہاں ہیں۔ تشخیص مرض کے لئے بے نظیر ہے۔ قیمت ۲/۴

طب ہندی کی قدامت اردو کے مشہور ڈاکٹر مخنجو کے پرانے معلومات پر خیالات ہر ہندوستانی عموماً اور ہر معالج کے خصوصاً پڑھنے لائق ہے ؛ قیمت ۴/ ؛

ادویات باہ } اس نام کی ایک ضخیم کتاب لکھی جا رہی ہے جس میں دنیا بھر کے ہر قسم کے مقوی نسخہ جات کا ذخیرہ جمع کیا جائے گا۔ اس کا حصہ اول اب شائع ہو گیا ہے۔ اس میں مقوی باہ پاکوں معجونوں۔ جوارشوں حلوؤں۔ چورنوں۔ گولیوں۔ دوائیں۔ غذاؤں اور حریروں وغیرہ کے نسخے درج ہیں۔ جو پچاسوں مستند۔ مطبوعہ اور قلمی کتب سے نیز بہت سے مشہور حکیموں اور ویدوں کے علاوہ عام اشخاص کے تجربات سے حاصل کئے گئے ہیں۔ اس سے ہر کوئی پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ قیمت ۳/ ؛

وش میں امرت } اس کتاب میں افیون کچلہ اور بچھناگ۔ آک۔ دھتورہ وغیرہ نباتاتی زہروں کے مفید نسخے دیئے گئے ہیں۔ جو چیزیں موت کا سبب ہوتی ہیں انہی کے اندر امرت پوشیدہ ہے۔ اردو ۱/ ہندی ۱/۴ ؛

موت کے قاصد کرم و انکی حقیقت } اس کتاب کے اندر تمام ضروری امراض مثلاً ملیریا۔ ٹائیفائیڈ۔ پلیگ۔ مرض النوم۔ فیل پا۔ وغیرہ کے جرمز اور انکے ایک دوسرے تک پہنچانے والے کرم اور انکی عادات کا پورا بیان ہے۔ قیمت ۶/ ہندی ۸/ ؛

رسالہ سرعت } کل دنیا میں ۹۹ فیصدی سے بھی زیادہ اس مرض میں مبتلا ہیں۔ اس رسالہ میں اس کی مکمل تشریح کیگئی ہے۔ اور بعدہ مفصل علاج اور ہر قسم کے نسخہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔ جو ہر امیر و غریب فائدہ اٹھا سکیں قیمت اردو ۵/ ہندی ۶/ ؛

رسالہ آتشک بالتصویر } از روئے ویدک یونانی ڈاکٹری اس مرض کی مکمل تشریح۔ اسباب علامات اور علاج وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے ایسی کتاب نہیں لکھی گئی۔ اصلی رنگین تصاویر مرض کی اصلیت کو ظاہر کر رہی ہیں قیمت اردو ۳/ ۔ ہندی ۳/ ؛

رسالہ سوزاک } ویدک یونانی اور ڈاکٹری کی کل تحقیقات دکھلانیوالا مکمل رسالہ ہے جس میں ۲۰۰ سے زیادہ ہر قسم کے نسخہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔ مرض سوزاک اور اس کے متعلقہ امراض پر اس سے بہتر کوئی رسالہ نہیں ملسکتا ہے قیمت ۸/ ہندی ۱۲/

رسالہ درد سر } درد سر کی کل اقسام کا از روئے ویدک یونانی اور ڈاکٹری کے مفصل علامات و علاج درج ہیں۔ قیمت ۷/ ہندی ۱۰/ ؛

رسالہ ہسٹریا (اختناق الرحم) عورتوں کے واسطے ہسٹریا بہت برا مرض ہے۔ رسالہ میں اسکی وجہ تسمیہ علامات۔ علاج از روئے ڈاکٹری۔ یونانی و ویدک مفصل اور جامع طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ اس سے پہلے اس مرض پر کوئی مفصل کتاب نہیں تھی۔ اردو ۸/ ہندی ۱/

رسالہ چیچک } اس رسالہ کے اندر چیچک کا مفصل بیان عام خیالات کی تشریح مرض چیچک کی وجہ تمام احتیاطیں جن سے وہ جلدی تندرست ہو۔ قیمت ۴/ ہندی ۶/

رسالہ ملیریا موسمی بخار } ملیریا کے متعلق آج تک جو تحقیقات ہوئی ہے۔ اس سب کا عام فہم الفاظ کے اندر ایسے مشہور طریقے سے ذکر ہے۔ ہر شخص بخوبی اس معمولی سے واقف ہو سکتا ہے۔ قیمت ۵/ ہندی ۱۰/ ؛

دانت اور انکی امراض و علاج ۲/۸ ۔ سنسکرت کا ترجمہ حصہ اول ۵/ ۔ سنسکرت کا ترجمہ حصہ دوم ۶/ (ان دونو حصوں پر کوئی رعایت نہیں) میرے ڈاکٹر چلانے مجھے معاملات دنیاداری کی تعلیم کیسے دی اردو ۱/ ہندی ۴/ ۔ جیو جیسو ۴/ ۔ نقشہ صحت ۱۲/ ۔ یکشمی رنگ یعنی رق و سل ۲/ ۔ دوش گیان (علم الاخلاط) اردو ۱۲/ ہندی ۱۲/ ۔ سیر پور روپ حصہ اول ۱/۵ ۔ حصہ دوم ۱/۰ ۔ ویدک کے مشہور مرکبات ۱/۴ ۔ اصطلاحات ویدک ۴/ ۔ اصطلاحات یونانی ۱/۰ ۔ شودھن درھی ۲/۴ ۔ ہندی ۸/ ۔ مخزن یا ترجمہ علم افعال الاعضاء ۱/۰ ۔ رسالہ بواسیر ۲/ ؛ بے اولاد کیا کریں ۲/ (اس پر کوئی رعایت نہیں) رسالہ انفلوائنزا ۱/۰ اردو ۶/ ۔ ہندی ۶/ ؛

خط و کتابت و تار کیواسطے یہ پتہ ہے :- امرت دھارا ۱۳۲ لاہور
تار پر صرف امرت دھارا ۔ لاہور لکھیں ؛

گوروکل اندرپرستھ کے مختصر تواریخی حالات

(گوروکل کے ایک بھگت کے قلم سے)

گوروکل اندرپرستھ کو قائم ہوئے ۱۸ برس گزر گئے سیٹھ رگھومل جی کے ایک لاکھ روپیہ دان سے شری سوامی شردھانند جی مہاراج کے کر کملوں دوارہ اس گوروکل کی بنیاد رکھی گئی۔ اس گوروکل نے ۱۸ برس میں کیا کام کیا؟ اس کا مختصر ورتانت یہاں دیا جاتا ہے۔

شروع شروع میں گوروکل کانگڑی کی پہلی پانچ جماعتوں کا یہاں انتظام تھا لیکن چھوٹے برہمچاریوں کے لئے یہ جگہ مفید ثابت نہ ہوئی۔ اس لئے گوروکل کا مڈل اور ہائی ڈیپارٹمنٹ یہاں منتقل کیا گیا۔ جب سے یہ ڈیپارٹمنٹ یہاں لایا گیا۔ اس کی اہمیت بہت بڑھ گئی۔ اس وقت اس گوروکل میں چوتھی سے دسویں جماعت تک ہے۔ ۱۲۴ لڑکے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یہ گوروکل سیدھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ماتحت ہے۔ گوروکل کانگڑی کا ایک آوشیک بھاگ ہے۔ گوروکل کانگڑی کا مکھیہ ادھشٹاتا ہی اس کا مکھیہ ادھشٹاتا ہے۔ ان کے سادھارن نریکھشن میں یہاں ایک سہائک مکھیہ ادھشٹاتا بطور انچارج کام کرتا ہے۔ گزشتہ ۱۰ سال سے پروفیسر گوپال جی بی۔ اے اس کے سہائک مکھیہ ادھشٹاتا ہیں۔ پروفیسر صاحب گزشتہ ۱۹ برس سے گوروکل کی سیوا میں مصروف ہیں۔ پہلے آپ گوروکل ملتان کے مکھیہ ادھشٹاتا تھے۔ اسے ہائی ڈیپارٹمنٹ تک چلاتے چلاتے جانے کا فخر ان کو ہی حاصل ہے۔ آپ کے زمانہ میں گوروکل ملتان کی اوستھا بہت اُنّت تھی۔ اس کے بعد گوروکل کانگڑی میں آپ کی خدمات منتقل کی گئیں۔ ۱۱ برس تک وہاں بطور پروفیسر اور مکھیہ ادھیاپک کام کرتے رہے۔ اس کے بعد جب گوروکل کانگڑی پر باڑھ کا پرکوپ ہوا۔ آپ کی سیوائیں گوروکل اندرپرستھ کو دے دی گئیں۔ اور ہائی ڈیپارٹمنٹ بھی ان کے حوالہ کر دیا گیا۔

گوروکل اندرپرستھ کا نام دہلی پرانت میں بہت مشہور ہے۔ گرد و نواح کے لوگ اور دہلی کی جنتا اسے ایک تیرتھ سمجھتی ہے۔ اور ہزاروں کی تعداد میں ماہ فروری میں اس کے میلہ پر لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔

سٹاف:۔ گوروکل ہذا کا موجود سٹاف حسب ذیل ہے:۔

۱۔ پروفیسر گوپال جی بی۔ اے۔ مکھیہ ادھشٹاتا۔
۲۔ پروفیسر جگن ناتھ پرشاد جی ایم۔ اے۔ ایل۔ ٹی۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پرنسپل ادھیاپک۔
۳۔ پنڈت مہامنی جی ودیا النکار گنت ادھیاپک
۴۔ ” ہری شرن جی ” ” دھرم شکھشا ”
۵۔ ” آنند سروپ جی ” ” بی۔ اے۔ ایل۔ ٹی۔ انگلش ادھیاپک
۶۔ پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی سا ہتیہ ادھیاپک
۷۔ ” بکرم جی ودیا النکار ویاکرن ادھیاپک
۸۔ ...

۹۔ پنڈت ہری ونش کمار جی ڈرائنگ ماسٹر۔

اس کے علاوہ سوامی رامانند جی جو شروع سے اس گوروکل کی سیوا مفت کر رہے ہیں۔ آشرم کے انچارج ہیں۔ آپ کا چرتر نیم پالن تھا آتمک شکتی اپورو ہے ایسے ادھیکاریوں کے ادھین برہمچاریوں کا پالن پوشن ہوتا ہے۔

وشیشتائیں:۔ اس گوروکل کی خاصیت یہ ہے۔ کہ یہاں پر جہاں تعلیم پر زور دیا جاتا ہے۔ وہاں ہاتھ کے کام پر ادھک بل دیا جاتا ہے۔ کارپینٹری کا کام۔ ڈرائنگ اور پینٹنگ پر ادھک زور دیا جاتا ہے۔ جہاں تک ہو سکتا ہے۔ لڑکوں کی کریاتمک شکتی کو بڑھانے کا کاریہ کیا جا رہا ہے۔ دوسری خاصیت یہ ہے۔ کہ گوروکل اندرپرستھ کے برہمچاریوں میں مشنری سپرٹ پیدا کرنے میں سہائک ہوا ہے۔

دیہاتی پاٹھ شالائیں:۔ جیسا کہ گزشتہ سال یہ تجویز عمل میں لائی گئی۔ کہ گوروکل اندرپرستھ کے اردگرد کے جتنے گاؤں ہیں۔ ان کو سوشکشت کیا جائے۔ اسی لئے گاؤں کے لوگوں کے بچوں کو تعلیم دینے کے لئے پاٹھ شالاؤں کی آیوجنا کی گئی۔ اس وقت گوروکل کے آدھین دو پاٹھ شالائیں چل رہی ہیں۔ ایک پاٹھ شالہ میں پچاس لڑکے ہیں۔ اور دوسری پاٹھ شالہ میں ۳۰ لڑکے ہیں۔ ان دونو پاٹھ شالاؤں کے چلانے کا دھیہ مہاشے ستو لال جی کو ہے۔ جن کے اندر گراموں میں پرچار کرنے کی بے انتہا شکتی ہے انہوں نے اپنا سروسو گرام پرچار کو دے رکھا ہے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ اگلے سال تک گوروکل اندرپرستھ کے آدھین پاٹھ شالائیں قائم ہو جائیں گی۔ ان کی آمدنی اور خرچ کا تعلق گوروکل اندرپرستھ کے ساتھ نہیں۔ صرف گوروکل اندرپرستھ ان کے انتظام اور پڑھائی کی دیکھ ریکھ کرتا ہے۔

دیش سیوا:۔ تیسری خاصیت اس گوروکل کی یہ ہے۔ کہ گوروکل اندرپرستھ کے بچوں میں اپنے ملک کے ساتھ محبت۔ آریہ سماج کے ساتھ پریم اور انتھک سیوا کے بھاو بھرنے کی ہمیشہ کوشش رہی ہے۔ اس لئے جب ملک میں کوئی لہر چلی۔ اور آریہ سماج میں کوئی اندولن چلا۔ اس وقت یہاں کے لڑکوں نے سب سے پہلے اپنے جیونوں سے عملی ثبوت دیا۔

حال ہی میں مہاتما گاندھی اچھوت ادھار کے سلسلہ میں دہلی پدھارے تھے۔ اگرچہ مہاتما جی گوروکل نہ پدھار سکے۔ لیکن لڑکوں نے منوتی کر کے ... روپیہ مہاتما جی کی بھینٹ کیا۔ مہاتما جی اس سے بہت پربھاوت ہوئے۔ اور ان کے اخبار ”ہری جن سیوک“ ایڈیٹر کے قلم سے ”آدرش بھکشا“ کے عنوان سے ایک نوٹ نکلا۔ جس میں گوروکل اندرپرستھ کے برہمچاریوں کی اس کام میں بڑی تعریف کی گئی۔

دوسرا واقعہ بہار کے زلزلہ کا ہے۔ جونہی یہ خبر برہمچاریوں تک پہنچی۔ وہ سب کے سب اپنا سروسو دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور آپ نے اپنی قربانی اور فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ جب مکھیہ ادھشٹاتا اس سلسلہ میں گاؤں میں کام کرنے لگے۔ تو بیسیوں برہمچاریوں نے اس میں سہیوگ دیا۔ یہ دو مثالیں اس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ بچوں کے اندر کن اُتم بھاوؤں کا سنچار ہو رہا ہے۔ پڑھائی لکھائی میں یہ گوروکل ہمیشہ اچھے نتائج نکالتا رہا ہے۔ یہ گوروکل کانگڑی کے ریکارڈ سے ظاہر ہے۔

سواستھ:۔ یہ ایک وہم پھیلا ہوا ہے۔ کہ یہاں کا جل وایو ٹھیک نہیں۔ ہماری سمجھ میں یہ بات بالکل نرمول ہے۔ کیونکہ جو لوگ یہاں اس گوروکل میں رہتے ہیں۔ ان کی صحت کی زیادہ درخت ہونی چاہیئے۔ یہاں بہت کم بیماری پھیلتی ہے۔ اور لڑکوں کی صحت بہت اچھی رہتی ہے۔ پچھلے چار سالوں میں کوئی ایسا روگ نہیں پھیلا جس کی بابت یہ کہا جا سکے۔ کہ یہ جگہ جل اور وایو کے لحاظ سے خراب ہے یہاں لڑکوں کے قد خوب بڑھ جاتے ہیں۔ دودھ اور گھی بکثرت اچھا ملتا ہے۔

نیا تعمیری کام:۔ گزشتہ سال یہاں کچھ نئی عمارتوں کی آیوجنا ہوئی ہے۔ ہسپتال لالہ بھاناما ل گوئن ینو فیمبڈا ہینڈ کو کی مہربانی سے تیار بن گیا ہے۔ پہاڑ کو کاٹ کاٹ کر برہمچاریوں نے اپنے ہاتھوں سے ایک وسیع میدان تیار کیا ہے باوا ملکھا سنگھ گردھاری لال جی ٹھیکیدار نئی دہلی کی بدولت یگیہ شالا بڑی سندر تیار ہو گئی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی اجازت سے گزشتہ سال نئی سڑک تیار ہو چکی ہے۔ اس وقت مسٹر بی۔ ڈی۔ گپتا اور بابو ہری چند داس نے پندرہ پندرہ سو روپیہ دان دے کر دو کمروں کے بنوانے کا وچن دیا ہے۔ اور اپنی اُدارتا کا ثبوت دیا ہے۔ اس گوروکل پر لالہ نرائن دت جی ٹھیکیدار۔ لالہ گیان چند جی ٹھیکیدار۔ باوا ملکھا سنگھ گردھاری لال۔ لالہ رلا رام جی اور میلا رام جی کی کرپا رہی ہے۔

اگت مہانو بھاو ہر وقت گوروکل کا خیال رکھتے ہیں۔ اب ضرورت یہ ہے۔ کہ چھوٹی چھوٹی صنعت و حرفت کے کام یہاں جاری کئے جائیں۔ جب دسویں جماعت کے بعد لڑکا یہاں سے نکلے۔ تو وہ اگر گوروکل مہا ودیالیہ میں نہ پڑھ سکے۔ تو باہر معمولی محنت کر کے وہ اس لائق ہو جائے۔ کہ اپنی روٹی کما سکے۔ ہماری سمجھ میں اس کام کے لئے بہت روپیہ کی ضرورت نہیں۔ دستکاری کا کام۔ ریباہی بنانے کا کام۔ فوٹو گرافی۔ نب بنانے کا کام۔ صابن بنانے کا کام وغیرہ سب ایسے کام ہیں۔ جو باآسانی بنا کسی دشیش خرچ کے چلائے جا سکتے ہیں۔ ان کاموں کو سکھلانے کا مطلب یہ ہے۔ کہ ان کے دل میں ہاتھ سے کام کرنے کا شوق پیدا ہو۔

اوشدھالیہ کا پربندھ:۔ ہسپتال کا انتظام یوگیہ ہاتھوں میں ہے۔ ڈاکٹر ستیانند جی گوروکل کے سیوگیہ سناتک ہیں۔ پھر اس کے بعد آپ آٹھ برس تک بمبئی یونیورسٹی میں میڈیکل کالج میں تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں۔ وہ بھنڈار تھا ہسپتال دونو کے انچارج ہیں۔ ان کی زیر نگرانی

گوروکل کی وشیشتائیں

(از شری ماسٹر رام لال جی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ)

... تعلیم کی وشیشتاؤں کا ذکر کرتے ہیں۔ گوروکل کے طریقہ تعلیم ... وشیشتاؤں سے ... ہوتی ہے۔ جو گوروکل میں بمقابلہ ان سکولوں اور کالجوں کے پائی جاتی ... سرکاری یونیورسٹی کے امتحان ... دربار ہی ... گوروکل کی ایک وشیشتاؤں ... پہنچ سکتے ہیں۔ گوروکل کی ... ذکر کرونگا۔ جو میرے خیال میں نہایت ضروری ہیں:۔

پہلی وشیشتا۔ گوروکل کی پہلی وشیشتا استاد اور ... کا سمبندھ ہے۔ سکولوں اور کالجوں میں گورو اور شِشیہ کا کوئی سمبندھ نہیں ہوتا۔ لڑکے مدرسہ میں چلے جاتے ہیں۔ اور اپنا سبق پڑھ کر گھر چلے آتے ہیں۔ استاد کو نہ تو معلوم ہی ہے۔ اور نہ وہ معلوم کرنے کی ضرورت سمجھتا ہے۔ نہ اُس کے پاس یہ معلوم کرنے کا وقت ہی ہے۔ کہ اُن کے دریا ... اپنا باقی وقت کسطرح گزارتے ہیں۔ ان کے رہنے سہنے ... رکھنے پڑھنے اور بھوجن آدی کا کیا پربندھ ہے۔ انکی سبھا ... کیسی ہے۔ انکی عادات کیا ہیں۔ انکی خاص ضروریات کیا ہیں۔ کن باتوں سے انہیں روکنے کی ضرورت ہے۔ کن باتوں میں ان کو اتساہ دینے کی ضرورت ہے۔ ان کا جیون آدرش کیا ہے۔ انکو کیا بنانا ہے وغیرہ وغیرہ۔ استاد اپنا فرض یہ سمجھتا ہے۔ کہ وہ لڑکوں کو نہایت محنت سے کتابیں پڑھا دے۔ اور سزا و جرمانہ کے ڈر سے ان کو اپنا سبق یاد کرنے پر مجبور کرے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں لڑکوں کو امتحان پاس کرا سکے۔ جس سے اُس کی اور اُس کے سکول کی نیک نامی ہو۔ گوروکل کے طریقہ تعلیم کے مطابق گورو و شِشیہ کا سمبندھ پتا اور پتر کا ہے۔ اور گورو نے دھرم ... ذمہ داری اپنے سر پر لی ہوئی ہے۔ جو ہر ایک پتا کو اپنے پتر کے لئے یقینی لازمی ہے۔ سکولوں میں استاد سکول کی مشین کا ایک پرزہ ہیں۔ جو خاص نیم کے انوسار کام کرتے ہیں جس طرح مشین سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرتی ہے۔ جو اس میں وقفہ ڈالے اُسے کچل ڈالتی ہے۔ اور ایک رفتار سے چلتی ہے۔ یہی حال سکولوں کا ہے۔ جو ان قواعد کو اپنی عقل یا انسانی ہمدردی کے استعمال کرتے ہیں ... جو افسر ... محکمہ تعلیم بنا کر بھیجتا ہے۔ انکا جو اثر ہے وہ تیسری وشیشتا میں بیان کیا گیا ہے:۔

دوسری وشیشتا۔ گوروکل کی دوسری وشیشتا آچار سدھار سمبندھی ہے۔ سکولوں اور کالجوں میں اوّل تو ودیارتھیوں کے آچار کا سدھار کرنے کا یتن ہی بہت کم کیا جاتا ہے۔ اور جو کچھ کیا بھی جاتا ہے۔ تو اس کا اثر بوجہ ان حالات کے جن میں سکول و کالج واقعہ ہیں بہت ہی کم ہوتا ہے۔ عام سکولوں اور خاص کر کالجوں کے ودیارتھیوں کی آجکل جو حالت ہے۔ اسے دیکھکر حیرانی ہوتی ہے۔ کہ ہمارے دیش کے نوجوان کدھر جا رہے ہیں۔ اور ان کا کیا بنے گا؟ سکولوں میں لڑکوں کو جو تھوڑی بہت حیا اور شرم بڑوں کا پاس اور طریقہ و سلیقہ کا خیال ہوتا ہے۔ وہ کالج میں جاتے ہی کافور ہو جاتا ہے۔ ننگے سر اور رنگدار چھوٹے کرتوں سے کالج کے لڑکے آسانی سے پہچانے جاتے ہیں۔ جہاں چار لڑکے ایک جگہ جمع ہوئے۔ وہاں قہقہہ مارنا۔ گندے مخول شور و غل اور دھکم بازی فوراً شروع ہو گئی۔ کوئی شریف آدمی یا بوڑھا شخص وہاں بیٹھ نہیں سکتا۔ کوئی میٹنگ یا جلسہ امن و شانتی سے ختم نہیں ہو سکتا جس میں کالج کے لڑکے موجود ہوں جلوس میں آ جائیں گے۔ مگر دھکے دینے لوگوں کے پیر کچلنے۔ کہنیاں مارتے۔ پگڑیاں اور ٹوپیاں اچھالتے۔ کرسیاں توڑتے سب سے آگے جا کر جمیں گے۔ جو کچھ بھی لیکچرار کہہ رہا ہوگا۔ اُس پر نکتہ چینی۔ رائے زنی۔ مخول اور آوازیں کسنا شروع کر دیں گے۔ کالج کے جلسہ میں اگر کسی پروفیسر یا پرنسپل کا لیکچر پسند نہیں۔ تو اس طرح سے شور برپا کریں گے کہ لیکچر دینا مشکل بنا دیں گے۔ کوئی جلوس صحیح سلامتی سے گزر نہیں سکتا۔ اگر یہ سوسائٹی دھکے دینے والے تشریف لے آویں۔ اب بے تمیزی کی حد یہاں تک ہو گئی ہے۔ کہ دیوالی اور دیگر تہواروں کے موقع پر لاہور میں کالج کے طلباء کی ہلڑ بازی سے دیویوں کو بچانے کے لئے سکاؤٹ اور سیوا سمتی کے والنٹیئر مقرر کرنے پڑتے ہیں:۔ سینما اور تھیٹر دیکھے بنا تو کالج کے نوجوانوں کا گزارہ ہی مشکل ہے۔ اور تھیٹر بھی وہ جہاں شراب بھی بکتی ہو۔ اور ناچ بھی ہوتا ہو۔ سینما اور تھیٹر نے ہمارے نوجوانوں کے رہے سہے چال چلن کو تباہ کر دیا ہے۔ اس لئے سکول اور کالج اگر لڑکوں کا آچار سدھارنا بھی چاہیں۔ تو موجودہ حالات اور شہر کے گرد ہوا میں وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ گوروکل ان سب وباؤں سے بچے رہتے ہیں۔ گوروکل کے ودیارتھی چونکہ ان باتوں سے ناواقف ہوتے ہیں۔ انہیں وہ مکاری اور چالبازی نہیں آتی۔ جو کہ اوروں میں ہوتی ہے۔ اس لئے انہیں "بدھو" کے نام سے وہ لوگ پکارتے ہیں۔ اگر اسی کا نام "بدھو" ہے۔ تو میں کہوں گا کہ ساری دنیا بدھو بن جائے تو اچھا ہے:۔

جو نین آچار سدھار سمبندھی گوروکل میں ہو سکتا ہے۔ اور جو شدھ وایو منڈل وہاں ہو سکتا ہے۔ اور کسی جگہ نہیں۔ اگر تعلیم کا سچا آدرش آچار بنانا ہے۔ تو یہ آدرش گوروکل سے ہی پورا ہو سکتا ہے۔ ان سکولوں اور کالجوں سے نہیں جنکا آدرش امتحان پاس کروانا ہے۔ اور جن کا وایو منڈل ایسا خراب ہے۔ جو ہمارے نوجوانوں کو ایسا بنا رہا ہے جیسے کہ وہ ہیں:۔

تیسری وشیشتا۔ گوروکل کی تیسری اور سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ گوروکل اپنا نصاب تعلیم بناتا ہے۔ اور جو اچھے طریق تعلیم جانتا ہے۔ استعمال کرنے میں آزاد ہے۔ اس کے برعکس سکول اور کالج غلام ہیں۔ جو مشین کی طرح چلائے جاتے ہیں۔ سرشتہ تعلیم جیسے قواعد چاہے۔ جب جیسے جس طرح چاہے۔ بنائے۔ پبلک۔ استادوں یا لڑکوں کے والدین کو چون و چرا کرنے کی گنجائش نہیں۔ سکول کے کسی ہیڈ ماسٹر یا منیجر کو اختیار نہیں۔ کہ کسی طریق یا نصاب تعلیم کو خواہ لڑکوں کے لئے وہ کتنا ہی مفید کیوں نہ ہو۔ اپنے سکول میں جاری کر سکے۔ ہیڈ ماسٹر کو اس کوڈ کی لفظیہ لفظ پیروی کرنی ہوگی۔ جس کو افسران محکمہ تعلیم نے بنایا ہے۔ کوڈ کے قاعدوں کے معنی بھی جو انسپکٹر صاحبان نکالیں۔ وہی جاننے ہونگے۔ کوڈ سکولوں کے لئے الہامی کتاب ہے۔ جس میں عقل کا استعمال گناہ ہے۔ جو عقل استعمال کرے۔ وہ کافر ہے۔ اور سزا پائیگا۔ کم از کم پنجاب کے سکول غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ان کو لکیر کا فقیر بننا پڑتا ہے۔ اور کوئی بھی اچھی بات جو لڑکوں کے لئے مفید ہو۔ اُن کے دماغوں کو بڑھائے۔ اُن کو اپنی روزی کمانے کے قابل بنا سکے۔ اور جو اُن میں آتم وشواس پیدا کرے۔ سکولوں میں جاری نہیں کی جا سکتی۔

یہ سب کچھ میں اپنی ذمہ داری کو محسوس کر کے لکھ رہا ہوں۔ اور اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر لکھ رہا ہوں۔ قدم قدم پر محکمہ تعلیم کی طرف سے طرح طرح کی رکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں۔ اور جن باتوں لئے غیر ملکوں میں حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ یہاں حوصلہ گرانے اور ناکام بنانے کی کوشش کیجاتی ہے۔ اگر کچھ خرچ نئے طریقہ تعلیم کے جاری کرنے میں کیا جاتا ہے۔ تو انسپکٹر صاحبان اُسے نامنظور کر دیتے ہیں۔ ریڈنگ روم و لائبریری کے لئے لڑکوں سے فنڈ جمع کیا جاتا ہے۔ مگر خرچ صرف محکمہ تعلیم کی حسب خواہش کیا جا سکتا ہے۔ کھیلوں کے چندہ سے کرکٹ بیٹنگ تو خرید سکتے ہیں۔ مگر کرکٹ کے لئے پچ نہیں بنا سکتے۔ یا کھیل کا میدان صاف نہیں کرا سکتے۔ جو کلٹے برسات میں اُگ آتے ہیں۔ وہ اس فنڈ سے نہیں کٹوائے جا سکتے۔ اگر میدان صاف نہ ہوگی۔ تو لڑکے کرکٹ یا فٹ بال کیسے کھیلیں گے۔ مگر کچھ پرواہ نہیں۔ محکمہ کا حکم ماننا ہوگا۔ محکمے نے یہ اجازت تو دیدی۔ کہ سکاؤٹنگ پر کھیلوں کا فنڈ خرچ کیا جا سکتا ہے۔ مگر کھیلوں کا کمرہ (Gymnasium) تیار نہیں کرایا جا سکتا۔ خواہ کتنا ہی فنڈ جمع پڑا ہو۔ مگر لڑکوں کی صحت اور جسمانی ترقی کے لئے کسی اور طریق پر جسطرح سکول والے چاہیں ہرگز ہرگز استعمال نہیں کر سکتے۔ لائبریری کے فنڈ سے وہی کتابیں منگائی ہونگی جنکو محکمہ تعلیم پسند کرے۔ عملی طور پر یہاں محکمہ تعلیم سے مراد انسپکٹر صاحب یا آڈیٹر صاحب سے ہے۔ آڈیٹر صاحب کو اختیار ہے۔ کہ جس خرچ کو چاہیں منظور کریں۔ سکاؤٹنگ بھی سکولوں میں وہی جاری کیا جا سکتا ہے۔ جو محکمہ تعلیم پنجاب کو پسند ہے۔ سنیکت پرانت میں سیوا سمتی الہ آباد کا سکاؤٹنگ جاری ہے۔ اور وہاں کی سرکار نے منظور کیا ہوا ہے۔ وہاں کی سرکار اسے امداد بھی دیتی ہے۔ مگر پنجاب کے ایک انسپکٹر صاحب کا حکم ہے۔ کہ سیوا سمتی سکاؤٹنگ جاری نہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ پنجاب میں منظور شدہ نہیں ہے۔ پنجاب کے امدادی سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کو یہ بھی اختیار نہیں ہے۔ کہ اگر کسی لڑکے کی غیر حاضری رجسٹر میں درج ہو گئی ہو۔ خواہ بوجہ امر مجبوری وہ غیر حاضر رہا ہو۔ تو اس کی غیر حاضری کا وہ جرمانہ معاف کر سکے۔ اگر کوئی غریب لڑکا بوجہ تنگدستی تاریخ مقررہ پر فیس ادا نہ کر سکے۔ تو اُسے ایک آنہ روزانہ جرمانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ وہ لڑکا خواہ کتنی ہی غربت کی وجہ سے فیس ادا نہ کر سکا ہو۔ اُس کا جرمانہ بھی ہیڈ ماسٹر معاف نہیں کر سکتا۔ جو غریب مقررہ تاریخ پر فیس ادا نہیں کر سکا۔ وہ جرمانہ کہاں سے ادا کرے گا۔ یہ جرمانہ صرف انسپکٹر صاحب ہی معاف کر سکتے ہیں۔ اگر ہیڈ ماسٹروں کو اس قسم کی ہمدردی ظاہر کرنیکا موقعہ بھی نہیں ہے۔ جو صرف انسپکٹر صاحبان کے حکم کی تعمیل کرنے کے لئے بطور ایجنٹ سکول میں موجود ہیں۔ اُن کا کیا نیک اخلاقی اثر لڑکوں پر ہو سکتا ہے؟

اس کے علاوہ جس طریق سے آڈیٹر صاحبان حساب کی پڑتال کرتے ہیں۔ اس کا نتیجہ سوائے بے ایمانی سکھلانے کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ ایسے سکولوں میں لڑکوں کو دیانتداری سکھلانیکی کہاں تک اُمید ہو سکتی ہے۔ اور کہاں تک آچار سدھار ہو سکتا ہے۔ اس کا اندازہ ہر شخص لگا سکتا ہے۔ جب سکول اس قدر غلام ہیں۔ جہاں دماغی آزادی کا نام و نشان نہیں۔ وہاں سے آزاد خیال اور اعلے قسم کے انسان کیونکر پیدا کئے جا سکتے ہیں؟ یہ باتیں میں نے تفصیل سے اس لئے لکھی ہیں۔ کہ گوروکل کی اہمیت معلوم ہو سکے۔ اور لوگوں کو پتہ لگ جائے۔ کہ گوروکل اپنی آزادی کیوجہ سے غلام سکولوں کی نسبت

گوروکل وشوودیالیہ کانگڑی کی لٹریری خدمات

گوروکل وشوودیالیہ کانگڑی نے جس خوبی سے اپنے جنم دن سے آزاد اور قومی غیر سرکاری شکھشا پرنالی کے گورو کو سمپادن کر کے ہر خاص و عام سے خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ اسی طرح اپنی لٹریری خدمات سے بھی ساہتیہ کے بھنڈار کو زیادہ تقویت پہنچا کر دنیا کو چکا چوند کر دیا ہے۔

ذیل میں ان پستکوں کے نام دیے جاتے ہیں جو کہ پروفیسر صاحبان اور سناتکوں نے تصنیف، تالیف، ترمیم یا ترجمہ کر کے اپنی لٹریری خدمات کا ثبوت دیا ہے :۔

نمبر شمار	نام گرنتھ	نام لیکھک	نمبر شمار	نام گرنتھ	نام لیکھک
۱	بھارت ورش کا اتہاس تین بھاگ	آچاریہ رام دیو جی	۲۷	بال نیتی کتھا مالا	گوروکل ساہتیہ وبھاگ
۲	پوران مت پریالوچن	" " "	۲۸	سنسکرت شکشا نیتی کتھا دو بھاگ	" " "
۳	براہمن کی گئو	آچاریہ دیو شرما جی ابھئے	۲۹	سنسکرت وشوپانی ہنو اپدیش	" " "
۴	ویدک بھجن (تین بھاگ)	" " "	۳۰	رگھوونش ۳ سرگ	" " "
۵	ویدک پدیش مالا	" " "	۳۱	اشٹادھیائی ۸ ادھیائے	" " "
۶	تیاگ کی بھاونا	پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی ودیا بادھیائے	۳۲	سنسکرت وشتی نیتی شتک	" " "
۷	یوگیشور کرشن	پنڈت چموپتی جی ایم اے گورنر گوروکل کانگڑی	۳۳	کونیا منجری	گوروکل کے برہمچاری
۸	رسائن	منشی گوردھن جی بی اے	۳۴	کو مین اکشر انجلی (دو بھاگ)	" " "
۹	وگیان پردیشکا حصہ	" " "	۳۵	ونش وگیان	پروفیسر دھرمانند جی آیور وید آچاریہ
۱۰	گنا تمک ولیکھن	پروفیسر رام شرن جی سکسینہ ایم ایس سی	۳۶	روگی پریچریا و نرسنگ	ڈاکٹر رام دیال جی ایم بی بی ایس
۱۱	برہمچریہ سندیش	پروفیسر سکسینہ برت جی سدھانت النکار	۳۷	ویدک ودیا کا آدرش	پروفیسر سندر کشور جی ودیا النکار
۱۲	جل چکتسا وگیان	پنڈت دیو راج جی ودیا واچسپتی	۳۸	پراچین بھارت میں سوراجیہ	پنڈت دھرم دیو جی سدھانت النکار
۱۳	ہندی راشٹر بھاشا	پروفیسر چندر منی جی ودیا النکار	۳۹	ویدوں کا انادیتو	منشی گوردھن جی بی اے
۱۴	پنرجنم	منشی سندر کشور جی ودیا النکار	۴۰	پوران وِمرش	پنڈت دریا ساگر جی ودیا النکار
۱۵	آریہ سماج کا اتہاس	پروفیسر اندر جی ودیا واچسپتی	۴۱	وید مراٹھے	پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار
۱۶	اپنشدوں کی بھومکا	" " "	۴۲	بکھرے پھول	پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار
۱۷	گیتا بالا ٹیکا	" " "	۴۳	برہم یگیہ	پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار
۱۸	سنسکرت ساہتیہ کا اتہاس سنکشپت	" " "	۴۴	مانس میمانسا	پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار
۱۹	ویدک پشو یگیہ میمانسا	پنڈت وشوناتھ جی ودیا النکار			
۲۰	بال سنسکرت وشوپرکاش	" " "			
۲۱	دیوتاؤں کا اپدیش	" " "			
۲۲	ویدک جیون	" " "			
۲۳	شت پتھ میں ایک پتھ	پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار			
۲۴	سوم	" " "			
۲۵	نروکت سوکت	" " "			
۲۶	سنسکرت پرویشکا ۲ بھاگ	گوروکل ساہتیہ وبھاگ			

نوٹ :۔ ان کے علاوہ گوروکل کے سمہ پرانیہ بھی بہت سا آریہ سماجک ساہتیہ پرکاشت کیا ہے :۔

گورُوکل شِکھشا پرنالی

گوروکل پرکاش وبھاگ کی طرف سے

ہندوستان میں موجودہ تعلیم شروع کرنے کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اس کے ادھیکش لارڈ میکالے تھے۔ ہندوستان میں موجودہ تعلیم کی بُنیاد ڈالنے میں آپ ہی کا سب سے بڑا ہاتھ ہے۔ آپ برٹش راجیہ کی اُس وقت کی ضرورت کو سمجھتے تھے۔ آپکا وچار تھا۔ کہ جب تک بھارت واسی انگریزی رنگ ڈھنگ میں نہیں ڈھل جاتے۔ تب تک برٹش سامراجیہ کی بُنیاد ہندوستان میں بالو کے ٹیلہ پر رہے گی۔ آپ نے سنسکرت کو نہ جانتے ہوئے بھی یہاں تک لکھنے کا ساہس کیا۔ کہ ہم سنسکرت کی کتابیں چھپوا کر کورے کاغذوں کو بھی بگاڑ ڈالتے ہیں۔ سفید کاغذ کا کچھ تو فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے۔ مگر اُنہی کاغذوں پر سنسکرت کی کتابیں چھپ جانے کے بعد وہ کاغذ بالکل بیکار ہو جاتے ہیں۔ آپ کا کہنا تھا کہ سنسکرت کی سب کتابوں کا سنگرہ ایک طرف رکھ دیا جائے۔ اور اس کے انگریزی ساہتیہ کی صرف ایک الماری میں رکھی ہوئی کتابوں سے مقابلہ کیا جائے تو اس مقابلہ میں سنسکرت کا تمام ساہتیہ بیکار ثابت ہوگا۔ میکالے کے یہ اُدگار سہر وکھا دِرشٹی سے لکھے ہوئے نہیں تھے۔ آپ کے دل کی بات تب پرگٹ ہو جاتی ہے جب بھارت کی تعلیم پر لکھتے ہوئے آپ کہہ اُٹھتے ہیں :-

"اس وقت ہمیں ایسے لوگوں کو پیدا کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ جو ہمارے اور ان کروڑوں آدمیوں کے بیچ میں جن پر ہم شاسن کر رہے ہیں۔ دو بھاشیہ کا کام کر سکیں۔ ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جن کی نسلوں میں بھارتیہ خون بہتا ہو۔ جن کا چہرہ ہندوستانی ہو۔ لیکن جو منو بھاؤں میں۔ مانسک وچاروں میں۔ نیتی اور ریتی میں انگریز ہوں" :-

ایسے ہی کالے چہرہ والے انگریزوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد پیدا کرنا لارڈ میکالے کا خاص اُدیش تھا۔ اس کی نظر میں ایسے ہی لوگوں کی مدد سے جن کی اپنی بھاشا نہ ہو۔ اپنا ساہتیہ نہ ہو۔ اپنا دھرم نہ ہو۔ اپنی سبھیتا اور سنسکرتی نہ ہو۔ انگریزوں کے پاؤں ہندوستان کی زمین میں مضبوطی سے جم سکتے تھے۔ لارڈ میکالے کے یہ الفاظ ۱۸۳۵ء کے لکھے ہوئے تھے۔ اور یہ خیالات اُن کے دماغ میں ایسا چکر لگا رہے تھے۔ کہ ۱۸۳۶ء میں اُنہوں نے اپنے پتا کو جو خط لکھا۔ اُس میں اپنے دل کے پوشیدہ بھاؤں کو اور بھی زیادہ ظاہر کر دیا۔ آپ اپنے پتا کو لکھتے ہیں :-

"ہماری چلائی ہوئی تعلیم کا اثر ہندوؤں کو تعجب میں ڈالنے والا ہے۔ جس کسی ہندو کو یہ تعلیم ملی ہے۔ وہ دلی بھاؤ سے اپنے دھرم کا اُپاسک نہیں رہا۔ کچھ لوگ نیتی کی نظر سے ہندو بنے رہتے ہیں۔ اور کچھ تو سیدھے عیسوئیت کو مان لیتے ہیں۔ میرا یہ پکا یقین ہے۔ کہ اگر ہمارے نردشٹ راستہ کے مطابق تعلیم چلتی رہی۔ تو تیس سال کے اندر ہی اندر بنگال میں کوئی مُورتی کو پُوجنے والا نہیں رہے گا" :-

دراصل لارڈ میکالے ہندوستان کو مُورتی پُوجا سے بچانے کے اتنے خواہشمند نہ تھے۔ جتنے برٹش سامراجیہ کی جڑ کو ہندوستان میں مضبوط کرنے کے۔ لارڈ میکالے چاہتے تھے۔ کہ کسی طرح ہندوستانی اپنے اُونچے آدرشوں، اپنی سبھیتا اور دھرم کو بھول جائیں۔ جو لوگ اپنے پن کو بھول جائیں گے۔ اُن کے لئے "سوراجیہ" کا کچھ مطلب ہی نہ ہوگا۔ اس درشٹی کون سے ہی ہندوستان میں موجودہ تعلیم کی بُنیاد ڈالی گئی۔ اور سکولوں تتھا کالجوں میں ویدوں کو ہٹا کر بائیبل کا سبق پڑھایا گیا تھا کالیداس اور بھوبھوتی کو اردھ چندر دے کر شیکسپیئر تتھا ملٹن کو پرتشٹت کیا گیا۔ سر فریڈرک ہیلڈے نے ہاؤس آف کامنز میں بڑے زور دار لفظوں میں کہا تھا۔

"انگریزی تعلیم میں عیسوئیت اور بائیبل کا گیان ضروری ہے۔ کلکتہ کے ہندو کالج میں انگلینڈ کے کسی بھی پبلک سکول کی نسبت بائیبل کا گیان زیادہ پایا جاتا ہے" :-

اسی پرکرن میں دیش بھگت لالہ ہردیال نے سر چارلس ٹریولین کی ایک مثال دی ہے جس میں آپ کہتے ہیں :-

"ہماری طرح تعلیم حاصل کر ہماری پرورتیوں کو جاگرت کر ہمارے سے ہی کاموں میں لگے رہ کر ہندو ہندو نہیں رہتے۔ اندر سے انگریز بن جاتے ہیں۔ ہم بھی انگریز اسی لئے تو ہیں۔ کہ ہم انگریزوں میں رہتے ہیں۔ اُنہی سے بات چیت کرتے ہیں۔ اور انگریزی خیالات اور چال چلن کے مطابق اپنی زندگی کو بناتے ہیں۔ ہندو بھی اب ایسا ہی کرنے لگے ہیں۔ وہ اچھے سے اچھے انگریزوں کے ساتھ ان کی لکھی ہوئی کتابوں وغیرہ کے ذریعہ ہر روز بحث ہوتے ہیں۔ اور اس طرح "ہندوستانی" کو چھوڑ کر ہمارے زیادہ سے زیادہ نزدیک آتے جاتے ہیں" :-

آگے چل کر یہی صاحب کہتے ہیں :-

"انگریزی ساہتیہ کے ذریعہ جوں جوں انگریزوں سے ہندوستانیوں کا پریچے بڑھتا جاتا ہے۔ توں توں وہ ان کو ودیشی سمجھنا چھوڑ کر ان سے سہیوگ کرنے کے لئے خواہشمند ہوتے جاتے ہیں۔ اُنہیں نرادر کی نظر سے دیکھنے کی بجائے اپکار کرنے والا سمجھنے لگتے ہیں۔ اُن کے دل کی اُونچی سے اُونچی خواہش سب طرح سے انگریزوں کی نقل کرنے کی رہ جاتی ہے" :-

سر منٹر نے بھی ۱۸۷۱ء میں یہی بھاؤ ظاہر کئے تھے۔ آپ نے لکھا ہے :-

"ہمارے اینگلو انڈین سکولوں سے جو لڑکے گزرتے ہیں۔ وہ چاہے ہندو ہوں چاہے مسلمان۔ اپنے باپ دادوں کے دھرم کو نفرت کی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں۔ مغربی وگیان کے ساتھ جب پُرکھوں کے دھرموں کی ٹکر لگتی ہے۔ تو وہ پتلی لکڑی کے سمان ٹوٹ جاتے ہیں" :-

سکولوں اور کالجوں میں جہاں بھارتیتا کے بھاؤ کو نشٹ کیا جا رہا ہے۔ وہاں عیسوئیت پھیلانے کے لئے ہمیں ہمارا اپنا دھرم بھلانے کے لئے سرکار کی طرف سے سر توڑ کوشش ہو رہی ہے۔ کلکتہ۔ بمبئی اور مدراس کے بشپوں کو سرکاری بجٹ سے تنخواہ دی جاتی ہے۔ یہ تجربہ کیا جاتا ہے کہ جوں جوں ہندوستانی اپنی راشٹریتا کو بھولیں گے توں توں سرکار انگریزی کی جڑ بھی بھارت میں جمتی جائے گی۔ غدر کے وقت ولیم ایڈورڈز نام کے ایک صاحب ہندوستان میں تھے۔ جو بعد میں آگرہ ہائیکورٹ کے جج بنے۔ آپ نے لکھا ہے:-

"ہم ہندوستان میں ودیشی حملہ کرنے والے اور فتح کرنے والے ہیں۔ یہاں کے لوگ جتنے تعلیم یافتہ تتھا سبھیہ ہوتے جائیں گے۔ اتنے ہی وہ ہمارے جنگل سے نکلنے کی کوشش کریں گے۔ ہمارے ہندوستان میں پاؤں جمانے کی سب سے اچھی ترکیب یہی ہے۔ کہ کسی طرح دیش میں عیسوئیت کا زور شور سے پرچار کیا جائے۔ کیونکہ اس طرح ہندوستان میں سب جگہ بکھری ہوئی بستیاں ہی ہماری طاقت بڑھانے کا خاص ذریعہ ہو سکتی ہیں" :-

اسی مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے لارڈ بینٹنگ نے یہ نیم بنایا تھا۔ کہ ہندوؤں کے عیسائی ہو جانے پر بھی اُسے پیترک سمپتی پانے کے سب حق ہونگے۔ انہی بینٹنگ صاحب نے لارڈ میکالے کو تعلیمی کمیٹی کا ادھیکش بنا کر یہاں بُلایا تھا۔ جس کا حال ہم اوپر پاٹھکوں کو سنا چکے ہیں۔ لارڈ میکالے کی چلائی ہوئی تعلیم کے ان برے نتیجوں کا تجربہ آج ہندوستان کر رہا ہے۔ مگر ان کو دور کرنے کی کوشش ابھی تک کچھ نہیں کی جا رہی ہے۔ ان نتیجوں کو تبھی دور کیا جا سکتا ہے۔ جب بھارتیتا کی راشٹریتا کی تعلیم کے ذریعہ حفاظت کی جائے۔

بائیبل کی تعلیم بے شک دی جائے۔ مگر اس سے پہلے ہمارے بالکوں کے ہاتھ میں وید دے جائیں۔ شیکسپیئر اور ملٹن ضرور پڑھائے جائیں۔ مگر ان سے پہلے ہمارے بالک کالیداس اور بھوبھوتی کے گرنتھوں کا انوشیلن کریں۔ ایسی کوشش اور کہیں نہیں۔ صرف ہمالیہ کی گود میں گنگا کے کنارے پوتر یادگار۔ سونام دھنیہ پوجیہ شری سوامی شردھانند جی کے کرکملوں سے ستھاپت گوروکل میں ۲۵ سالوں سے کی جا رہی ہے۔ اس سنستھا کا اولوکن کر کے ساؤتھ بورو پردھان منتری ریمزے میکڈانلڈ نے لکھا تھا :-

"میکالے کے وچارتیا تعلیم پر قلم اُٹھانے کے بعد سے اب تک اگر ہندوستان میں کوئی نئی مہتو پورن سنستھا کھلی ہے۔ تو وہ گوروکل ہے۔ اس دیش میں میکالے کی جاری کی ہوئی تعلیم کے نتیجوں سے جو اسنتوش پھیل رہا ہے۔ مگر اس اسنتوش کو دور کرنے کے لئے گوروکل کے سنستھاپکوں کے سوائے اور کسی نے کوئی کوشش نہیں کی" :-

میکالے کی جاری کی ہوئی تعلیم کے نتائج ظاہر ہیں۔ اس وقت ہمارے ودیالیوں میں سب مضامین کی تعلیم ودیشی بھاشا کے ذریعہ دی جاتی ہے۔ سنسکرت زبان تک کا ادھین انگریزی زبان کے ذریعہ ہوتا ہے۔ کیا یہ دل لگی کی بات نہیں؟ اس کے خلاف گوروکل میں اُونچے سے اُونچے مضامین ہندی زبان کے ذریعہ پڑھائے جاتے ہیں۔ مہا ودیالیہ تک کی تعلیم کا مادھیم ہندی ہی ہے۔ باقی ودھی میں رساین۔ ارتھ شاستر۔ مغربی درشن۔ دنیا بھر کے دھرم۔ انگریزی۔ ڈاکٹری سب کچھ ہے۔ اور ان سب مضامین کی اُونچی تعلیم ماتری بھاشا کے ذریعہ دی جاتی ہے۔

کچھ سال ہوئے۔ منتری بت شری نواس شاستری جی ہو دیہ گوروکل تشریف لائے تھے۔ آپ کا خیال تھا۔ کہ ہندی کے ذریعہ اُونچی تعلیم نہیں دی جا سکتی۔ مگر دو تین روز تک گوروکل کی سب سنستھاؤں کا نریکشن کر کے آپ نے اپنے بھاشن میں کہا کہ

گورو کل کو دیکھ کر آپ کا خیال بدل گیا ہے۔ گورو کل نے جو ہندی ساہتیہ کی سیوا کی ہے۔ وہ ہندی پریمیوں سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ آج ہمارے سکولوں اور کالجوں کے طالب علم ماتری بھاشا کے ذریعہ اپنے خیالات کو ظاہر نہیں کر سکتے۔ مگر گورو کل کا ہر ایک سناتک ہندی کا اچھا لیکھک ہوتا ہے۔ اور کچھ ابھیاس کرنے پر اچھا اخبار کی اڈیٹری کر سکتا ہے؛

ہندی کے علاوہ سنسکرت کی طرف بھی گورو کل میں خاص دھیان دیا جاتا ہے۔ سنسکرت زبان ہندوستان کی سنسکرتی کی کان ہے۔ اسی کوش سے بیش قیمت جواہر نکال لے جا کر مغربی عالم خیالات کے دھنی ہو گئے ہیں۔ سنسکرت کے اپور ودوان میکسمولر کا کہنا تھا۔ کہ بھارتیہ ساہتیہ سرو ور سے ہی ساری دنیا کی سبھیتا کا سروت پرکٹ ہوتا ہے۔ جرمنی کے مشہور ودوان شوپن ہار نے گھوشنا کی تھی۔ کہ اپنشدوں سے ہی اس نے جنم مرن کی گتھیوں کو سلجھایا تھا۔ ٹینیسن کے بنگالہ میں ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کو گیتا کی ایک جلد ملی تھی۔ جس کے بارہ میں اس کے پتر کا کہنا تھا۔ کہ ٹینیسن ہر روز صبح اس دیوی سندیش کا پاٹھ کیا کرتے تھے۔ جیمس ایلن اپنے مکان کی چھت پر بیٹھ کر روزانہ اپنشدوں کا ادھین کیا کرتے تھے۔

ویدوں۔ اپنشدوں اور درشنوں کا سندیش مشام ہی سوامی ویویکانند اور سوامی رام تیرتھ جی نے یوروپ اور امریکہ کو منجب بنا دیا تھا۔ افسوس ہی ہے۔ کہ ہمارے جس ساہتیہ کے گورو کے سامنے مغربی عالم سر جھکا چکے ہیں۔ اس کی جڑ پر کلہاڑا چلانے میں لارڈ میکالے کو اپور کامیابی ملی۔ آج ہمارے انگریزی تعلیم یافتہ نوجوان ویدوں کو گڈریوں کے گیت ملتے۔ اور اپنے دل میں "جنگلی" پوروجوں کی سنتان ہونے کا نام سن کر شرماتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے۔ کہ ویدوں۔ اپنشدوں اور درشنوں میں کیا لکھا ہے۔ آر۔ سی۔ دت جیسے مشہور عالم مغربیوں کے کہنے ماتر پر پورا یقین کر کے اپنے ساہتیہ کی نندا کرنیار ہو جاتے ہیں۔ گورو کل میں سنسکرت زبان اور اس کے ساہتیہ کے پنر جیون کے لئے پوری کوشش ہو رہی ہے۔ اس سنستھا کے واتاورن میں برہمچاریوں کیلئے سنسکرت زبان میں آپس میں بات چیت کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ گورو کل کی سبھاؤں میں سنسکرت میں واد وواد ہوتے ہیں۔ برہمچاری سنسکرت میں شلوک بنا لیتے۔ کویتائیں کرتے۔ ویاکھیان دیتے اور نبندھ لکھتے ہیں۔ چاروں ویدوں۔ ۱۰ اپنشدوں۔ ۶ درشنوں۔ نروکت اشٹادھیائی اور مہابھاشیہ کے ساتھ ساتھ سنسکرت کی تمام کتابوں کا ادھین ہر ایک برہمچاری کے لئے ضروری ہے۔ گورو کل میں ۱۰ سال تک ادھین کرنے پر برہمچاری کی یوگیتا شاستری سے کسی طرح کم نہیں

مختصر افسانہ

گورو دکھشنا

"پرکاش" کے "گورو کل انک" کے لئے ⟵ گورو کل کے برہمچاری کیسی گورو دکھشنا دیں؟

(از شری ہنس راج جی ہلا ولپوری پریمی۔ ایڈیٹر "سندیش" جالندھر)

(۱)

میری پڑھائی ختم ہو چکی تھی۔ کل گورو دکھشنا کا دن تھا۔ سوائے تن کے کپڑوں اور چند ایک کتابوں کے میرے پاس کیا رکھا تھا۔ میں شہر میں آیا تاکہ کچھ مانگ کر ہی کچھ بھینٹ کروں۔ لیکن صبح سے دوپہر تک گھومنے کے باوجود کچھ نہ مل سکا۔ جوں جوں دن چڑھتا جاتا تھا۔ توں توں میری فکر بڑھ رہی تھی۔ آخر لاچار ہو کر بازار کے ایک موڑ پر ایک درخت کے نیچے چھاؤں میں بیٹھ گیا۔ اور گردن جھکا کر سوچ اور فکر میں غرق ہو گیا؛

(۲)

"پتر کیا سوچتا ہے؟" ان ہمدردانہ لہجہ میں کہے ہوئے الفاظ نے مجھے چونکا دیا۔ عالم تصور کی دنیا نے حقیقت کی دنیا میں لا کر بٹھا دیا۔ میں نے سر اونچا کیا۔ تو سامنے ایک بوڑھی عورت کو کھڑی پایا۔ اس مجسمہ کو دیکھ کر مجھے اپنی ماتا کی یاد ہی تازہ ہو گئی۔ میں نے دیوی کو حلیمی سے جواب دیا۔ "ماتا! کل میرا گورو دکھشنا دینے کا روز ہے۔ اور میرے پاس کچھ ہے نہیں۔ اور نہ ہی کچھ شہر سے ملا ہے آخر دیتا بھی کون جبکہ میں نے کسی سے سوال ہی نہیں کیا۔ اسی فکر میں غلطاں ہوں۔ کہ گورو کی بھینٹ دکھشنا روپ میں کیا دوں؟" میں کچھ اور کہنا چاہتا تھا۔ کہ دیوی نے ایک ہمدردانہ نگاہ مجھ پر ڈالی۔ میں نے اس پریم کے جذبہ میں اپنا سر نیچے جھکا لیا۔ میرا پیمانہ صبر چھلک اٹھا۔ اور گرم گرم آنسو میری آنکھوں میں چھپے نہ رہ کر باہر نکل آئے۔ جو ٹپ ٹپ کر کے پیروں پر گر پڑے۔ دیوی نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔ اور میری تسلی کر دی۔ مجھ پر کیف کا عالم طاری تھا۔ میں نے پھر گردن اٹھائی۔ لیکن وہاں کوئی نہ تھا۔ اور میرے نزدیک سونے کے دو کنگن پڑے تھے۔ جو وہ شاید میرے لئے گورو بھینٹ دینے کے لئے چھوڑ گئی تھی۔ میں خوشی خوشی گورو آشرم کو واپس لوٹا۔ میرا ردم ردم اس دیوی کا شکر گزار تھا؛

(۳)

گورو جی آشرم سے باہر ندی کے کنارے ایک پہاڑ کی چوٹی پر آسن جمائے سمادھی میں مگن تھے۔ ندی حسب معمول محبت کے نغمے گاتے چلی جا رہی تھی۔ اس کی موجوں کے ترانوں میں الفت کی بو تھی۔ پاس ہی جنگلی پھول کھلے ہوئے تھے۔ جن کی پتی پتی سے حسن خالق کی جھلک نظر آ رہی تھی۔ اونچے اونچے گھن دار درختوں سے ہوا کے جھونکے مالک دو جہاں کے نغمے الاپ رہے تھے۔ لمبی لمبی گھاس شان قدرت کو دوبالا کر رہی تھی۔ کیسا دلفریب نظارہ تھا۔ پر بھو بھگتی کی امنگیں دل میں مسکرا اٹھی تھیں۔ میں آگے بڑھا۔ گورو جی سمادھی سے فارغ ہوئے۔ میں نے عزت سے ڈنڈوت کے بعد دونوں کنگن ان کے چرنوں میں رکھ دیئے۔ اور حکم کا منتظر ہوا۔ گورو جی نے مسکرا کر آشیرواد دی۔ انہوں نے ایک کنگن اٹھایا۔ اور انگلیوں میں اس طرح گھمایا۔ کہ وہ اچھل کر ندی میں جا گرا۔ میں۔ یہ سوچ کر کہ غلطی سے گر گیا ہو گا۔ اسے اٹھانے کے لئے نیچے آیا۔ اور کپڑوں سمیت ندی میں چھلانگ لگا دی۔ کوشش کی۔ لیکن بے سود۔ اسے نہ ملنا تھا۔ نہ ملا۔ گورو چرنوں میں حاضر ہوا۔ میرے کپڑے تر ہو رہے تھے میں ہانپ رہا تھا گورو جی سے دست بستہ عرض کی۔ "مہاراج! کنگن کہاں گرا؟ اگر بتا دیں۔ تو شاید کوشش کرنے پر کامیاب ہو جاؤں"۔ انہوں نے انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے دوسرا کنگن بھی دریا میں پھینک دیا۔ میں پہلے ہی کنگن کے لئے حیران تھا لیکن یہاں دوسرا بھی نمارد؛

(۴)

اب میں جاننے کے لئے زیادہ دیر سوچ سکا۔ کہ آیا پہلا کنگن غلطی سے گر گیا تھا یا ارادہ ہی سے ایسا کیا گیا تھا۔ حقیقت مجھ پر کھل گئی۔ میری آنکھوں پر سے جہالت کا پردہ اٹھ گیا۔ میں نے سمجھ لیا۔ کہ یہ دکھشنا کافی نہیں۔ بلکہ کسی اور ہی دکھشنا کی ضرورت ہے۔

گورو جی کے لب پر ایک دفعہ پھر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ اور میری پیٹھ ٹھونک کر بڑے جوش میں کہا۔ "پترا اٹھ۔ تو میرا سچا شش ہے۔ مجھے وہی دکھشنا دینی ہو گی۔ جو ویانند نے گورو ورجانند کو دی تھی۔ اٹھ۔ میدان عمل میں کمربستہ ہو جا۔ پرماتما تمہیں کامیاب کریں گے"۔

میری آنکھ کھل گئی۔ میں رسالہ پڑھتے پڑھتے سو گیا تھا۔ اور سامنے مہاتما بدھ کی سوانح حیات کا اسی واقعہ کا صفحہ تھا۔ کاش یہ حقیقت ہوتی؛

بھارتیہ شاکھا گوروکلوں کے سنکھشپت تنت

۱۔ گوروکل کوروکھشیتر

گوروکل کا استھان: گوروکل کوروکھشیتر گوروکل دہلی کالکا ریلوے پر کوروکھشیتر جنکشن سے تین میل دور پیہوہ کو جانے والی پختہ سڑک کے کنارے پر واقعہ ہے۔ سٹیشن سے گوروکل جانے کے لیے سواری ہر وقت ملتی ہے۔ گوروکل کی پختہ عمارت تقریباً سوا لاکھ روپیہ کی لاگت سے تیار شدہ ہے۔ سکول کے ۸ کمرے سائنس روم۔ ڈرائنگ روم۔ پستکالیہ۔ برہمچاریوں کے رہنے کا بورڈنگ ہاؤس یگیہ شالہ۔ اسنان گھر۔ بھوجن بھنڈار۔ دھرم شالا فیملی کوارٹر گئوشالہ اور چکتسالیہ سب ضروری عمارتیں بنی ہوئی ہیں۔ گوروکل کی اپنی تقریباً دو ہزار بیگھہ زمین ہے۔

گوروکل کی استھاپنا: تھانیسر کے مشہور رئیس لالہ جیوتی پرشاد جی نے ۱۰۴۸ بیگھہ زمین اور دس ہزار روپیہ نقد دان دے کر یہ گوروکل سمت ۱۹۶۹ میں کھلوایا تھا۔ اس کی آدھار شلا مہاتما منشی رام جی نے رکھی تھی۔

گوروکل کا پربندھ: یہاں کا سب پربندھ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور سبھا کی طرف سے شری مکھیہ ادھشٹھاتا جی گوروکل کانگڑی کے ادھین ہے۔ سب قواعد وغیرہ اور پاٹھ ودھی (تعلیمی کورس) بھی وہی ہے۔ جو گوروکل کانگڑی کی ہے۔ مقامی انتظام کے لیے ایک پربندھ کرتری سبھا (جس میں علاقہ کی آریہ سماجوں کے سنرکھشکوں اور دانیوں کے پرتی ندھی رہتے ہیں) بنی ہوئی ہے۔ شکھشا کے پربندھ کے لیے ایک آچاریہ اور دیگر انتظام کے لیے ایک سہایک مکھیہ ادھشٹھاتا مقرر ہیں۔ ان دونوں عہدہ داروں کا تقرر شری مکھیہ ادھشٹھاتا جی گوروکل کانگڑی کرتے ہیں۔

گوروکل کے کاریہ کرتا: اس وقت یہاں آچاریہ کا کام گوروکل کانگڑی کے سناتک پنڈت سوم دیوجی ودیا النکار کرتے ہیں۔ آپ قریباً ۱۱ سال سے اس گوروکل میں کام کر رہے ہیں۔ گوروکل کے پربندھ کرتا ہلاور ضلع بجنور کے مشہور رئیس لالہ ٹھاکر داس جی بان پرستھی ہیں۔ ان دونوں مہانو بھاوؤں کے علاوہ آٹھ قابل ادھیاپک پڑھانے کا کاریہ کرتے ہیں۔ جن میں زیادہ تر گوروکل کے سناتک ہیں۔ انگریزی پڑھانے کے لیے ایک قابل ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی مہانو بھاو ہیں۔ چکتسالیہ میں ایک قابل ڈاکٹر ہیں۔ جو کہ ۲۰ سال سے زیادہ عرصہ سے سیوا کر رہے ہیں۔ کاریالیہ میں ایک کاریالیہ ادھیکش ہیں۔ گوروکل کے سب کرمچاری حسب ذیل ہیں:۔

سٹاف:

۱۔ لالہ ٹھاکر داس جی بان پرستھی سہایک مکھیہ ادھشٹھاتا

۲۔ پنڈت سوم دیوجی آچاریہ و مکھیہ ادھیاپک

۳۔ سناتک ایشور دت جی ودیا النکار سنسکرت ”

۴۔ ” برہمانند ” ” ” ”

۵۔ ” وید برت ” ” ” ”

۶۔ ” رگھوبیر جی شاستری ” ”

۷۔ بابو ڈالچند جی ایم۔ اے۔ ایل ایل بی۔ انگلش ”

۸۔ مہاشہ کوشل چند جی گپت ادھیاپک

۹۔ ” وکرمادتیہ جی آریہ بھاسنا ” ”

۱۰۔ ” شردھا رام جی کاریالیہ ادھیکش

۱۱۔ ” شوبھا رام جی بان پرستھی بھنڈاری کوٹھاری

۱۲۔ ڈاکٹر شوراج جی چکتسک

۱۳۔ پنڈت رام گوپال جی گئوشالہ ادھیکش و باغ ادھیکش

برہمچاریوں کو لاٹھی۔ لیزم اور تلوار وغیرہ کی تعلیم دینے کے لیے ایک ویایام ماسٹر مقرر ہے۔

گوروکل ہذا کی خصوصیات

۱۔ آب و ہوا کی عمدگی:۔ سب سے زیادہ خصوصیت یہاں کی آب و ہوا کی عمدگی ہے۔ برہمچاریوں کی صحت نہایت عمدہ رہتی ہے۔ دیانند جنم شتابدی متھرا کے موقعہ پر سبھی درسگاہوں کے ودیارتھی اور گوروکلوں کے برہمچاریوں میں سے اس گوروکل کے برہمچاریوں کی صحت اور ہنستے چہروں کو دیکھ کر جنتا نے سراہنا کی تھی۔ ہر سال بہت سے سجن یہاں صحت درست کرنے کے لیے آ کر نواس کرتے ہیں۔ سورگیہ سوامی شردھانند جی تو یہاں کی آب و ہوا پر ایسے مگدھ تھے۔ کہ جب کبھی ان کی صحت بگڑتی تھی۔ وہ یہیں آ کر آرام کرتے تھے۔ اپنی نوارتھی موت سے پہلے بھی بیماری کی حالت میں وہ یہاں ناہیج پہنچ چکے تھے۔ کہ بیماری سے اچھا ہوتے ہی گوروکل آ کر صحت درست کروں گا۔ سنیاس لینے کے بعد وہ تقریباً چھ ماہ یہاں رہے تھے۔ اس عرصہ میں ان کا وزن ۵۶ پونڈ بڑھا تھا۔ اپنے رہنے کے لیے انہوں نے گوروکل کے (صدر گیٹ) مکھیہ دروازہ پر ایک کمرہ بنوایا تھا۔ جو آج تک شردھانند نواس کے نام سے مشہور ہے۔

۲۔ چیزوں کی ارزانی:۔ انتظام کے لیے یہاں کئی سہولتیں ایسی ہیں۔ جو اور درسگاہوں میں نہیں ہیں۔ ہر ایک چیز یہاں سستی ملتی ہے گھی ایک روپیہ کا ۱۸ چھٹانک۔ دودھ ایک آنہ سیر۔ اسی طرح سے ایندھن اور اناج وغیرہ بھی سب سستا ملتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس گوروکل میں برہمچاریوں کو بھوجن وغیرہ اسی مقدار میں دیا جاتا ہے۔ جس مقدار میں گوروکل کانگڑی میں۔ لیکن پھر بھی شلک کم لیا جاتا ہے۔

۳۔ مقامی سہولتیں:۔ یہ گوروکل جنگل میں ہے۔ تب بھی اس تک پہنچنے میں کوئی دقت نہیں اٹھانی پڑتی۔ سٹیشن سے گوروکل تک پختہ سڑک بنی ہوئی ہے۔ سواری ہر وقت ملتی ہے۔ کوروکھشیتر جنکشن ۳ میل اور تھانیسر سٹی ایک میل دور ہے۔

۴۔ انتظام کی عمدگی:۔ گوروکل کی اپنی گئوشالہ ہے۔ جس میں تقریباً ایک سو گائے۔ بھینس اور بیل وغیرہ ہیں۔ برہمچاریوں کے لیے جس قدر دودھ روزانہ چاہیے۔ وہ گئوشالہ سے تازہ اور شدھ روزانہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اس گئوشالہ سے جانوروں کے دان اور فروخت وغیرہ سے سالانہ پانصد روپیہ کے قریب آمدنی بھی ہو جاتی ہے۔

برہمچاریوں کے لیے تازہ شدھ ساگ اور کئی قسم کے پھل اپنے باغ سے میسر ہوتے ہیں۔ جو کہ گوروکل کے ساتھ ہی ۴۰ بیگھے کے قریب اراضی میں لگایا ہوا ہے۔ اس میں انار۔ آم۔ انجیر امرود۔ سنگترہ۔ آڑو۔ انگور۔ کیلا۔ فالسہ اور آلوچہ وغیرہ کے بہت سے پیڑ ہیں۔ سنگترہ تو اس قدر ہوتا ہے۔ کہ اس سال اس باغ سے فی برہمچاری کو ۱۲۵ سنگترے ملے۔

گوروکل بھومی میں چاروں طرف چار کنوئیں لگے ہوئے ہیں۔ جن کا پانی بہت صاف اور میٹھا ہے۔

۵۔ پربندھ:۔ انتظام کے لیے ایک پربندھ کرتری سبھا بنی ہوئی ہے۔ یعنی اس گوروکل میں پرتی ندھی گورنمنٹ (Representative Government) کا شاسن ہے۔ یہ سبھا علاقہ کی آریہ سماجوں۔ سنرکھشکوں۔ دانیوں اور گوروکل کے سناتکوں کے پرتی ندھیوں سے مل کر بنی ہے۔ اس طرح سے سنرکھشک مہاشہ بھی جن کے بچے گوروکل میں پڑھتے ہیں۔ پربندھ میں حصہ لے سکتے ہیں۔

۶۔ شکھشا:۔ سداچار اور نمرتا کے لیے اس گوروکل کے برہمچاری مشہور ہیں۔ گوروکل کوروکھشیتر کے دیکھنے کے بعد آریہ سماج کے ایک معزز لیڈر نے اپنی رائے دی تھی۔ کہ ”میں نے قریب قریب سبھی گوروکل دیکھے ہیں۔ سبھی اکثر شہروں سے دور جنگلوں میں ہیں۔ لیکن گوروکل کوروکھشیتر جیسی سندر جگہ کسی کی نہیں ہے۔ اس جگہ جیسی آب و ہوا۔ آنے جانے کی سہولیت۔ سندر عمارتیں۔ دودھ کا انتظام باغ وغیرہ کا انتظام شاید ہی کسی درسگاہ میں ہو سکتا ہو“۔

دلیش کے بہت سے معزز لیڈر یہاں پدھارے اور برہمچاریوں کی صحت۔ سندر جل وایو اور برہمچاریوں کی تعلیم۔ نمرتا اور گوروکل کے پربندھ کی سب نے ہی بہت تعریف کی ہے۔ شری پنڈت مدن موہن جی مالویہ۔ شری نرسنگھ چنتامنی جی کیلکر۔ شری بٹ ڈاکٹر مونجے۔ بھائی پرمانند جی۔ پنڈت نیکی رام جی شرما۔ ڈاکٹر ستیہ پال جی۔ شری بٹ سی۔ آر۔ داس وغیرہ بہت سے لیڈروں نے اس گوروکل کے بارہ میں اپنی بہت اچھی رائے دی ہے۔

آریہ سماج کے مشہور ودوان شری پنڈت دھرمیندر ناتھ جی ترک شرومنی نے اسے ایک سندر صحت افزا مقام کہا ہے۔ سورگباشی سوامی شردھانند جی بھی کہا کرتے تھے۔ کہ میرا شملہ گوروکل کوروکھشیتر ہے۔

۲۔ گوروکل رائیوِنڈ

یہ گوروکل سنہ ۱۹۱۶ء میں سوامی گنگا گری جی کی کوشش سے شری سوامی شردھانند جی کے دست مبارک سے سنسکرت پاٹھشالہ کے روپ میں قائم ہوا تھا۔ مگر سنہ ۱۹۱۹ء میں اسے گوروکل کی شکل میں تبدیل کر دیا گیا۔ اس کے آچاریہ تتھا مکھیہ ادھشٹھاتا سوامی گنگا گری جی ہیں۔ جو کہ اپنے کنٹرول پربندھ کے کارن پرسدھ ہیں۔ یہ گوروکل آٹھ جماعتوں تک گوروکل کانگڑی سے سنگھٹت ہے۔ لیکن جو لڑکے آٹھویں پاس کرنے کے بعد کسی کارن سے گوروکل کانگڑی میں داخل نہیں ہو سکتے۔ ان کے لیے پنجاب یونیورسٹی بنارس کی پریکشاؤں کا پربندھ بھی کیا گیا ہے۔ پنڈت رام سکھ داس جی (کوی مارتک سنگھ) جو کہ گوروکل برندابن میں تقریباً ۸ سال تک مہامانیہ کے پروفیسر رہ چکے ہیں۔ آج کل یہاں پردھان ہیں۔ اس سمے گوروکل میں ۵۰ سے زیادہ برہمچاری اور ۹ ادھیاپک ہیں۔ مکھیہ ادھیاپک کے پد پر پنڈت ہربنس چندر جی شاستری جو جوالاپور مہاودیالیہ کے یوگیہ سناتک ہیں۔ کام کر رہے ہیں۔ آپ دیاکرن کے اودتیہ پنڈت ہیں۔ اس گوروکل کے آس پاس کی آب و ہوا نہایت اچھی اور صحت بخش ہے۔ یہاں کا ماسک خرچ تقریباً ۱۲۰۰ روپیہ ہے۔ جو کہ سالانہ جلسہ کے دان نیز سوامی گنگا گری جی کی کوششوں سے پورا ہوتا ہے۔ اس کی ساری سمپتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام رجسٹری شدہ

ہے۔ گورو شالہ کے علاوہ جس میں ۸۰ پشو ہیں ایک پروپکاری اوشدھالیہ بھی ہے۔ جو کہ نزدیک کے گراموں کے لئے بہت مفید ثابت ہو رہا ہے۔ اسی وجہ سے آس پاس کے گراموں میں گورو کل تھا آریہ سماج کا خاصہ پرچار ہے۔ اس میں ایک پستکالیہ ہے جس میں آج کل تین ہزار پستکیں انگریزی۔ ہندی۔ سنسکرت اور اردو کی موجود ہیں۔ اس دفعہ ۴ لڑکے آٹھویں شرینی کی پریکھشا کے لئے گورو کل اندرپرستھ گئے ہوئے ہیں۔ جن کی کامیابی کی پوری امید ہے۔

۳۔ گورو کل ملتان

استھان اور سمپتی:۔ گورو کل ملتان کا تعلق گورو کل کانگڑی سے ہے۔ اس کی بنیاد فروری ۱۹۰۹ء منگلوار کے دن دیو بندھو جی نے رکھی تھی۔ یہ نگر سے ۴ میل کی دوری پر چوہدری رام کرشن جی رئیس کی جائداد میں ہے۔ چوہدری صاحب موصوف نے گورو کل یا کوئی پاٹھشالہ کھولنے کے لئے شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کو ۵ کنوئیں اور مکانات کے لئے ۱۰ بیگھہ زمین دان دی تھی۔ اس زمین سے تقریباً تین ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کی امید تھی۔ اس لئے آشا تھی کہ اس جائداد کے سہارے یہ گورو کل ہمیشہ کے لئے باآسانی چلتا رہے گا۔ لیکن ۱۹۱۳ء میں ایسے حالات رونما ہو گئے۔ جن کی وجہ سے یہ جگہ چھوڑنی پڑی۔ ایسے آڑے وقت میں شریمتی پرمانند جی پلیڈر نے بڑے ادارے اور شردھا سے حضوری باغ میں اپنی کوٹھی گورو کل کا کام چلانے کے لئے دی۔ اتنا ہی نہیں بلکہ انہوں نے گورو کل کے ادھیاپکوں کے مکانات وغیرہ بنوانے میں بہت سا دھن لگایا۔ منشی جی تو سورگباش ہو چکے ہیں۔ مگر گورو کل کو دیکھتے ہی ان کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

یہ ہوتے ہوئے بھی گورو کل پریمی آریہ سجنوں کے من میں یہ بات ہمیشہ کھٹکتی رہتی تھی کہ گورو کل کے اپنے مکانات نہیں ہیں۔ کئی آریہ مہانو بھاووں کے پرشارتھ سے تارا کنڈ کے نزدیک تقریباً ۲۴ بیگھے زمین مل گئی ہے۔ ایک کنواں اور ۲ بارکیں برہمچاریوں کے رہنے کے لئے بنائی گئیں۔ یجر آہستہ آہستہ بھوجن شالہ۔ کھنڈار۔ یگیہ شالا۔ دفتر اور ودیالیہ وغیرہ کے کمرے تیار کروائے گئے۔ بارکوں میں کافی سہولیت ہونے سے نیا آشرم بنوا دیا گیا جس کی لاگت تقریباً دس ہزار روپیہ ہے۔ برہمچاری اس نئے آشرم میں رہتے ہیں۔

انتظام:۔ گورو کل ملتان کا انتظام آریہ سماج بوہڑ دروازہ کے دوار مقرر کی ہوئی

ایک سوشنتر اپ سبھا کے ادھین ہے۔

کرمچاری:۔ اس وقت گورو کل میں تین سناتک ایک بی۔ اے (انگلش) ہندی پڑھاکر ایک شاستری ایک ویدشاستری ایک جے۔ اے۔ وی ٹرینڈ تھا ایک طبیہ کالج کے سند یافتہ وید کام کر رہے ہیں۔

سبھائیں:۔ برہمچاریوں کی زباندانی کی مشق کے لئے مفصلہ ذیل سبھائیں ہوتی ہیں:۔

۱۔ کمار پریشد ۲۔ سنسکرت سبھا ۳۔ ہندی سبھا ۴۔ انگلش سبھا۔

کمار پریشد ودیارتھیوں کی اپنی سبھا ہے۔ وقتاً فوقتاً اس کے خاص جلسے ہوتے رہتے ہیں۔ اس کی طرف سے "چندر رکا" نام کا پتر کا بھی نکلتا ہے۔

پستکالیہ:۔ گورو کل کا ایک پستکالیہ بھی ہے۔ جس میں سنسکرت۔ ہندی۔ اردو۔ انگریزی اور مختلف زبانوں کی بہت سی کتابیں ہیں۔ زیادہ دھن نہ ہونے کی وجہ سے نئی پستکیں نہیں منگوائی جا سکتیں۔ اگر دانی مہودے اس طرف دھیان دیں تو ودیارتھیوں پر بڑا اپکار ہو گا۔

واچنالیہ:۔ برہمچاریوں کو دیش کے حالات حاضرہ سے آگاہ کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اخبارات و رسائل منگوائے جاتے ہیں:۔

۱۔ ارجن (ہندی) ۲۔ بھارت مترا ہندی
۳۔ پرتاپ " ۴۔ ششو
۵۔ سرسوتی "

کھیل:۔ دماغی ترقی کے ساتھ ساتھ جسمانی ترقی پر بھی پورا دھیان دیا جاتا ہے۔ صبح ادھشٹاتا کی نگرانی میں سب ودیارتھی ورزش کرتے ہیں۔ ودیارتھیوں کو ..... (Group exercise) کا کورس بھی سکھایا گیا ہے۔ نیز لیزیم اور مگدروں کا بھی ابھیاس کرایا جاتا ہے۔ شام کو ودیارتھی فٹ بال یا والی بال کھیلتے ہیں۔ چھوٹے ودیارتھی رنگ بال۔ کبڈی اور دیگر دیسی کھیلیں بھی کھیلتے ہیں۔

خصوصیات:۔ اس گورو کل کی آب و ہوا سب گورو کلوں سے اچھی ہے۔ باہر سے آمدہ اصحاب پر ودیارتھیوں کے سواستھ کا پربھاؤ پڑے بنا نہیں رہتا۔ زکام۔ کھانسی وغیرہ کی معمولی شکایت کو چھوڑ کر ودیارتھیوں کو اور کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

فیس:۔ اس گورو کل میں دیگر سب گورو کلوں کے مقابلہ میں کم فیس لی جاتی ہے۔ یہاں کے ودیارتھی اپنی دماغی قابلیت کے لئے مشہور ہیں۔

پہلی دوسری اور تیسری شرینی میں ۱۰/ روپیہ
ماہوار۔ چوتھی و پانچویں میں ۱۲/ روپیہ ماہوار
چھٹی سے آٹھویں شرینی تک ۱۵/ " " "
(مکھیہ ادھشٹاتا)

۴۔ گوروکل جہلم

مارچ ۱۹۳۲ء
اس شاکھا گوروکل کی سستھاپنا مارچ ۱۹۳۲ء
میں ہوئی تھی۔ یہ جہلم کے پار دریا سے یہ گوروکل
ایک پُر جوش بادہ ماری پر مشہور حاصل کرتا ہوا
اپنی آیو کے دو ورش سماپت کرنے کو ہے۔ اس
وقت یہاں برہمچاریوں کی صرف تین شرینیاں ہیں۔
بانی گوروکل پروفیسر ہیں۔ ان کلکشاؤں
میں سہائتا پرانت پنجاب۔ ریاست جموں اور
سینکت پرانت کے برہمچاری شکشا پراپت
کرتے ہیں۔ شکشا کا مادھیم آریہ بھاشا ہے۔
علاوہ ازیں انشا دھیائی وابیہ آرش گرنتھوں
کے ساتھ ریاضی (گنت) جغرافیہ بھی
پڑھایا جاتا ہے۔ ادکاش کے سمے کرشی کا ریہ بھی
گوروکل باٹکا میں خود برہمچاری کرتے ہیں۔ ان
کی شاریرک اُنتی کے لئے سمے کشتی۔ کبڈی۔ فٹ
بال اور کشتی کا ابھیاس بھی کروایا جاتا ہے۔
پرتیک برہمچاری کے لئے بھوجن کا مناسب
انتظام ہے۔ دودھ ان کی شاریرک سُلگنی کے
انوسار گوروکل گئوشالہ سے بالصورت
دیگر باہر سے خرید کر مہیا کیا جاتا ہے۔ ہفتہ وار
وشیش بھوجن کرایا جاتا ہے۔

سٹاف:۔ اس سمے ادھیاپکوں و سنرکشکوں
(سپرنٹنڈنٹوں) کی سنکھیا ۵ ہے۔ روگی
بچوں کو اس سمے گوروکل کے اوشدھالیہ میں
سادھو اونکار جی وئید اوشدھ دیتے ہیں۔
وشیش آوشیکتا پڑنے پر شہر سے کئی ڈاکٹر اور
وئید بلائے جاتے ہیں۔ جنہوں نے ایسا اوقات
کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہوئی ہیں۔ پرنتو
زیادہ اس سمے کوئی برہمچاری بھی روگی نہیں
ہے۔

پستکالیہ۔ گوروکل کے چھوٹے سے پستکالیہ
میں اس سمے پراچین ویدک ساہتیہ کی دھارمک
و دو انوں کی اتہاس کی پستکیں اور کچھ ایک
مہاپرشوں کے جیون چرتر ہیں۔ واچنالیہ میں
ہندی ماسک "آریہ" - "آریہ ویر" - "پرکاش"
"آریہ مسافر" - "ملاپ" - "پرتاپ" اور "بالک"
سماچار پتر منگوائے جاتے ہیں۔ اگرچہ یہاں چھوٹی
شرینیوں کے برہمچاری پڑھتے ہیں۔ تاہم کاریہ
کرتاؤں اور ادھیاپک ورگ کے انتھک سے یہاں
بچوں کی ایک ورگ ادھکارنی سبھا کی آیوجنا کر
رکھی ہوئی ہے۔ جس کا ادھیویشن پرتی سپتاہ
روی وار کو ہوتا ہے۔ جہاں کہ حاضر کئے ہونہار
بالک بوتر آچار شکشک پستکیں پڑھتے اور
اچھی اچھی لیکھکوں سے لیکھ اور مہاپرشوں کے
جیون کی گھٹنائیں پڑھ کر سناتے ہیں۔ اس
طرح ان معصوم بچوں کی یہ پوتر سبھا ایک سندر
درشنیہ پیش کرتی ہے۔

بھون۔ آشرم میں اس سمے تک پانچ چھوٹے
بڑے کمرے۔ ایک ۸۱ فٹ لمبا برآمدہ تین کٹیائیں
اور غسل خانہ آدی بن چکے ہیں۔ ابھی تک یگیہ
شالہ۔ دھرم شالہ۔ پستکالیہ اور کاریالیہ آدی
نہیں بنے۔ لہٰذا موجودہ مکانات آشرم کی ضروریات
کو پورا کرنے کے لئے ناکافی ہیں۔

(راند پو بھکشو مکھیہ ادھشٹاتا)

۵۔ آریہ مہاودیالیہ کرتھل

سستھاپنا۔ یہ سستھا ویدک دھرم کے پرچار اور ہے
سوامی وچارانند جی مہاراج دوارہ ۱۹۲۰ء میں سستھاپت
کی گئی تھی۔ سورگیہ چوہدری بابا کوڑے سنگھ نے
اس کو ہر طرح کی ترقی کرنے میں مدد دی۔ اب یہ
سوامی ودیانند جی سرسوتی کی زیر نگرانی بہت اچھی
اوستھا میں اپنا کاریہ پرتی دن بڑھاتی چلی جا رہی
ہے۔

جلسے و فروغ۔ یہاں کا ستھان جل وایو کے
لحاظ سے اتی اُتم ہے۔ ریلوے سٹیشن بھی ۳ میل کے
فاصلہ پر ہے۔ چاروں طرف کا علاقہ بڑا سرسبز ہے
زمیندارہ پرانت ہونے کے کارن یہ سستھا بہت
ہی کم خرچ پر اپنا کام چلا رہی ہے۔

پاٹھ ودھی و نریکشنا۔ یہ سستھا اپنے
ڈھنگ کی نرالی ہے۔ سب سمہ گوروکلوں والی
ہیں۔ آریہ بالکوں کی دقت کو محسوس کر کے یہاں
پاٹھ ودھی میں پنجاب یونیورسٹی تھا کاشی یونیورسٹی
کا کورس پڑھایا جاتا ہے۔ دھرم شکشا میں
مہرشی دیانند کرت سمپورن گرنتھ وید بھاشیہ سہت
اور پراچین ویدک ساہتیہ درشن آدی کا پورا گیان
کرایا جاتا ہے۔ یہاں کا وادیو منڈل سنسکرت بھاشا کا
ہے۔ اس کے انترکت آریہ بھاشا کی اوچیہ شکشا کا
بھی پربندھ ہے۔ سنسکرت کی آچاریہ تھا شاستری
پریکشائیں دینے پر دھرم شکشا کا نیت کورس
پاس کرنے پر آریہ مہاودیالیہ کی طرف سے اپادھیاں
بھی دی جاتی ہیں۔

داخلہ۔ یہاں ودیارتھی جا ہے جتنی اوستھا کا ہو
داخل ہو سکتا ہے۔ لیکن اوواہت ہونا ضروری اور عمر
اور کم سے کم ۱۰ سال کا ہو۔ آریہ بھاشا کی درجہ
چار "پاس بالک اچھا رہتا ہے۔

خرچ بھوجن۔ خرچ بھوجن یہاں صرف تین روپیہ
ماہوار رفقات ۳۶ روپیہ سالانہ ہے۔ یہی خرچ آخری
پریکشا شاستری اور آچاریہ تک ہے۔ اتنا کم
خرچ سنسکرت کی اوچیہ شکشا اور دھرم شکشا
کا سنرت گیان یہ سب باتیں اس سستھا کے نرالے
پن کو ظاہر کر رہی ہیں۔

بھون وغیرہ کچھ مکانات بن چکے ہیں۔ اس سال
بھی امید ہے۔ کہ کئی مکانات بن جائیں گے۔ سب
دو کنوئیں بھی ہیں۔ مہاودیالیہ کا اپنا آم وغیرہ کا
ایک بہت اچھا باغ ہے۔ موسمی پھل اور انجیر کا
گنا وغیرہ اپنے ہاں کافی ہوتا ہے۔

جائداد۔ اس سستھا کے پاس ۵۰ بیگھے کھیتی
ہے۔ مکانات وغیرہ کل جائداد تقریباً پندرہ ہزار کی
(باقی صفحہ ۲۶ پر)

بھارت ورش میں گوروکل شکھشا پرنالی کے کیندر

۱۔ گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی (ہردوار) - ۲۔ شاکھا گوروکل کورکھشیتر (کرنال)
۳۔ شاکھا گوروکل اندر پرستھ (دہلی) - ۴۔ " " مٹینڈو (روہتک)
۵۔ " " بھینسوال (روہتک) - ۶۔ " " جھجھر
۷۔ " " رائیکوٹ ضلع لدھیانہ - ۸۔ گوروکل شلپ ودیالیہ بھٹنڈہ
۹۔ " " کمالیہ (لائل پور) - ۱۰۔ شاکھا گوروکل جہلم
۱۱۔ " " پیٹ سوہنی (مظفر گڑھ) - ۱۲ " " ملتان
۱۳۔ گوروکل پوٹھوہار چوہا بھگتاں (راولپنڈی) + یو۔پی پرانت :-
۱۴۔ " وشو ودیالیہ برنداین - ۱۵۔ گوروکل مہاودیالیہ جوالاپور
۱۶۔ " سوریہ کنڈ (بدایوں) - ۱۷۔ " سکندرآباد
۱۸۔ " ڈورلی (میرٹھ) - ۱۹۔ " جھالی بلاوا (میرٹھ)
۲۰۔ " گورکھ ناتھ (گورکھپور) - ۲۱۔ سرسوتی ودیالیہ آریولہ (بریلی)
۲۲۔ " کاشی - ۲۳۔ گوروکل آنولہ (بریلی)
۲۴۔ " جاپیا نالہ (ایودھیا) - ۲۵۔ " براسی (مظفرنگر)

راجستھان

۲۶۔ " چتوڑ - ۲۷۔ گوروکل منڈور (جودھپور)
۲۸۔ " سجان گڑھ (بیکانیر) + سی۔پی :-
۲۹۔ " ودیالیہ ہوشنگ آباد + احاطہ بمبئی :-
۳۰۔ " سوپا - ۳۱۔ گوروکل سنا نتا کروڑ
کاٹھیاواڑ :- ۳۲۔ " سون گڑھ ریاست بھاونگر

بہار و اوڑیسہ

۳۳۔ گوروکل مہاودیالیہ ویدناتھ دھام (سنتھال پرگنہ) - ۳۴۔ گوروکل میرپور جان ڈاک خانہ راج پٹی (ضلع سارن)

متفرق

۳۵۔ گوروکل شکشا تریتھ زیر انٹ (بھڑانچ) - ۳۶۔ گوروکل آشرم کنگیری (احاطہ مدراس)

کنیا گوروکل

۳۷۔ کنیا گوروکل ڈیرہ دون - ۳۸۔ کنیا گوروکل ہاتھرس (علی گڑھ)
۳۹۔ " مہاودیالیہ بڑودہ +

نوٹ: ان کے علاوہ اور بھی کئی مقامات پر گوروکل شکھشا پرنالی کے مطابق تعلیم دینے والی سنستھائیں موجود ہیں ؎

(ایڈیٹر)

بقیہ صفحہ ۲۵ کے ٹک دمک ہوگی۔ سب جائداد شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا سنیب پرانت آگرہ و اودھ کے نام رجسٹرڈ ہے۔

ودیارتھیوں کی سنکھیا - اس وقت بھی ۳۵ ودیارتھی یہاں شکھشا پا رہے ہیں۔ یہاں کے ودیارتھیوں کی یوگیتا کے بارہ میں جو آریہ بھائی آریہ نیتاؤں کی سمتیاں دیکھنا چاہیں۔ وہ دفتر سے منگوا کر دیکھ سکتے ہیں۔ گنت جیوتش کے بارہ میں یہاں خاص کھوج کی جا رہی ہے۔ یہاں کے آچاریہ پد پر آریہ جگت کے پرسدھ ودوان گوروکل کانگڑی کے سہوگیہ سناتک نیپالی واچسپتی پنڈت شانتی سوروپ جی شاستری ودیا النکار براجمان ہیں۔ پربندھ سب پرکار سے اتم ہے ؎

نویدن - آریہ بھائیوں کو چاہئے۔ کہ ایسی اُدبھت زالی سنستھا کو دیکھیں۔ اور اس میں اپنے بالکوں کو بھیج کر مہرشی دیانند کے دردھ انویائی ویدک ودوان بنوائیں۔ آریہ جنتا کو اس پرکار کی سنستھا کی سہائتا کرتے رہنا چاہئے ؎

(نرنجن واچسپتی مکھیہ یوشا شاستری سدھانت بھوشن۔ مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ گوروکل کے تین تتو! (۳)

ترک ۔ تپ ۔ تیاگ

(لیکھک پنڈت ایشوردت جی میدھارتھی ودیالنکار گوروکل کانگڑی)

یہ بات گنگھنسٹ سمبندھ ہے ۔ برہاچاریہ اور گوروکل کا گوروکل میں برہمچاری ودیا کی کوٹی سے اوپر ہو چکی ہے ۔ گوروکل میں برہمچاری اب ودیا کو دھارن کرے ۔ اسی لیے دھیان کرنا ہے کہ وہ گیان ۔ کرم اور اپاسنا کی سدھی کر سکے ۔ گیان ۔ کرم اور اپاسنا آدی گیر پریت کے تین ان تتوں کا سمرن کرائے رہتے ہیں ۔ گوروکل "ترہی" آشرم کی پورتی کے لیے برہمچریہ کا پالن کرتا ہے ۔ برہمچاری اپنی کی پورتی کے لیے برہمچریہ کا سار ہے ۔ ویدی گیان ۔ کرم اور اپاسنا ہی برہمچریہ کا سار ہے ۔ گیان کو ترک ۔ کرم کو تپ اور اپاسنا کو تیاگ سے سمان گیا جائے ۔ تو بھی کوئی بھید نہیں ہوتا ۔ گوروکل کا برہمچاری گیان ۔ کرم اور اپاسنا کی سدھی کے لیے کرمشہ ترک تپ اور تیاگ کا ہی سہارا لیتا ہے ۔ شاستر کاروں نے ترک ۔ تپ اور تیاگ کو برہمچریہ ہی مانا ہے ۔ جیسے منتری اپنشد میں لکھا ہے :-

"ब्रह्म तर्केण पश्यति"

ارتھات برہم (گیان) کو ترک سے ہی دیکھتا ہے ۔ "پرش اپنشد" میں لکھا ہے ۔ کہ "تپسا برہمچریہ" ارتھات تپ ہی برہمچریہ ہے ۔ تپ کو ہی کرم مانا گیا ہے ۔ وید میں لکھا ہے ۔

"तपश्चैव: स्तो कर्म"

اسی پرکار "مہانارائن اپنشد" میں لکھا ہے ۔ کہ

"त्यागेनैकेन अमृतत्वमानशुः"

ارتھات ایک تیاگ سے ہی موکش (اپاسنا) کی سدھی ہو جاتی ہے ۔ یہ تیاگ (برہمچریہ) رشیوں کے لیے تیاگ کے بنا اسمبھو ہے ۔

پرچن یہ ہے ۔ کہ ترک ۔ تپ اور تیاگ تینوں ہی برہمچریہ کے اینتر ہی گیان ۔ کرم اور اپاسنا کی سدھی کے لیے ہی سادھن ہیں ۔

مہرشی دیانند نے اپنی تینوں تتوؤں کی سدھی سے موکش پراپت کیا ۔ مہرشی دیانند ترک پنچ تھے ۔ تپودھن تھے ۔ اور تیاگ مورتی تھے ۔ مہرشی دیانند نے گورو ورجانند کے گوروکل میں گیان ۔ کرم اور اپاسنا کی سدھی کے لیے ترک ۔ تپ اور تیاگ کا پرمان پتر پراپت کیا تھا ۔ گوروکل شکشا پرنالی کی یہی وشیشتا ہونی چاہیے کہ گوروکل کا سناتک ۔ تارکک ۔ تپسوی اور تیاگی ہو ۔ سمرن رہے ۔ کہ ترک کی بھی سیما ہے ۔ حد ہے ۔ جو ترک وید ورودھی ہو ۔ وہ ترک نہیں رہتا ۔ وہ "وتنڈا" ہو جاتا ہے ۔ جبھی تو شاستر کار لکھتے ہیں ۔ کہ :-

"आगमस्या विरोधेन ऊहनं तर्क उच्यते"

ارتھات آگم (وید) کے انوکول ہی ترک کہا جاتا ہے اور اسی وید انوکول ترک کے لیے کہا گیا ہے ۔ کہ :-

"ब्रह्म तर्केण पश्यति"

سمرن رہے ۔ کہ "ترک" کا الٹا "کرت" ہے ۔ ارتھات الٹا ترک جڑوں کو ہی کاٹ دیتا ہے ۔ مہرشی دیانند تپودھن تھے ۔ اسی نے ان کی اکھنڈ برہمچریہ تھی ۔ مہرشی دیانند آدرش تپسوی تھے ۔ کیونکہ ان کا برہمچریہ اکھنڈ تھا ۔ جبھی لکھا ہے ۔ کہ :-

"आदित्य सत्य"

آدتیہ برہمچاری ہوتا ہی پرم تپ ہے ۔ مہرشی دیانند آدتیہ برہمچاری تھے ۔ مہرشی دیانند "اردھ" تپسوی تھے ۔ کیونکہ ان کا برہمچریہ اکھنڈ تھا ۔ جبھی کہا ہے ۔

"न तपस्तप इत्याहुः ब्रह्मचर्यं तपः परम।
ऊर्ध्वरेता भवेद्यस्तु, स देवो न तु मानुषः॥"

ارتھات برہمچریہ ہی بڑا تپ ہے ۔ جو "اردھ ریتا" ہو ۔ وہ تو دیوتا ہے ۔ اس پر مہرشی دیانند دیوتا تھے ۔ تپسوی تھے ۔ اور کرم ویر تھے ۔ تپ کرم ہے ۔ کرم کی سدھی تپ سے ہوتی ہے ۔ تپ کا الٹا "پت" ہے ۔ ارتھات جو تپ نہیں کرتا ہے ۔ وہ پتت ہوتا ہے ۔ کرم ہین ہو جاتا ہے ۔ واستو میں تپ ہی آدرش کرم ہے ۔ کرم کا نچوڑ تپ ہے ۔ گیتا کے ادھیائے ۱۸ میں لکھا ہے ۔ کہ :-

"यज्ञ दान तपः कर्म" ارتھات

یگیہ ۔ دان اور تپ تینوں کرم ہیں ۔ ان کا پرتیاگ کرنے سے منشیہ ادھارمک ہو جاتا ہے ۔ واستو میں ہم کی پراپتی میں ، برہمچریہ کے پالن میں اور برہمچاری بننے کے لیے ترک کے ساتھ تپ ارتھات گیان کے ساتھ کرم انوارییہ ہے ۔ جبھی تو کہا ہے کہ :-

"तपसा चीयते ब्रह्म"

(منڈک اپنشد) ارتھات برہم (گیان) تپ (کرم) سے بڑھتا ہے ۔

اب تیسری اوستھا آتی ہے ۔ جب ترک (گیان) اور تپ (کرم) کا میل کر لیتا ہے ۔ تب سویم "اپاسنا" کا درجہ آ جاتا ہے ۔ سچے تپ اور ترک کا پرینام ہی تو "اپاسنا" ہے ۔ یاد رہے ۔ کہ یہ "اپاسنا" تیاگ سے سدھ ہوتی ہے ۔ جبھی تو یاگیہ ولکیہ نے کہا ہے :-

"त्यागेन एकेन अमृतत्व मानशुः"

ارتھات اکیلا تیاگ ہی امرت تک پہنچا دیتا ہے ۔ "اپاسنا" بنا راگ دویش کا تیاگ کیے نہیں ہو سکتی ہے ۔ "اپاسنا" بنا کام کرودھ کا تیاگ کیے نہیں بنتی ہے ۔ "اپاسنا" بنا ایشناؤں (پتر ۔ وت اور لوک) کا تیاگ کیے نہیں سدھ ہوتا ہے ۔ جبھی تو چاروں آشرموں میں سنیاسی کا درجہ سب سے اونچا ہے ۔ کیونکہ سنیاسی سروستو تیاگی ہوتے ہیں ۔ سنیاسی سرومیدھ کرتا ہے ۔ سرومیدھ ہی آدرش تیاگ ہے ۔ مہرشی دیانند ۔ شنکر آچاریہ اور مہاتما بدھ سروستو تیاگ سے ہی سچے اپاسک تھے ۔ ترک کا تیاگ کرتے ہوئے اپنے آپ کو اپن کر دینا ہی سچا تیاگ ہے ۔ پربھو کے سامنے خودی کو مٹا دینا ہی آدرش تیاگ ہے ۔ جبھی پربھو کے درشن ہوتے ہیں ۔ کہا بھی ہے :-

خودی کو جس نے مٹایا ملا اسی کو خدا ۔ آریہ پرشوں نے سمکش میں نے ترک ۔ تپ اور تیاگ کا سمبندھ گیان ۔ کرم ۔ اپاسنا ۔ سے اسپشٹ کر دیا ہے ۔ گوروکل میں برہمچاری تریسوترمدھاری بنکر کس پرکار گیان ۔ کرم اور اپاسنا کو سدھ کرتا ہے ۔ یہ بھی میں نے سپشٹ کر دیا ہے ۔ سار انش یہ ہے کہ گوروکل شکشا پرنالی سرو بھاوک اور سوادھین ہونی چاہیے ۔ مہرشی دیانند نے دماغ میں یہی گوروکل پرنالی تھی ۔ جس کے وہ سویم مورتی مان آدرش تھے ۔ یہی گوروکل کی سوبھاؤ اسی میں درشنی کون سے مانی جا سکتی ہے ۔ تو ہم تو ترک ۔ تپ اور تیاگ یہ تینوں ہی کسوٹیاں ہیں ۔ یہی گوروکل ہے بارھ دیو جی جیسے دیو جی اور دھرم دیو جی جیسے تارکک گیانی ودوان پیدا ہو سکتے ہیں ۔ تو گوروکل سپھل ہے ۔ یدی گوروکل سے سوامی شردھانند جی اور برھسپتی پال جی جیسے تپسوی پیدا ہو سکیں ۔ تو گوروکل کامیاب ہے ۔ یدی گوروکل سے دیو شرما جی اور دیوراج جی جیسے تیاگی دیوتا پیدا ہو گئے ۔ تو گوروکل پرنالی پورن تیا سپھل ہے ۔

میرا انوبھو ہے وشواس ہے ۔ کہ وہ دن بھی دور نہیں ہے ۔ جب گوروکل دیانند اور شردھانند جیسے آدرش ودوان اور کرم ویر پیدا کرے گا جن میں ترک ۔ تپ اور تیاگ تینوں تتو اکٹھے ہی ہوں گے ۔ واستو میں آدرش بننا تو تبھی ہو سکتا ہے ۔ جو مہرشی دیانند کی طرح ترک ۔ تپ اور تیاگ کا سوروپ ہے ۔ مہرشی دیانند کی سب سے بڑی وشیشتا یہی ہے ۔ کہ وہ گیان ۔ کرم اور

(باقی اگلے صفحہ پر کالم ۲ پر)

پنڈت بدھ دیو جی جیسا دھرہندر و کتا اور ان جیسا تیاگی بنیشوی گوروکل کی ہی دین ہے۔ پنڈت جید یو جی نے چاروں ویدوں کا بھاشیہ کیا ہے۔ پنڈت دیو شرما جی نے "ویدک دسنے" پستک کے ذریعہ ویدوں کے پرچار میں جو سہایتا کی ہے۔ وہ ہر ایک سوادھیائے شیل آدمی جانتا ہے۔ پنڈت وشنو ناتھ جی "ویدک وگیان" نامک پتر سے ویدک ساہتیہ کے پرچار کا پریتن کر رہے ہیں۔ پنڈت دھرم دیو اور پنڈت کیشو دیو نے مدراس میں ہی ڈیرہ لگا دیا ہے۔ اور بہت سے سناتک بڑی لگن سے مدراس میں پرچار کا کام کر رہے ہیں۔

پنجاب میں پنڈت پریہ ورت آشرم پرچارکوں میں سے ہیں۔ پنڈت لیش پال تو اپنے پتا آچاریہ رام دیو جی کے انوکول ہی ودوان اور ویاکھیاتا ہیں۔ پنڈت ستیہ پال کو سارا پنجاب سارا برما اور سارا افریقہ جانتا ہے۔

پنڈت بھیم سین۔ پنڈت سمیر سنگھ۔ پنڈت گوروودت۔ پنڈت اندر اور پنڈت برت پال وغیرہ بہت سے سناتک ہیں۔ جو شروع دن سے ہی پرچار کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ بہت سے سناتک ایسے ہیں۔ جنہوں نے سماج سیوا کے لئے دو بہت مہیدان چن لئے ہیں۔ چھ سات سناتک بودھوا وواہ سہایک سبھا کے کاریہ کی دیکھ ریکھ کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ سوتنتر روپ سے بھی

بہت سے سناتک سماج کی سیوا میں لگے ہوئے ہیں۔ پنجاب میں بہت سی سماجیں ہیں جنہیں سناتک لوگ اپنا سوتنتر کام کرتے ہوئے بھی سماج کے منتری یا پردھان ہیں۔ یا اس طرح کی کسی دوسری سیوا میں لگے ہوئے ہیں۔ ڈیرہ دون میں پنڈت چندر منی جی اور پنڈت گوتم دیو جی سماج کے منتری رہے ہیں۔ اور اب بھی ہیں۔

انبالہ میں پنڈت ارجن دیو جی سماج کے منتری رہے ہیں۔ پٹیالہ میں پنڈت دیا رام جی ۳ سال سے سماج کے منتری ہیں۔ ۱۹۳۱ء کے ستیہ آگرہ اندولن میں حصہ لینے والے سناتکوں کی تعداد ۳۲ سے اوپر پہنچ گئی تھی۔ اب بھی پنڈت امیتو جی پنڈت پورن چندر جی پنڈت جید یو جی اور پنڈت دینبدیال جی وغیرہ سناتکوں نے اپنے جیون کا ایک ایک لمحہ

دیش سیوا کے برت میں لگا یا ہوا ہے۔ پنڈت ستیہ دیو جی اپنی دھرم پتنی سمیت کئی بار جیل ہو آئے ہیں۔ اس وقت وہ بہار کے بھوکمپ پیڑتوں کی امداد میں دن رات لگے ہوئے ہیں۔ پنڈت دھرم دیو جی سنر دھانند ٹرسٹ کے منتری ہیں۔ اور وہ بھی اس وقت بہار میں ہی کام کر رہے ہیں۔ الغرض گوروکل کو اس بات کا فخر ہے۔ کہ اس نے دیش سیوا کا برت لینے والے لگن کے بنیشوی پتر پیدا کئے ہیں۔

ویوسائے شیلتا۔ گوروکل کی تعلیم میں ایک اور خوبی یہ بھی ہے۔ کہ یہاں کے سناتک۔ ویوسائے شیل ہیں۔ ان میں Enterprise ہے۔ یہاں کے سناتک دوسرے دیشوں میں گئے ہیں اور انہیں وہاں کافی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ پنڈت پران ناتھ نے جرمنی میں پی۔ ایچ۔ ڈی اور انگلینڈ

گُروکل

بچوں کو بچانا ہو جو مغرب کی وبا سے
تعلیم اور اخلاق سے عمر انکی سنور جائے
پیشانیٔ تہذیب پہ دھبہ نہ رہے کوئی
عقدے جو ہوئے رشتۂ تقدیر میں پیدا
لازم ہے کہ بچوں کو کرو اُن کے حوالے
بیکاری و افلاس کے گرداب نہ سکیں گے

خواہش ہے اگر دل میں کہ مرجھائے نہ یہ گل
اور دے نہ سکے انکو زمانے کی ہوا جل
ظاہر ہیں جو انہیں سے ابھی جائے ہر اک ڈھل
تدبیر کے ہاتھوں سے وہ سکتے ہیں ابھی کھل
جاری ہیں جو پابند کے سایہ میں گوروکل
گلشن میں نظر آئینگے ہنستے ہوئے بلبل

دریائے مصائب سے گزرنے کے لئے ہو
پوچھے جو کوئی مجھ سے تو بس ایک ہی یہ پل

(نانک چند ناز)

پربھو کی لیلا

جب ڈاکٹروں اور حکیموں سے علاج کرو اکر تھک چکے ہوں جب صحت سے بالکل مایوسی ہو گئی ہو اور کوئی علاج کارگر نہ ہوتا ہو۔ تو ہماری طرف رجوع کریں۔ اور اپنے مفصل حالات لکھ کر ہمارے ساتھ خط و کتابت کریں۔ اور پربھو کی قدرت کا تماشہ دیکھیں کوئی بھی بیماری ہو بغیر دوائی اور علاج کے آپ جس جگہ اور جس حالت میں بھی ہونگے۔ اسی جگہ پہلے روز سے ہی فائدہ ہونا شروع ہو جائے گا جس کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ اگر میعاد مقررہ کے اندر فائدہ نہ ہو۔ تو سالم فیس واپس لیجئے۔

المشتہر:۔ مینیجر پریم کمار کمپنی گوالمنڈی لاہور



گوروکل کانگڑی کے سالانہ جلسہ کے اپلکشن میں بھاری رعایت

پرچار — ارتھ — دام — گھٹا دیے

آریہ سماج کے پرسدھ ودوانوں اور چوٹی کے لیڈروں دوارہ لکھت پستکیں منگوا کر اپنے گیان کی ردھی کیجئے۔ اپنی لائبریری کی زینت بڑھائیے!
آریہ ساماجک ساہتیہ کی ان سے سستی بہترین آریہ بھاشا کی پستکیں آپکو اور کہیں نہ ملیں گی۔ جلد آرڈر دیں۔ کیونکہ یہ رعایت گوروکل کے سالانہ جلسہ تک ہی ہوگی

نام پستک	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
آچاریہ رامدیو جی رچت		
بھارت ورش کا اتہاس حصہ اول	۱/۸عہ	۱/۴عہ
" " " دوم	۱/۲عہ	۱/۸عہ
" " " سوم		۱/۱۲عہ
تینوں بھاگ لینے سے للعہ ہی ملیں گی		
پران مت پربالوچن	۳ے	۲عہ
آریہ اور دسیو	۲۰/	۰/
پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے رچت		
یوگیشور کرشن	۸عہ۲	۲عہ
سندھیا رہسیہ	۷/	۶۰/
پکھشوں کا آتما	۱۰/	۱/
Ten Commandments of Dayanand	۱عہ	۱۴/
بھارت کی بھینٹ (اردو)	۹/	۸/
دیانند آنند ساگر (اردو)	۸/	۷/
جواہر جاوید (اردو)	۱۰/	۹/
ویدک سورگ (اردو)	۱۲/	۱۲/
آچاریہ دیو شرما جی ابھے رچت		
براہمی کی گنگو	۸/	۷/
ویدک ونے حصہ اول	۱عہ	۱۴/
" " دوم	۱عہ	۱۴/
ویدک اپدیش مالا	۸/	۳/
پنڈت اندر جی ودیا واچسپتی رچت		
آریہ سماج کا اتہاس	۳ے	۸عہ
گیری بالڈسی	۴عہ	۸/
اپنشدوں کی بھومکا	۶/	۲/
پنڈت وشوناتھ جی ودیا النکار رچت		
ویدک جیون	۱۲/	۱۱/
ویدک وشو یگیہ مہاتما	۱۲/	۱۱/
وید مالا کا اپدیش	۴/	۳۰/
بال ستیارتھ پرکاش	۸/	۷۰/

(پانچوں پستکیں لینے سے ۲عہ میں ملیں گی) — (چاروں لینے سے ۲عہ میں ملیں گی)

نام پستک	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار رچت		
سنت پتھ میں ایک پتھ	۴/	۲/
سوم	۳/	۱۰/
مروت سوکت	۴/	۲/
بکھرے پھول (کوبتا)	۶/	۲/
منو اور مانس	۱۰/	۔/
مانس مہاتما	۴/	۱/
سوامی ستیانند جی رچت		
آریہ ساماجک دھرم	۸/	۶/
ویدک بھگتی پردرشن	۶۰/	۶/
سندھیا یوگ	۵/	۴۰/
پنڈت چندرمنی جی پالی رتن ودیا النکار رچت		
نرکت بھاشیہ حصہ اول	بلعہ۸	للعہ۴
" " " دوم	للعہ	۳ے۸
(دونو بھاگ لینے سے ۱۲ے میں ملیں گے)		
شری پاد داموودر ستواتولیکر رچت		
وید کا سویم شکشک حصہ اول	۸عہ	۸/
" " " دوم	۸عہ	۸/
سچی شانتی کا سچا اپائے	۸/	۳/
ایک ایشور کی اپاسنا	۸/	۳/
منشیو کی سچی اُنتی کا سچا سادھن	عہ	۵/
سندھیا کا انوشٹھان	۸/	۳/
رگوید میں رودر دیوتا	۱۰/	۳/
۳۳ دیوتاؤں کا وچار	۲/	۰/
رودر دیوتا کا پریچے	۸/	۲/
وید میں چرخہ	۸/	۲/
ویدک سرپ ودیا	۸/	۲/

نام پستک	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
ویدک پران ودیا	عہ	۵/
سنت پتھ بودھ امرت	۴/	۱/
ایش اپنشد	۱۴/	۵/
ویدک سبھیتا	۳/	۰/
سائنس بھاشیہ سمالوچنا	۱/	۰/
ویدک راجیہ پدھتی	۰۱/	۔/
ویدک سبھیتا کے ایک انش کا نربھکشن	۲/	۱/
دیوتا وچار	۳/	۰۱/
مانوی آیوشیہ کی ویدک مریادا	۳/	۱/
ویدک سبھیتا میں دھن کا سمپادن	۱/	۔/
چکتسا سمبندھی پستکیں		
روگی پریچریا	۸عہ	۶عہ
پرسوتی تنتر	۲عہ	۲عہ
وش وگیان	۸عہ	۲عہ
جل چکتسا	۱۲عہ	۴عہ
آیوروید میں دارشنک تتو	۴/	۱/
متفرق پستکیں		
آریہ پتھک لیکھرام	عہ	۴/
کلیان مارگ کا پتھک ارتھات سوامی شردھانند جی کا جیون چرتر خود سوامی جی کے قلم سے لکھا ہوا	۸عہ	۴عہ
پرارتھنا وشک	۰/	۰/
کویتا منجری	۵/	۲/
کویتا کسمانجلی حصہ اول	۵/	۲/
" " دوم	۴/	۱۰/
تیاگ کی بھاونا	۸/	۶/
گلپانجلی (کہانیوں کی اُتم پستک)	۱۲/	۴/

نام پستک	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
بھارت گیتانجلی	۵/	۲/
گورو گوبند سنگھ	۴عہ	۱۰/
ویر کال پرنے	عہ	۸/
ویر مرہٹے	عہ	۱۲/
ویر جنم	۴عہ	عہ
سندھیا سنگیت	۸/	۴/
ہندی گیتا	۱۲/	۶/
راشٹریہ اندولن	۸عہ	۸/
سنسکرت گائیڈ	۸عہ	۴عہ
انو بھوت یوگ سادھن	۴عہ	۶عہ
پراچین بھارت میں سوراجیہ	۸عہ	۱۲/
ویدوں کا انادتو	۵/	۰۱/
پوران ومرش	۳/	۱/
پرانوں میں آیوروید کا کرم وکاس	۳/	۱/
ویدک پواہ کا آدرش	۵/	۲/
بھارت شکھشا درش	۰۳/	۱/
سنت جیونی	۸/	۲/
پاتنجل یوگ بھاشیہ	عہ	۱۲/

مکمل فہرست کتب مفت منگوائیے!

ویدک پریس اجمیر کی پستکیں بھی گوروکل پستک بھنڈار وبھاگ میں ملتی ہیں

نوٹ: — ۱۔ آرڈر دیتے وقت اخبار "پرکاش" کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ رعایت نہ ملیگی ۲۔ یہ رعایت گوروکل کے سالانہ جلسہ تک کے لیے ہے۔

پتہ:— پستک بھنڈار وبھاگ گوروکل کانگڑی — ضلع سہارنپور (یو۔ پی)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

ॐ

प्रकाश लाहौर का गुरुकुल उत्सव नं०

پرکاش
لاہور

GURUKUL

گوروکل اتسو نمبر

UTSAV
NUMBER

اتوار ۲۶ چیت سمت ۱۹۹۰ مطابق ۸ اپریل ۱۹۳۴ء دیانند ابد ۱۱۰

جلد ۳۰

نمبر ۱۲

راجہ صاحب کانت جلد گوروکل کی یاترا کریں گے

گوروکل ... ابھی آئے ... بھارت ورش کے والیان کیلئے جس طرح اکرشن کا پاتر بن رہا ہے۔ اس کا ثبوت پتر و یہار پوری روشنی ڈالتا ہے۔

شریمان راجہ صاحب ریاست کانت روجے پور ڈاکخانہ وجے پور نے جو پتر ۲۵ مارچ ۱۹۳۴ء کو شری مکھیہ ادھشٹا

راجہ صاحب کانت کا پتر جی گوروکل وشو ودیالہ کانگڑی کو بھیجا۔ آپ نے مجھے گوروکل کے اتسو میں سملت ہونے کیلئے نمنترت کیا ہے اس کے لئے دھنیہ واد! افسوس ہے کہ سمبندھ کے کارن میں اس پنیہ بھومی کے درشن سے وردھ نہیں آسکتا۔ گوروکل شکشا پرنالی کی پرشنسا میں بہت کال سے سن رہا ہوں دیکھنے کا سوچا گیا وشیہ ابھی پراپت نہیں ہوا۔ پر آشا ہے شیگھر ہی بھوشیہ میں پراپت ہوگا۔ اُپت پر یہ سنسکرت بھاشا و آریہ ساہتیہ کے پنرجیون و پرچار کا گورو آپ کی سنستھا کو پراپت ہے۔ اس کلی کال میں برہمچریہ آشرم کی مریادا کو ستھر کر کے پھر سے پراچین آشرم ویوستھا استھاپت کرنے کا پریتن دیش و جاتی کیلئے کلیان کارک ہے۔ اس لئے اس میں ہندو ماتر کا سہیوگ آپ کو پراپت ہو۔ یہ میری بھگوان سے پرارتھنا ہے کہ گوروکل جیسی ایک اپیوگی سنستھا کی اتروتر ابھی وردھی میں ہم سے جو چاہتا ہوں۔ سویم نہ آسکنے کے کارن میں پرتی ندھی سوروپ سٹیٹ کے سٹینڈنگ کونسل بابو پربھات کمار ایڈوکیٹ کو اتسو میں سملت ہونے کیلئے بھیج رہا ہوں۔ ... آپ

گوروکل ... ۱۸ کو شری آنند کا پتر شریمان کنت نریش بہادر کی سیوا میں بھیجا گیا۔

مکھیہ ادھشٹا جی کا اُتر

شریمان راجہ ... کانت نریش بہادر نمستے آپ کا پتر شری پربھات کمار جی ایڈوکیٹ کے دوارہ پراپت ہوا۔ گوروکل کے لئے آپ نے جو شبھ کامنائیں پرکٹ کی ہیں اس کے لئے میں اور ... سب گوروکل واسی ہردے سے کرتگیہ ہیں۔ مجھے پوری آشا تھی کہ شریمان اس پنیہ بھومی میں پدھار کر ... کی شوبھا کو بڑھاتے اور اپنے درشنوں سے گوروکل واسیوں اور آریہ جنتا کو انندت کرتے۔ اس بار آپ کے نہ پدھارنے سے ہم آپ کے درشنوں سے ونچت رہے۔ ... پڑھ کر بڑی پرسنتا ہوئی کہ آپ ... کا شبھ سنکلپ رکھتے ہیں۔ اور مجھے پوری آشا ہے کہ شریمان نکٹ بھوشیہ میں ہی اپنی ... کے انوسار کسی اوسر پر اوشیہ یہاں پدھارنے کی کرپا کریں گے۔ ... کال سے ہی ... آتے رہے ہیں۔ شریمان مریادا کے ... ہیں۔ اس لئے مجھے پورن وشواس ہے شیگھر شریمان کے درشنوں سے کرتارتھ ہوں گا۔

ورکی ضرورت

میرے ایک مترکی یوگیہ کنیا کے لئے ایک ایسے سداچاری ورکی ضرورت ہے جسکی عمر ۲۴ برس سے زیادہ نہ ہو اور سماجی خیالات کا ہو۔ برسر روزگار آمدنی معقول رکھتا ہو لڑکی کی عمر ۱۶ سال ہے دیوناگری لکھ پڑھ سکتی ہے گھر کے کام کاج سے بخوبی ماہر ہے اور لڑکی کا پتا یہاں کی سماج کا ایک پردھان ہے۔ ذات پات کا کوئی خیال نہیں۔ اوحالا کیلئے مجھ سے پتر بیوہار کریں۔ گیا پرشاد پٹنٹنرامین سول کورٹ ڈاک خانہ راٹھ۔ ضلع ہمیرپور۔

آہلو والیہ ورکی ضرورت

ایک پڑھی لکھی سوشیل روپوتی جوان کنیا کیلئے کنوارے یوگیہ ورکی ضرورت ہے۔ آریہ خیالات کے نوجوان کو ترجیح دیجائیگی

خط وکتابت کا پتہ:-

۵۲۳ معرفت اخبار پرکاش

لاہور

ضرورت

گنپتی لال آریہ کنیا پاٹھ شالا لودھیانہ کے لئے دو تجربہ کار لیس۔ ودی ادھیاپکاؤں کی ضرورت ہے جو کہ مڈل کی جماعتوں کو اچھی طرح سے پڑھا سکیں۔ بھوشن پاس یا پراگیہ وشارد کو ترجیح دی جاویگی۔ تنخواہ حسب لیاقت ملیگی۔ عرضیاں بہت جلدی مفصلہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں

مینجر آریہ کنیا پاٹھ شالا لودھیانہ

ضرورت

اگر آپ ورکنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو پرکاش اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ ودیالیوں اور سکولوں کے لئے مینجروں۔ ستری پاٹھ شالاؤں کے لئے ادھیاپکاؤں اور اسی قسم کے ضرورت کے اشتہارات کے لئے پرکاش کی خدمات کو کبھی نہ بھولئے

مینجر

اشتہار جلاس پنڈت منوہر لال جج صاحب

پربھاکر بی اے ایل ایل بی سب جج (ار) منصف درجہ دویم جموں

نرم لالہ دیو دیال تلسی رام پرانی منڈی جموں بذریعہ تلسی رام مدعی بنام پیت لعل ولد جگن ناتھ قوم ارور ڑہ سکنہ جموں حال لاہور دہلی دروازہ تمباکو فروش مدعا علیہ دعوے دلاپانے مبلغ ماتیسے بڑے بہی

بمقدمہ مندرجہ صدر کئی بار سمنات لغرض حاضری مدعا علیہ عدالت ہذا سے جاری ہوئے مگر مدعا علیہ مذکور کی تعمیل معمولی طریق سے ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور لغرض جوابدہی مقدمہ مذکور اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا بتقرر ۲۵ چیت ۱۹۹۰ء نہ ہوا تو مقدمہ اسکی غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہوگا

تحریر $\frac{12}{90}$ ۱۸۔

آج بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت ہذا جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم

وی پی آتے ہیں

ماہ اپریل ۱۹۳۴ء میں جن خریداروں کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ انہیں اطلاعی چٹھیں بھیجی جارہی ہیں خریدار صاحبان کو چاہیئے کہ وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں ورنہ ۲۲ اپریل کا پرچہ ۲۰ اپریل کو بذریعہ وی پی انہیں ارسال کیا جائیگا۔ جو اصحاب نہ اپنا چندہ ارسال کریں اور نہ کسی وجہ سے وی۔ پی وصول کرنا چاہیں وہ بہت جلد اطلاع دے دیں۔ بعض اصحاب کے وی۔ پی ہمیں تاریخ مقررہ کے بعد موصول ہوتے ہیں۔ جس سے ہمارا وی۔ پی خرچ ضایع ہوجاتا ہے۔ خریدار صاحبان کو چاہیئے کہ منی آرڈر ہر صورت میں ۱۹ اپریل ۱۹۳۴ء سے پہلے دفتر میں پہنچا دیں۔ یا بذریعہ کارڈ اطلاع دے دیں۔ تاکہ دفتر کا وی۔ پی کا خرچ بچ سکے۔ اور وی پی موصول ہونے تک پرچہ مفت ہی بھیجنا نہ پڑے۔

مینجر

۲½ قیمت ؟

گوروکل کانگڑی کے ۳۲ ویں سالانہ جلسہ کی خوشی میں تاریخ ۲۵ مارچ سے ۱۴ اپریل تک بھیم سینی سرمہ کی قیمت ۵ روپیہ فی تولہ کے بجائے ۲½ روپیہ فی تولہ کر دی گئی ہے مگر صرف پرکاش کے حوالہ دینے پر ہی یہ رعایت دی جاویگی ورنہ نہیں

بھیم سینی سرمہ

موتیا بند کے علاوہ آنکھوں کا ایسا کوئی مرض نہیں ہے جو اس سے آرام نہ ہو چشمہ خریدنے نیز آنکھیں بنوانے کے قبل آپ بھیم سینی سرمہ کا استعمال کیجیئے آپ کو چشمہ یا اور کسی دوا کی ضرورت ہی نہ ہوگی بھیم سینی سرمہ سے بہت سے لوگوں کی چشمہ لگانے کی عادت چھوٹ گئی ہے اور وہ باریک سے باریک حروف پڑھ سکتے ہیں۔ آنکھ سے پانی بہنا دھندلا دیکھنا وغیرہ تمام امراض تو بہت ہی جلد آرام ہوتے ہیں لگاتار لگاتے رہنے سے چشمہ کی ضرورت نہیں ہوتی

ست شلاجیت

پیشاب کا بار بار آنا۔ پیشاب میں دھات آنا۔ کمر درد درد گردہ۔ جگر کی کمزوری۔ خون کی کمی آدی کے لئے ایک ہی دوائی ہے قیمت ۳ آنہ تولہ

گونو مارہ

سوزاک کی حکمی دوا

نئے ویرانے دونوں ہی میں مفید ہے جلن تو ایک ہی دن میں جاتی رہتی ہے کچھ دن کے سیون سے سوزاک جاتا رہتا ہے قیمت ۲½ روپیہ

سُپاری پاک

عورتوں کی ماہواری سمبندھی ہر قسم کی تکلیفات کو دور کر کے انہیں بچہ پیدا کرنے کے قابل بنا دیتا ہے۔ قیمت ایک پاؤ کا ایک روپیہ

چیون پراش

چیون رشی اسی رسائن کے سیون سے بوڑھے سے جوان ہوگئے تھے اسی لئے اس کا نام چیون پراش ہے پھیپھڑوں کو مضبوط کر کے دل کو طاقتور بناتا ہے پرانا بخار پرانی کھانسی اور تپدق میں اکسیر ہے تپدق سے خراب پھیپھڑوں کو ٹھیک کر کے کندن سا بنا دیتا ہے قیمت ایک سیر ۳½ سیر ۲½ ایک پاؤ ۱۰

گوروکل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۲۵

پرکاش لاہو کا گورو کل اتسو نمبر

۲۶-چیت سمت ۱۹۹۰ مطابق ۸-اپریل ۱۹۳۴ء

گورو کل کا وارشک اتسو

گورو کل کا بتیسواں وارشک اتسو ۳۰-مارچ سے ۲-اپریل تک تپو بھومی میں زور و شور سے سماپت ہوا۔ اس کے لئے جملہ کاریہ کرتا ہار دک ودھائی کے پاتر ہیں۔ اس اتسو کی سپھلتا نے اس اقتصادی بدحالی کے سنکٹ میں بھی اس بات کو سپشٹ کر دیا ہے۔ کہ گورو کل نہ کیول آریہ جنتا کے اندر بلکہ ہر ایک سکھشا دھاری ہندو کے اندر پریہ بن چکا ہے۔ یاتریوں اور درشکوں کا ہزاروں کی سنکھیا میں جمع ہونا اور پراچین رشیوں کی سکھشا پرنالی سے اپنے اسیم انوراگ و پریم کا ثبوت دینا۔ زبانِ حال سے بتلا رہا ہے۔ کہ اس پُر آشوب زمانہ میں آریہ سنسکرتی ہی کیول ساری آریہ جاتی کو ایک سوتر میں پرو سکتی ہے۔ سیاسی اور مجلسی طور پر آریہ جاتی خواہ کیسی ادھوگتی کو پراپت کر چکی ہے۔ ودیشیوں کے آکرمنوں سے خواہ وہ کتنی ہی پادا کرانت ہو چکی ہے۔ لیکن پھر بھی اپنے پورو جوں کی پوتر سمرتی اس کو اپنی بے بسی کی یاد دلا کر اپنے اتھان کے لئے پریتن کرنے کی یاد دلاتی رہتی ہے۔ ہمارے راج نیتک نیتا دیش کو سوتنتر کرانا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے وہ مختلف سادھن برتتے ہیں۔ لیکن یہ سادھن تب تک کسی سدھی کو پراپت نہیں کر سکتے جب تک جاتی کا دماغ آزاد نہ ہو۔ اور وہ گمبھیرتا سے اپنے بھوت کال اور بھوشیہ پر وچار کرنے کیلئے تیار نہ ہو۔ کبھی یہی دیش تھا۔ جس میں ودیشی اپنی یوگیتا کا پرمان پتر لینے آیا کرتے تھے۔ لیکن سمے کی لیلا نرالی ہے۔ اب بھارت کے سپوت تب تک اپنی یوگیتا کو ادھورا اور نامکمل سمجھتے ہیں۔ جب تک گورے ممالک کے وشو ودیالیوں کی اُن پر چھاپ نہ لگ جائے۔ سد اچار اور چرتر فی زمانہ اپنی پرانی اور اصلی قیمت کو کھو چکے ہیں۔ اور مانسک ادھوگتی نے پراچین رشیوں منیوں کی سنتان کو اس قدر اپاہج اور ناکارہ بنا دیا ہے۔ کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے لئے اپنے کو اسمرتھ سمجھتی ہے۔ اس مانسک ادھوگتی اور دُردشا کا کارن اس کے سوائے اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ ہم نے اپنی آتمی کے پیمانہ کو دوسروں کے آئینہ سے دیکھنا شروع کر دیا ہے۔ بھگوان دیانند سوامی نے اس ادھوگتی کو محسوس کرتے ہوئے جہاں سودیشی مذاہب کے پاکھنڈ سے اپنی جاتی کو آزاد ہونے کا سندیش دیا وہاں آریہ جاتی کو ودیشیوں کی مانسک غلامی سے سوتنتر ہونے کا اُدیش دیا۔ اس آدیش کی پورتی ہیں سورگیہ مہاتما منشی رام جی نے کانگڑی کے گھنے جنگلوں میں پراچین رشیوں کی آزاد اور سوتنتر سکھشا پرنالی کو پرچلت کرنے کیلئے گورو کل کی بنیاد ڈالی۔ گورو کل اپنی ابتدائی منزل میں محض ایکسپیریمنٹ رہا۔ لیکن جنتا کی اگادھ شردھا اور کامیاب سناتکوں کی کاریہ کھشیتر میں سپھلتا نے اس ایکسپیریمنٹ کو ایک کامیاب تجربہ کا روپ دیدیا ہے۔ اور اب کیا ودیشی اور کیا سودیشی ودوان یہ ماننے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ کہ اگر کوئی سکھشا پرنالی بھارت میں آزاد شہری پیدا کر سکتی ہے۔ تو وہ پراچین رشیوں کی سوتنتر سکھشا پرنالی ہی ہے۔ مغربی ودوانوں کی قائم کردہ یونیورسٹیاں محض ایسے سیاسی غلام ہی پیدا کر سکتی ہیں۔ جو باقی جاتی کو اپنا اندھا مقلد بنا کر اس دیوتا کی آیو و دانکر سکتے ہیں۔ اور ایسے وآیو منڈل کی تیاری میں سہائک بن سکتے ہیں۔ جو کہ بدیشی سبھیتا کی نشو و نما میں معاون بن سکتا ہے۔ بھارت ورش کے سرکردہ قوم پرست نیتاؤں نے پچھلے اندولن میں سرکاری سکھشا پرنالی کا بائیکاٹ کرتے ہوئے جتنے ودیالے جاری کئے۔ وہ عملی طور پر اسپھل ثابت ہوئے۔ کارن یہ کہ وہ کسی ٹھوس آدیش کو لے کر نہیں کھولے گئے تھے لیکن آریہ سماج نے جس آدرش کو سامنے رکھ کر گورو کل سکھشا پرنالی کو جاری کرنے کا نشچہ کیا تھا۔ وہ سپھل ہو کر رہا۔ کیونکہ آریہ سنسکرتی قبل از وقت موت کا گھاٹ اُترنے کے لئے نہیں بنی تھی۔ بلکہ سوئم جیت رہنے اور دوسروں کو زندہ رکھنے کے لئے بنی تھی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جب سے بھاگیرتی کے تٹ پر گورو کل کی بنیاد ڈالی گئی ہے۔ آریہ سنسکرتی کا ہر ایک داعی اس کی اگادھ بھگتی میں سرشار رہے۔ اور آج شروع سے دامے درمے اس قابل بنا تا آیا

کی نجات اس بات میں ہے۔ کہ وہ دوبارہ پرانے ویدک زمانہ کی طرف جانے کی صداقت اور سرگرم کوشش کرے۔ اور ملک میں آزاد اور جاتی سکھشا کو سرد پریہ بنا کر دم لے یہاں اگرچہ چاروں طرف اقتصادی بدحالی کا زور ہے۔ پھر بھی چھ سات ہزار درشکوں کا گورو کل کی تپو بھومی میں اکٹھا ہونا اس بات کا روشن ثبوت ہے۔ کہ بھارت واسی اپنے پیارے گورو کل کو اپنی جاتیہ اُنتی کا واحد ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اور اس کے لئے اپنے پریم کا عملی ثبوت دینے کے لئے کسی بھی رُکاوٹ کو خاطر میں نہیں لاتے۔

دھن سنگرہ - اس دفعہ اُتسو کے موقعہ پر نقد ۵۶ ہزار کے قریب چندہ وصول ہوا۔ اور وعدے پانچ ہزار سے زائد ہوئے۔ گو یہ رقم اتنی نہیں ہے۔ جو کہ گورو کل کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے لئے اکتفا کر سکے۔ لیکن جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ اس سے پہلے ہی آریہ جنتا یہاں کے پیڑتوں کے لئے کافی سے زیادہ مالی قربانی کر چکی ہے۔ تو ہمیں یہ کہنے میں سنکوچ ہوتا ہے۔ کہ ہم مذکورہ چندہ کو حوصلہ شکن قرار دیں۔ اور آریہ جاتی کی دان شیلتا پر کوئی بے جا لانچھن لگائیں۔ ہاں ہم اتنا ضرور کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر آریہ جگت اُتسو سے پہلے دھن جمع کرنے کے لئے باقاعدہ ڈیپوٹیشن بنا کر جنتا کے پاس دھن سنگرہ کے لئے جاتا۔ تو چندہ زیادہ ہو جاتا۔ بہرحال جو کچھ ہوا۔ وہ بھی حوصلہ افزا ہے۔ اور آئندہ کے لئے نیک فال ہے۔ لیکن گورو کل کی پرتی دن بڑھتی ہوئی ضروریات اس بات کا تقاضا کرتی ہیں۔ کہ آریہ جنتا وشیش پریتن سے کام لے۔ اور گورو کل کے ادھیکاریوں کو اس قابل بنا دے۔ کہ وہ اپنی ضروریات کے لئے کسی کا منہ تکتے نہ رہیں۔

ویاکھیان - اُتسو پر شری سوامی سوتنترانند - شری سوامی برتانندجی - شری سوامی کیولانندجی - آچاریہ رام دیوجی - آچاریہ دیوشرماجی - پنڈت بدھ دیوجی - پنڈت دھرم دیوجی - پنڈت دھریندرجی - پنڈت لوکناتھ جی - ڈاکٹر شیام سوروپ جی اور شری مہاشے کرشن جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا کے پربھاوشالی بھاشن ہوئے۔ بعض اصحاب جن کے نام پروگرام میں درج تھے۔ اُتسو میں شامل نہ ہوئے۔ اگر شروع سے ہی ان اصحاب کے نام نہ دئے جاتے۔ تو زیادہ اُچت ہوتا۔ اور جنتا کو ان کی غیر حاضری کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھنے کا موقعہ نہ ملتا۔ بعض ویاکھیانوں میں استریوں نے کبھی سے جس طرح کولاہل مچا۔ اُس کا درست علاج تو یہ ہے۔ کہ استریوں کے لئے یا تو کوئی علیحدہ پنڈال بنایا جائے یا اُن کے پربندھ کے لئے استری سوئم سیوکاؤں کی سیوا حاصل کرنے کا وشیش یتن کیا جائے۔

آچاریہ رام دیو کے اہم اعلانات

اس دفعہ آچاریہ رام دیوجی نے گورو کل کے اُتسو پر ذیل کے دو اہم اعلان کئے۔ ان اعلانوں کو پڑھ کر ایک غیر جانبدار شخص گورو کل کی نیتی کو اچھی طرح انوبھو کر سکتا ہے۔ اور ستیہ آگرہ کے متعلق آریہ سماجیوں کی پوزیشن سمجھ سکتا ہے۔

پہلا اعلان آریہ سمیلن میں پہلا پرستاؤ پیش کرتے ہوئے آچاریہ جی نے فرمایا۔ کہ پنجاب کے جیلوں میں تو مجھے ہون یجنہ کرنے کی ممانعت نہیں کی گئی تھی۔ لیکن اگر سنیکت پرانت نے آریہ قیدیوں پر سے یہ پابندی نہ ہٹائی۔ کہ وہ جیلوں میں ہون یجنہ نہیں کر سکتے۔ تو میں پہلا شخص ہونگا جو اس کے خلاف ستیہ آگرہ کرنے کے لئے سہارنپور کے جیل میں جاؤں گا۔ اور ہون یجنہ کی پابندی کے خلاف پُر زور ستیہ آگرہ کر کے اس پابندی کو ہٹا کر دم لونگا۔

دوسرا اعلان گورو کل کے لئے اپیل کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ جس طرح سورگیہ لالہ سائیں داس جی نے دیانند کالج کو سرکاری گرانٹ لینے سے انکار کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ ایسے ہی میں اس بات کا سخت ورودھ کروں گا۔ کہ کبھی گورو کل کسی قسم کی سرکاری امداد یا گرانٹ کو قبول کرے یا اس کے لئے درخواست کرنے کا پاپ کرے۔

چیدہ نوٹ

گوروکل وشو ودیالہ کانگڑی کا سالانہ جلسہ

۳۰ مارچ کو شروع ہوا اور ۲ اپریل کو سماپت ہوگیا۔ گوروکل کی تپو بھومی میں ان چار دنوں میں جو کارروائی ہوئی اس نے جنتا کو یہ بات بھلی بھانتی درشا دی کہ گوروکل کے سر پر پرم پتا پرماتما کا ہاتھ ہے اور وہی اشد ناموافق سے ناموافق حالات میں بھی گوروکل کی ناؤ کو سلامتی سے ساحل مراد پر پہنچا دیتا ہے۔

اس دفعہ گوروکل اتسو میں جتنے ویاکھیان داتا اصحاب تشریف لائے انہوں نے اپنے ویاکھیانوں میں اپنے نکتۂ خیال سے گوروکل کو زیادہ لابھ دائک سنستھا بنانے کی تجاویز پیش کیں۔ لیکن گوروکل کے حالات جس بات کا تقاضا کرتے ہیں۔ وہ تجاویز کے تبلانے سے ادیش کو پورن نہیں کر سکتے۔ ادیش کو پورن کرنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ایک تو گوروکل کو مالی طور پر مضبوط پاؤں پر کھڑا کر دیا جائے دوسرے اس کی لائبریری کو اتنا rich کیا جائے کہ یہاں جو برہمچاری پڑھتے ہیں وہ ساہتیہ کو کبھی بھی محسوس نہ کریں۔

دیاکھیان داتا اصحاب تقریباً ڈیڑھ درجن تھے۔ تقریباً سب دیاکھیان داتا اصحاب نے اپنے اپنے دیاکھیانوں میں آریہ سماج کے ہتوں کو زیادہ پریہ بنانے کا پریتن کیا۔ لیکن ایک دو دیاکھیان ایسے بھی تھے جو سمے بے وقت کی راگنیاں تھیں اور ان کا کھلے پنڈال میں ہونا آریہ سماج کی بھلائی کے لحاظ سے چنداں سود مند نہیں تھا۔ اگر سمے دبھاگ تیار کرنے والے وبھاگی آئندہ کے لئے سمے دبھاگ تیار کرتے وقت دیاکھیان داتا اصحاب کو زیادہ محتاط رہنے کی پرارتھنا کر دیا کریں۔ تو زیادہ لابھ دائک ہوگا۔

اس سال اتسو پر نصف درجن سے زیادہ سمیلن ہوئے۔ ان میں بعض سمیلن لابھ کاری ہونے کی بجائے نادرد دار کا درشن بن گئے۔ آئندہ سال اگر ہر سوتی سمیلن میں مختلف سنسکرت سبھاؤں کے چیدہ چیدہ چھاتروں کی شمولیت کا خاص انتظام کیا جائے تو اس سے گوروکل کے برہمچاریوں کو competition کے میدان میں آکر اپنے آپ کو زیادہ یوگیہ بنانے کا سوبھاگیہ پراپت ہوگا۔ ہندی دادوواد سمیلن کے متعلق بھی ایسا پربندھ زیادہ مفید ہوگا۔

اس دفعہ سرو دھرم سمیلن میں صرف دو کو ندھسلوں نے حصہ لیا۔ ایک تو بھائی ... کے ایڈیٹر رہ چکے ہیں۔ دوسرا پنڈت وشوناتھ جی اپادھیائے گوروکل کانگڑی تھے۔ اگر سرو دھرم سمیلن کے موضوع کو زیادہ روچک رکھا جائے اور اسے علمی بنانے کا کم یتن کیا جائے تو عین ممکن ہے کہ اس سمیلن میں زیادہ مذاہب کے پرتی ندھی بھاگ لے سکیں اور سمیلن کو خشک بنانے کی بجائے دلچسپی کا موجب بنا سکیں۔

آریہ سمیلن اور ورن ویوستھا سمیلن میں جو کارروائی ہوئی وہ بھی کچھ اصلاح طلب ہے بعض غیر آریہ سماجی بھائیوں نے ان سمیلنوں میں واد وواد کا مسالہ بہم پہنچانے کی کوشش کی حالانکہ وہ ایسے کاریہ کے لئے اور موقعہ منتخب کر سکتے تھے۔ آئندہ کے لئے اگر یہ دونوں سمیلن صرف آریہ سماجیوں کے لئے ہی مخصوص کر دیئے جائیں۔ تو عین ممکن ہے کہ کسی غیر آریہ سماجی کو حوصلہ نہ پڑے کہ وہ سمیلنوں کو اکھاڑہ بنانے کی کوشش کرے اور اس طرح آریہ سماج کے پنڈال کو اپنے خیالات کے پراپیگنڈا کے لئے استعمال کرے۔

اچھوت ادھار سمیلن شری پنڈت نیکی رام جی کی ادھیکشتا میں سرانجام پایا اور پایا بھی بڑی خوش اسلوبی سے پنڈت جی کا ایک ایک شبد بتلا رہا تھا کہ وہ بڑے ہی اداچت سناتن دھرمی ہیں اور اگر سناتن دھرم کے حلقہ میں ان کے خیالات جلد از جلد پھیل جائیں تو وہ دن دور نہیں جب کہ ویدک دھرمی اور سناتن دھرمی بھائی غیر ہندوؤں کے سامنے ایک مشترکہ محاذ قائم کر کے ہندو جاتی کو ودھرمیوں کے حملوں کو روکنے میں کامیاب ہو سکیں۔

پنڈت جی نے سمیلن میں جو صدارتی تقریر کی وہ مہاتما گاندھی کے اننیہ بھگت کی شان کو بڑھانے والی تھی۔ اور قدامت پسند ہندوؤں کے لئے مشعل ہدایت کا کام دے سکتی تھی اگر پنڈت جی اچھوت ادھار کے متعلق اپنے خیالات کو پستک کے روپ میں شائع فرمانے کی کوشش کریں تو اس سے وہ جہاں جنتا کو زیادہ لابھ پہنچا سکیں گے۔ وہاں ہریجن تحریک کو خاص تقویت پہنچا سکیں گے۔

شری آچاریہ رام دیو جی کی اپیل پر دھن سنگرہ آچاریہ جی کی اپیل اور گوروکل کی ضروریات کا تقاضا تھا۔ اگر پرانے سناتک اس بارہ میں اپنی کل ماتا کی سیوا کے لئے جلسہ سے کچھ عرصہ پہلے خاص پریتن کریں تو جہاں گوروکل کے ادھیکاریوں کی تشویش کم ہو سکتی ہے۔ وہاں پرانے سناتکوں کو بھی ونی کل ماتا کے ساتھ اپنے اگادھ پریم کا ثبوت دینے کا موقعہ مل جائے۔

مدراس پرانت میں گوروکل کے بعض سناتکوں نے ہندی بھاشا کے پرچار کے لئے بڑا سراہنیہ کاریہ کیا ہے۔ اس سال گوروکل کے اتسو پر ہندی دل سمیلن مدراس کے ایک درجن کے قریب سدسیہ تشریف فرما تھے۔ اس دل کے نائک پنڈت ستیہ نارائن جی نے اپنی شدھ ہندی تقریر میں فرمایا کہ اس وقت مدراس پرانت میں ۱۵۰ کے قریب کیندر ایسے ہیں جہاں ہندی کی سکھشا کا پربندھ ہے اور ساٹھ ہزار سے زیادہ دیکتیاں ہندی کا ادھین کر رہی ہیں۔ وہاں پچاس ایسے سکول ہیں۔ جہاں ہندی پڑھائی جاری ہے۔ شری ست نارائن جی کے بھاشن سے معلوم ہوتا تھا کہ اگر بھارت ورش کے ہر ایک پرانت میں ہندی بھاشا کی سکھشا کا پربندھ ہو جائے تو وہ دن دور نہیں کہ سارے بھارت ورش کی راشٹری اور ماتری بھاشا بننے کا سوبھاگیہ ہندی بھاشا کو پراپت ہو جائے۔

یہ تو رہا اتسو کے متعلق ڈائریکٹ وچار باقی رہا پربندھ کا معاملہ۔ اس کے متعلق گوروکل کے ادھیکاریوں کو یہ خاص پریتن کرنا چاہیئے کہ سناتک صاحبان کو ایسا کوئی موقعہ نہ ملے۔ جس سے گوروکل کے پرتی ان کا پریم کم ہو جائے۔ ان کے رہن سہن اور کھان پان کا خاص پربندھ ہونا چاہیئے تاکہ وہ اپنے آپ کو گوروکل کے اتسو پر آکر بے سروسامانی کی حالت میں نہ پائیں۔ اگر اتسو سے دو تین دن پہلے ہی سناتکوں کی رہائش کا بندوبست ہو جائے تو وہ سناتکوں کے آرام و آسائش کا پربندھ کرنے میں کل کے ادھیکاریوں کو مستفیض کر سکیں۔

اس دفعہ کافی سے زیادہ یاتری اور ... کے وقت بھی ان کی کثیر تعداد بڑے رنڈاپے میں آرام کرتی دیکھتی تھی جس کا مطلب یہ معلوم ہوتا تھا کہ یاتریوں کو رہنے کے لئے جو چھولداریاں دی گئی تھیں وہ ایسی جگہ تھیں جہاں کہ وہ تپ جاتی تھیں اور یاتریوں کے لئے ناقابل برداشت ہو جاتی تھیں۔ اگر آئندہ کے لئے چھولداریوں کو زیادہ سایہ دار سمتھان پر لگانے کا پریتن کیا جائے یا ان میں پانی کے چھڑکاؤ کا خاص پربندھ کیا جائے تو یہ حالت آئندہ دیکھنے میں مطلقاً نظر نہ آئے۔

اس دفعہ اتسو کے موقعہ پر جو بھوجن کی دکانیں تھیں۔ ان میں سے اکثر ایسی تھیں جن کا زیادہ تر ادیش پیسے کمانا تھا وہ یاتریوں کے سواستھ کی رکھشا کو نظر انداز کر دیتی تھیں اس دفعہ یہ لوگ جو آٹا استعمال کرتے رہے وہ ایسا نہیں تھا جو گوروکل جیسی تپو بھومی کے یاتریوں کی صحت کے لئے مفید ہو۔ گھی بھی بہت سی حالتوں میں خالص کہلانے کا مستحق نہیں تھا۔ دودھ تو لیتو رکی سیاہ ہوتا تھا۔ آئندہ سے اگر ان لوگوں کے متعلق زیادہ چوکسی سے کام لیا جائے تو وہ زیادہ لابھ دائک ہوگا اور اس سے یاتریوں کو بدنیات دوکانداروں کے ہاتھوں نقصان اٹھانا نہ پڑے گا۔

گوروکل کے پرانے سناتک اس دفعہ اتسو پر بڑی قلیل تعداد میں تشریف لائے ممکن ہے اس کا کوئی وشیش کارن ہو لیکن گوروکل کی شان اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ یہاں کے پرانے سناتک اتسو سے اپنی غیر حاضری کو پاپ سمجھیں۔ کیونکہ اپنے باہر کے تجربہ سے وہ جس طرح گوروکل کے ادھیکاریوں کی مدد کر سکتے ہیں کوئی دوسرا غیر سناتک نہیں کر سکتا۔ دوسرے ان کی آمد سے پربندھ کرتا اصحاب کو بھی سہولیت پراپت ہو سکتی ہے۔

صرف آریہ سماج ہی مہاتما گاندھی کو زندہ رکھ سکتا ہے

مہاشہ کرشن جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا کا بھاشن

ہردوار - ۲ - اپریل - شری مہاشہ کرشن جی منتری شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے یکم اپریل کی رات کو سات ہزار اشخاص کی حاضری میں ذیل کا بھاشن دیا :-

میں یہاں آج ایک سوال کا جواب دینے آیا ہوں - میرے آریہ سماجی بھائی یہ سوال کرتے ہیں - کہ اب آریہ سماج کی کیا ضرورت ہے ؟ میرے غیر آریہ سماجی بھائی بھی پوچھتے ہیں کہ اب جبکہ مہاتما گاندھی کا یُگ آ گیا ہے - اب دیانند کے یُگ کی کیا ضرورت ہے ؟ تو آریہ سماجیوں سے یہ پوچھتا ہوں - کہ کیا رشی دیانند نے جس اُدیش سے آریہ سماج کو قائم کیا تھا - وہ اُدیش پورن ہو گیا ہے ؟ کیا اب کہیں بھی پاکھنڈ - دنیا سے بھرشٹاچار نہیں رہا ہے ؟ اگر ہیں تو پھر اس سوال کی کیا اوقعت ہے - کہ آریہ سماج کی ضرورت نہیں رہی !

دیانند کی چھاپ

اس وقت بھارت ورش میں جتنی تبدیلیاں نظر آ رہی ہیں - وہ سب رشی دیانند کے پرتاپ سے ہی نظر آ رہی ہیں - رشی نے سب سے پہلے بھارت کو سودیشی کا سندیش دیا - ہندی بھاشا کو راشٹری بھاشا بتلایا - اور اچھوت ادھار کو اپنایا - اب سارا سبھیہ بھارت اُن کو اپنا رہا ہے - جبکہ کانگرس کے سرکردہ اصحاب صرف عہدہ پرستی کے شکار تھے - آریہ سماج کے پروورتک نے اپنے گرنتھ میں آدرش سوراجیہ کا ورنن کر دیا - کانگرس کے نیتاؤں میں سب سے پہلے لوکمانیہ تلک نے سوراجیہ سنگھ قائم کر کے ہم کو سوراجیہ کا سنہری سندیش سُنایا - رشی دیانند نے سوراجیہ کا جو آدرش ہمارے سامنے رکھا - وہی کئی سال ہوئے برطانیہ کے وزیر اعظم سر ہنری کیمبل بینرمین نے پیش کیا تھا - گویا دونوں کے من ایک طرف ہی چل رہے تھے - فی زمانہ سوراجیہ کو کوئی تو ڈومینین سٹیٹس لے رہا ہے - اور کوئی مکمل آزادی - لیکن رشی نے جس سوراجیہ کو ہمارے سامنے پیش کیا وہ اکھنڈ - سوتنتر - سوچھند اور نرپیکش سوراجیہ ہے - میرا دعوےٰ ہے کہ آجکل بھارت ورش میں جو بھی سرگرمی پائی جاتی ہے - اُس کا اصلی جنم دینے والا رشی دیانند تھا - متھرا جنم شتابدی سے پہلے میرا یہ خیال تھا - کہ کھدر کا پرچار صرف مہاتما گاندھی نے کیا ہے - لیکن جب میں نے متھرا میں شتابدی کے موقعہ پر وہ کوٹ اور پاجامہ دیکھا - جو کہ رشی نے شاہ پور میں پہن کو دیا تھا - تو میں نے دیکھا کہ وہ خود کھدر کا تھا - اُسے دیکھ کر میرا یہ خیال ہو گیا کہ کھادی کا پہلا پیغمبر بھی رشی دیانند تھا -

لاثانی آدرش

اگرچہ رشی دیانند نے ہمیں دیش سیوا اور راشٹر بھاشا کا سندیش دیا - پھر بھی اُنہوں نے سنسار کے اُپکار کو مکھیہ درجہ دیا - اور اُسے ہی آریہ سماج کی قائمی کا اُدیش بتایا چنانچہ آریہ سماج کا چھٹا نیم یہ ہے :-

" سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے - ارتھات شاریرک آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا "

میں اپنے آریہ سماجی بھائیوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں - کہ ابھی بھارت میں بھی ایسے بہت سے استھان پائے جاتے ہیں - جہاں رشی دیانند کا سندیش نہیں پہنچا - کیا ایسی اوستھا میں کوئی آریہ سماجی یہ کہہ سکتا ہے - کہ اب آریہ سماج کی ضرورت نہیں رہی - غیر آریہ سماجیوں سے میں یہ نویدن کرنا چاہتا ہوں - کہ آریہ سماج کی اس لئے ضرورت ہے - کہ وہی مہاتما گاندھی کے مہان برت کو پورا کر سکتا ہے - مہاتما جی نے جو ہری جن تحریک شروع کی ہے - اُسے کیول آریہ سماج ہی پایہ تکمیل تک پہنچا سکتا ہے - حال ہی میں اخبارات میں یہ بات شائع ہوئی ہے - کہ آئندہ ماہ اگست میں مہاتما گاندھی دوبارہ جیل میں جا کر ہری جن سیوا کی خاطر ایسا برت شروع کریں گے - جو اُن کی زندگی میں ختم نہ ہو گا - اگر بھارت ورش نے مہاتما گاندھی کو زندہ رکھنا ہے تو اس کے لئے آریہ سماج کی ضرورت بدستور موجود ہے - پچھلے ستیہ آگرہ اندولن میں مہاتما گاندھی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسّی ہزار استری پرش جیلوں میں چلے گئے - لیکن اس کے باوجود مہاتما گاندھی نے کبھی سوراجیہ کے سوال پر برت نہیں لیا - انہوں نے اگر برت لیا ہے - تو محض ہری جنوں کی سیوا کے سوال پر !

ہری جن سیوا

اس وقت اچھوت اُدھار اور ہری جن سیوا کا سوال پبلک میں سب سے پربل ہے - مانا کہ ہری جن سیوا سنگھ کا کام قابل تعریف ہے - لیکن وہ اپنی سیما سے باہر نہیں جا سکتا - اس سنگھ کا کام محض ہری جنوں کی سیاسی شکایات کو دُور کرانا ہے - لیکن ہریجنوں کی مجلسی شکایات کو دُور کرنے کے لئے جنم کی ذات پات کو اُڑانے کی ضرورت ہے اور یہ تب ہی ہو سکتا ہے - کہ جب ورن ویوستھا کو جنم کی بجائے گُن کرم اور سوبھاؤ پر رکھا جائے - کبھی وقت تھا - کہ مہاتما جی ذات پات کو جنم پر مبنی سمجھتے تھے - جب یرودا جیل میں مہاتما جی کے معاون شاستریوں کا سناتن دھرمی پنڈتوں سے واد وواد ہوا - تو مہاشے گورو کل کے سناتک پنڈت دھرم دیو جی کے وشیش پریتن سے مہاتما جی کے خیالات میں پریورتن آ گیا - اور اب وہ ذات پات کی بجائے ورن ویوستھا کے قائل ہیں اور آریہ سماج کے گُن کرم سوبھاؤ کے سدھانت کو ماننے لگ گئے ہیں - یاد رکھو جنم مولک ذات پات کا چھوا چھوت سے گہرا سنبندھ ہے -

روولٹ کمیٹی کی رپورٹ سے ایک واقعہ کا پتہ لگتا ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ ذات پات کس قدر تباہ کن ہے - تین دہشت انگیزوں کو جن کا تعاقب پولیس کر رہی تھی ایک ملاح نے پناہ تو دیدی - لیکن اُن کو اپنا برتن بھات بنانے کے لئے نہ دیا - آخر دہشت انگیزوں کا لیڈر جب پیاس سے بلبلا رہا تھا - تو پولیس کمشنر نے اپنی ٹوپی میں پانی ڈال کر اُسے پانی پلا کر اچھی اُس ہمدردی کے احساس کا ثبوت دیا جس کے طفیل انگریزوں کی قلیل تعداد ہندوستان پر حکومت کر رہی ہے - جب جنوبی افریقہ میں مہاتما گاندھی جیل میں بیمار ہو گئے - تو اُن کا اپریشن کرنے کی ضرورت پیش آئی - لیکن انگریز سول سرجن خاموش رہا - آخر جب اپریشن ہوا - تو وہ کامیاب رہا - اس پر ڈاکٹر موصوف مہاتما جی کا شیدا بن گیا - جب مہاتما جی ولایت میں گول میز کانفرنس میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے - تو وہی انگریز ڈاکٹر اُن کے درشنوں کے لئے آیا !

جنم مولک ذات پات کے نقصانات

جنم مولک ذات پات کا خیال انسان کو اندھا بنا دیتا ہے - چھوا چھوت کا خیال ہمیں سخت پست کر رہا ہے - اخبار ینگ انڈیا میں یہ خبر شائع ہوئی ہے - کہ ایک برہمن ڈاکٹر ایک چمار عورت کے علاج معالجہ سے گریز کرتا رہا - آخر اس ڈاکٹر نے ایک مسلمان کی مدد سے چمار عورت کے منہ میں تھرمامیٹر لگوایا - سہارنپور میں محرم ۱۹۳۲ء میں ہندو مسلم کے باہمی فسادات ہوئے تو دریردھان آریہ سماج نے ... دو آریہ بھائیوں کی مدد سے ہندوؤں کی مدد کرنے کی پیشکش کی - تو کوتاہ بین ہندو چوہدریوں نے جھوٹی جنم مولک ذات پات کے ابھیمان سے مدد لینا سویکار نہ کیا - اور غیر ہندوؤں سے پٹنا اور طرح طرح کی بے عزتی سہارنا قبول کیا - الغرض جب تک ہم چھوا چھوت کو نہ اُڑا دیں گے - اور جنم کی ذات پات کو دریا برد نہ کریں گے - ہماری جاتی نہ بچ سکے گی - یہ کیول آریہ سماج ہی ہے - جو دیانند کی روشنی سے پرکاشت ہو کر اس جنم مولک ذات پات کو اُڑائے گا -

شدھی کا سدرشن چکر

اچھوت تو کہیں رہے - آریہ سماج تو اپنا دروازہ سب انسانوں کے لئے بلا لحاظ مذہب و ملت کھول رہا ہے - ہمارے سناتن دھرمی بھائی پتت ہندوؤں کو تو شدھ کرنے کا ساہس کر لیتے ہیں - لیکن وہ ودھرمیوں کی شدھی کا کام آریہ سماج پر چھوڑتے ہیں -

اودھار کی واحد ذمہ داری

ہندوستان سے چھوت اچھوت کو مٹانے کی تین جماعتیں دعوے دار ہیں - ایک کانگرسی دوسرے سناتن دھرمی اور تیسرے آریہ سماجی جہاں پہلی دونو جماعتیں کامیاب نہیں ہو سکتیں - وہاں آریہ سماجی کامیاب ہو سکتے ہیں - غیر ہندو کانگریسیوں نے تو دلت ہندوؤں کے دھرم اور ایمان پر چھاپہ مارنے سے بھی دریغ نہیں کیا - جیسا کہ مولانا محمد علی نے کوکناڈا کانگرس کے اپنے صدارتی بھاشن میں شوشہ چھوڑ دیا تھا - اسی طرح گورکھپور میں ایک مسلم کانگریسی ہندو ہری جنوں کو بے دھرم بنانے پر اُدھار کھائے بیٹھے ہیں - اور مسلمان انہیں امام المہترین کا خطاب دیتے ہیں - سناتن دھرمی بھائی خود اس اودھار کے سوالی پر بٹ چکے ہیں - اس لئے یہ روگ اُن کے بس کا نہیں - پنڈت مالویہ جی گو بڑے اُدار ہیں - لیکن کالی کٹ میں جا کر انہوں نے بھی سہ بھوج میں شامل ہونے سے کنارہ کشی کی - حالانکہ سوامی شردھانند جی نے اس کمزوری کو پاس نہیں پھٹکنے دیا تھا - گورو کل عملی طور پر اس سمسیا کو حل کر چکا ہے - اس نے رہتیوں - میگھوں - چماروں اور بٹوالوں کو شدھ کر کے دم لیا - اور مہاشہ راجپند نے اسی کاریہ میں اپنے ہندو بھائیوں کے ہاتھ سے جام شہادت نوش فرمایا -

ریاست جموں میں چند جنم ابھیمانی راجپوتوں نے ایک بوڑھے نو آریہ کو جو پہلے وشسٹ تھا - یگیوپویت کی جگہ گرم ورانتی سے بیدردی سے خونی یگیوپویت پہنا دیا !

گوروکل وشوودیالہ کے سمیلنوں کی منظور شدہ قرار دادیں

اس سال گوروکل وشوودیالہ کانگڑی کے ۳۳ ویں وارشک اُتسو پر نمن لکھت سمیلن ہوئے۔

(۱) ۳۰ مارچ سہ سوتی سملن
(۲) ۳۱ مارچ انتر وشوودیالہ ہندی واد وواد سمیلن
(۳) ۳۱ مارچ - اچھوت ادھار سمیلن
(۴) ۳۱ مارچ - شردھانند دل سمیلن
(۵) ۳۱ مارچ - سد دھرم سمیلن
(۶) یکم اپریل - کویتا سمیلن
(۷) ۲ اپریل - آریہ سمیلن
(۸) ۲ اپریل - ورن بیوستھا سمیلن
(۹) ۲ اپریل - سنگیت سمیلن

ان نو سمیلنوں میں سے حالات حاضرہ کے لحاظ سے نمن لکھت چار سمیلن وشیش اہمیت رکھتے ہیں ان سمیلنوں میں آریہ جنتا نے جو پرستاو سویکار کئے ہیں۔ ان کو ذیل میں شائع کیا جاتا ہے:۔

شردھانند دل سمیلن زیر صدارت آچاریہ دیو شرماجی

منظور شدہ پرستاو

۱۔ یہ سمیلن پرستاو کرتا ہے کہ شردھیہ شہید شردھانند جی کی برسی ۱۹۳۶ء کے دسمبر مہینے کے انتم سپتاہ میں دہلی کیندر میں منائی جاوے اور اس کے لئے نمن لکھت تریوارشک پروگرام بنایا جاوے۔

تریوارشک پروگرام

(۱) ان تین برسوں میں کم سے کم تین ہزار ایسے آریہ سبھاسد بنائے جائیں۔ جو شدھ کھدر پہننے کی پرتگیا کریں۔

(ب) شردھانند دل وشیش ورتی کے اوسر پر سینکڑوں دل انتر جاتیہ ودواہوں کی آیوجنا کی جاوے کیونکہ سورگیہ سوامی شردھانند جی کے اتیجت پریہ۔ شدھی - دلت ادھار - اور سودیشی ودھار کے۔ اندولن بنا جات پات توڑے کبھی پورنیہ سپھل نہیں ہو سکتے ہیں۔

(ج) ان تین برسوں میں شردھانند دل کے دوارہ اسپرشتا نوارن اور پرنا فیاون آدی کے کاریہ کو پورن کیا جاوے ساتھ ہی یہ بھی پریتن کیا جائے کہ کسی بھی آریہ سماج کے پرچارک اور منتری ودیشی وستر دھاری نہ بن سکیں۔ تاکہ آریہ سماج سوراجیہ پراپتی میں بھی اگرسر ہو سکے۔

۲۔ شردھانند دل کی ادھیکشتا میں آریہ رتن اور سدھانت رتن پریکشاؤں کا پرچار کیا جاوے تاکہ نوجوانوں میں سوادھیائے کی تا بڑھے۔

۳۔ یہ سمیلن سدھانت ہے ایک کا انواریہ کاریہ ہے اس کے لئے شردھانند دل آریہ یووکوں کو گرام پرستھ ہونے کے لئے پریرت کرے اور شردھانند وشیش ورتی کے اوسر پر ان پرستھ ہونے والے آریہ یووکوں کو دکشت کرے

آریہ سمیلن زیر صدارت آچاریہ رام دیو جی

منظور شدہ قرار دادیں

(۱) یہ آریہ سمیلن افسوس ظاہر کرتا ہے کہ یوپی پرانت کی سرکار نے دو بار شریمتی چپلی دیوی جی آدی کو قریب المرگ دیکھ کر چھوڑ دینا منظور کر لیا مگر ان کے جیل میں ہون کرنے کے ادھیکار کو منظور نہ کیا

(۲) آشا کرتا ہے کہ وہ پرتی دن ہون کرنے والے آریہ بھائی بہن جو کہ دیش سیوا کے سلسلہ میں جیل جاتے ہیں وہاں اپنے اگنی ہوتر کرنے کے دھارمک ادھیکار کو پوری طرح سہایت کرینگے

(۳) اپنے ایسے دھرم ویر بھائیوں اور بہنوں کو وشواس دلاتا ہے کہ سمپورن آریہ جنتا اپنے تن۔ من۔ دھن کے ساتھ اس دھرم رکھشا کے کاریہ میں ان کے ساتھ ہے + سروسمتی سے پاس ہوا +

۲۔ اس سمیلن کی سمتی میں آریہ سماج کا مکھ کاریہ ورتمان سمے میں دلت ادھار۔ جنم کی ذات پاتوں کا تیاگ اور مذہب لشیدھ آدی وچارت شدھ تا پرورتک باتوں کی طرف وشیش دھیان دیتے ہوئے منشوں کی نیتک ادستھا (M.o.r.a.l) تھا سداچار کو اُنت کرنا ہونا چاہیئے۔

پرستاوک:۔ پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی
انوموک:۔ پنڈت مہندر پرتاپ جی شاستری
سمرتھک:۔ پنڈت منسا رام جی اپدیشک

۳۔ اس آریہ سمیلن کی سمتی میں ہر ایک آریہ بھائی بہن کو شدھ کھدر یعنی ہاتھ سے کتے اور ہاتھ سے بُنے وستر پہننے چاہئیں۔ کیونکہ

(ا) ایسا وستر پہننے سے غریب لوگوں کو بڑی سہایتا پہنچتی ہے

(ب) ودیا میں بھی ہاتھ کتے ہاتھ بنے کپڑے کا ورنن ملتا ہے۔

(ج) ایسا کپڑا ہی سادگی اور لانے والا ہونے کے کارن ویدک سبھیتا کے انکول ہے +

پنڈت نے دیوجی ودیا النکار کی طرف سے پیش ہوا۔
سانکا چندر ودیہ النکار نے انومودن کیا

۴۔ آریہ سماج میں پرو شٹ ہونے اور رہنے کے لئے آریہ سماج کے دس نیموں کو ماننا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ یہ تونندواد ہے کہ ان دس نیموں کی دیاکھیا (بھیراپہ) ادی سمجھی جاوے۔ جو رشی دیانند نے اپنے گرنتھوں میں بہتی بادت کی ہے۔

صدر کی طرف سے پیش ہوا اور سروسمتی سے پاس ہوا

۵۔ سب سنسار کی آرتھک اوستھا کو اور اس دیش میں بڑھتا کی اسیم غریبی کو دیکھتے ہوئے وہ اس سمہ کیول سودیش میں بنی ہوئی دستوؤں کا ہی استعمال کرنا اس دیش کے ہر ایک ویکتی کا لازمی فرض ہے اس لئے یہ آریہ سمیلن ہر ایک بھائی بہن سے یہ اپیل کرتا ہے کہ وہ دھرم سمجھ کر جتنے اوسع صرف سودیشی اشیا کا ہی استعمال کرے اور اس سودیشی برت کو پالن کرنے میں اسے جو کچھ تیاگ کرنا پڑے اسے کرنے کے لئے تیار رہے +

صدر کی طرف سے پیش کیا گیا اور سروسمتی سے پاس ہوا

ورن بیوستھا سمیلن زیر صدارت پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار

منظور شدہ قرار دادیں

ورن بیوستھا سمیلن میں مندرجہ ذیل پرستاو سروسمتی سے پاس ہوئے:۔

۱۔ اس سمیلن کی سمتی میں وید آدی شاستر ورن بیوستھا کو جنم مولک نہ مان کر گن کرم اور سبھاؤ پر ہی آشرت مانتے ہیں اس لئے یہ سمیلن شاستر کے آدھار پر ورن بیوستھا کو جنم مولک مان کر اسپرشتا کا سمرتھن کرنے والی اکھل بھارتیہ ورن آشرم سنگھ آدی سنستھاؤں کے کاریہ کو انوچت اور اشاستریہ سمجھتا ہے +

۲۔ (ا) اس سمیلن کی سمتی میں ورن بیوستھا ایک آدرش سماجک دیوستھا ہے۔ اس میں سامیہ واد اور دیکتی واد کا اُچت سمنسرن ہے۔ لیکن سامیہ واد اور دیکتی واد میں پائے جانے والے دوش اس میں نہیں پائے جاتے

(ب) نیز ہندوستان سماج کی دُردستھاؤں کا ایک بڑا علاج ورن دیوستھا ہی ہے۔ اس لئے اس کا شدھ روپ میں پرچار کرنا اور اسے اپنے جیون میں پرینت کرنا ہر ایک آریہ کا فرض ہے +

۳۔ (ا) ورن بیوستھا ایک آدرش سماجک دیوستھا ہے لیکن دکھ ہے۔ اس وشیہ پر ویچنا تمک ساہتیہ پریاپت ماترا میں ابھی تک پرکاشت نہیں ہوا۔ وکشن بھارت تھا ودیشوں میں پرچار کے لئے انگریزی میں اس وشیہ پر اُتکرشٹ ساہتیہ کی اتینت (نہایت) ضرورت ہے۔ یہ سمیلن آریہ ودوانوں سے نویدن کرتا ہے کہ اس کمی کو ضرور اور بہت جلد پورا کرنے کا یتن کریں +

(ب) اس کے لئے مندرجہ ذیل ودوانوں کی سمتی بنائی جائے جو اس وشیہ پر ہندی اور انگریزی میں اُچیہ کوٹی کے گرنتھوں کا نرمان کریں +

(۱) شری نارائن سوامی جی پردھان (۲) شری آچاریہ رام دیو جی (۳) شری آچاریہ دیو شرماجی (۴) شری پنڈت گنگا پرشاد جی ٹیرٹھ (۵) شری پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی (۶) شری پنڈت ستیہ ورت جی (۷) شری پنڈت بدھ دیو جی

۴۔ یہ سمیلن گن کرم انوسار ورن دیوستھا کی ستھاپنا کے لئے پرچلت جنم مولک جاتی بھید کے وناش کو اوشیک سمجھتا ہے۔ اس لئے سب آریہ بھائی اور بہنوں سے نویدن کرتا ہے کہ:۔

(ا) اپنے ناموں کے پیچھے جاتی سوچک شبد لگانا چھوڑ دیں +

(ب) انتر جاتیہ بھوج اور انتر جاتیہ ودواہوں کو پروتساہت کریں

(ج) نیز اوواہت نوجوانوں اور یووتیوں سے انورودھ کرتا ہے کہ وہ جاتی بندھن توڑ کر کیول گن کرم اور سوبھاؤ دیکھ کر ہی ودواہ کرنے کا پکا ارادہ کریں جس سے جاتی بھید کا خاتمہ

"اپنے آئندہ کرتویہ کا چنتن کرو"

پوجیہ پاد شری سوامی سوتنترانند جی کا بھاشن

گورو کل وشو ودیالہ کانگڑی کے ۳۲ ویں وارشک اُتسو پر پوجیہ پاد شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ اُپدیشک مہاودیالہ گورودت بھون نے ۳۰ مارچ کی راتری کو ذیل کا اُپدیش دیا۔ اپنی ابتدا سے ہی آج تک آریہ سماج نے پرتیک وشیہ میں اُنتی کی ہے۔ جس کاریہ میں ہم نے ہاتھ ڈالا ہے۔ اُس میں ہی ہمیں اُنتی کا اوسر پراپت ہُوا ہے۔ اگر آپ سنکھیا کو لیں۔ تو اُس کی درشٹی سے بھی ہم بڑھے ہیں۔ پرتی دن اس بارہ میں ہمیں بردھی ہو رہی ہے۔ اگر آپ ساہتیہ کو لیں۔ تو جہاں پہلے آریہ سدھانتوں کے متعلق کیول رشی دیانند کے ہی گرنتھ ملتے تھے وہاں اب بہت سے وِدوان اس اُدیش کو پورت کر رہے ہیں۔ ہماری ہر ایک سنستھا کے اعداد وشمار سے یہ گیات ہوتا ہے۔ کہ اُسے بھی کامیابی پراپت ہو رہی ہے۔ ہمارے ودیالیوں کی سنکھیا میں بھی اضافہ ہُوا ہے۔ ہمارے کالج اور سکول بھی بڑھے ہیں۔

رشی دیانند کا زمانہ

جب رشی دیانند لاہور میں تشریف لائے تھے۔ تو جن لوگوں نے اُن کو یہاں آنے کا نمنترن دیا تھا۔ وہ بگڑ گئے۔ آخر رشی کے ویاکھیانوں کے لئے ایک مسلمان نے اپنی کوٹھی دی۔ لیکن آج یہ حالت ہے۔ کہ جہاں رشی دیانند کو ستھان دینے سے انکار کیا گیا۔ وہاں اب آریہ سماج کے کئی اپنے ستھان ہیں۔ جہاں سے آریہ سدھانتوں کا پرچار کیا جا سکتا ہے۔

بھارت ورش میں جدھر نظر جاتی ہے۔ آریہ سماج سے بڑھ کر کام کرنے والی کوئی اور سنستھا نہیں ہے۔ قصہ مختصر جہاں تک سکھشا اور ساہتیہ کا تعلق ہے۔ ہمیں کافی سے زیادہ سپھلتا پراپت ہوئی ہے۔ اب سوچنا یہ ہے کہ آئندہ ہمارا اس بارہ میں کیا کرتویہ ہے۔ ٹھیک اُس طرح جس طرح ایک کسان فصل کے پک جانے پر اُسکے لابھ کاری بنانے کا یتن کرتا ہے۔ اگر وہ فصل کی اچھی طرح رکھشا نہ کرے۔ تو جو کچھ اس کا پرنام ہوگا۔ وہی ہمارا ہوگا۔ اگر ہم پورا پورا دھیان نہ دینگے۔ تو سارا کام چوپٹ ہو جائے گا۔

ودیش پرچار

بھارت ورش تو کہیں رہا۔ اب ودیش سے دِن بدن مانگ بڑھ رہی ہے۔ جزیرہ ماریشس۔ جزیرہ فجی اور نو آبادی برٹش گائنا وغیرہ سے پرچارک بھیجنے کا روز افزوں مطالبہ ہو رہا ہے۔ مجھے اپنی ودیش یاترا میں ایک بنگالی ڈاکٹر ملے۔ انہوں نے اپنی گفتگو میں فرمایا۔ کہ یہ صرف آریہ سماجی ہی ہیں جو دھرم پرچار کرنے کے خیال سے ودیش میں جاتے ہیں۔ پہلے سوامی وویکانند نے ودیش میں جا کر پرچار کیا۔ اور اُنہیں سپھلتا پراپت ہوئی۔ اب ہم آریہ سماجیوں کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ ہم کو دھرم پرچار کی درشٹی سے بدیش پر آکرمن کرنا چاہئے۔ کیونکہ اس امر کی اشد ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ کہ ہم اپنے ستیہ سناتن ویدک دھرم کو بدیش میں جا کر وہاں کے لوگوں کے سامنے رکھیں۔

دیش پرچار

بھارت ورش میں ہمارا زیادہ پرچار پنجاب یا سنیکت پرانت میں ہی ہے۔ سنیکت پرانت میں تو گراموں کے گرام آریہ سماجی ہیں لیکن پنجاب میں صرف ہریانہ پرانت ہی ایسا ہے جہاں آریہ سماج کا زیادہ گرام پرچار ہے۔ جہاں شمال مغربی پنجاب میں جاٹ کا مطلب مسلمان جاٹ سمجھا جاتا ہے۔ وہاں پنجاب کے وسطی اضلاع میں 'جاٹ' سکھ یا ہندو کا واچک ہے۔ اور مشرقی پنجاب میں جاٹ کا ارتھ آریہ سماجی سے لیا جاتا ہے۔ حال ہی میں جاٹوں کی ایک سبھا ہوئی۔ جس میں پانچ ہزار اشخاص کو یگیوپویت دھارن کرائے گئے۔ آسام پرانت میں ودھرمی ہمارے بھائیوں کو پتت کرنے کے درپے ہیں۔ آسام نواسی ہندو بر ملا کہہ رہے ہیں کہ صرف آریہ سماج ہی ہمارے دھرم کی رکھشا کر سکتا ہے۔ مدراس پرانت میں ہمارے کیول دو پرچارک ہیں۔ ایک تو ستانک دھرم دیو جی اور دوسرے کیشو دیو جی گیانی۔ ملیالم پرانت میں اس وقت ہمارا کوئی پرچارک نہیں ہے۔

سبھا کی مشکلات

اب آپ کو بھلی بھانتی گیات ہو گیا ہوگا۔ کہ چاروں طرف سے مانگ بڑھ رہی ہے صرف پنجاب پرانت ہی ہے۔ جو اس روز افزوں مانگ کو پورا کر سکتا ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ہمارے اپنے سادھن محدود ہیں۔ جب کہیں سے مانگ آتی ہے۔ تو منتری مہودے کیا کر سکتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں کہ سبھا کا وید پرچار فنڈ اس مانگ کو پورا نہیں کر سکتا۔

آریہ جنتا کا کرتویہ

رشی دیانند نے اپنے جیون کال میں پنجاب کو کم سمے دیا تھا۔ لیکن اس پرانت نے وید پرچار کے کشیتر کو وستر‌ت کرنے میں بڑی ہی سپھلتا پراپت کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ پنجاب کی آریہ جنتا کی اور دیکھ رہے ہیں۔ اس اوستھا میں یہ شوبھا نہیں دیتا۔ کہ سبھا اپنے پرچار کے کاریہ کو بند کر دے۔ اور کیا دیش کے اندر اور کیا باہر سب طرف سے اُس سے سہائتا کی یاچنا کی جاتی ہے۔ اس یاچنا پر چپ رہنا جنتا کے وشواش کو دھکا لگانا ہے۔ ہم نے جن کا بازو یا بانہہ پکڑ لی ہے۔ ہمیں اُن کی بانہہ کبھی نہیں چھوڑنی چاہیئے۔ ہمارے آچاریہ رشی دیانند نے تو زہر کا پیالہ پی لیا۔ لیکن اس پر بھی پرچار کرنے کے کاریہ کو ڈھیلا نہ کیا۔

آریہ نوجوانو! اگر تمہارے اندر اُتساہ اور حوصلہ ہے۔ تو میدان میں نکل آؤ۔ ہمت کر کے جدوجہد کے کھشیتر میں کود پڑو لیکن اتنا سوچ لو۔ کہ پرچار کا کاریہ استرے کی تیز دھار پر چلنے کے مترادف ہے۔ ہم سنیاسی لوگ تو جب کبھی بیمار ہوتے ہیں تو سمجھ لیتے ہیں۔ کہ ہمارا رشتہ باقی سب دنیا سے ٹوٹ چکا ہے۔ ہمارے مرنے پر کسی کو شوک نہ ہوگا۔ اِس لئے دوسروں سے سہائتا کی اپیکشا کئے بنا ہی ہم اپنا پرچار کا کاریہ کئے جاتے ہیں۔ یاد رکھو اس اوکھی گھاٹی میں کنکھجورے والا حال ہوگا۔ جس طرح اس کی کوئی نہ کوئی ٹانگ ٹوٹی رہتی ہے۔ ایسے ہی تمہیں ہر سمے کسی نہ کسی کشٹ سے واسطہ رہے گا۔ اس لئے ہر قدم اٹھاتے ہوئے اپنا کرتویہ سوچ کر آگے بڑھنے کا یتن کرو۔

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا سالانہ جلسہ ۱۳-۱۴-۱۵ اپریل ۱۹۳۲ء کو منایا جائیگا۔

ودھوا کی ضرورت

ایک برسر روزگار آریہ سجن جن کی ماہوار آمدنی سنو روپیہ سے زیادہ ہے۔ اور جن کی آیو لگ بھگ ۴۰ برس ہے۔ کیلئے ایک پڑھی لکھی سداچاری ودھوا کی اوشیکتا ہے۔ ودھوا کی عمر ۲۵ ورش سے ادھک نہیں ہونی چاہئے۔ ذات پات کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔ پتر ویوہار منن پتے پر ہونا چاہئے۔

دیوناتھ انسپکٹر آریہ پرتی ندھی سبھا
پنجاب گورودت بھون۔ لاہور

گوروکل وشو ودیالہ کانگڑی کے ۳۲ ویں وارشک اتسو کی مجمل کارروائی

۳۰ - مارچ کی کارروائی

گوروکل وشو ودیالہ کانگڑی کا ۳۲ واں وارشک اتسو حسب معمول نئی گوروکل بھومی میں تسکروار ۳۰ مارچ کی صبح کو ۷½ بجے شروع ہوا - پہلے بڑے پنڈال میں گوروکل کے برہمچاریوں نے ہون یجنہ کیا - اور ایک دو بھجن ہوئے ؛

سودیشی پردرشنی

نو بجے قبل از دوپہر - پھر سودیشی پردرشنی والے کمرہ کے عین بالمقابل سودیشی پردرشنی کے اوگھاٹن کی رسم ادا کی گئی - اوگھاٹن سے پہلے آچاریہ دیوشرما جی نے چند افتتاحی کلمات کہہ کر سودیشی کی اہمیت پر روشنی ڈالی - اس کے بعد شری پروفیسر ستیہ برت جی سدھانت النکار رجسٹرار گوروکل وشو ودیالہ کی پرارتھنا پر اوگھاٹن کی رسم ادا کی ؛

ہردوار ۳۰ مارچ - پونے دو بجے بعد دوپہر سرسوتی سمیلن ودوائی پنڈت بدھ دیو جی کی صدارت میں شروع ہوئی - سمیلن میں اس بات پر وچار ہو رہا تھا - کہ کیا دیوبانی ساری بھاشاؤں کی جننی ہے یا نہیں ؟ پارتوشک کا فیصلہ کرنے کے لئے پنڈت بدھ دیو جی کی سہائتا کے لئے سناتک ستیہ پال جی اور سناتک ایشور دت جی سدھانت النکار منتخب کئے گئے - اس سمیلن میں دونو خیالات کے برہمچاریوں نے بھاگ لیا - فریق موافق کے نمائندے ذیل کے برہمچاری تھے :-

(۱) برہمچاری تری بھون گوروکل بھٹنڈا ؛

(۲) برہمچاری برہمدت گوروکل کورکشیتر ؛

(۳) برہمچاری چندر گپت (بارھویں شرینی گوروکل کانگڑی)

فریق مخالف کے نمائندے ذیل کے برہمچاری تھے :-

(۱) برہمچاری وریندر (گوروکل کانگڑی)

(۲) برہمچاری ورنیہ (گوروکل بھٹنڈا)

واد وواد کے بعد برہمچاری چندر گپت کو پرتھم ستھان دیا گیا اور برہمچاری برہم دت کو دوسرا ستھان ؛

اپروکت واد وواد کے بعد چوتھی اور پانچویں شرینی کے برہمچاریوں کی سنسکرت شلوکوں میں انتیاکشری ہوئی - اس انتیاکشری میں پچاس کے قریب منٹ خرچ ہوئے - اس میں پانچویں شرینی کے ابھمنیو - اوم پرکاش - ستیہ پال اور لکشمن اور چوتھی شرینی کے دیو شرما پال - ودیا ساگر - کرشن کمار اور شمبھو دت نے اپنے پارٹوں کو بڑی خوبی سے ادا کیا ؛

پونے چار بجے بعد دوپہر مہاشہ ہریش چندر جی بھجن اپدیشک کا منوہر بھجن ہوا -

پنڈت لوکناتھ کا لیکچر

بھجن کے بعد پنڈت لوکناتھ جی نے "دھرم دوش پرکاش" ساٹپ" کے وشیہ پر بھاشن دیا - آپ نے فرمایا کہ دھرم دوش پر اس وقت ادھیکار واد اور جھوٹ واد قبضہ جمائے بیٹھے ہیں - آریہ جنتا کو ان دونو کو اپنے سر دل میں رکھنے کا یتن کرنا چاہیئے ؛

ڈاکٹر شیام سروپ جی کا بھاشن

پنڈت لوکناتھ جی کے بعد شری ڈاکٹر شیام سروپ جی بریلی والے کا شکھشا کے وشیہ پر منوہر بھاشن ہوا -

ڈاکٹر جی کے بھاشن کے بعد شری سوامی برتانند جی آچاریہ گوروکل چتوڑ کا بھاشن ہوا - سوامی جی نے اپنے بھاشن میں رشی دیانند جی کی ستیارتھ پرکاش میں بیان کردہ پاٹھ ودھی کے گوروکل میں رکھے جانے پر زور دے کر شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ادھیکاریوں کی توجہ اس تبدیلی کی طرف اکرشت کی - اور ساتھ ہی عمر رسیدہ آریہ سماجیوں کو اپدیش کیا - کہ وہ بان پرستھ آشرم میں پرویش کر کے گوروکل کی سیوا کا برت دھارن کریں - آپ نے ساتھ ہی گوروکل میں انڈسٹریز اور سائنس کی تعلیم دینے پر زور دیا

پنڈت دھرم دیو جی کا بھاشن

ہردوار - ۳۰ مارچ (بوقت رات)

رات کے وقت پنڈت دھرم دیو جی سناتک نے جو کہ آجکل مدراس پرانت میں پرچار کر رہے ہیں آریہ سماج میں کمیونٹی کی اوشیکتا پر اپنے وچار پیش کئے - اور دردناک لہجہ میں فرمایا - کہ رشی کی آمد سے پہلے دھرم کے نام پر جو اتیا چار ہوتے تھے - اُن کی بدولت آج ہندو جاتی میں قریباً چار ہزار اُپ جاتیاں پائی جاتی ہیں - اور چھ ہزار بھائی دلت کہلاتے ہیں - اگر ہندو جاتی میں سنکیرنتا نہ ہوتی - تو شاہ اکبر اور شاہزادہ دارا شکوہ شدھ ہو کر اس جاتی کے سہائیک ثابت ہوتے - رشی دیانند نے جنم لے کر جہاں موجودہ ذات پات کا کھنڈن کیا - وہاں ویدوں کے متعلق یورپین سکالروں کے خیالات میں بھاری پریورتن کر دیا ؛

پنڈت دھرم دیو جی سناتک کے بھاشن کے بعد پنڈت دھرمیندر جی ترک شرومنی کا دھن کے اتیاچار پر ایک سارگربھت بھاشن ہوا - جو کہ کسی اور جگہ درج کیا گیا ہے - رات کے ۹½ بجے شری سوامی سوتنترانند جی آچاریہ اپدیشک مہاودیالہ کا بڑا ہی سبق آموز ویاکھیان ہوا - جو کہ کسی اور جگہ شائع کیا جا رہا ہے ؛

۳۱ - مارچ کی کارروائی

ہردوار ۳۱ مارچ - ایک دو بھجنوں کے بعد سوامی کیولانند جی کا منوہر اپدیش شروع ہوا - جس میں آپ نے سندھیا کے منتروں کی ویاکھیا کرتے ہوئے ہر ایک انسان کو سوارتھ کا تیاگ کرنا اور پرُاپکار کی بھاؤنا اپنے اندر اُتپن کرنے پر زور دیا اور فرمایا - کہ سنسار میں جس قدر فسادات اور جھگڑے ہیں - اُن کی تہ میں اور ہاتھ کام کر رہا ہے - بھگوان کرشن نے راجہ دُریودھن کو جب سمجھا کر راہ راست پر لانے کی کوشش کی - تو دریودھن نے بھی یہی عذر کیا - کہ دیسے تو میں دھرم اور ادھرم کو جانتا ہوں - لیکن میرے اندر کوئی ایسی طاقت کام کر رہی ہے - جو میرے من کو ادھر طرف لے جا رہی ہے ؛

انتر وشو ودیالہ ہندی واد وواد سمیلن

سوامی جی کے اپدیش کے بعد شری پنڈت بُلرام جی کی ادھیکشتا میں آل انڈیا انتر وشو ودیالہ ہندی واد وواد سمیلن اس وشیہ پر ہوا - کہ انڈسٹریل کرانتی لابھ دائیک ہے یا نہیں ؟ پارتوشک کا نشچہ کرنے کے لئے پنڈت جی کی سہائتا کے لئے شری پنڈت سومدت جی سناتک اور شری پنڈت گنگا پرشاد جی اُپادھیایہ نائک نیت ہوئے - اس واد وواد میں ذیل کے برہمچاریوں نے بھاگ لیا ؛

(۱) برہمچاری شو کمار - (۲) برہمچاری چندر گپت (۳) برہمچاری گیشو دیو (۴) برہمچاری آنند داؤ (۵) برہمچاری بھیم سین - ان کے علاوہ مہاشہ وشو ناتھ تیاگی کا نپور یونیورسٹی نے بھی تقریر کی ؛

نرنائیک صاحبان نے متفقہ رائے سے برہمچاری چندر گپت جی بارھویں شرینی کو وشنو[illegible] ٹرافی دی ؛

پنڈت پریہ ورت کا بھاشن

۱۰¼ بجے پنڈت پریہ ورت جی ویدواچسپتی سمپادک رہندی آریہ لاہور کا بھاشن شروع ہوا - آپ نے اپنے بھاشن میں وید کے آدھار پر سو برس کی اوسط انسانی عمر حاصل کرنے کے اُپاؤں پر روشنی ڈالی اور موجودہ زندگی کے کارن درشائے ؛

دوپہر کی کارروائی

دوپہر کے بعد سرو دھرم سمیلن کی کارروائی شری پنڈت گنگا پرشاد جی اُپادھیایہ کی صدارت میں شروع ہوئی - اس سمیلن میں بہائی مذہب کے نمائندہ کی حیثیت سے مسٹر محفوظ الحق علمی سابق ایڈیٹر الفضل قادیان نے اتحاد عامہ کے متعلق بہاء اللہ کا پیغام سنایا - اور بہائی مذہب کے اعتقادات درشائے - آپ کے بعد ویدک دھرم کے پرتی ندھی کی حیثیت سے پنڈت وشوناتھ جی اُپادھیایہ گوروکل کانگڑی نے اپنا تحریری بھاشن اس موضوع پر پڑھا - کہ وید میں وگیان کی تعلیم پائی جاتی ہے - خاتمہ پر پنڈت گنگا پرشاد جی نے اپنے صدارتی بھاشن میں دھرم اور سائنس کے باہمی سنبندھ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا -

پروفیسر ستیہ برت جی کا بھاشن

سمیلن کے خاتمہ پر پروفیسر ستیہ برت جی رجسٹرار گوروکل وشو ودیالہ نے اپنے بھاشن میں فرمایا - کہ کمبوڈیا سیام - جاوا - سماٹرا - جزیرہ بالی - مشرقی ترکستان اور چین میں ہمارے بزرگوں نے اپنی سبھیتا اور دھرم کا اپدیش پہنچایا - آپ نے اپنے بھاشن کو مستند حوالہ جات دیکر

...بھلی بھانتی واضح کرنے میں سہایتا پراپت کی۔

اچھوت اُدھار سمیلن

اس کے بعد ساڑھے چار بجے اچھوت اُدھار سمیلن پنڈت ... رام جی کی صدارت میں شروع ہوا۔ پنڈت جی کا صدارتی بھاشن کسی اور جگہ درج ہے۔

اعلان

گوروکل میں ایک ہری جن بالک کے یا بالکاؤں کے داخلہ کے لئے ذیل کے اصحاب نے سہایتا دینے کا اعلان کروایا

(۱) لالہ رام چند جی سٹیشن ماسٹر برارڈہ نے کنیا گوروکل ڈیرہ دون میں ایک کنیا کے مصارف کا ذمہ لیا۔

(۲) لالہ نند لعل آزاد ٹمبار نے گوروکل میں ایک ہری جن بالک کے ... کے لئے ایک روپیہ ماسک نیز داخلہ پر بیس روپیہ دینا سویکار کیا۔

(۳) ماسٹر ہر دیال جی چوپڑہ بی۔ اے۔ نے دو روپیہ ماہوار دینے کا وچن دیا۔

(۴) لالہ چرنجی لال بھنڈاری گوروکل نے تین روپیہ ماسک دینے کا وچن دیا۔

(۵) شریمتی کیسر دیوی جموں نواسی نے بھی ایک روپیہ دینے کا وچن دیا۔

(۶) لالہ بنواری لال جی آریہ کرنال نواسی نے یک مشت یکصد روپیہ دینے کا اقرار کیا۔

(۷) ایک اور مہاشہ نے دو روپیہ ماہوار دینے کا اعلان کیا۔

راتری کے وقت ماسٹر ہر دیال جی چوپڑہ بی۔ اے۔ اور شری پنڈت دیو شرما جی گوروکل کانگڑی کے بھاشن ہوئے

رات کے ۹½ بجے سے گوروکل کے بڑے برہمچاریوں کے قابل دید کھیل ہوئے۔ جس پر برہمچاریوں کو مختلف سجنوں نے میڈل دیئے۔

یکم اپریل کی کارروائی دیکھو صفحہ پر

۲ اپریل کی کارروائی

صبح ۸ بجے سے نئے برہمچاریوں کا ویدآرمبھ سنسکار ہوا اس ... نئے برہمچاری گوروکل میں داخل ہوئے ہیں۔ آچاریہ جی کے اُپدیش پر پنڈت ایشور دت جی سدھانتی نے نئے برہمچاریوں کو ان کے آئندہ کرتویہ کے متعلق ضروری ہدایات دیں۔ نئے برہمچاریوں کو دکھشنا پر اندازاً ۸۰ روپیہ نقد دو ٹوکرے پھلوں کے اور ایک پرات مٹھائی کی ملی۔

آریہ سمیلن

ویدآرمبھ سنسکار کے خاتمہ پر پونے دس بجے آچاریہ رام دیو جی کی ادھیکشتا میں آریہ سمیلن کی کارروائی شروع ہوئی۔ اس میں مندرجہ ذیل پرستاؤ پاس ہوئے جو اور جگہ درج ہیں۔

بعد دوپہر کی کارروائی

۲½ بجے بعد دوپہر شری پنڈت بدھ دیو جی کی ادھیکشتا میں درن ویوستھا سمیلن کی کارروائی سر انجام پائی۔ اس کے پاس شدہ پرستاؤ کسی اور جگہ دیئے گئے ہیں۔ سمیلن کی کارروائی کے بعد ایک دو اور لیکچر ہوئے۔ وقت کے وقت سنگیت سمیلن ہوا۔

گوروکل ہی ہماری واحد قومی یونیورسٹی

(ڈاکٹر ناگ کا کانووکیشن ایڈریس)

ہردوار۔ یکم اپریل۔ گوروکل وشو ودیالہ کے نئے سناتکوں کے دکھشانت سنسکار کے موقعہ پر مسٹر بیان ڈاکٹر کالی داس ناگ ایم۔ اے ڈاکٹر آف لٹریچر نے ذیل کا کانووکیشن بھاشن قلمبند کر کے بھیجا تھا:-

میں شروع میں مہرشی سوامی دیانند کو پرنام کرتا ہوں ہماری تاریخ کے اس نازک مرحلہ پر جب کہ بیدار ہمی زندگی اور تعلیم کے مشرقی اور مغربی آدرشوں کے درمیان ڈانواڈول ہو رہے تھے۔ سوامی دیانند نے ویدک رشیوں کی اپنی بھاشا میں ان کے پیغام کو ہر لوگوں تک پہنچایا۔ غیر ملکی پرچار کا جال ہمارے دھرم اور تہذیب کی توہین کر رہا تھا۔ ہماری خود اعتمادی اور انسانیت ناش کر رہا تھا۔ اس سے زیادہ نقصان کسی قوم کو نہیں پہنچایا جا سکتا۔ ایسے حالات کے اندر ۱۸۲۴ء میں رشی دیانند نے جنم لیا۔ جبکہ راجہ رام موہن رائے ویدک تہذیب کو دشمنوں سے بچانے کے لئے اکیلا کام کر رہا تھا۔ بھارت ورش میں مدت سے دیانند کی شخصیت الجھت ہو چکی تھی اپنے ضمیر کی آواز سے متحرک ہو کر سوامی دیانند بنگال میں گئے اور شری یت دیویندر ناتھ ٹھاکر اور کیشب چندر سین جیسے دھارمک اور ساماجک سدھار کے نیتاؤں نے ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ شری کیشب چندر سین کے ہی مشورہ کا یہ نتیجہ تھا کہ رشی نے اپنے لیکچروں میں ہندی زبان استعمال کرنی شروع کی۔

۱۸۷۲ء اور ۱۸۷۵ء کے درمیان سوامی دیانند نے بنگال اور بمبئی کے صوبوں کے دورہ میں دونوں صوبوں میں دھارمک اور ساماجک اصلاح کے لئے زبردست جوش پیدا کر دیا۔

لاہور میں ۱۹۲۸ء مجھے مہاتما ہنس راج جی کی صدارت میں سوامی دیانند کے متعلق طلبا کے سامنے لیکچر دینے کا موقعہ ملا تھا۔ آج مجھے آریہ سماج کی ایک اور انسٹی ٹیوشن میں جس کی بنیاد سوامی شردھانند جی نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی تھی۔ بولنے کا سو بھاگیہ پراپت ہوا ہے۔

ماہرین تعلیم سر آشوتوش مکرجی اور سر مائیکل سیڈلر نے مادری زبان کو ذریعہ تعلیم بنانے اور اسے قومی شکل دینے کی پریرنا کی ہے۔ یہی سوال آج کل ہماری یونیورسٹیوں میں اہمیت حاصل کر رہا ہے۔ گوروکل کے ساتھ رابندرناتھ ٹیگور کا شانتی نکیتن بھی دیش بھاشا دوارہ قومی شکشا پرنالی پر چل رہا ہے۔ سر مائیکل سیڈلر نے ان دونوں کا نسٹی ٹیوشنوں کی یہ کہہ کر پوری تعریف کی ہے کہ صرف یہی دو ہماری قومی یونیورسٹیاں ہیں۔

جہاں ہمارے شکشا دھاگ ہماری ضروریات کو پورا کرنے میں کامیاب ہو رہے تھے۔ وہاں قومی تعلیم کی ان انسٹی ٹیوشنوں نے ہماری دیگر ضرورتوں کو پورا کیا اور ہماری آنکھوں کو کھولا۔

آریتو کی سمپتی

میں آپ کے سامنے آریتو کی سمپتی کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں یہ نہایت قیمتی سمپتی ہے اور ہمارے اوپر بھاری ذمہ داری ڈالتی ہے۔ سمپتی کے دھارمک اور درشنک مولیہ کو اس پوتر ویدی سے پنڈت ودھو شیکھر شاستری ...بھاچاریہ پروفیسر سی۔ وی ویدیہ اور ڈاکٹر ستیندر ناتھ سرکار جیسے سرکردہ اصحاب مجھ سے پہلے درشا چکے ہیں۔ اس لئے میں اس سمپتی کی تاریخی اہمیت جتانے تک اپنے آپ کو محدود رکھوں گا۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ بہت سی یونیورسٹیوں اور سنسکرتی کے کیندروں تک میں اس ضروری سوال کی طرف زیادہ توجہ نہیں دی جاتی۔

آریہ سنسکرتی کی سائیکلو پیڈیا

اگر ہندوستان کے سبھی ودیالے باہمی تعاون کریں اگر وہ جاپان اور چین رسیام اور برہما کی یونیورسٹیوں کے ساتھ مل کر کام کریں اور فرانس جرمنی اور ہالینڈ کی بڑی بڑی مشرقی تعلیم کی انسٹی ٹیوشنوں کے ساتھ تعلق رکھیں تو ہم امید کر سکتے ہیں کہ کسی دن ہم آریہ سنسکرتی کی سائیکلو پیڈیا لکھ سکیں۔

مہاتما بدھ اور اشوک کے بعد بھارت نے پھر ایک یاترا شروع کی ہے۔ بھارت کے ہزاروں نر ناری ہمالیہ اور سمندروں کو پار کر کے اور اپنے گھروں سے نکل کر غیر ممالک میں گئے ہیں۔ تاکہ آریوں کے لاثانی مرکوشوں سے بلا لحاظ قوم اور ملک دنیا کو مستفید کر سکیں۔

بھارت بھومی کے سپوت

مسلمانوں کے حملوں کے دوران میں آریہ اتما کچھ صدیوں کے لئے غفلت کی نیند سو گئی۔ اگرچہ ان اندھیری صدیوں میں اچھوت پن۔ بال ودھوا۔ بال ہتیا جیسی ساماجک برائیوں کو اپنا لیا گیا۔ پھر بھی یہ جاتی رامانند کبیر۔ نانک چیتنیہ جیسے سنت پیدا کرتی رہی اور جب ہم اپنے زمانہ کی طرف آتے ہیں تو رام موہن رائے اور دیانند کی دِویہ بانیاں سن کر ہمارے دلوں میں جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ ایشور کرے کہ ان کی مثالیں اور ان کا شیرواد ہماری سب برائیوں اور پاپوں کو دھو ڈالے۔

آریہ سماج سرساوہ کا چناؤ

پردھان پنڈت پربھودت جی سناتک اُپ پردھان۔ لالہ آتم پرکاش جی زمیندار منتری تیجورام ریٹائرڈ ٹیچر۔ اُپ منتری۔ لالہ نند لال جی زمیندار خزانچی۔ مہاشہ گیندت جی آریہ۔ لائبریرین مہاشہ

گوروکل کی اپنے ابتدائی آدرش سے ہاردک وفاداری

آچاریہ رام دیو جی کی اپیل

یکم اپریل کی سہ پہر کو شری آچاریہ رام دیو جی گورنر کنیا گوروکل ڈیرہ دون نے گوروکل وشو ودیالہ کانگڑی کے لیے جو اپیل کی اسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

۴۰ برس ہوئے ایک من چلے شخص کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کسی طریق سے رشی دیانند کے دید بھاشیہ کو مکمل کرنے اور ان کی بیان کردہ سکھشا پرنالی کو جاری کرنے کا اوپائے سوچا جائے۔ جب ابتدا میں لوگوں نے اس من چلے شخص کے مشن کے متعلق سنا۔ تو اسے انہوں نے مذاق میں اڑا دیا۔ لیکن اس سے اس من چلے شخص کے ارادہ میں ذرا بھی فرق نہ آیا۔

ابتدائی پروپیگنڈا

اس کے آدرش کے متعلق یہ حالت تھی کہ کوہ مری کی دھرم سال میں ان کو لیکچر کی اجازت دینے سے بہت نے تامل کیا۔ آخر بڑی پرارتھنا کرنے پر وہ لیکچر دینے کی اجازت دینے پر مائل ہوا۔ چھ مہینے کے سرگرم دورہ کے بعد گوروکل کے لیے صرف ۲۷ ہزار روپیہ جمع ہو سکا۔ آخر ایک تجد ید پرچار کے دوران سے مجوزہ تیس ہزار روپیہ کی رقم پوری ہوئی

کانگڑی گرام میں گوروکل کی ابتدا

ابتدا میں مہاتما منشی رام جی ۳۰-۴۰ بالک لیکر کانگڑی پہنچے۔ اس وقت وہ ساری جگہ جہاں کہ بعد ازاں گوروکل بنا ایک گھنے جنگل کے روپ میں تھی۔ وہاں گیدڑوں اور شیروں کی کثرت تھی۔ جنگل کو صاف کرنے میں سخت محنت سے کام لینا پڑا۔

آدرش کی پورتی

گوروکل جس روپ میں آج کل آپ کو نظر آ رہا ہے اسی روپ میں اس کے آرمبھ میں ہی تھا۔ یہ روپ نہ صرف مہاتما منشی رام جی کے ہی دماغ میں تھا بلکہ پرتی ندھی سبھا کے دماغ میں بھی موجود تھا۔ چنانچہ لالہ رلا رام جی کی تیار کردہ سکیم اس روپ کی پورن روپ سے تائید کرتی ہے۔ گوروکل کو تعاون یا عدم تعاون کی پالیسی سے کسی قسم کا سمبندھ نہ ہے اور نہ پہلے تھا۔ ہم نے تو یہاں پرانے رشیوں اور رشی دیانند کی بیان کردہ سکیم کے مطابق سکھشا دینی ہے۔ ہم یہاں آزاد جاتیہ سکھشا دینا چاہتے ہیں۔ ہم نہ گورنمنٹ کے خلاف ہیں اور نہ ہی اس کی موجودہ لائنوں پر چلنے کے لئے تیار۔ جب رشی دیانند نے بمبئی میں آریہ سماج کی بنیاد رکھی تو انہوں نے ہر ایک آریہ سماج کے ساتھ ایک ودیالہ کا ہونا لازمی ٹھہرایا۔ جب رشی کا نروان ہوا تو مسٹر مالاباری نے اپنے اخبار میں لکھا کہ رشی دیانند کی بہترین یادگار صرف وہی ہو سکتی ہے جس سے وید اور ویدانگوں کے جاننے والے پیدا ہوں۔

دیانند کالج کی قائمی

آپ دیانند کالج کی ابتدائی سکیم کو ایک دفعہ پڑھ جائیں۔ اس سے بھی میرے خیال کی پشٹی ہوتی ہے۔ سکھشا پرنالی کی وجہ سے آریہ سماج میں کوئی دو پارٹیاں ہو ہی نہیں سکتیں۔ شری لالہ سائیں داس جی نے سرکاری ملازم ہونے کے باوجود گورنمنٹ سے دیانند کالج کے لیے گرانٹ لینا منظور نہ کیا۔ گویا شروع سے ہی سکھشا پرنالی کے معاملہ میں سرکار کے ساتھ سہیوگ کو اپنے آدرش میں بارج سمجھا گیا۔ شری پنڈت گورودت جی کے زور دینے پر ایک دفعہ کالج میں اشٹادھیائی کی تعلیم شروع کرائی گئی۔ لیکن چونکہ ایسے طلبا امتحان کے لیے ضروری مضمون نہ سمجھتے تھے اس لیے کالج والے بھائیوں نے اسے ترک کر دیا۔ اس پر اپنے مرنے سے پہلے پنڈت گورودت جی نے رشی دیانند کی پاٹھ پرنالی کے متعلق لیکچر دیا۔ اس میں آپ نے رشی کی بیان کردہ پاٹھ ودھی درشانے پر ہی اکتفا کیا اور خلاف معمول دیانند کالج کے لیے کوئی اپیل نہ کی۔ ہاں اتنا کہہ دیا کہ اس وقت مجھے کوئی ایسا ودیالہ دکھلائی نہیں دیتا جہاں رشی کی بیان کردہ پاٹھ ودھی کے مطابق سکھشا ہوتی ہو۔ اس کے بعد جب شری پنڈت جی نے ایسے ودیالہ کے کھولنے کے لیے اپیل کی تو اس پر دس ہزار کے قریب چندہ جمع ہو گیا۔ سچ پوچھو تو گوروکل کی بنیاد ڈالنے والے ابتدا میں مہاتما منشی رام جی نہ تھے بلکہ پنڈت گورودت اور رشی دیانند تھے گوروکل کے آدرش وہی ہیں جو پہلے تھے جیسے دس نیموں کے بغیر آریہ سماج زندہ نہیں رہ سکتا۔ ویسے ہی اپنے آدرش کے بنا گوروکل نہیں چل سکتا۔

راجا رام موہن رائے نے جس آدرش کو لیکر آدی برہمو سماج کی بنیاد رکھی تھی جب وہ اس آدرش سے وچلت ہوا تو وہ اصلی برہمو سماج نہ رہا۔ جس کی بنیاد راجا رام موہن رائے نے ویدوں اور ویدانگوں پر رکھی تھی۔ ایسے ہی مسز اینی بیسنٹ نے جب کہ وہ فری تھنکر تھیں۔ اصول کی خاطر لاکھوں روپیہ کا بنا ہوا بریڈلا ہال ان لوگوں کے حوالہ کر دیا جو فی الحقیقت ناستک کہلاتے تھے

سارے دیش کی ملکیت

کسی بھی ویکتی نے آج تک گوروکل کے اندر کوئی تبدیلی نہیں کی۔ اس کی جان تو وید کی تعلیم ہے۔ گوروکل کی ابتدا ۴۰-۵۰ لڑکوں سے ہوئی لیکن اب کیول مکھیہ گوروکل میں ہی ۴۱۱ لڑکے سکھشا پا رہے ہیں۔ گو گوروکل پنجاب پرتی ندھی سبھا کے آدھین ہے لیکن اسمیں جو برہمچاری تعلیم پا رہے ہیں۔ ان میں سے ۶ برما کے۔ ایک نیپال کا۔ ۶۲ لڑکے بنگال کے ۴ افریقہ کے ۲۸ سی پی کے اور ۴۲ مدھیہ بھارت کے ہیں۔ کئی سناتک وکالت پیشہ ہیں۔ کئی بیوپاری۔ کئی زمیندار اور کئی ڈاکٹر وغیرہ ہیں

غریب طبقہ کی امداد

گوروکل میں پڑھائی کے لیے مطلقاً ایک پائی بھی نہیں لی جاتی۔ بلکہ یہاں جو کچھ لیا جاتا ہے وہ محض پالن پوشن کا خرچ ہے غریب برہمچاریوں کے پالن پوشن جو کچھ خرچ ہوتا ہے وہ سارے خرچ کا ۱/۴ حصہ ہے

سپھلتا

گوروکل کے متعلق پہلے جن باتوں کو دوش کا نام دیا جاتا تھا ان کا ہی سب انوکرن کر رہے ہیں۔ سرکاری یونیورسٹی اب دیسی زبانوں کو آہستہ آہستہ سکھشا کا مادھیم بناتی جا رہی ہے۔ ہندو کالج و دیانند کالج بھی شادی شدہ لڑکوں کے داخلہ کی حوصلہ شکنی کر رہے ہیں۔ شری یت سر تیج بہادر سپرو اس شاستری ہمارے برہمچاریوں کی واد وواد میں ماتری بھاشا کی یوگیتا کو دیکھ کر جہاں پہلے ورودھی بن کر آئے تھے وہاں اس کے کٹر پکش پاتی بن کر گئے۔ کلکتہ یونیورسٹی کی تحقیقاتی کمیشن کے سدسیہ سر آشوتوش مکرجی نے یہاں کی سکھشا کی پریکشا کے بعد پنڈت مالویہ جی کو یہ مشورہ دیا کہ وہ ہندو یونیورسٹی میں گوروکل کا انوکرن کریں۔ اندھرا یونیورسٹی میں ساری سکھشا ماتری بھاشا میں دیئے جانے کا فیصلہ ہوا ہے۔

کامیاب سناتکوں کے مشاغل

گوروکل کے دو سو سے زیادہ سناتک میدان میں نکل چکے ہیں۔ انہوں نے عملی طور پر اپنی کامیابی کا پریچے دیا ہے۔ سناتک جے دیو نے سب آریہ پنڈتوں سے پہلے چاروں ویدوں کا سرل ہندی بھاشا میں رشی دیانند کی شیلی سے بھاشیہ کیا۔ پنڈت دیو شرما جی کی ویدک منی کا جیل میں پاٹھ کرنے کے بعد پنڈت نیکی رام جی نے ان کا درشن کرنے کے لیے گوروکل میں آنے کا مجھے جیل میں وچن دیا۔

سنتت بیجھ براہمن کا پہلا ہندی کا انوواد کرنے والا بھی گوروکل کا ایک سپوگیہ سناتک ہی ہے۔ ان کا نام پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔ نروکت جیسے مشکل گرنتھ کا ہندی انوواد بھی پنڈت چندر منی جی سناتک نے رشی شیلی پر کیا ہے۔ اس انوواد کا بڑا حوصلہ افزا ریویو لنڈن جرنل میں شائع ہوا ہے اگر بھولے بھٹکے کوئی سناتک غلطی بھی کر بیٹھتا ہے تو اس نے اپنی کل ماتا میں آ کر اپنی غلطی کا اعتراف بھی کر لیا ہے کئی سناتک اس وقت آریہ سماج کی سیوا کر رہے ہیں ساہتیہ کے کھیتر میں بھی سناتکوں نے کئی پرکار کی سیوا کی ہے۔ یاد رکھو جب تک دیش کی ماتری بھاشا دیوناگری کو تسلیم نہ کیا جائے گا تب تک اس دیش میں راشٹریتا نہیں آ سکے گی اور جب تک راشٹریتا نہیں آئے گی۔ سوراجیہ آنے کا نام نہیں لے گا۔ کئی سناتک ہندی کے چوٹی کے اخباروں کے سمپادک ہیں۔

روزی کا سوال

باقی رہا روزی کا سوال۔ فی زمانہ یونیورسٹی کی تعلیم بھی اس کو حل کرنے میں قاصر ثابت ہو رہی ہے۔ اس لئے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنے سناتکوں کے لیے اس سوال کو حل کرنے کا یتن کریں۔ رشی دیانند کے پتر ویوہار کے پاٹھ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شلپ کی شکشا کو انوبھو کرتے تھے۔ ہم نے ویدالنکار۔ آیورویدالنکار اور ودیالنکار کی روزی کے سوال کو حل کر کے دم لینا ہے۔ ہمارے آیوروید کالج کی امداد اور سرپرستی کے لیے مدراس کمیشن نے سفارش کی ہے اگر گورنمنٹ ہمارے سناتکوں کی سرپرستی کرنا چاہتی ہے تو وہ کر دے لیکن ہم خود اس کے لیے کوئی درخواست نہ بھیجیں گے۔ اس کیلئے ہم گوروکل میں شری دیانند شلپ ودیالہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہمارے پاس اس کے لیے پچاس ہزار روپیہ جمع ہو جائے تو ہم اس ودیالہ کو کھول سکیں گے۔ اور وہاں مختلف صنعتیں سکھلا سکیں گے ہم کیمسٹری کی تعلیم کے ساتھ شکر سازی کا کام بھی سکھلاتے ہیں۔ اگر ہمیں اس کام کے لیے دس ہزار روپیہ مل جائے تو ہم شکر سازی کی مشینری منگوا سکتے ہیں۔ ہیوم ہم کی عمارت بنانے کے لیے

ورن ویوستھا کے بغیر ویدک دھرم کی رکشا نہ ہوگی

(پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کا بھاشن)

ہردوار یکم اپریل۔ ایک بجے بعد دوپہر شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے ورن ویوستھا کے موضوع پر ذیل کا پربھاوشالی بھاشن دیا:

ہر ایک منش کے دو انش ہیں ایک وچار دوسرا آچار۔ جہانتک وچاروں کا تعلق ہے دنیا کے بڑے سے بڑے پربھاوشالی دکھائی دیتے ہیں مجھے چیونٹی کا سمان معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ میں جب آئینہ کو دیکھ رہا ہوں وہ آدتیہ بال برہمچاری کا ہے۔ جن کے سامنے بڑے بڑے نیتا بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ لیکن جب میں اپنی طرف نگاہ ڈالتا ہوں تو بااوقات مجھے اپنے منش ہونے میں بھی شک گزرتا ہے۔ برہمن ہونے کا کیا ذکر ہے۔ میں تو آپ کی سیوا میں رشی دیانند کا سندیش لے کر آیا ہوں۔

پرکرتی پر فتح

آج سنسار کے اندر پرکرتی پر وجے کا ڈنکا بجایا جا رہا ہے۔ یورپ کا ایک ودوان دعویٰ کرتا ہے کہ ہم نے پرکرتی پر وجے پا لی ہے۔ سمندر کی چھاتی کو ہمارے جہاز روندتے رہتے ہیں۔ آکاش بھی اس وقت ہمارے سامنے کانپتا ہے۔ کیونکہ ہمارے ہوائی جہاز اس میں پرواز کر کے اس کی چھاتی پر مونگ دل رہے ہیں۔ ہم نے اپنے منتروں سے کال کو بھی جیت لیا ہے۔ فاصلہ اور مسافت کو بھی اپنے قابو میں کر لیا ہے۔ گویا دوسرے الفاظ میں یوں کہہ دوں کہ یورپ کے برہمنوں نے اپنے تپوبل سے پرکرتی پر وجے پا لی ہے۔

کام دیو پر وجے

یورپ کے ودوانوں نے پرکرتی پر تو وجے پراپت کر لی۔ لیکن وہ ہیر کہاں ہے جس نے کام دیو پر وجے پراپت کی۔ رشی دیانند کے جیون میں ایک گھٹنا آتی ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ رشی نے اپنے تپوبل سے کام دیو کو کس بیدردی سے پچھاڑ ڈالا تھا۔ جب رشی بنگال میں گئے تو وہاں بابو اشونی کمار نے آپ سے پرشن کیا کہ سوامی جی آپ ستیہ وکتا ہیں۔ آدتیہ برہمچاری ہیں۔ میں آپ سے ایک پرشن پوچھتا ہوں کہ کیا کام دیو نے کبھی آپ کو پچھاڑا ہے؟ اس پرشن کو سن کر رشی ور دو گھڑی تک تو چپ رہے پھر اپنے سارے جیون پر نظر ڈال کر فرمایا کہ:۔ اشونی کمار! مجھے تو کوئی ایسا سمے یاد نہیں آتا۔ جب کام دیو نے مجھے پچھاڑا ہو۔ اشونی کمار نے پھر پوچھا کہ مہاراج اس کا کارن کیا؟ رشی بولے۔ اشونی کمار۔ ان باتوں کا چنتن کرنے کے لئے میرے پاس فرصت ہی

کہاں ہے۔ یورپین ودوانوں کے دعوے کے جواب میں میں نیا تنگ ڈبل کہتا ہوں کہ وہ سمندر کو چیر جائیں آکاش میں بلند پرواز کر جائیں۔ لیکن جب تک وہ کام دیو کو پچھاڑنے سے عاجز ہیں۔ ان کو سچی وجے پراپت نہیں ہو سکتی۔ یورپ کے ودوان جس کام دیو پر وجے پراپت کر نہیں سکے۔ وہ کام دیو دیانند کی ٹھوکر سے ہار کر چکنا چور

بھوجن کی ہے۔ وہی ایشور بھجن کی ہے۔ بھجن بھی تب ہوتا ہے جب اس کی بھوک لگتی ہے اس پرتھوی میں گوروکل اسلئے ستھاپت کیا گیا تھا کہ اس سے برہمچریہ کی رکشا ہو رشی دیانند کو اگر کوئی چیز زیادہ پریہ تھی۔ تو وہ برہمچریہ کا پالن ہی تھا۔

اندریوں کی غلامی

آج کل کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کی زندگی

آچاریہ دیو شرما جی کا تردیدی اعلان

۱۰۔ مارچ کے "میگا نتر" میں جو لیکھ "ذات پات توڑک منڈل اور مہاشہ رام دیو جی" شیرشک سے پرکاشت ہوا ہے۔ اس کے سنبدھ میں نمن لکھت دو باتیں ستیہ پرکاشن کے لئے کہہ دینی آوشیک ہیں:۔

پہلی بات۔ اس میں "دیو شرما جی نے آچاریہ بننے سے ٹھیک پہلے ۱۵ سدھانت نہیں پڑھے تھے۔" یہ لکھ کر ثابت کرنا چاہا تھا۔ کہ آچاریہ رام دیو جی نے ستیہ کا پالن نہیں کیا ہے۔ کنتو آچاریہ رام دیو جی کا ابھپرائے تو اتنا ہی ہے کہ میں نے ۱۵ سدھانتوں کو کبھی نہ کبھی پڑھ رکھا تھا۔ اور میں انہیں مانتا تھا۔ یہ ٹھیک ہے +

دوسری بات۔ ویدوں کے سنبدھ میں جو باتیں میں نے کی تھیں۔ وہ پرکاشن ارتھ نہیں کی تھیں۔ انہیں پرکاشت کر کے سمپادک جی نے سامانیہ دھرم مریادہ کا النگھن کیا ہے۔ پرنتو وہ باتیں اساودھانی سے جس بھاشا میں لکھی ہیں۔ وہ بھاشا ایسی ہے۔ کہ جس سے میرا آشا ٹھیک ٹھیک پرگٹ نہیں ہوا۔ بلکہ بدل دیا ہے +

بھودیہ

دیو شرما (آچاریہ گوروکل)

ہو گیا۔ آج میں اس جیت کا اصلی کارن بتلانے کے لئے یہاں کھڑا ہوں۔ جب سے ذات پات توڑک والوں نے ورن ویوستھا کے خلاف جہاد شروع کیا ہے۔ میں نے یہ عہد کیا ہے کہ میں اس جہاد کے خلاف اپنا کھڑگ اٹھاؤں گا۔ آریہ سماج کے پاس ورن ویوستھا کا ہتھیار ہے جو کام دیو کے بھوت کو پچھاڑ سکتا ہے۔ یہی ایک ایسا ہتھیار ہے جس سے ویدک دھرم دنیا میں سب قسم کے دشمنوں کو پراست کر سکتا ہے۔ آرام پسند شخص زیادہ بھوجن تک ہضم نہیں کر سکتے۔ ان کو اگر کوئی پیٹو کہہ دے تو وہ ایسے طعن سے ڈرتے ہیں۔ لیکن جو محنت کرتے ہیں وہ کسی کے طعن سے نہیں ڈرتے۔ جو حالت

کا کوئی نشچت پروجن نہیں۔ جس پڑھے لکھے سے پوچھو کہ تم پڑھ لکھ کر کیا کرو گے تو وہ جواب دیتا ہے کہ میں دیکھ کر وہ نگا جیسی کی میرے Circumstances اجازت دینگے ہوا۔ تم کو اپنی اندریوں پر تو کنٹرول نہیں اس لئے Circumstances نے تم کو اپنا غلام بنا لیا ہے۔ جبکی زندگی کا کوئی مقررہ مقصد ہوتا ہے۔ اسے ہی ایشور یاد آ سکتا ہے۔ بھیشم پتامہ کے آخری سمے کو اپنی آنکھوں کے سامنے لاؤ۔ جب سب کورو اور پانڈو یودھا پتامہ کو دیکھنے آتے ہیں تو پتامہ مہاراج تکیہ مانگتے ہیں۔ آرام پسند لوگ مخمل کا تکیہ لے آتے ہیں۔ لیکن پتامہ اپنی سیج کی طرف اشارہ کر کے ارجن تکیہ سے

اپنی بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ آخر فرماتے ہیں کہ جس یودھا نے اپنے بانوں سے ہمارے لئے سیج تیار کی ہے۔ وہی ہمارا سرہانہ تیار کر سکتا ہے۔ ارجن تو سر جھکائے کھڑا تھا۔ دھنش میں تیر رکھ کر پتامہ کے لئے تیروں کا سرہانہ تیار کر دیتا ہے۔ ایشور تب یاد آتا ہے جب انسان کو دکھوں سے واسطہ پڑے۔ گیتا میں آتا ہے۔ سب سے قسمت والا وہ ہے جو کہ دکھ میں گرست ہے۔ جب تمہیں اپنا دکھ نہ ہو تو اپنے پڑوسی کے دکھ کو مول لو۔ ویش پرجا کا دکھ مول لے لیتا ہے اور اس طرح سے ایشور بھجن کے یوگیہ بنتا ہے۔ کشتری اپنی طاقت کے بل سے کسی کو دکھی نہیں ہونے دیتا۔ جو شخص اپنے گیان سے دوسرے کے دکھ کو دور کرتا ہے۔ وہ برہمن ہے۔

ایشور کی بھگتی

کبھی اس بھارت میں ایسا سمے تھا کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو ایشور یاد آتا تھا لیکن اب ایسا سمے ہے کہ بوڑھوں کو بھی ایشور یاد نہیں آتا۔ پہلے بچپن سے ایشور کو یاد کیا جاتا تھا۔ اب بڑھاپے تک ایشور یاد نہیں آتا۔ ایشور کو یاد کرنے کا وقت بچپن یا جوانی ہے۔ بڑھاپے میں تب ایشور کا بھجن ہوتا ہے۔ جب ویریہ کی رکشا کر نا منشیہ کا سادھارن نیم ہو جاتا ہے۔ یاد رکھو جو ورنوں کو شنکر کرتا ہے۔ اسے نرک ملتا ہے گویا دوسرے شبدوں میں اس کا یہ مطلب ہے کہ جہاں ورن شنکر ہو گئے وہاں بیڑا غرق ہو گیا۔ جب تک ورن ویوستھا نہیں ہوتی تب تک گرہست بھی ٹھیک نہیں ہو سکتا جس چیز کو کوئی مصنوعی آرٹ تیار نہیں کر سکتا اسے ورن ویوستھا درست کر دیتی ہے سچے برہمن والدین وہ ہیں جو قابل فخر سنتان پیدا کرتے ہیں۔ آج جس قسم کی سنتان لوگ پیدا کر رہے ہیں انہیں Unwelcome Guests کا نام دیا جا سکتا ہے۔

سنسکاروں کی مہما

ہر ایک ویدک دھرمی کو سولہ سنسکار کرنے چاہئیں لیکن آج کل صرف چار پانچ سنسکار ہی کئے جاتے ہیں۔ گربھادھان سنسکار کرنے ہوئے لوگوں کو شنکا پرتیت ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے جہاں درگا کی پوجا ہوتی تھی وہاں اب اس کا استھان سول سرجن نے لیا ہے۔ اگر ورن ویوستھا ستھاپت ہو جائیگی تو حیوان بھی فرشتے بن جائینگے۔ لیکن جب بگڑے ہو ستھا آئیگی۔ تو فرشتے بھی حیوان بن جائینگے۔ رشی دیانند اکیلا دنیا کا مقابلہ کر سکے۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

دیکھشانت سنسکار پر نئے سناتکوں کا سواگت

سنیاسی منڈل اور نیتاؤں کی اشیرواد

جب دیکھشانت سنسکار کی کارروائی سماپت ہو چکی اور کامیاب سناتکوں کو پردھان جی کی آگیا سے ڈپلومے دئے جا چکے۔ تو اُس اوسر پر نئے سناتکوں کا ہاردک سواگت جس پرکار سے سنیاسی منڈل اور دیگر پرکردہ نیتاؤں نے کیا اُسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:- (ایڈیٹر)

شری سوامی سوتنترا نند جی کا اشیرواد

سنیاسی منڈل کی طرف سے شری سوامی سوتنترا نند جی مہاراج آچاریہ اُپدیشک مہاودیالہ گورودت بھون لاہور نے نئے سناتکوں کو ذیل کا اشیرواد دیا:-

پریہ پترو! مجھے آپ کو اشیرواد دینے میں کوئی سنکوچ نہیں۔ اس لئے میں تہ دل سے آپ کو اشیرواد دیتا ہوں۔ گوروکل میں ہوتے ہوئے تمہارا حق تھا۔ کہ تمہارے بزرگ تمہاری ہر پرکار سے سہائتا کریں۔ لیکن برہمچریہ آشرم کو پورن کرنے کے بعد سب کا پریورتن ہو چکا ہے۔ اب تمہارا وہ حق ختم ہو چکا ہے اُن کی اچھیا ہے۔ وہ تمہاری سہائتا کریں یا نہ کریں۔ اب تمہارا بھاؤ یہ ہونا چاہئے۔ کہ جن بزرگوں نے آپ کو یوگیہ بنایا ہے۔ آپ اپنے آپ کو ان کے یوگیہ ثابت کریں۔ اور آتم وشواش سے کام لیتے ہوئے اپنے جیون سنگرام میں سپھلتا کو پراپت کرنے کا یتن کریں۔ اور کسی سے سہائتا کی انتظار رکھئے بغیر ایشور پر بھروسہ کر کے آتم وشواش سے کام لیں۔ انت میں میں آپ کو شدھ دل سے اشیرواد دیتا ہوں۔ آپ یقین کر لیں کہ ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔ میں ایشور سے ہاردک پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ آپ جس کاریہ کو آرمبھ کریں۔ بھگوان آپ کو اُس میں سپھلتا پردان کریں۔

آچاریہ رامدیو جی کا اشیرواد

پریہ پترو! آج اس سنسکار کی سماپتی پر مجھے تمہارا ویدارمبھ سنسکار کا سمے یاد آتا ہے۔ میرے دل میں یہ بھاؤ کبھی اُتپن نہیں ہوا۔ کہ جو سناتک یہاں سے کامیاب ہو کر نکلتا ہے۔ وہ اپنی کل بھومی سے بھی جدا ہو گیا ہے۔ میری درشٹی میں تم ویسے ہی بالک ہو۔ جیسے کہ آرمبھ میں تھے۔ میں گوروکل کے اندر بھی ہوں۔ اور بظاہر باہر بھی رہتا ہوں۔ باہر رہتے ہوئے میں آپ کو وشواش دلاتا ہوں۔ کہ ساری آریہ جنتا آپ کا انتظار کر رہی ہے۔ آپ سے پہلے جو آپ کے بھائی سناتک بن کر نکل چکے ہیں۔ اُنہوں نے بڑا اُونچا آدرش قائم کیا ہے۔ اگر تم نے بھی اُن کا انوکرن کیا۔ تو نشچے رکھو۔ کہ تم اپنی کل ماتا کا نام روشن کرو گے۔ تمہارے آچاریہ ...

مہان چرتر والے آچاریہ کے مالک ہیں۔ کہ مہاتما گاندھی جی جیسے مہان پرش اُن کی نسبت بڑی اچھی رائے رکھتے ہیں۔ میرا وشواش ہے۔ کہ تمہارے کل پتا شردھانند کی سمرتی تمہیں ہر ایک کاریہ میں اُٹھانے والی ہے۔ تمہارے پرم آچاریہ رشی دیانند۔ نہیں نہیں جگت گورو دیانند کی سمرتی تمہیں اوچیہ بنانے والی ہے۔ میرا دل شہادت دیتا ہے کہ تم اپنے آچرن سے اس کل ماتا کے یوگیہ پتر ثابت ہو گے۔ اور پہلے بھائیوں سے یوگیہ بھائی بن کر دکھلاؤ گے۔

اپنی جنم بھومی کا بھوت تک اُدھار کیا تھا۔ اب آپ بھی اس پتو بھومی میں تپسیا کرتے رہے ہیں۔ اس لئے آپ بھی اس کا ادھار کریں گے۔ آپ کیول آریہ سماج ہی کے لئے نہیں ہیں بلکہ سارے دیش کے لئے ہیں۔ آپ نے سب کی سیوا میں آنا ہے۔ میں آپ کو وشواش دلاتا ہوں۔ کہ آپ کے پرانے بھائیوں نے ہمارے دیش اور جاتی کو بہت کچھ لابھ پہنچایا ہے۔ آپ کے گوروکل نے ہندی سہائتا سمیلن سے ایک سے زیادہ پاری توشک حاصل کئے ہیں۔ جب آپ یہاں سے جائیں گے۔ تو آپ کو اصل بھارت ملے گا۔ آپ کو دین دکھیا بھارت ملے گا۔ اسی لئے میں آپ کو ساودھان کرتے ہوئے کہتا ہوں۔ کہ آپ اس آشرم سے نکل کر کسی پرلوبھن کا شکار نہیں ہوں گے۔ پشچمی دیشوں نے بھارت کی سوتنترتا کو نقصان پہنچانے اور اُن کو مانسک غلامی میں رکھنے کے لئے کئی پرکار کے لوبھن پھیلائے ہوئے ہیں۔ اگر آپ اُن پرلوبھنوں سے ساودھان رہتے ہوئے دیش سیوا اور سماج سیوا کریں گے تو میں آپ کو وشواش دلاتا ہوں۔ کہ آپ ...

تری پاٹھی جی کا اشیرواد

شری پنڈت رام نریش جی تری پاٹھی جی نے ساری ہندو جنتا کے پرتی ندھی کی حیثیت سے نئے سناتکوں کو یوں اشیرواد دیا۔

پیارے نو سناتکو! میں اس بھارت ورش کا ایک ویکتی ہوں۔ جس میں اب آپ پرویش کرنے لگے ہیں۔ پیارا بھارت آپ کے شریر سے یہ آشا رکھتا ہے۔ کہ آپ اس کی سیوا کریں گے۔ اور آپ نے یہاں جو شکشا گرہن کی ہے۔ اُس سے اپنے دیش کا اُدھار کریں گے۔ ٹھیک اُسی طرح جس طرح مہاراجہ بھاگیرتھ نے اس ...

گوروکل کے نئے سناتک

ذیل میں گوروکل وشوودیالہ کے نئے سناتکوں کے جو کہ ۱۹۳۴ء میں کامیاب ہو کر گوروکل سے نکلے ہیں نام دئے جاتے ہیں:-

(۱) پنڈت ویدبرت (ضلع سیالکوٹ) (۲) پنڈت راجیشور (ضلع گجرات)
(۳) پنڈت ستیہ پریہ (دہلی) (۴) پنڈت سوریہ کانت (یو۔پی)
(۵) پنڈت برہم دت (مدھیہ بھارت) (۶) پنڈت سوم دت (انبالہ)
(۷) پنڈت یدھشٹر (مغلپورہ لاہور) (۸) پنڈت برہم کمار (بنگال)
(۹) پنڈت جگت بھانو (اجمیر) (۱۰) پنڈت واسدیو (ملتان)
(۱۱) پنڈت پربھاکر (ضلع سورت) (۱۲) پنڈت ودیانند (مونگھیر)
(۱۳) پنڈت سریندر (ڈیرہ غازیخان) (۱۴) پنڈت دیوکیرتی (سورت)
(۱۵) پنڈت ونے کمار (کوئٹہ) (۱۶) پنڈت سودھنوا (تسکر گڑھ)
(۱۷) پنڈت ویربھدر (سورت) (۱۸) پنڈت سدرشن (دہلی)
(۱۹) پنڈت سریشچندر (اورنگ آباد) (۲۰) پنڈت ستیہ پال (تھانیسر)
(۲۱) پنڈت سوبھاش چندر (گوسوتی) (۲۲) پنڈت ہری دت (مراد آباد)

میں پھیلائیں گے۔

مہاتما گاندھی کا اشیرواد

سناتک دھرم ویر نے جو کہ آجکل بہار اور اڑیسہ کے پرانت میں بھونچال پیڑتوں کی سیوا کا پنیہ کاریہ کر رہے ہیں۔ مہاتما گاندھی سے ذیل کا سندیش پراپت کر کے بھیجا ہے۔ یہ سندیش انگریزی بھاشا میں نہیں ہے۔ بلکہ رومن اکھشروں میں انکت کیا ہوا ہے۔ اور ہندی بھاشا کا ہے۔ اور بذریعہ تار گوروکل میں بھیجا گیا ہے:-

"نئے سناتکوں سے میں آشا کرتا ہوں۔ کہ وہ ہری جن سیوا کو سیوا بھاؤ سے کریں گے، اور کھدر پہن کر دریدر نارائن کی سیوا کریں گے"

جنتا کا اشیرواد

جب سوامی سوتنترا نند جی۔ آچاریہ رامدیو جی۔ رائے بہادر بدری داس جی نئے سناتکوں کو ہاردک دھنیہ واد دے چکے تو پردھان جی کی آگیا سے پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے ساری جنتا کے پرتی ندھی کی حیثیت سے دو وید منتروں کا اُچارن کرتے ہوئے پرتیک سناتک کو ذیل کا اشیرواد دیا۔

(۱) آپ کے لئے وایو سکھ کاری ہو۔ سوریہ کی کرنیں سکھ کاری ہوں۔ ویدی میں لگی ہوئی اگنیاں سکھ دائنی ہوں۔ پرتھوی پر پرسدھ ودیت آدی شانتی آپ کے لئے کلیان کاری ہو۔ یہ سب آپ کو سب اور سے شوک پیدا کرنے والی نہ ہوں۔

(۲) آپ کے لئے پوربا آدی دشائیں اتینت سکھ کارنی ہوں۔ آپ کے لئے جل اتینت سکھ کاری ہو۔ آپ کے لئے ندیاں اور سمندر آدی سکھ کاری ہوویں۔ آپ کے لئے آکاش کلیان کاری ہو۔ آپ کے لئے سب ایشان آدی دشا اتینت کلیان کارنی وسمرتھ ہوویں۔

پنڈت بدھ دیو جی کا بھاشن

(بقیہ صفحہ ۱)

اور وہ بھی محض ورن ویوستھا کے بل بوتہ پر۔ اسکے بغیر نہ تو یہ رکشا ہو سکتی ہے اور نہ ہی گرہست شدھ رہ سکتا ہے۔ یاد رکھو ورن ویوستھا جنم کی ذات پات نہیں ہے بلکہ اسکے سنگھار کا بہترین استر ہے۔ اگر ہم نے نشیدھ کرنا ہے تو اس جنم مولک ذات پات کا جو کہ دنیا کی مشکلات سے بھاگتی ہے۔ لیکن جو شخص باقاعدہ مولدھا سے ورن اختیار کرتا ہے وہی سچا براہمن بن سکتا ہے۔ وہی سچا کھشتری کہلا سکتا ہے اور وہی سچا ویش ہو سکتا ہے الغرض ...

گورو کل کے نئے سناتکوں کو انعامات

اس سال گورو کل وشو ودیالہ سے جو نئے ۲۲ سناتک کامیاب ہوئے ہیں۔ اُن کو آچاریہ جی نے ذیل کے پدک دیئے ہیں:-

۱- سناتک پریکھشا میں سرو ویگ میں پرتھم رہنے کے اپلکھش میں برہمچاری ویدبرت کو ٹھٹول دیو دلاور سنگھ سورن پدک دیا جاتا ہے۔

۲- سناتک پریکھشا میں سنسکرت ساہتیہ میں پرتھم رہنے کے لئے برہمچاری ویدبرت کو ٹھٹول سورن پدک دیا جاتا ہے۔

۳- جسٹس سر سی سی گھوش کی اور سے سرو اُتم سناتک کے ہونے کیلئے برہمچاری سرش چندر کو پدک دیا جاتا ہے۔

۴- مہاشہ پرشورام جی شکارپور (سندھ) کی اور سے برہمچاری سر سیندر کو شدیپ... بانتر میں پرتھم رہنے کے اُپ لکھش میں ایک پدک دیا جاتا ہے۔

۵- برہمچاری ویدبرت کو سناتک پریکھشا میں سرو پرتھم رہنے کے لئے "ایس۔ایس ہائی میدھا پدک دیا جاتا ہے۔

۶- وید ساہتیہ تتھا درشن میں پرتھم رہنے کے لئے لالہ لبھو رام جی کی منتر منڈلی کی اور سے برہمچاری ویدبرت کو دو شردھانند پدک دیئے جاتے ہیں۔

۷- لالہ لبھو رام جی کی منتر منڈلی کی اور سے آریہ سدھانت میں پرتھم رہنے کے لئے برہمچاری راجیشور کو شردھانند پدک دیا جاتا ہے۔

۸- سناتک پریکھشا میں شلپ تنتر وشے میں پرتھم رہنے کیلئے برہمچاری پربھاکر کو ہیرانند روشن لال پدک دیا جاتا ہے۔

۹- سناتک پریکھشا میں چکتسا کے وشے میں پرتھم رہنے کے لئے برہمچاری پربھاکر کو شری ٹھاکر بھوپال سنگھ جی کی اور سے ایک سورن پدک دیا جاتا ہے۔

پُستکوں کے انعامات

۱- شری لالہ لبھو رام جی نمبردار لدھیانہ نواسی کی منتر منڈلی کی اور سے پرتیک نئے سناتک کو شردھیہ شری سوامی شردھانند جی کی سمرتی میں سوامی جی کے جیون چرتر کی ایک ایک پُستک بھینٹ کی جاتی ہے۔

۲- سناتن ویدک ساہتیہ منڈل دہلی کی اور سے "پرشارتھ پرکاش" پُستک کی ایک ایک پرتی نو سناتکوں کو بھینٹ کی جاتی ہے۔

۳- مہاشہ دیدبرت جی وید ڈیرہ غازی نواسی نے اپنی پُستک "سکھ سمپتی جیون" کی ایک ایک پرتی نو سناتکوں کو بھینٹ کی ہے۔

گُل بندنا

جے جے جننی! کُل دیوی! تجھ کو بار بار پرنام ہے
یہ منجو انجلی پریم سے ارپت تجھے ابھیرام ہے
ہم ہمالہ کی شاکھاؤں میں گا رہے تیری سُکیرتی ہم
رہا گنگ تھی کی پیچھوں میں سپشٹ تیرا نام ہے
ہم دیکھتے تجھ میں سدا نو پریم کا اُلاس ہیں
تم کو مدھر ہم گودی ہی تیرا پرم وشرام ہے
تیرے وستیرن آکاش کی سوادھینتا میں ہم پلے
سور گیتا مسرت جہاں اتول اوشا کا دھام ہے
تیرے ہنسوں کی سپند چھتا میں روپہ کوئی راگ ہے
سب اور سے ہاں بستا پنچھیہ کا پرنام ہے
تو نے ہردیہ موتی پرو کر پریم کے درڑھ سوتر میں
انوپم بنائی یہ ہماری چارو مکتا دام ہے
تو ہی بجاتی بینا وہ جس کے کہ ہم سب تار ہیں
جو تار سارے ایک سُور کہہ رہے انوپی رام ہیں
ہم ہیں سدا تیرے ہماری تو ہردیہ ورد اسمتی
سمبندھ یہ تیرا ہمارا نتیہ ہے نشکام ہے

میل دھرم اور وگیان

سرو دھرم سمیلن میں پنڈت گنگا پرشاد جی کا صدارتی بھاشن

دھرم اور وگیان دونو شبد ایک ارتھ واچی ہیں۔ دھرم شبد کا دھاتو دھری ہے۔ جس کا ارتھ ہے دھارن کرنا۔ وگیان شبد کا دھاتو "گیا" ہے۔ جس کا ارتھ ہے "جاننا" سادھارن بھاشا میں تات پریہ ہے۔ کہ جو نیم منشیہ کو دھارن کر رہے ہیں۔ اُن کا نام ہے دھرم اور جن نیموں کو منشیہ جانتا ہے اُن کا نام ہے وگیان۔

انیہ زبانوں میں دھرم کے دو مترادف شبد ہیں۔ مذہب اور ریلیجن۔ مذہب کا ارتھ ہے۔ 'مارگ' یا 'پنتھ' یا 'یان'۔ ریلیجن کا ارتھ ہے۔ "بندھن"۔ ان میں ایک مکھیہ بات یہ ہے۔ کہ منشیہ اپنے سے اُچیہ کسی شکتی میں وشیش وشواش رکھتا ہے۔

مشترکہ پہلو

سنسار میں جو اتنے دھرم پائے جاتے ہیں۔ ان میں ایک بات سمان ہے۔ یعنی وہ ایک ایسی شکتی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ جو منشیہ سے اُچیہ ہے۔ اور منشیہ پر اس کا پربھاؤ ہے۔

وگیان کے ارتھوں میں بھی سیما اونیک ہے۔ صرف دھاتو ارتھ سے کام نہیں چلتا۔ جملہ انسان کچھ نہ کچھ جانتے ہیں۔ وگیان یا سائنس کا سادھارن ارتھ ہے "نیمت گیان"۔ کچھ ودوانوں نے اس نیمت گیان کے دو وبھاگ کر دئے ہیں۔ ایک درشن شاستر یا فلاسفی دوسرا سائنس۔

باہمی تصادم

اب پرشن یہ ہے۔ کہ سائنس اور دھرم کا کیا سمبندھ ہے۔ یورپ میں چار سو سال پہلے سائنس کا آرنبھ ہوا۔ اُس سمے وہاں عیسائی دھرم کا پرچار تھا۔ اُس سمے کے عیسائی پرتھوی کو برہمانڈ کا کیندر مانتے تھے۔ لیکن جب یہ آواز بلند ہوئی۔ کہ سوریہ پرتھوی کے چاروں اور نہیں گھومتا۔ دھرم کے ٹھیکیداروں کو یہ بات بُری لگی۔ اُنہوں نے سمجھا کہ مذہب پر آگھات ہو رہا ہے۔ اور اگر اسی طرح لوگ وگیان کی اُنتی کرتے رہے تو بائیبل کو اُٹھا کر پھینک دیں گے۔ اور ایک بھی عیسائی سنسار میں نہ رہیگا۔

وگیانکوں پر اتیاچار

پرنتو وگیانکوں کی آنکھیں کھل چکی تھیں۔ جو بات اُن کو انوبھو سے سدھ ہوتی تھی۔ وہ اس کو تیاگنے کے لئے تیار نہ تھے۔ اُنہوں نے ستیہ کی کھوج کی۔ اور اُن کی اندریوں نے جو گیان اُن کو دیا اُسکے آدھار پر وہ بدیھی دوارہ جن سدھانتوں کا نشچے کر سکے۔ اُس کو ماننے کے لئے وہ تیار ہو گئے۔ اُنہوں نے وشواش کی ادھارشلا وگیان کو رکھا۔ کہ وگیان کی ادھارشلا دشواش۔ اُن کو انیکوں کشٹ اُٹھانے پڑے۔ مذہب کے ٹھیکیداروں نے اُن کو ناستک اور پاپی کہہ کر انیک ڈنڈ دئے۔ کئی زندہ جلا دئے گئے۔ کئی زندگی بھر جیل میں رہے۔ لیکن وہ بھی تھک کر بیٹھ نہ رہے۔ وہ اُس یُگ کے دھرم کے خلاف اندولن کرنے لگے۔ اس پرکار وگیان اور دھرم شترو ہو گئے۔

وگیانکوں کی فتح

لیکن اس گھور یدھ میں فتح وگیان کو ہوئی۔ اور مذہب کے ٹھیکیداروں نے یہ غنیمت سمجھا۔ کہ وگیان کو اپنا شترو بتلانے کی بجائے اُس کو [illegible] متر بنا لیا جائے۔ اُس سمے سے پرتیک دھرم کے [illegible] لوگ کا یہ پریتن رہا ہے۔ کہ وہ اپنے سدھانتوں کو وگیان کے انکول سدھ کریں۔

ویدک دھرم میں انقلاب

ویدک دھرم میں جس کا میں انویائی ہوں کسی یُگ میں بھی دھرم اور وگیان میں شترو تا نہیں رہی۔ یہ ستیہ ہے کہ ویدک دھرم کے پرچار کی اوستھا بھن بھن یُگوں میں بھن بھن رہی ایک وقت تھا۔ جبکہ بھومنڈل میں شدھ ویدک دھرم کا پرچار تھا۔ پھر ایک ایسا یُگ آیا جبکہ انیکوں سدھانت گڑبڑ ہو گئے۔ اور ویدک دھرم اپنے شدھ روپ سے ہٹ کر وویدک ہو گیا۔ ایک سمے آیا۔ کہ جب لوگ ویدک دھرم کو تیاگ کر اُلٹے مارگ پر چلنے لگے۔ اور انیک مت متانتر پرچلت ہو گئے۔ لیکن ایسا کوئی یُگ نہیں ملتا۔ جب ویدک دھرم کے ماننے والوں نے وگیانکوں پر اتیاچار کئے ہوں۔

دھرم اور وگیان کا سنبندھ

ویدک دھرم کے انوسار دھرم کا بھوتک وگیان سے وہی سنبندھ ہے۔ جو زندگی کا شریر سے ہے۔ شریر جیون کا ایک انش ہے۔ وگیان دھرم کا ایک انش ہے۔ دھرم کے انترگت بھوتک وگیان کے اتیرکت باقی چیزیں بھی ہیں۔ یعنی کیول بھوتک وگیان ہی دھرم نہیں ہے آتما [illegible] شریر نہیں۔ کنتو لاش ہے۔ اسی پرکار [illegible] آتمک ودیا بنا بھوتک وگیان بھی نرارتھک ہے [illegible] بھی اس بات کو درشاتا ہے۔ رگ وید ۱۸-۲۰-۱ اتھرو وید اور یجروید ۱۵ ادھیا ۴۵-[illegible] اس بات کی تائید کرتے ہیں۔ اتھرو وید ۳۱-[illegible]-۱۰ میں اس معاملہ کو زیادہ واضح کر دیا گیا ہے

وگیان اشیا کے اعداد کو جاننے کو نہیں کہتے۔ بلکہ اُن پدارتھوں میں جو نیم کام کر رہے ہیں۔ اُن کے جاننے کو کہتے ہیں۔ وید کہتا ہے۔ کہ جو نیموں کے اس سوتر کو نہیں جانتا۔ وہ ایشور کو نہیں جانتا۔ یعنی ایشور کے جاننے کے لئے وگیان کی آوشیکتا ہے۔

رشی دیانند کی تعلیم

ویدک دھرم کا یہی پکش ہے۔ رشی دیانند نے اس پکش کو سنسار کے سامنے رکھا۔ اور اپنی پستک ستیارتھ پرکاش اور رگ وید بھاشیہ بھومکا میں اسی پکش کی وضاحت کر دی۔ قصہ مختصر (۱) آریہ سماج یہ نہیں مانتا کہ دھارمک اُنتی بھوتک وگیان کی اُنتی میں بادھک ہے یا بھوتک وگیان کی اُنتی دھارمک اُنتی میں بادھک ہے۔ (۲) آریہ سماج یہ نہیں مانتا۔ کہ دھرم اور وگیان [illegible] ورودھ ہے۔ (۳) آریہ سماج یہ مانتا ہے۔ کہ جس پرکار ادھیاتمک اُنتی آوشیک ہے۔ اسی پرکار بھوتک وگیان کی بھی (۴) آریہ سماج یہ مانتا ہے۔ کہ وہ دھارمک سدھانت جو بھوتک وگیان کے نیموں سے کھنڈت ہوتے ہیں ماننیہ نہیں ہونے چاہئیں۔

غلط اعتراض

کچھ لوگوں کا آکشیپ ہے۔ کہ آریہ سماج کے لوگ پہلے سے ہی یہ نہیں بتلاتے کہ ویدوں میں کوئی نئی وگیان کی بات ہے۔ پرنتو جب کوئی وگیان ویتا نئی بات نکال دیتا ہے۔ تو آریہ لوگ اسے ویدوں سے سدھ کر دیتے ہیں۔ یہ اعتراض رشی دیانند پر اُن لوگوں نے بھی کیا ہے۔ جو ویدوں کے بھگت سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن لوگ بھول جاتے ہیں۔ کہ صرف وگیانک ہی وگیان سنبندھی منتروں کا ارتھ کر سکتا ہے۔

آخری عرض

پہلے سائنس ونیا اناتم وادی اور ایشور وادی ادرشیہ تھے۔ سرشٹی ایک جٹل سمسیا ہے۔ اور سرشٹی سے جو پرے ہے۔ وہی تو آتما ہے۔ اور ویدک ساہتیہ اُسی کی طرف لے جانا چاہتا ہے۔

سمرتیوں اور پرانوں میں اچھوت پن کچھ شلوک بعد کی ملاوٹ ہیں

اچھوت ادھار سمیلن میں پنڈت نیکی رام کی صدارتی تقریر

ہردوار ۳۱ مارچ۔ گورو کل کے اتسو پر اچھوت ادھار سمیلن کے پردھان کی حیثیت سے پنڈت نیکی رام جی نے صدارتی تقریر کی :

اس وقت ہمارے سامنے یہ پرشن ہے کہ ہندوستان میں ہمارے جو کروڑوں بھائی اچھوت یا پاٹت کہلاتے ہیں۔ اچھوت رہیں یا نہ رہیں۔ میرا یہ نشچے ہے کہ یہ تینوں شبد ہمارے اپنے بنائے ہوئے ہیں کسی رشی کا ان سے تعلق نہیں۔

اچھوت پن سناتن کال سے نہیں آتا

نہ یہ رواج ویدوں کے زمانہ میں تھا۔ نہ سمرتیوں کے زمانہ میں نہ پرانوں کے زمانہ میں۔ اسے خود غرضی سے رچا گیا۔ دکھشن میں کسی اونچی ذات والے کو چھوت سمجھا جاتا ہے۔

اگر تم اپنے بھائیوں کو اچھوت سمجھتے رہے تو آپ بھی جلد اچھوت ہو جاؤ گے۔ اب چند دنوں سے یہ پریورتن ہو گیا ہے کہ کروڑوں سناتن دھرمی بھی اس خیال سے متفق ہیں۔ مہاتما گاندھی اور پنڈت مالویہ جیسے سناتن دھرمی لیڈر برملا کہہ رہے ہیں کہ شاستروں میں کوئی اچھوت نہیں۔ مالویہ جی تو اچھوتوں کو اوم نمو شوائے کا ایدیش دیتے ہیں۔ مالویہ جی اس میں سے کسی کی خاطر اوم کا شبد کم کرنے کو تیار نہیں۔ دلتوں کے ادھار کے لئے ابھی تک عملی کام کم ہوا ہے۔ آریہ پرچارک دیانند کے شسشیوں کو یہ شوبھا نہیں دیتا کہ وہ گوروکل جیسی سنستھا میں ہر جنوں کو صرف فیس کی رعایت دیں۔ بڑے بڑے مارواڑی سیٹھ مالدار اچھوتوں کو چھونے سے پرہیز نہیں کرتے۔ کیونکہ ان کے پاس لکشمی ہے۔

جہاں سمرتیوں اور پرانوں میں اچھوت پن کے شلوک آتے ہیں وہ شلوک ملاوٹ ہیں۔ اچھوتوں پر یہ اتیاچار کہ وہ مٹی کے برتن رکھیں۔ چھاتہ وغیرہ نہ لگائیں۔ سوار ہونے کی نشانیاں ہیں۔ مثلاً مہو سٹیہ پوران میں اکبر اورنگ زیب۔ ملکہ وکٹوریا اور جنوری فروری کے نام مذکور ہیں۔ شری بیاس جی نے ان الفاظ کو نہیں لکھا وہ مطلب کے لئے رکھے گئے۔ ہماری سستی سے بعض ہریجن بھائی جرائم پیشہ سمجھے جاتے ہیں۔ دھرم کو پاوک بنانا تو کہیں رہا۔ ہم خود ہی غلطی سے اگنی میں جل گئے اور دوسروں کو بھی جلا دیا۔

داخلہ مندر

مندر میں جانے کا ہر ایک ہریجن بھائی کو حق ہے جب معمولی آدمیوں کی تیار کردہ مورتیاں مندروں میں جا سکتی ہیں تو آج اور اہر پرماتما کی تیار کردہ چھوت مورتیوں کو ممانعت کیوں ہو؟

سناتن دھرمی کس طرح آریہ سماجیوں کو طعنہ دیتے ہیں کہ وہ مورتی پوجا کا کھنڈن کرتے ہیں۔ کھنڈن تو وہ کرتے ہیں جو پرماتما کے امرت پتروں کو مندروں میں پوجا کرنے سے روک کر پاپ کرتے ہیں۔ اگر میرے بھائیو آپ نے مندروں کی پرتشٹھا کرنی ہے اور گوروکل کے نیک دستکانوں کی زبان سے مورتی پوجا کا کھنڈن نہیں سننا ہے تو اپنے کمزور دلت بھائیوں کو مندروں میں آنے دو۔

اسلامی زمانہ

جب براہمن کشتری اور ویش تلوار کے ڈر سے دھرم کو چھوڑ گئے تو یہی ہمارے بھائی تھے جنہوں نے اپنی چوٹی بچانے کی خاطر اچھوت کہلانا پسند کیا۔ لیکن سختی کے خوف سے دھرم نہ چھوڑا۔

سدھار

کوشش کرو کہ ہریجنوں کا طبعی اور شاریرک سدھار ہو۔ ان کو صفائی کی عادات سکھاؤ۔ مانس اور شراب کی قبیح عادات سے انہیں نفرت دلاؤ۔

شاستر پڑھنے کا حق

مجھ سے مت پوچھو آریہ سماجی کہہ دیں کہ ان بھائیوں کو اختیار وید پڑھنے کا حق ہے جس کو ایشور نے درست زبان دی ہے اس کو سب کچھ پڑھنے کا حق ہے۔ ایشور نے ان کو جس مطلب کے لئے زبان دی ہے اس میں روک ٹوک کا کسی کو حق حاصل نہیں۔

جوٹھا مت دو!

بھائیو وغیرہ میں ان کو جوٹھا نہ دو اور نہ ہی کھلاؤ۔ ابھی جوٹھا نہیں سے داموں اور چکھا رہے ہیں۔ بڑی بڑی اونچی ذاتوں والے برہمن۔ کھشتری ریلوے یا ہوٹلوں سے کھاتے ہیں۔

معاہدے جانے دو

پونہ پیکٹ جیسے معاہدے ہماری سیاکو حل نہیں کر سکتے صرف مہاتما کا مسلک ہی جاتی کو بچا سکتا ہے۔

درانت آشرم سور اجیہ سنگھ

دران آشرم سور اجیہ سنگھ ان بھائیوں کو پیٹ رکھنا ہی دھرم کی سیوا بہتر ہے۔ لیکن ریاست ٹیہری کا بدری ناتھ کا مندر دھرمی ہاتھوں سے بچا۔



گوروکل وشوودیالہ کا کل گیت

دیکھشانت سنسکار کے موقعہ پر پرانے اور نئے سنانکوں نے ذیل کا کل گیت مل کر گایا:-

بھانوں سے ہم کو پیارا کل ہو سدا ہمارا

وِش دینے والے کے بھی بندھن کٹانے والے

منیوں کا جنم داتا کل ہو یہی ہمارا

کٹ جائے سر نہ جھکنا یہ منتر جپنے والے

ویروں کا جنم داتا کل ہو یہی ہمارا

سواد ھین دکھشتوں پر سب کچھ بہانے والے

دھنیوں کا جنم داتا کل ہو یہی ہمارا

پچ جنم بھومی بھارت کو کالمش سے چھڑا کر

گورو بڑھانے والا کل ہو یہی ہمارا

تن من سبھی نیو چھاور کروید کا سندیسہ

جگ میں لے جانے والا کل ہو یہی ہمارا

ہم شیل تلیہ اونچا بھاگیرتھی سا پاون

بھگتوں کا مارگ درشک دکھیوں کا ہو سہارا

آ جنم برہمچاری جیوتی جگا گیا ہے

انور وپ پتر اس کا کل ہو یہی ہمارا

ساماجک سماچار

سارودیشک پرتی ندھی سبھا کا چناؤ

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے عہدہ داروں کا ... پرکار ہوا:-

پردھان:- مہاتما نارائن سوامی جی
اپ پردھان:- پنڈت گنگا پرشاد جی ایم اے چیف جج ٹہری + آچاریہ رام دیو جی
پروفیسر سدھاکر جی ایم اے
منتری:- لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار
...کوشادھیکش لالہ گیا چند جی منتری سارودیشک سبھا
...پستکادھیکش

بچوں کی دھارمک شکشا کیلئے مکھیہ پستکیں

پروفیسر سدھاکر جی ایم اے منتری آریہ سارودیشک ... نے اپدیش امرت وغیرہ پستکیں بچوں کی دھارمک ... کے لئے رکھی ہیں۔ ان میں ہر ایک پاٹھ وید منتروں کے آدھار پر لکھا گیا ہے۔ وید منتروں دوارہ دھارمک ... سرل اور اپیوگی بنایا ہے۔ جس سے ان کے ... بوجھ نہیں پڑتا اور ان کو دھارمک تتھا ناگرک ... میں بشال سہایتا مل سکتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے ... کے لئے بڑا یہ سبھی اپیوگ باتوں کا ان میں ایکھ ... گیا ہے۔ ان پستکوں سے ودیارتھیوں کے پرتی پریم اور ... دھارادھین ہوتی ہے۔ اپدیش امرت کے پانچوں بھاگ ... نے آٹھویں شرینی تک پڑھائے جاسکتے ... پرشاردھ امرت میں بھی بچوں کو پرشارتھی تتھا ... بننے کی شکشا دی گئی ہے انکے دوارا کرم انوسار ... میں بچوں کو بھاری لابھ پہنچ سکتا ہے۔ جب ... بالکاؤں کے شکشنالیوں میں یہ پستکیں ... پڑھائی جاسکتی ہیں۔ یہ بڑی اتم پستکیں ہیں۔ ... سماجوں اور آریہ بھائیوں کو ان پستکوں سے ... لابھ اٹھانا چاہئے۔ پستکوں کے نام ... امرت پانچ بھاگ۔ پرشاردھ امرت۔ جیون امرت ... ہیں۔ پستکیں پروفیسر سدھاکر جی ایم اے ... بارہ کھمبا روڈ نئی دہلی سے مل سکتی ہیں۔

دھرم شکشا کی پریکشا کے نتائج

... پنجاب آریہ شکشا سمتی کی جانب سے ہر سال ... کے امتحانات لئے جاتے ہیں۔ امسال کے نتائج ... ہیں:-

... پریکشا میں شامل ہونے والے ودیارتھیوں کی ... تھی جن میں سے ۲۵۹ پاس ہوئے۔
... ستیہ وتی رول نمبر ۳۶ کنیا پاٹھ شالہ کمالیہ

(۱) تارا دیوی رول نمبر ۷۴۴ کنیا پاٹھ شالہ دھرم کوٹ رندھاوا کل نمبر ۷۶ انعام سات روپیہ

(۳) ساوتری دیوی رول نمبر ۲۱۶ کنیا پاٹھ شالہ لاہور چھاؤنی کل نمبر ۷۵ انعام ۵ روپے

دوسری پریکشا میں کل ۲۶۲ ودیارتھی تھے جن میں سے ۱۱۳ پاس ہوئے

(۱) بلراج آریہ ہائی سکول لدھیانہ رول نمبر ۷۴۲ کل نمبر ۶۲ انعام بارہ روپے

(۲) دھرم وتی کنیا پاٹھ شالہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں رول نمبر ۷۴۵ کل نمبر ۵۸ انعام آٹھ روپے

(۳) لیلاوتی کنیا پاٹھ شالہ ملتان رول نمبر ۷۵۹ کل نمبر ۵۵ انعام چھ روپے

(مولراج منتری آریہ شکشا سمتی پنجاب لاہور)

گوروکل کی سودیشی پردرشنی کا دویہ درشن

ہردوار۔ ۳۰ مارچ ۱۰ سال گوروکل وشو ودیالہ کے ۳۲ ویں واشک اتسو کے سلسلہ میں سودیشی پردرشنی میں ذیل کی اشیاء رکھی گئی تھیں:-

(۱) انسانی پنجر (۲) پنسل وغیرہ بنانے کی مختلف منازل (۳) ... کا سامان (۴) گوروکل پستک بھنڈار کی تیار کردہ پستکیں (۵) کینڈر گارٹن کا سامان (۶) سودیشی قینچیاں۔ بنیان اور جراب وغیرہ (۷) مختلف قسموں اور رنگوں کا سودیشی پارچہ (۸) گلاس ورکس (۹) Earthenware (۱۰) مختلف پولیٹکل لیڈروں کی تصاویر (۱۱) ہاتھ سے Spinning کا طریق (۱۲) Carding اور (۱۳) کھڈی اور (۱۴) مختلف اقسام کا تیار کردہ سوت۔

آریہ سماج نئی دہلی کا چناؤ

(۱) پردھان رائے صاحب گوپی چند جی (۲) سینئر اپ پردھان۔ پنڈت نارائن دیو جی (۳) جونیئر اپ پردھان لالہ جگن ناتھ جی (۴) منتری پنڈت رام سرن جی (۵) سنکیت منتری لالہ وسطی رام جی ... (۶) سہایک منتری بابو سردار سنگھ جی (۷) کوشادھیکش لالہ اگر سین جی (۸) پستکادھیکش۔ بابو جگن ناتھ جی۔

اچھوت ادھار سمیلن بہ صدارت پنڈت نکی رام جی

منظور شدہ قراردادیں

پہلا پرستاؤ۔ سمیلن گوروکلوں کے سنچالکوں سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اچھوت بچوں کو گوروکل میں تعلیم پانے کے سمبندھ میں مالک صاحب کی سادھارن نیتی میں اوشیہ پریورتن کریں۔ تاکہ کم سے کم شلک پر ہر ورش کم سے کم ایک اچھوت بالک گوروکل کی تعلیم سے لابھ اٹھا سکے۔ پروسیشن سمبندھ کی اس نیتی کو ویدک آریہ سکولوں تتھا آریہ کالجوں کے سنچالک بھی ویوہار میں لا دیں تو اتم ہوگا۔

محرک۔ پنڈت امرناتھ جی وید ڈیرہ دون
موید۔ پنڈت پریہ ورت جی سناتک

دوسرا پرستاؤ۔ یہ سمیلن آریہ سماجی بھائیوں سے یہ آشا کرتا ہے۔ کہ وہ اچھوت پن کے سرو ناش میں اگرسر ہوں اور ان اچھوت بھائیوں کے ساتھ ایک پنگتی میں کھان پان تتھا ان بھائیوں کو اپنے گھروں میں نوکر کے روپ میں رکھنے اور ان کے ساتھ سمبندھ کرنے میں بھی سنکوچ نہ کریں۔

محرک۔ سوامی دیوانند جی
موید۔ مہاشہ ہری دیو جی (دہری جن)

تیسرا پرستاؤ۔ یہ سمیلن پرتیک نگر کی آریہ پاٹھ شالاؤں کے سنچالکوں سے سنیہ آگرہ نویدن کرتا ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی پاٹھ شالاؤں میں ہریجن بالکوں تتھا بالکاؤں کے پرویش کیلئے ادھک سے ادھک پریتن کریں۔ اپنی پاٹھ شالاؤں کو تب تک سپھل نہ سمجھیں۔ جب تک کہ ان میں اچھی سنکھیا ہریجن بالکوں کی نہ ہو۔

محرک۔ پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیا
موید۔ پنڈت ودیا ندھی جی ودیا النکار

چوتھا پرستاؤ۔ یہ سمیلن جملہ ہندو بھائیوں سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے دھرم مندروں میں سہرش اچھوت بھائیوں کا پرویش کرا دیں۔ اور اس نیت کرم دوارہ ہندو جاتی کے اتھان میں سہیوگ کریں۔

محرک۔ پنڈت نتیانند جی سناتک
موید۔ پنڈت رام چندر جی پروہت دہلوی

شاکھا گوروکل (جہلم) کا وارشک اتسو

یکم۔ دو۔ تین ویساکھ مطابق ۱۳-۱۴-۱۵ اپریل ۱۹۳۴ء بروز شکر سنیچر۔ ایتوار گوروکل کی تپیہ بھومی میں بڑے سمارو سے ہوگا۔ ۲۔ ویساکھ کو نئے پروشٹ ہونے والے برہمچاریوں کا ویدارمبھ سنسکار ہوگا۔ لہٰذا برہمچاریوں کو لانے والے مہانو بھاؤں سے ونے ہے۔ کہ یکم ...

گوروکل شوُدیالہ کانگڑی میں دکھشانت سنسکار

یکم اپریل کی کارروائی

یکم اپریل کی کارروائی

ہردوار - یکم اپریل - آج ۸ بجے صبح کے وقت ودیالہ سے گوروکل کے برہمچاریوں کا جلوس روانہ ہوا - جلوس میں پرانے سناتک - شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کے سرکردہ سبھاسد گوروکل کے متعدد اُپادھیا صاحبان اور دیگر سجن شامل تھے - جلوس کی شوبھا کو بڑھانے کے لئے یاتری اور درشک جلوس کے دو رویہ صف آرا تھے - ۸½ بجے جلوس منڈپ میں جاکر ختم ہوا -

دکھشانت سنسکار

سنسکار منڈپ میں جو اونچی ویدی بنائی گئی تھی - اس پر پردھان مہودے رائے بہادر بدری داس جی ایڈووکیٹ - رائے صاحب مکھن لال جی - پنڈت بشمبر ناتھ جی اُپ پردھان مہاشہ کرشن جی منتری سبھا - سوامی سوتنترانند جی مہاراج - آچاریہ دیوشرما جی - آچاریہ رامدیو جی - مکھیہ ادھشٹاتا پنڈت چموپتی جی و پرانے سناتک براجمان تھے - اُپ ویدی پر نئے سناتک اور پروہت سجن براجمان تھے - باقی منڈپ میں سرو سادھارن استری پرش سنسکار کی کارروائی کو بڑی دلچسپی سے دیکھ رہے تھے - پروفیسر ستیہ برت جی نے سنسکار کے آرمبھ ہونے کی جنتا کو گھوشنا سنائی اور ودھی پوروک دکھشانت سنسکار کی کارروائی سرانجام پائی - ڈاکٹر کالیداس جی ناگ کا دکھشانت بھاشن کسی اور استھان پر پرکاشت کیا گیا ہے - سنسکار کی کارروائی کے بعد شری پردھان جی - شری سوامی سوتنترانند جی اور پنڈت رام نرنجن تری پاٹھی نے سناتکوں کو آشیرواد دی -

بعد دوپہر کی کارروائی

دوپہر کے وقت بھجنوں کے بعد پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار کا ورن ویوستھا پر ایک پربھاوشالی بھاشن ہوا - جو کسی اور استھان پر شائع کیا گیا ہے -

اپیل

پنڈت جی کے بھاشن کے بعد شری آچاریہ رام دیو جی گورتر کنیا گوروکل ڈیرہ دون کا ودیالیان اور گوروکل کے لئے اپیل ہوئی - جو کہ اسی پرچہ میں کسی اور استھان پر درج ہے ۔

چندہ

ہوا - اس سال گوروکل کے لئے کل نقد چندہ پچیس ہزار سات سو نوے روپے پندرہ آنے اور آٹھ پائی ہوا ہے - اور اس کے علاوہ پانچ ہزار روپیہ سے زائد کے وعدے ہوئے ہیں شری مہاشہ کرشن جی کی بہن جی نے ایک چھاترورتی کے لئے ۴۹۴۴ روپیہ کا دان کیا ۔

رات کی کارروائی

رات کے وقت ایک دو بھجنوں کے بعد شریمان مہاشہ کرشن جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا "آریہ سماج کا اودیشیہ" کے وشے پر سارگربھت اور منورنجک بھاشن ہوا - یہ بھاشن کسی اور استھان پر شائع کیا گیا ہے - اس بھاشن کے وقت حاضرین کی تعداد سات ہزار کے قریب تھی - مہاشہ جی کے بھاشن کے بعد گوروکل کے چھوٹے برہمچاریوں کے کھیل ہوئے اور اُن کے بعد شری ڈاکٹر لنڈن جی کا میجک لینٹرن دوارہ سواستھ سمبندھی بھاشن ہوا - جب بڑے پنڈال میں کھیل ہو رہے تھے - تو دوسرے پنڈال میں شری رام نرنجن جی تری پاٹھی پریاگ نواسی کی ادھیکشتا میں کوتیا سمیلن کی کارروائی خوش اسلوبی سے سرانجام پا رہی تھی ؛

سر گنگا رام کی برسی

سر گنگا رام کی برسی امسال سر گنگا رام کی سمادھ واقعہ راوی روڈ پر حسب معمول یکم بیساکھ مطابق ۱۳ اپریل کو منائی جائے گی اُس دن سودیشی بازار بھی وہاں لگے گا

بٹیٹرہ ریاست جموں میں ویر میلہ

دھرم ویر مہاشہ رام چندر جی کی یادگار میں موضع بٹیٹرہ ریاست جموں میں ہر سال چیت چودش کے موقع پر ویر میلہ منعقد ہوتا ہے - امسال چیت چودش یکم چیت کو تھی لیکن گرد و نواح میں پلیگ کی شکایت ہونے کی وجہ سے ویر میلہ چیت چودش کے موقع پر نہیں منایا جائیگا - چیت چودش کی وجہ سے اب یہ میلہ بیساکھ کی پورنماشی کے موقع پر یعنی ۱۵ سے ۱۷ بیساکھ ۱۹۹۱ بمطابق ۲۷ سے ۲۹ اپریل ۱۹۳۴ء کو منایا جانا مقرر ہوا ہے - امید ہے کہ اس وقت تک پلیگ کی شکایت بالکل رفع ہو جائیگی - اور موسم بھی خوشگوار ہو جائیگا - میلہ کو ہر طرح سے دلچسپ و بارونق بنانے کا پربندھ کیا جا رہا ہے ۔ (انت رام ادھشٹاتا رام چند سمارک دویہ پرچار)

بہار ریلیف کے متعلق سرگرمیاں

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے ۱۷ - فروری کی شام کو کاریہ کرتاؤں کا ایک اور جتھا مظفر پور کیلئے روانہ ہوگیا ہے جس میں پنڈت رام سروپ جی اُپدیشک سبھا ہذا - مہتہ ایشور داس جی ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر - پنڈت سنت رام جی سبھاسد آریہ سماج میانی اور لالہ شادی رام جی سبھاسد آریہ سماج وچھووالی لاہور شامل تھے - مظفر پور پہنچ کر یہ لوگ آریہ سماج آل انڈیا ریلیف کمیٹی کے مشورہ سے دیہات میں چلے جائینگے - اُن کا مرکز موتی ہاری ہوگا اور وہاں سے یہ لوگ ضلع چمپارن کے مصیبت زدہ دیہات میں امداد پہنچائینگے -

آریہ سماج حافظ آباد کا سالانہ جلسہ

۹ - مارچ ۱۹۳۴ء کو بارش کے باعث نگر کیرتن نہ ہوسکا - ۱۰ - ۱۱ مارچ کو سوامی یوگانند جی - پنڈت گوروت جی سناتک - پنڈت وشوا ناتھ جی شاستری - مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر کے بڑے پربھاوشالی ویاکھیان ہوتے رہے - پریم جی کے لیکچروں کو پبلک نے بہت پسند کیا - کئی ایک نے ماس کھانا چھوڑ دیا ہے -

(ہزاری لعل منتری آریہ سماج حافظ آباد)

بعدالت تعلقی اول ضلع بلند شہر

باجلاس جناب ٹھاکر رندھیر سنگھ صاحب بہادر بی ایس سی ایل ایل بی منصف اول بلند شہر

مقدمہ دیوانی ۹۶ بابت ۱۹۳۴ء

تفرقہ ۴۵ بابت ۱۹۳۴ء

لالہ ہر پرشاد ولد لالہ مکھن داس ۔ لالہ نند دت ۔ لالہ ہر پرشاد مذکور قوم ویش ساکنان ۔۔۔ مدعا علیہم ساکنان عذر دار

بنام تلا ولد تراں - سوکھا ولد تلا - تلا ولد ۔۔۔ فقیرا برادر حقیقی تلا مذکور - اما خرد اقوام بھر بوجہ ۔۔۔ بانسرولی ناصر پور پرگنہ سکار پور - مجیدا زوجہ بھر بوجہ ساکن گنگر ذا بنورائی پور پرگنہ ۔۔۔ زوجہ سردار قوم بھر بوجہ ساکن ائیرہ پرگنہ ۔۔۔ باد اللہ ولد ختنو - لدھا ولد باد اللہ اقوام بھر بوجہ ۔۔۔ موضع رنگ پور - پرگنہ سکار پور - مسمات عظیما زوجہ وزیر قوم بھر بوجہ ساکن کیتا دلی - پرگنہ ۔۔۔ مسمات سردپی زوجہ منو قوم بھر بوجہ ساکن ۔۔۔ پرگنہ ہاپور - وزیرا زوجہ مختیار قوم بھر بوجہ ۔۔۔ مذکور مدعیان ؛

تلا ، سوکھا - ہوبا نابالغ تلا مذکور ساکنان ۔۔۔ ناصر پور - مسمات بعیدا ساکن گنگہرا لی ۔۔۔ مسمات شریفا ساکن ائیرہ - باد اللہ - لدھا ساکن ۔۔۔ رنگ پور - مسمات عظیما ساکن کیتا دلی - مسمات سردپی ساکن ڈہانہ - مسمات وزیرا زوجہ مختیار ۔۔۔ بکرا اقوام بھر بوجہ مدعیان

چونکہ ہر پرشاد وغیرہ سائلان نے درخواست ۔۔۔ عدالت میں گذرانی ہے - ۔۔۔ تکمیل بیعنامہ کردی گئی زر ۔۔۔ ہم ۔۔۔ کرا جاوے - لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے ۔۔۔ حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ

۱۶ اپریل ۱۹۳۴ء

بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ۔۔۔ درخواست کے خلاف وجہ دکھا دیں - اگر آپ ۔۔۔ تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی - آج بتاریخ ۲۰ - ۔۔۔ ۱۹۳۴ء

گوروکل کو اس بار آئے ہوئے تقریباً چار سال ہوگئے ہیں اس وقت تک ۹۶۰۰۰ روپیہ زمین اور عمارتوں پر خرچ ہو چکا ہے۔

کالج لائبریری، لیبارٹری وغیرہ کی عمارتوں کا اندازہ ایک لاکھ روپیہ ہے۔ ودیارتھی بڑھ جانے کے کارن چھوٹے ودیارتھیوں کے آشرم کو بھی بڑھانے کی ضرورت ہو رہی ہے۔ اس کے لئے بھی تقریباً پانچ ہزار روپیہ کی ضرورت ہوگی۔

ابھی تک صرف مہا ودیالیہ آشرم بنا ہے پڑھائی کے لئے کوئی انتظام نہیں ہے برہمچاری مہا ودیالیہ آشرم کے آنگن میں اوپادھیائے بیٹھ کر ہی کام چلا رہے ہیں۔ آندھی بارش تیز گرمی کے بچاؤ کے لئے ضروری ہے کہ کالج کی عمارت جلد از جلد بن جائے۔ اس پر ایک لاکھ کے قریب خرچ ہوگا جس میں سے کچھ روپیہ آ گیا ہے۔ لیکن وہ اس کام کے لئے ناکافی ہے آریہ جنتا سے آشا ہے کہ وہ اس کمی کو شیگھر پورا کرنے کا پریتن کرے گی۔

اوپادھیائے برتی

گوروکل کے تین مہا ودیالہ میں ۱۶ پروفیسر ہیں جن پر تقریباً ۲۵ ہزار روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے۔ اوپادھیائے برتی فنڈ میں تقریباً ۴ ہزار روپیہ چیئرز کے لئے جمع ہیں کوشش کی جا رہی ہے کہ کل اوپادھیائے برتی کے لئے دھن ریزرو کر دیا جائے۔

اس وقت سالانہ جلسہ سے پہلے اور دوسرے موقعوں پر بھی اوپادھیائیوں کو پڑھائی کا کام چھوڑ کر ڈیپوٹیشنوں پر جانا پڑتا ہے۔ جس سے یہاں کے کام میں ہانی پہنچتی ہے۔ آریہ جنتا کا کرتویہ ہے کہ گوروکل کے پربندھکوں کو اس طرف سے بالکل نشچنت کر دے اور جتنے اوپادھیائے اس وقت کام کر رہے ہیں کم از کم اتنی ہی چیئرز قائم کر دے۔

خیراتی ہسپتال

آیورویدک کالج کے ودیارتھیوں کو عملی تعلیم تعلیم تھا اردگرد کے دیہات کی امداد کے لئے یہ ہسپتال گوروکل میں خوب کام کر رہا ہے۔ مریضوں کے لئے رہن سہن کا بھی کچھ انتظام ہے۔ مگر عمارت کی کمی سے خاطر خواہ سیوا نہیں ہو سکتی۔ غریب گرامین بھائیوں کے دکھ نوارک دانی اپنا ہاتھ ادھر بھی بڑھا کر پنیہ لابھ کریں۔

چھاترورتی

گوروکل پریمیوں نے غریب اور ہونہار ودیارتھیوں کی سہایتا کے لئے ۱۴۵۸۰ روپیہ دھن دیا ہوا ہے جس کے سود سے ادھیکاری بالکوں کو ہر سال تقریباً ۸۰۰ روپیہ کی امداد کی جاتی ہے جتنا اس کو مضبوط کرے گی اسی قدر زیادہ

گوروکل وشو ودیالہ کانگڑی کی آوشکتائیں

(از پبلک سیکرٹری آفس گوروکل کانگڑی)

بالکوں کو گوروکل شکھشا حاصل کرنے کے لئے مدد مل سکیگی۔ اس وقت چار اچھوت بالک بھی وظیفہ پر پڑھ رہے ہیں۔

شری بھائی ٹیک چند جی ناگیہ ڈیرہ غازیخاں نواسی کی پردانت چھاترورتی فنڈ سے ڈیرہ غازیخاں

نیتاؤں نے مکت کنٹھ سے تعریف کی ہے۔

آیورویدک کالج

اس وبھاگ میں دو ڈاکٹر تتھا دو ویدیہ پروفیسر ہیں۔ اس مد میں تقریباً ۵۷۰۰ جمع ہیں سالانہ خرچ تقریباً ۹۰۰۰ روپیہ ہو جاتا ہے جس میں لگ

چانسلر گوروکل وشو ودیالہ کا نئے سناتکوں کو آشیرواد

دیکھشانت سنسکار کے خاتمہ پر شری رائے بہادر دیوان بدری داس جی پردھان شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے چانسلر گوروکل وشو ودیالہ کی حیثیت سے گوروکل کے نئے سناتکوں کو ذیل کا آشیرواد دیا:۔

میں سبھا کی اور سے دوسرے گورو جنوں کے ساتھ آپ کی سپھلتا پر آپکو ودھائی دیتا ہوں۔ آپ کی یوگیتا کا ثبوت وہ پرمان پتر ہے جو کہ آچاریہ جی نے آپکو دیا ہے۔ آپ کی شاریرک اُنتی کا پرتیکش آپ کے چہروں کی بشاشت سے ملتا ہے۔ اب آپ گوروکل کو چھوڑ کر دوسرے آشرم میں داخل ہونے لگے ہیں۔ یہاں بھی آپ کو پریکھشا کی کسوٹی میں سے گزرنا پڑا اب دوسرے آشرم میں بھی آپکو پریکھشا دینی پڑے گی۔ آپ نے جس درشنی کون سے یہاں کی پریکھشا کو پاس کیا اگر اسی سے آئندہ پریکھشا میں بھی آپ نے سپھلتا پراپت کی تو آپ اپنا نام روشن کرینگے۔ یہاں گوروکل میں اب تک آپ کے گورو جن آپکو سکھشا دینے کے لئے آپ کے پاس آتے رہے۔ اب اپنے نئے آشرم میں آپ کو سویم اپنے گورو جنوں کے پاس جانا پڑے گا اور آپ نے اب دوسروں سے خود یتن کر کے سکھشا گرہن کرنی ہوگی۔ اب دنیا اس نئے آشرم میں پرویش کرنے پر آپ کو جس ترازو میں تولیگی اس میں آپکو تلنا پڑے گا۔ آپ جیون سنگرام میں آگے بڑھنے کے لئے جو قدم اٹھائینگے۔ اس سے آپ کی سپھلتا کا پرمان ملتا رہے گا۔

کا ایک بالک ہر سال بنا شلک لیا جاتا ہے۔

شری سوامی شردھانند سمارک ندھی

گوروکل کی مستقل سہایتا کے لئے اس فنڈ کی ستھاپنا کی گئی ہے جس میں دانی کم از کم دس روپیہ سالانہ خود دیکر یا اپنے بھائی سے دلوا کر ممبر بن سکتے ہیں۔ ہر ایک ممبر کو ایک پستک سالانہ سوادھیائے کے لئے بھینٹ کی جاتی ہے۔

ویدک ونے نامی پستک کے دو بھاگ گت دو ورشوں سے دانیوں کو بھینٹ کئے جا چکے ہیں تیسرا حصہ تیار ہو رہا ہے۔ اس امولیہ پستک میں ایک ایک دن کے لئے ایک پرارتھنا منتر دیا گیا سہت دیا گیا ہے۔ بھگتی بھاؤ کے ابھلاشی ان کریں اور اپنا کلیان کریں۔ ان پستکوں کی سہارتیہ

بھگ ۳۰۰۰/ گھاٹا رہتا ہے۔ یدی آریہ جنتا اپنی ضروریات گوروکل آیورویدک فارمیسی سے خریدنے لگ جاوے تو بہت جلد یہ کالج اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکتا ہے۔ صرف دھیان ہی کی ضرورت ہے۔ ادویات شاستروکت ودھی سے اور تازہ جڑی بوٹیوں سے بنائی جاتی ہیں۔

دھرم شالہ

گوروکل میں روزانہ درشن دینے والے یاتریوں کے لئے کچھ کمرہ بنائے گئے ہیں۔ مگر وہ گرمی کے دنوں میں بالکل ناکافی ہو جاتے ہیں۔ کبھی کبھی تو آنیوالے سجنوں کو کشٹ بھی سہنا پڑتا ہے اس ضرورت پر جنتا کو بہت جلد دھیان دینے کی ضرورت ہے۔

کیمپ منڈل

اُتسو پر آنے والے جن بھائیوں کو چھولداری نہ ملنے سے ہوا وغیرہ کے کارن کافی کشٹ ہوتا ہے اس کی مستقل نورتی کے لئے نگر نگر کی سماجوں سے نویدن کیا گیا ہے کہ اپنا اپنا کیمپ منڈل بنوا دیں بہت سے بھائیوں نے اس نویدن پر دھیان دیا ہے کئی یتن کر رہے ہیں۔ باقی سماجوں کو پھر یاد دہانی کی ضرورت ہے۔ مشترکہ کمروں میں جلسہ کے دنوں کے لئے ایک شیشالہ حاصل کرنے کے لئے ۵۰/ روپیہ کی رقم مقرر کی گئی ہے۔ اُتساہی بھائی آریہ جنتا سے اکٹھا کر کے بنوا دیں اور جلسہ پر آنے والے بہن بھائیوں کو آرام مہیا کر دیں۔

پردرشنی

مدت سے وچار ہو رہا ہے کہ یہاں ایک مستقل بڑھیا پردرشنی قائم کی جائے۔ جس کے اندر گوروکل کے حالات کو فوٹو اور ماڈل میں دکھایا جائے دیش کی کلا کوشل کے نمونے موجود رہیں۔ اس مد میں تھوڑا سا دھن موجود ہے کیا کوئی دیش پریمی ادھر دھیان دینگے۔

چھوٹے سناتکوں کے کوارٹر

گوروکل کو اس پار آئے ہوئے چار ورش ہو گئے ہیں۔ مگر ابھی تک بیچارے چھوٹے کرم چاری ٹین کی دیواروں اور چھت والے مکانوں ہی میں تپ کا جیون گذار رہے ہیں۔ گرمیوں میں تو ان کی حالت قابل رحم ہو جاتی ہے۔ کیا دان ویر دیا کرینگے۔ اس مد میں تقریباً ۶۰۰۰/ خرچ ہونے کا اندازہ ہے۔

گوروکل پستکالیہ کی مانگ

کوشش کی جا رہی ہے کہ آریہ سماج کی ستھاپنا سے لیکر آج تک جس قدر لٹریچر ویدک سدھانتوں سوامی جی۔ آریہ سماج کا اتہاس کے متعلق شائع ہو رہا ہے۔ گوروکل پستکالیہ میں سنگرہ کیا جاوے جو بھائی اس سمبندھ کی پستکیں، ٹریکٹ آدی دان کر سکتے ہوں وہ گورز گوروکل کو فہرست بھیجنے کی کرپا کریں۔

گوروکل کوروکشیتر سماچار

۱۔ موسم آجکل اچھا ہے۔ ۶۔۷ مارچ کو بارش ہو گئی تھی جس سے سردی پھر واپس آ گئی

۲۔ ۱۱ مارچ سے ودیالیہ کھل گیا ہے۔ ۸ مارچ کو شری مولراج جی بی اے بی ٹی گوروکل میں تشریف لائے اور گوروکل کے سب مقامات اور انتظام کو دیکھ کر خوش ہوئے آپنے ماہ مئی کے اندر یہاں کچھ دن رہنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ آپکی قیمتی رائے سے کاریہ کرتاؤں کو فائدہ پہنچا

۳۔ سالانہ جلسے کے بعد ٹیری شیر بینوں کے قریباً ۲۵ برہمچاریوں نے شاہ آباد اور انبالہ میں مجمع کثیر میں اپنے جسمانی ورزش کے کرتب دکھلائے

مذہب اسلام پر چند عالمانہ تصنیفات

ضرور منگائیے

مولوی عبدالحمید بانی ہی مناظر اسلام
ملہمان وید
اور ویدک اعتقادات پر سوامی درشنانند جی کا زبردست مباحثہ
قیمت ۱۲ر

مولوی ابو رحمت اور منشی امیر احمد کے میرٹھ کے
وید مقدس اور آریہ دھرم
پر کئے گئے اعتراضات کا تسلی بخش جواب ابطال بشارت احمدیہ
میں دیکھئے قیمت ۶ر

شہید اکبر کے قلم کا
اعجاز مرزا چشم آریہ کے اعتراضات کا جواب
قادیانی علمیت کا نچوڑ
محمدی پیشنگوئیوں کا رد۔ قرآن اور اسلامی تعلیمات پر دلچسپ بحث اور ویدک دھرم پر کئے گئے اعتراضات کی عالمانہ تردید۔
قیمت ۱۲ر

مرزا غلام احمد قادیانی کے
نسیم دعوت
فرسودہ اعتراضات کا مدلل جواب روح و مادہ، تناسخ، مکتی اور نیوگ کے فلسفہ کی حقیقت۔ کتاب آسمانی اسلامی خدا کی خدائی کو نجوم کی طرز انداز میں آشکارہ کیا گیا ہے قیمت ۵ر

قرآنی تعلیمات پر
دلچسپ تنقید قصے کہانیوں کی حقیقت الہام کی سرگذشت
قرآن کی چھان بین
توحید اسلامی توحید کی خامیوں پر مدلل درجامع بحث

قادیانیوں کے خلیفہ اول
حکیم نور الدین کی تصدیق
براہین احمدیہ کی پڑتال، قرآنی معجزات کی اہمیت، آدم و شیطان کے قصے کی سرگذشت، ضرورت قرآن پر بحث اور علمیت قرآن در بارہ زمین و آسمان پر دلکش ریمارکس
قیمت ۶ر

اسلامی اعتقادات پر
چند سوالات کے جوابات کی تحقیق
رد خلعت اسلام
میں کمال خوبی سے کی گئی ہے۔
قیمت ۶ر

کیا وید کی ابتدا قرآن کے بیانات سے ہم آہنگ ہیں؟
محمد پور
کے ایک گنگا جیسی مصنف کے دعوی کی تردید
دو ذات جواب دیکھئے قیمت ۶ر

ملنے کا پتہ:۔

پنڈت وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

دان دیئے دھن نہ گھٹے

کیا ہی خوب بزرگوں نے کہا ہے۔ کہ جب کبھی آپ نے دان دینا ہو تو مستحق کو دیں۔ اگر دان دینے کی طاقت پرماتما نے دی ہے اور جب بھی آپ دان دینے لگیں تو

پنجاب کبھندر اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور کو نہ بھولیں!

یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سہائک سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے۔ جس کے انتظام میں ہند قوم کے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ اس وقت ۱۰۰ لڑکے اور لڑکیاں پرورش پا رہے ہیں۔ خوراک، پوشاک اور نقدی جس صورت میں بھی آپ سہائتا کر سکیں کریں۔ جب کبھی کسی یتیم بچے یا بچی کا پتہ لگے تو اسے یتیم خانہ میں پہنچا دیں یا ہمیں اطلاع دے کر بھیجنے کا خرچ بھی ادا کیا جائے گا بھیجیں۔ رپورٹ مفت

طلب کریں } **آنریری سیکرٹری پنجاب کبھندر یہ اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور**

تمام دنیا میں مشہور — **موسم آگیا** — مصفی خون کا بادشاہ

بھگوانس عرق عشبہ

ایک روپیہ آٹھ آنہ | ۸ر

مصفی خون۔ خارش۔ پھوڑا پھنسی آتشک۔ ناسور گنٹھیا۔ بدن کے سیاہ و سفید داغ جو تمام جلدی بیماریاں کیلئے تمام دنیا میں مشہور ہے ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کتاب طلب کرنے پر مفت ملتی ہے پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں ڈیڑھ روپیہ (۱۸ر) بیں ملتا ہے۔ ہر ایک موسم میں مرد بچے عورت بوڑھے سب کو یکساں مفید ہے کسی قسم کا پرہیز نہیں ہے۔ نوٹ (۱) بذریعہ ڈاک ایک بوتل پر محصول ڈاک و پیکنگ ایکرو پیہ دس آنہ علاوہ قیمت خرچ ہوتا ہے (۲) لاہور میں مشہور بیلی رام آنند سنز سے مل سکتا ہے۔

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

آیورویدک فارمیسی گورو کل کانگڑی کی مشہور ادویات

چیون پراش

ہر موسم کے لائق بڑھیا، لذت دار ٹانک، کمزور اور بوڑھوں کا ایک ماتر سہارا۔ قیمت چار روپیہ سیر۔

نوٹ:۔ اصلی چیون پراش نام کا ٹریڈ مارک مفت منگائیے

سپاری پاک

عورتوں کی ماہواری سمبندھی سب تکلیفوں کو دور کرتا ہے اور انہیں بچہ پیدا کرنے کے قابل بناتا ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (۱۸ر) پاؤ

ست شلاجیت

پیشاب کا بار بار آنا۔ پیشاب میں دھات آنا۔ کمر درد۔ درد گردہ جگر کی کمزوری و خون کی کمی کے لئے ایک ہی دوائی ہے۔
قیمت بارہ آنے تولہ

مکردھوج

نیا خون۔ نیا ویریہ اور نئی طاقت پیدا کرتا ہے قیمت ۵ روپیہ تولہ

مکردھوج وٹی

معدہ کو قوت بخشتی ہے قیمت بارہ روپیہ تولہ

بھیم سینی سرمہ

آنکھوں کے تمام امراض کا اکسیر علاج قیمت تین روپیہ تولہ

فہرست ادویات مفت

پتہ:۔ آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

برہما ایجنٹ:۔ بی۔ جی مہتہ ۳۰۶، ۳۰۷/۳۱۳ منگلری سٹریٹ رنگون (برہما)

ओ३म्

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

جلد ۳۰

قیمت: سالانہ سعہ — ممالک غیر سے لعہ
ششماہی عہ — فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۱۵

SUNDAY 15th April 1934

اتوار ۳ بیساکھ سمت ۱۹۹۱ مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۳۴ء دیانند آبد ۱۱۰

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ॥

۲۔ ایشور ستچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرو ایشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ॥

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ॥

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروا ادیت رہنا چاہیے ॥

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہییں ॥

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیشیہ ہے ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک انتی کرنا ॥

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیے ॥

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیے ॥

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی انتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہیے ॥

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ॥

وید امرت

رگوید — یجروید — سام وید — اتھروید

यस्तु सर्वाणि भूतान्यात्मन्नेवानुपश्यति।
सर्वभूतेषु चात्मानं ततो न विचिकित्सति ॥ ६ ॥ (یجروید۔ ادھیائے ۴۰ منتر ۶)

اس یجروید منتر کا منتر درشٹا رشی "دیرگھ تما" ہے۔ دیوتا "آتما" ہے۔ چھند "یجر وانُشٹپ" ہے اور سُور "گاندھار" ہے ॥

اس یجروید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ "جو لوگ سرو ویاپی، ہیائے کاری، سروگیہ، سناتن، سب کے آتما انتریامی، سب کے درشٹا پرماتما کو مان کر سکھ دکھ، ہانی لابھوں میں اپنے آتما کے تلیہ سب پرانیوں کو جان کر دھارمک ہوتے ہیں۔ وہ موکھش کو پراپت ہوتے ہیں" ॥

بے رحم انسان ہمدردی سے منطلوم جانوروں پر چھری چلاتا ہے۔ اپنے نفس بھرے دماغ کو تسلی دینے کے لئے کبھی اسے "جھٹکا" کا نام دیتا ہے اور کبھی "حلال" سے تعبیر کرتا ہے۔ وہ بھگت کبیر کے اس واکیہ کو نہیں سنتا ہے

کہے کبیر سنو بھائی سادھو آگ دوہاں گھر لاگی — ان جھٹکا ان بسمل کینا دیا دوہاں سے بھاگی

سنبھل سنبھل من مورکھ، تیرے پاؤں میں چیونٹی چل رہی ہے۔ دیکھ دیکھ اسے بے عتنائی سے پامال نہ کر دے — سن سن اوپر سے آواز آ رہی ہے

میازار مورے کہ دانہ کش است — جان دارد و جان شیریں خوش است

وید بھگوان سچ ہی فرماتا ہے — اے انسانو! (यः) جو عارف (आत्मन्) پرماتما کے اندر (एव) ہی (सर्वाणि) تمام (भूतानि) مخلوقات کو (अनु) بعد از یقین ہے (पश्यति) دھیان درشٹی سے دیکھتا ہے۔ اور اسے اپنے سمان ذی نفس سمجھتا ہے۔ وہ کسی بھی برائی کے درپئے آزار ہونے کی شرمناک جسارت نہیں کرتا۔ اس کے ورد زبان یہی شعر رہتا ہے

شنیدم کہ مردان راہ خدا — دل دشمناں ہم نکردند تنگ

جھک جھک او باؤلے! ان دنیا داروں کے نقش قدم پر نہ چل — یہ تو تجھے یا تو جیل میں پہنچا کر دم لیں گے۔ یا ہسپتال کا مریض بنائیں گے۔ ان کے پاس پڑا ہی کیا ہے۔ جو تو ان سے لو لگاتا ہے۔ اور ان کا دست نگر رہتا ہے۔ ادھر سن وید بھگوان کیا فرماتا ہے:—

(तु) لیکن جو عارف (सर्व) تمام (भूतेषु) مخلوقات میں (च) بھی (आत्मानम्) آتما کو (ततः) وہ ودوان پرکرتی آدی پدارتھوں میں دیکھتا ہے۔ وہ اس بھگوان کو دیکھتی ہے۔ اور اس کے جلوہ کو ہر ذرہ میں ہویدا پاتی ہے (न) نہیں (विचिकित्सति) شک پیچھے ہٹنے کو پراپت ہوتا۔ اس کی حقیقت بین آنکھ ذرہ ذرہ میں اس بھگوان کو دیکھتی ہے۔ اور اس کے جلوہ کو ہر ذرہ میں ہویدا پاتی ہے۔ سے تو دیر و حرم میں اسی پاک ذات کا ہی جلوہ نظر آتا ہے۔ اور وہ اسے ہی ہر ذرہ میں موجود پاتی ہے ॥

(اوم عظم)

آریہ دھرم سبھا کی ایک وشیش کانفرنس

۲۷ مارچ ۱۹۳۲ء کو دو بجے بعد دوپہر آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی میں آریہ دھرم سبھا کی ایک وشیش کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں نمن لکھت کارروائی سر انجام پائی:۔

۱ مہاشہ کرشن جی کے پرستاؤ اور انومودن شری سیٹھ مدن موہن جی کے سمرتھن پر سروسمتی سے شری مہاتما نارائن سوامی جی اس کانفرنس کے پردھان نرواچت ہوئے:۔

۲ پرارمبھ میں شری پردھان جی نے اس کانفرنس کے اُدیش کا سپشٹیکرن کرتے ہوئے پرگٹ کیا کہ آریہ سماج کے اُپ نیموں کے سنشودھن کو درشٹی میں رکھتے ہوئے یہ کانفرنس بلائی گئی ہے۔ آریہ سماج میں پرویشٹ ہونے کے لئے کیول دس نیموں کا ماننا اوشیہ ہے۔ اتھوا انیہ سدھانتوں کا بھی یہ وشے اس کانفرنس کے سامنے وچارنیہ ہے۔ یہ کانفرنس اس وشے میں جو کچھ نشچے کرے گی۔ وہ نشچے سفارشی (Recommendatory) سمجھا جائے گا۔ اور دھرم آریہ سبھا اور وہاں سے سارودیشک سبھا میں اُپ نیموں میں شامل ہونے کے لئے بھیجا جائے گا:۔

اس کے پشچات شری پنڈت گھاسی رام جی نے نمن پرستاؤ پیش کیا:۔

"نشچے ہوا۔ کہ آریہ سماج میں پرویشٹ ہونے اور رہنے کے لئے دس نیموں کے ساتھ اُن سدھانتوں کا بھی جو ویدوں کے آدھار پر رشی دیانند نے اپنے گرنتھوں میں لکھے ہیں۔ ماننا اور اُن پر آچرن کرنا اوشیہ ہے":۔

شری پنڈت بھگت دت جی نے اس پرستاؤ کا انومودن کیا:۔ اس پرستاؤ پر نمن تین سنشودھن آئے:۔

(۱) نشچے ہوا کہ آریہ سماج میں پرویشٹ ہونے اور اُس میں رہنے کے واسطے دس نیموں کا ماننا اور اُن پر آچرن کرنا پریاپت ہے۔ یدیپی پرنتو آریہ سماجی کو رشی دیانند کو گورو ماننے کی حیثیت سے اُن کے لیکھوں کو مانیہ سمجھنا چاہئے:۔

یہ سنشودھن شری پنڈت دیو بندھو جی سدھانت النکار نے پیش کیا۔ اور شری پنڈت وید ویاس جی ایم۔ اے نے اس کا انومودن کیا:۔

(۲) نشچے ہوا کہ آریہ سماج میں پرویشٹ ہونے اور رہنے کے لئے آریہ سماج کے دس نیموں کو ماننا اور آچرن کرنا اوشیہ ہے۔ یہ تو نرِوواد ہے۔ کہ ان دس نیموں کی وہی ویاکھیا مانی جانی چاہئے جو کہ رشی دیانند نے اپنے گرنتھوں میں کی ہے:۔

یہ سنشودھن شری پنڈت دیو شرما جی ودیا النکار نے پیش کیا۔ اور شری پروفیسر دھرمیندرناتھ جی شاستری ایم۔ اے نے اس کا سمرتھن کیا:۔

(۳) یہ آریہ ودوت سمیلن نشچے کرتا ہے۔ کہ:۔

(ا) آریہ سماجوں میں پرویشٹ ہونے اور رہنے کے لئے دس نیموں پر آچرن سویکار کرنے کی پرچلت پرتھا پریاپت ہے:۔

(ب) آریہ سماج میں سامواہک روپ میں سامانیت شری سوامی جی کی ویدک سمبندھی شکشا پرمانک سمجھی جانی چاہئے۔ یدی سوادھیائے کرتے ہوئے کسی کو کسی بات میں وچار بھید ہو۔ تو اُس کا ودوانوں دوارہ وچار ہو کر نرنے ہونا چاہئے۔ پرنتو کیول وچار بھید کے کارن کسی کو کسی سماج کے ادھیکار سے وانچت نہیں کرنا چاہئے:۔

شری پنڈت راجا رام جی نے یہ سنشودھن پیش کیا۔ اور شری پنڈت وشنو مِتر جی شاستری ایم۔ اے نے اس کا سمرتھن کیا:۔

سنشودھنوں کے پراپت ہو جانے اور اُن کے سمبندھ میں پرستاوک اور انوموک مہاشیوں کے بھاشن ہو جانے پر اس وشے پر نمن سجنوں کے بھاشن ہوئے:۔

۱ شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار ۲ سوامی ویدانند جی تیرتھ ۳ پنڈت بدھ دیو جی میرپوری ۴ ٹھاکر امر سنگھ جی آریہ مسافر ۵ پنڈت الگو رائے جی شاستری ۶ پنڈت برہم دت جی جگیاسو ۷ پنڈت دیویندر ناتھ جی شاستری ۸ پنڈت دھرمیندر ناتھ جی " ۹ " لوکناتھ جی (سندھ) ۱۰ پنڈت دیویندر ناتھ جی لمبئی ۱۱ پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی (بنگلور) ۱۲ سوامی نتیانند جی لاہور ۱۳ آچاریہ چندر جی شاستری ۱۴ پنڈت رامدت جی شکل ایم۔ اے ۱۵ پروفیسر رام دیو جی ۱۶ لالہ رام پرشاد جی:۔

ان وکتاؤں کے پشچات شری پنڈت ٹھاکر دت جی نے نمن سنشودھن پیش کیا:۔

سدھانتوں کے ستھان میں مولک سدھانت شبد کیا جائے۔ اور نیچے یہ شبد لکھے جائیں۔ یہ مولک سدھانت کون سے ہیں۔ اُن کی ایک سوچی سارودیشک سبھا ودوانوں دوارہ نشچے کر کے پرکاشت کرے۔

اس سنشودھن کا انومودن نہ ہونے سے یہ سنشودھن گر گیا۔ اسی پرکار پنڈت الگو رائے جی شاستری کا

نوٹس

ایک پندرہ سالہ راٹھور راجپوت لڑکی کے لئے جو کہ مڈل پاس ہے۔ اور مڈل تک انگریزی پڑھی ہوئی ہے۔ تندرست خوبصورت اور گرہست کاریہ میں ہوشیار ہے۔ بیس سے پچیس سال کے راجپوت لڑکے کی ضرورت ہے۔ جو تندرست۔ نیک چال چلن و تعلیم یافتہ ہو۔ ذریعہ معاش اچھا ہو۔ اور آریہ خیالات کا ہو۔ خط و کتابت جلد پتہ ذیل پر ہونی چاہئے:۔

دھوم سنگھ منصرم نئی منڈی مظفر نگر (یو۔ پی)

ضرورت

گنپتی لال آریہ کنیا پاٹھ شالہ لدھیانہ کے لئے دو تجربہ کار استانیوں کی ضرورت ہے۔ جو کہ مڈل کی جماعتوں کو اچھی طرح سے پڑھا سکیں۔ بھوشن پاس یا پراگیہ وشارد کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ حسب لیاقت ملے گی۔ درخواستیں بہت جلد مفصلہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں:۔

مینیجر آریہ کنیا پاٹھ شالہ لدھیانہ

ودھوا کی ضرورت

ایک برسر روزگار آریہ سجن جن کی ماہوار آمدنی سو روپیہ سے زیادہ ہے۔ اور جن کی آیو لگ بھگ ۴۰ برس ہے۔ کے لئے ایک پڑھی لکھی سدا چاری ودھوا کی آوشیکتا ہے۔ ودھوا کی عمر ۲۵ برس سے ادھک نہیں ہونی چاہئے۔ ذات پات کی کوئی پرواہ نہیں ہو گی۔ پتر ویوہار منن پتہ پر ہونا چاہئے

دیوناتھ انسپکٹر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون لاہور

اہلو والیہ ور کی ضرورت

ایک پڑھی لکھی سوشیل روپ وتی جوان کنیا کے لئے کنوارے یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ آریہ خیالات کے نوجوان کو ترجیح دی جائے گی:۔ خط و کتابت کا پتہ:۔

۵۲۳ معرفت اخبار پرکاش لاہور

ور کی ضرورت

ایک پڑھی لکھی کنیا کے لئے ایک کھاتے پیتے خاندان کے آریہ ور کی ضرورت ہے جس کی ۲۵ برس کے لگ بھگ ہو اور برسر روزگار ہو۔ خاندان اور جہیز کے لالچی درخواست نہ کریں۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہو:۔

لالہ رام مل سونی بی۔ اے ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر جامکی۔ ضلع سیالکوٹ

ور کی ضرورت

ایک اعلےٰ گھرانے کی کھتری کُل اتپن سوشیل پڑھی لکھی نوجوان ہر پرکار سے یوگیہ کنیا کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ ور کا آریہ سماجی خیالات کا ہونا ضروری ہے۔ ودواہ جلد کیا جائے گا۔ خواہش مند اصحاب پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں:۔

سالگ رام کپلا ایڈووکیٹ لدھیانہ

ضروری نویدن

جن خریداروں کو ۸ اپریل ۱۹۳۲ء کے پرچہ میں اطلاعی چٹھیں بھیجی گئی ہیں۔ اُن کی خدمت میں مزید عرض ہے کہ وہ اپنا سالانہ چندہ ۱۹ اپریل سے پہلے پہلے دفتر "پرکاش" میں بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ مجبوراً ۲۲ اپریل کو پرچہ بذریعہ وی۔ پی ارسال کیا جائے گا۔ اس صورت میں انہیں تین آنے وی۔ پی کا خرچ برداشت کرنا پڑے گا۔ جو اصحاب کسی وجہ سے وی۔ پی نہ منگوانا چاہیں۔ وہ ۱۹ اپریل ۱۹۳۲ء تک دفتر میں اطلاع پہنچا دیں۔ تاکہ دفتر کو مفت میں زیر بار خرچ ڈاک نہ ہونا پڑے۔ بعض اصحاب کا خط تاریخ مقررہ کے بعد جبکہ وی۔ پی یہاں سے چلا گیا ہوتا ہے۔ وصول ہوتا ہے۔ جس سے دفتر کا خرچ ضائع ہو جاتا ہے۔ اس خرچ سے بچنے کے لئے پھر تاکیداً عرض کی جاتی ہے۔ کہ چندہ بصورت ۱۹ اپریل تک دفتر میں پہنچ جانا چاہئے:۔

(مینیجر)

سنسار کی گتی!

چور پکڑنیوالی ہندو عورت کو انعام

حیدرآباد (سندھ) - ۱۱ اپریل - چند دن ہوئے ایک مسلمان چور جو مختلف ہتھیاروں سے مسلح تھا۔ آدھی رات کے وقت ایک ہندو کے مکان میں داخل ہوا۔ جبکہ ہندو خود گھر میں نہیں تھا۔ اس نے اس کی عورت کو پکڑ کر زیورات وغیرہ چھیننے چاہے۔ مگر عورت نے اسے پکڑ لیا۔ اور پولیس کے حوالہ کر دیا۔ عدالت نے عورت کو یہ کہہ کر کہ تم نے بہادر راجپوتنی کا سا کام کیا ہے" ۲۵ روپیہ انعام دیا ہے۔ چور کو ۶ ماہ قید کی سزا ملی ہے ؞

ہلک دھماکا: مدراس - ۱۰ اپریل - تار اسپرنٹ سے آمدہ ایک پیغام مظہر ہے کہ ضلع گنٹور میں ایک مہلک دھماکا کے نتیجہ کے طور پر ایک شخص ہلاک اور ایک مجروح ہوا۔ دو اشخاص ایک کنواں کھود رہے تھے۔ اور کھودتے کھودتے ایک چٹان آ گئی۔ انہوں نے اسے گن پوڈر سے توڑنے کا فیصلہ کیا۔ جب وہ یہ عمل کر رہے تھے۔ تو فوراً دھماکا ہوا ؞

جسٹس جے لال رخصت پر: لاہور - ۱۱ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ رائے بہادر جسٹس جے لال جج پنجاب ہائیکورٹ موسم گرما کی تعطیلات سے پہلے ۲ ماہ کی رخصت پر جا رہے ہیں ؞

ملتان کو روانگی: سوامی ستیہ دیو پری پراجک کل یہاں تشریف لائے۔ اور آج ملتان کو روانہ ہو گئے۔ ۱۱ اپریل کو آپ وہاں پہنچیں گے اور ملتان اور گرد و نواح میں لیکچر دیں گے ؞

نمبردار نے خودکشی کر لی: امرتسر - ۱۱ اپریل۔ بھگوان سنگھ نمبردار موضع ترکھنے ٹرلیپ روپیہ ضائع کر دینے کے بعد زندگی سے تنگ آ کر خودکشی کر لی ہے ؞

واپس کشمیر کو: لاہور - ۱۱ اپریل معلوم ہوا ہے کہ کشمیر کے جلاوطن مولوی محمد سعید اور خواجہ صدر الدین لاہور سے سرینگر کو روانہ ہو گئے ہیں۔ اور وہاں جا کر آپ اپنے آپ کو گرفتار کرا دیں گے ؞

انارکسٹوں سے تصادم: کلکتہ - ۱۰ اپریل - مدنا پور سے اطلاع ملی ہے۔ کہ وہاں سے پانچ میل دور ایک مکان پر پولیس نے چھاپہ مارا۔ جہاں انقلاب پسند چھپے ہوئے تھے۔ دونوں میں تصادم ہوا۔ گولیاں بھی چل گئیں۔ ایک آدمی زخمی ہوا ہے۔ اور [illegible] گرفتار [illegible] ایک مشہور [illegible] بھی ہے۔ جو [illegible] سے بھاگ گیا تھا ؞

اسمبلی کی دو پارٹیوں کے ملاپ کی ناکام کوشش

نئی دہلی - ۱۰ اپریل - سر ہری سنگھ گوڑ نے پنڈت مالویہ جی کی وساطت سے یہ کوشش کی۔ کہ کسی نہ کسی طرح اسمبلی کی ڈیموکریٹک پارٹی نیشنلسٹ پارٹی سے مل جائے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتلایا۔ کہ میں اپنے سابق ساتھیوں کو جو کہ ڈیموکریٹ پارٹی کے ممبر ہیں۔ یہ کہوں گا۔ کہ وہ نیشنلسٹ پارٹی سے مل جائیں۔ کیونکہ آئندہ ماہ نومبر میں انتخاب ہونے والا ہے۔ اور اگر اسمبلی کے ہندو ممبران علیحدہ علیحدہ گروپوں میں رہے۔ تو اس کا نتیجہ ابتری ہوگا۔ اور باہم بدمزگی رہے گی۔ اس پر پنڈت مالویہ جی نے مسٹر نیوگی لیڈر ڈیموکریٹ پارٹی کو بلوا بھیجا۔ مسٹر نیوگی نے پنڈت جی کو کہا۔ کہ وہ دونو پارٹیوں کا ایک اجلاس منعقد کرائیں۔ اور فریقین کے بیانات سنیں۔ اور اپنا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اس پر مسٹر نیوگی نے اتوار ڈیموکریٹک پارٹی کا ایک اجلاس مدعو کیا۔ جس میں مختلف خیالات کا اظہار کیا گیا۔ جن کا مختصر مطلب یہ تھا کہ سر ہری سنگھ گوڑ اور قوم پرست پارٹی کے ایک اور ممبر کو ایگزیکٹو میں نہ لیا جائے۔ بلکہ سادہ طور ممبر رکھا جائے۔ اور مسٹر نیوگی کو مشاورتی پارٹی کا لیڈر بنایا جائے ؞

تعزیری ٹیکس کی وصولی: سرینگر - مفسد پرداروں سے تعزیری ٹیکس جمع کیا جا رہا ہے۔ اور متعدد شہریوں کو نوٹس دئے گئے ہیں۔ کہ وہ اپنے جرمانے ادا کریں ؞

بھاگلپور اور رکسول میں زلزلہ: کلکتہ - ۱۱ اپریل۔ سوموار کو صبح بھاگلپور اور رکسول میں زلزلہ کے دو ہلکے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ نقصان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ؞

محصول چونگی معاف کر دیا گیا: پشاور - ۱۰ اپریل معلوم ہوا ہے۔ کہ افغان گورنمنٹ کے تازہ اعلان کے مطابق سارے ملک سے محصولات چونگی اور ٹرمینل ٹیکس معاف کر دئے گئے ہیں ؞

ایک ہوائی جہاز ٹوٹ گیا: بمبئی - ۱۰ اپریل۔ آج صبح ہوائی جہازوں کے اڈہ جوہو پر ہوائی جہاز ٹوٹنے کا ایک واقعہ ہوا۔ جس سے پی۔ ایم۔ کیپالی ہوا باز اور ایک مسافر کو خفیف سے زخم آ گئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کیپالی اپنے ایک دوست کے ہمراہ ہوائی جہاز پر بمبئی گیا۔ جب جہاز زمین پر اتر رہا تھا۔ تو اس کے دوست کی غلطی سے جہاز ٹوٹ گیا ؞

ڈاکٹر کچلو کو پارٹی: امرتسر - ۱۰ اپریل مقامی سکاؤٹ ڈرامیٹک کلب جس کے پریذیڈنٹ سیٹھ برج لال دیا جی ہیں۔ ڈاکٹر کچلو کو عنقریب پارٹی دینے والی ہے ؞

بکری کا بچہ: امرتسر - ۱۰ اپریل۔ دروازہ لوہگڑھ کے باہر ایک گائے کے بچھڑا پیدا ہوا ہے۔ جس کے سر کی شکل بکری کی سی ہے۔ لوگ جوق در جوق دیکھنے کے لئے جا رہے ہیں۔

ناجائز شراب: امرتسر - ۱۰ اپریل۔ دروازہ حکیماں کے باہر افسران آبکاری نے ایک شخص پورن سنگھ [illegible] سے ناجائز شراب برآمد کی۔ اور اسے گرفتار کر لیا ؞

عبد الغفار کی بھوک ہڑتال کا ۶۹واں دن

ملتان - ۱۰ اپریل - خان عبید اللہ خان کی بھوک ہڑتال کا آج ۶۹ واں دن ہے۔ وہ بے ہوش پڑا ہے۔ کانوں سے بالکل نہیں سن سکتا۔ آنکھیں بند ہیں۔ اور آنکھوں پر ورم بھی آ گیا ہے۔ بخار ہر وقت رہتا ہے۔ دونو پھیپھڑوں پر نمونیہ کی علامات نمایاں ہیں۔ اس کا وزن اب ۸۱ پونڈ رہ گیا ہے۔ اور دن بدن کمزور ہو رہا ہے ؞

"نوجوان ہندو" کا اجراء: امرتسر ۱۰ اپریل - مسٹر نارائن داس کھبا جو کہ پہلے اخبار "امن" میں کام کیا کرتے تھے۔ ایک اردو ہفتہ وار اخبار "نوجوان ہندو" نکالنے کے لئے ڈیکلیریشن دیا ہے ؞

پورنیا میں شدید زلزلہ: پورنیا - ۱۱ اپریل - آج اڑھائی بجے یہاں زلزلہ کا شدید جھٹکا محسوس کیا گیا۔ زلزلہ کے ساتھ ہی زبردست بارش اور آندھی آئی۔ کئی عمارتیں کئی انچ نیچے دھنس گئی ہیں ؞

لارڈ لائیڈ کا نیا عہدہ :— لنڈن معلوم ہوا ہے کہ لارڈ جارج لائیڈ نے آسٹریلیا میں کوئی عہدہ منظور کر لیا ہے۔ اور کہ آپ نومبر میں وہاں جا رہے ہیں۔ گویا جب گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ پارلیمنٹ کے سامنے ہوگا۔ تو ہندوستان کا ایک مخالف انگلستان میں نہیں ہوگا ؞

ڈاکٹر انصاری یوروپ :— دہلی ۱۰ اپریل نئے پروگرام کے مطابق ڈاکٹر انصاری ۲۶ مئی کو ہندوستان سے یوروپ کو روانہ ہو جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ جولائی میں واپس آجائیں گے ؞

چٹرجی کا نیا عہدہ :— دہلی ۱۰ اپریل "ٹائمز آف انڈیا" کا سپیشل نامہ نگار لنڈن سے لکھتا ہے۔ کہ وہاں افواہ پھیل رہی ہے۔ کہ سر اے۔ سی چٹرجی کو کسی صوبہ کا گورنر بنایا جائے گا۔ آپ پہلے لنڈن میں ہائی کمشنر تھے۔ اور آج کل غالباً جینیوا میں ہیں ؞

دو فلموں کی ممانعت :— لکھنؤ ۱۰ اپریل یو۔ پی گورنمنٹ کے تازہ اعلان کے مطابق دو فلموں "سنہری ہستم" اور "ہالی وڈ سپیکس" کی نمائش صوبجات متحدہ میں ممنوع قرار دے دی گئی ہے ؞

ایگزیکٹو کونسل کا اجلاس :— دہلی ۱۰ اپریل۔ وائسرائے نے کل ایگزیکٹو کونسل کا اجلاس منعقد کیا ؞

بیساکھی کا پوتر تیوہار

شنکروار ۱۳ اپریل کو بیساکھی کا پوتر تیوہار منایا جائے گا۔ یہ تیوہار آریہ جاتی کا نیو ایئرز ڈے ہے۔ اس کے آتے ہی ہر ایک آریہ جاتی کے لال کے ہردیہ میں تازہ ہو جاتی ہے۔ اس کے آتے ہی شتری مہاراجہ وکرمادتیہ کی یاد ہر ایک آریہ جاتی کے لال کے ہردیہ میں تازہ ہو جاتی ہے۔ اس تیوہار کی آمد ہمیں اس زمانہ کی یاد دلاتی ہے۔ جبکہ بھارت ورش میں ہمارا اپنا سوراجیہ تھا۔ اور ہم ہر قسم کے ودیشی اثرات سے آزاد تھے۔ موسمی لحاظ سے بھی یہ تیوہار ہندو ماتر کے لئے فخر کا موجب ہے کیونکہ اس دن سوریہ بھگوان خط استوا کی شمالی سمت میں آکر بھارت میں ایسے موسم کو لانے کا منتظر دیتے ہیں۔ جو کہ بحر ہند کی موسمی ہواؤں کو بھارت ورش کی سمت لا کر دم لیتا ہے۔ اور موسم برسات کا پیش خیمہ بنتا ہے۔ ہر ایک بھارت واسی کا یہ روایتی کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس دن کو خاص شان سے منائے اور سارے ورش کو آنند سے منانے کے لئے ذیل کا برت دھارن کرے :۔

"اے برتوں کے سوامی بھگوان! میں اس نئے ورش کے آرمبھ میں دھرم آچرن اور ستیہ آچرن کی پرتگیا کرتا ہوں۔ بھگوان! جس پرکار آپ نے مہرشی دیانند کی پرتگیا کو پورن کرنے کے لئے بدھی اور بل پردان کیا تھا۔ آپ میری بھی پرتگیا کی رکھشا کیجئے۔ اور مجھ کو بل تتھا بدھی پردان کیجئے۔ میں اپنے پاپوں کو چھوڑ کر آپ کی شرن میں آتا ہوں۔ ناتھ! ایسی کرپا کیجئے۔ کہ کوئی بھی اپوتر بھاؤ مجھے ستیہ سے گرا نہ سکے" ؞

بریلی نمائش میں آگ :— بریلی ۱۰ اپریل۔ کل ۲ بجے زراعتی اور صنعتی نمائش میں آگ لگ گئی۔ جس سے ۱۲ سٹال جن میں زیادہ تر کپڑے کی دوکانیں تھیں۔ جل کر خاک ہو گئیں۔ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا ایک جمعدار آگ بجھاتا ہوا سخت زخمی ہوا۔ نقصان کا اندازہ ۶۰ ہزار روپیہ کا لگایا گیا ہے ؞

عزم انگلستان ملتوی :— الہ آباد ۱۰ اپریل۔ سر تیج بہادر سپرو گرمیوں میں انگلستان جانا چاہتے تھے۔ مگر معلوم ہوا ہے۔ کہ ملک کی پولیٹیکل صورت حالات کے بدل جانے پر انہوں نے اپنے ارادہ کو ترک کر دیا ہے۔ تعطیلات کے دن آپ بنگلور میں گزاریں گے ؞

مسٹر راجگوپال دہلی میں :— دہلی ۱۰ اپریل۔ مسٹر راجگوپال آچاریہ کل یہاں تشریف لائے ہیں۔ اور ڈاکٹر انصاری کے ہاں مقیم ہیں ؞

ایک درجن جیوٹ فیکٹریاں بند :— کلکتہ۔ معلوم ہوا ہے کہ میجر ہے ایجسٹر ڈیوٹی کی تجویز کے نتیجہ کے طور پر کلکتہ اور اس کے نواح میں ایک درجن جیوٹ فیکٹریاں بند ہو گئی ہیں۔ اور اس طرح سے دس ہزار مزدوروں کو بے روزگار بنا دیا گیا ہے ؞

مزدوروں کی عام ہڑتال :— بمبئی ۱۰ اپریل۔ ہڑتال کمیٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۲۳ اپریل سے بمبئی میں مزدوروں کی عام ہڑتال شروع ہو جائے گی ؞

باپ بیٹے کی گرفتاری :— لاہور ۱۰ اپریل لوکل پولیس نے محلہ سرین ڈبی بازار میں لالہ کنہیا لال کے مکان سے ناجائز چرس برآمد کی۔ جس کا وزن قریباً ۲ سیر تھا۔ اور لالہ کنہیا لال اور اس کے فرزند موہن چند کو گرفتار کر لیا گیا ہے ؞

ایک اشتہاری ڈاکو گرفتار :— موگہ ۱۰ اپریل۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ لدھیانہ نے ۲۰ مسلح کانسٹیبلوں کی معیت میں موگہ سے بیس میل کے فاصلہ پر چھاپہ مار کر مشہور اشتہاری ڈاکو ملا سنگھ کو گرفتار کر لیا ہے ؞

پرکاش لاہور

۳۔ بیساکھ سمت ۱۹۹۱

میرا دورہ

آریہ سماجیں عام طور پر اپنے سالانہ جلسے موسم بہار میں منانا چاہتی ہیں۔ اس لئے کہ ان دنوں نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے۔ نہ زیادہ سردی۔ مارچ اور اپریل کے مہینوں میں جلسوں کی خوب بھرمار ہوتی ہے۔ سبھا کے اپدیشکوں کو خوب دوڑ دھوپ کرنی پڑتی ہے۔ سبھا کے وکا ادھیکاری جو پرچار میں بھاگ لیتے ہیں۔ ان دنوں ازحد مصروف رہتے ہیں۔ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج وید پرچار کے ادھشٹاتا ہیں۔ ان کے متعلق کیا کہوں؟ اکیلے کتنے اپدیشکوں کا کام کرتے ہیں۔ کبھی کبھی دن لگاتار دورہ پر رہتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ اگر سوامی جی مہاراج اس کاریہ میں سبھا کا ہاتھ نہ بٹائیں۔ تو سبھا کو بڑی کٹھنائی پیش آئے۔

سبھا کا منتری ہوتے ہوئے مجھے بھی پرچار کاریہ میں بھاگ لینا پڑتا ہے۔ آریہ بھائیوں کی کرپا بھی ہے۔ یدی میں کسی کارن کسی جگہ نہ جانا چاہوں۔ تو وہ اپنے پریم سے مجھے جانے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ اسی کے آدھار سے ہی مجھے سبھی ریل کے کئی چکر کاٹنے پڑتے ہیں۔ ۱۸ مارچ کو مجھے

آریہ سماج بھلوال

کے سالانہ جلسہ میں شریک ہونا پڑا۔ اس سماج کی اور سے کئی ورشوں سے آگرہ ہو رہا تھا۔ کہ میں ان کے اتسو پر آؤں۔ لیکن کاریہ وش نہ جا سکا۔ اس بار میں نے نشچے کر لیا۔ کہ جس طرح بھی ہو۔ ان کو اوشیہ درشن دوں۔ چنانچہ ۱۸ مارچ کی شام کو میں وہاں پہنچ گیا۔ آریہ بھائیوں نے میرا ستکار کر کے میرا مان بڑھایا۔ بھلوال جا کر مجھے ہرش ہوا۔ چار ہزار کی ایک چھوٹی سی منڈی ہے۔ اس پر بھی وہاں کا آریہ مندر اتنا وسیع ہے۔ کہ کئی بڑی بڑی سماجوں کا نہ ہوگا۔ اسی رات میرا ویاکھیان ہوا۔ حاضری کو دیکھ کر میرا چت اور بھی پرسن ہوا۔ میری آشا سے بڑھ کر تھی۔ مندر کا وسیع صحن استری پرشوں سے بھرا ہوا تھا۔ بہت سے لوگ کھڑے ہوئے تھے۔ اور ان کی بھی کئی قطاریں تھیں۔ سماج کا جلسہ اپوُرو سپھلتا کے ساتھ سماپت ہوا۔ وہاں شری سوامی ویدانند جی۔ کنور سکھ لال جی اور سبھا کے کئی اپدیشک مہانو بھاؤ جن کے نام مجھے اس وقت یاد نہیں۔ پدھارے ہوئے تھے۔ میرا ویاکھیان سوا دس بجے رات کے سماپت ہوا۔ اور میں ۱۱ بجے کی گاڑی میں وہاں سے سوار ہو گیا۔ اس کے بعد کنور سکھ لال جی کے بھجن رات کے ۱۲ بجے تک ہوتے رہے۔

اس سے اگلے ہفتہ مجھے دہلی جانا پڑا۔ کیونکہ وہاں

سارودیشک سبھا کا سالانہ اجلاس

تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس سبھا کی اور سے اس وشے کا نشچے کرنے کے لئے کہ آریہ سماج کا سبھاسد بننے کے لئے کیول دس نیم ہی پریاپت ہیں یا اس سے کچھ ادھک؟ آریہ ودوانوں کا ایک وشیش سمیلن کیا گیا تھا۔ ۲۷ مارچ کو پہلے سارودیشک سبھا کا اجلاس ہوا۔ اور اس کے بعد سمیلن ہوا۔ سارودیشک سبھا کے اجلاس کے متعلق کوئی وشیش بات نہیں ہوئی۔ پرانے ادھیکاری بنے رہے۔ ان میں کوئی پریورتن نہ ہوا۔ اور اگلے ورش کا بجٹ سویکار ہوا۔ کوئی ایسی بات نہ ہوئی۔ جو وشیش روپ سے "پرکاش" کے پاٹھکوں کے سامنے رکھی جائے۔ سمیلن کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ اس سمیلن میں سارودیشک سبھا اور دھرم آریہ سبھا کے تمام سدسیوں کو نمنترت کیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کو ادھیکار دیا گیا تھا۔ کہ وہ چودہ ودوان اور کاریہ کرتا اس سمیلن کے لئے نامزد کرے۔ چنانچہ ان میں سے تیرہ وہاں پہنچ بھی گئے تھے۔ ان کے علاوہ پنڈت وشوبندھو کو بھی نمنترت کیا گیا تھا۔ وہ سویم بھی پدھارے۔ اور اپنے ساتھ مسٹر وید ویاس جی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ اور سناتک دیوبرت کو لائے۔ دو بجے سے سات بجے تک پانچ گھنٹے سمیلن ہوتا رہا۔ کچھ پرستاو تھا۔ جو شری پنڈت گھاسی رام جی نے پیش کیا:-

پرستاو

نشچے ہوا۔ کہ آریہ سماج میں پروشٹ ہونے اور رہنے کے لئے دس نیموں کے ساتھ ان سدھانتوں کا بھی جو ویدوں کے آدھار پر رشی دیانند نے اپنے گرنتھوں میں لکھے ہیں۔ ماننا اور ان پر آچرن

کرنا آوشیک ہے۔

اس کی تین ترمیمیں پیش کی گئیں۔ ایک سناتک دیوبرت کی طرف سے تھی۔ جس کی تائید مسٹر وید ویاس نے کی۔ ایک پنڈت دیو شرما بھوت پوُرو آچاریہ گوُرو کل کانگڑی نے پیش کی۔ جس کی تائید پنڈت دھرمیندر جی نے کی۔ تیسری ترمیم جسے پنڈت وشوبندھو کی ترمیم کہنا چاہیے۔ پنڈت راجارام نے پیش کی۔ اور پنڈت وشوبندھو نے اس کی تائید کی۔ آریہ جگت کو یہ جان کر ہرش ہوگا کہ کسی بھی ترمیم میں یہ نہ کہا گیا۔ کہ آریہ سماج کا سبھاسد رہنے کے لئے کیول دس نیم کافی ہیں۔ ہر ایک ترمیم میں کچھ نہ کچھ بڑھایا گیا۔ پنڈت دیو شرما کی ترمیم پرستاو سے بہت ملتی جلتی تھی۔ اور ایک لحاظ سے پرستاو سے زبردست تھی۔ کیونکہ اس میں یہ بات نردوا قرار دی گئی ہے۔ کہ آریہ سماج کے نیموں کی ویاکھیا رشی دیانند پرتی پادت سدھانتوں کے پرکاش میں کی جائے گی۔ پرستاو اور سنشودھنوں پر کئی تقریریں ہوئیں۔ اور آخر کار بڑی بھاری کثرت رائے سے اصل پرستاو سویکرت ہوا۔ ترمیموں میں سے سب سے زیادہ ووٹ پنڈت دیو شرما کی ترمیم کو ملے۔ اس لئے کہ وہ پرستاو کے بہت نکٹ تھی۔ دوسرے دن دھرم آریہ سبھا کی بیٹھک ہوئی۔ جس نے آریہ سمیلن کے پرستاو کو کسی قدر ایزادی کے ساتھ منظور کر لیا۔ ۲۸ مارچ کی رات کو چل کر ۲۹ مارچ کی صبح کو ہم سب

گوُروکل

پہنچے۔ اس دن صبح اور رات کو گوُروکل جنم اتسو منایا گیا۔ میں بھی اس میں شامل ہوا۔ گوُروکل کے برہمچاریوں سناتکوں اور اُپادھیائوں کے وچار سنے۔ ۳۰۔ ۳۱ مارچ اور یکم و ۲ اپریل کو گوُروکل کانگڑی کا اتسو ہوا۔ اس کا سمستر ورتانت آپ "پرکاش" کے گت انک میں پڑھ چکے ہیں۔ میرا کام کیول اتنا ہی ہے۔ کہ گوُروکل کے مکھیہ ادھشٹاتا پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ کو اتسو کی سپھلتا پر ہاردک ودھائی دوں۔ اس ورش کیول چار ہی چھٹیاں تھیں۔ جس کا پرنام یہ ہوا۔ کہ پہلے دن یاتری پوُری سنکھیا میں نہ پہنچ سکے۔ لیکن دوسرے دن سے بڑی رونق اور بھیڑ بھاڑ نظر آنے لگی۔ دوسرے اور تیسرے دن پنڈال کچا کھچ بھرا رہا۔ چوتھے دن بھی جبکہ بہت سے یاتری چلے جاتے ہیں۔ دوپہر کے وقت حاضری سنتوش جنک تھی۔ دھن کے لحاظ سے بھی جلسہ کامیاب رہا۔ پچھلے ورش سے چند ہزار روپیہ کم آیا ہے۔ لیکن اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ پروفیسر رام دیو جی گوُروکل اتسو سے کیول ایک ماس پوُرو کتیا گوُروکل کے لئے پچاس ہزار روپیہ اکٹھا کر چکے تھے۔ اور زلزلہ بہار کی وجہ سے جنتا لاکھوں روپیہ کا دان کر چکی تھی۔ جس میں آریہ جنتا کا دان بھی شامل ہے۔ گوُروکل کے لئے پچاس ہزار سے اوپر دھن کا جمع ہو جانا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

۳ اپریل کی رات کو میں لاہور پہنچا۔ ۴ اپریل کو لاہور ٹھہر کر ۵ کو میں ایک آوشیک کاریہ کے لئے امرتسر گیا۔ ۷ اپریل کو آریہ سماج

ننکانہ صاحب

کے سالانہ جلسہ میں شریک ہوا۔ ننکانہ صاحب اپنی عمر میں میں پہلی بار گیا ہوں۔ اس سماج کا یہ دوسرا سالانہ جلسہ تھا۔ وہاں کے آریہ پرشوں کے اتساہ اور پریم کو دیکھ کر میرا چت پرسن ہوا۔ اتسو نہایت کامیاب رہا۔ حالانکہ سناتن دھرم سبھا کا ایک پنڈت وہاں کتھا کر رہا تھا۔ اور اسے سننے کے لئے کافی لوگ بھی جاتے تھے۔ آریہ سماج کی حاضری میں کوئی فرق نہ آیا۔ شکروار کی رات کو سنگیت سمیلن کیا گیا۔ سنیچروار کی رات کو میرا ویاکھیان ہوا۔ اور اتوار کی رات کو مہاشہ چرنجی لال پریم کے ویاکھیان کے علاوہ کوی سمیلن ہوا۔ دن کو بھی حاضری بہت اچھی رہتی تھی۔ لیکن رات کی حاضری کا کیا ٹھکانہ؟

۸ اپریل کی صبح کو میں

آریہ سماج گوجرانوالہ

کے سالانہ جلسہ میں شریک ہونے کے لئے روانہ ہو گیا۔ گوجرانوالہ میں کئی ورشوں کے بعد گیا ہوں۔ اس عرصہ میں سماج مندر بہت اُنت ہو گیا ہے۔ سماج کے ادھیکاری بڑے اتساہ سے کاریہ کر رہے ہیں۔ بعد دوپہر دو ویاکھیان ہوئے۔ ایک پنڈت پریم ورت جی ودیا واچسپتی کا اور دوسرا ڈاکٹر ستیہ پال جی کا۔ جو آریہ سماج کے وشیش نمنترن پر وہاں پدھارے تھے۔ اور جن کا ریلوے سٹیشن پر آریہ اور کانگرسی سجنوں نے سواگت ستکار کیا تھا۔ دونوں ویاکھیان نہایت کامیاب رہے۔ اور حاضری بھی خوب تھی۔ ڈاکٹر ستیہ پال جی کا ویاکھیان اس لئے وشیش مہتو رکھتا ہے کہ انہوں نے آریہ سماج اور اس کے پرورتک رشی دیانند کے پرتی اپنی گہری بھگتی اور شردھا پرگٹ کی۔ اور کہا۔ کہ میں دیش کی جو تھوڑی بہت تچھ سی سیوا کر پایا ہوں۔ تو کیول اس لئے کہ بھگوان دیانند کے گرنتھوں سے میں نے دیش سیوا کا پاٹھ پڑھا۔ ان کا سارا ویاکھیان رشی کے پرتی بھگتی کے جذبات میں ڈوبا ہوا تھا۔ رات کے وقت میرا ویاکھیان تھا۔ رات کو حاضری ہر ایک جگہ عموماً زیادہ ہوتی ہے۔ اور منڈیوں

ہیں خاص طور پر۔ اس لئے میرے ویاکھیان میں حاضری زیادہ تھی۔ میرے ویاکھیان کے ساتھ آریہ سماج کا اُتسو سماپت ہوا۔ اور سمیلن پورن روپ سے سماپت ہوا۔ جس کے لئے میں آریہ سماج کے ادھیکاریوں کو ہاردک ودھائی دیتا ہوں ؛

اس ورش میں مجھے کئی منڈیوں میں جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ اور میں اس پرنام پر پہنچا ہوں کہ دہلی کے لوگ آریہ سماج کے ویاکھیانوں کو بڑی شردھا سے سنتے ہیں۔ اس کا کارن شاید یہ ہو کہ وہاں کے لوگوں میں دھرم کے لئے شردھا ہی زیادہ ہے۔ اس لئے اگر آریہ سماج اپنی توجہ وشیش روپ سے منڈیوں کی طرف دے۔ تو مجھے وشواس ہے۔ کہ بڑے بڑے شہروں کی نسبت وہاں اُسے ادھک سیپھلتا پراپت ہوگی

اپریل کے ابھی تین ہفتے باقی ہیں۔ ان تینوں ہفتوں میں بھی کسی نہ کسی آریہ سماج میں لگا ہوا ہوں۔ ابھی پاؤں پر چکر سوار ہے۔ اس لئے اس ماس میں تو آرام کی کوئی صورت نہیں۔ شاید اگلے ماس میں بھی نہ ہو۔ لیکن طبیعت تکان محسوس کر رہی ہے۔ اور جسم گر رہا ہے۔ اس تکان کو کوئی چیز دور کرتی ہے۔ تو یہ احساس کہ آریہ سماج کے پرچار کی مانگ بڑھ رہی ہے۔ لوگ اس کے اپدیشکوں کے پیاسے ہو رہے ہیں۔ یہ مانگ نہ صرف نگروں میں بڑھ رہی ہے۔ بلکہ دیہات میں بھی۔ اور اگر میں یہ کہہ دوں۔ کہ نگروں کی نسبت گراموں میں مانگ زیادہ ہے۔ تو غلط نہ ہوگا۔ اس وقت اگر ضرورت ہے۔ تو یہ کہ آریہ سماج کے بیسیوں پرچارک گراموں پر چھا جائیں۔ لیکن دھن کے بنا یہ کام کیسے ہو سکتا ہے؟ اور آریہ سماجیں وید پرچار فنڈ کے لئے دھن دینے میں بڑے سنکوچ سے کام لیتی ہیں ؛

(کرشن)

وید پرچار فنڈ کے متعلق انتم نویدن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا مالی سال ١٣ اپریل کو ختم ہو جائے گا۔ اس لئے اس سلسلہ میں میں آریہ سماجوں سے انتم نویدن کرتا ہوں ؛

سبھا کے پچھلے سالانہ اجلاس میں جب وید پرچار فنڈ کا بجٹ پیش ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ خرچ آمدنی سے بقدر آٹھ ہزار زیادہ ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہ بجٹ تب پورا ہوتا ہے جب ریزرو فنڈ سے آٹھ ہزار روپیہ نکالا جائے۔ یہ دیکھ کر سبھا کے ممبر گھبرا گئے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ سبھا کے پاس وید پرچار کا "ریزرو فنڈ" لاکھوں نہیں۔ اور اگر ہر سال اس میں سے آٹھ ہزار روپیہ نکالا جائے۔ تو وہ چند سال سے زیادہ چل نہیں سکتا۔ ان کے لئے دو ہی صورتیں تھیں۔ یا تو اخراجات میں آٹھ ہزار کی کمی کر کے بجٹ کو درست کر لیتے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ سبھا کے لئے یہی مناسب راستہ تھا۔ لیکن انھوں نے یہ راستہ اختیار نہ کیا۔ بلکہ آمدنی فرضی طور پر ٢٤ کی بجائے ٣٢ ہزار کر کے بجٹ پورا کر دیا۔ آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں نے بجٹ میں ٣٢ ہزار کی آمدنی تو پاس کر دی۔ لیکن اپنے گھر واپس جا کر اپنا یہ فرض نہ سمجھا۔ کہ ٣٢ ہزار کی رقم کو پورا کرنے کے لئے اپنی سماج سے بھی کچھ بھجوائیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک ماس پہلے تک ٢٤ ہزار کی آمدنی کر بھی دس ہزار کی کمی تھی۔ مجھے کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ کہ سال کے خاتمہ سے پہلے پہلے وید پرچار فنڈ کے لئے ٣٢ ہزار کی رقم پوری ہو جائے۔ اگر سبھا کے ادھیکاریوں نے ٣٢ ہزار کی آمدنی کا خیال کر کے خرچ کیا ہوتا۔ تو آج یقیناً وید پرچار فنڈ کا سیفر کوش بقدر آٹھ ہزار کم ہو جاتا۔ لیکن چونکہ اخراجات کو حد مناسب میں رکھا گیا ہے۔ اس لئے سیفر کوش سے زیادہ رقم نکالنی نہ پڑے گی۔ میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ پچھلے سال کی طرح ٢٤ ہزار بھی پورا ہوگا یا نہیں۔ اغلب یہی ہے۔ کہ ہو جائے گا۔ نہ ہو۔ تو تعجب نہیں۔ میں آریہ سماجوں سے یہ آشا رکھتا ہوں۔ کہ اگر وہ ٣٢ ہزار روپیہ جمع نہیں کر سکتیں۔ تو کم از کم ٢٤ ہزار تو پورا کر دیں۔ یہ آشا کرنے میں بحق ہوتا ہوں۔ کیونکہ پنجاب بھر کی آریہ سماجوں سے صرف دو ہزار روپیہ ماہوار کی آشا رکھنا ان کے لئے کوئی فخر کی بات نہیں۔ لیکن واقعات سے آنکھیں موندی نہیں جا سکتیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ تمام سماجوں کا دان ملا کر اوسطاً دو ہزار روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں ہوتا۔ اس سے وید کا پرچار ہو۔ تو کیا ہو؟ خاص کر جبکہ اس کا ایک بڑا حصہ دفتری خرچ ہوتا ہو ؛

بہر حال جو کچھ ہے۔ سو ہے۔ اور اس وقت میں ایک محدود اپیل کرنے کے لئے آریہ پرشوں کی سیوا میں اپستھت ہوا ہوں۔ وہ اپیل یہ ہے۔ کہ جن آریہ سماجوں نے اس ورش میں وید پرچار فنڈ کے لئے کچھ نہیں دیا۔ وہ اس لیکھ کو پڑھتے ہی سبھا کے دفتر میں اپنا حصہ بھیج دیں۔ صرف وید پرچار فنڈ کا ہی نہیں۔ بلکہ دشانش اور چار آنہ مشن فنڈ کا بھی۔ ان دو فنڈوں میں جتنی کمی رہے گی۔ اُتنا وید پرچار فنڈ کے سیفر کوش سے دھن نکالنا پڑے گا۔ وید پرچار فنڈ کا دھن بھیجنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ آریہ سماج نے اپنا اُتسو کیا ہو۔ جن آریہ سماجوں نے وارشک اُتسو نہیں کئے۔ اُن کے لئے اور بھی آوشیک ہے کہ وہ اپنا حصہ بھیجیں۔ وہ آسانی سے اپنے سبھاسدوں سے ایک معقول رقم جمع کر سکتی ہیں۔ آریہ سماجوں میں ایک غلط خیال یہ پھیلا ہوا ہے۔ کہ ان کے لئے وید پرچار فنڈ کا دھن بھیجنا تبھی آوشیک ہے۔ جب وہ وارشک اُتسو کریں۔ جو سماجیں اپنے اُتسو نہیں کرتیں۔ وہ بھی تو ورش بھر میں اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے سبھا سے اپدیشک منگاتی رہتی ہیں۔ تو کیا اُن کا دھرم نہیں۔ کہ وہ وید پرچار فنڈ کے لئے کچھ نہ کچھ دیں۔ وہ خود سوچ سکتی ہیں۔ کہ اگر وہ وید پرچار فنڈ کے لئے اپنا بھاگ نہ دیں۔ تو اپدیشک کیسے رکھے جا سکتے ہیں؟ اور اگر سبھا اپدیشک رکھنے کے قابل ہی نہ ہو۔ تو ان کی ضرورت کیسے پوری ہو۔ وید پرچار فنڈ کے متعلق آریہ سماجوں کے رویہ کو دیکھ کر بعض اوقات میں نراش ہو جاتا ہوں۔ اور سوچتا ہوں۔ کہ اگر سبھا کسی طرح ایک دو سال کے لئے وید پرچار فنڈ بند کر دے۔ تو آریہ سماجوں کو اس کی قدر معلوم ہو جائے۔ ایک طرف وہ سماجیں جن کے لئے سماجیں دان دینا اپنا فرض نہیں سمجھتیں۔ وید پرچار ہے۔ ایک کام کرتی ہیں۔ کہ انہیں کافی اپدیشک نہیں ملتے۔ دوسری طرف اُن کا طرزِ عمل ایسا ہے۔ جس سے اپدیشکوں کی تعداد اور بھی کم ہو جائے۔ اور اس طرح اُن کی مشکل بڑھ جائے ؛

بہت سی آریہ سماجیں وید پرچار فنڈ کے لئے دان تو دیتی ہیں۔ لیکن اس رقم سے کم جو ان کے نام لگائی گئی ہے۔ جب اُن سے پوچھا جائے۔ کہ وید پرچار فنڈ کے لئے اپنا حصہ کم دیا ہے یا نہیں؟ تو اُن کے ادھیکاری فوراً جواب دیتے ہیں۔ کہ ہاں ہم نے دے دیا ہے۔ لیکن اس جواب کی حقیقت اُس وقت معلوم ہوتی ہے۔ جب سبھا کے دفتر میں جا کر اُس کی پڑتال کی جاتی ہے۔ وہاں معلوم ہوتا ہے۔ کہ جہاں سبھا نے ان کے نام دو سو روپیہ لگایا ہوا ہے۔ اُنہوں نے صرف ایک سو یا اس سے بھی کم بھیجا ہے۔ اور تس پر سمجھتی ہیں۔ کہ اُنہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ میں نمبروار اپنے نویدن آریہ سماجوں سے کرتا ہوں :-

نمبر ١۔ جن آریہ سماجوں کے وارشک اُتسو ہو چکے ہیں۔ اور اُنہوں نے وید پرچار فنڈ کے لئے اس وقت تک کچھ نہیں بھیجا۔ وہ اپنا حصہ بھیج دیں ؛

نمبر ٢۔ جن آریہ سماجوں کے وارشک اُتسو ہو چکے ہیں۔ اور وہ وید پرچار فنڈ کے لئے کچھ بھیج بھی چکی ہیں۔ اُنہیں چاہئے۔ کہ فوراً اُس رقم کو پورا کر دیں۔ جو سبھا نے ان کے نام لگا رکھی ہے ؛

نمبر ٣۔ جن آریہ سماجوں کے وارشک اُتسو نہیں ہوئے۔ اُنہیں چاہئے۔ کہ اپنے کوش سے یا آریہ پرشوں سے جمع کر کے ایک معقول رقم وید پرچار فنڈ کے لئے بھیج دیں ؛

نمبر ٤۔ ہر ایک آریہ سماج کا فرض ہے۔ کہ اگر اس نے چار آنہ مشن فنڈ اور دشانش اس وقت تک نہیں بھیجا۔ تو فوراً بھیج دے ؛

اگر آریہ سماجوں نے میرے اس نویدن پر دھیان دیا۔ تو اگلے سال کے وید پرچار فنڈ کا بجٹ تیار ہو سکے گا۔ ورنہ کوئی صورت نہیں۔ ایک بار پھر میں اپنے اس نویدن کو دُہراتا ہوں۔ کہ آریہ سماجیں اس لیکھ کو پڑھتے ہی سبھا کے دفتر میں دھن بھیج دیں ؛

(کرشن)

قیدیوں کی رہائی

مہاتما گاندھی نے سول نافرمانی کی تحریک بھی معطل کر دی۔ اور سوراجیہ پارٹی کے قیام کی اجازت بھی دیدی۔ لارڈ ولنگڈن کی گورنمنٹ اس سے بڑھ کر مہاتما جی سے اور کیا آشا رکھتی تھی۔ اس کی من مانگی مراد پوری ہوگئی۔ اب اسے ایسے موقعہ پر اپنے خلوصِ دل کا ثبوت دینا چاہئے۔ اور مہاتما جی سے جوابی تعاون کرنا چاہئے۔ اور وہ یوں۔ کہ جیلوں میں جتنے ستیاگرہی قیدی ہیں۔ اُن کو غیر مشروط رہائی دی جائے۔ آرڈیننس ایکٹوں کو واپس لے لیا جائے۔ اور ملک میں ایسی فضا پیدا کرنے کی صادق اور مخلصانہ کوشش کی جائے۔ جس سے جمہور نئی اصلاحات کے متعلق ٹھنڈے دل سے سوچنے کی ضرورت محسوس کریں۔ اور ملک کو ذمہ دار حکومت کی طرف لے جانے میں ممد و معاون ثابت ہو سکیں ؛

مسٹر اقبال سے انتقام

سر محمد اقبال سے مرزائیوں نے

انداز لیوا در ڈیو - مرزائیوں کے ہاں ڈاکہ ڈال دیا ہے - سر اقبال نے قادیانی خلیفہ کو کشمیر کمیٹی سے کیا نکلوایا - بھڑوں کا چھتہ چھیڑ لیا - مرزائی خلیفہ نے پہلے تو مرزائی وکلاء کو نئی ترمیم شدہ کشمیر کمیٹی سے عدم تعاون کی پٹی پڑھائی - جب اس سے بھی مسٹر اقبال سیدھے نہ ہو سکے - تو مرزائیوں نے چودھری ظفر اللہ خان بیرسٹر کی وساطت سے ڈاکٹر سر محمد اقبال کے بھائی عطا محمد اور ان کے بھتیجے شیخ اعجاز احمد بی - اے سب جج کو قادیانی خلیفہ کے بیعت کنندگان میں شامل کر کے دم لیا -

ہم مرزائیوں کو جہاں اس انتقام پسندی کے لئے کامیاب قرار دیتے ہیں - وہاں ڈاکٹر اقبال کو یہ مشورہ دینا ضروری سمجھتے ہیں - کہ وہ اپنے باقی خاندان کو مرزائی اندر جال سے بچانے کی پر زور کوشش کریں - ورنہ ڈر ہے - کہ کشمیر کمیٹی سے مرزائیوں کا اخراج ان کے اپنے خاندان سے حقیقی مومنوں کا اخراج نہ بن جائے -

"پیغام صلح" کو چیلنج

مسلمانوں کو "پرکاش" کے خلاف بلا وجہ مرزائی ڈھنگ پر بھڑکانے کے لئے لاہوری مرزائیوں کا الہامی گزٹ "پیغام صلح" اس کے خلاف اشتعال انگیز - توہین آمیز اور دل آزار حقیقت تحریریں شائع کرنے کا اہتمام کر رہا ہے - اگر مرزائیت کو اسلام کا مترادف نہ سمجھا جائے تو یہ اشتعال انگیزی ہے - تو "پرکاش" واقعی اس جرم کا مرتکب ہے - اگر مرزا قادیانی کو نبی نہ ماننا نعوذ باللہ حقیقت ہے - تو "پرکاش" واقعی گنہگار ہے - لیکن اگر حقیقت کا انکشاف کہ یہ مرزائیت کے متعلق جمہور کو درست تعلیم دینا ہر ایک بہی خواہ انسان کے لئے واجبی فرض ہے - تو "پرکاش" اس فرض کی ادائیگی کے لئے ہر وقت تیار ہے - "پرکاش" "پیغام صلح" والوں کو چیلنج دیتا ہے - کہ وہ اس بارہ میں اس سے مباحثہ کریں - کہ آیا اصلی اسلام کی توہین مرزائی لٹریچر کرتا ہے - مرزائی ہوتے ہیں یا "پرکاش" - اسلامی انبیاء کی اہانت کے مرتکب "پرکاش" - اگر "پیغام صلح" والوں کو یہ چیلنج منظور ہو - تو وہ میدان میں نکلیں ہم اس بارہ میں مولانا ثناء اللہ کو بھی ثالث مان لیں گے - اور اپنا اور مرزائیوں کا معاملہ ان کے سپرد کر دیں گے -

کورٹ شپ

مسز لیکھ وتی جین ممبر پنجاب کونسل نے آل انڈیا اگروال دیویوں کی کانفرنس کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے ان مٹیل شادیوں کو بہت سی برائیوں کا باعث قرار دیا - اور ہندوستانی سوسائٹی میں کورٹ شپ کے طریقہ کی ترویج کرنے کی حمایت کی کیونکہ آپکا خیال ہے - کہ اس طریق سے ان میل جوڑے بنے بند ہو جائیں گے -

بیشتر اس کے کہ مسز لیکھ وتی کورٹ شپ کو ان میل جوڑوں کا سد باب قرار دیتیں - انکو یہ دیکھنا چاہئے تھا - کہ جس ہندو سوسائٹی کو وہ ایڈریس کر رہی ہیں - اس کی اصلی مشکلات کیا ہیں؟ اور ان کے اسباب کیا ہیں؟ جب تک اس بارہ میں مکمل تحقیقات نہ کی جائے نوجوان نسل کو کورٹ شپ کا سبق دینا محض شہوانی جذبات کو بھڑکانا ہو گا - اور یورپ کی طرح بھارت ورش میں نوجوان نسل کے مسئلہ کو پیچیدہ اور مشکل بنانا ہو گا - گرہست آشرم کی ضروریات اس امر کا تقاضا کرتی ہیں - کہ اس میں داخل ہونے سے پہلے فریقین اپنے بزرگوں سے واجب مشورہ بھی لے لیں - اور خود مسز جی سے اندھے کنوئیں میں کود نہ پڑیں -

سول نافرمانی معطل

اپنے قیام پٹنہ کے دوران میں مہاتما گاندھی نے تمام کانگرسی اصحاب کو یہ مشورہ دیا ہے - کہ وہ خاص شکایات کے سوائے سوراجیہ کے لئے سول نافرمانی کو معطل کر دیں - اور اسے صرف میرے لئے چھوڑ دیں - اس مشورہ کا ذکر کرتے ہوئے مسز سروجنی نائیڈو لکھتی ہیں - کہ یہ بیان محض ایک سفارش کی حیثیت رکھتا ہے نہ کہ حکم کی -

مشورہ خواہ سفارش ہے یا کچھ اور - اس کے متعلق اس وقت تک کچھ کہنا مشکل ہے - جب تک کانگرس کا کوئی کھلا اجلاس اس پر غور و خوض نہ کر لے - مانا مہاتما گاندھی سول نافرمانی کی تحریک کے جنم داتا ہیں - لیکن جنم داتا ہونے کے باوجود وہ یہ جانتے ہیں - کہ جب یہ تحریک ملک کے سامنے رکھی گئی تھی - تو اس وقت کانگرس کی ذمہ داری پر ہی اسے رکھا گیا تھا - اب اگر کوئی جماعت اسے معطل کر سکتی ہے - یا بند کر سکتی ہے - تو آئینی طور پر وہ کانگرس ہی ہے - اور ملک کو اس کے فیصلہ کا ہی انتظار کرنا چاہئے -

سرکاری افسران کو ممانعت

مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر نے ایک تازہ حکم نکالا ہے - جس کی رو سے ہر ایک سرکاری ملازم کو یہ ہدایت کی گئی ہے - کہ وہ کسی شخص کی تبدیلی مذہب کی تقریب میں نہ ہی حصہ لیں - اور نہ ہی اثر انداز ہوں -

ممانعت با موقعہ ہے - لیکن یہ اس وقت تک کوئی حقیقت نہیں رکھتی - جب تک ان سرکاری افسران یا ملازمین کی قرار واقعی سرزنش نہیں کی جاتی - جنہوں نے پچھلے ایام میں ریاست کے ہندو شہریوں کو بیٹ کرنے کے لئے اپنے رسوخ کا بدترین استعمال کیا تھا - اور ایک ہندو ریاست کا نمک کھاتے ہوئے اورنگ زیبی سپرٹ کی یاد کو تازہ کرنے کی گستاخانہ اور احمقانہ شرارت کی تھی -

قرضہ بل

پنجاب کونسل میں ایک نیا قانون جس کا نام "قانون امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۲ء" ہے - پاس ہونے والا ہے - غیر زراعت پیشہ ہندو ساہوکار اس قرضہ بل کو سخت مضرت رساں سمجھتے ہیں - وہ اس کے معنی یہ لے رہے ہیں - کہ انہوں نے زراعت پیشہ لوگوں سے جو ایک ارب ۲۵ کروڑ روپیہ لینا ہے - اسے کسی نہ کسی طرح سے ہڑپ کر لیا جائے - ساہوکار آگے ہی "ایکٹ انتقال اراضی" سے تنگ تھے - ساہوکار اس بل سے بیزار ہیں - اب اس قانون کا ایک ایسی کونسل میں پیش ہونا جہاں کہ زمینداروں کے نمائندوں کی کثرت ہے - سراسر زیادتی ہے - چونکہ یہ قانون آل انڈیا حیثیت رکھتا ہے - اس لئے اسے پنجاب کونسل سے پاس کرانے کی بجائے اسمبلی سے پاس کروانا زیادہ مناسب ہے - محض پنجاب کونسل سے اسے پاس کرانے کا یہی مطلب ہو سکتا ہے - کہ ہندو جاتی کے اس طبقہ کو قطعی طور پر تباہ کر دیا جائے - جو کہ ابھی تک کسی حد تک آزاد سمجھا جاتا تھا -

مراد آباد میں شاستر ارتھ سمیلن :- ڈی - اے - وی ہائی سکول مراد آباد کا سالانہ جلسہ ۷ سے ۱۲ مئی تک بڑی دھوم دھام سے ہو گا - جلسہ کے علاوہ ۴ روز مہان شاستر ارتھ سمیلن بھی ہو گا جس میں آریہ سماج کے پرسدھ ودوانوں کے ساتھ جین بودھ مسلمان اور عیسائی مذہب کے عالموں کے مباحثے بڑے پیمانہ پر ہونگے - آریہ سمیلن شدھی سمیلن

بھوپال میں مسلم گردی

ریاست بھوپال سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں کئی ہندو دیویوں اور بچوں کو جبراً مسلمان بنا کر اُن کو انکے پوتر دھرم سے پرھنک کیا گیا ہے۔ اسلامی ریاستوں سے آئے دن جو اس قسم کی اطلاعات موصول ہوتی رہتی ہیں۔ وہ اس بات کا پُر زور مطالبہ کرتی ہیں۔ کہ یا تو ہندو منچل والیان پر زور ڈالے۔ کہ وُہ اس قسم کے واقعات کی روک تھام کر کے ریاستوں کو بدنامی سے بچائیں۔ یا برٹش انڈیا کے باشندوں کو اجازت ہونی چاہیے کہ وُہ اس اتیاچار کے خلاف پارلیمنٹ سے رجوع کر کے اس کا انسداد کرائیں۔ بہرحال بھارت ورش میں اس بیسویں صدی میں اس قسم کے واقعات کا رونما ہونا سخت شرمناک اور قابلِ نفرین ہے۔ جتنی جلدی ان کا انسداد ہو جائے۔ اتنا ہی بہتر ہے ::

صحت کا ٹھیکہ

دُنیا سڑکوں کے ٹھیکے لیتی ہے۔ محصولوں کے ٹھیکے لیتی ہے۔ اور اس سے اپنا کاروبار چلاتی ہے۔ لیکن مرزا قادیان کا اللہ میاں کچھ ایسا فضول خرچ تھا۔ کہ اُس نے رائم المریض مرزا قادیانی کی صحت کا ٹھیکہ لے لیا۔ چنانچہ خود مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ:-

"اُدھر صحت کا یہ حال ہے۔ کہ آئے دن کوئی نہ کوئی شکایت رہتی ہے۔ اس پر مجھے الہام ہوا۔ کہ ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے" ::

("الحکم" - ۷/ اپریل ۱۹۳۴ء)

نہ معلوم اللہ میاں نے ایک دائم المریض کی صحت کا ٹھیکہ لینے میں کیا مصلحت سمجھی؟ ہمیں تو یہ ٹھیکہ ایک دیوالیہ کی حرکت نظر آتا ہے۔ اور دل چاہتا ہے۔ کہ ایسے ٹھیکہ دار کو یہ عرض کریں۔ کہ وُہ آیندہ اس قسم کے ٹھیکے لینے سے توبہ کرے اور یونہی جگ ہنسائی نہ کرائے ::

تناسخ کا عقیدہ

تناسخ کا عقیدہ بڑا پُرانا ہے۔ چنانچہ شاہی مذاہب سے پہلے دُنیا کے ہر ایک خطہ میں یہ عقیدہ پایا جاتا تھا۔ خود عرب میں جہاں کہ حضرت محمد صاحب پیدا ہوئے۔ بعض لوگ اس عقیدہ کے قائل تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ "جب انسان مر جاتا ہے۔ تو اُس کی رُوح ایک پرندہ کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ جس کا نام صدیٰ رکھتے تھے۔"

گویا دُوسرے الفاظ میں اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ تناسخ کا عقیدہ عربوں میں بھی اُسی طرح پایا جاتا تھا۔ جس طرح کہ ہندوؤں میں پایا جاتا ہے۔ اسلام نے اپنی آمد کے بعد اس عقیدہ سے بغاوت کر کے ایک الیسی بدعت کو جنم دیا۔ جس سے بعد کا عرب تناسخ کے عقیدہ سے منحرف ہونے کے لئے مجبور ہو گیا ::

الو دھیا میں گئو ہتیا

ہمیں یہ خبر پڑھ کر بڑا شوک ہوا ہے۔ کہ شری پنڈت دھنو لال جی آنریری اسسٹنٹ سیکرٹری سناتن دھرم سبھا کے ایک استفسار کے جواب میں کلکٹر صاحب الودھیا نے لکھا ہے۔ کہ:-

"ملٹری ڈیپارٹمنٹ نے تقریباً تین ہزار گئوؤں کو گولی مار دینے اور دوسرے ذرائع سے دُور کرنے کی تجویز کی تھی۔ کیونکہ وُہ ملٹری کے کھیتوں کا گھاس کھا جاتی تھیں نقصان پہنچاتی تھیں۔ اب چونکہ اس بات کی مخالفت شروع ہو گئی ہے۔ اس لئے سرکاری اور عوام کے خرچ سے گئوؤں کو پکڑ کر انہیں دُور ہٹانے کی کوشش کی جائے گی" ::

ملٹری ڈیپارٹمنٹ کا فیصلہ حد سے زیادہ شرمناک ہے۔ ملٹری کے کھیتوں کا گھاس اتنا قیمتی نہیں ہے۔ کہ اس کے لئے معصوم اور بے زبان گئوؤں کو گولی مار دینی واجب تھی۔ ملٹری ڈیپارٹمنٹ کے ہرتا کرتا حضرات کے لئے یہ مناسب نہ تھا۔ کہ وُہ اس قسم کا نادر شاہی فیصلہ کرتے ہوئے ہندوؤں کے دھارمک جذبات کا مطلقاً لحاظ نہ کرتے ::

قادیانی الہام

آنجہانی مرزا قادیانی کو جو الہام ہوتے تھے۔ وُہ نہ صرف بھان متی کا پٹارہ تھے۔ بلکہ غیر قدرتی اور ثقیل بھی تھے۔ آپ کی مادری زبان پنجابی تھی۔ لیکن قادیان کا اللہ میاں آپ کو غلط سلط انگریزی اور عبرانی میں بھی الہام نازل کر دیا کرتا تھا۔ اور اتنا نہ سوچتا تھا کہ وُہ آنجہانی مرزا سے صریح مخول کر رہا ہے۔ ایک مرزائی صاحب طریق خطاب یا کلام کے متعلق ذیل کا قاعدہ تجویز فرماتے ہیں:-

"انگریزی زبان والے کے ساتھ انگریزی میں، فارسی زبان والے کے ساتھ فارسی میں۔ اسی طرح شنائی زبان والے کے ساتھ شنائی زبان میں" ::

دُوسرے الفاظ میں مذکورہ تحریر کا مطلب صاف یہ ہے۔ کہ قادیانی زبان والے کو مخاطب کرتے ہوئے قادیانی اللہ میاں کو قادیان کی ٹھیٹھ زبان استعمال کرنی چاہیے تھی نہ کہ غلط سلط انگریزی اور بے معنی عبرانی۔ جس کے معنی الہام لینے والے کے آباؤ اجداد کو بھی نہ آتے تھے۔ اور ملہم کے زمانہ میں قادیان کے کسی بھی باشندہ کے خواب و خیال میں بھی نہ تھے ::

تین وحیاں

۱۹/ دسمبر کے "الفضل" کے مقالۂ افتتاحیہ میں صفحہ ۳ پر ذیل کی سطور آتی ہیں:-

"اوّل اُس وحی کا ذکر ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ دوسری وُہ جو آنحضرت سے پہلے انبیاء پر نازل ہوئی۔ اور تیسری وُہ جو حضرت مسیح موعود سے متعلق تھی.........."

ہم آریہ سماجی تو وحیوں کے وجود سے ہی انکاری ہیں۔ ہمارے لئے اصولاً وید مقدس کے سوائے کسی اور کو الہامی قرار دینا ناممکن ہے۔ لیکن اگر صحیح الخیال مسلمان اس بات کی تصدیق کر دیں۔ کہ آنجہانی مرزا قادیانی پر کسی خدائی وحی کا نزول ہوتا تھا۔ تو ہم سوچیں گے۔ کہ اگر قادیانی خرافات وحی کا درجہ رکھ سکتی ہیں۔ تو پھر باقی دُنیا کی گپ بازی کیوں وحی کہلانے کی مستحق نہیں ہے؟

شریعت اسلام

قادیانیوں کی نظر میں نہ معلوم شریعت اسلام کیا ہے۔ اور قدرت کی رُو سے کیا ہے؟ اگر کوئی اس کا فیصلہ لینا چاہے۔ تو میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر "فاروق" کی رائے سن لے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:-

"شریعت اسلام میں اور خدائی کتاب قرآن مجید میں شمسی حساب مروّج نہیں۔ بلکہ قمری حساب مروّج ہے" ::

("فاروق" ۷/ اپریل ۱۹۳۴ء)

آگے چل کر اس کی موزونیت درشاتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ:-

"یہ تو مسلّمہ بات ہے۔ کہ شمسی حساب کے ۳۶ سال بعد قمری حساب میں ایک سال کا اضافہ ہوتا ہے۔ اور ۷۲ سال بعد ۲ سال کا اضافہ ہوا" (ایضاً)

دُوسرے الفاظ میں آپ یہ برہنہ اقبال کرتے ہیں کہ شریعت اسلام اور اسلامی خدا کی کتاب قرآن مجید نے شمسی حساب کو رد کر کے اور قمری

داغ بیل ڈالی ہے۔ اور کیلنڈر کا جنازہ نکالا ہے۔ ہم تو یہ ماننے سے بیزار ہیں کہ ایسے غیر قدرتی حساب سے کسی دوسرے مذہب کی شریعت کو داغ دار نہ بنائے ::

قادیانی اُم الالسنہ

ہمارے قادیان کے پُرجوش دوست دفت بے وقت یہ تکرار نی رٹتے رہتے ہیں۔ کہ عربی زبان سب زبانوں کی ماں ہے۔ حالانکہ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ ان کے قادیانی نبی کی زبان کچھ اور تھی۔ لیکن ان ام الالسنہ کا جو حال ہے۔ اس کا غیر قدرتی نقشہ مولانا میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر "فاروق" یوں کھینچتے ہیں:-

"ہر ایک عربی دان جانتا ہے۔ کہ شمس مؤنث ہے۔ اور قمر مذکر ہے..... قمر اگرچہ اپنا نور سورج سے حاصل کرتا ہے" ::

("فاروق" ۷/ اپریل ۱۹۳۴ء)

شاباش میر صاحب۔ ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔ شمس آپ کے قمر کو نُور بھی دے۔ اور پھر بھی مؤنث رہے۔ اور آپ کا نُور حاصل کرنے والا قمر دوسرے کا نُور حاصل کر کے بھی باوجود مذکر بن جائے۔ اگر ام الالسنہ کی پہچان یہی ہے۔ تو دُنیا کا ایسی ام الالسنہ کو دُور سے سلام ہے ::

طمع آنے کیا

جب مسٹر محمد علی جناح ولایت سے تشریف لائے تو آپ نے غیر مسلموں کو عموماً اور کانگرسیوں کو خصوصاً سبز باغ دکھلانے کے لئے اپنی ہر ایک تقریر میں کہا۔ کہ وائٹ پیپر ناقابلِ قبول ہے۔ لیکن جونہی آپ مسلم لیگ کے صدر منتخب ہوئے۔ آپ نے پینترا ہی بدل لیا۔ مسلم لیگ کے ایک تازہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ جب تک کوئی اور بہتر تصفیہ نہ ہو مسلمان وزیر اعظم کے کمیونل ایوارڈ کو رد نہ کریں۔ اور وائٹ پیپر میں ترمیم کرانے کے لئے صرف اُسی صورت میں دوسری جماعتوں سے تعاون کریں جب وہ فرقہ وارانہ تصفیہ کو منظور کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ہمارا شروع سے ہی یہ خیال تھا۔ کہ مسٹر جناح ولایت سے آکر ہاتھی کے دانت دکھلائیں گے۔ اور جلد ہی مسلمانوں میں پُرانا رسوخ حاصل کرنے کے لئے کوئی نیا پینترا بدل کر دم لیں گے۔ آخر وہی ہوا جس کا ہم کو خدشہ تھا۔ آپ غیر مسلم جماعتوں کو وائٹ پیپر میں ترمیم کرانے کے لئے مسلمانوں کے تعاون کا حکم دیگر اُن سے بگے ہاتھ کمیونل ایوارڈ منظور کرانا چاہتے ہیں۔ اور اس طرح اپنا اُلّو سیدھا

اسلامی جگت پر ایک سرسری نظر

بیسویں صدی میں قادیان میں جس اسلامی نبی کا نزول ہوا۔ وہ بڑے مزہ کے آدمی تھے۔ بظاہر وہ اپنے آپ کو مسلمان مشتہر کرتے تھے۔ لیکن سچ پوچھئے۔ تو مسلمانوں کی وہ خبر لیتے تھے۔ کہ ان کو نانی یاد دلا دیتے تھے۔ مسلمان بہتیرے ہاتھ پاؤں مارتے تھے۔ کہ اپنے نرالے "نبی" کی طعن و تشنیع سے بچیں۔ لیکن نبی کی گرفت ایسی بھی تھی۔ کہ مسلمانوں کا اس کی زد سے بچ نکلنا کارے دارد ہی معاملہ تھا۔

چونکہ مذکورہ نبی گھر کے بھیدی تھے۔ اور مسلمانوں کی رگ رگ سے آشنا تھے۔ اس لئے وہ جو بات کہتے تھے۔ پتہ کی کہتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ اپنے منہ میاں مٹھو بنتے ہوئے فرمانے لگے۔ کہ:-

"بعض نادان یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ غیر قوموں کی چیزیں چرا لینا جائز ہے۔ اور کافروں کا مال ہمارے لئے حلال ہے۔ اور پھر اپنی ان نفسانی خواہشوں کی خاطر اس کے مطابق حدیثیں گھڑ رکھی ہیں"

("الحکم" ۷ اپریل ۱۹۳۴ء صفحہ ۵)

مسلمانو! سن رہے ہو۔ تم پر یہ الزام ایک معمولی مسلمان نہیں لگا رہا۔ بلکہ وہ شخص لگا رہا ہے۔ جس کے پاجامہ پر اللہ میاں نے سرخ سیاہی کے چھینٹے پھینکے تھے۔ اور جو ایک کشف میں خود خدا بن کر نئی زمین اور آسمان بنانے کا مدعی تھا۔ ماشاء اللہ ایسے پہنچے آدمی کے فتوے کی تم اگر تردید کرنے کی جرأت کروگے۔ تو تمہارا بھی وہی حال ہوگا۔ جو ۱۹۰۷ء کی مئی میں مولانا ثناء اللہ کے بدخواہ کا ہوا تھا۔

مرزا صاحب کیا چل بسے۔ قادیان کے گورنر جنرل چل بسے۔ اور چلتے چلتے اپنی مشہورہ ریشمی کو بھی لے ڈوبے۔ اگر کسی بھائی کو اس خودساختہ گورنر جنرل کا حلیہ معلوم نہ ہو تو وہ ذیل کی سطور پڑھ لے:-

"ایسا ہی ہمارا نام حکم عام بھی ہے۔ جس کا اگر انگریزی ترجمہ کیا جائے۔ تو گورنر جنرل ہوتا ہے"

("الحکم" ۷ اپریل ۱۹۳۴ء صفحہ ۶)

اے بھی مسلمانو! تمہیں مبارک ہو۔ تم تو لمبے عرصے تک گورنریوں اور ۴۰ فیصدی نشستوں کے لئے روتے اور چلاتے رہے۔ لیکن تمہارا اپنا ایک بھائی قادیان میں نمودار ہوکر گورنر جنرل بن بھی گیا۔

قوم پرست مسلمان کہتے ہیں۔ کہ آنجہانی مرزا صاحب پکے ٹوڈی تھے۔ اور ٹوڈی ہوتے ہوئے اپنا کاروبار "اسلام" تحفظ کی آڑ میں چلانا چاہتے تھے۔ لیکن مسلمان یہ فتوے صادر فرماتے وقت اتنا نہیں سوچتے۔ کہ جس متوفی کو وہ ٹوڈی کہہ رہے ہیں۔ اس کے ٹوڈی کہلانے کی کیا وجہ تھی؟ مسلمان بتلائیں یا نہ بتلائیں۔ مرزا صاحب خود ہی اس وجہ پر یوں روشنی ڈالتے ہیں:-

"اس گورنمنٹ کے ہم پر اس قدر احسان ہیں۔ کہ اگر ہم یہاں سے نکل جائیں۔ تو نہ ہمارا مکہ میں گزارہ ہوسکتا ہے۔ اور نہ قسطنطنیہ میں۔ تو پھر کس طرح ہوسکتا ہے۔ کہ ہم اس کے برخلاف کوئی خیال اپنے دل میں رکھیں"

("الحکم" ۷ اپریل ۱۹۳۴ء صفحہ ۶)

مسلمانو! آنکھیں کھول کر پڑھو۔ اور کان کھول کر سنو۔ تم مکہ معظمہ کو دارالامن قرار دیتے ہو لیکن آپ کے قادیانی نبی فرماتے ہیں کہ یہ جگہ دارالامن ہوگی۔ تو اوروں کے لئے ہوگی۔ لیکن قادیان کے ظلی یا بروزی نبی کے لئے ہرگز نہیں ہوسکتی۔ اور نہ ہی ان کے چیلے چانٹوں کے لئے ہوسکتی ہے کیونکہ وہ دنیا میں اس لئے آئے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ کو چوتھے آسمان سے اتار کر سرینگر میں دفنا کر دم لیں۔

مسلمانوں میں ملہم کس قسم کے ہوتے ہیں۔ اور کس سیرت کے مالک ہوتے ہیں۔ اس کے متعلق اگر کوئی غیر مسلم واقفیت بڑھانا چاہے۔ تو آنجہانی مرزا صاحب قادیانی اس بارہ میں اس کی ہر قسم کی مدد کر سکتے ہیں۔ آپ اپنے ایک مکتوب میں بابو الٰہی بخش کو لکھتے ہیں۔ کہ:-

"یہ فیصلہ تب ہوسکتا ہے۔ کہ ملہمین جن کو الہام ہوتا ہے۔ وہ زنانہ سیرت اختیار نہ کریں۔ اور مرد میدان بنکر جس قسم کے الہام ہوں۔ وہ سب دیانت کے ساتھ چھاپ دیں"

("الحکم" ۷ اپریل ۱۹۳۴ء)

دوسرے ملہمین کی سیرت خواہ زنانہ ہو یا مردانہ۔ ہمیں اس سے مطلقاً بحث نہیں۔ ہاں ہم اتنا جانتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کو خود ایک دفعہ بابو الٰہی بخش کے خلاف یہ شکایت ہوگئی تھی۔ کہ وہ آپ کا حیض دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہ بات مرزا صاحب جانیں یا ان کے مرید کہ حیض زنانہ سیرت والے ملہموں کو آیا کرتا ہے یا مردانہ سیرت کے ملہموں کو۔

مرزائی مسلمانوں میں کس قدر ہر دلعزیز ہیں؟ اگر اس بات کا فیصلہ کرنا ہو۔ تو مسلمانوں کا دل کھول کر دیکھو۔ پچھلے دنوں جب مرزا محمود موجودہ قادیانی خلیفہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے کشمیر میں مسلمانوں کو مرتد کر رہے تھے۔ تو غیر مرزائی مسلمانوں نے اپنے بھائیوں کے ایمان کو ان کی دستبرد سے بچانے کے لئے خلیفہ صاحب کو "یک بینی و دو گوش" آل انڈیا کشمیر کمیٹی سے نکال دیا۔ اس پر خلیفہ صاحب بڑے سٹ پٹائے۔ اور انہوں نے اپنی اسلام دوستی کا ثبوت دینے کے لئے مرزائی وکلاء کو میرپور کے مسلم مقدمہ برداروں کے مقدمات کی پیروی سے دست بردار ہو جانے کا مشورہ دیا۔

لیکن اس کے باوجود مرزائیوں کی جسارت دیکھئے۔ وہ ہر ایسے اسلامی ڈیپوٹیشن میں گھسنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ جو وائسرائے ہند یا دوسرے افسران کے پاس مسلمانوں کی طرف سے جائے۔ حال ہی میں فلسطین کے معاملہ کے متعلق عرضداشت کرنے کے لئے جو وفد وائسرائے سے ملاقات کرنے کے لئے جانے والا تھا۔ اس میں کسی بھلے مانس نے کوشش کرکے قادیانی خلیفہ مرزا محمود کا نام بھی شامل کر دیا۔ اس پر مرزائی بغلیں بجانے لگے۔ کہ اب ہم کشمیر کمیٹی سے اپنے خلیفہ کے اخراج کا بدلہ لے کر ہی دم لیں گے۔

لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی یہ خوشی صرف عارضی ابال ہے۔ کیونکہ اسلام کے حقیقی پیرو یہ نہیں چاہتے۔ کہ اس بدعتی فرقہ کو وفد فلسطین میں بھی قدم جمانے دیں۔ چنانچہ مجلس احرار بٹالہ نے وفد کے دوسرے سرکردہ اراکین پر زور ڈالا ہے کہ وہ وفد کے ارکان کی فہرست میں سے بڑے خدام مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیان کا نام کٹوا دیں۔ نام کٹے گا یا نہیں۔ یہ تو مرزائی جانیں یا غیر مرزائی۔ لیکن اس بات سے اتنا ضرور ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اب آہستہ آہستہ غیر مرزائی مرزائیوں کی چالوں سے واقف ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

مرزائی اسلامی سلطنتوں کے کتنے خیرخواہ ہیں۔ اور ان کے کتنے وفادار ہیں؟ اس کا جواب انکے ایک تازہ ایڈریس سے ملتا ہے۔ جو انہوں نے پچھلے دنوں وائسرائے کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ اس ایڈریس کے ذیل کے الفاظ خاص توجہ کے مستحق ہیں:-

"اس لئے جب اس (یعنی مرزا صاحب کے جد امجد) نے دیکھا۔ کہ مغلیہ خاندان اپنی نفع رسانی کی طاقت کھو چکا ہے۔ اور ہندوستان کو اپنی گزشتہ سطوت کے قیام کے لئے اب کسی نئی طاقت کی ضرورت ہے۔ تو اس نے برطانوی حکومت کی تائید پورے زور شور سے شروع کر دی"

مسلمان کہتے ہیں۔ کہ مغلیہ سلطنت کو نقصان پہنچانے والے مرہٹے۔ راجپوت یا سکھ تھے۔ لیکن ان بھولوں کو کیا معلوم کہ مغلیہ سلطنت کے خلاف انگریزوں سے ساز باز کرنے والوں... میں آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی بانیٔ مرزائیت کا جد امجد تھا۔ جس نے مسلمان حکمرانوں کا ساتھ چھوڑ کر ایک غیر ملکی نئی طاقت کے ساتھ رشتۂ الفت جوڑ کر اپنے خاندان کا نام ہمیشہ کے لئے نہ صرف روشن کر دیا۔ بلکہ بانیٔ مرزائیت کے لئے راستہ بھی صاف کر دیا۔

قادیانی مرزائی بڑی ترقی کر رہے ہیں۔ اتنی ترقی کہ اسے دیکھ کر ہر ایک سچا مومن شرمسار ہوتا ہے۔ مولوی عمر الدین صاحب شملوی کو شکایت ہے۔ کہ اب وہ حضرت مرزا صاحب کی وحی کو کتاب اللہ ماننے لگے ہیں۔ اور بعض قادیانی ائمین کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود کو صاحب شریعت نبی بھی کہہ دیتے ہیں۔ مولوی عمر الدین صاحب بھولے ہیں۔ یہ قصور قادیانیوں کا نہیں ہے۔ بلکہ خود بڑے مرزا صاحب کا ہے۔ جنہوں نے قرآن شریف کو اپنے منہ کی باتیں بتلا کر قادیانیوں کے لئے راستہ کھول دیا۔ تاکہ وہ جو چاہیں کہتے رہیں۔

"پیغام صلح" والوں کو دن رات چندہ کا دھندا رہتا ہے۔ اور یہ دھندا اس وقت اتنا گورکھ دھندا بن چکا ہے۔ کہ جدھر یہ جاتے ہیں۔ لوگ ان کے چندہ کے دھندا سے بھاگتے ہیں۔ میرٹھ کے میلہ نوچندی میں جب ان لوگوں نے اشاعت اسلام کا کیمپ لگا دیا۔ تو یہ مشہور ہو گیا کہ یہ چندہ کے دھندا والوں کا کیمپ ہے۔ آخر لوگوں کو سبز باغ دکھلانے کے لئے ان لوگوں کو خم آ یہ اعلان کرنا پڑا۔ کہ ہم کسی سے ایک پیسہ بھی چندہ نہیں لیتے۔ کوئی صاحب ہمارے کسی آدمی کو اس خالص اسلامی کیمپ کے لئے چندہ نہ دیں۔

اعلان کرنے کو تو کر دیا گیا۔ لیکن چونکہ اس سے "پیغام صلح" والوں کے جیب پر ضرب کاری لگتی تھی۔ اس لئے ان غریبوں کو نوچندی کا میلہ سخت مہنگا پڑا۔ اور با دل ناخواستہ یہ ماننا پڑا۔ کہ ہمیں اس وجہ سے تکلیف تو ضرور ہوئی۔ [illegible]

کیا وید پرچار فنڈ کی سکیم ناقص اور ناکام ہے؟

(از شری وِدیانند جی وِدیا النکار منتری آریہ سماج کرنال)

مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے ستیارتھ پرکاش میں فرمایا ہے۔ کہ "ستیہ اُپدیش کے بنا کوئی کام بھی منشیہ کی اُنتی کا کارن نہیں ہے"۔ پھر اپنے وصیت نامہ میں درج ہے کہ "ویدک دھرم کے اُپدیش اور شکھشا کے لئے اُپدیشک منڈلی مقرر کر کے دیش دیشانتروں اور دویپ دویپانتروں میں بھیجی جائے"۔ اس لئے یہ کہنا درست ہے۔ کہ وید پرچار فنڈ کی سکیم مہرشی کی تیار کردہ اور وید اور شاستروں کے بالکل انوکول ہے۔ اور آریہ سماج اور وید پرچار فنڈ کا وہی تعلق ہے۔ جو جسم اور روح کا ہوتا ہے۔ اب غور طلب امر یہ ہے۔ کہ یہ سکیم تقریباً ۴۰ سال سے قائم ہے۔ اور اس کا انتظام بھارت ورش کی جملہ آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کے ہاتھ میں ہے۔ جن میں آریہ سماجوں کے پرسدھ ودوان اور کارکن شامل ہیں۔ پھر یہ سکیم کامیاب ثابت ہوئی ہے یا ناکام؟ اگر کامیاب ہے۔ تو اس میں ترقی کی گنجائش ہے یا نہیں؟ اگر ناکام ہے۔ تو اس کے انتظام اور قواعد میں کیا نقائص ہیں؟ اور ان میں کیا کیا تبدیلیاں ہونی مناسب اور ضروری ہیں؟

میں اپنے تجربہ کی بنا پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ سکیم ناکام ثابت ہوئی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی بنیاد قدرتی اصولوں پر مبنی نہیں ہے۔

ناکامی کے ثبوت

۱۔ یہ سکیم ۴۰ سال سے قائم ہے جس کے لئے تقریباً ۴۰ یا ۵۰ ہزار روپیہ ہر سال درج بجٹ کیا جاتا ہے۔ اور صرف ۵۰-۶۰ اُپدیشک اور بھجنیک کل پنجاب معہ اضلاعِ ملحقہ و ریاستہائے کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں۔ جو سراسر ناکافی ثابت ہوئے ہیں۔

۲۔ اب تک کوئی مستقل اور قابلِ اطمینان فنڈ جمع نہیں ہوا۔ اور نہ اس کے اُپدیشکوں کے دائرہ میں آریہ سماج کے پرسدھ ودوانوں نے شمولیت اختیار کی ہے۔

۳۔ ہر سال گیارہ ماہ کے ختم ہونے پر منتری آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے چیخ و پکار شروع ہوتی ہے۔ کہ اس سال کے بجٹ کی رقم بھی پوری نہیں ہوئی۔ سماجیں روپیہ جمع کر کے بھیجیں۔ ورنہ اگلے سال موجودہ اُپدیشکوں میں کمی کرنی پڑے گی۔

(سال رواں ۱۹۳۳-۳۴ء کی آمدنی کا بجٹ ۳۲ ہزار تھا۔ نو ماہ میں صرف گیارہ ہزار روپیہ جمع ہوا۔ اور خرچ ۲۱ ہزار)

۴۔ وید پرچار فنڈ کی سکیم کے ماتحت اب تک کوئی جتھہ ایسا قائم نہیں کیا گیا جس میں سبھا کے اُپدیشکوں نے براہین ویدک سماہتیہ یا ویدک سدھانتوں پر مکمل اور جامع پستکیں تیار کی ہوں۔ یا پورانک، قرآنی اور عیسائی وغیرہ مذاہب کی چھان بین کرنے کے بعد ان کے مسدھانتوں کا ویدک سدھانتوں سے مقابلہ کر کے ویدک دھرم کی عظمت اور بزرگی کو دنیا پر روشن کرنے کا باعث ہوئے ہوں۔ اور نہ مخالفوں کے اعتراضات کے جوابات بذریعہ ٹریکٹ دینے کا سلسلہ جاری کیا گیا۔

۵۔ کل اُپدیشکوں کی تعداد اس قدر ناکافی ہے کہ پنجاب، کشمیر اور بلوچستان کے ہر ایک ضلع کے لئے ایک اُپدیشک بھی حصہ میں نہیں آتا۔ اور سالانہ جلسوں اور ویدک سنسکاروں کے لئے ان کو ایک ایک دن میں سو سو اور دو دو سو میل سفر کرنا پڑتا ہے۔ اگر آج ایک اُپدیشک دہلی کے جلسہ میں شریک ہوا ہے۔ تو کل اُسے لاہور پہنچنا پڑتا ہے۔ پرسوں راولپنڈی اور اگلے روز پشاور...... علیٰ ہذا القیاس

۶۔ ہر ایک ضلع میں صدہا قصبے اور دیہات ایسے موجود ہیں۔ جہاں ابھی تک آریہ سماج کا کوئی اُپدیشک نہیں پہنچا۔ اور نہ وہاں کے باشندوں کے کانوں میں ویدک دھرم کے سدھانتوں کی آواز پڑی ہے۔

ناکامی کی وجوہات

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے جنرل اجلاس میں یا اس کے کسی ذمہ دار ممبر نے یہ سوچنے کی کبھی تکلیف گوارا نہیں کی کہ ۴۰ سال میں یہ سکیم کامیاب کیوں نہیں ہوئی۔ اور اس کے کامیاب بنانے کے لئے کیا تدابیر عمل میں لائی جائیں؟ جب تک کوئی آدرش سامنے نہ ہو۔ تب تک اس کی پیروی کرنا مشکل ہوتا ہے۔ ہمارے سامنے آجکل سب سے بڑا آدرش گورنمنٹ کے انتظام کا آدرش ہے۔ جہاں تک ممکن ہو۔ اس سے ہم کو فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ گورنمنٹ کا یہ بنیادی اصول ہے کہ ہر ایک کام کی تقسیم کر کے حصہ وار اس کو مختلف ذمہ دار آدمیوں کے سپرد کر دینا چاہئے۔ اور اس کی نگرانی کے لئے ایک مرکزی محکمہ مقرر کیا جائے۔ اس اصول کو مدِ نظر رکھ کر گورنمنٹ نے اپنی تمام سلطنت کا انتظام کئی صوبوں میں تقسیم کیا ہوا ہے۔ اور پھر ہر ایک صوبہ میں کمشنریاں۔ اضلاع، تحصیلیں، تھانے اور پرگنے وغیرہ مقرر کئے ہوئے ہیں۔ اور سب کے انتظام اور نگرانی کے لئے صوبہ میں ایک مرکزی محکمہ مقرر کیا ہوا ہے۔ مگر وید پرچار فنڈ کا کام اس اصول کے برعکس ہے۔ ۴۰ یا ۵۰ سال ہوئے جبکہ پنجاب میں سو سو سماجیں تھیں۔ اور ۸ یا ۱۰ اُپدیشک تھے۔ اس وقت یہ سکیم بنائی گئی تھی۔ اب تک اسی پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ اس وقت تمام پنجاب میں ۵۰۰ کے قریب سماجیں ہو گئی ہیں۔ ہر ایک شہر، قصبہ اور گاؤں میں پرچار کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ صدہا سالانہ جلسوں اور ویدک سنسکاروں کے لئے اُپدیشکوں اور بھجنیکوں کی مانگ ہو رہی ہے۔ اور روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ ایسی صورت میں بھی تمام پنجاب کے پرچار کا انتظام صرف ایک مرکزی کمیٹی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ایک منتری اور ایک ادھشٹاتا کے کندھوں پر ڈالا ہوا ہے۔ جس کی بابت یہ قیاس کر لیا گیا ہے کہ وہ کل پنجاب کے ہر ایک شہر، قصبہ اور گاؤں کی جملہ معلومات اور ضروریات کا نقشہ اپنے دماغ میں رکھے ہوئے ہیں۔ اور یہ قیاس کر کے کہ ہر دو ذمہ دار مہاشے اپنے دماغی نقشہ کے مطابق قابلِ اطمینان کام کر رہے ہیں منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اپنے جنرل اجلاس میں ستنوش ظاہر کرتی رہتی ہے۔

ان حالات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وید پرچار فنڈ کا کام انتظامیہ اور قدرتی اصول کے بالکل برعکس ہے۔ کیونکہ...... Division of work کے اصول کو بالکل نظر انداز کیا گیا ہے۔

پنجاب۔ یو۔پی اور سندھ وغیرہ صوبوں میں کئی خاص خاص اضلاع کی آریہ سماجوں نے ویدک دھرم پرچار کے لئے آریہ اُپ سبھائیں یا ضلع پرچارنی سبھائیں بنا کر اپنے تجربہ سے یہ ثابت بھی کر دیا ہے کہ تقسیم کام سے ویدک دھرم پرچار میں بڑی بھاری اُنتی اور کامیابی ہونے کے علاوہ حسبِ ذیل فوائد حاصل ہوئے ہیں:

۱۔ ضلع کی جملہ آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں میں متحد ہونے اور کام کرنے کی شکتی پیدا ہو گئی ہے۔

۲۔ اپنی قائم کردہ سبھا کی امداد کرنے اور اس کے مقرر کردہ اُپدیشکوں کی تنخواہ کا خرچ پورا کرنے کی فکر دامنگیر ہونے سے روپیہ جمع کرنے کی کوشش کرنے کے عادی ہو گئے۔ اور ہر سال اس قدر روپیہ جمع کرنا پڑا۔ جو کم از کم سال بھر کے خرچ کے لئے کافی ہو سکے۔ کمی ہونے کی صورت میں اپنی ذمہ داری کو محسوس کر کے خاص تدابیر سے روپیہ فراہم کرنا پڑتا ہے۔

۳۔ ضلع کے تقریباً تمام مشہور شہروں، قصبوں اور بڑے بڑے گاؤں میں آریہ سماجیں قائم ہو جاتی ہیں۔ اور چھوٹے چھوٹے دیہات میں بھی اکثر لوگوں کے خیالات ویدک دھرم کی طرف مائل ہو گئے۔

۴۔ ویدک سنسکاروں کی طرف زیادہ رُجحان ہونے سے ان کی تعداد بکثرت ہو گئی۔ اور اُپدیشکوں و بھجنیکوں کی مانگ بہت زیادہ ہونے سے بہت سے اُپدیشک اور بھجنیک مقرر کرنے پڑتے ہیں۔ اور بہت سے لوگوں کو ویدک سدھانتوں کی پستکوں کو پڑھنے اور اُپدیشک بننے کا شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ویدک لٹریچر اور ٹریکٹوں کے مطالعہ کا شوق بڑھنے سے وہ بکثرت فروخت ہوتے ہیں۔

۵۔ سالانہ جلسے اور سنسکار جن کے لئے پہلے دور دراز سے اُپدیشک اور بھجنیک منگانے پر زیر بار ہونا پڑتا تھا۔ بہت تھوڑے خرچ پر بکفایت سرانجام پاتے ہیں۔

۶۔ ضلع میں ہر وقت اور حسبِ ضرورت اُپدیشک موجود ہونے سے آریہ پرتی ندھی سبھا کا کام بھی بہت ہلکا ہو جاتا ہے۔ اور سالانہ جلسے اور سنسکار بکثرت ہونے سے آمدنی میں بھی بلا دقت اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور صرف خاص خاص مقامات کے لئے اور خاص خاص صورتوں میں اُپدیشک مہیا کرنے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔

۷۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ہر ایک آریہ سماج سے خط و کتابت کرنے اور روپیہ طلب کرنے کی ضرورت رفع ہو جانے سے صرف ایک اُپ سبھا یا ضلع پرچارنی سبھا کے ساتھ خط و کتابت کرنے سے تمام ضلع کی سماجوں میں ہدایات پہنچ جایا کریں گی۔ اور روپیہ ایک جگہ جمع ہو جانے سے زیادہ دقت نہ کرنی پڑے گی۔

۸۔ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا کام ہلکا ہونے اور بلا دقت روپیہ بکثرت موصول ہونے سے سبھا موصوف کو زیادہ ودوان اُپدیشک مقرر کرنے اور ویدک سدھانتوں کی پستکوں کے تیار کرانے اور ویدک دھرم پرچار کے ذرائع عمل میں لانے کے لئے وچار کرنے کا زیادہ اور کافی وقت مل سکے گا۔

۹۔ اس سکیم پر عمل کرنے سے بہت سے آدمی دوسروں کی امداد کے بغیر اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر پرچار کا کام کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ اور یہ گروہ ہمیشہ بڑھتا رہے گا۔

آریہ سماج کے پرچار کو ۵۰ سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے۔ ہر ایک شہر، قصبہ اور خاص گاؤں میں ہر ایک آریہ سماج میں ایسے پرش پیدا ہو گئے ہیں جو ویدک دھرم پرچار کا بوجھ اپنے کندھوں پر لینے اور اس کو بڑی خوبی کے ساتھ سرانجام دینے کے قابل ہیں۔ اس لئے سبھا موصوف کو یہی لازم ہے کہ کل پرچار کا کام ہر ایک ضلع کے پرتشٹت آریہ پرشوں کے سپرد کر دے جس کے سرانجام دینے کے لئے ہر ایک ضلع میں ایک ایسی آریہ اُپ سبھا، منڈل، ضلع پرچارنی سبھا یا سب ڈویژن (یا جو نام مناسب ہو) مقرر کیا جائے۔ جس میں اس ضلع

ہیں شامل ہو کر کے خاص خاص پرشار رفقی آریہ پرشس شامل ہو کر ان کا انتظام کیا کریں۔ اور اگر کسی ضلع کی نسبت پرچار کا معلوم ہو۔ کہ فی الحال وہاں کوئی ایسا لائق کارکن آریہ پرشس موجود نہیں ہے۔ تو اس ضلع کے پرچار کا کام اس کے متصل کے ضلع کے آدھین کر دیا جائے۔ اور جب وہ ضلع خود بخود کام کرنے کے لائق ہو جائے۔ تو اس کا کام اس کے سپرد کر دیا جائے۔ اور منتر مہنتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بطور ایک مرکزی کمیٹی صرف نگرانی اور پڑتال کا کام کیا کرے۔ اور جملہ اضلاع سے مقررہ رقم حاصل کر کے ایک خاص تعداد ایسے لائق اور ودوان پنڈتوں و اپدیشکوں کی مقرر کرے۔ جو حسب ذیل فرائض اور کام کرنے کے قابل ہوں :-

۱۔ تمام صوبوں کی آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں میں شامل ہو کر لیکچر دینا۔ اور شاستر ارتھ کرنا :-

۲۔ ویدوں۔ شاستروں اور پراچین اور نوین سہایک گرنتھوں کا مطالعہ کر کے ان کے مباحثہ یا خلاصہ کر کے شائع کرنا :-

۳۔ ویدک سدھانتوں پر جامع اور معقول ٹریکٹ تیار کرنا :-

۴۔ پراچین پستکیں تلاش کر کے ان کی چھان بین کرنا اور ریسرچ کا کام کرنا :-

۵۔ ویدک دھرم کی اُنتی کے وسائل سوچنا اور اُن پر عمل کرنا اور کرانا :-

۶۔ سال بھر میں وقتاً فوقتاً تمام یا خاص خاص سماجوں میں دورہ کرنا اور وہاں کے آریہ پرشوں کو حسب ضرورت شکشا دینا اور ترقی کے وسائل بتلانا :-

۷۔ حساب کتاب اور جائداد کی پڑتال کرنا :-

۸۔ اگر کسی معاملے کے متعلق سماجک پرشوں میں کشیدگی ہو۔ تو اس پر وچار کر کے باہمی سمجھوتہ اور صفائی کرانا۔ اور جو نقائص یا دوش معلوم ہوں۔ اُن کو رفع کرنے کی تدابیر اختیار کرنا :-

---

سنجر پور ریاست بہاولپور میں یگیہ اُتسو

۲۸ فروری تا ۳ مارچ آریہ سماج کا یگیہ اُتسو دھوم دھام سے منایا گیا۔ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے پنڈت ستیہ دیو جی۔ پنڈت پربھو دت جی اپدیشک اور پنڈت آتم دیو جی و پنڈت ہرسنجیدر جی بھجنیک پدھارے۔ لوگوں نے اُن کے اپدیشوں اور بھجنوں سے لابھ اٹھایا۔ بھٹنگ سے پنڈت جیون جی بھی تشریف لائے۔ آپ نے لوگوں کو بھجنوں سے خوش کیا۔ کوٹ سبزل سے آریہ سکولوں کے لڑکے بھی آئے۔ انہوں نے جلسہ میں کافی مدد دی۔ یہاں پر پاٹھشالہ قائم ہو گئی ہے جس پر ۲۰ روپیہ دان پراپت ہوا۔ اور ۲۰ روپیہ ماہوار چندہ دینے کا وعدہ ہوا ....

(حکیم گنشیام داس منتری)

گھٹتی پر گھٹتی کو روکنے کا اُوپائے!

(از قلم بخشی دیو بندھو جی مینجر آریہ کنیا پاٹھشالہ و اپدیشک آریہ سماج میرپور)

ہندو جاتی میں دھرم اور نیائے کا ناش اور سوارتھ یعنی خود غرضی کا ادکاش دیکھ کر ہر ایک سچے آریہ ہندو کا ہردیہ دکھت ہونا چاہئے۔ ہندو جاتی میں عام طور پر دھرم اور نیائے کا نو ناش ہو رہا ہے۔ اور ان کی بجائے ہندو دھرم میں سوارتھ (خود غرضی) دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ اور یہی کارن ہے۔ کہ سوارتھ اور لالچ کا ازحد غلام ہونے سے یہ جاتی روز بروز نئی مصیبتوں کا شکار ہوتی ہوئی تنزل کی گہری غار میں گر رہی ہے :-

اس جاتی کو نہ ہی تو پرماتما کا خوف ہے۔ اور نہ ہی کسی دھارمک سبھا یا کسی دھارمک پرش کے سنجیدہ وچاروں کا خیال ہے۔ صرف یہی ایک جاتی ہے۔ کہ جس نے اپنی سماجک برائیوں کو دیکھنے اور سننے کے لئے اپنی آنکھ اور کان بند کر لئے ہیں۔ غرضیکہ نہ ہی خیال دنیا اور نہ ہی خوف عقبیٰ کا معاملہ ہے۔ ہر ایک گھرانے کے افراد اپنی من مانی کرتے ہیں۔ نہ تو بزرگوں کا ادب ہے۔ نہ برابروں سے پیار اور ہمدردی ہے اور نہ خوردوں کو کوئی پند و نصیحت کارگر ہے۔ نتیجہ یہ کہ ہر ایک گھر میں نفاق ہے۔ باپ بیٹے سے بیزار ہے۔ بھائی بھائی سے لاچار ہے۔ اور بیٹا باپ کے سر پر سوار ہے۔ یہ سب کچھ کیوں ہے؟ اس لئے کہ ہم نے اپنے دھرم کو تلانجلی دے دی ہے۔ انصاف کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ پراچین سدگرنتھوں کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا ترک کر دیا ہے۔ ست سنگ کو تیاگ کر کے کسنگ میں من لگا رہے ہیں۔ اور آچار سے مکھ پھیر کر دُراچار میں پھنس رہے ہیں۔ غرضیکہ اگر ایشور ارتھات اپنے سوامی کی آگیا کو بھلا کر اُس کی بخشی ہوئی روشنی سے دور بھاگ کر اندھکار میں پڑے ہوئے ہیں۔ زبانی جمع خرچ میں تو بیشک آستک ہیں۔ مگر واستو میں پورے ناستک ہیں :-

اپنے سوارتھ کے لئے دوسروں پر کٹھار گھلانے کا کام کر رہے ہیں۔ دوسروں کے حقوق کو سراسر دبا لیتے ہیں۔ جھوٹ۔ مکر۔ فریب اور بہانہ وغیرہ سب کچھ اپنے سوارتھ کے لئے ہمیں روا ہے۔ کیونکہ ہمارے لئے نہ ہی تو کوئی دور ہے۔ اور نہ ہی کوئی سزا ہے۔ خدا ہر ایک بات ہم پر صادق آتی ہے۔ ہم جہاں بھی ادھرمی اور انیائی کو زبردست دیکھتے ہیں۔ اُس کا پکش لے بیٹھتے ہیں ......

گویا اس کی اس بُری کا مناسب سہایک بنتے ہیں۔ مگر دیانی کرشن کی دیتے ہیں۔ اور گیتا کے انویائی بنتے ہیں۔ جس جاتی کی یہ اوسطا ہو۔ وہاں سنگٹھن کی دیوی کیسے براجمان ہو سکتی ہے؟ اور جہاں سنگٹھن کی دیوی براجمان نہ ہو۔ وہاں سرسوتی ودیا کی دیوی اور لکشمی دھن کی دیوی کیسے ٹھہر سکتی ہے؟ یہی وجہ ہے۔ کہ ہم ودیا اور دھن سے محروم ہیں۔ جہاں دوسرے دلیش ترقی کی طرف اور اونچی منزل کو جا رہے ہیں۔ ہم تنزل کی طرف نیچے کو آ رہے ہیں :-

یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے؟ اس لئے کہ ہم نے اپنی پراچین سبھیتا کو چھوڑ دیا ہے۔ ہمارے اندر کوئی ایسی سادھن شکتی نہیں ہے۔ جو ہمیں ان برائیوں سے چھڑا سکے۔ اور ہمیں سنمارگ کی طرف لیجا سکے۔ گھر گھر کے سارے گھٹی جھگڑوں سے ہندو گھرانوں کو پھوٹ کا گھن اندر ہی اندر کھوکھلا کر رہا ہے۔ ہمارا کوئی بھی کاروبار سچائی اور ایمانداری پر مبنی نہیں ہے۔ لوگ کہتے ہیں۔ "اجی آج کل کے زمانہ میں دھرم اور ایمان کا نام لیتے ہو۔ جانے دو آج کل کون دھرم اور ایمان کو پوچھتا ہے۔ آج تو میدان اُن کے ہاتھ ہے۔ جو دھرم اور ایمان کا نام تک سُننا نہیں چاہتے ہیں۔ آج تو وہ بڑے ہیں۔ جن کو زیادہ سے زیادہ پالیسی اور ٹیکٹ (Tact) سے دنیاداری۔ خوشامد پسندی اور مطلب برآری کرنی آتی ہے۔ دھرم جانے چولہے میں۔ اپنا اُلّو سیدھا کرو" :-

میں آپ سے نویدن کروں گا۔ کہ اگر یہ حالت ہے۔ تو کیا سب کو اسی پر عمل پیرا ہونا چاہئے؟ اور دھرم و ایمان کو تلانجلی دے کر من مانی کرنی چاہئے؟ اس کا صاف جواب ہے کہ اس طرح دنیا کو غلط راستہ پر لے جانا ہوگا۔ دنیا کو بجائے آستک کے ناستک بنانا ہوگا۔ پرماتما کے نیموں کو خیرباد کہنا ہوگا۔ تو پھر کیا اس کا نتیجہ سنسار میں سکھ ہوگا۔ چین ہوگا؟ ہرگز نہیں۔ درحقیقت دکھ ہوگا۔ بے چینی ہوگی۔ اشانتی ہوگی۔ بدامنی ہوگی اور کولاہل ہوگا۔ جیسا کہ اب ہو رہا ہے۔ تو کیا پھر ہمیں خاموش ہو جانا چاہئے؟ کیا ہمیں آنکھیں بند کر لینی چاہئیں۔ کیا ہمیں یہ اتیاچار سہن کر لینا چاہئے؟ اور دوسروں پر اتیاچار ہوتے دیکھ کر کوئی پرتیکار نہ کرنا چاہئے؟ اگر ہم خاموش رہیں۔ تو اس کے صاف معنی یہ ہوں گے۔ کہ ہم اس بڑھتی ہوئی آگ پر جو سنسار کو جلا رہی ہے۔ تیل کا کام کر رہے ہیں۔ اور اس کی پرچنڈ جوالا میں اضافہ کا کارن بن رہے ہیں۔ اور اس طرح کرنے سے پاپ کے بھاگی بن رہے ہیں ـــــ تو پھر اس کا علاج کیا ہے؟ اس کا ستیہ اپائے کیسے ہو؟ اس کا علاج پراچین آریہ رشیوں کے بتلائے ہوئے نسخے یعنی پراچین ویدک سبھیتا کی استھاپنا اور ویدک شکشا کا پرچار۔ وہ کس طرح ہو سکتا ہے؟

میرا تو یہ وشواس ہے کہ سوائے آریہ سماج کے کسی میں یہ شکتی نہیں ہے۔ کہ سنسار کو پریم امرت پلا سکے۔ اور بڑھتی ہوئی اشانتی کو مٹا کر پھر شانتی پھیلا سکے۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ بیسویں صدی کے سب سے بڑے مہا پرش نے رِگ کے کرتا۔ امن کے دیوتا۔ دیا اور آنند کے بھنڈار ادیسر آریہ سماج کے پرورتک مہرشی دیانند نے ویدوں کا امرت روپی خزانہ آریہ سماج کے سپرد کیا ہے۔ اور اس کے کندھوں پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے۔ کہ چھوٹے نیم کے انوسار سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے۔ ارتھات شاریرک۔ سماجک اور آتمک اُنتی کرنا۔

ہندو جاتی کے اندر سب سے بڑی سماجک برائی سوارتھ کی بیماری ہے۔ جب تک یہ نہ نکل جائے۔ ہندو جاتی کا کلیان نہیں ہو سکتا۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ کہ آریہ سماج کے پرچار کار یہ کو محض آریہ سماج کے مندروں کے اندر ہی محدود نہ رکھا جائے۔ بلکہ اسے شہروں اور گراموں کے کوچہ کوچہ تک پہنچایا جائے۔ آریہ سماج کے چھٹے نیم کا عملی روپ میں پرچار کیا جائے۔ اور ہر سمقان میں جہاں کہ عام خیال کے سبھی لوگ اکٹھے ہو سکیں۔ یا اکٹھے ہوتے ہوں۔ مثلاً تہواروں اور میلوں پر ویدک دھرم کی شکشا اور شکھشادائیک آریہ اتہاسوں کی کتھائیں رکھی جائیں۔ اور اُن کو سرل شبدوں میں جنتا کے سامنے رکھا جائے۔ تو آشا ہے کہ عام جنتا پر سوارتھ کی برائیاں ظاہر ہو کر جاتی کے اندر پرسپر پریم پیدا ہو سکے گا۔ اور آریہ سماج کے نویں نیم کے انوسار کہ ہر پرش کو اپنی ہی اُنتی میں سنتشٹ نہ رہنا چاہئے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔ کے مصداق عمل پیرا ہو کر ہندو جاتی سوارتھ کی مہلک بیماری سے چھوٹ سکے گی۔ ورنہ دن بدن گھاٹا ہی گھاٹا ہوگا :-

---

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں :- (مینیجر)

آریہ سماج کا سبھاسد بننے و رہنے کا نیم

(نمبر ۱)

(لیکھک شری پت گیان چند جی آریہ۔ دہلی)

میں نے اپنے پہلے لیکھوں میں "وچار سوتنتریہ" سمبندھی مت بھید رکھنے والے آریہ سماجیوں کی چار شرینیوں کا ورنن کیا ہے۔ ان کے اتریکت وچار سوتنتریہ کے پکشپاتیوں کی ایک اور شرینی بھی ہے۔ جو کہ ہے تو غیر آریہ سماجیوں کی پرنتو چونکہ آریہ سماج کا اس سے بھی مانوی سماج کے ادھکاروں کے سادھنوں میں مت بھید ہے۔ اور سُدھار کے کاریہ کھشیتر میں آریہ سماج نے اس سے بھی نپٹنا ہے۔ اور کچھ آریہ سماجی بھی ان کے کچھ ایک اوپرک وچاروں سے سہمت ہیں۔ اس لئے اس کی اور بھی آریہ جگت کا دھیان دلانا آوشیک سمجھتا ہوں؀

یہ شرینی نوینتا تتھا سوتنترتا وادیوں کی ہے۔ جو کہ پراچینتا کے کٹر ورودھی ہیں۔ یدیپی اس شرینی کے لوگ پراچینتا وادیوں کے پرتی دوندی ہیں۔ اور یہ دونوں دل دو وِرُودھی سیماؤں پر کھڑے ہیں۔ تتھاپی ان میں پرسپر کچھ گنگا جمنی سمانتائیں بھی ہیں۔ جو کہ اس پرکار ہیں۔ یدی پراچینتا وادی بہلے بنا سوچے سمجھے اکھوا ستیہ استیہ کی پریکشا کئے بنا پرانے سب گرنتھوں کی ہر ایک بات کو ستیہ سارتھک اور پرمانک مانتے ہیں۔ تو نوینتا وادی بھی دوسرے بنا پڑھے اور سوچے وچارے ہی ان سے وِپریت پرانے سب گرنتھوں کو نِرارتھک اور اپرمانک بتلاتے ہیں۔ یدی پراچینتا وادی وشواس کے دھنی ہیں تو نوینتا وادی اوشواس تتھا دھن کے دھنی ہیں۔ یہ دونوں ہی پراچین گرنتھوں پر بدھی پورک وچار نہیں کرتے۔ نوینتا وادی بھائی تو پراچینتا اور سامپردائکتا کے ورُدھ تتھا نوینتا سوتنترتا تتھا پریورتن کے آویش میں اتنے مگدھ ہوگئے ہوئے ہیں۔ کہ اہرنش کرانتی کرانتی کا جاپ کرتے ہوئے نہ کیول یہ کہ ویدادی شاستروں کی بات سُنتا ہی نہیں چاہتے۔ بلکہ انہیں کرانتی دوارہ سنسار سے ہی مٹا دینا چاہتے ہیں۔ ان کے یہ منو ورتی نیچے اودھرت کئے ہوئے ان کے ہردیوں کے اودگاروں سے سپشٹ ودتا ہے؀

"کرانتی کے عاشقو! غور سے میری بات سُن لیجئے۔ سب سے پہلے دماغی آزادی درکار ہے۔ وید اور قرآن کو الہامی ماننے والے غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ وہ کبھی آزادی نہیں دلا سکتے۔ کیونکہ ان کا سب کچھ ویدوں میں موجود ہے۔ جب آپ الہام کو چھوڑ دیں گے۔ تو سنسکرت لٹریچر کا سارا کوڑا کرکٹ آپ کو صاف دکھائی دیگا۔ اس وقت یہ جھگڑا نہیں رہے گا۔ کہ فلاں ریشی ہے۔ اور فلاں انسان ہے۔ فلاں پرمان ہے اور فلاں نہیں ہے۔ کرانتی کے لئے آزاد خیالی نہایت ضروری ہے۔ وہ آزاد خیالی ہر ایک شخص کا پیدائشی حق ہے۔ الہام شرتی اور آیت وغیرہ کا مایاجال آزادی کا مخالف ہے۔ اس غلامی کی فیکٹری کو گرا دینے کا وقت آگیا ہے۔ جب شرتی پارشنی پرمان کا اڈا نکل جائے گا۔ تو پھر سب گرنتھوں میں سے ہم جو ماننے لائق معلوم دیں گے۔ لے لیں گے۔ اور جو موجودہ زمانہ کے خلاف ہوگا۔ اس کو چھوڑ دیں گے۔ اور آگے شاہراہ ترقی پر گامزن ہوں گے۔ آگے بڑھنے کی عقل جب تک ہرگز نہیں آسکتی۔ جب تک شری کرشن ایشور بنے رہیں گے۔ رشی نربھرانت سمجھے جاتے رہیں گے۔ اور وید ایشوروا کیہ رہیں گے مختصراً میرا نویدن یہ ہے۔ کہ کرانتی بالکل نیا راستہ مانگتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ"؀

اوپر اودھرت کی گئی پنکتیوں پر کوئی وشیش ٹیکا ٹپنی کرنے کی آوشیکتا پرتیت نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ پنکتی اور پرمان سے شونیہ کیول پرلاپ ماتر ہے۔ جو کہ سوتنترتا اور اُنتی کے سادھن ابھیاس بھر ماتمک کرانتی کے آویش میں آکر کیا گیا ہے۔ میں تو اس بات کو خیال میں بھی نہیں لا سکتا۔ کہ کوئی بدھی وادی تتھا ودیا پریمی (علم دوست) ویکتی ایسے ودیا ورودھ لجیا سپد وچار بھی پرگٹ کر سکتا ہے۔ کہ جن میں اس سارے سنسکرت ساہتیہ کے علمی خزانہ کو بنا اس کے دوش دکھلائے کیول اس کے پرانا ہونے کے کارن ہی اس کو کوڑا کرکٹ بتلاتے ہوئے اسے تیاگ دینے کی اپیل کی گئی ہو۔ کہ جس کے اتری کت سنسار بھر کے علمی خزانہ کے اوچیہ کوٹی کے گرنتھ رتن وید۔ اُپنشد اور درشن آدی آدی بھی ہیں۔ اس پرکار کے وچار رکھنے اور ان کا پرچار کرنے والے بھائی بھی اس کھنڈن کے لئے شما کریں گے۔ کہ انہوں نے اپنے اپریکت وچاروں دوارہ نہ کیول یہ کہ سنسکرت ساہتیہ کو جلانے والے آرکفک کال کے لٹیرے اور کرور مسلمان آکرمن کاریوں کی ودیا ورودھنی (وحشی پن) کی ہی پھر سے یاد تازہ کرادی ہے بلکہ ان کی کریاتمک اور دنڈ نیتی کی انوورتی ودیا ورودھی اپنی مانسک ورتی کا بھیانکر چتر بھی پرکاشت کر دیا ہے۔ استو۔

سجنو! اوپریکت وچاروں کے پڑھنے سے گیات ہوتا ہے۔ کہ پراچینتا کے کھنڈن تو کیول وچار سوتنتریہ کے ہی ورودھی تھے۔ اور جہاں کھڑے تھے۔ اس سے آگے بڑھنا نہیں چاہتے تھے۔ پرنتو آگے بڑھنے اور آگے بڑھنے والے کی دہائی دینے والے یہ نوینتا اور سوتنترتا وادی سجن تو سمپورن سنسار کی اکثریت تتھا زمانہ کی ہو چکی پچھلی ساری بہومولیہ ساہتیک سمپتی کو ہی نرمول کئے بنا رکھنا پھیلانا چاہتے ہیں۔ اکھوا یوں بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ ودوان سنسار کے پچھلے انمول انوبھووں پر تجربوں تتھا نتیجوں پر پوچا پھیر کر سنسار کو اگیانتا، اسبھیتا تتھا اوبِستھتا کی اوستھا میں لے جانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے بے تحاشا اتھوا نرانکش ہونے کا ہی نام آزادی رکھا ہوا ہے۔ یہ بھائی اپنے وچاروں پر کسی پرکار کے بھی بندھن رکھنے کے ورودھ ہیں۔ پرانی سب باتوں تتھا سماجوں کے منتویوں کا ماننا بھی ان کے نزدیک بندھن اور غلامی ہے۔ یہ تو آشا ہی ہے۔ کہ جو آریہ سماج پراچینتا کے اندھے پجاریوں کی بھرانتی کو دور کرنے کے لئے اپنے جنم دن سے ہی پریتن کرتا چلا آرہا ہے۔ وہ ان نوینتا تتھا سوتنترتا کے بھگتوں کی اس بھیانکر دھارنا کا پرتی وادی اوشیہ ہی کریگا۔ پرنتو میں بھی یہاں پر ان بھائیوں کی سیوا میں اتنا اوشیہ نویدن کروں گا۔ کہ یدی وہ وچار کر کے دیکھیں گے۔ تو انہیں گیات ہوگا۔ کہ وہ اپنی اس پرکار کی وچار تتھا آچار پدھتی سے پراچینتا تتھا سامپردائکتا کا ہی ورودھ نہیں کر رہے ہیں بلکہ وہ ابھی بھی ایک اور نوینتا تتھا سوتنترتا وادیوں کی نوین سمپردایہ کھڑی کر کے سمپردایوں کا نمبر بڑھا رہے ہیں۔ ان کا سب پرکار کے پراچین دھارمک ساہتیہ کا ورودھ جہاں منشیہ سماج کے لئے بھیانکر اور ہتکر کا ہلیتو ہے وہاں ان کا سبھی سماجوں کے نیموں اور سدھانتوں کو بندھن بتلانا بھی سماج نرمان شاستر کے ورودھ ہونے سے منشیہ جاتی کے لئے ہانی کارک ہے۔ کیونکہ ان کا نوینتا کا سدھانت نہ کیول یہ کہ پرانے سنسکرت ساہتیہ اور سامپردائک وچاروں پر ہی لاگو ہوگا۔ بلکہ آج جس ساہتیہ اور وچاروں کو وہ نوین سمجھتے ہیں۔ کل ان کے پرانا ہو جانے کے کارن ان پر بھی لاگو ہو سکے گا۔ اس لئے جس نوینتا کے کھنڈا سے آج وہ پراچین دھارمک ساہتیہ کی جڑیں کاٹنا چاہتے ہیں۔ کل وہی کھنڈا اُن کی آج کی نوینتا اور ان کے اپنے ان وچاروں کے پرانا ہو جانے پر ان کی جڑیں بھی کاٹے گا۔

اس کارن یہ سدھانت جہاں سمپورن ساہتیہ کا مول ہی کاٹ دیتا ہے۔ وہاں ساہتیک اُنتی کو بھی استھو بنا دیتا ہے۔ اتھوا پرنتک ودوان کے وچاروں تتھا انوبھووں کے سنگرہ کو اس کے جیون کے ساتھ ہی سماپت کر دیتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے پشچات اُتپن ہونے والوں کے لئے پرانا ہو جاتا ہے اور اُنتی تب ہو سکتی ہے۔ جبکہ پچھلے ودوانوں کے گرنتھوں کو پڑھ کر ان کے انوبھووں سے لابھ اٹھاتے ہوئے آگے بڑھنے کی یوگیتا پراپت کی جائے؀

اس کے اتریکت یہ سدھانت مانوی پرکرتی کے بھی وِرُودھ ہے۔ کیونکہ منشیہ کا سنسکار پراکرتک ہونے سے جہاں وہ پراکرتک نیموں کے بندھن سے بندھا ہوا ہے۔ وہاں منشیہ کے منن شیل اور سماجک ویکتی ہونے پر بھی اس کے آچار وچار پر منشیتو اور سماجک ادھکارات پاریوارک۔ ناگرک۔ دیش سمبندھی۔ راشٹریہ اور سار وجنک نیموں کے بندھن لگے ہوئے ہیں۔ اور اگر ہم اس کو ذرا وستار سے کہیں۔ تو یوں کہیں گے۔ کہ چونکہ جہاں منشیہ کا آتما الپ ہے۔ اس لئے وہاں اس کے سوبھاوک گن گیان اور پریتن بھی الپ ہیں۔ اور اس کے شریر روپی سادھن کے من۔ بدھی۔ گیان اور کرم اندریہ آدی سبھی شاریرک کرنے بھی الپ اور سسیم ہیں۔ اس لئے منشیہ کے آچار۔ وچار اور سوتنترتا آدی کی ساری شکتیاں بھی الپ اور سسیم ہیں۔ جیسے دیکھئے تتھا وشیش پرکار کی یونی میں جنم لینے میں بھی وہ سوتنتر نہیں ہے۔ بال۔ یووا۔ ورِدھ اور پرائی آدی اوستھاؤں تتھا جیون سمبندھی سمست وستوؤں کی آوشیکتا کے لئے بھی وہ دوسروں کے آدھین ہے۔ سکھ دکھ کے بھوگ میں بھی پرتنتر اور سمانت منو وانچھت سکھ کی پراپتی اور دکھوں کی نوِرتی میں بھی سوتنتر نہیں ہے۔ بنا سمجھائے سکھلائے کچھ جان اور سیکھ بھی نہیں سکتا۔ انیادی باتوں میں جو منشیہ اشکت پرتنتر اور پرآدھین ہے۔ اس کی سوتنترتا بھی اتنی ہی ہے جتنی کہ پنجرہ میں بند ایک پنچھی کی۔ یہی کارن ہے کہ مانوی پرکرتی کے ودوانوں نے نہ کیول وشیش وکتی آدی پرنیموں کو ہی بلکہ منشیہ بدھی کو بھی بندھن مانا ہے۔ اور بہت سوں نے تو اکھوا سوتنترتا کو بھی پرشارتھ سدھ بتلایا ہے۔

منشیہ کے بندھن میں ہونے اور سوتنترتا کے پرشارتھ سدھ ہونے کا پرتیکش پرمان یہی ہے۔ کہ منشیہ بندھن سے چھوٹنے اتھوا سوتنترتا کی پراپتی کے لئے یتن کرتا ہے۔ اور یتن اپراپت کے لئے ہی ہوتا ہے۔ پراپت کے لئے نہیں۔ پراپت کی پراپتی کا یتن بھی ان سوروپ سدھ

وہ ـــ کیا ـــ کہتے ـــ ہیں؟

مکتی کے ماننے والے
سوتنترتا اتھوا انیتیہ پراپت مکتی کے ماننے والے
برہم وادیوں کے مت میں ہی مانا جا سکتا ہے۔
جو برہم آگیانی۔ کبھی بدھ۔ ایک دیشی نتیہ آنند کے
جیسے برہم ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو بندھ۔
مکت۔ سروویاپک اور آکنٹھ سوروپ
برہم مانتے ہیں۔ اور یہی وچار سوتنترتا کو جنم
سدھ ماننے والوں کے بھی ہیں۔ تو ان کی سوتنترتا
بھی ویسی ہی ہے۔ جیسی کہ برہم وادیوں (ویدانتیوں)
کی سوروپ سدھ مکتی اتھوا سوتنترتا۔
ٹھیک ہے کہ آتما کے گیان اور پریتن شیل
گیان اور کرم اندرے رُوپی سادھن سمپن
ہونے کے کارن منشیہ بھاشکت سوچنے اور کرنے
میں سوتنتر ہے۔ پرنتو سوچنا اور کرنا بھی بھلا اور
بُرا۔ منشیہ اور بھینکر ہوتا ہے۔ اب نمان منشیہ
بھلا اور منشیہ بھی سوچ اور کر سکتا ہے۔ اور بُرا
بھینکر بھی۔ پرنتو اس پر بھی دیکھنا ہو گا۔
کہ سوچنا اور کرنا کیا چاہیے؟ بھلا یا بُرا؟ منشیہ
یا بھینکر۔ شبھ یا اشبھ؟ اس کا اُتر سبھیہ سنسار
کی اور سے یہی ملے گا۔ کہ کسی ویکتی کو بھی بُرا بھینکر
اور اشبھ سوچنے اور کرنے کی اجازت نہیں دی
جا سکتی۔ جس کا ابھیپرایہ یہی ہے۔ کہ منشیہ کے
سوچنے اور کرنے پر بھی سبھیہ سماج کا بندھن لگا
ہوا ہے۔ یہ دوسری بات ہے۔ کہ کوئی مادر پدر
آزاد ویکتی جو چاہے کر گزرے۔ پرنتو وہ اپنے
کئے کی سزا سے نہیں بچ سکتا ۔

یہ تو ہو سکتا ہے۔ بلکہ ہونا چاہیے۔ کہ یدی
کسی سبھا سوسائٹی اتھوا سماج کے نیم اور
سدھانت منشیہ تتھا سماجک ہتوں کے وِپریت
ہوں یا کہ قدرتی سچائیوں اتھوا سرشٹی نیموں کے
ورُدھ ہوں۔ تو تو بیشک تتھا سوتنترتا وادیوں
کو ہی نہیں۔ بلکہ پرتیک منشیہ کو ان کے ماننے
سے انکار کر دینا چاہیے۔ پرنتو من مانی تو بیشک
تتھا سوتنترتا ارتھات نرانکشتا کے آونتش ہیں۔
اُنہیں بندھن بتلانا اور اُن سے ودروہ کرنا اور
ان کے وِپریت گھر نا پھیلانا منشیہ تتھا سماجک
ہتوں کے وِپریت اور دُکھ کا کارن ہے ۔

آریہ سماج بھٹنڈہ کا سالانہ جلسہ

بھٹنڈہ۔ ۱۰ اپریل۔ ۱۲ اپریل تا ۱۵ اپریل
۱۹۳۷ء نہایت شان و شوکت سے منایا جائیگا۔
۱۲ اپریل کو ۴ بجے شام آریہ سماج مندر سے
نگر کیرتن کا جلوس نکلے گا۔ باقی تین دنوں میں
باہر سے آئے ہوئے ودوان ویاکھیان دیں گے
آریہ سمیلن۔ اچھوت اُدھار سمیلن اور دھرم
پرچار سمیلن بھی ہوں گے ۔

بھرانتی نوارن

شری مید دیانند براہم مہا ودیالیہ لاہور کے آچاریہ
شری پنڈت وشو بندھو جی شاستری ایم۔ اے
"آریہ دھرم" نام کا ایک سپتاہک پتر نکالنے جا
رہے ہیں۔ اس کے لئے آریہ سماج کے پرتشٹھت
سجنوں اور ودوانوں سے سندیش لینے کی غرض
سے آچاریہ جی نے ایک چٹھی چھپوا کر انکے پاس
بھیجی ہے۔ اس چٹھی میں کچھ شبد ایسے بھی
لکھے گئے ہیں۔ جن سے یہ بھرم ہو سکتا ہے۔ کہ
میں بھی "آریہ دھرم" کے سمپادکوں میں سے ایک
ہوں۔ لہٰذا مجھے یہ اعلان کرنے کی ضرورت محسوس
ہوئی ہے۔ کہ میں آگت پتر کا سمپادک نہیں ہوں۔
شری پنڈت وشو بندھو جی نے مجھے اس کے ایڈیٹوریل
بورڈ کا ممبر بننے کے لئے کہا ضرور تھا۔ مگر میں نے
اُس وقت اپنی معذوری ظاہر کر دی تھی۔ پھر
معلوم نہیں۔ میرا نام دینے کی غلطی کیسے ہوئی ہے؟
میں نے آج پھر اُن کو پتر لکھ کر سمپادک منڈل سے
اپنا نام کاٹ دینے کی پرارتھنا کر دی ہے ۔
(سنت رام سمپادک "کرانتی" اور "یگانتر" لاہور)

میری گذارش

"ہون کے ذریعہ تپ دق کا علاج" کے عنوان
سے میرے کچھ مضامین "پرکاش" میں شائع
ہوئے تھے۔ اسے اب تقریباً ۵ برس ہو گئے
ہیں۔ لیکن اُس وقت سے لے کر اب تک میرے
پاس بہت سے پتر آئے ہیں۔ اور آتے رہتے
ہیں۔ جن میں مجھے مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ میں
ان مضامین کو پستک کی شکل میں شائع کرا دوں
اور اس کی ایک ایک کاپی ان کے پاس بھیج دوں۔
لیکن مجھے سخت افسوس ہے۔ کہ میں اپنے
ان مہربانوں کے حکم کی تعمیل اب تک نہیں
کر سکا ۔
پچھلے کئی سالوں سے میں اپنے وطن سے باہر
چلا گیا۔ اور وہاں کچھ ایسے جھمیلوں میں پھنسا
رہا۔ کہ مضامین کے ذریعہ پبلک سیوا کا کام نہ
کر سکا۔ ہاں تحقیقات کا کام کم و بیش جاری رہا۔
اب میں اپنے پرانے مقام بہوڑ بریلی میں پھر
آ گیا ہوں۔ اور اچھا ہے۔ کہ اس نئی تحقیقات
کو اپنے بھائیوں تک مضامین کے ذریعہ پہنچاؤں۔
بہت ممکن ہے۔ کہ ان مضامین کے لکھنے پر
میرے مہربانوں کا پہلا تقاضا ہو۔ کہ مضامین
کتاب کی شکل میں شائع کئے جائیں۔ اور اس
آگیا کا پالن کرنا میرے لئے شاید مشکل ہو۔ ایسے
تمام دوستوں سے گذارش ہے۔ کہ اگر وہ میرے
مضامین کو زیادہ عرصہ تک اپنے پاس رکھنے کے
خواہشمند ہیں۔ تو وہ ابھی سے "پرکاش" کے
خریدار بن جائیں۔ کیونکہ مضامین جلد ہی شائع
کرانے کا سوچا ہے ۔
(نوٹ:۔ ڈاکٹر پھمن لال محلہ بہوڑ بریلی)

رادھا سوامی مت کا گڑھ بیاس نہیں

شریمان مہاشہ ہر بلاس جی پردھان آریہ سماج
بیاس ضلع امرتسر کی طرف سے ایک اپیل اخبار
"پرکاش" اور "آریہ گزٹ" ماہ فروری ۱۹۳۷ء
میں شائع ہوئی ہے۔ کہ رادھا سوامی مت کا
گڑھ بیاس ہے۔ رادھا سوامی مت کا گڑھ بیاس
نہیں۔ بلکہ ڈیرہ ایک چھوٹا سا گاؤں متصل دریائے
بیاس ریلوے سٹیشن بیاس سے تقریباً ۳ میل
کے فاصلہ پر واقع ہے۔
جہاں تک میرا خیال ہے۔ اس گاؤں کی آبادی
یکصد سے کم ہو گی۔ اور یہاں پر کوئی آریہ خیالات
کا آدمی بھی نہیں ہے۔ بیاس میں نہیں۔ بلکہ
ڈیرہ میں ہر ماہ ہزاروں کی تعداد میں رادھا سوامی
مت کے آدمی جمع ہوتے ہیں۔ اور ویدوں اور
گرو گرنتھ صاحب اور پرماتما کے برخلاف اپنے
گرو بابو ساون سنگھ جی کا اُپدیش سنتے ہیں۔
ڈیرہ میں اس موقعہ پر ہمارے خالصہ بھائی بھی
اپنا دیوان لگا کر رادھا سوامی مت کی تعلیم سے
لوگوں کو خبردار کرتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر
آریہ سماج بیاس کے پردھان مہاشہ ہر بلاس جی
بیاس کی بجائے ڈیرہ میں آریہ سماج مندر بنا کر۔
یا اس کام کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اپنے ہاتھ
میں لیوے۔ کیونکہ بیاس میں سوائے ریلوے
سٹیشن اور چند دُکانوں کے زیادہ آبادی بھی
نہیں ہے۔ اس لئے میں اپنے آریہ بھائی مہاشہ
ہر بلاس جی سے نویدن کرتا ہوں۔ کہ وہ اخبار
میں رادھا سوامی مت کا گڑھ ڈیرہ متصل
دریائے بیاس شائع فرماویں۔ تاکہ غلط فہمی نہ
پھیلے۔ اور میرے آریہ بھائی ڈاکٹر رام دھن جی
کا برت برائے آریہ سماج مندر ہو۔ رادھا سوامی
مت ڈیرہ کے متعلق میں پھر کسی وقت مفصل
طور پر لکھوں گا ۔
ویدک دھرم کا سیوک:۔
(ڈاکٹر وشو ناتھ سنیہیالوی پردھان آریہ سماج سوہانہ)

سارودیشک سبھا سے نویدن

سیوا میں نویدن ہے۔ کہ پنڈت اجودھیا پرشاد
جی کے پرچار سمبندھی جو بھی پتر یہاں کے سماچار
پتروں میں آج تک پرکاشت ہوئے ہیں۔ اُن
سے ہمیں ان ونتیوں کا کچھ بھی پتہ نہیں چلتا۔
براہ مہربانی پرکاش ڈال کر کرتارتھ کریں:۔
۱۔ پنڈت اجودھیا پرشاد جی کے سرودھرم سمیلن
شکاگو میں دیئے ہوئے ویاکھیانوں تتھا وارتالاپوں
کی رپورٹ ۔
۲۔ سرودھرم سمیلن کی کارروائی کا دیرانت (؟)
اس پر آریہ سماج یا ویدک دھرم کا اثر ۔
۳۔ پنڈت جی کے کئی اور استھانوں میں دیئے
گئے ویاکھیانوں کی رپورٹ ۔
۴۔ آج تک دیئے گئے ویاکھیانوں کا جنتا پر کیا
ہوا پربھاؤ ۔
۵۔ امریکن سماچار پتروں کی ان ویاکھیانوں
پر کی ہوئی ٹیکا ٹپنی ۔
۶۔ ودت رہے۔ کہ پنڈت اجودھیا پرشاد
جی سے پہلے سوامی وویکانند جی تتھا سوامی
رام تیرتھ جی امریکہ میں پرچار کر آئے ہیں۔ اور
اُن کے وہاں دیئے ہوئے ویاکھیان انگریزی
میں کتابی صورت میں لائے گئے ہیں۔ آج کل تو
شارٹ ہینڈ (Short hand)
کے کارن ویاکھیان کا ایک ایک اکشر برابر
نوٹ کیا جا سکتا ہے۔ امریکہ ان بادی ملکوں میں
سماچار پتروں کے رپورٹر شارٹ ہینڈ میں ہی
ویاکھیان کی رپورٹ لیا کرتے ہیں۔ کیا ہم
آشا رکھیں۔ کہ پنڈت اجودھیا پرشاد جی کے
امریکہ میں دیئے ہوئے ویاکھیان بھی کچھ سمے
پشچات ہمیں کتابی صورت میں پڑھنے کا سوبھاگیہ
پراپت ہو گا؟
پرارتھنا یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کے اس پہلے
ودیش پرچارک کے ودتا پورن کتابی صورت میں
لا کر استھائی روپ دیا جائے۔ پرنتو اس سے پہلے
سماچار پتروں میں امریکہ پرچار کا سارا ورتانت
آریہ بھائیوں کے اُتساہ ارتھ وستریت روپ میں
چھپوایا جائے ۔
(گنپت راؤ گورے آریہ۔ جیکب آباد)

بھائی ٹیک چند ناگیہ کی چھاترورتی:۔

ڈیرہ غازی خان نواسی بھائی ٹیک چند جی ناگیہ نے ۲۵
ہزار روپیہ گورُوکل کو اس لئے دان دیا ہوا ہے۔ کہ اس کے
ادھیکار سے ہمیشہ کیلئے ڈیرہ غازیخان یا اس ضلع کے
غریب اور ہونہار لڑکے ہر سال گورُوکل میں داخل کئے جائیں
جو سجن آدھا ماسک شلک دینا چاہیں۔ انہیں جلد
اپنے پرارتھنا پتر مکھیہ ادھشٹاتا گورُوکل کانگڑی کے
پاس بھیج دینے چاہئیں تاکہ وچار ہو سکے ۔
(امرناتھ ہیرو سبھا منتری مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج بھلوال کا سالانہ جلسہ

۱۔ ۲۳ فروری ۱۹۳۴ء کو ایک جنم کی مسلمان رشیم بی بی کو شدھ کیا گیا۔ اور اس کا نام رام پیاری رکھا گیا۔

۲۔ وارشک اُتسو ۳-۴۔ اور ۵ چیت کو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ جلسہ سے پہلے پنڈت ہر بھجن لال بان پرستھی جام پور نواسی نے پدھار کر پندرہ روز وید سے کتھا کے روپ میں امرت ورشا کی۔ آپ کے پرچار کا ڈھنگ نرالا ہے۔

۳۔ جلسہ سے پہلے یکم -۲- اور ۳ چیت کو متواتر آریہ بھائی مل کر صبح سویرے سنکیرتن کرتے رہے۔ اور اہلِ شہر کو اُتسو کی سوچنا دیتے رہے۔

۴۔ اس سال نگر کیرتن کی بجائے راگ سمیلن کیا گیا۔ لیکن شکروار شام کو آریہ بھائیوں نے مل کر جلوس نکالا۔ سب سے پہلے بینڈ باجہ تھا۔ اس کے بعد اوم کا جھنڈا۔ اس کے پیچھے مہاشہ دلسراج بھجن اچارن کرتے ہوئے اور تمام آریہ جنتا ملکر اُن کا ساتھ دے رہی تھی۔ اس کے پیچھے آریہ کمار سبھا کے بالک "دیانند کے ویر سینک بنیں گے" کا اچارن کر کے آریہ جنتا کے دلوں میں گھر کر رہے تھے۔ اس کے پیچھے پتری پاٹھشالہ کی تقریباً پچاس پتریاں کیسری رنگ کی پوشاک میں بھجن بولتی ہوئی جا رہی تھیں۔

۵۔ رات کو راگ سمیلن میں مہاشہ کیسر چند۔ مہاشہ دلسراج اور کنور سکھ لال جی کے منوہر بھجن اُپدیش ہوئے۔

۶۔ سنیچروار صبح کا روائی ہون یگیہ سے شروع ہوئی۔ مہاشہ ایشرداس نے دھرم پتنی سمیت یجمان کا آسن گرہن کیا۔ یگیہ کے بعد پنڈت ہر بھجن لال کا منوہر اپدیش اور مہاشہ کیسر چند کے بھجن ہوئے۔ بعد دوپہر مہاشہ دلسراج کے بھجن اور پنڈت منیشور دیو کا ویاکھیان ہوا۔ رات کو مہاشہ کیسر چند کے بھجن پنڈت شانتی پرکاش کا لیکچر اور کنور سکھ لال کا منوہر اپدیش ہوا۔

۷۔ اتوار صبح ہون یگیہ کے موقعہ پر لالہ ہری رام نے دھرم پتنی سمیت یجمان کا آسن گرہن کیا۔ پھر سوامی ویدانند جی کا منوہر اپدیش ہوا۔ پھر پنڈت ہر بھجن لال کا ویاکھیان ہوا۔ بعد دوپہر مہاشہ کیسر چند کے بھجن پنڈت منیشور دیو کا لیکچر ہوا۔ کنور سکھ لال کی اپیل پر ۵۰/- روپیہ اکٹھا ہوا۔ رات کو مہاشہ دلسراج کے بھجن اور مہاشہ کرشن جی مالک "پرتاپ" و "پرکاش" کا ویاکھیان ہوا۔ اور پھر کنور سکھ لال کا منوہر اپدیش ہوا۔ آرتی اور شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہو گئی۔

۸۔ ایشور کی اننت کرپا سے اور سوامی ویدانند جی۔ پنڈت ہر بھجن لال جی۔ مہاشہ کرشن جی۔ کنور سکھ لال جی اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے سہیوگ سے یہ یگیہ سہانا اور نرو گھنتا سے سماپت ہوا۔

۹۔ آریہ پرتی ندھی سبھا نے ۱۰۰/- روپیہ وید پرچار اور ۲۵/- روپیہ دلت اُدھار کا سماج ہذا کے نام لگایا تھا۔ مبلغ ۱۰۵/- روپیہ وید پرچار اور ۲۵/- روپیہ دلت اُدھار سبھا ...

گورو کل کورو کھشیتر کے حالات

۱۔ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ۲ مارچ کو نئے بالکوں کے داخلہ کی تاریخ رکھی گئی تھی۔ پیچھے سے ہمارے پاس کئی خطوط آئے۔ جن میں لکھا تھا۔ کہ کیونکہ ۲ مارچ کو سرکاری تعطیل نہیں تھی۔ اس لئے ہم بالکوں کو داخلہ کے لئے نہیں لا سکے۔ اس لئے اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ جو سجن اب بھی اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہیں۔ جلدی لے آئیں۔ داخل کر لیا جائے گا۔

۲۔ برہمچاریوں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے۔ جلسہ کے بعد ۹ برہمچاری اور داخل ہو چکے ہیں۔

۳۔ کچھ سجنوں کی شکایت دیر سے چلی آ رہی تھی۔ کہ گورو کل میں دیسی علاج کا انتظام نہیں ہے۔ ان کو اب یہ جان کر خوشی ہوگی۔ کہ گورو کل میں برہمچاریوں کے علاج کے لئے پنڈت دیوکرتی جی آیورویدالنکار سنا تک گورو کل کانگڑی کو مقرر کیا گیا ہے۔ گورو کل کے پرانے ڈاکٹر دیشوراج جی گورو کل میں ہی بلا تنخواہ اپنا کام کریں گے۔

۴۔ گورو کل کورو کھشیتر کے کچھ برہمچاری گورو کل کانگڑی کے سالانہ جلسہ پر گئے تھے۔ وہاں پنڈال میں "سنسکرت سب بھاشاؤں کی ماں ہے۔ یا نہیں"؟ اس مضمون پر سنسکرت زبان میں بحث مباحثہ رکھا گیا تھا۔ سب سے اچھا بولنے والے دو مقرروں کے لئے انعام رکھے گئے تھے۔ اس مباحثہ میں کئی سنستھاؤں کے ودیارتھیوں نے حصہ لیا۔ سب سے اول نمبر پر گورو کل کانگڑی کی ۱۲ویں شرینی کا برہمچاری چندر گپت رہا۔ اور دوسرے نمبر پر گورو کل کورو کھشیتر کی ساتویں شرینی کا برہمچاری برہمدت رہا۔ برہمچاری برہمدت کو کچھ کتابیں اور ایک سونے کا تمغہ انعام میں ملا۔ منتظمین کے صدر نے برہمچاری برہمدت کے بھاشن کی بہت تعریف کی۔ (پربندھ کرتا)

گورو کل اندرپرستھ کے سماچار

۱۔ گورو کل کانگڑی سے جماعت پنجم کے ۲۳ برہمچاری چھٹی جماعت میں پڑھنے کے لئے گورو کل اندرپرستھ پہنچ گئے ہیں۔ اور گورو کل ملتان۔ گورو کل کورو کھشیتر۔ کماپیہ اور راولپنڈی وغیرہ شاکھاؤں سے جماعت ہفتم میں داخلہ کے لئے برہمچاری آ گئے ہیں۔ کل سے باقاعدہ پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ جماعت ششم سے ہر ایک برہمچاری اپنے والدین کو ماہواری ایک خط لکھ سکتا ہے۔ والدین بھی اپنے برہمچاریوں سے خط و کتابت کر سکتے ہیں۔

۲۔ مجھے دکھ ہوتا ہے۔ کہ جب کئی ناواقف بھائی یہاں کے متعلق بالکل غلط فہمی پیدا کرنے والی افواہیں پھیلا دیتے ہیں۔ ہر ایک آریہ نمسکار کا فرض ہونا چاہئے۔ کہ محض شنید باتوں پر اعتبار نہ رہے۔ بلکہ ہر ایک بات کی بخوبی خود جانچ پڑتال کریں۔ اور بعد اپنی رائے قائم کریں۔ ابھی حال ہی میں ایک بڑے ماہر تعلیم بھائی یہاں پدھارے تھے۔ وہ ۲ دن یہاں ٹھہرے۔ انہیں بھی اس سنستھا کے متعلق غلط فہمی میں ڈالا گیا تھا۔ اور وہ اس کے متعلق بہت سے شکوک رکھتے تھے۔ لیکن ۲ دن یہاں کے حالات کا بچشم خود مشاہدہ کرنے کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ شنیدہ تمام باتیں سراپا غلط تھیں۔ یہاں کے حسنِ انتظام سے وہ بہت محظوظ ہوئے۔ اور برہمچاریوں کی صحت کو دیکھ کر بہت ہی متاثر ہوئے۔ انکا اپنا برہمچاری بھی اسی گورو کل میں زیر تعلیم ہے۔

میرا دیگر بھائیوں سے بھی نویدن ہے۔ کہ اگر کوئی غلط فہمی انہیں بہم پہنچائی جائے۔ تو وہ براہ مہربانی یہاں پدھاریں۔ دو چار دن ٹھہریں اور پھر اپنی رائے قائم کریں۔ میں خود بھی ایسی ہی غلط فہمیوں میں مبتلا تھا۔ لیکن کئی سال یہاں کام کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ یہ جگہ بلحاظ آب و ہوا بہت مفید ہے۔ آب و ہوا کی خرابی اور انتظامیہ امور کے متعلق تمام افواہیں بالکل بے بنیاد ہیں۔ اگر مجھے کبھی مفصل لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو اسے بھی پبلک کے سامنے رکھنے سے دریغ نہ کروں گا۔

(ایک گورو کل ہتیشی)

آریہ کنیا مہاودیالیہ بڑودہ کی برہمچارنیوں کا ویدک مشن
افریقہ میں وید پرچار کر رہی ہیں!

میرٹھ ۱۸ مارچ۔ شریمتی چاند کرن شاردا تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "جن لوگوں نے دیانند اردھ شتابدی کے موقعہ پر آریہ کنیا مہاودیالیہ بڑودہ کا کام دیکھا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کا یہ لاثانی استری ایجوکیشن کتنا اچھا کام کر رہا ہے۔ اس سنستھا سے کچھ برہمچارنیاں شریمتی لیشودا دیوی۔ دھرم پتنی رائے بہادر ماسٹر آتما رام جی۔ پنڈت آنند پریہ جی کی سرکردگی میں افریقہ میں ویدک دھرم کا پرچار کرنے گئی ہیں۔ وہاں ان کا خوب سواگت ہو رہا ہے۔ اکیلے ممباسہ میں انہیں ۲۱ ہزار شلنگ ودیالیہ کی سہایتا کے لئے پراپت ہوئے ہیں۔

آریہ سماج جامپور کے سماچار

۱۔ ماسٹر دھنا رام جی کے دو نو پتروں کا وواہ ویدک ریتی سے ہوا۔ مبلغ ۵۶/- روپیہ دان مختلف فنڈوں کو پراپت ہوا۔ آریہ سماج دھنیہ واد کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ ہر دو اصحاب معہ پریوار خوش و خرم رہیں۔

۲۔ سادھو کالی کمبلی والے یہاں تشریف لائے تھے۔ انہوں نے اس یگیہ کے لئے جو ہستناپور کے جنگلوں میں کرنا ہے۔ اپیل کی جس پر ۱۵۰/- روپیہ جمع ہوا۔ اس دان میں بڑی رقم مہاشہ اودے بھان کی ہے۔

۳۔ سوامی سرودانند جی ۱۴ مارچ کو یہاں پدھارے۔ اسی رات کو آپ کا منوہر اپدیش ہوا۔ پھر صبح کو بھی آپکی کتھا ہوئی۔ کتھا کے بعد آپ دو دن کے لئے راجن تشریف لے گئے۔ واپسی پر یہاں ۲ دن صبح و شام امرت ورشا کرتے رہے۔ حاضری کافی ہوتی تھی۔ جنتا پر کافی پربھاؤ پڑا۔

۴۔ کنیا پاٹھشالہ کا سالانہ امتحان جو انسپکٹرس صاحبہ لیا کرتی ہیں۔ ہوا۔ نتیجہ بڑا شاندار نکلا یعنی ۱۳/۱۳ لڑکیاں اچھے نمبروں پر پاس ہوئیں۔

۵۔ آریہ سماج مندر میں ۱۸ مارچ کو سوامی سرودانند جی کی موجودگی میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا:—

"گو شاردا ایکٹ کے بموجب ۱۴ سال سے کم عمر کی لڑکی اور ۱۸ سال سے کم عمر کے لڑکے کی شادی قانوناً ناجائز ہے۔ اور جرم قرار دیا گیا ہے۔ مگر ایکٹ ہذا پر پورے طور پر عملدرآمد نہیں ہو رہا۔ لہذا جامپور کا یہ عام جلسہ گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ دیگر قوانین کی طرح ذیل کے قانون کو بھی رائج کرے۔ اس کی خلاف ورزی کرنے والے اصحاب کے ساتھ قانونی سلوک کرے۔ نیز نمبرداران۔ ذیلداران اور پٹواریان کا یہ کام فرض قرار دیا جائے۔ کہ وہ اس قسم کی خبر قانونی شادیوں کی رپورٹیں حکام اعلیٰ کو مناسب کارروائی کے لئے بھیجا کریں"۔

(وڈھا لارام حکیم اپ منتری آریہ سماج ہذا)

منڈی بریٹہ میں ویدک دھرم کا پرچار

آریہ سماج منڈی بریٹہ ریاست پٹیالہ کی ستھاپنا ایشور کی دیا سے ۱۳ ریوہ سمت ۱۹۹۰ بکرمی کو ہوئی۔
۱۔ اس کی ستھاپنا یہیں جہاں کئی ایک اور کارن ہیں۔ وہاں ایک وشیش کارن یہ بھی ہے۔ کہ میں ایک دیپ پتا ہوا آریہ سماج سے پریم رکھتا تھا۔ اور اسی پریم سے پریرت ہوا ہوا ہیں ویانند نروان اردھ شتابدی کے ہوتسو میں شملت ہوا۔ وہاں پر جس سمے مون برت دھارن کر کے جنتا سے اپنے اندر کوئی ایک نیک پرتگیا دھارن کرنے کی پریرنا کی گئی تھی۔ اس سمے میں نے اپنے ہردیہ میں پرتگیا کی۔ کہ میں یہاں سے واپس جا کر اپنے نواس ستھان منڈی بریٹہ میں آریہ سماج کی ستھاپنا ضرور کرونگا۔ اسی پرتگیا کی پورتی کے لئے میں نے یہاں واپس آ کر سماج بنانے کا سلسلہ جاری کر دیا۔ بھگوان کی دیا سے ہمارے ہاں سماج ستھاپت ہوئی۔ اور ہم سمے سمے پر پرچار آدی بھی کراتے رہے۔
۲۔ ابھی ہماری سماج کو ستھاپت ہوئے پورے تین ماہ بھی نہیں ہوئے تھے۔ کہ ہمارے ممبروں کے پریم اور اتساہ کو دیکھتے ہوئے ادھیکاریوں نے سال سے پہلے ہی پہلا سالانہ جلسہ کرنے کی ٹھان لی۔ تنتری شرمینی آریہ پرتی ندھی سبھا اور ہز ہائینس گورنمنٹ پٹیالہ نے بڑی مہربانی سے ہمارے اُدّم کو سراہا کرتے ہوئے ہمیں جلسہ کی منظوری دے دی۔
۳۔ اب ہمارے اُتسو کے سمبندھ میں بڑی دھوم دھام سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ نتیجہ اُتسو سے پورو ۱۳ چیت سمت ۱۹۹۰ سے کتھا پرچار کیرتن کا سلسلہ جاری ہے۔ اس سمبندھ میں ۱۳ چیت کو ہی شام کی گاڑی سے پنڈت ہرپال سنگھ جی اپدیشک تھا مہاشہ امرناتھ جی بھجنیک کو بالندہ سے اپنے ہمراہ لے آیا۔ اور اسی رات کو کتھا شروع کر دی گئی۔ مہاشہ امرناتھ جی کے سندر بھجن منتر ودن کرنے کے بعد پنڈت ہرپال سنگھ جی نے دھانت بھوشن کا منہر ویاکھیان منتہ کا کرتویہ اور ایشور بھگتی کے وشے پر ہوا جس کو پنڈت جی نے بڑی یوگیتا سے جنتا پر رکھ دیا۔ حاضری کافی تعداد میں تھی۔
۴۔ ۱۴ چیت سمت ۱۹۹۰ کو پنڈت جی نے ادھیکاریوں کے سامنے مل کر اُتسو کے ستھان کو تجویز کیا۔ رات کو پنڈت منسا رام جی بھی مقام کو پدھارے۔ اور انہوں نے ماتری کو ورن یو ستھا کے وشے پر ویاکھیان دیا۔ ویاکھیان کے پشچات سناتن دھرمی بھائیوں نے شنکا سمادھان کے لئے سمے مانگا۔ جسے پنڈت جی نے سویکار کیا۔ دو تین پرشنوں کی اور سے

ब्राह्मणो ऽस्य मुख मासीद्बाहू राजन्यकृत: اس وید منتر کے ارتھوں کے سمبندھ میں شنکا سمادھان چلا جس پر انت میں سناتن دھرمی بھائیوں کو نرا اُتر ہو کر چپ ہو جانا پڑا۔ اور آریہ سماج کے سمبندھ میں لوگوں پر بہت اچھا پربھاو پڑا۔
۵۔ ۱۵ چیت کو لالہ اندر سین کنور سین جی نرانہ کی دکان کا گرہ پرویش سنسکار پنڈت ہرپال سنگھ جی نے کرایا۔ حاضرین کو وید منتروں کا ارتھ سمجھایا گیا۔ اور گرہ پرویش کے سمبندھ میں باتیں بتائی گئیں۔ مہاشہ امرناتھ جی کے بھجن ہوئے۔ آریہ سماج کو دو روپیہ دان ملا۔ حاضرین میں منیر بنی تقسیم کی گئی۔ رات کو پنڈت منسا رام جی کا ویاکھیان "ودھوا وواہ" پر ہوا۔ سناتن دھرمی بھائی بیچ میں گڑبڑ کرنے لگے جن پر انہیں منع کیا گیا۔ پرنتو وہ باز نہ آئے۔ اس پر انہیں کہا گیا کہ شانتی سے بیٹھ کر سنیں اور بعد میں شنکا سمادھان کے لئے آپ کو موقعہ دیا جائیگا۔ یہ انہوں نے پسند نہ کیا۔ اور شور و غل کرتے ہوئے چلے گئے۔ پرنتو ہمارے پرچار کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔
۶۔ ۱۶ چیت سمت ۱۹۹۰ کو پہلے کی طرح رات کے سمے پنڈت ہرپال سنگھ جی کا ویاکھیان "ایشور بھگتی کیوں کرنی چاہیئے؟ اور اس کے سادھن" کے وشے پر ہوا۔ مہاشہ امرناتھ و مہاشہ فقیر چند کے بھجن ہوئے۔
۷۔ ۱۷ چیت کو صبح ۷ بجے سے ۹ بجے تک ہون یگیہ ہوا۔ دو برہمچاریوں نے یگیوپویت دھارن کئے۔ پنڈت ہرپال سنگھ جی نے یگیوپویت سنسکار کرائے۔ بعد میں جھنڈا استھاپت کیا گیا۔ اور بھیتی ادم دھوج ودیم دھاری کا دھوج گیت گایا گیا۔ اس کے بعد سالانہ جلسہ کی کارروائی آرمبھ ہوئی۔ جس میں سبھا کی اور سے سوامی یوگانند جی۔ پنڈت رام چندر جی سدھانت بھوشن۔ پنڈت ہرپال جی سدھانت بھوشن اپدیشک مہاشہ فقیر چند جی اور مہاشہ امرناتھ جی بھجنیک۔ جلسہ پر پدھارے تھے۔ آریہ سکول راماں منڈی کی طرف سے مہاشہ چترسنگھ رام جی بھجن اپدیشک بھی پدھارے۔ تین روز تک جلسہ بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جنتا نے کافی لابھ اٹھایا۔ حاضری کافی ہوتی تھی۔ دشمنوں کے لئے اپیل کرنے پر ... روپیہ پراپت ہوا۔ جس میں سے سبھا کو ۲۵ روپیہ ... ہون یگیہ کے سمے آریہ پرتی ندھی سبھا کو ... سنسکار کئے گئے۔

(گیانی گوربخش سنگھ منتری)

آریہ سماج دھرمکوٹ کا وارشک اُتسو

آریہ سماج دھرمکوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور کا چھٹا سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳-۲۴ اور ۲۵ مارچ کو سماروہ پوروک منایا گیا۔ اس میں سوامی دھرمانند جی۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم۔ پنڈت چندر بھانو جی۔ پنڈت دھرم دیو جی شاستری ودیا واچسپتی مہاشہ سنت رام جی بھجن اپدیشک مہاشہ دیسراج جی۔ مہاشہ ہنسراج جی کشمن وید جی ... بھجن منڈلی مہاشہ مست رام جی تھا مہاشہ رگھوناتھ سہائے جی نے پدھار کر اپنے منوہر اپدیشوں اور بھجنوں سے جنتا کو آنندت کیا۔ ۲۴ مارچ کو بعد دوپہر دلت اُدھار کانفرنس زیر صدارت سوامی دھرمانند جی منعقد ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل پرستاو سروسمتی سے پاس ہوئے:-
پرستاو نمبر ۱۔ یہ کانفرنس نشچے کرتی ہے۔ کہ دلت آریوں کو ہندو جنتا اپنے تمام پبلک و پرائیویٹ کنوؤں پر پانی بھرنے کا ویسا ہی حق دے۔ جیسا دیگر تمام جاتیوں کا ہے۔
۲۔ یہ کانفرنس نشچے کرتی ہے۔ کہ دلت جاتیوں کو بھی پرسپر کھان پان سے بھید بھاو کو بالکل مٹا دینا چاہیئے۔
۳۔ یہ کانفرنس نشچے کرتی ہے کہ سنسار کے آدھار اور سماج کے نظام کو قائم رکھنے کے لئے کوئی بھی کام جو کہ انتو پیشہ ہو برا نہیں۔ دھرم کی رو سے اس میں کوئی ہانی نہیں۔ اس لئے دلت آریوں کے پشتینی کام سے نفرت نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ اس کو اچھے ڈھنگ سے کرتے ہوئے اس میں ترقی کرنی چاہیئے۔
۴۔ اس کانفرنس کی رائے میں اچھوت اُدھار کا عملی ثبوت دینے کے لئے ضروری ہے کہ ہر آریہ پرش دلت بھائیوں کی شادی و غمی کی رسومات پر شامل ہو جس طرح وہ اپنی برادری کے متعلق شامل ہوتے ہیں نیز ہمارے ان بھائیوں کا بھی کرتویہ ہے کہ وہ بھی ہمارے ان مواقعہ پر ہرش سمت سملت ہو کر پریم کا ثبوت دیں۔
گو رکشا سمیلن۔ ۲۴ مارچ کو رات کنونشن زیر صدارت مہاشہ چرنجی لال جی پریم گو رکشا سمیلن منعقد ہوا۔ جس میں رشی دیانند۔ اچھوت اُدھار اور ہندو سنگٹھن پر مختلف کویوں نے اپنی کویتائیں پڑھیں۔ آریہ کمار ... تین میڈل بطور انعام رکھے ہوئے تھے۔ جو عمدہ کویتائیں پڑھنے والے کویوں کو ملے۔ پنڈت چندر بھانو جی۔ پریم جی اور پنڈت دھرم دیو جی کے ویاکھیان نہایت عالمانہ تھے۔ جن کو پبلک نے بہت پسند کیا۔ باہر سے آریہ بھائی سینکڑوں کی تعداد میں پدھارے ہوئے تھے۔ ایشور کی دیا سے جلسہ نہایت کامیابی سے ہوا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کا دھنیہ واد کیا گیا۔

(گیانی چند وید منتری آریہ سماج ہذا)

سماچار سماجک

گورُوکل کمالیہ کا سالانہ جلسہ :-
گورُوکل کمالیہ کا چھٹا سالانہ جلسہ ۲۶ سے ۲۹ اپریل ۱۹۳۶ء تک گورُوکل بھومی میں بڑے سماروہ سے منایا جائے گا۔ ۲۶ اپریل کو کوی دربار اور ۲۷ کو سنگیت سمیلن کیا جائے گا۔

برہمچاریوں کا داخلہ ۲۹ اپریل کو بوقت ۸ بجے صبح کیا جائے گا۔ جو بھائی اپنے بچوں کو گورُوکل میں داخل کرانا چاہیں۔ وہ اپنے برہمچاریوں کو لے کر ۲۸ اپریل تک کمالیہ میں پہنچ جائیں۔ اور اپنی درخواستیں ۲۰ اپریل تک گورُو گورُوکل ہذا کے پاس بھجوا دیں۔

جلسہ میں برہمچاریوں کے وید منتر و سنگیت کے علاوہ کھیل۔ سکاؤٹنگ اور گدکا لاٹھی کے کھیل بھی دکھلائے جائیں گے۔

(سکھدیال منیجر گورُوکل کمالیہ)

آریہ سماج سنگرور کا سالانہ جلسہ :-
آریہ سماج سنگرور ریاست جیند کا پانچواں سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳- اور ۲۴ اپریل ۱۹۳۶ء کو بڑی دھوم دھام سے آریہ سماج مندر کے وشال پنڈال میں منایا جائے گا۔

(رگھبر دیال منتری آریہ سماج سنگرور)

آریہ سماج حیدر آباد کا سالانہ جلسہ
آریہ سماج حیدر آباد (سندھ) کا وارشک اُتسو ۲۸ اپریل لغایت یکم مئی ۱۹۳۶ء ہونا نشچت ہُوا ہے۔ جس میں بڑے بڑے سنیاسی اور نیتاگی ودوانوں کے پدھارنے کی آشا ہے۔ جلسہ سے پہلے مندر کی مرمت وغیرہ ہو گی۔

(موہن لال آریہ اُپ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج بہرام پور کا سالانہ جلسہ :-
آریہ سماج بہرام پور کا چھبیسواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۳۱ مارچ - یکم اور ۲ اپریل ۱۹۳۶ء نہایت شوق و انتظام سے ہو کر سماپت ہُوا - ۳۱ مارچ کو شام کے ۴ بجے نگر کیرتن شروع ہُوا - اور شام کے ۷ بجے تک شہر میں منوہر بھجنوں دوارہ نہایت اعلیٰ پرچار ہُوا۔ اس کے بعد رات کے سمے پنڈت بھودیو جی کا نہایت پربھاوشالی ویاکھیان ہُوا۔ یکم اور ۲ اپریل کو پنڈت بدھ دیو جی میرپوری پنڈت ٹھکر گنگا شرن جی - ماسٹر امر ناتھ جی - پنڈت بھودیو جی - سوامی رامیشا نند جی - پنڈت ہری دت جی بھجن اپدیشک - مہاشہ ٹھاکر سنگھ جی - مہاشہ ستیہ پال جی اور پنڈت منشو سرن جی کے منوہر ویاکھیانوں اور بھجنوں دوارہ خوب وید امرت کی ورشا ہوتی رہی۔ لوکل آریہ سکول کے ہیڈ ماسٹر جی نے نگر کیرتن میں اور جلسہ کے ایام میں بڑا سراہنیہ کام کیا۔

۲ اپریل کو جبکہ دوپہر ماسٹر امر ناتھ جی کی اپیل پر ۴۳ روپیہ دوآنے چندہ اکٹھا ہُوا۔ اس سمے آریہ سکول کے سکرٹری صاحب نے لالہ امر ناتھ جی پوری آنرری سکرٹری نو دیہی گورنمنٹ آف انڈیا کمرشل اینڈ انڈسٹریل ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اپنے جنم استھان بہرام پور کے آریہ سکول اور ہندی پاٹھ شالہ کو بھیجے ہوئے ۵۰/- روپیہ کے دان کی جنتا کو سوچنا دی۔ بعد ازاں لالہ دینا ناتھ پوری وکیل و آنریری مجسٹریٹ رلیہ پور ضلع گورداسپور نے آریہ سکول کے طلباء اور آریہ ہندی پاٹھ شالہ کی ان کنیاؤں کو آریہ سماج کی طرف سے دئے گئے انعامات تقسیم کئے۔ جنہوں نے سماج سمبندھی کاریوں میں خاص شوق کا اظہار کیا۔

(سائیں داس گپتا منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج جالندھر شہر کے سماچار :-
۱- گت ماہ سے آریہ سماج کے سپتاہک ستسنگوں میں شری مت لالہ بھورام جی سندھیا کے منتروں کی بڑی ہی رو چک اور لابھ دایک ویاکھیا کر رہے ہیں۔

۲- ماہ فروری میں جالندھر آریہ سماج نے بہار کے زلزلہ زدہ بھائیوں کی سہائتا کے لئے دھن اکٹھا کیا تھا جو کہ سبھا کو بھیج دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بھیم سین جی کو جالندھر آریہ سماج کی طرف سے خاص طور پر زلزلہ زدہ علاقہ میں سیوا کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ وہ بڑے اتساہ پُورک وہاں سیوا کا کام کر رہے ہیں۔

۳- آریہ سماج جالندھر شہر نے نمن لکھت پرستاؤ سر و سمتی سے پاس کیا ہے۔
"کرانتی" پیپر کا کے ضمیمہ ماہ جنوری کے ایڈیٹوریل نوٹ ۲۱، ۳۱، ۴۲ اور ۵۳ کو پڑھ کر یہ نتیجہ کیا گیا۔ کہ یہ سب کچھ سر و تھا گھڑنا ہو گیہ سمجھتا ہے گرے ہوئے اور آریہ سماج کے ورودھ ہیں۔ یہ سماج آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے آگرہ پُورک انورودھ کرتا ہے۔ کہ جات پات توڑک منڈل کے وشے میں اپنی سپشٹ گھوشنا کر کے شنت کہ - کہ کوئی بھی آریہ سماج جات پات توڑک منڈل لاہور سے کسی پرکار کا بھی سمبندھ نہ رکھے۔

(رام لال گپتا منتری آریہ سماج جالندھر شہر)

علاوَل پور میں امرت ورشا :-
۲۵ مارچ ۱۹۳۶ء سے ۲ اپریل ۱۹۳۶ء تک علاول پور میں سوامی گنگا گری جی کی منوہر کتھا ہوئی۔ آریہ سماج مندر میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے لالہ منشی لال جی اور لالہ رام چند جی کے وسیع احاطہ میں گیتا کی کتھا ہوئی۔

۲ اپریل کو سوامی جی کے شسیہ پرکاش چندر جی نے بینڈ اندازی کے کرتب دکھلائے۔ ہمارا خیال ہے کہ کھیلوں کے ذریعہ آریہ سماج کا پرچار اچھا ہو سکتا ہے۔ اس موقعہ پر ہندو سکھ اور مسلمان دھرمیوں نے دلچسپی ظاہر کی۔

(امر ناتھ منتری آریہ سماج علاول پور)

آریہ سماج بارہ منگا کے سماچار :-
۱- آریہ سماج بارہ منگا کے منتری لالہ اندر سین جی بی اے کی شادی لالہ دیو دت مل جی پردھان آریہ سماج سوجا پور کی پتری سے پورن ویدک ریتی سے ہوئی۔ وواہ سنسکار پنڈت دھرم دت جی نے کرایا۔ اس شُبھ اوسر پر کنیا پکش نے ۲۵/- روپے اور ور پکش نے ۱۰۰/- روپے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے مختلف فنڈوں میں دان دئے۔

۲- پچھلے دنوں مہاشہ ستیہ پال معہ پارٹی یہاں تشریف لائے۔ اور تقریباً ایک ہفتہ تک وید پرچار کرتے رہے۔ گرد و نواح کے دیہات میں بھی یہ پارٹی مہاشہ بھائیوں میں پرچار کے لئے جاتی رہی۔

۳- آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پُرزور درخواست ہے کہ اگر وہ دیہات میں پرچار کا بند و بست نہیں کر سکتی۔ تو کم از کم ان اچھوتوں کی طرف تو خاص خیال رکھے۔

(شانتی پرکاش بھنڈاری اُپ منتری آریہ سماج بارہ منگا)

آریہ سماج حصار کے سماچار :-
۱- ۲۴ مارچ ۱۹۳۶ء کو شوامی شردھانند رام نوی منایا گیا۔ پہلے آریہ سماج مندر میں ہون کیا گیا۔ بعد ازاں شری رام چندر جی کے جیون چرتر پر لالہ متھرا داس جی کے منوہر ویاکھیان سے جنتا پر اچھا پربھاو پڑا۔

۲- ۲۵ مارچ کو آریہ سماج کی سپتاہک کارروائی کے بعد دو سنسکار کرائے گئے۔ ایک منڈن سنسکار اور دوسرا انّ پراشن سنسکار۔ اس موقعہ پر ۱۰ روپیہ دان دیا۔ چار کے لئے پرنت ہُوا۔ (اُپ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ بہار ریلیف کمیٹی پنجاب کا اہم اجلاس

آریہ بہار ریلیف کمیٹی کی ایک میٹنگ سنیچروار بتاریخ ۲۸ مارچ ۱۹۳۶ء امرت دھارا بھون لاہور میں منعقد ہوئی۔

حاضرین :- ۱- پنڈت ٹھاکر دت جی شرما پردھان ۲- پنڈت وشمبر ناتھ جی ۳- پنڈت گیان چند جی آریہ سیوک ۴- لالہ بوسا رام جی۔

ریزولیوشن :- ۱- یہ کمیٹی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے لالہ بوسا رام جی لالہ شام لال جی اور دیگر آریہ ورکرز کی انتھک کام اور اُتساہ پُورک سیوا کے لئے جو انہوں نے بہار میں پچھلے ۲ ماہ میں کی ہے تعریف کرتی ہے۔ اور اس کے لئے ان کا دھنیہ واد کرتی ہے۔

۲- موتی ہاری کے آریہ بھائیوں کا پرستاو پڑھا گیا کہ وہاں ایک آریہ محلہ بنایا جائے۔ نتیجہ ہُوا کہ یہ تجویز منظور ہے۔ لالہ بوسا رام جی گورنمنٹ سے زمین کی منظوری لیکر یہ کام شروع کرا دیں۔ جو آریہ بھائی خود اپنے مکان بنانے کی توفیق رکھتے ہوں۔ انہیں اس محلہ میں ہی مکان بنانے کی پریرنا کی جائے۔ اور جو آریہ بھائی یہ خرچ برداشت نہ کر سکتے ہوں۔ انہیں مکان سبھا کے خرچ پر بنا دئے جائیں۔

۳- موتی ہاری میں مجوزہ محلہ میں ایک بلاک اناتھ آلیہ کے لئے بنایا جائے۔

۴- لالہ بوسا رام جی سے پرارتھنا کی جائے۔ کہ وہ باقی شہروں میں بھی مذکورہ بالا طرز کے محلے بنانے کی کوشش کریں۔

۵- سستی دوکانوں کا کام جاری رکھا جائے۔ اور اس کام کے لئے مزید کارکن بھیجے جائیں۔

۶- ضلع چمپارن میں پنی مزید مرکز ریلیف بانٹنے کے لئے جاری کئے جائیں۔

گیان چند جی سلے سکرٹری آریہ ریلیف کمیٹی
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون - لاہور

آریہ سماج رجوعہ کے سماچار

آریہ سماج رجوعہ کا سالانہ جلسہ ۲۳ لغایت ۲۵ مارچ ۱۹۳۷ء نہایت شان و شوکت اور کامیابی سے ہوا۔ ۲۶ مارچ کو سالانہ چناؤ ہوا جس میں مندرجہ ذیل ادھیکاریان سمرتی سے منتخب ہوئے:-

پردھان ڈاکٹر کرشن گوپال جی۔ اپ پردھان مہاشہ چیتن داس جی۔ منتری موہن لال جی۔ اپ منتری مہاشہ سنت لال جی۔ آریہ مشنری خزانچی مہاشہ مہا ملاج کشن جی۔ آڈیٹر کندن لال جی۔ لائبریرین بابو جیون داس جی۔

ہر اتوار کو پراتہ ہون یگیہ اور سندھیا کے بعد پربھو بھگتی کے بھجن گائے جاتے ہیں۔ اور سرگوبند آدی بھجا جنبھ جھوکا کی کتھا مہاشہ گوبند رام جی سابق پردھان کرتے ہیں۔

(موہن لال منتری آریہ سماج رجوعہ۔ ضلع جھنگ)

آریہ سماج پنڈی بھٹیاں کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ہذا کا اٹھائیسواں سالانہ جلسہ مورخہ ۳۰-۳۱ مارچ اور یکم و ۲ اپریل کو نہایت کامیابی سے سنگھٹن ہوا۔ انہی تاریخوں پر مسلمانوں کا سالانہ جلسہ بھی تھا۔ اور سکھ صاحبان کی طرف سے بھی اپدیشک پرچار کے لئے آئے ہوئے تھے۔ باوجود ان سب باتوں کے جلسہ بلحاظ حاضری و چندہ گزشتہ سالوں سے بڑھ کر رہا۔ اور پنڈال جو جلسہ کے لئے بنایا گیا تھا۔ وہ ناکافی ثابت ہوا۔ سنیچروار رات کو پنڈال اور گیلری کے علاوہ باہر صحن اور دو منزلہ چھت پر بھی حاضرین بہت زیادہ تھے۔ دوسرے روز اتوار رات کو مندر کے سامنے کھلی جگہ پر جلسہ کا پربندھ کیا گیا۔ حاضری سنیچروار رات سے ادھک رہی۔ اور چندہ مبلغ ۳۸۰/ روپیہ کے قریب ہوا۔ پنڈت شانتی پرکاش۔ پنڈت منیشور دیو اور پنڈت گورودت سینا نگ کے منوہر اپدیش اور مہاشہ کبیر چند و مہاشہ شمبر سنگھ کے منوہر بھجنوں نے شہر نواسیوں کو آنند کیا۔ اور اتوار بعد دوپہر لالہ البیلی داس جی کی صدارت میں پتری پاٹھشالہ کی کنیاؤں کو انعام تقسیم ہوا۔

(تلسی داس آریہ پردھان آریہ سماج پنڈی بھٹیاں)

آریہ سماج نواں شہر کا سالانہ جلسہ:-

آریہ سماج نواں شہر دوآبہ ضلع جالندھر کا سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸- اور ۲۹ اپریل کو ہونا قرار پایا ہے۔ نگر کیرتن ۲۷ اپریل کو بوقت شام آریہ سماج مندر سے شروع ہوگا۔ جلسہ سے پہلے گنگا گری جی مہاراج ایک سپتاہ اپنی منوہر کتھا کریں گے۔ استری سماج کا جلسہ سوموار کو ہوگا جس میں کنیا مہا ودیالیہ کی ادھیاپکائیں اور چھاترائیں پدھاریں گی۔ رائے صاحب سردار ٹھاکر سنگھ رئیس اعظم بنگہ اپنے دست مبارک سے آریہ ہائی سکول کے طلباء کو انعام تقسیم کریں گے۔

(بھگت سین منتری آریہ سماج نواں شہر۔ دوآبہ)

مہا داس آریہ پتری پاٹھشالہ رجوعہ کا معائنہ

میں نے ۱۴ مارچ ۱۹۳۷ء کو مہا داس آریہ پتری پاٹھشالہ رجوعہ کی لڑکیوں کا سالانہ امتحان لیا۔ لڑکیوں کی یوگیتا دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔ پہلی جماعت کی لڑکیاں دوسری پاٹھشالاؤں کی تیسری جماعت کی لڑکیوں کا مقابلہ کر سکتی ہیں۔ اسی پرکار دوسری اور تیسری جماعت کی لڑکیوں کی یوگیتا دوسری پاٹھشالاؤں کی چوتھی اور پانچویں جماعت کی لڑکیوں کی یوگیتا سے کہیں بڑھ کر ہے۔ ایسے ایسے دھارمک سوالات کا جواب انہوں نے بخوبی دیا۔ جن کا جواب کئی آریہ بھائی نہیں دے سکتے۔ غرضیکہ پڑھائی اور دھارمک شکھشا کے لحاظ سے یہ پاٹھشالہ پنجاب میں اپنی مثال ہے۔ اس کامیابی کا سہرا شریمتی کملا دیوی جی مکھیہ ادھیاپکا کے سر پر ہے۔ جنہوں نے اپنی لیاقت اور محنت سے اس پاٹھشالہ کو چار چاند لگا رکھے ہیں۔ میں شریمتی کملا دیوی جی کو ان کے پرشرم کے لئے مبارکباد دیتا ہوں۔

(ہنسراج وید منتری آریہ سماج چک جھمرہ)

آریہ سماج ظفروال کے سماچار:-

۱۔ ۱۲ مارچ ۱۹۳۷ء کو مائی ہیراں بال ودھوا نے اپنی کل جائداد جس میں ایک مکان۔ برتن اور کپڑے وغیرہ اور گھر کا کل سامان شامل ہے۔ بقائمی ہوش و حواس خود اپنی مرتیو سے ایک یوم پیشتر بحق آریہ سماج ظفروال وصیت کر دی۔ دوسرے دن مائی جی کی موت واقع ہو گئی۔ چنانچہ آریہ سماج کی طرف سے مائی جی کا انتیشٹھی سنسکار سنسکار ودھی انوسار کروایا گیا۔ اب سماج مندر جلد تعمیر ہو جائے گا۔

۲۔ ۱۰ اپریل کو شری سوامی سوتنترانند جی اس سماج مندر کا بنیادی پتھر رکھنے کے لئے یہاں آنے والے ہیں۔

۳۔ ۹ مارچ کو مہاشہ ودھاوا رام جی کی پتری کی شادی موضع آلو جھوتا میں سنسکار ودھی سے کرائی گئی۔ دو روپیہ دان پراپت ہوا۔

۴۔ ۱۱ مارچ کو موضع چندرانی میں مہاشہ ماڑو رام کی پتری کا بواہ ویدک ریتی سے ہوا۔ چار روپیہ دان پراپت ہوا۔

۵۔ ۴ مارچ کو موضع نواں بنڈ دیو بنیاں کے کچھ مہاشے جو باہر گئے ہوئے تھے۔ شدھ کئے گئے۔ اور ان کا جو آپس میں جھگڑا تھا۔ وہ مٹایا گیا۔ دونوں فریقین کے انگوٹھے لگوا کر ڈنڈ مقرر کیا گیا۔

(گردھاری لال منتری آریہ سماج ظفروال)

آریہ سماج کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ کا وارشک اتسو

آریہ سماج ہذا کا وارشک اتسو ۲۶-۲۷ اور ۲۸ مارچ بروز سوم منگل اور بدھ بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ گت ورشوں کے مقابلہ میں یہ اتسو بلحاظ پربھاؤ۔ آمدنی اور حاضری وغیرہ ہر پہلو میں کامیاب رہا۔

نگر کیرتن ۲۶ مارچ کو بعد دوپہر ۳ بجے آریہ سماج مندر سے شروع ہوا۔ ویر دلیش بندھو جی گائن آچاریہ فیروزپوری۔ مہاشہ سنت رام اور پنڈت بھگت رام بھجن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ہو رہے تھے۔ نگر کیرتن کے سمے بازاروں میں اس قدر بھیڑ تھی۔ کہ گذر نا محال تھا۔ دوکانوں کی چھتوں پر دیویاں بھی کثیر تعداد میں اپستھت تھیں۔ نگر کیرتن تمام بازاروں میں سے ہوتا ہوا ۷ بجے آریہ سماج مندر میں سماپت ہوا ۔

۲۷ مارچ کی کارروائی :- ۲۷ مارچ کو قبل دوپہر ہون یگیہ اور اپدیش آدی کے پشچات پنڈت شانتی پرکاش جی کا عالمانہ لیکچر ہوا۔ جس میں آپ نے درشایا کہ " ویدک دھرم ہی ایک عالمگیر دھرم ہے " ۔

سہ بھوج :- تقریباً ۱۲ بجے آریہ سماج مندر کے وسیع ہال میں سہ بھوج ہوا۔ جس میں دلت جاتیوں کے مہاشے خاصی تعداد میں اپستھت تھے۔ لالہ چرنداس جی پوری وکیل سیالکوٹ اور لالہ چرنجی لال جی پلیڈر پسرور بھی سملت ہوئے۔ علاوہ سبھاسدوں کے نگر کے انیہ پرسدھ سجن بھی شامل تھے۔ بھوجن دلت جاتیوں کی دیویوں نے سویم تیار کیا۔ اور پرشوں نے تقسیم کیا۔ اس غیر معمولی اوسر پر تقریباً ۴۰۰ اصحاب شامل ہوئے ۔

احمدیوں کی فراری :- ۳ بجے بعد دوپہر احمدیوں سے شاستر ارتھ ہوا۔ آریہ سماج کی طرف سے پنڈت شانتی پرکاش جی اور احمدیوں کی طرف سے مولوی محمد عمر تھے۔

مضمون مباحثہ ۱ " کیا قرآن شریف الہامی ہے۔ اور مرزا صاحب کی پیشین گوئیاں درست ہیں؟"

" " ۲ " کیا وید الہامی ہیں۔ اور اس کے متعلق سوامی جی کی کیا پوزیشن ہے؟ "

پنڈت صاحب کی طرف سے اعتراضات کی بوچھاڑ سے تنگ آ کر جواب کی تاب نہ لاتے ہوئے مولوی صاحب جلسہ سے باہر ہو نے لگے۔ اور قبل از وقت ہی پنڈال سے فرار ہو گئے ۔

رات کو سوامی دھیرانند جی کا ایک اتی اُتم ویاکھیان ہوا۔ جس کے پشچات پنڈت شانتی پرکاش جی کا " مرزا صاحب کی تعلیم اور ویدک تعلیم " پر ایک عالمانہ لیکچر ہوا۔ اس کے بعد شریمتی ودیاوتی جی۔ مہاشہ سنت رام اور پرو فیسر دلیش بندھو کے بھجنوں سے کارروائی سماپت ہوئی ۔

۲۸ مارچ کی کارروائی :- ۲۸ مارچ کو ہون یگیہ کے پشچات سوامی دھیرانند جی کا اتی اُتم اپدیش ہوا۔ ازاں بعد پنڈت دلیپ جی شاستری کا ایک پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ بعد دوپہر سوامی دھیرانند کے لیکچر واپیل کے پشچات جس میں ۱۴۰-۱۹۱ روپے نقد اور ۱۲ روپے وعدہ کی صورت میں موصول ہوئے۔ سروَ دھرم سمیلن کی کارروائی زیر صدارت مہاشہ سنت رام جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا آرمبھ ہوئی۔ جس میں کہ سناتن دھرم۔ انجمنِ احمدیہ اور اہلِ سنت و غیر جماعتوں کے نمائندے سملت ہوئے۔ مضمون " مکتی اور اس کی پراپتی کے سادھن " تھا۔ تمام تقاریر میں سے پنڈت شانتی پرکاش جی کا بھاشن بڑا ہی پربھاوشالی اور یُکتی یُکت تھا۔ جس پر آریہ سماج کلاسوالہ کی طرف سے پنڈت صاحب موصوف کو ایک سنہری تمغہ دیا گیا ۔

رات کو سوامی دھیرانند جی کا ایک اتی اُتم ویاکھیان ہونے کے پشچات سنگیت دربار منعقد ہوا۔ جس میں کہ پرو فیسر دلیش بندھو جی فیروزپوری۔ شریمتی ودیاوتی جی سپتری سوامی دھیرانند جی کے علاوہ انیہ رنگیلوں نے بھی حصہ لیا۔ ازاں بعد آرتی و شانتی پاٹھ کے ساتھ کارروائی سماپت ہوئی ۔

۲۹ مارچ کی کارروائی :- ۲۹ مارچ بدھوار کو استری سماج کا اتسو منایا گیا۔ ہون یگیہ آدی کے پشچات سات بٹوال گھرانوں کی شدھی کی رسم ادا کر کے انہیں آریہ دھرم میں داخل کیا گیا۔ اس سمے پر دیویاں بھی بھاری تعداد میں اپستھت تھیں۔ شدھ شدہ مہاشیوں نے اپنے ہاتھوں حاضرین میں حلوہ تقسیم کیا۔ جس کو سب نے سویکار کیا ۔

(منتری)

آریہ سماج بغداد (عراق) کے سماچار :-

رشی بودھ اتسو ۱۱ فروری کو زیر صدارت مہاشہ مانک چند گلشن آریہ سماج ڈبلیو اینڈ جی کیمپ ہیناڈی چھاؤنی (بغداد) منایا گیا۔ جلسہ کی کارروائی ۲ بجکر ۳۰ منٹ پر ہون یگیہ وغیرہ سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد مسٹر جے سری سنت ملنے وید پاٹھ کیا۔ بعد ازاں مہاشہ منشی رام گپتا۔ سردار لچھمن سنگھ اور دینا ناتھ نے نظمیں پڑھیں ۔

مہاشہ گلشن نے ہندی میں مہرشی دیانند سرسوتی کی زندگی پر اور شورا تری کی اہمیت پر لیکچر دیا۔ مہاشہ ڈی۔ ایس کوٹھنڈا پانی نے انگریزی زبان میں ایک مدلل لیکچر " بت پرستی اور اس کے تواہمات " پر دیا۔ ہال حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ پنڈت لیشو دھانند جی نے حاضرین کی خاطر تواضع مٹھائی اور چائے سے کی۔ جلسہ کی کارروائی بعد آرتی اور شانتی پاٹھ ۷½ بجے ختم ہوئی ۔

تہوار ہولی :- آریہ سماج مندر میں ۲۸ فروری کو تہوار ہولی منایا گیا۔ پنڈت منسا رام بی۔ اے اور مہاشہ گلشن نے ہندی زبان میں مبارک تہوار ہولی پر تقریریں کیں۔ مہاشہ ایم۔ اے۔ رائے نے اپنے بھجنوں سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ جلسہ کی کارروائی ۶ بجے آرتی و شانتی پاٹھ کے ساتھ سماپت ہوئی ۔ (دینا ناتھ جائنٹ سکرٹری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج فیروزپور شہر کے سماچار :-

۱- ۱۱ ۳ کو براہمن کال پر پروفیسر دلیش بندھو جی گائن آچاریہ کی سپتری کا نام کرن سنسکار ان کے گھر ہیرا منڈی میں ہوا۔ پنڈت آریہ منی جی۔ بھگت منگت رائے جی اور مہاشہ مدن جیت آریہ نے ویدک ریتی انوسار سنسکار کروایا۔ لڑکی کا نام اوشا رکھا گیا۔ مہاشہ فقیر چند جی بھجنیک آریہ پرتی ندھی سبھا (پروفیسر صاحب کے پتا) بھی اس شبھ اوسر پر موجود تھے۔ پروفیسر صاحب نے ۵ مختلف فنڈوں کو دان دیا۔ بھگت منگت رائے جی نے بڑے پریم اور شردھا سے گائن کیا۔ پرماتما لڑکی کو چرنجیو رکھے ۔

۲- ۱۸ ۳ کو مہاشہ ہربنس لال کلرک ریلوے کے سپتر ستیہ پال اور وید پرکاش کا منڈن سنسکار مہاشہ مدن جیت نے کرایا۔ اور حسب موقعہ ایک مختصر سی تقریر کی۔ مہاشہ جی نے ۴ مختلف دان دیا ۔ (مدن جیت)

آریہ سماج رائیکیٹ کے سماچار :-

۱- بابو گوپی رام جی سٹیشن ماسٹر کے سپتر کا وواہ پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ سوامی گنگا گری جی نے ور اور بدھو کو اپدیش دیا۔ بابو جی نے ۱۲۰/- روپیہ آریہ سماج کے مختلف فنڈوں کو دان دیا ۔

۲- بابو ہرکرنداس بائیل ودھی کی سپتری کی شادی ویدک ریتی سے ہوئی۔ ور پکش کی طرف سے ۴ روپیہ اور کنیا پکش کی طرف سے ۵ مختلف سماجک فنڈوں کو دان ملا ۔

آریہ سماج کوئیٹہ کا چناؤ :-

آریہ سماج کوئیٹہ کا وارشک چناؤ ۲۴ مارچ ۱۹۳۴ء کو منِ بکھت پرکار ہوا :-

پردھان رائے صاحب لالہ لدھا رام جی + اُپ پردھان ۱ لالہ دیو بداس جی ۲ سیٹھ شمبھو ناتھ جی + منتری بھیشم دیو ودیالنکار + اُپ منتری ۱ پنڈت سادھو رام جی ۲ مہاشہ دھرم دیو جی + پربندھ کرتا پاٹھ شالہ بھگت سوہن لال جی + کوشادھیکش مہاشہ دیو بداس جی آریہ مسافر + ادھشٹاتا مکانات مہاشہ سنگھا رام جی + نریکشک مہاشہ دولت رام جی +

انترنگ سبھا کے سدسیہ :- مہاشہ نتھو رام جی۔ مہاشہ کرم چند جی حلوائی۔ پنڈت گردھاری لال جی۔ بھگت کیشو داس جی۔ مہاشہ رادھا بلبھ جی۔ بھگت ہیمراج جی۔ بھگت پرتھو رام جی۔ مہاشہ گورمکھ داس جی۔ مہاشہ پریم دت جی۔ مہاشہ پرتھوی چند جی۔ مہاشہ جمنا داس جی اور مہاشہ خوشحال سنگھ جی ۔ (منتری)

قادیان مغلاں کے کھتری نوجوان کی شدھی

عرصہ نو سال کا ہوا جبکہ مرزائیوں نے طوفان بے تمیزی اپنے اخبارات میں بپا کیا تھا کہ قادیان کے مشہور داتا رام تنگا ری کھتری جاتی کے پرسدھ ویکتی نے مذہب اسلام قبول کر لیا ہے۔ جس کے لئے آریہ سماج قادیان کے منتری کو جس کا نام بھی یہی ہے۔ اپنا بیان شائع کرنا پڑا تھا کل الوار ۸ اپریل ۱۹۳۴ء کو صبح آریہ سماج وچھو والی کے پرسدھ بھائیوں کی موجودگی میں اپنے کئے پر پشچاتاپ کیا اور اپنے آبائی ویدک دھرم میں پرویش کر لیا ہے ۔

(منتری آریہ سماج وچھو والی۔ لاہور)

آریہ سماج رنگون کے سماچار :-

گت ۱۱ مارچ کو راجکمار رن جے سنگھ جی کا وواہ سنسکار رانا ویدنا تھ سنگھ کی بہن اور رانا پرتھ ناتھ جی لیہ نان جانگ والے کی سپتری سے بڑی دھوم دھام سے پنڈت وشوبندھ شاستری نے پورن ویدک ریتی سے کروایا۔ دونوں پکشوں کی طرف سے ایک ہزار روپیہ دان کیا گیا۔ جس میں سے دو سو روپیہ آریہ سماج رنگون کو پراپت ہوا ۔

پچھلے روی وار مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج رنگون میں لالہ مہر چند جی کھیورہ کے پوتوں کے سنسکار ہوئے۔ ایک کا نام کرن سنسکار اور دوسرے کا منڈن سنسکار ہوا۔ حاضرین کا شیرینی وغیرہ سے ستکار کیا گیا۔ ۱۰۱/- روپیہ مختلف سماجک فنڈوں کو دان دیا گیا ۔

(گوردت منتری آریہ سماج رنگون)

کارروائی سالانہ جلسہ آریہ سماج نئی دہلی

۹ مارچ ۱۹۳۷ء - ۹ مارچ کو نگر کیرتن ہوا۔ مہاشہ نفیر چند۔ مہاشہ سنت رام۔ مہاشہ گیان اندر اور ٹھاکر پنج سنگھ اور آریہ سماج قرول باغ دہلی کی پانچ بھجن منڈلیاں تھیں۔ جنہوں نے آریہ سماج مندر سے چل کر مختلف سڑکوں پر سے ہوتے ہوئے سب کو ارپرد میں پرچار کیا۔ راستہ میں باوا اللکھا سنگھ جی ٹھیکیدار نے سب سجنوں کا دودھ پان کرا کر ستکار کیا۔ اس طرح رات کے ۱۰ بجے نگر کیرتن سماپت ہوا ٭

۱۰ مارچ ۱۹۳۷ء - صبح ہون سندھیا اور پرارتھنا کے بعد پنڈت رام چندر جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا منوہر اپدیش ہوا۔ بعد دوپہر سوامی کرما نند جی کا ویاکھیان ہوا۔ اس کے بعد پنڈت اندرورما کا بہت دلچسپ لیکچر ہوا جس میں انہوں نے نہایت پر لطف پیرایہ میں ویدک رتوں کی مہانتا پرگٹ کی۔

رات کے وقت پہلے سوامی سوتنترا نند جی کا اور پھر سوامی سردا نند جی کا ویاکھیان ہوا۔ ان دونو ویاکھیانوں میں حاضری بہت زیادہ تھی۔ کیونکہ یہ بہت پربھاوشالی تھے۔ حاضرین نے بھی انہیں بڑے غور سے سنا ٭

۱۱ مارچ ۱۹۳۷ء - کارروائی صبح ہون سندھیا اور پرارتھنا سے شروع ہوئی۔ پھر سوامی سوتنترا نند جی کا ویاکھیان ہوا جس میں ویدوں۔ اپنشدوں اور شاستروں کے حوالوں سے انہوں نے بتلایا کہ "منشیہ جیون کا ادیش کیا ہے؟" اس کے بعد پنڈت رام چندر جی سدھانت شرومنی کا ویاکھیان ہوا۔ انہوں نے بتلایا کہ ہر ایک انسان کو دوسرے انسان کے ساتھ بھائی۔ مذہب۔ رنگ اور نسلی تعصب سے بالاتر ہو کر انسانیت کے ناطے سے برتاؤ کرنا چاہیئے۔

بعد دوپہر پروفیسر ستیہ ورت جی گورو کل کانگڑی کا پر از معلومات ویاکھیان ہوا۔ انہوں نے ثابت کیا کہ سائنس کی وہ معلومات جن سے ساڑھے تین سو سال پہلے یورپ بالکل نا آشنا تھا ان کا ذکر ویدوں میں پایا جاتا ہے۔ نیز یورپین سنسکرت دانوں اور مہا بھاشیہ کاروں کی تحریروں سے انہوں نے ثابت کیا کہ یورپ میں جن سائنس کی ایجادوں کے سلسلہ میں ان کے موجدوں کو وہاں کی متعصب عیسائی حکومت کی طرف سے بڑی بڑی تکلیفیں دی گئیں۔ ان سب کا ذکر ویدوں اور اپنشدوں میں پایا جاتا ہے۔ مثلاً زمین کا گول ہونا اور گھومنا۔ ستاروں میں آبادی کا ہونا۔ نظام شمسی میں سورج کا مرکزی کرہ ہونا کشش ثقل۔ سورج کی روشنی میں سات رنگ۔ قطب شمالی و جنوبی میں آبادی اور قطبوں کا ذکر وغیرہ وغیرہ۔

اس کے بعد سوامی سردا نند جی کا دوسرا ویاکھیان ہوا۔ جو حسب معمول بہت پسند کیا گیا۔ بعد ازاں پنڈت اندرورما کی اپیل ہوئی۔ جس پر تقریباً ڈیڑھ ہزار روپیہ جمع ہوا ٭

رات کے وقت پہلے گوپال جی ہیڈ ماسٹر گورو کل اندرپرستھ کا ویاکھیان اپنشدوں کی تعلیم پر ہوا۔ انہوں نے بتلایا۔ کہ اپنشدوں میں ویراگ اور ترک دنیا کی تعلیم نہیں ہے۔ بلکہ گیان اور کرم دونو کی تعلیم پہلو بہ پہلو ہے۔ آپ نے جلسہ سے پہلے بھی پانچ دن نئے وسیع مندر میں اپنشدوں کی کتھا کی تھی۔ اس کے بعد ۹ بجے سے ۱۰ بجے رات تک پنڈت رام چندر جی دہلوی کا عالمانہ لیکچر "خدا کی ہستی کے ثبوت" پر ہوا۔ ان ویاکھیانوں کے بیچ بیچ میں دلچسپ بھجن بھی ہوتے رہے۔ پنڈت سنت رام جی۔ ٹھاکر پنج سنگھ جی۔ مہاشہ گیان اندر جی اور مہاشہ نفیر چند جی کے بھجنوں کو لوگوں نے بہت پسند کیا ٭

اپدیشکوں کے اتارہ کا پربندھ نئے سماج مندر کے ملحق گرہوں میں کیا گیا تھا۔ یہ وسیع اور شاندار سماج مندر سورگباشی لالہ دیوان چند جی ٹھیکیدار کی دھرم پتنی شریمتی ستیہ بھاونتی نے اپنے سورگباشی پتی کی یاد میں بہ لاگت ۵۵ ہزار روپیہ تیار کروایا ہے ٭

(رام سرن منتری سبھاسد آریہ سماج نئی دہلی)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ٭
(مینیجر)

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

ओ३म

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور
ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

نمبر ۱۶

قیمت { سالانہ للعہ .... ممالک غیر سے للعہ
ششماہی ۲ .... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۰

SUNDAY
22nd April 1934

اتوار - ۱۰ - بیساکھ سمت ۱۹۹۱ مطابق - ۲۲ - اپریل ۱۹۳۴ء - دیانند ابد ۱۱۰

آریہ سماج کے نیم

۵ - سب کرم دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ۔

۶ - سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے - یعنی شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ۔

۷ - سب سے پریتی پورک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے ۔

۸ - اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے ۔

۹ - پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے ۔

۱۰ - سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے - اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ۔

آریہ سماج کے نیم

۱ - سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں - ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ۔

۲ - ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرو ایشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے - اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۔

۳ - وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے - وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ۔

۴ - ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروا اُدیت رہنا چاہئے ۔

وید امرت

یجروید

رگوید

विदेवा जरसा वृतन् वि त्वमग्ने अरात्या
व्यहं सर्वेण पाप्मना वि यक्ष्मेण समायुषा ॥

{ اتھروید کانڈ ۳ - سوکت ۳۱
منتر ۱

سنسار کی رچنا بھی وچتر ہے - اس جگہ ہر ایک انسان کو دوسرے سے واسطہ پڑتا ہے - اور اس واسطہ میں بعض اوقات اس کا تجربہ تلخ ہوتا ہے - سادھارن انسان ہزاروں عوارض کا شکار ہوتے ہیں - وہ بیمار ہوتے ہیں - اور بڑھاپے سے گھبرا جاتے ہیں - لیکن (देवा) دیو لوگ (जरसा) بڑھاپہ سے پرتھک ہیں - ان پر کبھی بڑھاپہ غالب نہیں آ سکتا - سنسار میں پرماتما کی سخاوت کا راج ہے - اور یہی سخاوت سنسار کو چاروں اور سے گھیرے ہوئے ہے - (अग्ने) اے اگنی پرماتما! سنسار میں کنجوسی اور بخل کا راج ہے - اور تو اس بخل سے پاک ہے - تیرے اندر دیا اور کرپا کا سمندر موجزن ہے - سو وید بھگوان سچ ہی فرماتا ہے - کہ اے پرم دیو پرماتما! تو (अरात्या) نہ دینے کے بھاو سے (वि) پرتھک ہے - اے پرماتما ایسی انوگرہ کرو جس سے (सर्वेण) سب (पाप्मन) پاپ سے پرتھک ہو جاؤں - اور (यक्ष्मेण) یکشما آدی سب روگوں سے پرتھک ہو جاؤں - اور (समायुषा) آیو کے ساتھ سمبندھت ہو جاؤں ۔

پر اتروید منتر نہ صرف پاپوں سے الگ ہونے کا اپدیش دیتا ہے - بلکہ اس بات کا بھی کہ پاپوں سے الگ کس پرکار ہونا چاہئے؟ اس منتر نے دو درشٹانت دئے ہیں - جو کہ بہت اُتم ہیں - ان میں سے پہلا درشٹانت یہ ہے - کہ دیو بڑھاپہ سے الگ رہتے ہیں - اور دوسرا درشٹانت یہ ہے - کہ اگنی کو نہ دینے کے بھاو سے الگ ہونا چاہئے - فی زمانہ نوجوان بھی بوڑھے نظر آ رہے ہیں - اور ان پر بھی بڑھاپہ غالب ہے - لیکن سچے دیو کوٹی کے لوگ شاریرک بڑھاپا ہوتے ہوئے بھی من کی درشٹی سے شکتی اور پرچار کے کاموں کی درشٹی سے سدا جوان ہی رہتے ہیں - دوسرا درشٹانت اگنی کا ہے - پربولت اگنی میں جو چیز ڈالی جائے - اگنی اپنی حرارت سے اسے چھن بھن کر کے آکاش میں پھینک دے گی - یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ اگنی پراپت وستو کو اپنے اندر رکھ لے - اور اسے سوکھشم کر کے وایو منڈل میں پہنچا نہ دے - اگنی کا یہ دان سروا اُتم دان ہے - اگنی کو جو بھی وستو پراپت ہوتی ہے - اگنی اس کا سمپورن روپ سے دان کر دیتی ہے - مانو اگنی سدا سرمیدھ یگیہ کر رہی ہے ۔

(رام رتن)

سام وید

اتھروید

ودھوا کی ضرورت

ایک برسرروزگار آریہ سجن جن کی ماہوار آمدنی ایک سو روپیہ سے زیادہ ہے۔ اور جن کی آیو لگ بھگ ۳۰ برس ہے۔ کے لئے ایک پڑھی لکھی، سدا چاری ودھوا کی آوشیکتا ہے۔ ودھوا کی عمر ۲۵ ورش سے ادھک نہیں ہونی چاہیئے۔ ذات پات کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔

بنزویو ہار مندرجہ ذیل پتہ پر ہونا چاہیئے:۔

دیوناتھ انسپکٹر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گوروودت بھون۔ لاہور

نوٹس

ایک پندرہ سالہ راٹھور راجپوت لڑکی کے لئے جو ہندی ورنیکلر مڈل پاس ہے۔ اور مڈل تک انگریزی پڑھی ہے۔ تندرست۔ خوبصورت اور گرہست کاریہ میں ہوشیار ہے۔ بیس سے پچیس سال کے راجپوت لڑکے کی ضرورت ہے۔ جو تندرست۔ نیک چلن اور تعلیم یافتہ ہو۔ ذریعہ معاش اچھا ہو۔ اور آریہ خیالات کا ہو۔ خط وکتابت جلد پتہ ذیل پر ہونی چاہیئے:۔

دھوم سنگھ منصرم نئی منڈی مظفر نگر (یو۔پی)

اہلو الیہ ور کی ضرورت

ایک پڑھی لکھی سوشیل روپ وتی جوان کنیا کے لئے کنوارے یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ آریہ خیالات کے نوجوان کو ترجیح دی جائے گی۔

خط وکتابت کا پتہ:۔

۵۱۳ معرفت اخبار "پرکاش" لاہور

ور کی ضرورت

ایک پڑھی لکھی کنیا کے لئے ایک بھاٹیہ خاندان کے آریہ ور کی ضرورت ہے۔ جس کی آیو ۲۵ برس کے لگ بھگ ہو۔ اور برسرروزگار ہو۔ بھلا خاندان اور جہیز کے لالچی درخواست نہ کریں۔ خط وکتابت پتہ ذیل پر ہو:۔

لالہ رام لال سوہنی بی۔اے۔ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر جامکی۔ ضلع سیالکوٹ

ضرورت

گنپتی لال آریہ کنیا پاٹھ شالہ لدھیانہ کے لئے دو تجربہ کار ایس۔ وی ادھیاپکاؤں کی ضرورت ہے جو کہ مڈل کی جماعتوں کو اچھی طرح سے پڑھا سکیں۔ بخصوص پاس یا یوگیہ ودشاوں کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ حسب لیاقت ملے گی۔ درخواستیں بہت جلد مفصلہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں:۔

منیجر آریہ کنیا پاٹھ شالہ لدھیانہ

ور کی ضرورت

ایک اعلےٰ گھرانہ کی کھتری کُل اُتپن۔ سوشیل پڑھی لکھی نوجوان ہر پرکار سے یوگیہ کنیا کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ ور کا آریہ سماجی خیالات کا ہونا ضروری ہے۔ وواہ جلد کرنے کے خواہشمند اصحاب پتہ ذیل پر خط وکتابت کریں:۔

سالگرام کپلا ایڈووکیٹ لدھیانہ

ضرورت ہے

آریہ سماج پتری پاٹھ شالہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے واسطے ایک ایس۔ وی ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ درخواستیں بہت جلد پتہ ذیل پر آنی چاہئیں:۔ منتری آریہ سماج ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور

ضرورت

اگر آپ ور کنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ ودیالیوں و سکولوں کے لئے منیجروں۔ پتری پاٹھ شالاؤں کے لئے ادھیاپکاؤں و دیگر قسم کی ضرورت کے اشتہار کیلئے "پرکاش" کی خدمات کو کبھی نہ بھولئے۔

(منیجر)

سنسار کی گتی!

مشرقی تبت میں بغاوت کی چنگاریاں

کلکتہ - ۱۸ اپریل - زیادہ تبتی افواج مشرقی تبت کے صوبہ خامہ میں بھیجی جا رہی ہیں۔ جہاں کہ لوکل باشندوں کی طرف سے کسی بے چینی کا اندیشہ ہے۔ یہ لوگ مرکزی حکومت کی طرف سے کسی قسم کی مداخلت کو برداشت نہیں کر سکتے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کم از کم ۵۰ فیصدی تبتی یہ چاہتے ہیں۔ کہ چینی ان کے دوبارہ فرمانروا بن جائیں ؛

ڈیرہ اسمعیلخان کے قریب ڈاکہ

ڈیرہ اسمعیلخان - ۱۸ اپریل - ایک نزدیکی گاؤں ابا شہید سے ایک ڈاکہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک کارواں جسمیں عورتیں بھی شامل تھیں۔ جا رہا تھا۔ کہ ڈاکوؤں نے ریوالور دکھا کر ان کے زیورات لوٹ لئے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے ؛

جعلی سکے پکڑے گئے

لائل پور - ۱۷ اپریل - کمالیہ کے نزدیکی گاؤں سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ پولیس نے ایک مکان پر چھاپہ مار کر بہت سے جعلی سکے اور سکے بنانے کا سامان برآمد کیا ہے۔

ماڈریٹ لیڈروں کی کانگرس میں شمولیت کی توقع

بمبئی - ۱۸ اپریل - سوراجیہ پارٹی کو زندہ کرنے کے متعلق کانگرسی لیڈروں کے فیصلہ اور سول نافرمانی کے تعطل کے متعلق مہاتما جی کے اعلان نے بمبئی کے لبرلوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا کر دیا ہے۔ کہ کیا وقت نہیں آگیا۔ کہ وہ وائیٹ پیپر کے خلاف مہم میں کانگرس کے ساتھ شریک ہو جائیں۔ کیونکہ کانگرسی اور لبرل دونو وائیٹ پیپر کی سکیم کو بالکل غیر اطمینان بخش اور مایوس کن سمجھتے ہیں۔ بمبئی کے لبرل حلقوں میں سوال دریافت کیا جا رہا ہے۔ کہ سوراجیہ پارٹی کو زندہ کرنے کے فیصلہ اور مہاتما گاندھی کے اعلان نے جو نئے حالات پیدا کر دئے ہیں۔ کیا ان کے تحت کانگرسیوں اور لبرلوں کے لئے متحدہ کارروائی کرنا موزوں نہیں ہے۔ لبرلوں کا خیال ہے کہ وہ کانگرس سے اس لئے علیحدہ ہوئے تھے۔ کہ اس نے لیجسلیچروں کا بائیکاٹ کر کے براہ راست کارروائی شروع کر دی تھی۔ اب جبکہ کانگرس نے عملی طور پر کونسلوں میں داخل ہونے اور سول نافرمانی کو ترک کر دینے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ وقت آگیا ہے کہ دونو متحد ہو جائیں۔ کیونکہ دونو کا منتہائے مقصود ایک ہی ہے۔ یعنی دونو ہندوستان کے لئے آزادی کا مفہوم یا درجہ نو آبادیات حاصل کرنا چاہتی ہیں ؛

معلوم ہوا ہے کہ آج شام کو ویسٹرن انڈیا نیشنل لبرل ایسوسی ایشن کی میٹنگ میں جو مسٹر چمن لال سیتلواڈ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اس سوال پر غور کیا گیا۔ طویل بحث و مباحثہ کے بعد فیصلہ کیا گیا۔ کہ رانچی میں کانگرسیوں کی میٹنگ کے نتائج اور دہلی اور پٹنہ کے فیصلوں کے متعلق آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے فتوے کا انتظار کیا جائے ؛

جاپان کا دنیا کو الٹی میٹم

ٹوکیو - ۱۸ اپریل - جاپان کے دفتر خارجہ نے ... دی ہے کہ جاپان چین کے ... میں کسی قسم کی مشترکہ بین الاقوامی مدد ... برداشت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ مشرق میں ... کے قیام کو وہ اپنی قدرتی ذمہ داری تصور کرتے ہیں ؛

... کے بعد جینید کی باری آئی

... ۱۷ اپریل - مجلس احرار کے زیر اہتمام ... ایک بڑا بھاری جلسہ منعقد ہوا۔ ... میں کشمیر اور جینید کے مسلمانوں کی ... پر اظہار خیالات کیا گیا ؛

خفیہ پولیس کا قیام

پشاور ... معلوم ہوا ہے۔ کہ افغان گورنمنٹ اس ... کی تردید کرنے کے لئے جو اس کے ... زبردست کوشش کر رہی ہے۔ ... ایک خفیہ پولیس کا محکمہ قائم کیا گیا ... جن کی شاخیں سارے ملک میں پھیلائی ... ؛

نظامی افواج کا کمانڈر انچیف :- حیدرآباد۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ نظام نے اپنے ولیعہد شہزادہ اعظم جاہ بہادر کو اپنی افواج کا کمانڈر انچیف مقرر کر دیا ہے۔ آج کل شہزادہ صاحب شہزادی دُر شاہوار اور اُن کا چھوٹا بچہ کشمیر کی سیر کو جا رہے ہیں۔ وہاں سے واپس پر اس عہدہ کا چارج لے لیں گے ÷

ہندو مسلم فساد :- پٹنہ۔ بھاگل پور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں ایک گاؤں رام نگر میں ایک مسجد میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ جس میں تین آدمی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے ہیں ÷

نیا جج انگلستان سے آ رہا ہے :- الہ آباد۔ مسٹر جسٹس ینگ کے لاہور چلے جانے سے ججی کی جو جگہ خالی ہوئی ہے۔ اُس کے لئے انگلستان سے ایک بیرسٹر جج بن کر آ رہا ہے ÷

الہ آباد میں سنسنی :- الہ آباد۔ اس خوف کہ زلزلہ آ گیا ہے۔ اور کہ مکان گرنے والا ہے آج شام کو لوگ پرل سینما ہاؤس سے باہر دوڑ پڑے اور اس بھگ دوڑ میں کئی مرد اور عورتیں زخمی ہو گئیں۔ کوئی آدھ گھنٹہ کے بعد کھیل پھر شروع ہوا ÷

ایک عیسائی لڑکی کی خودکشی :- ... ایک عیسائی لڑکی نے جس کی اپنے خاوند سے ناچاقی ہو گئی تھی۔ کل کنوئیں میں چھلانگ لگا کر خودکشی کر لی ہے۔ اُس کی لاش پولیس کو ایک کنوئیں میں سے ملی ہے ÷

زلزلہ کا جھٹکا :- دہلی۔ یہاں زلزلہ کا جھٹکا محسوس ہوا۔ جو پانچ منٹ تک رہا۔ یہ دہلی کے علاوہ نئی دہلی اور گرد و نواح کے دیہات میں بھی محسوس ہوا کوئی نقصان نہیں ہوا ÷

مشہور انگریز کا داہ کرم سنسکار :- لنڈن۔ مشہور انگریز سر جیرالڈ ہیبر کی لاش کو گولڈرز گرین میں مرحوم کی درخواست کے مطابق جلایا گیا۔ اس موقعہ پر صرف چند رشتہ دار موجود تھے۔ ہندوستانیوں کو بھی اس رسم کا کچھ علم نہ تھا ÷

پریکٹس شروع کر دی :- ناگپور۔ سات سال کے بعد ڈاکٹر بی۔ ایس مونجے نے ناگپور میں پھر پریکٹس شروع کر دی ہے ÷

ماسٹر موتا سنگھ کی نظر بندی :- جالندھر کے چند سرکردہ اصحاب اس کوشش میں ہیں۔ کہ ماسٹر موتا سنگھ کی نظر بندی کے احکام منسوخ کرائے جائیں ÷

پنڈت مالویہ کا دورہ :- نئی دہلی۔ ۱۷ اپریل۔ پنڈت مالویہ آج رات کو ہردوار جا رہے ہیں۔ تین دن وہاں ٹھہریں گے۔ ۱۹ اپریل کو دہلی واپس آ کر ۲۰ کو لاہور روانہ ہو جائیں گے لاہور سے ۲۲ اپریل کو راولپنڈی پہنچیں گے اور سناتن دھرم سبھا کی کانفرنس کی صدارت کریں گے۔ تین دن وہاں قیام کریں گے۔ ۲۸ اپریل کو بنارس واپس آ کر ... مئی کو رانچی جائیں گے ÷

آریہ سماج سیالکوٹ کی اردھ شتابدی

آریہ سماج سیالکوٹ نے اپنی ۵۰ سالہ زندگی میں سیکھ جاتی کے اُدّھار کے لئے جو شاندار خدمات کی ہیں۔ وُہ عدیم المثال ہیں۔ منتری لالہ گنگا رام جی کے سورگباش ہونے سے آریہ سماج کو سخت دھکا لگ چکا ہے۔ اور اس سماج میں سے سیکھوں کا ایک سچا ہی خواہ ہمارے اندر سے جُدا ہو چکا ہے۔ لیکن سورگیہ لالہ جی نے آریہ سماج کے اندر جو سپرٹ پھونکی ہے۔ وُہ اپنا اثر دائمی چھوڑ گئی ہے۔ ہمیں یہ سنکر خوشی ہوئی ہے۔ کہ آریہ سماج کے پُرجوش ادھیکاریوں نے اب اس بات کا نشچے کیا ہے۔ کہ اس سماج کا اردھ شتابدی مہوتسو منایا جائے۔ چنانچہ اس نشچے کو کاریہ رُوپ میں لانے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ۲۲ اپریل سے ۲۶ اپریل تک کا سپتاہ "اردھ شتابدی سپتاہ" کے طور پر منایا جائے ÷

۲۲ سے ۲۶ اپریل تک صرف صبح اور شام کارروائی ہوگی۔ ۲۷ کو ضلع بھر کی آریہ سماجوں کے برتی بدھیوں کا ایک بڑا بھاری شاندار جلوس نکلے گا۔ اور پھر ۲۸۔ اور ۲۹ اپریل کو سارا دن منورنجک پروگرام ہوگا۔ ہم نہ صرف ضلع سیالکوٹ کی آریہ سماجوں سے بلکہ قُرب و جوار کے اضلاع کی سماجوں سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وُہ اس مہوتسو میں شامل ہو کر آریہ سماج سیالکوٹ کے ادھیکاریوں کا اُتساہ بڑھائیں۔ اور ضلع سیالکوٹ میں گرام پرچار اور سیکھ اُدّھار کے متعلق اپنے تجربہ بیان کر کے ادھیکاریوں کو مستفیض کرنے کا یوراپن کریں ÷

سخت طوفان :- کلکتہ۔ ۱۷ اپریل۔ سراج گنج۔ منتو۔ فرید پور۔ پبنہ (بنگال) دھبری (آسام) اور دربھنگا (بہار) میں سخت طوفان سے آم کی فصل اور مکانوں کو بھاری نقصان پہنچا ہے۔ طوفان کے ساتھ موسلا دھار بارش بھی ہوئی۔ ملچھو اور سراج گنج کے نزدیک دریا میں بہت سی کشتیاں ڈوب گئیں۔ مگر کوئی نقصان جان نہیں ہوا ÷

بارڈولی میں آتش زدگی :- احمد آباد۔ ۱۷ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بارڈولی تعلقہ کے ایک گاؤں مانک پور میں آتش زدگی سے ۸ مکان بالکل جل گئے۔ اور ایک بوڑھی عورت مر گئی۔ چار دیگر اشخاص معمولی طور پر جھلس گئے۔ آگ پہلے ایک لیمپ سے سوکھی گھاس کے ڈھیر کو لگی تھی ÷

ناگپور میں آتشزدگی :- ناگپور۔ ۱۷ اپریل۔ کل رات سُنتی ناگپور میں مکانات میں آگ لگ گئی ایک مقام پر تو اتنا نقصان نہ ہوا۔ کیونکہ آگ پر قابو پا لیا گیا۔ مگر دوسری جگہ تقریباً دو ہزار روپیہ کا نقصان ہوا ÷

لدھیانہ میں آگ :- لدھیانہ ۱۷ اپریل۔ کل دوپہر کے وقت محلہ چلونی میں اچانک آگ لگ گئی۔ اگر سیوا سمتی کے والنٹیر بروقت موقعہ پر نہ پہنچ جاتے۔ تو آگ خطرناک صورت اختیار کر لیتی۔ بروقت امداد کے باوجود تین جھونپڑیاں اور ایک مکان کا ایک حصہ جل گیا۔ ایک جھونپڑی میں ایک لڑکا سویا ہوا تھا۔ اس کو پرماتما کی کرپا سے کوئی گزند نہ پہنچا۔

ایک نمبردار کی معطلی :- موضع بال خورد کے نمبردار کشن سنگھ کو معطل کر دیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس کے بھائی پھمن سنگھ کے قبضہ سے جو ... کے ساتھ ہی رہتا ہے۔ لائسنس کے ... ناجائز شراب کی دو بوتلیں برآمد ہوئی تھیں ÷

پران تیاگ برت :- پانڈیچری۔ ۱۶ اپریل۔ ملک کے مختلف حصوں سے درخواستیں آنے پر مہاراجہ دیواس (سینیر) نے گیارہ ہفتوں کے بعد اپنا پران تیاگ برت ختم کر دیا ہے۔ مہاراجہ صاحب نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر ضرورت محسوس ہوئی۔ تو وُہ پھر برت شروع کر دیں گے ÷

امرتسر میں پلیگ :- امرتسر۔ ۱۶ اپریل۔ اس وقت تک امرتسر میں پلیگ کے ۱۲۵ کیس اور ۱۰۰ اموات ہو چکی ہیں۔ حکام احتیاطی تدابیر اختیار کر رہے ہیں ÷

پنجاب میں راگ ودیالہ کا افتتاح :- امرتسر۔ ۱۶ اپریل۔ سردار جسونت سنگھ جھبال پریذیڈنٹ ار ہار صاحب کمیٹی نے آج پنجاب راگ ودیالیہ کا افتتاح کیا۔ مسٹر سیٹھی پرنسپل نے حاضرین کو جل ترنگ سے محظوظ کیا ÷

آدم پور میں پلیگ :- سکھپور خطہ۔ آدم پور سے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ کہ وہاں پلیگ پھیل رہی ہے۔ اور گاؤں کے لوگ دوسرے مقامات پر جا رہے ہیں ÷

ملتان میں انتر جاتیہ بواہ :- ملتان۔ ملتان کی تاریخ میں پہلی دفعہ ایک اروڑہ نوجوان مسٹر گیان چند نے ایک کھتری لڑکی سے شادی کی۔ مقامی اہلِ سرکاری آفیسران اور دیگر معززین نے بھاری تعداد میں برات میں حصہ لیا ÷

ریفارم کانفرنس پھر ملتوی :- لاہور ۱۶ اپریل۔ چونکہ انجمن حمایت اسلام اور مسٹر شادی لال کی الوداعی پارٹی کی تاریخیں میونسپل ریفارم کانفرنس کی تاریخوں کے ساتھ ٹکرا رہی ہیں۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ کانفرنس کو ۵۔ اور ۶ مئی پر ملتوی کر دیا جائے ÷

الہ آباد کے نزدیک زلزلہ :- الہ آباد۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ۱۹ اپریل کی رات کو ۸ بجکر ۲ منٹ پر چنار میں خفیف سا زلزلہ آیا ہے ÷

قوم پرست مسلمانوں کی کانفرنس :- کلکتہ۔ ۱۶ اپریل۔ صوبہ بنگال کے مسلم قوم پرست مسلمانوں کی ایک کانفرنس ۲۹ اپریل کو ڈونلڈ کالج لاہور کے ہال میں منعقد ہوگی۔ جس میں ملک کی موجودہ صورتِ حالات پر غور کیا جائے گا۔ اور آئینی کے متعلق پروگرام مرتب کیا جائے گا ÷

منشی احمد الدین کی رہائی :- معلوم ہوا ہے۔ کہ منشی احمد الدین صدر نوجوان بھارت سبھا ۲۰ اپریل ۱۹۳۴ء کو انبالہ جیل سے رہا ہوں گے ÷

بالمیکی ہندو سبھا کی سبیل :- لاہور ۱۶ اپریل۔ بیساکھی کے روز بالمیکی ہندو سبھا نے شربت کی سبیل لگائی۔ پبلک نے بڑی خوشی سے اپنے بالمیکی بھائیوں کے ہاتھوں سے شربت پیا ÷

ملتان میں فساد :- ملتان۔ ۱۷ اپریل۔ کل رات بوہڑ دروازہ کے باہر سکھوں اور مسلمانوں میں فساد ہو گیا۔ وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ چند مسلمانوں نے ہندو عورتوں سے جو وہاں سے گزر رہی تھیں۔ مذاق کیا جس پر جھگڑا شروع ہو گیا۔ اور بڑھتے بڑھتے فساد کی صورت اختیار کر گیا ÷

پٹوار کی تعلیم کے لئے سکول :- جالندھر۔ ۱۵ اپریل۔ بیکاری کو دور کرنے کے لئے پنجاب گورنمنٹ نے اپنے اس سال کے بجٹ میں یہاں ایک سکول کھولنے کے لئے فنڈ منظور کیا ہے۔ جس میں انٹرنس پاس نوجوانوں کو پٹوار کی تعلیم دی جائے گی۔ اسٹیشن کل سے کام شروع کر دے گی۔ اس سال میں صرف ۸۰ طلباء کو داخل کیا جائے گا لیکن داخلہ کے لئے ایک ہزار سے زیادہ درخواستیں آ چکی ہیں ÷

لدھیانہ میں آگ :- لدھیانہ ۱۶ اپریل۔ شہر کے باہر ریلوے لائن کے نزدیک آگ لگنے سے ۴ مکانات بالکل جل گئے سیوا سمتی۔ کندہ ناراین۔ پولیس گارد۔ میونسپلٹی کی امداد فوراً طلب کی گئی اور انہوں نے آگ پر فوراً قابو پا لیا ÷

ولایت جا رہے ہیں :- ملتان ۱۵ اپریل۔ خان بہادر نبی بخش محمد حسین وزیر اعظم ریاست بہاولپور عنقریب انگلستان جا رہے ہیں کرنل فریلنیٹی وزیر تعلیم وزیر اعظم کے چارج لیں گے ÷

پرکاش لاہور
۱۰ بیساکھ سمت ۱۹۹۱

ویدپرچار فنڈ کا مستقبل

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا مالی سال ختم ہو گیا۔ "وید پرچار فنڈ" کے لئے جتنا دھن آنا تھا۔ آ چکا۔ کتنا آیا ہے۔ میں اس وقت نہیں کہہ سکتا۔ اتنا کہہ سکتا ہوں کہ وہ کم و بیش ۲۴ ہزار ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ۲۴ ہزار سے کچھ بڑھ گیا ہو۔ بہرحال ۳۲ ہزار نہیں۔ جو رقم کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنے بجٹ میں رکھی تھی۔ جس مقصد سے آمدنی ۲۴ کی بجائے ۳۲ ہزار دکھلائی گئی تھی۔ وہ پورا نہ ہوا۔ کیونکہ بجٹ میں خرچ ۳۲ ہزار رکھا گیا تھا۔ اس لئے ادھیکاریوں نے ۳۲ ہزار ہی خرچ کر دیا ہو۔ تو آٹھ ہزار کا خسارہ صاف ہے۔ اگر یہی حالت دو چار سال اور رہی۔ تو یقیناً ویدپرچار فنڈ کا بچا کھچا روپیہ ختم ہو جائے گا ؛

پنجاب بھر کی آریہ سماجیں جن میں جموں و کشمیر اور بلوچستان بھی شامل ہیں۔ سب مل کر صرف دو ہزار روپیہ ماہوار ویدپرچار فنڈ کے لئے جمع کر سکتی ہیں۔ جب میں یہ دیکھتا ہوں۔ کہ اس میں رقم سے جس کا ایک بھاری حصہ پرچار کے انتظام پر خرچ ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں پرچار کے دس سوسے اوپر آریہ سماجوں کے وارشک اتسو ہوتے ہیں۔ تو مجھے اس نتیجہ پر پہنچنا ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماجوں کی طرف سے اتنی کم شکایتیں کیوں آتی ہیں؟ میں جانتا ہوں۔ کہ کئی آریہ سماجوں کے اتسوؤں پر سنتوش جنک پربندھ نہیں ہوتا۔ اور بعض اوقات پربندھ کے سنتوش جنک ہونے پر بھی اس کی کوئی نہ کوئی کڑی ٹوٹ جاتی ہے۔ جو آریہ سماجوں کے لئے پریشانی اور ندامت کا باعث ہوتی ہے۔ مجھے آریہ سماجوں کے ساتھ ہمدردی ہے۔ اور میری خواہش اور کوشش رہتی ہے۔ کہ ہر ایک آریہ سماج کے جلسہ کا انتظام تسلی بخش ہو۔ لیکن جس بات کی مجھے شکایت ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آریہ سماجیں اس شکایت کا اصلی سبب ڈھونڈنے کی بجائے سبھا سے ناراض ہو جاتی ہیں۔ جو اس معاملہ میں بالکل بے بس ہے۔ ایک عام مثل ہے۔ کہ جتنا گڑ ڈالو گے۔ اتنا ہی میٹھا ہوگا۔ جب سبھا کے پاس دھن نہ ہو۔ تو اپدیشک کہاں سے آئیں؟ اور اپدیشک نہ ہوں۔ تو آریہ سماجوں کے جلسے اتمتا سے کیسے سماپت ہوں؟ یہ ایک موٹی بات ہے جسے آریہ سماجیں نہیں دیکھتیں۔ سو ہزار روپیہ ماہوار میں سبھا کیا کر سکتی ہے؟ آریہ سماجوں کے پرتی ندھی ورش کے بعد دو دن کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ اور ویدپرچار فنڈ کو چند گھنٹے دے کر رخصت ہو جاتے ہیں۔ وہ نہیں سوچتے۔ کہ اس فنڈ کا مستقبل کیا ہوگا؟

دھن کی کمی نے انگلستان اور امریکہ جیسی عظیم الشان سلطنتوں کے شکنجے ڈھیلے کر دئے۔ اُنہیں اپنی آمدنی بڑھانے اور خرچ کو کم کرنے کے وسائل اختیار کرنے پڑے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی تو کائنات ہی کیا ہے۔ کہ بہت دیر تک اندھا دھند چل سکے۔ لازمی طور پر وہ وقت جلد آ جائے گا۔ جبکہ یا تو آریہ سماجوں کو ویدپرچار فنڈ کے لئے زیادہ دھن دینا ہوگا یا سبھا کو ادھیکاریوں کا ویتن گھٹانا ہوگا۔ یا اپدیشکوں کی تعداد کم کرنی ہوگی۔ میں آریہ سماجوں سے نویدن کروں گا۔ کہ وہ شانتی سے دو چار گھنٹے ویدپرچار فنڈ کے بھوشیہ پر غور کریں۔ تو انہیں معلوم ہوگا۔ کہ یہ کتنا اتشاہ بھنگ کرنے والا ہے۔ اور پھر یہ دو ہزار روپیہ جمع کرنے میں کتنا سمہ اور شکتی کا ودھیا نش ہوتا ہے۔ سبھا کے کاریالیہ سے ہزاروں پتر دھن کی پراپتی کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ ادھیکاریوں کو پھرنا پڑتا ہے۔ اپدیشکوں کو خاص طور پر ہدایت کی جاتی ہے۔ تب کہیں یہ قلیل رقم جمع ہوتی ہے۔ اگر دھن کی پراپتی کے لئے دھن اور شکتی کے ویہ کی ضرورت نہ پڑے۔ تو یہ دونو چیزیں بھی پرچار کے کاریہ میں لگائی جا سکتی ہیں۔ ڈاکٹر لال چند جی پردھان انبالہ چھاؤنی ہمیں ویدپرچار فنڈ کی ہر وقت دھن لگی رہتی ہے۔ مجھ سے کئی بار کہہ چکے ہیں۔ کہ ویدپرچار فنڈ کے لئے ڈیپوٹیشن لے کر نکلو۔ لیکن میرا جواب ہمیشہ یہی رہا ہے۔ کہ نکلوں کیسے؟ اس کے لئے سمہ اور دھن کہاں سے لاؤں؟ آریہ سماجوں کے وارشک اتسوؤں کے لئے پرایہ ہر سپتاہ باہر جانا پڑتا ہے۔ اگر ہر ہفتے باہر رہے۔ تو اس کام میں بھی لگوں۔ لیکن یہ ڈیپوٹیشن کی تجویز بھی کیا معنی رکھتی ہے؟ اگر آریہ سماجیں خود بخود ایسے کرتویہ کا پالن نہیں کرتیں۔ نہ کریں۔ انہیں جلد معلوم ہو جائے گا۔ کہ

اس کا اثر ان پر کیا ہوتا ہے؟ میرے خیال میں وقت آ گیا ہے۔ کہ جبکہ آریہ سماجوں کو کوئی ایسا ڈھنگ نشچت کرنا چاہئے۔ جس سے ویدپرچار فنڈ کا دھن خود بخود جمع ہو جائے۔ جس لئے آریہ سماجوں میں بہت دورہ کیا ہے۔ اور وہ بھی لگاتار ورشوں تک۔ ویدپرچار فنڈ کے لئے بھکشا بھی کی ہے۔ آریہ سماجوں سے لڑ لڑ کر بھی روپیہ لیا ہے۔ لیکن یہ کام ہمیشہ تک جاری نہیں رہ سکتا۔ کوئی بھی منتری ہو۔ آخرکار وہ تھک جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی اور سجن میرا استھان لے لے۔ اور اسی طرح آریہ سماجوں سے بھکشا کرنی شروع کر دے۔ جس طرح میں کرتا رہا ہوں۔ لیکن آخرکار وہ بھی وقت سے پہلے تھک جائے گا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کا کام جس پرکار سے چل رہا ہے۔ وہ ایک سادھارن گرہستی سے چل نہیں سکتا۔ اگر آریہ سماجیں اسے اپنا سہیوگ نہ دیں۔ تو سبھا کے منتری یا ویدپرچار کے ادھشٹاتا کو لگاتار ہر ہفتہ سنیچروار اور اتوار کو لاہور سے باہر رہنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اس کے علاوہ بھی وہ باہر جا سکے۔ تو اس کے لئے کام ہے۔ سبھا کا کام اتنا زیادہ ہے۔ کہ اگر اس کا منتری دیانتداری سے اپنے فرائض کو سر انجام دے۔ تو ایک بھی اتوار وہ اپنے گھر نہیں رہ سکتا۔ اگر اس پر آریہ سماجیں اسے دھن اکٹھا کرنے کی چنتا سے بھی مکت نہ کریں۔ تو اس کے بچنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟ بعض بھائیوں کی یہ سمتی ہے۔ کہ سبھا کا منتری ایک ایسا سجن ہونا چاہئے۔ جو اپنا سارا سمہ اور ساری شکتی سبھا کو دے سکے۔ ایسا ہو سکے۔ تو شبھ ہے۔ لیکن سارا سمہ اور ساری شکتی دینے والا منتری بھی آریہ سماجوں کے ورتمان اسہیوگ یا اسہیوگ کے کارن چند ہی ورشوں میں تھک کر ختم ہو جائے گا۔ ہمارے دیش میں اور خاص کر آریہ سماج میں سیوا کے لئے اوستھائیں انوکول نہیں ہیں۔ ودیش میں لوگ سیوا کرتے ہوئے لمبی عمر کو پہنچتے ہیں۔ تو اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ انہیں اوستھائیں انوکول ملتی ہیں۔ یہاں کیا ہے؟ رات کو سفر اور دن کو کام۔ اور سفر بھی ایسا جس میں کئی راتیں جاگتے ہی گزر جائیں۔ انسانی جسم کی مشینری کب تک چل سکتی ہے؟ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا جنرل اجلاس ۲۶ و ۲۷ مئی کو ہوگا۔ آریہ سماجوں سے میرا نویدن ہے۔ کہ وہ ویدپرچار فنڈ کی ورتمان اوستھا اور اس کے بھوشیہ پر وچار کریں۔ اور کوئی ایسا کاریہ کرم نشچت کریں۔ جس سے یہ فنڈ سرکشت ہو سکے۔ اگر ورتمان اوستھا جاری رہی۔ تو اس کے بہت دیر تک چلنے کی کوئی صورت نہیں ؛

(کرشن)

پنڈت وشوبندھو کا سوال

آریہ جنتا کو معلوم ہے۔ کہ اس سوال پر کہ پنڈت وشوبندھو براہم مہاودیالیہ کے آچاریہ رہیں یا نہ۔ عرصہ سے انارکلی سماج میں مت بھید چلا آ رہا ہے۔ اب یہ مت بھید ایک بھینکر روپ دھارن کر چکا ہے۔ دو فریق بن چکے ہیں۔ ایک ان کی حمایت کرتا ہے۔ دوسرا ان کی مخالفت۔ براہم مہاودیالیہ دیانند کالج کمیٹی کے آدھین ہے۔ اور وہی کمیٹی پنڈت وشوبندھو کو براہم مہاودیالیہ سے الگ کرنے کی مجاز ہے۔ ۱۵ اپریل کو دیانند کالج مینیجنگ کمیٹی کے سامنے یہ سوال پیش تھا۔ اس لئے ممبر غیر معمولی تعداد میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں۔ کہ ۷۵۔۸۰ ممبر موجود تھے۔ اکثریت ان لوگوں کی تھی۔ جو پنڈت وشوبندھو کے خلاف ہیں۔ وہ انہیں ہٹانے کے لئے آخری حد تک جانے کو تیار تھے۔ وہ اس بات کے لئے بھی تیار تھے۔ کہ کسی اور طرح نہ ہٹایا جا سکے۔ تو براہم مہاودیالیہ کا بجٹ ہی پاس نہ کیا جائے۔ جس سے ودیالیہ خود بخود بند ہو جائے ؛

لیکن شکر کا مقام ہے۔ کہ آخرکار سمجھوتہ کی صورت نکل آئی۔ دونو فریقوں نے اس سوال کے انتم نشچے کا ادھیکار مہاتما ہنس راج جی کو دے دیا۔ جو بھی وہ فیصلہ کریں۔ سب اسے تسلیم کریں گے۔ چنانچہ کمیٹی نے سرو سمتی سے اس مضمون کا پرستاو پاس کر دیا۔ ہم اس فیصلہ پر دونو فریقوں کو ودھائی دیتے ہیں۔ انہوں نے آخرکار تدبر اور معاملہ فہمی کا ثبوت دیا۔ ثالثی فیصلہ یقیناً کثرت رائے کے فیصلہ سے اچھا ہوتا ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ ہر ایک سوسائیٹی میں وہی فیصلہ ماننے کے قابل ہوتا ہے۔ جو کثرت رائے سے ہو۔ اور عام طور پر اس قاعدہ کی پیروی ہونی چاہئے۔ لیکن جب اس کی پیروی سے سوسائیٹی میں پھوٹ پڑنے کا اندیشہ ہو۔ اور لابھ کی بجائے ہانی کا۔ تو کسی ایک وکتی پر وشواس کر کے اسے انتم نشچے کا ادھیکار دے دینا ہی بدھی متا ہے۔ یہ کم ہرش کا وشے نہیں ہے کہ آریہ سماج انارکلی کا ایک تو ایسا لیڈر ہے جس کے سامنے سب سر جھکانے کو تیار ہیں۔ امید کرنی چاہئے۔ کہ اس پرشن کا جو آریہ سماج میں اشانتی اور دویش پھیلانے کا کارن بن رہا ہے۔ شیگھر انتم نشچے ہو جائے گا۔ اور آریہ سماج شانتی کا دم لے سکے گا ؛

دیو سماجی زٹل

دیو سماجی ہماری جاتی کے ٹکڑے ہیں۔ گو ہمیں اس امر کو سخت افسوس ہے۔ کہ وہ ہماری جاتی کے ایسے ٹکڑے ہیں جن کا پیرو مرشد ڈانواں ڈول ہے۔ وہ ایک دن آریہ سماج پر یہ غلط الزام تراشتے رہتے ہیں کہ :-

" آریہ سماج دراصل کوئی مذہبی سوسائٹی ہی نہیں ہے۔ بلکہ مذہب کا سوانگ بنا کر پولیٹیکل مقصد پورا کرنے کے لئے ہے "۔

(" سینیہ دیو سماج " - ٧ اپریل ۱۹۳۳ء)

کاش ہمارے دیو سماجی بھائی مذکورہ قسم کی ذہنیات کو اپنا شعار بنانے کی بجائے کبھی راست بازی سے کام لینا سیکھیں۔ اور دنیا میں جگ ہنسائی کا موجب نہ بنیں۔ آریہ سماج شروع دن سے ہی دھارمک سوسائٹی رہی ہے۔ اور آئندہ وقت تک رہے گی۔ اسے آج تک نہ کسی پولیٹیکل مقصد کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ اور نہ کیا جا رہا ہے۔ پولیٹیکل کام کے لئے ہندو مہاسبھا اور کانگرس اپنا فرض خوش اسلوبی سے ادا کر رہی ہے۔ آریہ سماج ان کے فرائض میں نہ حارج ہونا چاہتا ہے اور نہ ہی نے کا نام لیتا ہے۔

نوٹس بازی

ہمیں یہ سنکر سخت افسوس ہوا ہے۔ کہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے دو دھڑے ہو گئے ہیں۔ فیصل الغندا دھڑہ کے جو کہ ١٠ مارچ کے اجلاس سے واک آوٹ کر آیا تھا۔ بندیہ ممبران کی طرف سے لالہ ہرگوپال ایڈوکیٹ لاہور نے زیر دفعہ ۱۴۳ سکھ گوردوارہ ایکٹ ایک نوٹس دیا ہے۔ کہ جس کے ذریعہ گوردوارہ کمیٹی کے ١٠ مارچ کے خاص اجلاس کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ چاہا گیا ہے۔ کہ اس کمیٹی کے جن ممبران کو صدر کے مد نگ کی وجہ سے اس میں حصہ لینے سے محروم ہونا پڑا ہے۔ ان میں سے ہر ایک ممبر کو پانچ پانچ ہزار روپیہ بطور ہرجانہ دیا جائے۔ اور ان کی ناجائز کارروائی کے بدلے یہ بھی کیا جائے کہ کمیٹی کے صدر اور ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبران مستعفی ہو جائیں۔ اس کے علاوہ اس اجلاس پر جو کچھ خرچ ہوا ہے وہ سب صدر ادا کرے۔ یا ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبران ادا کریں۔ گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے ممبران میں اس قسم کی نوٹس بازی نہ صرف سارے پنتھ کے لئے نقصان دہ ثابت ہو گی۔ بلکہ پربندھک کمیٹی نے پچھلے ایام میں جو شہرت حاصل کی تھی۔ اس کو بھی خاک میں ملا دے گی۔ اور سارے کئے کرائے پر پانی پھیر دے گی۔

کانگرس کمیٹی کا اعلان

دہلی کے فیصلوں کی روشنی میں مہاتما گاندھی چونکہ ... سکتا۔ اس لئے اس پر اب پہلے تو کانگرس کی ورکنگ کمیٹی غور و خوض کرے گی۔ اور اس کے بعد آل انڈیا کانگرس کمیٹی اس غور و خوض کی نظرثانی

دھرم ویر مہاشہ رام چندر جی بلیدان کی یاد میں ویر میلہ

گیارہ سال ہوئے۔ کہ ضلع کٹھوعہ ریاست جموں میں دلت ادھار کا کام کرتے ہوئے دھرم ویر مہاشہ رام چندر جی کا بلیدان ہوا تھا۔ ان کی یادگار کے طور پر اس مقدس زمین پر جو ایک بڑے خوبصورت و پر فضا موقعہ پر جموں سے بطرف شمال مغرب ۱۲ میل کے فاصلہ پر لب رنبیر نہر واقعہ ہے۔ ہر سال آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سرپرستی میں زیر اہتمام آریہ سماج شاندار " ویر میلہ " منعقد ہوا کرتا ہے۔ اور جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہے کہ یہ " ویر میلہ " سال بسال زیادہ دلچسپ ہوتا جاتا ہے۔ امسال یہ " ویر میلہ " بتاریخ ۱۵-۱٦-۱۷ اور ۱۸ بیساکھ سمت ۱۹۹۱ مطابق ۲۷-۲۸-۲۹ اور ۳۰ اپریل ۱۹۳۳ء بروز جمعرات، جمعہ، سنیچر، اتوار بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ سال گزشتہ کا میلہ جس عظیم رونق اور بے نظیر کامیابی سے ہزاروں کی حاضری میں منایا گیا تھا۔ اسے ناظرین بخوبی جانتے ہیں۔ امسال کے میلہ کو اور بھی اچھی طرح سے مفید اور موثر بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ پروگرام نہایت دلچسپ ہے۔

پچھلے سال سے وہاں ایک بڑا خوبصورت باغ لگوایا گیا ہے۔ جس میں امسال بھی بہت سی ازادی کی گئی ہے۔ اس سے وہاں کا قدرتی نظارہ اور بھی دلفریب اور قابل دید ہو گیا ہے۔ میلہ کا حسب معمول ایک بڑا وسیع اور خوشنما کیمپ ہوگا۔ جس میں شاندار پنڈال و انتظام رہائش کے علاوہ ایک باقاعدہ بازار بھی ہوگا۔ جہاں کھانے پینے اور دیگر ضروریات کی چیزیں فروخت کے لئے موجود رہیں گی۔ بیماروں کے علاج و معالجہ کے لئے ویدک۔ یونانی اور انگریزی دوا خانے کھلے ہونگے۔ جہاں کہ دوائی اور علاج مفت ہوگا۔ اور لائق ڈاکٹر و فاضل وید اپنا قیمتی وقت خرچ کر کے اپنے طبی مشورہ سے مریضوں کو مستفید کریں گے۔ عقلمندوں کو چاہئے۔ کہ اس سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ کیمپ میں حاضرین کی تفریح طبع کے لئے ایک ریڈنگ روم بھی کھلا ہوگا جس میں تمام ضروری اخبارات۔ مفید رسائل اور دلچسپ کتب ہر وقت موجود رہیں گی۔

میلہ میں پنجاب کے مشہور مشہور ودوان آریہ سماجی اور آریہ پرتی ندھیوں کے علاوہ ریاست کے بہت سے اعلیٰ افسران۔ معزز رؤسا۔ ساہوکاران اور گرد و نواح کے ہر طبقہ کے سینکڑوں لوگ اور ہزاروں شدھ شدہ آریہ بھائی پدھار کر میلہ کی رونق بڑھا رہے ہوں گے میلہ کیا ہوگا کہ ایک طرح سے عملی طور پر ویدک دھرم اور دلت ادھار کا ایک عظیم الشان مہا یگیہ ہوگا۔ جو کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہوگا۔ اس لئے دھرم کے پریمیوں اور دلت ادھار کے حامیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ بھاری تعداد میں شامل ہو کر جنگل میں منگل کا لطف اٹھائیں۔ اور دلت ادھار کے اس مہا یگیہ میں تن۔ من۔ اور دھن سے سہائتا دیں۔ تاکہ شہید رام چندر جی کے نام پر بھلائی ہوتی رہے دھارمک اور رفاہ عام کی تحریک بخوبی خوش اسلوبی سے سرانجام پاتی رہے۔

ویدک دھرم کا سیوک

انت رام ادھشٹاتا وید پرچار و دلت ادھار آریہ سماج مندر ہسپتال روڈ جموں

پہلے ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ ہوگی۔ اور پھر آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس اس غرض سے منعقد ہوگا۔ کہ سول نافرمانی کے التوا کے متعلق مہاتما جی کے اعلان اور دہلی کے فیصلوں کی روشنی میں موجودہ حالات پر غور و خوض کیا جائے۔ اچھا ہوا کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ پہلے تو مہاتما جی اس کے لئے تیار نہ تھے اور نہ پنڈت جواہر لال نہرو۔ لیکن اب انعقاد کا فیصلہ تو ہو گیا ہے۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی خلاف قانون نہیں۔ اس لئے گورنمنٹ اس میں مداخلت نہیں کر سکتی۔ اس موقعہ پر ہم آشا رکھتے ہیں۔ کہ کانگرس کے نیتا حالات کا صحیح اندازہ لگا کر ایسا فیصلہ کریں گے۔ جس سے ملک کو فائدہ پہنچے۔

اہم سرکاری اعلان

اسمبلی میں سر ہنری ہیگ نے اور کونسل آف سٹیٹ میں مسٹر ہیلٹ ہوم سکرٹری نے اعلان کیا۔ کہ سول نافرمانی کے تعطل کے فیصلہ کی تصدیق کرنے کے لئے آل انڈیا کانگریسی لیڈر جو دسے لیڈران اپنا اجلاس منعقد کر سکتے ہیں۔ اس میں گورنمنٹ کسی قسم کی رکاوٹ پیش نہیں کرے گی جب سے مہاتما گاندھی نے اپنے فیصلہ کا اعلان کیا ہے۔ گورنمنٹ کے اس اعلان کی انتظار کی جا رہی تھی۔ گورنمنٹ نے اچھا کیا جو جلد ہی آل انڈیا کانگرس کمیٹی اور انڈین نیشنل کانگرس کو اس فیصلہ پر اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ دے دیا۔ گو ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ آیا آل انڈیا کانگرس کمیٹی یا انڈین نیشنل کانگرس ضرور ہی اس کی تصدیق کر دے گی۔ لیکن چونکہ ان جماعتوں میں مہاتما گاندھی کے معتقدوں کی کثرت ہے۔ اس لئے ہمیں بھروسہ ہی درست ہے۔ کہ اس کی تصدیق ضرور ہو جائے گی۔ اور اس کے بعد حکومت حسب الارادہ مختلف کانگرس

آریہ اناتھ آلیہ مظفر گڑھ پنجاب

آپکے دان کا مستحق ہے

یہ اناتھ آلیہ عرصہ تخمیناً ۲٦ سال سے شری پنڈت گنگا رام جی نے جاری کیا تھا۔ جس جگہ اناتھوں کو تعلیم دلا کر صنعتی تعلیم کا پربندھ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ آج تک بہت سے لائق بنکر اپنی روزی کما رہے ہیں۔ آمدنی کے کم ہو جانے سے بہت سے مستحق اناتھ داخل نہیں ہو سکتے۔ اور کا مکان بہت مختصر ہے۔ ایک کمرہ بنوانا ضروری ہے۔ اس لئے دانی پرشوں سے نویدن ہے۔ کہ ... سہائتا کر کے ... بھیج دیں۔ اور جو دان ... رسید بھیجی جائیگی۔

نویدک:- پنڈت راجیندر دیو

ایل۔ ایل۔ سی۔ ایڈوکیٹ پردھان

... کر کے اسے کانگرس کے پاس اپنی سفارش کیساتھ بھیج دے گی۔ چنانچہ اب اس اعلان کے بعد یہ فیصلہ ہو گیا ہے کہ یکم مئی کو رانچی میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی میٹنگ بلائی جائے۔ جو ضابطہ

... نے اگرچہ تحریک سول نافرمانی کے ختم ہونے کا اعلان کر چکے ہیں۔ کہ سول نافرمانی کی تحریک فی الحال ملتوی کی جاتی ہے۔ لیکن چونکہ اس اعلان کو ابھی تک کانگرس کی آفیشل پالیسی قرار نہیں دیا جا

مخالف افغانہ پراپیگنڈا

صرف حکومت ہند بلکہ حکومت افغانستان کو بھی یہ شک ہے۔ کہ شاہ امان اللہ سابق فرمانروائے افغانستان کی پارٹی افغانستان کی موجودہ حکومت کو تہ و بالا کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ اور اس سلسلہ میں افغانستان کا نہ صرف چھوٹا خاندان بلکہ سابق شاہ کا سوتیلا بھائی سردار امین جان بھی سرگرمی سے جدوجہد کر رہا ہے۔ اور سرحدی قبائل کو موجودہ حکومت کے خلاف اُبھار رہا ہے۔ چنانچہ گزشتہ ماہ جولائی میں بھی سردار مذکور نے باجوڑ کے علاقہ میں نمودار ہو کر اپنی مخالفانہ سرگرمیوں کا اظہار کیا تھا۔ اور اس کی سرگرمیوں کی وجہ سے حکومت ہند کو اس علاقہ پر بم باری کرنی پڑی تھی۔ افغانستان کی موجودہ حکومت کا لمبا ہی ان باتوں سے ہے کہ سابق شاہی خاندان کے خلاف سرگرمیاں دکھلاتی رہے۔ لیکن حکومت ہند کو یہ زیب نہیں دیتا۔ کہ وہ افغانستان کے گھریلو معاملات میں دخل دے۔ کہ مشرق کی سرزمین تھی رہی ہے۔ اگر افغانستان کی موجودہ حکومت کے خلاف کوئی پراپیگنڈا ہو رہا ہے۔ تو اس کی روک تھام کرنا افغانستان کی موجودہ حکومت کا فرض ہے۔ باقی رہا تاج و تخت کا معاملہ۔ اس کا فیصلہ صرف افغان خود کر سکتے ہیں۔ نہ کہ حکومت ہند جیسی خارجی حکومت ؛

ہندو مسلم اتحاد

جنوبی ہند کے مسلم نوجوانوں کی کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے مسٹر بی۔ پوکر۔ ایم۔ ایل۔ سی (مدراس) نے فرمایا کہ :-

”اس وقت جو سب سے ضروری مسئلہ ہے وہ ہندو مسلم اتحاد کا ہے۔ اور اسے حاصل کرنے کے لئے کوئی بھی قربانی بڑی نہیں ہو سکتی۔ باہمی رواداری۔ اعتماد اور خلوص دلی ہی دو نو فرقوں کے درمیان دیرپا اتحاد قائم کر سکتے ہیں۔ اور یقینی اتحاد باہمدگر سمجھ اور ایک دوسرے کے احترام کرنے سے ہی ہو سکتا ہے“ ؛

مسٹر پوکر کا ایک ایک لفظ اس قابل ہے کہ فرقہ پرستی کے اندھے کنوئیں میں چھلانگیں لگانے والے مسلم رہنما اور کارکن اس پر عمل کریں یا اپنی جسارت شمار کریں۔ اور۔ ابھی کو زمانے کی کوشش کریں۔ اگر مسلمان غیر حقیقی مستقل مفاد کے تحفظ کا دوبارہ خیال رکھنے کی بجائے اپنے ملک کے حقوق کے تحفظ کا خیال رکھیں تو وہ ملک و ملت کی بہترین خدمت کر

سکتے ہیں۔ بلکہ ہندو مسلم اتحاد کی عمارت کو پختہ بنانے میں بھی مددگار ثابت ہو سکتے ہیں اور اپنے عمل سے دوسروں کے دل کو رام کر کے اپنی آئندہ اولاد کے قابل آباؤ اجداد بن سکتے ہیں ؛

پرنسنر پروٹیکشن بل

اسمبلی نے جو پرنسنر پروٹیکشن بل پاس کیا ہے وہ کونسل آف سٹیٹ میں پیش ہو چکا ہے۔ اور وہاں اس پر بحث بھی شروع ہو گئی ہے۔ بل اچھا ہے یا بُرا۔ اس کا ثبوت اس کے نفاذ کے بعد اس کے عمل سے ملے گا۔ لیکن اتنا ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر خارجی مسلم ایجی ٹیٹر ریاست کشمیر و ریاست الور کے امن عامہ میں خلل انداز نہ ہوتے۔ تو حکومت ہند کو یہ موقعہ نہ ملتا۔ کہ وہ اس بل کو اپنی آئین ساز کونسلوں میں پیش کرتی۔ جہاں تک خارجی ایجی ٹیٹروں کی روک تھام کا تعلق ہے۔ وہاں تک تو یہ بل ضروری ہے۔ لیکن جہاں برٹش انڈیا کے پریس پر یہ پابندی عائد کی جاتی ہے۔ کہ وہ ریاستوں کی رعایا کے سیاسی اور مجلسی مفاد کے تحفظ کے لئے سرگرمی کا اظہار نہ کریں۔ وہاں یہ بل غیر ضروری نوعیت اختیار کر جاتا ہے۔ اگر حکومت ہند یہ چاہتی ہے۔ کہ وہ والیان ریاست کے تحفظ کی کفیل بن کر اپنی دوستی کا ثبوت دے۔ تو اس کا بہترین علاج یہ ہے۔ کہ وہ ریاستوں کے اندر ایسا انتظام کرے کہ راجا اور پرجا کے باہمی تعلقات دن بدن زیادہ خوشگوار ہوتے جائیں۔ اور کوئی خارجی دیوار ریاستوں کی اندرونی ارتقا میں حائل نہ ہو سکے ؛

زہر افشانی

دنیا میں انسانوں میں باہمی اختلافات بھی ہوتے ہیں۔ اور ان کو خوش اسلوبی سے سلجھایا بھی جا سکتا ہے۔ لیکن جہاں ایک فریق کا دل صاف نہ ہو۔ وہاں وہ دوسرے فریق کو بدنام کرنے کی ہر ممکن سعی کرتا ہے۔ پنڈت نیکی رام جی ایک آوارچیت سناتن دھرمی نیتا ہیں۔ ان کا اوار چیت ہونا ہی رجعت پسندوں کی نظر میں کانٹا بن کر کھٹکتا رہا ہے۔ پچھلے دنوں آپ نے گورو کل وشو ودیالیہ کانگڑی کے وارشک اُتسو پر اچھوت اُدھار سمیلن کے موقعہ پر صدارتی تقریر کرتے ہوئے جو کچھ اظہار خیال کیا تھا۔ اس کی بنا پر سناتن دھرم پرچارک ”امرت“ نے ایسی بے نقط سنائی ہیں کہ انہیں پڑھ کر انسان کو ملال ہی کرنی پڑتی ہے سکا ش ایڈیٹر صاحب پرچارک پنڈت جی کو صلواتیں سنانے

کی بجائے اُن سے تبادلہ خیالات کرتا۔ اور یونہی زہر افشانی کر کے اپنے دل کی بھڑاس نہ نکالتا۔ اصلی خوش سلیقگی اور شستہ اطواری کا یوں دیوالہ نہ نکالتا ؛

مکمل بائیکاٹ

راولپنڈی میں سناتن دھرمیوں کی جو کانفرنس پنڈت مالویہ جی کی صدارت میں منعقد ہونے والی ہے۔ اس کو بدنام کرنے کے لئے ابھی سے پنجاب پرانتیہ ورن آشرم سوراجیہ سنگھیوں نے لنگر لنگوٹے کس لئے ہیں۔ چنانچہ اس سنگھ کے پردھان منتری گوسوامی جیونداس نے ”پرچارک“ امرت سر میں جو اعلان شائع کروایا ہے۔ اُس میں آپ لکھتے ہیں کہ ”چونکہ منتخبی نام نہاد سناتن دھرمی بناوٹی جلسائی نقلی لیڈروں نے جو کہ سناتن دھرم کے نام سے راولپنڈی میں کانفرنس کا ڈھونگ رچا ہے۔ اس کا نتیجہ سناتن دھرمی جگت کے لئے نہایت خطرناک ہوگا۔ اس لئے پنجاب کے سناتن دھرمیوں کو ہوشیار ہو کر مکمل طور پر اس کانفرنس کا بائیکاٹ کرنا چاہئے اور اپنی زندگی کا ثبوت دینا چاہئے“۔

اگر گوسوامی جی کو فی الواقعی سناتن دھرمیوں کا بہت منظور ہوتا۔ تو وہ ایسی کوشش کرتے۔ جس سے کانفرنس کے مکمل بائیکاٹ کی تلقین کرنے کی بجائے وہ اسے سناتن دھرمی جگت کی اصلی معنوں میں نمائندہ بنانے کے لئے کوشاں ہوتے ؛

نسلی تنفر

قادیانیوں کے الہامی گزٹ ”الفضل“ میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس کا عنوان ہے ”ہندوستان میں زلزلے اور ہندو آبادیوں سے زلازل کا خاص تعلق ہے“ آگے چل کر اس مضمون میں مرزائی قلم تراش مسٹر فتح محمد سیال لکھتے ہیں۔ کہ ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے ماتحت جو سخت زلزلے ہندوستان میں آئے ہیں۔ ان کا ہندو مذاہب اور ہندو آبادیوں سے خاص تعلق معلوم ہوتا ہے“ ؛ (”الفضل“ ۷ اپریل ۱۹۳۴ء)

آگے چل کر ہمارے نرالے اور کلجگی مفتی فتح محمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ :-

”آجکل ہندو اقوام میں بہت خشونت اور قساوت قلب آگئی ہے۔ اور جب وہ حملہ کرتے ہیں۔ تو ظلم اور تشدد کو انتہا تک پہنچا دیتے ہیں“ (الفضل)

یہ قلم اور سیاہی سے کاغذ پر لکھے ہوئے الفاظ نہیں۔ بلکہ کلجگی رُدر کرشن گوپال کے چیلے چانٹوں میں ہندو قوم سے جو عناد اور خصومت پائی جاتی ہے۔ اس کا ادنیٰ سا اظہار ہیں۔ اور اس قابل ہیں کہ سمجھنے والے کی ذہنیت پر جتنا ماتم کیا جائے اتنا ہی کم ہے ؛

مسلمانوں سے نفرت

مرزائیوں میں حقیقی مسلمانوں کے متعلق کس قسم کے جذبات پائے جاتے ہیں؟ اگر اس کی بابت جاننا چاہتے ہو۔ تو ذیل کی ہدایات پڑھ لو۔ اور پھر آپ کو خود بخود پتہ لگ جائے گا۔ کہ مرزائیت اور اسلام میں کتنا تفاوت ہے :-

۱۔ غیر احمدی کے پیچھے نماز قطعی حرام ہے۔

۲۔ غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا بھی درست نہیں ۔

۳۔ غیر احمدی کو لڑکی کا رشتہ دینا بھی منع ہے ۔ (فاروق قادیان)

یہ ہدایات زبان حال سے بتلا رہی ہیں۔ کہ ایک مرزائی کسی اسلامی ملک میں رہنے کے قابل نہیں۔ اگر وہ خدانخواستہ حج کے لئے بھولے بھٹکے مرزا آنجہانی کی سنت کی خلاف ورزی کر کے چلا بھی جائے۔ تو وہاں نماز کے وقت اس قدر اودھم مچ جائے گا۔ کہ یا تو وہاں کسی مرزائی کو باقی غیر مرزائیوں کو امام بنانا پڑے گا۔ یا مرزائیوں کو نماز کے ثواب سے محروم کرنا پڑے گا۔

یہ تو رہا مکہ معظمہ کا حال۔ اب قادیان کی سن لیجئے۔ کیونکہ وہاں تو مرزائیوں کی کثرت ہے۔ وہاں اگر غیر مرزائی بود و باش رکھے۔ تو مرزائی نہ اس کا جنازہ پڑھیں گے۔ اور نہ ہی اسے رشتہ دینا قبول کریں گے۔ گویا جہاں تک ان کا بس چلیگا۔ اس کی زندگی کو مشکل اور دوبھر بنا کر دم لیں گے۔ غیر مرزائی مسلمانوں سے اتنی نفرت کے باوجود بھی مرزائی اپنے آپ کو خادم اسلام کہنے کی جسارت کرتے نہیں جھکتے ۔

حضرت یسوع مسیح کی توہین

نہ معلوم انگریزی قانون صرف غیر مرزائیوں کے لئے ہی رہ گیا ہے یا مرزائیوں کے لئے بھی ہے۔ قادیانی مرزائیوں کے الہامی گزٹ "الفضل" میں برنارڈ شا کے حوالہ سے حضرت یسوع مسیح کے متعلق ۱۲ اپریل کے پرچہ میں جو کفریات شائع کی گئی ہیں۔ وہ عیسائیوں کے جذبات کو سخت مجروح کرنے والی ہیں۔

چونکہ ہم لفظ کفر کہہ کے عیسائیوں کے زخموں پر نمک چھڑکنا نہیں چاہتے۔ اس لئے ہم کفریات کی اشاعت سے احتراز کر کے قادیانی مرزائی صاحبان سے یہ عرض کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ وہ دوسروں کے احساسات کو زخمی کرنا گناہ سمجھیں۔ ہاں اگر وہ اس بارہ میں اپنے قلم اور زبان کو قابو میں نہیں رکھ سکتے۔ تو پھر اپنے لاہوری بھائیوں سے جنگ کر کے ہی اپنا چسکہ پورا کر لیا کریں۔ دوسروں کے دریے آزار رہنے کی فاسد کوشش نہ کیا کریں ۔

غیر معین تعلیم

مرزائی نہ صرف حضرت یسوع مسیح کی اہانت کے مجرم ہوتے ہیں۔ بلکہ جب ان کا بس چلتا ہے۔ تو اسلام کو بھی بدنام کرنے سے نہیں ہچکچاتے۔ قادیان کا "فاروق" اپنے ۷ اپریل کے پرچہ میں قرآن شریف کی غیر معین تعلیم کے متعلق ذیل کی سطور شائع کرتا ہے :-

"قرآن کریم میں لفظ "قریب" بہت وسیع ہے۔ چنانچہ حضرت لوط کی قوم کے واقعہ میں صبح تک کو بھی قریب کہا گیا ہے۔

ہود ع اور قوم ثمود کے واقعہ میں تین دن کو بھی قریب بیان کیا گیا ہے۔

اور صلح حدیبیہ کے بعد فتح مکہ تقریباً ۲ سال

. . . .

. . . .

پھر بھی صلح حدیبیہ کے واقعہ کے وقت مکہ کو قریب ہی کہا گیا۔ فتح ع "

"فاروق" کا موٹا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف میں بعض کلمات اور الفاظ کو غیر معین حالت میں استعمال کیا گیا ہے۔ اور ان کی توضیح نہیں کی گئی ہے۔ اگر قرآن شریف کی تعلیم کے متعلق مرزائیوں کے خیالات وہی ہیں جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ تو سمجھ لو۔ کہ مرزائی قرآن شریف کی تعلیم کو ایسے پیرایہ میں پیش کر رہے ہیں۔ جس پر کوئی غیر مسلم موہت نہیں ہو سکتا ۔

مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی

ہمیں بتلایا جاتا ہے۔ کہ مرزائی مسلمانوں کے احساس کا پاس رکھتے ہیں۔ اور صرف غیر مسلم ہی ان کے احساس کو زخمی کرتے ہیں۔ لیکن مرزائی جس طریق پر مسلمانوں کے مذہبی احساس کا پاس رکھتے ہیں۔ اس کا حال ذیل میں دیا جاتا ہے۔ قادیانی خلیفہ صاحب نے ایک موقعہ پر بچہ سقہ اور اس کے ساتھیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ :-

"بلکہ وہ صرف خدا تعالیٰ کا نشان پورا کرنے کے لئے ایک آلہ بنائے جائیں گے۔ اور باوجود اس کے کہ وہ جفز ہوں گے۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے جنگ بدر جیسا نشان دکھلائے گا "

("الفضل" ۱۲ اپریل)

گویا دوسرے الفاظ میں اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ خلیفہ صاحب غازی امان اللہ کی عداوت میں نہ صرف بچہ سقہ اور اس کے ڈاکو ساتھیوں کو اصحاب بدر سے مشابہت دے رہے ہیں۔ بلکہ اصحاب بدر کی بھی یک گونہ توہین اور بدنامی کے مرتکب ہو رہے ہیں ۔

مباحثہ سے فرار

حال ہی میں جب خلیفہ قادیان لائل پور تشریف لے گئے۔ تو کسی غیر مرزائی نے آپ کو ایک اشتہار کے ذریعہ مناظرہ کا چیلنج دیا۔ اس پر خلیفہ صاحب نے معذرت کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ "تحقیق حق کے لئے کیا یہی ضروری ہے کہ میں ہی مباحثہ کروں اور میرے یہاں سے چلے جانے کے بعد تحقیق حق کا امکان نہ رہے گا ——— چیلنج دینے کا مطلب سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کہہ رہے کہ بھاگ گئے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر یہی بھاگنا ہے۔ تو ہمیشہ ہی خدا کے بندے ایسی بھاگ بھاگتے آئے ہیں "۔

("الفضل" ۷ اپریل ۱۹۳۴ء)

خلیفہ صاحب کا مذکورہ جواب بڑا ہی پھسپھسا ہے۔ اگر ان میں اخلاقی جرأت تھی۔ تو ان کو فوراً مباحثہ کا چیلنج منظور کر لینا چاہیے تھا۔ اور یونہی عذر لنگ پیش کر کے اپنی جگ ہنسائی کرانی نہیں چاہیے تھی۔ باقی رہی یہ بات کہ خدا کے بندے ایسی بھاگ بھاگتے آئے ہیں یا نہیں۔ اس کا فیصلہ کرنا خود تاریخ دان مرزائیوں کا کام ہے۔ ہمارا تو یہ وشواس ہے کہ خدا کے بندے کبھی ایسی بھاگ بھاگتے کا نام لینا تو ایک طرف رہا۔ کبھی اس کا خواب بھی نہیں لیتے ۔

عقل بڑی یا بھینس ؟

لائل پور میں مذکورہ تقریر کرتے ہوئے خلیفہ صاحب نے عجیب لاف زنی سے کام لیتے ہوئے کہا کہ "جب میں بہت چھوٹا تھا۔ یعنی میری عمر صرف گیارہ سال کی تھی۔ تو ایک دفعہ میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ کیا میں احمدی اس لئے ہوں۔ کہ میں مدعی مسیحیت و مہدویت کا بیٹا ہوں یا اس لئے کہ یہی صداقت ہے۔ اور خدا جانتا ہے، اور خدا جانتا ہے۔ کہ میں گھر کی چھت کے نیچے نہیں داخل ہوا جب تک مجھے یقین نہیں ہو گیا۔ کہ عقل سے سمجھ کر میں نے احمدیت کو قبول کیا ہے "۔

("الفضل" ۷ اپریل ۱۹۳۴ء)

ہمیں شک گزرتا ہے۔ کہ خلیفہ صاحب اس لئے احمدی بنے تھے۔ کہ وہ اپنے سامنے ایک مالدار گدی کو دیکھ رہے تھے۔ ورنہ صداقت وغیرہ تو جو کچھ تھی۔ اس کا حال یا تو مولانا ثناء اللہ جانتے ہیں۔ یا وہ اُستاد صاحبان جن کے پاس خلیفہ صاحب گیارہ برس کی عمر میں تعلیم پاتے تھے۔ کیونکہ ایک گیارہ سال کے بچہ کے لئے مرزائیت میں صداقت کو سمجھنا کارے دارد کا معاملہ ہے۔ اور خاص کر اس حالت میں جبکہ وہ انٹرینس تک تعلیم حاصل کرتے ہوئے ہر سال رعایتی ترقی حاصل کرتا رہا ہو ۔

الزام کو ثابت کرو!

لائل پور میں تقریر کرتے ہوئے خلیفہ قادیان نے لاہور کے کسی ہندو بیرسٹر کا ذکر کرتے ہوئے اُن پر یہ الزام لگایا۔ کہ انہوں نے بانی سلسلہ احمدیہ کو گالیاں دیں۔ ملاحظہ ہوں آپ کے اصل الفاظ :-

"اس سفر میں ایک بیرسٹر تھے ...... میں جب حج کے لئے جا رہا تھا۔ تو وہ بھی ڈگری لینے کے لئے اسی جہاز میں جا رہے تھے۔ ان کے ساتھ ایک اور ہندو بیرسٹر بھی تھے۔ جو ان دنوں لاہور میں پریکٹس کرتے ہیں۔ اور مشہور بیرسٹر ہیں۔ وہ عام طور پر مذہبی گفتگو کرتے رہتے تھے۔ اور جب ان کو علم ہوا۔ کہ میں احمدی ہوں۔ تو مذہبی گفتگو کا سلسلہ اور بھی لمبا ہونے لگا۔ وہ بعض اوقات بانی سلسلہ احمدیہ کو گالی بھی دے دیتے۔ مگر میں تحمل سے جواب دیتا "۔

("الفضل" ۱۷ اپریل۔ صفحہ ۷)

خلیفہ صاحب ویسے تو ایک ہندو بیرسٹر کے خلاف تشہیر بازی کر کے اسے بدنام کرتے۔ لیکن اخلاق اور دیانت کا یہ تقاضا تھا۔ کہ وہ اس ہندو بیرسٹر کا جن پر وہ دشنام دہی کا الزام لگا رہے ہیں۔ نام بھی ظاہر کر دیتے۔ تاکہ ہم اس الزام کے سچ یا جھوٹ ہونے کے متعلق نتیجہ کر سکتے ۔

پتر بواہ :- ۳۰ مارچ ۱۹۳۴ء کو بیاری دیوی دختر گنگا رام بیوہ کیخ حبان دو بجے پتر بواہ پیڑ ارام کا تخیل سے ہوا ہے ۔

(درباری لال منتری آریہ سماج کلاچی)

اسلامی جگت پر ایک سرسری نظر

قادیان کے موجودہ خلیفہ صاحب تو بمشکل انٹرینس تک تعلیم حاصل کر سکے۔ اور وہ بھی ہر ایک جماعت میں فیل ہو کر اور سفارشی ترقی حاصل کر کے۔ لیکن بڑے مرزا صاحب ماشاء اللہ ان سے بڑھ چڑھ کر تھے۔ آپ کے ہم جماعت و ہم درس مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی فرماتے ہیں:۔

"مؤلف براہین احمدیہ ہمارے ہم وطن ہیں بلکہ اوائل عمر کے جب ہم قطبی شرح ملا پڑھتے تھے۔ ہمارے ہم مکتب" ("الحکم" ۷ / اپریل)

پھر مولوی تعلیمی حالت۔ اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ اس قابلیت کو ابتدائی عمر میں کن کتب کا روغن چڑھا۔ اس کا حال اگر جاننا چاہو۔ تو آپ کا ایک اور سیالکوٹی واقف کار حکیم مظہر حسین فرماتا ہے:۔

"مکتب کے زمانہ میں تحفۂ ہند۔ تحفۃ الہنود۔ خلعت الہنود وغیرہ کتابیں اور سنی اور شیعہ اور عیسائی اور مناظرہ کی کتابیں دیکھا کرتے تھے" ("الحکم" ۷ / اپریل)

دستور مرزا صاحب کا کل علمی سرمایہ ایسے بوسیدہ لٹریچر سے اخذ کردہ تھا۔ جسے کوئی عالم انسان چھونا تک پسند نہیں کرتا ؛

معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنجہانی مرزا صاحب ان کتب کو اپنے خیال میں ارسطو کی تالیفات اور ہربرٹ سپنسر کی تصانیف کا ہم پلہ سمجھتے تھے۔ اور ان بوسیدہ کتب کے مصنفوں کو ایڈیسن۔ میکالے اور سٹیڈ جیسے مغربی علماء کا ہم پلہ و ہم پایہ گردانتے تھے۔ اس حالت کو دیکھ کر کسی شخص نے شاید وجد میں آ کر کہا ہوگا۔ کہ ملا کی دوڑ مسجد تک اور مسیح کی دوڑ قادیان کے چوہڑے شریف تک" ؛

ہمارے مرزائی دوست کہتے ہیں۔ کہ آنجہانی مرزا صاحب حکیم بھی تھے۔ اور حکیم بھی اول درجہ کے معلوم نہیں ہوتا کہ آپ کے حکیم و طبیب ہونے سے کسی کو فائدہ پہنچا یا نہیں۔ لیکن آپ کا اپنا حال تھا۔ کہ منشی مظہر احمد کا پیشاب بند ہو گیا تو ملا ہوا پان کھا گئے۔ پیشاب کی نالی میں ... اور وہاں جا کر قے کر دی۔ ... آ کر منشی صاحب کو کہنے لگے۔ کہ اب ... تو دوا مر گیا۔ اگر ... کو آ تو وہ بات ہی دوا ہیں۔ جس کو ایسی دوائیوں کا عادی طبیب ... سمجھ لو کہ اس مریض کی خیر ... ؛

فرقۂ اہل قرآن اور فرقۂ اہلحدیث کے متعلق مسئلہ ذیل کی اہم سطور شائع کرتا ہے:۔

اس وقت ہندوستان میں کفر و الحاد کا دور دورہ ہے۔ نہ قرآن کی حکومت ہے۔ نہ حدیث کا عمل۔ ہر روز نئے مذہب ایجاد ہوتے ہیں۔ نئی نئی ہر لغنیس بنتی ہیں۔ یورپ کا الحاد امنڈ رہا ہے۔ اور جہالت کا زور ہے۔ تاہم اہل قرآن اور اہلحدیث کی اچھی خاصی تعداد موجود ہے لیکن یہ اہل قرآن اس معنی سے اہل قرآن نہیں۔ کہ قرآن کے حافظ قاری اور اس کی اشاعت کا اہتمام کرتے ہیں۔ بلکہ اس معنی سے اہل قرآن ہیں کہ صرف ایک جماعت نے اپنا نام اہل قرآن رکھ لیا ہے۔ گویا اہل قرآن چند آدمیوں کا اس وقت نام ہے۔ اور نام بھی صرف مرنجلا۔ اسی طرح اس قرآن کے اہلحدیث با ایں معنی اہلحدیث نہیں کہ علم کے ماہر ہیں یا اس علم کی کوئی خاص خدمت کی ہے یا اس کے درس و تدریس میں کوئی امتیاز حاصل کیا ہے۔ بلکہ اس وقت یہ نام ایک کمیٹی کا نام ہے۔ اور ابھی چند سال ہوئے۔ اس کمیٹی نے یہ نام اپنے لئے تجویز کیا۔ حدیث کی کتاب پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو۔ اس کو سمجھتا ہو یا نہ سمجھتا ہو۔ صرف اس کمیٹی کا ممبر ہو۔ تو وہ اہلحدیث ہے" ؛

لاہوری مرزائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے اخبار "فاروق" قادیان اپنی ۱۴ / اپریل کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ:۔

"پھر سوچو۔ کہ اگر محمد رسول اللہ پہلی بعثت میں نبی اللہ اور رسول اللہ تھے۔ تو دوسری بعثت جو اپنی شان میں بہت بڑھ کر ہوتی ہے۔ وہی محمد رسول اللہ کیوں نبی اور رسول نہیں رہا؟ وہ نبی اور رسول ہے۔ اور یقیناً ہے پس تم محمد رسول صلعم کے ظل اتم اور بروز اکمل مسیح موعود کو غیر نبی کہہ کر درحقیقت اپنے کفر پر آپ ہی مہر لگاتے ہو۔ اگر تم میں کچھ ایمان ہے۔ اگر تم محمد رسول اللہ صلعم کو رسول اللہ اور نبی اللہ واقعی اور حقیقی معنوں میں سمجھتے ہو۔ تو دیکھو مسیح موعود کو غیر نبی نہ کہو۔ اس سے مسیح موعود کی ہتک نہیں۔ بلکہ رسول اللہ صلعم کی ہتک

لازم آئے گی" ؛

مولانا ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر "اہلحدیث" لکھتے ہیں کہ:۔

"جماعت اہل قرآن (منکران حدیث) کے حق میں ہم اس امر کے معترف ہیں۔ کہ قرآن مجید کو پڑھتے اور غور کرتے ہیں باوجود اس کے بہت سے امور میں کل اہل اسلام سے مختلف ہیں۔ ان کی مثال ہمارے نزدیک یہ ہے۔ کہ ایک شخص کی ایک آنکھ بند ہو جائے۔ اور دوسری دکھنے لگ جائے۔ تو بینائی کا کیا حال ہوگا؟ یہی حال ہے اہل قرآن کا۔ حدیث کی آنکھ تو بالکل بند ہے۔ یہی قرآنی آنکھ۔ سو اس کی بینائی میں یوں فرق آ گیا ہے۔ کہ قرآن مجید کو اپنی رائے کے ماتحت کرنے کی کوشش کرتے ہیں"۔ دیکھئے ہمارے اہل قرآن بھائی اس فتویٰ پر کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

ہندو ساہوکاروں کو نقصان پہنچانے کے لئے جو سرکاری کارروائیاں عمل میں آ چکی ہیں۔ وہ حد درجہ یاس انگیز ہیں۔ ہندوستان کے دیہات میں جو کو آپریٹو بنک جاری کئے گئے ہیں۔ وہ ہندو ساہوکاروں کو عضو معطل بنانے کے لئے ہیں۔ جب سے حکومت نے سندھ کے صوبہ کو الگ کیا ہے۔ تب سے وہاں کے ہندو ساہوکاران بینکوں سے کانپ رہے ہیں۔ اور ان سے اپنا روپیہ نکال رہے ہیں۔ اس پر سر ایس۔ این۔ بھوچی اور بمبئی کونسل کے آٹھ دوسرے ممبروں نے ایک مینی فیسٹو جاری کیا ہے کہ ہندوؤں کا یہ رویہ غیر معقول ہے ؛

سندھی ہندوؤں کا رویہ غیر معقول ہے یا نہیں۔ یہ تو مستقبل بتلائے گا۔ ہاں اگر سندھ کے مسلمان لیڈر یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہندو دیہاتی کو آپریٹو بنکوں سے روپیہ نکلوائیں۔ تو ان کا یہ اخلاقی فرض ہے۔ کہ مسلمان زمینداروں سے ہندو ساہوکاروں نے جتنا روپیہ لینا ہے۔ وہ بنکوں سے ادا کروانے کا بندوبست کریں۔ اگر ہندوؤں کے سابقہ قرضہ کی وصولی کا انتظام ہو جائے اور آئندہ کے متعلق ان کے خدشات دور کر

دئے جائیں۔ تو پھر ان پر کسی قسم کا اعتراض وارد ہو۔ تو ہم ذمہ دار ؛

پنجاب میں اس وقت مسلمانوں کے پو بارہ ہیں۔ جدھر دیکھو سرکار کے ہاں ان کی پانچوں گھی میں ہیں۔ شیخ دین محمد صاحب ہائیکورٹ کے جج مقرر ہو گئے ہیں۔ پہلے وہ سرکاری وکیل تھے۔ ان کا سرکاری وکیل کی کرسی خالی کرنا تھا۔ کہ یہ طرۂ امتیاز لاء کالج کے مسلم پروفیسر چوہدری نذیر حسین کو بخشا گیا۔ دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جس آسامی پر ایک دفعہ ایک مسلمان متعین رہ چکا ہے۔ وہاں کسی غیر مسلم کا پرورش ہونا اسمبھو ہے ؛

سنی اور شیعہ مسلمانوں کے جھگڑے کربلا کے میدان میں ہی ختم نہیں ہوئے۔ بلکہ وہ ہندوستان میں بھی دخل جما چکے ہیں۔ جب محرم آتا ہے۔ تو یہ جھگڑے کسی نہ کسی شکل میں ضرور نمودار ہو جاتے ہیں۔ حال ہی میں جڑانوالہ سے یہ افسوسناک اطلاع آئی ہے۔ کہ وہاں کے شیعہ اور سنی مسلمانوں کا جھگڑا اب زیادہ طوالت پکڑ گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پہلے تعزیوں کی جگہ شہر سے باہر تھی۔ وہ جگہ کمیٹی نے نیلام کر دی۔ اس کی بجائے شیعہ مسلمان اب کسی مسجد کے پاس تعزئے بنانا چاہتے ہیں۔ اور سنی مسلمان اس کے خلاف ہیں ؛

ہم ان جھگڑوں کو پسند نہیں کرتے۔ لیکن چونکہ مسلمانوں کا یہ خانگی معاملہ ہے۔ اس لئے ہم اس کا فیصلہ ان پر ہی چھوڑتے ہیں۔ اگر ان کے علماء اس قضیہ کو سلجھائیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔ اس لئے سرکاری افسران کے لئے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں دخل فرمانے کی بجائے شیعہ اور سنی مسلمانوں کے ایک مذہبی مناظرہ کا پربندھ کریں۔ تاکہ یہ قضیہ ہمیشہ کے لئے سلجھ جائے۔ اور حکومت کے متولی بھی اس معاملہ کے متعلق کسی ناطق فیصلہ پر پہنچ سکیں ؛

آنجہانی مرزا غلام احمد بانی فرقہ احمدیہ بڑے مستجاب الدعوات تھے۔ آپ کے مستجاب الدعوات ہونے کا بڑا لطیف ثبوت یہ ہے۔ کہ ایک دفعہ آپ کے ایک مرید منشی اروڑے خان کے کہنے پر آپ نے بارش کے لئے دعا کی۔ تو اس سے قادیان کے چوہڑوں کے گھروں سے باہر ہو نالہ ہے۔ وہ اتنی بھر گئیں۔ کہ سعادت مند مرید منشی صاحب اس میں جا پڑے اور اپنے مرشد کی جان کو دعائیں دینے لگے ؛

آریہ سماج کا سدا بنے و رہنے کا نیم!

(نمبر ۲)

(لیکھک شری پت گیان چند جی آریہ ۔ دہلی)

میں نے اس سے پچھلے لیکھ نمبر ۱ میں "وچار سوتنترتا" کے پوشک ان غیر آریہ سماجی بھائیوں کا مت پرکاشت کرتے ہوئے اس کی آلوچنا کی تھی۔ جو کہ سوتنترتا کے جوش میں آکر یہ بھی بھول جاتے ہیں۔ کہ ہمیں اپنے وچار کیسے اور کن شبدوں میں پرگٹ کرنے چاہئیں؟ آج اس لیکھ میں بھی ان کے سوائے ایسے سجنوں کے وچاروں کے سمبندھ میں لکھوں گا۔ جو کہ ہیں تو لگ بھگ انہی وچاروں کے پرنتو اپنے خیالات کو کچھ گمبھیرتا اور سنجیدگی سے پرگٹ کرتے ہیں۔ ان کا کتھن ہے کہ:۔

"سمے کے پربھاو سے پرتیک وستو میں پریورتن ہوتا رہتا ہے۔ اور ہر ایک نئی چیز پرانی سے اُنت اور اچھی ہوتی ہے۔ اس لئے سارے ہی پرانے خیالات۔ پرانی پستکیں اور پرانی سبھیتا بیچ بیکار نکما انسار ہیں۔ ان کو چھوڑ کر نوین وچاروں۔ نوین لٹریچر اور نوین کلچر کو گرہن کرنا چاہئے۔"

میری سمتی میں یہ وچار ایوولیوشن تھیوری سے پربھاوت ودوانوں کے ہیں۔ جو کہ سرو تھا ستیہ نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ مادی جگت کے اپیوگی وچار۔ آچار اور آوشیکتا ہیں دو حصوں میں ونبھکت ہیں۔ ایک سارو کالک اور دوسرا سامیک یا سامیک پرتیک سمے میں اور سامیک سمے انوکول ہونے سے ہی اپیوگی ہو سکتے ہیں۔

زمانے کے پرواہ کے ساتھ چلنے یا بہنے کے پکشپاتیوں کو اس بات کو نہیں بھولنا چاہئے۔ کہ سامیک اتھوا سمے اپیوگی وچاروں۔ آچاروں۔ اور آوشیکتاؤں کے بدلنے کی جیسی ضرورت ہے۔ ویسی سارو کالک ارتھات پرتیک سمے میں ایک سے اپیوگی وچاروں۔ آچاروں اور نیموں کے بدلنے کی آوشیکتا نہیں ہے۔ اور ستیہ سدھانت اتھوا نتیہ سرگک سچائیاں تو بدلی جا سکتی ہی نہیں۔ اداہرن کے لئے نہ بدلنے والی کچھ ایک سچائیوں کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ ابھاو کا بھاو اور بھاو کا ابھاو۔ انادی سانت اور سانت انادی۔ سنیوگج انتیہ اور اسنیوگج انتیہ اور کارن کے بنا کارن نہیں ہو سکتا۔ گن اور شکتی گنی اور شکتیمان سے پرتھک نہیں رہ سکتے۔ کاریہ کارن گن پورو ہوتا ہے۔ اور ایک (اسنیوگج) سے انیک اور انیک سے ایک کی اُتپتی نہیں ہو سکتی۔ ماتا پتا کے سمبندھ سے سنتان۔ منشوں سے منشیہ گدھوں سے گدھے۔ اور آم سے آم کی اُتپتی ہی ہوتی ہے۔ انادی۔۔۔۔

اتنا ہی نہیں کہ یہ قدرتی سچائیاں اتھوا سرشٹی نیم ہی اپرنامی ہیں۔ اور ہر وقت پرانے بھی ہیں۔ اور نئے بھی۔ بلکہ سرشٹی کے اُتپتی اور ناش ہونے والے سارے کاریہ روپ پدارتھ اور نیم بھی پرواہ سے پرانے بھی ہیں اور نئے بھی۔ جیسے موسم بدلتے بھی ہیں۔ اور نئے بھی۔ بیج پرانے بھی ہیں۔ اور نئے بھی۔ اسی طرح ہر نیا پرانا بھی ہے اور ہر پرانا بھی نیا۔ اتھوا ساری سرشٹی ہی پرواہ سے پرانی بھی ہے۔ اور نئی بھی۔

اس کے اتیرکت اس کتھن میں بھی کوئی اینوکتی نہیں ہے۔ کہ پرانا نئے کی بنیاد ہے۔ پرانے ماتا پتا سے نیا بچہ۔ پرانے بیج سے نیا درخت۔ اور پرانے لٹریچر سے نیا لٹریچر پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ پرانے لٹریچر کو پڑھ کر ہی منشیہ ودوان بنتے۔ اُنتی کرتے اور نیا لٹریچر بناتے ہیں۔ اگر پرانے ماتا پتا۔ پرانے بیجوں اور پرانے لٹریچر کو مٹا دیا جائے۔ تو نئے بچے۔ نئے درخت اور نئے لٹریچر کا اُتپتی ہونا اسمبھو ہے۔ کیونکہ ابھاو کا بھاو نہیں ہو سکتا۔

بنسپتی سے پشو۔ پشو سے منشیہ۔ جڑ سے چیتن اور اس کے گیان آدی گنوں کی اُتپتی کے اُداہرن تو وہ کی خیالی دنیا میں ہی ہو سکتی ہے کریاتمک جگت میں اس کا کوئی پرمان نہیں ملتا۔ اُداہرن جو پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ بھی کالپنک ہی ہیں۔ پرتیکش نہیں۔ اتہ کسی سچائی کا کیول پرانی کہہ کر ہی جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ اگر جھٹلائیں گے۔ تو اُنتی کی نہیں بلکہ اونتی کی راہ لیں گے۔ اور پراپت ہونے والے لابھ سے ونچت رہیں گے۔

یہ کہنا بھی پرتیکش کے ورودھ ہے۔ کہ پریورتن شیل جگت کا پرتیک پدارتھ سمے کے ساتھ بدلتا ہوا بالکل نیا ہو جاتا ہے۔ اور اس کے پرانے پن کا ابھاو ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جگت کے سارے پدارتھوں کے پرانے پرمانوؤں سے تبدیلی ہونے پر بھی پدارتھ پرانے ہوتے جاتے ہیں۔ ارتھات بنسپتیوں۔ پشوؤں اور منشیوں کے شریروں کے پرمانو ہمیشہ بدلنے پر بھی وہ نئے (جوان) نہیں ہو جاتے۔ بلکہ آئے دن پرانے ہوتے جاتے ہیں۔ اتہ جیسے یہ ماننا اور سمجھنا اندھ وشواس ہے۔ کہ پرانی سب باتیں اچھی اور نئی خراب۔ پرانی سب پستکیں صحیح اور پرمانک اور نئی سب غلط اور اپرمانک ہیں۔ ویسے ہی یہ ماننا اور سمجھنا بھی اندھ وشواس ہے۔ کہ پرانی سب باتیں بری اور نئی سب اچھی۔ پرانا سب لٹریچر خراب اور غلط۔ نیا سب اچھا اور صحیح۔ اور پرانی کلچر بری اور نئی اچھی ہے۔

یہ کہنا بھی نہایت بھرم مولک ہے۔ کہ زمانہ ہمیشہ ہی ترقی کرتا جا رہا ہے۔ کیونکہ بیسیوں نئے مت اور سینکڑوں نئی پستکیں ایسی بن رہی ہیں۔ جو کہ منشیوں کو گمراہ کرنے اور اونتی (تنزل) کے گڑھے میں گرانے والی ہیں۔ اور اب نیندروں تتھا درشنوں جیسی بہت سی پرانی پستکیں بھی ایسی ہیں۔ جو کہ سچائی کا بھنڈار ہیں۔ اور جن کے پایہ کی پستکیں نئے لٹریچر میں تھی ملنی مشکل ہیں۔ کیا جگت پرسدھ گوتم۔ کپل۔ کناد۔ یاگولکیہ۔ کانٹ اور جان سٹوارٹ مل آدی پرانے ودوان ان نئے ودوانوں سے کم سمجھدار ہیں۔ کہ جنہوں نے ان مہا پرشوں کی رکھی ہوئی علمی بنیادوں پر اپنے وچاروں کی دیواریں بنائی ہیں۔

حیرانی تو اس بات کی ہے۔ کہ سوتنترتا۔ نوینتا اُنتی۔ پریورتن اور کرانتی کا پاٹھ کرنے اور سوتنتر وچاروں کے کہلانے والے کئی نوجوان جو کہ درشن آدی گرنتھوں کو پڑھنے اور سمجھنے کی بھی یوگیتا نہیں رکھتے۔ کیول ان کے پرانا ہونے کے کارن ہی انہیں ردی قرار دے دیتے ہیں۔ اور جو کوئی ان پستکوں کو پڑھ کر اُن میں لکھے وچاروں کو درست اور اچھا مانتے ہیں۔ انہیں وہ سوتنتر بدھی سے نہ سوچنے والے غلام اور لکیر کے فقیر بتلاتے ہیں۔ بھلا یدی کسی پرانی پستک کو اچھا اور پرمانک بتلانے والے غلام اور لکیر کے فقیر ہیں۔ تو نئی پستکوں اور سائنس کی پرتیک دریافت کو بنا نرنے کے مان لینے والے بدھو اور غلام کیوں نہیں؟ کیا نئی پستکوں کے بیسیوں وچار اور سائنس کی کئی دریافتیں غلط نہیں ہوتیں؟ اور کیا سائنس کی تھیوری اور لا میں انسٹیٹ اور لیفٹیننٹ کا بھید نہیں ہے۔ یدی پرانی پستکوں کی اچھی اور ٹھیک باتوں کو بھی نہ ماننا ہی آزادی اور سوتنتر وچارک ہونے کا پرمان ہے۔ تو یہ آزادی بھی گمراہ کن اور خطرناک ہے۔

وکاش واد کی یہ کلپنا بھی ستیہ نہیں ہے۔ کہ دنیا ہمیشہ اُنتی ہی کرتی جاتی ہے۔ کیونکہ سنسار کی پرتیک وستو جیسی روپ سے پرتی منت ہے۔ اس لئے سنسار سمشٹی روپ سے بھی پرتی منت ہے۔ اور کوئی پرتی منت اور پر وستو اسیم اُنتی نہیں کر سکتی۔ سیم وستو کی اُنتی بھی سیم ہی ہوتی ہے۔ پرکرتی ستہ نیم (ا [illegible]) اس سیم کو اپنا گرہ [illegible] اور ناش بھی ویسے ہی ہو جاتے ہیں۔ جیسے کہ منشیہ آدی کے شریر بننے۔ بڑھنے۔ اور کہیں ہونے ہوتے ناش ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک نتیہ سرگک سچائی ہے۔ کہ انادی نتیہ پدارتھوں میں وکاش۔ وکار اور پرنام کبھی نہیں ہوتا۔ اور کاریہ پدارتھ بننے۔ بڑھنے اور کہیں بھی ایسے ہیں۔ ارتھات اُنتی (ترقی) بھی کرتے ہیں۔ اور اونتی (تنزل) بھی۔

یہ کہنا بھی "مرد انش میں ستیہ نہیں ہو سکتا۔ کہ آئندہ انسان کی تہذیب۔ زبان۔ لٹریچر اور سیاسی و مجلسی نظام سب کی بنیاد ان قدرتی اصولوں پر مبنی ہو گی۔ کہ جن کا فیصلہ سائنس کرے گی۔ کیونکہ ایشور۔ جیو اور پرمانو آدی ایسے پدارتھ اور قدرتی سچائیاں بھی ہیں۔ جو کہ سائنس کی دریافت سے باہر ہیں۔ ان کا نرنے اور پریکشن سائنس کی لیباریٹریوں میں نہیں۔ بلکہ فلسفی وچاروں سے سلجھی ہوئی انٹلیکچول بدھیوں اتھوا اپوروشیہ گیان سے ہی ہوتا ہے۔ اس لئے سوتنترتا۔ نوینتا۔ پریورتن اور کرانتی کی پکار چھوڑ کر سچائی اور اپیوگیتا کی کسوٹی پر ہی ہر ایک وستو کی جانچ ہونی چاہئے۔

یہ کرانتی بھی اوبھشیہ نہیں۔ بلکہ واستوکتا اور ستیتا روپی ادھیشیہ کی پراپتی کا سادھن ہے۔ اور سادھن بھی وہ کرانتی جو کہ پراچینتا کے مٹانے کے لئے ہی نہ ہو۔ بلکہ سدھار۔ سچائی اور واستوکتا کی سمرکشا کے لئے ہو۔ کیونکہ یہی سدھارکوں کے دھیہ ہیں۔ اور اسی سے مانو سنسار کا اُتھان اور کلیان ہوتا ہے۔ یہ چاہے پراچین گرنتھوں سے ملیں۔ اتھوا نوین پستکوں اور انوبھوؤں سے ملیں۔ لے لینے چاہئیں۔ ستیہ اسنتیہ کے نرنے روپی نہ ہے سے شونیہ پراچینتا۔ نوینتا اور کرانتی کی اُپاسنا ادھوگتی کا کارن ہے۔ یدی پراچینتا کے پرتی ندھی اور نوینتا کے بھگت لوگ ستیہ گرہن کرنے اور اسنتیہ کے چھوڑنے میں سروا اُدیت رہنا چاہئے تو کے ویدک سدھانت کو اپنا پتھ پردرشک بنا لیں۔ تو پرسپر کا ورودھ بھی مٹ سکتا ہے۔ اور ہتیا یوگیہ سدھار اور اُنتی بھی ہو سکتی ہے۔

وواہ سنسکار کی ودھی میں اختلاف

(لیکھک پنڈت وشوناتھ جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

شریمان پنڈت ..... "پرکاش" مطبوعہ ۲۱ جنوری میں ..... شاستری کے شائع شدہ مضمون کے جواب میں ..... وواہ کے ..... آپ نے ور کے ودھو (کنیا) کے پردکھشنا کا طریقہ: ..... اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑ کر اسے پیچھے ..... کا دایاں ہاتھ اپنے ..... سنسکار ودھی کے دو سرے ..... پردکھشنا کہتے ہیں ..... کے پرمان دئے ہیں۔ جو میرے خیال میں ..... اور پاٹھکوں کے وچار کے ..... پنڈت جی اور ..... لکھتا ہوں۔

..... سنسکار ودھی چھوٹا سائز ایڈیشن ۴ صفحہ ..... سطر ۱۹ سے :-

۵۱ ..... دستر دھارن کی ہوئی کنیا کو کاریہ کرتا ..... کے سامنے لاوے۔ اور اس سمے ور اور کنیا ..... اس منتر کو بولیں۔ ओ३म समञ्जन्तु ..... ودھو کا دکھشن ہاتھ ..... دکھشن ہاتھ سے ..... اس منتر کو ..... ओ३म यदैषि ० ..... پکڑ کر ..... کو لے کر گھر کے باہر منڈپ ستھان میں ..... کے سمیپ ہاتھ پکڑے ہوئے دونوں ور ودھو ..... ان چار منتروں ओ३म भूर्भुवः० ..... ور ودھو یگیہ کنڈ کی پردکھشنا کر ..... کے پشچم بھاگ میں پورو ستھاپن کئے ہوئے ..... ور کے دکھشن بھاگ میں ودھو ..... اتر بھاگ میں ور بیٹھ کے۔

سنسکار ودھی کے اس لیکھ میں ودھو اور ور ..... سامنے رہ کر منتر پڑھتے اور پھر ور اپنے دائیں ہاتھ ..... ودھو کا دایاں ہاتھ اسی حالت میں پکڑتا ہے۔ ..... دائیں سے دایاں ہاتھ پکڑنے کے لئے سوبھاوک ..... سامنے رہنے کی ضرورت ہے۔ پھر ور ..... ودھو کو ساتھ لے کر منڈپ میں پہنچتا ہے۔ اور یہ دکشنم ..... کا ہاتھ پکڑ کر پردکھشنا کرتا ہے۔ یہاں بھی دائیں ..... ہاتھ کا ذکر نہیں۔ اگر کہو کہ پہلے جو ہاتھ پکڑا تھا۔ ..... اسی پوزیشن سے منڈپ میں آئے اور پردکھشنا کرنے ..... کا مطلب ہے۔ اول تو یہاں ودھی بدلنی جاتی ہے۔ لیکن اگر آپ کی بات کو مان لیا جائے۔ تو یہ عملی طور پر ..... ہے۔ پنڈت جی! ذرا کسی شخص کو سامنے بٹھا کر اپنے دائیں ہاتھ سے اس کا دایاں ہاتھ پکڑ کر ..... اسی طرح ایک سمت میں چل کر اور پردکھشنا کر کے دکھائیں۔ تو پتہ لگے گا۔

صفحہ ۱۲۲ - ور آسن سے اٹھ کر پورو ابھی مکھ ..... بیٹھی ہوئی ودھو کے سنمکھ پشچم ابھی مکھ کھڑا رہ کر اپنے وام ہست سے ودھو کا دایاں ہاتھ ..... اور اپنے دکھشن ہاتھ سے ودھو کے ..... دکھشن ہستا انجلی انگوٹھا سہت ..... ओ३म गृभ्णामि ० ..... کے چھ منتروں کو بول کر ..... ودھو کی ہستا انجلی پکڑ کر اٹھا دے۔ اور اس کو ساتھ ..... کو دکھشن ..... کی دکھشن دشا میں پورو ابھی مکھ ..... اس کو بھی پشچم جو دکھشن کے پاس بیٹھا تھا۔

ور ودھو کے ساتھ (اسی کلش کو لے چلے) یگیہ کنڈ کی دونوں پردکھشنا کر کے۔

یہاں بھی سامنے رہ کر ہاتھ پکڑنے کا ذکر ہے۔ اور پردکھشنا کے سمے دایاں ہاتھ پکڑنے کا ذکر نہیں۔ صرف ہستانجلی شبد ہے۔ جو بائیں ہاتھ کی ہونی چاہئے۔

صفحہ ۱۷۰ - ور اور ودھو دونوں جنے آسن پر سے اٹھ کر ور اپنے دکھشن ہاتھ سے ودھو کی دکھشن ہستانجلی پکڑ کر یگیہ کنڈ کے اتر بھاگ میں جائیں۔ نت پشچات ور اپنا دکھشن ہاتھ ودھو کے دکھشن سکندھے پر رکھ کر دونو سمیپ سمیپ اترابھی مکھ کھڑے رہیں۔

دیکھئے۔ یہاں ور دکھشن ہاتھ پکڑنے کے بعد اپنا دایاں ہاتھ ودھو کے دائیں کندھے پر رکھتا ہے۔ اور دونو قریب قریب کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ تب ممکن ہو سکتا ہے۔ جب ور پیچھے سے ودھو کا ہاتھ پکڑے۔ اور قریب کھڑا ہو۔ لیکن آپ تو ور کو آگے رکھ کر پردکھشنا کراتے ہیں۔ اس طرح دائیں سے دایاں ہاتھ پکڑ کر پردکھشنا کرانا ناممکن ہے۔ اس لئے اس ودھی کا بھی آپ کی ودھی سے کسی قسم کا تعلق معلوم نہیں دیتا۔

آپ نے جو منتر सोमनाददत् ० کا حوالہ دیا ہے اس میں دائیں ہاتھ کے پکڑنے کا ذکر ہے۔ دایاں ہاتھ پکڑ کر پردکھشنا کرنے کا نہیں۔ آپ نے جو طریقہ لکھا ہے۔ اس طرح چلنا بہت مشکل ہے۔ بے ڈھنگی چال ہی چلیں گے۔ پنڈت جی! جب کوئی شخص اپنے متر کو چاؤ سے کسی چیز کے دکھلانے کے لئے کھینچے ہوئے لے چلتا ہے۔ تو دائیں سے بایاں ہاتھ پکڑتا ہے۔ اور ساتھ لے چلتا ہے۔ نہ کہ دائیں سے دایاں ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے پیچھے رکھ کر بے ڈھنگی چال چلتے ہوئے۔

جب ور اور ودھو منی کا ایک روپ دھارن کر کے پردکھشنا کرتے ہیں۔ تو ایک دوسرے کا ماننا فضول ہے۔ جب شری رام چندر جی نے پردکھشنا کی تھی۔ تو

ततः प्रदक्षिणां कृत्य सज्ञान मेवच

ویدی کے ساتھ راجہ کی بھی پردکھشنا کی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر ویو دھان ہو۔ تو بھی تو کوئی دوش نہیں۔

آپ نے ایک سنسکرت کا پرمان دیا ہے۔ معلوم نہیں یہ کہاں کا ہے۔ لیکن اس میں بھی دایاں ہاتھ پکڑ کر پردکھشنا کرنے کا ذکر نہیں۔ صرف جب

ہوم وغیرہ کے وقت اپنے دائیں ہاتھ کا اٹھانا لکھا ہے۔

آخر میں میں پھر پنڈت جی سے نویدن کروں گا کہ پردکھشنا کے سمے کے وید منتر

ओ३म तुभ्यमग्रे पर्यवहन् सूर्यां वहतुना सह ।

پر دھیان کریں۔ सह شبد اکٹھے مل کر ساتھ پردکھشنا کے لئے کہہ رہا ہے۔ آگے پیچھے رہ کر نہیں۔ اور سہولیت بھی اسی میں ہے۔ اور مہرشی دیانند کے لیکھ کا مطلب بھی یہی ہے۔

۲ - لاجا ہوم :- اگرچہ میں نے پہلے بھی لکھا تھا۔ کہ آپ کا یہ مطلب بھی ٹھیک ہو سکتا ہے کہ انجلی میں لی ہوئی ایک بار دھانی کو تین بار کر کے اگنی میں ڈالے۔ لیکن اس وشے میں میری ہر بھاشیہ کا پرمان پیش کر دینے سے میں آپ کی اس بات کو سہرش سویکار کرتا ہوں کہ اس کا یہی مطلب ہے۔ لیکن مہرشی کے لیکھ سے یہ کریا ایک بار ہی کرنی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ مہرشی کو اگر یہ سویکار ہوتا۔ کہ ہر ایک پردکھشنا کے ساتھ شلا رہن اور لاجا ہوم بھی ہے۔ تو اس کو سپشٹ لکھ جاتے۔ جو نہیں لکھا۔ پارسکر گرہیہ سوتر میں پانی گرہن اور پرتگیا منتر کو بھی ہر ایک پردکھشنا کے ساتھ لکھا ہے۔ لیکن اس بات کو آپ نے بھی سویکار کیا ہے۔ کہ پردکھشنا کے دیو دہان سے یہ ودھی دوبارہ نہیں کی جا سکتی۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایسا کیوں؟ اگر رشی نے پارسکر کی ودھی میں سدھار کیا ہے۔ تو یہی ماننا چاہئے کہ ان سب ودھیوں کو مہرشی نے دوبارہ پردکھشنا کے ساتھ کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ سنسکار ودھی صفحہ ۱۶۶ پر لکھا ہے۔ کہ

"ور ودھو کے پیچھے رہ کر ودھو کے دکھشن اور سمیپ میں جا کر اترابھی مکھ کھڑا رہ کر ودھو کی دکھشنا انجلی اپنی دکھشنا انجلی سے پکڑ کر دونو کھڑے رہیں۔ اور ودھو پشچم پیٹھ کنڈ کے دکھشن میں کلش لے کر بیٹھے۔ ویسے ہی پشچات ودھو کی ماتا اٹھوا بھائی جو پرتھم چاول اور جوار کی دھانی سوپ میں رکھی تھی۔ اس کو بائیں ہاتھ میں لے کر دائیں ہاتھ سے ودھو کا دکھشن پگ اٹھوا کر پتھر کی شلا پر چڑھوا دے۔ اور اس سمے ور ..... اس منتر کو بولے ''

ओ३म अश्मारोह ०

اب اگر شلا رہن اور لاجا ہوم دوبارہ ہوں۔ تو ہر پردکھشنا سے پہلے یہی پوزیشن لینی ہوگی۔ لیکن پردکھشناؤں کے ذکر میں لکھا ہے۔

"اس منتر کو پڑھ کر یگیہ کنڈ کی پردکھشنا کر کے یگیہ کنڈ کے پشچم بھاگ میں پورو کی اور مکھ کر کے کھوڑی دیر کھڑے رہیں۔ نت پشچات پورو کت پرکار کلش سہت یگیہ کنڈ کی پردکھشنا کر"

اب اس لیکھ سے ودت ہوتا ہے۔ کہ پہلی پردکھشنا کے بعد تھوڑی دیر کھڑے ہو کر دوسری پردکھشنا کی جاتی ہے۔ اس سے بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ کہ لاجا ہوم اور شلا روہن دوبارہ نہیں ہوتا۔

میں نے لکھا تھا۔ کہ اس طرح شلا روہن چار بار ہو جائیگا۔ جو پارسکر کے بھی خلاف ہے۔ آپ نے فرمایا ہے۔ کہ مہرشی دیانند کے سامنے سوتر کاروں کو ہم کچھ نہیں سمجھتے۔ یہ ٹھیک ہے۔ لیکن جب مہرشی نے کہیں چار بار شلا روہن کا ذکر کیا ہو۔ میں آپ سے اس بات میں متفق ہوں کہ مہرشی اور گرہیہ سوتروں کے ورودھ میں مہرشی کی ودھی کو مانتے ہیں۔ لیکن یہ یاد رہے۔ کہ مہرشی نے عام طور پر گرہیہ سوتروں کا انوسرن کیا ہے۔ ودھی میں ورودھ کہیں کہیں سدھار کے وچار سے ہو گیا ہے۔ وہاں ہمیں مہرشی کی ودھی کو ہی ماننا ہے۔ لیکن مہرشی کے بھاو کو سپشٹ کرنے کے لئے ان سب کی سہایتا لینی نامناسب نہیں ہے۔ میں نے اسی اصول کے مطابق آپ کے ہری ہر بھاشیہ کو سویکار کیا ہے۔

سنسکار ودھی صفحہ ۱۵۱ سمنی پرسکیت دھانی کی چار انجلی لینا لکھا ہے۔ صفحہ ۱۶۷ پر ودھو کو انگشٹ کی ہوئی انجلی میں دائیں ہاتھ کی انجلی سے دوبارہ کر ڈالنا لکھا ہے۔ اسی طرح دو انجلی دھانی ڈال دی گئی جس کی تین آہوتیاں دے دی گئیں۔ اب باقی رہی ۲ انجلی دھانی کا ہوم ..... سے ہو جائیگا۔ اگر چار بار لاجا ہوم भगाय० ہوتا۔ تو آٹھ انجلی لاجا ہوم کی ضرورت تھی۔ اب جبکہ چار انجلی کے لئے لاجا ہوم موجود ہی نہیں۔ تو کہاں سے کریں گے؟ آپ نے تین انجلی بچنا لکھا ہے۔ جو ٹھیک نہیں۔

سنسکاروں کی سب ودھیاں ایک دوسرے کے پیچھے چلتی ہیں جب تک صاف نہ لکھا ہو۔ کسی ودھی کو دوسری ودھی کے ساتھ ملا کر دوبارہ نہیں کیا جا سکتا۔ کیا آپ اس طرح کا کوئی پرمان دے سکتے ہیں؟ پورو کت پرکار کے متعلق میں لکھ چکا ہوں۔ کہ اس کا مطلب پہلے طریقہ سے پردکھشنا کرنے کا ہے۔ سنسکار ودھی صفحہ ۱۶۷ کا یہاں شبد کا ارتھ بھی اس جگہ لاجا ہوم ودھی ہے۔ نہ معلوم ان شبدوں سے دوبارہ شلا روہن اور لاجا ہوم کے معنی آپ کیسے لے رہے ہیں؟

آپ لکھتے ہیں کہ شلا روہن اور لاجا ہوم کا سمبندھ ور اور ودھو سے ہے۔ .....

اس لئے پرکاش کو ودھی کا روپ نہیں دیا گیا۔

پنڈت جی! اوّل تو ودھی میں یہ بھید بھاو کچھ معنی نہیں رکھتا۔ دوم جس طرح کلش والا ودھو ور کے ساتھ چلنے کا کام کرتا ہے۔ اسی طرح شلا روہن اور لاجا ہوم کے کام میں بھی ودھو کی ماتا و بھائی وغیرہ شامل رہتے ہیں۔ پھر ان کو بھی ودھی سے الگ کیوں نہ کر دیا جائے؟ امید ہے۔ کہ آپ اس پر اچھی طرح سے وچار کریں گے۔ اور ٹھیک بات کو سویکار کریں گے۔ کیونکہ اس سمواد کا مطلب صرف رشی کے بھاو کو سپشٹ کرنا ہے۔ ہار جیت نہیں۔ میں نے اپنا ہردیہ کھول رکھا ہے۔ آپ کے لیکھ کو پڑھ کر سب سے پہلے میں یہی وچار کرتا ہوں۔ کہ کیا میں اس کو کسی طرح سے سویکار کر سکتا ہوں؟

۳۔ پردکشناؤں کی سنکھیا: سنسکار ودھی صفحہ ۱۶۹ میں جو عبارت درج ہے۔ اس کے معنی کرتے ہوئے خطوط وحدانی کا خاص خیال رکھنا ہے۔ اوّل یہ ہے۔ کہ خطوط وحدانی کے بغیر سلسلہ عبارت قائم رہے۔ دوم خطوط وحدانی کی عبارت کو اس کے متعلق خاص نوٹ سمجھا جائے۔ یہاں خطوط وحدانی کی عبارت کو اگر نکال دیا جائے۔ تو ہم پردکشناؤں کا ذکر ہے۔ اگر یہ مانا جائے کہ یہ چار پردکشنائیں ایک ساتھ کی گئی ہیں۔ تو جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا۔ اور جس پر پنڈت جی نے وچار نہیں کیا تھا۔ ۱+۱+۲=۴ ہوں گی۔ جو طرز تحریر کی مخصوصیت کو بتلاتا ہے۔ آپ نے اس مضمون میں فرمایا ہے۔ کہ یہ طرز بیان پارسکر کا ہے۔ لیکن وہاں تو ۱+۲=۳ ہے۔ آپ نے چوتھی پرکرما میں پارسکر کے سوتر کا درمیانی حصہ چھوڑ کر پرمان دیا ہے۔ سارا دیکھ لینے سے تو اچھا تھا۔ جو اس طرح ہے:۔

"चतुर्थं शूर्पं कुष्ठया सर्वां ल्लाजानावपति भगाय स्वाहेति"

ارتھ:۔ چوتھی بار چھاج کے کونے سے سب کھیلیں اگنی کنڈ میں ڈالتا ہے۔ . . . .

یہ "भगाय स्वाहा" پڑھتا ہے۔ اس میں صرف کھیلوں کا ذکر ہے۔ پردکشنا کا نہیں۔ ہاں ہری ہر جی نے ایک جگہ لکھا ہے۔ کہ:۔

"समाचारात् तूष्णीं चतुर्थं परिक्रमणं वधूवरौ कुरुत:"

ارتھ:۔ رواج کے مطابق چپ ہو کر چوتھی پرکرما ودھو ور کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ہری ہر نے پارسکر میں چوتھی پردکشنا نہ دیکھ کر اپنے زمانہ میں ہونے والی چوتھی پردکشنا کا ذکر کر دیا۔

اب وچار کی بات یہ ہے کہ پارسکر اور گنتی کے مطابق اگر تین پردکشنائیں ہیں۔ تو "سب مل کر چار" یہ کیسے ہو گئیں؟ اس کے لئے پہلی پردکشنا جو لاجا ہوم اور شلا روہن سے پہلے کی گئی ہے۔ اس کو ہی شامل کرنا ہوگا۔ اس کے لئے میں نے پہلے مضمون میں بالمیکی رامائن کا پرمان بھی دیا تھا۔ جس پر شری پنڈت جی نے وچار نہیں کیا۔ وہاں رام کے پہلے ایک پردکشنا کرنے کا پھر تین کا ذکر آتا ہے۔ آپ نے اس سے پہلی پردکشنا کے ساتھ بھی کلش کا ذکر کیا ہے۔ لیکن وہاں وہ ودھو ور کے ساتھ پردکشنا نہیں کرتا۔

اب سوال رہا۔ کہ خطوط وحدانی میں لکھی ہوئی تین بار کریا کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے اس کا ارتھ یہ نکالا ہے۔ کہ آگے ہونے والی چار پردکشناؤں کے درمیان تیسری پردکشنا کے بعد . . . .

"भगाय स्वाहा" سے لاجا ہوم کا ذکر ہے۔ اس لئے یہ نوٹ دیدیا گیا ہے۔ لیکن اوّل تو چار پردکشنائیں ثابت نہیں ہوئیں۔ دوم اس پرکرن میں ـــ

سب مل کر چار پرکرما کر کے انت میں یگیہ کنڈ کے پشچم میں (. . . . .) ودھو اور ور کھڑے رہیں۔ اس کے بعد . . . . .

"भगाय स्वाहा" سے لاجا ہوم کا ذکر آتا ہے۔ اب یہاں "انت" شبد بتلا رہا ہے۔ کہ لاجا ہوم انت میں ہو۔ اس سے پنڈت جی کا مطلب سدھ نہیں ہوتا۔

میں نے ایک مہاشہ کے پاس ایک پرانی چھپی ہوئی سنسکار ودھی کی پستک دیکھی۔ جس میں پاٹھ اسی طرح ہے۔ لیکن درمیان میں خطوط وحدانی کہیں نہیں۔ اس سے خیال پیدا ہوا۔ کہ شاید اصلی پاٹھ ایسے ہی ہو اور پریس کے کرمچاریوں نے بعد میں یہ خطوط کسی کارن ڈالے ہوں۔ اگر ایسا ہو۔ تو پاٹھ تو سیدھے ڈھنگ کا سا رہے گا۔ لیکن پنڈت جی کا سمجھا ہوا بھاو ارتھ ٹھیک ہو جائے گا۔ پاٹھ تو اب بھی کچھ اسی قسم کا ہے۔ تو بھی ہمیں رشی کا ٹھیک ٹھیک بھاو ارتھ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اب مجھے اس کے لئے ادھک آگرہ نہیں۔ اگر اس وشے میں بہت لکھت پڑھی دیکھی جا سکے۔ تو زیادہ اچھا ہو سکتا ہے۔ یا ٹھیک سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وقت چھپوائی کچھ اسا ودھانی سے ہوئی تھی۔ (اوم شم)

پرکاش کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے

اس عقیدہ سے
دنیا کے مختلف مذاہب
نہیں ہو سکتے۔ کہ ہر ایک مذہب ایک قدیم
کتاب کی بناء پر رائج ہوا ہے۔ اور اب بھی ہوتا
ہے۔ چار آدمیوں کو اکٹھا کر کے ایک علیحدہ
مذہب چلانا اٹکل ایک معمولی سی بات بنی ہوئی ہے
جس کی بنیاد ہوتی ہے۔ ویسے ہی وہ ختم بھی
ہو جاتے ہیں۔ جب تک ان کی نادر شاہی
چلتی ہے وہ لوگوں کو گمراہ کر کے اپنے سدھانتوں
کو پستک بنا کر اپنی تشہیر کرتے ہیں۔ مگر کاٹھ
کی ہنڈیا بار بار چولھے پر نہیں چڑھتی۔ اس مثال
کے مطابق ہی وہ پھر آہستہ آہستہ نئی روشنی سے
متاثر ہو کر زوال پذیر ہو جاتے ہیں۔ اور پھر عرصہ
کے بعد نامعلوم مذہب مفقود ہوتے ہیں ؟
تمام گرنتھوں کی پڑتال کی جا سکتی ہے۔ اور
کلام الٰہی یعنی ایشوری گیان بھی معلوم کیا جا سکتا
ہے۔ بشرطیکہ ہر ایک مذہب کے پابند اس کو
اندھ وشواس کی زنجیروں سے نہ جکڑ رکھیں۔
یہ ناممکن نہیں ہے۔ کہ دھرم گرنتھوں کے نام
پر بنے ہوئے اتیاچار روکے جا سکتے ہیں۔ اور
اس تاریکی کو روشنی سے نیست و نابود کیا جا سکتا ہے
اگر بات صرف اتنی ہے۔ کہ مذاہب کے پیروان اپنے
عقائد کے متعلق وچار کریں۔ اور جانچ پڑتال سے
مشتاق ہو جائیں ؟

ویدوں اور اٹھارہ ۱۸ پورانوں نہیں نہیں بلکہ
چھبیس ۲۶ پورانوں کی پڑتال سے یہ ظاہر ہے۔ کہ
ویدوں کو نئی روشنی میں لا کر ویدک دھرم کا بول
بالا ہو جاتا ہے۔ اور پورانوں کو نئی روشنی میں لا کر
نئی روشنی بھی شرم محسوس کرتی ہے۔ اور ان کو
دور رکھنے کا ہی اشارہ کرتی ہے۔ کیا اس کا
یہ مطلب ہے۔ کہ پورانوں کا پرکاش اس وگیان
یگ کو ڈھانپ لیتا ہے ؟ نہیں۔ ہرگز نہیں
اگر سچ کہا جائے۔ تو یہ قول صادق ہی ہے۔ کہ
پورانوں کی نئی سے نئی ایجادوں اور کہانیوں سے
تنگ آ کر ہی تو وگیان یگ ان کو اچھے گرنتھوں
میں شمار نہیں کرتا۔ اور ہندوستان سے ہی نہیں
بلکہ سارے برہمانڈ سے دور رکھنے کا اشارہ کرتا
ہے۔ کارن یہی ہے۔ کہ نہ جانے یہ اور بھی کیا کیا
گل کھلائیں گے ؟
انہی کی کرپا سے دھرم لوپ ہو گیا۔ اور دنیا
میں لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ بھگوان سے یہ نفرت
کرتے ہیں۔ یہ ماتما سے یہ منکر ہیں۔ رشیوں کے
پوتر جیون پر کلنک کا دھبہ لگا کر بھی اپنی صفائی
پیش کرنا انہوں نے سیکھ رکھا ہے۔ زیادہ کیا
کہا جائے۔ اگر اختصار سے کام لیا جائے۔ تو یہی
کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ سب بہار کا بھونچال ہیں جو
یہ بات اچھی طرح سے ظاہر ہے۔ کہ ہمارے
پورانک بھائیوں کے دل میں جوش
ابھی عرصہ سے لال پیلے ہو جائیں گے۔ اور وہ غصہ
سے

پوران نئی روشنی میں

(لیکھک شری نرلوک چند جی شاستری پوران بھاسکر امرتسر)

مگر یہ ان کی قسمت میں ہی لکھا ہے۔ کیونکہ انہوں
نے جو زہر ایسی شکر لپٹی ہے۔ جو ان کو بالکل ڈبونے
والی ہے۔ اوپر سے میٹھے اور اندر سے زہر سے
بھرے ہوئے بھوجن کے سمان ہے۔ انہیں یہ
خبر نہیں ہے۔ کہ اس میں اوپر اوپر ہی تھوڑی
سی مٹھاس ہے۔ جو جلدی ختم ہو جائے گی۔
اندر تو سارا زہر ہی زہر ہے۔ بس پھر زہر
کھانے سے آدمی کی جتنی طاقت رہتی ہے۔
وہ تو سب جانتے ہی ہیں۔ اس میں گھبرانے
کی کوئی بات نہیں۔ مگر عقلمندوں کے لئے تو
یہی جائز ہے۔ کہ دھرم اور ادھرم کو وچار کر کے
دنیا میں جیون گزاریں ؟

یہ بات کیسے مان لی جائے۔ کہ پورانوں نے
بنا ہی مچا رکھی ہے۔ اور یہ ایک آزمودہ چیز ہے۔
کیونکہ ان کے ذریعہ سے آج دنیا میں پرماتما
کا سمرن ہو رہا ہے۔ ان ہی کے اپدیش سے
لوگ اپنے بزرگوں کی پوجا کرتے ہیں۔ اور ان کی
ہی صفت کمال سے سب مکتی حاصل کر سکتے
ہیں۔ پھر کیا ماجرا ہے۔ کہ ان میں ایک ایسا بڑا
پرچاری وصف ہونے پر بھی ان کی بے حرمتی کی
جاتی ہے۔ اگر ان شبدوں کا جواب صرف ایک
ہی شبد میں دے دیا جائے۔ تو یہ ٹھیک ہی
ہوگا۔ وہ یہ ہے۔ کہ صرف اندھ وشواس بھول
اور مطلب پرستی ہی ہے۔ اور کچھ نہیں۔ اگر
یہاں پر یہ پوچھا جائے۔ کہ ہمارے پورانک بھائی
جو کہ پورانوں کے مذکورہ اوصاف بیان کر کے
ان کی بے عزتی کو نہیں سہہ سکتے۔ تو ناجائز
نہ ہوگا۔ کہ انہوں نے کتنی دفعہ پورانوں کا مطالعہ
کیا ہے یا سنا ہے۔

میرے خیال میں تو یہ بات ہے۔ کہ جو پورانوں
کے زیادہ شردھالو ہیں۔ انہوں نے تو پورانوں
کی شکل بھی نہیں دیکھی ہوگی۔ اگر خدانخواستہ
یہ ممکن بھی ہو جائے۔ تو انہوں نے پڑھنے کی
تکلیف گوارا نہ کی ہوگی۔ کیونکہ پوران تو سنسکرت
نثر میں نہیں ہیں۔ بلکہ نظم میں ہیں۔ اور شردھالو
کے لئے سنسکرت کا پڑھنا تو درکنار۔ ہندی بھی
مشکل ہی معلوم ہوتی ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔
کہ اگر اٹھارہ نہیں نہیں چھبیس پورانوں
میں سے صرف ایک پوران کو ہی معمولی طرح
سرسری نظر سے دیکھ لیا جائے۔ تو اس کے لئے
شردھا باقی رہتی ہو ؟
اب ذرا پورانوں کی دھار مکتا پر دھیان رکھنے
سے واضح ہو جائے گا۔ کہ وہ کس مذہب کو

پیش کر کے اپنے پیروان کو اس کا اپدیش دیتے
ہیں۔ اول تو وہ پرماتما خود ہی بنے ہوئے ہیں
کیونکہ پرماتما سب طاقتوں کا معدن ہے۔
اس سے افضل اور کوئی نہیں۔ یہ سب مانتے
ہیں۔ مگر پورانوں نے تو اپنی ایک نئی یونیورسٹی
کھول کر پرماتما کو ڈگری دینے کے لئے خود ہی
رجسٹرار بن بیٹھنے کی ٹھان رکھی ہے۔ لہٰذا وہ
پرماتما سے بھی داخلہ فیس کا مطالبہ کرتے ہیں
پرمیشوروں کو آپس میں لڑانا۔ ان میں سے
ایک کی جیت اور دوسرے کی ہار کا ذکر کرنا
ان کا پہلا وصف ہے۔ مگر اتنا ضرور ہے
جو ایشور پورانوں کو تھوڑی بہت رشوت
دے۔ اس کی پھر فتح ہی فتح ہوتی جاتی ہے
اور خود بھی اس سے مل جاتے ہیں۔ کیا یہ ٹھیک
نہیں ہے۔ کہ شیو پوران میں سب کا کھلم
کھلا مقابلہ درج ہے۔ اور پھر ایک کی ہار اور
دوسرے کی فتح لکھی ہے۔ اس سے زیادہ پرماتما
کی اور کیا بے عزتی ہو سکتی ہے ؟ افسوس
تو یہ ہے۔ کہ ایسی دھول جھونک کر بھی اپنی

عزت کو لوگوں میں بڑھانا پورانوں کا ہی کام ہے۔
بزرگوں کے متعلق تو پورانوں نے حد کر دی
ہے۔ شاید یہ ممکن ہے۔ کہ اگر ان کے جیون
کو پوتر جیون کی طرح بیان کرنا ہوتا۔ تو پورانوں
کی چالاکی کا اظہار ہونا ناممکن تھا۔ اس لئے
رشیوں سے بھی زیادہ اپنی عزت بنانے کے
لئے ان کی نندا میں پیٹ بھر لکھا ہے۔ کہیں
وششٹ جی کے لئے کچھ لکھا ہے۔ تو کہیں
کرشن جی کو کچھ بنا لیا ہے۔ کہیں وشوامتر کو
مورکھ مانا ہے۔ تو کہیں چندرما کو پاپی ٹھہرایا
ہے۔ یہاں تک ہی نہیں۔ بلکہ خود جس کو پہلے
پرمیشور مانا ہے۔ اسی برہما کے لئے ایسے ایسے
دوش لگائے گئے ہیں۔ کہ انہیں قلم کو لکھتے
ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے۔
اگر مہاتماؤں کے چرتر پڑھنے ہوں۔ تو جس طریق
سے پورانوں نے بیان کئے ہیں۔ الحمد ٹھوکر کیا ہم
کسی مذہب کے آگے اپنا سر اونچا کر سکتے ہیں؟ اور
یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہمارا دھرم اچھا ہے۔ آج ان کے
بارہ میں نہ جانے پورانوں نے کیا کیا ڈھنگ رچے
ہیں۔ اور کن کن طریقوں سے ان کو کلنکت کیا ہے۔
یہاں تک کہ ایشور کو بھی کام کرودھ وغیرہ سنساری
دوشنوں سے نہیں چھوڑا۔ یہ تو صرف آچار کے
سمبندھ میں ہی ہے۔ اور یہ صرف ایک معمولی طور
پر بیان کیا گیا ہے۔ نہ جانے ۱۸ پورانوں میں کتنے

افریقہ میں ویدک دھرم کا پرچار

پنڈت مہندر چندر جی بی۔ اے سپتر ماسٹر آتما رام جی افریقہ میں ویدک دھرم کا
پرچار کر رہے ہیں۔ ۴ مارچ ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج نیروبی کے ہال میں آپ کا آریہ
سماج کا سندیش " پر بڑا ہی پربھاوشالی بھاشن ہوا۔ جس کو سنکر جنتا گدگد
ہو گئی۔ شریمان مہندر چندر جی نے نیروبی میں اپنے لیکچروں کی جھڑی لگا دی۔
آپ کے وکھیان نیروبی کے آس پاس کے پردیشوں میں بھی بڑے اتساہ سے سنے
جاتے ہیں۔ کیمبو بولو۔ سیجی۔ ٹروے۔ لبی اور الپجی انیادی سھتانوں میں آپ کے
وکھیانوں کو چلانے بہت ہی پسند کیا۔ ہم کو دکھ سے سوچت کرنا پڑتا ہے۔ کہ جو روگ بھارت
ورش کی آریہ سماجوں میں ہے۔ وہی افریقہ کی آریہ سماجوں میں گھسنے لگ گیا ہے۔ گھریلو جھگڑوں
کے کارن اپنی آریہ سماج کے چھوٹے چھوٹے جھگڑے ہو رہے ہیں۔ اور دیکھتی گرت دوش کے
کارن سماج کا کام بگڑ رہا ہے۔ پرنتو بھائی مہندر چندر جی سمفان سمفان پر جا کر جھگڑوں کو
مٹانے کا یتن کر رہے ہیں۔ انہوں نے کنیا پاٹھشالہ نیروبی اور شردھا نند آشرم نیروبی میں وکھیان
[illegible] ہو گئے۔ اور روی وار کے دن گراموں میں پرچار کرنے کو جاتے ہیں۔ سماج کے افریقہ میں
آنے سے آریہ پستکوں میں ویدک دھرم کے پرتی اتساہ اور لگن پیدا ہو گئی ہے۔ اور لوگوں میں سیوا بھاؤ
جاگرت ہو گیا ہے۔ آریہ کنیا مہاودیالیہ بڑودہ ہنسا گوروکل سون گڑھ کی پارٹی چندا کیا لیہ انیادی
سھتانوں میں بھرمن کر رہی ہے۔ اب تک ۵۰ ہزار شلنگ یہ اکٹھا کر چکی ہے۔ رنگانی میں سیٹھ جان
جی بھائی اور کالیداس مہتہ نے جہاں ۲ لاکھ روپیہ گنیا گوروکل منتر مندر میں دینے کیلئے دئے ہیں
وہاں ۳۵ ہزار شلنگ کنیا مہاودیالیہ بڑودہ کو بھی دئے ہیں۔ گوروکل پارٹی لگانی ہے۔ جیلی
گئی ہے۔ [illegible] آریہ پرتی نیدھی سبھا نے شریمان مہندر چندر جی کو آریہ سماج کا کاریہ کرنے کے لئے وہیں رکھ
لیا ہے۔ [illegible] اور گوروکل پارٹی کو ان کی سہائتا اور دیا لی دیتے ہیں۔ (جاند کرن شاردا)

رپورٹ آریہ ہائی سکول لدھیانہ پنجاب بابت سنہ ۱۹۳۳ء

آریہ ہائی سکول لدھیانہ ۱۸۸۹ء سے جاری ہے۔ ۴۵ سال کی لگاتار کوشش سے اس سکول نے جو شہرت حاصل کی۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ یہ سکول بلحاظ تعلیم اور بلحاظ نتائج اس وقت تمام پنجاب کے سکولوں میں ایک چوٹی کا سکول شمار ہوتا ہے۔ اس سکول کے کام سے نہ صرف پبلک ہی مطمئن ہے۔ بلکہ محکمہ تعلیم کے افسران بھی نہایت خوش ہیں اس ساری کامیابی کا راز اگر میں دو لفظوں میں عرض کروں۔ تو یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ اس سکول کی کامیابی کا کریڈٹ آریہ ہائی سکول لدھیانہ کی زندہ قربانی مورتی ماسٹر رام لال جی ہیڈ ماسٹر کو ہے۔ جس پر آریہ سماج لدھیانہ جس قدر بھی فخر کرے۔ بجا ہے۔ جو کام اس سکول میں ہو رہا ہے۔ اس کو مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:۔

پرائمری جماعتیں

چونکہ بچپن کی تعلیم و تربیت پر ہی بچوں کی آئندہ ترقی اور بہبودی کا دارومدار ہے۔ اس لئے سب سے زیادہ توجہ پرائمری جماعتوں اور خاص کر پہلی جماعت پر دی جاتی ہے۔

۱۔ جس قدر توجہ ہر ایک بچہ کی تعلیم اور دیکھ بھال پر پہلی جماعت میں دی جانی لازمی ہے۔ اتنی اور کسی جماعت میں نہیں۔ اس لئے آریہ ہائی سکول کی پہلی جماعت کے ہر ایک فریق میں ۳۰ یا ۳۵ بچے رکھے جاتے ہیں۔

۲۔ پہلی جماعت کے عموماً تین فریق تو ہمیشہ ہوتے ہی ہیں۔ مگر بوقت ضرورت چار بھی کرنے پڑتے ہیں جیسا کہ آجکل چار فریق ہیں:۔

۳۔ پہلی جماعت میں قابل سے قابل بردبار اور نرم مزاج استاد رکھے جاتے ہیں۔ آج کل چار استادوں میں سے دو بی۔ اے۔ اور ایک الف۔ اے۔ سینئر۔ اے۔ وی پاس ہے:۔

۴۔ پہلی جماعت میں نئے طریق تعلیم کا خصوصیت سے استعمال کیا جاتا ہے۔

۵۔ پہلی جماعت کے بچوں کو ٹاٹ کی بجائے چھوٹی چھوٹی کرسیاں اور میزیں دی گئی ہیں۔ جن پر وہ نہایت آرام سے بیٹھ کر لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ اور صاف رہنے کی عادت سیکھتے ہیں۔ اسی طرح دوسری جماعت کے لئے بھی کرسیاں مہیا کر دی گئی ہیں:۔

۶۔ پرائمری جماعتوں کے ٹیچر اپنی کلاسوں کو خود ڈسمس کرتے۔ اور ان کے ساتھ کھیل میں شامل ہوتے ہیں:۔

۷۔ کتابی پڑھائی۔ جغرافیہ اور حساب کے علاوہ پرائمری جماعتوں کو ہاتھ کا کام (مینول ٹریننگ) مثلاً مٹی کے کھلونے بنانا۔ کاغذ اور گتوں کی چیزیں بنانا۔ صحت کے اصول۔ ڈرائنگ اور اخلاق کے متعلق موٹی موٹی باتیں۔ گانا اور ڈرل:۔

۸۔ پرائمری جماعتوں کو موسم کے مطابق ہفتہ وار سیر کے لئے سکول سے باہر لے جایا جاتا ہے۔ تاکہ بچوں کی معلومات میں ترقی ہو:۔

۹۔ چوتھی جماعت کی تعلیم خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ ماسٹر ہربنس لال جی منشی فاضل (ایس۔ وی) پرائمری جماعتوں کے انچارج ہیں۔ اور چوتھی جماعت کو پڑھاتے ہیں۔ آپ نہایت قابل استاد ہیں۔ چنانچہ ۱۹۲۹ء سے ۱۹۳۳ء تک ۵ سالوں میں ۲۵ وظائف آریہ ہائی سکول کی چوتھی جماعت کے لڑکوں نے حاصل کئے

مڈل اور ہائی کی جماعتیں

مندرجہ ذیل تجاویز لڑکوں کی جسمانی اور اخلاقی ترقی اور عام بہبودی کے لئے استعمال کی جاتی ہیں:۔

۱۔ ہر ایک لڑکا ایک ماسٹر صاحب (ٹیوٹر) کے سپرد ہوتا ہے:۔

۲۔ سال میں دو دفعہ ہر ایک طالب علم کا وزن کیا جاتا ہے۔ قد اور چھاتی ماپی جاتی ہے۔ صحت اور رنگت کی عام حالت دیکھی جاتی ہے:۔

۳۔ روزمرہ مدرسہ کھلنے پر ایشور پرارتھنا کے بعد ہر ایک لڑکے کے جسم۔ پوشاک اور ناخن وغیرہ کی صفائی کی دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ اور روزمرہ دانتن کرنے۔ نہانے اور صاف ستھرا رہنے کا اپدیش دیا جاتا ہے:۔

۴۔ لڑکوں کو ایک پیریڈ روزانہ دھارمک تعلیم دی جاتی ہے۔ اور اس پر خاص زور دیا جاتا ہے:۔

۵۔ لڑکوں کے سدھار کے لئے ان کے والدین سے مشورہ کیا جاتا ہے:۔

۶۔ صحت اور جسمانی نشوونما کا پورا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔ سکول کے وقت ایک پیریڈ ڈرل کے علاوہ روزانہ دو دفعہ (Recess) آرام کے لئے چھٹی دی جاتی ہے:۔

۷۔ کرکٹ۔ فٹ بال۔ ہاکی اور والی بال کا لڑکوں کو شوق دلایا جاتا ہے۔ اس سکول کی کرکٹ اور والی بال کی ٹیمیں ہمیشہ ٹورنیمنٹوں میں نمایاں طور پر جیت کر انعام حاصل کرتی رہتی ہیں۔ چنانچہ سکول میں کئی ٹرافیاں اور کپ جیتے ہوئے موجود ہیں۔ اجمیر میں جو ہاکی ٹورنیمنٹ سوامی دیانند کی اردھ شتابدی کے موقعہ پر ہوا تھا۔ جس میں سکولوں کی ٹیموں کے علاوہ گورنمنٹ کالج کی ٹیم بھی شامل تھی۔ اس میں آریہ ہائی سکول کی ٹیم اول رہی تھی۔ اور انعام حاصل کیا تھا۔ (اس میں اس سکول کی ہاکی ٹیم اول نمبر پر رہی تھی۔ اور اس نے کپ حاصل کیا تھا)

۸۔ مضامین کے علاوہ مندرجہ ذیل چیزیں سکھلائی جاتی ہیں:۔

گانا اور لڑکوں کے شوق کے مطابق ساز بجانا۔ سکول کا اپنا بینڈ باجہ بھی ہے۔ سکاؤٹنگ زیر نگرانی ۵ سکاؤٹ ماسٹر صاحبان سکھلایا جاتا ہے۔ بیماروں کی فوری امداد کرنا بھی سکھلایا جاتا ہے گذشتہ تعلیمی ہفتہ کے موقعہ پر جو مقابلہ ہوا تھا۔ اور اپنے ہاتھ سے کام کرنا معیوب نہیں۔ یعنی باہمی امداد سکھلانے کے لئے لڑکوں سے کئی قسم کے کام مدرسہ میں کرائے جاتے ہیں۔ باغبانی کا شوق دلانے کے لئے لڑکوں کو چھوٹی چھوٹی کیاریاں دی ہوئی ہیں۔ جن میں وہ کام کرتے ہیں۔ اور پھول و بوٹے اُگاتے ہیں۔ بحث اور لیکچر دینے کی قابلیت پیدا کرنے کے لئے لڑکوں کی کئی مجلسیں قائم ہیں۔ ہر ایک جماعت کی الگ الگ چھوٹی چھوٹی لائبریریاں ہیں:۔

ریڈنگ روم میں دو درجن کے قریب انگریزی اُردو اور ہندی کے اخبارات و رسائل منگوائے جاتے ہیں۔ گورنمنٹ کالج میں جو تعلیمی ہفتہ منایا جاتا ہے۔ اس کے ہر ایک صیغہ میں صرف آریہ ہائی سکول کے طلباء نے حصہ لیا۔ اور مندرجہ ذیل انعامات حاصل کئے:۔

آرکسٹرا کا اول انعام۔ بینڈ کا دوسرا انعام۔ بیماروں کی فوری امداد کا اول انعام۔ سکاؤٹنگ کا اول انعام۔ ملکر گانے کا اول انعام۔ سکاؤٹنگ میں "Fire lighting" کا انعام۔ اکیلے گانے میں دو انعام۔ اردو نظم سنانے میں ۳ انعام۔ ہندی نظم سنانے میں ۵ انعام۔ اُردو خوشخطی میں ایک انعام۔ ہندی خوشخطی میں دو انعام۔ اکیلا باجہ بجانے میں ایک انعام "Fine Arts" میں ایک انعام۔ اس قدر انعامات کا حاصل کرنا سکول کے طلباء کا ہر ایک پہلو میں کمال حاصل کرنے کا ایک ثبوت ہے:۔

نتائج امتحان اور وظائف

باوجود مختلف قسم کی مصروفیتوں کے نتائج انٹرینس ہمیشہ اعلیٰ نکل رہے ہیں۔ گذشتہ پندرہ سالوں کی اوسط پاس شدگان ۸۹ فیصدی ہے۔ ۱۹۳۲ء میں ۱۸۱ لڑکوں میں سے ۱۷۲ کامیاب ہوئے۔ ۹۵ فی صدی سے کچھ زیادہ کامیاب ہوئے۔ چار لڑکوں نے وظیفہ حاصل کیا۔ فرسٹ ڈویژن میں ۹۴ کامیاب ہوئے۔ ۱۹۳۳ء میں مندرجہ ذیل وظائف اس سکول نے حاصل کئے:۔

انٹرینس ۷ وظائف۔ آٹھویں جماعت نے ضلع کے ۳ open۔ عام وظیفوں میں سے دو۔ اور ایک سردار بہادر لچھمن سنگھ میموریل سکالرشپ کے نام کا وظیفہ۔ کل ۳ حاصل کئے۔ چوتھی جماعت کے لڑکوں نے چار وظائف حاصل کئے۔ دو open اور دو دوسرے:۔

اس سکول میں مندرجہ ذیل وظائف دانی سجنوں کی طرف سے مقرر ہیں:۔

۱۔ رام کشن میموریل سکالرشپ ۵ ماہوار ایک سال کے لئے۔ جو برہمن لڑکا جماعت نہم میں اول رہے:۔

۲۔ پوہلو مل جھنجی سکالرشپ دو روپیہ ماہوار ۳ سال کے لئے۔ جو ہندو لڑکا پانچویں پاس کر کے اول رہے:۔

۳۔ کرپا دیوی جھنجی سکالرشپ تین روپیہ ماہوار دو سال کے لئے اس ہندو لڑکے کو ملتا ہے جو آٹھویں جماعت میں اول رہے۔ غریبوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ یہ وظیفہ رائے صاحب کنور لال بھانجی ایگزیکٹو انجینئر لدھیانہ دیتے ہیں۔ اول وظیفہ رائے بہادر پنڈت اچھرو مل سرجن دیتے ہیں۔

رائے بہادر سکھو رام صاحب ایم۔ اے ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر لدھیانہ نے سب جماعتوں کے اول و دوم لڑکوں کے لئے ۳۶ روپیہ کے انعامات مقرر فرمائے ہیں:۔

سٹاف

اس سکول کی کامیابی ماسٹر صاحبان کی قابلیت جانفشانی۔ فرض شناسی اور ان تھک کوشش کا نتیجہ ہے۔

آریہ سکول میں ۴۵ استاد ہیں جن میں سے ۱۰ بی۔ اے۔ ۲ بی۔ ایس سی اور چار بی۔ ٹی ہیں:۔

دو گریجویٹوں کے علاوہ باقی سب ماسٹر صاحبان ٹرینڈ اور سند یافتہ ہیں:۔

بورڈنگ ہاؤس

بورڈنگ ہاؤس کی عمارت بہت کشادہ ہے۔ نہانے اور کھانے کے الگ الگ کمرے ہیں۔ پڑھائی اور چال چلن کی نگرانی کا پورا پورا پربندھ ہے۔ نیز کھانے کا پربندھ بھی بہت اچھا ہے۔ سارے وقت کے لئے ایک سپرنٹنڈنٹ صاحب مقرر ہیں۔ جو بی۔ اے ہیں:۔ مزید نگرانی اور پربندھ کے لئے تین سکول ماسٹر صاحبان بورڈنگ ہاؤس میں بطور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کام کرتے ہیں جن میں سے دو بی۔ اے اور ایک پنڈت ہیں:۔ ان کے علاوہ سکول کے روح رواں رام لال جی بی۔ اے ہیڈ ماسٹر خود بورڈنگ ہاؤس کے پاس ہی رہتے ہیں:۔

(سکھو رام نیر ملٹ۔ لدھیانہ)

جہاد وید پرچار افریقہ میں ویدک دھرم کا پرچار

مہتہ جیمنی ویدک مشنری کی سرگرمیاں

مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری نے افریقہ سے اپنے پرچار کے ذیل کے حالات ارسال کئے ہیں:-

۱- بیرا شہر

ہم یہاں ۴ فروری کو رات کے ۸ بجے اُترے۔ گجراتی بھائی بڑے سنکار سے ہمیں شہر میں لائے اور سہایک بھائیوں نے ہمیں اپنے مکان میں ٹھہرایا۔ اس مکان میں آریہ کاٹھیاواڑی بھائی جزیرہ دیو کے گجرات میں پرتگیز گورنمنٹ کے قبضہ میں ہے۔ مقیم ہیں۔ ان کے وطن میں بھی آریہ سماج ہے۔ ان سے ان کے سماجک رشتہ داروں کو برادری نے نکال کر ان کو خارج کر رکھا ہے۔ یہاں بھی یہ آٹھوں بھائی الگ رہتے ہیں۔ ان کے علاوہ پانچ اور سبھاسد بھی ہیں۔ کل ۱۳ سجنوں نے اپنا سماج بنا رکھا ہے۔ باقی گجراتی سیٹھ اور دوکاندار سماجک کاموں میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے۔ یہ لوگ بہت شردھالو پکے آریہ سماجی ہیں۔ سماج کے پرچار اور سدھانتوں کو بڑی شردھا سے مانتے ہیں۔ ہندی لوگ بڑے پریم سے کرتے ہیں۔ یہاں کے لوگ ہندی لکھنا پڑھنا کم جانتے ہیں۔ مگر سب سماجک سدھانتوں کی پستکیں ستیارتھ پرکاش، سنسکار ودھی اور رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا گجراتی میں ان کے پاس موجود ہیں۔ جن کو وہ شوق سے پڑھتے ہیں۔ آریہ سماج کا مندر نہیں ہے۔ اپنے مکان پر ہفتہ وار ست سنگ کرتے ہیں۔ سماج کی باضابطہ رجسٹری نہیں ہوئی۔ اگر رجسٹری ہو جائے۔ تو گورنمنٹ کی نظر میں وہ سوسائٹی تسلیم کی جاتی ہے۔ اور پھر سرکار ہر طرح سے اس کی رکھشا کرتی ہے۔ ورنہ پرائیویٹ طور پر سوسائٹی چلانے سے پبلک لیکچر کے لئے گورنمنٹ سے اجازت حاصل کرنی پڑتی ہے۔ سماج کے پردھان مہاشہ ٹول جی بھائی اور سکریٹری کالیداس مادھو بھائی ہیں۔ جو بڑے آستک اور پرش ہیں۔

۵ فروری سے میں نے ویاکھیان شروع کئے۔ افریقہ میں بھارت کی سبھیتا پر ایک ویاکھیان دیا۔ کہ کس طرح اُنہی پراچین کال میں جاوا اور بالی میں بھارت کی سبھیتا پر ایک ویاکھیان دیا۔ آریہ سماج کا کام اور بہت سے جاتی کی رکھشا کرنا۔ اس پر ویاکھیان۔ سوامی دیانند کے جیون پر ایک ویاکھیان۔ ایشور کی بھکتی پر دو ویاکھیان۔ گیتا پر دو۔ رامائن پر دو اور مہابھارت پر ایک ویاکھیان۔ باقی ویاکھیان انگریزی میں انڈو پرتگیز کلب اور یوروپین تفریح کلب میں چار ہوئے۔ کل ۲۵ ویاکھیان ہندی، گجراتی، انگریزی، اردو پر ہندی میں دیکھ کر لئے۔

انگریزی ویاکھیانوں میں ایک روز پریذیڈنٹ کلب نے کرسی صدارت کو زینت بخشی۔ دوسرے اجلاس میں پریذیڈنٹ ٹاؤن کونسل تھے۔ تیسرے ویاکھیان میں چیف سکریٹری پرتگیز گورنمنٹ نے

چوتھے ویاکھیان میں کمانڈر پرتگیز فوج تھے۔ ان کے ذریعہ پرتگیز اور گوانی لوگ کثیر تعداد میں ویاکھیان سننے آئے۔ اور سب پریذیڈنٹ صاحبان نے لیکچروں پر بہت اچھے ریمارکس پاس کئے۔ اور پرتگیز اخباروں نے بھی اپنے اداریہ نوٹ لکھے۔ اس طرح میں نے ۱۸ روز میں ۱۹ لیکچر دئے۔ ہم ڈنگو بیک کے دارالصدر لارنس مارکوئیس میں پرچار کرنے جا رہے ہیں۔

۲- لارنس مارکوئیس

ہم یہاں ۲۴ فروری کو ۳ بجے شام کے اُترے۔ رات کو لیکچر بھارت سبھا میں ہوا۔ حاضری اس قدر تھی۔ کہ لوگ ہال سے باہر دروازوں تک کھڑے ہو رہے تھے۔ برآمدہ اور سڑک پر بھی لوگ کھڑے ہو کر سن رہے تھے۔ ۲۷ فروری کو چیمبر آف کامرس میں لیکچر ہوا۔ یہاں کا ہال بہت وسیع ہونے کے باوجود کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور بہت سے لوگ باہر کھڑے ہوئے سُن رہے تھے۔ اس لیکچر کا مضمون "غیر ممالک میں ہندوستانیوں کی حالت" تھا۔ ۲۸ فروری کو بھارت سبھا کے صحن میں بہت بھاری مجمع ہوا۔ جس نے اس میں صوبہ بہار کے بھونچال کے لئے دردناک الفاظ میں اپیل کی۔ اس پر چار ہزار روپیہ فراہم ہو گیا۔ ابھی ایک ہزار کی فراہمی کی مزید اُمید ہے۔ مسٹر ورما نے یہ سب روپیہ بابو راجندر پرشاد کو ڈرافٹ بنا کر بھیجنے کا ذمہ لیا۔ یکم مارچ کو تیرا لیکچر بھارت سبھا میں اور ۲ مارچ کو بھی وہاں "کرشن بھگوان کی بانسری" پر ہوا۔ پبلک نے انہیں بہت پریم اور شردھا سے سنا۔ اور بہت پربھاوت ہوئی۔

۳ مارچ کو پھر "کرشن بھگوان کی بانسری" پر لیکچر ہوا۔ ۴ مارچ کو پہلے ہندو پاٹھشالہ کو دیکھا۔ اس میں بالکوں کو دھرم شکشا۔ وید منتر اُچارن کرنا اور باقی سرکاری شکشا دی جاتی ہے۔ ان کا نرِیکشن کر کے اُنہیں شکشا کے اُدیش پر ویاکھیان دیا۔ پھر ان کے کھیل اور کرتب دیکھے۔ اس کے بعد ہندو ایسوسی ایشن نے اپنے ودیالیہ شالا کے کارکنوں اور سکاؤٹس کے بہت اُتم کھیل اور کرتب دکھلائے۔ اس کے بعد میں نے ایک گھنٹہ تک ہندو دھرم کے مہتو اور ہندوؤں کے کرتویہ پر ویاکھیان دیا۔ اس میں حاضری بہت زیادہ تھی۔ رات کو سوامی دیانند نے ہندو جاتی اور ہندوؤں کے دھرم کی رکھشا کی" کے وشے پر سوا گھنٹہ ویاکھیان ہوا۔ گویا ۴ مارچ کو تین بار ویاکھیان دئے۔ ۵ اور ۶ مارچ کو "رامائن سے ہمیں کیا شکھشا مل سکتی ہے؟" کے وشے پر لیکچر ہوا۔ گویا اب تک ۱۱ لیکچر ہو چکے ہیں۔ ابھی ۵ لیکچر اور ہونگے۔ کیونکہ ہم نے ۱۲ مارچ کے جہاز میں جانا ہے۔ اس طرح یہاں سولہ لیکچر ہو جائیں گے۔ کل ۷ مارچ کا لیکچر گوانی انسٹی ٹیوٹ میں ہوگا۔ آشا کی جاتی ہے کہ گورنر صاحب کرسی صدارت کو زینت بخشیں گے۔ مگر ابھی ٹھیک طور پر نتیجہ نہیں ہوا۔

شہر لارنس مارکوئیس میں ایک ہزار سے زیادہ گجراتی بھائی ہیں۔ انہوں نے اب تک کوئی مندر یا بھون اپنا نہیں بنوایا۔ جہاں پر وہ اکٹھے ہو کر وارتالاپ کر سکیں۔ یہ شردھا اور پرشارتھ کا پھل ہے۔ رات کو دھرم کے وشے پر میرا ویاکھیان ہوا۔ سب گجراتی بھائی آنترت ہوئے۔ دوسرے دن کا لیکچر ہم لارنس کے لئے مشتہر کر آئے تھے۔ اس لئے وہاں سے موٹر میں سوار ہو کر شام کو لوٹ آئے۔ ہندوستانیوں نے افریقہ کی تجارت کو نشو و نما دینے میں حیرت انگیز قربانی اور جانفشانی سے کام کر دکھایا ہے۔

میں نے وہاں سے لوٹ کر ایک لیکچر جاوا بالی میں ہندو سبھیتا اور مندر۔ دوسرا جاپان کی حیرت انگیز ترقی پر دیا۔ ۱۰ مارچ کو اخبار نوٹیشیا کا سمباددار انٹرویو (وارتالاپ) کرنے آیا۔ اور بھارت کی ورتمان ہلچل۔ اس کے نیتاؤں کے وچاروں اور مہاتما گاندھی کی حرکات پر ایک گھنٹہ سے ادھک میرے وچار لکھ کر لے گیا۔ رات کو میرا ویاکھیان انگریزی میں زیر صدارت ڈاکٹر پی۔ جولے بیرسٹر ایٹ لا گوانی ہال میں ڈیڑھ گھنٹہ سے ادھک سمے کے لئے "بھارت میں جاتی سنگٹھن اور نوجوانوں کے کارناموں" کے وشے پر ہوا۔ پرتگیز۔ گوانی اور ہندوستانی سب جاتیوں کے لوگ سملت تھے۔

بدھی وار پراتہ کال یہاں کا واٹر ورکس دیکھا۔ جو بہت ہی اُتم بنا ہوا ہے۔ شام کو ہون یگیہ کر کے چھ گجراتی بھائیوں کا یگیوپویت سنسکار کرایا۔ اور نئے نیتاؤں کے سبھاسد بنے۔ ابھی سندن بتر دیا گیا۔ اور آٹھ دس گجراتی بھائیوں نے ہمارے پرچار اور بھاشنوں پر اپنی پرشنتا پرگٹ کرنے کے لئے بھاشن کئے۔ انت میں میں نے اپنا بھاشن کر کے انہیں پریرنا کی۔ کہ بھارت سبھا اور انجمنات (آریہ سماج) کا مندر تیار کریں۔ ۱۲ مارچ کو سکول کے بالکوں کو انعام تقسیم کیا گیا۔ ان کو سیٹھ مانک چند نے ہمیں ضیافت دی۔ اس میں سندھی اور گجراتی دو درجن بھائی مدعو کئے گئے تھے۔ میں نے اتم بھاشن میں انہیں پریم سے سنگٹھت رہنے اور بھارت کی سوتنترتا میں بھاگ لینے کے لئے پریرنا کی۔ ہمارا جہاز ۱۳ مارچ کو صبح ۶ بجے روانہ ہونا تھا۔ ہم نے جب ٹکٹ لینا چاہا۔ تو افسر اہلکار نے چالیس پونڈ بطور ضمانت امانت رکھنے کے لئے مجبور کیا۔ اور کسی کی ضمانت لینے پر رضامند نہ ہوئے۔ آخر ۴۰ پونڈ بطور امانت رکھ کر ٹکٹ لئے۔ رات کو ایٹ ہوم کے پنچات بھارت سبھا میں آئے ہوئے سجنوں سے انتم جدائی اختیار کی۔ اور ۶-۷ گجراتی بھائی ہمیں جہاز پر وداع کرنے آئے۔ یہاں بھارتیوں کے دو سکول ہیں۔ ایک بھارت سبھا کا جس میں ۴۰ طالب علم شکشا پاتے ہیں۔ اور دوسرا ہندو ایسوسی ایشن کا جس میں ۱۵ بالک ہیں۔ انت میں ہمیں بڑے پریم اور تپاک سے گجراتی بھائیوں نے رخصت کیا۔

۳- ناٹال (جنوبی افریقہ)

سرکار نے ایسی پابندیاں عائد کر دی ہیں کہ یہاں آنا مشکل ہو گیا ہے۔ سمندر پرشانت تھا۔ گجراتی ہوٹل جہاز میں تھا۔ تیسرے درجہ کے مسافروں سے یومیہ ۳ شلنگ خوراک کے لئے جاتے ہیں۔ جہاز میں ہر طرح سے آرام میسر تھا۔ ۱۴ مارچ کی صبح کو ۷ بجے ہمارا جہاز ڈربن پہنچا۔ ایمیگریشن افسر اور میڈیکل افسر نے ہمیں چیچک کے ٹیکے کے نشان دکھلانے کے لئے کہا۔ ہمارے نشان مٹ چکے تھے۔ ہم نے کہا۔ ہم بمبئی سے نہیں آ رہے بلکہ علاقہ پرتگیز سے آ رہے ہیں۔ اس پر ہمیں جانے دیا گیا۔ پھر چھ کاغذات پر دستخط کرائے گئے۔ جن میں سے ایک اقرار نامہ ہماری طرف سے تھا۔ کہ ہم کسی سیاسی تحریک میں نہ حصہ لیں گے نہ لیکچر دیں گے۔ اور نہ بحث مباحثہ کریں گے۔ ایک فارم ضمانت نامہ تھا۔ جس میں ہماری طرف سے ۲۶ پونڈ کی رقم بطور امانت رکھے گئے۔ اور اس میں درج تھا کہ اگر ہم نے یہاں کوئی فعل ایسا کیا۔ جو یہاں کی سرکار کے نزدیک قابل اعتراض ہوا۔ تو یہ روپیہ ضبط کر لیا جائیگا۔ ہم مندرجہ مشکلات پر عبور حاصل کرنے کے بعد کنارے پر جا کھڑے ہوئے۔ جہاں ہندو مہا سبھا، کانگرس، آریہ پرتی ندھی سبھا، سورت ایسوسی ایشن، آریہ سماج، آریہ یووک سبھا اور دیگر کئی سوسائٹیوں کے نمائندوں نے ہمارا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ ہم بذریعہ موٹر پہلے سورت ایسوسی ایشن ہال میں گئے۔ پھر آریہ اناتھ آشرم کے مکان میں جہاں ہماری رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ اخبار "انڈین ورنا ہیرا" کے قائم مقام نے آ کر

سماجک سماچار

آریہ سماج پھاگیاں تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ کا تیسرا سالانہ جلسہ :-

اس سماج کا تیسرا سالانہ جلسہ ۳-۴- اور ۵ اپریل ۱۹۳۶ء کو بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ اس اُتسو میں شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے مشہور مہانو بھاؤ پنڈت اور بھجنیک شامل ہوئے اور آنند برسا کر گئے۔ سوامی دھیرانند جی سرسوتی۔ پنڈت بنارسی لال جی بی۔ اے۔ پنڈت جگن ناتھ جی۔ شریمتی ودیاوتی جی۔ مہاشہ سنت رام جی پوری۔ مہاشہ سالگرام جی بھجنیک۔ شریمتی آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب کی مشہور جتھا بھجن منڈلی اور پنڈت سکھانند جی براجمان ہوئے تھے۔

۳ اپریل کو نگر کیرتن تھا۔ آگے آگے انگریزی بینڈ باجہ بج رہا تھا۔ اور اس کے پیچھے آریہ بھجن منڈلیاں بڑے منوہر اور سُندر گیتوں سے جنتا کو آنند کر رہی تھیں۔ ۴ بجے نگر کیرتن شروع ہوا اور ۶ بجے شام کے سماپت ہوا۔

۴ اپریل کو صبح ۷ بجے ہون یگیہ سے کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔ اور سوامی دھیرانند جی کے منوہر اپدیش "ست سنگ کی مہما" سے جلسہ کا آرمبھ ہوا۔ رات کو آریہ کوی دربار ہوا جس میں پنجاب کے مشہور کویوں مہاشہ مبلا رام جی بیر۔ نرنجن سنگھ جی۔ کنس راج جی گوہر۔ مہاشہ پرتھوی لال جی اور سوامی دھیرانند جی نے اپنی جدّت طبع کا ثبوت دیا۔ اور اس کے علاوہ سوشل مضامین پر کویتائیں ہوئیں جن سے ناظرین بے حد محظوظ ہوتے رہے۔

۵ اپریل کو سارا دن اُپدیشوں اور بھجنوں سے امرت ورشا ہوتی رہی۔ رات کو زیر صدارت پنڈت بنارسی لال جی بی۔ اے آریہ کانفرنس پروگرام پرچار کے متعلق ہوئی جس میں مختلف تجاویز پر غور کیا گیا۔ اردگرد کی سماجوں نے کانفرنس میں کافی حصہ لیا۔

اپیل پر ساٹھ روپے نقد جمع ہوئے۔ یہ اُتسو باعتبار حاضری اور بلحاظ چندہ کامیاب رہا۔ رشی لنگر کا انتظام بڑا اچھا تھا۔ جو مہاشہ کشن دیال جی کی نگرانی میں تھا۔ رات کے ۱۲ بجے جلسہ سماپت ہوا۔ سب حاضرین نے مل کر آرتی اور شانتی پاٹھ پڑھا اور جب تک آرتی اور شانتی پاٹھ ختم نہ ہوا سب حاضرین عقیدت مندی سے کھڑے رہے۔

(خوشی رام منتری آریہ سماج پھاگیاں)

ڈوگر کلاں میں دھرم پرچار :-

ڈوگر کلاں ضلع مظفرگڑھ میں سوامی رات کو ست سنگ ہوا کرتا ہوتی ہے۔ ہمارے یہاں آ کر ... منتری مہاشہ ... اور ... گورو نانک دیو جی اور رشی دیانند کی دھارمک کتھا سنائی۔ خریداری ...

کو ان سے شکشا گرہن کرنے کی ترغیب دلائی۔ اور رامائن اور مہابھارت سے مہاپرشوں کے اتہاس سنائے۔ لوگ ایسے ویاکھیان سننے کے بہت خواہش مند ہیں۔ میں نے جنتا کی شردھا کو دیکھ کر گوروکل بیٹ سوہنی مظفرگڑھ کے اناتھ بچوں کی سہائتا کے لئے۔ میری اس اپیل پر ڈوگر اور گرد و نواح کی ہندو آبادی نے پوتر شکشا کی سنستھا پورو کے اناتھوں کے لئے گندم دان دی۔ تقریباً ہر گھرانے نے اس امداد میں حصہ لیا۔ جس کے لئے میں ان دانی مہاشیوں کا بہت ممنون ہوں۔ اس دان سے صاف ستھرا ۸ من غلہ گندم اکٹھا ہوا۔ جو آج بتقریب سمت شنکروار پنڈت دھرم دیو جی مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل بیٹ سوہنی مظفرگڑھ کی سیوا میں بھیج دی ہے۔

(تیج رام ڈیروی)

آریہ سماج رنگون کا سالانہ چناؤ :-

پنجم اپریل ۱۹۳۶ء کو بروز اتوار ساڑھے ۶ بجے آریہ سماج رنگون کا سالانہ چناؤ حسب ذیل ہوا :-

پردھان مہاشہ لبھ داس۔ اپ پردھان مہاشہ رام راج سنگھ۔ منتری فقیر چند سودھی۔ اپ منتری (۱) مہاشہ پرمانند (۲) مہاشہ رام داس۔ خزانچی مہاشہ سیوا رام۔ لائبریرین مہاشہ رام نواس۔ آڈیٹر (۱) مہاشہ بی۔ پی سنگھ (۲) مہاشہ جے۔ این۔ سینہ۔ منیجر دھرمشالہ (۱) مہاشہ رام پرشاد سنگھ (۲) مہاشہ لبھنت رام۔

پرتنیدھی سبھا سد :- (۱) مہاشہ مکند لال (۲) پنڈت منفرداس (۳) پنڈت رام چند۔

آریہ سماج کے ہفتہ وار ست سنگ باروبق ہوتے ہیں۔ اور عنقریب ہی سالانہ جلسہ منایا جائے گا۔

(فقیر چند منتری آریہ سماج رنگون)

آریہ سماج جلالپور جٹاں کے سماچار :-

(۱) ۲۰ مارچ کو مہاشہ دلیسراج کمہار بزاز کے سپتر کا منڈن سنسکار آریہ سماج کی طرف سے ماسٹر دیو دیال جی بان پرستھی نے کر دیا۔ سنسکار کے بعد مہاشہ سیتا رام جی منگل افریقہ نواسی نے منڈن سنسکار کے متعلق ایک خود ساختہ یا موقعہ بھجن سنا کر آریہ بھائیوں کو آنند کیا۔ مہاشہ جی نے ایک روپیہ بطور دکشنا دیا۔ اور اپستھت آریہ بھائیوں کا لڈوؤں سے ستکار کیا۔

(۲) ۲۱ مارچ کو مہاشہ لچھمن ناتھ جی سیٹھی ولد لالہ ہری رام جی سیٹھی بزاز کے سپتر کا نام کرن سنسکار کروایا گیا۔ بالک کا نام ملراج رکھا گیا۔ مہاشہ جی کی طرف سے علاوہ دان کے ایک روپیہ پروہت جی کو دکشنا دی گئی۔ اور اپستھت آریہ پریوار کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا۔

(۳) جلالپور جٹاں اور اس کے قرب و جوار میں ہر قسم کے سنسکاروں کے لئے سیوک تیار رہتے ہیں۔ جس سجن کو ضرورت ہو۔ وہ فوراً آریہ کٹیا میں اطلاع دے۔

(۴) آریہ کٹیا جلالپور جٹاں میں دونو وقت اگنی ہوتر سندھیا۔ وید پاٹھ اور بھجن وغیرہ باقاعدہ لگاتار ہوتے رہتے ہیں۔

(دیو دیال بان پرستھی۔ آریہ کٹیا۔ جلالپور جٹاں)

آریہ سماج بھلوال کے سماچار :-

(۱) گوروکل کانگڑی ہردوار کی طرف سے ڈپوٹیشن زیر سرکردگی لالہ سکھ رام داس جی آیا۔ مبلغ چالیس روپے گوروکل کی سہائتا ہت دئے گئے۔

(۲) لالہ سوہن لال جی سٹیشن ماسٹر بھلوال نے اپنے گرہ پر شردھا پورک ہون یگیہ کرایا۔ آریہ سماج کے تقریباً تمام پرتشٹھت سجن تشریف فرما تھے۔

(۳) بیساکھی کے روز صبح آریہ سماج مندر میں ۱۰ آریہ بالکوں کے یگیوپویت سنسکار ہوئے۔ پانچ بالک و بالکاؤں کے منڈن سنسکار ہوئے۔ اور ایک آریہ بالک کا نام کرن سنسکار ہوا۔ مبلغ بیس روپیہ دان آریہ سماج کو پراپت ہوا۔ سنسکار پنڈت دھرم دت جی نے کرایا۔

(رام پیارا منتری آریہ سماج بھلوال)

آریہ سماج ہریانہ کا جلسہ ملتوی :-

ہریانہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ جو ۲۷-۲۸- اور ۲۹ اپریل ۱۹۳۶ء کو ہونا قرار پایا تھا۔ بوجہ پلیگ مجبوراً ملتوی کرنا پڑا ہے۔ اپدیشک اور بھجنیک صاحبان ان ایام میں آنے کی تکلیف گوارا نہ کریں۔ جس وقت یہ موذی مرض اس قصبہ سے دور ہو جائے گا۔ اُس وقت ہم سماج نہایت اُتساہ سے اپنا ملتوی شدہ سالانہ جلسہ منائے گا۔

(سنتو رام داس مہتہ)

آریہ سماج چیچا وطنی کا چناؤ :-

۲۵ مارچ ۱۹۳۶ء کے جنرل اجلاس میں حسب ذیل ادھیکاریوں کا نرواچن ہوا :-

پردھان ڈاکٹر پرمانند۔ اپ پردھان لالہ سندر داس آڑھتی۔ منتری مہاشہ دلیسراج برہم۔ کوشادھیکش مہاشہ آنند سوروپ۔ پستکادھیکش مہاشہ برکت رام۔

پرتنیدھی سبھا سد :- حکیم پرمانند ماسٹر سکھ دیو داس۔ لالہ امیر چند۔ مہاشہ چونی لال اور مہاشہ ہیرا سنگھ۔

(برکت رام پستکادھیکش آریہ سماج چیچا وطنی)

آریہ سماج جالندھر شہر کے سماچار :-

آریہ سماج جالندھر شہر کی واردک سادھارن سبھا کا ادھیویشن ۷ اپریل کو ہوا۔ جس میں حسب ذیل ادھیکاری چنے گئے :-

پردھان لالہ جگن ناتھ صاحب۔ اپ پردھان (۱) لالہ ... (۲) لالہ کرپا رام۔ منتری رام لال پیتا۔ اپ منتری لالہ منشی رام۔ پستکادھیکش پنڈت سالگرام۔ کوشادھیکش لالہ امر ناتھ۔

پرتنیدھی سبھا سد :- لالہ رام کشن۔ لالہ خیراتی رام اور لالہ برندا بن۔

(رام لال گپتا منتری)

گورداسپور - ۱۳ اپریل

یگیہ :- آج کھیمی پورنیما کے مبارک اُتسو پر آریہ سماج ہائی سکول ۔ ڈی ۔ اے ۔ وی کالج سیکشن نے مل کر نہر ٹیری ہیڈ ورکس پر گورو کل دکان پر ایک بڑا بھاری ہون یگیہ کیا ۔ ہاوا گوردت سنگھ جی نے یگیہ اور پروار ہفتہ کرائی ۔ حاضری کافی تھی ۔ سب کو پرشاد تقسیم کیا گیا ؛

آریہ سماج لدھیانہ کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج صابن بازار لدھیانہ ۔ ۱۶ اپریل ۔ آریہ سماج دیوان کا سالانہ جلسہ ۱۳ - ۱۴ - اور ۱۵ اپریل کو منایا گیا ۔ ۱۴ اپریل کو نگر کیرتن کیا گیا جس میں سکول کا بینڈ اور طلباء مختلف بھجن منڈلیاں ساتھ تھیں ۔ لالہ گیان چند جی ۔ مہاشہ کرشن جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور پروفیسر گیان چند جی مہاجن ڈی ۔ اے ۔ وی کالج جالندھر کے ویاکھیان ہوئے ۔ مہاشہ کرشن جی نے "اچھوت ادّھار کی ضرورت" کے وشے پر پرفاعلانہ لیکچر دیا ۔ اور بتلایا کہ کس طرح سناتن دھرمیوں اور کانگریس کے چھوت چھات کے پروگرام پر عمل کرنے کے باوجود آریہ سماج کو اس میدان میں کام کرنے کی اتنی ہی ضرورت ہے ۔ جتنی کہ آج سے نصف صدی پہلے مہرشی دیانند کے ظاہر کی تھی ۔ اسی طرح اور مختلف کام بتلائے ۔ جن کے کرنے کا ملکہ صرف آریہ سماج کو ہے ۔ پروفیسر گیان چند جی نے دو لیکچروں میں اپنشدوں کا مہتا اور سوا دھیائے کے فائدے اور اتہاس کی دو چار رنگ پستکوں کے مطالعہ کا لابھ بتایا ۔ جلسہ کی کارروائی کے بعد لالہ بھوانی رام جی منتری نے بتلایا کہ اس سال چندہ تقریباً پندرہ سو روپیہ ہوا ہے ؛

(نامہ نگار)

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کے سماچار :-

۱۵ اپریل ۱۹۳۴ء بروز اتوار شام کے ۵½ بجے منصدی لال آریہ کنیا پاٹھ شالہ انبالہ چھاؤنی کی آدھار شلا کی پوتر رسم ڈاکٹر لبھو رام جی نے ادا کی ۔ جنہوں نے اپنے پتا لالہ منصدی لال کی یاد میں دو ہزار روپیہ نقد اور تقریباً دو ہزار روپیہ کی قیمت کا احاطہ کنیا پاٹھ شالہ کو پردان کیا ۔ جس کی رجسٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے نام کرا کر کاغذات سبھا کو بھیج دئے گئے ۔

پنڈال اور یگیہ منڈپ بڑی شان و شوکت کے ساتھ سجایا گیا ۔ شام کے ۵½ بجے یگیہ شروع ہوا ۔ جس میں ڈاکٹر صاحب موصوف بہ پریوار سہت شامل ہوئے ۔ اور سب نے مل کر بڑے پریم سے گھی اور سامگری کی آہوتیاں دیں ۔ جنتا پر اس کا بہت اچھا پربھاؤ پڑا ۔ ہزاروں نر ناری کی بھیڑ اس جلسہ میں اکٹھی تھی ۔ یگیہ کی

سماپتی پر حاضرین کے گلوں میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے ۔ ڈاکٹر لبھو رام جی کو پردھان چنا گیا ۔ آپ نے اپنے دستِ مبارک سے کنیا پاٹھ شالہ کی لڑکیوں کو انعامات تقسیم کئے ۔ اور مندرجہ بالا رقم اور زمین کے علاوہ ایک ہزار روپیہ اپنی دھرم پتنی اور ایک سو ایک روپیہ اپنے بھائی صاحب کی طرف سے دینے کا اعلان کیا ۔

ڈاکٹر صاحب موصوف بڑے ہی اُدار چت دانی سجن ہیں ۔ ہر سال سینکڑوں روپیہ سے وید پرچار ۔ گورو کل اور آریہ سماج کی سہائتا کرتے رہتے ہیں ۔ رائے صاحب امرت لال اور ماسٹر برج لال جی وغیرہ کئی سجنوں کے بھاشن ہوئے ۔ اس کے بعد حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا ۔ اور ویدک دھرم کے نعروں کے ساتھ اُتسو کی کارروائی سماپت ہوئی ؛

(لال چند پردھان آریہ سماج گورو کل بھاگ انبالہ چھاؤنی)

آریہ ویر دل دھرم کوٹ کا سالانہ چناؤ :-

۱۳ اپریل بروز منگل ۴ بجے شام کے آریہ ویر دل ہذا کے ممبران کی ایک میٹنگ زیر صدارت پنڈت دیوان چند شرما سابق پردھان آریہ ویر دل منعقد ہوئی ۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران سرو سمتی سے منتخب کئے گئے :-

پردھان پنڈت دیوان چند شرما ۔ اُپ پردھان مہاشہ پیارے لال تریون ۔ منتری مہاشہ نہال چند راجپوت اور سرداری لال بھنڈو اُپ منتری مہاشہ دیوراج ابرول ۔ خزانچی مہاشہ چمن لال بھنڈو ۔ لائبریرین مہاشہ وید راج ابرول ۔ اُپ لائبریرین مہاشہ لکشمی چند ابرول ۔ انچارج سامان آریہ ویر دل مہاشہ گوربخش سنگھ سیٹھی ؛

ممبران انترنگ سبھا :- مہاشہ دیوان چند شرما ۔ مہاشہ پیارے لال ۔ مہاشہ سرداری لال بھنڈو ۔ مہاشہ نہال چند راجپوت مہاشہ دیوراج ابرول ۔ مہاشہ وید راج ابرول ۔ مہاشہ جگدیش چندر ۔ مہاشہ چمن لال بھنڈو ۔ مہاشہ گوربخش سنگھ سیٹھی ۔ مہاشہ دیوان چند راجپوت اور مہاشہ اقبال چند تریون ؛

(نہال چند راجپوت سکرٹری آریہ ویر دل دھرم کوٹ رندھاوا)

آریہ سماج رجوعہ کے سماچار :-

۱۳ اپریل کو شریمان ملک لکھمی داس صاحب ملہوترہ ایم ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی پلیڈر و پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی لائل پور یہاں تشریف لائے اور پاٹھ شالہ ہذا کا معائنہ فرمایا ۔ استریوں نے

سندھیا ۔ بھجن ۔ وید منتروں کے گانے اور دو تقریریں بھی کیں ۔ اور پھر شریمتی کملا دیوی جی مکھیہ ادھیاپکہ پاٹھ شالہ ہذا نے ملک صاحب کی خدمت میں ایڈریس پڑھ کر سنایا ۔ جس پر ملک صاحب نہایت محظوظ ہوئے ۔ اور آپ نے ایک مدلل و مؤثر تقریر استریوں اور کارکنان کے لئے کی ۔ نیز مبلغ بیس روپیہ دان دیا جس میں سے ۱۰/ روپے استریوں کی مٹھائی کے لئے اور دس روپے پتری پاٹھ شالہ کی سہائتا کے لئے ہیں ۔ شریمان جی کی اس کمال اُدارتا کے لئے پاٹھ شالہ کی طرف سے ان کا ہارک دھنیہ واد کیا گیا ۔ اور شریمان جی نے وعدہ فرمایا ۔ کہ وہ آئندہ ہمیشہ پتری پاٹھ شالہ کی ترقی و بہبودی کا خیال رکھیں گے ۔ جس کے لئے پتری پاٹھ شالہ اُن کا اتینت دھنیہ واد کرتی ہے ؛

(جیون لال منتری بیاداس آریہ پتری پاٹھ شالہ رجوعہ ۔ ضلع جھنگ)

ٹاؤن آریہ سماج کراچی میں شدھی :-

۱۳ اپریل کو ٹاؤن آریہ سماج کراچی دوارہ ایک نو مسلم کی جو کہ ۵ سال سے مسلمان ہو چکا تھا ۔ شدھی کی گئی ؛

نیز آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ۲۰ - ۲۱ - اور ۲۲ اپریل کو بڑے سماروہ سے منایا جائے گا ۔ پرسدھ سنیاسی اور ودوان اپدیشک اس موقعہ پر پدھاریں گے ؛

(گیان پرکاش آریہ منتری ٹاؤن آریہ سماج کراچی)

آریہ سماج مرار کے سماچار :- آریہ سماج مرار (گوالیار) کا سالانہ جلسہ بڑی رونق سے ہوا ۔ آریہ وِدیالیہ شالہ کے کھیل پبلک نے بہت پسند کئے ۔ سیٹھ مگن پرشاد جی اور سیٹھ منشی لال جی وغیرہ نے کئی چھوٹے چھوٹے بچوں کو چاندی کے میڈل دئے ۔ شری موہن لال جی مجسٹریٹ نے وِدیالیہ شالہ کے بچوں کو مٹھائی تقسیم کی ؛

۲ آریہ سماج ہذا کا سالانہ چناؤ حسب ذیل ہوا :-

مہاشہ پنا لال جی ریٹائرڈ انجنیئر پردھان + ماسٹر رگھو نندن لال جی اور ٹھاکر بینی سنگھ جی اُپ پردھان + پنڈت دیودت جی منتری + مہاشہ بھوج راج جی اُپ منتری + سیٹھ پھول چند جی کوشادھیکش + مہاشہ بابو لال جی ایم نرپ کا دھیکش ؛

(سکرٹری آریہ سماج مرار)

آریہ سماج ملکوال کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج ملکوال ضلع گجرات کا سالانہ جلسہ ۴ - ۵ - اور ۶ مئی ۱۹۳۴ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا ۔ ۴ مئی کی شام کو سنکیرتن اور راگ سمیلن ہو گا ۔ ۵ - اور ۶ مئی کو پرسدھ مہاتما سنیاسی اور آریہ اپدیشک و بھجنیک اپنے منوہر ویاکھیانوں اور بھجنوں دوارہ جنتا کو کرتارتھ کریں گے ۔ دھرم ابھیلاشی بھائیوں کو پدھار کر لابھ اٹھانا چاہئے ؛

(پریتم داس منتری آریہ سماج ملکوال)

شوک جنک سماچار :- پنڈت دیوناتھ جی ۔ مہاشہ امرناتھ جی اور مہاشہ ملکراج جی کے پتا کا دیہانت بھیرہ میں ہو گیا ۔ انہوں نے رسم دستار بندی گوجرانوالہ میں کی ۔ انہوں نے اس موقعہ پر ۵۱/ روپے مختلف سماجک فنڈوں کو بطور دان دئے ۔ تفصیل دان حسب ذیل ہے :-

آریہ سماج گوجرانوالہ ۵ ۔ آریہ سماج مندر گوجرانوالہ ۲۵ ۔ یتیم خانہ گوجرانوالہ ۵ ۔ گورو کل گوجرانوالہ ۵ ۔ زلزلہ زدہ علاقہ بہار ۵ ۔ بھیرہ کنیا پاٹھ شالہ ۵ ۔ باقی روپیہ آریہ سماج امین آباد اور دیگر سنستھاؤں کو دیا گیا ہے ۔

(دیوی دتہ مل منتری آریہ سماج گوجرانوالہ)

علاولپور میں ویدک دھرم پرچار :-

۲۵ مارچ ۱۹۳۴ء سے ۲ اپریل ۱۹۳۴ء تک سوامی گنگا گری جی آچاریہ گورو کل راجکوٹ نے لالہ بنسی لال و رام چندر جی کے وشیش آگرہ سے گیتا کی اتی پربھاوشالی کتھا کی ۔ حاضری استری پرشوں کی کافی تھی ۔ سوامی جی کی کتھا کی شیلی و ودوتا کا پربھاؤ ہی ایسا تھا کہ ہر ایک نر ناری بڑے اُتساہ سے عین وقت پر کتھا سننے کے لئے آتا تھا ؛

۲ گورو کل راجکوٹ کے برہمچاریوں کا نائک چندر جی نے ۲ اپریل ۱۹۳۴ء کو دھنر و ڈیل کے کرتب دکھا کر مہا بھارت کا درشیہ پیش کیا ۔ جس کے لئے برہمچاری جی کا دھنیہ واد کیا گیا ؛

۳ ۳ اپریل ۱۹۳۴ء کو علاولپور کے آریہ ہندو نوجوانوں نے لاٹھی ۔ گتکا ۔ تلوار ۔ مرہٹی ۔ بانا اور پھوٹ رنیاوی کے کئی پرکار کے شاندار کرتب دکھلائے ۔ جب یہ کرتب دکھلائے جا رہے تھے ۔ تو ان کو دیکھ کر راجپوتی شان کا نظارہ تازہ ہو جاتا تھا ؛

(گوبند پرشاد سیوک ویدک دھرم پرچارک سنگھ علاولپور)

آریہ سماج قصور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج قصور کا ۲۵ واں سالانہ جلسہ ۱۴- اور ۱۵/ اپریل کو بروز سنیچر و اتوار آریہ سماج مندر میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ سالانہ جلسہ کے اپلکھش میں ۹/ اپریل سے ۱۳/ اپریل تک ہر روز رات کو ۸½ سے ۱۰½ بجے تک مہاشہ سنت رام جی کے بھجن اور سوامی رُدرانند جی کی وید کتھا ہوتی رہی۔ پہلے دن یعنی ۹/ اپریل کو سوامی دھیرانند جی نے وید کتھا کی۔ اور شریمتی مہادیوی جی نے بھجن گا کر سنائے۔ ۱۴- اور ۱۵/ اپریل کو دو دن اور رات بھجن و اپدیش ہوتے رہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے سوامی سوتنترانند جی۔ سوامی رُدرانند جی۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم۔ پنڈت دھرم دت جی اور پنڈت شیودت جی سدھانت شرومنی پدھارے۔ مہاشہ سنت رام جی کے بھجن و اپدیش میں حاضری بہت ہی زیادہ ہوتی رہی۔ مہاشہ سنت رام جی کی اپیل پر چار صد سے کچھ زیادہ روپیہ نقد اور وعدہ وید پرچار آریہ ندھیوں کے واسطے اکٹھا ہوا۔

۱۶/ اپریل کو استری سماج کا جلسہ بھی بڑی کامیابی سے ہوا۔ مہاشہ سنت رام جی کے بھجن و اپدیش کا بہت ہی اثر پڑا۔ ۱۹/ اپریل کو ... پرشاد کا سما دھان ... اور نفر ... دعوت ... صاحبان ... جلسہ کے دنوں ... پارٹی کی دعوت ... موصول ہوئی جو کہ منظور کر لی گئی ہے۔ اس کا درتانت پھر کیا جائے گا۔

(کشن لال منتری آریہ سماج قصور)

آریہ سماج کیمبلپور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کیمبلپور کا ۱۷واں وارشک اُتسو بڑی دھوم دھام سے ۲۳ سے ۲۷ مارچ تک منایا گیا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے اپدیشک جیند جی مکھیہ ادھشٹاتا دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور۔ پنڈت پورنچندر جی سدھانت شرومنی۔ پنڈت اندر جی ودیا النکار سناتک گورکل کانگڑی تھا مہاشہ شمشیر سنگھ جی اور مہاشہ بالمکند جی بھجن اپدیشک پدھارے تھے۔ راولپنڈی سے لالہ وزیر چند جی پردھان آریہ سماج راولپنڈی وشیش طور پر دھرم سنبند کی امرت ورشا کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے سوبھاگیہ سے گورکل وشو ودیالیہ کانگڑی کے وید اُپادھیائے پنڈت چندرکانت جی وید واچسپتی دھن سنگرہ کے لئے سرحد کے علاقہ میں آئے ہوئے تھے۔ پنڈت اندر جی کے آگرہ پر آپ نے ایک منوہر ویاکھیان ریاچل سوسائٹی کی طرف سے پنجابی کوی شری پنڈت گینارام جی دیر لے مبحک لیٹنیٹرن دوارہ تھا کو آکرشت تھا آنندت کیا۔ اس برس کا یہ اُتسو پچھلے اُتسووں سے ادھک سبھلتا سے سماپت ہوا۔ پرتی ورش اُتسو تین دن منایا جاتا تھا۔ پرنتو اس سال پانچ دن یہ دھرم میلہ لگا رہا۔ ویدک دھرم پریمیوں نے چھ چھ کر امرت رس کا پان کیا۔ اس ورش کی اُتسو ویکھ کاروائی میں آریہ سمیلن بہت ہی اُتم پورن سمیلن تھا۔ پردھان پد کو لالہ وزیر چند جی نے سشوبھت کیا تھا۔ اس میں نمن نکت پرستاو سرو سمتی سے سویکرت ہوئے۔

لہ یہ سمیلن پرتیک آریہ بھائی سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو آریہ سماج کی برادری کا انگ سمجھے۔ اور دوا ۱۵ آدی سمبندھ جنم مولک جات پات کی سیما تھا اپیکھشا کرتے ہوئے گُن و کرم انوسار آریہ برادری میں ہی کرے۔ تھا سنسکاروں پر کم سے کم خرچ کرے۔

۲ یہ سمیلن دن بدن بڑھتی ہوئی بیشرمی نیمنتا کے پرچار کو روکنے کے لئے آریہ جنتا سے وشیش روپ سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ آریہ پریواروں میں آریہ سنسکرتی ورودھی لہر کو روکنے کا اُچت پربندھ کرے۔

۳ یہ سمیلن ہندی پرچار کو بڑھانے کے لئے پرتیک آریہ تھا ہندو بھائی سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنی سنتانوں تھا پریواروں کو اوشیہ طور پر ہندی پڑھا دے۔ اور ہر کام میں ہندی بھی کا ہی پریوگ کرے۔

(ب) تھا۔ نشکھنتا و بھاگ سے پرارمبھ تھا۔

گوروکل اندرپرستھ کے سماچار

۱- سب منتربنیوں کلم پریکھشا پرینام نکل گیا ہے۔ چھٹی جماعت میں صرف تین لڑکے فیل ہوئے ہیں۔ ان لڑکوں کی دوبارہ پریکھشا ہوگی۔ باقی سب پاس ہیں۔ ساتویں جماعت میں کوئی لڑکا فیل نہیں ہوا۔ آٹھویں جماعت کا مقابلہ کا امتحان ہوتا ہے۔ سب شاکھاؤں کے ودیارتھی گوروکل اندرپرستھ آکر امتحان دیتے ہیں۔ اس دفعہ ۸۰ لڑکے پریکھشا میں بیٹھے۔ جن میں سے اکتیس لڑکے پاس اور ۹ فیل ہوئے ہیں۔ نویں جماعت میں کوئی لڑکا فیل نہیں ہوا۔ دسویں جماعت کا پرینام ابھی نہیں نکلا۔ پرایہ سب جماعتوں کے نتائج تسلی بخش ہیں۔ پریکھشا میں پرایہ سب باہر کے ایسے ودوان تھے۔ جو کڑے اور بے لحاظ ممتحن سمجھے جاتے ہیں۔

شری سوامی سوتنترانند جی کے نریکھشن میں دشم شریجی کے ویاکرن۔ سماہتیہ۔ دھرم شکھشا اور آریہ بھاشا کے پرچے تھے۔ اور باہر کے ودوانوں دوارہ دیکھے گئے۔ لالہ نرنجن دیو جی بی۔ اے۔ بی ٹی سیکنڈ ماسٹر ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول دہلی انگلش اور سائنس کے پریکشک تھے۔ پروفیسر سنت رام صاحب ایم۔ ایس۔ سی سینٹ سٹیفن کالج دہلی۔ پروفیسر گوکل صاحب ایم۔ ایس سی رامجس کالج دہلی نے بکمال مہربانی اپنا قیمتی وقت خرچ کر کے برہمچاریوں کی پریکٹیکل سائنس انگلش اورل کی پریکھشا لی۔ لالہ کدرناتھ صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی اور لالہ ساکھی رام صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی نے حساب اور اتہاس کے امتحان لئے۔ ہم ان سب ودوانوں کا ہاردک دھنیہ واد کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے بڑی تکلیف گوارا کر کے اپنا قیمتی وقت دیکر لڑکوں کے امتحانات لئے۔ اور بہت مفید مشورے دیے۔ پریکھشا پرینام سنرکشکوں کو دو چار دن تک مل جائے گا۔

۲- نئے سال کی پڑھائی شروع ہو گئی ہے۔ یہ سیشن صرف ایک ماہ کا ہوتا ہے۔ کیونکہ ادھر گرمی جلد شروع ہو جاتی ہے۔ ۱۵ مئی سے ودیالیہ ڈیڑھ ماہ کے لئے بند ہو جائے گا۔ جو سنرکشک چاہتے ہیں۔ کہ اس ڈیڑھ ماہ میں لڑکے پہاڑوں کی یاترا کریں۔ انہیں اپنے اپنے برہمچاریوں کے سفر خرچ کے لئے روپے بھیجنے ضروری ہیں۔ اگر دس روپیہ سے کم سفر خرچ ہوا۔ تو باقی ماندہ رقم ان کی فیس کے حساب میں مجرا ہو جائے گی۔ اگر زائد ہوا۔ تو اور منگا لی جائے گی۔ فی الحال صرف دس روپیہ بھیجنے کی کرپا کریں۔

۳- ہمیں یہ جان کر بڑا تعجب ہوا۔ کہ کئی بھائی اب تک بھی یہی رائے رکھتے ہیں۔ کہ گوروکل اندرپرستھ کی آب و ہوا اچھی نہیں ہے۔ یہ ایک وہم ہے۔ جس کا دور کیا جانا ضروری ہے۔ ایسی رائے رکھنے والے پرایہ وہ اصحاب ہیں جنہوں نے شاید گوروکل اندرپرستھ کے درشن بھی نہیں کئے۔ اگر درشن کئے بھی ہوں گے۔ تو صرف ایک دو گھنٹہ ٹھہر کر واپس چلے گئے ہوں گے۔ مہاتما گاندھی۔ ڈاکٹر انصاری۔ پنڈت مدن موہن مالویہ۔ مسٹر سرو جنی نائیڈو۔ بھائی پرمانند اور ڈاکٹر مونجے صاحب اتیادی سب بڑے بڑے نیتا یہاں پدھار چکے ہیں۔ اس کے علاوہ حکام ضلع بھی کئی دفعہ یہاں پدھار چکے ہیں۔ ان کی سمتیاں بھی میرے پاس لکھت موجود ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کئی اراکین نے بھی جو گمہے لگا ہے نریکھشن کرنے کے لئے یہاں آتے رہتے ہیں۔ اپنی سمتیاں دی ہیں۔ ان کی رائے کی بھی دقت ہوتی چاہیے۔ ان سب مہانوبھاؤں کی سمتی میں تو یہ استھان بہت سندر اور ٹھیک ہے۔ اور ہم لوگ جو یہاں رہتے ہیں۔ ان کی رائے بھی یہی ہے۔ پھر نا معلوم کئی بھائی اب تک ایسی غلط رائے کیوں بنا لے بیٹھے ہیں؟ انہیں اب یہ خیال دل سے دور کر دینا چاہیے۔ اور اس گوروکل کو اُنت ہونے دینا چاہیے۔ کوئی بھائی اس کی ترقی میں سدراہ نہ ہو۔ اس گوروکل کے اُنت ہونے کی بہت سی possibilities ہیں۔ دہلی کی جنتا اس گوروکل کی خوب امداد کرتی ہے۔ دور دراز بیٹھے ہوئے لوگ اگر اس پر پتھر پھینکتے ہیں۔ تو یہ بات محض مضحکہ خیز ہے۔

(ایک گوروکل ہتیشی)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے بہار ریلیف کا کام

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے بہار کے زلزلہ زدہ علاقہ میں دو ماہ سے سہایتا کا کام ہو رہا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کو اس فنڈ میں دانیوں کی طرف سے چودہ ہزار کے قریب روپیہ پہنچ چکا ہے۔ علاوہ سبھا کو اس کے ساتھ الحاق شدہ کئی آریہ سماجوں کی طرف سے سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے ساتھ بھی دھن بھیجا گیا ہے۔ ماہ جنوری کے آخیر میں منتری پنڈت ٹھاکر دت جی شرما امرت دھارا اور کارکنوں کے ساتھ علاقہ کے حالات کو خود دیکھنے اور سہایتا کے کام کا طریق نشچے کرنے کے لئے وہاں گئے تھے۔ بعد ازاں لالہ بوسا رام جی ریٹائرڈ سٹور کیپر این۔ ڈبلیو۔ آر کی زیر نگرانی سہایتا کا کام شروع کر دیا گیا۔ اس وقت ضلع چمپارن میں امداد کے تین سنٹر اور ضلع مظفر پور میں ایک سنٹر جاری ہے۔ ان سنٹروں سے آفت زدہ بھائیوں کو بھوجن اور دستر امداد دی جاتی ہے۔ ان کے لئے رہائش کے لئے چھپر بھی بنا لئے گئے ہیں۔ اور جو کنوئیں ریت سے بھر گئے تھے۔ علاوہ ازیں وہ بھی صاف کرایا گیا ہے۔ جو متوسط الحال لوگ خیرات کے طور پر امداد لینا مناسب نہیں سمجھتے۔ ان کے لئے سستی دوکانیں جاری کی گئی ہیں۔ مہاتما گاندھی جی نے بہار کے دورہ میں بابو راجندر پرشاد جی کے ہمراہ ان دوکانوں کا معائنہ کیا۔ اور اس کام کی بڑی تعریف کی۔ اور سنٹرل ریلیف کمیٹی کو بھی اسی قسم کی سستی دوکانیں جاری کرنے کی ہدایت کی۔ اس وقت اس سبھا کی طرف سے منتری لالہ بوسا رام جی کے علاوہ پنڈت رام سروپ جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لالہ شام لال جی پردھان آریہ سماج رام گلی لاہور اور لالہ شادی رام جی آریہ سماج وچھووالی لاہور کام کر رہے ہیں۔ اور مہتہ السنیشر داس جی ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر کچھ عرصہ کام کرنے کے بعد لوٹ آئے ہیں:۔

دیویوں میں کام:۔ آریہ سماج وچھووالی لاہور کی اردھ شتابدی پر جو آریہ مہیلا سمیلن لاہور میں ہوا تھا۔ اس کا ۶۰۰/ روپیہ سے کچھ زائد بچا پڑا تھا۔ سمیلن کی سواگت کارنی سبھا نے یہ روپیہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے حوالہ کر دیا۔ کہ سبھا اس روپیہ سے پیڑت دیویوں اور اناتھوں کی اُچت سہایتا کرے۔ سبھا نے شریمتی پنڈتہ وِدیاوتی دیوی جی سابق اپدیشکا سبھا ہذا کو اس کام کی انجام دہی کے لئے بہار بھیج دیا ہے۔ پنڈتہ جی نے مصیبت زدہ دیویوں کے جو چشم دید حالات لکھے ہیں۔ انہیں پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ پنڈتہ جی کے پرشار سے ان دیویوں کو سہایتا پہنچانے کا کام خوش اسلوبی سے ہو گا:۔

کاریہ کا آگامی پروگرام:۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے ریلیف کے کام کو چلانے کے لئے لاہور میں ایک سب کمیٹی "بہار ریلیف کمیٹی" کے نام سے بنائی گئی تھی جس کے پردھان پنڈت ٹھاکر دت جی شرما امرت دھارا لاہور ہیں۔ اس کمیٹی کی ایک میٹنگ ۲ مارچ ۱۹۳۴ء کو اس بات کا نشچے کرنے کے لئے ہوئی تھی۔ کہ ریلیف کا آئندہ کام کس طریق سے چلایا جائے۔ کمیٹی ہذا نے نہایت غور و خوض کے بعد مندرجہ ذیل پرستاؤ سویکار کئے ہیں:۔

۱۔ یہ کمیٹی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے منتری لالہ بوسا رام جی۔ لالہ شام لال جی اور دیگر آریہ ورکروں کی ان تھک کام اور انتھک سیوا کے لئے جو انہوں نے بہار میں پچھلے دو ماہ میں کی ہے۔ تعریف کرتی ہے۔ اور اس کے لئے ان کا دھنیہ واد کرتی ہے:۔

۲۔ موتی ہاری کے آریہ بھائیوں کا پرستاؤ پڑھا گیا۔ کہ موتی ہاری میں ایک آریہ محلہ بنایا جائے۔ نتیجہ ہوا۔ کہ یہ تجویز منظور ہے۔ منتری لالہ بوسا رام جی گورنمنٹ سے زمین کی منظوری لے کر یہ کام شروع کرا دیں۔ جو آریہ بھائی خود اپنے مکان بنانے کی توفیق رکھتے ہوں۔ انہیں اس محلہ میں مکان بنانے کی پریرنا کی جائے۔ اور جو آریہ بھائی یہ خرچ برداشت نہ کر سکتے ہوں۔ ان سے سبھا کے خرچ پر بنوا دئے جائیں:۔

۳۔ موتی ہاری میں مجوزہ محلہ میں ایک بلاک اناتھ آلیہ کے لئے بنایا جائے:۔

۴۔ لالہ بوسا رام جی سے پرارتھنا کی جائے۔ کہ وہ باقی شہروں میں بھی متذکرہ طرز کے محلے بنانے کی کوشش کریں:۔

۵۔ سستی دوکانوں کا کام جاری رکھا جائے۔ اور اس کام کے لئے مزید کارکن بھیجے جائیں:۔

۶۔ ضلع چمپارن میں بیج اور مزید ریلیف بانٹنے کے لئے جاری کئے جائیں:۔

(گیا نچند سکریٹری بہار ریلیف کمیٹی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور)

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

ओ३म

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

قیمت { سالانہ ...... للعہ ...... ممالک غیر سے للعہ
ششماہی ...... عہ ...... فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۱۷	SUNDAY 29th April 1934	اتوار ۱۷ بیساکھ سمت ۱۹۹۱ مطابق ۲۹ اپریل ۱۹۳۴ء - دیانند ابد ۱۱۰	جلد ۳۰

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں ؎

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیشیہ ہے یعنی شاریرک۔ آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا ؎

۷۔ سب سے پریتی پُورک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے ؎

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے ؎

۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے ؎

۱۰۔ سب منشیوں کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور ہر ایک نیم میں سب سوتنتر رہیں ؎

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مُول پرمیشور ہے

۲۔ ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو ادھار، سرو ایشور، سرو ویاپک، سرو انترجامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہئے ؎

وید امرت

یجروید | رگوید

अग्ने नय सुपथा राये अस्मा विश्वानि देव वयुनानि विद्वान।
युयोध्य स्मज्जुहुराणमेनो भूयिष्ठां ते नम उक्तिं विधेम। ॥२६॥

یجروید۔ ادھیائے ۵ منتر ۳۶

اس پوتر وید منتر کا منتر درشٹا رشی "دیرگھ تما" ہے۔ دیوتا "آتما" ہے۔ چھند "ترشٹپ" ہے اور سور "گاندھار" ہے۔ یہی پوتر وید منتر یجروید کے پانچویں ادھیائے کا منتر نمبر ۳۶ ہے۔ اور رگ وید میں بھی پہلے منڈل کے ۱۸۹ سوکت کا پہلا منتر ہے۔

اس پوتر وید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ جو لوگ ستیہ بھاؤ سے پرمیشور کی اُپاسنا کرتے۔ یتھا شکتی اُس کی آگیا کا پالن کرتے۔ اور سرو پر سنسکار کے یوگیہ پاتر کو مانتے ہیں۔ اُن کو دیا لو ایشور پاپ آچرن مارگ سے پرتھک کرکے دھرم یکت مارگ پر چلا کر اور گیان دے کر دھرم ارتھ کام اور موکش کو سدھ کرنے کے لئے سمرتھ کرتا ہے۔ اس سے ایک ادوتیہ ایشور کو چھوڑ کر کسی دوسرے کی اُپاسنا کداپی نہ کریں ؎

دنیا ایک اونچی گھاٹی ہے۔ یہاں قدم قدم پر رکاوٹ حائل ہوتی ہے۔ انسانوں کی ایک بڑی بھاری اکثریت اس وقت شیطانی سنسکاروں کی غلام بنی ہوئی ہے۔ معصوم اور عادل انسانوں کو ہر وقت ظالموں اور جابروں کی چوٹیں سہنی پڑتی ہیں۔ اس لئے ایسی حالت میں ایک الپگیہ انسان کے لئے اس کے سوائے اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ وہ صبح و شام ایشور سے یہ پرارتھنا کرے۔ کہ اے (देव) دیو سوروپ (अग्ने) پرکاش سوروپ کرونا مئے جگدیشور (सुपथा) سر اُستفیض سے (विश्वानि) جملہ اقسام کے (वयुनानि) پرشست گیانوں کو (नय) پراپت کیجئے۔ (विद्वान) سب کے جاننے والے آپ ... (अस्मान) ہم لوگوں سے کٹلتا روپ (एनः) پاپ آچرن کو (युयोधि) پرتھک کیجئے تاکہ ہم اس سنسار میں رہتے ہوئے ہر ایک قسم کے نہ صرف دکھ سے بچ سکیں بلکہ (अस्मान) ہم جیووں میں (राये) وگیان دھن یا دھن ہونے سے ہونے والے سکھ کی پراپتی کے لئے ایسی اُتسکتا ہو جس سے ہمارے اندر آستک بھاؤ کا اس قدر سنچار ہو جائے۔ کہ ہم (ते) آپ کی (भूयिष्ठां) زیادہ سے زیادہ (नम) نمرتا بھری ہوئی (उक्तिं) شکار سے بھری ہوئی پرشنسا کو (विधेम) سیون کریں۔ اور ہمیشہ سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے آپ کے نام کا ہی سمرن کریں۔ اور کبھی ستیہ پتھ سے وِمکھ نہ ہوں ؎ (اوم شم)

سام وید | اتھرو وید

اہلو البیہ ور کی ضرورت

ایک پڑھی لکھی سوشیل روپ وتی جوان کنیا کے لئے کنوارے یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ آریہ خیالات کے نوجوان کو ترجیح دی جائے گی۔

خط و کتابت کا پتہ:-

۲۲۳ معرفت اخبار "پرکاش" لاہور

ور کی ضرورت

ایک پڑھی لکھی کنیا کے لئے ایک بھاٹیہ خاندان کے آریہ ور کی ضرورت ہے جس کی آیو ۲۵ برس کے لگ بھگ ہو۔ اور برسر روزگار ہو بھلے خاندان والے جہیز کے لالچی درخواست نہ کریں۔ خط و کتابت بپتہ ذیل پر ہو:-

لالہ رام مل سونتی بی۔ اے۔ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر جامکی۔ ضلع سیالکوٹ

ور کی ضرورت

ایک اعلےٰ گھرانہ کی کھتری کل آنند۔ سوشیل پڑھی لکھی نوجوان ہر پرکار سے یوگیہ کنیا کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ ور کا آریہ سماجی خیالات کا ہونا ضروری ہے۔ وواہ جلد کرنیکے خواہشمند اصحاب بپتہ ذیل پر خط و کتابت کریں:-

سالگرام کپلا

ایڈووکیٹ لدھیانہ

ودھوا کی ضرورت

ایک برسر روزگار آریہ سجن جن کی ماہوار آمدنی ایک سو روپیہ سے زیادہ ہے۔ اور جن کی آیو لگ بھگ ۴۰ برس ہے۔ کے لئے ایک لکھی پڑھی سدا چاری ودھوا کی آوشیکتا ہے۔ ودھوا کی عمر ۲۵ ورش سے ادھک نہیں ہونی چاہیئے۔ ذات پات کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔ بتر وبوہار مندرجہ پتہ پر ہونا چاہیئے:-

دیو ناتھ انسپکٹر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون۔ لاہور

ضرورت ہے

آریہ سماج مندر ہی پاٹھ شالہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے واسطے ایک ایس۔ وی ادھیاپک کی ضرورت ہے۔ درخواستیں بہت جلد بپتہ ذیل پر آنی چاہئیں:-

مہتر اداس پردھان آریہ سماج ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ ضلع لائل پور

ضرورت

اگر آپ ور کنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ ودیالیوں اور سکولوں کے لئے منیجروں ٹیچروں پاٹھشالاؤں کے لئے ادھیاپکاؤں اور اسی قسم کے ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" کی خدمات کو کبھی نہ بھولئے (منیجر)

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲ جمالستان للعہ (محصول ڈاک علاوہ)

دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

منیجر "نگار" لکھنؤ

آریہ اناتھ آلیہ مظفر گڑھ پنجاب آپکے دان کا مستحق ہے

یہ اناتھ آلیہ عرصہ زائد از ۲۶ سال پنڈت گنگا رام جی نے جاری کیا تھا۔ اس جگہ اناتھوں کو تعلیم دلا کر صنعتی تعلیم و اعلیٰ تعلیم کا پربندھ کیا جاتا ہے چنانچہ آجتک سینکڑوں اناتھ لائق بنکر اپنی روزی کما رہے ہیں۔ آمدنی کے کم ہو جانے کی وجہ سے بہت سے مستحق اناتھ داخل نہیں ہو سکتے۔ آلیہ کا مکان بہت تھوڑا ہے۔ ایک کمرہ بنوانا ضروری ہے اس لئے دانی پرشوں سے نویدن ہے۔ کہ اہل اناتھ آلیہ کی سہایتا کر کے پنیہ کے بھاگی بنیں۔ اور سردان کے موقعہ پر یاد رکھیں۔ نویدک مسٹر پنڈت راجندر پرشاد بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ ایڈووکیٹ۔ پردھان

آیورویدک فارمیسی گورو کل کانگڑی کی مشہور ادویات

چیون پراش

ہر موسم کے لائق، بڑھیا، لذت دار، ٹانک، کمزور اور بوڑھوں کا ایک مات سہارا۔ قیمت چار روپیہ سیر۔

نوٹ:- پورا حال جاننے کے لئے "چیون پراش" نام کا ٹریکٹ مفت منگائیے۔

سپاری پاک

عورتوں کی ماہواری سمبندھی سب تکلیفوں کو دور کرتا ہے۔ اور انہیں بچہ پیدا کرنیکے قابل بناتا ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ/۸)

ست شلاجیت

پیشاب کا بار بار آنا۔ پیشاب میں دھات آنا۔ کمر درد۔ درد گردہ۔ جگر کی کمزوری و خون کی کمی آدمی کے لئے ایک ہی دوائی ہے۔ قیمت ۱۲/ تولہ

مکردھوج

نیا خون۔ نیا ویریہ اور نئی طاقت پیدا کرتا ہے۔ قیمت ۵ روپیہ تولہ۔

مکردھوج وٹی معدہ کو قوت بخشتی ہے۔ قیمت بارہ روپیہ تولہ۔

بھیم سینی سرمہ

آنکھوں کے تمام امراض کا اکسیر علاج

قیمت تین روپیہ تولہ

فہرست ادویات مفت

پتہ:- آیورویدک فارمیسی گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور

برہما ایجنٹ:- ایچ۔ جی۔ جیٹھا ۶-۳۷۲/۳۸۳ منٹگمری سٹریٹ رنگون (برہما)

سنسار کی گتی

ایک جاپانی یوگی کی رحلت

جاپان کے سب سے زیادہ عمر رسیدہ ۹۰ برس کے یوگی ایبٹ سوزون ٹونوملے جو کہ شنو یگی بودھ مندر کے سب سے بڑے پجاری تھے۔ انہوں نے چیلوں کو اپنے پاس بلا کر پیش گوئی کی۔ کہ میں فلاں وقت پر ان تیاگ دوں گا۔ اور حیرت کا مقام ہے کہ انہوں نے اپنی پیش گوئی کے مطابق پران تیاگے۔ مرنے سے تین گھنٹے پہلے آپ نے اپنی آخری رسم خود ادا کیں۔

چین میں برطانوی سفیر:- پیکن۔ ۲۵ اپریل چین میں جو برطانوی سفیر متعین ہے۔ وہ چینی لیڈروں سے اپنے ذاتی تعلقات قائم کر کے شنگھائی سے پیکن کی طرف روانہ ہو گیا ہے۔

گوجرانوالہ میں پارسل گھر:- گوجرانوالہ۔ ۲۴ اپریل۔ لوگوں کی ایجی ٹیشن کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ حکام نے مقامی ریلوے سٹیشن میں پارسل گھر کا انتظام کر دیا ہے۔

عورت کا اقدام خودکشی:- امرتسر۔ ۲۴ اپریل۔ کل ایک مسلمان عورت اپنی ساس سے لڑ کر گھر سے نکل گئی۔ اور خودکشی کرنے کی نیت سے ریلوے لائن پر لیٹ گئی۔

پنڈت مالویہ پشاور جائیں گے:- راولپنڈی۔ ۲۱ اپریل۔ فرانٹیئر کانفرنس میں شمولیت کے لئے پنڈت مالویہ جی ۲۸ اپریل کی صبح کو یہاں سے پشاور روانہ ہو جائیں گے۔

دیہات پر اجتماعی جرمانہ:- چاٹگام۔ ۲۳ اپریل۔ دھورالا، قانونگو پارا اور حبیب پورہ کے دیہات کے باشندوں پر قانون انسداد دہشت انگیزی کے ماتحت اجتماعی جرمانہ کیا گیا تھا۔ اب انہیں نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ اگر انہوں نے جرمانہ ادا نہ کیا۔ تو اسے ان کی جائیدادیں قرق کر کے وصول کیا جائے گا۔

ایک کانسٹیبل کی خودکشی:- بنارس۔ ایک نوجوان پولیس کانسٹیبل کی لاش اس کے کمرہ میں پائی گئی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے خودکشی کی ہے۔

بارہ سالہ لڑکی کی گرفتاری:- کلکتہ۔ مسٹر بن منتھ داس بلیسٹر کی جنہیں مدنا پور سے نکالا گیا تھا۔ بارہ سالہ لڑکی کو مدنا پور سے دہشت انگیزانہ سرگرمیوں کے سلسلہ میں کلکتہ میں گرفتار کیا گیا تھا۔ دو ہفتہ پولیس کی حراست میں رہنے کے بعد عدالت نے اُسے رہا کر دیا۔

بمبئی کی چالیس ملیں بند ہو گئیں

بمبئی۔ ۲۵ اپریل۔ صبح سے ہڑتال کی حالت بدتر ہو گئی ہے عملی طور پر ساری ملیں بند ہیں۔ اور ہڑتالیوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا۔ ۵۱ ملوں میں سے صرف دس چل رہی ہیں۔ اور خیال ہے۔ کہ یہ بھی آج اپنا کام بند کر دیں گی۔ آج ہڑتالیوں کی تعداد ساٹھ ہزار سے زیادہ ہو گئی ہے۔ ہڑتالیوں اور پولیس کے درمیان کئی مقامات پر مڈبھیڑ ہوئی۔ مختلف مقامات پر جو پولیس گارڈ متعین تھے انہوں نے جلوس کو روک دیا۔ لیکن ہڑتالی پولیس کی ناکہ بندی کو توڑ کر نکل گئے۔ جب ان کو طاقت کے استعمال سے پولیس نے منتشر کر دیا تو انہوں نے پولیس پر پتھر پھینکے۔

پانچ مقامات پر پولیس کو لاٹھی استعمال کرنی پڑی۔ اور ایک موقعہ پر تو پولیس نے مسلح گاردوں کی بھی نمائش کی۔ ہڑتالیوں کا زیادہ تعداد لال باغ۔ ڈیلیسل روڈ اور کالاچوکی کے پاس ہے۔ پولیس کمشنر اور آپ کے نائب سارا دن فساد زدہ رقبے میں گشت کرتے رہے ہیں۔

ہڑتال کا فیصلہ دن:- بہت سی ملیں کام کرنے والوں کی کمی کی وجہ سے خود بخود بند ہو گئیں۔ جس سے وفادار مزدوروں اور ہڑتالیوں میں کوئی تصادم نہ ہوا۔ اس کے بعد صرف نو ملیں چل رہی تھیں۔ اور ان میں سے بھی صرف تین میں پورے مزدور کام کر رہے تھے۔ ہڑتالیوں کی تعداد اس وقت اندازاً ساٹھ ہزار کے قریب ہے۔ ہڑتالیوں نے کئی مقامات پر اپنے جلسے منعقد کئے۔ اور جلوس نکالے۔ ہڑتالیوں کے ساتھ پولیس کے جو تصادم ہوئے۔ ان میں کئی پولیس والے ہڑتالیوں کی سنگ باری سے زخمی ہو گئے۔ نصف درجن ہڑتالیوں کو پولیس نے گرفتار کر لیا۔ دو دکانیں ہڑتالیوں نے لوٹ لیں۔

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ:- چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے بعض مقامات کے سوائے دوسری جگہ جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت کر دی ہے۔ پولیس کمشنر اور ڈپٹی کمشنر پولیس پر ہڑتالیوں نے پتھر پھینکے۔ لیکن خوش قسمتی سے کوئی افسر مضروب نہیں ہوا۔

بنگلور کی واپسی:- لنڈن۔ ۲۵ اپریل۔ بنگلور کے ریاست میسور کو واپس دئے جانے کی جو تجویز در پیش ہے۔ سر اوڈوائر نے اس کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔

دورہ انگلستان:- لنڈن۔ ۲۵ اپریل۔ مہاراجہ سیام اور ان کی مہارانی صاحبہ انگلستان اس غرض سے تشریف لائیں گے کہ

کئی ہفتہ تک سارے انگلستان کا دورہ کریں۔ آپ کل ملک معظم کے ہاں کھانا کھائیں گے۔

محرم میں نظام کی شمولیت:- حیدرآباد۔ ۲۵ اپریل۔ حیدرآباد میں محرم کی جو تقاریب منائی گئیں۔ ان کو ختم کرتے ہوئے تعزیوں کو حسین ساگر ٹینک میں دفنا دیا گیا۔ نظام حیدرآباد اور آپ کے شاہی خاندان کے دیگر ممبروں نے ان تقاریب میں حصہ لیا۔

سولہویں کانفرنس کے التوا کی تجویز

بمبئی۔ ۲۵ اپریل۔ بمبئی کے بعض کانگرسی لیڈر یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ رانچی میں مسلم لیگ کی جو کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ اس کو غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔ کہ وہ اسے آل انڈیا کانگرس کمیٹی اور ورکنگ کمیٹی کے اجلاسوں کے بعد منعقد کریں۔

مسٹر جناح روبہ صحت:- بمبئی۔ ۲۵ اپریل۔ مسٹر محمد علی جناح جن کی فوری علالت تشویش پیدا کر رہی تھی۔ اب آہستہ آہستہ روبہ صحت ہیں۔

بہار میں پھر زلزلہ:- پٹنہ۔ نواحی علاقہ جات سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ دربھنگہ میں وقتاً فوقتاً دو تین دفعہ زلزلہ آیا۔ مگر ابھی تک کسی قسم کے نقصان کی خبر موصول نہیں ہوئی۔

جیل میں انقلابی لٹریچر:- چٹاگانگ۔ صدر سب ڈویژنل افسر کی عدالت میں ایک بنگالی نظربند موہنی داس کے خلاف مقدمہ چل رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جیل وارڈ میں اس کی کوٹھڑی سے انقلابی لٹریچر برآمد ہوا تھا۔

محصول میں اضافہ:- لنڈن۔ ۲۳ اپریل۔ غیر ممالک کے مال کی درآمد کے متعلق مشاورتی کمیٹی کی سفارش پر محکمہ خزانہ نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ کاغذ اور کاغذ کے بنے ہوئے گٹھوں پر جن کا وزن ۹۰ پونڈ سے زیادہ ہو۔ محصول میں ۲۰ فیصدی اضافہ کیا جائے۔ مگر وہ کاغذ یا گتہ اس سے مستثنےٰ ہوگا۔ جو کسی دیگر مال کا حصہ ہو۔

ضلع گورداسپور میں پلیگ:- گورداسپور۔ ضلع گورداسپور کے دیہات میں پلیگ کے کیس ہو رہے ہیں۔ پرسوں گورداسپور ہسپتال میں ایک بیمار کو داخل کیا گیا۔ جو کل مر گیا۔ موضع اودہ والی میں ایک مسلمان خاندان کے چار ممبروں میں سے تین مر گئے ہیں۔ اور چوتھا بھی نازک حالت میں ہے۔

جعلی سکے پکڑے گئے:- امرتسر۔ ایک سنار کی دکان پر پولیس نے چھاپہ مار کر چند جعلی روپے اور جعلی روپے بنانے کے سانچے برآمد کئے۔ تین گرفتاریاں کی جا چکی ہیں۔ تحقیقات ہو رہی ہے۔

بنگال کا نیا ایڈووکیٹ جنرل:- نئی دہلی۔

بطور پروٹسٹ خط و کتابت بند :-
الہ آباد ۔ ۲۳ اپریل ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ خان عبدالغفار خان نے جو ہزاری باغ جیل میں نظر بند ہیں خط و کتابت کے متعلق کچھ مراعات مانگی تھیں ۔ لیکن گورنمنٹ نے دینے سے انکار کر دیا ہے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے ۔ کہ خان صاحب نے بطور پروٹسٹ بیرونی دنیا سے ہر قسم کی خط و کتابت کرنی ترک کر دی ہے ؛؛

گھروں سے باہر نہ نکلو :- چٹاگانگ ۔ ۲۳ اپریل ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے قانون انسداد دہشت انگیزی کے ماتحت دہشت پسندوں سے نامہ و پیام کو روکنے کے لئے کئی ہندو نوجوانوں کے نام تازہ احکام جاری کئے ہیں جن میں انہیں ہدایت کی گئی ہے ۔ کہ وہ ۱۵ دن اپنے گھروں سے باہر نہ نکلیں ؛؛

سوراجیہ پارٹی کانفرنس :- رانچی ۔ ۲۳ اپریل ۔ توقع کی جاتی ہے ۔ کہ ۲ اور ۳ مئی کو سوراجیہ پارٹی کے سلسلہ میں ۱۵۰ ممبر آئیں گے ان میں سے ۵۰ مسلمان ہیں ۔ ڈاکٹر بی ۔ سی رائے ۵۰ ممبروں کی ایک پارٹی کے ساتھ ۳۰ اپریل کو یہاں پہنچ جائیں گے ؛؛

تار کٹے گئے :- الہ آباد ۔ ۲۳ اپریل ۔ ناگھو میلہ کے قریب کل ریلوے ٹیلیگراف کی تاریں کاٹی ہوئی پائی گئیں ۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے ؛؛

وکیل کو اڑھائی سال قید :- کانپور ۔ ۲۳ اپریل ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے باغیانہ تقریر کرنے کے جرم میں مسٹر بی ۔ سی جوشی وکیل کو ۲½ سال قید اور ۳۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے ۔ مسٹر جوشی کے خلاف زیر دفعات ۱۲۴ (الف) اور ۱۵۳ (الف) دو مقدمات چل رہے ہیں ؛؛

نئی دہلی میں آتشزدگی :- دہلی ۔ ۲۳ اپریل ۔ نئی دہلی کے قلی کیمپ میں آگ لگ جانے سے سینکڑوں غریب آدمی بے گھر ہو گئے ہیں ؛؛

روس جا رہے ہیں :- لنڈن ۔ یوم مئی کی تقریب کے سلسلہ میں ایک ڈیپوٹیشن یہاں سے روس جانے والا ہے مسٹر سکلاتوالا بھی اس کے ممبر ہیں ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ آپ دو ماہ تک روس کے مختلف حصوں کا دورہ کریں گے ۔ تا کہ اپنی آنکھوں سے اصل حالات کو دیکھیں ؛؛

جلسوں کی ممانعت :- بلفاسٹ ۔ پولیس نے "ایسٹر رائزنگ" کے سلسلہ میں ہونے والے جلسوں کی ممانعت کر دی ہے ۔ نیز اشتہارات اور پوسٹر وغیرہ پھاڑ ڈالے گئے ہیں ؛؛

بغاوت کے جرم میں سزا :- سکاٹ ۲۳ ...

... اپریل ۔ مقامی فرانسیسی سکول کے ایک افغان طالب علم کو خلاف قانون پولیٹیکل سرگرمیوں کی وجہ سے تین سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے ؛؛

رجسٹرار کو نوٹس :- احمد آباد کاشی ودیا پیٹھ کے سابق رجسٹرار کو جو اس وقت جیل میں سزا بھگت رہے ہیں ۔ نوٹس دیا گیا ہے ۔ کہ ودیا پیٹھ کی زمین کا مالیہ جلد ادا کرو ۔ یہ عمارت پولیس کے قبضہ میں تھی ؛؛

مسٹر جناح کی علالت :- بمبئی ۔ ۲۳ اپریل ۔ مسٹر جناح کو پرسوں انگلستان کو روانہ ہو جانا تھا ۔ مگر یکایک بیمار ہو جانے کی وجہ سے ان کی روانگی کچھ دنوں کے لئے ملتوی ہو گئی ہے ؛؛

دو ماہ کے لئے بند :- لاہور ۔ ۲۳ اپریل ۔ مولانا ظفر علی خان نے اعلان کیا ہے کہ مالی مشکلات کی وجہ سے "زمیندار" دو ماہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے ؛؛

شیخ عبداللہ کی آمد :- لاہور ۲۳ اپریل ۔ شیخ عبداللہ کشمیر کی اسمبلی کے معاملہ میں مسلم لیڈروں سے تبادلہ خیالات کرنے کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں ؛؛

ایک مہنت کا قتل :- مظفر گڑھ چند دن ہوئے ۔ موضع وان کھارہ کھالڑہ میں ایک مہنت کے چیلے اندر سنگھ کا قتل ہو گیا ہے ۔ پولیس نے اس سلسلہ میں دو سکھ گرفتار کئے ہیں ؛؛

ایک نوجوان کی خودکشی :- گوجرہ ۔ پرسوں ایک ہندو نوجوان تلسی رام نے گلے میں رسی ڈال کر خودکشی کر لی ہے ۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے ؛؛

سکھ مشنری کانفرنس کا اجلاس :- امرتسر ۔ ۲۳ اپریل ۔ آج سے سکھ مشنری کانفرنس کا اجلاس ہو رہا ہے ۔ آج صدر کا جلوس بھی نکالا گیا ؛؛

سر سنکرن نائر سورگباش :- مدراس ۔ ۲۴ اپریل ۔ سر سنکرن نائر آج شام کو ۶½ بجے اپنے داماد مسٹر مادھون نائر کے ہاں سورگباش ہو گئے ہیں ؛؛

سر ہیری ہیگ یو ۔ پی کا نیا گورنر :- شملہ ۔ ۲۴ اپریل ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سر ہیری ہیگ (ہوم ممبر گورنمنٹ آف انڈیا) کو سر میلکم ہیلی کی جگہ یو ۔ پی کا گورنر مقرر کیا گیا ہے ۔ سر میلکم ہیلی ۱۴ دسمبر کو استعفےٰ دے دیں گے ؛؛

مزدوروں کی ہڑتال :- بمبئی ۔ ۲۴ اپریل ۔ مزدوروں کی ہڑتال بدستور جاری ہے ۔ پولیس کے حکم کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں جاری ...

... نکالنے پر ۱۳ لیڈر گرفتار کر لئے گئے ہیں ؛؛

تخت نشینی کا جشن :- لنڈن ۔ ۲۴ اپریل ۔ گورنمنٹ کا ارادہ ہے ۔ کہ اگلے سال کنگ جارج کی تخت نشینی کا جشن اختتام کے ساتھ منایا جائے اس میں سلطنت کے دوسرے حصوں کے وزرائے اعظم کو بھی مدعو کرنے کا خیال کیا جا رہا ہے ؛؛

وظیفہ میں اضافہ :- سکندر آباد ۔ ۲۳ اپریل ۔ نظام حیدر آباد نے ایک تازہ فرمان کے ذریعہ سابق خلیفہ ترکی عبدالمجید کے الاؤنس کو چار صد پونڈ سے بڑھا کر پانصد پونڈ سالانہ کر دیا ہے ؛؛

پٹنہ میں واپس :- پٹنہ ۔ ۲۴ اپریل ۔ مہاتما گاندھی ۔ بابو راجیندر پرشاد اور مسٹر مظفر اداس وغیرہ آج شام کو یہاں پہنچ گئے ہیں ؛؛

انتخابات ملتوی ہو جائیں گے :- دہلی ۔ ۲۴ اپریل ۔ "رائز ویکلی" کا سپیشل نامہ نگار لنڈن سے لکھتا ہے ۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا بل کے پاس ہونے تک جنرل انتخابات ملتوی رہیں گے ۔ بل کی سیکنڈ ریڈنگ ۱۹۳۵ء کے مارچ سے پہلے زیر بحث نہیں آئے گی ؛؛

لارڈ ولنگڈن کی روانگی :- شملہ ۔ ۲۴ اپریل ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے ۔ کہ لارڈ ولنگڈن اور لیڈی ولنگڈن ماہ مئی کے وسط میں کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان جائیں گے ۔ اور اگست کے تیسرے ہفتہ میں واپس آئیں گے ؛؛

راولپنڈی میں ودھوا وواہ کانفرنس :- راولپنڈی ۔ ۳۰ اپریل اور یکم مئی کو آریہ سماج کلکٹر کے مندر میں ودھوا وواہ سہایک سبھا راولپنڈی سرکل کی طرف سے ودھوا وواہ کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ یکم مئی کو ایک عظیم الشان کوی دربار زیر صدارت منشی تلوک چند محروم منعقد ہوگا ؛؛

نئے لاء ممبر :- شملہ ۔ ۲۴ اپریل ۔ سر بی ۔ ایل متر ۲۸ مئی کو سر این ۔ این ۔ سرکار کو چارج دینے کے بعد کلکتہ کو روانہ ہوں گے ۔ آپ ۳ مئی کو دارجیلنگ میں گورنر بنگال کی ایگزیکٹو کونسل کی ممبری کا چارج لیں گے ؛؛

مسلم نیشنلسٹوں کی کانفرنس :- لاہور ۲۴ اپریل ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ سوراجیہ کانفرنس کے بعد لاہور میں پنجاب کے مسلم نیشنلسٹوں کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے گی ؛؛

مہاراجہ ہری سنگھ کی واپسی :- جموں ۔ ۲۳ اپریل ۔ مہاراجہ ہری سنگھ پرسوں یہاں آ گئے ہیں ۔ ۲۹ بیساکھ تک آپ سرینگر جائیں گے ۔ جو نیز مہارانی صاحبہ سرینگر چلی گئی ہیں ؛؛

سیتا رام بھارتی کی گرفتاری :- شملہ ۔ ۲۳ اپریل ۔ بے روزگاروں کی یونین کے کارکن مسٹر سیتا رام بھارتی کو کل کنڈا گھاٹ میں پولیس نے گرفتار کر لیا ۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد چھوڑ دیا ؛؛

پرکاش لاہور
۱۷۔ بیساکھ سمت ۱۹۹۱

سبھا کا اجلاس

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا وارشک ادھیویشن ۲۶ و ۲۷ مئی کو ہوگا۔ مجھے اس اجلاس کی اہمیت کے متعلق ایک شبد بھی کہنے کی ضرورت نہیں۔ آریہ سماجیں جانتی ہیں۔ کہ اس اجلاس کے فیصلوں کے مطابق سارا سال سبھا کا کام ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس اجلاس میں صحیح فیصلہ جات ہوں۔ اور وہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جب کہ نہ صرف یہ کہ سبھا کے تمام ممبر اس اجلاس میں شریک ہوں۔ بلکہ وہ پیش ہونے والے امور کے متعلق سوچ سمجھ کر آئیں۔ سبھا تین سال کے لئے رہتی ہے۔ اس عرصہ کے بعد نیا انتخاب ہوتا ہے۔ یہ ورش اس سیشن کا انتم ورش ہے۔ اس لئے بہت سی آریہ سماجوں کے پرتی ندھی تو پہلے ہی سبھا میں آئے ہوئے ہیں۔ پھر بھی کئی آریہ سماج ایسے ہیں۔ جنہوں نے اس وقت تک پرتی ندھی بھیجنے کے ادھیکار سے لابھ نہیں اٹھایا۔ اُن سے میں کہوں گا۔ کہ وہ اجلاس سے پہلے پہلے اپنے پرتی ندھی منتخب کر کے بھیج دیں۔ کوئی آریہ سماج جس کے دس سبھاسد ہوں۔ پرتی ندھی سے بغیر نہ ہونا چاہیے۔ کئی آریہ سماجوں نے جن کے پرتی ندھی پہلے سے ہی سبھا میں ہیں۔ اس ورش کا دشانش نہیں بھیجا۔ اُن سے میں پرارتھنا کروں گا۔ کہ وہ اپنا دشانش بھیج دیں۔ کیونکہ اس کے بنا اُن کے پرتی ندھیوں کے لئے آگامی ادھیویشن میں شامل ہونا کٹھن ہوگا۔

لیکن یہ باتیں آخر کار ایک فروعی حیثیت رکھتی ہیں۔ سب سے ضروری بات بجٹ ہے۔ اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ بجٹ کے ساتھ عام طور پر پرتی ندھی اداسینتا کا ویوہار کرتے ہیں اور غیر ضروری باتوں پر زیادہ وقت خرچ کر دیتے ہیں۔ چونکہ اجلاس دو دن سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے سمے کی تنگی کے باعث بجٹ کو یونہی پاس کر دیتے ہیں۔ ضرورت یہ ہے۔ کہ تمام فروعی امور سے وقت بچا کر سارا زور بجٹ پر لگا دیا جائے۔ اس کے سمبندھ میں دیکھنے والی بات یہ ہے۔ کہ خرچ اور آمدن برابر ہوتے ہیں یا نہیں۔ بڑی بڑی حکومتوں کی حالت میں بھی یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ آمدنی خرچ کے برابر ہے یا نہیں۔ جو حکومت اپنے خرچ کو اپنی آمدنی کی سطح پر نہ لا سکے۔ اُسے دیوالیہ قرار دیا جاتا ہے۔ اور اس کی ساکھ نہیں رہتی۔ آمدنی کی کمی نے بڑے بڑے ملکوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ تین سال ہوئے۔ جب انگلستان پر نازک وقت آیا تھا۔ اس کی ساکھ جاتی رہی۔ دوسرے ممالک کے لوگوں نے بینک آف انگلینڈ سے اپنا روپیہ نکالنا شروع کر دیا۔ اُس وقت کی گورنمنٹ نے امریکہ کے بینکوں سے قرض لینا چاہا۔ لیکن ان کی طرف سے یہ شرط عاید کی گئی کہ اپنا بجٹ برابر کرو۔ لیبر گورنمنٹ اس شرط کو منظور نہ کر سکی۔ اس لئے اسے مستعفی ہونا پڑا۔ نیشنل گورنمنٹ بنائی گئی۔ جس میں ہر سہ پارٹیوں کے آدمی لئے گئے۔ سمجھا یہ گیا۔ کہ انگلستان پر اس وقت بھی ویسی ہی آفت آئی ہے۔ جیسی کہ جنگ یوروپ کے وقت آئی تھی۔ اس نیشنل گورنمنٹ نے جہاں ایک طرف اپنے اخراجات کم کرنے کے لئے اپنے ملازمین کی تنخواہوں میں تخفیف کر دی۔ اور خرچ کے کئی پروگرام ملتوی کر دئے۔ وہاں اپنی آمدنی کو بڑھانے کے لئے اس نے کئی ٹیکس لگا دئے۔ انگلستان کے لوگوں کو بے شک تکلیف ہوئی۔ لیکن تین سال کے اندر اندر اس کی ساکھ از سر نو قائم ہو گئی۔ اور اب یہ حالت ہے۔ کہ گورنمنٹ کو نہایت ہی قلیل سود پر روپیہ مل رہا ہے۔ جس طرح ممالک غیر کو روپیہ گیا تھا۔ اُسی طرح واپس آ رہا ہے۔ اور آج انگلستان مالی طور پر پھر مضبوط ملک سمجھا جانے لگا ہے۔

فرانس بھی اس وقت ایک نازک دور سے گذر رہا ہے۔ اس کی آمدنی گر رہی ہے۔ اور اس کے اخراجات بدستور ہیں۔ گورنمنٹ اپنے عملہ کی تنخواہ میں تخفیف کرنا چاہتی ہے۔ تو سیول سروس یونین اس کا ورودھ کرتی ہے۔ گورنمنٹ اس کے سامنے جھک جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جلد ہی اُسے مستعفی ہونا پڑتا ہے۔ ایک دو وزارتیں صرف اسی سوال پر مستعفی ہو چکی ہیں۔ فرانس کے موجودہ وزیر اعظم نے حکومت کی باگ ڈور اس وقت سنبھالی۔ جبکہ ملک میں شدید ترین فسادات ہو رہے تھے۔ اُس وقت کی وزارت یہ کہہ کر مستعفی ہو گئی۔ کہ ہم اپنے ملک میں کشت و خون دیکھنا نہیں چاہتے۔ اس لئے مستعفی ہوتے ہیں۔ فرانس کے موجودہ وزیر اعظم کسی وقت جمہوریہ فرانس کے صدر تھے۔ اور مضبوط شخص سمجھے جاتے تھے۔ اُن کے حکومت سنبھالنے پر عوام کی طرف سے مسرت کا اظہار کیا گیا۔ اور وہ اس وقت مضبوط ثابت بھی ہو رہے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ بجٹ کو برابر کرنے کے لئے سرکاری عملہ کی تنخواہ میں تخفیف کی جائے گی۔ سیول سروس نے پہلے کی طرح اس کا ورودھ شروع کر دیا ہے۔ لیکن وزیر اعظم اس کے سامنے جھکے نہیں۔

یہی حال امریکہ کا ہے۔ وہ اس وقت سخت ترین مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ جس طرح اُس کی بچت کروڑوں ڈالر ہوتی رہتی ہے۔ اسی طرح اس کا خسارہ بھی کروڑوں ڈالر ہے۔ اس کے موجودہ صدر مسٹر روزویلٹ اس کی ساکھ کی بحال کرنے کے لئے ایک کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری تجویز کر رہے ہیں۔ لوگ اُنہیں اپنا مسیحا سمجھتے ہیں۔ اور اُن سے بڑی آشائیں لگائے بیٹھے ہیں۔ اس سوال کا جواب تو وقت دے گا۔ کہ وہ اس جد و جہد میں کامیاب ہوتے ہیں۔ یا اپنے پیش رو مسٹر ہوور کی طرح ناکام رہتے ہیں۔ لیکن اُنہیں اس بات کا شریہ پراپت ہے۔ کہ وہ مشکلات پر عبور حاصل کرنے کے لئے جد و جہد کر رہے ہیں۔ اُنہوں نے اُن کے سامنے ہتھیار نہیں ڈال دئے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا بجٹ کئی سال سے خسارہ کا بجٹ چلا آ رہا ہے۔ آریہ سماجوں کے پرتی ندھی ہر سال اکٹھے ہوتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں۔ کہ خرچ آمدنی سے زیادہ ہے۔ بجائے اس کے کہ آمدنی کو خرچ کی سطح پر لائیں۔ یا خرچ کو کم کر کے آمدنی کی سطح پر۔ وہ ویسا ہی بجٹ پاس کر کے چلے جاتے ہیں۔ پچھلے سال جب بجٹ سبھا کے سامنے پیش ہوا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ آٹھ ہزار روپیہ کا خسارہ ہے۔ بجائے اس کے کہ آٹھ ہزار کی اخراجات میں کمی کی جاتی۔ سبھا نے فرضی طور پر ۲۴ کی بجائے ۳۲ ہزار آمدنی رکھ دی۔ اور خرچ اور آمدنی برابر کر دی۔ یہ نہ سوچا۔ کہ جہاں پچھلے سال آمدنی بمشکل تمام ۲۴ ہزار تک پہنچی ہے۔ وہاں اس سال یکا یک ۳۲ ہزار کیسے ہو جائے گی؟ خاص کر اس صورت میں جب کہ ہر ایک آریہ سماج کی یہ کوشش رہتی ہے۔ کہ وہ وید پرچار فنڈ کو کم سے کم دھن دے۔ پچھلے سال کے تجربہ نے مجھے بتایا ہے۔ کہ جہاں ایک آریہ سماج (میری مراد انبالہ چھاؤنی سے ہے) وید پرچار فنڈ کے متعلق سرگرم اور پُر جوش رہی ہے۔ اور اُس نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر دان دیا ہے۔ وہاں دہلی۔ کرنال۔ لدھیانہ اور اس قسم کی ایک دو اور آریہ سماجیں ہیں۔ جو اپنا سالانہ لگان ادا کر دیتی ہیں۔ باقی آریہ سماجوں کی سہائتا کے متعلق میں کچھ کہنا نہیں چاہتا۔

جن پرتی ندھیوں نے وید پرچار کی آمدنی ۲۴ کی بجائے ۳۲ ہزار منظور کی تھی۔ اُنہیں گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہیے۔ کہ اُنہوں نے آٹھ ہزار کے خسارہ کو پورا کرنے کے لئے کیا کام کیا ہے؟ میں چاہتا ہوں۔ کہ سبھا کے اگلے اجلاس میں جو پرتی ندھی شامل ہوں۔ وہ سبھا کی مالی حالت پر غور کریں۔ اور وہ طریق سوچیں۔ جس سے سبھا کا بجٹ درست ہو سکے۔ اگر کم کمانے اور زیادہ خرچ کرنے کی ورتمان نیتی کچھ سال اور جاری رہی۔ تو وید پرچار فنڈ کا قلیل سرمایہ ختم ہو جائے گا۔ اور اس کے بعد سبھا اپنے اخراجات کو کم کرنے پر مجبور ہوگی۔ اس وقت ہر طرح سے دیکھ بھال کر کے اخراجات کو گھٹانا اس کے ہاتھ میں ہے۔ پھر یہ معاملہ اس کے اختیار سے باہر ہو جائے گا۔

باقی تمام باتوں کو چھوڑ کر بھی پرتی ندھیوں کو چاہیے۔ کہ اپنی ساری توجہ بجٹ پر لگا دیں۔ اور دیکھیں۔ کہ سبھا کے کسی وبھاگ کا بجٹ ایسا پاس نہیں ہوتا۔ جس میں خرچ آمدنی سے زیادہ ہو۔ بجٹ کو درست کرنے کی دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو آمدنی میں اضافہ ہو یا خرچ میں کفایت۔ پرانا تجربہ بتلاتا ہے۔ کہ وید پرچار فنڈ کی آمدنی زیادہ سے زیادہ بتیس ہزار ہوئی ہے۔ کچھ سالوں سے وہ کم ہو رہی ہے۔ اُسے پہلی سطح پر لانے کے لئے وشیش یتن کی آوشیکتا ہے۔ لیکن اگر اس کی آمدنی بتیس ہزار روپیہ بھی ہو جائے۔ تو بھی خرچ پورا نہیں ہوتا۔

میں نے آریہ سماجوں کو بروقت خبردار کر دیا ہے۔ اُن کا ادھیکار ہے۔ کہ اس کی طرف دھیان دیں یا نہ۔

(کرشن)

میرا دورہ

اپریل کے خاتمہ کے ساتھ میرا دورہ ختم نہ ہو جائیگا تو کم ضرور ہو جائے گا۔ گرمی کی نسبت میں سردی زیادہ برداشت کر سکتا ہوں۔ اس لئے گرمیوں میں اتنا گھوم نہیں سکتا۔ جتنا سردیوں میں۔ صحت کے لحاظ سے بھی یہ موسم میرا میرے لئے اچھا ثابت نہیں ہوا۔ ہاضمہ کی شکایت برابر بنی رہی۔ لیکن سبھا کا منتری ہونے ہوئے بھی میں دورہ سے بچ نہ سکتا تھا۔

۱۴ر اپریل کو میں آریہ سماج لدھیانہ کے جلسہ میں شامل ہوا۔ اس سماج کا جلسہ ۱۳-۱۴-اور ۱۵ اپریل کو تھا۔ کچھ اپدیشکوں کے نہ پہنچنے سے آریہ سماج کو بجا شکایت تھی۔ لیکن باوجود اس کے اس کا جلسہ کامیابی سے سماپت ہوا۔ میں چونکہ سارے جلسہ میں شریک نہ ہو سکا۔ اس لئے صرف اپنے لیکچر کے متعلق کہہ سکتا ہوں۔ باوجودیکہ میرا ویاکھیان آریہ ہائی سکول کے صحن میں تھا۔ جو شہر سے کافی فاصلہ پر ہے۔ اور عین اسی وقت شہر میں گوسوامی گنیش دت جی منتری سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ویاکھیان ہو رہا تھا۔ پھر بھی میرے ویاکھیان میں ہزاروں لوگ موجود تھے۔ جس کے معنی صاف ہیں۔ کہ آریہ سماج جنتا کے ہردیہ میں اپنا ستھان بنا چکا ہے۔ ایک ایسی جنتا تیار ہو چکی ہے۔ جو آریہ سماج کے جلسوں میں ضرور شریک ہوگی۔

۱۵ر اپریل کی صبح کو میں وہاں سے چلا آیا۔ کیونکہ مجھے اسی دوپہر کو امرتسر میں اور اسی شام کو لاہور میں ایک کام تھا۔ ۱۶ر اپریل کی صبح کو میں جموں کے لئے روانہ ہوا۔ سیالکوٹ کے سٹیشن پر مجھے لالہ چرنداس جی پوری پردھان اور سیٹھ وشیشر ناتھ جی منتری آریہ سماج ملے۔ جن سے آریہ سماج سیالکوٹ کی اردھ شتابدی کے انتظامات کے متعلق بات چیت ہوئی۔ جموں میں ایک ویدک ویواہ میں شریک ہونے کے لئے گیا تھا۔ لالہ اننت رام جی سابق منتری آریہ سماج جموں کی کنیا کا ویواہ مہاشہ مہر سنگھ جی سبھاسد آریہ سماج لاہور کے سپتر سے ہوا۔ یہ سمبندھ ورتمان ذات پات کو توڑ کر کیا گیا ہے۔ بواہ سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ لاہور سے کئی پرتشٹھت پرش ویواہ میں شریک ہونے کے لئے جموں گئے تھے۔ دوسرے دن میں جموں سے روانہ ہو پڑا۔ اور دو تین گھنٹے سیالکوٹ ٹھہر کر اور آریہ سماج کے منتری سے مل کر اسی رات لاہور پہنچا۔

دو دن لاہور میں ٹھہر کر ۱۹ر اپریل کی رات کو میں ڈیرہ دون کے لئے روانہ ہو پڑا۔ ۲۱ر اپریل کو پروفیسر رام دیو جی کی سپتری دیوی چندر پربھا سناتک کنیا گورو کل کا ویواہ مہاشہ گندھرو سین جی بی اے بھوت پورو منتری آریہ سماج جالندھر کے ساتھ ہوا۔

لاہور اور دوسرے ستھانوں سے کئی آریہ پرش اس ویواہ میں شریک ہونے کے لئے وہاں پہنچے تھے۔ ڈیرہ دون کے آریہ اور دوسرے سبھی بھائی سنسکار میں اپستھت تھے۔ جو بڑی سنجیدگی سے ہوا۔ اور اپستھت سجنوں پر اس کا اثر رہا۔

۲۲ر اپریل کی شام کو روانہ ہو کر میں ۲۳ر اپریل کی صبح کو لاہور پہنچا۔ آریہ سماج سیالکوٹ کی اردھ شتابدی ۲۲ر اپریل سے شروع ہے اور ۲۹ر اپریل تک رہے گی۔ میں ۲۸ ر اپریل کی کارروائی میں ...

آریہ سماجوں کا دھنیہ واد!

جب سال کے اختتام میں ۲ ماہ تھے۔ اور وید پرچار کا دھن بہت کم آیا تھا۔ اس وقت میں نے آریہ سماجوں سے پرارتھنا کی تھی۔ کہ وہ اپنے اپنے حصہ کا دھن جلدی اور ضرور بھیجیں۔ اس لئے اخباروں کے علاوہ پتر بھی لکھے گئے۔ اور ایک کی جگہ کئی کئی پتر لکھنے پڑے۔ اب سال ختم ہوتا ہے۔ اور میں آریہ سماجوں کو یہ سوچنا دیتا ہوں۔ کہ اس وقت ۲۵۰۰۰ روپیہ وید پرچار فنڈ کا جمع ہوا ہے۔ جن آریہ سماجوں نے دھن دینے کی کرپا کی ہے۔ میں ان کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ سوچنا دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ وید پرچار فنڈ کا بجٹ ۳۲۰۰۰ ہزار کا تھا۔ اس میں ۷۰۰۰ کی کمی رہتی ہے۔ کچھ آریہ سماجیں ایسی ہیں۔ جو روپیہ بھیجنے میں پہلو تہی کرتی رہتی ہیں۔ اور کچھ آریہ سماجیں ایسی ہیں۔ جو پرچار تو چاہتی ہیں۔ لیکن وید پرچار کے لئے دان دینا ان کے لئے مشکل ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ہمیں فنڈ میں نہ دینا ہی ثواب ہے۔ اور کئی سجن ایسے ہیں۔ جن کے پاس اگر کوئی ڈیپوٹیشن جائے۔ تو وہ امداد کر دیں گے۔ ورنہ چپ رہیں گے۔ اس لئے میں نویدن کرتا ہوں۔ کہ وہ ان سب عادتوں کو چھوڑ کر وید پرچار کے لئے دھن دینے اور دلانے کی کوشش کیا کریں۔

یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ کچھ آریہ سماجیں ایسی ہیں۔ اور کچھ آریہ سجن ایسے ہیں جو وید پرچار کا دھن سویم بھیجنے اور اکٹھا کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر آریہ سماجوں کا نام لینا ہو۔ تو آریہ سماج کوئٹہ اور دہلی۔ اور آدمیوں کا نام لینا ہو۔ تو ڈاکٹر لال چند جی انبالہ چھاؤنی۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ اگلے سال آریہ سماجیں وید پرچار کے دھن کو شروع سے ہی دھیان میں رکھ کر بجٹ سے کچھ زیادہ ہی جمع کریں گی۔ تاکہ اس وقت کے ادھشٹھاتا کو کشٹ نہ ہو۔

(سوامی) سو تنترانند ادھشٹھاتا وید پرچار وبھاگ۔ گورودت بھون۔ لاہور

سماجوں سے منتر آئے ہیں۔ لیکن چونکہ انتوؤں کی سنکھیا ادھک نہ ہوگی۔ اس لئے سمجھو ہے۔ کہ میں بچ جاؤں۔

(کرشن)

"ویر میلہ"

آریہ سماج ابتدا سے پراوپکار کی خاطر اپنے بھگتوں کے بلیدان دیتا آیا ہے۔ پنڈت لیکھرام جی۔ سوامی شردھانند جی اور مہاشہ راجپال جی نے اپنے بلیدان دے کر آریہ سماج کی شان کو بڑھایا۔ لیکن یہ سب بلیدان ایسے سجنوں کے ہاتھوں ہوئے۔ جو کہ غلطی سے اپنے آپ کو اس وقت انآریہ کہلانے میں فخر سمجھتے ہیں۔ لیکن پنڈت تلسی رام اور دھرم ویر مہاشہ رام چندر جی کے بلیدان ایسے ہاتھوں سے ہوئے۔ جو کہ اپنے آپ کو آریہ جاتی سے علیحدہ نہیں سمجھتے۔ گیارہ سال ہوئے۔ موضع بٹھرہ ریاست جموں میں دلت ادھار کا پوتر کاریہ کرتے ہوئے دھرم ویر مہاشہ رام چند جی جنم ابھیمانی راجپوتوں کے ہاتھوں جام شہادت نوش کر گئے تھے۔ ان کی یادگار کے طور پر اس سال ۱۵-۱۶-۱۷-اور ۱۸ ر بیساکھ سمت ۱۹۹۱ کو ان کے بلیدان ستھان پر جو "ویر میلہ" منایا جا رہا ہے۔ وہ اس قابل ہے۔ کہ آریہ پرش کثیر تعداد میں جمع ہو کر یہ ثابت کر دیں۔ کہ جنم ابھیمانی راجپوتوں نے گو مہاشہ رام چندر جی کو شہید کر دیا۔ لیکن جس تحریک کے لئے دھرم ویر نے اپنے پران تیاگے۔ وہ کبھی کسی انسانی ہاتھ سے مٹ نہیں سکتی۔ بلکہ دن بدن سرسبز ہو رہی ہے۔

خط وکتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ (مینیجر)

سر سنکرن نائر چل بسے!

یہ سماچار سارے بھارت ورش میں شوک سے سنا جائیگا۔ کہ سر سنکرن نائر ۲۴ر اپریل ۱۹۳۴ء کو ملتان کے ۶ بجے اس اسار سنسار سے چل بسے۔ ہر چند آپ خیالات کے لحاظ سے ماڈریٹ تھے۔ لیکن اخلاقی جرأت کا ایک قابلِ عزت مجسمہ تھے۔ جب پنجاب میں مارشل لا کا نفاذ ہوا۔ اور اس کی بدولت یہاں ڈائر شاہی نے مظالم برپا کئے۔ تو آپ نے بطور پروٹسٹ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل سے استعفیٰ دے کر یہ ثابت کر دیا۔ کہ آپ کے دل میں مظلوم ہندوستانیوں کے لئے اس قدر ہمدردی کا جذبہ موجزن تھا۔ کہ آپ نے ایسے عہدہ جلیلہ کی بھی پرواہ نہ کی۔ جس کے پیچھے آنجہانی سر محمد شفیع اور میاں فضل حسین مارے مارے پھرتے رہے ہیں۔ اور شملہ کی مسلسل تپرتو بافزا کرتے ہیں ہی اپنی نجات سمجھے ...

علیحدگی کے لئے بیتابی

معلوم نہیں ہوتا۔ کہ برطانوی مدبر اس عقدہ کو سلجھانے کی کوشش نہیں کرتے۔ کہ انکی نوآبادیاں Dependencies کیوں برطانیہ سے علیحدہ ہونے کے لئے بے تابی کا اظہار کرتی ہیں؟ امریکہ مدت ہوئی آزادی حاصل کر چکا۔ اور وہ بھی برطانیہ سے لڑ بھڑ کر۔ آئرلینڈ بھی آخری رنگ توڑنے کے درپے ہے۔ ادھر اب آسٹریلیا سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں بھی بعض وجوہ کی بناء پر مغربی آسٹریلیا سلطنت برطانیہ سے علیحدگی کا خواہاں ہے اور وہاں کی پارلیمنٹ میں اس مطلب کا ایک بل بھی پیش کیا جا چکا ہے۔ کہ امپیریل گورنمنٹ سے علیحدگی اختیار کر لینے کی اجازت طلب کی جائے۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ آسٹریلیا بھی وہی راستہ اختیار کریگا یا نہیں۔ جو اس سے پہلے آئرلینڈ نے اپنے لئے منتخب کیا تھا۔ لیکن اگر مغربی آسٹریلیا نے بھی وہی راستہ اختیار کیا۔ تو نہ صرف سلطنت برطانیہ کی وسعت میں فرق آ جائیگا۔ بلکہ بہت سا صنعتی علاقہ جو کہ اس وقت مغربی آسٹریلیا میں موجود ہے۔ برطانیہ کو اکبرہ مالا مال نہ کر سکے گا ❊

طلاق ہے یا مذاق؟

ویدک دھرم کی رو سے استری پرش کا سمبندھ اٹوٹ ہونا اولاد کی رکھشا کے لئے بڑا ضروری ہے۔ لیکن غیر ویدک دھرمیوں کا بھلا نہ ہو۔ انہوں نے اس سمبندھ کو عارضی بنا کر استری پرش کے باہمی تعلقات کو ایک مذاق بنا دیا ہے۔ چنانچہ مہذب ممالک میں اس کا یہ اثر پڑا ہے کہ وہاں کی گھریلو زندگی سخت اندوہناک ہو گئی ہے۔ فرانس میں حال ہی میں طلاق کی عدالتوں کی جو رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس سے اس امر کا انکشاف ہوتا ہے کہ وہاں گرہست آشرم محض مذاق بن گیا ہے۔ فرانس میں ایک عورت نے محض اس بناء پر طلاق کی درخواست دیدی۔ کہ اس کا خاوند بوٹوں سمیت سوتا ہے۔ ایک عورت نے اس بناء پر طلاق حاصل کرنا چاہا۔ کہ اس کا خاوند خراٹے لیتا ہے۔ کچھ عرصہ سے طلاق کے لئے عجیب وجوہ کی بناء پر درخواستیں آ رہی ہیں۔ میاں بیوی میں اس بناء پر جھگڑا ہو جاتا ہے کہ کونسا ریڈیو پروگرام دیکھیں۔ اور وہ اس فروعی جھگڑا کی وجہ سے عدالتوں کی طرف سے کر اپنے باہمی تعلقات کو نہ صرف کشیدہ بنا لیتے ہیں۔ بلکہ ایک دوسرے کو برسر عام بدنام کرنے کے درپے ہو جاتے ہیں ❊

پھلت جیوتش کا بائیکاٹ

آریہ سماج کے پھلت جیوتش کو غیر ضروری قرار دیکر بھارت ورش کو رمالوں جیوتشیوں اور نجومیوں کے پنجہ سے بچانے کی کوشش کی۔ لیکن چونکہ رشی کا حکم ابھی گو ترفاہی نہیں۔ اس لئے بھولے بھارت واسی اس سے تائب نہ ہو سکے۔

اب جرمنی سے اطلاع آئی ہے کہ وہاں بھی پھلت جیوتش کا بائیکاٹ کیا جا رہا ہے۔ اور وہ بھی پولیس کی مدد سے۔ چنانچہ برلن پولیس کے پریذیڈنٹ نے ایک حکم جاری کیا ہے۔ کہ یکم مئی سے کسی شخص کو جنم پتری وغیرہ کے ذریعہ جیوتش لگانے کی اجازت نہ دی جائے گی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلے گا۔ کہ شہر میں جیوتش لگانے کی بہت سی دکانیں بند ہو جائیں گی۔ اور ضعیف الاعتقاد لوگوں کے روپیہ پر پھلت جیوتش کے ماہرین ڈاکہ نہ ڈال سکیں گے۔

اگر یورپ کے باقی ممالک نے بھی اس معاملہ میں جرمنی کی تقلید کرنی مناسب سمجھی۔ تو وہ دن دور نہیں۔ کہ جب سارے سبھیہ سنسار سے پھلت جیوتشیوں کا بائیکاٹ ہو جائے گا اور کہیں بھی کوئی اس کا مداح نہ رہیگا ❊

نظام حیدر آباد اور سودیشی

معلوم ہوتا ہے کہ بھارت ورش میں اب سودیشی کا یگ شروع ہو چکا ہے۔ مہاتما گاندھی کی کرپا سے جہاں پہلے غریب اور متوسط الحال طبقات نے اسے اپنایا تھا۔ وہاں اب اسے اعلیٰ طبقہ کے لوگ بھی اپنانے لگ گئے ہیں۔ حیدر آباد دکن کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ نظام حیدر آباد نے اپنی ایک تاریخی تقریر کے دوران میں اپنی رعایا کو یہ مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ اپنے دیش کی بنی ہوئی اشیاء استعمال کرے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:-

میں دیکھتا ہوں۔ کہ تمام ملک کا رجحان اس طرف ہے کہ اپنے ملک کی بنی ہوئی اشیاء استعمال کی جائیں۔ میں خود بھی اپنے ملک کی بنی ہوئی اشیاء استعمال کرتا ہوں۔ اور مجھے امید ہے کہ میرا یہ طرز عمل میری پرجا کے لئے ایک بہترین نظیر ثابت ہوگا ❊

اگر نظام حیدر آباد کی طرح ہندوستان کے باقی ساڑھے پانچ صد والیان سودیشی کو اپنانا اپنا کرتویہ سمجھنے لگ جائیں۔ تو وہ دن دور نہیں جب کہ بھارت ورش میں سودیشی سرد پر یہ ہو جائے گی ❊

یوم بیر بیراگی شان سے مناؤ
پنجاب ہندو سبھا کی ہندوؤں سے اپیل

لاہور۔ ۲۱ اپریل۔ رائے بہادر سیوک رام پریذیڈنٹ پنجاب پراونشل ہندو سبھا اور لالہ سندر داس پریذیڈنٹ لاہور ہندو سبھا نے پنجاب کے ہندوؤں کے نام مندرجہ ذیل اپیل شائع کی ہے:-

ہندو سبھا کے زیر اہتمام بیر بیراگی کی جو بندہ بہادر کے نام سے مشہور ہے۔ سالگرہ ۲۶ اور ۲۷ مئی کو ہندو دیا رام شالہ بیرون ٹکسالی گیٹ لاہور میں نہایت شان سے منائی جائے گی۔ بندہ بہادر کے پنجابی ہندوؤں پر بہت احسانات ہیں۔ انہوں نے ہی آڑے وقت میں ہندو قوم کو تباہی سے بچایا تھا۔ پنجاب میں ہندو دھرم کے لئے ان کی خدمات قابل قدر ہیں۔ جیسی کہ مہاراشٹر میں شواجی کی۔ اور یہ لازمی ہے کہ ہم پنجاب میں بندہ بہادر کی سالگرہ اسی شان سے منائیں جس شان سے کہ مہاراشٹر میں شواجی کی منائی جاتی ہے۔

اس سال یوم بیر بیراگی کے سلسلہ میں والی بال کشتیاں اور گتکا کے ٹورنمنٹ ہونگے یہ کھیلیں تقریبات سے ایک ہفتہ پیشتر شروع ہونگی۔ لاٹھی اور تلوار کے کھیل بھی دکھائے جائیں گے۔ سنٹرل ہندو یوتھ سبھا لاہور نے "ہندو قوم کے لئے بیر بیراگی کی خدمات" پر بہترین مضامین لکھنے والوں کے لئے تمغہ جات کے تین انعامات رکھے ہیں۔ ہندوؤں سے ہماری اپیل ہے۔ کہ وہ ان تقریبات میں شامل ہوں۔ اور ان تقریبات کے لئے چندہ بھی دیں ❊

خلیفہ قادیانی کو چیلنج

حافظ عنایت اللہ گجراتی نے جو کہ مرحوم مولانا محمد حسین بٹالوی کے ہم خیال ہیں۔ موجودہ خلیفہ قادیانی کو لکھا ہے کہ "آپ کے آنجہانی والد صاحب نے علماء کو جو یہ چیلنج دیا تھا۔ کہ اگر توفی (بباب تفعل) کا فاعل اللہ ہو۔ اور مفعول ذوی روح ہو۔ تو وہاں سوائے موت کے کوئی اور معنی ثابت کرنے والے کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ میں اس چیلنج کے متعلق آپ کو بحیثیت والد اور بحیثیت خلیفہ اس چیلنج کی یاد دہانی کرکے اسے منظور کرتا ہوں۔ اگر آپ میں ہمت ہے تو آپ اپنے ابا جان کے چیلنج کی حمایت پر آمادہ ہو جائیں"۔

حافظ صاحب کو کیا معلوم۔ کہ خلیفہ صاحب چیلنج ہضم کرنے میں طاق ہیں۔ اور خاص کر ایسے چیلنج جن میں مد مقابل کو ایک ہزار روپیہ بھی دینا پڑتا ہو۔ حافظ صاحب کے لئے یہ اچھا ہو گا کہ وہ خلیفہ صاحب کو چٹھی پر چٹھی لکھنے کی بجائے پہلے ہی یہ سمجھ لیں۔ کہ خلیفہ صاحب ایسے اصحاب میں سے نہیں۔ جو کسی کے چیلنج کو منظور کرتے پھریں۔ بلکہ آپ کا تو یہ عقیدہ ہے۔ کہ ہمیشہ ہی خدا کے بندے ایسے بھاگ بھاگتے آئے ہیں جھگڑوں سے یہ توقع رکھنا کہ وہ چیلنج منظور کریں گے۔ ایک بے معنی مطالبہ ہے ٭

مقدمہ بازی کا چسکا

مرزا آنجہانی کا بچپن اور جوانی کن حالات میں گزرا۔ اگر اس کا حال جاننا چاہو۔ تو ذیل کا بیان اس بات کا روشن ثبوت ہے۔ قادیانی "الحکم" لکھتا ہے کہ:-

"خود حضرت نے اطاعت پدری کا جو نمونہ دکھایا۔ وہ تو نہایت ہی موثر ہے۔ باوجودیکہ آپ کی طبیعت مقدمات اور زمینداری اور جائداد کے دوسرے تنازعات سے سخت متنفر تھی۔ مگر آپ حضرت والد صاحب قبلہ کی فرمانبرداری کے جذبہ سے ان کاموں کو کرتے تھے۔ اور جب تک خدا تعالےٰ نے آپ ایسے سامان نہ کر دئے۔ کہ آپ ان سے الگ ہو جائیں۔ برابر مصروف رہے" ٭

("الحکم" قادیان۔ ۲۱ اپریل ۱۹۳۴ء)

دوسرے الفاظ میں "الحکم" کی مذکورہ سطور کا صاف یہ مطلب ہے۔ کہ آنجہانی مرزا صاحب کا ابتدائی زمانہ کچہریوں کی خاک چھاننے اور وکیلوں کی جرح کا نشانہ بننے میں گزرا تھا۔ گویا دوسرے الفاظ میں آپ پکے مقدمہ باز تھے۔ اور مقدمہ بازی کی عادت ... [illegible]

آپ اس امر کے اہل نہ تھے۔ کہ کسی مذہبی سلسلہ کے ہادی بن سکتے ٭

اندھے مرید

قادیان کا اخبار "الحکم" آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کا ویسا ہی روزنامچہ یا ڈائری ہے جیسا کہ "منادی" خواجہ زلف دراز دہلوی کا ہے۔ اس کے ۲۱ اپریل کے پرچہ میں ایک واقعہ ایسا درج ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنجہانی مرزا قادیانی کو کیسے عقل کے اندھے مرید ملے تھے۔ اور وہ کس طرح وقت بے وقت مرزا صاحب کو آسمان پر چڑھانے کے درپے رہتے تھے۔ "الحکم" منشی ظفر احمد کپور تھلوی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ

"انہوں نے ایک دفعہ مرزا صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ نبوۃ تو ایک طرف۔ اگر حضرت اقدس یہ بھی کہہ دیں۔ کہ قرآن مجید کی بجائے دوسری کتاب آگئی ہے۔ تو ہم مان لیں گے" ٭

("الحکم" ۔ قادیان۔ ۲۱ اپریل ۱۹۳۴ء)

منشی صاحب کا یہ اقبال صاف ثابت کر رہا ہے۔ کہ مرزا صاحب کے پنجہ میں جو مسلمان پھنستے ہیں۔ وہ ایمانی لحاظ سے بڑے ہی کور مغز واقع ہوتے ہیں۔ اور مرزائی بنتے وقت اپنے ایمان کو بھی اپنے پیر و مرشد کے ہاتھ پر فروخت کر دیتے ہیں ٭

عذر لنگ

اسلام کی تعلیم کے لحاظ سے تو مذکورہ بیان نہ صرف فرسٹ کلاس ہے۔ بلکہ کفر کی حد تک جا پہنچتا ہے۔ لیکن مرزائیوں کی سمجھ کو کیا کیا جائے۔ وہ تو اسے مرزائی اخلاص کا مظہر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ قادیانی "الحکم" منشی ظفر احمد کے ڈیفینس میں یہ عذر تراشتا ہے۔ کہ:-

"جب ایک کو صادق اور مامور من اللہ متیقن کر لیا۔ اور اس کی صداقت کھل گئی۔ تو پھر اس کے ارشادات اور دعاوی میں شک و شبہ کی گنجائش کیوں ہو؟" ٭

("الحکم" ۔ قادیان۔ ۲۱ اپریل ۱۹۳۴ء)

میاں "الحکم" بہکی بہکی باتیں نہ کرو۔ اگر تمہارے اندر ایمان کا کوئی شائبہ ہے۔ تو حقیقت سے آنکھیں نہ موندو۔ مامور من اللہ ہونے کے مدعی صادق بھی ہو سکتے ہیں۔ اور کاذب بھی۔ لیکن ان کے سوائے دو معروف کا یہ ... [illegible]

آمنا و صدقنا کہتے جائیں۔ اور اپنی عقل سلیم کو تالہ لگا کر الماری میں بند کر دیں ٭

مرزائیت کی موت

بڑے مرزا صاحب پر آریہ سماج کا اس قدر خوف طاری تھا۔ کہ وہ لیکھرام کے حق میں اس کی موت کے خواب فاسد دیکھا کرتے تھے۔ لیکن خود حضرت صاحب کو گزرے ابھی بمشکل تمام ۲۶ سال بھی ہونے نہیں پائے۔ کہ پڑھے لکھے مرزائی ان کی قرآنی تفسیر کے خلاف بغاوت کا جھنڈا کھڑا کرنے لگ گئے ہیں۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب "پیغام صلح" میں اس بغاوت کا نقشہ یوں کھینچتے ہیں:-

"حضرت مسیح موعود کی ارشاد کردہ تفسیر سے (مولانا محمد علی امیر جماعت احمدیہ کے سوا) دوسرے بزرگوں نے بھی اختلاف کیا ہے۔ مثلاً حضرت مولانا نور الدین علیہ الرحمۃ قاضی امیر حسین صاحب مرحوم اور جماعت کے اکثر افراد اور سب سے بڑھ کر خود میاں محمود احمد صاحب جو چاہتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ جو اکثر اوقات مسیح موعود کی تفسیر تو ایک طرف رہی۔ ان کے عقائد کے بھی صریح خلاف ہوتا ہے" ٭

("پیغام صلح" ۔ ۱۹ اپریل ۱۹۳۴ء)

مذکورہ سطور ظاہر کرتی ہیں۔ کہ مرزائیت اب چند دن کی مہمان ہے۔ اور بڑے مرزا کو جو "نیا آسمان اور نئی زمین" بنانے کے خواب آیا کرتے تھے۔ وہ ۲۶ سال کے عرصہ میں سب باد ہوا ثابت ہونے لگے ہیں۔ اور وہ بھی کسی غیر کے قلم سے نہیں۔ بلکہ کٹر مرزائیوں کے خیالات و اقوال سے ٭

خلیفہ اول کی بغاوت

قادیان کے متوفی مرزا کے عقائد اور تفسیر سے جس بغاوت کا جھنڈا مرزائیوں میں دن بدن ظہور پذیر ہو رہا ہے۔ اس کی داغ بیل کو بڑے مرزا کے جانشین خلیفہ اول مولانا نور الدین نے ہی ڈالا تھا۔ چنانچہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب جو کہ لاہوری فریق کے ایک سرگرم کارکن ہیں۔ فرماتے ہیں۔ کہ:-

"وہ اپنی زندگی میں حضرت یونس اور بلقیس کے تخت اور حضرت ابراہیم کی آگ کے متعلق اختلاف کرتے رہے۔ اور کسی شخص کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ اعتراض کرے" ٭

("پیغام صلح" ۱۵ اپریل ۱۹۳۴ء)

خلیفہ اول کی بڑے مرزا سے بغاوت زبردست تھی۔ لیکن اگر وہ اخفا کی یہی رفتار رہی۔ تو وہ دن دور نہیں۔ جبکہ ... مرزائی بھی مرزائیت کو ...

قبر میں آنار کر دم لیں گے۔ اور اس وقت تک دم نہ لیں گے۔ جب تک کہ وہ مرزائیت کی تعلیم کی خود ہی تردید نہ کریں۔ شاعر نے شاید ایسے ہی موقع کے لئے فرمایا ہے:-

ابھی ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

فوری ضرورت

قادیانی گدی کا شاہی ٹھاٹھ باٹھ رکھنے کے لئے بڑے مرزا صاحب کے جانشینوں نے آجتک ہزاروں پاپڑ بیلے ہیں۔ پہلے تو صرف عام اور خاص چندہ کی بدعتوں کو جاری کیا گیا۔ وصیتیں لکھوائی گئیں۔ لیکن اب موجودہ قادیانی خلیفہ کو اور ہی نرالی ترکیب سوجھی ہے۔ اور وہ ہے ساٹھ ہزار روپیہ کے بلا سود قرضہ کی تحریک۔ چونکہ اس تحریک میں خلیفہ صاحب کو ابھی چنداں کامیابی نہیں ہوئی۔ اس لئے اب آپ نے نیا پینترہ بدلا ہے۔ اور وہ ہے ۱۲ ہزار روپیہ کی فوری ضرورت کا اعلان۔ جس کی تکمیل کی آخری تاریخ ۲۵ اپریل نیت کی گئی ہے۔ مرزائیوں کو سوچنا چاہیے کہ وہ کب تک ان مجنونانہ ترکیبوں کا شکار ہوتے رہیں گے۔ اور اپنی حلال کی کمائی کو قادیانی دربار کی نذر کرکے اپنے آپ کو مالی طور پر تباہ کرتے رہیں گے؟

مرزا صاحب کا دعوی

لائلپور کی احمدیہ مسجد کی افتتاحی رسم ادا کرتے ہوئے قادیانی خلیفہ نے فرمایا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ بناوٹی نہیں تھا۔ اور اگر آپ پر ایمان لانا در اصل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا اقرار کرنا ہے۔ دعویٰ بناوٹی تھا یا حقیقی۔ یہ بات تو مسلم علماء جانیں یا حقیقی مسیح کے حواری۔ ہاں ہم اتنا جانتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے اپنے دعویٰ کی تشہیر کے ساتھ ہی جہاں مکہ کی جگہ قادیان کے ظلی حج کی داغ بیل ڈالی۔ وہاں حکومت انگریزی کے ڈر سے مذہب اسلام کے مسئلہ جہاد کو غیر ضروری بتلا کر ارکان اسلام کی عزت افزائی کی۔ الغرض آپ نے صرف اتنے پر ہی اکتفا نہ کیا۔ بلکہ قادیان میں ایک کاروباری گدی کی بنیاد ڈال کر وہ جملہ خلیات جو حضرت محمد صاحب کے صحابہ یا امہات المومنین کے لئے مخصوص تھے۔ فضول خرچی سے کام لے کر اپنے ہاں اور گھر کی بیگمات کو دلوانے شروع کر دئے۔ اور حقیقی خلافت کی بجائے قادیان میں ایک مصنوعی خلافت کی داغ بیل ڈال دی ٭

اسلامی جگت پر ایک سرسری نظر

آنجہانی مرزا قادیانی بڑے مزے کے آدمی تھے۔ وہ اپنے خیال میں نہ صرف "سلطان" ہی تھے۔ بلکہ "گورنر جنرل" بھی تھے۔ اگر آپ ان دونوں پر ہی اکتفا کرتے۔ تو بھی خیر تھی۔ لیکن آپ اس سے بھی سبقت لے گئے۔ آپ کبھی کبھی اپنے مریدوں کے تنازعات میں دخل دے کر ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کا پارٹ بھی ادا کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ نے اپنے ایک نو مرید کو اس قدر مجبور کیا۔ کہ اس غریب کو یہ اقرار کرنا پڑا۔ کہ آئندہ میں پوری تنخواہ اپنے والد کی خدمت میں پیش کر دیا کروں گا۔ اور پھر اس میں سے جو چاہیں۔ وہ مجھے دیں۔

کاش! مرزا صاحب دوسروں کے لڑکوں سے سالم تنخواہ اُن کے والدین کو دلوانے کی بجائے کبھی اپنے بیٹوں کی بھی سالم تنخواہیں ہڑپ کرنے کی کوشش کرتے۔ اور یونہی اپنی بہو حضرت بی بی کو طلاق دلوانے کے درپے نہ ہو جاتے۔ شاید ایسے ہی موقعہ کے لئے حافظ صاحب نے فرمایا تھا۔ کہ

ہیچ رحم نہ برادر بہ برادر دارد
ہیچ شفقت نہ پدر را بہ پسر مے بینم

قادیانی خلیفہ کے الہامی گزٹ کو مخاطب کرتے ہوئے لاہوری مرزائیوں کا اخبار "پیغام صلح" لکھتا ہے۔ کہ:-

"قادیانی جہاں جہاں چاہیں جشن منائیں۔ جناب خلیفہ صاحب قادیان جس جس مقام کو پسند کریں۔ دربار منعقد کریں۔ ہمیں مخالفت کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔ البتہ قادیانی غلو اور گمراہی کے مقابلہ پر احمدیت کے صحیح عقائد پیش کرنا ہماری زندگی کا ایک بہت بڑا مقصد ہے۔ جس کو ہم کسی حالت میں بھی نظر انداز نہیں کر سکتے"۔

("پیغام صلح" ۱۵ اپریل ۱۹۳۴ء)

قادیان شریف کی سرزمین نہ صرف نبی خیز ہے۔ بلکہ ایسے ایسے مورخ بھی پیدا کرتی ہے۔ جو کہ ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنے اور ایک دوسرے کی غلطیاں نکالنے پر آمادہ رہتے ہیں۔ "کتاب حیات النبی" کے مصنف لکھتے ہیں۔ کہ آنجہانی مرزا غلام مرتضٰی کی وفات کا سال ۱۸۷۶ء ہے۔ لیکن "فاروق" کے ایڈیٹر صاحب مسٹر میر قاسم علی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ سال وفات ۱۸۷۴ء ہے۔ سال وفات خواہ ۱۸۷۴ء ہو یا ۱۸۷۶ء۔ ہمارے لئے یہ یکساں امر ہے۔ کیونکہ ہم گڑے مُردے اکھاڑنے کے حق میں نہیں۔ جس حضرت مسٹر عبداللہ آتھم چند ماہ آگے یا چند ماہ پیچھے چل بسا۔ اس سے اس کی موت کے واقعہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا

مرزائی کیمپ میں بڑے مرزا سے کھلم کھلی بغاوت

(از جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب)

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کو گزرے ابھی بمشکل تمام ۲۶ سال ہونے کو آئے ہیں۔ کہ آپ کے سرکردہ چیلے چانٹے آپ کے خلاف لگاتار پُرزور بغاوت کرنے پر تُل گئے ہیں۔ اس بغاوت کے متعلق ایک کٹر مرزائی نے "پیغام صلح" کے ۱۹ اپریل کے پرچہ میں جو خیالات ظاہر فرمائے ہیں۔ اُن کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے:- (ایڈیٹر)

"صوبہ سرحد کے ایک میرے محترم دوست نے مجھے ایک چیٹھا جواب کے لئے عنایت فرمایا ہے۔ جو کسی سرحدی محمودی صاحب نے اُنہیں بھجوا دیا ہے۔ اور جس میں سارا زور اس امر پر دیا گیا ہے۔ کہ مولانا محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور نے اپنی تفسیر بیان القرآن میں بعض جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان کردہ تفسیر سے اختلاف کیا ہے۔ اس کی اس ورق بھری تحریر کو پڑھ کر مجھے بڑا تعجب ہوا۔ وجہ یہ کہ حضرت مسیح موعود کی ارشاد کردہ تفسیر سے جماعت کے دوسرے بزرگوں نے بھی بارہا اختلاف کیا ہے۔ مثلاً حضرت مولانا نور الدین علیہ الرحمۃ قاضی امیر حسین صاحب مرحوم اور جماعت کے اکثر افراد اور سب سے بڑھ کر خود میاں محمود احمد صاحب جو مرضی چاہتا ہے۔ فرماتے ہیں۔ جو اکثر اوقات مسیح موعود کی تفسیر تو رہی ایک طرف۔ ان کے عقائد کے بھی صریح خلاف ہوتا ہے۔ میں چند اختلافات مختصر اً مشتے نمونہ از خروارے عرض کئے دیتا ہوں۔ جو احمدی علماء اپنے مرشد حضرت مسیح موعود کی تفاسیر سے کرتے رہے ہیں:-

۱۔ حضرت مولانا نور الدین مرحوم التقمہ الحوت کے معنی یہی کرتے تھے۔ کہ مچھلی نے ایکی ایڑی کو منہ میں لیا۔ وہ اس کے نگلنے کے قائل نہ تھے۔ یعنی مچھلی نے منہ مارا۔ مگر خدا نے حضرت یونس کو بچا لیا۔ ورنہ مچھلی کے پیٹ میں چلے جاتے۔ (دیکھو درس کے نوٹ صفحہ ۲۱۳ مطبوعہ مفتی محمد صادق)

۲۔ حضرت ابراہیم کی آگ کو مولانا مرحوم جنگ کی آگ یا تکالیف و مصائب کی آگ قرار دیتے رہے۔ (دیکھو کتاب نور الدین۔ اعتراض ۱۱۸ کا جواب)

۳۔ بلقیس کے تخت کے متعلق نکروا لھا عرشھا کے معنی مولانا مرحوم کرتے ہیں "اس تخت کو ایسا بنا دو کہ اسے اپنا تخت ناپسند ہو جائے"۔ جس سے معلوم ہوا کہ یہ تخت وہی بلقیس کا تخت نہ تھا۔ بلکہ دوسرا تخت تھا۔ (دیکھو درس کے نوٹ۔ مفتی محمد صادق صاحب صفحہ ۱۹۰)

۴۔ مسیح کی بلا باپ ولادت کے متعلق مولانا مرحوم کا مذہب سب کو معلوم ہے۔ کہ وہ بابا پ ولادت مسیح کے قائل تھے۔ اور ماسٹر محمد سعید صاحب کو جو ان کی کتاب "سعادت مربعہ" پڑھ کر خط لکھا تھا۔ اس میں یہاں تک لکھا تھا کہ "آپ نے وہ دلائل نہیں لکھے جو میرے خیال میں تھے"۔ پھر آگے چل کر لکھتے ہیں کہ "میں تاد بآ بہر دست خاموش ہوں۔ اور اس وقت تک خاموشی پسند رہوں گا۔ کہ ارشاد الٰہی ممسک و مویّد ہو"۔

انہی مولوی نور الدین صاحب نے جو اس مسئلہ میں تاد بآ خاموش تھے۔ آخر ایک وقت آیا۔ کہ اس خاموشی کو ترک کر کے دنیا میں اس مسئلہ کا خود اعلان کروایا۔ وہ اپنی زندگی میں حضرت یونس اور بلقیس کے تخت اور حضرت ابراہیم کی آگ کے متعلق مذکورہ بالا اختلاف کرتے رہے۔ اور کسی شخص کو جرأت نہ ہوئی کہ اعتراض کرے۔ اور کس طرح اعتراض کرتے جبکہ سب جانتے تھے کہ کسی علمی مسئلہ میں نیک نیتی سے اختلاف کرنا بموجب حدیث نبوی ایک رحمت ہے۔ مولانا محمد احسن مرحوم فرماتے ہیں۔ "اگر مسیح موعود کے جملہ اقوال کو تمام مسائل میں مستقلہ حجت گردانا جائے۔ تو پھر قرآن مجید کی ضرورت ہے۔ نہ احادیث صحیحہ کی"۔ (القول الممجد ۸۲)

تھا۔ ایسے ہی خواہ بڑا مرزا ۱۸۷۴ء میں مرا یا ۱۸۷۶ء میں۔ اس کے متعلق بحث کیا؟ مرنے والے نے مرنا تھا۔ وہ مر گیا۔ ایسی تاریخوں کے متعلق جھگڑنے سے کیا حاصل؟

آنجہانی مرزا صاحب بڑے جوانمرد تھے۔ بہادر تھے۔ اور بڑے ہی مخلص تھے۔ چنانچہ ان کی جوانمردی کا تذکرہ کرتے ہوئے دہلی کے اخبار "منادی" میں علامہ صلاح الدین سلجوقی قونصل جنرل افغانستان کی روایت سے شائع ہوا ہے۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امیر عبدالرحمٰن خان کو ایک مکتوب بھیجا۔ تو اس پٹھان نے جواب دیا۔ کہ "این جا بیا"

("الحکم" ۲۱ اپریل ۱۹۳۴ء)

قادیانی نبی ہو۔ اور وہ ایک اسلامی بادشاہ کی دعوت قبول کرے ع

"این خیال است و محال است و جنوں"

مرزائیوں کی خواہ وہ قادیانی ہوں یا لاہوری۔ تہذیب اور متانت کس پایہ کی ہے؟ اگر اس کا حال معلوم کرنا چاہو۔ تو ذیل کی سطور ملاحظہ فرماؤ۔ مولانا ظفر علی کا ذکر کرتے ہوئے لاہوری مرزائیوں کا سرکاری آرگن "پیغام صلح" لکھتا ہے۔ کہ:-

"تمام بالغ نظر مسلمان اب اس حقیقت کو تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ متنبی ظفر علی اور اتحاد اسلامی دو متضاد چیزیں ہیں۔ جہاں ان کا سبز قدم جائے گا۔ وہاں فتنہ و فساد خانہ جنگی۔ تخریب۔ انتشار اور بربادی لازمی چیزیں ہیں۔ متنبی صاحب کی ساری زندگی اس بات کے ثبوت میں پیش کی جا سکتی ہے۔ آپ کی شر پسندی، امن دشمنی۔ شرانگیزی اور زر پرستی ہر ایک آنکھیں رکھنے والے پر اظہر من الشمس ہے"۔

("پیغام صلح" ۱۹ اپریل ۱۹۳۴ء)

اب سُنئے "قادیان کا الہامی گزٹ "الفضل" متنبی ظفر علی سے خصومت کا اظہار کرتے ہوئے کس طرح ساری مسلمان قوم کو بدنام کرنے کا تہیہ کرتا ہے۔ نقل کفر کفر نباشد کے مصداق ہم "الفضل" کے الفاظ ہی کسی قسم کی حاشیہ آرائی کے بغیر نقل کر دیتے ہیں:-

"زمیندار" پڑھ کر اگر کوئی شخص مسلمانوں کی حالت کا اندازہ لگانا چاہے۔ تو وہ یہی سمجھے گا۔ کہ مسلمان ایک فتنہ پرداز قوم کا نام ہے"۔

("الفضل" ۱۹ اپریل۔ صفحہ ۷۔ کالم ۳)

ویدک دھرم اور وگیان

(از شری پنڈت وشوناتھ جی اپادھیائے گوروکل وشوودیالیہ کانگڑی)

ویدک ساہتیہ بڑا گہن ساہتیہ ہے۔ اس کے بھِنّ بھِنّ بھاووں کو سمجھنے کے لئے پرتھک نانا ودیاؤں سے پریچے ہونا آوشیک ہے۔ یاسکاچاریہ لکھتے ہیں کہ

"न ह्येषु प्रत्यक्षमस्त्यनृषेरतपसो वा, पारोवर्यवित्सु तु खलु वेदितृषु भूयो विद्यः प्रशस्यो भवति। मनुष्या वा ऋषिषूत्क्रामत्सु देवानब्रुवन् को न ऋषिर्भविष्यतीति, तेभ्य एतं तर्कमृषिं प्रायच्छन्" (निरुक्त १३, १२)

ارتھات ان منتروں کے ارتھوں کو وہ لوگ پرتیکش نہیں کر سکتے۔ جو کہ نہ تو رشی ہیں۔ اور نہ تپسوی ہیں۔ پرنتو پَر اور اَپَر یا آتما اور پرکرتی کے وشیوں کے جاننے والوں میں جو وِشیش ان ودیاؤں اور ان ودیاؤں کے بھیدوں کو ادھک جانتا ہے۔ وہ ویدوں کے ارتھوں کے سمجھنے میں ادھک ادھیکاری ہوتا ہے پرشنست ہوتا ہے۔ رشیوں کے نہ رہنے پر منشیہ ترک رشی کے سہارے وید ارتھوں کے جاننے میں سمرتھ ہوتا ہے۔ پرنتو وید ارتھ میں ترک تبھی سہائتا دے سکتا ہے جبکہ منشیہ نانا ودیاؤں کے جاننے والا ہو۔ اس پرکار یاسکاچاریہ نے جس کے ویدوں کی ارتھ شیلی پر پرکٹ ہیں پرباہت پرکاش ڈالا ہے۔ درحقیقت یاسک ویدوں کے ٹھیک ارتھ جاننے کے لئے پوروش نانا ودیاؤں کے گیان تتھا منش ترک کی آوشیکتا ہوتی ہے۔ جس کی درشٹی تنک کمزور ہو گئی ہو۔ اس کے لئے انکھ کے گیاتا عینک کا ودھان کرتے ہیں جس عینک دوارا اس وِکیتی کی درشٹی بخوبی کام کرنے لگتی ہے۔ جس سمے ویدوں کے پڑھنے کی پراچین گوروپرمپرا اویچھن پرچلت تھی۔ اس سمے ویدوں کے یتھارتھ ارتھوں کے جاننے کے لئے ویدوں کے اتیرکت کسی انیہ ودیا کے پڑھنے کی ضرورت شاید نہ پڑتی ہوگی۔ اس سمے پراچین آریہ ویدوں سے ہی ویدک ارتھوں کو ٹھیک ٹھیک جان لیتے ہوں گے۔

باہمی سمبندھ

پرنتو مدھیہ کال اور ورتمان کال میں چونکہ وہ گوروپرمپرا کی پرپاٹی نہیں رہی۔ اس لئے ورتمان سمے تتھا پراچین سمے کی نانا ودیاؤں کے پڑھے بنا ویدوں کی ودیاؤں کو اس سمے سمجھ سکنا اسمبھو سا ہو گیا ہے۔ ان نانا ودیاؤں کے پڑھے گیان کی عینک کے لگانے کے پشچات ہی ویدک کال کے نانا نشان اپنے اجول پرکاش میں دکھائی پڑنے لگتے ہیں۔ ویدوں میں وگیان ہے یا نہیں۔ اس سمبندھ میں پراچین کال کے تتھا ورتمان کال کے

ویدک ودوانوں کا کیا انوبھو ہے؟ اسکا پہلے دِگ درشن کرانا آوشیک پرتیت ہوتا ہے۔ پراچین آچاریوں کا یہ سدھانت رہا ہے۔ کہ ویدوں کے سمجھنے کے لئے براہمن گرنتھ۔ آرش گرنتھ۔ اُپ وید۔ چھ انگوں تتھا اُپانگوں کا جاننا آوشیک ہے۔

(۱) براہمن اور آرش گرنتھوں میں نانا پرکار کے وگیان ہیں۔ ان گرنتھوں میں ویدک جیوتش ودیا پر بہت پرکاش ڈالا گیا ہے۔

(ب) اُپ ویدوں میں آیوروید دھنروید گندھرووید تتھا اتھروید ہیں۔ آیوروید میں شریر وگیان کا ورنن ہے۔ شریر کے بھِنّ بھِنّ حصوں۔ رس۔ ناڑیوں۔ روگوں اور ان کے اُپ چاروں تتھا جراحی کا ورنن آیوروید میں ہوتا ہے۔ پراچین منیوں نے آیوروید کو اتھروید کا اُپ وید مانا ہے۔ سنسکرت ساہتیہ میں لکھا ہے کہ :-

"इदं खल्वायुर्वेदो नाम यदुपाङ्गमथर्ववेदस्य"

ارتھات آیوروید اتھروید کا اُپانگ ہے یا اُپ وید ہے۔ انیہ پراچین منیوں نے اتھروید میں آیوروید کے وگیان کی ستّا مانی ہے۔

۲۔ دوسرا اُپ وید ہے۔ دھنروید۔ دھنروید میں یدھ ودیا سینک وبھاگ اور استر شستر کی ودیا کا ورنن ہے۔ یہ اُپ وید یجروید کا ہے۔ اتہ پراچین رشیوں نے یجروید میں یدھ ودیا کی ستّا مانی ہے۔

۳۔ تیسرا اُپ وید گندھرووید ہے۔ گندھروید سام وید کا اُپ وید ہے۔ گان ودیا اور اس کے آدھار بھوت شبد یا Sound کی ودیا کی پراکاشٹھا اس گندھرووید میں پائی جاتی ہے۔ اس لئے پراچین رشیوں نے گان ودیا یا Sound کی ودیا کی ستّا سام وید میں مانی ہے۔

۴۔ چوتھا اُپ وید ہے اتھروید۔ یہ رگوید کا اُپ وید ہے۔ اتھروید کو آج کل اتھر شاستر کہتے ہیں۔ اس لئے راج نیتی تتھا دھن اپارجن اور اس کے ساتھنوں کی ستّا پراچین منیوں نے رگوید میں مانی ہے۔

(ج) چھ انگوں میں ویدک چھ درشنوں کا سماویش ہوتا ہے۔ ان میں پرکرتی اور اس کے کاریہ ...

ہیں۔ وچھیند رنا ارتھ شیل کی پٹک اس سمبندھ میں بہت مہتو کی ہے۔

(د) اسی پرکار چھ اُپانگوں میں سے نِرُکت ہے تو "Philology" کا اور جیوتش میں آکاش ستھ تارا گن آدی کا ورنن ملتا ہے۔ اس پرکار ہم نے دیکھا کہ پراچین منی اپرکت ساہتیہ کو ویدوں کی ویاکھیا اُپ وید۔ ویدانگ تتھا ویدکے اُپ انگ کہہ کر ان ساہتیوں میں ورنت ودیاؤں کی ستّا ویدوں میں بھی مانتے رہے ہیں۔

اندھکار کا سمے

پرنتو ویدک وگیان کی درشٹی سے ویدک ساہتیہ کا مدھیہ کال اندھکار مے تھا۔ اسی اندھکار کے کال میں بھی دھرم آچاریہ تتھا سائن آچاریہ آدی بھاشیہ کار ہوئے۔ یہ دونوں آچاریہ وگیان کی گھٹناؤں کو بہت کم سمجھتے تھے۔ اس لئے وید بھاشیہ کرتے سمے انہیں نانا پرکار کے ایسے ورنن ملے۔ جن کی کہ یہ کوئی اُچت اور یدھی یُکت ویاکھیا نہ کر سکے۔ ایسے استھلوں کو بھی پرمانک درشانے کے نمت ان بھاشیہ کاروں نے اپور وکی کلپنا گھڑ لی۔ اور نانا دیوتاؤں کی الگ انیک سرشٹی گھڑ لی کر دی۔ سمبھو اور یکتی پورن ویدک ویدوں کے ارتھ کرنے کی شرشٹی سے تو یہ دھرم آچاریہ تتھا سائن کا سمے اندھکار کا سمے تھا۔

مہرشی دیانند کی آمد

ویدارتھ کی درشٹی سے اس کالی اندھیاری میں یکا یک ایک ودیت چمک سمپن دا زبہ گڑھی۔ یہ دو یہ جیوتی مہرشی دیانند کے روپ میں پرگٹ ہوئی۔ مدھیہ کال کے وگیان تک اندھیرے کی کالی گھٹا کو چیر پھاڑ دینے والا ویدک سوریہ بھارت کے آکاش اودے ہوا۔ اور آہستہ آہستہ پرچنڈ ہوا یہ ویدک سوریہ ویدک سودھرم کے بیج راکھا اور پرچارک سو نام دھن مہرشی دیانند کے روپ میں پرگٹ ہوا۔ اس مہرشی سے ویدک وگیان کا نویگ آرمبھ ہوا۔ اس نویگ کا جنم داتا مہرشی ہے۔ اس نویگ کے چکر کو اس مہرشی نے زور سے چکر دیا ہے۔ یہ کال چکر کتنی دیر تک زوروں سے چکر کاٹتا رہے گا۔ اس کی کلپنا ابھی نہیں کی جا سکتی۔ ویدک وگیان کے اتہاس میں ویدک ساہتیہ کا پراچین یگ تتھا نویگ اتی اجول ہے۔

ویدمیں مختلف سائنس

... کے سمے ... وچاروں

ارتھات Evolution یا وکاس واد کے وچاروں کی رتی بھر بھی پرواہ نہ کر کے ویدوں میں ورنت وگیان کا دگ درشن رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں کرایا۔ مہرشی نے ویدک منتروں کے آدھار پر رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں سمندری جہازوں۔ ویمانوں یا ہوائی جہازوں آکرشن شکتی یا .... Gravitation پرتھوی کے گھومنے اس کے گول ہونے۔ چندرما کے سوریہ سے پرکاشت ہونے آدی نانا وگیانوں کا ورنن کیا۔

۲۔ مہرشی کے پشچات مہرشی کے سچے شِشیہ سوریہ پنڈت گورودت ایم۔ اے نے مہرشی کی وگیان کی دھارا کو اپنی کوششوں دوارہ اور دڑھ تتھا پُشٹ کیا۔ اس سوَرگیہ پنڈت نے ویدوں میں سے جل کے composition کو ڈھونڈ نکالا۔ اور ویدوں میں Spectrum کی یا رشمی پد کی ستّا کو درشایا۔ پنڈت گورودت کے ساتھ آریہ سماج میں ویدوں کی وگیانک کھوج کی دھارا بند ہو گئی۔ اس دھارا کو مہرشی نے ٹھیک گرنتھ پرمان سے بہایا۔ اور جس کے مارگ کو نشکنٹک کرنے کے لئے پنڈت گورودت ساہتیہ شالی انجینیئر ملا۔ وہ دھارا آریہ سماج کی ستّا سے ویسے ہی چکی ہوئی ہے۔

۳۔ آریہ سماج سے اتیرکت کھیتر میں بنگال کے پرسدھ ویدک ودوان سوَرگیہ پنڈت ستیہ ورت سام شرمی نے ویدوں میں نانا ودیاؤں کے ہونے تتھا انہیں دھرم اور سائنس کے ویدوں کو یتھارتھ روپ میں نہ سمجھ سکنے کے کارن پرکاش ڈالا ہے۔ آپ اس سمبندھ میں اپنے ترئی سنگرہ نامک سنگرہ گرنتھ میں لکھتے ہیں کہ :-

"ترئی سنگرہ پستک کا جب سنکلن ہو رہا تھا اس سمے مجھے انوبھو ہوا کہ سائنس کے بھاؤ میں بہت سے منتروں کے یتھارتھ بھاو پرگٹ نہیں ہو سکتے۔ اس لئے مجھ میں یہ اچھا پربل ہوئی کہ یاسک تتھا انیہ پراچین بھاشیہ کاروں کے بھاو ارتھوں کا میں سوئم اودگھاٹن کروں"

وہ آگے لکھتے ہیں کہ :-

(۱) اس سمے جب کہ فوٹوگرافی۔ فونوگرافی۔ گیس لائٹ۔ ٹیلیگراف۔ ٹیلیفون۔ ریلوے اور ہوائی جہازوں کا بھارت میں پرچار تھا ایسی ایکار بھارت کے وید بھاشیہ کرتا ان منتروں کے وِچار رہسیوں کو سمجھ سکتے تھے۔ جن میں کہ ان وستوؤں کے اشارے ہوں۔

وہ آگے اور لکھتے ہیں کہ :-

پنڈت ستیہ ورت سام شرمی یہاں سائنس آچاریہ سمے کی اور نردیش کر رہے ہیں۔ ہماری سمجھ ہے کہ ویدک کال میں ہمارے بھارت ... آج ہم ... ترقی کر لی تھی۔ اس سمے ہم ... ودیا ... اور سائنس ودیا کو آدی ویدک ودیا کہا

جاتا ہے۔ اور شری وِدیا منو وگیان تھا۔ برہم وِدیا کو ادھیاتم وِدیا اس سمے کے وگیانک گرنتھ بدیہی اس سمے لپت ہو گئے ہیں۔ تو بھی ویدوں میں ان وگیانوں کے سمبندھ کے بہت نردیش ملتے ہیں جن سے پرتیت ہوتا ہے۔ کہ ویدک کال میں ان وگیانوں کا پرچار بہت زیادہ تھا۔ وید کے بھاشیہ کاروں کو چونکہ سوئم ان وگیانوں کا گیان نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ ویدوں میں آئے ہوئے وگیانک نردیشوں کو ٹھیک پرکار سمجھ نہیں سکتے۔ ویدوں کے کئی ایسے واکیوں کے ادھین سے پرتیت ہوتا ہے۔ کہ بھارت بھومی میں کئی وگیانک کھوجیں اتنی گہری ہو چکی ہیں کہ مغربی ودوانوں کے اگر سر امریکہ تھا یوروپ کے وگیانک ابھی تک اس گہرائی تک نہیں پہنچ پائے۔ اسی کارن ان مغربی وگیانکوں کی گہرائی کے سمجھ سکنے کے سادھنوں کے ابھاو کے کارن ہی ہم ویدوں کے کئی استھلوں کے بھاشیہ ادھیاپکوں کو سمجھ نہیں سکتے۔ واستو میں ویدوں کی پورن کتھا ستنوں پر ویاکھیا کے لئے آوشیک ہے۔ کہ ویاکھیاتا کو سبھی وگیانوں اور ان کی شاکھاؤں سے پورن پریچے ہو۔ اس پورن پریچے کے بنا وید کے بھاشیہ کے لئے یتن کرنا دوساہس ماتر ہے۔

وہ آگے اور لکھتے ہیں۔ کہ:۔

اسی لئے یہ سپشٹ ہے۔ کہ کوئی بھی پرانی ویدوں کا یوگیہ بھاشیہ کار ہو سکتا ہے۔ جیسے کہ گرہستی شاستر دیو بارہ بھوگربھ شاستر، جیوتش، [illegible] ودیا، اگنی ودیا، منوشیہ شاستر، جیو شاستر، منتر شاستر، یتھا بدھ ودیا آدمی کا پورن گیان ہو۔ ایسے ویکتی دوارہ لکھا گیا بھاشیہ ہی کیول پورن سنتوش دے سکتا ہے۔ اور سب پرکار کے سندیہوں کو مٹا سکتا ہے۔

اس پرکار پرسدھ ویدک ودوان پنڈت ستیہ ورت سام شرمی کا بھی وشواس تھا۔ کہ [illegible] منتروں دوارہ سپشٹ ہوتا ہے۔ [illegible] کے رشی وگیان میں اتنی ترقی کر چکے تھے۔ جہاں تک کہ پاشچاتیہ وگیانک ابھی تک پہنچ نہیں سکا۔

۱۸۹۱ء میں ایک پستک بنگلور سے پرکاشت ہوئی تھی جس کا نام "The Riks" ہے۔ اس کے لیکھک کا نام برہم شری واسو [illegible] ہے۔ جو کہ بنگلور کے ڈسٹرکٹ اور سیشن جج تھے۔ لیکھک نے اس پستک میں یہ درشانے کی کوشش کی ہے کہ جو ویدوں میں [illegible] نظر آتی ہیں۔ وہ واستو میں ویدک سمے کے وگیانک تتو ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ویدوں کی کتھائیں اور استھل chemical اور Geological phenomena ہیں۔ ارتھات

بھوگربھ شاستر اور رسائن شاستر کے وشے ہیں۔ ویدوں اور ویدوں کی آدھار شلا پر کھڑے کئے گئے ساہتیہ کی یوگینک ویاکھیا کا ادھیکار کیسے وگیانی کو ہو سکتا ہے۔ اس سمبندھ میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ:۔

ویدوں اور ویدوں کے آدھار پر رچے گئے براہمن گرنتھوں کی پورن تتھا ٹھیک ویاکھیا کے لئے ایسا ودوان چاہئے جو وگیانک کلپنا شکتی بھوگربھ شاستر رونی ودیا [illegible] کرشی شاستر اور جیوتش شاستر کے کریاتمک اور سدھانت سمبندھی پورن گیانوں کی آوشیکتا ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے لئے اونچے پربتوں اور مٹی کے تلوں کے پردیشوں سے بھی پریچے آوشیک ہے۔

اس اُدھرن سے پرتیت ہوتا ہے۔ کہ "The Riks" پستک کے لیکھک کی درشٹی میں بھی ویدوں میں اونچا وگیان ورنن ہے۔

ہمارا انتم اور سب سے پرسدھ تتھا دوبرودھ ویدک ودوان مسٹر N.B. Pavagee ابھی جیوت ہیں۔ انہوں نے ایک پستک لکھی ہے "The Vedic fathers of Geology" اس پستک میں جو کچھ لیکھک نے ویدوں کے منتروں کے آدھار پر "Geology" یا بھوگربھ شاستر کے اونچے سدھانتوں کا ورنن کیا ہے۔ اس پستک کی بھومکا میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ:۔

ویدک رشیوں کو بھوگربھ شاستر کا الپ گیان نہ تھا۔ اپیتو بھوگربھ شاستر کے ساتھ ان کا گہرا پریچے تھا۔

میں نے سوبھاوتہ سمگر گرنتھا انیہ ویدک اور پراچین سنسکرت ساہتیہ کا سوکھشم درشٹی سے آلوچن کیا ہے۔ ویدک بھوگربھ شاستر کے سمبندھ کے نانا واکیہ اور کلپنائیں پائیں۔ ان کی آلوچنا سے پرتھم مجھے یہ وچار ہوا کہ ہمارے ویدک پُرکھا سمبھوتہ "Geology" کے سمپورن روپ رکھتے تھے اور شاید اس کی سوکھشم باریکیوں سے بھی پریچت تھے۔ میں نے اپنی گویشنا اس کرنے کا ارادہ رکھا۔ پھر اس سمبندھ کے مولک نانا سنسکرت گرنتھوں کی سوکھشم درشٹی سے پرکھشا کی۔ تاکہ اس وشے میں کچھ گہرا گیان پراپت کر سکوں۔

میں نے دیکھا کہ میری پہلی سمبھاونا اب نشچیہ روپ میں پرتیت ہو گئی ہے۔ کیونکہ اس پرکھشا میں پہنچنے کے بعد مجھے دور دھر پرمان مل گئے کہ ہمارے ویدک رشی اور ان کے سنتان کے نہ صرف Geology سے پریچت تھے اپیتو اس کے ساتھ بہت ہی

پرچے بلکہ گہرا گیان رکھتے تھے۔

مجھے اپنے پاٹھکوں کو بنا کسی سنکوچ کے یہ کہنے کا موقع ملا ہے۔ کہ ویدوں میں ایسی نانا وستوئیں ہیں۔ جو کہ ابھی تک کسی کو بھی معلوم نہیں ہوئیں۔ اور وید ساہتیک دھن کی اکھنڈ کان ہیں۔ جس کے کہ ایک انش کو ہم دیکھ پائے ہیں۔ اور بقیہ انش ابھی ان دیکھے پڑے ہیں۔

اس اُداہرن سے پرتیت ہوتا ہے۔ کہ مسٹر پاوگی ویدوں میں "Geology" کے سمفول تتھا سوکھشم سدھانتوں کی بھی ستا مانتے ہیں۔

۱۹۳۱ء میں بمبئی سے ایک اور پستک پرکاشت ہوئی ہے۔ اس کا نام ہے۔ "The Vedic gods, as figures of Biology" اس کے لیکھک ڈاکٹر وی۔ جی۔ ریل۔ ایل۔ ایم اینڈ ایس۔ ایف۔ سی۔ پی۔ ایس ہیں۔ لیکھک نے اس پستک میں ویدوں کے دیوتاؤں پر پرکاش ڈالا ہے۔ آپ کا کتھن ہے کہ ویدوں کے دیوتا منتر پرکے "Nervous System" اور Brain ارتھات سوکھشم چکر اور مستک کے بھن بھن کیندر ہیں۔ لیکھک نے اس پستک میں ویدک گاتھاؤں اور آکھیانکوں کی ویاکھیا وگیانک ڈھنگ سے سوکھشم چکر اور مستک کے گنوں اور کریاؤں کے آدھار پر کی ہے۔ لیکھک کا وشواس ہے کہ گربھ شاستر "Anatomy" تتھا ...... "Physiology" کے پورن روپ سے جانے بنا وید ٹھیک پرکار سے سمجھے نہیں جا سکتے۔ ان کا یہ بھی وشواس ہے۔ کہ ویدوں میں "Nervous System" کی ..... Biology اور Physiology کا مکھیہ روپ سے ورنن ہے۔ ارتھات یہ میرا وشواس ہے۔ کہ ویدوں میں بھن بھن رشیوں دوارہ Nervous System کی Physiology کا ورنن کیا گیا ہے۔

وہ آگے لکھتے ہیں۔ کہ:۔

میرے رگوید کے سواَدھیائے نے مجھ میں یہ وشواس کر دیا ہے۔ کہ ویدوں کے رشی منتر "Nervous System" کے پورن پریچت تھے۔ اور ویدوں میں واستو میں Nervous System کی اس Physiology جیسی پڑھی ہے۔ لیکھک یہ بھی انوبھو کرتے ہیں۔ کہ ویدوں کے کرتی یہ ورنن اس نئی کلپنا کے آدھار پر سمجھ نہیں پڑتے۔ لیکھک ان کا ایک کارن یہ بھی درشاتے ہیں۔ کہ آسمبھو ہے۔ کہ ہم ان

میں بھی منتر کے بھن بھن حصوں کی ..... Physiology نہ سمجھ سکتے ہوں۔ جس کا کہ رگوید میں ورنن ہے۔ اور اس کا سمجھنا بھوشیہ کے گربھ میں چھپا پڑا ہو۔

اسی پرکار بلجیم کے فلاسفر مسٹر مورس میٹر لنک اپنی پستک "The great Secret" میں ویدوں کے آکاش تتو کے سمبندھ میں لکھتے ہیں۔ کہ:۔

۱۔ کیا یہ آکاش تتو نہیں۔ جسے کہ ہم جدید شبدوں میں ایتھر (Ether) کہتے ہیں۔ جو کہ سب سنسار کا مکھیہ سروت ہے۔ اور جس کی اور کہ ہمارا بھوتک وگیان لوٹ رہا ہے۔

۲۔ یہ سپشٹ ہے۔ کہ (Einstein) کی نوین کلپنا ایتھر کی ستا سے انکار کرتی ہے۔ اور یہ مانتی ہے کہ پرکاش سوتنتر روپ سے پردیش ارتھات پورن شونیہ میں سے ہو کر تک پھیلتا ہے۔ تو بھی یہ جان لینا چاہئے کہ (Einstein) کی یہ کلپنا ابھی تک سننے سے ہی پرتیت ہوتی ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی جاننا چاہئے۔ کہ ورتمان سمے کا وگیانک ایتھر نشچت روپ میں ویدک آکاش نہیں۔ یہ ویدک آکاش ایتھر سے ادھک سوکھشم اور اپراکرتک سا ہے۔ جو کہ اننت اور ویاپک ہے۔

۳۔ ایتھر جو کہ جگت کا کارن اور اس کا آشریہ دوارہ ہے۔ جو کہ آتما اور پرکرتی میں سیتو ہے۔ جو کہ پراکرتک سنسار کا سروت ہے اور جسے آر مبھ کا دھرم آکاش کہتا ہے۔

یہ اننت ایتھر جو کہ اکھنڈ اور سدا کریا شیل ہے۔ جس سے کہ سب وستوئیں اُتپن ہوتی اور جس میں لین ہو جاتی ہیں۔ وگیانک لوگ اپنے وگیان بھونوں میں جس کا اکھنڈ لینے میں بادھت ہوئے ہیں۔ تاکہ وہ ایسی نانا گھٹناؤں کی ستا کا کوئی مولک کارن بتا سکے۔ جن کی کہ بنا آکاش کے مانے سمو چت ویاکھیا نہیں ہو سکتی۔

اس پرکار مورس میٹر لنک کی سمتی میں ویدوں کا آکاش تتو ورتمان وگیانک کھوجوں کی پہنچ سے ابھی تک دور ہے۔ اور ورتمان وگیانک کھوجیں اس آکاش تتو کے ماننے کی اور آ رہی ہیں۔

محمود دھرم پال لدھیانوی کا فتنہ!

گوجرانوالہ کی سرزمین کو جہاں یہ فخر ہے کہ اس خطّے سے کئی باکمال بزرگ اٹھے۔ جنہوں نے خدمتِ ملک و علم و ادب سے اپنا نام چار دانگ عالم میں مشہور کر دیا۔ وہاں پہلے پہل یہاں کے مقامی اسلامیہ ہائی سکول کے ایک ہیڈ ماسٹر عبد الغفور نامی بی۔ اے نے جو لدھیانہ کا رہنے والا ہے دینِ اسلام کو ترک کر کے آریہ مت قبول کیا۔ غالباً یہ ۱۹۰۳ یا ۱۹۰۴ء کا واقعہ ہے۔

جب یہاں عبد الغفور نے اپنے آریہ ہونے کا اعلان کیا۔ عبد الغفور کا نہایت ہی پُرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ جابجا ہر شہر میں اس کے شاندار جلوس نکالے گئے۔ اور عبد الغفور کی بجائے "دھرم پال" نام رکھا گیا۔

وہی دھرم پال صاحب آریوں میں کچھ دیر مزے کی زندگی بسر کرتے رہے۔ اور وہاں سے جب دل سیر ہو گیا۔ تو پھر آپ نے اپنے دوبارہ مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور اپنا نام (غازی محمود دھرم پال) رکھ کے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا ڈھنڈورہ پیٹنا شروع کر دیا۔ پہلے پہلے تو مسلمانوں نے اُن کے دوبارہ قبولِ اسلام پر عزت کی۔ لیکن یہ عزت و احترام وقتی تھا کیونکہ مسلمانوں میں خدا کے فضل سے قحط الرجال نہیں۔ بڑے سے بڑے علمائے دین اور ایسے باکمال بزرگ اس جماعت میں موجود ہیں جن کے خادموں کے خادم اور شاگردوں کے شاگرد کے سامنے محمود دھرم پال جیسے لوگ ابھی اس لائق بھی نہیں ہو سکے کہ شاگرد بن کر زانوئے تلمذ تہ کریں۔ غازی محمود صاحب کو جلد ہی ایک اور کروٹ لینی پڑی۔ اور آج آپ ایک مدعی بلکہ مجدد کے رنگ میں جلوہ گر ہوئے ہیں۔ لیکن

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

تازہ تصنیف

غازی دھرم پال صاحب نے "اساس الاسلام" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ جو خرافات کا ایک پوٹ ہے پنجاب میں تو اس ہذیان کے پلندے کی طرف کسی نے نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ لیکن ہمارے مخدوم دوست مولوی سید [illegible] الحق صاحب نے جنید پور سے ایک مجبور [illegible] کی نقل روزنامہ "الامان" کی بھیجی ہے۔ جس میں بتلایا گیا ہے کہ جنید پور کے مسلمانوں نے دھرم پال کو وہاں مدعو کیا۔ اور وہاں تقریریں کر کے اپنے لئے عاقبت کی رُوسیاہی اور دنیا کی بدبختی مول لی۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں میں بالخصوص بنگال کے مسلمانوں

میاں عبد الغفور صاحب کی مذہب اسلام سے دوبارہ بغاوت

اخبار "العدل" کی مسلمانوں کو تنبیہ!!!

میاں دھرم پال نے دیو سماجیوں کو جس طرح اپنے ہاتھ دکھلائے۔ اُسے تو ہر ایک آریہ سماجی جانتا ہے اب آریہ سماج سے نکالے جانے کے بعد اس چالاک شخص نے مسلمانوں کے اندر جو اودھم مچانے کی کوشش کی ہے۔ اُس کے متعلق اخبار "العدل" گوجرانوالہ نے مسلمانوں کو ذیل کی سطور میں تنبیہ کی ہے (ایڈیٹر)

ہیں ایسے کمزور اور بے دین مسلمان موجود ہیں۔ جو ہر بے اصولی اور دین میں ہر نئی بدعت اور ضلالت کا نہایت ہی گرمجوشی سے استقبال کرنے کو تیار رہتے ہیں:

فتنہ انگیز تعلیم

راقم الحروف کو کتاب مذکور کے دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ لیکن اردو سکول لبڑ پور کے ہیڈ ماسٹر عبد الغفار صاحب نے اس کتاب کے جو جستہ جستہ اقتباسات بھیجے ہیں وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

کے معجزانہ طریقہ سے پیدا ہونے کا عقیدہ سراسر غلط ہے۔ نہ آپ بجسد عنصری آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ اور نہ آپ بقیدِ حیات کہیں موجود ہیں۔ ۵۔ تمام احادیث و تفاسیر اور کتب فقہ محض فضول اور بے اعتبار چیزیں ہیں۔ یہ تو محض عام انسانی رایوں کا مجموعہ ہے۔ اور آج کل یہی سب ٹھوکر کا باعث بن رہی ہیں۔ داڑھیاں رکھنا جلانا ہیں اور بس یہ جنت فنا کوئی چیز نہیں۔ اور نہ اس کی ضرورت ہے۔ ۶۔ مرتد کی سزا قتل نہیں۔ میں احمدیوں کو مسلمان سمجھتا

ہوں۔ اگرچہ میں احمدی نہیں ہوں۔ اور نہ میں اُن کی بہت سی تاویلوں کو صحیح مانتا ہوں۔ ہاں اگر مجھے کسی فرقہ میں داخل ہونا ہوتا۔ اور اس کو اپنے لئے ضروری خیال کرتا۔ تو میں احمدی فرقہ میں داخل ہو جاتا:

ہے کہ مسلمان ہونے کے لئے صرف توحید اور قرآن مجید کا مان لینا کافی ہے۔ تصدیق و اقرار رسالت کی ضرورت نہیں ۲۔ محض مولویوں نے اپنی طرف سے قرآن شریف کے دو منفرق کلموں کو جوڑ جاڑ کر ایک کلمہ طیبہ بنا لیا ہے۔ جو کھلی شرک و بدعت ہے۔ ۳۔ نماز متعارفہ بھی قرآن مجید کے مطابق نہیں۔ کیونکہ اصل میں قرآنی نماز تو یوں ہے کہ اس میں نہ اوقات کی پابندی ہو۔ نہ فرض و سنت اور واجب کے ناموں کی تقسیمیں اور نہ تعدادِ رکعات کی تعیین اور نہ اس میں کوئی ترتیب خاص نہ قومہ رکوع۔ سجود اور قعود وغیرہ کی قید ہو۔ کیونکہ یہ سب خلاف قرآن ہونے کے علاوہ محض فضول اور بے ضرورت باتیں ہیں ۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ عقیدہ کہ آپ بغیر باپ

مسلمانوں کو تنبیہ

جگر دہر پور کے مسلمانوں کی غیرت و حمیت اسلامی پر افسوس آتا ہے۔ کہ کس طرح وہ ایک شخص کو جس کے عقائد اس قدر غلط اور باطل ہیں۔ وہ اتنا روپیہ ادا کر کے لدھیانہ سے بنگال میں وعظ کے لئے دعوت دیتے ہیں۔ اُن کی حالت کو دیکھ کر یہ خیال ہوتا ہے کہ جب تک اُمتِ مسلمہ میں ایسے مسلمان موجود ہیں۔ جو دھرم پال کے عقائد کو بنظرِ تحسین دیکھتے ہیں۔ تو نبوت کا ذکر کیا۔ بلکہ اگر کل کو کوئی خدائی کا بھی دعوےٰ کر دے۔

تو مسلمان باوجود توحید کے قائل ہونے کے اس کی خدائی پر ایمان لے آئیں گے۔ جگر دہر پور کے مسلمانوں کو شرم کرنی چاہئے۔ کہ وہ اپنی آستین میں سانپ پال رہے ہیں۔ وہ اپنے گاڑھے پسینہ کی کمائی سے ایسے شخص کی پرورش کر رہے ہیں۔ جو اسلام پر اپنی تاویلات باطلہ اور عقائد فاسدہ سے ایسی پوشیدہ مگر کاری ضرب لگا رہا ہے۔ جس کا نتیجہ نہایت ہی خطرناک ثابت ہونے والا ہے۔ اور یقیناً اس اعانتِ مجرمانہ کے لئے سب سے پہلے بنگال کے ان مسلمانوں سے باز پرس ہو گی:

دھرم پال صاحب ایک مرتبہ مرتد ہو چکے ہیں۔ آپ نے آریہ مت اختیار کیا۔ اسلامی حکومت و شریعت اگر رائج ہوتی۔ تو آپ قتل ہو گئے ہوتے۔ اسلام مسئلہ قتلِ مرتد کی بنا پر فی الواقع آپ کے دوبارہ قبولِ اسلام کا قائل ہی نہیں۔ کیونکہ شریعتِ اسلامی کی رُو سے آپ واجب القتل ہو چکے ہیں۔ غازی صاحب آج اگر مسئلہ قتل مرتد کی مخالفت نہ کریں۔ تو ان کی ہستی کیونکر قائم رہ سکتی ہے؟ مسلمانوں کے لئے یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ دنیا بھر میں کوئی مسلمان بھی قتلِ مرتد کے مسئلہ سے اختلاف نہیں کر سکتا۔ صرف وہی شخص اختلاف کر سکتا ہے۔ جو مسلمانوں میں سے مرتد ہو چکا ہو اور کسی دنیاوی حکومت کی برکت کی وجہ سے قتل ہو جانے سے بچ رہا ہو۔ مثلاً مرزائی لاہوری اور قادیانی بھائی۔ اور نصیب ہمارے یہ غازی صاحب دھرم پال:

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس نئے فتنہ سے محفوظ رکھے۔ مسلمانوں کا بھی فرض ہے کہ وہ حسب استطاعت جہاں کہیں فتنۂ مرزائیت اور فتنۂ دھرم پال کو دیکھیں۔ اس کے استیصال کے لئے دل و جان سے کوشش کریں۔ کہ کہا گیا ہے:

الفتنۃ اشد من القتل (م۔ ح)

ہندو پت مہارانا پرتاپ کی جینتی

۱۵ جون ۱۹۳۴ء کو میواڑ پتی۔ ہندو پت مہارانا پرتاپ کا جنم دن ہے۔ مہارانا کے اس پوتر جنم دن کو منانے کے لئے اودے پور کی "پرتاپ سبھا" نے بھارت ورش کے ہندو سماج اور سوتنترتا دیوی کے اُپاسک ہندوستانیوں سے یہ اپیل کیا ہے۔ کہ وہ اس دن مہارانا کی اس جینتی کو خوب تزک و احتشام سے منائیں۔ چونکہ مہارانا نے ایسے وقت آریہ سنسکرتی کو تباہی سے بچانے کے لئے سرد سوبہ کا بلیدان کیا تھا۔ جبکہ آپ کے قرب و جوار کے جملہ نام دھاری راجپوت راجے اپنے ناک کٹوا کر آریہ جاتی کی پوتر مریادا پر داغ لگا چکے تھے۔ اس لئے ہر ایک آریہ سنسکرتی کے پریمی کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس سوتنترتا دیوی کے سچے اپاسک کی جینتی کو پوری شان سے منا کر اپنی جاتی کا نام اجول کرے:

آریہ سماج جلالپور جٹاں کے سماچار

آریہ سماج جلالپور جٹاں کے سپتاہک ستسنگ نیم پوروک ہوتے ہیں۔ ہم کو ۱۵ کو جون یکیہ اور سندھیا کے پشچات مہاشہ سیتا رام منگل افریقہ نواسی۔ ماسٹر دیو پال جی اور سہنی اور مہاشہ سیتا رام جی کے بھجن ہوئے۔ تت پشچات منشی گنیشداس جی پردھان آریہ سماج نے سارو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے پاس شدہ پرستاؤ جو آریہ و دیوت سبھا دہلی نے پاس کئے ہیں پڑھ کر سنائے:

سیتا رام منگل افریقہ نواسی۔ جلالپور جٹاں
ضلع گجرات

سمواد ← کالم

لالہ رام متر گپتا قصبہ حسن پور ضلع گوڑگانواں پرشن کرتا ہے۔

پرشن ۱ لکھا ہے۔ کہ دان سپاتر کو دینا چاہئے کپاتر کو نہیں۔ کپاتر کو دینے میں پاپ ہے۔ تو :-

سپاتر اور کپاتر کی پرکھ شناخت کس طرح کی جائے ؟

(ا) سپاتر اور کپاتر کو نہ دیکھتے ہوئے دان دیا جائے۔ تو پاپ ہے یا نہیں اور کیونکر ؟

(ب) اگر سپاتر اور کپاتر۔ ایک بھوکا۔ دوسرا پیاسا۔ تیسرا ننگا جو کہ سردی سے ٹھٹھر رہا ہے۔ اور چوتھا روگی

(ج) چند کپاتر۔ ان کی حالت بموجب روٹی۔ پانی۔ وستر اور اوشدھ سے یا ہر ایک کی نقدی سے مدد کی جائے۔ تو پاپ ہے یا نہیں۔ اور کیونکر ؟

(د) اگر غلطی سے کپاتر کو دان دیا جائے۔ تو پاپ ہے یا نہیں۔ اور کیونکر ؟

(ر) ایک سپاتر کو غلطی سے کپاتر سمجھ کر دان نہیں دیا۔ تو پاپ ہے یا نہیں اور کیونکر ؟

(س) اگر کوئی شخص برادری یا دیگر کسی طاقت سے زور دیکر کپاتر کو دان دلائے۔ تو یہ پاپ کس پر ہے۔ اور کیونکر ؟

(م) کوئی شخص سپاتر کے لئے یا کسی دھرم کے کام کے لئے دان اکٹھا کرے۔ اور پھر اس دان کو کپاتر کو دے۔ تو یہ پاپ کس پر ہے ؟ ۱ اور اگر اس روپیہ کو اکٹھا کرنے والا منتظم خود ہضم کر جائے۔ تو یہ پاپ کس پر ہے ؟ ۲ نیز جس نام پر دان اکٹھا کیا گیا ہے۔ اس مد میں خرچ نہ کیا جائے۔ بلکہ دیگر مدات میں استعمال کیا جائے۔ تو یہ پاپ ہے یا نہیں ؟ اگر پاپ ہے۔ تو کس پر اور کیونکر ؟

اُتر ۱ (ا) بدھی سے۔ دیکھ کر جان کر اور سمجھ کر پرکھشا کی جائے :-

(ب) کپاتر کو دینے سے پاپ اور سپاتر کو دینے سے پُنیہ ہوگا :-

(ج) اگر وہ اس امداد کے بعد پاپ کرنے میں رت ہونگے۔ تو جس طرح چور کی امداد بری ہے۔ اسی طرح یہ بھی ہوگی۔ اگر وہ اس ہمدردی سے سُدھر جائیں۔ تو پُنیہ ہوگا۔ ان کو سُدھارنے کی کوشش کرنی چاہئے :-

(د) پاپ ہے۔ جیسے غلطی سے آگ میں ہاتھ ڈالنے سے بھی ہاتھ جل جاتا ہے :-

(ر) کچھ نہ کچھ پاپ ہوگا :-

(س) برادری اور کرنے والے کو ہوگا :-

(م) ۱ جس نے اکٹھا کر کے دیا ۲ دینے والے اور اکٹھا کرنے والے پر ۳ ہے۔ اور دونو ایک نے بُرا کام کیا۔ دوسرے نے امداد دی :-

پرشن ۲ بھوگ یونی اور کرم یونی میں کیا فرق ہے ؟ کیا بھوگ یونی میں شُبھ اور اشُبھ کرم کر کے بھوگ جیوں کو پراپت ہوتا ہے ؟ اگر نہیں۔ تو مندرجہ ذیل شکوک پیدا ہوتے ہیں :-

(ا) بھوگ یونی کی ایک جنس میں دو جیوؤں کی زندگی میں فرق کیوں ؟ یعنی دو کتوں کی زندگی میں جبکہ وہ دونو ایک جرم کے مرتکب ہوتے ہوئے ایک ہی قید خانہ میں ہیں۔ (یعنی کتے کی یونی میں ہیں) تو ایک کتے کو آرام اور دوسرے کو تکلیف کیوں ؟ جبکہ دونو کا منتظم ایک ہے :-

(ب) بھوگ یونی کے ایک جنس کے دو جیو ایک منشیوں اور دیگر جیوؤں کو تکلیف پہنچاتا ہے۔ جو کہ سراسر پاپ ہے۔ اور دوسرا منشیوں اور دیگر جیوؤں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ یا کسی کو کوئی نقصان یا تکلیف نہیں پہنچاتا۔ (مثلاً پالتو اور غیر پالتو جانور) جو کہ ثواب ہے۔ کیا ان دونو کے پاپ اور ثواب کا پھل نہ ملنا بے انصافی نہیں ہے ؟

(ج) اگر وہ بوجہ آزاد نہ ہونے کے شُبھ اور اشُبھ کرموں کے بھوگنے والے نہیں۔ تو ایسی صورت میں ایشور پاپی ٹھہرتا ہے۔ کیونکہ ان کے شُبھ اور اشُبھ کرموں کے کرانے والا ایشور ہے :-

اُتر ۲ جس میں کرنا۔ نہ کرنا اور الٹا کرنا بھی ہو۔ وہ کرم یونی۔ اور جس میں یہ نہ ہو۔ وہ بھوگ یونی ہے۔

(ا) کرم مختلف ہونے سے فرق ہے۔ جیسے محض قیدی اور با مشقت قیدی :-

پرشن ۳ بھوگ یونی میں جیو کی عمر یا سانس مقرر ہیں یا نہیں ؟ اگر مقرر ہیں۔ تو بھوک کی غرض سے یا شوقیہ شکار کرنے والے گوشت خور۔ قصائی پاپ کے بھاگی کیوں ؟ کیونکہ ان جیوؤں کی عمر ہی اس قدر تھی۔ نیز موت بھی اسی طرح واقعہ ہونی تھی :-

اُتر ۳ نہیں :-

پرشن ۴ سوامی سوتنترانند جی مہاراج نے ۱۸ فروری سنہ ۱۹۳۴ء کے اخبار "پرکاش" میں لالہ جگ لال جی گپتا کے پرشن ۱ کے اُتر میں لکھا ہے۔ کہ "سبھی میں جو جیو ہیں۔ ان کا دکھ آپ کو معلوم ہونا ہی مانتے [illegible]

اس میں کوئی دوش نہیں ہے"۔

(ا) کیا جن جیوؤں کا دکھ ہم کو معلوم نہیں ہوتا ہے۔ ان کے مارنے میں کوئی پاپ نہیں ہے ؟ مثلاً بہت سے ادرشٹ جیو۔ اگر نہیں۔ تو کیا مہرشی دیانند سرسوتی جی نے ستیارتھ پرکاش میں جو لکھا ہے کہ "بے خبری میں بے دیکھے جانوروں کا خون ہوتا ہے۔ اس کے کفارہ کے لئے بھوت یگیہ کیا جائے"۔ یہ غلط ہے ؟

(ب) اگر کسی جیو کو بے ہوشی کی دوا سونگھا کر دکھی کیا جائے یا قتل کیا جائے۔ تو کیا دوش نہیں ہے ؟ کیونکہ ایسی صورت میں بھی (جیسا کہ بہت سے ڈاکٹر عمل جراحی کرنے سے پہلے مریض کو دوا سونگھا کر بے ہوش کر لیتے ہیں۔ کہ مریض کو دکھ محسوس نہ ہو) اس جیو کا دکھ محسوس نہیں ہوتا ہے :-

(ج) بہت سے کاموں کے لگاتار کرنے سے ہر ایک شخص کے دل میں اس قدر اثر ہو جاتا ہے۔ کہ وہ اس کام کی تکلیف اور دوسرے کی تکلیف کو محسوس نہیں کرتا۔ مثلاً جلاد یا جنگجو سپاہی قتل کرنے میں دریغ نہیں کرتا ہے۔ کیا انہیں کسی جیو کو دکھ پہنچانے سے دوش نہیں ؟

اُتر ۴ (ا) تمہارے معلوم کی بات نہیں ہے۔ جن کی اندریاں گیان حاصل کرنے کی حالت میں نہ ہوں۔ ان کو گیان نہیں ہوتا۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش سمولاس ۱۲

(ب) جن کو پرکرتی نے بے ہوش ہی بنایا ہے۔ نہ کہ آپ کریں :-

(ج) لگاتار کرنے یا نہ کرنے کی بات نہیں ہے۔ اس کی بناوٹ پر نتیجہ ہوگا :-

پرشن ۵ کیا وجہ ہے۔ کہ برکھشوں میں جیو کے متعلق آریہ سماج کے سبھا سد مختلف رائے رکھتے ہیں ایک برکھشوں میں جیو مانتا ہے۔ دوسرا نہیں مانتا ہے۔ چھوٹے موٹے سبھا سدوں کی کوئی گنتی نہیں بلکہ آریہ سماج کے نیتا اور چوٹی کے ودوان سبھا سد بھی اسی فرق میں مبتلا ہیں۔ مثال کے طور پر سوامی سوتنترانند جی جو کہ برکھشوں میں جیو مانتے ہیں۔ دوسرے سوامی درشنانند جی جو کہ برکھشوں میں جیو نہیں مانتے ہیں۔ میں اس وقت سوامی درشنانند جی کرت گرنتھوں اور ان کے بھاشیہ کا سوادھیائے کر رہا ہوں۔ سوامی درشنانند جی سانکھیہ شاستر اور اپنشد پرکاش میں لکھتے ہیں۔ کہ برکھشوں میں جیو اس طرح ہے۔ جس طرح گوبر کے اندر بہت سے جیو۔ برکھش جیو کا جسم نہیں ہے۔ بلکہ برکھش جیو کے جسم اور جیو کا گھر ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں یہ کہو۔ کہ برکھش کوئی یونی نہیں ہے۔ اگر برکھش میں جیو مانو گے۔ تو انہیں کھانے کی وستوؤں سے علیحدہ سمجھنا ہوگا۔

بعض منشیہ یہ سوال اٹھاتے ہیں۔ کہ برکھش گھٹتے اور بڑھتے ہیں۔ جو کہ صاف جیو ہونے کی نشانی ہے۔ اس کے جواب میں سوامی جی نے لکھا ہے۔ کہ یہ پرکرتی یعنی مادہ کا دھرم ہے۔ جیو کا دھرم گیان اور پریتن ہے۔ وہ دلیل سے واضح کرو۔ نیز پہاڑوں میں پتھر بھی گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں۔ کیا ان میں بھی جیو ہے ؟

(ب) اگر برکھشوں میں جیو ہے۔ تو کہاں ہے ؟ برکھش کے ایک پھل میں یا تمام پھلوں میں ؟ اور پھر پھل کے ایک بیج میں یا تمام بیجوں میں ؟ اگر تمام بیجوں میں ہے۔ تو ایک جسم میں ایک سے زیادہ جیو نہیں رہ سکتے۔ اور اگر ایک بیج میں ہے۔ تو تمام بیج خراب ہوتے کسی نے نہیں دیکھے :-

(ج) بہت سے اشخاص جیو جڑ میں مانتے ہیں۔ مگر بہت سے درختوں کی ٹہنیاں لگتی ہیں۔ جو کہ جڑ میں جیو کو غلط ثابت کرتی ہیں۔ دوسرے بہت سی جڑیں۔ مولی گاجر اور آلو وغیرہ کھانے کے کام آتی ہیں جو کہ سراسر پاپ ہے :-

اُتر ۵ پرکرتی میں بھید ہوتا ہے۔ جیو اور کرم میں کسی کا بھید نہیں ہے :-

پرشن ۶ "نمستے" اپنے عزیزوں۔ رشتہ داروں۔ بزرگوں اور دیگر اشخاص کے آدر ستکار نیز پریم کو ظاہر کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ مگر بہت سے سناتن دھرمی رشتہ دار و دیگر اشخاص جو کہ "نمستے" کے شبد سے چڑتے ہیں۔ اور اپنی بے عزتی سمجھتے ہیں۔ ان کی حسب خواہش "رام رام" یا "جے رام جی کی" کرنے میں کوئی دوش ہے یا نہیں ؟ سیوک کے خیال میں کوئی دوش نظر نہیں آتا۔ کیونکہ ہر ایک گرہستی کو ہر ایک سے پریم اور محبت کرنی چاہئے۔ کسی کو دکھ نہ پہنچانا چاہئے۔ اور پھر ایسی صورت میں جبکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ فلاں آدمی "نمستے" سے ناراض ہوتا ہے۔ جان بوجھ کر "نمستے" کرنا اس کو دکھ پہنچا کر دوش کا بھاگی بننا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام ۔ با مسلماں اللہ اللہ با براہمن رام رام

کیا مندرجہ بالا ارادہ میں سیوک درست راستہ پر ہے ؟ اگر نہیں۔ تو کیونکر ؟ یہ ایک ایسا معاملہ ہے۔ جس میں خواہ مخواہ رنجیدگی بڑھنے کا خوف ہے ۔ ع کرے اس میں بھی مشکل نہ کرے اس میں بھی مشکل :-

اُتر ۶ اگر کوئی "نمستے" سے ناراض ہوتا ہے۔ تو "جے رام جی کی" نہیں کرنی چاہئے۔ اس کو نمسکار [illegible]

پرشن ۵ مکتی سے جب جیو لوٹتا ہے۔ تو سرشٹی کے شروع میں یعنی ایونج سرشٹی میں جنم لیتا ہے۔ یا دوران سرشٹی میں بھی جنم لیتا ہے؟ اگر شروع سرشٹی میں جنم لیتا ہے۔ تو مکتی کی میعاد جو کہ مہرشی سوامی دیانند جی نے لکھی ہے۔ کم و بیش ماننی پڑے گی۔ کیونکہ کلپ کے جو دن کہ باقی رہتے ہیں۔ وہ کم و بیش ہوں گے۔ نیز شری رام چندر جی اور یوگیشور کرشن جی مکتی سے لوٹے ہوئے جیو نہیں کہلا سکتے۔ اور اگر دوران سرشٹی میں بھی جنم لیتا ہے۔ تو بڑے گرہوں کے اکھاڑے سے خواہ مخواہ گربھ کے ۹ ماہ کے دکھ کو بھوگنا ہے جو کہ انصاف سے بعید ہے؛

(ب) شروع سرشٹی میں کیا تمام جیو جو کہ بغیر مکتی کے ہیں۔ ایونج سرشٹی میں پیدا ہوتے ہیں؟ اگر شروع سرشٹی میں ایونج ہی پیدا ہوتے ہیں۔ تو یہ قیاس سے بعید ہے۔ کیونکہ تبت ہی جو کہ چھوٹا سا قطعہ ہے۔ تمام سرشٹی کے جیو کس طرح آ سکتے ہیں؟ اور اگر ایونج سرشٹی میں نہیں ہوتے تو جتنے ترشٹو کہ ایونج سرشٹی ہوتی ہے۔ باقی جیو کہاں رہتے ہیں؟

اُتر ملک ایونج اور یونج دونو میں جنم لینا ہے؛

مکتی کی میعاد میں کوئی فرق نہیں آتا ہے۔ کیونکہ سب سرشٹی ایک ہی وقت ہوتی ہے۔ یہ بات نہیں ہے۔ جیسا کہ ایک سورج منڈل کا ناش ہوتا ہے۔

۹ ماہ گربھ کے دکھ بھی خواہ مخواہ کا بیجا نہیں ہے۔ مکت جیو کے جو شُبھ کرم ہیں۔ اُن کے مطابق اس کو پھل ملتا ہے۔ جس کے جیسے ہوں گے اس کو ویسا ہی پھل مل جائے گا؛

شروع سرشٹی میں سب ایونج ہی ہوتے ہیں۔ کیونکہ جب تک مرد نہ ہوں۔ تب تک یونج کیسے ہو سکتے ہیں؟ اب بھی کئی ایونج ہوتے ہیں۔ جیووں کے رہنے کے لئے جگہ کی کمی نہیں ہے۔ وہ پھل بھوگتے ہیں یا سُشپتی کی حالت میں رہتے ہیں؛

نمبر ۱۰ یادِ رفتگان نمبر ۱۰

منشی کیول کرشن جی

(از قلم شریمان منشی نرائن کرشن جی پنشنر)

منشی کیول کرشن جی سابق پردھان آریہ سماج گوجرانوالہ کی زندگی کے مختصر حالات ان کے برادر عزیز منشی نرائن کرشن جی سے ہماری درخواست پر ماننیہ شری لالہ گوبند رام جی ایڈووکیٹ لائل پور نے قلمبند کرا کر ارسال فرمائے ہیں (ایڈیٹر)

۱۔ جس زمانہ میں کہ نامور مہرشی دیانند جی سرسوتی کے ویاکھیان بمقام لاہور ہر خاص و عام کو ایک خاص روحانی فیض پہنچا رہے تھے۔ اس زمانہ میں منشی کیول کرشن جی بمقام خوشاب ضلع شاہ پور منصف درجہ اول کے ممتاز منصب پر فائز تھے۔ رشی کے برتر اوصاف کی شہرت جو جا بجا پھیلی ہوئی تھی۔ اس کے احساس پر آپ نے رشی موصوف کی وہ تمام مقدس تصانیف جو کہ اس وقت دستیاب ہو سکتی تھیں۔ جس جس جگہ سے مل سکتی تھیں منگائیں۔ سنسکرت اخبار "آریہ سماچار" میرٹھ سے شائع ہوتا تھا اس کی قیمت پیشگی بھیج کر اپنے نام جاری کرایا؛

۲۔ رشی کی تصانیف جو کہ انسان کے دل کو منور کرنے والی تھیں۔ ان کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ کو رشی کے درشنوں کا اشتیاق دل میں پیدا ہوا۔ رشی موصوف اس وقت بمقام داناپور تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے ارادہ کیا کہ وہاں ان کے پاس پہنچیں اور کچھ عرصہ ان کے پاس رہ کر ان سے خاص فیض حاصل کریں۔ چنانچہ اسی مقصد سے آپ نے تین ماہ کی رخصت حاصل کی۔ اور اپنے ساتھ اپنے بھائی نرائن کرشن اور ایک خدمتگار کو لے کر اس طرف روانہ ہو لئے۔ راستہ میں بمقام ہاپوڑ ضلع میرٹھ جو کہ اس راستہ سے بہت نزدیک تھا۔ اور وہاں وہ ۱۵ یومی دھرم پتنی کو ان کی والدہ کے پاس اس عرصہ کے لئے مقیم رکھنا مناسب سمجھتے تھے۔ ایک دن کے لئے رک گئے۔ تقدیر آزمائی نے یکایک سخت بیمار ہو گئے۔ بیماری بادی بواسیر کی تھی۔ اور اس سے آپ ایسے سخت درد میں مبتلا ہوئے۔ کہ اس کی غایت درجہ کی تکلیف نے آپ کو بے تاب کر دیا۔ آپ اس سخت تکلیف میں اپنی زندگی سے مایوس ہونے لگ گئے۔ آپ کو دو ماہ کے عرصہ کے بعد کسی قدر افاقہ ہوا۔ لیکن بیماری نے اب ناتوان کر دیا تھا۔ اس صورت میں آپ نے اپنے آپ کو رشی کے چرنوں میں رہنے کے قابل نہ پایا!

لہذا آپ مجبوراً ناتوانی رفع کرنے کے لئے بمقام گوجرانوالہ جہاں کہ آپ کے بھائی منشی جیون کرشن جی پلیڈر قیام فرماتے تھے۔ واپس آ گئے؛

۳۔ اگرچہ آپ رشی کے درشنوں کا اشتیاق پورا نہ کر سکے۔ تاہم رشی کی تصانیف کے مطالعہ کا ایک خاص گہرا اثر آپ کے دل میں جاگزین رہنے لگا؛

۴۔ اس سے پیشتر آپ اردو زبان میں نظم بیہودہ غزلیات لچر خیالات پر تیار کر چکے تھے۔ جو اس زمانہ میں نامور سے نامور شاعروں کے ہوتے تھے۔ آپ کو ان خیالات سے ایسی نفرت ہوئی کہ آپ نے اپنی تمام غزلیات کے مجموعہ کو ریزہ ریزہ کر کے پھینک دیا۔ اور آپ کی طبیعت سامانک مقدس بھجنوں کی طرف مائل ہو گئی۔ چنانچہ آپ کے پاکیزہ بھجنوں کا ایک مجموعہ اور اس کے علاوہ آریہ بھوئے۔ رشی کی تیار کردہ سندھیا پر ارتھ کا منظوم ترجمہ اور سندھیا کا ایک ایسا ہی ترجمہ غالباً اکثر سماجوں میں ہو گا؛

۵۔ آپ کو جہاں سخنوری یا شاعری کا عمدہ ملکہ حاصل تھا۔ وہاں آپ اپنے ایام جوانی سے ہی خاص توانائی۔ دلیری۔ توہمات سے قطعی بری اور عزم صمیم سے بھرپور طبیعت رکھتے تھے۔ چنانچہ ضلع ہوشیارپور کے محکمہ بندوبست میں بمقام ہوشیارپور ایک خاص واقعہ آپ کی ایسی طبیعت کا اکثر احباب کے دیکھنے میں آیا۔ اور شاید بعض ایسے احباب جو کہ اس وقت ہوشیارپور میں تھے۔ اور اب تک زندہ ہوں۔ اس بات کی بخوبی تصدیق فرما سکیں گے۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ وہاں کوئی ایسا حاضراتی کسی جگہ سے آیا۔ جو کہ جن اور بھوت کی توہمات لوگوں کے دلوں میں پیدا کر رہا تھا۔ آپ کی اس حاضراتی سے جھڑپ ہو گئی۔ جس پر ایک معقول رقم ایک شخص کے پاس اس غرض سے جمع کر دی گئی۔ کہ اگر حاضراتی کوئی جن یا بھوت آپ کو دکھا سکے۔ تو وہ رقم اس کو بطور انعام دی جائے۔ حاضراتی نے ایک قبرستان کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ کہ وہ وقت شب آپ کو ایک زبردست جن وہاں دکھائے گا۔ منشی صاحب وقت مقررہ پر اس قبرستان میں پہنچ گئے۔ اور ایک شخص بطور گواہ دیکھے ہوئے حالات کو ظاہر کرنے کے لئے آپ کے ساتھ گیا۔

حاضراتی نے آپ کو ایک خاص جگہ پر بٹھا دیا۔ اور ایک حلقہ زمین پر آپ کے گرد کھینچ دیا۔ اور کہہ دیا کہ اس حلقہ کے اندر اندر تو جن آپ کو کوئی گزند نہ پہنچا سکے گا۔ لیکن اس سے باہر نکلنے پر خطرہ کا احتمال ہے۔ سو وہ حاضراتی رائی یا سرسوں وغیرہ کے کچھ دانے منتر پڑھ پڑھ کر پھینکنے لگا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک دو منٹ کے بعد قبرستان کے ایک گوشہ سے ایک کالی کالی شکل اوپر کو بلند ہوتی ہوئی نظر آئی۔ جو آہستہ آہستہ ایک لمبے بانس کے برابر ہو گئی۔ اور دیکھنے سے کسی قدر انسان نما معلوم ہونے لگی۔ اور منشی صاحب کے قریب آ کر آپ کے گرد پیچھے اور دائیں بائیں پھرنے لگی۔ جس سے منشی صاحب اگرچہ کسی قدر گھبرائے۔ لیکن اپنی خداداد دلیری اور اولوالعزمی سے دل میں یہ مصمم ارادہ کر لیا۔ کہ خواہ انجام یا حشر کچھ ہی ہو۔ ہمارے لئے ضروری اور لازمی امر یہی ہے۔ کہ جس طرح ممکن ہو پورا پورا حال اس عجوبہ کا معلوم کریں۔ چنانچہ آپ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ اور حاضراتی نے ہر چند "ہوں ہوں ہوں ہوں" کی آواز سے آپ کو روکا۔ لیکن آپ نے کچھ پروا نہ کی۔ اور یکبارگی اس حلقہ سے باہر نکل کر اس ہیبتناک اور وحشت انگیز شکل کو اپنے دونو بازوؤں کے اندر لے لیا۔ اور کسی قدر باہمی کشمکش سے نتیجہ یہ دیکھنے میں آیا کہ ایک بانس جو کہ سوکھی دھاگے سے بنی ہوئی نیلے رنگ کی چادروں سے ایسے طریق پر ڈھانپا ہوا تھا کہ جس سے ایک انسان نما شکل دیکھنے میں آ رہی تھی۔ زمین پر گرا۔ اور ایک شخص جو اس کو اپنے ہاتھوں پر سنبھالے ہوئے تھا۔ اور خود بھی انہی چادروں کے اندر چھپا ہوا تھا۔ آپ کے قابو میں آیا۔ اور اس کے ساتھ آپ کی کشمکش شروع ہو گئی۔ اس باہمی کشمکش کا چند منٹ تک عجیب نظارہ رہا۔ کیونکہ منشی صاحب کسی قدر فن پہلوانی کی مہارت بھی رکھتے تھے۔ باہمی کشمکش میں دفعتہً آپ کا ہاتھ اس کے اندر کے کپڑوں کے قریب جا پہنچا۔ اور آپ نے ان کپڑوں کو ایسے زور سے دبایا۔ کہ وہ چیخ اٹھا۔ اور آپ کے دریافت کرنے پر اس کو بتلانا پڑا۔ کہ وہ حاضراتی سے ایک خاص اجرت اس کام کی لے کر یہاں آیا ہوا ہے۔ اور شہر کے فلاں محلہ میں اس کا گھر ہے۔ حاضراتی صاحب تو یہ معاملہ دیکھ کر رفو چکر ہو گئے۔ اس جگہ سے بلکہ اس شہر سے بھی رفو چکر ہو گئے۔ اور آپ بہ فتح و فیروزی شہر میں واپس آ گئے؛

۶۔ دلیر اعدا اولوالعزم منشی صاحب پنشن یاب ہو کر بمقام گوجرانوالہ مقیم رہے ہیں۔ اور گوجرانوالہ آریہ سماج کو آپ کے ساتھ ایسی دلی الفت رہی ہے کہ وہاں لگاتار آپ ہی کو آریہ سماج کا پردھان منتخب کیا جاتا رہا ہے۔ اور جب تک آپ زندہ رہے ہیں۔ سماج کو آپ کی ذات پاک سے فیض پہنچتا رہا ہے۔ اور آریہ سماج میں ایک خاص رونق اور لطافت آپ کے دم سے رہی ہے؛

آریہ سماج لدھیانہ کا ساتواں سالانہ جلسہ

آریہ سماج لدھیانہ کا چالیسواں سالانہ جلسہ ۱۳-۱۴-۱۵ اپریل ۱۹۳۶ء کو پرانے آریہ سماج آریہ ہائی سکول کے وشال بھون میں اتساہ پوروک منایا گیا۔ منڈپ خوبصورت منڈپ اور مکانات کو آریہ ہائی سکول سے سجایا گیا تھا۔ ٹھاکر نتھا سنگھ جی بھجنیک کے متواتر ۸ اپریل سے ۱۲ اپریل تک ہزاروں کو منوہر بھجن کرائے گئے۔ ۱۳ سے ۱۵ اپریل تک سوامی اچیوتا نند جی۔ پروفیسر گیان چند جی۔ پنڈت گیان چند جی منتری دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور۔ پنڈت ہردیالو جی اپدیشک۔ مہاشہ کرشن جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور اور پرنسپل راجندر کرشن کمار ایم۔ اے مرگہ کے عالمانہ ویاکھیانوں کا آنند پرجا پر بڑا۔ مبلغ ۱۴۱۱ روپیہ بہار بھونچال فنڈ کے علاوہ جو سبھا اور آریہ سماج دیہاتی کو پہلے روانہ کئے جا چکے ہیں۔ جلسہ کے اپیل میں تقریباً ڈیڑھ ہزار روپیہ گرلز سکول اور دیانند دلت ادّھار سبھا آدی فنڈوں کے لئے اکٹھا ہوا۔

۸ اپریل سے ۱۶ اپریل تک متواتر پرچار کھلی سبھا منعقد ہوتا رہا۔ جہاں پروفیسر گیان چند جی ایم۔ اے پرنسپل راجندر کرشن کمار ایم۔ اے۔ پنڈت گیان چند جی۔ پنڈت ہردیالو جی اور سوامی اچیوتا نند جی کے اپدیش نہایت اعلیٰ ہوئے۔ وہاں مہاشہ کرشن جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا دلت ادّھار کی ضرورت اور آریہ سماج کے کرتویہ پر عالمانہ ویاکھیان سننے سے تعلق رکھتا تھا۔ شروتا گن بھی ہزاروں کی تعداد میں آپ کا لیکچر سننے کے لئے جوق درجوق آریہ ہائی سکول کے وشال بھون میں بڑھا ہے۔

۱۴ اپریل ۱۹۳۶ء کی شام کو ۴ بجے نگر کیرتن کا جلوس آریہ ہائی سکول سے شروع ہو کر شہر کے بڑے بازاروں اور کوچوں میں سے گزرتا ہوا آریہ سماج مندر میں پہنچا۔ سب سے آگے آریہ ہائی سکول کا بینڈ اپنی مدھر تانوں سے نگر نواسیوں کو محظوظ کر رہا تھا۔ اور آریہ پرتنوں اور دیارتھیوں کے بھجن ویدک دھرم کا سندیش جنتا تک پہنچا رہے تھے۔ نگر کیرتن کامیاب رہا۔

۱۶ اپریل کو آریہ استری سماج کا سالانہ جلسہ آریہ سماج مندر میں نہایت کامیابی سے ہوا۔

(بھجو رام منسٹر۔ لدھیانہ)

آریہ مہا ودیالیہ گرکل (میرٹھ) کے متعلق سمتی

پنڈت رام چندر جی دہلوی نے مہا ودیالیہ ہذا کے معائنہ کے بعد ذیل کی سمتی پردان کی ہے:-

"مجھے ویسے تو کئی بار گرکل ودیالیہ کو دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ پرنتو جب سے منتری پنڈت جگدیو جی بکھیہ ادھشٹاتا کے سوپرد ہوا ہے تب سے اس کی اوستھا کچھ اور ہی ہوتی جا رہی ہے۔ ارکھات اُنتی کی اور بڑھتی جا رہی ہے۔ جتنے گورو کل ابھی تک کھلے ہیں۔ ان میں یہ ترٹی ابھی تک چلی آ رہی ہے کہ دیارتھی آریہ سماج کے پرچار کے یوگیہ نہیں نکلتے ہیں۔ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ ادھیاپکوں کی زیادہ سنکھیا اناریہ ہوتا ہے۔ پرنتو اس میں مجھے یہ دوش پرتیت نہیں ہوتا۔ مکھیہ ادھشٹاتا آریہ سماج کے سدھانت کے اننے بکتے ہیں۔ کہ ان کو کوئی بھی اس سمبندھ سے وچلت نہیں کر سکتا ہے۔ مجھے اسی کارن سے اس ودیالیہ سے پریم ہو گیا ہے۔

بچوں کے کھانے پینے کا خرچ کیول تین روپیہ ماہوار ہے۔ جس کو سن کر آشچریہ ہوتا ہے۔ کہ کس پرکار سے کیول ۳/۶ روپیہ میں سال بھر تک ایک بچہ کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔ یہ بات بڑی ہی آکرشک ہے۔ بچوں کی یوگیتا بھی بہت اچھی ہے۔ ابھی ایک برہمچاری کو جس کا نام رگھو ویر ہے سنسکرت وادوواد کمیٹی اجمیر منعقدہ مہا بجیہ سبھا سے دوسرے نمبر کا انعام ملا ہے۔

حساب وغیرہ بہت صفائی سے رکھا جاتا ہے۔ اور رات دن ودیالیہ کو سستے سے سستا بنانے کا یتن کیا جا رہا ہے۔ اب تک گورو کلوں کی پڑھائی بڑی مہنگی اور کم فائدہ مند پڑتی ہے۔ پرنتو اس ودیالیہ نے اس خیال میں پریورتن کر دیا ہے۔

ایشور کرے یہ سنستھا ایسے سیوگیہ ادھشٹاتا اور ادھیاپکوں کے دوارہ رات دن اُنتی کرے"۔

{نوبدک۔ آچاریہ آریہ مہا ودیالیہ گرکل (میرٹھ)}

گورو کل جہلم کا دوسرا سالانہ جلسہ

گورو کل جہلم کا دوسرا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲-۳ بیساکھ سمت ۱۹۹۱ مطابق ۱۳-۱۴-۱۵ اپریل ۱۹۳۶ء کو بڑے سمارو سے منایا گیا۔ اس شبھ اوسر پر سوامی ویدانند جی۔ پنڈت مکتی رام جی۔ لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے پردھان دیانند دلت ادّھار منڈل ہوشیارپور۔ سوامی شانتا نند جی۔ بان پرستھی ہر رام جی اور پنڈت وشوناتھ جی وغیرہ مہانو بھاو پدھارے۔

پہلے دن یکم بیساکھ کو نگر کیرتن کی بجائے بیساکھی کا میلہ رکھا گیا جس میں کثیر تعداد میں شہر کے بال۔ برِدھ اور نر ناری سمّلت ہوئے۔ پراتہ کال ۸ بجے ہون یگیہ کے بعد حکیم تارا چند جی جہلم نواسی نے بان پرستھ آشرم کی دیکشا لی۔ پھر سوامی ویدانند جی نے نو دیکشت بان پرستھی جی کو بان پرستھ آشرم کے فرائض بتلاتے ہوئے ایک سارگربھت اپدیش دیا۔ مہاشہ بھگت رام جی کے بھجنوں کے بعد دن کی کارروائی ختم ہوئی۔ رات کو لالہ دیوی چند جی کا ایک پربھاوشالی ویاکھیان ہوا جس میں کہ معزز لیکچرار نے مغل ہسٹری کے بیسیوں حوالجات سے یہ اچھی طرح واضح کیا کہ "ہندو دھرم ہمیشہ سے ہی تبلیغی دھرم رہا ہے"۔

سنیچروار صبح یگیہ کے پشچات مہاشہ منسا رام جی کے بھجن ہوئے۔ اس کے بعد سوامی شانتا نند جی کا اپدیش ہوا۔ اور ودیا ساگر جی کے بھجنوں کے پشچات صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔ پھر تین گھنٹے تک رشی لنگر جاری رہا۔ سینکڑوں آریہ پرش اور دیویاں بڑے پریم اور شردھا سے بھوجن کرتی تھیں۔ بعد دوپہر ۲ سے ۳ بجے تک بھجن ہوئے۔ برہمچاریوں نے مدھر وید منتر اور شلوک سنائے۔ بعد ازاں سوامی ویدانند جی کا پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ اور بھجنوں کے بعد دن کی کارروائی ختم ہوئی۔ رات کو جوبلی گھاٹ پر ڈاکٹر جگت سنگھ جی کا ودیش کی ودھواؤں کی ناگفتہ بہ حالت دکھلاتے ہوئے میجک لالٹین سے لیکچر ہوا۔

تیسرے دن اتوار کی صبح کو یگیہ کے ساتھ آٹھ برہمچاریوں کا ویدارمبھ سنسکار ہوا۔ سو جس میں سوامی ویدانند جی۔ پنڈت وشوناتھ جی اور پنڈت مکتی رام جی آدی ودوان براجمان تھے۔ اس پوتر پرنالی کو دیکھ کر لوگ گورو کل کے طریقہ تعلیم کے لئے شردھا کی بھینٹ چڑھا رہے تھے۔ پنڈت وشوناتھ جی کے ویاکھیان اور بھجنوں کے ہو چکنے پر قبل از دوپہر کی کارروائی سماپت ہوئی اور بطریق سابق رشی لنگر جاری ہوا۔

بعد دوپہر پہلے تو بھجن ہوئے۔ پھر نصف گھنٹہ تک ننھے ننھے برہمچاریوں نے مہرشی دیانند کے جیون کی مہان پربھاوشالی گھٹنائیں سنائیں۔ اور آریہ سماج کے پوتر سدھانتوں پر برہمچاریوں نے Dialogue پرشن اتر کے روپ میں سناتے ہوئے پرکاش ڈالا۔ اور رشی جیون کی گھٹنائیں بھی سنائیں۔ ازاں بعد گورو کل کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی۔ اور سوامی ویدانند جی کا عالمانہ اور پربھاوشالی لیکچر و اپیل ہوئی جس پر بارہ سو روپیہ نقد اور وعدہ کی صورت میں پراپت ہوا۔ کل دان اس دفعہ پانچ ہزار روپیہ آیا۔ مہاشہ بھگت رام جی کے ویدرس پردھان اور مہاشہ منسا رام جی کے سندر بھجنوں کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔ رات کو آچاریہ پنڈت مکتی رام جی کا گمبھیر اور پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ اور اُتسو نرو گھن سماپت ہوا۔

(دیو بھکشو ادھشٹاتا گورو کل جہلم)

گورو کل اندرپرستھ کے سماچار

گورو کل کانگڑی یونیورسٹی کی ادھیکاری پریکھشا کا نتیجہ نکل آیا ہے۔ گورو کل کی سب سے سخت پریکھشا یہی ہوتی ہے۔ امسال گورو کل اندرپرستھ کے علاوہ گورو کل سوپا۔ گورو کل وید ناتھ دھام کے طلباء بھی ادھیکاری پریکھشا میں شامل ہوئے۔ گورو کل اندرپرستھ کا نتیجہ سب سے اچھا رہا۔ اس کے ۱۸ برہمچاری امتحان میں بیٹھے جن میں سے ۱۵ کامیاب ہوئے یعنی ۸۳ فیصدی نتیجہ رہا۔ کامیاب برہمچاریوں میں اوّل۔ دوم۔ سوم اور چہارم بھی گورو کل ہذا کے برہمچاری ہی نکلے۔ کامیاب برہمچاریوں کو گورو کل اندرپرستھ کے برہمچاریوں کی طرف سے شاندار الوداعی پارٹی دی گئی۔ سب کا سمّلت سہ بھوج ہوا۔ اور جلسہ منعقد ہوا۔ برہمچاریوں نے بذریعہ تحریر و تقریر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ازاں بعد جلسہ برخاست ہوا۔ گورو کل کے جملہ برہمچاری دکر برہمچاری تغلق آباد سٹیشن تک انہیں چھوڑنے گئے۔ گاڑی میں سوار کراتے وقت جدائی کا نظارہ بڑا ہی رقت انگیز تھا۔

سماجک سماچار

آریہ سماج ظفروال کے سماچار:-

۱- ۸ اپریل ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج ظفروال کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن مائی لکھشمی کی سیوا میں حاضر ہوا۔ مائی جی نے ہماری پرارتھنا پر ایک قطعہ زمین جو ہسپتال اور کمیٹی کے درمیان ہے اور ہمارے مندر کی زمین کے عین پیچھے واقعہ ہے۔ اور جو ۴۵ فٹ لمبا اور ۲۰ فٹ چوڑا ہے۔ آریہ سماج ظفروال کے نام ہبہ کر دیا۔ ہم اس دان کے لئے مائی جی کے از حد مشکور ہیں۔ اب ہمارا مندر کافی فراخ ہو جائے گا۔

۲- ۹ اپریل ۱۹۳۶ء کو سوامی سوتنترانند جی مہاراج آریہ سماج مندر کا بنیادی پتھر رکھنے کے لئے تشریف لائے۔ سرات کو چوک میں مہاشہ ہنسراج اور پنڈت جگن ناتھ اپدیشک کے ۸½ سے ۹½ بجے تک بھجن ہوئے۔ اور پھر سوامی جی کا منوہر دھرم اپدیش ہوا۔ حاضری بہت تھی۔ ارد گرد کے کئی ایک گاؤں سے لوگ آئے ہوئے تھے۔

دوسرے روز پراتہ کال سماج مندر کے ساتھ ملحقہ جگہ میں ہون یگیہ کیا گیا۔ ایک کھجن کے پشچات سوامی جی نے پرارتھنا کے بعد "مندروں کی آوشکتا" پر ½ گھنٹہ تک ویاکھیان دیا۔ اور پھر سب لوگوں کی اپستھتی میں سوامی جی نے سماج مندر کی آدھار شلا وید منتر پڑھ کر رکھی۔ مہاشہ برہم دت جی نے سوامی جی کا شکریہ ادا کیا۔ اور ویدک دھرم کی جے بلائے جانے کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔ اس موقعہ پر منتری سماج نے آریہ سماج مندر کی مختصر ہسٹری سنائی۔

۳- ۱۳ اپریل ۱۹۳۶ء کو بروز بیساکھی ماسٹر گردھاری لال کے چھوٹے سپتر بھیم سین کا منڈن سنسکار پنڈت جگن ناتھ اپدیشک اور لالہ دلیسراج نے سنسکار ودھی انوسار کرایا۔ دو روپیہ دکھشنا کے علاوہ پانچ روپیہ دان اس پرکار دیا:-

آریہ سماج ظفروال ۲ روپے - آریہ سماج ننگل ۱ روپے اور وید پرچار فنڈ ۲ روپے

سب حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا۔

۴- اسی دن میلہ بیساکھی پر پرچار کیا گیا۔ ننگل سماج کی منڈلی کے بھجن ہوئے۔ اور مہاشہ دلیسراج کے بھاشن "چھوت چھات" اور "ذات پات" کے خلاف ہوئے۔ حاضری کافی ہوتی تھی۔ اور لوگ بڑے پریم سے سنتے تھے۔

(گردھاری لال منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ڈگشائی کے سماچار:-

۱- آریہ سماج ڈگشائی نے پبلک کی تکلیفات کو محسوس کرتے ہوئے یکم اپریل ۱۹۳۶ء سے کنیا پاٹھشالہ کھولدی ہے۔ افتتاحی رسم نہایت دھوم دھام سے کی گئی۔

۲- مہاشہ فتح چند جی بھنڈاری بی۔ اے آریہ سماج ڈگشائی کے ایک سرگرم کارکن تھے۔ آریہ سماج نے ان کے اعزاز میں ایک الوداعی پارٹی دی۔

(کندن لال منتری آریہ سماج ڈگشائی)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار:-

۱- مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء کو ایک جنم کے مسلمان یووک اور یووتی کو شدھ کر کے "شانتی دیوی" اور "رام چندر" بنایا گیا۔ گائتری اپدیش پنڈت وشنو دت جی نے دیا۔

۲- ۸ اپریل ۱۹۳۶ء کو ایک نو مسلم نوجوان راجپوت کو شدھ کر کے ویدک دھرم میں داخل کیا گیا۔ اور منتری نے اسے یگیہ کا اپدیش ...

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا چناؤ:-

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا وارشک چناؤ ۱۵ اپریل ۱۹۳۶ء کو ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ادھیکاری و انترنگ سبھا سدسن چنے گئے:-

لالہ نارائن دت جی پردھان ۔ ۱- امولک رام جی ۲- پنڈت گوری شنکر جی اپ پردھان ۔ ستوچند داس جی منتری ۔ لالہ سکھ دیو داس جی ۔ لالہ دلیسراج جی ۔ ۳- لالہ جوتی پرشاد جی اپ منتری ۔ گردھاری لال جی خزانچی ۔ لالہ بسمبر دیال جی پستکادھیکش۔

انترنگ سبھا سدن:- بابا لکھا سنگھ جی ۔ ڈاکٹر تلسی رام جی ۔ لالہ گیان چند جی ۔ لالہ ... جی ۔ پنڈت رامچندر جی جگیاسو ۔ پنڈت موتی چند جی ۔ لالہ میلا رام جی ۔ لالہ کاکا رام جی ۔ لالہ منی راج جی ۔ اور سیٹھ بیج ناتھ جی ۔ لالہ بھیم چند جی وارڈ پرتی ندھی ہیں۔

(ستوچند داس منتری آریہ سماج ہذا)

گوروکل ملتان کے سماچار:-

۱- گوروکل ملتان کے برہمچاری ویہ وار ۱۲ اپریل کو شام کے ...

پونے چار بجے اپنی بھومی سے بذریعہ بیل ... مظفر آباد کے لئے پیدل روانہ ہو گئے۔ اور شام کو ۷ بجے وہاں پہنچے۔ اور رات گودھر شالہ میں قیام کیا۔ گاؤں میں مقامی ڈاکٹر دوارکا داس جی نیز دیگر سجنوں نے آتھتی ستکار کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے مبلغ پانچ روپیہ (دان کی جمع شدہ رقم) ایک ہفتہ تک بھجوا دینے کا وعدہ کیا۔

دوسرے روز صبح ۸ بجے نتیہ کرم سے فارغ ہو کر ... جناب کے ... نیل ... سنگھ ... کے ہمراہ ... دونوں آریہ سماجوں اور گورو کل کی طرف سے پرچار کا انتظام کیا گیا تھا۔ ... موقعہ پر ... گورو کل نے ... کرایا۔ دریا میں اشنان کے لئے ... برہمچاریوں اور ادھیاپکوں نے مل کر ... اور ... دوپہر کو حلوہ پوری ... ہوا۔ اور شام کو ۲ سے ۴ بجے تک ... ایشور اور ... دیانند ... سنکیرتن ہوا۔ ... آریہ مہاشہ ... جی راجپال ... نوجوانوں میں بیکاری کو دور کرنے اور ... کے استعمال کرنے پر تقریر کی۔ ... پبلک میں مفت تقسیم ... شام کو ... بجے کی گاڑی سے گورو کل میں واپس آ گئے۔

یکم اپریل سے نئے برہمچاریوں کا داخلہ شروع ہے۔ شرح فیس حسب ذیل ہے:-

پہلی سے تیسری جماعت تک	دس روپیہ ماہوار
چوتھی اور پانچویں جماعت	بارہ ” ”
چھٹی سے آٹھویں ” تک	پندرہ ” ”

اپنے بچوں کو داخل کرانے کے خواہشمند اصحاب دفتر سے داخلہ فارم اور پراسپیکٹس منگوا سکتے ہیں۔ یا خود گورو کل میں تشریف لا کر حالات دریافت کر سکتے ہیں۔

سالانہ امتحانات میں سوائے ایک برہمچاری کے سب کامیاب ہوئے ہیں۔

آب و ہوا عمدہ اور تعلیمی حالت تسلی بخش ہے۔

(سہائک مکھیہ ادھشٹاتا)

شیخوپورہ میں امرت ورشا :-

آریہ سماج گورو کل وبھاگ کا برہم دار شنک آنند ایک ہفتہ پورو سنکیرتن کے بعد ۱۳ تا ۱۵ اپریل بڑے سمارو سے منایا گیا۔ جلسہ پر پدھارے ہوئے سوامی سوتنترانند جی۔ سوامی دھیرانند جی نیز ممبئی ودیا ونی جی۔ پنڈت ٹھاکر دت جی شرما۔ پنڈت ... مہاشہ ... لالٹین والے۔ پروفیسر شودیال جی ایم۔ اے۔ پنڈت گورو دت جی ... مہاشہ ... سنگھ جی۔ مہاشہ ہربنس چندر جی اور دیگر ودیا کھیاناؤں نے اپدیشوں۔ ویاکھیانوں اور بھجنوں دوارہ جنتا کو آنند کیا۔ اور یہ جلسہ بخوشی سماپت ہوا۔

(رام رنگ منتری آریہ سماج شیخوپورہ)

آریہ سماج گنگوہ کے سماچار :-

(۱) مہاشہ پیارے لال کی پتری کا پتروواہ مہاشہ ... سہارنپور نواسی سے ویدک ریتی سے ہوا۔ وواہ سنسکار پنڈت موتی رام ویدک منتری نے کرایا۔

(۲) ایسے بان پرستھی۔ سنیاسی اور مہاتماؤں سے جو آیورویدک جانتے ہوں۔ پرارتھنا ہے کہ ہمارے یہاں رہ کر مریضوں کا علاج کریں۔ اور ان میں ویدک دھرم کا پرچار کریں۔ دوا مفت دی جائے گی۔ بھوجن۔ وستر اور رہائش کا پربندھ کیا جائے گا۔

(سمیر چند منتری)

رپورٹ گرام پرچار تحصیل نارووال

پنڈت جگن ناتھ جی شاستری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون لاہور نے یکم چیت سے ۱۵ چیت سمت ۱۹۹۲ تک آریہ سماج ... میں دن کو پرچار و رات کو کتھا مندر میں کرتے رہے جس کا پربھاؤ آریہ جنتا و سناتن دھرمیوں پر یکساں پڑا۔ اور سب نے ان کے کتھا کے طریقہ کو دل و جان سے پسند کیا۔ گراموں میں بھی خوب وید پرچار کیا گیا جس سے سماج کے ممبروں کی زیادتی ہوئی۔ ۱۶ چیت سے ۲۲ چیت تک آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ میں دن کو گرام پرچار اور رات کو اپنشدوں کی کتھا کرتے رہے۔ اور حاضرین پر اچھا پربھاؤ پڑا۔ اور آج کل قصبہ نارووال میں رات کو کتھا کیا کرتے ہیں۔ اور دن کو اس کے گرد کے گراموں میں خوب وید پرچار کرتے ہیں۔ اور حضور صاحب آریہ ودوانوں کو جگا رہے ہیں۔ اور ان سے ویدک سنسکار کراتے رہتے ہیں۔

(نتھو رام پروہت آریہ سماج ہائے تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ)

ادھشٹاتا کی ضرورت :-

... گورو کل ایودھیا جانیوالا ... آباد کے لئے ایک آریہ انوبھوی برہمچاری سنیاسی ادھشٹاتا پد کے لئے ... انوبھوی و یوگیہ ... بنا رہا ہے۔ ادھشٹاتا پد کا کاریہ کر سکے۔ آوشیکتا ہے جو مہانو بھاو آنا چاہیں وہ شیگھر لکھت پتر پر سوچنا دیں۔

(رام لال گپت اپ پردھان گوروکل ایودھیا)

آریہ سماج ملتان کے سماچار :-

۱۱ مارچ ۱۹۳۶ء کے سپتاہک ست سنگ کے بعد منتری جی مہاشہ راجپال جی کا بلیدان دوس منایا گیا۔ لالہ کنہیا لال جی منتری آریہ سماج ... نے مہاشہ راجپال جی



کی جیونی تھا وہ کس طرح مسلمان ہتھیارے کے ہاتھوں سے مارے گئے۔ بہت ہی سندر شبدوں میں پرکاش ڈالا۔

۱۶ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء کو پنڈت گرودت جی ایم۔ اے کا نروان دوس منایا گیا۔ کارروائی ہون یگیہ سے آرمبھ کی گئی۔ تت پشچات بھجن ہوئے۔ پھر مہاشہ ستیہ نارائن جی۔ ٹھاکر گوپالداس جی پروفیسر گورنمنٹ کالج ملتان نے پنڈت جی کی جیونی پر بہت سندر پرکاش ڈالا۔ پنڈت پریم بوت جی ودیالنکار تھا گوپال جی سبھا ایک گروکل کے ادھشٹھاتا نے پنڈت جی کے پراوپکاری کاریوں پر چت آکرشک تھا سیوا سنیہی بھاشن ہوئے۔ ساتھ ہی سماج بھی لگائی گئی۔ (راجن جی)

گوروکل کانگڑی بھیکھم رائے کمار چھاترورتی

بھیکھم رائے کمار چھاترورتی پر اس سال ایک یتیم لڑکا گوروکل کانگڑی میں داخل کیا جائے گا۔ ایسے اناتھوں کو ترجیح دی جائے گی جن کے ماں باپ دونوں انتقال کر چکے ہیں۔ جو سجن اس چھاترورتی سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں وہ اپنی درخواست معہ اپنے شہر کی آریہ سماج کے پردھان کے سرٹیفکیٹ کے مکھیہ ادھشٹھاتا گوروکل کانگڑی کے نام ۱۵ مئی سنہ ۱۹۳۶ء تک بھیج دیں۔ داخلہ کا فارم اور گوروکل کے قواعد دفتر گوروکل ہذا سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

(مکھیہ ادھشٹھاتا گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی)

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کا سالانہ جلسہ:-

آریہ سماج لال کرتی بازار انبالہ چھاؤنی کا ساتواں وارشک اتسو ۴-۵-۶ مئی سنہ ۱۹۳۶ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ مہاتماؤں اور سنیاسیوں کی سیوا میں نویدن ہے کہ اتسو کی رونق بڑھائیں۔

(منتری آریہ سماج لال کرتی بازار انبالہ چھاؤنی)

آریہ سماج باگڑیاں کا سالانہ جلسہ:-

آریہ سماج باگڑیاں کا سالانہ جلسہ ۱۶ مارچ سے ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء تک دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء کو نگر کیرتن دوپہر سے شروع ہو کر شام کو ختم ہوا۔ جب منڈلیاں محلہ بازاروں میں پہنچیں۔ تو انہوں نے پہلے ہی محلہ کو صاف کر کے پنچ کرسیاں بچھا رکھی تھیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے پنڈت ہردیالو جی۔ ہرپال جی۔ مہاشہ ہری چند جی بھجنیک اور مہاشہ منشی لال جی تشریف لائے تھے۔ آریہ بھائی نابھہ۔ امرگڑھ اور گلوٹی سے بھی تشریف لائے تھے۔ نیز سوامی کیوانند جی نگم آشرم پیومی مہانند جی اور سوامی پرمانند جی نے بھی (۶) اور سر پر درشن دئے۔

۱۸ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء کو بعد دوپہر سوامی پرمانند جی کا لیکچر ہوا۔ اور رات کو سوامی کیوانند جی نے "ویدانت کے وشے پر اتی اتم اپدیش دیا۔ بھوجنالیہ فنڈ للعہ روپیہ خانہ فیروز پور عطر للعہ وید پرچار فنڈ کے لئے سنہ ۳۵ لاہور کے پنڈت صاحبان کو دیئے گئے۔

(رگو کی چند سیٹھ پردھان آریہ سماج باگڑیاں ضلع لدھیانہ)

آریہ سماج نابھہ کے سماچار:-

جنم اتسو۔ یکم بیساکھ سمت ۱۹۹۱ کو آریہ سماج نابھہ نے اپنا جنم اتسو بڑی دھوم دھام سے منایا۔ اس اتسو کی کارروائی پانچ بجے شام کے شروع ہوئی۔ پہلے بھجن ہوئے۔ اس کے بعد پنڈت ہردیالو جی آریہ اپدیشک کا ایک پربھاؤ شالی ویاکھیان ہوا۔ ازاں بعد پنڈت رام نرائن جی نے سب بھائیوں کو سندھیا کرائی پھر پریتی بھوجن ہوا۔ جس میں اڑھائی صد کے قریب استری اور پرش شامل ہوئے۔ آریہ سماج نابھہ کا یہ جنم اتسو نابھہ نواسیوں کے لئے ایک خاص اثر رکھتا ہے۔ اس سے آریہ سماج نابھہ کی ترقی پر بہت اچھا پربھاؤ پڑ رہا ہے۔

ودھوا وواہ:- ۸ بیساکھ سمت ۱۹۹۱ کو ایک ودھوا وواہ ہوا۔ یہ ودھوا وواہ شریمتی کلاونتی سپتری لالہ موتی رام صاحب مالبری مرحوم سکنہ نابھہ کے ہمراہ لالہ بابو رام جی ہیڈ کلرک میڈیکل ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ پٹیالہ ہوا۔ جس میں لالہ بابو رام جی کے ساتھ پٹیالہ کے بڑے بڑے معززین تشریف لائے۔ سنسکار کی کارروائی رات کے ۹ بجے شروع ہوئی۔ اور اس سنسکار کو پنڈت گنپتی جی شرما اور پنڈت رام نرائن جی نے کرایا۔ اس سنسکار میں ۲۰۰ کے قریب پرش اور بہت زیادہ تعداد میں استریاں شامل ہوئیں۔ سنسکار کی سماپتی پر لالہ بابو رام جی نے ۵ روپے آریہ سماج نابھہ کو دان دیا۔ اور پانچ روپیہ دانی ماتا جی شریمتی کلاونتی کی طرف سے آریہ سماج نابھہ کو دیا گیا۔ لالہ بابو رام جی اور ماتا جی شریمتی کلاونتی کا آریہ سماج دھنیواد کرتا ہے۔

کتھا:- ۵ بیساکھ سمت ۱۹۹۱ سے آریہ سماج مندر میں پنڈت گنپتی جی شرما کی کتھا ہوتی ہے پنڈت جی ایک ماہ تک یہاں کتھا کریں گے۔

(منتری آریہ سماج نابھہ)

ڈربن نٹال میں میرا پرچار

اور آریہ سماج کی اوستھا

میرا پہلا لیکچر ڈربن میں ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء کو پکچر پیلس میں "ویدک دھرم کے آدرش" پر زیر اہتمام ہندو مہا سبھا دکھشنی افریقہ ہوا۔ جو ڈیڑھ گھنٹہ تک ہوتا رہا۔ یوروپین اور ہندوستانی لوگوں نے اسے بہت پسند کیا۔ دوسرا لیکچر ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء کو گاندھی لائبریری ہال میں "بھارت کی سنسکرتی" پر ہوا۔ جنتا نے اسے بھی بہت پسند کیا۔ بیمار ہو جانے کے کارن میں چار دن کچھ کام نہ کر سکا۔ ۲۲ مارچ کو گجراتی استریوں نے سواگت کیا۔ اور میں نے ایک مختصر سی تقریر کی۔

۲۵ مارچ کو میں نے ہندو تامل انسٹی ٹیوٹ میں "سنسار کا آگامی دھرم کیا ہو گا" کے وشے پر لیکچر دیا۔ جس میں ایلیٹ صاحب کے حوالجات سے بتایا۔ کہ سنسار کا آگامی دھرم منش کی غلامی سے پاک ہو گا۔ پرماتما سے ملاپ کا سادھن یوگ ہو گا۔ منشیہ ماتر کی بھلائی کا دھرم سائنس و فلسفہ کے انوکول ہو گا۔ ۲۷ مارچ کو آریہ پرتی ندھی سبھا دکھشنی افریقہ نے سواگت کیا۔ اور ویدک دھرم کے مہتو پر میں نے ایک گھنٹہ لیکچر دیا۔ ۲۸ مارچ کو گاندھی لائبریری ہال میں "بھارت کی سنسکرتی کی خصوصیات" پر لیکچر ہوا۔ جنتا نے اسے بھی بہت پسند کیا۔ ۲۹ مارچ کو میرا لیکچر "ویدک دھرم" کے وشے پر موقعہ افتتاحی رسم دکان مسٹر نیکر ہوا۔ ۳۱ مارچ کو رستم جی ہال میں "بھارت کی سبھیتا و سنسکرتی یونان میں" کے وشے پر میرا لیکچر ہوا۔ یکم اپریل کو ہندو تامل انسٹی ٹیوٹ میں زیر اہتمام نو یووک ویدک سوسائٹی "وید کی مہما" پر ویاکھیان ہوا۔ اس پرکار سے ماہ مارچ کے دو ہفتوں میں ۹ لیکچر ہوئے۔ یہ سب لیکچر انگریزی میں ہی ہوئے کیونکہ اکثر گورے لوگ بھی سننے آتے تھے۔ اور مدراسی لوگ ہندی نہیں سمجھ سکتے۔ جنتا زیادہ سنکھیا میں اپستھت ہوتی رہی۔

آریہ سماجیں یہاں نام ماتر ہیں۔ کوئی سپتاہک ستسنگ نہیں ہوتا۔ پرتی ندھی سبھا بھی نام ماتر ہی ہے۔ نہ اس کا کوئی دفتر ہے۔ اور نہ حساب کتاب ہے۔ سوامی بھوانی دیال کوئی وشیش کام سماج یا سبھا کی اُنتی کے لئے نہیں کر رہے۔ اس لئے آریہ سماجیں شتھل ہیں۔ کیول نو یووک ویدک سوسائٹی کچھ کام کر رہی ہے۔ اس نے ایک سکول بھی اچھے پیمانہ پر کھول رکھا ہے۔ جس میں ۵۰۰ کے قریب ودیارتھی پڑھتے ہیں۔ سرکار بھی اس سکول کو ۳۰۰ روپیہ ماہوار سہایتا دیتی ہے۔ دوسرا اناتھالیہ کھول رکھا ہے۔ جس میں اناتھ اور اپاہج لوگوں کو تربیت دی جاتی ہے۔ آریہ سماجوں کا کوئی مندر نہیں ہے۔ لوگ بہت پریم سے آریہ سماج کے پرچار کو سنتے ہیں۔ اور وہ سوامی شنکر آنند اور بھائی پرمانند جی کو بہت یاد کرتے ہیں۔ اور جو کچھ کاریہ یہاں ہو رہا ہے۔ یہ انہی کا بیج بویا ہوا ہے۔ اب ہندو مہا سبھا نے ماہ مئی میں اپنی کانفرنس رکھی ہے۔ ہندو مہا سبھا بھی آریہ سماج کا ہی کام کر رہی ہے۔ کیونکہ میرے تمام لیکچر ویدک دھرم کے سمبندھ میں ہندو مہا سبھا کی طرف سے ہی ہو رہے ہیں۔ میں ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۳۶ء تک ڈربن میں پرچار کر کے باہر کے علاقوں میں پرچار کرنے کے لئے جاؤں گا۔

(مہتہ جیمنی۔ ویدک مشنری از نٹال)

ریویو:- "سندھیا کے تین انگ"

شری پنڈت مکتی رام جی اپادھیائے رچت "سندھیا کے تین انگ" نامی پستک کو میں نے دھیان پوروک پڑھا۔ پستک جیسی کہ اپادھیائے جی سے آشا کی جا سکتی ہے۔ اسی پرکار کی لکھی گئی ہے۔ اور تینوں انگ "پرانا یام۔ اگھمرشن اور منسا پرکرما" کے سمبندھ میں جن چیزوں کے دینے سے پستک کی اپیوگیتا اور بھی بڑھ گئی ہے۔ پستک کے پرسنگ میں لکھی ہوئی اوشیہ کچھ ایسی باتیں ہیں۔ جن کے سمبندھ میں مت بھید ہو سکتا ہے جیسے من اور آتما آدی کا ستھان مستک کو بتلایا جانا انیائتی۔

پستک یدی اتنی اشدھ نہ چھپتی جتنی چھپی ہے۔ تو اور بھی اچھا ہوتا۔

ملنے کا پتہ:- پنڈت وزیر چند شرما ادھیکش ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور۔ (نارائن سوامی)

وہ کیا کہتے ہیں؟

تبدیلی کی ضرورت

آریہ سماج کے اُپ نیموں میں یہ تبدیلی ہونی چاہئیے۔ کہ صرف اتنا نہ ہو کہ ہر وہ شخص جو ایک سال کا چندہ دے دے۔ اور ممبری کا فارم پُر کر دے۔ اُس کو سبھاسد بنا لیا جائے۔ بلکہ ستسنگ میں اس کی حاضری کم از کم ۸۰ فیصدی ضرور ہونی چاہئیے۔ اس کے علاوہ جس قدر سنسکار اُس کے گھر میں ہوں۔ اور جن کے کرانے کا وہ ذمہ دار ہو۔ ویدک ریتی سے ہوں۔ اگر وہ ان دونو شرائط کو پُورا نہ کرے۔ تو اُس کو سبھاسد نہ بنایا جائے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اس سے موجودہ حالت سے ممبران کی تعداد بہت کم ہو جائے گی۔ مگر وہ کمی ایک پوتھ میں سے گندگی کے دُور ہونے کے مترادف ہو گی۔ اور نتیجہ آخر کار بہت اچھا ہو گا۔ آریہ سماج کا ہر ایک ممبر کم سے کم ویدک سنسکار کرانا اور آریہ سماج کے ستسنگوں میں حصہ لینا تو اپنا فرض سمجھیگا۔ صرف کرایہ کے لوگ ممبر یا سبھاسد نہ ہو سکیں گے۔ یہ وچار اب آپ لوگوں کے سنمکھ رکھنے کی جرأت کرتا ہوں کہ جو صاحبان جن کے ہاتھ میں اس وقت اس کے انتظام کی باگ ڈور ہے۔ اس کو درست کریں۔ اگر وہ صاحبان اس طرف اس لئے متوجہ نہ ہوں۔ کہ اس تجویز سے ان پر کچھ اثر پڑتا ہے۔ تو میرے نوجوان آریہ بھائی متفق ہو کر کوشش کریں۔ جس سے آریہ سماج کی قابل قدر ترقی ہو۔ اور آریہ سماجیں دھارمک کھیتر میں پہلے کی طرح چمکتی ہوئی نظر آئیں۔ اور تمام لوگ آریہ سماج کو اپنا محبوب سمجھیں۔

(رام نارائن سبھاسد آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان شہر)

آریہ ویدوں سے بھکشا

آریہ سماج نے بجگیہ کی مری ہوئی سنستھا کو پُنرجیون کیا۔ پرنتو شوک ہے۔ کہ ابتک ہم ہوم کے درد یہ بھلی بھانتی نشچت نہیں کر پائے۔ زلوا نوکول سامگری کے دردیوں کا کیا تناسب ہونا چاہئیے؟ اب تک تو یہ بھی معلوم نہیں ہوا۔ پھر بھلا خاص خاص سمے کے ہوم سامگریوں کے یوگوں کا تو کہنا ہی کیا؟ میرا نشچے ہے کہ سر درد۔ بخار۔ کھانسی۔ زکام۔ دمہ۔ تپ دق اور پیٹ کا درد اتیادی انیک روگ کیول ہوم سے ہی دُور ہو سکتے ہیں۔ اور ویدی ان سامگریوں کا یوگ اشٹنگ سروساد ہارن کو معلوم ہو جائے۔ تو سنسار کتنا اُپکار ہو؟

بھجوید سے بھن بھن ہونے چاہئیں۔ بخار۔ کھانسی۔ بلیبگ۔ کالرا۔ سِل۔ تپ دق اور چیچک آدی انیک روگوں سے مرے ہوئے روگیوں پر کسی بھی حالت میں سادھارن سامگری نہ برتنی چاہئیے۔ پرنتو ہوتا کیا ہے؟ جو سامگری ہاتھ لگی۔ وہی برت لی۔ اس پرتھا کو دُور کرنے کے لئے آریہ ویدیہ ہی سہیوگ دیں۔

۳۔ پرلوک واسی پنڈت دھنجا رام ویدیہ پٹیالہ کا مت ہے۔ کہ چیچک اور کالرا آدی سے مرے ہوئے پرانی کا اگنی سنسکار نہ کرتے ہوئے دبانا ہی اُچت ہے۔ کہیں کہیں لوگ سانپ کے کاٹے ہوئے کو بھی دبایا کرتے ہیں۔ سندھ میں چیچک کے مردہ کو بادیلتے ہیں یا بہاتے ہیں۔ اور پانچ برس کی عمر تک کے بچوں کو دفناتے ہیں۔ ان کی دو بچنا بھی آریہ ویدیہ کر پا کر کے کریں۔

۴۔ سامگری کی جو مقدار رشی دیانند نے سنسکار ودھی میں درشائی ہے۔ وہ نرنتر یہاں لوگوں کو بھی آج پراپت نہیں ہوتی۔ غریبوں کا تو کہنا ہی کیا؟ انتیشٹھی سنسکار میں منتر کے تول کے تناسب سے کم سے کم کیا سامگری ڈالنی چاہئیے؟ اس پر بھی ویدیہ صاحبان پرکاش ڈال کر کر تار تھ کریں۔

۵۔ کراچی میں مرہٹہ لوگ لکڑیوں پر مٹی کا تیل ڈال کر مرتک شریر کو جلاتے ہیں۔ یدی مٹی کے تیل ہی روگ جنتو ناش کرنے کے گُن ہوں۔ تو کیوں خاص امراض سے مرے ہوئے پرانیوں پر نہ برتا جائے؟ ناریل کی گری ہوم میں کام آتی ہے۔ انتیشٹھی سنسکار میں گھی کی بجائے ناریل کی گری کا تیل کیوں نہ برتا جائے۔ جو کہ سستا بھی ہے۔

۶۔ ہوم کے دردیوں میں (۱) سگندھت (۲) پشٹی کارک آدی (۳) میٹھا (۴) روگ ناشک ادشدھیاں برتی جاتی ہیں۔ کیا مرتک شریر کے داہ کرنے میں پشٹی کارک آدی ڈالنا اور میٹھا ڈالنا ضروری ہے؟ اس پر بھی ویدیہ صاحبان روشنی ڈالیں۔

۷۔ کیا سماج میں لٹکائے ہوئے نیم کے پتے نقصان دہ ہیں؟ نیم کی لکڑی بکثرت استعمال کرتے ہیں کوئی دوش ہے؟

گنپت رائے گوڑ آریہ منتری آریہ سماج حیاب بلوچستان (سندھ)

آریہ سماج کے نیتاؤں سے ایک عرض

جتنی قربانی آریہ سماجیوں نے دُوسری تحریکوں کے لئے کی ہے۔ اگر اتنی ہی قربانی وہ وید پرچار کے لئے کرتے۔ تو دیگر خیالات جو مختلف مذاہب کی طرف سے ظاہر ہو رہے ہیں یک دم کافور ہو جاتے۔ ابتدائی زمانہ میں جب آریہ سماج کا پرچار طریقہ [illegible]

کی جاتی تھی۔ نہ تو آریہ سماج کو حکومت اچھی نظر سے دیکھتی تھی۔ اور نہ ہی اپنے پرائے چاہتے تھے۔ ابتدائی زمانہ میں سب مشکلات سہتے ہوئے بھی آریہ سماج نے دیگر مذاہب کے جوٹی کے ودوان شُدھ کر کے آریہ سماج میں شامل کئے۔ موجودہ طریق پرچار کچھ زیادہ اچھا نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جتنی رفتار ترقی ہونی چاہئیے تھی۔ اتنی نہیں ہوئی۔ پہلے ہر ایک اخبار اور رسالہ میں جو مضامین نکلتے تھے۔ وہ محض آریہ سماج کے مسلمہ سدھانتوں پر ہوتے تھے۔ ہر ایک اُپدیشک بھی اپنا ویاکھیان شروع کرنے سے پہلے ہر ایک مذہب کو چیلنج کر دیتا تھا۔ نیز اپنے ویاکھیان کو محنت سے تیار کرتا تھا۔ اب ضرورت ہے۔ کہ آریہ سماج اپنے موجودہ پرچار کے سسٹم کو بدلے۔ اور پہلے کی طرح ہر ایک جلسہ پر مناظرہ ہو۔ اور لیکچر آریہ سماج کے سدھانتوں کے متعلق ہوں۔ نیز ہر ایک کو شنکا سمادھان کا موقعہ دیا جائے۔ اخبارات میں جو مضامین نکلیں۔ وہ خاص کر آریہ سماج کے سدھانتوں پر ہی ہوں پھر دیکھیں آریہ سماج کتنی جلدی ترقی کرتا ہے۔ اب بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جب کبھی پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر اور پنڈت رام چندر جی دہلوی کے لیکچر ہوتے ہیں۔ تو غیر مذاہب کے لوگ متاثر ہو کر جاتے ہیں۔ اگر ان کے لیکچر ایک ماہ تک متواتر

اُنہیں سننے کا موقعہ ملے۔ تو بہت سے اصحاب آریہ دھرم کو قبول کر لیں۔

اب آریہ سماج کو اپنا موجودہ طریقہ پرچار فوراً بدل دینا چاہئیے۔ اور سابقہ ابتدائی طریقہ اختیار کرنا چاہئیے۔ پھر آپ دیکھیں۔ کہ دس سال میں آریہ سماج ترقی کر کے کہاں کا کہاں پہنچتا ہے؟ جب تجربہ سے یہ ثابت ہو گیا ہے۔ کہ ابتدائی طریقہ سے ترقی کمال تک پہنچ رہی تھی۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ وہی سابقہ طریقہ کیوں اختیار نہ کیا جائے کہ دُنیا میں پھر سے الشوری گیان وید کا ڈنکا بجے۔

خاکسار کی آریہ سماج کی برگزیدہ ہستیوں سے نہایت ہی مؤدبانہ اور عاجزانہ پرارتھنا ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کو سابقہ ابتدائی طریق پرچار پر گامزن کریں۔ تاکہ دُنیا میں آریہ سماج ہی آریہ سماج ہو۔ اور دُنیا سکھ سے بسے۔ جب تک ویدوں کا شانتی دینے والا پرچار نہ ہو گا۔ تب تک دُنیا میں امن کا قائم ہونا مشکل ہے۔ اس لئے وید پرچار کو زور شور سے جاری کر کے دنیا بھر میں امن پیدا کرو۔

{ لونیدک :- رادھا کرشن آریہ سماج نابھہ ریاست پٹیالہ }

ہر موسم میں گھر کی صفائی اور تندرستی کے لئے

بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

کی پورن ویدک ریتی اور پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق تیار شدہ سگندھت دھوپ اور ہون سامگری اپنے گھروں میں روزانہ استعمال کریں۔ اپنے بے شمار فوائد کے باعث ہر دو چیزیں اس قدر مشہور ہو چکی ہیں کہ جابجا حاسد پیدا ہو گئے ہیں۔

قیمتوں میں ۴ر فی روپیہ کی خاص رعایت

ہون سامگری } درجہ خاص فی سیر ۱۲ار رعایتی ۹ر درجہ دوم فی سیر ۸ر رعایتی ۶ر درجہ اول فی سیر ۱۰ر رعایتی فی سیر ساڑھے سات آنے

سگندھت دھوپ فی سیر ۲ر رعایتی ۸ر دھوکہ سے بچنے کے لئے پتہ نوٹ کریں:۔

بھگت رام پوری اینڈ سنز۔ سوتر منڈی۔ لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ)

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

وہی دور اندیش ہے جو پہلے سوچے

STAR (REGD)

کافور (REGD)

(اصلی عرق کافور ہیضہ۔ گرمی کے دست۔ پیٹ کے درد۔ سوء ہضمی وغیرہ روکنے اور آرام کرنے کی ہندوستانی بے خطا دوا)

ہیضہ کے اچانک حملہ سے بچنے کے لئے ہر ایک عیالدار، مسافر کو پہلے سے کافور کی ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ پچاس برس سے ہیضہ کے لئے صرف یہی ایک دوا مفید ثابت ہو کر شہرت حاصل کر چکی ہے۔ جہاں کہیں ہیضہ پھیلا ہو۔ اس کی ایک دو بوند روزانہ استعمال کرنے سے ہیضہ میں مبتلا ہونے کا خوف نہیں رہتا۔ ہیضہ ہوتے ہی اس کے استعمال سے لاکھوں جانیں بچ چکی ہیں۔ نقلی عرق کافور سے خبردار قیمت فی شیشی ۶ر محصول تین شیشیوں تک ۷ر

پودین ہرا (REGD)

(عرق پودینہ)

ہری پتیوں سے بنا ہے۔ سوء ہضمی ریاح اور درد شکم وغیرہ ریاحی فساد اس سے جلد رفع ہوتے ہیں۔ بچوں کی بدہضمی دور کرنے اور دودھ کی قے روکنے کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے۔ بازاری دوسرے عرق پودینہ سے یہ کہیں زیادہ فائدہ مند ہے

قیمت بڑی شیشی چودہ آنہ	۱۴ر
ڈاک محصول سات آنہ	۷ر
چھوٹی شیشی دس آنہ	۱۰ر
ڈاک محصول سات آنہ	۷ر
نمونہ کی شیشی تین آنہ	۳ر

جو صرف ایجنٹوں ہی سے مل سکتی ہے

نوٹ } دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کیجئے

صیغہ نمبر ۸۰ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ۔ لاہور میں مینیجر پیسہ اخبار

پرکاش میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

قائم شدہ ۱۸۹۶ء تار کا پتہ:۔ "دی بھارت۔ لاہور" ٹیلیفون نمبر ۳۶۹۷

دی بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور

اس کی پالیسی کو مول لینا گویا گھر لا سونا خریدنا ہے

اپنے ملک کی اقتصادی آزادی کی بنیاد قائم کرنا ہے اور سرمایہ یقینی اور محفوظ جگہ لگا ہوا ہے

مفصل شرائط کے لئے } ہیڈ آفس:۔ بھارت بلڈنگ رجسٹرڈ۔ لاہور

سب آفس:۔ لاہور۔ بمبئی۔ کراچی۔ کلکتہ۔ لکھنؤ۔ دہلی۔ باکی پور۔ رنگون۔ کالی کٹ۔ راولپنڈی۔ مدراس۔ ناگپور۔ مدورا اور چیف ایجنسی کارواروں سے خط و کتابت کریں

اسسٹنٹ جنرل مینیجر بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور

سفید کشٹ کی اکسیر جڑی

پر یہ مہلک بیماری اور امراض کی طرح تکلیف نہیں کرتا نہیں چاہتا۔ یہ دوا اس کے ایک ہی روغن سینی بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے تو ہیں دگنا مال واپس روپے کو جو چاہیں۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے (۲ر۸)

سری کرشن چندر کتری سرائے ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

آتنک نگرہ فارسی کا تیار کردہ نایاب

امرت نواولیعنی عرق جبر اعجابت

جسم سے گرمی کی زیادتی کو دور کر کے خون اور منی کی تپش کو رفع کر کے خون اور منی سے جسم کو پر کر کے فربہ اور مضبوط بناتا ہے۔ دل و دماغ کو فرحت بخشتا ہے۔ معدہ کو مضبوط بناتا ہے۔ دماغی کام کرنیوالوں کی جان ہے۔ مرد اور عورت یکساں فائدہ اٹھاتے ہیں۔ قیمت فی ڈبہ ۲۰ تولہ صرف ۲ر علاوہ محصول۔

آتنک نگرہ فارسی جامنگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ۔ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

ہر قسم کی آیورویدک دوائیں بنانے کا کارخانہ

دراکشا سو ہر قسم کا نیا پرانا بخار، کھانسی، زکام وغیرہ کے لیے انگور سے تیار کیا ہوا۔ قیمت چھوٹی بوتل ۱ر بڑی ۲ر

چون پراش اولیہ جس میں مشکل سے دستیاب ہونیوالا اشٹ ورگ شامل ہے سردی کھانسی زکام اور دماغی کمزوری کی مشہور دوا ضعیف کو جوان بناتی ہے۔ قیمت ۲۰ تولہ ۲ر

بال سدھا دبلے اور کمزور بچوں کو موٹا تازہ اور طاقتور بنانے کی میٹھی دوا قیمت فی شیشی ۱۲ر

دودروغ کیسری بغیر جلن اور تکلیف کے داد کھجلی مٹانے میں فائدہ کرنیوالی دوا قیمت فی شیشی ۴ر

سدھا سندھو کف، کھانسی، ہیضہ، دمہ، شول، سنگرہنی، اتیسار، دست وغیرہ ایسے ہی امراض کی بے نظیر دوا۔ قیمت فی شیشی ۸ر

کوئی دوا نہ خریدو۔ جبتک کہ اس پر سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا نام نہ ہو

ادویات ہر جگہ دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں

ओ३म

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ للعہ ششماہی عہ ممالک غیر سے لئے ... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۰ | اتوار ۲۴ بیساکھ سمبت ۱۹۹۱ مطابق ۶ مئی ۱۹۳۴ء - دیانند آبد ۱۱۰ | SUNDAY 6th MAY 1934 | نمبر ۱۸

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو ودیا پدارتھ سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ۞

۲۔ ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۞

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ۞

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروا اُدیت رہنا چاہیے ۞

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ۞

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ۞

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیے ۞

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیے ۞

۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے ۞

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ۞

وید امرت

رگوید | یجروید | سام وید | اتھروید

यस्मिन्त्सर्वाणि भूतान्यात्मैवाभूद्विजानतः।
तत्र को मोहः कः शोक एकत्वमनुपश्यतः॥

(یجروید۔ ادھیائے ۴۰ منتر ۷)

اس پوتر وید منتر کا منتر درشٹا رشی "دیگھتما" ہے۔ دیوتا "آتما" ہے۔ چھند "یجروانشٹپ" ہے۔ اور سوَر "گاندھار" ہے۔ اس پوتر وید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ جو ودوان سنیاسی لوگ پرماتما کے سہچاری پرانی ماتر کو اپنے آتما کے تلیہ جانتے ہیں۔ ارتھات جیسے اپنا ہت چاہتے ہیں۔ ویسے ہی دوسروں سے بھی برتتے ہیں۔ ایک ادوتیہ پرمیشور کی شرن کو پراپت ہوتے ہیں۔ اُن کو موہ۔ شوک اور لوبھ آدی کداچت پراپت نہیں ہوتے۔ اور جو لوگ اپنے آتما کو یتھاوت جان کر پرماتما کو جانتے ہیں۔ وہ سدا سکھی رہتے ہیں ۞

قصاب! چھرے کو روک۔ بے زبان بکرا تیرا منہ تک رہا ہے۔ نردئی! تجھے ذرا بھی ترس نہیں آتا۔ او بے پروا راہ گذر! اپنا قدم ہٹا۔ وہ دیکھ نیچے چڑیا کا بوٹا پڑا ہے۔ اور تیری بے رحمی کا شکار ہونے والا ہے۔ سن سن۔ وہ وحدانیت کا سروت وید بھگوان کیا فرما رہا ہے ۞

(یسمن) جس پرماتما کی پاک ذات میں (विजानतः) وشیش کر دھیان درشٹی سے دیکھتے ہوئے کو (सर्वाणि) تمام (भूतानि) پرانی ماتر (आत्मा एव) اپنے تلیہ ہی سکھ دکھ والے (अभूत) پرتیت ہوتے ہیں۔ اور اپنے سمان ہی دکھ سکھ بھوگنے والے دکھتے ہیں۔ (तत्र) اس کی حالت میں (कः) کیسا (मोहः) موہ اور (कः) کیسا (शोक) شوک یا کلیش۔ وہ تو سب پرانی ماتر کو پرم پتا کا امرت پتر سمجھتا ہوا (एकत्वम्) ایکتا کو (अनु) انوکول یوگ ابھیاس سے (पश्यतः) دیکھتا ہے۔ وہ نہ ہی کسی پرانی ماتر کو حقیر سمجھتا ہے۔ اور نہ ہی کسی کی شخصیت سے مرعوب ہو کر کمینہ خوشامد کا شکار ہوتا ہے۔ گویا پرانی ماتر کو سمانتا اور متر بھاؤ کی درشٹی سے دیکھتا ہوا وہ سب کی طرف اپنی اعانت کا ہاتھ بڑھاتا ہے ۞

(اوم شم)

آریہ پرشو! اپنی پرتگیا کا پالن کرو!

شری سوامی ستیانند جی مہاراج نے دیانند شتابدی کے موقعہ پر وچار کیا تھا۔ کہ وہ ایک لاکھ روپیہ جمع کر کے ... اپدیشک ودیالیہ کو جاری کر دیں گے۔ آپ نے کبھی خود چندہ نہیں مانگا۔ مگر اپدیشک ودیالیہ کو ایک ضروری انسٹی ٹیوشن سمجھ کر آپ نے یہ کشٹ اٹھایا۔ اور تھوڑے ہی دنوں کے اندر ایک لاکھ کی بجائے سوا لاکھ کے وعدے لکھوا کر اور اس میں سے کچھ روپیہ جمع کر کے سبھا کے حوالہ کر دیا۔ اور اپدیشک ودیالیہ جاری ہو گیا۔

پہلے یہ وچار تھا۔ کہ ایک لاکھ روپیہ سیفر کوش میں رہتا۔ مگر جب سے میں ادھشٹاتا ہوا ہوں میں یہ دیکھ رہا ہوں۔ کہ بڑی مشکل سے ۹۰ ہزار روپیہ سیفر کوش میں جمع ہو سکا ہے۔ اور اس میں دس ہزار کی کمی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جن اصحاب نے وعدے کئے تھے۔ انہوں نے اقرار کے بموجب اپنا روپیہ ادا نہیں کیا۔ میرے لئے واقعی یہ ایک تلخ تجربہ ہے۔ کہ آریہ لوگ ایک سنیاسی سے پرتگیا کر کے اس کو پورا نہیں کرتے۔ میں نے ایک سال تو خطوط کی جھڑی بھر ماری۔ بار بار یاد دلایا۔ جوابی کارڈ بھی بھیجے مگر کئی مہانو بھاؤں نے بالکل جواب نہ دیا۔ اور کئی ایک نے روپیہ بھیج دینے کا اقرار کر کے پھر بھی نہ بھیجا آخر ہم نے خطوط ڈالنے بند کر دیئے۔ کیونکہ ان دانیوں سے ہم نراش ہو چکے ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ کئی ان میں سے دان دینے کے قابل نہ رہے ہوں۔ مگر عموماً یہ بات نہیں ہے۔ پھر وہ اپنی پرتگیا کو پورا کیوں نہیں کرتے؟ اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

میں تو آریہ پبلک سے دوسری درخواست کرتا ہوں۔ کہ اگر وہ اپنے پربوں کے موقعہ پر ودیالیہ ہذا کو یاد کر لیا کریں۔ تو امید ہے۔ کہ جلد ہی دس ہزار روپیہ کی رقم پوری ہو جائے گی۔ اور ضروری اخراجات کے واسطے بھی دھن جمع ہو جایا کرے گا۔ سیفر کوش کو ایک لاکھ تک پہنچا دیجئے۔ ایک سو آریہ سماجیں اگر سال کے اندر اندر ایک ایک سو روپیہ جمع کر کے بھجوا دیں۔ تو ان کی سنستھا کا سیفر کوش پورا ہو جائے گا۔ دیکھیں آریہ سماجوں پر اس کا کیا اثر ہوتا ہے؟

(ٹھاکر دت شرما ادھشٹاتا دیانند اپدیشک ودیالیہ گورو دت بھون۔ لاہور)

نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن

کئی آریہ سماجیں یہ شکایت کرتی ہیں۔ کہ بھجنیک ہنسنے کی باتیں زیادہ کرتے ہیں۔ اور آریہ سماج کے گورو گرا رہے ہیں۔ دوسری طرف آریہ سماجیں ہمیشہ کہتی ہیں۔ کہ ہمارے ہاں تین چار بھجنیک بھیجے جائیں۔ وہاں جا کر بھی دیکھا جائے۔ تو پتہ لگتا ہے۔ کہ کئی آریہ سماجیں ایسی ہیں۔ جو بھجنیک ہی چاہتی ہیں۔ اور کئی ایسی ہیں۔ جو بھجنیک چاہتی ہی نہیں۔ اس لئے سمجھ میں نہیں آتا کہ اس سمبندھ میں کیا کیا جائے؟

یہ سچ ہے۔ کہ بھجنیک اتنے یوگیہ نہیں ہوتے۔ جتنے کہ اپدیشک۔ یہ بھی سچ ہے کہ سماجیں بھجنیکوں کو اتنا وقت دیتی ہیں۔ جتنا وقت کہ کوئی گا ہی نہیں سکتا۔ اس لئے وہ بھی لیکچر دیتے ہیں۔ ایک دو کو چھوڑ کر باقی سب کا لیکچر اکثر بے ڈھنگا ہوتا ہے۔ اور ہنسیہ لئے ہوئے ہوتا ہے۔ جس سے سنجیدہ آدمی برا مان کر پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ اور تماشائیوں کی حاضری بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے بھجنیک اگر اسے اچھا سمجھتے ہیں۔ تو میرے خیال میں آریہ سماج کے لئے سوچنے کی ضرورت ہے۔

آریہ سماج تماشا گاہ نہیں ہے۔ اس نے اپنے دھرم کا سنجیدہ طور پر پرچار کرنا ہے۔ اس لئے آریہ سماجوں کو بھی بہت سوچ وچار کر کے اپنا پروگرام بنانا چاہیئے۔ پہلے وقتوں میں آریہ سماج میں بھجنیک نہ تھے۔ اس کے بعد بھجنیک آ گئے۔ وہ بھجن گاتے تھے۔ مگر اب بھجنیک لیکچر دیتے ہیں۔ اس صورت میں اپدیشک اور بھجنیک ایک ہی کام کرتے ہیں۔ اس لئے یہ ضروری ہے۔ کہ آریہ سماجیں نگر کیرتن کی جگہ سنکیرتن کریں۔ اور اپدیشکوں میں ایک بھجنیک بھی ہو۔ جو لیکچر بھی دے دیا کرے۔ اس لئے آریہ سماجیں بھجنیکوں کو زیادہ تعداد میں بلانے کی کوشش نہ کیا کریں۔

{ (سوامی) سوتنترا نند ادھشٹاتا ویدپرچار وبھاگ گورو دت بھون۔ لاہور }

ور کی ضرورت

ایک اعلیٰ گھرانہ کی کھتری کل اپنتی۔ سوشیل، پڑھی لکھی نوجوان ہر پرکار سے یوگیہ کنیا کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ ور کا آریہ سماجی خیالات کا ہونا ضروری ہے۔ وواہ جلد کرنے کے خواہشمند اصحاب ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں:-

سا لگرام کپلا ایڈووکیٹ لدھیانہ

ور کی ضرورت

ایک پڑھی لکھی کنیا کے لئے ایک بھاٹیہ خاندان کے آریہ ور کی ضرورت ہے جس کی آیو ۲۵ برس کے لگ بھگ ہو۔ اور برسر روزگار ہو۔ بھلے خاندان اور جہیز کے لالچی درخواست نہ کریں۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو:-

لالہ رام مل سونی بی اے ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر اجالی۔ ضلع سیالکوٹ

ضرورت

اگر آپ ور کنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ ودیالیوں اور سکولوں کے لئے منتریوں پاٹھشالاؤں کے لئے ادھیاپکاؤں اور اسی قسم کی ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" کی خدمات کو کبھی نہ بھولیئے۔

(مینجر)

آریہ اناتھالیہ مظفر گڑھ پنجاب آپ کے دان کا مستحق ہے۔

یہ اناتھالیہ عرصہ زائد از ۴۶ سال پنڈت گنگا رام جی نے جاری کیا تھا۔ جس جگہ اناتھوں کو تعلیم کر ... صنعتی تعلیم و اعلیٰ تعلیم کا پربندھ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ آج تک سینکڑوں اناتھ لائق بن کر اپنی روزی کما رہے ہیں۔ آمدنی کم ہو جانے کی وجہ سے بہت سے مستحق اناتھ داخل نہیں ہو سکتے۔ اناتھالیہ کا مکان بہت تھوڑا ہے۔ ایک کمرہ بنوانا ضروری ہے۔ اس لئے دانی سجنوں سے نویدن ہے کہ اس اناتھالیہ کی سہائتا کر کے پن کے بھاگی بنیں۔ اور ہر دان کے موقعہ پر یاد رکھیں۔

نویدک:- پنڈت راجندر پرشاد بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی ایڈووکیٹ پردھان

ضرورت ہے!

آریہ سماج منتری پاٹھشالہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے واسطے ایک ایس۔ وی ادھیاپک کی ضرورت ہے۔ درخواستیں بہت جلد پتہ ذیل پر آنی چاہئیں:-

منتری اداس پردھان آریہ سماج ...

وی۔ پی آتے ہیں

ماہ مئی ۱۹۳۴ء میں جن خریداروں کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ انہیں اطلاعی چٹھیں بھیجی جا رہی ہیں۔ خریدار صاحبان کو چاہئیے کہ وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ ۲۰ مئی کا پرچہ ۱۸ مئی کو بذریعہ وی۔ پی انہیں ارسال کیا جائے گا۔ جو اصحاب نہ اپنا چندہ ارسال کریں۔ اور نہ کسی وجہ سے وی پی وصول کرنا چاہیں۔ وہ بہت جلد اطلاع دے دیں۔ بعض اصحاب کے وی۔ پی ہمیں تاریخ مقررہ کے بعد موصول ہوتے ہیں۔ جس سے ہمارا وی۔ پی کا خرچ ضائع جاتا ہے۔ خریدار صاحبان کو چاہئیے۔ کہ منی آرڈر ہر صورت میں ۱۷ مئی ۱۹۳۴ء سے پہلے دفتر میں پہنچا دیں۔ یا بذریعہ کارڈ اطلاع دے دیں۔ تاکہ دفتر کا وی۔ پی کا خرچ بچ سکے۔

(مینجر)

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتح پوری کے بہترین افسانوں کے مجموعے

نگارستان ۲ (محصول ڈاک علاوہ) جمالستان للعہ

دونوں یکجائی لینے پر ... روپیہ معہ محصول

مینجر "نگار" لکھنؤ

۱۸۷۴ ۱۹۳۴

اورینٹل

گورنمنٹ سکیورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ

مجلس ڈائرکٹران

سر پرشوتم داس ٹھاکر داس نائٹ سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ بی۔ ای۔ جے۔ پی چیرمین

سر جوزف کے نائٹ۔ جے۔ پی

میر یسیم اسکوائر ایم۔ اے۔ جے۔ پی

سر کاؤس جی جہانگیر کے سی۔ آئی۔ ای۔ او۔ بی۔ ای۔ ایم۔ ایل۔ اے۔ جے پی

وال چند ہیرا چند۔ اسکوائر

ڈرنٹ ڈی رومر اسکوائر جے۔ پی

سر کیا بھائی۔ پریم چند نائٹ

رستم پیسٹن مسانی اسکوائر ایم۔ اے۔ جے۔ پی

رحمت اللہ۔ ایم چینائے اسکوائر ایم۔ ایل۔ اے۔ جے۔ پی

ہندوستان کی سب سے بڑی اور ہر دلعزیز ترین زندگی بیمہ کمپنی اپنی

ڈائمنڈ جوبلی

مورخہ ۵ مئی ۱۹۳۴ء کو منا رہی ہے۔

ساٹھ سالہ ترقی کا نقشہ

سنہ	سرمایہ	میزان جاری شدہ بیمہ جات	میزان ادا شدہ زر امداد	سالانہ آمدنی
۱۸۷۴	۱۴،۱۴،۴۲۰ روپیہ	۱،۵۹،۲۵،۲۰۰ روپیہ	۳،۰۷،۴۴۸ روپیہ	۶،۷۷،۵۳۳ روپیہ
۱۸۹۴	۹۱،۶۱،۰۱۴ 〃	۵،۲۶،۰۸،۸۵۰ 〃	۴۲،۱۰،۱۵۰ 〃	۲۵،۹۴،۶۰۷ 〃
۱۹۰۴	۲،۳۲،۵۸،۳۷۷ 〃	۸،۸۹،۰۲،۲۲۳ 〃	۱،۷۷،۴۶،۳۸۶ 〃	۴۳،۶۴،۸۰۸ 〃
۱۹۱۴	۴،۷۲،۸۸،۸۴۰ 〃	۱۲،۳۷،۱۰،۹۱۰ 〃	۴،۳۳،۱۶،۸۵۱ 〃	۷۲،۴۶،۴۴ 〃
۱۹۲۴	۶،۱۲،۲۳،۹۲۲ 〃	۱۷،۰۷،۵۳،۲۴۶ 〃	۹،۰۷،۵۳،۸۶۴ 〃	۱،۱۲،۶۲،۶۲۲ 〃
۱۹۳۴	۱۴،۳۰،۰۴،۵۳۶ 〃	۴۷،۹۳،۳۱،۰۰۷ 〃	۱۵،۲۷،۳۹،۸۶۰ 〃	۳،۴۳،۲۱،۵۲۲ 〃

سنہ ۱۹۳۳ء میں اورینٹل نے ۱۹۱۳۹ نئی پالیسیاں مالیت زائد از ساڑھے سات کروڑ روپیہ جاری کیں۔ کمپنی واس کی بہت سی دلکش و مفید سکیموں کے متعلق مفصل حالات مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست آنے پر بخوشی مہیا کئے جائیں گے

لالہ گوپال داس سوندی ایف سی۔ آئی (اٹن) ایف۔ آر۔ ای۔ ایس (لنڈن) برانچ سیکرٹری دی مال لاہور

دولت سنگھ اسکوائر ایکٹنگ انسپکٹر باغ راماننداامرتسر۔ بھدر سین اسکوائر ایکٹنگ انسپکٹر حسین آگاہی ملتان

ذیل کے کسی ایک دفتر سے خط و کتابت کریں

آگرہ، اجمیر، الہ آباد، احمد آباد، انبالہ، بنگلور، بریلی، بیزواڈہ، بھوپال، کلکتہ، کولمبو، ڈھاکہ، دہلی، گوہاٹی، جلگاؤں، کراچی، کولالمپور، لکھنؤ، مدراس، ماندلے، ماریکارا، ممباسہ، ناگپور، پٹنہ، پونہ، رائے پور، راجشاہی، رانچی، رنگون، راولپنڈی، سنگاپور، سکھر، ترچناپلی، ترواندرم، وزگاپٹم

انچ۔ ایڈون۔ جونز ایف۔ اے۔ اے۔ آئی۔ اے۔ مینجر اورینٹل بلڈنگس بمبئی

سنسار کی گتی

جرمن مال کا بائیکاٹ :- لنڈن۔ "سنڈے گرافیکل" کا سپیشل نامہ نگار برلن سے لکھتا ہے کہ یہودیوں نے دُنیا بھر میں جرمن مال کا جو بائیکاٹ کیا ہے۔ اس کے اثر سے ہٹلر پریشان ہو رہا ہے ؛

بہار میں ریلیف کا کام :- پٹنہ۔ مہاتما گاندھی رانچی میں ہیں۔ بہار ریلیف کے کام کے سلسلہ میں ان سے مشورہ کرنے کے لئے بابو راجندر پرشاد اور سیٹھ جمنا لال بجاج روانہ ہو گئے ہیں ؛

پولیٹیکل مفرور گرفتار :- نواکھالی۔ تین نوجوان بنگالیوں کو جبکہ وہ مشتبہ حالت میں گھوم رہے تھے۔ گرفتار کیا گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ پولیٹیکل مفرور ہیں ؛

آل انڈیا سوشلسٹ کانفرنس :- پٹنہ۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بہار سوشلسٹ پارٹی نے سوشلسٹ کانگرسیوں کو آل انڈیا سوشلسٹ کانفرنس میں جو کہ ۱۷ ر مئی کو پٹنہ میں منعقد ہو گی۔ شرکت کی دعوت دی ہے ؛

یمنی افواج کی پسپائی :- لنڈن۔ سعودی افواج امام یمن کی فوجوں کو شکست پر شکست دے رہی ہیں۔ حال ہی میں مسلح کاروں کی امداد سے اراضی کو فتح کر لیا گیا ہے۔ سعودیوں نے میدی کے شہر پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ عارضی صلح کا معاملہ زیر غور ہے ؛

دو ہزار کی ضمانت ضبط :- بمبئی۔ گورنمنٹ نے اخبار "نوشکتی" کی دو ہزار روپیہ کی ضمانت ضبط کر لی ہے۔ ضبطی ۲۴ ر فروری کے پرچہ میں شائع شدہ ایک مضمون کی بناء پر کی گئی ہے ؛

سابق وزیر انصاف کی خودکشی :- میونخ۔ جرمنی کے سابق وزیر انصاف ہرلڈوف رام نے جسے مئی ۱۹۳۳ء میں گرفتار کیا گیا تھا جیل میں خودکشی کر لی ہے ؛

گردن توڑ بخار کا زور :- نئی دہلی ہفتہ مختتمہ ۲۱ ر اپریل کو گردن توڑ بخار کے کیسوں اور اموات کی تعداد اور بڑھ گئی۔ ۴۵ کیس ہوئے۔ اور ۱۶ اموات ؛

فوجی بارکوں کی تعمیر :- پشاور۔ کابل سے موصولہ اطلاع کے مطابق ملٹری سٹیشن لنڈی خانہ میں نئی ملٹری بارکوں کی تعمیر شروع کر دی گئی ہے ؛

بہت سے شنواری گرفتار :- پشاور۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ افغان گورنمنٹ نے ٹیلیگراف کی تاریں کاٹنے پر شنواری قبیلہ کے بہت سے اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے ؛

خزانچی کی بریت :- فیروزپور۔ پوسٹ آفس فیروزپور چھاؤنی کے خزانچی لالہ رام کشن کے خلاف ایک صد روپیہ غبن کرنے کے الزام میں جو مقدمہ زیر سماعت تھا۔ اس میں ملزم کو بری کر دیا گیا ہے ؛

مسلم ہجوم پر گولی :- لاہور۔ ۳۰ ر اپریل۔ سول ملٹری گزٹ کا نامہ نگار کپور تھلہ سے لکھتا ہے۔ کہ محرم کے فساد پر سلطانپور میں جو گولی چلائی گئی۔ اس میں ۲۲ آدمی ہلاک اور ۳۰ زخمی ہوئے۔ یہ تعداد سرکاری تحقیقات کا نتیجہ ہے۔ انسپکٹر جنرل کا بیان ہے کہ گولی چلانا ناگزیر ہو گیا تھا ؛

علیگڑھ یونیورسٹی کا نیا چانسلر :- دہلی۔ ۳۰ ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ علیگڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر سر راس مسعود نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اور ان کی جگہ نواب چھتاری مقرر ہونے والے ہیں ؛

سر سیموئیل ہور کے خلاف تحقیقات :- لنڈن۔ ۳۰ ر اپریل۔ پارلیمنٹ کی پریویج کمیٹی کا اجلاس آج ۱۱ بجے پھر شروع ہوا۔ تمام ممبر موجود تھے۔ سر سیموئیل ہور نے جن کے رویہ کے خلاف تحقیقات ہو رہی ہے۔ خود شہادت دی ؛

ماسٹر کابل سنگھ رہا ہو گئے :- لاہور۔ ۳۰ ر اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ماسٹر کابل سنگھ کو جنہوں نے گزشتہ ۴ ماہ سے بھوک ہڑتال کر رکھی تھی۔ میعاد قید ختم ہونے پر ۲۸ ر اپریل کو پٹنہ جیل سے رہا کر دیا گیا ہے۔ رہائی کے بعد انہوں نے سنگترے کا پانی پی کر بھوک ہڑتال کو توڑا۔ انہیں علاج کے لئے سمبو ہسپتال میں لے جایا گیا ہے ؛

ہریجن کالونی کی قائمی :- کراچی۔ اچھوت سبھا آف سندھ نے کراچی میونسپل کارپوریشن سے درخواست کی ہے۔ کہ اسے ہریجن کالونی بنانے کے لئے ۱۵۰۰۰ مربع گز زمین دی جائے۔ اس مطالبہ کے لئے ایک بااثر کمیٹی بنائی گئی ہے ؛

بریڈلاء ہال میں پولیس کا چھاپہ :- لاہور۔ ۳۰ ر اپریل۔ کل شام کو پولیس نے بریڈلاء ہال پر چھاپہ مارا۔ اور نوجوان بھارت سبھا کے کارکن کامریڈ منگل داس کے کمرہ کی تلاشی لی۔ مگر کچھ برآمد نہیں ہوا ؛

مسجد گرانے کی افواہ :- ملتان۔ ۳۰ ر اپریل۔ کل شام کو عام خاص باغ میں واقعہ مسجد کے گرائے جانے کی افواہ پر مسلمان جمع ہو گئے۔ مگر میونسپل ایگزیکٹو افسر کے یقین دلانے پر وہ منتشر ہو گئے ؛

سید حبیب چترال روانہ ہو گئے :- لاہور۔ ۳۰ ر اپریل۔ اپنے لکچروں کے ٹھیکے کے سلسلہ میں مولانا سید حبیب چترال (صوبہ سرحد) کو روانہ ہو گئے ہیں۔ چند ہفتے آپ وہیں رہیں گے ؛

زبردست آتشزدگی :- سرینگر۔ کشمیر پیچ فیکٹری میں آگ لگ گئی۔ جس سے بے اندازہ سامان جل گیا ہے۔ نقصان کا اندازہ معلوم نہیں ہو سکا ؛

سکھ لیڈروں کی میٹنگ :- امرتسر۔ ۳۰ ر اپریل۔ کل شام کو چند سکھ لیڈروں کی ایک بے ضابطہ میٹنگ سردار سندر سنگھ مجیٹھیا کے مکان پر منعقد ہوئی۔ جس میں پٹنہ صاحب گوردوارہ کی مرمت کے سوال پر غور ہوتا رہا۔ ماسٹر تارا سنگھ اور سردار پنجاب سنگھ بھی موجود تھے ؛

اشتہاری ملزم کی گرفتاری :- کپورتھلہ۔ ۳۰ ر اپریل۔ پھگواڑہ میں ایک مشہور اور اشتہاری ملزم جبالا کو گرفتار کیا گیا ہے۔ اس کو زندہ یا قتل کر کے گرفتار کرنے کے احکام جاری تھے ؛

ایک پولیس والا معطل :- کپورتھلہ۔ سکھوں کے اکھنڈ پاٹھ پر کے مجمع پر لاٹھی چارج کے سلسلہ میں پھگواڑہ کے ایک پولیس والے کو معطل کیا گیا ہے ؛

سادھوؤں کا بھاری یگیہ :- رنگون۔ ۳۰ ر اپریل۔ ۲۵ سے ۲۹ ر اپریل تک رنگون اور ارد گرد کے علاقہ کے ہزاروں ہندو شری بشن یگیہ میں روزانہ شریک ہوتے رہے۔ یہ یگیہ سادھوؤں اور بڑے بڑے پنڈتوں کے زیر اہتمام ۲۰ سال کے بعد منعقد ہوا ہے۔ اس یگیہ کی تمام آمدنی بہار زلزلہ فنڈ میں دی جائے گی ؛

قبل از وقت رہائیاں :- لکھنؤ۔ ٹھاکر رام پال سنگھ سابق ڈکٹیٹر لکھنؤ ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی ۵ دیگر والنٹیروں کے ساتھ میعاد قید ختم ہونے سے پہلے ڈسٹرکٹ جیل سے رہا کر دئے گئے ہیں ؛

محرم پر فساد :- رنگون۔ ۳۰ ر اپریل۔ اکیاب سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ محرم کے سلسلہ میں مسلمان جلوس نکال رہے تھے۔ کہ مسلمانوں کی دو پارٹیوں کا تصادم ہو گیا جسمیں پولیس اور ایمبولینس ایک دوسرے پر برسائی گئیں۔ بہت سے اشخاص زخمی ہو گئے

ملاقات کی اجازت دینے سے انکار :- کلکتہ۔ یکم مئی۔ میڈیم مورین ایک انگریز خاتون مس لسٹر کے ساتھ ملک کا دورہ کر رہی ہیں۔ انہوں نے پنڈت جواہر لال سے جیل میں ملاقات کرنے کی کوشش کی۔ مگر انہیں اجازت نہ مل سکی ؛

انڈیپنڈنٹس بل :- لنڈن۔ یکم مئی۔ فلپائن کونسل نے امریکن پارلیمنٹ میں پاس شدہ انڈیپنڈنٹس بل منظور کر لیا ہے ؛

جنرل گورنگ نے استعفیٰ دے دیا :- برلن۔ یکم مئی۔ جرمنی کے وزیر داخلہ جنرل گورنگ نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان کی جگہ ڈاکٹر فریک کو مقرر کیا جائے گا۔ گورنگ کا ارادہ ہے۔ کہ اپنی تمام طاقتیں جرمنی کی ہوائی طاقت اور فوجی طاقت کو مضبوط بنانے پر صرف کر دے ؛

کانگرسی کارکن کا مکان نیلام :- مظفرا۔ یکم مئی۔ ایک کانگرسی کارکن مسٹر دھکشنو کو سول نافرمانی کے سلسلہ میں ۵۰ روپیہ جرمانہ ہوا تھا۔ اب پولیس نے ان کے والد کے مکان کو نیلام کر دیا ہے۔ حالانکہ وہ کہتا رہا ہے۔ کہ میرے مکان سے میرے لڑکے کا کوئی تعلق نہیں ؛

شادی کرنے کا اعلان :- جنیوا ۳۰ ر اپریل۔ مشہور مصنف رومن رولینڈ (عمر ۶۸ سال) کے متعلق اعلان ہوا ہے۔ کہ آپ نے اپنی سکرٹری ایک روسی بیوہ سے شادی کرنے کا فیصلہ کیا ہے ؛

ریویو :- اورینٹل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی

اس لائف انشورنس کمپنی کے ڈائرکٹر صاحبان میں سر کاؤس جی جہانگیر اور سر پرشوتم داس ٹھاکر داس جی جیسے سر کردہ ماہرین اقتصادیات شامل ہیں ؛

جہاں ۱۹۲۳ء میں کمپنی کی ۱۴ برانچیں تھیں وہاں اب ۱۹۳۳ء میں ۱۹ برانچیں ہو گئی ہیں اور اس کے کاروبار میں بھی تین گنا ترقی ہوئی ہے۔ اور بیمہ کی مالیت دگنی ہو گئی ہے۔ جہاں پہلے ۸۸ ہزار کے قریب پالسیاں تھیں۔ وہاں اب دو لاکھ ۲۳ ہزار سے زائد ہو گئی ہیں الغرض کمپنی کی پوزیشن ہر لحاظ سے قابل رشک ہے۔ جن اصحاب نے اپنی زندگی کا بیمہ کرانا ہو۔ ان کے لئے اس کمپنی کی خدمات سے فائدہ اٹھانے کا نادر موقعہ ہے ؛

پرکاش لاہور

۲۴ بیساکھ سمت ۱۹۹۱

سبھا کا اجلاس

(نمبر ۲)

جیسا کہ میں گت سپتاہ سوچنا دے چکا ہوں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سادھارن وارشک ادھیویشن ۲۶ اور ۲۷ مئی ۱۹۳۴ء کو ہوگا۔ سبھا کے ایک ایک ممبر سے میرا انورودھ ہے۔ کہ وہ اس ادھیویشن میں اوشیہ سمّلت ہوں۔ سبھا کا اجلاس ورش بھر میں ایک بار ہوتا ہے۔ جو ممبر اس میں شریک نہیں ہوتے۔ وہ اپنی دلچسپی کا کیا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ انترنگ سبھا کے اجلاس سال بھر میں دس بارہ ہوتے ہیں۔ کوئی ممبر کسی ایک اجلاس سے غیر حاضر ہو جائے تو سمجھ میں آ سکتا ہے۔ لیکن سال بھر میں ایک ہی اجلاس ہو۔ اور اس میں کوئی ممبر شریک نہ ہو۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اُسے سبھا کے معاملات میں چنداں دلچسپی نہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کوئی معمولی سنستھا نہیں۔ پنجاب۔ بلوچستان۔ جموں و کشمیر اور دوسری دیسی ریاستوں میں آریہ سماج سمبندھی تمام سرگرمیوں کا پربندھ اسی دوارہ ہوتا ہے۔ یہ دیکھنا آریہ سبھاسدوں کا فرض ہے۔ کہ جن ہاتھوں میں یہ پربندھ دیا گیا ہے۔ وہ یوگیہ ثابت ہوئے ہیں یا نہیں؟ آگامی ورش کے لئے جن ہاتھوں میں سونپنے کی تجویز ہے۔ وہ اس کے یوگیہ ہیں یا نہیں؟ اس کے اتیرکت انہوں نے یہ دیکھنا ہے۔ کہ پچھلے ورش میں آریہ سماج کے کام کی رفتار کیا رہی ہے؟ شتھل رہی ہے تو کیوں؟ اور اس کے لئے کون ذمہ دار ہے؟ اور اگر تیز رہی ہے۔ تو اسے زیادہ تیز کیسے بنایا جا سکتا ہے؟ لیکن وہ ممبر ان باتوں کو کیسے دیکھ سکتے ہیں۔ جو اجلاس میں شریک ہی نہ ہوں۔ کئی مہاتماؤں کے لگاتار تیاگ اور پریتن کا یہ پھل ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ایک ایسی اوستھا کو پہنچ چکی ہے۔ جس پر آریہ سبھاسد جتنا بھی فخر کریں۔ کم ہے۔ اس کے اقتدار کو بڑھانا ہر ایک آریہ سماجی کا کرتویہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جتنا اس کا اقتدار بڑھیگا۔ اتنا ہی پنجاب میں آریہ سماج کی پوزیشن مضبوط ہوگی۔ اور ویدک دھرم کا پرچار ہوگا۔ سبھا کے ممبران کی تعداد اس سال ۲۳۰ کے قریب ہے۔ یہ کوئی معمولی تعداد نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ سنیکت پرانت کی پرتی ندھی سبھا کے سدسیوں کی سنکھیا اس سے ادھک ہے۔ لیکن یو۔پی اور پنجاب میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ جہاں یو۔پی کی جن سنکھیا چار کروڑ ہے۔ وہاں پنجاب کی صرف دو کروڑ۔ جہاں یو۔پی میں ۸۶ فیصدی ہندو ہیں۔ وہاں پنجاب میں صرف ۲۶ فیصدی۔ اس کے اتیرکت ایک اور بات بھی ہے۔ جو ہمارے گورو کی تو نہیں۔ پرنتو یو۔پی اور پنجاب کا مقابلہ کرنے کے لئے پیش کی جا سکتی ہے۔ وہ یہ کہ پنجاب میں دو پرتی ندھی سبھائیں ہیں۔ یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ ہماری سبھا کے ممبروں کی تعداد بڑھ سکتی ہے۔ سبھا کی طرف سے تھوڑے سے پرشارتھ اور آریہ سماجوں کی طرف سے تھوڑی سی دلچسپی کی ضرورت ہے۔

ایک وشیش کارن بھی ہے۔ جس سے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پرتیک سدسیہ کو سبھا کی آگامی بیٹھک میں بھاگ لینا چاہیئے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ۱۹۳۵ء میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اپنے جیون کے ۵۰ ورش سماپت کرے گی۔ انترنگ سبھا کا نشچے ہے۔ کہ اگلے ورش سبھا کی اردھ شتابدی منائی جائے۔ یہ وشے جنرل سبھا کے سامنے آ رہا ہے۔ اردھ شتابدی کرنے میں ایک بھاری ذمہ داری سبھا اپنے اوپر لے گی۔ لیکن وہ ذمہ داری لینا اس کا فرض ہے۔ اس سے پہلے گوروکل کی رجت جینتی منائی جا چکی ہے۔ سبھا کی اردھ شتابدی ایک طرح سے وید پرچار فنڈ کی اردھ شتابدی ہوگی۔ جنرل سبھا نہ صرف اس کی منظوری دے گی۔ بلکہ اس کو یہ بھی بتانا ہوگا کہ اس سمبندھ میں وید پرچار فنڈ کو کیسے پُشٹ کیا جائے؟ درحقیقت وید پرچار فنڈ کے پریمیوں کے پریم کا امتحان ہوگا۔

اس موقعہ پر اگر وید پرچار فنڈ کے لئے کوئی سپھل راشی اکٹھی کی جا سکے۔ تو پرچار کے کشیتر کو وستُرت کیا جا سکے گا۔ ہر سال ہی رونا سنا ہے۔ کہ وید پرچار فنڈ کے لئے [illegible]

دھن نہیں ملتا۔ اور وہ رونا سچ بھی نہیں ہوتا۔ جن لوگوں کو سبھا کی سیوا کرنے کا موقع ملا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ دھن ابھاؤ کے کارن کس طرح ایک ایک پگ پر کٹھنائیاں پیش آتی ہیں۔ سبھا کے سیوک جب سنچن کرتے ہیں۔ تو انہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج کے پھیلاؤ کے لئے کشیتر بڑا وستُرت ہے۔ کیول سادھنوں کو پریوگ میں لانے کی آوشیکتا ہے۔ لیکن سادھن پریاپت دکھائی نہیں دیتے۔ اور سب سے بڑی کٹھنائی یہ ہے کہ دھن نہیں۔ سبھا کے ادھیکاری اگر پرچار پھیلانا چاہیں۔ یا کوئی نیا کام شروع کرنا چاہیں۔ تو روپیہ کی کلپنا بھینکر روپ دھارن کر کے ان کے سامنے آ کھڑی ہوتی ہے۔ اس وقت ان کے لئے نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن کا سوال ہو جاتا ہے۔ اور وہ پیٹ پر پتھر رکھ کر خاموش ہو جاتے ہیں۔

اس وقت تک کا تجربہ یہ ہے۔ کہ وید پرچار فنڈ کے لئے زیادہ سے زیادہ تیس ہزار روپیہ فراہم ہو سکتا ہے۔ اس وقت کے حالات حوصلہ افزا نہیں۔ اس سال کا تجربہ بتاتا ہے۔ کہ سبھا کے ادھیکاریوں کو ۲۵ ہزار روپیہ جمع کرنے میں کتنا پرشرم کرنا پڑا۔ وید پرچار وبھاگ کے ادھشٹھاتا شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج پچھلے دو تین ماہ لگاتار دورہ پر رہے ہیں۔ ایک ایک دن میں وہ دو دو جگہوں پر پہنچے ہیں۔ مجھے بھی ہمت دورہ کرنا پڑا ہے۔ سبھا کے اپدیشک مہانو بھاوؤں نے بھی پورا سہیوگ دیا ہے۔ تب کہیں جا کر ۲۵ ہزار روپیہ اکٹھا ہوا ہے۔

یہ رقم پچھلے سال سے بقدر ڈیڑھ ہزار زیادہ ہے۔ لیکن آمدنی کا جو بجٹ سبھا سویکار کر گئی تھی۔ اس سے بقدر سات ہزار کم ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر ہم ایک بار لگ کر وید پرچار فنڈ کے لئے دو اڑھائی لاکھ روپیہ جمع کر لیں۔ اور سادھارن طور پر ۲۵ یا ۳۰ ہزار روپیہ وارشک وید پرچار فنڈ کے لئے آتا رہے۔ تو سبھا اپنے پرچار کے کشیتر کو وستُرت کر سکتی ہے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ دو اڑھائی لاکھ روپیہ جمع کرنے کے لئے آریہ جگت کو کچھ نہ کچھ تیاگ کرنا پڑیگا۔ لیکن تیاگ کئے بنا کوئی بھی پرایت نہیں ہو سکتا۔ اور آریہ جگت تو تیاگ کرنے کا عادی ہے۔ انیہ سنستھاؤں کے لئے آریہ لوگ ہزاروں نہیں۔ بلکہ لاکھوں روپے دیتے ہیں۔ اور ویکتیوں نے بھی آریہ سماج کے لئے ہزاروں روپیہ کا دان کیا ہے۔ کیا وید پرچار فنڈ ان سے ایک بار بھی تیاگ کا تقاضا نہیں کر سکتا؟ کیا وہ ان سے آشا نہیں رکھ سکتا۔ کہ کم از کم ایک بار تو وہ اس کے لئے بھی دل کھول کر دان دیں؟

میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے نشچے کر دیا۔ کہ وید پرچار فنڈ کے لئے ۱۹۳۵ء کے انت تک دو اڑھائی لاکھ روپیہ جمع کیا جائے۔ تو آریہ جگت اسے نراش نہ کرے گا۔ ایسا ایک آریہ سبھا کے چرنوں میں اپنا بھاگ سمرپت کرنے کو اُتسک ہوگا۔ ضرورت ہے تو اس بات کی۔ کہ وہ سجن جو آریہ سماج میں دھنی سمجھے جاتے ہیں۔ اور جنہیں پرماتما نے سب کچھ دے رکھا ہے۔ اپنا پورا حصہ دینے کو تیار ہوں۔

میں آج اس وشے کو سماپت کرتا ہوں۔ اس آشا کے ساتھ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ایک ایک سدسیہ اپنا کرتویہ سمجھے گا۔ کہ سبھا کے آگامی ادھیویشن میں سمّلت ہو۔ نہ صرف سمّلت ہو۔ بلکہ گمبھیرتا سے پرتیک پرشن پر جو سبھا کے سامنے آنے والا ہے۔ اور جس کا نوٹس اسے باقاعدہ پہنچے گا وچار کر کے آئے۔ تاکہ وہ سبھا کو کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنے میں سہائتا دے سکے۔ اردھ شتابدی کا وشے ابھی آ رہا ہے۔ نہ معلوم اس کے لئے کتنے لیکھ لکھنے پڑیں گے۔ آج کا لیکھ پہلی بھومکا ماتر ہے۔ اس لئے اپنے پاٹھکوں سے رخصت ہونے کی آگیا مانگتا ہوں۔

(کرشن)

اسمبلی توڑ دی گئی

ڈاکٹر انصاری نے گزشتہ ہفتہ گورنمنٹ کو یہ چیلنج دیا تھا۔ کہ وہ آئیندہ انتخابات کو ملتوی کر کے یہ ثابت کر رہی ہے۔ کہ وہ سوراجیہ پارٹی کی آئینی سبھاؤں میں آنے سے ڈرتی ہے۔ اس چیلنج کو دئے ہوئے ابھی زیادہ دن نہیں گزرے۔ کہ ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل نے قطعی فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ موجودہ اسمبلی کی عمر میں اضافہ نہ کیا جائے گا۔ اور ۱۶ جولائی کو شملہ میں اس کا آخری اجلاس کر کے اسے توڑ [illegible]

یہ مطلب ہے۔ کہ شملہ سیشن کے خاتمہ پر ملک میں جنرل انتخابات کی دھوم مچ جائے گی۔ اگر رانچی میں ہونے والی سوراجسٹ کانفرنس کے لیڈروں نے اس انتخابی جدوجہد میں سرگرمی سے داخل ہو کر آئیندہ نشستوں پر قابض ہونے کے لئے پوری پوری دوڑ دھوپ کرنے کا تہیہ کر لیا۔ تو ڈر ہے۔ کہ حکومت جی حضوریوں کی مدد سے آئیندہ اسمبلی میں بھی اپنے پٹھوؤں کو کثرت سے شامل کر سکے گی۔

آریہ سماج سیالکوٹ کی اردھ شتابدی

آریہ سماج سیالکوٹ کے ادھیکاریوں کو میں اس کی اردھ شتابدی کی کامیابی پر ہاردک ودھائی دیتا ہوں۔ یہ اُتسو ۲۲ اپریل سے شروع ہو کر ۲۹ اپریل تک رہا۔ اور دونوں دن اس کی رونق بڑھتی گئی۔ اس کی کامیابی کے کئی کارن ہیں۔ سماج کے ادھیکاریوں نے ضلع کی بڑی بڑی سماجوں کا دورہ کیا اور انہیں شتابدی پر آنے کے لئے پریرت کیا۔ اس کا یہ پرنام ہوا۔ کہ ضلع بھر کی آریہ سماجوں نے آریہ سماج سیالکوٹ کو اپنا پورا پورا تعاون دیا۔ یہ اردھ شتابدی ایک لحاظ سے سارے ضلع سیالکوٹ کی اردھ شتابدی تھی۔ سیالکوٹ میں آریہ سماج کے آدھین ۲ دو سنستھائیں ہیں۔ ایک ہائی سکول جسے مگھ اُدھار سبھا چلا رہی ہے۔ اور ایک کنیا پاٹھ شالہ جو آریہ سماج کے آدھین ہے۔ کنیا پاٹھ شالہ بھی میٹرک تک ہے۔ اور اس میں اس وقت ۶۰۰ کنیائیں شکھشا پراپت کر رہی ہیں۔ ضلع بھر میں یہ سب سے بڑی کنیا پاٹھ شالہ ہے۔ اس کی موجودہ عمارت جو ۳۶ ہزار کی لاگت سے تیار ہوئی ہے۔ ناکافی ثابت ہو رہی ہے۔ اور اس کی بڑھتی ہوئی ضروریات کا لحاظ کر کے آریہ سماج نے سماج مندر کے پیچھے مشن ہسپتال کا ایک حصہ جس میں ۴ کنال زمین ہے۔ اور اتنی عمارت بنی ہوئی ہے۔ جو ایک گرلز ہائی سکول کی ضروریات کے لئے کافی ہو سکے۔ ۳۷ ہزار روپیہ پر خرید کر لی ہے۔ یہ بھی شتابدی کی سپھلتا کا ایک چنہہ ہے۔ آریہ ہائی سکول اور آریہ کنیا پاٹھ شالہ ان دونوں سنستھاؤں کا شتابدی کی سپھلتا میں بڑا بھاری ہاتھ ہے۔ اگر آریہ سماج کے پاس یہ دو سنستھائیں نہ ہوتیں۔ تو اس کے لئے شتابدی مہوتسو کو اس قدر شاندار بنانا مشکل ہوتا۔ سیالکوٹ کے ضلع میں بھوپال والہ کلاس والہ اور جوہر ٹنڈہ وغیرہ سھتانوں پر بھی سکول ہیں۔ انہوں نے بھی شتابدی میں شریک ہو کر اس کی رونق کو بڑھایا۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ہمارے مگھ بھائی بھاری تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ غرض یہ کہ ضلع بھر کی آریہ سماجوں نے شتابدی کی سپھلتا میں پوری پوری سہایتا دی۔ سینکڑوں بھائی باہر سے آئے ہوئے تھے۔ ایک ایک ہزار سجن ایک وقت میں بھوجن کرتے رہے ؛

شتابدی کی سپھلتا کا دوسرا کارن یہ ہے۔ کہ سنیاسی اور اپدیشک مہانو بھاؤں نے بھاری سنکھیا میں پدھار کر جنتا کو اپنے اپدیشوں سے کرتارتھ کیا۔ سوامی ویدانند جی ۲۲ سے لے کر ۲۹ اپریل تک وہیں رہے۔ اور ہر روز پراتہ ان کا اپدیش ہوتا رہا۔ اس کے اتِرکت جب کبھی آریہ سماج کو ان کے اپدیش کی ضرورت ہوئی۔ انہوں نے دیا۔ آریہ سماج سیالکوٹ ان کا سب سے زیادہ کرتگیہ ہے۔ سوامی کیولانند جی دو دن سیالکوٹ میں ٹھہرے دونو راتوں کو ان کا اپدیش ہوا۔ ایک رات کے لئے سوامی سوتنترانند جی بھی پدھارے۔ گورو کل کانگڑی کے رجسٹرار پروفیسر ستیہ ورت جی کا بھی ایک ویاکھیان ہوا۔ مہاشہ کرشن لال پریمی کے ویاکھیان اپنی نوعیت میں نرالے تھے۔ کیونکہ ان کا موضوع "اَحمدیت" تھا۔ اور بھی کئی ویاکھیان ہوئے۔ میں بھی ایک دن وہاں رہا۔ آریہ سماج کا میں ممنون ہوں۔ کہ اس نے اوم کا جھنڈا لہرانے کی رسم کا مان مجھے دیا۔ یہ میری نہیں۔ بلکہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے منتری کی عزت افزائی تھی۔ اس کے علاوہ میں نے ایک ویاکھیان بھی دیا۔ انم آچاریہ پنڈت چموپتی ایم۔ اے۔ مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی نے ۲۹ر اپریل کی رات کو ڈالی۔ ان کے ویاکھیان کی خوبی جتلانا ان کا اپمان کرنا ہے۔ انکے ویاکھیان کو سن کر لوگ ایک بار وجد میں آجاتے ہیں ؛

شتابدی کی سپھلتا کا تیسرا کارن یہ ہے۔ کہ اس وقت آریہ سماج سیالکوٹ میں شانتی ہے۔ کوئی دوسرے آریہ سماجوں کی طرح وہاں کوئی جھگڑا نہیں۔ سب ادھیکاری یک دل ہو کر کام کرتے ہیں۔ لالہ چرنداس جی پوری پردھان آریہ سماج کے کام میں پوری پوری دلچسپی لیتے ہیں۔ اور انہیں نہ صرف ادھیکاریوں بلکہ سبھاسدوں کا وشواس اور سہیوگ پراپت ہے ؛

جیسا کہ دوسری جگہ بھی دیکھا گیا ہے۔ آریہ سماج سیالکوٹ کی اردھ شتابدی پر بھی جس چیز نے سب سے زیادہ دھوم مچائی۔ وہ اس کا جلوس تھا۔ کہتے ہیں۔ کہ ایسا شاندار جلوس اس سے پہلے سیالکوٹ میں نہیں نکلا۔ میں اس خیال کو صحیح تسلیم کرتا ہوں۔ جس جلوس میں دیویوں کی تعداد ایک ہزار ہو۔ اس کے شاندار ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے؟ جوش کا ایک سمندر تھا۔ جو ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ آریہ پرش بھجن گاتے ہوئے ایک خاص مستی کے عالم میں آئے ہوئے تھے۔ جس وقت وہ ویدک دھرم کی جے اور رشی دیانند کی جے کے نعرے لگاتے تھے۔ ایک شش سماں پیدا کر دیتے تھے۔ [illegible]

کیا۔ لیکن غیر آریہ سماجیوں پر بھی اس کا گہرا اثر ہوا۔ اور انہیں محسوس ہوا۔ کہ آریہ سماج بھی ایک شکتی ہے۔ ویاکھیانوں میں بھی بہت رونق رہی۔ میں آریہ سماج کے کئی جلسوں میں شریک ہوا ہوں۔ لیکن اتنی بڑی حاضری اس سے پہلے میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ پرماتما کریں۔ کہ اردھ شتابدی کی سپھلتا نے سیالکوٹ کے آریہ پرشوں میں جو اُتساہ پیدا کیا ہے۔ وہ ستھائی سدھ ہو اور آریہ سماج کا کام دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ آریہ سماج سیالکوٹ کی اردھ شتابدی کی سپھلتا دوسرے آریہ سماجوں کے لئے بھی ایک شکھشا رکھتی ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر ان میں خود اُتساہ ہو۔ تو ان کا کوئی کام سپھل ہوئے بنا نہیں رہ سکتا۔ آریہ سماج سیالکوٹ کی اردھ شتابدی سپھل ہو سکتی ہے۔ تو کوئی کارن نہیں۔ کہ آریہ سماج دہلی کی نہ ہو۔ جس کا یہ پچاسواں سال ہے۔ اس قاعدہ کو کلیہ سمجھو۔ کہ جو قیمت تم اپنی لگاؤ گے۔ پبلک اسے قبول کرے گی۔ اگر تم کوئی اُتسو سماروہ سے کرو گے۔ تو جنتا سماروہ کے ساتھ اس میں شریک ہوگی۔ اور اگر تم خود بھی ڈھیلے رہو گے تو جنتا بھی ڈھیلی ہو جائے گی۔ اس لئے آریہ پرشوں کے لئے یاد رکھنے کی ایک بات ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ اپنے اُتساہ میں کمی نہ ہونے دیں ؛

(کرشن)

نیا وزیر خزانہ

حکومت پنجاب کے موجودہ وزیر خزانہ سر ہنری کریک یہاں سے سبکدوش ہو کر حکومت ہند کے نئے ہوم ممبر بن رہے ہیں۔ اور سر جیمز بائینڈ جو کہ آج کل حکومت پنجاب کے سینیئر فائینشل کمشنر ہیں۔ ۳۰ اپریل کو ان کی جگہ لے لی ہے۔ وزیر خزانہ خواہ سر ہنری کریک ہو۔ یا سر جیمز بائینڈ ہم لوگوں کے لئے یکساں معاملہ ہے۔ اس قسم کی تقرریوں میں ہم تبھی کوئی دلچسپی لے سکتے ہیں اگر حکومت ہندوستان میں ذمہ دار حکومت کو لانے کے لئے ایسے اہم عہدوں پر ہندوستانیوں کو متعین کر کے انہیں حکومت کرنے کا تجربہ حاصل کرنے دے۔ اگر حکومت اس موقعہ پر مسٹر جیمز بائینڈ کی جگہ کسی ذمہ دار ہندوستانی کو پنجاب کا وزیر خزانہ بنا دیتی۔ تو لازمی طور پر وہ ہندوستانیوں کے اندر اپنے متعلق خوش اعتمادی پیدا کر سکتی :-

فوجی بھرتی شروع

ویسے تو ہر ایک مہذب طاقت یہ ظاہر کر رہی ہے۔ کہ اس وقت چاروں طرف امن و امان کا دور دورہ ہے۔ لیکن جب ہم کسی طاقت کے عمل کی طرف دیکھتے ہیں۔ تو یہ سمجھنے کے لئے مجبور ہوتے ہیں۔ کہ دنیا اس وقت ایسے کوہ آتش فشاں پر کھڑی ہے۔ جو ہر وقت پھٹنے کو ہوتا ہے۔ لندن سے تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ گورنمنٹ نے فوج میں مزید بھرتی کی ہدایات جاری کر دی ہیں۔ سولہ اپریل کے ہفتہ میں ہوائی۔ بحری اور بری افواج کے لئے بھرتی شروع بھی ہو گئی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ کل ۵۰ ہزار نئے نوجوان فوج میں لئے جائیں گے۔

ان فوجی تیاریوں کو دیکھ کر ہمارا ماتھا ٹھنکتا ہے۔ کہ یہ امن و امان کو قائم کرنے کے آثار دکھائی نہیں دیتے۔ بلکہ دنیا کو کسی نئے جنگ میں دھکیلنے کے داؤ پیچ ہیں۔ جو جلد یا بدیر کوئی نہ کوئی چنگاری سلگا کر زمین امن کو راکھ سیاہ بنا کر دم لیں گے :-

درد انگیز

ہمارے مہاتما گاندھی کے سواگت کے لئے جو ہمارے چند گمراہ سناتن دھرمی بھائیوں نے جو مخالفانہ مظاہرہ کیا۔ وہ انتہائی شرمناک ہے۔ ان لوگوں نے مہاتما جی کے آگے سرف سیاہ جھنڈیوں کی ہی نمائش نہ کی۔ بلکہ جس

موٹر میں مہاتما جی سوار تھے۔ اس کے شیشہ کو بھی انہوں نے توڑ ڈالا۔ ایشور کا شکر ہے۔ کہ مہاتما جی اس وقت اکیلے اپنی کار میں ایک کونہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ورنہ ان کی خیر نہ تھی۔ جب مہاتما جی کے بھگتوں نے ان کو جلسہ گاہ میں لے جانا چاہا۔ تو ان کی لاٹھیوں سے تواضع کی گئی۔ جس پر کئی زخمی ہوئے۔ اور مہاتما جی کو ایسی حالت میں مجبوراً اپنی موٹر کار چھوڑنی پڑی۔ اور وہاں سے ایک میل پیادہ چل کر جلسہ گاہ میں پہنچنا پڑا۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ ان گمراہوں کے غصہ کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ مہاتما جی کے ہریجن ادھار کے کام کے مخالف ہیں۔ تو ہمیں اپنی جاتی کے مستقبل پر آنسو بہانے پڑتے ہیں۔ اور مارے ندامت کے سر نیچا کرنا پڑتا ہے۔ تف! کیا جاتی میں ابھی ایسے اشخاص بھی موجود ہیں۔ جو اپنے سدھارکوں اور مہاتماؤں سے اس طرح کا شرمناک سلوک روا رکھتے ہیں :-

سوراجسٹ کانفرنس

رانچی (بہار و اڑیسہ) میں جو سوراجسٹ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اس میں شمولیت کے لئے ملک کے مختلف حصوں سے کانگریسی لیڈر تشریف لے آئے ہیں۔ اس کانفرنس میں جو اصحاب شامل ہوئے ہیں۔ ان میں سے اکثریت کا یہ خیال ہے کہ نہ صرف اسمبلی اور کونسلوں پر ہی قبضہ کیا جائے۔ بلکہ ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپلٹیوں پر بھی قبضہ کر لیا جائے۔

بعض سوراجسٹ لیڈروں کا خیال یہ ہے کہ کانگریس اگر خود ان کا پروگرام گرہن نہ کرے تو آل انڈیا سینٹرز ایسوسی ایشن کی طرح سوراجیہ پارٹی کو بھی اپنے زیر سایہ کام کرنے کی اجازت دے دے۔

کانگریس اجازت دے گی یا نہ؟ اب خود سوراجیہ کانفرنس کے سنچالکوں نے ثابت کرنا ہے۔ اگر سوراجیہ کانفرنس نے اپنی قرار دادوں اور عمل سے اپنے آپ کو ملک کا وشواس پاتر بنانے کی کوشش کی۔ تو اس سے کانگریس مجبور ہو جائے گی۔ کہ اس کی طرف اپنی اخلاقی ہمدردی اور امداد کا ہاتھ پھیلائے۔ لیکن اگر کانفرنس ایسا نہ کر سکی۔ تو اس کا کانگریسی اصحاب کے نکتہ خیال سے کامیاب ہونا کار سے دارد کا معاملہ ہے :-

جرمن مال کا بائیکاٹ

ہر ہٹلر ڈکٹیٹر جمہوریہ جرمنی نے پچھلے دنوں جرمنی کی یہودی آبادی سے جو سلوک روا رکھا ہے۔ اس سے جرمنی کے مخالفوں نے ساری دنیا کے یہودیوں کو اس قدر ہر ہٹلر اور جرمنی کے خلاف مشتعل کر دیا ہے۔ کہ وہ جرمن مال کے بائیکاٹ پر تل گئے ہیں۔ چنانچہ اس بائیکاٹ کا یہ اثر ہوا ہے۔ کہ لنڈن اور نیویارک میں جرمن مال کے کئی ڈپو بند کر دئے گئے ہیں۔ اس بائیکاٹ کو دیکھ کر ہم جہاں جرمنی کی حکومت کو یہ مشورہ دیں گے۔ کہ وہ یہودیوں کی دلجوئی کرنے کی کوشش کرے۔ وہاں ہم یہودیوں کو بھی یہ ہدایت کریں گے۔ کہ وہ بائیکاٹ کے حربہ کو استعمال کر کے جرمن حکومت کو اتنا مشتعل نہ کریں جس سے ان کا آئیندہ جرمنی میں سکونت پذیر ہونا ناممکنات سے نہ ہو جائے :-

سرحدی ہندو کانفرنس

حال ہی میں پشاور میں جو سرحدی ہندو کانفرنس راجہ نریندر ناتھ جی ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر کی صدارت

میں منعقد ہوئی ہے۔ اس میں جو ریزولیوشن پاس ہوئے ہیں۔ ان میں سے زیادہ اہم ریزولیوشن وہ ہیں جن میں وائٹ پیپر اور کمیونل اوارڈ کی مذمت کی گئی ہے۔ اور گورنمنٹ سے یہ درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ ان کو منسوخ کر دے۔ اگر کانفرنس صرف گورنمنٹ سے درخواست کرنے پر ہی اپنا سارا زور صرف نہ کر دیتی۔ بلکہ ان قراردادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ہندو قوم کو بھی تیار کرتی۔ تو زیادہ اچھا ہوتا۔ اور اس کی گورنمنٹ بھی قدر کرنے کے لئے مجبور ہوتی :-

صدارتی ایڈریس

راجہ نریندر ناتھ جی نے سرحدی کانفرنس کے پردھان کی حیثیت سے جو تقریر کی ہے۔ اس میں جہاں آپ نے ہندو مہا سبھا کے خلاف اعتراضات کا جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ وہاں ہندوؤں کو بھی یہ پر زور ہدایت کی ہے۔ کہ وہ اندرونی تقسیموں کو چھوڑ کر ایک متحدہ جماعت بننے کی کوشش کریں تاکہ وہ غیر ہندوؤں کی نظر میں بھی ایک طاقتور ہستی کہلانے کا دعویٰ کر سکیں۔ راجہ صاحب کا یہ فرمانا تو ٹھیک ہے۔ کہ ہندوؤں کو سنگھٹن ہو کر متحد جماعت بننا چاہئے۔ لیکن جس بات کی زیادہ

راولپنڈی کانفرنس

مالویہ نگر راولپنڈی میں پراونشل سناتن دھرم کانفرنس کا ساتواں اجلاس جو کہ زیر صدارت شری پنڈت مدن موہن جی مالویہ ۲۳ اپریل کو شروع ہوا تھا۔ ۲۵ اپریل کو بڑی بھاری کامیابی کے ساتھ ختم ہو گیا۔ اس کانفرنس میں ہر طبقہ کے سناتن دھرمی نیتاؤں نے اپنی پوری پوری دلچسپی کا اظہار کیا۔

کانفرنس کی سواگت کارنی سبھا کے ادھیکش دیوان بہادر دولت رام جی تھے۔ حاضرین میں پنڈت دین دیالو جی۔ پنڈت ہری ہر سروپ جی۔ رائے صاحب لالہ مہر چند جی کھنہ اور دیگر سرکردہ سناتن دھرمی نیتا موجود تھے۔ ان کے علاوہ ڈیلی گیٹ صاحبان بھی کثیر تعداد میں تشریف فرما تھے۔ یہ مقام شکر ہے کہ کانفرنس کے سیوکوں نے اپنی طرف سے جہاں تک ممکن تھا۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کی پوری پوری کوشش کی۔ یہ ان کی کوششوں کا ہی پرتاپ تھا۔ کہ بہت سے درشک صاحبان اور دو ہزار سے زائد دیویوں نے کانفرنس کی کارروائی میں حصہ لے کر اسے سناتن دھرمی جگت کی نمائندہ کانفرنس بنانے کا ثبوت حاصل کیا۔

ناکام مخالفت

یہاں مذکورہ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے راولپنڈی کے سرکردہ سناتن دھرمیوں نے کافی سے بڑھ کر سرگرمی دکھلائی۔ وہاں یہ دیکھ کر سخت دکھ ہوتا ہے۔ کہ بعض تنگ دل اصحاب نے جن کا آرگن "سناتن دھرم پرچارک" ہے۔ اور جو ہر وقت سوراجیہ سنگھ کی دہائی پیٹتے رہتے ہیں۔ اس کانفرنس کو ناکام بنانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ ان لوگوں نے نہ صرف مخالفانہ پوسٹر بازی کی۔ بلکہ گو سوامی گنیش دت جی منتری سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا اور سوامی پرکاشانند جی سرسوتی کے خلاف حد سے زیادہ شر انگیز پروپیگنڈا کر کے اپنی اخلاقی گراوٹ کا بدترین مظاہرہ کر کے جگ ہنسائی کرائی۔ لیکن سناتن دھرمی نیتاؤں کی دانشمندی سمجھیے۔ کہ ان مخالفین اصلاح کی ذرا بھی پیش نہ گئی۔ اور کانفرنس کی انہوں نے جس قدر مخالفت کی۔ اسی قدر ناکامی سے ان کو دوچار ہونا پڑا۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ (مینیجر)

مہابیر دل کانفرنس

پراونشل سناتن دھرم کانفرنس کے ساتھ ہی مالویہ نگر میں جو مہابیر دل کانفرنس مہابیر کے جھنڈے کی سلامی اتارے جانے کے بعد ہوئی۔ اس نے اتنا ثابت کر دیا۔ کہ سناتن دھرم جگت اس امر کی خاص ضرورت محسوس کرتا ہے۔ کہ دیو مندروں کی پاکیزگی کی رکھشا۔ اناتھوں اور بیواؤں کی سہائتا۔ اور تیرتھ سدھار کے لئے مہابیر دل کا صحت بخش لائنوں پر چلایا جانا اتینت آوشیک ہے۔ جھنڈا لہرانے کی رسم گلیانہ نواسی لالہ فقیر چند جی نے ادا کی۔ سواگت کارنی سبھا کا ایڈریس لالہ دیس راج جی سیٹھی نے صدر کی حیثیت سے پڑھا۔ اور رائے صاحب مہر چند کھنہ ممبر فرنٹیئر کونسل نے اپنا صدارتی بھاشن انگریزی میں پڑھ کر سنایا۔ جس میں آپ نے اس بات پر خاص زور دیا۔ کہ تمام سناتن دھرمی سکولوں میں سنسکرت کی شکھشا کو لازمی قرار دیا جانا چاہئے۔ کانفرنس اصلی معنوں میں نمائندہ تھی۔ کیونکہ سوراجیہ سنگھیوں کے مخالفانہ پروپیگنڈا کے باوجود سارے پنجاب پرانت اور صوبہ سرحد کے مہابیر دل بھاری تعداد میں اس موقعہ پر براجمان تھے۔

صنعتی کانفرنس

مذکورہ کانفرنس کی استقبالیہ کمیٹی کے زیر اہتمام صنعتی اور زراعتی کانفرنس بھی منعقد ہوئی۔ اس کا افتتاح رائے بہادر لالہ رام سرنداس جی چڈھہ رئیس لاہور ممبر کونسل آف سٹیٹ نے کیا۔ آپ نے اپنی افتتاحی تقریر میں حاضرین سے اپیل کی۔ کہ وہ قیمت اور کوالٹی کا خیال نہ رکھتے ہوئے سودیشی اشیاء کو ترجیح دے کر ہندوستان کی صنعت و حرفت کی حوصلہ افزائی کرنے کا ثبوت حاصل کریں۔"

رائے بہادر کی افتتاحی تقریر جہاں سودیشی کے لئے حوصلہ افزائی کے جذبات سے لبریز تھی۔ وہاں اس میں کمی یہ تھی۔ کہ انہوں نے کانفرنس کی طرف سے اس قسم کا کوئی اعلان نہ کرایا۔ کہ وہ سودیشی کو فروغ دینے کے لئے کیا کیا ذرائع اختیار کرے گی؟ اور ان کو کس ڈھنگ سے عمل میں لائے گی؟

"پرکاش" کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنا ہر ایک آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے۔

اہم صدارتی اعلان

شری پنڈت مالویہ جی نے اپنے صدارتی بھاشن میں یہ اہم اعلان کیا۔ کہ "ویدوں اور شاستروں میں چھوت چھات کی کہیں بھی اجازت نہیں۔ بلکہ شاستروں میں تو صاف لکھا ہے کہ میلوں تیرتھوں۔ لڑائی اور مصیبت اور دیوتاؤں کے مندروں میں بالکل چھوت چھات نہیں ہوتی"۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ شاستروں میں کہیں بھی کسی انسان کو ایشور کا نام لینے سے منع نہیں کیا گیا"۔

پنڈت جی کے اس اعلان پر جہاں ہم اپنی دلی مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ وہاں یہ بھی آشا رکھتے ہیں۔ کہ سناتن دھرمی نیتا آریہ جاتی کی موجودہ اسنگٹھت اوستھا کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسے عملی ذرائع بھی سوچنے کی تکلیف گوارا کریں گے۔ جن سے ہمارے چھ سات کروڑ دلت بھائی نہ ہی ودھرمیوں کا شکار بن سکیں۔ اور نہ ہی دیو درشن سے محروم رہ کر ہمارے دھارمک مخالفوں کو ہماری سبھیتا اور سنسکرتی پر ہنسنے کا موقعہ بہم پہنچانے کی ضرورت محسوس کریں۔ بلکہ اس کے خلاف ہماری قوت بازو بن کر ہمارا ساتھ دینا اپنا فرض اولین سمجھنے پر آمادہ ہوں۔

دور اندیشی کا مشورہ

پراونشل سناتن دھرم کانفرنس میں صدارتی بھاشن کرتے ہوئے پنڈت مالویہ جی نے اپنے ایڈریس کے خاتمہ پر سناتن دھرمیوں سے اپیل کی۔ کہ وہ دلتوں اور پس ماندہ لوگوں کی بہبودی کے لئے کام کرتے ہوئے اس اصول کو مدنظر رکھیں۔ کہ ہر ایک انسان کو دیو درشن کا ادھیکار حاصل ہے۔ لیکن اس ادھیکار کے ہوتے ہوئے بھی شدھارکوں کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ وہ دلتوں کے مندر پرویش کے معاملہ میں کسی قسم کے جبر سے کام نہ لیں۔ اور کوئی ایسا کام نہ کریں۔ جس سے سناتنیوں کے قدامت پسند طبقہ کے جذبات کو ضربات لگنے کا احتمال ہو۔

مشورہ تو واقعی اس قابل ہے۔ کہ اسے زریں حروف میں لکھا جائے۔ لیکن جس بات پر ہمیں وچار کرنا مطلوب ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اگر کسی جگہ قدامت پسند ہندو ہٹ دھرمی میں آ کر جبر و تشدد کے استعمال سے بھی پرہیز نہ کریں۔ تو پھر ایسی اوستھا میں شدھارک ان کی غلط روی کا احساس کس طرح کرائیں۔ اور دلتوں کی دادخواہی کے لئے کیا اپائے اختیار کریں؟

سمجھوتہ کی ناکامی

ہمیں یہ سن کر بڑا شوک ہوا ہے۔ کہ مندر پرویش کے معاملہ میں شری پنڈت مدن موہن مالویہ جی کی جگت گورو شری شنکراچاریہ۔ پنڈت نند کشور شرما (جے پور) اور دوسرے ورن سنگھیوں سے جو وارتالاپ اس غرض سے ہوئی۔ کہ چھوت چھات اور اچھوتوں کے سلوک کے متعلق سدھارکوں اور قدامت پسندوں کے درمیان کوئی قابل قبول سمجھوتہ ہو جائے۔ وہ ناکام رہی ہے۔ اور کانفرنس کے کھلے اجلاس میں اس ناکامی کا اعلان بھی کیا گیا۔

ہندو قوم کی یہ سخت بدقسمتی ہے۔ کہ ایسے اہم معاملہ کے متعلق کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ سمجھوتہ کا نہ ہونا جہاں ہندوؤں کی بدقسمتی کی نشانی ہے۔ وہاں یہ ناکامی اس امر کا پرزور تقاضا کرتی ہے۔ کہ سدھارک پہلے کی نسبت اپنی سرگرمیوں کو دگنا کر کے سادھارن جنتا کو اس بات کے لئے تیار کرنے کی کوشش کریں۔ کہ وہ قدامت پسندوں کی ہٹھ دھرمی سے اپنی بے نیازی کا ثبوت دے۔

سرکاری مداخلت

کانفرنس میں جس پرستاو پر گرما گرم بحث ہوئی۔ وہ یہ تھا۔ کہ "آیا آئین ساز لیجسلیچروں میں مندر پرویش اور اچھوت ادھار کے جو بل پیش ہیں۔ وہ اصولی لحاظ سے درست ہیں۔ یا نہیں؟"

پنڈت ہری ہر سروپ شاستری نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ کہ اصول یہ ہونا چاہئے۔ کہ مذہبی معاملات میں حکومت عدم مداخلت کی پالیسی اختیار کرے۔ کیونکہ یہ سناتنیوں کا اپنا گھر کا معاملہ ہے۔ بابو پربھو دیال چند جی صدر میونسپل کمیٹی راولپنڈی اور لالہ شو رام جی پلیڈر چکوال نے پنڈت جی سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ جب تک کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا تب تک ہمارا اپنے اُدیش کو پورا کرنا مشکل ہے۔ پنڈت مالویہ جی نے بھی سرکاری مداخلت کی مخالفت کی۔ اور بلوں کو غیر ضروری بتلایا۔ لیکن جو بات زیادہ وچار طلب ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جب حکومت نے ایکٹ بیوگان بنا دیا ہے۔ ستی کی رسم کا انسداد کر دیا ہے۔ اور آپ سب ان باتوں کو جائز مان رہے ہیں تو یہ کہاں سے لازم آتا ہے۔ کہ اب ایسے اہم معاملہ میں قانونی امداد کی عدم ضرورت پر زور دیا جائے؟

اسلامی جگت پر ایک سرسری نظر

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی بانئے فرقہ مرزائیت بڑے ہی با اصُول تھے۔ جو اقرار کر لیتے تھے۔ اُس کو پورا کر کے دم لیتے تھے۔ اگر کسی غیر مرزائی بھائی کو یہ شک ہو۔ کہ مرزا صاحب کے با اصُول ہونے کا ذکر کیا وہ تو وعدہ کر کے پُورا نہیں کرتے تھے۔ ایسے شخص کو ہم مرزائیوں کی طرف سے یہی جواب دے سکتے ہیں۔ کہ وہ سیرۃ مہدی سے آشنا نہیں ہے۔ اور یُونہی بک جھک کر رہا ہے ؛

خیر غیر مرزائی سے تو ہم خود سنبھل لیں گے۔ لیکن ہم ان مرزائیوں کو کیا کہیں۔ جو دن رات اپنے مُرشد کو بدنام کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ایڈیٹر "الحکم" قادیان ذکرِ حبیب کی ایک مجلس کو گرم کرتے ہوئے ذیل کا واقعہ درج کرتے ہیں :-

"اُنہوں نے (یعنی مولوی اسمعیل علیگڑھی نے) بتایا۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی یہاں (یعنی علی گڑھ) آئے تھے۔ اُنہوں نے مسجد میں آ کر تقریر کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر آئے نہیں " ؛

("الحکم" - ۲۸ اپریل صفحہ ۸)

اسلامی اللہ میاں کی مصلحتوں کو سمجھنا بڑا مشکل ہے۔ وہ ایک ہی وقت میں کئی اشخاص پر اپنے الہام نازل کر دیتا ہے۔ اور الہام بھی ایسے جو متضاد ہوتے ہیں۔ چنانچہ مولوی عبدالرحمٰن عرف محی الدین لکھوکے والے کو اللہ میاں کا آنجہانی مرزا صاحب کے متعلق ذیل کا الہام ہوا تھا۔

"ان فرعون ہامون"

لیکن ادھر اس الہام کے جواب میں اللہ میاں نے مرزا صاحب کے پکّے حواری مولوی عبدالکریم سے ۱۴ر اگست ۱۸۹۶ء کو مذکورہ مُلہم کے متعلق جو پیغام دلوایا۔ وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

"حضرت مرزا صاحب بڑے زور سے دعوٰی کر کے کہتے ہیں۔ کہ ان کا نام لے کر یا اُن کے نام کی طرف اشارہ کر کے ہرگز آپ کو الہام نہ بخشا جائے گا۔ اور اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ مفتری اور مخذول ٹھہریں گے۔ اور بہت جلد آپ کا یہ تدارک ہو گا۔ جو کاذبوں اور مفتریوں کا ہوا کرتا ہے" ؛

("الحکم" - ۲۸ر اپریل ۱۹۳۴ء)

آنجہانی مرزا صاحب بڑے بلند حوصلہ تھے۔ اتنے بلند حوصلہ کہ دُنیا کا کوئی بڑے سے بڑا نبی کیا ہو گا۔ چنانچہ جب صرف ہندوستان کے عُلماء نے بلکہ عرب بھر کے علماء نے آپ کے متعلق کفر کے فتوے صادر کر دئے۔ تو اُن کی کاری ضرب سے بچنے کے لئے آپ نے اللہ میاں کے دربار میں جو گریہ زاری کی۔ اُس کا اظہار مرزا صاحب کے اپنے ہی الفاظ میں یُوں کیا جا سکتا ہے :-

"اے میرے خدا! میری فریاد کو سُن۔ کہ میں اکیلا ہُوں۔ اے میری پناہ! اے میری سپر! میری طرف متوجہ ہو۔ کہ میں چھوڑا گیا ہُوں " ؛

("الحکم" - ۲۸ر اپریل ۱۹۳۴ء)

اخبارات میں ایک شخص مسٹر جنید ہاشمی بی۔اے کا اس مطلب کا ایک مضمون شائع ہُوا ہے۔ کہ جب شریف عورتیں اور مرد سنیما میں کام کریں گے۔ تو وہ تمام واہیات اور قابلِ اعتراض باتوں والے حصّے ایکٹ کرنے سے انکار کر دیں گے۔ اس لئے بہترین تجویز یہ ہو سکتی ہے۔ کہ پہلے شریف مردوں کو اجازت ہو۔ کہ وہ اپنے آپ کو سنیما کے لئے پیش کریں۔ پھر آہستہ آہستہ عورتیں بھی شامل ہو جائیں ؛

مسٹر ہاشمی کی اس تجویز سے ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ آیندہ شریف مُسلمانی خاندانوں کو یہ ترغیب دینا شروع کر دیں گے۔ کہ وہ اُن کی تجویز کو عملی جامہ پہنا کر اپنے آپ کو ثوابِ دارین کا مستحق بنائیں ؛

بعض مُسلمانوں کی ذہنیت بھی عجیب واقعہ ہُوئی ہے۔ وہ ہر ایک معاملہ کو فرقہ داری کی عینک سے دیکھنا ثواب سمجھتے ہیں۔ پچھلے دِنوں دہلی میں آل انڈیا ساہتیہ سمیلن کا ایک شاندار اجلاس منعقد ہُوا۔ اس سمیلن میں یہ پرستاو بھی پاس کیا گیا۔ کہ دہلی پرانت میں اُردو کے ساتھ ہندی کو بھی عدالتی زبان قرار دیا جائے۔

مذکورہ پرستاو کا پاس ہونا تھا۔ کہ بعض کوتاہ اندیش مُسلمانوں کو اس کے پاس ہونے سے یہ خدشہ دامنگیر ہو گیا۔ کہ اب اُن کی اردو زبان کی خیر نہیں۔ اُنہوں نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ جھٹ اُسی شہر میں ایک آل انڈیا اُردو کانفرنس کو مدعو کرنے کا نتیجہ کیا۔ اور اس کی آڑ میں اُردو کے جنازہ کو کندھا دینے کی ٹھان لی ؛

عربک کالج دہلی میں مذکورہ اُردو کانفرنس ہُوئی۔ اور اس قدر شان سے ہُوئی۔ کہ اس میں بمشکل تمام ڈیڑھ صد سے کر دو صد تک کی حاضری تھی جن میں بھی اچھی خاصی تعداد صرف طلباء کی تھی۔ کانفرنس کا آغاز اُسی دن ہُوا۔ اور جنازہ بھی اُسی دن اُٹھا یا گیا۔ صدارت کا بوجھ ہوتی مردان کے نواب محمد اکبر خان کے کندھوں پر پھینکا گیا۔ گویا ہوتی مردان سرحد کا لکھنؤ ہونے کی وجہ سے اُردو زبان کا گہوارہ ہے ؛

نواب صاحب پُورے سرحدی تھے۔ اُنہوں نے جہاں صدارت کے فرائض ادا کئے۔ وہاں ہندو قوم کو بھی ایک دھمکی دے دی۔ کہ اگر تم نے ہندی کو اپنانا نہ چھوڑا۔ تو ساری دُنیا کے مُسلمان مشتعل ہو جائیں گے۔ اور جو لاکھوں ہندو مُسلمانوں کے مُلکوں میں رہتے ہیں۔ وہ خطرہ میں پڑ جائیں گے۔ کیونکہ مُسلمان یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ اُن کے عربی کیرکٹر اور قرآن مجید کے حرُوف اور احادیثِ نبوی کے حروف کو بدل کر سنسکرت کے حرُوف رائج کئے جائیں ؛

نواب صاحب کی خفگی ہمارے سر ماتھے پر۔ اُن کو مشتعل تو تب ہونا چاہئے تھا۔ جب ہند معدود لوں نے یہ اعلان کیا ہوتا۔ کہ مسلمانوں کو عربی حرُوف ہجی چھوڑ کر سنسکرت کی لپی اختیار کرنی چاہئے اگر ہندو اپنے ساہتیہ اور زبان کو سورگھشت بنانے کا نام لیتے ہیں۔ تو اس پر نواب صاحب کیوں سیخ پا ہوتے ہیں۔ اور دھمکیاں دے کر اپنی تنگ دلی کا اظہار کرتے ہیں ؟

دُنیا جانتی ہے۔ کہ راجا ٹوڈرمل نے مغل شہنشاہ اکبر کے راجیہ کو کامیاب بنانے میں اپنی خداداد قابلیت کا فضول خرچی سے استعمال کیا۔ مگر جس وقت راجا صاحب سورگ کی طرف روانہ ہُوئے۔ تو ایک گرے ہُوئے مسلمان مورخ نے اُن کی رحلت پر ذیل کی ہرزہ سرائی کی ؎

ٹوڈرمل آں کہ ظلمش آفاق را گرفت
چُوں شد سُوئے جہنم گشت خلق خرم
تاریخِ رفتنِ او از پیرِ عقل جستم
شادی کناں بگفتہ وے رفت در جہنم

مسلمانوں کی خام خیالیوں کا کیا کہنا۔ وہ غسل کریں یا نہ کریں۔ ویسے ہی اپنے آپ کو پاک صاف فرض کر لیتے ہیں۔ چنانچہ اسلام کی مذہبی کُتب بتلاتی ہیں۔ کہ :-

"مُسلمان جب وضُو کے وقت کلّی کرتا ہے۔ تو جو گناہ زبان سے ہوئے ہیں۔ سب معاف ہو جاتے ہیں۔ اور جب منہ دھوتا ہے تو تمام گناہ منہ کے معاف ہو جاتے ہیں۔ جب دونو ہاتھ کہنیوں تک دھوتا ہے۔ تو ہاتھوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ جس وقت سر کا مسح کرتا ہے۔ تو سر کے تمام گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اور وہ ایسا بے خطا ہو جاتا ہے۔ کہ جیسے ابھی پیدا ہُوا ہو " ؛

("اہلحدیث" - ۲۰ر اپریل - صفحہ ۱)

گناہوں کی معافی کا ڈھکوسلہ بھی عجیب ہے۔ نہ معلوم پھر ایسے ڈھکوسلے کے ہوتے ہوئے اللہ میاں نے بہشت اور عذاب کا ڈھکوسلہ کیوں رکھ چھوڑا ہے ؟

لو اور سُنئے۔ مرزائی اپنے حریف مسلمانوں کو کس طرح بدنام کرنے پر اُدھار کھائے رہتے ہیں۔ لائلپور میں خلیفہ قادیانی کی جو درگت پچھلے دِنوں بنی۔ اُس پر پردہ ڈالنے کے لئے قادیانی "الحکم" مسلمانوں کے عُلماء کو ذیل کے الفاظ میں بدنام کرتا ہے :-

"منجملہ مخالفانہ کوششوں کے لائلپور کے عُلماء اور شاگردوں نے معصوم بچّوں کو ایک نعرۂ ایمان سکھلایا۔ ایک نعرۂ ایمان کی آواز لگاتا۔ دُوسرے گالیاں دینے لگتے۔ اور کفر بکتے۔ اس قوم کی حالت پر رونا چاہئے۔ جو اپنے بچّوں کی تربیت جہالت اور بدی سے نہیں۔ بلکہ بداخلاقی اور بے حیائی سے کرنا چاہتی ہے " ؛

("الحکم" ۲۱ر اپریل ۱۹۳۴ء)

خواجہ حسن نظامی صاحب اپنے رسالہ "پیشوا" کے ماہِ اپریل کے نمبر میں فرماتے ہیں :-

"مُسلمان اپنے بچّوں کو یہ سمجھ کر علی گڑھ بھیجتے ہیں۔ کہ وہاں اسلامی اخلاق۔ اسلامی معاشرت۔ اسلامی علوم اور اسلامی تاریخ پڑھائی جائے گی۔ مگر ہوتا یہ ہے۔ کہ جو تھوڑا بہت مذہب کا احترام یہ بچے اپنے گھروں سے لے کر چلتے ہیں۔ وہ یونیورسٹی کے احاطہ میں داخل ہوتے ہی رخصت ہو جاتا ہے کیونکہ جن اُستادوں کے زیرِ تعلیم اور جن کارکنوں کے زیرِ تربیت یہ طلباء رہتے ہیں اُن میں ۸۰ فیصدی اور ۹۰ فیصدی سراپا فضول خرچ ہوتے ہیں "

شاید اسی لئے یو۔پی کے ایک علم دوست مسلم لیڈر نے فرمایا تھا۔ کہ یہ یونیورسٹی تو جانوروں کی ٹکسال ہے۔ اور کسی اعتبار سے مسلم یونیورسٹی کہلانے کی مستحق نہیں ہے۔

شری شنکر اچاریہ جی نے ویدوں کو سروگیہ کلپ سروگیہ کی اتپتی ستھان سرو گیان کرکہا ہے۔ اس سے گیات ہوتا ہے۔ کہ شری شنکر اچاریہ جی کی انوبھوتی کے انوسار وید سب گیان کی کان ہے۔ اور ناؤ کہ سروگیہ کے سدرش ہی ہے۔ اب میں ویدوں میں ناناؤں کا ورنن کرتا ہوں۔ پرنتو یہ بڑا مبندھی کی تکلیف کہ بیہزی کی جاتی ہیں:-

(۱) اتھروید ... کا منتر لکھتے ہے:-

"यदि लोगां ... यदि रूपम।
तं त्वा सोसेन ... यथा नो ऽ सो ... ॥"

منتر کہتا ہے کہ ہم تیرے راشٹر کی گوڈوں کی حفاظت کرتا ہے۔ یہی راشٹر کے اشووں کی بھی حفاظت کرتا ہے۔ اور یہی راشٹر کے پرجاجنوں کی حفاظت کرتا ہے۔ تو ... دوارا ... ان اوپروں ارشفات ... نہ کر سکے۔

اس سے ... ہوتا ہے کہ وید میں ... دوارا ... کا ورنن ہے۔ ... سکے دوارا ... کی گولی دوارا ... کا ورنن ... بھی ملتا ہے۔ ... ناؤ کا بھی ورنن ملتا ہے۔

(۲) اتھروید ... میں ... ناگنی سے چلنے والے پتھروں کی ورشا کرنے کا بھی ورنن ملتا ہے جیسا:-

"इन्द्रा सोमा वर्तयतं दिवस्परि ... युवमस्म ... ॥"

(یعنی ... سے ... کے زمانہ میں ... پتھروں کی ورشا کی۔ ایسا انہاسک لوگ کہتے ہیں۔ پرنتو وید میں اگنی سے جلتے پتھروں کی ورشا کرنے کا ورنن ملتا ہے۔ جیسے پتھروں کی یہ ورشا بنا ... کے نہیں ہو سکتی۔

(۳) اتھروید ... میں ایک ... کا ورنن آتا ہے۔ جیسا:-

"पुति रज्जु ... पुति सेना ... ।
धूममग्नि ... ॥"

ویدک دھرم اور وگیان

(لیکھک شری پنڈت وشوناتھ جی اپادھیائے گوروکل کانگڑی)

(نمبر ۲)

اٹھتی ہے۔ اس سینا میں ... بھیلادے تاکہ اس میں اٹھتے ہوئے دھوئیں اور آگ کو دیکھ کر شترو اپنے ہردیوں میں بھے بھیت ہو جائیں۔

(۴) اسی پرکار شترو سینا پر ایک دم جال پھینکنے کا ورنن بھی اتھروید میں آتا ہے۔ جس دوارہ کہ شترو کے سو ہزار۔ دس ہزار تتھا ایک لاکھ تک یودھاؤں کو ایک دم جکڑ کر پراست کیا جا سکتا ہے۔

(دیکھو اتھروید ۸-۸-۵-۶)

(۵) وید میں ایسے یجر کا بھی ورنن آتا ہے جو کہ ہزاروں شترووں کی ایک دم ہتیا کر سکے۔

(۶) اتھروید میں سوریہ کی بنی تتھا لال کرنوں دوارہ شترو دل کو گھیر لینے اور اس پرکار شترو پر وجے پانے کا بھی ورنن آتا ہے۔ اب آپ بازا کے آیوگی وگیان تک سادھنوں کو سنیئے:-

ویدوں میں ومانوں کا ورنن آتا ہے سو مانوں دوارہ پرتھوی کے وستریت آکاش کا آنند اٹھایا جا سکتا ہے۔

یجروید ۱۰-۱۹ میں ہوائی جہاز کی یاترا کا ورنن اُتم شبدوں میں پایا جاتا ہے۔

ویدوں میں ہوائی جہازوں کے بیوپارک اپیوگ کا بھی نردیش کیا ہے۔ ابھی تک ہوائی جہاز بیوپار کا سادھن پورے طور پر نہیں بن پائے۔ پرنتو ویدک ہوائی جہاز بیوپار کے بھی سادھن ہیں۔ وید کے ہوائی جہاز معمولی ڈھنگ کے نہیں۔ سو وید میں ہوائی جہاز یا رتھ کا ورنن ملتا ہے جسے کہ چلانے والا بدی بدھیمان ہو۔ تو وہ سو منشیوں کو بھی ایک ساتھ بیٹھا کر آکاش میں اڑ سکتا ہے۔ اور اپنے ابھی ستھانوں تک پہنچا سکتا ہے۔ اتھروید ۲۰-۴۷-۲ کا منتر نمن لکھت ہے:-

"अनु त्रिशोकः शतमावहन्नृन् कुत्सेन रथो यो असत् ससवान् ॥"

ہوائی جہازوں کے سمبندھ میں رگوید کا ایک اور منتر بھی بہت سندر ہے۔ وہ نمن لکھت ہے جیسا:-

"यं मे दुरिन्द्रो मरुतः ..."

"विश्वेषां त्मना शोभिष्ठमुपेव दिवि धावमानम् ॥"

اس منتر کا ارتھ یہ ہے۔ کہ اندر ارشفات و دھونتر جو کہ پاک سمجھا ہے۔ ارشفات (ہوائی نوکا کے) اگنی سمجھان میں سمونت ہے۔ جو کہ ان ارشفات نوکا رتھ کو چلنے یوگیہ بناتی ہے۔ اس دو دھونتر اور ان دو دھونتر سے اُتپن وایو کے دوارہ ہیں ایسا نوکا رتھ پراپت ہو جو کہ اننت شوبھا یکت ہو۔ اور دیو لوک میں دوڑتا چلا جائے۔

راجا بھوج نے جو کہ دھارا نگری کے مہاراج تھے۔ اپنی پستک سمرانگن سوتر دھار میں آکاش میں اڑنے کے نمبر دو لکھے ہیں۔ ایک کا نام ہے۔ دیوم چاری ویجے یتنر۔ اور دوسرے کا آکاش گامی دارو مئے ومان یتنر۔ ان دو کو ہوائی یتنر و کو راجا بھوج نے پارہ اور اگنی کے دوارہ آکاش میں اڑایا ہے:-

ہوائی جہازوں کی سیر کے پشچات اب ہم سمندری جہازوں کا کچھ نرکھشن کرتے ہیں۔ رگوید میں ایک منتر آیا ہے۔ کہ:-

"अदो यद्दारु प्लवते सिन्धोः पारे अपूरुषम्।
तदा रभस्व दुर्हणो तेन गच्छ परस्तरम्"

(رگوید ۱۰-۱۵۵-۳)

ارشفات وہ جو لکڑی کی نوکا کہ سمندر کے پار جانے کے لئے اُچھل رہی ہے۔ جو کہ پرش کے بل سے نہیں چلتی (اپتو کل کے بل سے چلتی ہے)۔ اے ویوپار دوارہ راشٹر کے دکھوں کو دور کرنے والے بیوپاری! تو اس نوکا دوارہ سمندر کے پرلے کنارے تک جا۔

اس منتر میں سمندری نوکا کو پرش کے سمرتھ دوارہ ارشفات چپوؤں دوارہ نہ چلنے والی کہا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ ایسی نوکا کے دوارہ سمندر کے دور سے دور کے کناروں تک جانا چاہیے۔

ان ومانوں تتھا نوکاؤں کے ورنن کے پشچات اب ہم ویدک موٹروں کی سیر کرتے ہیں۔ ویدک موٹر آج کل کی فورڈ کی موٹر سے بڑھیا پرتیت ہوتی ہے۔ رگ وید میں منتر آیا ہے۔ کہ:-

"क्रीडं वः शर्धो मारुतमनर्वाणं रथे शुभम्।
कण्वा अभि प्रगायत ॥"

اسی طرح ایک منتر میں ... موٹر کو کہ ... رتھ کہا ہے۔ ارشفات وہ رتھ جس کے دوارہ کہ کرایہ ادا کی جائے۔ ویوپار کیا جائے یا سیر کی جائے۔ اس کرایہ رتھ کے آگے کوئی گھوڑا نہیں جتا ہوا۔ یہ کرایہ رتھ ارتھ ہے۔ ارداسے رہت ہے۔ گھوڑے سے رہت ہے۔

ارشفات ہے میدھاوی لوگو! تم مرونز ارشفات وایو سمبندھی بل کے گنوں اور دھرموں کا ورنن کرو۔ گان کرو۔ جس وایو سمبندھی بل کے ہونے پر گھوڑوں کی آوشیکتا نہیں رہتی۔ جس بل کا پریوگ کئی پرکار کی کرایہ گاڑیوں کے نمت کیا جا سکتا ہے۔ تتھا جو وایو سمبندھی بل رتھوں میں لگ کر شوبھا دینے والا ہوتا ہے۔

ریویو

ہندی رسالہ "بلیدان"

حال ہی میں مسیرز راجپال اینڈ سنز۔ انارکلی لاہور کی طرف سے ایک نہایت خوبصورت ہندی رسالہ "بلیدان" کے نام سے دھرم ویر مہاشہ راجپال جی کی یادگار کے طور پر شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ اس کا پہلا نمبر ہمیں موصول ہوا ہے۔ بلحاظ مضامین یہ ایک نہایت دلکش رسالہ ہے۔ شہید دھرم راجپال جی نے اپنی زندگی میں عمدہ لٹریچر شائع کر کے ویدک دھرم اور آریہ سبھیتا کی شہری خدمات سرانجام دی ہیں۔ بلکہ انہوں نے دھرم اور اپنی جاتی کے لئے آخرش اپنی جان عزیز بھی قربان کر دی۔

یہ خوشی کا مقام ہے۔ کہ ان کی فرم کی طرف سے ان کی یاد میں یہ خوبصورت رسالہ جاری کیا گیا ہے۔ اس کے سمپادک شری بھیم سین جی ورما مقرر ہوئے ہیں۔ ہمیں یقین واثق ہے کہ ان کے زیر اہتمام یہ رسالہ لگاتار ترقی کرے گا۔ ہم آریہ بھائیوں سے خصوصاً اور ہندو جنتا سے عموماً یہ سفارش کرتے ہیں۔ کہ انہیں اس رسالہ کی سرپرستی فرما کر مہاشہ راجپال کی اس یادگار کو دائمی بنانے میں سہایتا دینی چاہیے۔ رسالہ کا چندہ صرف ایک روپیہ سالانہ اور فی کاپی دو آنے (۲ر) ہے۔

خریدار صاحبان کی درخواستیں مسیرز راجپال اینڈ سنز۔ انارکلی۔ لاہور کے نام پر آنی چاہئیں۔

...جیوتش محض ایک ڈھکوسلہ ہے - اس میں ... بھی سچائی نہیں - یہ صرف ٹھگی کا محکمہ ... اس نے سنسار میں توہمات کے پھیلانے ... بھاری حصہ لیا ہے - خاص کر بھارت ورش ... کو اس سے سخت نقصان پہنچا ہے - ... وہم پرست اور سست ہو ... کے اندر سوچنے کی قابلیت جاتی رہتی ہے ... ہمت پر شاکر رہ کر انسان پرشارتھ کرنا چھوڑ ... ایک پھلت جیوتشی بھی محنت سے جی ... اس طرح وہ ہی سے پیٹ پالنا اپنے لئے ... سمجھتا ہے - اس کا دماغ سارا دن دوسروں ... دھوکا دینے کی باتیں سوچتا رہتا ہے - اور پھلت ... وہم کے نشہ کی گولی کھلا کر اپنے گراہکوں ... میں مبتلا کر کے ان کا سب کچھ لوٹنے کے ... تیار رہتا ہے - دنیا کے ہر طبقہ کے ودوان اور ... دار لوگ اسے دنیا کے لئے ایک زحمت سمجھتے ... انسانی ترقی کے لئے اسے ایک سخت رکاوٹ ... ہیں - بھارت ورش میں بھی مہرشی دیانند ... اس ودیا پر کس کی جڑ پر کلہاڑا چلایا - مہرشی ... بھی بہت سے ودوان اس کی کرشمہ ... سازی کا پردہ فاش کر چکے ہیں - سو بھاشت رتن بھنڈار کر ... مہارک نے اس کا نہایت مناسب فوٹو ذیل ... کے الفاظ میں کھینچا ہے :-

गणिका गणकी समान धर्मौ
निज पंचांगनि दर्शका वुभौ
जन मानस मोह कारिणौ
विधिना वित्त हरौ विनिर्मितौ

ارتھ :- گنکا یعنی ویشیا اور گنک یعنی پھلت جیوتشی دونوں کا ایک ہی دھرم ہے - پرتھم تو دونوں کے نام ہی ایک سے ہیں - دوسرے دونوں ہی لوگوں کو اپنا پنچانگ دکھاتے ہیں - ویشیا اگر اپنے پانچ انگوں والے شریر کو دکھاتی ہے - تو پھلت جیوتشی جی نے بھی لوگوں کو دکھلانے کے لئے منفق پتر کا ... پنچانگ بنا رکھا ہے - اپنے پاس رکھ چھوڑا ہے - جیسے ویشیا اپنا پنچانگ دکھا کر لوگوں ... کو کام پاش میں باندھ کر موہت کرتی ہے - تو پھلت جیوتشی جی بھی اپنے پنچانگ کی دیا کھیا کر کے لوگوں کے دلوں میں توہمات پیدا کر کے ... اپنے وش میں کر لیتے ہیں - جیسے ویشیا کا مطلب ... لوگوں کا دھن لوٹنا ہوتا ہے - آئے دن سینکڑوں خاندانوں کو برباد کر کے ان کو بھکاری بنا دیا - تو پھلت جیوتشی جی مہاراج کا ادیشیہ بھی ... لوگوں کا دھن لوٹنا ہی ہوتا ہے - اپنی فیس کے علاوہ سینکڑوں قسم کی پوجا پاٹھ بتلا کر دوسروں کے دھن سے اپنے گھر بھرتے ہیں - چانکیہ جی نے ... ارتھ شاستر میں لکھا ہے کہ :-

नक्षत्र मति पृच्छन्तं बाल
मर्थोऽति वर्तते ।

پھلت جیوتش کا جال نمبر ۱

یہ ودیا بھارت ورش میں ودیش سے آئی

(لیکھک پنڈت وشوناتھ جی اپدیشک شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

पुर्यौ धर्यस्प नक्षत्रं किंकरि-
ष्यन्ति तारका:॥

ارتھ :- جو مورکھ پھلت جیوتشیوں کے پاس جا کر پوچھتے رہتے ہیں کہ ہمارا نکھشتر کیسا ہے ؟ ہمیں یہ ورش ہانی کا ہوگا یا لابھ کا ؟ ان کا ارتھ دور ہوتا چلا جاتا ہے - ارتھ کا نکھشتر ارتھ ہی ہے - یعنی اپنی کوشش سے جو اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرتے ہیں - وہی ان کا نکھشتر ہے - یہ تارے کچھ نہیں کر سکتے - ان کا کچھ بھی برا بھلا اثر انسان پر نہیں ہوتا -

لیکن آج کل کا وقت پراپیگنڈا کا ہے - جس کسی سودا کا ڈھول پیٹا جائے وہی بکتا ہے - اس لئے اب پھلت جیوتشیوں نے اس ہتھیار کا بھی استعمال شروع کیا ہے - اخبارات میں ان کے بڑے بڑے اشتہار ہوتے ہیں - پھلت جیوتش کی فلاسفی پر مضمون لکھے جاتے ہیں - اس اودیا کے پھیلانے کے لئے کتابیں لکھی جاتی اور اخبارات و رسائل بھی جاری کئے جاتے ہیں - ادھر آریہ سماج کی طرف سے بھی سستی ہو رہی ہے - رشی کے کام کو پیچھے ڈالا جا رہا ہے - اس اودیا کے کھنڈن میں نہ ہی لیکچر ہوتے اور نہ ہی مضامین لکھے جاتے ہیں - نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ کئی آریہ بھائی بھی پھلت جیوتشیوں کے جال میں آ کر اس وہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں - مجھے پرچار کار یہ میں عموماً ایسے آریہ بھائیوں سے ملنے کا موقعہ ملتا رہتا ہے - کسی ایک واقعہ کو سامنے رکھ کر ان کا یقین اس اودیا پر درڑھ ہو جاتا ہے - ایسے واقعات کا ذکر بھی ان مضامین میں اپنی جگہ پر ہوگا - اس حالت میں پھلت جیوتش کے کھنڈن کی کس قدر ضرورت ہے ؟ مناسب موقعہ پر میں اس پر لیکچر بھی دیا کرتا ہوں - لیکن یہ مناسب سمجھا ہے - کہ اخبار "پرکاش" کے ذریعہ بھی اس پاکھنڈ کا وناش کیا جائے - اسی ادیشیہ سے قلم اٹھایا گیا ہے -

آج کل یوروپین لوگوں نے جیوتش ودیا یعنی علم نجوم میں بہت ترقی کی ہے - دوربین کی ایجاد نے تو ایک معجزہ سا دکھا دیا - آنکھ سے صرف چھ ہزار ستارے نظر آتے ہیں - لیکن دوربین سے دو ارب کے قریب ستاروں کا پتہ لگایا گیا ہے - اپنے نظام شمسی میں سنیچر سے پرے یورینس نیپچون اور ؟ تین سیاروں کا پتہ لگایا گیا - سینکڑوں ہی دوسرے سیارے معلوم کئے گئے - جو دوربین کے سوائے نظر نہیں آتے - دیگر کئی باتوں کا پتہ لگایا گیا - لیکن یہ سب کچھ بھارت ورش کی گنت جیوتش کا احسان ہے - اگر یہ ودیا بھارت اس ودیا کی شکشا سنسار کو نہ دیتا - تو کوئی بھی کچھ نہ جان سکتا - سنسار کے سب ودوان بھارت کو اپنا گورو مانتے ہیں - اور منوجی مہاراج کے من شلوک کی تصدیق کرتے ہیں :-

एतद्देश प्रसूतस्य सकाशा
दग्र जन्मन:
स्वं स्वं चरित्रं शिक्षेरन्
पृथिव्यां सर्व मानवा:।

ارتھ :- اس آریہ ورت میں پیدا ہوئے براہمن کے پاس سب سنسار کے لوگ اچھیا اور سد ودیا کی شکشا پراپت کرتے ہیں - چنانچہ ودوانوں نے انہاسک انویشن یعنی تاریخی تحقیقات کے بعد اس جیوتش ودیا کے متعلق لکھا ہے - کہ آٹھویں صدی مسیح میں پہلے پہل عرب والوں کو ہندو کے جیوتش شاستر کے متعلق علم ہوا - خلفائے عباسیہ نے بھارت ورش کے جیوتشیوں کو بلا کر کئی سنسکرت پستکوں کا ترجمہ کرایا - خلفائے المنصور المامون وغیرہ نے پولس سدھانت برہم سدھانت اور ... سدھانت کا ترجمہ کرایا - اس کے بعد البیرونی نے بھی کئی سنسکرت گرنتھ کا عربی میں ترجمہ کیا - ۱۶۸۷ء میں سیام دیش سے کچھ سارنیاں (Tables) ایم - ڈی - لا ... فرانسیسی ہیئت دان اپنے ساتھ اپنے دیش کو لے گیا - (سیام میں جیوتش ودیا بھارت ورش کے بودھوں کے ذریعہ پہنچی تھی) اور اس کتاب کو چھپوایا - جو اس ... اس کا نام ... آ و سیام ... ... لی فینٹل صاحب شنکری گردش کے ملاحظہ کے لئے بھارت ورش میں آیا - ... کے برہمنوں سے بھارت کی جیوتش ودیا پڑھی - اور اپنے ساتھ بہت سی سارنیاں لے گیا - جو فرانس میں ... میں شائع کی گئیں - اور ... میں ... صاحب نے ان چار سارنیوں پر ایک کتاب ... رائل سوسائٹی ایڈن برگ کے ساتھ لکھی - ... سارنی میں گرہوں کی چال شروع کلجگ سے دی گئی ہے - سنہ عیسوی سے ۳۱۰۲ برس پہلے ۱۸ فروری کو ... رات سے جبکہ سورج ... راشی ...

ایک نادر کتاب "بھارتھ پرکاش" ایک نادر کتاب!

حصہ اول و دوم

(تصنیف منیف صاحب جی مہاراج آنند سروپ صاحب)

جس میں رادھا سوامی مت کی شکشا کا بیقاعدہ بیان کر کے معترضین کی مشکلات حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے - اور مختلف مذاہب کے ۱۶ مستند گرنتھوں کے حوالجات پیش کر کے دکھلایا گیا ہے کہ سچا و اصلی مذہب ایک ہی ہو سکتا ہے - اور جملہ مذاہب کے بزرگان کی مذہبی تعلیم میں بہت مشابہت ہے - قیمت ہر دو حصص مجلد ایک روپیہ چار آنہ (محصول ڈاک ۱۰/)

ملنے کے پتے :- (۱) سٹور کیپر رادھا سوامی ست سنگ دیال باغ آگرہ

(۲) مسیرز بھوپر رام اینڈ سنز تاجر کتب لدھیانہ (۳) دیال باغ فٹ ویر اینڈ جنرل ڈپو ملا ۹۹ انارکلی - لاہور

وشال بھارت

ہندی کا نہایت اعلیٰ رسالہ باتصویر

سالانہ چندہ چھ روپیہ ششماہی تین ...

خریداری کے لئے آج ہی آرڈر لکھیں

مینیجر وشال بھارت ۱۲۰/۲ اپر سرکلر روڈ - کلکتہ

آریہ سماج اور ویدپرچار

(از شری ڈاکٹر لال چند جی پردھان آریہ سماج انبالہ چھاؤنی)

بھارت ورش کے اُدّھار کے لئے مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج نے وید کا پرچار کرنا مقصد سمجھا۔ اور اس کے لئے انہوں نے اپنی اٹھارہ گھنٹہ کی سمادھی کو تیاگ کر جیون بھر پرچار کیا۔ رشی کا مقصد تو دیش دیشانتر اور دویپ دویپانتر میں ویدک دھرم کا پرچار کرنا تھا۔ پرنتو رشی کی وہ آشا پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ مدتی نے پرچار کا بھار آریہ سماجوں کے سپرد کر کے نِروان پراپت کیا تھا۔ آریہ سماجی خود سوچیں۔ کہ انہوں نے اپنے کرتویہ کو کہاں تک پالن کیا ہے؟ سمجھا تو یہ جاتا ہے۔ کہ آریہ سماج کا پنجاب میں بڑا پرچار ہے۔ پرنتو صحیح بات تو یہ ہے۔ کہ ابھی لاکھوں گرام ایسے ہیں۔ جہاں آریہ سماج کی آواز تک نہیں پہنچی۔ سماج کے پاس اِنے گنے تھوڑے سے اپدیشک ہیں۔ جو اُتسووں کے بھگتنے میں ہی لگے رہتے ہیں۔ ادھک اپدیشک رکھنے کے واسطے سماج کے پاس کوش نہیں۔ دھن کی کمی کے سبب ورتمان اپدیشکوں کی نیونتا کی جا رہی ہے۔ اگر دو چار سال تک دھن کی یہی حالت رہی۔ تو وید پرچار میں بہت زیادہ شتھلتا آ جائے گی۔ چاہئے تو یہ تھا۔ کہ ادھک سے ادھک اپدیشک ہوں۔ لیکن اپدیشکوں کی کمی کے کارن ان مانگوں کو پورا نہیں کیا جا سکتا مناسب تو یہ تھا۔ کہ ہر ایک آریہ رشی کے مشن کے واسطے پچاس ورش کے بعد ویدک دھرم پرچار

کے لئے اپنے جیون کو اَرپن کر دیتا۔ پرنتو آریہ پُرش موہ جال میں اتنے پھنسے ہوئے ہیں۔ کہ وہ اپنے گھر سے باہر جانا ہی نہیں چاہتے۔ جوں جوں بڑھے ہوتے ہیں۔ توں توں دھن کی خواہش اور ترشنا بڑھتی گئی۔ نہ خود پرچار کے لئے نکلتے ہیں۔ اور نہ ہی وید پرچار کے لئے دھن دیتے ہیں۔ اور اس پر طرہ یہ ہے۔ کہ آریہ سماجیوں نے گھر گھر سنستھائیں کھول رکھی ہیں۔ سنسکار آدی اوسروں پر کل دان سنستھائیں ہی چوس لیتی ہیں۔ وید پرچار کی شتھلتا میں سنستھاؤں کا بڑا بھاری بھاگ ہے۔ شوک تو اس بات کا ہے۔ کہ آریہ پُرش بھی دان دیتے وقت وید پرچار کو بھول جاتے ہیں۔ اور یہ نہیں جانتے۔ کہ جڑ کے سینچے بنا درخت ہرا بھرا نہیں رہ سکتا۔ وید پرچار سب کی جڑ ہے۔ وید پرچار کے مضبوط ہونے سے ہی سنستھائیں بھی چل سکتی ہیں۔ یدی پرچار نہ رہے گا۔ تو کچھ کال میں سنستھائیں بھی ٹوٹ جائیں گی۔ آریہ پُرشو! سوچو۔ آپ کے اُدھار کا

کتنا بھاری رِن ہے۔ آپ کے گورو نے سروسو تیاگ کر ویدک دھرم کا ناد بجایا تھا۔ اب آپ بتائیں۔ آپ اس کے لئے کیا کرنا چاہتے ہیں؟ میری اپنی رائے میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جو اردھ شتابدی ۱۹۳۵ء میں ہونے والی ہے۔ اس سے پہلے پہلے وید پرچار فنڈ کے لئے کم از کم ۵ لاکھ روپیہ اکٹھا کر لینا چاہئے۔ اور یہ پانچ لاکھ روپیہ کی رقم کچھ ادھک نہیں ہے +

پنجاب میں پانچ لاکھ سے آریہ لوگ کیا کم ہوں گے۔ یدی پرتیک آریہ اپنے پریوار کے پرتیک ممبر کے حساب سے ایک ایک روپیہ بھیج کر آجار یہ کارن چکانے کے لئے خود سبھا میں بھیج دے۔ تو یہ رقم بآسانی جمع ہو سکتی ہے ایک ایک روپیہ فی کس دینا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ ویسے بھی تو ہمارے کاریوں میں سینکڑوں ہزاروں روپے خرچ ہو ہی جاتے ہیں۔ میں آریہ جگت سے رشی کے نام پر پُرزور

اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ وید پرچار کوش کو مضبوط بنا دیں۔ اور اس کا ایک طریقہ میں اوپر بتا چکا ہوں ؛

دوسرا طریقہ یہ ہے۔ کہ اگر شری آچاریہ رام دیو جی۔ مہاشہ کرشن جی بی۔ اے۔ شری پنڈت ... جی امرت دھارا والے۔ شری پنڈت ... اور شری ... والے صاحب بدری داس جی ... آدی مہانو بھاؤ کی ڈیپوٹیشن بنا کر سمست ... ورش میں جیسا افریقہ آدی دیشوں میں ... تو اُن کی بڑی شخصیت کے پربھاو سے کئی ... روپیہ اکٹھا ہو سکتا ہے۔ شریمتی ... جی ایک لاکھ روپیہ کا پرن پورا کرنے کے لئے ... تھیں۔ انہوں نے اپنے پرن کو پورا کر ہی لیا ... گورو کل بڑودہ کے سنچالکوں نے ۲ لاکھ ... کر ہی لیا۔ اُکت مہانو بھاؤ کوشش کریں۔ تو ... دنوں میں ہی کئی لاکھ روپیہ اکٹھا ہو سکتا ... پرنتو پرشنا رتھ اور لگن کی آوشیکتا ہے۔ روپیہ ... نہیں سمہ دینے والے آدمی چاہئیں۔ اور اگر ... مہانو بھاؤوں سے بڑھ کر پنجاب میں اس کام کے لئے ... اپیکت نہیں۔ انہیں ان کی دیکھا دیکھی کام کرنے لگ جائیں گے۔ لیکن کاریہ ... مکھیہ پرُشوں کی طرف سے ہونا چاہئے۔ مہاراج نے تو اپنے پریوار کو بھکشو بنا کر پرچار کے لئے ... تھا۔ کیا آریہ پُرش شتابدی کے موقعہ پر دھن ...

بھرم نوارن

[شری پت آچاریہ دیو شرما جی کا کھلا پورن پتر]
{وبہلنگ سناتک دھرم و دیا واچسپتی ۔ منگلور}

گزشتہ مہینہ ۲۳ مارچ ۱۹۳۴ء کو شری پنڈت دھرمیندر ناتھ جی ترک شرومنی نے ایک کانفیڈنشل پتر پرکاشت کیا تھا۔ جو گپت ہونے پر بھی بہت پرکٹ ہو چکا ہے۔ اور جس سے بہت کچھ بھرم پھیلنے کی سمبھاونا تھی۔ وہ پتر میرے پاس بھی ایک متر دوارہ لگا۔ اور اسے میں نے سمپورنتیا پڑھا۔ اس پر میں نے آچاریہ دیو شرما جی سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ اور اس پتر میں پرکاشت باتوں میں کہاں تک سچائی ہے؟ اگر ان کا جو پتر ملا ہے۔ اسے میں پرکاشت کر دینا چاہتا ہوں۔ کیونکہ اس میں آچاریہ رام دیو جی اور آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار کے پرتی جو بھرم پھیل رہے ہیں۔ وہ دور ہو جائیں گے۔ وہ پتر یہ ہے:۔

نقل مراسلہ

۲۴ اپریل ۱۹۳۴ء
گورو کل کانگڑی

بھائی دھرم دیو جی۔ سپریم نمستے
آپ نے جو بھائی دھرمیندر ناتھ جی ترک شرومنی دوارہ پرکاشت "گپت پتر" (کانفیڈنشل لیٹر) کے بارہ میں مجھ سے ٹھیک ٹھیک جاننا چاہا ہے۔ اس سمبندھ میں میرا نویدن یہ ہے:۔

"سوسنتویہ امنتویہ (۱۵ سدھانت) میں نے کیوں نہیں پڑھ رکھے۔ وہ تو گورو کل کے پاٹھ کرم میں پڑھے ہیں۔ اس کے بعد بھی پڑھے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ آچاریہ رام دیو جی سے بات چیت ہونے کے بعد میں نے انہیں گورو کل کا آچاریہ بننے کے لئے دوبارہ نہیں پڑھا۔ میں نے آچاریہ جی سے ہوئی اس بات کو گمبھیر نہیں لیا۔ مگر یدی آچاریہ جی نے اسے گمبھیر لیا۔ اور اس کے بعد میں نے کبھی ۵۱ سدھانتوں کو نہ ماننے کی سوچنا کبھی انہیں نہیں دی۔ تو اس سے یدی آچاریہ رام دیو جی نے یہ مان لیا۔ کہ میں ۱۵ سدھانتوں کو پڑھ کر آچاریہ بنا ہوں۔ تو یہ سوبھاوک ہے۔ ۵۱ سدھانت میں نہیں مانتا۔ ایسا میں نے کبھی بھائی دھرمیندر ناتھ جی کو نہیں کہا۔ یہ وہ بھی مانتے ہیں۔ ابھی ۱۲ مارچ کو میں نے ان سے لاہور میں یہ بات صاف پوچھ بھی لی ہے۔ آچاریہ رام دیو جی استیہ نہیں کہتے ہیں۔ اس کے لئے جو جان لینا پریاپت ہے۔ وہ انتلے کہ میں ان ۱۵ سدھانتوں کو مانتا ہوں۔ میں نے انہیں آچاریہ بننے سے ٹھیک پہلے پڑھا تھا۔ یا نہیں۔ یہ بات اور ہے۔ پھر جو دھرمیندر ناتھ جی کہتے ہیں۔ کہ میں نے یہ ۱۵ سدھانت ماننے کی بات پہلے کیوں نہیں کہی یا لکھی؟ اس سمبندھ میں آپ خود سوچ سکتے ہیں کہ اس کو کہنے کی آوشیکتا تھا۔ کہ کبھی اس طرح کا کوئی بھرم ہو گا۔ نہیں تو میں اوشیہ لکھ دیتا۔ کہ

ویسے میں ۱۵ سدھانت مانتا ہوں۔ بھائی دھرمیندر ناتھ جی کو میں نے وہ پتر اس لئے لکھا تھا کہ میں انہیں بتا سکوں۔ کہ میں اپنے وچاروں کو دبا کر آچاریہ نہیں بنا ہوں۔ بلکہ ۱۵ سدھانتوں کو پڑھ کر بھی آچاریہ نہیں بنا ہوں۔ پر اس سے آچاریہ رام دیو جی پر کیا دوش آتا ہے؟

بات یہ ہے۔ کہ بھائی دھرمیندر جی آچاریہ رامدیو جی سے اتنے کرودھ ہیں۔ کہ وہ یہ پورا پریتن کرتے ہوئے بھی ان کے پرتی اپنے دویش بھاو پر جے نہیں پراپت کر سکے:۔

لاہور میں ۱۲ مارچ کو جب ان کی مجھ سے کھلی بات چیت ہوئی تھی (جس کا انہوں نے اس "گپت پتر" میں بھی کچھ ورنن کیا ہے) تو وہ اس بات چیت سے اتنے سنتشٹ ہو گئے تھے۔ کہ انہوں نے ایسا پتر چھاپنے کا وچار چھوڑ دیا تھا۔ اور میرے ساتھ یہ نشچے کیا تھا۔ کہ وہ ۲۶ تاریخ کو دہلی پہنچ کر پہلے آچاریہ رامدیو جی سے بات چیت کریں گے۔ کنتو شاید وہ آچاریہ رام دیو جی کے ورودھ دکھائی دینے والی اس جھوٹی پتر ہی کے پرکاشت کرنے کے پرلوبھن کو روک نہیں سکے۔ اور ۲۳ تاریخ کو ہی یہ "گپت پتر" چھاپ دیا۔ آچاریہ رام دیو جی سے بات چیت کر لینے کی بھی پرتیکشا نہیں کی۔ میں آچاریہ رام دیو جی کا پکشپات نہیں کر رہا ہوں۔ کنتو ان کے ساتھ نیائے کر رہا ہوں۔ جیسا کہ نیائے آپ بھی مجھ سے چاہتے۔ یدی آپ آچاریہ رام دیو جی کی جگہ ہوتے۔ اتہ آپ شانت و دویش ہو کر دیکھئے۔ اس طرح کی باتیں جب میں نے اس سمے بھائی دھرمیندر جی سے کہیں۔ اس سے پہلے ہی دھرمیندر جی سویم کہتے تھے۔ کہ میں کوشش کر رہا ہوں۔ کہ میں دویش بھاو کے وشی بھوت ہو کر کچھ نہ کر جاؤں۔ پرنتو میں دیکھتا ہوں کہ یتن کرتے ہوئے بھی اس دویش بھاو کو نہیں جیت سکے۔ نہیں تو وہ یہ نہ سمجھتے۔ کہ میں کسی کے استیہ آچرن کو چھپانے کا یتن کر رہا ہوں۔ وہ سمجھ لیں کہ آچاریہ رامدیو جی کا پرمانک لیکھ وہی ہے۔ جو "پرکاش" میں چھپا ہے۔ چونکہ وہی میرا دیکھا ہوا ہے۔ "آریہ متر" میں چھپے ہوئے لیکھ کی ایکشنا و کہ ادھک ٹھیک ہے۔ ویسے تو یدی کوئی اپریکت کتھن کو "پرکاش" میں پڑھے گا۔ تو اس نے "آریہ متر" کا لیکھ بھی پڑھا ہوگا۔ اب آپ کو سمرن ہوگیا۔

ہوگا۔ کہ میری بھی اور آچاریہ رامدیو جی کا لیکھ آگ اور پانی کی طرح ورودھی نہیں ہے۔ کنتو ورودھی دکھتے ہوئے بھی دونوں ٹھیک ہیں۔ جہاں بھائی دھرمیندر جی اپنے "گپت پتر" میں کہتے ہیں کہ ان کا ورودھ کسی من مانی کلپنا سے بھی نہیں ہو سکتا تو انہیں اب آپ بتا سکتے ہیں۔ کہ کلپنا میں جانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کنتو واستو کتنا سے ہی یہ ورودھ نہیں ہے۔ میں نے تو انہیں یہ ورودھ لاہور میں زبانی بتا دیا تھا۔ اور وہ سمجھ گئے بھی پرتیت ہوتے تھے۔ آگے انہیں کیا کٹھنائی آئی؟ یہ میں نہیں جانتا۔ استو۔

جو کچھ کام کی بات ہے وہ اتنی ہے۔ کہ میں ویدوں کو پورنتیا ایشوریہ گیان سمجھتا ہوں۔ ویدوں میں انیتیہ اتہاس نہیں مانتا۔ تتھا رشی دیانند نے جس وید بھاشیہ شیلی کو پرورتت کیا ہے۔ اسے سروتم مانتا ہوں۔ یہ بات بھائی دھرمیندر ناتھ جی بھی جانتے ہیں۔ اور آچاریہ رام دیو جی بھی جانتے ہیں۔

نیکی کا صلہ

ایک دلچسپ افسانہ

(خاص "پرکاش" کے لئے)

از قلم شری ہنسی علاولپوری شاہد - جالندھر

(۱)

بادشاہ نے دربار کے سب اہلکاروں - امیروں اور وزیروں کی جانب بغور دیکھتے ہوئے مایوسی کے عالم میں سر جھکا دیا۔ پھر یکایک ایک لمحہ کے بعد اُس کی نگاہیں بہادر جنگ کی جانب اُٹھ گئیں۔ اُن کے چہرہ پر مسرت کی لہر دوڑ گئی - اُنھوں نے اُس کی جانب رُخ کرتے ہوئے کہا۔ "بہادر جنگ!"

"جہاں پناہ! حکم"

"مجھے تمہارے زورِ بازو پر کامل بھروسہ ہے اور تمہاری وفاداری پر پورا اعتماد۔ تمہارے سوائے دربار میں مجھے کوئی سپہ سالار ایسا دکھائی نہیں دیتا جو اس باغی شیر علی کا سر کاٹ کر لا سکے"

"عالیجاہ! حکم کی دیر ہے"

"مجھے تم سے ایسی ہی اُمید ہے۔ لیکن خیال رہے صفدر شیر علی مکار اور بہادر ہے - اس سے کہیں بڑھ کر اُس کی بیوی عیار و چالاک ہے۔ اور ہمارے تمام نامی گرامی سپہ سالار اِن ہی کے ہاتھوں اُس کے فریب کا شکار ہوئے۔ تمہیں بہادری سے کام نہ بنتے ہوئے مکاری کا سہارا لینا چاہئے۔ اور کسی نہ کسی طرح شیر علی کو زندہ یا مُردہ میرے پاس لانا چاہئے" ——— "جاؤ خدا تمہاری امداد کرے"

بہادر جنگ نے جھک کر سلام کیا۔ اور دربار سے باہر آ گیا۔ . . . . . .

(۲)

گھر آتے ہی اُس نے سوچا کہ کل ہی بہادر آباد چل دینا چاہئے۔ اس سفر کے لئے خود ہی سامان خریدنے کے لئے وہ شہر میں آیا۔ بازار میں خرید و فروخت کرتا ہوا چوک میں پہنچا۔ ایک جگہ بڑا جمگھٹ سا لگ رہا تھا۔ وہ وہاں گیا۔ گھوڑے سے اُتر کر اُس نے دیکھا کہ ایک بڑھیا دینی تصویریں فروخت کر رہی ہے۔ اُس نے گھوڑے کی لگام کو تھاما۔ اور ساتھ ہی جھک کر چہرے لئے ہوئے بڑھیا سے مخاطب ہوا۔ "مائی! کیا تصویریں فروخت کرتی ہو؟ یہ کس کی ہیں؟..."

"ہاں بیٹا! بیچتی ہوں۔ یہ مغل خاندان کے شہنشاہ اکبر کی تصویر ہے۔ یہ شاہجہان کا شبیہ ہے۔ یہ اورنگ زیب کی۔ یہ پرتاپ کی اور یہ . . . . . ."

"اور یہ؟" یکایک بہادر جنگ بول اُٹھا۔

بڑھیا ایک ایک کر کے تصویریں دکھا رہی تھی۔ جن میں سے ایک حسینہ کی تصویر کو دیکھ کر وہ بول اُٹھا۔ اور نام پوچھنے لگا۔ بڑھیا اس کی بے قراری کو دیکھ کر مچل گئی ——— بولی۔ "میں یہ تصویر کسی ایسے ویسے شخص کے ہاتھ نہ بیچوں گی۔ . . . . . . اس کا مول زیادہ ہے"

"کیا مائی ایک روپیہ؟ دو روپیہ؟"

"نہیں کچھ زیادہ"

بہادر نے جھنجھلاتے ہوئے پوچھا۔ "بہت زیادہ؟"

بڑھیا مسکراتے ہوئے بول اُٹھی۔ "ہاں"

بہادر جنگ نے اپنی جیب سے ایک دس روپیہ کا نوٹ نکالتے ہوئے اُس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ اور وہ تصویر لے لی ——— اور یکایک پیچھے ہٹا۔

تصویر اس بڑھیا کی طرف کرتے ہوئے بولا۔ "مائی! اس کا نام کیا ہے؟"

"اس کا نام پوچھ کر تم کیا کرو گے؟"

جب اُس نے دیکھا کہ یہ اس طرح نہیں بتائے گی۔ تو اُس نے جیب سے ایک روپیہ ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا "بول"۔

بڑھیا کھل کھلا کر ہنس کر بولی "اس کا نام ہے گلشن" ——— "گلشن" بہادر نے دل میں دہرایا

(۳)

علی الصباح ہی بہادر جنگ اپنے خاص آدمیوں کے ساتھ بہادر آباد کی طرف چل پڑا۔ سپاہیانہ لباس میں نہیں۔ بلکہ سوداگر کے بھیس میں۔ کیونکہ اُس نے بخوبی سمجھ لیا تھا کہ غیر شہر میں جہاں کوئی نہ واقف ہو نہ مددگار، کامیابی کی توقع رکھنا سراسر نادانی ہے۔ لہذا اُس نے چالاکی اور مکاری سے کام نکالنے کا تہیہ کیا۔ چنانچہ خود معہ دو ایک خاص آدمیوں کے فقیری کپڑے پہن لئے۔ اور اپنے باقی سپاہیوں کو دور دور چھپ کر آنے کی ہدایت کر دی۔ اور سب اشیاء وغیرہ بوقت ضرورت استعمال کرنے کے لئے ضمن نشین کرا لئے۔

یہ بہادر ایک بوڑھا آدمی تھا۔ لیکن اُس کی بیوی ایک نوجوان حسینہ۔ اُس نے آتے ہی اپنی عورت سے سارا ماجرا کہہ سنایا۔ عورت چونکہ بہادر جنگ اور اُس کی عورت گلشن کے حالات پہلے ہی کافی سے زیادہ سن چکی تھی۔ اس لئے اُس نے اپنے خاوند کو نہایت احتیاط سے کام لینے کی تاکید کی۔ اور یہ مشورہ دیا کہ پہلے وہ خود بھیس بدل کر فوج سمیت دشمن کے شہر کے قریب دجوار میں جا کر بود و باش اختیار کرے۔ اور جب وہ سب حالات کا جائزہ لے لے تو پھر اپنے جوانوں سمیت دھاوا بول دے۔ چنانچہ بہادر نے اپنی عورت کے مشورہ سے ایک نواحی گاؤں کی ایک سرائے میں جا کر سکونت اختیار کی۔ اور مناسب موقعہ کی تلاش میں رہا۔

(۴)

بہادر آج اپنی چارپائی پر بے فکر لیٹا ہوا تھا۔ آج اُس کو یہاں آئے پورا ہفتہ ہو چکا تھا۔ لیکن اُسے کامیابی کی کوئی صورت دکھائی نہ دیتی تھی۔ جب اُسے کوئی سبیل نظر نہ آئی۔ تو سرائے دار سے شیر علی کے کل حالات جاننے کی کوشش کی۔ اور بہت سا انعام و اکرام دینے کا لالچ دیا۔ سرائے دار نے اپنی امداد کا مکمل یقین دلایا۔ لیکن ساتھ ہی کسی مناسب موقعہ کی انتظار کرنے کی تاکید کی۔

آخر جب اس انتظار میں ہفتہ عشرہ گزر گیا تو اس نے اندر داخل ہوتے ہی بے قراری سے کہا۔ "بہادر! تم نے مجھ سے اصلی بات چھپا رکھی۔ تم نے غلطی کی۔ اگر تم پہلے ہی مجھے بتا دیتے۔ کہ تم شیر علی کو گرفتار کرنا چاہتے ہو۔ . . . . . ."

یہ الفاظ سن کر بہادر ہکا بکا رہ گیا۔ اور حیرانی سے اُس کا منہ تکتا رہ گیا۔ اور بغور سننے لگا ——— . .

"تو اب تک کبھی کے تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ہوتے۔ کیونکہ اس کی چابی میرے پاس ہے۔ جبکہ میں خود اس سے بدلہ لینے کی راہ تلاش کر رہا تھا۔ اب تک کوئی ذریعہ نہ پا کر اس ہوس کو دل کی تاریک غار میں چھپائے ہوئے ہوں۔ اب تم مجھے ہتھیار مل گئے۔ اب میں ضرور اپنے مقصد میں . . . . . ."

بہادر نے اس کی جانب تاکتے ہوئے سلسلہ کلام کو قطع کرتے ہوئے کہا۔ "پیر مرد! یہ تم نے سب کچھ کیسے جانا؟ میری غلطی معاف"۔

"نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر پہلے تم اپنا مطلب مجھ سے کہہ دیتے۔ تو اب تک کبھی کے کامیاب ہو گئے ہوتے۔ لیکن اب بھی کچھ بگڑا نہیں۔ پرسوں ہی آدھی رات کو تمہاری دلی مراد پوری ہو گی۔ جبکہ میں تمہاری ہر امداد پر آمادہ ہوں" ——— "دیکھو یہ چابی" بوڑھے نے ایک چابی جیب سے نکال کر دکھلاتے ہوئے کہا۔ "یہ وہ چابی ہے۔ جو اس کے خاص محل کے پوشیدہ دروازہ کے قفل کو کھول سکتی ہے۔ وہ دروازہ باہر سے مقفل ہے۔ تم اس راستہ سے داخل ہو کر اس کو . . . . . ."

بہادر نے خوشی سے اُچھلتے ہوئے کہا۔ "میں آپ کا عمر بھر احسانمند رہوں گا۔ لیکن کیا میں جان سکتا ہوں۔ کہ شیر علی کے ساتھ آپ کی کس بات کی بناء پر عداوت ہے؟"

"عداوت؟ میں تو اُس کا سخت دشمن ہوں۔ ایک بار اُس نے ایک رات وہاں بسر کی۔ تو میری وفادار بیوی کے حسن پر لٹو ہو کر اُس کی عصمت پر ہاتھ صاف کرنا چاہا۔ اب بھی اکثر اسی غرض سے اِس جگہ جائے پینے کے بہانے آیا کرتا ہے۔ . . . . . . ہاں تم یہ بھی جاننے کے خواہشمند ہو۔ کہ میں نے تمہارے سب حالات کیسے جان پایا؟ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم شیر علی کی بیوی گلشن سے محبت کرتے ہو جبھی اُس کی تصویر ہر دم چھاتی سے لگائے رکھتے ہو۔ مگر تم نے اس انتخاب میں سخت غلطی کی۔ جبکہ . . . . . ."

"گلشن شیر علی کی بیوی" آخر اس نے ان الفاظ کو سن کر شرم سے گردن جھکا لی۔ اور کوٹ کے اندر بغل کی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ گلشن کی تصویر موجود تھی۔ وہ حیرانی سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر بوڑھے کی جانب دیکھ رہا تھا۔ گویا اُس کی آنکھیں کہہ رہی تھیں۔ کہ اس پر رحم کیا جائے۔ . . . . . .

سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے بوڑھا بولا۔ "جبکہ وہ اپنے شوہر کی نہایت ہی وفادار بیوی ہے۔ اور اس پر دل و جان سے فریفتہ۔ ہاں تمہارے گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں۔"

اُس نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے گلشن کی فوٹو اور شاہی پروانہ اس کی جانب پھینکتے ہوئے کہا۔ "لو اسے سنبھال کر رکھو۔ ہوش کرو محبت میں دیوانہ نہ ہو۔ یہ دیوانگی تمہارے حصول مقصد میں سدِ راہ ہو گی۔ اور . . . . . ."

بہادر نے بوڑھے کے فقرہ کو کاٹتے ہوئے کہا۔ "آپ نے اسے کہاں پایا جناب!"

"میں نے؟ ہاں کل جس وقت تم سیر کو نکلے۔ اور جلدی جلدی قدم باہر رکھا۔ اور جب رومال جیب سے نکالا۔ تو یہ دو چیزیں جیب سے گر پڑیں۔ جن کا تمہیں علم نہ ہوا۔ اور میری بیوی نے اُٹھا لیں۔ اور میرے حوالہ کر دیں۔ اس سے میں سب کچھ سمجھ گیا ——— اب تمہیں غافل نہ بیٹھے رہنا چاہئے۔ جاؤ شہر میں جا کر اپنے آدمیوں کو ہوشیار کر دو۔ کہ پرسوں رات کے بارہ بجے وہ شہر سے باہر شاہی خاص محل کے قریب پہاڑیوں کی اوٹ میں چھپ جائیں۔ اور اشارہ پاتے ہی دروازہ پر پہنچ جائیں" ——— یہ الفاظ کہہ کر بوڑھا کمرے سے نکل گیا۔

(۵)

جب بوڑھا سرائے والا اور بہادر جنگ شاہی محل کے دروازہ پر پہنچے۔ تو اُنہوں نے دیکھا کہ وہاں کوئی پہرہ دار نہ تھا۔ بلکہ دروازہ باہر سے مقفل تھا۔ اس محل کے کمرۂ خاص میں ایک لیمپ ٹمٹما رہا تھا۔ کھڑکیوں میں سے اندھیری رات میں نورانی شعاعیں چھن چھن کر باہر آرہی تھیں۔ شور سے بہادر نے سمجھ لیا کہ شبیر علی آج شراب نوشی میں مست ہے۔ اور رقص و سرود کی محفل گرم ہے۔ اب ہی موقع ہے۔ چنانچہ بہادر جنگ نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا۔ اور بوڑھے نے اسی دوران میں دروازہ کھول دیا۔ اتنا کام کرکے اور دو ایک باتیں سمجھا کر بوڑھا واپس آگیا۔ بہادر نے چار آدمی دروازہ پر مقرر کر دیئے۔ اور خود چند ایک آدمیوں کو لے کر اندر گھس گیا۔ اور حسب ضرورت سپاہی کھڑکی سے کر گیا۔ اور بوڑھے کی ہدایات کے مطابق سیڑھیاں چڑھ گیا۔ صحن میں کھڑا ہو کر سوچنے لگا۔ کہ اب کیا کرنا چاہیئے؟

ابھی چند لمحات ہی گزرے ہوں گے۔ کہ ایک حسینہ ہاتھوں میں صراحی لئے ہوئے باہر آئی۔ "کون؟" اس نے دیکھا "گلشن؟" وہ بے اختیار پکار اٹھا۔ اس نے ایک غیر شخص کو جنگی لباس میں ملبوس دیکھ کر حیرانی ظاہر کی۔ اور جب اس نے اس کی زبان سے اپنا نام سنا۔ تو حیرت کے سمندر میں غوطے کھانے لگی۔ وہ ...... اس گھبراہٹ کی حالت میں حسرت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا "جانِ من!"

حسینہ نے ذرا سنبھلتے ہوئے نفرت سے منہ پھیر کر کہا "تم کون ہو۔ اور یہاں کس غرض سے آئے ہو؟"

"میں؟ تمہارا خاکسار شاہِ دہلی کا سپہ سالار۔ میں تمہارے خاوند کو گرفتار کرنے آیا ہوں۔ اب تم ہر طرح سے میرے قبضہ میں ہو۔ میرے سپاہیوں نے بُری طرح سے اس محل کو گھیر رکھا ہے۔ اور تم دونو کی جان میری مٹھی میں ہے۔ لیکن......"

"دیکھو۔ اگر تم واقعی مجھ سے محبت کرتے ہو۔" اُس نے مکاری سے کام لیتے ہوئے دلبرانہ انداز میں کہا۔ "تو محبت کے نام پر میں تم سے بھیک مانگتی ہوں۔ کہ تم میرے خاوند کی اس رات بھر جان بخش دو۔ ہم بھاگ تو سکتے نہیں۔ صبح ہوتے ہی اسے گرفتار کر لینا۔ میں اس نیکی کا بدلہ تمہیں ضرور کسی روز دوں گی۔"

اُس نے جوشِ محبت میں اندھے ہوئے ہوئے کہا "تمہاری اس خواہش کو میں ٹال نہیں سکتا۔ اچھا جیسے تمہاری خوشی۔"

گلشن نے احسانمندانہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔ "آپ دو منٹ انتظار کیجیے [illegible] آتی ہوں۔......"

حسب وعدہ وہ دو ہی منٹ کے بعد آئی۔ اور بہادر کو ایک پُر تکلف سجے ہوئے کمرہ میں لے گئی۔ اور شراب نوشی و رقص کا انتظام کر دیا۔ ...... مسکراتے ہوئے بولی "مہربانِ من! معاف فرماویں۔ ہمارے ہاں کا رواج ہے۔ کہ ہمارے ہاں جو مہمان قیام کرتا ہے۔ وہ ہمارے لباس میں رہتا ہے۔" نئے پاس رکھے ہوئے لباس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔ "اس لباس کو پہن کر مشکور فرمائیے۔ اور آپ اس کام سے فراغت پالیں۔ میں ابھی آتی ہوں......"

گلشن نے چالاکی سے اُس کا تمام لباس اُتروا لیا۔ اتفاق سے شبیر علی اور بہادر کی شکل بہت ملتی جلتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اُس نے دیکھا کہ اب وہ شراب کے نشہ میں بالکل چور ہے۔ ...... چنانچہ بہادر کا لباس اُس نے اپنے خاوند کو پہنایا۔ اور بہادر کو کمرہ میں مقفل کرکے دونو سپاہیوں کو ہوشیار رہنے کی ہدایت کئے ہوئے صاف باہر نکل گئے۔ اور فرار ہو گئے۔

(۶)

جب دن چڑھا۔ بہادر جنگ کا نشہ ہرن ہوا۔ اُس نے اپنے آپ کو کمرہ میں قید پایا۔ دھوکہ اور سخت دھوکہ! وہ اب گلشن کی مکاری کا قائل ہوا۔ اور دل ہی دل میں اُس کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹانا شروع کیا۔ اس کے اس شور و غل کو سن کر اس کے سپاہی دروازہ پر آموجود ہوئے۔ لیکن وہ سمجھے بیٹھے تھے کہ بہادر تو گلشن کے ساتھ باہر گیا ہوا ہے۔ اور ہدایت کر گیا ہے کہ جب تک وہ واپس نہ آئے دشمن کو مت رہا کرنا۔ سپاہی اندھیرے میں دھوکہ کھا گئے۔ ایک تو دونو کی شکل و صورت ہی اس قدر ملتی جلتی تھی۔ کہ خواہ مخواہ مغالطہ ہو جاتا۔ اور دوسرے اس لباس نے کسی شک کا موقعہ نہ دیا۔

لیکن جب اُس نے اُن سب کا نام لے لے کر پکارنا شروع کیا۔ تب اُنہیں حیرانی ہوئی۔ اور قفل توڑ کر اُسے کمرے سے باہر نکالا گیا۔ اُس نے بتایا۔ کہ کس طرح اُسے دھوکہ دیا گیا۔ سب سپاہی اس چالاک عورت کی مکاری پر حیران ہو رہے تھے۔ اور اُنہیں رہ رہ کر اپنی اس غلطی پر افسوس بھی آتا تھا۔ اب اُنہوں نے جلدی سے انکا تعاقب کرنا مناسب سمجھا۔ سپاہی چاروں طرف دوڑائے گئے۔

آخر بہت تلاش اور سرگردانی کے بعد اُنہوں نے دیکھا۔ کہ ایک پہاڑ کی گہری غار میں شبیر علی پڑا ہوا ہے اور گلشن اس سے لپٹ لپٹ کر رو رہی ہے۔ [illegible] گیا جو اُسے جلتے [illegible] تھا۔ سپاہیوں سمیت نیچے [illegible]

جانے پر اُس کی موت واقعہ ہو گئی تھی۔ بہادر نے کچھ سوچے بغیر اس کی لاش کو گھوڑے پر لدوا کر اور گلشن کو گرفتار کرکے دہلی کی طرف کوچ کیا۔

(۷)

بادشاہ نے جب انکی آمد کی خبر سنی۔ تو بہت خوش ہوا۔ دوسرے روز بہادر جنگ نے گلشن اور لاش کو دربار میں پیش کیا۔ بادشاہ نے گلشن سے سب واقعات پوچھے۔ اصل ماجرا معلوم ہونے پر بادشاہ کو بہت غصہ آیا۔ اُس نے جوشِ محبت میں اندھا ہو کر اپنے فرض سے کوتاہی کی۔ اور دشمن کو ہاتھ سے نکل جانے کا موقعہ دیا۔ اور مرے ہوئے غنیم پر ٹوٹ پڑا۔ بادشاہ گلشن کی بہادری کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا۔ اور بولا۔ "گلشن! بول تو کیا چاہتی ہے؟ میں ہمیشہ تمہاری عزت کروں گا۔ اور میرے راجیہ میں تم ہر طرح سے سُکھی رہو گی"

"جہاں پناہ!" گلشن بولی۔ "اگر واقعی آپ مجھے خوش کرنا چاہتے ہیں۔ تو دو کام کیجیے۔ پہلا یہ کہ میرے شوہر کی لاش کو دھوم دھام سے دفنایئے۔ اور دوسرا یہ کہ بہادر جنگ کو میرے روبرو پھانسی پر لٹکا دیجیے"

بہادر جنگ گلشن کی ان خواہشات کو سن کر ایک دم گھبرا اُٹھا۔ اور دانت پیسنے لگا۔ لیکن گڑگڑایا نہیں۔ اُس کو رہ رہ کر اپنی غلطی پر افسوس آنے لگا۔

بادشاہ نے اس کی خواہشات کو پورا کرنے کا اعلان کر دیا۔ اور بہادر جنگ کی پھانسی کے لئے دوسرا روز مقرر ہوا۔

(۸)

دوسرے روز وقت مقررہ سے پہلے ہی لوگ جائے مقتل پر پہنچ گئے۔ ٹھیک وقت پر بادشاہ اور گلشن مجرم کو ساتھ لے کر وہاں پہنچے۔ بہادر جنگ جلادوں کی ننگی تلواروں کے زیر سایہ سر جھکائے کھڑا تھا۔ اور آخری وقت میں خدا کا نام لے رہا تھا۔

گلشن بہادر جنگ سے بولی۔ "دیکھا فرض سے کوتاہی کا انجام۔ اب اپنے کئے کی سزا پاؤ۔"

بہادر سر جھکائے ہوئے تھا۔ اور کبھی رحم بھری نگاہوں سے گلشن کی جانب دیکھتا اور کبھی دانت پیس کر رہ جاتا۔

ابھی ہی بادشاہ نے جلادوں کو قتل پر آمادہ کر دیا۔

جلاد نے تلوار اٹھائی۔ اور لمحہ ہی میں بہادر کا سر تن سے علیحدہ ہو جاتا۔ اگر گلشن یہ الفاظ بآوازِ بلند نہ کہہ اٹھتی "ٹھہرو"۔ بادشاہ نے حیرانی سے گلشن کی طرف دیکھا۔ [illegible] بادشاہ کو زبان سے کسی لفظ کا انتظار کئے بغیر کہا۔ "اس کو قتل نہ کیا جائے۔ بلکہ ۲۴ گھنٹوں کے اندر ہی شہر سے نکل جانے کا حکم دیا جائے"۔ بادشاہ حیران ہو گیا۔ اور بات اُس نے اس کی خواہش کے مطابق بہادر کو شہر سے ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر بوریا بستر لے کر نکل جانے کا حکم دیدیا۔

بہادر جنگ آیا۔ اور گلشن کے پاؤں پر سر رکھ کر بولا۔ "نیک خاتون! یہ کس بات کا صلہ؟"

"بہادر! اس پر اُس نیکی کا بدلہ ہے۔ جو کہ تم نے اُس رات میرے خاوند کی جان بخشی سے ساتھ کی تھی"

قصور میں مسلمانوں سے "تناسخ" پر مناظرہ

آریہ سماج قصور کی ینگ مسلم پارٹی قصور سے "مسئلۂ تناسخ" پر تبادلۂ خیالات کے واسطے خط و کتابت جاری تھی۔ آخر ۱۷ اپریل ۱۹۳۴ء کی رات کو ۸ سے ۱۲½ بجے تک "مسئلۂ تناسخ" پر تبادلۂ خیالات ہوا۔ ینگ مسلم پارٹی کی طرف سے مناظر مولوی عبدالرحمان خادم بی۔اے تھے۔ جو کہ احمدیہ مبلغ ہیں۔ مولوی عبدالرحمان خادم نے جیسا کہ خود ساختہ ڈائری میں انہوں نے سوال درج کر رکھے ہیں۔ گیارہ سوالات مختلف اوقات میں کئے۔ ان کا جواب آریہ سماج کی طرف سے سوامی رُدرانند جی نے نہایت متانت اور معقولیت سے دیا۔ مولوی صاحب جواب کی تاب نہ لا کر ذاتیات پر اُتر آئے۔ اور اُردو ستیارتھ پرکاش سے نبرگ اور گرہ جادھان کے طریق کی غیر متعلقہ لہجہ میں رٹ لگاتے رہے۔

سوامی جی چونکہ سنیاسی تھے۔ انہوں نے تہذیب کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ مگر اس کے نہ سمجھنے پر سوامی جی نے بھی احادیث کے چند اقتباسات سنا دیئے۔ آخر ۱۱½ بجے سوامی رُدرانند جی کی آخری تقریر کے بعد کارروائی جلسۂ مناظرہ سماپت ہوئی۔

اس کے بعد ۱۹ اور ۲۰ اپریل ۱۹۳۴ء کی رات کو آریہ سماج مندر میں پنڈت شانتی پرکاش جی اور مہاشہ چرنجی لال جی پریم کے عالمانہ لیکچر "مسئلۂ تناسخ" اور "الہام اور ویدک دھرم کی تمام مذاہب پر فوقیت" کے مضامین پر ہوئے۔ جن کا پبلک پر بہت اچھا اثر پڑا۔

(کشن دیال منتری آریہ سماج قصور)

ساماجک سماچار

آریہ سماج حیدر آباد کا سالانہ جلسہ:- آریہ سماج حیدر آباد دکن کا سالانہ جلسہ ۱۱ر مئی سے ۱۴ر مئی ۱۹۳۴ء تک مقرر ہوا ہے۔ اس موقعہ پر سوامی شنکرانند جی۔ پنڈت رامچندر جی دہلوی اور پنڈت سو رہیہ دیو جی ایم۔ اے۔ ایل ٹی۔ ایم۔ آر۔ اے۔ ایس کا تشریف لا رہے ہیں ؞

آریہ سماج گرلی کا چناؤ:- آریہ سماج گرلی ضلع کانگڑہ کا مندرجہ ذیل انتخاب ہوا:- پردھان لالہ سیارام رئیس۔ اپ پردھان ڈاکٹر جینتی رام و لالہ رگھوناتھ وکیل۔ منتری ماسٹر ٹھاکر رام۔ سبھا اپ منتری لالہ دھنی رام بی۔ اے اپ منتری پنڈت پرشوتم دت ؞

آریہ سماج فتحپور کے سماچار:- ۲۲ر اپریل ۱۹۳۴ء کو ہفتہ وار ست سنگ کے بعد آریہ سماج مندر فتحپور میں لالہ دینا ناتھ جی بل والے نے کمال مہربانی سے ندر میں کامیاب آریہ بالک تنخواہ بالکاؤں کو اپنی جیب خاص سے اُن کا اُستاد پڑھانے کے لئے انعامات دئے۔ حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ سب کا سب خرچ لالہ دینا ناتھ جی نے ہی دیا ؞

(رگھنند پال منتری آریہ سماج فتحپور)

ذات پات توڑ کر سگائی:- ۲۸ اپریل کو وقت ۲ بجے بعد دوپہر قصبہ چیچا وطنی میں مہاشہ دلسیراج پریم منتری آریہ سماج چیچا وطنی کی سگائی ذات پات توڑ کر لالہ گودڑ مل آریہ فتحپور پردھان آریہ سماج پاکپٹن کی سپتری سے ماسٹر نند لال بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کے مکان پر شہر کے معززین آریہ سماجیوں کی موجودگی میں ہوئی۔ طرفین نے صرف گن کرم اور سوبھاؤ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ قدم اُٹھایا ہے ؞

(نوٹ) لڑکے والوں کی ذات بھاٹیہ اور لڑکی والوں کی ... ہے ؞

(پرمانند ڈاکٹر پردھان آریہ سماج چیچا وطنی ...)

آریہ سماج چیچا وطنی کا سالانہ جلسہ:- آریہ سماج چیچا وطنی کا نواں سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ باوجود اس امر کے کہ شہر کے پورانک بھائی ہر وقت اس موقعہ کی تلاش میں تھے کہ سماج کا جلسہ ناکام بنایا جائے۔ جلسہ ہر پہلو سے کامیاب رہا۔ ۲۲ر اپریل کو نگر کیرتن ہوا جس میں سبھا کے بھجنیکوں نے ایشور بھگتی کے گیت گا کر عوام کے دل کو جیت لیا۔ دوسرے دن پراتہ کال منجھے سے ۸ بجے تک ہون یگیہ ہوا۔ پھر پنڈت چندر بھانو جی کا نہایت ...

پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر کا ایک عالمانہ لیکچر "صرف ویدک دھرم ہی عالمگیر دھرم ہے" کے موضوع پر ہوا۔ آپ نے فصاحت سے ویدک دھرم کی عظمت اور دیگر انسانی مذاہب کی خامیاں عوام پر روشن کیں۔ کئی بھائیوں نے جلسہ کی کامیابی کو دیکھ کر اسے ناکام بنانے کی کوشش کی۔ کبھی وہ مسلمانوں کو بہکاتے۔ اور کبھی سکھوں کی طرف جھکتے۔ مگر حقیقت میں جوں جوں وہ ہمارے خلاف سعی کرتے رہتے۔ توں توں ہمارے جلسہ کو تقویت پہنچتی رہی۔ پنڈت ہرپال جی کے منوہر ویاکھیان۔ پنڈت چندر بھانو جی کے عالمانہ لیکچر۔ پنڈت ستیہ دیو جی کی صاف بیانی۔ لالہ خوشحال چند جی خورسند کی دل کو ہلا دینے والی نظریں اور پنڈت رام چندر جی شاستری کے زبردست بھاشن نے لوگوں کے دلوں پر آریہ سماج کا سکہ بٹھا دیا۔ سوائے چند خود غرض روڑا اٹکانے والوں کے ہر ایک نے آریہ ودوانوں کی لیاقت اور علمیت کی بہت تعریف کی۔ پنڈت آتم دیو۔ پنڈت بھدرپال اور پنڈت ہنسراج کے بھجنوں کا بہت اچھا اثر پڑا۔ حضوصاً کماری سوشیلا دیوی کے بھجنوں کو بہت ہی پسند کیا گیا۔

ڈیڑھ گھنٹہ کے لئے استریوں کی علیحدہ کانفرنس کی گئی جس میں کماری سوشیلا دیوی نے منوہر ویاکھیان دیا۔ اور بھجن گائے۔

مولوی عبد اللہ مدعی نبوت نے آریہ سماج کو مناظرہ کے لئے رقعہ بھیجا جس کا جواب منتری سوامی رودرانند جی آریہ مناظر نے چیلنج کو منظور کرتے ہوئے دیا۔ مگر ابھی تک مولوی صاحب نے مناظرہ کے لئے شکل تک نہیں دکھائی ؞

۲۴ر اپریل ۱۹۳۴ء کی رات کو جب پنڈت رام چندر جی شاستری کا عالمانہ لیکچر ہو رہا تھا۔ اور سارا پنڈال حاضرین سے کچھا کھچ بھرا ہوا تھا ہمارے کئی دوستوں نے سماج مندر کے باہر جا کر شور مچانا شروع کر دیا۔ چونکہ لوگوں کو اس شرارت کا پہلے پتہ دے دیا گیا تھا۔ اس لئے کوئی شخص پنڈال چھوڑ کر باہر نہ گیا۔ اور لیکچر بدستور ہوتا رہا۔ اپیل پر مبلغ پونے چار صد روپیہ موصول ہوا۔ آخیر میں ہم آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا انی دھنیہ واد کرتا ہوں جس نے ودوان اپدیشک بھیج کر ہمارے جلسہ کو کامیاب بنایا ؞

(دلسیراج پریم منتری آریہ سماج چیچا وطنی روڈ)

آریہ سماج رگھون کے سماچار:- ۵ ... نام کرن سنسکار ہوا۔ آریہ سماج کو پانچ روپیہ دان پراپت ہوا ؞

(۲) ۸ر اپریل ۱۹۳۴ء کو سپتاہک ست سنگ میں پنڈت رام چندر جی نے اوم یگیہ کروایا اور وید منتروں کا مطلب سمجھا کر پاٹھ کروایا۔ اور پنڈت مہندر داس جی نے سماج کی دھرمان اوپدیشا پر ویاکھیان دیا ؞

(۳) ۱۳ر اپریل ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج مندر میں سائنگ کال بیساکھی کا اتسو بڑے سمارو سے منایا گیا۔ پنڈت رام چندر جی اور پنڈت مہندر داس جی کے ویاکھیان ہوئے۔ ... کے لئے پنڈت مہندر داس جی نے اپیل کی جس پر تقریباً ۲ سو روپیہ جمع ہوا۔ ان میں ... لالہ ... چند

کی ۱۰۱/- روپیہ ہے ؞

(۴) ۱۴ر اپریل ۱۹۳۴ء کو پنڈت رام چندر جی نے لالہ موتی رام کے لڑکے کا یگیوپویت سنسکار کرایا۔ اس موقعہ پر آریہ سماج کو دو روپیہ دان پراپت ہوا ؞

(۵) ۱۵ر اپریل ۱۹۳۴ء کو پنڈت مہندر داس جی نے مہاشہ گھنشیام سندر شرما کی ... کا نام کرن سنسکار کرایا۔ آریہ سماج کو دو روپیہ دان پراپت ہوا۔ اسی دن سائنکال آریہ سماج کے سپتاہک ست سنگ میں پنڈت رام چندر جی کا دھرم اپدیش ہوا ؞

(۶) آریہ سماج کے سپتاہک وار ست سنگ نیم پوروک ہوتے ہیں۔ حاضری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ پربھاو ... پرچار کی بڑی آوشیکتا ہے۔ اس لئے پرتی ندھی سبھا کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ کوئی ایسا اپدیشک بھیجیں جو انگریزی اور ہندی دونوں زبانوں میں ویاکھیان دے سکے ؞

(ڈنڈو ... منتری آریہ سماج رگھون)

گوروکل اندرپرستھ کے سماچار

(۱) گوروکل اندرپرستھ میں برہمچاریوں کی ایک "ساہتیہ سنجیونی" سبھا ہے۔ برہمچاری اس سبھا میں حصہ لے کر اپنی قوت تحریر و تقریر کو بڑھاتے ہیں۔ سبھا کا سالانہ انتخاب ابھی ہوا ہے۔ اور گوروکل کا لائق برہمچاری اس سبھا کا منتری منتخب کیا گیا ہے۔ "ساہتیہ سنجیونی" سبھا کا سالانہ اجلاس ہر سال ۱۹۳۴ء کو ہوتا ہے۔ گوروکل واسیوں کے علاوہ باہر کے چیدہ چیدہ ودوانوں کو بھی اس میں مدعو کیا جاتا ہے۔ اس سال بھی اجلاس حسب دستور سابق ۱۵ مئی کو ہوگا۔ سبھا کو کامیاب بنانے کے لئے برہمچاری ابھی سے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ برہمچاری اپنے ہاتھوں سے لکھ کر ایک ہندی کا رسالہ بھی ماہوار شائع کراتے ہیں ؞

(۲) جماعت بندی ہو چکی ہے۔ اور نئے سال کی پڑھائی باقاعدہ شروع ہو گئی ہے۔ موسم ابھی تک خوش گوار ہے۔ مگر خفیف سی بارش ہو جانے سے موسم اور بھی ٹھنڈا ہو گیا ہے ؞

(۳) ... کے مشہور ودوان مسٹر ... جو تعلیمی معاملات میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں پچھلے ہفتہ یہاں تشریف لائے۔ اور گوروکل کا غور سے معائنہ کیا۔ گوروکل کے حسن انتظام اور برہمچاریوں کی گفتگو کو دیکھ کر بہت محظوظ ہوئے۔ اور اپنی قیمتی رائے قلمبند کی ؞

(۴) ۱۵ر مئی سے یہاں تعطیلات شروع ہو جاتی ہیں۔ ان موسم گرما کی تعطیلات میں برہمچاریوں کو صحت افزا مقامات پر لے جایا جاتا ہے۔ گھی اور دودھ کے علاوہ سبزی اس علاقہ میں با فراط پیدا ہوتی ہے۔ ساری نئی اور پرانی دلی کو دودھ اسی علاقہ سے مہیا ہوتا ہے۔ آج کل بعض کا خیال ہے یہاں دس روپیہ فی من دستیاب ہوتا ہے۔ گھی۔ دودھ اور مکھن تو اس گوروکل کی اشیائے خوردنی ہیں۔ اب سبزی کو لیجئے۔ سبزی کی پیداوار کے لئے گوروکل نے ایک چھوٹا سا باغ لگایا ہوا ہے۔ جہاں کافی سبزی پیدا ہوتی ہے کبھی کمی واقع ہونے کی صورت میں قصبہ فرید آباد سے جو کہ گوروکل اندرپرستھ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ باقاعدہ تازہ سبزی منگائی جاتی ہے ؞

(۵) شہر دہلی کے مشہور و معروف ڈاکٹر ایم۔ ایل۔ گجرال ایم۔ آر۔ سی۔ پی (لنڈن) اگاہے بگاہے یہاں تشریف لاتے رہتے ہیں۔ اور روگی برہمچاریوں کو اپنی طبی امداد بہم پہنچاتے رہتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب بڑے سخت Critic ہیں۔ وہ ہر ایک چیز کا بغور معائنہ کرتے ہیں۔ گوروکل بھنڈار اور ہسپتال کا کئی دفعہ انہوں نے معائنہ کیا ہے۔ یہاں کے بھنڈار۔ ہسپتال اور صفائی کو بنظر غور دیکھتے ہیں۔ جب کبھی یہ وہاں گیا۔ صفائی اور برہمچاریوں کی صحت سے بہت متاثر ہوئے۔ سبزی ترکاری۔ دودھ اور اشیائے خوردنی کو بہت لذیذ پایا ؞

(ایک گوروکل ہتیشی)

آریہ سماج ترول باغ دہلی کا چناؤ :-

آریہ سماج ترول باغ دہلی کی سالانہ میٹنگ بروز سنیچر ۳۰ / ۳۴ء رات کے ۸ بجے منعقد ہوئی۔ جس میں آئیندہ ورش کے لئے مندرجہ ذیل عہدیدار چنے گئے :-

پردھان لالہ رام رچھپال جی - اپ پردھان لالہ رام نرائن جی پٹواری - منتری ستیہ پال جی بھسین - اپ منتری ودیارتھی برہمانند جی - خزانچی لالہ گوبند رام جی - لائبریرین ماسٹر راجیندر پال جی :-

ممبران انترنگ سبھا - لالہ ٹھاکر داس جی کھنہ - لالہ رتن لال جی - چوہدری شیودان سنگھ جی و ماسٹر رام رچھپال جی :-

(ستیہ پال بھسین منتری آریہ سماج ہذا)

گورو کل سنرکھشک سبھا کا چناؤ :-

ہردوار - ۲۶ / اپریل - گورو کل ہردوار کے سالانہ جلسہ پر مندرجہ ذیل اصحاب سنرکھشک سبھا کے عہدیداران منتخب ہوئے :-

پردھان پنڈت سریندر شرما کاویہ تیرتھ - منتری پنڈت پرتھوی راج - پردھان آریہ سماج گوروکل بھاگ لائل پور - سنرکھشک پنڈت امرناتھ وید شاستری ڈیرہ دون :-

سنرکھشک سجنوں کو خط و کتابت منتری جی کے پتہ پر کرنی چاہئے :-

بھارتیہ ہندو شدھی سبھا کا چناؤ :-

نئی دہلی - یکم مئی - بھارتیہ ہندو شدھی سبھا کا سالانہ اجلاس آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کی عمارت میں زیر صدارت بابو پورن چند جی ایڈووکیٹ آگرہ منعقد ہوا۔ سالانہ رپورٹ اور بیلنس شیٹ کے منظور کئے جانے کے بعد ذیل کے ادھیکاری منتخب ہوئے :-

پردھان رانا ادھیراج سر امید سنگھ صاحب والئے شاہ پورہ + کاریہ کرتا پردھان مہاتما نارائن سوامی + اپ پردھان سیٹھ جگل کشور برلا نئی دہلی + ڈاکٹر سکھ دیو جی + مہاتما ہنسراج لاہور + بابو پورن چند ایڈووکیٹ آگرہ + لالہ نارائن دت دہلی + بابو سانگرام آگرہ اور پنڈت سنساچند ابالہ + جنرل سکرٹری بابو گوری شنکر دہلی + سکرٹریان بابو مہندر پوری دہلی + لالہ امولک رام دہلی + بابو شری رام آگرہ اور مہاشہ ودیارتھی برہمانند دہلی + خزانچی بابو ملکھا سنگھ دہلی + لائبریرین کنہیالال دہلی :-

آریہ سماج سیالکوٹ کی اردھ شتابدی کی شاندار تقریب

دس ہزار استری پرشوں کا عظیم الشان جلوس

آریہ سماج سیالکوٹ نے ادھیکاریوں نے یہ فیصلہ کرنے کے بعد کہ اس اپریل میں سماج کی اردھ شتابدی منائی جائے - سوچار کیا - کہ اس سمے کیول شہر سیالکوٹ میں ہی پرچار نہ کیا جائے - بلکہ ضلع بھر کی سماجوں کو جگایا جائے - اور ان کی مشکلات کا حل سوچا جائے۔

دورہ :- لالہ چرنداس جی پردھان - لالہ سروپ نارائن منتری - سیٹھ وشیشرناتھ جائنٹ سکرٹری اور لالہ گیان چند اپ پردھان نے بدوملہی - ناروال - کلاسوالہ - چوہڑ منڈہ - سوکن ونڈ اور پسرور کی آریہ سماجوں کا دورہ کیا - چوہڑ منڈہ اور ناروال سماج کو پھر سے جیوت کیا گیا۔

دوسری منڈلی لالہ ہری رام ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول - لالہ دلسبراج بھارتی اور بابو برج لال جی کی بھوپال والہ اور ڈسکہ گئی - تمام آریہ سماجوں نے اپنے ممبران کو بھاری تعداد میں سیالکوٹ اردھ شتابدی پر بھیجنا سویکار کیا :-

۲۲ / اپریل ۱۹۳۴ء - صبح بھگت منگت رام جالندھر نواسی کے ہری کیرتن سے شتابدی کی کارروائی شروع ہوئی۔ پھر سوامی ویدانند جی کا ویاکھیان ہوا۔ سارا دن استریوں کی طرف سے پرچار کا مہا تگیہ ہوتا رہا - جس کے ادھشٹاتا شری سوامی ویدانند جی تھے - رات کو پروفیسر دینا ناتھ جی ایم اے کا عالمانہ لیکچر ہوا :-

۲۳ / اپریل ۱۹۳۴ء - صبح ۵ سے ۸ بجے تک بھگت منگت رام جی ہری کیرتن کرتے رہے بعد میں سوامی ویدانند جی کا اپدیش ہو کر صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔ سارا دن استری سماج کا جلسہ ہوتا رہا - رات کو پروفیسر ستیہ برت جی کا لیکچر ہوا :-

۲۴ / اپریل ۱۹۳۴ء - صبح کو ہری کیرتن کے بعد سوامی ویدانند جی کا ویاکھیان ہوا۔ پھر سارا دن استری سماج کا جلسہ ہوتا رہا - رات کو سوامی سوتنترانند جی کا ویاکھیان ہوا :-

۲۵ / اپریل ۱۹۳۴ء - صبح ½۵ سے ½۶ بجے تک بھگت منگت رام جی کے بھجن ہوتے رہے - اور سوامی سوتنترانند جی کا اپدیش ہوا - رات کو ... سوامی کیولانند جی کا منوہر اپدیش ہوا :-

۲۶ / اپریل ۱۹۳۴ء - ہری کیرتن کے بعد سوامی کیولانند جی کا اپدیش ہوا - دوپہر کو آریہ سبھاؤں کی کانفرنس زیر صدارت سوامی ویدانند جی منعقد ہوئی - جس میں وچار کیا گیا - کہ ضلع سیالکوٹ میں کس پرکار آریہ سماج کے پرچار کو بڑھایا جائے - رات کے وقت سوامی ویدانند جی کا ویاکھیان ہوا :-

۲۷ / اپریل ۱۹۳۴ء - صبح کو ہری کیرتن کے پشچات سوامی کیولانند جی کا منوہر اپدیش ہوا - ½۳ بجے بعد دوپہر سماج مندر سے ایک عظیم الشان جلوس نکلا - جس میں دس ہزار استری پرشوں نے حصہ لیا :-

شاندار جلوس :- آریہ سماج سیالکوٹ کی اردھ شتابدی جو ۲۲ / اپریل سے شروع ہے کے سلسلہ میں ۲۷ / اپریل کو آریوں کا ایک عظیم الشان جلوس نکلا - جلوس ½۳ بجے سماج مندر سے شروع ہوا۔ سب سے آگے سات والنٹیر اوم کا جھنڈا لئے ہوئے جا رہے تھے - ان کے پیچھے بینڈ باجہ تھا - اور باجہ کے پیچھے پنڈت منڈلی وید منتر اُچارن کرتی جاتی تھی - ان کے پیچھے ایک ہزار کے قریب دیویاں نہایت جوش سے بھجن کیرتن کرتی جاتی تھیں - سیالکوٹ نے ایسا نظارہ پہلے کبھی نہ دیکھا تھا - تمام دیویاں سودیشی وستروں میں ملبوس تھیں - اور نہایت ترتیب سے چلتی تھیں - ان کے بعد سیالکوٹ آریہ سماج کی - آریہ ہائی سکول دیانند مکتی فوج آگو کی - آریہ سماج چوہڑ منڈہ - کلاسوالہ - بھوپال والہ - ساہووالہ - آریہ سماج سیالکوٹ چھاؤنی میگھ منڈل وغیرہ منڈلیاں تھیں - اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا - کہ انسانی سروں کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے - جلوس ½۱ میل کے قریب لمبا تھا - جلوس کا انتظام اور ترتیب نہایت اعلیٰ تھی۔

آخر میں ½۶ بجے جلوس آریہ سماج مندر میں واپس آ گیا - اس وقت ویدک دھرم اور رشی دیانند کی جے سے آسمان گونج اٹھا - ازاں بعد باہر کے لوگوں نے رشی لنگر میں پریتی پوروک بھوجن کیا - اور رات کے ½۱۰ بجے تک سنگیت سمیلن ہوتا رہا - حاضری اس قدر تھی کہ کئی لوگوں کو جگہ کی تنگی کی وجہ سے واپس جانا پڑا :-

جھنڈا اکھڑا کرنے کی رسم :- ۲۸ / اپریل ۱۹۳۴ء کو جھنڈا اکھڑا کرنے کی رسم ادا کی گئی - آریہ سماج کا وسیع میدان - مندر اور رہنے والے کوارٹروں کی چھتیں حاضرین سے بھرپور تھیں - سب سے پہلے پنڈت دینو جی نے وید منتروں کا گان کیا - بعد میں لالہ چرنداس جی پردھان سماج نے ایک مختصر سی تقریر میں شری مہاشہ کرشن جی سے پرارتھنا کرتے ہوئے کہا - کہ وہ جھنڈے کی رسم ادا کریں - کیونکہ اس سمے ہم کو مہاشہ کرشن جی سے بہتر نیتا نہیں مل سکتا تھا - جو اس پوتر رسم کو ادا کریں - وہ اپنے جیون کو آریہ سماج کے ارپن کئے ہوئے ہیں - اور سبھا کے منتری بھی ہیں - ازاں بعد مہاشہ کرشن جی نے ویدک دھرم کی جے کے نعروں کی گونج میں جھنڈا بلند کیا - آریہ ہائی سکول کے بینڈ نے سلامی اتاری - پھر لڑکیوں نے نہایت منوہر سُر سے جھنڈے کے گیت گائے جو سب بھائیوں نے دہرائے :-

مہاشہ کرشن جی نے اس وقت نہایت موثر اور زبردست تقریر کی - آپ نے بتلایا - کہ یہ اوم کی پوتر پتاکا رشی دیانند کے مشن کی نشانی ہے - اس کو دیانند نے ہمارے کمزور ہاتھوں میں سونپا ہے - جھنڈے کے ایمان پر قومیں جنگ و جدل کر دیتی ہیں - کانگرس کے والنٹیروں نے مرنا قبول کیا - لیکن جھنڈا نہ چھوڑا - یہ اوم کا جھنڈا دنیا میں سکھ اور شانتی پھیلانے والا ہے - یہ بجلی کے اکھشروں سے آسمان پر لکھا ہوا ہے - کون سی طاقت ہے - جو اس کو نیچا دکھا سکے - آؤ اس جھنڈے کے تلے جمع ہو کر آریہ سماج کے مشن کو پھیلانے کی پرتگیا کریں - آپ نے اس وقت سورگیہ لالہ گنگا رام کی غیر حاضری بھی نہایت پُر درد الفاظ میں محسوس کی :-

آج دوپہر کو ڈسٹرکٹ آرین کانفرنس ہوئی - اور رات کے وقت شری مہاشہ کرشن جی کا عالمانہ لیکچر ہوا :-

ڈسٹرکٹ کانفرنس :- سیالکوٹ - ۲۹ / اپریل - سیالکوٹ آریہ سماج کی اردھ شتابدی کے سلسلہ میں کل نہایت اہم کارروائی ہوئی - ضلع سیالکوٹ کی تمام سماجوں کے پرتی ندھی زیر صدارت سوامی ویدانند جی اکٹھے ہوئے - اور نشچے کیا کہ ضلع بھر میں آریہ سماج کے پرچار کو بڑھانے کے لئے ایک پرچار سبھا بنائی جائے - جو اسی وقت بنائی گئی - یہ بھی فیصلہ کیا گیا - کہ ہر سماج میں ایک رجسٹر ہو - جس میں ہر ممبر کی سنتان اور بچوں کی عمر درج ہو - اور سماج یہ دھیان رکھے - کہ ان کے سب سنسکار وقت پر ہوتے ہیں یا نہیں - نیز بیاہ شادی اور دیگر سنسکاروں پر کم سے کم خرچ کیا جائے - یہ سبھا اس کام کو بڑے زور کے ساتھ کرے گی :-

کانفرنس کے بعد مہاشہ چرنجی لال پریم کا لیکچر "احمدیت" کے مضمون پر ہوا - فاضل لیکچرار نے نہایت موثر پیرایہ میں ثابت کیا - کہ مرزا صاحب کی پیشگوئیاں بالکل اٹکل پچو

اور بہت سی بے معنی تھیں۔ اور وہ پوری بھی نہ آتی تھیں۔ اور آخر میں کہا۔ کہ مرزا صاحب اپنی وفات سے کچھ عرصہ پہلے بالکل ویدک دھرمی ہو گئے تھے۔ اس کے ثبوت میں مرزا صاحب کی آخری تحریریں پیش کی گئیں ؛

شری مہاشہ کرشن جی کا لیکچر۔

اسی رات کو مہاشہ کرشن جی کی تقریر ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک ہوئی۔ آٹھ بجے ہی آریہ ہائی سکول کے وسیع صحن میں حاضرین کی تعداد اس قدر ہو گئی۔ کہ کئی لوگوں کو جگہ کی تنگی کے باعث واپس جانا پڑا۔ ٹھیک وقت پر مہاشہ جی کا لیکچر شروع ہوا۔ انہوں نے ثابت کیا۔ کہ وہ لوگ غلطی پر ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کا کام اب پورا ہو گیا ہے۔ اب اس کی ضرورت نہیں رہی ابھی تو ہندوستان میں بھی آریہ سماج کا پرچار مکمل طور پر نہیں ہوا۔ نیز مہاتما گاندھی نے آج جو اچھوت پن کو دور کرنے کا پرن کیا ہے۔ اسی لئے سنبھو ہو رہا ہے۔ کہ آریہ سماج نے یہ میدان تیار کیا ہوا ہے۔ آج دنیا میں ویدک خیالات کی سخت ضرورت ہے۔ دنیا اپنے اسلحہ جات بڑھا رہی ہے۔ گو وہ زبان سے کہہ رہی ہے کہ وہ سب کچھ لڑائی روکنے کے لئے کر رہی ہے۔ ویدک دھرم کی جے کے نعروں کے ساتھ لیکچر ختم ہوا۔

۲۹ اپریل ۱۹۳۳ء۔ صبح کا پروفیسر دینا ناتھ جی ایم۔ اے کا عالمانہ اور پراز معلومات ویاکھیان قابل ذکر ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ وچاروں کا سلسلہ مسلسل ہے۔ اور ایک پرواہ کے روپ سے چل رہا ہے۔ یہ جسم رہے یا نہ رہے۔ لیکن وچار قائم رہتے ہیں۔ یہی شوکھشم شریر ہے۔ آپ نے نوجوان طبقہ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ کہ بیشک آج آزادی کا زمانہ ہے۔ آزادی حاصل کرو۔ خیالات کی آزادی ہو۔ دنیاوی آزادی ہو۔ اس سے ترقی ہو گی۔ لیکن اس کو ضبط میں رکھنا ہو گا۔ یہ آزادی اس سیلاب کی آزادی کے برابر نہ ہونی چاہئے۔ جو اپنے زور سے لاکھوں جانوں کو تباہ کر دیتی ہے۔ اور ہرے بھرے کھیتوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیتی ہے۔ اسی ضبط کا نام دھرم ہے۔ دھرم رکاوٹ نہیں۔ بلکہ ترقی کی شاہراہ ہے ؛

دوپہر کو سوامی ویدانند جی نے اپنے پوتر ہاتھوں سے کنیا پاٹھ شالا کی لڑکیوں کو انعام تقسیم کیا۔ منتری سماج نے سماج کی ۵۰ سالہ رپورٹ سنائی۔ جس میں بتایا گیا۔ کہ کس طرح پچاس سال ہوئے یہ سماج ایک گرہستھ کے مکان میں شروع ہوا تھا اور بڑھتے بڑھتے آج اس کی ملکیت ایک وسیع مندر کی ہو گئی ہے۔ ایک کنیا مہاودیالیہ ہے۔ جس میں ۶۰۰ کے قریب لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ پاٹھ شالہ کی عمارت جو ۳۵۰۰ کے خرچ سے تیار کی گئی تھی بالکل ناکافی ہے۔ اور سماج نہیں ۳۱۰۰ روپیہ سے ایک اور جگہ پاٹھ شالہ کے لئے خرید کرنی ہے۔ اس سماج نے ایک سیکھ ڑ ہا سبھا بنا کر آریہ ہائی سکول بنایا ہے۔ جس کی وسیع عمارت ۸۰/ ہزار روپیہ سے کم مالیت کی نہیں ہے۔

سوامی ویدانند جی کی اپیل پر ۱۱۵/ روپیہ اور استری سماج کی طرف سے ۱۰۰/ روپیہ جمع ہوا۔ اور استری سماج نے ۱۱۰۰/ روپیہ بھی سماج کو دے دیا۔ جو اس کے پاس جمع تھا۔ اس طرح کل ۲۵۵۰/ روپے جمع ہوئے

رات کی کارروائی۔ رات کو پنڈت چموپتی جی سکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی کے ویاکھیان کی خبر سنکر ہزاروں آدمی مندر میں جمع ہو گئے۔ سکول کی چھتیں بھی حاضرین سے پر تھیں۔

پہلے مہاشہ چرنجی لال جی پریم نے "مسئلہ آواگون" پر نہایت ہی عالمانہ لیکچر دیا۔ بعد میں پنڈت چموپتی جی کا ویاکھیان شروع ہوا۔ ویاکھیان کیا تھا۔ امرت ورشا تھی۔ جس خوبی اور خوبصورتی سے پنڈت جی نے وید منتر کی ویاکھیا کی۔ یہ انہی کا حصہ تھی۔ آپ نے بتایا۔ کہ پرماتما سے لمبی عمر مانگو۔ دھن مانگو۔ اولاد مانگو۔ اور پشو مانگو۔ لیکن یہ سب کچھ کس لئے؟ وید ماتا کی بھومی میں ڈالنے کے لئے۔ اس طرح لمبی عمر بھی ایک لمبی سندھیا اور نماز ہو جائے گی۔ اور پرماتما کی آگیا سے حاصل کی ہوئی دولت بھی سندھیا ہو گی ؛

ازاں بعد پردھان جی نے منتری آریہ پرتی ندھی سبھا کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انکے پربندھ سے یہ یگیہ سپھل ہوا ہے۔ سوامی ویدانند جی تو اس یگیہ کے برہما تھے۔ شروع سے لے کر آخر تک وہ ہماری رہنمائی کرتے رہے۔ سوامی کیولانند جی اور پنڈت چموپتی جی کے ہم خاص طور پر کرتگیہ ہیں۔

آخر آرتی اور شانتی پاٹھ کے ساتھ رات کے ۱۱½ بجے یہ مہان یگیہ سمپورن ہوا۔ سیالکوٹ نواسیوں اور باہر سے آئے ہوئے بھائیوں نے یہ محسوس کیا۔ کہ ایسا دھارمک میلہ سیالکوٹ میں اس سے پہلے کبھی نہ ہوا ہو گا ؛

(سیٹھ وشیشر ناتھ سکریٹری آریہ سماج سیالکوٹ)

خط وکتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف لکھا کریں ؛

بٹھرہ (ضلع جموں) میں "ویر میلہ" کی دھوم دھام

یہ میلہ ہر سال شہید رام چندر جی کی یاد میں جموں سے ۱۴ میل کے فاصلہ پر نہر کے کنارے لگتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے۔ جہاں شہید مذکور پاٹھ شالہ کھولنا چاہتا تھا۔ اور رولت جاتیوں کے ادھار کے لئے یتن کرتے ہوئے چند گمراہ راجپوتوں کے ہاتھوں شہید کر دیا گیا۔ اس مقام پر شہید کی یاد میں ایک میموریل تیار کیا گیا ہے۔ پاٹھ شالہ۔ دھرم شالہ اور اوشدھالیہ کے علاوہ ایک بڑا خوبصورت باغ لگایا گیا ہے ؛

امسال ایک کنواں بھی کھودا گیا ہے۔ جس کا پانی نہایت ٹھنڈا اور میٹھا نکلا ہے۔ کنواں ابھی کچا ہی ہے۔ پختہ چنائی کے لئے کسی دانی مہاشہ کی امداد درکار ہے۔ اس کنوئیں پر تخمیناً ۸۰۰ روپیہ لاگت آئے گی ؛

امسال یہ میلہ ۲۸-۲۹- اور ۳۰ اپریل ۱۹۳۳ء کو منایا گیا۔ سبھا کی طرف سے پنڈت بنواری لال جی۔ پنڈت پورن چند جی۔ پنڈت دیوان چند جی۔ مہاشہ بھگت رام جی اور مہاشہ بلدیو جی بھجنیک شامل ہوئے۔ شری لالہ دیوان چند جی وکیل بٹالہ بھی خاص طور پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ نیز آریہ سماج بٹالہ کی ویایام پارٹی زیر سرکردگی مہاشہ پریم ناتھ جی آئی ہوئی تھی۔ اس پارٹی نے گتکا۔ تلوار۔ مرہٹی اور لاٹھی وغیرہ کے عجیب و غریب کھیل دکھلائے۔ جنکا بڑا پربھاو پڑا ؛

آخری روز دنگل تھا۔ جس میں حاضرین کی تعداد ۲۰-۲۵ ہزار کے قریب تھی۔ علاقہ کے نامی نامی پہلوانوں نے اس دنگل میں حصہ لیا ؛

پرچار کا پنڈال رات دن استری پرشوں سے بھرا رہتا تھا۔ سینکڑوں استریوں اور ہزاروں پرشوں نے ویدک دھرم کے اپدیش امرت کا پان کیا ؛

میلہ کے بازار کی رونق بھی گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ تھی۔ مختلف اقسام کی ۱۰۰ سے زائد دوکانات تھیں ؛

ہر سال یہ شہیدی میلہ رونق و حاضری کے لحاظ سے بڑھتا جاتا ہے۔ گراموں میں پرچار کا یہ بڑا بھاری سادھن ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی اور سے یہ پہلا میلہ ہے۔ جو اس قدر دلپذیر ہو رہا ہے۔ اچھوت ادھار کا مسئلہ جس قدر اس میلہ سے حل ہوا ہے۔ اور کسی تحریک سے نہیں۔ کوئی شخص پہچان ہی نہیں سکتا ہے۔ کہ اونچی ذات والے اور اچھوت بھائیوں میں کیا فرق ہے۔ آریہ جاتی کی تمام برادریاں پورے جوش و خروش۔ شوق اور اتساہ سے اس میلہ میں شامل ہوتی ہیں ؛

میلہ کی کامیابی کا سہرہ مہاشہ اننت رام جی کے سر پر ہے۔ جن کی انتھک کوشش دلگن سے یہ میلہ دن بدن ترقی کر رہا ہے ؛

(نامہ نگار)

بہار پرانت میں ویدک دھرم پرچار تھا رلیف کا کام

(۱)

لالہ بوسارام جی انچارج بہار رلیف کمیٹی موتی ہاری سے لکھتے ہیں۔ کہ:-

"یہاں موسم بدل رہا ہے۔ کٹائی کا کام شروع ہے۔ آندھیاں خوب چل رہی ہیں۔ اور گرمی بھی زور شور سے پڑنے لگ گئی ہے۔ لیکن اسٹیشن کی اپار دیلے سے راتیں ابھی تک کچھ ٹھنڈی ہیں۔ جس سے دن کے تھکے ماندے اور دھوپ سے جلے ہوئے دل کو کچھ آرام مل جاتا ہے۔ آج میں یہاں کے کچھ ایک پرشٹھ پرشوں سے ملا ہوں۔ اور ایک اناتھ آشرم کھولنے کو وچار ہو رہا ہے۔ آج رات کو ایک میٹنگ بلائی گئی ہے۔ جس میں بڑے بڑے آدمیوں کے شامل ہونے کی سنبھاونا ہے۔ جو کچھ نشچت ہو گا۔ آپ کو سوچت کیا جائے گا۔ اس ماہ میں ہمارے تینوں سینٹروں یعنی موتی ہاری۔ ہینیٹی اور دھنوجی میں خوب اچھی طرح سے کام ہو رہا ہے۔ اور لوگ بڑی پرشنسا کرتے سنے جاتے ہیں۔

اس ماہ میں کم از کم چھ سو پریواروں کو روزانہ اَنّ اور وستر دئے گئے۔ اگر ایک پریوار میں چار آدمی شامل ہوں۔ تو لگ بھگ ۲۵۰۰ آدمیوں کو روزانہ سہایتا دی گئی۔ اور روز بروز یہ تعداد بڑھ رہی ہے۔ علاوہ اس کے ۱۲ نئے وستر اور ۵۰۰۰ پرانے وستر بانٹے گئے ہیں +

علاوہ اس رلیف ورکس کے ہم نے پرچار کا کام بھی شروع کر دیا ہے۔ جس کے لئے ہمارے اپدیشک اکثر دورہ پر جایا کرتے ہیں۔ اور اس ماہ میں انہوں نے تقریباً ۱۵ یگیوپویت سنسکار کرائے۔ اور نیز ایک مرتک سنسکار کرایا۔ جو ایک لاوارث براہمن کا تھا جو کہ ہسپتال میں مر گیا تھا۔ اس کا سارا خرچ رلیف سوسائٹی کی طرف سے کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ایک۔ سنّدھی اور کئی ایک جگہوں پر ہون یگیہ بھی کرائے گئے۔ جن کا لوگوں پر اتنا اچھا اثر پڑا۔ کہ لوگ بہت خوش ہوئے۔ اور انہوں نے سناتن دھرمی پنڈتوں سے آگرہ کیا۔ کہ وہ بھی ایسے سنسکاروں میں شامل ہوا کریں۔ اور خود بھی کرایا کریں چنانچہ انہوں نے کئی ایک سنسکاروں میں شامل ہو کر خود بھی حصہ لیا۔ اور ہون یگیہ کرائے ان دنوں ہم نے سات آریہ سماجوں یعنی گوجری۔ مخلص پورہ۔ دھنوبی۔ سہسی۔ دونزی۔ سسوا اور اور موتی ہاری وغیرہ میں پرچار کیا ہے۔ اور کئی ایک ٹریکٹ بھی بانٹے ہیں۔ اس کا پربھاو بھی اچھا پڑنے لگ پڑا ہے۔ اور لوگ ادھر ادھر پرچار کرانے کے لئے ہم سے پرارتھنا کر رہے ہیں۔ کہ پرچار کے کام کو زیادہ تیزی سے کیا جائے۔ سو ہم اپنا پروگرام نشچت کر رہے ہیں۔ جیسا جیسا کام ہو گا۔ ویسا ویسا آپ کو سوچت کیا جایا کرے گا۔"

(۲)

منتری لالہ بوسارام جی انچارج بہار رلیف۔ موتی ہاری سے مزید لکھتے ہیں۔ کہ:-

"بہار پرانت میں موتی ہاری سے جو بیس میل کی دوری پر ایک اچھا خوش نما گاؤں ہے۔ جس کا نام ڈمریا ہے۔ وہاں کے ایک رئیس کو پتہ لگا۔ کہ موتی ہاری آریہ سماج کی طرف سے کچھ پرچار و رلیف کا کام ہو رہا ہے۔ وہ ہمارے پاس آئے۔ اور درخواست کرنے لگے۔ کہ ان کے گاؤں میں چل کر ہم پرچار کریں۔ لہٰذا ان کی درخواست کے انوسار ہم نے پنڈت رام سروپ جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ پنڈت ودربدی دیوی جی اور ایک لوکل بھجنیک مہاشے کو وہاں بھیجا۔ انہوں نے وہاں تین دن رہ کر خوب پرچار کیا۔ اور لوگوں نے بہت سی شنکائیں بھی کیں۔ اچت اتر پانے پر لوگ بہت پرسن ہوئے۔ اور یہ کہتے ہوئے سنے گئے۔ کہ ہم نے آریہ سماج کی بابت جو کچھ سنا ہوا تھا۔ وہ سراسر اس کے خلاف پایا۔

پرچار ہر روز رات کے ۱۲ بجے تک ہوتا رہتا ہے۔ اور لوگ وہاں ڈٹ کر بیٹھے رہتے ہیں۔ گویا وہ زبان حال سے یہ کہتے ہیں۔ کہ ابھی ان کی پیاس نہیں بجھی۔ اور پرچار کو اور زیادہ عرصہ تک جاری رکھا جائے۔ حاضری ہر روز ۵۰۰ کے قریب رہتی ہے۔ ہمارے اپدیشکوں کے جانے سے پہلے گاؤں کے لوگوں نے ایک مولوی کے مکان میں یگیہ رچانے کے لئے براہمنوں کو بلایا ہوا تھا اور وہ اپنے طریقہ سے یگیہ کرانا چاہتے تھے۔ جب اپدیشکوں کو پتہ لگا۔ تو وہ فوراً وہاں پہنچے اور ان کو سمجھایا۔ کہ جس ودھی سے آپ یگیہ کرنے لگے ہیں۔ وہ ٹھیک نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس کا کسی شاستر میں ودھان ہے۔ آخر سب نے نشچے کیا۔ کہ یگیہ ویدک ریتی سے ہی کرایا جائے۔ بس پھر کیا تھا۔ لوگوں میں اعتقاد بڑھ گیا۔ اور بڑے جوش و خروش سے کام کرنے لگ گئے۔

جب اس مندر میں ویدک ریتی سے یگیہ ہو چکا۔ اور اس کے بارہ میں لیکچر دیا جا چکا۔ تو لوگ جن کی تعداد تقریباً ۵۰۰ تھی۔ ان ودھی کو دیکھ کر چکت رہ گئے۔ نیز انہوں نے پرن کیا۔ کہ جب کبھی بھی انہوں نے یگیہ کرانا ہو گا۔ وہ آریہ سماج سے ہی کرائیں گے۔ غرضیکہ پربھاو بہت اچھا پڑا۔ اور تت کال لوگوں نے مل کر آریہ سماج قائم کر دیا۔ جس کے پردھان بابو بندھیش وری پرشوجی رئیس۔ منتری بابو پرشاد سنگھ جی رئیس۔ خزانچی بابو

پرشو سنگھ جی رئیس اور ۱۰ ممبر ہیں۔

اس کے بعد ایک انترجاتیہ سہبھوج کیا گیا۔ جس میں براہمن۔ راجپوت۔ بنیے۔ ملاح۔ درسنتی اور آہری وغیرہ سب شامل تھے۔ یہاں کچھ ٹریکٹ اور ۱۵۰ کے قریب لنگوٹ بھی مفت بانٹے گئے۔

ہم کو ہر روز باہر سے پرچار کے لئے درخواستیں آ رہی ہیں۔ کیونکہ یہاں آریہ سماج کے پرچار کی بہت ضرورت ہے۔ مگر ہم بھی بقدر شکتی ان کی درخواست کو پورا کرنے کے لئے پوری کوشش کر رہے ہیں۔ شہر موتی ہاری میں استریوں میں پرچار شروع کر دیا گیا ہے۔ جس میں شریمتی ودربدی دیوی جی اور دھرم پتنی لالہ بوسارام جی شہر کے درمیانہ درجہ کے گھروں میں جاتی رہتی ہیں۔ اور استریوں سے ویدک دھرم کے متعلق بات چیت کرتی رہتی ہیں۔ ان کو سندھیا اور ہون منتر کے ٹریکٹ بھی دیتی ہیں۔ اور ساتھ ہی رلیف کے متعلق بھی اپنی سیوا ارپن کرتی ہیں۔

یہاں ایک اناتھ آلیہ کھولنے کا نشچے ہو چکا ہے۔ دو تین میٹنگ بھی ہو چکی ہیں۔ آج کل ہمارے پاس ایک ودھوا استری آئی ہوئی ہے۔ اور اس کے آنے کی آشا ہے۔ اناتھ بچوں کے بھی آنے کی آشا ہے۔ امید ہے۔ کہ پربھو کی کرپا سے سپھلتا پراپت ہو گی۔"

{گیان چند منتری بہار رلیف کمیٹی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون۔ لاہور}

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

ओ३म्

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ للعہ ششماہی ع ممالک غیر سے لئے ... فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۱۹ | SUNDAY 13th May 1934 | اتوار ۳۱ بیساکھ سمت ۱۹۹۱ مطابق ۱۳ مئی سنہ ۱۹۳۴ء دیانند آبد ۱۱۰ | جلد ۳۰

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲۔ ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نرِوکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروا اُدیت رہنا چاہئے۔

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں۔

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے یعنی شاریرک، آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے۔

۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔

۱۰۔ سب منشیوں کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

وید امرت

رگوید — یجروید

सपर्य्यगाच्छुक्रमकायमव्रणमस्नाविरँ शुद्धमपापविद्धम्। (یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۸)
कविर्मनीषी परिभूः स्वयम्भूर्याथातथ्यतोऽर्थान्व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः समाभ्यः॥

اس یجروید منتر کا منتر درشٹا رشی "دیرگھ تما" ہے۔ دیوتا "آتما" ہے۔ چھند "سوراٹ جگتی" ہے۔ اور سور "نشاد" ہے۔

اس یجروید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ وہ اننت شکتی یکت اجنما نرنتر سدا مکت نیائے کاری نرمل سروگیہ سب کا ساکشی نینتا انادی سوروپ برہم کلپ کے آرمبھ میں جیووں کو اپنے انادی گیان کا اپدیش کرتا ہے۔ وہی سب کا معبود حقیقی ہے۔

بھولے مومن! کعبہ کا حج کرکے کیا لے گا؟ اے زائر! کاشی اور پریاگ کی خاک چھاننا چھوڑ دے۔ کوہستان کو نامعلوم یروشلم اور بیت اللحم سے کیا لگاؤ ہے؟ غواص! غوطہ لگا۔ دریا کی تہہ میں دُرِ یکتا ہو بڑا ہوا ہے۔ ٹٹول۔ ہاں خوب جانفشانی سے ٹٹول۔ تیرا محبوب تیری شاہ رگ سے نزدیک ہے۔ عشق حقیقی کی آگ کو خوب روشن کر۔ مجنوں کی طرح لیلیٰ کا شیدائی بن۔ وصل کی ساعت نزدیک ہے۔ لے سن۔ غور سے سن۔ وہ سامنے بلبل ہزار داستان نغمہ سنجی کر رہی ہے (سः) وہ پاک پرماتما (परि) سب اطراف و جوانب میں (अगात्) ویاپک ہو کر براجمان ہے۔

کان کھول کر سن (सः) وہی پاک ذات (शुक्रम्) سرو شکتیمان ہے۔ اے سینہ میں اس راز کو نوٹ کر لے (अकायम्) وہ غیر مجسم ہے۔ تمہی اس کا ستھول شریر ہے۔ اور نہ ہی سوکشم (अव्रणम्) غیر منقسم اور غیر محدود ہے۔ (अस्नाविरम्) ناڑی آدی کے ساتھ سمبندھ روپ بندھن سے رہت ہے (शुद्धम्) اودیا آدی دوشوں سے رہت ہونے سے سدا پوتر اور (अपापविद्धम्) گناہوں اور جرائم سے متنفر ہے۔ سمجھ سوچ۔ کیا اس یار حقیقی سے تیرا کبھی کچھ بگاڑ رہے؟ کیا تیرے دل میں یہ خیال فاسد کبھی آ سکتا ہے کہ تو اس سے اپنا رشتہ توڑ دے۔ اور دنیا میں ہو کر اپنی عاقبت کو خراب کر لے؟ ہاں سن سن۔ وہی صدا پھر کانوں میں آ رہی ہے۔ (सः) وہ پاک پرماتما (कविः) سروگیہ۔ علم و خبیر ہے۔ فلاسفر حقیقی ہے۔ (मनीषी) انسانوں کے اندرونی رازوں سے آگاہ ہے (परिभूः) گنہگاروں کو اپنے آپ سے رلانے اور دو رلانے والا ہے (स्वयम्भूः) انادی سوروپ ہے۔ سنیوگ۔ وبوگ۔ آپتی اور وناش سے بالاتر ہے۔ جنم مرن کے بندھن سے آزاد ہے۔ (शाश्वतीभ्यः) سناتن اور انادی سوروپ ہے۔ واجب الوجود ہے۔ اور دائم قائم ہے۔

اے دل بے پیر! جھک جھک۔ اس بارگاہ حقیقی میں سجدہ کر۔ اور اپنے دل کو یہ سمجھا کر ڈھارس بندھا کہ (समाभ्यः) پرجاؤں کے لئے (याथातथ्यतः) ہمیشہ یتھارتھ بھاو سے (अर्थान्) وید دوارہ سب پدارتھوں کو (व्यदधात्) وشیش کر بناتا ہے۔ اور اپنی قدرت لاثانی سے ساری کائنات کو رچ کر جملہ برہمانڈ کی رہنمائی کرتا ہے۔

سام وید — اتھروید

(ادم شم)

گورُوکُل جگت

گورُوکُل اندر پرستھ کے سماچار :- یہاں موسم ابھی تک خوشگوار ہے۔ مطلع آج کل ابر آلود ہے۔ ہفتہ گزشتہ میں رات کو کافی سردی پڑتی رہی ہے۔ اگر موسم بدستور ایسا ہی رہا تو تعطیلات موسم گرما کچھ ایام پیچھے ہٹا کر دی جائیں گی۔ ممکن ہے چھٹیاں بجائے ۱۵ مئی کے ۲۱ مئی سے شروع کی جائیں۔ لیکن یہ سب کچھ موسم پر منحصر ہے۔

یہاں برہمچاریوں کی ''ساہتیہ سنجیونی سبھا'' کا ۲۲واں سالانہ اجلاس بجائے ۱۳ مئی کے ۲۰ مئی سنہ ۱۹۳۴ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ شہر دہلی کے مشہور باکمال و مشہور افسانہ نویسوں کو سبھا میں حصہ لینے کے لئے مدعو کیا گیا ہے۔ اس موقعہ پر برہمچاری رسالہ ''جیوتی'' کا خاص نمبر نکالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ اس سال رسالہ میں بہت سے اچھے اچھے مضامین کا سنگرہ کیا جائے۔ غرضیکہ برہمچاری سبھا کو کامیاب بنانے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

۲۔ آریہ سماج سبزی منڈی دہلی کا سالانہ جلسہ ایک ہفتہ ہوا۔ جلسہ میں شری پروفیسر گوپال جی کی تقریریں ہوئیں۔ اور شہر دہلی کی دیگر سماجیں بھی انہیں اپنے سالانہ جلسہ پر مدعو کر رہی ہیں۔ آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کے سالانہ اجلاس میں بھی آنجناب کے ویاکھیان ہوتے رہتے ہیں۔ اس طرح سے گورُوکُل کے پرچار کے کام کو بہت تقویت پہنچی ہے۔

۳۔ یو۔ پی کے مشہور نیتا اپدیشک چودھری رنجیت سنگھ مورخہ ۳۰ اپریل کو یہاں پدھارے۔ اُن کے ویاکھیان پُرجوش تھے ہی مگر سبھی اتنے پر جوش اور موثر تھے کہ ۲ گھنٹہ تک سامعین بُت حیرت بنے رہے حتیٰ کہ کوئی بھی ایک منٹ کے لئے اپنی جگہ سے نہ ہلا۔

(مکھیہ ادھشٹاتا)

گورُوکُل ڈوبلی کے سماچار :-

وارشک اُتسو کے سماپتی کے بعد گورُوکُل ڈوبلی کی دھرم پتنی نے جس محنت سے برہمچاریوں کی مدد کی وہ شکریہ کے قابل ہے۔ ۲۰ مارچ کو اس کا پریتی بھوج ہوا۔ اس موقع پر پنڈت ...... جی نے برہمچاریوں کو اپدیش دیا۔ آپ نے امر شہید پنڈت گنیش شنکر ودیارتھی کے جیون چرتر پر ویاکھیان دیا۔

۹ اپریل کو پنڈت دھرمیندر شاستری جی گورُوکُل میں پدھارے۔ آپ نے برہمچاریوں کو پابندیٔ وقت کا اپدیش دیا۔ آریہ سماج گرام منڈل ڈوبلی کا رجسٹریشن کیا۔ اس سماج کے ۹۵ فیصدی سبھاسد ہیں۔ سندھیا و ہَون کرنے کی اور ایمانداری سے روپیہ کمانے کی پرتگیا کی ہے۔

۱۵ اپریل سنہ ۱۹۳۴ء کو پنڈت .... ودیالنکار پردھان سبزی منڈی آریہ سماج دہلی گورُوکُل میں پدھارے۔ آپ نے برہمچاریوں کو ...... اور ...... کے متعلق ایک ودوتا پورن بھاشن دیا۔

۱۷ اپریل سنہ ۱۹۳۴ء کو پنڈت دھرم دیو جی ودیاواچسپتی بنگلور (مدراس) سبزی منڈی گورُوکُل

میں پدھارے۔ آپ نے ستردہ عامیہ دھا کی اُپاسنا کے وشے پر گمبھیر بھاشن دیا۔

گورُوکُل کی وارشک پریکھشا پرارمبھ ہو رہی ہے۔ گورُوکُل کی بہت سی بھکشا منڈلیاں گراموں میں نگروں میں دورہ کرنے کے لئے نکل رہی ہیں۔ سمست جنتا کو سہرش اس گورُوکُل کی سہایتا کرنی چاہئے۔

(رشی دیال شاستری)

ماہ مئی سنہ ۱۹۳۴ء میں آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے اور اُن کا پربندھ

اوکاڑہ ۱۸-۱۹-۲۰ مئی — پنڈت سنسار رام جی۔ پنڈت ہری پال جی اور مہاشہ بھوپال جی

جانگ ۱۸-۱۹-۲۰ ” — پنڈت رنجیت سناتک۔ پنڈت چندر بھانو جی۔ پنڈت گورُودت جی۔ مہاشہ کبیر چند جی اور مہاشہ بال کرشن جی

سیالکوٹ چھاؤنی ۱۸-۱۹-۲۰ مئی — سوامی دھیرانند جی۔ پنڈت دیپنی جی۔ پنڈت جگن ناتھ جی اور مہاشہ سنت رام جی

فیروزپور چھاؤنی ۲۵-۲۶-۲۷ مئی — پنڈت سنیہ دیو جی آریہ مناظر۔ پنڈت رام چند جی سدھانت شرومنی۔ پنڈت رام سروپ جی۔ مہاشہ امرناتھ جی اور مہاشہ خیر چند جی اپدیشک

ڈیرہ بابا نانک ۲۵-۲۶-۲۷ مئی — مہاشہ چرنجی لال جی پریم۔ پنڈت دھرم دت جی۔ پنڈت بیپنی جی اور مہاشہ سنت رام جی

مظفر گڑھ ۲۵-۲۶-۲۷ مئی — پنڈت سنسار رام جی۔ پنڈت چندر بھانو جی۔ پنڈت بال مکند جی۔ پنڈت بھیم سین جی۔ مہاشہ بھوپال اور مہاشہ آتما رام جی

نریلا (دہلی) ۲۵-۲۶-۲۷ مئی — پنڈت شمبھو دت جی سناتک۔ پنڈت چندر بھانو جی نیایالنکار سماج۔ پنڈت رام چند جی جگیاسو۔ مہاشہ شو نارائن جی اور مہاشہ موہن لال جی اپدیشک

ایک وَر کے لئے کنیا کی ضرورت

ایک تعلیم یافتہ برسرروزگار اروڑہ لڑکے کے لئے کنیا کی ضرورت ہے۔ لڑکا مُلازم ہے۔ تنخواہ ماہوار ۲۰ روپیہ ہے۔ علاوہ ازیں ۲۵ روپیہ ماہوار ایک ڈیوٹی کی آمدنی ہے۔ خوبصورت ہے۔ اعلیٰ صحت ہے اعلیٰ چال چلن ہے۔ عمر اس وقت ۲۵ سال ہے۔ زیادہ حالات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

ایچ۔ ایچ راج معرفت منشی لال چند پنڈ لکھمی جنرل مرچنٹ گھاس منڈی سیالکوٹ شہر

اروڑہ کنیا کے لئے ور کی ضرورت

ایک پڑھی لکھی معزز گھرانے کی کام کاج سے بخوبی واقف اروڑہ گھرانے کی کنیا کے لئے ایسے ور کی ضرورت ہے جو نیک چال چلن رکھتا ہو اور برسرروزگار ہو۔ ملازم ہو یا دکاندار ہو۔ عمر ۲۰ اور ۲۵ سال کے درمیان ہو۔ سیالکوٹ یا اس کے آس پاس کے اضلاع کے رہنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔ خط و کتابت کا پتہ :-

ہنسراج نارنگ منیجر پرون انڈسٹری سیالکوٹ شہر

ضروری نوٹس

جن خریداروں کو ۱۰ مئی سنہ ۱۹۳۴ء کے پرچہ میں اطلاعی چٹیں بھیجی گئی ہیں۔ اُن کی خدمت میں مزید عرض ہے کہ وہ اپنا سالانہ چندہ ۱۰ مئی سے پہلے پہلے دفتر ''پرکاش'' میں بذریعہ منی آرڈر بھیجیں۔ ورنہ مجبوراً ۱۸ مئی سنہ ۱۹۳۴ء کا پرچہ بذریعہ وی۔ پی ارسال کیا جائے گا۔ اس صورت میں انہیں مبلغ ۲ آنہ وی۔ پی کا خرچ زائد برداشت کرنا پڑے گا۔ جو صاحب کسی وجہ سے وی۔ پی نہ منگوانا چاہیں وہ جلدی سے جلدی دفتر میں اطلاع پہنچا دیں۔ تاکہ دفتر کو مفت میں زیر بار خرچ ڈاک نہ ہونا پڑے۔ بعض اصحاب چندہ تاریخ مقررہ کے بعد جبکہ وی۔ پی یہاں سے چلا گیا ہوتا ہے۔ موصول ہوتا ہے۔ جس سے دفتر کا وی۔ پی کا خرچ ضائع جاتا ہے۔ اس خرچ سے بچنے کے لئے پھر تاکید عرض کی جاتی ہے کہ چندہ بہرصورت ۱۰ مئی تک دفتر میں پہنچ جانا چاہئے۔

(منیجر)

سنسار کی گتی

مہاتما جی پر مندر کے دروازے بند

پوری - ۹ مئی - ترمیم شدہ پروگرام کے مطابق مہاتما جی کل پیدل دورہ پر روانہ ہونگے - آج سناتنیوں نے کالی جھنڈیوں کے ساتھ بازاروں میں چکر لگایا :-

آج بعد دوپہر جگن ناتھ مندر کے سامنے ایک پبلک جلسہ ہوا - مہاتما جی پیدل ہی جلسہ میں گئے اور تقریر کی - جلسہ گاہ کے نزدیک کچھ عمارتوں پر سیاہ جھنڈے لگے ہوئے دیکھے گئے - جب مہاتما جی جلسہ میں پہنچے - تو اُن پر کیچڑوں کی بارش کی گئی - پوری مندر کے شمالی اور مغربی دروازے بند تھے - دروازے بند رکھنے کی وجہ یہ تھی - کہ مندر والوں کو یہ خدشہ تھا - کہ کہیں مہاتما گاندھی جی زبردستی مندر میں داخل ہونے کی کوشش نہ کریں - کہا جاتا ہے - کہ اس مندر کے دروازے دن کے وقت کبھی بند نہیں کئے گئے تھے :-

تین افغان نظربندوں کی تبدیلی :- رنگون - ۹ مئی - تین افغان نظربند رنگون سے جبل پور تبدیل کر دیئے گئے ہیں :-

ایک مسلمان سوداگر ہلاک :- کراچی - ۹ مئی - میرپور خاص کی نہر میں ایک مسلم سوداگر کی لاش تیرتی ہوئی پائی گئی - اس کا ملازم گرفتار کر لیا گیا ہے :-

ضلع مظفر پور میں ہندوؤں پر گولی داغ دی گئی

پٹنہ - ۸ مئی - "انڈین نیشن" کا نامہ نگار سیتا مڑھی سے اطلاع دیتا ہے - کہ سنیچروار کو کمیٹی امداد مویشیاں کے کارکن ۲۵۲ گائیں لے کر موضع اکھٹا سے جس میں زیادہ تر جولاہے آباد ہیں - گزر رہے تھے - کہ مسلمانوں نے زبردستی ان سے گائیں چھین لیں - اور کہا - کہ ہمارے مویشی ان میں مل گئے ہیں - انہیں یقین دلایا گیا - کہ اگر ان کا کوئی مویشی ہوا - تو انہیں کل صبح واپس دے دیا جائے گا - لیکن انہوں نے ایک نہ مانی - اور گئووں کو پیٹنا - اور کمیٹی کے کارکنوں پر حملہ کر دیا - ان میں سے سات اشخاص اپنی جان بچانے کے لئے بھاگ کر موضع بیراگنیا میں پہنچے - اور سرکاری حکام اور ریلیف کمیٹی کو واقعہ کی اطلاع دی - خبر جنگل کی آگ کی طرح اردگرد کے دیہات میں پھیل گئی - اور دوسرے دن ہندو بھاری تعداد میں موقعہ پر پہنچ گئے - اور گئووں کی واپسی کا مطالبہ کیا - لیکن مسلمانوں نے صاف انکار کر دیا - شام تک ہندو اور مسلمان گاؤں میں جمع ہوتے رہے - لیکن پولیس اور سب ڈویژنل مجسٹریٹ کی نگرانی کی وجہ سے فساد نہ ہو سکا - سوموار صبح ہندوؤں کی تعداد ۲۰ ہزار اور مسلمانوں کی ۵۰۰۰ تک پہنچ گئی تھی - ٹھاکر رام نندن سنگھ کانگرسی لیڈر نے موقعہ پر پہنچ کر انسپکٹر پولیس کی مدد سے ہندوؤں کو پُرامن طور پر منتشر کر دیا - سپرنٹنڈنٹ پولیس نے انہیں یقین دلایا - کہ اُن کی گائیں واپس کر دی جائیں گی - لیکن عہد کے مطابق گائیں واپس نہ کی گئیں - اور چند ہندوؤں پر حملہ کیا گیا - اس پر پھر ہندو موقعہ پر جمع ہونے شروع ہو گئے - اس پر اُن میں سے پندرہ اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا - فضا میں گرمی پیدا ہو رہی ہے - سپرنٹنڈنٹ پولیس اور دیگر افسران صورتِ حالات کی نگرانی کر رہے ہیں - امداد کے لیے مزید پولیس کو بلا لیا گیا ہے - اتوار صبح کو دو ہندو اور ایک مسلمان اور سوموار صبح کو چار مسلمان زخمی ہوئے - ضربات شدید نہیں ہیں - دیہات میں خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے :-

بعد کی اطلاع :- سوموار کی شام کو ۲۵۰۰ ہندوؤں کے ہجوم نے جو لاٹھیوں اور دیگر ہتھیاروں سے مسلح تھا - گاؤں میں داخل ہونے کی کوشش کی - پولیس اور حکام نے انہیں منتشر ہونے کا حکم دیا - لیکن انہوں نے آگے بڑھنا جاری رکھا - اس پر پولیس نے اُن پر گولی چلائی جس سے ۴ ہندو اور ایک مسلمان زخمی ہوئے -

سنتی پر کستان کے باغیوں کی پسپائی

شملہ - ۹ مئی - کاشغر سے آمدہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے - کہ تنغانوں نے ینگ حصار پر قبضہ کر لیا - اور امیر نور محمد اور اس کے بہت سے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا - اس کے بعد تنغان فوج یارقند کی طرف بڑھی - اور ۲۰ اپریل کو شہر میں داخل ہوئی - خوجہ نیاز حاجی اور ان کی افواج لڑائی کے بغیر واپس آ گئیں - انہوں نے ملا اور دیگر اشخاص کو جو صلح کے خواہشمند تھے - گرفتار کر لیا - اور ۲ دن کے بعد تنغان خوجہ نیاز حاجی کے تعاقب میں یارقند سے چلے گئے :-

باپ کے مبینہ قاتل کی گرفتاری :- امرتسر پولیس نے گوردوارہ سنتلانی کے گوردوارہ میں چھاپہ مار کر ضلع لائل پور کے ایک مفرور ملزم "تارا سنگھ" کو گرفتار کیا ہے - اس کے خلاف اپنے باپ کو قتل کرنے کا الزام ہے :-

لدھیانہ میں میڈیکل سکول :- لدھیانہ صوبہ میں ایک اور میڈیکل سکول کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے لدھیانہ کے سرکردہ میڈیکل پریکٹیشنروں نے یہاں امرتسر میڈیکل سکول کی قسم کا ایک انسٹیٹیوشن جاری کرنے کا تہیہ کیا ہے :-

علی گڑھ یونیورسٹی کو چیلنج :- علی گڑھ - مئی - علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے جغرافیکل ڈیپارٹمنٹ کو کو - پی - کیجریک - ... اللہ رکھا کی طرف سے ایک چیلنج موصول ہوا ہے - اس کا دعویٰ ہے کہ وہ یہ ثابت کر سکتا ہے - کہ زمین درحقیقت گول نہیں - بلکہ چپٹی اور ساکن ہے - اُس نے اس چیلنج کے ساتھ ایک آلہ بھی بھیجا ہے - اور لکھا ہے - کہ اس کی مدد سے وہ اس یونیورسٹی کو غلط ثابت کر سکتا ہے - کہ زمین گول ہے - اور وہ سورج کے گرد گھومتی ہے :-

نکاح پر لڑائی :- جڑانوالہ - ایک نزدیکی موضع کوٹ کبیرہ میں ایک مسلمان لڑکی کے نکاح کے سلسلہ میں مسلمانوں میں فساد ہو گیا - جس سے چند آدمی زخمی ہوئے ہیں - پولیس تحقیقات کر رہی ہے :-

عدم ادائیگی مالیہ کے جرم میں گرفتاری :- شیخوپورہ - کالا خطائی کے زمیندار اور ضلع کے کانگرسی کارکن سردار لابھ سنگھ کو عدم ادائیگی مالیہ کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے - آپ کو تحریک سول نافرمانی میں حصہ لینے کی وجہ سے نمبرداری سے ہٹا دیا گیا ہے :-

گاڑی کے نیچے آ کر ہلاک ہو گیا :- چوہڑ ہو سٹیشن پر ایک مسلمان مزدور گاڑی کے نیچے آ کر ہلاک ہو گیا - اس کا جسم ... ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا :-

ایک نمبردار کو سزائے موت :- لاہور - ۸ مئی - موضع کالا کھاڑا کے نمبردار کو آٹھ اشخاص کو بندوق سے ہلاک کر دینے کے جرم میں مقامی سیشن جج نے سزائے موت دی ہے :-

پڑوسن کی ناک کاٹنے کا مقدمہ :- گوجرانوالہ - ۷ مئی - موضع جادو بھیوالہ کے ایک مسلمان دیہاتی کے خلاف اپنی پڑوسن کی ناک کاٹنے کے الزام میں مقدمہ چل رہا ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ ملزم کو شک تھا - کہ اس کی بیوی کے اغوا میں اس کا ہاتھ ہے :-

مسٹر رام کرشن کی نظربندی :- لاہور - ۸ مئی - پرسوں مسٹر رام کرشن بی - اے - بیفیشل کو بریڈلا ہال سے گرفتار کر لیا گیا - اور اسے پنجاب کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت شاہی قلعہ میں دو ماہ کے لئے نظربند کر دیا گیا ہے :-

افغان گورنمنٹ کا اعلان :- کابل - افغان گورنمنٹ نے اس خبر کی تردید کر دی ہے - کہ گورنمنٹ نے اپنی رعایا سے ہتھیار لینے کے احکام جاری کر دئیے ہیں - گورنمنٹ نے اس خبر کو بے بنیاد قرار دیا ہے :-

گورنر بنگال پر گولی :- دارجیلنگ ۸ مئی۔
دو بنگالی نوجوانوں نے سرجان اینڈرسن گورنر بنگال پر آج سہ پہر کو گھوڑ دوڑ میں ریوالور سے گولی چلا دی۔ دونو حملہ آوردں کو موقعہ پر گرفتار کر لیا گیا۔ ایک گورنر کے باڈی گارڈ کی گولی سے ہلاک ہو گیا جب گولیاں چلائی جا رہی تھیں۔ تو ایک گولی ایک لیڈی کو جو وہاں گھوڑ دوڑ دیکھ رہی تھی۔ جا لگی۔ مزید تفاصیل سے معلوم ہوا ہے۔ کہ لیڈی بیٹی لیبرٹ کی ٹانگ پر گولی لگی۔ جبکہ وہ گھوڑ دوڑ کے سٹینڈ سے دوڑ دیکھ رہی تھی۔

بہار پر ایک اور مصیبت :- الہ آباد۔
۸ مئی۔ مسیکاٹی گنج ضلع چمپارن سے بھاری طوفان کی خبر آئی ہے۔ طوفان ایک گھنٹہ تک رہا۔ اس علاقہ کے تمام مکانات گر گئے ہیں زمین میں شگاف ہو گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جو پتھر آسمان سے گرے۔ ان میں سے کئی ایک تعداد میں سیر وزنی تھے۔ ایک۔ ادر بات جو دیکھنے میں آئی۔ یہ تھی۔ کہ زمین سے کچھ دھواں نکلا۔ دو فرلانگ کا تمام رقبہ پر پھیل گیا۔ جس علاقہ میں طوفان آیا ہے۔ اس کے تمام درختوں کے پتے [illegible] گئے ہیں۔

سلہٹ کے علاقہ میں طوفان :-
سلہٹ ۸ مئی۔ مختلف مقامات سے جنازہ [illegible] موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] وقت تک کل ۸۶ اموات ہوئی ہیں اس کے علاوہ ۵۵ اشخاص گم ہیں۔ طوفان کے بعد [illegible] تک موسلا دھار بارش رہی جس سے [illegible] میں بھاری سیلاب آنے کا خدشہ [illegible]۔

مسٹر دامودر ساورکر کی گرفتاری :-
[illegible] ۸ مئی۔ مسٹر ونائک دامودر ساورکر جو [illegible] اپنی رہائی کے بعد ضلع [illegible] میں [illegible] سے آج سہ پہر گرفتار کر لئے گئے۔ [illegible] مقامی جیل میں رکھا گیا ہے۔

آئی۔ سی۔ ایس کا امتحان :-
الہ آباد ۸ مئی۔ پچھلی جنوری میں ہندوستان [illegible] آئی۔ سی۔ ایس کا جو امتحان ہوا تھا۔ اس میں الہ آباد یونیورسٹی کے مسٹر [illegible] [illegible] الہ آباد یونیورسٹی کے صاحبزادہ [illegible] [illegible] الہ آباد یونیورسٹی کے مسٹر ظفر احسن [illegible]۔

[illegible] میں خوفناک آگ :-
[illegible] ۸ مئی۔ کل [illegible] [illegible] ہزار روپیہ [illegible] آگ لگنے کی وجہ معلوم [illegible]۔

کانگرس سوشلسٹ کانفرنس :-
پٹنہ ۸ مئی۔ آل انڈیا کانگرس سوشلسٹ کانفرنس ۱۷ مئی کو آچاریہ نریندر دیو پرنسپل کاشی ودیا پیٹھ کی صدارت میں منعقد ہو گی۔ تمام کانگرسی اصحاب کو جو سوشلزم میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ شرکت کی دعوت ہے۔ کانگرس کے اندر آل انڈیا سوشلسٹ تحریک چلانے اور اسے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے سامنے پیش کرنے کے سوال پر غور کیا جائے گا۔

مالیہ کی معافی :- گوالیار ۸ مئی۔ راجا صاحب راج گڑھ نے اس سال زمین کے مالیہ میں تین آنے فی روپیہ کی معافی کا اعلان کیا ہے۔ واٹر ورکس کی ایک شاندار سکیم پر غور کیا جا رہا ہے۔ جب واٹر ورکس تیار ہو جائے گا تو یہ راج گڑھ کے لوگوں کے لئے نہایت مفید ثابت ہو گا۔ اور اس سے ہیضہ پھیلنے کا اندیشہ بہت حد تک دور ہو جائے گا۔

ایک مفرور گرفتار :- منٹگمری بہاؤ الدین
۷ مئی۔ پرسوں مقامی پولیس کی مدد سے ضلع شیخوپورہ کی پولیس نے منشی بہاؤ الدین کے ایک مکان پر چھاپہ مارا۔ اور ایک مفرور سلطان خان کو جس کی گرفتاری کے لئے گورنمنٹ نے انعام مقرر کیا ہوا تھا۔ گرفتار کر لیا۔ اس کے قبضہ سے پولیس کو ایک بندوق بھی ملی۔

افغانستان سے واپسی :- شملہ۔
۷ مئی۔ ہندوستان سے جو تجارتی وفد افغانستان گیا تھا۔ وہ واپس آ گیا ہے۔ کل یہاں وفد کے ارکان کی ایک میٹنگ ہو گی۔ اور ۱۰ دن تک وہ اپنی رپورٹ شائع کر دیں گے۔

اکبر پورہ میں پلیگ کے کیس :-
لاہور ۸ مئی۔ اکبر پورہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں پلیگ کے ۲ کیس ہو گئے ہیں۔ گاؤں کے تمام باشندوں کو پلیگ کے ٹیکے کر دئے گئے ہیں۔

مری جانا ملتوی کر دیا :- راولپنڈی
۷ مئی۔ پنڈت مدن موہن مالویہ نے جو کمزوری محسوس کر رہے ہیں۔ مری جانا ملتوی کر دیا ہے۔ آپ یہاں دیوان بہادر [illegible] کے مکان پر آرام کر رہے ہیں۔ آپ کی صحت بہتر ہو رہی ہے۔ آپ صبح اور شام باقاعدہ سیر کرتے ہیں۔

ایک سادھو کا قتل :- کیمبل پور
[illegible] کل رات کیمبل پور کے نزدیک چند حملہ آوروں نے ایک سادھو کو قتل اور دوسرے کو زخمی کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سادھو [illegible] میں [illegible] [illegible] مقتول اور [illegible] ۲ ساتھی [illegible] گئے۔ انہوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ [illegible] [illegible] مجروح کر دیا۔

کشمیر اسمبلی کے سکھ اُمیدوار :-
امرت سر ۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سکھوں کی طرف سے سردار منگل سنگھ میر پور جموں کی طرف سے کشمیر لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے اُمیدوار کھڑے ہونگے۔

مٹی کے تیل کا کنواں :- ڈیرہ اسمٰعیل خان
۷ مئی۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ہنگو ضلع کوہاٹ میں مٹی کے تیل کا ایک کنواں دریافت ہوا ہے۔ جسے صاف کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور تیل کی کوالٹی کے متعلق عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔

گجرات کے ایک سنیاسی کی موت :-
گجرات ۷ مئی۔ یہاں کے مشہور اور پوجنیہ سنیاسی رام دیو کی کل موت ہو گئی۔ آپ فتح سیر میں جہاں آپ ۱۳ سال کی عمر میں آئے تھے۔ رہتے تھے۔ مرنے کے وقت آپ کی عمر ۸۰ سال کی تھی۔

ریلوے سٹیشنوں پر بم پھینکے گئے :-
دی آکا ۷ مئی۔ دو ریلوے سٹیشنوں پر بم پھینکے جانے سے بہت نقصان ہوا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ بم نازیوں نے گرائے ہیں۔

۱۶ مئی کو چارج لیں گے :- شملہ ۷
مئی۔ سر جارج سٹینلے گورنر مدراس ۱۶ مئی کو ۱۲ بجے دوپہر کو وائسریگل لاج شملہ میں وائسرائے اور قائم مقام گورنر جنرل کا چارج لیں گے۔ گورنر پنجاب کمانڈر انچیف و وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ اور دیگر بڑے بڑے افسر اس موقعہ پر جمع ہوں گے۔

دورہ پر روانگی :- نئی دہلی ۸ مئی۔ مسٹر سی راجگوپال آچاریہ بہمراہی لالہ دیش بندھو گپتا اور مسٹر موہن لال آج ۷ بجے صبح بذریعہ موٹر حصار کو روانہ ہو گئے۔ آپ کل تک وہاں رہیں گے اور ۹ مئی کو بلند شہر پہنچ کر ہری جن کانفرنس میں شریک ہوں گے۔ ۱۰ مئی کو روہتک اور ۱۱ مئی کو کرنال جائیں گے۔

گاؤں کا گاؤں جل گیا :- کراچی۔
۷ مئی۔ قصبہ شکارپور کے نزدیک لونش نامی ایک قصبہ میں حقہ پینے کی لاپرواہی سے آگ لگ گئی۔ دھوبی آگ بجھانے کے لئے [illegible] کپڑے دھونے کے لئے جا رہی تھی۔ پیچھے سے آگ نے تمام گاؤں جلا دیا۔ اور بے شمار مویشی بھی زندہ جل گئے۔ اور جائداد کا بھی کافی نقصان ہوا۔

ہڑتال کا خاتمہ :- نئی دہلی۔ دہلی کلاتھ ملز میں حاضری میں نمایاں ترقی معلوم ہوتی تھی ملز کے مزدوروں کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔ حالات معمول پر آ گئے ہیں۔ کسی قسم کی پکٹنگ بھی نہیں ہو رہی۔ پولیس کے انتظامات حسب معمول جاری ہیں۔

سولجرز بورڈ کے نئے ممبر :- شملہ۔ ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ وائسرائے نے سر جارج شسٹر اور سر برو جندر متر کی جگہ سر پرسی جیمز گرگ کو انڈین سولجرز بورڈ کا ممبر مقرر کیا ہے۔

ٹیلیگراف کے تار کاٹ دئے گئے :-
الہ آباد۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ یہاں کے ایک محلہ کوٹھا پارچہ میں کسی نے ٹیلیگراف کے تار کاٹ دئے ہیں۔

سابق وزیر خزانہ کی موت :- نیویارک۔
امریکہ کے سابق وزیر خزانہ مسٹر ایم۔ ووڈن کی موت ہو گئی ہے۔ انہوں نے جنوری میں علالت کی بناء پر اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا تھا اور اس وقت سے آپ ہسپتال میں تھے۔

روس کا نیا قرضہ :- ماسکو۔ سوویٹ گورنمنٹ نے ایک اعلان جاری کیا ہے جس کی رو سے تمام ملک کے باشندوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ ۱۳۵ کروڑ پونڈ کا قومی قرضہ بہت جلد فراہم کر دیں۔ گورنمنٹ اس رقم سے ملک کی صنعت و حرفت کو ترقی دینا چاہتی ہے۔

کانگرسی کارکنوں کی کانفرنس :-
لاہور۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ رانچی کانفرنس کے فیصلوں پر غور کرنے کے لئے عنقریب لاہور میں سرکردہ کانگرسی کارکنوں کی ایک کانفرنس ہونے والی ہے۔

ملاقات کی ممانعت :- ہری پور۔ امان زئی میں آزاد سکول کے ہیڈ ماسٹر مسٹر عبدالکریم اپنے چند دوستوں سے ملاقات کرنے کے لئے آئے۔ مگر افسران جیل نے انہیں اجازت نہ دی۔

ایک انگریزی فلم کی ضبطی :- لاہور۔
پنجاب گورنمنٹ نے ایک انگریزی فلم "قاہرہ میں ایک رات" (یہ اس کے نام کا اردو ترجمہ ہے) صوبہ میں ممنوع قرار دے دی ہے۔

چمبہ روانہ ہو گئے :- بہاولپور۔
نواب بہاولپور ایک دو ہفتوں کے لئے ریاست چمبہ کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔

پلیگ کا خاتمہ :- جموں۔ اب کئی روز سے پلیگ کا کوئی کیس نہیں ہوا۔ یہ مرض اب اس علاقہ سے ختم ہو گیا ہے۔

ٹاؤن ہال کی تعمیر :- پشاور۔ افغانستان کے شہر جلال آباد سے اطلاع ملی ہے۔ کہ وہاں ایک شاندار ٹاؤن ہال تعمیر کیا جا رہا ہے۔

راولپنڈی سٹیشن پر گرفتاری :-
راولپنڈی۔ پولیس نے ریلوے سٹیشن پر سے دو پٹھان عورتوں کو گرفتار کیا ہے۔ جن کے پاس پانچ پانچ سیر نا جائز چرس تھی۔

پرکاش لاہور

۳۱ - بیساکھ سمبت ۱۹۹۱

"ویدپرچار فنڈ"

جب بھگوان دیانند نے آریہ سماج کی ستھاپنا کی - تو اُن کے سامنے وید بھگوان کا یہ آدیش موجود تھا

"कृण्वन्तो विश्वमार्यम्"

اس کا بھاشیہ کرتے ہوئے رشی نے آریہ سماج کا چھٹا نیم یہ نشچت کیا - کہ "سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے - ارتھات شاریرک - آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا" اس کے بعد رشی نے آٹھواں نیم یہ مقرر کیا - کہ ہر ایک آریہ سماجی کو جہاں اودّیا کا ناش کرنا چاہیئے - وہاں ودّیا کی برِدّھی کرنی چاہیئے - پرشن ہوتا ہے - کہ ایسا ہونا کیسے سنبھو ہے؟ اس پرشن کے اُتر میں آریہ سماج کا جو نمبر ۱ اصول کام کر رہا ہے - وہ یہ ہے - کہ "وید سب ستیہ ودّیاؤں کی پستک ہے - وید کا پڑھنا پڑھانا اور سُننا سُنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے" - گویا واستو میں آریہ سماج کی جان کیول وید ہی ہے -

اگر آریہ سماجی وید بھگوان کو پڑھنا پڑھانا - اور سُننا سُنانا اپنے جیون کا لکشیہ بنا لیں - اور اس پر آروڑھ ہو جائیں - تو وہ سچے معنوں میں آریہ سماجی ہیں - اس اُدیش کی سدّھی کے لئے آریہ سماج نے اپنی جگہ سنستھائیں کھولیں - سکول - کالج اور گوروکل اسی حد تک آریہ سماجیوں کی شردّھا اور مانیہ کے پاتر ہیں جس حد تک وہ ویدوں کے پڑھنے پڑھانے اور سُننے سُنانے میں سہایک ثابت ہوتے ہیں - ایک سچے آریہ سماجی کی نظر میں وید مکھیہ ہے - اور سنستھائیں گون ہیں - آریہ سماج کے جیون میں جہاں سنستھاؤں کو پربلتا حاصل رہی - وہاں اب اس امر کی آوشیکتا معلوم ہوتی ہے - کہ گون کی نسبت مکھیہ لکشیہ کی پورتی کا زیادہ یتن کیا جائے - اور وہ یتن تب تک سپھلتا کو پراپت نہیں کر سکتا - جب تک آریہ سماجیں اس میں پورا پورا سہیوگ نہ دیں - اور یہ نشچے نہ کر لیں - کہ وہ وید کے پرچار کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے تیار ہونگی - اس بارہ میں پنجاب پرانت کی آریہ سماجوں نے گزشتہ سال میں جو یتن کیا ہے - اُس پر شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج ادھشٹاتا ویدپرچار وبھاگ کا نمی تکھت بیان پوری طرح پرکاش ڈالتا ہے - اور ویدپرچار کے متعلق آریہ سماجوں کی درشٹی کو کرتویہ پالن کی طرف آکرشت کرتا ہے :-

"میں نے کچھ دن ہوئے - ویدپرچار کا دھن بچیس ہزار روپیہ ہو جانے پر آریہ سماجوں کا دھنیہ واد کیا تھا - اس پر ایک آریہ سماج کے پردھان نے لکھا ہے - کہ آریہ سماج کے وستار تھا ویدپرچار کے لئے اُپدیشکوں کی ضرورت ہے - ان کے بنا کاریہ نہیں چل سکتا - اس لئے ویدپرچار کے اُپدیشکوں میں زیادتی ہونی چاہیئے - نہ کہ کمی - سات ہزار روپیہ کی جو بجٹ میں کمی رہی ہے - اس کے لئے یتن کرنا چاہیئے - ہر ایک سماج کے نام پندرہ پندرہ روپے اور لگا دینے چاہئیں - یا بڑی بڑی سماجوں کے نام علاوہ لگے دھن کے پچاس پچاس روپے اور لگا دینے چاہئیں -

کون سا ایسا اُپائے تھا - جو سبھا کی طرف سے نہیں کیا گیا - بڑی بڑی سماجیں جنہوں نے اپنے سالانہ جلسے نہیں کئے - اگر وہ کچھ بھی سہایتا ویدپرچار کے لئے کرتیں - تو یہ سات ہزار بھی ضرور جمع ہو جاتا جس سے مستقل فنڈ سے کچھ نہ لیا جاتا - مستقل فنڈ سے لے کر کب تک کاریہ چل سکے گا؟ یہ وچارنے کا وشے ہے - اور یہ لازمی ہے - کہ اُپدیشک اور کم ہوں گے - جب آریہ سماجیں اپنے فرض کو پورا نہیں کرتیں - تو سبھا کیا کر سکتی ہے؟ انسور کھنے پر تو سبھا کو پانچ چھ اُپدیشکوں کا پربندھ کرنے پر وادھت کر دیتی ہیں - اور ویدپرچار کے لئے اِدھر اُدھر کی باتیں سُنا کر ٹال دیتی ہیں - اُپدیشکوں کے کم ہونے پر وہ آریہ سماجیں بھی جو سبھا کی آگیا کا بھلی پرکار سے پالن کر رہی ہیں نقصان میں رہیں گی - اس بات کا مجھے بہت دکھ ہے - لیکن میرے پاس اس کا کوئی علاج نہیں - اس لئے سب آریہ سماجوں کو اس پر وچار کر لینا چاہیئے - کہ آیا نہیں آئندہ کیا کرنا چاہیئے؟ اس سال بھی جتنا ویدپرچار پر خرچ ہوا ہے - آمدنی اُس سے کم ہے - اس لئے اگلے سال کا بجٹ بنانا آسان نہیں ہے" :-

{ (سوامی) سوتنترانند ویدپرچار ادھشٹاتا }

پوجنیہ سوامی جی کی اُپرکت سوچنا کو پاٹھ کرتے ہوئے ہر ایک ویدک دھرمی کو دیکھنا چاہیئے - کہ مٹھی بھر احمدی کس سرگرمی سے اپنی مُردہ ہڈیوں میں جان ڈالنے کے لئے کوشاں ہیں - مدّت مدید گزری - اسلام کے حواریوں کو ہسپانیہ سے نکال دیا گیا - اور اُن کا وہاں نام و نشان نہ رہنے دیا گیا - لیکن اب لاہوری احمدیوں کو یہ خیال آیا ہے - کہ ہسپانیہ میں دوبارہ اسلام کا پرچار کیا جائے - اس غرض سے ان لوگوں نے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی زیر قیادت ہسپانیہ مشن جاری کیا ہے - اس مشن کو جاری ہوئے ابھی دیر نہیں ہوئی - کہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ نے ذیل کا اعلان کیا ہے :-

"پیشتر اس کے کہ ہسپانیہ مشن کا خیال پیدا ہوا - میں نے یہ فیصلہ کیا تھا - کہ میں اپنی ساری جائداد جو کہ اندازاً ایک لاکھ روپیہ کی ہے - انجمن کے ٹرسٹیوں کے حوالہ کر دوں - اور اگلے ہفتہ ہی اس کی رجسٹری کرا دوں" :-

یہ اعلان اس قابل ہے - کہ ہر ایک ویدک دھرمی اس کی اہمیت کو محسوس کرے - اور اس کا انوکرن کرنا اپنا فرض سمجھے - یاد رہے - ہم ویدک دھرمیوں نے صرف ہسپانیہ میں ہی وید کا پرچار نہیں کرنا ہے - بلکہ ہمارے پوجنیہ آچاریہ نے ہمارے ذمہ سنسار کے اُپکار کرنے کی ڈیوٹی لگائی ہے +

ایسی اوستھا میں کیا یہ کھید کا مقام نہیں ہے - کہ ابھی تک ہم نے سارے بھارت ورش میں پرچار کے کاریہ کی اہمیت کو پورن روپ سے انوبھو نہیں کیا ہے - اور اگر کیا بھی ہے - تو نہایت بے اعتنائی اور سرد مہری سے - اگر ہم نے ویدپرچار کی مہتا کو پورے طور پر انوبھو کیا ہوتا - تو یہ کیسے ممکن تھا - کہ ہماری شرومنی سبھا اپنے وارشک ادھیویشن میں ۳۲ ہزار کے بجٹ کو پاس کرتی - اور ورش بھر کی دوڑ دھوپ اور محنت کے بعد سبھا کے پاس صرف ۲۵ ہزار روپیہ ہی پہنچتا - اور وہ بھی تب جب کہ ویدپرچار وبھاگ کے پوجنیہ ادھشٹاتا بار بار آریہ سماجوں کو سوچیت کرتے رہے :-

آریہ پُرشو! آلسیہ کو تیاگو - اور ویدپرچار کے متعلق اپنے کرتویہ کو پورن کرنے کا درِڑھ نشچے کرو - نہ صرف بھارت ورش کے کونہ کونہ بلکہ دیپ دیپانتر کی توجہ تمہاری طرف لگی ہوئی ہے - اشانت سنسار آپ سے شانتی کے امرت کی یاچنا کر رہا ہے - اس وقت اگر آپ نے سنسار کی آشاؤں کو جنہیں آپ نے ہی جنم دیا ہے - پورن کرنے کے لئے پریاپت سامان مہیا نہ کئے - تو آپ ایسی غلطی کریں گے - جس کا خمیازہ آپ کو دیر تک بھگتنا پڑے گا - اور جس کی تلافی بہت کی دُگنی تگنی دوڑ دھوپ بھی نہ کر سکے گی :-

سبھا کا اجلاس

شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ساددھارن وارشک ادھیویشن امسال ۲۶ و ۲۷ مئی ۱۹۳۴ء کو منعقد ہوگا - ہمیں پورن آشا ہے - کہ اس وقت جملہ آریہ سماجوں کے پرتی ندھی ادھیویشن میں شامل ہو کر سبھا کو اس قابل بنائیں گے - کہ وہ آگامی ورش میں اپنی اردھ شتابدی پوری شان سے منا لے اور ویدپرچار فنڈ کو مستقل طور پر مضبوط کرنے کا نشچے کر سکے - اور جس شان کو وہ آج تک پہنچ چکی ہے اُس کو آئندہ چار چاند لگانے کے نہ صرف اُپائے سوچ سکے - بلکہ بھارت ورش سے باہر دیشوں میں پرچار کے سادھنوں پر بھی کھلی بھاونا سے وچار کر سکے :-

مئی میں سالانہ جلسے

امسال ماہ مئی میں ذیل کے نصف درجن سے زائد مقامات میں سالانہ جلسے ہونگے :-

۱ اوکاڑہ ۲ ننکانہ ۳ سیالکوٹ چھاؤنی ۴ فیروز پور چھاؤنی ۵ ڈیرہ بابا نانک ۶ مظفر گڑھ ۷ زیلا ۸

ان جلسوں کو کامیاب بنانے کے لئے سبھا نے اپنی طرف سے اُپدیشک اور بھجنیک بھیجنے کا کافی انتظام کر دیا ہے - اب مذکورہ آریہ سماجوں سے پرارتھنا ہے - کہ وہ سبھا کی اس بے وقت سہائتا کے بدلے یتھا شکتی ویدپرچار فنڈ کو مضبوط بنانے میں سبھا کی سہایک بنیں - اور جس قدر دھن زیادہ سے زیادہ بھیج سکتی ہوں بھیجنے کی کرپا کریں - تاکہ آگامی ورش کا بجٹ پوری سہولت سے تیار ہو سکے :-

مصالحت کی دوبارہ کوشش

عرصہ سے حکومتِ ہند اور کانگرس کے درمیان رسّہ کشی ہو رہی ہے۔ مہاتما گاندھی نے اپنی طرف سے اس رسّہ کشی کی عمر کو کم کرنے کی ہر ہا عزت کوشش کی۔ اور اسی غرض سے انہوں نے اپنی پیاری تحریک سول نافرمانی کو بھی معطل کر دیا۔ لیکن لارڈ ولنگڈن کی حکومت کچھ ایسے کند دماغوں کے مشورہ پر چل رہی ہے۔ کہ وہ اپنی طرف سے اس رسّہ کشی کو ختم کرنے اور مصالحت کوشی کا نام بھی نہیں لیتی۔ سر تیج بہادر سپرو، دوسرے ماڈریٹ لیڈر بہتیری کوشش کر چکے ہیں۔ کہ اس رسّہ کشی کو ختم کر دیں۔ لیکن ان کی کوششوں کو ذرا بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ اب اطلاع ملی ہے۔ کہ دو انگریز دیویاں جن کے نام مس اگاتھا ہیریسن اور مس موریل لیسٹر ہیں شملہ جا رہی ہیں۔ تاکہ مہاتما جی اور گورنمنٹ کے درمیان صلح کرا سکیں۔ دو ماہ ہوئے کہ مس لیسٹر نے صلح کرانے کی کوشش شروع بھی کی تھی۔ لیکن وائسریگل ہاؤس سے انہیں حوصلہ افزا جواب نہیں ملا تھا۔ لیکن اب چونکہ حالات تبدیل ہو چکے ہیں۔ اس لئے اغلب ہے۔ کہ ہندوستان کی ان دو مخلص بہی خواہوں کی کوشش بارور ہو سکے۔ اور دائمی مصالحت کا راستہ کھل سکے ؛

مذہبی آزادی کا ڈھونگ

افغانستان کے بڑے بڑے شہروں میں ہندوؤں کی کافی آبادی ہے۔ پچھلے دنوں جب افغانستان میں سیاسی شورش رہی۔ اس آبادی نے حکومتِ وقت کے خلاف کسی قسم کا مخالفانہ یا منافقانہ مظاہرہ نہیں کیا۔ بلکہ امن پسند طبقہ کی طرح برسرِ حکومت فریق سے عقیدت کا اظہار کیا۔ لیکن یہ سخت افسوس کا مقام ہے۔ کہ نہ ہی حکومت نادری نے اور نہ ہی حکومت ظہیری نے ان ہندوؤں کی وفا شعاری کی قدر کی ہے۔ حکومت ہندو آبادی سے اپنے مراسم وصول کرنے میں زبردستی کر رہی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس نے آج تک نہ ہی ہندوؤں کے لیے ان کی دھارمک ودیا پراپت کرنے کا کوئی پربندھ کیا ہے اور نہ ہی ان کو آج تک اقلیت سمجھ کر کسی قسم کا سیاسی Weightage دیا ہے۔ ایسی حالت میں افغانستان کی ہندو آبادی کا اپنی حکومت پر کسی قسم کا فخر کرنا بے موقع اور بے محل ہے۔ ضرورت ہے کہ حکومت افغانستان اپنی رعایا نوازی کا ثبوت دینے کے لیے برٹش انڈیا کے ہندوؤں کی نسبت افغانستان کے ہندوؤں کی نہ صرف سیاسی حیثیت بہتر بنانے میں بلکہ علمی حالت کو زیادہ اصلاح کرنے میں ممد و معاون

لالہ گوردتہ رام جی کو صدمہ

"پرکاش" کے پریمیوں تک یہ شوک جنک سماچار پہنچاتے ہوئے ہمیں بڑا ہی کھید ہوتا ہے۔ کہ آریہ جگت کے ان تھک سیوک شریمان ماسٹر گوردتہ رام جی ایڈووکیٹ لائل پور کا سپوگیہ دوہتا عزیز اجیت اس اسار سنسار سے ۵½ سال کی عمر میں چل بسا ہے۔ عزیز کو پہلے بخار کی شکایت ہوئی۔ اور آخر کار ٹی بی بخار نمونیا میں بدل گیا۔ اور عزیز اپنے سپوگیہ پتا لالہ پرتھوی راج جی اکونٹنٹ کالونی بینک کو داغِ مفارقت دے کر پرلوک کو سدھار گیا۔ ہمیں اور آریہ جگت کو اس صدمہ میں شریمان ماسٹر جی سے پوری پوری سہانوبھوتی ہے۔ اور ہم پرماتما سے ہاردک پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ عزیز کے رشتہ داروں کو دھیریہ پردان کریں ؛

باڈی گارڈ کی گولی سے ہلاک ہو گیا۔ یہ حملہ بتلاتا ہے کہ ابھی تک بنگال میں دہشت انگیزی کی تحریک کا خاتمہ نہیں ہوا۔ ہمارے خیال میں حکومت نے سختی کی پالیسی کا استعمال کافی سے زیادہ کر کے دیکھ لیا ہے۔ کہ وہ کامیاب نہیں ہو سکی۔ اب بہترین تدبر کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ حکومت مذکورہ پالیسی میں تبدیلی کر کے ان اسباب کی مکمل طور پر تحقیقات کرائے۔ جن کی بدولت نوجوان اس تحریک میں شامل ہوتے ہیں۔ اور پھر ایسی کوشش کرے جس سے وہ نوجوان بہتر شہری بننے کے قابل ہو سکیں ؛

منعقد ہوئی ہے۔ اس میں سب سے اہم ریزولیوشن یہ پاس کیا گیا ہے۔ کہ عورتوں کو میونسپلٹیوں کے انتخابات میں رائے دینے کا حق دیا جائے۔ جہاں تک ہم نے پنجاب کی میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کی انتخابی جد و جہد کا مطالعہ کیا ہے۔ ہم اس ریزولیوشن کو اتنا اہم قرار نہیں دے سکتے جتنا اس بات کو کہ میونسپل فنڈز کا جو آج کل بےجا استعمال ہو رہا ہے۔ اس کی روک تھام کیسے کی جائے۔ خاص لاہور میں جتنے ٹھیکے دئے جاتے ہیں۔ وہ ۵۰ فیصدی حالتوں میں ٹھیکے کہلانے کے مستحق نہیں۔ بلکہ دوست پروری کی ایک سبیل ہیں۔ اس لئے زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سبیل کو فوراً رد کیا جائے اور اسے آگے بڑھنے کا موقعہ نہ دیا جائے۔ اگر کانفرنس اس خرابی کی جڑوں میں کلہاڑا رکھتی تو وہ پنجاب کے لئے زیادہ مفید ثابت ہو سکتی ؛

نیا چیف جسٹس

سر شادی لال جی سوموار ۷ مئی کو ہائی کورٹ پنجاب کے چیف جسٹس کے عہدہ سے سبکدوش ہو گئے اور اپنے جانشین جسٹس مسٹر ینگ کو اپنے عہدہ کا چارج دے گئے ہیں۔ پنجاب کو اس بات کا بجا طور پر فخر ہے۔ کہ سر شادی لال نے عدالت گستری کی شان کو چار چاند لگا کر انصاف کی کرسی کی شان کو بڑھایا ہے۔ اور ہمیں آپ کے جانشین سے بھی یہ توقع رکھنی چاہیے کہ وہ اپنے پیش رو کی روایات کو قائم رکھنے کا پورا پورا جتن کریں گے۔ اور پنجاب جیسے مسلم نواز صوبہ میں اقلیتوں کے مذہب اور تمدن پر کسی قسم کی قانونی ضرب کو لگنے کی اجازت نہیں دیں گے ؛

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں ؛ (مینیجر)

پنجاب یونیورسٹی کے پنجابی بھاشا کے امتحانات

ایک ضروری نویدن

پنجاب پرانت کی آریہ (ہندو) جنتا یہ معلوم کر کے پرسن ہوگی۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے یتن دیوہار کرنے پر پنجاب یونیورسٹی نے پنجابی بھاشا کے امتحانات کو ہندی لپی میں لینے کا اصول منظور کر لیا ہے۔ اب صرف یہ پرشن وچار آدھین ہے کہ ان امتحانات کے لئے کیا کورس مقرر کیا جاوے؟ اس امر کی ضرورت ہے۔ کہ ان امتحانات کی فہرست کے مطابق ہر قسم کا کورس ہندی میں فوراً تیار کیا جائے۔ تاکہ یونیورسٹی کو امتحانات کے جلد رائج کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے ؛

اس لئے ہندی کے لیکھک سجنوں کو ہندی لپی میں پنجابی ساہتیہ تیار کرنے کی طرف دھیان دینا چاہئے۔ یونیورسٹی کورس میں اس وقت پنجابی بھاشا کی پریکشا کے لئے جو پستکیں مقرر ہیں۔ وہ بھی ہندی لپی میں پرکاشت ہونی چاہئیں ؛

(کرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون۔ لاہور)

میونسپل ریفارم کانفرنس

پچھلے دنوں لاہور میں جو میونسپل ریفارم کانفرنس دیوان بہادر رام ناتھ سنا کی صدارت میں

گورنر بنگال پر گولی

دارجیلنگ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ۸ مئی کو بعد دوپہر دو بنگالی نوجوانوں نے سر جان اینڈرسن گورنر بنگال پر گھوڑدوڑ کے میدان میں ریوالوروں سے حملہ کرنے کی ناکام کوشش کی۔ پولیس نے دونو حملہ آوروں کو جن کے پاس ریوالور تھے۔ فوراً مغلوب کر لیا۔ ان میں سے ایک مغلوب ہوتے وقت گورنر کے

[یو]نیورسٹی کے پو بارہ

[یو]نیورسٹی کے میٹریکولیشن اور سکول لیونگ [امتحان] کا نتیجہ نکل آیا۔ اس سال [اس امتحان] میں تقریباً ۲۱ ہزار لڑکے شامل ہوئے [جن میں سے] ۵۰ فیصدی کے قریب پاس ہوئے کامیاب [ہونے والے] کثرت بالا کالجوں میں جاکر والدین کو زیر بار [کریں گے یا] بیکاری کا شکار ہو کر رشتہ داروں کے [لئے وبال] جان ثابت ہوں گی۔ ایک مختصر سی تعداد کو [کسی دفتر] میں کوئی ادنیٰ ملازمت بھی مل جائے۔ لیکن [باقی] کے لئے ملازمت کا بندوبست ہونا [کم] از کم اس وقت تک ناممکن ہے۔ جب [تک وہ] اس ریڈہ ہیں۔ جو اس وقت برسرکار [ہیں۔ ہمارے] نقطۂ خیال سے اس امتحان اور [امیدوا]روں کی کثیر تعداد نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ [کہ اس] تعلیم سے نہ طلباء کو کوئی حقیقی فائدہ [پہنچتا] ہے نہ ان کے رشتہ داروں کو۔ ہاں [کچھ] فائدہ پہنچ رہا ہے۔ تو وہ محض یونیورسٹی [کو۔ ج]سے فی امیدوار پندرہ روپیہ کی آمدنی [ہوئی]۔ اور اس طرح تین لاکھ سے زائد [کی آمدن]ی میں مل گیا ہے ؛

[ش]اندار نتیجہ

[...] سکول لدھیانہ کے نتائج ہمیشہ ہی شاندار [رہے ہیں۔ او]ر یہ خوشی کا مقام ہے۔ کہ امسال بھی [اس سکول] نے اپنی پہلی شہرت کو قائم رکھا ہے [...] اس سکول سے ۱۶۰ لڑکے امتحان میں [شامل ہو]ئے جن میں سے ۱۳۶ لڑکے نمایاں حیثیت [سے پا]س ہوئے۔ گویا کامیاب طلباء کے لحاظ [سے اس] کا نتیجہ ۸۵ فیصدی رہا۔ مزید براں اس [کے] ۴۲ لڑکے فرسٹ ڈویژن میں کامیاب [ہوئے۔ اس] کی کامیابی اس لحاظ سے بھی قابل غور [ہے کہ لد]ھیانہ کے باقی ہائی سکول اس پہلو میں [اس کا مقابلہ] نہیں کر سکے کیونکہ ان کے کل ۴۸ لڑکوں میں [سے] ۴۷ طلباء پاس ہوئے ہیں۔
[یہ ش]اندار نتیجہ سکول کے ہوگیہ اور منتظم [...] ہیڈ ماسٹر رام لال جی۔ بی۔ اے۔ [...]ک رہنمائی دیتے ہیں۔ اور ہم آشا [کرتے ہیں کہ] آئندہ بھی ان کا سکول اپنی اس شان [کو قائم رکھنے] کی کوشش کرے گا ؛

[...]رو کا پالٹیکس

[...] گرگون "ستیہ دیو سمباد"، میں [...] ہی ہوری، بانی دیو سماج کے پولٹیکل [...] پر خوب اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ

جھوڑ کر پولٹیکل لائن میں بھی بہت مفید کام کرتے رہے ہیں۔ اور اپنی معقول دیہہ کے تیاگ سے پہلے وہ مسٹر گاندھی کی پولٹیکل لائن میں نہایت نقصان دہ چالوں کی بھی اچھی طرح قلعی کھول گئے ہیں۔ اور بھارت کے لئے سوراجیہ کی پراپتی کا بھی بالکل صحیح راستہ بتا گئے ہیں ؛؛
("ستیہ دیو سمباد"۔ ۸ر مئی ۱۹۳۶ء)

مذکورہ اقتباس پڑھ کر ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ ہم پہلے تو صرف اتنا جانتے تھے۔ کہ سوراجیہ کی پراپتی کے لئے یا تو کانگرس جدوجہد کر رہی ہے۔ یا لبرل فیڈریشن۔ اس سلسلہ میں سورگیہ گوکھلے۔ سورگیہ سریندرا بابو۔ سورگیہ لوکمانیہ تلک۔ پنجاب کیسری اور مہاتما گاندھی کے نام سب دنیا سے خراج تحسین حاصل کر رہے ہیں۔ لیکن اب ہمیں پتہ لگا ہے۔ کہ اس شہری فہرست میں دیو سماج کے بانی بھی شامل تھے۔ گویہ علیحدہ معاملہ ہے۔ کہ اس بات کا علم ان کے چیلے چانٹوں کے سوائے اور کسی کو نہیں ہے ؛

عمر کا گورکھ دھندا

آنجہانی مرزا قادیانی کو گزرے اب ۲۶ سال ہونے کو آئے ہیں۔ لیکن ان کی بدقسمتی سے ان کی عمر ابھی تک گورکھ دھندا بنی ہوئی ہے۔ اگر مرزا صاحب کے والدیار الدہ اس وقت زندہ ہوتے تو یہ گورکھ دھندا جلد حل ہو جاتا۔ لیکن چونکہ اس گورکھ دھندا کو مرزا صاحب کی تحریروں نے جنم دیا ہے۔ اس لئے یہ گورکھ دھندا حل ہونے میں نہیں آتا۔ مرزا صاحب تو خود اسی برس تک یا اس کے قریب عمر پانے کے مدعی تھے۔ لیکن ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء میں ملک الموت نے آپ کی عمر کی رسی کاٹ کر یہ ثابت کر دیا۔ کہ اسی سال تک دراز ہونے کی بجائے ۶۶ سال کی عمر میں ہی کٹ گئی۔ اور گورکھ دھندا پیدا کرنے والے کو اس جہان سے لیکر چلتی بنی۔ جب کہ قادیانی مدعی کی آسمانی منکوحہ جنازہ کے قریب بھی نہ پھٹکی۔ اور مولانا ثناء اللہ امرتسر میں مزے سے دندناتے رہے۔ اور کاذب کی لاش کو پہنچی معجزہ میں دفن ہوتے دیکھتے رہے ؛؛

متھراداس کالج موگہ

امتحان میٹریکولیشن کا نتیجہ نکل چکا۔ کامیاب طلباء کی ایک کثیر تعداد اب اپنی آئندہ تعلیم کے لئے کالجوں کا رخ کرے گی۔ جو طلباء اپنی

جلتے ہوں۔ ان کو ہم یہ ہدایت کریں گے۔ کہ وہ دیانند متھراداس کالج موگہ میں داخل ہونے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اس کالج میں جو سہولتیں ہیں۔ وہ اور کسی کالج میں نہیں پائی جاتیں۔ یہاں کا جیون سادہ اور سانوک ہے۔ چاروں طرف اخلاقی اور صحت بخش وا تاورن پایا جاتا ہے "کم خرچ و بالا نشین" والا معاملہ ہے۔ نیز یہاں کے نتائج ہمیشہ اچھے نکلتے رہے ہیں۔ اور سٹاف اعلیٰ اور قابل ہے۔ جہاں لاہور میں ایک طالب علم والدین کو چالیس پچاس روپیہ ماہوار خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ وہاں اس کالج میں بہت کم خرچ اٹھتا ہے۔ اور ہر قسم کی تعلیمی سہولتیں بھی میسر رہتی ہیں۔ الغرض اس کالج میں داخل ہو کر ایک طالب علم ہر حالت میں فائدہ میں رہتا ہے۔ نلے پنیر نانے پھلیاں

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ؛
(مینیجر)

مولانا شوکت علی بولے

مولانا شوکت علی کبھی مہاتما گاندھی کے رفیق تھے۔ لیکن جب فسادات کوہاٹ میں آپ نے اپنی اسلامی فطرت کا شرمناک مظاہرہ کیا۔ تو ہندو آپ سے بدظن ہوگئے۔ اور مولانا کو مسلمانوں کے پہلو میں پناہ لینے کا موقعہ مل گیا۔ یہ گراوٹ یہاں تک جا پہنچی ہے۔ کہ حال ہی میں آپ نے پریس کے ایک نمائندہ سے کہا۔ کہ میں نہیں سمجھتا۔ کہ ہندوؤں کو کیا حق حاصل ہے۔ کہ مسلمانوں کو مشترکہ انتخاب منظور کرنے کے لئے مجبور کریں۔ مسلمانوں کے خدشات درست ہیں کہ اگر انہوں نے مشترکہ انتخاب منظور کر لیا۔ تو ان کے مفاد کی اچھی طرح حفاظت نہیں ہوگی۔ کیونکہ گزشتہ دس سالوں میں مسلمانوں کا ہندوؤں سے اعتماد اٹھ گیا ہے ؛؛

مولانا کو بھول لگی ہے۔ ہندوؤں نے جہاں تک ممکن تھا مسلمانوں کی خلافت جیسے آڑے وقت میں مدد کی۔ لیکن یہ مولانا شوکت علی جیسے

قادیانی مشن کی حقیقت

ہم ویدک دھرمیوں کی نظر میں قادیانی مشن محض ایک دُکانداری ہے۔ اور اسلامی توہمات کا ایک ادنیٰ سا کرشمہ ہے۔ خود مسلمان اس مشن کے بانی کے متعلق بڑی ہلکی رائے رکھتے تھے۔ چنانچہ سر سید احمد خان نے جو کہ علیگڑھ کالج کے بانی تھے۔ قادیانی مشن کے بانی کے دعاوی کے متعلق ذیل کی رائے دی تھی:-

"ایک دفعہ سید صاحب نے ایک اخبار میں چھپوا بھی دیا تھا۔ کہ کسی سے الہامی پیشن گوئیوں کا ظہور میں آنا یا مکاشفات و مخاطبات اللہ سے مشرف ہونا ایک غیر ممکن امر ہے۔ اور اگر کوئی ایسا دعوےٰ کرے۔ تو وہ مجانین میں سے ہے۔ اور ایسے خیالات جنون کے علامات میں سے ہیں۔ اگر یہ خیالات دل میں راسخ ہو جائیں۔ تو پھر وہ پورا پورا جنون ہے"۔

(آئینۂ کمالات اسلام صفحہ ۲۲ کا حاشیہ)

اس واضح رائے کے بعد ہمارے لئے یہ مشکل ہے۔ کہ ہم آنجہانی مرزا صاحب کے جملہ دعاوی کو ایک مراقی زدہ کی ہذیانات تصور نہ کریں۔

گورونانک دیو کی توہین

نہ معلوم مرزائی حضرات کا سر کیوں پھر گیا ہے؟ وہ نہ آؤ دیکھتے ہیں۔ اور نہ تاؤ۔ جھٹ دوسرے مذاہب کے بانیوں کو بدنام کرنے کے درپے ہو جاتے ہیں۔ مرزائیوں کا مشائع شدہ اخبار "نور" "حضرت بابا نانک کا مذہب" کے عنوان سے ذیل کی شر انگیز سطور شائع کرتا ہے:-

"متعدد مقامات پر بھی معلوم ہوا۔ کہ جناب حضرت بابا نانک صاحب نے مسلمانوں کے ساتھ السلام علیکم ہی کہا۔ اور رام رام یا ست سری اکال بطور سلام کے کبھی استعمال نہیں کیا۔ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ کہ جناب بابا نانک صاحب کسی مصلحت کے طور پر اسلام علیکم کہہ دیا کرتے ہوں"۔

("نور" قادیان۔ ۳ مئی ۱۹۳۴ء)

مذکورہ سطور کو لکھنے کے بعد ہم یہی کہہ سکتے ہیں۔ کہ "نور" نے گورو نانک دیو کو بدنام کرنے کے لئے ایک بہتان شائع کیا ہے۔ جہاں تک تاریخ شاہد ہے۔ گورو نانک دیو کبھی بھی اسلام علیکم کا جملہ استعمال نہیں کرتے تھے۔ بلکہ کچھ اور ہی بولا کرتے تھے۔

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پُرش کا فرض اولین ہے۔

اجتماعِ ضدین

نہ صرف مرزائیت ہی چوں چوں کا مربہ ہے۔ بلکہ خود مذہبِ اسلام بھی اجتماع ضدین کا مجموعہ ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کا سرکردہ اخبار "اہلحدیث" امرتسر ذیل کی سطور شائع کرتا ہے:-

"ویل کے معنی میں علما کا اختلاف ہے۔ حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں۔ کہ یعنی جہنم میں ایک بڑا گہرا بدبودار غار ہے۔ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپکے۔ تو تمام دنیا ہلاک ہو جائے۔ اور حضرت ابن عباس رض فرماتے ہیں۔ کہ یعنی جہنم کا ایک نالہ ہے۔ اور جہنم کے تمام نالے اس کی شدت حرارت کی وجہ سے روزانہ ہر بار اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں۔ ۔۔۔ تارک اور تارک جماعت کے لئے ہے۔ اور حضرت عطا رضی اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ یعنی جہنم میں ایک نالہ ہے۔ جس میں خون اور پیپ بہتا ہے۔ اور حضرت کعب فرماتے ہیں۔ یعنی جہنم میں ایک بڑا گہرا اور گرم نالہ ہے۔ اس میں ایک کنواں ہے۔ جس کو ہیت کہتے ہیں۔ جب دوزخ ٹھنڈی ہوتی ہے۔ تو اس کے تیز کرنے کے لئے وہ کنواں کھولا جاتا ہے۔ اور دوزخ اس سے تیز اور شعلہ زن ہو جاتی ہے"۔

("اہلحدیث" امرتسر۔ ۴ مئی ۱۹۳۴ء)

مذکورہ روایات غلط ہیں یا صحیح۔ ہمیں ان سے واسطہ نہیں۔ ہم تو یہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ یہ روایات اسلام کو اجتماع ضدین کا سلسلہ ثابت کرتی ہیں۔

توبہ کے آثار

مرزائیوں کے پنجہ میں جو ایک دو سکھ پھنسے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ مرزائیوں کے سلوک سے تنگ آ گئے ہیں۔ اور اب قدم بہ قدم مرزائی جال سے نکلنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایڈیٹر "نور" قادیان جو پہلے کسی سکھ خاندان سے تعلق رکھتا ہوگا۔ لکھتا ہے۔ کہ

"اسلام نے نو مسلم کا خطاب "شیخ" رکھا ہے۔ میرے دل میں اس خطاب کے لئے احترام ہے۔ مگر ایک سکھ نو مسلم کے لئے اس کا پہلا خطاب تبلیغی نقطۂ خیال سے زیادہ مناسب ہے۔ اس لئے یہ بہتر ہے کہ ایک سکھ نو مسلم کو "شیخ" کی بجائے "سردار" کے لفظ سے مخاطب کیا جائے۔ جب ایک سکھ ہمیں بحالتِ سکھ ملتا ہے۔ تو ہم اسے "سردار" کے لفظ سے مخاطب کر کے محض تحریز اور خوشی محسوس کرتے ہیں۔ مگر جب وہ مسلمان ہو جاتا ہے۔ تو ہم اس خطاب کے استعمال میں نسبتاً کنجوسی سے کام لیتے ہیں۔ جو ایک معیوب امر ہے"۔

("نور" قادیان۔ ۴ مئی ۱۹۳۴ء)

شکر ہے ایڈیٹر "نور" کو آخر ہوش آنے لگا ہے۔ اگر وہ زیادہ غور کریں گے۔ تو ان کا ضمیر ہی خود ان کو شہادت دے گا۔ کہ گورو گوبند سنگھ جی کے شہید صاحبزادگان کی یاد ان سے ہرگز یہ تقاضا نہ کرتی تھی۔ کہ وہ اپنے سکھ دھرم کو چھوڑ کر ختنہ کرنے والے مذہب میں شامل ہوتے۔

شر انگیز تقسیم

مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر نے اپنی ریاست میں اسمبلی قائم کر کے مسلمانوں کے شور و غوغا کو تو قدرے شانت کر دیا ہے۔ لیکن دلت جاتیوں کے ہندوؤں کو سکھ اور غیر سکھ کے دو غیر قدرتی حصوں میں تقسیم کر کے ایک نئی اُلجھن کھڑی کر دی ہے۔ اس الجھن سے کوئی فائدہ متصور تو نہیں ہو سکتا۔ ہاں یہ نقصان ضرور ہو سکتا ہے۔ کہ اچھوت ہمیشہ کے لئے دو حصوں میں بٹ جائیں۔ اور ریاست کے اندر اس تقسیم سے ویسا ہی سوال کھڑا ہو جائے۔ جیسا کہ مدراس پرانت میں براہمن اور نان براہمن کی تقسیم سے پیدا ہو کر وہاں کی ہندو آبادی کے لئے باعث تشویش ثابت ہو رہا ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ اس نئی تقسیم کے خلاف ہندو جاتی کا ہر ایک ہتیشی پُر زور آواز بلند کرے۔ اور اس وقت تک دم نہ لے۔ جب تک کہ اس غیر قدرتی تقسیم کو منسوخ نہ کرا دے۔

مخفی تفسیر

"پیغام صلح" والوں نے آخر کار قادیانی مرزائیوں کے امام کی ان خفیہ کوششوں کا جو وہ اپنی مخفی تفسیر کو فروخت کرنے کے لئے کر رہا ہے بھانڈا چوراہے میں پھوڑ دیا۔ اور بھانڈہ پھوڑنے کا ذیل کے خفیہ خط کا عکس ۲۳ مئی کے "پیغام صلح" میں شائع کر دیا:-

"تفسیر القرآن مصنفہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کا چھپا ہوا ارسال خدمت ہے۔ اس کے متعلق حضور کا ارشاد ہے۔ کہ تکمیل اشاعت سے قبل کسی کو بھی احمدی ہو یا غیر احمدی۔ نہ دکھائیں۔ اگر کسی امر کے متعلق ثابت ہوا۔ کہ اس نے ایسا کیا ہے۔ تو اس کی داخل کردہ قیمت تفسیر القرآن واپس کر دی جائے گی۔ اور آئیندہ کبھی کتاب نہیں دی جائے گی"۔

تفسیر القرآن ہو۔ اور اس کے متعلق اس قدر رازداری سے کام لیا جائے۔ اس میں کچھ نہ کچھ راز معلوم ہوتا ہے۔ یا تو تفسیر ناکمی ہے یا تفسیر کنندہ کو اسے پبلک میں لانے سے شرم محسوس ہوتی ہے۔ اور وہ پیری مریدی کے داؤ گھات سے اسے فری میسنری کی باتیں بنانا چاہتا ہے۔ بہرحال کوئی وجہ ہو۔ اس مخفی تفسیر کا وجود قادیانیت کی شہرت کو کسی بھی رونق میں پیش نہیں کرتا۔

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

تجارتی غرض

خلیفہ صاحب قادیان اپنی لاثانی تفسیر کے متعلق جو پردہ داری اور رازداری سے کام لے رہے ہیں اس میں کچھ نہ کچھ کالا ہے۔ اس کالا کا راز فاش کرتے ہوئے "پیغام صلح" لکھتا ہے۔ کہ:-

"بہت سے دوستوں نے تو یہ نتیجہ نکالا کہ مدنظر فقط تجارت ہے۔ جب خریدار کے سوائے کسی دوسرے کو اس تفسیر کا پڑھنا حرام اور موجبِ خسران ہے۔ تو لازمی بات ہے۔ کہ ایک ایک محمودی بلکہ ہر ایک محمودی خاندان کا ایک ایک فرد اس آسمانی آبِ حیات سے مستفیض ہونے کے لئے اسے خریدے گا۔ اور کتاب کثرت سے بکے گی۔ لیکن میری اپنی ناچیز رائے یہ ہے۔ کہ فقط اتنا ہی نہیں ہے۔ اس میں کیا شک ہے۔ کہ اندریں حالات کتاب کی فروخت بکثرت ہوگی اور روپیہ خوب آئیگا"۔

("پیغام صلح"۔ ۲۳ مئی ۱۹۳۴ء)

"پیغام صلح" جس نکتہ پر مبلغ تجربہ کے بعد آج پہنچا ہے۔ اس پر شہیدِ صادق جناب مرزا کے وقت پہنچ گئے تھے۔ جب آپ نے قادیانی مشن کا ذکر کرتے ہوئے ...

آریہ اناتھ آلیہ مظفر گڑھ پنجاب آپکے دان کا مستحق ہے

یہ اناتھ آلیہ عرصہ زائد از ۲۶ سال سے ... جاری کیا تھا۔ اس جگہ اناتھوں کو تعلیم دلا کر صنعتی تعلیم و اعلیٰ تعلیم کا پربندھ کیا جاتا ہے۔ جب یہ آج تک سینکڑوں اناتھ لائق بنکر اپنی روزی کما رہے ہیں۔ ... بہت سے مستحق اناتھ داخل نہیں ہو سکتے۔ مکان بہت تھوڑا ہے۔ ایک کمرہ بنوانا ضروری ہے۔ ... دانی پرشوں سے ونتی ہے۔ کہ اس اناتھ آلیہ کی ... کے موقعہ پر یاد رکھیں ... اور ہر دان کے ... کے بھیجنے کی ... بنیں۔

نویدک:- پنڈت راجندر پرشاد بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ایڈووکیٹ پردھان

اسلامی جگت پر ایک سرسری نظر

بعض مسلمان کئی دفعہ ایسی اوچھی باتوں پر اتر آتے ہیں۔ کہ اُن کی حرکات کو دیکھ کر ایک غیر جانبدار شخص کو ان کی ذہنی حالت پر رونا آتا ہے۔ اخبار "سرفراز" لکھنؤ شناکی ہے۔ کہ مولوی شیخ عبدالشکور نے اپنے ایک وعظ میں شیعوں کو یہ چیلنج دیا ہے۔ کہ اگر کوئی شیعہ اپنی کتابوں سے حضرت علی کا مذہب ثابت کر دے۔ کہ خلفائے ثلاثہ کو چھوڑ دینے کے اور یہ بتلا دے۔ کہ کیونکر شیعوں کا ایمان قرآن پر کیونکر قائم رہ سکتا ہے۔ تو صاحب موصوف خود بھی شیعہ ہو جائیں گے۔

(ملاحظہ ہو "سرفراز" لکھنؤ۔ یکم مئی ۱۹۳۴ء)

معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب کے اندر یہ والی حیرت خود کر آئی ہے۔ اور وہ یہ سمجھنے سے معذور ہیں۔ کہ اگر حضرت علی کو عرب میں خلیفہ تسلیم کر لیا گیا۔ تو محض اس اعتقاد اور یقین پر۔ کہ وہ ایک مخلص مومن ہیں۔ اور اس بات کے اہل ہیں۔ کہ مومنوں کے امیر بن سکیں۔ اگر ایسا نہیں تھا۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے حضرت علی کی خلافت کو تسلیم کیا۔ وہ در اصل مسلمان نہ تھے۔

مسلمانوں کے اندر جتنی رواداری ہے۔ اگر اس کا حال جاننا چاہو۔ تو یہ دیکھو۔ کہ مسلمانوں کا ایک فرقہ دوسرے فرقے سے کیا سلوک روا رکھتا ہے۔ ہندوستان میں سب سے بڑی اسلامی درسگاہ علیگڑھ مسلم یونیورسٹی ہے۔ وہاں شیعوں سے جس قسم کا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"علیگڑھ مسلم یونیورسٹی پر شیعوں کا اتنا ہی استحقاق ہے۔ جتنا کہ غیر شیعہ حضرات کا ہے۔ کیونکہ علی گڑھ کالج کے قیام سے آج تک شیعوں نے اقلیت میں ہونے کے باوجود بھی دوسری جماعتوں سے کم مالی اور اخلاقی امداد نہیں دی۔ لیکن امر حیرت انگیز ہے۔ کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں شیعوں کے ساتھ مساوات کا برتاؤ نہیں کیا جاتا۔ تعلیم دینیات کے لیے سنیوں کے ڈین اور لیکچرار کی جو تنخواہیں مقرر ہیں۔ وہ شیعوں کے ڈین کی نہیں ہیں۔ اور نہ اُن کے وہ اختیارات ہیں۔ یونیورسٹی کورٹ میں بھی شیعوں کی تعداد خال خال ہے۔ سنی شیعہ دینیات پر جو خرچ ہوتا ہے۔ اس کا چوتھائی بھی شیعوں کے شعبہ دینیات پر خرچ نہیں ہوتا۔ اور یونیورسٹی کی طرف سے شیعوں کو اس کی بھی آزادی نہیں دی گئی ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت سے کسی شیعہ ڈین اور لیکچرار کو

منتخب کر کے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ارباب حل وعقد سے اس کی سفارش کر سکیں۔ کہ اس کا تقرر عمل میں لایا جائے"۔

("سرفراز" لکھنؤ۔ یکم مئی ۱۹۳۴ء)

مسلمان ویسے تو یہ دعوی کرتے ہیں۔ کہ اُن کے مذہب میں اخوت کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ لیکن اس اخوت کا ثبوت اگر کوئی دیکھنا چاہے۔ تو محرم کے دن ملتا ہے۔ جبکہ شیعہ لوگ اپنے تعزیئے لے جاتے ہیں۔ اور سُنیوں کی کسی مسجد کے سامنے سے گزرتے ہیں۔ لاہور میں تو یہ نظارہ بھاٹی دروازہ کی اونچی مسجد کے سامنے دیکھنے میں آتا ہے۔ لیکن لاہور سے باہر اس دفعہ جس طرح دیکھا گیا ہے۔ اس کا حال بھی سنیئے۔

اخبار "سرفراز" لکھنؤ جو کہ شیعہ کمیونٹی کا آرگن ہے۔ شکایت کرتا ہے۔ کہ:۔

"لدھیانہ کے ان نام نہاد مسلمانوں کا طرز عمل قابل نفرین ہے۔ جنہوں نے شیعوں کے ماتمی جلوس پر بلا وجہ اعتراض کیا۔ کہ ان میں نوحہ پڑھے جاتے ہیں۔ علم چھیننے کی کوشش کی۔ اور اس وقت منتشر ہوئے۔ جبکہ وہ اپنی کثرت اور غلبہ سے حکام کو بھی اس امر پر مجبور کر چکے۔ کہ نوحہ اور ماتم بند کر دیا جائے"۔

("سرفراز" لکھنؤ۔ یکم مئی ۱۹۳۴ء)

خیر یہ تو ہوا برٹش انڈیا کے سُنیوں کا طریق کار۔ اب ایک اسلامی ریاست کے مسلم حکام کی خوش سلیقگی سنیئے۔ وہی اخبار لکھتا ہے:۔

"ان مظالم کے ساتھ ساتھ ہم نے اسے کم افسوس کے ساتھ معلوم نہیں کیا۔ کہ نام نہاد اسلامی ریاست مالیر کوٹلہ میں ایسی ناواجب پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ کہ عزاداران امام مظلوم کو مراسم عزا سے دست کش ہونے پر مجبور ہونا پڑا"۔

("سرفراز"۔ یکم مئی ۱۹۳۴ء)

لدھیانہ کے سُنیوں کو جانے دو۔ مالیر کوٹلہ کے مسلم حکام کا بھی ذکر بند کر دو۔ لیکن اگر یہ دیکھنا ہے۔ کہ سُنی مسلمان افسر بھی اکثر اپنے شیعہ بھائیوں کی کس طرح دل آزاری کرتے ہیں۔ تو ذیل کی سطور کو ذرا غور سے پڑھیئے:۔

"بھیول پور کی طرح بنارس میں بھی وہاں کے کوتوال شہر کی عنایت کے ماتحت جو مسلمان کہے جاتے ہیں مسلمانان بنارس میں عام ہیں۔ کہ وہ شیعہ ہوں یا سُنی۔ جو برہمی پیدا ہوئی۔ وہ بالکل حق بجانب تھی۔ اور اس سلسلہ میں پولیس کے ہاتھوں ایک مسلمان کوتوال صاحب کی سرکردگی میں تعزیہ کی جو اہانت روا رکھی گئی۔ اس کو دیکھنے پر یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ جب مسلمانوں کا خود مسلمانوں سے یہ سلوک ہے۔ تو ہندوؤں سے اُن کی جارحانہ روش پر کیا شکایت کی جائے؟"

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں:۔

(مینیجر)

ناستک منڈلی کی ایک پوجنیہ یاترا

لوگ کہتے ہیں۔ کہ آنجہانی پنڈت ستیانند اگنی ہوتری پہلے برہمو سماجی تھے۔ اور بڑے شعلے پرم دیو پرماتما کی آرادھنا اور پرارتھنا کیا کرتے تھے۔ لیکن جب آپ نے فیروزپور میں ایک مقدمہ ہارا۔ تو پرماتما سے ہی منکر ہو گئے۔ اور برہمو سماج کو تلانجلی دے کر نئے مجذوب بننے کے درپے ہو گئے:۔

آپ نے صرف مجذوب بننے پر ہی اکتفا نہ کیا۔ بلکہ خود خدا بننے کی دھن میں آپ نے ایک نئے ناستک پنتھ کی بنیاد ڈالی۔ اور بنیاد ڈالنے کے بعد اسے ڈارون ازم کی کھاد ڈال کر ترو تازہ کیا۔ اور جب وہ ترو تازہ ہو گیا۔ تو وکاس واد کی ایسی باڑ ڈالی۔ کہ وہ اس قابل ہی نہ رہا۔ کہ اس باڑ کی چار دیواری سے باہر نکل سکے:۔

آنجہانی پنڈت صاحب کو گزرے چند سال ہو چکے ہیں۔ آپ کے مرنے کے بعد آپ کے چیلے چانٹوں کے دل میں یہ دھن سمائی ہے۔ کہ وہ اپنے اپور دیو گورو کے جنم ستھان کی یاترا کریں۔ اور مردم پرستی کی آخری کڑی کو گرد لگائیں۔ چنانچہ

اس غرض سے پچھلے سال سے ان ناستکوں کی ایک یاترا پارٹی دیو گورو کے جنم ستھان کی یاترا کرنے کے درپے ہے:۔

لیکن "ستیہ دیو سمباد" کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ یاترا بھی والبسٹر کے دورے سے کم نہیں ہے۔ چنانچہ یاتریوں کی ٹولی کے انچارج نے یاترا شروع کرنے سے پہلے تقریباً نصف درجن مقامات کے دیو سماجی ڈپٹی کمشنروں کو پروانہ راہداری تیار رکھنے کے لئے سوچنا دی:۔

اگر غیر دیو سماجی ان دیو سماجی ڈپٹی کمشنروں کے نام جاننا چاہیں۔ تو وہ دہلی میں جا کر سردار ایشور سنگھ ٹھیکیدار کو پکڑیں۔ رڑکی جا کر لالہ لاہوری مل کو اور سہارنپور جا کر لالہ موہن لال کو اور انبالہ جا کر لالہ منشی لال کو اور سیوال میں سردار بشن سنگھ کو۔ ہاں اگر وہ اکبر پور کی جھانکی کہ دیو گورو صاحب جنم تھے۔ سیر کرنا چاہیں۔ تو دیو گورو کے بھتیجے سیمان پنڈت شام لال اگنی ہوتری اور پنڈت رام لال اگنی ہوتری کے چرنوں کو ہاتھ

لگا کر پنیہ کے بھاگی بنیں:۔

لیکن ایسا کرنے سے وہ کرپا کر کے رڑکی جہاں کہ دیو گورو نے تعلیم پائی تھی۔ اور بعد میں جہاں وہ سروینگ ماسٹر مقرر ہو گئے تھے۔ جانے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ وہاں ایسے سخت دل آستک رہتے ہیں۔ کہ انہوں نے اس نرالی دیو منڈلی کو یاترا کرنے ہوئے بھی رڑکی کالج میں جانے کی اجازت نہ دی۔ اور ساری یاترا پارٹی میں سے صرف ۶ آدمیوں کو اندر جانے کی راہداری دی۔ باقی سب کی دل کی حسرتیں دل کی اندر رہ گئیں:۔

اکبر پور پہنچ کر جہاں آنجہانی پنڈت ستیانند اگنی ہوتری کا متبرک جنم ستھان ہے۔ آپ جب اُن کے بھتیجے صاحبان کو جن کے نام نامی شام لال اگنی ہوتری اور رام لال اگنی ہوتری ہیں۔ ملیں۔ تو ملنے سے پہلے جب اُن کے محل کے دروازہ پر پہنچیں۔ تو ذیل کا دیو سماجی رٹیمنٹ کا گرم دم لیں:۔

پوش بدی پرتی پدا کا دن تھا اکبر پور کا تھا ستھان
انیس سو اور سات بکرمی سمت جنمے دیو گورو بھگوان

بھوکمپ پیڑتوں کے پرتی ہمارا کرتویہ

(شری نارائن سوامی جی کا مونگھیر میں بھاشن)

سمجھتا ہوں۔ میں آپ لوگوں کو صاف بتلا دینا چاہتا ہوں کہ بہار پر جو آپتی آئی ہے۔ وہ آپ لوگوں کے پاپوں کا پھل نہیں ہے۔ میں کبھی ایسا ماننے کو تیار نہیں۔ کہ آپ لوگوں نے ہی سب سے ادھک پاپ کیا تھا۔ جس کا پھل پرماتما نے دیا ہے۔ بہار کا بھوکمپ ایک ایسی پراکرتک گھٹنا ہے۔ جیسی گھٹنائیں سنسار میں پراے سبھی دیشوں میں سمے سمے پر گھٹت ہوا کرتی ہیں۔ سانکھیہ شاستر کا آدیش منشیہ کو تین پرکار کے دکھوں سے بچنے کے سادھن بتلانے کا ہے۔ منشیوں کو تین پرکار کے دکھ ہوا کرتے ہیں:-

۱- آدھی دیوک۔ جو دکھ منشیہ کو آکاش میں پراپت ہوتے ہیں جیسے اولے گرنا۔ بجلی گرنا۔ اتی درشٹی ہونا۔

۲- ادھی بھوتک۔ وہ دکھ ہیں جو منشیوں کو پرتھوی سے پراپت ہوتے ہیں۔ جیسے بھوکمپ ہونا۔ جوالا مکھی کا پھوٹ جانا اور کسی ہنسک پشو انیادی سے دکھ پراپت کرنا۔ بہار پرانت کا بھوکمپ بھی ایسا ہی ادھی بھوتک دکھ ہے۔

۳- ادھیاتمک۔ ایسے دکھ ہیں۔ جو شریر اور آتما سے سمبندھ رکھتے ہیں۔ اوشدھ جیسا کوئی ویسا ہی پائے۔

بھوگال فلاسفی

بہار کے بھوکمپ سے پہلے کانگڑہ کا بھوکمپ ہوا تھا۔ جیسے ۲۰ ورش سے ادھک سمے ہو گیا ہے اسی پرکار جاپان کا بھی بھوکمپ ۱۰ برس پہلے ہوا تھا۔ بھارت ورش میں بھوکمپ بہت دنوں کے بعد ہوتا ہے۔ کنتو انیہ دیشوں میں تو ایسی دُرگھٹنائیں ادھک تر ہوا کرتی ہیں۔ ستاروں کے ٹوٹنے سے لاکھوں من لوہا اور انیہ دربیہ گر کر لاتعداد لوگوں کا ناش کر دیتے ہیں۔ تاروں کے ٹوٹنے سے ہوئے گڑھے دیدیہ انگلینڈ کے نقشہ امریکہ کے بھی اب تک دکھائی دیتے ہیں۔ بھارت ورش کے بھی کچھ دنوں پہلے گوم میں بچھو نگرو گیا گیا ہے۔

کرم سدھانت

میں یہاں پر کرم سدھانت کے وشے میں دو چار موٹی موٹی باتیں کہہ دینا چاہتا ہوں۔ جیسے کرم ہم کرتے ہیں۔ ان کے پھل ہمیں بھوگنے پڑتے ہیں۔ دوسروں کے کرم ماتر (کرم پھل نہیں) سے بھی ہمیں سکھ یا دکھ بھوگنے پڑتے ہیں۔ اس کو آپ ایک اداہرن سے سمجھیں۔ ایک گرہست ہے۔ کوئی چور اس کے یہاں چوری کرتا ہے۔ چوری روپ دُشٹ کرم کا پھل تو اس چور کو بھوگنا ہے۔ پرنتو اس کی چوری کرم ماتر سے اس گرہست کو بھی دکھ اٹھانا پڑتا ہے۔ بہار پر بھوکمپ آیا۔ دوسرے دوسرے پرانت والے لوگوں نے یا اس پرانت کے ہی جو لوگ دکھ سے بچے ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی اس کی سہائتا کی۔ اتنے اس ستکرم سے آپ کو کچھ سکھ پہنچا۔ اس لئے وید میں ایک بڑا اچھا منتر آیا ہے:-

"शन्न: सुकृतो सुकृतानि सन्तु"

ارتھات (سکرتوں) اُتم کرم کرنے والوں کے (سکرتانی) اچھے کرم (شن:) ہمارے لئے (شم) کلیان کاری ہوویں۔ کیونکہ ہم ہی بڑی اچھے ہیں۔ اور ہمارے پڑوسی پاپشٹ واسی برے ہوں۔ تو ان کی وجہ سے ہمیں مع ہم اچھے ہوتے ہوئے بھی دکھ اٹھانے پڑیں گے۔ اس لئے وید نے اپدیش کیا:

"जीवेभ्य: मा प्रमद"

اتر جیووں کے پرتی ہیں ان کے سدھار کے وشے میں پرماد یا آلسیہ نہ کرو:۔

پرو اُپکار

منشیہ کو چاہئے کہ یدی وہ اپنا کلیان چاہتا ہے تو اپنے کو اچھا بناوے۔ اور ساتھ ہی دوسروں کو بھی اچھا بناوے۔ اس لئے آریہ سماج کا نواں نیم بتلاتا ہے۔ کہ "پرتیک کو اپنی ہی اُنتی میں سنتشٹ نہ رہنا چاہئے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے"۔ آریہ سماج کا چھٹا نیم یہ بتلاتا ہے۔ کہ سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے۔ ارتھات شاریرک۔ آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔ اس نیم نے اپنا ہی اُپکار کرنا نہیں۔ اور اپنے پڑوسی اپنی جاتی اپنے دیش کا اُپکار نہیں۔ بلکہ سنسار کا اُپکار کرنا بتلایا۔ یہ ایک ایسی گہری فلاسفی ہے۔ کہ جس نے اسے سمجھا۔ اس کا کلیان ہوا۔

"رام راجیہ"

رامچندر کا راجیہ بڑا آدرش سمجھا جاتا ہے۔ یہاں کوئی اچھی بات ہوتی ہے۔ لوگ کہتے ہیں "رام راجیہ" ہے۔ "رام راجیہ" کا یہ ارتھ نہیں۔ کہ اس سمے سب لوگ اچھے ہی تھے۔ اس سمے بھی لو راون تھا ہی۔ پرنتو اس سمے ادھک لوگ "اچھے" وچار کے تھے۔ ادھک بُرے ہونے کا کارن ہے۔ ملیچھ کرتویہ سے چیت ہونا۔ دوسرے کی بھلائی نہ کر سکنا۔ یہاں آپتی آئی۔ دوسرے دوسرے پرانتوں کے لوگ یہاں سہائتا کے لئے آئے۔ یہاں کے لوگوں نے بھی سہائتا کی۔ لیکن ان سب لوگوں نے کچھ ادھک نہیں کیا۔ کیول اپنا کرتویہ پالن کیا۔ یدی وہ ایسا نہیں کرتے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ بڑے پاپی ہوتے +

ریلیف ورکس

ایک بات جو منشیہ کو ونشیش روپ سے سمجھ لینی چاہئے۔ وہ یہ ہے کہ منشیہ ان آدھی دیوک آپتیوں کو کس پرکار دور کر سکتا ہے۔ ہر ایک زمین میں بھوکمپ ہوتے آئے۔ اولے انیادی گرتے۔ ان سب دکھوں کو دور کرنے کا اپائے ہم سوچ کر سکتے ہیں۔ گرمی پڑتی ہے۔ ایک منشیہ اس سے ادھک سُوکھ انوبھو کرتا ہے۔ دوسرا منشیہ اسے کچھ بھی نہیں سمجھتا۔ جس منشیہ نے ادھک گرمی سہنے کی عادت بنا لی ہے۔ وہ کٹھن گرمی میں نہیں گھبراتا۔ دکھ جب آتا ہے۔ ہم بہت گھبرا جاتے ہیں۔ کیونکہ ہم نے دکھ سہنے کا ابھیاس نہیں کیا۔ مہابھارت میں ایک کتھا ہے جب ستیہ بھاما دروپدی سے ملنے کے لئے گئی۔ تو دروپدی نے اسے بہت طرح کے اپدیش دیئے۔ وہ سب اپدیش ہمارے پرکرن سے سمبندھ نہیں رکھتے۔ اس لئے میں ان کا ورنن یہاں نہیں کرتا:۔

سہن شیلتا

ایک بات جو دروپدی نے ونشیش روپ سے کہی یہ ہے:

"सुखं सुखेनेह न जातु लभ्यं दुःखेन साध्वि लभते सुखानि"

ارتھات سُکھ کو سُکھ سے سُکھ ملتا ہے۔ آرام طلب بننے سے نہیں ملتا۔ وید میں پرماتما سے پرارتھنا کی گئی:۔

"सहोऽसि सहो मयि धेहि"

ارتھات پرماتمن! تم سہن شیل ہو۔ ہمارے اندر سہن شیلتا دھارن کراؤ۔ سنسار کے اندر بہت سے ناستک پرماتما کو برا بھلا کہتے ہیں۔ کسی کو کوئی دکھ ہوتا ہے۔ تو وہ پرماتما کو گالی تک دینے کو تیار ہو جاتا ہے۔ پرنتو پرماتما سہ لیتا ہے۔ جس پرکار ایک پہاڑ ڈھیلے کی چوٹ کو سہہ لیتا ہے۔ اسی پرکار پرماتما ہماری باتوں کو سہہ لیتا ہے۔ سہن شیلتا سیکھو۔ جو جتنا آرام طلب ہے۔ اتنا ہی دکھی ہوتا ہے:۔

اہنکار بھاو

جگت کی دو اوستھائیں ہوتی ہیں۔ ویہ درشٹی اور سمہ درشٹی۔ جگت جب بنتا ہے۔ تو ویہ درشٹی سے سمہ درشٹی کے روپ میں آ جاتا ہے۔ ویہ درشٹی اور سمہ درشٹی ان دو اوستھاؤں کے بیچ میں ایک مکھیہ چیز ہے۔ جسے اہنکار کہتے ہیں۔ میرے تیرے پن کا بھاو اسی سمے سے اُتپن ہو جاتا ہے۔ جبکہ اہنکار کی اُتپتی ہوتی ہے۔ ایشور سمہ درشٹی میں ہے۔ اسی لئے اس کو ویہ درشٹی میں ارتھات میرے تیرے کا بھاو رکھنے ہوئے ہم پراپت نہیں کر سکتے۔ اسے پراپت کرنے کے لئے اہنکار کا اُنمولن کرنا پڑے گا۔ دوسرے کو تکلیف ہوتی ہے۔ ہم اسے انوبھو نہیں کرتے۔ جب مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ تو میں اسے انوبھو کرتا ہوں۔ ہم نے یہ بھید کر دیا ہے۔ اہنکار نہ ہو تو ہم دوسرے کی تکلیف کو بھی اپنی تکلیف سمجھ سکتے ہیں۔ یہ اہنکار بھاو کیسے مٹایا جائے؟ یہ ایک بڑی بات ہے۔ جسے میں یہیں چھوڑتا ہوں +

ایشور پراپتی کے سادھن

یوگ نے ایشور پراپتی کے چار سادھن بتلائے ہیں۔ میتری کرنا۔ مدتا اور اپیکشا۔ کسی ایک سچرتر منشیہ کو ہم دیکھتے ہیں۔ تو اس سے ہمیں منتر تا کرنے کی اچھا ہوتی ہے۔ یہی ہے میتری۔ دوسری کرنا۔ کسی کو ہم دکھ میں دیکھتے ہیں۔ اس کے دکھ دور کرنے کا بھاو ہمارے اندر پرکٹ ہونا چاہئے۔ اس کے اداہرن اس دیش کے اتہاس میں بھرے پڑے ہیں۔ میں پاشچاتیہ جگت کے اتہاس سے ایک اداہرن دیتا ہوں۔

واشنگٹن امریکہ کا ایک بہت بڑا راشٹرپتی ہوا ہے۔ وہ ایک بار اپنے سبھا بھون کی اور چلا جا رہا تھا۔ راستہ میں اس نے ایک سؤر کو کیچڑ میں دھنسا ہوا دیکھا۔ وہ سؤر جوں جوں کیچڑ سے نکلنے کی کوشش کرتا تھا۔ توں توں اس میں دھنستا جاتا تھا۔ واشنگٹن کے ہردیہ میں کرونا کے بھاو اُدت ہوئے۔ اس نے سؤر کو نکالنے کی بڑی چیشٹا کی۔ اور بڑے یتن سے اسے نکالا۔ سبھا بھون میں پہنچنے میں اسے کچھ ولمب ہو گیا۔ ولمب کا کارن ودت ہونے پر واشنگٹن کے متروں نے بڑی ہانس پرورک اس سے کہا۔

"آپ کو کیا پڑا تھا۔ جو سؤر کے پیچھے اتنا ولمب ہوئے"۔

واشنگٹن نے بڑی سہردیتا سے اتر دیا۔ کہ میں سؤر کے دکھ دور کرنے میں نہیں لگا۔ بلکہ سؤر کو وپتی دیکھ کر میرے ہردیہ میں جو دکھ ہوا تھا۔ میں اسی اپنے دکھ کو دور کرنے میں لگا تھا۔ دوسرے کی اُنتی کو دیکھ کر سکھ ماننا چاہئے۔ ایرشیا اور دویش کے بھاو اُتپن ہوویں۔ یہ ہے مدتا اوستھا +

چوتھی ہے اپیکشا۔ یدی کوئی برے راستہ پر چلتا ہے۔ تو ہمارا کرتویہ اوشیہ ہے۔ کہ ہم اسے اچھے راستہ پر لانے کا یتن کریں۔ اسے سمجھا دیں بجھا دیں۔ یدی اس پر بھی نہ مانے۔ تو چھوڑ دیں۔ ارتھات اس کی اپیکشا کریں۔ جس منشیہ کے اندر میتری کرنا مدتا اور اپیکشا کے بھاو اُتپن ہوتے ہیں۔ اس منشیہ کا ہردیہ نرمل ہو جاتا ہے۔ منشیہ کو سدا سچائی کا راستہ گرہن کرنا چاہئے۔ جو سچائی کو گرہن کرتا ہے اس کے مارگ میں کوئی کٹھنائی نہیں رہتی۔ اپنشد کہتی ہے کہ:۔

"सत्येन पन्था विततो देवयान:"

آریہ سماج اچھوتوں کو شدھ کیوں کرتا ہے؟

ایک سوال اور اس کا جواب

(لیکھک شری گیان چند جی آریہ - دہلی)

۱۳ اپریل ۱۹۳۳ء کے "ہری جن سیوک" میں مہاتما گاندھی جی نے "ایک آدمی درد کی کٹھنائی" - "ایک آدمی درد کے سنے ہوئے" شیرسنگ بیکھ میں ایک آدمی دردر کے سنے ہوئے تین پرشنوں کو لکھ کر ان کا اُتر دیا ہے۔ ان میں سے ایک پرشن تو مہاتما جی کے ہری جن اُدھار کے سمبندھ میں ہے۔ اور دوسرا منوسمرتی سمبندھی ہے۔ اور تیسرا پرشن آریہ سماج کے شدھی سمبندھ سنسکار سے ہے۔ پہلے دو پرشنوں کا اُتر مہاتما جی نے اپنے وچار انوسار دے دیا ہے۔ میں ان کے وِشَے میں کچھ سمبندھ نہیں سمجھتا۔ کیونکہ آریہ سماج سمبندھی پرشن کا ہی اُتر دوں گا۔ پرشن یہ ہے کہ:-

"آریہ سماجی بھی اسپرشیتا کو دور کرنے کا یتن کر رہے ہیں۔ اور یہ لوگ ہر ایک اچھوت کا ایک اُوکھا وِدھان شدھی سنسکار جس کے دوارہ وے کسی شخص کو اپنے سماج میں ملا لیتے ہیں۔ یدی اسپرشیہ ہندو ہی ہیں۔ تو اس وِدھان کی آوشیکتا ہی کیوں جان پڑی؟ کیا آپ ان سے اس وِشَے میں سہمت ہیں؟"

اس کا اُتر مہاتما جی نے یہ دیا ہے۔ "لیکھک کو تیسرا پرشن تو سیدھا آریہ سماجیوں سے ہی پوچھنا چاہئے۔ میں نے یہ بات سنی ہے کہ آریہ سماج میں سملت کرنے سے پہلے ہری جنوں کا شدھی سنسکار آریہ سماجی آوشیک سمجھتے ہیں۔ پرنتو ایسا شدھی سنسکار نہیں جانتا ہوں۔ جس کے دوارہ ہری جنوں میں شکتی آ سکتی ہے۔ اور ان کی شدھی ہے گو مانس اور مردار مانس نہ کھانے تتھا دارو شراب نہ پینے کی پرتگیا کا ٹھیک ٹھیک پالن اتیادی"۔

یہ جو مہاتما جی نے اُتر دیا ہے۔ وہ بھی شدھی سنسکار کا اُدیش اوشیہ ہے۔ پرنتو وہ اُدیش کا ایک حصہ ہے۔ اس لئے مہاتما جی کے سنکیت انوسار آریہ سماجی ہونے کی حیثیت سے میرا کرتویہ ہے کہ میں اس پرشن کا اُتر وِستار سے دوں۔ تاکہ پرشن کرتا مہاشے اور انیہ سجن بھی اس سمبندھ میں آریہ سماج کی واستوک ستھتی معلوم ہو جائے۔ اور بھرم دور ہو۔ منشیہ ماتر سے آریہ سماج کی ویوہارک پدھتی یہ ہے کہ آریہ سماج ویدک دھرم اتھوا ویدک پرانی مات دھرم کے ماننے والا ہے۔ اور وید کسی بھی منشیہ کو جنم سے اُتم۔ مدھیم اور نکرشٹ نہیں ٹھہراتا۔ بلکہ سب کو ایک سمان بتلاتا ہے۔ جیسا کہ نیچے دیے گئے وید منتروں سے ظاہر ہے:-

अज्येष्ठासो अकनिष्ठास एते सं भ्रातरो वावृधुः सौभगाय

(رگوید ۵-۶۰-۵)

ارتھات ان میں کوئی بڑا اور کوئی چھوٹا نہیں۔

تم سب آپس میں بھائی ہو۔ سنسار میں سب سے اچھے ایشور کے لئے مل کر بڑھو۔

پہلے وید منتر نے کیوں آریہ (سریشٹ) اور دسیو (دشٹ) دو ہی بھید بتلاتا ہے۔ وہ بھی جنم سے نہیں۔ بلکہ کرموں کی درشٹی سے۔ جیسے

अकर्मा दस्युरभि नो अमन्तु- रन्यव्रतो अमानुषः ॥

(رگوید ۱۰-۲۲-۸)

ارتھات جو یگیہ آدی اچھے کرموں کو نہیں کرتا۔ اچھے وچاروں۔ برتوں اور منشیتو (انسانیت) سے خالی ہے۔ وہ دسیو ہے۔ اس کے ورُدھ اچھے وچاروں والے سداچاری منشیہ کو آریہ کہا گیا ہے۔

دوسرے وید ورنوں کا نرنے بھی جنم سے نہیں۔ اپی تو کرم اتھوا گنوں کی درشٹی سے کرتا ہے۔ اور چاروں ورنوں کے ساتھ سمان ویوہار کرنا سکھلاتا ہے۔ جیسے:-

रुचं नो धेहि ब्राह्मणेषु रुचं राजसु नस्कृधि । रुचं विश्येषु शूद्रेषु मयि धेहि रुचा रुचम् ॥

(یجروید ۱۸-۴۸)

ارتھات اے پرماتمن! ہمارے براہمنوں کھشتریوں ویشیوں اور شودروں میں پریم دے۔ اور مجھے بھی پریم دے۔

प्रियं मा कृणु देवेषु प्रियं राजसु मा कृणु । प्रियं सर्वस्य पश्यत उत शूद्र उतार्ये ॥

(اتھروید ۱۹-۶۲-۱)

ارتھات مجھے براہمنوں۔ کھشتریوں۔ شودروں اور ویشیوں میں پیارا بنا۔

یہ ہے ایک آریہ کی ویدک پرارتھنا۔ جو کہ چاروں ورنوں کے ساتھ اس کے ویوہار کو بتلاتی ہے۔

समानी प्रपा सह वोऽन्नभागः समाने योक्त्रे सह वो युनज्मि । सम्यञ्चोऽग्निं सपर्यतारा नाभिमिवाभितः ॥

(اتھروید ۳-۳۰-۶)

ایشور آگیا دیتے ہیں۔ اے منشیو! تمہارا جل پان سنان آدی کے پان اور دھرم اُنُکول ویوہار ایک جیسا اور ایک ساتھ ہو۔ جس...

تم سب پریم پورَوک اس پرکار سنگٹھت رہو کہ جس طرح چکر کے ارے نابھی میں اور رتھ کے چکر نابھی سبحانیں رہتے ہیں۔

اُپریکت وید منتروں کی شکشا انوسار آریہ سماج منشیہ ماتر کو ایک سمان سمجھتا ہے۔ اور کسی بھی منشیہ کو جنم سے اونچا اور نیچا نہیں مانتا۔ اور نہ ہی کسی منشیہ کو اچھوت سمجھتا ہے۔ بلکہ منشیتو ناتہ سے وہ سب منشیوں کو اپنا انگ سمجھتا ہے۔ اس لئے اس کے دھرم مندر پرتیک منشیہ کے لئے کھلے ہوئے ہیں۔ چاہے وہ آریہ سماجی ہو یا غیر آریہ سماجی۔ ویدک دھرمی ہو اتھوا ویدک دھرمی۔ ہندو ہو یا غیر ہندو۔ اس کے مندروں میں جانے کے لئے شدھی آدی کسی سنسکار کی ضرورت نہیں ہے۔

شدھی سنسکار اور اس کی ضرورت

ہاں یہ ٹھیک ہے کہ منشیہ ماتر سمبندھی آریہ سماج کی جو ویوہارک پدھتی ہے۔ اس کو درشایا گیا ہے۔ پرنتو جو لوگ آریہ سماج کے سنگٹھن میں سملت ہونا اتھوا آریہ سماجی بننا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے آریہ سماج کی وچار دھارا آچار پدھتی اور اس کے سنگٹھن کے نیموں کو ماننا اور آچرن میں لانا آوشیک ہے۔

پرشن کرتا مہاشے کے اس کتھن سے کہ یدی اسپرشیہ واستو میں ہندو ہی ہیں۔ تو اس (شدھی سنسکار) کے ودھان کی آوشیکتا ہی کیوں جان پڑی؟ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ آریہ سماج کو ہندوؤں کا ہی سماج سمجھتے ہیں۔ پرنتو یہ ان کی ناواقفیت ہے۔ کیونکہ آریہ سماج ہندوؤں کو ہی نہیں بلکہ سارے جگت کو ویدک شکشا کے انوسار منشیہ ماتر کو ہی اپنا انگ سمجھتا ہے۔ اس لئے اس میں اس کے سنگٹھن کے نیموں کے انوسار ہندو ہی نہیں۔ بلکہ پرتیک منشیہ سملت ہو سکتا ہے۔ منشیہ ماتر کو انگ سمجھتے ہوئے ہی آریہ سماج عیسائی مسلمان آدی سامپردایک روڑھیوں کی اپیکشا کرتا ہوا کیول منشیہ بنانے کے لئے ویدک دھرم (مانوی دھرم) کی درشٹی سے ہی جو منشیہ وچاروں اور آچاروں میں چنتا ہیں اتھوا اشدھ ہیں۔ ان کو ان کی اچھا انوسار شدھی سنسکار دوارہ جیسے ہی شدھ کرنے کا یتن کرتا ہے۔ جیسے منشیہ اپنے ہاتھ پاؤں آدی اشدھ ہوئے انگوں کو جل آدی اوشدھیوں سے شدھ کرنے کا۔ شدھی سنسکار نام ہی اس کا

اسی سے رکھا گیا ہے کہ اس میں اشدھ۔ اشدھ۔ اشنکر اتھوا ویدک وچاروں تتھا آچاروں کے چھوڑنے۔ اور سندھیا اگنی ہوتر آدی شدھ۔ شدھ ستر لے کر اتھوا ویدک وچاروں اور آچاروں کو گرہن کرنے کی پرتگیا کرائی جاتی ہے۔ آریہ سماج کی شدھی کا یہ ابھپرایہ انوکھا نہیں ہے۔ جیسا کہ پرشن کرتا مہاشے نے سمجھا ہے۔ بلکہ وید آدی ستیہ شاستروں دوارا بھی سنگت ہے۔ جیسا کہ ان کے پرمانوں سے ظاہر ہے:-

शुन्धध्वं दैव्याय कर्मणे देवयज्यायै ॥

(یجروید ۱-۱۳)

ارتھات شدھ کرو (اشدھوں کی) دیوتوں ارتھات آریوں اتھوا سداچاریوں کے یگیہ آدی اور سریشٹ کرموں کے کرنے کے لئے۔

अमेध्य परिहारश्च संसर्गश्चाप्यनिन्दितैः ॥ स्वधर्मे व्यवस्थानं शौच मित्यभिधीयते ॥

(اتری سمرتی شلوک نمبر ۳۵)

ارتھات ابھکشیہ (گو آدی) کے مانس اور مدھ آدی پاک وستوئیں اور بری سنگت کا چھوڑنا اور سداچار میں ہتی کا نام شدھی ہے۔ آریہ سماج اس پرکار کی شدھی کے لئے جو پرارمبھک سنسکار کراتا ہے۔ اس کو اپنی پریبھاشا میں شدھی سنسکار کہتا ہے۔

آریہ سماجی بنانے کے لئے شدھی سنسکار نہیں کیا جاتا

یہ کتھن بھی ٹھیک نہیں ہے کہ آریہ سماج آریہ سماجی بنانے کے لئے ہی غیر ہندوؤں کا شدھی سنسکار کرتا ہے۔ کیونکہ آریہ سماج شدھی سنسکار آریہ سماجی بنانے کے لئے نہیں۔ بلکہ

"कृण्वन्तो विश्वमार्यम्"

ارتھات سارے سنسار کو آریہ (سریشٹ سداچاری) بناؤ۔" وید کی اس آگیا کے پالن ارتھ سداچاری بنانے کے لئے کرتا ہے۔ چاہے وہ آریہ سماجی بنے یا نہ۔ آریہ سماج کے شدھی سنسکار اور اس کے سنگٹھن میں سملت ہونے کے نیموں سے ناواقف سجنوں کے لئے یہ جاننا آوشیک ہے کہ شدھی سنسکار کئے جانے پر ہی کوئی وِیکتی آریہ سماجی نہیں بن جاتا۔ بلکہ آریہ سماجی بننے اتھوا آریہ سماج میں پروشٹ ہونے والے کے لئے جہاں آریہ سماج کے دس نیموں کو ماننا اور ان کے انوکول آچرن کرنا اور سنگٹھن کے نیموں کا پابند رہنے کا پرتگیا پتر لکھ دینا آوشیک ہے۔ وہاں کیول شدھی سنسکار کئے جانے والے وِیکتی کے لئے یہ پابندی نہیں ہے۔ ارتھات ایک آریہ سماجی کے لئے تو یہ آوشیک ہے کہ وہ نیموں کے ماننے والا آریہ بھی ہو۔ پرنتو شدھی سنسکار...

نے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ وہ آریہ سماجی بھی ہو ٭

اسپرشیہ سمجھے گئے ہندوؤں کا شدھی سنسکار کیوں کیا جاتا ہے اور دوسرے ہندوؤں کا کیوں نہیں؟

اسپرشیہ سمجھے گئے بھائیوں کا بھی شدھی سنسکار کیا جاتا ہے۔ پرنتو اس لئے نہیں کہ آریہ سماج ان کو اچھوت سمجھتا ہے۔ اتھوا انہیں ہندو نہیں سمجھتا۔ بلکہ ان کا شدھی سنسکار جہاں ان سے گو آدی پشوؤں کے مانس اور مردک دیویوں کے چھوڑنے نتھا سندھیا آدی سرشٹ کرموں میں پرورتی کرانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ وہاں پشچات کر اس لئے بھی کہ یگیوپویت دھارن کرنے۔ یگیہ کرنے اور گایتری منتر اتھوا وید پڑھنے کے جو ادھیکار ہندو سماج (پوراݨکوں) نے اپنے ان ہندو بھائیوں کے چھینے ہوئے ہیں شدھی سنسکار میں انہیں یگیوپویت دے کر۔ ہون یگیہ کرا کر اور گایتری منتر پڑھا کر اس بات کا پرمان دیا جاتا ہے کہ آریہ سماج ان کو دِوج سنسکاروں اور کرموں کے کرنے تتھا ویدوں کے پڑھنے کا ویسا ہی ادھیکاری سمجھتا ہے جیسے کہ دوسرے ہندوؤں کو۔ اور یہ دلت بھائیوں کی کسی طرح بھی ہم سے کمتر نہیں۔ اور یہ ادھیکار ان کو پراپت ہیں۔ تو اس کے لئے شدھی سنسکار کی بھی آوشیکتا نہیں ہے۔

افسوس تو اس بات کا ہے۔ کہ (پوراݨک) ہندو بھائی ترشت ہو ہونے والوں کے ساتھ اس منشا سے اچھت ویوہار کرنے پر آریہ سماج کو اس لئے برا بتلاتے ہیں۔ کہ وہ ان کے وچار انوسار ان ادھیکاریوں کو یہ ادھیکار دیتا ہے۔ لیکن کچھ دلت بھائی آریہ سماج کو اس لئے کوستے ہیں کہ ان کے وچار سے وہ شدھی سنسکار کر کے دلت بھائیوں کی ہتک کرتا ہے۔ پرنتو یہ دونوں دل آریہ سماج کے اس شبھ ابھپرائے کو نہیں سمجھتے۔ کہ وہ ہندو سماج کی ان دونو شرینیوں کے درمیان جو کھڑی ہے۔ آریہ سماج شدھی سنسکار کے دوارہ اس کو اکھاڑ کر دونو شرینیوں کو پریم گلے لگا کر دونو کا ہت کرنا چاہتا ہے ٭

دوسرے ہندوؤں کے شدھی سنسکار کی اس لئے ضرورت نہیں۔ کہ انہیں یگیوپویت دھارن کرنے آدی کے ادھیکار پراپت ہیں۔ پرنتو آریہ سماج کے سنگٹھن میں پروشٹ ہونے کے لئے انہیں بھی مانس۔ مدھ آدی ابھکشیہ پدارتھوں اور مورتی پوجا تتھا مرتک شرادھ آدی ویدک کریاؤں کو چھوڑنا ہی پڑتا ہے۔ اور پردیش کے سمے ان سے بھی پرتگیا پتر لیا جاتا ہے۔ یدی وچار کر کے دیکھا جائے۔ تو ان کا بھی اس پرکار سے شدھی سنسکار کیا جاتا ہے ٭

شدھی سنسکار ایمان جنک نہیں ہے

پشی کرنا ہی منشا کو یہ جان کر سنتوش ہوگا۔ کہ آریہ سماج کے شدھی سنسکار کی پدھتی کو پنچ گویا آدی م

م بلانے کی سی کوئی ایمان جنک پدھتی نہیں ہے۔ بلکہ مانیہ جنک ہے۔ کیونکہ آریہ سماج کی شدھی کی پدھتی کیول اتنی ہی ہے۔ کہ شدھ ہونے والے کو یگیہ ویدی پر بٹھا کر یگیوپویت دے کر اس سے وید منتروں دوارہ یگیہ کرایا اور اسے گایتری منتر کا اپدیش دیا جاتا ہے۔ یدی شدھ ہونے والے کو اچھوت سمجھا جاتا۔ تو اسے پوتر یگیہ ویدی پر ہی کیسے بٹھایا جاتا؟

اس کے اتیرکت یہ پدھتی شدھ ہونے والوں کے لئے ہی کوئی نوین پدھتی نہیں بنائی گئی۔ بلکہ یہ تو وہی پدھتی ہے۔ جو کہ آریوں کے گرہستھ آشرم پرویش کر کے یگیوپویت سنسکار میں برتی جاتی ہے۔ گوروکلوں میں پروشٹ ہونے والے ودیارتھیوں کے یگیوپویت سنسکار بھی اسی پدھتی کے انوسار کئے جاتے ہیں۔ اتہ آشا ہے۔ کہ پرشن کرتا مہاشے تتھا انیہ سندیہ کرنے والے سجنوں کا میرے اپریکت نویدن کو پڑھ کر شدھی سنسکار سمبندھی بھرم دور ہو جائے گا ٭

(ادم شرم)

وید پرچار فنڈ اور پنجاب کے آریوں کا کرتویہ

پچھلے کئی مہینوں سے "پرکاش" آدی پترون دوارا وید پرچار کو قائم رکھنے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اور سے دھن کے لئے اپیل پر اپیل ہو رہی ہے۔ پرنتو جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ آریہ جنتا نے ابھی تک اس اور دھیان نہیں دیا۔ یدی ہماری ایسی ہی لاپرواہی رہی۔ تو وید پرچار کو جو کہ آریہ دھرم کا مول انگ ہے۔ ایسی ہانی پہنچے گی۔ جس کی تلافی کرنی مشکل ہو جائے گی۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ پنجاب بھر کی کل آریہ سماجیں خواہ چھوٹی ہوں یا بڑی۔ اس طرف خاص دھیان دیں۔ کیونکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے سنچالک تو وید پرچار کے لئے اتنا ہی کام کر سکتے ہیں۔ جتنا دھن ہم ان کو دیں گے۔ ان کے پاس قارون کا خزانہ تو ہے ہی نہیں۔ جو بغیر ہماری پوری سہائتا کے اس کام کو خاطر خواہ چلا سکیں۔

تجربہ بتا رہا ہے۔ کہ کاغذی اپیلوں کا ہم لوگوں پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ اس لئے ہم آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھیکاری سجنوں سے بڑی نمرتا تتھا آدر بھاو سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ اس معاملہ میں کچھ عملی سادھنوں کو پریوگ میں لاویں۔ ممکن ہے۔ کہ سپھلتا پراپت ہو جائے ٭

آریہ پرتی ندھی سبھا کے ذمہ نہ صرف وید پرچار کا ہی کافی بوجھ ہے۔ کنتو دلت ادھار۔ گوروکل کانگڑی۔ کنیا گوروکل ڈیرہ دون۔ ۔ آدی کے بھاری اخراجات بھی اس کے ذمہ ہیں۔ اور چونکہ ان تمام کو بھی وید پرچار کا انگ سمجھنا چاہئے۔ اس لئے ان سب کے لئے دھن اکٹھا کرنے کی ہم چند تجاویز پیش کرتے ہیں جو کہ حسب ذیل ہیں :-

(۱) پنجاب پرانت کے تمام آریہ سبھاسد ممبر اور سہایک سجن گن اپنے اوپر ایک لازمی دھارمک ٹیکس خیال کرتے ہوئے کم از کم تین روپیہ ہر سال بلا کسی حیل و حجت کے سبھا ہذا کو دان دینے کی قربانی کریں۔ یعنی :-

وید پرچار و دلت ادھار کے لئے	فی کس عہ سالانہ
گوروکل کانگڑی	" " " "
کنیا " ڈیرہ دون	" " " "

نوٹ :- جو سماسد وسنپن سجن گن جتنا اس سے اَدھک دیں۔ اتنا ہی اچھا ہے۔ یا اس سے جتنا زیادہ وہ اب تک ان فنڈوں میں دیتے رہے ہیں۔ اسے برابر جاری رکھیں۔ کیونکہ یہ سکیم کی ناپ تو خاص کر ایسے بھائیوں کے لئے ہے۔ جو ان فنڈات میں یا تو دان نہیں دیتے۔ یا اس سے کم دیتے ہیں ٭

انومان کیا جاتا ہے۔ کہ پنجاب میں آریوں کی تعداد ایک لاکھ سے ادھک ہی ہوگی۔ اس لئے ۳ لاکھ روپیہ سالانہ اکٹھا کرنے کا پریتن کرنا چاہئے۔ اگر اس میں کامیابی ہو جائے۔ تو آئے دن کے اپیل مثلاً چار آشرم فنڈ آدی آدی بند کر دینے چاہئیں۔ کیونکہ سوائے ایک دفعہ کے سال میں اور کوئی دوسرا اپیل جب تک کہ کوئی خاص وجہ یا مصیبت درپیش نہ ہو۔ نہیں کرنا چاہئے۔ ہماری تجربہ رائے میں بار بار دھن کے لئے اپیل کرنے سے منتری سبھا کے وقار میں فرق آتا ہے۔ کیونکہ جنتا خیال کر لیتی ہے۔ کہ سوائے بھکشا مانگنے کے ان کو اور کوئی کام نہیں ہے۔ البتہ سنسکاروں کے مواقع پر جو دان ان فنڈات میں دیا جائے۔ وہ مبارک سمجھا جائے ٭

(۲) اس دھن کو اکٹھا کرنے کے لئے ایک ایک روپیہ کی کرنسی نوٹ نما رسیدیں چھپوانی چاہئیں۔ جن پر باقاعدہ نمبر وغیرہ چھپے ہوئے ہوں۔ جیسا کہ گت اجمیر شتابدی کے اوسر پر رسیدیں چھپی تھیں ٭

وید پرچار کی رسید پر مہرشی دیانند کا بلاک۔ گوروکل کانگڑی کی رسید پر شردھانند کا بلاک اور کنیا گوروکل ڈیرہ دون کی رسید پر کسی آریہ دیوی یا کسی آریہ مہاتما کا بلاک جس کو سبھا اچت سمجھے۔ ہونا چاہئے ٭

اس دھن کو وصول کرنے کے لئے سال کے ۲ دو ماس نیت کر دیئے جائیں جن میں سماجوں کے اتسو ہوتے ہیں۔ تاکہ تمام اپدیشکوں اور بھجنیکوں کے اس کام کی پورتی کے لئے آسانی سے لگایا جائے۔ ان کو ایسے سمفانوں خاص کر گراموں میں دھن اکٹھا کرنے کے لئے بھیجا جائے۔ جہاں کہ ان کا کچھ رسوخ ہو۔ ہر ایک اپدیشک اپنی کارروائی کی روزنامہ رپورٹ آریہ پرتی ندھی سبھا کو بلا ناغہ بھیجا کرے۔ یدی اپدیشک گن اپنی منتری رپورٹ کو پریوگ میں لاویں گے تو ان کو ضرور سپھلتا ہوگی۔ شہروں اور قصبوں کی بڑی بڑی سماجیں اس کام کو خود اپنے ہاتھ میں لیں ٭

آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھیکاری گن ڈیپوٹیشن بنا کر بڑے بڑے شہروں میں دورہ کریں۔ اور دھن کی پراپتی کے لئے دھنا ڈھیہ پرشوں کے دروازے کھٹکھٹائیں۔ اس کاریہ کو آرمبھ کرنے سے پیشتر آریہ بھاشا اور اردو میں ایک ایسا ٹریکٹ اپیل کے روپ میں چھپوایا جائے۔ کہ دھن کے ابھاو سے آریہ سماج کے کاموں میں جو رکاوٹیں ہو رہی ہیں۔ وہ سب وستار سے بیان کر دی جائیں۔ اور ساتھ ہی جو کام آریہ سماج نے اپنی زندگی میں اب تک کئے ہیں۔ وہ سنکشیپ سے درشن کر دئے جائیں۔ غرضیکہ اپیل ہر پہلو سے ہر دلعزیز ہونی چاہئے۔ نیز اپیل کی نقول ہر ایک ضلع کی سماج کو بھیج دینی چاہئیں۔ اور ان کی تقسیم کی ذمہ داری ان پر ڈالنی چاہئے۔ اس کے دو ہفتہ کے بعد دھن اکٹھا کرنے کا کام آرمبھ کر دیا جائے ٭

آریہ پرتی ندھی سبھا کا سالانہ جنرل اجلاس ہونے والا ہے۔ اس وشئے کو پرستاؤ کے روپ میں رکھا جائے۔ اور اچھی طرح وار تالاپ کے بعد جیسا نشچت ہو۔ اس کے مطابق کارروائی کرنی چاہئے ٭

انت نویدن ہے۔ کہ وچار کو اور پرشارتھ کرو۔ بغیر پرشارتھ کئے سپھلتا کی دیوی کا ابھلاشی ہونا کٹھن ہی نہیں۔ بلکہ اسمبھو ہے۔ آپ اکثر بھجن میں گایا کرتے ہیں۔ کہ :-

"پرشارتھ ہی اس دنیا میں سب کامنا پوری کرتا ہے"

امید ہے۔ کہ آریہ سماجیں تتھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ہمارے اس لیکھ پر اوشیہ وچار کرے گی ٭

ہم ہیں آریہ جاتی کے تچھ سیوک :-
ڈاکٹر لال چند پردھان آریہ سماج انبالہ صدر
بلاقی داس منتری

ویدپرمیشور کی پوتر بانی ہے۔ جو ابتدائے دنیا میں جیووں کے کلیان کے لئے اور دنیا کے دیگر بھوگیہ پدارتھوں کی طرح انہیں کرموں کی ٹھیک ٹھیک جو سمجھانے گیان کے لئے اور اس کے مطابق عمل کرنے کے لئے پرم پوتر رشیوں دوارہ پردان کی گئی۔ آنیوالے کلپانتروں میں بھی یہی بانی اسی پرکار ہمیشہ نیتر اور بھوت ہوگی۔ ویدمیں کسی وکیتی وشیش یا زیادہ شخصیتوں کی تصنیف نہیں۔ بلکہ ساری کائنات کے بنانے والے پرم پتا پرماتما کی ہی رچنا ہے۔ اس میں کسی طرح کی کمی و بیشی نہیں ہو سکتی۔

"धाता यथा पूर्वमकल्पयत
ऋतंच सत्यंचा भीद्धात्तपसो
ध्यजायत"

سمپورن سنسار اور تت سمبندھی گیان بہ سبب ودھاتا کی بھا ؤنا کرتی ہے۔ یہ ہے نچوڑ مانو جاتی کے پران وید کے سمبندھ میں اپنک کے سارے رشیوں منیوں کی دھارنا کا جس کو انہوں لے ویداںگوں اور اپانگوں میں ایک مت ہو کر درشایا۔

رشی دیانند کی گھوشنا

ستیہ کے دیوتا اور ستیہ سوروپ نیمی ہتھیار کو کتنا رشی دیانند نے بھی سمپورن رشی منیوں کی مانی ہوئی اس دھارنا کو اپنے جیون کال میں پرکٹ دوارہ اس کے بعد اپنی کتابوں میں ایک ایک

ویدمنتروں کے تین پرکار کے ارتھ

(لیکھک شری پنڈت برہمدت جی جگیاسو امرتسری از کاشی)

ہنلتی دوارہ دکھایا۔ ہتھیار تھ کی کسوٹی پر ٹھیک ٹھیک اترنے سے ویدک دھرمیوں نے اس دھارنا کو سویکار کیا۔ اور اس کے پر ادھار کا بھار اپنے اوپر لے لیا ہے۔ وید ارتھ کا یہ سوروپ سمپردایہ وادادر اس اس وقت کے دودھی وادوں کے بھنور یا کالی گھٹاؤں میں سینکڑوں برس تک چھپا رہا۔ کسی بھی لکش پکشپات جگیاسو کو وید ارتھ کا سدھ سوروپ جاننا کٹھن ہی نہیں بلکہ غیر ممکن تک ہو رہا تھا۔ جس پرکار حال میں بھگوت گیتا کے بھاشیہ اور ٹیکائیں سمپردایہ واد کی چھایہ میں الگ الگ سو پرکار کی اور وہ بھی پرسپر ورودھ بل رہی ہیں۔ کسی ستیہ کے کھوجی جگیاسو کو سمپردایہ واد کے اس بھنور میں گیتا کا شدھ سوروپ بھلا کبھی بھی معلوم ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح وید کا شدھ سوروپ بھی بالکل پنہاں تھا۔

ایسی خطرناک حالت میں وید کے اس سوروپ کو پنر ادھار کرنے میں لگ بیٹ سے دور یتسوتی

دیانند کو کہاں تک پرشرم کرنا پڑا ہوگا۔ اور وہ بھی اس سمے میں جب وید کا پڑھنا پڑھانا بند سا ہو رہا تھا۔ اس کو ہر ایک پرودوان جو کہ پکشپات سے رہت ہو۔ محسوس کر سکتا ہے۔ میں تو اس طوفان کالیوں کو دیکھ کے حیران ہوتا ہوں۔ جب دیانند کی ان شاستر سمبندھی طرح طرح کی رودھیوں۔ موجودہ رواجوں۔ سب شاستر کاروں کے نام پر آپس میں اختلاف کی کالی گھٹاؤں۔ بھن وادوں (مت متانتروں کا تو کہنا ہی کیا ہے) اس سب طوفان میں چٹان کی طرح ہلنے جھلنے تک نہیں پاتا ہوں۔ صرف اس طوفان میں ہے چلی نہیں۔ اور اپنے کو سنبھالے رہے۔ اتنا ہی نہیں۔ بلکہ انہوں نے ایکدم ان سب پرسپر ورودھ رودھیوں اور وادوں کے درودھ گھوشنا کر دی۔ کہ وید پرھو کی بانی نتیہ اور سوتنتر پرمان ہے۔ اس میں کسی وکیتی کا وشیش اتہاس نہیں ہے۔

بڑے بڑے ودوان بھی چکر میں

دیانند کی اس گھوشنا کو مانتے ہیا ویدک ودوان کہلانے والے مہانو بھاو اب تک ہچکچاتے ہیں۔ یوروپ کے سکالر سوامی جی کے وید ارتھ Interpretation of his imagination ارتھات من مانی کلپنا کہتے رہے۔ کیونکہ ایسے لوگوں کے سامنے اب تک کیول سائن آچاریہ کا ہی وید بھاشیہ تھا۔ جیسا کہ رشی منیوں کے پیچھے چلنے والے کہلائے جانے والے شری پنڈت ہیش چندر جی نیائے رتن وغیرہ بھارتیہ ودوانوں نے اور مونیر ولیمز (Monior Williams) جیسے ودیشی سکالروں نے سوامی جی کے وید ارتھ اور وید سمبندھی دھارنا کا مذاق اڑانے کا پریتن کیا۔ جنہوں نے لکھا کہ

"अग्नि मीडे पुरोहितम्"

اس کے بھاشیہ میں سوامی جی نے اگنی شبد سے ایشور کا گرہن کیا ہے۔ جب کہ پرسدھ ارتھ سوائے آگ کے دوسرا کیا نہیں جا سکتا۔ اور کہ سائن آچاریہ وید کے بھاشیہ کار کی اس بارہ میں سائکھتی موجود ہے۔ سوامی جی اپنے پکش میں شت پتھ براہمن اور نروکت وغیرہ کو پرمان مانتے ہیں۔ لیکن کیا

(باقی دیکھو اگلے صفحہ پر)

آریہ ہائی سکول لدھیانہ کا شاندار نتیجہ!

اس سال آریہ ہائی سکول لدھیانہ سے ۱۶۰ لڑکے امتحان میٹریکولیشن میں شامل ہوئے۔ جن میں سے ۱۳۶ لڑکے شاندار نمبر لے کر کامیاب ہوئے۔ نتیجہ ۸۵ فیصدی ہونے کے علاوہ ۲۶ لڑکے فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ جن میں سے ۸ لڑکوں نے ۶۰۰ سے اوپر نمبر حاصل کئے ۔

بالکشن چھندہ ماجو سکول میں ۶۸۵ نمبر لے کر فرسٹ رہا ہے۔ تمام پنجاب میں ساتویں نمبر پر کامیاب ہوا ہے۔ اور دوسرا بیج رام جو سکول میں سیکنڈ رہا ہے۔ ۵۸۰ نمبر حاصل کئے ہیں۔ آریہ ہائی سکول کے ان دونو لڑکوں کے وظائف لازمی طور پر آئیں گے ۔

جہاں اسلامیہ ۔ سناتن دھرم پرچارک ۔ خالصہ گورنمنٹ اور ایوننگ کرسچن ہائی سکولوں نے ملا کر ۲۰۴ لڑکوں میں سے صرف ۹۷ لڑکے کامیاب کرائے۔ وہاں ۱۶۰ لڑکوں میں سے اکیلے آریہ ہائی سکول لدھیانہ نے ۱۳۶ لڑکے نمایاں نمبروں میں کامیاب کرائے۔ سکول وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے :-

آریہ ہائی سکول لدھیانہ	۱۶۰ میں سے	۱۳۶
اسلامیہ " " "	۲۹ " "	۲۴
سناتن دھرم " " "	۲۵ " "	۱۹
خالصہ " " "	۴۲ " "	۳۰
گورنمنٹ " " "	۳۲ " "	۱۵
ایوننگ کرسچن " " "	۲۰ " "	۹

طلباء کامیاب ہوئے۔ ہر ایک ہائی سکول کے جو لڑکے اپنے اپنے سکولوں سے فرسٹ رہے ہیں۔ ان کے حاصل کردہ نمبروں کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے :-

اوّل	آریہ ہائی سکول لدھیانہ	۶۸۵
دوئم	اسلامیہ " "	۵۴۴
سوئم	سناتن دھرم پرچارک " "	۵۹۵
	خالصہ ہائی سکول "	۵۷۵
	گورنمنٹ " "	۵۷۵
	ایوننگ کرسچن " "	۵۵۶

آریہ ہائی سکول لدھیانہ کی نمایاں کامیابی کا سہرا آریہ ہائی سکول کے قابل اور منتظم ہیڈ ماسٹر لالہ رام لال جی ۔ بی اے ۔ بی ٹی اور ان کے قابل سٹاف کے سر پر ہے ۔ جس کے لئے ہم جناب ہیڈ ماسٹر صاحب اور ان کے سٹاف کو اس نمایاں کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں ۔ اس کامیابی پر جہاں مینجنگ کمیٹی آریہ ہائی سکول فاخر ہے۔ وہاں تمام شہر کے سنجیدہ طبقہ میں اظہار خوشی کیا جاتا ہے۔ اور سکول کے قابل ہیڈ ماسٹر صاحب کو مبارکباد دی جا رہی ہے ۔

(نامہ نگار)

آریہ سماج نئی دہلی میں کتھا

۳۰ اپریل سے ۶ مئی ۱۹۳۴ء تک سوامی سروانند جی کی منوہر کتھا آریہ سماج نئی دہلی کے نئے وشال مندر میں رات کے ۸½ سے ۹½ بجے تک ہر روز ہوتی رہی۔ ۶ مئی کو بجائے رات کے صبح کو ہی سماج کے سپتاہک ستسنگ میں ان کا منوہر جنک اپدیش ہوا۔ اس سارے ہفتہ میں سماج مندر میں خوب چہل پہل رہی۔ حالانکہ گورنمنٹ آف انڈیا کے سب دفاتر شملہ جا چکے ہیں۔ استریاں بھی بھاری تعداد میں آتی رہیں۔ سوامی جی کی مدھر بانی جگیاسوؤں کے اشانت ہردیوں کو شانتی پردان کرتی تھی۔ ۸ سے ۸½ بجے تک بھجن ہوتے تھے۔ اور پھر ٹھیک ۸½ سے ۹½ بجے تک کتھا ہوتی تھی۔ اس دوران میں سوامی جی دو دن دن کیوفنت گورکل اندرپرستھ میں جا کر وہاں کے برہمچاریوں کو بھی اپدیش دے آیا کرتے تھے۔ نیز ایک دن آپ نے نئی دہلی کے ڈی اے وی ہائی سکول کے ودیارتھیوں کو بھی اپدیش دیا۔ غرضیکہ ہفتہ بھر سوامی جی نے خوب امرت ورشا کی ۔

(رام سرن منتری آریہ سماج نئی دہلی)

بقیہ صفحہ ۱۳

کیا یہ بھاشیہ وغیرہ اگنی شبد سے پرمیشور کے ارتھ کی تائید کر سکتے ہیں؟ کبھی نہیں۔ کیونکہ جو جو شبد ان میں ایشور کے ارتھ میں لکھے ہیں۔ ان میں اگنی شبد کا نام بھی نہیں ہے " دیکھو بھرانتی نوارن صفحہ " خیر کچھ بھی ہو۔ لیکن اگنی سے ایشور کبھی نہیں لیا جا سکتا (بھرانتی نوارن صفحہ ۲) اسی پرکار مونیر ولیمز وغیرہ نے سائن آچاریہ کے آدھار پر لکھا ہے۔ کہ اگنی ۔ سوریہ اور اندر وغیرہ شبد بھوتک پدارتھوں کے ہی واچک ہیں۔ ایشور کے یہ شبد کبھی نہیں ہو سکتے ۔ وغیرہ وغیرہ ۔

ایسے وبکتیوں کے بھرم کا کارن سائن آچاریہ کا وید بھاشیہ ہی سمجھنا چاہئے ۔ کیونکہ سامنے تو یہی ایک وید بھاشیہ رہا ۔ اسی کے آدھار پر سارے ویدارتھ کا سوروپ ان لوگوں نے نشچیت کیا۔ جب سائن آچاریہ کو ہی وید کا سوروپ ٹھیک سمجھ میں نہیں آیا۔ تب ان لوگوں کی تو بھلا سامرتھ ہی کیا ہو سکتی ہے؟ اگنی شبد کے سمبندھ میں تمام شنکاؤں کا جواب آچاریہ دیانند نے " بھرانتی نوارن " میں بھلی بھانتی دے دیا ہے ۔

(باقی آئندہ)

سناتک منڈل کا اخبار "النکار"

آریہ پبلک کے لئے یہ خبر باعث مسرت ہوگی۔ کہ آچاریہ پنڈت دیو شرما جی نے گوروکل کانگڑی کی پرنسپل کے عہدہ سے مستعفی ہو کر سناتک منڈل کے ہفتہ وار اخبار " النکار " کے شائع کرنے کی ذمہ واری قبول فرمائی ہے ۔ یہ اخبار بہت جلد پنڈت بھیم سین جی ودیالنکار کے سہیوگ سے شائع ہوگا ۔ " النکار " کی صحافتی پالیسی بدستور رہے گی ۔ اور اس میں پبلک کی نسبت ڈیڑھ گنا مضامین ہوں گے۔ اس کا سالانہ چندہ ۳ ہی رہیگا ۔ خط وکتابت کا پتہ اور دیگر انتظامیہ معاملات کے متعلق پنڈت بھیم سین جی ودیالنکار لوک پریس ۔ لال روڈ لاہور کے پتہ پر ۔ مگر ایڈیٹوریل معاملات کے متعلق پنڈت دیو شرما جی گوروکل کانگڑی کے پتہ پر ۔

(ستیہ برت پردہان سناتک منڈل)

آریہ سماج بریلی کا وارشک اتسو :-

آریہ سماج بھوڑ بریلی کا چھبیسواں سالانہ جلسہ ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - اور ۱۳ جون ۱۹۳۴ء کو منایا جائیگا۔ اس موقعہ پر بہت سے ودوان سنیاسی ۔ مہاتما اپدیشک اور بھجنیک پدھاریں گے ۔ اس کے ساتھ ہی کنیا پاٹھ شالہ اور سنسکرت پاٹھ شالہ کے جلسہ ہائے تقسیم انعامات بھی ہوں گے ۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

باجلاس سردار کشن سنگھ صاحب بی ۔ اے چیف جسٹس بہادر راج کپور تھلہ

اوجاگر سنگھ وکرتار سنگھ پسران امر سنگھ عرف امر چند ذات جٹ سکنہ بھگواڑہ لدھیان سائلان

بنام :- بخشی رام ولد ڈھیرو قوم جٹ سکنہ بھگواڑہ مدعا علیہ مسئول علیہ

درخواست نگرانی بنا راضی حکم صاحب اللی بھگواڑہ مورخہ ۱۸ ماگھ سمت ۱۹۹۰ جس کی رو سے قرار دیا گیا ہے کہ بدوں حصول سرٹیفکیٹ جانشینی دعویٰ نہیں چل سکتا ۔ مراد منسوخی حکم آں

مقدمہ مندرجہ بالا میں بخشی رام مدعا علیہ مسئول علیہ کو بذریعہ سمن طلب کیا گیا تھا ۔ رپورٹ تحصیلدار صاحب بھگواڑہ سے ظاہر ہے ۔ کہ وہ لاہور کو گیا ہوا ہے جس کا پتہ معلوم نہیں ہے ۔ کہ وہ کہاں رہتا ہے ۔ اس لئے اشتہار بدیں آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی بنام مدعا علیہ مسئول علیہ جاری کیا جاتا ہے ۔ کہ وہ بتاریخ ۱۹ جیٹھ سمت ۱۹۹۱ مطابق یکم جون ۱۹۳۴ء بروز شکر حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرے ۔ بصورت عدم حاضری کارروائی برخلاف اس کے عمل میں لائی جائیگی ۔

آج بتاریخ ۲۰ بیساکھ سمت ۱۹۹۱ بثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا ۔ (دستخط حاکم و مہر عدالت)

آریہ سماج کمپالہ (یوگنڈا) کا تیسرا ورشک اُتسو

آریہ سماج کمپالہ یوگنڈا (برٹش ایسٹ افریقہ) کا تیسرا اُتسو ایسٹر کی تعطیلات میں سنیچر وار و اتوار ۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۳۴ء کو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ جلسہ کے علاوہ ویدک دھرم کا پرچار اس سے زائد سپتاہ میں بھی ہوتا رہا۔ ایسے ایکانت پرانت میں جہاں کہ آریہ سماج گمنامی کی حالت میں ہو۔ آریہ سماج کے پرچارک یا اپدیشک نہ کبھی میسر بھی محدود سے چند ہوں۔ وہاں وید پرچار کی سپھلتا کی توقع کیا ہو سکتی ہے؟ پھر بھی یہ امر موجب تحسین ہے کہ سوامی دیانند سرسوتی کی جلائی ہوئی جیوتی سے یوگنڈا پرانت بھی منور ہو کر ویدک دھرم اور حق پرستی کا اپدیش دے رہا ہے۔

۱۹۳۳ء میں ۷۰۰۶ شلنگ کی لاگت سے آریہ سماج کمپالہ کا بھون تیار ہوا۔ اور پرتیشٹھا سنسکار کے موقعہ پر جو اُتساہ آریہ بھائیوں اور جنتا میں نظر آیا۔ اور ویدک دھرم کا ناد گرجا۔ اس سے یہی کلپنا کی جا سکتی تھی۔ کہ آریہ سماج کا کام روز بروز ترقی ہوگا۔ پرنتو کچھ کارنوں سے ایسا نہ ہو سکا۔ جن میں سے ایک مکھیہ کارن بھون کے تیار ہونے پر ۱۵۰۰/- شلنگ کا بقایا قرضہ تھا۔ کچھ بھی ہو۔ باوجود اس مشکلات اور رکاوٹ کے آریہ سماج کے ہفتہ وار ستسنگ اور اُتسو ہوتے رہے ہیں۔ عین ممکن ہے۔ کہ اس کی کارروائی اخبارات میں باقاعدہ طور پر شائع نہ ہوئی ہو۔ یوگنڈا پرانت میں وید پرچار کے سادھن بہت کم ہیں۔ اور یہ کاریہ ایک مشکل امر ہے۔ پھر بھی ایشور کی کرپا سے رشی دیانند کی پورتی کے لئے کوئی نہ کوئی ویدک مشنری یہاں پہنچ ہی جاتا ہے۔ جن کی بدولت ویدک دھرم کی گونج تھوڑے عرصہ کے لئے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ گت ورش مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری بمعہ کنیا گوروکل بڑودہ کی دیویوں کی کرپا سے وید پرچار یوگنڈا میں ہوا۔

اس دفعہ آریہ سماج کمپالا کا ۵۰×۳۰ فٹ کا بھون ناکافی جان کر باہر میدان میں ۵۰×۸۰ فٹ کا پنڈال بنایا گیا۔ یہ با ۵ ہزار کے قریب حاضری تھی۔ جو صبح سے لے کر شام تک مسلسل ۶ بار تھے یہاں بیٹھے سنتے تھے۔

آغاز کارروائی:- جلسہ کی کارروائی بروز سنیچر وار کو ہون یگیہ کے ساتھ ہوئی۔ اس کے بعد چند بھجن ہوئے۔ پھر سکرٹری آریہ سماج کمپالا نے اپنی ابتدائی تقریر میں کمپالہ کی [illegible] باہر کے ڈیلی گیٹوں خصوصاً پنڈت آنند [illegible] کا ہارک سنسکار کیا۔ اور ساتھ ہی تمام باہر کی سماجوں اور معزز پرشوں [illegible] کامیابی جلسہ کے لئے [illegible] کے درمیان سیٹھ [illegible] نے سبھاپتی کا آسن گرہن کیا۔

منتری کی تقریر کے بعد کنیا گوروکل بڑودہ کی دیویوں کا ایک منوہر سنگیت ہوا۔ جس کے بعد مہاشہ ڈی۔ بی۔ ڈبھائی ایم۔ اے۔ پرنسپل گورنمنٹ انڈین سکول جنجا کا پربھاوشالی ویاکھیان "دیانند سندیش" کے وشے پر ہوا۔ یکے بعد دیگرے گوروکل کی دیویوں کے ڈیڑھ گھنٹہ تک لیکچر ہوتے رہے۔ کماری سبھدرا دیوی (جو ان کی کپتان ہے۔ اور جس کے پاس ۴ میڈل ہیں) نے گجراتی بھاشا میں بڑے دردناک لہجہ میں استری جاتی کی دردشا، بال بواہ اور اچھوت پن کی انیک کمزوریوں کا بھیانک روپ میں ورنن کرتے ہوئے رشی دیانند کا ادھیکار بتلایا۔ جس کی انوگرہ سے آریہ سماج دوارہ انیک روڑھیاں دور ہوئیں۔ اور جاتی کو دیش اور کال کے مطابق چلنے کی آگیا دی۔ مغرب کی شکشا جہاں ہمیں پرادھین بناتی ہے۔ وہاں گوروکل کی شکشا ہمیں سوتنتر منشیہ بناتی ہے۔ ختم کرتے ہوئے دیوی جی نے کہا۔ کہ یدی آریہ سماج کے انیک گوروکل سے ایک ایک برہمچاری اور برہمچارنی ویدک دھرم (اوم) کا جھنڈا لے کر میدان میں نکلیں گے۔ تب ہی دیش اور جاتی کا کلیان ہوگا۔ اور ہندوؤں کا ادھار ہوگا۔

بہن للتا دیوی نے ودیا دان اور بال برہمچریہ کے کارن استریوں کی دردشا بتلاتے ہوئے کہا۔ کہ آج موجودہ بھارت سنگرام میں ماتاؤں کا آنا صرف اس مہرشی کا پرتاپ ہے۔ جس نے ان کو یہ ادھیکار لینا سکھلایا +

برہمچارنی لبنتی دیوی نے گجراتی بھاشا میں "منشیہ کو کس طرح جیون بسر کرنا چاہئے؟" کے وشے پر خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے پشچات پنڈت آنند پریہ جی نے "استری جاتی کی ادھوگتی" پر گجراتی بھاشا میں بھاشن کرتے ہوئے اپنے موجودہ اُدیش یا مشن (یعنی کنیا گوروکل کو بھارت ورش میں آدرش انسٹی ٹیوشن بنا کر استری سماج کا اُدھار کرنا) کا ورنن کرتے ہوئے کہا کہ ہماری سمندر پار یاترا یا دیپوں کی کمیٹیاں سیر و تماشہ کے لئے نہیں ہیں۔ بلکہ ان کا مقصد آریہ سماج کا واستوک روپ میں مکھیہ اُدیش درشانا ہے۔ ہم ایک دعوے کر گئے ہیں۔ ہماری آریہ سنستھائیں تب ہی اُپیوگی ہوں گی۔ جب گوروکل کی شکشا پرنالی دوارہ وید پرچار ہو۔ نگر نگر میں گوروکل ودیالیہ ہوں۔ آریہ سماج کا اُتھان کرنا اور گوروکل کو اُپیوگی بنانا ہی ہمارا مشن ہے [illegible] جس کی خاطر ہم دیش سے دور دیش میں آئے ہیں۔ آپ کا فرض ہے۔ کہ ایسے نیک کاموں میں آپ ہمارے سہایک بنیں +

پنڈت جی کے ویاکھیان کے بعد جام نگر آریہ سماج کے پرسدھ منتا مہاشہ کرشن بال گڈوی کاران کے لئے ویاکھیان سمت کر کے پہلے دن کی کارروائی ختم ہوئی۔ اور پبلک کی درخواست پر ان کا لیکچر رات کو ۲ گھنٹہ تک ہوا۔

دوسرے دن کی کارروائی:- کارروائی صبح ۸½ بجے ہون یگیہ اور پرارتھنا و بھجن سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد مہاشہ ایشور داس کسمو نواسی نے یجروید کے ایک منتر کی ویاکھیا کرتے ہوئے ایشوری گیان پر منوہر اپدیش دیا۔ اس کے پشچات پنڈت گڈوی جی کا دوسرا ویاکھیان "آریہ سماج اور اس کا مشن" کے وشے پر ہوا۔ تت پشچات ڈاکٹر امبالال پٹیل ڈاکٹر آف لٹریچر (فرانس) نے انگریزی زبان میں "ذات پات کا موجودہ تہذیب میں حصہ" کے وشے پر بولتے ہوئے مغربی ممالک کی مثالیں دے کر بتلایا۔ کہ مشرقی سبھیتا میں ذات پات ایک ضروری شے ہے۔ بشرطیکہ یہ ذات پات کی بناوٹ منوسمرتی کے انوسار ہو۔ ڈاکٹر جی کے بعد پھر کنیا گوروکل کی دیویوں کے اپدیش ہوئے۔ بہن ساوتری دیوی سپتری سیٹھ نانجی کالیداس مہتہ [illegible] نے (جو سب سے چھوٹی لڑکی عمر اور جماعت میں ہے) بتلایا کہ کس طرح پہلے لڑکیوں کو بہ مقابلہ لڑکوں کے نحوست جانا جاتا تھا۔ اور بلحاظ شکشا اور پالن پوشن ترجیحی سلوک روا رکھا جاتا تھا۔ لیکن آج آریہ سماج کے پروتک رشی دیانند نے سمانتا کا بھاؤ سکھلا دیا ہے۔ استری جاتی کو اس کے ادھیکار دلا کر ہوشیار کر دیا ہے۔ اور گوروکل کی شکشا پرنالی سے آج بھارت ورش میں ستی ساوتری یا درگا دیوی جیسی ماتاؤں کے پیدا ہونے کا امکان کر دیا ہے۔ ابھی شکشا اور آریہ سماج کے کام سے پربھاوت ہو کر آج سیٹھ نانجی پوربندر میں کنیا گوروکل ستھاپت کرنے کے لئے دو لاکھ روپیہ دان دے رہے ہیں۔ تاکہ گوروکل سے آدرش دیویاں اور پرش نکل کر بھارت کی کشتی کو منجدھار سے پار کر دیں +

بہن سرسوتی دیوی نے آج سے ۵۰ سال پہلے کی حالت بتلاتے ہوئے کہا۔ کہ کس طرح [illegible] مشن والے [illegible] مہرشی دیانند پر تلواروں اور پتھروں کی بوچھاڑیں کیں۔ اور زہر کے پیالے تک دیئے۔ لیکن یہ اس ہندو سماج کے بیڑے کے ملاح یا دِویہ مورتی مہرشی دیانند کی ہی کرپا ہے۔ جو ہندو سماج کریتیوں سے پاک ہو کر دیش اور جاتی کا مان بن رہی ہے۔ اور گوروکلوں کے ذریعہ لوگوں کو مشرقی تہذیب یا آریہ سنسکرتی کی طرف مرغوب کر رہی ہے۔ یدی اس بھارت میں مول شنکر پیدا ہو کر دیانند نہ بنتا۔ اور گاؤں گاؤں میں سماج کی ستھاپنا نہ ہوتی۔ تو آج ویدک تہذیب اس دنیا سے کبھی کی مٹ گئی ہوتی۔ اور ہندو سماج دوسرے مذاہب کی لپیٹ میں آ جاتا۔

ہمارے افریقہ پدھارنے کا سہرا سیٹھ نانجی بھائی کو ہے۔ جو دان ویر ہوتا ہے۔ جہاں ایشور سمپتی دیتا ہے۔ جہاں یگیہ ہوتا ہے۔ وہاں پنیہ بھومی میں آنند کی ورشا ہوتی ہے۔ بھائیو! آریہ سماج کی سہائتا کرو۔ یہی آپ کا ہت اور ادھارک ہے۔

بہن دھرم وتی جی نے "آریہ سماج کو کس وستو کی ضرورت ہے؟" کے وشے پر بولتے ہوئے کہا۔ کہ اسے سنگٹھن اور ذات پات کے بندھن سے آزاد ہونے کی ضرورت ہے۔ تب ہی دیش کا کلیان ہو سکے گا۔

اس کے بعد مہاشہ ایشور داس کسمو نواسی نے موجودہ جرمنی اور ترکی کی (جو کمال پاشا اور ہٹلر کی پالیسی دوارہ نمایاں ہیں) مثالیں دے کر درشایا۔ کہ آریہ سماج کا حسب منشا اصول ہے۔ غیر ممالک کے لوگ آرین تہذیب کے دلدادہ ہیں +

دوپہر کے پریتی بھوجن کے بعد بھجنوں سے کارروائی شروع ہوئی۔ اس کے پشچات مہاشہ پیارے لال کپل منتری نے اپنی رپورٹ پڑھی۔ آریہ سماج کمپالہ کے مقابلہ اس کے ۵۰ سالہ تفصیلی کام کا ذکر کرتے ہوئے موجودہ آرتھک سمسیا کے بارہ میں حاضرین سے اپیل کی۔ کہ وہ اس دھارمک سنستھا اور ہندو جنتا کی سچی ادھارک سوسائٹی کے قرضہ روپی پاپ کو دور کر دیں۔ ختم کرنے سے پہلے اس نے سیٹھ نانجی کالیداس مہتہ کا پردھان پد سویکار کرنے اور دیگر بھائیوں خصوصاً کسمو نو[illegible] اور بڑودہ کے ڈیپوٹیشن والوں کا جلسہ کو سوشوبھت کرنے کے لئے دھنیہ واد کیا۔ اور ساتھ ہی ان بھائیوں کا جنہوں نے گزشتہ سال اپنے پوتر دھن کی آہوتی دے کر پندرہ ہزار شلنگ کے قرضہ کو آدھی رقم تک لانے میں بھاگ لیا۔ دھنیہ واد کیا گیا۔ اس میں سیٹھ نانجی بھائی کی ۴ ہزار شلنگ کی بڑی آہوتی ہے۔ (اختتام رپورٹ [illegible])

ـــــ اپیل کی - کہ وہ گوروکل بڑودہ کی سہایتا کریں۔ چونکہ آریہ سماج کی طرف سے اس دفعہ کوئی اپیل نہ تھی - اس لئے سب میدان گوروکل کے لئے ہی چھوڑ دیا گیا +

سکرٹری کی رپورٹ کے بعد دیویوں کی ڈیڑھ گھنٹہ تک کھیلیں ہوئیں - اس کے بعد ناہور کے رئیس سیٹھ ناجی کالیداس مہتہ اپنا سبھاپتی بھاشن دینے کے لئے کھڑے ہوئے - سیٹھ جی نے مختصراً گوروکل بڑودہ کے اُنّتی کی پورتی کے لئے پنڈت آنند پریہ جی کو ودھائی دی - اور حاضرین سے اپیل کی - کہ وہ ان کی دل کھول کر امداد کریں - لکشمی (دھن) آتی ہے - اور چلی جاتی ہے - مگر اس کا اُپبھوگ اور دُراُپیوگ سے آنند اور کشٹ ہوتا ہے - نیک کاموں اور دھرم کاریہ میں خرچ کرنے یا دان دینے سے کلیان ہوتا ہے - آپ نے اپنی مثال دیتے ہوئے حاضرین سے اپنی اپنی پُتر آہوتی دینے کی پریرنا کی - تقریر ختم کرنے سے پہلے آپ نے آریہ سماج کمپالہ کی ضروریات اور موجودہ اوستھا کا ذکر کرتے ہوئے لوگوں کو اس کا سہایک بننے اور کاریہ کرنے کے لئے اپیل کی +

منتری جی نے سیٹھ جی کی تقریر کے بعد ایک بار پھر سب بھائیوں کا دھنیہ واد کیا۔ جس کے بعد "ویدک دھرم کی جے" اور "رشی دیانند کی جے" کے نعروں کے درمیان رات کے ½ ۸ بجے جلسہ کی کارروائی شانتی پاٹھ کے ساتھ نروگھن سماپت ہوئی +

(رام شرم)

نویدک :- پیارے لال کپل۔ منتری آریہ سماج کمپالہ (یوگنڈا)

ـــــــــــــــــ

"پرکاش کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنا ہر آریہ پُرش کا دھارمک کرتویہ ہے +

ویدوں کا بامحاورہ اُردو ترجمہ

میں آج تک گزشتہ دس سال میں "پرکاش" روزانہ "ملاپ" "آریہ گزٹ" اور "آریہ ویر" میں تقریباً تین ہزار وید منتروں کا اُردو ترجمہ اخباری طرز پر شائع کر چکا ہوں۔ اب میرا ارادہ ہے کہ پورے چاروں ویدوں کا مکمل اُردو ترجمہ کتابی صورت میں حصص وار شائع کروں۔ اس لئے جو اصحاب یہ چاہتے ہیں کہ اُن کے نام اور خرچ پر ایک ایک حصہ ممبرن کیا جائے۔ وہ ذیل کے پتہ پر میرے ساتھ جلد از جلد پتر ویوہار کریں۔ تاکہ میں اس منتھن کاریہ کو شُبھ گھڑی شروع کر سکوں +

ناتھو رام بسالپوری - ایڈیٹر
"پرکاش" انسپتال روڈ - لاہور

شدھی کا سودرشن چکر

ایک عیسائی ڈاکٹر کی شدھی

فیروز پور - ۲ مئی - ۲۹ اپریل کو یہاں کال ـــ نے یگیوپویت دھارن کیا - اور ان کا نام رام کرشن رکھا گیا۔ ڈاکٹر جیکب فیروز پور چھاؤنی ہیں - شدھی کے بعد حاضرین نے ڈاکٹر صاحب کے ہاتھوں حلوہ لے کر کھایا +

آریہ سماج کوئٹہ کی اردھ شتابدی

اس ورش آریہ سماج کوئٹہ کی اردھ شتابدی منانے کا نشچے کیا گیا ہے - چنانچہ اس مہوتسو کے لئے ابھی سے تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ شتابدی کی رونق صرف ایک آدھ سپتاہ میں ہی سماپت نہیں ہو جائے گی - بلکہ تین مہینوں سے زیادہ یعنی ۱۶ اگست سے ۱۶ ستمبر ۱۹۳۴ء تک روزانہ سنیاسی مہاتماؤں کے اُپدیش اور سادھارن کتھا وپاکھیان ہوتے رہیں گے - یتن کیا جا رہا ہے - کہ آریہ سماج کے کئی پرسدھ مہاتما یہاں پدھار کر ہمیں اپنے پربھاوشالی لیکچروں سے مستفیض بنائیں - چنانچہ سوامی سروانند جی - سوامی منیشورانند جی - سوامی ویدانند جی - سوامی کیولانند جی - سوامی سمبودھانند جی - پنڈت ٹھاکر دت جی موجد امرت دھارا لاہور - پنڈت نرنجن دت جی - پنڈت منسا رام جی شاستری اور پنڈت ہردیال جی انپاری کو منگوانے کا فیصلہ کیا گیا ہے - علاوہ ازیں چار پانچ اچھے بھجنیک بھی منگوا لئے جائیں گے - اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے - کہ اُتسو کی کارروائی کو ہر طرح سے رُوچک بنایا جائے - اُتسو میں جہاں اُوچہ کوٹی کے سنیاسیوں اور پنڈتوں کی عالمانہ تقریریں ہوں گی - وہاں سروِدھرم سمّیلن - سنگیت سمّیلن اور کوی دربار کا بھی پربندھ کیا جائے گا۔

اس کے اتر کت تفریح طبع کا بھی کافی سامان مہیا کیا جائے گا۔ مثلاً کئی پرکار کی کھیلیں کرائی جائیں گی - جو سجن ان کھیلوں میں اپنی طاقت کے جوہر دکھلائیں گے انہیں سماج کی طرف سے انعامات بھی دئے جائیں گے - گوروکل کوروکشیتر کے برہمچاریوں کے تیر اندازی وغیرہ کے کرتب بھی بڑے آنند دایک ہوں گے - بچوں کی نمائش کا بھی پربندھ ہوگا۔ نقصہ مختصر یہ کہ اُتسو کو ہر طرح سے کامیاب بنانے کی پوری پوری کوشش کی جائے گی +

مجھے اُمید ہے - نہیں نہیں یقین واثق ہے - کہ آریہ سجن زیادہ سے زیادہ تعداد میں اُتسو میں سمّلت ہونے کی کرپا کریں گے - میں اپنے بھائیوں کو وشواس دلاتا ہوں - کہ اُن کا یہاں تشریف لانا ہرگز نشپھل نہ ہوگا - بلکہ جہاں اُنہیں ایک طرف کوئٹہ کے لذیذ ترین پھلوں کا لطف اُٹھانے کا اوسر ملے گا۔ وہاں کئی مہاتماؤں کے اُپدیش رُوپی امرت کو پان کرنے کا بھی سوبھاگیہ پراپت ہوگا - لہذا جو سجن کسی ٹھنڈی جگہ پر تشریف لے جانے کا وچار رکھتے ہوں۔ وہ بجائے کسی دوسرے استھان پر جانے کے سیدھے کوئٹہ میں آ کر ہمیں درشن دینے کی کرپا کریں - خاص طور پر اُن سجنوں سے جو کسی سمے کوئٹہ سماج کے سبھاسد رہ چکے ہیں۔ نویدن ہے - کہ وہ اوشیہ درشن دے کر کرتارتھ کریں - جو سجن یہاں اُتسو پر تشریف لائیں گے - اُن کے بھوجن کا پربندھ بھی سماج کی طرف سے ہوگا +

آریہ سجنوں کا درشن ابھیلاشی
بھیشم دیو ودیالنکار منتری آریہ سماج کوئٹہ (بلوچستان) +

آریہ سماج مندر میں ڈاکٹر اے۔ای۔ جیکب کا ویدک دھرم میں پرویش باقاعدہ سنسکار کے ساتھ کیا گیا۔ شہر کے تقریباً ۶۰۰ سرکردہ اصحاب اس موقعہ پر موجود تھے۔ ڈاکٹر صاحب عرصہ کئی سال سے ڈینٹل سرجن و فزیشن کا کام نہایت کامیابی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کی عمر اس وقت تقریباً ۳۰ سال کی ہے۔ ڈاکٹر صاحب ایک معزز گھرانے سے تعلق رکھتے

ایک اینگلو انڈین دیوی کی شدھی

رنگون - ۲ مئی - ایک سرکردہ تاجر کی اینگلو انڈین بیوی کو ہندوستانیوں اور اینگلو انڈینوں کے ایک بھاری جلسہ میں ویدک دھرم کے انوسار شدھ کیا گیا - اور ہندو دھرم میں داخل کیا گیا +

ایک عیسائی کی شدھی

میسور کے مسٹر سوامی ریڈی پانچ ورش ہوئے پیلسٹائن میں ہوائی انجنیئرنگ کا کام سیکھنے کے لئے عیسائیوں کے چکر میں آ کر عیسائی ہو گئے تھے۔ اور انہوں نے اپنا نام جارج رکھ لیا تھا۔ اب آریہ سماج ٹنالی (مدراس) میں آ کر ایک پرتشٹت سجنوں کی اُپستھتی میں آپ شدھ ہو گئے ہیں۔ اور آپ نے اپنا پورا نام سوبکرت کر لیا ہے +

(منتری شردھانند بلیدان سبھا نگر مٹکانالی)

ایک نومسلم کی شدھی

آریہ سماج بلند شہر میں ایک جنم کے راجپوت کا جو اناتھ ہونے کے کارن مسلمان ہو گیا تھا۔ پرائشچت کر کے موہن پال سنگھ نام رکھا گیا +

(رگھوبیر سنگھ منتری)

ایک انگریز کپتان کا انتیشٹی سنسکار

گزشتہ ۲۰ اپریل کی رات کو یوروپین ہسپتال میں یہاں کے ایک سورگ باسی کپتان انگل کی مرتیو ہوئی۔ اُن کی انترک اچھا انوسار یہاں کی آریہ سماج نے ویدک ریتی سے اس کا مرتک سنسکار کرایا +

کپتان انگل نے اس بارہ میں بہت کھوج کر کے لکھ لیا تھا - کپتان کی آیو ۶۰ برس کے لگ بھگ تھی - جو وشیش بات میں آپ کی سیوا میں لکھنا چاہتا ہوں - وہ یہ ہے - کہ یہاں کے لوگ یوروپین کے دلوں میں مرتک سنسکار کے وشے میں عجیب بھاونائیں ہیں۔ ان کا خیال ہے - کہ ہم لوگ مُردہ کو آدھ جلا کر کے چلے جاتے ہیں - اور جب جلانے پر تو تھوڑی سی لکڑیاں ڈال دیتے ہیں - اور جب آدھ جلا ہو جاتا ہے - تو پھینک دیا جاتا ہے۔ یا سمندر میں بہا دیا جاتا ہے - ایسی بھاوناؤں کے کارن کوئی بھی اور یہاں تک کہ ان کی استری بھی شمشان بھومی میں نہیں آئی جس وقت کہ شو بہت ساجل چکا تھا۔ اُس وقت دو یوروپین بیرسٹر دیکھنے کو آئے - وہ بھی حیران ہوئے - جب اُنہوں نے وہاں اپنی آنکھوں کے پرنی کو ول دیکھا - تو پرسنتا سے یہ کہا - کہ یہی مردے کا سنسکار سروِ شریشٹھ ہے - تو آریہ سماج یہاں یہ پہلی گھٹنا ہے - اس سنسکار میں دیا اسلام

گورُوکل اندرپرستھ کے سماچار

شری سوامی سرودانند جی

پچھلے ہفتہ وِدوان شری سوامی سرودانند جی گورُوکل اندرپرستھ میں پدھارے۔ آپ نے دو دن اپنے اُپدیشوں سے امرت ورشا کی۔ جس سے گورُوکل کے برہمچاریوں اور کرمچاریوں کو بہت فیض پہنچا۔ اعلےٰ جماعتوں کے برہمچاری گزشتہ تنہائی میں اُپدیش لینے کے لئے اُن کے پاس پہنچتے۔ بہت مفید اور سبق آموز نصیحتیں حاصل کیں۔ گورُوکل اندرپرستھ پر سوامی جی کی خاص نظر عنایت چلی آرہی ہے۔ اس کے سالانہ جلسوں کی ہمیشہ رونق افروز ہوتے رہتے ہیں۔ اور اپنے عالمانہ اُپدیشوں سے حاضرین کو مستفید کرتے رہے ہیں۔ آپ کی رائے میں گورُوکل کی بھومی گورُوکل کے لئے ایک موزوں ستھان ہے۔ اس ستھان کو ہوگ اُپیوگی اور سُندر بنانے کے لئے آپ نے مندرجہ ذیل قیمتی رائے قلمبند کی ہے۔ جو ہدیہ ناظرین ہے:۔

”میں گورُوکل اندرپرستھ میں کئی دفعہ آیا ہوں۔ یہ ستھان بڑا ہی سُندر ہے۔ یہاں کے برہمچاریوں کی صحت۔ قدو قامت اور سڈول جسم یہاں کی خوشگوار آب و ہوا کا ایک بیّن ثبوت ہے۔ لیکن آشرم اور دریا کے درمیانی میدان میں جسے برہمچاریوں نے بڑی محنت اور مشقت سے ہموار کیا ہے۔ سایہ دار درخت لگوانے کی ضرورت ہے۔ کنوئیں سے پانی کی بہم رسانی بھی بذریعہ نلکہ ہونی چاہئیے۔“

مندرجہ بالا قیمتی رائے آریہ سماج کے مایۂ ناز سنیاسی و قابل ترین شخصیت کی ہے۔ ہر ایک آریہ سماجی کو اس کی قدر کرنی چاہئیے:۔

چونکہ موسم ابھی تک زیادہ گرم نہیں ہوا ہے۔ اس لئے تعطیلات موسم گرما کا آغاز بجائے ۱۵ مئی کے ۲۱ مئی کر دیا گیا ہے۔ یاترا کے لئے دہرہ دون مسوری جانے کا فیصلہ ہوا ہے۔ سفر خرچ موٹروں اور ڈاک گاڑی وغیرہ پر ہوگا۔ یاترا سے ہر قسم کی مشکل آئی۔ ملکر ناممکن ہے:۔

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کے سپتاہ وار ستسنگ منعقدہ ۶ مئی ۱۹۳۴ء اتوار کو شری ہریش چندر جی کا ”یوگ سادھنا“ پر ایک بیان ہوا۔ آریہ سماج نئی دہلی نے بھی اس دن یہاں کے ادھیاپک جی کا لیکچر کرانے کا انتظام کیا ہے۔ ادھیاپک جی نے ویدک دھرم پر بہت کچھ پرچار کیا۔ دہرہ دون میں بھی ویدک دھرم کا پرچار کرتے ہوئے گورُوکل کا پرچار بھی ہوتا رہتا ہے۔

یہ امر موجب مسرت ہے۔ کہ موسم گرما کے باوجود دہلی کے سرکردہ وِدوان گورُوکل اندرپرستھ میں پدھار کر یہاں کے برہمچاریوں اور کرمچاریوں کو اپنے خیالات سے مستفید کرتے رہتے ہیں۔ شری پروفیسر سُدھاکر جی ایم۔ اے۔ ڈاکٹر اندرسین جی ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ اور آچاریہ چندرسین جی شاستری نے گورُوکل پدھارنے کا وچن دیا ہوا ہے۔ ان کے ویاکھیانوں کا جلدی ہی انتظام کیا جا رہا ہے۔ اور ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ برہمچاریوں کا دھیان ہندی ساہتیہ کی ترقی اور حصول تعلیم کی طرف راغب ہو:۔

(مکھیہ ادھشٹاتا گورُوکل ہذا)

۱۸واں سندھ آریہ سمیلن

پردھان مہودیہ کی اپیل

سندھ آریہ سمیلن کی استقبالیہ کمیٹی نے مہربانی کر کے مجھے اپنا چیئرمین منتخب کیا ہے۔ میں اس عزت افزائی کے لئے جس کا میں بمشکل تمام اہل ہوں۔ ان کا بڑا ہی ممنون ہوں۔ یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ سمیلن لاڑکانہ میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ میں مقابلتاً نوجوان ہوں۔ اور تجربہ کار نہیں ہوں۔ زمانہ بڑا نازک ہے۔ سبھا کے معاملات اس بات کا مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ ان کو بڑی قابلیت سے سنبھالا جائے۔ مختلف عناصر کی اس طریق سے خانہ پُری ہونی چاہئے۔ کہ اُن سے مطلوبہ نتائج برآمد ہو سکیں۔ بنابریں میں جملہ آریہ سماجیوں اور رشی دیانند کے مشن کے پریمیوں سے یہ اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ میری مدد کے لئے نکلیں۔ اور سمیلن کی کارروائیوں میں رہنمائی کریں۔

میں خاص طور پر اُن بزرگ اصحاب سے اپیل کرتا ہوں۔ جنہوں نے آریہ سماج کی جانفشانی سے سیوا کی ہے۔ اور جن کا پختہ تجربہ آئندہ پروگرام کی تیاری میں ایک بہا پُونجی ثابت ہوگا۔

میں جملہ آزمودہ کار پردھانوں سے جیسے کہ دیوان تلچا رام۔ مہاشہ کرونول سیٹھ ہمیندر راج۔ مہاشہ منگت رام۔ مہاشہ ہرداس مل۔ سیٹھ ہوت چند۔ مہاشہ پرواسی مل اور دوسرے اصحاب ہیں۔ نویدن کرتا ہوں۔ کہ وہ اس موقعہ پر بھاری تعداد میں جمع ہوں۔ میں آریہ یووکوں سے بھی اپیل کروں گا۔ کہ وہ کثیر تعداد میں شامل ہوں۔ سکھر اناتھ سہایتا منڈل، حیدرآباد، اہاو یایام، سبھا گروپ کراچی اور شکارپور کی نوجوان پارٹی کو بھی اس موقعہ پر ورشن دینے میں کوتاہی نہ کرنی چاہئے:۔

شرِدھانند دل کی پریکھشاؤں کا وِورن

آریہ جنتا میں سوادھیائے کی ورتی پیدا کرنے کے اُدیش سے شردھانند دل کی ادھیکشتا میں ”آریہ رتن“ اور ”سدھانت رتن“ دو پریکھشائیں نیت ہیں۔ پرنتو آریہ سماج کو کم سے کم ”آریہ رتن“ پریکھشا کی پُستکوں کا سوادھیائے اوشیہ کر لینا چاہئے۔ اور ودیادھیکاریوں کے لئے ”سدھانت رتن“ پریکھشا نیت کی گئی ہے۔ آشا ہے۔ کہ آریہ جنتا اُستاہ پُوروک ان پریکھشاؤں میں سمّلت ہو کر پریم بھکتی کی پُورتی کے لئے پریتن کرے گی۔ کیونکہ کہا ہے:۔

स्वाध्यायो वै ब्रह्मयज्ञः

(شت پتھ)

پاٹھیہ کرم ”آریہ رتن“ (آریہ سبھاسدوں کے لئے)

۱۔ پرتھم پتر۔ آریہ اُدیش رتن مالا اور آریہ منتویہ درپن:۔

۲۔ دوتیہ پتر۔ ولوہار بھانو اور سنسکار ودھی:۔

۳۔ ترتیہ پتر۔ پنچ مہایگیہ ودھی اور کرتویہ درپن (مہاتما نارائن سوامی کرت)

سدھانت رتن پریکھشا (ودیادھیکاریوں کے لئے):۔

۱۔ پرتھم پتر۔ ستیارتھ پرکاش اکھوار گوبند آدی بھاشیہ بھومکا:۔

۲۔ دوتیہ پتر۔ سنسکار ودھی اور آریہ پرب پدھتی

۳۔ ترتیہ پتر۔ آریہ بھوونے سوادھیائے شتک اور ویدک کرتویہ شاستر:۔

وشیش نیم:۔ ۱۔ پریکھشائیں پرتی ورش شردھانند نی پرستھانیہ آریہ سماج بھون آدی میں نیت ہوا کرے گی:۔

۲۔ پرنتو پریکھشا کا شُلک کیول ۲ر ہے۔ جو ہیں کھیو پرنتا تک بھیج دینا چاہئے:۔

۳۔ پانچ پریکھشارتھی ہونے پر پریکھشا کیندر نیت ہو سکے گا۔ پُستکیں آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر سے مل سکتی ہیں:۔

۴۔ پرتی ورش ایک ایک پتر کی پرتھک پرتھک بھی پریکھشا دے سکتے ہیں۔ اس اوستھا میں پریکھشا شُلک عار پرتی پتر ہوگا۔

۵۔ پرتیک پتر میں ۱۰۰ انک ہوں گے۔ جن میں سے ۵۰ انک پانے پر اُتیرن سمجھے جائیں گے۔

وشیش گیاتویہ۔ ”شردھانند دل کے سمت سدسیہ بنانے کے لئے نیم پُوروک کھا دی پہننا اور سندھیا انواریہ ہے۔ وشیش جاننے کے لئے پردھان منتری سے سدو جوابی پتر ولوہار کیجئے۔ سدسیہ بننے کے لئے چھپے ہوئے پرتگیا پتر پر ہستاکشر کیجئے:۔

(الیشور دت میدھارتھی ودیالنکار پردھان منتری شردھانند دل چاندنی چوک دہلی)

مہاشہ بہاری لال بھجنیک کا پرچار

مہاشہ بہاری لال جی جو کہ پہلے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے بھجنیک تھے۔ آج کل گورُوکل سوپہ گجرات کی طرف سے بھجنوں دوارہ پرچار کر رہے ہیں۔ آپ نے پُونہ۔ بمبئی۔ ماٹونگا۔ ماندھوں وکا ساوڈی۔ سانتا کروز۔ کھار روڈ۔ اندھیری روڈ اور پُونہ کیمپ وغیرہ وغیرہ مقامات میں ویدک دھرم کا پرچار کیا ہے۔ جنتا پر پربھاو اچھا پڑ رہا ہے:۔

(نرپت چودھری۔ ماٹونگا)

حفظ و نگہداشت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں:۔

ساماجک سماچار

پدھیانہ ضلع جالندھر میں امرت ورشا:- مہاشہ گیان اندر و دیارتھی آپدیشک مہاودیالیہ گورودت بھون لاہور یہاں تشریف فرما ہوئے۔ آپ کے نبی و یاکھیان ۲۶-۲۷-اور ۲۸ اپریل کو ہوئے۔ تینوں دن بڑی بھاری حاضری ہوتی رہی۔ پہلا "ودیا" پر۔ دوسرا "دلت کی اُنّتی" پر۔ اور تیسرا "ہندی بھاشا کی اُنّتی" پر ہوا۔ آپ نے کنیا پاٹھ شالہ کا بھی معائنہ فرمایا۔

(ماگھی رام آریہ مینجر کنیا پاٹھ شالہ پدھیانہ ضلع لدھیانہ)

آریہ سماج بنوں کے سماچار:- آریہ سماج بنوں کے عہدیداران کا نیا چناؤ حسب ذیل ہوا:-

پردھان لالہ نونیت رام جی وکیل۔ اُپ پردھان ڈاکٹر دولت رام جی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ منتری سریدیو آریہ۔ سہایک منتری لالہ سنت رام جی وکیل۔ خزانچی مہاشہ رام چند سوداگر لوہا۔ لائبریرین بابو دیوان چند۔

پاٹھ شالہ کے ادھیکاریان:- مینجر لالہ نونیت رام وکیل۔ منتری مہاشہ ٹھاکر داس۔ خزانچی مہاشہ مانک رائے۔

آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ۱۱-۱۲-اور ۱۳ مئی ۱۹۳۴ء کو ہونا نشچت ہوا ہے نگر کیرتن ۱۱ مئی شکروار شام کو ہوگا۔ مہاشہ کرشن جی مالک "پرتاپ" و "پرکاش" سے خاص طور پر پرارتھنا ہے کہ وہ ضرور اس اُتسو پر پدھار کر بنوں کے آریہ بھائیوں کی اچھیا کو پورن کریں۔

مہاشہ رام چند جی آریہ شاہ پور نواسی ایجنٹ نیشنل انشورنس کمپنی کلکتہ نے ۱۵۰ روپیہ آریہ سماج بنوں میں یگیہ شالہ تعمیر کرنے کے لئے دیا ہے۔ آریہ سماج بنوں مہاشہ جی کا اس کے لئے دھنیہ واد کرتا ہے۔ عنقریب یگیہ شالہ کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

(منتری آریہ سماج بنوں)

دیپالپور میں نام کرن سنسکار:- ۳۰ اپریل ۱۹۳۴ء کو پنڈت ستیہ دیو جی نے ڈاکٹر جید پال صاحب پردھان آریہ سماج کے پسر کا نام کرن سنسکار کرایا۔ کارروائی سنسکار بڑی شانتی سے سماپت ہوئی۔ لڑکے کا نام جید پور رکھا گیا۔ موضع بہل ضلع گوجرانوالہ سے مہاشہ ہنسراج جی بھجنیک کو خاص طور پر بذریعہ تار بلانا پڑا۔ ۱۹-اور ۲۰ کو پنڈت جی کا منوہر ویاکھیان ہوا۔ اگر سبھا نے اس سماج کی طرف پوری توجہ دی۔ اور وہ ودوان پنڈت اور بھجنیک بھیجنے کا پربندھ کرتی رہی۔ تو آریہ سماج دیپالپور جیسے قصبہ میں بھی آریہ سماج کا پرچار ترقی کر سکے گا۔

(نوٹ) اس شبھ اوسر پر ڈاکٹر صاحب موصوف نے مبلغ ۲۶ روپیہ دان دیا۔

(دینا ناتھ منتری آریہ سماج دیپالپور)

شردھانند شنشو شالہ اودے پور:- راجا صاحب شری امر سنگھ جی بہادر بینڈ دو دھین (اودے پور) کے کرکملوں سے دوارودگھاٹن شردھانند شنشو شالہ اودے پور میں شنشو شکھشا کے کاریہ کو بڑی سپھلتا پوروک پورن کر رہی ہے۔ پرتی دن وید منتروں کے شدھ پاٹھ سے شنشو شالہ کا کھوریہ بھون گونجتا ہے۔ اور چھوٹے چھوٹے شنشوؤں کے کومل مکھ سے وید منتروں کا شدھ اچارن انیت پریہ لگتا ہے۔ شنشو شالہ کے مکھیہ ادھیاپک ڈاکٹر پرسدھ نارائن سنگھ جی (جو نبودی) کی کرپا سے ویدک دھرم کا پرچار اودے پور میں خوب شان سے ہو رہا ہے۔

(موہن لال منتری شردھانند شنشو شالہ اودے پور (میواڑ))

آریہ سماج راولپنڈی کا سالانہ چناؤ:- آریہ سماج راولپنڈی گورو کل وبھاگ کا سالانہ چناؤ ۱۲ مئی کو منن پرکار ہوا:-

پردھان لالہ رام لال جی۔ سہایک پردھان سردار اتوکھ رائے جی۔ اُپ پردھان لالہ سیتا رام جی۔ منتری لالہ سوداگر مل جی۔ سہایک منتری مہاشہ برج بھوشن جی آریہ۔ اُپ منتری مہاشہ گوپال داس جی۔ کوشادھیکش لالہ منشی رام جی۔ پستکادھیکش لالہ دولت رام جی۔ پرتنشٹھت سبھاسد:- پنڈت گنپتی رام جی۔ لالہ وزیر چند جی۔ پنڈت مکند رام جی شاستری۔ لالہ رام لال جی۔ اور دیوان جیرام جی۔

اگروپ پرتی ندھی:- مہاشہ کندن لال جی آریہ۔ مہاشہ شری نواس جی ایم۔ اے۔ مہاشہ سادھو مل جی۔ مہاشہ رام اوتار جی۔

(برج بھوشن آریہ منتری)

آریہ سماج گرلی کا سالانہ چناؤ:- آریہ سماج گرلی ضلع کانگڑہ کا سالانہ چناؤ منن پرکار ہوا:-

پردھان لالہ میلا رام جی رئیس گرلی۔ اُپ پردھان ڈاکٹر جیتلی رام جی و لالہ رگھوناتھ سہائے جی وکیل۔ منتری ماسٹر کھڑک رام۔ سہایک منتری لالہ دھنی رام جی بی۔ اے۔ اُپ منتری پنڈت پرشوتم دت جی۔ ممبران انترنگ سبھا:- لالہ کھوٹا ناتھ جی۔ لالہ کندن لال جی ہیڈ ماسٹر۔ لالہ آتما رام جی۔ لالہ امر چند جی اور لالہ کھو نگر مل جی۔

(منتری)

مسلم ودیارتھی کو سنسکرت پدوی:- ناگپور ۳۰ اپریل۔ مسٹر اختیار حسین کو ساہتیہ النکار کا خطاب ملا ہے۔ آپ رائے پور کے شاعر ہیں۔ یہ خطاب ودوت سمیلن کی طرف سے دیا گیا ہے۔ آپ پہلے مسلم طالب علم ہیں جن کو ہندوستان میں یہ پدوی ملی ہے۔

آریہ سماج میں پریتی بھوجن:- میرٹھ ۲۹ اپریل۔ آج دوپہر کو آریہ سماج میرٹھ میں شری سیٹھ مدن موہن جی ایم۔ اے جج کو آریہ سماج کے ممبران کی جانب سے پریتی بھوجن دیا گیا۔ اس موقعہ پر خاص خاص سبھی آریہ سماجی شریک ہوئے۔ رائے صاحب پنڈت نتھے رام شرما کی نظم قابل تعریف تھی۔ شری چودھری مختار سنگھ جی نے بھی اس موقعہ پر شرکت کی۔

پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کا اجلاس:- بتاریخ ۸-۹ بیساکھ ۱۳۴۳ف۔ اتوار اور سوموار کو حیدر آباد آریہ سماج کے اُتسو کے موقعہ پر بمقام دیوی دین باغ آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کی بیٹھک ہوگی۔ اس لئے سبھاسدوں کو سوچنا دی جاتی ہے کہ وہ اس موقعہ پر پدھار کر اپنی شبھ سمتی سے بیٹھک کو کامیاب بنانے کی کرپا کریں۔ اس اوسر پر حساب کی پڑتال چناؤ۔ آریہ کانفرنس اور اُپدیشک آدی کا رکھنا اور مجوزہ آئین وغیرہ وشیوں پر وچار ہوگا۔

آریہ سماج فیروز پور کا چناؤ:- آریہ سماج بخش نمبر ۲ فیروز پور شہر کا سالانہ چناؤ ۵ مئی ۱۹۳۴ء کو حسب ذیل ہوا ہے:-

پردھان لالہ جگت رام جی پنشنر سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ اُپ پردھان مہاشہ مدن جیت جی آریہ جونیئر۔ اُپ پردھان مہاشہ تلسی رام جی۔ منتری لالہ رام چند جی سینئر۔ اُپ منتری پنڈت شرما۔ ادھیکش سنگیت مہاودیالیہ جونیئر۔ اُپ منتری پنڈت گردھاری لال جی کلرک امپیریل بنک۔ پستکادھیکش مہاشہ لال چند جی۔

(سینئر اُپ منتری آریہ سماج فیروز پور شہر)

شردھانند دل کی سوچنا:- اردھ شتابدی کے اوسر پر لگ بھگ ایک ہزار سدسیہ شردھانند دل کے بنے تھے۔ ان میں سے بہت تھوڑے سدسیوں نے ابھی تک اپنا اگرو ویہوار شلک نہیں بھیجا ہے۔ یہ ودت ہو کہ جب تک وہ اپنا سدسیہ شلک جمع نہ کرا دیں گے۔ تب تک وہ نیمت سدسیہ نہیں سمجھے جائیں گے۔ اس لئے سب سدسیوں کو اپنا وارشک چندہ علاوہ ازیں ترنت اس پتہ پر بھیج دینا چاہئے:-

ڈاکٹر جنگ بہادر ودیا النکار پربندھ منتری شردھانند دل۔ چاندنی چوک۔ دہلی

"آریہ رتن" اور "سدھانت رتن" پرکشا کے لئے سو ادھیاپک کر لئے ہیں پرکشا شاید شراونی پر ہوگی۔ پرکشا شلک بھیج دیں۔

شردھانند دل کا کاریالیہ دہلی میں ہے اس لئے وگیاپن جاننے کے لئے سدسیہ جوابی کارڈ اس پتہ پر بھیجا کریں:-

(انشورنس سپرنٹنڈنٹ ودیا النکار پردھان منتری شردھانند دل۔ دہلی)

دیانند کالج موگہ کا جلسہ تقسیم انعامات:- موگہ ۵ مئی۔ کل دیانند مہنر اداس کا جلسہ تقسیم انعامات تھا۔ لاہور کے لالہ رام جوایا نے انعامات تقسیم کئے۔ مٹھائی کے ۱۰۰ روپیہ کے علاوہ کالج کو ایک ہزار دان دینے کا اعلان کیا۔ پریذیڈنٹ کے اعزاز میں ایک دعوت بھی دی گئی۔

آریہ سماج گوجرانوالہ کا شاندار دھارمک اُتسو

۱۸- اپریل سے ۲۵ اپریل تک کی مکمل کارروائی

نگرکیرتن :- نگرکیرتن کا جلوس ۲۱ اپریل ۱۹۳۶ء کی شام کو ۴ بجے آریہ سماج مندر سے شروع ہو کر رات کے ... بجے تک شہر کے مختلف بازاروں میں سے گزرا۔ ... اپنے منوہر بھجنوں ... مہاشہ گنپت چند اور دیگر بھجنیکوں نے ... نگر واسیوں کو خوب رجھایا۔

ویدپاٹھ اور ویاکھیان :- ۲۳- اور ۲۴ اپریل ... پروگرام کے مطابق سوامی سوتنترانند جی ... پنڈت گیان چند جی ... پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار۔ پنڈت پریم ورت جی سناتک گورکل کانگڑی ... ایم۔ اے۔ ... مہاشہ چرنجی لال جی پریم ... پنڈت پورن چند جی۔ ... پنڈت منسا رام جی کے ... ویاکھیان ... اور اسی طرح ۲۵ اپریل ۱۹۳۶ء کو گورکل گوجرانوالہ کے ... ہون یگیہ کے بعد ریلیجس ہوئے ... رہیں لڑکیوں ... کے مکمل ہوئے۔ اور بعد دوپہر سوامی ستیہ دیو جی کا ... والے ویاکھیان ہوا۔

کانفرنسیں :- علاوہ ازیں جلسہ کی رونق کو ... بڑھانے کا موجب مختلف کانفرنسوں وغیرہ کا انتظام بھی تھا۔ جن کی مختصر تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے :-

کو ایجوکیشن :- کو ایجوکیشن کے مضمون پر ... اپریل کی شام کو پانچ بجے زیر صدارت مسز ... بی۔ اے ہیڈ مسٹرس لوکل گرلز ہائی سکول مخلوط تعلیم پر پہلی ڈیبیٹ ہوئی۔ جس کے پکش میں پروفیسر سوم ناتھ ایم۔ اے اور بابو بلونت سنگھ ایم۔ اے نے اور اس کے برخلاف مولوی محمد حسین صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔ پنڈت رام رکھا بی۔ اے ہیڈ ماسٹر شیخ نظیر احمد ایم۔ اے وکیل اور قاضی نظیر حسین صاحب نے حصہ لیا ۔

دوسری ڈیبیٹ "گوشت خوری گناہ ہے" کے مضمون پر شام کو زیر صدارت فخر پنجاب ڈاکٹر ستیہ پال جی شروع ہوئی۔ جس کے پکش میں لالہ ونیر چند بی۔ اے۔ پنڈت لکشمی نارائن جی اور پنڈت رام لال جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے اور اس کے برخلاف ... پیر محمد بخش بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ڈاکٹر ... ایم۔ بی۔ بی۔ ایس اور مسٹر الف۔ جے۔ ... بی۔ اے نے تقاریر کیں۔ مگر آخیر میں شری میان صدر صاحب نے ایک ایسی موثر۔ دلپذیر اور ولولہ انگیز تقریر کی کہ حاضرین نے خوش ہو ہو کر بار بار چیرز دئے ۔

پھر اسی طرح ۲۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو تیسری ڈیبیٹ بمضمون "مغربی تہذیب انسانوں کی مذہبی ترقی میں ... رکاوٹ ہے" ہوئی۔ جس کے پکش میں مسٹر ... ایم۔ اے۔ مسٹر محمد شفیع بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ لالہ امرناتھ جی ایڈووکیٹ۔ شیخ نذیر احمد ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ لالہ ... دھوک نے اور اس کے برخلاف پنڈت ... ایم۔ اے۔ مولوی برکت علی جعفری اور ... مسٹر عبدالمجید صاحب اصغری بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی نے حصہ لیا۔ آخیر میں سوامی ستیہ دیو جی کا پُر اپربھاؤ شالی بیاکھیان ہوا۔ جسے سُن کر حاضرین عش عش کر اٹھے ۔

سوامی ستیہ دیو جی کے لیکچر :- ۲۲ اپریل ۱۹۳۶ء کو آٹھ بجے رات کو سوامی جی کا لیکچر بمضمون "جیون کا اصلی سوروپ" آریہ سماج مندر میں ہوا۔ اور آپ کا دوسرا لیکچر منڈی ... ہال میں زیر صدارت لالہ امرناتھ جی ایڈووکیٹ پردھان ... سبھا نہایت موثر اور دلچسپ ہوا جس کا مضمون "مذہب کا اصلی سوروپ" تھا ۔

اسی طرح ۲۴- اور ۲۵ اپریل ۱۹۳۶ء کی رات کے وقت مسلسل "قومیں کس طرح اٹھتی ہیں؟" کے مضمون پر لیکچر آریہ گورکل کے وسیع میدان میں ہوئے۔ چنانچہ آپ کی وسیع معلومات اور یورپ کے تجربات کو سُنکر لوگ دنگ رہ گئے۔ اور اظہار خوشنودی اور پسندیدگی کے طور پر انہوں نے بار بار چیرز دئے ۔

آریہ کمار سمیلن :- ۲۲ اپریل ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج مندر میں زیر صدارت پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار ایک بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ جس میں مختلف سکولوں کے تقریباً ڈیڑھ صد بالک اور بالکاؤں نے حصہ لیا۔ اور دھرم سمت پر مضامین پڑھے۔ اعلیٰ مضامین لکھنے والوں میں انعامات تقسیم کئے ۔

آریہ سمیلن :- ۲۳ اپریل ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج مندر میں ڈیڑھ بجے بعد دوپہر زیر صدارت پنڈت ... ناتھ جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ آپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب شروع ہوا جس کا مضمون تھا۔ "ہندوستان کو دھرم سے وِمکھ ہونے سے کیسے بچایا جاسکتا ہے ؟" چنانچہ اس کے متعلق تین پرستاؤ پاس ہوئے۔ (۱) ... آریہ سنسکار ضرور کرلئے جائیں (۲) تعلیم ... (۳) بیاہ کے موقعہ پر کم از کم خرچ کیا جائے۔ کئی اصحاب نے اس پر تقاریر کیں۔ مگر آخیر میں جو صاحب صدر کا بھاشن تھا وہ نہایت مدلل اور پسندیدہ تھا ۔

جہیلا کانفرنس :- جہیلا کانفرنس ۲۴ اپریل ۱۹۳۶ء کو ہوئی۔ جس میں استری درشنوں نے بل کر حصہ لیا۔ حاضرین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ اس کی کارروائی ڈیڑھ بجے بعد دوپہر شروع ہوئی ۔

پہلے کارروائی زیر صدارت پنڈت لکشمی نارائن جی شروع ہوئی۔ بعد میں صدارت ... شری ... ڈاکٹر دمینتی جی بالی آگرہ نے سنبھال لیا۔ پہلے پبلک لائف میں عورتوں کی ذمہ واریاں اور دوسرے کم شادی بیاہ پر سوامبر ہو۔ ان کے متعلق موافق اور مخالف مختلف تقاریر ہوئیں۔ لیکن دو زبردست ریزولیوشن پاس ہوکر ملہبرے مضمون "ودھوا وواہ" کے متعلق کارروائی شروع ہوگئی ۔

لالہ خوشحال چند دھوک و لالہ ... جی جوڈیشل ایڈووکیٹ۔ لالہ امرناتھ جی بی۔ اے ایڈووکیٹ کندیاوتی بالیہ کی کماری راجکماری بھوشن۔ کماری ... پرواتی پر بھاکر اور کملا کماری رتن نے بھی اس کے پکش میں تقاریر کیں۔ ان کے بعد بابو رام سہائے کپور نے "ودھوا وواہ" کے حق میں ایک نہایت ہی ولولہ انگیز تقریر کی سادو سب نے ہی متفق رائے "ودھوا وواہ" کا ایک نہایت مجرب علاج بتلایا۔ اور وجہ یہ کہ کسی بھی رنڈوے پرش کو کنواری کنیا سے شادی کرنے کا حق نہیں ہے۔ اس لئے رنڈوے لڑکوں کو ہرگز ہرگز کنواری کنیائیں نہ دی جائیں۔ اور چونکہ والدین اور متعلقین کو لڑکی کی شادی کا زیادہ خیال رہتا ہے۔ اس لئے

کسی رنڈوے کو کنواری کنیا نہ ملنے پر وہ ودھوا لڑکی سے پُنر وواہ کرنے کے لئے مجبور ہوگا۔ اور اس تجویز کے عمل درآمد سے تھوڑے عرصہ کے اندر اندر ہی ودھوا وواہ کا رواج عام ہو جائے گا۔ چنانچہ جملہ حاضرین نے پُرزور چیرز دئے۔ سارے جلسہ میں یہی ایک تجویز تھی۔ جس کے متعلق کوئی مخالف تقریر نہ ہوئی۔ محترم صدر صاحبہ کی نہایت ہی پُر دل خوش کُن۔ موثر اور برجستہ تقریر کے بعد نہایت خوشی کے ساتھ یہ پرستاؤ پاس کیا گیا۔ اور کسی ایک شخص نے بھی مخالفت نہ کی ۔

(اپ منتری آریہ سماج گوجرانوالہ)

ہر موسم میں گھر کی صفائی اور تندرستی کے لئے

بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

کی پوران ویدک ریتی اور پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق تیار شدہ سگندھت دھوپ اور ہون سامگری اپنے گھروں میں روزانہ استعمال کریں۔ اپنے بے شمار فوائد کے باعث یہ دونوں چیزیں اس قدر مشہور ہو چکی ہیں کہ جابجا حاسد پیدا ہو گئے ہیں۔

قیمتوں میں ۴ فی روپیہ کی خاص رعایت

ہون سامگری } درجہ خاص فی سیر ۱۲ر رعایتی ۹ر۔ درجہ دوئم فی سیر ۸ر رعایتی ۶ر۔ درجہ اول فی سیر ۱۰ر رعایتی فی سیر ساڑھے سات آنے۔

شگندھت دھوپ فی سیر ۱۲ر رعایتی ۸ر اور دھوکے سے بچنے کے لئے پتہ نوٹ کریں :-

بھگت رام پوری اینڈ سنز۔ سوتر منڈی۔ لاہور

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

ہیضہ کے لئے بہترین ہدف

کافور (Regd)

اصل عرق کافور ہیضہ۔ گرمی کے دست پیٹ کے درد وسو ہضمی وغیرہ کے روکنے اور آرام کرنے کی مشہور ہندوستانی بے خطا دوا ہیضہ کے اچانک حملہ سے بچنے کے لئے ہر ایک فیملی اور مسافر کو ہمیشہ سے کافور کی ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ پچاس برس سے ہیضہ کے لئے صرف یہی ایک دوا مفید ثابت ہو کر شہرت حاصل کر چکی ہے۔ جہاں کہیں ہیضہ پھیلا ہو۔ اس کے ایک بوند روزانہ استعمال سے ہیضہ میں مبتلا ہونے کا خوف نہیں رہتا۔ ہیضہ ہوتے ہی اس کے استعمال سے لاکھوں جانیں بچ چکی ہیں۔ نقلی عرق کافور سے ہوشیار۔ قیمت فی شیشی چھ آنہ۔ ڈاک محصول تین شیشیوں تک سات آنے۔

پیورا (REGD)

پیشاب اتارنے کی دوا

ہیضہ ہونے پر پیشاب عموماً بند ہو جاتا ہے۔ اور بے چینی بڑھ جاتی ہے۔ ایسے موقع پر اسے استعمال کرنے سے پیشاب کھل کر آنے لگتا ہے۔ اس لئے ہیضہ کے زمانہ میں اسے بھی پاس رکھنا ضروری ہے۔ ہیضہ کے علاوہ سوزاک یا اور کسی سبب سے پیشاب کم یا بند ہو جائے۔ تو اسے استعمال کریں فائدہ ہو گا۔
قیمت فی شیشی چھ آنہ ۶ر۔ ڈاک محصول سات آنہ ۷ر۔

نوٹ } دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور دوا کا نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۸۰ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ۔ لاہور میں مینیجر پیسہ اخبار

قائم شدہ ۱۸۹۶ء

تار کا پتہ :- "دی بھارت - لاہور" ٹیلیفون نمبر ۳۶۹۷

دی بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور

اس کی پالیسی کو مول لینا گویا گھر اسٹور خریدنا ہے

اور اپنے ملک کی اقتصادی آزادی کی بنیاد قائم کرنا ہے

سرمایہ یقینی اور محفوظ جگہ لگا ہوا ہے

مفصل لٹریچر کے لئے ہیڈ آفس :- بھارت بلڈنگ رجسٹرڈ لاہور

سب آفس :- لاہور - بمبئی - کراچی - کلکتہ - لکھنؤ - دہلی - بانکی پور - رنگون - کالی کٹ - راولپنڈی - مدراس - ناگپور - مدورا اور چیف ایجنسی کاروار سے خط و کتابت کریں۔

اسسٹنٹ جنرل مینیجر بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور

سفید کشٹ کی اچھوت چھی

پربھو مہاشے! میں اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ دوائی اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو میں دگنا مال واپس دوں گا جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔
قیمت دو روپیہ آٹھ آنے (۲ ۸/)

سری کشن چندر کنتری سرائے
ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

آتنک نگرہ فارمیسی کا تیار کردہ نایاب

امرت تیار اولیہ یعنی لعوق مجرب آجیات

جسم سے گرمی کی زیادتی کو دور کر کے خون اور منی کی تپش کو رفع کر کے خون اور منی سے جسم کو پر کر کے فربہ اور مضبوط بناتا ہے۔ دل و دماغ کو فرحت بخشتا ہے۔ معدہ کو مضبوط بناتا ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کی جان ہے۔ مرد اور عورت یکساں فائدہ اٹھاتے ہیں۔ قیمت فی ڈبہ ۲۰ تولہ صرف ۲ عہ علاوہ محصول

آتنک نگرہ فارمیسی جامنگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ :- بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

ہر قسم کی آیورویدک دوبات بنانے کا کارخانہ

دراکشاسو } قوت ہضم بھوک جسمی اور گوشت بڑھانے والا۔ خوش ذائقہ۔ انگوری منقاؤں سے تیار کیا ہوا۔ چھوٹی بوتل ۱ عہ بڑی ۲ عہ۔ سب جگہ مشکل سے دستیاب

چون پراش اولیہ } ہو بہو بالا اسنٹ برگ شالی۔ سردی۔ کھانسی۔ نزلہ زکام اور امراض سینہ کی مشہور دوا ضعیف کو جوان بنا دینے والا۔ قیمت ۲۰ تولہ ۴ر

بال سدھا } دبلے اور کمزور بچوں کو موٹا تازہ اور طاقتور بنانے کی میٹھی دوا۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر

دودرمن گیسری } بغیر جلن اور تکلیف کے داد کو ۲۴ گھنٹے میں فائدہ کرنے والی دوا۔ قیمت فی شیشی ۴ر

سدھا سندھو } کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ شول۔ سنگرہنی۔ اتیسار۔ دست وغیرہ ایسے ہی امراض کی بغیر انوپان کی گھریلو دوا۔ قیمت فی شیشی ۸ر

کوئی دوا نہ خریدو جب تک کہ اس پر سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا نام نہ ہو

ادویات ہر جگہ دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

ओ३म्

प्रकाश

क्रान्तो विश्वमार्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت { سالانہ للعہ / مع ایک غیر سے للعہ — ششماہی ۲ / فی پرچہ ایک آنہ }

جلد ۳۰ — نمبر ۲۰

SUNDAY 20th MAY 1934

اتوار ۔ ۷ ۔ جیٹھ سمت ۱۹۹۱ مطابق ۲۰ ۔ مئی سنہ ۱۹۳۴ء ۔ دیانند ابد ۱۱۰

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ۔

۲۔ ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرو ایشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے ۔ اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے ۔ وید کا پڑھنا پڑھانا ۔ اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سرودا اُدیت رہنا چاہیے ۔

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ۔

۶۔ سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک ۔ آتمک ۔ اور سماجک اُنتی کرنا ۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیے ۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیے ۔

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے ۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے ۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ۔

یجروید — **وید امرت** — رگوید

अन्धन्तमः प्रविशन्ति येऽसम्भूतिमुपासते ।
ततो भूय इव ते तमो य उ सम्भूत्याँ रताः ॥

(یجروید ۔ ادھیائے ۴۰ ۔ منتر ۹)

اس پوتر وید منتر کا منتر درشٹا رشی "دیرگھتما" ہے ۔ دیوتا "آتما" ہے ۔ چھند "انشٹپ" ہے ۔ اور سوَر "گاندھار" ہے ۔

اس پوتر وید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے ۔ کہ جو انسان سمست جڑ جگت کے انادی نتیہ اپادان کارن کو اپاسنا بھاو سے سویکار کرتے ہیں وہ اودیا کو پراپت ہو کر کلیش کو پراپت ہوتے ہیں اور جو اس کارن سے اُتپن سوکھشم کاریہ کارن روپ انتیہ سنیوگ جنیہ کاریہ جگت کو اشٹ اپاسیہ مانتے ہیں وہ گاڑھ اودیا کو پا کر ادھک تر کلیش کو پراپت ہوتے ہیں ۔ اس لئے سچدانند سوروپ پرماتما کی ہی سب سدا اُپاسنا کریں ۔

دنیادار ابتلا ۔ دنیا کی پرستش کرنے کیلئے گا ؟ یہ فانی دنیا نہ آج تک کسی کی بنی ۔ اور نہ آئندہ بنے گی ۔ تو نے اگر کسی سے لو لگانی ہے ۔ تو اس سے لگا ۔ جو وفا کا پتلہ اور ثبات کا مجسمہ ہے ۔ سکندر نے دنیا کو جیتنے کی کوشش کی ۔ لیکن وہ گور قبر کے آگے وہ ہار گیا ۔ محمود نے سومناتھ کو لوٹا ۔ لیکن موت نے اسے رلا کر اس جہان سے رخصت کیا ۔ او مشرک ! شرک کو گناہ سمجھ ۔ دھریہ بن کو ٹھہر ! کہو رشی شرتی کیا فرما رہی ہے ۔ (ये) جو لوگ پرمیشور کو چھوڑ کر (अ सम्भूतिम) انادی انوتپن سورج اور منوگن میئے ۔ پرکرتی روپ جڑ وستو کو (उपासते) اپاسیہ بھاو سے جانتے ہیں ۔ وہ (अन्धम) چاروں طرف چھا جانے والے (तमः) اندھکار کو (प्र) اچھے پرکار (विशन्ति) پراپت ہوتے ہیں ۔ اں اے دنیا کے ابتلا ۔ تیری قدرت یہاں تیری کیا مدد کرے گی ؟ تو ڈاروِن کے وکاس واد کو چمٹا ہوا ہے ۔ اس کے اندر تیری نجات ممکن نہیں ۔ اگر تجھے مکتی کی تلاش ہے ۔ تو قدرت کو چھوڑ اور قادر کا دامن پکڑ ۔ اور اس ہفت رنگ منزل میں حوصلہ نہ ہار ۔

اے مادہ پرستو ! دنیا کی ادکھی گھاٹی میں ٹکریں نہ مارتے رہو ۔ یہاں دل دے کر کیا لوگے ؟ اگر عزت درکار ہے تو عالم سفلی سے بالاتر ہو جاؤ ۔ عناصر خمسہ سے اوپر اٹھ جاؤ ۔ اور عالم لاہوت سے عالم ملکوت کی طرف بڑھو ۔ گروہ شو سنو وہ الٰہی معرفت کا ونستن کیا ارشاد فرما رہا ہے ۔ (ततः) اُسی حالت سے (उ) وترک کے ساتھ گراوٹ کا شکار (भूय) ادھک سے ادھک (ते) وہ انسان ہیں ۔ (य) جو کہ (सम्भूत्याम) پرکرتی سے ترکیب یافتہ مادی سنسار میں (ताः) اَمن کرتے ہیں ۔ مورتیوں کے آگے سر جھکاتے ہیں ۔ سنگ اسود کو بوسہ دیتے ہیں ۔ یا بتوں کے آگے سجدہ کر کے اپنی الٰہی شان کو بٹہ لگاتے ہیں ۔

(اوم شم)

اتھروید — سام وید

رسالہ کا سرپرست:- شری مان آنریبل جسٹس بخشی ٹیک چند جی ایم-اے پنجاب ہائی کورٹ لاہور

ایڈیٹر:- پروفیسر رگھونندن شاستری ایم-اے-ایم-او-ایل ساہتیہ رتن ریسرچ سکالر پنجاب یونیورسٹی پروفیسر جین کالج لاہور

آریہ جاتی

دنیا بھر کیلئے پرکاش کا مینار رہی ہے

قومی اخلاق اور قومی تہذیب کا علمبردار

"آدرش بھارت" (لاہور ہندی رسالہ)

کا

مطالعہ

آپ کو اپنی جاتی کی ہر طرح بزرگی اور عظمت کی صحیح اور تاریخی واقفیت مہیا کرے گا۔ اس میں آریہ جاتی کے قدیم علوم و فنون۔ سلسلہ تہذیب۔ فلاسفی اور تاریخ کی ریسرچ اور خاص واقفیت کے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ جو کہ بڑے بڑے مشہور ودوانوں اور چوٹی کے عالموں کی لیکھنی سے نکلتے ہوتے ہیں:۔

علاوہ ازیں کچھ صفحات استری سمبندھی مضامین اور کہانی وغیرہ اخباری دلچسپیاں مشتملہ مخصوص ہیں۔ جن کو عورتیں بڑے شوق سے پڑھتی ہیں۔ ان کا مطالعہ دیویوں کو اپنے پراچین آدرشوں اور دھرم کی عظمت کا احساس کرانے والا ہے:۔

رسالہ کی زبان نہایت آسان اور عام فہم ہے

چندہ:- سالانہ صرف للعہ ششماہی عہ۲ ۔ نمونہ کی کاپی چھ آنے:۔

نوٹ:- زیادہ تسلی کے لئے ایک روپیہ میں تین پرچے منگوا سکتے ہیں:۔

نوبک مینیجر "آدرش بھارت" سوتر منڈی لاہور

ضرورت

اگر آپ ورکنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ ودیالیوں اور سکولوں کے لئے مینیجروں پتری پاٹھشالاؤں کے لئے ادھیاپکاؤں اور اسی قسم کے ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" کی خدمات کو کبھی نہ بھولئے:۔ (مینیجر)

پتہ درکار ہے:- برجیہ دت نام کا ایک ودیارتھی پنجاب کا رہنے والا عمر تک بھگ ۱۸ سال رنگ گورا قد لمبا چہرہ پر کچھ چیچک کے داغ کھدر کا کرتہ اور سفید دھوتی پہنے ہاتھ میں جھولا ہمراہ لئے ۲۰ اپریل کو ۱۲ بجے دن سے ڈاگاؤں ضلع بنارس سے بنا کسی طرح کی خبر دئے چلا گیا ہے۔ جس سجن کو اس کا پتہ لگے۔ فوراً تار یا خط کے ذریعہ پتہ ذیل پر اطلاع دے۔ جو کچھ خرچ ہو گا سو دیا جائے گا۔ اگر عزیز برجیہ دت خود اس نوٹس کو پڑھے تو فوراً میرے پاس یا اپنے والدین کے پاس پہنچ جائے۔ چونکہ عزیز کے ماتا پتا اور بالک بہت ہی بے چین ہیں۔ اُمید ہے۔ کہ ان لوگوں کے جیون کشٹ کو فوراً ہی دور کرو گے۔ اگر خرچ نہ ہو۔ تو اپنا پتہ دو خرچ وہاں بھیج دیا جائے گا۔ تم نے مطلب ٹھیک نہیں سمجھا۔ تم سے سب کو بہت کچھ آشائیں ہیں:۔ پریم دت جگیاسو آریہ سماج کاشی

پایوریا

دانتوں سے خون و پیپ کا آنا بے شمار امراض کا موجب ہوتا ہے۔ جو اس کے صحت پائے بغیر اچھے نہیں ہوتے۔ اس سے تمام نظام جسمانی کو خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ اور اس کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ کوی (؟) اودھ سید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا مالک کارخانہ امرت دھارا لاہور نے

پایوریسٹ

تیار کیا ہے۔ اسکے استعمال سے آپ کو اس موذی مرض سے نجات ملیگی قیمت فی سٹ تین روپے آٹھ آنہ

ملنے کا پتہ ... [illegible]

ہر موسم میں گھر کی صفائی اور تندرستی کے لئے

بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

کی پوتر، دبارک رینی اور پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق تیار شدہ سگندھت دھوپ اور ہون سامگری اپنے گھروں میں روزانہ استعمال کریں۔ اپنے بے شمار فوائد کے باعث یہ دونو چیزیں اس قدر مشہور ہو چکی ہیں۔ کہ جا بجا ان کے مداح پیدا ہو گئے ہیں:۔

قیمتوں میں ۴ر فی روپیہ کی خاص رعایت

ہون سامگری { درجہ خاص فی سیر ۱۲؍ - رعایتی ۹؍ - درجہ دوم فی سیر ۸؍ - رعایتی ۶؍ - درجہ اول ۱۰؍ - رعایتی فی سیر ساڑھے سات آنے:۔

سگندھت دھوپ فی سیر عہ۲ - رعایتی عہ۱ ۔ دھوکہ سے بچنے کے لئے پتہ نوٹ کر لیں:۔

بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی۔ لاہور

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور و لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

ہیضہ کیلئے تیر بہدف

کافور (Regd.)

اصل عرق کافور ہیضہ۔ گرمی کے دست پیٹ کے درد سوء ہضمی وغیرہ کے روکنے اور آرام کرنے کی ہندوستانی بے مثال۔ ہیضہ کے اچانک حملہ سے بچنے کے لئے ہر ایک عیالدار و مسافر کو بہتر ہے کافور کی ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ پچاس برس سے ہیضہ کے لئے صرف یہی ایک دوا مفید ثابت ہو کر شہرت حاصل کر چکی ہے۔ جہاں کہیں ہیضہ پھیلا ہو۔ اس کے ایک بوند روزانہ استعمال سے ہیضہ میں مبتلا ہونے کا خوف نہیں رہتا۔ ہیضہ ہونے پر استعمال سے لاکھوں جانیں بچ چکی ہیں۔ نقلی عرق کافور سے ہوشیار۔ قیمت فی شیشی ۸؍ ڈاک محصول تین شیشی تک ...

(Regd.)

یورا

پیشاب آتارنے کی دوا

ہیضہ ہونے پر عموماً پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ اور بے چینی بڑھ جاتی ہے۔ ایسے موقعہ پر اسے استعمال کرنے سے پیشاب کھل کر آنے لگتا ہے۔ اس لئے ہیضہ کے زمانے میں اسے بھی پاس رکھنا ضروری ہے۔ ہیضہ کے سوا سوزاک یا اور کسی سبب سے پیشاب کم یا بند ہو جائے۔ تو اسے استعمال کریں۔ فائدہ ہوگا۔

قیمت فی شیشی ۸؍۔ ڈاک محصول سات آنے:۔

نوٹ:- دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر نام ضرور دیکھ لیا کریں:۔

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ۔ لاہور میں مینیجر پیسہ اخبار

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

سنسار کی گتی!

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس کی تیاریاں

پٹنہ ۱۶ مئی - شری بابو راجندر پرشاد جی نے جو کل رات کو یہاں پہنچے - آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس کے سلسلہ میں انتظامات کی دیکھ بھال کی - اور بہار پرانت کے دوسرے لیڈروں سے تبادلۂ خیالات کیا - اُمید ہے کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے تقریباً ۱۵۰ ممبران یہاں تشریف لائینگے - اور یہ بھی غالب ہے کہ تقریباً ۱ ایسے اصحاب جو کہ ممبر نہیں ہیں - یہاں اس غرض سے درشن دینگے - کہ سوراجیہ پارٹی انکے نام اپنے اُمیدواروں میں شامل کرلے۔

صدارت کا معاملہ - آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے سب سے پہلے اس سوال کا فیصلہ کرنا ہے - کہ اجلاس کی صدارت کے فرائض کون ادا کرے - کمیٹی کے ممبران نے وقتاً فوقتاً ۵ کانگرس کے ڈکٹیٹر کے طور پر کام کیا ہے - سب سے آخری منتخب شدہ پردھان شری بابو راجندر پرشاد تھے - لیکن بتلایا گیا ہے - کہ آپکے انتخاب کی کسی نے تصدیق نہ کی تھی - آل انڈیا کانگرس کمیٹی خود اپنا پردھان منتخب کریگی - پنڈت مالویہ اور مہاتما گاندھی سب سے سینئر پردھان ہیں - لیکن عین ممکن ہے - کہ کسی دوسرے صاحب کو اس موقعہ پر صدر منتخب کیا جائے۔

ورکنگ کمیٹی کا اجلاس :- ڈاکٹر سید محمود جنرل سکریٹری جو کہ بیمار ہو گئے تھے - آج صبح کچھ راضی معلوم ہوتے تھے - لیکن آپ اس قابل نہیں تھے - کہ اپنے فرائض پورے کر سکیں - بہرکیف حقیقی کام اس وقت تک شروع نہیں ہوگا - جب تک مہاتما گاندھی کل خود تشریف نہ لے آئیں - ورکنگ کمیٹی کا اجلاس کل مہاتما گاندھی کے جائے قیام پر منعقد ہوگا - اور مہاتما جی کمیٹی کے لئے ریزولیوشن مرتب کریں گے - معلوم ہوا ہے - کہ مہاتما گاندھی نے پہلے ہی مختلف کانگرسی لیڈروں سے تبادلۂ خیالات کر لیا ہے۔

پٹنہ ۱۶ مئی - کانگرس کے سکریٹری صاحبان ڈاکٹر محمود کی زیر نگرانی اور استقبالیہ کمیٹی اپنے صدر شری بت مسٹر مندن سنگھ کی سرکردگی میں ساری سرگرمیوں کی نگرانی کر رہی ہے - پہلی کوٹھی میں ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوگا - اور کوشش ایسی کی جائیگی - کہ مہاتما جی کسی قسم کی تکلیف کے بغیر اس کی ساری کارروائی میں حصّہ لے سکیں - آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس راجہ کا سنہا انسٹی ٹیوٹ کے وسیع ہال میں ہوگا۔

مالویہ انصاری آزاد کانفرنس

نئی دہلی ۱۵ مئی - معلوم ہوا ہے - کہ آج برلا ہاؤس میں دو گھنٹہ تک پنڈت مالویہ - ڈاکٹر انصاری - مسٹر سی راجگوپال آچاریہ - مولانا ابوالکلام آزاد اور مسٹر آصف علی کے درمیان باہم تبادلۂ خیالات ہوا - بحث کا موضوع پنڈت مالویہ کے خیالات جن کا اظہار اُنہوں نے اپنے بیان میں کیا تھا - اور سوراجیہ پارٹی کی پوزیشن کی وضاحت میں ڈاکٹر انصاری کا بیان تھا۔

پٹیل کی یادگار :- بمبئی ۱۶ مئی - سورگیہ شری بت پٹیل کی یادگار قائم کرنے کے لئے روپیہ فراہم کرنے کی غرض سے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے - کمیٹی کے چیئرمین مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی - سوراجسٹ لیڈر مقرر کئے گئے ہیں۔

گیس کا خوفناک دھماکا :- ہانگ کانگ ۱۵ مئی - گیس کے ایک دھماکا کے نتیجہ کے طور پر ۲۰ اشخاص ہلاک اور ۶۰ لاپتہ ہیں - ۱۰۰ اشخاص کو ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے - ان میں کئی شدید مجروح ہیں۔

خیرپور کا نیا وزیر اعظم :- پشاور [illegible] پھیل رہی ہے - کہ سردار بہادر سردار خان [illegible] پولیٹیکل ایجنٹ خیبر ریاست خیرپور میں وزیر اعظم کے عہدہ پر جا رہے ہیں۔

پنڈت مالویہ کا استقبال :- امرتسر ۱۶ مئی - آج ریلوے سٹیشن پر سنٹرل اکالی دل کے والنٹیروں اور سکھ دیویوں کے جتھہ نے پنڈت مدن موہن مالویہ کا پرتپاک خیر مقدم کیا - پنڈت جی کو موٹر پر لالہ [illegible] رام کے مکان پر پہنچایا گیا۔

چکوال میں کسان کانفرنس :- چکوال ۲۷ ماہ حال کو یہاں ایک عظیم الشان کانفرنس ہوگی - کامریڈ گیانی رام سنگھ کو صدر منتخب کیا گیا ہے - پنجاب بھر کے کسان لیڈروں کو شمولیت کی دعوت دی گئی ہے۔

پلیگ سٹاف میں کمی :- گوجرانوالہ معلوم ہوا ہے - کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ سپیشل پلیگ سٹاف میں کمی کر دی جائے - کیونکہ ڈسٹرکٹ بورڈ نے سٹاف کے [illegible] خرچ کو برداشت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

قائم مقام وائسرائے کی روانگی :- مدراس [illegible] سر جارج سٹینلے اور لیڈی سٹینلے کل صبح اوٹاکمنڈ سے مدراس پہنچے - اور اس کے فوراً بعد سپیشل ٹرین میں دہلی کو روانہ ہو گئے۔

سیاسی قیدیوں کی رہائی شروع

الہ آباد ۱۶ مئی - الہ آباد ڈسٹرکٹ جیل میں مقید سول نافرمانی کے ۲۸ سی کلاس قیدیوں میں سے ۲ آج گورنمنٹ کے حکم سے رہا کر دئیے گئے ہیں - عنقریب اور رہائیوں کی توقع ہے۔

لالہ جی نارائن جی چل بسے :- بمبئی ۱۶ مئی - مسٹر لال جی نارائن جی جو کہ بمبئی کے ایک سرکردہ کاروباری شخص ہیں - آج چل بسے۔

ہڑتال ختم :- رنگون ۱۶ مئی - ملیں ساملز کی ہڑتال ختم ہوگئی ہے - اور مزدوروں کے مطالبات پورے کر دئیے گئے ہیں۔

مسٹر جیاکر کی ماتا چل بسی :- بمبئی ۱۶ مئی - شریمتی جیاکر کی ماتا جو کہ گزشتہ چند دنوں سے بیمار تھی - آج شام کے ۷ بجے چل بسی۔

تیل کے گودام میں آگ :- استنبول ۱۵ مئی - کل صبح ساحل باسفورس پر ہوئے اینگلو سنڈیکیٹ کے تیل کے بڑے بڑے گوداموں میں آگ لگ گئی جس سے وہ بالکل تباہ ہو گئے - نقصان کا ابھی تک ٹھیک اندازہ نہیں لگایا گیا۔

بازار میں چھرا گھونپ دیا :- دہلی - سرشام بازار میں ایک مسلمان غنی نے دوسرے مسلمان حبیب نور کو چھرا مار کر زخمی کر دیا - وجہ یہ بیان کی جاتی ہے - کہ حبیب نور کا ملزم کی بیوی سے ناجائز تعلق تھا - غنی کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔

دہلی میں سخت آندھی :- دہلی ۱۶ مئی - کل شام کے وقت شہر میں شدید قسم کی آندھی آئی - جس سے دریائے جمنا کے کنارے واقع جھونپڑیاں اُڑ گئی ہیں - سبز فصلوں کو بھی بھاری نقصان پہنچا ہے۔

دورہ ترکی :- کلکتہ - [illegible] کے انگورا کا نامہ نگار لکھتا ہے - کہ وسطی ایشیا کے اسلامی ممالک ایران - ترکی - عراق - شام اور مصر وغیرہ کی ایک کونسل بنانے کے لئے شاہ ایران عنقریب انگورا جا رہے ہیں - کافی عرصہ سے گفتگو ہو رہی تھی۔

زنانہ لباس میں نوجوان :- دہلی - ایک نوجوان جو زنانہ لباس میں ملبوس تھا - چاوڑی بازار میں ایک پان والے کی دکان پر بیٹھا ہوا تھا - تھوڑی دیر بعد اسے ہسپتال پہنچا دیا گیا - جہاں ڈاکٹروں نے اس کا معائنہ کرنے کے بعد یہ اعلان کیا - کہ وہ مرد نہیں - بلکہ عورت ہے۔

[illegible] کو قید :- امرتسر - گردھاری لال [illegible] پکٹنگ کے الزام میں ایک سال کی سزا دی گئی ہے۔

آریہ سماجوں کو سوچنا

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں پر سبھا کو منڈل والے اُپدیشکوں کے علاوہ لاہور سے بھی مکھیہ مکھیہ اُپدیشکوں کا پربندھ کرنا پڑتا ہے - جس سے سفر خرچ کا بجٹ بڑھ جاتا ہے - اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ آریہ سماجوں کی خدمت میں پرارتھنا کی جائے - کہ وہ اپنے سالانہ جلسوں پر جہاں سبھا کا ویدپرچار کا مقررہ دھن دینے کی کرپا کیا کریں - وہاں وہ لاہور سے پدھارے ہوئے اُپدیشکوں کو بھی سفر خرچ دے دیا کریں۔

(سوامی سوتنترانند مہشتانا وید پرچار وبھاگ - گورودت بھون - لاہور)

نیپالی مشن کی آمد :- لنڈن - معلوم ہوا ہے - کہ نیپال گورنمنٹ کا مشن بمبئی سے روانہ ہو کر [illegible] ملک معظم کے پاس بطور مہمان ٹھہریگا - مشن کی آمد کے تھوڑی دیر بعد جنرل شمشیر جنگ ملک معظم سے ملاقات کریگا - سرکاری طور پر ملاقات ختم ہونے کے بعد معلوم ہوا ہے - کہ جنرل شمشیر جنگ لنڈن کے پہلے نیپالی وزیر مقرر ہونے پر بادشاہ کی خدمت میں اپنے سرٹیفکیٹ وغیرہ پیش کریں گے۔

بھاوج کا قتل :- لدھیانہ - جاٹ پور [illegible]

۲۱ سالہ نوجوان کو پھانسی کی سزا دی گئی ہے - جس کے خلاف جرم یہ تھا - کہ اس نے اپنی بھاوج کو جو اس سے محبت نہیں کرتی تھی - قتل کر دیا تھا - کیونکہ دونو ایک ہی مکان میں رہتے تھے۔

فیل شدہ لڑکے کی خودکشی :- ڈی - [illegible] ہائی سکول کنجرور ضلع گورداسپور کے ایک لڑکے نے انٹرینس کے امتحان میں ناکام رہنے کے باعث زہر کھا کر اپنی زندگی ختم کر دی۔

قائم مقام ڈائرکٹر تعلیم :- نتھیا گلی خان [illegible]

جرمن بیلون لاپتہ :- برلن-۱۴ مئی-ہوائی طبقوں میں جرمن بیلون کے متعلق اندیشہ کا اظہار کیا جا رہا ہے- اس بیلون نے کل صبح ۸ بجے پرواز شروع کیا تھا- مگر اس وقت تک اس کا کچھ پتہ نہیں لگا- اس بیلون کی جسامت ۲۵ ۴ ۱۲ مکعب فٹ ہے ؛

مزدوروں کی ہڑتال جاری :- بمبئی-۱۵ مئی- مزدوروں کی ہڑتال بدستور جاری ہے- آج مالکوں نے ہڑتالیوں میں پمفلٹ تقسیم کئے- کہ وہ کام شروع کر دیں- مگر کوئی اثر نہ ہوا- مزدور اپنے اپنے گھروں کو جا رہے ہیں- اور سینکڑوں جا چکے ہیں ؛

افغانستان میں ترقی :- کابل-۱۵ مئی- گرمیوں میں برف پگھل رہی ہے- جس کی وجہ سے سڑکوں کی تعمیرات کا کام شروع کر دیا جائے گا- سکیم یہ ہے- کہ تمام شہروں کو سڑکوں کے ذریعہ ملا دیا جائے- اور تمام دریاؤں پر پل باندھ کر آمد و رفت کو آسان کر دیا جائے ؛

وائسرائے کی روانگی :- نئی دہلی-۱۵ مئی- وائسرائے اور لیڈی ولنگڈن امپیریل ائیرویز کے جہاز پر انگلستان کو روانہ ہو گئے ہیں- روانگی سے پہلے آپ نے دوستوں اور افسروں کی بھاری تعداد کو الوداع کہا- حاضرین میں سے سر جارج شسٹر قائمقام وائسرائے لیڈی شسٹر چیف کمشنر ڈپٹی کمشنر- راجہ جگجیت سنگھ- سر محمد یعقوب اور مسٹر شیو راج- ٹی جی ہاٹر پریذیڈنٹ دہلی میونسپل کمیٹی کے نام قابل ذکر ہیں ؛

پٹنہ کو روانگی :- بنوں-۱۵ مئی- پٹنہ میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی میٹنگ میں شامل ہونے کے لئے سرحدی لیڈر حاجی عبدالغفار خان- مسٹر رمضان خان بلیڈر- حکیم عبدالسلام سردار رام سنگھ اور خان رستم خان آج روانہ ہو رہے ہیں- آپ ۱۶ مئی کو راستہ میں لاہور میں ٹھہریں گے ؛

کانپور میں متعدد گرفتاریاں :- کانپور-۱۵ مئی- کانپور پولیس نے متعدد مکانات پر چھاپے مار کر بہت سی اور گرفتاریاں کی ہیں- اور ڈاکوں میں لوٹا ہوا بہت سا مال برآمد کیا ہے- ایک ڈاک خانہ اور دوسرا اسٹیشن وار کو ڈالا گیا تھا ؛

قندھار میں نیا ہائی سکول :- پشاور-۱۴ مئی- اطلاع موصول ہوئی ہے- کہ قندھار میں ایک نیا ہائی سکول کھولا گیا ہے- سکول کے افتتاح کے وقت افغان گورنمنٹ کے بہت سے افسر موجود تھے ؛

حلوائیوں کی ہڑتال :- سرگودھا-۱۴ مئی- شاہ پور سے اطلاع موصول ہوئی ہے- کہ وہاں حلوائیوں نے ہڑتال کر دی ہے- کیونکہ انہیں پولیس کے خلاف چند شکایات ہیں- جن کا تدارک نہ کیا جانا- سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ڈپٹی کمشنر ...

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ستھاپنا ۱۸۸۵ء میں ہوئی تھی- ۱۹۳۵ء میں پچاس سال ہو جائیں گے- اس لئے سبھا کی انترنگ سبھا نے اپنے ادھیویشن مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۳۴ء میں ۲۶ و ۲۷ مئی ۱۹۳۴ء کو ہونے والی جنرل سبھا میں پیش کرنے کے لئے منن پرستاؤ سویکار کیا ہے :-

۱- آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی نومبر یا دسمبر ۱۹۳۵ء میں جو سمے انکول ہو منائی جائے ؛

۲- اس اپلکھش میں وید پرچار سہفر کوش کے لئے کم سے کم اڑھائی لاکھ روپیہ جمع کیا جائے ؛

۳- یہ سبھا پنجاب- صوبہ سرحدی- بلوچستان- جموں و کشمیر اور دیگر ریاستوں کے پرتیک آریہ سے یہ آشا رکھتی ہے- کہ وہ اس ندھی میں اوشیہ یتھا شکتی دان دے ؛

(کرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

پولیس کو تار ارسال کئے گئے ہیں ؛

لاش قبر سے نکلوائی گئی :- لائل پور-۱۴ مئی- علاقہ تھانہ جڑانوالہ میں پولیس نے ایک بھنگی کی لاش کو پوسٹ مارٹم معائنہ کے لئے قبر کھود کر نکلوایا- کیونکہ پولیس کو شبہ تھا- کہ اسے قتل کر دیا گیا ہے- لیکن لاش اس قدر گل سڑ گئی تھی- کہ کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا ؛

بس ڈرائیور کی گرفتاری :- شیخوپورہ-۱۴ مئی- لاپرواہی سے موٹر چلا کر لاہور کے دو انگریز افسروں کے کتے کو ہلاک کرنے کے الزام میں ایک بس ڈرائیور گرفتار کیا گیا ہے- بیان کیا جاتا ہے- کہ انگریز افسر بھٹی بھٹیاں کے نزدیک شکار کھیل رہے تھے- کہ کتا موٹر کے نیچے آ گیا- ڈرائیور بس کو لے کر واپس بھاگ نکلا- لیکن افسروں نے تعاقب کر کے خانقاہ ڈوگراں کے نزدیک اسے گرفتار کر لیا ؛

جعلی سکے پکڑے گئے :- امرتسر-۱۵ مئی- مقامی پولیس نے شہر کی نئی آبادی تحصیل پورہ میں ایک مسلمان مولوی کے مکان پر چھاپہ مار کر جعلی سکے اور سکے بنانے کا سامان برآمد کیا- مولوی کو گرفتار کر لیا گیا ہے ؛

۲۰۰ ہڑتالیوں کی برخاستگی :- ناگپور-۱۵ مئی- نوٹس کے باوجود کام نہ کرنے پر ماڈل مل کے مالکان نے آج تقریباً ۲۰۰ ہڑتالیوں کو برخاست کر دیا- ہڑتالیوں کی تعداد میں آج تقریباً ۱۷۵ کا اضافہ ہو گیا ہے- کام سے غیر حاضر رہنے والے اشخاص کی کل تعداد ۵۰۰۴ کے لگ بھگ بیان کی جاتی ہے- ہڑتالیوں کی جگہ نئے آدمی رکھے جا رہے ہیں- اور ملیں اپنے معمول کے مطابق کام کرتی معلوم ہوتی ہیں- مل رقبہ میں پولیس کی پیش بندیاں جاری ہیں- اس وقت امن و امان ہے ؛

گورنر بنیں گے :- لنڈن-۱۳ مئی- پولیٹیکل حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے- کہ انڈیا کونسل کے ہندوستانی ممبر سر ... جنرل ... کو بہار و اڑیسہ کا گورنر بنایا جائے گا ؛

ہندو مسلم فساد :- کلکتہ-۱۴ مئی- یہاں سے ۲۵ میل دور ایک گاؤں نور پارا میں کل شام ہندو مسلم فساد ہو گیا- جس میں تین مسلمان ہلاک اور طرفین کے کئی آدمی زخمی ہو گئے ہیں- وجہ یہ بیان کی جاتی ہے- کہ کل مسلمانوں نے سر بازار ہندو سبھا کے ایک کارکن کے چھرا گھونپ دیا- جس سے لڑائی شروع ہو گئی- محرم کے دنوں ہی سے تعلقات کشیدہ چلے آتے تھے- ایک سو ہندو مسلمان گرفتار کئے گئے ہیں- ۴۰ اس وقت بھی زیر حراست ہیں- حالات پر قابو پا لیا گیا ہے ؛

جاپانی جہاز پر روسی گولیاں :- ٹوکیو-۱۴ مئی- شہر سنگھیلر سے اطلاع موصول ہوئی ہے- کہ وہاں ایک جاپانی جہاز دریا میں سے گزر رہا تھا- کہ روسی قلعہ میں سے جو دو دریاؤں کے مقام اتصال پر واقع ہے- اس پر گولیاں چلائی گئیں- جن میں سے بہت سے آدمی زخمی ہو گئے ہیں- جاپانی کرنل بھی زخمیوں میں شامل ہے ؛

پولیس افسروں کی بغاوت :- لنڈن-۱۴ مئی- اطلاع موصول ہوئی ہے- کہ جرمن اور فرانس سرحدوں کے درمیان جو علاقہ سار کے نام سے مشہور ہے- اور جس میں لیگ آف نیشنز کی پولیس کا انتظام ہے- اس کے دو ہزار پولیس افسروں نے بغاوت کر دی ہے- وہ دس ساتھیوں کو جو نازی ہیں- برخاست کرانا چاہتے ہیں ؛

سلطانی گواہ کے قاتل کو پھانسی :- پٹنہ-۱۴ مئی- مقدمہ سازش لاہور اور پٹنہ کے سلطانی گواہ پھنی گھوش کو قتل کرنے کے جرم میں ایک انقلاب پسند بیکنٹھ شکل کو پھانسی کی سزا دی گئی تھی- آج اسے جیل کے احاطہ میں پھانسی دے دی گئی- اور اس کی لاش ہندو رسوم کے مطابق گھاٹ پر جلا دی گئی ؛

ٹرکی میں جبری شادیاں :- انگورا-۱۴ مئی- ٹرکش گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے- کہ ملک میں جبری شادیوں کا سسٹم جاری کیا جائے- تاکہ سوشل خرابیاں دور ہو جائیں- کنواروں پر ٹیکس لگائے جا رہے ہیں- تاکہ وہ شادی کرنے پر مجبور ہو جائیں ؛

الہ آباد میں پولیٹیکل چھاپے :- الہ آباد-۱۴ مئی- آج شہر کے مختلف حصوں میں پولیس نے چھاپے مار کر ۱۲ مکانات کی تلاشی لی- اور باغیانہ لٹریچر اور ہتھیاروں کے سلسلہ میں چار نوجوانوں کو گرفتار کر لیا- گو انہیں بعد میں چھوڑ دیا گیا ؛

دورہ یورپ میں تخفیف :- دہلی- اسمبلی کے انتخابات کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈاکٹر انصاری نے اپنے یورپ کے پروگرام میں تخفیف کر دی ہے- آپ ۲۴ مئی کو ہندوستان سے روانہ ہوں گے- اور ۱۵ ستمبر تک واپس آ جائیں گے ؛

مسٹر نریندر کی گرفتاری :- دہلی- لاہور کے مسٹر نریندر ناتھ کو جنہیں ۱۹۳۳ء میں دہلی سے اخراج کا حکم دیا گیا تھا- دہلی آنے پر ریلوے سٹیشن پر گرفتار کر لیا گیا- انہیں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا- مجسٹریٹ نے انہیں ضمانت اور ۵۰۰ روپے کا ذاتی مچلکہ دینے کا حکم دیا ؛

ایک کمیونسٹ اخبار کا داخلہ بند :- برلن-۱۳ مئی- ماسکو کی کمیونسٹ پارٹی کے اخبار "پراودا" کا داخلہ جرمنی میں بند کر دیا گیا ہے ؛

آندھی سے درخت اکھڑ گئے :- بٹالہ-۱۴ مئی- کل رات اتنے زور کی آندھی آئی کہ کئی دکانات کے چھپر اڑ گئے- کچھ تناور درخت جڑ سے اکھڑ گئے ہیں- اور کسانوں کا سخت نقصان ہوا ہے ؛

بیوی کو قتل کر دیا :- لائل پور- گوجرہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے- کہ وہاں ایک شخص نے اپنی بیوی کو ہلاک کر دیا ہے- کہا جاتا ہے- کہ خاوند کو بیوی کے چال چلن پر شبہ تھا- ملزم کو گرفتار کر لیا گیا ہے- پولیس تحقیقات کر رہی ہے- مزید حالات کا انتظار ہے ؛

سر عبدالقادر کا نیا عہدہ :- لاہور-۱۴ مئی- سر عمر حیات خان ٹوانہ کی جگہ سر عبدالقادر کو (جو ہائیکورٹ کے جج تھے) لنڈن میں وزیر ہند کی کونسل کا ممبر مقرر کیا جائے گا ؛

ہندو نوجوان کی خودکشی :- ملتان-۱۴ مئی- چند دن ہوئے- یہاں ایک ہندو نوجوان نے جو موٹر ڈرائیوری کا کام کرتا تھا- اپنے گلے میں پھندا ڈال کر خودکشی کر لی- ابھی تک خودکشی کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی ؛

پرکاش لاہور

۷ جیٹھ سمت ۱۹۹۱

سبھا کا اجلاس

(نمبر ۳)

اگلے سنیچروار کو پنجاب بھر کی آریہ سماجوں کے پرتی ندھی (لاہور میں) اکٹھے ہوں گے۔ تاکہ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین جو انسٹی ٹیوشن کام کر رہے ہیں۔ اُن کے اگلے سال کا بجٹ سویکار کریں۔ اور دیکھیں۔ کہ پچھلے سال سبھا نے کیا کام کیا ہے۔ اور اگلے سال اُسے کیا کرنا چاہیئے؟ میں چاہتا ہوں۔ کہ ایک دو وچار پرتی ندھی مہودیوں کی سیوا میں اُپستھت کر دوں۔ تاکہ وہ سبھا کے اجلاس میں شامل ہونے سے پہلے اُن پر وچار کر سکیں ٭

پہلی بات جو میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ سبھا کے آگامی اجلاس میں انترنگ سبھا کی اور سے ایک پرستاؤ اس دیشا کا رکھا جائے گا۔ کہ نومبر یا دسمبر ۱۹۳۵ء میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی منائی جائے۔ اس موقعہ پر وید پرچار فنڈ کے لئے کم سے کم اڑھائی لاکھ روپیہ جمع کیا جائے۔ اور پرتیک آریہ اس فنڈ میں یتھا شکتی دان دے۔ سبھا کی اردھ شتابدی درحقیقت وید پرچار فنڈ کی اردھ شتابدی ہے۔ اس وقت تک ہم نے انسٹی ٹیوشنوں کے لئے لاکھوں روپے جمع کئے۔ یہ پہلا موقعہ ہے۔ جبکہ وید پرچار فنڈ کے لئے نہ صرف اڑھائی لاکھ روپیہ کی اپیل کی جائے گی۔ بلکہ اسے پورا کرنے کا یتن کیا جائے گا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سادھارن سبھا کے سامنے یہ وِشیہ نہ صرف اس لئے اُپستھت کیا گیا ہے۔ کہ انتنے وچار کا کام کے لئے اس کی سویکرتی آوشیک ہے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ سبھا کا ایک ایک سدسیہ اس سمبندھ میں اپنی ذمہ داری کو سمجھے۔ اور اپنے اپنے آریہ سماج کو اپنا اپنا بھاگ ادا کرنے پر تیار کرے۔

وید پرچار فنڈ کے لئے اڑھائی لاکھ روپیہ جمع کرنے کی ضرورت اس لئے بھی ہے۔ کہ اس کی مالی حالت بہت کمزور ہے۔ اس قدر کمزور کہ پرتی ندھیوں کے خواب و خیال میں بھی نہیں آ سکتی۔ سبھا کے ادھیکاری پرتی ورش یہ لکھتے ہیں۔ کہ وید پرچار فنڈ کی اوستھا شوچنیہ ہے۔ کسی آریہ کو اِن پر وشواس نہیں آتا۔ کیونکہ وہ دیکھتا ہے۔ کہ کام پہلے کی طرح چل رہا ہے۔ آج میں چاہتا ہوں۔ کہ "وید پرچار فنڈ" کی حالت اس کی ننگی صورت میں آریہ جگت کے سامنے رکھ دوں۔ تاکہ اسے معلوم ہو جائے۔ کہ یہ فنڈ کس قدر خطرہ میں ہے۔

یہ فنڈ سالہا سال سے گھاٹے پر چل رہا ہے۔ جتنا خرچ ہوتا ہے۔ اتنی آمدنی نہیں ہوتی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہر سال کم و بیش کچھ نہ کچھ "ریزرو فنڈ" سے نکالنا پڑتا ہے۔ یہ ریزرو فنڈ کبھی بھی لاکھوں تک نہیں پہنچا۔ اس کی زیادہ سے زیادہ رقم چونسٹھ ہزار روپیہ ہوئی ہے۔ لیکن اب یہ رقم بھی ختم ہوا چاہتی ہے۔ پچھلے گیارہ بارہ سال کے اعداد و شمار پیش کرتا ہوں۔ تاکہ آریہ جگت کو یہ معلوم ہو جائے۔ کہ وید پرچار فنڈ کی واستوِک اوستھا کیا ہے؟ سمت ۱۹۷۹ میں وید پرچار کو آریہ سماجوں اور دانیوں سے ۳۰۵۹۲ روپیہ کا دان ملا۔ یہ دان اس کی زندگی میں سب سے زیادہ ہے۔ اس کے بعد سمت ۱۹۸۰ میں یہ رقم گھٹ کر ۳۰۲۵۰ روپیہ رہ گئی۔ اس کے بعد اس پر کیا گذری؟ وہ ذیل کے نقشہ سے معلوم ہوگا:-

سمت	وید پرچار کا دان
۱۹۸۰	۳۰۲۵۰ روپے
۱۹۸۱	۲۶۷۰۴ ″
۱۹۸۲	۲۵۶۶۵ ″
۱۹۸۳	۲۱۳۳۴ ″
۱۹۸۴	۲۸۶۲۶ ″
۱۹۸۵	۲۸۴۵۳ ″
۱۹۸۶	۲۵۸۴۷ ″
۱۹۸۷	۲۶۴۰۰ ″
۱۹۸۸	۲۴۵۱۵ روپے
۱۹۸۹	۲۴۴۵۲ ″
۱۹۹۰	۲۵۵۱۸ ″

اس نقشہ سے آریہ پرشوں کو معلوم ہوگا۔ کہ آج وید پرچار فنڈ کی حالت وہ ہے۔ جو سمت ۱۹۷۹ سے پہلے تھی۔ کیونکہ سمت ۱۹۷۸ میں اس کے لئے ۳۴۷۶۲ روپے جمع ہوئے تھے۔ گیارہ سال کا چکر کاٹ کر وید پرچار فنڈ نے یہ ترقیِ معکوس کی ہے۔ کہ ۳۰ یا ۳۴ ہزار تک پہنچنے کی بجائے وہ ۲۵ ہزار پر واپس چلا گیا ہے ٭

لیکن اس نقشہ سے بھی آریہ پرشوں کو حقیقی خطرہ کا احساس نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ سمجھ سکتے ہیں کہ جتنی آمدنی ہو۔ اُس سے کام چلایا جائے۔ اور اگر کوئی کسر ہو۔ تو وہ ریزرو فنڈ سے پوری کی جائے۔ میں آج انہیں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ پچھلے بارہ سالوں کی ہماری کوششوں کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہم اپنا ریزرو فنڈ قریباً سارے کا سارا کھا چکے ہیں۔ اور اگلے سال کے لئے ہمارے ہاتھ میں اتنا روپیہ نہیں۔ جس سے ہم بجٹ پورا کر سکیں۔ ذیل میں میں وہ اعداد و شمار پیش کرتا ہوں جن سے آریہ پرشوں کو معلوم ہوگا۔ کہ جو کچھ میں لکھ رہا ہوں۔ وہ درست ہے:-

سمت	ریزرو فنڈ
۱۹۸۰	۵۷۵۰۹ روپے
۱۹۸۱	۵۹۸۰۹ ″
۱۹۸۲	۶۴۰۲۰ ″
۱۹۸۳	۵۷۴۲۸ ″
۱۹۸۴	۵۸۹۳۰ ″
۱۹۸۵	۵۳۴۴۱ ″
۱۹۸۶	۵۳۹۸۵ ″
۱۹۸۷	۴۴۴۸۰
۱۹۸۸	۳۷۵۰۲ ″
۱۹۸۹	۳۲۵۳۶ ″
۱۹۹۰	۲۹۲۸۴ ″

گویا اس سال وید پرچار فنڈ کے ریزرو میں صرف ۲۹۲۸۴ روپیہ باقی ہے۔ جو ۶۴۰۰۰ سے گھٹ کر یہاں تک پہنچا ہے۔ اس رقم میں سے ۲۱۵۵۶ روپیہ سٹیشن محل صوبی پر لگا ہوا ہے۔ گویا اس فنڈ میں صرف ۷۷۲۸ روپے نقد ہیں۔ اور وید پرچار فنڈ کا اگلے سال کا بجٹ جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سادھارن سبھا کے سامنے آ رہا ہے۔ اُسے پورا کرنے کے لئے نو ہزار سے بھی اوپر درکار ہوگا۔ خسارہ نو ہزار سے زائد ہے۔ لیکن ہمارے پاس صرف ۷۷۲۸ روپیہ ہیں۔ اس لئے بجٹ کو پورا کرنے کے لئے سوائے اس کے کہ زمین فروخت کی جائے۔ اور کوئی چارہ نہیں۔ جو کچھ میں نے لکھا ہے۔ اس سے آریہ جگت کو بھلی بھانتی سپشٹ ہو جائے گا۔ کہ زیادہ سے زیادہ وید پرچار فنڈ ایک سال اور چل سکتا ہے۔ پچھلے سال آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے مجھے ۳۲ ہزار روپیہ خرچ کرنے کی اجازت دی۔ اگر میں پورا خرچ کر لیتا۔ تو وید پرچار فنڈ کا ریزرو اس ورش ہی سماپت ہو جاتا۔ میں نے کفایت شعاری سے کام لیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ سبھا کے پاس اگلے سال کے لئے سات ہزار روپیہ بچ گیا ہے۔ باوجود میری کفایت شعاری کے اس ورش بھی وید پرچار فنڈ کے ریزرو سے دو ہزار روپیہ نکالنا پڑا ہے۔ یہ رقم بھی شاید نہ نکالنی پڑتی۔ اگر خاص حالات کی وجہ سے سود میں کمی نہ ہو جاتی۔ بہر حال میری کوششوں کے باوجود آج ریزرو فنڈ پچھلے سال کی نسبت کم ہے۔ اگر اگلے سال کا خسارہ سات ہزار سمجھا جائے۔ تو بھی وید پرچار فنڈ ایک سال اور چل سکتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ اس فنڈ کی اوستھا کو اس کی ننگی صورت میں پیش کرنے کی ضرورت میں نے اس لئے محسوس کی ہے۔ کہ آریہ جگت باوجود بار بار ہلانے جلانے کے خواب سے بیدار ہونا نہیں چاہتا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ جو واقعات میں نے اس کے سامنے رکھے ہیں۔ انہیں پڑھ کر وہ سو نہیں سکتا۔ اور اگر پھر بھی سویا رہے گا۔ تو اس کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ وہ "وید پرچار فنڈ" یا دوسرے شبدوں میں پنجاب میں آریہ سماج کا پرچار جاری رکھنا نہیں چاہتا ٭

اس اوستھا پر میں اپنے وچار آگامی سپتاہ کے "پرکاش" میں پیش کروں گا۔ آریہ جگت کو وچار کرنے کے لئے ایک سپتاہ کا سمے دیتا ہوں ٭

(کرشن)

آریہ سماج لاہور کا انتخاب

پچھلے ہفتہ آریہ سماج لاہور کے ادھیکاریوں کا انتخاب ہوا۔ یہ انتخاب اپنے اندر ایک اہم پہلو رکھتا ہے۔ جس کی طرف آریہ پبلک کو دھیان دلانا ضروری ہے۔ دو تین برسوں سے آریہ سماج لاہور کا شاسن ان لوگوں کے ہاتھ میں تھا۔ جو ذات پات توڑک منڈل سے سمبندھ رکھتے ہیں۔ اس لئے اس سماج کی نیتی ذات پات توڑک منڈل کی نیتی کے آدھین رہتی تھی۔ لاہور کے کئی آریہ پرشوں کو یہ پسند نہ تھا۔ ان میں ایسے سجن بھی شامل ہیں۔ جو ورتمان ذات پات کے وِرودھ میں ذات پات توڑک منڈل کے کسی ممبر سے پیچھے نہیں۔ وہ چاہتے تھے کہ آریہ سماج ورتمان ذات پات کا کھنڈن تو کرے۔ لیکن ذات پات توڑک منڈل کے سمپردایہ کا نہ بنے۔ بدقسمتی سے اس منڈل کے کچھ ادھیکاری آریہ سماج سے ہی متھا لگا بیٹھے۔ اور اپنی شکتیاں اسے بدنام کرنے اور اس کے سدھانتوں کا مذاق اڑانے میں خرچ کرنے لگے۔ آریہ سماج لاہور کی ویدی سے ایسے ویاکھیان بھی ہوئے۔ جن میں ویدک سدھانتوں کا مضحکہ اڑایا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آریہ سماج میں اس منڈل کے خلاف غیظ و غضب کی ایک زبردست لہر دوڑ گئی۔ آریہ پرش حیرت سے پوچھنے لگے۔ کہ کیا منڈل آریہ سماج کا وِرودھ کرنے اور اس کی جڑوں پر کلہاڑا رکھنے کے لئے قائم کیا گیا ہے؟

ویسے سجنوں نے آریہ سماج لاہور میں کوئی نیا جھگڑا کھڑا کرنا تو مناسب نہ سمجھا۔ ہاں اداسین ضرور ہو گئے۔ اور انہوں نے دلچسپی لینی چھوڑ دی۔ جس کا اثر یہ ہوا۔ کہ آریہ سماج لاہور کمزور ہو گیا۔ نہ صرف مالی طور پر بلکہ ویسے بھی اس کی طاقت کم ہو گئی۔ یہاں تک اپدیشنوں کا معیار گر گیا۔ اور رسم پوری کرنے کے لئے اپدیش کرائے جانے لگے۔ چند آریہ پرشوں سے جن کے دل میں آریہ سماج کا درد ہے۔ یہ سہا نہ گیا۔ چنانچہ جب انتخاب کا وقت قریب آیا۔ تو انہوں نے اس غرض سے دوڑ دھوپ شروع کی۔ کہ نیا انتخاب سب کے اتفاق سے ہو۔ اور جو بھائی اس وقت علیحدہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ بھی سماج میں آ جائیں۔ اس غرض کے لئے رائے بہادر بدری داس پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی کوٹھی پر کئی بار آریہ پرش اکٹھے ہوئے۔ اور آخر کار سروسمتی سے یہ فیصلہ ہوا۔ کہ سدھانت کے سوال کو چھوڑ کر جس کا فیصلہ دھرم آریہ سبھا کرے گی۔ باقی امور میں جب بھی اختلاف ہوگا۔ اس کا فیصلہ رائے بہادر بدری داس ہی کریں گے۔ اور وہ آریہ سماج کے لئے مانیہ ہوگا۔ آریہ سماج لاہور کی جنرل سبھا نے بھی اسے سویکار کر لیا۔ چنانچہ اس فیصلہ کے مطابق سب لوگ جو اس وقت سبھا سد نہ تھے۔ آریہ سماج کے سبھا سد بن گئے۔ اور اتفاق رائے سے پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ پردھان۔ پروفیسر شیو دیال ایم۔ اے اور لالہ روشن لال (سپورٹس) اپ پردھان اور پنڈت گیان چند بی۔ اے منتری نیت ہوئے۔ اس طرح باقی انتخاب بھی سروسمتی سے ہوا۔ رائے بہادر بدری داس نے اس معاملہ میں جو دلچسپی لی۔ اس کے لئے وہ لاہور کے سب آریوں کے دھنیہ واد کے پاتر ہیں۔ باوجود اپنی دیگر مصروفیات کے انہوں نے آریہ سماج لاہور کی انترنگ سبھا کا پرتشٹھت سدسیہ بھی بننا قبول کیا۔ اس طرح امید ہے۔ کہ آریہ سماج لاہور میں اب شانتی رہے گی۔ اور یہ سال اس کے لئے ترقی اور خوشحالی کا سال ثابت ہوگا۔

دوسرے آریہ سماج اگر چاہیں۔ تو اس واقعہ سے سبق لے سکتے ہیں۔ عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ آریہ سماجوں میں معمولی معمولی باتوں پر جھگڑے ہو جاتے ہیں۔ اور وہ جھگڑے اس قدر طول پکڑ جاتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کی تباہی کا کارن بن جاتے ہیں۔ ایسی اوستھا میں جبکہ کسی آریہ سماج میں دو فریق ہو جائیں۔ اور ان کے باہمی اختلافات کسی طرح نہ مٹ سکتے ہوں۔ مناسب یہ ہے۔ کہ باہمی رضامندی سے کسی ایک شخص کو ثالث یا ڈکٹیٹر مقرر کر دیا جائے۔ اور اختلاف کی صورت میں اس کا جو فیصلہ ہو۔ اس کے سامنے سر جھکا دیا جائے۔ لوگ عدالتوں میں جاتے ہیں۔ وہاں بھی تو ایک ہی شخص کا فیصلہ ہوتا ہے۔ جسے وہ مانتے ہیں۔ تو انہیں اپنے ایک بھائی کے فیصلہ کو ماننے میں کیوں عذر ہونا چاہئے؟

شانتی سمپادن کرنے کا ایک ہی ڈھنگ ہے۔ اور وہ یہ کہ کوئی بھی شخص اپنے تئیں ترِ بھرانت نہ سمجھے۔ اور یہ مانے۔ کہ اس سے بھی غلطی ہو سکتی ہے۔ اور جب کوئی ایسا شخص جسے وہ خود بھی غیر جانبدار سمجھتا ہو۔ یہ کہہ دے۔ کہ اس معاملہ میں اس کی غلطی ہے۔ تو وہ اپنی بھول سویکار کر لے۔ آریہ سماج کے نوے فیصدی جھگڑے ختم ہو جائیں۔ اگر وہ اپنے جھگڑے ایک ثالث کے حوالہ کرنے کو تیار رہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آریہ سماج لاہور نے جو نیک مثال قائم کی ہے۔ اس کی [illegible]

ذات پات توڑک منڈل کے ادھیکاریوں سے میرا نویدن ہے۔ کہ وہ اپنی ورتمان نیتی پر غور کریں۔ یہ منڈل سمھاپت کیا گیا تھا آریہ سماج کی سیوا کے لئے۔ دوسرے شبدوں میں آریہ سماج کے ایک سدھانت کا وشیش روپ سے پرچار کرنے کے لئے۔ اور زندہ بھی رہ سکتا ہے۔ تو آریہ سماج کا سہایک بن کر ہے۔ لیکن آج کیا حالت ہے؟ اس کے اور آریہ سماج کے درمیان جنگ ہو رہی ہے۔ آریہ سماجوں نے اس کے خلاف پرستاؤ پاس کرنے شروع کر دئے ہیں۔ کئی آریہ پرشوں نے اس کی سہایتا سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا ہے۔ اور آریہ سماج لاہور کی جو کایا پلٹ ہوئی ہے۔ وہ بھی اس لئے کہ منڈل کے ادھیکاریوں کی اینٹی آریہ سماج پالیسی برداشت کی حد سے بڑھ گئی تھی۔ آج آریہ سماج لاہور میں ان لوگوں کی اکثریت ہے۔ جنہوں نے اپنے "سدھانت پریمی" کا نام منتخب کیا ہے۔ سدھانت کے جھنڈے تلے اس قدر آریہ پرش جمع ہو گئے۔ کہ ذات پات توڑک منڈل کے لئے ان کا مقابلہ کرنا مشکل ہو گیا۔ یہ سب وہ نہیں جو ذات پات کے مخالف نہ ہوں۔ ان میں اکثر ایسے ہیں۔ جو جنم کی ذات پات کی کٹر وِرودھی ہے۔ باوجود اس کے انہوں نے ذات پات توڑک منڈل کی مخالفت کرنا مناسب سمجھا۔ کیونکہ وہ اسی درخت کی جڑوں کو کاٹ رہا ہے۔ جس کے سایہ تلے وہ آرام لے سکتے ہیں۔

میں یہ نہیں کہتا۔ کہ یہ منڈل آریہ سماج کے آدھین رہے۔ صرف یہ چاہتا ہوں۔ کہ اس کی نیتی نشچت کر دی جائے۔ اگر وہ آریہ سماج کے سمبندھ سے لابھ اٹھانا چاہتا ہے۔ اس کی ویدی کو استعمال کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کے نینترن میں رہے۔ اور اپنی ویدی سے کم از کم ایسے خیالات کا اظہار نہ ہونے دے۔ جو آریہ سماج کے سدھانتوں سے سیدھی ٹکر کھاتے ہوں۔ لیکن اگر وہ آزاد رہنا چاہتا ہے۔ تو شوق سے رہے۔ اس صورت میں وہ آریہ سماج کی ویدی سے لابھ اٹھانے کا یتن نہ کرے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ آریہ سماج سے لابھ بھی اٹھائے۔ اور آزاد بھی رہے۔ اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ کہ وہ آریہ سماج کی ویدی کو استعمال کرے۔ لیکن اس کا نینترن سویکار نہ کرے۔ اگر وہ یہ اعلان کر دے۔ کہ آریہ سماج سے اس کا کوئی سمبندھ نہیں۔ اور نہ ہی وہ اپنے رسالوں میں اور نہ ہی تقریروں میں آریہ سماج کے کسی سدھانت کا مذاق اڑائے گا۔ تو آریہ سماج کو اس سے کوئی ورودھ نہ رہے گا۔ اور وہ اپنا کام شانتی سے کر سکے گا۔ اسے سمجھنا چاہئے۔ کہ اس کے مخالفوں کی تعداد پہلے ہی کم نہیں۔ اس میں اضافہ کرنا اس کے حق میں اچھا نہ ہوگا۔ اور خاص کر اضافہ بھی آریہ سماج کا جس کے سہارے ہی وہ زندہ رہ سکتا ہے۔ اس کے لئے یہی اچھا ہے۔ کہ آریہ سماج کے ساتھ صلح رکھے۔ وہ اپنی ورتمان نیتی سے پہلے ہی بہت کچھ نقصان اٹھا چکا ہے۔ آریہ سماج کی ویدی اس کے لئے عملی طور پر بند ہو چکی ہے۔ اور اسے اس وقت کوئی سہایتا ملتی بھی ہے۔ تو وہ بھی بند ہو جائے گی۔ لیکن اگر وہ اپنی نیتی بدل لے۔ تو آریہ سماج کا ہاتھ پہلے کی طرح اس کی پشت پر ہوگا۔ تب وہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرے گا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ جس بھاؤ سے میں نے یہ نویدن کیا ہے۔ اسی بھاؤ سے اس پر وچار کیا جائے گا۔

(کرشن)

موگہ کالج میں داخلہ

۱۷ مئی سے کالجوں میں فرسٹ ایر کا داخلہ شروع ہو گیا ہے۔ اور ۲۷ مئی تک جاری رہے گا۔ میٹرکولیشن کا امتحان پاس کرنے کے بعد جن ودیارتھیوں نے اپنی کالج کی تعلیم جاری رکھنی ہو۔ ان کے لئے موگہ کالج میں داخل ہونا بڑا ہی لابھ دایک ثابت ہوگا۔ ایک تو یہ استھان صحت افزا ہے۔ دوسرے یہاں طلباء بہت تھوڑے روپیہ میں اپنا گزارہ کر سکتے ہیں۔ مزید برآں تعلیم کا کام نہایت نہایت قابل ہاتھوں میں ہے۔ اور یونیورسٹی کے امتحانات کے سابق نتائج بھی نہایت شاندار رہتے رہے ہیں۔ طلباء کی جسمانی تربیت کا کام ایک یوگیہ ڈاکٹر کے ہاتھ میں ہے۔ ایسی اوستھا میں ان طلباء کے لئے جو کہ نئے سکول لائف سے نکلے ہیں۔ موگہ کالج میں داخل ہونا از حد مفید اور سودمند ہے۔ اور جن طلباء نے وہاں داخل ہونا ہے۔ ان کے لئے یہ اتینت آوشیک ہے۔ کہ وہ بہت جلد وہاں پہنچ جائیں۔ تاکہ بعد ازاں طلباء کی کثرت کی وجہ سے ان کو دیری سے داخل ہونے کا خمیازہ نہ بھگتنا پڑے۔ اور ابتدا میں داخل ہونے والوں کو جو سہولتیں حاصل ہوتی ہیں۔ ان سے اپنی غلطی کی وجہ سے محروم نہ رہنا پڑے۔

چپیر پیپل سکیم

شری پنڈت ٹھا کر دت جی شرما وید امرت دھارا
خواب پرانت کے نہ صرف ایک اولوالعزم بیتا ہیں۔
بلکہ ایک مشہور دانی سجن ہیں۔ آپ نے حال ہی
میں ایک انڈسٹریل انسٹی ٹیوٹ جاری کرنے کے
لئے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو مبلغ ۵۰
ہزار روپیہ کا دان دینے کا وعدہ کیا ہے۔ تاکہ اس
سے بے روزگاروں کی امداد کے لئے کسی سودمند سکیم
کو عملی جامہ پہنایا جاسکے۔
اس سکیم کا مقصد یہ ہے۔ کہ ایک سب کمیٹی اس
امر پر غور کرے۔ کہ وہ کون سی ایسی دستکاریاں ہیں۔
جنہیں معمولی عقل و فہم کے نوجوان آسانی سے
سیکھ کر کام چلا سکیں۔ شری پنڈت ٹھاکر دت
جی شرما تمام پبلک سپرٹ رکھنے والے ماہرین
صنعت و حرفت سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ
وہ اس سکیم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے بہت
جلد اپنی قیمتی تجاویز ان کے پاس بھیج کر اس مقصد
کی تکمیل میں معاون بنیں۔ چونکہ یہ ایک پُنیہ کا کام
ہے۔ اور اس سے بہت سے نوجوانوں کو سکھ
اور آرام سے زندگی بسر کرنے کا موقعہ میسر ہو سکتا
ہے۔ اس لئے ہمیں وشواس رکھنا چاہئے۔ کہ
ملک کے جملہ ماہرین مصنوعات کمیٹی مذکور سے
پورا پورا سہیوگ کر کے مذکورہ سکیم کو کامیاب بنانے
کے لئے سہایک بنیں گے ؛؛

شدھی اچھوتوں پر ڈورے

ادھر تو ہمارے بعض قدامت پسند پورانک بھائی
اچھوت اُدھار اور مندر پرویش بل کی مخالفت کر
کے اپنی قوم کے راستہ میں کانٹے بکھیر رہے ہیں۔
اور ادھر مسلمانوں کا یہ حال ہے۔ کہ وہ ہندو
ہری جنوں پر ڈورے ڈال رہے ہیں۔ چنانچہ انشاعت
اسلام ایسوسی ایشن گُگم ضلع مدورا کے سکرٹری
صاحب نے جو رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس سے
معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں تھوڑے عرصہ میں چار سو کے
قریب اچھوت مسلمان بنائے جا چکے ہیں۔ اور
ان نومسلموں کے بچوں کی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام
بھی کیا جا چکا ہے۔
یہ تو ہوا ایک ضلع کا حال۔ نہ معلوم ہندوستان
کے باقی اضلاع میں ہندو ہری جنوں سے کس
قسم کا سلوک روا رکھا جا رہا ہے؟ ان حالات
کو دیکھتے ہوئے ہمیں افسوس سے یہ کہنا پڑتا
ہے۔ کہ ہندو جاتی کے دورِ جاگیہ کا زمانہ ابھی
ختم نہیں ہوا۔ اور اس سے بڑھ کر جاتی کی بدقسمتی
کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ خود اس کے
نام نہاد نیتا اس کے سُدھار سے اس قدر
غافل ہیں۔ کہ غیر ان کی غفلت کا ناجائز فائدہ
اُٹھا کر دن دہاڑے ڈاکے ڈال رہے ہیں ؛؛

ہجرت کا ڈھونگ

بعض مسلمان اس قدر چالاک واقع ہوئے ہیں۔
کہ خود ہی قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر غیر مسلموں
کے لئے تباہی مچا دیتے ہیں۔ اور جب حکومت
وقت کسی وقت ان کی بے جا ناز برداری سے
انکار کر دیتی ہے۔ تو پھر ہجرت کا ڈھونگ رچ
دیتے ہیں۔ چنانچہ آجکل وہی داؤ گھات کپورتھلہ
میں برت رہے ہیں۔ سلطان پور لودھی میں ایک
تو انہوں نے اشتعال انگیز رویہ اختیار کر کے
حکام کا قافیہ تنگ کر دیا۔ اور جب حکام نے
ان کی ذرا سی گوشمالی کی۔ تو ان کے تقریباً ایک
صد خاندان انگریزی علاقہ میں ہجرت کر آئے ہیں۔
اور کہتے ہیں اسی طرح آئے۔ جس طرح ریاست
الور سے میو دیہاتیوں نے کی تھی۔ اس ہجرت
کا مطلب سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے۔
کہ برٹش انڈیا میں آ کر ایسے شر انگیز پراپیگنڈا
کا پربندھ کیا جائے۔ جس سے مرعوب ہو کر
ریاست دوبارہ مسلم نوازی کے لئے مجبور کی
جا سکے۔ اور غیر مسلموں کی حالت کو بے بسی کا
مرقع بنایا جا سکے ؛؛

مہاشہ آچاریہ کا مشورہ

حال ہی میں شری پت راج گوپال آچاریہ گورو کُل
کورو کشیتر میں تشریف لے گئے۔ وہاں گورو کُل
کے برہمچاریوں کے ابھاشن کا جواب دیتے ہوئے
آپ نے کہا۔ کہ آریہ سماج کو اب اپنی علیحدہ
ہستی مٹا دینی چاہئے۔ اور اپنے آپ کو ہندو
دھرم میں ملا لینا چاہئے۔ نیز آپ نے یہ
بھی فرمایا۔ کہ آریہ سماج گو ہندو دھرم کے
سُدھار کے لئے بہت کام کر چکا ہے۔ لیکن
اب آریہ سماج کی ضرورت نہیں رہی ہے۔ اس کے
لئے یہی بہتر ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو ہندو
دھرم میں جذب کر دے۔ مہاشہ آچاریہ جی کو
آریہ سماج کے نیتاؤں کو اس قسم کا غیر ضروری
مشورہ دینے سے پہلے یہ سوچنا چاہئے تھا۔ کہ
کیا وہ غرض پوری ہو چکی ہے۔ جس کے لئے
رشی دیانند نے آریہ سماج کی بنیاد رکھی تھی۔
جب ایسا نہیں ہے۔ تو پھر یہ کہاں سے
درست ہے۔ کہ آریہ سماج اپنی علیحدہ ہستی کو
مٹا کر ہندو سماج میں جذب ہو جائے۔ ہاں
آریہ سماج اتنا ضرور کر سکتا ہے۔ کہ ہندو سماج
میں جو مذہبی اور اخلاقی کمزوریاں ابھی موجود ہیں۔
وہ ان کو مٹانے میں ہندو سماج کی پوری پوری
مدد کرے ؛؛

پنجاب ورکرز کانفرنس

پنجاب کے کانگرسی ورکرز کی جو کانفرنس ۱۲ مئی کو
لاجپت رائے بھون میں سردار سردول سنگھ
کویشر کی دعوت پر زیر صدارت شری یت لالہ شام
لال ایڈووکیٹ حصار منعقد ہوئی۔ اس نے
نہ صرف سول نافرمانی اور ستیہ آگرہ کو ملتوی کرنے
پر صاد کیا۔ بلکہ رانچی کانفرنس کی سپرٹ کو ملحوظ
رکھتے ہوئے سوراجیہ پارٹی بنانے کی تجویز کی
بھی تصدیق کر دی ؛
کانفرنس کے اجلاس میں ڈاکٹر کچلو نے جو ہنگامہ
خیز تقریر کی۔ اس سے حاضرین میں کچھ جوش
پیدا ہو گیا۔ لیکن یہ خوش قسمتی کی بات ہے۔
کہ اس جوش نے کسی قسم کی تلخی کو جنم نہیں دیا۔
پنجاب ورکرز کانفرنس نے اپنے مذکورہ بالا
فیصلوں سے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ پنجاب
ہر حالت میں مہاتما جی کے نقش قدم پر چلنے
کے لئے تیار ہے۔ اور ان کی رہنمائی سے سرمو
بھی انحراف کرنے کے لئے تیار نہیں۔ باقی
رہا ان فیصلہ جات کی بابت میں تصدیق ہونا۔ اس
کے متعلق ہم اب تک کچھ نہیں کہہ سکتے۔
جب تک یہ نہ دیکھ لیں۔ کہ پنجاب کے کون
کون سے نمائندے اس موقعہ پر پنجاب کی نمائندگی
کا حق ادا کرتے ہیں ؛؛

کالجوں میں لڑکیوں کا داخلہ

امتحان میٹرکولیشن کے نتائج نکل چکے۔ اس امتحان میں بہت سی دیویاں بھی کامیاب ہوئی ہیں۔ یہ یقینی امر ہے۔ کہ ان میں سے اکثر اپنی آئیندہ تعلیم کو جاری رکھنے کے لئے ایسے کالجوں میں داخل ہونگی۔ جہاں کہ عام طور پر لڑکے تعلیم پاتے ہیں۔ چونکہ فی زمانہ ہندوستان میں کو ایجوکیشن کے متعلق وہ پبلک رائے پیدا نہیں ہوئی ہے۔ جو مغربی ممالک میں ہو چکی ہے۔ اس لئے ہندوستان کے کالجوں کے منتظمین کا یہ خاص فرض ہونا چاہیئے۔ کہ اپنے کالجوں میں دیویوں کو داخل کرتے وقت ایسا ونیش پربندھ ضرور کریں۔ جس سے نوجوان دیویاں جہاں اپنی تعلیمی قابلیت کو بڑھا سکیں۔ وہاں فیشن کی اندھی دھند غلامی سے آزاد ہو مغربی طرز معاشرت سے مانوس ہونے سے بھی قابل بن سکیں۔ تاکہ بعد ازاں گرہست آشرم میں جا کر وہ سسرال کے لئے فضول خرچ دیویاں ثابت نہ ہوں ؞

ملٹری تعلیم کا پربندھ

فی زمانہ آرٹس کالج اتنے مفید ثابت نہیں ہوتے ہیں جتنے کبھی ثابت ہوا کرتے تھے۔ اس لئے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کو مفید بنانے کے لئے ان کی سکیم اور پربندھ میں ایسا پریورتن کیا جائے جس سے وہ آئیندہ نسل کے لئے زیادہ مفید ثابت ہو سکیں۔ نوجوانوں کے اندر دن بدن مردانگی کی جو کمی رونما ہو رہی ہے۔ اس کے ازالہ کے لئے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ کالجوں میں جہاں دوسرے مضامین کا پربندھ کیا جاتا ہے۔ وہاں ان کی فوجی تعلیم کے لئے بھی کوئی صحت بخش انتظام کیا جائے۔ تاکہ آئیندہ وہ اپنے ملک کے اندرونی و بیرونی ڈیفنس میں بھی مددگار ثابت ہو سکیں۔ اور صرف بیکاروں کی تعداد میں ہی اضافہ کا موجب نہ بنتے رہیں ؞

تھیٹر و سینما دیکھنے کی ممانعت

انگورا سے یہ تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جمہوریہ ٹرکی میں حکومت وقت نے تمام بڑے بڑے شہروں میں حکم جاری کر دیا ہے۔ کہ طلباء کے لئے تھیٹر اور سینما دیکھنے اور رقص و سرود کی مجالس میں شامل ہونے کی ممانعت ہے ؞

حکم تو معصوم ہے۔ لیکن چونکہ یہ نوجوان طلباء کے لئے نافذ کیا گیا ہے۔ اگر اس کو عملی جامہ پہناتے وقت پریم اور آشتی سے کام لیا گیا تو اس کا نوجوانوں پر اچھا اثر پڑے گا۔ اور وہ اس کے اخلاقی اثر کو محسوس کر کے خود ہی اس حکم کی تعمیل کرنا اچھا سمجھیں گے۔

باقی ممالک کے متعلق جہاں نوجوانوں کو تھیٹر اور سینما دیکھنے کی چنداں ممانعت نہیں ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ وہاں ان کے مصارف زندگی زیادہ تر بڑھے ہوئے ہیں۔ اور طلباء کو وہاں ان تفریحات کی خاطر بسا اوقات نہ صرف اپنے پیسہ کا بلکہ اپنے قیمتی وقت کا بھی بری طرح خون کرنا پڑتا ہے ؞

لیگ کو انتباہ

چین کے سیاسی مسائل ایک بین الاقوامی الجھن بنتے جا رہے ہیں۔ ویسے تو چین اقوام کی لیگ کا ویسا ہی ایک آزاد ممبر قرار دیا گیا ہے جیسا کہ جاپان۔ لیکن جاپان کی خود رائی سمجھئے۔ یا دوسرے ممالک سے تجارتی رقابت۔ کہ وہ چین کے معاملہ میں کسی دوسری طاقت کا دخل دینا برداشت ہی نہیں کر سکتا۔ حال ہی میں گورنمنٹ کے ایما سے ایک بیان جاری کیا گیا ہے۔ کہ اس بات کا امکان ہے۔ کہ جاپان چین یا لیگ کو ایک نوٹس دے۔ کہ وہ اس بات پر زور دے۔ کہ چین کو بین الاقوامی مالی امداد دینے کے سوال پر غور و خوض بند کیا جائے۔

جاپان کا چین یا لیگ کو انتباہ سیاسی لحاظ سے پیچیدگی کو پیدا کرنے والا ہے۔ اس کا ایک ہی مطلب ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ جاپان چین کے معاملات میں خود بخود بن بلایا ڈکٹیٹر بننا چاہتا ہے۔ ہاں اگر جاپان کی نیت معصوم اور نیک ہے۔ تو اسے ساتھ ہی یہ بھی اعلان کر دینا چاہیئے۔ کہ وہ محض ہمسائیگی کے لحاظ سے چین کو ہر قسم کی خود امداد دے گا۔ اور اس معاملہ میں کسی دوسرے کو یہ موقعہ نہیں دے گا۔ کہ وہ چین کی مالی ضروریات میں معاون بننے کی ضرورت محسوس کرے۔ یا چین کو موقعہ دے۔ کہ وہ کسی دوسرے سے اس قسم کی درخواست کرے ؞

الہامات کی اشاعت

آنجہانی بڑے مرزا کو اس جہان سے گزرے پورے ۲۶ سال ہونے کو آئے۔ اب قادیانی ٹکسال سے اس امر کا اعلان ہوتا ہے۔ کہ آنجہانی کے الہامات کو شائع کیا جائے گا۔ اور وہ بھی زبانی روایات کی بناء پر۔ سوال تو یہ ہے۔ کہ بوسیدہ الہامات کے شائع کرنے سے کیا فائدہ؟ ان کی اشاعت کا تو صرف ایک ہی مطلب ہو سکتا ہے۔ اور وہ ہے۔ بڑے مرزا صاحب کے مد مقابل اشخاص کو جو کہ اس وقت سنسار میں موجود نہیں ہیں۔ بعد از موت گالیاں نکال کر بدنام کرنا۔ کیونکہ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ بڑے مرزا کے الہامات خواہ وہ زبانی ہوں یا تحریری آپ کے مخالفوں کے لئے بدترین گالیوں پر مشتمل ہوتے تھے۔ اور ان سے کسی قسم کا فائدہ متصور نہیں ہوتا تھا۔ لہذا ایسے دل آزار الہامات کی اشاعت فی زمانہ ایک قسم کی شرمناک کوشش ہے۔ جس کا نہ کرنا ہی زیادہ انسب ہے ؞

شرمناک بہتان

نہ معلوم مرزائیوں کی عقل اور سمجھ کو کیا ہو گیا۔ جو شخص یا جماعت ان کی ٹانگ کے نیچے سے نہ گزرے۔ اسے یہ ہر وقت بدنام کرنے پر تلے رہتے ہیں۔ چنانچہ کانگریس کو بلا وجہ بدنام کرنے کے لئے قادیانی گزٹ ذیل کی شرمناک بہتان طرازی کرتا ہے:-

"کانگرس کی تاریخ کا ایک ایک ورق مسلم کشی کے داغوں سے بدنما اور اس کی ہندو نوازی کے راز کی منہ بولتی تصویر ہے۔ اس لئے کسی ایسے مسلمان کو جس کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل سلیم موجود ہے۔ اس امر میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ کہ کانگرسی ممبران اسمبلی ان کی بھلائی کے لئے کوئی کام کرنا تو درکنار لازماً ہر اس بات کی مخالفت کریں گے۔ جس سے انہیں کسی ادنے سے ادنے فائدہ اور نفع کی بھی توقع ہو سکتی ہے" ؞

("الفضل" - ۱۳ مئی ۱۹۳۳ء)

مذکورہ الفاظ نہ صرف شرمناک بہتان ہیں۔ بلکہ محسن کشی کی بدترین مثال ہیں۔ یہ کانگرس ہی تھی۔ جس نے معمولی مسلمانوں کو اپنا صدر چن کر قابل ترین ہندوؤں کی تذلیل کی۔ اور تحریک خلافت میں ہمدردی کا اظہار کر کے ہندوؤں کی خاندانوں کا ناجائز استعمال کیا۔ لیکن ان سب باتوں کے عوض میں اس کے خلاف ناشکر پن سے مذکورہ اتہام تراشا جا رہا ہے۔ کاش ہمارے کانگرسی بھائی اس احسان فراموشی سے آئیندہ کوئی سبق سیکھنے کی کوشش کریں ؞

ڈاکٹر نارنگ دیال باغ میں

"پریم پرچارک" آگرہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنریبل ڈاکٹر نارنگ جی نے دیال باغ آگرہ کا ملاحظہ کرنے کے بعد فرمایا۔ کہ "(۱) جو شخص دیال باغ پر نکتہ چینی کرتا ہے۔ وہ بلا شبہ ہندوستان کا دشمن ہے (۲) کوئی ذی ہوش اور صاحب فہم آریہ سماجی ست سنگ کی مخالفت پر آمادہ نہیں ہو سکتا" ؞

یہ الفاظ ایسے ہیں۔ جن کے متعلق ہم وثوق سے یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ ڈاکٹر جی نے کبھی فرمائے ہوں۔ ڈاکٹر جی ایک ذمہ دار نیتا ہیں۔ وہ کبھی یہ فرما نہیں سکتے۔ کہ کوئی ذی ہوش اور صاحب فہم آریہ سماجی ست سنگ کی مخالفت پر آمادہ نہیں ہو سکتا"۔ اگر ست سنگ کا مطلب رادھا سوامی ست سنگ ہے۔ تو ہمارے لئے یہ ماننا ناممکن ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے اس کی مخالفت کو قابل اعتراض قرار دیا ہو۔ کیونکہ ڈاکٹر صاحب یہ تو جانتے ہیں۔ کہ یہ پنتھ جو کہ مردم پرستی کی تعلیم دیتا ہے۔ کبھی کسی ذمہ وار آریہ سماجی سے خراج تحسین حاصل نہیں کر سکتا ؞

دشمنوں میں اضافہ

رادھا سوامی فرقہ کے گورو صاحب جی مہاراج نے ۱۶ اپریل کو تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"ست سنگیوں کی تعداد کے ساتھ ساتھ ہی ہمارے دشمنوں کی تعداد میں بھی ضرور اضافہ ہوگا۔ نیز آئیندہ چل کر جیسے زیادہ سے زیادہ پریمی ست سنگی ہوں گے۔ ویسے ہی بڑے سے بڑے دشمن بھی پیدا ہوں گے" ؞

("پریم پرچارک" - ۱۴ مئی ۱۹۳۳ء)

صاحب جی مہاراج کو قیاسات کی بناء پر اندازہ لگا کر اپنے دشمنوں کی تعداد میں اضافہ کے خواب نہ دیکھنے چاہئیں۔ بلکہ ایسی کوشش کرنی چاہیئے۔ جس سے وہ دوسروں کی نہ صرف خوشنودی حاصل کر سکیں۔ بلکہ اپنے اعتقادات میں ایسی ترمیم کر سکیں۔ جو کہ نہ صرف صحت بخش ثابت ہو۔ بلکہ نوع انسانی کے لئے مفید اور سودمند ثابت ہو سکے۔ اور ان کو روحانی اخلاقی اور دماغی طور پر اونچا بنا سکے ؞

گریہ وزاری!

مرزائی جہاں دوسروں کو گالیاں نکالتے ہیں وہاں رونے میں بھی دوسروں سے بازی لے جاتے ہیں۔ ان کی تازہ گریہ و زاری از حد رقت انگیز ہے۔ ۶ مئی کو انجمن شباب المسلمین بٹالہ نے مقتول مستری کی یادگار منائی۔ اور اس کے قاتلوں کی مذہبی سپرٹ پر بحث بھی۔ اور اس موقعہ پر مولانا ظفر علی جیسے اسلامی لیڈروں کی قادیان شکن تقاریر کرائیں۔ لیکن بجائے اس کے کہ مرزائی ان تقاریر سے کوئی سبق حاصل کرتے۔ انہوں نے جلسہ میں تقریریں کرنے والوں اور جلوس میں نظموں کے پڑھنے والوں کو سی۔ آئی۔ ڈی کا پامسٹ قرار دے کر اپنی نجات سمجھی۔ اور افسران بالا کے آگے گریہ و زاری کرنے میں ہی سعادت دارین سمجھا۔ کاش یہ ڈھیٹ پن

اسلامی جگت پر ایک سرسری نظر

لاہوری احمدی

احمدی لاہوری ہوں یا قادیانی - بڑے ہی جھگڑالو اور مناظرانہ طرز کے ہوتے ہیں - اگرچہ دوسروں سے گفتگو کرتے ہوئے آپس میں دست بگریبان ہونے کا موقعہ نکال لیتے ہیں - لاہوری قادیانیوں کو کوستے ہیں - اور خلیفہ کے حواری مولانا محمد علی امیر جماعت لاہوری کو - ان کی ترکی بترکی کو دیکھ کر یہی مثل بتانا کہنے کو جی چاہتا ہے - "جوگی جوگی لڑیں - کھپر کا نقصان "

لاہوری احمدی میں زیادہ تیز اور نوجوان ڈاکٹر بشارت احمد مانا جاتا ہے - اگر ان کی جوشیلی تحریر کا نمونہ کسی نے دیکھنا ہو - تو وہ ذیل کی سطور پڑھ کر ان کی کاری ضرب کا اندازہ لگائے - ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ :-

" ایک دفعہ مجلس شوریٰ نے کوئی ریزولیوشن باتفاق رائے پاس کر دیا - خدا کا خلیفہ آسمان سے نازل ہوا - اور ساری مجلس شوریٰ کو مع اس کے ریزولیوشن کے جھڑک دیا - بعض ڈالاجیں بہ ساری مجلس شوریٰ نے راتوں رات ... اور گڑگڑا کر نہایت ندامت کے ساتھ ریزولیوشن کو واپس لیا - اور آنسوؤں کی طرح پی گئے " :-

("پیغام صلح" - ۷ رمئی ۱۹۳۴ء)

آگے چل کر ڈاکٹر صاحب خلیفہ قادیان کی خودسری ثابت کرنے کے لئے ان کے ذیل کے الفاظ ، جو ملک کے خطبہ جمعہ میں نقل فرماتے ہیں :-

" میں تو آج اللہ تعالیٰ نے بعض مقاصد کو ریکس کے لئے رکھے ہیں - پر اللہ تعالیٰ نے جنہیں اس کام کے لئے کھڑا کرتا ہے - وہ کسی کے مشورہ کے لئے محتاج نہیں ہوتے ہیں - جتنے لوگ ان کے مشورہ کے محتاج ہوتے ہیں ...... پھر ان کے خلفاء کا بھی یہی حال ہے - وہ مشورہ کے لئے محتاج نہیں ہوتے - مگر تربیت کے لئے اور صحیح طریق پر چلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ ایک سنت قرار دی ہے "

("پیغام صلح" - ۷ رمئی ۱۹۳۴ء)

گویا ان الفاظ میں خلیفہ صاحب کا مطلب یہ ہے - کہ جنہیں اللہ تعالیٰ کسی کام کے لئے کھڑا کرتا ہے - خواہ وہ نبی ہوں یا خلفاء - وہ لوگوں کے مشورہ کے لئے محتاج نہیں ہوتے ہیں - جتنے لوگ ان کے مشورہ کے محتاج ہوتے ہیں - لہذا مجلس شوریٰ کا قیام درحقیقت اس لئے نہیں کہ لوگ خلیفہ کو مشورہ دیں - بلکہ اس لئے ہے کہ لوگ خلیفہ سے مشورہ لیں - اور اس طرح ان کی تربیت ہو - گویا قادیانی خلیفہ کیا ہوا - گویا زار روس کا چھوٹا بھائی - قادیانیوں کا ایک مذہبی ڈکٹیٹر ہونے کا مدعی ہے -

خلیفہ صاحب خود ہی ڈکٹیٹر نہیں بنتے - بلکہ اپنے ابا صاحب کی بدولت ... مسلمانوں کے قرآن کو منسوخ فرماتے ہیں - اس کے متعلق بھی ڈاکٹر صاحب ذیل کا فتویٰ نازل فرماتے ہیں :-

" جس طرح قرآن کی تہ سے جو کتاب اب بننے لگی ہے - یعنی حضرت مسیح موعود کی "وحی نبوت" کا مجموعہ - وہ قرآن کو معطل کرنے کا ... یہی اس قرآن پر ایمان لانے سے انسان مسلمان نہیں ... اب جناب خلیفہ قادیانی نے اپنے مریدوں کو حکم دیا ہے کہ وہ قرآن کے حضرت مسیح موعود کے الہامات کی تلاوت ... " ("پیغام صلح" - ... رمئی ۱۹۳۴ء)

مسلمانوں کا باہمی ایک دوسرے سے کیسا سلوک ہے ؟ اگر یہ جاننا چاہو - تو اخبار "سرفراز" لکھنؤ کے ۹ رمئی ۱۹۳۴ء کے پرچہ کو پڑھو - جس کے پڑھنے سے "نمونہ از خروارے" اس معاملہ پر کچھ روشنی پڑ سکتی ہے :-

" پالنے نالہ کے شیخ مولوی عبد الشکور صاحب کے النجم کا ذکر تو جانے ہی دیجئے - وہ تو کھلم کھلا شیعوں کے خلاف آستینیں اُلٹے ہوئے ہے - عیارانہ تدلیس وتلبیس سے فتنہ وفساد کی آگ بھڑکانا اور پُر فریب و دروغ آمیز دعوؤں سے اپنی قوم کے جاہلوں اور متجاہلوں کو خوش کرنا اس کا خاص مذاق ہے - وہ شیعوں کو جتنی بھی گالیاں دیں - کم ہیں "

مولوی عبد الشکور کا ذکر جانے دو - اب سُنی پریس کی شکایت سنیئے - کہ وہ کس طرح شیعہ حضرات کے زخموں پر نمک پاشی کرتا ہے :-

" لیکن لطف تو یہ ہے - کہ مدینہ بجنور - الجمعیۃ دہلی - ہند جدید کلکتہ اور ہمدم لکھنؤ سے اخبارات جو عام اسلامی مفاد کی محافظت کے مدعی ہیں - فرقہ وارانہ جذبات کے مشتعل کرنے میں النجم سے کم ثابت نہیں ہوئے - شیعوں کے مقابلہ میں جب یہ کچھ لکھتے ہیں - تو ادب تہذیب وشرافت یک لخت نظر انداز کر دیتے ہیں - استدلال ومنطق سے کوئی واسطہ نہیں رکھتے - بے سروپا تہمتوں کا انبار لگا دیتے ہیں - مغالطوں کی خوب خوب نمائش کرتے ہیں " ("سرفراز" - ۹ رمئی)

اسی سلسلہ میں اخبار "الجمعیۃ" اپنی ۲۷ راپریل ۱۹۳۴ء کی اشاعت میں لکھتا ہے - کہ :-

" کیا حضرت امام کے نام پر کفر وشرک پھیلانے والے مرثیہ گو خاندان نبوت کا ابکٹ کرنے والے سینہ کوب اور اہل بیت کو سربازار رسوا کرنے والے تعزیہ پرست بھی یہی مقصد پیش نظر رکھتے ہیں - جو شہادت حسینؑ میں مضمر ہے - کیا انہوں نے کبھی اسلام کی خاطر شجاعت کے جوہر دکھلائے ؟ کیا ان کو حق کی خاطر اپنا سر کٹوانا نصیب ہوا ؟ استغفر اللہ رونے دھونے والی قوم اور ساگ وبکا پر زندگی بسر کرنے والے لوگ اور جہاد فی سبیل اللہ کا شوق ؟ اس قماش کی قوم نے آج تک نہ کبھی کوئی تیر مارا - اور نہ آئندہ اس کی کوئی امید - کیونکہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے بڑے صبر بڑی استقامت اور آہنی عزم کی ضرورت ہے - جو آنسو بہانیوالی قوم کو قیامت تک نصیب نہیں ہو سکتی " :-

---

م چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے مضمون کی تائید میں ذیل کا خلیفہ صاحب کا ارشاد نقل فرمایا ہے :-

" اس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میں نے احباب کو توجہ دلائی تھی کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات ضرور پڑھنے چاہئیں کیونکہ ان کے مطالعہ سے ایمان تازہ ہوتا ہے - اور ہمت بلند ہوتی ہے - وگرنہ ممکن ہے بعض لوگ تھوڑی دیر کے بعد ہمت ہار دیں " :- (خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ مارچ ۱۹۳۴ء)

قادیانی احمدی

قادیانی احمدی روپیہ جمع کرنے میں جس قدر طاق ہیں - اگر اس کا حال کسی نے جاننا ہو - تو وہ ذیل کی سطور پڑھ لے :-

" ساٹھ ہزار روپیہ قرض کی تحریک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک ۵۰ ہزار سے اوپر روپیہ جمع ہو چکا ہے - قریباً دس ہزار کی فوری ضرورت ہے " ("الفضل" - ۸ رمئی ۱۹۳۴ء)

روپیہ جمع کرنے کا تو نام ہی نہ لو - اب سنو - اخبار "مدینہ" کی نظر میں قادیانی تحریک کے معنی کیا ہیں ؟ :-

" قادیان ایک خطرناک سیاست کا مرکز ہے - قادیان کا مذہبی فتنہ دنیائے اسلام کا سب سے بڑا مذہبی فتنہ ہے - قادیان اپنے ظاہر وباطن کے اعتبار سے دو جداگانہ حیثیتوں کا مظہر ہے - اور بہ حیثیت اسلام کے لئے مضر ہے - مذہبی ریاکاروں - سیاسی فریب کاروں اور اخلاقی بدعملوں کی ایک جماعت ہے - جو اپنے عیش ونشاط اور انگریزی حکومت کے مفاد کے لئے نہایت ہی عیاری کے ساتھ مصروف کار ہے " ("الفضل" - ۱۰ رمئی)

اب اگر آپ یہ دیکھنا چاہیں - کہ قادیانی احمدی امیر لاہوری مولانا محمد علی کو کیسے آڑے ہاتھوں لیتے ہیں - تو وہ بھی سن لیں :-

" جب "صدر انجمن" اور "امیر جماعت" ایک ہی شخصیت ہے - اور اس کا ایک ہی دامن ہے - تو پھر دامن کے ایک کونہ کو پاک و صاف کرنے کے لئے استعفیٰ کے پیوند بدے مارنا اور دوسرے کونہ کی صفائی کی ضرورت نہ سمجھنا چہ معنی دارد ؟ " ("الفضل" - ۳ رمئی)

اب لاہوری امیر کے تبلیغی مشنوں اور کامیابی کی جو داد "الفضل" نے دی ہے - وہ بھی سن لیجئے :-

" پیغام صلح" (۲۳ فروری ۱۹۳۴ء) نے مولوی محمد علی صاحب کے انگریزی ترجمہ قرآن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیتے ہوئے دعویٰ کیا تھا - کہ "اس ترجمہ کی بدولت ہزاروں تعلیم یافتہ غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے ہیں - اور ہو رہے ہیں" - اس کے متعلق ہم نے سوال کیا - کہ کیا آپ ایسے لوگوں کی اسم وار فہرست پیش کر سکتے اور بتا سکتے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر کے اور انہیں امیر تسلیم کر کے حضرت مسیح موعود کی صداقت پر ایمان لا چکے ہیں ؟ " ("الفضل" - ۳ رمئی)

"الفضل" کے بعد اب سفید ریش والے "فاروق" کی باری آتی ہے - اس کی بھی ذرا سن لیجئے :-

" ایک طرف مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام نے اپنی تفسیر القرآن اور اپنی ہر تحریر وتقریر میں اس امر کا ٹھیکہ لے رکھا ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو بھی عقیدہ یا تفسیر وتشریح آیات قرآنی کی بیان فرمائی ہیں - ان کی چن چن کر نہایت آزادانہ طور پر تردید کی جائے - اور بالکل اس کے خلاف لکھا جائے - اور دوسری طرف ان کے خسر تمام کفر کے مصداق ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اجارہ لے رکھا ہے - کہ اس کے سعادت مند داماد جو کچھ بھی رطب ویابس حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اجماع امت اور اپنے سابقہ عقائد کے خلاف بیان فرمادیں - بس اسی کی اندھا دھند تقلید کریں - خواہ کچھ [illegible]

ستسنگ کا سرکاری آرگن "پریم پرچارک" بعض اوقات بڑے مزے کی تجویزیں پیش کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے ایڈیٹر مہودے سمجھتے ہیں کہ نہ معلوم لوگ سوال کرتے ہیں کہ رادھا سوامی دیال نے ہندوستان جیسے غریب ملک میں اوتار دھارن کرنے کی کیوں کر کرپا فرمائی؟ اگر وہ انگلینڈ وغیرہ امیر ممالک میں اوتار لیتے تو بڑے امیر ان کی شرن آتے"۔

امیر آتے یا غریب۔ اس سے بحث کیا۔ انگلینڈ کے امیر اپنے مہربھرے کہاں سے ہیں کہ وہ دیال باغ کو ہی اپنا تیرتھ بنا لیتے۔ یہاں ستسنگیوں کے لئے پرونشیم اور بہت الحم حج کی کافی جگہ ہیں۔ اور روسن کیتھولک کے لئے روما کا Vatican۔ اگر ان مقامات سے ان کو فرصت ملتی۔ تو پھر وہ کسی دوسرے مقام کو بھی دیکھ لیتے۔

دیال باغ جن لوگوں کے لئے تیرتھ ہے۔ وہ تو وہاں جا کے لئے بھی پہنچ جاتے ہیں۔ یہ علیحدہ معاملہ ہے کہ وہاں ان کی کیسی آؤبھگت ہوتی ہے۔ "پریم پرچارک" کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ۱۲ اپریل کی صبح کو ۹ بجے ایک سو سے زائد دیوسماجی اصحاب پر مشتمل ایک پارٹی دیال باغ دیکھنے آئی۔ ان میں کئی معزز تعلیم یافتہ اصحاب بھی تھے۔ پارٹی کا

رادھا سوامی مت کے عجائبات

پچھلے ہفتہ ہم نے دیوسماج جیسی ناستک منڈلی کی یوترا یاترا پر اپنا اظہار خیالات کیا تھا۔ آج ہم دیال باغ آگرہ کے رادھا سوامی ست سنگ کے عجائبات پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔ اور "پرکاش" کے پریمیوں کا ان عجائبات سے تعارف کرانا چاہتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

مقصد تو موضع اکبرپور ضلع کانپور کی یاترا کرنا تھا۔ لیکن دیال باغ کی خوش قسمتی سمجھئے۔ کہ وہاں بھی یہ ناستک منڈلی دورہ کرنے جا پہنچی۔

اس پارٹی کا دیال باغ میں پہنچنا تھا۔ کہ وہاں کے ایک رادھا سوامی کو ان کے عقیدہ کا ریویو کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور وہ یہ سوچتا رہا کہ ان دیوسماجیوں نے آخر کس جذبہ کے زیر اثر خدا کی ہستی سے انکار کر دیا ہے۔ بالآخر کافی غور و خوض کے بعد یہ منکشف ہوا۔ کہ جیسے تم خدا یا مالک کہتے ہو۔ اسے وہ ڈیرٹ کہہ کر دل خوش کر لیتے ہیں۔ تم پانی کہتے ہو۔ اور وہ آب کہتے ہیں گویا غور و خوض کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ دونوں منڈلیاں ایک لحاظ سے ناستک ہیں۔ اور ایک ہی مالا کی لڑیاں۔

ایڈیٹر کا شکریہ ہے۔ کہ ہمارے رادھا سوامی بھائی بھی آہستہ آہستہ حقیقت کی طرف آ رہے ہیں۔ اور ان سچائیوں کو اب محسوس کر رہے ہیں۔ جن کا پرچار رشی دیانند نے کیا ہے۔ چنانچہ ایڈیٹر "پریم پرچارک" لکھتے ہیں کہ "ہم ان براہمنوں، کھشتریوں اور ویشوں کو بھی شودر ہی سمجھتے ہیں۔ جن میں شودروں کے گن پائے جاتے ہیں"۔ ("پریم پرچارک" ۔ ۷ مئی ۱۹۳۴ء صفحہ ۹)

ایڈیٹر مہودے کا ارشاد حرف بحرف سچ ہے۔ لیکن ضرورت فی زمانہ ارشاد کی نہیں ہے۔ بلکہ اس کو عملی جامہ پہنانے کی ہے۔

ایڈیٹر مہودے اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یہ تجویز پیش کرتے ہیں کہ "ہماری رائے میں تمام لوگ جو پروہت۔ پادری۔ امام اور پنڈتا کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ براہمن کہلانے کے مستحق ہیں"۔ اگر اس عملی تجویز کا مقصد صرف رادھا سوامیوں کے حضور صاحب کو براہمن بنانا ہے۔ تو یہ خود غرضی کا منصوبہ ہے۔ ہاں اگر اس کو ایک عام اصول بنانا مطلوب ہے۔ تو وہ ہر حالت میں قابل ستائش ہے۔ اور ہم بھی اسے خوش آمدید کہتے ہیں۔

اور یہ تو ہم رادھا سوامیوں کی عقل کی بات کا ذکر کر آئے ہیں۔ اب ہم ان کی اگیانتا کا بھی ذکر کر دیتے ہیں۔ چنانچہ دیال باغ کے حضور صاحب نے ۲۴ مارچ کو ویشوں کی ایک پارٹی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ "اگر جنیو پہننے سے مالک کے درشن ہوتے۔ تو تمام بھینسیں جنکے گلے میں بڑے بڑے آہنی سنگل پڑے رہتے ہیں۔ آج واصل بحق ہوتیں"۔ ("پریم پرچارک" ۔ ۳۰ اپریل ۱۹۳۱ء)

معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور صاحب کو غلطی لگی ہے۔ اور انہوں نے یہ غلط سمجھ رکھا ہے۔ کہ جنیو پہننے سے مالک کے درشن ہوتے ہیں۔ جنیو تو اس لئے ایک دوج پہنتا ہے۔ کہ وہ اپنے ویدک فرائض کو ہر وقت یاد رکھ سکے۔ ہاں اگر دیال باغ آگرہ میں بھینسوں کو آہنی سنگل پہنا کر یہ سمجھ لیا جاتا ہے۔ کہ انہیں جنیو پہنایا جا رہا ہے تو یہ دیال باغ والوں کی بھول ہے۔ نہ کہ جنیو کا قصور۔

پریم پوُرن شریمان سیٹھ شواجی بلبھداس جی نے کبھی ماس ہوُرے ۔ "ویدک سمپتی" پرکاشک پر پریم سمرن کر کے آگرہ کیا ۔ کہ میں پہلے پرینک سوُ پریم پرکٹ کروُں ۔ کیونکہ یہ پُستک ایسی اتم اپنی سمتی ہیں کہ اس کو ادھر اُدھر نظر مار کر ہی سماپت نہیں کیا جا سکتا ۔ بلکہ آدھوپانت پڑھ کر ہی سمتی بنانا اُچت ہے ۔ لئے اسے اچھی طرح پڑھا ہیں پرکاشک کے ان وچاروں کے ساتھ سہمت ہوں ۔ کہ اس کے لیکھک نے وگیانک ۔ ادھیاتمک ۔ راج نیتک ۔ سماجک ہر ایک سے ۔

پراچین تتنا اروا چین ساہتیہ کے شاستر ۔ بھگول کھگول جیوتش نانا بھی گیان وگیان ادی انیک وشیوں کا دگ درشن اس پُستک نے کروایا ہے ۔ اور جن جن وشیوں پر لکھے گئے انیک ہاشیہ جو تھا پورو دیو ودوانوں کے دود گرنتھوں کی دو بچنا کر کے آریہ سدھانتوں کو بیکھنی اور پرمانوں سے پُشٹ کیا ہے ۔

اس میں دکاس سدھانت کی سمالوچنا بڑی اتم ریتی سے کی گئی ہے ۔ اور یوروپ اور امریکہ کی ودوان بیبل کلنز ھوگ واد سبھیتا کے کئی دوشن ودیچن پورک تکتیوں دوارہ یہ سمجھا دیا گیا ہے کہ ویدی ودوان پوروپی سبھیتا سے سمست پرتھوی کی پراچین سبھیتاؤں کو بدل دیا ہے ۔ اور جہاں تک ممکن ہو سکا ۔ اُنکی نشان بیبہ آنکھ مردہ اور سکر ساری سنسار کو ہی پوروپ بنا ڈالا ہے ۔ کتنا پی سوُم یورُوپ ابھی اس اُنتی سے سنتشٹ نہیں ہے ۔ کنتو اس سبھیتا سے اُنتی ولاسنا روگ بڑھ رہی اور بڑھتوں سے ہو کر نراس ... ہے ۔ اُسکی اور شانتی کی کھوج میں اُنکا ... اور درشنی ٹکانے لگا ہے ۔ اس بات کو بھی سپشٹ ریتی سے سمجھایا گیا ہے ۔

ویلسن کی پراچینتا سمجھتا پرمت کرتے ہوئے ... [illegible]

[illegible]

"ویدک سمپتی"!

(از شری آچاریہ رام دیو جی گورو کُل ڈیرہ دون)

لئے اسب (دوا) سے کہتے ہیں ۔ دوسری جگہ اُکت تینوں اساؤں (دوائوں) کا ہوم کرنا بھی کہا گیا ہے ۔ وہاں لکھا ہے کہ :-

"सहस्वस्त्र पम्बिकया जुषात्व"

اس میں صاف کہا گیا ہے کہ امبکا وغیرہ تینوں کے ساتھ ہون کرو ۔ یجروید ۳۰-۱۷ میں بھی کہا گیا ہے کہ :-

"त्र्यम्बकं यजामहे सुगन्धिं पुष्टिवर्धनम्"

ارتھات تینوں امبکوں میں سگندھی اور پشٹی بڑھانے کے لئے ہون کرتا ہوں ۔ ان تینوں اوشدھیوں کو یجروید میں کہا گیا ہے کہ :-

"अम्बे अम्बिके ऽम्बालिके न मा नयति कश्चन ससस्त्यश्वकः सुभद्रिकां काम्पीलवासिनीम्"

(یجروید ۲۳-۱۸)

یہاں اُکت تینوں کو ایک ہی جگہ کہہ دینے سے اس کے سوائے یہ بھی بتلا دیا ہے ۔ کہ یہ کام پیل میں ہوتی ہیں ۔ کام پیل سے مہابھارت کی اُکت کنیاؤں کا کچھ بھی سمبندھ نہ تھا ۔ وہ تو کاشی نریش کی کنیائیں تھیں ۔ اور ہستناپور میں بیاہ کر آئی تھیں ۔ انت یہاں کام پیل یا کام پیلیہ فرخ آباد ضلع کا کام پیلیہ نہیں ہے ۔ کام پیل نام ایک اوشدھی کا ہے ۔ جس کے ساتھ ہی امبکا آدی دوائیاں آگئی ہیں ۔ ویدک شاستر میں بھی یہ دوائیاں ورنت ہیں یا نہیں؟ یہ دکھانے کے لئے دھاونپر کاش سے دُن اُداہرن دیا گیا ہے

"माचिका प्राचना ... ऽम्बा ... अम्बालिका ..."

اتہ یجروید میں مہابھارت کی تین کنیاؤں کا ذکر نہیں ہے ۔ پرنتو یہاں یہ اوشدھیوں کے نام ہیں ۔ اسی پرکار انیکا نیک پرمانوں سے وید میں انتیہ اتہاس کی سمبھاونا کا کھنڈن کیا گیا ہے اس کے اتِرکت پراچین آریوں کے کرناکوشل کے گیان کے سمبندھ میں ... کر کے ودوان لیکھک نے اپنی کھوج سمبندھی یوگیتا کا بڑا اتم پریچے دیا ہے ۔ یہاں پر اداہرن ... نموُنے پیش ہیں :-

کھگول بھگول کے نقشے کاشت کے گوروں پر بنا لینے ۔ دھرما میٹر ۔ بیرومیٹر ۔ گھڑی بنانے ... بعض پرکار کے ومان بنانے کی ایک لمبی ... انش بود ...

کا بھی اُدبلکھ کیا ہے ۔ نتو شکر نیتی آدی میں تو بندوق بارود آدی کے گیان بھی پراچین لوگوں کو تھے ۔ یہ سدھ کیا ہے ۔

اس کے بعد آگے چل کر یگیہ میں پشو ہنسا کا دشدھ دو بڑی بڑی اکاٹ یکتیوں سے پرمانت کیا گیا ہے ۔ وید میں آئے ہوئے مانس یگیہ سمبندھی درد رک شبدوں کا وویچن بڑی اُتم ریتی سے پرمانوں دوارہ ستھ کیا ہے ۔ اُداہرن ارتھ ہٹھ یوگ پردیپکا کا ایک شلوک دیا گیا ہے جس میں بتلایا گیا ہے ۔ کہ جو نتیہ گو مانس کھاتا ہے ۔ مدرا پیتا ہے ۔ وہی کلین ہے ۔ انیہ منشیہ کل گھاتک ہیں ۔ کنتو اس کے اگلے شلوک سے لیکھک کا مطلب سپشٹ دیا گیا ہے ۔ وہ لکھتا ہے کہ :-

"गोशब्देनोदिता जिह्वा तत्प्रवेशो हि तालुनि । गोमांस भक्षणं तत्तु महापातक नाशनम् ॥"

ارتھات یوگی پرش جِہوا کو لوٹ کر تالو میں پرویش کرتا ہے ۔ اسی کو گو مانس بھکشن کہا گیا ہے ۔ گو جِہوا کو بھی کہتے ہیں ۔ اور جِہوا مانس کی ہوتی ہی ہے ۔ اس لئے جِہوا کو گو مانس کے نام سے کہا گیا ہے ۔ یدی اس کو اس پرکار سپشٹ نہ کیا جاتا ۔ تو لوگوں میں بھرم موُلک وچار ہی پھیلتے ۔ اسی پرکار دو ارتھ والے شبدوں کا سمادھان اور سپشٹی کرن پرمانوں سے بھی کیا ہے ۔ جیسے کہ اتھرووید میں آتا ہے کہ :-

"धना धेनुरभवद्वत्सो अस्यास्तिलो भवत् ।"

ارتھات دھان کی دھینو ہے ۔ اور تل ہی ان کے بچھڑے ہیں ۔ اور دیکھئے

"अश्वाः कणा गावस्तण्डुला मशकास्तुषा । श्याम मयोऽस्य मांसानि लोहितमस्य लोहितम् ॥"

ارتھات چاول کے کن ہی اشو ہیں ۔ چاول ہی گو ہیں ۔ بھوسہ ہی مشک ہے ۔ چاول کا جو شیام بھاگ ہے ۔ وہی مانس ہے ۔ جو لال انش ہے ۔ وہی رُدھر ہے ۔

اس پرکار کے انیک اداہرن ہیں ۔ اس میں کوئی سندیہ نہیں ۔ کہ اس پُستک میں وہاں ایسے بھی سفل ہیں ۔ جن میں پرُدوانوں کا رت

بھید ہو سکتا ہے ۔ پرنتو انتت یہ پُستک بہت سی اپیوگی اور نئی کھوج اور اُپرکت پرمانوں سے یکت ہے ۔ اتہ ہر ایک آریہ پرش ۔ آریہ اپدیشک اردھیاپک اور ودیارتھیوں کے مننن کرنے اور رکھنے یوگیہ ہے ۔ اور سبھا سماجوں میں اس کی کتھا کرنی چاہئے ۔ تا کہ جنتا ودوان لیکھک کے پرشیرم سے پریاپت لابھ اُٹھا سکے ۔

(ادم شم)

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا وارشک چناؤ

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا وارشک چناؤ شنکروار ۱۱ مئی سنہ ۱۹۳۴ء کو شام کے ۷ ½ بجے آریہ سماج مندر میں ہوا ۔ سمت ۱۹۹۱ کے لئے مندرجہ ذیل ادھیکاری اور پرتِنِدھی سبھاسد چُنے گئے :-

پردھان پنڈت ٹھاکر دت جی وید ۔ اپ پردھان پروفیسر شو دیال جی ایم ۔ اے اور لالہ روشن لال جی (سپورٹس لمیٹڈ) ۔ منتری پنڈت گیان چند بی ۔ اے ۔ آریہ سیوک ۔ اپ منتری مہاشہ گندھر سین جی بی ۔ ایس ۔ سی ۔ مہاشہ ہنس راج جی ۔ بی ۔ اے ۔ اور مہاشہ لال چند جی ۔ کوشادھیکش سردار ہر سنگھ جی ۔ پُستکادھیکش لالہ تارا چند جی کھنڈاری اور بھگت ایشور داس جی ۔

پرتِنِدھی سبھاسد :- ۱ رائے بہادر بدری داس جی ایم ۔ اے ۔ ایڈووکیٹ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ۲ پنڈت بشمبر ناتھ جی بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی اپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ۳ شریمان نرنجن ناتھ جی ۴ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار ۵ پنڈت ... دت جی وید وجستی ۶ شریمتی گوپال دیوی جی ۷ پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار ۸ ڈاکٹر ڈھلا رام جی ۹ لالہ حکم چند جی اور ریسیر ۱۰ مہاشہ اشونی کمار جی آڈیٹر ۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

وواہ سنسکار کی ودھی میں اختلاف

(از ترک واچسپتی پنڈت جگدیو جی شاستری سدھانت بھوشن آریہ ودیالیہ کرتھل)

شریمان پنڈت وشوناتھ جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے جو مضمون "پرکاش" مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۳۴ء میں پرکاشت کرایا ہے۔ اُس کے جواب میں یہ لکھ دیا جا رہا ہے :۔

آپ نے اس بار میرے پہلے لیکھوں سے ۹۰ فیصدی سہیوگ کر لیا ہے۔ سویکار کرنے کے بعد جو شنکائیں ہوئی ہیں۔ ان کو ۱۰ فیصدی اختلاف کے روپ میں پرکاشت کروایا ہے۔ اب بار میں صرف ان شنکاؤں کا ہی جواب دے رہا ہوں :۔

۱۔ پردکھشنا کا طریقہ

میرا مت ہے۔ کہ پردکھشنا کے وقت ور اپنے دائیں ہاتھ سے ودھو کا دایاں ہاتھ ہی پکڑ کر اور اُس کو اپنے پیچھے لے کر چلتا ہے۔ اس کے لئے میں نے سنسکار ودھی میں سے ہی تین سمپھل پرمان روپ سے پیش کئے تھے۔ مانیہ ور اپدیشک جی نے یہ تو مان لیا۔ کہ ہاں ہاتھوں والی بات تو ٹھیک ہے۔ لیکن پکڑ کر چلنا نہیں لکھا۔ اس کے اُتر میں آپ کے ہی دئے ہوئے واکیوں کو میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

۱۔ صفحہ ۱۵۲ (سنسکار ودھی چھوٹا سائز) پر "ہاتھ پکڑ کر منتر کو بول کے اُس کو لے کے" کیوں جی! اس سے کتنا صاف پرمان ہے۔ کہ ٹھیک جیسے ہاتھ پکڑتے ویسے ہی چلتے ہیں۔ یہاں آپ نے ایک بات بڑی دلچسپ کہہ ڈالی ہے۔ "ودھو کا ہاتھ پکڑ کر پردکھشنا کرتا ہے۔ یہاں دائیں ہاتھ کا ذکر نہیں"۔ آگے آپ اپنے ہی لیکھ میں یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ "دائیں ہاتھ سے پکڑنے کا ذکر تو ہے"۔ خیر آپ کی بات کا سار یہ ہے۔ کہ پردکھشنا کے وقت دائیں ہاتھ کو پکڑ کر چلنے کا ذکر نہیں۔ مہاتوبھاو! بتلائیے جب دونوں کے ہاتھ مل چکے ہیں۔ اور چل بھی رہے ہیں۔ تو بیچ میں پھر ذکر کرنے کی کیا بات باقی رہی؟ اگر کچھ فرق سمجھتے ہیں۔ تو تبدیلی کب ہوئی؟ دل تو آپ کا بھی مان چکا ہے۔ کہ ور اپنے دائیں ہاتھ سے ودھو کے دائیں ہاتھ کو پکڑ کر چل رہا ہے۔ اسی لئے آپ لکھتے ہیں "اگر پہلے جو ہاتھ پکڑا تھا۔ اسی پوزیشن سے منڈپ میں آنے اور پردکھشنا کرنے کا مطلب ہے۔

اوّل تو یہاں ودھی بدل جاتی ہے"۔ آپ نے خود شنکا اُٹھا کر جواب دینا چاہا۔ لیکن ودھی کا بدلنا جواب کچھ بھی نہ تھا۔ اس لئے آپ کی بھی تسلی نہ ہوئی اور آگے لکھا "اگر آپ کی بات کو مان لیا جائے تو بہ عملی طور پر ناممکن ہے"۔ کیوں صاحب! ناممکن کیسے ہے؟ یہ تو بالکل ٹھیک ہے۔ آپ پھر اپنا اصلی بھاو ظاہر کرتے ہیں۔ "پنڈت جی! ذرا کسی شخص کو سامنے بٹھا کر اپنے دائیں ہاتھ سے اس کا دایاں ہاتھ پکڑ کر اسی طرح ایک سمت میں چل کر اور پردکھشنا کر کے دکھائیں۔ تو پتہ لگے"۔ پوجیہ اپدیشک جی! میں تو چاہتا ہی ہوں۔ کہ آپ کو اور سب کو ہی پورا پتہ لگ جائے۔ اس لئے ابھی چند روز ہوئے ہونے والے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اجلاس میں آپ پدھارتے۔ وہاں (گستاخی معاف) پوجیہ آچاریہ شری سوامی سوتنترا نند جی مہاراج کے سامنے آپ کے ہی دائیں ہاتھ کو اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑ کر اور آپ کو اپنے پیچھے لے کر ایک سمت میں چل کر دکھا دوں گا۔ آپ دیکھیں گے۔ کہ یہ کتنا ممکن ہے۔ اور ٹھیک بخش بھی یہی ہے :۔

۲۔ صفحہ ۱۶۲ پر بھی یہی بات ہے۔ جہاں آپ لکھتے ہیں۔ "پردکھشنا کے سمے دایاں ہاتھ پکڑنے کا ذکر نہیں صرف ہستانجلی ہے۔ جو بائیں ہاتھ کی ہونی چاہئے"۔ اس کا جواب بھی اوپر آ چکا ہے۔ اور میں پچھلے لیکھوں میں یہ ظاہر کر چکا ہوں۔ کہ وید منتر بھی اس بات کا پرمان ہے۔ کہ ودھو کا دایاں ہاتھ ہی پکڑا جاتا ہے :۔

۳۔ صفحہ ۱۷۰ پر اپنا مت آپ لکھ رہے ہیں "ور دکھشن ہاتھ پکڑنے کے بعد اپنا دایاں ہاتھ ودھو کے دائیں کندھے پر رکھتا ہے۔ اور دونو قریب قریب کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ تب ممکن ہو سکتا ہے جب ور پیچھے سے ودھو کا ہاتھ پکڑے لیکن آپ تو ور کو آگے رکھ کر پردکھشنا کرا رہے ہیں۔ اس طرح دائیں سے دایاں ہاتھ پکڑ کر پردکھشنا کرنا ناممکن ہے"۔

اپدیشک جی! یہاں آپ نے بڑی گڑبڑ مچا دی ہے۔ یہاں آپ سپت پدی سے پہلے ور ودھو کے ہاتھ پکڑ کر تو بھاگ میں جانے کو اور پھر سپت پدی کے چلنے کو بھی پردکھشنا سمجھ بیٹھے ہیں۔ اور دونو کو ملا ڈالا ہے۔ آگے کا پاٹھ پیچھے سے جوڑ دیا ہے۔ دیکھئے اصل بات یہ ہے۔ کہ پہلے تو دونو ہاتھ پکڑ کر (دائیں سے دایاں) اتر بھاگ میں جاتے ہیں۔ پھر کھڑے ہوتے ہیں۔ اور بعد میں ور ودھو کے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہے۔ یہاں ناممکن بات کیا ہے؟ آپ نے ہاتھ بھی پکڑا دیئے۔ اور اسی وقت کندھے پر بھی رکھوا کر آگے چلنے کو کہا شریمان جی! ذرا وچار کیجئے۔ بھلا کیا دولہے کے چار چار ہاتھ ہیں؟ جو ایک وقت میں آپ کے بتلائے ہوئے طریقہ کو کر لیویں۔ یہاں ایک اور بات پیدا ہوتی ہے۔ کہ آپ جو ور کا ہاتھ پیچھے سے ہو کر ودھو کے دائیں کندھے پر رکھا جاتا ہے۔ اُس کو کچھ اور ہی مانتے ہیں۔ لیکن بات یہی ہے۔ یہاں ور پیچھے سے جا کر ودھو کے دائیں کندھے پر ہاتھ رکھتا ہے۔ لیکن اب پردکھشنا نہیں کرتے۔ بلکہ سپت پدی کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے سپت پدی کو بھی پردکھشنا مان رکھا ہے۔ اگر ایسا ہی ہے۔ تو یہ بات بھی دل سے نکال ڈالئے۔ یہاں آپ نے میرے دئے ہوئے وید منتر کے بارہ میں لکھا ہے۔ کہ "اس میں ہاتھ پکڑنے کا ذکر تو ہے۔ لیکن چلنے کا نہیں"۔ مہاراج! میں نے پرمان اسی لئے دیا تھا جس سے ہاتھ کی بات سدھ ہو جائے۔ چلنے کے بارہ میں دوسرے پرمان دئے تھے۔ اس لئے ٹھیک بات کو گرہن کرنا ہی اُچت ہے۔ آپ نے اسی جگہ لکھا ہے۔ "ویدوں میں व्यवधान کا ماننا فضول ہے"۔ لیکن یہ بات برتیکھش سے ورودھ ہونے کے کارن ٹھیک نہیں۔ کسی صاف بات کو صرف دلیل کے سہارے سے نہیں ہٹایا جا سکتا۔ میں تو دلیل اور پرتیکھش سے ثابت کر چکا ہوں۔ آخر میں آپ نے پردکھشنا کے سمے آئے ہوئے وید منتر میں सह پد سے یہ ارتھ نکالنے کی کوشش کی ہے۔ کہ اس سے ور اور ودھو ساتھ ساتھ چلیں گے۔ آگے پیچھے نہیں۔ لیکن یہ بات تو آپ نے ہاسیہ جنک لکھ ڈالی۔ سنئے کوئی کہتا ہے۔ پتا اور پتر ساتھ ساتھ آئے ہیں۔ یا پتا کے ساتھ پتر آیا ہے۔ اتھوا پتر کے ساتھ پتا آیا ہے۔ تو کیا ان واکیوں کا مطلب یہ ہے۔ کہ دونو ساتھ ساتھ چلے تھے؟ ہرگز نہیں۔ ایسا کوئی بدھیمان نہیں مانتا۔ وید منتر کا सह پد "साहचर्य" سہیوگ کو دکھلا رہا ہے۔ آپ نے اس کو پردکھشنا کے ساتھ کہاں جوڑ دیا۔ اس کا تو دور کا سمبندھ بھی اس سے نہیں ہے۔

۲۔ لاجا ہوم

آپ لکھتے ہیں۔ "اگر شلا روہن اور لاجا ہوم دوبارہ ہوں۔ تو ہر پردکھشنا میں پہلے وہی پوزیشن لینی ہوگی" ٹھیک ہے ضرور لینی ہوگی۔ اس میں سندیہہ ہی کیا ہے۔ لیکن آپ کو جو اعتراض اس پر ہے۔ وہ ظاہر کرتا ہے۔ "پردکھشنا کر کے تھوڑی دیر دونو کھڑے رہیں۔ تب پنچات پورو کت پرکار کلش سمیت یگیہ کنڈ کی پردکھشنا کر۔ اس لیکھ سے ودت ہوتا ہے کہ تھوڑی دیر کھڑے رہ کر دوسری پردکھشنا کی جاتی ہے۔ لاجا ہوم اور شلا روہن دوبارہ نہیں ہوتا" پنڈت جی! یہ ٹھیک ہے۔ کہ دونو تھوڑی دیر کھڑے رہیں گے۔ پھر پردکھشنا کریں گے۔ لیکن پردکھشنا کرنے سے پہلے لاجا ہوم آدی ہوگا۔ جو کہ میں بہت وستار سے پچھلے لیکھ میں پورو کت شبد سے دکھلا چکا ہوں۔ یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں۔ تھوڑی دیر کھڑے رہنے کے مطلب کو آپ صفحہ ۱۶۶ والے "تھوڑی دیر کھڑے رہیں" سے ملا دیں۔ دیکھئے کیسی اچھی سنگتی بیٹھ جاتی ہے۔ اور پورو کت شبد کا ارتھ کتنا صاف ہو جاتا ہے۔ آگے آپ لکھتے ہیں کہ "سنسکار ودھی صفحہ ۱۵۱ پر شمی پتر یکت دھانی کی چار انجلی بنانا لکھا ہے۔

صفحہ ۱۶۷ پر ودھو ور کی اکٹھی انجلی میں دائیں ہاتھ کی انجلی سے دوبارے کر دی اتنا لکھا ہے۔ اسی طرح دو انجلی دھانی ڈال دی گئی"۔ ہاں صفحہ ۱۵۱ پر ٹھیک چار انجلی کا ودھان ہے اور صفحہ ۱۶۷ پر بھی یہی لکھا ہے۔ لیکن آپ کا یہ سمجھنا کہ دو بار میں دو انجلی ڈال دی گئی۔ ٹھیک نہیں۔ ذرا دیکھئے۔ ور ودھو کی اکٹھی دونو ہاتھوں کی انجلی میں وہ اپنے دائیں ہاتھ کی انجلی سے دو بار ڈالتا ہے۔ دو بار کرنے سے ہی تو ایک انجلی پوری ہوئی نہیں تو آدھی انجلی صرف دائیں ہاتھ کی رہ جاتی۔ انجلی کا مطلب دونو ہاتھوں کے ملانے سے جو جگہ ہوگی۔ اُس کا ہے۔ جہاں صرف ایک ہاتھ کا ہونا ہے وہاں دایاں ہاتھ لکھ دیا جاتا ہے۔ اس لئے یہاں یہ شک فضول ہے۔ کہ دو انجلی ختم ہو گئیں۔ ایک ہی انجلی چار انجلیوں میں سے ختم ہوئی ہے۔ اس بھاو کو نہ جان کر آپ نے اگلا اعتراض اُٹھایا "اب باقی دو انجلی کا ہوم भगाय سے ہو جائے گا۔ اگر چار بار لاجا ہوم ہوتا۔ تو آٹھ انجلی کی ضرورت تھی۔ اب جبکہ چار انجلی کے لئے لاجا ہوم موجود نہیں تو کہاں سے کریں گے؟ آپ نے جو تین انجلی بچا لکھا۔ وہ ٹھیک نہیں"۔

شریمان جی! جب پہلے لاجا ہوم میں دو بار کر کے ایک انجلی ختم ہوئی۔ تو تین انجلی بچ کیسے نہیں رہی؟ جب موجود ہیں۔ تو لاجا ہوم کی سنکھیا بھی ٹھیک ہے۔ واستو میں آپ نے انجلی کے بھاو کو اُلٹا گرہن کر لیا۔ سامگری ٹھیک چار انجلی دونو ہاتھوں والی ہے۔ اس میں سے ایک بار کے ہوم میں دو بار ایک ہاتھ سے دے کر ایک انجلی دی جاتی ہے۔ اس لئے تین بار میں دو دو بار کر کے تین انجلی چلی جائیں گی۔ باقی بچی ایک انجلی کا چوتھی بار ..... "भगाय" سے ایک آہوتی کا ہون ہو جائے گا۔ اب اس پر ادھک لکھنے کی ضرورت نہیں رہی ہے :۔

۳۔ پردکھشناؤں کی سنکھیا

اس میں لاجا ہوم کے متعلق میں سدھ کر چکا ہوں کہ لاجا ہوم کے وقت چار ہوں گی۔ اس میں آپ نے اپنے پہلے واکیہ دہرائے ہیں۔ جن کے میں جواب دے چکا ہوں۔ بلکہ آپ نے مان لیا ہے کہ "اگر ایسا ہو۔ تو پاٹھ کچھ بے ڈھنگا سا رہ جائے گا لیکن پنڈت جی کا سمجھا ہوا بھاو ارتھ ٹھیک ہو جائے گا۔ پاٹھ تو اب بھی کچھ اسی قسم کا ہے"۔ "اب مجھے اس کے لئے ادھک آگرہ نہیں ہے مانیہ ور پاٹھ آدی ٹھیک ہے سنگتی لگانے کے لئے ہمیں پریشرم کرنا چاہئے۔ آپ نے بیچ میں ذکر کر دیا ہے۔ کہ پارسکر تو لاجا ہوم کے وقت چار نہیں تین مانتا ہے۔ میں نے پہلے لکھا تھا کہ پارسکر بھی چار مانتا ہے۔ چونکہ میرے پاس کا یہ ادھک ہے۔ اس لئے اس پر مضمون لکھنے میں

دی گئی۔ اس بارہ وہ لیکھ بھی "پرکاش" میں دے دیا ہے۔ آپ دیکھ کر وچار کیجئے رساتل ہے۔ کہ آپ بہت ۱۲ جنوری ۱۹۳۶ء والے لیکھ کو پھر غور سے دیکھیں گے۔ اور سبھا کے اجلاس کے شبد اور سر پر دیکھیں گے۔ اور تا ناپ سے انوگرہیت کریں گے +

میں آپ کی اس بات سے سروتھا سہمت ہوں۔ کہ یہ وادوواد کیول رشی دانند کو سپشٹ کرنے کے لئے ہے۔ ہار جیت کا کوئی سوال نہیں۔ میں تو سب سے پہلے لیکھ میں ہی لکھ چکا تھا۔ کہ:۔ "مجھے کچھ آگرہ نہیں ہے۔ ہاں جو کچھ ہو خوب سوچ وچار کر اور رشی کے وچنوں کے انوکول ہونا چاہئے" :

اب پھر بھی یہی بات دوہراتا ہوں۔ اور آشا کرتا ہوں۔ کہ آپ بھی میرے اس سمواد سے پرسن ہوں گے۔ میں نے جو کچھ لکھا ہے۔ رشی بھگت ہونے کے سمبندھ اور ویدک دھرم کے درڈھ انگ کی حیثیت سے۔ ہمارے اوپر رشی کے پرتی سند لینی کا بھار ہے۔ ہمیں ٹھیک طور پر چلنا چاہئے۔ جس میں سب کو شکھ ہووے +

انت میں میں آپ سے بڑی نمرتا سے کھشما چاہتا ہوا پرارتھنا کروں گا۔ کہ میری بال بدھی کا دھیان نہ کرکے کیجئے بحث بات کا گرہن کریں۔ سمجھو کہ جتنی میری عمر ہے۔ اتنا تو آپ کو ویدک دھرم کے پرچارک کی حیثیت سے کاریہ کرتے ہوئے عرصہ گزر گیا ہوگا۔ پرنتو ہمیں وید اور رشی دیانند کے مارگ پر چلنے والا بننا سکھا۔ (ادم فتم)

ہم آریہ سماج میں سانگ پروِرتی نہیں ہو سکتی۔ اور ایسا نہ ہونے کی اوستھا میں آریہ سماج کی آوشیکتا بھی کچھ ادھک نہیں رہ جاتی۔ کیا میری عرض بہرے کانوں پر پڑے گی؟ پرماتما کرپا کریں۔ کہ سنسار میں ویدک جیون کا پرکاش ہو:

گوروکل پوٹھوہار کا سالانہ جلسہ

گوروکل پوٹھوہار چوہا بھگتاں ضلع راولپنڈی کا پچیسواں (۲۵) سالانہ جلسہ ۲-۳- اور ۴ جون ۱۹۳۶ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ گوروکل پریمیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اوتسو پر پدھار کر لابھ اٹھائیں۔ جو مہانو بھاو اپنے بالکوں کو گوروکل میں داخل کرانا چاہیں۔ وہ بہت جلد پربندھ کرتا گوروکل ہذا سے خط و کتابت کرکے نشچے کر لیں:

نوٹ:۔ یاتریوں کو مانکیالہ ریلوے سٹیشن یا راولپنڈی سٹیشن پر ہی اترنا چاہئے۔ وہاں سے گوروکل تک جانے کے لئے صبح اور شام لاری کا پربندھ ہوگا:

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف لکھا کریں:

ویدمیں اتہاس

(لیکھک پنڈت برہمدت جی جگیاسو کاشی راجیہ)

جس آرشیک سدھانت نے وید اتھرو کی سرود میں بڑی ہلچل مچا رکھی ہے۔ ویدک ودوانوں، سکالروں کا دھیان اس کی طرف آکرشت کرنا ہم آوشیک سمجھتے ہیں۔ وہ ہے "ویدمیں اتہاس"۔ اس وشے میں سائن آچاریہ آدکوں نے اپنے اپنے وید بھاشیوں میں، ویدوں میں سپشٹ کتھاؤں کا ورنن دیا ہی ہے۔ ان کے آدھار پر ہی ودیشی سکالروں نے اس وشے پر بہت بڑی سامگری (پوروپکش آکشیپوں کی) اکٹھی کر دی ہے۔ انگلینڈ کے پرسدھ ودوان سوڑگیہ میکڈانل ..... "Vedic India" نامک ویدمیں آئے کیول اتہاسک ناموں کا ہی کیا ہے۔ جس کسی کو اپنی بدھی سے کچھ نہیں۔ آج کل آریہ سماج میں بھی کچھ لوگ ایکیشنوں دوارہ موکھ آگیا نی لوگوں پر اپنی ودونا کی دھاک بٹھانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ان لوگوں نے وید وشے میں شرون کبھی نہیں کیا۔ خالی مجھنوں کے دوارہ ہی اب تک پرچار کی گونج مچائی ہے۔ ایسے لوگوں پر اس پرکار کے چنتر لوگوں کی دھاک کیسے نہیں بیٹھے گی۔ تھا Chronology of ancient India آدی گرنتھ منری سیتا نا تھ پردھان ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی کا اندے "وید میں اتہاس" سدھ کرنے کے لئے بنا کر P. H. D کی ڈگری پراپت کی۔ آچاریہ دیانند نے اس اتہاسک واد کا سوروپ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا پرشٹ ۲۹۶ سے ۳۱۹ تک کھلی بھانتی دکھا کر متعلق ستھان پر لکھا ہے۔ کہ:۔

"अस्यो परमेश्वरमायो रूपकात्व-
ङ्कार विधापिस्यो निरुक्त.
ब्राह्मणेषु व्याख्यातायां कथायो
सह्यामपि ------" इत्यादि
(पृ २६८)

ارتھات یہ سب النکارک ورنن ہیں۔

اسی پرکار نروکت انت گرنت پرسدھ دیوآپی اور شنتنو کی کتھا کے وشے میں "ھرانتی لوان" کے پرشٹ ۳۰ پر لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"اس لئے اس جیون کا نام بھی شنتنو ہے" وغیرہ

اب اس وشے میں نروکت کے اتہاسک ادکو پورکت آچاریہ سکندھ سوامی نے اس پرکار سپشٹ کیا ہے۔

"देवापि र्वियत ....
शन्तनु रुदकम .... "

(دیکھو نروکت بھاشیہ سکندھ جلد ۲ صفحہ ۸۲)

ارتھات دیوآپی کو ودیت اور شنتنو کو جل بتایا ہے۔ آچاریہ سکندھ سوامی نے ونکیوں دیوآپی اور شنتنو جیسی کی پوجا دوارتھانی ہیں بلکہ سمست اتہاسک واد کی گرنتھی ایسی کھوج دی ہے کہ جس میں تھوڑی بھی سنسکرت پڑھے لکھے کو سندیہ کا ستھان نہیں رہ جاتا۔ سکندھ سوامی جی لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"एवमाख्यान स्वरूपाणां
मन्त्राणां यजमाने नित्येषुच
पदार्थेष, योजना कर्त्तव्या ।
एसशास्त्रे सिद्धान्त ।।...
औपचारिको मन्त्रेष्वाख्या
न समय :। परमार्थेनतु
नित्यपक्ष इति सिद्धम् ।

نروکت سمو چیہ میں آچاریہ وررُچی لکھتے ہیں۔ کہ اس کا ہست لیکھ manuscript لاہور میں ہے۔

"औपचारिको मन्त्रेष्वाख्यान
समय: नित्यत्व विरोधात् ।
परमार्थेनतु नित्य पक्ष एवति
नैरुक्तानां सिद्धान्त ।" (صفحہ ۱۴۲)

اسی پرکار نرکت پر درگاچاریہ بھی اپنے بھاشیہ کار آچاریہ ہری سوامی بھی لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"यदपि किञ्चिदनित्यार्थं
वचनमिव दृश्यमानं ततो
वत्रं .... ग्रन्थस्यांश कथयति
...... वृत्रोहवा इदं सर्वं वृत्वा
---- तदपि नैरुक्त दिशा
प्रवाह नित्यं, एव विद्युदादि
व्यवहार वाचित्वेन ।
ऐतिहासिक दिशांवा सर्व
वृत्तान्तानामेव शी तोष्वा वध-
दिवाकर यथाकालव संमा-
नामामनादधनन्तानां वेदेन
कर्म काले ऽतीत रूपेण प्रति
पादनाद दोष ।।"

اسی پرکار جن منتروں میں بھاشیہ کاروں نے اتہاس کا سوروپ ورنن کیا ہے۔ ان سب منتروں کی بھی ان پرکار ادھواتیہ پرا رتھوں میں یوجنا کرنی چاہئے۔ برہماسنر (نروکت شاسنر) کا سدھانت ہے۔ جیسا کہ آگے پاسک منی کہیں گے۔ ورنن ہے.... منتروں میں اتہاس النکار کا سدھانت آپ جز ارتھات

گون ہے۔ دستو میں تو نیتیہ پکش ہی منتروں کا وشے ہے:

نحت آچاریہ وررُچی جس کا گرنتھ سکندھ سے بھی پراچین ہے جو ابھی تک امُت .... manuscript ہی ہے لکھتے ہیں۔ کہ:۔ "منتروں میں اتہاس۔ ادبیہ نروکت گون ہے کیونکہ ایسا ماننے سے ہی ویدکے نیتیہ تو میں ورودھ نہیں آتا۔ پرمارتھ سے تو نیتیہ پکش ہی ہے۔ یہ نروکتوں کا سدھانت ہے"

آچاریہ ہری سوامی نے اپنے ہست لیکھ سرسوتی کاشی میں ہی ہے۔ لیکھ کا بھاو یہ ہے کہ اتہاسک پکش میں سب اتہاسوں کو نیتیہ اتھوں ورشا آدی کا نیت روپ سے وید میں پرتی پادن ہے:

کیا ان پرمانوں سے اس وشے میں کچھ بھی سندیہ رہ جاتا ہے؟ کیا یہ وید انتھ میں کرانت نہیں؟ ہن کے جتنا جتنا ادھک ادھین ہوتا جاتا ہے اتنا آچاریہ دیانند کی وید وشیک دھارنا کی یہ لشٹھا پرکٹ ہوتی جاتی ہے۔ ویدار تھ (ترجمہ) وشے میں آچرن روپ کا ورشا ہوتے سے ہی عربی منتر کا اُن کے لئے ٹھیک لگایا گیا ہے۔

آریہ مہانو بھاوؤں سے نویدن

سدھارک انیہ کاریوں کو تو ہند و فیتا بہت کچھ اپنائی جا رہی ہے۔ آریہ مہانو بھاوؤں کا کاریہ ہے۔ کہ سوئم وید کا سوادھیائے نتیہ پرتی کریں۔ تتھا وید کے وشے میں کوئی ویدک تھا پروڑھ یوجنا کی اس اوسر پر یو سفا کریں۔ جس سے ویدک دھرم دوارہ دلیش کی سنسکرت کی رکھشا ہو سکے گی۔ کیا ایسے اوسر پر آریہ سماج جو رشی دیانند کا روحانی وارث آتمک اُتر ادھیکاری ہے۔ کیونکہ پرتیکار نی سبھا تو کیول جسمانی وارث ہی ہے۔ رشی کی بھاونا کو کھنڈر میں رکھتے ہوئے ویدک انوسندھان کی یوجنا نہیں کرے گی۔ جس میں کچھ ودوان کچھ کال تک پرنتیک کشٹ کو سہہ کر بھی داستانوں کے بوجھے کو اٹھا جس کے نیچے آریہ سماج دب رہا ہے۔ سبھر تا اور نیشٹھ پورک جیون دھارن کرکے ورتمان پرنالی (منتری پردھان کے داس ودوان) کا سنشودھن اپنے پوتر آچرنوں سے کریں۔ ارتھات آچاریہ اور دھن کے وشے میں سبھا سوسائٹیوں کا ادھیکار رہے۔ شیش باتوں میں سبھا سوسائٹیاں ودوانوں کے ادھین ہوں۔ نہ کر ودوان ان کے داس بنے رہیں۔ جب تک براہمن اپنے پتوں اور تپ بل پر آرودھ نہ ہوں گے۔ اور سبھا سوسائٹیاں منتری سماج ان کی سیوک ہو کر ان سے کام نہ لیں گی۔ جیسے گڈو کو تھکے ڈال کر امرت دودھ لے لینا اور ایسے براہمن آچار اور تپ پیسے کے حساب آدی میں لپٹے آپ کو سبھاؤں کے ادھین نہ سمجھیں گے۔

پرتینک آریہ سماج کو رجسٹری کرانے کی اتینت آوشیکتا

(از شری چھبیدا لال جی شکل پستک ادھیکش آریہ سماج بیاور)

کچھ سمے سے سماجک جگت میں اس پرکار کی پرتھا پورن روپ سے ہو رہی ہے - کہ اب آریہ سماجیں بھی مٹھوں کی طرح ہو گئی ہیں - اور ادھیکاری لوگ رشی دیانند جی کے سدھانتوں کو اپنے ماتر بھی پورن نہ کرتے ہوئے مٹھ آدھیش بن کر بیٹھ گئے ہیں - جن کا کاریہ کیول ودی وار کو ہون یگیہ کر کے "اوم سے جگدیش ہرے" کی آرتی کے پشچات سماپت ہو جاتا ہے - اور وہ اسے ہی بڑا اپکار کا ریہ سمجھتے ہیں - اس کے اپرانت یدی کوئی سا ماجی سبھاسد کچھ کاریہ کرنے کا ساہس کرتا ہے - تو ادھیکاری لوگوں کی ان اچھا کے کارن وہ کچھ نہیں کر سکتا ہے - یہیں تک ہی نہیں - بلکہ ادھیکاری لوگ سماج کی سمپتی کو بھی اپنی گھر کی سمپتی سمجھنے لگتے ہیں - جس کے پھل سوروپ کئی ستھانوں کے ادھیکاریوں نے سماج مندر کو بیچ ڈالا اور بہن رکھ دیا - جیسے چودھ پور سماج کا مندر کسی لے بیچ ڈالا - لاڈنوں ماروار کا مندر کسی نے دبا لیا - اور سوئم مالک بن بیٹھا - فتح پور شیخاواٹی تھا کنسوی آدی ستھانوں کے سماج مندروں کو لوگوں نے رہن رکھ دیا ؛

اب اس پرکار انوچت لابھ اٹھانے کے کارن جہاں تک ودت ہوئے ہیں - وہاں تک یہی ہیں کہ انہی ادھیکاریوں کو چننا اور انہی پر وشواس کئے بیٹھے رہنا انیادی

اس کے لئے دیانند نروان اردھ شتابدی اجمیر پر ایک پرستاؤ بھی رکھا گیا تھا - کہ ایک پد پر لگاتار تین ورش سے ادھک کوئی نہ چنا جائے - اس پر بہت گڑبڑ مچی - اور بڑی کٹھنتا سے وہ پرستاؤ پاس ہوا - لیکن جہاں تک معلوم ہو سکا ہے - وہاں تک وہ پرستاؤ ابھی تک کسی بھی سماج نے کاریہ روپ میں پرینت نہیں کیا ؛

ان سب باتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے بیاور آریہ سماج کے پردھان نورنگ رائے جی شرما نے بڑے پرشرم سے آریہ سماج کے دس نیموں کے ساتھ ویدک سدھانتوں کی پورتی کرنے والے غیر ضروری نیم اپ نیم (Memorendum & Rules & Regulations) بنائے جن میں کھیتیہ (؟) روپ سے یہ بھی نیم رکھا گیا ہے - کہ کوئی بھی ادھیکاری لگاتار تین ورش سے ادھک اسی پد پر نہ چنا جائے - جس سے کوئی ادھیکاری اپنا انوچت ادھیکار سمجھ کر اس پر اپنا قبضہ کر کے ہی سدا کے لئے نہ بیٹھ جائے - کنتو سیوا سمجھ کر سماج کے کاریہ کو کرتا رہے - اسی لئے ان سب نیم اپ نیم و سماج کی سمپتی کی رجسٹری تیار کر کے سماج کی جنرل سبھا میں پاس کرا کر قانون کے انوسار رجسٹری کرا دی ہے - اور اسے پستک آکار روپ میں چھپوا کر پرکاشت کرا دیا - (جس کی ایک پرتی اسی لیکھ کے ساتھ سماچار پتر کو بھیجی جاتی ہے) - جس سے پرتینک آریہ پرتی ندھی سبھا اور سماج اسے دیکھ کر اپنے یہاں کی سماجوں کے نیم اپ نیم بنا کر رجسٹری کرا کے سماج کی سمپتی کو سورکھشت رکھ سکے - اور بھوشیہ میں آنے والی ہر پرکار کی آپتیوں سے بچ سکے -

یدی کسی سماج کو اس پستک کی آوشیکتا ہو - تو وہ نمن لکھت پتہ پر پتر لکھ کر منگا سکتے ہیں ؛

"چھبیدا لال شکل سدھانت بھوشن پستک ادھیکش آریہ سماج بیاور"

ریویو :- "آدرش بھارت"

یہ ہندی بھاشا کا ماسک پتر ہے - جو پروفیسر رگھونندن شاستری ایم - اے سابق ریسرچ سکالر پنجاب یونیورسٹی شائع ہو رہا ہے - اس کے اس وقت تک دو نمبر نکل چکے ہیں - لیکھکوں میں مہاتما ہنس راج جی - ڈاکٹر لکشمن سروپ جی اور پنڈت بھگوت دت جی بی - اے - آدی کے لیکھ اس پرچہ کی شوبھا کو بڑھا رہے ہیں - پہلے دو نمبر خاص محنت سے تیار کئے گئے ہیں - اور اس قابل ہیں - کہ ہر ایک ہندی پریمی نر اور ناری ان کا مطالعہ کرے ؛ قیمت سالانہ چار روپے (للعہ) ؛

ملنے کا پتہ :- مینیجر "آدرش بھارت" - شاردا سدن - سوتر منڈی - لاہور ؛

پرکاش کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے!

شردھانند دل کے امتحانات اور مطالعہ کی اہمیت

(از سناتک پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی لیپنی شردھانند دل)

انسانی زندگی کے ریفارم کے لئے جن ذرائع کی ضرورت ہے - ان میں سے مطالعہ کا درجہ بہت اونچا ہے - اس لئے یوگ درشن میں مطالعہ اور یوگ کے بل سے پرماتما کی روشنی سادھک اپنے دل میں محسوس کرتا ہے - مطالعہ سے مطلب ان بہترین مذہبی کتب کا مطالعہ ہے - جن سے دل کے اندر پاک خیالات قائم ہوں - اسی مطالعہ کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے رشی دیانند نے آریہ سماج کا تیسرا نیم مرتب کیا تھا - کہ "وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے - وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے" - یہ بڑے افسوس کی بات ہے - کہ آریوں میں سوادھیائے کی بڑی کمی ہو گئی ہے - ویدک اصولوں سے ٹھیک اور صحیح واقفیت رکھنے والے سجن بھی بہت کم ہیں - اس کمی کو پورا کرنے کے لئے زیر نگرانی شردھانند دل "آریہ رتن" اور "سدھانت رتن" کے امتحانات کا انتظام کیا گیا ہے - جو ہر سال شراونی کے موقعہ پر ہوا کریں گے - امسال شراونی ۲۴ اگست کو پڑتی ہے - آریہ سجنوں اور دیویوں سے عرض ہے - کہ وہ کافی تعداد میں ان امتحانات میں شامل ہو کر پہلے مطالعہ کو بڑھاویں اور اس سے فیض اٹھاویں ؛

چونکہ عرصہ تھوڑا رہ گیا ہے - اس لئے فی الفور ان امتحانات کی تیاری شروع کر دینی چاہئے - جن آریہ سماجوں میں پروہت موجود ہوں - ان کو تو اپنے آریہ نوجوانوں اور دوسرے ممبران کو بڑی تعداد میں ان امتحانات کے لئے تیار کرنا چاہئے - امتحانات کی فیس محض دو روپیہ ہے - جو ماہ مئی کے آخیر تک "شردھانند دل" کے جنرل سکرٹری پنڈت الیشور دت جی میدھارتھی ودیا النکار چاندنی چوک دہلی کے پتہ پر ضرور روانہ کر دینی چاہئے -

طالب علموں کی سہولیت کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے - کہ جہاں بھی پانچ امتحان دینے والے ہوں - وہاں امتحان کا مرکز بنا دیا جائے گا - اور آریہ سماج مندر وغیرہ میں امتحان لیا جائے گا - ایک ایک پرچہ کی علیحدہ علیحدہ پریکشا دی جا سکتی ہے - ایسی حالت میں فی پرچہ ایک ایک روپیہ فیس ہو گی - ہر پرچہ کے سو نمبر ہوں گے - پاس ہونے کے لئے پچاس نمبر حاصل کرنے لازمی ہوں گے - امتحانات کا طریقۂ تعلیم و کورس ایسا رکھا گیا ہے - کہ رشی دیانند کی ساری تصانیف کا مطالعہ ہو جائے - یہ مانی ہوئی اور آزمائی ہوئی بات ہے - کہ ان امتحانات کے ذریعہ لوگوں کا رجحان مطالعہ کی طرف راغب ہو گا - اس لئے یہ انتظام کیا جا رہا ہے - لگاتار مطالعہ سے آریوں کی زندگی زیادہ دھارمک - پاکیزہ اور شردھا والے بنے گی - اس میں ذرا بھی شک نہیں - ان امتحانات کا کورس آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر یا سارودیشک پستک بھنڈار شردھانند بلیدان بھون شردھانند بازار سے مل سکتا ہے - تعلیم کا کورس مندرجہ ذیل ہے :-

آریہ رتن پریکشا :- پہلا پرچہ - آریہ ادیشیہ رتن مالا اور آریہ مننتویہ درپن

دوسرا پرچہ - ویوہار بھانو اور منو سمرتی درپن

تیسرا پرچہ - پنچ مہا یگیہ ودھی - کرتویہ درپن مصنفہ شری نارائن سوامی جی

سدھانت رتن پریکشا :- پہلا پرچہ - ستیارتھ پرکاش - رگوید آدی بھاشیہ بھومکا

دوسرا پرچہ - سنسکار ودھی - آریہ پرب پدھتی

تیسرا پرچہ - آریہ بھوسنے رسوادھیائے شنک اور ویدک ونئے پہلا حصہ

مصنفہ شری آچاریہ دیو شرما جی

شردھانند دل کی بابت زیادہ معلومات کے لئے دل کے جنرل سکرٹری پنڈت الیشور دت جی میدھارتھی سے چاندنی چوک دہلی کے پتہ پر جوابی خط و کتابت کرنی چاہئے - نیز دل کے ممبر بن کر ہمیں آریہ سماج کی حالت سنبھالنے میں سہیوگ دیجئے ؛

آریہ سماج کرنال کا چناؤ :- آریہ سماج کرنال گورو کل وبھاگ کا چناؤ ۱۳ ہم ۵ اکو نمن لکھت ہوا :-
پردھان بابو گوبند رائے جی مینیجر بنک - سینیئر اپ پردھان بابو چمن لال جی وکیل - جونیئر اپ پردھان وید و دیانند جی سناتک گورو کل - منتری چودھری سنگھ رام - اپ منتری چودھری سریرام سنگھ جی - کوشادھیکش بابو کنہیا لال جی - پستکادھیکش بابو بنواری لال جی - مینیجر کنیا پاٹھشالہ بابو گنپت رائے جی وکیل - مینیجر ریڈنگ روم بابو اموک رام جی - آڈیٹر بابو اموک رام جی - مینیجر آنند دھرم شالہ شیو دیال سنگھ جی - مینیجر جائیداد لالہ اننت رام جی ؛

(منتری آریہ سماج ہذا)

ٹھاکر دت شرما چیریٹیبل انڈسٹریز

بے روزگاروں کی امداد کے لئے سکیم کی ضرورت

پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدیہ (امرت دھارا) سنہ شہر پنجاب کے ایک مشہور دانی سجن ہیں۔ اس غرض سے نوجوانوں کو مختلف فنون اور دستکاری کی تعلیم دینے کی غرض سے ایک انڈسٹریل انسٹی ٹیوشن جاری کرنے کے واسطے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کو پچاس ہزار روپیہ کا نہایت فیاضانہ دان دینے کا وعدہ کیا ہے۔ آپ عرصہ سے بے کاری کے سوال پر بڑی سنجیدگی سے وچار کر رہے ہیں۔ اور اب بھی یہی مسئلہ آپ کے دل کی تلاش میں ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ نوکری خصوصاً کلرکی کے لئے مارے مارے پھرنا ایک نفرت بات ہے۔ اور ایک آسامی کے لئے سینکڑوں بلکہ ہزاروں درخواستیں آجاتی ہیں۔ اور ان کے ساتھ مشہور اور باحیثیت اشخاص کی طرف سے بیسیوں سفارشی چٹھیاں ہوتی ہیں۔ ان باتوں نے ہمارے نوجوانوں کو پایۂ اخلاق سے گرا دیا ہے۔ اور وہ روزی حاصل کرنے کے لئے ناجائز اور قابلِ نفرت ذریعے اختیار کرتے ہیں۔ اس لئے آپ چاہتے ہیں۔ کہ ان نوجوانوں کی توجہ صنعت و حرفت کی طرف کھینچی جائے ؛

اگرچہ یہ درست ہے۔ کہ نصف لاکھ روپیہ تو اس کام کے لئے سمندر میں سے قطرہ کے مترادف ہے لیکن پرماتما کی کرپا سے اگر سکیم کامیاب ہو گئی۔ تو آپ اور بھی دان دیں گے۔ اور آپ کو توقع ہے۔ کہ دیگر فیاض طبع اصحاب بھی ان کی تقلید کریں گے ؛

اس تجویز کو کامیاب بنانے کی غرض سے ایک سب کمیٹی بنائی گئی ہے۔ اور مراد یہ ہے۔ کہ ایسی دستکاریاں مہیا کرنے کے لئے کہ جو بغیر نقصان کے شروع کی جا سکیں۔ اور جنہیں معمولی عقل کے مرد اور استریاں سیکھ سکیں۔ اور بعد میں معمولی سرمایہ سے کاروبار کر سکیں۔ صنعت و حرفت کے ماہرین سے مشورہ کیا جائے ؛

اس سکیم میں زیادہ تر گھریلو صنعتوں پر زور دیا جائے گا۔ تاکہ جن لوگوں کو دستکاریاں سکھائی جائیں۔ وہ امداد کے لئے سرمایہ داروں کے دستِ نگر ہوئے بغیر انہیں بطور پیشہ اختیار کر سکیں۔ مجوزہ انسٹی ٹیوشن ان کے فروخت کنندہ ایجنٹ کے طور پر کام کرے گا ؛

میں اس کمیٹی کی طرف سے تمام پبلک سپرٹ رکھنے والے ماہرین صنعت و حرفت سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ بہت جلد اپنی قیمتی تجاویز میرے پاس بھیج دیں ؛

اگرچہ یہ درست ہے۔ کہ ایسے ماہرین کا بے کار لوگوں کی طرف سے کہ جن کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ صدقِ قلب سے شکریہ ادا کرنے کے علاوہ اور کوئی معاوضہ دینا ناممکن ہے۔ تاہم یہ سب کمیٹی معاملہ زیر بحث کے متعلق بہترین مشورہ کے لئے دو صد روپیہ کا انعام نذر کرے گی۔ جو بھائی انعام نہ لینا چاہیں۔ انہیں ویسے ہی اپنی سکیمیں بھیج کر اس مقصد کی امداد کرنی چاہئے ؛

مجھے صدقِ دل سے امید اور بھروسہ ہے۔ کہ ملک کے ماہرین مصنوعات بڑی خوشی سے اس سب کمیٹی کے ساتھ تعاون کریں گے۔ اور اپنی بیش قیمت تجاویز اس کے سامنے رکھیں گے اس طرح سے وہ اپنے آپ کو تمام قوم کے شکریہ کا باعث بنائیں گے۔ جو اس بے کاری کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہے۔ کیونکہ یہ کمبخت ہمارے نوجوانوں کی روح کو ہلاک کر رہا ہے۔ اور انہیں اپنے اعزا و اقارب۔ اپنے ملک اور سب سے بڑھ کر اپنے دھرم کے لئے بالکل ناکارہ بنا رہا ہے ؛

پرماتما کرے۔ یہ سکیم کامیاب ہو۔ پرنتو سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ دیگر ہمدرد اشخاص کو پریرنا کریں۔ کہ وہ بھی اپنی اپنی دولت میں سے بھاری رقوم اس کار خیر کے لئے دان کریں۔ پرماتما کریں۔ کہ ہمارے ہم وطن موقعہ کی نزاکت اور اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اسے پورے طور پر انجام دیں۔ اور اپنے نوجوانوں کو جو ان کا ہی گوشت و پوست ہیں۔ تباہ و برباد ہونے سے بچائیں ؛

(راقم شرم)

(نوبلکر۔ گیان چند منتری ٹھاکر دت شرما چیریٹیبل انڈسٹریز۔ گورودت بھون۔ لاہور)

بہار میں ریلیف کے ۳۰ اپریل تک کے کام کی رپورٹ

اس عرصہ میں ہمارے مندرجہ ذیل تین سنٹر تھے۔ جہاں کام کیا گیا ہے

۱۔ پہلا سنٹر موتی ہاری جہاں ۵۱۰۶۶ پرسنوں کو کم دام پر چیزیں دے کر سہائتا دی گئی۔ اس میں ۴۸۷ من چاول۔ ۵۰ من دال اور ۳۰ من نمک خرچ ہوا۔ علاوہ ازیں کہ ۵۰۰ نئے وستر اور ۲۰۰۰ پرانے وستر مفت تقسیم کئے گئے۔ اس کے نزدیک ایک گاؤں گوبری ہے۔ جہاں سماج مندر بنوا دیا گیا ہے ؛

۲۔ دوسرا سنٹر جھینتی ہے۔ جہاں ۴۷۸۰۰ پرسنوں کو کم دام پر چیزیں دے کر امداد دی گئی۔ اس میں ۹۰۰ من چاول۔ ۳۴ من دال۔ ۵۱ من شکر قندی اور ۱۸ من نمک خرچ ہوئی۔ اور ۱۱۴ نئے وستر سستے دام پر دئے گئے۔ اور ۴۱۲ پرانے کپڑے مفت بانٹے گئے۔ اس میں ۱۰ کنوؤں کی صفائی کے علاوہ ۱۰ جھونپڑیاں مفت بنوا دی گئیں ؛

۳۔ تیسرا سنٹر دھنوجی ہے۔ جہاں ۴۲۰۰۰ پرسنوں کو مدد دی گئی۔ اور اس میں ۱۵۰ من چاول۔ ۵ من دال۔ ۱۰۰ من شکر قندی اور ۳۷ من نمک خرچ ہوا۔ علاوہ اس کے ۲۴ نئے کپڑے اور ۷۰۰ پرانے کپڑے مفت بانٹے گئے۔ یہ سنٹر اب یکم مئی ۱۹۳۶ء سے بند کر دیا گیا ہے۔ اور اس کے عوض میں اب نیا سنٹر کسول میں جو ریاست نیپال کو جانے کا دروازہ ہے۔ کھول دیا گیا ہے۔ اس کی رپورٹ مناسب وقت پر کی جائے گی ؛

دیہات میں گھومنے سے یہ پایا گیا ہے۔ کہ یہاں پر ایسے بالکوں اور بالکاؤں کی سنکھیا کم نہیں ہے۔ جو اناتھ تھا نا سزت ہیں۔ اس ضرورت کو محسوس کر کے آریہ سماج ریلیف سوسائٹی نے آریہ سماج موتی ہاری کے آدھین ایک اناتھ آلیہ کھولا ہے۔ جس میں اناتھوں کے پالن پوشن کا ہی نہیں۔ بلکہ ان کے پڑھانے لکھانے اور دوسرے کام سکھلانے کا بھی پربندھ رہے گا۔ جس سے وہ آزادانہ طور پر اپنی اجیوکا کا نرواہ کر سکیں۔ اس وقت اس اناتھ آلیہ میں پانچ لڑکے اور ایک ودھوا استری داخل ہوئی ہے۔ یہ آشرم مندرجہ ذیل مہانو بھاوؤں کے آدھین آریہ سماج مندر (زیرات) موتی ہاری میں کھولا گیا ہے :۔

بابو گنیش پرشاد ساہ چیرمین میونسپل کمیٹی پردھان + لالہ پرسا رام سنٹرل اچارت ورشیہ آریہ سماج ریلیف سوسائٹی اپ پردھان۔ بابو بپن بہاری ورما بیرسٹر ایٹ لاء۔ بابو شتردمن ساہی چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ۔ ٹھاکر ہری شنکر سنگھ صاحب سابق چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ۔ بابو لنتا پرشاد چوہدری ایم۔ ایل۔ سی۔ بابو شمبھر دیال ورما منیجر بہار ینگ تعلیم آنریری سکرٹری۔ بابو مان مل کھوا آلکا ڈائرکٹر سنتری ہنومان شوگر مل۔ بابو دیوی لال ساہ بینکر اور زمیندار پردھان لوکل سماج۔ بابو پٹنیہ دیو پرشاد ساہ بینکر اور زمیندار۔ بابو ہنسبر داس ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ٹریننگ سکول۔ ڈاکٹر کانتی بھوشن بینرجی۔ بابو جگن ناتھ جی وکیل۔ بابو دیا دیو پرشاد جی بنارس۔ بابو بھر گو رام منتری آیوروید اچاریہ۔ بابو کنہیا لال جی مارواڑی۔ پنڈت رام لکھن جی پانڈے۔ بابو شنکر دیو پرشاد جی۔ بابو صورت سنگھ جی۔ بابو بشوناتھ جی ؛

(پنڈت گیان چند سکرٹری آریہ سماج ریلیف کمیٹی۔ گورودت بھون۔ لاہور)

دیانند متھراداس کالج موگہ

موگہ تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ اور اس کی وجہ رائے بہادر جناب ڈاکٹر متھراداس صاحب کی شخصیت ہے۔ جہاں کہیں آپ موگہ کا نام لیں تو وہاں پہلا سوال جو بڑے شوق اور پیار سے پوچھا جاتا ہے وہ یہ ہوتا ہے۔ کیوں ناجی وہی موگہ جو ڈاکٹر صاحب کا ہے؟ درحقیقت ڈاکٹر جی کا نام موگہ سے اس قدر وابستہ ہے۔ کہ ان دونو کا علیحدہ علیحدہ خیال کرنا بالکل ناممکن ہے۔ عام لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہملیٹ کا ڈرامہ بغیر پرنس آف ڈنمارک یعنی شہزادہ ہملیٹ کے بے معنی سی بات ہے۔ اسی طرح عام لوگوں کے لئے موگہ بغیر ڈاکٹر صاحب کے ایک بے معنی سی بات ہے۔

جناب ڈاکٹر صاحب نے موگہ کی بہبودی کے لئے ہر قسم کی آسائش مہیا کرنے میں ہر ممکن سعی فرمائی ہے۔ میونسپلٹی کے پریذیڈنٹ ہونے کی حیثیت سے ڈاکٹر صاحب نے حفظانِ صحت کا اعلےٰ سے اعلےٰ انتظام کر رکھا ہے۔ ہسپتال کا انچارج ہونے کی حیثیت سے تمام شہر کے چھوٹے سے لے کر بڑے سے بڑے آدمی کو اس قدر سہولیت دے رکھی ہے کہ شاید ہی کہیں اور ملتی ہو۔ اور پبلک کا خیر خواہ ہونے کے سبب انہوں نے آریہ پتری پاٹھشالہ متھراداس مڈل سکول اور دیانند متھراداس کالج چلا رکھے ہیں۔ ان تینوں درسگاہوں میں کسی قسم کی مذہبی پابندیاں نہیں ہیں۔ مسلمان۔ سکھ۔ ہندو اور دیگر مذاہب کے بچے بغیر کسی رکاوٹ کے تعلیم پا رہے ہیں۔ اور یہ ڈاکٹر صاحب کی نیک خصلتوں اور پرتاکھش ہی کا نتیجہ ہے۔ کہ ارد گرد کی فضا اس قدر مکدر اور مسموم ہونے ہوئے بھی ان درسگاہوں میں آپس میں اس پریم اور پیار سے رہتے ہیں۔ کہ شاید ہی کہیں ایسی مثال ملے۔ چنانچہ یہ کالج مالوہ کے ریگستان میں ایک پھول کی طرح کھلا ہوا ہے۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں ہائی سکول کھولا گیا۔ اور سنہ ۱۹۲۶ء میں اسے انٹرمیڈیٹ کالج بنا دیا گیا۔ ہزاروں نوجوان اس چشمۂ تعلیم و تربیت سے فیضیاب ہو کر دیانند کالج کے اصولوں کی پیروی کرتے ہوئے نام روشن کر رہے ہیں۔

یونیورسٹی تعلیم کے علاوہ بچوں کی جسمانی۔ روحانی۔ دماغی اور سوشل ترقی کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاتا۔ آج تک کالج کے کئی طلبا گورنمنٹ کے مقابلے کے امتحانات میں حصہ لے چکے ہیں۔ پنجاب بھر کے انٹرمیڈیٹ کالجوں میں اس کالج کا رتبہ۔ کالج کی عمارت۔ تعلیمی حالت اور یونیورسٹی نتائج سے کسی سے کم نہیں۔ لاہور اور دیگر بڑے بڑے شہروں میں یہ مسئلہ درپیش ہے۔ کہ بچوں کی تعلیم کے لئے کوئی کھلی پُرفضا جگہ ہونی چاہیئے۔ جہاں پر کہ شہر کا شور و غوغا نہ ہو۔ اس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے لاہور کے ایک بڑے کالج نے تقریباً چار ہزار روپیہ خرچ کر کے کچھ دنوں کے لئے شہر سے باہر کیمپ میں چند ایک جماعتوں کو لے جا کر ایک تعلیمی تجربہ کیا۔ یہ سوال دن بدن زیادہ اہم ہوتا جاتا ہے۔ اور کسی نہ کسی دن اس کا حل ضرور نکالنا پڑے گا۔ دیانند متھراداس کالج اس لحاظ سے آگے ہی ایک نہایت پُرفضا اور صحت در جگہ پر بنا ہوا ہے۔ کالج کے طلبا دن بھر قدرت کی کھلی ہوا میں تعلیم پاتے ہیں۔ اور شام کو باہر کھیتوں میں سیر کرتے ہیں۔ کالج کے کھیل کود کے میدان شہر سے بالکل باہر ہیں۔ بچوں کے چال چلن کا ہر وقت خیال رکھا جاتا ہے۔ چونکہ موگہ میں کوئی سینما یا تھیٹر نہیں۔ اس لئے بچوں کو سوائے کھیل کود جسمانی ورزش اور پڑھائی کے اور کوئی شغل نہیں۔ یونیورسٹی تعلیم کے ساتھ ساتھ کالج میں بچوں کو نیک خصائل اور خوش خلق بننے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ خوش قسمتی سے موگہ میں کوئی قبیح ذریعۂ شغل نہ ہونے کی وجہ سے بچوں میں نیک خصائل پیدا کرنے میں کوئی رکاوٹ یا دقت پیش نہیں آتی۔ اس کے علاوہ ایک سمجھدار لڑکا صرف بیس روپیہ تک ماہوار خرچ کر کے تعلیم حاصل کر سکتا ہے۔ ان دنوں جبکہ اخراجات کا سوال بڑا تشویشناک ثابت ہو رہا ہے۔ یہ ضروری ہے۔ کہ لوگ اپنے بچوں کو ایسی جگہ تعلیم دیں۔ جہاں ان کا کم از کم خرچ ہو۔ اس لئے کالج میں بڑی بڑی دور سے لڑکے آ کر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ کیونکہ خرچ کم ہے۔ اور تعلیم ویسی ہی ہے۔ جیسی کہ بڑے بڑے شہروں میں۔ گزشتہ سالوں میں کالج کے نتائج صوبہ بھر کے انٹرمیڈیٹ کالجوں میں ممتاز تھے۔ بلکہ اکثر ڈگری کالجوں کے انٹرمیڈیٹ نتائج میں بھی ایک اعلےٰ پوزیشن رکھتے تھے۔ غریب طلبا کے واسطے کالج نے زیادہ سے زیادہ مدد دینے کا انتظام کر رکھا ہے۔ ایسے طلبا بھی ہیں۔ جن کو کالج نے پڑھائی کی فیس۔ خوراک کا خرچ اور بورڈنگ ہاؤس کے اخراجات بالکل معاف کر رکھے ہیں۔ ایک دو حالتوں میں ان کے علاوہ کتب کا خرچ بھی برداشت کیا ہوا ہے۔ بورڈنگ ہاؤس کا انتظام ایک قابل شخص کے سپرد کیا ہوا ہے۔ جو کہ بڑے حلیم اور نیک خصلت صاحب ہیں۔ طلبا کی بہتری اور آرام کو وہ ہر وقت مدنظر رکھتے ہیں۔ سندھیا اور ہون یگیہ کا باقاعدہ انتظام ہے۔ آریہ کمار سبھا میں ہر ہفتہ شہر کے بڑے بڑے لائق آدمیوں کے ویاکھیان کرائے جاتے ہیں۔ ہوسٹل میں غذا کا اعلےٰ انتظام ہے۔ اور چند پروفیسر صاحبان انچارج کا باقاعدہ معائنہ فرماتے ہیں۔ جناب ڈاکٹر صاحب کی مہربانی سے بیمار لڑکوں کے لئے ہسپتال کے ڈاکٹر صاحبان خاص توجہ دیتے ہیں۔ ہسپتال کے تمام صاحبان بورڈنگ ہاؤس میں ہم

ترکوں کی بابت کہ وقت پر آنے میں کوئی پس و پیش نہیں کرتے۔ ڈاکٹر وزیر چند جی جو کہ بڑے لائق ہیں۔ اور نہایت ... ہیں۔ ہوسٹل سے دس اپناسیت آپ۔ آپ بورڈنگ ہاؤس کے بچوں کو اپنے بچوں کی طرح سمجھتے ہیں۔ اور ہر وقت مدد دینے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ یہ تمام برکات ڈاکٹر متھراداس صاحب کی مہربانی اور شفقت کا نتیجہ ہیں۔ اہالیانِ موگہ ان تمام مہربانیوں کے شکر گزار ہیں ؎

گوروکل اندرپرستھ کے سماچار

۱۔ گوروکل اندرپرستھ میں ودوانوں کی تقریروں کا سلسلہ گزشتہ ایک ماہ سے جاری ہے۔ ہفتۂ رواں میں پروفیسر بھیم سین جی گورنمنٹ کالج اجمیر یہاں پدھارے۔ اور آپ یونیورسٹی میں شکشا کا آدرش۔ کے موضوع پر ایک عالمانہ تقریر کی۔ جو برہمچاریوں نے بڑی توجہ سے سنی۔ برہمچاریوں نے ازحد پسند کی۔ چھوٹی عمر کے برہمچاریوں کو سمجھانے کے لئے پروفیسر صاحب کہانیاں بھی سناتے جاتے تھے۔ شام کو گوروکل کی دو پارٹیوں کے مابین والی بال میچ ہوا۔ پروفیسر صاحب اس میں بھی ایک پارٹی کی طرف شریک ہوئے۔ رات کو ساہتیہ سنجیونی سبھا کے ہفتہ وار اجلاس میں آپ کی ایک تقریر ہوئی۔ میں پروفیسر صاحب کا ازحد مشکور ہوں۔ کہ جنہوں نے ازحد تکلیف گوارا فرما کر گوروکل اندرپرستھ میں پدھارنے کی کرپا کی۔ اور اپنی عالمانہ تقریروں سے سامعین کو مستفید کیا ؎

۲۔ کل بروز اتوار آریہ سماج نئی دہلی کے ہفتہ وار اجلاس میں گوروکل کے سبھو گیہ ادھیاپک پنڈت ہری شرن جی سدھانت النکار کا "اپنشدوں کی جھونکا" پر ایک منوہر ویاکھیان ہوا جسے حاضرین نے بہت پسند کیا ؎

۳۔ ساہتیہ سنجیونی سبھا کا سالانہ اجلاس ۲۰ مئی سنہ ۱۹۳۴ء کو بروز اتوار منعقد ہو گا۔ جس کی تیاریاں بڑے زور شور سے کی جا رہی ہیں۔ آچاریہ چتر سین جی شاستری نے پردھان پد کو سویکار کیا ہوا ہے۔ اعلیٰ درجہ کے ودوانوں اور شہر دہلی کے شعرا کے حصہ لینے کی پوری امید ہے۔ اجلاس کے فوراً بعد تعطیلاتِ موسم گرما کے لئے ودیالیہ ڈیڑھ ماہ کے لئے بند ہو جائے گا۔ اور برہمچاریوں کو صحت افزا مقامات پر لے جایا جائے گا۔ سب سرپرستوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ اپنے برہمچاریوں کا سفر خرچ بہت جلد ارسال فرما دیں۔ تاکہ وقتِ مقررہ پر یاترا کی جا سکے ؎

۴۔ ہفتہ گزشتہ میں یہاں گرمی زیادہ پڑی جس سے کچھ برہمچاریوں کو بخار کی شکایت ہو گئی تھی۔ مگر اب پھر موسم میں کچھ تبدیلی ہو گئی ہے۔ اور جملہ برہمچاری تندرست ہو گئے ہیں ؎ (مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج چھچھرولی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج چھچھرولی ریاست کلسیہ کا سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸- اور ۲۹ر اپریل سنہ ۱۹۳۴ء کو نہایت اتساہ پورک منایا گیا ؎

۲۷ر اپریل کو ۴ بجے شام آریہ سماج مندر سے نگر کیرتن شروع ہو کر منٹ... میں جا کر سماپت ہوا۔ مہاشہ نتھا سنگھ جی اور مہاشہ امر سنگھ جی کے بھجنوں نے شروتاؤں کو آنند کیا۔ علاوہ نگر نواسیوں کے ریاست کے کئی اعلےٰ کرمچاری شروع سے آخیر تک ساتھ رہ کر محظوظ ہوئے ؎

پنڈت ہردیال جی پنڈت برت پال جی اور سوامی یوگانند جی کے منوانز ودمو ویاکھیان نہایت پرکھشائی ہوئے۔ ... رات کو بھی بذریعہ میجک لالٹین شکشا دایک چتر دکھلائے گئے۔ بعد دوپہر اور رات کو حاضری خاص طور پر زیادہ ہوتی تھی۔ مہاشہ نتھا سنگھ جی کے تاریخی واقعات پر مبنی بھجن نہایت پربھاؤ شالی ہوئے ؎

انکے علاوہ لالہ رام سروپ جی سپرنٹنڈنٹ لالہ گنگا رام جی پنشنر انسپکٹر پولیس کی سپتری کملا دیوی اور اس کی چھوٹی بہن نے ملکر سٹور سہت رنتی دیانند گن درین کے شند... سٹور سے دونو دن بھجن سنا کر حاضرین کو بہت محظوظ کیا۔ سپتری کملا دیوی کی ماتا شریمتی دیوکی دیوی جی نے ... سنگیت پر تیار کی ہے۔ جس کا مسودہ شری مہاراجہ والئے ریاست کلسیہ نے ملاحظہ فرما کر نہایت خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے اس کی چھپائی کے لئے ۱۲۵/ روپیہ دیا ہے۔ نیز سپتری کملا دیوی اور اس کی چھوٹی بہن کے بھجن سنکر آپ بہت خوش ہوئے۔ اور ان کو ۳۱/ روپیہ برائے مٹھائی دئے ؎

پنڈت ہردیال جی نے اپیل کی۔ جس پر تقریباً ایک سو پچیس روپیہ وید پرچار آدی فنڈوں کے لئے اکٹھا ہوا۔ اس دھن میں شری راجہ صاحب کلسیہ سے لے کر بہت سے کرمچاریوں کا دھن بھی شامل ہے۔ یہ دیکھ کر نہایت خوشی ہوئی۔ کہ آریہ سماج چھچھرولی کے کاریہ کرتا خاص لگن سے کام کرتے ہیں۔ اور امید ہے کہ آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ جلسہ نہایت کامیابی سے سماپت ہوا ؎

(لبھو رام نیر لدھیانوی)

ساپتاہک سماچار

جزیرہ مدغاسکر میں ویدپرچار:۔ پنڈت ... آریہ ودیا سبھا کا سنی ... منشر آریہ اپدیشک ... ویدک دھرم کا پرچار کرتے ہوئے ... وغیرہ جزیروں میں ... سوبریز بندر میں اُترے۔ آپ کا ... سواگت کیا گیا۔ اور آپ کو شیام جی جیون جی ... ٹھہرایا گیا۔

... کے لیکچروں کا انتظام سنیما ہال میں کیا گیا ... پنڈت جی نے "بھارت ورش کا تاریخی لحاظ سے دنیا میں ... " کے وشئے پر تقریر کی۔ آپ کی یہ پہلی ... عالمانہ اور پُرجوش ہوئی۔ کہ ہندوستانی ... اگرچہ یہاں پر ہندوؤں کے ... اور مسلمان اصحاب زیادہ ہوا ... نے بل کر پنڈت جی کو ایک مہینہ تک روکے ... پنڈت جی نے "عالمگیر دھرم صرف ویدک دھرم ہی ہے"۔ "ایران میں ویدک سبھیتا"۔ "... ویدک سبھیتا"۔ "مصر میں ویدک سبھیتا"۔ ... ویدوں کا اثر" وغیرہ مختلف ... پر بڑی عالمانہ تقریریں کیں۔

۱۳ اپریل ۱۹۳۶ء کو سنیما ہال میں انڈین کانگرس ... صاحب اکبر علی عبدالاعلیٰ ... پریذیڈنٹ پنڈت جی کو ایک ابھی نندن پتر ... دیا۔ اور اس کے جزنوں میں ۷۰۰ فرینکس ... پنڈت جی کا لوگوں پر اتنا اثر ... ہندو مسلمان آپ کی تقریروں کی گلی در گلی تعریف کرتے ہیں۔

(ایگنی جی وان ایم۔ راول۔ ڈائیگو سوریز۔ مدغاسکر)

بال بواہ پر استغاثہ:۔ ... شاردا ایکٹ ڈیفنس کمیٹی ضلع جالندھر کی طرف سے دائر شدہ مقدمہ آج مورخہ ۲ مئی ۱۹۳۶ء کو برائے شہادت مسٹر ... ڈبلیو جیکسن مجسٹریٹ درجہ اوّل جالندھر کی عدالت میں پیش ہوا۔ استغاثہ کی طرف سے مسٹر پیارے لال سوندھی بیرسٹر اور لالہ دیویندر لال سوندھی وکیل پیش ہوئے۔ ... گا ہیا لمبردار اور ولائتی چوکیدار ساکنان ... کی شہادتیں ہوئیں۔ ہر دو مسمیان نے بیان کیا کہ کرتار اور بیروچمار ساکن ... نے اپنی دو ... پانچ سالہ اور آٹھ سالہ کی شادیاں ... کی ہیں۔ ... لمبردار نے اپنی شہادت ... میں یہ بھی کہا کہ یہ دونوں شادیاں ... ٹھاکر داس چمار ... نے کرائی ہیں۔ رجسٹر پیدائش (جو کہ ... چوکیداروں کے پاس ہوتا ہے) کے بموجب چھوٹی ... لڑکی کی تاریخ پیدائش ۲۸ فروری ۱۹۲۹ء ہے۔ ... لڑکی کی پیدائش بھی ... اپرہ تحصیل

... بھلور میں ہوئی ہے۔ باقی شہادت کے لئے ... مئی کی تاریخ مقرر ہوئی ہے۔

(مول راج شرما جنرل سکرٹری شاردا ایکٹ ڈیفنس کمیٹی۔ ضلع جالندھر)

آریہ سماج دسوہہ کا سالانہ جلسہ:۔ دسوہہ۔ ۸ مئی ۴۷ ۔ ۵ ۔ ۱ اور ۶ مئی کو آریہ سماج دسوہہ کا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ بڑے بڑے ودوانوں کے اپدیش ہوئے۔ اور اپیل پر ۱۵۳۰/- روپیہ چندہ جمع ہوا۔ جلسہ کے موقعہ پر ہری جن کانفرنس بھی منعقد ہوئی۔ ۶ مئی کو جب مہاشہ سنتیہ پال (سابق محمد عالم) کا ویاکھیان "میں نے اسلام کیوں چھوڑا؟" کے وشئے پر شروع ہوا۔ تو ۶۰۔ ۷۰ مسلمانوں نے پنڈال پر حملہ بول دیا۔ اور شور مچانا شروع کر دیا۔ چنانچہ بطور پروٹسٹ لیکچر بند کر دیا گیا۔ مسلمانوں نے یہاں تک ہی اکتفا نہ کیا بلکہ مہاشہ جی کو سخت گالیاں بھی دیں۔ مسلمانوں کے اس رویہ کے متعلق ڈپٹی کمشنر ہوشیارپور کو درخواست بھیجی گئی ہے۔ دیکھئے وہ کیا نوٹس لیتے ہیں؟

آریہ سماج پشاور صدر کے سماچار:۔ پشاور چھاؤنی۔ ۱۰ مئی۔ آریہ سماج پشاور چھاؤنی کی اکھاڑہ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۲۰ مئی کو بندہ بیر بیراگی ڈے منایا جائے۔ پروگرام حسب ذیل ہے:۔

۵ سے ۳۰۔ ۵ بجے شام تک گتکا اور مرشی وغیرہ کے کھیل ہری جن بھائی دکھائیں گے۔

۳۰۔ ۵ سے ۶ بجے تک جمناسٹک اور دانتوں سے وزنی پتھر اٹھانے کے کھیل شری بیان کیل جی کی پارٹی دکھلائے گی۔

۶ سے ۷ بجے تک کشتیاں ہونگی۔ اور ... پہلوان اپنے کرتب دکھائیں گے:۔

۱۔ سردار اندر سنگھ ڈرائیور پہلوان ہمراہ کہلو پہلوان پشاور شہر والا

۲۔ ترکھان پہلوان ہمراہ بالمیکی پہلوان

۳۔ دوار کا ناتھ پہلوان برادر رگھو ناتھ پہلوان ہمراہ پنڈت گوبند رام پہلوان

ان کے علاوہ اور بھی کشتیاں ہوں گی۔ مونگلی اور مگدر کے کرتب بھی بہت سے اصحاب دکھائیں گے۔

آریہ سماج کمالیہ کا سالانہ چناؤ :-

آریہ سماج کمالیہ کا سالانہ چناؤ ہوگیا ہے۔ اور حسب ذیل عہدیداران مقرر ہوئے ہیں :-

پردھان ماسٹر گوردتہ رام جی۔ اُپ پردھان منشی موہری رام جی اور شریمتی سردیوی جی۔ منتری مہاشہ جسونت رائے سیوک۔ اُپ منتری پنڈت پرتھوی راج جی۔ خزانچی مہاشہ دیوان چند جی۔ لائبریرین ماسٹر وسندا رام جی۔ مینجر آریہ پتری پاٹھشالہ منشی موہری رام جی ۔

(منتری)

آریہ سماج رنگون کے سماچار :-

۱۔ ۲۱ اپریل ۱۹۳۴ء کو سنیچروار آریہ سماج مندر میں پنڈت دھیرج لال جی بڑودہ نواسی کا استری سماج میں ویاکھیان ہوا ۔

۲۔ ۲۲ اپریل ۱۹۳۴ء بروز اتوار آریہ سماج کا ہفتہ وار ست سنگ ہوا۔ جس میں پنڈت دھیرج لال جی کا منوہر ویاکھیان ہوا۔ اور اس کے بعد پنڈت شانتی لال جی جہتہ کا بھجنوں نذارہ اپدیش ہوا ۔

۳۔ ۲۵ اپریل ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج مندر میں پنڈت دھیرج لال جی کا ویاکھیان ویدک دھرم پر ہوا ۔

۴۔ ۲۷ اپریل ۱۹۳۴ء کو لوکل ہندو سبھا کی طرف سے مہاتما بُدھ کا جنم دن منایا گیا۔ اس موقعہ پر ایک بڑا بھاری جلوس نکالا گیا۔ جس میں آریہ سماج کی بھجن منڈلی بھی شامل ہوئی ۔

۵۔ ۲۹ اپریل ۱۹۳۴ء کو ہفتہ وار ست سنگ کے بعد پنڈت دھیرج لال جی اور پنڈت شانتی لال جی جہتہ کے منوہر اپدیش تتھا بھجن ہوئے ۔

۶۔ ۳۰ اپریل ۱۹۳۴ء سے پنڈت دھیرج لال جی ہر روز شام کو ۷ سے ۸ بجے تک گیتا کی کتھا کرتے ہیں۔ یہ سلسلہ آریہ سماج ہٰذا کے سالانہ جلسہ تک جاری رہے گا ۔

(نفیر چند سود منتری آریہ سماج رنگون)

آریہ کمار سبھا گرلی کا چناؤ :-

آریہ کمار سبھا گرلی ضلع کانگڑہ کا سالانہ چناؤ ملن پرکار ہوا ہے :-

پردھان ماسٹر کھڑک رام۔ اُپ پردھان لالہ ہری چند اور لالہ اُتم چند۔ منتری روشن لال سپوتر رام پور کٹیہرہ۔ اُپ منتری لالہ روشن لال مہتو گرلی۔ سبھا لیکھک منتری لالہ بھگت چند مہتو۔ خزانچی لالہ ہیمراج جی رام پور کٹیہرہ۔ اسسٹنٹ خزانچی لالہ دھرم دیو جی۔ لائبریرین لالہ امرناتھ جی۔

انترنگ سبھا کے ممبران تقریباً دس ہیں۔ اور عام ممبران چالیس کے قریب ہیں ۔

(منتری آریہ کمار سبھا گرلی)

آریہ سماج تواں شہر کا سالانہ جلسہ :-

تواں شہر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ لالہ ہربال جی ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ

سکول راہوں اور لالہ رام لال جی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ کے اپدیش بڑے پربھاوشالی تھے۔ سوامی ودیانند جی کا اپدیش بھی بڑا منوہر تھا۔ پنڈت شانتی پرکاش جی آریہ مناظر نے مناظرہ کو اچھی طرح بارونق بنایا۔ ان کے لیکچر عالمانہ تھے ۔

پنڈت ماتھر متر جی نے میجک لالٹین کے ذریعہ تصاویر دکھائیں۔ اور ساتھ ہی اپدیش دیا۔ جلسہ کے دنوں میں حاضری خوب ہوتی رہی۔ جلسہ پر ۵۸۰ روپیہ نقد جمع ہوا۔ اس روپیہ کے علاوہ لالہ سائیاں مل جگن ناتھ نے ایک ہزار روپیہ کی لاگت سے سکول کے لئے دو دکان۔ سکول کا عالیشان دروازہ اور ایک کوٹھڑی بنوائی ۔

۲۔ سب سے زیادہ قابلِ ذکر آریہ ہائی سکول کے چپڑاسی ولائتی رام کا نام ہے۔ جس نے ۵۰ روپیہ دان دیا ہے ۔

۳۔ لالہ رام دتا مل نے اپنے پتر وید پرکاش کی شادی پر قریباً ۲ کنال اراضی ملحقہ سکول دان دی ہے ۔

جلسہ کے موقعہ پر رائے صاحب سردار ٹھاکر سنگھ رئیس اعظم بنگہ نے آریہ ہائی سکول کے طلباء کو انعام تقسیم کیا ۔

شری راجگوپال آچاریہ جی گوروکل کورو کشیتر میں :-

کورو کشیتر۔ ۱۱ مئی۔ آج شری چکرورتی راجگوپال آچاریہ جی۔ لالہ دیش بندھو جی ڈائرکٹر "تیج" دہلی اور دیگر کچھ ساتھیوں کے ساتھ دہلی سے موٹر میں گوروکل پدھارے۔ آپ کے سواگت کے لئے گوروکل کے صدر گیٹ کے سامنے کی سڑک پر تین دروازے بنا کر سجائے گئے تھے۔ اور جھنڈیوں وغیرہ سے سارے گوروکل کو خوب سجایا گیا تھا۔ ٹھیک ۱۱ بجے ساری پارٹی گوروکل میں پدھاری۔ سب کل واسیوں نے آپ کا سواگت کیا۔ کچھ جل پان کے بعد یگیہ شالہ میں آپ کو ایڈریس دیا گیا جس میں سنسکرت۔ ہندی اور انگریزی بھاشاؤں میں مقرروں نے سواگت میں حصہ لیا۔ سنسکرت میں برہمچاری برہمدت نے اور ہندی میں پنڈت رگھوبیر جی شاستری نے اور انگریزی میں بابو دیال چند جی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے تقریریں کیں۔ باہر سے بھی آریہ پرش شامل ہوئے تھے ۔

ایڈریس کے جواب میں آپ نے اس سنستھا اور طریقۂ تعلیم کی اہمیت پر پرکاش ڈالتے ہوئے سداچار اور برہمچریہ کے ساتھ تعلیم پانے والے برہمچاریوں کی تقلید کا سکول میں پڑھانے والے ماتا پتاؤں کو اپدیش دیا۔ اور نہایت عمدہ سمتی رائے بک میں درج کر گئے ۔

دلت لوگوں پر کئے گئے مظالم کی روح فرسا داستان

یوں تو آئے دن کوئی نہ کوئی ایسی واردات سننے میں آجاتی ہے۔ جس سے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی بے بسی اور تنگدستی کی وجہ سے من مار کر چپ ہو جانا پڑتا ہے۔ پنجاب کے دیہات میں تو یہ عام شکایت پائی جاتی ہے۔ کہ زمیندار لوگ غریب دلت بھائیوں پر من مانے اتیاچار کرتے ہیں۔ ابھی ایک تازہ واقعہ کی خبر ہمیں موصول ہوئی ہے۔ جس میں ارائیوں نے ایک بھگت (میگھ) کو لاٹھیوں سے مار مار کر موت کے گھاٹ اُتار دیا ہے۔ مختصر کہانی یوں ہے :-

موضع نواں میانہ پورہ شہر سیالکوٹ کے مغرب کی جانب ایک چھوٹی سی بستی ہے جس میں زیادہ آبادی ارائیوں کی ہے۔ چند گھرانے میگھ بھگتوں کے بھی ہیں۔ جو کہ سالہا سال سے وہاں رہتے چلے آئے تھے۔ ان کے مکانات کے سامنے دیہہ شاملات پڑی ہوئی تھی۔ جسے وہ لوگ مشترکہ استعمال میں لاتے تھے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ کہ وہاں کے ارائیوں نے زبردستی اُن کے مکانات کے عین سامنے ایک دیوار بنا کر دیہہ شاملات پر اپنا قبضہ کرنا چاہا۔ چنانچہ میگھ بھگتوں نے اس جابرانہ فعل کے برخلاف عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا جس کا تا حال کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ چند دن کا واقعہ ہے۔ کہ ارائیں لوگ لاٹھیوں سے مسلح ہو کر بھگتوں کے ہاں جبکہ وہ مکانات سے باہر اپنا کام کاج کر رہے تھے۔ جا پہنچے۔ اور انہوں نے انہیں زدوکوب کرنا چاہا۔ میگھ لوگ ڈر کر اپنے گھروں کو بھاگ آئے۔ لیکن ارائیوں نے اُن کا پیچھا نہ چھوڑا۔ اور ان کے مکانات میں جا داخل ہوئے۔ ایک بھگت مسمی بھولا رام جو کہ نہایت نیک اور پاک شخص تھا۔ اُن لوگوں کو سمجھانے اور معاملہ کو رفع دفع کرنے کے لئے باہر آیا۔ لیکن یہ لوگ تو زدوکوب کرنے کا فیصلہ کر کے ہی گھر سے آئے تھے۔ لہٰذا انہوں نے بھولا رام پر ہی لاٹھیاں برسانی شروع کر دیں۔ لاٹھیوں کی شدید ضربات سے بھگت مذکور سخت زخمی ہوا۔ اس کی زندگی کی کوئی اُمید باقی نہ رہی۔ تاہم اسے ہسپتال لے جایا گیا۔ سول سرجن نے معاملہ کو مشکوک سمجھ کر پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس کے روبرو بھولا رام کے بیان لئے گئے۔ اور دو ارائیوں کو گرفتار کیا گیا۔ ایک شخص مفرور ہو چکا تھا۔ بھگت بھولا رام کی حالت سخت نازک تھی۔ کیونکہ اس کا سارا جسم توڑ ڈالا گیا تھا۔ چنانچہ دوسرے دن وہ موت کا شکار ہو گیا۔ موت کی اس افسوسناک خبر کو سن کر لاہور کے میگھ بھائیوں کے دلوں پر غم و غصہ کی لہر بجلی کی طرح دوڑ گئی۔ اور ان کی ایک خاص میٹنگ مورخہ ۴ مئی ۱۹۳۴ء کو منعقد ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا :-

"میگھ سبھا پنجاب لاہور کا یہ خاص اجلاس نواں میانہ پورہ کے ان ارائیوں کو جنہوں نے بہت بے رحمانہ اور وحشیانہ طور پر لاٹھیوں سے بھگت بھولا رام کو موت کے گھاٹ اُتارا ہے۔ نہایت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور اُن کے اس فعل کے برخلاف دلی رنج و قلق کا اظہار کرتا ہے۔ اور پنجاب گورنمنٹ و افسرانِ ضلع سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ اس معاملہ کی پوری پوری جانچ کر کے ملزمان کو قرار واقعی سزائیں دے کر اپنی انصاف پسندی اور غریب پروری کا ثبوت دیویں۔ تاکہ آئندہ کے لئے ایسی ہولناک وارداتوں کا انسداد ہو سکے۔ اور غریب دیہاتی لوگ آرام سے اپنی زندگی بسر کر سکیں۔ نیز یہ اجلاس پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ مرحوم کی آتما کو سدگتی پرداں کریں "

(نویدک :- موہن لال سکرٹری میگھ سبھا پنجاب۔ لاہور)

شام کو چلتے وقت برہمچاریوں کے ہاتھی لیزیم لیگوپ میکنگ وغیرہ کے کھیل دکھائے گئے۔ جنہیں سب پارٹی نے بہت پسند کیا۔ بعد میں آشرم بھنڈار۔ چکتسالیہ اور باغ وغیرہ کا نرکھشن کرایا گیا۔ قریباً ۶ گھنٹے گوروکل میں رہے۔ اور پھر تھانیسر شہر میں سے ہوتی ہوئی سب پارٹی کرنال کی طرف روانہ ہو گئی ۔

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا سالانہ چناؤ :-

پردھان مہاشہ بھگوانداس جی۔ سینئر اُپ پردھان مہاشہ دیوان چند جی۔ جونیئر اُپ پردھان مہاشہ چھجو پال جی۔ منتری مہاشہ ہربنس لال۔ اُپ منتری مہاشہ شتروگھن لال اور مہاشہ رادھو رام۔ خزانچی مہاشہ گوسائیں پرشاد جی۔ لائبریرین مہاشہ منگل سین جی۔ آڈیٹر مہاشہ جگت رام جی۔ بھنڈاری مہاشہ مہاگپت رائے جی ۔

ویرنی مدھفتی مہاشہ ہری چند جی۔ کیول کرشن جی۔ الشور داس جی۔ اور درگا داس جی ۔

پرتیندھت سبھاسد :- مہاشہ بخشیش سنگھ جی۔ مہاشہ بھجو رام جی۔ مہاشہ جگن ناتھ جی اور مہاشہ رام پرتاپ جی ۔

ان کے علاوہ مہاشہ منگل سین جی۔ مہاشہ دیوان چند جی اور مہاشہ بخشیش سنگھ جی

پنجاب کینڈریہ اناتھ آلیہ ودیامندر راوی روڈ لاہور

پنجاب میں یہ اناتھ آلیہ اپنی قسم کا ایک ہی ہے جس میں بلا تعصب لڑکے اور لڑکیاں ہمیشہ پرورش پاتے رہتے ہیں۔ اس کا انتظام ایک رجسٹرڈ باڈی کے ماتحت ہے۔ جس کے پردھان سوامی سوتنترانند جی مہاراج دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور۔ منتری لالہ بسوا رام جی ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انسپکٹر [illegible] لاہور۔ خزانچی لالہ [illegible] لاہور۔ اپ منتری شری [illegible] ناتھ جی گورودت بھون لاہور۔ اور ممبران مہاشہ کرشن جی مالک اخبار "پرتاپ" و "پرکاش" لاہور۔ پنڈت ٹھاکر دت جی وید امرت دھارا لاہور۔ [illegible] امرت دھارا۔ [illegible] پنڈت [illegible] ناتھ جی سابق گورنر [illegible]۔ ڈاکٹر روشن لال جی کھیترا۔ لالہ [illegible] رام جی ہیڈ [illegible] بنک۔ ڈاکٹر گنپتی لال جی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ سردار بسنت سنگھ جی [illegible]۔ لالہ [illegible] رام جی [illegible]۔ علاوہ ازیں لالہ خوشحال چند جی خورسند مالک اخبار "ملاپ"۔ رائے بہادر لالہ نہال چند جی ریٹائرڈ رجسٹرار ہائی کورٹ آنریبل ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ وزیر لوکل گورنمنٹ اور کئی اور معززین اس کی جنرل باڈی کے ممبر ہیں :۔

یہاں دھارمک تعلیم کے علاوہ دستکاری بھی سکھلائی جاتی ہے۔ اناتھ آلیہ نے درزی کلاس اپنی کھولی ہوئی ہے جس میں ۱۲ لڑکے کام سیکھ رہے ہیں۔ دیگر دستکاریوں میں (مثلاً کمپازیٹری۔ نرکھانا کام۔ جلد سازی۔ رنگریزی اور موٹر ڈرائیوری) ۱۰ لڑکے کام سیکھ رہے ہیں۔ اس طرح کئی بچے کام سیکھ کر اپنی زندگی سکھ اور چین سے بسر کر رہے ہیں۔ اور وہ ہندو جاتی کا ایک مضبوط انگ بنے ہوئے ہیں۔

اناتھ آلیہ کے پرائمری سکول میں اس وقت ۴۲ لڑکے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ لائق لڑکوں کو ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول میں تعلیم دی جاتی ہے۔ چنانچہ اناتھ آلیہ کے دو لڑکے وظیفہ لے رہے ہیں۔ سات لڑکے دیانند اپدیشک کلاس میں تعلیم پا رہے ہیں۔ اس سال ایک لڑکے نے ایف۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ اور وہ اب بی۔ اے۔ وی کلاس میں پڑھیگا۔ ایک لڑکے نے میٹرک کا امتحان سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔ لڑکا بیماری کی حالت میں امتحان دیتا رہا۔ اگر ان دنوں وہ تندرست ہوتا تو اس کے فرسٹ ڈویژن میں پاس ہونے کی امید تھی۔ لڑکیوں کو تعلیم کے علاوہ گھر کا کام کاج اور سینا پرونا بھی سکھایا جاتا ہے :۔

اناتھ آلیہ کی بھجن منڈلی بھی ہے۔ لاہور شہر کے لوگ اپنی شبھ تقاریب پر اسے بلاتے ہیں۔ اور اس کے سریلے بھجنوں کو لوگ بہت پسند کرتے ہیں۔ لاہور شہر سے باہر کی آریہ سماجیں بھی اکثر اسے اپنے جلسوں پر بلاتی رہتی ہیں :۔

ماہ اپریل میں بچوں کی جسمانی حالت اچھی رہی۔ صرف ایک لڑکے کو پتھری کا اپریشن کرایا گیا۔ اور وہ اب تندرست ہے۔ ڈاکٹر گنپتی لال جی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ پنڈت ٹھاکر دت جی وید ملتانی اور ڈاکٹر گیان چند جی گپتا بچوں کی خاص بیماریوں کا علاج خود کرتے رہتے ہیں۔ اور دوائی بھی اپنی گرہ سے دیتے رہتے ہیں۔ ڈاکٹر روشن لال جی کھیترہ اور ڈاکٹر جے دیو جی ورما بھی ہمیں کافی امداد دیتے ہیں۔ ہم ان سجنوں کے بہت مشکور ہیں۔ جو کہ ہماری ہر ضرورت کو پورا کر دیتے ہیں۔ لیکن بغیر مانگنے کے بھی گزارہ نہیں ہوتا۔ اس لئے ہم ہندو جاتی کے سرد سجنوں سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ جہاں آپ دیگر اخراجات کے لئے دھن خرچ کرتے ہیں۔ وہاں آپ اناتھوں کے حصہ کا دھن بھی یہاں بھیج کر ان کی ضروریات کو پورا کیجئے۔ اور اپنے غیر ضروری اخراجات میں کمی کر کے ان بیچارے لالوں کی رکھشا کیجئے۔ ایسا کرنے سے آپ کا پرماتما آپ پر خوش۔ آپ کی آتما شانت اور آپ کی جاتی کی رکھشا اور اُنتی ہوگی۔ اور ہو سکتا ہے آپ اور آپ کی آئندہ نسلیں سکھی ہوں گی :۔

ہماری ضروریات حسب ذیل ہیں :۔

نمبر ۱۔ بستر۔ چادریں۔ سدریاں اور دیگر ماہواری اخراجات مثلاً آٹا۔ دال۔ گھی۔ چاول۔ بچوں کی تعلیم اور دستکاریوں کے لئے روپیہ +

نمبر ۲۔ بچوں کی رہائش کے لئے مکان ناکافی ہے۔

نمبر ۳۔ بھوجن شالہ بھی بنانی ہے :۔

نمبر ۴۔ چار دیواری اور ٹٹیاں بھی بنانی ہیں :۔

نمبر ۵۔ بچوں کے کھیلنے کے لئے کوئی گراؤنڈ نہیں ہے :۔

ان سب ضروریات کو پورا کرنا ہندو جاتی کے ہر ایک بھدر پرش کا دھرم ہے۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ سہائتا کریں۔ تاکہ بچے سکھی رہ سکیں۔ مفصل حالات سالانہ رپورٹ منگوا کر مطالعہ کریں :۔

(آنریری سکرٹری پنجاب کینڈریہ اناتھ آلیہ وید مندر راوی روڈ۔ لاہور)

آریہ سماج ملکوال کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ہذا کا جو تھا وارشک اتسو ۴۔ ۵۔ اور ۶ مئی سنہ ۱۹۳۴ء کو نہایت دھوم دھام سے منایا گیا۔ سوور ایشور کی کرپا سے ہر طرح سے نروگھن سماپت ہوا۔ سوامی وگیانانند جی۔ پنڈت وشنو ناتھ جی۔ پنڈت دلیپتی جی۔ پنڈت گیان چند جی بی۔ اے۔ مہاشہ ترلوک چند جی پریم ایڈیٹر "آریہ مسافر"۔ مہاشہ لکھی رام جی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول بھیرہ۔ نیز مہاشہ ہربنس چند جی۔ مہاشہ شمیر سنگھ جی۔ پنڈت دیسراج جی اور مہاشہ گیان چند جی تھیجنگ نے پدھار کر اتسو کو رونق دی۔ ویاکھیانوں اور بھجنوں کا نہایت اچھا پربھاؤ ہوا۔ جنتا ہر سمے بھاری تعداد میں شامل ہوتی رہی۔ تمام پنڈال عام طور پر حاضرین سے بھرا رہتا تھا۔ اور رات کو تو میدان بھی حاضرین سے پُر ہو جاتا تھا۔ ہندوؤں کے علاوہ مسلمان اور سکھ بھائی بھی شامل ہوتے رہے۔ حاضری اور رونق آگے سے بڑھ کر ہوئی۔ تمام شہر نواسیوں نے نہایت پریم وشردھا سے سہائتا دے کر اتسو کو کامیاب کیا۔ میں ان سب کا ہاردک دھنیواد کرتا ہوں۔

(پریم راج منتری آریہ سماج ہذا)

रजिस्टर्ड ایل نمبر ۴۳۵

ओ३म्

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ ... ششماہی ... ممالک غیر سے ... فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۲۱ — جلد ۳۰

SUNDAY 27th MAY 1934

اتوار ۱۴ جیٹھ سمت ۱۹۹۱ مطابق ۲۷ مئی ۱۹۳۴ء - دیانند آبد ۱۱۰

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲- ایشور ستچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انترجامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداا ُدیت رہنا چاہئے۔

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

۶- سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے۔

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے۔

۹- پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔

۱۰- سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

وید امرت

رگوید — یجروید — سام وید — اتھروید

अन्यदेवाहुः सम्भवादन्यदाहुरसम्भवात् । इति शुश्रुम
धीराणां ये नस्तद्विचचक्षिरे (یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۱۰)

اس پوتر وید منتر کا منتر درشٹا رشی "دیرگھ تما" ہے۔ دیوتا "آتما" ہے۔ چھند "انشٹپ" ہے۔ اور سور "گاندھار" ہے ٭

اس پوتر وید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جیسے ودوان لوگ کاریہ کارن روپ وستوؤں سے بھن بھن وگیان نہ صرف خود اپکار لیتے بلکہ دوسروں کو بھی لینے کے قابل بناتے ہیں۔ ویسے ان کاریہ کارن کے گنوں کو جان کر جتلاتے ہیں۔ ایسے ہی تم لوگ بھی نشچے کرو۔

عالم خواص الاشیا کو کہہ دو کہ اپنا دفتر لپیٹ کر رکھ دے۔ مست عارف کو اس بات سے کیا کہ طریقت کیا درشاتی ہے۔ ایک یوگی کو اس سے کیا کہ شریعت کیا فرماتی ہے؟ اس کی نظر حقیقت پر جمی رہتی ہے اُسے تو معرفت کے سوائے کوئی اور چیز تسکین نہیں دے سکتی۔ وہ تو باہیہ آنکھوں کو موجب تسلی نہیں سمجھتا۔ بلکہ اس اسار سنسار میں وہی راہ چلتا ہے۔ جس پر چلنے سے اس کا بھلا ہو سکتا ہے۔ اور عاقبت بخیر ہو سکتی ہے۔ دنیا کی رموز کو اس کی بلا جانے۔ جسمانی اسرار سے اُسے ذرا بھی لگاؤ نہیں۔ وہ نہ ہی باطل پرستی کا شیدائی ہے۔ اور نہ ہی اس کا روادار ہے۔ اس کی چشم حق بین یہ دکھلا رہی ہے کہ:-

(अन्यत) ایک دگرگوں (एव) کاریہ پھل ہی (सम्भवात) سنجوگ جنیہ کاریہ سے نمودار ہوتا ہے۔ ترکیب یافتہ عالم اور ہی تجلیات کا مظہر ہے۔ اور ان مظہرات کا چشمۂ فیض وہ ہے۔ جو کہ اس ساری کائنات میں نمایاں ہو رہی ہیں۔ یوگی کو اس بات سے کیا۔ اس کا زاویۂ نگاہ تو ان مظہرات سے بالاتر ہی پرواز کر رہا ہے۔ سو وہ تو اپنی چشم حق پیما سے دیکھ رہا ہے کہ (असम्भवात) اُتپتی نہیں ہونے والی کارن روپ پرکرتی سے (अन्यत) اور ہی کاریہ پھل اس چراچر جگت (आहुः) زبان زد خلائق ہے۔

(यह) اس کا ذاتی خیال ہی نہیں ہے۔ بلکہ اس نے (इति) اس طرح سے (धीराणाम्) ان سیدھا سادی یوگی ودوانوں سے ان حقائق اور معارف کو سنا ہے۔ (ये) جو کہ (नः) ہمارے پرتی (तत्) اس ودیچن کو (विचचक्षिरे) ویاکھیا سمت بیان کرتے ہیں۔ ہاں وہی جن کو روحانیت سے واسطہ ہے۔ اُن کی زبان فیض ترجمان سے (शुश्रुम) اس حقیقت کو ابتدا سے سنتے آئے ہیں۔ اور تا ابد سنتے رہیں گے۔ تاریخ گنگ ہے۔ روایات کی زبان لال ہے۔ سچ جانئے صدف کے اندر موتی مستور ہے۔ مشکل یہ ہے کہ دیکھنے والا کوئی ورلا ہی ہے ٭

آریہ سماج سلانوالی کا پہلا سالانہ جلسہ

آریہ سماج سلانوالی کا پہلا سالانہ جلسہ ۱۱-۱۲-اور ۱۳ مئی ۱۹۳۴ء کو بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ جلسہ سے ایک ہفتہ پہلے رات کو پنڈت وشوا ناتھ جی آریہ اپدیشک کی کتھا ہر روز سماج مندر اور منڈی میں ہوتی رہی۔ نگر کیرتن ۱۱ مئی ۱۹۳۴ء کو ۵ بجے شام کے آریہ سماج مندر سے شروع ہو کر ۸ بجے شام تک قصبہ کے بازاروں اور بلاکوں میں سے گزرا۔ مہاشہ مہر چند جی اور مہاشہ ترلوک چندر جی بھجنیک نے اپنے اپدیش نما منوہر بھجنوں سے نگر نواسیوں کو خوب آنند دیا۔ پنڈت شانتی پرکاش جی مناظر، پنڈت دلیپتی جی شاستری، پنڈت وشوا ناتھ جی آریہ اپدیشک اور سوامی سوا نند جی کے نہایت اعلیٰ موثر اور دلکش ویاکھیان ہوئے۔

۱۲ مئی ۱۹۳۴ء کو پنڈت شانتی پرکاش جی کے ویاکھیان میں مرزائیوں نے شور و غل مچانا شروع کر دیا۔ لیکن دوسرے دن پنڈت جی کا ویاکھیان کامیاب ہوا۔ جس کا اثر ہندو اور سکھ بھائیوں پر بہت اچھا ہوا۔ ویاکھیان کے بعد مرزائیوں نے پھر شور و غل مچانا شروع کر دیا۔ اور دو سوالات پوچھنے کے لئے وقت مانگا۔ جو کہ آریہ سماج کی طرف سے بخوشی دے دیا گیا۔ سوالات نہایت بیہودہ تھے۔ یعنی یہ کہ سکھوں اور سناتن دھرمیوں کا کھنڈن جلسہ کے دوران میں کیوں نہیں کیا گیا؟ اور نیوگ اور بیرو داہ پر کیوں نہیں روشنی ڈالی گئی؟ وغیرہ وغیرہ۔ ان سب سوالات کا جواب پنڈت جی نے اس خوش اسلوبی سے دیا۔ کہ لوگ پنڈت جی کی لیاقت پر عش عش کرنے لگے۔ اور پھر مرزائیوں کی طاقت نہ ہوئی۔ کہ کوئی اور سوال کر سکیں۔ حالانکہ رات کو اس بات کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ کہ اگر مناظرہ کرنا چاہو۔ تو پنڈت جی جلسہ سے ایک دن بعد یہاں ٹھہر جائیں گے۔ چنانچہ اس طرح کہا بھی گیا۔ لیکن کسی مرزائی کو پنڈت جی کے سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ جنتا پر پنڈت جی کے ویاکھیانوں کا بہت اچھا اثر پڑا۔

پنڈت دلیپتی جی کے ویاکھیان "سنوادجاد" اور "ورن ویوستھا" پر نہایت عالمانہ ہوئے۔ اور پنڈت وشوا ناتھ جی کے ویاکھیانوں کو بھی جنتا نے بہت پسند کیا۔ لنگر کا انتظام بہت اچھا اور اعلیٰ پیمانہ پر تھا۔ منتری بہاؤ الدین سے ڈاکٹر رام گوپال صاحب بدھارے ہوئے تھے۔ اور اپنے ہاتھ سے لگائے ہوئے آریہ سماج روپی برکش کو پھلتا اور پھولتا دیکھ کر نہایت خوش ہوئے۔ ۱۳ مئی ۱۹۳۴ء کی شام کو ڈاکٹر صاحب کے اعزاز میں لالہ سمعاٹل صاحب ٹھیکہ دار شہر کی طرف سے ایک پارٹی دی گئی جس میں آریہ بھائیوں اور اپدیشک صاحبان کے علاوہ شہر کے معززین بھی شامل تھے۔ الغرض جلسہ ہر طرح سے نہایت کامیاب رہا۔

(راجندر ناتھ منتری آریہ سماج سلانوالی)

آریہ سماج پتوکی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج پتوکی کا وارشک اتسو ۸-۹-۱۰ مئی کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا جس میں پنڈت بدھ دیو جی میرپوری، پنڈت پریم ورت جی وید واچسپتی، پنڈت ہر پال جی سدھانت بھوشن، پنڈت ماھر شرما جی، پنڈت سکھانند جی اور پنڈت وشو دھر جی جلسہ میں پدھارے۔ آخری دن مہاشہ کرشن جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا بیمار ہونے کے کارن نہ آ سکے۔ اور ان کی جگہ پنڈت شانتی سروپ جی آئے۔ جلسہ میں حاضری اچھی رہی۔ مہاشہ سنت رام ٹھاکر شمشیر سنگھ اور چیا بھجن منڈلی کے بھجنوں کو سننے کے لئے جنتا کی بڑی خواہش تھی۔ جنتا نے لیکچروں کو بھی اچھی طرح سنا۔

۱۰ مئی ۱۹۳۴ء کی رات کو مہاشہ کندن لال جی جوئیاں نواسی کا لیکچر ہوا۔ انہوں نے اپنے لیکچر میں جیوتش کی اصلیت اور آج کل کے جیوتش کے بھیس کی اچھی طرح حالت بتلائی۔ استری جاتی میں ان کے لیکچر کا بڑا اچھا پربھاو پڑا۔ اتسو ہر طرح سے کامیاب رہا۔ ۱۰ مئی کو بعد دوپہر اچھوت ادھار کانفرنس زیر صدارت پنڈت پریم ورت جی وید واچسپتی ہوئی۔ جس میں ذیل کے ریزولیوشن سروسمتی سے پاس ہوئے:۔

(۱) پتوکی منڈی مضافات جوئیاں میں جو چمار آدک اچھوت بھائیوں کو پانی وغیرہ کی تکالیف ہیں۔ ان کو مد نظر رکھتے ہوئے آریہ سماج پتوکی کے زیر اہتمام منعقدہ یہ اچھوت ادھار کانفرنس منڈی پتوکی کے تمام ہندو بھائیوں سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ ان کی تکالیف کو جلد دور کرنے کا عملی اپائے کریں۔

(۲) یہ کانفرنس اچھوت پن کو ناش کرنے کے لئے جو چھوت چھات ناشک و مندر پرویش بل اسمبلی میں پیش ہیں۔ ان کو قانون بن سکنے کے لئے ان کا جلد از جلد پاس کیا جانا ضروری ہے۔ اس لئے گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ ان بلوں کو پاس کرنے کی ضرور سہایتا کرے۔

(۳) ان ریزولیوشنوں کی کاپیاں پریس۔ وائسرائے صاحب بہادر اور دیگر متعلقہ سبھا کو بھیجی جائیں۔

(ہیرا لال منتری آریہ سماج پتوکی)

آریہ سماج مٹھہ ٹوانہ کی سالانہ رپورٹ

(بابت سمت ۱۹۹۰-۹۱ بکرمی)

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کی طرف سے سال زیر رپورٹ میں پنڈت وشوا ناتھ جی۔ پنڈت منیشور جی۔ سوامی یوگانند جی۔ پنڈت سوم دیو جی۔ پنڈت بھگت رام جی اور مہاشہ بسیراج جی نے مختلف اوقات پر ویدک دھرم کا پرچار شہر کے مختلف مقاموں پر کیا۔ جن میں ویدک دھرم پاٹھ شالہ اور دھرم شالہ بھائی سیوا رام خاص پرچار کے مقام رہے۔ بی بی دیاونتی جی اس سال پدھاریں۔ اور آپ نے استریوں کے اندر اچھا پرچار کیا۔ سبھا کے اپدیشکان میں سے پنڈت سوم دیو جی اور پنڈت وشوا ناتھ جی نے سبھا کی جائداد واقعہ مٹھہ ٹوانہ کی مرمت وغیرہ پر خاص دھیان دیا۔ اور آپ نے وہاں کئی دن تک لگاتار کتھا کی۔

ہفتہ وار اجلاس اور خاص اتسو: اس سال ۴۶ ست سنگ ہوئے۔ جن میں سے ۱۶ تہوار خاص اتسو کی صورت میں نہایت اتساہ سے منائے گئے۔

ساہتیہ دوارہ پرچار: اس سال بہت سا پورو کی تہواروں پر ٹریکٹ مفت لوگوں میں تقسیم کئے گئے۔ اور اخبارات "پرکاش" وغیرہ دوارہ بھی جاگرتی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔

دان: اس سال آریہ سماج نے مختلف فنڈات کو جن میں گوروکل، دلت ادھار، وید پرچار اور دھرم شالہ وغیرہ شامل ہیں۔ تخمیناً ۴۶ روپیہ دان بھیجا۔

تعداد ممبران میں اس سال معمولی ترقی ہوئی۔

آمدنی: کل آمدنی مختلف ذرائع سے ۹-۴-۱۴۵ روپے ہوئی۔ اور خرچ حسب ضابطہ منظور کردہ انترنگ سبھا ۶-۰-۵۹ روپیہ ہوا۔ بقایا مبلغ ۳-۴-۸۶ روپیہ آریہ سماج کے کوش میں ہے۔

(روپ چند پلیڈر)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ (منیجر)

سنسار کی گتی!

پنڈت مالویہ کی وائسرائے سے ملاقات

الہ آباد ۲۳ مئی۔ کانگرس کے ہیڈ کوارٹر یہاں چلے گئے ہیں۔ انتخابات کی سرگرمیوں کے متعلق کانگرسی لیڈروں میں تبادلۂ خیالات ہونے لگا ہے۔ پولیٹیکل حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس خیال سے کہ گورنمنٹ پنڈت جواہر لال، سرحدی گاندھی، سردار پٹیل اور دیگر کانگرسی لیڈروں کو جو اس وقت جیلوں میں ہیں رہا کر دے۔ پنڈت جی اگلے ماہ میں شملہ جا رہے ہیں۔ اور وہاں جا کر وائسرائے سے ملاقات کرنے کی کوشش کریں گے۔ گو کانگرسی لیڈر اس تحریک کے حامی نہیں۔ لیکن مالویہ جی کی رائے ہے۔ کہ اب جبکہ سول نافرمانی ملتوی ہو گئی ہے۔ گورنمنٹ پر زور ڈالا جانا چاہئے۔ کہ وہ لیڈروں کو رہا کر دے ؛

ایک ہندو نوجوان کی خودکشی :- خانیوال۔ ایک ہندو نوجوان نے جو دو دفعہ فیل ہوا۔ وزیر آباد جانے والی گاڑی کے آگے سر رکھ کر خودکشی کر لی۔ سر تن سے بالکل جدا ہو گیا تھا ؛

آشنا کا قتل :- لائل پور۔ ۲۲ مئی۔ تھانہ چک جھمرہ کی پولیس نے ایک شخص مسمی نتھو بھگت کا ایک عورت کے قتل کے الزام میں گرفتار کر کے چالان پیش کیا ہے ؛

انتخابی بورڈ کا اجلاس :- پٹنہ۔ کانگرس انتخابی بورڈ کا آئندہ اجلاس کلکتہ میں ہو گا۔ اور اس میں انتخابی مہم کو زور سے چلانے کے طریقوں پر غور کیا جائے گا ؛

ورکنگ کمیٹی کا اجلاس :- پٹنہ۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کو گورنمنٹ نے تمام صوبوں میں خلاف قانون قرار دے رکھا ہے۔ مگر پٹنہ میں اس کا جو اجلاس ہوا۔ وہ اس ممانعت کے باوجود ہوا۔ گورنمنٹ نے اس میں کوئی مداخلت نہیں کی ؛

سوراجیہ پارٹی کی لیڈری :- پٹنہ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹر انصاری کے یورپ جانے کے بعد کانگرس کے انتخابی بورڈ (آل انڈیا سوراجیہ پارٹی) کی رہنمائی پنڈت مالوی جی کریں گے۔ ڈاکٹر انصاری اسی ہفتہ میں یورپ جا رہے ہیں ؛

کانگرسی لیڈر زلزلہ زدہ علاقہ میں :- پٹنہ۔ تقریباً تمام کانگرسی لیڈر یہاں سے روانہ ہو گئے ہیں۔ کئی اصحاب نے زلزلہ زدہ علاقہ کو بھی جا کر دیکھا۔ اور تعمیری کام کی تعریف کی ؛

انڈین نیشنل کانگرس کا اجلاس :- پٹنہ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ انڈین نیشنل کانگرس کا ۴۸ واں اجلاس بمبئی میں اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں ہونا تجویز ہوا ہے۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے اس کی تصدیق کر دی ہے ؛

فرید کوٹ جیل سے بھاگے ہوئے ڈاکوؤں کا سرگرم تعاقب

۲۷ میں سے ۱۵ گرفتار کر لئے گئے

فرید کوٹ۔ ۲۳ مئی۔ ۲۰ مئی کو شام کے ۱/۲ ۷ بجے ۲۷ قیدی ہیڈ وارڈر کو قتل کرنے اور ایک اور وارڈر کو سخت زخمی کرنے کے بعد سنٹرل جیل فرید کوٹ سے بھاگ نکلے۔ وہ جیل سے ۴۵ کارتوس ۱۰۰۔ ۱۴ ہلکی اور ۷ بھاری رائفلیں لے کر بھاگ نکلے۔ ریاستی افواج اور پولیس نے ان کا تعاقب کیا۔ اور نصف گھنٹہ کے بعد ان کو فرید کوٹ سے تین میل کے فاصلہ پر جا گھیرا۔ مفروروں اور پولیس میں جو مڈبھیڑ ہوئی۔ اس میں پہلے دن تین مفرور قیدی تو مارے گئے۔ چھ گرفتار کر لئے گئے۔ اور چھ رائفلیں بھی پولیس نے اپنے قبضہ میں کر لیں۔ دوسرے دن مزید پانچ قیدی دو رائفلوں سمیت گرفتار کر لئے گئے ؛

امرتسر۔ ۲۲ مئی۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ تین قیدی جو کہ فرید کوٹ جیل سے بھاگ نکلے تھے۔ مارے گئے ہیں۔ اور نو رائفلیں قبضہ میں کر لی گئی ہیں ؛

لاہور۔ ۲۳ مئی۔ موگہ اور فیروزپور سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ فرید کوٹ جیل سے فرار شدہ قیدیوں میں سے ایک اور آج گرفتار ہو گیا ہے۔ اس وقت تک ۲۷ مفروروں میں سے ۱۵ گرفتار ہو چکے ہیں۔ ریاست فرید کوٹ کی فوج اور پولیس کے علاوہ فیروزپور ضلع کی پولیس کے ۲۰۰ سپاہی اور افسر ڈاکوؤں کی تلاش میں پھر رہے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جو ڈاکو کل پہلی میں فرید کوٹ کے فوجی دستوں اور پولیس کا مقابلہ کر کے بھاگ گئے تھے۔ وہ اپنے اپنے گاؤں یا ایسے دیہات میں چلے گئے ہیں۔ جو انہیں پناہ دینے کے لئے تیار ہیں۔ پولیس اس قسم کے دیہات کی کڑی نگرانی کر رہی ہے۔ ان ڈاکوؤں کے ہاتھوں تحصیل موگہ میں سو موار کو تین اشخاص کے قتل کی تصدیق نہیں ہوئی ؛

دو صد مکانات جل گئے :- ناگپور ۲۲ مئی۔ ایک قریبی گاؤں بھٹا گاؤں میں پرسوں بہت سخت آگ لگ گئی۔ جس سے دو صد مکانات جل کر راکھ ہو گئے ہیں۔ پندرہ ہزار روپیہ کا نقصان بتایا جاتا ہے ؛

مسٹر ساورکر کی رہائی :- بمبئی۔ ۲۲ مئی۔ رتناگری کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ونائک دامودر ساورکر کو جنہیں ایمرجنسی پاورز ایکٹ کے ماتحت گرفتار کیا گیا تھا۔ رہا کر دیا گیا ؛

کانپور میں سودیشی نمائش :- کانپور۔ یہاں کی چند سرکردہ مسلم خواتین نے ایک سودیشی نمائش کا انتظام کیا ہے۔ صرف عورتوں کو شامل ہونے کی اجازت ہو گی۔ اس میں ہاتھ کی کاریگری کی بہت سی چیزوں کو پیش کیا جائے گا ؛

ایڈیشنل جج :- لاہور۔ مسٹر بی۔ آر۔ بیکٹ کو ۲۵ مئی سے ۱۹ جولائی تک لاہور ہائی کورٹ کا ایڈیشنل جج مقرر کیا گیا ہے ؛

سنٹرل جیل میں بھوک ہڑتال :- لاہور۔ مقامی سنٹرل جیل میں قیدیوں نے جو بھوک ہڑتال کی تھی۔ وہ ابھی تک جاری ہے۔ ہڑتالیوں کی تعداد کم ہو رہی ہے ؛

اکیاب میں فساد ہو گیا :- رنگون۔ ۲۳ مئی۔ اکیاب سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں دو پارٹیوں میں سخت فساد ہو گیا۔ جس میں بہت سے آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔ پولیس نے مقام فساد پر پہرہ لگا دیا ہے ؛

بابا بندہ کا یوم شہادت :- سکھ یوتھ لیگ نے ۱۶ جون کو بابا بندہ کا یوم شہادت منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس دن بابا بندہ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں ہوں گی ؛

جاٹوں میں لڑائی :- امرتسر۔ موضع ارنڈہ تحصیل اجنالہ میں جاٹوں کے درمیان لڑائی ہوئی ہے۔ جس میں لاٹھیوں اور چھویوں کا آزادانہ طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ دو اشخاص کو سخت ضربات آئی ہیں ؛

غازی پور سرکل میں زائد پولیس :- الہ آباد۔ ۲۲ مئی۔ حال ہی میں فرقہ وارانہ فساد کے نتیجہ کے طور پر گورنر با اجلاس کونسل نے اعلان کیا ہے۔ کہ کوتوالی پولیس سرکل غازی پور میں فساد وغیرہ کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ مناسب سمجھا گیا ہے کہ اس قصبہ کی پولیس کی جمعیت میں اضافہ کیا جائے۔ اس اعلان پر ۶ ماہ عملدرآمد ہو گا۔ مزید پولیس مقرر کر دی گئی ہے ؛

سو سو سال کا سادھو زندہ دفن

بریلی۔ ۲۳ مئی۔ یہاں کے ایک مشہور مندر کے سادھو کی سمادھی پر لوگوں کا ہجوم شروع ہو گیا ہے۔ واقعہ یوں ہے۔ کہ مندر کے پجاری سادھو شمبھو ناتھ نے جس کی عمر ۱۲۵ سال سے اوپر تھی۔ کہا۔ کہ میں سمادھی لگانا چاہتا ہوں۔ اور اس جسم کو چھوڑنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اس نے سمادھی لگائی۔ اور لوگوں نے اسے زندہ زمین میں دبا دیا ؛

کونسل توڑ دی جائے گی :- ناگپور ۲۳ مئی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اگست سیشن کے بعد سی۔ پی کونسل توڑ دی جائے گی۔ اور انتخاب جنوری میں کیا جائے گا ؛

ایک دلچسپ شادی :- ننکانہ۔ چند دن ہوئے یہاں ایک بوڑھے شخص نے ایک بوڑھی عورت سے شادی کی۔ خوب خوشیاں منائی گئیں۔ بوڑھے کی پہلی بیوی بھی زندہ ہے ؛

چند ہندو لڑکے گم :- ملتان۔ کچھ دنوں سے چند ہندو لڑکے گم ہیں۔ افواہ ہے۔ کہ بدمعاش مسلمانوں نے انہیں پکڑ رکھا ہے۔ شہر میں سنسنی پھیل رہی ہے ؛

اسلحہ کی برآمد :- ایبٹ آباد۔ ہری پور کے قریب اڈہ روڈی پر اسلحہ کی برآمد کے سلسلہ میں پولیس نے چند آدمیوں کو گرفتار کیا ہے ؛

ماں نے بچہ مار ڈالا :- امرتسر۔ ترن تارن میں ایک عورت نے اپنے خاوند سے لڑ کر اپنے ۶ ماہ کے بچے کو ہلاک کر دیا ہے۔ وہ گرفتار کر لی گئی ہے ؛

بجلی گری :- امرتسر۔ مجیٹھہ کے قریب سڑک پر بجلی گرنے سے ایک مسافر ہلاک ہو گیا ہے۔ اس کا سارا جسم جلا ہوا پایا گیا ؛

خودکشی کی کوشش :- موگہ۔ یہاں سے ۸ میل دور ایک ریلوے سٹیشن اجیت وال کے قریب لائن پر ایک شخص لیٹا ہوا پایا گیا۔ وہ خودکشی کرنا چاہتا تھا۔ مگر بچ گیا۔ اسے گرفتار کر لیا گیا ہے ؛

گورنر نتھیا گلی میں :- نتھیا گلی۔ گورنر صوبہ سرحد ۲۲ مئی کی دوپہر کو یہاں پہنچے۔ استقبال کے لئے ۲۱ توپوں کی سلامی اتاری گئی ؛

"مخبر افغان کلب" کا افتتاح :- بنوں۔ قوم پرست اصحاب نے مسٹر چمن لال کی کوششوں سے یہاں ایک والی بال کلب جاری کیا ہے۔ جس کا نام سرحدی گاندھی کے نام پر "مخبر افغان کلب" رکھا گیا ہے۔ سرکردہ کانگرسی کارکن اس کے ممبر بنے ہیں ؛

کملا نہرو سے انٹرویو :- الہ آباد - ۲۲ رمئی - مسز موتی لال نہرو آج کلکتہ سے یہاں پہنچیں - کملا نہرو نے ایک انٹرویو میں کہا - کہ ان کی ساس کی صحت اب اچھی ہے - معلوم نہیں ڈیرہ دون کب جائیں گی ::

واپس بنارس میں :- بنارس - ۲۲ رمئی - پنڈت مالویہ جی آج پٹنہ سے واپس آ گئے ہیں - آپ کسی قدر تھکے ہوئے معلوم ہوتے ہیں ::

وزیر مالیات کو سزا :- کابل - ۲۲ رمئی - قندھار کے وزیر مالیات کو جس پر قاضی سے لڑائی کرنے کا الزام تھا - تحقیقات کے بعد ایک ماہ قید اور اس کے بعد دو سال جلا وطنی کی سزا دی گئی ہے ::

مدراس کا گورنر مقرر ہو گیا :- شملہ - ۲۲ رمئی - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ جان فرانسس آشلے لارڈ ارسکن ممبر پارلیمنٹ کو مدراس کا گورنر مقرر کیا گیا ہے - سر جارج سٹینلے کے دائمی طور پر عہدہ خالی کرنے پر آپ چارج لیں گے ::

مسلمانوں اور سکھوں میں فساد :- لاہور - ۲۲ رمئی - کل باغبانپورہ میں چند سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان فساد ہوتے ہوتے رہ گیا لڑائی کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی - مگر بیان کیا جاتا ہے - کہ چند آدمی زخمی ہو گئے - پولیس کی ایک جمعیت نے وہاں پہنچ کر حالات پر قابو پا لیا ::

۲۲ ڈاکو گرفتار :- نینی تال - ۲۲ رمئی - اٹاوہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ وہاں کل ڈاکوؤں کے ایک گروہ کا پولیس سے تصادم ہوا جس میں دو ڈاکو ہلاک ہو گئے اور ۲۲ گرفتار کر لئے گئے - چند بندوقیں بھی پکڑی گئی ہیں ::

مہاتما جی کا دورہ پنجاب :- لاہور - ۲۲ رمئی - لالہ موہن لال سکرٹری ہریجن سیوا سنگھ پنجاب پٹنہ سے واپس آ گئے ہیں - اور ایک بیان میں لکھتے ہیں - کہ ہریجن دورے کے سلسلہ میں مہاتما جی نے پنجاب کو پانچ دن دئے ہیں - جن میں سے چار دن کام کریں گے - اور ایک دن اُن کا مون برت ہو گا ::

اخبار "ہندو" کا دوبارہ اجراء :- حیدر آباد سندھ کے مشہور روزانہ اخبار "ہندو" کے جو آرڈیننس راج کی وجہ سے گزشتہ دو سال سے بند تھا - منتظمان نے اسے پھر جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے - گورنمنٹ نے ۱۹۳۲ء کی سول نافرمانی کے آغاز میں اخبار کا پریس ضبط کر لیا تھا ::

لاوارث بچہ کی لاش :- جالندھر - جہنت پور تھانہ کی پولیس نے ایک چند دن کے بچہ کی لاش کھیت سے برآمد کی - تحقیقات جاری ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ بچہ کو قتل کیا گیا ہے ::

ٹیکسٹ بک کمیٹی سے استعفا :- امرتسر - ۲۴ رمئی - گورو نانک خالصہ کالج گوجرانوالہ کے باوا ہرکشن سنگھ ایم - اے نے پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی کی ممبری سے استعفا دیدیا ہے ::

مالیہ نہ دینے پر گرفتاری :- جڑانوالہ - پولیس نے چک نمبر ۴۷ کے سردار ہیرا سنگھ کو اس لئے گرفتار کر لیا ہے - کہ وہ مالیہ زمین دینے کے ناقابل ہے - اُسے حوالات میں تکالیف بھی ہیں ::

جڑانوالہ کی سب ججی ختم :- لائل پور - ۲۲ - مئی - معلوم ہوا ہے - کہ جڑانوالہ میں سب جج کی جو عدالت تھی - وہ توڑ دی گئی ہے - وہاں کے وکیل بیکار ہو گئے ہیں ::

خوفناک ڈاکہ :- نتھیا گلی - ۲۲ رمئی - حویلیاں ضلع ہزارہ سے آمدہ پرائیویٹ اطلاعات مظہر ہیں - کہ ہفتہ کے آخری دنوں میں وہاں ایک مسلح ڈاکہ پڑا - چند ڈاکوؤں نے رات کے وقت ایک مرد اور ایک عورت کو ان کے گھر میں ہلاک کر دیا ایک ڈاکو بھی مجروح ہوا - ڈاکو گرفتار کر لئے گئے ::

زمین کی خرید :- پشاور - ۲۲ رمئی - جن علاقہ جات کو نہر سراج سیلاب کرے گی - ان کا بہت سا حصہ لوگوں نے افغان گورنمنٹ سے رعایتی قیمت پر خرید لیا ہے - اس نہر کے پانی سے ۱۴۰۰۰ جریب زمین سیراب ہو گی ::

عورت کی خودکشی :- خانیوال - مسٹر دکے ایک مسلمان نے دو شادیاں کی ہوئی تھیں - پہلی بیوی کے ساتھ اس کی محبت نہ تھی - لہٰذا اس عورت نے خودکشی کر لی ہے ::

چار ٹانگوں والا مرغی کا بچہ :- جموں - جموں میں ایک موہر ڈرائیور کی مرغی نے ایک عجیب الخلقت بچہ پیدا کیا ہے - اس کی چار ٹانگیں اور دو پر ہیں - بچہ پیدا ہوتے ہی مر گیا ::

"مدینہ" سے طلبی ضمانت :- بجنور - یو - پی کے قوم پرست مسلم اخبار "مدینہ" سے گورنمنٹ نے ایک مضمون کی بنا پر ایک ہزار روپے کی ضمانت طلب کی ہے ::

نوکر فرار ہو گیا :- دہلی - ۲۲ رمئی - ایک عورت کے جو دہلی میں اپنے کسی رشتہ دار کی شادی پر آئی ہوئی تھی - دو ہزار روپیہ کے زیورات اس کا نوکر لے کر فرار ہو گیا - پولیس کو اطلاع دے دی گئی - لیکن ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا ::

ہوسٹل میں آتشزدگی :- لاہور - ۲۳ رمئی - کل شام کو لاء کالج کے ہوسٹل میں شیڈ کو آگ لگ گئی - یہاں چند بھینسیں بندھی ہوئی تھیں - انکو مشکل سے بچایا گیا - نقصان معمولی ہوا ہے ::

مسٹر گلینسی رخصت پر :- لاہور - ۲۴ رمئی - شملہ سے اطلاع ملی ہے - کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے سکرٹری مسٹر گلینسی رخصت پر ۴½ ماہ کے لئے جا رہے ہیں ::

پرکاش لاہور
۱۴ - جیٹھ سمت ۱۹۹۱

ویدپرچار فنڈ کی سُدھ لو!

"پرکاش" کے پچھلے پرچہ میں ویدپرچار فنڈ کی آمدنی اور خرچ کے پچھلے دس سال کے جو اعداد شمار میں نے شائع کئے ہیں۔ اُن سے آریہ پُرشوں کو معلوم ہو گیا ہو گا۔ کہ یہ فنڈ کس قدر خطرہ میں ہے۔ اس کے کوش میں نقد روپیہ صرف سات ہزار ہے۔ اور جو بجٹ اگلے سال کا پیش کیا جا رہا ہے۔ اُس میں نو ہزار سے اُوپر کا خسارہ ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ اس سال کا بجٹ پُورا نہ ہو سکے گا۔ لیکن اگر کسی طرح اس سال پُورا بھی ہو گیا۔ تو اگلے سال نہ ہو سکے گا ؛

سالہا سال سے جو بجٹ ہم پاس کر رہے ہیں۔ اسے انگریزی زبان میں ...... Unbalanced بجٹ کہتے ہیں۔ کوئی حکومت جسے دُنیا میں اپنی ساکھ رکھنی منظور ہو۔ بہت دیر تک اس قسم کا بجٹ منظور نہیں کر سکتی۔ کرے گی۔ تو دُنیا اس کے ساتھ کاروبار بند کر دے گی۔ سنہ ۱۹۳۱ء میں انگلستان پر اسی قسم کا نازک وقت آیا تھا۔ گورنمنٹ اپنی ساکھ کو قائم نہ رکھ سکی۔ امریکہ کے بینکوں سے اُس نے قرض مانگا۔ اُنہوں نے قرض دینا تو منظور کیا۔ لیکن خاص شرائط پر۔ جو لیبر گورنمنٹ منظور نہ کر سکی۔ دُوسرے ممالک کا جو روپیہ بینک آف انگلینڈ میں بطور امانت جمع تھا۔ وہ واپس لیا جانے لگا۔ انگلستان کے پاس مانگ کو پُورا کرنے کے لئے سونا نہ رہا۔ نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ لیبر گورنمنٹ کو مستعفی ہونا پڑا۔ نہ صرف انگلستان بلکہ ہندوستان کے بینک بھی کئی دِن کے لئے حکماً بند کر دئے گئے۔ اس کے بعد انگلستان نے جہاں ایک طرف مختلف طریقوں سے اپنے اخراجات میں کمی کی۔ وہاں دُوسری طرف مختلف ٹیکس لگا کر اپنی آمدنی میں اضافہ کیا۔ اس طریق سے اس نے تین سال کے اندر اندر اپنی ساکھ پھر قائم کر لی۔ یہاں تک کہ جہاں کسی دن اُسے چھ سات فیصدی سُود پر قرض لینا پڑتا تھا۔ وہاں اب اُسے دو اڑھائی فیصدی سُود پر قرض مِل رہا ہے۔ اس نے قبل از وقت قرضہ جات کی ادائیگی شروع کر دی ہے۔ اس طریق سے اُس نے بہت سی بچت کر لی ہے۔ وزیر خزانہ نے پچھلے سال کی آمدنی و خرچ کا جو حساب پیش کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کئی کروڑ پونڈ کی بچت رہی ہے۔ جس سے جہاں ٹیکس میں تخفیف کر دی گئی ہے۔ وہاں بیکاروں کا الاؤنس بڑھا دیا گیا ہے۔ امریکہ آج کل اسی نازک دور سے گزر رہا ہے۔ جس سے تین سال پہلے انگلستان نکلا تھا۔ اس کی ساکھ کو نقصان پہنچ چکا ہے۔ اس کی تجارت تباہ ہو رہی ہے۔ محاصل میں کمی واقعہ ہو رہی ہے۔ کروڑوں ڈالر کا اسے نقصان ہو رہا ہے۔ لیکن پریذیڈنٹ روسویلٹ ان حالات کا اس مردانگی سے مقابلہ کر رہے ہیں جس طرح کہ بعض اشخاص موت کے مقابلہ میں شجاعت کا اظہار کرتے ہیں۔ وُہ آخر کار کامیاب ہوں گے یا نہ۔ اس کا جواب وقت دے گا۔ لیکن اُنہوں نے اپنی طرف سے کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی۔ اگر وُہ ناکام رہے۔ تو نہ معلوم امریکہ کا کیا بنے گا؟

دُور کیوں جاتے ہو۔ اپنے مُلک کی طرف ہی دیکھو۔ بجٹ کے خسارہ کو پُورا کرنے کے لئے گورنمنٹ ہند نے کیا کچھ نہیں کیا؟ جہاں ایک طرف وُہ اپنے اخراجات میں تخفیف کر رہی ہے۔ عہدوں کی تعداد میں تخفیف کر رہی ہے۔ قبل از وقت لوگوں کو اُن کے گھر بھیج رہی ہے۔ وہاں دُوسری طرف رعایا پر نئے ٹیکس لاد رہی ہے۔ محض اس لئے کہ وُہ دُنیا کو بتلا سکے۔ کہ اس کا بجٹ ...... Balanced ہے۔

ابھی پچھلے دنوں سابق وزیر خزانہ سر جارج شسٹر نے اپنے بجٹ کو پُورا کرنے کے لئے کھانڈ اور دیا سلائی پر نئے ٹیکس لگا دیئے۔ ان ٹیکسوں کی بھاری مخالفت ہوئی۔ لیکن اُنہوں نے ایک نہ سُنی۔ سیلیکٹ کمیٹی نے بھی کھانڈ پر محصول کی شرح کم کر دی۔ لیکن اُنہوں نے اسے اسمبلی میں پیش کر کے بحال کرا لیا۔ یہ سب کچھ کیوں کیا گیا؟ محض اس لئے۔ کہ کسی مُلک کی ساکھ قائم نہیں رہ سکتی۔ اگر اخراجات اس کے محاصل سے زیادہ ہوں ؛

جب بڑی بڑی گورنمنٹوں کی یہ حالت ہے۔ تو ہماری سبھا کی کیا حیثیت ہے۔ جو مسلمہ اصول کی خلاف ورزی کرتی ہُوئی زندہ رہ سکے۔ پچھلے دس سالوں سے وُہ اس کی خلاف ورزی کرتی آئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آج "ویدپرچار فنڈ" کی زندگی خطرہ میں ہے۔ اگر سبھا اب بھی نہ سنبھلی۔ تو یہ فنڈ بند ہو جائے گا۔ میں سبھا کو چیتاونی دے چکا۔ اور اپنے فرض سے سبکدوش ہو چکا۔ اب اس کا کام ہے سُنے یا نہ سُنے۔ اتنا میں کہنا چاہتا ہُوں۔ کہ اب بھی اگر وُہ نہ چیتی۔ تو پھر دست تاسّف ملنے کے سوا اُسے کچھ نہ ہو سکے گا ؛

ویدپرچار فنڈ کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو آمدنی اس قدر بڑھائی جائے۔ کہ وُہ اس کے موجودہ اخراجات کی کفیل ہو سکے۔ یا اخراجات کم کئے جائیں۔ پہلی صورت میں آریہ سماجوں کو اپنے اُوپر خود ٹیکس لینے ہوں گے۔ سبھا کو اُن پر صرف اخلاقی ادھیکار حاصل ہے۔ گورنمنٹ کی طرح اس کے ہاتھ میں کوئی ڈنڈا نہیں۔ جس سے اپنی بات منوا سکے۔ اس لئے آریہ سماجوں کو اپنی اخلاقی ذمہ داری سمجھتے ہُوئے جو بھی زائد بوجھ اُن پر ڈالا جائے۔ اُسے اُٹھانا چاہئے۔ اسی سلسلہ میں سبھا کی اردھ شتابدی بھی آتی ہے۔ انترنگ سبھا کا نتیجہ ہے۔ کہ اس موقعہ پر "ویدپرچار فنڈ" کے لئے اڑھائی لاکھ روپیہ جمع کیا جائے۔ اور یہ رقم جمع ہو جائے۔ تو "ویدپرچار فنڈ" کی آمدنی میں معقول اضافہ ہو سکتا ہے۔ اس سے اس فنڈ کے آدھین کئی وہ کام جاری کئے جا سکتے ہیں۔ جن کی سخت ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ لیکن دھن کے ابھاو سے جنہیں شروع نہیں کیا جا سکتا۔ انترنگ سبھا نے ایک سب کمیٹی اس غرض سے مقرر کی ہے۔ جو یہ بتائے گی۔ کہ اردھ شتابدی کے اوسر پر جو دھن اکٹھا ہو۔ اس سے "ویدپرچار فنڈ" کو کیسے توسیع دی جائے؟ اگر جنرل سبھا نے اردھ شتابدی کا منانا منظور کر لیا۔ تو اس کے فوراً بعد باقاعدہ کام شروع ہو جائے گا۔ اور مُفصّل سکیم آریہ جنتا کے سامنے آ جائے گی۔ لیکن آریہ جنتا میں اگر یہ ساہس نہ ہو۔ کہ وُہ "ویدپرچار فنڈ" کے لئے اڑھائی لاکھ روپیہ جمع کر سکے۔ نہ ہی وہ اس فنڈ کے لئے کم از کم چالیس پچاس ہزار روپیہ وارشک جمع کرنے کی شکتی رکھتی ہو۔ تو سبھا کے پاس سوائے اس کے اور کیا رہ جاتا ہے۔ کہ وُہ "ویدپرچار فنڈ" روپی برکھش کی کچھ شاخیں کاٹ ڈالے۔ اخراجات کی کچھ مدات بند کر دے۔ چاہے اُپدیشکوں کی تعداد میں کمی کرے۔ چاہے کچھ اور کرے۔ اور اگر وُہ ان دونوں میں سے کسی بات کے لئے تیار نہ ہو۔ تو فنڈ کو بند ہوتے دیکھنے کے لئے تیار رہے ؛

(کرشن)

مہاتما ہنسراج جی کا ثالثی فیصلہ

"پرکاش" کے پریمیوں کو یاد ہے۔ کہ پنڈت وشوبندھو جی آچاریہ دیانند براہم مہاودیالیہ لاہور کے متعلق آریہ سماج انارکلی میں جو تنازعہ چلا آ رہا ہے۔ اس کے فیصلہ کے لئے دیانند کالج مینیجنگ کمیٹی نے مہاتما ہنسراج جی کو سروسمّتی سے ثالث مقرر کیا تھا۔ اُنہوں نے اس معاملہ کے متعلق ذیل کا فیصلہ دیا ہے:-

"(۱) پنڈت وشوبندھو جی کو دیانند براہم مہاودیالیہ کا آچاریہ رکھنے کی بجائے ریسرچ ڈیپارٹمنٹ کا انچارج بنا دیا جائے۔

(۲) پنڈت رنتی رام جی کو اُن کی بجائے دیانند براہم مہاودیالیہ لاہور کا آچاریہ بنایا جائے ؛

(۳) نیز ودیالیہ کے اُن ادھیاپکوں کو جو کہ پنڈت وشوبندھو جی کی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کرتے رہے ہیں۔ فہمائش کی گئی ہے۔ کہ اُن کی خدمات سے تب ہی فائدہ اُٹھایا جائے گا۔ اگر وہ ودیالیہ کے نئے آچاریہ سے پورا پورا سہیوگ کریں گے" ؛

مہاتما جی کا فیصلہ گو کسی حد تک گتھی کو سُلجھا دے گا۔ لیکن جس بات کے متعلق آریہ جنتا کو کسی مزید واقفیت کی ضرورت ہو گی۔ وُہ یہ ہے۔ کہ آیا پنڈت وشوبندھو جی ریسرچ ڈیپارٹمنٹ کے انچارج بن کر آریہ ساہتیہ کی کہیں ویسی ہی ریسرچ تو نہ کریں گے۔ جیسی اُنہوں نے دیانند براہم مہاودیالیہ لاہور کا آچاریہ ہوتے ہُوئے آریہ سماج کے مولک سدھانتوں کی ہے۔ اگر اُنہوں نے ویسی ہی ریسرچ کی۔ تو ہمیں ڈر ہے۔ کہ اُن کا ریسرچ ڈیپارٹمنٹ کا انچارج بننا آریہ سماج کو ویسا ہی مہنگا پڑے گا۔ جیسا کہ پہلے پڑ چکا ہے ؛

پنڈت بھگوت دت کا معاملہ

مہاتما ہنسراج جی کو نہ صرف پنڈت وشوبندھو کے معاملہ کے متعلق ثالث بنایا گیا تھا بلکہ اُن کو کمیٹی مذکور کی طرف سے پنڈت بھگوت دت جی ریسرچ سکالر کے معاملہ کے متعلق بھی ثالث مقرر کیا گیا تھا۔ مہاتما جی نے پنڈت جی کے متعلق یہ فیصلہ صادر فرمایا ہے۔ کہ ریسرچ ڈیپارٹمنٹ کا انچارج رکھنے کی بجائے اُن کی خدمات کیجئے ساسیو اسٹینٹ کو مستعار دی ہیں ؛

پنڈت جی کا اگر کوئی دوش تھا۔ تو وُہ صرف اتنا ہی

بف۔ کہ وہ سدھانت پریمی تھے۔ اور آریہ سدھانتوں کی رکھشا کے لئے وہ کسی بھی و کیج کے آگے دم دیتے تھے۔ سدھانت پریم کوئی ایسا جرم نہیں تھا۔ جس کے لئے پنڈت جی کو ریسرچ ڈیپارٹمنٹ سے ہٹا کر ایسی جگہ لگا دیا جاتا۔ جہاں کہ ایک تو ہر وقت ان کو پرچار کی خاطر گردش میں رہنا پڑے گا۔ اور دوسرے ان کی غیر موجودگی میں ریسرچ ڈیپارٹمنٹ بھی آریہ سماج کے لئے چنداں مفید ثابت نہیں ہو سکے گا۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ مہاتما جی نے پنڈت جی کے متعلق جو فیصلہ صادر فرمایا ہے۔ اس کی دوبارہ نظر ثانی کریں ؞

ہریجنوں پر ٹیکس

دیانند دلت ادھار منڈل پنجاب نے مہاراجہ جموں و کشمیر کو ایک تار دیا ہے۔ جس میں اُن سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ ضلع میرپور کے ہریجنوں پر شادی کرانے کے وقت جو ٹیکس لگایا جاتا ہے۔ اُسے منسوخ کر دیا جائے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے ہریجنوں کو سخت میں زیر بار ہونا پڑتا ہے۔ ہمیں آشا رکھنی چاہیئے۔ کہ مہاراجہ صاحب اس ضروری معاملہ کی طرف جلد دھیان دیں گے۔ آج کل جبکہ دیش میں سب جگہ ہریجنوں کے ادھار کی کوشش کی جا رہی ہے۔ دربار کشمیر کو چاہیئے۔ کہ وہ بھی ہریجنوں کی ترقی کی کوشش کرے۔ تاکہ ریاست کے ہریجن اس قسم کے غیر ضروری ٹیکسوں سے محفوظ رہتے ہوئے ریاست کے باعزت شہری بننے کا یتن کر سکیں ؞

مہاتما گاندھی کی آمد

مہاتما گاندھی کے پنجاب کے دورہ کا جو پروگرام اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مہاتما جی ۲۰ جولائی ۱۹۳۴ء کو لاہور پہنچیں گے۔ اور یہاں ایک سپتاہ یہاں ہریجن ادھار کے سلسلہ میں گزاریں گے۔ ہمیں وشواس رکھنا چاہیئے۔ کہ زندہ دلان پنجاب نہ صرف مہاتما جی کا صدق دل سے سواگت کریں گے۔ بلکہ جس کاریہ کے لئے وہ یہاں تشریف لا رہے ہیں۔ اس کو بھی اپنا ہیں گے۔ اور جہاں تک ممکن ہوگا۔ اُن کی جیب بھی خالی کرنے سے بھی دریغ نہ کریں گے۔ گو یہ سچ ہے۔ کہ آریہ سماج کی مہربانی سے پنجاب پرانت اس معاملہ میں دوسرے صوبجات کی نسبت بہت آگے بڑھ چکا ہے۔ لیکن چونکہ اس پرانت میں غیر ہندوؤں کی اکثریت ہے۔ اس لئے اس بات کا ہمیں بہت اندیشہ ہے۔ کہ مہاتما جی کے اس کام کو اس تحریک کے مخالف کہیں فرقہ وارانہ رنگت نہ دے دیں۔ بہر کیف خواہ کچھ ہو ان لوگوں کا جو مہاتما جی کی تحریک سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ یہ فرض ہے۔ کہ وہ ابھی سے اس مہان پرش کے سواگت کی ایسی تیاریاں کریں۔ جس سے پنجاب میں مہاتما جی کی آمد دوسرے صوبجات کی نسبت زیادہ کامیاب ثابت ہو ؞

گنپتی لال کنیا پاٹھشالہ کا شاندار نتیجہ

لدھیانہ کے آریہ پرش دھنیہ واد کے مستحق ہیں کہ ان کے دونو انسٹی ٹیوشن بڑے یوگیہ سجنوں کے پربندھ سے ہر سال بڑے ہی اعلیٰ نتائج دکھلا رہے ہیں۔ آریہ ہائی سکول لدھیانہ کے شاندار میٹرکولیشن ریزلٹ کے متعلق ہم پہلے شری ماسٹر رام لال جی کو ودھائی دے چکے ہیں۔ اب ہمیں یہ پڑھ کر مزید خوشی ہوئی ہے۔ کہ دوسرے انسٹی ٹیوشن یعنی گنپتی لال آریہ کنیا پاٹھشالہ کا بھی بڑا ہی شاندار نتیجہ نکلا ہے۔ چنانچہ اس سال آریہ کنیا پاٹھشالہ لدھیانہ سے تیس کنیائیں مڈل پریکشا میں شامل ہوئیں۔ اور یہ فخر کی بات ہے۔ کہ سب کی سب نمایاں طور پر کامیاب ہوئیں۔ ہم اس نمایاں کامیابی کے لئے اس پاٹھشالہ کے ہیڈ ماسٹر شری کشن جی کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور یہ آشا رکھتے ہیں۔ کہ آئندہ بھی یہ پاٹھشالہ اپنے اس ریکارڈ کو قائم رکھے گی ؞

دیوسماجی وہم

لاثانی گورو کے لاثانی چیلے دیوسماجی بھی عجیب قماش کے انسان ہیں۔ ان کو مردم پرستی کے سوائے اور کوئی بات پسند ہی نہیں آتی۔ ہم آریہ سماجی اس مردم پرستی کے مخالف ہیں۔ لیکن کوڑ مغز دیوسماجی ہم سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ہم بھی مردم پرستی کے اندھے گڑھے میں گریں۔ چنانچہ دیوسماجی آرگن "ستیہ دیو سمباد" اپنی ۲۲ مئی کی اشاعت میں ذیل کی شر انگیز سطور لکھتا ہے :-

"آریہ سماجی لوگ جن پنڈت دیانند صاحب کو اپنا گورو اور رہنما مانتے ہیں انہوں نے چونکہ پہلے درجہ کی بزدلی سے کام لیکر اپنے جیتے جی اپنے ماتا پتا اور اپنے جنم استھان کا کبھی بھی پتہ نہیں دیا۔ اور آریہ سماجی لوگ برسوں تک ٹکریں مار کر بھی ان کے جنم استھان کا اب تک کوئی ٹھیک اور صحیح پتہ نہیں نکال سکے" ؞

("ستیہ دیو سمباد" ۲۲ مئی ۱۹۳۴ء)

رشی دیانند پر بزدلی کا الزام لگانا صرف ایسے مہنتوں کے انویائیوں کو زیب دیتا ہے۔ جن کے گورو نے کبھی بھی ان کو ستیہ بولنے کی تعلیم نہ دی ہو۔ ایک دنیا جانتی ہے۔ کہ رشی دیانند ان گوروؤں کی برادری میں سے نہ تھے۔ جو کہ پردہ میں رہتے ہوں۔ اور مخصوص چیلوں کے سوائے کسی اور کو درشن نہ دیتے ہوں ؞

پنڈت رام چندر جی دہلوی پر مقدمہ

ہمیں یہ خبر سن کر سخت آشچریہ اور دکھ ہوا ہے۔ کہ بیدر ریاست حیدرآباد کی پولیس نے شری پنڈت رام چندر جی دہلوی کے خلاف توہین اسلام کے الزام میں مقدمہ چلایا ہے۔ پنڈت جی آریہ سماج کے ایک بڑے ہی قابل تعظیم اور سرگرم پرچارک ہیں۔ مسلم علماء کے ساتھ آپ کے سینکڑوں مناظرے ہو چکے ہیں۔ اور ان مناظروں میں آپ کے حریف علماء بھی ہمیشہ آپ کی مہذب دلائل اور فصیح تقاریر کی تعریف میں رطب اللسان رہے ہیں۔ کبھی کسی نے یہ شکایت نہیں کی۔ کہ پنڈت جی نے کسی موقعہ پر ان کے دھارمک جذبات کو مجروح کیا ہے۔ نہ معلوم بیدر کی پولیس کو کیسے یہ وہم ہو گیا۔ کہ پنڈت جی نے اپنی تقریر میں توہین اسلام کی ہے۔ اس نے یہ مقدمہ دائر کر کے سارے بھارت ورش میں ایک غیر ضروری ہیجان پیدا کر دیا ہے۔ پنڈت جی کوئی نو عمر یا ناتجربہ کار پرچارک نہیں ہیں۔ جنہیں اپنا مضمون نباہنا نہ آتا ہو۔ بے شک "اسلام" ان کے لیکچروں کا موضوع رہتا ہے لیکن کیا مجال جو ان کے لیکچروں میں ایک بھی فقرہ ایسا آتا ہو جس پر حرف گیری کی جا سکے۔ وہ صرف عقائد پر بحث کرتے ہیں۔ اور وہ بھی منطقی پیرایہ میں۔ جس سے کسی کے جذبات کو ٹھیس لگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اُنہوں نے سینکڑوں لیکچر دئے۔ اور لاکھوں مسلمانوں نے ان کے ویاکھیان سنے ہونگے۔ لیکن اس دریافت کا فخر بیدر کی پولیس کو رہے گا۔ کہ اسے پنڈت جی کے لیکچر میں توہین اسلام نظر آئی۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں شری نارائن سوامی جی پردھان آریہ سارودیشک سبھا دہلی نے ذیل کا تار نظام حیدرآباد کو بھیجکر آریہ جنتا کے دلی رنج اور تشویش کا بجا اظہار کیا ہے :-

"اس خبر نے کہ بیدر پولیس نے پنڈت رام چندر دہلوی کے خلاف توہین اسلام کا الزام لگایا ہے۔ ہمیں بہت حیران کیا ہے۔ پنڈت رام چندر آریہ سماج کے بہت ہی قابل تعظیم اور تجربہ کار پرچارک ہیں۔ اور انہوں نے کبھی اپنے سامعین کے مذہبی جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچائی۔ بخلاف اس کے ان کے لیکچروں کی خوبی مہذب دلائل ہیں۔ اور اسی کے لئے ان کے مسلم دوستوں نے بھی اُن کی تعریف کی ہے۔ آریہ سارودیشک سبھا مؤدبانہ طور پر نظام سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ پولیس کو یہ ہدایت کریں۔ کہ وہ فوراً پنڈت جی کے خلاف مقدمہ واپس لے لے۔ ہاں اگر ایسا کیا جانا ممکن نہ ہو۔ تو پھر ان کے خلاف مقدمہ کی سماعت کے لئے سپیشل ٹریبونل مقرر کیا جائے۔ تاکہ مقدمہ پولیس کے رسوخ سے باہر ہو جائے۔ اور پنڈت جی کو انصاف مل سکے" ؞

مذکورہ بالا تار کا ایک ایک لفظ حقیقت کا ترجمان ہے۔ اسے شرف پذیرائی بخشنا نہ صرف انصاف کا تقاضا پورا کرے گا۔ بلکہ خود ریاست حیدرآباد کی مسلم ریاست کی غیر جانبداری کا مظہر ہوگا۔ ہم آشا کرتے ہیں۔ کہ پنڈت جی کے خلاف جو کارروائی اس وقت تک ہوئی ہے وہ صرف مقامی پولیس کی طرف سے ہے۔ اعلیٰ افسران کی منظوری نہیں لی گئی۔ اب کہ معاملہ کی اہمیت کی طرف ان کا دھیان دلایا گیا ہے۔ وہ مقدمہ کی منظوری دینے سے انکار کر دیں گے۔ اور پنڈت جی کو رہا کر دیا جائے گا ؞

دیوگوروں کی پولیٹیکل خدمات

دیوسماجی چاہتے ہیں۔ کہ ہم یہ تسلیم کریں۔ کہ دیوگورو نے ملک کی بڑی پولیٹیکل خدمات کیں۔ چنانچہ ان خدمات کو تفصیل وار بیان کرتے ہوئے دیوسماجی آرگن "ستیہ دیو سمباد" اپنی ۲۲ مئی کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ :-

"اور پھر جب مسٹر گاندھی نے ۲۱-۱۹۲۰ء میں سول نافرمانی اور عدم تعاون کی نہایت نقصان دہ تحریک جاری کی۔ تب بھی اس تحریک کی مخالفت اُنہوں نے پورے زور کے ساتھ کی" ؞

اگر مہاتما گاندھی کی تحریک کی پرزور مخالفت کرنا ہی پولیٹیکل خدمت کہلا سکتا ہے۔ تو بھارت ورش کو ایسی پولیٹیکل خدمات کی ضرورت نہیں ہے۔ اور جتنی جلدی یہ ملک ان خدمات کو فراموش کر دے۔ اُتنا ہی اچھا ہوگا ؞

پورانکوں میں پھوٹ

"وید بھارت ورش کا میوہ بن چکی ہے۔ اسی پرانک نے آسیہ جاتی کو تباہ کیا۔ لیکن اس کے باوجود چھوٹے چھوٹے میں نہیں آتی۔ نہیں بڑھ کر سخت افسوس یہ ہے۔ کہ ہمارے پورانک بھائیوں میں بھی پھوٹ زور پکڑ چکی ہے۔ چنانچہ لائل پور کا اخبار "جاگرت" افسوس سے لکھتا ہے۔ کہ:۔

سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انتیج آدھار پر سبھا کے مخالف ہو کے رعو بدار ہیں اس کے خلاف دو مختلف پراونشل سنگھٹن کھڑا ہو رہا ہے۔ ایک تو پنجاب ورن آشرم سوراجیہ سنگھ کا جو کہ اپنے آپ کو آل انڈیا ورن آشرم سوراجیہ سنگھ کی برانچ بتلاتا ہے۔ اس کے ہرتا کرتا ان دنوں گوسائیں جیوندا اس جی اور پنڈت ریا رام ہیں۔ دوسرا آدھیمر را دلپنڈی میں پرتی ندھی مہا سبھا کے نام سے سبھا بھی رکھوتا اور گوسائیں بدری نارائن صاحب کھڑا کیا ہے۔ جو حالات سے واقف ہیں انہیں تو معلوم ہے کہ یہاں مقاصد سناتن دھرم سنگھٹن کو تباہ کرتے ہیں۔ انتیج آدھار کی مخالفت کا تو نام ہی نام ہے"

("جاگرت" لائل پور ۔ ۸ مئی ۱۹۳۴ء)

ہم ہرگز پسند نہیں کرتے۔ کہ ہمارے پورانک بھائی آپس میں اس طرح بٹے رہیں۔ اس لئے ہم پورانک نیتاؤں سے یہ نویدن کرنا مناسب سمجھتے ہیں مگر وہ جہاں تک جلد اس الجھن کو سلجھانے کی کوشش کریں۔ اور باہمی سمجھوتہ کی کوئی راہ نکالیں۔

اجلاس پٹنہ

حال ہی میں پٹنہ میں کانگرس ورکنگ کمیٹی اور آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اہم اجلاس منعقد ہوئے ہیں۔ سارے ملک کی نگاہیں ان اجلاسوں کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ ان اجلاسوں میں جہاں کونسلوں کے بائیکاٹ کے ریزولیوشن کو منسوخ کیا گیا ہے۔ وہاں سول نافرمانی کو مہاتما گاندھی کی شخصیت کے سوائے باقی سب اصحاب کے لئے معطل کر دیا گیا ہے۔ مزید براں آئندہ انتخابات کے لئے قوم پرست امیدوار نامزد کرنے کے لئے ایک کانگرس پارلیمنٹری بورڈ جو کہ ۲۵ اصحاب پر مشتمل ہوگا منظوری دی گئی ہے۔ یہ فیصلہ جات ایسے اہم ہیں۔ کہ ان سے ملک کی آئندہ سیاسیات میں اہم انقلاب کی توقع ہو سکتی ہے۔ کیونکہ جب قوم پرست اصحاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوں گے۔ تو یہ لازمی ہے۔ کہ اسمبلی میں جان آ جائے گی۔ اور اپوزیشن کے مضبوط ہونے کی وجہ سے سرکاری ممبران بھی اپنی ذمہ داری کو زیادہ محسوس کرنے لگ جائیں گے

اور یہ سوچنے کے لئے مجبور ہوں گے۔ کہ جہاں پہلے ان کو سوئے ہوئے رفقا سے کام کرنا پڑتا تھا۔ وہاں اب جاگتے ہوئے مساعدین کے آگے جواب دہ ہونا پڑے گا۔

کانگرس کا کھلا اجلاس

پٹنہ میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا جو اہم اجلاس ہوا ہے۔ اس نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے۔ کہ تین ماہ کے اندر اندر کانگرس کا کھلا سیشن کیا جائے۔

جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ مذکورہ کمیٹی کو جسے حکومت نے گزشتہ اسمبلی کے ایام میں خلاف قانون قرار دیا ہوا تھا۔ اپنا اجلاس منعقد کرنے سے کسی نے نہیں روکا۔ تو ہم قدرتی طور پر یہ نتیجہ نکالنے کے لئے مجبور ہیں۔ کہ کانگرس کے کھلے اجلاس کے انعقاد میں بھی کوئی مزاحم نہ ہوگا۔ کانگرس کی مشینری عملی طور پر تین سال سے معطل ہے۔ اب اس اجلاس کے ساتھ وہ باقاعدہ کام کرنے لگ جائے گی۔

اس کھلے سیشن کے کرنے کی اس لئے بھی اشد ضرورت ہے۔ کہ سول نافرمانی کی بجائے کوئی دوسرا پروگرام ملک کے سامنے رکھا جا سکے۔ اس سلسلہ میں یہ جاننا موجب مسرت ہے۔ کہ شریمتی سروجنی نیڈو کی دعوت پر کانگرس کا مذکورہ اجلاس اگلے ماہ اکتوبر میں بمقام بمبئی منعقد ہوگا۔ اور کانگرس ورکنگ کمیٹی نے ۲۱ مئی کی صبح کے اجلاس میں ملک کو ہدایت کی ہے۔ کہ تمام پراونشل کانگرس کمیٹیوں کے لئے لازمی ہے۔ کہ بمبئی کانگرس کی استقبالیہ کمیٹی کو کانگرس کی صدارت کے لئے نام تجویز کر کے ۵ ستمبر ۱۹۳۴ء سے پہلے پہلے بھیج دیں۔ کانگرس کے کھلے اجلاس کا ہونا ازبس ضروری ہے۔ اور اس سے ملک میں نئی جاگرتی کے آ جانے کی پوری توقع ہے۔ اس لئے ہمیں انتظار کرنی چاہئے۔ کہ ملک اس اجلاس کو ہر پہلو سے کامیاب اور شاندار بنانے کی کوشش کرے گا۔

مہاتما گاندھی کا ستیہ آگرہ

پٹنہ میں نہ صرف کانگرس ورکنگ کمیٹی نے بلکہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے مہاتما گاندھی کے لئے اتنی رعایت منظور کر لی ہے۔ کہ ان کا سول نافرمانی کرنے کا حق بدستور قائم رہے گا۔ اس سلسلہ میں یہ جاننا موجب دلچسپی ہوگا۔ کہ مہاتما جی نے حال ہی میں پریس کے ایک نمائندہ کو جواب دیتے ہوئے بتلایا ہے۔ کہ میں آپ کو نہیں بتلا سکتا کہ میں کس طرح ستیہ آگرہ کروں گا۔ کیونکہ میں خود بھی یہ نہیں جانتا۔ لیکن جہاں تک تاریخ کا تعلق ہے۔ یہ اسی دن مقرر ہو گئی تھی۔ جب مجھے یرودا جیل سے نکالا گیا تھا۔ کانگرس کے جو لیڈر پٹنہ سے واپس آئے ہیں۔ ان سے تبادلۂ خیالات کرنے پر یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ ۱۳ اگست کے بعد جبکہ مہاتما جی کا "ہریجن برت" ختم ہو جائے گا۔ تو وہ ستیہ آگرہ کر کے جیل چلے جائیں گے۔

مہاتما جی کا یہ مسلمہ حق ہے۔ کہ وہ ستیہ آگرہ کریں۔ لیکن ملک اور قوم کی توقعات اور ضروریات جن کو پٹنہ میں پاس شدہ پرستاوؤں نے جنم دیا ہے۔ مہاتما جی سے یہ پرزور مطالبہ کرتی ہیں۔ کہ وہ ۱۳ اگست کے بعد کسی قسم کا ستیہ آگرہ نہ کریں۔ اب یہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ بھی ایسی کوشش کرے۔ جس سے مہاتما جی کے ستیہ آگرہ کرنے کے لئے یہ دوبارہ کسی قسم کی آزمائش سے دوچار نہ ہونا پڑے۔

کانگرس پارلیمنٹری بورڈ

انتخابی مہم میں کودنے اور اسے سر کرنے کے لئے ۲۵ اصحاب پر مشتمل جو کانگرس پارلیمنٹری بورڈ قائم کیا گیا ہے۔ ہم اس کا ہردیہ سے سواگت کرتے ہیں۔ اور اس کی کامیابی کے لئے پرارتھنا کرتے ہیں۔ لیکن پیشتر اس کے کہ یہ بورڈ اپنا کام شروع کرے۔ ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اس بورڈ میں ہر صوبہ کے ایسے نمائندے لئے جائیں۔ جن کی ذات میں اس صوبہ کے جملہ قوم پرست اصحاب کو خواہ وہ داخلۂ کونسل کے حق میں ہوں یا نہ ہوں۔ پورن اعتماد ہو۔ کیونکہ اگر اس بورڈ کی ممبری کے لئے ایسے اصحاب کو نامزد کیا گیا۔ جن پر قوم پرستوں کے کسی طبقہ کو وشواس نہ ہوا۔ تو ان کی بورڈ میں موجودگی کانگرس کو سخت مہنگی پڑے گی۔ اور نامزد امیدواران کی کامیابی کے راستہ میں حائل ہوگی۔

ہم چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے کانگرسی دوست ہمارے اس مشورہ پر عمل کر کے کانگرس کے وقار کو قائم رکھ کر آزادی کے دشمنوں کو بتلا دیں۔ کہ کانگرس نہ صرف سارے ملک کی نمائندہ جماعت ہے۔ بلکہ ایک ایسی واحد انجمن ہے۔ جس کے ساتھ مصالحت کرنے سے ہی حکومت ہندوستان کی سیاسی الجھن کو سلجھا سکتی۔

تنظیمی لیڈر

کانگرس ورکنگ کمیٹی نے اپنے ۲۱ مئی کے اجلاس میں مختلف اصحاب کو یہ اختیارات دئے ہیں۔ کہ وہ اپنے اپنے صوبہ میں کانگرس کمیٹیوں کی از سر نو تنظیم کریں۔ ان میں دہلی۔ پنجاب اور صوبہ سرحد کے حصہ میں سردار سردول سنگھ جی کویشر آئے ہیں۔ کویشر مہودے کو پنجاب، سرحد اور دہلی پرانت کا تنظیمی لیڈر بنانا جہاں قرین مصلحت ہے۔ وہاں ان کو اپنے فرائض کی بجا آوری میں مدد دینے کے لئے یہ بھی اشد ضروری ہے۔ کہ ان کی خدمت میں یہ بھی عرض کیا جائے۔ کہ وہ اپنی سہایتا کے لئے اپنے علاقہ کے ایسے اصحاب کو اپنا رفیق نامزد کریں۔ جو کہ مختلف جماعتوں کے مفاد کے نہ صرف محافظ بننے کے ہی اہل ہوں۔ بلکہ ان جماعتوں کے نشر و اشاعت اس پاتر بھی ہوں۔ کہ تنظیم کے معاملہ میں دیانت دار اراکین کا تعاون بھی حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔

ستیہ آگرہی قیدیوں کی رہائی

اب جب پٹنہ میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے بھاری کثرت سے نہ صرف سول نافرمانی کو ترک کر دیا ہے۔ بلکہ داخلۂ کونسل کی حمایت کر کے کانسٹی ٹیوشن کو صحت بخش طریق سے عملی جامہ پہنانے کا تہیہ کر لیا ہے۔ تو اس امر کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ کہ حکومت بھی اپنے دل کی تبدیلی کا کچھ نہ کچھ ثبوت دے۔ اور وہ یوں کہ وہ نہ صرف سارے جابرانہ قوانین کو جو کہ اس نے گزشتہ تین سال میں پاس کئے ہیں۔ واپس لے۔ بلکہ ستیہ آگرہ اندولن کی وجہ سے اس نے جن اشخاص کی آزادی کو سلب کیا ہوا ہے۔ ان کو بھی شہریت کے حقوق سے آزادانہ طریق پر فائدہ اٹھانے کا موقعہ دے۔ اس منزل پر ایک بھی ستیہ آگرہی قیدی کا برطانوی جیل میں رہنا نہ صرف قابل اعتراض ہے۔ بلکہ فضا کو زیادہ مکدر بنانے کا موجب ہے۔ اس لئے یہ امید رکھنی چاہئے۔ کہ کانگرس کی مصالحت کوشی کی پالیسی کی قدر کرتے ہوئے حکومت بھی اپنے دل کی تبدیلی کا ثبوت دینا ضروری سمجھے گی۔

مقدمہ سازش لاہور کا ڈراپ سین

مقدمہ سازش لاہور کا ڈراپ سین ہو گیا۔ آنریبل جسٹس تنور دیپ سنگھ اور جسٹس کرمی نے ۲۱ مئی کو ڈیڑھ گھنٹے تک دوبارہ اپیل کا فیصلہ سناتے ہوئے ایک ملزم کی سزائے پھانسی کو عمر قید میں تبدیل کر دیا۔ اور ایک پھانسی کی سزا والے کو صاف بری کر دیا۔ ۹ ملزموں کی اپیلیں نامنظور کیں۔ اور ۲ کی سزا میں تخفیف کر دی۔ الغرض عدالتِ عالیہ نے دو ملزموں کو پھانسی کے تختہ سے بچا لیا۔ یہ فیصلہ ایسا نہیں ہے جس پر ہم ہائی کورٹ کو مبارکباد دے سکیں۔ اگر ہائیکورٹ زیادہ فراخدلی سے کام لیتی۔ سارے ملزم نوجوانی کا خیال کر کے انہیں ذہنی اصلاح کا موقعہ

اسلامی جمعیتہ اقوام

اُدھر مغرب کی سرمایہ پرست طاقتوں نے اپنی ایک خود ساختہ لیگ بناکر دنیا میں اندھیر مچا رکھا ہے۔ اُدھر ان کی دیکھا دیکھی اب مسلم فرمانروایان کو بھی یہ سوجھی ہے۔ کہ وہ اپنی ایک علیحدہ اسلامی لیگ بناکر دم لیں۔ چنانچہ انگورا کی ایک خبر مظہر ہے کہ شاہ رضا خان پہلوی شاہ ایران اسی ماہ ترکی تشریف لے جا رہے ہیں۔ تاکہ مشرقِ وسطیٰ کی اسلامی حکومتوں کے باہم متحد ہونے کے متعلق وہاں جاکر غازی مصطفیٰ کمال پاشا سے مشورہ کریں۔ اور ایک ایسی جمعیت بنائیں۔ جس میں ایران۔ ترکی۔ عراق۔ شام۔ حجاز۔ نجد اور مصر وغیرہ سب شامل ہوں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں طہران اور انگورا کے مابین ایک عرصہ سے سیاسی گفتگو کا سلسلہ جاری تھا۔ مغربی سرمایہ پرست طاقتوں کی لیگ تو بن چکی۔ اب اگر اسلامی فرمانروایان کی مذکورہ سرگرمیاں جاری رہیں۔ تو ایک اسلامی جمعیتہ اقوام بھی بن جائے گی۔ لیکن سخت افسوس کا مقام ہوگا۔ اگر ہندو۔ بودھ اور دوسری ایشیائی اقوام کی کوئی اپنی زبردست لیگ نہ بنی۔ اگر جاپان اور چین اس معاملہ میں کوئی باہمی سمجھوتہ کرلیں۔ تو وہ اس پہلو میں زیادہ مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

عُرس ہے یا مذاق؟

بعض مسلمان کس کس قسم کی خرافات کے قائل ہیں۔ اگر اس بات کو جاننا چاہو۔ تو ان کے پیروں کے عُرسوں کا ملاحظہ کرو۔ ریاست بہاولپور کے ایک مقام چنن پیر پر جو نظارے دیکھنے میں آتے ہیں۔ ان کا حال اخبار "اہلحدیث" امرتسر میں یوں شائع ہوا ہے:۔

"یہ مقام صحرائے ریگستان میں ہے۔ جو چولستان یا روہی کے نام سے نامزد ہے۔ یہاں ریت کے ایک ٹیلے کے گرداگرد جھنڈیاں رکھی ہوئی ہیں۔ موسم بہار میں علی الترتیب سات جمعہ تک لاکھوں کی تعداد میں مرد و زن بمعہ اہل و عیال وہاں زیارت کو جاتے ہیں۔ اور ٹیلہ کے گرد دوزانو بیٹھے اپنی حاجات طلب کرتے ہیں۔ درختوں کے ساتھ چیتھڑے باندھتے ہیں۔ تاکہ حاجت ملے۔ صبح کو ہزاروں کی تعداد میں جانور اس ٹیلہ کی نیاز چھُری کے گھاٹ اُترتے ہیں۔ پھر نقشہ ہم کہ ایسے موقعہ پر بے حیائی کا کیا حساب؟"

("اہلحدیث" ۱۰ر مئی ۱۹۳۳ء)

کہاں ہیں یہ مسلمان جو یہ دعوے کرتے پھریں...

حقیقت یہ کہ مسلمان خالص توحید کے قائل ہیں۔ اور شرک کو گناہِ عظیم سمجھتے ہیں۔ ریگستانی ٹیلہ کے پاس جاکر دوزانو بیٹھنا اور اپنی حاجات طلب کرنا ہی اگر موحد کہلانے کا ثبوت ہے۔ تو ہم ویدک دھرمیوں کا ایسی توحید کو دور سے ہی سلام ہے۔

اسلامی اللہ میاں کا الٹا انصاف

ہم ویدک دھرمی تو یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ پرماتما ہر ایک جیو کو اُس کے کرموں کا پھل دیتا ہے۔ لیکن مذہبِ اسلام اللہ میاں کے جس انصاف کی پردہ دری کرتا ہے۔ وہ عجیب ہی قسم کا انصاف ہے۔ چنانچہ آنحضرت محمد صاحب فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"وعن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامتہ دفع اللہ الی کل مسلم یہودیا او نصرانیا فیقول ھذا فکاکک من النار۔ رواہ مسلم"

ترجمہ:۔ ابو موسیٰ نے کہا کہ کہا آنحضرت صلعم نے کہ جب قیامت کا دن ہوگا۔ کہ خدا ہر مسلمان کو ایک یہودی یا ایک عیسائی حوالہ کرے گا۔ اور کہے گا۔ کہ یہ دوزخ کی آگ سے تمہارے لئے چھٹکارا ہے۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۴۸۵ مجتبائی)

اس کا مطلب یہ کہ دنیا میں گناہ تو مسلمان کریں گے۔ اور قیامت کو یہودی اور عیسائی اُن کے عوض دوزخ میں ڈال دئے جائیں گے۔ اسے ہی کہتے ہیں:۔

"نانی خصم کرے۔ دوہتے کو چٹی"

گورونانک دیو کا دوسرا وِواہ

جہاں تک ہم نے تاریخ کا مطالعہ کیا ہے۔ ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ گورونانک دیو جی نے صرف ایک ہی وِواہ کیا تھا۔ لیکن جس وقت ہم نے اخبار "نور" قادیان کا ۲ر مئی ۱۹۳۳ء کا پرچہ پڑھا۔ تو ذیل کی سطور دیکھ کر ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی:۔

"آپ نے اپنی دوسری شادی بھی ایک مسلمان گھرانے میں کی تھی جس سے دو لڑکیاں پیدا ہوئی تھیں۔ پہلی بیوی سے بھی اولاد پیدا ہوئی تھی۔ جس کی نسل آج تک چلتی ہے"

گورونانک دیو پر یہ اتہام تراشنا کہ انہوں نے ایک مسلمان گھرانے میں شادی کی تھی۔ سکھوں کے دھارمک جذبات کو زخمی کرتا ہے۔ کاش ہمارے مرزائی دوست گورونانک دیو کو مسلمان مشتہر کرنے کے لئے اس قسم کے شرانگیز پراپیگنڈا سے اجتناب کریں۔ اور ہندوؤں اور سکھوں کی دل آزاری...

سے سامان پیدا کرکے نسلی تنفر کے پھیلانے کے مرتکب نہ بنیں۔

بھگوان کرشن کی توہین

ہمارے مرزائی دوستوں کے حوصلے بہت بڑھ گئے ہیں۔ چھوٹے مرزا نے پہلے تو گورونانک دیو کو مسلمان مشتہر کرنے کی ناپاک کوشش کرکے سکھوں کی دل آزاری کی۔ اب بڑے مرزا کے چیلے چانٹے آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اخبار "لائٹ" کے ۱۶ر مئی کے پرچہ میں ایک سائل کے سوال کا جواب دیتے ہوئے ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"بھگوان کرشن مسلمان تھے۔ اور ہندو نہیں تھے"۔ ("لائٹ" ۱۶ر مئی صفحہ ۷)

اگر "لائٹ" کے فاضل ایڈیٹر ساتھ ہی یہ لکھ دیتے کہ کرشن بھگوان نہ صرف زبانی مسلمان تھے۔ بلکہ ساتھ ہی اسلامی نماز بھی ادا کیا کرتے تھے۔ اور حج کرنے بھی جایا کرتے تھے۔ اور روزہ بھی رکھا کرتے تھے۔ تو وہ اپنی مرزائیت کا حق پورا پورا ادا کر دیتے۔ اور یونہی سربازار رسوائی مول نہ لیتے۔ ہم ایڈیٹر صاحب کو یہ بتلانا چاہتے ہیں۔ کہ بھگوان کرشن تو نہ اسلام سے واقف تھے۔ اور نہ بانیٔ اسلام کے نام سے آگاہ۔ وہ تو ایک سچے ویدک دھرمی تھے۔ اور اسی دھرم کا آچرن کرتے رہے۔ ان کو مسلمان کہنا ہندوؤں کی انتہائی دلآزاری کرنا ہے۔

روح کی پیدائش

قادیان کے مرزائیوں کا سرکاری گزٹ "الفضل" مسئلہ حقیقتِ روح کے متعلق بحث کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ:۔

"اسلامی تعلیم کے ماتحت روحِ انسانی جسم میں کہیں باہر سے نہیں آتی۔ بلکہ رحمِ مادر میں ہی جسمِ انسانی کی پرورش کے ساتھ ساتھ پیدا کی جاتی ہے"۔

("الفضل" ۱۷ر مئی ۱۹۳۳ء)

عجیب معاملہ ہے۔ ہمارا مرزائی معاصر تو روح کو انسان کی پرورش کے ساتھ ہی پیدا شدہ مانتا ہے۔ لیکن مذہبِ اسلام تو انسانی پیدائش سے پہلے ہی روح اور خدا کی بحث کرکے دم لیتا ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے۔ تو کس طرح الست بربکم قالو بلیٰ کی بحث کا ڈرامہ رچا گیا تھا۔ یعنی خدا نے روح سے پوچھا۔ کہ "میں تیرا رب ہوں"۔ تو روح نے جواب دیا۔ "ہاں تو ہی ہے"۔

سوال و جواب ہی ظاہر کرتے ہیں۔ کہ روح تو من امر ربی ہے۔ اور نہ ہی رحم مادر میں جسم انسانی کی پرورش کے ساتھ پیدا کی جاتی ہے۔ بلکہ وہ ازلی اور ابدی ہے۔ اور ابتدائے آفرینش سے پہلے اللہ میاں سے Dialogue کرنے میں مصروف تھی۔

قادیانی حکومت

بڑے مرزا اپنی زندگی میں گورنر جنرل بننے کے خواب دیکھتے چلتے بنے۔ صاحبزادہ کمانڈر انچیف بھی بن چکے۔ خواہ خواب میں ہی بنے۔ ابھی ان خود ساختہ عہدوں کے زخم مندمل نہیں ہوئے۔ بلکہ سنا ہے کہ قادیان میں ایک نو منزلہ حکومت قائم ہو گئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس حکومت کی نو منزلوں کا درشن کرنا ہو۔ تو وہ ہم سے پہلے ان نو منزلوں کے نام سن لے۔ اور پھر قادیان میں جاکر ان کا طواف بھی کرے۔

پہلی منزل میں وہ ناظرِ اعلیٰ قادیان کا وسیاسی دربار دیکھے گا۔ جیسا کہ یونہ میں سرہٹ پیشوا کا ہوتا تھا۔ پھر اسے ناظرِ تصنیف قادیان سے دو چار ہونا پڑے گا۔ اس کے بعد وہ ناظرِ تبلیغ قادیان سے ملے گا۔ جب وہاں سے فارغ ہوگا۔ تو پھر ناظم بہشتی مقبرہ۔ ناظر امورِ عامہ۔ ناظرِ تعلیم۔ ناظر بیت المال۔ ناظر خارجہ اور ناظم جائداد سے ملاقی ہوگا۔ اس حکومت کا معجزہ یہ ہے کہ باقی حکومتوں کو خواہ وہ شخصی ہوں یا جمہوری۔ صرف آٹھ ہی وزارتیں ہوتی ہیں۔ لیکن بلحاظ سے اس قادیانی حکومت کے۔ اس کی آٹھ نو وزارتیں ہیں۔ اور وہ بھی قادیان کے رجسٹری خانہ کی ساختہ عجائبات۔

ریویو — "دویہ درپن"

سمپادک:۔ شری پنڈت پورنچندر جی ایڈووکیٹ نارائن گڑھ۔ پرکاشک:۔ گرینٹی اوشدھالیہ مائی تھان آگرہ۔ قیمت ایک روپیہ۔ ضخامت ۲۲۸ صفحے۔

رشی دیانند کے جیون اور ان کے مشن کی دویتا روپ اور لوک پریتا کی چھاپ جنتا کے ہردیہ پر اتنی گہری لگی ہے۔ کہ کاغذ کے پرشٹوں پر اس کا دِگ درشن کرانا اسمبھو سا ہے۔ کاغذ پر تو اس چھاپ کی جھلک کا کچھ آبھاس ماتر ہو ہی سکتا ہے۔ یہ سنت پستک میں اسی پرکار کی جھلک کو کیندر میں بھونے کا یتن کیا گیا ہے۔ آریہ سماجی اور غیر آریہ سماجی مہانو بھاؤں نے سمے سمے پر رشی دیانند کا جو گن گان کیا ہے۔ انکے پشپت چرنوں پر جو شردھانجلی ارپت کی ہے۔ اور آریہ سماج کے سمبندھ میں جن آلوچناتمک سمتی کا پرکاش کیا ہے۔ انہی میں سے کچھ ایک کا اس پستک میں سنگرہ کیا گیا ہے۔ ان مہانو بھاؤں میں دیش ودیش کے بڑے بڑے پنڈت، نیتا، کوی، ...مہاپُرش کے وِدوان دھرم پرچارک، دھرم ایڈیٹر، ... مہاراجہ اور راج رشی وشیاد سمان ہیں۔ مہاراشٹر...

اسلامی جگت پر ایک سرسری نظر

ہر ایک انسان ایک نہ ایک دن ضرور اس جہان سے کوچ کر جاتا ہے۔ لیکن یہ عجیب معاملہ ہے۔ کہ اس بات کو جانتے ہوئے بھی وہ موت کے نام سے بہت ڈرتا ہے۔ بلکہ بلا وجہ کا نپتا ہے۔ اور اتنا نہیں سوچتا کہ جب موت نے ایک دن آ دبانا ہی ہے۔ تو پھر اس سے ڈرنے کے کیا معنی؟

پچھلے دنوں یہ افواہ گرم ہوئی تھی۔ کہ امام یمن کو ان کے باغی سپاہیوں نے قتل کر دیا ہے۔ اب یمن کے دارالخلافہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ امام مذکور اس افواہ پر بہت سے غیظ و غضب کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور جن لوگوں نے آپ کی موت کی افواہ اڑائی تھی۔ ان کو کوس رہے ہیں کہ اُنہوں نے آپ کو چلتے جی ہی کیوں مار دیا؟ وہ تو اپنی سرگرمیوں میں باقاعدہ مصروف ہیں۔ اور اپنی سلطنت کے تحفظ کی طرف پوری توجہ دے رہے ہیں :۔

امام صاحب جس مرنے سے ڈرتے ہیں۔ وہ ایک غیر متوقع بات نہیں ہے۔ ہاں اگر وہ اپنے آپ کو لافانی سمجھتے ہیں۔ تو علیحدہ امر ہے۔ لیکن ہماری طرف سے وہ اپنی تسلی کر لیں۔ کہ خواہ اُن کے مخالف اُن کو مار بھی دیں۔ ہمارا ویدک دھرم اتنی طاقت رکھتا ہے۔ کہ وہ آپ کو مرنے کے بعد بھی دوبارہ کسی انسانی چولا میں جنم دے کر آپ کو اس قابل بنا دے گا۔ کہ آپ اپنے دشمنوں سے اپنا انتقام لینے کے قابل ہو سکیں :۔

افغانستان میں آج کل اسلامی شریعت کا پورا پورا راج ہے۔ اور شریعت کی رسی وہاں اتنی دراز ہو چکی ہے۔ کہ افغانستان کی موجودہ پدرانہ حکومت نے اپنے ملک میں رہنے والے یہودیوں کی نقل و حرکت پر پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ اور ان پابندیوں کی وجہ سے وہ سرکار سے اجازت لئے بغیر کابل سے باہر نہیں جا سکتے۔ اور نہ ہی قندھار کی سمت جنوبی اور سمت مشرقی کی طرف جا سکتے ہیں۔ ان پابندیوں کو دیکھ کر ہمیں تو یہی خیال آتا ہے۔ کہ آج کل فرعون کی روح افغانستان پر حاوی دستولی ہے۔ اور وہ نہیں چاہتی۔ کہ بنی اسرائیل اس کی گرفت سے آزاد ہو کر کہیں خروج کریں :۔

اگر کوئی غیر مسلم یہ جاننا چاہے۔ کہ مسلمانوں کی موجودہ مصائب کی کیا وجہ ہے؟ تو وہ کسی غیر مسلم سے پوچھنے کی بجائے حجاز کے موجودہ حکمران سے پوچھ لے۔ جنہوں نے پچھلی عید کے موقعہ پر کہا ”مسلمانوں کے افلاس کی ذیل کی تین وجوہات بتلائیں۔ جن میں سے پہلی یہ ہے۔“ اول ہم مسلم بادشاہ ہیں“ (”سالار“۔ بمبئی)

ممکن ہے شاہ حجاز یہ فتوے اپنے ذاتی علم کی بنا پر دے رہے ہوں۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے۔ ہمارے لئے یہ باور کرنا مشکل ہے۔ کہ ایران۔ ترکی اور نجد کے موجودہ فرمانروا ایسے ہی ہیں جیسے کہ وہ اپنی زبانِ مبارک سے فرما رہے ہیں۔ ہاں اگر ان کا اشارہ سابقہ شاہ حسین کی طرف ہے۔ تو ہم بھی اُن کی پورے زور سے تائید کرتے ہیں :۔

مولانا ظفر علی کا بھلا ہو۔ وہ کسی نہ کسی نئی تحریک کو چلانے میں کبھی سستی نہیں کرتا۔ حال ہی میں آپ جالندھر تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے مسلمانوں کو ہدایت کی۔ کہ اگر وہ کپورتھلہ کے مسلمانوں کی شکایات کا تدارک کرانا چاہتے ہیں۔ تو انہیں یہ ظاہر کر دینا کے لئے کہ انصاف کا مطالبہ عالمگیر ہے۔ اور صرف چند اشخاص کا نہیں۔ پبلی فنیمن بھیجنی چاہئے۔ ہم معذور ہیں۔ کہ پبلی فنیمن کے لئے مولانا کو کوئی کریڈٹ نہ دیں۔ اور صرف اتنا کہہ دیں۔ کہ وہ آئرلینڈ کے جرنیل اڈونی کی نقل کر رہے ہیں۔ اور کپورتھلہ کو دوسرا آئرلینڈ بنانے کی تیاریوں میں مصروف ہیں :۔

ہندوستان کے ہندو مسلمانوں میں اتحاد کرانے کے لئے جہاں ہندوستان کے سرکردہ نیتاؤں نے مختلف تدابیر بیان کیں۔ وہاں معاصر ”انقلاب“ نے بھی ایک نرالی تجویز پیش کی ہے۔ اور وہ اسکے ہی الفاظ میں شائع کی جاتی ہے :۔

”اگر بفرضِ محال یہ مان بھی لیا جائے کہ مسلم کانفرنس کی قرار داد حقوق کو تسلیم کرنے سے ہندوستان میں مسلم راجیہ قائم ہو جائے گا۔ تو کیا آپ کو یہ احساس نہیں۔ کہ اس کے بعد ہندوؤں اور مسلمانوں میں اتحاد بھی ہو جائے گا جس سے انگریزی راجیہ کی بنیادیں ہل جائیں گی“ :۔

ہمارے لئے ”انقلاب“ کی مذکورہ سطور کو سمجھنا قدرے مشکل ہے۔ اگر اس کے خیال میں ہندو مسلم اتحاد کا یہی طریق ہے۔ تو یہ طریق ایسا ہے۔ جو مرض کو بڑھانے والا ہے۔ اور اس سے کسی فائدہ کی توقع نہیں :۔

”پرکاش“ کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے :۔

پورانک جگت کے عجائبات

قبل ازیں ہم دیوسماج جیسی ناستک منڈلی اور رادھا سوامی ست سنگ کے عجائبات شائع کر چکے ہیں آج پورانک جگت پر ایک سرسری نظر ڈالتے ہیں :۔ (ایڈیٹر)

معاصر ”جاگرت“ لائل پور اپنے ۱۱ مئی کے پرچہ میں ذیل کی سطور شائع کرتا ہے :۔

”صوبہ کے مختلف مقامات سے جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ عوام سناتن دھرمیوں میں نام نہاد برنی ندھی مہاسبھا کے ادھیکاریوں سوامی بھارتی کرشن تیرتھ (شنکر آچاریہ) برہمچاری رگھو ناتھ اور گوسائیں پنڈت گنیش دت آدی کے خلاف غیر معمولی نفرت کا جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔ کیونکہ یہی لوگ ہیں جو کہ پنجاب میں اچھوت ادھار کرنے کے سوال کو لے کر سناتن دھرم کے سنگٹھن کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں“ :۔

معلوم ہوتا ہے کہ پورانک جگت میں اس وقت جو لوگ گڑبڑ مچا رہے ہیں۔ وہ لیڈری کے بھوکے ہیں۔ چنانچہ اخبار مذکور آگے چل کر لکھتا ہے۔ کہ :۔

”ہمارے یہ چند بھائی ہیں کہ اپنی اغراض کے لئے اس سنگٹھن کو تباہ کرنے کے درپے ہیں۔ اور پھر بھی دعویٰ کرتے ہیں سناتن دھرمیوں کی لیڈری کا۔ بھگوان ایسے لیڈروں سے قوم کو بچائے جو کہ شاستروں کی آگیا کا پالن کرنے کی بجائے دنیا کی موجودہ اوستھا کو خاطر میں لانے ہی نہیں۔ کہ ملک کے موجودہ حالات ان سے کیا مطالبہ کرتے ہیں؟ نہ ہی اس بات کی پرواہ ہے کہ سناتن دھرمیوں کی اُنتی کیسے ہو سکتی ہے؟ اُنہیں غرض ہے تو اپنی لیڈری سے۔ اس کے لئے اگر انہیں قوم کو بھی قربان کرنا پڑے تو کوئی پرواہ نہیں“ :۔

پورانک دل میں جو لوگ آج کل اچھوت ادھار اندولن کی مخالفت کر رہے ہیں۔ ان کی حقیقت کو بے نقاب کرتے ہوئے ہمارا معزز معاصر ”جاگرت“ لائل پور لکھتا ہے۔ کہ :۔

”مہاجاتی ان کی ہے۔ جو کہ ذاتی اغراض کی خاطر اس اندولن کی مخالفت کر رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ان لوگوں کو بے نقاب کیا جائے ... سنگٹھن کو ... کہیں بھی یہ لوگ اپنے آپ کو سناتن دھرمیوں کے نیتا کے طور پر پیش نہ کر سکیں۔ اگر اس موقعہ پر ہم نے کمزوری یا لاپرواہی کا اظہار کیا۔ تو اس کا نتیجہ نہایت ہی خطرناک ہوگا“ :۔

ایک غیر پورانک کے لئے چونکہ مذکورہ الزام کی صحت کو قبول کرنا مشکل ہے۔ اس لئے ہمارا معزز ہمعصر زیادہ وضاحت سے کام لیتا ہوا ایک ایسی تازہ لوٹ کا پتہ دیتا ہے۔ جس کا پنڈت اکھلانند سے ارتکاب ہونے والا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے کہ :

”اچھوت ادھار کے مخالف ایجی ٹیشن اچھوت ادھار کی آڑ میں بھولے بھالے سناتن دھرمیوں کا روپیہ کس بے دردی کے ساتھ لوٹ رہے ہیں۔ اس کی تازہ تصدیق اس اپیل سے ہو جاتی ہے جو کہ پنڈت اکھلانند کوی رتن نے اپنے مکان ... میں لکھا ہے۔ کہ میرا مکان بھونچال کی وجہ سے گر گیا ہے۔ چونکہ میں مندر پرویش بلوں کی مخالفت میں لگا ہوا ہوں۔ اس لئے سناتن دھرمی بھائی میرے مکان کی تعمیر کے لئے پانچ ہزار روپیہ بھیجیں۔ دوسرے معنوں میں اُنہوں نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ بلوں کی مخالفت کے عوضانہ میں انہیں پانچ ہزار روپیہ دیا جائے“ :۔

سوال ہوتا ہے۔ کہ کیا پنڈت اکھلانند جی جنہوں نے مذکورہ اپیل کی ہے۔ اپاہج ہیں یا قلاش؟ اس پر ہمارا ہمعصر ذیل کی روشنی ڈالتا ہے :۔

”اول تو مانا نہیں جا سکتا۔ کہ آپ روبی چند جی کا سارا وقت ان بلوں کی مخالفت میں لگتا ہے ہیں۔ اگر اسے تسلیم بھی کر لیا جائے۔ تو اس صفت کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ اس کا معاوضہ انہیں مل رہا ہے۔ کس طرح؟ اس پر روشنی ڈالنے کی فی الحال ضرورت نہیں۔ لیکن اس کے باوجود ۵ ہزار ڈیمانڈ کیا جا رہا ہے۔ یہ لوگوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالنا نہیں۔ تو اور کیا ہے؟ اگر پنڈت جی غریب ہوتے۔ تو شاید کوئی اس اپیل کر سکنے کے لئے انہیں حق بجانب بھی ٹھہرا دیتا۔ مگر جب ایک دنیا جانتی ہے۔ کہ وہ کافی جائداد کے مالک ہیں اس صورت میں سرگرمیوں کی بدولت وہ کبھی خسارہ ...

دھرم سُوتروں میں اچھوتوں کا درجہ

(لیکھک شری پت شری رام جی "مت")

ہندوؤں کی دوسری پراچین پستکوں کی بجائے دھرم سُوتروں تھا براہمن گرنتھوں میں سب سے پریم پُوروک سمانتا کا ویوہار کرنے کا آدیش ہے۔ دھرم سُوتروں کے بھی یہی پرچن ہیں۔ کہ شُودر بھی تک ہیں۔ جب تک وہ سرشیشٹ کرموں سے ومکھ ہیں تھا جب وہ سرشیشٹ کرم کرنا آرمبھ کر دیتا ہے۔ تب وہ اُوچیہ ورن میں گنا جانے لگتا ہے۔ ان پستکوں میں کرم ہی پردھان ہیں۔ کرم کا ہی سروتر سامراجیہ ہے۔ جنم سے کسی کو چھوت یا اچھوت سمجھنے کی بھتی دھرم سُوتروں میں نہیں ہے۔ آگے کچھ ایسے ہی پرمان دئے جائیں گے۔ جن سے اچھوتوں کے پرشن پر پرکاش پڑے گا۔

शूद्राणामदुष्ट कर्मणामुपनयनम्॥ पारस्कर भा० २।५

ارتھات سداچاری شُودروں کا یگیوپویت سنسکار کرنا چاہئے۔ اسی پرکار:-

अन्तविधे वा शूद्राय। आपस्तंब धर्म सूत्र अ० २।१४।४१

ارتھات گُورو کے گھر میں رہنے والے شُودر کا شُودر تو لپت ہو جاتا ہے۔ ایسے شُودر جن کا شُودر تو لپت ہو گیا ہے۔ آریوں کے یہاں سب کام کرتے تھے۔ بھوجن بنانے کا کام بھی شُودر ہی کرتے تھے۔ اور سب لوگ اُن کے ہاتھ کا تھا اُن کے گھر کا بنا ہُوا اَنّ گرہن کرتے تھے۔ چنانچہ اَنّ کیول اُنہی کا سمجھا جاتا تھا۔ جو بہت ہی دُشٹ بُدّھی کے ہوتے تھے۔ جن میں بالکل صفائی نہ تھی۔ اور دُور آچاری اور اکلنشیہ تھے۔ سادھارن تا شُودروں کا بھوجن گراہیہ سمجھا جاتا تھا۔ دیکھئے:-

क आश्याग्न ॥२॥ य ईप्सेत इति काण्व:॥३॥ पुण्य इति कौत्स:॥४॥ य: कश्चिद् दद्यादिति वार्ष्यायणि:॥५॥ शुद्धा भिक्षा भोक्तव्या एक कुणिकौ काण्वकुत्सौ तथा पुष्करसादि:॥७॥ सर्वोपेतं वार्षायणीयम॥८॥ पुण्यस्य ईप्सतो भोक्तव्यम॥९॥ यत: कुतश्च अभ्युद्यतं भोक्तव्यम॥१०॥ पुण्यस्याप्यनीप्सतो भोक्तव्यम॥११॥ नाऽविघोण पूर्वमिति हारित॥१२॥ आपस्तंब धर्म सूत्र १।६।१६

کس کے گھر کا اَنّ بھکشن کرے۔ کنُو جی کا مت ہے کہ جو ایسی اچھا کرے۔ اُس کے گھر کا اَنّ بھکشن کرنا چاہئے۔ کوتس کا کتھن ہے کہ جو سداچاری ہے۔ اُس کے گھر کا اَنّ کھانا چاہئے۔ وارشیاینی کا کتھن ہے۔ کہ جو کوئی دے۔ اُسی کے گھر کا اَنّ کھانا چاہئے۔ ایک کنک کُتس کنو اور پُشکر

سادی کا مت ہے۔ کہ شُدھ اَنّ کو ہی گرہن کرنا چاہئے۔ وارشیاینی کے کتھن انوسار سب کے گھر کا لینا اُچت ہے۔ تھا جو سداچاری اور دینے کی اچھا والا ہو۔ اُسی کے گھر کا بھوجن کرو۔ سلیہ جاری ہونے پر بھی جو سمان پُوروک بھوجن نہ دے۔ اُس کا اَنّ مت کھاؤ۔ ہریت جی کا مت ہے۔ کہ بنا بلائے بھوجن نہ لینا چاہئے۔ ایک ستھان پر لکھا ہے کہ:-

सर्वं वर्णानां स्वधर्मे वर्तमानानां भोक्तव्यम। शूद्रवर्ज्य मित्येके॥१३॥ तस्यापि धर्मोपनतस्य॥१४॥ आपस्तंब धर्म सूत्र १।६।१८।

ارتھات سب دھرم کے انوسار چلنے والے سب ورن والوں کا اَنّ کھانا چاہئے۔ پرنتو کئی لوگوں کا مت ہے۔ کہ شُودروں کا نہیں۔ پرنتو یدی وہ بھی دھرماتما ہو۔ تو اُس کا بھوجن کرنے میں ہانی نہیں ہے۔ تب کس کا بھوجن نہ کرنا چاہئے؟ اس کا ورنن کرتے ہوئے ایک ستھان پر لکھا ہے کہ:-

अप्रयतोपहृतमन्नं अप्रयतं न तु अभोज्यम॥२१॥ अप्रयतेन शूद्रेण उपहृतमभोज्यम॥२२॥ दास्या वा नक्तमाहृतम॥३१॥

اپوتر ویکتی کا لایا ہُوا اَنّ اپوتر ہے۔ پرنتو ابھوجیہ نہیں ہے۔ اسوچھ شُودر کا لایا ہوا اَنّ ابھوجیہ ہے۔ اسی بھانتی داسی یدی راتری میں بھوجن لاوے۔ تو اُسے ابھوجیہ جاننا چاہئے۔ ارتھات شُودر استری یدی رات کو بھوجن دے۔ تو گرہن نہ کرنا چاہئے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اُس کال میں شُودروں کا اَنّ گرہن کیا جاتا تھا۔ اور شُودر رسوئیے کا کام کرتے تھے۔ نیچے کے سُوتروں میں وہ بالکل ہی سپشٹ ہو گیا ہے۔ پاٹھک دھیان پُوروک وچار کریں:-

आर्या: प्रयता वैश्वदेवे अन्न संस्कर्तार: स्यु:॥१॥ भाषां कासं क्षवथुं इत्यभिमुखो अन्नं वर्जयेत॥२॥ केशानंगं वासश्च आलभ्य अप उपस्पृशेत॥३॥ आर्याधिष्ठिता वा शूद्रा: संस्कर्तार: स्यु:॥४॥ तेषां स पुनाव मनकस:

॥५॥ अधिकमहरह: केशश्मश्रुलोमनखवापनम॥६॥ उदकोपस्पर्शनंच सह वाससा॥७॥ परोचमन्नं संस्कृतं अग्नावधिश्रित्य अद्भि प्रोक्षेत तद्देव पवित्र मित्याचक्षते॥९॥ "आपस्तंब धर्म सूत्र"

ارتھات براہمن کشتری اور ویش ان آریوں کو شُدھ ہو کر وَیشو دیو کے لئے بھوجن بنانا چاہئے۔ اَنّ کے سنمکھ مُنہ کر کے بولنا نہ چاہئے۔ کھانسنا نہ چاہئے۔ تھوکنا نہ چاہئے۔ اور بال شریر یا کپڑے سے ہاتھ لگے۔ تو دھو لینا چاہئے۔ یا آریوں کی سنرکشتا میں شُودروں کو بھوجن بنانا چاہئے۔ وہ اُسی پرکار آچمن کریں۔ اس کے اتِرکت نتیہ بال بنوائیں۔ ناخن کٹوائیں۔ اور وستروں سمیت سنان کریں یا ہر اشٹمی کو بال بنوائیں۔ ایسے شُودروں نے بھوجن آدی آریوں کے پیچھے بنایا ہو۔ تو وہ سویم اگنی پر اُسے دوبارہ سینک لیں۔ پرکھشن کر لیں۔ ایسا کرنے سے وہ بھوجن ایسا پوتر ہو گا۔ کہ دیوتاؤں کے کام بھی آ سکتا ہے۔ پھر اُسے کھانے میں کیا دوش ہو سکتا ہے؟ ایک ستھان میں لکھا ہے۔ کہ گُورو کے پاس رہنے والا شُودر سرشیشٹ ہو جاتا ہے۔ اور گُورو کے بہت سے کاریوں کو کر سکتا ہے۔ لکھا ہے کہ:-

तत्समाहृत्य उपनिधाय आचार्याय प्रब्रूयात॥३१॥ तेन प्रदिष्टं भुञ्जीत॥३५॥ विप्रवासे गुरो: आचार्यकुलाय॥३६॥ तैर्विप्रवासेऽन्येभ्योऽपि श्रोत्रियेभ्य:॥३७॥ आर्याय वा पर्यवदध्यात॥४०॥ अन्तर्धिने वा शूद्राय॥४१॥

ارتھات تینوں کا یگیوپویت سنسکار و اُپنیتوم کرنے کے بعد کرنا چاہئے۔ اس کے بعد وہ ادھیَن کر سکتے ہیں۔ پھر اُنہیں اچھوت کیسے کہا جا سکتا ہے؟

کیول ایلُوش کی کتھا ایتریہ براہمن میں آئی ہے۔ جس سے اُس کال کے اُچیہ تھا نیچ ورنوں کے ویوہار پر پرکاش پڑتا ہے۔ دیکھئے:-

ऋषयो वै सरस्वत्यां सत्रमासत। ते कवषमैलूषं सोमादनयन्। दास्या: पुत्र: कितवोऽब्राह्मण: कथं नो मध्ये दीक्षिष्टेति तं बहिर्धन्वोदवहन्॥ अत्रैनं पिपासा हन्तु सरस्वत्या उदकं मापादिति॥ स बहिर्धन्वोदूढ: पिपासया वित्त एतदपोनप्त्रीयमपश्यत॥ तेवा ऋषयो अमन्यन्त विदुर्वा इमं देवा इमं ह्वयामहे तथेति॥ ऐतरेय ब्राह्मण २।१९

رشی گن سرسوتی کے کنارے پرستان کر رہے تھے۔ اُنہوں نے کوَش ایلُوش کو باہر نکال دیا۔ کیونکہ وہ داسی پُتر جواری تھا ابراہمن تھا۔ اسی کارن وہ رشیوں میں رہ کر دیکھشا گرہن کرنے یوگیہ نہ تھا۔ اُسے ندی کا پانی پینے سے بھی منع کر دیا۔ جب وہ باہر گیا۔ تو اُسے بڑی پیاس لگی۔ اس سمے اُس نے وید کا اپون پتریہ سُوکت دیکھا۔ تب رشیوں کو بڑا آشچریہ ہُوا۔ اُنہوں نے کہا۔ دیوتا اس کے انُوکُول ہیں۔ اس لئے ہم بھی اسے بھیتر بُلا لیں۔ لوگ جب تک کوَش ایلُوش کو شُودر جانتے رہے۔ تب تک ہی اُسے پرتھک کیا۔ مگر جب پتہ چلا۔ کہ یہ تو وِدوان ہے۔ تب اُنہوں نے اُسے تُرنت بھیتر بُلا لیا۔ اور اُوچیہ ورن والوں کے برابر ستھان دیا۔ اس کتھا کا بھی یہی ابھیپرایہ ہے۔ کہ شُدھ گیان کرم کے ابھاو میں منُشیہ شُودر ہوتا ہے۔ تھا جب وہ اچھا گیان پراپت کر لیتا ہے۔ تب وہ سداچاری تھا پوتر ہو جاتا ہے۔ اور وہ اُوچیہ شرینی میں گنا جاتا ہے۔

پاٹھکوں نے دیکھا ہوگا۔ کہ پُورو کال میں شُودروں کی روٹی سب لوگ کھاتے تھے۔ وہ رسوئی آدی بنانے کی سیوائیں کرتے تھے۔ اور آج بھی بھِن بھِن پرکار سے سماج کی بہُمولیہ سیوائیں کرتے ہیں۔ پھر اُن کی سیوا کا پُرسکار یدی ہم اُنہیں اچھوت کہہ کر اُن سے گھرنا کریں۔ تو ہمارے پہلے درجہ کی کرتگھنتا ہوگی۔ منُشیتا کا تقاضا تو یہی ہے۔ کہ اُنہیں برابری کا سمّان دیا جائے۔ اُنہیں ادھیکاروں سے ونچت نہ کیا جائے۔ پرنتو یدی ہم مِتھیا ابھیمان کو نہ چھوڑ کر اُن کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرتے رہیں۔ تو ایک دن اُنہیں اپنے ہاتھ سے کھو دیں گے۔ پھر پچھتانے سے کچھ نہ بنے گا۔ بہت ہو چکا۔ اب چیتنے کا سمے ہے۔

(ادم شم)

خط وکتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (منیجر)

آریہ سماج جنتر کا جنتر اگنی کنڈ

(از شری لالہ دیوا نند جی وکیل۔ بٹالہ)

...دور دراز بھارت ورش ہی نہیں۔ بلکہ امریکہ جیسے ملک کے مہاتما اینڈریو جیکسن ڈیوس نے شروع میں سماج کے متعلق پیشگوئی کی تھی۔ کہ آریہ سماج ہی آریہ سماج روپی اگنی کنڈ کو بجھا دینے کے لئے مختلف مذاہب والوں کے لوگ بے فائدہ ہٹر مچا رہے ہیں۔ ان کی پھونکوں سے یہ متبرک اگنی کنڈ ہرگز نہ بجھے گا۔ بلکہ ان کے حملوں سے یہ اس کی روشنی۔ گرمی اور جیون شکتی بڑھتی جائے گی۔ اور جو لوگ اس پر حملہ آور ہوں گے۔ وہ اسی بھٹی میں بھسم بھوت ہو جائیں گے۔

یہ پیشگوئی قریباً پہلے پچاس برس تک درست ثابت ہوئی۔ مگر بعد ازاں آہستہ آہستہ اس کی رفتار ترقی اس قدر سست معلوم ہونے لگی۔ کہ لوگ اسے آریہ سماج کے تنزل سے منسوب کرنے لگے اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ آریہ سماج کی ترقی کی رفتار گزشتہ دس پندرہ سال سے مدھم ہو رہی ہے۔ نوجوانوں کی اس طرف اب کوئی کشش معلوم نہیں دیتی۔ دیگر مذہبی و غیر مذہبی سنگٹھنوں نے اس کے پروگرام کو اس قدر اپنا چکی ہیں۔ کہ اب آریہ سماج کی کوئی خاص خصوصیت لوگوں کی نظروں میں اس وقت معلوم نہیں دیتی۔

ہمارے وچار میں رشی دیانند نے آریہ سماج کی بنیاد ایسے اصول رکھتے ہیں۔ جو کہ بھارت کو دنیا کا سرتاج بنا سکتے ہیں۔ غلام اچھوتوں کو دنیا کی حکومت عطا کر سکتے ہیں۔ دنیا کی کایا پلٹ سکتے ہیں۔ اور دنیا کے تمام تنازعات سرمایہ داری۔ مزدوری اور مذہبی و سیاسی کو مٹا سکتے ہیں ؛

ہر ایک تحریک کی بنیاد میں اس کے بانی کا ذاتی کیریکٹر ہوا کرتا ہے۔ اس لحاظ سے بھی آریہ سماج سب سے آگے ہے۔ مگر اس فارسی مثل کے مصداق ؎

پدراں نے پرند و ماہ بداں مے پرانند

سوامی دیانند کے شاندار کیریکٹر پر ہی ناز کرنے سے یہ سماج اُنت نہ ہوگا۔ ہمارا دھرم سائنس کے عین مطابق ہے۔ اس میں کسی شخصی شفاعت کی گنجائش نہیں۔ سچائی اور کیول سچائی ہی ہمارا شعار ہے۔ اس میں تمام انسان برابر ہیں۔ دھرم کے معاملات میں کسی جبر یا سختی کا خیال بھی سخت مکروہ خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن قابلِ غور بات یہ ہے۔ کہ دنیا سچائی کے پیچھے خود بخود نہیں لگ جاتی دنیا لیڈروں کے پیچھے پیچھے چلتی ہے۔ عوام کو ایسی سچائی یا خیال کا قائل کرنے کے لئے بے نظیر قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ سوامی دیانند۔ سوامی شردھانند اور پنڈت لیکھرام جی کی قربانیاں آریہ سماج کے لئے قابلِ فخر ہیں۔ ہندو سماج میں ان ہی کے ذریعہ نیا جیون۔ نیا جوش اور نئی بہار کی آمد ہوئی ہے۔ آریہ سماج روپی اگنی کنڈ میں جس قدر بھی قربانیاں ہم دیں گے۔ اسی قدر یہ سماج پھیلے گا۔ اور ذیل میں ہم چند اہم تجاویز ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں :-

۱۔ انسان کی اوسط عمر اس وقت بہت کم ہو چکی ہے۔ ہندوستان میں اوسط عمر قریباً ۲۳ سال ہے۔ اور انگلینڈ میں ۴۰ سال کے قریب۔ ان حالات میں ورن آشرم مریادا کو ٹھیک کرنے کے لئے سب سے پہلی ضرورت یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کے سدگرہستی جن کی عمر ۵۰ سال سے اوپر ہو چکی ہو میدان میں آئیں۔ بجائے اپدیشکوں پر زیر بار ہونے کے اگر پرانے تجربہ کار بزرگ حتی الوسع اپنے علاقوں سے قدرے دوری پر پرچار تعلیم اور سماج سیوا کا کام اپنے ہاتھوں میں لے سکیں۔ تو اس سماج کی حالت چند سالوں میں بہتر ہو سکتی ہے۔ جو لوگ باحیثیت ہوں۔ وہ تو مفت کام کریں۔ دوسروں کو سبھا یا لوکل سماج ان کے گزارہ کے لئے امداد دے۔ لیکن جن لوگوں کے حالات ایسے ہوں۔ کہ وہ گھر کے کام کاج سے فارغ نہ ہو سکیں۔ وہ اپنی اپنی لوکل سماج میں اپنا زیادہ وقت صرف کریں۔ اور ساتھ ہی خانگی معاملات کو بھی چلاتے رہیں ؛

۲۔ تعلیم یافتہ نوجوانوں میں بیکاری کا مرض پلیگ کی طرح بڑھ رہا ہے۔ آریہ سماج کو اس بات کا فخر رہا ہے۔ کہ وہ ہندوستان کی تعلیمی و دیگر مشکلات میں ہمیشہ رہنمائی کرتا رہا ہے۔ ایسے آڑے وقت میں نوجوانوں کی سستی مگر قیمتی خدمات سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اس کا ایک حل یہ ہے۔ کہ تھوڑی سی مذہبی ٹریننگ کے بعد ہر پانچ پرانت یا ایسے علاقوں میں جہاں جنتا آریہ خیالات کی ہو mass educational movement چلائی جائے۔ یعنی عوام کی تعلیم کو اپنے ہاتھوں میں لیا جائے اس کے لئے کار آمد میٹرک تک تعلیم یافتہ نوجوان اس وقت ۱۵-۲۰ روپیہ ماہوار پر اور الف۔ اے پاس ۲۵-۳۰ " " " اس وقت مل سکتے ہیں۔ آریہ سماج کے سنسکاری نوجوانوں کو چند دیہات کا اپدیشک۔ پروہت اور ماسٹر مقرر کیا جائے تو عوام آریہ سماج کی طرف آ جائیں گے۔ اگر دیہاتی اور جنگلی جاتیوں کو آریہ سماج نے اپنے دھرم کا اپدیش نہ دیا۔ تو یہ سماج آئندہ فرقہ وارانہ جنگ و جدل میں ضرور فنا ہو کر رہے گی +

۳۔ دنیا میں بیکاری سے بداخلاقی اور بداعمالی سے قوموں کا تنزل ہوتا ہے۔ ہندو اس وقت بیکار ہیں۔ ان کی کمزوری۔ ان کی بزدلی۔ ان کی سیاسی پس افتادگی کی وجہ بیکاری ہے۔ ہندو ایک دیانتدار مزدور سے بھیک مانگنے والے کو بہتر خیال کرتا ہے۔ یہی ہماری گراوٹ کا ایک بڑا کارن۔ آریہ سماج کے نیتاؤں کو ہندوؤں سے تعاون کر کے cottage industrial سکیموں یعنی صنعت و حرفت کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ جاپان کی مثال آپ کے سامنے ہے۔ "Foreign education career Society" غیر ممالک میں لڑکوں کو صنعت و حرفت کی تعلیم دینے کے لئے سوسائٹیاں بنانی چاہئے۔ وہی لڑکے یہاں آ کر چھوٹے چھوٹے کارخانے کھولیں۔ تو جاپان وغیرہ دیشوں کے مال کی کھپت سے ہندوستان کو نجات ہو ؛

۴۔ کسی زمانہ میں آریہ سماج کے لیڈر تن من دھن اور دھن آریہ سماج پر قربان کر کے ہی لیڈر رہ سکتے تھے۔ اب اس معاملہ کے متعلق آریہ سماج کی حالت قابلِ رحم ہے۔ ہمارے بڑے سے بڑے لیڈروں کو دنیاداری کی اس قدر فکر دامنگیر ہے کہ ان کے دل و دماغ میں آریہ سماج کے لئے جگہ ہی نہیں ہے۔

یہ ایک سوال ہے۔ جو بہت ٹیڑھا معلوم ہوتا ہے۔ اس کا حل اوپر دیا جا چکا ہے کہ جنتا آریہ سماج کے امیر لیڈروں کو ایک طرف ہونے پر مجبور کرے۔ ورنہ آریہ سماج ضرور معطل ہو کر رہے گا ؛

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ؛

(منیجر)

پھلت جیوتش کا جال!

(لیکھک پنڈت وشوناتھ جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

پراچین سمے کا بھارت تمام دیشوں کا گورو تھا۔ یہ ہم ثابت کر چکے ہیں۔ جیوتش ودیا میں بھی اس نے بہت سی ترقی کی تھی۔ اور یہ ودیا بھی دوسرے دیشوں کو سکھائی تھی۔ آریہ لوگ کیول ستیہ ودیا ہی کے اپاسک رہے ہیں۔ اور پرتیکش آدی پرمانوں ہی سے ہر ایک بات کو سدھ کرتے آئے ہیں۔ اس لئے ان کے وچاروں میں توہمات کا کبھی دخل نہیں ہوا تھا۔ پھلت جیوتش بالکل ایک وہم ہے۔ اور دھوکہ کی دوکان ہے۔ ایسے وچاروں کا ان کے مستشک میں کوئی استھان نہ تھا۔ لیکن یونان وغیرہ دیشوں میں دیگر توہمات کے ساتھ پھلت جیوتش نے بھی جنم لیا اور سارے یوروپ میں پھیل گیا۔ اس کے بعد سکندر کے حملہ کے ساتھ بھارت ورش میں بھی اس کا پرویش ہو گیا۔ اس زمانہ میں بھارت ورش میں بدھ مذہب پھیلا ہوا تھا جس کا پرچار یونانیوں پر بھی ہوا۔ اور انہوں نے آخر کار اسے قبول کیا۔ اس کے بدلہ انہوں نے اپنے دیش میں پرچلت مورتی پوجا اور پھلت جیوتش کو جو کہ وہمی طبیعتوں کے لئے اپنے میں ایک خاص دلچسپی لئے ہوئے تھے بھینٹ کئے۔ بودھوں میں پراچین آریوں کی سی ستیہ پر دڑھتا نہ رہی تھی۔ اور طبیعتوں میں مردم پرستی کی وجہ سے توہمات نے بھی دخل کر لیا تھا۔ اس لئے انہیں قبول کرتے ہوئے ذرا سی بھی جھجک نہ ہوئی۔ ادھر ویدک دھرم بھی پورانک دھرم میں تبدیل ہو چکا تھا۔ اور کئی پرکار کے توہمات اس میں پیدا ہو گئے تھے۔ اس لئے اس کھیت میں ان توہمات کے بیجوں کو بھی خوب پھلنے پھولنے کا موقعہ ملا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بھارت ورش ان توہمات میں باقی تمام ممالک سے سبقت لے گیا۔

آپ پوچھیں گے۔ کہ اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ پھلت جیوتش بھارت ورش میں یونان سے آیا۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ پھلت جیوتش کا آدھار بارہ راشیاں ہیں۔ کسی منش کی راشی معزز کوئی گرہوں کا پھل دیش کہا جاتا ہے۔ لیکن پراچین بھارت میں راشیوں کا کوئی حساب نہ تھا۔ ان کی جگہ اٹھائیس نکھشتروں کا حساب چلتا تھا۔ راشیوں کے رواج سے نکھشتروں کے حساب کو بھی ان میں شامل کرنا پڑا۔ اور ایک ایک راشی میں سوا دو دو نکھشتروں کو استھان دیا گیا۔ لیکن اس طرح ایک نکھشتر رہ جاتا تھا۔ آخر پورانک ودوانوں نے راشیوں والے پھلت جیوتش پر لٹو ہو گئے۔ کہ اس کے بدلے انہیں ایک نکھشتر ابھی جت کی قربانی بھی منظور ہو گئی۔ اب بارہ راشیوں میں ۲۷ نکھشتروں کا حساب چلا جاتا ہے۔

نکھشتروں کے متعلق ودوانوں نے حسب ذیل تحقیقات کی ہے۔ چینی بھی نکھشتر مانتے ہیں۔ اپنی زبان میں انہیں سیل (Sieu) کہتے ہیں۔ پارسیوں کی ایک کتاب "بندھیش" میں ۱۲ راشیوں کے علاوہ ۲۸ نکھشتروں کا ذکر ہے۔

البیرونی نے اپنی کتاب "خوارزم" میں سیبویہ والوں کے ۲۸ نکھشتروں کی فہرست دی ہے۔ قدیم اقوام ہندوؤں اور چینیوں میں نکھشتروں کا علم پایا جاتا ہے۔ سنسکرت کتب میں ۲۸ نکھشتروں کا ذکر ہے۔ لیکن اب ابھی جت (अभिजित) نام کا نکھشتر پورواشاڑھ (पूर्वाषाढ़) میں شامل کر کے ستائیس ہی مانے جاتے ہیں۔

مسٹر ویبر صاحب کہتے ہیں کہ چینیوں کو سنہ عیسوی سے چند صدیاں ہی پہلے نکھشتروں کا گیان ہوا۔ کیونکہ چین کی قدیم تاریخ سے صرف اتنا پتہ لگتا ہے کہ شاہنشاہ تاچو کیانگ کے زمانہ میں شمال اور جنوب میں پرم کرانتی کے استھان میں مقرر ہوئے تھے جب دن رات برابر ہوتے ہیں۔ لیکن نکھشتروں کا ذکر کہیں نہیں۔ الف ہومل صاحب پروفیسر اپننگ کی کتاب کا حوالہ دے کر لکھتے ہیں۔ کہ عیسیٰ سے پہلے اہل بابل بھی نکھشتر مانتے تھے۔ لیکن تعداد کا پورا پتہ نہیں۔ غالباً ۳۰ یا ۳۶ نکھشتر مانتے تھے۔ پہلے ۲۴ مقرر کئے گئے۔ بعد میں اور شامل کر لئے گئے۔

بھارتیوں نے بھی ان سے چوبیس نکھشتروں کو لیا اور بعد میں بڑھا لئے۔ آشاڑھ اور بھادرپد بڑھا لئے گئے۔ عربوں نے بھی اہل بابل سے پہلے ۲۴ نکھشتر لئے۔ بعد میں بھارتیوں کو دیکھ کر ۲۷ یا ۲۸ بنا لئے۔ (یہ کیوں نہ کہا جائے۔ کہ اہل بابل اور عرب دونوں نے بھارتیوں ہی سے نکھشتر ودیا سیکھی)۔ چین میں بادشاہ یاؤ کے وقت نکھشتر گیان ہوا۔ لیکن پہلے چوبیس ملے گئے۔ بعد میں اور شامل کئے گئے۔

رگ وید ۸-۲-۸۱۔ یجروید ۹-۸۔ اور اتھرو وید کے ۱۹ ویں کانڈ میں نکھشتروں کا ذکر ہے۔ اتریہ براہمن ۱-۵-۱۲ و ۲-۷-۱۸ میں نکھشتروں کا کتھن ہے۔ سوریہ سدھانت کے آٹھویں ادھیائے میں سب نکھشتروں کا مفصل ذکر ہے۔ لیکن راشیوں کا کہیں نام نہیں ملتا۔

مہابھارت میں بھی نکھشتروں کا ذکر ہے۔ راشیوں کا نام نہیں۔ [illegible] اس طرح لکھا ہے:-

रोहे बद्रसमारोहे मुहूर्ते अभि
जिते ऽष्टमे।
दिवामध्य गते सूर्ये तिथौ
पूर्णे ऽतिप जिते।

ارتھ۔ جب چاند جیشٹھا نکھشتر اور سورج ابھی جت نکھشتر میں تھا۔ پورنماشی تھی [illegible] کو جنم

ہوا۔ بالمیکی رامائن میں رام کے جنم میں کرک راشی کا ذکر ہے۔ اس سے بعض یوروپین ودوانوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ چونکہ پراچین آریوں نے نکھشتروں کا ذکر کیا ہے۔ راشیوں کا نہیں۔ اس لئے راشی گیان ان کو بعد میں ہوا۔ اور مہابھارت میں راشیوں کا ذکر نہیں۔ لیکن رامائن میں آ گیا ہے۔ اس لئے رامائن مہابھارت کے بعد کی تصنیف ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ جن لوگوں نے بالمیکی رامائن میں

[illegible] सहस्राणि मांस
भूतोदनेनच।
[illegible] देवि प्राप्त
पुनरूपागता॥

ارتھ۔ سیتا گنگا جی کو کہتی ہے۔ کہ اے دیوی جب میں اپنے پتی اور دیور کے ساتھ کلیان پورک واپس اجودھیا پوری میں آؤں گی۔ تو ایک ہزار شراب کے گھڑوں اور ماس سے تیری پوجا کروں گی۔

اس قسم کے شلوک ملا دئے۔ ان میں سے ہی کسی نے یہ شلوک بھی شامل کر دیا ہے۔ ورنہ مہابھارت رامائن سے کسی صورت میں بھی پہلے لکھی ہوئی پستک نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مہابھارت میں رامائن کی ساری کتھا پائی جاتی ہے۔ اور بالمیکی رامائن میں مہابھارت کے سمے کی ایک کتھا بھی نہیں ملتی۔

اس راشی چکر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سنسکرت عربی اور یونانی بھاشاؤں میں راشیوں کے سمان ارتھ والے ہیں۔ سنسکرت میں راشی ارتھ ستاروں کا وہ مجموعہ ہے جس کی شکل میںڈھے سے ملتی جلتی ہے۔ عربی میں حمل اور یونانی میں ایریز بھی انہیں معنوں میں ہیں۔ اسی طرح سب راشیوں کے نام مل جاتے ہیں۔ اس سے ہر ایک شخص یہ نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ ان تینوں قوموں نے راشی گیان ایک دوسرے سے سیکھا۔ عربوں کو علمی شوق خلفاء کے عہد میں پیدا ہوا۔ اور انہوں نے سنسکرت اور یونانی دونوں زبانوں کی کتابوں سے فائدہ اٹھایا۔

باقی صرف بھارت اور یونان کی بات رہ جاتی ہے۔ کہ ان دونوں میں سے کس نے کس سے سیکھا؟ اوپر بتلایا گیا ہے۔ کہ بھارت ورش کے پراچین آریہ نکھشتروں کا حساب رکھتے تھے۔ اور یہی حساب انہوں نے دنیا کو سکھایا۔ اس لئے وہ راشیوں کے موجد قرار نہیں دئے جا سکتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بھارت ورش سے نکھشتروں کا علم جب دیگر ممالک میں پہنچا۔ تو سہولت کے لئے انہوں نے انہیں بارہ حصوں میں تقسیم کر کے نیا حساب شروع کر دیا۔ اور سکندر کے عہد میں جب بھارت اور یونان کا آپس میں تعلق پیدا ہوا۔ تو یونانیوں کا یہ راشی گیان بھارت ورش میں بھی پرچار پا گیا۔

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ وید براہمن میں بارہ آدتیوں کا ذکر آتا ہے۔ جو بارہ ماس کہلاتے ہیں۔ اور راشی چکر سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آدتیہ یعنی سورج ایک ایک راشی میں ایک ایک

راشی چکر

اس بات کے جاننے کے لئے کہ راشی گیان بھارتیوں نے یونانیوں سے سیکھا۔ راشی چکر کا گیان ضروری ہے۔ جو یہاں درج کیا جاتا ہے:-

نمبر شمار	راشی کا سنسکرت نام	راشی کا عربی نام	راشی کا یونانی نام	تاریخ داخلہ سورج	نشان ظاہری	نشان اصلی
۱-	मेष میش	حمل	ایریز (Arees)	۲۰ مارچ	مینڈھا	♈
۲-	वृष ورش	ثور	ٹارس (Taras)	۲۰ اپریل	بیل	♉
۳-	मिथुन متھن	جوزا	جمینی (Gemini)	۲۰ مئی	توام یعنی جوڑا	♊
۴	कर्क کرک	سرطان	کینسر (Cancer)	۲۱ جون	کیکڑا	♋
۵	सिंह سنگھ	اسد	لیو (Leo)	۲۱ جولائی	شیر	♌
۶	कन्या کنیا	سنبلہ	ورگو (Virgo)	۲۲ اگست	کنواری [illegible]	♍
۷	तुला تلا	میزان	لبرا (Libra)	۲۱ ستمبر	ترازو	♎
۸	वृश्चिक برشک	عقرب	سکارپیو (Scarpio)	۲۳ اکتوبر	بچھو	♏
۹-	धन دھن	قوس	سجی ٹیرس (Sagittaras)	۲۲ نومبر	تیر انداز	♐
۱۰	मकर مکر	جدی	کیپریکارنس (Capricarnus)	۲۱ دسمبر	بکرا	♑
۱۱-	कुम्भ کنبھ	دلو	اکیوریس (Acquarius)	۲۰ جنوری	ماشکی	♒
۱۲-	मीन مین	حوت	پائی سس (Pisces)	۱۹ فروری	مچھلی	♓

(سلسلہ کے لئے صفحہ ہذا کے کالم ۴ سے پڑھنا شروع کیجئے)

پارسکر آچاریہ جی لاجا ہوم کیوقت پرکھشنا مانتا ہے

(از ترک آچاریہ شری پنڈت جگدیو شاستری سدھانت بھوشن آریہ مہا ودیالیہ کرتھل)

"پرکاش" کے پریمی پاٹھک سمجھ! عام طور پر یہ خیال بڑی گہری جڑ پکڑ رہا ہے۔ کہ پارسکر آچاریہ لاجا ہوم کیوقت تین پرکھشنا مانتا ہے ...

ویاکھیا۔ اس پرکار ہم نے دیکھا کہ پانچویں سوتر میں صاف صاف چتُرتھم (چوتھی بار پرکھشنا کا ...

अथ परिक्रामत : तुभ्यमग्रे पर्यवहन्त्सूर्यां वहतु नासह। पुनः पतिभ्यो जायां दाग्ने प्रजया सहेति ।३॥ एवं द्विरपरं लाजादि ।४॥ चतुर्थं शूर्पकुष्ठया सर्वां ल्लाजानावपति भगाय स्वाहेति ।५॥ त्रिः परिणीता प्राजापत्यं हुत्वा ।६॥

مہینہ نواس کرتا ہے۔ یہ بارہ آدتیوں کی گنتی کیا یہ ثابت نہیں کرتی کہ آدتیہ شبد میں بھی بارہ راشیوں کا ... ہے؟ اس کا جواب یہ ہے ... بارہ آدتیوں کا وچار بارہ راشیوں کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ چندرما کی گنتی کی وجہ سے ہے۔ چاند ایک ماس یعنی ۲۹ ½ دن میں پرتھوی کی گردش کرتا ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں ۲۸ نکھشتروں میں سے گزر جاتا ہے۔ اس سے مہینہ کا حساب پیدا ہوا۔ لیکن زمین سورج کے گرد ۳۶۵ دن ۵ گھنٹہ ۴۸ منٹ اور ۴۶ سیکنڈ میں گردش کرتی ہے جس گردش کا نام دیا جاتا ہے۔ اتنے عرصہ میں چاند کی زمین کے گرد بارہ گردشیں ہو جاتی ہیں۔ لیکن دس دن سے کچھ اوپر باقی رہ جاتے ہیں۔ اب زمین کی اس ایک گردش میں سورج کا اٹھائیس نکھشتروں میں ایک دورہ پورا ہوتا ہے۔ اس لئے چاند کے مہینوں کے حساب سے اس کو پورے بارہ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا جس کی وجہ سے بارہ آدتیہ یا بارہ مہینے کہلائے۔ بارہ مہینوں کے نام بھی نکھشتروں کے ناموں ہی سے رکھے گئے ہیں۔ جیسا کہ:

نام ماس		نام نکھشتر
वैशाख	بیساکھ	وشاکھا نکھشتر سے
ज्येष्ठ	جیشٹھ	جیشٹھا ،، ،،
आषाढ़	اشاڑھ	اشاڑھا ،، ،،
श्रावण	شراون	شرون ،، ،،
भाद्रपद	بھادرپد	بھادرپدا ،، ،،
आश्विन	آشون	اشونی ،، ،،
कार्तिक	کارتک	کرتکا ،، ،،
मार्गशीर्ष	مرگ شیرش	مرگ شرا ،، ،،
पौष	پوش	پشیہ ،، ،،
माघ	ماگھ	مگھا ،، ،،
फाल्गुण	پھاگن	پھالگنی ،، ،،
चैत्र	چیتر	چترا ،، ،،

اس نقشہ سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ عبارت ... میں پہلے صرف نکھشتروں کا حساب تھا۔ اگر راشیوں کا حساب بھی ہوتا۔ تو بارہ مہینوں کا نام ... راشیوں کے نام پر رکھا جاتا۔ جیسا کہ آجکل حساب میں لایا جاتا ہے۔

(باقی پھر)

ضلع میرپور میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا کاریہ

(از شری کرم چند جی وکیل ادھشٹاتا پرچار وبھاگ ضلع میرپور)

گزشتہ ایام شورش سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اور حملے بچھ جانے کی وجہ سے نیز مسلم نمبردار اور ذیلدار خفیہ اور اعلانیہ سازشوں کی وجہ سے چمار جاتی کو مسلمان بنانے کے درپے ہو گئے۔ چنانچہ کئی قسم کے ناجائز دباؤ اور ڈورے چماروں پر ڈالنے شروع کر دیئے۔ اور چند ایک کو کئی قسم کے فریب اور دباؤ اور ناجائز ترغیب سے مسلمان بنا لیا گیا۔ جب آریہ سماج کو ان حالات سے آگاہی ہوئی۔ تو فوراً اس نے اس کام کو ہاتھ میں لینے اور چمار جاتی کو ناجائز مسلم دباؤ اور اثرات سے بچانے کے لئے ایک آریہ رکھشنی سبھا کی بنیاد ڈال کر پوری لگن اور پریم سے اس کام کو شروع کر دیا۔ نیز اس تمام واقعہ کی مفصل اطلاع شری سوامی سوتنتر انند جی پنڈت گیان چند جی بی۔ اے اور شری مان منتری آریہ پرتی ندھی سبھا کی سیوا میں بھیجی گئی۔ چنانچہ سبھا نے عین وقت پر پوری پوری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے پرچار کے لئے پنڈت سوم دیو جی۔ پنڈت اگست منی جی۔ پنڈت مہندر پرتاپ جی اور مہاشہ جسونت سنگھ جی کو میرپور بھیج دیا۔ آریہ سماج میرپور نے اپنی طرف سے مہاشہ سیتا رام جی سرگرم سیوک کو پنڈت صاحبان کی امداد کے لئے علاقہ میں معہ پنڈت صاحبان بھیج دیا۔ چند پنڈت صاحبان کے با موقعہ علاقہ میں جانے۔ پرچار کرنے اور چمار بھائیوں کو اصل حالات سے واقفیت بہم پہنچانے کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ تمام سازش ناکام ہو گئی۔ اور چمار جاتی کو اپنی اصلیت کا پتہ لگ گیا۔ اور جو خوف و ناجائز رعب ان پر ڈالا گیا تھا۔ وہ دور ہو گیا۔

پرچار کے کاریہ کو بڑھانے اور اس چھوا چھوت کے بھوت کو دور کرنے کے لئے علاقہ کھاڑی میں ایک وسیع پیمانہ پر سہ بھوج کا پربندھ کیا گیا۔ جس میں علاقہ کے اچھوت۔ براہمن۔ کھشتری۔ ہندو جاٹ راجپوت اور دیگر جاتی کے تمام مکھیا لوگوں نے مل کر بھوجن کھایا۔ اس کا اثر تمام علاقہ پر بہت اچھا ہوا۔ میرپور آریہ سماج کے پردھان لالہ بودھ راج جی۔ لالہ دلیپ چند جی منتری اور دیگر مہانو بھاؤ بھی اس پریتی بھوجن کو کامیاب بنانے کے لئے وہاں جا کر شامل ہوئے۔ اس سہ بھوج کا سہرا ماسٹر جسونت سنگھ جی اور مہاشہ سیتا رام جی کے سر ہے۔

جب علاقہ کے مسلمانوں نے دیکھا۔ کہ ان کا اثر و رعب زائل ہو رہا ہے۔ تو انہوں نے چمار جاتی کا پانی بند کر دیا۔ اور چمار جاتی کو عجیب الجھن میں ڈال دیا۔ کیونکہ پانی کے بغیر ان کا گزارہ مشکل تھا۔ جب آریہ سماج میرپور کو ان لوگوں کی اس کمینہ چال کا حال معلوم ہوا۔ تو شری سرکار والا مدار کے ارشادات کی نقول کو (جو کہ اچھوت اقوام کو پبلک کنوؤں کے استعمال اور سرکاری سکولوں میں تعلیم اور ملازمت کے متعلق وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے) اکٹھا کر کے اور چھپوا کر تمام علاقہ میں تقسیم کرا دیا۔ اور ساتھ ہی پنڈت صاحبان کو اطلاع دے دی۔ کہ وہ جلد سے جلد اس پانی کے سوال کو حل کریں۔ اور اس کے متعلق جناب ریونیو منسٹر صاحب بہادر کی توجہ دلائی گئی۔ جنہوں نے کمال مہربانی اور رعایا پروری کے خیال سے اپنے ماتحت افسران کے نام آرڈر جاری فرما دیئے۔ کہ سرکار والا کے ارشادات کی تعمیل کا پورا پورا خیال رکھا جائے۔

اس کا رزلٹ یہ ہوا کہ چند دنوں کی کوششوں سے یہ مشکل اور اہم کام بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام ہو گیا۔ آخری مشکل:- آخری مشکل علاقہ دھرمسال میں پیش آئی۔ جہاں کہ اعلانیہ شرارتی مسلمانوں کی طرف سے چماروں کو کہہ دیا گیا۔ کہ یا تو مسلمان ہو جاؤ یا تم کو پانی بھرنے نہیں دیا جائے گا۔

اس موقعہ پر راقم اور شری لالہ امرناتھ جی وکیل نے جلد کے رنگ در لیتھ میں اچھوت جاتیوں کے لئے کوشش کرکے یہ معلوم کر لیا ہے۔ اور جن کو اچھوت جاتیوں کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کی وجہ سے شرارت پسند مسلمانوں کے ہاتھوں سے زخمی بھی ہونا پڑا تھا۔ اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے کر بذریعہ ایک درخواست تحریری معہ ارشادات سرکار والا مدار مجسٹریٹ علاقہ کے پاس جا کر ان کی توجہ اس طرف دلائی۔ جنہوں نے فی الفور موقعہ پر جا کر اس مشکل کو حل کر دیا ہے گویا اب تمام علاقہ میں قریباً قریباً پانی کا سوال حل ہو چکا ہے۔

میلہ مان گنگا:- تحصیل کوٹلی میں اہم بیساکھ کو ہر سال وہاں میلہ لگتا ہے۔ اس میلہ پر پرچار کرایا گیا جس کا پرنام بہت اچھا نکلا۔

پاکھنڈ کا لاہیں:- موضع سنڈ ابن پاٹھ شالہ کے لئے ایک ادھیاپک کو نیت کر کے بھیج دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ دو تین پاٹھ شالائیں اور بھی جلد کھول دی جائیں گی۔ ایک جنم کی مسلمان عورت کی شدھی کی گئی۔ اور ایک پتت ہندو کو واپس ویدک دھرم میں لایا گیا۔ علاقہ میرپور میں ایک نوجوان ہندو جاٹ ایک نوجوان مسلمان عورت سے تعلق رکھنے کی وجہ سے مسلمان ہو گیا تھا۔ آریہ سماج میرپور نے مرد کو میرپور بلوایا اور ان کو باقاعدہ شدھ کر کے ان کا وواہ ویدک ریتی سے کرایا۔ غرضیکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی کمان ... ۹

احاطہ بنگال میں آریہ سماج کا پرچار

(لیکھک شری رگھونندن لال جی منتری آریہ سماج کلکتہ)

کلکتہ آریہ سماج کی چیشٹا سے بنگال کے دیہی ضلعوں میں ویدک دھرم کے پرچار کا کاریہ اتساہ سے آرمبھ ہو گیا ہے۔ بنگال آسام پرتی ندھی سبھا کے آدھین ۳۰ آریہ سماجیں استھاپت ہیں۔ بنگلہ بھاشا میں ویدک ساہتیہ کی کمی کے کارن پرچار کاریہ بھلی بھانتی اُنتی نہیں کر سکا۔ پرنتو گت چار ورش سے کلکتہ آریہ سماج سے "آریہ گورو" نام کا ماسک پتر کا پرکاشت ہو رہا ہے۔ ستیارتھ پرکاش اور سنسکار ودھی کا بھی بنگلہ بھاشا میں انوواد ہو رہا ہے۔ اس کے اتیرکت ویدک دھرم سمبندھی انیک ٹریکٹ پرکاشت کئے گئے ہیں۔

یہ دکھ کی بات ہے۔ کہ اس پرانت میں ایک ایسا دل ہے۔ جو آریہ سماج کو اونبگالیوں کی سنسھا کہہ کر اس کے وِرودھ پرچار کر رہا ہے۔ اس وِشیلے پرچار کا پربھاو وِشیشتیا پڑھے لکھے بنگالیوں پر ڈالنے کی چیشٹا کی جا رہی ہے۔ آج اسپرشیتا ورجن تتھا ناری ہرن نے کئی ہندوؤں کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ ان تتھا انیہ کئی سماج سدھار اندولنوں کے کارن آج بنگال کے سرو سادھارن آریہ سماج کو آدر کی درشٹی سے دیکھنے لگ گئے ہیں۔ بنگال میں نصف سے زیادہ مسلمان ہیں اور شیش ہندوؤں میں ۲۷ دلت ہیں۔ سناتن دھرمیوں کی ہٹھ دھرمتا کے کارن یہ دلت ہندو مسلمان اور عیسائی ہو رہے ہیں۔ بنگال کے شہروں میں ہندو اندولن بہت تھوڑا دکھائی دیتا ہے۔ جبکہ دلتوں کا اس سے کچھ وِشیش اُپکار نہیں ہوتا۔ کلکتہ آریہ سماج گراموں میں دلت جاتیوں کی اُنتی کے لئے کٹی بدھ ہوا ہے۔ جس کا آشا جنک پھل بھی نکل رہا ہے۔ مدناپور۔ سلہٹ۔ میمن سنگھ اور فرید پور کے ضلعوں میں آریہ سماج کا پرچار سہ چلتا پرروک چل رہا ہے۔ اس پرانت کی ماہیشیہ یا دِو وِشیش روپ سے مالی اتیادی دلت جاتی ویدک دھرم کی شرن میں آ رہی ہیں۔ مدناپور ضلع انترگت تملک۔ میدنا۔ سوتاہارا دیہاتوں میں کئی گرام آریہ سماج کو اپنا رہے ہیں۔ کئی پرستھ زمینداروں کے گھروں سے مورتی پوجا اور شرادھ کو تلانجلی دی جا رہی ہے۔ کئی گراموں میں آریہ سماج کی شاکھائیں استھاپت ہو رہی ہیں۔ گت ورش رام گوپال چک ضلع مدناپور میں آریہ سماج کا وارشک اتسو ہوا۔ جس میں شرادھ اور مورتی پوجا پر سناتنی پنڈتوں سے شاستر ارتھ ہوا۔ اور انہیں پراست ہونا پڑا۔ گت مارچ کے پچھلے دو ہفتوں میں کلکتہ آریہ سماج کے اپدیشک پرچار منتری پنڈت دین بندھو جی ویدشاستری نے مدناپور۔ رام چندپور۔ مالی گھرا۔ جنگرا چک اور رام گوپال چک گراموں میں پرچار کیا ہے۔ بہت دور دور گراموں سے نر ناری ویدک دھرم کا اپدیش سننے کے لئے ایکترت ہوئے تھے۔ مدناپور سے آپ میمن سنگھ گئے۔ میمن سنگھ کے ٹانگائل محکمہ میں انیک ہزار مالی دلت ہندوؤں کا نواس ہے۔ بنگال میں مالیوں کی سنکھیا ۳۔ ہزار ہے۔ سنائی۔ دھوبی اور کہار اتیادی ان کا کام نہیں کرتے۔ سکول۔ مندر۔ بورڈنگ میں اُدھ ہو تل اتیادی میں ان کا اپمان ہوتا ہے۔ ہندوؤں کے انیاچار نہ سہہ سکنے تتھا عیسائی مسلمانوں کے پرلوبھنوں میں پھنس کر وہ بہت سنکھیا میں وِدھرمی ہو گئے ہیں۔ کئی ماہ سے مولوی اور پربجت ٹانگائل محکمہ میں کئی سبھائیں کر کے مالیوں کو مسلمان بنانے کی چیشٹا کر رہے ہیں۔ پادری بھی اسی پرکار کی چیشٹا میں ہیں۔ اس جاتی کے کئی نیتا جو آریہ سماج کلکتہ کے ماسک پتر "آریہ گورو" کے گراہک ہیں۔ انہوں نے یہ سماچار آریہ سماج کلکتہ کو پہنچائے۔ آریہ سماج کلکتہ نے مالی بھائیوں کی رکھشا کے لئے شری پنڈت دین بندھو شاستری کو ٹانگائل بھیجی۔ یکم اپریل کو پارکھی گرام میں مالی بھائیوں کی ایک وراٹ سبھا ہوئی۔ سبھا پتی کا آسن ویدشاستری جی نے سشوبھت کیا۔ سبھا میں مالی سماج کے نیتاؤں نے آریہ سماج کی شرن میں آنے کے بھاو پرکٹ کئے۔ ویدک دھرم سمبندھی شنکاؤں کا سمادھان بھی کیا گیا۔ ۲ اپریل کو لگ بھگ ۳ گراموں کے ... مالیوں نے یگیوپویت گرہن کیا۔ آٹھ گراموں میں آریہ سماج کے کیندر کھولنے کا نشچے ہوا۔

پارکھی گرام میں انیک ... دور سے مورتیاں پاس کی ندی میں پھینکی گئیں۔ اور بہتوں نے کنٹھی تلک آدی پرتیاگ کر کے ویدک دھرم کی شرن لی۔ یہ پھل ... مالی بھائیوں نے کہا کہ ہم جاتی سے آریہ ہیں۔ اور دھرم سے ویدک دھرمی ہیں۔ ہم کبھی مسلمان یا عیسائی نہ ہوں گے۔ ... نے آریہ سماج کے پرچار میں بادھا دینے کے لئے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ پرنتو ... سپھل نہیں ہوئے۔ ویدک دھرم پرچار کے لئے اُتم بنگالی پرچارکوں کی آوشیکتا ہے۔

کیا سندھیا ہون یگیہ وغیرہ اپنی اپنی مادری زبان میں ہونے چاہئیں ؟

(لیکھک شری پنڈت بدھ سین جی ویاکرن اپادھیائے گوروکل چتوڑ راجپوتانہ)

آج کل ہماری سماج میں بدقسمتی سے آزاد خیالی کے بھوت کا پھیلاؤ چل پڑا ہے جس کے مطابق جو چاہے مذہب کے آزاد خیالی کے سہارے سے ویدک سدھانتوں کا کھنڈن کرنے لگ جاتا ہے۔ ایسے لوگ چاہے ویدک سدھانتوں کے سمجھنے میں بالکل بے بہرہ ہی کیوں ہوں۔ مگر پھر بھی وہ بڑے بڑے گمبھیر سدھانتوں پر اعتراض کرنے سے نہیں ہچکچاتے۔ کوئی کہتا ہے ایشوری گیان نہیں ہے۔ کسی کو ویدوں میں اتہاس دکھائی دینے لگتا ہے۔ اگر کوئی ویدک ورن ویوستھا کی کھلی اڑاتا ہے۔ تو دوسرا ویدک سنسکاروں کو وقت کا ضائع کرنا اور پرانی رسومات کہہ کر انہیں فضول ٹھہراتا ہے۔ کسی کو رشی کے بنائے ہوئے گرنتھ اور ویدک سدھانتوں کو ماننے سے فرقہ پن کی جھلک نظر آتی ہے۔ تو کسی کو بھگوان دیانند کو آپت پرش ماننے اور ان کے گن وا دگانے میں ہی گورو ڈم کی بو آتی ہے۔ غرضیکہ جیسا جس کے من میں آتا ہے۔ ویسا ہی وہ ایدیشوں اور آپت رشی منیوں کی کچھ پرواہ نہ کرکے اپنا اپنا راگ الاپنے لگ جاتا ہے۔ ایسے لوگ "چھوٹا منہ بڑی بات" کے مصداق اپنے کو دھنیہ مان رہے ہیں۔

ان آزاد خیال سجنوں کی جماعت میں ایسے بھی مہاشے ہیں۔ جو سندھیا و ہون یگیہ کو یہاں تک کہ سولہ سنسکاروں کو بھی بھگوان وید کے پوتر منتروں دوارہ کرنا ناواجب سمجھتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ وید منتروں کے ذریعہ سندھیا۔ ہون یگیہ اور سنسکاروں کے کرنے سے کچھ بھی فائدہ نہیں۔ سنسکرت زبان کو نہ جاننے والے لوگ انہیں سمجھ نہیں سکتے۔ اس لئے دیگر بد رسومات کی طرح یہ بھی سماج کے لئے ایک نقصان دہ بدرسم ہی ہے۔ اس لئے اس کو سماج سے فوراً دور کر دینا چاہئے۔ اور سب کو اپنی اپنی مادری زبان میں ہی سندھیا۔ ہون یگیہ اور سنسکار وغیرہ کرنے چاہئیں۔

اس طرح کے وچار رکھنے والے لوگوں میں زیادہ تعداد ان سجنوں کی ہے۔ جو اپنے آپ کو راشٹروادی کہتے ہیں۔ اور اس سنگٹھن کو نشٹ کرنے والے ویدک سدھانتوں پر عمل کرنے سے ہی ملک وقوم کی ترقی کرنی سمجھتے ہیں۔ ایسے سجنوں کا کہنا کہاں تک درست ہے؟ اس بارہ میں میں خود کچھ نہ لکھ کر ان کے پوجنیہ لیڈر اور دن رات ملک کی بہبودی کا چنتن کرنے والے مہاتما گاندھی کے وچاروں کو ہی پاٹھکوں کے سامنے رکھوں گا۔ پوجنیہ مہاتما جی جہاں براہمن سمجھنا کے پجاری ہیں۔ وہاں دھرم کے نام پر چلی ہوئی بد رسومات کے بھی کٹر ورودھی ہیں۔ اس لئے بھارتیہ آریوں کے سندھیا اور ہون یگیہ وغیرہ دھارمک کاموں کو سنسکرت کے ذریعہ کرنا اگر ملک کے لئے نقصان دہ ہے۔ تو پوجنیہ مہاتما جی کو بھی دیگر راشٹروادیوں کی طرح اسے ایک نقصان دہ بدرسم ہی سمجھنا چاہئے۔ سو بھگتن اس بارہ میں پوجنیہ مہاتما جی کے جو وچار ہیں۔ ان کو میں آریہ سجنوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ جن کو پڑھ کر آریہ پرش خود وچار کریں گے۔ کہ آیا سنسکرت میں اپنے اپنے سندھیا اور ہون یگیہ وغیرہ دھارمک کرتویوں کا کرنا سماج کے لئے نقصان دہ ہے یا اپنی اپنی مادری زبان دوارہ ؟

کچھ دن ہوئے۔ ایک سجن نے پوجنیہ مہاتما جی سے کچھ دھارمک سوال پوچھے تھے۔ ان میں سے ایک سوال ہندوؤں کے سندھیا اپاسنا وغیرہ دھارمک کاموں کو سنسکرت کے منتروں دوارہ کرنے کے سمبندھ میں بھی تھا۔ جو کہ اس بارہ کے معترضوں کے اعتراض کے ساتھ بالکل ملتا جلتا ہی ہے۔ اس پرشن کا پوجنیہ مہاتما جی نے جو جواب دیا تھا۔ وہ جواب اور سوال دونوں مہاتما جی دوارہ لکھت "دھرم پنتھ" نام کی پستک میں چھپے ہیں۔ ناظرین انہیں دھیان سے پڑھیں۔

سوال:- آج کل ودّا کی کریا۔ سندھیا و یگیہ کی کریا اور ایشور پرارتھنا وغیرہ کریائیں سنسکرت کے منتروں سے کرائی جاتی ہیں۔ کرانے والا منتر بولتا ہے۔ اور کرنے والا اس کا راز سمجھے بنا اس میں شامل ہوتا ہے۔ آج کل سنسکرت ماتری بھاشا نہیں رہی بہت سے مثلاً (دھرم انوبائی) لوگوں کو ایشور پرارتھنا۔ سندھیا اور ہون یگیہ وغیرہ سنسکرت کے منتروں سے کیسے کرتے ہیں۔ لوگوں کو اس زبان کا علم ہی نہیں ہوتا۔ تو پھر وہ اس میں ایک چت کیسے ہو سکتے ہیں؟ نیز سنسکرت بڑی ہی مشکل بھاشا ہے اس لئے اس کے منتروں کو رٹنے اور پھر ان کے ارتھوں کو یاد کرنے میں میں سمجھتا ہوں۔ کہ دگنی محنت کرنی پڑتی ہے۔ جس زمانہ میں سنسکرت مادری زبان تھی۔ اس وقت لوگوں کا سارا کام کاج اسی کے ذریعہ چلتا تھا۔ اور یہ ٹھیک بھی تھا۔ لیکن اب وہ حالت نہیں ہے۔ اس لئے ہر ایک فرد اپنی اپنی دھارمک کریائیں۔ اگر اپنی ماتری بھاشا کے ذریعہ کرے۔ تو یہ لابھدایک ہوگا۔ لیکن ابھی تو اتنا ہی کام ہو رہا ہے۔ جن سماج میں اوپر گنائے گئے سب کرم سنسکرت میں ہی ہوتے ہیں۔

مہاتما گاندھی جی کا جواب

میری سمتی تو یہ ہے۔ کہ سبھی دھارمک ہندو کریائیں سنسکرت میں ہی ہونی چاہئیں۔ ترجمہ کیسا ہی اچھا کیوں نہ ہو۔ پھر بھی اصل لفظوں کی آواز میں جو راز مخفی ہوتا ہے۔ وہ ترجمہ میں نہیں ملتا۔ اور ہزاروں سال ہوئے۔ جو زبان سنسکاری (شدھ) بن چکی ہے۔ جس میں منتر بولے جاتے ہیں۔ ان کو دوسری زبان میں لے جانے میں اور اتنے سے ہی مان لینے میں ان کا گمبھیرتا کم ہو جاتا ہے۔ لیکن اس بارہ میں میرے من میں کوئی شک نہیں۔ کہ جو منتر جس کے لئے بولے جاتے ہیں۔ اور کریا ہوتی ہے۔ ان کا مطلب انہیں اپنی زبان میں ضرور سمجھانا چاہئے۔ لیکن میری سمتی یہ بھی ہے۔ کہ کسی بھی ہندو کی شکشا جب تک اسے سنسکرت زبان کے مول تتوؤں (मूल तत्वों) کا گیان نہیں کرایا جاتا۔ ادھوری ہی رہتی ہے۔ بہت بڑے پیمانہ میں سنسکرت کے گیان کے بنا میں ہندو دھرم کی ہستی کی بھی کلپنا نہیں کر سکتا ہوں۔ ہم لوگوں نے اپنے (शिक्षा क्रम) تعلیم کے طریقہ کی وجہ سے ہی (سنسکرت) زبان کو مشکل بنا دیا ہے۔ دراصل وہ مشکل نہیں ہے۔ لیکن اگر مشکل ہو۔ تو بھی دھرم کا پالن تو اس سے بھی زیادہ مشکل ہے۔ اس لئے جنہیں دھرم کا پالن کرنا ہے۔ انہیں اس کا پالن کرنے کے لئے جن سادھنوں کی ضرورت ہو۔ وہ کٹھن ہوں۔ تو بھی انہیں سہل ہی معلوم ہونے چاہئیں۔

شری پوجنیہ مہاتما جی کا جواب بالکل صاف ہے۔ اور اتنا صاف ہے۔ کہ اس پر کسی پرکار کے حاشیہ کے چڑھانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ اس لئے میں اس بارہ میں خود کچھ نہ لکھ کر ان راشٹر بھگتی مہانو بھاؤں سے جن کا کہ یہ مت ہے۔ کہ بھارتیہ آریوں کے سندھیا اور ہون یگیہ وغیرہ دھارمک کرتویہ اپنی اپنی مادری زبان میں ہی ہونے چاہئیں۔ نویدن کروں گا۔ کہ وہ پوجنیہ مہاتما جی کے اپرکت وچاروں کو دھیان پوروک پڑھیں۔ اور خود وچار کریں۔ کہ ان کے یہ آریہ سدھانت اور سبھیتا کے برخلاف اویدک وچار کہاں تک درست ہیں؟

امید ہے۔ کہ راشٹر بھکت کے ابھیمانی سجن جب اس نویدن کو دھیان سے پڑھیں گے۔ اور اپنے ان اویدک وچاروں کو ہمیشہ کے لئے تلانجلی دے کر پنیہ کے بھاگی بنیں گے۔ (ادم شم)

آریہ سماج نارگ کا چھٹا سالانہ جلسہ

آریہ سماج نارگ ریاست سرمور ناہن کا چھٹا سالانہ جلسہ ۲۰-۲۱-۲۲ بیساکھ سمت ۱۹۹۱ مطابق ۲-۳-۴ مئی ۱۹۳۴ء کو ست دھرم پاٹھ شالہ نارگ میں منایا گیا۔ اس موقع پر ذیل کے اپدیشک صاحبان پدھارے:

اپدیشک:- سوامی یوگانند جی۔ سوامی ودیانند جی۔ پنڈت ہیم پال جی سناتک۔ (اپدیشکا) شریمتی کرشنا دیوی جی سوہن۔ شریمتی گایتری دیوی جی بہن پنڈت سری نواس جی منتا منتری۔ (بھجنیک) ٹھاکر نتھا سنگھ جی۔ ٹھاکر رام سنگھ جی ودیارتھی پاٹھ شالہ۔ ٹھاکر سوہن سنگھ جی اور مہاشہ ستیہ پال جی۔

نگر کیرتن:- نگر کیرتن ۲۰ بیساکھ سمت ۱۹۹۱ کو ۴ بجے شام کے شروع ہوا۔ پہلے شری مہاراجہ صاحب بہادر سرمور اور شری سردار ماندیپ سنگھ صاحب بہادر جاگیردار نارگ کے جے کے نعرے بلند کئے گئے۔ پھر پاٹھ شالہ سے شروع ہو کر پردھان جی کے گھر کے پاس سے گزرتا ہوا نارگ نگر میں پہنچا۔ دفتر تحصیل پر تھوڑی دیر قیام کرنے کے بعد چند مسلمان بھائیوں نے استقبال کیا۔ جو کہ ٹھاکر نتھا سنگھ جی کے ایک بھجن غربت کا باعث تھا۔ واپسی پر چند نگر نواسیوں نے بھی کچھ چہ میگوئیاں کیں۔ لیکن افسوس اہل نگر جو ایک اعلیٰ راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ناگفتہ بہ سلوک سے پیش آئے۔ تاہم لالہ کاکا رام و جگت رام نے علیل ہوتے ہوئے بھی پریم کا اظہار کیا۔ جلوس موضع کار کی منتری جی کے گھر تک گیا۔ شام کی کارروائی ختم ہوئی۔ اور رات کو بھجن و اپدیش ہوتے رہے۔

دوسرے دن ہون یگیہ و بھجنوں کے بعد پنڈت ہیم پال جی نے دھرم اپدیش دیا۔ رات کو شریمتی گایتری دیوی جی نے استری دھرم و استری شکشا پر اپدیش دیا۔ حاضری قابل تعریف تھی۔ یہاں تک کہ بیٹھنے کو جگہ بھی نہ رہی۔ حالانکہ انتظام نہایت اچھا تھا۔ جو کہ ہندواری پرتھی سنگھ منشی جاگیر و بابو رام ناتھ جی رینج آفیسر صاحب کی سعی کا نتیجہ تھا۔ تیسرے دن بارش کی وجہ سے ایک گھنٹہ تک کارروائی بند رہی۔ لنگر کا انتظام ٹھاکر دھرم داس جی نے اپنے ہاتھ میں رکھا۔ جو قابل تعریف تھا۔ ٹھاکر تلسی رام۔ کیشو رام۔ کرپا رام اور سنگھ بیر جی نے بھوجن اپنے ہاتھ سے بنا کر جنتا کو کھلایا۔ ایشور کی کرپا سے ہمارا جلسہ آنند پوروک سماپت ہوا۔ شریمان بھگت رام و کاکا رام اور جھیگن رام و پنڈت امبادت جی نے خچر بلا کرایہ سوہن تا نارگ و نارگ تا سوہن بارہ برداری و سواری اپدیشکوں کو دیں۔ ہم ان کا دھنیہ واد کرتے ہیں۔ (ٹھاکر گوپال سنگھ منتری آریہ سماج ہذا)

دلت اُدّھار کیلئے دربار کولہاپور کی سرگرمیاں

دربار کولہاپور نے دلتوں کے اُدّھار کے لئے جو سرگرمیاں دکھلائی ہیں۔ انکو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ تاکہ دوسری باقی ریاستیں بھی ان کا انوکرن کرکے دلت ہندوؤں کی مجلسی اور مذہبی حیثیت کو اونچا بنا سکیں (ایڈیٹر)

حکم ۱۲ نمبر ۶۷ ۲۰ / اگست ۱۹۱۹ء

اسپرشیہ جاتیوں کے جو لوگ راجیہ کی نوکری میں داخل ہو گئے ہیں ان کے ساتھ ارتھ وبھاگ نیائے وبھاگ اور ساد ہارن وبھاگ کے سمست افسر اوشیہ کریا اور برابری کا برتاؤ کریں۔ اس آگیا انوسار اسپرشیہ لوگوں سے برتاؤ کرنے میں یدی راجیہ کے کسی کرمچاری کو کچھ آپتی ہو۔ تو وہ اس آگیا کے ملنے کے ۶ سپتاہ کے اندر اپنے پد سے استعفیٰ دیدے اور اپنے آپ کو علیحدہ سمجھے۔ اُسے پنشن پانے کا کوئی ادھیکار نہیں ہوگا +

حکم ۲۷ نمبر ۸۰ ۲۲ / اگست ۱۹۱۹ء

شکشا سنستھاؤں کو جو سرکاری مکان دیئے گئے ہیں وہ ان کی نج کی جائداد نہیں ہیں۔ اس لئے انہیں کوئی ادھیکار نہیں۔ کہ اسپرشیہ کہے جانے والے منشیوں سے وہ ایسی زبردستی کا برتاؤ کریں۔ بلکہ ان سے تو یہ آشا کی جاتی ہے۔ کہ وہ سدا مہربانی کا برتاؤ کریں گی۔ شکشا سنستھائیں غریبوں کے لئے ہی کھلی ہیں ۔

غریب سے غریب اسپرشیہ بھی وہاں برابری کا برتاؤ پانے کا حق رکھتا ہے۔ وہ اسپرشیہ بھی سب پرکار کے کر دیتے ہیں۔ تب اُن کے ساتھ برا برتاؤ کیوں کیا جاتا ہے؟ آشا کی جاتی ہے۔ کہ راجیہ کی اور نج کی سمست شکشا سنستھائیں جو راجیہ سے آرتھک سہائتا یا عمارت تھا یا بھومی آدی کے روپ میں سہائتا پاتی ہیں۔ اسپرشیوں کے ساتھ سپرشیہ سے بھی بڑھ کر رعایت اور مہربانی کا برتاؤ کریں گی۔ کیونکہ سپرشیہ تو اپنا کام چلا ہی لیں گے۔ اسپرشیہ سب پرکار سے نِراُدھار ہیں۔ یدی اسپرشیوں سے برابری کا برتاؤ نہیں کیا جائے گا۔ تو پرنسپل سے لیکر چھوٹے ماسٹروں تک سب سے جواب طلب کیا جائے گا۔ اور جو سہائتا نج کے سکولوں کو دی جاتی ہوگی۔ وہ بند کر دی جائے گی +

حکم ۳۱ نمبر ۸۱ ۲۲ / اگست ۱۹۱۹ء

ہر مکان ہسپتالوں کو اُن کی جائداد کے طور پر نہیں دیئے گئے ہیں۔ اس لئے انہیں ادھیکار نہیں ہے۔ کہ وہ اسپرشیہ لوگوں کے ساتھ ایسا زبردستی کا برتاؤ کریں۔ بلکہ ان سے آشا کی جاتی ہے۔ کہ وہ ان کے ساتھ ہر طرح کی رعایت کریں۔ خیراتی سنستھائیں غریب لوگوں کے لئے ہی ہیں غریب سے غریب اسپرشیہ کو بھی یہ حق پراپت ہے۔ کہ اُن کے ساتھ برابری کا برتاؤ کیا جائے۔ آشا کی اچھی مثال کا انوکرن کرے گا۔ کوئی روگی چاہے وہ اسپرشیہ ہو یا سپرشیہ۔ جب ہسپتال کوارٹرز میں جائے۔ تو اُس کے ساتھ سپرشیہ کا ویوہار کیا جائے۔ یدی ایسا کرنے میں ڈاکٹری وبھاگ کے کسی آدمی کو کچھ آپتی ہو۔ تو وہ اس حکم کے پانے سے چھ سپتاہ کے اندر اپنا استعفیٰ بھیج دے۔ اُسے پنشن کا کوئی ادھیکار نہیں ہوگا۔ چاہے کسی افسر کو کتنا بھی ادھک کاریہ کرنا پڑے۔ اُس سے آشا کی جاتی ہے۔ کہ وہ سب سے پہلے غریبوں کی خبر لے گا۔ ڈاکٹری وبھاگ کے ایک ممبر چیف افسر سے لے کر سادھارن ڈریسر اور دائی تک پر یہ نیم لاگو ہوگا۔ ڈاکٹری وبھاگ کے ہر ایک نوکر کو اور آگے ہونے والے نوکروں کو اس آگیا کی ایک ایک نقل دی جائے گی۔ اور ایک نقل ہسپتال کے آفس میں ٹانک دی جائے گی۔ جس سے ہمیشہ اس کا پالن ہوتا رہے ::

حکم نامہ نمبر ۴ :-

ہمارے راجیہ میں (جاگیروں کے سوائے) اسپرشیہ جاتیوں کے لئے جو خاص سکول قائم ہیں وہ سب آگامی دسہرہ سے بند کر دئے جائیں۔ اور ان کے لڑکے دوسری جاتیوں کے لڑکوں کے ساتھ سادھارن سکولوں میں پڑھیں سکولوں کی استھاپنا میں سپرشیہ اسپرشیہ کا کچھ بھی وچار نہیں رکھا گیا ہے۔ اس لئے سب جاتیوں کے لڑکے ایک ساتھ بٹھلائے جائیں۔

حکمنامہ ۵ نمبر ۱۷۱ ۱۱ / اکتوبر ۱۹۱۹ء

کسی پرکار کا بھی سپرشیہ اسپرشیہ کا وچار سرکاری عمارتوں دھرم شالاؤں سراؤں۔ راج کھیتروں اور ندی تٹ پر نہیں کیا جائیگا۔ ان ستھانوں میں کوئی آدمی اسپرشیہ نہیں سمجھا جائے گا۔ یدی اس (حکمنامہ) کے ورودھ کچھ ہوگا۔ تو گاؤں کے پلیٹ اور ٹلاہی (لمبر دار اور پٹواری) ذمہ دار سمجھے جائیں گے ::

حکم ۶ نمبر ۱۵۱ ۲ / مئی ۱۹۲۰ء

اسپرشیہ جاتیوں سے راج پریوار کے لوگوں کے لئے راج کا دفتر لے جانے کے سوائے اور کسی طرح ماہر مانگ آدمی بیگار کا کام نہیں لیا جائے گا۔ راجیہ کا کوئی افسر چاہے وہ دیوان سٹیٹ ریجنٹ یا ایڈمنسٹر کے درجہ کا بھی ہو۔ اُکت جاتیوں کے کسی بھی آدمی سے کوئی بھی کام زبردستی نہیں لے گا۔ یدی کوئی پٹیل (لمبردار) بیگار میں لے جائے۔ تو وہ اپنے وطن سے رخصت کیا جائے گا۔ ۵

آشا کی جاتی ہے کہ راجیہ کا ڈاکٹری وبھاگ اس دِشا میں ودیشیوں ۔۔ وششتا مرج میں امریکن مشن

گوروکل جگت

گوروکل اندرپرستھ کے سماچار :- گوروکل اندرپرستھ میں تعطیلات موسم گرما ۲۱ / مئی ۱۹۲۳ء سے شروع ہو گئی ہیں۔ ایک ہفتہ کے اندر برہمچاریوں کے جتھے ادھشٹاتا مہودیوں کی سرکردگی میں پہاڑی یاترا کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔

چھٹیوں کے آغاز میں برہمچاریوں کی انسا ہتیہ سنجیونی سبھا کا سالانہ اجلاس ہوتا ہے۔ امسال بھی یہ اجلاس حسب دستور سابق ۲۰ / مئی بروز اتوار بوقت ۵ بجے شام زیر صدارت شریمان بتولال جی دہلوی گوروکل ہال میں منعقد ہوا۔ ہال طرح طرح کے موٹوز اور خوش نما تصاویر سے آراستہ تھا۔ گوروکل کے برہمچاریوں و کرمچاریوں کے علاوہ دہلی کے بہت سے سرکردہ اصحاب مثلاً پروفیسر سدھاکر جی ایم۔ اے پردھان آریہ ساردیشک سبھا۔ مسٹر ہریش چندر جی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول۔ پنڈت پرمانند جی ودیا النکار ایڈیٹر "نوینگ" اور مسٹر سنجر چند فانی وغیرہ سبھا میں رونق افروز تھے۔ جلسہ میں برہمچاریوں نے بذریعہ تحریر و تقریر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ برہمچاریوں کی ہندی کویتائیں بہت دلچسپ و پُرمعنی تھیں۔ آخیر میں صاحب صدر نے اپنی مختصر مگر عالمانہ تقریر میں برہمچاریوں کی قابلیت کی داد دیتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی کی۔ اور آئندہ ترقی کے لئے سبق آموز نصیحتیں کیں صاحب صدر نے فرمایا۔ کہ ملک و قوم کے مستقبل کا دارومدار نوجوانانِ ملک کے اوپر ہے اور خصوصاً گوروکل کے برہمچاریوں سے بہت سی امیدیں وابستہ ہیں۔ لہذا برہمچاریوں کو اپنی تعلیم کی طرف خاص دھیان دینا چاہئے۔ اور علمی ترقی کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہئے۔ مندرجہ بالا الفاظ میں صاحب صدر نے اپنی تقریر ختم کی۔ ازاں بعد گوروکل کے بھنڈارے میں سب کا مشترکہ سہ بھوج ہوا۔ اس کے بعد مسٹر سنجر چند فانی نے مسمریزم کے کمالات دکھا کر حاضرین کو محو حیرت بنایا۔ آخیر میں منتری جی نے حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور کارروائی جلسہ شانتی پاٹھ کے ساتھ نہایت خوش اسلوبی سے سماپت ہوئی ::

(نگھیہ ادھشٹاتا گوروکل ہذا)

گوروکل ملتان کے حالات :- ۱ دیپ مالا ہر ۲ سال کے بعد یہ شبھ مہینہ آیا کرتا ہے۔ اس سال یہ پرب بیساکھ میں پڑا ہے۔ اس ماہ میں جتھے اور شک زیادہ تعداد میں گوروکل بھومی کے درشن کے لئے آتے رہتے ہیں۔ شہر اور گوروکل سے ہندوؤں کا

پوتر قدیمی تیرتھ استھان سورج کنڈ بالترتیب چار اور ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس پوتر تالاب میں ایکادشی اور اماوسیہ کے روز اشنان کرنے کے لئے سینکڑوں نر و ناری جاتے رہے۔ اور سارا دن تانگوں موٹر لاری اور پیدل یاتریوں کا تانتا بندھا رہا۔ گوروکل کی طرف سے لوگوں کے لئے ٹھنڈے پانی کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس پربندھ کا سہرا برہمچاریوں کے سر رہا۔ جنتا نے انکے سیوا بھاؤ کی پرشنسا کی۔ چنے بطور پرشاد بانٹے گئے۔ آریہ استری سماج نے ایک دن سب کل واسیوں کو گھی میں تلی ہوئی روٹیوں۔ مال پوڑے اور کھیر کا سہ بھوج دیکر آنندت کیا جس کے لئے ہاردک دھنیہ واد کیا جاتا ہے۔ اسی سلسلہ میں ملتان کے ایک سیٹھ جی نے ۲۱/ روپے دان دئے دھنیہ واد کے ساتھ لئے گئے ::

۲ اس ماہ میں مندرجہ ذیل سبھاؤں کا چناؤ اس طرح ہوا :-

بڑا آنترم :-

۱ آریہ کماشا سبھا۔ برہمچاری وید راج اشٹم شرینی پردھان
" دلیپ راج سپتم " اپ پردھان

۲ سنسکرت سبھا۔ " اوم پرکاش اشٹم " منتری
" ارجن دیو ستم " اپ منتری

۳ انگلش سبھا۔ " دھرم ویر اشٹم " منتری
" جید یالو سپتم " اپ منتری

برہمچاری وید راج اشٹم شرینی کل منتری چنا گیا۔

چھوٹا آنترم :- آریہ کماشا سبھا۔ برہمچاری ستیہ دیو منتری اور گوبند دیو اپ منتری ::

۳ ایک سنیاسی مہاتما ایک ہفتہ سے صبح و شام برہمچاریوں کو گیتا سکھانے کے لئے آئے ہیں۔ آپ گوروکل کے بہت نزدیک سمندر سنگھ نار آنند میں دن رات تواس کرتے ہیں۔ آپ کبھی اَن گرہن نہیں کرتے ہیں صرف دودھ اور پھل پر گزارہ کرتے ہیں ::

۴ ماسٹر گوردتہ رام جی ایڈوکیٹ لائل پور کے عزیز دو بیٹے کی اکال مرتیو پر سب کل واسیوں کی طرف سے شوک اور ہمدردی کا اظہار کیا جاتا ہے

۵ ماسٹر رام لال جی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول کو ان کی کامیابی پر بدھائی دی جاتی ہے ::

۶ شریمان پنڈت دیو شرما جی سابق آچاریہ گوروکل کا نگڑی ہردوار کا ۱۷ / مئی کو گوروکل میں شبھ آگمن ہوا۔ آپ نے نئی دھرم شالا کا اُدگھاٹن کیا۔ آپ بچی کام پر ڈیرہ غازی خان لے گئے ہیں ::

(آتم دیو سہایک۔ مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل)

سماجک سماچار

ریاست بھرت پور کونسل کے پاس ڈیپوٹیشن

بھرت پور سمارہ آریہ سماج کے نگرکیرتن کے سمبندھ میں ریاستی آریہ پرتی ندھی سبھا نے تھا سارد ویشنک اکی رو ڈیپوٹیشن پریزیڈنٹ سٹیٹ کونسل بھرت پور سے ۱۶ مئی ۱۹۳۳ء کو ملا۔ میمبر سبھائی اور سے ایک ڈیپوٹیشن کا بڑے نیاک کے مہاشے صاحب نے ڈیپوٹیشن کا سواگت کیا۔ ہم شانتی جاتی ہے کہ بھرت پور ریاست کے آریوں کے ادھیکاروں کی رکشا راجیہ ادھیکاری کریں گے۔ ڈیپوٹیشن میں کنور چاند کرن جی شاردا پروفیسر سدھاکر جی ایم۔ اے۔ شری چندر جی پرنسپل پٹنہ جی ایڈوکیٹ اور بھرت پور کے ماسٹر رام جی دیا رام جی سمّلت ہوئے تھے۔

گورو کل الیو دھیا میں

مہاراجہ الور گورو کل الیو دھیا میں ۲۲ اپریل سنہ ۱۹۳۳ء کو مہاراجہ اور ورکھا کے۔ گورو کل واسیوں نے آپ کو ادھیکار آم تک ابھی نندن پتر ارپن کیا۔ سمے کے ابھاو سے مہاراجہ صاحب گورو کل کا پورا نریکشن نہ کر سکے۔ پھر پدھارنے کا وچن دے گئے ہیں۔

(کیدار ناتھ آریہ ادھشٹاتا گورو کل ہذا)

کھڈیاں میں ویدک وواہ سنسکار

۲۱ مئی سنہ ۱۹۳۳ء مطابق ۲۹ بیساکھ بروز منگل پنڈت مندلال جی کی سپتری کی شادی پنڈت دلسراج جی آریہ بھجنوپدیشک سے پورن ویدک ریتی سے ہوئی۔ وواہ پروہت آریہ سماج بھجووالی لاہور نے کروایا۔ مہاشہ سنت رام جی ہیڈ بھجنوپدیشک کے بھجن و اپدیش کا بہت ہی اُتم پربھاو پڑا۔ تین دن تک مہاشہ سنت رام جی و پنڈت دلسراج جی کے لگاتار بھجن ہوتے رہے۔ ورکی طرف سے ۲۵ روپے اور ودھو کی طرف سے ۔۔۔ ویدپرچار اور دیگر فنڈات کو دان دیا گیا۔ وواہ سنسکار بڑی شان سے نرو گھن سماپت ہوا۔

(بھگوانداس پردھان آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج بھوجپور بریلی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ہذا کا ۲۶ واں سالانہ جلسہ ۱۰-۱۱-۱۲ اور ۱۳ جون سنہ ۱۹۳۳ء کو آریہ سماج مندر بھوجپور میں منایا جائیگا۔ پنڈت رام چندر جی دہلوی نے پدھارنے کا وچن بھی دے دیا ہے۔

نگرکیرتن ۱۰ جون سنہ ۱۹۳۳ء اتوار کو ہوگا۔ کنیا پاٹھ شالہ و سنسکرت پاٹھ شالہ کے تقسیم انعامات کے جلسے بھی اس موقعہ پر ہوں گے۔ اس کے علاوہ کئی کمیلن ہوں گے۔ آشا ہے۔ کہ دھرم پریمی سجن جلسہ کے موقعہ پر پدھار کر کرتارتھ کریں گے۔ اور لابھ اٹھائیں گے۔

(جنا سہائے مختار سکریٹری آریہ سماج بھوجپور بریلی)

۱۸ واں سندھ آریہ سمیلن لڑکانہ

لڑکانہ (سندھ) ۱۹ مئی۔ ۱۸ واں آریہ سمیلن ۹ بجے صبح شروع ہوا سب سے پہلے کلکتہ کے سوامی ستیانند جی نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ جلوس گاندھی باغ سے شروع ہو کر وہاں ہی ختم ہوا جلوس کے ساتھ ایک بینڈ بج رہا تھا۔ ہری جن طلباء اور ان کا ٹیچر جلوس کے آگے تھا۔ جلوس کے ہمراہ سینکڑوں شہری تھے۔

ریزولیوشنوں میں مذہبی سوسائٹیوں اور دیگر ریفارمروں سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ نشیلی چیزوں کے استعمال اور مانس آہار کے خلاف پراپیگنڈا کریں۔

آریہ سماج خوشاب کا چناؤ

خوشاب ۱۲ مئی۔ مندرجہ ذیل اصحاب آریہ سماج خوشاب کے عہدیداران منتخب ہوئے ہیں:۔

پردھان ملک دیا رام وکیل۔ اُپ پردھان دیوان نانک چند ریٹائرڈ ہیڈ کلرک ہزر۔ منتری بابو کانشی رام سٹیشن ماسٹر۔ اُپ منتری مہاشہ جگت پرکاش خزانچی مہاشہ جیونداس حکیم۔ لائبریرین جیٹا رام عرائض نویس۔

ممبران انترنگ سبھا:۔ ماسٹر عطر چند شاستری شمبھو ناتھ۔ دیوان امیر چند۔ لالہ جگت رام۔ لالہ جیونداس۔

آریہ سماج میرپور و آریہ پتری پاٹھ شالہ کا سالانہ انتخاب

لالہ بوہڑا ج جی صراف پردھان۔ لالہ کرم چند جی وکیل اُپ پردھان۔ لالہ جگت رام جی سکریٹری۔ لالہ رام بھیجا جی اسسٹنٹ سکریٹری۔ مہاشہ بیرتھ رام جی پستکادھیکش۔ مہاشہ دوارکا ناتھ جی کوشادھیکش۔ مہاشہ چونی لال جی سٹور منیجر۔

بخشی دیویدتا مل جی منیجر اور لالہ رام لال جی اسسٹنٹ منیجر پتری پاٹھ شالہ۔

(کرم چند وکیل پردھان آریہ سماج میرپور)

آریہ نویووک سبھا جام پور کے سماچار

چناؤ:۔ پردھان مہاشہ گیندت جی آریہ سیوک۔ اُپ پردھان مہاشہ بال کرشن جی۔ منتری مہاشہ امرناتھ جی گوڑ دوارہ۔ اُپ منتری مہاشہ سندر داس جی گاڈی۔

ممبران انترنگ سبھا:۔ لالہ ہربداس جی صراف۔ لالہ شامداس جی ادھیاپک۔ لالہ دھرم چند جی

ناگیہ۔ لالہ ناراین چند جی۔ لالہ سکھدیو جی کھیڑ۔ دیوان دولت رام جی دیوان کپل دیو جی۔ دیوان ٹھاکر دت جی ادھیاپک۔ مہاشہ رام چند جی ٹوٹیجہ مہاشہ سیوا رام جی دسیوانی۔

ڈیبیٹ:۔ اگلے سپتاہ ست سنگ ۹ مئی سنہ ۱۹۳۳ء بدھوار کو ایک دلچسپ ڈیبیٹ بر مضمون "مردہ جلانا چاہیئے یا دفنانا؟" ہوئی۔ سبھاپتی گنیش دت جی تھے۔ اہالیان شہر کافی تعداد میں مندر میں اکٹھے ہوئے۔ خوب چہل پہل ہوئی۔ مختلف اصحاب نے ہنگامہ خیز تقاریر کیں۔ آخیر میں سبھاپتی مہودیہ کی ایک زبردست تقریر کے ساتھ کارروائی سماپت ہوئی۔

آگامی سپتاہ کے لئے پھر ایک ڈیبیٹ بر مضمون "پرماتما نراکار ہے یا ساکار" رکھی گئی۔

سندھیا سب کمیٹی:۔ سبھا ہذا کی طرف سے شام کو آریہ یووک کافی تعداد میں اکٹھے ہو کر سندھیا کرتے ہیں۔ اس کے لئے من لکھت سجنوں کی ایک سب کمیٹی بنائی گئی:۔

(۱) لالہ بسنت داس جی (۲) حکیم بہاری لال جی (۳) دیوان کپل دیو جی (۴) لالہ بال کرشن جی۔

منیجنگ کمیٹی وایایام:۔ آجکل نوجوانوں کی موجودہ شاریرک حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے آریہ نویووک سبھا نے کبھی کبھی ایک شاندار دنگل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب کی ایک منیجنگ کمیٹی بنائی:۔

(۱) لالہ بال کرشن جی (۲) مسٹر ٹھاکر رام جی (۳) مہاشہ ادیبان جی (۴) مہاشہ امرناتھ جی گوڑدوارہ (۵) دیوان کپل دیو جی۔

(سندر داس اُپ منتری آریہ نویووک سبھا جام پور)

آریہ سماج حیدر آباد کا سالانہ جلسہ

ہماری آریہ سماج حیدر آباد (سندھ) کا وارشک اُتسو ۵ مئی سے ۸ مئی تک بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۵ مئی کو بڑا زبردست جلوس نکالا گیا۔ جس کا پربھاو شہر نواسیوں پر بہت بڑا۔ اُتسو میں بڑے بڑے ودوان سنیاسی اور پنڈت پدھارے تھے۔ جیسا کہ سوامی شرّدھانند جی۔ سوامی بھیجانند جی۔ پنڈت لوک ناتھ جی۔ پنڈت بدھ بل جی۔ پروفیسر تاراچند جی ایم۔ اے۔ پنڈت شانتی سروپ جی (فرلتی) پنڈت لیش پال جی۔ پنڈت آچاریہ رام دیو جی۔ اُدھو بھانو جی اور پروفیسر آسانند جی وغیرہ۔ ان کے علاوہ بھجنیک بھی کافی تعداد میں پدھارے تھے۔ پبلک دیا کھیانوں اور بھجنوں سے بہت آنند

ہوئی۔

(موہن لال آریہ اُپ منتری آریہ سماج حیدر آباد)

آریہ سماج جموں کا چناؤ

آریہ سماج جموں کا وارشک چناؤ ۳۱ بیساکھ سمت ۱۹۹۱ کو ہوا۔ آئندہ ورش کے لئے من لکھت ادھیکاری چنے گئے:۔

لالہ مانک چند جی پردھان۔ لالہ دینا ناتھ جی وکیل اور لالہ رام ملایا جی اُپ پردھان۔ بابو تلسی رام جی منتری۔ ماسٹر رام رکھا اُپ منتری۔ لالہ عطر چند جی کوشادھیکش۔ لالہ بوٹا رام جی پستکادھیکش۔

پرتنیدھی سبھا سد:۔ لالہ البیلو داس جی۔ لالہ وده اوارام جی۔ پنڈت بدھا رام جی شاستری۔ لالہ گوراں داس جی۔

(رام رکھا برائے منتری آریہ سماج ہذا)

گنیشی لال آریہ کنیا پاٹھ شالہ لدھیانہ کا لاثانی سو فیصدی شاندار نتیجہ

اس سے پہلے ہم آریہ ہائی سکول لدھیانہ کے لاثانی نتائج پر اس کے یوگیہ ہیڈ ماسٹر لالہ رام لال جی بی۔ اے۔ کو مبارکباد دے چکے ہیں۔ اب ہمیں یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ گنیشی لال آریہ کنیا پاٹھ شالہ لدھیانہ نے بھی اپنے بھائی آریہ ہائی سکول کے قدم بہ قدم پنجاب میں نمایاں شہرت حاصل کر رہی ہے۔ چنانچہ اس سال آریہ کنیا پاٹھ شالہ لدھیانہ سے تیس کنیائیں مڈل پریکشا پنجاب یونیورسٹی میں شامل ہوئی تھیں۔ اور یہ فخر کی بات ہے کہ سب کی سب نمایاں طور پر کامیاب ہوئی ہیں۔ اور ریزلٹ سو فیصدی رہا ہے۔ پتری گیان وتی نے ۶۰۳ نمبر حاصل کئے ہیں۔ وظیفہ کے آنے کی پوری اُمید ہے۔

آریہ کنیا پاٹھ شالہ لدھیانہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی ہوئی نمایاں شہرت حاصل کر رہی ہے۔ اس نمایاں کامیابی کا سہرا اس کے ہیڈ ماسٹر سری کشن جی کے سر پر ہے۔ اس لاثانی کامیابی کے لئے ہم آپ کو دلی مبارکباد دیتے ہیں۔ پاٹھ شالہ کا قابل سٹاف اس پر جس قدر فخر کرے۔ بجا ہے۔

(نامہ نگار)

پنڈت رام چندر جی دہلوی کے خلاف مقدمہ

دہلی۔ ۱۲ مئی۔ پریزیڈنٹ انٹرنیشنل آرین لیگ کو حیدر آباد (دکن) سے مندرجہ ذیل تار موصول ہوا ہے:۔

"سٹیٹ پولیس نے پنڈت رام چندر دہلوی کے خلاف اسلام کی توہین کا الزام لگایا ہے۔ اور نظام سے درخواست کی ہے۔ کہ پنڈت جی کے خلاف مقدمہ کی سماعت کے لئے سپیشل ٹریبونل مقرر کیا جائے۔"

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قیمت سالانہ للعہ ششماہی ۲عہ

ممالک غیر سے ۵ عہ
فی پرچہ ایک آنہ

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

نمبر ۲۲	SUNDAY 3rd June 1934	اتوار ۲۱ جیٹھ سمت ۱۹۹۱ مطابق ۳ جون ۱۹۳۴ء دیانند ابد ۱۱۰	جلد ۳۱

آریہ سماج کے نیم

۵ — سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

۶ — سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷ — سب سے پریتی پورک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے۔

۸ — اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے۔

۹ — ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔

۱۰ — سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

آریہ سماج کے نیم

۱ — سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲ — ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انترجامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳ — وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴ — ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہئے۔

وید امرت

یجروید — رگوید

> ओ३म् । गिरयस्ते पर्वता हिमवन्तोऽरण्यं ते पृथिवि स्योनमस्तु । बभ्रुं कृष्णां रोहिणीं विश्वरूपां ध्रुवां भूमिं पृथिवीमिन्द्रगुप्ताम् । अजीतोऽहतो अक्षतोऽध्यष्ठां पृथिवीमहम् ।

(पृथिवि) ہے پرتھوی! ہمارے لئے (ते गिरय: हिमवन्त: पर्वता:) تیری پہاڑیاں، برف والے پہاڑ اور (ते अरण्यम स्योनम अस्तु) تیرا جنگل بھی سن بھاونا ہووے (बभ्रुम कृष्णाम रोहिणीम) پوشن کرنے والی۔ جوتنے لائق، آبجاؤ (विश्वरूपाम ध्रुवाम भूमिम) ایک روپ والی۔ درڑھ سوبھاو والی رہنے لائق (पृथिवीम इन्द्र गुप्ताम) پھیلی ہوئی ویر پرشوں سے رکشا کی گئی (पृथिवीम) پرتھوی کا (अजीत: अहत: अक्षत:) بنا جیرن ہوئے، بنا مارے گئے اور بنا گھائل ہوئے (अहम अधि अस्याम) میں ادھشٹاتا بنا ہوں۔

ویر پرش کیا کیا کرتے ہیں؟

ایک انگریز مصنف لکھتے ہیں۔ کہ ملک کی سچی دولت اس کے باشندوں کا چال چلن ہوتی ہے۔ وہ اس بات کو آگے چل کر واضح کرتے ہیں۔ کہ اگرچہ ہماری زمین کی سطح کے نیچے بے شمار دولت تھی۔ مگر اس کا نکالنا کوئی آسمان کام نہیں تھا۔ اس کے لئے ثابت قدم، محنتی اور بہادر لوگوں کی ضرورت تھی۔ خوش قسمتی سے لوگوں میں یہ وصف پیدا ہو گئے اور بہشت در بہشت لگاتار محنت نے ہم لوگوں کو اس لائق بنا دیا۔ کہ ہماری دانائی کی بھری ہوئی حکومت کا سکہ دنیا کے بہت سے بڑے حصہ میں پھیل گیا۔

سچ مچ اس دنیا میں کسی بات کی کمی نہیں۔ سنسار میں سب کچھ موجود ہے۔ دنیا کے ہر ایک حصہ میں پرماتما نے بے بہا نعمت دے رکھی ہے۔ کئی ایک ممالک کئی لحاظ سے بہت خوش قسمت حالات میں واقع ہیں۔ مگر انسان انہی ممالک کے سکھی ہیں۔ جن کے اندر سکھ پانے والے سادھن موجود ہیں۔

جن بہادر قوموں میں نیک اوصاف پیدا ہوتے ہیں۔ اگر وہ دن بدن ترقی کرنے جائیں۔ اور پشت در پشت اپنی بہادری۔ ذہانت۔ دلیری اور نیکی کو قائم رکھیں۔ تو ان لوگوں کی یہی ایسے ویر پرش راجا۔ لیڈر یا اگوا ہوتے ہیں۔ جو فخر سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم راجا ہوئے ہیں۔ ایسے ویر پرشوں والی قوم۔ ایسے ویر پرشوں کا ساتھ دینے والے۔ ایسے ویر پرشوں کے ساتھ کام کرنے والے۔ ایسے ویر پرشوں کے سایہ تلے رہنے والے لوگ دنیا میں سب قسم کے سکھوں کا بھوگ کرتے ہیں۔

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن میں ایسے ایسے ویر پرش پیدا ہوتے ہیں۔ جو دنیا میں سکھ اور شانتی کی ماترا کو بڑھاتے ہیں۔ اس واسطے وید منتر کو ایک دفعہ پھر پڑھ لیجئے۔ اور دیکھئے۔ کہ ویر پرش کیا کیا کرتے ہیں؟

(ادم منم)

(نرنجن ناتھ)

اتھروید — سام وید

وی پی آتے ہیں

ماہ جون ۱۹۳۴ء میں جن خریداروں کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ انہیں اطلاعی چٹیں بھیجی جا رہی ہیں خریدار صاحبان کو چاہئے۔ کہ وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ ۱۷ر جون کا پرچہ ۱۵ر جون کو بذریعہ وی۔ پی انہیں ارسال کیا جائے گا۔ جو اصحاب نہ اپنا چندہ ارسال کریں۔ اور نہ کسی وجہ سے وی۔ پی وصول کرنا چاہیں۔ وہ بہت جلد اطلاع دے دیں۔ بعض اصحاب کے وی۔ پی ہمیں تاریخ مقررہ کے بعد موصول ہوتے ہیں۔ جس سے ہمارا وی۔ پی کا خرچ ضائع ہو جاتا ہے۔ خریدار صاحبان کو چاہئے۔ کہ منی آرڈر ہر صورت میں ۱۴ر جون ۱۹۳۴ء سے پہلے دفتر میں بھیجا دیں۔ یا بذریعہ کارڈ اطلاع دے دیں۔ تاکہ دفتر کا وی۔ پی کا خرچ بچ سکے :۔

(مینیجر)

سنسار کی گتی

واپسی ٹکٹوں کی میعاد میں توسیع

نارتھ ویسٹرن

لاہور ۔ ۳۰ مئی ۔ ریلوے کی لوکل مشاورتی کمیٹی کا ۱۲۵ واں اجلاس منگل ہوا ۔ صدر ایجنٹ مسٹر ۔۔۔ ریلوے بورڈ رعایتی واپسی ٹکٹوں کی میعاد کو ایک دن کے بجائے دو دن کر دیں ۔ اور لاہور اور ۔۔۔ کے درمیان انٹر کلاس کے دو دن کے واپسی ٹکٹوں کو جاری کرنے کی تجویز کو تجربہ کے طور پر منظور کیا گیا ۔

برلن میں نیا ترکی سفیر

انقرہ ۔ ۲۹ مئی ۔ ترکی جمہوریت کے صدر ۔۔۔ ہز ایکسیلینسی حامد بیگ کو کمال الدین سمیع پاشا کی جگہ برلن میں ترکی سفیر مقرر کیا گیا ہے ۔

بحری کانفرنس میں شامل ہوگا

ٹوکیو ۔ واشنگٹن کانفرنس سے پیشتر جو بحری کانفرنس ہونے والی ہے ۔ جاپان اس میں شرکت کی دعوت منظور کرے گا ۔

گرانٹ بند کر دی گئی

جبل پور ۔ سی پی گورنمنٹ کی وزارت لوکل سیلف گورنمنٹ کی طرف سے جبل پور میونسپل کمیٹی کو چٹھی موصول ہوئی ہے ۔ کہ چونکہ کمیٹی نے سول نافرمانی کے سلسلہ میں سزا یافتہ اشخاص کو ملازم رکھ کر گورنمنٹ کے خلاف سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کی ہے ۔ اور ان کو علیحدہ کرنے کی تجویز پر غور کرنے سے انکار کر دیا ہے ۔ اس لئے گورنمنٹ نے قطعی فیصلہ کر دیا ہے ۔ کہ جب تک مذکورہ بالا ملازمین وعدہ نہ کریں ۔ کہ وہ آئندہ گورنمنٹ کے خلاف سرگرمیوں سے کوئی سروکار نہیں رکھیں گے ۔ گورنمنٹ میونسپل کمیٹی کو گرانٹ نہیں دے گی ۔

شیعہ جماعت کی قوت انتشار سے بیزاری

الہ آباد ۔ ۳۰ مئی ۔ مخلوط الیکٹوریٹ کے بارہ میں سنیوں اور شیعہ حضرات میں سخت اختلافات پیدا ہو گئے ہیں ۔ شیعہ صاحبان جداگانہ الیکٹوریٹ کے خلاف ہیں ۔ اور سنی صاحبان اس کے کٹر پکش پاتی ہیں ۔

شیعہ پولیٹیکل کانفرنس کی انتظامیہ کمیٹی کا جو اجلاس حال ہی میں منعقد ہوا ۔ اس میں رائے عامہ یہ معلوم ہوتی تھی ۔ کہ شیعہ صاحبان اسمبلی کے انتخاب کے لئے ایسے مسلمان امیدواروں کی حمایت کریں ۔ جو کہ مشترکہ الیکٹوریٹ کی قائمی کے لئے جد و جہد کریں ۔

یہ جاننا موجب دلچسپی ہوگا ۔ کہ شیعہ صاحبان نے اپنی رپورٹ پر کمیونل اوارڈ کی مخالفت کی ۔ اس تجویز پر بھی غور کیا گیا ۔ کہ اگر کوئی ایسا مسلم امیدوار ملا ۔ جو کہ مخلوط الیکٹوریٹ کی حمایت کرے گا ۔ تو پھر وہ ووٹ دینے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کریں گے ۔

سوراجی امیدواروں کا کمیونل اوارڈ کے متعلق جو رویہ ہے ۔ شیعہ حضرات اس کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتے ۔

ہر چند ابھی تک کسی قسم کے قطعی فیصلہ جات نہیں ہوئے ۔ اس لئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی ہے ۔ جو کہ تمام صورت حال کا مطالعہ کرے گی ۔ اور اس کی دیکھ ریکھ کرے گی ۔ (ٹریبیون)

مہاراجہ الور پھر یورپ کو

شملہ ۔ ۳۰ مئی ۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ الور عنقریب مسوری سے بمبئی چلے جائیں گے ۔ اور وہاں سے جون کے خاتمہ پر یورپ روانہ ہو جائیں گے ۔

پارلیمنٹ کے انتخابات میں کھڑے ہوں گے

بمبئی ۔ ۲۹ مئی ۔ ایک مقامی مرہٹہ اخبار کو تازہ ہوائی ڈاک سے اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ کہ غالباً مسٹر ایم ۔ آر ۔ جیکر اپنے انگلستان کے قیام کے دوران میں پارلیمنٹ کے انتخابات میں کھڑے ہوں گے ۔

نواب بھوپال انگلستان کو

بمبئی ۲۹ مئی ۔ اس موقعہ پر جبکہ جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ عنقریب شائع ہونے والی ہے ۔ نواب بھوپال کے انگلستان جانے کو اہمیت دی جا رہی ہے ۔

برات پر سنگ باری

کانپور ۔ کھٹیکوں کی ایک برات کرنل گنج سے روانہ ہوئی ۔ جب جلوس ۔۔۔ محل کی مسجد کے پاس پہنچا ۔ تو چند مسلمانوں نے باجہ بند کرنے کو کہا ۔ باجہ بند ہونے پر جلوس پر پتھروں کی بارش ہونے لگی ۔ پولیس کو بروقت اطلاع دی گئی ۔ اور معاملہ جلد ہی ختم ہو گیا ۔

راجہ نادون کا دیہانت

۲۵ ۔ اور ۲۶ مئی سنہ ۱۹۳۴ کی درمیانی رات کو راجہ صاحب نادون پرلوک سدھار گئے ۔ قصبہ کے ہندوؤں اور مسلمانوں نے ان کے ماتم میں تمام دن ہڑتال رکھی ۔ داہ کرم سنسکار دریائے بیاس کے کنارے کیا گیا ۔

ایک طالب علم کا قتل

کراچی ۔ ۳۰ مئی ۔ پولیس ایک شخص کی جس نے ایک طالب علم پر حملہ کر کے اسے ہلاک کر دیا ہے ۔ نہایت سرگرمی سے تلاش کر رہی ہے ۔ مگر ابھی تک کوئی سراغ نہیں لگا ۔

میعاد میں توسیع

قاہرہ ۔ ۲۹ مئی ۔ یمن کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ سلطان ابن سعود نے امام یمن کے ساتھ عارضی صلح کی میعاد میں کچھ دنوں کی توسیع کر دی ہے ۔ تاکہ وہ صلح کی شرائط کو پورا کر سکیں ۔

ملک معظم سے مسٹر شسٹر کی ملاقات

لنڈن ۔ ۲۹ مئی ۔ ملک معظم نے مسٹر جارج شسٹر کو وائسرائے کی کونسل کے فنانس ممبر کی آسامی کا چارج دینے کے بعد آج شرف ملاقات بخشا ۔

میونسپلٹی پر استغاثہ

مراد آباد ۔ میونسپلٹی کے خلاف رؤسائے شہر نے عدالت میں درخواست دی ہے ۔ کہ وہ مقدمات پر جو روپیہ پبلک کا خرچ کر رہی ہے ۔ اس کو اس سے باز رکھا جائے ۔

اس کی سماعت ۹ جولائی کو ہوگی ۔

ماسٹر تارا سنگھ برما کو ۔ امرتسر ۔ ماسٹر تارا سنگھ اکالی پنتھ کا ۔۔۔ لئے چندہ جمع کرنے کے واسطے برما کو روانہ ہو گئے ہیں ۔

پلیگ کے بعد ہیضہ

جالندھر ۔ ۲۹ مئی ۔ پلیگ کے بعد اب یہاں ہیضہ کی شکایت شروع ہو گئی ہے ۔ میونسپل کمیٹی کی طرف سے اس کے فوری انسداد کے لئے تدابیر شروع کر دی گئی ہیں ۔

سکاؤٹوں کی پلٹنوں پر وزیری لشکر کا حملہ

شملہ ۔ ۳۰ مئی ۔ کل جنوبی وزیرستان کے سکاؤٹوں کی چھ پلٹنیں وادی رضا ۔۔۔ میں وزیرستان میں ۔۔۔ کیمپ لگانے کے لئے جا رہی تھیں ۔ کہ ۲۵۰ وزیریوں کے ایک لشکر نے ان پر حملہ کر دیا ۔ سکاؤٹ لڑائی کے بعد جس میں پانچ سکاؤٹ اور بہت سے وزیری زخمی ہوئے پیچھے ہٹ گئے ۔ سکاؤٹوں کا کپتان مسٹر ڈاٹ شدید طور پر مجروح ہوا ہے ۔

جس فوجی دستہ کے لئے جگہ کا معائنہ کرنے کی واسطے سکاؤٹوں کی پلٹنیں جا رہی تھیں ۔ وہ عنقریب اپنی تجویز کردہ جگہ پر کیمپ لگانے کے لئے روانہ ہو جائیگا ۔ اور سکاؤٹ بھی اس کے ساتھ تعاون کریں گے ۔

اپیل کا فیصلہ

پشاور ۔ ۲۹ مئی ۔ خان صاحب قاضی میر احمد خان ایڈیشنل اور جوڈیشل کمشنر نے ہولیوں کے موقعہ پر ہندو سکھ جھگڑا سے پیدا شدہ بنوں کے مقدمات کا فیصلہ سنا دیا ہے ۔ سٹی مجسٹریٹ نے روشن لال کو جو سزا دی تھی ۔ وہ منسوخ کر دی ہے ۔ اور دیوان چند کا جسے سات سال قید با مشقت کی سزا ہوئی تھی ۔ مقدمہ دوبارہ سماعت کے لئے واپس بھیج دیا ہے ۔

مفرور کی گرفتاری

بنوں ۔ ۲۹ مئی ۔ بنوں پولیس نے نامی ڈاکو ۔۔۔ سرور کو جو گزشتہ دس سال سے مفرور تھا ۔ موضع بھگوت سے گرفتار کیا ہے ۔ گرفتاری سے ایک دن پہلے اس نے اپنے گروہ کی مدد سے ایک گاؤں پر چھاپہ مارا ۔

کو لیشر جی کی واپسی

لاہور ۔ ۲۹ مئی ۔ سردار سردول سنگھ کویشر ممبر کانگرس ورکنگ کمیٹی جو آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کے لئے پٹنہ گئے ہوئے تھے ۔ کلکتہ اور دہلی سے ہوتے ہوئے لاہور پہنچ گئے ہیں ۔

پکٹنگ کی بتیری کوشش

دہلی ۔ ۲۹ مئی ۔ کل دہلی کلاتھ ملز پر پکٹنگ کرنے کی بتیری کوشش کی گئی ۔ مگر مل میں کام حسب معمول ہوتا رہا ۔

مال گاڑی پٹڑی سے اتر گئی

رنگون ۔ ۲۹ مئی ۔ کل رات کے دس بجے رنگون پروم ریلوے لائن پر تنا ۔۔۔ اور رنگون کے درمیان ایک مال گاڑی پٹڑی سے اتر گئی ۔ ۔۔۔ اور فائرمین بال بال بچ گئے ۔

دو قیدیوں کا فرار:- کوئمبٹور۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ۲ مسلمان قیدی کوئمبٹور سنٹرل جیل سے ۲۳ مئی کی رات کو بھاگ گئے۔ یہ دونو قیدی بولاجی خاندان کے تھے۔ ایک کو سات سال قید سخت کی سزا ہوئی تھی۔ اور دوسرے کو دس سال کی۔ پولیس ان کی تلاش میں مصروف ہے ::

دیاسلائی پر ٹیکس:- بنگلور۔ میسور گورنمنٹ نے ایک ایمرجنسی قانون کے ذریعہ دیاسلائی پر محصول عاید کر دیا ہے۔ اگر دیاسلائی کے ڈبوں میں ۴۰ یا اس سے کم ڈبیاں ہوں گی۔ تو فی گروس ایک روپیہ اور اگر ڈبیوں کی تعداد ۴۰ سے زیادہ اور ۶۰ سے کم ہوگی۔ تو ڈیڑھ روپیہ فی گروس محصول لیا جائے گا۔ اس سے زیادہ ڈبیوں والے ڈبوں کے گروس پر دو روپیہ فی گروس محصول عاید ہوگا۔ محصول کارخانوں سے مال باہر جانے سے پیشتر وصول کیا جائے گا ::

صدر پٹیل کی یادگار:- احمد آباد۔ شریمتی وہی۔ بہ پٹیل کی یاد میں نڈیاد میں ایک لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے زنانہ کالج کھولنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ::

نواب خسرو جنگ ولایت کو:- جموں۔ نواب خسرو جنگ بھی ولیعہد نظام صاحب کے ساتھ ولایت جا رہے ہیں ::

مسوری نہیں جائیں گے:- بنارس۔ ۲۹ مئی۔ پنڈت مالویہ جی آج کل ایک نہایت ضروری کام میں مصروف ہیں۔ اس لئے آپ نے مسوری جانے کا پروگرام منسوخ کر دیا ہے ::

جائینٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ:- لنڈن۔ ۲۹ مئی۔ آج جب جائینٹ سلیکٹ کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا۔ تو چیئرمین نے رپورٹ کا مسودہ پیش کیا۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ رپورٹ چند ہفتوں میں تیار ہو جائے گی ::

مہاتما گاندھی جون میں بنگال نہیں جائینگے:- قطعی طور پر معلوم ہو گیا ہے۔ کہ مہاتما گاندھی ماہ جون میں ہریجن دورہ کے سلسلہ میں بنگال نہیں جائیں گے۔ مہاتما جی ۲۹ مئی کی شام کو عورتوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرنے کے بعد بارہ مولہ روانہ ہو جائیں گے ::

بوڑھے ایڈمیرل کی علالت:- ٹوکیو۔ ۲۹ مئی۔ ۸۷ سالہ بوڑھے ایڈمیرل ٹوگو گلے میں پھوڑے کی وجہ سے بستر مرگ پر پڑا ہے۔ آج بادشاہ نے اسے مارکوئیس کا خطاب دیا تھا۔ حالت بہت ہی نازک ہے ::

جلوس کا ہاتھی بدحواس ہو گیا:- گنتور۔ ۲۹ مئی۔ بالی گھاٹ سے آمدہ ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ ایک جلوس کے دوران میں ایک ہاتھی بدحواس ہو گیا۔ اس نے اپنے مہاوت اور ایک اور شخص کو ہلاک کر دیا ::

آریہ سماج چتوڑ گڑھ کا ایک اہم ریزولیوشن

"یہ سماج شری مہاتما ہنس راج جی کے اس فیصلہ کو جو کہ انہوں نے پنڈت وشو بندھو جی اور پنڈت بھگوت دت جی کے بارہ میں کیا ہے۔ سرو وفا نوجیت سمجھتا ہے۔ کیونکہ پنڈت وشو بندھو جی کو جو کہ اب ظاہرا طور پر ویدوں میں انہاس کا سمرتھن اور بھگوان دیانند پر لگائے جھوٹے دوشنوں کو جنتا کے سامنے پرکٹ کرتے ہیں۔ کسی بھی آریہ سماج کے کام یا سنستھا کا انچارج یا آچاریہ وغیرہ بنانا آریہ سماج کے ساتھ گھور انیائے کرنا ہے۔ ویدک ریسرچ وبھاگ کا انچارج بنانا تو ویدک سدھانتوں پر بالکل کٹھارا گھات ہی کرنا ہے۔ اور شری پنڈت بھگوت دت جی کو جو کہ رشی دیانند اور ویدک سدھانتوں کے انیہ پریمی ہیں۔ ریسرچ وبھاگ سے ہٹا دینا ان کے ساتھ بھی بالکل انیائے کرنا ہے۔ اس لئے یہ سماج شری مہاتما ہنس راج جی سے سمو لنے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اپنی اوچیہ پدوی اور بھاری ذمہ داری کو دھیان میں رکھ کر اور بیرونی کسی بھی طاقت سے نہ دب کر اپنی آتما کی آواز کو سنتے ہوئے اپنے فیصلہ پر پھر وچار کریں۔ اور پنڈت وشو بندھو جی کو آریہ سماج کے ہر ایک کام سے الگ کر کے تتھا شری پنڈت بھگوت دت جی کو اپنے پہلے ستھان پر رکھ کر ویدک سدھانتوں کی رکھشا کرانے میں یش کے بھاگی بنیں۔"

"نیز یہ سماج تمام آریہ سماجوں اور آریہ سنستھاؤں سے بھی پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ بھی اسی آشیہ کے پرستاؤ پاس کر کے شری مہاتما ہنس راج جی کے پاس بھیجیں۔ اور اخبارات میں بھی اس کا اندولن کریں۔"

ہم ہیں
آریہ سماج چتوڑ گڑھ کے سبھاسد ::

امریکہ کا برطانیہ کو نوٹ:- واشنگٹن۔ امریکن گورنمنٹ نے برطانیہ کو لکھا ہے۔ کہ اسے جنگی قرضہ کے حساب میں ۲۳۹ ملین ڈالر ادا کئے جائیں۔ تفصیل اس طرح ہے:-

۱۹۳۳ء کی ۶۲۔ اور ۸۸ ملین ڈالر کی شش ماہی قسطیں ۷۲۱،۹ ہزار ڈالر کی وہ رقم جس کی ادائیگی ۱۵ دسمبر ۱۹۳۳ء میں پریزیڈنٹ روزویلٹ نے معطل کر دی تھی۔ اور اگلے ۱۵ جون کو واجب الادا قسط ۷۵۳۹۰ ہزار ڈالر کی قسط ::

قیدیوں میں فساد:- کراچی۔ سندھ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ نارا جیل میں قیدیوں کی دو پارٹیوں کے درمیان آزادانہ طور پر مقابلہ آرائی ہوئی۔ جس میں ایک ہلاک اور کئی مجروح ہوئے۔ تفصیلات کا انتظار ہے ::

ایک لاکھ روپیہ کا دان:- امرتسر۔ ۲۹ مئی۔ سبھ چینز جج وکیل پریزیڈنٹ بار ایسوسی ایشن جو اس جہان فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔ ایک لاکھ روپیہ زنانہ ہسپتال بنانے کے لئے وقف کر گئے ہیں۔ مرحوم کے اعزاز میں کل دیوانی عدالتیں بند رہیں ::

۱۳ جولائی کو آئیں گے:- لاہور۔ ۲۹ مئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مہاتما گاندھی پروگرام کے مطابق ۱۳ جولائی کو لاہور پہنچیں گے۔ اور ۱۵ تک یہاں رہیں گے ::

نوٹس دیا ہے۔ کہ جو میونسپل ملازمین چھوت چھات میں یقین رکھتے ہیں۔ انہیں فوراً برخاست کر دیا جائے ::

حراست سے فرار:- دہلی۔ ۲۸ مئی۔ ایک سنسنی خیز اطلاع مظہر ہے۔ کہ اندر سنگھ ملزم جو ریاست پٹیالہ کا باشندہ ہے۔ موقعہ پا کر مفرور ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چھلا رام کانسٹیبل کھانا کھانے کی غرض سے کھاری باولی میں اپنے گھر جا رہا تھا۔ کہ راستہ میں ایک سنار کی دوکان پر ایک آدمی۔ ایک عورت اور ایک لڑکی زیورات فروخت کر رہے تھے۔ شبہ میں وہ تینوں کو پولیس تھانہ میں لے گیا۔ اور زیر دفعہ ۱۱ام انہیں حراست میں لے لیا گیا۔ ملزم کو معہ عورت اور لڑکی کے برائے تفتیش دہلی لے جایا گیا۔ وہاں سے وہ تینوں فرار ہو گئے ہیں۔ پولیس کو ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا ::

۲۰۰۰ پونڈ ڈائنامیٹ کی چوری:- اجمیر۔ ۲۹ مئی۔ کھمبی گھاٹ پر جہاں کہ نئی ریلوے لائن زیر تعمیر ہے۔ اودے پور چتوڑ ریلوے ڈپو سے دو ہزار پونڈ ڈائنامیٹ کی مبینہ چوری سے بہت سنسنی پھیل گئی ہے۔ اودے پور اور انگریزی علاقہ دونو کی پولیس یہ معلوم کرنے میں سرگرمی سے مصروف ہے۔ کہ ایسی دلیرانہ چوری کس طرح سے کی گئی۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اجمیر سا معار کھمبی گھاٹ گیا ہے۔ ڈپو میں کام کرنے والے کچھ ملازموں کو حراست میں لے لیا گیا ہے مزید تحقیقات جاری ہے ::

کانگریس کی برخاستگی:- احمد آباد۔ ۲۹ مئی۔ مسٹر کنھیا لال ہری جن ممبر احمد آباد میونسپلٹی نے اس مطلب کا ایک ریزولیوشن پیش کرنے کا

پرکاش لاہور

۲۱- جیٹھ سمت ۱۹۹۱

آریہ پرتی ندھی سبھا کا جنرل اجلاس

۲۹ و ۲۰ مئی ۱۹۳۴ء کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا جنرل اجلاس ہوا۔ سبھا سدوں کی کافی تعداد میں شریک ہوئے۔ پچھلے سال کی رپورٹ پڑھی گئی۔ جس سے سبھا سدوں کو واضح ہو گیا۔ کہ باوجود بنگال کے آریہ پرتی ندھی سبھا کی سب سنستھائیں خوشحالی کی طرف قدم بڑھا رہی ہیں۔ اور بہار کے زلزلہ کے ... ویدپرچار فنڈ میں گزشتہ سال کی نسبت ڈیڑھ ہزار روپیہ زیادہ آمدنی ہوئی ہے۔ ... صحت کے خراب ہونے اور دیگر مصروفیتوں کے جس تندہی سے ویدپرچار ... مہاشہ کرشن نے باوجود ... کام کیا۔ یہ اُن ہی کا حصّہ ہے۔

... فنڈ کو اُنت کرنے میں ... پنڈت گیان چند اور انیہ آریہ بھائیوں ... بہتوں ہیں چاہئے۔ کہ اسی سال پنڈت ٹھاکر دت ... ۱۴۰۰۰ روپیہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے جلائے ہوئے بہار ریلیف کے شمار ... اور اس کے علاوہ اجمیر کی نروان اردھ شتابدی کے اوسر پر بھی آریہ پرتی ندھی ... دان آیا۔ ... بھیجا گیا۔ اس پر بھی "ویدپرچار فنڈ" کے لئے آگے کی نسبت ڈیڑھ ... ساڑھے ۸ ہزار روپیہ ... ہزار روپیہ زیادہ آجانا واقعی قابلِ تحسین ہے۔ گوروکل کانگڑی کا بجٹ بھی surplus ... بجٹ تھا۔ ... آمدنی زیادہ اور خرچ کم تھا۔ گوروکل کے بجٹ کی یہ حالت کئی سالوں کے بعد آئی ہے۔ اس کامیابی کے لئے میں اپنے بھائی پنڈت چموپتی جی کو ودھائی دیتا ہوں۔ کنیا گوروکل ڈیرہ دون کی رپورٹ بھی حوصلہ افزا تھی۔ کہاں تو پچھلے سال چونتیس ہزار روپیہ کے قرضہ کے علاوہ اور ریزرو فنڈ کی سمابتی کے اتیرکت ۶ ہزار کا گھاٹا تھا۔ اور سب برہمچارنیاں بٹن کی جھونپڑیوں میں رہتی تھیں۔ اور کہاں اس سال ایک سو لڑکیوں کے لئے ستر ہزار روپیہ کی لاگت سے ایک پختہ آشرم تیار ہو گیا ہے۔ جس میں اب چھوٹی برہمچارنیاں رہتی ہیں۔ چونتیس ہزار ... کے قرضہ میں سے آٹھ ہزار معہ تمام سود کے ادا ہو گیا۔ پچھلا گھاٹا بھی سارا پورا ہو گیا۔ اور ... آمدنی بمقابلہ خرچ کے ۵۰۰/ روپیہ زیادہ رہی۔ یہ سب کچھ دیوی ودیاوتی کے پرشارتھ ... ان تھک کوششوں اور اُو ... ویکنٹھ کا پرمان ہے۔

... ہوا۔ اگرچہ ان اہم معاملہ کے فیصلہ میں ایک پورا دن لگا۔ بہت ساجت ... مباحثہ ہوا۔ ایک آدھی گرما گرم تقریر بھی ہوئی۔ کچھ پریم سے روٹھنا اور ویسے ہی پریم سے منانا بھی ہوا۔ ... بزرگوں نے خوردوں کو حکم بھی دئے۔ لیکن نتیجہ نہایت خاطر خواہ نکلا۔ منتری دیوان بدری داس جی جن کے منتری میں آریہ پرتی ندھی سبھا نے اتنی شاندار ترقی کی ہے۔ کہ وہ ملے ہوؤں کو بچھڑنے نہیں دیتے۔ لیکن بچھڑوں کو ملا ضرور دیتے ہیں۔ پردھان — پنڈت بشمبر ناتھ جی جن کی ہستی سبھا کے ... اور جو سبھا کے سیوکوں کی طرح دن رات پردھان جی کے دستِ راست بن کر سبھا کا چلتا کام ہموار رکھتے ہیں۔ اور سبھا کے مالیات کو سب طرح سے محفوظ رکھ رہے ہیں۔ بدستور سابق اب پردھان رہے۔ ... رائے بہادر ملکھی رام جی جن کی بیاقت ہی کے بنا گوروکل اور کنیا گوروکل کی شاندار عمارتوں کا بننا نہایت مشکل ہو جاتا۔ — آپ پردھان رہے۔ نیز آپ پردھان آریہ سماج کے پرانے سیوک اور میرے زمانہ طالب ... کے دوبارہ استاد منتری منشو دیال جی ہوئے۔ ... کو سو شنو بھت کرنے کے لئے بڑی جدوجہد کے بعد مہاشہ کرشن کو سبھا نے مجبور کیا۔ اور انھوں نے صحت کی خرابی کے باوجود اس حکم کے سامنے سر جھکا دیا۔

سب سے بڑا مہتو پورن نشچہ جو سبھا نے کیا ہے۔ وہ اردھ شتابدی منانے اور ویدپرچار فنڈ کے لئے سہفر کوش کے لئے اڑھائی لاکھ روپیہ جمع کرنا ہے۔ ... پرتی ندھیوں نے سروسمتی سے اور بڑے اُتساہ کے ساتھ اس پرستاو کو سویکار کیا۔ آریہ پرشوں کے سہیوگ کے ساتھ اس اہم کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا بوجھ مہاشہ کرشن کے کندھوں پر ہے۔ مہاشہ کرشن نے ویدپرچار کے کام کو اس درجہ تک پہنچایا۔ یہ نیا کام بھی اُن کے دوارہ ہی کامیابی کے شکھر تک پہنچ سکتا ہے۔

سبھا کی آگامی اردھ شتابدی

آچاریہ رامدیو جی کی تحریک پر شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جنرل سبھا نے اپنے ۲۶ مئی کے اجلاس میں یہ پرستاو سروسمتی سے پاس کر دیا ہے۔ کہ نومبر یا دسمبر ۱۹۳۶ء میں سبھا کی اردھ شتابدی منائی جائے۔ اور اس کے لئے اڑھائی لاکھ روپیہ اکٹھا کیا جائے۔ اس سے قبل آریہ سماج لاہور اور آریہ سماج سیالکوٹ اپنی اپنی اردھ شتابدی پورے سماروہ سے منا چکے ہیں۔ آریہ جگت متھرا میں رشی دیانند کی جنم شتابدی اور اجمیر میں نروان شتابدی بھی پوری شان سے منا چکا ہے۔ اس لئے پنجاب۔ بلوچستان اور دوسرے مقامات کی آریہ سماجوں کا جن کا سبھا سے سمبندھ ہے۔ یہ فرض اولین ہے۔ کہ وہ اس موقعہ پر یہ ثابت کر دکھائیں۔ کہ اُن کے پرتی ندھیوں نے جنرل اجلاس میں جس پرستاو کو سروسمتی سے پاس کیا ہے۔ اس میں جان ہے۔ اور وہ اس بات پر تلی ہوئی ہیں۔ کہ آگامی اردھ شتابدی منانے میں سبھا کے ہاتھ مضبوط کریں۔ اور اسے اس یوگیہ بنائیں۔ کہ وہ اس مہوتسو کے اپلکش میں اپنے ویدپرچار کے آدرش کو بھلی بھانتی پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں سپھل ہو سکے۔ ہمیں آشا رکھنی چاہئے۔ کہ سبھا سے سمبلت جملہ آریہ سماجیں اس موقعہ پر اپنے کرتویہ کے پالن میں کسی قسم کے تساہل کو روا رکھنا پاپ سمجھتی ہیں۔ اگر آریہ سماجیں اس موقعہ پر خود بخود اڑھائی لاکھ روپیہ کی تقسیم کر کے خود ہی اپنے اپنے حصّہ کی ادائیگی کا تہیہ کر لیں۔ تو ہمیں وشواس رکھنا چاہئے۔ کہ وہ سبھا کو اپنے مخلصانہ سہیوگ سے آگامی اردھ شتابدی کو پوری شان سے منانے کے قابل بنائیں گی ۔

آریہ سماج بلب گڑھ پر مقدمہ

آریہ سماج بلب گڑھ آج کل سنکٹ میں ہے۔ اس نے ۱۹۱۶ء میں اپنا مندر میونسپل کمیٹی کی اجازت سے بنایا تھا۔ اس کا ایک دروازہ جو پشت کی جانب ہے۔ ایک ایسی مزروعہ اراضی کی طرف کھلتا ہے جس کے مالک مہاراجہ فرید کوٹ بتلائے جاتے ہیں۔ یہ دروازہ پورے ۱۹ سال سے مستعمل ہوتا رہا ہے۔ لیکن اب بدقسمتی سے مہاراجہ صاحب نے وہاں ایک ایسے مختار کو مقرر کر دیا ہے۔ جس نے کہ آریہ سماج سے چھیڑ چھاڑ کرنے کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ چنانچہ اس نے دروازہ مذکور کو بند کرانے کے لئے ایک دیوانی دعوے بھی دائر کر دیا ہے۔ اور مفت میں آریہ سماج کو زیربار کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہمیں یہ سن کر کھید ہوا ہے۔ کہ باوجود اس امر کے کہ اس مقدمہ کی کئی پیشیاں ہو چکی ہیں۔ اور بہت سی شہادتیں بھی ہو چکی ہیں۔ ریاست کے ذمہ وار منتظمین نے اس امر کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ کہ وہ Sanitary وجوہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے آریہ سماج کے خلاف اس مقدمہ کو واپس لے کر آریہ سماج کے سیوکوں کو مرہونِ منت بنائیں ۔

آریہ سماج موزنڈہ کی سہائتا کرو!

آریہ سماج موزنڈہ نے بنگالہ جاتی کے ۳۰۰ افراد کو دودھرمیوں کی یورش سے بچانے کے لئے مفروض ہوتے ہوئے بھی ایک بستی میں آباد کرا دیا۔ چونکہ سماج مذکور مالی لحاظ سے اس قابل نہ تھی۔ کہ وہ اس ذمہ داری کو اُٹھا سکتی۔ اس لئے اس نے آریہ جنتا سے اپیل کی۔ کہ وہ اس کے بوجھ کو بٹانے میں حصّہ لے۔ لیکن یہ سخت افسوس کا مقام ہے۔ کہ آریہ جنتا نے اس بارہ میں سماج مذکور کی ابھی تک کوئی سہائتا نہیں کی۔ اس سے سماج کو یہ اندیشہ لاحق ہو گیا ہے۔ کہ کہیں وہ بستی سماج کے ہاتھ سے نکل نہ جائے۔ اور سہائتا کرنے کی بجائے کہیں آریہ جنتا کی غفلت سے نہ صرف آریہ سماج کو ہی نقصان پہنچے۔ بلکہ جس جاتی کو اس نے بچایا ہے۔ وہ ہی سراسیمگی کی حالت میں پھر دودھرمیوں کا شکار نہ بن جائے۔ اس لئے ہمیں آشا رکھنی چاہئے۔ کہ آریہ بھائی اس موقعہ پر ...

ہم مجھے نشچے ہے۔ کہ وہ اپدیش کے کام کی گنتی کو تیز کر کے اور گرام پرچار اور گرام سنگھٹن کی کوئی نئی سکیم مرتب کر کے بہت جلد آریہ جنتا سے سنبندھ رکھیں گے۔ اور آریہ جنتا اُن کے نیتر تو میں اڑھائی لاکھ روپیہ ۱۹۳۵ء کے اگست سے پورو تیار کر کے اُن کے اور اپنے مان کی رکھشا کرے گی ۔

(آچاریہ) رامدیو

مرزائیوں کو تنبیہ

ہم دیر سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ مرزائیوں کے حوصلے اس قدر بڑھ گئے ہیں۔ کہ وہ کرشن بھگوان کی ہتک کرنے سے باز آتے ہیں۔ اور نہ ہی سکھ گوروؤں کا ادب ملحوظ رکھتے ہیں۔ چنانچہ ان کی اس شر انگیزی سے تنگ آکر خالصہ بہادروں کے نمائندہ "شیر پنجاب" نے ان کو ذیل کے الفاظ میں تنبیہ کی ہے:-

"ہم حکومت اور مسلمانوں کو تنبیہ کئے دیتے ہیں۔ کہ وہ اس اشتعال انگیز توہین کے انسداد کا انتظام کریں۔ جو ہمارے بانیٔ مذہب کی مرزائیوں کی جانب سے کی جا رہی ہے۔ ورنہ سکھ گورو نانک دیو کے مقابلہ میں مرزا غلام احمد نہیں۔ بلکہ .... کی زندگی پر ریویو شروع کر دیں گے۔ ایک مرزائی اخبار "نور" کے ایڈیٹر نے تو سکھ دھرم کے بانی شری گورو نانک دیو کے خلاف بکواس کرنا اپنا شعارِ زندگی بنایا ہوا ہے۔ حال ہی میں اس نے گورو نانک دیو کے متعلق یہ بکواس کیا ہے۔ کہ آپ نے دوسری شادی ایک مسلمان گھرانہ میں کی تھی۔ اسی اخبار نے مدت گزری۔ اس امر پر فخر کیا تھا۔ کہ گورو ہرگوبند صاحب نے قاضی رستم خان کی لڑکی سے شادی کی۔" (شیرِ پنجاب)

الفاظ صاف اور واضح ہیں۔ ان سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ سکھوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ اور وہ اب مرزائیوں کے زیادہ چوچلے برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔

شر انگیز سرکلر

موجودہ سبھیتا کا یہ ایک بھاری دوش ہے۔ کہ یہاں ودیا بھی مول بکتی ہے۔ تازہ اطلاع آئی ہے۔ کہ چیف انسپکٹر آف سکولز پٹیالہ نے پبلک سکولوں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ کہ یا تو وہ اپنے سکولوں میں سرکاری سکولوں کی طرح فیس بڑھا دیں۔ ورنہ ان کی سرکاری امداد بند کر دی جائے گی۔

ہو سکتا ہے۔ کہ اس سرکلر کا مقصد صرف غریب طبقہ کے طلباء کو تعلیم کے فوائد سے محروم کرنا ہے۔ وہ غریب تو نیشنل سکولوں میں داخل ہی اس لئے ہوتے ہیں۔ کہ وہ تھوڑا خرچ کر کے تعلیم حاصل کر سکیں ۔۔۔ اگر سکولوں میں اس سرکلر کی رو سے فیس بڑھا دی گئی۔ تو ان سے غریب طلباء کے لئے زیادہ فیس ادا کرنا مشکل ہو جائے گا۔ اور عین ممکن ہے کہ اس طرح کئی غریب طلباء سکول چھوڑنے کے لئے مجبور ہو جائیں۔

اور در بدر مارے مارے پھرتے رہیں۔

وزن میں کمی

شریمت پنڈت جواہر لال جی نہرو لاہور کانگرس آج کل ڈیرہ دون جیل میں ہیں۔ پہلے آپ کو علی پور سنٹرل جیل میں رکھا گیا تھا۔ جیل جاتے وقت آپ کا وزن ۱۴۰ پونڈ تھا۔ لیکن اب ۱۳۲ پونڈ رہ گیا ہے۔ اس کمی کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ آج کل جس جگہ پنڈت جی کو رکھا گیا ہے۔ وہاں ان کو نہ تازہ ہوا ملتی ہے۔ اور نہ ورزش وغیرہ کا موقعہ ملتا ہے۔ رات دن ان کو ایک چھوٹے سے احاطہ کے اندر بند رہنا پڑتا ہے۔ جیسے کہ جب پنڈت جی کا کوئی رشتہ دار پنڈت جی سے ملنے آتا ہے۔ تو ان کے ساتھ ملاقات بھی اسی تنگ احاطہ میں کرائی جاتی ہے۔ گویا تھوڑی دیر کے لئے بھی انہیں اس احاطہ سے باہر نکلنا نصیب نہیں ہوتا۔ ایسے حالات میں اگر پنڈت جی کا وزن کم ہو جائے۔ اور سیر کا موقعہ نہ ملنے کی وجہ سے ان کی صحت بگڑ جائے۔ تو اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟ حکام نے اگر پنڈت جی کی آزادی سلب کی ہے۔ تو اس سے ان کو یہ حق حاصل نہیں ہو جاتا۔ کہ وہ پنڈت جی کی صحت کی بھی مطلقاً پرواہ نہ کریں۔

عیسائیوں میں رنگت سے تنفر

ہر چند حضرت عیسے ایشیا میں پیدا ہوئے۔ اور ایشیا میں ہی یہ لوک کو سدھارے۔ لیکن آپ کے خیالات کی اشاعت جتنی براعظم ایشیا سے باہر ہوئی ہے۔ اتنی ایشیا میں نہیں ہوئی۔ یورپ نے جہاں مسیحیت کو گرہن کیا ہے۔ وہاں رنگت کی بنا پر ایشیائیوں سے نفرت کرنا بھی اپنا فرض سمجھ لیا ہے۔ چنانچہ پالی گھاٹ سے ایک تازہ اطلاع آئی ہے۔ کہ .... دنگرم کے کیتھولک چرچ میں یوروپین کیتھولکوں اور ہندوستانی کیتھولکوں میں سخت لڑائی ہو گئی۔ ایک نے دوسرے کو گھونسے رسید کئے۔ سنا ہے۔ کہ تنازعہ کی بنیاد نشستوں کا معاملہ تھا۔ ایک یوروپین کیتھولک اپنی بیوی کے ساتھ آکر پہلی لائن میں بیٹھ گیا۔ وہ ایک ہندوستانی کے اپنے پہلو میں بیٹھنے پر معترض ہوا۔ اس نے بڑھتے بڑھتے فساد کی صورت اختیار کر لی۔ آخر جب باقی پادریوں نے مداخلت کی۔ تو دونو اشخاص نے ایک دوسرے کو چھوڑا۔ اب فریقین نے عدالت میں استغاثہ دائر کر دئے ہیں۔ استغاثہ کا جو نتیجہ ہوگا۔ وہ بعد میں دیکھا جائیگا۔ لیکن واقعہ زبانِ حال سے بتلا رہا ہے۔ کہ یہ رنگت کا تنفر اب عیسائیوں میں یہاں تک بڑھ چکا ہے۔ کہ اب گرجا گھر بھی اس کے بد اثرات سے محفوظ نہیں رہے۔

لنڈن میں نیپالی سفارتخانہ

معلوم ہوتا ہے۔ کہ برٹش سلطنت اور دربارِ نیپال میں نئے سیاسی تعلقات کا دور شروع ہونے والا ہے۔ کیونکہ برٹش سلطنت نے اس امر کی اجازت دیدی ہے۔ کہ دربار نیپال لنڈن میں اسی طرح اپنی سفارت گاہ کھول لے۔ جس طرح حکومت افغانستان نے کھولی ہوئی ہے۔ ممکن ہے۔ کہ ایک انگریز کے خیال میں اس کارروائی کا یہ مطلب سمجھا جائے۔ کہ اس سے برطانیہ اور نیپال میں دوستی کے تعلقات زیادہ بہتر ہو جائیں۔ لیکن وہ لوگ جو برطانوی سیاسیات سے واقف ہیں۔ وہ اس کارروائی کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھ سکتے۔ جب تک برطانیہ اپنے عمل سے یہ ثابت نہ کرے۔ کہ وہ نیپال کے اقتدار کو ویسے ہی بڑھانے کا خواہاں ہے۔ جیسا کہ افغانستان کے رسوخ کو۔ ہاں ہم اتنا ضرور کہہ دیں۔ کہ اگر لنڈن میں نیپالی سفارت کی موجودگی سے برطانیہ نے نیپال میں اپنا سیاسی اقتدار بڑھانے کی کوئی کوشش کی۔ تو اس سے وہ براعظم ایشیا میں ایک ایسی ہی الجھن پیدا کر دیگا۔ جیسے روس۔ جاپان اور چین شک و شبہ کی نظر سے دیکھنے پر مجبور ہوں گے۔

بازاری عورتوں پر ٹیکس

مغربی طرزِ حکومت میں یہ بڑا بھاری نقص ہے کہ وہ بدمعاملگی اور وبھچار کو بھی ایک پیشہ تصور کرتی ہے۔ اور اس پر ٹیکس لگا کر اس کے جواز کو تسلیم کر لیتی ہے۔ لیکن مشرقی تہذیب و تمدن ایسے ٹیکس کو ناجائز تصور کرتا ہے۔ کیونکہ اس کی آڑ میں بدمعاشی کو زیادہ پاؤں جمانے اور مضبوط کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب تک حکومتِ ہند نے جائز نہیں ٹھہرائی تھی۔ یہ پڑھ کر سخت افسوس ہوا ہے۔ کہ دربار کشمیر نے اب یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ بازاری عورتوں سے ٹیکس وصول کیا جائے۔ ممکن ہے اس ٹیکس سے حکومت کو کچھ آمدنی کے پیسے مل جائیں۔ لیکن ان پیسوں کے مقابلہ میں ریاست کے اندر جس طرح وبھچار کو قدم جمانے کا موقعہ مل جائیگا۔ اس سے سورگباشی مہاراجہ گلاب سنگھ۔ سورگباشی مہاراجہ رنبیر سنگھ اور سورگباشی مہاراجہ پرتاپ سنگھ کی اخلاقی روایات خاک میں مل جائیں گی۔

انگلینڈ میں ہندوستانی طلباء

انگلینڈ کی یونیورسٹیوں میں جو ہندوستانی طلباء تعلیم کے لئے جاتے ہیں۔ ان کی بڑی بھاری تعداد یا تو بیرسٹری کی تعلیم حاصل کرنے جاتی ہے۔ یا انجینیری کی۔ فی الحال ایسے ہندوستانی طلباء وہاں جاتے ہیں۔ جو کسی صنعت و حرفت یا کسی منفعت بخش پیشہ کی ٹریننگ حاصل کریں۔ اب ان طلباء کے متعلق ہائی کمشنر لنڈن کے دفتر کے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے جو رپورٹ سال ۱۹۳۲-۳۳ء کے متعلق شائع کی ہے۔ اس سے ہمیں یہ معلوم کر کے سخت دکھ ہوا ہے۔ کہ ان ہندوستانی نوجوانوں کی کثرت وہاں رہنے سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتی۔ بلکہ ان کی صحت پر بھی خراب اثر پڑتا ہے۔ ان کا خرچ بھی کافی ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ان کو دل کی تسکین حاصل نہیں ہوتی۔ یہ رپورٹ صاف بتلاتی ہے۔ کہ وہ والدین سخت غلطی کرتے ہیں۔ جو اپنے نوجوان بچوں کو کثیر مصارف برداشت کر کے برطانوی یونیورسٹیوں میں بھیجتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے۔ کہ ان کے گاڑھے پسینہ کی

ور کی ضرورت

میرے ایک مترکی کنیا کے لئے جس کی آیو ۱۷ برس کی ہے۔ اور جو کہ چوتھی جماعت میں پڑھ رہی ہے۔ اور گھر کے کام کاج میں ہوشیار ہے۔ ور کی ضرورت ہے۔ ور وبش۔ اگروال براہمن اور کھتری ان تینوں ورنوں میں سے کوئی ہو۔ براہ ویدک ریتی سے ہوگا۔ کنیا ویش اگروال ہے۔ ور کی آیو ۲۰ سے ۲۵ سال تک ہو۔ برسر روزگار یا تعلیم پاتا ہو۔ ور کے والدین زندہ ہوں۔ خط و کتابت بذریعہ کیشو رام گپتا۔ پہ پرا میر گپتا کلاتھ .... کالکا۔ ضلع انبالہ

نوٹس!

آریہ کنیا مہاودیالیہ جالندھر کی چھاتراؤں کے لئے یوگیہ وروں کی ضرورت ہے۔ جو برسر روزگار اور .... ہوں۔ آریہ خیالات رکھتے ہوں۔ درخواستیں بنام سیکرٹری کنیا مہاودیالیہ جالندھر شہر آنی چاہئیں۔

آریہ سماج لاہور کا نیا انتخاب - پریسپر جھگڑالو کی

آریہ سماج لاہور بدنام تھا۔ لاہور آریہ سماج کے جیسے آریہ سماج لاہور بدنام تھا۔ لاہور آریہ سماج کے ویدک سدھانتوں پلیٹ فارم کا استعمال بھی بعض اوقات ویدک سدھانتوں کی ہنسی اڑانے کیلئے کیا جاتا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اپنے وچاروں کے کھنڈن کرنیکا موقعہ بھی پر اپوردیا جاتا تھا گویا آریہ سماج لاہور بجائے سفر سدھانتوں کا پرچار کرنے کے ایک ڈیبیٹنگ کلب بنی ہوئی تھی۔ اس بات کو آریہ پرش ازحد ناپسند کرتے تھے۔ اور وہ چاہتے تھے کہ لاہور آریہ سماج کا پلیٹ فارم کیول رشی دیانند جی کے پوتر سدھانتوں کے پرچار کے لئے ہی استعمال ہو۔ آریہ سماج لاہور کا یہ جرم جب نزدیک پہنچا۔ تو خطرہ تھا کہ سماج لاہور کے ممبروں اور ضرورت سے زیادہ آزاد روش رکھنے والوں میں تصادم ہو۔ نتیجہ تو ہر حالت میں سچ کی وجہ سے کچھ بہتری ہوتا ہے۔ لیکن ممکن ہے یہ وجہ ایسے طریقے سے ہوتی کہ لوگوں کو کھلی اڑانیکا موقعہ ملتا۔ آریہ سماج لاہور کو اس خطرے سے بچانیکے لئے ایک خاص کوشش کی گئی۔ آریہ سماج لاہور کے اس سال کے ادھیکاریوں میں ستہ شری روشن لال جی اور شری چند سا کھفو نیکی معاملہ فہمی۔ پنڈت بدھ دیو جی اور پنڈت گیان چند کی بدھیمتا اور ستہ دھانت پر کم پریم اور منظم بلشمبر ناتھ جی انبادی آریہ سماج کے پردھان رکھنوں کی نیک صلاحوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ سارا کام ملک راستے بہادر دیوان بدری داس جی کے سپرد ہو گیا۔ دیوان صاحب سچ تکھم سچ ہیں۔ فراست کے پتلے ہیں۔ کھٹے دل اور دماغ کے مالک ہیں۔ انہوں نے سارا کام اس خوش اسلوبی سے نبٹایا کہ نیا چناؤ بہاتیت شانتی سے ہوا۔ ستہ دھانت رکھشا تو ہو ہی گئی۔ اور منگل اور بڑے ارتھ میں کٹر پن کا پرویش بھی ہونے نہ پایا۔ بس بچے کا لیتی پنڈت بدھ دیو جی اور ان کے ساتھی اپدیشکوں کو سادھارنیا اور دیوان بدری داس جی کو وشیشتیا بدھائی ہے +

اپ سبھا کی قائمی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے کام کو چلانے کے لئے جہاں یوگیہ ادھیکاری چاہئیں وہاں سفر کرمچاری بھی اس کی مشینری کے ضروری پرزے ہیں۔ اور جب تک ادھیکاریوں اور کرمچاریوں میں پریم اور سہیوگ نہ ہو تب تک بھی کام خوش اسلوبی سے نہیں چل سکتا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی یہ خوش قسمتی ہے کہ جہاں اس کو ادھیکاری ایسے یوگیہ ملے ہیں۔ وہاں اس کے اپدیشک بھی ایسے ہیں۔ جو اس کے لئے مایہ ناز ہو سکتے ہیں۔ لنگوٹ بند ودیدکی تپسیک کو نقیلے میں آ دھارے پھر رنبوالا تیاگی ودوان بدھ دیو اپنی مثال آپ ہی ہے۔ دھرم پرچار کے لئے اُتساہ اور لگن تو اس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہی ہے۔ کنتو وہ سرل بھی اتنا ہے کہ اس کے چند دوستوں نے اس کا نام "بھولا بھالا دیو" رکھ چھوڑا ہے۔ پنڈت گیان چند میں انتظامیہ مادہ کمال کا ہے۔ وہ پرشارتھ کی مورتی ہیں۔ پنڈت پریہ ورت عجوبہ انگریزی لکھنے والے شیریں زبان نوجوان ہیں جن کے دیا کھیانوں پر لوگ لٹو ہیں۔ کم و بیش یہی حال اور اپدیشکوں کا ہے۔ جہاں ایسے ادھیکاری ہوں۔ اور ایسے کرمچاری ہوں۔

حالاتِ حاضرہ پر کچھ ضروری وچار

(لیکھک شری آچاریہ رام دیو جی)

تو اس سبھا کے کام میں تو کوئی وگھن بادھا آنا ہی نہ چاہیئے۔ لیکن کچھ ناموافق ہواؤں کے چلنے۔ کچھ غلط پر بھاؤں سے پڑجانے۔ کچھ نظم و نسق کی برکت کو پوری طرح سے نہ سمجھنے یا اس پر حد سے زیادہ زور دینے۔ کچھ مریاداؤں کی آبو گنتا سے انکار کرنے اور کچھ مریاداؤں کو سدھانت سمجھ لینے کے کارن کسی قدر غلط فہمی دو تین سال سے پیدا ہو گئی تھی۔ غلط فہمی سنگھٹن کی گھاتک ثابت ہوتی ہے۔ یہ سوال ۲۶ و ۲۷ مئی کو آریہ پرتی ندھی سبھا کے جنرل اجلاس کے سامنے آیا۔ بڑی عقلمندی سے سمبھلے رائے بہادر بدری داس۔ رائے بہادر لکھمن لال مہاشہ کرشن۔ پنڈت ٹھاکر دت اور مجھ پر مشتمل ایک اپ سبھا نیت کردی جو سبھا کے کرمچاریوں کے پرتی ندھیوں کے ساتھ گول میز سمیلن کے روپ میں مل کر کرمچاریوں کے نظم و نسق کی ہیو ستھا نیار کرے گی اور ادھیکاریوں اور کرمچاریوں کے باہمی تعلقات کو مضبوط بنانے کے سادھنوں پر وچار کرے گی۔ پنڈت بشمبر ناتھ جی بھی اس کام میں میری پوری سہایتا کریں گے۔ اور اپنے صلاح و مشورہ سے مجھے ممنون کریں گے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا میں جب یہ پرستاد پرستت ہوا۔ تو سبھا نے اس کا خوب سواگت کیا۔ اور نہایت گرمجوشی سے یہ سویکار ہوا۔ مجھے خوش قسمتی سے ادھیکاریوں اور کرمچاریوں سے ایک سا تعارف حاصل ہے۔ اس لئے میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ اپ سبھا نہایت کامیاب ہوگی۔ اور غلط فہمی کے بادل چھن بھن ہو جائیں گے۔ اور ادھیکاری اور کرمچاری سجن اور برادت پریم سے گلے ملیں گے۔ سجن اپنے پردھانوں کو اور بھی ذرا سنرادھا کی درشٹی سے دیکھنے لگیں گے۔ اور پردھان بہت اپنے جیون کو نمونہ سے بنائیں گے۔ اور پدستور سابق خود ڈسپلن میں رہ کر دوسروں کو راہ دکھائیں گے۔

کنیا گوروکل کا نیا بھون۔ کنیا گوروکل میں ۱۰۰ برہمچارنیوں کے رہنے کے لائق نیا آشرم بن گیا ہے۔ کنتو اس سمے برہمچارنیوں کی سنکھیا ۱۸۳ ہے۔ اور بہت شیگھر ۲۰۰ ہو جائے گی۔ اس لئے کم از کم اتنا ہی بڑا آشرم اور بننا چاہیئے نئی عمارت کی بنیادیں بدی برسات سے پہلے کھود دی جائیں گی۔ نو مکان مضبوط بنے گا۔ مندر کے لئے ۲۰ ہزار سے زیادہ کے وعدے ہیں اگر وہ سارے کے سارے وصول ہو جائیں تو بدی نیا آشرم بخوبی بن سکتا ہے۔

میری صحت پچھلے دنوں پھر بگڑ گئی تھی۔ کئی سالوں سے گرمی کا موسم مجھے موافق نہیں آتا۔ اس

مجھے وشواس ہے۔ کہ اگر آریہ بھائی خود بخود اپنے وعدوں کی رقوم بھیج دیں گے۔ اور مجھے مجبور نہ کریں گے۔ کہ اس تیز گرمی میں میں اپنی صحت کو خطرہ میں ڈالوں +

گوروکل کی سیوا کے لئے بان پرستھیوں کی آوشیکتا۔ آشرم بیوستھا کو پرجیوت کرنے کی جتنی سخت ضرورت ہے۔ اس کو وہ لوگ بھی محسوس کرتے ہیں۔ جو ورن بیوستھا کے کٹر ورودھی ہیں۔ اور جن کے دل اور دماغ میں پورانک ذات پات کے سنسکار اتنے مضبوط ہیں۔ کہ وہ ذات پات اور ورن بیوستھا میں بھید کرنے کے ناقابل ہو گئے ہیں۔ گوروکلوں کا تجربہ پوری طرح سے کامیاب نہ ہوگا۔ جب تک کہ ہم گوروکلوں میں برہمچاریوں کے صحبا وک گورو بان پرستھیوں کو اکٹھا نہ کریں گے۔

جو لوگ پنشن لے چکے ہیں۔ اور جن کے نام بنکوں میں ہزارہا روپے جمع ہیں۔ وہ آریہ پرش ہو کر بھی گرہست آشرم کی دلدل میں پھنسے رہتے ہیں۔ یہ بات نہایت دکھ اور کھید کی ہے۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی سیوائیں آریہ پرتی ندھی سبھا کے سپرد کر دیں۔ اس سمے گوروکل کانگڑی کے لئے تین ایسے ہی بان پرستھیوں کی آوشیکتا ہے۔ ایک تو ایسے بھدر پرش چاہئیں۔ جو کہ اکاؤنٹس کے کام کو خوب سمجھتے ہوں۔ اپنے اندر انتظامیہ مادہ رکھتے ہوں۔ اور بکھری ہوئی شکتیوں کو سنگھٹت کرنے کی ان میں لیاقت ہو۔ دوسرے شیریں زبان۔ ملنسار اور مہمان نواز بزرگ چاہئیں۔ جو کہ درشکوں کا تحفظ کر سکیں تیسرے کوئی ریٹائرڈ پروفیسر یا پرنسپل چاہئیں۔ جو کہ برہمچاریوں کے آشرم ادھیکش کا کام کر سکیں۔ کنیا گوروکل کے لئے ایک پردھ ریٹائرڈ اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے۔ جو سہایک مکھیہ ادھشٹاتا کا کام کر سکیں۔ اور آفس کا چارج لے سکیں۔ میرے جیسا بھکشی اب گھو نسلے میں نہیں رہ سکتا۔ وہ تو بارم بار پرواز کرتا ہی رہے گا۔ ایک تجربہ کار بیوپاری کی ضرورت ہے۔ جو کہ بھنڈار اور سٹور کے لئے اجناس خوردنی اور دیگر اشیاء کی خرید کر سکے۔ تین چار بردھ ماتائیں بان پرستھی دیویوں کی آوشیکتا ہے۔ جو ماتر یہی وت چھوٹی برہمچارنیوں کی ادھشٹاتری بن سکیں۔ جن بھدر پرشوں اور دیویوں کو یہ نشٹھ کام کرنا منظور ہو۔ وہ منتری سبھا پنڈت چموپتی جی یا مجھ سے پتر ویہار کریں +

مہاتما ہنسراج جی کی بیوستھا۔ مہاتما ہنسراج جی کا ثالثی فیصلہ شائع ہو گیا ہے۔ میں نے فیصلہ کا ایک ایک لفظ بڑے غور سے پڑھا ہے مجھے افسوس ہے۔ کہ مجھے مہاتما جی سے اختلافِ رائے ظاہر کرنیکی ضرورت پڑی ہے۔ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا اور دلی میں سارودیشک سبھا دوارہ بلائی گئی کانفرنس نے جس میں آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کے پرتی ندھی بھی شامل تھے۔ یہ سدھانت تسلیم کیا ہے۔ کہ آریہ سماج کا سبھاسد کوئی ویکتی نہیں رہ سکتا۔ جو رشی دیانند دوارہ پرتی پادت ویدک سدھانتوں کو نہ مانتا ہو۔ مہاتما ہنسراج جی خود لکھ چکے ہیں۔ کہ پنڈت وشو بندھو جی کا مت ان سدھانتوں کے ورودھ ہے۔ رشی دیانند ویدوں کو نتیہ اور انادی مانتے ہیں۔ اور آریہ سماج کا بھی یہی مت ہے +

پنڈت وشو بندھو جی ویدوں میں انتیہ اتہاس مانتے ہیں۔ اور وہ رشی دیانند دوارہ پرتی پادت ودھ سے منتویہ کو نہیں مانتے۔ پھر مہاتما جی نے یہ فیصلہ کیوں نہیں دیا۔ کہ وہ آریہ سبھاسد نہیں رہ سکتے۔ آریہ پرادیشک سبھا کے آگرت تسلیم کا مولیہ ہی کیا تھا یدی اس کے پردھان ہی اس پر کارروائی کر لیتے ہیں اسمرتھ ہیں۔ سبھی لوگ جانتے ہیں کہ پنڈت بھگوت دت نے ستہ دھانت رکھشا کے لئے اپنی جان لڑائی۔ اور ڈی۔ اے۔ وی کالج کے ریسرچ ڈیپارٹمنٹ کو انہوں نے ہی اُنتی کے شکھر پر پہنچایا ہے۔ اس بات کو مہاتما جی مکت کنٹھ سے سویکار کرتے ہیں۔ پھر ان کو تین سال کے لئے ڈی۔ اے۔ وی کالج ریسرچ ڈیپارٹمنٹ سے علیحدہ کرنا کہاں تک نیائے ہے؟ جہاں سدھانت اور کانشنس کا سوال ہو۔ وہاں پر دنیاوی ڈسپلن کا چلانا کسی دھرم سبھا کی شان کے شایاں نہیں۔ مہاتما جی پردھان ہیں۔ اور کالج پارٹی میں اگر کسی پرانے نیتا کو سدھانت رکھشا کی فکر ہے۔ تو کیول مہاتما جی کو۔ ان کی اور ان کی پوزیشن اب اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ پوجا پوچی کی نیتی کو خیرباد کہیں۔ وہ بہت اونچے ہو گئے ہیں۔ انکو دنیا داروں کی اور دنیا داروں کے فرضی وقار کی فکر نہیں ہونی چاہیئے۔ کسی بھی رائے بہادر اور ایم۔ اے۔ کے وقار کی نسبت رشی دیانند اور آریہ سماج کا وقار زیادہ قیمت رکھتا ہے +

مجھ پر جو مہاتما جی کی کرپا ہے۔ اور میرے ساتھ جو ان کا پریم ہے۔ وہ اس امر کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ وہ میری اس صاف گوئی کے لئے نہ صرف مجھے چھما کریں گے۔ بلکہ مجھے شاباش دیں گے۔ میں ان کو وشواس دلاتا ہوں۔ کہ شاباش کے لئے مجھے سے ادھک ادھیکاری پرش ان کو ڈھونڈنے سے نہ ملے گا۔ میرا کالج پارٹی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پنڈت وشو بندھو سے کوئی دویش نہیں۔ پنڈت بھگوت دت سے کوئی ناطہ نہیں۔ یہ سب کچھ میں کیول اس لئے

اسلامی جگت پر ایک سرسری نظر

اگر کسی نے یہ دیکھنا ہو کہ مسلمانوں میں کیس قسم کے اہلِ قلم پائے جاتے ہیں۔ تو وہ حکیم ابو تراب محمد عبدالحق صاحب ایڈیٹر اخبار "اہلِ سنت و جماعت امرتسر" کا حال سن لے۔ آپ کی علمی قابلیت کی پردہ دری کرتے ہوئے قادیان کا الہامی گزٹ "الفضل" لکھتا ہے۔ کہ :-

"۱۰ مئی کے "الفضل" کا لیڈنگ آرٹیکل صرف آخیر میں چند سطور لکھ کر اور اپنے آپ کو اس کا "راقم" بنا کر حرف بحرف اپنے اخبار میں نقل کر دیا ہے۔ "الفضل" کے مضامین کے ساتھ اس قسم کا سلوک وہ پہلے بھی کئی بار کر چکے ہیں۔ ہمیں اس بات کا تو کوئی گلہ نہیں۔ البتہ یہ بات قابلِ ذکر ہے۔ کہ ایک ایسا شخص جو اپنے نام کیساتھ خود تجویز کردہ کئی سطری خطابات لکھتا۔ اور اپنے آپ کو "فاتح قادیان" بھی قرار دیتا ہے۔ وہ قادیان کے دسترخوان کی ریزہ چینی کر کے اپنی قابلیت و علمیت کا ثبوت پیش کرتا رہتا ہے" :-

("الفضل" - ۲۴ مئی ۱۹۳۴ء)

"الفضل" کی شکایت سولہ آنہ غلط ہے۔ حکیم ابو تراب کا قصور اتنا زیادہ نہیں۔ کہ ان کو زیادہ ملامت کی جائے۔ ایسا قصور تو خود اللہ میاں نے بھی کیا ہے۔ اور وہ یوں کہ جو قصے جات اور کہانیاں بائیبل میں خدا نے توریت و انجیل میں بطور الہام نازل کی ہیں۔ ان کو ہی اسلامی اللہ میاں نے عربی میں ترجمہ کر کے قرآن میں مشتہر کیا ہے۔ اور اسے ایک جداگانہ الہام کا خطاب دے دیا ہے۔ حالانکہ ان کی جداگانگی کا حال یہ ہے۔ کہ عہد نامہ عتیق میں وہ کہانیاں درست حالت میں ہیں۔ اور عربی میں نہایت بھونڈے طریق پر :-

---

ہمارے قادیانی دوست بڑے ہی چالاک ہیں یہ اپنا شاہی دسترخوان بچھانے کے لئے نت نئی چالیں چلتے رہتے ہیں۔ لوگوں کی جیب سے روپیہ نکالنے کے لئے یہ کبھی اللہ کا واسطہ دیتے ہیں۔ اور کبھی رسول کا۔ لیکن لطف یہ ہے کہ قبل ازیں جو روپیہ لے چکے ہیں۔ اس کا حساب تک نہیں دیتے۔ اور ایسے مست رہتے ہیں۔ گویا ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی :-

---

مرزائیوں کی جیبوں سے چندہ نکالنے کے لئے مولوی شیر علی صاحب پہلے جس طرح مرزائیوں کو بانس پر چڑھاتے ہیں۔ وہ بڑا ہی شاطرانہ طریقہ ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

"قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ابھی موقعہ موجود ہے۔ بلکہ یہاں تک کہ ایک اور جماعت بھی ہوگی۔ اور وہ مسیح موعود کی جماعت ہے۔ جس کے متعلق قرآن کریم میں ہے کہ اگرچہ ابھی صحابہ سے نہیں ملی۔ مگر وقت آنے والا ہے۔ کہ جب وہ ان کے ساتھ مل جائے گی۔ اور اس سودے میں شامل ہو جائے گی :-

("الفضل" - ۲۴ مئی ۱۹۳۴ء)

مرزائی صحابہ جیسے بنیں گے یا نہیں۔ یہ تو اللہ میاں جانے یا غیر مرزائی مسلمان۔ لیکن اتنا ظاہر ہے۔ کہ قادیانی گدی ان کی جیبوں کو خالی کر کے دم لے گی۔ چنانچہ مولوی شیر علی صاحب فرماتے ہیں :-

"ہماری خوش قسمتی ہے۔ کہ اللہ تعالے نے ہم کو یہ موقعہ دیا۔ جو پہلوں کو میسر آیا۔ اللہ تعالے نے ہم پر فضل کر کے ہمیں موقعہ دیا۔ کہ اشاعت اسلام کی خاطر قربانیاں کریں" :-

---

لوگ مولانا شوکت علی کو مذاقیہ "مولانا چندہ" کہتے ہیں۔ لیکن ان کو یہ پتہ نہیں۔ کہ یہ سارا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔ اور سب سے زیادہ بگڑا ہوا آوا مرزائیوں کا ہے۔ جو کہ چندہ وصول کرنے کے لئے اس طرح تیار رہتے ہیں جیسے بگلہ مچھلی پکڑنے کے لئے۔ چنانچہ مولانا شیر علی صاحب مرزائیوں کو چندہ کی وصولی کے لئے یوں غیرت دلاتے ہیں :-

"اگر ہم اپنے نفسوں کو مار کر اپنا مال و جان اسی طرح خدا کے حوالہ کر دیں۔ جس طرح صحابہ نے کیا تھا۔ تو بے شک ہم سودا کرنے والوں میں ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر ایسا کرتے وقت قبض پیدا ہوتا ہے۔ چندہ وصول کرنے والے کی شکل و صورت دیکھکر گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے تو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ ہم اللہ تعالے کے ساتھ سودا کرنیوالوں میں نہیں ہیں" :-

---

پچھلے دنوں قادیانیوں نے اخبار "الفضل" میں جس ساٹھ ہزار روپیہ کے قرضہ کی تحریک کی تھی۔ اس کی جو وجہ تھی۔ اس کی خلیفہ صاحب قادیانی نے یوں توضیح کی تھی :-

"اس وقت تک ۸۷ ہزار کے بل قابلِ ادا ہو گئے ہیں۔ بعض بل ابھی آئے نہیں۔ اور کارکنوں کی چار ماہ کی تنخواہیں باقی ہیں۔ یہاں کام کرنے والوں کو چار چار ماہ تنخواہیں نہیں ملتیں" :-

---

مذکورہ قرضہ کی تحریک کامیاب ہوئی یا نہیں ہم اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ ہم دربارِ خلافت مآب کے رازدار نہیں ہیں۔ ہاں ہم صرف اتنا جانتے ہیں۔ کہ قادیانیوں کو قرضہ کی وصولی میں جو تاخیر ہو رہی تھی۔ اس کا نزلہ اپنے مخالفوں پر یوں نکالا تھا :-

"جب یہ تحریک کی گئی۔ تو سلسلہ کے معاندین نے جن میں غیر مبائعین سب سے پیش پیش تھے۔ اس کو ناکام بنانے کی پوری پوری کوشش کی" :-

---

یہ عتاب آیا واجبی ہے یا نہیں۔ اس کے متعلق ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہاں جس فریق پر یہ عتاب نازل کیا گیا ہے۔ وہ اس عتاب کے جواب میں ذیل کا ڈیفنس دیتا ہے :-

"دوسروں کے متعلق ہمیں علم نہیں لیکن جہاں تک ہمارا تعلق ہے۔ "الفضل" کے یہ الفاظ ایک شرمناک بہتان سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتے۔ ہم نے قادیانی قرضہ کی اپیل کو ناکام بنانے کی کوشش کی۔ نہ اس کی ہمیں کوئی ضرورت تھی۔ خدا جانے "الفضل" کو اس قسم کی بہتان طرازیوں کا کیوں شوق ہے؟"

("پیغام صلح" - ۲۳ مئی ۱۹۳۴ء)

لاہوری مرزائی ویسے تو بڑے مرزا کو مجدد مانتے ہیں۔ اور نبی ماننے سے انکاری ہیں۔ لیکن ان کا جو عمل ہے۔ وہ بڑے مرزا کو ویسا ہی نبی بنا کر دم لے گا۔ جیسا کہ دوسرے انبیاء کو۔ قادیانی فریق نے تو اپنے سالانہ جلسہ کو ظلی حج بنا لیا۔ اب لاہوریوں کو جو نئی شوخی سوجھی۔ انہوں نے بڑے مرزا کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے "مرزا غلام احمد ڈے" منا کر دم لیا۔ لیکن غضب ہے۔ کہ انہوں نے ڈے مناتے مناتے مرزا صاحب کے ان اسہال یا دستوں کی کوئی یادگار قائم نہیں کی۔ جن سے مرزا کا دم نکلا تھا۔ اور جنہیں مرزائی ڈاکٹر دفن کرنے کے قابل بنانے کے لئے زعفرانی صابن سے دھوتے تھے :-

---

مرزا صاحب نے ایک انگریزی عدالت میں بیان دیتے ہوئے تسلیم کیا۔ کہ فی الواقعی محمدی بیگم سے زمینی یا بشری نکاح نہیں ہوا۔ لیکن بھلا ہو ایک اور مرزائی نبی کا۔ وہ برملا کہتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کا نکاح ہوا۔ اور ضرور ہوا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ :-

"محمدی بیگم کا نکاح حضرت مسیح موعود سے مورخہ یکم جون ۱۹۳۳ء کو بہشت میں میرے روبرو ہو چکا" :-

(ماخوذ از رسالہ "مجنون کی داستان" مرتبہ نبی شیخ غلام محمد احمدی لاہوری)

ہم حیران ہیں۔ مرزا کو جھوٹا سمجھیں یا مولوی فضل خان کو جن کے سامنے بہشت میں یہ آسمانی نکاح ہو چکا۔ اگر مولوی فضل خان کو جھوٹا نہ سمجھیں۔ تو اس کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ آپ محمدی بیگم کو یہ ترغیب دیں گے۔ کہ وہ کسی زمینی عدالت میں مولوی صاحب پر ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ دائر کر دے۔ اور ان کو بتلائے۔ کہ فرضی نکاح پڑھانا ایک مہنگا سودا ہے :-

---

مسلم جمہور میں آجکل جو ملانے عام طور پر نام شہرت پیدا کئے ہوئے ہیں ان کے متعلق اخبار "پیغام صلح" لکھتا ہے۔ کہ :-

فصل ربیع کی کٹائی کے موقعہ پر پنجاب کے دیہات میں ایک خاص قسم کے واعظ اور مولوی کثرت سے دورہ کرتے ہیں۔ یہ حضرات اکثر خوش الحان اور افسانہ طرازی میں شیوہ بیان ہوتے ہیں۔ ان کے وارد ہونے سے پہلے ان کے باقاعدہ مقرر کردہ ایجنٹ مرد اور عورتیں ان کے متعلق زور شور سے پراپیگنڈا کرتی ہیں۔ بڑی شان سے ان کا استقبال کیا جاتا ہے۔ دعوتیں دی جاتی ہیں۔ دسترخوان پر "حضرت مولانا" اپنے ایجنٹوں سمیت بڑھ بڑھ کر مرغ پلاؤ پر ہاتھ مارتے ہیں

ان حضرات کے وعظ سننے کے لئے عورتوں کو بڑے اہتمام سے جمع کیا جاتا ہے۔ اور پھر "مولانا" اپنے وعظ میں حضرت خواجہ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اس پیرایہ میں کرتے ہیں۔ گویا حضور (نعوذ باللہ) عام معشوقوں کی طرح تھے۔ پنجابی زبان میں جاہل عورتوں کے سامنے "میرے سوہنے" "میں صدقے" "میں واری" کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور مضمون وعظ کے متعلق عاشقانہ خیالات کے اظہار اور تڑپا دینے والے اشعار سے محفل گرمائی جاتی ہے۔ جب جاہلوں کے قلوب میں گداز پیدا ہو چکتا ہے۔ مولانا دفعتاً اپنی عنانِ سخن "علماء کی خدمت" اور جود و سخا کی فضیلت کی طرف منعطف کر دیتے ہیں۔ آپ کے ایجنٹ جونہی اشارہ پاتے ہیں

شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا وارشک سادھارن ادھیویشن

لاہور ۲۶ مئی۔ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا وارشک سادھارن ادھیویشن آج دوپہر ۱۰ بجے قبل از دوپہر گورو دت بھون ہال میں شریمان رائے بہادر دیوان بدری داس جی ایم۔ اے ایڈوکیٹ پردھان سبھا کی ادھیکشتا میں منعقد ہوا۔ اجلاس سے قبل شکشا سمتی کا ادھیویشن ہو چکا تھا (اس کی کارروائی کسی اور جگہ پر درج ہے)

شکشا سمتی کے ادھیویشن کے عین بعد شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا کا ابتدائی اجلاس منعقد ہوا۔ اس کے بعد مختلف سماجوں کے پرتی ندھی صاحبان ہال میں آنے لگے۔ ابتدا میں صرف ۸۰ پرتی ندھی تشریف لائے۔ اور دوران کارروائی میں مزید من مکمت پرتی ندھی سوبکرت ہو سکے۔

آریہ سماج سیالکوٹ۔ لالہ چندداس جی پوری ایڈوکیٹ۔ لالہ گیان چند جی اور سیٹھ وشمبھر ناتھ جی۔

آریہ سماج کوٹ رندھاوا۔ مہاشہ اننت رام جی۔

آریہ سماج گوجرہ۔ مہاشہ رام چند جی۔

ان کے علاوہ دس گیارہ اور پرتی ندھی بھی ایک آدھ اجلاس میں شامل ہو سکے۔ گویا کل ۲۲۱ پرتی ندھیوں میں سے اس دفعہ ۹۶ پرتی ندھیوں نے ادھیویشن میں حصہ لیا۔

پرارتھنا:۔ سبھا کی سادھارن کارروائی آرمبھ کرنے سے پہلے منتری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے آچاریہ گوروکل وشوودیالیہ کانگڑی نے اجلاس کی سپھلتا کے لئے پرارتھنا کی۔

پرشن و اتر:۔ پرارتھنا کے بعد لالہ ... لال جی آریہ اپ منتری سبھا نے ذیل کے پرتی ندھیوں کے آئے ہوئے سوالات اور سبھا کی طرف سے ان کے جواب دئے گئے تھے۔ پڑھ کر سنائے۔

لالہ رام لال جی بی۔ اے ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ۔

مہاشہ کشمیری لال جی انبالہ چھاؤنی۔

" نرنجن ناتھ جی ہیرا نگر۔

" ارجن چند جی وکیل منٹھ ٹوانہ

پنڈت چندر گپت جی کوٹ ادو۔

شانتی سوروپ جی کھروڑی۔

سبھا کی طرف سے ان سجنوں کے پرشنوں کے اتر دئے گئے۔ ان میں سے ذیل کے اعداد و ...

اس وقت کل سماجوں کی تعداد ۵۶۰ ہے۔ سبھا کے اپدیشکوں نے گزشتہ سال ۵۰۰ نئے ستھانوں میں ویدک دھرم کا پرچار کیا ہے۔ سبھا نے پشاور، منٹگمری، گنجاہ اور ملتان آدی ستھانوں کے تنازعات کو سلجھانے کا بھرسک پریتن کیا ہے۔ سماجوں کی سنکھیا من مکمت رہی ہے:۔

سمت ۱۹۸۱	۴۰۰
سمت ۱۹۸۲	۴۰۰
سمت ۱۹۸۳ } سمت ۱۹۸۹	۵۰۰
سمت ۱۹۹۰	۵۶۰

شکشا سمتی سے کل ۹۹ ودیالیہ سمبندھ ہیں۔ ان میں سے ۸۰ کنیا پاٹھ شالائیں ہیں اور ۱۹ بالکوں کے سکول۔ کنیا پاٹھ شالاؤں میں ۵۔۱۳۱ بالکائیں شکشا پاتی ہیں۔ اور بالکوں کے سکولوں میں ۲۶۸۰ بالک۔ ان پر کل ۲۹۱۲۶۰ روپیہ خرچ ہوتا ہے۔

رپورٹ:۔ پرشن اتر سنائے جانے کے بعد منتری سبھا نے گت ورش کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ رپورٹ کے سوبکرت کئے جانے سے پہلے سردار مہر سنگھ جی اور لالہ جوتی لال جی نے چند ابتدائی ریمارک کئے۔ سبھا نے سروسمتی سے رپورٹ سوبکار کر لی۔

سبھا کی گزشتہ سال کی رپورٹ سنائے جانے کے بعد پنڈت گیان چند جی بی۔ اے نے بہار پرانت کے بھونچال پیڑتوں کی ریلیف کے متعلق پہلے زبانی رپورٹ سنائی۔ جو کسی اور جگہ پر درج ہے۔ اور پھر دلت ادھار سبھا کی رپورٹ بھی جنرل سبھا میں سنائی (یہ رپورٹ بھی کسی اور جگہ پر درج ہے)

اردھ شتابدی کے متعلق پرستاؤ

رپورٹ سنائے جانے کے بعد منتری آچاریہ رام دیو جی نے انترنگ سبھا کا من مکمت پرستاؤ پیش کیا:۔

(ا) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی ماہ نومبر یا دسمبر ۱۹۳۵ء میں جو سمت ۱۹۹۲ ... میں ہو۔ منائی جائے۔

(ب) اس اپلکش میں وید پرچار سبھا کوش کے لئے ۵ لاکھ سے نیون اڑھائی لاکھ روپیہ اکٹھا کیا جائے۔

(ج) سبھا پنجاب، سبھا پرانت، بلوچستان، جموں و کشمیر تتھا انیہ ریاستوں کے پرتیک آریہ سے ... کوئی ... پرتی ندھی ...

شکشا ادھیشٹھان دے گا۔

(د) اردھ شتابدی کے ویوہار اور ... کے بجٹ میں پانچ ہزار روپیہ جائے۔

پرستاؤ کو پیش کرتے ہوئے آچاریہ جی نے فرمایا کہ آریہ سماج کا مقصد کام وید پرچار ہے۔ سبھا کی قائمی کا بھی یہی ادیش رکھا گیا۔ اور اسی پریوجن کی سدھی کے لئے آریہ سماج کی کئی شکشا سنستھائیں کھولی گئیں۔ لیکن وید پرچار فنڈ کی گزشتہ سالوں کی آمدنی سے یہ پتہ لگتا ہے کہ آریہ سماجیں ابھی پورا بھاگ نہیں لے رہیں۔ سبھا پرتی ندھیوں کی انومتی سے ۲۳ ہزار کا بجٹ پاس کرتی ہے۔ اور ورش بھر کی دوڑ دھوپ کے بعد ۲۵ ہزار روپیہ جمع ہوتا ہے۔ میرا ذاتی وچار تو یہ ہے کہ اردھ شتابدی کو سپھلتا سے منانے کے لئے وید پرچار کی ندھی میں پانچ لاکھ روپیہ کا جمع کرنا نہایت آوشیک ہے لیکن چونکہ انترنگ سبھا نے اس اتسو کے لئے اڑھائی لاکھ روپیہ جمع کرنے کی تجویز کی ہے۔ اس لئے میں اتنی رقم کے لئے ہی آریہ پرشوں سے اپیل کرتا ہوں۔ اور اس اپیل کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں کہ میں سوئم آریہ پرشوں سے ۵۰ ہزار روپیہ جمع کر کے لاؤں گا۔ آخر کار یہ پرستاؤ سروسمتی سے پاس ہوا۔

اس موقعہ پر پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا، لالہ اننت رام جی اور لالہ شنکر داس جی نے اس رقم کو جمع کرنے کے لئے مختلف تجاویز بیان کیں۔

اس کے بعد بھوجن کے لئے صبح کا اجلاس برخاست ہوا۔

بعد دوپہر کی کارروائی

نرواچن:۔ اس کے بعد سمت ۱۹۹۱ کے لئے نئے ادھیکاریوں اور انترنگ سبھا کے سبھا سدوں کا من مکمت نرواچن ہوا:۔

پردھان۔ رائے بہادر دیوان بدری داس جی ایم۔ اے۔ ایڈوکیٹ۔

اپ پردھان۔ رائے صاحب لکھمی لال جی ریٹائرڈ انجینئر ریاست جموں۔

پنڈت وشمبھر ناتھ جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی بھوت پورو گورنر گوروکل وشوودیالیہ کانگڑی۔

پرنسپل سکھ دیال جی ایم۔ اے۔ بھوت پورو پرنسپل متھرا داس کالج موگہ۔

منتری۔ شری مہاشہ کرشن جی مالک روزانہ "پرتاپ"

ڈپٹی کاش۔

کوشا دھیکش۔ لالہ نوتن داس جی ...

پستکا دھیکش۔ پنڈت بھیم سین جی ودیالنکار مالک نونگ پریس لاہور۔

سموولئے پرتی ندھی:۔ مہاشہ اننت رام جی ریٹائرڈ ادھشٹاتا وید پرچار وبھاگ ریاست جموں۔ مہاشہ بھگو رام جی نیشنل انشورنس ... اور مہاشہ جونی لال جی آریہ لاہور۔

پرلشٹھ پرتی ندھی:۔ ۱۔ آچاریہ رام دیو جی گورنر گوروکل ... ۲۔ پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ گورنر گوروکل وشوودیالیہ کانگڑی۔ ۳۔ ماسٹر رام لال جی بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ۔ ۴۔ پنڈت گیان چند جی بی۔ اے ممبر دیانند سیوا سدن۔ ۵۔ لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار نئی دہلی۔ ۶۔ پنڈت دیو شرما جی سابق آچاریہ گوروکل کانگڑی۔ ۷۔ " ٹھاکر دت جی شرما (امرت دھارا)۔ ۸۔ " بدھ دیو جی ودیالنکار ممبر دیانند سیوا سدن۔ ۹۔ شری پرتھوی جیت لال جی پردھان آریہ سماج ... ۱۰۔ ماسٹر گوبند رام جی ایڈوکیٹ لائلپور۔ ۱۱۔ پنڈت جگن ناتھ جی نرڈگت رتن ... امرتسر۔ ۱۲۔ لالہ چندداس جی پوری ایڈوکیٹ سیالکوٹ۔ ۱۳۔ پنڈت پربھودت جی ودیا واچسپتی ایڈیٹر "آریہ"۔ ۱۴۔ لالہ مولراج جی بی۔ اے۔ پی۔ ڈی۔ ۱۵۔ " روشن لال جی سپورٹس والے۔

۲۷ مئی کو بعد از دوپہر کے اجلاس میں انترنگ سبھا نے ذیل کے دو مہانو بھاؤں کو نامزد کیا:۔ ۱۶۔ رائے صاحب امرناتھ جی ... ۱۷۔ لالہ ارجن ... جی وکیل لاہور۔

۲۷ مئی کی کارروائی

آج صبح ۸½ بجے رائے صاحب لکھمی لال جی سینئر اپ پردھان شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ادھیکشتا میں کارروائی شروع ہوئی۔ آج سب سے پہلے ... بجٹ کا پاس کرنا تھا۔ پہلے لالہ نوتن داس جی کوشا دھیکش نے سبھا کے بیلنس شیٹ کو پیش کیا۔ اور اس کے متعلق بعض پرتی ندھیوں نے جو واقفیت چاہی وہ لالہ جی نے مہیا کی۔ بیلنس شیٹ کی تفاصیل کو

بتلانے سے لئے لالہ سندر لال جی آریہ آپ منتری شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ویدپرچار - دیانند اپدیشک ودیالیہ - ودیارتھی آشرم اور سبکھرام سمارک کا بجٹ منظوری کے لئے پیش کیا۔ سبھا نے اپدیشکوں کی ترقی کے لئے ویدپرچار فنڈ کے مجوزہ ۵۰ ہزار روپیہ میں سے ۴۲ ہزار روپیہ منظور کیا۔ اور دو ہزار روپیہ گرام پرچار کے لئے علیحدہ مقرر کیا۔ اس جزوی ترمیم کے سوائے باقی سارا بجٹ پاس کیا گیا ؛

بعد دوپہر کی کارروائی

بھوجن کر چکنے کے بعد شری پنڈت جے چند جی ایم۔ اے۔ گورنر گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی نے پچھلی رپورٹ سنانے کے بعد گوروکل کا بجٹ پیش کیا - اور آچاریہ رام دیو جی گورو کنیا گوروکل ڈیرہ دون نے پچھلی رپورٹ سنانے کے بعد کنیا گوروکل کا بجٹ جنرل سبھا کے سامنے پیش کیا۔ دونو بجٹ سروسمتی سے سویکرت ہوئے - اور اس سلسلہ میں جن امور کے متعلق مختلف سجنوں نے کچھ واقفیت مانگی۔ وہ دونو مہانو بھاوؤں نے مہیا کر دی +

پرستاو:- بجٹ منظور کئے جانے کے بعد جنرل سبھا نے ذیل کے پرستاو پاس کئے :-

ماسٹر رام لال جی بی۔ اے ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ کا ذیل کا پرستاو پاس ہوا :-

"یہ سبھا کے وارشک سادھارن ادھیویشن کے اوسر پر گزشتہ سال کی رپورٹ کی کارروائی ختم ہونے کے بعد ہر ورش کم سے کم دو گھنٹے وید پرچار کی اُنتی اور آریہ سماجوں کی اوستھا سدھارنے کے اُپایوں پر وچار کرنے کے لئے لگائے جایا کریں" ؛

مہاشہ فقیر چند جی پرتی ندھی آریہ سماج رسالپور چھاؤنی کا مِن لکھت ترمیم شدہ پرستاو پاس ہوا :-

"یہ سبھا چاہتی ہے کہ ہر ایک سماج کے ادھین ایک ایسی پاٹھشالہ ہو جس میں اتنا سا ہینک یا لازمی کے سمہ ہندی پڑھائی جائے - اور کوئی آریہ بنا ہندی پڑھے نہ رہے" ؛

مہاشہ کھشیتر پال جی پرتی ندھی آریہ سماج بانہ چھاؤنی کا ذیل کا ترمیم شدہ پرستاو پاس ہوا :-

"یہ سبھا پرارتھنا کرتی ہے کہ پرتیک آریہ سماج نیت روپ سے پرتیک دوس ہون - وید کی کتھا اور خاص کر کاریہ کرنا سنگھٹن ہو کر ان یگیہ کے کاریہ کو سیچلت بنانے کے لئے بھرسک پریتن کیا کریں۔ جس سے کہ نیتیہ نیم کو جو کہ پالن کر سکے" ؛

بجٹ سمت ۱۹۹۱ دیانند آبد ۱۱۰

نمبر شمار	نام ودھاگ	مجوزہ آمدنی	مجوزہ خرچ
۱	وید پرچار ودھاگ	۵۰۴۰۰	۵۰۴۰۰
۲	لیکھرام سمارک	۴۳۵۰	۴۳۵۰
۳	دیانند اپدیشک ودیالیہ	۷۹۰۰	۷۹۰۰
۴	شردھانند بشدھی ندھی	۵۰۰	۵۰۰
۵	ودیش پرچار	۱۹۰۰	۱۸۰۰
۶	سبھا لکھبیر کاریالیہ	۸۶۷۵	۸۶۷۵
۷	نرکھشن ودھاگ	۱۴۵۰	۱۴۵۰
۸	وید پرچار کاریالیہ	۱۸۵۰	۱۸۵۰
۹	آریہ ودیارتھی آشرم	۵۴۰۰	۵۳۰۰
۱۰	گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی	۱۶۶۸۳۸	۱۶۶۸۳۸
۱۱	کنیا گوروکل ڈیرہ دون	۵۶۱۳۶	۵۶۱۳۶

مختلف وبھاگوں کے ادھشٹاتا صاحبان

انترنگ سبھا نے ذیل کے مہانو بھاوؤں کو اپنے مختلف وبھاگوں کا ادھشٹاتا نیت کیا ہے :-

نمبر شمار	وبھاگ	نام ادھشٹاتا
۱	وید پرچار	شری سوامی سوتنترانند جی
۲	ہندی "آریہ"	پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار
۳	دیانند اپدیشک ودیالیہ	پنڈت ٹھاکر دت جی شرما (امرت دھارا)
۴	"آریہ مسافر"	شری لالہ جگجیت لال جی پردھان آریہ سماج سری نگر
۵	آریہ ودیارتھی آشرم	پروفیسر شنو دیال جی ایم۔ اے سابق پرنسپل موگہ کالج
۶	دیانند متھرا کالج موگہ	پروفیسر شنو دیال جی ایم۔ اے سابق پرنسپل موگہ کالج
۷	دلت ادھار ودھاگ	شری پنڈت گیان چند جی بی۔ اے۔ ممبر دیانند سیوا سدن
۸	آریہ یووک سنگھ	پردھان پروفیسر شنو دیال جی ایم۔ اے۔ منتری۔ پنڈت بنارسی لال جی بی۔ اے
	گوروکل ایکٹ کمیٹی	پنڈت بشمبر ناتھ جی بی۔ اے۔ ایل ایل بی

اڑھائی لاکھ روپیہ کی اپیل!

(لیکھک شریمان نرنجن ناتھ جی پردھان آریہ سماج گورنمنٹ دھوبی منڈی لاہور)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کل کے شاندار اجلاس میں ہمارے پیارے بھائی آچاریہ رام دیو جی نے بزرگ بھائی رائے بہادر بدری داس جی کی صدارت میں تجویز پیش کی "کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ارد شتابدی کے اوسر پر سمفرکوش کے لئے اڑھائی لاکھ روپیہ کی اپیل کی جائے" جسے سب بھائیوں نے بخوشی تسلیم کیا۔

روپیہ کی فراہمی کے لئے کئی بھائیوں کی طرف سے کئی ایک تجاویز پیش ہوئیں۔ مثلاً کسی نے کہا کہ ہر ایک آریہ پرش سے فی کس ایک روپیہ کے حساب سے لیا جائے۔ کسی نے کہا کہ ایک مہینہ کی آمدنی ہر ایک آریہ بھائی دیوے۔ کسی نے دشانش کے روپ میں وصول کرنے کی تجویز پیش کی۔ غرضیکہ کئی ایک تجاویز پیش ہوئیں - اور ابھی کئی ایک تجاویز دوسرے بھائی بھی پیش کریں گے ؛

کوئی بھی تجویز اس صورت میں سپھل ہو سکتی ہے - جس صورت میں اس کے مطابق عمل کیا جائے اور عمل میں کامیابی اسی حالت میں ہو سکتی ہے - جب کہ سب بھائی یک جان ہو کر کام کریں ؛

میرے خیال میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ارد شتابدی ایک ایسا اُتسو ہے - جس پر مت بھید نہیں ہو سکتا - ہر ایک بھائی سنگھٹن کی خوبی کو اچھی طرح سے جانتا ہے - اور سنگھٹن کو زیادہ مضبوط کرنا ہی اس ارد شتابدی کی غرض و غایت سمجھنی چاہیئے - اس واسطے شتابدی کے اوسر پر سب بھائیوں کو یک جان ہو کر کام کرنا چاہیئے - جن بھائیوں کے آپس میں اختلاف ہیں - اُن کو اپنے اختلاف کم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے - گمبھیر - دور اندیش اور بردبار اصحاب کو دخل دیکر بھی ایسے اختلافات دور کروانے چاہئیں - تاکہ سب لوگ مل کر کام کر سکیں ؛

عام طور پر یہ افسوس سے دیکھا جاتا ہے - کہ غلط فہمیوں کو دور کرنے کی جتنی کوشش کی جاتی ہے - اُسی قدر زیادہ اضافہ غلط فہمیوں میں ہوتا جاتا ہے - جن بھائیوں میں اختلافات ہیں - اگر وہ دل سے اُنہیں دور کرنا چاہتے ہوں - تو انہیں فرداً فرداً ایکانت میں بیٹھ کر گایتری منتر کا جاپ کرنا چاہیئے - تاکہ وہ نرنے کرنے کا صحیح راستہ پرم پتا پرماتما سے حاصل کر سکیں ؛

میں چاہتا ہوں - کہ آریہ پرتی ندھی سبھا اپیل شروع کرنے سے پہلے اسے یگیہ کا روپ دیوے - جس میں سب بھائی آہوتی ڈال سکیں - اس کے لئے میری رائے ہے - کہ سبھا کوئی ایک سنکلپ دوس مقرر کر دیوے - اس خاص دن ہر ایک چھوٹی بڑی سماج ہون یگیہ کرے - جس کے بعد سبھا کی اپیل سنائی جائے - اور سب بھائی سنکلپ کریں - کہ انہوں نے کیا کچھ دینا ہے - دینے کے لئے ایک ایسی بھی رقم ہو - جو کم از کم ہو - اور فی کس ہو ؛

اس سنکلپ دوس کے لئے بہت وسیع پیمانہ پر انتظام ہو - سارے پنجاب کے کئی ایک حلقے بنائے جائیں - انتظام کے لئے آریہ پرتی ندھی کے سب سدسیوں سے کام لیا جائے - یعنی ہر ایک پرتی ندھی کے سپرد کوئی نہ کوئی حلقہ کر دیا جائے - تاکہ وہ اس حلقہ کے بھائیوں سے اس مریادا کے انوسار روپیہ وصول کر سکے - جس کا ودھان سبھا نے کیا ہو - ایسے پرتی ندھی کو اس حلقہ کی سماجیں پوری پوری مدد دیویں - ہاں حلقوں کی تعداد کافی زیادہ ہونی چاہیئے - تاکہ ہر ایک حلقہ کے ہر ایک آریہ سے روپیہ وصول کیا جائے - چاہے وہ سبھاسد ہو - ممبر ہو یا ہمدرد ہو یا مل کر کام کرنے والا ہو - سبھا کی مقرر کردہ رقم تو وصول کرنی ہو گی - اور ہر ایک کو دینی ہو گی +

اگر اس انتظام کے لئے پرتی ندھیوں کی تعداد ناکافی ہو - تو دوسرے سجنوں سے بھی کام لیا جائے - کیونکہ میرا خیال ہے - کہ ہر ایک بھائی کے کندھے پر زیادہ بوجھ نہیں ڈالنا چاہیئے - بہت سے ادھورے کام کی نسبت تھوڑا سا مکمل کام بہتر ہوتا ہے - ہمیں چاہیئے کہ جو تجاویز سبھا کرے - اُس پر بے دلی سے عمل نہ کیا جائے - بلکہ پورے بل - اُتساہ اور لگن سے کیا جائے - اس طرح کے نظام سے ضرور کامیابی ہو گی ؛

بعض بھائی کہا کرتے ہیں - کہ ادھیکاری لوگ یا انترنگ سبھا کے سدسیہ اس قدر رقم دیویں - یہ ناممکن ہے - کیونکہ ہر ایک ادھیکاری یا انترنگ سبھا کا سدسیہ لازمی طور پر دھنوان نہیں ہو سکتا۔ چونکہ میں اسے ایک یگیہ کے روپ میں دیکھنا چاہتا ہوں - اس واسطے میرے خیال میں اپیل کے لئے جس نے سب سے پہلے ایک دھن دیا ہے - وہ ہی آچاریہ رام دیو جی ہیں - سب سے پہلے وہ ہی آہوتی ڈالیں - اس آہوتی کا پھل بہت اچھا ہو گا ؛

دیانند اپدیشک ودیالیہ گوروت ودبھون لاہور کی مختصر رپورٹ

پرم پتا پرماتما کی اپار دیا سے ودیالیہ اپنے جیون کے ۹ ورش سماپت کر کے دسویں ورش میں پرویش کر رہا ہے۔ نویں ورش کا سنکشپت ورتانت نمن پرکار ہے:

ورش کے آرمبھ میں ودیارتھیوں کی سنکھیا ۳۸ تھی۔ جو شرینی کرم سے اس پرکار تھی:-

سدھانت بھوشن

ترتیہ کھنڈ ۵

دوتیہ کھنڈ ۶

پرتھم کھنڈ ۱۵

پرویشکا ۱۲

چار ودیارتھی ورش کے مدھیہ میں آ گئے۔ اور اس پرکار سنکھیا ۴۲ تک پہنچ گئی۔ ان میں سے ۳ ودیارتھی جل وایو کی پرتی کولتا کے کارن رگن ہو کر، ۲ شرینی میں نہ چل سکنے کے کارن اور انیہ ۵ گھر کی پرستھتیوں کے کارن ودیالیہ سے چلے گئے۔ جس سے ورش کے انت میں ۳۲ ودیارتھی تھے۔ ان میں سے ۸ پریکھشاؤں میں اُتیرن ہو کر ودیالیہ سے پرچارک ہو گئے۔ اور شیش ۲۴ ودیارتھی رہ گئے۔ اس سمے ودیارتھیوں کی سنکھیا ۲۸ ہے۔ جو شرینی کرم سے اس پرکار ہے۔

سدھانت بھوشن ترتیہ کھنڈ ۶

" " دوتیہ " ۹

" " پرتھم " ۱۰

پرویشکا ۱۶

ایک ودیارتھی عربی کا وشیش ادھیّن کرنے کے لئے ٹھہرا ہوا ہے۔

ودیارتھیوں کی ورتمان سنکھیا پرانت بھید سے نمن پرکار ہے:-

ماریشس	۱
کرناٹک	۴
اندھر	۴
مہاراشٹر	۲
بہار	۱
سی۔ پی	۱
یو۔ پی	۷
گڑھوال	۱
راجپوتانہ	۱
کشمیر	۲
پنجاب	۲۰

پریکھشائیں

شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آریہ پرچارکوں میں سدھانتوں کے پرچار کے لئے اور یوگیہ اپدیشکوں کی یوگیتا بڑھانے کے لئے پریکھشائیں نیت کر رکھی ہیں۔ جن کا پربندھ ودیالیہ کے آرمبھ کال سے ہی ودیالیہ کے ادھین ہے۔ جن میں ودیالیہ کے چھاتر ود، کے ادھیک پرانت اور آریہ پرش۔ دیویاں اور گوروکل آدی سنستھاؤں کے چھاتر آدی بھی سمّلت ہوتے ہیں۔ اس ورش ان پریکھشاؤں میں ۳۷ پریکھشارتھی سمّلت ہوئے۔ جن میں ۸ باہر کے اور شیش ۲۹ ودیالیہ کے چھاتر تھے۔

نام پریکھشا	کل پریکھشارتھی	اُتیرن	اُتیرن [illegible]	انُتیرن
سدھانت بھوشن ترتیہ کھنڈ	۷	۴	۲	۱
دوتیہ کھنڈ	۷	۶	×	۱
پرتھم کھنڈ	۹	۵	۱	۳
سدھانت وشارد	۹	۵	۴	×
پرویشکا	۵	۵	×	×

پرب

پورووت اس ورش بھی شرومنی آریہ سار ودیشک سبھا دوارہ سوئیکرت پدھتی دوارہ پرب اُتسو منائے جاتے رہے۔

کاریہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدیش سے ۵ ودیارتھی کورکشیتر میں سوریہ گرہن کے موقعہ پر پرچارارتھ بھیجے گئے۔ ایک سپتاہ بھر وہ وہاں پرچار کرتے رہے۔ اس کے اتیرکت ودیالیہ کے سناتک تتھا چھاتروں دوارہ اس ورش نمن استھانوں پر پرچار ہوا:-

مہاشہ امرناتھ جی و مہاشہ کرشن چندر جی نے کھڈیاں۔ کنگن پور گرام و منڈی۔ ہیرا سنگھ۔ لجپت پور منڈی۔ حویلیاں۔ دساوے والا۔ پاکپٹن۔ عارف والا۔ کبولا۔ بورے والہ۔ چک نمبر ۱۹۔ ۳۳۔ ۳۱۔ ۷۶۔ ۵۷۔ ۶۱۔ ۵۔ نظام دین۔ دھرمیوالا۔ بصیر پور نگر اور گل شیر:۔

مہاشہ دھرمیندر اور مہاشہ ارجن دیو جی نے فاضلکا۔ ابوہر۔ نہال کھیرا۔ سواجیت پورہ۔ جھومیاں والی۔ چوڑیاں والی۔ پنج کوسی۔ عالم گڑھ۔ کیکر کھیڑہ۔ دھرم پورہ۔ سیانوالی۔ عوج گڑھ۔ گیدڑوالی۔ بھنگر کھیڑہ۔ بانی والی۔ ساودھو والی۔ گنگا نگر۔ برہمان کھیڑہ۔ امر پورہ۔ رام سرا۔ دناراں والی۔ راجا والی۔ گیدڑ باہ۔ بھٹنڈہ اور فیروزپور:۔

ضلع کرنال میں پانی پت۔ اُبھیرا کھیڑی۔ سرلعا کھیڑی۔ بابیل۔ جھنجھول۔ تاپر۔ بھناتہ۔ امراؤ۔ دھرونڈہ اور کلانور:۔

مہاشہ جیوانند جی نتھا وید پرکاش جی نے باسی دیوانہ۔ جی بی والا۔ رام پورہ۔ پھول منڈی۔ گل جبیھو۔ نیا منڈی۔ گنش۔ چھوٹی کھڈی۔ برنالہ ہنڈایا۔ چیوا۔ بھو۔ سہنا۔ بلبور دوالی۔

مہاشہ سوم دیو جی نے ریواڑی۔ لوکھی۔ ناہر کوسلی۔ ڈیرا واس۔ بابل۔ نندرام پورواس۔ نانوکلا۔ گوسگڑھ۔ پاتوہی۔ بہیرڑہ۔ بہیرڑہ کلاں موکل واس اور ہالو بہیرڑہ:۔

مہاشہ گیانیندر جی نے انبالہ۔ منی مزرعہ۔ نگر وہ میلہ۔ تشکینتر ہڑی۔ کاسل۔ کالی بڑ۔ رڑکی۔ کیبلر۔ مصطفے آباد۔ ساڈھورہ۔ توہن۔ بچھادہ۔ کلشادر۔ سولن۔ شملہ۔ کسولی اور کالکا۔

لاہور کے مضافات میں کاہنا کاچھا۔ ہلوکی۔ سادھوکی۔ ماڑی۔ بانگلہ۔ کبرا کلاں۔ رنبیٹر۔ گورہ منگٹ اور لاہور چھاؤنی۔ شاہدرہ۔ خانپور۔ جیجو کی ملیاں۔ دھاون سنگھ۔ شرقپور۔ بٹالہ۔ بٹھانکوٹ۔ کیمبلپور۔ میرپور۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ اور قصور:۔

چھاتروں کے اس پرچار کاریہ پر بہت سجنوں نے سنتوش جنک سمتیاں بھیجیں۔ ان میں سے کیول ایک آپ کی بھینٹ کرتا ہوں۔ جس سے آپ کو ان کی ابھوگتا کا پریچے مل جائے گا:۔

منتری پنڈت رملی چند جی منتری آریہ سماج پاکپٹن لکھتے ہیں:-

"۹ جنوری ۱۹۳۳ء کو دیانند اپدیشک ودیالیہ کے ۳ ودیارتھی پرچارارتھ یہاں پدھارے۔ نتواتر ایک ہفتہ تک ہر روز سائنکال ۸ سے ۱۰ بجے تک ان کے بھجن و اپدیش ہوتے رہے۔ یہاں کی جنتا نے ان کے وچاروں سے بہت فائدہ اٹھایا۔ ہمارا یقین ہے۔ کہ اگر اسی لگن کے مہانوبھاو دیانند اپدیشک ودیالیہ پیدا کر سکا ہے۔ تو چند سال میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا کام بہت تسلی بخش ہو جائے گا۔ آریہ سماج مندر میں حاضری پرتی دن تسلی بخش ہوتی تھی۔ اور لوگ بڑے شوق سے ان کے بھجن و اپدیش سنتے تھے۔ ودیارتھیوں کے بولنے کا طریقہ نہایت موثر اور دلکش تھا"۔

ادھیاپک ورگ

۱۔ شری سوامی سوتنترانند جی آچاریہ

۲۔ " پنڈت الیشور چندر جی

۳۔ نردیو (بیت سوت)

۴۔ پنڈت شوورت جی ایس۔ اے مولوی فاضل

ودیالیہ نے آج تک نمن لکھت کاریہ کرتا دیئے ہیں:-

۱۔ نردیو (پنڈت) ودیالیہ میں

۲۔ پنڈت شوورت مولوی فاضل " "

۳۔ " شانتی پرکاش سدھانت بھوشن سبھا میں

۴۔ " رامچندر سدھانت شرومنی " "

۵۔ " منیشور دیو " " " "

۶۔ " پورن چند " بھوشن " "

۷۔ " وشوناتھ " " ایم اے " "

۸۔ " دلیپ سنگھ شاستری " "

۹۔ " ہرپال سدھانت بھوشن " "

۱۰۔ " نیتر رام " " " "

۱۱۔ " جگن ناتھ " " " "

۱۲۔ " کھیم چند " " " "

۱۳۔ " گیانیندر " " " "

۱۴۔ " مہیندر " وشارد " "

۱۵۔ " چندر بھانو " بھوشن۔ دہلی

۱۶۔ " سوریہ دیو ایس۔ ایس کا دیہ ترتھ۔ امرتسر

۱۷۔ " جگدیو سدھانت بھوشن شاستری۔ کرنال

۱۸۔ " جید یو پورن شاستری سلطانپور لودھی

۱۹۔ " دھرم دیو جی۔ گوروکل بریٹ سونی

۲۰۔ " شونندن پرشاد سدھانت بھوشن۔ کلکتہ

۲۱۔ " نارائن دیو ایس۔ بی پربھاکر۔ ٹراونکور

۲۲۔ " مہیندر ایس۔ ایس۔ اجمیر

۲۳۔ " بلراج پروہت راماں منڈی

۲۴۔ " شدھاکر جی پرچارک ضلع گوڑگانواں و حصار

۲۵۔ " نریندر حیدرآباد (دکن)

اپیل

کاریہ کرتاؤں کی اس سنکھیا کو درشٹی میں رکھتے ہوئے یہ کہنا انوچت نہ ہوگا کہ ودیالیہ جس ادیش کو لیکر کھولا گیا ہے۔ وہ بہت حد تک پورا ہو رہا ہے۔ جس سمے ودیالیہ کھولا گیا۔ اس سمے یہ وچار تھا کہ ایک سہسر راشی اکٹھی کر لی جائے۔ تاکہ کاریہ کرتاؤں کی ادھک سنکھیا اس اور خرچ نہ ہو۔ چنانچہ اسی بھوش کو درشٹی میں رکھتے ہوئے شری سوامی ستیانند جی نے اپنے لگاتار پرشرم سے کچھ دھن اکٹھا کیا۔ اور کچھ وعدے لئے۔ جن میں سے کچھ تو پراپت ہو گئے۔ پرنتو کئی بڑی بڑی اور کچھ چھوٹی چھوٹی رقوم ابھی تک وصول نہیں ہوئیں۔ اور نہ اب ان کے پراپت ہونے کی آشا ہے۔ ایک اور گھٹنا اس دوران میں یہ ہو گئی۔ کہ بینکوں کی شرح سود کم ہو گئی۔ اس سے بھی آمدنی میں کمی ہو گئی۔ جس سے ہمیں پھر اس اور دھیان دینا پڑا ہے۔ ۹ ورش تو ہم نے بنا مانگے بنا دیئے کام چلایا۔ پرنتو اب جبکہ ودیالیہ دسویں ورش میں قدم رکھ رہا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ دان ویر آریہ پرش اور آریہ سماجیں اس کاریہ میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ اور اس راشی کو پورا کر دیں۔ جس کا پہلے سنکلپ کیا گیا تھا۔

(باقی دیکھو صفحہ ۱۲ کالم پہلے میں)

دیانند اپدیشک ودیالیہ گورودت بھون لاہور کا نواں سالانہ جلسہ

(اپنے نمائندہ کے قلم سے)

لاہور ۲۵ مئی - آج گورودت بھون لاہور کے وسیع ہال میں دیانند اپدیشک ودیالیہ کے نویں سالانہ جلسہ کی کارروائی شری پنڈت جگن ناتھ جی بزرگ کتہ رتن رئیس امرتسر کی صدارت میں عین ۷ بجے صبح شروع ہوئی۔ اس موقعہ پر رائے صاحب لکھن لال جی آپ پردھان پنڈت لیکھبر ناتھ جی اپ پردھان شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور آریہ سماج کے متعدد دیگر نیتا تشریف فرما تھے - پورے سات بجے ہون یگیہ اور سماورتن سنسکار کی کارروائی شروع ہوئی ؛

کامیاب ودیارتھیوں کو پرمان پتر

ساڑھے آٹھ بجے پردھان مہودیہ پنڈت جگن ناتھ جی بزرگ کتہ رتن نے شری سوامی سوتنتر انند جی مہاراج آچاریہ ودیالیہ کی انومتی سے حاضر باش کامیاب ودیارتھیوں کو پرمان پتر دئے - کامیاب ودیارتھیوں کے نام ذیل میں دئے جاتے ہیں :-

سدھانت بھوشن

۱ دھرم دت - کوٹ دیوہا (ڈیرہ غازی خان)
۲ گیانیندر - گجرات پرانت
۳ دلیپ - موضع بالند - ضلع روہتک -
۴ ودیارتن - گوروکل جھجر -

سدھانت وشارد

۱ وید برت - کوٹ دیوہا
۲ ایشور چندر - کرناٹک
۳ موہن لال - گجرات
۴ ہری دیو - موضع بزرگ وال - ضلع گورداسپور
۵ دوارکا ناتھ - گرووٹ - ضلع ہوشیارپور

(نوٹ) جو تین چار کامیاب ودیارتھی کارن وش اس موقعہ پر تشریف نہ لا سکے - ان کے پرمان پتر آچاریہ جی سویم بعد میں انہیں بھیج دیں گے ؛

آچاریہ جی کا اپدیش

جب پردھان مہودیہ حاضر کامیاب ودیارتھیوں کو پرمان پتر دے چکے - تو شری سوامی سوتنتر انند جی مہاراج آچاریہ اپدیشک ودیالیہ نے انہیں نمن لکھت منوہر اپدیش دیا :-

" آپ ہمیشہ ستیہ بولیں - دھرم پر آچرن کریں - سوادھیائے میں پرماد نہ کریں - اپنے گورو جنوں کے پرتی شردھا سے جو دے سکیں اسے دینے میں سنکوچ نہ کریں - اپنے جیون میں پتری رن کو ادا کریں تاکہ پرجا تنتو ٹوٹنے پائے [illegible] نہ ہو - یاد رکھو ستیہ بولنے میں کبھی پرماد نہیں کرنا - دھرم پر آچرن کرنے میں پرماد نہیں کرنا - اور جب تک زندہ رہو - کشل کے کاموں کو کرنے میں ہمیشہ یتن وان رہنا " ؛

تقسیم انعامات

پوجنیہ آچاریہ جی کے اپدیش کے بعد نمن لکھت ودیارتھیوں کو پردھان مہودیہ نے انعامات تقسیم کئے :-

بھوشن ترتیہ کھنڈ بمبا دھرم دت :-
(۱) منو درشن سنگرہ (۲) وید امرت (۳) اپنشد (۴) نروکت (۵) چھ پستکیں ؛
۲ - گیانیندر :- (۱) وید امرت (۲) اپنشد (۳) نروکت (۴) چھ پستکیں

بھوشن دوتیہ کھنڈ :-
۱ - جیو آنند :- (۱) بنیادی درشن (۲) رگوید آدی بھاشیہ بھومکا (۳) منوسمرتی ؛
۲ - ارجن دت :- (۱) منوسمرتی (۲) رگوید آدی بھاشیہ بھومکا ؛

بھوشن پرتھم کھنڈ :-
۱ - پدم دت :- (۱) ستیارتھ پرکاش (۲) سنسکار ودھی (۳) آریہ بھیونے (۴) بھاسکر پرکاش (۵)
۲ - ستیہ پال :- (۱) ستیارتھ پرکاش (۲) سنسکار ودھی (۳) آریہ بھیونے ؛

پرویشکا :-
۱ - گنیش :- (۱) پنچ مہایگیہ ودھی (۲) پنچ تنتر
۲ - ..... :- (۱) پنچ مہایگیہ ودھی (۲) درشٹانت گرنتھ سنگرہ ؛

رپورٹ

تقسیم انعامات کی کارروائی کے بعد آچاریہ جی کے چند ابتدائی کلمات کے خاتمہ پر پنڈت نردیو جی نے دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور کی گزشتہ نو سال کی رپورٹ پڑھ کر سنائی (یہ رپورٹ اسی پرچہ میں کسی اور جگہ درج ہے)

ادھشٹاتا جی کا بھاشن

جب پنڈت نردیو جی رپورٹ سنا چکے - تو پنڈت ٹھاکر دت جی شرما (امرت دھارا) ادھشٹاتا اپدیشک ودیالیہ نے بھاشن دیتے ہوئے فرمایا - کہ :-

" ودیالیہ کو جو سپھلتا پراپت ہوئی ہے - وہ شری سوامی سوتنتر انند جی مہاراج کے پرتاپ سے ہوئی ہے - ان کے پریشرم سے ہی یہ ودیالیہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے - اس کے لئے موعودہ ایک لاکھ روپیہ میں سے اب تک نوے ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے - اگر لالہ بھگو رام نیتر جیسے اُتساہی اور پرشارتھی آریہ سجن ودیالیہ کے لئے دھن سنگرہ کی ڈیوٹی اپنے ذمہ لیں - تو ودیالیہ مالی لحاظ سے ہمیشہ کے لئے سورکشت ہو سکتا ہے " ؛

پردھان مہودیہ کا بھاشن

ادھشٹاتا جی کے بھاشن کے بعد پردھان مہودیہ پنڈت جگن ناتھ جی بزرگ کتہ رتن نے جو صدارتی بھاشن دیا - اس کا سار ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

" ادھیکاری ورگ نے اس اُتسو کی ادھیکشتا کے لئے نمنترن دے کر میرا جو سمان کیا ہے - اس کے لئے میں ان کا دھنیہ واد کرتا ہوں - جب مجھے آگیا پتر ملا - تو مجھے اس سے ہرش اُتپن ہوا - جب اپدیشک ودیالیہ کو قائم کرنے کا وچار ہو رہا تھا - تو میں بھی اس وچار میں شامل تھا - ودیالیہ کی پاٹھ ودھی دیر تک میرے پاس رہی - پھر پروفیسر رام دیو جی کی سہایتا سے اسے سنشودھت کر کے سبھا کی سیوا میں بھیجا گیا - شروع سے ہی میرا وچار تھا کہ اس میں ایک ایک وشے کے ماسٹر اُتپن ہونے چاہئیں تاکہ ہم یہاں کاشی کے آدرش کو سپھل بنا سکیں - اور یہاں سے ودوان شاستر کے مرم کو جاننے والے سکالر پیدا کر سکیں - دیانند اپدیشک ودیالیہ کے آچاریہ مہودیہ شری سوامی جی کی یوگیتا اور لگن پرشنسا کے یوگیہ ہے - پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ادھشٹاتا ودیالیہ کو میں اس زمانہ سے جانتا ہوں - جبکہ آپ امرتسر میں زمانہ طالب علمی گزارا کرتے تھے - شروع سے ہی ان کو آریہ سماج سے لگن ہے - اور ویدک دھرم کے لئے گہری شردھا ہے - دیانند اپدیشک ودیالیہ نے بہت سے سیوک پیدا کئے ہیں - جو کہ آریہ سماج کی کسی نہ کسی پرکار سے سیوا کر رہے ہیں - لیکن اب آوشیکتا اس امر کی ہے - کہ یہاں سدھانت شرومنی اور سدھانت واچسپتی بنائے جائیں - تاکہ یہاں سے ویسے ہی دھرندھر پنڈت پیدا ہو سکیں - جیسے کہ کاشی میں ہوتے ہیں - ہمارا اُدیش تو وید پرچار کے مشن کی پورتی کرنا ہے - فی زمانہ مغرب کے لوگ ویدوں کے سچے ارتھ کرنے کی بجائے اَنرتھ کر رہے ہیں - یہ بڑے ہی کھید کا مقام ہے - کہ آریہ سماج نے اس طرف ذرا بھی دھیان نہیں دیا - ضرورت ہے کہ اس کام کے لئے نہ صرف دھن دیا جائے - بلکہ وشیش پریشرم کیا جائے - کیونکہ آریہ سماج کا ویدوں کے گیان سے گہرا سمبندھ ہے - شری مہرشی دیانند کا مشن [illegible] سے سمبندھ رکھتا ہے - آریہ سماج کا ویدوں سے سمبندھ ہے " ؛

صدارتی بھاشن ختم ہونے پر ادھشٹاتا جی نے پردھان مہودیہ کا دھنیہ واد کیا ؛

متفرقات کا اعلان

لالہ بھگو رام جی منتری آریہ سماج چوک بازار لدھیانہ نے دیانند اپدیشک ودیالیہ کو گیارہ روپیہ دان دئے - پنڈت جگن ناتھ جی پردھان مہودیہ نے اگلے سال کے لئے انتم پریکشا میں اول رہنے والے ودیارتھی کو دس روپیہ کا انعام دینے کا اعلان کیا - نیز لالہ بھگو رام جی نیتر آنند آشرم لدھیانہ نے صرف ایک سال کے لئے اول رہنے والے ودیارتھی کو دس روپیہ کا ایک "بھگو رام میڈل" دینے کا اعلان کیا ؛

اس کے بعد شانتی پاٹھ کے ساتھ کارروائی سماپت ہوئی ؛

بقیہ صفحہ ۱۱

موصول شدہ آمدنی کی مختصر تفصیل

مد	رقم
ستھر ندھی کی وردھی	۳۳۸۰/ روپے
چھاتر ورتی "	۹۳۲/- "
استھر چھاتر وردھی	۱۲۰/- "
دان	۱۲۱۳/- "
کل آمدنی	۹۲۶۵/- "
خرچ	۵۶۱۴/- "

استھر چھاتر ورتیوں دوارہ ودیالیہ کی سہایتا کرنے والے مہانو بھاؤں کے نام یہ ہیں :-

نام	رقم
پنڈت ٹھاکر دت جی شرما	۴/- روپیہ
مہاشہ کرشن جی بی اے	۱/- "
مہتہ کرپا رام برادرز	۱/- "
شری ہیرا نند جی	۱/- "
گردھاری لال چھاتر ورتی کا ٹکڑی دوارہ	۱۱/-
پنڈت ماہیشور ناتھ جی	۶۰/- "

آگامی ورش کے لئے ایک چھاتر ورتی شری کنور ہرنام داس جی وکیل نے دینا سویکار کیا ہے ؛

دھنیہ واد

ستھر ندھی استھر دان دوارہ ودیالیہ کی سہایتا کرنے والے سجنوں کے اتیرکت پنڈت ٹھاکر دت جی دیالتانی وید - تلک رام جی وید - شری وید سمراج جی - ڈاکٹر لال جی کھیتر - ڈاکٹر وشیشور لال جی کپور - ڈاکٹر دیو جی - ڈاکٹر ستیہ کام جی - ڈاکٹر کنور لال جی اور ڈاکٹر ڈھلا رام جی آدی مہانو بھاؤں کا بھی ودیالیہ ہاردک دھنیہ واد کرتا ہے - جو سمے سمے پر ودیالیہ کے ودیارتھیوں کے سواستھیہ سمبندھ میں مفت سہایتا کرتے رہتے ہیں ؛

پھلت جیوتش کا جال نمبر ۳

یہ اودیا بھارت ورش میں ودیش سے آئی

(لیکھک پنڈت وشوناتھ جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

اس سے پہلے دو لیکھوں میں نکھشتر اور راشی گیان یہ ثابت کیا گیا ہے کہ پھلت جیوتش کا راشیوں سے خاص تعلق ہے۔ اور راشی گیان بھارت ورش میں یونانیوں کے ذریعہ پھیلا۔ اور اس کے ساتھ ہی یونانیوں کے پھلت جیوتش کا بھی پرچار ہو گیا۔ اب اس بارہ میں کچھ ودوانوں کی سمتیاں درج کی جاتی ہیں جن سے ناظرین کو اس وشے میں کسی قسم کا شک باقی نہیں رہ سکتا۔

۱ شری سمپورنانند جی بی۔ ایس۔ سی۔ ایل۔ ٹی آریہ دیواشاں بھوبر دلوز نام کی ایک پستک لکھی ہے جس میں یوروپین علم ہیئت کا بیان ہے۔ اس پستک کے صفحہ ۴۶ پر آپ لکھتے ہیں:۔

"مغربی عالموں کی رائے ہے کہ بارہ راشیوں کے نام بھارت کے جیوتشیوں نے یونانیوں سے سیکھے"

۲ مہا بھارت میمانسا کے ودوان لیکھک (اپنی پستک میں لکھتے ہیں:۔

"مہابھارت میں راشیوں کا نام نہیں ہے۔ نکھشتروں کا ہے۔۔۔۔۔۔ ویدا اور ویدک سا ہتیہ میں بھی راشیوں کا نام نہیں۔ ۳۲۳ سال قبل مسیح سکندر نے ہند پر حملہ کیا۔ اس کے بعد چندر گپت نے پنجاب فتح کر لیا۔ اور میگستھنیز چندر گپت کے دربار میں رہا۔ پارسی لوگوں کے بادشاہ دارا اور خسرو نے سندھ تک اپنا راجیہ بڑھایا تھا۔ ادھر ایشیا مائنر کے کنارے کی گریک ریاستوں کو جیت لیا۔ اس کی فوج میں بہت سے دیشوں کے سپاہی تھے۔ ہندوستانی سپاہی بھی تھے۔ یہ واقعہ ۵۰۰ برس قبل مسیح کا ہے۔ اس سے پہلے بھی بیوپار آدی کا تعلق تھا۔ کیونکہ سکندر اتھامن اور پانی کے ویاکرن میں یوں شبد ملتا ہے۔ ۲۰۰ برس قبل مسیح باکٹیریا میں لشکر موجود یونانیوں نے پنجاب پھر فتح کیا۔ اور ایک سو سال تک ان کا راجیہ رہا۔ مشہور راجا مینندر جسے بودھ ملند کہتے ہیں اس کے نام پر ملند پرشن نام کی بودھ پستک بنی۔ اس کے ساتھ ہی شک لوگوں نے سندھ اور اجین میں اپنی سلطنت قائم کی غالباً اسی وقت راشیوں کو سیکھا۔ کیونکہ بودھ دھرم پستک نرپٹک میں بھی نکھشتروں کا نام ہے۔ راشیوں کا نہیں"

۳ سنسکرت ساہتیہ پرلیشٹ میں لیکھ ۵ میں جیوتش آچاریہ شری پنڈت بابو اسنرجی نے اس وشے پر خوب روشنی ڈالی ہے۔ ان کا سارا مضمون نہ لکھ کر صرف ان کی رائے لکھی جاتی ہے:۔

जात कान्य तर भेद स्ताजिक नाम एव सम्प्रति ज्योतिः शास्त्र ह्यां गता मानहति।

यथ अपि पुातनैर्म विषये दिभिरस्माक पर्व जेमं ह्वषि मिवंसमिहरा दिभि: प्राचीन ज्योति पार्वार्यैः प्रणीतित स्ताजिकागमो नोप लभ्यते मन्यतेव सर्वे: साम्प्रति के स्ताजिको ग्रीस देशथिामां भाराता गम समयतो ऽ मन्तरं तत्सह वासाद पलदब्ध स्वदीय फलित ज्योति स्वरूप तवे ति।

ارتھ۔ جاتک کا دوسرا بھید تاجک نام سے جیوتش شاستر کا انگ بنا ہوا ہے۔ اگرچہ پرانے زمانہ کے جیوتشی ہمارے بزرگ مہرشی وراہ مہر اور پراچین جیوتش آچاریوں کے بنائے ہوئے تاجک شاستر نہیں ملتے۔ لیکن اس بات کو آج کل کے سب ودوان مانتے ہیں۔ کہ تاجک شاستر یونانیوں کے بھارت ورش میں آگمن کے بعد ان کے ساتھ میل جول سے حاصل ہوا۔ اور وہی پھلت جیوتش ہے:۔

۴ سناتن دھرم کے مشہور مہو پدیشک پانند لمز بھاسکر کے مصنف پنڈت جوالا پرشاد مشر مراد آبادی رگھو ونش کی ٹیکا کرتے ہوئے بھومکا میں لکھتے ہیں:۔

"یونا چاریہ اور یونیشور کے بنائے ہوئے گرنتھ حسب ذیل ہیں۔ نکھشتر چورامنی۔ تاجک۔ ودبھل۔ اشٹ ورگ۔ مین راج جاتک۔ یون سار۔ یون ہورا۔ رملا مر نگن چندرکا۔ ردھ یون جاتک۔ ستری جاتک وغیرہ۔ وراہ مہر کے بنائے ہوئے برہجات بھٹوتپل۔ کیتو ارک۔ اور مارتنڈ چنتامنی کی ٹیکا میں وشوناتھ نے یونا چاریہ کے بہت سے سنسکرت واکیہ لکھے ہیں۔ خود وراہ مہر نے یونا چاریہ کے گرنتھ ہورا شاستر کی انیک باتوں کا سنگرہ کیا۔ اس کے علاوہ رومک سدھانت نام کا سنسکرت گرنتھ جیوتش کا پایا جاتا ہے۔ شاکل سنتا۔ ہائن رتن۔ گیان بھاسکر وغیرہ گرنتھوں میں اور وراہ مہر وغیرہ جیوتشیوں نے روما چاریہ کے سنسکرت وچن اپنے گرنتھوں میں لکھے ہیں"

ان سے ظاہر ہے۔ کہ یونانیوں کے عہد میں یونانی ودوانوں نے جن کو بھارت ورش کے ودوانوں نے یونا چاریہ۔ یونیشور اور روما چاریہ وغیرہ نام دیا۔ بہت سی پھلت جیوتش کی پستکیں لکھیں۔ بھارتیہ جیوتشیوں کا ان کے ان سدھانتوں کو رومک سدھانت وغیرہ نام دینا بھی ظاہر کرتا ہے کہ پھلت جیوتش کی باتوں کا پہلے بھارت ورش میں کچھ بھی پرچار نہ تھا۔ یونانیوں نے بھارت ورش میں آکر جب ان سدھانتوں کا پرچار کیا۔ اور اس وشے پر پستکیں لکھیں۔ تو بھارتیوں نے پہلے تو ان کو رومک سدھانت کہہ کر اپنے اختلاف کا اظہار کیا۔ لیکن بعد میں ان سدھانتوں کا بھارت ورش میں آہستہ آہستہ اتنا پرچار ہوا۔ کہ اب یہ اختلاف بالکل جاتا رہا۔ اور تاریخ سے ناواقف یا متعصب جیوتشی اس پھلت جیوتش کو بھی سناتن اور پراچین مہرشیوں کے سدھانت سمجھ رہے ہیں۔

لیکن مذکورہ بالا پرمانوں سے ناظرین کو اچھی طرح سے واضح ہو گیا ہو گا۔ کہ ایسا کہنا بالکل جھوٹ اور اصلیت سے بعید ہے۔ ہماری ودیا تو پراچین گنت جیوتش ہے پھلت جیوتش بالکل نوین اور ودیش جیسے یونان اور روما وغیرہ دیشوں سے بھارت ورش میں پھیلا یہ صرف ایک وہم ہے۔ اس میں ذرہ بھر بھی سچائی نہیں۔

اگرچہ اس اودیا نے مغربی ممالک کو بھی بہت نقصان پہنچایا ہے۔ اور ابھی تک اس کا پرچار تمام یوروپ میں موجود ہے۔ لیکن ودیا کا پرچار

ہو جانے سے اُن دیشوں سے اس کا بوریا بستر اٹھ رہا ہے۔ صرف جاہل اور شکی مزاج اشخاص اس میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ودوان لوگ تو اسے ٹھوکریں لگا لگا کر بے جان بنا رہے ہیں۔ ایسا تو جرمنی وغیرہ ممالک میں بذریعہ قانون اسے دیش نکالا دیا جا رہا ہے۔ بدقسمت بھارت ورش ہی ہے۔ کہ جس کو اس راکھشس نے اپنی ہیدائش کے وقت سے ہی سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اور اس کے پنجہ سے چھوٹنے کی ابھی تک کوئی امید نہیں۔ کیونکہ مذہبی توہم پرستی اس کی مددگار بن رہی ہے۔ لیکن ہمیں نا امید نہ ہونا چاہیئے۔ مہرشی دیانند کا وید ودیا اور ترک کا ڈنڈا دیگر توہمات کے ساتھ اسے بھی جلد ہی بھارت ورش سے دیش بدر کر دے گا۔

کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کا جنم اتسو

کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کا جنم اتسو ۱۵ / جون ۱۹۳۶ء کو بڑے سماروہ کے ساتھ منایا جائے گا۔ بھوت پورو چھاتراؤں سنچالکاؤں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ سب اس شبھ اوسر پر پدھار کر کرتارتھ کریں۔ جو کسی کارن سے نہ آ سکیں انہیں چاہیئے کہ وہ تب جب ودیالیہ کو سمرن کرتی ہوئی اس کا جنم دن اپنے

دیانند دلت اُدھار سبھا پنجاب گورنمنٹ وِدّ بھون لاہور

کی مختصر سالانہ رپورٹ ۔۔۔ بابت سمت ۱۹۹۰

سبھا کے پردھان لالہ روشن لال جی (سپورٹس لمیٹڈ لاہور) ہیں۔ اور منتری پنڈت گیان چند جی بی۔ اے۔ آریہ سیوک ہیں۔ سبھا ہذا کا کاریہ کھشیتر دس منڈلوں میں منقسم ہے۔ اس سال سبھا میں نیرہ پرچارک دو بھجنیک اور نو ادھیاپک یعنی کل ۲۴ آدمی کام کرتے رہے۔ اور اُن کے ذریعہ ۱۶۶۵ مقامات پر پرچار ہوا :۔

کانفرنسیں :۔ چمبہ۔ کوٹ نیناں اور مصطفےٰ آباد کے مقامات پر تین بڑی بھاری کانفرنسیں کی گئیں +

سنسکار :۔ سنسکاروں کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سال اس طرف خاص توجہ دی گئی۔ اور سبھا کے اُپدیشکوں نے ۱۹۳ سنسکار کرائے :۔

پاٹھشالائیں :۔ سبھا کی دس پاٹھشالائیں چل رہی ہیں جن میں ۲۹۲ طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ طلباء کو سبھا کی طرف سے ہر ممکن امداد دی جاتی ہے :۔

طلباء کا داخل کرانا :۔ اس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آئندہ آنے والی نسلیں آپس میں مل جل کر بیٹھنا سیکھیں۔ اور آپس میں کوئی چھوت چھات نہ کریں۔ ۱۹ ہریجن بالک دوسرے سکولوں میں سبھا کے اُپدیشکوں کی طرف سے داخل کرائے گئے۔ اور ان بچوں کو ہر ممکن تعلیمی امداد دی گئی :۔

وظائف :۔ غریب اور مستحق ہریجن طلباء کو اعلےٰ اور دستکاری کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے دو روپیہ سے لے کر دس روپیہ ماہوار تک کے مختلف ۲۰ وظائف دئے گئے۔ گویا اس طرح ایک ہزار روپیہ وظائف پر خرچ کیا گیا :۔

تعمیر چاہات :۔ سبھا کی طرف سے پوری کوشش کی جاتی ہے۔ کہ دلت بھائیوں کو انہی کنوؤں سے پانی بھرنے کی آزادی دلائی جائے۔ جہاں سے عام ہندو جنتا پانی بھرتی ہے۔ مگر جہاں ہمیں اس سوال کے حل کرنے میں ناکامی نظر آئے۔ وہاں ہم دلتوں کے لئے الگ کنواں لگوانے کے لئے مجبور ہوتے ہیں۔ اس سال تین کنوئیں موہنڈہ۔ رچھپورہ اور ڈہی بہہ کے مقامات پر اور دو نل کانشیان اور چک ۲۸۷ ضلع سرگودھا کے مقامات پر ۱۷۰۰ روپیہ کی لاگت سے لگوائے گئے ہیں :۔

صحت سدھار :۔ مختلف مقامات پر صفائی رکھنے کے لئے عملی طریقے پیش کئے گئے۔ منشیات اور مردہ خوری کے خلاف جگہ جگہ پرچار کیا گیا۔ بچپن کی شادی کی بد رسم کو بند کرانے کے لئے خاص طور پر پرچار کیا گیا :۔

جرائم پیشہ اقوام میں پرچار :۔ اضلاع انبالہ۔ حصار۔ گورداسپور۔ رہتک اور شیخوپورہ میں خاص پرچار کیا گیا۔ چوری کرنے کی عادت ان لوگوں میں خاص طور پر پائی جاتی ہے۔ اسے چھڑوا کر کئی ایک سانسیوں کو کھیتی کے کام میں لگایا گیا۔ موہنڈہ کی بستی میں ایک کنواں لگایا گیا۔ اور ایک انڈسٹریل سکول جاری کرنے کے انتظامات مکمل کئے جا چکے ہیں۔ اور کوٹ آدھیاں کی بستی میں ایک بھجن منڈلی قائم کی گئی۔

تقسیم ادویات :۔ سبھا ہذا کی طرف سے چھمال ضلع گورداسپور میں اعلیٰ پیمانہ پر ایک اوشدھالیہ جاری ہے۔ اور اس کے علاوہ سبھا کے اُپدیشک بھی ادویات تقسیم کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ تمام ادویات بغیر کسی قیمت کے دی جاتی ہیں۔ اس سال اوشدھالیہ چھمال سے ۱۱۶۳۶ مریضوں کو اور اُپدیشکوں کی طرف سے ۱۱۳۰ مریضوں کو یعنی کل ۱۲۷۸۶ مریضوں کو دوائی دی گئی :۔

بیگار :۔ اضلاع انبالہ۔ رہتک۔ سیالکوٹ اور ریاست چمبہ میں بیگار کے خلاف زبردست صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ جس میں سبھا کو کافی کامیابی حاصل ہوئی۔ ریاست چمبہ میں نہایت بری طرح بیگار لی جاتی ہے۔ ہالی آریہ بھائیوں سے نمبر دار پالکی اٹھوانے۔ مردار اٹھوانے اور باجہ بجوانے کا عام دستور ہے۔ علاقہ مذکورہ میں ان لوگوں کو بگی بھی دینی پڑتی ہے۔ ان سب مظالم کا تدارک کرنے کے لئے پنڈت ستیانند جی ودیالنکار نے سرتوڑ کوشش کی۔ اور پنڈت رام سرن جی نے جو کہ ریاست کے سرکاری سکول میں ۵۵ روپیہ ماہوار تنخواہ لیتے تھے۔ بیگار کے پروٹسٹ میں اپنا استعفےٰ دے دیا۔ اور اب بڑی لگن سے اپنے دلت بھائیوں کی سیوا کر رہے ہیں :۔

مالی حالت کا سدھار :۔ تلہ گوجر سنگھ لاہور کے ۱۵ بھیک منگوں کا مانگنا چھڑایا گیا۔ اور انہیں سبزی فروخت کرنے کے کام پر لگایا گیا۔ آٹھ مستورات کو کارخانہ میں کام پر لگوایا گیا۔ کنستوار میں آٹھ آدمیوں سے باغ لگوائے گئے۔ رنگپور گڑھ میں ایک درزی کلاس جاری کر رکھی ہے۔ جس میں چھ لڑکے درزی کا کام سیکھ رہے ہیں۔ گیارہ لڑکوں کو دستکاری سیکھنے کے لئے وظائف دئے جاتے ہیں۔ دو لڑکے آیورویدک کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ روہتک میں سات لڑکوں کو درزی کا کام سیکھنے کے لئے مختلف درزیوں کے سپرد کر رکھا ہے۔ ٹھاکر دت شرما جی چیرمین سکیم سبھا کے زیر غور ہے۔ اور ایک ماہ تک اس سکیم پر عمل ہونا شروع ہو جائیگا۔ اس سکیم کی رو سے فرنیچر وغیرہ کی سلائی شروع کی جائے گی۔ اور اگر اس سکیم میں کامیابی حاصل ہوئی۔ تو پھر کوئی دوسری دستکاری شروع کی جائیگی۔ اس کام کے لئے منتری پنڈت ٹھاکر دت جی دیش ...

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی طرف سے بہار میں ریلیف کا کام

گزشتہ کئی سالوں سے اہل ہند پر ہر سال کوئی نہ کوئی آفت نازل ہوتی ہی رہتی ہے۔ جموں و کشمیر کی شورش۔ ضلع حصار کی قحط اور ضلع رہتک کے سیلاب کی مصائب کا نقشہ ابھی آنکھوں سے اوجھل نہ ہوا تھا۔ اور نہ مصیبت زدگان کی امداد ہم پوری طرح کر ہی پائے تھے۔ کہ اس سال ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو صوبہ بہار میں ایک زبردست زلزلہ آیا جس سے دلیش کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ جو بھی نقصان ہوا۔ وہ آپ سے بھولا ہوا نہیں ہے۔ بہار کے زلزلہ زدہ بھائیوں کی سہائیتا کے لئے سبھا کی طرف سے اپیل جاری کی گئی۔ اور پنڈت ٹھاکر دت جی وید امرت دھارا اور پنڈت گیان چند جی بی۔ اے۔ آریہ سیوک زلزلہ زدہ علاقہ کا دورہ کرنے کے لئے بہار میں بھیجے گئے +

بہار ریلیف کے کام کو بخوبی چلانے کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ایک اپ سمتی بنائی گئی :۔

۱۔ پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید امرت دھارا پردھان ۲۔ پنڈت گیان چند جی بی۔ اے۔ آریہ سیوک منتری ۳۔ پنڈت بھیم سین جی ۴۔ سوامی سوتنترا نند جی ۵۔ پنڈت بھیم سین جی ودیالنکار :۔

مندرجہ ذیل اصحاب بہار میں سویم سیوک کے روپ میں کام کر رہے ہیں :۔

۱۔ لالہ بسارام جی ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انجنیئر این۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور ۲۔ لالہ شام لال جی پردھان آریہ سماج رام گلی لاہور ۳۔ پنڈت سنت رام جی ۴۔ مہتہ الیشور داس جی ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر ۵۔ لالہ شادی لال جی ۶۔ پنڈتہ دروپدی دیوی جی ۷۔ پنڈت رام سروپ جی اُپدیشک سبھا ۸۔ پنڈت رام ناتھ جی اگنی ہوتری :۔

اکھل بھارتیہ ریلیف کمیٹی کی طرف سے مختلف سنستھاؤں کا کاریہ کھشیتر مقرر کیا گیا۔ ضلع چمپارن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سپرد کیا گیا۔ یہ نہایت خوشی کی بات ہے کہ اس علاقہ میں جتنی سوسائٹیاں کام کر رہی ہیں۔ وہ سب کی سب آپس میں مل کر کام کرتی رہی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بگڑی ہوئی حالت پر جلد ہی قابو پا لیا گیا۔ لالہ بسارام جی ہماری سبھا کے جملہ کردہ ریلیف ورکس کے انچارج ہیں۔ آپ کا ہیڈ کوارٹر موتی ہاری میں ہے۔ مندرجہ ذیل چار سنٹر بنا کر ۳۰ اپریل ۱۹۳۴ء تک جو ریلیف کا کام کیا گیا۔ وہ اس طرح ہے :۔

۱۔ موتی ہاری۔ اس سنٹر سے ۵۱۰۶ نفوس کو کم داموں پر اشیاء بہم پہنچائی گئیں۔ ۴۸۷ من چاول ۵۰ من دال اور ۳ من نمک دیا گیا۔ دو ہزار پرانے اور ۲۰۰ نئے کپڑے تقسیم کئے گئے۔ موضع گوری ناتھ میں آریہ سماج مندر قائم کیا گیا :۔

۲۔ تہلیشی۔ اس سنٹر سے ۶۷۸۰۰ نفوس کو کم داموں پر اشیاء بہم پہنچائی گئیں۔ ۹۰۰ من چاول ۱۲ من دال۔ ۱۵ من شکر قندی اور ۱۸ من نمک صرف کی گئی۔ ۱۶ نئے کپڑے سستے داموں پر فروخت کئے گئے۔ اور ۶۲۲ پرانے کپڑے مفت بانٹے گئے۔ نیز ۱۰ کنوئیں صاف کرائے گئے۔ اور ۱۰ جھونپڑیاں بنوائی گئیں :۔

۳۔ دھنوجی۔ اس سنٹر سے ۲۰۰ نفوس کو کم داموں پر اشیاء بہم پہنچائی گئیں۔ ۱۵۰ من چاول ۳۰ من دال۔ ۱۰۰ من شکر قندی اور ۵ من نمک خرچ ہوا۔ ۴۲ نئے اور ۷۰۰ پرانے کپڑے مفت بانٹے گئے۔ اب یکم مئی سے یہ سنٹر بند کر دیا گیا ہے :۔

۴۔ رکسول۔ یہ سنٹر وسط اپریل میں قائم کیا گیا ہے :۔

امداد کے ساتھ ساتھ پرچار کا کام بھی کیا جا رہا ہے۔ جو مختصر طور پر اس طرح ہے :۔

۱۔ ایک ہزار سندھیا و ہون منتر وغیرہ اور کچھ کاپیاں ستیارتھ پرکاش کی مفت بانٹی گئیں ۲۔ ۴ یگیوپویت دئے گئے ۳۔ ایک نام کرن سنسکار کرایا گیا ۴۔ ایک مرتک اور کچھ شدھی سنسکار کرائے گئے ۵۔ ایک پردھوار دواہ کرایا ۶۔ ۴ ویاکھیان دئے گئے :۔

اناتھ اور اناتھ بالک۔ بالکاؤں اور دیویوں کے لئے ایک اناتھ آلیہ آریہ سماج موتی ہاری کے آدھین آریہ سماج ریلیف کمیٹی نے کھول رکھا ہے۔ ایک بالک درزی کا کام سیکھتا ہے۔ دو شاگرد بنانے ہیں۔ اور کام سکھانے کا بھی پربندھ کیا جائے گا۔ تاکہ اپنی روزی آپ کمانے کے قابل بن سکیں۔ ابھی تک اس اناتھ آلیہ میں چار بالک اور ایک ودھوا دیوی رہتی ہے۔ اناتھ آلیہ کی انتظامیہ کمیٹی میں کئی بڑے بڑے اصحاب شامل ہیں۔ ہمارے لالہ بسارام جی اس اناتھ آلیہ کے آپ پردھان ہیں :۔

چیت سمت ۱۹۹۰ تک ریلیف کے کام کے لئے تقریباً ۴ ہزار روپیہ جمع ہوا۔ جس میں سے اس وقت تقریباً ساڑھے ہزار پانسو روپیہ بقایا رہا ہے :۔

پنجاب آریہ شکھشا سمتی کا سالانہ اجلاس

۲۶ مئی بروز سنیچر صبح ۸ بجے گورودت بھون ہال میں شکھشا سمتی کا جنرل اجلاس ہوا۔ سب سے پہلے بھگت جی کے ... شری لالہ موتی رام جی بی۔ اے آنر کرپا رام برادرز کی اکال مرتیو پر شوک پرکٹ کیا۔ اس کے بعد منتری جی نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اور فرمایا کہ اس سال تین نئے سکول سمتی سے سمبدھت ہوئے۔ اور دیگر دھرم شکھشا کی ادھسٹھا سکولوں میں اچھی اُنتی کر رہی ہے۔ رپورٹ کے بعد چناؤ کی کارروائی شروع ہوئی۔ اور مندرجہ ذیل اصحاب ادھیکاری نیت ہوئے:-

۱ پردھان رائے بہادر لالہ مکھن لال جی ریٹائرڈ چیف انجنیئر کشمیر

۲ اپ پردھان:- (۱) لالہ شودیال جی ایم۔ اے سابق پرنسپل مہتر داس کالج موگہ

(۲) پنڈت لیکھ ناتھ جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سابق گورنر گوروکل کانگڑی

(۳) لالہ مولراج جی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی

۵ منتری لالہ وشنودت جی ایم۔ اے۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

۶ اپ منتری پنڈت بنواری لال جی بی۔ اے ۷ خزانچی سردار ہر سنگھ جی

ممبران انترنگ سبھا:- سوامی سوتنترانند جی۔ لالہ رام لال جی بی۔ اے لدھیانہ۔ شریمتی گیان دیوی جی۔ پنڈت ہنس راج جی ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ لالہ لال چند جی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی منٹگمری۔ پنڈت گیان چند جی بی۔ اے ممبر سیوا سدن۔ لالہ کیشو چند جی امرتسر اور پنڈت ٹھاکر دت جی شرما (امرت دھارا) لاہور۔

چناؤ کے بعد ممبران نے شری لالہ مولراج جی کی منتری پد پر رہنے کے لئے آج تک کی گئی سیوا اور ... کے لئے دھنیہ واد کا پرستاؤ پاس کیا۔

اس کے بعد مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا:-

۱ (ا) یہ سبھا نشچے کرتی ہے۔ کہ آریہ سکولوں اور کنیا پاٹھشالاؤں کے سنچالکوں اور پربندھ کرتاؤں سے پرارتھنا کی جائے۔ کہ وہ اپنے سکولوں اور کنیا پاٹھشالاؤں کو ایسے ڈھنگ پر چلائیں جس سے یہ سنستھائیں ویدک پرچار کا سادھن بھی بن سکیں۔ ان کے ذریعے ہر ایک سکول اور کنیا پاٹھشالہ میں آریہ کمار سبھائیں اور بال سبھائیں ستھاپت کی جائیں۔

(ب) آریہ سنستھاؤں میں ایسے ادھیاپک اور ادھیاپکاؤں کو رکھنے کا یتن کیا جائے۔ جو آریہ سماجک ہوں۔ اور وید پرچار میں امداد دے سکیں۔

(ج) آریہ کنیا و بالک پاٹھشالاؤں کے ادھیاپک اور ادھیاپکاؤں کے لئے سمتی کی دھرم شکھشا پریکھشا شوقیہ مدھیہ پریکھشا میں پاس ہونا ضروری ہے۔ جو ادھیاپک اس پریکھشا میں پاس ہوں۔ انہیں پاٹھشالاؤں میں ادھیاپکوں کی تقرری کے سمے پرتھم استھان دیا جائے۔

(د) آریہ پاٹھشالاؤں میں مکھیہ ادھیاپک نیز ادھیاپک رکھتے سمے اس بات کا وشیش دھیان رکھا جائے۔ ان کی بجائے ایسے مکھیہ ادھیاپک نیز مکھیہ ادھیاپک کو پرتھم استھان دیا جائے۔ جنہیں وید پرچار سے دلچسپی لگی ہو۔

(بنواری لال اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب آریہ شکھشا سمتی۔ گورودت بھون لاہور)

سارودیشک آریہ وواہک سنگھ

آریہ جنتا کو یہ سن کر نہایت خوشی ہوگی۔ کہ سارودیشک سبھا نے جنم مولک ذات پات کو جڑ سے اکھاڑ کر گن۔ کرم اور سوبھاؤ انوکول شادیوں میں آریہ سجنوں کو سہایتا دینے کے لئے سارودیشک آریہ وواہک سنگھ کی قائمی بتاریخ ۲۴ اپریل انترنگ کمیٹی میں کر دی ہے۔ اس کام کو خاص طور پر جوش اور حوصلہ مندی کے ساتھ جاری کرنے کے لئے سارودیشک سبھا نے آریہ جنتا کے واقف پنڈت وشنودت جی ... ودیا النکار کی خدمات حاصل کی ہیں۔ ہمیں قوی امید ہے۔ کہ آریہ جنتا گن کرم اور سوبھاؤ انوکول رواجوں کو جاری کرنے کے لئے آئندہ اخراجات میں ہماری پوری مدد کریں گے۔ اور اپنے لڑکے لڑکیوں کی شادی سارودیشک آریہ سنگھ کی معرفت کرانے کا پربندھ کریں گے۔ فارم شادی طبع شدہ تیار ہیں۔ جو سارودیشک سبھا دہلی سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

(نوٹ:- منتری سارودیشک سبھا۔ شردھانند بلیدان بھون۔ دہلی)

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کی اپ سبھائیں

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ماتحت مختلف صیغہ جات کے لئے اپ سبھاؤں کے ذیل کے مطابق سدسیہ مقرر کئے گئے ہیں۔

نمبر شمار	نام اپ سبھا	سدسیہ صاحبان
۱	آریہ ودیارتھی آشرم	۱ پروفیسر شودیال جی ایم۔ اے ادھشٹاتا۔ ۲ مہاشہ وشنودت جی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ۳ پنڈت گیان چند جی بی۔ اے۔ ۴ مہاشہ ارجن دیو جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ۵ لالہ مولراج جی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔
۲	گوروکل بیٹ سوہنی	۱ پنڈت لیکھ ناتھ جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ادھشٹاتا۔ ۲ لالہ نوتن داس جی
۳	دھن وِنیوگنی اپ سبھا	۱ لالہ نوتن داس جی کوشادھیکش۔ ۲ پنڈت لیکھ ناتھ جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ۳ پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید (امرت دھارا) ۴ رائے بہادر مکھن لال جی ریٹائرڈ چیف انجنیئر۔ ۵ لالہ روشن لال جی سپورٹس لمیٹڈ۔
۴	پنجاب ویدک پستکالیہ اپ سبھا	۱ پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار پستکا دھیکش ۲ مہاشہ وشنودت جی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ۳ پنڈت پریہ ورت جی ویدواچسپتی

سبھا کے آدھین سنستھاؤں کے لئے پرتی ندھی

نمبر شمار	نام اپ سبھا	سدسیہ صاحبان
۱	پنجاب آریہ شکھشا سمتی	۱ پروفیسر شودیال جی ایم۔ اے۔ ۲ پنڈت لیکھ ناتھ جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ۳ رائے بہادر مکھن لال جی ریٹائرڈ چیف انجنیئر۔ ۴ مہاشہ کرشن جی بی۔ اے۔ ۵ مہاشہ وشنودت جی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ۶ لالہ نوتن داس جی ۷ مہاشہ نند لال جی آریہ ۸ پنڈت بنواری لال جی بی۔ اے۔ ۹ پنڈت گیان چند جی بی۔ اے۔ ۱۰ مہاشہ چرنداس جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
۲	دیانند دلت اُدھار سبھا گورودت بھون۔ لاہور	۱ پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید (امرت دھارا) ۲ پنڈت بنواری لال جی بی۔ اے۔ ۳ لالہ روشن لال جی سپورٹس ۴ مہاشہ اننت رام جی جموں ۵ مہاشہ ارجن دیو جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ۶ مہاشہ چرنداس جی پوری بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ۷ " نند لال جی آریہ ۸ مہاشہ چونی لال جی لاہور چھاؤنی ۹ ڈاکٹر ڈھلا رام جی لاہور

کنیا گوروکل ڈیرہ دون کے لئے انسپکٹر

۱ پروفیسر شودیال جی ایم۔ اے ۲ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار

مہاتما نارائن سوامی کی آریہ سماجیوں سے اپیل :-

دہلی ۱۴ مئی۔ مہاتما نارائن سوامی پریذیڈنٹ انٹرنیشنل آرین لیگ پراونشل آریہ پرتی ندھی سبھاؤں اور تمام ہندوستان میں مقامی آریہ سماجیوں سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ جلد از جلد ضروری جلسے کر کے ریزولیوشن پاس کریں جن میں نظام حیدر آباد سے پنڈت رام چندر جی دہلوی کے خلاف مقدمہ واپس لینے یا بالضرورت دیگر مقدمہ کی سماعت کے لیے سپیشل ٹربیونل مقرر کرنے کی درخواست کی جائے :

شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا پرستاؤ

شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے جنرل اجلاس منعقدہ ۷ مئی میں شری آچاریہ رام دیو جی نے نمن پرستاؤ پیش کیا۔ اور سروسمتی سے پاس ہوا :-

"یہ سبھا حیدر آباد پولیس دوارہ شری پنڈت رامچندر جی دہلوی آریہ اپدیشک اور آریہ سماج بیدر کے پردھان و دیگر سجنوں پر چلائے گئے ابھیوگ کے ورودھ گھور پرتی واد کرتی ہے۔ پولیس کی یہ کارروائی نظام راجیہ کی دھارمک کشفتنا کی گھوشنا نیتی کا پرتیکش اُلنگھن ہے۔ اور حیدر آباد ریاست کے آریوں کے دھارمک ادھیکار پر اتیاچار ہے۔ اور بھارت ورش کے آریوں کے ہردیوں پر آگھات پہنچانی ہے۔ یہ سبھا ہز ایگزالٹڈ ہائینس سے نویدن کرتی ہے۔ کہ ان ابھیوگوں کو لوٹانے کی آگیا دیکر آریوں کے ہردیوں کو شانت کریں" :

آریہ سماج لاہور کا پروٹسٹ :-

آریہ سماج وچھو والی لاہور نے اسی قسم کا ایک پرستاؤ اپنے سپتاہک ادھیویشن منعقدہ ۲۷ مئی سنہ ۱۹۳۴ء میں پاس کیا ہے۔ پردھان مہودیہ نے اس پرستاؤ کو پیش کیا۔ اور آچاریہ رام دیو جی اور مہاشہ ہری لال جی پریم نے اس کا انومودن کیا :

نیز یہ نشچے ہوا۔ کہ مقدمہ کی پوری پیروی کی جائے۔

آریہ سماج منٹگمری کا پروٹسٹ :-

آج ۲۳ مئی سنہ ۱۹۳۴ء کے سپتاہک ست سنگ کے بعد سروسمتی سے نشچے ہوا۔ کہ نظام حیدرآباد سے پرارتھنا کی جائے۔ کہ پنڈت رام چندر جی دہلوی کو مقدمہ سے مکت کیا جائے۔ یا آزاد ٹریبونل مقرر کیا جائے :

(منتری آریہ سماج منٹگمری)

"آریہ مسافر" کا پروٹسٹ :-

شری نارائن سوامی جی مہاراج کا ایک تار مظہر ہے

پنڈت رامچندر جی دہلوی کے خلاف نظام راجیہ میں مقدمہ

آریہ جگت کا زبردست پروٹسٹ

حیدر ریاست حیدر آباد کی پولیس نے پنڈت رامچندر جی دہلوی اور دیگر آریہ سجنوں کے خلاف جو مقدمہ چلایا ہے۔ اس کے خلاف آریہ جگت میں زبردست ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ اور ہم نے اس کے خلاف جو پروٹسٹ کیا ہے۔ اسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے :- (ایڈیٹر)

کہ ریاست نظام حیدر آباد کی پولیس نے آریہ سماج کے مشہور فاضل لیکچرار و مناظر شری پنڈت رام چندر جی دہلوی کے خلاف توہین اسلام کے الزام میں مقدمہ چلایا ہے۔ پنڈت جی آریہ سماج کے اُن مایۂ ناز علماء میں سے ایک ہیں۔ جن پر سماج بجا طور پر فخر کر سکتا ہے۔ آپ نہ صرف بلند پایہ عالم ہی ہیں۔ بلکہ نہایت شیریں زبان مقرر ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہم نے بارہا مولوی ثناء اللہ اور دیگر علمائے اسلام کو پنڈت جی کی مدح و ثناء میں رطب اللسان دیکھا ہے۔ ایک ایسے مدلل، معقولیت پسند اور مرنجان مرنج طبیعت کے وِدوان کے خلاف کسی مذہب کی توہین کا الزام لگایا جانا سچ مچ ایک حیرت انگیز بات ہے۔ ریاست نظام حیدر آباد کی پولیس آریہ سماجی اپدیشکوں کے متعلق اپنے رویہ کے لیے کافی سے زیادہ بدنام ہے۔ اس سے پہلے چند آریہ اپدیشکوں کو بغیر صفائی پیش کرنے کے ریاست بدر کیا جا چکا ہے۔ کیا یہ اپنی رعایا کے ساتھ منصفانہ رویہ نہیں ؟

"ریفارمر" کا پروٹسٹ :-

شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج کا ایک تار مظہر ہے کہ ریاست حیدر آباد میں بیدر پولیس نے آریہ سماج کے پرسدھ ویاکھیاتا اور مناظر شری یت پنڈت رام چندر جی دہلوی کے خلاف الزام لگایا ہے۔ کہ انہوں نے توہین اسلام کی ہے۔ چنانچہ پولیس مذکور نے انہیں قانونی شکنجہ میں جکڑنے کے لیے اُن پر مقدمہ چلایا ہے۔ شری پنڈت جی کے ویاکھیان اور مباحثہ سننے کا جس کسی کو بھی اتفاق ہوا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ پنڈت جی کس پایہ کے عالم ہیں۔ اور اُن کی زبان میں کس قدر شیرینی ہے۔ شری پنڈت جی کے کٹر سے کٹر مخالف کو بھی یہ حوصلہ نہیں پڑ سکتا کہ وہ اُن پر کسی مذہب کی توہین کا الزام عائد کر سکے :

ہم حیران ہیں۔ کہ نظام حیدر آباد کی سلطنت میں یہ کیا نیا فتنہ برپا ہونے والا ہے۔ ہم حکام ریاست سے پُر زور التماس کریں گے۔ کہ وہ حق پسندی کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور اُن کے لیے ایک سپیشل ٹربیونل سے فیصلہ کرایا

جاوے۔ تاکہ شری پنڈت جی کو پورا پورا انصاف مل سکے :

بھارت ورش کی تمام آریہ سماجوں سے بھی بنئے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ پرستاؤ دوارہ نظام گورنمنٹ کو سوچت کریں۔ کہ شری پنڈت جی کے خلاف مقدمہ واپس لیا جا سکے۔ اور اگر ایسا ممکن نہ ہو۔ تو ضرور ہی ایک سپیشل ٹربیونل مقرر کیا جاوے :

آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کا ریزولیوشن

لاہور ۲۷ مئی۔ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب سندھ بلوچستان نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا :-

"آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب ریاست حیدرآباد میں پنڈت رام چندر دہلوی اور دیگر آریہ سماجیوں پر مقدمہ چلایا جانا ریاست کی رعایا کی مذہبی آزادی پر ناجائز حملہ سمجھتی ہے۔ اور حکومت سے مقدمات کی واپسی کا مطالبہ کرتی ہے " (منتری)

آریہ کمار سبھا مظفر گڑھ کا پرستاؤ :-

مظفر گڑھ ۲۷ مئی۔ پرسوں مقامی آریہ کمار سبھا کا ایک جلسہ ہوا جس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ ریاست حیدر آباد میں پنڈت رام چندر دہلوی کی گرفتاری کی مذمت کی گئی۔ اور پنڈت جی کو ہر ممکن امداد کا یقین دلایا گیا :

آریہ سماج بازار ستم والا امرتسر کا پرستاؤ :-

آریہ سماج بازار ستم والا کے ہفتہ وار اجلاس میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس میں نظام گورنمنٹ کی طرف سے پنڈت رام چندر دہلوی کے خلاف مقدمہ چلائے جانے کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا :

آریہ سماج چک جھمرہ کا پرستاؤ :-

۲۵ مئی سنہ ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج چک جھمرہ کے جنرل اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن سروسمتی سے پاس ہوا :-

"آریہ سماج چک جھمرہ کا یہ جنرل اجلاس ہز ہائینس نظام حیدرآباد کی سیوا میں پرارتھنا

کرتا ہے۔ کہ وہ ریاست میں مذہبی آزادی کو مد نظر رکھ کر پولیس کو ہدایت کر دیں۔ کہ پنڈت رام چندر دہلوی کے خلاف چلائے گئے مقدمہ کو واپس لے لے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو۔ تو پنڈت جی کا کیس ایک سپیشل ٹربیونل کے سامنے رکھا جائے۔ جس سے کہ پنڈت جی کو پورا پورا انصاف مل سکے "

اس ریزولیوشن کی ایک کاپی بذریعہ تار نظام حیدر آباد کو ارسال کی گئی :

(ہنسراج ویدِ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج وزیر آباد کا پرستاؤ :-

آریہ سماج وزیر آباد نے اپنے ۲۷ مئی سنہ ۱۹۳۴ء کے ہفتہ وار ست سنگ میں پنڈت رام چندر جی دہلوی کی حیدرآباد (دکن) میں گرفتاری پر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا ہے :-

"آریہ سماج وزیر آباد کا یہ جنرل اجلاس آریہ سماج کے پرسدھ پرچارک شری مان پنڈت رامچندر جی دہلوی کی قصبہ بیدر (حیدرآباد دکن) کی پولیس کے ہاتھوں دھرم پرچار کرتے ہوئے گرفتاری کو گہرے رنج و افسوس کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور اس گرفتاری کو ریاست حیدر آباد میں آریہ سماج کے پرچار کے راستے میں محض ایک رکاوٹ سمجھتا ہے۔ اس لیے یہ سماج انصاف و مذہبی آزادی کے نام پر حضور نظام حیدر آباد دکن سے مؤدبانہ درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ پنڈت صاحب موصوف کو آزاد کر کے ہندوستان بھر کے آریوں و ہندوؤں کی دلجوئی و شکریہ حاصل کریں " :

اسی مطلب کا ایک تار نظام صاحب کو دیا گیا ہے :

(رام آسرا منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی نظام سے درخواست :-

لاہور ۲۸ مئی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے عام اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے :-

"پنجاب۔ ریاستہائے پنجاب، صوبہ سرحد اور ریاست جموں اور کشمیر کی سماجوں کی نمائندہ اسمبلی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا یہ عام اجلاس، بیدر پولیس کی طرف سے اسلام کی مبینہ توہین کی بے بنیاد دلائل کی بناء پر بیدر پولیس کی طرف سے پنڈت رام چندر دہلوی اپدیشک اور دیگر اصحاب (جن میں آریہ سماج بیدر کے پردھان اور منتری بھی شامل ہیں) کے خلاف مقدمہ چلائے جانے کے خلاف پروٹسٹ کرتا ہے۔ پولیس مذکور کی یہ کارروائی مذہبی غیر جانبداری کے متعلق نظام گورنمنٹ کی اعلان کردہ پالیسی کی خلاف ورزی ہے۔ اور

وید پرچار اور آریہ سماجیں

(از شری پنڈت لکھشمی رام جی اپادھیائے آچاریہ گوروکل پوٹھوہار)

وید پرچار کو گاؤں کے لوگوں تک لے جانے کے سادھنوں کا عرصہ سے احساس ہو رہا ہے۔ آریہ سماجوں میں جتنے سمیلن ہوتے ہیں۔ ان سب میں عموماً زیادہ تر پرستاؤ گرام پرچار کے سمبندھ میں ہی ہوتے ہیں۔ لیکن جہاں تک میرا تجربہ ہے یہ سب پرستاؤ اس وقت کی کارروائی کا دھبہ ہوتے ہیں۔ کاریہ کشیتر میں آنے کا موقعہ انہیں کہیں بھی ملتا دیکھنے میں نہیں آیا۔ مندرجہ بالا سطور میں نے اپنے راولپنڈی پرانت کے انوبھو کو دھیان میں رکھ کر لکھی ہیں۔ دوسرے پرانتوں کا مجھے خاص تجربہ نہیں ہے۔ آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں سے پوچھنے پر پتہ لگتا ہے کہ اس میں دھن کا ابھاو ہی مکھیہ کارن ہے۔ دھن کے نہ ہونے سے اپدیشک نہیں رکھے جا سکتے۔ اور اپدیشکوں کے بغیر پرچار نہیں ہو سکتا۔ مگر میرا اس جواب کو تسلی بخش خیال نہیں کرتا۔ واجبی جواب یہ ہے۔ کہ آریہ سماجوں نے وید پرچار کو اپنا مکھیہ اودیش ابھی سمجھا ہی نہیں؟

آریہ سماجیں وید پرچار کو سبھا کی چیز سمجھتی ہیں۔ اور اسی لئے وید پرچار کا دھن نکالتے وقت بیوپار کا ڈھنگ سویکار کیا جاتا ہے۔ جلسوں میں اگر دو تین سو روپیہ خرچ کر دیا جائے گا۔ تو وید پرچار کے وقت بیس سے لے کر پچاس تک کتنا ہی کہنے سننے سے دیا جاتا ہے۔ ایک ہی سوتنتر اپدیشک یا بھجنیک آ کر ۵۰۔۔۔۱۰۰ روپیہ بلا کسی تکلیف کے لے جائے گا۔ لیکن سبھا کے کاریہ کرتا وہیں سبھا کا اتنا مارگ وہ کرنے کے بعد بھی ملے گا ۵۰ روپیہ؟

یو۔پی پرانت کی سبھا اس لئے مالی لحاظ سے کمزور ہو گئی۔ کہ وہاں آزاد پرچارک کافی تعداد میں ہیں۔ آریہ سماج کا تمام دھن وہ لوگ لے جاتے ہیں۔ اور سبھا دیکھتی ہی رہ جاتی ہے۔ پنجاب میں اس وشے میں شروع سے احتیاط سے کام لیا گیا۔ مگر اس وقت آزادی بڑھتی جا رہی ہے۔ کئی آزاد پرچارک ورکت کہلانے والے بھی دھن سنگرہ کی فکر میں رہتے ہیں۔ سنا ہے۔ کہ پشاور صدر سماج میں ایک ورکت مہانبھاو کو کتھا کے اپ لکش میں پچاس روپے اور وستر وغیرہ ملے۔ ایسے پرچارک مہانبھاو بھی کسی حد تک سبھا کے آدھین ہونے چاہئیں۔ اگر انہیں اپنے گزارہ کے لئے کچھ دھن کی ضرورت پڑے۔ تو وہ سبھا سے لے لیا کریں۔ اور جو سجن بالکل ہی ورکت ہیں۔ اور بھوجن کے علاوہ اور کچھ بھی گرہن کرنا نہیں چاہتے۔ وہ آزادی سے پرچار کر سکتے ہیں۔ انہیں اپنے پرچار کا میدان گرام بنانے چاہئیں۔ اور گراموں میں پرچار کے لئے جیسی ضروریات ہوں وہ ان کے متعلق سبھا کو آگاہ کرتے رہنا چاہئے۔ اور سماجیں اپنے جلسوں کے دھن کا زیادہ سے زیادہ حصہ سبھا کو دیں۔ اور اس دھن کو سبھا جس پرانت سے وہ دھن آوے۔ اسی پرانت کے گرام پرچار فنڈ میں جمع کر دے۔ جو سادھان وید پرچار کے وارشک عطیہ سے زیادہ سماجوں نے دیا ہو۔ اس روپیہ کا مستقل کوش نہ بنا کر ہر سال اس پرانت کے گرام پرچار میں ہی خرچ کر دیا جائے۔

اس طرح کے اور اپائے بھی وچار میں آ سکتے ہیں۔ مگر یہ سب کچھ وید پرچارک مہانبھاوؤں، سنگٹھنوں اور آرتھک نیتیوں کا دار ہی ہو سکتا ہے۔ اور یہ سب کچھ تبھی ہوگا۔ جب آریہ سماجیں

سماجک سماچار

آریہ کنیا پاٹھشالہ پشاور شہر کا شاندار نتیجہ:۔

سات لڑکیوں میں سے چھ پاس ہوئیں۔ صرف ایک لڑکی جو ماہ دسمبر ۱۹۳۳ء میں پاٹھشالہ سے سٹرائک کر کے چلی گئی۔ اور نہ امتحان سکول میں حاضر نہ ہوئی۔ فیل ہو گئی۔ اس کو چھوڑ کر اس آریہ کنیا پاٹھشالہ کی لڑکیاں سو فیصدی پاس ہوئیں۔ ہم اس شاندار کامیابی کے لئے پرماتما کا بار بار دھنیہ واد کرتے ہیں۔

(مینیجر آریہ کنیا پاٹھشالہ ہذا)

سکھر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ:۔

سکھر ۲۷؍ مئی۔ سکھر آریہ سماج کا انچاسواں سالانہ جلسہ یکم جون سے ۴؍ جون ۱۹۳۴ء تک ہونا نشچت ہوا ہے۔ جس میں پنڈت سوریہ دیو صاحب النکار ایم اے۔ لالہ تارا چند گاجرا۔ پنڈت لوکناتھ ترک شرومنی۔ سوامی وشوانند۔ کنور سکھ لال آریہ مسافر اور دیگر ودوانوں نے آنا سویکار کر لیا ہے۔

(منتری)

نوسی بے ٹاپو میں وید پرچار:۔

پنڈت کنہیا لال جی منشر آریہ اپدیشک آریہ ودیا سبھا کاشی ٹنڈاسکر کے نزدیکی چھوٹے جزیرہ نوسی بے میں پدھارے۔ آپ کو ڈیا کان جی کے نئے مکان میں اتارا گیا۔ مقامی سینما ہال میں پنڈت جی کے ویاکھیان ویدک سدھانتوں پر بڑے استاہ اور جوش سے ہونے لگے۔ آخری ویاکھیان جو آٹھ بجے رات سے ایک بجے رات تک مسٹر صاحب اے۔ ایم۔ حسن علی کی ادھیکشتا میں ہوا۔ وہ بڑا اہم از معلومات اور پربھاوشالی تھا۔ آپ نے آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۳۴ کو شاستروں پرمانوں سے سدھ کیا۔ نیز آپ نے یہ بھی بڑی قابلیت سے سدھ کیا۔ کہ وید ہی الہامی ہیں۔ اور سنسکرت بھاشا ہی ایشور کی بھاشا ہے۔ اس ٹاپو میں صرف چند گھر ہندوؤں کے ہیں۔ باقی سب مسلمانوں کے ہیں۔ پنڈت جی کے ویاکھیانوں کا سب پر اچھا پربھاو پڑا۔ یکم مئی ۱۹۳۴ء کو رات کے وقت شہر کے لوگ پنڈت جی کے نواس ستھان پر اکٹھے ہوئے۔ سیٹھ ۔۔۔ ایم حسن علی صاحب نے پنڈت جی کے سنمان میں بہت ہی کچھوں کی تعریف کرتے ہوئے ۔۔۔ پیش کیا۔ اور ایک تھیلی گیارہ سو روپے کی بھینٹ ۔۔۔ ودیالیہ کاشی کے لئے پنڈت جی کے ہاتھوں میں نذر کی۔ اور پھر پنڈت جی نے دھنیہ واد کیا۔

(نامہ نگار)

آریہ سماج پشاور چھاؤنی کا چناؤ:۔

پشاور ۲۷؍ مئی۔ آریہ سماج پشاور چھاؤنی کا مندرجہ ذیل چناؤ ہوا ہے:۔ پردھان راے بہادر بیلی رام جی دھون ایڈووکیٹ۔ اپ پردھان لالہ لاجپت رائے جی ڈپٹی پوسٹ ماسٹر۔ منتری مہاشہ شکتی دت۔ اپ منتری اننت رام جی چوپڑہ۔ خزانچی لالہ ہیرا لال جی۔ لائبریرین مہاشہ جیبت لال جی۔

(شکتی دیو منتری آریہ سماج پشاور چھاؤنی)

آریہ سماج صدر سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ:۔

سیالکوٹ چھاؤنی ۲۷؍ مئی۔ آریہ سماج سیالکوٹ چھاؤنی کا دوسرا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ضلع سیالکوٹ کے بہت سے بھائی اپنی اپنی منڈلیوں سمیت جلسہ میں شامل ہوئے۔ سناتن دھرمیوں نے جلسہ پر اثر ڈالنے کی ناکام کوشش کی۔

آریہ سماج جھنگ شہر کے سماچار:۔

(۱) ۱۱؍ مئی ۱۹۳۴ء کو ایک ہندو دیوی نرائن دیوی سکنہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کو جو کہ کئی کارنوں سے پتت ہو گئی تھی۔ آریہ سماج مندر میں شدھ کیا گیا۔ اس اوسر پر استری پرش کافی تعداد میں موجود تھے۔

(۲) پچھلے تین ماہ میں آٹھ مختلف سنسکار آریہ سماج کی طرف سے مختلف گھرانوں میں کرائے گئے۔

(۳) پریوارک ست سنگ ہر بدھ وار کی شام کو باری باری سے آریہ سبھاسدوں کے گھروں میں ہوتا ہے۔ اس طریقہ سے کافی پرچار ہو رہا ہے۔ یہ ست سنگ روزانہ ہوتا ہے۔ پروفیسر لدھا رام جی یجروید کی کتھا کرتے ہیں جس سے حاضرین کو بہت آنند آتا ہے۔

(راماداس منتری آریہ سماج جھنگ شہر)

چوڑا کرم سنسکار:۔

آریہ سماج کرن پور ڈیرہ دون کے سبھاسد مہاشہ پوسٹ آفس کے اکونٹنٹ مہاشہ چندا سی جی کے پتر کا چوڑا کرم سنسکار ویدک ریتی سے ۱۳؍ مئی کو ان کے گھر پر ہوا۔ دو روپیہ آریہ سماج کو بطور دان بھیجا۔

(رسا گرام منتری)

اُتّم پراشن سنسکار :- آگرہ آریہ سماج کے

سہدسیہ منتری مہاشہ لبھا رام جی کے ستر کا اُتّم پراشن سنسکار ۲۰ مئی کو ویدک ودھی سے بخیر و خوبی ہوا۔ سنسکار کے سمے آگرہ کے انیک پرتشٹھت آریہ پرش تھے ۔ (نامہ نگار)

آریہ سماج کلاچی کے سماچار :-

لالہ منشا رام صاحب کی جو پرادھان آریہ سماج ہیں دھرم پتنی بیمار ہو گئیں۔ تو لالہ صاحب اور ان کے لڑکوں نے ان کی اچھی سیوا کی۔ اپنے بیماری کی حالت میں ستر لیمپی جی نے خیرات، یتیموں اور مقامی سنستھاؤں وغیرہ کو دان دے کر اچھا نمونہ پیش کیا۔ ان کی مرتیو اُپرانت شانتی سے ہوئی۔ انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔

۲ آج کل آریہ کنیا پاٹھ شالہ میں ستر لیمپی سوشیلا دیوی دھرم پتنی لالہ ایشور دت جی اکونٹنٹ جنہوں نے ہندی رتن پربھاکر اور انگریزی کا میٹرک پاس کیا ہوا ہے۔ پاٹھ شالہ میں لڑکیوں کے سدھار کے لئے کافی وقت دیتی ہیں۔ آپ کی سمالوچنا سے تعلیم کو دیکھ کر لڑکیوں میں استانیوں کے اندر تعلیم کی بڑی ضرورت اور قدر محسوس ہو رہی ہے۔ آپ استری سماج میں بھی شامل ہوتی ہیں۔ مبلغ ۱۵ لڑکیوں کی مٹھائی کے لئے دان دئے ہیں۔ سنا ہے کہ وہ کئی دن تک یہاں ٹھہریں گی۔ اور اپنی بہنوں اور استری جاتی کو لابھ پہنچانے کا یتن کریں گی ۔

۳ آریہ سماج کلاچی کا مندر مسافرخانہ کا ملحقہ مکان ۵۰۰/- روپیہ میں خرید کر لینے سے فراخ اور ہوادار ہو گیا ہے ۔

۴ آریہ سماج ٹانک کے جلسہ کے پشچات مہتہ رام چند جی شاستری جی دو یوم ۔۔۔۔ اور مہاشہ کیسر چند جی اُپدیشک نے تین یوم (۲۲ تا ۲۴ مئی) ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ جس نے جنتا پر کافی پربھاؤ ڈالا ۔

۵ لالہ نبول رام صاحب کے سپتر وجے کی دھرم پتنی کا پُنسون سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ لالہ صاحب نے اس موقعہ پر حسب ذیل دان دیا :-

آریہ کنیا پاٹھ شالہ کلاچی ۵ ر۔ آریہ سماج کلاچی ۱۰ ر۔ مقامی سہ ایک گوردوارہ کو ۱۰ ر ۔

۶ مہتہ رام چند جی شاستری نے آریہ کنیا پاٹھ شالہ کلاچی کا معائنہ فرمایا۔ اور لاگ بک میں تسلی بخش ریمارکس درج کئے ۔

۷ آریہ سماج ہذا کا ست سنگ روزانہ شام کو رونق سے ہوتا رہتا ہے ۔

(دربازی لال تنجم منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج سماسٹہ کا وارشک چناؤ :-

آریہ سماج سماسٹہ کا وارشک چناؤ پنڈت رام کرشن جی پروہت کی صدارت میں ۱۲ اپریل ۱۹۳۴ء کو عمل پزیر ہوا :-

پردھان مہاشہ رادھے شیام جی ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ سٹیشن سماسٹہ۔ اُپ پردھان مہاشہ ہزارو لال جی اور مہاشہ جیندہ رام جی اسے۔ وائی۔ ایم۔ منتری مہاشہ ودیا دھر جی ہیڈ کلرک کیرج۔ اُپ منتری مہاشہ کندن لال جی اور مہاشہ آتما نند جی کلرک یارڈ ماسٹر وسگنیلر۔ کوشادھیکش مہاشہ تیک چند جی اور مہاشہ کشن چند جی۔ پستکادھیکش مہاشہ رام چند جی ہیڈ کلرک اور مہاشہ سندر لال جی ٹکٹ کلکٹر۔ سٹور کیپر مہاشہ بدھا رام جی اسے۔ ایس۔ ایم۔ سہیوگ مہاشہ بہاری لال جی اور مہاشہ رادھا کرشن جی سوپ مرچنٹس۔ انترنگ سبھاسد :- مہاشہ شیو دیال جی اسے۔ وائی۔ ایم۔ مہاشہ گوپال داس جی یارڈ فورمین مہاشہ موہن لال جی۔ مہاشہ لبھو رام جی گڈس کلرک۔ مہاشہ نارائن داس جی گارڈ۔ مہاشہ دلیپ سنگھ جی ٹائم کیپر۔ مہاشہ کرشن کمار جی شیڈ کلرک اور پنڈت رام کرشن جی پروہت ۔

سرو سمتی سے یہ چناؤ بڑے ٹھاٹھ سے سماپت ہوا۔ اور شانتی پاٹھ کے ساتھ سبھا وسرجن ہوئی ۔

(ودیا دھر منتری آریہ سماج سماسٹہ)

آریہ سماج ڈیرہ غازیخان میں آچاریہ جی :-

شریمان آچاریہ دیو شرما جی ابھے ۱۸ سے ۲۱ مئی ۱۹۳۴ء تک یہاں رہے۔ ۲۰ مئی ۱۹۳۴ء اتوار کے سپتاہک ست سنگ میں آپ کا اُپدیش ہوا۔ جو نہایت رہسیہ پورن تھا۔ اس پوتر آتما کے ہردیہ سے نکلے ہوئے شبد جنتا کو پربھاوت کر رہے تھے۔ انہوں نے تین باتوں پر زور دیا :-

۱ دو کال سندھیا و ایشور بھگتی اور سوادھیائے ۲ ذات پات کے بندھن کو توڑنا اور ۳ کھدر دھارن کرنا اور اس کا پرچار کرنا ۔

آشا رکھنی چاہئے کہ جنتا ان کے کریاتمک جیون اور اُپدیش سے ضرور لابھ اٹھائے گی ۔

(منتری آریہ سماج ڈیرہ غازی خان)

شوک پرستاؤ :-

آریہ سماج ڈیرہ غازیخان میں ۱۳ مئی کو ذیل کا شوک پرستاؤ پاس ہوا :-

" آریہ سماج ڈیرہ غازی خان اپنے پرانے سبھاسد لالہ موہن لال جی ریٹائرڈ اوورسیر کی اکال مرتیو پر اتی شوک پرکٹ کرتی ہے۔ پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ وہ اس دیوالو کی آتما کو سدگتی پردان کریں تتھا ان کے سمبندھیوں کو شانتی دیویں ۔

۲ اسی طرح کا ایک پرستاؤ آریہ استری پاٹھ شالہ کی ادھیاپکاؤں اور کنیاؤں کی اور سے پاس ہوا ۔

اور استری پاٹھ شالہ اس دن کے لئے بند کر دی گئی ۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج سابہووالہ کے سماچار :-

۱ یہاں پنڈت جگن ناتھ جی اور برہمچاری بکھشمدت جی پدھارے۔ اور دو تین یوم تک یہاں رہ کر انہوں نے خوب پرچار کیا۔ برہمچاری بکھشمدت جی کے اپدیشک کے بھجنوں کا بڑا پربھاؤ پڑا۔ رات کے گیارہ بجے تک لوگ بیٹھے رہتے تھے۔ اور پنڈت جگن ناتھ جی کے اپدیش رادھا سوامی مت کے متعلق ہوئے۔ جنتا پر بڑا اچھا پربھاؤ پڑا ۔

۲ ۲۵ مئی ۱۹۳۴ء کو مولراج منتری کے لڑکے کا منڈن سنسکار پنڈت جی نے بڑی اچھی طرح سے کرایا۔ اور آپ نے حاضرین سے ویدک سنسکاروں کے کرنے کی پریرنا کی ۔

(مولراج منتری آریہ سماج سابہووالہ۔ ضلع سیالکوٹ)

ویدک لائبریری کو پستکوں کا دان :-

ٹھاکر دت جی شرما ویدیہ (امرت دھارا) نے پنجاب ویدک لائبریری گورودت بھون لاہور کو قریباً دو سو روپیہ کی مالیت کی کتب دان دی ہیں۔ کتب زیادہ تر مذہبی مضامین پر ہیں۔ عام پبلک ان سے مستفید ہو سکتی ہے۔ لائبریری روزانہ ۱۲ بجے دوپہر سے شام کے ۸ بجے تک کھلی رہتی ہے ۔

(لائبریرین)

آریہ سماج چوڑا بازار لدھیانہ کا انتخاب :-

لدھیانہ ۲۷ مئی۔ آریہ سماج چوڑا بازار لدھیانہ کا سالانہ انتخاب حسب ذیل عمل میں آیا ہے :-

پردھان بابو پرشوتم لال وکیل سینیئر اُپ پردھان لالہ گوبند رام مینیجر سناتن دھرم بنک۔ منتری لالہ لبھو رام جونیئر اُپ پردھان بابو کلونت رائے کلرک پوسٹ آفس۔ منتری لالہ پیارا لال۔ اُپ منتری مہاشہ کشوری لال خزانچی دیوان گردھاری لال۔ نائب خزانچی لالہ لبھا رام۔ لائبریرین بابو امرت نند۔ اُپ لائبریرین بابو جیونی پرشاد ۔

"ویدپرچار فنڈ" اور ہمارا کرتویہ

(از شری رام ناتھ جی بہار)

"ویدپرچار فنڈ" کے وشے پر سماجک

آج کل "ویدپرچار فنڈ" ... اندولن ہو رہا ہے۔ "ویدپرچار
اخبارات میں خوب اندولن ہو رہا ہے۔ وہ آریہ جگت سے
فنڈ" کی جو خراب حالت ہے۔ کوئی ہی ایسا سال ہوگا۔
چھپی ہوئی نہیں ہے۔ کوئی ہی ایسا سال ہوگا۔
جبکہ اس کے مستقل فنڈ سے روپیہ نکالنے جانے
کی گھوشنا سبھا کے عہدیداران کی طرف سے
نہ ہوتی ہو۔ عام آریہ پبلک کی تو بات ہی کیا ہے۔
ہمارے لیڈر بھی جن کے اوپر اس فنڈ کو کامیابی
سے چلانے کی ذمہ داری ہے۔ سارا سال چپ
رہتے ہیں۔ اور جب سال کے ختم ہونے میں ایک
ماہ رہ جاتا ہے۔ تو دھڑا دھڑ اپیلیں نکالنی
شروع کر دیتے ہیں۔

اگر ایک لڑکا اپنی کتابیں گیارہ ماہ تک بند
رکھے۔ اور بارھویں ماہ میں جبکہ امتحان میں
صرف ایک ماہ رہ جائے۔ انہیں کھول کر پڑھنا
شروع کرے۔ تو کیا اس کی کامیابی کی امید ہو
سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ ایسا ہی حال اس فنڈ
کا سمجھنا چاہیے۔ میں نے ایک دفعہ ایک لیڈر سے
جس سے بڑھ کر اس فنڈ کا اور کوئی حامی نہیں
ہو سکتا۔ اس وشے میں بات چیت کی تھی۔ تو
آپ نے یہ اُتر دیا تھا۔ کہ اگر "ویدپرچار فنڈ" کے
لیے چندہ مانگا گیا۔ تو گورو کل آدی فنڈز اث
کو نقصان پہنچے گا۔ خیر! جو ہوا سو ہوا۔

اب چونکہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی
منائی جانے والی ہے۔ اس لیے اس موقعہ پر آریہ
سماج کا دھرم ہے۔ کہ وہ اس فنڈ کے لیے کافی
روپیہ اکٹھا کرے۔

مہاشہ کرشن جی آریہ سماج کے اس وقت
بڑے لیڈر ہیں۔ آپ کی ہمت میں پرماتما نے
شکتی دی ہے۔ آپ بیس پچیس سال سے
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری پد کو
سوشوبھت کر رہے ہیں۔ شاید اس عرصہ میں
ایک سال کے لیے کوئی اور منتری چنا گیا ہو۔ وہ
بھی شاید ان کی اپنی مرضی کے انوسار۔ کیا یہ ان
کے لیے قابلِ تعریف بات ہے۔ کہ ان کے زمانہ
میں ویدپرچار کے مستقل فنڈ سے ہمیشہ روپیہ
نکلتا ہی رہا ہے۔ اور ان کے اتنے عرصہ تک
منتری پد کو سنبھالنے کے باوجود اس کا مستقل
فنڈ کچھ بھی نہیں ہوا۔

میرے ناقص خیال میں مہاشہ کرشن جی کو
اس سمے "ویدپرچار فنڈ" کے لیے دھن اکٹھا کرنے
کا کام اپنے ذمہ لینا چاہیے۔ اور کم از کم دس
لاکھ روپیہ اردھ شتابدی تک "ویدپرچار فنڈ"
کے لیے اکٹھا کر دینا چاہیے۔ آچاریہ رام دیو
جی نے گوروکل آدی کے لیے کافی دھن اکٹھا کیا۔
اور اب کنیا گوروکل کے لیے پریتنم کر رہے
ہیں۔ اب مہاشہ کرشن جی کوشش کریں۔ اور وید
پرچار کے لیے دھن اکٹھا کریں۔ نیز بطور لیڈر
و منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ہونے کے
ویدپرچار فنڈ کے لیے دھن اکٹھا کرنا آپ کا
اپنا ہی فرض ہے۔ جیسا کہ آچاریہ رام دیو جی
کا گوروکل آدی کے لیے دھن اکٹھا کرنا۔

ڈاکٹر لال چند جی پردھان آریہ سماج انبالہ
چھاؤنی نے "پرکاش" مطبوعہ ۲۴ بیساکھ
سمت ۱۹۹۱ میں تجویز کی ہے۔ کہ پنجاب میں پانچ
لاکھ آریہ ہیں۔ اگر ہر ایک آریہ ایک ایک روپیہ
دے۔ تو پانچ لاکھ روپیہ جمع ہو سکتا ہے۔
اس کے متعلق میری یہ رائے ہے۔ کہ بیشک
مردم شماری کے مطابق اتنی ہی تعداد ہوگی۔
لیکن اس میں کئی لاکھ اور لوگ شامل ہیں۔
جن کو شدھ کیا گیا ہے۔ ان کی مالی حالت
خراب ہے۔ اور نہ ہی ان کو ابھی تک سماج سے
پریم ہی ہوا ہے۔ وہ اس خیال سے سماج
میں آ گئے تھے۔ کہ ان کی سماجک اوستھا سدھر
جائے گی۔ لیکن عام ہندو جنتا کا سلوک ان
سے ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ پہلے تھا۔ شاید
کچھ تھوڑا بہت فرق پڑا ہو۔ یہی وجہ ہے۔ کہ
وقتاً فوقتاً ان میں سے کئی مسلمان ہو جاتے
ہیں۔ میرے خیال میں پنجاب میں ۲۵۰ آریہ
سماجیں ایسی ہوں گی۔ جو کچھ تھوڑا بہت کام
کرتی ہوں گی۔ اگر فی سماج ۴۰ ممبر فرض کر لیے
جائیں۔ تو آریہ پرشوں کی تعداد دس ہزار ہوگی۔
اس میں سے پانچ آدمی ایسے ضرور نکل آئیں گے
جو بیس بیس ہزار تک دے سکیں گے۔ دس
آدمی ایسے نکل سکتے ہیں۔ جو دس ہزار روپیہ
فی کس دے سکیں گے۔ اور ۲۰ آدمی فی کس
پانچ ہزار روپیہ دینے والے بھی نکل آئیں گے۔
اس طرح سے تین لاکھ روپیہ بن جائے گا۔

اگر ایک سو آدمی ایک ہزار روپیہ فی کس
دینے والے مل جائیں۔ تو باقی چھ لاکھ روپیہ
باقی آریہ جنتا سے اکٹھا کرنا مشکل نہیں
ہوگا۔ لیکن اکٹھا تب ہی ہوگا۔ جب مہاشہ
کرشن جی ڈیپوٹیشن بنا کر بھرمن کریں۔ اس
طرح سے جہاں وہ روپیہ اکٹھا کرنے میں کامیاب
ہوں گے۔ وہاں وہ آریہ سماجوں میں جو جھگڑے
وغیرہ پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کو بھی اپنی اعلیٰ
شخصیت کی وجہ سے نپٹانے میں کامیاب ہوں گے۔

اردھ شتابدی کا موقعہ بہت اچھا ہے۔ اس
کو ہاتھ سے نہیں کھونا چاہیے۔ ہر ایک ممبر کو کم
از کم ایک ماہ کی آمدنی ضرور اس موقعہ پر "ویدپرچار
فنڈ" کے لیے دان دینی چاہیے۔ اگر ہم ویدپرچار
کو اچھی طرح سے نہیں چلا سکتے۔ تو بہتر ہے۔
کہ اس کام کو بند ہی کر دیا جائے۔ جب کوئی ہم
سے اچھی نسل آئے گی۔ تو پھر جاری کر دے گی۔
آخر سچائی تو پھیلے گی ہی۔ لیکن ویدک دھرم کا نام
پر ضرور رہے گا۔

آریہ سماج قصور کا سالانہ چناؤ۔ آریہ سماج
ہذا کے عہدیداران حسب ذیل منتخب ہوئے ہیں۔
پردھان مہاشہ گنڈیال۔ سینئر اپ پردھان ماسٹر
شنکر داس۔ جونیئر اپ پردھان بابو موہن داس۔
منتری لالہ گوبند سہائے۔ اپ منتری لالہ رام لال
ساہوکار۔ سہایک منتری بابو منگل داس وکیل۔
خزانچی لالہ رام لال ساہوکار۔ لائبریرین بابو
ہری چند۔

انترنگ سبھاسد۔ مہاشہ ہری چند پردھان۔ مہاشہ
چیت رام۔ مہاشہ سندر سنگھ اور مہاشہ چمن لال۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

گوروکل آیورویدک فارمیسی ہردوار

برہمی بوٹی
ایک روپیہ سیر
دماغ کو طاقت دیتی ہے

چیون پراش
ہر قسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔ بچوں کو موٹا تازہ کرتا ہے۔ کھانسی دمہ اور تپدق آدمی کا اکسیر علاج ہے۔ قیمت للعہ/ سیر

برہمی تیل
اثر شیشی سر درد مرگی ہسٹیریا پاگل پن آدمی کے لئے نہایت مفید ہے

سپاری پاک
قیمت عہ/ پاؤ
عورتوں کی ماہواری سمبندھی سب تکلیفوں کو دور کر کے انہیں بچے پیدا کرنے کے لائق بناتا ہے

کھیم سینی سرمہ
آنکھوں کی تمام بیماریوں کا اکسیر علاج ہے۔ اس کے لگاتار استعمال کرنے سے عینک کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت تین روپیہ فی تولہ

بال شربت
قیمت ۱۰ر شیشی
بچوں کے ہر ایک روگ کے لئے آبحیات کا اثر دکھاتا ہے

نقل سے بچیے!
ہمارے سرمہ کی شہرت کو دیکھ کر بہتوں نے اس کی نقل شروع کی ہے۔ ان سے بچیے!

ہر ایک شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ خط ڈال کر قواعد آج ہی معلوم کیجیے!

آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳۔ گوروکل کانگڑی۔ ضلع ہردوار

ہمارے ایجنٹ

مہاشہ جیٹھانند جی
بہاول نگر آریہ اوشدھالیہ

ڈاکٹر گیان چند جی
جالندھر شہر شکنتلا فارمیسی

شدھ کھادی بھنڈار
ہردوار موتی بازار

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت { سالانہ للعہ ...... ممالک غیر سے للعہ
ششماہی عہ ...... فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲۔ ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرو ایشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروا اُدیت رہنا چاہئے۔

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں۔

۶۔ سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے۔

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

نمبر ۲۳ | SUNDAY 10th JUNE 1934 | { اتوار ۲۸ جیٹھ سمت ۱۹۹۱ مطابق ۱۰ جون ۱۹۳۴ء دیانند آبد ۱۱۰ } | جلد ۳۳

وید امرت

رگوید | یجروید | سام وید | اتھروید

सम्भूतिं च विनाशं च यस्तद्वेदोभय ँ सह। विनाशेन मृत्युं तीर्त्वा सम्भूत्या मृतमश्नुते ॥११॥

(یجروید۔ ادھیائے ۴۰۔ منتر ۱۱)

اس پوتر وید منتر کا منتر درشٹا "دیرگھتما" ہے۔ دیوتا "آتما" ہے۔ چھند "انشٹپ" ہے۔ اور سوَر "گاندھار" ہے۔ اِس پوتر وید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ کاریہ کارن روپ وستو ایک دوسرے سے الگ نہیں ہے۔ کنتو کاریہ کارن کے گن، کرم اور سوبھاؤں کو جان کر دھرم آدی موکش کے سادھنوں میں سنیکت کرکے اپنے شریر آدی کے کاریہ کارن کو نتیہ تو سے جان کر مرن کا بھے چھوڑ کر موکش کی سدھی کرو:۔

آج مغربی تہذیب کا زور ہے۔ شکتی کو سب مقامات میں پردھانتا حاصل ہے۔ کوئی ایسی وستو نہیں۔ جو سائینس کے سدرشن چکر کی ضربات سے بری ہو۔ جدھر دیکھو سائینس کے چمتکار انسانوں کی آنکھوں کو خیرہ کر رہے ہیں۔ اور اسے ایک ناکام جولانگاہ کا شکار بنا رہے ہیں۔ چاروں طرف چیر پھاڑ کا زور ہے۔ کانٹ چھانٹ کا غلبہ ہے اور مار دھاڑ کا بازار گرم ہے۔ لیکن حقیقی سائینسدان اور ماہر علم خواص لاشیا وہ ہے (یہ) جو نہ صرف (सम्भूतम्) کاریہ روپ نیچر کو ہی جانتا ہے (च) اور (विनाशम्) جس پدارتھ نشٹ ہوتے ہیں۔ اسی کارن روپ جگت (च) اور اس کے گن، کرم اور سوبھاؤ کو جانکر ان سے نہ صرف خود لابھ اٹھاتا ہے۔ بلکہ (उभय) (سह) ہر دو کے ساتھ اُن کے امتیازی اثرات کو بھی (वेद) جانتا ہے۔ اور (विनाशेन) وناش سے (मृत्युं) موت کو (तीर्त्वा) تیر کر (सम्भूत्या) عنصریہ اندریہ اور انتہ کرن روپ اُتپن ہوئی کاریہ روپ دھرم میں پرورت کرانے والی سرشٹی کے ساتھ (अमृतम्) موکش سکھ کو (अश्नुते) پراپت ہوتا ہے:۔

دنیادار صرف رو کر گننا جانتے ہیں۔ وہ باہیہ آڈمبروں میں مست رہتے ہیں۔ اور اندر کی طرف ذرا بھی دھیان نہیں دیتے۔ لیکن دھینہ ہیں وہ عارف جو کہ اس حقیقت سے آگاہ ہوتے ہوئے اصل منزل کو نظر سے اوجھل نہیں ہونے دیتے۔ بلکہ ہر ایک مشاہدہ اور تجربہ میں وہ نیچر اور اس کے عجائبات کی حقیقت سے آگاہ ہو کر انکو اپنے عمل میں لاتے ہوئے اپنی زندگی اور اپنے وتاورن کو ایسا انوکول بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور عمل میں لاتے ہوئے

دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور کی ۹ سالہ زندگی پر ایک نظر

(از شری سوامی سوتنترانند جی آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور)

رشی دیانند کی جنم شتابدی کے اوسر پر پنجاب کے آریوں کے سامنے یہ سوال اٹھا کہ اس موقعہ پر پنجاب میں رشی کا سمارک قائم کیا جائے۔ کئی تجاویز کے بعد آخر کار یہ تجویز قرار پائی کہ رشی کے مشن کی پورتی کے لئے ایک اپدیشک ودیالیہ کی قائمی ہی شتابدی کی موزوں ترین یادگار ہو سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی سوچا گیا کہ بہتر ہوگا۔ کہ اس کے لئے ایک لاکھ روپیہ کا مستقل فنڈ قائم کیا جائے۔ تاکہ کاریہ کرتاؤں کی شکتی زیادہ تر اس طرف خرچ نہ ہو۔ چنانچہ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے شری سوامی ستیانند جی نے دھن کے لئے دورہ شروع کیا۔ کئی مہینوں کی لگاتار کوششوں کے بعد وہ نقد اور وعدے ملا کر ایک لاکھ روپیہ جمع کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ ودیالیہ کا سنگ بنیاد رکھدیا گیا اور ستمبر ۱۹۲۵ء میں ودیالیہ شروع ہو گیا۔ ودیالیہ میں پڑھانے کے لئے پہلے شری پنڈت بھگتی رام جی اپادھیائے کو لانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ پھر شری سوامی ویدانند تیرتھ جی سے پرارتھنا کی گئی۔ انہوں نے کرپا کر کے اس بار کو اپنے اوپر لیا۔ اور لگاتار ۴ سال تک جس محنت، شردھا اور لگن سے آپ نے ودیالیہ میں کام کیا۔ اس کو وہی لوگ جان سکتے ہیں جنہوں نے ان کے ساتھ کام کیا ہے۔ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ ابتدا میں جب کہ ہمارے پاس سٹاف کم تھا۔ وہ گرمیوں کے دنوں میں صبح ۶ بجے سے شام کے ۶ بجے تک پڑھاتے رہتے تھے۔ اس پریشرم کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی صحت بگڑ گئی۔ ودیالیہ کو جو کچھ کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ اس میں ان کا گہرا ہاتھ ہے۔ میری اگلی بات سے اگرچہ ایک رنجیدہ واقعہ کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ مگر میں اس کے ذکر سے پرہیز نہیں کر سکتا۔ کہ ان کے ساتھ رہتے ہوئے سورگیہ پنڈت ستیہ دیو جی (جن کو ہم سے جدا ہوئے ابھی ایک سال ہوا ہے) نے انتھک محنت سے ودیالیہ کی جو سیوا کی۔ وہ انہیں کا حصہ تھا۔ اور ودیالیہ ان کی خدمات کو کبھی نظر انداز نہیں کر سکتا۔ کچھ عرصہ کے بعد سوامی جی ودیالیہ سے علیحدہ ہو گئے۔ اور ودیالیہ ان کی خدمات سے محروم ہو گیا۔ ان کے بعد پنڈت ایشور چندر جی جیسے درشن اور ساہتیہ کے اچھے ودوان کا ودیالیہ کو سہیوگ پراپت ہوا۔ آپ اب تک بڑی لگن سے ودیالیہ کا کام کر رہے ہیں۔

ودیالیہ کو جاری ہوئے ۹ سال ہو گئے۔ اس قلیل عرصہ میں ودیالیہ نے ۲۵ اپدیشک کاریہ کرتا آریہ سماج کو دئیے ہیں۔ جن میں سے دو اپدیشک ودیالیہ میں۔ بارہ سبھا کے اپدیشک وبھاگ میں۔ ایک ریسرچ وبھاگ میں۔ اور باقی بعض بعض سماجوں پر ادھیاپک۔ پرچارک تتھا پروہت کے روپ میں بڑی لگن سے آریہ سماج کی سیوا کر رہے ہیں۔ کاریہ کرتاؤں کی اس تعداد کو درشٹی میں رکھتے ہوئے یہ کہنا انوچت نہ ہوگا۔ کہ جس اُدیش کو لے کر ودیالیہ کھولا گیا تھا۔ وہ بہت حد تک پورا ہو رہا ہے۔

اس ۹ سال کے عرصہ میں ہم نے دھن نہیں مانگا۔ مستقل فنڈ کے سود، چھاترورتیوں اور دان آدی سے پراپت ہونے والے دھن سے ہی گزارہ کرتے رہے۔ پرنتو اب ہمیں دھن مانگنے کی ضرورت محسوس ہونے لگی ہے۔ جس کی وجوہ حسب ذیل ہیں:—

۱۔ شری سوامی ستیانند جی نے جو وعدے لئے تھے۔ ان میں سے کچھ بڑی اور کچھ چھوٹی رقوم ابھی تک موصول نہیں ہو سکیں۔ اور نہ ہی ہونے کی امید ہے۔ جس سے مستقل فنڈ والی رقم ابھی تک پوری نہیں ہو سکی۔

۲۔ بنکوں نے سود کی شرح کم کر دی ہے۔ اس سے آمدنی میں کمی واقع ہو گئی ہے۔

ان کارنوں سے ادھیکاری ورگ نے یہ نشچے کیا ہے۔ کہ اس سال جبکہ ودیالیہ دسویں سال میں قدم رکھ رہا ہے۔ اگر زیادہ نہیں۔ تو کم از کم اتنا دھن تو ضرور اکٹھا کر لیا جائے۔ جس کا شروع میں سنکلپ کیا گیا تھا۔ اور اس سمرک راشی کو پورا کر دیا جائے۔ تاکہ اس کے سود سے ودیالیہ کا کاریہ چلتا رہے۔ اس رقم میں صرف ۱۰ ہزار کی کمی ہے۔ پنجاب کے دان شیل آریہ سجنوں کے سامنے یہ کوئی بڑی رقم نہیں۔ آریہ سماجیں اور آریہ سجن اگر خود بخود اس کام میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ تو بہت سا سمے اور شکتی بچ سکتی ہے۔ اسی واسطے سال کے شروع میں ہم نے اپنی ضرورت آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔ آپ دان آدی دیتے سمے خود اس کا خیال رکھیں۔ اور دوسروں کا بھی اس طرف دھیان دلائیں۔

مجھے پورن آشا ہے۔ کہ پنجاب کے جن شردھالو آریہ بھائیوں نے رشی کی پوتر سمرتی میں جو بیج بویا تھا۔ اور جس کا پھلنا پھولنا آج ان کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ وہ اسے سرسبز و شاداب رکھنے میں اپنی ہر ممکن کوشش صرف کر دیں گے۔ اور رشی کی اس یادگار کو زیادہ مضبوط اور [illegible] کامیاب بنانے میں [illegible] جاری سہایتا کریں گے ۞ (اوم شم) ۞

نوٹس

اناتھ آلیہ کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کی کنیاؤں کے لئے یوگیہ وروں کی ضرورت ہے۔ جو برسرروزگار اور شدھ آریہ خیالات کے ہوں۔ درخواستیں بنام سکرٹری کنیا مہا ودیالیہ جالندھر شہر آنی چاہئیں ۞

ور کی ضرورت

ایک یوگیہ اروڑہ گھر کے کام کاج میں چتر اردو انگریزی مڈل۔ جے۔ وی اور ہندی رتن کے امتحانات پاس اور سلائی وغیرہ میں ماہر سوشیل کنیا کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ ور کی عمر ۲۰۔۲۵ سال کے درمیان ہو اور برسرروزگار ہو یا ہونے والا ہو۔ مزید خط و کتابت کے لئے پتہ:—

"ا د سی" معرفت "پرکاش" لاہور

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان — جمالستان

عہ/۲ (محصول ڈاک علاوہ) للعہ/

دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

منیجر "نگار" لکھنؤ

ور کی ضرورت

میرے ایک مِتر کی کنیا کے لئے جس کی آیو ۱۵ ورش کی ہے۔ اور جو چوتھی جماعت میں پڑھتی ہے۔ اور گھر کے کام کاج میں ہوشیار ہے۔ ور کی ضرورت ہے۔ ور ویش اگروال۔ براہمن اور کھشتری ان تینوں ورنوں میں سے کوئی ہو۔ [illegible] کنیا ویش اگروال ہے۔ ور کی آیو ۲۰ سے ۲۵ سال تک ہو۔ برسرروزگار ہو یا تعلیم پاتا ہو۔ ور کے والدین زندہ ہوں۔ باقی حالات پتہ ذیل پر دریافت کریں:— کمشنر رام گپتا۔ [illegible] ضلع انبالہ

ضرورت

اگر آپ ور کنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ ودیالیوں اور سکولوں کے لئے منیجروں، ٹیچروں یا اَدھشٹاتاؤں کے لئے اشتہار دینا ہو اور اسی قسم کے ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" کی خدمات کو کبھی نہ بھولئے۔ (منیجر)

آریہ اناتھ آلیہ مظفر گڑھ پنجاب

آپ کے دان کا مستحق ہے

یہ اناتھ آلیہ عرصہ زائد از ۲۶ سال [illegible] پنڈت گنگا رام جی نے جاری کیا تھا۔ اس میں اناتھوں کو تعلیم دلا کر صنعتی تعلیم و اعلیٰ تعلیم کا پربندھ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ آج تک سینکڑوں اناتھ لائق بن کر اپنی روزی کما رہے ہیں۔ آمدنی کم ہونے کی وجہ سے بہت سے اناتھ داخل نہیں ہو سکتے۔ اناتھ آلیہ کا مکان بہت تنگ ہے۔ ایک کمرہ بنوانا ضروری ہے۔ دانی سجنوں سے نویدن ہے۔ کہ [illegible] سہایتا کر کے [illegible] رکھیں۔ نویدک:— پنڈت راجندر [illegible]

ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ پردھان

ضروری نویدن

جن خریداروں کو ۳ جون سنہ ۱۹۳۴ء کے پرچہ میں اطلاعی چٹھیاں بھیجی گئی ہیں۔ ان کی خدمت میں مزید عرض ہے کہ وہ اپنا سالانہ چندہ ۱۴ جون سے پہلے پہلے دفتر "پرکاش" میں بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ مجبوراً ۱۵ جون ۱۹۳۴ء کو پرچہ بذریعہ وی۔ پی ارسال کیا جائے گا۔ اس صورت میں انہیں [illegible] وی۔ پی کا خرچ زائد برداشت کرنا پڑے گا۔ جو اصحاب کسی وجہ سے وی۔ پی نہ منگوانا چاہیں۔ وہ ۱۴ جون تک ضرور دفتر میں اطلاع پہنچا دیں۔ تاکہ دفتر کو مفت میں زیر بار خرچ ڈاک نہ ہونا پڑے۔ بعض اصحاب کا چندہ تاریخ مقررہ کے بعد جبکہ وی۔ پی یہاں سے چلا گیا ہوتا ہے۔ موصول ہوتا ہے۔ جس سے دفتر کا وی۔ پی کا خرچ ضائع جاتا ہے۔ اس خرچ سے بچنے کے لئے پھر تاکیداً عرض کی جاتی ہے۔ کہ چندہ بہرصورت ۱۴ جون تک دفتر میں پہنچ جانا چاہئے ۞

(منیجر)

سنسار کی گتی!

روسی آرمی کمانڈر کا اعلان

ماسکو ۔ ۴ جون ۔ جنرل بلوخر چیف آف دی سوویٹ آرمی نے جو مشرقی روس کے انچارج ہیں ۔ ایک تقریر میں اعلان کیا ہے ۔ کہ "روس جنگ کرنا نہیں چاہتا لیکن ہمیں جاپان ۔ جرمنی اور انگلستان جیسی سرمایہ دار حکومتوں سے خطرات ہیں ۔ اس لئے ہم نے اپنی سرحد کو مضبوط کر لیا ہے ۔ پچھلے ۵ سال میں ہم نے اپنی فوجی طاقت میں اتنا اضافہ کر لیا ہے ۔ جتنا زار نے ساری عمر میں نہیں کیا تھا میں اعلان کئے دیتا ہوں ۔ کہ اگر کسی سرمایہ دار حکومت نے ہم پر حملہ کیا ۔ اور ہمیں جنگ کے لئے مجبور کیا ۔ تو ہماری فوجیں اور ہمارے کسان ان کا منہ توڑ دیں گے ۔ اور سرمایہ داری کی بنیادیں تباہ ہو جائیں گی :۔

جعلی سکوں کی بھرمار :۔ ملتان ۔ ۳ جون ۔ دیوار میں ایک چھوٹے سے طاق کا جو اینٹ سے ڈھکا ہوا تھا ۔ پتہ لگنے سے جعلی سکے بنانے کی ایک گہری سازش کا انکشاف ہوا ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ اطلاع ملنے پر پولیس نے مکان پر چھاپہ مارا ۔ مگر پہلے جعلی سکے بنانے کی کوششوں کا کوئی سراغ نہ لگا سکی ۔ بعد ازاں تلاش سے ایک دیوار میں ایک چھوٹے سے سوراخ کا پتہ لگا ۔ یہ سوراخ ایک اینٹ سے ڈھکا ہوا تھا ۔ اور اس میں ایک میخ لگی ہوئی تھی ۔ اس سوراخ کی دیکھ بھال سے دیوار میں ایک تہ برآمد ہوئی ۔ جس میں سے جعلی سکے بنانے کا سامان ملا ۔ اس سلسلہ میں کچھ گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں ۔ اس سلسلہ میں یہ جاننا موجب دلچسپی ہوگا ۔ کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ایک سب انسپکٹر کے ماتحت پولیس کی ایک جمعیت جعلی سکے بنانے والوں پر چھاپہ مارنے کے لئے بھیجی ہوئی ہے ۔ کیونکہ ملتان اور اس کے نواحی رقبہ جات میں یہ جرم بہت بڑھ گیا ہے :۔

نوجوان دلال کی خودکشی :۔ ۳ جون لمبیج ۔ ایک ۲۹ سالہ ہندو دلال گنگا رام نرائن نے کل رات افیون کھا کر خودکشی کر لی ۔ اس کی جیب سے ایک خط برآمد ہوا ہے ۔ جس میں اس نے خودکشی کی وجہ یہ دی ہے ۔ کہ ایک تو اسے کاروبار میں سخت مالی نقصان ہوا ہے ۔ دوسرے جس لڑکی سے اس کی محبت تھی ۔ اس کے ساتھ شادی کرنے کی اجازت اس کے والدین نے نہیں دی :۔

ایک ہندو بیاہتا دیوی سے جبریہ نکاح

پشاور ۔ ۵ جون ۔ سرحد کے صوبہ میں ہندوؤں سے کیا گزر رہی ہے ؟ اس کا حال ذیل میں دیا جاتا ہے :۔

موضع ڈھیری جولاگرام سے جو کہ پولیٹیکل ایجنٹ مالاکنڈ کے ہیڈ کوارٹر سے ۹ میل کے فاصلہ پر دریائے سوات کے کنارے واقع ہے ۔ ایک نوجوان سرخ پوش افغان شرمیلی گوری دیوی دھرم پتنی لالہ دینا ناتھ بزاز مردان کو جبراً گانگر میں بھگا کر لے گیا ۔ اور مطلقاً اس کے رونے چلانے اور آہ و زاری کی پرواہ نہ کی ۔ اور آخر کار اسے دریا پار علاقہ سوات میں لے جا کر زبردستی اسے مسلمان بنا کر اس سے نکاح کر لیا ۔ اب وہ غریب کئی روز سے نہ کچھ کھاتی ہے ۔ نہ پیتی ہے ۔ پولیٹیکل ایجنٹ مالاکنڈ کو سب حالات سے مطلع کیا گیا ہے ۔ انہوں نے اپنے اختیارات کو استعمال کر کے ملزموں کے رشتہ داروں پر دباؤ ڈالا ہے ۔ کہ وہ لڑکی کو ان کے پاس حاضر کریں ۔ لیکن تا حال عملی طور پر کچھ نتیجہ نہیں نکلا ۔ کیونکہ چند شرارتی اشخاص دوسرے فریق کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں ۔

غریب لڑکی نیم بے ہوشی کی حالت میں ہے ۔ نیز ایک افسر کی نسبت بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ روڑے اٹکا رہا ہے ۔ اس کے جسم پر کئی ہزار کے زیور تھے ۔ جو اتار لئے گئے ہیں ابھی تک انتہائی انتظار کے بعد بھی لڑکی کو حاضر نہیں کیا گیا ۔ لڑکی کی بیوہ والدہ اور ضعیف العمر نانی کی آہ و زاری کو سن کر سنگدل سے سنگدل انسان کی آنکھوں میں بھی آنسو آ جاتے ہیں ۔

اغوا کرنے والے شخص کا باپ اپنے گاؤں کا خان ہے ۔ اور وہ بھی اپنے بیٹے کی کھلم کھلی حمایت کر رہا ہے ۔ شرمیلی گوری دیوی کی حالت بہت ابتر بیان کی جاتی ہے ۔ اور وہ بدستور بھوک ہڑتال پر ہے ۔ پولیٹیکل ایجنٹ کا فرض ہے ۔ کہ وہ اس مظلومہ کو بدمعاشوں کے چنگل سے مخلصی دلوائیں :۔

افغان مدبر جنیوا کو ۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان ۔ آغا محمد عمر خان تخفیف اسلحہ کانفرنس میں شمولیت کے لئے جنیوا کو گئے ہیں

مزدوروں کی بھوک ہڑتال :۔ دہلی ۔ ۳ جون کی شام کو لیبر یونین کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا ۔ جس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ دہلی کلاتھ ملز کے مالکوں کی توجہ ان چار اشخاص کی طرف دلائی گئی ۔ جو بھوک ہڑتال کئے ہوئے ہیں ۔ اور درخواست کی گئی کہ ان کی شکایات دور کی جائیں :۔

کانگرس کمیٹیوں کی تنظیم :۔ جھنگ ۔ مقامی کانگرس کارکن چند دنوں سے اس غور سے کر رہے ہیں کہ ضلع میں کانگرس کمیٹیوں کی از سر نو تنظیم کی جائے ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ عنقریب کانگرس کارکنوں کی ایک میٹنگ ہوگی ۔ جس میں کانگرس کمیٹیوں کی تنظیم کے ذرائع پر غور کیا جائے گا :۔

چاقو سے وار :۔ لاہور ۔ ۴ جون ۔ گزشتہ روز رتی بازار میں ایک ریلوے ٹی ۔ ٹی بابو حسین علی نے ایک نوجوان معراج دین پر چاقو سے حملہ کر دیا ۔ پولیس نے ٹی ۔ ٹی مذکور کو فوراً زیر دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند گرفتار کر لیا :۔

پولیٹیکل قیدی رہا ۔ ہری پور ۔ ہنگو کے خان غلام حیدر خان مشہور پولیٹیکل قیدی رہا ہو گئے ہیں

عجیب و غریب جزیرہ :۔ سنگاپور کے نزدیک ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے ۔ جس کے صرف پچاس باشندے ہیں ۔ اس جزیرہ کا گورنر ایک یورپین ہے ۔ اور اس کی بیوی اس جزیرہ میں رہنے والی اکیلی عورت ہے :۔

ہڑتالی مزدوروں کا ستیا گرہ :۔ نئی دہلی ۔ ۴ جون ۔ آج دہلی کلاتھ مل کے رقبہ میں پولیس نے راستہ میں رکاوٹ ڈالنے اور پتھر پھینکنے کے الزام میں سات اشخاص کو گرفتار کر لیا ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دو ہڑتالی جو کچھ عرصہ سے بھوک ہڑتال پر ہیں ۔ پہلے مل کے دروازہ کے اندر ادھر پڑے رہے ۔ پھر مل کے دروازہ کے باہر سڑک پر لیٹ گئے ۔ بعد دوپہر جب مزدور باہر نکل رہے تھے ۔ تو ہڑتالیوں کے ایک چھوٹے سے گروہ نے انہیں روکنے کی کوشش کی ۔ پولیس نے مداخلت کر کے سات اشخاص کو گرفتار کر لیا ۔ اس کے بعد ملوں کا کام باقاعدہ چلتا رہا :۔

دو بولشویک آزاد قبائل کی پناہ میں

پشاور ۔ ۴ جون ۔ ایک تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ دو روسی جو پشاور میں چند روز سے سرکاری نگرانی میں تھے ۔ یکایک بھاگ کر سرحد پار علاقہ تیراہ میں پہنچ گئے ہیں ۔ وہاں انہوں نے مشہور مخالف برطانیہ آفریدی ملا سید اکبر کی پناہ حاصل کر لی ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ ان میں سے ایک بالکل نوخیز نوجوان ہے ۔ اور دوسرا ادھیڑ عمر کا ہے ۔ یہ روسی کون ہیں ۔ کب اور کہاں گرفتار کئے گئے ۔ یہ سب باتیں ابھی صیغہ راز میں ہیں ۔ ملا سید اکبر کے پاس پناہ گزین ہو جانے کے سبب انہیں بولشویک ہونے کا شبہ پایا جاتا ہے ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ پولیٹیکل حکام انہیں دوبارہ گرفتار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ مفصل حالات کا بے چینی سے انتظار کیا جا رہا ہے :۔

اسلامی حکمرانوں میں اتحاد :۔ بغداد ۔ ۴ جون ۔ عراق گورنمنٹ نے دنیا کے مسلمان حکمرانوں میں محبت اور دوستانہ تعلقات پیدا کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے شاہ غازی نے ایک کمیشن مقرر کیا ہے ۔ جو ضروری پروگرام مرتب کرے گا ۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ قدم مختلف اسلامی ممالک کے سفیروں اور وزراء سے مشورہ کرنے کے بعد اٹھایا گیا ہے :۔

سیوا سمتی کانفرنس گوجرانوالہ :۔ گوجرانوالہ ۔ تیسری پنجاب اور صوبہ سرحد سیوا سمتی کانفرنس ۳۰ جون اور یکم جولائی ۱۹۳۸ء کو گوجرانوالہ میں منعقد ہوگی ۔ آنریبل ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ نے کانفرنس کا صدر بننا منظور کر لیا ہے :۔

بارشیں شروع ہو گئیں :۔ بمبئی ۔ سیلون میں موسم برسات شروع ہو جانے کی اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ پہلے پانچ روز میں ½ انچ بارش ہوئی ہے ۔ بمبئی میں ۱۰ جون کو بارش شروع ہونے کی امید کی جاتی ہے :۔

ناجائز افیون کی برآمد :۔ جڑانوالہ ۔ ریلوے سٹیشن پر ریلوے پولیس نے ایک سکھ باری سنگھ کو زیر دفعہ ۱۰۹ گرفتار کیا ۔ تلاشی لینے پر اس کے قبضہ سے ناجائز افیون برآمد ہوئی ۔ پولیس نے قانون آبکاری کے ماتحت اس کا چالان کیا ۔ آج عدالت نے فیصلہ سناتے ہوئے دو ماہ قید اور ۲۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی :۔

زلزلہ کے جھٹکے :۔ کلکتہ ۔ ۴ جون ۔ کوچ بہار ۔ دارجلنگ ۔ جلپائی گوڑی سے معمولی زلزلہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے :۔

ہندوستان کا آئندہ وائسرائے :- لنڈن۔ مارننگ پوسٹ کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان کا آئندہ وائسرائے لارڈ لنلتھگو کو بنایا جائے گا۔ جو اس وقت جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے چیئرمین ہیں ؛

ورکنگ کمیٹی کا اجلاس :- الہ آباد۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۲۰ جون ۱۹۳۴ء کو پونہ میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ؛

۲۳ ہزار کا غبن :- سری نگر۔ محکمہ کسٹم میں ۲۳ ہزار روپے کا غبن ہو گیا ہے۔ اس سلسلہ میں کئی گرفتاریاں عمل میں لائی جا چکی ہیں۔ پولیس کے بڑے افسر مزید تحقیقات کے لئے جموں بھی گئے ہیں۔ مزید گرفتاریوں کی توقع کی جاتی ہے ؛

سکالرشپ سیلیکشن بورڈ توڑ دیا گیا :- جموں۔ سری نگر کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ سکالرشپ بورڈ کا محکمہ توڑ دیا گیا ہے ؛

لنڈن کو روانگی :- شملہ ۳ جون۔ چوہدری ظفر اللہ خان لاہور سے آج یہاں پہنچے۔ آپ دو دن یہاں قیام کریں گے۔ وہ ۱۲ جون کو بذریعہ ہوائی جہاز دہلی سے روانہ ہوں گے۔ اور ۱۳ جون کو کراچی سے لنڈن کو بذریعہ ہوائی جہاز چلے جائیں گے ؛

سکول ماسٹر گرفتار :- لائل پور۔ ایک قریبی گاؤں کے سکول ماسٹر کو ایک عورت کے گھر داخل ہونے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے ؛

مسجد میں فساد :- موضع بلاور تحصیل جموں میں ایک مسجد تعمیر ہو رہی تھی۔ جس پر گو جروں کی دو پارٹیوں کا آپس میں تنازعہ ہو گیا۔ ایک شخص نمبردار نے جب وہ مسجد میں نیل ڈالنے گیا۔ کوشش کی۔ اگر دو پارٹیوں میں مصالحت ہو جائے۔ مگر وہ سنگباری کی جھپیٹ میں آ گیا جس سے وہ سخت مجروح ہوا۔ اور بہت جلد مر گیا ؛

حملہ آور گرفتار :- ڈیرہ اسمعیل خان۔ ملک تلسی داس آنریری مجسٹریٹ کا حملہ آور گرفتار کر لیا گیا ہے۔ عنقریب چالان پیش کر دیا جائے گا ؛

مہاراجہ کشمیر جموں میں :- جموں۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ صاحب گرمیاں یہاں آ کر گزارنا چاہتے ہیں۔ سری نگر میں صحت اچھی نہیں رہتی ؛

تعلقہ دار کا قتل :- چاندپور۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حاجی پور ریلوے سٹیشن پر لہجیر کے تعلقہ دار اور مشہور ساہوکار کرشن کمار ڈے کو جبکہ وہ ریل گاڑی پر سوار ہونے کے لئے گئے۔ ہلاک کر دیا گیا۔ لاش کو چاندپور میں پوسٹ مارٹم کے لئے لایا گیا ہے۔ ابھی تک کوئی گرفتاری نہیں ہوئی ؛

کانگرسیوں کی میٹنگ :- پونہ ۳ جون۔ کل مہاراشٹر کے کانگرسیوں کا ایک جلسہ ہو گا جس میں سوشلسٹ پروگرام پیش کیا جائے گا ؛

ڈیرہ اسمعیل خان میں شادی پر لڑائی :- ڈیرہ اسمعیل خان۔ مسٹر رکھی رام بتنہ کے بھتیجے کی شادی کے دوران میں جو لڑائی ہوئی تھی۔ اس کے سلسلہ میں سیوا اسمتی اور مہابیر دل کے سترہ اشخاص سے پانچ پانچ سو روپیہ کی ضمانت لی گئی ہے۔ اس سزا کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ ہندو برادری نے فیصلہ کیا ہوا تھا کہ بیاہ شادی کے موقعہ پر مسلم باجے والوں کو نہ بلایا جائے۔ مگر اس کے باوجود بلایا گیا ؛

مسلمانوں کی ہڑتال :- کپور تھلہ ۴ جون۔ آج جہلم کی تقریب پر یہاں کے مسلمانوں نے سلطانپور میں گولی چلنے کے واقعہ کے خلاف بطور پروٹسٹ ہڑتال کی۔ یکم جون کو ایک جلسہ ہوا۔ جس میں ہندوؤں کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ؛

ہوزری فیکٹریوں کی ہڑتال :- لدھیانہ۔ ٹیکسٹائل ایکٹ کے منظوروں کے ناقص ہونے کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر کچھ ہوزری فیکٹریاں ہڑتال پر ہیں۔ ہڑتال کی وجہ سے ۶۰۰ مزدور بیکار ہیں ؛

بجلی گرنے سے دو اموات :- کپور تھلہ ۴ جون۔ دو سکھ زمیندار کام کر کے اپنے گھر واپس جا رہے تھے۔ کہ وہ بجلی گرنے سے ہلاک ہو گئے ؛

گئوشالہ کو دان :- خانیوال۔ سردار دوست محمد خان وٹو چک جہانگیر آباد نے ایک سانڈ بیل قیمتی ۲۵/ روپیہ گئوشالہ خانیوال کو دان دیا ہے۔ ہندوؤں نے پبلک جلسہ میں سردار دوست محمد خان کا شکریہ ادا کیا ؛

مہاراجہ کپور تھلہ کو خطاب :- کپور تھلہ ۴ جون۔ اٹلی کے بادشاہ نے مہاراجہ کپور تھلہ کو گرینڈ کارڈل آف دی آرڈر آف سنٹ مورس اور لیگور کا خطاب دیا ہے ؛

ایک مسلم عورت کی خودکشی :- خانیوال۔ چک نمبر ۳۲ تھانہ منڈی چنوں میں ایک نوجوان مسلم عورت نے خانگی جھگڑے پر آک کا دودھ پی کر خودکشی کر لی ہے۔ عورت حاملہ تھی ؛

مالیر کوٹلہ میں کرفیو آرڈر :- لدھیانہ۔ مالیر کوٹلہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جہلم کی تقریب پر سنیوں اور شیعوں کے درمیان جھگڑا ہو جانے پر وہاں کرفیو آرڈر اور دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری نافذ کر دیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سنیوں کا ایک جلوس احاطہ کچہری میں پہنچا۔ اور باوجود حکم کے منتشر نہ ہوا۔ اس پر حکام نے اسے خلاف قانون مجمع قرار دے کر لاٹھی چارج سے منتشر کر دیا۔ فوج اور پولیس شہر میں گشت کر رہی ہے ؛

مسلمانوں کی ہڑتال :- ڈھگوار ڈہ۔ یہاں مسلمانوں نے مکمل ہڑتال کر رکھی ہے۔ ۳ جون کی شام کو ۶ بجے میدان کربلا میں مسلمانوں نے ایک جلسہ کر کے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کی۔ اور سول نافرمانی کا اعلان کیا۔ شہر کی فضا دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے۔ فساد کا ہر وقت خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے ؛

جیب کترا گرفتار :- امرتسر ۴ جون۔ ایک شخص جیندو کو لوہے منڈی میں گرفتار کیا گیا ہے۔ وہ کسی راہگیر کی جیب کاٹنے ...

پرکاش لاہور

۲۸- جیٹھ سمت ۱۹۹۱

پنڈت رامچندر جی دہلوی کیخلاف مقدمہ

ریاست حیدرآباد (دکن) اگرچہ آبادی کے لحاظ سے ایک ہندو ریاست کہلانے کی مستحق ہے لیکن ہندو آبادی مجلسی کثرت میں ہونے کے باوجود ایسے حکام کے رحم پر ہے۔ جن کو نہ اُن کے مذہب سے اُنس ہے۔ اور نہ اُن کی تہذیب سے کوئی پریم ہے۔ خود والیٔ ریاست مذہب کے لحاظ سے غیر ہندو ہیں۔ ریاست کی آمدنی کا ایک بڑا حصہ صرف ہندو رعایا کی جیبوں سے نکلتا ہے۔ لیکن شومیٔ قسمت سے زیادہ تر ایسے کاموں اور وظائف میں خرچ ہوتا ہے۔ جن سے ہندوؤں کو شمہ بھر بھی فائدہ نہیں پہنچتا۔ ریاست کے اعلیٰ عہدوں پر ایسے مسلم عملہ کی زیادہ کثرت ہے۔ جو کہ مسلم نوازی کو اپنا شعار سمجھتا ہے۔ اور ریاست سے باہر کے کٹر تنگ دل اور متعصب مُلّاؤں کو اپنا نمک پروردہ بنانے میں فخر محسوس کرتا ہے۔ نظام صاحب کی تھیلی کا منہ مسلم انسٹی ٹیوشنوں۔ مسلم علماء اور مسلم منصبوں کے لئے ہمیشہ کھلا رہتا ہے ؛

اس ریاست کے متعلق "پرکاش" میں ہم کئی دفعہ شکایت کر چکے ہیں۔ کہ اس کا برتاؤ آریہ سماجیوں کے متعلق ایسا رہتا آیا ہے۔ جس کی ہم کبھی تعریف نہیں کر سکتے۔ آریہ سماج کے جلسے یہاں اس آزادی اور سہولیت سے منعقد نہیں ہو سکتے۔ جس سہولیت سے اسلامی انجمنوں کے ہزاروں اجتماع منعقد کئے جا سکتے ہیں۔ غریب آریہ سماجیوں کو اپنے دھرم پرچار کے لئے لب کشائی تک کی اجازت نہیں۔ حالانکہ متعصب سے متعصب مسلم مُلّانے اور مرزائی مبلغ وہاں جس زور سے اشتعال انگیزی اور منافرت انگیزی کرتا ہے۔ ان کو اس کی کھلی اجازت مل جاتی ہے۔

یہ حیدرآباد کی اسلامی ریاست ہی ہے۔ جس نے ایک سب سے بڑے آریہ سنیاسی کو جنہیں باقی دیسی ریاستیں بڑے فخر سے اپنے ہاں دھرم اُپدیش کے لئے مدعو کیا کرتی تھیں۔ حکماً ریاست بدر کر دیا تھا۔ ابھی چند دن کی بات ہے۔ کہ جب آریہ سماج ہلی کھیڑ کا جلسہ رچایا جا رہا تھا۔ تو ریاستی حکام نے اس جلسہ کے انعقاد میں اپنی طرف سے روڑے اٹکانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ لیکن غریب آریہ سماجی اس ساری مزاحمانہ پالیسی کو صبر و سکون کے ساتھ برداشت کر گئے۔ اور اُف تک نہ کی۔ لیکن اب ریاست کی حیدری پولیس نے ایسا اشتعال انگیز کارنامہ کر دکھایا ہے۔ جسے کوئی بھی آریہ سماجی خصوصاً اور ذمہ دار ہندو عموماً ٹھنڈے دل سے برداشت نہیں کر سکتا۔ پنڈت رام چندر جی دہلوی کا نام کسی خاص تعارف کا محتاج نہیں۔ انہیں آریہ جگت کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ اور بڑے بڑے مانیہ کا مقام ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کے ایک مایۂ ناز منتری ہیں۔ بتلایا جاتا ہے۔ کہ گزشتہ ماہ نومبر میں آریہ سماج ہلی کھیڑ کے پچھلے سالانہ جلسہ پر پوجیہ پنڈت جی نے ایک عالمانہ تقریر کر کے قرآن شریف کے مقابلہ پر وید کو الہٰوری گیان ثابت کیا تھا۔ بس پنڈت جی کا اتنا فرمانا تھا۔ کہ حیدری پولیس کی باسی کڑھی میں اُبال آ گیا۔ اور اس نے تو اُڑ دکھا نہ تاؤ۔ جھٹ پنڈت جی کے خلاف توہین اسلام کی بنا پر مقدمہ چلا دیا۔ اب جب پھر پنڈت جی دوبارہ ریاست میں گئے۔ تو ان کو پولیس مذکور کی طرف سے یہ نوٹس ملا۔ کہ وہ تا فیصلہ مقدمہ ریاست کی حدود سے باہر نہ جائیں۔ صرف پوجیہ پنڈت جی کے خلاف ہی مقدمہ دائر نہیں کیا گیا۔ بلکہ ایک آریہ بھجن اُپدیشک۔ اور پردھان آریہ سماج بیدر کو بھی مقدمہ کی لپیٹ میں لایا گیا ہے۔

مقدمہ کا تو جو کچھ بنے گا۔ وہ تو روئداد مقدمہ دیکھنے سے جنتا کو پتہ لگ جائے گا۔ لیکن ایک بات جو غور طلب ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جب مسلم علماء ہندو ریاستوں میں جا کر وید بھگوان پر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کر آتے ہیں۔ اور وہ ہندو ریاستیں ان سے باز پُرس نہیں کرتیں تو کیا اب نظام کی حکومت یہ چاہتی ہے۔ کہ جس طرح بیدر کی ریاستی پولیس نے منتری پنڈت رام چندر جی کو معتوب بنانے کی کوشش کی ہے۔ ویسے ہی ہندو ریاستیں بھی مسلم علماء اور مبلغین کو قرآن کی فضیلت کا راگ گاتے وقت مواخذہ میں لے لیا کریں۔ ہم حیدرآباد کے ذمہ دار حکام کو یہ صاف صاف بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ بیدر پولیس نے منتری پنڈت جی کے خلاف مقدمہ چلا کر ایسی غلطی کی ہے۔ جس کی تلافی ریاست سینکڑوں سالوں میں بھی نہ کر سکے گی ؛

پنڈت رام چندر جی سے صرف آریہ جگت کا بچہ بچہ ہی واقف نہیں۔ بلکہ اُن کو جملہ سرکردہ مسلم علماء بھی جانتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اُن کی فصاحت۔ بلاغت اور علمیت کے مداح ہیں۔ آج تک پنڈت جی نے مسلم علماء سے ہزارہا مناظرے کئے۔ لیکن کسی موقعہ پر بھی نہ ہی کسی مد مقابل مناظر نے اور نہ ہی اسلامی پبلک نے یہ شکایت کی ہے۔ کہ پنڈت جی نے کبھی سہواً بھی توہین اسلام کی ہے۔ پنڈت جی پر یہ الزام تراشنا کہ وہ کسی کی دل آزاری کے کبھی مرتکب ہوئے ہیں۔ واقعات سے آنکھیں موندنا ہے۔ اور دنیا کی آنکھوں میں دھول ڈالنا ہے ؛

اگر نظام گورنمنٹ یہ جاننا چاہتی ہے۔ کہ بیدر پولیس کی اس کارروائی سے برٹش انڈیا پر کیا اثر پڑا ہے۔ تو وہ ان جملہ ریزولیوشنوں کو پڑھ کر دیکھ لے۔ اور ان جملہ تاروں کا مطالعہ کر لے۔ جو اس مقدمہ کے خلاف نہ صرف اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں۔ بلکہ نظام سرکار کے دربار میں پہنچ چکے ہیں۔ یہ عجیب اتفاق ہے۔ پنڈت جی برسوں سے برٹش انڈیا میں کام کر رہے ہیں۔ وہ کوئی نَو آموز اور مبتدی لیکچرار تو ہیں ہی نہیں۔ لیکن برٹش انڈیا میں بڑے بڑے قانونی دماغوں کو جس بات کا کبھی شبہ تک نہ گزرا تھا۔ وہ بیدر کی پولیس کے دماغ میں آ گھسا ؛

پنڈت جی کے خلاف جو مقدمہ چلایا گیا ہے۔ اس نے ایک ایسا آل انڈیا سوال پیدا کر دیا ہے۔ جس کی طرف نظام کی حکومت کو فوری توجہ دینی چاہئے۔ آریہ سارو دیشک سبھا اور جملہ پرتی ندھی سبھائیں اس مقدمہ کو ایک ایسا آزمائشی مقدمہ سمجھتی ہیں۔ جس سے ساری مہذب دنیا کو پتہ لگ سکے گا۔ کہ آیا ریاست حیدرآباد میں ویدک دھرم کا پرچار کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اور آیا حکومتِ نظام مذہبی غیر جانبداری کی پالیسی پر عمل پیرا ہے یا نہیں ؟

ہمارے خیال میں اوّل تو مناسب یہ تھا۔ کہ بیدر پولیس اس مقدمہ کو چلانے کی ضرورت ہی نہ سمجھتی۔ لیکن اگر اس نے چلا ہی دیا تھا۔ تو حکومتِ نظام کا یہ فرض تھا کہ وہ اس کو اسے واپس لے لینے کی ہدایت کرتی۔ اب بھی اگر نظام کی حکومت مقدمہ مذکور کو واپس لے لے۔ تو اس کی یہ کارروائی قرین مصلحت ہوگی۔ ہاں اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو۔ تو پھر ایک ایسی آزاد سپیشل ٹربیونل مقرر کر کے مقدمہ کی سماعت کرا لے۔ جو کہ پولیس کے اثر اور رسوخ سے بالاتر ہو۔ تاکہ آریہ جگت کو یہ اطمینان ہو سکے۔ کہ ریاست اس بات پر آمادہ ہے۔ کہ وہ اس مقدمہ میں انصاف کرا کر دم لے گی ؛

آریہ سماج تو شروع سے ایسے مقدمات لڑتا آیا ہے۔ ریاست پٹیالہ میں وہ اس سے زیادہ زبردست مقدمہ لڑ چکی ہے۔ ریاست جموں و کشمیر میں دلت اُدّھار کے کارج کے لئے ویر رام چندر کو شہید بھی کرا چکا ہے۔ اسے دھرم پرچار کے لئے قربانیاں کرنے میں خاص لطف محسوس ہوتا رہا ہے۔ آریہ سماج تو اس آزمائش میں سے بھی گزرنے سے کبھی انکار نہ کرے گا۔ لیکن یہ فرض نظام کی حکومت کا ہے۔ کہ وہ یہ دیکھے۔ کہ آیا بیدر پولیس کی اس کارروائی سے کہیں آئندہ نسلوں کی نظر میں اس کے انصاف اور وقار کو تو دھکا نہیں لگ رہا۔ بیدر کی پولیس نے کمان سے تیر نکال دیا ہے۔ آریہ سماج اس تیر کے وار کو اپنے سینہ پر سہنے کے لئے تیار ہے۔ وہ دھرم کے پرچار میں ہر مصیبت کو خوش آمدید کہتا آیا ہے۔ اور آئندہ بھی کہتا رہے گا۔ اب یہ ریاست کے ذمہ دار منتریوں کا کام ہے۔ کہ وہ دیکھیں۔ کہ آیا یہ مقدمہ اُن کی شہرت میں اضافہ کرنے والا ہے۔ یا آئندہ نسلوں کی نظر میں ریاست کی ساکھ کو بٹہ لگانے والا ہے ؛

آریہ سماجوں کی توجہ کے لئے

سبھا سماجوں کے اُتسووں پر صرف ۲ اُپدیشکوں اور ایک بھجنیک کا پربندھ کر سکے گی۔ بڑی بڑی سماجوں میں آنریری مہاتما بھاؤں کا بھی بیٹھا سمجھو پربندھ کرنے کا یتن کیا جائے گا۔ آریہ سماجوں کو اپنے اُتسووں کے پروگرام اس پرکار رکھنے چاہئیں ؛

پرانہ ہون بھجن اُپدیش جنہیں آریہ سماجی پریوار سہت آ سکیں پورتی پوری کوشش کریں۔ یہ سنت سنگ سمجھا جائے۔ باہر والے آجاویں۔ تو ان کی خوشی۔ نہ آویں تو دھیان نہ دیا جائے۔ دوپہر کے اجد پبلک لیکچر ایک ہو۔ جس کے شروع میں ایک بھجن ہو۔ راتری کو ایک لیکچر جس کے شروع میں ½ گھنٹہ بھجن ہوں۔

آریہ سماج بیاس کی تھام کرو!

رادھا سوامی پنتھ کا ایک گڑھ تو آگرہ میں ہے۔ اور دوسرا بیاس ندی کے تٹ پر۔ اس پنتھ کا مقصد مردم پرستی اور گورو ڈم کے جذبہ کو پھیلانا ہے۔ چونکہ آریہ سماج اس جذبہ کو انسان کی آتمک اُنتی کے راستہ میں بادھک سمجھتا ہے۔ اس لئے ہر آریہ سماجی کا یہ فرض ہے کہ جہاں تک ممکن ہو وہ ہر ایسی سنستھا کی تن۔ من اور دھن سے سہایتا کرے۔ جو کہ اس جذبہ کو کم کرنے کا یتن کرتی ہے۔

چونکہ آریہ سماج بیاس کے لئے اپنی موجودہ اوستھا میں جبکہ اس کا اپنا کوئی مندر نہیں ہے۔ یہ مشکل ہے۔ کہ وہ بیاس کے رادھا سوامی گڑھ کا پوری طرح مقابلہ کر سکے۔

اس لئے آریہ پرشوں کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ وہ آریہ سماج بیاس کی پورے طور پر سہایتا کریں تاکہ وہ نہ صرف اپنا مندر تعمیر کر سکے۔ بلکہ مندر کو بنا کر اس گڑھ کی پھیلائی ہوئی مردم پرستی کو دور کرنے کے لئے ویدک پرچار کا سلسلہ جاری رکھ سکے۔

بودھ کانفرنس

کلکتہ سے ہمیں یہ سماچار موصول ہوا ہے کہ آئندہ ماہ جولائی میں ٹوکیو میں جو کہ جاپان کی راجدھانی ہے۔ دوسری بودھ کانفرنس منعقد ہونے والی ہے اور بھارتیہ بودھوں کی طرف سے اس کانفرنس میں برہما کے بودھ بھکشو اوتاما نمائندگی کا حق ادا کرنے کے لئے وہاں جائیں گے۔ ریورینڈ اوتاما سے اس موقعہ پر یہ آشا رکھنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ وہ بودھ کانفرنس ٹوکیو میں صرف بودھ دھرم کی ہی نمائندگی کرنے پر اکتفا نہ کریں گے۔ بلکہ ایسا یتن کریں گے۔ جس سے سارا بودھ جگت آریہ جاتی کی طرف اپنے سہیوگ کا ہاتھ بڑھانے کے لئے اودیت ہو سکے۔ اور ایسی مستقل ایشیائی لیگ کی قائمی کے لئے ہراول کے فرائض بجا لا سکے۔ جو کہ بودھوں اور آریہ جاتی کے نالوں کے حقوق کو پورے طور پر سورکشت رکھنے کا دعوے کرنے کی اہل بن سکے۔

پنڈت رامچندر جی کے خلاف ناظم پولیس کا استغاثہ

منصفی عدالت بیدر میں زیر تحقیقات

ذیل کا استغاثہ مسٹر غلام قادر صاحب منتظم پولیس ہلی کھیڑ نے پنڈت رام چندر جی دہلوی وغیرہ کے خلاف بیدر منصفی عدالت میں دائر کیا ہے:۔

جناب عالی۔ مختصر واقعات مقدمہ ہذا یہ ہیں۔ کہ مسمی مانک راؤ منتری آریہ سماج ہلی کھیڑ کو محکمہ اول تعلقداری ضلع وقار آباد سے ذریعہ نشان (۱۱۶۴) مورخہ ۱۴ مہر ۱۳۴۲ف اندرون احاطہ خالص مذہبی جلسہ کرنے کی اجازت اس شرط سے دی گئی تھی۔ کہ اس میں سیاسی یا اور کوئی قابل اعتراض امر نہ ہونے پائے۔ جس کی ذمہ داری درخواست گذار نے لی تھا۔ اور مزید احتیاط دفتر ہذا سے بھی قبل از جلسہ بذریعہ نوٹس آگاہ کر دیا گیا تھا۔ کہ کوئی امر قابل اعتراض نہ ہونے پائے۔ مگر باوجود اس کے شرائط اجازت منطبہ کی خلاف ورزی کر کے بتاریخ

تو اپنی سوئی ہوئی قوم کو جگاتا جا

خوشی سے آفت و رنج و بلا اٹھاتا جا دھرم کی راہ میں بیکن قدم بڑھاتا جا

گرے پڑے ہیں بہت لال تیری جاتی کے اٹھا کے خاک سے ان کو گلے لگاتا جا

اگر ہے دولت دنیا کی آرزو تجھ کو! دھرم کے واسطے سب مال و زر لٹاتا جا

کبھی تو جاگ اٹھے گی نہ ہار ہمت کو تو اپنی سوئی ہوئی قوم کو جگاتا جا

فقیر قوم کا اے یاس بن کے ہر در پر

کوئی سنے نہ سنے تو صدا لگاتا جا

(یوگ دھیان یاس خوشابی منشی فاضل شاہ پور شہر)

۱۰ آبان ۱۳۴۲ف ملزمین نے جو تقاریر بھرے جلسہ میں کی ہیں۔ وہ نہ صرف ان کے پروگرام مدخلہ کے مغائر ہے۔ بلکہ اس سے فرقہ ہائے اہل اسلام و سناتن دھرمی و عیسائی کے دل آزاری ہوئی ہے۔ اور عمداً مذہب کی نسبت دل دکھانے کے لئے اور سرکار عالی کے فرقوں میں عداوت بڑھانے کے لئے یہ تقریریں کی گئی ہیں:۔

خصوص ملزم نمبر (۴) بھوانی سنگھ کی غزل میں انگریزی طرز حکومت اور طرز زندگی پر سختی سے اعتراض و نکتہ چینی موجود ہے۔ یہ سیاسی امر زیر بحث لایا گیا۔ اور اجازت کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ ضروری اقتباسات تقاریر درج ذیل ہیں:۔

سوال:۔ رام بلب۔ گوشت غذائے انسانی ہے یا نہیں۔ بصورت ثانی لوگ کیوں کھاتے ہیں؟

جواب۔ منی لال۔ کھانے کو تو بعض جاندار پاخانہ بھی کھاتے ہیں:۔

مسٹر رام چندر جی۔ اس کی مثال یہ ہے۔ کہ جیسے بے سمجھ بچہ حفاظت نہ کی جائے تو پاخانہ کھا جاتا ہے۔ .... اس لئے سمجھدار گوشت نہ کھائیں:۔

بھوانی سنگھ کی گائی ہوئی غزل کے جتنے نوٹ مرتب ہو سکے۔ منسلک ہذا ہیں۔ مسٹر رام چندر جی دہلوی۔ وید۔ قرآن اور انجیل و دیگر تمام آسمانی کتب کا باپ ہے۔ اور بولے وید کے دیگر کتب ناقابل عمل ہیں۔ اور انسان کی بنائی ہوئی ہیں۔ قرآن شریف رات کو اترا ہے۔ رات کو کون آتا ہے معلوم ہے۔ قہقہہ لگایا جاتا ہے۔ وید سورج ہے اور بقیہ مذاہب اسلام و عیسائی۔ لیمپ اور چراغ وغیرہ ہیں۔ اور وید کا مقابلہ کرتے ہوئے دیگر مذاہب کو بندر اور پھسلنے والے کی مثال دی گئی۔ اور سناتن دھرمیوں کی بھی توہین کی گئی ہے۔ اور اسی قسم کے بہت سے حقارت آمیز الفاظ دیگر مذاہب کی نسبت کہے گئے ہیں۔ جس سے دیگر مذہب والوں کی توہین اور دل آزاری ہوئی ہے۔ جو شہادت سے ثابت کئے جائیں گے۔ اس لئے ملزمان کے افعال تحت دفعات (۲۳۹ و ۸۳ و ۱۶۴) تعزیرات سرکار عالی جرم ہیں۔ اگرچہ جرائم دفعات بالا ناقابل دست اندازی پولیس ہیں۔ مگر عدالت مجاز سے اجازت استغاثہ صادر ہوئی ہے۔ اصل منسلک ہذا ہے۔ استدعا ہے۔ کہ بعد تحقیقات ملزمین کے حق میں سزائے قانونی صادر فرمائی جائے۔ ۲۱ آبان ۱۳۴۲ف

نوٹ:۔

بھوانی سنگھ جی کی پہلی غزل بالکل غلط املا میں لکھی گئی ہے۔ جو کہ ٹھیک پڑھی جا سکتی ہے نہ سمجھ میں آ سکتی ہے۔ اس لئے وہ نہ درج کر کے دوسری غزل جو سیاسی کہی جاتی ہے۔ درج ذیل ہے:۔

غزل

اے ہند تجھ کو خاک میں کیوں نہ ملائیں گے
تعلیم جیسی پائیں گے اس رنگ میں جائیں گے
سیکھا تھا علم کیوں لڑکپن میں غیر کا
اس کو اپنے عمل میں یہ کیوں نہ لائیں گے
سیکھا رواج وہ جس سے گورا بنیں گے ہم
ہم اپنے کالے رنگ کو پوڈر لگائیں گے
گھر کا پکا یا کھانا تو لگنے لگا برا
کھانے کو مٹن چاپ اب ہوٹل میں جائیں گے
زنار کو چھوڑا ہے اسے تاگا ہی سمجھ کر
گردن میں اپنی نکٹائی کی پھانسی لگائیں گے
چھوڑا لباس اپنا ۔ ۔ ۔
پہنیں گے کوٹ پتلون ہیٹ لگائیں گے
("ویدک آدرش")

چوہدری بگا کی رہائی

یہ محسوس معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت پنجاب کو اب یہ محسوس ہونے لگا ہے۔ کہ مسٹر مائیکل اوڈوائر نے مارشل لا کے ایام میں جن اشخاص کی آزادی کو سلب کیا تھا۔ اب ان کی اشک شوئی کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اس نے پندرہ سال کے عرصہ کے بعد چوہدری بگا کو رہا کر دیا ہے۔ لیکن ایک ہزار کی ضمانت لے کر۔ اور ساتھ ہی امرتسر میں نظر بند کر کے۔ گویا حکومت نے چوہدری صاحب کو رہا کرتے وقت بھی بانیا پن کی سپرٹ کا اظہار کیا ہے۔ ان کی آزادی پر پابندی تو بدستور رکھی ہے۔ لیکن ان کے پالن پوشن کی ذمہ داری سے بریت حاصل کر لی ہے۔ رہا کرتے وقت چوہدری صاحب جیسے سجن کو جن کے متعلق ہر جیل کے افسران کی رائے اچھی تھی۔ ضمانت اور نظر بندی کے قابل سمجھنا ایک مہذب حکومت کی شان کے شایاں نہیں۔ اگر اس نے مارشل لا کے مظالم کی پوری پوری تلافی کرنی تھی۔ تو پھر مناسب یہ تھا۔ کہ چوہدری صاحب کو غیر مشروط طور پر رہا کیا جاتا۔

مہاشہ رتو کب رہا ہونگے؟

چوہدری بگا کی رہائی کے بعد ایک سوال جو ہر ایک شخص کی زبان پر آرہا ہے۔ یہ ہے۔ کہ مہاشہ رتو کب رہا کیا جائے گا؟ اگر دونو کو اکٹھا گرفتار کیا گیا تھا۔ اکٹھی سزا دی گئی تھی۔ اکٹھا انڈیمان بھیجا گیا تھا۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ انہیں اکٹھا رہا نہیں کیا گیا۔ مہاشہ رتو کی قید کی میعاد تو مدت کی ختم ہو چکی ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ابھی تک گورنمنٹ انہیں رہا کرنے کو تیار نہیں ہوئی۔ حکومت چاہے کچھ سمجھے۔ لیکن ہم اس کے لئے بدنامی کا باعث ہے۔ کہ وہ اخلاقی قیدیوں کو تو کئی بار میعاد سے پہلے رہا کر دے۔ لیکن سیاسی قیدیوں کو میعاد ختم ہونے پر بھی رہا نہ کرے۔

مہاشہ رتو کو عدالت نے پھانسی کی سزا دی تھی جو بعد میں حکم قید میں تبدیل ہو گئی۔ اس واقعہ کو ہوئے آج ۱۵ سال ہونے لگے ہیں۔ لیکن ابھی لوگوں کا یہ یقین ہے۔ کہ مہاشہ رتو بے گناہ تھے۔ اور جو سزا انہیں دی گئی تھی۔ اس کے وہ ہرگز ہرگز مستحق نہ تھے۔ لیکن اگر حکومت انہیں قصور وار سمجھتی بھی ہے۔ تو بھی جو سزا انہیں اب تک مل چکی ہے۔ وہ کافی نہیں قانون بھی صرف حد تک مفید ثابت ہوتا ہے۔ جب تک سے منتقمانہ انتہا تک نہ لے جایا جائے۔ ہم گورنمنٹ سے پھر کہتے ہیں۔ کہ وہ اپنے فرض کو محسوس کرے۔ اور مہاشہ رتو کو فوراً رہا کردے۔ انصاف اور انسانیت کا یہ تقاضا ہے۔ کہ جو شخص ۱۵ سال سے جیل کی چار دیواری کے اندر بند ہو جس کی صحت تباہ ہو چکی ہو جو اپنی جوانی کو جیل کی سختیوں کی قربانگاہ پر قربان کر کے بڑھاپے میں قدم رکھ چکا ہو۔ اُسے فوراً آزاد کر دیا جائے۔ کیا حکومت ہمارے مشورہ پر دھیان دے گی؟

شرح پیدائش میں کمی

لنڈن کا ۲۶ رمئی کا تار مظہر ہے۔ کہ تازہ ترین موصول شدہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ برطانیہ میں ایک سال میں ایک ہزار لوگوں کے پیچھے ۱۶ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ ساٹھ سال ہوئے۔ کہ ایک ہزار کی آبادی کے پیچھے ۳۰ پیدائشیں ہوتی تھیں۔ شرح پیدائش میں مذکورہ کمی ایسی نہیں ہے۔ جس پر برطانوی مدبروں کو تشویش لاحق نہ ہو۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ یہ مدبر اپنی ذہنیت کو بدلنے کی مطلقاً کوئی کوشش نہیں کرتے۔ جب تک انگلستان میں بدیر تجربہ کی مہاتما کو تسلیم نہیں کیا جاتا۔ اور برہمچاریہ کا جیون بسر نہیں کیا جاتا۔ تب تک شرح پیدائش میں کمی کا ہونا قدرتی ہے۔ ہاں اگر برطانیہ والے یہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کی شرح پیدائش کی کمی رک جائے۔ تو اس کا سہل علاج یہ ہے۔ کہ وہ نسل اور رنگت کا امتیاز ترک کر کے مخلوط بیاہ شادیوں کی حوصلہ افزائی کریں۔ اس کا یہ فائدہ ہوگا۔ کہ جو ہزاروں برطانوی خاندان مشکل کی وجہ سے بے اولاد جہان سے گزر جاتی ہیں۔ وہ غیر برطانویوں کی خانہ آبادی کر کے شرح پیدائش کی کمی کو دور کرنے میں معاون بنیں گی۔

ہندو دیویوں کا اغوا

دلی میں ہندو دیویوں کے اغوا کے واقعات بڑھ رہے ہیں۔ مگر ہندو ہیں۔ کہ ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ کوئی ہی دن خالی جاتا ہوگا۔ جس دن یہ خبر نہ نکلتی ہو۔ کہ فلاں شہر میں ہندو کنیا کا اغوا کیا گیا ہے۔ اور فلاں میں ہندو دیوی کا۔ ہندو دنیا حیران ہیں۔ کہ اس شرارت کا سدِ باب کیسے کریں۔ سمہ کی گورنمنٹ بھی ابھی تک مون سادھے بیٹھی ہے۔ اور وہ ایسا کر کے اپنے فرض کو ادا نہیں کر رہی۔ ہر ایک گورنمنٹ کا یہ فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی نربل پرجا کی رکھشا کرے۔ اور ایسے لوگوں کو جو قانون کی خلاف ورزی کریں۔ سخت سے سخت سزا دے کر ایسا کرنے سے روکے۔ اگر وہ گورنمنٹ ایسا نہیں کرتی۔ تو اپنے لئے خطرہ پیدا کرتی ہے۔ ایک قانون کی خلاف ورزی دوسرے قانون کی خلاف ورزی کی ترغیب دیتی ہے۔ اس لئے ہم گورنمنٹ ہند پر زور دیتے ہیں۔ کہ وہ ہندو دیویوں کے اغوا کو روکنے کی طرف اپنا پورا پورا دھیان دے۔ اور اغوا کرنیوالوں کو سخت سے سخت سزا دے۔

ہم بھلے مانس اور سمجھدار مسلمانوں سے بھی اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے ہم مذہبوں کو روکیں۔ کہ وہ اس بُرے کام کو تیاگ دیں۔ ورنہ وہ یاد رکھیں۔ کہ اگر آج ان کے بھائی ہندو دیویاں کا اغوا کرتے ہیں۔ تو وہ دن بھی آجائے گا۔ جس دن وہ بھلے مانس مسلمانوں کی لڑکیوں اور بیویوں پر بھی ہاتھ ڈالنے سے باز نہ رہیں گے۔

کانگرس پارلیمنٹری بورڈ

پٹنہ میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے اپنے امیدواروں کو انتخابات کی جد و جہد میں شامل کرانے کے لئے کانگرس پارلیمنٹری بورڈ تو قائم کر دیا۔ لیکن اس بورڈ کو ابھی کام کرنے کا زیادہ موقعہ نہیں ملا تھا۔ کہ اس کے صدر ڈاکٹر انصاری ولایت تبدیلی آب و ہوا کے لئے چلے گئے۔ اور پیچھے میدان ایسے اشخاص کے ہاتھ میں چھوڑ گئے۔ جن کا کمیونل اوارڈ کے متعلق باہمی اتفاق نہیں بمبئی کے پولیٹیکل حلقوں کا بیان ہے کہ کانگرس پارلیمنٹری بورڈ اسمبلی کے انتخابات میں امیدوار کھڑے کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور ان میں سے ۶۷ کے لازمی طور پر منتخب ہو جانے کی توقع ہے ہم بورڈ کے سنچالکوں کو پہلے ہی سوچ سمجھ کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ توقع رکھنے سے ہی میدان مارنا مشکل ہے۔ اس کے لئے یہ از حد ضروری ہے۔ کہ بورڈ غیر معمولی سرگرمی سے کام لے۔ اور موجودہ تساہل کو خیرباد کہہ کر پوری ہمت سے انتخابی جد و جہد میں کودنے کی تیاریاں کرے۔

ممبران کی بھرتی

کانگرس کا پارلیمنٹری بورڈ تو اپنا کام کریگا ہی۔ لیکن جس بات کی اس وقت اشد ضرورت ہے۔ وہ کانگرس کمیٹیوں کی از سرِ نو تنظیم ہے۔ دو سال ہوئے۔ کہ کانگرس کمیٹیوں نے نئے آئین کے ماتحت باقاعدہ کام کرنا بند کر دیا۔ تحریک سول نافرمانی کی وجہ سے ان کمیٹیوں کو توڑ کر ان کی جگہ ڈکٹیٹر مقرر کر دئے گئے۔ بعد میں پونہ کانفرنس کے فیصلوں کی وجہ سے ڈکٹیٹر اور خفیہ کمیٹیاں بھی اڑا دی گئیں۔ اب پٹنہ میں جو فیصلہ جات کئے گئے ہیں۔ اُن سے ان تمام ہنگامی کارروائیوں کو بھی ختم کر دیا گیا ہے۔ اور سول نافرمانی کے تعطل نے قدرتی طور پر ڈھیل کی سی حالت پیدا کر دی ہے۔ اس لئے ملک کا فرض ہے۔ کہ وہ کانگرس کو پہلے سے زیادہ مضبوط بنا لے۔ اور سوراجیہ پراپتی کے لئے اپنی تمام طاقتوں کی باقاعدہ تنظیم کرے۔ اس کے لئے یہ ناگزیر ہے۔ کہ سال کے خاتمہ سے پہلے کانگرس میں نئے ممبران بھرتی کر لئے جائیں۔ جتنے اس سے قبل آج تک نہیں ہوئے۔

اہم اعلان

آریہ سماج گوردکل وبھاگ ڈھکی نعلبندی پشاور شہر کی انترنگ سبھا نے ۳۱ رمئی سنہ ۱۹۳۴ء کو ذیل کا اعلان کیا ہے:-

"آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور شہر میں گزشتہ دنوں جو باہمی اشانتی پھیلی ہوئی تھی۔ وہ باہمی طور پر فیصلہ ہو کر شانت ہو گئی ہے۔"

نوٹ:- یہ شانتی شریمان یوجیہ سر بھجن لال جی بان پرستھی و مہاشہ سکھدیو جی منتری آریہ سماج پشاور چھاؤنی کے پریتن سے ہوئی ہے۔ جس کے لئے ان کا انتیت دھنیہ واد کیا جاتا ہے۔

(ہیرا سنگھ پردھان آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور شہر)

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر ایک آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

کافر گری

مسلمانوں کا یہ سوبھاؤ کی خاصہ ہوگیا ہے۔ کہ جس شخص یا فریق پر انہوں نے عتاب نازل کرنا ہوتا ہے۔ اُس کو کافر کہہ دیتے ہیں۔ چنانچہ امرتسر میں ۱۹ مئی کو ایک اشتہار تقسیم کیا گیا ہے۔ جس میں ذیل کی سطور درج ہیں:۔

”آج کل حنفیت میں دو گروہ ایسے نظر آتے ہیں۔ جو باوجود ادعائے حنفیت کے ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں“

(”اہلحدیث“ - یکم جون ۱۹۳۴ء)

غریب حنفیوں کا ایک دوسرے کو کافر کہنا قدرتی ہے۔ کیونکہ یہ کافرگری ؛ ایک ایسا ہتھکنڈہ ہے۔ جو ابتدائے اسلام سے ہر ایک شخص اپنے مدمقابل کے خلاف استعمال کرتا آیا ہے۔ اور اب اگر مسلمان یہ چاہتے ہیں۔ کہ اس حربہ کا آئندہ استعمال نہ ہو۔ تو اس کا آسان علاج یہ ہے۔ کہ وہ ہم وید دھرمیوں کی طرح عقائد کے اختلافات کو زیادہ اہمیت نہ دیا کریں۔ بلکہ اس کی بجائے عمل اور آچار کو مقدم سمجھیں ٭

مسلم لیڈروں کا اعلان

۲۵ جون ۱۹۳۴ء کو مسلمانوں کا میلاد شریف آ رہا ہے۔ مسلمان اس دن کو اس لئے مناتے ہیں۔ کہ یہ ان کے حضرت محمد صاحب کا جنم دن ہے۔ یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ آنے والے دن کو منانے کے لئے اسلامی جگت کے تقریباً ۲۵ اصحاب نے جو کہ عرب۔ ٹیونس۔ مصر۔ لیبیا۔ افغانستان۔ ایران۔ فلسطین اور ہندوستان کے سرکردہ اصحاب ہیں۔ ایک اہم اعلان نکال کر ساری دنیا کے مسلمانوں کو یہ ہدایت کی ہے۔ کہ وہ اس تقریب کو ایسی شان سے منائیں جس سے یہ ایک بین الاقوامی دن بن جائے۔

ہم تو دیر سے اس بات کے خواہاں ہیں۔ کہ ہمارے مسلمان بھائی فرقہ پرست بننے کی بجائے بین الاقوامی زندگی اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن افسوس کا مقام ہے۔ کہ مسلمان ہماری اس خواہش کو پورا نہیں ہونے دیتے۔ اور اس کی وجہ ہمارے خیال میں یہ ہے کہ مسلمان یہ کوشش نہیں کرتے۔ کہ ان کا رویہ ایسا بنے۔ جس سے دوسرے خوش ہو کر ان کے متعلق یہ یقین کریں۔ کہ واقعی مسلمان سچے دل سے غیر مسلمانوں کے ساتھ بھی بھائی بندوں کی طرح رہنا چاہتے ہیں۔ اور مومن اور کافر کے جھگڑوں میں الجھن نہیں چاہتے ٭

شراب خوری کا جواز

مرزائیوں کے انگریزی اخبار ”لائٹ“ میں مسٹر صمد سکندر گوا کا ذیل کا پرشن شائع ہوا ہے:۔

”میرا ایک مسلمان دوست شراب پیتا ہے۔ میں نے اسے کہا۔ کہ آپ شراب نہ پیا کریں۔ اس نے جواب دیا۔ کہ اگرچہ مذہباً ایسا کرنے کی ہمیں اجازت نہیں۔ لیکن جس شخص کو ڈاکٹر یہ مشورہ دے۔ کہ وہ اگر وقتاً فوقتاً شراب کا ایک گلاس پی لیا کرے۔ تو اس میں کوئی نقصان نہیں ہے۔ کیا ایسا کرنا ٹھیک ہے؟“

اس کے جواب میں ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں

”اگر ڈاکٹر مشورہ دے۔ تو شراب بطور دوائی استعمال کی جا سکتی ہے۔ لیکن گلاس فی الحقیقت اس کا طبی استعمال نہیں ہے۔ یہ تو محض خوراک کے طور پر ہے۔ اور اس وجہ سے ہی اس کی ممانعت ہے“ ٭

مرزائی ایڈیٹر صاحب کے بیان سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ گو شراب حرام ہے۔ لیکن اگر ڈاکٹر اس کے وقتاً فوقتاً استعمال کا مشورہ دے۔ تو حرام ہوتے ہوئے بھی وہ حلال ہو جاتی ہے۔ اور ایک گونہ جائز ہو جاتی ہے ٭

ایک ہندو کی فیاضی

ہندوؤں میں اگر کوئی نقص ہے۔ تو وہ یہ ہے کہ ان کی فیاضی ہمیشہ ایسی سمت میں جاتی ہے جس سے جاتی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ بلکہ غیروں کے کاز کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ حال ہی میں ایک ہندو نے جس کا نام مسٹر کے۔ ڈی۔ جگ ناتھ ہے۔ اور جو گوجرانوالہ کا رہنے والا ہے۔ اور مرزائی اخبار ”لائٹ“ کا باقاعدہ خریدار ہے۔ ہسپانیہ فنڈ کے لئے ایک روپیہ دان دیا ہے۔ تاکہ اس سے مرزائی ہسپانیہ میں عیسوئیت کی بجائے اسلام کا پرچار کر سکیں۔ آپ نے صرف خود ہی دان نہیں دیا۔ بلکہ اپنے دوسرے ہم خیال ہندوؤں کو بھی یہ ترغیب دی ہے۔ کہ وہ اس فنڈ کی مدد کریں ٭

مذکورہ فیاضی مسلمانوں کو ایک کھلا چیلنج ہے۔ دانی ہندو نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ ایک ہندو دان دیتے وقت اپنوں اور بیگانوں میں امتیاز روا نہیں رکھتا۔ دیکھئے کوئی مسلمان بھی اس ہندو کی تقلید کر کے آریہ سماج کے شدھی فنڈ کے لئے کوئی دان دیتا ہے یا نہیں؟

حضرت محمد کی توہین

صادق القول و صادق العمل مسلمان حضرت محمد صاحب کی تو حد سے زیادہ تعریف کرتے ہیں۔ لیکن مرزائی تعریف کرنی تو کہیں رہی۔ اپنے بڑے مرزا کو اعتراضات سے بچانے کے لئے حضرت محمد صاحب کی اتنی توہین کرتے ہیں۔ کہ کوئی عیسائی یا آریہ سماجی کیا کریگا۔ یہ مرزائیوں کا اپنا قصور نہیں ہے۔ بلکہ ان کے پیرو مرشد کی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ جس نے حضرت محمد صاحب کی توہین کرتے ہوئے یہاں تک لکھ مارا۔ کہ:۔

”چنانچہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام استغفار۔ اس بناء پر ہے۔ کہ آپ بہت ڈرتے تھے۔ کہ جو خدمت مجھے سپرد کی گئی ہے۔ یعنی تبلیغ کی خدمت اور خدا کی راہ میں جانفشانی کی خدمت۔ اس کو جیسا کہ اس کا حق ہے۔ میں ادا نہیں کر سکا“

(ضمیمہ حصہ پنجم براہین احمدیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۰)

الفاظ صاف ہیں۔ محمد صاحب نے اس خدمت کو جو آپ کے سپرد تھی۔ پورے طور پر ادا نہیں کیا۔ نہ ہی پوری تبلیغ کی خدمت کو سر انجام دیا۔ اور نہ ہی جانفشانی سے کام کیا۔ دوسرے الفاظ میں اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ حضرت محمد صاحب نے اپنے فرض منصبی کی ادائیگی میں کوتاہی روا رکھی ٭

انسان کی قربانی

وام مارگ کا برا ہو۔ اس کی بدولت اس پنیہ بھومی میں دیوی دیوتاؤں کے نام پر جہاں پشوؤں کی قربانیاں رواج پا گئیں۔ وہاں بعض اوقات انسانوں کو بھی قربان کیا جانے لگا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی تک بھارت ورش سے قربانی کی یہ لعنت دور نہیں ہوئی۔ چنانچہ کٹک سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ریاست میور بھنج میں ایک سنتھال نے اپنے ایک ہم مذہب نجومی کے ابھار پر دولت کی دیوی کو خوش کرنے کے لئے ایک شخص کو نہایت بے رحمی سے قتل کر دیا۔ وہ یہ چاہتا تھا۔ کہ اسے کسی دبے ہوئے خزانہ کا سراغ مل جائے۔ چنانچہ وہ ایک لڑکے کو ورغلا کر جنگل میں لے گیا۔ اور وہاں اس کا سر کاٹ دیا۔ اور دیوی کی بھینٹ کے لئے مٹی کے ایک برتن میں بہت سا خون جمع کر لیا ٭

یہ واقعہ ایسا ہے۔ جس پر جتنا ماتم کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔ نہ معلوم یہ قربانی دینے اور دلانے والے اتنا کیوں نہیں سوچتے۔ کہ کسی انسان کی قربانی سے کسی مفروضہ دیوی کا خوش ہونا جہالت کا عقیدہ ہے۔ اور توہم پرستی کی نشانی ہے۔ کوئی دیوی انسانی قربانی کی بھوکی نہیں ہو سکتی۔ جو ہوگی۔ وہ دیوی کہلانے کی بجائے راکھشسنی کہلائے گی ٭

جلاوطنوں پر نظر کرم

لنڈن سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ میجر گراہم پول اس کوشش میں ہیں۔ کہ وزیر ہند کے پاس اس غرض سے ایک ڈیپوٹیشن لے جائیں۔ کہ ہندوستانی جلاوطنوں یعنی مسٹری بہاری بوس۔ سردار اجیت سنگھ۔ راجہ مہندر پرتاپ اور لالہ ہردیال وغیرہ کو ہندوستان واپس جانے کی اجازت مل جائے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وزیر ہند نے ڈیپوٹیشن سے ملاقات کرنا منظور کر لیا ہے

میجر صاحب کی اس معاملہ میں دوڑ دھوپ واقعی حوصلہ افزا ہے۔ لیکن مذکورہ اصحاب کا غیر ممالک میں بود و باش اختیار کرنا اور وہ بھی سیاسی وجوہ کی بناء پر حکومت ہند کے حسن انتظام کی کھلی تردید ہے۔ جہاں جہاں یہ اصحاب رہتے ہیں۔ وہاں کے لوگ قدرتاً یہ سمجھنے کے لئے مجبور ہیں۔ کہ حکومت ہند کی پالیسی اس قدر ناقص ہے۔ کہ اس کی موجودگی میں مذکورہ اصحاب کو یہ اطمینان حاصل نہیں۔ کہ وہ عزت کے ساتھ ہندوستان میں زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ ایسی حالت میں خود حکومت کی نیک نامی اسی بات میں ہے۔ کہ وہ آپ ہی وزیر ہند پر یہ زور ڈالے۔ کہ وہ ڈیپوٹیشن کو یہ یقین دلا دیں۔ کہ ہندوستانی جلاوطنوں کو وطن میں آ بسنے کے لئے ہر ایک قسم کی سہولیت بہم پہنچائی جائے گی۔ اور آئندہ کے لئے ان کی سابقہ سرگرمیوں کے لئے ان سے کسی قسم کی باز پرس نہ کی جائے گی ٭

ہال سے جواب

مرزائی نہ صرف ملک و قوم کے لئے خطرہ ہیں بلکہ خود مسلمان ان کے نام سے اس قدر بیزار ہیں کہ وہ ان کا نام لینا پسند نہیں کرتے۔ اور اگر ایک دفعہ لے بھی دیں۔ تو دوبارہ لینے کا نام نہیں لیتے۔ سیالکوٹ میں مرزائیوں نے آریہ سماج کے خلاف اودھم مچانے کے لئے اسلامیہ ہائی سکول کا ہال لے لیا۔ لیکن وہاں وہ ہڑبونگ مچائی۔ کہ آخرکار سکریٹری صاحب کو انہیں اپنا بوریا باندھنے کے لئے کہنا پڑا۔ اور جب اس پر بھی وہ نہ سمجھے۔ تو انہوں نے سکول کا دروازہ مقفل کر کے اپنی خلاصی کرائی۔ بھائی یہ مرزائی اتنا شعور رکھتے۔ کہ دوسروں سے مانگی ہوئی جگہ میں اتنا اودھم نہ مچاتے۔ اور سکریٹری صاحب کو مجبور نہ کرتے۔ کہ وہ ان کو بیک بینی و دو گوش ہال چھوڑنے کے لئے مجبور کرتے ٭

اسلامی جگت پر ایک سرسری نظر

مرزائیوں کے بڑے مرزا صاحب جن کو نہ معلوم وہ کیا کیا خطاب دیتے تھے۔ جس حوصلہ اور ہمت کے مالک تھے۔ اس کا فوٹو مولانا ثناء اللہ صاحب نے یوں کھینچا ہے :-

" قادیانی خمیر میں یہ عادت ودیعت شدہ ہے۔ کہ کرتے کراتے کچھ نہیں۔ مگر اپنے حلقہ بگوشوں کو قابو میں رکھنا چاہتے ہیں۔ بتاریخ یکم اگست سنہ ۱۹۰۰ء بڑے میاں مرزا صاحب (متوفی) نے پیر صاحب گولڑہ اور دیگر علماء کو جن میں خاکسار بھی داخل تھا۔ تفسیر نویسی کے لئے لاہور بلایا۔ اس شرط پر کہ تفسیر عربی زبان میں لکھی جائے گی۔ اور فریقین جامہ تلاشی دے کر خالی ہاتھ کمرہ میں داخل ہوں گے۔ پیر صاحب اور ہم سب لاہور پہنچ گئے۔ مگر مرزا صاحب نہ آئے۔ اس عذر سے کہ مخالف مجھے مار دیں گے" ::

("اہلحدیث" - یکم جون ۱۹۳۶ء)

مخالف مارتے یا نہ۔ اس کا تو مقابلہ پر آنے کے بعد پتہ لگتا۔ لیکن سچ تو یہ ہے۔ کہ مخالف بڑے مرزا صاحب کو اتنا مارنا نہ چاہتے تھے۔ جتنا دنیا کو اپنی اصلیت دکھانا چاہتے تھے۔ لیکن چونکہ مرزا صاحب کو اچھی طرح معلوم تھا۔ کہ وہ کتنے پانی میں ہیں۔ اس لئے انہوں نے اس طرف آنے کا نام نہ لیا۔ اور ڈر سے گھر میں بیٹھے رہے۔ اور مقابلہ کی آفت سے بچنے کے لئے موت کا مظاہرہ کرتے رہے ::

اگر کوئی بھائی یہ جاننا چاہے۔ کہ مسلم علماء کی کیا حالت ہے۔ تو وہ ذیل کی سطور پر نظر دوڑا کر خود ہی نتیجہ نکال لے :-

" یہ امر پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ آج ہندوستان میں مسلمانوں کے متعدد فرقے مختلف الخیالات والاعتقادات موجود ہیں۔ بعض مسائل میں بھی اختلاف ہے۔ تفریق فیما بین کے متعلق صرف اس قدر ذکر کر دینا کافی ہے۔ کہ شہر دہلی میں دو فرقے جمعیتہ العلماء کے ہیں۔ اول قدیم جمعیتہ العلماء۔ دوئم جمعیتہ المعروف بہ نوکری سرکی والی۔ دونوں میں منافقت غایت درجہ ہے۔ حتے کہ ایک دوسرے کو ناملائم الفاظ سے بھی خطاب کیا جاتا ہے۔ اور تقریباً عداوت کے درجہ تک پہنچی ہوئی ہے۔ جو کہ سخت افسوسناک ہے۔ خصوصاً اس لئے کہ فریقین علماء ہیں " ::

("اہلحدیث" یکم جون ۱۹۳۶ء)

چودھویں صدی ہجری کے علماء کا کیا قصور۔ وہ تو محض بے بس اور معذور ہیں۔ اختلاف کی داغ بیل تو اسی وقت ہی بکھر چکی تھی۔ جب کہ حضرت محمد صاحب کے رحلت فرمانے پر خلافت کی بنیاد ڈال کر غیر مستحقوں کو مستحقوں کے سر پر رکھا گیا تھا۔ سزاوار خلافت صرف حضرت علی شیر خدا تھے۔ لیکن برا ہو ابوسفیانی جانوں کا ان کی گدی پر صحابہ ثلاثہ کو بلا وجہ بیٹھنے کا موقعہ مل گیا۔ اور یزید جیسے گرے ہوئے انسان کو امام حسین کو جام شہادت پلانے کی چال میسر آ گئی ::

مرزائیوں کے دل میں مسلم علماء کے خلاف جو بغض ہے۔ اس کا اظہار کرنے سے وہ کبھی نہیں چوکتے چنانچہ سیالکوٹ کے فاضل اجل مولوی محمد ابراہیم کو بدنام کرنے کے لئے قادیانی گزٹ لکھتا ہے۔ کہ :-

" ہمارے مبلغین کے سیالکوٹ پہنچنے سے قبل مولوی محمد ابراہیم صاحب میر نے ایک لیکچر دیا۔ جس میں لوگوں سے یہ وعدہ لیا کہ وہ احمدیوں کے جلسہ میں شریک نہ ہونگے۔ دوسرے دن مولویصاحب نے ہمارے خلاف تقریر کی۔ انکی غرض یہ تھی۔ کہ ہمارا جلسہ کامیاب نہ ہو سکے " ("الفضل" - ۵ر جون)

نہ صرف مولوی محمد ابراہیم جی کی نسبت یہ گستاخانہ حملہ کیا گیا ہے۔ بلکہ فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ کو بھی بے لغظ سنانیکی جسارت کیگئی ہے۔ اور وہ بھی ذیل کے الفاظ میں :-

" مولویصاحب کی موجودہ نامراد زندگی جو انہیں مباہلہ سے فرار کرنیکی وجہ سے ملی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعلان کے مطابق مسیلمہ کی سی زندگی ہے " ("الفضل" - ۵ر جون)

یہ تو ہوا غیر مرزائی مسلم علماء سے مرزائیوں کا سلوک اب سوال ہوتا ہے۔ کہ لاہوری مرزائیوں کے متعلق قادیانی مرزائیوں کا کیا خیال ہے۔ اس کے متعلق "الفضل" کا فتویٰ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

" احمدی غیر مبائعین کو غیر احمدیوں کی مانند نفرت نہیں کرتے۔ بعض باتوں میں غیر احمدیوں کو غیر مبائعین سے ادنے خیال کرتے ہیں۔ اور بعض میں اچھا سمجھتے ہیں " ::

پاکھنڈی سادھوؤں کی شرمناک سرگرمیاں

جس طرح مسلمانوں کی بدنامی کا موجب ان کے بعض نفس پرست پیر ثابت ہو رہے ہیں۔ اسی طرح ہندو سماج کی شہرت کو خاک میں ملانیوالے وہ سادھو ہیں۔ جو کہ سنیاس دھرم کا پالن کرنے کی بجائے ایک خلاف قانون اور ناجائز گرہست دھرم کا پالن کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں ::

سوال ہوگا۔ کہ خلافِ قانون اور ناجائز گرہست دھرم کا کیا مطلب ہے؟ اس کا جواب ہم اپنی طرف سے دینا نہیں چاہتے۔ بلکہ ایک معزز سناتن دھرمی بھائی پنڈت کرم نرائن جی شاستری بی۔ اے۔ لائل پور کی زبان سے دینا چاہتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ :-

" افسوس کی بات تو یہ ہے کہ آج کل بہت سے گرہستی اور سادھو اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کی خاطر یا دولت پانے کی غرض سے استریوں کو گورو منتر دینے کا شاستر ورودھ طریقہ جاری کر دیتے ہیں " ::

("جاگرت" - لائل پور)

اس موقعہ پر قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ کون سی ایسی استریاں ہیں۔ جو کہ ایسے پاکھنڈی سادھوؤں کی خاطر اپنے دھرم سے پتت ہونا منظور کرتی ہیں۔ اس کا جواب پنڈت جی یوں دیتے ہیں :-

" آج کل کی ودھوائیں جن میں زیادہ تر اچھے اچھے لباس اور زیورات پہنتی ہیں۔ اچھا کھاتی پیتی ہیں۔ جلسے شادیوں وغیرہ میں بھی برابر شریک ہوتی ہیں۔ گانا بجانا تک بھی کرتی ہیں۔ وہ کام و اشنا پر کیسے ضبط پا سکتی ہیں۔ جب چھپ کر اگر وہ وبھچار کرتی تھیں۔ تو بدنامی ہوتی تھی۔ اس لئے ان کے لئے بھی لوگوں کی انگشت نمائی سے بچنے کا ایک آسان طریقہ مل گیا۔ اور وہ ورکت بھی جو کہ بنگلوں میں رہنے والے، نواری پلنگوں پر مخمل کے گدیلوں پر بیٹھنے والے اور حلوہ پوری کھانے والے تھے۔ اپنی اندریوں پر کب قابو پا سکتے تھے؟ ان کے لئے بھی اپنی بشو واسناؤں کو پورن کرنے کے لئے آسان طریقہ مل گیا۔ کہ وہ چیلیاں بنا کر نوجوان ودھواؤں کو کھلے طور پر اپنے پاس بٹھلا سکیں۔ اور ان کی صحبت میں بیٹھے رہیں ::

اس پر ہر ایک شخص یہ پوچھنے کا حق رکھتا ہے۔ کہ وہ کون سا طریق ہے جس کی ترغیب میں آ کر یہ ودھوائیں ان لوگوں کے پاس دوڑتی آتی ہیں۔ اس کا جواب پنڈت جی یہ دیتے ہیں :-

" ان کو آسان طریقہ یہ مل گیا۔ کہ استریوں کو دکھشا دے کر ان کو چیلیاں بنائیں۔ تاکہ ہر وقت ان کے پاس رہنے سے لوگوں کی انگشت نمائی سے وہ بچ سکیں۔ پہلے پہل جن استریوں نے گورو منتر لئے۔ وہ زیادہ تر ودھوائیں تھیں " ::

دوستو! حیران نہ ہو جئے! ایسے سادھو عام لوگ ہی نہیں ہوتے۔ بلکہ بعض نام دھاری یوگی بھی ایسا آڈمبر رچ لیتے ہیں۔ چنانچہ پنڈت جی فرماتے ہیں۔ کہ :-

" ہٹ یوگ کا راستہ خطروں سے بھرپور ہے۔ یہاں تک کہ کئی لوگ جان بھی کھو بیٹھے ہیں۔ اور ما سوائے اس کے اس میں گراوٹ کا زیادہ اندیشہ ہے۔ اور کتنی لوگ یوگ مارگ سے گر کر پورن وبھچاری بن گئے۔ اور بن رہے ہیں۔ ان ہی اصحاب نے استریوں کو گورو منتر دینے کا طریقہ جاری کیا ہوا ہے۔ ہٹ یوگی بجرولی مدرا کیا کرتے ہیں۔ اور اس بات کا امتحان کرنے کے لئے کہ سنکرا ن کے شریر میں قائم رہ سکتا ہے یا نہیں۔ وہ استری کا سماگم بھی کیا کرتے تھے " ::

دوستو! حیران نہ ہو جئے۔ ودھوا استریاں اتنی قصور وار نہیں۔ جتنے یہ گورو منتر دینے والے پاکھنڈی سادھو۔ چنانچہ پنڈت جی خود ہی فرماتے ہیں کہ :-

" گورو منتر لینے والی تمام استریاں ہی خراب ہوں۔ یہ کہنا درست نہیں۔ کیونکہ بہت سی بیچاری بھولی بھالی شردھالو استریاں ہی گورو منتر لے بیٹھتی ہیں۔ مگر گورو منتر لینا تو ان کے لئے پاپ ہے۔ استری کی سدگتی اور اس کا ادھار صرف پتی کی سیوا سے ہی ہو سکتا ہے "

("جاگرت" یکم جون ۱۹۳۶ء)

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی سنگدلانہ سرد مہری

(مہاشہ "ناطق" جلالپوری کے قلم سے)

ہمارے مرزائی دوست کہتے ہیں کہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی عیسائیوں کے لئے جہاں مسیح موعود تھے۔ وہاں مسلمانوں کے لئے مہدی آخر الزمان تھے۔ اور ہندوؤں کے لئے نکلنگی اوتار بن کر آئے تھے۔

چنانچہ ۴ مارچ کو جبکہ مرزائیوں نے یوم تبلیغ منایا اس مطلب کا ایک پمفلٹ غیر مسلموں میں تقسیم کر کے ان کو یہ بشارت سنائی گئی۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی ان کے سب دکھوں کا علاج بن کر آئے۔ اور جس اوتار کی خبر صدیوں پہلے مختلف رشیوں، منیوں اور اوتاروں نے دی تھی۔ جس کے آنے کا اعلان شری کرشن جی نے گیتا میں بھی کیا تھا۔ وہی اوتار خدائی طاقتوں کے ساتھ اور چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ آیا۔

("ریویو آف ریلیجنز"۔ مارچ ۱۹۳۴ء)

قادیانیوں کے مذکورہ دعویٰ کو سن کر ہمیں بیساختہ ہنسی آ گئی۔ اور خود بخود یہ خیال ہمارے دماغ کے سامنے آ گیا۔ کہ کیا واقعی آنجہانی مرزا صاحب اس قابل تھے۔ کہ ہم ان کو غیر مرزائی ہوتے ہوئے غیر مسلموں کے لئے رحمت سمجھیں۔ یہ خیال آتے ہی ہم نے سوچا کہ پہلے ہمیں یہ دیکھنا چاہئے۔ کہ مرزا صاحب اپنے خویش و اقارب کے حق میں بھی رحمت ثابت ہوئے یا نہ۔ اس پر ہم نے مرزائی لٹریچر کی ورق گردانی شروع کر دی۔ اور ہم ذیل کے واقعات کو ان کی برہنہ صورت میں دیکھنے کے لئے مجبور ہوئے۔

جدی بھائیوں سے سلوک

دوسروں کے لئے رحمت ثابت ہوتا تو کہیں رہا۔ آنجہانی مرزا صاحب اپنے جدی بھائیوں کے لئے جو کچھ تھے۔ اس کا حال آپ کے ایک اشتہار سے کھلتا ہے۔ جس میں آپ نے اپنے خاندانی لوگوں اور حقیقی بھائی بندوں کے لئے اعلان کیا کہ بہت جدی بھائیوں کی جڑ کٹ جائے گی۔ اور وہ لاولد رہ کر ختم ہو جائیں گے۔ اور خدا ان پر بلا نازل کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ ان کے گھر بیوائوں سے بھر جائیں گے۔ اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا۔

(قادیانی مسیح کی جیتی جاگتی)

باپ اور بڑے بھائی کا ذکر خیر

مرزا صاحب ابتدا میں بڑے بھائی مرزا غلام قادر کے ٹکڑوں پر پلتے رہے۔ اور اپنے والد مرزا غلام مرتضےٰ کے بار بار کے تقاضوں سے تنگ آ کر سیالکوٹ میں ملازمت کے لئے گئے تھے۔ جب وہ مر رہا تھا بد چل بستے تو ان کی موت پر آنجہانی مرزا صاحب نے جس طرح اطمینان کی سانس لی۔ اس کا ذکر خیر اخبار "الفضل" میں اس طرح کیا گیا ہے۔

" اس طرح آپ فرماتے۔ میرے والد اور میرے بڑے بھائی یہ بھی اللہ تعالےٰ نے

رحم کیا۔ کہ وہ کہ میرے دعوے سے پہلے فوت ہو گئے۔ ان میں سے میں ایک کا بیٹا اور دوسرے کا چھوٹا بھائی تھا۔ اور شائد اس حجاب کی وجہ سے ہی مجھے قبول نہ کر سکتے"۔

("الفضل" - ۲۲ نومبر ۱۹۳۲ء)

پہلی بیگم صاحبہ سے سرد مہری

جب مرزا صاحب کا بڑھاپے میں محمدی بیگم سے نکاح نہ ہو سکا۔ تو آپ نے غصہ میں آ کر اپنی پہلی وفادار بیگم صاحبہ سے جس کے بطن سے آپ کے دو صاحبزادے مسمیان مرزا سلطان احمد بیگ اور مرزا افضل احمد بیگ پیدا ہوئے تھے۔ قطع تعلق کر لیا۔

(دیکھو اشتہار نصرت دین و قطع تعلق از اقارب مخالف دین)

صاحبزادوں سے سنگدلانہ بے اعتنائی

پہلی بیگم صاحبہ سے قطع تعلق کرنے کے بعد آپ نے اپنے صاحبزادہ افضل احمد بیگ کو اپنی دھمکی کے بموجب نہ صرف عاق بلکہ محروم الارث کر دیا۔ اور اپنے بڑے بیٹے مرزا سلطان احمد بیگ کو بھی جو بعد ازاں مارشل لاء کے ایام میں گوجرانوالہ کے ڈپٹی کمشنر بنے۔ پرے پھینک دیا۔

مرزا سلطان احمد سے کدورت

۱۸۸۴ء کی پہلی سہ ماہی کا واقعہ ہے۔ کہ مرزا سلطان احمد صاحب نے تحصیلداری کا امتحان دیا۔ اور اپنے والد کو خط لکھا۔ کہ آپ جب دوسروں کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ تو میری کامیابی کے لئے بھی دعا کر کے حق پدری ادا کیجئے۔ لیکن "رحم دل" مرزا صاحب نے اپنے بیٹے کے خط سے یہ سلوک روا رکھا۔ کہ اس خط کو پڑھتے ہوئے نفرت اور کراہت سے چاک کر دیا۔

("الحکم" - قادیان - ۷ مارچ ۱۹۳۴ء)

موجودہ خلیفہ سے کج ادائی

احمدی بیان کرتے ہیں۔ کہ جب قادیانی خلافت کے موجودہ گدی نشین نے جو کہ آنجہانی مرزا صاحب کے نازپروردہ سپوت ہیں۔ انٹرنس کا امتحان دیا۔ تو امتحان کا نتیجہ نکلنے سے پہلے آپ اپنی کمزوری کا خیال کر کے سخت تشویش کی وجہ سے دبلے ہو گئے۔ تو آپ کے کسی بہت پیار کرنے والے نے آپ کے والد ماجد سے درخواست کی کہ آپ اپنے بچہ کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔ تو آپ نے سخت کج ادائی سے فرمایا۔

" ہمیں تو ایسی باتوں کی طرف توجہ کرنے سے کراہیت پیدا ہوتی ہے۔ ہم ایسی باتوں کے لئے دعا نہیں کرتے "۔

("الحکم" - ۷ مارچ ۱۹۳۴ء)

مبارک احمد کی موت پر خوشی

آنجہانی مرزا صاحب کے چہیتے صاحبزادے مرزا مبارک احمد جب فوت ہو گئے۔ تو رحمدل والد نے اس وقت جن جذبات کا اظہار کیا۔ اس کا ذکر موجودہ خلیفہ صاحب ذیل کے الفاظ میں کرتے ہیں:-

"جب ہمارا بھائی مبارک احمد فوت ہوا۔ تو اس کو دفن کرتے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ دیکھو کتنی خوشی کی بات ہے۔ کتنا بڑا نشان پورا ہوا ہے"

("الفضل" - ۸ فروری ۱۹۳۴ء)

عفیفہ بہو کی بد اندیشی

جب آنجہانی مرزا صاحب اپنی "آسمانی منکوحہ" محمدی بیگم کے زمینی نکاح کے ناکام خواب دیکھ رہے تھے۔ تو آپ نے اپنی سمدھن یعنی اپنے لڑکے فضل احمد کی ساس کو جو محمدی بیگم کی پھوپھی ہوتی تھیں۔ جو خط ۴ مئی ۱۸۹۱ء کو لدھیانہ اقبال گنج سے لکھا۔ اس میں ذیل کی سطور بڑی اہم ہیں:-

"آج میں نے مولوی نورالدین اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے۔ اور اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ۔ تو فضل احمد عزت بی بی کے لئے طلاق نامہ لکھ کر بھیج دے۔ اور اگر فضل احمد طلاق نامہ لکھنے میں عذر کرے۔ تو اس کو عاق کیا جائے"۔

بہو کا دردناک مراسلہ

بے چاری عزت بی بی جب اپنے بوڑھے خسر کے خفیہ جوڑ توڑ اور دھمکیوں سے تنگ آ گئی۔ تو اس نے اپنی والدہ کو حسب ذیل خط لکھا:-

"اس وقت میری بربادی اور تباہی کی طرف خیال کرو۔ مرزا صاحب کسی طرح مجھ سے فرق نہیں کرتے۔ اگر تم اپنے بڑے بھائی کو میری باتوں کو سمجھاؤ۔ تو سمجھا سکتے ہو۔ اگر نہیں تو پھر طلاق ہو گی۔ اور ہزار طرح کی رسوائی ہو گی۔ اگر منظور نہیں۔ تو خیر جلدی مجھے اس جگہ سے لے جاؤ۔ پھر میرا اس جگہ ٹھہرنا مناسب نہیں"۔

اپنی بہو کے اس دردناک مراسلہ میں ہمارے رحمدل قادیانی مسیح نے ذیل کی سطور کا اضافہ یا ایزادی کی:-

"جیسا کہ عزت بی بی نے تاکید سے کہا ہے۔ اگر نکاح رک نہیں سکتا۔ تو پھر بلا توقف عزت بی بی کے لئے کوئی قادیان میں آدمی بھیج دو۔ تاکہ اس کو لے جائے"۔

(منقول از حکم فضل رحمانی صفحہ ۱۲۳ سے ۱۲۸ تک)

دوستو! مذکورہ ٹھوس واقعات ہم نے اس خیال سے لکھ دئے ہیں۔ کہ ہمارے مرزائی دوستوں نے قادیان کے جس نئے "الہٰی اوتار کے متن کی ۴ مارچ کو غیر مسلموں میں تبلیغ کی ہے۔ اس کے اوصاف حمیدہ سے دنیا اچھی طرح آگاہ ہو سکے۔ اور خود ہی یہ اندازہ لگا سکے۔ کہ جو شخص اپنے خویش و اقارب کا خیر خواہ نہیں۔ وہ کیسے دوسروں کا بہی خواہ ہو سکتا ہے۔ جو اپنے بھائی بندوں کی بربادی کی خوشخبریاں سناتا رہتا ہے۔ اور اپنے نزدیکی تعلقداروں سے سنگدلانہ سرد مہری کا عملی اظہار کرتا ہے۔ وہ دوسرے لوگوں کے لئے کیسے ایک مبارک وجود ثابت ہو سکتا ہے؟

ریویو

"ستیہ پرکاش پنجر شدھ بودھ"

یہ پستک بھاسکر پریس ڈیرہ دون میں چھپی ہے اس کے سمپادک پنڈت ترکا لنکار شاستری ہیں (?) ضخامت ۲۵۵ صفحے قیمت ایک روپیہ۔ چھاتروں سے آٹھ آنے۔

پستک اچھے ٹائپ اور بڑھیا کاغذ پر چھپی ہے۔ اس میں سوامی شدھ بودھ تیرتھ کا سنکشپت جیون چرتر اور ان کے شنکاؤں (?) و کھنڈنوں کے سنسمرن ہیں۔ پستک کے سمپادک شری پنڈت ترلوچن شاستری کسی بھی کھنڈن سے ایک اچھے لیکھک ہیں سب کھنڈنوں میں اچھی پریاپت پرشنسا ہے۔ اس پستک کا سمپادن کر کے پنڈت جی نے سوامی جی کی سمرتی کو چرستھائی بنا دیا ہے۔ اس میں کوئی سندیہ ہی نہیں ہے۔ سوامی شدھ بودھ تیرتھ لوکیشن سے دور رہنے والے اور ٹھوس کام کرنے والے آریہ سماج کے ایک مہا رتھی تھے۔ سوامی جی نے شنکاؤں کے کھنڈن میں ادھک ترکار یہ لیا تھا۔ انکے پڑھانے ہوئے سیکڑوں شششیہ دیش اور سماج کا اپکار کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اس پستک میں سوامی جی کے شششیوں کے سنسمرن اور شردھانجلیاں بھی ہیں ۔۔۔۔ اور وکتیا دیکھنے کو ملیں گے ۔۔۔۔ کے شلوک بھی ہیں۔ اور شردھانجلی ۔۔۔۔ اور ہندی دونوں میں ہیں۔ اس پرکار اس پستک کو ۔۔۔۔

شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی رپورٹ بابت سمت ۱۹۹۰

شوک پرستاؤ

مندرجہ ذیل آریہ سماجک سجنوں کا دیہانت :-

۱ لالہ گنگا رام جی سیالکوٹ -
۲ لالہ موتی رام جی (کرپا رام برادرز) لاہور
۳ سیٹھ ہری رام جی دہلی ؛

۲۹ دان ورش سماپت ہوا ہے -

سمبندھت آریہ سماجیں	۱۴۰
سوکرت پرتی ندھی	۲۳۴

پانچ پرتی ندھیوں (موہن لال مٹھو - گنگا رام سیالکوٹ - آتما رام - رلیش راج اور ہری رام سیٹھ) کا دیہانت ہو گیا ؛

تین پرتی ندھیوں (مہر چند - گنگا رام اور نانک چند دہلی) کو بہشکرت کیا گیا - شیش ۲۲۶ رہ گئے -

انترنگ سبھا کے ۱۱ ادھیویشن ہوئے -

آمدنی وید پرچار فنڈ

ندھیاں	سمت ۱۹۸۸	سمت ۱۹۸۹	سمت ۱۹۹۰
وید پرچار اردھ شتابدی سمتی ندھی	-	-	۲۰۰/-
وید پرچار دان	۲۴۵۱۵/-	۲۴۰۲۴/	۲۵۵۱۸/
رشانش	۲۸۳۹/-	۲۳۶۵/	۲۳۱۱/
چارآنہ	۱۳۵۳/	۱۵۴۸/	۱۱۶۰/
گھاٹا جو ستھر کوش کو دے دیا	۶۶۱۲/-	۴۹۶۴/	۲۵۶۶/

وید پرچار سے سہائتا

اوشدھ وترن	۲۸-۰-۰ روپے
مفت ٹریکٹ	۳۶-۸-۰ "
سماجوں کو	۵۲۱-۸-۰ "
مانپشٹ کپنی کو	۲۴-۰-۰ "
شکھشا سمتی	۱۰۰-۰-۰ "
"آریہ" گھاٹا	۱۰۱۵-۰-۰ "
پستکالیہ	۲۱۲۹-۰-۰ "
ودیارتھی آشرم	۶۰۷-۰-۰ "
میزان	۴۴۶۱-۰-۰ "

اپدیشک و بھجنیک

مہر پرین سجنوں نے سہائتا کی ۳۴

سبھا کے اپدیشک	۴۱
" " بھجنیک	۲۴

	سمت ۱۹۸۸	سمت ۱۹۸۹	سمت ۱۹۹۰
اپدیشک گنتی	۱۸۶	۲۰۰	۱۹۵
نئی سماجیں	۳۴	۳۹	۲۳
منڈل	۲۰	۲۲	۳۰

اپدیشکوں دوارہ ایک ہزار سے ادھک سنسکار کرائے گئے - ۵۸ وکتیوں کی شدھی کی گئی - ۳ منڈل بنے ہوئے ہیں - جن میں اپدیشک

کام کرتے ہیں - ان وکتیوں نے ان استھانوں پر اوشدھی وترن کا کاریہ کیا :-

پنڈت دیوان چند جی	جموں پرانت
" رام چند " آریہ	علاقہ ماجھا
" رام چند جی	ضلع روہتک
" کھیم چند جی	" "
" سمیر سنگھ "	" "

ضلع روہتک میں باڑھ کے کارن ملیریا کے کارن سے لوگ بہت دکھی تھے - وہاں ۴۰ گراموں میں ۳۰۰۰ روگیوں کو اوشدھی دی گئی (پرنتک اپدیشک کے کاریہ کا پرتانت و سترت ابھیفت ہے) ؛

پنڈت شانتی پرکاش جی نے	۲۰
سوامی ستیانند " "	۴
مہاشہ چرنجی لال پریم " "	۳
پنڈت ستیہ دیو " "	۱

شاستر ارتھ کئے - جن کا پربھاو اتی اُتم رہا - سوریہ گرہن کے میلہ پر انبالہ منڈل نے ڈاکٹر لال چند جی آدی اُتساہی کاریہ کرتوں کی سہائتا سے خوب پرچار کیا - وہاں ٹریکٹ بھی ورتن کئے گئے ؛

لگ بھگ ۵۰ نئے استھانوں پر پرچار کرایا گیا

آریہ سماج وچھو والی لاہور کے وارشک اُتسو کے اُتسو پر $\frac{11}{33}$ ۲۵ کو گرام پرچارتھ آریہ سجنوں کی سمتی ادسمتا کو دور کرنے کے سمبندھ میں وچار کرنے کے لئے ایک کانگرس بنائی گئی - جس کے پردھان رائے بہادر بدری داس جی تھے -

۳۵ پرتی ندھی بھن بھن استھانوں کے سملت ہوئے - اور اُتم وشیہ پر وچار کیا گیا ؛

گت ورش پرچار کی پرنالی میں پریورتن کا پرستاؤ پاس کیا گیا تھا - اس پر سماجوں نے دھیان نہیں دیا - بڑی سماجیں دھیان دیں تو اُتسوؤں کی سنکھیا ادھک بڑھے - اور پرچار ادھک ہو ؛

دیوناگری پرچار

پنجاب یونیورسٹی سے بتر دیہار کیا گیا - کہ پنجابی میں ورنیکلر بھاشاؤں کی لی جانیوالی پریکشائیں دیوناگری لپی میں کی جایا کریں - یونیورسٹی نے اس پرستاؤ کو سویکار کر لیا ہے - اب ان پریکشاؤں کے لئے کورس نرمت کرنے کا پرشن وچار آدھین ہے ؛

ہندی لپی میں اس پرچار کا سہائتہ تیار کرانے کی آوشیکتا ہے - جو یونیورسٹی سے ان پریکشاؤں کے لئے سویکار کرایا جا سکے ؛

سبھا کی اردھ شتابدی

گت ورش اس سمبندھ میں ایک اُپ سبھا بنائی گئی تھی - اس اُپ سبھا کی کئی بیٹھکیں ہوئیں - وہ رپورٹیں سمے سمے پر انترنگ سبھا میں پیش ہو کر انگت ہوتی رہیں ؛

اردھ شتابدی سمت ۱۹۹۲ (۱۹۳۵ء) میں منائی جانی ہے - اُپ سبھا نے جو پروگرام وچار کیا ہے - وہ پورن ہونے پر پرکاشت کیا جائے گا ؛

انوسندھان وبھاگ

کاریہ کرتا :- ۱ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار ۲ ماہ
۲ پنڈت پریہ برت جی وید واچسپتی
۳ " وشو ناتھ جی ایم - اے - ایم - او - ایل شاستری ۵ ماہ

کاریہ

۱ شت پتھ براہمن کا بھاشیہ لکھا جا رہا ہے - دو ادھیائے سماپت ہو چکے ہیں "آریہ" میں ($\frac{20 \times 30}{8}$) سائز کے ۱۰۸ پرشٹوں پر چھپ چکا ہے ؛

۲ یجروید نمتقار گویدک ہی دھرم اور سائنس آدی کے وجابنیوں سے یوگک شبدوں کا سنگرہ کیا گیا ؛

۳ وید ارتھ کوش اسی وبھاگ کے نریکشن میں چھپ رہا ہے +

آمدنی ۲۵۳/ روپیہ + خرچ ۶-۸-۲۳ روپیہ

"آریہ" ساماجک پتر

گراہک سنکھیا ورش کے آرمبھ میں ۵۲۵ تھی - ورش کے آخیر پر ۴۰۲ رہ گئی +

ادھشٹاتا - پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار -
سمپادک - " پریہ برت جی وید واچسپتی

فتوے اتر سی کے او سر پر وشیش انک نکالا گیا - شت پتھ براہمن کا بھاشیہ اس میں چھپتا رہا ؛

آمدنی	خرچ	گھاٹا
۱۴۵۶/ /	۲۴۶۵/ /	۱۰۱۴/ /

"آریہ مسافر"

ادھشٹاتا - پنڈت ٹھاکر دت جی شرما
سمپادک - مہاشہ چرنجی لال جی پریم

اپریل سے دسمبر ۱۹۳۳ء تک ماسک نکلتا رہا - جنوری سے مارچ ۱۹۳۴ء تک سپتاہک نکلتا رہا - گراہک سنکھیا ورش کے آرمبھ میں ۵۸۱ تھی - دسمبر ۱۹۳۳ء تک ۷۷۶ رہ گئی - جنوری سپتاہک ہو جانے پر ۷۲۵ رہ گئی - لیکھرام ورش پر ایک وشیش انک نکالا گیا - جو ۱۵۰۰ کی سنکھیا میں چھپا - دعا نجی فنڈ میں /۵۶ روپے پراپت ہوئے - جن سے ۳۸ وکتیوں نے لابھ اٹھایا -

کل آمدنی	خرچ	گھاٹا
۲۰۹۰/ /	۲۴۸۸/	۳۹۷/ /

لیکھرام سمارک

اپدیشک :- پنڈت ستیہ دیو جی کچھ دن جموں پرانت میں رہے - اور مہاشہ چرنجی لال جی پریم ½ بھاگ

آمدنی		خرچ	
دان	۱۳۹/ / روپے	پرچار	۹۰۹۱/ / روپے
سود	۱۲۶۲/ / "	ودھوا لیکھرام کی سہائتا	۱۲۰/ "
ٹریکٹ	۳۱/ / "	آریہ مسافر گھاٹا	۳۹۷/ /
میزان	۱۴۳۳/ /	ٹریکٹ پرکاشن	۲۹/ /
		شیش	۱۴۵۶/ /

اس ندھی کا شیش - - ۳۲۴۵۲ روپے ہے +

لگھو ٹریکٹ پرکاشن

سمت ۱۹۸۹ کے شیش	۱۴۲۰
سمت ۱۹۹۰ میں چھپے	۲۰۰۰
کل	۳۴۲۰
بیچے گئے	۵۲۰
مفت بانٹے گئے	۲۴۰۰
کل	۲۹۲۰
شیش	۵۰۰
قیمت	۰-۸-۱۲ روپے

آمدنی	خرچ
۳۱/۴/۹	۲۹/۱۲/۶

چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں سے پرچار میں بڑی سہائتا ملتی ہے - پرنتو سماجوں کی مانگ نہ ہونے سے اس ورش بہت کم چھپوائے گئے ہیں -

دام ہندی ایک روپیہ سینکڑہ ۵ - اردو ۱۲ سینکڑہ ؛

ودیارتھی آشرم

ادھشٹاتا - پروفیسر شو دیال جی -
ادھیکش - پنڈت بنارسی لال جی -

کل کمرے ۶۱ ہیں - جو ودیارتھیوں سے بھرے ہے - سمست آریہ تیوہار منائے گئے - سوامی ستیانند جی تتھا پنڈت بدھ دیو جی کے اپدیش ہوتے رہے - اس ورش پانی کا نیا موٹر پمپ لگوایا گیا ؛

آمدنی	خرچ	گھاٹا
۵۲۳۸/-/۹	۵۵۲۹/۸/۹	۲۹۱/۸/-

آریہ یووک سنگھ

پردھان - پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار -
منتری - " بنواری لال جی -
کوشادھیکش - " گیان چند جی -

گت ورشوں کی بھانتی ٹورنیمنٹ ہوا - بسنت کے دن پری توشک بانٹے گئے - اور سنگھ کا وارشک اتسو منایا گیا۔

پستکالیہ

سنخیائی سدسیہ	۴۰
سادھارن "	۳۱

پستکادھیکش - پنڈت پریہ ورت جی -
پستک سنکھیا ورش کے آرمبھ میں ۴۶۷۵ تھی -
دان میں پراپت ہوئیں ۷۸
۳/۱۲/۳۳۲ روپیہ کے مولیہ سے خریدی گئیں ۶۰
ورش کے انت پر سنکھیا ۴۸۱۳ ہو گئی
پستکالیہ کی سب پستکوں کا مولیہ ۹/۱۱/۲۵۵۴ روپے ہے

پستکالیہ پرتی دن ۱۲ بجے دوپہر سے شام کے ۶ بجے تک کھلتا ہے

۴۸۷ پستکیں اور لوگوں ارتھ دی گئیں

واچنالیہ - واچنالیہ سے دو گھنٹے ادھک (پراتہ سمے) کھلتا ہے - ۲۹۲۳ ویکتی سبھا پتر دیکھنے آئے - واچنالیہ میں :-

دینک	۷
سپتاہک	۱۵
ماسک	۱۴
ترماسک	۴
کل پتر آتے ہیں	۴۰

آمدنی	خرچ
۳۲۱/- روپیہ	۲۴۵۹/۱۴/۶ روپے

موگہ کالج

ادھشٹھاتا - پروفیسر شو دیال جی ایم - اے -
آچاریہ - شری راجندر کرشن کمار جی ایم - اے -
ودیارتھی ۳۱۰ ہیں -
شکشک :- ۷ ایم - اے + ۶ بی - اے - بی - ٹی + ۱ بی - اے - ایس - اے - وی -
کل ۱۴ ہیں :-

آمدنی	خرچ	گھاٹا
۱۸۶۷۸/-	۲۱۴۷۴/	۲۷۹۶/-

شاردک تلنا دھارک شکشا کا پربندھ اتنے کم خرچ میں ودیارتھی یونیورسٹی کی شکشا پراپت کر سکتے ہیں - پرنام بہت اچھا رہا ہے۔

گوروکل ہیڈ سوہنی

ادھشٹھاتا - پنڈت وشمبھر ناتھ جی
ودیارتھی ۳۰
شاستری - وشارد تتھا پراگیہ پرکھشاؤں کے

ودیارتھی ہیں - ۱۹ ابنہ پرائمری منتر بینیوں کے

آمدنی	خرچ
۱۹۶۷/۱۰/۹	۲۹۳۲/۱۰/۹

منٹگمری سکول

آریہ سماج منٹگمری میں جھگڑا ہونے سے عدالت میں ہوئے راضی نامہ اور فیصلہ کے انوسار سکول اور تت سمبندھی سمست جائداد سبھا کے چارج میں آ گئے ہیں - سبھا کی اور سے دس ہزار Advance کیا گیا ہے - سکول کے مینیجر لالہ رادھا کرشن جی ایڈووکیٹ او ہیڈ ماسٹر لالہ لال چند جی ہیں - سبھا کی اور سے پنڈت وشمبھر ناتھ جی انچارج ہیں :-

شکشا سمتی

سمتی کے ساتھ کنیا پاٹھشالائیں - بالک پاٹھشالائیں - ہائی سکول تتھا کالج آدی سمست ۱۰۰ سنستھائیں سمبدھ ہیں -

نرکشنگ لئے ۶۲ پاٹھشالاؤں کا نرکشن کیا - اور پاٹھشالاؤں کو شکشا ویبھاگ سے سہائتا دلانے آدی سمبندھی کارروائی کی :-

جن ۶۲ سنستھاؤں کا نرکشن نرکشک نے کیا ہے - ان میں ۱۱۹۳۲ بالک اور بالکائیں شکشا پا رہی ہیں - ان پر ۲۲۱۲۳/ روپیہ وارشک خرچ ہوتا ہے - ان میں سے ۲۷ سنستھاؤں کے اپنے مکان ہیں جن کی لاگت لگ بھگ ۸۵۵۰۰/- روپیہ ہے - سمتی کے پردھان رائے بہادر مکھن لال جی - اور منتری لالہ مول راج جی ہیں :-

وصیتیں

۱ لالہ دیوان چند جی کی وصیت کے انوسار دیوان چند ٹرسٹ دہلی سے ویدکوش کے لئے ایک لاکھ روپیہ تتھا ستھاپنا ویہ کے لئے بیس ہزار روپیہ اُلیکھ ملا ہے - دھن ابھی پراپت نہیں ہوا +

یہ دھن لالہ دیوان چند جی کی جنم بھومی گرام سید پور (جہلم) میں ایک جنج گھر - کنیا پاٹھشالہ تتھا دھرم ارتھ اوشدھالیہ جاری کرنے نمت ہے - یہ دھن پراپت ہونے پر کارروائی کی جائے گی :-

۲ پروفیسر شو دیال جی کے بھائی سورگباشی شری سیٹھ ہری رام جی بھی ایک وصیت کر گئے ہیں - جس کے انوسار کچھ دھن سبھا کو ملے گا - ابھی ان کی وصیت پر عمل درآمد شروع نہیں ہوا۔

دھرم ارتھ اوشدھالیہ

لالہ گیان چند جی ٹھیکیدار دہلی نے اپنے گرام ٹبری دروازہ (جہلم) میں ایک دھرم ارتھ اوشدھالیہ اپنے سورگیہ پتر شری ودیا دھر جی کی سمرتی میں جاری کرنے کے لئے سبھا کو ۲۰ ہزار روپیہ سمرپن کرنے کا وچن دیا ہے - آشا ہے - کہ دھن شیگھر ہی پراپت ہو کر اوشدھالیہ آرمبھ کر دیا جائے گا - ویدکا پربندھ ہو گیا ہے -

دیانند دھرم شالہ

آریہ بھائیوں کے وشرام کے لئے (جو باہر سے لاہور شہر میں آتے ہیں) ایک دھرم شالہ کی اتینت آوشیکتا تھی -

اس کے لئے اپیل کرنے پر تقریباً دو ہزار اکٹھا ہوا ہے - ہرش کی بات ہے - کہ لاہور آریہ سماج کے بھوت پورو پردھان مہاشہ سندرداس جی کی دھرم پتنی گوپال دیوی جی نے اپنے پتی کی سمرتی میں آریہ دھرم شالہ کے لئے دس ہزار کے دان کی پرتگیا کی - جس میں سے نو ہزار پراپت ہو چکا ہے :-

بارہ ہزار کی لاگت سے وشرام شالہ بنوائی گئی ہے - جس کا پرویش سنسکار ہو گیا ہے - سبھا شریمتی گوپال دیوی جی کا دھنیہ واد کرتی ہے :-

سبھا پرستاو سنگرہ

۱۹ ۸۹/۲ کی سادھارن سبھا نے سبھا کے سمست سبھا پرستاوؤں ... (Standing Resolutions) کا سنگرہ کرنے کی آگیا دی تھی - ان پرستاوؤں کا سنگرہ کر دیا گیا ہے - جو لگ بھگ ۴۰۰ فلسکیپ صفحوں پر ہے - اور چھپنے کے لئے وچار آدھین ہے

جائداد رکشا

نرکشک - مہاشہ رام چند جی :-

۲۶ ابھیوگوں میں کارروائی کی - ۱۲ بھوم بھو کارگان تتھا مکانات کا کرایہ انیادی پراپت کیا - وصیتوں اور رین پراپتی کے سمبندھ میں کارروائی کرتے رہے - جن مہانو بھاؤں نے ان ابھیوگوں میں سہائتا دی سبھا ان کا وشیش دھنیہ واد کرتی ہے :-

۱ شری ارجن دیو جی وکیل - لاہور -
۲ " چودھری رام سنگھ جی دھرمسالہ -
۳ لالہ حکم چند جی پلیڈر - پٹیالہ -
۴ " وشیشور ناتھ جی پلیڈر سیالکوٹ -
۵ " سوروپ نارائن " " " -
۶ " دیوا چند جی پٹیالہ -
۷ " گوری شنکر جی - دینا نگر -
۸ " روپ چند جی پلیڈر شاہ پور
۹ " ملکھی رام " ایڈووکیٹ گوجرانوالہ
۱۰ " جگجیو لال " پلیڈر پسرور

سماجوں کا نرکشن

مہاشہ دیوناتھ جی نرکشک :-

سبھا کی بھن بھن ندھیوں کے لئے ۲۶۲۲/ روپے جمع کئے -
۱۵۰ آریہ سماجوں کا نرکشن کیا +
۲ دو دواہ سنسکار کرائے گئے +
پانچ مندرن سنسکار کرائے گئے +
دو یگیوپویت " "
تین آریہ سماج کے مندروں کی رجسٹری سبھا کے نام کرائی گئی +
دس گراہک "آریہ" کے بنائے گئے -
" " "آریہ مسافر" " " :-

کئی جائدادوں کی دیکھ بھال کی گئی - سماجوں پر پرچار کیا گیا - سپتاہک ستسنگ کی پرنالی کئی ستھانوں پر آریوں کو اتساہت کیا گیا - نروان اردھ شتابدی اجمیر کے پربندھ کے لئے ۱۱ دن کا دورہ کیا گیا :-

جموں رپورٹ

سبھا کی اور سے اس کاریہ کے لئے ایک اپدیشک نیت ہے - جو وہاں سبھا کے کاریہ کے پرچار کا سنچالن کرتی ہے :-

سبھا کی اور سے وہاں کے پتت بھائیوں کی اوستھا کے سدھار کے لئے کچھ اپدیشک کاریہ کرتی ہے - سمتی کے منتری ہیں - پنڈت بنواری لال جی اور پردھان سوامی سوتنترانند جی مہاراج سمے سمے پر وہاں جاتے رہتے ہیں -

میرپور آریہ سماج دوارہ سبھا نے بہت سے بھائیوں کو ودھرمی ہونے سے بچایا - اس ندھی سے اس ورش خرچ ۳۶۰۶/ روپے ہوا ہے - اب اس ندھی کا شیش ۳۹۶۸/ روپیہ ہے

حصار رپورٹ

یہ سہائتا کاریہ ۳۰ جون ۱۹۳۳ء تک جاری رہا - پیڑت بھائیوں سے روئی دھننے - بنانے اور سوت کاتنے کا کاریہ پرچلت ریٹ سے پرایت ادھک (سہائتا روپ سے) کر کرایا جاتا رہا۔

اس کاریہ کے لئے تین بھن کیندروں پر کل ۱۴۱۵/ روپے بنن پرکار خرچ ہوئے :-

۱ گرہ دھا تحصیل سرسہ ۹۳۰/۸/۹ روپے
۲ گھانگھر " حصار ۳۷۶/۴ "
۳ ونود " بھوانی ۹۷/۲/۹ "
میزان ۱۴۰۴/۲/۹ "

اس کاریہ کے ادھشٹھاتا پنڈت گیان چند جی تھے :-

کنیا گوروکل مہا ودیالیہ ڈیرہ دون کا ششم وارشک برتانت

ابتدا

شریمتی سیٹھ رگھومل جی دہلی کے ایک لاکھ روپیہ کے دان کے اعلان پر دہلی شہر میں محلہ دریاگنج میں ایک کرایہ کی کوٹھی لے کر دیوالی کے دن اس سنستھا کی ستھاپنا کی گئی۔ اور ۵۰ سے زائد کنیائیں داخل ہو گئیں ؛

شرینیاں

شروع میں چار شرینیاں کھولی گئیں۔ پھر سال بھر میں پانچویں شرینی بنی۔ چار سالوں سے سناتکائیں بن کر نکل رہی ہیں ؛

سال اول	۳ سناتکائیں
" دوئم	۱ سناتکہ
" سوئم	۲ سناتکائیں
" چہارم	۴ "

ستھان

پہلے ۴ سال یہ گوروکل دہلی میں رہا۔ پھر ڈیرہ دون میں کرایہ کی کوٹھیاں لے کر وہاں لے جایا گیا۔ تب سے لگ بھگ ۲ ورش تک وہ اسی طرح چلتا رہا۔ آخر سبھا نے ستھائی بھون بنانے کا نشچے کیا۔ اور ساڑھے ۳۲ ہزار روپیہ میں ۲ کوٹھیاں جنہیں ۱۰ بیگھے زمین ہے۔ لی گئیں۔ اس سال چھوٹی کنیاؤں کی نئی بھوجن شالہ بن گئی ہے۔ اور بڑی کنیاؤں کے لئے پکی بھوجن شالہ بنانے کا سامان تیار کرایا جا رہا ہے۔ ودیالیہ اور مہا ودیالیہ کی شرینیاں بچنہ کوٹھی کے کمروں اور برآمدوں میں اب بھی لگ رہی ہیں۔ کچھ کمروں میں سناتکائیں رہتی ہیں۔ جو پڑھتی بھی ہیں۔ اور پڑھاتی بھی ہیں۔ اس سال آشرم کی پکی بلڈنگ تیار ہو رہی ہے۔ جس میں ایک دو سپتاہ تک ایک سو کنیائیں رہنے لگیں گی۔ باقی حصہ بھی بنانے کا ادیوگ ہو رہا ہے۔ اس سال چکتسالیہ میں بھی ایک نیا وارڈ روگیوں کے لئے بن گیا ہے ؛

شکھشا کا پربندھ

ودیالیہ وبھاگ میں سبھا کی سویکرت پاٹھ ودھی کے انوکول ہی شکھشا دی جاتی ہے۔ مہا ودیالیہ اور ادھیکارنی کی پاٹھ ودھی کا نشچے کرنا کانگڑی وشو ودیالیہ کی شکھشا سمتی کرتی ہے۔ ودیالیہ وبھاگ میں سہ ماہی ششماہی اور سالانہ پریکشائیں زیادہ تر ادھیاپک ورگ ہی آپس میں بانٹ لیتے ہیں۔ اس سال پنچم سے ساتویں شرینی کے پرچے باہر کی ودشنیوں دوارہ بنائے گئے ہیں ؛

مہا ودیالیہ کی پریکشاؤں کے سمبندھ میں پریکشکوں کی بڑی نقل بخش سمتیاں پراپت ہوئی ہیں ؛

یگیہ شالہ کی آدھار شلا رکھی جا چکی ہے۔ اتتھیوں کے رہنے کے لئے ایک دھرم شالہ کے روپ میں کچھ کمرے بنانے کی بھی ویوستھا ہو رہی ہے۔ اس طرح ستھان کی تنگی کا سوال بھی مستقل طور پر حل ہو چکا ہے ؛

پربندھ

کنیا گوروکل کا سارا پربندھ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کے آدھین ہے۔ گوروکل کا اندرونی پربندھ سبھا دوارہ مقررہ مکھیہ ادھشٹاتا اور مکھیہ ادھشٹاتا کے سادھارن نریکشن میں انترنگ سبھا دوارہ سنگیت آچاریا دونوں ہی کرتے ہیں۔

گت ورش آچاریہ رام دیو جی کے ایک ورش کے لئے چھٹی پر چلے جانے کے کارن لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار دہلی نواسی قائم مقام مکھیہ ادھشٹاتا رہے۔ لیکن مئی ۱۹۳۳ء میں پھر آچاریہ رام دیو جی نے اپنا کاریہ سنبھال کر مکھیہ ادھشٹاتا پد کو السنکرت کیا۔ ساتھ ہی سابق کی بھانتی شریمتی ودیاوتی جی سیٹھ اب بھی آچاریا رہیں۔ اور شریمتی رادھا رانی دیوی جی پردھان ادھشٹاتری پد کو سشوبھت کرتی رہیں ؛

وارشک پریکشائیں

ادھیکاری تتھا ودیالیہ کی وارشک پریکشائیں کنیا گوروکل میں ہی شکھشا سمتی دوارہ ماہ جیٹھ کے شروع میں زیادہ تر ہوتی ہیں۔ اسی طرح گزشتہ سال میں بھی ہوئیں۔ باقی ودیا وبھاگ کی پریکشائیں زیادہ تر پھاگن ماس میں ہی ہوتی ہیں۔ اس سال دو تین ہفتے پہلے ہوئیں۔ جس میں ۱۲۰ کنیائیں شامل ہوئیں۔ اور ۱۰۳ کامیاب ہوئیں۔ جو شرینی چڑھ گئیں۔ ان میں کچھ کنیائیں بیچ بیچ میں داخل ہوئی تھیں۔ اس لئے قدرتی طور پر وہ کمزور رہیں ؛

ادھیکاری تتھا مہا ودیالیہ کی سمت ۱۹۸۹-۹۰ کی پریکشا ماہ جیٹھ کے شروع میں ہوئی۔ اس سال ان شرینیوں میں ۲۵ کنیائیں ہیں۔ سب ہی پریکشا میں بیٹھیں۔

پدک

اس سال کنیاؤں کو ۴ پدک تتھا پرتھم سے نوین شرینی تک کی پریکشا میں پرتھم اور دوئم رہنے والی کنیاؤں کو باری تو شک تقسیم کئے گئے ؛

چھاترورتیاں

نام برہمچارنی	چھاترورتی
سکھدا نریلی	۲۶ روپیہ
کملا	۱۰ "
بھارتی	۱۶ روپیہ
ارونا وتی	۱۸ "

سال کے شروع میں ۳۴۳ کنیائیں تھیں۔ بیچ بیچ میں ۳۹ کنیائیں داخل ہوئیں۔ اور ۲۱ کنیائیں سناتکا ادھیکار پاس کرنے تتھا گھریلو کام کے کارن پرتھک ہوئیں۔ اس سال کے خاتمہ پر ۲۲۴ باقی رہیں ؛

اسٹاف

شکھشا وبھاگ میں اس سال ذیل کی دیویاں کام کرتی ہیں :-

۱۔ شریمتی ودیاوتی جی سیٹھ
۲۔ " سوشیلا دیوی جی کاویہ تیرتھ
۳۔ " گوداوری دیوی " سمرتی بی۔ اے
۴۔ " جانکی دیوی " بی۔ اے
۵۔ " الیشور دیوی " ٹرینڈ ٹیچرس
۶۔ " سومترا دیوی جی ؛
۷۔ " چندروتی جی ؛
۸۔ " سلبھا دیوی جی ؛
۹۔ " شانتی دیوی جی پر اگیا ؛
۱۰۔ " چندر پربھا جی ودیا النکرتا ؛
۱۱۔ " امبکا دیوی جی
۱۲۔ " سنیہہ لتا دیوی جی۔ بی۔ اے
۱۳۔ " سنتوش وتی جی سناتکہ جل ودھ

آشرم وبھاگ میں مندرجہ ذیل دیویاں کام کرتی ہیں :-

۱۔ شریمتی ودیاوتی جی سیٹھ سپرنٹنڈنٹ
۲۔ " شکنتلا دیوی جی ؛
۳۔ " جمنا دیوی جی ؛
۴۔ " بھاگونتی جی ؛
۵۔ " نند کور جی ؛
۶۔ " رام دیوی جی ؛

بھنڈار وبھاگ کا کام مندرجہ ذیل دیویاں کرتی ہیں :-

۱۔ شریمتی رادھا رانی جی ؛
۲۔ " نہال دیوی جی ؛
۳۔ " راج رانی جی ؛
۴۔ " سبھدرا دیوی جی ؛

سواستھ

اس سال کنیاؤں کا سواستھ سادھارن رہا۔ ملیریا کینیڈے تتھا چیچک کا کچھ پرکوپ رہا۔

شلپ تتھا کھادی وبھاگ

اس سال شلپ وبھاگ میں بہ وشیش اُنتی ہی ہے کہ شریمتی ادم وتی جی کے ہار رہ سکنے کے کارن ان کے دوارہ ٹرینڈ کی گئی لڑکیوں میں سے برہمچارنی سوشیلا دیوی حیدرآباد آٹھویں شرینی کی کنیاؤں دوارہ سارا پردرشنی کا سامان تیار کرایا۔ اور بڑا سراہنیہ کام کیا ؛

اس سال چرخہ تتھا کھادی بننے کا کام بند رہا۔ کیونکہ شریمتی آچاریا ودیاوتی کے ۴ سے ۵ ماہ تک بیمار رہنے کے کارن انیہ کاریہ کرتریاں دھیان نہیں دے سکیں۔ اور کھادی بننے والی کوئی استری نہیں ملی۔ مشین کی سلائی آدی کے لئے دو دیویاں رکھی گئی ہیں۔ جو کنیاؤں کو مفید جانکاریاں اور گھر کے آدی سینا سکھلاتی ہیں ؛

کریڑا

کنیائیں رُچی سے سارے کھیل کھیلتی رہتی ہیں۔ پہلے کی طرح بہت سے کھیل کریڑا گھشنر میں ودیمان ہیں۔ جیسے والی بال۔ باسکٹ بال۔ جھولے۔ ہارزنٹل بار۔ پیریلل بار۔ سوسا۔ سلپنگ لیڈر۔ کودنے پھاندنے کے انیہ کئی کھیل۔ سامنگ کال ودیا کی سماپتی پر کنیائیں کئی کھیلوں سے سارا کریڑا گھشنر گونجتا رہتا ہے ؛

بالکا سماج

ہر شنکر وار کی رات کو بڑی کنیاؤں کی سماج ہوتی ہے اور روو بہر کو چھوٹی کنیاؤں کی سبھا ہوتی ہے۔ ان میں کنیائیں بھاشن دیتی ہیں۔ اچاریہ ستنتانی اور آدیش دیتی ہیں ؛

اس کے علاوہ گت ورش سے ایک سنسکرت پریشد بھی شروع ہوا ہے۔ جو ہر سنیچر وار دوپہر ۱۰ سے ۱۲ بجے تک لگتا ہے۔ اس میں مہا ودیالیہ کی کنیائیں سنسکرت میں بھاشن کرنا سیکھتی ہیں۔ سنسکرت کی ادھیاپکہ ان کی ادھیکشتا ہوتی ہے ؛

ان سپتاہک ادھیویشنوں کے علاوہ سمے سمے پر شتسو تتھا انیہ آریہ پرب بھی منائے جاتے ہیں۔ جن میں ادھیاپکائیں بھی حصہ لیتی ہیں ؛

پستکالیہ اور واچنالیہ

اس سال پستکالیہ میں بہت سی پستکیں آئیں۔ شری پنڈت رام نرائن تری پاٹھی نے اپنے ہندی وبھاگ کی پرکاشت کی ہوئی پستکوں کا سارا سٹ پردان کیا۔ لاہور سے لالہ موتی لال جی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی نے میکملن اینڈ کو کی پرکاشت کی گئی بہت سی سنسکرت تتھا انگلش کی پستکیں دان دیں۔ ان کے علاوہ ہندی کی بہت سی اپیوگی پستکیں خریدی گئیں۔ اس سال واچنالیہ میں ۱۴ اخبارات آتے رہے ؛

نیا آشرم

اب تک آشرم ٹین کا استھائی بنا ہوا تھا۔ بہت وچار پرامرش کے بعد گت ورش پرتی ندھی سبھا نے آشرم بنانے کی سویکرتی دی ہے۔ آدھار شلا شری نارائن سوامی جی نے رکھی۔ بھگوان کی اپار دیا...

قرآن شریف پر رشی دیانند کے اعتراضات

(مولانا عبداللہ مولوی فاضل کالنگڑا ڈیفینس)

رشی دیانند نے قرآن شریف پر ستیارتھ پرکاش کے چودھویں سمولاس میں جو اعتراضات کئے ہیں ان کے متعلق جہلم کے ایک مولانا عبداللہ مولوی فاضل بخشی ڈپو نے وید مقدس پر جو الزامی اعتراضات کئے ہیں۔ ان کے جوابات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں ؛ (ایڈیٹر)

سوامی جی - اعتراض نمبر ۱ :- "شروع ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے"۔ مسلمان لوگ ایسا کہتے ہیں - کہ یہ قرآن خدا کا کلام ہے - لیکن اس قول سے معلوم ہوتا ہے - کہ اس کا بنانے والا کوئی دوسرا ہے - کیونکہ اگر خدا کا بنایا ہوا ہوتا - تو "شروع ساتھ نام اللہ کے" ایسا نہ کہتا - بلکہ "شروع واسطے ہدایت انسانوں کے" ایسا کہتا -

اگر وہ رحم کرنے والا اور بخشش کرنے والا ہے تو اس نے اپنی مخلوق میں انسانوں کے آرام کے لئے دوسرے جانداروں کو مار، سخت ایذا دے اور ذبح کرا کے گوشت کھانے کی اجازت کیوں دی؟ کیا وہ ذی روح بے گناہ اور خدا کے بنائے ہوئے نہیں ہیں؟

اگر انسانوں کو کہتا ہے - کہ تم ایسا کہو - تو بھی درست نہیں - کیونکہ اس سے گناہ کا شروع بھی خدا کے نام سے ہونا صادق آنے لگا - اور اس کا نام بھی بدنام ہوگا -

سب تعریف واسطے اللہ کے جو پروردگار عالمین کا بخشش کرنے والا ہے ؛

اگر قرآن کا خدا دنیا کا پروردگار ہوتا - اور سب پر بخشش اور رحم کیا کرتا - تو دوسرے مذاہب والوں اور حیوانات وغیرہ کو مسلمانوں کے ہاتھوں سے قتل کرانے کا حکم نہ دیتا ؛

مولوی صاحب - جواب نمبر ۱ :- "میں اگنی کی تعریف کرتا ہوں - جو پروہت - یگیہ کا دیوتا رتوج ہوتا - اور کوتن آدمی دھنوں کا دھارن کرنے والا ہے" رگ وید منتر پہلا

آریہ لوگ ایسا کہتے ہیں - کہ وید ایشور کا کلام ہے - لیکن اس قول سے تو معلوم ہوتا ہے - کہ اس کا بنانے والا کوئی دوسرا ہے - کیونکہ اگر ایشور کا بنایا ہوا ہوتا تو "میں اگنی کی تعریف کرتا ہوں" ایسا نہ کہتا - بلکہ ایسا کہتا - کہ "اے انسانو! اگنی کی تعریف کیا کرو" ؛

اگر پرماتما روپ سروپ ہے - تو کیوں اس نے وید میں ۷ دفعہ کہا ہے - اور آریہ لوگ دونوں وقت سندھیا میں دہرایا کرتے ہیں کہ "جو ہم سے دویش کرتا ہے - اور جس سے ہم دویش کرتے ہیں - اس کو تمہاری داڑھوں میں ڈالتے ہیں" ؛

کیا یہ ایشور کے بنائے ہوئے نہیں - اور کیا یہ بے انصافی نہیں - تم دویش کرو تو کوئی سزا نہ پاؤ - اگر کوئی دوسرا تم سے دویش کرے - تو اس کو ایشور کی داڑھوں میں دے دو - واہ کیا خوب انصاف ہے! اس سے یہ ثابت ہوا - کہ ویدک ایشور نہ صرف دیالو ہی نہیں - بلکہ بے انصاف اور مردم خور بھی ہے - یہی وجہ ہے - کہ آریہ لوگ نرمیدھ کیا کرتے تھے - اس کی نقل اب بھی موجود ہے - آریوں کا انتیشٹی کرم سنسکار جس میں مردہ کو گھی وغیرہ ڈال کر وید منتر پڑھ کر جلاتے ہیں - یگیوں میں بھی سینکڑوں جانور ڈالا کرتے تھے ؛

ویدک ایشور کا ایک اور انصاف ملاحظہ ہو :- "ہم لوگ جس سے دویش کرتے ہیں - اس کو سنگھ آدی کے مکھ میں دھرتے ہیں - رکھشک لوگ بھی ایسا ہی کریں" (یجروید - ادھیائے ۱۵ - منتر ۱۷) ساتوں مسلسل منتروں میں یہی اپدیش ہے - دشمنی کے مرتکب تو تم ہو - اور شیروں سے پھڑوا لو دوسرو کو - ویدک انصاف یہی ہے -

کہئیے صاحب! قرآن شریف میں کہیں خدا نے کہا ہے - کہ گناہ کا شروع بھی میرے نام سے کیا کرو؟ ہرگز نہیں - پھر آپ کو یہ سوجھی کیسے؟ ایسی منطق پر قربان -

اگر وید کا خدا سنسار کا مالک ہوتا - اور سب پر دیا کرتا - تو جن سے آریہ لوگ دشمنی کریں - ان کو شیروں سے پھڑوانے کا حکم نہ دیتا - اور یگیوں میں بے شمار حیوانات مار کر آگ میں ڈالنے کی ہدایت نہ کرتا - اور نہ یہ ہدایت کرتا کہ "جو منشیہ پرجا پالنے ہارے راجہ کے لئے پرشنوں اور ہاتھیوں کو .... مارتا ہے - وہ بلی اور لیشٹ اندریوں والا ہوتا ہے" (یجروید - ادھیائے ۲۴ - منتر ۲۹)

سوامی جی - اعتراض نمبر ۲ :- اگر انصاف کرنے والا ہے - تو گنہگاروں پر بھی رحم کرے گا ؛

مولوی صاحب - جواب نمبر ۲ :- سوامی صاحب! رحم تو پاپیوں پر ہی کیا جاتا ہے - جو پاپ نہیں کرتا - اس پر رحم کی کیا ضرورت ہے؟

سوامی جی - اعتراض نمبر ۳ :- اگر کرے گا - تو آگے ذکر آئے گا - کہ کافروں کو قتل کرو - یعنی جو قرآن اور پیغمبر کو نہ مانیں - وہ کافر ہیں - ایسا کیوں کہتا؟ اس لئے قرآن خدا کا کلام ثابت نہیں ہوتا ؛

مولوی صاحب - جواب نمبر ۳ :- "جو ہم سے دشمنی کرے - جو ہماری نندا کرے - اور جو ہم سے چھل کرے - ان سب کو جلا کر بھسم کر دیجئے" (یجروید - ادھیائے ۱۱ - منتر ۸۰)

اگر وید کا ایشور پاپیوں پر دیا کرنے والا ہوتا تو ایسا کیوں کہتا؟ اس لئے وید خدا کا کلام ثابت نہیں ہوتا - وید میں بھی دسیوں کو مارنے کی ہدایت ہے - منو کہتا ہے "ناستکو وید نندکا" - وید کی نندا کرنیوالا آدمی یعنی منکر از خدا ہے - وید کہتا ہے - ناستکوں کو شہر سے اور دیش سے نکال دو - وید جو کچھ کہتا ہے - اس پر تو سوامی صاحب کو ذرا اعتراض نہیں - مگر قرآن مجید پر اعتراض ہے - حالانکہ قرآن بھی وہی کہتا ہے - جو وید کہتا ہے ؛

"کافر" کے معنی جو آپ نے کئے ہیں - وہ غلط ہیں - کافر کے معنی منکر از خدا ہیں - نہ کہ منکر از قرآن و پیغمبر - مسلمان منکر از خدا کو کافر کہتے ہیں - مگر منو مہاراج منکر از وید کو کافر بتلاتے ہیں - غور فرمائیے - کافر کے معنوں میں کتنا فرق ہے - پھر بھی سوامی صاحب قرآن پر اعتراض کرتے ہیں - تعصب اور ہٹ دھرمی اسی کا نام ہے ؛

(باقی دارد)

مولوی صاحب کے جوابات اور الزامی اعتراضات پر تفصیلی بحث و غور

ہمارے فاضل مولانا عبداللہ مولوی فاضل - بخشی ڈپو - جہلم نے قرآن کے متعلق سوامی جی کے اعتراضات کا جواب دینے کی سعی کی - مگر اپنے جوابات کو وید کے کسی منتر پر کر دینے تک ہی محدود رکھا - اور اپنی ساری طاقت اس بات کے ثابت کرنے میں صرف کر دی - کہ وید میں بھی وہی تعلیم پائی جاتی ہے - جس قسم کی تعلیم پر سوامی جی کو اعتراض ہے - اس کے علاوہ آپ نے ایک لفظ تک نہیں لکھا - ہمارے محترم مولانا اپنی دانست میں ایسے ہی جواب سمجھ کر خوش ہو لیں - تو ان کی مرضی - ورنہ حقیقت میں یہ تحریر جواب کا درجہ نہیں رکھتی - اس لئے سوامی جی کے اعتراضات تو جوں کے توں قائم ہیں -

اب رہے وہ اعتراضات جو جناب کے ذہن رسا کا نتیجہ ہیں - اوّل تو وہ یا تیں آپ کی نظروں میں محض اس لئے قابل اعتراض ہیں - کہ وہ وید میں مندرج ہیں - اور دوم کچھ تھوڑی سی غلط فہمی کے باعث - اگر آپ اپنے نکتۂ نگاہ کو ذرا بدل لیں - اور موقعہ و محل کو مد نظر رکھتے ہوئے ان منتروں کا مطالعہ کریں - تو آپ کے شکوک خود بخود رفع ہو جائیں -

وید ایشور کا کلام نہیں - کیونکہ کلام متکلم کو چاہتا ہے - اور ویدک دھرم کے عقائد کے مطابق ایشور جسمانی قیود سے منزہ ہے - ہاں وید ایشور کا گیان ہے - جس کا پرکاش ابتدائے آفرینش میں رشیوں کے ہردیہ میں ہوا - وید کا یہ منتر ایشور کی حمد و ثنا کا ہے - اور اسی روپ میں ہے - جس میں ایک بندہ کو اس کی حمد کرنی چاہیئے - اور یہ طریقہ مستحسن ہے - جیسا کہ قرآن شریف میں بھی کہا ہے - "ایاک نعبد و ایاک نستعین" - اے خدا! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں - اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں - اسی طرح وید کے الفاظ ہیں ایک جیو پرماتما سے دست بدعا ہے - کہ اے پرماتمن! میں آپ کی ستتی کرتا ہوں - پرماتما کی تعریف و توصیف تو مسلمہ فریقین ہے - اس پر اعتراض کیا؟ نیز اس سے یہ کیسے مترشح ہوتا ہے - کہ وید غیر از خدا کا گیان ہے - قرآن میں تو نہایت غیر مبہم الفاظ میں درج ہے - کہ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" یعنی شروع کرتا ہوں میں ساتھ اللہ کے جو رحمان اور رحیم ہے - اس واسطے کوئی اعتراض کی گنجائش ہے ؛

آگے چل کر آپ نے سندھیا کے منسا پرکرما کے منتروں پر اعتراض کیا ہے - جن میں کہا ہے کہ جو شخص ہم سے دویش کرتا ہے - یا جس سے ہم دویش کرتے ہیں - ہے پرماتمن! ہم اس کو آپ کی داڑھوں میں ڈالتے ہیں +

مولانا "داڑھوں" سے خوفزدہ ہو گئے - غالباً آپ کے سامنے شیر ببر کی داڑھوں کا نقشہ کھنچ گیا - جن میں انسان، اور حیوان سب کا بچوم نکل جاتا ہے - اور شاید اسی سے متاثر ہو کر آپ ارشاد فرماتے ہیں - کہ "ویدک ایشور دیالو ہی نہیں - بلکہ بے انصاف اور مردم خور بھی ہے" -

یہ منتر آپ کے لئے اس سے بھی زیادہ اعتراض کا مضمون بن سکتے - کہ آپ نے اپنی دانست میں ہم کی جگہ آریہ سماجیوں اور دویش کرنیوالوں کی جگہ مسلمانوں کو تصور کر لیا - جو قطعاً آپ کی بے انصافی ہے - ویدک تعلیم کسی خاص ملک و قوم یا مذہب و ملت سے تعلق رکھنے والی نہیں - بلکہ جملہ بنی نوع انسان کے لئے ہے - نیک رہبار اور نیکوکار آدمی چاہے وہ کسی ملک و قوم سے تعلق رکھنے والا ہو - وہ ایشور کی کرپا کا پاتر ہے - اور بدکار اور افعال ذمیمہ کا مرتکب انسان از روئے انصاف خدا کی سزا سے بچ نہیں سکتا - چاہے وہ آریہ سماجی ہی کیوں نہ ہو -

اگر ان خیالات کی روشنی میں آپ ان منتروں کے ارتھوں پر غور فرمائیں - تو آپ کو پتہ لگتا کہ منتروں

کافر کے ان معنوں کی تصدیق کسی مستند حوالے سے کیجئے ۔ خدا کی ہستی کے قائل اور قرآن و پیغمبر سے منکر کو آپ کس نام سے منسوب کریں گے؟ کیا ایسے مسلمان کہا جاسکتا ہے؟ اگر جواب نفی میں ہو تو براہ کرم تحریر فرمائیے۔ کہ مسلمان ہونے کے لئے کن باتوں کا ہونا لازمی ہے؟

آریہ سماج بنوں کے سماچار

آریہ سماج بنوں کا سالانہ جلسہ آریہ سماج مندر میں نہایت دھوم دھام سے منایا گیا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے پنڈت اندرجی ودیا النکار سناتک گوروکل۔ پنڈت گورودت جی سدھانت سناتک گوروکل۔ پنڈت چندر بھانو جی۔ پنڈت بیر بھدر رام جی۔ اور مہاشہ بال کرشن جی بھجنیک پدھارے ہوئے تھے۔ سناتک اندرجی اور پنڈت گورودت جی کے لیکچروں اور مہاشہ کیسر چند جی کے بھجنوں کو بہت پسند کیا گیا۔ آریہ سماج مندر میں حاضری کا کوئی ٹھکانا نہ تھا۔ جلسہ کے بعد بھی پرچار ہو رہا ہے۔

گزشتہ اتوار کو حسب اعلان آریہ ساروو دیشک سبھا دہلی آریہ سماج مندر میں آریہ سماج کے مشہور مشنری پنڈت رامچندر جی دہلوی کے خلاف نظام حیدرآباد کی پولیس کی طرف سے مقدمہ چلائے جانے کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے جلسہ کیا گیا۔ ایک ریزولیوشن میں نظام حیدرآباد سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ پنڈت رام چندر جی دہلوی کے خلاف مقدمہ کو واپس لے کر آریوں کے اندر بڑھتی ہوئی بے چینی کو دور کر دیں۔ ریزولیوشن کی ایک نقل بذریعہ تار نظام حیدرآباد کو ارسال کی گئی۔

بہت ہی خوبصورت بات بیان کی گئی ہے۔ اگر آپ نے انسانی جماعت کا مطالعہ کیا ہے۔ تو آپ کو اس بات سے انکار نہ ہوگا۔ کہ انسانی جماعت میں ایک طبقہ ایسے بدبخت لوگوں کا بھی ہے۔ جس کا کام خواہ مخواہ نیک لوگوں کو ایذا پہنچانا ہے۔ ایسے طبقہ کی کرتوتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہی وید میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جو لوگ اس طرح ہمارے نقصان کے درپے ہیں۔ ازحد بد اطوار لوگوں کے ایذا رساں ہیں۔ ہے پرماتما! ہم ان کو آپ کے جبڑوں میں ڈالتے ہیں۔

ویدک عقائد کے مطابق تو پرماتما جسمانی نقائص سے پاک ہے۔ ڈاڑھ میں یا بندریاں وغیرہ نہیں رکھتا۔ استعارہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ جو لوگ بنا کسی کارن کے ہمارے لئے تکلیف کا باعث ہیں ہم ان سے خود بدلہ نہ لے کر انہیں آپ کے انصاف پر چھوڑتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں آپ کی ذات پر پورا بھروسہ ہے۔ اور ہم جانتے ہیں۔ کہ آپ ہی ہر حال میں ہمارے حقیقی محافظ ہیں۔ ع

"ما بندہ ایم مارا با خدا در کار نیست" اپنے سلسلہ تحریر کو جاری رکھتے ہوئے مولانا فرماتے ہیں یہی وجہ ہے۔ کہ آریہ لوگ نرمیدھ کیا کرتے تھے۔ اس کی نقل اب بھی موجود ہے۔ آریوں کا انتیشٹی سنسکار جس میں مردہ کو گھی وغیرہ ڈال کر وید منتر پڑھ کر جلاتے ہیں۔ یگیوں میں سینکڑوں جانور ڈالا کرتے تھے۔"

حضرت! انتیشٹی سنسکار ایشور کے مردم خور ہونے پر دال نہیں۔ بلکہ یہ تو مردہ کو ٹھکانے لگانے کا بہترین طریقہ ہے۔ آگ دوسری خوشبودار اشیاء کے ساتھ مل کر مردہ سے پیدا ہونے والی عفونت کو جلد ہی زائل کر دیتی ہے۔ آج بیسویں صدی کے سائنسدان بھی اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ مردہ کو دفن کرنے کی بجائے جلانا ہی بہترین ہے۔ یگیوں میں پشوؤں کے ڈالنے کا وید میں کہیں تذکرہ نہیں۔

آگے آپ لکھتے ہیں کہ وید کا ایشور ایک اور انصاف کا خون ہو۔ "ہم لوگ جس سے دویش کرتے ہیں۔ اس کو سنگھ آدی کے مکھ میں دھرتے ہیں۔ رکھشک لوگ بھی ایسا ہی کریں"

دویش کرنے والوں کا ذکر میں اوپر وضاحت سے کر چکا ہوں۔ کہ اس سے مراد ذاتی طور پر عناد رکھنے والے لوگ نہیں۔ بلکہ وہ لوگ ہیں۔ جن کی بدکاریوں اور ظلم و تعدی سے انسانی طبقہ نالاں و گریاں ہے۔ ایسے لوگ بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ ان میں سے کچھ تو ایسے ہوتے ہیں۔ جو فطرتاً برے نہیں ہوتے ہیں۔ بلکہ اشرار کی صحبت سے ان کی طبیعت بدی قبول کی ہوتی ہے۔ اگر ان کو ان کی بری صحبت سے باز رکھ کر نیک آدمیوں کی صحبت میں رکھا جائے۔ تو وہ نیک بن سکتے ہیں۔ کچھ ایسے طبائع ہوتی ہیں۔ جو تھوڑی سی تنبیہ سے برے کاموں سے باز آجاتی ہیں۔ کچھ ایک کے لئے جسمانی سزا کارگر ثابت ہوتی ہے۔ مگر کچھ لوگ فطرتاً برے ہوتے ہیں۔ اور کوئی بھی تدبیر ان کو نیک بنانے کے لئے مفید ثابت نہیں ہوتی ہے۔ اور ان کی موجودگی انسانی جماعت کے لئے ایک وبال جان ہوتی ہے۔ ان کی اس دست برد سے انسانی سوسائٹی کو بچانے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ اور وہ یہ کہ ان کی ہستی صفحہ ہستی سے مٹا دی جائے۔ اور خلق خدا کو اس بلائے بے درمان سے نجات حاصل کرائی جائے۔

تمام قوانین میں اس اصول کو دخل ہے۔ اور گورنمنٹیں اسی اصول پر عمل پیرا ہو کر ہزارہا اخلاقی مجرموں کو پھانسی کے تختہ پر لٹکا دیتی ہیں۔ ایسا کرنا ہی بنی نوع انسان کی حقیقی خدمت ہے۔ اور نہ گناہ میں شامل ہے۔ بمصداق ع

نکوئی با بداں کردن چناں است۔ کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

اسی اصول کی تلقین اس وید منتر میں کی گئی ہے۔ کہ جو ایسے بدطینت اور ننگ انسانیت لوگ ہوں۔ ان کو ہمارے محافظ ہمارے درمیان سے دور کر دیں۔ اور ان کی آلودگی سے انسانی سوسائٹی کا دامن پاک کر دیں۔ شیروں کے آگے ڈالنا تو ایک اشارہ ہے۔ کہ جس طرح شیر کے آگے ڈالنے سے انسان زندہ نہیں بچ سکتا۔ اسی طرح کسی ذریعہ سے انہیں مروا ڈالیں۔ آپ کے اگلے اعتراضات بھی صرف اسی اصول کو نہ سمجھنے کے باعث تھے۔ جن کا ذکر میں نے نہایت تفصیل سے اوپر کر دیا ہے۔ امید ہے۔ کہ آپ کی اس سے تشفی ہو جائے گی۔ مثلاً آپ کا یہ اعتراض ہے۔

"اگر وید کا خدا سنسار کا مالک ہوتا۔ تو سب پر دیا کرتا۔ جن سے آریہ لوگ دشمنی کریں۔ ان کو شیروں سے پھڑوانے کا حکم نہ دیتا۔ اور یگیوں میں بے شمار حیوانات مار کر آگ میں ڈالنے کی ترغیب نہ کرتا"۔

آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ "وید کہتا ہے۔ کہ ناستکوں کو شہر اور دیش سے نکال دو"۔ یہ منتر کہیں اور کہاں لکھا ہے؟ اس کا حوالہ پیش کیجئے۔

آپ نے یہ بھی رقم فرمایا ہے۔ کہ کافر کے معنی منکر از خدا کے ہیں نہ کہ منکر از قرآن و پیغمبر۔

پیٹرز برگ نٹال میں مہتہ جی کا پرچار

جب سے ہم جنوبی افریقہ میں آئے ہیں۔ مہتہ جی خوب زور شور سے پرچار کر رہے ہیں۔ سنیچر وار کو اکثر آپ کے دو لیکچر اور بدھ وار کو تین۔ دراصل یہاں مختلف مقامات پر ہوا کرتے ہیں۔ گویا سارا دن لیکچروں میں گزر جاتا ہے۔

۳۰ اپریل کو ہم پیٹرزبرگ میں برائے پرچار آئے۔ رات کے ۸ بجے ٹاؤن ہال میں مہتہ جی کا ستکار کیا گیا۔ ستر روپیہ تو ویدک دھرم سبھا یا آریہ سماج نے ٹاؤن ہال کے کرایہ کے دئے۔ اور ۳۰ روپیہ بچوں کے ہار و گلدستہ وغیرہ پر خرچ کئے گئے۔ جو مہتہ جی کو پیش کئے گئے۔ پہلے سواگت پتر پڑھ کر آپ کی بھینٹ کیا گیا۔ اس سبھا میں بہت سے یورپین اور گورے بھی شامل تھے۔ ہال حاضرین سے بھر پور تھا۔ مہتہ جی نے شکریہ ادا کرنے کے بعد ویدک دھرم کے متعلق لیکچر دیا۔ جسے حاضرین نے بہت پسند کیا۔ یکم مئی کو آپ کا لیکچر ہندو ینگ مینز ایسوسی ایشن ہال میں رات کے ۸½ بجے "بھارتی سنسکرتی" پر ہوا۔ اس سبھا کے صدر مسٹر ہوگو ڈاکٹر سررشتہ تعلیم تھے۔ آپ نے مہتہ جی کی قابلیت اور وسیع معلومات کی بہت تعریف کی۔ ۲ مئی کو آپ کا لیکچر بھارتی نوجوانوں کے آدرش پر ہوا۔ ۳ مئی کو "سنسار کے آگامی دھرم" کے وشے پر ہوا۔ ۴ مئی کو آپ کا لیکچر انڈو یورپین کلب میں ہونا مقرر ہوا۔ اس لئے ہم ڈربن گئے۔ نٹال انسٹی ٹیوٹ میں لیکچر کا بندوبست تھا۔ انگریز لوگ اس میں بہت شامل تھے۔ مسٹر ایم۔ اے صدر تھے۔ یہ لیکچر سنسار کی سنسکرتی میں بھارت کے بھاگ پر تھا۔ مہتہ جی نے آخیر میں اس بات پر زور دیا کہ بھارت نے ہر ایک شعبہ زندگی میں کارہائے نمایاں کر دکھلائے۔ اور افریقہ کے لئے بھارتیوں نے جان توڑ کر اسے خوشحال اور آباد کرنے میں کام کیا ہے۔ اس لئے بھارتیوں اور یورپین افریقن کو باہمی خلوص اور اتحاد سے رہنا چاہئے۔ ہندوستانیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے میں یورپین لوگوں کا فائدہ ہے۔ ۵ مئی کو ہم واپس آ گئے۔ سہ پہر ۳ بجے تک مہتہ جی کا لیکچر استریوں میں بھارتی استریوں کے آدرش پر تھا۔ مسز مہاراج نے پردہ مان بڑھ کر پہن کیا۔ آخیر بڑی بات ہے کہ یہاں کی استریاں اپنی مادری بھاشا کو بھلا بیٹھی ہیں۔ ان میں بھی انگریزی میں لیکچر دینا پڑتا ہے مگر کئی بھی انگریزی بولتی اور سمجھتی ہیں۔ رات کو آپ کا لیکچر زیر صدارت مسٹر ڈوڈ "مردہ جلانے یا گاڑنے" پر تھا۔ آپ نے مذہبی۔ تاریخی۔ اقتصادی اور اصول حفظان صحت کے رو سے بڑی وضاحت سے ثابت کیا کہ ہر پہلو سے مردہ جلانا ہی اچھا ہے۔ آپ کی یہ دلیل بہت زبردست تھی کہ اگر دنیا کے ہر انسان کو اس کے مرنے پر دفن کے لئے ۲ گز زمین دی جائے تو زندہ آدمیوں کے پاس کھیتی کرنے کے لئے چپہ بھر زمین بھی نہ رہے گی۔ ۶ مئی کو آپ کا لیکچر تین مقامات پر ہوا۔ پہلا لیکچر شہر رکلنڈ میں لیف وبور کی صدارت میں ہوا۔ جو لوکل بورڈ کے وائس چیئرمین ہیں۔ یہ لیکچر ٹاؤن ہال میں ۱½ سے ۱۱½ بجے تک ہوا۔ وشے "ویدک دھرم کا مہتو" تھا۔ لیکچر کے بعد ایک انگریز نے کچھ سوال کئے۔ اس کے بعد سدر لینڈ میں دیوناگری پاٹھشالہ میں آریہ سماج کی طرف سے مہتہ جی کا لیکچر "ویدک دھرم کی وشیشتا" پر ہوا۔ پبلک نے اسے بہت پسند کیا۔ رات کو پیٹرزبرگ میں ہندو ینگ مینز ایسوسی ایشن ہال میں پہلے میرا لیکچر "ہندو جاتی کی اُنتی اور تنزلی کا کارن" کے وشے پر ہوا۔ پھر مہتہ جی نے ہندو جاتی کی اُدنتی کے کارنوں پر لیکچر دیا۔ لیکچر بہت دلچسپ تھا۔ ۷ مئی کو جو کہ انڈو یورپین کونسل میں ڈیبیٹ (مباحثہ) تھی۔ اور بہت سے بھائیوں نے اس میں شریک ہونا تھا۔ اس لئے میں بھی اس کو دیکھنے کے لئے گیا۔ اور لیکچر نہ ہو سکا۔ ۸ مئی کو زیر صدارت مہتہ جی کا لیکچر مسٹر ایس۔ آر۔ نائیڈو مہتہ جی کا لیکچر "ہندو جاتی کے سدھار" کے وشے پر ہوا۔ اس لیکچر میں مذہبی تعلیم سنسکرتی کے پرچار اور صنعتی سکول جاری کرنے اور ذات پات کے بندھنوں کو توڑ کر باہمی سنگٹھن پر زور دیا۔ ۹ مئی کو پارلیمنٹری ڈیبیٹنگ کلب میں مہتہ جی کو ممتحن دیا گیا تھا۔ اور وہاں آپ کی طرف سے یہ تحریک پیش کرنے کا نوٹس تھا۔ کہ افریقہ اور بھارت کے درمیان رابطہ اتحاد اور تعلقات خوشگوار پیدا کئے جائیں۔ سبھا کے صدر کو سپیکر کہتے ہیں۔ آپ کو ۲۵ منٹ تحریک پیش کرنے اور ۱۰ منٹ اعتراضات کے جواب دینے کے لئے دئے گئے۔ آپ نے اس سمے میں نہایت قابلیت اور یورپین اقتباسات سے ثابت کیا کہ بھارت کے لوگوں نے افریقہ اور دیگر انگریزی مقبوضات میں بذریعہ محنت تجارت اور قومی خدمات نمایاں کی ہیں۔ ان نوآبادیات کو سرسبز اور خوشحال بنانے میں بھارتیوں نے اپنی جانیں خطرہ میں ڈال کر کام کیا ہے۔ آپ کی تقریر بہت زبردست اور موثر تھی۔ اور اعتراضات ایسے فضول تھے کہ آپ نے ۱۰ منٹ میں ان کی دھجیاں اڑا دیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کی تحریک پاس ہو گئی۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ پارلیمنٹری مباحثہ میں مہتہ جی کو تقریر کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ یورپین لوگوں نے آپ کا ستکار اور سواگت بہت اچھی طرح کیا۔ چنانچہ جب آپ سبھا میں گئے۔ تو یورپین لوگوں نے تالیوں سے آپ کا سواگت کیا۔

۱۰ مئی کو آپ کا لیکچر "سنسار کا آگامی دھرم" جو کہ نامکمل رہ گیا تھا۔ ہوا۔ ۱۱ مئی کو گیتا کی تعلیم اور بھگوان کرشن کے جیون پر آپ نے عالمانہ تقریر کی۔ دو روز کے قیام کے بعد ہم ڈربن چلے جائیں گے۔ ۲۶ سے ۲۸ مئی تک ساؤتھ افریقہ ہندو مہا سبھا کی کانفرنس ہوتی ہے جس کے پردھان مہتہ جی ہونگے۔ اور سوامی

(مئی ۱۹۳۰ء ...)

م ادھو ی شیشرمتی کانفرنس کا افتتاح کریں گے۔ (شری رام محمت ودیارتھی)

نئی قسم کا بیمہ

ہر بیماری کے موقعہ پر اگر معالج کے پاس ہی جانا پڑے۔ یا اس کو بلانا پڑے۔ تو سوچئے کہ کتنا خرچ۔ کتنی تکلیف اور کتنی تشویش ہوتی ہے؟ فی زمانہ معقول آمدنی والے افراد بھی اس کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اس واسطے گھر میں ایسی قابل اعتبار۔ بے ضرر مفید اشیاء ضرور رکھنی چاہئیں۔ جو کہ وقت بے وقت پر کام دے سکیں۔ یہ بات اب سب پر عیاں ہو چکی ہے کہ صرف "امرت دھارا" گھر میں ہمیشہ موجود رکھی جائے۔ تو ۸۰ فی صدی مواقع ایسے ہوتے ہیں۔ کہ آپ کو کسی دوسری دوائی کی ضرورت نہ ہو گی۔ اور اسی سے آرام ہو جائے گا۔ لاکھوں عقلمند انسان ہمیشہ اس کو پاس رکھتے ہیں۔ امیر لوگوں کو بھی اس واسطے پاس رکھنی ضروری ہے۔ کہ مان لیا۔ کہ وہ ہر موقعہ پر معالج کو بلا سکتے ہیں۔ خرچ کی ان کو پرواہ نہیں۔ مگر یہ بھی تو ممکن ہے کہ معالج کی دوائی پہنچنے تک بیماری تکلیف دہ ثابت ہو۔ یا مہلک ہو جائے۔ اچانک پیٹ درد۔ قے۔ متلی۔ ہیضہ۔ سانپ۔ بچھو وغیرہ کا ڈنک۔ چوٹ۔ زخم بیسیوں ایسے مواقع ہو سکتے ہیں۔ کہ سمجھدار امیر بلکہ راجے مہاراجے اور مہارانیاں سب امرت دھارا کو پاس رکھتی ہیں۔ نقالوں سے بچنا چاہئے۔ صرف پنڈت ٹھاکر دت شرما وشیشد کی اصلی امرت دھارا پر ہی بھروسہ کرنا چاہئے۔

امرت دھارا کے علاوہ اگر آپ مندرجہ ذیل چند اور چیزیں ہر وقت گھر میں موجود رکھیں۔ اور بوقت ضرورت ان سے بھی کام لیں۔ تو یقینی طور پر ۹۵ فیصدی امراض میں چاہے وہ مردوں یا عورتوں کی۔ بوڑھوں۔ جوانوں یا بچوں کی ہوں۔ آپ بے وقت کی تکلیف۔ تشویش اور خرچ سے بچ جائیں گے۔ قیمت امرت دھارا دو روپے آٹھ آنے (۲/۸) فی شیشی۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ ۸ روپیہ

ادویات یہ ہیں:۔

گندھا رس۔ دست پیچش۔ قے کے واسطے یہ نایاب دوائی ہے۔ پہلی خوراک سے آرام ہوتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ نمونہ دو آنے۔

امرت دھارا مرہم۔ ہر قسم کے زخموں۔ نیز داد خارش۔ چنبل وغیرہ کو مفید۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ۔

پران داتا۔ جب ہیضہ سخت صورت اختیار کر لے۔ تو امرت دھارا کے ساتھ اس کو بھی دینا چاہئے۔ ہیضہ کی رام بان دوائی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔

گولی کھانسی خشک و تر۔ اس کی گولی منہ میں رکھ کر چوسنے سے فوراً فائدہ ہونا شروع ہوتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ نمونہ دو آنے ۲/۔

خسہ ماگی۔ نزلہ و زکام کے واسطے بہت مفید چیز ہے۔ دو تین دن میں قطعی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (۱/۴) نمونہ چار آنے ۴/۔

اناری۔ بچوں یا بڑوں کی آنکھ دکھتی ہو۔ اس کو گھس کر لگانے سے درد سرخی جلن سب جاتی رہتی ہے۔ قیمت آٹھ آنے ۸/۔

مثول دتی۔ درد پیٹ کے واسطے اچھی دوائی ہے۔ قیمت ایک روپیہ (علاوہ نمونہ) چار آنے ۴/۔

کاکر رست۔ بچوں کی تقریباً کل امراض کے واسطے اس کو استعمال کر سکتے ہیں۔ ۸۰ فیصدی فائدہ بھی ہوتا ہے۔ قیمت ۸/ فی شیشی۔

سب ادویات مینیجر امرت دھارا ۳۲ لاہور کے پتہ سے منگوائی جا سکتی ہیں۔

نئی قسم کا بیمہ اس کے ساتھ یہ کیا جاتا ہے۔ کہ سال بھر میں بھی اگر ان ادویات میں سے کوئی آپ کے برتنے میں نہ آئے بند ہی پڑی رہے۔ تو اس کی بجائے دوسری دوائی اتنی ہی قیمت میں مینیجر امرت دھارا کو لکھنے سے مل جائے گی۔

معذرت و شکریہ

میں جملہ اصحاب گرامی و سنیہ وادوں کا نیز اخبارات کا جنہوں نے میرے نواسہ اور میرے پوتے کی مرتیو پر میرے اور میرے بھائیوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا ہے۔ اخبار "پرکاش" کے دوارہ دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کیونکہ میں ہر ایک کا فرداً فرداً جواب دینے سے معذور رہا ہوں۔

(ماسٹر) گوردتہ رام وکیل۔ لائل پور

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ (مینیجر)

پنڈت رامچندر جی دہلوی کیخلاف مقدمہ کے متعلق آریہ جگت میں ہیجان

آریہ سماج لوہگڑھ امرتسر آریہ سماج لوہگڑھ امرتسر نے نظام حیدرآباد کو مندرجہ ذیل تار ارسال کیا ہے:- "آریہ سماج لوہگڑھ پنڈت رام چندر دہلوی اور دیگر آریہ سماجیوں کے خلاف مقدمہ کو مذہبی آزادی میں مداخلت خیال کرتا ہے۔ اور آریہ سماجیوں کو شانت کرنے کی غرض سے اسے واپس لئے جانے کا مطالبہ کرتا ہے" :

آریہ سماج پشاور شہر:- آریہ سماج گوردوارہ ڈھکی نعلبندی پشاور شہر نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا ہے:- "اس خبر نے کہ حیدر پولیس نے پنڈت رام چندر دہلوی کے خلاف توہین اسلام کا مقدمہ چلایا ہے۔ ہمیں بہت حیرانی ہوئی ہے۔ ہماری نظام سے درخواست ہے کہ وہ پولیس کو ہدایت کریں۔ کہ وہ یگیہ پنڈت جی کے خلاف مقدمہ واپس لے لے" :

آریہ سماج گوجرہ:- آریہ سماج گوجرہ حیدر پولیس کے اس مقدمہ کو جو اس نے پنڈت رام چندر دہلوی اور دیگر آریہ سماجیوں کے خلاف چلایا ہے۔ حیرانی سے دیکھتا ہے۔ اور نظام سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد مقدمہ کو واپس لیویں :

آریہ سماج احمد آباد:- مقامی آریہ سماجی اصحاب کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں حیدرآباد میں پنڈت رام چندر دہلوی کے خلاف توہین اسلام کے الزام میں مقدمہ چلائے جانے کے خلاف اتفاق رائے سے پروٹسٹ کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ اور نظام گورنمنٹ سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ اس مقدمہ کو واپس لے لے۔ اور ہندوستان خاص کر ریاست کے ہندوؤں میں جو بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ اُسے دور کیا جائے۔ اس ریزولیوشن کی ایک نقل بذریعہ تار نظام گورنمنٹ کو بھیجی گئی :

دیانند مکتی مشن پنجاب ہوشیارپور:- لالہ دیوی چند جی پردھان دیانند مکتی مشن پنجاب ہوشیارپور نے نظام حیدرآباد کو مندرجہ ذیل تار ارسال کیا ہے :- "پنڈت رام چندر اور دیگر آریہ سماجیوں کے خلاف مقدمہ واپس لے کر مذہبی غیر جانبداری کا ثبوت دیجئے" :

آریہ سماج پشاور چھاؤنی:- آریہ سماج پشاور چھاؤنی نے نظام حیدرآباد (دکن) کو مندرجہ ذیل تار ارسال کیا ہے:- "آریہ سماج کے مشہور اور نہایت ہی قابل تعظیم اپدیشک پنڈت رام چندر دہلوی کے خلاف بودی وجوہ کی بنا پر مقدمہ چلائے جانے کی خبر کو آریہ سماج پشاور چھاؤنی نے بہت تشویش سے پڑھا ہے۔ اس سے صرف نظام کے علاقہ میں سماج کی مذہبی سرگرمیوں کی روک مقصود ہے۔ اس لئے مؤدبانہ درخواست ہے۔ کہ مذہبی آزادی کے مفاد میں مقدمہ واپس لے کر ہندوستان کے آریہ سماجیوں اور ہندوؤں کے جذبات کو ٹھنڈا کیا جائے" :

آریہ سماج دھرم پورہ ضلع لاہور:- آریہ سماج دھرم پورہ ڈاکخانہ مغل پورہ کے آریوں کے جلسہ میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا:- "دھرم پورہ (لاہور) کے آریوں کا جلسہ پنڈت رامچندر آریہ اپدیشک اور دیگر آریہ سماجیوں کے خلاف اسلام کی مبینہ توہین کے الزام میں مقدمہ چلائے جانے کے خلاف پروٹسٹ کرتا ہے۔ حیدر پولیس کی یہ کارروائی نظام گورنمنٹ کی مذہبی غیر جانبداری کی پالیسی کی براہِ راست خلاف ورزی اور ریاست حیدرآباد کے آریہ سماجیوں کے مذہبی حقوق پر غیر منصفانہ چھاپہ ہے۔ اس سے تمام ہندوستان کے آریوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ اس جلسہ کی نظام سے درخواست ہے۔ کہ مقدمہ واپس لے کر آریوں کے جذبات کو ٹھنڈا کیا جائے" :

آریہ سماج فیروزپور:- فیروزپور آریہ سماج کالج وبھاگ نے نظام حیدرآباد کو تار روانہ کیا ہے۔ جس میں پنڈت رامچندر دہلوی کے خلاف توہین اسلام کا مقدمہ واپس لینے کی استدعا کی گئی ہے۔ ایک قرارداد کے ذریعہ والیٔ دکن سے ہند پر زور دیا گیا ہے۔ کہ وہ اس مقدمہ میں جلد از جلد مداخلت کر کے انصاف پسندی کا ثبوت دیں :

اجمیر کے ہندوؤں میں بے چینی:- پنڈت رام چندر دہلوی کے خلاف نظام گورنمنٹ کی طرف سے مقدمہ چلائے جانے سے یہاں بھاری بے چینی پھیل گئی ہے۔ راجپوتانہ سنٹرل انڈیا آریہ پرتی ندھی سبھا، ہندو سبھا، آریہ سماج اور اسٹری سماج کی طرف سے ۲۷ مئی ۱۹۳۸ء کو پنچایتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کے صدر مہاتما کنہیا لال تھے۔ شری بھگوان سروپ، شری چاند کرن جی شاردا اور دیگر اصحاب نے تقریریں کیں۔

اس کے بعد ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا جس میں حیدر پولیس کی اس کارروائی کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا کہ پنڈت رام چندر جیسے ودوان کے خلاف اسلام کی توہین کا الزام لگایا گیا ہے یہ کارروائی نظام کی حکومت رواداری کی پالیسی کے خلاف ہے۔ حضور نظام سے درخواست کی گئی۔ کہ ہندو جذبات کو ٹھنڈا کرنے کے لئے مقدمہ کو واپس لیا جائے :

آریہ سماج لدھیانہ کا ریزولیوشن:- آریہ سماج چوڑا بازار لدھیانہ نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا ہے:- "آریہ سماج چوڑا بازار لدھیانہ نظام حیدرآباد سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ پنڈت رام چندر دہلوی پر چلائے گئے مقدمہ کو واپس لینے کے لئے احکام جاری کریں۔ اور اگر ایسا نہ کیا جائے۔ تو مقدمہ ایک خاص ٹریبونل کے سپرد کیا جائے" :

آریہ سماج جام پور کا نظام کو تار:- آریہ سماج جام پور کا یہ خاص اجلاس نظام حیدرآباد سے درخواست کرتا ہے۔ کہ سٹیٹ پولیس نے پنڈت رام چندر جی دہلوی کے خلاف جو اسلام کی توہین کا الزام لگایا ہے۔ پولیس کو ہدایت کریں کہ وہ یگیہ پنڈت جی کے خلاف مقدمہ واپس لے لے۔ ہاں اگر ایسا کیا جانا ممکن نہ ہو۔ تو پھر ان کے خلاف مقدمہ کی سماعت کے لئے سپیشل ٹریبونل مقرر کیا جائے۔ تاکہ مقدمہ پولیس کے رسوخ سے باہر ہو جائے۔ اور پنڈت جی کو انصاف مل سکے :

یووک سماج پشاور شہر کا پرستاؤ:- اس خبر نے کہ حیدر پولیس نے پنڈت رام چندر دہلوی کے خلاف توہین اسلام کا الزام لگایا ہے۔ ہمیں بہت حیران کیا ہے۔ پنڈت رامچندر جی آریہ سماج کے بہت ہی قابل تعظیم اور تجربہ کار پرچارک ہیں۔ آج تک انہوں نے کبھی اپنے سامعین کے جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچائی۔ آریہ یووک سماج پشاور شہر مؤدبانہ طور پر نظام سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ پولیس کو ہدایت کریں۔ کہ وہ یگیہ پنڈت جی کے خلاف مقدمہ واپس لے لے۔ ہاں اگر ایسا کیا جانا ممکن نہ ہو۔ تو پھر ان کے خلاف مقدمہ کی سماعت کے لئے سپیشل ٹریبونل مقرر کیا جائے۔ تاکہ مقدمہ پولیس کے رسوخ سے باہر ہو جائے۔ اور پنڈت جی کو پورا انصاف مل سکے :

(چونی لال پراپیگنڈا سکرٹری آریہ یووک سماج ہذا)

آریہ سماج گوجرانوالہ کا تار:- آریہ سماج گوجرانوالہ نے ذیل کا تار نظام حیدرآباد کو ۲۸ مئی کو ارسال کیا:- "آریہ سماج گوجرانوالہ نظام حضور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ پنڈت رام چندر جی دہلوی کے خلاف مقدمہ واپس لے لیں۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو۔ تو پھر ایک سپیشل ٹریبونل مقرر کر دیں"

(اُپ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج کرنال کا پرستاؤ:- آریہ جگت کے دلوں پر یہ سن کر کہ توہین اسلام کی بنا پر نظام حیدرآباد کی پولیس نے پنڈت رام چندر جی دہلوی کے خلاف مقدمہ چلانے کا ارادہ کیا ہے سخت چوٹ لگی ہے۔ یہ آریہ سماج کے مانیہ اپدیشک ہیں۔ اور انہوں نے کبھی اپنے ویاکھیان میں کوئی ایسا لفظ نہیں کہا۔ جس سے کسی کا دل دکھی ہو اس لئے یہ جنرل اجلاس ہز ہائینس نظام حیدرآباد سے باادب درخواست کرتا ہے کہ پنڈت رام چندر جی دہلوی کے خلاف مقدمہ جلد از جلد واپس لے کر آریہ جنتا کی تشویش کو دور کیا جائے۔ بصورت دیگر ایک خاص ٹریبونل مقرر کیا جائے۔ ایک نقل والیٔ ریاست کے حضور میں روانہ کی جائے :

(سنگھ رام منتری آریہ سماج کرنال)

آریہ سماج کوہ مری کا پرستاؤ:- آریہ سماج کوہ مری کا یہ غیر معمولی اجلاس ہز اگزالٹڈ ہائینس نظام حیدرآباد سے مؤدبانہ درخواست کرتا ہے کہ وہ پنڈت رامچندر دہلوی کے بر خلاف مقدمہ واپس لے لیں۔ بصورت دیگر مقدمہ کے لئے ایک غیر جانبدار ٹریبونل مقرر کیا جائے۔ تاکہ پنڈت جی کو انصاف مل سکے :

(خوشحال چند منتری آریہ سماج کوہ مری)

سماجک سماچار

آریہ یوک سبھا جالندھر کے سماچار:-

سالانہ چناؤ:- آریہ یوک سبھا جالندھر گورو کل سیکشن کا سالانہ چناؤ حسب ذیل ہوا ہے :-

پردھان ڈاکٹر بھگوانداس جی - اپ پردھان پنڈت چیت رام جی - منتری ہلبنتی علاو بہوری پریمی ایڈیٹر مدسندیش - اپ منتری مہاشہ مدن لال جی ٹنڈن - کوشادھیکش مہاشہ امرناتھ جی بجاج - لائبریرین مہاشہ امرت گوپال جی ::

ان کے علاوہ چار اور مہاشے انترنگ سبھا کے ممبر چنے گئے ::

کوی سمیلن:- ۱۵ اور ۲۲ اپریل ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج مندر میں بڑے اتساہ اور سماروہ سے ہوئے - جن میں ہر کل پنجابی اور اردو شاعروں کے علاوہ کنیا مہاودیالیہ کی کنیاؤں نے بھی حصہ لیا - مضمون تھے - ۱ اچھوت ادھار ۲ ودھوا ۳ مغربی تہذیب اور ۴ ماتری بھاشا وغیرہ ::

پرتاپ جینتی:- نشچت ہوا ہے کہ پرتاپ کی جینتی کو بڑے سماروہ سے منایا جائے - گت ورشوں کی طرح اس سال بھی ابھی سے تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں - آریہ یوک سبھا جالندھر کو یہ فخر ہے - کہ ویروں کی جینتی کے منانے کا رواج پہلے پہل اسی نے شروع کیا تھا - اس موقعہ پر کوی سمیلن - سنگیت سمیلن - پرتاپ کا ڈرامہ - لیکچر - فٹ بال والی بال ٹورنمنٹ اور جسمانی ورزشیں ہوں گی - پنجاب بھر کی آریہ سماجوں - سناتن دھرم سبھاؤں اور ہندو سبھاؤں کو چاہیئے - کہ وہ اس ویر کی یاد کو اچھی طرح منائیں جس کا جیون ہندو جاتی کے جیون کا راز ہے - سب کو مل کر اس جینتی کو بڑے اتساہ اور سماروہ سے منا کر پریم - ایکتا اور جاتیتا کا ثبوت دینا چاہیئے ::

بندہ بیراگی:- بندہ بیراگی کی جینتی ۲۰ مئی کو آریہ سماج مندر میں بڑے اتساہ سے منائی گئی - جس میں لیکچر - اپدیش اور کوی سمیلن وغیرہ کا پروگرام ہوا ::

(ہنبتی پریمی منتری آریہ یوک سبھا ہذا)

آریہ سماج جمبہ کا چناؤ:- ۱۱ جیٹھ سمت ۱۹۹۱ کو آریہ سماج ہذا کا سادھارن ادھیویشن ہوا جس میں آگامی ورش کے لئے سرو سمتی سے نمن پدادھیکاری منتخب ہوئے :-

پردھان پنڈت موہن لال جی - منتری پنڈت رام سرن جی - اپ منتری لالہ پورن چند جی - کوشادھیکش لالہ رتن چند جی - پستکادھیکش کویراج بجے چند جی، وید واچسپتی ::

پرتنیدھی سبھا سدسیہ مہاشہ جواہر لعل جی اور لالہ ہنس راج جی ::

(منتری آریہ سماج جمبہ)

آریہ سماج جیکب آباد کا وارشک اتسو:- آریہ سماج ہذا کا پہلا وارشک اتسو ۲۳ سے ۲۵ مئی ۱۹۳۴ء تک بڑی دھوم دھام سے منایا گیا - ۲۳ مئی کو نگر کیرتن تھا جس میں مہابیر دل کے والنٹیروں نے اور مہابیر دل بینڈ نے نمایاں حصہ لیا - ہم منتری نارائن داس جی کپتان مہابیر دل کے خاص طور پر مشکور ہیں ::

۲۴ مئی کو پنڈت شانتی سوروپ (سابق مولوی محمد علی قریشی) کا "اسلام اور تناسخ" کے مضمون پر عالمانہ ویاکھیان ہوا - اور شری سوامی شوانند جی کے دو ویاکھیان ہوئے - شام کو استریوں میں خاص طور پر پرچار ہوا -

۲۵ مئی کو بوقت صبح سوامی شوانند جی کا منوہر ویاکھیان ہوا - اور شام کو استریوں میں پرچار ہوا - پنڈت شانتی سوروپ جی کا مدلل ویاکھیان مذہبی عقائد پر عقلی نظر کے وشے پر ہوا - پروفیسر تارا چند جی گاجرا ایم - اے نے اپیل کی جس پر کل دھن ۱۵۸ روپیہ معہ وعدہ پراپت ہوا - انیتوں کی کرپا سے جلسہ نروگھن سماپت ہوا ::

(گنپت راؤ گورے منتری)

آریہ سماج جڑانوالہ کا سالانہ چناؤ:-

پردھان لالہ شوناتھ رائے - اپ پردھان بابو کرم چند وکیل - منتری مہاشہ دلیسراج - اپ منتری مہاشہ حکومت رائے - پستکادھیکش مہاشہ حکومت رائے - کوشادھیکش مہاشہ منشی رام آڑھتی ::

(دلیسراج منتری آریہ سماج جڑانوالہ)

آریہ سماج مورنڈہ کا سالانہ چناؤ:- آریہ سماج مورنڈہ کا سالانہ چناؤ ۱۵ جون ۱۹۳۴ء کو بعد دوپہر آریہ سماج مندر میں ہوگا - لہذا ان تمام ممبران سے جن کے ذمہ چندہ بقایا ہے - پرارتھنا ہے - کہ وہ اپنا چندہ ۱۳ جون تک خزانچی صاحب کے پاس بھیج دیں ::

(ودیادھر منتری)

آریہ ستیارتھ رکھشک منڈل کا تار:- آریہ ستیارتھ رکھشک منڈل پنڈت راجیندر دہلوی اور دوسرے آریوں کی گرفتاری کو پرجا کی دھارمک آزادی پر ایک بیجا دست اندازی تصور کرتا ہے - اور مطالبہ کرتا ہے کہ پنڈت جی مذکور اور ان کے ساتھیوں کے خلاف مقدمات کو واپس لیا جائے ::

(سکرٹری)

ایک نومسلم کی شدھی:- مسٹر عبدالحمید جنہوں نے کہ عرصہ ۵ سال سے اسلام قبول کیا تھا - ان کی درخواست پر آریہ سماج بیاس نے ان کو شدھ کیا - اور ان کو از سر نو ویدک دھرم میں واپس لایا گیا - اور اب ان کا سابقہ نام لبھو رام رکھا گیا - لالہ لبھو رام موضع کالا ضلع جہلم کے رہنے والے ہیں ::

آریہ سماج کے سپتاہک ست سنگ باقاعدہ ہوتے ہیں - اور حاضری بھی تسلی بخش ہوتی ہے ::

ڈاکٹر رام دھن منتری آریہ سماج بیاس ضلع امرتسر

آریہ سماج گوجرانوالہ کا چناؤ:- آریہ سماج گوجرانوالہ کے پدادھیکاریوں اور انترنگ سبھا کے سبھاسدوں کا وارشک چناؤ یکم جولائی ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج مندر میں روی وار کے دن ست سنگ کے پشچات ہوگا - جملہ ممبران سماج کا فرض ہے - کہ وہ اپنا بقایا چندہ ماہ جون کے آخیر تک ادا کر دیویں ::

(وزیر چند بی - اے - اپ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج کالج سیکشن راولپنڈی کا پرستاؤ:- آریہ سماج کالج سیکشن راولپنڈی نے ایک پبلک میٹنگ میں یہ پرستاؤ پاس کیا جس میں نظام صاحب حیدرآباد سے درخواست کی گئی - کہ وہ پنڈت رام چندر دہلوی اور دوسرے آریہ سماجیوں کے خلاف مقدمہ واپس لے کر یہ ثابت کر دیں - کہ وہ اپنی رعایا کے تمام فرقوں کو پوری مذہبی آزادی دیتے ہیں - اور اگر ان پر مقدمہ چلانا ہی ہے - تو پھر ایک غیر جانبدارانہ سپیشل ٹریبونل کے سپرد یہ مقدمہ کر دیا جائے ::

آریہ سماج سیالکوٹ میں لیکچروں کا سلسلہ:- کچھ عرصہ ہوا - کہ مقامی انجمن احمدیہ نے ایک تبلیغی ہفتہ منایا جس میں آریہ سماج اور اس کے بانی - اور ہندو دھرم کے برخلاف نہایت دل آزار حملے کئے گئے - اس کارروائی کو کوئی ہندو (آریہ) برداشت نہیں کر سکتا تھا - اب دو تین یوم سے مقامی آریہ سماج میں مرزا صاحب کی نبوت اور پیشگوئیوں کے سلسلہ میں نہایت متانت اور سنجیدگی سے مہاشہ چرنجی لال جی پریم کے لیکچر ہو رہے ہیں - اور حاضری بہت ہوتی ہے ::

آریہ سماج جام پور کے سماچار:-

چناؤ:- پردھان دیوان بھاگی رام جی - اپ پردھان سیٹھ اودھو داس - سکرٹری لالہ گنپت رائے - اسسٹنٹ سکرٹری دیوان کپل دیو - خزانچی لالہ الیشر داس گوڑ بواڑہ - اکونٹنٹ چودھری وسندہ رام - پستکادھیکش پنڈت لبھو مل دت ::

ممبران انترنگ سبھا:- لالہ تارا چند نرولہ - لالہ مول چند گوڑ بواڑہ - لالہ رام چند گوڑ بواڑہ - لالہ چوکھو رام - دیوان آتم چند - حکیم دولا رام - لالہ بنجو رام ::

کانفرنس:- ۲۷ مئی کی صبح کو ۸½ بجے آریہ سماج مندر میں ایک زبردست کانفرنس بمضمون "آریہ سماج میں عملی کام کرنے کی ضرورت" ہوئی - سبھاپتی مہاشہ گنپت رائے جی تھے - اہالیان شہر کافی تعداد میں مندر میں اکٹھے ہوئے - خوب چہل پہل ہوئی - مختلف اصحاب نے ہنگامہ خیز تقریریں کیں - نوجوانوں نے انڈسٹریل سکول کھولنے پر زور دیا - آخیر میں سبھاپتی مہودیہ کی زبردست تقریر کے ساتھ یہ پاس ہوا - کہ ہر ایک سکیم کو علیحدہ علیحدہ پیش کر کے اور اس پر اچھی طرح بحث کر کے عمل کیا جائے گا ::

ریزولیوشن ۱:- ڈپٹی کمشنر صاحب ڈیرہ غازی خان کی طرف سے مسٹر ایم - سی - راجا والا بل "مسودہ قانون" بمراد اس امر کے کہ ہندوؤں میں چھوت چھات کو منسوخ کرنے کا انتظام کیا جائے ملاحظہ کے لئے آریہ سماج جام پور کی رائے معلوم کرنے کے لئے آئی - آریہ سماج جام پور نے سرو سمتی سے اس بل کے حق میں پاس کیا - کہ اس بل کو ضرور منظور کر کے ان اچھوتوں کو ہندوؤں میں شامل کیا جائے ::

ریزولیوشن ۲:- آریہ سماج جام پور ڈپٹی کمشنر صاحب سے استدعا کرتا ہے - کہ سرکاری دفاتر کی ہر ایک کارروائی ہندی بھاشا میں ہوا کرے اور ہندی بھاشا کو ہی سب بھاشاؤں پر ترجیح دی جائے - کیونکہ ہندوستان میں سب سے پرانی - سرل اور اصلی زبان یہی ہے ::

آریہ نو یوک سبھا جام پور کا سالانہ جلسہ ۲۳ لغایت ۲۵ جون ۱۹۳۴ء ہونا نشچت ہوا ہے - جہاں اس شبھ اوسر پر آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے اعلیٰ اپدیشکوں اور بھجنیکوں کو منگوانے کی کوشش کی جا رہی ہے - وہاں کنور سکھ لال آریہ مسافر نے پدھارنے کا وچن دے دیا ہے - اس کا پربندھ کرنے کے لئے منیجنگ کمیٹی بنائی گئی ہے - جو ممبران ذیل پر مشتمل ہے - ۱ لالہ گنپت رائے ۲ دیوان کپل دیو ۳ لالہ بالکرشن ۴ لالہ امرناتھ گوڑ بواڑہ ۵ لالہ سندر داس ::

(کپل دیو اپ منتری)

گوروکل جگت

شردھانند دلت اُدّھار کانفرنس ... ضلع دہلی

شردھانند دلت اُدھار سبھا دہلی کی اور سے دلت اُدھار کانفرنس نریلہ ضلع دہلی مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۳۶ء کو شردھانند دلت اُدھار سبھا کے سکرٹری شری پنڈت ... جی میدھارتھی ودیا النکار کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں مندرجہ ذیل ضروری پرستاؤ پاس ہوئے۔ ان پرستاؤں کا لوگوں پر اثر نہایت اچھا رہا۔

۱۔ یہ سمیلن تجویز کرتا ہے کہ سورگیہ سوامی شردھانند جی مہاراج کی دس برسی جو ماہ دسمبر ۱۹۳۶ء میں منائی جانے والی ہے دہلی میں ایک عظیم کانفرنس کی جائے جس میں گھوشنا کی جائے کہ ہندستان میں کوئی بھائی اچھوت یا دلت نہ سمجھا جائے۔

۲۔ یہ سمیلن پرستاؤ کرتا ہے کہ ہر ہندو کو ہندو ہونے کی حیثیت سے یہ حق ہو جانا چاہیے کہ وہ بلا کسی رکاوٹ کے دھرم مندروں میں جا سکے۔ سمان بھاؤ سے سکولوں میں تعلیم حاصل کر سکے اور ہر جگہ کنوؤں سے پانی بھر سکے۔

۳۔ یہ سمیلن تجویز کرتا ہے کہ دلت اُدھار کے کاریہ کو پوری طرح سر انجام دینے اور اسے کامیاب بنانے کے لئے پیدائشی ذات پات کو دور کرنا لازمی امر ہے۔

(جائنٹ سکرٹری شردھانند دلت اُدھار سبھا دہلی)

... کے سماچار

گوروکل ... چکتسالیہ میں ایک دو چوٹ ... گوروکل میں کوئی بیمار نہیں ہے۔ ... [illegible]

... مہاتما جی ... خان عبداللہ خان کے سامنے ... [illegible]

سب سے پہلے پورن پرستاؤ کونسل پرویش کے سمبندھ میں تھا۔ اس میں کہا گیا تھا کہ کونسل پرویش کے لئے ... پارٹی ... کانگرس ... [illegible]

گوروکل ڈورلی (میرٹھ) کے سماچار

[illegible]

گوروکل سکندرآباد کے سماچار

[illegible]

گوروکلیہ کانگرس کا تیرھواں ادھیویشن

[illegible]

گوروکل برنداون میں پرویش

[illegible]

چند بہترین تحفے

رامائن

رامائن کے چمن کی گلزار - دشرتھ - ... جنک - لکشمن - بھرت - رام - سیتا - راون - ہنومان - کیکئی - دامودری اور بھیکن کی سوانح عمریاں نہایت ہی اختصار سے یکجا کی گئی ہیں۔ قیمت ...

مہنتہ ابہیا چندجی کے

رسیلے لہجہ اور مدھر گیت ... جیون کو انت کر نہیں ... لاھبد ... قیمت ۲/

دنیہ آچاریوں کی کرتوت

دھرم کے نام پر حیرت خیز گناہ اور ... سے منہ کالا کر نیوالی آنکھ کا شہنہر تہوار نہیں ... جا ہونا اور ... پرکاش میں دیکھئے۔ ۲/

نمستے

... اور اس کے بزرگ کے ... پران پرانی ... قیمت ۱/

دنیا کب پیدا ہوئی؟

اور انسانی جماعت نے ... انقلاب ... کی ہسٹری اور رہنمایان مذہب کی سرگذشتوں پر ایک غائر نظر۔ ویدک زمانہ کی تاریخی تحقیقات اور یوروپین کی ریسرچ پر ایک محققانہ تبصرہ۔ قیمت ۵/

مردہ کیوں جلائیں؟

کیا مردہ جلانے میں کوئی فائدہ ہے؟ اگر یہ معلوم کرنا چاہتے ہو تو ... صرف ... بھیجکر منگوا لیجئے

پوتر تیرتھوں پر خوفناک اتیاچار

جیتم دید حالات - بہترین تجربات اور روح فرسا ... سوامی ... کے ... فرمائیے - قیمت ۱/

ہندو پٹھو کی کہانی

ایک زبردست اہل قلم کی زبانی جس میں مختلف فرقوں کے روح فرسا اور ... حالات نہایت دلچسپ انداز میں پیش کئے ہیں - قیمت ۲/

مہابھارت

پر ایک محققانہ نظر - تنقید و تفتیش کا لاجواب اعجاز اور مہابھارت کی اصلیت پر بصیرت افروز تبصرہ - قیمت صرف ۲/

ملنے کا پتہ: پنڈت فقیر چند منیجر مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

ہر موسم میں گھر کی صفائی اور تندرستی کے لئے

بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

کی پوتر ویدک ریتی اور پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق تیار شدہ سگندھت دھوپ اور ہون سامگری اپنے گھروں میں روزانہ استعمال کریں۔ اپنے بے شمار فوائد کے باعث یہ دونوں چیزیں اس قدر مشہور ہو چکی ہیں کہ جابجا حاسد پیدا ہو گئے ہیں:

قیمتوں میں ۴/ فی روپیہ کی خاص رعایت

ہون سامگری کے: درجہ خاص فی سیر ۱۲/ رعایتی ۹/ - درجہ دوئم فی سیر ۸/ رعایتی ۶/ - درجہ اول فی سیر ۱۰/ رعایتی فی سیر ساڑھے سات آنے

سگندھت دھوپ - فی سیر ۱۲/ رعایتی ۸/ - دھوکہ سے بچنے کے لئے پتہ نوٹ کریں:

بھگت رام پوری اینڈ سنز - سوتر منڈی لاہور

ڈاکٹر ایس - کے - برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK (REGD)

دماغ کی طراوت

کیش راج (Regd)

سر کے تیلوں کا راجہ

اس میں مائع آئل مطلق نہیں ہے - اس لئے یہ نقصان نہیں پہنچاتا دوسرے تیلوں کی نسبت یہ زیادہ فائدہ مند ہے کیونکہ یہ صرف خوشبودار ہی نہیں بلکہ دوا آمیز بھی ہے:

دماغ کو ترو تازہ رکھنے اور بالوں کو مضبوط کرنے میں بے مثل ہے - اس سے خشکی اور روسی دفع ہوتی ہے انہی صفتوں کے باعث متعدد نمائشوں سے تمغے اور سرٹیفکیٹ عطا ہوئے ہیں - استعمال کر کے فائدہ اٹھائیے

قیمت فی شیشی پندرہ آنے	۱۵/
ڈاک محصول دس آنے	۱۰/
نمونہ کی شیشی صرف تین آنے	۳/

جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتی ہے:

ڈاکٹر برمن فینسی پالش کے نمونہ کا بکس (Regd)

ہم نے روزمرہ استعمالی کارآمد چیزوں کا یہ بکس تیار کیا ہے تاکہ ہمارے ہاں کی مفید اشیاء تھوڑے سے ہی صرفہ میں آزمائی جا سکیں - اس میں حسب ذیل چنندہ آٹھ قسم کے سامان بطریق نمونہ رکھے گئے ہیں:

۱ - دنت منجن	(دانت کا منجن)
۲ - کیش دھونا	(سر دھونے کا پوڈر)
۳ - کیش راج	(سر کے تیلوں کا راجہ)
۴ - ہیبلک صابون	(خوشبودار دوا آمیز)
۵ - نہارن اسنو	(خوبصورتی کے واسطے)
۶ - نہارن پوڈر	(غازہ)
۷ - اوٹو نہارن	(عطر دل آویز)
۸ - ڈاکٹر مسک لونڈر	(مشک آمیز اسینس)

قیمت فی بکس ۱/ - محصول ڈاک ۱۰/

نوٹ: دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں - اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر نام ضرور دیکھ لیا کریں:

صیغہ نمبر ۸۰ - پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

ایجنٹ لاہور میں منیجر پیسہ اخبار

سُکھ سنچارک کمپنی متھرا

ہر قسم کی آیورویدک ادویات بنانے کا کارخانہ

دراکشاسو - قوت - ہمت - بھوک - چستی اور گوشت بڑھانا اس کا خاص گن ہے - الفر انگور و منقیٰ وغیرہ سے تیار کیا ہوا - قیمت چھوٹی بوتل ۱/ بڑی ۲/

چون پراش اولیہ - جس میں شکل سے رسنیاک ہر قسم الاسنٹ ... شامل ہے - پرانی کھانسی زکام اور امراض سینہ کی مشہور دوا - ضعیف کو جوان بنا دینے والا - قیمت ۲۰ تولہ ...

بال سدھا - دبلے اور کمزور بچوں کو موٹا تازہ اور طاقتور بنانے کی میٹھی دوا - قیمت فی شیشی ۱۲/

درد رنج کیسری - بغیر جلن اور تکلیف کے داد کو ۲۴ گھنٹے میں فائدہ کرنے والی دوا - قیمت فی شیشی ۴/

سدھا سندھو - کف - کھانسی - سنگرہنی - ... - قے - دست وغیرہ ایسے ہی امراض کی بغیر الوپان کی گھریلو دوا - قیمت فی شیشی ۸/

کوئی دوا نہ خریدو جب تک کہ اس پر سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا نام نہ ہو - ادویات ہر جگہ دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں

تمام دنیا میں مشہور مصفی خون بادشاہ

بھگوانس عرق عشبہ مرکب

مصفی خون - خارش - پھوڑا پھنسی - آتشک - ناسور کے بدن کے سیاہ و سفید داغ جو تمام جلدی بیماریوں کے تمام دنیا میں مشہور ہے - ہر ایک موسم ہر مرد - بچے عورت - بوڑھے سب کو یکساں مفید ہے - کسی قسم کا پرہیز نہیں ہے - ... اشخاص کی ... طلب ... ملتی ہے - پنجاب کے بڑے بڑے شہر ... مل سکتا ہے:

خوشبودار بہترین لاہور

ہون سامگری - بھگوان دھوپ

نرخ مخصوص خریداران

بہترین سامگری فی من ۱۶/ - بھگوان دھوپ فی من ...

نوٹ: بیس سیر سے زیادہ کے خریدار سے کرایہ ریل پیکنگ - خرچ وغیرہ نہیں لیا جائے گا:

نوٹ: ہماری معرفت پنساری کی ادویات نسخہ جات کے علاوہ تمام ضروریات زندگی کی اشیاء منگوا سکتے ہیں:

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

ओ३म

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت

سالانہ للعہ - ششماہی ۲ عہ - ممالک غیر سے للعہ

فی پرچہ - ایک آنہ

نمبر ۲۴ | SUNDAY 17th June 1934 | اتوار ۴ - اساڑھ سمت ۱۹۹۱ مطابق ۱۷ - جون ۱۹۳۴ء دیانند آبد ۱۱۰ | جلد ۳۰

آریہ سماج کے نیم

۵ - سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں :-

۶ - سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ارتھات شاریرک - آتمک اور سماجک اُنتی کرنا :-

۷ - سب سے پریتی پُورک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے :-

۸ - اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے

۹ - پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے

۱۰ - سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے - اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں :-

آریہ سماج کے نیم

۱ - سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے :-

۲ - ایشور سچدانند سوروپ - نراکار - سرو شکتیمان - نیائے کاری - دیالو - اجنما - اننت - نروکار - انادی - انوپم - سرو آدھار - سرویشور - سرو ویاپک - سرو انتریامی - اجر - امر - ابھے - نتیہ - پوتر اور سرشٹی کرتا ہے - اسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے :-

۳ - وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے :-

۴ - ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداا اُدیت رہنا چاہئے :-

وید امرت

یجروید — رگوید

ओ३म पूषन्तव व्रते वयं न रिष्येम कदाचन।
स्तोतारस्त ऽइह स्मसि। ऋ० म० ३४ - मं: ४१

(पूषन) اے سب کے پالن کرنے والے پرمیشور ہم (तव व्रते) تیرے بنائے ہوئے نیم میں رہ کر (कदाचन) کبھی بھی (नरिष्येम) کشٹ نہ پاویں - (स्तोतार:) تیرے گُن گان کرنے والے ہم (इह) اس جگت میں (ते स्मसि) تیرے ہی ہو کر رہیں :-

نیم پالن

سارا جگت ایک نیم میں بندھا ہوا ہے - وقت پر سورج چڑھتا اور وقت پر غروب ہوتا ہے - گرمی سردی - برسات اور بہار سب اپنے اپنے وقت پر آتے اور اپنا جلوہ دکھا کر چلے جاتے ہیں - انہیں بندھے ہوئے قواعد کے مطابق ہی خلقِ خدا اپنی زندگی بسر کر رہی ہے - وقت پر کسان اپنے کھیتوں میں بیج ڈالتا ہے - اور پھر اس کے پکنے تک انتظار کرتا ہے - جائے غور ہے - کہ اگر خدائی نیم ایسے قدرتی نہ ہوتے - جیسے کہ اب ہیں - تو آج کے ڈالے ہوئے بیج کے لئے کسان کسی قسم کی اُمید کیسے دل میں رکھتا - اگر سورج اور چاند کا چڑھنا کسی نیم کے ماتحت نہ ہوتا - تو زندگیوں کا کیا حشر ہوتا؟ لیکن باوجود ان ظاہری سچائیوں کے ہم لوگ قدرت کو توڑتے اور دکھ بھوگتے ہیں - اپنے رہن سہن اور کھان پان میں بھی سچے نیم کی بے پرواہی کرتے ہوئے دکھ اُٹھاتے رہتے ہیں - کسی نیم کو توڑتے وقت انتر آتما کی آواز ہم کو سچیت تو کرتی ہے - مگر بُری عادت سے لاچار ہوتے ہوئے ہم لوگ اس آواز کو دبا کر ایسے ایسے فعل کر بیٹھتے ہیں - کہ جن کے بُرے نتائج سے تا زیست ہمارا چھٹکارا نہیں ہوتا - لیکن اگر ہم برتوں کے پالن کرنے میں نت پر رہیں - اور نیموں میں ہی اپنے جیون کی سپھلتا سمجھیں - تو پھر ایشور کا سہارا ایک لازمی امر ہو جاتا ہے - کیونکہ جس کو نیم سے پریم ہے - اس کے لئے نیم کے نرماتا کے ساتھ پریم ہونا قدرتی بات ہو جاتی ہے - اور سچ تو یہ ہے کہ اگر کسی آدمی کے اندر یہ بھاؤ آ جائے کہ میں جو ہوں - کہ میرے لئے تو جو کچھ ہے - پرماتما ہی ہے - اور وہ پرماتما کا ہی ہو کر رہے - تو اس کے آنند کی سیما کا ورنن نہیں ہو سکتا - وہی پُرش دھنیہ ہیں - وہی دنیا میں کامیاب ہوتے ہیں جو ہر سمے نیموں کے اندر رہتے اور نیموں کے نرماتا پرماتما کا ...

اتھروید — سام وید

ہر موسم میں گھر کی صفائی اور تندرستی کے لئے

بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

کی پوِتر ویدک ریتی اور پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق تیار شدہ سگندھت دھوپ اور ہون سامگری اپنے گھروں میں روزانہ استعمال کریں۔ بیشمار فوائد کے باعث یہ دونو چیزیں اس قدر مشہور ہو چکی ہیں کہ جابجا حاسد پیدا ہو گئے ہیں ؛

قیمتوں میں ۴ر فی روپیہ کی خاص رعایت

ہون سامگری } درجہ خاص فی سیر ۱۲ر رعایتی ۹ر درجہ دوم فی سیر ۸ر رعایتی ۶ر درجہ اول فی سیر ۱۰ر رعایتی فی سیر ساڑھے سات آنے ؛

سگندھت دھوپ فی سیر ۱۲ر رعایتی ۸ر۔ دھوکہ سے بچنے کے لئے پتہ نوٹ کریں ؛

بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK REGD

دماغ کی طراوت

کیش راج Regd

سر کے تیلوں کا راجہ

اس میں واسلین کا مطلق نہیں ہے۔ اس لئے یہ نقصان نہیں پہنچاتا۔ دوسرے تیلوں کی نسبت یہ زیادہ فائدہ مند ہے۔ کیونکہ یہ صرف خوشبودار ہی نہیں۔ بلکہ دوا آمیز بھی ہے ؛

دماغ ترو تازہ رکھنے اور بالوں کو مضبوط کرنے میں یہ بے مثل ہے۔ اس سے خشکی اور روسی دفع ہوتی ہے۔ انہی صفتوں کے باعث متعدد نمائشوں سے تمغے اور سرٹیفکیٹ عطا ہوئے ہیں۔ استعمال کر کے فائدہ اٹھائیے

قیمت فی شیشی پندرہ آنے ۱۵ر

ڈاک محصول دس آنے ۱۰ر

نمونہ کی شیشی صرف تین آنے ۳ر

جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتی ہے ؛

ڈابر سامان زیبائش کے نمونہ کا بکس (Regd)

ہم نے روزمرہ استعمال کا آٹھ چیزوں کا یہ بکس تیار کیا ہے تاکہ ہمارے ہاں کی مفید اشیاء تھوڑے ہی صرفہ میں آزمائی جا سکیں۔ اس میں حسب ذیل چندہ آٹھ قسم کے سامان بطریق نمونہ رکھے گئے ہیں ؛

۱۔ دانت منگنا	(دانت کا منجن)
۲۔ کیش دھونا	(سر دھونے کا پوڈر)
۳۔ کیش راج	(سر کے تیلوں کا راجہ)
۴۔ مہک صابون	(خوشبودار و دوا آمیز)
۵۔ نہارن اسنو	(خوبصورتی کے واسطے)
۶۔ نہارن پوڈر	(غازہ)
۷۔ اڈو نہارن	(عطر یل آور)
۸۔ ڈابر مسک لونڈر	(مشک آمیز ایسنس)

قیمت فی بکس ۸ر۔ محصول ڈاک ۱۰ر

نوٹ: دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں ؛

صیغہ نمبر ۸۰ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ۔ لاہور میں منیجر پیسہ اخبار

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

نوٹس

اناتھ آلیہ کنیا مہاودیالیہ جالندھر کی دو کنیاؤں کے لئے یوگیہ وروں کی ضرورت ہے جو برسر روزگار اور شدھ آریہ خیالات کے ہوں۔

درخواستیں بنام سکرٹری کنیا مہاودیالیہ جالندھر شہر آنی چاہئیں ؛

ضرورت ہے

ناگری پتری پاٹھشالہ خان پور۔ ریاست بہاولپور کے لئے ایک یوگیہ منکھیہ ادھیاپکہ کی ضرورت ہے۔ جو کہ پانچویں جماعت تک ہندی حساب اور بھوگول ادی اچھی طرح سے پڑھا سکے۔

درخواستیں مع سندات وعمر وغیرہ اور کم از کم تنخواہ جو منظور ہو۔ جلدی نیچے لکھے پتہ پر آنی چاہئیں ؛

لالہ مہر دیال گپتا منیجر ناگری پتری پاٹھشالہ خانپور۔ ریاست بہاولپور

تمام دنیا میں مشہور مصفی خون کا بادشاہ

بھگوان اشٹ عرق عشبہ مرکب

مصفی خون۔ خارش۔ پھوڑے پھنسی۔ آتشک تا سور۔ گنٹھیا بدن کے سیاہ و سفید داغ اور تمام جلدی بیماریوں کے لئے جو تمام دنیا میں مشہور ہے۔ ہر ایک موسم میں مرد، بچے، عورت، بوڑھے سب کو یکساں مفید ہے کسی قسم کا پرہیز نہیں ہے۔ ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی طلب کرنے پر مفت ملتی ہے پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں ۸ر میں مل سکتا ہے

خوشبودار پیلی لائی

ہون سامگری — بھگوان دھوپ

نرخ تھوک خریداران

ہون سامگری فی من ۱۶ر بھگوان دھوپ فی من ۳۰ر

نوٹ: بیس سیر سے زیادہ کے خریدار سے کرایہ ریل و پیکنگ خرچ وغیرہ نہیں لیا جائے گا ؛

نوٹ: ہماری معرفت پنساری کی ادویات اور نسخہ جات کے علاوہ تمام ضروریات زندگی کی اشیاء منگوا سکتے ہیں ؛

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

ور کی ضرورت

میرے ایک منتر کی کنیا کے لئے جس کی آیو ۱۵ ورش کی ہے۔ اور جو چوتھی جماعت میں پڑھ رہی ہے اور گھر کے کام کاج میں ہوشیار ہے۔ ور کی ضرورت ہے ور ویش اگروال۔ براہمن اور کھشتری ان میں سے کوئی ہو سوداہ ویدک ریتی سے ہوگا۔ کنیا ویش اگروال ہے ور کی آیو ۲۰-۲۵ سال تک ہو۔ برسر روزگار ہو باتعلیم یافتہ ہو۔ ور کے والدین زندہ ہوں۔ باقی حالات پتہ ذیل پر دریافت کریں: کیشو رام گپتا پرو پرائٹر کلاتھ ہاؤس کالکا۔ ضلع انبالہ

ضرورت

اگر آپ ور کنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ ودیالیوں اور سکولوں کے لئے منیجروں، پتری پاٹھشالاؤں کے لئے ادھیاپکاؤں اور اسی قسم کے ضرورت کے اشتہارات کیلئے "پرکاش" کی خدمات کو کبھی نہ بھولئے (منیجر)

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

ہر قسم کی آیوروید ک ادویات بنانے کا کارخانہ

درکشا شو } قوت ہمت۔ بھوک۔ چستی اور گوشت بڑھانے والا۔ خوش ذائقہ انگوری منقوں سے تیار کیا ہوا۔ قیمت چھوٹی بوتل ۸ر۔ بڑی بوتل ۱۲ر

چون پراش ولیہ } جس میں مشکل سے دستیاب ہونیوالا اشٹ ورگ شامل ہے۔ سردی۔ کھانسی۔ زکام اور امراض سینہ کی مشہور دوا ضعیف کو جوان بنا دینے والا۔ قیمت ۲۰ تولہ ۱ر

بال سدھا } دبلے اور کمزور بچوں کو موٹا تازہ طاقتور بنانے کی میٹھی دوا۔ قیمت فی شیشی ۲ر

دو روز گجر کیسری } بغیر جلن اور تکلیف کے داد کو ۲۴ گھنٹے میں فائدہ کرنے والی دوا۔ قیمت فی شیشی ۴ر

سدھا سندھو } کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ دمہ۔ شول۔ سنگرہنی۔ اتیسار کی دستی دوا۔ قیمت فی شیشی ۸ر

ایسے ہی امراض کی بغیر انوپان کی گھریلو دوا کوئی دوا نہ خریدیں جب تک کہ اس پر شکھ سنچارک کمپنی متھرا کا نام نہ ہو۔ ادویات ہر جگہ دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں

سنسنی پھیل گئی!

دربار کپورتھلہ کو مسلم ایجیٹیٹروں کا الٹی میٹم

کپورتھلہ - ۱۳ جون - پرسوں منادی کرائی گئی تھی - کہ شہر میں کوئی جلسہ یا جلوس نہ ہونے پائے - کل پھر منادی کرائی گئی ہے کہ دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے - اس لئے نہ کسی قسم کا جلسہ منعقد کیا جائے - اور نہ ہی جلوس نکالا جائے - لیکن اس حکم امتناعی کے باوجود مسلمانوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں اشتعال انگیز تقریروں کے بعد حکام کو الٹی میٹم دیا گیا - کہ آٹھ دن کے اندر اندر مسلمانوں پر تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات مان لی جائیں - ورنہ ہم سول نافرمانی کریں گے - وحید الدین نے جلسہ میں اشتعال انگیز تقریر کی - اس لئے اسے گرفتار کر لیا گیا - اور بعد میں چونکہ اس نے چار ہزار روپیہ کی ضمانت داخل نہ کی - اس لئے اسے ایک سال قید کی سزا دی گئی - نالہ گھنیں میں بھی ایک مسلم جلسہ کے انعقاد کی اطلاع موصول ہوئی ہے - اس جلسہ میں عبد العزیز نے لوگوں کو تلقین کی کہ مالیہ جو آج واجب الادا تھا - ادا نہ کریں - بیان کیا جاتا ہے کہ گزشتہ تین روز سے سٹیٹ کونسل کی کشیدگی پر غور و خوض ہو رہا ہے - شملہ میں چیف منسٹر کو بھی تمام حالات سے ٹیلیفون پر مطلع کر دیا جاتا ہے - کہا جاتا ہے - کہ باہر کے جاٹوں سے بھگواڑہ کی حفاظت کرنے کی خاطر چند سپاہی بھیج دئے گئے ہیں - ہندوستان کی دیسی ریاستوں کے فوجی منسٹر کپتان کبیر یہاں تشریف لے آئے ہیں ⁂

الہ آباد میں ایک نئے مسیح کا ظہور

الہ آباد - ۱۳ جون - کل ۱۰ بجے صبح ٹائیننگ ڈیپارٹمنٹ [illegible] میں سنسنی پھیل گئی - جبکہ علی ناصر [illegible] اسسٹنٹ نے اپنے آپ کو مسیح کہنا شروع کر دیا - اور ایک کتاب کھول کر زور زور سے پڑھنے لگا - جیسے کہ [illegible] مسیح [illegible] منہ قلب کر رہا ہے - علی ناصر سکول اور کالج کی زندگی میں بہت قابل تھا - اور [illegible] فرسٹ ڈویژن میں پاس کر رہا - وہ الہ آباد یونیورسٹی کا بی - اے آنرز ہے ⁂

شیرف بل پر دستخط ہو گئے :- واشنگٹن ۱۳ جون - صدر روزویلٹ نے شیرف بل پر دستخط کر دئے ⁂

ہڑتالیوں کا مظاہرہ :- بمبئی - ۱۳ جون - [illegible]

[illegible]

بمبئی کانگرس کی صدر کی نامزدگی

۱۳ جون - [illegible] کانگرس ورکنگ کمیٹی کا جو اجلاس کل یہاں منعقد ہوا [illegible] ریزولیوشن پاس کئے گئے ہیں [illegible] کانگرس سیشن کی صدارت [illegible] صدر کا انتخاب کر سکتی [illegible] کانگرس کی صدارت [illegible] سول نافرمانی شروع کر دی گئی [illegible] بمبئی سیشن کی صدارت اب بابو راجندر پرشاد کو ہی پیش کی جائے ⁂

جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت :-

کپورتھلہ - ۱۱ جون - آج شہر میں ڈھنڈورے کے ذریعہ منادی کرائی گئی کہ شہر میں تمام قسم کے جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت ہے ⁂

[illegible]

رائے بہادر دولت رام کا بیان

[illegible]

دلال کی گمشدگی :-

لدھیانہ - یہاں کی منڈی کے ایک سرکردہ دلال کی گمشدگی سے شہر میں سنسنی پھیل رہی ہے - [illegible]

ہڑتال ختم :-

[illegible]

قندھار افغان پل تیار ہو گیا :-

[illegible]

ہڑتال کا خاتمہ :- میڈرڈ۔ ۱۱ جون۔ حکام کا بیان ہے کہ سیڈرڈ کے مزدوروں کی ہڑتال کا اب خاتمہ ہو گیا ہے۔ اور صورت حالات اب قابو میں ہے۔

لیبر لیڈر گرفتار :- ناگپور۔ ۱۱ جون۔ ایم۔ ایل۔ بیچے وتنت ایک لیفٹ ونگ لیبر لیڈر کو سیڈیشن کے الزام میں آج گرفتار کیا گیا۔ جس نے ۲۹ مئی کو ایک باغیانہ تقریر کی تھی۔ اس کی درخواست ضمانت بھی مسترد کر دی گئی ہے۔

خوفناک لڑائی :- ننا ولی۔ ایک گاؤں سے دو پارٹیوں میں لڑائی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جس میں چار اشخاص شدید طور پر مجروح ہوئے۔ ان میں سے ایک ۷۵ سالہ آدمی زخموں کی وجہ سے مر گیا ہے۔ اس سلسلہ میں پولیس نے چار گرفتاریاں کی ہیں۔

چھ انچ بارش :- بمبئی۔ صبح بمبئی میں ۳½ گھنٹے متواتر بارش ہوئی۔ ایسی بارش پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ کل بارش کی مقدار چھ انچ تھی۔ نشیب والے مقامات پر پانی ابھی تک جمع ہے۔ ٹریفک گھنٹوں بند رہا۔

مہاراجہ میسور کی سالگرہ :- لنڈن۔ مہاراجہ میسور کی سالگرہ پہلی دفعہ لنڈن میں منائی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں میسور ٹریڈ کمشنر انتظامات کر رہے ہیں۔ ۲۳ جون کو بیک وقت ریاست میسور اور لنڈن میں یہ تقریب منائی جائے گی۔ ڈورچسٹر میں ایک شاندار ڈنر ہوگا۔ تمام متعلقہ افسران اور ریاست میسور سے وابستہ اصحاب کو مدعو کیا جائے گا۔

وزیر اعظم فرانس کی دھمکی :- پیرس۔ مسٹر بلم پارٹی کے ایک ڈیپوٹیشن نے پریذیڈنٹ ایم ڈومرگ کے ساتھ ملاقات کی۔ جس کے دوران میں ایم ڈومرگ نے دھمکی دی۔ کہ اگر پارلیمنٹ نے گورنمنٹ کی پیش کردہ فنانشل۔ آئینی اور انتخابی اصلاحات منظور نہ کیں۔ تو پارلیمنٹ کو توڑ دیا جائے گا۔

بلگیریا کی نئی گورنمنٹ کو شکست :- صوفیہ۔ کومیٹاجیس کی طاقت کو توڑنے کے لئے نئی گورنمنٹ کی پہلی کوشش ناکام رہی ہے۔ صوفیہ شہر کے نزدیک ایک مقابلہ کے (جو تھوڑے دن ہوئے مقرر کیا گیا تھا) علاوہ چار فوجی سپاہی گولی سے ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔

شاہ ایران ٹرکی میں :- استنبول۔ شاہ ایران اپنے ۳۰ مصاحبوں کے ساتھ جن میں وزیر خارجہ بھی شامل ہیں۔ کمال پاشا کو ملنے کے لئے انگورہ جانے کی غرض سے ٹرکی حدود میں داخل ہو گئے ہیں۔ ٹرکی کے سیاسی حلقوں میں اس ملاقات کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔

افغانستان میں تعلیمی ترقی :- ڈاکٹر اسمٰعیل خان گذشتہ دو ماہ میں افغانستان میں مروجہ طرز کے ۲۰۰ نئے سکول کھولے گئے ہیں۔

اہم تردیدی اعلان

اخبار "پرکاش" مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۳۴ء میں بعنوان "افریقہ میں ویدک دھرم کا پرچار" ایک آرٹیکل منشی مان چاند کرن جی شاردا کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جس میں لیکھک مہودیہ نے ایک نجی خط کے آدھار پر یہاں کی آریہ سماجوں کے متعلق اظہار خیالات کیا ہے۔ جو واقعات سے کوسوں دور ہے۔ کیونکہ اس قسم کا پرچار نہ ہی کسی سماج کے آدھین اور نہ ہی پرتی ندھی سبھا کی زیر سرپرستی ہوا ہے۔ ہاں آریہ سماج نیروبی کے اندر پنڈت مہند رچند رجی کا ویاکھیان ہوا تھا۔ اس کے لئے جنتا کے اندر ویاکھیان داتا کے لئے گہری ہمدردی کے بھاو موجزن ہو گئے تھے۔ کہ پرماتما ایسے آریہ سماج کے لئے زیادہ اپیوگی بناویں۔ اور بس۔ باقی کے خیالات آریہ سماج میں گھریلو جھگڑے" سرود فاھرم مولک ہیں۔ اور یہاں کی آریہ سماجوں پر دیدہ دانستہ بہتان تراشنے والی باتیں ہیں۔ بلکہ یہاں کی آریہ سماجیں بہت شانتی نہایت ہی تسلی بخش کام کر رہی ہیں۔ انکے سنگٹھن کی وجہ یہ ہے کہ آریہ کنیا مہاودیالیہ بڑودہ کے ڈیپوٹیشن کو لاثانی کامیابی ہوئی ہے۔ اور آریہ سماجوں نے اپنی شکتی سے بڑھ چڑھ کر ان کا سواگت کیا ہے۔ اور دان سے مدد کی ہے۔ اور عام پبلک میں انکے پرچار کا انتظام کیا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی خاص شخصی اختلاف رائے ہونے پر ایسے عام روگ ہی تسلیم کر لیا گیا ہو۔ گو ایسی باتیں ہونی عین ممکنات سے ہیں۔ جس کے لئے آریہ سماج یا آریہ پرتی ندھی سبھا نشانہ نہیں بنائی جا سکتی ہے۔ لہٰذا میں سبھا کی طرف سے اس قسم کے بھاو کے خلاف پرزور الفاظ میں تردید کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی اعلان کرتا ہوں کہ ایسے گئے گزرے زمانہ میں بھی جبکہ ہندوستانیوں کی حالت روزگار بد سے بدتر ہو رہی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا ملحقہ آریہ سماجوں کے دوارہ تسلی بخش کام کرا رہی ہے۔ اور کئی آریہ سماجوں کے مندر انہی کٹھن وقتوں میں پایہ تکمیل تک پہنچے ہیں۔ اور ساتھ ہی آریہ جگت میں یہ سماچار ہرش دائک ثابت ہوگا۔ کہ سبھا نے حال ہی میں پنڈت سنتیہ دیو جی ودیا النکار سپرنٹنڈنٹ بیساکھی رام لدھیانہ سابق پردھان آریہ سماج نیروبی کو بطور اپدیشک رکھ لیا ہے۔ آشا ہے کہ ان کے پرچار سے آریہ سماجوں کے اندر نیا جیون اور نیا اتساہ پیدا ہوگا۔ جس سے وہ بیش از بیش کام کرنے میں سامرتھ وان ہوں گی۔

(پربھو دیال آریہ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا مشرقی افریقہ)

مداخلت بند :- واشنگٹن۔ امریکہ اور کیوبا کے درمیان نئے معاہدہ کی رو سے کیوبا کے معاملات میں مداخلت کرنے کے متعلق اول الذکر کا حق سرکاری طور پر ختم ہو گیا ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء میں جب امریکہ نے کیوبا کو آزادی دی تھی۔ تو اس وقت امریکنوں کی جان و مال کی حفاظت کے لئے بشرط ضرورت اس کے معاملات میں مداخلت کرنے کا حق اپنے لئے محفوظ رکھ لیا تھا۔

جاپانی وائس قونصل کی گمشدگی :- نانکنگ۔ جاپانی وائس قونصل کرامتو کی گمشدگی سے تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پچھلے شکروار سے ان کا کچھ پتہ نہیں ملتا۔ شکروار کو وہ چین کے جاپانی سفیر کو خوش آمدید کہنے اور الوداع کہنے سٹیشن پر گئے تھے۔

بڑودہ ہندو مندر کی افتتاحی رسم :- بڑودہ۔ بڑودہ کے منتری مسٹر چھوٹا بھائی جی پٹیل نے ایک ہندو مندر کی افتتاحی رسم ادا کی۔ شاستروں کے مطابق رسم کی ادائیگی میں چار ہزار صرف ہوئے۔ تمام جاتیوں کے علاوہ ہریجنوں کی شمولیت کا اعلان کیا گیا۔ اس پر مبلغ پچیس ہزار (۲۵۰۰۰) روپیہ صرف ہوا۔ افتتاح میں ریاست کے چیدہ چیدہ حکام۔ بلیڈ سوداگر اور ڈاکٹر شامل ہوئے۔

انسپکٹر جنرل کی برطرفی :- کپورتھلہ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ میجر گوٹھے والا انسپکٹر جنرل کی برطرفی سے جو جگہ خالی ہوئی ہے۔ اس پر کسی مسلمان کو مقرر کیا جائے گا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ریاستی حکام پنجاب گورنمنٹ سے درخواست کرنے والے ہیں۔ کہ کسی پنجابی مسلمان افسر کی خدمات مستعار لی جائیں۔

ہریجنوں کی کانفرنس :- لاہور۔ سکرٹری گاندھی استقبالیہ کمیٹی لاجپت رائے بھون لکھتے ہیں۔ کہ:-

"مہاشہ ستیہ پال سکرٹری دلت پرتی ندھی سبھا نے سکرٹری گاندھی استقبالیہ کمیٹی کو اطلاع دی ہے کہ سبھا کی ایگزیکٹو کمیٹی نے اپنی میٹنگ منعقدہ ۷ جون میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ مہاتما گاندھی کے لاہور کے قیام کے دوران میں پنجاب کے ہریجنوں کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔ اور وہاں جو فیصلے ہوں۔ انہیں ایک ڈیپوٹیشن مہاتما جی کی سیوا میں رکھے۔

پنڈت مالویہ کو تار :- امرتسر۔ گیانی شیر سنگھ نے پنڈت مدن موہن مالویہ کو تار دیا ہے کہ گیانی ہیرا سنگھ کو کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کا ممبر نامزد کیا جائے۔

خوفناک قحط :- پٹنہ۔ بہار سنٹرل ریلیف کمیٹی کو بھاگل پور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں سخت قحط پڑ گیا ہے۔ اور ہزاروں آدمی بھوکے مر رہے ہیں۔ فوری امداد کی ضرورت ہے ورنہ نتائج خطرناک ثابت ہوں گے۔

یورپ روانہ ہو گئے :- شملہ سے تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ سر سکندر حیات خان چار ماہ کی رخصت پر یورپ روانہ ہو گئے ہیں۔

سالوشن پینے سے موت :- نئی دہلی۔ ایک معصوم بچہ کی دردناک موت کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ دو بچوں نے کاپر سلفیٹ سالوشن کا نیلا نیلا رنگ دیکھ کر اسے پی لیا۔ دونوں کو ہسپتال لے جایا گیا۔ ایک بچہ تو مر گیا۔ دوسرا اب رو بہ صحت ہے۔

ہندو مسلم فساد :- مدراس۔ ترچناپلی کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ وہاں ایک مسلم تہوار پر ہندوؤں اور مسلمانوں میں فساد ہو گیا جس میں ایک ہندو مسلمانوں کے ہاتھوں سے مارا گیا۔

کونسل کی عمر میں توسیع :- کلکتہ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنر بنگال کونسل کی عمر میں ایک سال کی توسیع کرنے پر غور کر رہے ہیں۔

بغاوت ناکام رہی :- ریگا۔ کو نو میں فوجوں کی بغاوت ناکام رہی ہے۔ اور ایم والڈیمارس سابق وزیر اعظم کو جسے باغی ڈکٹیٹر بنانا چاہتے تھے۔ گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اغلب ہے کہ گورنمنٹ کی دوبارہ تنظیم ہو۔ اور اس میں ایم والڈیمارس اور اس کے کچھ پیرؤوں کو لیا جائے۔

ایم والڈیمارس کو گذشتہ فروری میں لتھوانیا سے جلا وطن کیا گیا تھا۔

جنرل شمشیر جنگ کو پارٹی :- لنڈن۔ انڈیا آفس میں مسٹر سیموئیل ہور اور لیڈی ہور نے جنرل شمشیر جنگ آف نیپال کے اعزاز میں پارٹی دی۔ تقریباً ۱۰۰۰ مہمان شریک ہوئے۔

ایک اسلامی کتاب کی ضبطی :- لاہور۔ گورنمنٹ پنجاب نے ایک مسلم پمفلٹ "نعرہ مسلم" (پنجابی) کو ضبط قرار دے دیا ہے۔

تین لڑکیاں پیدا ہوئیں :- لائل پور۔ سمندری کے ایک نزدیکی گاؤں میں ایک شخص کلیان سنگھ کی عورت کے ہاں بیک وقت ۳ لڑکیاں پیدا ہوئی ہیں۔ دو لڑکیاں تو ۲-۲½ گھنٹہ کے بعد مر گئیں۔ لیکن تیسری ابھی تک زندہ ہے۔

ایک سکول ماسٹر لٹ گیا :- لدھیانہ۔ ایک سکول ماسٹر سائیکل پر سوار تھا۔ کہ چوروں نے اس سے سائیکل چھین لیا۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

پرکاش لاہور

۴- اساڑھ سمت ۱۹۹۱

اردھ شتابدی کیسے منائی چاہیے؟

آریہ پرتی ندھی سبھا ایک ایسی جماعت ہے۔ جس کا اُدّیش دھرم پرچار ہے۔ اِتہاس بتلاتا ہے کہ دھرم پرچار کا کام ایسے اُپدیشکوں دوارہ ہی ہوسکتا ہے۔ جو دُھن کے پکے ہوں۔ جن کو کام کی لگن ہو۔ اور سوسائٹی میں جن کا درجہ وہ ہو۔ جو دھرم اُپدیشکوں کا ہونا چاہیے۔ یہ باتیں لازم ملزوم ہیں۔ اگر سوسائٹی میں اُپدیشکوں کی عزت ہو۔ اُن کو گورو اور پروہت (شاستروں کے لفظوں میں) مانا جاوے۔ تو تیاگی ودوان دھرم سیوا کے کار یہ میں لگنا اپنے لئے باعثِ فخر سمجھیں گے۔ برعکس اس کے اگر کسی سوسائٹی میں تیاگی ودوان (سچے براہمن) دھرم سیوا کے کاریہ میں لگے ہوں۔ تو سوسائٹی میں اُن کے لئے عزت کا جذبہ آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا ہے۔ اس وقت جہاں تیاگی ودوان بھی اُپدیشک ہیں۔ وہاں بدقسمتی سے اُپدیشکی کو ایک پیشہ اور روزی کمانے کا سادھن بھی جانا جاتا ہے۔ اس لئے ادھیکاری لوگوں کو دو قسم کے اُپدیشکوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ قدرتی طور پر انسان ہونے کی وجہ سے اُن کو دونوں کے ساتھ بیوہار میں مشکل پڑتی ہے۔ ادھر براہمن لوگوں میں قوتِ احساس زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے کبھی کبھی ان کو مانسک کشٹ بھی ہوتا ہے۔ اس حالت کے لئے نہ تو ادھیکاری ذمہ دار ہیں۔ نہ اُپدیشک۔ یہ نقص تو سسٹم کا ہے۔ پہلے پہل تو آریہ سماج کے کام کا کھیتر زیادہ نہ تھا۔ اس لئے شاید عُہدے کے جیون ونیت کرنے میں سوجھا گیہ سمجھنے والے اُپدیشک کافی تعداد میں مل نہ سکتے تھے۔ اور آریہ سماج کے کاریہ کرتاؤں کے اپنے اندر مشنری سپرٹ کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اس لئے وہ خالی سمے میں پرچار کا کام کرلیتے تھے۔

اس وقت سوسائٹی کا وستار زیادہ ہوگیا ہے۔ آگے آنسو آتے تھے۔ تو مہاتما منشی رام۔ پنڈت رام بھج دت۔ لالہ دیوراج۔ باو بیچا رام جیٹرجی۔ مہاتما ہنسراج۔ لالہ لاجپت رائے۔ پنڈت کرپا رام۔ پنڈت تلسی رام۔ پنڈت بھگوان دین۔ منشی نرائن پرشاد۔ بابو کالی پرسن چیٹرجی۔ ماسٹر درگا پرشاد۔ ماسٹر آتما رام۔ بھگت رمل اور لالہ کاشی رام وکیل انبالہ جیسے بہت سے مہانبھاو پہنچ جاتے تھے۔ اُس سمے اُتسو بہت تھوڑے ہوتے تھے۔ اور سدگرہستی منشنری آتے تھے۔ اب جلسے پہلے سے دس گنا ہوگئے ہیں۔ پرچار کی مانگ بہت بڑھ گئی ہے۔ کنتو ہم دیکھتے ہیں کہ گورو کل پارٹی میں سدگرہستیوں میں سے کیول مہاشہ کرشن۔ پنڈت ٹھاکر دت۔ پنڈت وشنو دت۔ ماسٹر رام لال ہوربابو پورن چند وکیل آگرہ انبالہ جیسے ہی ایسے ہیں۔ جو دُور دُور جلسوں پر چلے جاتے ہیں۔ اور جن میں مشنری سپرٹ ہے۔ ان کے علاوہ پنڈت لکھی رام اور مہاشہ ہربھجن لال انبالہ جیسے تھوڑے سے ایسے و یکتی ہیں۔ جن کو سدگرہستی بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور اُپدیشک بھی۔ سنیاسی مہاتما آگے بھی کام کرتے تھے۔ اور اب بھی کرتے ہیں۔

اس لئے اب سمے آگیا ہے۔ کہ سسٹم میں تبدیلی کی جائے۔ اور دھرم اُپدیش کا کام ایسے سرفروشوں کے سپرد کیا جائے۔ جن کو سنسار میں کوئی اور کام اس سے اُدھک پیارا اور بہتر معلوم نہ ہو۔ اور جن کو کام کی فکر ہو۔ اُن کی دُنیاوی ضروریات کی چنتا سوسائٹی کو ہو۔ اور ان ضروریات کو پورا کرنے کے لئے سدگرہستی لوگ نہ کیول تیار ہوں۔ بلکہ اُتسک بھی ہوں۔ وہ یہ کام اُن پر احسان کرنے کی غرض سے نہ کریں۔ بلکہ اپنا لوک اور پرلوک شدھ کرنے کے لئے۔ یہ کام و یکتی روپ میں بھی ہو۔ کنتو اس زمانہ میں زیادہ سہولت اس بات میں ہے۔ کہ سمتی روپ میں اور سنگھٹت روپ میں ہو۔

اس سمبندھ میں میری سکیم یہ ہے۔ کہ پنجاب میں کم از کم ۱۲ تیاگی ودوان اس سپرٹ سے کام کرنے کے لئے اپنی سیوائیں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ۱۹۳۶ء کے ماہ نومبر سے پہلے اَرپن کریں۔ یہ ۱۲ یا ۱۲ سے زیادہ ودوان سبھا کی سنرکشتا میں ایک سنگھ بنادیں۔ جس کا نام دیانند پرچارک سنگھ ہو۔ اس سنگھ میں شامل ہونے سے پہلے جتنی ان کی منقولہ یا غیر منقولہ سمپتی ہو۔ اُس کی رجسٹری سبھا کے نام کرادیں۔ اُن کے جرنوں میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب دکھشنا بھینٹ کرے۔ یدی وہ اودواہت ہوں۔ اور اُن پر کوئی بھار نہ ہو۔ تو سنگھ انبادی کے خرچ کے علاوہ ان کو تیس روپیہ ماسک گزارہ کے لئے دئے جاویں۔ یدی وواہت ہوں۔ تو ساٹھ روپیہ ماسک مکان آدمی کے علاوہ دئے جائیں۔ سنتان ہو۔ تو فی لڑکا یا لڑکی تین روپیہ ماسک دئے جائیں۔ اور جب پتر یا پتری کی آیو گوروکل میں بھیجنے کے یوگیہ ہو۔ تو ان کو گوروکلوں میں بھیجا جائے۔ اور اس کا کوئی شلک ان سے نہ لیا جائے۔ اگر وہ بیمار پڑیں۔ تو سبھا اُن کی سیوا دھرم اور پنیہ سمجھ کر کرے۔ جب لڑکیاں بیاہ کے یوگیہ ہوں تو کنیا دان کا پنیہ کوئی مہانبھاو اپنے اُوپر لیں۔ یا آریہ پرتی ندھی سبھا لے۔ اور براہمن کی کنیا کے وواہ پر جتنا خرچ آئے۔ وہ پنیہ کمانے کے لئے خیرات کے طور پر نہیں۔ احسان کے طور پر نہیں۔ سوسائٹی کرے۔

اس سنگھ کا ایک ادھیکش ہو۔ اور ان براہمنوں کا پروگرام یہ لوگ سویم ہی اپنے ادھیکش اور سبھا کے منتری کے سادھارن نریکشن میں بناویں۔ اس سنگھ کو اپنے پربندھ۔ اپنی مریاداؤں کے بنانے۔ اپنے سدسیوں کو دنڈ دینے۔ اپنے اندر اور لوگوں کو لینے اتھوا اپنے میں سے نکالنے انبادی معاملوں میں سوراجیہ پراپت ہو۔ دھن نہ اُن کے پاس ہو۔ اور نہ اپنے گزارہ اور خرچ وغیرہ کے بل بنانے اور ان کو پاس کرنے کا سوال اُن کے سامنے پیش ہو۔ یہ کام سبھا کے ادھیکاری کریں۔ یہ اپنے ایسے ادھیکاروں کی کبھی چنتا نہ کریں۔ اس کی چنتا سبھا کے پردھان کو ہو۔ اُن کو جو پراپت ہو۔ بشرطیکہ وہ ان کی ضروریات سے زیادہ نہ ہو۔ بڑی پرسنتا سے سویکار کریں۔ اگر چیزیں سستی ہوجائیں۔ اور ان کا گزارہ ساٹھ سے چالیس کردیا جائے۔ تو اُن کو چنتا نہ ہو۔ البتہ اگر چیزوں کے مہنگا ہوجانے کے کارن سبھا اُن کا الاؤنس ۶۰ سے ۸۰ کردیوے۔ اور اُن کو یہ زیادہ معلوم ہو۔ تو سنگھٹت روپ میں پروٹسٹ کرلے۔ اور اس اضافہ کو نامنظور کرنے کا ادھیکار اُن کو ہو۔ جو بھی کام ادھیکش اور منتری دیں۔ اس کو یدی وہ دھرم یکت ہو۔ تو اس کے زیادہ ہونے کی شکایت کرنے کا ادھیکار اُن کو نہ ہو۔ ہاں البتہ یدی اُن کی سمتی میں کام کم کیا گیا ہو۔ تو وہ ادھیکش اور منتری کی اس زبردستی کے خلاف انترنگ سبھا میں اپیل کرنے کا ادھیکار رکھیں۔ ایسی دیویاں بھی اگر ملیں۔ تو اُن کو بھی سنگھ میں پروشٹ کرلینا چاہیے۔ پُرش اور دیوی اُپدیشکاؤں کے پرسپر بیوہار اور ان کی الگ الگ مریاداؤں کے نیم بن سکتے ہیں۔ شتابدی پر جو روپیہ جمع ہو۔ اُس میں سے ایک لاکھ روپیہ کی لاگت سے گوروکل بھون کے احاطہ میں ۲۰ مکان اُن کی رہائش کے لئے بنوا دئے جاویں۔ ان مکانات میں روشنی اور پانی کا انتظام ہو۔ ایک لائق آریہ ڈاکٹر یا ویدان پریواروں کی بیماری کی اوستھا میں سیوا کے لئے نیت ہو۔ سبھا کے منتری ان کے آرام اور آسائش کا خاص خیال رکھیں۔

باقی ڈیڑھ لاکھ روپیہ جمع رہے۔ اس کا سود ۴ فیصدی کے حساب سے ۵۰۰/ روپیہ ماہوار ہوگا۔ اور خرچ زیادہ سے زیادہ ۸۰۰/ روپیہ ماہوار ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ تقریباً چار ہزار روپیہ سالانہ اس سنگھ پر زائد خرچ پڑے گا۔ اس سنگھ کے ممبران میں سبھا کے محکمے بھی بانٹے جاسکتے ہیں۔ ایک گورو کل کو سنبھال سکتا ہے۔ ایک کنیا گوروکل کو۔ ایک دلت اُدّھار کو۔ ایک ودیارتھی آشرم کو۔ ایک ریسرچ وبھاگ کو۔ ایک گرام سنگھٹن کو۔ ایک دیانند اُپدیشک ودیالیہ کو۔ ایک میڈیکل مشن کو۔ ایک مدراس پرچار کو۔ اور ایک ودیش پرچار کو۔

یہ نہیں سمجھنا چاہیے۔ کہ ایسے آدمی نہیں ملیں گے۔ یدی یہ کام میرے سپرد کیا جائے۔ تو میں ایسے بارہ آدمی اکٹھے کرسکتا ہوں۔ جن میں سے کئی ایک کی جائدادیں بھی ہیں۔ وہ ان کی رجسٹری کروانے کے لئے تیار ہیں۔ کئی ایک ایسے ہیں۔ جو کہ دھرم پرچار کے کام میں اس سمے بھی لگے ہوئے ہیں۔ وہ اپنا گزارہ ۱۰۰/ روپیہ سے کم کرواکر ۶۰ روپیہ لینے کے لئے تیار ہی نہیں۔ بلکہ اُتسک بھی ہیں۔

اگر یہ کام ہوجائے۔ تو پھر دیکھو۔ پرچار کی گتی کتنی تیز ہوتی ہے۔ ویدک دھرم کا ڈنکا عالم میں کیسے بجتا ہے۔ اوم کا جھنڈا کہاں کہاں لہراتا ہے۔ یہ اردھ شتابدی کس پرکار آریوں کے لئے ایک برکت ثابت ہوتی ہے۔ اور ادھیکاریوں اور کرمچاریوں میں جو رگڑ ہے۔ وہ کیسے دُور ہوتی ہے۔ اس حالت میں یہ لوگ اگر انترنگ سبھا میں جاویں۔ تو سبھا کو لابی ہی ہے۔ ہانی کی گنجائش نہیں۔ ویسے ان کو جانے کی اچھیا ہی بہت کم ہوگی۔ (اوم شم)

(آچاریہ) رامدیو

ہندو دھرم کی اخلاقی جرأت

ادھر تو ریاست حیدرآباد کی بیدر کی پولیس بدک دھرم کے پیچھے پروانہ شری پنڈت رامچندر جی دہلوی کو مجرموں کے کٹہرے میں کھڑا کرنے پر تُلی بیٹھی ہے۔ ادھر ہمارے محترم پنڈت جی ریاست میں ویدک دھرم کے پرچار میں مصروف ہیں۔ ۲۴ سے ۲۶ مئی تک آپ آریہ سماج حیدرآباد کے جلسہ میں مشغول کار رہے۔ ۲۹ سے ۳۱ مئی تک آریہ سماج پلی کھیر کے جلسہ میں پرچار کیا۔ یکم جون کو آریہ سماج بیدر میں لیکچر دیا۔ ۳ اور ۴ جون کو گلبرگہ آریہ سماج کے جلسہ میں تقریر فرمائی۔ اس کے بعد کا پروگرام حسب ذیل ہے:۔

۷ تا ۹ جون عثمان پور + ۱۲ جون مورم
۱۵ تا ۱۶ جون رائچور + ۲۰-۲۱ جون سکندرآباد
۲۳ سے ۲۵ جون مہاراج گنج بلدہ + ۲۶-۲۷ جون دھول پیٹ بلدہ
۲۹ جون علی آباد بلدہ + ۳۰-۳۱ جون گوشہ محل بلدہ
۳ جولائی ضلع ننگنڈہ ؛

نظام سرکار کی پولیس خواہ پنڈت جی مہاراج پر سو مقدمات چلائے۔ لیکن ہم اسے ڈنکہ کی چوٹ بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ پنڈت جی ان سب واروں کو اسی طرح خندہ پیشانی سے برداشت کریں گے۔ جس طرح حضرت محمد صاحب کے صحابہ قریش کے مظالم کو برداشت کر کے اپنے فرض کو ادا کیا کرتے تھے ؛

درست جواب

حیدرآباد کی پولیس نے شری پنڈت رامچندر جی کے خلاف توہین اسلام کا مقدمہ چلانے کی جو گستاخی کی ہے۔ اس کا درست جواب تو ہمارے خیال میں یہ ہے۔ کہ جملہ آریہ پرتی ندھی سبھائیں نہ صرف ریاست حیدرآباد کے طول و عرض میں ستیارتھ پرکاش کو سستے داموں پر تقسیم کریں۔ بلکہ سرگرم اور پرجوش آریہ سماجی اس بات کی کوشش کریں۔ کہ وہ اس ریاست کے ہر ایک شخص کے کانوں تک رشی دیانند کا سندیش پہنچا کر دم لیں گے۔ اور اس وقت تک خاموش نہیں بیٹھیں گے۔ جب تک ریاست کے منتظمین ویدک دھرم کے پرچاروں کو پرچار کی ویسی ہی سہولتیں مہیا کر دیں۔ جیسی کہ وہ اسلام کے حواریوں کو مذہب اسلام کی تبلیغ کے لئے مہیا کرتے ہیں۔ نظام کی حکومت کو یہ سمجھ لینا چاہئیے۔ کہ ویدک دھرمیوں کی اصلیت کسی قسم کی سیاسی جنگ نہیں ہے۔ بلکہ وہ تو محض ریاست کے اندر دھرم کا پرچار کرنے کے عام حقوق حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور

ان کے لئے اس وقت تک صبر کرنا محال ہے جب تک حیدرآباد کا بچہ بچہ ستیہ دھرم کا انویائی نہیں بن جاتا ؛

امریکہ میں وید پرچار

اس ہفتہ شری پنڈت ایودھیا پرشاد جی ویدک سکالر کے ذریعہ امریکہ میں پرچار کے متعلق ہم نے جو حالات شائع کئے ہیں۔ وہ زبان حال سے بتلا رہے ہیں۔ کہ اگر ودیش میں بھی وید پرچار کا سلسلہ پر بندھ کیا جائے۔ تو اس میں سپھلتا کی زیادہ سمبھاونا ہے۔ ہاں ایک بات جو کہ نہ صرف آریہ سماجیوں کے لئے بلکہ سارے ہندو جگت کے لئے موجب تشویش ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہمارے جو بھائی ودیش میں جا کر آباد ہوتے ہیں۔ وہ نہ صرف اپنی سنسکرتی کو بھول رہے ہیں۔ بلکہ اپنی ماتری بھاشا کو بھی تلانجلی دے رہے ہیں۔ اور یہ ایک ایسا نقصان ہے۔ جس کی اگر بروقت روک تھام نہ کی گئی۔ تو بعد ازاں تلافی ہونی سخت مشکل ہے ؛

سرخ پوش کب جاگیں گے؟

پچھلے دنوں صوبہ سرحد میں ہندو دیویوں کے اغوا کی جو وارداتیں رونما ہوئی ہیں۔ ان کے متعلق کئی حلقوں کا یہ بیان ہے۔ کہ ان وارداتوں کی تہ میں بعض سرخ پوش کارکنوں کا بھی ہاتھ ہے۔ اب اس بارہ میں فرانٹیئر پراونشل کانگرس کمیٹی کے صدر شہنشاہ صاحب نے ایک اعلان نکال کر ہندوؤں کو یقین دلانے کی کوشش کی ہے۔ کہ ان میں سرخ پوشوں کا کوئی ہاتھ نہیں۔ اور سرخ پوش ان لڑکیوں کی واپسی کی پوری پوری کوشش کریں گے۔ اگر واقعی سرخ پوش لیڈر اس بات پر آمادہ ہیں۔ کہ وہ اس قسم کے واقعات کو اپنے صوبہ میں ناممکن بنا دیں۔ تو ہمارا وشواس ہے۔ کہ وہ اپنے عمل سے ہندو مسلم اتحاد کی تحریک کو سپھل بنانے میں ممد و معاون بن سکیں گے۔ ورنہ موجودہ حالت میں تو ہندوؤں کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ یہ سمجھنے کے لئے مجبور ہو رہے ہیں۔ کہ صوبہ سرحد میں غیر مسلم اقلیت کی مسلم اکثریت کے ہاتھوں میں نہ جان محفوظ ہے۔ اور نہ ہی عزت۔ اور وہاں جو غیر مسلم بود و باش کئے رہتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کے رحم پر زندہ رہتے ہیں ؛

"پرتاپ جینتی"

جس وقت مغلیہ عہد میں راجپوتانہ کے کئی راجپوت خاندان بے غیرت بنکر اپنے دھرم سے پتت ہو رہے تھے۔ تو اس وقت رانا سانگا کے خاندان میں ہندو پت رانا پرتاپ جیسا تپسوی شور بیر پیدا ہوا۔ جس نے نہ صرف راجپوتانہ کی عزت کو بچا لیا۔ بلکہ ہندو جاتی کی شان کو چار چاند لگا کر اس کا مکھ اجول کر دیا۔ بھارت ورش میں جب سے ودیشی راجیہ کی ستھاپنا ہوئی ہے۔ تب سے یہ فخر ہندو پت رانا پرتاپ کو ہی حاصل رہا ہے۔ کہ انہوں نے سب سے پہلے سوتنترتا دیوی کے اپاسک بن کر محکومیت اور غلامی کے خلاف عمر بھر جہاد کیا۔ اور اس جہاد میں کسی قسم کی بھی قربانی کرنے سے دریغ نہ کیا۔ نہ اولاد کی ممتا کو اس ادیش کی پورتی میں حائل ہونے دیا۔ اور نہ ذاتی آرام کی پرواہ کی۔ ایسے شور بیر کی جینتی اس دفعہ ۱۵ جون بروز سنیچر آ رہی ہے۔ ہر ایک آریہ بھائی کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ وہ آزادی کی دیوی کے سچے پجاری کی یادگار کو زندہ رکھنے کے لئے اور آئندہ نسلوں میں سوتنترتا اور جاتیہ دھرم کا سنچار کرنے کے لئے اس جینتی کو پوری شان سے منائے ؛

نوٹیفکیشن منسوخ

حکومت پنجاب نے ایک تازہ نوٹیفکیشن شائع کر کے پنجاب کی متعدد کانگرس کمیٹیوں کے متعلق نوٹیفکیشن زیر دفعہ ۱۶ کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ منسوخ کر دیا ہے۔ گویا اس اعلان سے پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی۔ لاہور ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی۔ امرتسر ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی امرتسر سٹی کانگرس کمیٹی۔ سیالکوٹ سٹی کانگرس کمیٹی۔ سیالکوٹ ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی۔ گوجرانوالہ ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی۔ گوجرانوالہ سٹی کانگرس کمیٹی۔ اوکاڑہ کانگرس کمیٹی۔ اور کانگرس آفس بڑی محل لاہور اب خلاف قانون نہیں رہیں۔ گویا اس اعلان کے ہوتے ہی پراونشل کانگرس کمیٹی کا دفتر باقاعدہ طور پر کھل گیا ہے۔ اہل پنجاب کا اس نوٹیفکیشن کے اجراء اور اشاعت کے بعد یہ فرض ہو جاتا ہے۔ کہ وہ کثیر تعداد میں کانگرس کے ممبر بن کر یہ ثابت کریں۔ کہ زندہ دلان پنجاب کے دلوں سے ابھی تک آزادی کی لگن کا جذبہ مفقود نہیں ہو چکا ہے ؛

سناتن پارلیمنٹری بورڈ

کانگرس نے تو اپنا پارلیمنٹری بورڈ قائم کر لیا۔ گو بورڈ کے قائم ہوتے ہی صدر صاحب نے بورڈ سے استعفیٰ دے کر سارا بوجھ پنڈت مالویہ جی نے کندھوں پر ڈال دیا۔ یہ بورڈ کچھ کرے گا یا نہیں۔ یہ تو وقت بتلائے گا۔ لیکن اس کی دیکھا دیکھی جنوبی ہند کے سناتن دھرمیوں کی کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے پوری کے شنکر آچاریہ جی نے اپنی تقریر میں سناتن دھرمیوں کو اسمبلی کے آئندہ انتخابات کے سلسلہ میں سناتن پارلیمنٹری بورڈ قائم کرنے کا مشورہ دیا۔ تاکہ اس طرح وہ نہ صرف اسمبلی پر قبضہ کر سکیں۔ بلکہ کانگرس پر بھی قبضہ کر لیں۔ شنکر آچاریہ جی نے اپنی طرف سے مشورہ دے کر یہ سمجھ لیا۔ کہ آپ نے میدان مار لیا۔ لیکن اگر یہ منظور نظر ممبران کو کبھی اسمبلی میں ہریجن ممبران کے ساتھ بیٹھنا پڑا۔ یا کبھی ڈیپوٹیشن بنا کر سمندر پار جانا پڑا۔ تو پھر ان کے سناتن دھرم کا کیا بنیگا؟ اور ان کے پرائشچت کا ادپائے کیا ہوگا؟

دیانند سالویشن مشن کے لئے ضرورت ہے!

(۱)

نصف درجن درڑھ آریہ سماجی پڑھی لکھی تجربہ کار عمر رسیدہ استریوں کی۔ جو کہ ونتا وشرام آشرموں کے انچارج کے طور پر کام کر سکیں۔ تنخواہ حسب لیاقت ؛

(۲)

نصف درجن ورکرز کی۔ جو درڑھ آریہ سماجی۔ انبھوی۔ خاموش کام کرنے والے ہندی، اردو اور قدرے انگریزی سے واقف۔ اسلام و عیسائیت کے اصولوں کے جاننے والے اور تبلیغ میں ماہر ہوں۔ تنخواہ حسب لیاقت۔ درخواستیں بنام لالہ دیوی چند جی پردھان سالویشن مشن

استریوں کی کمی

جب کوئی ہندو نوجوان اس دنیا سے اس وقت بے اولاد جاتا ہے۔ کہ اس کی کہیں شادی نہیں ہوتی۔ شادی نہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ پنجاب میں استریاں کم ہیں۔ چنانچہ تازہ مردم شماری کے جو اعداد شائع ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنجاب میں مردوں کے مقابلہ میں استریوں کی تعداد ذیل کی ہے۔ اگر ہم مردوں کو ایک ہزار فرض کریں۔ تو اس کے مقابلہ میں عورتوں کی تعداد بلحاظ عمر یہ ہے :-

۱۰ برس کی عمر تک	۹۹۲
۱۰ سے ۲۰ برس تک	۹۸۵
۲۰ " ۳۰ " "	۱۰۳۴
۳۰ " ۴۰ " "	۹۹۶
۴۰ " ۵۰ " "	۱۰۲۶
۵۰ " ۶۰ " اور اس سے آگے	۱۰۷۲

ان اعداد کا ذکر کرنے سے ہم کو یہ بتانا ہے کہ ہندو مردوں کا تب تک کنوارا اور زندہ رہ کر بے اولاد جانا بند نہ ہوگا۔ جب تک ہم شدھی کے سودرشن چکر کو اچھی طرح چلا کر بیاہ شادی کے حلقہ کو وسیع نہ کریں گے ؛

ازلیت کا اعتراف

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی روح و مادہ کی ازلیت سے ہمیشہ انکار کرتے رہے۔ لیکن چونکہ حقیقت سے انکار کرنا ندامت مول لینا ہے۔ اس لئے خود مرزائیوں کو ضرورت محسوس ہونے لگی ہے۔ کہ وہ مرزا صاحب کے باطل عقیدہ کو خیرباد کہہ کر ویدک دھرم کے ازلیت کے متعلق مسلمہ اصول کی صداقت کو تسلیم کریں چنانچہ مولانا عمر الدین صاحب شملوی لکھتے ہیں :-

"جناب میر محمد اسحاق صاحب فاضل قادیان نے ایک کتاب آریہ سماج کی تردید میں بنام حدوث روح و مادہ لکھی ..... میر صاحب نے اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ سلسلہ مخلوقات ازلی ہے سلسلہ مخلوقات کی نہ ابتدا ہے اور نہ انتہا جب سے خدا ہے تب سے مخلوق اور جب تک خدا ہے تب تک مخلوق رہے گی۔ چونکہ خدا کی نہ ابتدا ہے اور نہ انتہا۔ اس لئے مخلوق کا سلسلہ ازلی اور ابدی ہے"

آگے چل کر آپ فرماتے ہیں کہ :-

"اور انہوں نے اس خیال کے پیرو بھی قادیان میں پیدا کر لئے ہیں۔ جن کا ذکر وہ مجھ سے کرتے رہے ہیں"

("پیغام صلح"۔ ۷ جون)

امام کی توہین

قادیانی امام صاحب بڑے ہی تقدس مآب ہیں۔ متقی اور پرہیزگار ہیں۔ اور خالص مومن ہیں۔ لیکن برا ہو مولانا عمر الدین صاحب شملوی کا جو آپ کی دستار فضیلت اتارنے کے لئے ذیل کی سطور شائع کرنے سے نہیں گھبرائے۔ یہ

"ممکن ہے آپ نے دربار خلافت میں کبھی ایسے زمانہ میں ذکر کیا ہو جبکہ میں اندر ہی اندر آپ کو بعض امور میں لاجواب کر رہا تھا۔ اور ادھر میرے رشتہ دار آپ پر سخت گندے الزام لگاتے تھے اور آپ کو مباہلہ کا چیلنج کرتے تھے اور آپ مباہلہ سے انکار کرتے تھے۔ اور بہانہ یہ تھا۔ کہ مباہلہ جائز نہیں" ؛

("پیغام صلح"۔ ۷ جون ۱۹۳۴ء)

مولانا سخت زیادتی کرتے ہیں۔ امام صاحب جیسے معصوم فرشتہ کی بے طرح توہین کرتے ہیں۔ اخلاقی جرأت یہ تقاضا کرتی ہے۔ کہ وہ ساتھ ہی ان گندے الزامات کا بھی ذکر کر دیتے۔ جو کہ آپ کے رشتہ دار امام صاحب پر لگا رہے تھے۔ تا کہ ہم امام صاحب پر زور ڈالتے۔ کہ وہ ان الزامات سے اپنا جامہ صاف کریں۔ اور اس قسم کی ان ڈائرکٹ توہین کو شیر مادر کی طرح بلا ڈکار ہضم نہ کر جائیں ؛

قادیانیوں سے اخراج

مولانا عمر الدین شملوی ایک بڑے پکے مرزائی ہیں۔ اتنے پکے مرزائی۔ کہ آپ نے جامع مسجد شملہ میں حافظ محمد یوسف صاحب امرتسری کو مرزائیت کا درس دینا شروع کر دیا تھا۔ آپ پہلے قادیانی فریق میں شامل ہوئے۔ پھر وہاں سے خارج ہو کر لاہوری فریق کے گلے کا ہار بنے۔ اپنے اخراج کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں کہ :-

"آخر وہ بالکل جھوٹے الزام لگا کر جماعت سے خارج کر دیا۔ اور میں اب بھی دعویٰ سے کہتا ہوں۔ کہ جن دو تہمتوں کی وجہ سے مجھے جماعت سے خارج کیا گیا ہے۔ وہ جھوٹ ہیں۔ بے شک میاں صاحب اس کی آزادانہ تحقیقات کرا لیں۔ یہی وجہ تھی۔ کہ میں نے اس وقت اجازت مانگی۔ کہ میں ان تہمتوں کا جواب دینا چاہتا ہوں مگر خاموش رہنے کا حکم غالب رہا۔ اور جماعت سے دھکا رہا" ؛

("پیغام صلح"۔ ۷ جون ۱۹۳۴ء)

ہیں مولانا صاحب کے ساتھ ہمدردی ہے اور ہم یہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ قادیانیوں سے ان کا اخراج غیر منصفانہ تھا۔ لیکن چونکہ ہم ان کے ساتھ پورا انصاف کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہم ان سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ وہ ان تہمتوں کو بھی شائع کر دیں۔ جو ان پر لگائی گئیں۔ تاکہ ہم قادیانیوں پر زور دیں۔ کہ وہ سارا معاملہ صاف کریں ؛

فوجی اخراجات میں اضافہ

دنیا میں اس وقت بظاہر تو امن و امان نظر آتا ہے۔ لیکن اندر ہی اندر کچھ ایسا خوفناک مواد پک رہا ہے۔ جو کہ دنیا کو پھر جنگ کے اندھے گڑھے میں گرانے والا ہے۔ حکومت ہند کے فوجی اخراجات بھی زمانہ جنگ سے پہلے کے خرچ سے بہت بڑھ گئے ہیں۔ جنگ سے پہلے ہندوستان میں فوج اور ایئر فورس پر ۲۸ کروڑ روپیہ خرچ آتا تھا۔ اب ۴۵½ کروڑ روپیہ کیا جاتا ہے۔ گویا ۷۰ فیصدی کا اضافہ ہو گیا ہے۔ جنگ سے پہلے کے ۵۰ کروڑ پونڈ کے خرچ کی بجائے تقریباً ۵۵ کروڑ پونڈ خرچ ہو گیا ہے۔ یعنی ۹۲ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ اسی طرح جاپان کے فوجی اخراجات دگنے سے بھی زیادہ ہو گئے ہیں۔ اور امریکہ میں تو یہ اخراجات تین گنا ہو گئے ہیں۔ گویا دوسرے الفاظ میں اس اضافہ کا سبب یہ ہے۔ کہ اندر ہی اندر ہر ایک طاقت ایسی در پردہ کوشش کر رہی ہے جس سے جنگ کو جلد از جلد دعوت دی جا سکے۔ اور حریف کا منہ توڑا جا سکے ؛

ہندوؤں میں فوجی ٹریننگ

زمانہ کا انقلاب دیکھئے۔ کہ جس بھارت ورش میں ہندو جاتی کے بچے ہر طرف مسلح نظر آتے تھے۔ وہاں اب یہ حالت ہے۔ کہ نوجوانوں کے چہروں پر زیادہ تر مردنی چھائی رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۱ جون کی شام کو راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے آفیسرز ٹریننگ کیمپ کو مخاطب کرتے ہوئے ڈاکٹر مونجے نے فرمایا۔ کہ یورپین ممالک میں ۲۴ کروڑ ہندوؤں کو بھیڑ بکریاں خیال کیا جاتا ہے۔ اور کون آدمی خیال کرتا ہے۔ کہ انہیں ڈرانے کے لئے ایک شیر چھوڑنا کافی ہوگا۔ اس لئے ہر ہندو کا فرض ہے۔ کہ وہ ہندو قوم کے ماتھے پر سے بزدلی کے دھبے کو دور کرنے کے لئے فوجی ٹریننگ حاصل کرے۔ ڈاکٹر صاحب کا ارشاد بجا ہے۔ لیکن ہندو نوجوانوں کے راستہ میں زیادہ تر مشکل یہ ہے۔ کہ ہندو نوجوانوں کی فوجی ٹریننگ کے لئے ویسی سہولتیں مہیا نہیں کی جاتیں۔ جیسی کہ گورے نوجوانوں کے لئے فی زمانہ مہیا کی جا رہی ہیں۔ اگر ڈاکٹر صاحب کسی طریق سے ہندوستان میں ہندو نوجوانوں کے لئے فوجی ٹریننگ کا بندوبست کر دیں۔ تو از حد غنیمت ہوگا۔ اور اس سے ساری مشکل کا حل ہو جائے گا ؛

اسلام کا نادان دوست

مرزائی جو کچھ ہیں سو ہیں۔ وجہ یہ ہے۔ کہ ہاتھی کے دانتوں کی طرح ان کے کھانے کے دانت اور ہیں۔ اور دکھانے کے اور۔ بظاہر وہ اپنے آپ کو پکا مسلم مشہور کرتے ہیں۔ لیکن اسلام کی ان کے دل میں جو عزت ہے۔ اس کا حال ملاحظہ ہو :-

"یہی وجہ ہے۔ کہ اب کوئی قرآن نہیں۔ سوائے اس قرآن کے جو مسیح موعود نے پیش کیا۔ اور کوئی حدیث نہیں سوائے اس حدیث کے جو مسیح موعود کی روشنی میں دکھائی دے۔ اور کوئی نبی نہیں سوائے اس نبی کے جو مسیح موعود کی روشنی میں دکھائی دے۔ اسی طرح رسول کریم کا وجود اسی ذریعہ سے نظر آئے گا کہ بذریعہ مسیح موعود کی روشنی میں دکھایا جائے" ؛

("الفضل"۔ ۴ جولائی ۱۹۲۴ء۔ خطبہ جمعہ)

گویا قادیانی امام صاحب کا مطلب یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کا نبی بھی وہی ہے۔ اور قرآن بھی وہی ہے۔ جس کے متعلق مرزا محمود شہادت دیں۔ ہاں اگر وہ شہادت دینے سے انکار کر دیں۔ تو پیغمبر اسلام کے محافظ غیر مرزائی رہ جائیں گے۔ مرزائیوں کو ان سے واسطہ نہ رہ گیا ؛

"پرکاش" کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے ؛

جاتی کی رٹنت

ہم ویدک دھرمی ورن بیوستھا کو گن اور کرم پر مبنی بتلاتے ہیں۔ لیکن ہمارے سناتن دھرمی بھائی اسے سویکار نہیں کرتے۔ وہ ورن کو جنم پر مبنی قرار دیتے ہیں۔ اسی جذبہ سے متاثر ہو کر ہمارا ہمعصر "سناتن دھرم پرچارک" امرتسر اپنے ۸ر جون کے پرچہ میں لکھتا ہے۔ کہ :-

"براہمن عیسائی یا مسلمان ہو جائے۔ تو یہ مذہب کی تبدیلی ہے۔ اور اس سے اس کی جاتی برابر قائم رہتی ہے" :-

معلوم "پرچارک" اسلئے مذہب کی تبدیلی کو کیا سمجھ رکھا ہے۔ جو اس کے باوجود بھی جاتی کے دم چھلا کو رٹتا جا رہا ہے۔ ایک دنیا جانتی ہے۔ کہ ورن جاتی نہیں۔ وہ بدل سکتا ہے اور بدلتا ہے گن اور کرم سے۔ جاتی تو سب انسانوں کی ایک ہے۔ ایک انسان اگر اپنا مذہب چھوڑ دے۔ تو اس سے وہ اپنے سارے حقوق کھو دیتا ہے۔ جو مجلسی طور پر اسے پہلے حاصل تھے۔ لہذا مذہب کے تبدیل ہونے پر جاتی کی دگرگونگی بجائے رہنا جاتی اور ورن کو Confound کرنا ہے۔ اور اصل مقصد سے انحراف کرنا ہے :-

جنگ کے امکانات

کیا مستقبل قریب میں کوئی جنگ ہوگا یا نہیں؟ یہ سوال ہے۔ جو کہ آج کل نہ صرف جنگی اور سیاسی مدبروں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ بلکہ جس نے ماہر اقتصادیات کی توجہ بھی اپنی طرف کھینچی ہوئی ہے۔ چنانچہ لنڈن کے مشہور اخبار "اکانومسٹ" میں ایک مضمون جو یوروپ کی پولیٹیکل صورت حالات کے متعلق شائع ہوا ہے۔ اس میں ذیل کا اقتباس خاص توجہ کا مستحق ہے :-

"اگر ہم بچنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں مستعد ہو جانا چاہئے۔ کیونکہ یوروپ میں درپردہ ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ جن کا نتیجہ جنگ کے سوائے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ اگر جلدی کوشش نہ کی گئی تو امن کی امید جاتی رہے گی" :-

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ درپردہ حالات کون پیدا کر رہا ہے؟ آیا خود یوروپ کی طاقتیں یا غیر یوروپین عناصر۔ اگر یوروپ کی طاقتیں ہی ان کے لئے ذمہ دار ہیں۔ تو ہمیں کہنا چاہئے کہ یوروپ کی طاقتیں جب دنیا کے امن کو خطرہ میں ڈالنا چاہتی ہیں۔ تو خود ہی ایسے حالات پیدا کر دیتی ہیں۔ جس سے جنگ رونما ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کاش امپیریلزم کی ہوس یوروپ کے دماغ پر اس قدر حاوی نہ ہوتی۔ کہ جنگ اس کا لازمی نتیجہ ہونا :-

شیعہ کانفرنس

مسلمانوں میں دو بڑے فرقے ہیں۔ ایک سنی اور دوسرا شیعہ۔ سنی فریق زیادہ تر جابر ہے۔ لیکن شیعہ کمزور اور مظلوم۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہندوستان میں بہت سے مقامات پر محرم کے ایام میں شیعہ لوگوں کو سنی بھائیوں کے جور و جفا کا تختہ مشق رہنا پڑتا ہے۔ شیعہ فریق نے اپنی جو کانفرنس کھڑی کی ہوئی ہے۔ اس کی جو حالت ہے۔ اس کا حال "سرفراز" لکھنؤ کے الفاظ میں ذیل میں دیکھا جاتا ہے :-

"ہماری واحد نمائندہ جماعت آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے پاس دفاتر کے لئے بھی کوئی اس کا ذاتی مکان نہیں ہے۔ اور اسے بدکرایہ میں گزشتہ چھ سات سال کے اندر پانچ چھ ہزار روپے دینے پڑے" :-

("سرفراز" - یکم جون ۱۹۳۴ء)

شیعہ کانفرنس کی حالت واقعی قابل رحم ہے۔ اور اس کے متعلق جتنا بھی افسوس کیا جائے۔ کم ہے۔ ایسی حالت میں یہ شیعہ فریق کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی کانفرنس کو اس قدر مضبوط بنائے۔ کہ وہ مسلم لیگ کی ہم پایہ بن سکے۔ اور ہندوستان کے شیعہ لوگوں کی پوری ذمہ داری سے نمائندگی کر سکے :-

قرضہ بل ڈے

ہندو ساہوکاروں کو ہمیشہ کے لئے اپاہج بنانے اور سودی لین دین کے کاروبار کا خاتمہ کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ پنجاب قرضہ بل پر مزید غور و خوض کے لئے ۲۵ر جون کو پنجاب کونسل کا خاص اجلاس منعقد کیا جائے۔ اس پر شریمتی لیکھوتی جین ایم۔ ایل۔ سی انبالہ۔ ملک مظفر داس مالک رفاہ خانات لائن پور۔ لالہ حکم چند تاندیانوالہ اور لالہ کندن لال صاحب مرتبہ سکرٹری پنجاب ٹریڈرز ایسوسی ایشن نے صوبہ بھر کے تاجروں سے اپیل کیا ہے۔ کہ صوبہ پنجاب کے طول و عرض میں ہر ایک منڈی۔ شہر اور گاؤں میں ۱۷ر جون "قرضہ بل ڈے" مناکر پروٹسٹ کیا جائے۔

ہم صرف پروٹسٹ کرنے کے ہی حق میں نہیں۔ بلکہ ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس دن حکومت کے پاس اسی مطلب کے میموریل بھیجنے چاہئیں۔ کہ وہ بل مذکور کو اس وقت پاس کرے۔ جب وہ پہلے ساہوکاروں کے جملہ سابقہ قرضہ جات کی ادائیگی کا یا تو خود ذمہ اٹھائے۔ یا پہلے اس کے لئے ادائیگی کی کسی اور سبیل کا پربندھ کر دے۔ تاکہ انگریزی قانون کی شہرت بہت ساکھ جو ہندو ساہوکاروں کے دل میں باقی ہے۔ اس کو کاری ضرب نہ لگے۔ اور بداعتمادی میں اضافہ نہ ہو :-

داخلہ سے محرومی

ادھر تو مسلم ایجی ٹیٹر ریاست کشمیر کے خرمن امن میں آگ لگانے سے دریغ نہیں کرتے۔ ادھر ریاست ایسی خواب خرگوش میں مست ہے۔ کہ وہ ہریجنوں کو ویسی سہولتیں دلانے کے لئے پرائن نہیں کرتی جیسی کہ ان کو برٹش انڈیا میں میسر ہیں۔ پونچھ سے ہمیں یہ شکایت موصول ہوئی ہے کہ وہاں کی ہندو پتری پاٹھ شالہ کے ادھیکاری ہریجن لڑکیوں کو پاٹھ شالہ میں داخل نہیں کرتے۔ حالانکہ اس پاٹھ شالہ کو سرکار کی طرف سے گرانٹ بھی مل رہی ہے۔

ہمارے خیال میں پاٹھ شالہ کے ادھیکاریوں کا یہ فرض منصبی ہے۔ کہ وہ ہندو ماتر کی لڑکیوں کو پاٹھ شالہ میں داخلہ کی سہولتیں مہیا کریں۔ اور اگر وہ ایسا کرنے سے پس و پیش کریں۔ تو پونچھ کے سدھارک فریق کا یہ فرض ہونا چاہئے۔ کہ وہ اس معاملہ کی طرف نہ صرف پونچھ دربار کی توجہ مبذول کرے۔ بلکہ کشمیر دربار کو بھی اس معاملہ میں دخل دینے کی پریرنا کرے۔ اور اس وقت تک دم نہ لے۔ جب تک ہریجن کنیاؤں کو اسی طرح پاٹھ شالہ میں داخل نہ کیا جائے۔ جس طرح دوسری کنیاؤں کو داخل کیا جاتا ہے :-

قادیانی کافر

مذہب اسلام کی رو سے ایمان کو اعمال پر ترجیح حاصل ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے نزدیک ہر وہ شخص جو ارکان اسلام کو نہیں مانتا۔ کافر ہے۔ لیکن بھلا ہو متوفی مرزا قادیانی کا کہ آپ نے حد سے زیادہ نوازش کر کے کفر کی مزید تفسیر کر دی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ :-

"خدا تعالےٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے۔ کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے" :-

(مکتوب بنام ڈاکٹر عبدالحکیم دیکھو رسالہ الذکر الحکیم ۲۳۳)

الفاظ صاف ہیں مرزا صاحب کے فتوے کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایک مسلمان بھی کافر ہو سکتا ہے۔ مثلاً نہیں خواہ وہ جملہ ارکان اسلام کو مانتا ہو۔ وہ سچا مسلمان صرف اسی حالت میں بن سکتا ہے۔ جبکہ کانوں کو ہاتھ لگا کر یہ اقرار کرے۔ کہ آنجہانی مرزا غلام احمد صاحب رسول خدا تھے۔ مسیح موعود تھے۔ مہدی آخر الزمان تھے۔ کرشن ردر گوپال تھے۔ اور رئیس قادیان تھے :-

مرزائی مارشل لاء

پنجابیوں نے سر اڈوائر کا مارشل لاء کا زمانہ اچھی طرح دیکھ لیا۔ اور اسے چار و ناچار برداشت کر لیا لیکن ہمارے مرزائی دوستوں کا مارشل لاء ایسا ہے۔ جس سے جتنی کراہت کی جائے۔ اتنی ہی اچھی ہے۔ لاہوری مرزائیوں کا سرکاری گزٹ "پیغام صلح" لکھتا ہے :-

"ہم "پرکاش" اور آریہ سماج کے فائدہ کے لئے اس قدر کہنا چاہتے ہیں کہ نہ صرف پنڈت وشوبندھو کا ریسرچ ڈیپارٹمنٹ کا انچارج بننا آریہ سماج کے لئے مہنگا پڑے گا۔ بلکہ اس ڈیپارٹمنٹ کا قیام ہی آریہ سماج اور ویدک دھرم کے لئے مہنگا پڑ رہا ہے۔ باطل عقائد۔ فرضی افسانے اور توہمات جن پر آریہ سماج کی بنیادیں کھڑی ہیں۔ علمی تحقیقات کے متحمل نہیں ہو سکتے" :-

("پیغام صلح" - ۷ر جون ۱۹۳۴ء)

"پیغام صلح" کو یونہی ویدک دھرم اور آریہ سماج کے متعلق تشویش لاحق ہو رہی ہے۔ اگر اس کے اندر کچھ بھی دیانتداری ہے۔ تو پہلے وہ اپنی مرزائیت کی خبر منائے۔ اور قرآنی تعلیم کی فکر کرے۔ جس کی جملہ پرانی روایات آج کل سائنس کے سامنے ہیچ اور عاجز ثابت ہو رہی ہیں :-

ایک مرزائی کی شرانگیزی

معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی اس بات پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ کہ ہندو ریاستوں کے امن کو مخدوش کر کے دم لیں گے۔ ریاست کشمیر میں مرزائیوں نے پچھلے دنوں جو اودھم مچایا تھا۔ ہندوستان کا کوئی بھی شخص اس سے بے خبر نہیں ہے۔ اب تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک مرزائی نے جس کا نام مفتی ضیاء الدین ہے۔ پونچھ میں ۲۸ر نومبر ۱۹۳۳ء کو ایسی شرانگیز تقریر کی۔ کہ حکام کے پاس سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہ رہا۔ کہ وہ اس تقریر پر دفعہ ۱۰۸ کے رو سے مفتی مذکور کے خلاف قانونی کارروائی کریں۔

ہم شروع دن سے یہ لکھ رہے ہیں۔ کہ جب تک ریاست کشمیر اور اس کی باجگزار ریاستوں میں مرزائی ایجی ٹیٹروں کی سرکوبی نہ کی جائے گی۔ تب تک یہ لوگ وہاں امن و امان قائم نہیں ہونے دیں گے۔ اور …

اسلامی جگت پر ایک سرسری نظر

... سے موجودہ امام صحت کے تعلق سے ... ہیں۔ اور سیٹم بتی بنے کہ دنیا نے ... نہیں دیکھی۔ ۱۲ جون ۱۹۳۴ء ... تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ... صبح سے نزلہ۔ زکام۔ اور ... کی وجہ سے خراب ہے۔ اور میرا ... وقت کی نماز گھر پر ہی ادا کروں گا"

("الفضل" - ۷ جون ۱۹۳۴ء)

... امام صاحب کی بیماری میں ان سے ہمدردی ... یہ معلوم ہے کہ امام صاحب ... ایسی زندگی بسر کرنے کے عادی ... نزلہ۔ زکام اور سر درد کی تکلیف ... کا سامنا ہے۔ اگر وہ خود بھی ... نظر دوڑاتیں۔ تو وہ یہ سمجھنے کے لئے ... کہ نزلہ۔ زکام اور سر درد اس وقت ... مجبور ہیں گے۔ جب تک کہ بہشتی ... اپنی سارہ بیگم کے ساتھ اپنی آغوش ... لے لیتا۔

امام صاحب گو دائم المریض ہیں۔ لیکن تعبیر ... کی مقامات کی کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ ... ہیں۔ کہ:-

"مجھے یاد ہے۔ کہ ایک دفعہ میں پاگل خانہ دیکھنے گیا۔ وہاں مجھے کئی قسم کے پاگل دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ ان میں سے ایک کو میں نے دیکھا۔ کہ اس نے اپنے ارد گرد ٹھیکریوں کا ڈھیر لگایا ہوا تھا۔ اور سمجھ رہا تھا۔ کہ اس کے پاس بہت بڑا خزانہ ہے۔ اور وہ دنیا کا بادشاہ ہے"۔

("الفضل" - ۷ جون ۱۹۳۴ء)

امام صاحب! اگر وہ پاگل اپنے آپ کو بادشاہ سمجھتا تھا۔ تو اس کا کیا قصور؟ آپ کو تو یاد ہوگا۔ کہ قادیان میں ایک ایسا شخص پیدا ہوا تھا جس کا یہ دعوی تھا۔ کہ میرے لئے نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کی گئی۔ اور ماشاء اللہ اس کے صاحبزادے کے سر پر ایک دفعہ جو فوجی جنون سوار ہوا۔ تو لگے نہ صرف فیلڈ مارشل بننے بلکہ ہندوستان کا کمانڈر انچیف بننے کے خواب لینے لگے۔

قادیان کا الہامی ترجمان "الفضل" لکھتا ہے کہ:-

"جو عورتیں اور لڑکیاں خواہ کسی مذہب ملت کی ہوں۔ ان کا اغوا نہایت ہی شرمناک اور قابل مذمت فعل ہے"۔

ٹھیک سو لہ آنے ٹھیک۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ اگر کوئی شخص کسی قادیانی حسینہ کو لاہور کے ایک ہوٹل سے اپنی حرم سرا کی بیگمات کی انگریزی تعلیم و تربیت کے لئے لے جائے۔ تو اس کا وہ فعل کیسا؟

۳۱ مئی ۱۹۳۴ء کو وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کے ہال میں جب قادیانی خلیفہ صاحب تقریر کر چکے۔ تو مسٹر کنور سین صاحب سابق چیف جج جموں و کشمیر نے جو کہ جناب لالہ نعیم سین صاحب کے فرزند ارجمند ہیں۔ فرمایا۔ کہ میرے والد ماجد نے قادیان کے الہامی پیغمبر سے عربی زبان سیکھی تھی۔ عربی زبان سیکھنا کوئی بُرا کام نہیں۔

لیکن جس بات کے جاننے کے لئے ہم فکرمند ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ کیا لالہ نعیم سین جی وہی تو نہیں۔ جو کہ مختاری میں اس وقت پاس ہوئے تھے۔ جبکہ قادیان کے نبی صاحب ڈبل فیل ہوگئے تھے۔ اور ناکامی سے پشیمان ہوکر سیالکوٹ چھوڑ قادیان کو بھاگ گئے تھے۔

قادیانی جس طرح فریب کاری سے کام لیتے ہیں۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھتے ہیں:-

"گویا خاتم النبیین جب ایک محمودی کہتا ہے۔ یا کسی اخبار یا اشتہار یا اعلان میں لکھتا ہے۔ تو اس کا مفہوم اجرائے نبوت کا ہوتا ہے۔ ختم نبوت کا نہیں ہوتا۔ اس لئے جب یہ قوم آنحضرت صلعم کے متعلق بڑے بڑے پوسٹر لگاتی ہے۔ اور آنحضرت کو ان میں خاتم النبیین لکھتی ہے۔ تو ظاہر ہے کہ اس سے مقصد فقط پبلک کو دھوکہ دینا ہوتا ہے"

(پیغام صلح)

"پیغام صلح" کی بلا جانے۔ اگر قادیانی فریق اختیار نہ کریں۔ تو پھر ساٹھ ہزار روپیہ کے قرضہ کی تحریک کو کون عملی جامہ پہنائے؟

گورو چیلی سسٹم کے بھیانک نتائج

... یہ سخت بدقسمتی ہے۔ کہ ہندو جاتی نے رکھشک کی ... میں رہتی ہیں۔ پراچین سمے میں یہاں ... برہم وِدیا کے مہاتما بھی ہوتے تھے۔ اور برہم وادنی ... بھی ہوتی تھیں۔ اور وہ باہمی سموادوں سے آئندہ ... رہنمائی کرتے تھے۔ بہت سے منش مہاتما پرلوک کر ... یہاں تک کہ بہشتی یا گورکھ اور گکا رنگی آدمی کے ... آج تک مشغل ہدایت ثابت ہو رہے ہیں۔

لیکن ہندو جاتی کی بدقسمتی سے اب نہ وہ برہم ودیا ... نہ وہ برہم وادنیاں رہیں۔ ان کی جگہ حلوہ پوری ... لے لی۔ اور دکھاوے اور ٹھاٹھ کی ... کو سیاہ بدکرنے کے لئے "گورو چیلی سسٹم" ... رواج ڈال دیا۔ اس کے جو بھیانک نتائج ... قوم کو آجکل بھگتنے پڑے ہیں۔ ان کا نقشہ ... کرم نارائن جی شاستری بی۔ اے جو پنڈت لیکھ ... یوں ذیل کے الفاظ میں کھینچا ہے:-

"... مہاتما اور سچ مچ کے برہم ودیا ہونے ... کو ... پھسلاتے رہتے ہیں۔ اور اپدیش ... دیتے رہتے ہیں۔ لیکن دھکشا دینے ... پر ... بنے پاپوں کا چھوٹا حصہ ... بھی ملتا ہے"

("جاگرت" - ۸ جون)

آگے چل کر آپ فرماتے ہیں۔ کہ:-

"کہاں تو شاستروں میں یہ ذکر کہ جتی لوگ اپنے پاس عورت کیا بلکہ عورت کی تصویر بھی نہ رکھیں۔ مگر آجکل کے جتی اپنے چاروں طرف ٹھیر خواہ چیر لگائے ہوئے ریشمی ساڑھی پہنے ہوئے خوبصورت اور نوجوان ودھواؤں کو بٹھائے رکھتے ہیں۔ اس رواج کو بند کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے برے نتائج بہت دفعہ لوگوں کے سامنے آ چکے ہیں۔ یہاں تک کہ عدالت میں مقدمات بھی دائر ہو چکے ہیں"۔

("جاگرت" - ۸ جون)

سوال ہوتا ہے۔ کہ ممکن ہے یہ بدعت صرف مخصوص مقامات تک ہی محدود ہو۔ پنڈت جی نے پنجاب میں رہتے ہوئے اسے کیوں خاص درست محسوس کیا؟ اس کا جواب پنڈت جی کے الفاظ میں سنئے:-

"پھر بھی یہ مرض بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ ہندوستان کا کوئی صوبہ اس سے خالی نہیں۔ صوبہ پنجاب اور صوبہ گجرات تو خاص کر اس مرض میں مبتلا ہیں"۔

("جاگرت" - ۸ جون)

... کہ مرض بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ لیکن پھر پنڈت جی کے خیال میں اس میں خرابی کیا ہے۔ اور پنڈت جی چاہتے کیا ہیں؟ فرماتے ہیں:-

"ہم یہ تو نہیں کہتے۔ کہ استریوں کو ودیا نہ پڑھائی جائے۔ ہماری مخالفت تو اس بات پر ہے۔ کہ آج کل کے گورو نوجوان چیلیوں کو لے کر جو ایکانت میں بیٹھ کر گھنٹوں ست سنگ کیا کرتے ہیں۔ یہ رواج بند ہونا چاہئے۔ یہ ست سنگ نہیں۔ بلکہ کسنگ کہا جا سکتا ہے"۔

اس گول مال کی مزید تشریح کرتے ہوئے پنڈت جی شکایت کرتے ہیں:-

"آج کل کے گورو جو استہ بادام اور حلوہ پوری اڑانے والے مخلوں کے گدیوں پر بیٹھنے والے اور خوبصورت باغیچوں میں عالیشان عمارتوں میں دشرام کرنے والے ایکانت میں اپنے پاس نوجوان حسین اور ان میں بھی بیسیوں چیلیوں کو اپنے پاس گھنٹوں بٹھائے رکھیں نہیں نہیں بھجنوں کے بہانے ان سے راگ رنگ سنا کریں۔ پاؤں دبوائے جائیں۔ تو بھائی ایسے ست سنگوں سے ہندو جاتی کی پرماتما ہی رکھشا کرے"۔

("جاگرت" - لائل پور - ۸ جون)

آخیر میں ہندو جاتی کو خبردار کرتے ہوئے پنڈت جی لکھتے ہیں۔ کہ:-

"یہ گورو چیلی کا مرض دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اگر یہ بڑھتا گیا۔ اور اس کی روک تھام نہ ہوئی۔ تو یاد رکھئے۔ اس ویبھچار کے پرینام سے ہندو جاتی کے ناش ہونے میں کچھ دیر نہیں لگے گی۔ اگرچہ ہندو جاتی میں اور بھی بہت سی برائیاں گھس آئی ہیں جو ہندو جاتی کو تباہی کی طرف لے جا رہی ہیں۔ لیکن یہ ویبھچار اور دراچار کی ورِدھی سب سے بڑھ کر ہے"۔

بہار پرانت میں آریہ سماج کے بھوکمپ ریلیف کاریہ کا نریکشن

(مہاتما نارائن سوامی جی پردھان سارودیشک سبھا کی رپورٹ)

یہ بات آریہ جگت کو گیات ہے کہ میں شاریرک اوسوستھتا کے خراب ہونے سے اس سمے پورو بہار پرانت کا بھرمن نہ کر سکا تھا۔

ہیں دکھنش مہانو بھاؤ کے ... ساودھارن ستاملنو کے ... کے لیئے ستیا گرہوں کو ... بینا پڑا۔ اور یہ ... نہ ہو سکا۔ ۲۴ اپریل کو ...

۱۷ اپریل ۱۹۳۴ء کی رات کو میں پٹنہ پہنچا۔ پنڈت ستیہ برت جی بان پرستھی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا بہار کی ادھیکشتا میں انیک کھائی سٹیشن پر سے۔ آریہ مندر بانکی پور میں وشرام کیا گیا۔ نیت پروگرام کے انوسار بھرمن کیا گیا جس کا ورنن اس پرکار ہے:۔

۱ مونگھیر۔ ۱۸ اپریل کو مونگھیر پہنچے۔ اور مہاشے رام کرشن جی کے گھر پر نواس کیا گیا۔ نگر کو گھوم پھر کر دیکھا گیا۔ سارا نگر پرایہ اینٹ اور مٹی کا ڈھیر دکھائی دیتا ہے۔ وشیش کر مادھو گنج اور بازار تو بالکل ہی برباد ہو چکے ہیں۔ آریہ مندر کو بھی ہانی پہنچی ہے۔ آریہ اناتھ آلیہ تو پنر نرمان کرنے کے یوگیہ ہو گیا ہے۔ آریہ سماج کی اور سے جو سہایتا کا کاریہ ہوا۔ اس کی نگرانی میں ہندو اور مسلمان وغیرہ سبھی شامل تھے۔ پرشنسا کرنے ہوئے دیکھے گئے۔

یہ بات پرسنتا کی ہے۔ کہ بنا لحاظ جاتی اور دھرم کے پرتیک گرہستھ کو سہایتا دی گئی۔ یہاں آریہ سماج کی اور سے جو استھائی گھر بنائے گئے تھے انیہ سہایک سنستھاؤں کی طرح پرتھک نہیں بنائے گئے۔ بلکہ حاجتمندوں کے پرانے ٹوٹے ہوئے گھروں کے سمیپ ہی بنوائے گئے تھے۔ جس سے مالکوں کو اپنے پرانے گھروں میں دبے ہوئے سامان کو ڈھونڈھ نکالنے کا اوسر ملا۔ آریہ سماج مونگھیر کے پردھان شری یت بابو اودھ بہاری لال جی یہاں کے کیندر کے ادھیکش ہیں۔ انہوں نے اپنے انیہ ساتھیوں کے ساتھ جس تت پرتا سے اپنے کرتویہ کا پالن کیا۔ اس کے لیئے مونگھیر نواسی ان کے چرکرتگیہ رہیں گے۔

یہاں سرو ساودھارن کی ایک سبھا میں ویاکھیان دیا گیا۔ یہاں ایک لاجپت ہال ہے۔ جو چندے سے بنایا ہوا ہے۔ اور کافی بڑا ہے۔ پرایہ ادھی کتر نگر کی سبھائیں یہاں ہوتی ہیں۔ اس کو بھی کچھ ہانی پہنچی ہے۔ پرنتو پھر بھی یہ کام کے یوگیہ تھا۔ اسی لیئے استھائی پیڑا واروں کے لیئے اپنا استھان بنایا ہوا تھا۔ یہ ہال آریہ سماج کا بنایا ہوا ہے۔ اور اسی کی سمپتی ہے۔ آریہ سماج کی عمارتوں کی جو ہانی ہوئی ہے۔ اس کی پورتی کے لیئے بہت سہایتا کی ضرورت ہے:۔

۲ سمستی پور۔ ۱۹ اپریل ۱۹۳۴ء کو پرات کال پھر دوارہ گنگا پار کر کے ریل دوارہ سمستی پور پہنچے۔ یہاں بہت نقصان نہیں ہوا تھا۔ اسی لیئے ... کوئی کیندر نہیں کھولا گیا۔ پھر بھی انیک

مکان نشٹ ہو چکے ہیں۔ آریہ مندر کو بھی کچھ ہانی پہنچی تھی۔ جس کی پورتی کر لی گئی ہے۔

۳ دربھنگہ۔ لہریا سرائے۔ ۲۰ اپریل ۱۹۳۴ء کو دوپہر کے بعد پہلے دربھنگہ اور اس کے بعد لہریا سرائے پہنچے۔ دربھنگہ ضلع ہے۔ پرنتو اس کی سمت کچہریاں لہریا سرائے میں ہیں۔ دونوں میں ۳ میل کا انتر ہے۔ دربھنگہ میں پرادیشک سبھا کے کاریہ کرتاؤں نے ایک چھپر کا مندر بنوا دیا ہے۔ مندر کی بھومی اپنی ہے۔ دربھنگہ کے کاریہ کرتا پرایہ نویوک ہیں۔ اور بڑے اُتساہی اور لگن سے کاریہ کرنے والے ہیں۔ لہریا سرائے میں جو سرکاری اور سے استھائی بازار اور رہائشی گھر بن رہے ہیں۔ ان کے بنوانے کے لیئے وہاں کے افسر ضلع نے آریہ سماج کے انجنیئر اور اوورسیروں کی سہایتا پراپت کر رکھی ہے۔ لالہ رام چندر انجنیئر اور لالہ دیسراج آدی چار اوورسیر ہیں۔ یہ سجن آنریری کام کرتے ہیں۔ آریہ سماج کا کیندر یہاں اب بند ہے۔ دربھنگہ نگر میں عمارتوں کو بڑی ہانی پہنچی ہے۔ لہریا سرائے میں ویاکھیان دیا گیا۔ یہاں ایک سستی دکان اب تک کھلی ہے۔ جس کو کچھ سہایتا کی ضرورت ہے۔ اور وہ ایسے ملنی چاہئیے:۔

۴ کمتول۔ ۲۱ اپریل ۱۹۳۴ء کو موٹر دوارہ ہم لوگ کمتول پہنچے۔ اور ایک پرانے آریہ سجن کی کوٹھی میں ٹھہرے۔ یہاں ہائی سکول میں آریہ سماج۔ کمار سبھا تھا سکول ٹیچروں کی اور سے ایک سمّلت سبھا ہوئی۔ جس میں ویاکھیان دیا گیا۔ کمتول کے پاس ہی جو ہٹہ گرام ہے۔ جہاں سورگیہ اسٹی پنڈت شیوشنکر کا ویہ تیرتھ کے پریوار کے استری پرش نواس کرتے ہیں۔ پنڈت جی کے بھتیجے شری یت یاگو نیک کے آگرہ سے ہم لوگ وہاں بھی گئے۔ پنڈت جی کے مکان کو بھی سادھارن سی ہانی ہوئی۔ پنڈت جی کی دھرم پتنی تھا ان کے بھائی آدی سب سے بات چیت ہوئی تھیں۔ اس مکان کے لیئے تو سہایتا اپیکشت نہیں ہے۔ پرنتو ان کی ایک دِنا ہتنا بڑی ہے جسے اس کے پتی نے چھوڑ رکھا ہے۔ اس کی ماتا جا بتی ہے۔ کہ اس کی سہایتا کا کچھ پربندھ کر دیا جاوے:۔

۵ پنڈری۔ اسی دن کمتول اور جو ہٹہ سے ہوتے ہوئے ہم ہی بارہ بجے پنڈری پہنچے۔ یہاں کا کیندر پنڈت دیو پرکاش کے ادھشٹا تر تو میں اُپیوگی کام کر رہا ہے۔ پنڈری میں آریہ سماج نہیں تھا۔ اس لیئے سرو ساودھارن کی جو سبھا ہوئی تھی۔ اس میں پنڈری نواسیوں سے وہاں آریہ سماج کے استھاپت کرنے کی پرارتھنا کی گئی۔ پرسنتا کی بات ہے۔ کہ دوسرے دن ۲۲ اپریل کو پرات کال وہاں آریہ سماج کی استھاپنا ہو گئی۔ ۲۰ سجن آریہ سماج کے سبھاسد بنے۔ منتری پنڈت سنت پرشاد گپت منتری بنائے گئے:۔

۶ سیتامڑھی۔ ۲۲ اپریل کو تیسرے پہر ہم لوگ سیتامڑھی پہنچے۔ اور آریہ سماج کے کیندر ہی میں ٹھہرے۔ یہاں آریہ سماج اور ہندو سبھا کا کیندر سمّلت ہے۔ آریہ سماج کی اور سے پنڈت دیو پرکاش امرتسری اس کیندر کے انچارج تھے۔ وہاں بھی رات کے وقت ویاکھیان دیا گیا۔ سیتامڑھی کو دیکھنے سے پرکٹ ہوتا ہے کہ یہ ہانی کی درشٹی سے مونگھیر کے بعد دوسرے نمبر پر ہے۔ شہر کے کئی حصے اس پرکار برباد ہو گئے ہیں۔ کہ وہاں اینٹ پتھروں کے سوائے کچھ بھی نہیں دکھائی دیتا۔ وہاں کی بھومی بھی پھٹ جانے یا پانی تتھا ریت کے نکل جانے کے کارن بہت خراب لگ بھگ عمارت بنانے کے اَیوگیہ سی ہو گئی ہے۔ کنوؤں کا بھی وہی حال ہے:۔

۷ مظفر پور۔ ۲۳ اپریل ۱۹۳۴ء کو پرات کال ہی ہم لوگ مظفر پور سے آئے ہوئے آریہ بھائیوں کے ساتھ مظفر پور پہنچے۔ مظفر پور میں وہاں کی میونسپلٹی کے چیئرمین مہودیہ کے گھر ٹھہرے۔ مظفر پور میں مکانات کی جتنی ہانی ہوئی ہے۔ اس سے کہیں ادھک بھومی خراب ہوئی ہے۔ انیک فرلانگوں لمبے نالے زمین کے پھٹنے اور پانی کے نکل آنے سے بن گئے ہیں ریت بڑی کثرت سے جگہ بجگہ نکل آئی ہے۔ مظفر پور دھارت ورشیہ آریہ سماج بھوکمپ پیڑت سہایک سبھا کا مکھیہ استھان ہے۔ یہاں کے کاریالیہ کا نریکشن کیا گیا۔ سمست کاریہ کرم پورو پایا گیا۔ یہاں بہت سے وستر آدی بٹنے سے بچے ہوئے رکھے ہیں۔ اس سمے پرایہ سبھی کیندروں کا کاریہ پرارمبھک سہایتا کے پورا ہو جانے کے کارن بند کیا ہوا ہے۔ ورنہ میں پھر کچھ اپنات ہو جانے کی سمبھاونا ہے۔ اسی لیئے کیندروں کے کام پورنتیا بند نہیں کیئے گئے۔ ۲۳ اپریل کو جہاں گوکھلے نگر کا اُدگھاٹن اُتسو تھا۔ سمپنہ ہوا ہے۔ پنڈت منشی رام واجپئی جیسے سیوا کاریہ

ساودھارن کی سبھا میں ویاکھیان دیا گیا:۔

۸ موتی ہاری۔ ۲۵ اپریل کو ہم لوگ مظفر پور سے موتی ہاری آئے۔ اور آریہ سماج کے کیندر ہی میں ٹھہرے۔ ہانی کی درشٹی سے بہار میں موتی ہاری تیسرے نمبر پر ہے۔ یہاں بھی مکانات اور بھومی کو بہت ہانی پہنچی ہے۔ ریت اس قدر مکانات کے بھیتر نکلی ہے۔ کہ ایک مسلمان سجن کے گھر کی منزل بالکل ریت سے بھر گئی۔ ایک مکان کی دو دیواروں کو چھوڑ کر باقی سارا مکان اس طرح زمین کے بھیتر سما گیا۔ کہ اس کا کوئی چنہ اوپر دکھائی نہیں دیتا۔ کئی پرش اور بچے آدی ہوئی زمین میں گھر جانے کے کارن لاپتہ ہو گئے میں پچھلی بار جب موتی ہاری آیا تھا۔ تب بابو لکشمی نرائن چودھری کے مکان میں ٹھہرا تھا۔ مکان کیا ایک وشال بھون تھا۔ پرنتو اب سب سے ٹوٹ پھوٹ کر بیکار ہو گیا ہے۔ موتی ہاری میں یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ کبھی ... ایک کنواں بھومی اونچی ہو جانے کے کارن اوپر نکل آیا ہے۔ اور جہاں ورتمان کنوؤں کے پانی ... اور پٹنے کے ایوگیہ ہو گئے ہیں۔ وہاں اس ... پہلے کنوئیں کا پانی اچھا اور پینے کے یوگیہ ... ایک جگہ آنکھیں کے ساتھ دیکھا گیا کہ ... بیچ سڑک ادھر ادھر کی اپیکشا لگ بھگ ۵-۶ فٹ زیادہ چوڑی ہو گئی ہے۔ یہ ... ہے کہ یہاں کی سڑکیں کہیں ۵-۶ فٹ اونچی کہیں ۵-۶ فٹ نیچی ہو گئی ہیں:۔

یہ پرسنتا کی بات ہے۔ کہ آریہ سماج کی ... میں اس سمے سہایتا کا کیندر ہے۔ اس بھوکمپ پر کوپ سے بچی رہی۔ یہاں کے کیندر کا ... ایک انوبھوی سجن لالہ برسا رام جی ہیں۔ اور ... کچھ انیہ سہایکوں کے ساتھ یہاں کا کام ... ماس سے کر رہے ہیں۔ منتری ... بھی جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ... کیمپ میں اسنتریوں کو سہایتا پہنچانے کا کام ... لگن سے کر رہی ہیں:۔

۹ بیتیا۔ ۲۶ اپریل کو پرات کال ہم لوگ ... دوارہ یہاں پہنچے۔ یہاں آریہ سماج کی اور سے ... سستی دکان ہے۔ اور اس سے گرام نواسیوں کو بہت لابھ ہے۔ یہاں ایک دیوی نے آریہ ... مندر بنانے کے لیئے بھومی پردان کر رکھی تھی۔ اس لیئے سماج کے ادھیکاریوں نے اچھا ... اس میں آریہ مندر کی آدھار شلا رکھی گئی۔ دیوی جی کے ہی ستھان پر ویاکھیان بھی دیا گیا۔

(باقی صفحہ ... پر)

نوآبادی گائنا میں ویدک دھرم کا پرچار

(پنڈت ایودھیا پرشاد جی کے قلم سے)

برٹش گائنا اور ڈچ گائنا میں اپنے پرچار کے متعلق شری پنڈت ایودھیا پرشاد جی نے جو حالات پرکاشت کرنے کے لئے ارسال کئے ہیں۔ انہیں ذیل میں درج کیا جاتا ہے :- (ایڈیٹر)

برٹش گائنا میں سب سے ادھک سنکھیا ہندوستانیوں کی ہے۔ تکراں کی ادستھا شوچنیہ ہے۔ لوگوں کو قلی بنا بنا کر یہاں لایا گیا تھا۔ آج ان کی اولاد یہ اپنویش آباد ہے۔ جو ہندوستان میں پیدا ہوئے ہیں یہ لکھے پڑھے تھا بیرسٹر ڈاکٹر یا اور کسی ادھک پڑھے لکھے گریجویٹ ہوئے۔ وہ سب کے سب سرکاری پدپر نیکت ہو گئے۔ سمت ۱۹۱۱ میں عیسائی پرچار ان عیسائی بن گئے۔ آریہ سماج کا شبھ آگمن اس دیپ میں ہوا تھا۔ ان کے یہاں کے ہندوستانی اپنے آپ کو ہندو کہنے لگے۔ ورنہ پہلے یہ اپنے آپ کو قلی کہلانے میں ہی گرو سمجھتے تھے۔ اور اپنی ماتری بھاشا ہندی کو قلی بھاشا کہتے تھے۔ انہی کے ادیوگ سے اس اپنویش میں آریہ سماج کی بھی چرچا ہونے لگی۔ اور آریہ سماج کی چرچا ہونے سے ہندوؤں کا عیسائی بننا بند ہو گیا۔ ورنہ بہت سے عیسائی بنے ہوئے ہندو پھر سے ہندو دھرم میں لوٹ آئے۔ تو بھی کچھ ضلعے یہاں ایسے ودیمان ہیں جہاں کی آبادی کیول ہندوؤں سے عیسائی بنے ہوئے لوگوں کی ہے۔ کسی کسی ستھان پر دو چار گھر ہندوؤں کے رہ گئے۔ یہ لڑکے لڑکی کا وواہ عیسائیوں میں ودھی ہو کر کر لیتے ہیں۔ ان کا نام و نشان ہی مٹ جائے گا۔ قلیوں میں بہت سے باباجی بھرتی ہو کر چلے آئے تھے۔ وہ ہندوؤں کے گرو بن بیٹھے۔ اور کسی پرکار ہندو دھرم کو کسی انش میں بچا لیا۔ یہ وواہ شادی دان لیلا پڑھ کر کرا دیتے ہیں۔ ہاں کہیں کہیں تلسی کرت رامائن سے بھی وواہ کرا دیا جاتا ہے۔ پرنتو ان کے دوارہ کرایا ہوا وواہ قانونی نہیں سمجھا جاتا۔ اس وواہ کو Bamboo marriage کہتے ہیں۔ ہندوؤں کو وواہ کی رجسٹری کرانی پڑتی ہے۔ باباجی لوگوں نے جو اپنے سوارتھ کی پورتی کے ساتھ ساتھ کسی انش میں ہندوازم کو بچا رکھا ہے یہی بہت ہے۔ پرنتو اس سمے کے نویوک سوشکشت بن گئے۔ اب ان کی بدھی کو یہ باباجی سمادھان نہیں کر سکتے۔ یہ لوگ عیسائی سکولوں میں ودیا پراپت کر کے ہندوازم سے منہ پھیر رہے ہیں۔ سب سے بڑے دکھ کی بات تو یہ ہے کہ جو بوڑھے لوگ بچے ہیں وہ کیول ٹوٹی پھوٹی ہندی بول سکتے ہیں۔ ورتمان ودیارتھی کے لوگ نہ ہندی سمجھ سکتے ہیں۔ اور نہ بول سکتے ہیں۔ ان بوڑھوں کے چل بسنے پر ہندی بھاشا کا سروتھا لوپ ہی ہو جائے گا۔ بھوشیہ بڑا اندھکار مئے ہے۔ اس اپنویش کے ہندوؤں کی سنسکرتی رکھشا کے ادیش ہی سے یہاں میرا آگمن ہوا ہے۔ پرماتما کی کرپا سے میرے آگمن سے لوگوں میں بڑا اتساہ ہے۔ لوگوں کو میرے پرتی بڑی شردھا اتپن ہو گئی ہے۔ ہزاروں لوگ میرے ویاکھیان سننے کے لئے آتے ہیں۔

اور اس بات کا آیوجن ہو رہا ہے کہ ہندو لوگ ہندی بھاشا سیکھنے کے لئے سکول کھولیں۔ جس سے ہندو سنسکرتی کی رکھشا ہو۔ آشا ہے کہ پرماتما کی کرپا سے میرے ادیش کی پورتی ہو گی۔ یہاں سے ڈچ گائنا جانا ہے۔ وہاں کے ہندوؤں نے مجھے نمنترن دیا ہے۔ وہاں سے لوٹتے سمے ٹرینی ڈاڈ جانا ہے۔ وہاں سے جمیکا جانے کا وچار ہے۔ کیونکہ اس دیپ میں ۵۰ ہزار سے زیادہ ہندو ہیں۔ مگر سب عیسائی ہو گئے ہیں۔ اور ہندی بھاشا تتھا سنسکرتی کا ان میں نام و نشان تک نہیں ہے۔ سمے رہا تو کیوبا بھی جاؤں گا۔ میرا اس ادر آنے کا ایک ماتر ادیش یہی ہے کہ بھارت ماتا کی بچھڑی ہوئی سنتانوں کو پھر سے اپناؤں۔ کاریہ بڑا وشال ہے۔ میں اکیلا کیا کر سکتا ہوں۔ آپ سوئم سوچ سکتے ہیں۔ یونائیٹڈ سٹیٹس میں سردی بہت پڑ رہی تھی۔ جب میں نے چھوڑا تھا۔ تو دس ڈگری تک تاپ رہتا تھا۔ ایک دن تو ۱۲ ہو گیا تھا۔ مارچ اپریل تک وہاں کی یہی دشا رہے گی تب تک میں یہاں گائنا اور ویسٹ انڈیز جا کر دو بیوں میں پرچار کروں گا۔ اس کے بعد پھر یونائیٹڈ سٹیٹس لوٹوں گا۔ اور آریہ سماج کے پرچار کے لئے ایک کیندر کھولوں گا۔ آپ کو یہ گیات ہو گیا ہو گا۔ کہ سارو دیشک سبھا نے تتھا آریہ سماج کلکتہ نے مجھے ۲ سال تک سنیکت راجیہ امریکہ میں رکھ کر پرچار کرانے کا پربندھ کر لیا ہے۔ اتہ میں کم سے کم ۲ سال یا اس سے ادھک تو اوشیہ ہی تتھا کتھن امریکہ میں ویدک دھرم کا پرچار کروں گا۔

میرے ساتھ یہاں میرے ایک امریکن نویوک سشیہ ہیں۔ ان کا نام مسٹر نمیکی ہے۔ آپ بڑے کٹر ویدک دھرم انویائی ہیں۔ گیارہ بھاشاؤں کے پنڈت ہیں۔ مجھ سے گیتا اور یوگ شاستر سنسکرت بھاشا میں ادھین کر رہے ہیں۔ آپ عیسائی دھرم کی بڑی تنقید آلوچنا کرتے ہیں۔ اس لئے یہاں کے عیسائی ان سے تنگ ہیں۔ کئی ہندوؤں کو جو عیسائی بن گئے تھے۔ آپ نے انہیں پھر ہندو بنا لیا۔ یہاں سونے کی کان میں mining کا کام کر رہے ہیں Engineer +

میں کچہری میں آیا ہوا ہوں۔ یہ ستھان ڈچ گائنا کے راجیہ میں ہے۔ یہاں آریہ سماج کا ایک بڑا سندر مندر بنا ہوا ہے۔ ۴۰-۵۰ پریوار آریہ سماج کے سدسیہ ہیں۔ نویوکوں میں آریہ سماج کے پرتی اچھا اتساہ ہے۔ جتنا ویدک دھرم کے اپدیش کی پیاس ہے۔ پرچاروں کی منوکامنا کی پورتی کا کوئی سادھن نہیں۔ سمت ۱۹۱۹ میں ایک بار مہتہ جیمنی جی آئے تھے۔ پرنتو آریہ سماج کا پرچار اس ڈچ راجیہ میں بہت پوروہی سے ہے کیونکہ پہلے قلی جو بھارت ورش سے آئے تھے ان کی گٹھڑی میں ستیارتھ پرکاش۔ آریہ بھجناولی۔ اور آریہ پستکیں رہیں جب عیسائیوں نے میدان خالی پا کر ہندو سماج کو پتا پتر۔ پوتر آتما کے نام کا بپتسمہ دے رہے تھے۔ اور کھلم کھلا ہندو دھرم پر آکرمن کر رہے تھے۔ تو ہندوؤں کے پاس ان پستکوں کے اتیرکت اور سورکھشا کا کوئی سادھن نہیں رہا۔ پرنتو ان ہی پستکوں نے ہی جادو کا کام کیا۔ ہندو دھرم کے کھنڈن کے مقابلہ میں ۱۳ اداس سمولاس کھول دیا گیا۔ اور اس کے فر کے سامنے عیسائی پرچارک کا پاؤں اکھڑ گیا۔ بس آہستہ آہستہ آریہ سماج کا پرچار ہو گیا۔ برٹش گائنا کی اپیکشا یہاں کے ہندوؤں میں ہندی بھاشا کا ادھک پرچار ہے۔ وہاں کے ہندوؤں کی ماتری بھاشا انگلش ہو گئی ہے۔ پر یہاں کے ہندوؤں کی ماتری بھاشا ہندی ہی ہوتی ہے۔ مگر شکشا کا یتھوچت پربندھ نہیں ہے۔ برٹش گائنا میں تو میرے لئے برٹش سرکار کی اور سے کوئی پربندھ نہیں تھا۔ پر جب سے کچہری میں پاؤں رکھا ہے۔ تب سے ڈچ سرکار کی اور سے میرے سامان آدی کے لئے یتھوچت پربندھ ہے۔ سرکاری سکولوں اور پبلک ستھانوں میں ویاکھیان ہوتے ہیں۔

اس علاقہ کا گورنر اس کا پربندھ کرتا ہے۔ میری رکھشا کے لئے ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس تتھا ایک انسپکٹر پولیس گورنر مقرر کر دیتا ہے۔ اور انہیں اس بات کی تاکید کر دیتا ہے کہ دیکھو یہ پنڈت ہمارے اتتھی ہیں۔ میرے راجیہ میں ان کا کوئی کسی پرکار سے اپمان نہ کرنے پائے۔ اور نہ انہیں کسی پرکار کا کشٹ ہو۔ پولیس افسر میرا بہت ہی سنمان کرتے ہیں۔ ڈچ گائنا کی راجدھانی سرنام ہے۔ وہاں آریہ سماج کا اچھا پرچار ہے اور سماج کی کئی سنستھائیں ہیں۔ حال ہی میں وہاں ہندو مسلم فساد قربانی کے معاملہ پر ہو گیا ہے۔ پر سرکار کی سادھانی سے کسی اور جان و مال کا نقصان نہ ہونے پایا۔ پر ہندوؤں میں بڑی اتیجنا ہے۔ اسی کارن دو بار سپتاہ کے لئے سرنام کی یاترا میں نے ستھگت کر دی ہے۔ کل یہاں سے سکیلڈن واپس جاؤں گا۔ وہاں سے آریہ نگر جانا ہے۔ آریہ نگر میں ایک گوروکل کی ستھاپنا کا آیوجن کیا گیا ہے۔ اس کا سمو چت پربندھ کر کے جارج ٹاؤن لوٹ جاؤں گا۔ دن رات پرچار میں لگا ہوں۔ کسی کسی دن تین بار ویاکھیان دینا ہوتا ہے :-

بقیہ صفحہ ۱۰

وہاں سے ہم لوگ ریل دوارہ خشکی اور سٹیمر دوارہ گنگا کو پار کر کے سائیکال پٹنہ پہنچ گئے۔ پٹنہ میں وہاں کے آریہ بھائیوں نے پربندھ کر رکھا تھا۔ اسی کے انوسار ۲۶-۲۷ اور ۲۸ اپریل ۱۹۳۴ء کو ویاکھیان دیئے گئے۔ ۲۷ اپریل کو پٹنہ میں ویاکھیان دینے کے بعد موٹر دوارہ داناپور جا کر وہاں بھی ویاکھیان دیا گیا۔

مظفر پور تک ہمارے ساتھ پنڈت ستیہ برت جی رہے تھے۔ مظفر پور سے جہلم تک ہمارے ساتھ ان کے سوائے پنڈت وید برت اور شری بیت دیوراج جی رہے۔ اور جہلم سے شری بیت دیوراج جی مظفر پور کو لوٹ آئے۔ اور باقی ہم سب پٹنہ پہنچ گئے تھے :-

شکشا کا یاترا کا کام جو اتنا اچھا رہا وہ شری یت وید برت جی، ستیہ برت جی اور دیوراج جی کے سملت پرشارتھ کا پھل تھا۔ میں انت میں سبھی آریہ بہنوں اور بھائیوں کو جنہوں نے اس سہائتا کے کام میں اپنے امولیہ سمے اور شکتی آدی کا دیہ کیا ہے۔ اس کے لئے دھنیہ واد دیتا ہوں۔ مجھے اس بات سے بہت پرسنتا ہوئی کہ آریہ سماج سیتامڑھی کے منتری کے پدپر ایک دیوی سوشوبھت ہیں۔ اور وہ بڑی مستعدی سے اپنے فرائض کو ادا کر رہی ہیں :-

کچھ کھاد رشتوں سے منتشر رہنے آئے ہیں۔ جہاں پرش اپنتی ہوتے ہیں۔ اور ان کی چرتر گاتھا لوگ چاؤ سے سنتے ہیں۔ بڑے بڑے کاویہ بن گئے ہیں۔ اور شردھالو جگت اُن کا ادھین اتینت پریم کے ساتھ کرتے ہیں۔ سنکھشائیں اُن کے چرتر من سے کافی ملتے ہیں۔ پرنتو پھر بھی سنسار انہی پر لوبھنوں کا اور انہی برائیوں کا شکار بنا ہوا ہے۔ جو سمہروں رشتوں سے اسے گھیرے ہوئے تھیں۔

ڈاکٹروں نے بہت سی بیماریوں کا اُپچار معلوم کر کے سنسار کو نرچنت کر دیا ہے۔ کہیں کہیں تو کارن کے گیان سے انہیں سمول نشٹ ہی کر دیا ہے۔ پلیگ جیسے بھینکر روگ کو کم سے کم یوروپ سے نکال باہر کر دیا۔ یہ دوسری بات ہے۔ کہ نئی نئی بیماریاں نکلتی چلی آویں۔ پرنتو جیون کی آپتیاں دموبک۔ پرلوبھن اور مانسک دُکھ اُسی پرکار سے آج بھی ودیمان ہیں۔ جس پرکار سے وہ لاکھوں ورش پہلے تھے۔ میری سمجھ میں اس کا کارن یہی ہے۔ کہ ہم نے سبھیہ جیون کو ہی لکش بنا کر اُس کا گن گان کیا ہے۔ اور اس کی جگمگاتی سبھیتا کی جیوتی سے چکا چوند ہو گئے۔ رشنا وشاد لکش کا فوراً ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی سادھارن منشیوں کے جیون وبرتھ سمجھ لئے گئے۔ اسبھیہ ہونے کے کارن سادھارن ہونے سے یہ سمجھا گیا۔ کہ ان کے دوارا سنسار کو کوئی لابھ نہیں ہو سکتا۔

پراچین بھارت میں کیول سکھانت ناٹک (Comedies) ہی کھیلے جاتے تھے۔ دُکھانت ناٹک (Tragedies) نہ لکھے جاتے تھے۔ اور نہ کھیلے جاتے تھے۔ کنتو آج کل منوویگیانکوں کے مت میں دُکھانت ناٹک کہانی اتھوا اُپنیاس کا پھل پاٹھکوں پر جو سپھلتا ہوتا ہے۔ اور سکھانت ناٹک کہانی یا اتھوا اُپنیاس کی سپھلتا یوں ہی ہنسی مذاق میں اُڑ جاتی ہے۔ کوئی ہمراہ ارسطو ناٹک کی تعریفیاں اور دیکھ۔ تو دُکھانت ہیں۔ نانت پر یہ ہے۔ کہ سادھارن جیون نے بھی جس کی مہتتا کے جادو نے سنسار کو چکت نہیں کیا۔ کچھ نہ کچھ شکشا اوشیہ مل سکتی ہے۔ یدی یہ بات ہے۔ تو جیتا جاگتا اُداہرن تپسیوں کی ایک ایک جیون پر ادھک پربھاؤ ڈال سکتا ہے۔ انتو:

(۱) جیون کا جیون پر پربھاؤ ادھک پڑتا ہے۔ اس کے اترکت یدی کوئی سجن دوسروں کے انوبھووں کو شردھاؤں کے سمکش رکھے۔ تو اُس کا پربھاؤ اتنا نہ پڑے گا۔ جتنا اُس کا جو اپنے ہی انوبھووں کو شرد ناؤں کے سامنے رکھے۔

(۲) جب انوبھووں کو سنانے سے شروتاؤں کے ہردیوں پر ادھک پربھاؤ ڈالا جا سکتا ہے۔ منوویگیانک بتاتے ہیں۔ کہ جب تک شروتاؤں

پاریوارک اُپاسنا

لیکھک:-

(شری پنڈت دیوکی نندن جی شرما ایم۔ اے۔ ایل ایل بی)

کے ہردیوں میں ویاکھیاتا کے لئے شردھا نہ ہو گی۔ تب تک وہ جیون چرتر کی کتھاؤں کے سننے سے ادھک لابھ نہیں اُٹھا سکتے۔ اسی کارن ودیارتھیوں کے لئے اس بات پر بل دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے گُرووں کے پرتی شردھا رکھیں۔ اور اوگن ہوتے ہوئے بھی اُن کے گُنوں کو ہی دیکھیں۔ انتو:

(۳) شروتاؤں کے ہردیوں میں ویاکھیاتا کے پرتی آدر اور شردھا کے بھاؤ ہونے کی نتانت

تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ پریوار کے سب لوگ نتیہ سمے پر اور اپنے گھر میں مل کر اُپاسنا کریں۔ اس کا آشیہ یہ کدا پی معلوم نہیں ہوتا کہ ایک گھر پر بہت سے گھر باہر کے استری پُرش مل کر ایک سبھا کر ڈالیں۔ میرے وچار میں واستوک پاریوارک اُپاسنا اس پرکار سے ہونی چاہیئے:

(۱) ارمبھ کرنے کے لئے سپتاہ میں کم سے کم ایک بار نیت سمے پر پریوار کے سب لوگ بال برِدھ۔ استری پُرش مل کر بیٹھیں:

”پرتاپ جینتی“

پراتہ سمرنیہ ویر کیسری مہارانا پرتاپ نے ریہ سوند ھرا میواڑ ماتا کے گربھ سے جنم لے کر اس دیش کے گورو کو بڑھایا ہے۔ ان کا سینہ ساہس۔ دیش پریم۔ سوتنترتا اور سوابھیمان سنسار کے لئے آدرش ہو رہا ہے:

پرتاپ کسی کی ذاتی ستمپتی نہیں ہے۔ وہ نہ کیول میواڑ اور بھارت ورش کی بلکہ سمست سنسار کی ایک پوجنیہ وبھوتی ہے۔ اس لئے سب کا دھرم ہے۔ کہ وہ ”پرتاپ جینتی“ منا دیں:

پرتی ورش کی بھانتی اس ورش بھی ”پرتاپ جینتی“ اُتسو آگامی اساڑھ شکلا ۲ شنکرتا ر تاریخ ۱۵ / جون سنہ ۱۹۳۴ء کو اور ہلدی گھاٹی کا میلہ اساڑھ ۶ منگل وار تاریخ ۱۹ / جون سنہ ۱۹۳۴ء کو آ رہا ہے:

اگت سبھوں کو پرتاپ کی پوتر سمرتی جاگرت رکھنے اور شردھانجلی ارپن کرنے کے لئے آشا ہے کہ اس بار دیش میں وشیش روپ سے جینتی کیا جاوے گا۔ اور ہلدی گھاٹی کے میلہ میں بہت بھاری سنکھیا میں بھارت ورش کے پرتیک کونے سے یاتری آویں گے:

(رشو نرائن شرما پردھان منتری شری پرتاپ سبھا۔ اودے پور۔ میواڑ)

ہے نشچیہ منتر کا پاٹھ تھا کی سندردھا پک گان سب لوگ مل کر کریں:

(۳) گھر کا مکھیہ پُرش و یو برِدھ پُرش جس نے اپنے جیون میں سہسروں انوبھو پراپت کئے ہیں۔ پریوار کے سامنے اپنی جیونی کے پرسنگوں کو اُٹھائے۔ سنسار میں ایک ہی پرکار کے پرلوبھن ہیں۔ ایک ہی پرکار کے کشٹ ہیں۔ جن کا پرتیک منشیہ کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ دُکھ ہے۔ کہ بڑے بوڑھوں کے انوبھو سے ہم لوگ لابھ نہیں اُٹھاتے۔ اس پرکار کے استری پرشوں سے ویاکھیاتوں میں اپدیشک سب سے مہان اپدیشک ہوں گے۔ اور پریوار بھر پر بڑا شدھ پربھاؤ ایسا پربھاؤ جو سینکڑوں جیونوں کے پڑھنے تھا سینکڑوں

اُپدیش کرتا ہے۔ ساتھ ہی ویاکھیاتا یدی کیول پیسوں کے لئے ویاکھیان دیتا ہے۔ اتھوا اُس کا پیشہ ہی ویاکھیان دینے کا ہے۔ یدی اُس کی ہر منتر ہی شرد ناؤں کے بھاؤ کان کے ساتھ نہیں بھیجتی۔ یدی اُس کی ساری مانسک شکتی اُس کے ویاکھیان کو سجیو نہیں بنانی۔ اور اس کی پربل اِچھا شرد ناؤں کو سچے ہردیہ سے اُچت مارگ پر لے جانے کی نہیں ہوتی۔ تو ویاکھیاتا کے ویاکھیان کا پربھاؤ شرد ناؤں پر کچھ بھی نہ ہو گا۔ انتو:

(۴) ویاکھیاتا کے من میں شروتاؤں کے لئے سچی کامنا اور آگاڑھ پریم کا ہونا آوشیک ہے۔ ان سدھانتوں کو دِرشٹی میں رکھ کر ہمیں پاریوارک اُپاسنا پر وچار کرنا چاہیئے۔ جن کے شبدوں سے

تباہیوں کے سننے سے نہیں ہو سکتا۔ پتہ لگا کر اُسے بتلانا چاہیئے کہ کیسے کیسے کٹھن سمے اُس کے جیون میں آئے۔ اور اس نے کیا کیا اپائے اور کیا کرنا چاہیئے تھا؟ پریوار پر وشیش کر بالکوں اور نوجوانوں کے ہردیوں پر اپدیشک یا اپنا دوارہ بتلائی ہوئی باتوں کا جو سپھلتا پربھاؤ پڑے گا۔ وہ انہیں وہ باتیں بتلائے گا جو سارو جنک سبھاؤں کے پلیٹ فارم سے نہیں کہی جا سکتیں۔ کیونکہ جن کا جیون سے اتینت سمبندھ ہے:

اس پرکار کی پاریوارک اُپاسنا کے لابھ یہی دیکھتے ہیں:

(۱) پریوار کے لوگ اور یووتیوں کو اس پرکار کی شکشا ملے گی۔ جو انہیں کسی دوسری جگہ نہیں مل سکتی:

(۲) بالک۔ بالکائیں۔ ماتا پتا تتھا اپنے بڑے بوڑھوں کی باتوں کو دھیان سے سنیں گے اور شردھا سے سمجھیں گے۔ جس سے وہ کبھی دوسروں کی باتوں کو دھیان سے سنیں گے:

(۳) ایسے پاریوارک سمیلن میں بڑے بوڑھے اپنے جیون کی اُن باتوں کو بتلائیں گے جو سادھارن کے سامنے سنکوچ اور بھید وش نہیں بتلائی جا سکتیں:

(۴) ان گھر کے شکشاؤں سے بچے اُن گڑھوں میں پڑنے سے بچ سکیں گے۔ جن میں سدا سے منشیہ پڑتے آئے ہیں:

(۵) ایسا کرنے سے پریوار میں پریم اُتپن ہوتا ہے:

(۶) استریوں کا کہنے سے کم گھر کے اندر پردہ آپ سے آپ دُور ہو جائے گا:

پنڈت رام چندر جی دہلوی کیخلاف مقدمہ کی مزید کارروائی

نقل بیان مستغیث

سمی غلام قادر صاحب ولد محمد امام قوم شیخ عمر ۴۲ سال پیشہ منتظم پولیس متوطن حیدرآباد ساکن اودگیر تعلقہ اودگیر ضلع بیدر صوبہ گلبرگہ نے بحلف بیان کیا۔ کہ

میں ملزمین حاضر کو جانتا ہوں۔ میں نے ان ملزمین کے مقابلہ میں استغاثہ تحت دفعہ ۶۳۹ و ۸۳ و ۱۶۴ تعزیرات سرکار عالی دائر کیا۔ ہے۔ اور باجازت عدالت تفتیش کی ہے۔ ہی مانکراؤ منتری آریہ سماج ہلی کھیڑ نے اول تعلقدار وقار آباد سے ۹ / آبان ۱۳۴۲ف سے ۱۲ / آبان ۱۳۴۲ف تک جلسہ خالص مذہبی کرنے کی اجازت چاہی تھی۔ جو انہی شرائط کے ساتھ دی گئی۔ مگر بتاریخ ۱۰ / آبان ۱۳۴۲ف ہی لغیر(?) جلسہ میں سوال وجواب کے موقعہ پر ملزم نمبر ۳ حاضر نے سوال کیا۔ کہ گوشت غذائے انسانی ہے یا نہیں؟ اور بصورت ثانی انسان کیوں کھاتا اور کیوں رغبت ہوتی ہے؟

ملزم نمبر ۴ حاضر نے جواب دیا۔ کہ کھلنے کو تو لوگ پاخانہ بھی کھاتے ہیں۔

ملزم نمبر ۱ غیر حاضر نے کہا۔ کہ کم سمجھ بچے اگر حفاظت نہ کی جائے۔ تو پاخانہ کھا جاتے ہیں اور لیپ لیتے ہیں۔ مگر سمجھدار انسان کو گوشت نہ کھانا چاہئے +

اسی روز شب کو جلسہ کے دوران ملزم نمبر ۲ حاضر نے غزلیات گائیں جو سیاسی تھیں۔ ان غزلوں میں حکومت انگریزی پر سختی کے ساتھ نکتہ چینی کی گئی۔ اور اس کے بعد اسی شب ملزم نمبر ۱ نے قرآن شریف کا مقابلہ وید سے کرتے ہوئے تمام کتب آسمانی کا باپ وید کو ظاہر کیا۔ اور کہا۔ کہ تمام کتب آسمانی انسان کی بنائی ہوئی ہیں۔ اور وہ ناقابل عمل ہیں۔ اور قرآن شریف شب کو نازل ہوا ہے۔ تحقیر آمیز لہجہ سے کہا۔ کہ شب کو کون آتا ہے؟ اس کا پبلک اندازہ کرے۔ اس پر قہقہہ لگایا گیا۔ اور دوسرے مذاہب سناتن دھرم کے متعلق بھی سخت ریمارک کئے۔ اور مذاہب اسلام و عیسائی کی توہین عمداً کی گئی اور ملزم نمبر ۲ و ۳ نے عمداً سوال وجواب دوسرے مذاہب کی توہین کے لئے کئے تھے۔ جس کی وجہ سے مسلمان و سناتن دھرمی سخت منفعل ہوئے۔ اور ان کو رنج ہوا۔

اس سے پہلے ۱۳ / تیر ۱۳۴۲ف کو بھی ملزمین جلسہ کرنا چاہتے تھے۔ اور جلوس نکالنا چاہتے تھے۔ مگر عدالت ضلع وقار آباد سے احکام امتناعی تحت دفعہ ۱۴۵ ضابطہ فوجداری جاری ہوئے تھے۔ اور ملزم نمبر ۳ و ۵ دیگر شرکاء کے ساتھ تحت دفعہ ۱۰۴ ضابطہ فوجداری پابند کئے گئے۔ اور ملزم نمبر ۲ روپوش رہا۔ اس کے بعد یہ جلسہ ہوا۔ اور اس میں گشتی محکمہ سرکار نشان ۵۳ مورخہ ۱۷ / دی ۱۳۳۹ف مندرجہ جریدہ اعلامیہ جلد ۶۱ ص ۹۱ مورخہ ۲۷ دی ۱۳۳۹ف و گشتی نشان ۸۲۴ مورخہ ۱۷ / فروری ۱۳۴۲ف مندرجہ مجموعہ احکام سررشتہ امور مذہبی صفحہ ۹۸ کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ اور جریدہ اعلامیہ جلد ۶۲ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۲ / تیر ۱۳۴۲ف کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ اور بذریعہ درخواست ۱۰ / کاغذ داخل کرتا ہوں۔ وہ شامل مثل فرمائے جائیں۔ ملزمین کو تحت دفعات مذکورہ تعزیرات سزا دی جائے۔ اور جریدہ آخر الذکر کے تحت سزا دی جاوے۔ (بیان ختم) جرح ملزم نمبر ۲

میں نے مجسٹریٹ درجہ دوئم ہلی کھیڑ کے پاس اس استغاثہ کے پیش کرنے کی اجازت کی درخواست نہیں دی تھی۔ مراسلہ اگزبٹ ۸۷ دیکھ کر کہا۔ کہ اس کے ذریعہ سے محکمہ اول تعلقداری مذکور سے اجازت جلسہ دی گئی تھی۔ اور اس کے بعد اشتہار اگزبٹ ۹۷ منجانب آریہ سماج مانکراؤ جاری ہوا تھا۔ مراسلہ مذکور میں لکھا ہے۔ کہ ایسے غیر سیاسی جلسہ کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ مراسلہ مذکور کو میں حکم تصور کرتا ہوں۔ اس حکم کو ملزم نمبر ۲ نے اور آریوں نے مشتہر کیا تھا۔ محکمہ اول تعلقداری مذکور نے تحصیل کو اطلاع دی۔ اور مہتمم صاحب پولیس کو اور ملزمین کو دی۔ اور منتری نے بذریعہ اشتہار مذکور مشتہر کر دیا۔ جس کی وجہ سے میں حکم مذکور کو مشتہرہ سمجھتا ہوں۔ ملزم نمبر ۲ نے خطوط کے ذریعہ سے مشتہر کیا تھا۔ سناتن دھرمی ان کو کہتے ہیں۔ جو بتوں کی پوجا کرتے ہیں + اور سناتن دھرمی لوگ بھی بت پرستوں کو سناتن دھرمی کہتے ہیں۔ اور یہ میں نے اپنی معلومات کے لحاظ سے بیان کیا ہے +

سوال وجواب مذکور میں نے خود سنا ہے۔ اور دیگر لوگوں نے بھی سنا ہے۔ اور منتظم علیم الدین خان نے نوٹ کیا ہے۔ جو ان کے نوٹ میں موجود ہے۔ اس نوٹ کو میں نے دیکھا ہے۔ نوٹ پورا اردو زبان میں لکھا ہے۔ عبداللہ خان بھی نوٹ کر رہے تھے۔ آریہ سماج کی طرف سے کوئی نوٹ کر رہا تھا یا نہیں۔ میں نے نہیں دیکھا۔ انہی الفاظ میں سوال کیا گیا تھا۔ جو میں نے لکھا ہے۔ ویدی مذہب کے لوگوں میں گوشت کے متعلق اس طرح سوال نہ ہونا چاہئے۔ مجھے ہندی نہیں آتی ہے۔ سنسکرت میں بات سمجھتا ہوں۔ مگر بات کرنی نہیں آتی۔ مجھے معمولی انگریزی آتی ہے۔ آریہ سماج کی کتب سنسکرت میں ہیں۔ جلسہ مذکور میں سب کارروائی اردو زبان میں ہوئی۔ اور اگر اردو کا کوئی لفظ عام فہم نہ ہوتا تو سنسکرت میں ترجمہ کر دیتے تھے۔

ملزم نمبر ۱ غیر حاضر آریہ سماج کے مذہب کے واعظ ہیں۔ اور علاقہ انگریزی کے رہنے والے ہیں۔ یہ دیگر مذاہب سے مباحثہ کرتے ہیں یا کیا۔ مجھے علم نہیں ہے۔ اودگیر میں بھی انہی ملزم نمبر ۱ غیر حاضر نے تقریر کی تھی۔ اور کہیں ان کی تقریر کرنے کا مجھے علم نہیں ہے۔ میں نے ملزم نمبر ۲ کے نام نوٹس دیا تھا۔ کہ جس طرح مثل کردہ جملہ دفعات ملزم نمبر ۲ پر عاید ہوتی ہیں رعایا میں حقارت و مخالفت اور بغاوت پھیلانا اور حکومت کے خلاف پروپیگنڈا کرنا سیاسی امور ہیں۔ گوشت کے متعلق بیان مذکور کے ذریعہ ملزم نمبر ۲ نے رعایا میں مخالفت پیدا کرنے کی کوشش کی۔ سوال وجواب کا کوئی وقت مقرر نہیں کیا گیا تھا۔ مگر وہ دوپہر کے وقت ہوا تھا۔ ہم کو جلسہ کا پروگرام نہیں دیا گیا تھا۔ جلسہ کے وقت کہہ دیتے تھے۔ مگر پابندی نہیں ہوتی تھی۔ سوال وجواب مذکور کے وقت میں موجود تھا۔ اور آنا جانا رہتا تھا۔ گوشت کے متعلق صرف اسی قدر گفتگو ہوئی تھی۔ دیگر مذاہب کے لوگوں کو جلسہ میں دعوت دی گئی تھی۔ مانکراؤ کی طرف سے تحریری دعوت دی گئی تھی۔ جلسہ میں سناتن دھرمیوں کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا۔ ہم ان کی کارروائیوں سے خوش ہیں۔ پولیس کی طرف سے جلسہ کی کارروائیاں ضبط تحریر میں لانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ بہت سے سناتن دھرمی لوگ جلسہ میں شریک تھے۔ مگر میں کسی کا نام نہیں بتا سکتا۔ مسلمانوں میں سے وکلاء تاجر۔ ملازمین اور زراعت پیشہ اصحاب شریک جلسہ تھے۔ بعض لوگ صبح۔ بعض لوگ شام اور بعض لوگ دوپہر کے وقت شریک رہتے تھے مگر وہ بہانی(?) نہیں رہتے تھے۔ پہلے اور بعد کے جلسہ کے بانی ملزم نمبر ۲ تھے۔ اور درخواست گزار مانک راؤ مذکور تھے۔ پہلے جلسہ کی درخواست محکمہ تحصیل میں گذری تھی۔ گو ملزم نمبر ۲ نے وکالت نامہ داخل کیا تھا مگر بانی یہی تھے۔ میں اس کا ثبوت پیش کر سکتا ہوں۔ مجھے علم نہیں ہے۔ کہ ملزم نمبر ۳ نے ایسی درخواست دی تھی۔ کہ ہم بغیر اجازت کے جلسہ نہ کریں گے۔ جن لوگوں نے اظہار رنج کیا تھا۔ ان کے نام فہرست میں لکھے ہیں۔ اور دیگر لوگوں نے بھی اظہار رنج کیا تھا۔ سوال وجواب کے وقت دو تین سو آدمی جمع ہونگے۔ مسلمان ۱۰۔۱۵۔۲۰ ہوں گے۔ عیسائی کوئی نہ تھا۔ مگر سناتن دھرمی ۱۵۔۲۰ ہوں گے۔ بلند گز نصف گز کا حصار ہے۔ اس کے اندر جلسہ ہوا تھا۔ (جرح ختم)

جرح ملزم نمبر ۳ – ملزم نمبر ۳ کا میرے خلاف درخواست دینے کا مجھے علم نہیں ہے۔ زیر دفعہ ۱۰۴ ضابطہ فوجداری میں نے ملزم نمبر ۳ کے خلاف رپورٹ کی تھی +

نیز عدالت ضلع وقار آباد سے ملزم نمبر ۳ پابند کیا گیا تھا۔ جو حقیقت تھی۔ وہ رپورٹ میں ظاہر کی گئی تھی۔ اور اس بناء پر وارنٹ تلاشی عدالت سے ملا تھا۔ رپورٹ میں اضلاع کا تعین نہیں کیا گیا تھا۔ میں ہتھیار کی تجارت نہیں کرتا ہوں۔ کنجی کے پٹواری کے پاس میں نے پستول فروخت نہیں کی ہے۔ میں ۱۲ نمبر کی بندوق فروخت کرنے کو نہیں لایا تھا۔ اور نہ مانک پرشاد وکیل کو اس کے فروخت کرنے کے لئے کہا تھا۔ اور نہ ہی شاہدلم(?) سے فروخت کرنے کے لئے کہا تھا۔ بانیان دینکیشن(?) پر اوگار کو شکر بانٹنے کے متعلق استغاثہ کیا گیا ہے۔ اوگاد کے نیز شیخ فرید کے پہاڑ کو دیگر لوگ جلوس میں گئے تھے۔ آریہ سماجیوں سے مجھے عداوت نہیں ہے۔ اس مقدمہ کے جو گواہ ہیں۔ وہ اس مقدمہ میں گواہ نہ تھے۔ جو ملزم نمبر ۳ کے خلاف زیر دفعہ ۱۰۴ ضابطہ مذکور چلایا گیا تھا۔ پنا جی آریہ سماجوں سے خود نکل گیا ہے۔ یہ اول سناتن دھرمی تھا۔ سرکاری ملازم عروب وغیرہ عیدگاہ سے آتے ہوئے فیر بندوق کرتے ہیں۔ اور سلامی سرکاری ہوتی ہے۔ مذہب آریہ سماج کے اصول سے واقف پنڈت ہوگا۔ مگر ملزم نمبر ۳ کے اصول سے میں واقف ہوں۔ آریہ سماج کے فرقہ میں ہر شخص داخل ہو سکتا ہے۔ آریہ سماج کے مذہب میں گوشت کھانا ناجائز ہے۔ مگر گوشت کھاتے ہیں۔ آریہ سماج والا اپنی معلومات کی غرض سے گوشت کے متعلق پنڈت سے سوال کر سکتا ہے۔ مگر اس طریقہ پر نہیں۔ جس طرح کہ سوال کیا گیا

پنڈت رامچندرجی دہلوی کے مقدمہ پر آریہ جگت کا پروٹسٹ

مقدمہ پر مسلمانوں کی دل آزاری کے لئے کہا گیا تھا +

جلسہ مذکور میں ایسے آریہ نہ تھے ۔ جو کہ مسلمانوں کو کھلنے والے نہ ہوں ۔ (جرح ختم)

جرح ملزم نمبر ۴ ۔ سوال غزل میں سے جہاں تک ہو سکا نوٹ کیا گیا ہے اچھا تمام سے نوٹ کیا گیا ہے ۔ اور جو سیاسیات کے متعلق وقفہ وقفہ استغاثہ میں لکھا گیا ہے ۔ غزل اسی میں ہے ۔ اس کے متعلق استغاثہ میں درج کیا گیا ہے اور اردو میں کوئی ہندی کا لفظ نہیں آیا ہے ۔ اعلیٰحضرت بدلہ ارمو زبان اول بجائے انگریزی کے قائم فرماتے ہیں یا کیا ۔ یہ معلوم نہیں ہے ۔ سکول کے لڑکوں کو معلوم ہوگا ۔ غزل کا مطلب یہ ہے کہ اپنے طریقہ پر رہنا ۔ اور انگریزی طریقہ پر نہ چلنا ۔ وہ اچھا نہیں ہے ۔ میں انگریزی طریقہ پر چلنا اچھا سمجھتا ہوں ۔ اپنے مذہب کے لحاظ سے اہل کتاب ہونے سے میں انگریزی کے طریقہ کو اچھا خیال کرتا ہوں ۔ اگر کوئی شخص اپنے مذہب پر چلنے کے لئے دوسرے لوگوں سے کہے ۔ تو ہرج نہیں ہے ۔ بشرطیکہ وہ اس طریقہ پر کہے ۔ جس طریقہ پر کہ اس کو کہنا چاہئے ۔ (جرح ختم)

جرح ملزم نمبر ۵ نے نہیں کی ۔ سوال بکرر اجازت مذکور اول تعلقدار صاحب پائیگاہ سے اجازت لی گئی تھی ۔ تعلقدار صاحب مذکور ملازم سرکار نہیں ہیں ۔ ان سے مقدمہ چلانے کی اجازت نہیں لی گئی ہے ۔ گشتی نشان ۸۲/۴۴ مذکور کے لحاظ سے پولیس کے حکم کی خلاف ورزی بھی قابل سزا ہے ۔ مگر اس میں ایسے الفاظ نہیں ہیں کہ پولیس کے حکم کی خلاف ورزی بھی قابل سزا ہے ۔ الزام دفعہ ۲۳۹ مذکور ناقابل دست اندازی ہے ۔ جس کی وجہ سے زیر دفعہ ۱۵۷ ضابطہ فوجداری عدالت متعلقہ ضلع فوجداری ناظم کمیٹی علاقہ پائیگاہ سے اجازت لی گئی ہے ۔ عدالت موقوفہ مقدمہ ہذا کی دریافت و تحقیقات کر سکتی ہے ۔ مگر ملزم نمبر ۱ علاقہ سرکار عالی کا ہے ۔ اس وجہ سے زیر دفعہ ۱۸۰ عدالت موصوفہ تحقیقات نہیں کر سکتی ۔ زیر دفعہ ۱۸۳ استغاثہ کرنے کی اجازت عالیجناب صدر المہام صاحب بہادر سرکار عالی کی ضرورت ہے ۔ زیر دفعہ ۱۶۴ تا نور استغاثہ کرنے کے لئے زیر دفعہ ۱۹۹ ضابطہ فوجداری اس کی اجازت کی ضرورت ہے ۔ جس کے حکم کی خلاف ورزی ہوئی ہے ۔ یا اس کے افسر کی اور ایسی ضرورت سے عدالت حصہ ضلع مذکور سے اجازت لی گئی ہے ۔ مگر ناظم صاحب فوجداری حصہ ضلع مذکور اول تعلقدار صاحب مذکور کے افسر نہیں ہیں ۔ گشتی نشان ۵۳ مذکور کی خلاف ورزی ہوئی ہے ۔ اور اس کے تحت استغاثہ کرنے کے لئے اجازت کی ضرورت ہے ۔

آریہ سماج لدھیانہ :- ۲۷ مئی کو جنرل میٹنگ میں ایک پرستاو پاس کر کے نظام صاحب حیدرآباد کو آریہ سماج لدھیانہ کی طرف سے ایک تار دیا گیا ۔ کہ پنڈت رام چندر دہلوی کے برخلاف کیس معلوم کر کے یہاں بڑھی بے چینی پھیلی ہوئی ہے ۔ جلد ان کے برخلاف کیس اٹھا لیا جائے ۔ یا خاص ٹریبونل کے ذریعہ سماعت کی جائے ۔

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

آریہ سماج جلال پور جٹاں :- آریہ سماج جلال پور جٹاں کی انترنگ سبھا نے مفصلہ ذیل پرستاو ابھی ۳ جون ۱۹۳۴ء کی میٹنگ میں پاس کیا ہے :-

” سبھا پنڈت رام چندرجی دہلوی کے خلاف نظام حیدرآباد کی طرف سے مقدمہ چلانے کے حکم کے برخلاف پُر زور پروٹسٹ کرتی ہے ۔ اور ہز اگزالٹڈ ہائینس نظام حیدرآباد سے مؤدبانہ درخواست کرتی ہے کہ وہ اس مقدمہ کو واپس لے کر ہندوؤں کے مشتعل جذبات کو شانت کر کے اپنی فراخ دلی کا ثبوت دیویں “ ۔

(ساون مل ملہوترہ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج نواں شہر :- آریہ سماج نواں شہر دوآبہ نے اپنے سپتاہک ادھیویشن مورخہ ۱۰ جون ۱۹۳۴ء میں سرو سمتی سے یہ پرستاو پاس کیا کہ نظام گورنمنٹ کی سیوا میں لکھا جائے کہ وہ پنڈت رام چندرجی دہلوی کے خلاف توہین اسلام کے متعلق مقدمہ کو واپس لے لے ۔ تاکہ ہندوستان کے ہندوؤں میں جو بے چینی اس سے پیدا ہو گئی ہے ۔ دور ہو جاوے ۔ اگر وہ کسی وجہ سے اس مقدمہ کو واپس نہ لینا چاہے تو ایک آزاد سپیشل ٹریبونل مقرر کرے ۔ اور اس سے مقدمہ کی سماعت کرائے ۔ تاکہ مقدمہ پولیس کے رسوخ سے باہر ہو جائے ۔ اور پنڈت جی کو پورا پورا انصاف مل سکے ۔ آریہ سماج ہذا ایسے مقدمات چلائے جانے کے خلاف سخت پروٹسٹ کرتی ہے ۔

۲ اس ریزولیوشن کی ایک کاپی نظام گورنمنٹ کی سیوا میں بھیجی جائے ۔ اور دوسری اخبار ” پرکاش “ کو برائے اشاعت بھیجی جائے ۔

(بھیم سین منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج کرتار پورہ ۔ ضلع جالندھر آریہ سماج کرتار پورہ کا یہ جنرل اجلاس بیدر پولیس (نظام سرکار حیدرآباد دکن) کے ہاتھوں منتری پنڈت رام چندرجی دہلوی آریہ جمہوریک تعداد دیگر آریہ سماجیوں پر چلائے گئے مقدمہ کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے ۔ ساتھ ہی نظام گورنمنٹ سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے ۔ کہ پنڈت جی و ان کے دیگر ساتھی آریہ سماجیوں پر چلائے گئے مقدمہ کو واپس لے لے ۔ بصورت دیگر مقدمہ کا فیصلہ کرنے کے لئے سپیشل ٹریبونل مقرر کرے ۔

(اس ریزولیوشن کی نقل نظام سرکار کو بھی بھیجی گئی ہے ۔

آریہ سماج دبیال پور :- حیدرآباد دکن ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست ہے ۔ اور جہاں ہندوؤں کی زیادہ آبادی ہے ۔ وہاں بلا وجہ مذہبی آزادی میں رکاوٹ ڈالنا ٹھیک نہیں ہے ۔ جیسا کہ پنڈت رام چندرجی دہلوی کے خلاف مقدمہ پولیس کی طرف سے ناجائز طور پر چلایا گیا ہے ۔ حالانکہ پنڈت صاحب موصوف نہایت ہی شیریں بیان صاف گو اور صلح کل مشہور ہیں ۔ اور ایسی شکایت آج تک آپ کے برخلاف ہندوستان بھر میں نہیں سُنی گئی ۔ اس لئے آریہ سماج دبیال پور ہز اگزالٹڈ ہائینس نظام حیدرآباد سے مؤدبانہ درخواست کرتا ہے کہ وہ پنڈت صاحب موصوف کے برخلاف جو مقدمہ ہے ۔ واپس لے لیں ۔ بصورت دیگر غیر جانبدار ٹریبونل مقرر کیا جائے ۔ تاکہ پبلک کو شانتی اور پنڈت جی کو انصاف مل سکے ۔

(دینا ناتھ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ملتان شہر :- یہ سبھا بیدر پولیس دوارہ منتری پنڈت رام چندرجی دہلوی اور آریہ سماج بیدر کے پردھان اور دیگر اینیہ ممبران پر چلائے گئے مقدمہ کے برخلاف گھور پرتی واد کرتی ہے ۔ پولیس کی یہ کارروائی نظام راجیہ کی دھارمک رواداری کی اعلان شدہ پالیسی کا برتیکش اُلنگھن ہے ۔ اور حیدرآباد ریاست کے آریوں کے دھارمک ادھیکار پر آنیا چار ہے ۔ اور بھارت ورش کے آریہ سماجیوں کے ہردیوں پر آگھات پہنچاتی ہے ۔ یہ سبھا ہز اگزالٹڈ ہائینس سے نویدن کرتی ہے کہ ان مقدمات کو رد کروانے کی آگیا دے کر آریوں کے ہردیوں کو شانت کریں ۔

(کنہیا لال منتری آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان شہر)

آریہ سماج ڈلہوزی :- آریہ سماج ڈلہوزی چھاؤنی کا یہ اجلاس ریاست حیدرآباد میں پنڈت رام چندرجی دہلوی اور دیگر آریہ سماجیوں پر مقدمہ چلایا جانا ریاست کی رعایا کی مذہبی آزادی پر ناجائز چھاپہ سمجھتا ہے ۔ اور گورنمنٹ ریاست سے مقدمات کی واپسی کا مطالبہ کرتا ہے ۔

(لبھا رام منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج بنوں :- ۱ آریہ سماج بنوں نظام حیدرآباد سے پُرزور الفاظ کے ساتھ درخواست کرتا ہے ۔ کہ پنڈت رام چندرجی دہلوی کو جنہیں پولیس نے ایک لیکچر کی بناء پر زیر حراست کر لیا ہے ۔ جلد از جلد رہا کیا جاوے ۔ یا اُن کا مقدمہ کسی سپیشل ٹریبونل کے سپرد کیا جاوے +

۲ آریہ سماج بنوں کی جناب وائسرائے صاحب بہادر سے التجا کرتا ہے ۔ کہ پنڈت رام چندرجی دہلوی کو جلد از جلد رہا کروا دیں یا انکا مقدمہ سپیشل ٹریبونل کے حوالہ کرایا جائے ۔

۳ یہ ریزولیوشن نظام حیدرآباد اور وائسرائے صاحب بہادر کی خدمت میں بذریعہ تار بھیجے جائیں (بھیجے گئے ہیں)

(ہیرا لال منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج جہلم :- آریہ سماج جہلم گرو کل ودیا گڑھ نے بڑے افسوس سے سُنا ہے ۔ کہ نظام راجیہ نے پنڈت رامچندرجی دہلوی جو کہ آریہ سماج کے جمہوریک ہیں ۔ برخلاف مقدمہ جاری کر دیا ہے ۔ لہٰذا سماج ہذا نظام راجیہ سے انوروڈھ کرتی ہے ۔ کہ یہ مقدمہ سپیشل ٹریبونل کے سپرد کر دیں ۔ جس میں ہر دو ہندو و مسلمان جج صاحبان شامل ہوں ۔ تاکہ پنڈت جی کو انصاف مل سکے ۔ اور نظام راجیہ کی ویدک پرجا بھی سنتشٹ ہو سکے ۔ آشا ہے ۔ کہ نظام صاحب اس طرف ضرور متوجہ ہوں گے ۔

(امیں چند اپ پردھان آریہ سماج جہلم)

آریہ سماج بھرام پورہ :- منتریان پنڈت رامچندرجی دہلوی پر جو مقدمہ ہز اگزالٹڈ ہائینس نظام حیدرآباد کی گورنمنٹ کی پولیس کر رہی ہے ۔ وہ بے بنیاد ہے ۔ اس لئے نظام صاحب سے درخواست ہے ۔ کہ پولیس کو ایسا مقدمہ کرنے کی اجازت نہ دی جائے ۔ اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو یہ مقدمہ سپیشل ٹریبونل کے سپرد کیا جائے “ ۔

(سائیں داس آریہ منتری آریہ سماج بھرام پورہ)

ایک دلچسپ نصیحت آمیز سوشل افسانہ

از ——— شری ہتیشی علاوپوری پربھی ایڈیٹر "سندیش" - جالندھر شہر۔

معافی

(۱)

"آپ کو کچھ معلوم ہے؟" موہن بابو نے مسکراتے ہوئے بنیرجی کے چہرہ پر نظر جما کر کہا۔

"کیا کوئی نئی بات لائے ہو آج؟" بنیرجی نے اشتیاق سے پوچھا۔

"آج بہت دلچسپ پروگرام ہے۔ اس قدر کہ بس کیا کہوں۔"

"کچھ کہو گے بھی یا یوں ہی بات گھسیٹتے جاؤ گے؟ آخر بات کیا ہے؟"

"بات کیا ہے؟ معلوم نہیں شہر بھر میں چرچا ہے۔ کیا آج کل کانوں میں تیل ڈال رکھا ہے۔ یار؟"

"کیا؟ وہ بھی کہہ ڈالو۔ چپ کیوں ہو گئے؟"

"نہیں۔ کچھ نہیں۔ ہاں! اگر میرے ساتھ چلتے ہو۔ تو کہوں۔ سنو! میکلوڈ روڈ پر میجسٹک تھیٹر ہے نا؟"

"ہاں ہاں! ہے۔ تو وہاں کیا ہے؟"

"وہاں! وہاں کچھ نہ پوچھو۔ مس الماس کا گانا۔ راگنی ——— کیا کیف آور نغمہ ہے۔ اس پر وہ خود بلا کی حسین۔ آواز کوئل کی طرح اس قدر سریلی کہ کچھ نہ پوچھو۔ اور......"

"بس۔ میں آگے سننا نہیں چاہتا۔ آپ کا ہمیشہ یہی حال ہے۔ اِدھر اُدھر کی باتیں آپ کے دماغ میں خوب سمائی ہوئی ہیں ——— مجھے نہیں معلوم آپ کے یہ طور۔ ان بازاری عورتوں۔ ویشیاؤں کی صحبت کیا ہے؟ محض فریب اور دھوکہ ——— وہ محبت کی نہیں دولت کی بھوکی ہیں ——— اصل محبت ان سے کوسوں دور ہے۔ میں تبھی کہا کرتا تھا کہ تم اپنی صحبت کو ٹھیک کرو۔ شہر بھر تمہارے اوپر انگلیاں اٹھاتا ہے۔ شریف باپ کے بیٹے کی یہ حالت! افسوس!"

"میں آپ کا اُپدیش سننے نہیں آیا۔ اپنی بہتری کے لئے میں خود آپ سے زیادہ سوچ و سمجھ سکتا ہوں۔ دنیا چلائے چار دن ہیں۔ دو دن کی زندگی ہنس کھیل کر نہ گذاری۔ تو کیا مزا؟ کون کل جئے گا؟ کس کے جنم میں۔ کیا پتہ ہے؟" غصہ کے لہجہ میں موہن نے کہا۔

"آپ کو پوچھنے والا ہی کون ہے؟ میری نسبت تو آپ جانتے ہی ہیں ستر ہیتی صاحبہ کا قہقہہ ہے۔ یا خدا کا قہر۔ بس تو بہ ہی بھلی۔ اس روز شکر کے دن تمہارے مجبور کرنے پر جرات یا بہر لوازی ہی ساتھ [illegible]

... سب لئے قیامت بپا کر دی۔ کہیں غصہ کی جھڑکیاں۔ اور کہیں میکہ کو چلے جانے کی دھمکیاں۔ مجھ سے تو یہ گھر کا کلیش نہیں دیکھا جاتا بھائی! آپ کا کیا ہے [illegible] آپ کا [illegible]

راستہ [illegible]

ہے اور سادہ [illegible] تمہاری گھر والی [illegible] راستہ اور......"

"بس رہنے دیجئے۔ یہ بات ہے۔ اگر زیادہ جوڑنے کی سوجھی ہے تو سیدھے منہ کیوں نہیں کہہ دیتے۔ مجھے بتاتے ہو۔ یہ آسان نہیں۔ میں تو چلتی پھرتی تصویروں کو شیشہ میں اُتار رہا ہوں ———" غصہ سے زمین پر پاؤں پٹکتا ہوا موہن باہر نکل گیا ———

(۲)

موہن والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اُس کے والد صاحب وکیل تھے۔ شہر میں اچھی بنی ہوئی تھی۔ اور اُنہوں نے اپنی محنت اور لیاقت سے روپیہ بھی خوب کمایا تھا۔

موہن کے شروع سے ہی اطوار اچھے نہ تھے۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ وہ والدین کا اکلوتا بیٹا تھا اور ناز و نعمت میں پلا تھا۔ زیادہ لاڈ پیار نے اُسے بگاڑ دیا۔ اُس کی سوسائٹی دھرکے عیاشوں اور آوارہ گردوں سے شروع ہو گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ عیش و عشرت اور معاشی کے سانچہ میں ڈھل گیا۔ اس کی شادی تو بچپن ہی میں ہو گئی تھی۔ والدین آخر کرتے بھی کیا؟ اکلوتا لختِ جگر اور اپنی آنکھوں اس کو پھولتے دیکھنے کی ہوس۔ لیکن جب آپ بہ مانع مزاج کا [illegible] جیسے وہ جان سے عزیز

سمجھتا تھا۔ نظروں سے گر گئی۔ کئی کئی دن تک گھر سے غیر حاضری۔ جب کبھی آیا بھی۔ تو اُلٹی ڈانٹ ڈپٹ۔ خاوند کی ناراضگی سے بڑھ کر اور کون سی تکلیف ایک وفا شعار بیوی کے لئے ہو سکتی ہے؟

اُس نے دال گلتی نہ دیکھ کر دل میں ٹھانا۔ کہ اپنے آپ کو دکھ میں کیوں ڈالوں؟ اور ان کے راستہ کا کانٹا بھی کیوں بنوں؟ میکے چلی آئی۔ اندھے کو کیا چاہئے؟ دو آنکھیں؟ آپ کا رہا سہا ڈر بھی جاتا رہا۔ اب خوب محفلیں گرم ہونے لگیں۔ رقص و سرود کی مجلسیں جمنے لگیں۔ وہ اسی میں نشاط و مسرت سمجھتا تھا۔ وہ اوصافِ شوخی، اداکاری۔ دلربانہ انداز اور بے حیائی اپنی بیوی میں کہاں سے پاتا؟ وہ نادان کیا جانتا تھا کہ محبت جو وہ بازاری عورتوں میں ڈھونڈھتا ہے سب بناوٹی ہے۔ اور صرف روپیہ کی خاطر ہے۔ سچی راحت اور محبت اُسے صرف اپنی بیوی سے ہی مل سکتی ہے۔

بنیرجی اس کے دوست تھے۔ لیکن دانا بیوی نے ان کو ایسی غلطیاں کرنے سے روک لیا تھا۔

(۳)

بنیرجی کے مکان سے نکل کر اپنی چانڈال چوکڑی کے ساتھ موہن میجسٹک تھیٹر میں

پہنچا۔ وہاں ابھی سے نشستوں کا انتظام ہو گیا۔ اِدھر رقاصہ نے اپنی اداکاری اور فریب کا جال بچھانا شروع کیا۔ اور کچھ جام اِدھر بھر کر آئے تھے۔ موہن نشہ میں مدہوش جھوم رہا تھا۔ حاضرین رقاصہ کے فن کے کمال کی داد دے رہے تھے۔ لیکن یہ رقاصہ کچھ عجیب رنگ کی تھی۔ آنکھوں میں ابھی حیا کی جھلک موجود تھی۔ وہ ناچتی تھی لیکن اس کی آنکھیں ہمیشہ نیچی رہتی تھیں۔ یا کبھی کبھی موہن کی جانب اُٹھ کر رہ جاتی تھیں۔ موہن یہ سمجھ کر کہ شکار پھانس لیا۔ وہ اس تک رسائی حاصل کرنے کا ذریعہ سوچنے لگا۔

سین ڈراپ ہوا۔ ہال میں اندھیرا چھا گیا۔ دو آدمی آئے۔ اور موہن کو جو بالکل بے ہوشی کی حالت میں تھا۔ وہاں سے اُٹھا کر اندر لے گئے۔

× × × × × × × ×

نشہ چڑھا جب نشہ ہرن ہوا۔ تو دیکھا کہ وہ رقاصہ دوسری نہ تھی۔ بلکہ اس کی اپنی بیوی تھی ——— شانتا۔

وہ شرم سے پانی پانی ہو گیا۔ چہرہ شرم سے لال ہو گیا۔ یہ اعترافِ گناہ کے آثار تھے جو اس کے چہرہ پر نمودار ہوئے۔

وہ گڑگڑا کر شانتا کے پاؤں پر گر پڑا۔ اور معافی کا خواہاں ہوا۔

"معافی کیسی؟ تم تو میرے مالک ہو" ——— شانتا نے مسکرا کر کہا۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف لکھا کریں۔

ادیب لطیف

"اُس"

از ہتیشی

[illegible]

"دنیا اُس پر کھڑی ہے"

گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی ہردوار کا ۳۲ واں وارشک برتانت

یکم مئی سنہ ۱۹۳۰ء کو وارشک اُتسو کے کچھ دنوں بعد پرانی بھومی کو اتم نمسکار کر کے گوروکل کو نئی بھومی میں لایا گیا۔ کچھ دیر تک گوروکل کے ودیالیہ وبھاگ کی پہلی پانچ جماعتیں مایاپور باٹکا میں رہیں۔ لیکن ۱۵ اکتوبر کو ادھر آ گئیں ؛

وید پرچار

اس سال آچاریہ دیوشرما جی۔ پنڈت چموپتی جی۔ پنڈت ستیہ برت جی اور پنڈت چندرکانت جی مختلف سماجوں کے اُتسووں پر پرچار ارتھ گئے ؛

برہمچاری

اس سمے ۲۰ بیساکھ سمت ۱۹۹۱ تک ۴۲۶ برہمچاری شکشا پراپت کر رہے ہیں۔ ۲۵۴ سناتک بن کر گوروکل سے وداع ہو چکے ہیں۔ ۳۲ سالوں میں ۱۶۲۷ برہمچاری گوروکل میں پرویشٹ ہوئے۔ جن میں سے ۸۴۷ برہمچاری کئی کارنوں سے گوروکل چھوڑ کر چلے گئے۔ ہر سال داخل ہونے والے برہمچاریوں کی سنکھیا پرتی ورش ۵۱ ہوتی ہے ؛

گوشوارہ

داخل شدہ برہمچاری	۱۶۲۷
چھوڑ جانے والے ودیارتھی	۸۴۷
سناتک	۲۵۴
میزان	۱۱۰۱
موجودہ برہمچاری	۴۲۶

پربندھ

گوروکل وشو ودیالیہ کا سارا پربندھ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھین ہے۔ انترنگ پربندھ سبھا دوارہ نیکت مکھیہ ادھشٹاتا سے ہوتا ہے۔ اور اس کے سادھارن نریکشن میں انترنگ سبھا دوارہ نیکت آچاریہ شکشا کا سمست پربندھ کرتا ہے۔ سمت ۱۹۹۰ میں پنڈت دیوشرما جی آچاریہ پد پر اور پنڈت چموپتی جی مکھیہ ادھشٹاتا کے پد پر کام کرتے رہے ؛

آچاریہ دیوشرما جی ۲۱ چیت سمت ۱۹۹۰ کو تیاگ پتر دے گئے۔ اور پنڈت چموپتی جی نے اُن کی جگہ آچاریہ کے پد پر کام کرنا شروع کیا ؛

ڈیپارٹمنٹ

اس گوروکل کے ذیل کے ڈیپارٹمنٹ ہیں :۔ وید مہاودیالیہ۔ گوروکل مہاودیالیہ۔ اور آیورویدک مہاودیالیہ ؛

یکم بیساکھ سمت ۱۹۹۰ کو مہاودیالیہ وبھاگ میں ودیارتھیوں کی تعداد ۴۲ تھی۔ پانچ برہمچاری اپنے گھریلو اور کئی انیہ کارنوں سے گوروکل چھوڑ کر چلے گئے۔ سال کے خاتمہ پر ۲۲ برہمچاری سناتک پریکھشا پاس کر کے چلے گئے۔ ۲۷ ودیارتھی ادھیکاری پریکھشا پاس کر کے مہاودیالیہ میں داخل ہوئے۔ باہر کے ودیارتھیوں کا داخلہ۔

کئی ورش ہوئے کہ دھرم سبھا سے شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آیوروید مہاودیالیہ میں باہر کے اُن ودیارتھیوں کو جن کی یوگیتا لمن پرکار ہے لینا منظور کیا ہے :۔

۱۔ میٹرک پاس ہو ۲۔ پراگیہ پاس ہو۔
۳۔ ہندی اور وگیان کا پریاپت گیان ہو۔
۴۔ ودیارتھی اوِواہت ہو ؛
۵۔ آیو ۱۵ ورش سے کم اور ۱۹ ورش سے زیادہ نہ ہو ؛
۶۔ گوروکل کے نیم پالن کرنے پر آمادگی ؛
۷۔ ۲۲ روپیہ ماہوار فیس دے سکتا ہو ؛
۸۔ داخلہ پر ۵۰ روپیہ دینا ہوگا۔ اور ۶۰ روپیہ پیشگی بطور امانت جمع کرانے ہوں گے ؛

سناتک پریکھشا کا پرینام

۱۔ وید مہاودیالیہ میں ۹ ودیارتھی پریکھشا میں بیٹھے۔
۲۔ سادھارن مہاودیالیہ میں ۳ ودیارتھی پریکھشا میں شامل ہوئے ؛
۳۔ آیوروید پریکھشا میں ۱۰ ودیارتھی شامل ہوئے ؛

ادھیکاری پریکھشا

اس سال ادھیکاری پریکھشا میں کل ۲۹ برہمچاری شامل ہوئے۔ جن میں سے ۱۶ برہمچاری کامیاب ہوئے۔ ۱۰ برہمچاری ایک ایک وشے میں دوبارہ امتحان دیں گے ؛

سبھائیں

گوروکل میں کمن لکھت برہمچاریوں کی سبھائیں ہیں :۔

۱۔ آیوروید پریشد ۲۔ سنسکرت اُتساہنی۔
۳۔ کالج یونین ۴۔ ہندی ساہتیہ منڈل
۵۔ ورگ وکاسنی اور ورگ ولاسنی سبھا ؛

گوروکل کا اخبار

مہاودیالیہ کی طرف سے "سروہتر" نام کا ایک اخبار پرکاشت ہوتا ہے۔ آج سے تین سال پہلے ۱۹۳۱ء میں اس کا جنم ہوا تھا۔ اس کا سنچالن "سروہتر" منڈل کی طرف سے ہوتا ہے ؛

گوروکل پستکالیہ

گزشتہ سال تک کل پستکیں	۱۴۶۶۴
اس سال کی نئی پستکیں	۲۷۳
میزان کل	۱۴۹۳۷

نوٹ :۔ اس سال گوروکل پستکالیہ کی ۱۲۵۷ پستکوں سے مہاودیالیہ کے ودیارتھیوں اور ۱۷۷۳ پستکوں سے اُپادھیایوں اور ادھیاپکوں وغیرہ نے لابھ اُٹھایا ؛

اخبارات

روزانہ :۔ ٹریبون۔ لیڈر۔ ہندوستان ٹائمز۔ لبرٹی۔ ہندو۔ ارجن۔ آج۔ اردو پرتاپ۔ ملاپ۔ سرچ لائٹ اور ہندوستان ٹائمز ؛

ہفتہ وار اخبار :۔ لبرٹی۔ ڈاپیپل۔ انڈین سوشل ریفارمر۔ انڈین اوپینین۔ انڈین میسنجر۔ ٹانگانیکا اوپینین۔ انڈین مرر۔ فیڈرل انڈیا۔ پروگریس مرہٹہ۔ آریہ پتر۔ آریہ مارتنڈ۔ کھشتریہ سنسار۔ پرکاش لاہور۔ پرکاش بجنور۔ آریہ گزٹ۔ ریفارمر۔ آریہ پتر (بریلی) ؛

ماسک پتر :۔ انڈین میڈیکل گزٹ۔ اینٹی سیپٹک۔ جرنل آف آیوروید۔ ماڈرن ریویو۔ بینگ مین آف انڈیا۔ ڈوائین سائینس۔ ڈوائین لائف انڈسٹری۔ آیور جوتی۔ بھارت دھرم۔ اسلامک ریویو علٰی ہذا لقیاس ؛

شاکھا گوروکل

۱۔ گوروکل اندر پرستھ ؛
۲۔ " رائیکوٹ۔ ضلع لدھیانہ ؛
۳۔ " کوروکشیتر۔ " کرنال ؛
۴۔ " جھجھر۔ " روہتک ؛
۵۔ " ملتان ؛
۶۔ " منٹدو ؛
۷۔ " بھٹنڈہ۔ ریاست پٹیالہ ؛

تیراکی کا مقابلہ

۲۰ مئی سنہ ۱۹۳۴ء کو گوروکل کانگڑی کے تیراکوں نے مایاپور کے پاس پل سے ۲½ میل دور گوروکل گھاٹ تک تیرنے کا مقابلہ کیا۔ جس میں برہمچاری چندرگپت تیرھویں شرینی پرتھم۔ پنڈت ودیا النکار دوتیہ۔ برہمچاری بھگوت دت ترتیہ رہے ؛

گوروکل پوٹھوہار کا سالانہ جلسہ

گوروکل پوٹھوہار چوہا بھگتاں ضلع راولپنڈی کا ۲۵ واں سالانہ جلسہ ۲۰۔۲۱ اور ۲۲ چیت سمت ۱۹۹۱ کو بڑی کامیابی سے سماپت ہوا۔ سوامی ویدانند۔ سوامی وگیانانند۔ پنڈت بھودیو شاستری۔ پنڈت برج لال۔ پنڈت رام دیو۔ مہاشہ کیسر چند۔ مہاشہ ودیا ساگر بی دھرٹک اور پنڈت ہری دیو وغیرہ مہانبھاوؤں نے اپنے منوہر اُپدیشوں سے جنتا کو کرتارتھ کیا۔ دیگر چندہ کے علاوہ چوہا بھگتاں کی رہنے والی مائی گنگا دیوی جی مرحوم کی وصیت کے مطابق ایک ہزار سے زائد رقم بھی پراپت ہوئی ؛

(پربندھ کرتا گوروکل ہذا)

شیوپور میں پرانوں سے مورتی پوجا پر شاستراتھ

۲۱ مئی سنہ ۱۹۳۴ء کو ۸ بجے رات کو شیوپور (ہوڑہ) میں مورتی پوجا کے وشے پر ایک شاستراتھ ہوا۔ سناتن دھرم کی اور سے پنڈت دیونارائن جی شاستری منڈن پکش میں اور آریہ سماج کی اور سے پنڈت سکھدیو جی ودیا واچسپتی کھنڈن پکش میں بولتے تھے۔ دونوں کی اور سے بابو جنگ بہادر سنگھ جی اور ایک صاحب اور سبھاپتی تھے۔ جنتا کی حاضری کافی تھی۔ شاستری جی منڈن پکش میں وید آدی شاستروں سے کوئی پرمان نہیں دے سکے۔ واچسپتی جی نے وید۔ مہابھارت اور ویدانت۔ پوران تتھا پربل ترکوں سے پرمانوں کی بھرمار کر دی۔ اور سدھ کر دیا۔ کہ ایشور نراکار ہے۔ مورتی پوجا شاستر وِرودھ اور ادھرم ہے۔ آریہ پنڈت کے اُتر سے جنتا بہت پرسن ہوتی تھی۔ شاستری جی کو بار بار کہا گیا۔ کہ پرمان دیجئے۔ کنتو اُتر نہ دے سکے۔ سات سات منٹ دونوں پنڈت بولتے تھے۔ ۲½ گھنٹہ شاستراتھ ہوا۔ سناتنی پنڈت بالکل نرُتر ہو رہے تھے۔ کہ اتنے میں ایک اینٹ سبھاپتی کے پاس باہر سے آ گری۔ اور سبھا ختم ہو گئی۔ اینٹ پھینکنے والے ایک سناتنی پنڈت تھے۔ جن کو دیکھنے والوں نے پکڑ لیا۔ اور وہ لجت ہو کر بھاگ گئے۔ شاستراتھ میں سناتنی پنڈت کے نرُتر ہونے اور دوسرے سناتنی پنڈت کی شرارت سے سناتنیوں پر بھی صاف ظاہر ہو گیا کہ مورتی پوجا پاکھنڈ ہے۔ اور شرارت سے مورتی پوجا کی سدھی نہیں ہو سکتی۔ ۱۵۔۲۰ دن پہلے دھوب نارائن جی ہیڈ ماسٹر ہائی سکول شیوپور کے سبھاپتتو میں ایک شاستری جی کے ساتھ میرا بھاگوت پوران پر ۳½ گھنٹے شاستراتھ ہوا۔ اور وہاں پر بھی اُلٹا پھل نکلا۔ اور سناتنی جنتا نے شاستری جی کے پکش میں سمتی نہیں دی۔ تب سے پرانوں کی پول کھل گئی۔ اور اب بھی شاستری جی پرانوں پر شاستراتھ کرنے کو تیار ہی نہیں ہوتے۔ ان شاستراتھوں سے خاصی ہلچل مچی ہوئی ہے۔ اور بہت سے پرانوں کی کھلیاں اُڑانے لگے ہیں۔ پنڈت سکھدیو جی کا پرچار بہت اچھا پربھاوشالی ہے ؛

(رام پرتاپ۔ شیوپور)

مراسلات

تصحیح "پرکاش" کی گزشتہ اشاعت میں صفحہ ۱۲ کالم ۴ میں دیانند اینگلو ویدک ودیالیہ کی رپورٹ درج کرنے میں ایک غلطی ہو گئی ہے۔ شری پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وغیرہ ناموں کے آگے جو تعداد درج تھی۔ وہ روپوں کی نہیں تھی۔ بلکہ چھاتر ورتیوں کی تھی۔ اور ایک چھاتر ورتی پندرہ روپیہ کی ہوتی ہے۔ چار چھاتر ورتیوں = ۶۰/- روپے۔ ایک چھاتر ورتی والا پندرہ روپے۔ مگر آپ نے چھاتر ورتی کی جگہ روپیہ لکھ دیا۔ اور پنڈت ٹھاکر دت شرما جی نے سال بھر کو صرف ۶۰/- روپے ہی دئے ہیں۔ وہ ٹھیک کر لیا جاوے۔

(پنڈت) بزدیہ

پرنسپل بالکرشن انگلینڈ میں :-

... ۳ ماہ سے شری بالکرشن جی ایم۔ اے۔ پرنسپل راجہ رام کالج مرہٹہ اتہاس کی سامگری اکٹھی کرنے میں لگے ہیں۔ آپ اس کاریہ میں وشیش روپ سے ویست ہونے کے کارن ویاکھیان انیادی سے بچتا سمجھو بچتے ہی رہے ہیں۔ تو بھی آپ کو بودھ مت وسنتان نگرہ کی ... میں دو ویاکھیان دینے ہی پڑے ہیں۔ آپ رائل سٹیٹسٹیکل سوسائٹی کی شتابدی ... سٹیٹسٹیکل انسٹی ٹیوٹ کی اردھ شتابدی کے اوسر پر اپسھت تھے۔ اس میں سملت ہونے کے لئے یوروپ کے راشٹروں کے اور وشو ودیالیوں کے پرتی ندھی بھی آئے تھے۔ پرنس آف ویلز نے ۱۶ اپریل کو اس کا ادگھاٹن کیا تھا۔ ... اوسر پر دی جانے والی دعوتوں میں ... صاحب اور ان کی دھرم پتنی ہندوستانی پوشاک پہنے ہی سملت ہوتے رہے تھے۔ اب وہ ... اٹلی اور سوئٹزر لینڈ کی یاترا کرنے والے ہیں۔

(نامہ نگار)

پٹھان سود خوروں کے لئے قانون :-

... کی گورنمنٹ نے پٹھان سود خوروں کے لئے جو ملک کے اکثر حصوں میں ... کر رہے پھیلے ہیں۔ ایک قانون بنا دیا ہے۔ اس قانون کی رو سے کوئی پٹھان ... کی حدود میں غیر منقولہ زمین نہیں خرید سکتا۔ اگر خریدے گا تو ضبط کر لی جائے گی۔ ... جائداد جو ان کے قبضہ میں ہیں۔ ... کی رو سے وہ انہیں چھ ماہ کے اندر ... باشندوں کے پاس فروخت کر دیں گے۔ ورنہ وہ بھی ضبط کر لی جائیں گی۔

(نامہ نگار)

ساماجک سماچار

آریہ نویووک سبھا جام پور کے سماچار :-

۱۔ آریہ نویووک سبھا جام پور کا سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴- اور ۲۵ جون ۱۹۳۴ء مطابق ۱۰-۱۱- اور ۱۲ اساڑھ سمت ۱۹۹۱ کو ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں کنور سکھ لال جی آریہ مسافر پدھاریں گے۔ اس کے ساتھ ہی ویایام۔ ڈرامہ اور مقابلہ مضامین کا پروگرام بھی رکھا ہوا ہے۔

۲۔ ۳۰ مئی ۱۹۳۴ء کو ایک ڈیبیٹ بہ عنوان "ورن دیوستھا جنم سے ہے یا کرم سے؟" زیر صدارت لالہ تاراچند جی انڈسٹریل سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز ملتان ہوئی۔ جس میں گرما گرم بحث ہوتی رہی۔ آخر سبھا پتی مہودیہ نے زبردست تقریر کرتے ہوئے نوجوانوں کو اس بات کی تلقین کی۔ کہ وہ اپنے سپتاہک ست سنگ میں ڈیبیٹس ضرور رکھا کریں۔ اس کے بعد انعامات سبھا پتی جی تقسیم کئے گئے۔ آگامی سپتاہ ایک ڈیبیٹ بہ عنوان "پرماتما گناہ معاف کرتا ہے یا نہیں؟" ہوگی۔

۳۔ آریہ سماج کے پرانے کارکن لالہ چوکھو رام جی کے اکلوتے بیٹے کے مرجانے پر آریہ جنتا کی طرف سے اظہار ہمدردی کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ اور ایشور سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ وہ بچہ کی آتما کو سدگتی اور اس کے پریوار کو شانتی پردان کریں۔

(سندر داس اپ منتری آریہ نویووک سبھا)

شوک سماچار :-

آریہ سماج پتوکی کے مہاشہ روڑ چند جی جن کی آیو لگ بھگ ۷۵ سال کی تھی۔ اتوار ۲ جون ۱۹۳۴ء کو سورگباش ہو گئے ہیں۔ مہاشہ جی نے سوامی دیانند جی کے درشن کئے تھے۔ آریہ سماج کے لئے ان کے دل میں بڑی لگن تھی۔ انہوں نے ۲۰ جون کو اپنے گاؤں ملکونارو میں آریہ سماج قائم کرنے کا نشچے کیا تھا۔ لیکن مہاشہ جی ۲۰ جون سے پہلے ہی چل بسے۔

(ہیرا لال منتری آریہ سماج پتوکی)

آریہ سماج ڈلہوزی کے سماچار :-

۱۔ آریہ سماج ڈلہوزی کے ہفتہ وار اجلاس باقاعدہ ہوتے ہیں۔

۲۔ ہر ہفتہ باری باری سے آریہ سجن مل کر پریوارک اپاسنا کر کے گھروں میں ہون یگیہ کا پرچار کرتے ہیں۔

۳۔ آریہ پتری پاٹھ شالہ کے لئے آریہ سماج کے آدھین ایک آریہ پتری پاٹھ شالہ پربندھک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جس کے ممبران حسب ذیل چنے گئے ہیں :-

۱۔ لالہ رام سرن داس جی بینکر منیجر ۲۔ مہاشہ گوری شنکر جی سکرٹری اور خزانچی ۳۔ لالہ گردھاری لال جی ممبر ۴۔ لالہ ٹیک چند جی ممبر ۵۔ لالہ خوشی رام جی ممبر۔

(نانک چند منتری آریہ سماج صدر بازار ڈلہوزی)

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار :-

آج ۹ جون ۱۹۳۴ء کو بوقت ۷½ بجے لالہ بھگت رام ساہنی وکیل (... کی ماتا) کی تیرھویں دن شوک سبھا (کریا) ان کے مکان پر بھیرہ میں ہوئی۔ ہون یگیہ کیا گیا۔ اور اس موقعہ پر لالہ صاحب موصوف نے ۵۲/- روپیہ کی رقم منن پرکار بطور دان دی :- آریہ سماج بھیرہ -/۵ :- کرپا رام اینگلو سنسکرت سکول بھیرہ -/۵ :- آریہ پتری پاٹھ شالہ بھیرہ -/۱۰ :- گلاب گڑھ بھیرہ -/۵ + لائل پور کے لئے -/۲۵ روپیہ :-

(پنڈی داس چندھوک پردھان آریہ سماج بھیرہ)

جنم کے عیسائی کی شدھی :- بنوں۔

گزشتہ اتوار کو آریہ سماج مندر میں ایک جنم کے عیسائی کو جو مشن ہائی سکول میں ٹیچر کا کام کرتا تھا۔ اس کی درخواست پر شدھ کر کے ہندو دھرم میں شامل کیا گیا۔ اس کا ہندو نام دیال چند رکھا گیا :-

(نامہ نگار)

مہاودیالیہ جوالاپور کی جینتی :-

مہاودیالیہ سبھا جوالاپور نے یہ نشچے کیا ہے کہ مہاودیالیہ کی جینتی آگامی ورش منائی جاوے۔ اس کاریہ کو سپھل بنانے کے لئے کئی اپ سمتیاں بنائی گئی ہیں۔ اور آشا کی جاتی ہے کہ یہ کاریہ سمپلتا پوروک سمپن ہوگا۔ نشچے تلک شکشا کے پریمی پراچین سنسکرت ودیا کے انویاییوں کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس کاریہ میں مہاودیالیہ کے ادھیکاریوں کا ہاتھ بٹائیں۔ اس مہاودیالیہ کو استھاپت ہوئے ۲۶ ورش ہو گئے ہیں۔ مہاودیالیہ کے سنانکوں اور آبادھی ودھارتھی ودوانوں پر وشیش ذمہ داری آ پڑتی ہے۔ مہاودیالیہ کے سبھا سد بھی پرتیکشا کا ہی سمہ ہے۔ مہاودیالیہ سبھا نے ۲۰۰۰/- روپیہ اکٹھا کرنے کا فیصلہ کیا ہے :-

(وشوناتھ شاستری مکھیہ ادھشٹھاتا مہاودیالیہ جوالاپور)

آریہ سماج بھیرہ کا چناؤ :-

سوا رتنک چناؤ ادھیکاریان آریہ سماج بھیرہ ۱۰ جون ۱۹۳۴ء کو ۹ بجے صبح مندر میں ہوا۔ اور حسب ذیل عہدیدار چنے گئے :-

لالہ پنڈی داس چندھوک پردھان + ... رام لال اپ پردھان + لالہ مہر چند کوہلی منتری + لالہ پرتھوی راج اپ منتری + لالہ جیجھو رام خزانچی + بابو لال چند وج لائبریرین + آریہ سماج بھیرہ میں ہر روز ست سنگ۔ ہون یگیہ اور سندھیا ہوا کرتی ہے :-

(پنڈی داس چندھوک پردھان آریہ سماج بھیرہ)

آریہ سماج جگادھری کا چناؤ :-

آریہ سماج جگادھری کا چناؤ ۳ جون ۱۹۳۴ء کو حسب ذیل ہوا :-

پردھان ڈاکٹر پرمانند جی + اپ پردھان ماسٹر مالی رام جی + سکرٹری ماسٹر نھنن لال جی + اسسٹنٹ سکرٹری ماسٹر منسا رام جی + خزانچی بابو جھجو رام جی :-

(نھنن لال سکرٹری آریہ سماج جگادھری)

آریہ سماج ڈگشائی کا چناؤ :-

آریہ سماج ڈگشائی کا سالانہ چناؤ ۹ جون ۱۹۳۴ء کو منن پرکار ہوا :-

ماسٹر دولت رام جی پردھان + مہاشہ بابو رام جی اپ پردھان + مہاشہ کندن لال منتری + مہاشہ بھنگا رام جی اپ منتری + مہاشہ ... جی کوشادھیکش :-

انترنگ سبھا :- مہاشہ رام پرشاد جی بی۔ اے۔ مہاشہ برجلال جی۔ مہاشہ آتما رام جی + مہاشہ اننت رام جی آڈیٹر :-

(کندن لال منتری آریہ سماج ہند)

دلت ادھار سبھا کی سرگرمی :-

دلت ادھار سبھا دہلی کے سکرٹری پنڈت ایشور دت جی میدھارتھی ودیا النکار کی زیر صدارت بستی جولاہاں دہلی میں پرچار ہوا۔ پنڈت ٹیک چند جی کا ویاکھیان اور مہاشہ بھولا سنگھ جی کے بھجن ہوئے۔ آخیر میں میدھارتھی جی کا ویاکھیان ہوا۔

(جنرل سکرٹری شردھانند دلت ادھار سبھا دہلی)

سنگھنیر میں ویدک دھرم کا پرچار :-

بمبئی آریہ سماج کے پنڈت لکشمی رائے اور ... منتری برہم چاری راشٹر آریہ پرتیندھی سبھا نے ۳ مئی ۱۹۳۴ء اور ۴ مئی ۱۹۳۴ء کو سنگھنیر گاندھی چوک میں کانڑے بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی اور کیشو راؤ دلشن مکھ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کے سبھاپتتو میں کرمشہ "آریہ سماج کیا ہے؟" اور مسیحی ... کے وشیوں پر پربھاوشالی ویاکھیان دئے۔ جنتا کو آپ ... اچھی لگی۔ ویاکھیا نوں کا ...

آریہ سماج حیدرآباد سندھ کا پروٹسٹ

آریہ سماج حیدرآباد سندھ کا یہ جنرل اجلاس ہز ہائینس نظام حیدرآباد دکن کی سیوا میں پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ ریاست میں مذہبی آزادی کو قائم رکھ کر پولیس کو ہدایت کر دیں کہ وہ پنڈت راجندر جی دہلوی کے برخلاف چلائے گئے مقدمہ کو واپس لے لے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو پنڈت جی کا کیس ایک سپیشل ٹریبونل کے سامنے رکھا جائے جس سے پنڈت جی کو پورا پورا انصاف مل سکے۔ یہ ریزولیوشن کی ایک کاپی بذریعہ تار نظام حیدرآباد کو بھیجی گئی ہے۔

آریہ سماج صدر بازار ڈلہوزی کا پروٹسٹ

آریہ سماج صدر بازار ڈلہوزی کا یہ غیر معمولی اجلاس پنڈت رام چندر جی دہلوی آریہ اپدیشک اور آریہ سماج پر ریاست حیدرآباد کی پولیس کے ذریعہ چلائے گئے مقدمہ کے خلاف زوردار پروٹسٹ کرتا ہے۔ حیدرآباد پولیس کی یہ کارروائی حکومت نظام کی مذہبی غیر جانبدارانہ پالیسی کی ظاہرا خلاف ورزی ہے۔ اور ریاست حیدرآباد دکن کے رعایا کے حقوق پر ایک حملہ ہے۔ اور اس سے آریوں کے احساس کو زخمی کیا ہے۔ اس لئے یہ اجلاس ہز اگزالٹڈ ہائینس نواب صاحب بہادر حیدرآباد دکن سے پرارتھنا کرتا ہے کہ آپ مقدمہ کو واپس لینے کے احکام صادر فرما کر آریوں کے دلوں کو شانت کریں۔

(ناتھ چند منتری آریہ سماج صدر بازار ڈلہوزی)

آریہ سماج سنکھترہ کا دوسرا وارشک اتسو

آریہ سماج سنکھترہ کا وارشک اتسو ۱۵-۱۶-۱۷ جون ۱۹۳۴ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں سوامی سوتنترانند جی۔ پنڈت بھواری لال جی ویاکھیان۔ پنڈت جگن ناتھ جی شاستری اپدیشک۔ مہاشہ کیسر چند جی۔ مہاشہ سنت رام جی اور مہاشہ بلدیو راج جی اپدیشک پدھار رہے ہیں۔ بھوجن کا پربندھ سماج کی اور سے ہوگا۔ سوامی دھیرانند جی کا بھی اس اوسر پر پدھارنے کی پوری آشا ہے۔

(رشی رام پردھان آریہ سماج سنکھترہ ضلع سیالکوٹ)

مہاودیالیہ جوالاپور کا ۵۲ سالہ اتہاس

مہاودیالیہ کے پریمیوں سے عرض ہے کہ آئندہ مہاودیالیہ جینتی کے اپلکش میں مہاودیالیہ کا اتہاس جینتی سنسکرن چھپے گا۔ مہاودیالیہ کی انتر نگ سبھا نے اس کام کے لئے پانچ ممبروں کی ایک کمیٹی قائم کی ہے جس کے سنیوجک وید [illegible] شاستری ہیں۔ اس وشے میں [illegible]

آوشک سوچنا — سبھا کے نریکشک کا پروگرام

بن بھوت آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں کی سیوا میں نویدن ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نریکشک مہاشہ دیوا نند جی ہمن بھوت تاریخوں پر ان کے ہاں پہنچیں گے۔ آشا ہے کہ ادھیکاری سجن ان کے آنے تک حساب کتاب نقشا سامان وشتکالیہ کی فہرست تیار کر رکھیں گے۔ تاکہ ان کو پڑتال کرنے میں دیر نہ لگے۔ ویسے علیحدہ علیحدہ طور پر آریہ سماجوں میں وقت پر اطلاعی کارڈ بھی ارسال کئے جائیں گے۔

تاریخ	مقام	ضلع
۱۷ جون	ڈیرہ بابا نانک	
۱۸-۱۹ ″	دھرمکوٹ رندھاوا	گورداسپور
۲۰ ″	شام نگر	ضلع امرتسر
۲۱-۲۲ ″	بٹالہ	گورداسپور
۲۳ ″	سری گوبندپور	″
۲۴ ″	قادیان	″
۲۵ ″	پنڈی گوال	″
۲۶ ″	گھمنیکے بانگر	″
۲۷ ″	کالا افغاناں	″
۲۸ ″	دھاریوال	″
۲۹-۳۰ ″	گورداسپور	
یکم جولائی	دینا نگر	″
۲ ″	گھروٹہ	″
۳-۴ ″	نروٹ جیمل سنگھ	″
۵-۶ ″	پٹھانکوٹ	″
۷ ″	سوجانپور	″
۸ سے ۱۱ ″	ڈلہوزی صدر و بیلون بازار	
۱۲-۱۳ ″	چمبہ ریاست	

ذکر ستی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون۔ لاہور)

جو سجن صلاح دینا چاہیں۔ وہ یکم اگست ۱۹۳۴ء تک لکھ کر بھیجنے کی کرپا کریں۔

(وشنو ناتھ شاستری مکھیا دھشٹاتا)

پتہ درکار ہے۔ پنڈت جگن ناتھ جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور جہاں کہیں بھی تشریف رکھتے ہوں۔ یا جس کسی کو ان کا پتہ ہو۔ وہ براہ نوازش پتہ ذیل پر اطلاع دیں۔ اگر پنڈت جی اس نوٹس کو خود اخبار میں پڑھیں۔ تو وہ کرپا کر کے جلد از جلد باڑی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ میں تشریف لاویں۔ کیونکہ ان سے آریہ سماج کے جلسہ کی بابت صلاح مشورہ کرنا ہے۔

(سیکرٹری آریہ سماج باڑی بھٹیاں تحصیل و ضلع گوجرانوالہ)

ویدپرچار اور آریہ سماج پشاور چھاؤنی

"پرکاش" اور "آریہ مسافر" مطبوعہ ۳ جون ۱۹۳۴ء میں بعنوان "ویدپرچار و آریہ سماجیں" منتری جی چیف یا پنڈت بھگتی رام جی آچاریہ گوروکل پوٹھوہار کا جو لیکھ ناواقفیت کی وجہ سے دیا ہوا معلوم ہوتا ہے اس لیکھ سے آریہ جنتا میں کچھ غلط فہمی پھیلنے کا احتمال ہے۔ اس لئے آریہ سماج پشاور چھاؤنی یہ آوشک سمجھتا ہے کہ وہ اپنی پوزیشن اور سماج کی جس ورکنگ مہاتما کی مثال کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ لیکھ لکھا گیا ہے۔ صاف کر دے۔ ویدپرچار کی آوشکتا کو محسوس کرتے ہوئے آریہ سماج پشاور صدر وقتاً فوقتاً پرتی ندھی سبھا کے اپدیشکوں تھا دوسرے مہاتما اپدیشکوں کو بلا کر ویدپرچار کراتا رہا ہے۔ اسی آدرش کو دھیان میں رکھتے ہوئے آریہ سماج ہذا نے وارشک اتسو سے ایک ہفتہ پہلے اپنی ورکنگ مہاتما کی پچیس یوم اتسو سے پہلے کتھا کرائی جس کا جنتا پر اچھا اثر پڑا۔ کہ ہر روز پانچ چھ سو سے اوپر استری و پرش جن میں سناتنی اور سکھ بھائی بھی شامل ہیں۔ آتے رہے۔ اور کہ آریہ سماج کو باوجود اس کے کہ جلسہ سماپت ہو چکا تھا۔ پندرہ یوم اور کتھا کرانی پڑی۔ اور کہ آریہ سماج ہذا کو پچھلے دس بارہ سالوں کے اندر اس قدر سماج مندر میں روزانہ حاضری دیکھنے کا اوسر پراپت نہیں ہوا۔ قریباً ڈیڑھ ماہ تک لگاتار کتھا کرانے اور ان ورکنگ مہاتما کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے آریہ سماج ہذا نے پھر بھی ہفتہ وار ان کی سیواؤں سے کچھ سی بھینٹ ارپن کی جس کا ذکر "پرکاش" و "آریہ مسافر" کے مذکورہ بالا لیکھ میں کیا گیا ہے۔ اور پشاور کی جنتا یہ محسوس کرتی ہے کہ یہ تچھ سی بھینٹ جو ان کی سیواؤں ارپن کی گئی۔ ان کی سیوا کے مقابلہ میں بہت ہی تھوڑی ہے۔ اور آریہ سماج پشاور چھاؤنی ان کی اتینت کرتگیہ ہے کہ انہوں نے اپنا امول سمے دیکر پشاور کی جنتا کو کرتارتھ کیا ہے۔

(اننت رام چوہدری منتری آریہ سماج ہذا)

سفید کشٹ کی اکسیر جڑی

پریم مہاشہ اپنی اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ بڑی اس سے ایک ہی رونق کے تین بار کے لگانے سے سفید کشٹ (برص پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو میں دگنا مل واپس دوں گا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت دو روپیہ آٹھ آنہ (۲/۸)

سریکرشن چند رکتری سرائے

ضلع گیا پوسٹ نمبر ۱۵

کلکتہ میں بڑی صحبت پر کموت معروف الکھ پیا

بڑے شہروں میں جہاں لوگ بری صحبتوں میں چلتے ہیں۔ اور طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اس لئے [illegible] کی اور ریاست کی کہ غیر تعریفیں بڑھ کر زندہ دل گور ہو گئے۔ جناب عبد الرحمن صاحب نے دردمندی سے ایک خط میں ایک درست کے متعلق پنڈت ٹھاکر دت منتر ما وید صاحب کو لکھا جو ناظرین کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔ آپ لکھتے ہیں۔ ۔۔۔ عرصہ سے پہلے میں اس بات کا جیتا آپ کو ایسے ایسے نادر نسخوں کا ماہر پا کر خلقت کی بھلائی کے واسطے بھیجا۔ دعا مانگتا ہوں کہ آپ کی عمر دوبالا کرے۔ آمین! میرا ایک عزیز بمقام کلکتہ بری صحبت میں پڑ کر اپنی قوت مردمی کھو بیٹھا۔ اور سینکڑوں روپیہ کی ادویات کو دہلی۔ لاہور اور دیگر جگہوں سے منگوا کر استعمال کیا۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ تب مجبور ہو کر مجھ سے مشورہ لیا۔ گو میں اشتہاری ادویات سے بیزار ہوں چکا تھا۔ تب بھی آزمائش کے طور پر چند ادویہ ان کے نام بذریعہ وی پی منگوائیں۔ جادو کا سا کام کیا۔ اور ساری شکایت رفع ہو گئی۔ آج تک کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ آپ نے کا دعا کی دیگر ادویہ کو میں نے خود بھی استعمال کیا۔ آپ کی تعریف سے بھی زیادہ مفید پایا۔ جو ٹانک (بچاری کے واسطے) اور کرن بہیر انا شک (دردو سر کے واسطے) یہ دو تو ادویات تو جادو کی طرح اثر رکھتی ہیں۔

نوٹ:۔ ایسے سینکڑوں خطوط ہیں۔ امراض مخصوصہ مردانہ کے واسطے یہاں بہت سی ادویات [illegible] تیار ہیں۔ فہرست منگوائیں۔ حساب رسالہ امراض مخصوصہ مفت منگوا لیں۔ کرن بہیر انا شک [illegible] کسیر حیر ہے۔ قیمت [illegible] گولی ایک روپیہ۔ قیمت ۱۲ گولی ایک روپیہ۔ [illegible] مفت منگوا سکتے ہیں۔

لاہور کو لکھیں

آریہ سماج اپنے ہر کام پر ویدوکت کی مہر لگا کر پرچار کرتا ہے۔ مہرشی دیانند کا یہ دعویٰ بھی ہے۔ کہ جو بات ویدوکت نہ ہو۔ اس کو ترک کرنا۔ اور جو ویدک ہو۔ اس کو گرہن کرنا چاہیئے۔ مہرشی دیانند نے بھی مہرشی منو سے یہ بات لکھی۔ کہ جو باتیں وید کے خلاف ہوں۔ ان کو منوسمرتی میں لکھا ہوا ہونے پر بھی نہ منظور کیا جائے۔ منو مہاراج نے خود منوسمرتی میں لکھا ہے:-

धर्मं जिज्ञासमानानां प्रमाणं परमं श्रुतिः ॥

دھرم کی باتوں کے لئے شرتی یعنی وید ہی بڑا پرمان ہے۔ اب غور طلب بات یہ ہے۔ کہ مہرشی دیانند نے بھی منوسمرتی کا پرمان دیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ براہمن اپنے نام کے ساتھ شرما۔ کھشتری ورما۔ ویش گپتا اور شودر اپنے نام کے ساتھ داس (غلام) لکھا کرے۔ پروہ ان پرمانوں ویدوں میں کہیں نہیں ہے تو پھر پرمانک کیسے؟

اس کے سوا یہ وہاں نام کرن سنسکار کے موقعہ پر ہے۔ نام کرن سنسکار گیارھویں روز تیسرے مہینے یا دوسرے سال کے شروع میں کیا جاتا ہے۔ کیا گیارہ دن کے بچے کو یا زیادہ سے زیادہ سال بھر کے بچے کو براہمن کھشتری۔

نام کیساتھ شرما ورما کی اُپادھی لگانا اویدک ہے

(از قلم پنڈت البشور دت میدھارتھی جنرل سکریٹری شردھانند دلّی)

ویش یا شودر سمجھا جا سکتا ہے؟ اگر آریہ سماج جنم مولک ورن ویوستھا سویکار کر لیتا۔ تب تو شاید کوئی سمجھ بات نہ کہتا۔ مگر آریہ سماج گن وکرم کی دُہائی دے کر جنم سے کسی کو براہمن وغیرہ ماننے کو تیار نہیں ہے۔ اور نہ ہی اسے تیار ہونا چاہیئے۔ کیونکہ مہرشی دیانند نے ویدک آدرشوں کی بنا پر گن کرم کے مطابق ہی ورن ویوستھا کی تائید کی ہے۔ پھر بھلا گیارہ دن کے بچہ کا نام شرما۔ ورما اور داس رکھنا کہاں تک مدلل ہے؟ کئی صاحبان سوال کریں گے۔ کہ مہرشی دیانند نے سنسکار ودھی میں ایسا کیوں لکھا؟ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ انہوں نے موجودہ جاری شدہ نئی رسم کی طرف محض اشارہ کیا ہے۔ ساتھ ہی سوامی دیانند نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جو باتیں اویدک ہوں۔ انہیں نہ مانو۔ چاہے وہ میں نے ہی کیوں نہ کہی یا لکھی ہوں۔

جب یہ صاف ثابت ہے۔ کہ شرما اور ورما وید و کت نہیں ہیں۔ تو پھر ان کو فضول کیوں اپنایا جائے؟ کبھی براچین رشی منی بھی شرما ورما لکھتے تھے؟ کیا کبھی کناد اور کپل جیسے مہاتیاگی براہمن بھی اپنے آپ کو شرما اور ورما لکھتے تھے۔ کیا کبھی گوتم جیسے مہان ہرشی بھی اپنے آپ کو شرما لکھتے تھے؟ کیا راجہ رام اور جنک نے ورما لکھا تھا؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر آج کل فضول ابھیمان کا مظاہرہ کرنے والے شرما و ورما کے خطابات کی کیا ضرورت ہے؟ داس (غلام) بنا کر رکھنے کی کیوں خواہش ہے؟ دنیا آگے بڑھ رہی ہے۔ اور آریہ سماج کو اس کا سُدھار کرنا ہے۔ تو پہلے شرما اور ورما کی جڑوں پر کلہاڑا چلانا ہوگا۔ کیا امریکہ کے ڈیوس اور جیکسن بھی کبھی شرما و ورما بنیں گے؟ نہیں۔ تو پھر ان اویدک الفاظ کا استعمال کیوں؟

اگر یہ مان لیا جائے۔ کہ مہرشی دیانند نے شرما اور ورما وغیرہ نام کے ساتھ لکھنے کے رواج کو ویدوکت سمجھ کر ہی جاری کیا ہے۔ تو سبھی آریہ سماجی اپنے نام کے ساتھ مہرشی دیانند کی آگیا انوسار شرما اور ورما کیوں نہیں لکھتے؟ صاف بات تو یہ ہے۔ کہ جو لوگ جنم سے براہمن ہیں۔ وہ اپنے آپ کو اکثر شرما اور ورما لکھتے ہیں۔ حالانکہ گن اور کرم سے وہ چاہے ویش ہی ہوں۔ جو جنم سے کھشتری ہیں یا اپنے آپ کو جنم سے کھشتری ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنے نام کے ساتھ ورما لکھتے ہیں۔ اسی طرح جو جنم سے ویش ہیں یا وہ اپنے نام کے ساتھ گپتا لکھ لیتے ہیں۔ کیا آریہ سماج میں ایک بھی ایسی مثال ہے۔ جو جنم سے براہمن ہو۔ اور اس کو شرما لکھا جاتا ہو؟ نہیں۔ تبھی تو یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ شرما ورما وغیرہ ابھی تک جنم مولک ابھیمان کی نشانیاں ہیں۔ اس لئے ان اویدک اور غیر ضروری الفاظ کا بائیکاٹ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ چاروں ویدوں میں کہیں کوئی ثبوت تلاش کرنے پر بھی نہیں ملتا ہے۔ جبکہ نام کے ساتھ شرما اور ورما وغیرہ الفاظ لکھنے کا ودھان ہو۔ پھر اس اویدک پدھتی کا بہشکار کیوں نہ کیا جائے؟

میں آریہ پنڈتوں سے بھی مودبانہ عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ اس مضمون پر اپنی رائے کا اظہار کریں۔ تاکہ آریہ پبلک کو بخوبی معلوم ہو جاوے۔ کہ نام کے ساتھ شرما اور ورما وغیرہ الفاظ کا استعمال کرنا اویدک ہے۔

(اوم شم)

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔

(مینیجر)



ओ३म

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ للعہ/ ... ممالک غیر سے للعہ/
ششماہی ۲/ ... فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۲۵ — جلد ۳۰

SUNDAY 24th JUNE 1934

اتوار - ۱۱ اساڑھ سمت ۱۹۹۱ مطابق ۲۴ جون ۱۹۳۴ء - دیانند آبد ۱۱۰

آریہ سماج کے نیم

۵ - سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔
۶ - سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ یعنی شارِیرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔
۷ - سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیئے۔
۸ - اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیئے۔
۹ - پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔
۱۰ - سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

آریہ سماج کے نیم

۱ - سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔
۲ - ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرو ایشور، سرو ویاپک، سرو انترجامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔
۳ - وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔
۴ - ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداا اُدیت رہنا چاہیئے۔

ویدامرت

یجروید — رگوید

ओ३म। तद्विप्रासो विपन्यवो जागृवांसः समिन्धते।
विष्णोर्यत्परमं पदम्। ऋ० अ० ३४ मं ४४

(विप्रासः) ودوان برہمن (विपन्यवः) طرح طرح سے ایشور کا گن گانے والے ودوان لوگ (जागृवांसः) ہمیشہ جاگنے والے (विष्णोः) ویاپک (اتریامی) پرمیشور کا (यत् परमं पदम्) جو سب سے اُتم پرم پد ہے (तत्) اس کو ہی (सम् इन्धते) بھلی پرکار پرکاشت کرتے ہیں۔

براہمنوں کا معیار

آج کل کے زمانہ کی روشنی سے چکا چوند ہو کر چاہے کوئی کتنا ہی مذاق اڑائے۔ اور سچے براہمنوں کے بنیادی اصولوں کو چاہے کوئی کتنا ہی پامال کرنے کی کوشش کرے۔ مگر سچائی سچائی ہی ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ فی زمانہ سائنس کی ترقی نے اور سائنس دانوں کی قربانیوں نے کئی ایک دنیاوی نئی نئی ایجادات کو پیدا کر دیا ہے۔ سینہ بہ سینہ جو روڑھیاں چلی آتی تھیں۔ ان کی بنیادیں ہل ہی نہیں گئیں۔ بلکہ ان کا نقش محض ہو چکا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ پرانے زمانہ کی ہر ایک سنسکرتی کو سب روڑھیوں کو نشٹ بھرشٹ کر دیا جاوے۔ سچے براہمن ہر زمانہ میں ہوتے رہے ہیں۔ اور ہوتے رہیں گے۔ اور شکر ہے۔ کہ آج بھی ہمارا گندہ جسم کو جیتی جاگتی مثال نظر آ رہی ہے۔ براہمنوں کی تعداد زیادہ نہیں ہوا کرتی۔ براہمن ہمیشہ انگلیوں پر شمار کئے جانے لائق ہوتے ہیں۔

براہمن ودوان اور بدھیمان کبھی برباد نہیں کرتا۔ وہ ہمیشہ سچائی پر رہتا ہے۔ جب دنیا سویا کرتی ہے۔ تب ودوان جاگتا ہے۔ اور اپنے معیار یعنی سب سے اُتم پد کا ہی دھیان کرتا ہے۔ اسی کی سادھنا میں دکھ سہتا ہے۔ یہ کبھی براہمن دنیا کو سیدھا راستہ دکھلانے کے لئے دنیا میں ہی رہتا ہے۔ اور دنیا کی ہر ایک مصیبت میں رہتا ہوا سب الجھنوں کو سلجھایا کرتا ہے۔ وہ ہر ایک مشکل کا حل ہے۔ جیسے سمندر میں جہازوں کو کنارے کا راستہ دکھلانے کے لئے لائٹ ہاؤس کا کام دیتا ہے۔ ویسے ہی براہمن ہی دنیش کی پونجی ہے۔ ستاروں کی طرح جو چاروں طرف چاندنی بکھیرتے ہیں۔ یہ براہمن کی گہرائی کو نہیں پہچان سکتے۔ مگر براہمن اپنے معیار کا پجاری ہو کر دنیا کو روشن کرتا ہے۔ بہوتے ہی دیش کو اب ایسے براہمنوں کی موجودگی میں ہمیشہ دھنواد سمجھنا چاہیئے۔

ایک ہی سر ایک ہی دماغ جسم کے تمام انگوں کو جسم میں چلائے رکھتا ہے۔ اسی طرح براہمن اپنے معیار کا پجاری ہو کر سارے سماج کی رکھشا کرتا ہے۔ ہے نا!
ہمارے سماج میں سچے براہمنوں کا ہمیں درشن کرائیں۔

(رام منم)

(رتن ناتھ)

اتھروید — سام وید

مہارانا "پرتاپ جینتی"

ہندو یووک سبھا دھرم پورہ :- ۱۵ر جون سنہ ۱۹۳۴ء کی شام کو ہندو یووک سبھا دھرم پورہ کے زیر اہتمام مہارانا پرتاپ کا جنم دن بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جس میں پروفیسر دیوان چند شرما۔ پنڈت وشنو بندھو ایم۔ اے پروفیسر دیانند آیورویدک کالج۔ مہاشہ اندر پرکاش اور دیگر مہانوبھاوؤں نے مہارانا پرتاپ کی زندگی کے واقعات پر روشنی ڈالی۔ اور ہندوؤں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی۔ نیز مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

"ہندوؤں کا یہ جلسہ ہندو لڑکیوں کے اغوا کی مذمت کرتا ہے اور گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ اس بدعت کو روکنے کے لئے ضروری انتظام کرے"۔

(سیکرٹری)

پری محل میں جلسہ :- لاہور۔ ۱۵ر جون۔ پرتاپ جینتی کے سلسلہ میں آج رات کو ۸½ بجے ینگ مینز ہندو ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام پری محل میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس کے صدر پنڈت ٹھاکر دت جی وید امرت دھارا والے تھے۔ مہارانا پرتاپ کی تصویر جلسہ میں آویزاں تھی۔ لالہ گوبند رام جی کھنہ ایڈووکیٹ۔ پروفیسر شو شرما جی۔ گوسوامی گنیش دت جی اور لالہ نند لال جی بیرسٹر نے مہارانا پرتاپ کی خودداری اور بہادرانہ زندگی کے حالات بتلائے۔ (نامہ نگار)

آریہ یووک سبھا مظفر گڑھ :- آریہ یووک سبھا مظفر گڑھ نے آریہ سماج مندر میں مہارانا "پرتاپ جینتی" زیر صدارت پنڈت راجندر پرشاد جی پردھان آریہ سماج دھوم دھام سے منائی۔ بھگت رام دتہ مل جی میونسپل کمشنر۔ پنڈت ودیا ساگر جی شاستری۔ چوہدری ہرگوبند جی بی۔ اے۔ اور مہاشہ نرائن داس جی حکیم نے مہاراجی کے جیون چرتر اور ان کے ایثار اور بہادری کے کارنامے بتلاتے ہوئے زبردست تقریریں کیں۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے منڈل کے پرچارک شریمان پنڈت آتم دیو جی تعجن اپدیشک کے موثر اور دلچسپ بھجن بھی ہوئے۔ آخیر میں پردھان جی کی ولولہ انگیز تقریر کے بعد جلسہ کی کارروائی نرو گھن سماپت ہوئی۔

گوپال داس منتری آریہ یووک سبھا مظفر گڑھ (پنجاب)

آریہ کمار سبھا کرتار پور :- ۱۵ر جون کی رات کو یہاں آریہ سماج مندر میں آریہ کمار سبھا کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت دیش بھگت لالہ سنت رام جی ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر منعقد ہوا۔ جس میں ہندو جاتی کے بہادر سپوت مہارانا پرتاپ کی دیش بھگتی پر پنڈت رام مہرب جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ جسے حاضرین نے از حد پسند کیا۔ ان کے علاوہ لالہ جانکی داس جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر پریزیڈنٹ آریہ کمار سبھا۔ لالہ بہاری لال جی پردھان آریہ سماج کرتار پور اور پنڈت کرم چند جی نے بھی مہارانا پرتاپ کی دیش بھگتی پر عالمانہ خیالات کا اظہار کیا۔ حاضری اور تقاریر کے لحاظ سے جلسہ کامیاب رہا۔

(رتیر شدھ رام "قومی فخر" کرتار پور۔ ضلع جالندھر)

وی پی آتے ہیں!

ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۴ء میں جن خریداروں کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ انہیں اطلاعی چٹھیں بھیجی جا رہی ہیں۔ خریدار صاحبان کو چاہئے۔ کہ وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ ۱۵ر جولائی کا پرچہ ۱۳ر جولائی کو بذریعہ وی۔ پی انہیں ارسال کیا جائے گا۔ جو اصحاب نہ اپنا چندہ ارسال کریں۔ اور نہ کسی وجہ سے وی۔ پی وصول کرنا چاہیں۔ وہ بہت جلد اطلاع دے دیں۔ بعض اصحاب کے وی۔ پی بھی تاریخ مقررہ کے بعد موصول ہوتے ہیں۔ جس سے ہمارا وی۔ پی کا خرچ ضائع ہو جاتا ہے۔ خریدار صاحبان کو چاہئے۔ کہ منی آرڈر ہر صورت میں ۱۲ر جولائی سنہ ۱۹۳۴ء سے پہلے دفتر میں پہنچا دیں۔ یا بذریعہ کارڈ اطلاع دے دیں۔ تاکہ دفتر کا وی۔ پی کا خرچ بچ سکے۔

(مینیجر)

شادی کے اُمیدوار

جوان اتھوا آیو ودھوا استریوں کی سُندر سوشیل گھر یلو کاروبار سے بخوبی واقف شریف و معزز خاندانی دیویوں سے وواہ کرنا چاہیں تو فوراً ۵ کے ٹکٹ ارسال کر کے درخواست فارم و اصول و ہدایات متعلقہ شادی ماہ ۲۹ کی تک طلب کریں

ہیڈ پلیس ہندو ورن میرج ہیلپر ملتان

ضرورت ہے

مجھے اپنے ایک ۲۹ سالہ ڈاکٹر سجن کے لئے پڑھی لکھی سوشیل کنواری کنیا یا ودھوا کی ضرورت ہے۔ ور پوربی کھتری خاندان سے برسر روزگار ہے۔ اور منقولہ و غیر منقولہ کافی جائداد کا واحد مالک ہے۔ غریب خاندان کی تعلیم یافتہ لڑکی کو ترجیح دی جائے گی۔ پہلی استری سے کوئی بچہ نہیں ہے۔

ہنسراج مینیجر ماسٹر آف پریس ایم ایف جی کمپنی جلالپور کیکناں

ضرورت ہے

ناگری پتری پاٹھ شالہ خانپور۔ ریاست بہاولپور کے لئے ایک یوگیہ مکھیہ ادھیاپک کی ضرورت ہے جو کہ پانچویں جماعت تک ہندی۔ حساب اور بھوگول اچھی طرح سے پڑھا سکے۔ درخواستیں معہ سندات و عمر وغیرہ اور کم از کم تنخواہ جو منظور ہو جلد نیچے لکھے پتہ پر آنی چاہئیں۔

لالہ ہردیال گپتا مینیجر ناگری پتری پاٹھ شالہ خانپور ریاست بہاولپور

ضرورت ہے

آریہ پتری پاٹھ شالہ منٹگمری کے لئے ایک ایس۔ وی اور ایک جے۔ وی تجربہ کار آریہ سماجک ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ خواہشمند سرٹیفکیٹ و کم از کم تنخواہ کا ذکر کرکے ہیڈ مسٹریس کو جلد بھیجیں۔ بھگوان دیوی منتری آریہ پتری پاٹھ شالہ منٹگمری

ور کی ضرورت

براہمن ونش میں ایک یوگیہ پڑھی لکھی کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ جو آیو ۲۴ ورش سے ورش ۳۰ ان معقول آمدنی والا۔ خوبصورت اور سائنس۔ شراب اور تمباکو آدی پینے سے پرہیز کرتا ہو۔ جاتی بندھن نہیں۔ ہوشیار پور کے پہاڑی علاقہ کو ترجیح دی جائے گی۔ خط و کتابت بنام :-

چونی لال سب اسسٹنٹ سرجن معرفت پوسٹ ماسٹر دھولباہا ہوشیار پور

ور کی ضرورت

میرے ایک مترکی کنیا کے لئے جس کی آیو ۱۵ ورش کی ہے۔ اور جو چوتھی جماعت میں پڑھ رہی ہے۔ اور گھر کے کام کاج میں ہوشیار ہے۔ ور کی ضرورت ہے ور ونش اگروال۔ براہمن اور کھتری ان تینوں ورنوں میں سے کوئی ہو۔ وواہ ویدک ریتی سے ہوگا۔ کنیا ویش اگروال ہے۔ ور کی آیو ۲۰۔ ۲۵ سال تک ہو۔ برسر روزگار ہو یا تعلیم پاتا ہو۔ ور کے والدین زندہ ہوں۔ باقی حالات پتہ ذیل پر دریافت کریں :- کیشو رام گپتا پروپرائٹر گپتا کلاتھ ہاوس کالکا۔ ضلع انبالہ

ور کی ضرورت

ایک اعلےٰ گھرانہ کی کھنہ کھتری کل اُتم سوشیل پڑھی لکھی نوجوان ہر پرکار سے یوگیہ کنیا کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ ور کا آریہ سماجی خیالات کا ہونا ضروری ہے۔

L ۵۸۹ معرفت "پرکاش" لاہور

ضرورت

اگر آپ ور کنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ ودیالیوں اور سکولوں کے لئے مینیجروں۔ پتری پاٹھ شالاؤں کے لئے ادھیاپکاؤں اور اسی قسم کے ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" کی خدمات کو کبھی نہ بھولئے۔

(مینیجر)

سنسار کی گتی!

تھانہ رامپور پر مہاجرین کا حملہ

(نئی دہلی - ۲۰ جون) رام پور سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایک ہجوم نے وہاں تھانہ پر حملہ کر کے حوالات کو توڑ دیا۔ اور چند قیدیوں کو چھڑا لیا۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل کے ماتحت پولیس کی ایک جمعیت اور ڈپٹی مجسٹریٹ کی آمد پر ہجوم نے اس پر حملہ کر دیا جس کا نتیجہ ہوا کہ ڈپٹی انسپکٹر جنرل اور پولیس کے کچھ آدمی زخمی ہو گئے۔ پولیس نے گولی چلا دی۔ فوج بھی موقعہ پر بلائی گئی ہے اس سلسلہ میں سکرٹری مہاجرین لنگر کرشن خان کا ایک تار موصول ہوا ہے کہ گولی چلنے سے دس اشخاص ہلاک اور ۵۰ زخمی ہوئے اور آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ چند اشخاص پر امن طور پر پریذیڈنٹ کے احاطہ کے باہر جمع ہو گئے تھے تاکہ بار بار ڈاکٹر بوروگاری کی مصیبت کو دور کرانے کے لئے کچھ کارروائی کرائیں۔ پانچ اشخاص کی گرفتاری سے ہجوم میں جوش پھیل گیا۔ اس کے بعد پولیس نے گولی چلا دی جس کا مذکورہ نتیجہ ہوا۔ چونکہ وہاں مناسب طبی امداد نہیں مل سکتی۔ اس لئے لوگ برطانوی علاقہ میں جا رہے ہیں۔ اس وقت فوج شہر میں گشت کر رہی ہے۔ چار مسلمانوں کو رام پور ریلوے سٹیشن پر گاڑی سے اتار کر گرفتار کر لیا گیا۔ جس کے باعث لوگوں میں ہیجان پھیلا ہوا ہے۔

کانگرس کے آئندہ اجلاس کی زبردست تیاریاں

بمبئی - ۲۰ جون۔ بمبئی پراونشل کانگرس کمیٹی نے انڈین نیشنل کانگرس کے آئندہ اجلاس کے لئے پوری سرگرمی سے کام شروع کر دیا ہے۔ اور کانگرس کے چار آنے والے ممبروں کی زیادہ سے زیادہ بھرتی کا کام بھی وسیع پیمانہ پر شروع ہو گیا ہے اس وقت تک ۶۰ ہزار سے زائد ممبری کی فارمیں جاری ہو چکی ہیں۔ اور امید ہے۔ کہ اس سے بہت زیادہ تعداد ممبران بھرتی ہو جائے گی۔ بمبئی پراونشل کانگرس کمیٹی نے چند روز ہوئے۔ جو استقبالیہ کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس کا پہلا اجلاس آج ہوا۔ اور مندرجہ ذیل عارضی عہدہ دار منتخب کئے گئے:-

مسٹر نارمیان چیئرمین۔ جگجیون داس ماسٹر وائس چیئرمین۔ عابد علی جعفر بھائی اور ایس۔ کے پاٹل جنرل سکرٹری۔ ایس۔ کے پاٹل کی جگہ جو اس وقت جیل میں ہیں گنپت شنکر ڈیسائی کام کریں گے۔ ۳۰ ممبروں کی ایک زبردست ایگزیکٹو کمیٹی بھی بنائی گئی ہے۔ منجملہ دیگر اصحاب کے مسز نیمبکر، مسٹر فیرون کیپٹن، مس صوفیہ سومجی، مسٹر کے۔ کے مینن، مسٹر نرباسوامی، مسٹر ایس۔ اے بریلوی، مسٹر پرشوتم داس ترکم داس، مسٹر کے۔ ایم منشی اور مسٹر ایس۔ کے ریوبا کمیٹی کے ممبر ہیں۔ کمیٹی کو استقبالیہ کمیٹی کے ممبر بھرتی کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ استقبالیہ کمیٹی کے ممبروں کی فیس ۲۰/ روپے مقرر ہو گی۔ ۱۵ جولائی کو کمیٹی کا پھر اجلاس ہو گا جس میں استقبالیہ کمیٹی کے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔

ڈاکٹر مونجے کو صدمہ:- ناگپور - ۲۰ جون آج صبح ریلوے سٹیشن کو جاتے ہوئے ڈاکٹر مونجے کو ایک خفیف سا حادثہ پیش آیا۔ ڈاکٹر صاحب کی کار کے ساتھ ایک چھکڑے کی ٹکر ہو گئی۔ آپ کو سر میں معمولی سی ضرب آئی۔ آپ ۲۰ جون کو ہونے والی بمبئی ہندو کانفرنس کی صدارت کے لئے بمبئی کو روانہ ہو گئے ہیں۔

کارخانے کھل گئے:- بمبئی - ۱۸ جون۔ آج تین کارخانے اور کھل گئے۔ گویا اب کل ۵۵ کارخانے باقاعدہ چل رہے ہیں۔ ان میں تمام مزدوروں کی حاضری ۷۹ ہزار ہے۔

برطرفی کا مطالبہ:- امرتسر - ۱۹ جون۔ گوردوارہ ڈیرہ صاحب میں گوردوارہ جن دیہہ کے یوم شہادت پر ۔۔۔ سکھوں کے ایک عظیم اتفاقی جلسہ میں فیصلہ کیا گیا کہ جہاں تک منیجر کو ٹھاکرا اور کیبنٹ ممبر سکھ کی برطرفی کا تعلق ہے۔ سلطان پور تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات منظور نہ کی جائیں۔ نیز دیوان مسر عبدالحمید کو وزیر اعظم کے عہدہ سے برطرف کر دیا جائے۔

افغان اور ایران گورنمنٹ میں معاہدہ:- کابل - ۱۹ جون۔ افغان اور ایران گورنمنٹ میں تار کا براہ راست سلسلہ قائم کرنے کے لئے معاہدہ ہوا ہے۔ دونوں گورنمنٹوں نے اپنے اپنے علاقہ میں ٹیلیگراف لائنوں کی تعمیر شروع کر دی ہے۔

رسالہ آریہ کی اشاعت میں تاخیر:- جس پریس میں ہندی کا ماہوار رسالہ چھپتا تھا۔ اس کے بند ہو جانے کے باعث نیا ڈیکلریشن منظور ہونے میں شاید کچھ دیر لگے۔ جس سے ماہ جولائی کے رسالہ کی اشاعت بر وقت نہ ہو سکے گی۔ ناظرین مطلع رہیں۔

مدن لال مینیجر "آریہ" (ہندی) لاہور

محصولات کی آمدنی میں اضافہ:- شملہ - ۱۹ جون۔ صوبہ سرحد کے ۱۹۳۲-۳۳ء کے محصولات اعداد و شمار مظہر ہیں۔ کہ پچھلے سال کی نسبت ۲۸۰۲۸۱ روپیہ کی زیادہ آمدنی ہوئی ہے۔

کابل میں جاپان کا پہلا وزیر:- شملہ - ۱۹ جون۔ ہز ایکسیلنسی اساکیتو کو کابل میں پہلا جاپانی وزیر مقرر کیا گیا ہے۔

موگہ میں فساد:- موگہ - ۱۸ جون آج یہاں جاٹوں کی دو پارٹیوں میں شدید فساد ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک نزدیکی گاؤں کے دو جاٹوں نے شہر میں اپنے ایک رشتہ دار کے مکان پر آ کر جس کے متعلق جھگڑا چل رہا ہے۔ قبضہ لینے کی کوشش کی۔ جس پر مکان والوں نے کلہاڑیوں اور تیز ہتھیاروں سے ان پر حملہ کر کے انہیں سخت مجروح کیا۔ پولیس نے تین مردوں اور دو عورتوں کے خلاف رپورٹ کی ہے۔ دو گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔

چیچا وطنی کا بہاری نبی چل بسا

چیچا وطنی - ۱۸ جون۔ مولوی عبداللہ ساکن بہوات جس نے عرصہ سات آٹھ سال سے نبوت کا دعوے کیا ہوا تھا۔ آٹھ دن بیمار رہ کر ۱۵ جون کو فوت ہو گیا ہے۔ مرنے سے دو گھنٹہ پیشتر اس نے اپنی بیوی سے کہا۔ کہ میں دو گھنٹہ کے بعد اپنے اس جسم کو چھوڑ دوں گا۔ نہ مجھ کو نہلایا جائے۔ اور نہ ہی کفن دیا جائے۔ بلکہ میرے موجودہ کپڑوں کے ساتھ ہی مجھے دفن کر دیا جائے۔ چنانچہ ٹھیک دو گھنٹہ کے بعد اس کی موت واقع ہو گئی۔ اور اس کی وصیت پر عمل کیا گیا۔

بنارس میں نقاب پوش ڈاکوؤں کا حملہ:- بنارس - ۱۹ جون۔ تین نوجوان چہرہ پر نقاب ڈالے ہوئے اور ریوالور اور کارتوس سے مسلح ہو کر ایک کوٹھی پر حملہ آور ہوئے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ کوٹھی شہر کے عین سنٹر میں واقع ہے جس وقت ان نقاب پوش نوجوانوں نے کوٹھی پر دھاوا کیا۔ تو چوکیدار نے ان کو پکڑنے کی کوشش کی۔ مگر اس کو بھی سر پر زخم آ گیا۔ اور وہ کامیاب نہ ہوا۔ چور تو صاف بچ کر نکل گئے۔ مگر اپنے پیچھے ایک ریوالور اور ایک کارتوس چھوڑ گئے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

کپورتھلہ میں ۲۰ مسلمانوں کی گرفتاری:- کپورتھلہ - ۱۹ جون آج چیف منسٹر اور سٹیٹ کے ممبروں نے جیل کا معائنہ کیا اور ایک قیدی وارڈر فجا کی رہائی کا حکم جاری کیا۔ اس نے حال ہی کے جیل میں فساد کے دوران میں بہادری دکھائی تھی۔ مسلم دکانداروں نے ہڑتال کی جو وہ مزید تین دن تک جاری رکھیں گے۔ امام دین، عبدالحمید اور ان کے چھوٹے بھائی کو خلاف قانون سرگرمیوں کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔

۲۰ مسلمانوں کے ایک جتھے نے سول نافرمانی کی۔ فرش خانہ کے نزدیک جتھہ کو روک لیا گیا۔ جہاں وہ دھرنا مار کر بیٹھ گئے۔ اس سے پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا۔ اور سب کو جیل میں بھیج دیا۔ سول نافرمانی کے دیگر قیدیوں کو منتقل کر دیا گیا۔

درآمد پر پابندی:- برلن۔ وزیر اقتصادیات نے اعلان کیا ہے کہ یکم جولائی سے بغیر خاص لائسنس حاصل کرنے کے درآمد بند ہے۔ پابندی کا مقصد تجارت کو باقاعدہ کرنا ہے۔ تاکہ ان ممالک کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ جو جرمنی کا زیادہ صنعتی مال خریدتے ہیں۔

رنگون میں ریوالور اور کارتوس پکڑے گئے:- رنگون - ۱۹ جون۔ کل کسٹم افسروں نے چھ گولی کا ایک ریوالور اور ۴۰ کارتوس برآمد کئے۔ دونو چیزیں ایک کپڑے میں باندھ کر سبزی کے ایک ٹوکرے میں رکھی ہوئی تھیں۔ ایک نوکر کو جو کہ ٹوکری اٹھائے لئے جا رہا تھا۔ پولیس کے حوالہ کر دیا گیا۔

ناچنے کی ممانعت:- میونخ - ۱۸ جون۔ معاہدہ ورسیلز کی سالگرہ کے روز ۲۸ جون کو تمام جرمنی میں ناچنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ جرمنی کے لوگ معاہدہ ورسیلز کو اپنی قوم کی تذلیل سمجھتے ہیں۔ اس لئے اس قدر خوشیاں منانا مناسب نہیں سمجھتے۔

سابق وزیر اعظم کو سزا:- کونو - ۱۸ جون۔ لتھونیا کے سابق وزیر اعظم ولڈیمرس کو کورٹ مارشل نے غداری کے جرم میں ۱۲ سال قید بامشقت کی سزا دی ہے۔ انہوں نے فوج کی تازہ شورش میں نمایاں حصہ لیا۔

اخبار سے ضمانت کی طلبی :- بمبئی ۔ مسلم اخبار "ہلال" سے ایک ہزار روپے کی ضمانت طلب کی گئی ہے ۔

بابا گوردت سنگھ پنجاب میں :- لاہور ۔ مشہور سکھ لیڈر بابا گوردت سنگھ آج کل پنجاب میں آئے ہوئے ہیں ۔ کل انہوں نے ترنتارن میں تقریر کی ۔

وکٹوریہ جوبلی انسٹی ٹیوٹ میں ہڑتال :- لاہور ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ وکٹوریہ ڈائمنڈ جوبلی ہندو ٹیکنیکل انسٹی ٹیوشن کے قریب طلباء نے ہڑتال کر دی ہے ۔

پاسپورٹ دینے سے انکار :- رنگون ۔ بودھ بھکشو اوٹاما کو جنہیں پان پیسیفک بدھسٹ کانفرنس میں جو آئندہ جولائی کے آخیر میں ٹوکیو میں منعقد ہوگی ۔ شرکت کی دعوت دی گئی تھی ۔ گورنمنٹ برہما نے پاسپورٹ دینے سے انکار کر دیا ہے ۔

صدر کیوبا پر بم :- ہوانا (کیوبا) صدر جمہوریہ موشنیٹ ایک دعوت میں تقریر کر رہے تھے ۔ کہ کسی نے ان پر بم پھینک دیا ۔ جس سے ان کا ہاتھ زخمی ہو گیا ۔ ان کا سیکرٹری جو ان کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا ۔ ہلاک ہو گیا ۔ اور ۸ دیگر اشخاص بھی زخمی ہوئے ۔

اخبار "نوشکتی" کا نوٹس :- بمبئی ۔ ایک مقامی مرہٹی اخبار روزانہ "نوشکتی" کو گورنمنٹ کی طرف سے نوٹس دیا گیا ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر تین ہزار روپیہ کی ضمانت داخل کرے ۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا ۔ کہ ضمانت کس مضمون کی بناء پر مانگی گئی ہے ؟

خون کی بارش :- دہلی ۔ دو سکھوں نے نسٹن روڈ پر خون کی بارش ہونے کی عجیب و غریب کہانی بیان کی ۔ ان کا بیان ہے ۔ کہ دوپہر کے وقت وہ لسٹن روڈ پر جا رہے تھے مگر انہوں نے اپنے ارد گرد لال رنگ کے قطرے گرتے ہوئے دیکھے ۔ اچھی طرح دیکھنے پر معلوم ہوا کہ قطرے خون کے ہیں ۔ چنانچہ وہ ڈر کے مارے گھر کو بھاگ گئے ۔

ہائی کمشنر کا استعفا :- لنڈن ۔ کالونیل آفس سے اعلان کیا ہے ۔ کہ سر سیسل کلیمنٹی ہائی کمشنر ملایا نے خرابی صحت کی بناء پر استعفا دیدیا ہے ۔ اور بادشاہ نے اسے منظور کر لیا ہے ۔ ان کی جگہ سر شنٹن تھامس کو ہائی کمشنر مقرر کیا گیا ہے ۔

برطانیہ کی دھمکی کا جواب :- دہلی ۔ برطانیہ کی دھمکی کا جرمنی نے یہ جواب دیا ہے کہ برطانیہ جرمنی کی برآمد کے برخلاف جو تدابیر اختیار کرے گا ۔ ان کا جواب برطانیہ کی درآمد کے خلاف اس سے بھی دیا جائے گا ۔ اور کہ جرمنی ضمانت کی دھمکی کے ماتحت کسی قسم کی گفت و شنید کرنے کو تیار نہیں ۔

اطالوی سفیر کی لاش پشاور میں :- پشاور ۔ اطالوی سفیر کابل کی وفات کے بعد انکی لاش ان کے رشتہ دار اٹلی لے جا رہے ہیں ۔ آج یہاں سے گزرے ۔

انٹرمیڈیٹ پاس بوٹ پالش کرنے والا :- جھنگ مگھیانہ ۔ پشاور چھاؤنی کا ایک انٹرمیڈیٹ پاس نوجوان گوردت سنگھ جو اچھے خاندان سے تعلق رکھتا ہے ۔ شہر کے بازاروں میں بوٹ پالش کرنے کا کام کر رہا ہے ۔

نقلی انسپکٹر کو سزا :- موضع جاجل کے ۲۲ سالہ نوجوان کو ڈاک خانوں کا انسپکٹر بننے کے الزام میں ۳ ماہ قید با مشقت کی سزا دی گئی ہے

فرید کوٹ جیل سے ڈاکوؤں کا فرار :- فرید کوٹ ۔ ۱۸ جون ۔ پچھلے دنوں جیل کے ہیڈ وارڈر کو قتل کرنے کے بعد ۲ قیدی جیل سے فرار ہو گئے تھے ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ پولیس نے کئی دنوں کی سرگرم تلاش کے بعد ڈاکوؤں کے لیڈر کو کل رات کو گرفتار کر لیا ہے ۔ گروہ کے ایک اور ممبر کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے ۔ اب صرف آٹھ اشخاص باقی رہ گئے ہیں ۔ جو اب تک گرفتار نہیں ہوئے ۔

پابندی ہٹائی گئی :- دارجیلنگ ۱۸ جون ۔ بنگال میں چالیس اور کانگرس آرگنیزیشنوں پر سے پابندی ہٹائی گئی ہے ۔

بنگال میں زلزلہ :- کلکتہ ۔ ۱۸ جون ۔ بوگرہ اور دھوبری میں کل ۲ بجے رات کو معمولی سا زلزلہ آیا ۔ کسی قسم کے نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی ۔ سلیگری سے اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ کہ کل ۲ بجکر ۵۴ منٹ پر ایک معمولی سا زلزلہ آیا ۔ جو ۲۰ سیکنڈ تک رہا ۔

ضمانتیں واپس کی جائیں :- دہلی ۔ جرنلسٹوں کی ایک اہم میٹنگ ۱۸ جون کو منعقد ہوئی ۔ جس میں گورنمنٹ سے مطالبہ کیا گیا کہ اب جبکہ کانگرس پر سے پابندیاں ہٹالی گئی ہیں ۔ ان کی ضمانتیں واپس دی جانی چاہئیں ۔

دو کسانوں کی موت :- نواکھلی ۔ ۱۸ جون ۔ رام گنج کے دو مسلمان کسانوں پر جبکہ وہ کھیتوں میں ہل چلا رہے تھے ۔ بجلی گری ۔ اور ان کی موت ہو گئی ۔

بحری گفت و شنید :- لنڈن ۔ ۱۹۳۵ء کی بحری کانفرنس کے سلسلہ میں گفت و شنید کرنے کے لئے امریکن نمائندہ مسٹر نارمن ڈیوس بحری ماہرین امیر البحر سٹینڈلے اور ولکنسن کے ساتھ یہاں پہنچا ۔ بات چیت اگلے ہفتہ شروع ہوگی ۔

پولیس مین قانونی شکنجہ میں :- سرائے سدھو ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ کہ سردار پور کے ایک شخص نے سرائے سدھو کے ایک پولیس مین کے خلاف اس بناء پر درخواست دی ہے ۔ کہ اسے تھانہ میں بلا کر بلا وجہ پیٹ کیا گیا اور اس سے کچھ روپیہ لیا گیا ۔ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ملتان کل سے تحقیقات کے لئے آئے ہوئے ہیں ۔ اور شہادتیں لے رہے ہیں ۔

"دربار" جالندھر کا خاص نمبر :- "دربار" جالندھر کا ۱۲ جولائی کو ایک خاص نمبر نکلے گا ۔ جس میں ایک دلچسپ سلسلہ مضمون شائع ہوگا ۔ (جنرل منیجر)

بجلی کمپنی کی نگرانی کی سماعت :- لاہور ۔ ۱۸ جون ۔ ہائی کورٹ میں بجلی کمپنی کی درخواست نگرانی پیش ہوئی ۔ جو اس نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم زیر دفعہ ۱۴۴ کے خلاف دائر کر رکھی ہے ۔ سیشن جج نے درخواست نگرانی نا منظور کر دی تھی ۔

راجپال کی پانچویں برسی :- لاہور ۱۸ جون ۔ بال بھارت سبھا نے اعلان کیا ہے ۔ کہ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی راجپال کی پانچویں برسی ۲۲ جون شنکر وار کو نہایت شان و شوکت کے ساتھ منائی جائے گی ۔ شام کو پبلک جلسہ ہوگا ۔

فوجی سنٹر کی دوبارہ تعمیر :- ڈیرہ اسمٰعیل خان ۔ افغانستان کی شمال مغربی سرحد پر واقعہ فوجی سنٹر گرشنک کی از سر نو تعمیر کی گئی ہے ۔ پرانے قلعہ کو مسمار کر دیا گیا ہے ۔ اور اس کی جگہ نیا قلعہ تعمیر کیا گیا ہے ۔ بازاروں اور سڑکوں کی نئے طریقہ سے تعمیر کی گئی ہے ۔

شاہ ایران کا استقبال :- انگورہ ۔ ۱۶ جون کو بعد دوپہر شاہ ایران یہاں پہنچے ۔ ریلوے سٹیشن پر مصطفےٰ کمال پاشا نے ان کا استقبال کیا ۔ جب وہ موٹر پر شہر کے بازاروں میں سے گزرے تو لوگوں نے نعرہ ہائے مسرت سے ان کا استقبال کیا ۔ بازاروں میں ان کی سلامی کے لئے دس ہزار فوجی سپاہی موجود تھے ۔

جرمنی میں واپسی :- میونخ ۔ ہر ہٹلر جو مسولینی سے ملنے کے لئے وینس گئے ہوئے تھے ۔ واپس آ گئے ہیں ۔ آپ سیدھے اپنی دیہاتی قیام گاہ برچٹسگاڈن میں تشریف لے گئے ہیں ۔ آپ ایک ہفتہ کے لئے قیام کریں گے ۔

ڈھاکہ یونیورسٹی کا نیا وائس چانسلر :- دارجیلنگ ۔ ۱۹ جون ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے ۔ کہ ہز ایکسیلنسی چانسلر نے مسٹر اے ایف رحمان ایم اے ۔ سی کو ڈھاکہ یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر کیا ہے ۔ مسٹر لانگلی کی میعاد عہدہ یکم جولائی کو ختم ہو جائے گی ۔

گھر سے نکلنے کی ممانعت :- سراج گنج ۔ ۱۹ جون ۔ ایک ۱۵ سالہ سکول کے طالب علم جتیندر موہن نیوگی کو دہشت انگیز ایکٹ کے ماتحت نوٹس دیا گیا ہے ۔ کہ وہ غروب آفتاب اور طلوع آفتاب کے درمیان اپنے گھر سے باہر نہ نکلے ۔ سراج گنج میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایک سکول کے طالب علم پر اس قسم کی پابندی عائد کی گئی ہے ۔

لیگ میں واپس نہیں آئے گا :- برلن ۔ ۱۸ جون ۔ گیرا میں کل ہر ہٹلر نے ایک تقریر کی ۔ جس میں جرمنی کے واپس آنے کی تمام امیدیں منقطع ہو گئی ہیں ۔ انہوں نے اپنے اس مطالبہ کا اعادہ کیا ۔ کہ جب تک جرمنی کے مطالبات پورے نہیں ہوتے ۔ وہ لیگ آف نیشنز

پرکاش لاہور

۱۱ - اساڑھ سمت ۱۹۹۱

ہندو دیویوں کا اغوا

بھارت ورش میں استری جاتی کو ویدک زمانہ میں آدر و سنمان کی درشٹی سے دیکھا جاتا تھا۔ جوں جوں سمے گزرتا گیا۔ اس درشٹی کون میں فرق آتا گیا۔ اور اس فرق کا انتم پرینام یہ نکلا۔ کہ بھارت نے نہ صرف اپنی سیاسی سوتنترتا ہی کھو دی۔ بلکہ مجلسی طور پر بھی وہ اپاہج بن گیا۔ قدرت یہ پسند نہیں کرتی۔ کہ وہ ناری شکتی کے اپمان کو برداشت کرے۔ لنکا دیپ کے سمراٹ راون نے جب جنک نندنی سیتا کا جبراً اغوا کیا۔ تو اس کی کا رُوتا پر بانروں اور رکھشن کی دوسری جنگلی جاتیوں نے اننا پرامنایا۔ کہ وہ جٹا دھاری بھگوان رام کی سہائتا کیلئے اُدھت ہو گئیں۔ اور انہوں نے اس وقت تک آرام نہ لیا۔ جب تک مہارانی سیتا کے اغوا کنندہ راون کے سہکاریوں کو کیفر کردار تک پہنچا نہ لیا۔

کوروؤں نے اپنے غلبہ کے مد میں طاقت کے نشہ میں اندھے ہو کر مہارانی دروپدی کا بھرے دربار میں اپمان کیا۔ اس نے کمانڈر ارجن کے گانڈیو دھنش کو وہ حرکت دی۔ کہ اس کی زد سے نہ بوڑھا بھیشم بچا نہ درون۔ نہ اشوتھاما اور نہ کرپاچاریہ۔ بلی نامدار بھیم نے تو انتقام کے بے پناہ جذبہ کا غلام بے دام ہو کر اس اپمان کے عوض دوشاسن کا خون پینے سے بھی دریغ نہ کیا۔ یہ انتقام کی آگ اس قدر بھڑکی۔ کہ جب تک رستم زماں بھیم نے سمراٹ دریودھن کی رانوں کو اپنی گرز کوہ شکن سے چور چور نہ کر لیا۔ تب تک اطمینان کی سانس نہ لی۔

بھارت کی بدقسمتی سے جہاں آریوں کا راج نہ تھا۔ وہاں یونوں اور ملیچھوں کا غلبہ ہو گیا۔ جہاں مہاراج چندر گپت نے راجہ سلوکس کی لڑکی سے پانی گرہن سنسکار رچایا تھا۔ وہاں راکھشسی کا مادہ لئے علاؤالدین خلجی نے کملا دیوی اور دیول دیوی کا دھرم بھرشٹ کرا کے دم لیا۔

زمانہ کا انقلاب دیکھئے۔ جہاں راجپوت اس بات کا فخر کیا کرتے تھے۔ کہ وہ استری جاتی کا اپمان برداشت نہیں کر سکتے۔ وہاں گراوٹ اتنی آئی۔ کہ خود راجپوتانہ کے بعض بے غیرت راجاؤں نے اپنی لڑکیوں کو مغلوں کے حرم سراؤں کے سپرد کیا۔ اور اتنا نہ سوچا۔ کہ وہ آئندہ نسلوں کے راستہ میں کانٹے بو رہے ہیں۔ اور اپنی جاتی کو ہمیشہ کے لئے کلنک کر رہے ہیں۔ راجپوت راجاؤں کی اسی بے غیرتی سے بیزار ہو کر ہی آریہ کل دیپک مہارانا پرتاپ سنگھ کو راجپوتانہ میں سوتنترتا دیوی کی پُنہ ارادھنا کے لئے مغلیہ حکومت کے خلاف جنگ کرنا پڑا۔ اخفا یہ گزر گیا۔ حالات بدلتے دیر نہ لگی۔ اوستھا اتنی پتت ہو گئی۔ کہ جس جاتی اور جس دیش میں استریوں کا آدر کی درشٹی سے دیکھا جاتا تھا۔ وہاں خود ہی آریہ جاتی کے بعض ناخلف انسانوں نے اگر خاندانوں میں جائدادوں پر قبضہ مخالفانہ کرنے کی غرض سے کئی ودھوا استریوں کو مجبور کیا۔ کہ وہ خاوندوں کی چتاؤں پر ان کی لاشوں کے ساتھ آگ کی نذر ہو جائیں۔ بھلا ہو لارڈ ولیم بنٹنک کا جنہوں نے اس قاتلانہ رسم کو بند کر کے ہندو دیویوں کے جان و مال کو سورکھشت کیا۔ لیکن آج کل ہم کیسے حالات میں سے گزر رہے ہیں۔ کہ چاروں طرف سے ہمیں روزانہ ہندو دیویوں کے اغوا کی دلفگار اور اندوہناک خبریں پڑھنی پڑتی ہیں۔ مشرقی بنگال اور سندھ بہار اور راجپوتانہ میں اس قدر عام ہو چکی ہیں۔ کہ ان کے حالات سن کر ہر ایک ہندو کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

اارجون کو ہندو سبھا لاہور کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں ہندو لڑکیوں کے اغوا کی بڑھتی ہوئی تعداد پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اور حکومت سے اصرار کیا گیا۔ کہ وہ اس وبا کو ختم کرنے کے لئے سخت تدابیر اختیار کرے۔ شملہ میں ایک ہندو دیوی کا جس طرح اغوا کیا گیا ہے۔ اور سرگودھا کی ایک بیاہتا ہندو دیوی کو جس طرح ایک پٹھان نے جبراً اپنے نکاح میں لے لیا ہے۔ یہ واقعات زبان حال سے بتلا رہے ہیں۔ کہ جب تک ان کا قرار واقعی انسداد نہ کیا جائے گا۔ تب تک اس خرابی کا انسداد نہ ہو گا۔ پیشتر اس کے کہ اس خرابی کے انسداد کی تدابیر اختیار کی جائیں۔ ہمیں یہ سوچنا چاہئے۔ کہ اس خرابی کی جڑ میں کونسا جذبہ کام کر رہا ہے۔ صرف اغوا کنندگان کو لعن طعن کرنے سے کام نہیں بن سکتا۔ اس وبا کے خلاف ہمیں ٹھوس کوشش کرنی ہو گی۔ اور وہ یوں کہ ہندو اپنا ایسا مضبوط سنگٹھن بنائیں جس سے ان کو اس خرابی کے خلاف متفقہ طور پر کام کرنے کا موقعہ مل سکے۔ ودھواؤں کو غیر محفوظ حالات سے نکالنے کی بہترین سبیل سوچی جائے۔ بال براہموں کی بیخ کنی کی جائے۔ ریتیوں میں انتجرزِ عمل کو جنم دیا جائے۔ اور اس امر کا خاص خیال رکھا جائے۔ کہ کسی ہندو دیوی کی بے بسی سے فائدہ اٹھا کر کوئی شہدہ اس کو ورغلانے کا موقعہ نہ پا سکے۔ اگر ہر ایک ضلع شہر قصبہ اور موضع کے متعلق ایسے انتظامات عمل میں لائے جائیں جن سے ہندو عوام کے اندر خود بخود یہ احساس پیدا ہو جائے۔ کہ استری جاتی کی ودھرمیوں سے رکھشا کرنا ہندو ماتر کا فرض ہے۔ تو پھر یہ عین ممکن ہے۔ کہ یہ خرابی بہت حد تک رک جائے۔

اغوا ایک ایسا جرم ہے۔ جس کی حوصلہ شکنی کرنا نہ صرف ہندو قوم کا ہی فرض منصبی ہے۔ بلکہ حکومت کا بھی۔ لیکن یہ افسوس کا مقام ہے۔ کہ جس طرح مس ایلس جیسی انگریز لیڈی کے صوبہ سرحد میں اغوا ہونے پر حکومت کی مشینری حرکت میں آتی ہے۔ ویسی گوری دیوی جیسی بیاہتا ہندو دیوی کے اغوا پر نہیں آتی ہے۔ ہندوؤں کے اندر بھی یہ ایک بڑی بھاری کمزوری ہے۔ کہ وہ ایک غیر ملکی حکومت سے زیادہ توقعات وابستہ کرتے ہیں۔ اور یہ نہیں سوچتے۔ کہ موجودہ حکمران طبقہ کو جتنی کانگرسیوں کی گوشمالی کی فکر ہے۔ اتنی ہندو دیویوں کی عزت اور ناموس کے بچانے کی نہیں۔ ہندو دیویوں کو جو ودھرمی اغوا کر سکتے ہیں۔ وہ یا تو عیسائی ہو سکتے ہیں یا مسلمان۔ عیسائی مشنری تو ہندو دیویوں کو مذہب تبدیل کرنے کی چاپلوسی اور خوشامد سے پرچایا کرتے ہیں۔ لیکن مسلمان چاپلوسی اور خوشامد کی بجائے بہت سی حالتوں میں طاقت کی نمائش سے اس کا ارتکاب کرتے ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ اس طاقت کی نمائش کا مقابلہ کرنے کے لئے ہندو کوئی وبنش پر بیچار کریں۔ ہر شہر اور بستی میں سیوک دل قائم کئے جانے چاہئیں۔ جو کہ ہر ہندو محلہ اور گلی کی اطلاع ایک باقاعدہ مرکزی سنستھا کو پہنچاتے رہیں۔ سیوا سمتیاں ریلوے سٹیشنوں پر دیکھ بھال کر سکتی ہیں۔

آریہ سماجیں اپنے شردھانندوں سے اس مقصد کو حل کرا سکتی ہیں۔ اور وہ یوں کہ جو جو مخدوش اور مشتبہ ودھرمی استری پرش ہندوؤں کے گھروں میں آتے جاتے ہیں۔ ان کی نقل و حرکت پر پوری پوری نگرانی رکھی جائے۔ اور ان کو کوئی ایسا موقعہ نہ دیا جائے۔ جس سے وہ دوسروں کی آنکھوں میں دھول ڈال کر ہندو استریوں کی معصومیت سے یا بیکسی سے ناجائز فائدہ اٹھانے کا یتن کر سکیں۔ قصہ مختصر اغوا کی وارداتیں آج کل اس کثرت سے ہو رہی ہیں۔ کہ اگر ان کی سرگرمی اور جانفشانی سے بروقت روک تھام نہ کی گئی۔ تو نتیجہ سخت مہلک ہو گا۔ اور اس سے ہندو قوم کو سخت اندوہگین حالات سے دوچار ہونا پڑے گا۔

آریہ پرشوں سے عرض

بعض آریہ سماجی دوسروں پر نکتہ چینی کرنے اور ادھیکاریوں کے کاموں کے نقائص نکالنے کے لئے بڑے دلیر رہتے ہیں۔ لیکن جب نکتہ چینی کے بعد عملی تجاویز پیش کرنے کا وقت آتا ہے۔ تو وہ ایسے چپ ہو جاتے ہیں۔ گویا ان کے منہ میں زبان ہی نہیں۔ حالانکہ رشی دیانند کا مشن اور آریہ سماج کا ٹھوس مفاد جس بات کا تقاضا کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ آریہ پرش ایسی تجاویز پیش کرنے میں پیش پیش رہیں۔ جن سے آریہ بھائیوں کا سماجک جیون بہتر بنے۔ باہمی پریم پیدا ہو۔ اور آریہ سماج کا مشن زیادہ وسعت پذیر ہو۔ ایسے بھائیوں کو ہم ایک بار نہیں بلکہ سو بار پرنام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ وہ ہمیں ویدک دھرم کے ہت سے پریرت ہو کر اپنی ایسی تجاویز بھیجتے رہیں۔ جنہیں وہ آریہ سماج کے لئے مفید اور لابھدایک سمجھتے ہیں۔ اور ہم ان تجاویز کو ہمیشہ خوش آمدید کہنے کے لئے تیار رہیں گے۔ چنانچہ اس ہفتہ ہمارے بزرگوار آریہ بھائی ڈاکٹر ڈھلا رام جی سبھاسد آریہ سماج لاہور نے ہمارے پاس آریہ سماجیوں میں باہمی سماجک تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے جو تجویز بھیجی ہے۔ اسے ہم خوشی سے شائع کر کے دوسرے آریہ بھائیوں سے یہ آشا رکھتے ہیں۔ کہ وہ بھی اس قسم کی تجاویز بھیجنے کی کرپا کرتے رہیں گے۔ خاص کر سبھا کے ۲۳۴ سبھاسد تو اس بارہ میں ہمیں مایوس نہیں کریں گے۔ اور سبھا کے کھلے اجلاس میں سمے کی کمی کے باعث جن تجاویز کو وہ پیش نہیں کر سکتے۔ اگر وہ ہمیں لکھ کر بھیج دیا کریں۔ تو ہم ان کے ممنون ہوں گے۔

پنڈت بھگوت دت کا تیاگ پتر

ہم نے اس ہفتہ کے "پرکاش" میں پنڈت بھگوت دت جی ریسرچ سکالر کا استعفیٰ حرف بحرف شائع کر دیا ہے۔ تاکہ آریہ جنتا کو اسے پڑھ کر خود کوئی نشچت رائے قائم کرنے کا موقعہ مل سکے۔ دیانند کالج کمیٹی کے وہ لوگ جن کو ویدوں میں شردھا نہیں۔ اور جن کے دل میں آریہ سنسکرتی کا اتنا مان بھی نہیں۔ جتنا کہ دیانند کے بھگتوں کے دلوں میں ہونا چاہیئے۔ وہ تو اس امر پر زور دیں گے۔ کہ کالج کمیٹی پنڈت جی کے استعفیٰ کو جلد از جلد منظور کر کے ان کو سبکدوش کر دے۔ لیکن پنڈت جی کی سابقہ شاندار خدمات اور رشی کے سندھانتوں سے اعتقاد پر ہم اس بات کا تقاضا کرتے ہیں۔ کہ پنڈت جی کا استعفیٰ منظور نہ کیا جائے۔ بلکہ اس کی بجائے ان کو آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کے ویدک پرچار و بھاگ کا ادھشٹاتا بنا کر دیانند کالج کمیٹی کی Jurisdiction سے آزاد رکھ کر ان کی خدمات سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے۔

پنڈت وشوبندھو جاپان کو

دیانند براہم مہاودیالیہ لاہور کا پنڈت رلیا رام جی کو چارج دینے کے لئے کاغذی طور پر پنڈت وشوبندھو کو ریسرچ ڈیپارٹمنٹ کا انچارج تو مقرر کر دیا گیا۔ لیکن ودیالیہ چھوڑتے ہی پنڈت جی ہندوستان سے باہر چلے گئے ہیں۔ آپ کو شری برلا جی نے سیٹھ برلا کے خرچ پر ہندو سبھا کے نمائندہ کی حیثیت سے جاپان بھجوا دیا ہے۔

ہم پنڈت وشوبندھو جی کے جاپان جانے کو تب ہی سپھل قرار دیں گے۔ اگر انہوں نے وہاں اپنے سابقہ دعووں کو سچا ثابت کرنے کے لئے کچھ ویدک دھرم کا پرچار کر کے ان شکایات کی تلافی کرنے کی کوشش کی۔ جو ان کے خلاف آریہ سماج کے سبھاسد پچھلے عرصہ میں سنا چکے تھے۔ تاکہ وہ جب بھارت ورش میں واپس آئیں۔ تو یہ کہہ سکیں۔ کہ میں نے کسی نہ کسی شکل میں آریہ سماج کی بھی تھوڑی سیوا کرنے کی کوشش کی ہے۔ مشاہدہ نہیں خواہ وہ دیش میں ہی کی ہے۔ جاپان جا کر بھی اگر پنڈت جی نے رشی دیانند جی سے اپنی وفاداری اور شردھا کا ثبوت نہ بھی پہنچایا۔ تو آپ کے مخالفوں کو یہ کہنے کا موقعہ مل جائیگا۔ کہ آپ کے پہلے دعوے سچائی پر مبنی نہیں تھے۔

"ویر پوجا"

آریہ جاتی کو اگر کوئی جذبہ اس وقت بچا سکتا ہے۔ تو وہ "ویر پوجا" کا جذبہ ہے۔ ہمیں خوشی ہے۔ کہ اس سال بعض جگہ آریہ سماجیوں نے اپنے دوسرے ہندو بھائیوں کے ساتھ "بیر بیراگی دوس" اور "پرتاپ جینتی" کو پورے اُتساہ سے منایا ہے۔ اگرچہ آریہ سماجیں ان اُتسووں کو اسی طرح منائیں جس طرح منانے کا حق تھا۔ تو اس کا زیادہ اچھا اثر ہوتا۔ آریہ جاتی کو غیر تجلیے کی جو ناپاک کوشش کر رہے ہیں۔ اگر سنگھٹن روپ سے اس کے خلاف کوئی انسدادی تدبیر اختیار کی جا سکتی ہے تو وہ یہی ہے۔ کہ آریہ پرش اپنے ہندو بھائیوں سے مل کر "ویر پوجا" کے جذبہ کی حوصلہ افزائی کرنا دھرم سمجھیں۔ بیر بیراگی دوس۔ پرتاپ جینتی اور چھترپتی شیواجی کی سالگرہ اور بہت سی اور اسی قسم کے دوسرے ہندو ویروں کے تہوار منانے میں اگر ہمارے آریہ بھائی پورا پورا سہیوگ دیں گے تو اس سے جہاں آریہ جاتی کے اندر سنگھٹن جیون آ جائیگا۔ وہاں باہمی اختلافات مٹنے کا بھی یقین ہو سکے گا۔

ٹھاکر جی کو صدمہ

ہمیں یہ خبر سن کر سخت دکھ ہوا ہے۔ کہ شریمتی لالہ کیسر ناتھ جی ٹھاکر کی دھرم پتنی شریمتی کرپا دیوی جی اس اسار سنسار سے چل بسی ہیں۔ لالہ جی کے لئے اس بڑھاپے میں اپنی زندگی بھر کی ساتھی کا وِیوگ سخت اسہنیہ ہے۔ اور خاص کر اس حالت میں جبکہ شریمتی جی ایک ادرش سدگرہستنی کا جیون بسر کرتی ہوئی لالہ جی کے گرہست آشرم کو سورگ سے بنانے میں سہایک ثابت ہوئی تھیں۔ سوبھی جی کے دھارمک جیون کا ہی یہ اثر تھا۔ کہ لالہ جی کے ہاں سوامی پرمانند جی سا ایسا تیاگی سپتر پیدا ہوا۔ جس نے اپنے تیاگ اور تپسیا کے جیون سے اپنے کل کا نام روشن کر دیا ہے۔ اس ناقابل برداشت صدمہ میں ہمیں لالہ جی سے پوری سہانوبھوتی ہے۔ اور ہم ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ لالہ جی کو اتنا بل دیں کہ وہ اس صدمہ کو حوصلہ سے برداشت کرتے ہوئے دوسرے آریہ پرشوں کے لئے ایک بہترین نظیر قائم کرنے کا موجب بنیں۔

بغرض کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

استعفے واپس لے لئے

کانگرس ورکنگ کمیٹی نے اپنے بمبئی کے اجلاس میں کمیونل ایوارڈ کے متعلق جو فارمولا پاس کیا تھا۔ اس سے اپنے اصولی اختلاف کا اظہار کرنے کے لئے شری اینی اور پنڈت مدن موہن مالویہ جی نے پارلیمنٹری بورڈ سے استعفے دے دئے تھے۔ اور ساتھ ہی شری اینی نے ورکنگ کمیٹی سے بھی استعفیٰ دے دیا تھا۔ ان استعفوں کی وجہ سے اس بات کا سخت اندیشہ تھا کہ کہیں کانگرس کی انتخابی مہم کھٹائی میں نہ پڑ جائے۔ اور کانگرس میں باہمی پھوٹ نہ پیدا ہو جائے۔ آخر کار مہاتما گاندھی جی نے اپنے حسن تدبر سے نہ صرف اس پھوٹ کو روک لیا۔ بلکہ دونوں مہاپرشوں کو ملک اور قوم کے مفاد کے پیش نظر اپنے استعفے واپس لینے پر تیار کر لیا۔ ہم شری اینی اور پنڈت مالویہ جی کو جہاں اپنے استعفے واپس لینے پر تعریف کا مستحق سمجھتے ہیں۔ وہاں ورکنگ کمیٹی سے بھی یہی امید رکھتے ہیں کہ وہ وزیر اعظم کے کمیونل ایوارڈ کے زہر کو کم کرنے کی کوئی پر اثر تدبیر اختیار کرنے میں تساہل سے کام نہ لے گی۔ اور جن جماعتوں کے مفاد کے لئے ایوارڈ سخت نقصان دہ ہے۔ ان کی اشک شوئی کرنے کی سخت کوشش کرے گی۔

پنجاب میں تشریف آوری

مہاتما گاندھی ماہ جولائی میں پنجاب کا دورہ کرنے والے ہیں۔ ان کا یہ دورہ ہریجن ادھار کی تحریک کے سلسلہ میں ہے۔ پنجاب کے ہریجن سیوا سنگھ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس موقعہ پر پنجاب کی طرف سے مہاتما جی کی سیوا میں ایک لاکھ روپیہ کی تھیلی پیش کی جائے۔ تھیلی پیش کرنے کے متعلق ہم اپنے خیالات کسی دوسری جگہ عرض کر رہے ہیں۔ تھیلی کی نسبت ہم جس بات کی زیادہ ضرورت سمجھتے ہیں وہ یہ ہے کہ زندہ دلان پنجاب اس بات کی خاص طور پر کوشش کریں۔ کہ مہاتما جی کے پنجاب میں تشریف لانے پر ایسا پروگرام تیار کیا جائے۔ جس کو عمل میں لانے سے پنجاب کی کل ہریجن جنتا ان جملہ مجلسی پابندیوں اور قیود سے کامیابی کے ساتھ آزاد ہو سکے۔ جن کی بدولت یہ جنتا ہندو جاتی کا مضبوط انگ بننے سے محروم رہی ہے۔

"پرکاش" کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے۔

شرمناک مظاہرے

جوں جوں مہاتما گاندھی کے پنجاب میں تشریف لانے کے دن نزدیک آتے جاتے ہیں ہمیں اس بات کی زیادہ چنتا ہے۔ کہ کہیں کوئی ہریجن ادھار کی پاک تحریک کا نادان مخالف مہاتما جی کے خلاف کوئی ایسا مظاہرہ نہ کر دے۔ جس سے پنجاب کا ریکارڈ ہمیشہ کے لئے بدنام ہو جائے۔ دوسرے صوبجات میں بعض تنگ دل قدامت پسندوں نے اپنے صوبہ کو بدنام کرنے کے لئے مہاتما جی کی آمد پر ایسے مظاہرے کئے۔ جن سے انہوں نے اپنے اپنے صوبجات کی نیک شہرت کو داغ لگا لیا۔

اگر پنجاب کے اندر بھی کسی مقام پر کوئی ایسا ناشائستہ مظاہرہ ہوا۔ تو ہم اس سے یہ نتیجہ نکالیں گے۔ کہ پنجاب میں ابھی تک ایسے بعض بے غیرت انسان موجود ہیں جو کہ اپنے محسنوں سے اکھڑ پن اور گستاخی کا سلوک روا رکھنے سے پرہیز نہیں کرتے۔ اور اپنے صوبہ کو بدنام کرنے کے بھیانک نتائج کو محسوس نہیں کرتے۔ اور اننتی سیوا جیسے پوتر کاریہ کو پورا کرنے سے دانستہ یا نادانستہ کتراتے ہیں۔

مہاتما جی کو تھیلی کا پیشکش

مہاتما گاندھی آئندہ ماہ جولائی میں پنجاب میں تشریف لا رہے ہیں۔ ان کی تشریف آوری کے سلسلہ میں ہریجن سیوا سنگھ پنجاب کے پردھان مہاتما ہنس راج جی اور ممبران حاجی زمیندرناتھ وغیرہ نے اہل پنجاب کے نام اپیل شائع کی ہے۔ کہ وہ مہاتما جی کی پنجاب میں تشریف آوری پر انہیں کم از کم ایک لاکھ روپیہ کی تھیلی پیش کریں۔

ہم جہاں اس اپیل کی پرزور تائید کرتے ہیں وہاں یہ بھی توقع رکھتے ہیں۔ کہ اس روپیہ کا غالب حصہ صرف پنجاب میں ہی ہریجن ادھار کے سلسلہ میں خرچ کیا جائیگا۔ اور خرچ کرنے میں ان جملہ سدھارک سبھاؤں اور سوسائٹیوں سے مشورہ لیا جائیگا۔ جو کہ دیر سے دلت ادھار اور اچھوت ادھار کے اصلاحی کاموں میں لگی ہوئی ہیں۔

"پرکاش" میں

اشتہار دیکر لابھ اٹھائیے

آہ! پروفیسر دیو بدیال

پروفیسر دیو بدیال جی ۔ یانند اینگلو ویدک سکول کے ... تھے۔ جب مہاتما ہنسراج جی نے ابتدائی سکول کی سیوا کا برت دھارن کیا۔ ... ہی سے پروفیسر صاحب کو آپ کے colleague کہلانے کا فخر حاصل ... آپ اخیر دم تک کالج کی جانفشانی سے ... گویا سٹرک کا مقام ہے۔ کہ ... کمیٹی نے لالہ سائیں داس جی کے ریٹائر ہونے ... آپ کو کالج کا پرنسپل نیت نہ کیا۔ ہمیں بتلایا گیا ... پروفیسر صاحب کا دیہانت طویل علالت ... یونیورسٹی کی سینٹ کے ممبر ... پنجاب نیشنل بنک کے ڈائرکٹر بھی تھے۔ اور ... دیگر ملک انسٹی ٹیوشنوں سے بھی آپ کا تعلق ... پروفیسر صاحب کے سورگباش ہونے سے دیانند کالج کمیٹی کا ایک بہترین تعلیمی مشیر اس سنسار سے چل بسا ہے۔ اس شوک جنک موقعہ ... جہاں ہمیں کالج کمیٹی سے ہمدردی ہے۔ ... سورگیہ کے سمبندھیوں سے بھی ہم گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ پروفیسر جی کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔

کرنل کالون کو تبدیل کر دو!

راجہ ہری کشن کول کے بعد ریاست کشمیر کی باگ ڈور کرنل کالون کے سپرد کی گئی تھی۔ لیکن چونکہ صاحب موصوف مرزائیوں کی شورہ پشتی سے کسی حد تک واقف ہو چکے ہیں۔ اس لئے قادیان کا الہامی گزٹ "الفضل" یہ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ صاحب موصوف کو ریاست جموں و کشمیر سے تبدیل کر دیا جائے۔ چنانچہ اس کا ذیل کا نوٹ اس بارہ میں واضح اور صاف ہے:-

"کون نہیں جانتا۔ کہ ریاست میں کرنل کالون کا تقرر اس لئے کیا گیا تھا۔ کہ سابق وزیر اعظم مسلمانان کشمیر کو مطمئن کرنے اور ان کے حقوق کی طرف توجہ کرنے میں کامیاب نہ ہوا تھا۔ اور توقع کی گئی تھی۔ کہ ایک غیر ریاستی وزیر اعظم اپنے غیر جانبدارانہ رویہ سے اصلاح حالات میں کامیاب ہو سکے گا۔ لیکن جہاں تک حالات اور واقعات سے ظاہر ہے۔ یہ احساس روز بروز بڑھتا جا رہا ہے کہ موجودہ وزیر اعظم کامیاب نہیں ہو سکا۔ اور مسلمانان ریاست اس بات کے لئے مجبور ہو رہے ہیں۔ کہ اس ذمہ دارانہ عہدہ میں تبدیلی پر زور دیں۔ ... کم ان میں ایسا جذبہ پایا جاتا ہے۔ کہ وہ کسی انگریز وزیر اعظم کے تقرر کے ہی خلاف نظر آتے ہیں۔ اگرچہ ہم شروع سے ہی انگریز وزیر اعظم کے تقرر کے خلاف تھے۔ کیونکہ ہمیں اس صورت میں مسلمانوں کی مشکلات میں اضافہ ہو جانے کا خطرہ تھا۔ اور ہم نے اس کا اظہار بھی کر دیا تھا۔ لیکن باوجود اس کے جبکہ انگریز وزیر اعظم مقرر ہو چکا۔ اور مسلمانوں کے لحاظ سے وہ کامیاب نہیں ہوا۔ تو ہمارا مشورہ یہی ہے۔ کہ اس کی تبدیلی کا بے شک مطالبہ کیا جائے۔ اور یہ مطالبہ ضروری ہے"۔

("الفضل" قادیان - ۱۹ جون)

مذکورہ مطالبہ کسی مزید تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ ہم اس میں اتنا ہی اضافہ کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر کرنل کالون کو ہٹایا جائے۔ تو اتنا خیال ضرور رکھا جائے۔ کہ کوئی مرزائی نواز وزیر ریاست میں گھسنے نہ پائے۔ ورنہ ریاست کا امن ہمیشہ کے لئے مخدوش ہو جائے گا۔

ہندو سبھا کا انتخابی بورڈ

پنجاب ہندو سبھا لاہور نے اپنے ۱۸ جون کے اجلاس میں ایک بورڈ مقرر کیا ہے۔ جو آئندہ انتخابی جدوجہد کو نہ صرف کنٹرول کرے گا۔ بلکہ الیکشن کے لئے اپنے امیدوار بھی کھڑا کرے گا۔ جہاں تک پنجاب کے غیر مسلموں کے مفاد کا تعلق ہے۔ بورڈ کی قائمی قرین مصلحت ہے۔ لیکن جہاں تک امیدواروں کی نامزدگی کا تعلق ہے۔ ہمیں رہ رہ کر یہ شک گزرتا ہے۔ کہ کہیں اس بورڈ کا پنجاب کے کانگرس پارلیمنٹری بورڈ سے ٹاکرہ نہ ہو جائے۔ اس ٹاکرہ کے نقصان رساں نتائج سے بچنے کے لئے ہماری تجویز ہے۔ کہ مذکورہ بورڈ کو نہ صرف ہندو قوم کے بڑے بڑے حصوں کا سہیوگ حاصل کرنا چاہئے۔ بلکہ حتی الامکان ایسی کوشش کرنی چاہئے۔ جس سے اس کے نامزد ... نمائندوں کا کانگرسی نمائندوں سے تصادم نہ ہونے پائے۔

پابندی قائم

کانگرس ورکنگ کمیٹی کی طرف سے اس کے صدر سیٹھی جمنا لال بجاج نے حکومت ہند کو تار دیا۔ کہ سرحدی سرخ پوش کانگرس کا حصہ ہیں۔ ان پر سے پابندی ہٹائی جانی چاہئے۔ اس تار کے جواب میں حکومت نے لکھا کہ:-

"ہاں! ہمیں معلوم ہے۔ کہ وہ کانگرس کا حصہ ہیں۔ نگران کا سابقہ ریکارڈ خراب ہے۔ اس لئے پابندی دور نہیں کی جا سکتی"۔

ہم اس بات کے حق میں ہیں۔ کہ سرخ پوش تحریک پر سے حکومت کو پابندی اٹھا لینی چاہئے۔ لیکن پچھلے دنوں بعض سرخ کارکنوں نے ہندو دیویوں کے اغوا میں جس قسم کا حصہ لیا ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے ہماری یہ رائے ہے کہ سرخ پوش لیڈروں کو نہ صرف حکومت کے نکتہ نگاہ سے اپنا مستقبل ریکارڈ بہتر بنانا چاہئے۔ بلکہ اقلیتوں کے متعلق بھی اپنا عمل ایسا رکھنا چاہئے۔ جس سے وہ یہ محسوس کر سکیں کہ سرخ پوش سرحد جیسے نیم مسلم صوبہ میں ان کی حفاظت کرنے کے اہل ہیں۔

برطانیہ کے پو بارہ

جہاں تک مالی اور اقتصادی آسودہ حالی کا تعلق ہے۔ برطانیہ کے پو بارہ ہیں۔ ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر موصوف نے فرمایا۔ کہ نہر سویز کی کمپنی میں حکومت برطانیہ کو اپنے حصہ جات پر ۱۹۳۳ء میں تقریباً ۲۳ لاکھ ۲۲ ہزار پونڈ کا ڈیویڈنڈ ملا۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں ۲۳ لاکھ ۴۲ ہزار پونڈ اور ۱۹۳۲ء میں ۲۰ لاکھ ۵۷ ہزار پونڈ کا ڈیویڈنڈ ملا تھا۔ ہمیں اس امر کا کوئی حسد نہیں ہے کہ نہر سویز سے برطانیہ اتنا فائدہ کیوں اٹھا گیا۔ ہمیں تو اس بات کی فکر ہے۔ کہ جب نہر سویز کے راستہ زیادہ تر ہندوستان کی تجارت درآمد و برآمد ہوتی ہے۔ تو پھر اس نفع میں سے ہندوستان کے خزانہ میں کیوں کچھ داخل نہیں کیا جاتا؟ اور خاص کر اس صورت میں جبکہ خود برطانیہ نے ہندوستان کو لیگ کا ممبر بنا کر برٹش کامن ویلتھ کا ایک جزو تسلیم کر لیا ہوا ہے۔

مسجدوں میں اجتماع

"امر موجب تشکر ہے۔ کہ مسلمانوں کے اندر بھی ایسے آزاد خیال انسان پیدا ہو رہے ہیں۔ جو قدامت پسندی کی بجائے اصلاح کے زیادہ گرویدہ رہتے ہیں۔ چنانچہ مسلمانوں کا پانچ بار جو مساجد میں نماز کے لئے اجتماع ہوتا ہے۔ اُس کی اصلاح فرماتے ہوئے ایڈیٹر صاحب "نگار" اپنے رسالہ "نگار" کے جون کے نمبر میں لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"اگر مسجدوں کا یہ اجتماع بجائے روزانہ پانچ مرتبہ کے ہفتہ میں صرف ایک ہی بار ہو اور سجدہ اور رکوع کی جگہ وہ آپس میں بیٹھ کر تبادلہ خیال کریں۔ اور اپنے اپنے محلے کے بچوں کی تعلیم، بیواؤں کی پرورش اور ضعیفوں اور بیماروں کی نگرانی کے مسائل پر گفتگو کر کے ان پر عمل بھی تیار کرتے رہیں۔ تو کتنا عظیم فائدہ ہو سکتا ہے"۔

("نگار" - جون - صفحہ ۵)

ایڈیٹر موصوف نے تجویز تو معقول پیش کی ہے۔ اور اگر مسلمان لیڈر اس کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔ تو ہمیں یقین ہے کہ اس سے مسلمان زیادہ فائدہ میں رہیں گے۔ اور مساجد کی فضاء میں جو دہریت کی تبلیغ کی جاتی ہے وہ زیادہ فائدہ بخش ثابت ہو گی۔

گورو گوبند سنگھ پر بزدلی کا اتہام

دسم بادشاہ گورو گوبند سنگھ اپنے زمانہ کے بہترین یودھا تھے۔ آپ کے نام سے نہ صرف کوہستانی ہندو رجے تھر تھر کانپتے تھے بلکہ مغل جرنیل بھی ہراساں و ترساں رہتے تھے۔ ایسے سورما گورو مہاراج کے خلاف مرزائی اخبار "نور" ذیل کا اتہام تراشتا ہے:۔

"چند روز کے بعد آپ ایک مسلمان پیر کا بھیس بدل کر بھٹنڈہ کے ریگستانی علاقہ کی طرف بھاگ گئے۔ آپ کی ساری جماعت پراگندہ ہو گئی۔ اس لئے سلطنت سے بھی زیادہ بچنا کرنا مناسب نہ سمجھا"۔

("نور" - قادیان - ۱۷ جون)

شرم! شرم! گورو مہاراج پر ایک مرزائی کی طرف سے بزدلی کا اتہام۔ معلوم ان مرزائیوں کی عقل کیدھر چلی گئی ہے۔ جو خواہ مخواہ گورو صاحبان پر آئے دن ایسے اتہامات تراشنے سے نہیں ہٹتے۔ جتنا کہ کہا جاتا ہے کہ حضرت محمد صاحب قریش سے بچنے کے لئے ایک غار میں چھپ گئے تھے۔ تو کوئی الزام نہیں آتا۔ اور گورو گوبند سنگھ جی مہاراج اگر اعداء سے ہجرت کریں۔ تو ان پر بزدلی کا اتہام تراشا جاتا ہے۔

قیمت کی واپسی کا مطالبہ

آنجہانی مرزا غلام احمد نے اپنی پہلی تصنیف "براہین احمدیہ" صرف شہرت حاصل کرنے اور روپیہ کمانے کے لئے شائع کی تھی۔ اور اسلام کے نام پر لوگوں سے پیشگی سینکڑوں روپے بٹور لئے تھے۔ جب لوگوں نے کتاب کے پہلے حصے دیکھ کر اس کتاب سے اظہار کراہت کرتے ہوئے اپنی قیمتیں واپس مانگنی شروع کیں۔ تو آپ سخت مشکل میں پھنس گئے۔ ایسے موقعہ پر آپ کے جانشین مولانا نور الدین نے آپ کی ہمت بندھانے کے لئے آپ کو لکھا:۔

"اگر خریدار "براہین احمدیہ" کے توقف کتابت سے مضطرب ہوں۔ تو مجھے اجازت فرمائیے میں یہ ادنیٰ خدمت بجا لاؤں۔ اور ان کی تمام قیمت ادا کردہ اپنے پاس سے واپس کر دوں"۔

("الحکم" ۱۴ جون ۱۹۳۴ء)

معلوم نہیں ہوتا۔ کہ آنجہانی مرزا نے اس پیشکش کا کیا جواب دیا۔ لیکن قیمت کی واپسی کے مطالبات تو یہ صاف ظاہر کرتے ہیں۔ کہ خریداروں کو سبز باغ دکھلا کر "براہین احمدیہ" کی خریداری پر مائل کیا گیا تھا۔ وہ پورے نہ ہونے تھے۔ اور نہ ہوئے:۔

اللہ کا ہاتھ

ہم ویدک دھرمی ایشور کو غیر مجسم تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن مردم پرست مذاہب ایشور کو مجسم مانتے ہیں۔ چنانچہ "الفضل" لکھتا ہے:۔

"اللہ تعالیٰ نے مامور کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جسے خدا کا ہاتھ ہونے کا اعزازی مقام عطا کیا گیا ہو۔ اس کا قائمقام پاؤں کو سمجھ لینا کتنی بڑی ہتک ہے"۔

("الفضل" - ۱۴ جون ۱۹۳۴ء)

عجیب مذاق ہے۔ ذاتی تشہیر اور فضیلت کے لئے کسی شخص کا خواہ وہ اپنے آپ کو مامور ہی کہتا ہو۔ اپنے ہاتھ کو خدا کا ہاتھ سمجھنا یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ شخص مذکور اس عقیدہ کا قائل ہے۔ کہ خدا مجسم ہے۔ اعضاء رکھتا ہے۔ اور اس کے اعضاء انسانی اعضاء کا ہم پایہ ہیں۔ ایسا عقیدہ رکھتے ہوئے یہ کہنا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مامور کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا ہے۔ صریحاً طور پر مردم پرستی کے جذبہ کو تقویت دینا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے مرتبہ کو گھٹا کر شرک کو فروغ دینا ہے:۔

ناخلف مرید

آہستہ آہستہ قادیان میں مرزائی گدی تو قائم ہوتی جا رہی ہے۔ لیکن یہ افسوس کی بات ہے۔ کہ اس گدی کے مجاور ابھی پورے طور پر سلیقہ شناس واقعہ نہیں ہوئے۔ چنانچہ قادیانی امام ایسے ناخلف مریدوں کی شکایت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"بعض دفعہ بغل کے نیچے سے کوئی ہاتھ نمودار ہو رہا ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ میں آگے ہوتا ہوں۔ اور کوئی پیچھے سے میرے ہاتھ کو مروڑ رہا ہوتا ہے۔ اور میں قیاس سے سمجھتا ہوں۔ کہ کوئی مصافحہ کرنا چاہتا ہے۔ پھر میں نے کئی بار دیکھا ہے۔ بعض لوگ میری پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے ہیں"۔

("الفضل" - ۱۴ جون ۱۹۳۴ء)

ہمیں امام صاحب سے پوری پوری ہمدردی ہے۔ اور ہمیں ان مریدوں کی حالت پر افسوس آتا ہے۔ جو کہ اپنے امام صاحب کے درپئے آزار رہتے ہیں۔ اور مصافحہ کی آڑ میں ہر وقت اپنے امام کو تنگ کرتے رہتے ہیں۔ کاش یہ مرید اس طرح بدشوقی دکھلانے کی بجائے کبھی خوش سلیقگی سیکھنے کی بھی ضرورت محسوس کریں:۔

پردہ کے خلاف جہاد

معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلم بیگمات اب اسلامی پردہ سے تنگ آ گئی ہیں۔ اور روز کھلم کھلا اس کے خلاف بغاوت کرنے پر آمادہ ہیں۔ اس سے قبل ملکہ ثریا بیگم پردہ کے خلاف عملی بغاوت کر کے تخت افغانستان کو قربان کر چکی ہیں۔ اب بیگم صاحبہ شوکت علی نے بھی اسی لائن پر گامزن ہونا مناسب سمجھا ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ:۔

"گہرے غور و خوض کے بعد میں تو اس نتیجہ پر پہنچی ہوں۔ کہ پردہ کا تمام ڈھونگ آدمی کا بنایا ہوا ہے"۔

آگے چل کر آپ فرماتی ہیں۔ کہ:۔

"پردہ اس خیال پر مبنی معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرد عورت کی امداد کے بغیر اپنا کام چلا سکتا ہے۔ مگر یہ ایک مضحکہ خیز خیال ہے"۔

اسلامی پردہ سے اپنی کراہیت کا اظہار کرتی ہوئی آپ آخیر میں اس سے اپنی بیزاری کا اظہار اس طرح کرتی ہیں:۔

"مرد پردہ کو قائم رکھنے کے لئے خواہ کتنے حیلے کرے۔ مگر یہ ایک نسل سے زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہ سکتا۔ اسلامی جماعتیں تو اب بھی فضول اور فرسودہ رسوم و رواجات سے نجات حاصل کر رہی ہیں"۔

قصہ مختصر مذکورہ اقتباسات سے ظاہر ہے کہ مسلمان عورتوں نے اب تہیہ کر لیا ہے۔ کہ اگر مرد پردہ کو نہیں اٹھاتے۔ تو وہ خود ہی اٹھا کر دم لیں گی:۔

لاحول کا جادو

آنجہانی مرزا صاحب کا لاحول پڑھنا تو اتنا طاقتور ہے کہ اس سے حکومتیں اور ریاستیں بھی کانپتی تھیں۔ "الحکم" قادیان اس بات کا گواہ ہے۔ کہ مرزا صاحب کے لاحول نے بڑے بڑے افسروں کو بھی سیدھا کر دیا تھا۔ چنانچہ جب کپور تھلہ کے منشی فیاض علی صاحب کپورتھلہ میں مرزا صاحب کے لاحول کرنے کی نماز کے بعد۔ دو سو مرتبہ پڑھنا شروع کیا۔ تو اس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ تھوڑے ہی دنوں میں ان کے افسر کرنیل جوالا سنگھ کی پنشن ہو گئی۔ اور منشی صاحب کی جان میں جان آئی:۔

عجیب معاملہ ہے۔ مرزا صاحب کا لاحول کرنیل جوالا سنگھ کو تو پنشن پر پہنچا دیتا ہے۔ لیکن یہ نہ ہی مولانا ثناء اللہ کو سیدھا کر سکتا ہے اور نہ ہی محمدی بیگم کو قادیان لا سکتا ہے۔ بلکہ اگر وہ کوئی کاری ضرب لگاتا ہے۔ تو اس کی زد ۱۹۰۸ء میں خود مرزا صاحب کی ذات پر ہی پڑتی ہے۔ اور وہ بھی لاہور تشریف میں:۔

اشتہاری رئیس

"الحکم" کے ایڈیٹر صاحب آنجہانی مرزا غلام احمد کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"حضرت اپنے دینی مقام کے علاوہ ایک رئیس ابن رئیس تھے"۔

("الحکم" - ۱۴ جون ۱۹۳۴ء)

اس رئیس کی تشریح کرتے ہوئے "الفضل" لکھتا ہے۔ کہ آپ پورے چھ ماہ تک روزانہ دو دو روپیہ کے چنوں پر گزارہ کرتے رہے تھے۔ لیکن اشتہاری ریاست کی بدولت آپ کے دم خم یہ تھے۔ کہ آپ نے ۲۵ ذیقعدہ ۱۲۹۴ھ میں اپنے مخالفوں کو مباہلہ کی دعوت دیتے ہوئے پانچ صد روپیہ کا اشتہار انعامی نکالا۔ گو یہ علیحدہ امر ہے۔ کہ جن اصحاب کے نام یہ اشتہار نکالا گیا تھا۔ انہوں نے اس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اسے ردی کی ٹوکری میں پھینک کر دم لیا:۔

... کانگرس نے انتخابی مہم میں حصہ لینے کے لئے اپنا پارلیمنٹری بورڈ بنالیا ہے۔ ادھر مسلمان بھی اپنا پارلیمنٹری بورڈ بنانا چاہتے ہیں۔ رہ گئے قادیان کے مرزائی۔ وہ بھی اس موقعہ پر کسی سے پیچھے رہنا نہیں چاہتے۔ چنانچہ مرزائی امام نے یہ فرمان نکالا ہے۔ کہ مرکز سے دریافت کئے بغیر اسمبلی اور کونسلوں کے لئے رائے دینا خلاف ادب ہے۔ کوئی جماعت کسی امیدوار کو بغیر دریافت کئے رائے نہ دے۔ دیکھئے مرزائی ووٹ دہندگان اس اعلان کی دھجیاں دیتے ہیں یا امیدواروں کو ووٹ دینے سے پہلے قادیان کا طواف کرنے کی تاکید کرتے ہیں:

بعض مسلمان نے چالاک واقعہ ہوئے ہیں۔ کہ ہر طریق سے دوسروں کی جیبوں سے روپیہ نکلنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ چنانچہ آجکل ایک بابا کشمیر کی تحصیل ہمدوارہ وغیرہ کے دیہات میں گشت کر رہے ہیں۔ یہ عام اہل اسلام سے کہتے پھرتے ہیں۔ کہ اصل جلاوطنان کشمیر ہم ہی ہیں۔ اور مزید برآں سید ہی کہلاتے ہیں۔ حالانکہ نہ وہ سادات میں سے ہیں۔ اور نہ خارج البلاد:

اسلامی جگت پر ایک سرسری نظر

البزیدیاں قادیان کے متعلق ہے۔ جس کے معنی خود حضرت مسیح موعود نے یہ کئے ہیں۔ کہ قادیان میں یزیدی پیدا ہوں گے"

("پیغام صلح" - ۱۵ جون ۱۹۳۴ء)

ہمیں پہلے تو صرف اتنا ہی شک تھا کہ قادیانی خلیفہ صاحب صرف کمانڈر انچیف بننے پر ہی اکتفا کریں گے۔ اور احمدیہ کوروں کی پریڈ کا نظارہ دیکھ کر دل پرچالیں گے۔ لیکن اب ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ مارشل لاء کے انچارج بھی ہیں پچھلے دنوں ضلع سیالکوٹ کے ایک احمدی نے اپنی لڑکی کا رشتہ ایک ایسے شخص کے ساتھ کیا۔ جس کی احمدیت مشکوک ہے۔ اس پر نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے یہ آرڈیننس صادر ہوا۔ کہ کوئی احمدی اس میں شریک نہ ہو:

جب قادیان کے جرنیل جانشین کے اس حکم کی تعمیل نہ ہوئی۔ تو پھر آپ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ احمدی مذکور اپنی لڑکی اور داماد کے ساتھ تا اجازت مرکز کلی طور پر قطع تعلق کریں۔ اور مقامی جماعت کے مجمع میں اپنے قصور کا اعتراف کر کے معافی مانگیں۔ اور تین دن تک ان کے ساتھ کوئی احمدی کلام نہ کریں۔ اور نہ ہی وہ کسی احمدی سے کلام کریں:

قادیان کے مارشل لاء کے انچارج خلیفہ صاحب نے صرف اس پر ہی اکتفا نہ کیا۔ بلکہ جماعت کے امیر کو جو کہ شادی میں شمولیت کی گستاخی کر بیٹھے تھے۔ یہ سزا دی۔ کہ انہیں ایک سال کے لئے امارت سے علیحدہ کر کے ان کے لڑکے کو امیر بنا دیا۔ اس کے علاوہ ان کے متعلق بھی مقامی جماعت کے مجمع میں غلطی کا اعتراف کرنے اور معافی مانگنے کی شرط لگائی گئی ہے:

ڈکٹیٹرشاہی کا صرف یہاں ہی خاتمہ نہیں ہوتا بلکہ شرکت نکاح کی وجہ سے مقامی امام الصلوٰۃ کو بھی طلب معافی کی پابندی کے علاوہ تین ماہ کے لئے امامت سے علیحدہ کیا گیا ہے۔ اور اسی قسم کی سزائیں بعض دوسرے مقامی احمدیوں کو بھی دی گئی ہیں۔ اور بعض کے متعلق ابھی تک تحقیق جاری ہے:

یہ تو ہوا غیروں کا حال۔ اور عنقریب روزنامچہ۔ دیکھیں عالم مرزائیوں میں یہ چرچا بڑے زور سے جاری ہے کہ خود بڑے مرزا صاحب کے خاندان کے جو نکاح غیر احمدیوں کے ہاں ہوئے ہیں۔ اس وقت قادیانی مارشل لاء کس اندھیاں میں پڑا ہوا تھا:

معلوم ہوتا ہے۔ کہ کفر ملانوں کی انگیخت پر افغانوں نے پچھلے دنوں افغانستان میں جو اودھم مچایا تھا۔ اس کی ان کو قدرت کی طرف سے سزا مل رہی ہے۔ سول ملٹری گزٹ کا نامہ نگار پشاور سے لکھتا ہے :-

"جمند سے تقریباً نو میل کے فاصلہ پر بٹور نامی ایک گاؤں ہے۔ وہاں زمین پھٹی اور اس کے ساتھ تمام گاؤں زمین کے اندر سما گیا۔ اور اس کے بعد زمین اپنی جگہ پر بدستور آگئی۔ اس گاؤں میں ۱۵۰ مکانات تھے۔ لیکن اب وہاں میدان ہے":

معلوم نہیں ہوتا کہ ہمارے پنجابی مسلمان کیوں ان جلاوطنوں سے اتنی جلدی ناراض ہو گئے۔ جب وہ چندہ لینے والے بڑے بڑے مولاناؤں کی توند کو سہارا دیتے رہتے ہیں۔ تو ان کے لئے یہ مناسب نہیں۔ کہ وہ ان جلاوطنوں کو موڑیں۔ اور ان پر دھوکہ دہی کا الزام لگائیں:

مولانا شوکت علی کو نہ معلوم بڑھاپے میں کیوں بار بار عشق ستاتا ہے۔ حال ہی میں آپ مرادآباد تشریف لے گئے۔ اور وہاں ایک انٹرویو میں آپ نے فرمایا کہ اب میں نے روہیل کھنڈ اور کماؤں حلقہ سے اسمبلی کے لئے کھڑا ہونے کا قطعی فیصلہ کر لیا ہے۔ مولانا اس بڑھاپے میں شوق سے اسمبلی میں جائیں۔ لیکن جانے سے پہلے یہ سن لیں۔ کہ وہاں ان کو صدر کے حکم کی تعمیل کرنی ہوگی۔ یہ نہیں کہ وہاں بھی آپ طوطی کی ترنگ بولتے جائیں۔ اور کوئی روکنے والا نہ ہو:

لاہوری اور قادیانی مرزائی ایک دوسرے کو جوگالیاں دیتے ہیں۔ اس کا اگر کسی نے نمونہ دیکھنا ہو۔ تو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی ذیل کی سطور پڑھ لے :-

"دیکھئے کو نو رات دن محمودی حضرات مولوی محمد علی صاحب اور لاہوری احمدیوں کو یزیدی کہتے رہتے ہیں۔ لیکن کیا یہ سچ نہیں کہ حضرت مسیح موعود کا الہام اخراج منہ

قادیانی کائیں کائیں اور خالصہ شیر

معلوم ہوتا ہے۔ کہ قادیان کی کائیں کائیں اب حد سے زیادہ دل خراش ہوتی جا رہی ہے۔ اور وہ وقت قریب آ رہا ہے کہ خالصہ شیر اس شوروغوغا کو بند کرنے کی پرزور سعی کرے۔ اور اس وقت تک دم نہ لے۔ جب تک یہ کائیں کائیں بند نہ ہو جائے۔ اور آئندہ کے لئے بند رہنے کا عہد نہ کر لے:

قادیان کا زبان دراز پرچہ "فاروق" ایڈیٹر "شیر پنجاب" کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ :-

"سردار صاحب! ہم آپ کی گیدڑ بھبکیوں کو جانتے ہیں۔ اگر ہم باوا نانک صاحب کو مسلمان کہتے ہیں۔ تو اس کا اپنے پاس ثبوت رکھتے ہیں۔ اور ہر جگہ خدا کے فضل سے پیش کرنے کو تیار ہیں۔ اگر آپ کو شک ہو۔ تو مرد میدان بن کر نکلو۔ اور اپنی غیرت کا ثبوت دو"

("فاروق" - ۱۴ جون)

گورونانک دیو مسلمان تھے یا غیر مسلمان۔ اس کا فیصلہ آسان ہے۔ اگر گورو نانک دیو جی نے کبھی خواب میں بھی ارکان اسلام کو پورا کیا ہو۔ تب تو وہ مسلمان۔ لیکن اگر وہ ساری عمر اسلام کے پاس تک نہ پھٹکے ہوں۔ تو پھر ان کو جبراً اسلامی ختنہ کا مرید بنانا انتہائی شرارت ہے۔ وہ تو صاف فرماتے ہیں۔ کہ "ہندو کہاں ناں ماریاں مسلمان بھی ناں" ایسے انکار کی موجودگی میں ان کو مسلمان کہتے جانا کہاں کی دیانت ہے؟

حضرت "فاروق" صرف اس پر ہی اکتفا نہیں کرتے۔ بلکہ وہ ایڈیٹر "شیر پنجاب" کو دھمکی دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :-

"اگر تم نے ہمارے نبی کی زندگی پر ریویو کیا۔ تو علاوہ جواب کے ہم آپ کے گوروؤں کا جیون پبلک میں پیش کر کے آپ کو چھٹی کا دودھ یاد نہ کرا دیں۔ تو کہنا":

("فاروق" - ۱۴ جون)

ہم حیران ہیں۔ کہ میر صاحب کو گورو صاحبان کے نام سے کیوں اس قدر چڑ ہے۔ کہ وہ ان کا جیون پبلک میں پیش کر کے خالصہ قوم کو دھمکی دے کر دبانا چاہتے ہیں۔ تو گورو صاحبان کا جیون شروع سے ہی پبلک تھا۔ انہوں نے کبھی کوئی ایسا فعل نہیں کیا جس کے لئے کسی خالصہ شیر کو شرم آٹھانی پڑے۔ اور مرزائیوں کے آگے ہاتھ جوڑنے پڑیں:

میر صاحب تو گوروؤں کے جیون کو پبلک کرنے کی دھمکی دیکر خالصہ بہادروں کو اشتعال دلانا چاہتے ہیں۔ گو وہ بھی ایک لاکھ ۲۴ ہزار اسلامی پیغمبروں کے جیون کو پبلک کرنے کی دھمکی دیں۔ اور اس وقت تک صبر نہ کریں۔ جب تک میر صاحب اپنی وسمہ خوردہ ڈاڑھی کے نام پر خالصہ جی سے معافی نہ مانگیں:

میر صاحب صرف اسی پر ہی اکتفا نہیں کرتے۔ بلکہ گورو صاحبان کو بدنام کرنے کی دھمکی دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اخبار "نور" نے گورونانک دیو جی کی ایک اسلامی گھرانہ میں جو شادی کا ذکر کیا ہے۔ وہ ایک تواریخی واقعہ ہے اور اگر آپ اس کو بکواس سمجھتے ہیں۔ تو سب سے پہلے یہ بکواس آپ کے بزرگ جنم ساکھیوں کے مصنفوں نے کی ہے۔

میر صاحب! ناراض کیوں ہوتے ہو؟ یہ شادی ویسا ہی ایک تواریخی واقعہ متصور ہو سکتا ہے۔ جیسا قادیان کے کسی خضاب خوردہ ریش کا محمدی بیگم سے آسمان پر نکاح کا بلا گواہ پڑھا جانا۔ اور

مشرقی اور مغربی پالیٹکس کا باہمی تضاد

(مہاشہ "ناتھ" جلالپوری کے قلم سے)

ईशा वास्यमिदं सर्वं
यत्किञ्च जगत्यां जगत।
तेन त्यक्तेन भुञ्जीथा मा
गृधः कस्य स्विद् धनम्॥१॥
यजु॰ अ॰ ४० मं॰ १

ہندوستان سوراجیہ چاہتا ہے۔ مسر چرچل ہوں، انگلینڈ کا ڈیوٹی پیپر دست کر پڑھانا چاہتا ہے۔ ہوٹر کوٹس ٹمپر ان کا نائب ہے۔ وہ ٹوٹ جائیگا لیکن ہندوستان قائم رہیگا۔ یہ فلاسفی پر اس وقت امپیریلزم کا بھوت سوار ہے۔ اس امپیریلزم کی چھتر سایہ میں چرچل کی پارٹی کا طوطی بول رہا ہے۔ لارڈ ہالیفیکس، امیری اور ڈاکٹر اور دوسرے رجعت پسند اس طوطی کے ہمنوا بنے ہوئے ہیں۔ سوراجیہ کا نام ان کے لئے ہوّا ہے۔ وائٹ پیپر بھی زنگ جناب کا اثر رکھتا ہے۔ کلایو کا نام ونشان تمام ہو چکا۔ وارن ہیسٹنگز کی روح نہ معلوم کس قالب میں پر اسمان ہے۔ ڈلہوزی کا نام بیشمار ملامت کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ یہ ختم ہو چکے گا۔ لیکن اس وقت ہندوستان اسے کشکش کا نتیجہ کیسے سر پر باندھ لے گا۔

سکندر کا دعویٰ تھا۔ کہ وہ دنیا کو فتح کر کے دم لیگا۔ دنیا تو رہی۔ سکندر زیر قبر کے حوالہ ہو گیا۔ تیمور گیا۔ دارا گیا۔ کسی نے بیٹھنے پر ان دیسں کے اور کسی نے محمود کی طرح رو رو کر جان آفرین کے حوالہ اپنی جان کی۔ چھوٹے کا پتلا جب مستی میں آتا ہے تو کسی کو خاطر میں نہیں لاتا۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ جرمنی کا قیصر ولیم غلطی کر سکتا ہے۔ نپولین شکست پا سکتا ہے۔ لیکن چرچل جیسا اہنکاری مدبر پیدا ہی ہوا اس لئے ہے۔ کہ دوسروں کی چھاتی پر مونگ دلتا رہے۔

حیف! امپیریلزم کا بھوت آج پونجی واد اور استبدادیت کے زعم باطل کا شکار ہو کر انصاف کا مطالبہ ماننے کے لئے تیار نہیں۔ میں پوچھتا ہوں۔ کہ لارڈ کیننگ سے لے کر لارڈ ولنگڈن تک ہندوستان کی وائسرائلٹی کے جو تقریباً تین درجن انگریز مدبر اجارہ دار رہے۔ کیا وہ وائسرائلٹی کا پارسل اپنے ساتھ سمیٹ کر ہندوستان سے روانہ ہوئے؟ کال کے وکرال چکر نے ان کو انیاشکار بنا کر دم لیا۔ لیکن دہلی بھی وہیں رہا۔ کلکتہ بھی اپنی جگہ سے نہ سرکا۔ اور شملہ کی بلندی میں بھی کوئی فرق نہ آیا۔

جلال الدین شاہ اکبر اعظم آج کہاں ہے؟ اورنگ زیب کس قبرستان میں مدفون ہے؟ مہاراجہ اشوک کدھر جلوہ نمائی کر رہا ہے؟ شاعر نے شاید ایسے ہی موقعہ کے لئے فرمایا ہے ؏ :-

"نئے نئے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے"

وید فرماتا ہے۔ (सर्वम) یہ (इदम) سارا برہمانڈ (यत किम) جو کہ ... (जगत्याम) منقولہ یا غیر منقولہ ...

(जगत) جگت کے روپ میں ہمیں نظر آ رہا ہے۔ وہ نہ ہی کسی ملوکیت پرست امپیریلسٹ کی ملکیت ہے۔ اور نہ ہی کسی دوسرے فانی انسان کی۔ بلکہ یہ تو ایسی طاقت سے ...

(ईशा वास्यम) آچھادن کرنے کے قابل ہے۔ جو (ईशा) ہیّت زمانوں کے اندر ایک لمحہ کے لئے بھی اس کے حق ملکیت سے دستبردار نہیں ہو سکتی۔

کرزن آیا۔ چل بسا۔ منٹو رفو چکر ہوا۔ لیکن وہ خطۂ زمین جہاں ان کے عہد میں کسی کو دم مارنے کی طاقت نہیں تھی۔ آج بھی بدستور موجود ہے۔ نہ لارڈ اِروِن اسے جیب میں ڈال کر لے گئے۔ اور نہ لارڈ ولنگڈن اسے گٹھڑی میں باندھ کر لے جائیں گے۔

مغرب کے امپیریلسٹ مدبر بھارت کو سوراجیہ نہیں دیں گے۔ اگر وہ کبھی حاتم طائی بنے۔ تو منٹو مارلے ریفارم سکیم دے دیں گے۔ مانٹیگو چیمسفورڈ سکیم کا ٹکڑا ڈال دیں گے۔ وائٹ پیپر کا دانہ پھینک کر ہندوستان کے جی حضوریوں کو رام کر لیں گے۔ لیکن جواہر لال کو جیل میں ڈالنے میں ہی لاء اور آرڈر کا قیام سمجھیں گے۔ کاش ان لوگوں کے دل میں کبھی یہ خیال بھی آتا۔ کہ جس بھارت ورش کی تکمیل کو وہ ڈھیلا کرنے کے لئے تیار نہیں۔ وہ کسی اور سیاسی آدرش کا غلام بے دام بنا رہا ہے۔ اسے اگر کوئی نظیر موہت کر سکتی ہے۔ تو وہ بھگوان رام کی ہے۔ جنہوں نے لنکا روپی کو جیتا تو تھا۔ لیکن اسے اجودھیا کی ایڑی سے باندھنا اپنی توہین خیال کیا تھا۔

مشرقی آدرش

کوئی ہندوستانی یہ نہیں چاہتا۔ کہ انگریز یہاں سے بوریا بستر باندھ کر چل دیں۔ وہ اگر مطالبہ کرتا ہے۔ تو یہی۔ کہ انگریز ہندوستان میں رہتے ہوئے ہندوستانیوں کو ایسے مواقع بہم پہنچائیں۔ جس سے وہ اپنے گھر کا پورا پورا باعزت انتظام کر سکیں۔ اور انگریزوں کو اس قابل بنا سکیں کہ وہ ہندوستان کو ایک پاک امانت سمجھیں۔ بھارت ورش اصل میں پرم دیو پرماتما کی ایک ایسی امانت ہے۔ جو کبھی مغلوں کے سپرد رہی۔ کبھی مرہٹوں کے زیر فرمان رہی۔ اور کبھی انگریزوں کے قبضہ میں آئی۔ حقیقی تدبر اور دور اندیشی کا یہ تقاضا ہے۔ کہ برسر حکومت طاقت (तेन) اس ... (त्यक्तेन) ایشور سے دیا گیا ہوئی امانت

کو اپنی کفالت میں رکھتی ہوئی (मा गृधः) اسے دیانت داری سے بھوگنے کی کوشش کرے۔

حضرت عمر کا دستور العمل

ایک روز دوپہر کے وقت کچھ لوگ سایہ میں بیٹھے تھے۔ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ دور صحرا میں سخت دھوپ کے اندر اور جلتی ریت کے اوپر ایک کمبلی پوش شخص بھاگا چلا جا رہا ہے۔ سب لوگ حیران تھے۔ کہ اس دوپہر اور شدت کی گرمی میں کون شخص دیوانہ وار بھاگ رہا ہے؟ کچھ دیر بعد وہ شخص قریب آیا۔ تو سب لوگ اسے پہچان کر سخت پر حیرت بن گئے۔ یہ کوئی دیوانہ، مجنون یا معمولی انسان نہیں بلکہ امیر المومنین عمر فاروق تھا۔ لوگ پوچھنے لگے۔ کہ امیر المومنین! اس وقت کیا مصیبت پیش آئی تھی۔ کہ آپ اس سخت گرمی میں آگ سی تپتی ریت پر بھاگ رہے تھے؟ آپ نے فرمایا۔ کہ بیت المال کا ایک اونٹ رسی ٹوٹ جانے کے باعث بھاگ گیا تھا۔ اور اب اس کی تلاش میں اس کے پیچھے دوڑ رہے تھے۔

یہ تھا آپ کی امانتداری کا حال۔ بیت المال کی ادنیٰ سے ادنیٰ چیز کی حفاظت اپنا فرض اولین سمجھتے تھے۔ اور قوم کی کوئی چیز خواہ وہ کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہو۔ قوم کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ بیمار ہو گئے۔ حکیم نے شہد استعمال کرنے کا مشورہ دیا۔ مگر آپ کے ہاں شہد موجود نہ تھا۔ گو بیت المال میں شہد کافی تھا۔ لیکن آپ اسے استعمال کرنے کے مجاز نہ تھے۔ ایک روز جب زیادہ تکلیف ہو گئی۔ تو آہستہ آہستہ مسجد میں تشریف لائے۔ لوگ صحن میں بیٹھے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ بھائی! میں بیمار ہوں۔ مجھے شہد کھانے کی ضرورت ہے۔ بیت المال میں شہد موجود ہے۔ اگر آپ کی اجازت ہو۔ تو تھوڑا سا لے لوں۔ جب لوگوں نے بخوشی اجازت دیدی۔ تب آپ نے اسے استعمال کرنا جائز سمجھا۔

ایک دفعہ آپ کی زوجہ محترمہ حضرت ام کلثوم نے قیصر روم کی ملکہ کو عطر کی چند شیشیاں بطور تحفہ بھیجیں۔ ملکہ روم نے تحفہ کے عوض میں وہی شیشیاں جواہرات سے بھر کے ام کلثوم کی خدمت میں ارسال کر دیں۔ حضرت عمر کو جب پتہ چلا۔ تو آپ نے وہ جواہرات لیکر بیت المال میں داخل کر دیئے۔ اور ام کلثوم سے فرمایا۔ کہ چونکہ چونکہ قاصد سرکاری آدمی ہے۔ اور اس کو تنخواہ قومی خزانہ سے ملتی ہے۔ اس لئے یہ جواہرات

تمہارا مال نہیں ہو سکتے۔ لہذا انہیں کھو کر معاوضہ دیکر جواہرات قومی خزانہ میں داخل کر دیئے۔ کیا کوئی انگریز مدبر یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ ہندوستان کے روپیہ اور دولت کو بیت المال کا وقف شدہ مال سمجھتا ہے؟ اگر کہہ نہیں سکتا۔ تو سمجھ لو۔ کہ ہندوستان کے بینک خزانوں کا جائز استعمال نہیں ہو رہا۔

حلال خوری

مغربی سبھیتا کا سیاسی آدرش دوسروں کا ملک اور پیدائشی حق غصب کرنا ہے۔ کلایو نے شاہ عالم سے نہ صرف بنگال کی دیوانی لینے پر ہی اکتفا کی۔ بلکہ اپنے جانشینوں کو ایسا سبق دیا۔ کہ وہ شاہ اکبر کے لیواؤں کو ہندوستان کے تاج و تخت سے دستبردار کر کے ہی دم لیں۔ لیکن اس کے خلاف مشرقی سبھیتا کا سیاسی آدرش وہ ہے۔ جس کے متعلق وید بھگوان فرماتا ہے۔ کہ (कस्य स्विद्) کسی دوسرے انسان کی (धनम) Wealth کی لالچ مت (मा गृधः) اس کی ابھیلاشا کرو۔ صرف حلال کی کمائی کو ہی اپنا سوزینہ بناؤ۔ اور حرام خوری کو گناہ کبیرہ تصور کرو۔

حکایت

آوردہ اند کہ نوشیروان عادل را در شکارگاہے صیدے کباب مے کردند۔ نمک نبود۔ غلامے را بروستا دوانیدند تا نمک آرد۔ نوشیرواں گفت بقیمت بستاں تا رسمے نگردد و دیہہ خراب نشود۔ گفتند ازیں قدر چہ خلل زاید۔ گفت۔ بنیاد ظلم اندر جہاں اوّل اندکے بودہ است۔ ہر کس کہ آمدہ برآں مزید کرد تا بدیں غایت رسید

قطعہ

اگر ز باغ رعیت ملک خورد سیبے
بر آورند غلامان او درخت از بیخ
بہ پنج بیضہ کہ سلطاں ستم روا دارد
زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ
(گلستان)

ترجمہ

بیان کرتے ہیں۔ کہ نوشیروان عادل کے لئے شکارگاہ میں نوکروں نے شکار کا کباب کیا۔ نمک موجود نہ تھا۔ ایک غلام کو گاؤں میں دوڑایا۔ تاکہ نمک لاوے۔ نوشیروان نے کہا۔ کہ قیمت لے جاؤ۔ تاکہ رسم پیدا نہ ہو جائے۔ اور گاؤں خراب نہ ہو جائے۔ انہوں نے کہا۔ کہ اتنے نمک سے کیا خلل واقع ہوگا؟ اس نے جواب دیا۔ کہ پہلے ظلم کی بنیاد جہان میں تھوڑی ہی رہی ہے۔ اور ہر شخص جو کہ آیا۔ اس نے اس میں اضافہ کیا۔ یہاں تک کہ اس حد تک پہنچ گئی۔

(قطعہ) اگر رعیت کے باغ سے بادشاہ ایک سیب کھائے۔ تو اس کے غلام جڑ سے درخت کو اکھاڑ ڈالیں۔

ریاست حیدرآباد میں پنڈت رامچندر جی کے خلاف مقدمہ
مقدمہ کے خلاف عدالت گلبرگہ میں نگرانی

پولیس ہلی کھیڑ نے استغاثہ زیر دفعات (۲۳۹) ۸۲-۴ (۱۶۴) تعزیرات سرکار عالی ملزمین مندرجہ استغاثہ کے مقابلہ میں بعدالت ہلی کھیڑ علاقہ پائیگاہ پیش کیا۔ جو بلحاظ تعلق دفعہ (۱۸۰) ضابطہ فوجداری سرکار عالی ذریعہ مراسلہ نشان ۳۵۱ واقعہ ۸ بہمن ۱۳۴۰ ف محکمہ عدالت دفتر آباد میں عدالت میں بھیجا گیا ہے۔ اس مقدمہ میں منجانب ملزمین حسب ذیل اعتراضات پیش کئے گئے ہیں:-

۱- استغاثہ بلا اجازت سرکار پیش ہوا ہے۔

۲- استغاثہ حسب دفعہ (۱۵۷) ضابطہ فوجداری عدالت نارائن کھیڑ کی اجازت سے دائر ہوا ہے۔ جو خلاف قانون ہے۔

۳- دفعہ (۱۶۴) تعزیرات کے تحت استغاثہ کرنے کے لئے ایسے حاکم کی اجازت درکار ہے۔ جو حکم کے مشتہر کرنے کا مجاز ہو۔ اور ملازم سرکار والی ہو۔

۴- قبل ارجاع استغاثہ اجازت زیر دفعہ (۱۵۷) ضابطہ فوجداری نہیں دی جا سکتی ہے۔

منجانب پولیس بیان یہ کیا جاتا ہے کہ مسمی مانک راؤ آریہ ہلی کھیڑ کو محکمہ اول تعلقداری پائیگاہ نے ذریعہ مراسلہ نشان ۱۶۴۴ واقعہ ۲۴ بہمن ۱۳۴۰ ف المذکورہ احاطہ خانگی مذہبی جلسہ کرنے کی اجازت باین شرط دی گئی تھی کہ اس جلسہ میں سیاسی یا کوئی اور امر قابل اعتراض نہ ہونے پائے۔ جس کی ذمہ داری درخواست گزار کی تھی۔ لیکن ملزمین نے بتاریخ ۱۰ر آبان ۱۳۴۰ ف بھرے جلسہ میں جو تقریریں کی ہیں۔ وہ نہ صرف ان کے پروگرام مدخلہ کے خلاف ہیں۔ بلکہ اس سے فرقہ ہائے اہل اسلام و سناتن دھرم اور عیسائیوں کی دل آزاری ہوئی ہے۔ اور عام مذہب کی نسبت دل دکھانے کے لئے اور سرکار عالی کی رعایا کے دلوں میں عداوت بڑھانے کے لئے اس طرح عمل کیا گیا ہے۔ خاص کر ملزم نمبر۴ بھوانی سنگھ کی غزل میں انگریزی طرز حکومت پر نشخص سے نکتہ چینی کی گئی ہے۔ ضروری اقتباسات تقاریر درج استغاثہ کئے گئے ہیں۔ جس کی اس نوبت پر صراحت کرنے کی ضرورت نہیں پائی جاتی ہے۔ کہا یہ جاتا ہے کہ حاضرین جلسہ نے احکام مندرجہ گشتی نشان ۵۳ واقعہ ۱۷ اردی ۱۳۳۹ ف کی خلاف ورزی کی ہے۔ اعتراضات نمبر (۱ و ۳) کی نوعیت ایک ہی ہے۔ جس کا تصفیہ ایک ہی کیا جاتا ہے۔ ملزمین کا یہ اعتراض درست ہے کہ تعلقدار پائیگاہ بموجب دفعہ ۱۹۹ ضابطۂ فوجداری سرکار عالی اجازت ارجاع استغاثہ دینے کے مجاز نہیں ہیں۔ (دکن لاء رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۶۸) لیکن اس مقدمہ میں کورٹ صاحب نے اجازت نامہ محکمہ اول تعلقداری ضلع بیدر مندرجہ مراسلہ نشان ۵۵ واقعہ ۲۱ اردی بہشت ۱۳۴۲ ف داخل کیا ہے۔ جس کی نسبت بھی ملزمین کو عذر ہے۔ جن کا بیان ہے کہ سرکار عالی کی منظوری حاصل کرنے کی ضرورت تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ بلحاظ الفاظ دفعہ (۱۹۹) ضابطہ فوجداری سرکار عالی استغاثہ منجانب یا بہ منظوری اس ملازم سرکاری کے جس کا تعلق ہوتا کسی اور ملازم سرکاری کے جس کا وہ ماتحت ہو رجوع کیا جا سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اول تعلقدار صاحب ضلع بیدر شریف اپنے ضلع کے اندر قیام امن کے ذمہ دار اعلیٰ افسر ہیں۔ لہٰذا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان کو ایسی خلاف ورزی سے تعلق نہیں ہوتا ہے۔

اس نتیجہ پر اول تعلقدار صاحب ضلع بیدر بلحاظ تعلق دفعہ (۱۸۰) ضابطہ فوجداری و عدم تعمیل احکام گشتی مذکور الصدر زیر دفعہ (۹۹) ضابطہ فوجداری اجازت ارجاع استغاثہ زیر دفعہ ۱۶۴ تعزیرات سرکار عالی صادر کرنے کے مجاز نہیں۔ یہ امر واقعہ ہے کہ پولیس نے بوقت ارجاع استغاثہ حاکم مجاز کی اجازت حاصل نہیں کی تھی۔ ظاہر ہے کہ ہنوز اس مقدمہ میں تحقیقات آغاز نہیں ہوئی ہے۔ اس لئے اجازت محصلہ مابعد سے ملزمین کے حقوق پر کوئی مضر اثر نہیں پڑ سکتا ہے۔ البتہ حسب ضمن (۴) دفعہ (۱۹۹) ضابطہ فوجداری اس مقام کی جہاں جرم کا ارتکاب ہوا ہے۔ مراسلہ اجازتی میں صراحت نہیں کی گئی ہے۔ اور نہ ملزمین کے نام درج ہیں۔ اگرچہ ضمن (۴) کی رو سے نام ملزمین کی صراحت کا لزوم نہیں ہے۔ لیکن اگر اس امر کی توضیح کر دی جائے۔ تو بہتر ہے۔ بہرحال میرے نزدیک حسب منشاء دفعہ (۱۹۹) ضابطۂ فوجداری اجازت ارجاع استغاثہ زیر بحث کے لئے سرکار عالی کی منظوری درکار نہیں ہے۔ بلحاظ تعلق اول تعلقداری صاحب ضلع بیدر کی اجازت کافی ہے۔

اعتراض نمبر (۲) ملزمین درست ہے۔ چونکہ مجسٹریٹ متعلقہ ضلع نارائن کھیڑ اس مقدمہ کی تجویز کرنے کے مجاز نہیں تھے۔ اس لئے وہ اجازت تفتیش زیر دفعہ (۱۵۷) ضابطہ فوجداری دینے کے بھی مجاز نہیں ہیں۔ لیکن چونکہ دفعہ ۹۷ ضابطۂ فوجداری محض اس بنا پر کہ مجسٹریٹ کو اختیار اجازت تفتیش زیر دفعہ (۱۵۷) دینے کا نہ تھا۔ اجازت مصدرہ زیر بحث کالعدم تصور نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ مجسٹریٹ نے نیک نیتی کے ساتھ غلطی سے ایسا عمل کیا ہے۔ پس یہ عذر بھی مانع تحقیقات مقدمہ ہذا نہیں ہے۔ یہ امر بھی واضح ہے کہ دفعہ (۱۵۰) ضابطۂ فوجداری کا تعلق دفعہ (۲۰۷) ضابطۂ فوجداری سے نہیں ہے۔ مجسٹریٹ مجاز ہے کہ مقدمات ناقابل دست اندازی پولیس میں حسب دفعہ (۱۵۷) ضابطہ فوجداری پولیس کو بلا تعلق دفعہ (۲۰۷) تفتیش کے لئے حکم دیں (دکن لاء رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۲۸۸) بالعموم ایسا حکم قبل ارجاع استغاثہ صادر ہوگا۔ پس یہ عذر بھی قابل لحاظ نہیں ہے۔ البتہ الزام مندرجہ دفعہ (۸۲) تعزیرات سرکار عالی تحت باب ۵ کی رو سے دفعہ (۲۰۰) ضابطہ فوجداری سرکار عالی کوئی عدالت سماعت نہیں کرے گی تاوقتیکہ سرکار عالی سے ایسے مقدمہ کے رجوع کرنے کی منظوری حاصل نہ کی جائے۔ چونکہ پولیس نے اجازت حاصل نہیں کی ہے۔ اس لئے دفعہ کی حد تک سماعت نہ ہوگی۔ پس حسب صراحت مذکور الصدر اجازت نامہ محکمہ اول تعلقداری ضلع بیدر میں امور مصرحہ کی صراحت کی جائے۔ تاکہ آئندہ کوئی نقص باقی نہ رہے۔ جس کی تکمیل کے لئے موقعہ دیا جاتا ہے۔ سردست تا تکمیل مقدمہ بمبر متفرق پر رکھا جائے بعد ازاں تحقیقات شروع کی جائے گی۔ پیرو کار صاحب سرکار اور ملزمین کے دستخط مثل بتاریخ ۲۶ر خورداد پیش ہو۔

شرح دستخط
مولوی غلام دستگیر بیگ صاحب منصف بیدر شریف۔

نقل فارم تجویزی نظامت صدر عدالت گلبرگہ

بنا رائے تجویز مصدرہ مولوی مرزا غلام دستگیر بیگ صاحب ناظم عدالت فوجداری منصفی بیدر مورخہ ... ۱۳۴۱ ف شعرا جنگہ مقدمہ نمبر متفرقی پر رکھا جائے۔ ۷ر تیر ۱۳۴۲ ف سماعت وکیل صاحب نگرانیخواہ اور پیرو کار صاحب سرکار سماعت ہوئی۔ واقعات یہ ہیں کہ ملزم نمبر ۴ نے تعلقدار صاحب پائیگاہ کے پاس ایک مذہبی جلسہ کرنے کی درخواست بہ گشتی نشان ۵۳ مورخہ ۱۷ اردی ۱۳۳۵ ف محکمہ معتمدی عدالت کوتوالی و امور عامہ سرکار عالی اس گشتی کا نشان جریدہ اعلامیہ میں ۵۲ دیا گیا ہے کہ پیش کر کے اس کارروائی کا خلاصہ دیا تھا۔ جو اس جلسہ میں ہونے والی تھی۔ چونکہ یہ بالکل مذہبی رنگ کا جلسہ تھا۔ اور اس میں کوئی سیاسی بات نہ تھی۔ اس لئے اجازت دی گئی۔ اور عاقد جلسہ کو اس امر کا ذمہ دار کیا گیا کہ جلسہ کی کارروائی بالکل غیر سیاسی ہوگی۔ جلسہ ہوا۔ لیکن اس میں شرائط اجازت کی خلاف ورزی کی گئی۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ وہاں ایسے الفاظ استعمال ہوئے جو دوسرے مذاہب والوں کی دل آزاری کا باعث تھے۔ اسی بنا پر کوتوالی نے زیر دفعہ (۱۵۷) ضابطہ فوجداری عدالت ہلی کھیڑ علاقہ پائیگاہ سے اجازت تفتیش چاہی۔ جو دی گئی۔ اور بعد ازاں تعلقدار صاحب پائیگاہ سے دفعہ (۱۹۹) ضابطۂ فوجداری اجازت ارجاع استغاثہ طلب کی۔ جو دی گئی۔ اور اس مقدمہ کا چالان عدالت پائیگاہ میں کیا گیا۔ لیکن دفعہ (۱۸۰) ضابطہ فوجداری کی صورت مقدمہ میں ہونے کی وجہ سے عدالت فوجداری متعلقہ منصفی بیدر میں یہ چالان آیا۔ ملزمین پر دفعات ۲۹۳-۸۲-۱۶۴ تعزیرات کا الزام لگایا گیا ہے۔ عدالت مذکورہ میں حسب ذیل قانونی عذرات کئے گئے:

ف۱- بلا اجازت سرکار یہ مقدمہ رجوع عدالت نہیں ہو سکتا۔

ف۲- جو دفعہ (۱۵۷) ضابطہ فوجداری کی اجازت عدالت پائیگاہ نے دی ہے۔ وہ خلاف قانون ہے۔

ف۳- دفعہ (۴) ۱۶ تعزیرات کے تحت استغاثہ کرنے کے لئے ایسے حاکم کی اجازت کی ضرورت ہے۔ جو ملازم سرکار عالی ہو۔ اور جو اس حکم کے مشتہر کرنے کا مجاز ہو۔

صفحہ اول ختم۔

ف۴- قبل ارجاع استغاثہ اجازت زیر دفعہ (۱۵۷) ضابطۂ فوجداری نہیں دی جا سکتی ہے۔

ان تمام مباحث کا تصفیہ خلاف نگرانی خواہ کر کے عدالت متعلقہ نے مقدمہ کو نمبر متفرق پر لیا۔ اور بعض امور کی تکمیل تعلقدار صاحب بیدر سے اجازت کے متعلق کرانے کا حکم دیا ہے جس کی ناراضی سے یہ نگرانی ہمارے سامنے پیش ہے۔ ہمارے سامنے جو قانونی مباحث کی گئی ہیں۔ ان کو سلسلہ وار لے کر ہم ذیل میں تصفیہ کرتے ہیں۔ پہلی بحث یہ کی جاتی ہے کہ عدالت پائیگاہ نے بذریعہ مراسلہ نشان (۳۵۱) مورخہ ۸ بہمن ۱۳۴۲ ف اس مقدمہ کو عدالت ہذا بیدر میں

باقی صفحہ ۱۳ کالم نمبر ۱

پنڈت بھگوت دت جی کا تیاگ پتر

شری یت پردھان جی
دیانند کالج انتظامیہ کمیٹی - لاہور

شریمتی منتری جی کے پتر کے ساتھ شری مہاتما ہنسراج جی کا فیصلہ ۲۵ مئی ۱۹۳۴ء کو ملا۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ :۔

(۱) آفس بیئررز سب کمیٹی (Office bearers Sub Committee) کے پرستاؤں سے میرا اختلاف مندرجہ ذیل وجوہات سے شروع ہوا تھا :۔

(ا) آفس بیئررز سب کمیٹی نے رشی دیانند سرسوتی کا اپمان اور آریہ سماج کے سدھانتوں کا ودھونس کرنے والے پنڈت وشوبندھو کی رکھشا کے لئے " آریہ ویر " ۵ فروری کے پرکاشت میرے مضمون پر ۱۷ فروری کو ایک پرستاؤ پاس کیا تھا۔ کہ کالج کا کوئی سیوک کسی دوسرے سیوک کے خلاف لکھ نہ سکے۔ یہ پرستاؤ ایک وپاپک پرستاؤوں کا روپ تھا جو بالآخر انتظامیہ کمیٹی (Managing Committee) سے منظور ہونا ضروری تھا مگر حیرانی ہے کہ گزشتہ گیارہ ماہ کے لمبے عرصہ میں بھی انتظامیہ کمیٹی سے اس کی آخری منظوری آپ نے نہیں لی۔ اور اسی پرستاؤ کی آڑ میں آفس بیئررز سب کمیٹی اپنے اختیارات سے باہر جاتی رہی ہے ؛

میں نے اپنے دوسرے پتر میں منتری جی کو لکھ دیا تھا کہ " جب میرا بھائی بھی آریہ سماج کے ورودھ لکھے گا۔ تو میں اس پر ادھنیہ دوں گا "۔ مگر سب کمیٹی نے کہ جس کے زیادہ تر ممبر رشی دیانند سرسوتی کے نام پر قائم کردہ کالج میں ان کا کھنڈن کرنے والوں کو اتساہت کرتے ہیں۔ اس نامناسب پرستاؤ کو ضبط کی آڑ میں واپس نہ لیا ؛

(ب) ریسرچ وبھاگ کے اندرونی معاملات آفس بیئررز سب کمیٹی نے کہ جس کے کئی ایک ممبر میری اس بات سے چڑ گئے تھے۔ کہ میں کیوں رشی دیانند سرسوتی کی صداقت کا اظہار کرتا ہوں۔ اور کیوں پنڈت وشوبندھو کو بار بار شاستر ارتھ کے لئے چیلنج دیتا ہوں۔ ۱۸ نومبر ۱۹۳۳ء سے جو میری تنخواہ بند کرنے کا پرستاؤ پاس کیا۔ وہ الوچت نا ایہ پن کا دیونک (مظہر) اور خلاف قانون عمل تھا۔ ایسے پرستاؤ کا پاس ہونا ہی بتا رہا ہے۔ کہ اس سب کمیٹی کے زیادہ تر ممبر دیانند کالج میں رشی دیانند کے بھاوؤں کو کچلنے کے لئے بدھ منور تھ ہو رہے تھے ؛

(ج) اور یہ ادھیکار ویتن (تنخواہ) کا بند کرنا تو کسی سب کمیٹی یا کمیٹی کے اختیار میں نہیں ہے کالج کے نیم وغیرہ ایسا کرنے کی کہیں گنجائش نہیں دیتے۔ اتنا ہی نہیں۔ گورنمنٹ کی نوکری میں بھی ایسی مثال شاید ہی آ گیا کہ کہیں ملتی ہو۔ نہیں۔ اتنا کہنے پر بھی آپ نے سب کمیٹی کے

اس پرستاؤ کو کبھی کمیٹی میں نہ رکھا۔ اور نہ ہی کمیٹی نے کسی ممبر نے آپ سے پوچھا۔ کہ آپ ایسی من مانی نامناسب کارروائی کیوں کرتے ہیں ؟

ان سب باتوں میں مستثنیٰ رہا اور آفس بیئررز سب کمیٹی پورن ودیش بھاؤ سے پریرت ہو کر ضبط کی آڑ میں میرے خلاف سب پرستاؤ وغیرہ پاس کرتی رہی تھی ؛

آفس بیئررز سب کمیٹی کے دویش کا دوسرا پرمان

اس کمیٹی اور اس کے ہم خیالوں کا دویش بھاؤ اس بات سے بھی ظاہر ہے۔ کہ جنوری ۱۹۳۴ء میں نئی مینیجنگ کمیٹی بنتے وقت کارکرتاؤں نے انیک سب کمیٹیوں میں سے صرف ریسرچ سب کمیٹی کو ہی اس ڈھنگ سے بنوایا۔ کہ پیچھے سے اسے خلاف آئین سمجھ کر کے توڑا جا سکے۔ چنانچہ کئی مہینوں تک ریسرچ سب کمیٹی بنائی ہی نہ گئی ؛

جس شخص کی تنخواہ کئی مہینوں سے بند ہو اور مکرر کردہ ادھیکاری اپنے کرتویہ کو نہ پہچانیں وہ اگر اسہیوگ نہ کرے۔ تو کیا کچہری میں جائے۔ اس لئے مارچ میں ریسرچ وبھاگ کا بجٹ نہ بنانا ایک نہایت ہی مناسب اور ضرورت آریہ کرم تھا۔ آفس بیئررز سب کمیٹی نے جو خلاف قانون کارروائیاں کی تھیں۔ ان کا ایک ماتر جواب یہی تھا۔ حکم عدولی کا دوش تو دراصل آفس بیئررز سب کمیٹی پر ہے۔ کہ جس نے خلاف قانون پرستاؤ پاس کر کے مینیجنگ کمیٹی کی سپھرا آگیاؤں کا اُلنگھن کیا۔ میں تو اپنے کرم سے ساودھان ہی کرتا ہوں ؛

آفس بیئررز سب کمیٹی کے دویش کا تیسرا پرمان

اتنا ہونے پر بھی اس سب کمیٹی کو اپنے ادھرم کا گیان نہیں ہوا۔ اور دھرم کو نہ جاننے والے بابو لوگوں نے ایک اور بھیانک بھول کر کے مجھے معطل کر دیا۔ میری معطلی کا حکم بھی نہایت غیر واجب اور خلاف قانون تھا۔ لائف ممبر کی معطلی کی گنجائش نیموں میں نہیں ہے نہ ہی اس سب کمیٹی میں میرا معاملہ رکھا جا سکتا تھا جب تک ریسرچ سب کمیٹی کا نام اور کام نیموں میں بیان ہے۔ تب تک آفس بیئررز سب کمیٹی اس معاملہ میں دست اندازی نہیں کر سکتی۔ اور بھی دیکھئے میرا معاملہ بغیر ایجنڈا کے اس سب کمیٹی نے وچارا۔ بغیر ایجنڈا کے وچار کا جو سبب بتایا جاتا ہے۔ وہ ایسا ہے۔ کہ نیم جاننے والے لوگ اس پر ہنسیں گے۔ ذاتی طور پر اس آفس بیئررز سب کمیٹی کے کئی ممبروں نے میرے سامنے شری مہاتما جی کی موجودگی میں سپشٹ روپ سے خود سویکار کیا ہے۔ کہ میرے وشے میں ان کی کارروائی انوچت اور دھینگا دھینگی کی تھی۔ نام ماتر ڈسپلن کی تو آڑ لی گئی ہے۔

میں نے اپنے پتروں میں منتری جی کو لکھا ہے۔ کہ پنڈت وشوبندھو نے میرے ورودھ لکھے ہیں۔ لیکن کیا مجال جو اس آفس بیئررز سب کمیٹی نے ان کے برخلاف کوئی کارروائی کی ہو۔ کرتے بھی کیسے ؟ پنڈت وشوبندھو بھی تو ان ہی دیکھتوں کے بل پر رشی دیانند سرسوتی کا نام دیانند کالج سے مٹانے کی چیشٹا کر رہے ہیں۔ وہ لوگ دردھ سنکلپ کر چکے تھے۔ کہ پنڈت بھگوت دت کو یہاں سے علیحدہ کر دو تاکہ پارٹی کا منورتھ سپھل ہو ؛

ان باتوں کو دیکھ کر میرے دل میں یہ بھاؤ نامستحکم ہو رہی تھی۔ کہ اندریہ لوگوں کا کالج پر قبضہ ہو رہا ہے اور ان کے سامنے میرا لوہار نہیں چل سکتا۔ اس لئے میں نے دو تین بار شری مہاتما ہنسراج جی کو اپنا تیاگ پتر دینے کی بات کہی۔ پر وہ مجھے منع کرتے رہے۔ آخر میں نے تیاگ پتر لکھ بھی دیا۔ لیکن وہ بھی کئی اشخاص کی موجودگی میں واپس دے دیا گیا ؛

میں تو یہی سمجھ رہا ہوں کہ دھرم کے وشے میں ہم آگیا دینے والے ہیں۔ لینے والے نہیں۔ میرے سامنے تو ہمیشہ وہی براہمن اور آچاریہ ادھیاپک وغیرہ رہے ہیں جن کی کہ سب ضروریات تجارت کے بڑے بڑے راجہ پوری کر لیتے تھے۔ اور پھر جن کے چرنوں میں بیٹھ کر آگیا اپدیش لیا کرتے تھے۔ اس سب کمیٹی کو کسی نے بھلا دیا ہو گا۔ کہ ان کے ڈیڑھ سو یا دو سو روپیہ کی خاطر بھگوت دت ان براہمنوں کے آدرش کو گرنے دیگا۔ میں نہ ہی براہمن ہوں۔ اور نہ ہی کوئی بڑا ودوان۔ مگر ایشور کی کرپا سے پرکھوں براہمنوں اور ودوانوں کی عزت کو قائم رکھنے کا بھاؤ رکھتا ہوں ؛

ایسی حالت میں بغیر میری رائے کے میرا معاملہ شری مہاتما ہنسراج جی کو فیصلہ کے لئے دیا گیا۔ میں نے یہ نہیں کہا۔ کہ ایسا کہنے کا ادھیکار کمیٹی کو نہ تھا۔ مگر میں اتنا ہی کہتا ہوں۔ کہ پنڈت وشوبندھو کا معاملہ تو ان کی صلاح سے مہاتما جی کے سپرد ہوا۔ مگر میرے معاملہ میں یہ بات نہیں ہوئی۔ مہاتما جی کو میرے بھاؤ کا پتہ تھا۔ جب تک وہ ریاستی آگیاؤں جیسا نیم کہ کالج کا کوئی سیوک دھارمک وشیوں میں بھی کسی دوسرے سیوک کے ورودھ نہ

لکھے " توڑا نہیں جاتا۔ تب تک کالج کی سیوا میرے لئے کٹھن ہے۔ میں نے تو یہ سیوا کی ہی اس لئے تھی کہ رشی دیانند سرسوتی کے مخالفوں کو جواب دوں۔ اس لئے دھارمک آزادی بیچ کر میں سیوا نہیں کر سکتا۔ اور اگر کالج کے پیچھے آج کل والے کرمچاری آریہ سماج کا اپمان ہی کرانا چاہتے ہیں۔ تو اس وشے میں میں ان کا سہایک نہیں ہو سکتا ؛

مہاتما جی کے فیصلہ کی ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ :۔

" ادھیکاریوں اور پنڈت جی کے نقطۂ خیال میں بہت فرق ہے۔ . . . . اس فرق کے کارن . . . . . . نہ ہی تو کالج کا انتظام رہ سکتا ہے۔ اس لئے میں فیصلہ کرتا ہوں۔ کہ پنڈت جی کی خدمات تین سال کے لئے پنڈت کھیت رام سیوا سنگھ کو دی جائیں۔ اگر پنڈت بھگوت دت جی دیانند کالج سے تبدیل ہونا پسند نہ کریں۔ تو پنڈت جی کالج ڈیپارٹمنٹ میں دھرم شکشا کے کاریہ پر لگا دئے جائیں "

میرے اور ادھیکاریوں کے مت بھید سے کالج کا انتظام آریہ بھاؤ انوسار قائم رہ سکتا ہے یا نہیں۔ اور رشی دیانند سرسوتی کی اوہیلنا کرا کر میں کالج اور آریہ سماج کے پربندھ کو توڑ رہا ہوں یا کالج کے ادھیکاری۔ اس وشے میں میں کچھ نہیں لکھنا چاہتا۔ ہاں مہاتما جی کے لیکھ کا پورا پر درودھ دھیان دینے کے قابل ہے ؛

میں پوچھتا ہوں۔ اگر میرا اور ادھیکاریوں کا مت بھید مجھے ریسرچ وبھاگ میں نہیں رہنے دیتا۔ تو وہ مجھے کالج میں کیسے رہنے دے گا ؟ باریک نگاہوں سے دیکھتے ہوئے ان شبدوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مجھے ریسرچ وبھاگ سے نکلوانے کے لئے ہی یہ سارا کھیل کھیلا گیا ہے۔ اور کئی پوشیدہ شکتیاں مہاتما جی کی (Sub Conciousness) پر اپنا پربھاؤ ڈال رہی تھیں ؛

دراصل مہاتما جی کو کمیٹی کی ۷ جون ۱۹۳۳ء کی اس ریاستی آگیا کا گیان تھا۔ مگر وہ انیک ادھیکاریوں کو ان کا دوش بتانے میں سنکٹ تے ہیں۔ ممکن ہے۔ انہوں نے اس میں کالج کا ہت سمجھا ہو۔ اگر کہا جائے۔ کہ مہاتما جی کے فیصلہ کے لئے یہ بات اچیت ہی نہ تھی۔ تو بھی مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ مہاتما جی نے کئی ایسی باتوں کا بھی فیصلہ دیا ہے۔ جو ان کے سامنے نہ تھیں۔ مثلاً پنڈت رشی رام جی کی دیانند براہم مہاودیالیہ میں تقرری۔ اور دیانند براہم مہاودیالیہ کے ان پرانے ادھیاپکوں کو مستقر رکھنے کی سفارش جو کہ آریہ سماج کے خلاف اندولن کر رہے ہیں ؛

کہنا پڑتا ہے کہ مہاتما جی کے ہاتھ میں ایک ترازو دیا گیا تھا۔ اس ترازو کے ایک پلڑے میں کچھ ایسے

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

مجھے ایک بار اور دل کی گرمی سخت پڑ رہی ہے۔ مجھے ایک بار اور دل کی بیماری بھیانک روپ میں ہو چکی ہے۔ اس بات کو ایک ماس سے کچھ ہی زیادہ عرصہ ہوا ہے۔ میں ڈرتا ہوں کہ اگر گرمی میں گھوما تو کہیں دل کی گتی دل میں ہی نہ رہ جائے۔ ادھر آریہ جنتا اس اور کافی دھیان نہیں دیتی۔ کہ کنیا گوروکل کی عمارت کا باقی حصہ بھی بننا ہے۔ مجھ سے یہ برداشت نہیں ہوتا۔ کہ میری ۱۰۰ پتریاں تو پکے مکانوں میں رہیں۔ اور باقی ۱۰۰ کے قریب ٹین کے چھپروں میں رہیں۔ اس لیے میں ایک بار پھر ان بھدر پرشوں سے جنہوں نے سندر ندھی کے لیے وعدے کئے ہوئے ہیں۔ اپیل کرتا ہوں۔ کہ ایک بال برہمچارنی کی تپسیا کا خیال کر کے اور اپنی پتریوں کے ہت کو سوچ کر ایک دم روپیہ ارسال کر دیں۔ تاکہ عمارت کا کام بند نہ ہو۔ نہیں تو میں اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر بھی اس موسم میں در بدر بھٹکوں گا۔

کنیا گوروکل کی نسبت بڑے بڑے ہر بنگش ودوانوں کی سمتی دن بدن اونچی ہو رہی ہے۔ اس سے ہماری ذمہ واری بہت بڑھ رہی ہے۔ اگر بھارت بھر کے شکھشا پنڈتوں کی نظر کسی کنیا شکشالیہ پر لگی ہوئی ہے۔ تو وہ یہی کنیا گوروکل ہے۔ آریہ پرشوں کو جہاں فخر ہونا چاہیے۔ کہ وہ ایک ایسی سنستھا کے مالک ہیں جس کی تعریف آریہ سماجی، غیر آریہ سماجی ہندوستانی اور یورپین یک زبان ہو کر کر رہے ہیں۔ وہاں ان کو اپنی ذمہ داری بھی سمجھنی چاہیے۔ بمبئی کے ایک مشہور بیرسٹر اور ودوان شری پورنانند جی مہری بیرسٹر ایٹ لاء کے ساتھ ڈیڑھ دن میں تھے۔ پہلے تو انہوں نے اس پرہ سنسکار کو دیکھنے کی اچھا پرکٹ کی۔ اس کو دیکھ کر انہوں نے آریہ سماج اور کنیا گوروکل کو دیکھا۔ آپ اتنے محظوظ ہوئے۔ کہ سمتی پُستک میں یہ لکھ گئے:۔

"یہ سنستھا کئی اَنشوں میں انوکھی ہے۔ برہمچارنیاں دنیا بھر کا اتہاس جانتی ہیں۔ اور ان کا گیان اتنا ہے۔ کہ دوسری یونیورسٹیوں کے گریجوئیٹوں کے سر بھی شرم سے نیچے ہو جائیں گے۔ جب وہ اس سنستھا کی لڑکیوں کے دوارہ دئے ہوئے پرشنوں کے اُتروں کو سنیں گے۔ لڑکیوں کی شاریرک اوستھا اچھی ہے۔ اور ان کی دیکھ ریکھ خوب ہوتی ہے۔"

یہ ایک ایسے بھدر پرش کی سمتی ہے۔ جو بمبئی کے چوٹی کے وکیل ہیں۔ جن کی لڑکی سوم گریجوئیٹ ہے۔ اور جو کئی ورشوں سے بمبئی میں استری شکھشا کا کام کر رہے ہیں۔ کل ہند یونیورسٹی کے پرسدھ اتہاس کے پروفیسر جے۔ ورنسکر کورسل کا نمبر گیبی کے اتہاس کے پرکھشک بھی ہیں۔ اور جن کی شکھشا اور شاگردی میں سینکڑوں گریجوئیٹ نکلے ہیں۔ کنیا گوروکل دیکھنے آئے۔ کئی گھنٹے انہوں نے لگائے۔ اور برہمچارنیوں کو سب وشیوں میں بڑی کڑی پرکھشا لی۔ بھارتیہ اتہاس۔ یوروپین اتہاس۔ انگلش اتہاس۔ دھرم شکھشا۔ اور منو وگیان شاستر (Psychology)

اتیادی سب وشیوں کے سوال پوچھے۔ انگلش اتہاس کا ایک پرشن جو انہوں نے ایسا کیا۔ جس کے وشئے میں انہوں نے سوئم کہا کہ ہندو یونیورسٹی کے اپنے ایم۔ اے کے ودیارتھیوں کو بھی انہوں نے یہی پرشن کیا تھا۔ بڑی محنت کے بعد انہوں نے جو رائے قائم کی۔ وہ حسب ذیل ہے:۔

"آج آچاریہ رام دیو جی نے مجھے کنیا گوروکل کا پوری طرح درشن کرایا۔ سکول وبھاگ کی آٹھویں شرینی اور کالج وبھاگ کی تینوں شرینیوں کو میں نے پوری طرح دیکھا۔ اور ان کے سمست پاٹھیہ وشیوں پر ان سے پرشن کئے۔ مجھے یہ دیکھ کر پرسنتا ہوئی۔ کہ کنیاؤں کی یوگیتا اور ان کی سامانیہ پہچان رسا دھارن تھی۔ اس یوگیتا کے دو کارن مجھے پرتیت ہوئے۔ ایک تو ماتری بھاشا کے دوارہ شکھشا کا ہونا۔ دوسرے شکھشا کے مولک سدھانتوں کے انوسار شکھشا کا دینا۔ منو وگیان، اتہاس، دھرم اتیادی وشیوں کا گیان کنیاؤں میں دیکھ کر بہت سنتوش ہوا۔ جب ان کو دیکھ کر بہت ہی سنتشٹ ہوا کہ اتہاس وغیرہ (Conscious) اندرونی تھا۔ نہ اور دھونک ویوہارک وشیوں کا بھی گیان ان کنیاؤں کا اتنا تھا جتنا سادھارن گریجوئیٹ کا بھی نہیں ہوتا ہے۔ میں نے آشرم کو بھی دیکھا۔ آشرم کا نیا بھون اتینت سندر تھا۔ آلم ہے یہ کہ یہ ہر درشٹی سے آشرم کا بھون بڑی پورن ہے۔ بالکاؤں کا سواستھ بہت اچھا ہے۔ آشرم کی صفائی سے بھی میں بہت سنتشٹ ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے صوبے میں یہ اپنے ڈھنگ کی ایک انوکھی سنستھا ہے۔ اس کی سب سے ادھک وشیشتا یہ ہے۔ کہ یہاں ہماری دیک سنسکرتی کا بڑا باہت گیان جب نراؤں کو ہو جاتا ہے۔ میں شری آچاریہ جی کا آبھاری ہوں۔ کہ انہوں نے مجھے اس سنستھا کو دکھلانے میں اپنا ایک پورا سمے خرچ کیا۔

اپنے کرتویہ کی اور دھیان دو!

(لیکھک شری پت آچاریہ رام دیو جی)

ہے۔ کہ ایشور کرے۔ کہ یہ سنستھا شیگھر ہی اُنتی کر کے ایک وشال ودیا پیٹھ بن جائے۔ ہمالیہ کی تل ہٹی میں جو سندر ستھان تھا یہاں کا جل وایو سنستھا کے لیے اتی اُتم ہے۔"

پنڈت رام نرائن تری پاٹھی جو ہندی کے ایک اُچ کوٹی کے کوی اور ناٹک کار ہیں۔ اور جن کے آپ کو آریہ سماجی کہتے نہیں۔ اگرچہ میرے تحقیق کے مطابق وہ آریہ سماجی ہیں۔ کنیا گوروکل کے پچھلے اُتسو پر آئے تھے۔ اور اپنی کنیا کو برداشت کر دا گئے تھے۔ اب ان کا ایک لیکھ "مادھوری" میں چھپا ہے۔ اس میں سے کچھ اقتباسات میں یہاں دیتا ہوں:۔

آچاریا ودیاوتی جی کی بابت وہ لکھتے ہیں:۔

"آپ کے سوبھاؤ میں ابھیمان نہیں۔ ان کے بھاشن میں کسی کی نندا نہیں۔ میں لگاتار پانچ دن تک گوروکل میں رہا۔ میں نے انہیں بہت ہی سرل اور آدرش ماتا کی طرح واتسلیہ سے پورن پایا۔ وہ پربندھ میں کشل اور سدا جاگرو بھی ہیں۔ کنیاؤں کے ماتا پتا اپنی کنیا ان کے سپرد کر کے نشچنت ہو سکتے ہیں۔ کنیائیں اپنے نجی گھر سے بھی ادھک سوکھ شانت وہاں رہتی ہیں۔ آچاریا جی کنیا گوروکل سے اپنے نجی خرچ کے لیے ایک پیسہ بھی نہیں لیتیں۔ اپنے گھر سے خرچ منگوا کر وہ گوروکل کی سیوا کر رہی ہیں۔"

برہمچارنیوں کے وشئے میں وہ لکھتے ہیں:۔

"میں نے کنیا گوروکل کی کنیاؤں کو شاریرک اور مانسک دونوں پرکار سے بہت سوستھ پایا۔۔۔۔ اونچی شرینی کی کنیاؤں کا پستکیہ گیان کسی کالج کے بی۔ اے اور ایم۔ اے کے ودیارتھیوں سے کم نہیں۔ بلکہ کئی وشیوں میں ادھک ہی ہے۔ ان میں ابھیمان نہیں۔ ہٹ یا کسی پرکار کی ضد نہیں۔ اپنی ہی بات پر ضد نہیں۔ ان میں سرلتا ہے۔ نمرتا ہے۔ آریہ دھرم پر درڑھ وشواس ہے۔ سودیشی کی ممتا ہے۔ ان کے ہردیہ کی پوترتا، نرملتا اور کوملتا ان کے مکھ منڈل پر اکتی ہوئی ہے۔ جس پر بار بار میں جائیں گی۔ گھر کی۔ سوندریہ اور سمردھی سا تھ لے جائیں گی۔"

برہمچارنیوں کی وکتر آشکتی کے وشئے میں وہ لکھتے ہیں:۔

"واٹیٹ ہیمر پر شو بھا اور سبنیہ نام کی دو کنیاؤں نے سنسکرت میں وواد کیا۔ وہ دھارا پرواہ سنسکرت بولتی تھیں۔ بھاشا سرل سرس اور سو سنسکرت تھی۔ ان کے بولنے کا لہجہ بھی بڑا مدھر تھا۔ اس درشیہ کے سامنے میں بہت دور چلا گیا۔ کہاں؟ اس بھارت میں جس میں سب استری پرش سنسکرت ہی بولتے تھے۔ واٹیٹ ہیمر کے ورودھ میں جس کنیا نے بھاشن کیا تھا۔ اس نے بھارت کی ورتمان دشا کا ایسا عمدہ چتر کھینچی۔ کہ میں رو بار رو پڑا۔ اس کے بعد مورتی پوجا کے وشئے پر شانتا، سوشیلا، برہملوئی، ویامتی، وبھوتی اور سوشیلا (دو دیتیہ) کا وواد سنسکرت میں ہوا۔ سوشیلا اور برہماونی نے پرسکار پایا۔ انت میں کماری دمینتی نے کنیا گوروکل پر سنسکرت میں نبندھ پڑھا۔ نبندھ کی بھاشا اور بھاو تو پرشنسنیہ تھے ہی۔ بھاشن کی شیلی بھی بڑی ہی پربھاو انیا دک تھی۔ اس ننھی سی کماری نے نبندھ پاٹھ کے سمے تک پنڈال میں اپنا ایک ادھی پتیہ رکھا۔۔۔۔۔ تاریخ ۲۸ رفروری کو کماری سوشیلا نے "ورتمان شکھشا پرنالی" پر بہت ہی سارگربھت نبندھ پڑھا۔"

برہمچارنیوں کے ہندی واد وواد کا ذکر کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں:۔

"انت بھاشن بمبئی کی ایک گجراتی کنیا سوشیلا (دوتیہ) کا تھا۔ جو ادھک پرشنسنیہ مانا گیا۔ انت میں مجھے بھی کچھ بولنا پڑا۔ کنیاؤں کی یوگیتا پر بولتے ہوئے میں نے یہ شنکا پرکٹ کی کہ "یہ کنیائیں ہمارے گھروں میں سما جائیں گی کیسے؟ ان کے اُپیکت پر یوار ہمارے پاس کہاں ہیں؟ سادھارن سماج سسر اور پتی کے بیچ میں پہنچ کر ان کی اُچ کوٹی کی شکھشا ہی کیا ان کے دکھ کا کارن نہ بن جائے گی؟ اس کا اُتر ہو ہی کیا سکتا ہے۔ میں بھی آچاریا جی کے اس اُتر کا سمرتھن کرتا ہوں۔ کہ میں تو کام کرتی جاتی ہوں۔ یہ پرنام ایشور کے ہاتھ ہے۔ یہ کنیائیں سوئم اُچ کوٹی کا سماج بنا لیں گی۔ کنیاؤں میں ولاس پریتا (شوقینی اور فیشن) میں نے نہیں دیکھا۔ شدھ کھادی کی پوشاک میں وہ پوترتا کی دیویاں دکھائی پڑتی ہیں۔ ان میں چنچلتا نہیں۔ روپ نے ان کے چرتر کو بہت ہی موہک بنا دیا ہے۔"

اس کا سب کو بڑا لمبا ہے۔ ہر پرکار سے وہ دیوی ودیاوتی کے کام کی تعریف کرتے ہیں۔ مجھے حیرانی ہوتی ہے۔ کہ اس بال برہمچارنی دیوی کے کام کی قدر والی پنجاب کی آریہ جنتا نے تو کافی کی نہیں۔ جس کی خاطر اس تیاگ کی مورتی دیوی نے اپنا سروسیہ تیاگ دیا۔ کنتو باہر کے لوگ اس کے کام میں بہت

ہیں +

نزبی یاٹھی جی اپیل کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ :-

"کنیا گورو کل کی شکشا اور شکشا پرنالی کو دیکھ کر مجھے وشواس ہو گیا۔ کہ یہ سنستھا ورتمان ہندو بھارت کے لئے بہت ہی لابھ دایک ہے۔ یہاں کی سناتکائیں ہمارے پریواروں میں آ کر جیون کے پرتیک اتھتی شیل مارگ کو پرکاش سے بھر دیں گی۔ دیش کی اُنتی میں یہ سب سے بڑھ کر سہائک ہوں گی۔ اپنے دیش۔ اپنی سنسکرتی اور اپنے سماج کے کلیان کا تھوڑا بھی دھیان رکھنے والے ہندو کو ایک بار کنیا گورو کل کو دیکھنا چاہئے۔ اور دھن سے اس کی پورن سہائتا کرنی چاہئے" :-

یہ ہے ایک پرکش غیر آریہ سماجی ودوان کی سمتی۔ کیا آریہ پرش اب بھی نہ جاگیں گے؟ کنیا گورو کل کا آگامی اُتسو دیوالی پر ہو گا۔ اس سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ ۱۰۰ لڑکیوں کے رہنے کے لئے نیا بھون تیار ہو جائے۔ مجھے اس لئے بھی فکر ہے۔ کہ ودیاوتی جی کا کنیا گورو کل پر جو قرضہ ہے۔ اس کو اُتارنے اور نیا بھون بنوانے کی ذمہ داری میں نے اپنے اوپر لی ہوئی ہے۔ یہ کام ہو جائے۔ تو جیسے گورو کل کے پربندھ سے میں سُبکدوش ہو گیا ہوں۔ ویسے ہی اس سلسلہ کے (اگرچہ پربندھ تو اب بھی سارا ودیاوتی جی ہی کرتی ہیں) پربندھ کے بھار سے جو تھوڑا بہت میرے اوپر ہے۔ مُکت ہو جاؤں +

کسی بڑھ ودوان شکشا کلا کے پنڈت آریہ سماجی نیتا کو جس کو گورو کل شکشا پرنالی میں شردھا ہو۔ میرا استھان لینے کے لئے بھی تیار ہونا چاہئے۔ تاکہ یہ سنستھا جس نے آچاریا ودیاوتی جی کی سر کشا میں اتنے تھوڑے کال میں اتنی پرشنسا پراپت کی ہے مضبوط ہو جائے۔ اور چر کال تک بھارت کی بھاوی ماتاؤں کے چرتر سنگٹھن کا کام کرتی رہے :-

میری رُچی تو زیادہ تر تحریری اور تقریری پرچار کی اور اُور سار و ودیک کا رپورکی اور ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ادھشتا بدی تک ہی پنجاب میں وشیش کارپہ کی میں ضرورت سمجھتا تھا کنتو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پچھلے اجلاس میں ما میں نے یہ سوئیکار کرنا دیکھا۔ کہ میرے وشیش سہیوگ کی کوئی خاص ضرورت نہیں۔ ادھیکاری لوگ اس کارپہ کو بڑی اُتمتا اور یوگیتا سے کر بھی سکتے ہیں۔ اور کرنے کو تیار بھی ہیں۔ جو کام مجھے بتلائیں گے۔ اُس کو میں کر بھی دوں گا۔ کنتو وہ اپنی ذمہ داری کو خوب سمجھتے ہیں۔ اور اس بات کو بھی پر کار محسوس کرتے ہیں۔ کہ سالہا سال سے جو لوگ اس کام کو کرتے رہے ہیں۔ اُن سے کئی طور پر آشنا کی جاتی ہے۔ کہ اس ادھشتابدی کی سپھلتا کا پورن رُوپ سے شریہ وہی پراپت کریں۔ آریہ جنتا اُن کے ساتھ ہے۔ اس لئے مجھے وشواس ہے۔ کہ وہ اس سمبندھ میں کوئی وشیش بھار مجھ پر نہ ڈالیں گے۔ میں تو کنیا گورو کل کے کام سے مُکت ہوتے ہی بھاشنت ورش کا ایک دورہ لگاؤں گا۔ کام شروع تو ابھی ہو جائے گا۔ دو تین کتابیں انگریزی میں لکھوں گا۔ اور پھر ودیش چلا جاؤں گا :-

---

ریویو پستک "معلوماتِ ڈاکٹری"

یہ ۸۰ صفحہ کی کتاب حکیم رام پرشاد صاحب بی اے فزیشن کی تالیف ہے۔ اس میں ابتدا میں مختلف اوزان دئے گئے ہیں۔ اور ساتھ ہی مختلف اعضائے رئیسہ اور انسانی جسم کے ڈھانچہ کا مفصل حال درج ہے۔

کتاب مذکور کو دلچسپ بنانے کے لئے مؤلف نے وقت وقت پر اشعار بھی دئے ہیں۔ اور ساتھ ہی مختلف امراض کی تشخیص اور علاج کا حال درج کیا گیا ہے۔ کتاب از حد مفید ہے۔ قیمت آٹھ آنے فی جلد :-

ملنے کا پتہ :-

حکیم رام پرشاد بی اے فزیشن۔ بھگوتی فارمیسی۔ چوڑے موری بازار۔ لاہور

ہم آدرشی دیانند کے بھگتوں پر راجیہ کرنا چاہتے ہیں۔ میرا یکم جون ۱۹۳۴ء سے نیایک پتر سمجھا جائے۔ اسی دن میں نے ریسرچ وبھاگ کا چارج دے دیا تھا۔ الیشور رِدّھ مُنی میں سمجھتا کالج کی سمجھا بنا کا دن ہی اس بات کے لئے موزون تھا۔ اگر الیشور نے ساتھ دیا۔ تو آریہ سماج کی سیوا بدستور سابق جاری رکھوں گا :-

آپ کا ہِتَیشی

بھگوت دت

ویدک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

۱۱ر جون ۱۹۳۴ء

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں :- (منیجر)

بقیہ صفحہ ۱۲۱

بابو لوگ تھے۔ جو اپنے آپ کو آریہ سماجی کہہ کر آریہ سماج کے سارے کام کو مٹانے پر کٹی بددھ ہیں۔ مگر وہ امیر لوگ ہیں۔ اور دوسرے پلڑے میں ایک ایسا شخص تھا۔ جو ہزار تر ٹیوں اور دوشوں کے ہوتے ہوئے بھی رشی دیانند سرسوتی کے سدھانتوں کی صداقت کی کھوج میں مگن ہے۔ اور ویدک سدیش کو دُور دُور تک پہنچانے کی چیشٹا کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ریسرچ کا کام اور کالج کا نام انٹرنیشنل مشہوری حاصل کر چکا ہے۔ لیکن وہ امیر نہیں۔ اس ترازو کو جب شری مہاتما ہنس راج جی نے اُٹھایا تو بابو لوگوں کا پلڑا بھاری ہو گیا۔ اور ہوا اس میں مہاتما جی کا کوئی دوش نہیں۔ کل یُگ کو مانتے ہوئے یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہ کلی کال کا ہی پربھاؤ ہے۔ آج لکشمی کی پوجا ہے۔ سرسوتی کی نہیں۔ ایک طرف پنڈت وشوبندھو دھمکیاں دے رہا تھا۔ کہ وہ مقدمہ دائر کر دے گا۔ اس میں مہاتما ہنس راج جی، اور بخشی ٹیک چند جی وغیرہ کی گواہیاں ہوں گی۔ اور دوسری طرف آفس ممبرز سب کمیٹی کے کئی ادھیکاری دھمکی دے رہے تھے۔ کہ اگر بھگوت دت کو ریسرچ وبھاگ سے نہ نکالا گیا۔ تو وہ تیاگ پتر دے دیں گے۔ ایسی حالت میں مہاتما جی کیا کر سکتے تھے۔ ان کی نیکی اور سادگی سے دوسروں نے انوچت لابھ اُٹھایا ہے :-

پردھان مہودیہ! آپ کو ودت ہو۔ کہ میں نے گذشتہ ۱۹ ورش کی سیوا میں جو پل (بہت) گرنتھ راشی یہاں اکٹھی کی ہے۔ وہ معمولی نہیں ہے۔ کم سے کم ایک ہزار دستی لکھی ہوئی کتابیں ابھی ہیں۔ جو میں نے اپنی طرف سے کالج کی بھینٹ کی ہیں۔ ہزاروں آرش گرنتھ میں نے اپنا کرایہ لگا کر دُور دُور دیشوں میں پھر من کر کے کھوجے ہیں۔ کالج کا نو ان سات ہزار کے لگ بھگ دستی نسخوں پر کوئی سولہ سترہ ہزار سے زیادہ روپیہ خرچ نہیں ہوا۔ اگر یوروپ کے لوگ انہیں اکٹھا کرتے۔ تو یہ کئی لاکھ روپے کا مال تھا۔ لیکن میں ایسے روپے نہیں گنتا۔ یہاں میں نے وہ گرنتھ اکٹھے کر دئے ہیں۔ کہ جن کے شائع ہونے سے سینکڑوں بھرانتیاں دُور ہوں گی۔ انہی کے بل پر آریہ سماج کے سب مخالفوں کو چیلنج دیتا تھا۔ بابو لوگ چاہتے تھے۔ کہ دیانند کالج رشی بھگتوں اور آریہ سماج کے بھگتوں سے نشکنٹک ہو جائے۔ وہ میرا سارا بل چھیننا چاہتے تھے۔ اسی لئے یہ سازش کی گئی۔ میری کسی سے ذاتی دشمنی نہیں میں پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ ان لوگوں کے دلوں میں ستیہ کا پرکاش ہو :-

خیر ایسی حالت میں مجھے کالج کی سیوا منظور نہیں کہ جہاں آج کل لکشمی اپاسک اور رشی دیانند سرسوتی کا اپمان کرنے والے سرسوتی اُپاسکوں ۴

بقیہ صفحہ ۱۱

دفعہ (۱۸۰) ضابطہ فوجداری کی صورت پیدا ہونے کی وجہ سے منتقل کیا ہے۔ اس طرح مقدمہ کو منتقل کرنے کی عدالت پائیگاہ مجاز نہ تھی۔ کیونکہ ایسے انتقال سے متعلق دفعہ (۵۲۶) ضابطہ فوجداری عارض ہے۔ وکیل صاحب نگرانی خواہ اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ عدالت پائیگاہ نے انتقال مقدمہ کا کوئی حکم زیر دفعہ (۵۲۶) ضابطہ فوجداری نہیں دیا ہے۔ بلکہ خود مجاز سماعت ہونے کی وجہ سے اس کارروائی کو عدالت بیدر میں بھیج دیا ہے۔ گویا انہوں نے دفعہ ۲۰۲ ضابطہ فوجداری پر عمل کیا ہے۔ لیکن بجائے اس کے کہ استغاثہ کوتوالی کو دیا جاتا۔ کہ عدالت مجاز میں پیش کرے۔ اس استغاثہ کو خود ہی عدالت بیدر میں بھیج دیا ہے۔ ہماری رائے میں ایسی غلطی نہیں ہے۔ جس سے انصاف میں کوئی خلل واقع ہوتا ہو۔ یا ملزمین پر کوئی مضر اثر پڑتا ہو۔ اس لئے محض اس بنا پر یہ کارروائی کالعدم نہیں ہو سکتی۔ اور جب عدالت بیدر میں کوتوالی نے کارروائی شروع کر دی۔ تو سمجھا یہی جائے گا کہ پولیس نے عدالت مجاز میں استغاثہ پیش کر دیا ہے۔ وینے میں اس عذر نگرانی خواہ کو نامنظور کرتا ہوں :-

دوسری بحث یہ کی جاتی ہے۔ کہ دفعہ (۱۵۷) ضابطہ فوجداری کے تحت اس وقت تک اجازت نہیں دی جا سکتی۔ جب تک دفعہ (۲۰۲) ضابطہ فوجداری کی صورت پیدا نہ ہو۔ تو اس کے ثبوت کی تائید میں نظائر مندرجہ دکن لاء رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۹ و جلد ۱۳ صفحہ ۲۳ پیش کئے گئے ہیں جن میں تصفیہ کیا گیا ہے۔ کہ کسی استغاثہ کے متعلق دفعہ ۱۵۷ ضابطہ فوجداری پر عمل کرنے یعنی کوتوالی کو تفتیش کرنے کا اس وقت حکم دیا جائے گا۔ جب استغاثہ کی صداقت کے متعلق عدالت کو اطمینان نہ ہو۔ ہماری رائے میں صورت موجودہ سے نظائر متذکرہ غیر متعلق ہیں۔ یہ مشکل اس وقت پیش آتی ہے جب کوتوالی کے علاوہ کوئی اور شخص استغاثہ کرے۔ تو ایسی صورت میں اگر عدالت کو استغاثہ کی صحت کا اطمینان ہو جائے۔ تو مقدمہ کی کارروائی شروع کر دی گئی۔ لیکن اگر اطمینان نہ ہو۔ تو اس کی تفتیش حسب دفعہ (۱۵۷) ضابطہ فوجداری کرائی گئی۔ تاکہ واقعات صحیح کا انکشاف ہو سکے ——— صفحہ ۲ ختم۔ لیکن جہاں خود کوتوالی واقعات کا اظہار کر کے دفعہ ۱۵۷ ضابطہ فوجداری کی اجازت طلب کرے۔ وہاں دفعہ ۲۰۲ ضابطہ فوجداری پر عدالت کا عمل کرنا صرف بغیر ضرورت ہے خیز ہے۔ اور اسی وجہ سے نظیر مندرجہ دکن لاء رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ (۲۸۸) میں تصفیہ کیا گیا ہے۔ کہ بلا تعمیل ضابطہ فوجداری بھی دفعہ ۱۵۷ ضابطہ فوجداری کا حکم دیا جا سکتا ہے۔ اس لئے یہ بحث بھی قابل لحاظ نہیں ہے

بھکھارن

(لیکھک شری ویدبرت جی شرما شاستری ڈنکر، خورجہ)

(۱)

"تم ہندو ہو؟"

"نہیں"۔

"مسلمان ہو؟"

"نہیں"۔

"تب کیا عیسائی ہو؟"

"نہیں بابوجی! نہ میں ہندو ہوں نہ میں مسلمان ہوں۔ اور نہ عیسائی ہوں۔ میں تو کیول بھکھارن ہوں"۔

"بھکھارن! تم تو بھکھارن نہیں جان پڑتی" میں نے اسچرج سے پوچھا۔

"بابوجی! میں اسی لیے ادھک پیچھے دے ہی نہیں سکتی میں نے کہہ دیا نا کہ میں بھکھارن ہوں۔ میرا پیچھا چھوڑیے"۔

"اچھا بہن بھکھارن ہی سہی۔ مگر تمہیں اپنے اس کتھا کے لیے اپنا پتہ دینے میں یہ ہرج ہی ہے۔ تو لو پھر یہ میری بھیک"۔ میں نے مٹھی باندھ کر بھکھارن کی اور ہاتھ بڑھایا۔

"بہن! یوونی کے ہردیہ میں اس واکیہ نے امرت جیسا کچھ دیا۔ ایک بار سندر نیتروں سے ایک بار آنکھ اٹھا کر میری اور دیکھا۔ اور دھیمے سور سے دو بڑے بڑے موتی آنکھوں سے ٹپکا کر بولی۔ بابوجی! اس ابلا کو ادھک تنگ نہ کیجیے۔ مجھے یہ بھیک نہیں چاہیے"۔

یووتی کا دھیرج چھوٹ گیا۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

دہلی کے چاندنی چوک کی ایک دکان پر میں چٹ پٹی چاٹ کھا رہا تھا۔ سامنے ہی بھکھارن سڑک کے ایک کنارے پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی آیو ۱۷-۱۸ ورش سے ادھک نہ تھی۔ وہ دھاتا نے اسے دے دی تھی۔ میں نے سامنے سے دیکھا۔ میری درشٹی بھکھارن پر گئی۔ پھر دھیرج سے کام لیا۔ میں بھکھارن کے پاس پہنچ بنا نہ رہ سکا۔

میں نے دھیرج دلانے والے سور سے کہا۔ "بہن! سو مت۔ میں جان گیا ہوں۔ کہ تم دکھیا ہو۔ پر یدی کچھ ہرج نہ ہو۔ تو اپنا پتہ بتلا دو"۔

یووتی بڑی دیر تک میری اور ٹکٹکی درشٹی سے دیکھتی رہی۔ اس کی درشٹی گمبھیر تھی۔ چہرہ کچھ اداس تھا۔ آنکھیں تھی۔ اور تھا ایک سندر گٹھا شریر جو دکھ کا دھندلا پرکاش۔ اس نے کہا۔ "جانتے ہو بابوجی! بہن کا رشتہ کتنا پوتر ہوتا ہے؟"

تب اس کے ہردیہ کی آشنکا کو سمجھ گیا۔ اور اسی کشن میں نے اسے کہا۔ "بہن! جانتا ہوں۔ یہ سنسار کٹھن ہے۔ سنسار سوارتھی ہے۔ سنسار کپٹی ہے۔ سنسار مایا وی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر سنسار مانڈیوں کا داس ہے۔ پرنتو یہ بھی سمرن رکھو۔ کہ سنسار میں دھرم ہے۔ پروپکار ہے۔ اور بہن بھائی کا سمبندھ بھی ہے"۔

یووتی نے سر ہلا کر کہا۔ "اچھا بھائی! مجھے اپنے گھر لے چلو۔ وہیں میں اپنا پتہ بتلا دوں گی"۔

(۲)

بھکھارن میرے ساتھ گھر آئی۔ میری کٹیا سونی تھی۔ بہن کے آ جانے سے وہ پرکاشمان ہو گئی۔ یووتی مجھے "دادا" اور میں یووتی کو "دیدی" کہنے لگا۔ تینوں دیدی کو میرے گھر میں رہتے ہو گئے ہیں۔ جب جب اس سے اس کی آتم کتھا کے بارہ میں کہا۔ تب تب اس نے بہانے بنا کر ہی ٹال دیا۔

ایک دن دیدی اتینت پرسن تھی۔ میں نے اس سے اس کی بیتی کا کارن پوچھا۔ دیدی کچھ نہ بولی۔ میں نے کہا۔ "اچھا جانے دو۔ پر تم بتاؤ کہ آج اپنا پتہ بتلا دو"۔ دیدی نے کہا۔ "اچھا میں بتلاتی ہوں" تب چپ ہو رہا۔ پر دیدی کچھ نہ بولی۔ میں نے پھر انورودھ کیا۔

"میں کیسے بتلاؤں؟" دیدی نے کہا۔

"اچھا تو پہلے بتلائیے۔ کہ آپ کا گھر کدھر ہے؟"

"دادا! میرے پتا پورب کے ایک گاؤں میں رہتے ہیں"۔

"رہتے ہیں؟" میں نے کہا۔

"ہاں" وہ بولی "آپ ذرا دھیرج دھرئیے۔ وہ لوبھ وش میرا وواہ ایک ۵۰ ورش کے بڈھے سے کرنا چاہتے تھے۔ میں نے اس سمبندھ کا ایک اپائے کیا"۔

"میں ٹھیک وواہ سے دو دن پہلے گھر سے غائب ہو گئی۔ پتا جی نے میری بہتیری تلاش کی۔ مگر سب ویرتھ تھا۔ ہار کر پتا جی کو میرا سمبندھ سے ٹھکرانا پڑا"۔

میں چپ رہا۔ وہ کہتی رہی۔

"میں ٹھیک ایک سپتاہ بعد گھر آئی۔ لیکن پتا جی نے مجھے کل کا کلنک سمجھ کر گھر میں نہ رہنے دیا۔ ماتا نے بھی میری مدد نہ کی"۔

"دادا! میں ان دنوں اپنی ایک سہیلی کے گھر رہی تھی۔ کنتو اب تو مجھے ابلا بہنیں بھی دور آچارنی سمجھنے لگیں۔ اور میں وہاں نہ جا سکی۔ ایسی اوستھا میں میں وہاں سے نکل کھڑی ہوئی"۔

"ایک بار سوچا کہ ندی میں ڈوب کر اس جیون کا انت ہی کر ڈالوں پرنتو ایسا نہ کر سکی"۔

میں نے پوچھا۔ "یہ کتنے دنوں کی بات ہے؟"

وہ بولی۔ "یہ آپ سے ملنے سے تین دن پہلے کی بات ہے"۔

میں نے کہا۔ "پھر؟"

کچھ دیر چپ رہ کر وہ بولی:—

"سندھیا ہو چکی تھی۔ میں اکیلی تھی۔ ایک ادھیڑ ویکتی نے دیا بھاؤ سے پتہ پوچھا۔ میں اس کے ساتھ ہو لی۔ وہ مجھے دہلی لیوا لایا۔ یہاں آنے پر مجھے اس کے نیچ وچار کا پتہ چلا۔ میں اس کے یہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی"۔

"میں لگاتار دو دن تک بھوکی پھرتی رہی۔ آتم گھات کرنے کا بھی میں نے پھر سے سنکلپ کیا تھا۔ لیکن سہسا آپ سے بھینٹ ہو گئی"۔

میں نے پوچھا۔ "دیدی! تم نے آج تک یہ مجھے کیوں نہ بتلایا؟"

"مجھے آپ سے یہ کہہ کر آپ کے سامنے رہنے کا ساہس نہ ہوتا تھا"۔

"تو اب کیسے رہو گی؟" میں نے ہنس کر پوچھا۔

دیدی کچھ نہ بولی۔

اس نے ۵ دن پہلے کا آیا ہوا ایک اخبار اور ایک پتر میرے سامنے لا کر رکھ دیا۔

میں اس کا مطلب نہ سمجھ سکا۔ دیدی نے مجھے وواہ وگیاپن والا ایڈورٹسمنٹ کھول کر دکھلایا۔

میں نے پہلے وہ پڑھا۔ پھر وہ پتر۔ پتر موہن کا تھا۔ جو دیدی کے پتر کے جواب میں آیا تھا۔

"دیدی تمہاری کیا اچھا ہے؟"— میں نے پوچھا۔

دیدی چپ تھی۔

دیدی کا وواہ ہو گیا۔ موہن اور دیدی اب دونوں خوش ہیں۔ میں جب دیدی کے گھر جاتا ہوں۔ تو وہ میری بڑی خاطر کرتی ہے۔ اس کی درشٹی میں تو میں بھائی سے بھی بڑھ کر ہوں۔

کھلی چٹھی بنام مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی

(لیکھک شری بنواری لال جی منتری آریہ اپ سبھا کرنال)

کرنال - ۸ جون ۱۹۳۴ء -

مکرم بندہ - آپ کے اخبار "منادی" کے دیکھنے سے معلوم ہوا - کہ آپ اردو زبان کی اشاعت کے بہت دلدادہ ہیں - اور ماہ گزشتہ میں دہلی میں جو ناگری پرچارنی کانفرنس ہوئی تھی - اس سے برانگیختہ ہو کر آپ نے اپنے اخبار مذکور میں یہ خیال ظاہر فرمایا ہے - کہ جس طرح شردھی اور سنگھٹن کو نیست و نابود کرنے کے لئے میں نے اپنی جان و مال کے قربان کرنے میں دریغ نہیں کیا ہے - اسی طرح اردو زبان کی اشاعت کے لئے بھی دل و جان سے سرتوڑ کوشش کرنے میں دریغ نہ کروں گا - اور ساتھ ہی آپ نے اپنا یہ خیال بھی ظاہر فرمایا ہے - کہ اردو زبان تمام ہندوستان میں زمانہ قدیم سے رائج ہے - اور کشمیر سے راس کماری تک اور بمبئی سے آسام و بنگال تک تمام مرد و عورت اور بچہ بچہ اس زبان سے واقف تھے -

مولانا صاحب! کسی نیک کام میں دل و جان سے کوشش کرنا برا نہیں بلکہ بہت اچھا ہے - مگر کسی غلط فہمی میں پڑ کر واقعات کے خلاف بوجہ تعصب مذہبی غلط پیرایہ میں کام کرنا ندامت کا باعث ہوتا ہے - آپ کے مندرجہ بالا خیالات محض غلط فہمی پر مبنی ہیں - کیونکہ اردو زبان صرف شاہجہان کے زمانہ سے رائج ہوئی ہے - اس سے پہلے تمام ہندوستان میں بچہ بچہ - مرد و زن سنسکرت اور پراکرت بھاشا بولا کرتے تھے - اسلامی زمانہ سے صرف مسلمان اور چند ہندو کسی قدر زبان اردو بولتے ہیں - اور وہ بھی صرف پنجاب اور یو - پی میں - بنگال - آسام - برہما - مدراس - مہاراشٹر - بمبئی اور راجپوتانہ وغیرہ علاقوں میں اردو زبان کا پڑھنا تو درکنار - سمجھنے والا بھی مشکل سے ملتا ہے - ہندوؤں کی عورتیں اور بچے تو ہمیشہ ناگری بھاشا ہی بولتے اور سمجھتے ہیں -

علاوہ ازیں ملک کے نامی گرامی لیڈروں اور عالم آدمیوں نے یہ تسلیم کر لیا ہے - کہ ہندوستان کی مادری اور مروجہ زبان پراکرت اور ناگری بھاشا ہی ہے - ایسی صورت میں ناگری بھاشا کے برخلاف کوشش کرنا "زہے خیال است و محال است و جنوں" کے مترادف ہے - یہی نہیں - بلکہ آپ کے ہم خیال اور مدبر مسلمان بھائی بھی ہمارے اس خیال کی تائید کرتے ہیں - چنانچہ سر فضل حسین صاحب نے فرمایا ہے - کہ :-

"خدا کرے اردو پھولے پھلے - لیکن اگر اسے اس کے احمق دوستوں اور حامیوں سے محفوظ نہ رکھا گیا - تو اس کا پھولنا و پھلنا مشکل ہے - اس کے احمق دوست کون ہیں؟ اول تو وہ مسلمان ہیں - جو اس میں زبردستی فارسی اور عربی کے الفاظ ٹھونستے - اور عربی فارسی کی ایسی ترکیبیں داخل کرتے ہیں - کہ زبان کی خوبی کا خون ہو جاتا ہے - دوسرے احمق دوست وہ ہندو ہیں - جو اس میں سنسکرت کے الفاظ بڑھاتے ہیں" :-

اس بیان پر تنقید کے دوران میں مسلمان معاصر "ہند جدید" لکھتا ہے - کہ :-

"اردو کو ملک بھر کی زبان بنانے کے لئے سب سے مقدم کام یہ ہے - کہ اسے عوام کے جذبات کا محرم بنایا جائے - چند شہروں کی زبان کی یک طرفہ ترقی سے ایک زبان علمی زبان تو بن سکتی ہے - مگر ملکی زبان نہیں بن سکتی - آج دیہات میں اردو زبان اسی لئے ناکام ہے - کہ وہ ان کے جذبات اور انسانی ضروریات کی ترجمانی کرنے کے قابل نہیں ہے - جس اردو کو ملک کی زبان بنانے کی کوششوں کے دعوے کئے جاتے ہیں - اس زبان میں کوئی سائنٹیفک یا زراعتی اصطلاحات تک موجود نہیں ہیں - اخبارات کے متعلق بھی یہ عام شکایت ہے - کہ اخبارات اردو کی تنگ دامنی کی وجہ سے ترقی نہیں کر سکتے - اس لئے کہ ان کی زبان دیہات میں سمجھی نہیں جاتی - دیہاتی تحریکوں کو اس لئے فروغ نہیں ہو سکتا - کہ ان کے لئے کوئی زبان نہیں ہے - اس لئے ہمارے اردو اخبارات کی حالت بہت زیادہ اصلاح کی محتاج ہے - اکثر ایڈیٹر بہت رنگین الفاظ میں مضامین لکھا کرتے ہیں - اور سمجھتے ہیں - کہ ایسا کرنے سے پبلک انہیں بہت قابل سمجھے گی لیکن پبلک انہیں اس حماقت کی یہ سزا دیتی ہے - کہ وہ ان کا اخبار نہیں پڑھتی - اور وہ جلد موت کے گھاٹ اتر جاتا ہے - جہاں تک زبان کا تعلق ہے - یہ ایک حقیقت ہے - کہ ہمارے اخبارات کی ناکامی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے - کہ جمہور کی زبان اردو نہیں ہے - پشاور سے کلکتہ تک اردو کم و بیش ہر جگہ تھوڑی بہت دیہات میں پڑھائی جاتی ہے - لیکن ایڈیٹر حضرات کبھی اس بات کا خیال نہیں کرتے - کہ شامت کا مارا کوئی دیہاتی اگر کسی دن چار پیسے کسی اخبار پر خرچ کر دے - تو پھر وہ ہمیشہ کے لئے اخبار پڑھنے کی طرف کبھی رجوع نہیں ہوتا" :-

اس سلسلہ میں معاصر مذکور نے ایک بات بہت پتہ کی کہی ہے - ضرورت ہے کہ حامیان اردو اس پر غور کریں - اور اردو کی ترقی کے لئے اسے سب سے مقدم سمجھیں - معاصر لکھتا ہے - کہ :-

"ہم اردو کے حامیوں سے کہنا چاہتے ہیں - کہ کانفرنسیں اور انجمنیں بنانے سے اس زبان کو اتنا فائدہ نہیں پہنچے گا - جتنا کہ بقول سر فضل حسین اسے اس کے نادان دوستوں سے بچانے سے پہنچ سکتا ہے - ہندوؤں سے زیادہ جرم مسلمانوں کا ہے - جنہوں نے اب اردو کو آدھا عربی اور آدھا فارسی بنا دیا ہے - ہندوؤں کو مجبور نہیں کیا جا سکتا - کہ وہ اردو بولنے اور لکھنے کے لئے فارسی اور عربی بھی پڑھیں - سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے - کہ اردو کو فارسیت اور عربیت سے نجات دی جائے - اور اسے عام فہم زبان بنایا جائے - تاکہ وہ خود بخود ہندوستان بھر کی زبان بن جائے" :-

موجودہ اردو کسی طرح اس بات کی اہل نہیں کہ وہ ملک بھر کی زبان بن سکے - بلکہ اس کے بوجھل الفاظ اور سخت و ثقیل ترکیبیں گلا دبائے جا رہی ہیں - اگر یہی حالت رہی - تو بہت جلد اس کا خاتمہ ہو جائے گا - اور ملکی زبان کے لئے کوئی اور سلیس اور ملکی چھلکی عام فہم زبان اس کی جگہ لے لے گی - جو لوگ اردو کے حامی اور دوست ہیں ضرورت ہے کہ وہ ٹھنڈے دل سے اس معاملہ پر غور کریں +

انگریزی قوم نے سائنس اور تہذیب کے ہر صیغہ میں حد سے زیادہ ترقی کی ہے - مگر انگریزی زبان کے "سدھار اور ترقی" کے لئے کوئی تدبیر نہیں کی - اس لئے انگریزی زبان پہلے کی طرح بدستور ثقیل - ناقص بے قاعدہ اور موورکھوں کی زبان کہلاتی ہے - اسی طرح اردو زبان میں بھی کئی حروف ایسے موجود ہیں - کہ جو صرف ایک ہی حرف کی آواز دیتے ہیں - جس سے ظاہر ہے - کہ وہ حروف بالکل غیر ضروری اور فضول ہیں - اور اگر ان کو اردو زبان سے خارج یا منسوخ کیا جائے - تو کچھ ہرج واقعہ نہیں ہو سکتا - مثلاً :-

۱ ث - س - ص

۲ ض - ظ - ذ - ز

۳ ت - ط

۴ ح - ہ - وغیرہ وغیرہ

یہ ایسے حروف ہیں - جن میں سے فالتو اور غیر ضروری حروف کو نکال کر صرف ایک حرف سے اگر کام لیا جائے - تو اردو زبان میں بہت کچھ ترقی اور ہر دلعزیزی پیدا ہو سکتی ہے - اگر مولانا صاحب اس کام کو اپنے ذمہ لے لیں - تو اردو زبان ہمیشہ کے لئے ان کی بہت مشکور ہو گی :-

آریہ سماج کمالیہ کے سماچار

۱ آریہ پتری پاٹھ شالہ کمالیہ کا شاندار نتیجہ ۱۰۰ فیصدی رہا ہے - یعنی ۱۶ لڑکیاں امتحان مڈل میں بیٹھی تھیں - سب کی سب پاس ہو گئیں :-

۲ گورو کل کمالیہ میں برہمچاریوں کا سواستھ اچھا ہے - پڑھائی بھلی پرکار سے ہو رہی ہے - سناتک ویدبرت جی اس سال سے سٹاف میں آ گئے ہیں - اور پڑھانے میں خوب دلچسپی لے رہے ہیں +

جو آریہ سجن اپنے بچوں کو گورو کل ہذا میں داخل کرانا چاہیں - وہ کرپا کر کے ۳۰ / جون ۱۹۳۴ء سے پہلے پہلے انہیں گورو کل میں بھیج دیں :-

(جسونت آریہ سیوک منتری آریہ سماج کمالیہ ضلع منٹگمری)

پبلک نوٹس بنام سکھدیو بیچر دیانند ہائی سکول لاہور

سکھدیو - میں نے قبل ازیں تمہیں ۳۰ / مئی ۱۹۳۴ء کو رجسٹرڈ نوٹس دیا تھا - کہ تم نے اپنے زمانہ تعلیم میں والد اور والدہ کی ضمانت پر جو روپیہ مجھ سے واپسی کے اقرار پر بطور امانت لیا تھا - وہ مجھے جلد از جلد ادا کر دو - لیکن تم نے ابھی تک ادا نہیں کیا - اب بذریعہ پبلک نوٹس میں اپنے زر امانت کی واپسی کا سختی سے مطالبہ کرتا ہوں :-

امر ناتھ بھسین جلالپوری ایڈیٹر "پرکاش" - ۱۴ - لسبنت روڈ - لاہور

آریہ جگت سماچار

شردھانند دلت اُدّھار سبھا کا چناؤ

شردھانند دلت اُدّھار سبھا دہلی کا آل انڈیا شردھانند دلت اُدّھار سبھا دہلی کا سالانہ جنرل اجلاس ۳ر جون ۱۹۳۴ء کو منعقد ہوا۔ جس میں نئے سال کے لئے مندرجہ ذیل اودھیکاری منتخب ہوئے :-

پریزیڈنٹ شری لالہ گیان چند جی آریہ + وائس پریزیڈنٹ پروفیسر اندر جی + جنرل سکرٹری ڈاکٹر سکھدیو جی - جائنٹ سکرٹری پنڈت ایشور دت جی میدھارتھی ودیا النکار + خزانچی لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار + ادھشٹاتا تعلیم پروفیسر سدھاکر جی ایم - اے +

مندرجہ بالا اصحاب کے علاوہ مندرجہ ذیل ممبران انتظامیہ کمیٹی کے لئے اور منتخب ہوئے :-

لالہ دیش بندھو جی - پنڈت سکھرام جی بی - اے اور لالہ رلا رام جی ٹھیکیدار :-

(ایشور دت میدھارتھی جنرل سکرٹری آل انڈیا شردھانند دلت اُدّھار سبھا - دہلی)

اُپدیشکوں کی ضرورت :-

کچھ پہاڑی اور ایسے علاقوں میں جہاں دلت جاتیاں آباد ہیں - کام کرنے والے اُپدیشکوں کی ضرورت ہے - اور ایک ایسے یوگیہ اُپدیشک کی بھی ضرورت ہے - جو کہ بالی - جاوا آدی دیپوں میں پرچار کر سکے - اور جو انگریزی میں بھی اچھی طرح ویاکھیان دے سکے - پرارتھنا پتر ۳۰ر جون ۱۹۳۴ء تک آنے چاہئیں :

(سدھاکر ایم - اے منتری ساروِدیشک سبھا بلیدان بھون دہلی)

شردھانند دل کے پرکھشارتھیوں کو سوچنا :-

شردھانند دل کی آریہ رتن اور سدھانت رتن پرکھشاؤں کا شلک دو روپیہ بھیجنے کی انتم تاریخ ۱۵ر جولائی ۱۹۳۴ء تک بڑھا دی گئی ہے - اس سے جن پرکھشارتھیوں نے ابھی تک پرکھشا شلک نہیں بھیجا - وہ شیگھر بھیج دیں :

(ایشور دت میدھارتھی پردھان منتری شردھانند دل - دہلی)

شدھی کا پرواہ :-

۲۵ر مئی ۱۹۳۴ء کو ہرونش محل کان پور کے پنڈت منی لال شرما کی پتری کا پرواہ پنڈت بدّو رام شرما کے پتر پنڈت جگن ناتھ شرما کے ساتھ پنڈت منو لال جی پروہت نے کرایا - چار روپیہ وِدوِتّا سنستھاؤں کو بطور دان دیا گیا :

دلتوں کے سنسکار :-

ہری جن سیوک سنگھ سہارن پور ضلع کمیٹی کی اور سے مئی ماس میں ضلع کے رنگ بھنگ ۲۰ گراموں میں پرچار ہوا - بکیم مئی سے ۳۱ر مئی ۱۹۳۴ء تک پرتی دن ہی پرچار ہوتا

رہا - ۷ر مئی کو گنیشپور گرام میں تین ہری جن (چمار) بالکوں نے سنسکار پوروک جنیو لئے - کئی دن چماروں اور بھنگیوں کے گھروں کی صفائی جوالا پور - بہادر آباد - ادھیپال آدی گراموں میں کروائی گئی - نیز پرچار بھی ہوا - دو ہری جنوں (چماروں) نے مانس نہ کھانے کی پرتگیا کی - اور ۲۵ر مئی کو ماجرے میں پرچار ہوا - پرچار سے پربھاوت ہو کر ۸ ہری جنوں نے مانس اور شراب چھوڑ دینے کی پرتگیا کی :

آریہ سماج شملہ پر ترمانہ :-

شری بت اے - پی - یوٹمنس کے سبھا پتتو میں ۱۷ر جون ۱۹۳۴ء کی شملہ میونسپلٹی کی ایک میٹنگ ہوئی - جس میں کئی مہانو بھاؤں کے وچن پرستاؤں کے بعد سردار تیجا سنگھ نے اس آشیہ کا پرستاؤ پیش کیا - کہ آریہ سماج پر پچیس ہزار روپیہ کا ڈنڈ کیا جائے - پرستاؤ ہم کے ورودھ ۵ کے بہومت سے سویکار ہو گیا :

آریہ سماج موہن آباد کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج ہذا کا نرھواں سالانہ جلسہ ۲۴ - ۲۵ - اور ۲۶ر مئی ۱۹۳۴ء بروز جمعہ - ہفتہ اور اتوار ایک وسیع پنڈال میں نہایت دھوم دھام سے منایا گیا - پنڈال رنگ برنگ کی جھنڈیوں اور دھرمی نیتاؤں کی تصاویر سے سجایا گیا تھا - اس موقعہ پر پنڈت رام چندر جی دہلوی ویدک مشنری اور پنڈت نریندر جی آریہ اُپدیشک پدھارے تھے - پنڈت نریندر جی کا ویاکھیان بہت ہی پُرجوش اور پربھاوشالی تھا - دوسرے روز پنڈت رام چندر جی دہلوی کا نہایت ہی عالمانہ لیکچر ہوا - جس کا حاضرین پر بہت ہی اچھا اثر پڑا :

آریہ سماج گلبرگہ کا نواں سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج گلبرگہ کا نواں سالانہ جلسہ ۲۹ لغایت ۳۱ر تیر ۱۳۴۳ف تین روز تک ایک وسیع پنڈال میں نہایت ہی عظیم الشان طریقہ پر منایا گیا - اس موقعہ پر پنڈت رام چندر جی دہلوی اور پنڈت نریندر جی آریہ اُپدیشک تشریف لائے ہوئے تھے - ہر دو پنڈت صاحبان کے نہایت ہی پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے - ۳۰ر تیر ۱۳۴۳ف کو ٹھیک ۷ بجے صبح پنڈال سے نگر کیرتن شروع ہوا - اور تمام صدر بازاروں میں سے ہو کر واپس پنڈال میں پہنچا - اس جلوس کے ساتھ ہزاروں

لوگوں کا مجمع تھا - مختلف بھجن منڈلیاں ایشور بھگتی کے بھجن اور دھارمک گیت گاتے جا رہی تھیں - "ویدک دھرم کی جے" کے نعروں سے فضا گونج رہی تھی :

نومسلم کی شدھی :-

ایک ۲۰ سالہ نوجوان کو جس نے کسی غلطی کی وجہ سے چند مسلمانوں کی بہکاوٹ میں آکر تقریباً ایک ہفتہ سے اسلام قبول کر لیا تھا - اس کی درخواست پر ۳ر جون ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج مندر ڈیرہ غازی خان میں بموجودگی معززین شہر ڈیرہ غازی خان شدھ کیا گیا - اور پرمان پتر دیا گیا - اس کا سابقہ نام جمنا داس ہی رکھا گیا :

(منتری آریہ سماج ڈیرہ غازی خان)

وارشک چناؤ :-

آریہ سماج مورنڈہ کا وارشک چناؤ بکیم جولائی ۱۹۳۴ء کو بعد از دوپہر آریہ سماج مندر میں ہوگا - کیونکہ ۱۵ر جون ۱۹۳۴ء کو کسی کارن سے نہیں ہو سکا - اس لئے ممبران سے پرارتھنا ہے - کہ وہ اس اوسر پر پدھار کر کرتارتھ کریں :

(وِدیا دھر منتری آریہ سماج مورنڈہ)

پنجاب مرکزی یتیم خانہ کے نئے سال کا چناؤ :-

پردھان - سوامی سوتنترانند جی آچاریہ دیانند اُپدیشک وِدیالیہ گورودت بھون - لاہور + اُپ پردھان ۱ پنڈت لکشمن داس جی بی - اے ایل - ایل - بی سابق گورنر گورو کل کانگڑی - ۲ پنڈت ٹھاکر دت جی شاستری ملتانی گمٹی بازار لاہور ۳ ڈاکٹر گنیش لال جی ایم - بی - بی - ایس - سوتر منڈی لاہور + منتری لالہ بوسا رام جی ریٹائرڈ سٹور کیپر (این - ڈبلیو - آر) پریم گلی - لاہور + اُپ منتری لالہ نرنجن ناتھ جی گورودت بھون لاہور + ادھشٹاتا شریمتی شانتا دیوی جی شاستری ملتانی گمٹی بازار لاہور + خزانچی لالہ گیان سنگھ جی محلہ جلوٹیاں لاہور آڈیٹر - لالہ نرسنگھ داس جی بی - اے :

من تکھت اُپ سبھائیں بنائی گئیں :-

۱ بلدنگ اُپ سبھا :- سبھاسد ۱ لالہ نرنجن ناتھ جی ۲ لالہ نند لال جی اُپ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا ۳ لالہ حکم چند جی اوورسیر - لالہ حکم چند جی سنیوجک چنے گئے :

۲ شکھشا اُپ سبھا :- ۱ پروفیسر شو دیال جی

ایم - اے ۲ پنڈت گیان چند جی بی - اے - گورودت بھون لاہور ۳ سردار مہر سنگھ جی پریم گلی لاہور ۴ شریمتی شانتا دیوی جی - سردار مہر سنگھ جی سنیوجک چنے گئے :

۳ سواستھیہ اُپ سبھا :- ۱ ڈاکٹر روشن لال جی کھیڑہ سرجن ۲ پنڈت ٹھاکر دت جی شاستری ملتانی ۳ ڈاکٹر گنیش لال جی ایم - بی - بی - ایس - سوتر منڈی لاہور - ڈاکٹر گنیش لال جی سنیوجک چنے گئے :

۴ ووساے اُپ سبھا :- ۱ شریمتی پورن دیوی جی امرت دھارا لاہور ۲ سردار سنت سنگھ جی چوک متی - لاہور ۳ پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا - پنڈت ٹھاکر دت جی ویدیہ لاہور سنیوجک چنے گئے :

۵ جات بالک رکھشنی اُپ سبھا :- ۱ لالہ ارجن دیو جی بگاہی پلیڈر ۲ پنڈت گیان چند جی ۳ پنڈت ٹھاکر دت جی ویدیہ ملتانی - پنڈت ٹھاکر دت جی سنیوجک چنے گئے :

(نرنجن ناتھ اُپ منتری پنجاب اناتھ رکھشنی سبھا راوی روڈ - لاہور)

چار آنے والا ستیارتھ پرکاش :-

چار آنے والا ستیارتھ پرکاش جس کی پرتیکھشا لوگ

بحکم جناب مسٹر ایف - ایل اسمتھ صاحب بہادر جج خفیفہ ڈیرہ دون

نمبر مقدمہ ۲۲۳۱ ۱۹۳۴ء

دُرگا پرشاد ولد کشمیری لال ساکن دہرہ دون مدعی بنام مسماۃ کلاوتی بیوہ بنارسی داس ولیش ساکن جگادھری ضلع انبالہ مدعا علیہ :

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۰ - ۱۱ - ۳۴۸ روپے کے دائر کی ہے - لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے - کہ آپ بتاریخ

۱۳ر جولائی ۱۹۳۴ء

بوقت دس بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو - اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے - یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو - کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں - اور جوابدہی دعویٰ کی کریں - اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے - پس آپ کو لازم ہے - کہ اس روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں - آپ کو اطلاع دی جاتی ہے - کہ اگر روز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے - تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا - آج ۶ جون ۱۹۳۴ء کو بثبت دستخط میرے و مہر عدالت جاری ہوا :

(دستخط حاکم و مہر عدالت)

دیتے کو وہاں سے مجیب کر بنا رہو گیا ہے۔ جلدی
آرڈر بھیجئے۔ کم سے کم ایک سو کاپیاں لینے والوں
کو فی کاپی چار آنے کے حساب سے اور پھٹکل
پرتی ساڑھے چار آنے کے حساب سے ملے گی
محصول ڈاک علاوہ ہوگا۔ جلدی کیجئے۔ ورنہ اگلے
ایڈیشن تک انتظار کرنا پڑے گا۔
(مینیجر وید بک ڈپو کالیہ اجمیر)

لدھیانہ میں پرتاپ جینتی اتسو:-

آریہ پورودنگ ہائی سکول لدھیانہ میں نو یووکوں نے
بڑے اتساہ سے شری پرتاپ جینتی منائی۔ ہون
یگیہ کے بعد پنڈت جے دیو کی صدارت میں ایک
جلسہ ہوا جس میں آٹھ ودیارتھیوں نے مہارانا
کی زندگی پر مضمون پڑھے۔ چودھری رنجیت سنگھ بی اے
نے لڑکوں سے "سوتنترتا سے پریم" اور ہندی
بھاشا کو ترقی دینے کی پرارتھنا کی۔ صاحب صدر نے
آدھ گھنٹہ لیکچر دیا اور شانتی پاٹھ کے بعد جلسہ
ختم ہوا۔

ڈی اے۔وی ہائی سکول دہلی کو دان:-

شریمان رائے صاحب لالہ نانک چند جی
آنریری مجسٹریٹ و رئیس دہلی نے مبلغ تین ہزار
روپیہ ڈی اے۔وی ہائی سکول دہلی کو بطور
دان عطا فرمایا ہے۔
(پرنسپل ہیڈ ماسٹر ڈی اے۔وی ہائی سکول دریا گنج۔ دہلی)

گوروکل چتوڑ میں شوک سبھا:-

۱۴ جون ۱۹۳۴ء کو گوروکل چتوڑ میں بوجہ لالہ
کیدار ناتھ جی بھنڈاری بھوت پورو منتری شریمتی
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی دھرم پتنی
شریمتی کرپا دیوی جی کی مرتیو کے اپلکش میں
شوک سبھا کی گئی۔ اور شریمتی جی کے گنوں کا
ورنن کیا گیا۔ (منتری گوروکل ہذا)

گوروکل جہلم کے ادھیکاریوں کا چناؤ:-

گوروکل بھومی جہلم میں ۱۴ جون ۱۹۳۴ء کو
گوروکل سنچالنی سبھا کے ممبران کا سال رواں
(یعنی سمت ۱۹۹۱ بکرمی کے لئے) انتخاب ہوا۔
جس میں حسب ذیل ممبران اگزیکٹیو کمیٹی چنے گئے
پردھان لالہ لال چند جی فاریسٹ کنٹریکٹر
سینیئر اُپ پردھان لالہ حکم چند جی گورنمنٹ کنٹریکٹر
منتری ڈاکٹر امیں چند جی + اُپ منتری لالہ
امرناتھ جی + آڈیٹر ڈاکٹر ہیرا لال جی +
انترنگ سبھا سد:- لالہ نتھو رام جی مینیجر
گنگا ڈپو۔ شری بابو سنگھی ہر رام جی۔
اور پنڈت رام دیو جی بھکشو۔
(منتری گوروکل ہذا)

سمّلت سندھیا

میں آریوں میں میل ملاپ بڑھانے کے لئے حسب
ذیل تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں:-
میری سمتی میں شام کو سندھیا کے سمے سوریہ
غروب ہونے کے وقت جہاں کہیں آریہ پرش
رہتے ہوں۔ وہ اس امر کی کوشش کریں۔ کہ
سندھیا ادھک سے ادھک آریوں کے
ساتھ مل کر سمرہ روپ میں کی جائے۔ اگر
نزدیک آریہ مندر ہو۔ تو وہاں سمّلت سندھیا
کی جائے۔ اگر مندر نزدیک نہ ہو۔ تو کسی کے
مکان پر کی جائے۔ اگر ایسا بھی ممکن نہ ہو
سکے۔ تو پھر کسی نزدیکی کنوئیں پر یا باغ میں کی
جائے۔ غرضیکہ سوچھ ستھان پر زیادہ سے
زیادہ آریہ سجن مل کر اکٹھے سندھیا کریں۔
اور تمام سجن سوَر سہت منتروں کا اُچارن
کریں۔ ایک منتر اُچارن کرنے کے بعد ایک آریہ
پرش اس کا بھاوارتھ بیان کرے۔ اس کے
بعد دوسرا منتر اُچارن کیا جائے۔ اور پھر
اس کا بھاوارتھ بیان کیا جائے۔ اسی طرح
تمام سندھیا کی جائے۔ بس اتنا ہی پروگرام
ہو۔ اس سے ادھک نہ ہو۔
اس مختصر سے پروگرام سے ایک دوسرے
کے ساتھ واقفیت۔ میل ملاپ اور پریم بہت
بڑھے گا۔ جو آریہ پرش میرے اس خیال کے
ساتھ سہمت ہوں۔ وہ ایسا کرنا آرمبھ کر
دیں۔ اور سمتی کبھی اپنے انوبھو پبلک کے
سامنے رکھیں۔
(ڈاکٹر) ڈھلا رام آریہ سبھا سد آریہ سماج وچھو والی۔ لاہور

آریہ کمار سبھا بھیرہ کی قائمی و چناؤ:-

کچھ عرصہ ہوا۔ کہ آریہ کمار سبھا بھیرہ چند ایک
کارنوں کے باعث بند ہو گئی تھی۔ مگر اب پھر
اسے جناب ہیڈ ماسٹر صاحب لالہ پنڈی داس
جی اور بھائی رام لال جی وغیرہ مہانو بھاؤں
نے دوبارہ زندہ کر دیا ہے۔ اس کا پہلا ست
سنگ ویروار ۱۳ جون ۱۹۳۴ء کو ہوا۔
۱۷ جون کو سبھا کا جنرل اجلاس ہوا جس میں
مندرجہ ذیل ادھیکاری منتخب کئے گئے:-
پردھان لالہ رام لال جی کوہلی ٹیچر کرپا رام سکول
اُپ " مہاشہ جگدیش چند جی فسیحٹی اور
مہاشہ رلجیندر سنگھ جی + منتری ملک راج
سبھروال + اُپ منتری مہاشہ ترلوک ناتھ جی ملہوترہ
خزانچی مہاشہ ملک راج جی کپور + پستکادھیکش
مہاشہ رینا ناتھ جی سوری + مینیجر بھجن منڈلی
مہاشہ لاجپت رائے + مینیجر ہون فنڈ مہاشہ کرور
لال + مینیجر ودیا پرچار پنڈت امبکا راج +

آریہ ووِاہ سہایک سنگھ

آریہ جنتا کو سوچت کرتے ہوئے مہان ہرش ہوتا
ہے۔ کہ سارودیشک سبھا نے جنم مولک جات
پات کا سمول اچھید کرتے ہوئے آریوں کو گن
کرم انوکول وواہوں میں سہایتا دینے کے لئے
"آریہ ووِاہ سہایک سنگھ" کی ستھاپنا کر دی
ہے۔ اس سنگھ کے تین مکھیہ ادیشیہ ہیں:-
(۱) آریوں میں گن۔ کرم سوبھاو انوکول وواہوں
کو پرچلت کرنے کے لئے جنم پرک جات پات کو
مٹانے کا سنگھٹت روپ سے ادیوگ کرنا۔
(۲) آریوں کو ور اتھوا کنیا ڈھونڈنے
میں سہایتا دینا۔
(۳) انتر جاتیہ وواہوں میں وِبدھ (جبر)
کو بند کرانے کے لئے قانون بنوانے کا پریتن
کرنا۔
اب آریوں کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ اپنے پتر
اور پتریوں کے ووِاہ "آریہ ووِاہ سہایک سنگھ"
کے دوارہ ہی کرائیں۔ تاکہ آریوں کا سنگٹھن
ہو جائے۔ اور جنم برادریوں کا کشٹ
دور ہو جائے۔ ووِاہ پتر چھپے ہوئے تیار ہیں
جو نمن لکھت پتہ پر ایک روپیہ بھیج کر پراپت
کئے جا سکتے ہیں۔ آریہ جنتا اس کاریہ کے
مہتو کو انوبھو کرے گی۔ اور "آریہ ووِاہ سہایک
سنگھ" کو سچا آریہ سنگھ بنانے کا پریتن
کرے گی۔
پتر ویوہار نمن لکھت پتہ پر کیا جائے:-
ایشور دت میدھارتھی ودیالنکار

ووِاہ سنسکار:- پنڈت گنگا پرشاد جی
کوشادھیکش آریہ سماج بجنور کی سپتری کا ووِاہ
سنسکار پنڈت ستیہ بندھو جی دہلی نواسی کے
ساتھ ویدک ریتی سے ہوا۔ سنسکار پنڈت
بدھ دیو جی ودیالنکار نے جو شری پنڈت گنگا
پرشاد جی کے بھانجے ہیں۔ اُچت ریتی سے
کروایا۔

پروفیسر دیو دیال چل بسے:- ۱۷ جون
کو ڈی۔اے۔وی کالج کے وائس پرنسپل پروفیسر
دیو دیال کا طویل علالت کے بعد دیہانت ہو گیا۔
شام کو ارتھی کے جلوس میں ایک ہزار کے قریب مرد
اور عورتیں شامل ہوئیں۔ پروفیسر صاحب نے ڈی
اے۔وی سکول اور کالج کی ۴۸ سال تک شاندار
خدمات سر انجام دی ہیں۔ آپ یونیورسٹی سینیٹ کے
ممبر اور پنجاب مثقل بنک کے ڈائریکٹر تھے۔ آپ آریہ
سماج کی سرگرمیوں میں گہری دلچسپی لیا کرتے تھے۔

مہاتما گاندھی کی آمد دورہ پنجاب

ہری جن سیوک سنگھ کی اہل پنجاب سے اپیل

لاہور۔ ۱۶ جون۔ پنجاب ہری جن سیوک سنگھ
کے صدر مہاتما ہنسراج اور ممبران راجہ نریندر ناتھ۔
لالہ جگن ناتھ اگروال ایم۔ایل۔اے ایڈووکیٹ
لالہ مہر چند مہاجن ایڈووکیٹ۔ رائے بہادر لالہ
سیوک رام۔ لالہ رام داس پرنسپل ڈی۔اے۔وی
کالج ہوشیارپور۔ پنڈت ٹھاکر دت شرما وید امرت
دھارا۔ پنڈت کے سنتانم۔ پروفیسر رُچی رام ساہنی
گوسوامی گنیش دت جنرل سیکرٹری سناتن دھرم پرتی
ندھی سبھا۔ سوامی پرکاشانند سرسوتی وائس پریزیڈنٹ
سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا اور دیگر اصحاب نے
اہل پنجاب کے نام مندرجہ ذیل اپیل جاری
کی ہے:-
"پنجاب کی قسمت کھلنے والی ہے۔ ہریجنوں
کے ادھار کے لئے مہاتما گاندھی پنجاب
میں تشریف لا رہے ہیں۔ ۱۲ جولائی کو
پنجاب کی سرزمین پر اپنے قدم رکھ کر وہ
اسے پوتر کریں گے۔ پنجاب کے بہت سوشل
کاموں میں دیگر صوبوں سے آگے نکل گئے
ہیں۔ ہری جنوں کے ادھار اور انکی سیوا
کے کام میں بھی پنجاب کا درجہ بہت اونچا
ہے۔ گاندھی جی اس زمانہ کے سب سے بڑے
ہری جن سیوک ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ
پنجاب ان کا نہایت شاندار استقبال
کرے گا"۔
"گاندھی جی اپنی بھکشا کی فقیرانہ جھولی
بھی اپنے ساتھ لا رہے ہیں۔ پنجاب کو کم
سے کم ایک لاکھ روپیہ مہاتما جی کو بھینٹ
کرنا چاہئے۔ ہر ایک ضلع کے ہر ایک شہر اور
قصبہ میں چندہ جمع کرنے کا کام فوراً
شروع کر دینا چاہئے۔ یہ ایسا کام ہے۔ کہ
آریہ سماجی۔ سناتنی۔ برہم سماجی اور سکھ وغیرہ
سب کو مل کر اسے کامیاب بنانے کی کوشش
کرنی چاہئے"۔
"جو بھائی اور بہنیں اپنا چندہ سیدھا
یہاں بھیجنا چاہیں۔ وہ بذریعہ منی آرڈر
سکرٹری پنجاب ہری جن سیوک سنگھ لاجپت
رائے بھون۔ لاہور کو بھیج دیں۔ یا کسی
بینک کی معرفت پنجاب نیشنل بنک لاہور
میں "گاندھی تھیلی فنڈ" میں جمع کرنے
کے لئے بھیج دیں۔ جس جگہ سے جو روپیہ
آئے گا۔ وہ وہیں کے حساب میں جمع کیا
جائے گا"۔

دھیان سے پڑھئے!

(لیکھک شری پت آچاریہ رام دیو جی)

میں نے جیل خانہ میں انگریزی کی جو کتاب لکھنی آرمبھ کی تھی - اور جس میں ویدک دھرم کی شیشٹتا یورپین مذاق کے مطابق دکھلائی گئی ہے - اس کی پہلی جلد لکھی جا چکی ہے - اب اس کو ٹائپ کروا کر چھپوانے کے لئے پریس میں بھیجنا ہے - بڑے بڑے میگزینوں کے ایڈیٹر بھی مجھ سے انگریزی کے لیکھ مانگتے رہتے ہیں - اس لئے مجھے ایک ایسے آریہ پرش کی سیوا کی ضرورت ہے جس کو انگریزی اچھی آتی ہو - اور جو ٹائپ کرنا بھی جانتا ہو - بہت شیگھر آریہ پرش جو یہ یوگیتا رکھتے ہوں - اور اس پنیہ کاریہ میں حصہ لینا چاہتے ہوں - میرے ساتھ پتر ویوہار کریں - یدی ان کو خرچ کے لئے کچھ ضرورت ہوگی - تو میں پربندھ کروا دوں گا یہ معاملہ نہایت ضروری ہے ؛

ایک دانی پرش نے کنیا گوروکل کی برہمچارنیوں کو Home Nursing اور Midwifery سکھلانے کے لئے -/۱۲۵ روپیہ ماسک دینے کا وعدہ کیا ہے - اس کام کے لئے ایک لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت ہے - جو ایم - بی - بی - ایس ہو - نہیں تو کم از کم پرانی سب اسسٹنٹ سرجن ہو - یدی ودیشن کی ضرورت ہوگی - تو وہ بھی پوگیتا انوسار دے دیا جاوے گا - کسی آریہ پرش کی کوئی سمبندھی دیوی اس پنیہ کاریہ میں اگر بھاگ لینا چاہتی ہو - تو بہت شیگھر مجھ سے پتر ویوہار کرے - پڑھانے کے علاوہ برہمچارنیوں کی چکتسا کا کاریہ بھی کرنا ہوگا -

ایک کمپونڈر دیوی کی بھی آوشیکتا ہے - کوئی آریہ دیوی جو یہ کام جانتی ہو - وہ بھی مجھ سے پتر ویوہار کرے - یہ دیویاں سادگی پسند ہونی چاہئیں - انہیں کھدر پہننے میں اعتراض نہ ہو - ودیشی کپڑے نہ پہنتی ہوں - سادہ رنگ برہمچارنیوں میں رہ کر تپسیا اور دھارمک جیون کا آنند لے سکتی ہوں ؛

کنیا گوروکل کے آفس کا چارج لینے اور باہر کا کام کرنے کے لئے - اور یدی ہو سکے - تو سہایک ادھشٹاتا کا کام کرنے کے لئے ایک یاں پر سیتھی ریٹائرڈ اکونٹنٹ آریہ پرش کی آوشیکتا ہے - جو مفت سیوا کر کے اپنے لوک اور پرلوک کو سدھارے - اس کے لئے بھی آریہ پرش مجھ سے جلد پتر ویوہار کریں ؛

پنڈت رامچندر جی کے خلاف مقدمہ

آریہ جگت کا پُرزور پروٹسٹ

قبل ازیں "پرکاش" کے گزشتہ تین نمبروں میں ہم ان آریہ سماجوں کے پروٹسٹوں کے پرستاؤں کو شائع کر چکے ہیں - جو کہ انہوں نے مذکورہ مقدمہ کے خلاف پاس کئے ہیں - آج ہم ان آریہ سماجوں کے نام درج کر دینے پر ہی اکتفا کرتے ہیں - جنہوں نے ہمارے پاس مزید پرستاؤ ارسال کئے ہیں :-

۱ آریہ سماج شاہ آباد ضلع کرنال ۲ آریہ سماج سرسہ ضلع حصار ۳ آریہ کمار سبھا نواں شہر ضلع جالندھر ۴ آریہ سماج جلال پور کیکناں ضلع جہلم ۵ آریہ سماج کمالیہ ضلع منٹگمری ۶ آریہ سماج منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات ۷ آریہ سماج بہیرووالہ ضلع ملتان ۸ آریہ سماج پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور ۹ ٹاؤن آریہ سماج کراچی ۱۰ آریہ سماج مظفر گڑھ ۱۱ آریہ سماج پنڈدادنخان ۱۲ آریہ سماج جیکب آباد سندھ ۱۳ آریہ سدھانت رکھشک منڈل ۱۴ آریہ سماج دھرم پورہ ۱۵ آریہ سماج فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور ۱۶ آریہ سماج ڈیرہ غازی خان ۱۷ آریہ سماج لبنی فذاں

جالندھر چھاؤنی کے ایک سکول ماسٹر کا جوشِ عقیدت

ریڈکراس سوسائیٹیوں کے سکرٹری صاحبان ضرور دھیان دیں!

ماسٹر رام دتہ شرما نے مندرجہ ذیل خط پنڈت جی کو لکھا ہے - اس کی نقل یہاں رفاہ عام کے واسطے درج کی جاتی ہے :-

"مخرم پنڈت جی اسنتے - پرماتما سے دعا کرتا ہوں - کہ آپ کا اقبال و دولت ترقی پذیر رہے - اور پنڈت جی کا لگایا ہوا پودا ہمیشہ سرسبز و شاداب رہے - مخالف اور بادِ مخالف کے جھونکوں سے محفوظ رہے - یہی میری دلی چاہ ہے - داس کو بھی حکمت کا شوق ہے - مریضان کو آپ کے سچے اوشدھالیہ سے ادویات منگوانے کی ترغیب دیتا رہتا ہوں - بعض کو خود تجویز کر کے منگوا دیتا ہوں - عموماً تعلیم یافتہ طبقہ گرانیٔ ادویات کا شاکی رہتا ہے - اور مقابلتاً دیگر دوائی خانوں کے نرخوں کو ترجیح دیتا ہے - مگر میں اس کو صاف جواب دیتا ہوں - کہ میری نظر میں جو قدر و منزلت امرت دھارا اوشدھالیہ کی ہے - دنیا کے کسی دوائی خانہ کی نہیں ہو سکتی ہے - مندرجہ بالا الفاظ لکھ کر احسان ظاہر کرنا انسانی شرافت سے بعید ہے - مگر اشارتاً خلوصِ محبت اور جوشِ عقیدت کا اظہار ہے - ہندوستان کے مشہور معالج کوی ونود ویدیہ بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ موجد امرت دھارا کی ادویات جو کہ نہایت مجرب اور آزمودہ ہیں - میری رائے میں ریڈکراس سوسائیٹیوں والے ضرور منگوا کر پاس رکھیں - اور عوام کو تکلیف خرچ اور دکھ سے بچاویں" ؛

جن ادویات کی طرف ماسٹر جی کا اشارہ ہے - وہ ہم نیچے درج کرتے ہیں :-

سکاؤٹ بکس :- سکاؤٹوں اور ریڈکراس کے لوگوں کے واسطے ایک نعمت ہے - کوئی ولایتی سکاؤٹ بکس اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا ہے - قیمت مع خوبصورت بکس اڑھائی روپیہ ؛

گولی کھانسی :- ان گولیوں کو منہ میں رکھ کر چوسنے سے کھانسی خشک و تر دونوں کو فائدہ ہوتا ہے - قیمت ۱۰۰ گولی ایک روپیہ پچیس گولی آٹھ آنے ؛

سُرمہ :- ہر ایک کے روزانہ استعمال کے لئے ہے - آنکھوں کے کل امراض سے محفوظ رکھتا ہے - قیمت آٹھ آنے ؛

وت وریچن :- یہ گولیاں جلاب کے حق میں بڑی بے نظیر ہیں - قیمت ۱۰۰ گولی ایک روپیہ تیس گولی آٹھ آنے ؛

امرت دھارا :- ایک ہی دوائی اور خوراک بھی چند بوند دنیا کے کل امراض کا علاج چالیس ہزار سے زائد اشخاص لکھ کر بھیج چکے ہیں - کہ امرت دھارا ہر شخص کو اپنے پاس رکھنی چاہیئے - قیمت فی شیشی اڑھائی روپیہ - نصف سوا روپیہ - نمونہ آٹھ آنے ؛

منجن لال :- دانتوں کے کل امراض کو دور کرتا ہے - اور محفوظ رکھتا ہے - روزانہ استعمال کی چیز ہے - قیمت چار آنے ؛

ملیریا ناشک :- ملیریا بخار کی اکسیر دوائی - ۹۹ فیصدی تین دن میں قطعی دور - قیمت آٹھ آنے ؛

امرت دھارا کی میٹھی ٹکیاں :- منہ میں رکھ کر چوسنے سے امرت دھارا کا فائدہ ہوتا ہے - مٹھائی کی مٹھائی اور دوائی کی دوائی ہے - قیمت ایک موٹا بکس چار آنے ؛

براہمی ارشٹ :- حافظے کے واسطے اس سے بڑھ کر دوائی نہ ہوگی - ہر طالب علم کو ضرور استعمال کرنی چاہئے - قیمت فی شیشی دو روپے - نصف ایک روپیہ ؛

درد شکن :- اس کی ایک ہی پُھریری کے استعمال سے ہر ایک قسم کے درد کو ۵ منٹ میں آرام آتا ہے - قیمت ایک روپیہ - نمونہ چار آنے ؛

کرن تیل :- کان کے کل امراض کے لئے بے نظیر دوائی ہے - قیمت ایک روپیہ - نمونہ چار آنے ؛

لال جواہر :- نہایت اعلیٰ چورن ہے پیٹ کے کل امراض کو فائدہ مند ہے - قیمت دو روپے - نمونہ چار آنے ؛

گندھا رس :- مروڑ - پیچش - دست و ہیضہ کا مجرب علاج ہے - قیمت ایک روپیہ - نمونہ دو آنے ؛

باغ پھول تیل :- بالوں کے تمام تیلوں کا سرتاج ہے - بالوں کو نرم و ملائم کرتا ہے - قیمت ایک روپیہ ؛

نوٹ :- جو ریڈکراس سوسائیٹی والے یہ لکھیں - کہ ادویات مفت بانٹی جائیں گی - ان کو کارخانہ پچیس فیصدی رعایت دیتا ہے ؛

المشتہر :- مینیجر امرت دھارا ۳۲ لاہور

پرکاش میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

ओ३म

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت: سالانہ للعہ ۔ ۔ ۔ ۔ ممالک غیر سے للعہ
ششماہی عہ ۔ ۔ ۔ ۔ فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۲۶ | SUNDAY 1st July 1934 | اتوار ۱۸ اساڑھ سمت ۱۹۹۱ مطابق یکم جولائی ۱۹۳۴ء - دیانند ابد ۱۱۰ | جلد ۳۰

آریہ سماج کے نیم

۱ - سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں - ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ۔

۲ - ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر، اور سرشٹی کرتا ہے ۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۔

۳ - وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے ۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ۔

۴ - ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداا ادیت رہنا چاہیئے ۔

آریہ سماج کے نیم

۵ - سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ۔

۶ - سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے ارتھات شاریرک، آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا ۔

۷ - سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے ۔

۸ - اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے ۔

۹ - پرتییک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے ۔

۱۰ - سب منشیوں کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے ۔ اور پرتییک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ۔

یجروید | # وید امرت | رگوید

ओ३म द्यौ देवी दिंशो मही ब्र॒ह्मा देवो बृहस्पति: ।
पङ्क्तिश्छन्द इहेन्द्रियं तुर्यवाड् गौर्वयो दधुः ॥ य॰ अ॰ २१ मं॰ १६

(देवी) تیج والی دیویاں (द्यौ:) پرکاش والے بڑے بڑے دوار (मही:) بڑی وسیع (दिश:) دشاؤں کے سمان گورو بانیاں اور (ब्रह्मा) چاروں ویدوں کا ودوان (देव:) گیان کا پرکاشک (बृहस्पति:) ویدبانی کا پالک (पङ्क्ति छन्द:) چالیس برس تک کا برہمچاری اور (तुर्यवाड् गौ:) چوتھے آشرم کا سیون کرنیوالا اور گیانی پرش یہ سب (इह) اس راشٹر میں (इन्द्रियं) ایشوریہ اور (वय:) دیرگھ جیون کو (दधु:) دھارن کرے اور کرائے ۔

دیرگھ جیون کو کون دھارن کرتا ہے ؟

۱ - برہمچارنی کا تیج مہان ہوتا ہے - کوئی کوئی برہمچاری کے تیج پر بھی اسے ترجیح دیتے ہیں - برہمچارنی خود تو دیرگھ جیون دھارن کرتی ہی ہے - اس کے تیج سے اس کی سنتان بھی فیضیاب ہوتی ہے - اس کے تیج سے اس کا پریوار اس کا راشٹر سب برکت حاصل کرتے ہیں ۲ - جہاں پرکاش ہے وہیں جیون ہوتا ہے - ادھک پرکاش میں ادھک جیون کا امکان ہوتا ہے - اسی واسطے بڑے بڑے پرکاش والے دوار دھک جیون والے ہوتے ہیں ۳ - گورو بانیاں ہر جگہ گائی جاتی ہیں - اور شریشٹ لوگ انکے دوارا اپنے جیون کو تو بناتے ہیں - اس سے لوگوں کے جیون دیرگھ ہونے کی سامگری ملتی ہے ۴ - برہما چاروں ویدوں کے جاننے والا سب ودیاؤں میں ماہر ہو کر خود بھی ایشوریہ کا برابت ہوتا ہے - اور اپنے ودیا بل سے دوسروں کے جیون کو بھی سپھل کرتا ہے ۵ - گیان کا پرکاشک دیو ہی ہوتا ہے ... جو جہالت کو دور رکھتا ہے - گیان وان خود بھی اپنے اندرونی اندھکار کو ناش کر کے دوسروں کے اگیان کو دور کر لیتے ہیں ۶ - ویدبانی کا پالک ویدکی تو تربانی میں جو غوطہ لگاتا ہے سو کہ تو تربانا کا ہی جگت میں سنچار کرتا ہے ۷ - چوتھے آشرم والا سنیاسی نربھے ہو کر وچرتا ہے - نربھے پرش اوشیہ دیرگھ جیون اور ایشوریہ کو دھارن کرتا ہے - نربھے پرش کو دیکھ کر دوسرے لوگ بھی نربھے پرنتی پانیکی خواہش کرتے ہیں ۸ - گیانی پرش ارتھات جو اندھکار کے جال سے نکل چکا ہے اس پر یہ سب خود بھی ایشوریہ اور دیرگھ جیون کو دھارن کرتے ہیں - اور انکے ذریعہ دوسرے لوگ بھی دیرگھ جیون والے ہوتے ہیں ۔ (اوم شم) (نرنجن ناتھ)

اتھروید | سام وید

سنسار کی گتی!

مولانا شوکت علی کانگرس کی شرن میں؟

شملہ - ۲۷ر جون - آج یہاں یہ اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ سر محمد یعقوب کے مقابلہ پر اسمبلی میں جانے کے لئے مولانا شوکت علی کانگرس کے ٹکٹ پر کھڑا ہونا چاہتے ہیں - اور اسی لئے وہ بمبئی میں مہاتما جی سے ملے تھے - لیکن سوال یہ ہے - کہ کیا آپ کانگرس پالیمنٹری بورڈ کے فارم پر دستخط کرنا پسند کریں گے ؛

انقلاب پسند جیل سے بھاگ گیا :-

کلکتہ - ۲۷ر جون - رام پور ہاٹ سب جیل سے ایک بنگالی انقلاب پسند قیدی جس پر سازش کا مقدمہ چل رہا تھا کل رات کو بھاگ گیا - اس وقت تک اس کی گرفتاری نہیں ہو سکی ؛

مہنت کی بیوی گرفتار :- لاہور - ۲۶ر جون گذشتہ روز پولیس نے گورا مرنہ رام گڑھیا معتبرہ مہنت کی بیوی کو گرفتار کر لیا - بیان کیا جاتا ہے کہ پسرور پولیس دھوکہ دہی کے ایک مقدمہ کے سلسلہ میں عورت مذکورہ کو گرفتار کرنا چاہتی تھی - کہ وہاں سے بھاگ آئی - اور معلوم ہوا کہ اس نے مہنت سے شادی کر لی ؛

زمینداروں کی کانفرنس :- لاہور - ۲۶ر جون - موضع جاہمن ضلع لاہور میں زمینداروں کی ایک عظیم الشان کانفرنس ۳۰ر جون اور یکم جولائی کو منعقد ہوگی - جس میں بہت سے لیڈر شامل ہوں گے ؛

سونا کی چوری کا سراغ :- لاہور - ۲۵ر جون - دو ماہ ہوئے - جالندھر اور امرتسر کے درمیان تیس ہزار روپے کے سونا کا پارسل گم ہو گیا تھا - اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ پولیس نے دہلی سے اس سلسلہ میں ایک شخص نثار علی کو گرفتار کیا ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ اسے چلتی گاڑی سے مال اڑانے کا خاص ملکہ ہے - اور وہ ایک مرتبہ پہلے بھی سزا کاٹ چکا ہے - سنسنی خیز انکشافات کی توقع ہے ؛

فیملی وارڈ بند :- لاہور - ۲۵ر جون - معلوم ہوا ہے - کہ میو ہسپتال کے پرائیویٹ اور فیملی وارڈ اس وجہ سے بند کر دئے گئے ہیں - کہ ان میں کوئی مریض نہ تھا - یہ وارڈ ویسے بھی نقصان پر چل رہے تھے ؛

سڑکوں میں شگاف :- امرتسر - ۲۶ر جون - ہری کے پتن اور نوشہرہ کے درمیان شدت باراں کی وجہ سے کئی جگہ پر سڑکوں میں شگاف ہو گئے ہیں ؛

کپورتھلہ کو جانے والے مسلم جتھوں پر دفعہ ۱۴۴!

جالندھر - ۲۷ر جون - آج شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا ہے - اور حکم جاری کر دیا گیا ہے - کہ کسی قسم کے جتھوں کو ترتیب دینا خلاف قانون ہے - اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے - کہ گورنمنٹ پنجاب کی ہدایت کے مطابق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جالندھر نے قانون محفوظ ریاست ہائے کے سیکشن تین کی دفعہ کی ماتحت ضلع بھر میں حکم جاری کر دیا ہے - کہ آئندہ کوئی جتھہ جس میں چار یا اس سے زیادہ آدمی شامل ہوں - ریاست کپورتھلہ کی طرف نہیں جا سکتا - اگر کوئی شخص یا اشخاص جانے کی کوشش کریں گے - تو انہیں گرفتار کر لیا جائے گا - یہ قدم گورنمنٹ آف انڈیا کی نئی پالیسی کے مطابق اٹھایا گیا ہے ؛

شملہ - ۲۷ر جون - معلوم ہوا ہے - کہ پنجاب گورنمنٹ نے مسٹر اسکو تھ مجسٹریٹ درجہ اول اور مسٹر ہومکن سپرنٹنڈنٹ پولیس شملہ کو حکم دیا ہے - کہ کپورتھلہ میں بیرونی جتھوں کی آمد سے جو نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے - اس کا مقابلہ کرنے کے لئے وہ فوراً کپورتھلہ روانہ ہو جائیں - گورنمنٹ نے بیرونی جتھوں کی روک تھام کے لئے سٹیٹ پروٹیکشن ایکٹ کے ماتحت جو اسمبلی کے پچھلے اجلاس میں پاس کیا گیا تھا - کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا ہے ؛

کپورتھلہ - ۲۶ر جون - آج بیس نیل پوش والنٹیروں پر مشتمل ایک اور جتھہ کو گرفتار کیا گیا - انہیں لاری میں بٹھا کر نوما سٹی کوتوالی پہنچایا گیا - جہاں انہیں ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائی جا رہی ہیں - بیرونی جتھوں کی روک تھام کے لئے برطانوی پولیس کے کچھ کانسٹیبل یہاں پہنچ گئے ہیں ؛

خودکشی :- آگرہ - ۲۶ر جون - ایک نو سالہ لڑکے نے آریہ سماج یتیم خانہ کے کنوئیں میں چھلانگ لگا کر خودکشی کر لی ہے - پولیس تحقیقات کر رہی ہے - وجہ خودکشی تا حال معلوم نہیں ہو سکی ؛

مالی ماہرین لنڈن میں :- لنڈن - ۲۵ر جون - جرمنی کے مالی ماہرین کل لنڈن میں پہنچنے والے ہیں - معلوم ہوا ہے کہ وزارت مالیات کے ایک ڈائرکٹر ڈاکٹر برجر ڈیلی گیشن کے لیڈر ہوں گے - ان کے علاوہ ڈیلی گیشن میں وزارت خارجہ کے ڈاکٹر رولرچ اور ریش بنک کے ڈائرکٹر ہربلنگ بھی شامل ہوں گے ؛

وزیر مالیات لنڈن پہنچ گیا :- لنڈن - ۲۵ر جون - ہنگری کے غیر ملکی قرضہ کے متعلق ینگ کی قرضہ کمیٹی کے ساتھ بات چیت کرنے کے لئے ہنگری کے وزیر مالیات یہاں پہنچ گئے ہیں ؛

کنوئیں میں چھلانگ لگا دی :- فیروزپور - ۲۵ر جون - آج صبح ایک ادھیڑ عمر کی ہندو عورت نے کنوئیں میں چھلانگ لگا دی - لوگ موقعہ پر پہنچ گئے - اور اسے صحیح سلامت باہر نکال لیا گیا - بیان کیا جاتا ہے - کہ عورت مذکورہ عرصہ سے پاگل پن کے عارضہ میں مبتلا ہے ؛

انتر جاتیہ بواہ :- بمقام ۲۵ر جون - ناگپور کے ٹھاکر خنو رام جی راجپوت کی لڑکی شریمتی گووند کماری کی شادی دہلی کے کھتری نوجوان بابو موتی لال سے ہوئی ہے - جس میں متعدد آریہ سماجی اور اصلاح پسند شامل ہوئے ؛

تین توام بچے :- ننکانہ صاحب - ۲۵ر جون - اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ نزدیک کے ایک گاؤں کوٹ حسین خان کے ایک زمیندار کی بیوی کے بیک وقت تین لڑکے پیدا ہوئے ہیں جو ابھی تک زندہ ہیں - اور لڑکوں کی ماں بھی زندہ ہے ؛

ایک جاٹ کی گرفتاری :- لاہور - ۲۶ر جون - پولیس نے ضلع امرتسر کے ایک جاٹ کو گرفتار کیا ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ اس نے ایک پان فروش کی دکان سے سگریٹ کی پانچ ڈبیاں چوری کر لیں - دکاندار نے اسے موقعہ پر پکڑ کر پولیس کے حوالہ کر دیا ؛

تین سالہ بچہ نہر میں ڈوب گیا :- لاہور - ۲۶ر جون - ایک تین سالہ پٹھان لڑکا میانی صاحب کی نہر میں ڈوب کر مر گیا - بچہ کی والدہ نہر پر کپڑے دھو رہی تھی - کہ بچہ کھیلتا کھیلتا دور نکل گیا - اور نہر میں جا گرا - بچہ کی لاش کو چند ماہی گیروں نے نکال کر ماں کے حوالہ کیا ؛

پنجابیوں کو مہاتما گاندھی کا پیغام

لاہور - ۲۷ر جون - مہاتما گاندھی نے ساہرمتی سے اپنے آئندہ دورہ کے متعلق ذیل کا اپیل بذریعہ تار اہل پنجاب کے نام بھیجا ہے :-

" مجھے امید ہے - کہ اہل پنجاب فیاضی سے ہریجن بھلائی کے لئے چندہ دیں گے " ؛

یہودی عورت کی شدھی :- کلکتہ - ۲۷ر جون - ایک یہودی نوجوان عورت گولڈ سمتھ کی آج سنٹرل ہندو مشن کے ماتحت شدھی کی گئی - اور اسے ہندو سماج میں داخل کیا گیا - وہ بیرس میں پیدا ہوئی تھی - اس کا نام تارا دیوی رکھا گیا ؛

صدارت منظور کر لی :- الہ آباد - ۲۶ر جون - مہاتما گاندھی اپنے دورہ کے دوران میں یہاں صرف ایک گھنٹہ قیام کریں گے - سر تیج بہادر سپرو نے استقبالیہ کمیٹی کی صدارت منظور کر لی ہے - غالباً آپ اس جلسہ کی صدارت بھی کریں - جو اس دورہ کے سلسلہ میں ۲۲ر جولائی کو ہوگا ؛

یو-پی کے لبرلوں کی میٹنگ :- الہ آباد - ۲۵ر جون - مسٹر سی - وائی چنتامنی کی صدارت میں یو-پی کے لبرلوں کی ایک میٹنگ ہوئی - جس میں اسمبلی کے انتخابات پر غور و خوض کیا گیا - روپیہ کی فراہمی اور زیادہ سے زیادہ لبرل امیدواروں کو بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا - مسٹر چنتامنی - کنزرو اور ڈاکٹر سپرو کو نامزد ہونے کے لئے ترغیب دی جا رہی ہے ؛

پولیس کانسٹیبل کی گرفتاری :- نئی دہلی - ۲۵ر جون - سبزی منڈی سے ایک مسلم عورت کے مبینہ اغوا کے سلسلہ میں ایک پولیس کانسٹیبل کو گرفتار کر لیا گیا ہے - اس سے شہر میں سخت سنسنی پھیل گئی ہے - پولیس مغویہ کی تلاش میں مصروف ہے ؛

پنجاب میں کانگرس کا یوم تنظیم :- لاہور - ۲۵ر جون - اب وار یکم جولائی ۱۹۳۴ء کو پنجاب بھر میں کانگرس کا یوم تنظیم منایا جائے گا - اس روز جلوس نکالے جائیں گے - اور رات کو پبلک جلسے منعقد کئے جائیں گے - پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی نے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹیوں کے نام ہدایات جاری کر دی ہیں ؛

تصادم :- لاہور - ۲۶ر جون - میکلوڈ روڈ پر ایک بائیسکل سوار ایک سائیکل کی ٹکر ہو گئی - بائیسکل سوار کو شدید

مچھلی آسمان سے گری

الہ آباد۔ ایسا ناتھ نگر رتیر تھ پور سے لکھتے ہیں کہ یہاں کو انٹرز نے ایک عجیب نظارہ دیکھنے میں آیا۔ ۱۸ جون کو یہاں ۵ انچ بارش ہوئی مگر بارش شروع ہونے سے پیشتر ایک ۸ انچ لمبی مچھلی بادلوں سے زمین پر گری۔ اتفاق سے مہاراجہ صاحب نے بھی اس نظارہ کو دیکھا۔

پروفیسر عبد الباری کی علالت

پٹنہ۔ پروفیسر عبد الباری جیل سے رہا ہوئے ہیں۔ ان کی صحت اچھی نہیں رہی۔ ان کو علاج کے لئے یہاں لایا گیا ہے۔ وہ انتڑیوں میں سوزش کی وجہ سے بیمار ہیں۔

مسلح بلوچوں کا حملہ

راولپنڈی۔ یہاں سخت سنسنی پھیل گئی جب معتدد بلوچ مسلح ہو کر سرکاری افسر یعنی مختار کار کے کیمپ پر حملہ آور ہوئے۔ مختار کار نے ہوا میں گولیاں چلائیں۔ اور انہیں خوفزدہ کر کے روکے رکھا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مختار کار نے دو مشتبہ چال چلن کی عورتوں کو اپنے کیمپ میں پناہ دی تھی۔ ان عورتوں کو پہلے بلوچوں نے دیکھا تھا۔ وہ اپنے عاشقوں کے ساتھ تھیں۔ بلوچوں نے ان کو قتل کر دیا۔ اور یہ عورتیں بھاگ کر سرکاری افسر کے پاس چلی آئیں۔

ایک عورت لوٹی گئی

بنارس۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک عورت جو ۲۲ جون کی شام کو وہاں کی منڈی میں کچھ سودا خرید رہی تھی۔ اس کے پیچھے سے اچانک ایک شخص آیا۔ اور اس کے گلے کے ہار کا ۵۰ تکہ توڑ کر ہار کو لے کر دوڑ گیا۔ اور چلا کر کہتا جاتا تھا۔ کہ پیچھے بیر جی سے بچ کے رہنا۔ اور میں اتفاقیہ کیا جا رہا ہے۔ عورت نے بہت پیچھا کیا۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔

۳۰ سالہ دولہا اور ۱۸ سالہ دولہن

گورکھپور۔ تحصیل بالم پور کے ایک گاؤں میں حال ہی میں ایک عجیب قسم کی شادی ہوئی ہے کہا جاتا ہے۔ کہ ایک ۵۰ سالہ نوجوان کی شادی ایک ۱۸ سالہ لڑکی سے قرار پائی۔ دولہا ضعیف تو تھا۔ تاریخ شادی مقرر ہوئی۔ تمام تیاریاں ہو گئیں۔ مگر نہ معلوم وہ کیوں نہ آیا۔ آخر اس کے چھوٹے بھائی کو جس کی عمر ۳۰ سال کے قریب ہے۔ دولہا بنا کر اس ۱۸ سالہ لڑکی سے بیاہ دیا۔

جیوتشی کو قید

امرتسر۔ بابا مماری جیوتشی کو دھوکہ دہی کے جرم میں ۶ ماہ قید با مشقت کی سزا دی گئی ہے۔ اس نے ایک شخص سے بیماریوں کا علاج کرنے کے بہانے سے ۴ تولے سونا اینٹھنے کی کوشش کی تھی۔

مہاتما گاندھی کی آمد پر پونہ میں بم پھینکا گیا

پونہ۔ ۲۵ جون۔ مہاتما گاندھی کو آج میونسپل ایڈریس پیش کیا جانا تھا۔ کہ میونسپل بلڈنگ کے دروازہ پر پانچ ہی منٹ پہلے ایک بم پھٹا۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ یہ بم عمارت مذکور کے دروازہ کے چھجے پر سے اس وقت پھینکا گیا۔ جب مسٹر ایل۔ بی۔ بھوپاٹکر میونسپل کمشنر اپنی کار سے اتر رہے تھے۔ نصف درجن کے قریب اشخاص زخمی ہوئے۔ اور ایک بیہوش ہو گیا۔ پولیس سرگرمی سے تفتیش کر رہی ہے۔ اس افسوسناک واقعہ کے باوجود مہاتما گاندھی مقررہ وقت پر تشریف لے آئے۔ اور انہیں خیر مقدم کا ایڈریس پیش کیا گیا۔ ایک اور اطلاع مظہر ہے۔ کہ ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ میونسپل عمارت کے گرد پولیس کا محاصرہ ہے۔ اور تمام دروازے بند کر دئے گئے ہیں۔ بعد کی اطلاع ہے کہ بم مہاتما گاندھی کی موٹر کے سامنے پھٹا۔ مہاتما جی بال بال بچ گئے۔ اور سات آدمی زخمی ہوئے ہیں۔

پنجاب کنیہ آناتھ آلیہ راوی روڈ۔ لاہور

یہ اناتھ آلیہ کئی سالوں سے اناتھوں کی پرورش کر رہا ہے۔ جس کو سب پرنش بھلی پرکار جانتے ہیں۔ اس میں یک صد لڑکے لڑکیاں ہمیشہ پرورش پاتے رہتے ہیں۔ بچوں کی پڑھائی کے علاوہ دستکاری سکھلائی جاتی ہے۔ تاکہ وہ روزگار کے قابل بن سکیں۔ یہ سب کام دانیوں کی سہایتا سے ہو رہا ہے۔ ہم ان کے بہت مشکور ہیں۔ جو ہر دان کے موقعہ پر اناتھ آلیہ کو یاد رکھتے ہیں۔

اس سنستھا کے اذریعہ میں بھی کئی پریمی سجن ہیں۔ مسٹر بی۔ آر۔ رام ڈسٹرکٹ کلرک بوگنڈا پچھلے دو سال سے ہسپتال فنڈ میں یکصد روپیہ دان دے رہے ہیں۔ لالہ ٹھاکر لال گاندھی پوسٹ ماسٹر فورٹ پورٹل اور دوسرے سجنوں کے ہم بہت مشکور ہیں۔ جو ہمیں کافی سہایتا بھیجتے ہیں۔

یہ سنستھا اناتھوں کی پرورش کے علاوہ مصیبت زدہ استریوں کو آشرا دیکر ان کا خاطر خواہ انتظام کرتی ہے۔ دیش میں مصیبت آنے پر بپتا زدہ لوگوں کی سہایتا کرتی ہے۔ چنانچہ حصار کے قحط میں اور بہار کے بھونچال میں قریباً /۔۸۰ روپیہ کے دستر بھیج کر سہایتا کی۔

ماہ اپریل کی رپورٹ پبلک کے سامنے آ چکی ہے۔ ماہ مئی میں دو گورکھے لڑکوں کو جن کی آنکھیں مدت سے خراب تھیں۔ کئی قسم کے دیسی و انگریزی علاج کرائے گئے۔ آرام نہ آنے پر ہسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں اُن کی آنکھوں کا آپریشن کیا گیا۔ اب وہ دونو لڑکے تندرست ہو کر واپس یتیم خانہ میں آ گئے ہیں۔ ایک لڑکی کو مروڑ و خارش تھی۔ وہ بھی قریباً قریباً تندرست ہے۔ دانی لوگ خود آ کر اناتھ آلیہ میں دان دے جاتے ہیں۔ لالہ ہرچند سیٹھی سنگر مشین کمپنی انارکلی ۲۵ روپے بلڈنگ فنڈ کے لئے آ کر دان دے گئے۔ دوسرے صاحب /۔۵۰ روپے کتابوں وغیرہ کے لئے۔ ان صاحب کے دان سے پچھلے ماہ سے لڑکے لڑکیوں کو روزانہ تازہ دہی کی لسی دی جاتی ہے۔ اور سبزی کی مقدار دگنی کر دی گئی ہے۔ اناتھ آلیہ میں بچوں کے لئے تخت اور لڑکیوں کے لئے پلنگ کا انتظام کرنے کے لئے بھی دو سجن دے گئے ہیں۔ آپ اپنا نام اخبارات میں دینا پسند نہیں کرتے۔ سبزی لانا۔ دودھ لانا۔ دہی جمانا اور لسی بنانا ان کاموں کے لئے اُن کے دان سے ایک خاص آدمی رکھا گیا ہے۔

دانیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ اسی طرح ہماری دوسری ضروریات کا بھی دھیان رکھیں۔

۱۔ بچوں کی رہائش کے لئے مکان ناکافی ہے۔ نئی بلڈنگ کا نقشہ منظور ہو چکا ہے۔ جو اصحاب اپنے بزرگوں کی یادگار بنوانا چاہیں۔ اُن کے لئے اچھا موقعہ ہے۔ ایک کمرہ کی لاگت ایک ہزار روپیہ ہے۔ ۵۔ ۱۰۔ ۲۵ یا ۱۰۰ روپیہ جو بھائی جتنا بھی دان دیں۔ خوشی سے سویکار ہوگا۔

۲۔ بچوں کے کھیلنے کے لئے کوئی گراؤنڈ نہیں ہے۔ بھوجن شالہ بھی بنانی ہے۔ چار دیواری اور ٹٹیاں بھی بننی ہیں۔ اس کے علاوہ بچوں کی خوراک۔ پوشاک کے لئے آٹا۔ چاول۔ دال۔ گھی۔ چادر۔ دری اور بچوں کی تعلیم و دستکاری کے لئے نقدی کی ضرورت ہے۔

مفصل حالات رپورٹ مفت منگوا کر مطالعہ فرمائیں

نویدک نرنجن ناتھ آنریری سیکرٹری پنجاب کنیہ اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

برقعہ پوش عورتوں پر پابندیاں

ملتان۔ کنٹونمنٹ بورڈ ملتان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کنٹونمنٹ کی حدود میں ۸ بجے شام کے بعد کوئی برقعہ پوش عورت داخل نہ ہونے پائے۔

ملازم ریلوے کی گرفتاری

احمد آباد۔ ملیر پولیس نے ایک اطلاع پر ایک لوہار کو جو کہ ریلوے میں ملازم ہے۔ گرفتار کر لیا ہے۔ اس کے برخلاف الزام یہ ہے۔ کہ وہ گزشتہ کئی مہینوں سے جعلی سکے چلا رہا ہے۔

گاندھی پرس کے لئے چندہ

لاہور۔ ۲۶ جون۔ گاندھی پرس فنڈ میں اس وقت تک /۲۵۰۰ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ شہر کے مختلف حلقوں سے چندہ فراہم کرنے کے لئے کئی پارٹیاں مرتب کی گئی ہیں۔ پارٹیوں نے نہایت سرگرمی کے ساتھ کام شروع کر دیا ہے۔ ریلیف کارکنوں نے بھی ایک ہزار روپیہ جمع کر لیا ہے۔

فیس داخلہ معاف نہیں ہو سکتی

پٹنہ۔ ۲۶ جون۔ بابو راجندر پرشاد نے سیٹھ جمنا لال بجاج کو تار دیا تھا کہ بہار کے زلزلہ زدہ لوگوں کو کانگرس میں بھرتی کیا جائے۔ مگر ان سے کوئی فیس ممبری نہ لی جائے۔ اس پر سیٹھ جمنا لال بجاج نے کہا ہے۔ کہ یہ ناممکن ہے۔

۶½ سالہ لڑکی کے بچہ

نیو دہلی۔ ۲۵ جون۔ ایک ۶½ سالہ لڑکی کے ۱۰ جون ۱۹۳۲ء کو وکٹوریہ زنانہ ہسپتال میں ایک بچہ پیدا ہوا تھا۔ ماہران طب عجیب شش و پنج میں تھے۔ اور بادی النظر میں بھی برخلاف قانون قدرت معلوم ہوتا ہے۔ بچہ کی پیدائش سے ہی ماہران طب اس کے متعلق تسلی کرنے میں منہمک تھے۔ ڈاکٹر مس کیبن نے بہت سے ڈاکٹروں کا ایک جلسہ مدعو کیا۔ اور سب نے مل کر لڑکی کا معائنہ کیا۔ لڑکی کے ایکس رے کے ذریعہ فوٹو بھی لئے گئے۔ آخر کار قرار دیا گیا۔ کہ لڑکی کی عمر صحیح ہے۔ اور اس کی پیدائش ۸ اکتوبر ۱۹۲۵ء کو ہوئی تھی۔ اس کے متعلق ڈاکٹر مس کیبن نے برٹش میڈیکل جنرل کو ایک مفصل نوٹ بھی اشاعت کے لئے بھیجا ہے۔

اچھوتوں میں تخفیف کا جھگڑا

احمد آباد۔ ۲۶ جون۔ مہاتما گاندھی نے مل اونرز ایسوسی ایشن کو تار دیا ہے۔ کہ احمد آباد ملز میں اچھوتوں میں تخفیف کے سوال پر غور کے لئے ثالثی بورڈ کا اجلاس ۳۰ جون کو ہوگا۔

سب ڈپٹی مجسٹریٹ کی موت

ڈھاکہ ۲۶ جون۔ مسٹر اکھل چندر گپتا ڈپٹی مجسٹریٹ دورہ پر جاتے ہوئے دریائے جمنا میں ڈوب گئے ہیں۔ وہ اور ان کا اردلی جس کشتی میں سوار تھے۔ وہ الٹ گئی۔

پرکاش لاہور
۱۸- اساڑھ سمت ۱۹۹۱

آریہ سماج دیوبند کے نگر کیرتن پر رکاوٹ

جب بھگوان دیانند نے ویدک دھرم کے پرچار کے لئے آریہ سماج کی بنیاد رکھی۔ تو آپ نے سماج کے دس نیم مرتب کرتے وقت چھٹے نیم میں بیان کیا۔ کہ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ اس اُدیش کی تشریح کرتے ہوئے آپ نے اپنی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا۔ کہ اپکار کے معنی منشیہ ماتر کی شاریرک۔ آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ہے۔ نویں نیم میں اس گمبھیر اُدیش کے حق میں آپ نے یہ دلیل دی۔ کہ پرتیک وِیکتی کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔ اپنے آرمبھ کال سے ہی آریہ سماج اپنے اس پاک مشن کی پورتی کے لئے کیسی بدولت رہا ہے۔ گو یہ ایک امر واقعہ ہے۔ کہ جن جن جماعتوں سے آریہ سماجیوں کو واسطہ پڑا ہے۔ انہوں نے ہی اسے ایسی عینک سے دیکھا ہے۔ جو کہ دھندلی اور سیاہ تھی۔ ابتدائی پوراہنک رشی دیانند کو مہتم کرتے ہوئے کرسچن اور ناستک تک کہنے سے دریغ نہیں کرتے تھے۔ عیسائی اور برہمو بھی اپنی نخوت اور تنگدلی کا شکار ہو کر آریہ سماج کے متعلق وہ رائے قائم کرتے تھے۔ جو کہ زمانہ نے آخر کار غلط ثابت کر کے دکھلا دی ہے۔

سب سے زیادہ مخالفت کا اگر آریہ سماج کو کسی فریق کی طرف سے سامنا کرنا پڑا ہے۔ تو وہ اسلام کے متعصب حواری ہیں۔ جو کہ یا تو پان اسلام ازم کے جذبہ کے اندھے غلام بن کر یا اپنی ناپاک سیاسی اغراض کی تکمیل کے راستہ میں آریہ سماج کو مزاحم سمجھ کر وقت بے وقت یہ کوشش کرتے رہتے ہیں۔ کہ کسی طرح آریہ سماج کا پرچار رک جائے۔ مسلمانوں کے قادیانی فرقہ نے اسی شرمناک ذہنیت کا شکار ہو کر شری پنڈت لیکھرام جی کو جام شہادت پلوانے سے دریغ نہ کیا۔ مہاشہ راجپال جی اور شری سوامی شردھانند جی مہاراج کی شہادتیں بھی اسی ذہنیت کا نتیجہ ہیں۔ یہ بدقسمتی کی بات ہے۔ کہ جوں جوں مسلمان ہندوستان کی غیر ملکی حکومت کے زیادہ منظورِ نظر ہوتے گئے۔ توں توں یہ ذہنیت اپنی بدترین شکل میں نمودار ہونے لگ پڑی ۔

سیاسی سیوا کرتے ہوئے سورگیہ شری لالہ لاجپت رائے جی کا جلاوطن ہونا تھا۔ اور تقسیم بنگال کے بعد حکومت کی مسلم نوازی پالیسی کا بہتہ ظہور ہونا تھا۔ کہ آریہ سماج کو برسر اقتدار طبقہ کے اس وہم و شک کا شکار ہونا پڑا۔ کہ "آریہ سماج ایک پولٹیکل جماعت ہے" پٹیالہ کیس اور ہم جیسی قسم کے دوسرے مقدمات اسی وہم اور شک کا نتیجہ تھے۔ کئی مقامات پر آریہ سماجیوں کو اپنی ملازمتوں سے ہاتھ دھونے پڑے۔ لیکن چونکہ یہ شک محض شک ہی تھا۔ اس لئے آریہ سماج اس آزمائشی مرحلہ سے بھی کامیاب ہو کر نکلا۔ اور ایسا کامیاب ہو کر نکلا۔ کہ حکومت کو اپنے عمل سے یہ دکھلانا پڑا۔ کہ آریہ سماج پر سیاسی جماعت ہونے کا شک کرنا اس کی وقتی کمزوری تھی۔ اس شک کے زمانہ میں جب مہاتما منشی رام جی نے آریہ سماج لاہور کے پلیٹ فارم سے بہانگ دہل یہ اعلان کیا۔ کہ آریہ سماج کی وہی حیثیت ہے۔ جو کہ ایک سنیاسی کی ہے۔ تو حکومت کو کچھ ہوش آیا۔ گویہ کہنا کا مقام ہے کہ اس شک وشبہ کے زمانہ میں آریہ سماج کے کاریہ کرتاؤں کو حکومت کے منتوبیوں کے ہاتھوں جو نقصانات برداشت کرنے پڑے۔ ابھی تک حکومت کی طرف سے ان کی تلافی نہیں ہونے پائی۔ اور عین ممکن ہے کہ سوراجیہ پراپتی کے وقت تک ہندوستان کے غیر ملکی ایجنٹ آریہ سماج سے پورا پورا انصاف کرنے سے ہی قاصر رہیں ۔

آریہ سماج کے کٹر سے کٹر اور بدباطن سے بدباطن دشمن بھی یہ ثابت نہیں کر سکتے۔ کہ آریہ سماج نے بحیثیت مجموعی کبھی دیش کے راج نیتک اندولن میں دخل دیا ہے۔ ہاں ہو سکتا ہے کہ بعض دیش بھگت آریہ سماجیوں نے اپنے دیش کی بری سیاسی اوستھا کو محسوس کرتے ہوئے اپنی ذاتی ذمہ داری پر دیش کی پولٹیکل سیوا کی ہو۔ مگر آریہ سماج ... [illegible] ... سوتنترتا کو نہیں برا سمجھتا ہے۔ اور نہ ہی قابل اعتراض۔ اس کا ایک بھی سدھانت ایسا نہیں ہے۔ جو کسی آریہ سماجک ہستی کو اپنی ذاتی ذمہ داری پر دیش سیوا کے میدان میں داخل ہونے سے محروم رکھے۔ ہاں بحیثیت مجموعی وہ اس وادی میں گھسنے کو تیار نہیں۔ کیونکہ اس کے سبھاسدوں اور ممبروں میں ایسے والیانِ ریاست بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ جو کہ ہندوستان کی موجودہ غیر ملکی حکومت کے اپنے چند معاہدات کی بناء پر وفادار رہنے کے حلفیہ پابند ہیں۔ ایسے سرکاری ملازمین بھی شامل ہیں۔ جن کا فرضِ منصبی حکومت کے مفاد کے تحفظ کے لئے ان کو مجبور کرتا ہے۔ ایسے ممبرانِ کونسل اور لوکل باڈیز بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے ملک معظم کا حلفِ وفاداری اٹھایا ہوا ہے۔ ایسے خطاب یافتگان بھی شامل ہیں۔ جن کے لئے یہ ناممکن ہے۔ کہ وہ اپنی ذاتی ذمہ داری پر پولٹیکل میدان میں گامزن ہو سکیں۔ ایسی حالت میں آریہ سماج یہ نہیں چاہتا۔ کہ وہ اپنے کسی سبھاسد سے یہ مطالبہ کرے۔ کہ وہ ضمیر فروشی یا (Neglect of duty) کا مرتکب ہو کر اپنی نظر میں گنہگار بنے۔ ہاں جو افراد ان بندھنوں سے آزاد ہیں۔ اگر وہ دیش سیوا کے لئے میدان میں نکلیں۔ تو آریہ سماج مذکورہ وجہ سے مجبور ہے۔ کہ ان کی سوتنترتا پر بھی کوئی بندش عائد نہ کرے۔ کیونکہ جب پرم دیو پرماتما نے ایک منشیہ کو سوتنتر بنایا ہے۔ تو آریہ سماج یہ کیسے برداشت کر سکتا ہے۔ کہ وہ کسی آزاد شہری کی سوتنترتا کے راستہ میں حائل ہو کر اسے دماغی غلام بنانے کی بے معنی کوشش کرے۔ آریہ سماجیوں کی یہ آزادروی ہے۔ جسے بعض لوگ درست روشنی میں نہ لیتے ہوئے اس بات کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں۔ کہ وہ آریہ سماج کو نقصان پہنچانے کے لئے کوئی نئے سے نیا اڑنگا قائم کریں۔

چونکہ ہمارے برادرانِ وطن یہ اڑنگا بغیر سرکاری حکام کی مدد کے نہیں قائم کر سکتے۔ اس لئے وہ آریہ سماج کی ان سرگرمیوں میں مزاحم ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ جن سے پبلک کا واسطہ ہے۔ ملک کی واقعی یہ انتہائی بدقسمتی ہے۔ کہ ہماری غیر ملکی حکومت کچھ عرصہ سے مسلم نوازی یعنی کی عاشقِ زار بنی ہوئی ہے۔ اور جب وہ بعض آریہ سماجی کارکنوں کو سیاسی میدان میں کام کرتے دیکھتی ہے۔ تو اپنا ماننک توازن کھو کر آریہ سماج کی ان سرگرمیوں کو روکنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ جن کے خلاف اس کے منظورِ نظر مسلم فرقہ پرست اپنی ناراضگی کا بلا وجہ اظہار کرتے ہیں۔ یہ سچ ہے۔ کہ اسلام کے بعض بنیادی اصولوں سے آریہ سماج کا بھاری اختلاف ہے۔ لیکن اس اختلاف کی بناء پر کبھی آریہ سماجی نے آج تک یہ خواہش نہیں کی۔ کہ حکومت اس کی وجہ سے مسلمانوں کو اپنا مذہبی حق استعمال کرنے سے روک دے۔ ایک آریہ سماجی تعزیہ پرستی کو مفید نہیں سمجھتا۔ لیکن پھر بھی وہ محرم کے مہینہ میں یہ دیکھنے سے انکار نہیں کرتا۔ کہ شیعہ صاحبان اپنا مذہبی حق پوری آزادی سے برت سکیں۔ بقرعید جیسی منافرت انگیز تقریب ہر ایک آریہ سماجی کی نظر میں سخت قابلِ اعتراض اور غیر مفید ہے۔ لیکن کیا کبھی کسی آریہ سماجی نے یہ کوشش بھی کی ہے۔ کہ حکومت اس کے راستہ میں کوئی رکاوٹ ڈالے۔ جب یہ حالت ہے۔ تو یہ کہاں کا انصاف ہے۔ کہ حکومت کے بعض کارندے آریہ سماج کی معصوم سے معصوم سرگرمیوں پر محض تنگدل مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے پابندیاں عائد کریں ۔

اس وقت ہمارے سامنے آریہ سماج دیوبند کے سالانہ جلسہ کے نگر کیرتن کا معاملہ ہے۔ دیوبند میں برسوں سے آریہ سماج کے سالانہ جلسے ہوتے آئے ہیں۔ اور نگر کیرتن ہوتے رہے ہیں۔ لیکن یہ سخت بدقسمتی کی بات ہے۔ کہ پچھلے سال ایک مسلم نواز سب ڈویژنل افسر نے سالانہ جلسہ پر آریہ سماج کا پرچار روکنے کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی۔ اور وہ بھی امن عامہ کے قیام کے عذرِ لنگ پر۔ گویہ ایک پوشیدہ حقیقت ہے۔ کہ اس سالانہ جلسہ پر آریہ سماجیوں نے کوئی ایسی کارروائی نہیں کرنی تھی۔ جس پر برادرانِ وطن کو کوئی جائز اعتراض ہوتا۔ لیکن پچھلے سال کا معاملہ تو پچھلے سال کے ساتھ گیا۔ اس سال بھی نگر کیرتن پر رکاوٹ عائد کرتے حکام متعلقہ نے اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ دیوبند کے آریہ سماجیوں کو برٹش امپائر کا آزاد شہری نہیں سمجھتے۔ اور ان کو وہ حق دینے کے لئے تیار نہیں۔ جو دوسری جماعتوں کو اپنے مذہبی حقوق کے استعمال کے لئے میسر ہیں۔ اگر آریہ سماج دیوبند اپنا نگر کیرتن کر لیتا۔ تو اس سے دیوبند میں کوئی سیاسی سیلاب تو آ ہی نہیں جانا تھا۔ اور نہ ہی دیوبند کے عربک سکول کا گرانٹ بند ہو جانا تھا۔ اور نہ دیوبند کے ملاؤں کا دیوبند میں چلنا پھرنا محال ہو جانا تھا۔ جب اس قسم کا کوئی خدشہ ہی نہ تھا۔ تو یہ کہاں کا انصاف تھا۔ اور کہاں کا اخلاق تھا۔ کہ دیوبند کے آریہ سماجیوں کو گذشتہ سال بھی سالانہ جلسہ کے موقعہ پر دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے دھرم پرچار سے روکا جاتا۔ اور امسال بھی نگر کیرتن پر پابندی عائد کر کے آریہ سماجیوں کو یہ سمجھنے کے لئے مجبور کیا جاتا۔ کہ وہ برٹش انڈیا کے ویسے آزاد شہری نہیں ہیں۔ جیسے دیوبند کے لائنے اور فرقہ پرست ملا ہیں۔ ضرورت ہے کہ حکومت یو۔پی دیوبند کے ...

ودیش پرچار

ہم "پرکاش" میں اس خیال سے پنڈت ایودھیا پرشاد جی ریسرچ سکالر کے ارسال کردہ بیانات کو شائع کرتے رہتے ہیں۔ کہ آریہ پرشوں کو یہ گیات ہوتا رہے۔ کہ امریکہ آدی دیشوں میں پرچار کی کس قدر گنجائش ہے۔ اور اگر وہاں سمتر پرچار کا پربندھ کیا جائے۔ تو اس میں کتنی سپھلتا کا امکان ہے۔ ہمیں وشواس ہے۔ کہ اگر آریہ پرش یہ نہچہ کر لیں۔ کہ وہ ودیش پرچار کے لئے آریہ سارودیشک سبھا کے ہاتھ مضبوط کرنا اپنا کرتویہ سمجھیں گے۔ تو پھر وہ دن دور نہیں جب پاتال دیش میں ویدک دھرم کا ناد اسی شان اور زور سے دوبارہ گونجے جس شان سے کہ مہابھارت کے سمے میں گونجا کرتا تھا۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ آریہ پرش ودیش پرچار کے معاملہ میں عیسائیوں سے بڑھ کر سرگرمیاں دکھلائیں۔

مہاتما گاندھی پر بم سے حملہ

۲۵ جون کو جب مہاتما گاندھی پونہ میونسپلٹی کا ایڈریس لینے گئے۔ تو کسی نابکار شخص نے میونسپلٹی کی بلڈنگ کے دروازہ پر آپ پر حملہ کرنے کے لئے بم پھینک دیا۔ اس بم کے پھٹ جانے سے جو ۹ اصحاب زخمی ہوئے ہیں۔ اُن میں مسٹر دت پت کار۔ پرڈنبر مگوت چیف افسر میونسپلٹی۔ ایک کلرک اور چند کانسٹیبل بھی شامل ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ بم مہاتما جی کی جان لینے کے لئے پھینکا گیا تھا۔

بم خواہ کسی سناتنی نے جو کہ ہریجن تحریک کا دشمن ہے۔ پھینکا ہو یا کسی انارکسٹ نے۔ ہر حال میں یہ ایک ایسا شرمناک فعل ہے۔ جس کی جتنی مذمت کی جائے۔ اتنی ہی کم ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ بم پھینکنے والے نے اتنا نہیں سوچا۔ کہ وہ اپنی اس پاجیانہ کارروائی سے مہذب دنیا کو کیا خیال دے رہا ہے۔ وہ لوگ واقعی بھارت ورش کے لئے ایک لعنت ہیں جو کہ ایک محسن کی جان لینے کے درپے رہتے ہوئے نہ اخلاق کو دیکھتے ہیں۔ اور نہ ہی دھرم کا خیال رکھتے ہیں۔ اگر مہاتما جی کا یہ قصور ہے کہ وہ ہندو جاتی میں سے اونچ نیچ کو مٹا کر اسے سوسنگٹھت کرنا چاہتے ہیں۔ تو یہ ایک ایسا قصور ہے۔ جس کے حملہ آور بھی مرتکب ہوتے آئے ہیں۔ اگر حملہ آور یا اس کے ہم خیال لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ اس قسم کے مجنونانہ حملوں سے ہریجن تحریک کو ناکام بنا دیں گے۔ تو وہ سمجھ لیں۔ کہ وہ بیوقوفوں کی دنیا میں رہتے ہیں۔ اور تواریخ کے واقعات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ مہاتما جی نے تو اپنا جیون اس کام کے ارپن کر دیا ہے۔ کہ وہ ہندو دھرم کو اچھوت پن کے بدنما داغ سے صاف کر دیں۔ لیکن بڑے شرم کا مقام ہے۔ کہ جن لوگوں کی گندگی کو وہ صاف کرنا چاہتے ہیں۔ وہی محسن کشی کر کے ان کی جان لینے اور قوم و ملک سے غداری کرنے کے درپے رہتے ہیں۔ اور موقعہ ملنے پر قاتلانہ وار کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

منتقل کیں بریاں اور ضلع سیالکوٹ میں گندھراں وغیرہ ۵ دھیرہ۔ ان کے ہیڈ کوارٹر ہیں۔ یہاں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ گورو صاحب نہایت عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ بیش قیمت موٹر پر سیر کرتے ہیں۔ اور مخمل کے کپڑوں میں ملبوس نظر آتے ہیں۔

یہ کلجگی گورو صاحب "سوہنگ" کا منتر کانوں میں پھونک دیتے ہیں۔ اور مسلمانوں کی جائداد وغیرہ پر ڈاکہ ڈالنے کے داؤ گھات لگاتے پھرتے ہیں۔ گورو مہاراج کے پاس صرف مرد چیلے ہی نہیں ہیں۔ بلکہ چند ایک نوجوان خوبصورت لڑکیاں بھی ہیں۔ جو کہ دوسری سادہ لوح استریوں کو گورو مہاراج کے جال میں پھنسانے رہتی ہیں۔

ضرورت ہے۔ کہ اس فتنہ کے خلاف آریہ پرچارک ابھی سے متوجہ ہو جائیں۔ اور جہاں جہاں پر یہ نیا گورو ڈم پھیل رہا ہے۔ وہاں پر وقت جنتا کو اس کی زہریلی تعلیم سے بچانے کے درپے رہا شروع کریں۔ تاکہ یہ وبا دور و نزدیک نہ پھیلنے پائے۔ اور ہندو جاتی کی مزید تباہی کا باعث نہ ہو۔

ایک سندھی آریہ مصنف پر مقدمہ

حیدرآباد (سندھ) میں پچھلے سال چند شرارت پسند مسلمانوں نے ہندو دھرم کے خلاف اشتعال انگیز اشتہار شائع کر کے انتہائی شرارت کی۔ اُن کے جواب میں ایک آریہ بھائی مہاراج نہچل رام نے ایک چھوٹی سی کتاب "اسلام کی تاریخ" شائع کی۔ اس پر بمبئی کونسل کے مسلم ممبران نے شور مچا کر غریب مصنف کے خلاف مقدمہ چلوا کر ہی دم لیا۔ عجیب قدا کا ہے حکومت نے اشتعال انگیزی کرنے والے مسلمان بدمعاشوں کو پوچھنے تک کی تکلیف گوارا نہ کی۔ لیکن غریب نہچل رام کے ساتھ پرنٹر پر بھی مقدمہ چلا دیا۔ ابتدائی عدالت نے ہر دو اصحاب کو سیشن سپرد کر دیا۔

صفائی دینے سے انکار

جس کتاب کے خلاف مقدمہ چلایا گیا ہے۔ اس کے متعلق ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ اس میں نہ صرف قرآن شریف کی آیات بلکہ دوسری مسلم کتب کا ترجمہ ہے۔ جب مقدمہ مذکور کی سیشن کورٹ میں ۱۸ جون کو سماعت شروع ہوئی۔ اور وکیل صفائی نے تاریخی واقعات کی بنا پر گواہان استغاثہ پر جرح کرنا شروع کیا۔ تو عدالت نے انہیں یہ کہہ کر جرح کرنے سے روک دیا۔ کہ تاریخی واقعات کی اشاعت کوئی صفائی نہیں ہے۔ عدالت کے اس رویہ پر ملزم نے لیڈر پلیڈر صفائی پیش کرنے سے انکار کر دیا۔

ہمارے خیال میں سیشن کورٹ کو صرف وہ سوالات رد کرنے چاہیئے تھے۔ جن کا مقدمہ سے کوئی تعلق نہ تھا۔ ایسے تاریخی واقعات کے متعلق سوالات بند نہیں کرنے چاہیئے تھے۔ جن سے مقدمہ کی تحقیق۔ سماعت اور انصاف کا مطالبہ پورا کرنے میں مدد مل سکتی تھی۔

ایک نئے "پرم ہنس" کا ظہور

ہندو جاتی پر مذہب کی آڑ میں جتنے ڈاکے پڑتے آئے ہیں۔ ان میں روزانہ ایک نئے ڈاکہ کا اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ نہ ڈاکہ ڈالنے والے اس جاتی کی حالت پر رحم کھاتے ہیں۔ اور نہ وہ جن کے ہاں ڈاکہ پڑتا ہے۔ ہمیں تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سرحد کے ایک بھگوا پوش گورو صاحب جو کہ اپنے آپ کو "پرم ہنس" کہلاتے ہیں۔ اور جن کو ان کے چیلے اوتار کہتے ہیں۔ آج کل پنجاب کے مختلف اضلاع میں پھر کر دیہاتی مرد و زن کو گورو منتر دے کر اپنا شیشہ بنانے پھرتے ہیں۔ ضلع گوجرانوالہ میں بگالہ نزدیک نوشہرہ ورکاں اور راہی یہ جٹاں ضلع گجرات میں چکوڑی۔ ضلع لائلپور میں بھکڑ والی۔ ضلع ہوشیارپور میں نوشہرہ پنی والا

ریاست کشمیر میں فارسی کی تعلیم

معلوم ہوتا ہے۔ کہ جموں و کشمیر کی ہندو ریاست کی جلد یا بدیر اسلامی شناخت ہونے والی ہے۔ مہر ہیں تو آج کل مسلمانوں کا طوطی بول رہا ہے۔ ابھی میں کبھی ان کے پو بارہ ہوں گے۔ محکمہ تعلیم کشمیر پر چھایا جا رہا ہے۔ رہ گئے ریاستی تعلیم پر بھی۔ ان میں بھی الو بولنے والا ہے۔ اور وہ یوں کہ ریاستی ٹیکسٹ بک کمیٹی نے فارسی کی جو درسی کتب مقرر کی ہیں۔ وہ انجمن حمایت اسلام لاہور کی طرف سے شائع شدہ ہیں۔ اور ہر ایک کتاب کے ہر ورق پر نمایاں طور پر اسے اسلامیہ سکولوں کے طلباء کے لئے مخصوص ظاہر کیا گیا ہے۔ طرفہ یہ کہ ان کتب میں اسلامی روایات۔ اسلامی معاشرت اور اسلامی تمدن کی مرثیہ خوانی کی گئی ہے۔

معلوم نہیں ہوتا۔ کہ ریاست کے محکمہ تعلیم کے مولویوں نے کب سے تبلیغ اسلام کا ٹھیکہ لے لیا ہے۔ ہم مہاراجہ صاحب سے عرض کریں گے کہ اگر وہ ریاست کی عنان حکومت سے بالکل دست بردار نہیں ہو گئے۔ تو پھر جلد از جلد اس تعلیمی ڈاکہ زنی کو بند کر کے ہندو طلباء کے دھرم اور سنسکرتی کی رکھشا کریں۔

گاندھی جی کی "نا اہلیت"

مہاتما گاندھی کے پرتر آچرن اور حسن تدبر کی دنیا مداح ہے۔ لیکن قادیان کے کلجگی نبی کے صاحبزادہ کا سرکاری آرگن "الفضل" اپنے ۲۶ جون کے پرچہ میں لکھتا ہے۔ کہ:۔

"ہندوستانیوں کو رہنما ایسا ملا۔ جو محض جذبات سے کھیلنا اور قیاسات کے گھوڑے دوڑانا جانتا تھا۔ ہوائی قلعے تعمیر کرنا اس کا کام رہا ہے۔ بے نتیجہ اور بے فائدہ باتوں میں الجھائے رکھنا اس کا مشغلہ تھا۔ کبھی نہ پوری ہونے والی امیدیں دلانا اور سبز باغ دکھانا اس کا سب سے بڑا کارنامہ تھا۔"

("الفضل" ۲۶ جون ۱۹۳۶ء)

معلوم نہیں ہوتا۔ کہ خلیفہ صاحب کا سرکاری آرگن مہاتما گاندھی کی ذات ستودہ صفات پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کیوں اتنا نہیں سوچتا۔ کہ ہندوستان مہاتما جی کی بجائے ایسے شخص کو کبھی اپنا رہنما تسلیم کرے۔ جو کہ دائم المریض کھانسی۔ بخار اور دوسری صدہا بیماریوں کا مرقع ہے۔ اور صرف اپنی گدی کی ڈونڈی پیٹنا ہی اپنے تقویٰ کا نشان سمجھتا ہے۔

اہلحدیث مخلوط انتخاب کی حمایت میں

اس سے قبل ہم نے اپنے ایک نوٹ میں بتلایا تھا۔ کہ ہمارے شیعہ دوست جداگانہ انتخاب سے بیزار ہیں۔ اور مخلوط انتخاب کے حق میں ہیں۔ اب ہمیں یہ دیکھ کر مزید خوشی ہوئی ہے کہ اہلحدیث لیگ بنارس نے بھی ایک یادداشت والیسرائے ہند اور وزیر ہند کے پاس بھیجی ہے اور عرض کیا ہے۔ کہ جداگانہ انتخاب اہلحدیثوں کے لئے نقصان رساں ہوگا۔ اگر حکومت نے اسے قائم ہی رکھنا ہو۔ تو پھر اہلحدیثوں کے لئے نشستیں مخصوص کر دی جائیں۔

اہلحدیثوں کا مطالبہ تو صاف ہے۔ واقعی یہ سخت بے انصافی ہے۔ کہ اہلحدیث طبقہ کی نمائندگی لیجسلیچرز میں وہ لوگ جا کر کریں۔ جو کہ اہلحدیث کو وہابی بتلا کر ان کی دن رات بدخوئی کرنے سے نہیں تھکتے۔ اور پھر بھی اپنے آپ کو ہندوستان کے جملہ مسلمانوں کا نمائندہ مشتہر کرنے میں ہی اپنی خاص شان سمجھتے ہیں۔

وزیر اعظم کی برطرفی کا مطالبہ

ریاست کپورتھلہ کے موجودہ وزیر اعظم دیوان سردار عبد الحمید ہیں۔ ریاست میں اس وقت جو ہلچل مچی ہوئی ہے۔ وہ اس وزیر اعظم کی بدانتظامی کی وجہ سے ہے۔ اس لئے نہ صرف ریاست کے ہندو اور سکھ اس امر کے ہی خواہاں ہیں۔ کہ دیوان صاحب کو ریاست سے برطرف کر کے ریاست کو بچایا جائے۔ بلکہ سلطان پور تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کی آڑ میں وزیر اعظم نے جن دو غیر مسلم اصحاب پر نزلہ گرایا ہے۔ ان کی بھی اشک شوئی کی جائے۔ ہمیں بتلایا جاتا ہے۔ کہ تمام سکھ و ہندوؤں کا یہ زبردست خیال ہے۔ کہ کپورتھلہ کی موجودہ صورت حالات کی ساری ذمہ داری وزیر اعظم سردار عبد الحمید کی غلط اور مسلم نواز پالیسی کے سر پر ہے۔ کیونکہ ایک تو وہ آغاز میں مسلم ایجی ٹیشن کو دبانے میں قطعاً ناکام رہے۔ دوسرے آہستہ آہستہ انہوں نے مسلمانوں کے تمام غیر آئینی مطالبات مان کر غیر مسلموں کے لئے ریاست میں باعزت طریق سے رہنا سخت مشکل بنا دیا ہے۔ ہمارے خیال میں ایسی حالت میں ایک ایسے شخص کا وزیر اعظم رہنا جو کہ غیر مسلم جگت کا اعتماد کھو چکا ہے۔ ریاست کے حسن انتظام کے لئے ایک سخت رکاوٹ ہے۔ اور جتنی جلدی اسے ریاست سے نکال دیا جائے گا۔ اتنا ہی اچھا ہوگا۔

قادیانیوں سے سوال

بڑے مرزا صاحب اور ان کے صاحبزادہ صاحب اپنے مریدوں کے سوائے ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ اور وہ اس امر کو پسند نہیں کرتے۔ کہ کسی قادیانی لڑکی کا رشتہ کسی مسلمان سے کیا جائے۔ جب کوئی غریب مرزائی ایسا کر بیٹھتا ہے۔ تو اس پر خلیفہ صاحب کا عتاب نازل ہو جاتا ہے۔ لیکن ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ لائل پور کے ایک آڑھتی کے بھائی نے جو مرزائی ہے۔ اپنی لڑکی کا رشتہ ایک غیر مرزائی کے ہاں کر دیا ہے۔ گو اس موقعہ پر بڑے بڑے مرزائی شامل ہوئے لیکن اس کے باوجود خلیفہ صاحب نے کسی کو جماعت سے خارج کیا۔ اور نہ اس تقریب میں شامل ہونے والوں کو کسی قسم کی زجر و توبیخ فرمائی ہے۔ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ ملاں کی ہل کیوں نیچی پڑ گئی ہے؟ کیا قادیانی خلیفہ صاحب اور ان کے حواری اس کی وجہ پبلک میں بیان کر کے اپنی اخلاقی جرأت کا ثبوت دینا پسند کریں گے؟ دیدہ باید۔

اسلامی راجیہ کے خواب

انگلینڈ کا ٹوری پریس آج کل اس انٹرویو کو زیادہ اہمیت دے رہا ہے۔ جو کہ مسٹر چرچل کے بیٹے مسٹر رنڈولف نے ڈربن میں قیصر جرمنی سے کیا۔ بتلایا جاتا ہے کہ قیصر نے مستقبل کے متعلق پیش گوئی کرتے ہوئے بتلایا۔ کہ اگر برطانیہ ہندوستان کو چھوڑ کر چلا آئے۔ تو مسلمانوں اور ہندوؤں میں خوب کشمکش ہو جائے۔ چونکہ مسلمان نہ صرف زیادہ طاقتور ہیں۔ بلکہ زیادہ منظم ہیں۔ اس لئے ہندوؤں کو ان کی ماتحتی کرنی ہوگی۔

مذکورہ انٹرویو کے سلسلہ میں ہم ٹوری پریس سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا کوئی ایسا وقت بھی آنے والا ہے۔ جب برطانیہ ہندوستان کو چھوڑ کر چلا جائے گا۔ اگر جواب ہاں میں ہے۔ تو ہم اسے خوش آمدید کہتے ہیں۔ باقی رہا کشمکش کا سوال۔ اس کا برطانیہ والوں کو فکر نہیں کرنا چاہئے۔ اس کا تعلق ہمارے اور مسلمانوں کے ساتھ ہے۔ ہم خود ہی اس گتھی کو سلجھا لیں گے۔ اور کسی دوسرے سے امداد کی درخواست نہیں کریں گے۔

ٹوریوں کا سنگٹھن

بمبئی کے اخبار "سن" کا نامہ نگار خصوصی لندن سے لکھتا ہے۔ "کہ برطانوی ٹوریوں نے اس بات کا تہیہ کر لیا ہے۔ کہ ہندوستان کے سوال پر پارٹی میں پھوٹ نہیں پڑنے دیں گے۔ اس امر کے متعلق اب تمام خدشات دور ہو گئے ہیں۔ کہ وائٹ پیپر پارٹی میں نفاق کا موجب ہوگا۔"

ہم تو پہلے ہی کئی بار اس امر کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کر چکے ہیں۔ کہ ٹوریوں کی وائٹ پیپر کی مخالفت یا حمایت ہندوستان کے لئے کچھ وقعت نہیں رکھتی۔ اصل میں ان سب کی رائے ایک ہے۔ اور وہ یہ کہ ہندوستان کو کچھ نہ دیا جائے۔ کبھی تو ہندوستان کے مطالبہ کی لمبی چوڑی تقریروں میں مخالفت کر دیتے ہیں۔ اور کبھی اندر ہی اندر اپنا کام کر رہے ہیں۔ دونوں کی ذہنیت ایک ہی ہے۔ اور مقصد ایک ہے۔ طریق میں تھوڑا بہت فرق ضرور ہے۔

قصور زیادہ تر ہم ہندوستانیوں کا ہے۔ جو کہ ان لوگوں کی ڈپلومیسی کو پورے طور پر یہ سمجھتے ہوئے بعض اوقات یہ غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ کہ ان کو ہندوستان کا بہی خواہ سمجھ کر ان کو اپنے وشواس میں لے لیتے ہیں۔

ضروری نوٹس

جن خریداروں کو ۲۴ جون ۱۹۳۶ء کے پرچہ میں اطلاعی چٹیں بھیجی گئی ہیں۔ ان کی خدمت میں مزید عرض ہے۔ کہ وہ اپنا سالانہ چندہ ۱۲ جولائی سے پہلے پہلے دفتر "پرکاش" میں بذریعہ منی آرڈر پہنچا دیں ورنہ مجبوراً ۱۳ جولائی ۱۹۳۶ء کو پرچہ بذریعہ وی۔ پی ارسال کیا جائے گا۔ اس صورت میں انہیں تین آنہ وی۔ پی کا خرچ زائد برداشت کرنا پڑے گا۔ جو اصحاب کسی وجہ سے وی۔ پی نہ منگوانا چاہیں۔ وہ ۱۲ جولائی تک ضرور دفتر میں اطلاع پہنچا دیں۔ تاکہ دفتر کو مفت میں زیر بار خرچ ڈاک نہ ہونا پڑے۔ بعض اصحاب کا چندہ تاریخ مقررہ کے بعد جبکہ وی۔ پی یہاں سے چلا گیا ہوتا ہے۔ موصول ہوتا ہے۔ جس سے دفتر کا وی۔ پی کا خرچ ضائع جاتا ہے۔ اس خرچ سے بچنے کے لئے پھر تاکید عرض کی جاتی ہے۔ کہ چندہ بہر صورت ۱۲ جولائی ۱۹۳۶ء تک دفتر میں پہنچ جانا چاہئے۔

(مینیجر)

قاتلوں کی حوصلہ افزائی

احمدی فریق آج کل مرزائیت کے خلاف جو مبارک جدوجہد کر کے حقیقی اسلام کی لاج رکھ رہا ہے۔ اس کو روکنے کے لئے قادیانی خلیفہ صاحب نے اپنے چیلے چانٹوں کی مجرمانہ ذہنیت کی حوصلہ افزائی کے لئے ذیل کا شرانگیز اور اشتعال انگیز وعظ کر کے اپنے سر پھرے چیلوں کو عجیب و غریب ڈیفنس سوجھا دیا ہے :-

"اگر کوئی شخص کسی وقت انتہائی طور پر اشتعال دلائے جانے پر صبر نہیں کر سکتا۔ اور سلسلہ کی عزت کی حفاظت کے لئے اپنی کمزوریٔ نفس کے نتیجہ پر تڑپ اٹھتا ہے تو پھر اسے سچ سچ کہہ دینا چاہیے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ دلیری سے کہے۔ کہ میں نے یہ فعل سرزد کیا ہے۔ اور اس لئے کیا ہے کہ فلاں نے سلسلہ کی ہتک کر کے مجھے سخت اشتعال دلایا۔ یا بانیٔ سلسلہ کو گالیاں دیں" :-

("الفضل" - ۲۱ جون ۱۹۳۴ء)

مذکورہ اقتباس کا ایک ایک لفظ مجرمانہ ہے۔ اور اس سے آئندہ جرم کا ارتکاب کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی بو جھلک رہی ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ ذمہ دار سرکاری افسران اس اشتعال انگیزی کی روک تھام کے لئے پہلے ہی مچلکہ سرپھرے مرزائیوں سے نیک چلنی کی ضمانتیں لے لیں تاکہ بعد ازاں انہیں مولانا عبدالکریم جیسے واقعات کے اعادہ سے دوچار نہ ہونا پڑے :-

قاتلانہ ایجیٹ

نہ معلوم مرزائی کس گھڑی پیدا ہوئے ہیں۔ یہ جرم بھی کرتے ہیں۔ اور پھر مکر بھی جاتے ہیں۔ پہلے چوکا بھی لگاتے ہیں۔ اور پھر پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ مرزائیوں کی خطرناک طریق سے مجرمانہ ذہنیت کو بھڑکانے کے لئے ہوئے قادیانی خلیفہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ :-

"بعض دفعہ گورنمنٹیں بھی ان حالات میں جب کسی قوم کے بزرگ اور پیشواؤں کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ اور لوگ ضبط سے کام نہ لیتے ہوئے کسی کو قتل کر دیں۔ تو یہ ثابت ہو جانے پر کہ دیسٹ فریق کی طرف سے اشتعال دلایا گیا ہے۔ چھوڑ دیتی ہیں" :-

("الفضل" - ۲۱ جون ۱۹۳۴ء)

الفاظ صاف ہیں۔ احراری جماعت نے آج کل جو مرزائیت کا تار و پود بکھیرنا شروع کیا ہوا ہے۔ اس کی روک تھام کے لئے مرزائیوں میں قاتلانہ ذہنیت کو بھڑکانے کے لئے خلیفہ صاحب

ہمارا اعلان بازی کر رہے ہیں۔ اور امن عامہ کو مخدوش کرنے کے لئے ڈھنگ سوچ رہے ہیں۔ باوجود اس کے ہم یہ صاف طور پر خلیفہ صاحب کو بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ احراری لیڈر وہ لیس گولیاں نہیں کھیلے۔ جیسی مباہلہ والوں نے کھیلی تھیں :-

ویدوں میں پیشگوئی !

قادیانی کا متوفی مرزا خود لا یعنی پیش گوئیاں کرنے کا عادی تھا اس لئے وہ ہر موقعہ پر پیش گوئیوں کی ہی رٹ لگایا کرتا تھا۔ چنانچہ وید بھگوان پر اعتراض کرتے ہوئے وہ ایک موقعہ پر بتلاتا ہے کہ :-

"وید کے محققوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وید میں کسی قسم کی پیش گوئی نہیں۔ یہاں تک کہ پنڈت دیانند کا مقولہ ہے کہ وید میں رام چندر اور کرشن وغیرہ کے پیدا ہونے کی بابت بھی کوئی تذکرہ نہیں" :-

("الحکم" - ۷ مئی ۱۹۳۴ء)

نہ معلوم متوفی مرزا کو یہ کیوں وہم ہو گیا تھا۔ کہ کسی کتاب میں پیش گوئی کا ہونا ضروری ہے۔ ہاں اگر وید بھگوان کا یہ دعویٰ ہوتا۔ کہ وہ کسی جیوتشی کی تیار کردہ جنتری ہے۔ تو البتہ اعتراض کچھ معنی رکھ سکتا تھا۔ لیکن جب ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ تو پھر کسی شخص کا یہ کہنا کہ وید میں کوئی پیش گوئی نہیں۔ ایک فضول اعتراض ہے۔ جس کو جتنی جلدی دماغ سے خارج کیا جائے۔ اتنا ہی بہتر ہے :-

اسلام میں نیا فتنہ

خواہ مسلمان ہندوؤں سے کتنا ہی دور رہنے کی کوشش کریں۔ لیکن ان میں سے جو سمجھدار ہیں۔ وہ ہندوؤں کے پاک دھارمک شاستروں کی تعریف میں رطب اللسان رہتے ہیں۔ چنانچہ شاہزادہ دارا شکوہ اور حضرت فیضی اس ہی قسم کے بزرگ تھے۔ لیکن یہ ایک ایسا سلسلہ ہے۔ جو ختم نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ قادیان کے غازی نبی بھی ایک جگہ شکایت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ :-

"۱۸۸۳ء میں ایک جدید فتنہ اسلام میں ظہور پذیر ہوا تھا۔ اور وہ فتنہ یہ تھا۔ کہ ایک مسلمان نے جس کا نام منشی فضل رسول تھا۔ ایک تحریر کی۔ جس میں وید کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دئے۔ اور اس ذرہ میں بہتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا کہ وید میں جو توحید پائی جاتی ہے وہ کسی

کتاب میں نہیں پائی جاتی" :-

("الحکم" - ۷ مئی ۱۹۳۴ء)

اگر کسی حق پسند مسلمان کا وید بھگوان کی تعریف کرنا اسلام میں کسی نئے فتنہ کے ظہور پذیر ہونے کا مظہر ہے۔ تو ہم پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ روز بروز ایسے فتنہ کو جنم دیتے رہیں۔ اور اس وقت تک صبر نہ فرمائیں۔ جب تک اس قسم کے فتنے مسلمانوں کو حق پسند اور صداقت شناس بنا کر ویدک دھرم میں نہ لے آئیں :-

مجرم سرکاری حکام

جب سے احراریوں نے قادیان میں جا کر مرزائیت کی حقیقت درخشانی شروع کی ہے۔ اور خاص و عام کو مرزائی فریب سے آگاہ کرنا شروع کیا ہے۔ تب سے مرزائی خلیفہ کا ان حکام پر نزلہ گرنا شروع ہو گیا ہے۔ جو کہ ان کے حکم کی تعمیل میں احراریوں کو سیدھا نہیں کرتے۔ چنانچہ خلیفہ صاحب ان افسران کی شکایت ذیل کے الفاظ میں کرتے ہیں :-

"ہمارے لئے مشکلات یہ ہیں۔ کہ ہمارے مقابل پر جھوٹ بولنے والا دشمن کھڑا ہے گورنمنٹ کے بعض حکام بھی اس کی پیٹھ بھرتے ہیں۔ مگر کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ ان لوگوں کی خدا تعالیٰ کے سامنے کوئی ہستی ہے؟"

("الفضل" - ۲۱ جون ۱۹۳۴ء)

معلوم نہیں خلیفہ صاحب کن حکام پر عتاب نازل کر رہے ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ بالا افسران اس شکایت کی تحقیقات کریں۔ اگر یہ محض گپ ہو تو اس کی اعلانیہ تردید کریں۔ ورنہ قصور وار حکام سے جواب طلبی کر کے ان کی اصلاح فرمائیں۔ تاکہ آئندہ کے لئے اس قسم کی شکایات سننے کا ہمیں اتفاق نہ ہو۔ ہاں اگر یہ محض مذہبی تنگ دلی کے مظاہرے ہیں۔ تو پھر مرزائی اخبارات سے بازپرس ہونی چاہیے۔ تاکہ آئندہ وہ اس قسم کی فسانہ سازی سے باز آئیں :-

مرزائی بڑ

مرزائی جب بڑ ہانکتے ہیں تو شیخ چلی کو بھی مات کر جاتے ہیں۔ چنانچہ خلیفہ قادیانی نے ۱۵ جون ۱۹۳۴ء کو خطبہ جمعہ کے سلسلہ میں فرمایا۔ کہ :-

"اگر ایک احمدی سو کے مقابلہ میں رکھا جائے۔ تو ہم ۷۵ لاکھ کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اور اگر ایک ہزار کے مقابل پر ہمارا ایک آدمی ہو۔ تو ہم ساڑھے سات کروڑ کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اتنی ہی تعداد دنیا

کے تمام مسلمانوں کی ہے۔ پس سارے مسلمان مل کر بھی جسمانی طور پر ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتے" :-

("الفضل" - ۲۱ جون ۱۹۳۴ء)

خلیفہ صاحب! سچ ہے۔ دنیا کے سب مسلمان آپ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ یہ علاحدہ امر ہے کہ آپ ہر سال ان چند مرزائیوں کی موت پر واویلا مچاتے رہتے ہیں۔ جنہوں نے افغانستان میں مرزائیت پھیلاتے ہوئے افغانوں کے ہاتھوں جان دے کر آپ کی زبان درازیوں اور بڑوں کی حقیقت کا بیہودہ فاش کر کے دنیا کو جتلا دیا۔ کہ آپ کی بساط کیا ہے۔ اور آپ کس برتے پر اتنا شور و غوغا بلند کر رہے ہیں؟

ترکہ کی تقسیم

قادیانی مرزا اپنی زندگی میں دعوے کیا کرتے تھے۔ کہ میرے مریدوں کی تعداد کئی لاکھ ہے۔ اگر مریدوں کی تعداد سے چندوں اور وصیتوں کا حساب کیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کو ہزاروں سے گزر کر لاکھوں کی آمدنی ہوتی تھی۔ نذرانے اس کے سوائے تھے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کے مرنے کے بعد یہ جائداد کس کے سپرد ہوئی؟ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جہاں تک مجھے علم ہے۔ میاں محمود احمد نے ایک مجلس میں بیان کیا تھا کہ ہمارے خاندان میں جائداد شریعت کے مطابق تقسیم ہوتی ہے۔ گو اس مجلس میں انہوں نے یہ بھی اظہار خیال کیا تھا۔ کہ عام طور پر زمیندار طبقہ کے لئے قرآن کے اس حکم کی تعمیل میں مشکلات حائل ہیں۔

مانا مشکلات حائل ہوں گی۔ لیکن رہ رہ کر جو خیال اس وقت ہمارے دل میں کھٹکتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ کہیں ان کی وجہ سے مریدوں کی حلال کی محبت سے کمایا ہوا روپیہ بھی مرزا کے خاندان کی ستم ظریفیوں کی نذر تو نہیں ہو رہا؟

آریہ سماج ندوتی کا سالانہ چناؤ

آریہ سماج ہذا کا سالانہ چناؤ ۱۱ جون ۱۹۳۴ء کو عمل پر کار ہوا۔

پردھان لالہ بیلا دھر جی نمبردار۔ اپ پردھان لالہ دامودر لال جی + منتری لالہ رام سروپ گپتا + اپ منتری لالہ رام گوپال جی۔ خزانچی لالہ سمپت رام جی جین + لائبریرین لالہ سرن لال جی :-

(منتری)

"قادیانی نبی" کی عمر کا گورکھ دھندا

سوال - مرزا صاحب! فرمائیے - کہ خدا تعالیٰ نے آپ سے آپ کی عمر کے متعلق کوئی وعدہ کیا ہے - کہ آپ کی عمر کتنی ہوگی؟

جواب - جی ہاں! اب میری عمر دسمبر ۱۹۰۵ء میں ۷۰ برس کے قریب ہے - اور تیس برس کی مدت گزر گئی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے صریح الفاظ میں اطلاع دی تھی - کہ تیری عمر ۸۰ برس کی ہوگی - اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم ؟

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۸)

س - مرزا صاحب! آپ کب پیدا ہوئے تھے؟

ج - میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے ؟

(حیات النبی صفحہ ۴۹ کتاب البریہ صفحہ ۱۴۶)

س - مرزا صاحب! اس بات کے گواہ کون کون سے ہیں - کہ واقعی آپ ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے تھے؟

ج - ایک گواہ نہیں - بلکہ سینکڑوں گواہ اس بات کے ہیں سنو:

کتاب مذہب اسلام صفحہ ۷ کتاب محقق صفحہ ۳۸۹ - رسالہ سوانح مسیلمہ صفحہ ۷ کتاب اخبار الحکم ۱۹۰۴ء ۱۹۰۸ء اخبار بدر ۱۹۰۲ء ۱۹۰۷ء اور میرے خلیفہ اول مولوی نور الدین کی کتاب نور الدین کے صفحہ ۱۷۰ پر لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد کی پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی:

س - اور بھی کوئی معتبر گواہ ہے؟

ج - ہاں سنو - میری کتاب براہین احمدیہ حصہ اول صفحہ ۶۰ پر لکھا ہوا ہے کہ :-

"۱۸۳۹ء مطابق ۱۲۵۵ھ دنیا کی تاریخ میں بہت بڑا مبارک سال ہے - جبکہ خدا تعالیٰ نے مرزا غلام مرتضیٰ کے گھر قادیان میں موعود مہدی پیدا فرمایا - جس کے لئے اپنی تیاریاں زمین و آسمان پر ہو رہی تھیں - اور مسیح موعود کی ولادت اور راجہ رنجیت سنگھ کی موت کا ایک ہی سال میں واقعہ ہونا مرسل الٰہ بعثت کے نشانات کا مظہر ثابت ہوتا ہے - مہاراجہ رنجیت سنگھ کی سلطنت کا تاج وفاداری مسیح موعود کے پیدا ہوتے ہی ۲۷ جون ۱۸۳۹ء کو گر کر خاک میں مل گیا - صفحہ ۶۱

سوال - مرزا صاحب! اس وقت ۱۸۹۳ء میں آپ کی کتنی عمر ہوگی؟

جواب - اس عاجز کی عمر اس وقت ۵۰ برس سے بھی کچھ زیادہ ہے -

(نزول المسیح صفحہ ۱۷ و آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷)

س - اس وقت ۱۸۹۶ء میں آپ کی کتنی عمر ہوگی؟

ج - ۱۸۹۶ء میں میری عمر ۶۴ برس کی ہے (اعجاز احمدی صفحہ ۳)

مرزا قادیانی کی قابلیت دیکھئے - کہ ۱۸۹۳ء میں ۵۰ برس کی عمر بتلاتے ہیں - تو ۱۸۹۶ء میں ۶۴ برس کے ہو گئے - حالانکہ ۱۸۹۶ء میں مرزا صاحب کی عمر ۵۷ برس کی ہوتی ہے - مگر وہ مرزا ہی کیا جو سچ بول جائے:

س - مرزا صاحب! اس وقت ۱۹۰۲ء میں آپ کی عمر کتنی ہوگی؟

ج - ۶۰ برس کی - جو تخمیناً میری عمر کا اندازہ ہے -

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸۵)

س - اچھا جناب مرزا صاحب ۱۹۰۲ء میں آپ کی عمر ۶۰ برس کی ہے - تو اس وقت ۱۹۰۳ء میں کتنی ہوگی؟

ج - اس وقت ۱۹۰۳ء میں ۷۰ برس کے قریب ہو گئی

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷)

مرزا جی کی گنگا الٹی بہہ رہی ہے - اپنے پیرو مریدوں کو سمجھاتے ہیں ۱۹۰۲ء میں ۶۰ برس کی عمر بتاتے ہیں - اور ۱۹۰۳ء میں پورے ۷۰ برس کے ہو جاتے ہیں - بڑھے تو ایک سال اور سمجھے ہیں ۱۰ سال - ایں چہ بوالعجبی؟

س - مرزا صاحب اس وقت ۱۹۰۴ء میں آپ کی کتنی عمر ہوگی؟

ج - اس وقت ۱۹۰۴ء میں میری عمر ۶۵ برس کی ہے - ایمانداری سے کہتا ہوں

(بعدالت لالہ آتما رام صاحب بی - اے - ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر درجہ اول گورداسپور - ۶ جولائی ۱۹۰۴ء)

س - مرزا صاحب! اس وقت ۱۹۰۵ء میں آپ کی عمر کتنی ہوگی؟ سچ سچ کہئے:

ج - اب میری عمر ۱۹۰۵ء میں ۷۰ برس کے قریب ہے -

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۔۔ مطبوعہ ۱۹۰۵ء)

الغرض مرزا صاحب

۱۸۹۳ء میں اپنی عمر ۵۰ برس کی بتاتے ہیں
۱۸۹۶ء " " " ۶۴ " " " " "
۱۹۰۲ء " " " ۶۰ " " " " "
۱۹۰۳ء " " " ۷۰ " " " " "
۱۹۰۴ء " " " ۶۵ " " " " "
۱۹۰۵ء " " " ۷۰ " " " " "

پھر کولھو کے بیل کی طرح ۱۹۰۶ء میں اپنی عمر ۶۸ سال لکھتے ہیں - (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۱)

س - مرزا صاحب! بس اب میرا ایک آخری سوال ہے - سنئے :-

آپ نے لکھا ہے - کہ ایک دل سے دو باتیں نہیں نکل سکتیں - کیونکہ ایسے طریق ہ

(باقی دیکھو صفحہ ۱۲ کالم ۳ میں)

سنگھ سوما اور قادیانی اتہام تراشی

قادیان کے مغرور بڑے مرزا اپنے آپ کو رئیس ابن رئیس مشتہر کرتے رہے - گو یہ علیحدہ امر ہے کہ آپ کی ریاست نمبرداری تھی - یا الف لیلیٰ کے قصے کہانیوں میں مستور تھی - آپ اپنی مفروضہ ریاست کا ذکر کرتے ہوئے اس امر کے سخت شاکی تھے - کہ سکھوں نے نہ صرف ہمارے بزرگوں کی ریاست ہی چھینی - بلکہ انہیں قادیان سے ہجرت کرنے پر بھی مجبور کیا :

چنانچہ سکھ حکومت کا ذکر کرتے ہوئے آپ ہمیشہ اپنی دلی کدورت کا اظہار کیا کرتے تھے - اور انگریزی حکومت کی تعریف کرتے ہوئے آپ فرماتے تھے کہ "اس نے آکر ہمیں سکھوں کے خونخوار پنجہ سے نجات دی - اور ہمارے مذہب کی اشاعت کے لئے ہر قسم کے مواقع اور سہولتیں دیں " :

("الحکم" - ۲۱ جون ۱۹۳۶ء)

"سکھوں کے خونخوار پنجہ" کی مزید تفسیر و تشریح کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں - کہ :-

"میں خوب یقین رکھتا ہوں - کہ سکھوں کے زمانے کے دن انگریزوں کے زمانہ کی راتوں سے بھی کم درجہ پر تھے - یہاں سے قریب تو ڈ ایک گاؤں ہے - وہاں اگر کوئی عورت جایا کرتی تھی تو دور دور جایا کرتی تھی - کہ خدا جانے پھر واپس آنا ہوگا یا نہیں" :

("الحکم" ۱۴ مئی ۱۹۳۶ء)

آپ صرف اسی پر اکتفا نہیں کرتے - بلکہ اپنے قادیانی فتوے کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

"ہم پر سکھوں کا ایک زمانہ گزرا ہے - اس وقت مسلمانوں پر جس قدر آفتیں تھیں - وہ پوشیدہ نہیں ہیں - ان کو یاد کر کے بدن پر لرزہ پڑ جاتا ہے - اور دل کانپ اٹھتا ہے - اس وقت مسلمانوں کو عبادات اور فرائض مذہبی کی بجا آوری سے جو ان کو جان سے عزیز ہیں - روکا گیا تھا - بانگ نماز جو نماز کا مقدمہ ہے - اس کو آواز بلند پکارنے سے روکا گیا تھا - اگر کبھی مؤذن کے منہ سے سہواً "اللہ اکبر" باواز بلند نکل جاتا - تو اس کو مار دیا جاتا تھا :

("الحکم" - ۷ مئی ۱۹۳۶ء)

متوفی مرزا صاحب صرف اتنی زہر افشانی پر ہی اکتفا نہیں کرتے - بلکہ مرزائیوں کے دلوں میں سکھوں کے خلاف نفرت کی آگ بھڑکانے کے لئے زخموں پر نمک چھڑکتے ہوئے فرماتے ہیں

"اس طرح مسلمانوں کے حلال و حرام کے معاملہ میں بے جا تصرف کیا گیا تھا - ایک گائے کے مقدمہ میں ایک دفعہ پانچ ہزار غریب مسلمان قتل کئے گئے تھے - بٹالہ کا واقعہ ہے - کہ ایک سید جو یہیں کا رہنے والا تھا - باہر دروازہ پر آیا - وہاں گائیوں کا ہجوم تھا - اس نے تلوار کی نوک سے ذرا ہٹایا - اور ایک گائے کے چمڑے کو خفیف سی خراش پہنچ گئی - وہ بیچارہ پکڑا گیا - اور اس امر پر زور دیا گیا - کہ اس کو قتل کر دیا جائے " :

("الحکم" - ۷ مئی ۱۹۳۶ء)

صرف متوفی مرزا نے اسی بات پر اکتفا نہیں کیا - بلکہ انگریزوں کی حد سے زیادہ خوشامد کرتے ہوئے اور سکھوں کے خلاف مرزائیوں کے دلوں میں زہر افشانی کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں - کہ :-

"یہ سرکار انگریزی ہم پر بہت رحمتیں ہیں - انگریزی ایک بہشت ہے - کہ انہوں نے ہم کو جلتی ہوئی تنور سے نکالا - سکھوں کا زمانہ ایک آتشی تنور تھا - اور انگریزوں کا قدم رحمت و برکت کا قدم ہے" :

("الحکم" - ۷ مئی ۱۹۳۶ء)

جب خود مرزا صاحب مرحوم نے پہلے سکھوں کے خلاف مرزائیوں کے دلوں میں زہر افشانی کر کے نسلی تنفر کی آگ بھڑکا گئے ہیں - تو پھر اگر یہ چھٹ مرزائی گورونوں کی آئے دن توہین نہ کریں - تو اور کیا کریں؟ چنانچہ انہوں نے گورو نانک دیو کو نہ صرف مسلمان مشتہر کرنے کی جسارت کی - بلکہ ان کا نکاح بھی ایک مسلم گھرانہ میں کر کے دم لیا - گورو گوبند سنگھ جی پر بزدلی کا اتہام تراش کر اپنے خبث باطن کا ثبوت دیا - اور صرف یہاں تک ہی معاملہ ختم نہیں ہو جاتا - بلکہ ابھی حال ہی میں مرزائی "الفضل" نے گورو ہرگوبند جی مہاراج کے خلاف ذیل کی بکواس کی ہے کہ اپنی ملعونیت کا اظہار کیا ہے :-

"بہر حال تہذیب دنیا میں ہر ایک کا مقام ہے - کہ پہلے تو گورو صاحب نے فانی مقتضا کو شانتر بنا کر اس کی لڑکی کو اغوا کر لیا - کون بیوقوف ہے جو اس پر فخر کر سکتا ہے - اور سکھوں کو تو ندامت سے ڈوب مرنا چاہئے - کہ ان کے ایک گورو نے ایسی حرکت کی - جس سے انسانی شرافت پر حرف آتا ہے" ("فاروق" - ۲۱ جون ۱۹۳۶ء)

اتنی بدبودار دہنی کے باوجود کیچہ دنوں ... بھی

تعمیری پروگرام و آئینی جدوجہد

(از مہاشہ "نامعلوم" جلالپوری)

कुर्वन्नेवेह कर्माणि जिजीविषेच्छतं समाः ।
एवं त्वयि नान्यथेतोऽस्ति न कर्म लिप्यते नरे ॥

(یجروید - ادھیائے ۴۰ - منتر ۲)

بھارت ورش اُس وقت سے کہ لگاتار سوراجیہ مانگتا چلا آرہا ہے۔ جب کہ لوکمانیہ تلک نے یہ نعرہ گونجایا تھا۔ کہ "سوراجیہ میرا پیدائشی حق ہے۔ اور کوئی طاقت مجھے اس حق سے محروم نہیں کر سکتی"۔ کانگرس نے اپنے لاہور کے اجلاس میں اسی مطالبہ کا اعادہ کیا۔ اور اسے بیانگ دہل ڈنکے کی چوٹ دنیا میں مشتہر کر دیا۔

مختلف مفہوم:۔ لوکمانیہ سوراجیہ کی اصطلاح کے معنی ہوم رول کیا کرتے تھے۔ نہرو رپورٹ کے مؤلفین نے اس کا مطلب ڈومینین سٹیٹس بتلایا۔ لاہور کانگرس نے اسے صوبجاتی اور مرکزی Autonomy کا نام دیا۔ مفہوم خواہ کچھ ہو۔ لیکن یہ امر واقعہ ہے۔ کہ بھارت ورش کی سیاسی نجات سوراجیہ پراپتی کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

ذریعہ حصول:۔ سوراجیہ صرف کہنے ماتر سے نہیں مل سکتا۔ نہ ہی اسے ریزولیوشن بازی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ ہی بلیٹ فارم اور اخبارات و رسائل کے مضامین اسے ہمارے نزدیک لا سکتے ہیں۔ اسے پراپت کرنے کے لئے ہم کو ایسا طریق کار اختیار کرنا پڑیگا جو کہ انجام کار ہماری کامیابی پر منتہی ہو۔ فی زمانہ ہم اسے کانگرس کی اصطلاحوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے یا تو تعمیری پروگرام کا نام دے سکتے ہیں۔ یا اگر ہم گذارا ان اصطلاح کے استعمال کو اپنے لئے بہتر سمجھتے ہیں۔ تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں اب محاذ جنگ داخلہ کونسل کو قبول حال بنانا چاہئے۔

مشکلات کا سامنا:۔ سوراجیہ پراپتی کوئی آسان مرحلہ نہیں ہے۔ دنیا میں کسی ملک نے اسے جدوجہد کے بغیر حاصل نہیں کیا۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کو اس کی خاطر اپنی تلوار نیام سے نکالنی پڑی۔ اور شورش جدوجہد کے بعد اسے فائز المرام ہونے کا موقعہ میسر آیا۔ فرانس کی جمہوریت کی علمبرداری کے کارناموں سے منقش ہے۔ برطانیہ کو اپنی موجودہ سیاسی پوزیشن حاصل کرنے کے لئے نہ صرف شاہ جان کو نیچا دکھانا پڑا۔ بلکہ چارلس دوم کا سر دھڑ سے اڑانا پڑا۔ اور جیمز دوم کو ملک بدر کرنا پڑا۔

تشدد کا ازالہ:۔ باقی دنیا تشدد کر سکتی تھی۔ کر چکی ہے۔ اور کرتی رہے گی۔ اگر انگلینڈ کو ممکن ہے تشدد کے استعمال سے کامیابی کا یقین ہو۔ لیکن ہم بھارت ورشی ابھی پوزیشن میں پڑی نہیں سکتے۔ جہاں ہم تشدد سے استعمال کے خواب بھی دیکھ سکیں۔ ہمارا ملک برٹش ایمپائر جیسی مسلح طاقت کی ایک ...... Dependency ہے۔ انگریزوں اور ہندوستانیوں کے درمیان رنگت کا امتیاز حائل ہے۔ حکمران جماعت اگر ہمارے ساتھ تشدد کا برتاؤ کرنا چاہے۔ تو وہ صد ہا طریق سے کر سکتی ہے۔ لیکن ہمارے حالات اجازت ہی نہیں دیتے۔ کہ ہم جواب میں تشدد کو اس کی منطقی حد تک لے جا سکیں۔

ہم پر آسمان سے بم باری کی جا سکتی ہے۔ ہم پر مارشل لا نافذ کیا جا سکتا ہے ہمیں پولیس رول یا ملٹری رول کا شکار بنایا جا سکتا ہے۔ آرڈیننسوں۔ جلا وطنیوں۔ نظربندیوں اور ریگولیشنوں سے ہمارا قافیہ تنگ کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے اخبارات ضبط کئے جا سکتے ہیں۔ ہماری انجمنوں کو خلاف قانون مشتہر کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے اجتماعوں پر دفعہ ۱۴۴ کا وار کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہم میں اتنی سکت بھی نہیں کہ ہم اس تشدد کے جواب میں انگلی بھی اٹھا سکیں۔ ہمیں چار و ناچار ہر سختی برداشت کرنی پڑے گی۔ ہماری مرضی ہے۔ خواہ اسے خوشی سے برداشت کریں یا بے اعتنائی سے۔ "دریا میں رہنا اور مگرمچھ سے بیر" کی مثال ہم پر صادق آ سکتی ہے۔

ہجرت:۔ حضرت محمد صاحب نے جب قریش کی طرف سے سختی کا رویہ دیکھا۔ تو وہ مکہ سے ہجرت کر گئے۔ اور مدینہ میں جا پناہ گزین ہوئے۔ لیکن ہم آج کل ہجرت بھی نہیں کر سکتے۔ ہمارے مسلمان بھائیوں نے خلافت کی تحریک کے دوران میں ہجرت کر کے کافی مزا چکھ لیا۔ ہجرت نے ہمیں شری ہردیال بابا کھڑک سنگھ کی خدمات سے محروم کر دیا۔ صوفی انبا پرشاد کو پردیس میں پران تیاگنے پڑے۔ سردار اجیت سنگھ کو برازیل کو اپنا وطن بنانا پڑا۔ ہماری نقل و حرکت کو روکنے کے لئے گاڑیاں روکی جا سکتی ہیں۔ پروانہ ہائے راہداری دینے سے انکار کیا جا سکتا ہے۔ غیر ملکی حکومتوں کے ہاتھوں ہماری تذلیل کرائی جا سکتی ہے۔ ہماری خط و کتابت بند کی جا سکتی ہے۔ ٹیلیگراف و ٹیلیفون کے استعمال سے ہمیں محروم کیا جا سکتا ہے۔ لہذا ایسی حالت میں یہ قرین مصلحت نہیں ہے۔ کہ ہم ہجرت کا خیال کریں۔ یا اسے اپنے روگ کا دارو تصور کریں۔

سوال ہوتا ہے۔ کہ ایسی حالت میں ہمارا فرض عین کیا ہے؟ وید بھگوان فرماتا ہے اے انسان (इह) اس سیاسی جدوجہد کے میدان میں (कर्माणि) اپنے فرائض منصبی کو ہی (कुर्वन्) بجا لاتے ہوئے (शतम्) سو (समाः) سال تک ...... (जिजीविषेत) زندہ رہنے کی خواہش کر۔

قدرتاً سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایک ہندوستانی شہری کے موجودہ حالت میں فرائض کیا ہیں؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے مہاتما گاندھی فرماتے ہیں۔ کہ "اسے سودیشی کو اپنانا چاہئے۔ اور خود اعتمادی سے کام لیتے ہوئے مالی تجارتی اور اقتصادی طور پر اپنے قدموں پر کھڑا ہونا چاہئے"۔

ادھر سے ڈاکٹر انصاری اور پنڈت مالویہ آواز دیتے ہیں۔ کہ "نئے کانسٹی ٹیوشن کے جنم لینے سے پہلے ہی ہندوستانیوں کو مرکزی اور صوبجاتی لیجسلیچروں پر چھا جانا چاہئے۔ تاکہ حکمران طبقہ کا نٹے کے آلوؤں کو نامزد کر کے ہماری جدوجہد کو مفلوج بنانے کی کوشش نہ کر سکے"۔

واحد علاج:۔ جب یہ ایک بدیہی حقیقت ہے۔ کہ سوراجیہ کے بغیر ہماری مشکلات کا کوئی حل نہیں ہے۔ تو پھر دیکھنا یہ ہے۔ کہ کیا کھدر پہن کر ہم مغربی شاطروں کا مقابلہ کر سکیں گے؟ کونسلوں میں جا کر گورے ...... Diplomatists سے عہدہ برآ ہو سکیں گے؟

وید بھگوان جواب دیتا ہے کہ "اے ہندوستانیو جب تم عمل کے میدان میں کود پڑو گے۔ تو تمہارا سودیشی ازم مغرب کے تاجروں کی گرفت سے تمہیں جہاں آزاد کرائیگا۔ وہاں آئینی جدوجہد تمہارے حریفوں کے چھکے چھڑا دیگی۔ بشرطیکہ تم نے ان کی شطرنجی چالوں کو سمجھ کر روکنے کی کوشش کی۔ کیونکہ (एवम्) اس طریق سے ہی (त्वयि) تجھ (नरे) ولیا روپ کے چلانے والے آزادی شہریت کے طالب ہونے والے انسان کو (कर्म) کوئی بھی عمل (लिप्यत) نہیں آلودہ نہیں کرتا۔ نہ غیروں کی آہنی گرفت میں پھنساتا ہے۔ ہاں اگر تجھے یہ وہم ہو گیا ہے۔ کہ اس تعمیری پروگرام یا آئینی جدوجہد کے میدان کو چھوڑ کر غیر طریقوں کے استعمال سے تو اپنے مقصد کو حاصل کریگا۔ تو کان کھول کر سن لے۔ کہ (इतः) اس سے علیحدہ کوئی اور طریق کار ...... (न अस्ति) اس ملک میں موجود ہی نہیں ہے۔ ہاں سوچ۔ جن لوگوں نے دستی جذبات کا شکار ہو کر سیاسی ڈاکے ڈالے۔ انہوں نے کون سا میدان مار لیا؟ اور جن نوجوانوں نے بھولے پن سے انتقام کا شکار ہو کر قتل و غارت کا بازار گرم کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے کون سی بازی جیت لی؟ وہ خود بھی تباہ ہوئے۔ اور ساتھ ہی اپنے رفقائے کار کو بھی لے ڈوبے۔ سن سن دیکھ لی کہہ رہی ہے:۔

"Make hay while the sun shines"

یہی گنگ ہے۔ ہاتھ دھو لو۔

پرکاش کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے۔

ہے تریاں اُسے چاہنے والا پایا
ہم نے اِک لوک کو بس طالبِ دُنیا پایا
دہشت و خون کے باعث ہے زباں نہ کھلی
ہیں یہ گردن میں جو قانون کا پھندا پایا
اپنی ہی عقل پہ موقوف ہے عالم کی شناخت
ہم نے جیسا جسے سمجھا اُسے ویسا پایا

زمانۂ قدیم سے بھارت ورش روحانیت کا گہوارہ بنا چلا آتا ہے۔ بھارت ورش نے اس زمانہ میں روحانیت کا سبق دُنیا کو دیا جبکہ دُنیا خدا اور ایشور کے نام سے بھی بے بہرہ تھی۔ اس کے ثبوت میں نہ صرف ہمارا اِتہاس ہی بلکہ اس بات کی شہادت آج وہ لوگ بھی پیش کر رہے ہیں۔ جو کہ اس بھارت ورش کے دشمن ہیں۔ اور جنہوں نے اپنی تمام کی تمام زندگی بھارت ورش کے برباد کرنے میں صرف کی۔ مگر جب ان لوگوں نے بھارت ورش کی روحانیت کے کورس کو دیکھا۔ تب ان کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔ کہ بھارت دُنیا کی آتما ہے۔ دُنیا کو جب کبھی شانتی اور سکھ پراپت ہوگا۔ تو بھارت سے ہی ہوگا۔

ان لوگوں نے اس زمانہ میں جبکہ مہذب ممالک بھی دُنیا کو اس بات میں سمجھتے ہیں کہ ہم اپنے رہن سہن کا طریقہ بھارت ورش سے بالکل ملتا جلتا بنائیں۔ تاکہ ہمارے ملک میں بھی چین پیدا ہو کر ہمارا ملک سکھ اور شانتی کا ساگر بن سکے۔

پراچین زمانہ میں جس شان و شوکت کے ساتھ بھارت ورش کی روحانیت کا بلند جھنڈا لہرا رہا ہے۔ اس کے نیچے تمام دُنیا تسکین قلب کے لئے رحمت بخش جھونکے لے چکی ہے۔ اب بھی جہاں کہیں اس ودیا کی بھولی بسری شکستہ منتی دکھائی دیتی ہے۔ وہ بھارت ورش کی روحانیت کے سمندر کا گدلا پانی ہے۔ جس سے دُنیا کے ایک بڑے حصے کے فلاسفر لوگ تسکینِ قلب حاصل کر رہے ہیں۔

بھارت کی اس عظمت اور بزرگی کی اس ملک کے دشمن بھی داد تحسین دے کر اس بزرگی کے آگے سرِ تسلیم خم کر لیتے ہیں۔

ہر کمالے را زوالے کے مصداق اس روحانیت کے سمندر کو بھی زوال آیا۔ جس کے زوال کا زمانہ کو وہم و گمان بھی نہ تھا۔ یہ زوال بھارت پر ہی نہیں آیا بلکہ اس زوال سے سچے سکھ اور شانتی نے بھی دُنیا سے رخصت لے لیا۔ اور دُنیا نے اس روحانیت کو بالکل ہی جان کر رو بہ منتشر کر دیا۔ اس سے بے سکھ ہو کر سکھ اور شانتی سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اور پرلے درجہ کے بیرادرشنوں کو ہی دُنیا شانتی کا موجب ٹھہرایا۔

"پتھار تھ پرکاش" پر ایک سرسری نظر

(لیکھک شری بھولا ناتھ جی سرنا کپورتھلوی)

تمام دُنیا اپنے نصب العین سے گر کر ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ رہی ہے۔ جوں جوں لوگ آج شانتی کے لئے ہاتھ پیر مارتے ہیں۔ توں توں ہی شانتی سے وہ کوسوں دُور ہو رہے ہیں۔ بھارت ورش کے اس زوال کی دشا کو دیکھ کر کون ایسا شخص ہوگا۔ جس کو افسوس نہ ہوگا۔ بھارت کی یہ دشا اس پہلوان کے مشابہ ہے۔ جو کہ زخموں سے گھائل ہو کر بے حس و حرکت زمین پر لیٹ رہا ہو۔ اس کی ایسی دشا اور حالت کو دیکھ کر بعض اشخاص ایسے وقت میں اس کی دولت سے ہمیشہ ہی ناجائز فائدہ اُٹھایا کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں اس قوی ہیکل پہلوان کے جس کے روبرو آتے ہوئے شیر وغیرہ خونخوار درندے بھی خوف کھایا کرتے تھے۔ بدن کو آج چھوٹے چھوٹے گیدڑ لوٹ کھسوٹ کرنے سے گریز نہیں کرتے۔ آہ! آج یہی دشا اس بھارت ورش کی ہو چکی ہے۔ آج وہ لوگ جنہیں یہ بھی خبر نہیں۔ کہ مادہ اور روح میں کیا بھید ہے۔ روحانیت کے ٹھیکیدار بننے کے دعوےدار ہیں۔ اور دُنیا میں سوائے مادی پدارتھوں کے جمع کرنے کے کوئی دوسرا کام نہیں ہے۔ وہ لوگ ودیا کے معلم بن کر بھارت ورش کی پوتر یوگ ودیا پر بدنما سیاہی کا دھبہ بن کر بھارت کی روحانیت کو بدنام کرنے کا موجب ثابت ہو رہے ہیں۔ کیونکہ وہ برملا کہتے ہیں کہ جب سے دُنیا بنی ہے۔ سوائے ہمارے روحانیت کا آج تک کسی کو علم ہی نہیں ہوا۔

کیا یہ الفاظ بھارت کی اس تاریخ (اتہاس) کو ملیا میٹ کرنے والے نہیں۔ جس کو بچانے کے لئے سینکڑوں رشی منیوں۔ مہاتماؤں اور ودوانوں نے اپنی امولیہ اور نایاب زندگیوں کی آہوتیاں دیں۔ مہابھارت کا جنگ وہ جنگ تھا جس میں کہ بھارت ورش کے تمام علوم و فنون بوریا بستر باندھ کر گہری نیند سو گئے۔ اور ایسی دشا میں اگیانیوں کی بن آئی۔ اور انہوں نے مایا کو اکٹھا کرنے کے لئے مت متانتر ایجاد کرکے دُنیا کے آگے دکھوں اور مصیبتوں کا گہوارہ پیدا کر دیا۔

تمام منتروں میں ایشور گیان، وگیان کا سروپ اور آنند کا سروپ ورنن کیا گیا ہے۔ یعنی ایشور کی شکل گیان ہے۔ اور آنند اس کا گن ہے۔ جو کہ پرماتما کے گیان کے بعد کو ہٹا کر گیان کی شکل میں آنے سے پراپت ہوتا ہے۔ اسی کا نام مکتی یعنی نجات ہے۔ گیان کے کس طرح بدرش

ہوتے ہیں؟ اس بات کے جتلانے کے واسطے اس گیان سروپ ایشور نے ویدوں کو رچا۔ جس میں کہ مکتی کے واسطے تمام طرح کے کرموں اور کریاؤں کا ورنن کرتے ہوئے آخر میں گیان اور وگیان کی تریا اوستھا جس میں جا کر ایشور کا آنند گن اس آتما کو پراپت ہوتا ہے۔ بھلی بھانتی کھول کر بتا دیا ہے۔ سو وید ایسی گیان کی پستکیں ہیں۔ جن میں ان تمام علوم کا جو کہ انسان کے واسطے ضروری اور لازمی تھا۔ ورنن کر دیا ہے۔ تاکہ انسان بتدریج آخر اپنے آدرش کو پا کر مکتی کا مزہ چکھ سکے۔

مکتی چھوٹ جانے کا نام ہے۔ چھوٹنا وہی ہے۔ جو پھنستا ہے۔ اور پھنستا وہی ہے۔ جو کہ دُنیا کے ہر ایک پدارتھ میں لپت ہوتا ہے۔ اور اس میں لپت ہو کر دُنیا کی ایک ایک بات کو جانتا اور سمجھتا ہے۔ اور جب دیکھتا ہے کہ میرا آدرش اس میں نہیں ہے۔ تو بالآخر نراش ہو کر اس دُنیا کے تمام پدارتھوں سے بے لکھ ہو جاتا ہے۔ اس کو ویراگ کہتے ہیں۔ جب تک ویراگ نہیں ہوتا۔ تب تک یوگ کا درعا ہاتھ آنا بھی کٹھن ہے۔ ویراگ کا ہونا ہی یوگی کی علت غائی ہے۔ وید ایسی مکمل کتاب ہے جس میں انسان کے مکت ہونے کی تمام کریاؤں کا بیان درج ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ ترگن وشے ہے۔ یعنی اس میں تم۔ رت اور ست کا ہی بیان ہے۔ یعنی وید کرم کانڈ کو بیان کرنے والی کتاب ہے۔ ان لوگوں نے اس بات پر کبھی وچار نہیں کیا۔ وید میں ترگن وشیوں کا بھی بوضاحت بیان درج ہے۔ اور بغیر گیان اور وگیان کا حال بھی۔ اگر وید ترگن وشیوں کا حال یا کریاؤں کا بیان نہ کرتا۔ تو یہ تکمیل یہاں تک نہ بن سکتی۔

گھڑی کے اندر کی مشینری ہی گھڑی ہے۔ مگر وہ مشینری تب تک فائدہ بخش نہیں ہوتی۔ جب تک کہ اس کے اوپر کا غلاف جو کہ ایک مضبوط نہ ہو۔ جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ غلاف بے سار ہے۔ اس کو اکھیڑ کر صرف مشینری ہی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ سراسر غلطی پر ہے۔ گھڑی مکمل وہی ہے۔ کہ جس کے اوپر غلاف مضبوط اور خوبصورت چڑھا ہوا ہو۔ وہ آپ کو آپ کا مدعا دکھلا سکتی ہے۔

وید کی جان گیان ہے۔ جو کہ ان ادھیاؤں سے ہی ظاہر ہو رہا ہے۔ اگر گیان ایشور کا سروپ ہے۔ تو غلاف کرم کانڈ ترگن وشے نہیں ہے۔

ہون یگیہ یہ تمام کرم کانڈ سفول شریر کے لئے کرم کانڈ ہے۔ نردھیگیہ۔ اپاسنا۔ پرارتھنا اور یاچنا وغیرہ طریقے سوکھشم شریر کے کرم کانڈ ہیں۔ سمادھی گیان تریا اوستھا وغیرہ کرم کانڈ آتما اور پرکرتی کی سرحد یعنی گرنتھی ٹوٹ جانے کا نام ہے۔ جس جگہ جا کر گیان وگیان سمادھی اور تریا اوستھا وغیرہ تمام کا نام و نشان مٹ جاتا ہے۔ اس کا نام موکھش ہے۔ جب تک موکھش پراپت نہیں ہوتی۔ تب تک کوئی نہ کوئی کرم بنا ہی رہتا ہے۔ پھر بھلا کوئی کہے۔ کہ وہ سفول شریر کے کرم کانڈ کو چھوڑ کر اوپر کی منزل یعنی سیڑھی پر قدم رکھے۔ تو یہ کتنی مورکھتا کی بات ہے۔ جس طرح نیچے کی سیڑھیوں کو چھوڑ کر اوپر کی سیڑھی پر چڑھنے والا اُلٹا نیچے گرتا ہے۔ اسی طرح آج کرم کانڈ کو ویرتھ جان کر اوپر جانے کا لوگوں کو جو لوگ اپدیش دیتے ہیں۔ ان کی بھی جو بُری دشا ہو رہی ہے۔ وہ قابلِ افسوس ہے۔

آج ایسے لوگ پرکرتی پدارتھوں میں اس قدر لپت ہو چکے ہیں۔ کہ بیان سے باہر ہے۔ ان لوگوں کا مذہب ہے تو پیسہ۔ دھرم ہے تو پیسہ۔ ان کے چاروں طرف پرکرتی کے انبار ہی انبار جمع دکھلائی دیتے ہیں۔ خود تو ڈوبے ہوئے ہیں اور ساتھ ہی دُنیا کو بھی ڈبو رہے ہیں۔

اگر کوئی شخص گھڑی کے اوپر کے غلاف کو پھینک کر مشینری کو ہی لئے پھرے۔ تو اس کی حالت قابلِ رحم ہے۔ کیا وہ اپنے آدرش کو پا سکے گا؟ ہرگز نہیں۔

ٹھیک اسی طرح وید کی پہلی سیڑھی کرم کانڈ ہماری روحانیت کی گھڑی کا غلاف ہے۔ روحانیت پرکرتی سے آتما جدا نہیں ہیں درشانے گی جبکہ ہم کرم کانڈ کو اپنے ساتھ نہیں رکھیں گے۔ کون ایسا بھگتی مارگ یوگی ہے۔ جو کہ کرم کانڈ کو چھوڑ دے۔ یا کسی دھرم کا پالن ہی نہ کرے۔ نہیں نہیں اسے تمام ضروری کام کرنے چاہئیں۔ اور سب دھرموں کا پالن بھی۔

رادھا سوامی گورو کے یہ الفاظ دُنیا کو گمراہ کرنے اور ورغلانے کی صحیح اور سچی تصویر ہیں۔ بقول شخصے

حضرت بسمل تو کیا قائل زمانہ ہو گیا
بندہ پرور بل کے سب گھات کرنے خوب ہیں

جن باتوں کا آپ کھنڈن کرتے ہیں۔ انہی باتوں کی دوسروں کو تلقین بھی ساتھ ہی کرتے جاتے ہیں۔

جس کے اندر گیان اور وگیان کی تریا اوستھا چھپی ہوئی ہے۔ جب تک گھڑی کا غلاف اور اس کی مشینری قائم نہ ہو۔ گھڑی کسی کام کی نہیں ہے۔ ایسے ہی گیان بغیر کرم کے بالکل ناکارہ ہے گو۔ وشے دید ا

بہت سے لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ بھگوان شری کرشن نے گیتا میں وید کو ترگن وشئے کہا ہے۔ اس واسطے وید ترے گن وشئے کا بیان کرنے والا ہے :۔

زمانہ قدیم کے رشی لوگوں نے پبلک کی سہولیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ویدوں میں سے کرم کانڈ کے متعلق وشئے کو علیحدہ کر کے نئی صورت دی۔ جو کہ گوپتھ اور شت پتھ وغیرہ چار کتابیں چار براہمنوں کے نام سے مشہور ہوا۔

میں نے اوپر ایک مثال گھرشی کی دی تھی۔ کہ اس کی جان منشیزی ہے۔ اس کی رکھشا کے واسطے کاریگر ان حافظ نے غلاف بنایا تاکہ گھرشی سورکھشت رہ کر ہماری غرض اور مدعا کو پورا کر سکے۔ گھرشی کا غلاف جس قدر مضبوط اور پائیدار ہوگا۔ اسی قدر اس گھرشی کی بھی پائیداری ہوگی۔ باہی غرض رشی لوگوں نے کرم کانڈ کی چار پستکوں یعنی چار براہمنوں کو بھی وید کا نام دے چھوڑا تاکہ لوگ کرم کانڈ سے پہلو تہی نہ کر سکیں۔ جو کرم کانڈ سے ہین ہیں وہ کداچت زندگی کے مقصد کو حاصل نہیں کر سکتے:

جب تک منشیہ کے ساتھ استھول شریر ہے۔ تب تک وہ کرم کانڈ کو نہیں چھوڑ سکتے۔ جب یہ استھول شریر جاتا رہا۔ تو اس کے ساتھ ہی کرم کانڈ کا بھی ناش ہوتا ہے:

بھگوان شری کرشن چندر نے ترے گن وشئے وید ان چاروں براہمنوں کو کہا تھا۔ کیونکہ ان کے اندر صرف کرم کانڈ۔ یگیہ ہون وغیرہ۔ تدرم۔ ررج۔ اور ست سے نورت ہونے کے طریقوں کا مفصل حال درج ہے۔ ان سے آگے اصلی وید ہیں۔ جو کہ نریاد استھا کا حال بتلاتے ہیں:

اس زمانہ میں ان براہمنوں کا نام ہی وید کے نام سے موسوم ہو چکا تھا۔ اب تک بھی سے پنڈت چاروں براہمنوں کو بھی وید ہی کہتے ہیں۔ وید ایک ایسی مکمل کتاب ہے۔ کہ جس میں منشیہ کی زندگی سے لے کر موکش تک تمام ہی استھول اور سوکھشم کرم کانڈ کا بیان درج ہے:

اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو گیان وگیان سمادھی کی غرض ادستھا تمام کرم کانڈ ہی دکھائی دیتے ہیں۔ رادھا سوامی مت کے آچاریہ "سیتار تھ پرکاش" میں فرماتے ہیں کہ:۔

"یگیہ ہون اشنان خیرات وغیرہ انسان کے واسطے مفید ہیں" کیا خوب عبارت ہے۔ اگر کسی نے چالاکی اور مکاری کی عبارت آرائی سیکھنی ہو تو ذرا رادھا سوامی کی اس عبارت کو غور سے مطالعہ کرے۔

رات کو دن دن کو وہ یہیں رات کہتے خوب ہیں
مہمل کہتے کم ہیں لیکن باتیں کہتے خوب ہیں

آپ کا اس طرح کی عبارت آرائی کرنے کا مقصد صرف اتنا ہی ہے کہ میں مالک کل ہوں۔ مجھ کو خبر نہ۔ دان وغیرہ یا درشن جب سوگ تمام ...

کے غلط ہیں۔ صرف میرے درشن کرنا اور مجھے دان دینا ہی ٹھیک ہے:۔

ہوشیار۔ آپ اس فندمیں۔ کہ فوراً گیتا کا شلوک اپنی چالاکی پر پردہ ڈالنے کی غرض سے رکھ دیتے ہیں۔ حضور ذرا غور سے اس گیتا کے شلوک پر دھیان دیں۔ اس میں شری کرشن جی نے کرم دھرم کو بھرم نہیں کہا۔ بلکہ فرمایا ہے کہ ان کو چھوڑ کر مجھ یعنی آتما کے درشن کر۔ مطلب یہ کہ کرم کانڈ کو پورا کئے بغیر آتما کے درشن نہیں ہو سکتے۔ اس لئے اے ارجن! تو ان ہتھیاروں کو اٹھا۔ اپنا کرم دھرم پالن کر۔ اور کارمنت بن :۔

اس جگہ بھگوان کرشن چندر جی نے صاف اور برستہ الفاظ میں اپدیش فرمایا ہے۔ کہ جب تک منشیہ اپنے کرم دھرم کا صحیح پالن نہیں کرتا۔ تب تک وہ آتما کے درشن کرنے کے ہرگز قابل نہیں ہو سکتا:۔

کیا آپ کے اپدیش کے کرم دھرم محض بھرم ہیں؟ جو کہ آپ دنیا کے بچے ( ) اور بیشہ مایا کو اکٹھا کرنا ہے۔ اس واسطے کوئی مجھ پر بھی میرا چیلا حملہ نہ کر دے۔ تحریر فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہی نہیں۔ کہ انسان کرم کرنا ہی چھوڑ دے۔ حضور راسچ بنتا کہ یہ الفاظ آپ نے سچے آتما کو جان کر تحریر کئے ہیں۔ اگر آپ کے خیال کے اکوسار کرم دھرم محض بھرم ہیں تو پھر کرم کر کے کیا لینا؟ چھوڑ دو اس بھرم کو۔ اگر کرم کرنا انسان کے واسطے مفید ہے۔ تو کیا آپ اس کو چھوڑ کر انسانی چولا کے شتر و نہیں ہیں؟

حضور! وید تو گیان کا نام ہے۔ اس میں انسان کی زندگی سے لے کر موکش تک تمام مفید کرم۔ ہدایات اور ارشادات مرقوم ہیں۔ اور کوئی ایسی بات نہیں چھوڑی۔ کہ جس کا ذکر وید میں نہ کیا گیا ہو:۔

مہاراج! مفیدبات کو تب تک چھوڑا نہیں جا سکتا۔ جب تک کہ اس سے فائدہ حاصل نہ کیا جائے۔ مفید بات بھرم نہیں ہوتی۔

وہ دنیا بھر کو کہتے ہیں یہ لیتے ہیں وہ ایسے ہیں
مگر ان سے کوئی پوچھے کہ سرکار آپ کیسے ہیں

(باقی آئندہ)

پاتال دیش میں ویدک دھرم کا پرچار

(ویکھک پنڈت ایودھیا پرشادجی ریسرچ سکالر حال مقیم امریکہ)

چکاگو میں پارلیمنٹ آف ریلیجنز کانفرنس میں سملت ہو کر جو لیکچر میں نے دئے۔ اور اس کے پشچات دوسرے پبلک ہوٹلوں اور نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی آدی میں جو میرے ویاکھیان ہوئے ان سے بہتیرے امریکن نرناریوں کے دلوں میں پریم پیدا ہوا۔ اور انیک لوگوں سے ملنے پر جو وارتالاپ ہوئی۔ اس سے یہ آشا بندھ گئی ہے کہ امریکہ میں آریہ سماج کے پرچار کے لئے پریاپت کھشیتر ودیمان ہے۔ اور یدی سنگھٹھی روپ میں اندولن کیا جائے۔ تو یونائیٹڈ سٹیٹ امریکہ میں آریہ سماج کا اچھا پرچار ہو سکتا ہے۔

میں نے یہ پکا ارادہ کر لیا ہے۔ کہ یہاں جم کر کچھ سالوں تک آریہ سماج کا پرچار کروں۔ جب امریکہ میں سوامی وویکانند کے مشن کا پرچار ہو سکا۔ اور بہائی مذہب کا بھی پرچار ہو رہا ہے۔ تو پھر کیا کارن ہے کہ آریہ سماج کا پرچار نہ ہو۔ امریکن بڑے اُدار ہردیہ کے منشیہ ہیں۔ اور بھارتیہ سنسکرتی کی اور ان کا جھکاؤ بھی پورنتیا ہو رہا ہے۔ بیکاری اور تخفیف کے کارن کچھ لوگ دکھی ہیں پھر بھی آشا ہوتی ہے۔ کہ یدی دو تین سال ڈٹ کر کام کیا جائے۔ تو یہاں کسی ستھان پر سوادلمبی آریہ سماج ستھاپت ہو سکتا ہے۔ یدی میرا آنا یہاں ۱۹۲۹ء سے پورو ہوا ہوتا۔ تو ویدانت مشن (سوامی وویکانند کی سوسائٹی) کے سدسیہ آریہ سماج کے بھی کئی مندر یہاں بن گئے ہوتے۔ (کیونکہ تب ورتمان دُکھ کی دشا نہیں تھی) بھارت کی آریہ سماجیں تو کنبھ کرن کی نیند میں سو رہی تھیں۔ پھر ادھر کی خبر کون لیتا؟ استو اب بھی بہت کچھ آشا ہے۔ پرماتما مالک ہے میرے وچار میں یدی امریکہ میں آریہ سماج کو سپھلتا پراپت ہو جائے تو پھر یہاں آریہ سماج سرو جاتیہ مذہب کے علاوہ کا درجہ پراپت کر سکتا ہے۔ اور وہی نسخہ جن دونو پرشنوں کی سمسیا کھوشنیہ میں یہاں سے حل ہو سکتی ہے۔

سیتارتھ پرکاش کے انگریزی انوواد کے دوارہ امریکہ میں پرچار نہیں ہو سکتا۔ سمجھنے کے لئے وہ ٹھیک ہے۔ پرنتو یہاں کام نہیں دے سکتا۔ اس کے انیکوں کارن ہیں میں نے شری نارائن سوامی جی کو پورنتیا سمجھا دیا ہے۔ کہ یہاں کے لئے ایک ریلیجیس گرنتھ تیار کرانی پڑے گی۔ جس میں ستیارتھ پرکاش کے ان بھاگوں کو جو سادھارن عموم اور ...

سار دو جنگ میں۔ چھانٹ کر ایک کر لینا پڑے گا۔ اور جن پرشنوں کا سمبندھ ہندو مذہب سے ہے ان کو پرتھک کرنا پڑے گا۔ کیونکہ امریکہ میں ہندوؤں کے سمبندھ میں ایسے ہی کافی گمراہی پھیلی ہوئی ہے۔ اور اگر یہاں کے لوگ یہ جان لیں۔ کہ ہندوؤں میں وام مارگ مذہب بھی ہے جس کا ویورا سوامی جی مہاراج نے دے دیا ہے۔ تو اس میں سے سدسیہ لوگوں کو بھارت کے ورودھ اور بھی کافی مصالحہ مل جائے گا۔ میں نے پستکوں کی سکیم لکھ کر ساروَدیشک سبھا کو بھیج دی ہے۔ ابھی تک آریہ سماج کے پاس اتم ساہتیہ نہیں ہے۔ (انگریزی میں نہ ہونے سے) ایسی ایسی فونٹین ہے۔ اور ریلیجیس ایک بار ایسی پستک ہے۔ جس سے یہاں اچھا کام ہو سکتا ہے۔ پرنتو اس میں آریہ سماج کے سنگٹھن کا کچھ سو سست وسانت پرک وشئے نہیں ہے۔ اتہ ایسی پستکیں نرمان ہونی چاہئیں:۔

میں ان پرانتوں پرشن ڈچ کالنا اور ٹرینڈرڈ میں (جہاں بھلے آ بسے ہیں) ابھی تک رہ کر پھر نیویارک کو واپس چلا جاؤنگا۔ وہاں جنوری سے مارچ تک سردی بہت ادھک پڑتی ہے۔ یہاں تک کہ ٹمپریچر ۳۵ تک ہو جاتا ہے۔ اس کارن میں ادھر (دکھنی امریکہ کے اپ نوآبادیوں میں) آ گیا ہوں۔

یہاں سے واپس جا کر وہاں آریہ سماج کی ستھاپنا کی دھن میں لگ جاؤں گا۔ اور اس برٹش پرانت میں آ کر میں امریکن کا انسل سے منشری ویزا (پرمٹ) لینے کا یتن کر رہا ہوں۔ جس کے پرابھاؤ سے میں امریکہ میں ایک منشری کی حیثیت سے رہ سکوں گا۔ اور اس دشا میں ریلوے کے کرایہ آدی میں بھی کمی ہو جائے گی۔

مجھے ابھی بھارت لوٹنے کی جلدی نہیں ہے۔ میرا وچار تو دس پندرہ سال تک امریکہ میں رہ کر آریہ سماج کا پرچار کرنے کا ہے۔ ہاں پروار کے لوگ کلکتہ میں ہیں۔ ان کا بھی کوئی سوتھائی پربندھ وسست کرنا ہے۔ پرماتما کوئی نہ کوئی راستہ نکالیں گے۔ ان دنوں اس اپ نوآبادی میں ویدوں کا پرچار کا رہا ہے:۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف صاف اور خوش خط لکھا کریں :۔ (مینجر)

اسلامی تعصب کی ویدی پر ایک ہری بھگت کا خون

(لیکھک شری شانتی نندن جی)

جیسور کے پاس ہی ایک چھوٹا سا گرام تھا۔ شیر شاہ کا سمہ تھا۔ اور مسلمانوں کی بن آئی تھی۔ شیر شاہ کا سمہ تھا۔ پٹھانوں کا پربھاو سرود تر دِشٹی گوچر ہو رہا تھا۔ سارے گاؤں کا چھوٹے سے چھوٹا کتا بھی محسوس ہوتی جاتی کا چھوٹے سے بڑے جہاں تک سے بڑا سمجھا جاتا تھا۔ گاؤں کے بڑے سے بڑے ادھک اسی کارن یا کسی اور کارن سے اس گرام کے ادھک لوگ یا تو مسلمان ہو گئے تھے۔ یا مسلمانوں کے پاس بیٹھے ہی ہی اپنا گورو سمجھتے تھے۔

شنشٹت و یکبنیوں کی کیا کمی ہو سکتی تھی؟ ہندوؤں میں او شیہ ایسے مہانو بھاو تھے کی سنکھیا انگلیوں پر ہی گنے جاتے تھے۔ جو ایک ہی انگلی پر گنے جاسکتے تھے۔ پنڈت دیوی دین جی بھی انہی مہان پرشوں میں سے ایک سمجھے جاتے تھے۔ وہ گرام میں جھگڑوں میں گر کبھی بڑے قاضی جی سے شطرنج کھیل آیا کرتے تھے۔ قاضی جی شطرنج کے نقشے اور قلعے بہت اچھے بنایا کرتے تھے۔ وہ جب سے اس سنگھاسن پر آئے تب سے کسی سے شطرنج میں ہارے نہیں تھے۔ اگیان کل شیل سے تو وہ کبھی کھیلے نہیں۔ پر ہاں اس پاس کے زمینداروں میں ان کی شطرنج کی بڑی دھاک سمجھی جاتی تھی۔ شطرنج کے اتیرکت انہوں نے ایک انیہ بات میں بھی پرابت کر رکھی تھی۔ لوگ کہا کرتے ہیں کہ قاضی جی لیے کیوں؟ شہر کے آدمیوں سے۔ انہوں نے اس کہاوت کو بالکل اُلٹا کر کے دکھا دیا تھا۔ قاضی جی کی ڈیل ڈول کو دیکھ کر اس کہاوت کو سچا کہہ کر اس کہاوت کو لوکوکت سنگرہ سے نکلنا پڑے۔ نہ لیتے کا کارن چاہے جو کچھ بھی ہو پر ہے یہ نشچیہ بات ہے۔

× × × × ×

پنڈت جی نے انگرکھا پہنا۔ صافہ باندھا اور جوتا پہن کر چلنے کو تیار ہو گئے۔ سب ہندو پنڈت جی کو نمسکار یا لاگن کرنے لگے۔ سب کو چنتا تھی کہ پنڈت جی کہیں ہماری شکایت قاضی جی سے نہ کریں۔ مارگ میں جو ملتا۔ سلام یا پالاگن اوشیہ کرتا۔ پنڈت جی بھی مسکراتے ہوئے سب کی کشل چھیم پوچھتے چلے جاتے تھے۔

(۲)

"شیخ جی اسلام کی عزت خطرہ میں ہے"۔ نو مومن ایسا کریں گے۔ یہ کسی کو گمان بھی نہ تھا!!

اسلام کی عزت خطرہ میں سن کر قاضی جی چونکے۔ اب انہیں ہوش آیا۔ شاہ بچانے کے لئے اٹھایا تھا۔ وہ ویسے کا ویسا ہی ہاتھ میں رہ گیا۔ گھبرا کر بولے "شیخ جی ہوا کیا؟ خیر تو ہے؟"

(خیر تو ہے؟) شیخ جی نے داڑھی کو ہاتھ میں پکڑ کر اور پھر ایک ساتھ جھنجھوڑ کر کہا۔ "جناب! وہ ہوا جو کبھی نہ ہونا چاہئے تھا۔ یہ پنڈت جی آپ کے ساتھ کھیلنے آتے ہیں۔ انہوں نے آپ سے کچھ نہیں کہا۔"

قاضی جی پنڈت جی کی اور دیکھنے لگے۔ پرنتو پنڈت جی سوئم اسمنجس میں پڑے ہوئے تھے۔ انہیں کوئی بات ایسی یاد نہیں آئی۔ جو ہندوؤں نے اسلام کی عزت کے خلاف کی ہو۔ انہوں نے کچھ شرماتے ہوئے کہا۔ "شیخ جی! آپ ہی فرمائیے۔ مجھے تو کوئی نئی بات یاد نہیں آتی"۔

شیخ جی نے بہت گرم ہو کر کہا۔ "تمہیں بھلا یاد کیسے آسکتی ہے؟ تمہیں لوگوں نے اس لڑکے کو بگاڑا ہے۔ بھلا وہ بے چارہ ہری ہری کہنا کیا جانے؟ تمہیں لوگوں نے اُسے یہ بیہودگی سکھائی ہے"۔

پنڈت جی چکر میں آگئے۔ کیا کہیں کیا نہ کہیں۔ بہت دین سور میں کہا۔ "شیخ جی! آپ جو کچھ فرماتے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ پر آپ نے یہ خیال نہیں کیا۔ کہ خود ہم لوگوں کو بھی پٹھان لڑکے کی وجہ سے بڑی دقت ہے۔ کبھی وہ ہم لوگوں کے پوجا کے وستروں کو چھونے کی کوشش کرتا ہے۔ اور کبھی مندر میں مورتی کے درشن کرنے کی ضد کرتا ہے۔ ہم لوگوں نے اس لئے ابھی تک کچھ شکایت نہیں کی تھی۔ کہ وہ ایک بڑے خاندان کا لڑکا ہے۔ . . . . .

. . . (قاضی جی سے) اگر حضور سچ پوچھیں تو ہم لوگ بھی حضور سے اُس کی شکایت کرنے والے ہی تھے۔

شیخ جی ۔۔۔ قاضی جی پٹھانوں کا لڑکا اور ایسے بیہودہ کلمات استعمال کرے!

آج پہلی بار قاضی جی نے شطرنج کو بنا پورا کھیلے چھوڑا۔ اور وہ بھی اس دشا میں جبکہ قسط لگی ہوئی تھی۔ فوراً حکم ہوا۔ کہ اس لڑکے کو اور اس گرام کے پانچ ہندوؤں کو حاضر کریں۔ پنڈت دیوی دین کو اسی وقت حراست میں لے لینے کا حکم ہوا۔

(۳)

"اے جوان تیرا کیا نام ہے؟"

"میرا نام ہرداس ہے"۔

"ہر کیا؟ تو تو شاید پٹھانوں کا لڑکا ہے۔ تیرا نام ہرداس کیسا؟"

"ہری کے داس کی کوئی جاتی نہیں۔ سب ہم ہری سروتر ہے۔ اور سب میں ہے۔ پھر ہری کا داس ان کا ایک سنتان میں اور ایک جاتی وشیش میں کیسے مان سکتا ہے؟ اس کے لئے تو سارا سنسار ہری کی جہاں تک ہے۔ مجھے اپنے پیارے سوامی کی ترتا سے بھی سنتوش بھی . . .

بیماری ہے۔ اسی کارن کسی ایک جاتی میں میری ممتا نہیں ہے"۔

"یہ لوگ تم کو نہ تو چھونا چاہتے ہیں۔ اور نہ اپنے مندروں میں داخل ہونے دینا چاہتے ہیں۔ تم پھر کیوں ان کے پیچھے پڑ گئے ہو؟"

"میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے۔ کہ ہری کے جن کو کسی سے بیر نہیں۔ اور نہ کسی کے دویش یا پرکرودھ"۔

شیخ جی۔ اجی آپ کس کے منہ لگتے ہیں؟ اس کا ہری نہ جانے کون ہے۔ جو ہری کے مقابلہ میں نبی کو بھی کچھ نہیں سمجھتا۔

قاضی جی۔ (پنڈت دیوی دین سے) کہئے آپ جب میرے پاس آتے تھے۔ تب آپ نے مجھ سے اس امر کی اطلاع کیوں نہیں کی؟

پنڈت جی۔ حضور! غلطی ہوئی۔ معافی مانگتا ہوں۔

قاضی جی۔ نہیں آپ کو بس یہی معافی سمجھنی چاہئے۔ کہ میں آپ کو کوئی کڑی سزا نہیں دیتا ہوں۔ (سپاہی سے) جاؤ ان کو ۵۰ کوڑے لگاؤ۔

(۴)

جیسور کے بازار کے پرتیک دروازہ پر جلاد نے ہری داس کو سمجھایا۔ اور کلمہ تمجید رسول پر ایمان لانے کو کہا۔ پر ہری داس چپ تھا۔ دھیرے دھیرے سب چوکوں سے گھمایا گیا۔ پر وہ چپ تھا۔ اس کو کچھ خبر نہیں تھی۔ مانو وہ پاگل ہو گیا۔ انتم چوک سے آگے ایک باغ کے پاس اُسے سولی لگنے کا پربندھ کیا گیا تھا۔ سولی کا سمتھان آگیا۔ پر ہری داس چپ تھا۔

جب مجبوری تھی۔ قاضی جی نے اُسے ڈرانے کے لئے ہی یہ سزا دی تھی۔ کیونکہ وہ لیفند تھا۔ پر اب فسانہ و یوسف کا پر قول اسی پر منحصر نہیں رہ سکتا تھا۔ کہ یہ سزا اس کو دی جانے۔ ہری داس سے پوچھا گیا۔ "جناب! اب آخری بار جو تمہاری خواہش ہو۔ کہو"۔ ہری داس نے کچھ نہ کہا۔

سارا شہر اس درشیہ کو دیکھنے کے لئے اکٹھا ہوا تھا۔ انیکوں بار انہوں نے وہ درشیہ دیکھے تھے۔ پر آج کا درشیہ ان درشیوں سے وچتر تھا۔ وچترتا کا سبب سے بڑا پرمان یہی تھا۔ کہ قاضی جی بھی وہاں موجود تھے۔ ہرداس کو سولی لگا دی گئی۔ پر اس کے مکھ پر شانتی تھی۔ سب کو اس بات کا آشچریہ تھا۔ کہ انشاد حسینو۔ اتنی شانتی اور اتنی تن مینتا بھی لڑکے نے کہاں سے پراپت کی؟

ادھر ہرداس کو سولی لگی۔ ادھر قاضی جی بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ سب کرم چاری گھبرا گئے۔ بہت یتن کئے گئے۔ سب نشپھل۔ تین گھنٹہ کے بعد اُنہیں کچھ کچھ ہوش سا آتا معلوم ہوا۔ وہ ایک ساتھ کہہ اُٹھے۔ "پنڈت جی! میرے بادشاہ کو ہی قسط لگی ہوئی ہے۔ آپ کے پیدل کو کیا ماروں؟"

× × × × ×

جس سمتھان پر ہری داس کو سولی لگائی گئی تھی۔ اسی سمتھان پر قاضی جی نے ایک جھونپڑی ڈال لی۔ وہ کسی سے کچھ نہ بولتے۔ یدی کوئی اُنہیں بہت دِق کرتا۔ تو کبھی کبھی کہہ دیتے کہ "میرے بادشاہ کو قسط لگی ہے۔ قسط بچا لینے دو"۔

(ماخوذ)

سنسکرت ہی راشٹر بھاشا ہوگی

(لیکھک پنڈت کملا کانت جی چھولی۔ ڈاکخانہ بیڑا۔ ضلع اناؤ)

سمے ہزاروں گنتی سے دوڑ رہا ہے۔ سمے کی ہی چال میں سمست وستوئیں پیدا ہوتی اور اسی میں پُنہ انت لین ہو جاتی ہیں۔ جو پرسوں تھا وہ کل نہیں رہا۔ اور جو کل تھا وہ آج نہیں یہی سمے کی چال کا گُن ہے۔ اسی کے پربھاو سے ہماری وِشو بھارتی مرت بھاشا کے نام سے پکاری جاتی ہے۔ آج سنسار میں گھور اشانتی ہے۔ اس کو شانتی میں لانے کی شکتی ہے کسی میں ہے۔ تو وہ ہے "سنسکرت بھاشا"۔ جو کہ مرتیو شیا پر پڑی سسک رہی ہے۔ اشانتی کا مول کارن ہے "ناستکتا اور ناستک بکا" کارن ہے سنسکرت کا ابھاو۔ اتہ یدی کوئی پرشن کرے کہ اشانتی کو شانت کرنے کا اُپائے کیا ہے؟ تو اُتر دینا چاہئے "سنسکرت کا پرچار" جو کسی سمے سمست بھارت میں تھا۔ اور آج جس کی پرم آوشیکتا ہے +

بھارت ناش کے لئے ورودھی جاتیوں نے ہمارا ساہتیہ ناش سا کر دیا ہے۔ جس کے پھل سے ہم ادھارمک سنسکرتی ہین اور بدھو بنے ہوئے ہیں۔ کنتو اب پاگل رہ کر کام کرنا ٹھیک نہیں۔ اتہ سمے کو بدل دینا ہے۔ ایسی دھارنا برابر رکھنی پڑے گی۔ اس وقت ہم پرتنک ہندو سے تو یہ کرنا اچھا کرنا سمجھتے ہیں۔ کہ ماتیہ رکھنے کے لئے دھرم اور بھارت یہ مریادا بچانے کے لئے سنسکرت بھاشا کو کسی نہ کسی پرکار آگے بڑھانا ہی چاہئے۔ جب تک بھارت میں آرش گرنتھوں کا پٹھن پرچار نہیں ہوگا۔ تب تک اس ایکاکار ملک میں ورن آشرم سنسکرت اور تہذیب بچانا کٹھن ہو جائے گا +

سرشٹی کے آدی سے لے کر آج تک بھارت میں سنسکرت بھاشا کا پربھاو اکھنڈ رہا۔ اور بنا بھی رہے گا۔ کنتو جب جب اس کے پرچار میں شتھلتا آئے گا۔ تب تب دیش کے سوبھاگیہ میں بھی شتھلتا آئے گا۔ اس کی سوچنا ہم کو پرانے وِدوانوں کے لیکھوں سے پراپت ہوتی ہے۔

سمے کا پریورتن پہلے ہی کہا جا چکا ہے۔ بھارت کے سوبھاگیہ سے پھر سنسکرت بھارتی کے اُدے کے دن آ چکے ہیں۔ یو۔ پی۔ بہار، اڑیسہ۔ بنگال۔ پنجاب کی سرکاری سنسکرت یونیورسٹیوں میں پرتی ورش ۱۵ ہزار سے زیادہ طلبا سنسکرت کی پریکشا سے لے کر آچاریہ تک کی پریکشائیں پاس کرتے ہیں۔ بدھی وِش ورش اور یہی کرم جاری رہا۔ تو سمار دیش میں سنسکرت کے لاکھوں وِدیارتھی بن جائیں گے۔ ایسی دشا میں سنسکرت وِدوانوں کا کرتویہ ہونا چاہئے۔ کہ وہ سنسکرت کو اب راشٹر بھاشا بنانے کا شنگھیر ہی یتن کریں۔ وِدوانوں کو اُچت ہے۔ کہ کبھی سنسکرت سمبندھی بل وتی سنستھا کو آگے کر کے سارے دیش کے وِدوانوں کا سنگٹھن کریں۔ اور بھارت بھر میں آرمبھک شکشا میں سنسکرت کو استھان دلائیں۔ جس سے سنسکرت پڑھنے والے کو روٹی کا سہارا پراپت ہو۔ سنسکرت بھاشا کی ورِدھی میں بہت کسر نہیں۔ وہ تو شیگھر ہی ہو جانے لگی۔ اب آوشیکتا ہے۔ سنسکرت پڑھنے والوں کے لئے روٹی کی ویوستھا کرنے کی۔ کچھ لوگوں کی دھارنا ہے۔ کہ سنسکرت راشٹر بھاشا بن نہیں سکتی۔ پر بات یہ ہے۔ کہ سنسکرت ہی راشٹر بھاشا بن سکتی ہے۔ اور کوئی بھاشا نہیں۔ یدی اس میں راشٹر بھاشا بننے کی یوگیتا نہ ہوتی۔ تو بھارت ہی کیوں انیہ دیشوں کے بھی ہر دلوں میں یہ کبھی سنمان نہ پاتی۔ جرمنی آپ کے سنمکھ اُداہرن ہے۔ پھر ہماری سمجھ میں ہندی کو راشٹر بھاشا بنانے کا اندولن سنسکرت بھاشا کے ہی لئے ہو رہا ہے۔ کیونکہ سنسکرت کی اور برابر ہندی چلی جاتی ہے۔ ہندی پر پورن شیل بھاشا ہے۔ وِیاکرن کے شبد بنانے والے جنم سوتروں کے ابھاو سے اسے وِشرانتی سنسکرت میں ہی لینی پڑے گی۔ جس طرح سمندر سے نکلے اور میگھوں دوارہ اِت ستو گھمائے جلوں کی وِشرانتی کا استھان سمندر ہی ہے۔ اسی طرح ہندی کے لئے بھی سنسکرت کو سمجھنا چاہئے +

ہندی کا رام چرتر مانس پر ابھمان دِیتا ہے کہ یدی سنسکرت پڑھو گے۔ تو ہمارے چھپے رتنوں کو کبھی نہ نکال سکو گے۔ کیونکہ میں نے اُنہیں ایکتر کیا ہے۔ نانا پُوران نِگماگموں سے جن کی بھاشا سنسکرت ہے۔ شنکر جی کے سادر منتر برابر بتاتے ہیں۔ کہ بھلے ہی ہم اب کیول ورت وِنیاس ہی سمجھ پڑے۔ پر ہم میں شکتی کیوں آئی؟ اس کا اُتر سنسکرت بھارتی ہی دیگی۔ جیو من شکتی اور شبد شکتی کو بھلی بھانتی جانتی ہے۔ اس لئے ہمیں کہنا پڑے گا۔ کہ سنسکرت بھاشا ہی بھارت کی راشٹر بھاشا ہو۔

بقیہ مضمون "قادیانی نبی" کی عمر کا گورکھ دھندا

انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔ (ست بچن صہ ۳۱)

۲۔ ظاہر ہے۔ کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے۔ تو پھر دوسری باتوں میں اُس کا اعتبار نہیں ہوتا۔ (چشمۂ معرفت صہ ۲۲۲)

۳۔ جھوٹ بولنے سے مرنا بہتر ہے۔ (تبلیغ رسالت صہ ۳/۲۶)

۴۔ جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا برابر ہے۔ (حقیقۃ الوحی)

اور آپ نے اپنی عمر کے متعلق ایک نہیں۔ بیسیوں باتیں بنائی ہیں۔ اور سینکڑوں حیلے کئے ہیں۔ اس کی کیا وجہ اور کیا سبب؟

جواب۔ "آنحضرت صلعم کی عمر کے متعلق بھی اختلاف ہوا ہے۔ اور اس کی وجہ بھی یہی ہے۔ کہ قیاس کے ساتھ اندازہ لگایا گیا۔ چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر بعض ۶۰ برس کی۔ بعض ۶۲ برس کی اور ۶۵ برس کی کہتے ہیں۔ مگر اربابِ تحقیق ۶۳ برس کی کہتے ہیں۔

جب اس اختلاف کی وجہ سے رسول کریم صلعم پر کوئی اعتراض نہیں پڑتا۔ تو مسیح موعود غلام احمد کی عمر میں اختلاف کی وجہ سے آپ پر بھی کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔" (الفضل۔ ۱۸ ستمبر ۱۹۳۲ء)

جواب

مرزائیو! دیکھو مرزا صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا"۔ (دافع الوساوس صہ ۲۸۸)

اور مرزا صاحب نے اپنی عمر کے متعلق پیشگوئی کی ہے۔ کہ اگر مطابق الہام کے میری عمر پوری نہ ہوئی۔ تو میں کاذب ٹھہروں گا۔ اس لئے مرزا کاذب ثابت ہو گئے۔

گرام پرستھ آشرم کی ضرورت

(از پنڈت ایشور دت جی میدھارتھی جنرل سکرٹری شردھانند دل دہلی)

گوروکل کانگڑی کے ۳۲ ویں سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ۱۲ مارچ ۱۹۳۴ء کو آچاریہ دیو شرما جی کی صدارت میں شردھانند دل کا جو اجلاس ہوا تھا۔ اُس میں شردھانند دس ورشی منانے کا فیصلہ بڑے جوش و خروش اور اتفاق رائے سے آپ جنتا نے کیا تھا۔ شردھانند دس ورشی کے نو سالہ پروگرام میں جہاں کئی ضروری پروگرام ہیں۔ وہاں ان میں ایک خاص تجویز بھی پاس ہوئی تھی۔ کہ گاؤں سدھار زمانہ حال کا ایک اہم ضروری کام ہے۔ اس لئے شردھانند دل آریہ نوجوانوں کو گرام پرستھ ہونے کے لئے ترغیب دے۔ اور شردھانند دس ورشی کے پاک موقعہ پر گرام پرستھ ہونے والے آریہ جوانوں کو گرام پرستھ کی دیکشا دی جائے۔ یہ تجویز حاضر پبلک نے بالاتفاق رائے پاس کی تھی:۔

گرام پرستھ کی ضرورت اور اس کے فوائد پر زیادہ وچار کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ کیونکہ ملک کے اعلےٰ دماغ ایک آواز سے گھوشنا کر رہے ہیں۔ کہ بھارت کا کلیان گاؤں سدھار سے ہوگا۔ گاؤں کے سنگٹھن کے بغیر سوراجیہ کا جھنڈا بھی پورے طور پر نہیں لہرا سکتا+

بھارت کا عظیم حصہ گاؤں میں رہنے والا ہے۔ بھارت کے کاشتکار اس کے بھاگیہ ودھاتا ہیں۔ وہ گاؤں کے نواسی ہیں۔ بھارت کے دولت دھاتی جو بھارت کے رتن ہیں۔ وہ بھی گاؤں کے نواسی ہیں غرضیکہ کسانوں کا سدھار۔ دیہاتیوں کا اُدھار اور سودیشی کا سُدھار گرام سنگٹھن ہے:۔

گاؤں کے سنگٹھن کے مہتو کو محسوس کرتے ہوئے اجمیر میں دیانند نروان اردھ شتابدی کے موقعہ پر آریہ مہاسمیلن میں اپنے پانچ سالہ پروگرام میں گرام پرچار کو خاص جگہ دی گئی تھی۔ افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے۔ کہ وہ سارا پروگرام۔ تجاویز اور سکیمیں اجمیر کے اناساگر کی گہری گہرائی میں گم ہو گئیں۔ کیا آریوں نے ہزاروں روپے اسی لئے خرچ کئے تھے؟ کیا آریوں نے مہایگیہ کی جوالا اسی لئے چمکائی تھی۔ کیا آریوں نے دیانند کا نروان منا کر اسی طرح آریہ سماج کا نروان کرنے کی ٹھانی تھی؟ افسوس! صد افسوس!!

آریہ سماج اگر اس وقت اپنی ساری طاقت کو وقت کے لئے گرام پرچار میں خاص طور پر لگا دے۔ تو آریہ سماج کی موجودہ شتھلتا دور ہو سکتی ہے۔ گرام پرچار ہی ایک ایسا کام ہے جس کے لئے کہا جا سکتا ہے کہ:-

"सर्वे पदा हस्ति पदे निमग्ना"

یہ اس کے سارے سبھا سد ہیں۔ مرکیونکہ گرام پرچار پر ہی دولت اُدھار۔ کسان اُدھار اور سودیشی اُدھار وغیرہ کا جیون منحصر ہے۔

جب گرام پرچار کی اتنی ضرورت ہے۔ تو گرام پرچارکوں کو دیکھشت کرنے کی بھی سخت ضرورت ثابت ہوتی ہے۔ گاؤں میں دو چار دس دن کے لئے جا کر ویاکھیان دے دینے سے گرام سدھار نہیں ہوگا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ گاؤں میں مستقل طور پر رہنے والے آریہ نوجوانوں کو گرام پرستھ کی دیکھشا دی جائے۔

گرام پرستھ کی تعلیم و تربیت دینے کے لئے ایک آشرم کی بھی ضرورت ہے۔ کیونکہ بغیر ٹریننگ کے قابل کام کرنے والے سجن نہیں بن سکیں گے۔ اس لئے سارودیشک سبھا اگر اپنی زمین میں جو دہلی کے قریب نئی آبادی میں واقعہ ہے۔ اپنی نگرانی میں ہی ایک گرام پرستھ آشرم قائم کرے۔ اور اس میں کم از کم مڈل پاس نوجوانوں کو داخل کر کے تین سال تک تعلیم دے۔ تو کامیابی کی مکمل امید ہو سکتی ہے۔ تعلیم میں ویدک سدھانت گیان۔ گائن اور سادھارن ویدک لازمی ہوں۔ جو آریہ نوجوان معمولی تعلیم یافتہ ہوں۔ اُن کو صرف ایک سال کے بعد گرام پرستھ کی دیکھشا دی جائے۔

گرام پرستھ کی دیکھشا لینے والوں میں پرچار کی لگن اور گاؤں کی زندگی سے پریم ہونا ضروری ہے۔ شدھ کھدر کا استعمال اور سادہ زندگی لازمی ہے۔ آجیوکا کے لئے زیادہ سے زیادہ بیس روپیہ ماہانہ لیویں۔ اُن کی زندگی ستیہ اور برہمچریہ کا مرقع ہو۔ وہ سندھیا اور سوادھیائے اور گاؤں سیوا کے مشتاق ہوں جس طرح پوجیہ مہاتما گاندھی جی نے ستیاگرہ آشرم میں سوراجیہ کے سپاہیوں کو دیکھشت کیا تھا۔ اسی طرح آریہ سماج کے کسی نیتا کو گرام پرستھ آشرم میں ویدک دھرم کے ویر پرچارکوں کو دیکھشت کرنا چاہئے۔

دیکھیں اس کام کے لئے کون منچلا اپنی خدمات پیش کرتا ہے۔ سارودیشک سبھا کو جلد اس کام کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہئے۔

۴ اور اپنے کسی قابل ممبر کو گرام پرستھ آشرم کے لئے مقرر کرنا چاہئے +

آخیر میں میں آریہ نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ گرام پرستھ ہونے کے لئے اپنے نام پیش کریں:۔ تاکہ شردھانند دس ورشی کے موقعہ پر سینکڑوں آریہ نوجوانوں کا گرام پرستھ سنسکار کیا جا سکے۔ گرام پرستھ کا نکھشن یہ ہے:-

सत्येन ब्रह्मचर्येण,
स्वाध्यायेनाथ सन्ध्यया।
ग्राम संसेवया युक्ते,
ग्राम प्रस्थो भवेद्वशी॥

(ادم شُم)

خط و کتابت کرتے وقت پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں:۔ (مینیجر)

انگریزی میں آریہ ساہتیہ کی ودھی کے لئے پانصد روپیہ کا انعام

(نیکھک شری پنڈت کیشو دیو جی گیانی - مدراس)

ہندی بھاشا میں پرتی ورش آریہ ساہتیہ کی انیک نوین پستکیں پرکاشت ہوتی ہیں تتھاپی انگریزی میں ایسا نہیں۔ نہ معلوم کیوں آریہ ودوانوں نے آج تک اس طرف دھیان نہیں دیا؟ یہ نرووادستیہ ہے۔ کہ انگریزی بھاشا کے وائیومنڈل میں پلے آدھونک وچار یُکت لوگوں کو انگریزی ساہتیہ ہی پربھاوت کر سکتا ہے۔ انگلینڈ - امریکہ اور افریقہ آدی دیشوں میں بھی سپھلتا پوروک پرچار کرنے کے لئے انگریزی ساہتیہ کی بہت زیادہ آوشیکتا ہے:۔

گت دو ورشوں سے آریہ سماج مدراس نے اس اور قدم اٹھایا ہے۔ لگ بھگ چھ سو روپیہ خرچ کر کے انیک اُپیوگی گرنتھ سندر تتھا آگت ماتر پر پرکاشت کئے ہیں۔ جن میں "ستیارتھ پرکاش" کا انگریزی انوواد شری بھارد واج کرت - "دی فونٹین ہیڈ آف ریلیجن" شری گنگا پرشاد جی کرت تتھا "دی ٹیچنگ پرنسپل آف آریہ سماج" شری چموپتی ایم۔ اے۔ کرت مکھیہ ہیں:۔

اب ہماری اچھا ہے۔ کہ ان دو پستکیں پرکاشت کی جائیں۔ جن کے لئے ہم ۵۰۰/- روپیہ کے انعام کی گھوشنا کر رہے ہیں۔

۱ شری سوامی دیانند سرسوتی کا ادھیوی بھاشا میں لکھا پرمانک تتھا روچک جیون چرتر +

۲ آریہ سدھانتوں کا سنکشپت پریچے! سجیو بھاشا میں ویدک تتھا وگیانک آدھار پر:۔

اُپریکت پستکیں اُبل کراؤن سولہ پیجی سائز میں پرنٹنگ ۲۵۰ پرشٹوں کے لگ بھگ ہونی چاہئیں:۔

پرنٹنگ پستک کی دو ٹائپ پرتیاں ہمارے پاس رجسٹری دوارہ ۳۱ دسمبر ۱۹۳۴ء تک پہنچ جانی چاہئیں:۔

نرنے پرکاشن وبھاگ کے آدھین ہوگا۔ تتھا سویکرت پستکوں کا سرو ادھیکار آریہ سماج مدراس سوُرکھشت رکھے گی+

اس وشئے کے متعلق سمست پتر ویوہار منتری پتہ پر ہونا چاہئے:۔

(پنڈت کیشو دیو گیانی آریہ سماج مدراس)

آریہ سماج کوٹ سمبل کی ماسک ڈائری

۱ ۱۶ مئی ۱۹۳۴ء کو مہاشہ راجندر پال جی فرزند ارجمند کا نام کرن سنسکار پنڈت بھگت رام جی نے کرایا۔ نیز آپ نے سنسکار کی آوشیکتا پر چند ضروری باتیں بھی بتلائیں جن کا جنتا پر اچھا پربھاؤ پڑا۔ مہاشہ جی نے بھینٹ پنڈت جی کو اور آریہ سماج کو دکھشنا بھی دی:۔

۲ ۲۰ مئی ۱۹۳۴ء کو مہاشہ سنتو رام جی کا پتروواہ سنسکار شریمتی ویراں دیوی سے پنڈت بھگت رام جی نے آریہ سماج کے آدھین کروایا۔ وواہ کی کارروائی کا حاضرین پر بہت اچھا پربھاؤ پڑا۔ کارروائی کی سماپتی پر جملہ حاضرین کا حلوہ سے ستکار کیا گیا:۔

مشرقی افریقہ میں ایک انگریز کپتان کا داہ کرم سنسکار

ٹانگا نیکا (افریقہ) میں رہنے والے اعلےٰ طبقہ کے آباد کار انگریزوں میں ویدک طریقہ سے مردہ جلانے کا رواج کس طرح ابھی اور آگرینٹ کر رہا ہے۔ اس سمبندھ میں ہم کپتان جے۔ اے۔ انگلز کے داہ کرم سنسکار کے وہ حالات "پرکاش" کے پاٹھکوں تک پہنچاتے ہیں۔ جو ہمیں موصول ہوئے ہیں۔ (ایڈیٹر)

کپتان جے۔ اے۔ انگلز آر۔ این (ریٹائرڈ) ٹنگروا برشام کو چل بسے۔ داہ کرم سنسکار سنیچروار دوپہر کے وقت چرچ میں واقعہ ہوا۔ حاضرین میں گورنر صاحب کے ڈپٹی مسٹر پکل۔ ایگزیکٹو کونسل کے ممبران اور غیر سرکاری غیر افریقی جماعت کے متعدد اصحاب موجود تھے۔ ارتھی پر جھنڈا آویزاں تھا۔ اور پبلک اور دوسرے ماتم کنندگان نے اس پر بہت سے ہار ڈالے ہوئے تھے۔ چھ بٹالین کے افسران کے۔ اے۔ آر۔ اور ٹانگانیکا پولیس کے افسران نے ارتھی اٹھائی ہوئی تھی۔

جب مذہبی سروس ختم ہو گئی۔ تو انہوں نے "انتم سمسکار" والا گیت گایا۔ ارتھی کا جلوس مسجد چرچ کے قریب دیوار میں جتنے بازار اور گرجے تھے۔ ان پر جملہ جماعتوں کے نمائندگان کپتان صاحب کا ماتم کر رہے تھے۔ جب عیسائی مذہب کے مطابق آخری رسم ادا ہو گئی۔ تو ۱۲ بج کر ۲۰ منٹ پر آپ کی لاش وصیت کے مطابق ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ڈاکٹر ریکٹن کے ساتھ ہندوؤں کی شمشان بھومی میں روانہ کی گئی۔

جن لوگوں نے ارتھی کو موٹر سے اٹھا کر اتارا۔ ان میں شری یت ڈی۔ کے۔ پٹیل۔ شری یت جی۔ این پٹیل۔ شری یت آر۔ ایس۔ پٹیل۔ شری یت وی۔ آر۔ بارلی۔ شری یت پانڈیا۔ شری یت تری بھون پرمانند۔ شری یت سوما بھائی پٹیل اور شری یت ڈی۔ ایم۔ انجاریا تھے۔ متوفی کے دوستوں اور رشتہ داروں کو اس کے آخری درشن کرنے کے لئے ارتھی چتا کے پاس تقریباً ۵ منٹ تک کھلی رکھی گئی۔

ہندو جماعت کے تقریباً ۵۰ ممبران وہاں ایک بجے کے قریب آئے کیونکہ داہ کرم سنسکار کے لئے یہی وقت مقرر کیا گیا تھا۔

انتیشٹی سنسکار:- جس وقت کپتان صاحب کی لاش کو چتا پر رکھا گیا۔ اس وقت بڑی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ لاش سفید کپڑے میں ملبوس تھی۔ آنکھیں بند تھیں۔ ہونٹوں میں سے صرف تین دانت باہر نکلے ہوئے تھے۔ چہرہ پر جلال چمک رہا تھا۔

تب داہ کرم کی کارروائی شروع ہوئی۔ تو اس وقت وید منتروں کی دھونی سنائی دے گی۔ شری یت بھاجی بھائی۔ منگل رام اور بھگت رام جی نے یہ رسم ادا کی۔

حاضرین میں شری یت جوتھیا لال ویدی۔ شری یت دیو رام لیلا دھر۔ شری یت رامجی موجی۔ شری یت گوکل داس ہنسراج۔ شری یت درگا داس۔ شری یت جیٹھا بھائی دوارکا داس۔ شری یت نارائن جی ہری داس۔ شری یت مگن لال آچاریہ۔ شری یت جی۔ بی۔ راؤلی۔ شری یت ایم بھٹ۔ شری یت ایم۔ جی بھٹ۔ شری یت دھنجی وشرام۔ شری یت نارائن جی مہاراج۔ شری یت ٹی۔ بی سیٹھ۔ شری یت بنا شنکر آچاریہ۔ شری یت سیج سی زمیندار۔ شری یت بی موریا جو کہ روپی جی ڈبلیٹا ٹریڈنگ کمپنی کی ملازمت میں ہیں۔ سارا عرصہ کپتان صاحب کی لاش کے ساتھ ساتھ رہے۔ اور انہوں نے جملہ مراسم میں حصہ لیا۔

مسٹر ہوری (ایڈووکیٹ) مسٹر نکولاس ممبر براؤن اور مسٹر کیمپ (ایڈووکیٹ) ہی ایسے یورپین تھے۔ جو کہ شمشان بھومی میں گئے۔

مسٹر براؤن اور مسٹر کیمپ تقریباً نصف گھنٹہ تک شعلے بھڑکتے دیکھتے رہے۔ ۴½ بجے داہ کرم کی کارروائی ختم ہو گئی۔ ٹھیک ۵ بجے جب آگ بجھی۔ تو چتا پر ایک راکھ کی ڈھیری رہی۔ اور بچی راکھ ایک صندوق میں سنبھال کر رکھی گئی۔ اور متوفی کی آخری وصیت کے مطابق ان کے وطن میں بھیجی گئی ہے۔

سنسکار سے پہلے مرتک کی آتما کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کی گئی۔ پرارتھنا کے وقت جملہ درشنک چتا کے گرد کھڑے رہے۔

پنڈت وشوبندھو اور پنڈت بھگوت دت کے متعلق مہاتما ہنسراج جی کا فیصلہ
آریہ سدھانت رکھشک منڈل کی گھوشنا

۱۶ جون ۱۹۳۷ء کو آریہ سدھانت رکھشک منڈل کی انترنگ سبھا کا ادھیویشن ہوا۔ اور اس میں سروسمتی سے نشچے ہوا کہ:-

"پنڈت وشوبندھو جی کو ریسرچ ڈیپارٹمنٹ کا سپرنٹنڈنٹ بنانا آریہ سماجوں اور آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کی مانگ کے ورودھ ہے۔ یدی یہ کہا جائے۔ کہ سماجوں کی مانگ تو ان کو ویا نند براہم مہاودیالیہ سے پرتھک کرنے کی تھی۔ وہ تو پوری کر دی گئی ہے۔ تو یہ کہنا ویسا ہی ہوگا۔ جیسا کہ پنڈت وشوبندھو جی کو آریہ سماج انارکلی کے پردھان پد سے پرتھک کر کے آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کا پردھان یا منتری بنا کر کہا جائے۔ کہ سماجوں نے آریہ سماج انارکلی کے پردھان پد سے پرتھک کرنے کی مانگ کی تھی۔ سو پوری کر دی گئی ہے۔ جیسے ایسا کرنا سماجوں اور سبھا کی مانگ کے آشے اور سپرٹ کے انوکول نہیں مانا جا سکتا۔ ویسے ہی پنڈت وشوبندھو جی کو ریسرچ وبھاگ کا ادھیکش بنانا آریہ جنتا کی مانگ کو پورا کرنا نہیں مانا جا سکتا۔ مانگ کا آشے تو یہی تھا۔ کہ اکت پنڈت جی کو کسی بھی آزاد ابھو پورن پد پر نہ رکھا جائے۔ براہم مہاودیالیہ آریہ سماج کے سدھانتوں کے پرچارک تیار کرنے کے لئے ہے۔ تو ریسرچ وبھاگ آریہ سدھانتوں کی پشٹی میں گرنتھ پرکاشت کرنے کے لئے ہے۔ جن کے ذہنی ویشاسترں میں پہنچنے سے آریہ سماج کا پرچار ہو۔ جب پنڈت وشوبندھو جی کا آریہ سماج کے موکھیہ سدھانتوں پر وشواس ہی نہیں۔ تو وہ ان کی پشٹی میں گرنتھ کیا لکھیں گے؟ اس لئے یدی ان گرنتھوں کو پرکاشت کیا جائے گا۔ تو ریسرچ ڈیپارٹمنٹ آریہ سماج کو ہانی پہنچانے کے پرنتی کا سادھن بنے گا۔ اور یدی ان کو پرکاشت نہ کیا گیا۔ تو آریہ جنتا کا دھن جو کہ اکت پنڈت جی کو ریسرچ وبھاگ میں رکھنے پر ہوگا۔ پرفاننٹ (Waste) ہوگا۔ اس لئے پنڈت جی کے وچاروں کی اس اوستھا میں ان کو ریسرچ وبھاگ میں رکھنا کبھی پرکار سے اچت نہیں ہو سکتا۔"

"پنڈت بھگوت دت جی ویدک سدھانتوں کے سچے پریمی اور رشی دیانند سرسوتی کے بھگت ہیں۔ انہوں نے ریسرچ وبھاگ کا نرمان کیا۔ دیش کے کونہ کونہ سے ہزاروں پراچین ہست لکھت گرنتھ اکٹھے کئے۔ ریسرچ وبھاگ کو شوبھنیہ سنسار بھر کے سنسکرت سکالروں کا نیرتھ استھان بنا دیا۔ وہ آریہ سدھانتوں کی پر میرا کے گیاتا اور پرتی وادیوں کے مونہ بند کر دینے والے ہیں۔ انہوں نے تیاگ بھاؤ سے ۱۸ ورش تک ریسرچ وبھاگ کی سیوا بنا ویتن لئے کی۔ ۱۳ ورش اس وبھاگ کے لائف ممبر رہے۔ ایسے ویکتی کو ہٹانا کبھی اپرادھ ہے جبکہ اس کے ورودھ کوئی اندولن نہ ہو۔ کیول پانچ سات ویکتیوں کے کہہ دینے اور لکھ دینے سے ریسرچ وبھاگ سے پرتھک کر کے کہیں بھی اہنتر بھیجا کتنا انیائے ہے۔ یہ آریہ جنتا سویم سمجھ سکتی ہے۔ اس کا پربھاؤ یہ پڑ سکتا ہے۔ کہ بھوشیہ میں سدھانت سمبندھی کھوج کرنے والے سدھانت پرچارک بنوالوں کا جبکہ وہ آریہ سنستھاؤں کے ویتنک کرمچاری ہوں۔ اُتساہ بھنگ ہو۔ اور سامانیہ آریہ جنتا کا وشواس آریہ سنستھاؤں پر کم ہو جائے۔"

(منتری آریہ سدھانت رکھشک منڈل۔ انارکلی۔ لاہور)

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے۔

گوروکل وشوودیالیہ کانگڑی کے مختصر حالات

...گوروکل مہاکا ۳۲ واں وارشک
...کی کر پاسے گوروکل کی حسب دستور
...ہے۔ اس ورش کی
...ورش کے آخیر میں گوروکل
...تات ہیں۔ ورش کے آخیر میں گوروکل
...برہمچاریوں کی تعداد حسب ذیل تھی:-

...مہاودیالیہ میں	۳۷
... "	۱۲
... "	۳۹
میزان	۸۸

...میں سے ۲۲ برہمچاری سناتک ہو کر گوروکل
...ہوئے۔ گوروکل کی ادھیکاری شری
...اور شاخوں سے ۱۱ برہمچاری داخل ہوئے
...ورش کے شروع میں دو ودیارتھی باہر سے
...مہاودیالیہ میں داخل ہوئے۔ اس طرح
...کے برہمچاریوں کی تعداد ۹۵ ہو گئی۔ اس
...۳ نئے بالکوں کا ودیا آرمبھ سنسکار ہوا۔
...گوروکل میں ۲۶۴ برہمچاری تعلیم حاصل کر
...ہیں:
...گوروکل کے برہمچاریوں کی صحت بہت اچھی
...

...مہاودیالیہ کی سبھائیں:- واگ وردھنی
...سنسکرت اُتساہنی۔ ساہتیہ پریشد۔ آیورویدک
...وگیان پریشد۔ ہندی ساہتیہ منڈل
...واگ ولاسنی۔ اور کالج یونین
(College Union) ہیں۔ ان سبھاؤں
...ہستہ لکھت پترکائیں نکلتی ہیں۔
...وردھنی سبھا کا پاکشک پتر "راج ہنس"
...سنسکرت اُتساہنی سبھا کا ماسک پتر کا "دیو گوشٹی"
...گوروکل یونین کی طرف سے "کالج میگزین"
...ہے:

...وشوودیالیہ بنارس کے ہندی واد وواد
...سمیلن میں پٹنہ۔ الٰہ آباد، لکھنؤ وغیرہ
...کے برہمچاریوں نے حصہ لیا۔ گزشتہ
...کی طرح اس سال بھی گوروکل کی طرف
...بھیجے گئے۔ برہمچاری وید برت
...کو سروا اُتم وکھاشن کا پرتھم پرسکار
...پدک" ملا۔ اور دونو برہمچاریوں کے
...ہونے کے باعث وجے وجینتی
...گوروکل کو ملی:

...علاوہ اس مرتبہ بنارس سنسکرت واد
...میں بھی گوروکل کی طرف سے برہمچاری
...جی کو بھیجا گیا۔ انہیں بھی سروا اُتم وکھاشن
...پرتھم پرسکار "سورن پدک" آپ سے ملا۔
...کانگڑی کو "سرسوتی پرتما" پرسکار
...

...وردھنی سبھا کے ادھیویشن میں ڈاکٹر بلرام
...اسکار۔ جوالا بھگوان دین جی۔
...سبھا کے جی ایم۔ اے اور رائے بہادر
...

اور سنسکرت اُتساہنی کے ادھیویشنوں میں پروفیسر
کھیم سین جی گورنمنٹ کالج اجمیر تھا لنکا کے
بھکشو آنند و گیہ ڈاکٹر کرابلے کے دیاکھیان ہوئے۔
شری پنڈت مدن موہن مالوی جی اور شری
جگل کشور برلا جی نے گوروکل میں پدھار کر
کل واسیوں کو کرتارتھ کیا:

کریڑا (کھیل):- شردھانند سپتاہ کے
اپلکش میں ماہ دسمبر ۱۹۳۵ء میں ہاکی ٹورنمنٹ
منعقد ہوا تھا اور پرانتیہ ٹوہاک کبڈی ٹورنمنٹ
بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ اس موقعہ پر سرکاری
محکموں کے ادھیکاری ورگ۔ سنیاسی مہاتماؤں
اور آس پاس کی جنتا نے حصہ لے کر برہمچاریوں
کے اُتساہ کو دوچند کر دیا۔ ہاکی ٹورنمنٹ میں
مختلف سنستھاؤں کے دلوں نے حصہ لیا۔ فائنل
میں گوروکل دل کامیاب ہوا:

دوڑیں:- دس میل کی دوڑ کو برہمچاری یانند
نے ۴ منٹ ۳۰ سیکنڈ میں اور برہمچاری
چندر گپت نے ۴۷ منٹ ۵۵ سیکنڈ میں پورا
کیا۔ انگز کی لمبی دوڑ میں برہمچاری گینتی
پرتھم رہا:

اکھل پرانتیہ ٹوہاک کبڈی دل ٹورنمنٹ میں
پورنبی دل کامیاب ہوا۔ اور "آریہ بھانو چل وجے
اُپہار" دیا گیا:

دیانند نروان اردھ شتابدی میں سملت ہونے
کے لئے گوروکل کے برہمچاریوں کا ایک دل
پیدل یاترا کر کے اجمیر پہنچا:

پستکالیہ:- ۲۷۳ نئی کتابیں اس سال
منگائی گئی ہیں۔ اور کتابوں کی تعداد ۱۴۹۳۷
ہو گئی ہے۔ پستکالیہ میں پتر پترکائیں ۷۵
حسب ذیل آتی ہیں:-

روزانہ	۱۰	ماسک	۳۶
ہفتہ وار	۱۸	سہ ماہی	۱۱

باہر کا ہسپتال:- یہ ہسپتال گوروکل
کی طرف سے ہے۔ جس میں آیوروید مہاودیالیہ
کے برہمچاری سیو گیہ ڈاکٹروں تھا ویدوں کی
زیر نگرانی Practical work
(عملی کام) کرتے ہیں۔ اور اس میں گرد
نواح کے مریضوں کا علاج مفت کرتے ہیں۔
ان مریضوں کو کافی فائدہ پہنچنے سے ان کی
تعداد روزانہ بڑھتی جاتی ہے:

بنسپتی واٹکا:- آیوروید مہاودیالیہ
کے برہمچاریوں کو بوٹیوں کا وشیش گیان کرانے
کے لئے بنسپتی واٹکا اُنت کی جا رہی
...

پریوگ شالا:- آیوروید مہاودیالیہ کے
برہمچاریوں کو اوشدھ نرمان کا کاریہ پرتیکش
ہو دیہ کی دیکھ ریکھ میں سکھایا جاتا ہے۔ اور
یہاں کی بنی ہوئی اوشدھیاں باہر کے ہسپتال
اور گوروکل میں استعمال کی جاتی ہیں:

سالانہ جلسہ:- پچھلے سالوں کی طرح
ایسٹر کی تعطیلات میں سالانہ جلسہ بڑی دھوم
دھام سے منایا گیا۔ اس موقعہ پر ہندی واد
وواد سمیلن۔ سنسکرت واد وواد سمیلن۔ آریہ
سمیلن۔ اچھوت اُدھار سمیلن اور شردھانند
دل سمیلن تھے۔ مختلف سبھاپتیوں کی صدارت
میں سپھلتا پورنک ہوئے۔ اس ورش دان
میں لگ بھگ ۵۵۸۷۵/- روپے جمع ہوئے
خاص خاص دانیوں کے نام نیچے درج کئے
جاتے ہیں:-

شری بھیکم رائے جی لاہور	۴۰۰/- روپیہ
لالہ موتی چند جی مرحوم شاہجہان پور	۲۰۰۰/- "
شری نانجی بھائی کالیداس جی پوربندر (افریقہ)	۱۶۸۶/- "
میسرز کرپا رام جی راولپنڈی	۱۰۰۰/- روپیہ
شری لالہ ہر چند داس جی دہلی	۱۰۰۰/- "

نئی عمارتیں:- گوروکل باٹیکوں کی
رہائش کے لئے مختلف دانیوں کے دان
سے ایک دھرم شالا۔ چھ ادھیاپک گھر
اور کیمپ مندروں کی ....
(Enclosure walls)
تیار کرائی گئی ہیں۔ گوروکل بھومی میں نلکوں
کے ذریعہ پانی بہم پہنچانے کا انتظام کیا
گیا ہے:

ضروریات:- ابھی تک گوروکل مہاودیالیہ
کی عمارت دھن کی کمی کے کارن شروع نہیں
ہوئی ہے۔ اور باہر کے ہسپتال اور دیگر
کرم چاریوں کی رہائش کے لئے بھی مکانات
کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ جس آریہ
جنتا نے ۱۹۲۴ء کے (فلڈ) باڑھ کے
بعد ایسے وشال بھون کئی لاکھ روپیہ
کی لاگت سے نئی بھومی میں تیار کر لئے ہیں۔
وہی اس کمی کو پورا کرنے میں اوشیہ سہائتا
دے گی:

(تلخیص از ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی)

ساماجک سماچار

کنیا گوروکل ہاتھرس میں پرویش :-

وارشک ادکاش کے پشچات آریکت گوروکل میں یکم سے ۴ ۲ر جولائی تک نوین کنیاؤں کا پرویش ہوگا۔ جو سجن اپنی کنیاؤں کو گوروکل ہذا میں داخل کرانا چاہیں۔ وہ کرپا کر کے پرویش فارم گوروکل سے منگوا کر شیگھر ہی سوکرتی کے لئے بھیج دیں۔ نفقا وشیش پوچھ تاچھ گوروکل کاریالیہ سے پتر ویوہار کر کے کر لیں :-

(لکھشمی دیوی گھمبیر ادھشٹاتری کنیا گوروکل ہذا)

دھرم ارتھ آیورویدک اوشدھالیہ منصوری :-

آریہ سماج منصوری نے آریہ سماج مندر میں ایک آیریکت اوشدھالیہ کھولا ہے۔ جس میں چکتسک کا کاریہ ویدراج پنڈت نریندر سنگھ جی آیوروید بھاسکر کریں گے۔ سرو سادھارن سے پرارتھنا ہے۔ کہ اس اوشدھالیہ سے لابھ اٹھائیں :-

(نویدک۔ منتری آریہ سماج منصوری)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی میں پرچار :-

گوروکل ویدیہ ناتھ دھام (بہار) کے ٹھاکر ہری سنگھ جی لاہور پدھارے ہوئے ہیں۔ اور کئی ویاکھیان دے چکے ہیں۔ ہمارے منتری پر انہوں نے ۵ اور ۶ر جون کو میجک لینٹرن دوارہ ویاکھیان دیا۔ جنتا ادھک سنکھیا میں اپستھت تھی۔ شروتاؤں پر بڑا اچھا پربھاو پڑا :-

(ہرونش لال منتری آریہ سماج)

شوک سماچار :-

آریہ سماج بکسر (میرٹھ) کے اپ پردھان مہاشہ جوالا پرشاد جی کے پتا کا ۲۳ر مئی کو دیہانت ہونے پر ان کا داہ کرم گنگا تٹ پر ویدک ریتی سے سادھو رامودر دیال جی برہمچاری نے کرایا۔ اور دوسرے دن ہون یگیہ کرا کے گرہ شدھی کی۔ اور پھر ۱۰ر جون کو ہون کرا کر پنچ مہایگیہ ودھی کے انوسار سہ بھوج کرایا۔ پندرہ روپے آریہ سماج کو دان میں دیے۔ سماج ودھی کو دیکھ کر جنتا پر اچھا پربھاو پڑا۔ مگر جنم کے سناتنی کٹر براہمنوں نے کولاہل مچایا :-

(پردھان آریہ سماج بکسر)

نام کرن سنسکار :-

بدایوں ضلع کے مشہور کاریہ کرتا شری پنڈت سناتن ندن جی منتری آریہ سماج سہسوان کے سپتر کا نام کرن سنسکار ۱۳ر جون کو شری پنڈت رمیش چندر جی شاستری مہوپدیشک شری گیانی رام جی پرچارک ٹھاکر ٹیک رام سنگھ جی نے ویدک ودھی انوسار کرایا۔ ودیہ سنستھاؤں کو دان دیا گیا :-

(ویریندر چندر شرما)

شوک پرستاؤ :-

۲۱ر جون کو شام کے چھ بجے آریہ کمار سبھا بھیرہ کا ہفتہ وار ستسنگ ہوا۔ جس میں مہاشہ تلک راج کپور نے ہون یگیہ کے بعد پرارتھنا کرائی۔ لالہ پنڈی داس جی پرنسپل آریہ سماج بھیرہ کا "برہمچاریہ" کے وشے پر منوہر ویاکھیان ہوا۔ اس کے بعد سرو سمتی سے نمن لکھت شوک پرستاؤ پاس ہوا :-

"آریہ کمار سبھا بھیرہ کا یہ سادھارن ادھیویشن اپنے نگر واسی پروفیسر دیویال جی کی اچانک کال مرتیو پر شوک پرکٹ کرتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ ان کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔ نیز ان کے پس ماندگان کو شانتی دیں" :-

(تلک راج سیٹھ منتری آریہ کمار سبھا بھیرہ)

آریہ سماج ظفروال کے سماچار :-

(۱) ماہ جیٹھ میں سوامی سدانند جی نے ظفروال۔ ننگل اور راجیاں میں چار پانچ دن تک خوب پرچار کیا۔

(۲) ۳ر جون ۱۹۳۶ء کو دھمتھل ضلع سیالکوٹ میں گرام پرچار منڈلی نے پرچار کیا جس میں پنڈت جگن ناتھ نے بھجن گائے۔ اور پنڈت بنواری لال۔ پنڈت جگن ناتھ اور پنڈت نتھو رام کے اپدیش ہوئے۔ گرم نرم ہی خوب پربھاوت ہوئے :-

(۳) ۵ر جون کو ننگل سوکیاں میں مہاشہ بلدیو کے بھجن اور پنڈت جگن ناتھ کا ایک ٹر ویاکھیان ہوا۔ نیز پنڈت رگھو ناتھ (سناتن دھرمی) کے پھیلائے ہوئے غلط خیالات کا قلع قمع کیا گیا :-

(۴) ۶۔ اور ۷ر جون کو ظفروال میں اُکت پنڈت جی کے دو ویاکھیان ہوئے جن میں اُن تمام اعتراضات کا جو پنڈت رگھوناتھ نے آریہ سماج اور سوامی دیانند پر کئے تھے۔ للکار کر جواب دیا گیا۔ سناتن دھرمی پنڈت کو شاستر ارتھ کے لئے بھی للکارا گیا۔ مگر وہ دُم دبا کر بھاگ گیا :-

(۵) ۱۰ر جون کو موضع راجیاں میں رات کو پرچار ہوا جس میں مہاشہ بلدیو نے بھجن گائے۔ اور پنڈت جگن ناتھ نے لیکچر دیا۔ اس کے بعد ایک بوڑھے راجپوت نے جوش میں آکر پنڈت صاحبان کو کچھ آپ شبد کہے۔ یہاں پرچار کی ابھی اور ضرورت ہے :-

(۶) ۱۰ر جون کو لینتاور صدر میں میری ماتا کا دیہانت ہو گیا۔ میں بھی اتفاق سے اسی دن آخری درشن کے لئے پہنچ گیا تھا۔ دوسرے دن ماتا جی کا انتیشٹی سنسکار پنڈت بشنو دت اور مہاشہ کنج لال جی نے سنسکار ودھی انوسار کرایا۔ سنسکار کے بعد پنڈت بشنو دت نے پرارتھنا کرائی۔ چوتھے پر مبلغ پندرہ روپے مختلف فنڈات کو دان دئیے گئے :-

(گردھاری لال منتری آریہ سماج ظفروال)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار :-

(۱) ۲۲ر جون کو سیٹھ سنت داس کی کنیا کا بواہ رائے صاحب دیوان رتن چند جی کے سپتر دیوان بخشیش رام جی کے ساتھ ہوا۔ دیوان جی نے اور دان کے علاوہ مبلغ ۱۶۰/- روپیہ آریہ کنیا پاٹھشالہ کو دان دیا :-

(۲) آریہ سماج ہذا کی انترنگ سبھا کے سدسیہ پنڈت رامناتھ جی آریہ پرتی ندھی سبھا کے آدیش انوسار دو ماس بہار پرانت میں سیوا کر کے واپس آ گئے ہیں :-

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج سرینگر کا سالانہ جلسہ :-

سب آریہ جنتا کو ودت ہو۔ کہ آریہ سماج مہاراج گنج چھتی باغ سری نگر و آریہ سماج ناگرک جمع کدل سرینگر اور آریہ سماج حضوری باغ کا وارشک اُتسو بتاریخ ۱۹ر ساون سمت ۱۹۹۱ لغایت ۴ر بھادوں سمت ۱۹۹۱ مطابق ۴ر اگست لغایت ۱۹ر اگست ۱۹۳۶ء ہونا نشچت ہوا ہے۔ جو بڑے سماروہ سے ہوگا۔ آنے والی جنتا میں سے جو بھائی پرچار کا کاریہ کر سکتے ہوں۔ وہ کرپا کر کے اپنے آنے کی تاریخ سے سوچت کریں۔ تاکہ ان کا دھیان رکھ کر سبھا سے کم اپدیشک و بھجنیک منگوائے جائیں۔ سوامی سرودانند جی سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ کرپا کر کے اس اُتسو میں ضرور پدھاریں۔

(منتری حضوری باغ آریہ سماج سرینگر)

آریہ سماج لاڈوہ کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج ہذا کا سالانہ ۲۹۔ ۳۰ر جون اور یکم جولائی ۱۹۳۶ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ اس اوسر پر اس پرانت کے دلت بھائیوں کی اوستھا پر وچار کرنے کے لئے ایک دلت ادھار کانفرنس ہوگی۔

(منتری آریہ سماج لاڈوا ضلع کرنال)

آریہ پرتی ندھی سبھا بہار کا شاندار سالانہ اجلاس

۱۳ر اپریل ۱۹۳۶ء کو مانڈلے آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر سبھا کا سالانہ اجلاس ہوا۔ جو ۱۵ر اپریل تک جاری رہا۔ دور دور کی سماجوں سے نمائندے آ کر اجلاس میں شامل ہوئے۔ پہلے روز کی کارروائی میں گزشتہ اگست ۱۹۳۵ء سے مارچ ۱۹۳۶ء تک کی آمدنی و خرچ کا حساب پیش ہو کر اتفاق رائے سے پاس ہوا۔ سبھا کے قواعد و ضوابط بنانے کے لئے سبھا کے پردھان نرنجن ناتھ جی سہگل۔ رامچندر جی بھارتی اور پنڈت ودیا برت جی اپدیشک کی ایک سب کمیٹی بنائی گئی۔ کمیٹی نے سبھا کے قواعد و ضوابط بنا کر اپنی رپورٹ سبھا کے روبرو پیش کی جس کو سبھا نے کچھ رد و بدل کے بعد اتفاق رائے سے منظور کیا۔ آئندہ سال کے لئے ---- روپیہ کا بجٹ منظور کیا گیا۔ فی الحال ایک اپدیشک اور ایک بھجنیک رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ مستقبل کے لئے صوبہ بھر میں کام کو خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے اور بھی کئی سکیمیں پاس ہوئیں۔ پرتی ندھی گن بڑے پریم سے سبھا کی ہر ایک کارروائی میں حصہ لیتے رہے۔ آئندہ سال کے لئے حسب ذیل عہدیدار چنے گئے۔ اور شکریہ کے ساتھ کارروائی ختم ہوئی :-

پردھان شریمان نرنجن ناتھ جی سہگل + اپ پردھان ایل۔ ڈی۔ ورما و مہاشہ ڈاکٹر سیتا رام جی شرما + منتری رام چندر جی بھارتی + خزانچی رام لال جی شاہ + پستکادھیکش بابو ہری بھگوان جی + انترنگ سبھا سدسیہ۔ بابو ہری بنس جی (الہ آباد)۔ پنڈت شنکر دیو جی (بجنور)۔ بابو ودھاوا مل جی ٹوکپی + ایک ممبر کی جگہ خالی رکھی گئی۔

(ودیا برت اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا برہما)

ویدمنڈل امرتسر کا سالانہ جلسہ

ویدمنڈل امرتسر کا سالانہ جلسہ ۳۰ر جون و یکم جولائی ۱۹۳۶ء بروز سنیچر وایت دھرم شالہ لیتا وریاں آٹا منڈی میں بڑی شان و شوکت سے منایا جائے گا۔ مقامی معالجین کے علاوہ لاہور اور دیگر مقامات کے مشہور ویدو حکیم و ڈاکٹر بھی تشریف لائیں گے۔ جلسہ کے ساتھ سودیشی ادویات کی نمائش اور مشاعرہ بھی ہوگا۔ اس موقعہ پر دریا پار کے مریضوں کے معائنہ کا معقول انتظام کیا گیا ہے :-

(ویدکوی راج بال کرشن شرما شاستری)

آریہ سماج دیوبند کا ۴۳ واں وارشک اُتسو!

آریہ سماج دیوبند کا ۴۳ واں وارشک اُتسو ۔۔۔ سے ۱۱ر جون تک بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جس میں سوامی سرود انند جی، سوامی ۔۔۔ انند جی شاستری، پنڈت کالی چرن جی آریہ مسافر مولوی عالم فاضل، ڈاکٹر اندر دیو، پنڈت منگل دت جی پوران مارتنڈ اُپدیشک، پنڈت آری اُپدیشک و پنڈت گیند ارام جی ۔۔۔ آدی بھجن اُپدیشکوں نے اُپدیش اور بھجنوں سے جنتا کو نہال کر دیا۔ دیویوں کے لئے ماتا ستیہ وتی جی، شریمتی ساوتری دیوی جی دھرم پتنی بابو رام ناتھ جی مظفر نگر اور شریمتی ۔۔۔ دیوی جی کے بھاشن انیت لابھ کاری رہے۔ اس ورش آریہ سماج دیوبند کی اور سے نگر میں ایک ذیرک پتری پاٹھ شالہ بھی کھولی گئی ہے۔ جس میں کنیاؤں کی سنکھیا بھی بڑھ رہی ہے اور تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اس ورش نگر کیرتن پر کلکٹر صاحب نے آپتی کی۔ اس لئے نہیں نکل سکا جس کا ہمیں انیت دکھ ہے۔ شری اندر دیو جی کے وہ کھیانوں کا جنتا پر بڑا اچھا اثر پڑا۔ اور دیگر مہانو بھاؤں کے اُپدیشوں، وہ کھیانوں اور بھجنوں کو بھی پبلک نے بے حد پسند کیا۔

ہم لوگوں نے کہا کہ آپ دیوبند کی پرستھتی سے واقف نہیں ہیں۔ یہاں کے پراچین کاریہ کرتاؤں میں سے کوئی خاص اس سمے ورتمان نہیں ہے۔ اور نہ ہی پہلے لوگوں نے کوئی ریکارڈ رکھا ہے۔ اس لئے ریکارڈ ملنا کٹھن ہے۔ پرنتو اگر آپ کو ہمارے کہنے پر وشواس نہ ہو۔ تو شہر کے بردھ آدمیوں کی شہادت آپ کو تسلی دلا سکے گی۔ اگر وہ اس کی تصدیق کر دیں۔ تو آپ آگیا دیجئے ورنہ نہیں۔ اس پر ان کے سامنے کتنے ہی نگر کے پرتشٹت سنز بردھ پرشوں کی گواہی بھی کرائی گئی جنہوں نے بتایا کہ جلوس نکلتے تھے۔ پرنتو سب و سیر ٹھہر رہا۔ اور انہوں نے اگلے دن کلکٹر صاحب سے ملنے کے لئے کہا۔ سبھا نیہ آریہ سماج کے ادھیکاری اگلے دن ان کی سیوا میں گئے۔ اور انیک طرح سے انہیں سمجھانے کا یتن کیا۔ پر وہاں بھی سب و سیر وہ ہی و سیر ٹھہر رہا۔ ہمیں اس سمے پر بڑا آشچریہ ہوا کہ ہم اُتسو سے دس بارہ دن پہلے کلکٹر سے مل چکے تھے۔ اور انہوں نے پروگرام کی ایک نقل کاپی بھی مانگی تھی۔ جو ان کی سیوا میں بھیج گئی تھی۔ اس میں نگر کیرتن کا پروگرام بھی انکت تھا۔ انہوں نے اسے پڑھ کر ہمیں پہلے ہی کیوں منع نہ کر دیا تھا؟ صرف ایک دن کا ٹائم بیچ میں ڈال کر یہ کہہ کر ٹال دینا کہ اب اتنی جلدی نرنے نہیں ہو سکتا۔ اتہ نگر کیرتن ملتوی کر دو۔ اگلے ورش دیکھا جائے گا۔ یہ کہہ کر ٹال دینا کیا مطلب رکھتا ہے؟ اس کے ساتھ ساتھ ہم کلکٹر صاحب کا دھنیہ واد کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے عربی سکول کے ودیارتھیوں پر اُتسو میں ۔۔۔ کی آگیا لگا کر ۔۔۔ کٹھن سمسیا ہونے دیا۔ یہ ان کی انیت کرپا رہی۔

آشا ہے کہ کلکٹر صاحب اس جلوس کے وشے میں پھر سے وچار کریں گے۔ اور سبھا نیہ جنتا کے اسنتوش کو سماپت کر کے پاتر بنیں گے۔

(منتری آریہ سماج دیوبند)

لنڈی کوتل سے جلال آباد

بڑے اطمینان کی بات ہے کہ ہندوستان کی بنی ہوئی ادویات اب باہر بھی جانے لگی ہیں۔ سرحد پار اور سرحد پار افغانستان سے لوگ ہندوستانی علاقہ میں آکر امرت دھارا کو ڈھونڈھتے ہوئے پائے گئے۔ ایک نے لکھا کہ:-

"ایک افغان امرت دھارا کی شیشیاں اپنے ملک میں لے جا کر ایک ایک شیشی سے پچاس پچاس روپیہ کماتا ہے"۔

آہستہ آہستہ اور ادویات کی بھی مانگ بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ ایک صاحب سید محمود شاہ لنڈی کوتل والے اطلاع دیتے ہیں کہ یہ امرت دھارا کی گولیاں بنام "امرت وٹی" جو کہ تقریباً ہر ایک آدمی کے مختلف مزاج پر مفید ثابت ہوتی ہیں۔ دور دور تک پہنچ چکی ہیں۔ جلال آباد تک کے لوگ منگوانے لگ گئے ہیں۔ اور بہت فائدہ پہنچا ہے۔ ایسے ہی پنڈت جی کی دوائی براسیر کے جو کہ خونی براسیر کے لئے ہے۔ اس کے استعمال سے میری والدہ صاحبہ کی خونی براسیر کو بہت ہی فائدہ پہنچا ہے۔ ساری ۔۔۔ مرکب کی ایک شیشی دو روپے والی منگوائی تھی۔ جس کو استعمال کرتی ہے۔ نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ خون صاف کرنے کے واسطے بے نظیر دوائی ہے۔ ہر بہت بھی دوائی نکسیر دس سال کی مریضہ پر استعمال سے آج تک دوبارہ نکسیر نہیں ہوا ہے۔ جو بھی ادویات وقتاً فوقتاً امرت دھارا کارخانہ سے منگوائی جاتی ہیں۔ خدا کے فضل سے تقریباً تمام کی تمام مفید ثابت ہوتی ہیں۔ ہم پنڈت ٹھاکر دت صاحب شرما وید مالک امرت دھارا کے بے حد مشکور ہیں۔ جنہوں نے ایسی ایسی مجرب اور کارآمد ادویات تیار کر کے خلق خدا پر احسان کیا ہے۔ اور جو دوسرے ممالک میں ہندوستان کا نام روشن کرتی ہیں۔

سب ادویات منیجر امرت دھارا لمیٹڈ لاہور کے پتہ سے مل سکتی ہیں۔

نگر کیرتن پر رکاوٹ

پاٹھک گن گت ورش کے اُتسو پر مسلمانوں دوارہ کئے گئے انوچت ویوہار سے پریچت ہیں۔ اور ساتھ ساتھ یہ بھی جان چکے ہیں کہ اس سمے کے S.D.O نے آریہ سماج پر ہی ۱۴۴ دفعہ لگا کر یہ ثابت کر دیا تھا کہ ہم انتے ہی چکش پاتی ہیں۔ کہ پرنتو میں اپراودھ کرنے والے مسلمانوں کو کچھ نہ کہہ کر نردوش آریہ سماج کے اوپر قانون لگا دینا ہمارا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ اس پر سبھا نیہ آریہ سماج کے ادھیکاریوں نے ضلع کے کلکٹر کے پاس جا کر ملاقات بھی کی تھی اور بہت بھی شکایتیں اور پرارتھنا لکھ کر بھیجی۔ پرنتو سب ویرتھ۔ خیر انہیں یہ وشواس تھا کہ آگامی ورش میں کچھ اُچت پربندھ ہو جائیگا۔ پرنتو اس ورش ایک نئی ہی بات ہوئی۔ اور وہ یہ کہ اُتسو سے ایک دن پہلے S.D.O سب ڈویژن افسر) دیوبند یہاں پدھارے۔ اور انہوں نے یہ کہا کہ چونکہ آپ لوگوں کا نگر کیرتن یہاں پہلے کبھی نہیں نکلا۔ اتہ آپ کو اس ورش نگر کیرتن نہیں نکالنا چاہئے۔ اس پر ہم لوگوں نے کہا کہ ہمارا نگر کیرتن گزشتہ ۴۳ ورشوں سے نکلتا ہے۔ آپ یہ کیسے کہتے ہیں۔ کہ نگر کیرتن پہلے کبھی نہیں نکلا۔ اس پر وہ

श्री३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قیمت سالانہ للعہ ... ممالک غیر سے للعہ
ششماہی عہ ... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۱ | اتوار ۲۵ اساڑھ سمت ۱۹۹۱ مطابق ۸ جولائی ۱۹۳۴ء - دیانند آبد ۱۱۰ | SUNDAY 8th July 1934 | نمبر ۲۷

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲- ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرو ایشور، سرو ویاپک، انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا ادیت رہنا چاہئیے۔

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں۔

۶- سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے۔ ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئیے۔

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئیے۔

۹- پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئیے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئیے۔

۱۰- سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئیے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

وید امرت

یجروید · رگوید · اتھروید · سام وید

अन्धन्तमः प्र विशन्ति येऽविद्यामुपासते ।
ततो भूय इव ते तमो यऽ उ विद्यायां रताः ॥

(یجروید - ادھیائے ۴۰ منتر ۲۲)

اس پوتر وید منتر کا منتر درشٹا رشی "دیرگھ تما" ہے - دیوتا "آتما" ہے - چھند "انشٹپ" ہے - اور سور گاندھار ہے۔

اس پوتر وید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے - کہ جو انسان اودیا - اسمتا - راگ - دویش اور ابھی نویش نامک کلیشوں سے یکت ہے وہ پرمیشور کو چھوڑ کر اس سے بھن جڑ وستوؤں کی اپاسنا کرکے یہاں دکھ ساگر میں ڈوبتے ہیں - اور جو شبدارتھ کا انویہ ماتر سنسکرت پڑھ کر ستیہ بھاشن پکھشپات رہت بنانے کا آچرن روپ دھرم نہیں کرتے - ابھیمان میں آ کر ودھ ہو کر ودیا کا ترسکار کرا ودیا کو ہی مانتے ہیں - وہ اننت دکھ ساگر میں گرتے ہیں ۔

آج کل ہر ایک ملک پر اقتصادی ترقی کا بھوت سوار ہے - سائنس اور آرٹس اسی ترقی کے نقیب بنے ہوئے ہیں - اور اسی کی مالا جپ رہے ہیں - لیکن آرٹس کی ترقی دن بدن نئے نئے فیشن ایجاد کرکے لوگوں کو عیش و عشرت کا عادی بنا رہی ہے - سائنس بھی اپنے فروغ سے قتل و غارت کے لئے سامان مہیا کرتی جا رہی ہے - اور دنیا میں عالمگیر جنگ و جدل کا موجب ثابت ہو رہی ہے ۔

وہ انسان (यः) جو (अविद्याम) مصنوعی صنعت اور اشیا کی ساخت کے علم کی (उपासते) اپاسنا کرتے ہیں - وہ (अन्धम) درشٹی کے رکھنے والے (तमः) اندھکار اور اننت اگیان کو (प्र) ارتقائی طریق سے (विशन्ति) قائم ہوتے ہیں - ان کا نیا فیشن ان کے لئے سکھ دائی ثابت ہونے کی بجائے دکھ دایک ثابت ہوتا ہے - (ततः) اس سے (भूय इव) ادھک تر (तमः) اگیان روپی اندھکار کو (ते) وہ لوگ پراپت ہوتے ہیں - (ये) جو (विद्यायाम) سائنس کے کمالات کو ہی (रताः) اپنا حرز جان بنا لیتے ہیں - اور اتنا نہیں سوچتے - کہ سائنس کا تعلق تو صرف نیچر پر کرنی کے ..... Changes سے ہے - آتما ان تمام تبدیلیوں سے بالاتر ہے - اور دنیا کی کوئی طاقت اس سے لگا کھا نہیں سکتی - عابد اور عارف انسان ان تمام باتوں سے بلند سطح پر کھڑا ہے - اس کا شاہانہ روز وظیفہ تو یہ ہے :- ع - دنیا کے بادشاہ ہیں مہرے میری شطرنج کے ۔

مادہ پرستی! چل میری نظر سے دور ہو - مغربی سائنس کی تباہ کن ایجادو! جاؤ - تم امن عامہ کی ضامن نہیں بن سکتی ہو - مغربی تہذیب و تمدن کے جھونکو! تمہارے اندر روحانیت کی مشام کو جذب کرنے کا سلیقہ موجود نہیں ہے - اس لئے ہٹ جاؤ - میری سمادھی میں وگھن نہ ڈالو ۔

(اوم سنتم)

مہاتما گاندھی پر لاٹھیاں چلانیوالوں سے خطاب

(از کنور سکھ لال جی آریہ مسافر)

لاٹھیاں شیش پہ گاندھی کے چلانے والو
ہندو تہذیب کو مٹی میں ملانے والو
دھرم کا ڈھول زمانہ میں بجانے والو
مادرِ ہند کا اِک دُودھ لجانے والو

یہ تو بتلاؤ ذرا دھرم کسے کہتے ہیں؟
کیسی ہوتی ہے حیا شرم کسے کہتے ہیں؟

جس نے بھارت کی بھلائی پہ کمر باندھی ہے
جس نے شاہی سے گدائی پہ کمر باندھی ہے
تیغ باندھی کبھی جس نے نہ خنجر باندھی ہے
تیغ باندھی تو صداقت کی اگر باندھی ہے

حیف! گاندھی سے فقیروں پہ ستم ڈھاتے ہو
جس کو جھکتا ہے فلک بھی اُسے ٹھکراتے ہو

مارنے سے تو تمہارے نہ مرے گا گاندھی
بندۂ حق ہے نہ حملوں سے ڈریگا گاندھی
کام ہر گروہ رہے گا جو کرے گا گاندھی
ہارے گا گنسٹ ہریجن کے ہرے گا گاندھی

تُمہارے چیخنے چلّانے سے کیا ہوتا ہے؟
ایسے لوگوں کا مددگار خدا ہوتا ہے!

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں (مینیجر)

ضروری نویدن

جن خریداروں کو ۲۴ جون ۱۹۳۴ء کے پرچہ میں اطلاعی چٹیں بھیجی گئی ہیں۔ اُن کی خدمت میں مزید عرض ہے کہ وہ اپنا سالانہ چندہ ۱۲ جولائی سے پہلے پہلے دفتر "پرکاش" میں بذریعہ منی آرڈر پہنچا دیں۔ ورنہ مجبوراً ۱۳ جولائی ۱۹۳۴ء کو پرچہ بذریعہ وی۔پی ارسال کیا جائے گا۔ اس صورت میں اُنہیں تین آنے وی۔پی کا خرچ زائد برداشت کرنا پڑے گا۔ جو اصحاب کسی وجہ سے وی۔پی نہ منگوانا چاہیں۔ وہ ۱۲ جولائی تک ضرور دفتر میں اطلاع بھیج دیں۔ تاکہ دفتر کو مفت میں زیر بار خرچ ڈاک نہ ہونا پڑے۔ بعض اصحاب کا چندہ تاریخ مقررہ کے بعد جبکہ وی۔پی یہاں سے چلا گیا ہوتا ہے۔ موصول ہوتا ہے۔ جس سے دفتر کا وی۔پی کا خرچ ضائع جاتا ہے۔ اس خرچ سے بچنے کے لئے پھر تاکید عرض کی جاتی ہے کہ چندہ بہر صورت ۱۲ جولائی تک دفتر میں پہنچ جانا چاہئے۔

(مینیجر)

جنوبی امریکہ میں ویدک دھرم پرچار

آریہ تتھا ہندو جنتا کو یہ جان کر پرسنتا ہوگی۔ کہ شری پنڈت ایودھیا پرشاد جی جو کہ گت ورش اُتری امریکہ کے پرسدھ نگر شکاگو میں ہونے والی وشو دھرم سمیلن میں سمّلت ہونے کے لئے آریہ سماج کی شرومنی سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی اور سے پرتی ندھی کے روپ میں گئے تھے۔ اور جنہوں نے اپنے ودوتا پورن تتھا منوہر ویاکھیانوں دوارہ امریکن جنتا پر ویدک دھرم کی سروشریشٹھتا کا گہرا پربھاو جمایا تھا۔ اُنہوں نے گت مارچ تتھا اپریل ماس میں دکھشن امریکہ کے برٹش گائنا۔ ڈچ گائنا تتھا ٹرینیڈاڈ آدی پردیشوں میں بھی جا کر ویدک دھرم کا پورے زور شور سے پرچار کیا۔ وہاں پر آپ کو پرتی دن ویاکھیان دینے پڑتے تھے۔ کبھی کبھی تو آپ کو ایک دن میں دو بار بولنا پڑتا تھا۔ ہم جنتا کی جانکاری کے لئے اُن کے عالمانہ ویاکھیانوں کا سار نیچے دیتے ہیں:—

شری پنڈت جی نے ۲ مارچ کو ویکے نامے میں ویاکھیان دیا۔ جس میں اُنہوں نے اتہاسک پرمانوں کے دوارہ یہ ثابت کیا۔ کہ ویدک دھرم سنسار میں بھن بھن پرچلت متوں کا آدی سروت ہے ویدک دھرم کے نیم اناوی ہیں۔ ان نیموں کا سرشٹی کے آدی میں منشیہ ماتر کے لئے ایشور دوارہ پرکاش ہوا تھا۔ ویدک دھرم ایشور کی ایکتا۔ منشیہ ماتر کے اندر ایکتا۔ سمستھ پرانی ماتر کے پرتی اہنسا۔ پریم تتھا شانتی کی شکشا دیتا ہے۔ اس ویاکھیان کا وہاں کی جنتا پر بڑا گہرا پربھاو پڑا۔

۴ مارچ کو ڈے کلنسٹن نامک ستھان پر آپ نے ایک ویاکھیان "ہندو سبھیتا کی مہتتا" کے وشے پر دیا۔ آپ نے بتایا۔ کہ پراچین ہندوؤں نے بہت اونچے درجے کی وگیانک۔ دارشنک تتھا آتمک اُنتی پراپت کی تھی۔ ہندو ہی کاس واد کو ٹھیک ارتھوں میں ڈارون کے جنم سے لاکھوں ورش پورو ہی پرنتی کے روپ میں پیش کیا تھا۔

اُسی دن آپ نے ایک اور ویاکھیان سائینٹیفک کے سمیہ ایک بہت بڑے جن سموہ کے سنمکھ "انترگت ادھیاتمک" وشے پر دیا۔ آپ نے وہاں کے سنسارک پدارتھوں کے اپبھوگ کا آنند منشیہ کے جیون کا لکشیہ نہیں ہے کنتو اپنی آتما تتھا پرماتما کو ہی جو سارے برہمانڈ میں ویاپک ہے سمجھنا منشیہ جیون کا لکشیہ ہے۔ اور اُن کا انوبھو یوگابھیاس دوارہ ہو سکتا ہے۔

۱۱ مارچ کو سنسار کی سنسکرتی کے وکاس میں بھارت ماتا کا ہاتھ" کے وشے پر بنیلوٹ نامک ستھان میں بولتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ پراچین سمیہ میں عرب۔ مصر۔ یونان۔ روما تتھا انیہ دور دور کے دیش اپنے وِدوانوں تک کو بھارت میں اونچیہ کوٹی کی شکشا پراپت کرنے کے لئے بھیجتے تھے۔ گنت جیوتش وتیک آدی ودیاؤں پر گرنتھ بھی بھارت ورش میں ہی لکھی گئی تھیں۔ اُن کے بعد کئی بھن سماجوں میں اُن کا انوواد ہوا۔ الجبرا، ارتھمیٹک، تتھا انکوں کی گنتیاں بھی آریہ ورش بھارت ورش میں ہی ہوا تھا۔

برٹش گائنا میں سبھا رنگیہ سنسکرتی تتھا ماتری بھاشا کا لوپ ہوتے دیکھ کر ۱۴ اپریل کو شری پنڈت جی نے سمست ورجنٹ ضلع کے آریہ پرشوں تتھا آدر پرچار والے ہندوؤں کی ایک کانفرنس بلائی۔ اس میں سرو سمتی سے ودیا وچارنی سبھا کا نرمان ہوا۔ جس کا اُدیش اس پرانت میں ہندی تتھا سنسکرت بھاشا کا گوروکل پرنالی کے آدھار پر پرچار کرنا نشچت ہوا۔ یہ بھی نشچے ہوا کہ بھارت ورش سے سنسکرت۔ ہندی تتھا انگریزی بھاشاؤں کا ایک یوگیہ آریہ ودوان سارودیشک سبھا کے دوارہ بلایا جائے۔ جو اپنے ہردیہ میں اونچیہ کوٹی کی شری پسپرٹ رکھتا ہو کے بُلانے ہیں۔

۱۸ اپریل ۱۹۳۴ء کو شری پنڈت جی برٹش گائنا سے ڈچ گائنا کے علاقہ نکوری میں پدھارے آپ یہاں آٹھ دن ٹھہرے۔ ان دنوں میں آپ نے یہاں ۱۳ ویاکھیان دیئے۔ اور ۲۰ ویکتیوں کی شدھی کر کے آریہ سماج میں پرویش کرایا۔

آریہ سماج بنارس کے سماچار۔ ۲۴ جون۔ رام نومی کا اُتسو پنڈت گنگا پرشاد کی صدارت میں [illegible]

سنسار کی گتی !

شریمتی گوری کو سنہری تمغہ

لاہور ۴ر جولائی ۔ بھائی پرمانند پریذیڈنٹ آل انڈیا ہندو مہا سبھا نے مردان کی شریمتی گوری دیوی کو مہا سبھا کی طرف سے ایک سنہری تمغہ دینے کا فیصلہ کیا ہے ۔
اس سلسلہ میں بھائی پرمانند جی نے پولیٹیکل ایجنٹ مالاکنڈ ایجنسی کو مندرجہ ذیل تار ارسال کیا ہے :۔
" ہندو بیوی کو بچانے اور اسے اس کے رشتہ داروں کے پاس پہنچانے میں آپ نے اپنے فرض کو جس شاندار طریقہ سے سرانجام دیا ہے ۔ میں اس کے لئے تمام ہندوؤں کی طرف سے آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں " ۔

سبجی بند :۔ نورپور ضلع کانگڑہ کی سبجی کام کی کمی کی وجہ سے بند کر دی گئی ہے ۔ اب یہاں کے مقدمات پٹھان کوٹ میں ہوا کریں گے ۔

لاہور میں ۱۲ کانگرس کمیٹیاں :۔ لاہور ۔ ۲ر جولائی ۔ شہر میں کانگرس کا کام کرنے کے لئے ۱۲ وارڈ کانگرس کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں سرکردہ کارکن ممبر بھرتی کرنے میں مصروف ہیں ۔

ایک گاؤں کا محاصرہ :۔ گجرات ۲۶ر جون کو اردگرد کے دیہات کے مسلح دیہاتیوں نے موضع کریالہ تحصیل پھالیہ کا محاصرہ کر لیا ۔ اور گاؤں کی ہندو آبادی کو دھمکیاں دیں ۔ اور ازاں بعد ہندو ساہوکاروں کی زمینوں پر قبضہ کر لیا بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ یہ افسوسناک واقعہ اس زہریلے پراپیگنڈا کا نتیجہ ہے ۔ جو ساہوکاروں کے خلاف مدت سے ہو رہا ہے ۔

پارلیمنٹری بورڈ سے مستعفی :۔ لاہور ۲ر جولائی ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ ڈاکٹر گوپی چند بھارگو نے کانگرس پارلیمنٹری بورڈ سے استعفیٰ دے دیا ہے ۔ اور اسے منظور بھی کر لیا گیا ہے ۔ مسٹر نیل کانت داس کو ان کی جگہ مقرر کیا گیا ہے ۔

کینیڈا روانہ ہو گئے :۔ لندن ۲ر جولائی ۔ مسٹر ریڈ اپنی لڑکی سمیت کینیڈا روانہ ہو گئے ہیں ۔

بی ۔ اے آوارہ گرد کو سزا :۔ کانگڑہ یہاں کے ایک مجسٹریٹ نے ایک بی ۔ اے پاس نوجوان کو آوارہ گردی کے جرم میں ایک سال قید کی سزا دی ہے ۔

جرمنی میں جمہوریت کا خاتمہ ہونے والا ہے

لندن ۔ ۴ر جولائی ۔ اخبار " ڈیلی ٹیلیگراف " کا نامہ نگار مقیم برلن بیان کرتا ہے ۔ کہ جرمنی میں حال ہی میں جو خون خرابہ ہوا ہے ۔ اس سے بغاوت کی چنگاڑیاں بجھی نہیں ہیں ۔ وہ بیان کرتا ہے ۔ کہ میں نے سٹارم ٹروپ ریولیوشنری کمیٹی کا ایک خلاف قانون پمفلٹ دیکھا ہے ۔ جس میں اس بات کا ذکر ہے ۔ کہ خواہ ہمارے لیڈر مر گئے ہیں ۔ لیکن دوسرے انقلاب کے لئے ہمارا کام بدستور جاری ہے ۔ جن کمانڈروں کو گولی سے اڑایا گیا ہے ۔ وہ سٹارم ٹروپ کے آدرشوں کو سمجھتے تھے ۔ اور جو بچ نکلے ہیں ۔ وہ انہیں نہیں سمجھتے ۔ ہر ہٹلر ایسے رجعت پسندوں اور سرمایہ داروں کا آلۂ کار بن گیا ہے ۔ جو کہ مزدوروں کو کچل دینا چاہتے ہیں ۔
" ڈیلی ایکسپریس " کا سیاسی نامہ نگار بیان کرتا ہے ۔ کہ میں نے ایک بڑے اعلیٰ افسر سے سنا ہے ۔ کہ پریذیڈنٹ وان ہینڈنبرگ نے ہر ہٹلر اور جرنیل گورنگ کے نام جو مبارکباد کے پیغامات اپنے دستخطی ارسال کئے ۔ وہ اس لئے ارسال کئے گئے ۔ کیونکہ آپ کو دھمکی دی گئی تھی ۔ کہ کپتان وان پاپن اور ان کے دوسرے دوستوں کو پھانسی پر لٹکا دیا جائے گا ۔ نامہ نگار مذکور اس بارہ میں بھی نہایت محتاط رپورٹ ارسال کرتا ہے ۔ کہ ہر ہٹلر ڈکٹیٹر جرمنی نے سینیئر موسولینی کے مشورہ سے یہ فیصلہ کیا ہے ۔ کہ جرمنی میں جمہوریت کا خاتمہ کر کے شاہ پرستی کو پھر بحال کر دیا جائے ۔
برلن ۔ ۳ر جولائی ۔ جرمنی اپنی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے پوری پوری سرگرمی کا اظہار کر رہا ہے ۔ وہ یہ نہیں چاہتا ۔ کہ کوئی غیر ملکی طاقت اس کی اس ترقی کی راہ میں رکاوٹ حائل کرے ۔ یا کوئی ایسی پابندی عائد کرے ۔ جو اس کے مفاد کے منافی ہو ۔ چنانچہ جرمن کیبنٹ نے ایک قانون پاس کیا ہے ۔ کہ جن ممالک نے جرمنی کے خلاف جبری کارروائی شروع کر رکھی ہے ۔ ان کے خلاف اقتصادی لحاظ سے منتقمانہ کارروائی کی جائے ۔
برلن ۔ ۴ر جولائی ۔ عام لوگوں کو اس بات سے حیرانی ہوئی ہے ۔ کہ وان پاپن وائس چانسلر رہے گا ۔ خیال کیا جاتا ہے ۔ کہ یہ فیصلہ ہینڈنبرگ سے ہر ہٹلر کی ملاقات کا براہ راست نتیجہ ہے ۔

سر سپرو کی سیاحت یورپ :۔ الہ آباد ۔ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ۔ کہ سر تیج بہادر سپرو اس سال یورپ کو جا رہے ہیں ۔ مگر معلوم ہوا ہے ۔ کہ آپ اگلے سال جانے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔ ابھی تک قطعی تاریخ کا علم نہیں ہو سکا ۔

سر شادی لال کا حلف وفاداری :۔ لندن ۔ سر شادی لال حلف وفاداری اٹھا کر پریوی کونسل میں شامل ہو گئے ہیں ۔

سب سے بوڑھے آدمی کی موت :۔ استنبول ۔ زارو آغا کی جو دنیا کا سب سے بوڑھا آدمی تھا ۔ ۱۵۹ سال کی عمر میں موت واقعہ ہو گئی ہے ۔ وہ نپولین کے زمانہ میں فرانسیسیوں کے خلاف جنگ میں شریک ہوا تھا ۔ اور اس نے ۱۲ شادیاں کی تھیں ۔

سن سٹروک سے موت ۔ امرتسر ۔ ایک سکھ خیر فروش کی مقامی ریلوے سٹیشن پر موت واقعہ ہو گئی ہے ۔

مہاتما گاندھی کے دورہ کا پروگرام :۔ نئی دہلی ۔ ۲ر جولائی ۔ ۲ اگست تک مہاتما گاندھی کا مندرجہ ذیل پروگرام ہوگا :۔
۳ر جولائی تک بھاؤنگر کاٹھیاواڑ میں رہیں گے ۴ر جولائی کو مبالنا ۔ ۵ر جولائی کو اجمیر ۔ ۷ سے ۱۱ر جولائی تک کراچی ۔ ۱۳ر سے ۱۷ر جولائی تک لاہور ۱۹ر سے ۲۱ر جولائی تک کلکتہ ۔ ۲۲ سے ۲۶ر جولائی تک کانپور ۔ ۲۹ر جولائی سے ۲ ۔ اگست تک بنارس ۔ لاہور سے کلکتہ جاتے ہوئے ۱۸ر جولائی کو دہلی سے گزریں گے ۔

تناولی میں سب انسپکٹر پولیس پر فائر : تناولی ۔ ۲ر جولائی ۔ کل رات کو کسی نامعلوم شخص نے مسٹر اپیانائیک پر ایک کھڑکی سے گولی چلا دی ۔ گولی ان کے سر کے پیچھے سے ہوتی ہوئی بائیں آنکھ کے نیچے سے پار ہو گئی ۔ مسٹر نائیک کی حالت نازک ہے ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ واقعہ کے وقت وہ اپنے بنگلہ میں کچھ ٹائپ کر رہے تھے ۔

پارلیمنٹری بورڈ سے مستعفی

بمبئی ۔ ۴ر جولائی ۔ کمیونل ایوارڈ کے معاملہ میں کانگرس پارلیمنٹری بورڈ میں جو اختلاف پیدا ہو گیا تھا ۔ وہ پاٹا نہیں جا سکا ۔ چنانچہ آج ایک غیر مصدقہ خبر پولیٹیکل حلقوں میں گشت لگا رہی ہے ۔ کہ مسٹر اینے نے پارلیمنٹری بورڈ سے استعفیٰ دے دیا ہے ۔ اور کہ وہ اسے واپس لینے کو تیار نہیں ۔ مالویہ جی کے متعلق بھی یہی کہا جاتا ہے ۔

گیارہ سالہ لڑکی کی شادی ۔ تھانہ بمبئی ۔ ۴ر جولائی ۔ ایک گیارہ سالہ لڑکی کی شادی کرنے پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شاردا ایکٹ کے ماتحت اشخاص (دلہن کی ماں ۔ دو چچوں ۔ دولہا ۔ اس کے والد ۔ ماں اور پروہت) کو ۳۰ ۔ ۳۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے ۔

نیا روسی سفیر :۔ ماسکو ۔ ایم ۔ کراخان کو جو معاملات خارجیہ کے اول اسسٹنٹ کمیشنر تھے ترکی کا سفیر مقرر کیا گیا ہے ۔

ہتک عزت کا دعویٰ :۔ کراچی ۔ ۲ر جولائی ۔ مسٹر پنیش ایڈیٹر " سندھ آزاد " نے مسٹر تاراچند للوانی ممبر کارپوریشن اور سابق ایڈیٹر " میونسپلٹی " کے خلاف دس ہزار روپیہ ہرجانہ کا دعویٰ ہتک عزت دائر کیا ہے ۔ مسٹر پنیش کا بیان ہے ۔ کہ " میونسپلٹی " میں ایک کھلی چٹھی شائع ہوئی ہے ۔ جس میں ان کے خلاف جیپور ریاست کے میرے رشوت لینے کا الزام لگا کر ان کی توہین کی گئی ہے ۔

۴۳ ستیاگرہی قیدی :۔ احمد آباد ۔ ۲ر جولائی ۔ ۴۳ پولیٹیکل قیدیوں کے پہلے جتھے کو جس میں مہاتما گاندھی کے پرائیویٹ سیکرٹری شری یت مہادیو ڈیسائی کی دھرم پتنی شریمتی درگا بہن اور گاندھی جی کے ستیاگرہ آشرم کی دوسری دیویاں شامل ہیں ۔ آج میعاد ختم ہونے سے پہلے سابرمتی جیل سے رہا کر دیا گیا ۔

حکام جیل پر حملہ :۔ رنگون ۔ ۲ر جولائی ۔ انسین جیل میں ۔ ح ۔ صبح کے پریڈ کے دوران میں بہت سے قیدیوں نے جو ایک بلاک میں بند تھے جیل میں تیار شدہ چاقوؤں سے مسلح ہو کر متعدد حکام جیل پر حملہ کر دیا ۔ جس کے نتیجہ کے طور پر جیلر کی گردن پر خفیف سی ضرب آئی ۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور چیف وارڈر بھی زخمی ہوئے ۔ بہت سے قیدیوں کو بھی ضربات آئیں ۔ اس بات کا کوئی آثار نہیں کہ کوئی عام سازش کی گئی ہے ۔ سرکاری طور پر تحقیقات ہو رہی ہے ۔ اب صورت حالات پر سکون ہے ۔ فساد کی وجہ تا حال معلوم نہیں ہو سکی ۔

جالندھر پولیس اپنی قسمت کا خاتمہ :- جالندھر ۳ر جولائی - مسٹر اینچ - کے ہوبکن جنہیں کپورتھلہ کی صورت حالات پر قابو پانے کے لئے وہاں مقرر کیا گیا تھا واپس یہاں پہنچ گئے ہیں - معلوم ہوا ہے - کہ ان کے اتنی جلدی واپس آ جانے کی وجہ یہ ہے کہ کپورتھلہ میں ایجی ٹیشن بالکل مر گئی ہے - اور جالندھر پولیس حالات کا باآسانی مقابلہ کر سکتی ہے ؛

تیس مزید انقلاب پسند انڈیمان کو :- کلکتہ ۳ر جولائی - ۳۰ر جون کو ۳۰ انقلاب پسند قیدیوں کا ایک اور جتھہ انڈیمان بھیجا گیا ہے - اس وقت تک ۲۰۰ پولیٹیکل قیدی انڈیمان بھیجے جا چکے ہیں ؛

باپ کے بعد بیٹے کی خودکشی :- لکھنؤ ۲ر جولائی - ایک نزدیکی گاؤں میں ایک دس سالہ یتیم لڑکے نے پھانسی لے کر خودکشی کر لی ہے - خودکشی کی وجہ انتہائی غریبی بیان کی جاتی ہے - ایک سال ہوا لڑکے کے باپ نے بھی اسی طرح خودکشی کر لی تھی ؛

خطرناک سیلاب کا خطرہ :- نئی دہلی ۳ر جولائی - دریائے جمنا میں اچانک پانی چڑھنے سے کناروں کے نزدیک رہنے والے لوگوں میں تشویش پیدا ہو گئی ہے - اشنان کرنے والے تمام گھاٹ غرقاب ہو گئے ہیں - دریا کی دوسری طرف کے چند دیہات کے لوگوں نے سیلاب کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے اپنے مکانات بالکل خالی کر دئے ہیں ؛

قربانی کی ممانعت :- اوٹاکمنڈ ۲ر جولائی - مدراس کے مختلف حلقوں میں مذہب کے نام پر بیک وقت سینکڑوں جانوروں کے قتل کرنے کا رواج ہے - معلوم ہوا ہے - کہ مدراس گورنمنٹ تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ہدایت کرنے والی ہے - کہ ذرائع سے اس رواج کو بند کر دیا جائے ؛

برآمد کی ممانعت :- ناگکن ۳ر جولائی - ولندیزی حکام نے اس خبر کی تردید کر دی ہے - کہ جاپان گورنمنٹ پابندی کی برآمد پر پابندی عائد کرنے یا اور بیجی چاندی کی مقدار کم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے ؛

جاپانی گورنمنٹ کا کیبنٹ مستعفی :- ٹوکیو ۳ر جولائی - جاپان گورنمنٹ کے کیبنٹ نے مستعفی ہونے کا فیصلہ کر دیا ہے ؛

عورت کے دو دعویدار :- دہلی ۳ر جولائی - پولیس نے دو اشخاص ششو رام اور رام پرشاد کو گرفتار کیا ہے - ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ ہے کہ سماۃ رام پیاری اس کی بیوی ہے - رام پیاری کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے ؛

اپیل منجانب شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ

شری پنڈت رامچندر جی دہلوی کے مقدمہ میں آپ نے بھی دھن وغیرہ کی آہوتی دے کر مان بھی ہے کہ کن کن مصائب کا سامنا کرتے ہوئے آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ نے ریاست حیدر آباد (دکن) میں پرچار کا کام جاری رکھا ہوا ہے - اب ایک نئی مصیبت بھی آن پڑی ہے - اور وہ یہ کہ منجانب پولیس شری پنڈت رام چندر جی دہلوی وغیرہ پر توہین اسلام کا فوجداری مقدمہ چلایا جا رہا ہے - جس کے لئے اس وقت سبھا کو دھن کی بڑی ضرورت ہے -

لہٰذا

تمام شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھاؤں اور آریہ بھائیوں سے جو ویدک دھرم اور رشی دیانند کے سدھانتوں سے پریم رکھتے ہیں - اور نیز جو دیگر سجن بھی سہایتا کر سکتے ہیں - اس وقت ہماری ضرور سہایتا کر کے اپنے کرتویہ کا پالن کریں - تاکہ کہیں دھن کی کمی کے باعث سبھا کو ناکامی کا منہ دیکھنا نہ پڑے - جس سے نہ صرف آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کو ہی بلکہ تمام آریوں اور آریہ سماجوں کی بدنامی ہو ؛

دھن حسب ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں :-

(ونائک راؤ ودیا النکار بیرسٹر ایٹ لاء پردھان شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ - جام باغ حیدر آباد - دکن)

ریاست حیدر آباد میں آریہ سماج پر پابندیاں

پرچار پر پابندیاں

دہلی ۲ر جولائی - پروفیسر سدھاکر کا جو آریہ سماج کے کام کے سلسلہ میں حیدر آباد (دکن) میں گئے ہوئے ہیں - تازہ تار مظہر ہے - کہ ریاست میں آریہ سماج پر کئی پابندیاں لگا دی گئی ہیں - جن کی وجہ سے وہاں سماج کا کام ہونا ناممکن ہو گیا ہے - وہاں کا آریہ سماج سی - آئی - ڈی کے رحم پر ہے ؛

آریہ رکھشا سمتی کا خاص اجلاس

نئی دہلی - ۳ر جولائی - اس بات کا فیصلہ کرنے کے لئے کہ ریاست حیدر آباد میں آریہ سماجیوں کے جائز حقوق پر چھاپہ مارنے کے خلاف کیا قدم اٹھایا جائے - آل انڈیا رکھشا سمتی کا خاص اجلاس بلایا گیا ہے ؛

معلوم ہوا ہے - کہ پچھلے دنوں ریاست میں آریہ سماج کے سالانہ جلسوں اور دیگر دھارمک جلسوں پر جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں - انہیں آریہ سماجی تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہیں - پردھان مہاتما نارائن سوامی جی کو فوراً دہلی پہنچنے کے لئے تار دیا گیا ہے ؛

پنڈت رام چندر جی کے پرچار پر پابندی

شری پنڈت رام چندر جی کا دیاکھیان حیدر آباد میں کوتوال نے بند کر دیا ہے - ان کے دیاکھیان اب کیول سماج مندر میں ہوتے ہیں - انیہ ستھانوں میں نہیں بیرونی اضلاع میں ان کے دیاکھیان ہوتے ہیں - وہاں بندھن نہیں ہے - شری پنڈت سدھاکر جی یہاں کے پولیٹیکل ممبر و دیگر بڑے افسروں سے ملے ہیں - وہ لوگ ابھی وچار کر رہے ہیں - مثل جوڈیشل میں گئی ہے - ہم نے ہائی کورٹ میں قانونی عذرات پر نگرانی کی ہے - اس کی ۲۷ر جون کو پیشی تھی - مگر مسل جوڈیشل میں ہے - اس لئے پیشی بدل گئی ہے - یہاں کی جنتا میں بھی خوب اسنتوش پھیل گیا ہے - ہم بھی دھرم سمبندھی ہر بات کے لئے تیار ہیں - دیکھیں ایشور کیا کرتا ہے ؛

(بنسی لال وکیل ہائی کورٹ - اپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ)

ایک بنئے کا قتل :- اجمیر ۲ر جولائی - پرسوں شام ایک بنیا نندا نامی جب دکان سے گھر جا رہا تھا - تو کسی نے چھرا گھونپ کر اسے ہلاک کر دیا ؛

ماسٹر تارا سنگھ کی واپسی :- لاہور ۳ر جولائی - معلوم ہوا ہے - کہ ماسٹر تارا سنگھ ایک دو دن تک امرتسر سے واپس آ جائیں گے ؛

ہیڈ ماسٹر پر حملہ :- سرگودھا ۲ر جولائی - کل خالصہ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر پر جبکہ وہ باہر سیر کے لئے جا رہا تھا - چند غنڈوں نے حملہ کر دیا - وجہ یہ بیان کی جاتی ہے - کہ یہ غنڈے سکول کے احاطہ میں ایک لڑکے سے چھیڑ خانی کر رہے تھے - کہ ہیڈ ماسٹر نے انہیں باہر نکلوا دیا تھا - فریقین میں سمجھوتہ کرا دیا گیا ہے ؛

گوجرانوالہ میں نیا ڈپٹی کمشنر :- گوجرانوالہ ۲ر جولائی - ملک صاحب خان نون نے خان بہادر ملک زمان مہدی خان سے ڈپٹی کمشنری کا چارج لے لیا ہے - خان بہادر ملک زمان مہدی خان بذریعہ موٹر کار سرینگر کو روانہ ہو گئے ہیں ؛

ناچ کی ممانعت :- ملتان ۲ر جولائی - مقامی میونسپلٹی کے شیخ عبدالرزاق نے ریزولیوشن پیش کیا تھا - کہ سینما ہالوں میں رنڈیوں کے ناچوں کو بند کیا جائے - میونسپل کمیٹی نے پاس کیا ہے - کہ ڈپٹی کمشنر سے درخواست کی جائے - کہ وہ اس بدعت کو روکنے کے لئے ضروری کارروائی کریں ؛

ٹکسٹائل شہیدی کانفرنس :- امرتسر ۳ر جولائی - سنٹرل اکالی دل کے زیر اہتمام ٹکسٹائل ۱۱ - ۱۲ - اور ۱۳ر جولائی کو شہیدی کانفرنس ہونی قرار پائی ہے - بابا موہن سنگھ جی کانفرنس کے پردھان چنے گئے ہیں ؛

وزن کم ہو گیا :- الہ آباد ۲ر جولائی - ڈیرہ دون جیل میں پنڈت جواہر لال نہرو کو جس کوٹھڑی میں رکھا گیا ہے - اس کے سامنے اونچی اونچی دیواریں ہونے کی وجہ سے تازہ ہوا بالکل نہیں آتی - پنڈت جی کی صحت میں کوئی بہتری رونما نہیں ہوئی - اور انہیں بھوک نہ لگنے کی سخت شکایت ہے - ان کے وزن میں مزید دو پونڈ کی کمی ہو گئی ہے - شریمتی کملا نہرو نے چند دن ہوئے پنڈت جی سے ملاقات کی تھی ؛

مغویہ ہندو لڑکی واپس مل گئی :- پشاور ۲ر جولائی - مردان کی ہندو لڑکی کو جسے اغوا کر کے مالاکنڈ ایجنسی میں لے جایا گیا تھا - گزشتہ ہفتہ واپس لا کر پولیٹیکل ایجنٹ کے حوالہ کیا گیا - بعد کی ایک اطلاع مظہر ہے - کہ لڑکی نے واپس اپنے خاندان میں جانے کی خواہش کا اظہار کیا - چنانچہ اسے اس کے رشتہ داروں کے حوالہ کر دیا گیا ہے ؛

پرکاش لاہور
۲۵ - اساڑھ سمت ۱۹۹۱

اردھ شتابدی کیسے منائی جانی چاہئے؟

(نمبر ۲)

میں نے جو پچھلا لیکھ اس وشے پر لکھا تھا۔ اس کے متعلق میں چاہتا ہوں - کہ آریہ سماج کے چھہ شیل کاریہ کرتا کھلے روپ میں اپنی سمتی کا پرکاش کریں - پرچار کی شیلی کے وشے میں آریہ جگت میں استوتی اور اندولن پڑا تا ہے - جو پرچار کا ڈھنگ ہم لوگوں میں آج کل جاری ہے - وہ انہاس میں کبھی بھی کسی دھارمک سبھا میں نہیں ہوا - تنخواہ دار اپدیشک رکھ کر ان کی ترقی کے گریڈ مقرر کر کے اور ان کی تقرری - موقوفی - سزا - ترقی اور تنزل کا انحصار سمدگر ہستیوں کی اچھیا پر رکھ کر اور دھرم کے معاملہ میں بھی ان کی بانی کی آزادی کو روکنے کا تجربہ از حد ناکام ثابت ہوا ہے - جو لوگ دھرم اپدیش کو روزی کا ذریعہ بناتے ہیں - اور جن کو ترقی کی ضرورت ہے - اور جو اس بات کی تلاش میں رہتے ہیں - کہ اگر کوئی بہتر ذریعہ معاش مل جائے - تو اپدیشکی چھوڑ کر اس میں لگ جائیں - جن کے جیون سنکلپ سے نہیں ہیں - ان کے ساتھ ایسا سلوک ناواجب بھی نہیں - لیکن یہ بھی تو سچ ہے - کہ بہت سے تیاگی ودوان براہمن بھاؤ سے ہی اپدیش وبھاگ میں کاریہ کرتے ہیں - ان کے ساتھ تو پھر دوسری قسم کا سلوک ہونا چاہئے - لیکن یہ ہو کیسے سکتا ہے - جبکہ سسٹم میں نقص ہو - اس لئے وہ لوگ بھی تنگ رہتے ہیں - اور بہت ہی نیک ارادہ رکھنے والے ادھیکاری لوگ بھی اپنی مجبوری ذاتی طور پر ظاہر کرتے ہیں ٭

بات تو یہ ہے - کہ کسی کو اپدیشک کے کام کو ذریعہ معاش نہ سمجھنا چاہئے - اپدیشک وہی بنیں - جن کو دھن کی لالسا نہ ہو - اور نہ اپنے گزارہ کی فکر - اس کی فکر تو سوسائٹی کو چاہئے - اور سوسائٹی کے کرتویہ بتا چلے - کہ یدی کوئی براہمن کنٹنٹ ہو گیا - تو یا سدگر ہستیوں کو لگے گا - اس کی آتما تو اور بھی پوتر ہوگی - کیونکہ تپسیا آتما کو اتنا ہی چمکا دیتی ہے - جتنا کہ سونے کو آگ - دوسری قسم کے اپدیشک رکھنے ہی نہیں چاہئیں - ذرا سوچنے کی بات ہے - کہ جن کو اپنا مد مقابل سمجھنے میں ہماری ہتک ہے - جن کو اپنے برابر سمجھنا ہمارے لئے کسر شان ہے - ان سے یہ امید کرتے ہیں ہم کیسے حق بجانب ہو سکتے ہیں - کہ وہ سادھارن جنتا کا جیون پلٹ دیں - کیا کوئی ہم آسمان سے اترے ہوئے دیوتا ہیں؟ اور باقی جنتا سیدھی جہنم سے آئی ہے؟ کہ جن لوگوں کو ہم اپنا ماتحت سمجھنے کے لئے مجبور ہیں - ان کو ہمارے دئے ہوئے پرمان پتر کے کارن باقی لوگ دھرم گورو اور دھرم آچاریہ سمجھنے لگ جائیں - اس لئے اب ضرورت ہے - کہ سسٹم کو بدلا جائے - کچھ تو ہم اس سلوک براہمنوں کی طرف اپنا رویہ بدلیں اور کچھ ایسے مہانو بھاؤں کو اپدیشک بننے کی دعوت دیں - جو ہمارے سمان کے پاتر ہوں - اور جن کو ہم "لیڈروں" سے اونچا درجہ دے سکیں ٭

ایک بار ریل گاڑی میں مہاتما ہنس راج جی کے ساتھ اس وشے پر میری بات چیت ہوئی تھی - انہوں نے مجھ سے پوچھا تھا کہ اپدیشکوں کا درجہ اونچا کیسے ہو سکتا ہے؟ میں نے کہا تھا - کہ جس دن تجربے بتلا جا سکے گا "مہاتما ہنس راج اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا" اس دن واقعی اپدیشکوں کا درجہ اونچا ہو جائے گا - اب تو تیاگی ودوان اپدیشک بننا ہی نہیں چاہتے - وہ تو پروفیسر - ہیڈ ماسٹر اور ایڈیٹر بننا چاہتے ہیں - آریہ سماج کے ماتحت کالج - سکول - گوروکل اور اپدیشک وبھاگ سبھی ہیں - لیکن ہیڈ ماسٹروں - پرنسپلوں اور پروفیسروں کا درجہ اپدیشکوں سے اونچا ہے - حالانکہ تنخواہ دار سبھی ہیں - کبھی آریہ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر یا کسی آریہ کالج کے پرنسپل کو آریہ سماج اور آریہ پرتی ندھی سبھا میں کوئی بھی عہدہ دے دیا جائے - تو آواز نہیں اٹھتی - اور نہ صرف لوگ اس کے مقابلہ میں اس کو ہتک نہیں سمجھتے - بلکہ اس کو اپنا افسر بھی بنانے کو تیار ہیں - افسوس کہ ایک دھرم سبھا میں اگرچہ دماغی کام کی عزت ہے - مگر دھرم کی بجائے کتنی پرچار کے کام کو وہ درجہ حاصل نہیں - جو کہ ہونا چاہئے - دھرم اپدیشک کا درجہ ادھیاپک سے اونچا ہی ہونا چاہئے - کم از کم برابر تو ضرور ہونا چاہئے ٭

پنڈت بھگوت دت کی مثال ہمارے سامنے ہے - ڈی - اے - وی کالج ...

تھے - جو کیول دھرم پرچار کا کام کرتے تھے - بانی سے بھی اور لیکھ سے بھی - آریہ دھرم کے سدھانتوں کی کھوج اور تقریری اور تحریری پرچار کے ذریعہ سے ان کی اشاعت ہی ان کے جیون کا مشن تھا - پنڈت وشو بندھو جی پرنسپل کہلاتے تھے - پرنسپل صاحب نے رشی دیانند کے خلاف بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا - آریہ سماج کے پران سوروپ ویدوں اور خاص کر رشی دیانند کی بھاشیہ شیلی کی کھلی اڑائی شروع کی - پنڈت بھگوت دت نے آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا اور اپدیشکوں اور مہاتما ہنس راج جی کا پنڈت وشو بندھو کی مخالفت اور ان کے کفر کے کھنڈن میں ساتھ دیا - ڈی - اے - وی کالج کے ادھیکاریوں کو یہ نا گوارا ہوا - کہ "اپدیشک" ایک "پرنسپل" کا مقابلہ کرے - پنڈت وشو بندھو کے برخلاف تو کوئی کارروائی نہ کی - الٹا پنڈت بھگوت دت کو معطل کر دیا - مہاتما ہنس راج جی کو پورا زور لگانا پڑا - اپنا ذاتی رسوخ استعمال کرنا پڑا - تو بھی وہ پنڈت بھگوت دت کے ساتھ نباہ کرنے کی کوشش میں ناکام رہے - ان کا فیصلہ یہی تو ہے - کہ خون اور پسینہ کو ایک کر کے ایک تیاگی دھرم اپدیشک نے سالہا سال کی لگاتار محنت سے سدھانت رکھشا کے لئے جو مصالحہ اکٹھا کیا تھا - اسے ایک کافروں کے سردار کے سپرد بے دھڑک کر دیا جائے - تاکہ اس مصالحہ کی مدد سے وہ آریہ سدھانتوں کا اچھی طرح کھنڈن کر سکے - آریہ پرادیشک سبھا کا یہ ریزولیوشن کہ "رشی دیانند کے ایاون سدھانتوں کو نہ ماننے والا آریہ سبھاسد بھی نہیں رہ سکتا" دھرا دھرا رہ گیا - آریہ سماجیوں کے بیسیوں ریزولیوشنوں کو خاک میں ملا دیا گیا - دیانند کی یاد میں ایک کالج کھولا گیا - اس کے دیانند جگت نے دیانند پرتی پادت سدھانتوں کے پرچار کے لئے ایک ریسرچ وبھاگ کھولا - اس ریسرچ وبھاگ میں سے دیانند کے بھگت کو دھکا دے کر نکال دیا گیا - اور وہ ریسرچ وبھاگ دیانند کے ورودھی کے سپرد کر دیا گیا - اور قسمت کی بدنصیبی کہ یہ سارا کام مہاتما ہنس راج کے ہاتھوں سے کروایا گیا - کیا کمال ہے! جو اندولن سدھانت رکھشا کی غرض سے کیا گیا تھا - اس کا انجام یہ ہوا - کہ جہاں ایک طرف سے پنڈت وشو بندھو سے ایمان بگاڑنے کا اعتراض لیا گیا - وہاں دوسری طرف ایمان کو قائم رکھنے کے لئے جو مصالحہ اکٹھا کیا گیا تھا - وہ ایمان بگاڑنے کے لئے ان کے سپرد کر دیا گیا - یہ کلجگ نہیں کر جگ ہے - اس ہاتھ دے - اور اس ہاتھ لے - اس میں حیرانی کی کیا بات ہے - اگر پنڈت وشو بندھو جی کی باچھیں کھل گئی ہیں - اور پنڈت بھگوت دت جی تیاگ پتر دے کر دیانند کالج کی سیوا سے الگ ہو گئے ہیں - پنڈت بھگوت دت نے تو براہمنوں کی شان رکھ لی - لیکن سوال تو یہ ہے - کہ دیانند کالج کے ادھیکاریوں اور کفر کی جیت تو ہو گئی - اور ادھیکاری بھی جن میں سے کئی وصول کریں اپنا لڑکا کالج میں پڑھاتے ہوں گے - یا سندھیا کرتے ہوں گے - یا ستیارتھ پرکاش کے سرورق کی طرف نظر ڈالتے ہوں گے ٭

یہ عبرتناک مثال ہمارے سامنے ہے - دیانند کالج کی رکھشا کا بھار تو کالج پارٹی پر ہے - اور مجھے یقین ہے - کہ وہ پارٹی اپنا فرض ادا کرے گی - اور ہم سے جو خلافی مہاتما وہ چاہیں گے - چاہے وہ بولنے کے روپ میں ہو - چاہے مون کے - وہ ہم ان کو دیں گے - لیکن ہماری پارٹی کو بھی ساوددھان ہونا چاہئے - اور ابھی سے اس بات کو ناممکن بنا دینا چاہئے - کہ کوئی وشو بندھو جیسی یا بدھ دیو کا استھان نہ لے سکے ٭

اس کا فوری علاج تو یہ ہے - کہ گوروکل کو آریہ پرتی ندھی سبھا کے قبضہ سے نکلنے نہ دینا چاہئے - جیسا کہ کئی سالوں سے جنرل سبھا نے پاس کر رکھا ہے - جنرل سبھا کے آدھین جو گوروکل کے پربندھ کے لئے ایک آریہ ودیا سبھا بنا دینی چاہئے - جس کے ادھیکاری اور سبھاسد زیادہ تر وہ لوگ ہوں - جو کہ ودیا اور شکشا کے وہی ارتھ سمجھتے ہوں - جو کہ رشی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں دئے ہیں - اور جو کٹر سدھانتی ہوں - نہ کہ وہ لوگ جو نوکر شاہی دیارہ سنسفا پت پاٹھ پرنالی کے مداح ہوں - اور جن کو ہر پرکار کے کافروں سے ہمدردی ہو - گوروکل کا پربندھ زیادہ تر ایسے آدمیوں کے ہاتھ میں ہونا چاہئے - جن کو گوروکل پرنالی کے خواص ہو - اور جو اپنے پتروں اور پتریوں کو گوروکل میں پڑھانے کے لئے تیار ہوں نہ کہ ان لوگوں کے ہاتھ میں جو بھول کر بھی اپنے لڑکے یا لڑکی کو گوروکل میں نہ بھیجیں - لیکن اس کا مستقل علاج یہ ہے - کہ آریہ سماج میں براہمنوں کا درجہ اونچا کیا جائے - یا یوں کہئے - کہ سچے براہمن پیدا کئے جائیں - تاکہ درجہ اونچا ہو جائے ٭

جیسے سر میں پانی ڈالنے کے بغیر شریر میں ٹھنڈک نہیں آتی - لنگڑے لولے پیٹ کی خرابی کی بلا میں مبتلا لوگ راشٹروں کا نبنٹر تو کر سکتے ہیں - لیکن جس کے دماغ کو ضعف پہنچ جائے - اس کے شریر کی شدھی بھی کوئی اور ہی لیتا ہے - ایسے ہی دھرم بھی سنسار کی ... براہمنوں

بچے ارتھوں میں ورنا شرم کی بنیاد رکھیں ؛

دوسری بات جو شتابدی کے موقعہ پر ہمیں کرنی چاہئیے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہم آشرم بیوستھا کو بھی عمل میں لاویں۔ ہم نے گوروکل تو کھولے۔ لیکن گورو پہلے کھوج کر اکھٹے نہیں کئے۔ برہمچاریوں کے آدرش گورو تو بان پرستھی ہی ہو سکتے ہیں۔ بان پرستھی کے ارتھ یہ نہیں۔ کہ زمیندارہ بھی کرتے جائیں۔ بیوپار بھی کرتے جائیں۔ لڑکے لڑکیوں کے بیاہ کی چنتا بھی رکھیں۔ اور محض اس لئے کہ وہ پچاس برس سے اوپر ہیں یا کچھ سماج کی سیوا بھی دے سکتے ہیں۔ اپنے آپ کو بان پرستھی کہیں ؛

بان پرستھی وہ ہو سکتے ہیں۔ جو لڑکے بالوں کے شہر گھر کا انتظام کر کے آپ دوسروں کے لڑکوں کی شکھشا کی فکر کریں۔ یا پبلک کام میں اپنا جیون لگا دیں۔ سچ پوچھو تو گرہستھ کے دھندوں کو تیاگ کر جو پبلک سیوا میں لگ جاتا ہے۔ وہ بھی براہمن ہی بن جاتا ہے۔ چار ورن تو کیول گرہستھیوں کے ہوتے ہیں۔ برہمچاریوں کے ورن کا تو نشچے ہی نہیں ہوتا۔ بان پرستھی اور سنیاسی نہ کماتے ہیں۔ نہ یدھ لڑتے ہیں۔ اور نہ حکمرانی کرتے ہیں۔ وہ سیوا ہی کرتے ہیں۔ اس لئے وہ براہمن ہی ہوتے ہیں ؛

کیا ہی اچھا ہو۔ اگر ہماری پنیہ ادسر پر جہاں بارہ براہمن سروسو تیاگ پر اپدیشک کے کام کے لئے دیا نند مہاتما کے جیون کی آہوتیاں ڈالیں۔ وہاں بارہ گرہستھی جن کی آیو ۵۰ برس سے اوپر ہو۔ اور جن کے پتر کے گھر پوتر اتپن ہو چکا ہو۔ وہ اپنی سمپتی کا کچھ بھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا کو دیکر اور بقیہ بھاگ پتروں کے سپرد کر کے بان پرستھ آشرم میں پرویش کر جائیں تو اس سروسو میدھ یگیہ کا اثر انتہا سک ہوگا ؛

پری دیوان بہادر داس جی وکالت چھوڑ دیں۔ اور ایک معقول رقم ویدپرچار فنڈ میں دے کر اپنے پتر کے سپرد گھر کا پربندھ کر کے بان پرستھ آشرم میں پرویش کر جائیں۔ تو وہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے اور اس کے ماتحت سنستھاؤں کے آدرش ہیڈ ہو سکتے ہیں۔ اسی پرکار اگر مہاشہ کرشن ایک بھاری رقم ویدپرچار فنڈ کو دے دیں۔ اور سب کاروبار چھوڑ کر بان پرستھی ہو جائیں۔ تو وہ آریہ سماج کے محکمۂ اشاعت (Publicity Dept) کا چارج لے سکتے ہیں

ان کو آگے ہی عطا فرمائی ہے۔ پنڈت ٹھاکر دت جی ویدامرت دھارا والے ایک بھاری رقم ویدپرچار فنڈ کو دے کر بان پرستھ آشرم میں پرویش کر جائیں۔ تو وہ میڈیکل مشن کا چارج لے سکتے ہیں۔ لالہ جگت لال جی آگے ہی بان پرستھی ہیں۔ وہ بھی اگر باقاعدہ بان پرستھ لے لیں۔ تو پھر دیکھیں کتنا گہرا اثر پڑتا ہے۔ اور آریہ سماج کا کام کتنا مضبوط ہوتا ہے

اسی طرح آریہ سماج کے صف میں سات آٹھ اور ہیڈ ماسٹر چنے جا سکتے ہیں۔ ایک ہیڈ ماسٹر جو کئی برس سال سے نہایت ہی کامیاب ہیڈ ماسٹر ہیں۔ اور جن کی گنتی بھارت ورش بھر کے چند ہیڈ ماسٹروں میں ہے۔ اور جو اس وقت سینکڑوں روپیہ ماہوار تنخواہ لیتے ہیں۔ مجھ سے پرتگیا کی ہے۔ کہ وہ اگلے ورش بان پرستھ آشرم میں پرویش کر کے گروکل تا ونگے۔ یہ جو کام آریہ سماج انہیں دے گا۔ وہ کریں گے۔ ایسے ہی پنجاب میں ایک نہایت کامیاب ہیڈ ماسٹر ہیں۔ جو کہ ریٹائر ہونے والے ہیں۔ ان کو بھی میں مناؤں گا۔ لیکن ہمارے جو گرو ہیں ان کو مثال ضرور قائم کرنی چاہیئے ؛

(آچاریہ) رام دیو

مہاتما جی کا سواگت

مہاتما گاندھی ہریجن تحریک کے سلسلہ میں سندھ پرانت کا دورہ ختم کر کے پنجاب تشریف لانے والے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہمیں یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ کہ ان کے سواگت کے لئے ایک کمیٹی بھی مرتب ہو چکی ہے۔ اور اس نے پنجاب سے اس موقعہ پر سیوا کرنے کے لئے دو سو والنٹیر مانگے ہیں۔ ہمارا وشواس ہے۔ کہ پنجاب کے زندہ دل اصحاب جہاں والنٹیر پیش کریں گے۔ وہاں "گاندھی پرس" کے لئے بھی دھن جمع کرنے سے سنکوچ نہ کریں گے۔ اور ایسی کوشش کریں گے۔ جس سے پنجاب میں ہریجن ادھار تحریک کا کوئی مخالف خواہ وہ کسی فریق سے تعلق رکھتا ہو۔ کوئی ایسا فعل نہ کر بیٹھے۔ جس سے جہاں پنجاب کی انتھک سیوا پر کوئی حرف نہ آ سکے۔ وہاں آئندہ نسلیں پنجاب کی موجودہ نسل پر یہ لانچھن نہ لگا سکیں۔ کہ اس نے دنیا کے سب سے بڑے مہاپرش کے گھر آنے پر ان کا اپمان کیا ؛

حیدرآباد میں پرچار پر پابندی

شری پت پروفیسر سدھاکر جی منتری آریہ سارودیشک سبھا جو کہ آریہ سماج کے کام کے سلسلہ میں حیدرآباد (دکن) میں گئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ایک تار بھیجا ہے۔ کہ ریاست میں آریہ سماج کے پرچار پر کئی پابندیاں لگا دی گئی ہیں۔ جن کی وجہ سے وہاں سماج کا کام ہونا ناممکن ہو گیا ہے۔ اور وہاں کا آریہ سماج سی۔ آئی۔ ڈی کے رحم پر ڈال دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس تار کے پہنچتے ہی دہلی میں آل انڈیا رکھشا سمتی کا خاص ادھیویشن بلایا گیا ہے۔ ہمیں پورن وشواس ہے۔ کہ رکھشا سمتی جو فیصلہ کرے گی۔ آریہ جگت اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ لیکن پیشتر اس کے کہ سمتی کا اجلاس منعقد ہو۔ ہماری رائے میں اس پابندی کا درست جواب یہ ہے۔ کہ ریاست بھر کے بچہ بچہ کے ہاتھ میں ستیارتھ پرکاش کی ایک ایک کاپی پہنچا دی جائے۔ مضائقہ نہیں خواہ اس کام کے لئے آریہ جگت کو اپنے سر پر کچھ نہ کچھ مزید مالی بوجھ برداشت کرنا پڑے۔ حیدرآباد کی اسلامی ریاست نے ویدپرچار پر جو پابندیاں عائد کی ہیں۔ وہ جہاں حد درجہ اشتعال انگیز ہیں۔ وہاں ہمیں اس بات کا چیلنج دیتی ہیں۔ کہ ہم اپنی پرانی شتھلتا کو تیاگ کر دس گنا اُتساہ سے کام کریں ؛

مسلمانوں کی اشتعال انگیز تحریروں کے جواب میں شائع کیا گیا تھا۔ لیکن سخت حیرت کا مقام ہے۔ کہ ابتدا کرنے والے اور اشتعال دلانے والے مسلمان مصنفوں اور پوسٹر بازوں کو تو کسی نے پوچھنے تک کی ضرورت نہ سمجھی۔ اور مہاشہ جی کو ۱۸ ماہ قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دے دی۔ اور عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں انہیں ۶ ماہ مزید قید بھگتنی پڑے گی۔ سندھ جیسے مسلم نواز صوبہ میں مہاشہ جی کا سزایاب ہو جانا قدرتی تھا۔ اگر خوش قسمتی سے مہاشہ جی سزا سے بچ جاتے۔ تو پھر شوریدہ مسلمان حکومت کا قافیہ تنگ کر دیتے۔ ضرورت ہے۔ کہ اس سزا کے حکم کے خلاف شرطیہ آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ اپیل کا پربندھ کرائے۔ اور جہاں تک قانونی چارہ جوئی ہو سکتی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھائے ؛

مہاشہ نتھیا رام کو سزا

جس بات کا خدشہ تھا۔ آخر وہ ہو کر ہی رہی۔ حیدرآباد (سندھ) میں مہاشہ نتھیا رام کے خلاف اس الزام میں مقدمہ چل رہا تھا۔ کہ انہوں نے رسالہ "تاریخ اسلام" تصنیف کر کے مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے۔ ہم قبل ازیں بھی لکھ چکے ہیں۔ کہ یہ رسالہ بعض سرپھرے

گوڑگانواں میں شدھی

انبالہ سے پر آشتھ اتیک سماچار موصول ہوا ہے۔ کہ بقول ضلع گوڑگانواں کے علاقہ میں مسلمان گوجروں کے ۴۸ خاندان شدھ ہو کر سناتن دھرم میں شامل ہو گئے ہیں۔ اور بہت سے مزید خاندان بھی اسلام کو چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔ ہمارے خیال میں اگر اس علاقہ میں جاتی پرویش کے اس پرانے تجربہ کا فائدہ اٹھایا گیا۔ جو کہ ملکانوں کے جاتی پرویش کے سلسلہ میں آریہ سماج کو حاصل ہو چکا ہے۔ تو اس سے جہاں شدھ ہونے والے بھائیوں کو بڑا لابھ پہنچے گا۔ وہاں ضلع گوڑگانواں میں گوجروں کے جاتی پرویش کو بھی وشیش تقویت حاصل ہو گی۔ اور اس سے یہ جاتی آسانی سے آئندہ کے لئے اپنے پرانے بزرگوں کی روایات کو تازہ کرنے میں سہایک ثابت ہو سکے گی ؛

پنڈت آریہ منی جی چل بسے!

یہ خبر سارے آریہ جگت میں نہایت شوک سے سنی جائے گی۔ کہ ویدوں کے بھاشیہ کار مہاتما آریہ منی جی ۔۔۔ کی رات کو سورگباش ہو گئے ہیں۔ آپ سنسکرت کے بڑے بھاری ودوان تھے اور بھارت ورش کے ودوانوں میں شہرت رکھتے تھے۔ اپنی آیو میں انہوں نے ۱۲ کتابیں لکھیں۔ جن میں سے ۔۔۔ وید بھاشیہ اور درشن شاستروں کے ترجمے بھی شامل ہیں۔ آپ کے جیون کا زیادہ حصہ دیانند کالج لاہور کی سیوا میں گذرا۔ وہاں سے ریٹائر ہونے کے بعد آپ کلکتہ اور بنگال میں رہے ۔۔۔ کا کام کرتے رہے۔ آپ کی موت سے آریہ جگت کی ودوت منڈلی میں ایک ایسی خلا پیدا ہو گئی ہے جس کا جلد بھرنا مشکل ہے۔ جن لوگوں نے آپ کے شاستر ارتھ سنے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ آپ کس علمی قابلیت کے مالک تھے۔ ۔۔۔ ادر کیا چارہ ہے۔ کہ ہم ایشور کے آگے سر جھکا دیں۔ اور پنڈت جی ۔۔۔

مغویہ ہندو لڑکی کی واپسی

ہمیں یہ اطلاع پاکر ایک گونہ خوشی ہوئی ہے۔ کہ مردان کی بیاہتا ہندو دیوی جسے اُس کے سسر خیوق پٹھان پڑوسی نے اغوا کر لیا تھا۔ پولیٹیکل ایجنٹ مالاکنڈ ایجنسی کے حوالہ کی گئی ہے۔ اور دیوی کی خواہش پر اُسے اپنے خاندان میں جانے کی اجازت دی گئی ہے۔ دیوی کو واپس دلانے کے لئے پولیٹیکل ایجنٹ نے جو کوشش کی ہے۔ اُس کے لئے ہمیں صاحب موصوف کی تعریف کرنی پڑتی ہے۔ لیکن سب سے زیادہ تعریف اُس دیوی کے پتی برت دھرم کی کرنی چاہئے۔ جس نے اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر بھی اُس وقت تک ہنگر سٹرائیک جاری رکھی۔ جب تک اُس کے اغوا کنندہ نے اُسے واپس کرنے پر آمادگی ظاہر نہ کی۔

اس دیوی نے اس گئے گزرے زمانہ میں بھی اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ پتی برتا ہندو دیویاں سخت سے سخت آزمائش میں بھی اپنے پرانوں کی بازی لگا کر اپنے دھرم پر آنچ نہیں آنے دیتیں۔ شاید اسی قسم کی ہندو دیویوں کے متعلق کسی فارسی شاعر نے بجا فرمایا تھا ؎

ہمچو ہندو زن کسے در عاشقی دیوانہ نیست
سوختن بر شمع مردہ کارِ ہر پروانہ نیست

کانگرس کی انتخابی مہم

جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے۔ کانگرس پارلیمنٹری بورڈ نے ابھی تک اپنی انتخابی مہم شروع نہیں کی۔ حالانکہ حالات اس امر کا تقاضا کرتے ہیں۔ کہ پنجاب کے کل اضلاع کی کانگرس کمیٹیاں اس وقت تک تیزی سے اپنی سرگرمیوں کو شروع کر دیتیں۔ اور اپنے اپنے اضلاع کے بہترین نمائندوں کے متعلق نامزدگی کے لئے اپنی اپنی سفارشیں بھیج دیتیں۔

پنجاب کی موجودہ مُردنی کو دیکھ کر ہمیں اس کے راج نیتک نیتاؤں کی توجہ بمبئی پرانت کی طرف دلانی پڑتی ہے۔ جہاں کہ انتخابی مہم کو سرگرمی سے جاری کرنے کے لئے تقریری اور تحریری پراپیگنڈہ شروع ہو چکا ہے۔ پنجاب میں انتخابی مہم کو کامیاب بنانے کے لئے اگر کوئی کوشش ابھی نہ کیا گیا۔ تو اس سے یہ ظاہر ہوگا۔ کہ پنجاب کے کانگرسی نیتا میدان میں آنے سے ابھی کترا رہے ہیں۔ اور اس بارہ میں کوئی ٹھوس قدم اٹھانے سے ہچکچا رہے ہیں۔ سچ جانئے اگر اس وقت پنجاب میں پنجاب کیسری زندہ ہوتے۔ تو موجودہ دور میں کانگرس کی انتخابی مہم اس قدر [illegible] کی حالت میں نہ [illegible]۔

شرانگیز فیصلہ

آج کل ریاست جموں و کشمیر کے ہری جنوں کا دھرم خطرہ میں ہے۔ کیونکہ ریاست میں آج کل جس طرح مسلمانوں کو سر پر چڑھایا جا رہا ہے۔ اس سے ان کے اندر تبلیغی جنون بھی دوبالا ہو گیا ہے۔ اور تبلیغی دیوانے بعض مسلم افسروں کی شہ سے ہندو ہریجنوں کے دھرم پر ڈاکہ ڈالنے سے دریغ تک نہیں کرتے۔ ریاست کے اندر ایک پرانا قانون تھا۔ کہ جو ہندو اپنے دھرم سے پتت ہوگا۔ اس کو موروثی جائداد سے محروم کیا جائے گا۔ لیکن حال ہی میں ایک اپیل کا فیصلہ کرتے ہوئے خواجہ نور شاہ وزیر وزارت میرپور نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ:-

"ہری جن یعنی چمار اگر اپنے دھرم سے پتت ہو کر مسلمان ہو جائیں۔ تو وہ موروثی جائداد سے محروم نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ہری جن اصل میں ہندو نہیں ہیں"۔

خواجہ صاحب کا یہ فیصلہ اس قدر شرانگیز ہے۔ کہ اس کی جتنی مذمت کی جائے۔ اتنی ہی کم ہے۔ جب ریاست کے جملہ ہری جن خواہ وہ پیشہ سے چمار ہوں یا چوال یا میگھ۔ سورگیہ مہاراجہ گلاب سنگھ اور سورگیہ مہاراجہ رنبیر سنگھ اور سورگیہ مہاراجہ پرتاپ سنگھ کے زمانہ میں سرکاری کاغذات میں ہندو شمار ہوتے رہے ہیں۔ تو ان کو ہندو قانون کی پابندی سے آزاد کرنا اور ریاست کی دیرینہ روایات کا خون کرنا وزیر وزارت میرپور کی طاقت اور اختیار سے باہر ہے۔ مذکورہ فیصلہ انتہائی شرانگیز ہے۔ جتنی جلدی اسے جموں ہائی کورٹ سے منسوخ کرایا جائے اتنا ہی مفید ہوگا۔

کپورتھلہ میں قیام امن

ہمیں بتلایا جاتا ہے کہ جب سے برطانوی ہند میں کپورتھلہ جانے والے احراری جتھوں کی روک تھام شروع ہو گئی ہے۔ تب سے ریاست کپورتھلہ میں قیام امن کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی جب سے خود ریاست کے اندر ایجی ٹیشن اور جتھہ بندی کے حامی افسران کی گوشمالی بھی شروع کی گئی ہے۔ تب سے ایجی ٹیٹروں کو ٹیڑھی دال کا بھاؤ معلوم ہونے لگا ہے۔ واقعات کی موجودہ رفتار سے یہ قیاس ہوتا ہے۔ کہ اگر حکومت ہند نے کپورتھلہ کے [illegible] جاری رکھا۔ بلکہ جن لوگوں نے ریاست کے امن و امان کو خطرہ میں ڈالا ہے۔ ان کی پوری پوری گوشمالی کی پالیسی جاری رکھی۔ تو وہ دن دور نہیں۔ جبکہ ریاست کے اندر دوبارہ امن و امان قائم ہو جائے گا۔

کانگرس کی جوبلی

بعض کانگرسی حلقوں میں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ کانگرس کے آئندہ اجلاس پر اس کی جوبلی منائی جائے۔ کیونکہ اس وقت تک کانگرس اپنی معرکہ خیز زندگی کے پچاس سال پورے کرے گی۔ کانگرس کی جوبلی منانا اچھا ہے۔ اور اس کے لئے ابھی سے تیاریاں شروع ہو جانی چاہئیں۔ لیکن یہ جوبلی تبھی کوئی معنی رکھ سکتی ہے۔ اگر اس موقعہ پر بھارت ورش کی جملہ جماعتوں کے نمائندوں کو جمع کرنے کا یتن کیا جائے۔ اور آزادی کے حصول کے لئے کسی مشترکہ محاذ کا فیصلہ کئے جانے کا پربندھ کیا جائے۔ کیونکہ کانگرس کا جنم اس لئے ہوا ہے۔ کہ وہ سارے بھارت ورش کی نمائندگی کرے گی۔ نہ کہ کسی ایک خاص طبقہ کی ترجمانی۔ کوئی بالغ ہندوستانی خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان۔ عیسائی ہو یا یہودی۔ اس کا کانگرس پر ویسا ہی ادھیکار ہے۔ جیسا کہ اُس شخص کا جو کہ اپنے آپ کو کبھی کانگرس کمیٹی کا رجسٹرڈ ممبر سمجھتا ہے۔ اس لئے جوبلی کے موقعہ پر ہر ایک جماعت کا اس میں سرگرمی سے دلچسپی لینا خود ملک کے مفاد کے لئے بہتر ہے۔

جرمنی میں بغاوت

گو بظاہر ہر ہٹلر ڈکٹیٹر جرمنی ملک میں ہر دلعزیز معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن حال ہی میں جرمنی میں جو بغاوت ہوئی ہے۔ وہ ثابت کرتی ہے۔ کہ لوگوں کے دلوں میں ہر ہٹلر کے آہنی پنجہ کے خلاف زبردست ایجی ٹیشن برپا ہے۔ اور وہ اس بات کے لئے تیار ہیں۔ کہ جرمنی میں پھر انقلاب برپا کریں گے۔ یہ خبر واقعی سخت اندیشناک ہے۔ کہ موجودہ بغاوت میں بہت سے ایسے سرکردہ جرمن مدبروں کا ہاتھ ہے۔ جو کہ کسی وقت ہٹلر کے ہم پایہ شمار ہوتے تھے۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ گو یہ بغاوت بظاہر سختی سے دب گئی ہو۔ لیکن یہ کسی اور موقعہ پر ضرور پھوٹ نکلے گی۔ اور جرمنی کے امن عامہ میں خلل ہو کر دم لے گی۔

مرزائیت سے بغاوت

نہ صرف بڑے مرزا کے زمانہ میں ہی صادق القول مسلمان آپ کو دھتا بتلا جاتے تھے۔ بلکہ آج کل بھی جبکہ مرزائیوں نے شور و غوغا بلند کر کے زمین و آسمان کے قلابے ملانا اپنا دستور بنا لیا ہے۔ بعض دیانتدار مسلمان مرزائیت سے کانوں پر ہاتھ رکھنے میں ہی نجات سمجھتے ہیں۔ چنانچہ خود خلیفہ قادیانی فرماتے ہیں:-

"مجھے ذاتی طور پر بعض ایسے دوستوں کا علم جنہوں نے بیعت کے بعد پہلے سیاسی معاملات میں اختلاف کر کے احرار کے ساتھ خلافت کمیٹی اور کانگرس کے کاموں میں نمایاں حصہ لیتے رہے۔ مگر آہستہ آہستہ ان کا تعلق خلافت روحانیہ سے بالکل منقطع ہوگیا" ۔

("الفضل" ۲۸ جون ۱۹۳۴ء)

معاملہ تو صاف ہے۔ جب تک قادیان کا ملمع چڑھا طواف کسی بھلے مانس کو دھوکہ دے سکتا ہے۔ تب تک وہ اس کا گرویدہ رہنا پسند کرتا ہے۔ لیکن جب ملمع اتر جاتا ہے۔ اور مرزائیت اپنی برہنہ صورت میں لوگوں کے سامنے آتی ہے تو پھر اور ہی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

مسلمانوں میں تعصب

اسلام کی حفاظت کا واحد اجارہ دار مرزائی اخبار "الفضل" اپنی ۲۶ جون کی اشاعت میں مسلمانان ہند کو ذیل کا سارٹیفکیٹ دیتا ہے:-

"اس وقت تک مسلمانان ہند میں جو فرقہ وارانہ تعصب اور تنگ دلی پائی جاتی ہے۔ اور جس کی وجہ سے کسی امیدوار کی قابلیت کو نہیں دیکھا جاتا ہے۔ بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ وہ کس فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور پھر اگر اس سے مذہبی عقائد میں اختلاف ہو۔ تو اندھا دھند اس کی مخالفت شروع کر دی جاتی ہے۔ جیسے جیسے علماء اس کے خلاف فتوے شائع کرنے لگ جاتے ہیں" ۔

عجیب حیرانگی کا معاملہ ہے۔ کہ جب ہم مسلمانوں پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ ان میں بردباری کا مادہ نہیں ہے۔ تو مرزائی سٹ پٹاتے ہیں۔ لیکن جب خود ان کو غیر مرزائیوں کی بدسلوکی کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ تو وہ چیختے اور چلاتے ہیں غیر مسلموں کو بھی مات کر جاتے ہیں۔ ساتھ ایسا واویلا مچاتے ہیں۔ کہ توبہ ہی بھلی۔

بدترین انسان!

قادیان کے سرکاری گزٹ "الفضل" میں میاں اللہ دتا جالندھری کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں قادیان کے بڑے مرزا کا ذکر کرتے ہوئے لکھا گیا ہے۔ کہ:-

"وہ مقدس انسان جس کو دنیا کا بدترین انسان سمجھا جاتا تھا۔ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں انسان اس کے حلقہ بگوش ہو گئے۔ اس کا مشن اکناف عالم میں پھیل گیا۔ اور روز افزوں ترقی پر ہے" ۔

("الفضل" ۲۴ جون ۱۹۳۴ء)

ممکن ہے۔ ایک مرزائی کے خیال میں بڑے مرزا کی یہی تعریف ہو۔ کہ اس کا کاروبار ترقی کر گیا ہے۔ لیکن جو سوال ہم پوچھنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے۔ کہ کسی انسان کے پاس بھیڑوں کے ریوڑ کا بڑھ جانا کیسے ثابت کر سکتا ہے کہ وہ دنیا کا مقدس انسان ہے۔ عین ممکن ہے کہ اس کا کاروبار ایسی تجارتی لائنوں پر چلایا جا رہا ہو۔ جو کہ اخلاق کے نقطہ نگاہ سے جائز شمار نہیں ہو سکتیں۔

مرزا کی نبوت کی ارتقاء

قادیان کے بڑے مرزا کی نبوت کا ارتقاء بڑا پر بہار ہے۔ پنجاب میں آپ ہی سب سے پہلے شخص تھے۔ جنہوں نے نبوت کا دعوے کیا۔ نبوت سے پہلے آپ مجدد بنے۔ اور بعد ازاں محدث و مسیح موعود۔ آپ کے کشف و الہامات کا سلسلہ بھی لامتناہی تھا۔ لیکن "پرکاش" کے پریمیوں کی خاطر آپ کا ایک کشف تحریر کرنا مناسب ہوگا۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ:-

"ایک دفعہ کشف کی حالت مجھ پر اس طرح طاری ہوئی۔ کہ گویا میں عورت ہوں۔ اور میرا نام مریم رکھا گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار کیا جس کی وجہ سے مجھے گربھ ٹھہر گیا۔ پھر مجھے دس ماہ کے گربھ کے بعد درد زہ شروع ہوا۔ جس کی تکلیف کے باعث میں تنے کھجور کی طرف چلی آئی۔ پھر مجھے مریم سے عیسے بنایا گیا۔ نہ صرف عیسے بلکہ کرشن رودر گوپال کے سانچہ میں ڈھال کر قدرت کو جگ ہنسائی کا موقعہ دیا گیا" ۔

مرزائیو! بڑے مرزا کی نبوت تو تمہیں مبارک رہے۔ ہم ویدک دھرمیوں کا تو دور سے ہی اسے سلام ہے۔

ریاست کشمیر کے میر واعظ کی توہین

پر یا تما جانے۔ مرزائیوں کی سمجھ پر کیوں پردہ پڑ گیا ہے۔ وہ ہر ایسے شخص کی پگڑی اچھالنے لگ جاتے ہیں۔ جو کہ ان کا ہم خیال نہ ہو۔ سرینگر میں مرزائیوں نے پچھلے دنوں جو ادھم مچایا تھا۔ اس سے ریاست کو جو نقصان پہنچا ہے۔ اور ریاست کے ہندو و مسلمانوں کے باہمی اتحاد کو جو کاری ضرب لگی ہے۔ اسے پوری طرح محسوس کر کے میر واعظ یوسف شاہ نے یہ کوشش شروع کر دی ہے کہ ریاست کے اندر سے مرزائی شورش کے جراثیم کو خارج کیا جائے۔ یہ ایک ایسی مبارک کوشش ہے کہ جس کی مرزائیوں کے سوائے ہر ایک دیانتدار اور امن پسند شخص تعریف کرے گا۔ لیکن چونکہ مرزائیوں کا ضمیر ہی کسی اور مٹی کا بنا ہوا ہے۔ اس لئے انہوں نے اس پر بہت برا منایا ہے۔ اور ان کے سرکاری آرگن "الفضل" نے میر واعظ کے خلاف اپنے دو پرچہ جات میں انتہا درجہ کی بدزبانی سے کام لیا ہے۔ کہ توبہ ہی بھلی۔ ہمیں وشواس رکھنا چاہئے۔ کہ ریاست کے ذمہ دار افسران مرزائی پراپیگنڈا کی حقیقت سے آگاہ ہو کر میر واعظ صاحب کی حوصلہ افزائی کرنا اپنا فرض سمجھیں گے۔ اور ریاست کو مرزائی سازباز سے بچانے میں معاون بنیں گے۔

ذاتی کمزوریاں

رمضان کے مبارک ایام سے فائدہ اٹھانے کا ذکر کرتے ہوئے خلیفہ قادیانی فرماتے ہیں۔ کہ:-

"ایک بات میں اور بیان کر دینا چاہتا ہوں جو میں نے حضرت مسیح موعود سے سنی۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ انسان کو چاہئے کہ ہر رمضان میں یہ عزم کرے۔ کہ اپنی کسی ایک بدی یا کمزوری کو ترک کر دے گا۔ اور اسی طرح ہر سال اپنی اصلاح کرتا رہے" ۔

("الفضل" ۳۱ دسمبر ۱۹۳۳ء)

سوال قدرتاً یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا بڑے مرزا صاحب صرف وعظ ہی کیا کرتے تھے یا اس پر عمل بھی کیا کرتے تھے؟ اگر خود عمل بھی کرتے تھے۔ تو کیا ہمارے مرزائی دوست ہمیں اتنا بتلا سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء تک اپنی کتنی کمزوریوں یا بدیوں کو ترک کیا؟ اور جن بدیوں کو ترک کیا۔ وہ کیا کیا تھیں۔ اور متوفی مرزا صاحب ان کے کیسے عادی بنے تھے۔ ہاں اگر محض دوسروں کے لئے ہی نصیحت تھی۔ اور خود عمل کرنے کے لئے نہ تھی۔ تو پھر اس کے تحریر ذکر کر دینے کا کیا فائدہ؟

لیلۃ القدر

مسلمان یہ مانتے ہیں۔ کہ قرآن شریف کا الہام لیلۃ القدر کو ہوا تھا۔ لیکن یہ تقریب کب آتی ہے اس کا خود مسلمانوں کو پتہ نہیں۔ چنانچہ قادیانی خلیفہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ:-

"لیلۃ القدر کی تاریخیں بدلتی رہتی ہیں۔ ۲۱-۲۳-۲۵-۲۷- اور ۲۹ ایسی تاریخیں ہیں۔ جن میں اکثر لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ یعنی کبھی ۲۱ تاریخ کو لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ کبھی ۲۳ کو کبھی ۲۵ کو کبھی ۲۷ کو اور کبھی ۲۹ کو" ۔

("الفضل" ۱۸ جنوری ۱۹۳۴ء)

عجیب مذاق ہے۔ مسلمانوں کو یہ معلوم تک نہیں ہے۔ کہ لیلۃ القدر کون سی تاریخ کو آتی ہے مگر پھر یہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ اس نامعلوم رات کو ہی حضرت محمد صاحب کو الہام ہوا تھا۔ جب خود رات کا تعین ہی غیر یقینی ہے۔ تو پھر الہام قرآنی کے جواز کا کیا ثبوت اور کون سی دلیل؟

آریہ سماج کی گئوشالائیں

آریہ سماج گئو رکھشا کا اکثر پکش پاتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس کے بانی نے گوکرونا ندھی نامی پستک لکھ کر ہندوؤں کی وشیش توجہ گئو رکھشا کی طرف کھینچی۔ اس کے سوائے رشی دیانند کی اپنی زندگی میں ہمیشہ یہ کوشش رہی۔ کہ وہ کروڑوں ہندوؤں کے دستخطوں سے وائسرائے کے پاس ایک میموریل بھیج کر گئو ہتیا کو بند کرا دیں۔ لیکن آج امرت سر کا اخبار "سناتن دھرم پرچارک" آریہ سماج کی ان ساری کوششوں کے باوجود لکھتا ہے۔ کہ جہاں سناتن دھرم کی ہزاروں گئوشالائیں موجود ہیں۔ وہاں آریہ سماج کی کتنی گئوشالائیں ہیں؟ باوجود اس کے سوامی جی گوکرونا ندھی میں گئوشالائیں بنانا دھرم کا انگ بیان کر چکے ہیں"۔

("سناتن دھرم پرچارک" ۔ یکم جولائی ۱۹۳۴ء)

معلوم ہوتا ہے۔ کہ مضمون نگار کو غلطی لگی ہے وہ گئوشالاؤں کو محض سناتن دھرمیوں سے مخصوص کر رہا ہے۔ کسی آریہ سماجی نے آج تک یہ ضرورت ہی نہیں سمجھی۔ کہ وہ اس قسم کے اعلان کر روا رکھے۔ آریہ سماجیوں کی نظر میں گئو رکھشا کے جذبہ کی عزت ہے۔ جس طریق سے بھی گئوؤں کی رکھشا ہوگی۔ آریہ سماجیوں کو اس سے ہمدردی ہے۔ مضائقہ نہیں خواہ ایسا سناتن دھرمی کریں یا غیر سناتن دھرمی۔ مقدم بات تو گئوؤں کی رکھشا ہے جب وہ ہی کسی نہ کسی حالت میں پوری ہو رہی

قادیانی کے مجازی نبی کی عمر کا گورکھ دھندا

سوال۔ مرزا صاحب! اس وقت ۱۸۹۱ء میں آپ کی کتنی عمر ہوگی؟

جواب۔ پیچھے منتفسر! تو نے تو مجھے پریشان کر دیا۔ پیشگوئی تو بیان کر دی۔ اس وقت ۱۸۹۱ء میں میری عمر ۶۴ یا ۶۵ سال کی ہوگی۔ (اخبار "بدر" ۱۰ ستمبر ۱۹۰۸ء)

یکرامت نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ کہ ۱۸۹۱ء میں ۶۴ کے تھے۔ اور ۱۸۹۶ء میں بھی ۶۴ ہی ۶۴ برس کے ہیں۔ نہ گھٹتے ہیں نہ بڑھتے ہیں۔

س۔ اجی مرزا صاحب! آپ کے ساتھ ہم بھی تنگ آگئے ہیں۔ آپ تو نبی و لی ہی ہیں۔ جانے جانے دیجئے۔ کبھی تو سچ بولا کریں۔ ہم غریبوں پر تو رحم کیجئے۔ اس وقت ۱۹۰۴ء میں آپ کی کتنی عمر ہوگی۔

ج۔ اس وقت ۱۹۰۴ء میں میری عمر ۶۵ یا ۶۶ سال کی ہوگی۔ (اخبار الحکم۔ مارچ ۱۹۰۴ء)

بے شک دنیا کو ایسے ہی صادق القول مسیح موعود کی ضرورت ہے۔ ۱۸۹۱ء سے لے کر ۱۹۰۴ء تک ۱۳ سال گزرتے ہیں۔ مگر مرزا صاحب کی عمر صرف ایک ہی سال بڑھی ہے۔

س۔ مرزا صاحب! اس وقت ماہ دسمبر ۱۹۰۳ء میں آپ کی کتنی عمر ہوگی؟

ج۔ اس وقت ۱۹۰۳ء میں میری عمر ۶۵ سال کی ہے۔ (اخبار الحکم۔ ۱۷ دسمبر ۱۹۰۳ء)

اب مرزا صاحب کو پکڑے تو کون؟ اور مرزائیوں کو سمجھائیں تو کیسے؟

مرزا ہوا مرزا صاحب کی عبارت ذیل پڑھتے جاؤ اور چھاتی پیٹتے جاؤ (۲) کسی عقلمند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ (ست بچن صفحہ ۳۰)

احراری غازی قادیانی بھڑوں کے چھتہ میں

قادیان اگرچہ پہلے ہی کافی بھڑ بھیونکا مرکز بنا ہوا تھا۔ لیکن جب سے قادیان میں احراریوں نے اڈہ جمایا ہے۔ قادیان کے حالات میں ایک گونہ اضافہ ہو گیا ہے۔ مرزائی جماعت احراریوں کے خلاف آئے دن جلسے کرتی رہتی ہے۔ گزشتہ جمعہ خلیفہ قادیان نے ایک سخت اشتعال انگیز خطبہ پڑھا جس سے قادیان کا امن خطرہ میں پڑ گیا تھا۔ جب یہ حالات حکام ضلع گورداسپور تک پہنچے۔ تو انہوں نے حالات پر قابو حاصل کرنے کے لئے پولیس کی ایک بھاری جمعیت قادیان بھیج دی۔ جب قادیان کے حالات کی خبر احرار کے مرکزی لیڈروں کو پہنچی۔ تو وہ بھی ایک بھاری تعداد میں قادیان آدھمکے۔ اور قادیان میں ایک زبردست جلسہ کیا گیا۔ جس میں شیخ صالح محمد سب انسپکٹر صدر بٹالہ اور مرزائی جماعت کی اشتعال انگیز حرکات پر شدید پروٹسٹ کیا گیا۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ سب انسپکٹر صاحب کو جلد از جلد تبدیل کر دے۔ ورنہ قادیان کا امن برباد ہو جائے گا۔ جلسہ میں قادیان کے ارد گرد کے دیہات کے ہزاروں لوگ شریک تھے۔ (قادیان نیوز ایجنسی)

مرزا سلطان احمد کا بیان

میں نے سنا ہے۔ کہ والد صاحب کی عمر میری ولادت کے وقت کم و بیش ۱۸ سال کی تھی۔ (سیرۃ المہدی صفحہ ۳۰)

اب دیکھنا یہ ہے۔ مرزا سلطان احمد پسر مرزا غلام احمد کب پیدا ہوئے۔ اس کے متعلق مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں۔ "جہاں تک میں نے تحقیق کی ہے مرزا سلطان احمد ۱۸۵۵ء یا ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے ہیں" (احمدی جنتری ۱۹۳۰ء و ۱۹۲۸ء)

اس حساب سے مرزائے قادیان کی پیدائش ۱۸۳۷ء ہوتی ہے۔ اور ۱۹۰۸ء میں مرزا آنجہانی مفقود الخبر ہو جاتے ہیں۔ تو بھی مرزا کی عمر ۷۱ برس کی ہوتی ہے نہ کہ ۷۴ کی۔ لہٰذا الہام غلط اور مرزا جی کاذب ثابت ہوئے۔ مرزائیو! انصاف سے بتاؤ۔ کہ اس نکھٹو کے بھیس کی قیمتی شہادت کے بعد کسی دوسرے ثبوت کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟

مولانا ظفر علیخان صاحب ایڈیٹر "زمیندار" کے والد صاحب نے مرزا صاحب کی موت پر ایک مضمون لکھا تھا جس میں یہ لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد ۱۸۶۰ء یا ۱۸۶۱ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے۔ اس وقت مرزا صاحب کی عمر ۲۲ یا ۲۴ سال کی ہوگی۔ (رہنمائے تبلیغ صفحہ ۳۳۲ و تشحیذات ربانیہ فصل ۳)

مرزائیوں کی باہمی چوپٹیں

مرزائیوں کے ہر دو صنف مجسمہ ہی کینہ توز واقع ہوئے ہیں۔ وہ جب آپس میں ایک دوسرے کو چوپٹیں مارتے ہیں۔ تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ خاندان معاویہ اور آل رسول کے درمیان نوک جھونک ہو رہی ہے۔ کبھی معاویہ کا طوطی بولتا ہے اور کبھی "شیر خدا" بازی لے جاتا ہے۔ گو یہ علیحدہ امر ہے۔ کہ دونوں صنف خاک اُڑا کر اپنے سر پر ڈالتے ہیں۔ اور پھر بھی بس نہیں کرتے۔

اگر اس خانہ جنگی میں کسی کے پربارہ ہیں۔ تو وہ مولانا ثناء اللہ کے سہ صدی دوست وسمہ پوش میر قاسم علی ایڈیٹر "فاروق" ہیں۔ جن کو اپنی مختر قدر صورتی کی خانہ پُری کے لئے پیغامی مشن کی مرثیہ خوانی کے لئے کچھ نہ کچھ خام مصالحہ مل جاتا ہے اور ملتا بھی ایسے طریق سے ہے۔ جس سے میر صاحب کی داڑھی کو نہ صرف وسمہ لگتا ہے۔ بلکہ مہندی کی بھی مالش ہو جاتی ہے۔

ایک دنیا جانتی ہے۔ کہ خلیفہ قادیان اپنے مریدوں کے سوائے ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ اسی واسطے انہوں نے حکم دے رکھا ہے۔ کہ کسی قادیانی لڑکی کا رشتہ کسی مسلمان سے نہ کیا جائے۔ جب کوئی غریب قادیانی کسی مجبوری کی وجہ سے اس حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ تو بیچارہ کو دوگونہ اُسے جماعت سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ اور تقریب نکاح میں شریک ہونے والے قادیانیوں پر بھی عتاب نازل ہوتا ہے۔ اور انہیں بالعموم سزائے جرمانہ دی جاتی ہے۔

چنانچہ ۱۱ جون کا "الفضل" شاہد ہے۔ کہ ایک غریب قادیانی سے جب یہ جرم سرزد ہوا۔ تو اُسے اس جرم کی بناء پر جماعت سے خارج کر دیا گیا۔ اور اس کے معاونین کو جرمانہ کی سزا دی گئی لیکن جب ایک امیر قادیانی اور ان کے ہم عقیدہ اصحاب سے ایسا ہی قصور سرزد ہوتا ہے۔ تو خلیفہ صاحب کی مل نیچے ٹھہر جاتی ہے۔ اور سرکنے کا نام نہیں لیتی۔

چنانچہ واقعہ یہ ہے۔ کہ شیخ مولا بخش صاحب آف منڈی علم منڈی لائل پور کے ایک بھائی میاں محمد صدیق صاحب قادیانی ہیں۔ انہوں نے اپنی صاحبزادی کا نکاح شیخ صاحب موصوف کے دوسرے بھائی میاں دوست محمد صاحب کے صاحبزادہ میاں فضل [illegible] احمدی [illegible] تقریب میں اوکاڑہ کی قادیانی جماعت کے اکثر افراد لائل پور کی قادیانی جماعت کے صدر اور بعض دوسرے قادیانی بزرگ نہایت خوشی سے شریک ہوئے۔

اس پر قدرتاً احمدی جگت میں ہلچل مچی۔ "پیغام صلح" نے اپنی متعدد اشاعتوں میں اس بارہ میں قادیانیوں کو رگڑا۔ لیکن قادیانیوں نے ایسی چپ سادھی۔ کہ گویا ان کے منہ میں زبان ہی نہیں۔ اور ہاتھ میں قلم ہی نہیں۔

آخر جب اس خاموشی پر "پیغام صلح" نے قادیانیوں کا پیچھا چھوڑنا مناسب نہ سمجھا۔ تو خلیفہ صاحب کے سرکاری گزٹ "الفضل" نے خلیفہ صاحب کا پیچھا چھڑانے کے لئے یہ لکھ دیا۔ کہ یہ حکم خلیفہ صاحب کا نہیں ہے۔ بلکہ انکے والد بڑے مرزا صاحب کا ہے جو کہ سارے مرزائی جگت کے پایائے اعظم تھے اس لئے اسے خلیفہ صاحب کی طرف منسوب کرنا گناہ ہے۔

رہا واقعہ۔ سو اس کو اب ارتھی تک جنے گزر رہے ہیں آئے ہیں۔ لیکن قادیانیوں کی چابک دستی دیکھئے۔ "الفضل" فرماتا ہے۔ کہ اس کے متعلق مناسب تحقیقات کر رہا ہے۔ تحقیقات مکمل کر کے کاغذات خلیفہ صاحب کے حضور میں پیش کئے جائیں گے۔ اور حضور جو فیصلہ صادر فرمائیں گے۔ اس پر عمل کیا جائے گا۔

لیکن "الفضل" صرف اس امر پر ہی اکتفا نہیں کرتا بلکہ بڑے طمطراق سے پیغامیوں کو مطعون کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ باوجود ہمارے کئی بار مطالبہ کرنے کے اپنے اُن لوگوں کے نام بتلا نہیں سکے۔ جن کی گرفت سے تنگ آ کر مولوی محمد علی صاحب نے استعفا داخل کیا تھا۔ اور جن کے متعلق لکھا گیا تھا۔ کہ انہوں نے بہت سے بہتان امیر جماعت کے خلاف لگا کر پراپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔

پیغامی جواب دیں یا نہ دیں۔ ہم ان کی بجائے جواب دینا چاہتے ہیں۔ مولانا محمد علی پر جو بہتان لگائے گئے تھے۔ ان میں منشی النوم کا ذکر مطلقاً نہ تھا۔ نہ کسی اغوا ہی حسینہ کو ہوٹل سے اپنے ساتھ موٹر میں لے جانے کا تذکرہ تھا۔ اور نہ ہی کوئی ایسا معاملہ تھا جو کہ مباہلہ والوں کی مرکز سے علیحدگی کا موجب بنا تھا۔ اگر "الفضل" کو یقین ہے۔ تو ہم اپنے بیان کی صداقت کے لئے میر صاحب کی وسمہ خوردہ داڑھی کا حلف لینے کے لئے تیار ہیں۔

شری پنڈت رامچندر جی دہلوی کی نظام راجیہ میں سرگرمیاں

(لیکھک شری پریم سشرن جی انت)

آریہ سماج کے سُو کھیات شاسترارتھ کرتا مہارتھی شری پنڈت رام چندر جی دہلوی کو آریہ جگت میں کون نہیں جانتا۔ آپ جہاں جاتے ہیں۔ بڑے بیٹھے شبدوں میں انیہ متوں کے دوشوں کی آلوچنا اور ویدک دھرم کی مہتتا کا نروپن کرتے ہیں۔ ایک بار بھی جہاں پنڈت جی سے پرچار کرا لیا۔ وہاں سمجھو نہیں کہ جنتا دوسری بار آریہ سماج کے ادھیکاریوں سے پنڈت جی کو بُلانے کے لئے انورودھ نہ کرے۔ پنڈت جی کے ویاکھیانوں میں مسلم۔ عیسائی۔ جین اور بہائی سبھی آدمی سمّلت ہوتے ہیں۔ اور اُن کی ترک شیلی تتھا وِنود آتمک آلوچنا سے پربھاوت ہوئے بنا نہیں رہتے۔ ادھر کئی ورشوں سے پنڈت جی نظام راجیہ میں ہندوؤں کی ہین اوستھا کو دیکھ کر پرچار رتھ جا رہے ہیں۔ پنڈت جی کے پہنچنے سے وہاں کے آریہ سماجوں اور ہندوؤں میں نئی جاگرتی اُتپن ہو گئی ہے۔ حیدرآباد میں بنیامت سمر دایہ کے سنستھاپک ایک دینداری صدیق نامک مسلم وکتی چتر وشنو لیشور کا اوتار پرسدھ تھا۔ اپنی نکھی پُستک سرورِ عالم دوارہ ہندو دیوتاؤں اور پرُشوں پر اُس نے گھر نت آکشیپ کئے۔ اور وہاں کے ہندوؤں کو اپنے پھندے میں پھنسانے لگا۔ سناتنی ہندوؤں کے پاس اس پرچار کی روک تھام کا کوئی اُپائے نہیں تھا۔ اتہ آریہ سماج نے شری پنڈت رام چندر جی دہلوی سے لگاتار کئی ورش پرچار کرایا۔ جس میں چتر وشنو لیشور وارہ ہندو دھرم کے پھیلائے ہوئے بھرم کا نوارن ہو گیا۔ اور ہندو دھرم کا واستوک سِدّھانت سُوروپ سرو سادھارن کے سمکھ آ گیا۔ اس کا سو دھارک پرنام یہ ہوا کہ کچھ پکش پاتی مسلمان ادھیکاریوں کی آنکھوں میں آریہ سماج کی بڑھتی ہوئی اُنّتی کھٹکنے لگی۔ اور اس کا وِرودھ کرنے کے لئے ہی اب اُنہوں نے ایک نیا ہی ڈھنگ پنڈت جی کے وِرودھ چلا کر آریہ سماج کے پرچار کو روکنے کی اور پگ بڑھایا ہے۔ پرنتو اس پرکار کے کاریوں سے ان کی منشا پوری نہیں ہو سکتی۔ اور آریہ سماج کا پرچار کبھی بند نہیں ہو سکتا۔ آریہ سماج کے پرچار کے سمبندھ میں پنڈت جی نے ایک ورش میں کتنا کاریہ حیدرآباد میں کیا ہے؟ اس کا سنکشپت ورنن ہم پنڈت جی کے پتر کے آدھار پر یہاں اپنے پاٹھکوں کی واقفیت کے لئے دیتے ہیں۔ اسے پڑھ کر پاٹھک سمجھ سکیں گے کہ پنڈت جی کس یوگیتا پوروک جنتا کے ساتھ اپنے کاریہ میں لگے ہیں۔ پنڈت جی نے اپنے ایک پتر دوارہ ہمیں لکھا ہے کہ دہلی سے حیدرآباد کے لئے ۸ مئی کو روانہ ہو کر ۱۰ مئی کو پہنچ گئے۔ جو حیدرآباد کے اُتسو کا دوسرا دن تھا۔ یعنی ۱۱ سے ۱۴ مئی تک اُتسو تھا۔ ایک دن دیر سے پہنچنے کے کارن لوگوں کو بڑی نراشا ہوئی۔ کیونکہ جنتا کو پنڈت جی کے پرتی ایسا ہی پریم ہے۔ اور انکے ویاکھیانوں کو ایسا پسند کیا جاتا ہے۔ کہ ان کا نہ پہنچنا جنتا کو بہت نراش کر دیتا ہے۔ پنڈت جی کا سب سے پہلا ویاکھیان "عالمگیر دھرم" پر۔ دوسرا "دنیا کو خدا نے کیوں، کیسے اور کس کے لئے پیدا کیا" پر اور تیسرا ویاکھیان "مکتی" پر ہوا۔

جب سے ریذیڈنسی مغلئی میں بدل گئی ہے (یعنی پچھلے سال یہاں کے وارشک اُتسو کے انتم دن مغلئی راجیہ کی سبھا بنا ہوئی تھی۔ اور یہ مغلئی میں سب سے پہلا اُتسو ہے) تب سے اُتسو کی اجازت میں بڑی بڑی اڑچنیں پڑتی ہیں۔ جب ریذیڈنسی تھی۔ تب بڑی آسانی سے آگیا مل جاتی تھی۔ پر اب منتری جی سے اپدیشکوں کے نام پوچھے گئے۔ اور کہا۔ کہ وہ ویاکھیان لکھ کر دو۔ جو اپدیشک لوگ دیں گے۔ منتری جی نے جواب دیا۔ کہ یہ کوئی اُچت ڈھنگ نہیں ہے۔ کہ میں سارے ویاکھیان لکھ کر دوں۔ اس پر کہا گیا۔ کہ کچھ سنکشیپ میں آوشیک دینا ہو گا۔ تب منتری جی نے جیسا اُچت سمجھا لکھ دیا۔ اور وہ ہی ویاکھیانوں کا وشے بن گیا۔ یہ اس راجیہ کا انوچت نیم ہے۔ جس میں سے ہمارے اپدیشکوں کو گزرنا پڑتا ہے۔ پرنتو پنڈت رامچندر جی دہلوی جیسے ویوہار کشل اپدیشک اپنے کاریہ کو ایسے جھنجٹوں میں سے بھی اپنی یوگیتا کے ساتھ پار کر جاتے ہیں۔

حیدرآباد پہنچتے ہی پنڈت جی پر سی۔ آئی۔ ڈی پولیس نے خبر لگا کر سمن تعمیل کرانے کا پربندھ کیا۔ اور اُتسو کے انتم دن کارروائی سماپت ہوتے ہی جہاں وہ ٹھہرے تھے۔ وہاں ۹½ بجے رات جی کو اُنہیں سمن دے دئے گئے۔ کہ ۳۱ مئی کو حاضر ہو۔ جس میں ضمانت لی جائے گی۔ اور ۲ جون کو مقدمہ کا آغاز ہو گا۔ اس طرح ۱۴ مئی سے ۳۱ مئی تک ۱۵-۱۶ دن بیچ میں تھے۔ اس دوران میں پنڈت جی نے تین اُتسو کئے۔ ۱۵ سے ۱۸ مئی تک کنیا گوروکل وصول پیٹ کا اُتسو ۱۹ اور ۲۰ مئی کو آریہ سماج بولارام (راجیہ انگریزی) کا اُتسو ہوا۔ ویاکھیانوں کے وشے "منشیہ جنم کا اُدیشیہ" اور "کرم و پُرشارتھ" تھے۔ اور بولارام کے مسلمان پنڈت جی کے ویاکھیان کو خاص طور پر سُننے کے لئے آتے ہیں۔ اور ہمیشہ بڑی پرشنسا کرتے ہیں۔ بولارام انگریزی چھاؤنی ہے۔ سُو بھی لوگ ادھر آتے ہیں۔ پرنتو کسی پرکار کی رکاوٹ نہیں ہے۔ پولیس انسپکٹر صاحب مسلمان ہیں۔ پرنتو ان کی منووِرتی حیدرآباد کے مسلم پولیس والوں کی سی نہیں ہے۔ وہ بڑے پریم سے ویاکھیان سُنتے ہیں۔ اور مُکت کنٹھ سے پرشنسا کرتے ہیں۔ بولارام حیدرآباد سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس کے پشچات ۲۴-۲۵- اور ۲۶ مئی کو آریہ سماج مومن آباد کا اُتسو تھا۔ جو کہ وہاں سے تقریباً ۲۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں کے حکام جو کہ مسلمان ہی ہیں۔ شروع سے آخیر تک پنڈت جی کے ویاکھیان میں بیٹھے رہے۔ اور اُنہوں نے کسی پرکار کی ناراضگی پرکٹ نہیں کی۔ بلکہ وہ ہر طرح سے تعریف ہی کرتے رہے۔ کہ پنڈت جی تو قرآن کے مطابق ہی سب کچھ فرماتے ہیں۔ یہاں کے مضامین کے وشے "وحدانیت" اور "پیدائش دنیا" تھے۔ جن کا پربھاو بہت ہی اچھا رہا۔

یہاں سے ۲۶ کو چل کر ۲۷ کی شام کو پنڈت جی حیدرآباد واپس پہنچے۔ جہاں دو روز ٹھہر کر اور آوشیک پتروں کا اُتر دے کر ۳۰ مئی کو بیدر کے لئے روانہ ہو گئے۔ پنڈت جی کے بیدر پہنچنے پر آشا سے ادھک جنتا سٹیشن پر سواگت کے لئے آئی۔ اور پنڈت جی کے گلے کو پھولوں کی مالاؤں سے اتنا بھر دیا۔ کہ سر بھی ان میں ڈھک گیا۔ پنڈت جی کے کچھ مالاؤں کو نکالنے کی اچھا کرنے پر نوجوانوں نے ناراضگی پرکٹ کی۔ پنڈت جی کو پھولوں سے سجی ہوئی موٹر میں بٹھا کر جلوس کے ساتھ نگر میں لے جایا گیا۔ اور انہوں نے وہاں ایک اپدیش دیا۔ کیونکہ بہت آدمی جمع تھے۔ اور کچھ سُنتا چاہتے تھے۔

۳۱ مئی کو صبح آٹھ بجے عدالت میں جا کر ضمانت اور مچلکے دے دئے۔ اور چلے آئے۔ شام کو رام مندر میں "وحدانیت" پر ویاکھیان ہوا۔ اور یکم جون کو "النور۔ جیو اور پرکرتی کے انادتو" پر ہوا۔ یہ ویاکھیان بنا آگیا لئے ہوا۔ کیونکہ بند مکان میں اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ جن سنکھیا بہت تھی۔ انومانتہ ڈیڑھ دو ہزار تھی۔ ویاکھیان کے پیچھے شنکا کرنے کا سمے دیا۔ پرنتو باوجود بہت سے مسلمانوں کے جن میں کئی وکیل بھی تھے۔ ایک کی بھی ہمت نہ ہوئی۔ کہ کچھ پوچھے۔ ویاکھیان کی سماپتی پر کئی مسلمانوں نے خوشی پرکٹ کی۔ اور ہاتھ ملائے

دوسرے ویاکھیان میں ایک آریہ نوجوان نے پرشن کیا جس کا اُتر دیا گیا۔ اس ویاکھیان میں پہلے دن سے بھی مسلمانوں کی سنکھیا زیادہ تھی۔ خاتمہ پر ایک صاحب نے نہایت خوش ہو کر کہ واہ! کیا عمدہ تقریر ہے جناب سے کئی جگہ اب مجھے کئی کام کی باتیں معلوم ہوئی ہیں۔

۲ جون کو مقدمہ کی پیشی تھی۔ اس لئے پہلے ہی منتقلی کی درخواست دے دی۔ اس پر ۷ جون لگ گئی۔ اسی دن سب لوگ گلبرگہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ اور ۲ جون کی رات کو ۱۱ بجے وہاں پہنچ گئے۔ یہاں کا اُتسو ۳ سے ۵ تک تھا۔ صبح ہی سے اُتسو کی کارروائی شروع ہو گئی۔ پراتہ دھرم اپدیش۔ دوپہر کو ستّ سنگ سمادھان اور شام کو ویاکھیان ہوئے۔ شنکا سمادھان میں سبھی سمپردایوں کے آدمی شامل ہوتے تھے۔ اور شام کو تو ہر خیال کے منشیہ شوق سے سُننے کے لئے آتے تھے۔ یہاں ویاکھیان کے وشے "خدا کی صفات۔ ازل و ادوار۔ پیدائش دنیا اور شدھی" تھے۔ ان میں ادھیکاری بھی شامل تھے۔ اور خلوت و جلوت میں ویاکھیانوں کی بڑی ہی پرشنسا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ تیسرے ویاکھیان پر تو ایک مسلمان صاحب اتنے موہت ہو گئے۔ کہ ۷ تاریخ کی دوپہر کو پنڈت جی کے پاس آ کر اُنہوں نے پرارتھنا کی۔ کہ ایک تقریر آج شام کو مسجد میں کی جائے۔ پنڈت جی نے منظور کر لیا۔ لیکن کہا۔ کہ شاید اس میں خلل واقع نہ ہو جائے۔ تو اُنہوں نے فرمایا۔ کہ ویاکھیان کے اوسر پر میں پوری کوشش کروں گا۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ کامیاب ہو جاؤں گا۔ انہوں نے اپنے ہی ہاتھ سے اشتہارات لکھے۔ اور چھپوائے گئے۔ اور پولیس انسپکٹر نے اجازت بھی دے دی۔ منادی کرا دی گئی۔ یا نیٹیں بھی گئیں۔ پرنتو کچھ لوگ اس کے ورودھی تھے۔ انہوں نے بادھا ڈال دی۔ اور سُپرنٹنڈنٹ پولیس نے اجازت نہ دی۔ اور کہا۔ کہ بہت سے مسلمان مولوی مخالف ہیں۔ جو ان کا ویاکھیان کرانے پر۔ اس طرح اس کی خواہش پوری نہ ہو سکی۔ اور پنڈت جی اُسی رات کو شولاپور آ گئے۔ جہاں ویاکھیان کا اعلان کیا تھا۔ وہاں سے سینکڑوں آدمی آ کر چلے گئے۔ اور بڑا ہی شور و غوغا رہا۔ شولاپور پہنچے۔ اور اسی دن "انیشور" کے سُوروپ پر بازار میں ویاکھیان ہوا۔ پردھان شری پنڈت رام چندر راجواڑے بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل تھے۔ لوگوں نے ویاکھیان کو بہت پسند کیا۔ اور پردھان جی نے اپنے بھاشن میں کہا۔ کہ یہاں اس قسم کا ویاکھیان آج تک نہیں سُنا۔ جس میں ہنسنے کو ذرا بھی وشے کو اتنا سرل بھی بنا دیا ہے اور

ہوائی جہاز سے بدری ناتھ کی یاترا!

(از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچارج دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور)

کئی بار کئی مہاتماؤں نے بدری ناتھ کی یاترا کی پریرنا کی۔ لیکن سفر کی خواہش نہ ہوئی۔ جس کا کھیہ کارن یہ تھا کہ میں رشی دیانند جی کے لیکھ انوسار اسے تیرتھ یاترا نہیں مانتا تھا۔ اس لئے یاترا کا موں کا سنکلپ ہی نہ بنتا تھا۔ اور پھر سنا تھا ہی بہت سے تیرتھ دیکھ چکی تھی۔ اس لئے اس کا اندازہ بھی لگا لیا تھا۔ دینیں کئی بار ایسی باتیں ہو جاتی ہیں جن کا پتہ بھی نہیں ہوتا۔ کہ ایسی باتیں ہونگی۔ چنانچہ میرے لئے یہ یاترا بھی ایک ایسی ہی گھٹنا تھی۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ارد ھیویشن کے وقت دہلی کے موتی چند جی منترا یہاں پدھارے تھے۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں ہوائی جہاز سے بدری ناتھ کی یاترا کرنے والا ہوں۔ اور میری خواہش ہے کہ میں جہاز میں آپ کو بھی اپنے ہمراہ لے چلوں۔ چنانچہ یاترا کے لئے جون کا پہلا ہفتہ مقرر ہو گیا۔ اور وہ دہلی چلے گئے۔ مگر پہلے ہفتہ میں مجھے کوئی اطلاع نہ آئی۔ اس لئے میں نے خیال کیا۔ کہ یاترا سے چھٹی پائی۔ لیکن جب ۹ جون کی رات کو پروگرام سے فارغ ہو کر واپس لاہور پہنچا۔ تو صبح ہی منترا جی کا پتر پایا۔ جس میں لکھا ہوا تھا۔ کہ پتر دیکھتے ہی چلے آؤ۔

یاترا کا اقرار بھی ہو چکا تھا۔ اور کئی مترون نے اکسا بھی دیا۔ کہ ہوائی جہاز کے سفر پر تو چلے چلو۔ چنانچہ ۱۰ جون کو ہی وید تلک رام جی کو امرت سر خط لکھا کہ ۱۱ جون کی شام کو ہردوار روانہ ہو جائیں۔ غرضیکہ ۱۲ جون کو صبح کے وقت ہم ہردوار پہنچ کر گوروکل کانگڑی میں چلے گئے۔ اور منترا جی کو خبر کر دی کہ ہم گوروکل پہنچ گئے ہیں۔

نہا دھو کر صبح دفتر میں بیٹھا ہی کام کر رہا تھا۔ کہ ۱۰ بجے کے قریب منترا جی بھی پہنچ گئے۔ انہوں نے بتلایا۔ کہ جہاز تیار ہے۔ بعد ازاں پنڈت جمو جی کے ہاں کھانا کھایا۔ اور لبسنز لے کر موٹر سے جہازی سٹیشن پر پہنچ گئے۔ کچھ عرصہ ادھر ادھر کی باتیں ہوئیں۔ اور ساڑھے گیارہ بجے جہاز کی تیاری کی اطلاع آگئی۔ چنانچہ ہم جہاز کے قریب پہنچ گئے۔ سب سے پہلے جہاز والوں نے ہر ایک سواری کا وزن کرنا شروع کیا۔ سب سے پہلے میرا وزن ہوا۔ جو خلاف امید پونے تین من سے کچھ ہی کم تھا۔ جہازی قواعد کے رو سے ہر ایک سواری معہ لبسنز ہ کے دو من ہونی چاہیئے۔ مگر یہاں ایسا نہیں تھا۔ جہاز والے پائیلٹ۔ انجنیئر اور کام کرنے والے مل ملا کر ہم چھ آدمی دس نشستوں والے جہاز میں بیٹھ گئے۔ جہاز کا دروازہ بند کرنے سے پہلے مشین چلا دی گئی تھی۔ چنانچہ حرکت شروع ہو گئی۔ اور جہاز پچھلی جانب بھاگنے لگا۔ پھر اس کے بعد جہاز ہردوار کی طرف گھوم گیا۔ اور کچھ دیر بعد زمین سے بلند ہونا شروع ہو گیا۔ رشی کل۔ ہر کی پوڑی۔ برہم کنڈ۔ گورد منڈل۔ ریلوے سٹیشن ہردوار۔ بھیم گوڈہ۔ اور ہر کا بند نظروں سے آہستہ آہستہ دور ہونے شروع ہو گئے۔ اور ہمارا جہاز پہاڑیوں کے اوپر تھا۔ وہ پہاڑیاں جنہیں زمین پر کھڑے ہو کر گردن اونچا اٹھائے بغیر دیکھا نہیں جا سکتا۔ ہماری طرف گہری نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔ ترا سہاونا درشیہ تھا۔ سینکڑوں پہاڑیاں۔ کھیت اور جنگل ہی جنگل تھے۔ بلند ہونے کی وجہ سے جہاز کی رفتار کم معلوم ہوتی تھی۔ لیکن ایسی نہیں۔ جیسی ہم جانتے تھے۔ ۱۵ منٹ ہی گزرے تھے۔ کہ منترا جی نے بتلایا کہ دیکھو وہ دیو پریاگ آگیا۔ یہ وہ مقام ہے جہاں سے الکھ نندہ اور بھاگیرتھی کا اتصال ہوتا ہے۔ یہیں سے لوگ بھاگیرتھی کے کنارے کنارے گنگوتری جاتے ہیں۔ یہ باتیں ختم ہی نہ ہوئی تھیں کہ سری نگر آگیا۔ جو ہردوار سے ۸۰ میل کی دوری پر ہے۔ دس منٹ اور گزرے تھے کہ رودر پریاگ آگیا۔ یہاں ہی مندا گنی اور الکھ نندہ ندیاں ملتی ہیں۔ اور اسی جگہ سے الکھ نندہ کے کنارے کنارے جانے پر کیدار ناتھ آتا ہے۔ تھوڑی دور جانے پر جہاز نیچے اترنے لگ پڑا اور سامنے ہی ایک صاف میدان تھا۔ منترا جی نے بتلایا کہ یہ گوچر ہے۔ باتوں ہی باتوں میں جہاز نے چکر لے کر گوچر کے میدان پر ٹھہرنا شروع کر دیا۔ وہاں سینکڑوں آدمی موجود تھے۔ جو ۲۰۔ ۲۰۔ اور ۲۵۔ ۲۵ میل سے صرف جہاز کو دیکھنے کے لئے آئے تھے۔ اس پہاڑی علاقہ کے مرد۔ عورت اور بچے بہیں رہ کر حیرانی سے دیکھتے تھے۔

ہم نے یہ ۱۰۰ میل کا سفر ۴۵ منٹ میں ختم کیا۔ پہلے بھی ایک بار ہوائی جہاز میں سفر کیا تھا۔ وہ ایک ہی سیٹ کا جہاز تھا۔ اس میں بیٹھنے سے عینک لگانی پڑتی تھی۔ اور کانوں میں کچھ ٹھونسنا پڑتا تھا۔ لیکن یہاں تو ایسے تھا۔ جیسے ریل یا موٹر کا سفر۔ مگر یہاں بنچوں کی جگہ کھڑکی والی کرسیاں تھیں۔ چلتے چلتے دائیں بائیں اور اوپر نیچے تھوڑا سا دھکا معلوم ہوتا تھا۔ نیچے کی تمام چیزیں صاف نظر آتی تھیں۔ اور ذرا اونچی آواز سے باتیں کی جا سکتی تھیں۔

اسی دن شام کو چار بجے ہی منترا جی بذریعہ جہاز ہردوار واپس لوٹ گئے۔ اور میں پلگرام جی کے ہمراہ قلی کا انتظام کر کے بدری ناتھ کو روانہ ہو گیا۔ پہلی رات ۶ میل کے فاصلہ پر کرن پریاگ میں گزاری۔ اور دوسرے دن ۱۲ میل چلنے کے بعد نند پریاگ میں بھوجن کیا۔ اور شام کو چمولی پہنچ گئے۔ چمولی گڑھوال کی تحصیل ہے۔ یہاں ہی ایک راستہ کیدار ناتھ سے آکر ملتا ہے۔ دوسری صبح گرڑ گنگا میں کھانا کھایا۔ اور رات کو گلاب کوٹی پہنچ گئے۔ تیسری صبح جوشی مٹھ سے ہوتے ہوئے شام کو پانڈوکیشر جا ٹھہرے۔ ابھی تک رات کو ہم نے ایک چادر میں ہی گزارہ کیا تھا۔ لیکن پانڈوکیشر میں کمبل اوڑھنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ۱۶ جون کو ہم ۱۱ بجے بدری ناتھ پہنچ گئے۔ یہ جہاز کی ہی کرپا تھی۔ کہ ۱۱-۱۲ جون کی درمیانی رات ہے چل کر ۱۶ جون کو ہم اتنی جلدی یہاں پہنچ گئے۔

بدری ناتھ

کشمیر یا بنیال کی طرح بدری ناتھ صاف میدان نہیں۔ بلکہ گھاٹیوں کے درمیان کھلی جگہ پر ہے۔ یہاں الکھ نندہ بڑی ندی ہے۔ یہاں اسے وشنو گنگا کہتے ہیں۔ اور بدری ناتھ گھاٹ بھی پکارتے ہیں۔ جوشی مٹھ کے نیچے جہاں وشنو پریاگ پر دھولی گنگا الکھ نندہ سے ملتی ہے۔ دھولی گنگا کے کنارے جانے پر الکھ نندہ کا میل "نیتی گھاٹا" کہلاتا ہے۔ کیونکہ جوشی مٹھ سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر نیتی نام کی ایک جگہ ہے۔ جہاں سرکاری ایجنٹ رہتا ہے۔ اس کے آگے دوسری حکومت کی حدود ہیں۔

بدری ناتھ الکھ نندہ کے کنارے ایک معمولی سی بستی ہے۔ یہاں دیو پریاگ کے پنڈوں کے اکثر مکانات ہیں۔ کچھ دکانداروں کے بھی ہیں۔ امیروں کے کرایہ والے مکانات بھی ملتے ہیں۔ جن کے بیچوں بیچ بدری ناتھ کا مندر ہے۔ اس کے پجاری کو راول کہتے ہیں۔ مندر اتنا چھوٹا ہے۔ کہ اس میں دن کی روشنی بھی نہیں پہنچتی۔ مورتی کے درشن کے لئے چار پانچ آدمی اچھی طرح سے اندر جا سکتے ہیں۔ مگر بھیڑ بھڑکا سے آٹھ دس بھی چلے جاتے ہیں۔

جس مندر کی یاترا کے لئے لاکھوں یاتری جاتے ہیں۔ اور لاکھوں روپیہ خرچ بنانے پر خرچ آیا ہے۔ اور بھوگ کے لئے بھی بیس پچیس ہزار کے قریب خرچ ہوتا ہے۔ اس کا اتنا چھوٹا ہونا منو جا جنک پرتیت نہیں ہوتا۔

مندر کی بناوٹ بھی اتنی اعلیٰ نہیں ہے۔ پہلے ایک ڈیوڑھی ہے۔ پھر چھوٹا سا آنگن پھر صحن کے درمیں اونچا سا گنبد ہے۔ جس کے تین دروازے تین طرف اور چوتھا ... کھلتا ہے۔ وہاں تھوڑی سی جگہ برآمدہ کی طرح بن گئی ہے۔ جس پر چھت بھی ہے۔ اور آگے گنبد ہے۔ مندر کا ایک ہی دروازہ ہے۔ جس کے سامنے ایک چھوٹی سی مورتی ہے۔ یہی مورتی بدری ناتھ کی ہے۔ اس میں چھ مورتیاں کبیر۔ اودھو۔ گرڑ۔ اور نہار در وغیرہ کی ہیں۔ مندر میں گھی کے چراغ کی روشنی رہتی ہے۔ جس کی مدد سے نزدیک جانے پر مورتیوں کا پتہ چلتا ہے۔ وشنو مندروں کی طرح یہاں بھی بھوگ۔ سنان اور شین ہوتا ہے۔ شام کی آرتی میں سات چکروں میں گھی کی بتیاں روشن ہوتی ہیں۔ پھر دھوپ ہوتی ہے۔ اور کپور کی بتی کے بعد دروازہ بند کر دیتے ہیں۔

روٹیوں کے علاوہ بھینٹ کے لئے کشمش۔ بادام۔ ناریل۔ اور چنے کی دال ہوا کرتی ہے۔ اور پرشاد بھی کشمش اور چنے کی دال کا ملتا ہے۔

مندر سے کچھ نیچے اتر کر تپت کنڈ ہے جس کا پانی گرم ہوتا ہے۔ اور جو بدری ناتھ کے ساتھ ہی ایک چشمہ آتا ہے۔ یہ کنڈ چار ساڑھے چار فٹ گہرا گرم اور خاصہ صاف ہے۔ لوگ اسی میں نہاتے ہیں۔ اور چرنامرت لیتے ہیں۔ اور پنڈوں کو سنکلپ کے بعد دان دیتے ہیں۔ اسی کنڈ سے جہاں سے پانی آتا ہے۔ وہاں آج کل پوجا کے برتن دھوئے جاتے ہیں۔ اور راول کی پوجا کے وقت کی دھوتی صاف کی جاتی ہے۔ اس دھوتی کے صاف کرنے پر وہاں کئی بار کھٹ پٹ بھی ہو جایا کرتی ہے۔

پوجاری

یہاں کے پوجاری کو راول کہتے ہیں۔ اس کے ہمراہی سب براہمن ہوتے ہیں۔ جنہیں ڈمری پکارا جاتا ہے۔ مندر کی سیوا ان کے سپرد ہی ہے۔ یہ گڑھوال کے ہی علاقہ کے ہیں۔ بڑے پوجاری کو راول کہتے ہیں۔ یہ نمبودری براہمن ہوا کرتا ہے۔ جب کبھی راول کا دیہانت ہو جاتا ہے۔ تو ٹراونکور ریاست والے کسی نمبودری کو بھیج دیتے ہیں۔ وہ پہلے ٹہری کے مہاراجہ کے پاس آتا ہے۔ اور مہاراجہ اسے مندر کا پوجاری مقرر کرتا ہے۔ اور وہ پہلے تلک دیتا ہے۔ اس جگہ پر دکھشنی براہمن ہی مقرر ہوتے ہیں۔ راول بیساکھ کے آخیر میں مندر کا دروازہ کھولتا ہے اور کارتک میں بند کر کے جوشی مٹھ آ جاتا ہے لیکن سردیوں میں مندر کی چابی ٹہری کے مہاراجہ کے پاس رہتی ہے۔

رشی دیانند جی نے اسی لئے زبان زد عام کے انداز میں ستیارتھ پرکاش" میں لکھا تھا۔ کہ بدری ناتھ کی پوجا جیسے دیوتا اور ...

آدمی کرتے ہیں۔ در اصل یہ بات بالکل درست ہے۔ کیونکہ یہاں سردیوں میں برف کی وجہ سے رہنا ہی کوئی نہیں۔ پوجا کون کرے۔

جوشی مٹھ کے اوپر رہنے والے باشندوں کو بھوٹ کہا جاتا ہے۔ براہمن ہی یگیوپویت پہنتے ہیں۔ اور براہمن براہمن کے علاوہ کسی کا بھوجن نہیں کھاتے۔ اور نچلے درجہ کے براہمن سے رشتہ ناطہ بھی نہیں کرتے۔ لیکن دریافت کرنے پر پتہ چلا ہے۔ کہ ان کا بیوہار تبّت والوں کے ساتھ ہے۔

جیسا کہ پہاڑوں میں رواج ہے۔ گوشت کبھی کبھی عام لوگ کھا لیتے ہیں۔

اوکھی مٹھ

کیدار ناتھ کا پجاری بھی راول کہلاتا ہے۔ یہ بھی گرمیوں میں کیدار اور سردیوں میں اوکھی مٹھ آ جاتا ہے۔ یہ دکھنی بھی ہوتے ہیں۔ مگر مضبوط ہی نہیں۔ بلکہ لنگایت ہوتے ہیں۔ اس پرانت کے دونوں بڑے مندروں کے پجاری دکھنی ہیں۔ بھارت کے نہیں۔ یہ ایک آنچریہ کی بات ہے۔

بدری ناتھ کا کچھ جھگڑا پچھلے سالوں سے اخبارات میں آتا رہا ہے۔ اور اب بھی وہاں کے بنئے دوکاندار اور اردگرد کے لوگوں کا خیال ہے۔ کہ مندر کا انتظام مہاراجہ ٹہری کے ہاتھ میں ہو۔ لیکن مندر والے اور راول کی رائے ہے۔ کہ راول کے اسی طرح ادھین رہنا چاہئے۔

سننے میں آیا ہے کہ یہ علاقہ پہلے ٹہری راجیہ کا تھا۔ اور کسی وقت انگریزوں کے ہاتھ آ گیا۔ اب تو صرف چھوٹی سی ریاست ہی ٹہری کی ہے۔ جو بھی گنیش سے دیوپریاگ اور گنگوتری تک ہے۔ اور باقی نندہ کا سارا راستہ انگریزی حکومت کا ہے۔

پنڈے

یہاں کے پنڈے سردیوں میں بھارت ورش کے علاقوں میں پھر پھرا کر یجمانوں کو گرمی کے موسم میں وہاں لے جاتے ہیں۔ اور واپس گھر آنے تک ساتھ دیتے ہیں۔ ان کی سیوا بڑی ہمت کا کام ہے۔ بزرگوں کے دستور کے مطابق یہاں ہم سے بھی دریافت ہوا کہ کہاں کے رہنے والے ہو۔ اور کون پنڈا ہے؟ ہم نے جواب دیا۔ کہ ہمارا کوئی پنڈا نہیں صرف رہنے کو اچھی جگہ ہی ہمارے لئے چاہئے۔ پھر جہاز کی باتیں چل پڑیں۔ اسی دوران میں ایک پنڈا وہاں آیا۔ اور اس نے ہنستے ہنستے کہا۔ کہ اگر آپ کا کوئی پنڈا نہیں تو میں بن جاتا ہوں۔ اس کی جگہ ہمیں پسند آ گئی۔ جو شہر کے کنارے سڑک پر تھی۔

پنڈے نے ہمارے ساتھ اچھا برتاؤ کیا۔ آتے وقت ہم نے اسے کچھ دینا چاہا۔ مگر اس نے باوجود اصرار کے نہ لیا۔ اور جگ موہن سروپ پنڈا ہماری یاترا میں نرالی قسم کا سجن تھا۔ جس کے پاس تین چار دن اچھی طرح گزر گئے۔ اور اور بھی کئی لوگوں سے واقفیت ہو گئی۔

بدری ناتھ سے آگے

کئی کارنوں سے بدری ناتھ سے آگے جانا نہیں ہوا۔ لیکن سننے میں آیا ہے کہ آگے اچھے اچھے مقامات بھی ہیں۔ مثلاً وسودھارا اور سہسر دھارا۔ ان سے آگے ست پنتھ۔ سوم کنڈ۔ چندر کنڈ اور سورج کنڈ وغیرہ چھوٹی چھوٹی جھیلیں ہیں۔ کہتے ہیں کہ سورج کنڈ سے ہی پانڈو لوگ سورگ لوک کو گئے تھے۔ یہ مقام بدری ناتھ سے بیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس سے آگے برف کی زیادتی ہے۔ پہلے بیوپاری بھی عام طور پر آتے جاتے تھے۔ مگر اب اس راستہ سے کم لوگ آتے ہیں۔ بلکہ زیادہ تر نیتی گھاٹ کے راستہ سے آتے ہیں۔ اس کا نام الکاپوری زبان زدِ عام ہے۔ پرانوں کے مطابق یہ کوبیر کا علاقہ ہے۔ میگھ دوت کا یکش اسی نے نکالا گیا تھا۔ کیونکہ کوبیر کو یکش نے ایک سال کے لئے بد کر دیا تھا۔ جب وہ نیچے رہا کرتا تھا۔ تو اسی ماہ میں جب بادل اڑ رہے تھے۔ تو یکش نے اپنی پتنی کے لئے انہیں سندیش دیا۔ جو میگھ دوت کی کتھا کی علتِ غائی ہے۔

ان چھوٹی جھیلوں میں بھادوں کے دنوں میں بڑے خوشبودار پھول ہوا کرتے ہیں۔ مہابھارت میں ایک جگہ لکھا ہوا ہے۔ کہ دروپدی نے یہ پھول طلب کئے۔ تو بھیم سین ان کو لینے کے لئے گیا تھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ انہی جھیلوں کے پھولوں کی بات ہے۔

بدری ناتھ کا ہی علاقہ قابلِ دید کہا جاتا ہے۔ لیکن عام لوگ بدری ناتھ سے ہی لوٹ آتے ہیں۔ کچھ آدمی آگے جایا کرتے ہیں۔ ماہ ساون کے آخیر اور بھادوں کے شروع میں وہاں کی شوبھا منور رنجک بتائی جاتی ہے۔

راستہ

جیسا کہ میرا خیال تھا۔ بدری ناتھ کا راستہ عام پہاڑی راستوں کی طرح خراب ہوگا۔ ایسا نہیں۔ بلکہ بالکل اچھا ہے۔ معمولی چڑھائی اترائی ہے۔ اور سڑک اچھی ہے۔ مسوری اور کشمیر میں تو سیدھی چڑھائی ...

آ جاتی ہے۔ مگر یہاں ایسا نہیں۔

کھانے پینے کے لئے آٹا۔ آلو اور دودھ مل ہی جاتا ہے۔ اور یہ درست ہے۔ کہ دیگر پہاڑی علاقوں کی طرح یہاں دودھ سستا نہیں۔ کئی جگہ تو چار آنے سیر آٹا چار آنے سیر چنے۔ چار آنے سیر آلو اور چار آنے سیر دودھ ہوتا ہے۔ رہنے کے مقامات ساڑھے تین میل سے کہیں بھی دور نہیں آتے۔ بلکہ زیادہ تر دو اڑھائی میل پر آ جاتے ہیں۔ بدری ناتھ اور ہنومان چٹی کا سفر پانچ میل کا ہے۔ اگر ضرورت ہو۔ تو نیچے سے گھوڑا اور ڈانڈی لے جانا پڑتا ہے۔ آگے چل کر بندوبست ہو تو جانا ہے۔ مگر ذرا مہنگا۔

واپسی

بدری ناتھ چار دن ٹھہرنے کے بعد واپس لوٹنے کا نشچہ ہوا۔ صبح نو دس بجے کے قریب وہاں سے نکلے۔ اور مؤخر الذکر کی طرح مقام کرتے ہوئے چوتھے روز کوٹدوار پہنچے۔ یہ بدری ناتھ سے ۱۷۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہمارے آنے سے پہلے جہاز کے لئے اور کئی مسافر موجود تھے۔ ایک دن ہردوار کی بارش کی وجہ سے جہاز رکا رہا۔ لیکن دوسرے دن سواریاں زیادہ ہونے کی وجہ سے سب کو اٹھا نہ سکا۔ میں اس دن بھی وہیں رہا۔ تیسرے روز جہاز پھر آیا۔ اور اس میں ایک بجے سوار ہو کر ۴۵-۵۰ منٹ کے اندر اندر ہم ہردوار پہنچ گئے۔ جو ایک سو دس میل کا سفر ہے۔ وہاں سے گورو کل بھومی میں چلے آئے۔ اس کے بعد ریل گاڑی میں سوار ہو کر لاہور آ پہنچے۔

اگر وہاں ٹھہرنے کے دنوں کو چھوڑ دیا جائے تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ یقیناً ۹ دن میں لاہور سے چل کر بدری ناتھ سے لاہور آیا جا سکتا ہے۔ جہاز نے یہ سفر بالکل آسان کر دیا ہے۔ مگر ابھی جہازی کمپنی کوشش کر رہی ہے۔ کہ بدری ناتھ میں جگہ مل جائے۔ وہاں زمین موجود ہے۔ اور امید ہے۔ کہ جس وقت مل گئی پھر ہردوار سے بدری ناتھ دنوں کا نہیں۔ بلکہ گھنٹوں کا سفر ہو جائے گا۔ اور اگر صرف کوئی درشن کے بعد آنا چاہے۔ تو وہ ایک ہی دن میں واپس ہو سکے گا۔

آریہ سماج

آریہ سماج ایک پرچارک سنستھا ہے۔ مگر افسوس کہ اس علاقہ میں تا حال ہمارا کوئی اپدیشک نہیں پہنچا۔ وہاں کی رہائش کی کٹھنائی کیا ہے۔ چنانچہ آریہ سماج اگر اپنے پرچار سمبندھی کام کو بہتر سنگٹھت کرنے کے لئے ان باتوں کی طرف دھیان دے۔ اور کسی نئے پروگرام کو مرتب کرے۔ تو نہایت مفید ہوگا۔

بقیہ صفحہ ۱۰

سندر درشٹانتوں سے ستھ کیا گیا ہو۔ ویاکھیان کی سماپتی پر لوگوں کو شنکا کرنے کا سمے دیا گیا۔ تو ایک پنڈت رام کرشن نامی ودیارتھی نے کھڑے ہو کر ویاکھیان پر کچھ شنکا کرنے کے سمبندھ پر پردھان کے دھائی پر ہی ابھیکشا کرنا شروع کر دیا۔ جس کا پنڈت جی نے ایک ہی منٹ میں اتر دے دیا۔ اس پر پردھان جی نے پرسن ہو کر کہا کہ پنڈت جی نے مجھ سے بھی جلدی میرے ادر کئے ہوئے آکشیپ کا نوارن کر دیا۔ اور وید جی سے پرارتھنا کی۔ کہ وہ ویاکھیان پر کوئی شنکا کرنا چاہتے ہوں۔ تو کریں۔ پر انہوں نے بجائے ایسا کرنے کے اٹھ کر اپنے ہی مرزا نی منوہر جی کے انوکول سنیارتھ پرکاش پر شنکا کرنی شروع کی۔

۱۴ اگست کو لدھیانہ کو روانہ ہو گئے اور تین بجے بعد دوپہر پہنچ گئے۔ ۱۵-۱۶ کو اتسو ہوا۔ پربھاو بہت اچھا پڑا۔ شنکا سمادھان میں ۲ سے ۴ بجے تک یہاں جنتا خوب جمع ہوتی تھی۔

۱۷ کو یہ دورہ ختم کر کے پنڈت جی حیدرآباد لوٹ آئے۔ اور اب مقدمہ کے لئے پربندھ کر رہے ہیں۔ ۲۳-۲۴ جون ۱۹۳۶ء کو سکندرآباد میں پنڈت جی کا ویاکھیان ہونے والا ہے۔ اس پرکار پنڈت جی اپنا واستوک پرچار کاریہ پرماتما کے بھروسہ پر پرستاؤ کر رہے ہیں۔ آریہ پرشوں کو آریہ سماج کے آدرش کو سمجھ رکھتے ہوئے اپنا پرچار جاری رکھنا ہے۔ تو انہیں ہو اتسا ہ ایسے ابھیوگوں میں قانونی سہائتا پہنچانے کے لئے پربند ہونا چاہئے۔ ایسے ابھیوگ ویکتیگت ہانی پہنچانے کے لئے نہیں چلائے جاتے۔ پرنتو ان کی تہ میں آریہ سماج اور اس کے دوارا ہندو جاتی کی رکھشا کا پرچار کاریہ روکنے کا ادیش کام کرتا ہے۔ جب اسم پرانی سبھا اور انتہا پسند دلہ یعنی تراز کھنک اور اسمعیل نہیں بتایا جا سکا۔ تو وہ آریہ سماج کی آزادی آریہ اور ہندو جاتی کے ہت میں اچھی نہیں ہو گی۔

رادھاسوامی گوروؤں کی نادر تصنیف "یتھارتھ پرکاش" پر ایک نظر

(از شری بھولا ناتھ جی سرنا کپورتھلہ نواسی)

کچھ دن ہوئے کہ رادھاسوامی گورو آگرہ دیال باغ نواسی نے پبلک کو غلط فہمی میں ڈالنے کے لئے ایک کتاب "یتھارتھ پرکاش" نام کی دو حصّوں میں لکھی ہے جس میں جوش و خروش کے ساتھ دل کے ولولے نکالے ہیں۔ "یتھارتھ پرکاش" میں جن پوسیدہ دلائل سے دیگر متوں پر خامہ فرسائی کی گئی ہے۔ ان کو پڑھ کر ہنسی آتی ہے۔ اور ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ کہ یہ کتاب صرف بھولے بھالے چیلوں کی دھارس بندھانے کے واسطے لکھی گئی ہے۔

رادھاسوامی گورو نے "یتھارتھ پرکاش" کتاب کہ جو کہ ڈھب کی عبارت میں تحریر کی ہے۔ کہ جو لوگ سدھانت سے ناواقف اور علم روحانی سے کورے ہیں۔ ان کو ورغلانے کے لئے کمال سے کام لیا گیا ہے۔ جس سے بچنا ان بھولے لوگوں کے لئے کٹھن ہے۔ مطلب کچھ ہی اس جگہ مہاراج کی تحریر آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ جس کو پڑھ کر آپ خود اندازہ لگائیں:۔

رادھاسوامی گورو "یتھارتھ پرکاش" دفعہ ۱۴۸ میں لکھتے ہیں:۔

سوال۔ ہم نے سنا ہے۔ کہ شاستروں میں یہ لکھا ہے کہ استری کے لئے پتی ہی ایشور ہوتا ہے اس لئے اس کا کسی غیر شخص کو گورو بنانا درست نہیں اس لئے استریوں کو ست سنگ میں شریک ہونے کی اجازت نہ ہونی چاہئے:۔

اس سوال کا جواب بھی ملاحظہ فرمایا جائے:۔

جواب۔ اگر آپ خود شادی شدہ ہیں۔ تو آپ ہی اپنی اندرونی حالت کو دیکھ کر فرمائیے۔ کہ آیا آپ ایشور کہلانے کے ادھیکاری ہیں؟ اور آپ کے سدھانت سے دنیا میں کروڑوں ایشور ہوں گے۔ کیونکہ ہر شخص شادی ہوتے ہی ایشور بن جاتا ہے۔ گویا اسے ایشور کون بنا دیتا ہے؟ اس کی استری؟ اگر یہ درست ہے۔ تو پھر تپ و سادھن کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ بس شادی کر لی۔ اور ایشور بن گئے۔ لیکن آگے چل کر آپ کی استری مر گئی۔ تو بس آپ کا ایشورپن غائب ہو گیا۔ اور آپ معمولی انسان رہ گئے۔ اور اگر آپ مر گئے۔ تو آپ کی استری کا یہ ایشور مر گیا اب اس بیچاری کو تمام عمر بلا ایشور ہی کے گذارنی پڑے گی۔ نہیں نہیں یہ سدھانت نادرست ہے:۔

رادھاسوامی گورو نے جس عیاری اور مکاری سے یہ عبارت تحریر کی ہے۔ وہ خود ہی اس کی چالاکی کی منہ بولتی تصویر ہے:۔ اس پر حاشیہ آرائی کرنے کی چنداں ضرورت نہیں:۔

ختم ہو گئی جان سے کہ یہ کسی انجان کی آپ کی اپج ہے یا آنت ہے شیطان کی آنحضرت نے اگر اس کا جواب دیکھنا ہو تو اپنے سابقہ گوروں اور اپنی لکھی ہوئی کتابوں کا مطالعہ کریں۔ سار بچن۔ امرت بچن اور خود "یتھارتھ پرکاش" میں تحریر کیا گیا ہے۔ کہ نرمل چیتن دیش جہاں بچ گھر میں موکھش ہوتی ہے۔ اس کے واسطے کسی دھرم یا کرم اور سمادھی یوگ ویراگ کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف گورو کی اندھا دھند بھگتی۔ تقلید اور پریم کی ضرورت ہے۔ اس سے موکھش ہوتی ہے:۔

اجی حضرت! جب آپ کی موکھش ان سادھنوں پر منحصر ہے۔ تو پھر ست گورو کی ضرورت کیوں ہے؟ اگر کورے پریم اور بھگتی جس میں گیان دھیان ویراگ ابھیاس اور سمادھی ان میں سے کچھ بھی نہیں۔ تو ایسی پریم پریت جو لاعلمی کی ہے۔ استریاں اپنے پتیوں سے بھی کر سکتی ہیں۔ گورو تو کسی علم کا استاد ہوتا ہے۔ وہ آپ کے مت میں پریت ہے۔ وہ روکھا پریم تو استریاں اپنے پتیوں سے ہی کر سکتی ہیں:۔

آگے لکھتے ہیں کہ ہندو دھرم میں تو استری کے واسطے یہاں تک ایدیش ہیں۔ کہ جس قدر شبھ کرم شوہر کرتا ہے۔ اس کا نصف استری کو مل جاتا ہے۔ اور شوہر کے برے کرموں کی وہ بھاگی عورت نہیں ہوتی۔ نیز استری خود جس قدر اشبھ کرم کرتی ہے۔ اس کی خود ہی بھاگی ہوتی ہے:۔ یہ حضور کو تو دور بیٹھا ہوا ہوا ہے۔ سو یہ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے۔ فکر نہ کرو۔ آپ کا یہ فیض دائم کا سامان کبھی بند نہیں ہو سکتا۔ دنیا میں بیوقوف بہت ہیں:۔

عیسائیوں اور مسلمانوں کے مذہب میں خدا اور شیطان کی ہستی تسلیم کی گئی ہے۔ خدا روح اور مادہ کا خالق ہے۔ جو روح پر خوش ہو کر بہشت میں بغیر کسی نیک کمائی کے کرنے کے بھی داخل کر سکتا ہے۔ اور جس روح پر ناخوش ہوتا ہے اس کو نیک کرم کرنے پر بھی دوزخ میں دھکیل سکتا ہے+

شیطان اس طاقت کا نام ہے۔ جو کہ خدا کی اس بے انصافی کو دیکھ کر خدا کے کاموں میں مخل ہو کر روڑا اٹکانے والا ہے۔ اور روح کو ہمیشہ خدا کی باتوں سے ورغلانے والا ہے۔ اسی خیال کو سامنے رکھتے ہوئے رادھاسوامی مت نے بھی ایک دیال اور دوسرا کال تسلیم کیا ہے۔ دیال خدا کا کام سرانجام دیتا ہے۔ اور کال کا کام دیال کے کام سے ہمیشہ برعکس رہتا ہے۔ دیال اور کال ہر دو خدا اور شیطان کے مترادف ہیں یعنی اس جگہ ہم ابھی دیال کے متعلق ہی تحریر کرتے ہیں کہ اس کا کیا سوروپ ہے؟ اور اس کی کیسی شکل اور اس کے ذمہ کیا کیا کام ہیں؟ اس دیال کو رادھاسوامی مت نے رادھاسوامی پرم پرش نام دیا ہے۔ اور جس جگہ پر رادھاسوامی دیال پرش کا نواس استھان ہے۔ اس جگہ کا نام نرمل چیتن دیش ہے۔ اور اسی مقام پر مقیم ہے۔ اس جگہ اربوں۔ کھربوں۔ سنکھ۔ مہاسنکھ سورج اور چاند اجالا کرنے کے لئے رکھے ہوئے ہیں۔ اس جگہ ہیرے اور جواہرات کے پودے زمین سے نکلتے ہیں۔ مکانات شیشے کے بنے ہوئے ہیں۔ ایک ایک درخت اس جگہ کا اب کھرب جوجن اونچا اور پھیلاوٹ میں ہے۔ پتوں اور پھولوں کی بجائے سورج اور چاند لگ رہے ہیں۔ اس جگہ کا ڈھلی مخملی ہے۔ آب حیات کے چشمے جاری ہیں ان چشموں میں سبزی اور روپہلی مچھلیاں تیر رہی ہیں۔ اور اس جگہ کی روحیں طرح طرح کے بھوگ ولاسوں میں ہمیشہ سرشار رہتی ہیں۔ جن کو ہنس اور ہنسنی کا نام دیا گیا ہے۔ اس مقام میں جس قدر روحیں رہتی ہیں۔ وہ بھی اس دنیا میں نہیں آئیں۔ شروع دنیا سے ہی آنند بھوگ میں مست ہیں۔ رادھاسوامی مت کا گورو جو ہوتا ہے وہ اسی مقام سے نازل ہوتا ہے۔ اور اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اس دنیا میں جو کہ کال کا ملک ہے۔ اور جس میں پڑی ہوئی روحیں تڑپ رہی ہیں۔ یہاں سے نکال کر اس نرمل چیتن ملک میں لے جاؤں۔ جو لوگ گورو کی اس آگیا کا پالن کرتے ہیں۔ ان کو گورو اپنی فرمائش دیو آکر وہاں بھیج دیتا ہے۔ اور وہ وہاں ہمیشہ اس دیش میں رہ کر آنند بھوگ میں مست ہو جاتی ہیں اور پھر اس دیش میں کبھی واپس نہیں آتیں۔

رادھاسوامی مت کے تیسرے آچاریہ شری پنڈت برہم شنکر جی ایم اے ہیں۔ جن کو رادھاسوامی لوگ آچاریہ رادھاسوامی مت پرم گورو کہتے ہیں۔ وہ اس فلاسفی کو امرت بچن بھاگ دوئم میں اس طرح درج کرتے ہیں۔ کہ جب دنیا بھی نہیں تھی۔ تب یہ تمام شکتی تھی۔ یعنی دیال پرش سکتہ کی حالت میں پڑا تھا۔ یکایک اس میں ایک ہلور اٹھی اور اس سے اندر کی شکتی سوچیت ہو گئی۔ اور اس کے اوپر سے جو خول جھڑ کر گرے۔ وہ نیچے کے منڈل بنے۔ اور جو اصلی اور اعلےٰ شکتی تھی۔ اس کا نرمل چیتن دیش بنا۔ اس نرمل چیتن دیش میں جو روحیں رہنے کے یوگیہ نہ تھیں۔ ان تمام کو نرمل چیتن دیش سے باہر نکال دیا گیا۔ کیونکہ ان روحوں میں اس قدر شکتی نہ تھی۔ جو کہ نرمل چیتن دیش میں رہ سکتیں۔ تعجب یہ کہ نرمل چیتن دیش میں ان روحوں کو ملا۔ جو کہ نرمل اور شدھ نہیں۔ اور جو یہاں سے نکالی گئیں۔ وہ نیچے کے منڈلوں کا مصالحہ بنیں۔ یعنی نیچے کے منڈلوں کی روحیں ایک ایسی میل (غلاظت) تھیں۔ جو کہ نرمل چیتن لوک میں نہیں رہ سکتی تھیں جس طرح ایک حلوائی کڑاہی میں چینی ڈالتا ہے۔ اور اس کی میل جو اس میں رہنے کے یوگیہ نہ تھی۔ اتار کر باہر پھینک دیتا ہے۔ اور شدھ چینی سے عمدہ مٹھائی تیار کرتا ہے۔ اور کسی قدر کم شدھ چینی سے دوگھٹیا درجہ کی مٹھائیاں بناتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح کا حال نرمل چیتن دیش کا ہوا:۔

یہ فلاسفی رادھاسوامی کے پرم گورو مہاراج صاحب کی بنائی ہوئی ہے۔ اگر یہ فلاسفی ٹھیک ہے۔ تو اس کے نیچے کے منڈلوں کا آدھار جس طرح کہ رادھاسوامی مت بیان کر رہا ہے کہ "اس جگہ کی روحوں کو میں نرمل چیتن دیش میں لے جاؤں گا" ان کا یہ کہنا نہایت ہی لغو۔ بے بنیاد اور پبلک کو دھوکہ دے کر گمراہی کے گڑھے میں ڈالنے والا ہے:۔

جبکہ ہماری روحیں نرمل چیتن لوک کی میل (غلاظت) جان کر وہاں سے نکالی گئیں۔ تو بتاؤ۔ کہ وہ میل کس طرح وہاں جا سکتی ہے۔ اگر اس میل کو رادھاسوامی آچاریہ نرمل چیتن دیش میں لے گیا تو کیا وہ نرمل چیتن دیش رہ سکے گا؟ یا کہ پھر دیال جی اسی طرح سکتہ میں آ جائیں گے؟

رادھاسوامی مت کا یہ فرمانا کہ میں جیووں کو نرمل چیتن دیش میں لے جاؤں گا۔ بالکل جھوٹ۔ دھوکہ اور فریب ہے۔ اگر روحوں کو کسی قصور کے کارن وہاں سے نکالا جاتا۔ تب تو رادھاسوامی مت کا یہ کہنا کہ "میں آپ کا ادّھار کر کے جلوں" بن بھی سکتا تھا۔ مگر جب ان کو میل (غلاظت) جان کر پھینکا گیا۔ تو بھلا ہماری یہ روحیں نرمل چیتن دیش میں کس طرح پرویش کر سکتی ہیں۔ یہ ہے۔

دکھانے کے لئے یوں چار چاند لگا رکھے ہیں مگر ہے بھیش اسی کی بس جس کے ہاتھ لاٹھی ہے رادھاسوامی لوگ کس قدر دنیا کے ساتھ دغا کر رہے ہیں۔ اور کس قدر سفید جھوٹ بولتے ہیں۔ اس فلاسفی کو بنظر غور اچھی طرح سے دیکھ سکتے ہیں:۔

ہم رادھاسوامی آچاریہ سے بڑے ادب سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا آپ کے دیال کی اس طرح انصاف پسندی ہے۔ کہ ایک کو تو ہمیشہ کے آنند بخش دیا۔ اور دوسرے کو ہمیشہ کے واسطے دوزخ اور دکھ بخشتا۔ واہ دیال جی کیا کہنا ہے

آپ کی دیالتا کا؟

رادھا سوامی مت میں رُوحیں تین اقسام کی ہیں جن کا ذکر ہم رُوحوں کے بیان میں کریں گے۔ اس جگہ صرف دیال جی اور ان کے مکان نرمل چیتن کی ہی تحقیقات کی جائے گی ؛۔

رادھا سوامی مت کی کسی بھی کتاب میں اس بات کو ظاہر نہیں کیا گیا۔ کہ نرمل چیتن لوک مکان ہے یا مکین۔ یہ مکان دیال پرش ہے یا کہ اس میں کوئی رہنے والا دیال پرش ہے۔ ان دونو باتوں کو علیحدہ علیحدہ ظاہر نہیں کیا گیا۔ زیادہ تر کوشش یہی رہی ہے۔ کہ مکان جس کا نام نرمل چیتن لوک ہے۔ یہ رادھا سوامی دیال کے دماغ کا وہ حصّہ ہے۔ جس کو میدھا کہتے ہیں جس طرح انسان کے تمام بدن کے تین حصّے ہوتے ہیں۔ اسی طرح رادھا سوامی دیال کے بھی تین جُداگانہ حصّے رادھا سوامی مت کی کتابوں میں بیان کئے گئے ہیں ؛۔

ایک سر کا حصّہ جس کو نرمل چیتن لوک۔ دوسرا چھاتی اور پیٹ کا حصّہ ہے۔ اس کو اگم لوک کہتے ہیں۔ اس لوک میں بھی ارب کھرب سُورجوں کا پرکاش ہے ؛۔

نرمل چیتن دلش سے جو غلاف کے ذرّات جھڑ کر گرے۔ وُہ تمام اگم لوک کا مصالحہ بنے۔ جن سے اگم لوک تیار ہُوا۔ اور نیز جو رُوحیں نرمل چیتن لوک میں رہنے کے قابل نہ تھیں۔ اُن کو اگم لوک میں بسایا۔ پھر اس طرح اگم لوک کو بھی اُبالا گیا۔ اس کے اُوپر سے جو میل (غلاظت کے غلاف) جھڑ کر گری۔ وُہ الکھ لوک کا مصالحہ بنی۔ نیز رُوحیں اگم لوک میں رہنے کے قابل نہ تھیں۔ اُن کا باسا الکھ لوک میں ہُوا۔ الکھ لوک دیال پرش کی ٹانگوں کا حصّہ ہے۔ ان تینوں لوکوں کے مجموعہ کا نام دیال پرش ہے۔

نرمل چیتن لوک میں جہاں سنکھ سُورج اور چاند اُجالا کرتے ہیں۔ تو اگم لوک میں سنکھوں سُورج اور چاندوں کا اُجالا اور کچھ تھوڑی گھٹیا درجہ کی چہل پہل ہے۔ نرمل چیتن دلش کی طرح کے عظیم الشان اُونچے اور پھیلاوٹ دار درخت ہیں۔ اور اسی طرح آبِ حیات کے چشمے جاری ہیں۔ جن میں روپہلی مچھلیاں ہیں۔ اور جو رُوحیں چیتن دیش سے نکالی گئی تھیں۔ وہ اس اگم لوک میں واس کر رہی ہیں۔ اور تا ابد اس جگہ رہیں گی۔ اور جو غلاف اگم لوک سے تھڑ کر گرے تھے۔ اُن سے الکھ لوک بنا۔ اس جگہ بھی کچھ گھٹیا درجہ کی اگم لوک کی طرح سرشٹی آباد ہے۔ ان تینوں لوکوں کے مجموعہ کا نام دیال پرش ہے ؛۔

انجیل و قرآن نے جو یہ کہا تھا۔ کہ خُدا نے انسان کو اپنی شکل پر بنایا۔ اور شکل خُدا کی مانند انسان ہے۔ ان کے بیان کرتے ہیں جو انجیل اور قرآن میں

کمی رہ گئی تھی۔ اس کو آنحضرت رادھا سوامی نے بالکل پُورا کر دیا۔ اور عین آدمی کی طرح تین حصّے کر دئے۔ چنانچہ پرم گُورو مہاراج صاحب امرت بچن دفعہ ۷۸ میں اس طرح رقمطراز ہیں۔ کہ ”شکتی کا ست چت آنند روپ ہے۔ خود کل مالک ہی سوت پوت ہے۔ اس لئے شکتی کے اندر تینوں ادھک بھاو ماننے سے نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ خُود مالک کے اندر یہ بھاو موجود تھا“۔

آگے چل کر امرت بچن دفعہ ۷۹ میں لکھتے ہیں۔ کہ ”سنت مت کی اصطلاح میں وُہ مقام جس سے چیتن شکتی کسی قدر کھچ گئی تھی۔ کل مالک کا چرن انگ کہلاتا ہے“۔ اور وہ مقام جس میں شکتی بھرپور موجود تھی۔ اس کا نام منتک انگ ہے۔ وگیا یک پرمی بھاشا میں یہ چیتن شکتی کے دھن یا تمک اور انیا تمک دھرو یعنی مثبت و منفی قطب یا سرے کہلاتے ہیں معلوم ہُوا کہ چرن انگ میں چیتنتا کا ابھاو نہیں تھا بلکہ بہت کچھ بچی کھچی چیتن شکتی وہاں موجود تھی۔ البتہ اس کی تیزی میں کمی تھی۔ اس اناد واسھا کی تاثیر یہاں پر سھتول سے سھتول (مادہ) پر کرتی میں بھی دکھلائی دیتی ہے۔ چنانچہ دیکھو سھتول سے سھتول مادہ کے اندر بھی کچھ نہ کچھ شکتی ضرور موجود ہے ؛۔

پھر دفعہ ۷۷ امرت بچن میں اس طرح درج کیا ہے۔ کہ شکتی کے تینوں ادھک دھرو یہ ہونے کے کارن یہ شکتی کی بجلی تو شکتی کا تینوں انگ تھا۔ یہ ہے رادھا سوامی مت کا البنور کے متعلق خیال۔ عیسائیوں اور مسلمانوں نے خُدا کی شکل انسان کے مشابہ بتلائے ہیں جو کسر باقی رکھی تھی۔ اس کو ٹھیک کر دیا۔ اور انسان کے ساتھ ملتے جُلتے تینوں حصّے بنا کر رکھ دئے۔ منتک انگ جو کہ نرمل چیتن لوک کے مذہب کا کاہا انگ جو کہ اگم لوک ہے۔ اور الکھ لوک جو کہ چرن انگ ہے۔ ان تینوں سے مکمل دیال پرش تیار ہو گیا ؛۔

اب دیال پرش پہلے کس حالت میں تھا۔ اس کے متعلق پرم گُورو مہاراج جی امرت بچن دفعہ ۱۱ میں اس طرح لکھتے ہیں۔ ”آدی دشا کو جاننے کے واسطے ضروری ہے۔ کہ تمام مصالحہ اس موجودہ سرشٹی سے لینا چاہئے۔ تحریر کرتے ہیں۔ کہ ”موجودہ سرشٹی کی اگر توڑ پھوڑ کی جائے تو یہ دشا ہوگی۔ کہ تمام سھتول (کثیف) مادہ سوکھشم یعنی لطیف تر شکتی میں محو ہو جائے گا۔ بہتر الفاظ موجود نہ ہونے کے کارن اس سوکھشم مادہ کو شکتی کی بجلی تب کہتے ہیں۔ کہ یہ مادہ شکتی یعنی رُوح پر جب کر بند لگائے ہوئے تھا سادہ شکتی میں ہو جانے سے بھی شکتی سے جُدا معلوم ہوتا تھا۔ شکتی کا کھٹ تر نکھ ہونے کے کارن شکتی میں ہو رہی تھی۔ یعنی شکتی گپت روپ میں

تھی ؛۔

اس تمام عبارت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اگم لوک کی رُوحیں نرمل چیتن لوک کا میلا مادہ تھا۔ جو کہ نرمل چیتن لوک کے غلاف سے جھڑ کر نیچے گرا۔ اور اگم لوک میں آ کر اگم لوک کی رُوح ہُوا۔ اور الکھ لوک کی رُوحیں اگم لوک کا مادہ تھیں۔ یہی ایک نئی فلاسفی ہے۔ کہ جو آج تک کسی کو معلوم نہ ہو سکی۔ اسی طرح ہمارے بھارت ورش کا مادہ نرک لوک کی رُوح ہے۔ اور نرک لوک کی رُوحیں بھارت ورش کا مادہ ہوئیں۔ اس کی تفصیل بوضاحت آگے چل کر کریں گے ؛۔

رادھا سوامی مت انوسار یہ تمام مادہ چیتن ہے۔ جُوں جُوں یہ سوکھشم ہوتا جاتا ہے۔ یہ رُوح ہوتا جاتا ہے ؛۔

ویدانتیوں کا خیال ہے۔ کہ مکڑی یہ تمام جالا اپنے اندر سے نکالتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح کے خیال کو لے کر مصنّف رادھا سوامی مت نے یہ تمام مادہ دیال پرش کا ہی وکار بنا کر دکھلایا ہے ؛۔

(باقی دارد)

قربانی

(۱)

کملا حسین ترین شاہکار تھی۔ کبھی جبیں [illegible] کی مسکراہٹ، غنچوں، شگوفوں کا تبسم۔ اس کی رسیلی آنکھڑیاں، کی طرح روشن چہرہ، بھنوؤں سے ہنسی [illegible] سے زیادہ نازک لب، والوں کو محوِ حیرت بنا دیتے تھے۔ رگھو ونشی خاندان سے تعلق رکھتی اپنے اوصافِ حسنہ سے اس قابلِ عزت خاندان کی روایات کا حسن کو زندہ و برقرار حسنِ صورت کے ساتھ ساتھ حسنِ سیرت بھی اسے ورثہ میں ملا تھا۔ وہ سعادت کا درخشندہ ستارہ تھی، مظہرِ رفعت، شرافت، شرم و حیا کا مخزن، [illegible] و پارسائی کی زندہ جیتی تصویر اور دانائی اور عقلمندی کا مجسمہ۔ کملا کے والدین [illegible] شباب کی روشنیوں پر قدم رکھتے ہی اس کے والدین کو اس کی شادی کی فکر دامنگیر ہوئی۔ [illegible] حسن پرست طبیعتوں نے اسے اپنی رفیقۂ حیات بنانے کی خواہش ظاہر کی۔ بیسیوں نوجوانوں نے اس سے شادی کی آرزو دکھائی۔ مگر قرعۂ فال رام سنگھ ولد رام گوبند کے نام پڑا۔ رام سنگھ راجپوتی شان، خودداری اور عظمت کا بہترین نمونہ تھا۔ [illegible] اس کی جواں مردی اور ہمت و حوصلہ کا شہرہ [illegible] قابل پرستش سمجھ کر اس کے اشاروں پر جانیں قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔

(۲)

رام سنگھ [illegible] رام گڑھ پر [illegible] دربان نے آکر عرض کیا۔ حضور [illegible] ایک کسان فریاد لے کر آیا ہے۔

"اسے فوراً حاضر کرو۔" رام سنگھ نے حکم دیا۔ کچھ دیر کے بعد ایک غریب کسان کو ہمراہ لے کر دربان مہاراج کے سامنے آیا۔ کسان کے بدن پر [illegible] چیتھڑے لٹک رہے تھے۔ اور چہرے سے حسرت و یاس کے آثار نمایاں تھے۔ دور بین آنکھیں فوراً بھانپ سکتی تھیں کہ رنج و غم کے وار نے اسے وقت سے پہلے ہی بڑھاپا بنا دیا ہے۔ گو اس کی عمر زیادہ نہ تھی۔ لیکن چہرہ سے ایسا ظاہر ہوتا تھا۔ کہ اس کی عمر ۸۰ برس سے بھی تجاوز کر گئی ہے۔ اس کے چہرہ پر جھریاں پڑی ہوئی تھیں۔ رنگ زرد، تمام اعضا نہایت کمزور و نحیف۔ اور جسم استخوان کا [illegible]

[illegible]

کسان نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا۔ "مہاراج! ہماری لاج آپ کے ہاتھ ہے [illegible] مسلمانوں کے مظالم سے ہماری زندگی وبال جان بن گئی ہے۔ چاروں طرف آفات و مصائب کی بجلیاں کوند رہی ہیں۔ [illegible] رہا ہے۔ برہمنوں کو سرکٹ کے [illegible] ہے۔ مندروں اور دیوتاؤں کی بے حرمتی کی جا رہی ہے۔ [illegible] اور دھرم ناش [illegible]

کیا جارہا ہے۔ جس طرح چڑیا باز کے خوف سے کونے میں ایک طرف دبک کر بیٹھ جاتی ہے۔ اسی طرح ہم لوگ اپنے اپنے گھروں سے باہر نہیں نکلتے۔ بڑی مشکل سے ان کی آنکھوں سے بچا بچا کر آپ تک آیا ہوں۔ آپ کے سوا ہمارا کوئی نہیں۔ اس آڑے وقت میں اور کون ہماری [illegible]

[illegible]

کیا راجپوت [illegible] اسے راجپوت [illegible] قوم کے روشن چراغ! ہم گھر میں اور دھوکے بھٹکوں کی رہنمائی کر۔ ہمیں بے وقت موت سے بچا۔ آنے والی نسلیں تمہارے نام کا جاپ کیا کریں گی۔ اور اس نیک کام کا صلہ آپ کو ضرور ملے گا۔ [illegible] اور دشمنوں کو تیغ کرنا آپ کا کام ہے [illegible] آپ کا نام تاریخ کے اوراق پر ہمیشہ [illegible] رہے گا۔ اور رام گڑھ کے خاندانوں کے نام بڑی عزت و احترام سے لیا کریں گے۔"

ان الفاظ نے رام سنگھ کے [illegible] کو بیدار کر دیا۔ [illegible] تمام جسم پھڑک اٹھا۔ [illegible] جس طرح [illegible] سے آفتاب سے شعاعیں [illegible] اسی طرح جوش و غضب سے رام سنگھ کی رگ رگ میں راجپوتی خون کھولنے لگا۔ اس نے آنکھیں [illegible]

افسانہ

کرتے ہیں۔ اور دشمنوں کو ان کے کئے کی سزا دیتے ہیں۔"

کسان رام سنگھ کو جان و مال کی دعائیں دیتا ہوا وہاں سے رخصت ہو گیا۔

(۳)

رام سنگھ نے ہتھیار پہنے۔ تو اسے خیال پیدا ہوا۔ کہ کملا سے ملاقات کر جاؤں۔ مگر پھر اسے خیال آیا کہ دیر ہونے کے نتائج پیدا ہونے کے امکانات ہیں۔ شرعت سے اس نے [illegible] کی طرف بڑھا۔ جس وقت کملا کو اس واقعہ کا پتہ چلا تو وہ خوشی سے پھولی نہ سمائی۔ [illegible] بہادر جوانمرد پتی کہلانے کا [illegible] اتنا بہادر اور [illegible] کیا راجپوت کی دھرم کے [illegible] ہیں۔ یہ بھی [illegible] ایثار نفسی راجپوتنیوں کی نظر میں بڑا جوہر ہے۔ [illegible] وارد ہونے کو [illegible] دشمنوں کا سامنا کرنے کے لئے مرد و عورت تیار رہتے تھے۔ [illegible] پسپا ہونا [illegible] کے لئے ایک ناقابلِ عفو جرم [illegible] بھی گناہ [illegible] اور کم حوصلہ راجپوت کا زندہ رہنا [illegible] بچے کے دل میں [illegible] راجپوت بہادر میدانِ جنگ میں شکست دیتے تھے۔ [illegible]

راجپوت نام کا [illegible] دنیا فانی ہے۔ [illegible] رام سنگھ [illegible] [illegible] فرض میں [illegible] تو کملا سے [illegible] ناپردار [illegible]

از: روشن پیٹاوی بی اے

ایک تاریخی واقعہ کے آدھار پر

مختصر افسانہ

"پاکھنڈ"

(روشن پیٹاوی بی۔ اے)

بیٹا! ایک برس سے مسلمان بادشاہ [illegible] سے جنگ کرتے ہوئے معلوم ہوتا ہے۔ [illegible] ساتھ ہی مجھ سے سوال کیا۔ "بابا! آپ کون ہیں؟"

اس سنجیدگی سے جواب دیا۔ "میں بابا ہوں۔ [illegible]" ...

"[illegible] کوئی اعتماد آتا ہے۔ [illegible]"

[illegible]

حقیقت [illegible] ...دھوکہ ہے ... فریب ... پاکھنڈ [illegible]

سوسائٹی کے ہر ایک [illegible] ملک کے بنائے ہوئے رواجات ... [illegible] دوسرے کو [illegible] بیٹا! کوئی نہیں۔ [illegible] کیا ہے؟"

[illegible] "پاکھنڈ"

ہیں۔ میں نے تو اُسے نظر بھر کر بھی نہیں دیکھا۔ اُس کے دل میں کیا کیا خیالات اُٹھ رہے ہوں گے؟ میں از حد بے وقوف ہوں۔ آخر اس سے ملاقات میں وقت ہی کون سا صرف ہوگا؟ ایک دفعہ مل کر اور اجازت لے کر منزلِ مقصود کی طرف بڑھوں گا۔ کچھ دیر کے بعد جذبات نے پلٹا کھایا۔ ان چند منٹوں کے توقف سے نہ معلوم کتنی بے گناہ جانیں تلف ہو جائیں گی؟ کتنے آباد گھر ویران ہو جائیں گے۔ کتنا مال و زر دشمنوں کے ہاتھ میں چلا جائے گا۔ وقت کا ایک ایک منٹ قیمتی ہے۔ مجھے کملا کی محبت کا خیال دل میں نہ لانا چاہیے۔ ایک راجپوت کے لئے یہ باعثِ ننگ و عار ہے۔

فرض کہتا تھا۔ آگے بڑھو۔ کملا کی محبت وطن اور بے گناہوں کی حفاظت سے بدرجہا حقیر ہے۔ محبت کہتی تھی۔ اگر اس فرض کی ادائیگی میں جان سے جی جائیں تو دنیا میں آنے کا فائدہ ہی کیا ہوگا؟ ایک ابلا میری نسبت کیا خیال کرے گی؟ اس کی زندگی کتنی تلخ ہو جائے گی؟

کافی دیر تک رام سنگھ اسی اُدھیڑ بُن میں مشغول رہے۔ اور آخر کملا کی محبت نے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں۔ قدم آگے نہ اٹھ سکے۔ اور رام سنگھ واپس محل کی طرف لوٹے۔

محلات کے دروازہ پر پہنچ کر رام سنگھ نے کنڈی کھٹکھٹائی۔ باندی حیران تھی۔ کہ اس وقت کون آیا ہے؟ کیونکہ اُسے رام سنگھ کے چلے جانے کا علم ہو چکا تھا۔ دروازہ کھول کر دیکھا۔ تو باہر رام سنگھ کھڑے تھے۔ اُسے رام سنگھ کے اتنی جلدی واپس آ جانے پر سخت حیرت ہوئی۔ اور اس نے استعجاب کے لہجہ میں دریافت کیا۔ کہ "سرکار! اتنی جلدی لوٹ آئے کیا راستہ میں ہی دشمنوں کی شکست کی خبر مل گئی؟"

رام سنگھ کے دل پر پھر ایک ضرب لگی۔ اس نے چاہا۔ کہ جس طرف سے آیا ہے۔ اسی طرف کو چلا جائے۔ مگر طبیعت پر قابو نہ پاتے ہوئے اس نے کہا۔ کہ "اندر خبر کر دو۔ میں رانی صاحبہ سے ایک دفعہ ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ پھر جنگ کے لئے جاؤں گا"۔

جس وقت باندی نے کملا کو یہ خبر سنائی۔ کملا کا چہرہ غم و غصّہ سے انگارے کی طرح سرخ ہو گیا۔ اور کڑک کر کہا۔ "جاؤ جا کر کہہ دو۔ کہ کملا ایسے کائر شخص کا منہ دیکھنا نہیں چاہتی۔ جس وقت دشمنوں پر فتح حاصل کرتے آئیں گے۔ اس وقت اندر داخل ہونے کی اجازت ملے گی۔ ورنہ سمجھ لیں۔ کہ یہ دروازہ اُن کے لئے ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا ہے"۔

باندی رام سنگھ کے پاس آئی۔ اور کملا کا حکم کہہ سنایا۔

رام سنگھ پر سینکڑوں گھڑے پانی کے پڑ گئے۔ وہ زمین میں گڑا جا رہا تھا۔ مگر جذبۂ محبت نے اُس کے ضمیر کو بالکل مُردہ کر دیا تھا۔ اس لئے اُس نے باندی سے پھر کہا۔ کہ "جا کر کہہ دو صرف ایک دفعہ درشن کرنا چاہتا ہوں"۔

باندی نے پھر کملا کے پاس جا کر کہا۔ کہ مہاراج کا یہ ارشاد ہے۔

کملا ایک زخم خوردہ شیرنی کی طرح پیچ و تاب کھا رہی تھی۔ غم و غصّہ سے اُس کا بُرا حال ہو رہا تھا۔ جس وقت باندی نے اُسے رام سنگھ کا پیغام سنایا۔ تو وہ آپے سے باہر ہو گئی۔ اور کٹار نکال کر باندی سے مخاطب ہوئی۔

"دیکھو تم میرا سر اُن کے پاس لے جانا۔ اور کہنا۔ کہ جس صورت کے لئے آپ نے اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کی ہے اُسے ہر دم اپنے پاس رکھیں۔ تاکہ پھر بہانہ کا کوئی موقعہ نہ ملے"۔

یہ الفاظ لرزتی ہوئی زبان سے کملا نے باندی سے کہے۔ اور اس کے بعد چشم زدن میں کٹار سے گردن کاٹ کر وہ ہمیشہ کی نیند سو گئی۔

باندی پتھر کی مورت بن گئی۔ کملا کی بے مثال "قربانی" اور ایثار نے اُس کے دل پر عجیب کیفیت پیدا کی۔ اسے حیرت و استعجاب میں کچھ نہ سوجھتا تھا۔ مگر رانی کے حکم کی تعمیل کرنا اپنا فرض سمجھتی ہوئی فوراً کملا کا سر لے کر رام سنگھ کے سامنے آئی۔ اور کہنے لگی:۔

"جہاں پناہ! رانی نے یہ تحفہ آپ کے لئے ارسال کیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ جس شے کے لئے آپ سودائی ہو رہے ہیں۔ اسے لڑائی میں ہر وقت اپنے پاس رکھیں۔ تاکہ آپ کو تسکینِ قلبی حاصل ہو۔ اور دشمنوں کو پیٹھ دکھانے کا ناپاک خیال کبھی آپ کے دل میں پیدا نہ ہو"۔

رام سنگھ کے دل پر سے جھوٹی محبت کا پردہ ہٹ گیا۔ اُسے اپنی غلطی و کمزوری کا احساس ہوا۔ اور وہ ایک طرف کو غائب ہو گیا۔ اس واقعہ کے بعد رام سنگھ اپنی راجدھانی میں واپس نہیں آیا۔

آریہ سوراجیہ سبھا کا سالانہ چناؤ۔ آریہ سوراجیہ سبھا پنجاب لاہور کے عہدیداران کا ۳۹-۱۹۳۸ء کا چناؤ ۱۸/ جولائی کو ہوگا۔ تمام موجودہ ممبران اور جو اصحاب سبھا کے ممبر بننا چاہیں۔ وہ مقررہ تاریخ سے پہلے اپنا چندہ بھیج کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

(ستیہ پال ... جنرل سکرٹری آریہ سوراجیہ سبھا پنجاب لاہور)

کیا ریاست حیدر آباد میں آریہ ستیاگرہ کرنے کیلئے مجبور ہو جائیں گے

پنڈت رامچندر جی کیخلاف مقدمہ کا تازہ شاخسانہ

شریمان پنڈت رام چندر جی دہلوی و شریمان منشی لال جی وکیل ہائیکورٹ و شریمان چندر لال جی منتری آریہ سماج حیدر آباد بتاریخ ۲۰ امرداد صبح گیارہ بجے کی گاڑی سے بغرض حاضری مقدمہ تشریف لے گئے۔ ۲۲ امرداد کی صبح تک واپس بلدہ ہوں گے۔

پروٹسٹ کے ریزولیوشن

قبل ازیں صدہا آریہ سماجیں پنڈت جی کے مقدمہ کے خلاف اپنے پروٹسٹ کے پرستاؤ پاس کر چکی ہیں۔ اب جن مزید سماجوں نے اپنے پرستاؤ پاس کئے ہیں۔ طوالت کے خوف سے ان کے صرف نام ہی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ آریہ سماج گورو دکل میکنگن ڈیرہ اسمعیل خان ۲۔ آریہ سماج ملتان شہر ۳۔ آریہ سماج ساہووالہ ضلع سیالکوٹ ۵۔ آریہ سماج پانی پت ضلع کرنال ۶۔ آریہ سماج جھنگ شہر

دہلی میں ستیہ آگرہ کی تیاریاں

دہلی ۲۷ جون۔ مشہور ویدک منتری پنڈت رام چندر جی دہلوی پر ریاست حیدر آباد میں توہینِ اسلام کے الزام میں مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔ اس کے خلاف ہندوستان بھر کے ہندوؤں اور آریوں نے پروٹسٹ کیا ہے۔ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ اوّل تو نظام کی گورنمنٹ کو چاہیے۔ کہ مذہبی آزادی کا لحاظ رکھتے ہوئے پنڈت جی کے خلاف دائر کردہ مقدمہ واپس لے لے۔ اور اگر وہ اس کے لئے تیار نہیں۔ تو انڈیپنڈنٹ ٹربیونل مقرر کیا جائے۔ جو مقدمہ کی سماعت کرے۔ لیکن ابھی تک نظام کی گورنمنٹ نے کچھ نہیں کیا۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے۔ کہ یہاں کچھ آریہ سماجی ویدک دھرم کے پرچار کے لئے ریاست حیدر آباد میں جا کر ستیہ آگرہ کرنے پر وچار کر رہے ہیں۔ وہ انہی الفاظ کو دہرانا چاہتے ہیں۔ جن کی بنا پر پنڈت رامچندر جی پر مقدمہ دائر کیا گیا۔ یہ تحریک روز بروز زور پکڑ رہی ہے۔

مہاتما کالی کملی والے کی گھوشنا

مہاتما سمبر سنگھ جی کالی کملی والے آج کل آریہ سماج متھرا میں ملے ہیں۔ آپ نے پرتگیا کی ہے۔ کہ میں ۵ر جولائی ۱۹۳۸ء کو حیدر آباد نظام میں پہنچوں گا۔ یدی نظام سرکار نے منتری پنڈت رام چندر جی دہلوی کے خلاف دائر کردہ مقدمہ کو واپس نہ لے لیا اور ساتھیوں کے چھٹنے وہاں نہ پہنچے۔ تو میں ۷ر جولائی سے آکاشن برت پر آرمبھ کر دوں گا۔

(منگل دیو ارتھی۔ متھرا)

انتقال مقدمہ کی درخواست

حیدر آباد (دکن) کا تازہ سماچار ہے۔ کہ پنڈت رامچندر جی دہلوی کے وکیلوں نے ہائیکورٹ میں درخواست دی ہے۔ کہ پنڈت جی کا مقدمہ بیدر سے بدل دیا جائے۔ پرنتو ابھی تک اس درخواست کا کوئی پرنام نہیں نکلا ہے۔ پنڈت رامچندر جی کو پرچار کا رج کرنے کی اجازت ہے۔ آپ نے بیدر میں ہندو مسلمانوں کی بہت سبھاؤں میں بھاشن کئے ہیں۔

ڈیپوٹیشن

یہ بھی افواہ ہے۔ کہ ایک ڈیپوٹیشن مہاراجہ کرشن پرشاد اور راج نینک منتری حیدر آباد سے ملے گا۔ اور یدی ان اُوچ ادھیکاریوں نے اس سمبندھ میں دھیان سے کام لیا۔ تو یہی ممکن ہے کہ معاملہ اچھی طرح طے ہو جائے گا۔ مگر نظام سرکار اس بارہ میں تشتہ ہیں۔ اس لئے ابھی کافی اندولن کی آوشیکتا ہے۔

افسران سے ملاقات

دہلی ۳۰ر جون۔ مشہور آریہ سماجی لیڈر پروفیسر سدھاکر حیدر آباد دکن گئے ہوئے ہیں۔ پرائیوٹ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں پولٹیکل افسروں نے اُن سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ اور جب ملاقات ہوئی۔ تو پروفیسر صاحب نے ذمہ دار حکام پر روشن کیا۔ کہ پنڈت رامچندر جی دہلوی پر ریاست نے جو مقدمہ دائر کیا ہے۔ اس سے آریہ جگت میں غصہ اور ناراضگی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اور کہ آریہ سماج کو زبردست پروٹسٹ ہو رہا ہے۔ اس ملاقات کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ ریاست کے ہوم سکرٹری نے مقدمہ کی فائل منگوائی ہے۔ اور مقدمہ ملتوی کرا دیا ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مقدمہ واپس ہونے والا ہے۔ پروفیسر سدھاکر نے پولٹیکل ممبر گورنمنٹ نظام سے بھی ملاقات کی ہے۔

آریہ سماج اودگیر ریاست نظام کا چناؤ

آریہ سماج اودگیر ریاست نظام کو قائم ہوئے گیارہ سال کا عرصہ ہوا ہے۔ اس تھوڑے سے عرصہ میں اس سماج نے پبلک کی جو بھی سیوا کی ہے۔ وہ کسی سے چھپی نہیں ہے۔ ریاست نظام میں اودگیر ہی ایک جگہ ہے جہاں آریہ سماج کی ہستی ہو گئی ہے۔ اس سماج کو مٹانے کے لئے مخالفین نے بہت کوشش کی۔ لیکن دن بدن یہ سماج ترقی کرتا گیا۔ اور اب ریاست میں جگہ جگہ آریہ سماج کا کام ہو رہا ہے۔ وہاں سماج کے ادھیکاریوں کے پرشن رکھا گیا ہے۔ ۱۴ / جون ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج کے جنرل اجلاس میں حسب ذیل عہدیدار آئندہ سال کے لئے چنے گئے:-

پردھان ہیرامن راؤ جی + منتری مادھو راؤ جی گھوش + اپ منتری مانک راؤ جی + خزانچی شیو شنکر جی + لائبریرین سمبری نواس جی + ندھ بھنڈک پنڈت شام لال جی وکیل۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

سناتن دھرم چاپ

افریقہ میں ویدک دھرم پرچار

آریہ کنیا مہا ودیالیہ بڑودہ کا ڈیپوٹیشن شریمتی ینشودھا دیوی جی دھرم پتنی راجہ رتن ماسٹر آتما رام جی نخلا پنڈت آنند پریہ جی کی ادھیکشتا میں افریقہ میں پورن اتساہ کے ساتھ ویدک دھرم کا پرچار کر رہا ہے۔ پورو افریقہ جہاں اس کا پرو سواگت ہوا۔ جنتا نے بہت پریم کا اظہار کیا۔ سماجوں، سبھاؤں نے اس کو ابھی نندن پتر بھینٹ کئے گئے۔ مشرقی افریقہ کے گورنر کی دھرم پتنی نے بھی مہا ودیالیہ کی پڑھائی۔ ودیا پریم تھا آریہ سماج نے کانوں کی پوری پوری پرشنسا کی۔ افریقہ کے ہندی اور انگریزی کے سماچار پتر آج کل اس بڑودہ کے کنیا مہا ودیالیہ کی پرشنسا سے رنگے رہتے ہیں۔ پوربی افریقہ کے پرسدھ کروڑ پتی آریہ پرش ناگرجی کے مالک شریمان سیٹھ نانجی کالیداس جی جنہوں نے حال ہی میں آریہ کنیا مہا ودیالیہ کو دو لاکھ روپیہ دان دیا ہے۔ ان کو او۔ بی۔ ای کی اپادھی سے حال ہی میں سرکار کی طرف سے ودبھوشت کیا گیا ہے۔

افریقہ میں ہندوستانی بھائیوں نے آریہ کنیا مہا ودیالیہ بڑودہ کی آدرش پڑھائی کو اتنا پسند کیا۔ کہ وہیں سے ایک جہاز میں ۳۰ برہمچارنیاں بڑودہ پڑھنے کے لئے شریمتی برہمچارنی ینشودھا دیوی اپنے ساتھ بھارت میں لے بھی آئی ہیں۔ اور ان کا پٹھن پاٹھن بھی یکم جون سے شروع ہو گیا ہے۔ برہمچارنی سوشیلا کماری جی پرنسپل آریہ کنیا مہا ودیالیہ بڑودہ بڑی ہی یوگیتا سے مہا ودیالیہ کا سنچالن کر رہی ہیں۔

افریقہ کے بھائیوں اور بہنوں کو بڑودہ کی برہمچارنیوں کی پوشاک اور پڑھائی اتنی پسند آئی ہے۔ کہ نہ کیول انہوں نے اپنی ۳۰ بچیوں کو بڑودہ پڑھنے کے لئے بھیجا ہے۔ بلکہ افریقہ کی ساری آریہ کنیا پاٹھشالاؤں کی چھاتراؤں نے وہی پوشاک دھارن کر لی ہے۔

مشرقی افریقہ میں اس ڈیپوٹیشن سے اپورو جاگرتی آ گئی ہے۔ ان کو دارالسلام میں ہندو جنتا تھا آریہ سماج کی طرف سے ابھی نندن پتر بھینٹ کئے گئے۔ اور ۳۲ ہزار شلنگ وعدہ میں دیئے گئے۔ دارالسلام سے ڈیپوٹیشن جگر دار پہنچا۔ وہاں کی آریہ سماج کی اور سے شریمان پنڈت آنند پریہ جی کو ایڈریس پیش کیا گیا۔ اب ڈیپوٹیشن دکشنی افریقہ میں گیا ہے۔ اور تین ماہ کے بعد بھارت ورش میں لوٹے گا۔

(جاند کرن شاردا)

آریہ سماجوں کو سوچنا:- میں نے "قوانین قدرت یا انسانی دھرم" نام کی پستک سماجک سدھانتوں کی پستی میں چھپوائی ہے۔ ایک سو کاپیاں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ پچاس کاپیاں پراونشل سبھا پنجاب اور پچاس کاپیاں سارودیشک سبھا کو آریہ سماجوں میں بھیجنے کے لئے دان دی ہیں۔ کرپا کر کے آریہ سماجیں لاہور سے پنڈت ورم چند شرما ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ سے کسی آنے جانے سجن دوارہ منگوا لیں ہر ضلع کی سماجیں چار چار کاپیاں لیکر اپنی تحصیلوں میں بھجوا سکتی ہیں۔ ضلع مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازیخان میں تقسیم ہو چکی ہیں۔ (ڈاکٹر رام گپتا ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔ لیہ)

شری پنڈت شیو شنکر جی کا ویہ تیرتھ کی پستکوں کا پرکاشن

سورگباشی شری پنڈت شیو شنکر جی کا ویہ تیرتھ کے مندرجہ ذیل پستکیں بنتی ہیں:-

۱۔ ویدک اتہاس نرنے ۲۔ اونکار نرنے ۳۔ جاتیہ نرنے ۴۔ ...

یہ پستکیں پہلے سبھا نے چھپوائی تھیں۔ اب وہ ایڈیشن ختم ہو چکا ہے۔ ان پستکوں کی مانگ بہت زیادہ آتی ہے۔ جو مہاشے ان پستکوں میں سے ایک یا زیادہ جس جس پستک کو ایک بار چھپوانے کا کاپی رائٹ سبھا سے لینا چاہیں۔ وہ اپنی شرائط لکھنے کی کرپا کریں۔

(کرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گرودت بھون۔ لاہور)

شردھانند دلت ادھار سبھا دہلی کی سوچنا:-

دہلی۔ میرٹھ۔ گوڑگانواں۔ حصار۔ بلند شہر۔ علی گڑھ اور کرنال وغیرہ کی ہندو جنتا کو سوچت کیا جاتا ہے۔ کہ شردھانند دلت ادھار سبھا دہلی نے دلت ادھار کے کام کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ضلع میں دلت ادھار کانفرنس اور سمبھوج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو شیلے ہندوؤں کو چاہئے کہ وہ اپنے ضلعوں میں سمیلن اور سمبھوج کرنے کی کوشش کریں۔ سبھا کی طرف سے مشہور بھجن اپدیشک چھیدی لال جی کو بھی پرچار کی غرض سے رکھ لیا گیا ہے۔ خط و کتابت کا پتہ ہے:

الشیوبرت ... سہائیک سکرٹری
شردھانند دلت ادھار سبھا دہلی

گورو کل اندر پرستھ سماچار:-

گورو کل اندر پرستھ ڈیڑھ ماہ کی رخصتوں کے بعد ۶ / جولائی ۱۹۳۵ء کو کھلے گا۔ برہمچاریوں کی پارٹیاں جو ادھشٹاتا مہودیوں کی سرکردگی میں کشمیر، مسوری اور نینی تال وغیرہ صحت افزا مقامات پر بھیجی گئی تھیں۔ یکم جولائی ۱۹۳۵ء تک گورو کل اندر پرستھ میں واپس پہنچ جائیں گی۔ اور ۶ / جولائی سے باقاعدہ پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ رخصت پر گئے ہوئے برہمچاریوں کے والدین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے برہمچاریوں کو ۵ جولائی تک یہاں واپس پہنچا دیں۔ تاکہ ان کی پڑھائی میں حرج واقع نہ ہو۔ کافی بارش ہو جانے سے یہاں موسم خوشگوار ہو گیا ہے۔

(مکھیہ ادھشٹاتا)

دیوان رتن چند جی کا دان:- رائے صاحب

دیوان رتن چند صاحب کھوسلہ انجینئر پٹیالہ کے سپوتر دیوان کشن رام کھوسلہ بی۔ اے۔ کا شبھ وواہ سنسکار سنیہ لتا دیوی سپتری رائے صاحب سکھ دیال جی لدھیانہ کی سپتری سے ہوا۔ اس شبھ موقعہ پر دیوان رتن چند صاحب کھوسلہ نے مبلغ ۵۰۰ روپیہ دان کنیا گوروکل ڈیرہ دون کو اور ۵۰ روپیہ گنپتی لال آریہ کنیا پاٹھ شالہ لدھیانہ (جہاں کنیا نے تعلیم حاصل کی ہے) کو ایک کمرہ کے لئے دیا۔ اس کے علاوہ دیگر سماجک سنستھاؤں مثلاً گورو کل ... آریہ سماج لدھیانہ آدی انیک سنستھاؤں کو بھی دان دیا۔

اس شبھ موقعہ پر ہم دیوان صاحب موصوف کو مبارکباد دیتے ہوئے ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ جوڑہ کو چرنجیو رکھیں۔

(مہتو رام نیر۔ لدھیانہ)

شردھانند دل سمتی کا چناؤ:-

شردھانند دل کو پھیلانے اور بیوہاروں کو چلانے کے لئے دل کے بارہ اصحاب کی ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ جس میں ابھی تین دیوی ممبران کو اور شامل کیا جائے گا۔ کمیٹی کا کورم ۵ کا ہوگا۔ عہدیداران کا انتخاب ہر تیسرے سال ہوا کرے گا۔

۱۔ پنڈت لوک ناتھ صاحب ترک واچسپتی صدر
۲۔ دھرم دیو جی ودیا واچسپتی نائب صدر
۳۔ الشیوبرت جی ... جنرل سکرٹری
۴۔ ڈاکٹر ... دیو جی ودیا النکار ... منتری
۵۔ پروفیسر ... جی ... النکار ... پرچارک
۶۔ اندر ودیا واچسپتی۔ دہلی
۷۔ آچاریہ دیو شرما جی ابھئے ودیا النکار سہورا
۸۔ پنڈت بھیم سین ودیا النکار۔ لاہور
۹۔ شیو دیال جی منتری گوروکل ڈورلی میرٹھ
۱۰۔ دھرم دیو جی ودیا النکار شردھانند ...
۱۱۔ ... ودیا النکار ...
۱۲۔ ... جی ایم۔ اے۔ ایل ایل بی۔ غازی آباد

(الشیوبرت ... جنرل سکرٹری شردھانند دل۔ دہلی)

دلت ادھار سبھا دہلی کی طرف سے پرچار:-

دلت ادھار سبھا کے سکرٹری شری الشیوبرت جی ... دہلی کی زیر صدارت ... کو ... بھائی لبھو رام ... کی ... لال جی کے ... اور آخر میں ... جی ... شری ... بھائی ... عورتوں پر اچھا اثر پڑا۔

(سکھ دیو ... جنرل سکرٹری شردھانند دلت ادھار سبھا دہلی)

دیانند براہم مہا ودیالیہ لاہور میں تعطیلات:- ودیالیہ میں یہ دستور رہا ہے۔ کہ گرمیوں کی رخصتوں میں اس کے ادھیاپک اور ودیارتھی برابر سیوا کا دیہ کرتے رہے ہیں۔ اس سال بھی حسب دستور اس اوکاش میں جو جولائی کے آخری ہفتہ سے شروع ہوکر ستمبر کے آخری ہفتہ تک رہے گا۔ ادھیاپک اور ودیارتھی سیوا کریں گے ؛

(آچاریہ ودیالیہ ہذا)

آریہ سماج کھڈیاں کا چناؤ:- ۲۳/۴/۴۳ کو آریہ سماج کھڈیاں کا سالانہ چناؤ کیا گیا۔ سرو سمتی سے حکیم بھگوانداس جی پردھان۔ پنڈت دیوان چند جی منتری۔ لالہ خزانچند جی اپ منتری اور لالہ گوسائیں مل جی خزانچی منتخب ہوئے ؛

(حکیم بھگوانداس پردھان آریہ سماج ہذا)

شوک سماچار:- لالہ شام لال جی جو کہ آریہ سماج بستی غزاں کے کاریہ کرتاؤں میں اُتسا ہی پرش تھے۔ اور جن کے دو سپتر گوروکل کانگڑی میں ودیا گرہن کر رہے ہیں۔ بے وقت سُرگباش ہو گئے۔ آریہ سماج بستی غزاں کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ اس شوک جنک سمے پر مرحوم کے بھرا تا جی نے مبلغ ۲۵/ روپے مختلف ساماجک سنستھاؤں کو دان دئے ؛

(وزیر چند ورما پردھان آریہ سماج بستی غزاں۔ ضلع جالندھر)

آریہ سماج مانڈلے کا سالانہ جلسہ:- ۱۳ اپریل کو نگر کیرتن کا جلوس شہر کے خاص خاص بازاروں میں بڑی شان و شوکت سے نکلا۔ آریہ پرش اور دیویاں چار چار کی لائن بنا کر بڑے پریم اور جوش سے ویدک دھرم کے دھوتی بھجنوں کے ذریعہ عام پبلک کو جلسہ کی دعوت دے رہے تھے۔ اور "ویدک دھرم کی جے" اور "رشی دیانند کی جے" کے فلک شگاف نعروں سے آسمان کو گونج رہے تھے۔ دوسری طرف پنڈت گنگا سہائے جی (لاہور) اپنے دلکش بھجنوں کے ذریعہ لوگوں کو مگدھ کر رہے تھے۔ نگر کیرتن کامیابی سے سماپت ہوا۔

۱۴ اپریل کو اوم کے جھنڈا کے ابھی وادن کی رسم ادا کی جانی تھی۔ علی الصباح ہی آریہ نر ناری کثیر تعداد میں قطار باندھے کھڑے تھے۔ ٹھیک آٹھ بجے پنڈت ودیا برت جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا برہما نے اپنی مختصر لیکن پُرجوش تقریر کے بعد سماج کی عالی شان عمارت پر جھنڈے کو لہرایا۔ جھنڈا لہرانے کے بعد پنڈت جی نے ... اوم دھوج ... جھنڈے کا بھجن گایا جس کی تقلید حاضرین نے بھی ... پریم اور جوش سے کی۔ یہ دلکش نظارہ قابلِ دید تھا ؛

اس کے بعد ۱۴۔ اور ۱۵ اپریل کو برابر کچھ وبھجن ہوتے رہے۔ مقررہ اشخاص میں سے پنڈت ودیا برت جی۔ پنڈت لال چند جی۔ پنڈت گنگا سہائے جی۔ برہمچاری دیو برت ودیا النکار اور پنڈت سیتا رام جی کے اپدیش اور بھجنوں نے لوگوں میں بیداری پیدا کر دی۔

پنڈت ودیا برت جی کی اپیل پر ۱۲۰۰/ روپے کے قریب سکول۔ کنیا پاٹھشالہ اور وید پرچار کے لئے دان ملے۔ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔

۱۶ اپریل کو آریہ استری سماج کا کامیاب جلسہ ہوا۔ جس میں پنڈت ودیا برت جی کا "استری جاتی کے فرض" پر مؤثر لیکچر ہوا ؛

(ہر بھگوان منتری آریہ سماج مانڈلے)

آریہ سماج نیروبی کے سماچار:- ۱۔ آریہ سماج کے ست سنگ رونق سے ہوتے ہیں۔ جن میں پنڈت ستیہ دیو جی ودیا النکار نکتا ماسٹر آریہ منی جی ایم۔ اے کے پربھاوشالی سرمن ہوتے ہیں۔ پنڈت ستیہ دیو جی آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا ؤ سار یوگنڈا اور ٹینگا نیکا وغیرہ کی طرف پرچار کو نکلے لئے گئے ہیں۔ سالانہ جلسہ ۹ سے ۱۲ اگست تک منایا جائے گا۔ جس کے لئے بڑی تیاریاں ہو رہی ہیں ؛

۲۔ گزشتہ ۲ ماہ میں ۳۰ سنسکار کرائے گئے ہیں۔ آریہ سماج نیروبی کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس کے سب سبھاسد سنسکاروں میں بہت شردھا رکھتے ہیں ؛

۳۔ سیٹھ نانجی کالیداس مہتہ اور پنڈت گوردھن لال جی کو اس سال ایم۔ بی۔ ای کا خطاب ملا ہے ؛

۴۔ آریہ سماج نیروبی کی طرف سے ۱۰ جون ۱۹۴۳ء کی جنرل سبھا میں مندرجہ ذیل آٹھ سجن آریہ پرتی ندھی سبھا برٹش ایسٹ افریقہ کے لئے پرتی ندھی چنے گئے ہیں۔ مہاشہ جیو بھائی۔ مہاشہ بھوریاں۔ مہاشہ بی۔ آر۔ ڈبھائی۔ مہاشہ بی۔ آر شرما۔ مہاشہ ملک راج تنگر۔ مہاشہ تلسی رام۔ مہاشہ گوردھن لال۔ مہاشہ سالگ رام سیٹھ ؛

(ملک راج ڈپٹی سکرٹری)

"چمار ہندو نہیں ہیں!"

ریاست جموں کے ایک سرکردہ افسر کا عجیب فیصلہ

ریاست جموں و کشمیر میں یہ ایک پرانا قانون ہے۔ کہ اگر کوئی ہندو اپنا مذہب تبدیل کر لے۔ تو پھر اس کا جدی جائداد کا حقدار نہیں رہتا۔ اس قانون کی بناء پر موضع کھنی تحصیل کوٹلی ضلع میرپور کے چمار گنی ہری ولد نہالو نے تحصیلدار کوٹلی سے درخواست کی۔ کہ ہم ہندو ہیں۔ اور ہمارے بھائی گوران لکھو اور بچھو نے اپنا مذہب تبدیل کر لیا ہے۔ مسلمان بن گئے ہیں۔ اس لئے ان کو ان کی جدی جائداد سے محروم کر دینا چاہئے ؛

تحصیلدار صاحب نے قانون کو مدِ نظر رکھتے ہوئے انتقال خارج (alunate) کا حکم دے دیا۔ گوران لکھو اور بچھو نے خواجہ نور شاہ وزیر وزارت میرپور کی عدالت میں اپیل کی۔ کہ ہمارے نام سے انتقال کیوں توڑا جا رہا ہے؟ اپیل کا فیصلہ کرتے ہوئے وزیر وزارت صاحب نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ قابلِ غور ہے ؛

"اپیلانٹ نے کبھی ہندو مذہب قبول نہیں کیا۔ وہ پہلے بھی چمار تھے۔ اور اب بھی چمار ہیں"

اس عجیب فیصلہ کو سنکر وہ کون سا ہندو ہوگا جس کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے۔ وزیر وزارت صاحب کو یہ معلوم ہونا چاہئے۔ کہ اس فیصلہ سے ایک یا ڈیڑھ سال پہلے اپیلانٹ کے سر پر بالِشت لمبی چوٹی تھی۔ جو کہ اپیلانٹ کے وکیل کلیمنٹ کے سر پر اب بھی موجود ہے۔ اگر وزیر وزارت صاحب کلیمنٹ کی پگڑی اتروا کر اس کی چوٹی دیکھنے کی تکلیف گوارا کر لیتے۔ تو انہیں یہ الفاظ لکھنے کی جرأت نہ ہوتی۔ کہ "اپیلنٹ ہندو نہ تھا"۔ کیا وزیر وزارت صاحب یہ فرمانے کی تکلیف گوارا کریں گے۔ کہ ہندوؤں کو چھوڑ کر دنیا میں اور کوئی قوم ایسی ہے۔ جو چوٹیاں رکھتی ہو۔ اور مُردے جلاتی ہو؟ اگر نہیں۔ تو انہیں سمجھ لینا چاہئے تھا۔ کہ چوٹی رکھنے والے۔ مُردے جلانے والے۔ رام اور کرشن کو ماننے والے۔ اور رسم و رواج کو ادا کرنے والے چمار ہندو ہی ہیں۔ ہندو ہی تھے۔ اور ہندو ہی رہیں گے ؛

آپ نے فرمایا۔ کہ "وہ پہلے بھی چمار تھے۔ اور اب بھی چمار ہیں"۔ آپ کو یہ واضح ہونا چاہئے تھا۔ کہ چمار ایک پیشہ ہے۔ نہ کہ قوم۔ اگر پیشہ کے لحاظ سے چمار ہندو قوم سے ایک علیحدہ قوم مانی جائے۔ تو وہ دن دور نہیں۔ جب لوہار۔ ترکھان اور نائی بھی علیحدہ علیحدہ قومیں بن جائیں گی۔ کیا مسلمان موچیوں کو مسلمان قوم سے علیحدہ شمار کیا جاتا ہے؟ اگر نہیں۔ تو ہندو قوم میں یہ کیسے الگ کئے جا سکتے ہیں؟ دراصل بات تو یہ ہے۔ کہ وزیر وزارت صاحب نے جان بوجھ کر ہی ایسا فیصلہ کیا۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ ضبطی جائداد کے قانون کے مطابق مسلم شدہ چمار کی جائداد ضبط ہونی چاہئے۔ اور مسلم بھائی ہونے ہوئے وہ نہیں چاہتے۔ کہ ان کی جائداد ضبط ہو۔ اس لئے انہوں نے یہ عجیب فیصلہ دیا۔ آپ نے اپنے فیصلہ میں اور بھی کئی باتیں ایسی لکھی ہیں۔ جن سے ہندوؤں کے دلوں میں بہت بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ پرائم منسٹر اور ریونیو منسٹر صاحبان کو اس طرف بہت جلد توجہ دینی چاہئے۔ اور جن لوگوں نے مذہب تبدیل کیا ہے۔ اُن کی جائداد ضبط فرما کر ہندوؤں میں پھیلی ہوئی بے چینی کو رفع کرنا چاہئے ؛

(سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون۔ لاہور)

قصبہ بنگہ میں پرچار:- ۲۸ و ۲۹ جون سنہ ۱۹۴۳ء کو پنڈت رام چندر جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور نے بنگہ میں دھرم کے وشیہ پر اپدیش دیا۔ نیز مہاشہ دولی رام جی اپ منتری آریہ سماج ہذا نے چھوا چھوت اور ودھوا ودواہ پر نظمیں پڑھیں ؛ قصبہ ہذا میں پرچار کی بڑی ضرورت ہے۔

(سنتو رام آریہ منسٹر پردھان آریہ سماج بنگہ ضلع جالندھر)

ہم آریوں کے نتیہ کرموں میں جو رہسیہ ہے - وہ کیول باتوں سے ہی ستھو نہیں ہوتا - بلکہ اسے کاریہ کرم میں لانے سے ہی اُدیش کی پورتی ہوتی ہے پانچ مہان یگیہ ہم ہر ایک گرہستی کے اہم فرائض ہیں - مہان یگیہ دان وہ ہے - جو ان سب کو پورن کرتا ہے - اس سے کم یگیہ دان وہ ہے - جو برہم یگیہ - دیو یگیہ اور پتری یگیہ کا پالن کرتا ہے - اور سب سے کم یگیہ دان وہ ہے - جو کسی ایک یگیہ کو شردھا پوروک چلاتا ہے - لیکن مہان آلسی اور بدقسمت وہ ہے - جو کسی یگیہ کا بھی پالن نہیں کرتا میں تو یہ چاہتا ہوں - کہ روزانہ پرتیک آریہ گرہ سے پراتہ اور سائنگ وید منتروں کی دھونی اور ہوم پدارتھوں کی خوشبو آنے لگے - تاکہ آس پاس کے لوگوں کو بھی پتہ لگ جائے - کہ یہاں کوئی آریہ پریوار نواس کرتا ہے ٭

اگر بفرضِ محال کوئی شخص روزانہ ہون کرنے میں اسمرتھ ہو - تو اس کے متعلق میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں - کہ ہر ایک شہر اور گرام میں ہمیں پاریوارک اُپاسنا کا طریقہ فوراً جاری کر دینا چاہئے - اور وہ اس طرح پر - کہ ہفتہ میں کوئی ایک دن مقرر کر لیا جائے - اور وہاں کی جنتا کی سہولیت کو مدِنظر رکھ کر صبح یا شام کا وقت مقرر کر دیا جائے - باری باری ہر ایک آریہ گرہ میں نمن لکھت کارروائی کی جایا کرے ٭

بھجن - سندھیا - ہون یگیہ اور اُپاسنا - اور اگر ممکن ہو - تو مختصر اپدیش بھی - اور کوشش یہ کی جانی چاہئے کہ اس کارروائی کے ساتھ دیگر لوازمات ترقی نہ پائیں - یعنی اس کے علاوہ کھانے پینے کا کوئی انتظام نہ ہو - کیونکہ ایسا کرنے سے خرچ بڑھ جائے گا - اور خرچ بڑھنے سے اس سسٹم کے معطل ہو جانے کا اندیشہ ہے - اور جو خرچ آریہ سماج مقرر کرے - اس سے خرچ بڑھنے نہ پائے - یعنی کیول ہون یگیہ کا ہی خرچ ہو - مثلاً گھی پاؤ بھر - سامگری آدھ سیر - سمدھا دو سیر - دھوپ اور کافور - ان چیزوں کے کل خرچ کا اندازہ دس یا بارہ آنہ تک کا ہے - (اس میں کمی نہ کی جائے - ہاں اگر کوئی امیر آدمی چاہے - تو ان چیزوں کو وزن میں دگنا تگنا یا چوگنا بے شک کر دے)

سال بھر میں ۵۲ ہفتے ہوتے ہیں - اگر ایک نگر یا گرام میں ۵۲ گھر ہون یگیہ کرانے والے نکل آئیں - تو سال میں ایک سجن کے ہاں ایک دفعہ ہی باری آئے گی - گھروں کی کمی یا زیادتی کے باعث باری میں بھی کمی یا زیادتی ہو گی - ایسی اوستھا میں اتنا خرچ کچھ زیادہ نہیں ہے - بلکہ معمولی ہے - لیکن ایک بات جو ضروری اور قابلِ ذکر ہے - وہ یہ ہے - کہ جس گھر میں پاریوارک اُپاسنا رکھی جائے گی - اس گھر کی استریاں اس دن گھر کو بہت صاف ستھرا بنائیں گی - اور اس میں شامل ہونے والے

پاریوارک اُپاسنا سسٹم!

(لیکھک شری سندر لال جی پریم - انبالہ چھاؤنی)

سجن نہا دھو کر یا کیول ہاتھ منہ دھو کر مگر صاف ستھرے کپڑے پہن کر شامل ہوں - نیز میں یہ کہے بنا نہیں رہ سکتا - کہ ہم آریوں کی پوشاک بھی مستقل نہیں ہے - کہ سے ہم سندھیا اور ہون یگیہ کے وقت ضرور پہنا کریں - نیز سماج کے سپتاہک ست سنگ - پاریوارک اُپاسنا اور سملت سندھیا کے وقت تو اسے ہی پہننے کا نیم کیا کریں - اور ہم سب کو اپنے گھروں میں ایک ایک ایسی شدھ دھوتی ہر ایک آستک پرش کے لئے اوشیہ رکھنی چاہئے - جسے پہن کر ہم پاخانہ یا پیشاب کے لئے نہ جائیں - بلکہ اس کو سندھیا اور ہون یگیہ کے وقت پہنا کریں ٭

میرا خیال ہے - کہ ایسا کرنے سے جہاں پرسپر پریم بڑھے گا - وہاں ہم وسادھارن میں آریہ سماج کا گورو اور مان ادھک ہوتا چلا جائے گا - پرنتو آخر میں میں پھر یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں - کہ ایسے کاموں میں سب آریہ بھائیوں کو معہ اپنی استریوں اور بچوں کے حصہ لینا چاہئے - اور وقت دینا چاہئے - جب تک ہم اپنی استریوں اور بچوں کو آریہ خیالات کا نہیں بناتے - تب تک ہم کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے - ایسے شبھ کاریوں میں وقت صرف کرنا وقت گنوانا نہیں - بلکہ اسے سپھل بنانا ہے - اور ایسا کرنے سے ہم اپنے دیش اور جاتی کی سیوا انش میں سیوا کا فرض پورا کریں گے ٭

یہ سسٹم میں نے جہاں جہاں بھی آرمبھ کیا - وہاں وہاں ہی مجھے اس میں کامیابی ہوئی - پرنتو اس سسٹم کو آرمبھ کرنے سے پہلے ہر ایک سوچنا ضرور دے دیا کرتا تھا - کہ اگر ایک سو درجن بھائی اور بہنیں اس کام کو کرنے کے لئے اپنے آپ کو بطور والنٹیر پیش کریں - یعنی یہ کہ وہ وقتِ مقررہ پر ضرور شامل ہوں - تو اسے آرمبھ کیا جائے - اور باقی سارے بھائی بھی اس میں شامل ہوا کریں - جس قدر زیادہ حاضری ہو گی - اسی قدر زیادہ لابھ ہو گا - اور نیز اُتساہ بھی بڑھے گا ٭

اس کام کو میں نے ملتان چھاؤنی - جالندھر شہر اور بھٹنڈہ میں شروع کیا - اور ڈلہوزی میں میرے مِتر لالہ ٹھیک چند جی کھنہ نے شروع کیا - ہمیں اس سسٹم میں کامیابی ہوئی - اب میں انبالہ چھاؤنی پہنچ گیا ہوں - جہاں کہ میرے اُتساہی بھرا تا ڈاکٹر لال چند جی پہلے ہی موجود ہیں - اگر یہاں یہ سسٹم جاری ہے - تو اسے مزید ترقی دی جائے گی - اور اگر نہیں ہے - تو اسے شروع کر دیا جائے گا ٭

شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی

آریہ سنسار میں یہ خبر بڑی خوشی سے سنی جائیگی - کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اگلے سال ۱۹۳۷ء میں ماہ دسمبر یا دسمبر میں سبھا کی اردھ شتابدی منانے کا فیصلہ کیا ہے - سبھا کی سنستھاپنا ۱۸۸۶ء میں ہوئی تھی - ۱۹۳۶ء میں اس کو سنستھاپت ہوئے پورے ۵۰ برس ہو جائیں گے - آج سبھا کے پرتاپ سے ہم دیکھتے ہیں - کہ پنجاب کے شہروں قصبوں اور گاؤں میں ہر جگہ ویدک دھرم کا جھنڈا لہراتا ہوا نظر آتا ہے - صوبہ بھر میں کوئی بھی ایسا چھوٹے سے چھوٹا گاؤں نہیں ہے - جہاں کہ لوگ آریہ سماج کے نام سے واقف نہ ہوں - آج سبھا کے ماتحت کئی وبھاگ اور سنستھائیں کام کر رہی ہیں - کہیں پر تو آریہ سماج اپنے وید پرچار کے کام سے اپنے اُدیش کی پورتی کر رہا ہے - کہیں پر ویدک اور پراچین سنسکرتی کے اُدھار کے لئے گورو کلوں اور ودیالیوں کے ذریعہ اپنے نام کو روشن کر رہا ہے - کہیں پر شدھی کے کام کے ذریعہ ہی منشیہ ماتر کو ایک سنگٹھن میں لا رہا ہے - کہیں کنیا پاٹھشالاؤں کے ذریعہ استری جاتی کا اُدھار کر رہا ہے - اور کہیں بری رسومات کے دور کرنے میں ہی لیڈر بنا ہوا ہے - مطلب یہ کہ آج آریہ سماج اپنے کئی پرکار کے کاموں سے لوگوں کو متاثر کر رہا ہے - سبھا نے جہاں صوبہ پنجاب میں اتنا کام کیا ہے - وہاں اس کے علاوہ ہندوستان کے دوسرے صوبوں اور غیر ملکوں میں بھی پرچار کیا ہے - ملک میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اپنا ایک خاص استھان رکھتی ہے - سبھا کی جو ان ۵۰ سالوں میں ترقی ہوئی ہے - وہ ناظرین کو اسی بات سے ظاہر ہو جائے گی - کہ ۱۹۰۰ء میں سبھا کے ماتحت صرف ۲۰۰ آریہ سماجیں تھیں - لیکن اب ۸۰۰ سے اوپر آریہ سماجیں کامیابی سے کام کر رہی ہیں - جہاں آریوں کی تعداد صوبہ میں صرف ستاون ہزار تھی - وہاں اب یہ سوا لاکھ کے قریب جا پہنچی ہے - اس وقت سبھا کے ماتحت صرف سولہ اپدیشک اور بھجنیک تھے - لیکن اب ۶۵ پرچارک کام کر رہے ہیں - ان کے علاوہ ۳۰ کے قریب آنریری اپدیشک اور لیکچرار سبھا کی آگیا کے مطابق پرچار کے کام میں مصروف رہتے ہیں -

اب پرچار کی ترقی کو مدِنظر رکھتے ہوئے ہر ایک آریہ سجن سبھا کی اردھ شتابدی کے منانے کے سماچار کو سن کر پرسن ہو گا - اور یہ سنکلپ کرے گا - کہ اس مہوتسو کو کامیابی سے منانے کے لئے اس کے کیا کیا فرائض ہیں؟

(ادھشٹھاتا پرکاشن وبھاگ گورودت بھون لاہور)

مذہب کیطرح معتقد بن گیا

جب کوئی نیک نیتی سے کام کرے - تو خدا بھی اپنا فضل کرتا ہے - ایک ہی چیز دو مختلف دکانوں کی بنی ہوئی ایک سی ہیں - مگر بناوٹ کے فرق سے اثر کا فرق ہو جاتا ہے - جناب صاحب آسین صاحب ہیڈ کانسٹیبل شملہ کا مندرجہ ذیل خط اسکا شاہد ہے - لکھتے ہیں - کہ :-

"میں نے اہلیہ خود کو اور اپنے چند عزیزوں کو ہینڈنٹ عطا کردہ شفا دینے والی (؟) مرت دھارا کی سپاری پاک استعمال کرنے کا مشورہ دیا - چنانچہ جس شخص نے استعمال کیا - خدا کے فضل و کرم سے اس کو فائدہ ہی ہوا - آپ کی سپاری پاک کا میں اس قدر معتقد ہو گیا ہوں - جیسا کہ ہر شخص اپنے اپنے مذہب کا ہو کر رہتا ہے - اور میرا اعتقاد ہے - کہ اتنی قدر دوا میں اثر نہیں ہے - جس قدر کہ یہ شفا دے - جب کو خدا کے فضل سے نسبت مقصد حاصل ہے - ورنہ یہی دوا تمام بازاروں میں فروخت ہو رہی ہے - لیکن جو اثر آپ کی تیار کردہ سپاری پاک کو حاصل ہے - وہ دوسروں کو حاصل نہیں ہے"

(ترجمہ شیام گرجن)

سپاری پاک عمدہ تاثیر رکھتی ہے - مستعمد ...... [illegible]

[illegible]

ہر موسم میں گھر کی صفائی اور تندرستی کے لئے

بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

کی پوتر ویدک ریتی اور پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق تیار شدہ سگندھت دھوپ اور ہون سامگری اپنے گھروں میں روزانہ استعمال کریں۔ اپنے بے شمار فوائد کے باعث یہ دونو چیزیں اس قدر مشہور ہو چکی ہیں کہ جا بجا حاسد پیدا ہو گئے ہیں۔

قیمتوں میں ۴ر فی روپیہ کی خاص رعایت

ہون سامگری } درجہ خاص فی سیر ۱۲/- رعایتی ۸/- درجہ دوم فی سیر ۸/- رعایتی ۶/- درجہ اول فی سیر ۱۰/- رعایتی فی سیر ساڑھے سات آنے۔

سگندھت دھوپ فی سیر ۲/- رعایتی ۱/۸۔ دھوکہ سے بچنے کے لئے پتہ نوٹ کریں۔

بھگت رام پوری اینڈ سنز۔ سوتر منڈی لاہور

ڈی۔ آر۔ کرائیس کے برمن (لمیٹڈ)

پچاس برس سے مشہور و لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

(REGD.)

دماغ کی طراوت

کیش راج (Regd.)

سر کے تیلوں کا راجہ

اس میں کوئی ایسڈ آئل مطلق نہیں ہے۔ اس لئے یہ نقصان نہیں پہنچاتا۔ دوسرے تیلوں کی نسبت یہ زیادہ فائدہ مند ہے کیونکہ یہ صرف خوشبودار ہی نہیں بلکہ دوا آمیز بھی ہے۔

دماغ تروتازہ رکھنے اور بالوں کو مضبوط کرنے میں بے مثل ہے۔ اس سے خشکی اور روسی دفع ہوتی ہے۔ انہی صفتوں کے باعث متعدد نمائشوں سے تمغے اور سرٹیفکیٹ عطا ہوئے ہیں۔ استعمال کر کے فائدہ اٹھائیے۔

قیمت فی شیشی پندرہ آنے	۱۵/
ڈاک محصول دس آنے	۱۰/
نمونہ کی شیشی صرف تین آنے	۳/

جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتی ہے۔

ڈابر سامان زیبائش کے نمونہ کا بکس (Regd.)

ہم نے روزینہ استعمالی کارآمد چیزوں کا یہ بکس تیار کیا ہے۔ تاکہ ہمارے ہاں کی مفید اشیاء تھوڑے ہی صرفہ میں آزمائی جا سکیں۔ اس میں حسب ذیل چند آٹھ قسم کے سامان بطریق نمونہ رکھے گئے ہیں:-

۱۔ دانت منگنا	(دانت کا منجن)
۲۔ کیش دھوتا	(سر دھونے کا پوڈر)
۳۔ کیش راج	(سر کے تیلوں کا راجہ)
۴۔ ہیلک صابون	(خوشبودار دوا آمیز)
۵۔ نہارن اسنو	(خوبصورتی کے واسطے)
۶۔ نہارن پوڈر	(غازہ)
۷۔ اوڈو نہارن	(عطر دل آویز)
۸۔ ڈابر مسک لونڈر	(مشک آمیز اسینس)

قیمت فی بکس ۱/۲
محصول ڈاک ۱۰/

نوٹ: دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ۔ لاہور میں مینیجر پیسہ اخبار

آریہ اناتھ آلیہ مظفر گڑھ پنجاب آپ کے دان کا مستحق ہے

یہ اناتھ آلیہ عرصہ زائد از ۲۶ سال پنڈت گنگا رام جی نے جاری کیا تھا۔ اس جگہ اناتھوں کو تعلیم دلا کر صنعتی تعلیم والے اعلیٰ تعلیم کا بندوبست کیا جاتا ہے۔ چنانچہ آج تک سینکڑوں اناتھ لائق بن کر اپنی روزی کما رہے ہیں۔ آمدنی کے کم ہو جانے کی وجہ سے بہت سے مستحق اناتھ داخل نہیں ہو سکتے۔ اناتھ آلیہ کا مکان بہت تھوڑا ہے۔ ایک کمرہ بنوانا ضروری ہے۔ اس لئے دانی پرشوں کو نویدن ہے۔ کہ اس اناتھ آلیہ کی سہائتا کر کے پنیہ کے بھاگی بنیں۔ ادہر دان کمیونقد پر یاد رکھیں۔ نویدک۔ پریزیڈنٹ راجندر پرشاد بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ پردھان

سفید کشٹ کی اکسیر جڑی

یہ بوٹی مہاشے! میں اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ بدی اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو بھی دگنا مل واپس دوں گا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت دو روپیہ آٹھ آنہ (۲/۸)

مسٹر کشن چندر گنتری ہر ائے ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۲۵

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

ہر قسم کی آیورویدک ادویات بنانے کا کارخانہ

دراکشا شوک } قوت۔ ہمت۔ بھوک۔ چستی اور رنگو بڑھانے والا خوش ذائقہ انگوری منقا وغیرہ سے تیار کیا ہوا۔ قیمت چھوٹی بوتل ۱/۔ بڑی ۲/۸

چون پراش ولیہ } جس میں مشکل سے دستیاب ہونے والا اشٹ برگ شامل ہے۔ سردی۔ کھانسی۔ زکام اور امراض سینہ کی مشہور دوا ضعیف کو جوان بنانے والا۔ قیمت ۲ تولہ ...

بال سدھا } دبلے اور کمزور بچوں کو موٹا تازہ اور طاقتور بنانے کی میٹھی دوا۔ قیمت فی شیشی ۱۲/

درد و رنج کیسری } بغیر جلن اور تکلیف کے داد کو ۲۴ گھنٹہ میں فائدہ کرنے والی دوا۔ قیمت فی شیشی ۴/

ہاضم سدھا سندھو } کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ دمہ۔ درد شکم سنگرہنی۔ اپھارہ۔ قے۔ دست وغیرہ ایسے ہی امراض کی بے نظیر اور آسان گھریلو دوا۔ قیمت فی شیشی ۸/

کوئی دوا نہ خریدو۔ جب تک کہ اس پر سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا نام نہ ہو۔ ادویات ہر جگہ دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں۔

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان عہ/
جمالستان لعہ/ (محصول ڈاک علاوہ)

دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ	پاک و صاف زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں؟
آپ	دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کر سکتے ہیں؟
آپ	بچپن کی غلط کاریوں کا خمیازہ بھگتنے سے کس طرح بری ہو سکتے ہیں؟
آپ	مضبوط عمر دراز اقبال مند خوبصورت اولاد کس طرح پیدا کر سکتے ہیں؟
آپ	ان تمام باتوں کا قطعی جواب حاصل کرنے کے لئے

ایک کارڈ تحریر کر کے نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب "کام شاستر" بالکل مفت طلب کریں۔ پتہ:-

آتنک نگرہ فارمیسی جامنگر کاٹھیاواڑ

بھگوان سنگھ عرق عشبہ مرکب

تمام ہندوستان میں مشہور مصفیٰ خون کا بادشاہ ہے

مصفیٰ خون۔ خارش۔ پھوڑا پھنسی آتشک۔ ناسور گنٹھیا بدن کے سیاہ و سفید داغ جو تمام جلدی بیماریوں کے لئے تمام دنیا میں مشہور ہے ہر ایک موسم میں مرد۔ بچے۔ عورت۔ بوڑھے سب کو یکساں مفید ہے کسی قسم کا پرہیز نہیں ہے ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی طلب کرنے پر مفت ملتی ہے۔ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں ہر جگہ مل سکتا ہے۔

خوشبو کی لپٹیں آتی ہیں

ہون سامگری
بھگوان دھوپ

نرخ تھوک خریداران

ہون سامگری فی من ۱۶/- بھگوان دھوپ فی من ۳۰/-

نوٹ:- دس سیر سے زیادہ کے خریداروں کو کرایہ ریل و پیکنگ خرچ وغیرہ نہیں لیا جائے گا۔

نوٹ:- ہماری معرفت پنساری کی ادویات و نسخہ جات کے علاوہ تمام ضروریات زندگی کی اشیاء منگا سکتے ہیں۔

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

ओ३म्

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت { سالانہ للعہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ممالک غیر سے لئے
ششماہی ۲ عہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۱	اتوار ۳۲ - اساڑھ سمت ۱۹۹۱ مطابق ۱۵ - جولائی ۱۹۳۴ء - دیانند آبد ۱۱۰	SUNDAY 15th July 1934	نمبر ۲۸

آریہ سماج کے نیم

۵ - سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں ؛

۶ - سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے - ارتھات شاریرک آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا ۔

۷ - سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے ؛

۸ - اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے ؛

۹ - پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے ؛

۱۰ - سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے - اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ؛

آریہ سماج کے نیم

۱ - سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں - ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ؛

۲ - ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انترجامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے - اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ؛

۳ - وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے - وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ؛

۴ - ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروادا اُدیت رہنا چاہئے ؛

وید امرت

یجروید ۔ رگوید ۔ سام وید ۔ اتھروید

अन्य देवाहु, र्विधाया अन्य दाहुर विद्यया :
इति शुश्रुम धीराणा य न स्तद्वि चक्षिरे ॥

(یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۱۳)

اس پوتر وید منتر کا منتر درشٹا رشی "دیرگھ تما" ہے - دیوتا "آتما" ہے - چھند "انشٹپ" ہے - اور سور "گاندھار" ہے - اس پوتر وید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے - کہ انادی گن کرمت جیتن سے جو اپبوگ ہونے یوگیہ ہے - سو وہ اگیان یکت جڑ سے کدا پی نہیں - اور جو جڑ سے پریوجن سِدھ ہوتا ہے - وہ چیتن سے نہیں - انسانوں کو ودوانوں کے سنگ - بھوگ - وگیان اور دھرم آچرن سے ان دونو کا وویک کرکے دونوں سے اپبوگ لینا چاہئے ؛

دنیا کی ساری اندسٹریز فی زمانہ بھوگ کے سامانوں میں اضافہ کرنے کے لئے وقف ہو چکی ہیں - موجودہ فیشن انسان کو حجام - دھوبی اور درزی کا محتاج بنا کر ہی دم لیتا ہے - کرم اندریاں گیان اندریاں کے سادھن دن بدن بڑھ رہے ہیں - اور نفس پرستی کا غلبہ سارے سنسار کو چکا چوند کر رہا ہے - مشکل یہ ہے - کہ مادہ پرستی کے سیاہ بادل انسانی دماغ پر اس قدر مسلط ہو چکے ہیں - کہ ان کے اندر جال سے بچ کر نکلنا محال ہے - زمانۂ حال کے مدبر اپنے پیدا کردہ حالات سے اس قدر مرعوب ہیں - کہ وہ ان سے اوپر اٹھنے کی کوشش ہی نہیں کرتے - ہاں اگر وہ کسی گھڑی شانتی سے وچار کریں - تو ان کو خود اپنا مشاہدہ بتلا دے گا - کہ (अविद्यया :) اس جہل و پندار کا (अन्यत) کچھ اور (एव) ہی پھل (आहु:) زبان زد خلائق ہے ؛

سائنس انتر قی کر - دیکھ تیرے ایجاد کردہ ہوائی جہاز - جنگی اتواپ اور کیمیائی مرکبات کچھ ادھر تباہی مچا رہے ہیں - وہ جنگ و جدل کے سامانوں میں اضافہ کر رہے ہیں - دنیا جس امن عامہ کی متلاشی ہے - وہ ابھی کہیں سامنے نظر تک نہیں آ رہا - مغربی لیگ اس کو اس کے نزدیک لانے میں عاجز ہے - جس سائنس پر یوروپ اور امریکہ نازاں ہے - اس (विद्यया:) ودیا کا (अन्यत) دیگرگوں (एव) ہی پھل (आहु:) ہر کس و ناکس کے ورد زبان ہے -

پڑھنے والے ! تو ادھیر نہ ہو - یہ ہمارا ذاتی نتیجہ نہیں ہے - بلکہ اگر تجھے تحقیقات کی خواہش ہے - تو جا اتم گیانیوں کی محفل میں بیٹھ عارفوں سے پوچھ - اور پوچھنے کے بعد حقیقت کو جاننے کی کوشش کر ہم نے (तत) اس حقیقت کا (इति) یہ (शुश्रुम) سنا ہے - (ये) جو (न:) ہم کو (धीराणाम) ان عالم باعمل انسانوں سے بسمع انسانی (विचचक्षिरे) اپنی معجز فرما زبان سے ارشاد فرماتے رہے ہیں -

جگیاسو ! آگے بڑھ - جس محبوب حقیقی سے ملنے کا تو خواہاں ہے - وہ اس صنعت کدہ سائنس کی رو سے بالا تر ہے - تو اس فانی مادی ترقی کی چار دیواری سے باہر ہو جا - تیرا محبوب تجھے مل جائے گا - اور اپنے کنج عافیت میں تجھے پناہ مرحمت فرمائے گا ؛

(ادم شم)

شادی کے اُمیدوار

جو ناتھ آلیہ ودھوا آشرموں کی سند رسوشیل گھریلو کاروبار سے بخوبی واقف شریف و معزز خاندانی دو بیویوں سے وواہ کرنا چاہیں فوراً ۲ آنہ کے ٹکٹ ارسال کر کے درخواست فارم و اصول و ہدایات متعلقہ شادی اس ماہ کے آخیر تک طلب کریں

ہوپلیس ہندو ممبرج ہیلپر۔ ملتان

ضرورت ہے

خانکی ضلع گوجرانوالہ کی آریہ پتری پاٹھشالہ کے لئے جو پانچویں سٹرینی تک ہے۔ ایک ادھیاپکہ کی ضرورت ہے۔ جو پہلی سے پانچویں جماعت تک کی لڑکیوں کو سب مضامین پڑھا سکے۔ آریہ خیالات رکھنے والی اور عمر رسیدہ ہونی لازمی ہے۔ تنخواہ کے بارہ میں اس پتہ پر خط و کتابت کریں:- چیو ارام شرما منتری

آریہ سماج خانکی ضلع گوجرانوالہ

ضرورت

آریہ سماج گورو تل سیکشن لائلپور کے لئے ایک یوگیہ پروہت کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ ہارمونیم جاننے والے کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں آخیر جولائی ۱۹۱۳ء تک منتری آریہ سماج کے نام آنی چاہئیں۔

ضرورت

اگر آپ ورکنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ ودیالیوں و سکولوں کے لئے مینیجروں۔ پتری پاٹھشالاؤں کے لئے ادھیاپکاؤں اور اسی قسم کے ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" کی خدمات کو کبھی نہ بھولئے۔

(مینیجر)

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

ہر قسم کی آیورویدک ادویات بنانے کا کارخانہ

دراکشاسو } توت۔ ہمت۔ محرک۔ چستی اور گوشت بڑھانے۔ الاخوش ذائقہ انگوری منقاؤں سے تیار کیا ہوا۔ قیمت چھوٹی بوتل ۱۲؎، بڑی ۲؎

چون پراش اولیہ } جس میں مشکل سے دستیاب ہونے والا اشٹ برگ شامل ہے۔ سردی کھانسی۔ زکام اور امراض سینہ کی مشہور دوا۔ ضعیف کو جوان بنا دینے والا۔ قیمت ۲۰ تولہ ۱۲؎

بال سدھا } دُبلے اور کمزور بچوں کو موٹا تازہ اور طاقتور بنانے کی سیمھی دوا۔ قیمت فی شیشی ۱۲؎

دود روگ کیسری } بلا جلن اور تکلیف کے داد کو ۲۴ گھنٹہ میں فائدہ کرنے والی دوا۔ قیمت فی شیشی ۴؎

سدھا سندھو } کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ دمہ۔ قولنج۔ سنگرہنی۔ اتیسار۔ قے۔ دست وغیرہ ایسے ہی امراض کی بے نظیر اکسیر۔ گھریلو دوا۔ قیمت فی شیشی ۸؎

کوئی دوا نہ خریدو جب تک کہ اس پر سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا نام نہ ہو۔ ادویات ہر جگہ دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں۔

تمام دنیا میں مشہور۔ مصفی خون کا بادشاہ ہے

بھگوان کا عرق عشبہ مرکب

مصفی خون۔ خارش۔ پھوڑا پھنسی۔ آتشک۔ سوزاک۔ گنٹھیا۔ بدن کے سیاہ و سفید داغ جو تمام جلدی بیماریوں کے لئے تمام دنیا میں مشہور ہے۔ ہر ایک موسم میں مرد۔ بچہ۔ عورت بوڑھے سب کو یکساں مفید ہے کسی قسم کا پرہیز نہیں ہے ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی طلب کرنے پر مفت ملتی ہے پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں ۸؎ میں مل سکتا ہے۔

خوشبو کی لپٹیں نرالی

ہون سامگری · بھگوان دھوپ

نرخ بغوک خریداراں

ہون سامگری فی من ۱۶؎ بھگوان دھوپ فی من ۳۰؎

نوٹ:- بیس سیر سے زیادہ کے خریداروں سے کرایہ ریل و پیکنگ خرچ وغیرہ نہیں لیا جائے گا۔

نوٹ:- ہماری معرفت پنساری کی ادویات و نسخہ جات کے علاوہ تمام ضروریات زندگی کی اشیاء منگوا سکتے ہیں

بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

ہر موسم میں گھر کی صفائی اور تندرستی کے لئے

بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

کی پوران ویدک ریتی اور پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق تیار شدہ سگندھت دھوپ اور ہون سامگری اپنے گھروں میں روزانہ استعمال کریں۔ اپنے بے شمار فوائد کے باعث یہ دونو چیزیں اس قدر مشہور ہو گئی ہیں۔ کہ جا بجا حاسد پیدا ہو گئے ہیں۔

قیمتوں میں ۴ فی روپیہ کی خاص رعایت

ہون سامگری } درجہ خاص فی سیر ۱۲؎ رعایتی ۹؎ درجہ دوم فی سیر ۸؎ رعایتی ۶؎ — درجہ ادنیٰ … رعایتی فی سیر ساڑھے سات آنے

سگندھت دھوپ } فی سیر ۱۲؎ رعایتی ۹؎ دھوکے سے بچنے کے لئے پتہ نوٹ کریں

بھگت رام پوری اینڈ سنز۔ سوتر منڈی۔ لاہور

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR (REGD.)

دماغ کی طراوت

کیش راج (Regd.)

سر کے تیلوں کا راجہ

اس میں وابیٹ آئل مطلق نہیں ہے۔ اس لئے یہ نقصان نہیں پہنچاتا۔ دوسرے تیلوں کی نسبت یہ زیادہ فائدہ مند ہے۔ کیونکہ یہ صرف خوشبودار ہی نہیں۔ بلکہ دوا آمیز بھی ہے۔ دماغ تر و تازہ رکھنے اور بالوں کو مضبوط کرنے میں بے مثل ہے اس سے خشکی اور روسی رفع ہوتی ہے۔ انہی صفتوں کے باعث نمائشوں سے تمغے اور سرٹیفکیٹ عطا ہوئے ہیں۔ استعمال کر کے فائدہ اٹھائیے۔

قیمت فی شیشی پندرہ آنے	۱۵؎
ڈاک محصول دس آنے	۱۰؎
نمونہ کی شیشی صرف تین آنے	۳؎

جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتی ہے۔

ڈاکٹر برمن کی آرائش کے سامان کا نمونہ کا بکس (Regd.)

ہم نے روزمرہ استعمال کی کام آمد چیزوں کا یہ بکس تیار کیا ہے تاکہ ہمارے ہاں کی مفید اشیاء تھوڑے سے ہی صرف پر آزمائی جا سکیں۔ اس میں حسب ذیل چیدہ چیدہ آٹھ قسم کے سامان بطریق نمونہ رکھے گئے ہیں:

1. دانت منجن (دانت کا منجن)
2. کیش دھونا (سر دھونے کا پوڈر)
3. کیش راج (سر کے تیلوں کا راجہ)
4. مہیک صابون (خوشبودار دوا آمیز)
5. بہار ن اسنو (خوبصورتی کے واسطے)
6. بہارن پوڈر (غازہ)
7. اوٹو بہارن (عطر دل آویز)
8. ڈاکٹر مسک لونڈر (مشک آمیز اسینس)

قیمت فی بکس ۱؎
محصول ڈاک ۱۰؎

نوٹ } دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر برمن کا نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ۔ لاہور میں مینیجر پیسہ اخبار

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

سنسار کی گنتی

حکام رہتک کی کانگرس سے چڑ

رہتک - ۱۰ر جولائی - رہتک میں باقاعدہ طور پر ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کا دفتر کھل گیا ہے۔ دیہاتی کارکن مختلف تحصیلوں میں کانگرس کمیٹیاں قائم کرنے کے لئے دورہ کر رہے ہیں۔ ادھر گورنمنٹ نے بھی ذیلداروں سفید پوشوں اور نمبرداروں کے نام حکم نامے بھیج دئے ہیں۔ کہ کانگرس کی سرگرمیوں کی فوراً رپورٹ کی جائے ورنہ غفلت کرنے والوں کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا۔

استقبالیہ کمیٹی کانگرس کی صدارت :-

بمبئی - ۱۰ر جولائی - بمبئی کانگرس سیشن کی استقبالیہ کمیٹی کا چیئرمین کون ہوگا؟ اس کے متعلق چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ مسٹر ہمنی سرو جنی نیڈو نے پرائیویٹ وجوہات کی بناء پر یہ عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے اب یہ قرعہ مسٹر نارِیمان صدر پراونشل کانگرس کمیٹی کے نام پڑے گا۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی بھی تیار نہیں۔ کیونکہ آپ کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کے کام میں بہت مصروف ہیں۔

مہاتما گاندھی ۲۷ سال اور زندہ رہیں گے :-

کراچی - گاندھی جی کی کراچی میں آمد کے موقعہ پر کراچی کے ایک مشہور جیوتشی نے پیشینگوئی کی ہے۔ کہ مہاتما جی ابھی ۲۷ سال اور زندہ رہیں گے اور اپنی زندگی میں وہ سوراجیہ حاصل کریں گے۔

ایک انگریز سائینسدان کیا کہتا ہے :-

لنڈن - ڈاکٹر نٹلر مشہور انگریز سائینسدان نے تحقیقات کے بعد رائے قائم کی ہے۔ کہ دس لاکھ سال کے بعد بھی انسان کی وہی حالت ہوگی جو اب ہے۔ ہاں اس کا دماغ زیادہ بڑا اور پیشانی زیادہ وسیع ہو جائے گی۔ کیونکہ وہ دماغ کو بہت استعمال کرنے لگا ہے۔

گرمی سے چھ اموات :-

نیویارک - ۱۰ر جون کی شدت کی گرمی کے بعد اتوار کو نیویارک میں زبردست بارش ہوئی۔ ہر جگہ زبردست طوفان آئے گرمی سے چھ اموات کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

فرقہ وارانہ فساد کا اندیشہ :-

امرتسر - ۱۰ر جولائی - ایک سکھ عورت مسماۃ ہرنام کور کے مسلمان ہو جانے سے شہر میں فساد کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ پولیس کی طرف سے امن قائم رکھنے کے لئے پیش بندیاں کر دی گئی ہیں۔ اور شہر کے ہر حصہ میں پولیس تعینات کر دی گئی ہے۔

ٹوری پارٹی کا لارڈ ولنگڈن کے خلاف اعلانِ جنگ

بمبئی - ۱۱ر جولائی - لنڈن سے مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے :-

لارڈ ولنگڈن جب انگلستان آئے۔ تو ان سے کہا گیا۔ کہ جب تک سر سیموئیل ہور کے خلاف مسٹر چرچل کے الزامات کی تحقیقات کا جھگڑا ختم نہیں ہو جاتا۔ آپ فرانس میں رہیں۔ جب آپ واپس انگلستان آئے۔ تو آپ کا پُرجوش استقبال نہ کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ٹوری ڈائی ہارڈوں کو کئی ایسی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ جن کی تصدیق کے لئے کئی تحریری ثبوت موجود ہیں۔ ان کے ذریعہ یہ رپورٹیں کیبنٹ تک پہنچائی گئی ہیں۔ ان میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ لارڈ ولنگڈن نے منت سماجت سے۔ منشوروں سے اور دھمکیوں سے والیانِ ریاست سے مجوزہ فیڈریشن کے لئے ان کی رضامندی حاصل کر لی ہے۔ اگرچہ وہ ایسا نہیں کرنا چاہتے تھے۔ گورنمنٹ ہند کے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ نے اپنے کئی ایجنٹ جنرلوں کے ذریعہ اس بات کی کوشش کی۔ کہ وہ والیانِ ریاست کو فیڈرل سکیم منظور کرنے پر مجبور کریں۔ چنانچہ فیڈریشن میں شرکت پر رضامندی کا اظہار کرنے والے والیانِ ریاست کو کئی سبز باغ دکھائے گئے۔ ان سے وعدہ کیا گیا۔ کہ ان کے لئے معاہدے کئے جائیں گے۔ زیادہ توپوں کی سلامی منظور کرائی جائے گی۔ ان رپورٹوں کی بناء پر ڈائی ہارڈوں نے لارڈ ولنگڈن کی مخالفت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہیں امید ہے۔ کہ سر سیموئیل ہور کی نسبت لارڈ ولنگڈن پر زیادہ آسانی سے حملہ کیا جا سکتا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ڈائی ہارڈوں کے زیر اثر ہو کر کیبنٹ کا ایک حصہ لارڈ ولنگڈن کے خلاف ہو گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر نیول چیمبرلین وزیر خانہ اس پارٹی کے لیڈر ہیں۔ لارڈ ہیلشیم مخالف خیال کئے جاتے ہیں۔ کیبنٹ میں لارڈ ولنگڈن کا کوئی دوست نہیں۔ مسٹر میکڈانلڈ ہی ان کے دوست ہیں۔ اور وہ آج کل موجود نہیں۔ لارڈ ولنگڈن ذاتی طور پر ان کے خلاف ہیں۔ اندریں حالات معلوم ہوتا ہے۔ کہ ڈائی ہارڈ جو چالیں چل رہے ہیں۔ وہ کیبنٹ کو دھمکا کر اسے اس بات پر آمادہ کر لینے کے لئے ہیں۔ کہ ان دستاویزات کی بنا پر لارڈ ولنگڈن کو وائسرائے کے عہدہ سے سبکدوش کیا جائے۔ یا ان دستاویزات کی اشاعت کی دھمکی دی جائے۔ تاکہ کیبنٹ کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔ اگر ڈائی ہارڈوں کو اپنے مقصد میں کامیابی ہو گئی۔ تو شاید وہ نئے وائسرائے کے تقرر کا مطالبہ کریں۔ اور لارڈ ولنگڈن کو اپنی اصلاحات اور سخت گیری کی دوگونہ پالیسی کے ساتھ اپنے عہدہ سے سبکدوش ہونا پڑے۔

کیا مہاتما گاندھی دوبارہ جیل جائیں گے؟

کراچی - ۱۱ر جولائی - آج صبح کراچی کے اخبار نویسوں نے مہاتما گاندھی سے ایک اہم انٹرویو کیا۔ اس انٹرویو کے دوران میں انہوں نے یہ سوال کیا۔ کہ کیا ہریجن دورہ کے بعد آپ جیل جانے کو تیار ہوں گے؟ اس سوال کے جواب میں مہاتما جی نے فرمایا۔ کہ سچ تو یہ ہے۔ کہ یہ میرے بس کی بات نہیں ہے۔ یہ معاملہ گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہے۔ تاہم میں نے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ کہ برت کے بعد میں کیا کروں گا۔ میں نے کئی بار کہا ہے۔ کہ میری آتما کی آواز ہی صرف میری رہنمائی کرتی ہے۔

راجہ مہندر پرتاپ کا چین سے اخراج

دہلی - ۱۱ر جولائی - جاپان سے پرائیویٹ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مشہور ہندوستانی قوم پرست جلا وطن مہاراجہ مہندر پرتاپ اب ہاں پہنچ گئے ہیں۔ پہلے چین میں تھے۔ جہاں انہوں نے اپنا رسالہ جاری کیا تھا۔ مگر پچھلے دنوں انہیں چین کے شہر کنٹین میں گرفتار کر لیا گیا۔ کہ آپ جاپانی جاسوس ہیں۔ ان کا پاسپورٹ بھی دیکھا گیا۔ انہیں جیل میں نہیں بھیجا گیا۔ بلکہ ہسپتال کے ایک کمرہ میں رکھا گیا۔ اور تحقیقات کے بعد ملک سے باہر نکال دیا گیا۔ وہاں سے آپ شنگھائی اور ہانگ کانگ بھی گئے۔ مگر وہاں بھی انہیں گرفتار کیا گیا اور پاسپورٹ وغیرہ کی دیکھ بھال کے بعد نکال دیا گیا۔

مدرسہ تعلیم القرآن میں داخلہ :- مولانا ابو علی ناظم انجمن القرآن اطلاع دیتے ہیں۔ کہ انکے مدرسہ تعلیم القرآن واقعہ چوک مندی محلہ ملتانی متصل مسجد میں ہر شخص بلا امتیاز مذہب و ملت تعلیم حاصل کر سکتا ہے۔

شمالی آئرلینڈ کا گورنر :- لنڈن - ڈیوک آف ابرکورن مزید ۶ ماہ کے لئے شمالی آئرلینڈ کا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔

ریلوے پلیں بہہ گئیں :- راولپنڈی - کالا باغ بنوں ریلوے پر لکی مروت اور بھنڈ روالا کے درمیان سیلاب کی وجہ سے تین پلیں بہہ گئی ہیں۔ راستہ میں ان دو سٹیشنوں کے درمیان ۱۵ر جولائی تک ریلوے گاڑیوں کا آنا جانا بند کر دیا گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ ماڑی انڈس اور بھنڈ روالا۔ لکی مروت اور بنوں اور لکی مروت اور سٹرنی کے درمیان ۱۱ر جولائی سے ٹرین سروس جاری ہو جائے گی۔ بھنڈ روالا اور لکی مروت کے درمیان باقاعدہ آمد و رفت ۱۶ر جولائی کو شروع ہوگی۔

بائیبل کا پڑھنا پڑھانا ممنوع :-

لنڈن - ایک انگریز حال ہی میں روس سے واپس آیا ہے۔ اور اس نے اخبارات میں ایک بیان شائع کرایا ہے۔ کہ روس میں تمام گرجوں پر گورنمنٹ نے قبضہ کر لیا ہے۔ ان میں کسی قسم کی مذہبی عبادت نہیں ہو سکتی۔ مذہب کے خلاف پروپیگنڈہ زور شور سے ہو رہا ہے۔ بازاروں میں پوسٹر ہی پوسٹر نظر آتے ہیں۔ بائیبل کا پڑھنا پڑھانا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ کوئی شخص عیسائی یا مسلمان ہو کر کمیونسٹ نہیں ہو سکتا۔

مسٹری بٹ اپنی وکالت شروع کر رہے ہیں :- ناگپور - ۱۱ر جولائی - مسٹر ایم - ایس اینے ممبر کانگرس ورکنگ کمیٹی نے ہائیکورٹ میں وکالت کرنے کی درخواست دی ہے۔ آپ یوتمل میں پریکٹس شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

شہزادہ نیپال اٹلی میں :-

وینس - ۹ جولائی - مہاراجہ نیپال کا لڑکا یہاں آیا ہوا ہے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ کوئی ہندوستانی شہزادہ آفیشل طور پر اٹلی آیا ہے۔ آپ گرانڈ کینال پر ایک عظیم الشان محل میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اور آپ عنقریب بادشاہ اور موسولینی سے بات چیت کریں گے۔

سردار سردول سنگھ کی واپسی :-

لاہور - ۱۰ جولائی - سردار صاحب منصوری گئے ہوئے تھے۔ مہاتما جی کی آمد کے سلسلہ میں لاہور پہنچ گئے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ کا جدید تقرر :-

لاہور - ۱۰ جولائی معلوم ہوا ہے کہ ضلع لاہور کے سینیئر سپرنٹنڈنٹ مسٹر ہارڈنگ ریاست بیکانیر میں انسپکٹر جنرل کے عہدہ پر جا رہے ہیں۔

کیمبرہ خطرہ میں :-

سرگودھا - ۹ جولائی - دریائے جہلم میں طغیانی سے کیمبرہ میں خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ پانی نزدیک آ رہا ہے۔

کلرک کو جرمانہ :-

سرگودھا - ۹ جولائی - سیشن کورٹ کے ایک مسلمان کلرک کو کام میں کوتاہی کے لئے ۵ روپیہ جرمانہ کیا گیا ہے۔

لدھیانہ میں بم پھٹ گیا :-

لدھیانہ - ۱۰ جولائی - کل رات ۹ بجے خواجہ غلام صادق پلیڈر کے مکان کے نزدیک ایک زبردست دھماکا ہوا۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ انسپکٹر اور سب انسپکٹر ان پولیس واقعہ کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ کپڑوں کے چیتھڑے کیلیں اور لوہے کے ٹکڑے جائے وقوعہ سے ملے ہیں۔

ایک پولیس کانسٹیبل کی گرفتاری :-

لدھیانہ - ۱۰ جولائی - لدھیانہ کے ایک پولیس کانسٹیبل کو جس کا ایک عورت کے اغوا کے ساتھ تعلق بیان کیا جاتا ہے۔ گرفتار کر لیا گیا ہے۔ منغویہ کو اس کے والدین کے سپرد کیا گیا ہے۔

سیاسی قیدی کوٹھڑیوں میں بند :-

امرتسر - ۱۰ جولائی - ملتان سنٹرل جیل سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ تشدد آمیز جرائم کے چند پولیٹیکل قیدیوں کو تنہائی کی کوٹھڑیوں میں بند کیا گیا ہے۔

ایک نوجوان نظربند :-

امرتسر - ۹ جولائی - مسٹر ملکھی نتھا واں کارکن پنجاب کرتی کسان پارٹی ضلع امرتسر اور دیگر کئی اور مقامات پر کسانوں کی حالت پر لیکچر دیتے رہتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کو پنجاب گورنمنٹ کے احکام کے ماتحت بمقام ضلع گورداسپور میں نظربند کر دیا گیا ہے۔ ان کو حکم دیا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر تھانہ سے باہر نہ جاؤ۔ ورنہ بھی کسانوں وغیرہ کے کسی جلسہ میں شرکت کرو۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

سمت ۱۹۹۱ کے لئے سبھا کی ضروریات

آریہ سماجیں دھیان سے پڑھیں اپنے سبھاسدوں کو سنا دیں - اور ان کے مطابق عمل کرنے کا پورا یتن کریں۔ سمت ۱۹۹۱ کے لئے سبھا کی ضروریات مندرجہ ذیل ہیں - ان ضروریات کے سمبندھ میں تفرقہ نہ رہنا چاہیئے۔

۱- ویدپرچار - بجٹ کو پورا کرنے کے لئے پرانت بھر کی آریہ سماجوں کے نام دھن لگایا گیا ہے جس کی فہرست سماجوں کو بھیج دی جا چکی ہے۔ ہر ایک سماج کو اپنی اپنی سماج کا مقررہ دھن سال کے اندر اندر بھیجنے کا اوپائے کرنا ضروری ہے۔ اس سال گراموں میں ویدپرچار کا پربندھ کیا گیا ہے۔ اس لئے دھن کی اور بھی ضرورت ہے۔

۲- چار آنہ ندھی - جب مالا کے دن رشی نروان اتسو اور رشی بودھ اتسو اور شیوراتری کے دن دیانند بودھ اتسو منائیں اور ہر ایک نرناری سے چار چار آنہ اس فنڈ کی پورتی کے لئے جمع کر کے بھیج دیں۔

۳- دشانش - آپ کے سماج میں آریہ سبھاسدوں اور سہایکوں سے سال بھر میں جتنا ماہوار چندہ پراپت ہوتا ہے اس کا دسواں بھاگ "دشانش ندھی" کے لئے بھیج دیں۔ پچھلے جس جس سال کا دشانش نہ آیا ہو وہ بھی بھیجیں۔

۴- تقسیم دوائی مفت ٹریکٹ پرچار - آریہ بھائیوں کو ان دنوں پنبہ کاریوں کے لئے خاص امداد دینی چاہیئے۔ کیونکہ اس سے سادہ لوگوں کی سہایتا ہوتی ہے۔

۵- ویدک پستکالیہ - اس کے لئے سوادھیائے پریمی نتھا مان نیل سجی دھن تحفتاً کتب دوارہ امداد کریں۔

۶- "آریہ پتر" - اس کے لئے گراہکوں کی تعداد بڑھانے کی ضرورت ہے۔ جو آریہ سماجیں ابھی تک گراہک نہیں ہیں۔ وہ گراہک بنیں۔ اور اس کے گھاٹے کو پورا کرنے کے لئے آریہ سماجوں کو دھن کی امداد دینی چاہیئے۔ یہ پتر ویدک سدھانتوں کے پرچار کا مکھیہ سادھن ہے۔ اس سال سے آریہ سکولوں تتھا آریہ کنیا پاٹھشالاؤں میں دھرم شکشا کی درشٹی سے بھی اپیوگی بنایا گیا ہے۔

۷- لیکھرام سمارک - پنڈت لیکھرام جی کے بلیدان کے دن "ویر اتسو" منائیں۔ اور اس ندھی کے لئے دھن اکٹھا کریں۔ جو بھائی مسلمانوں اور عیسائیوں میں پرچار کے لئے "آریہ مسافر" مفت بھجوانا چاہیں۔ وہ اس پتر کے سہایتا فنڈ میں دان دیں۔

۸- دیانند اپدیشک ودیالیہ - اس کے خرچ کا زیادہ حصہ مستقل فنڈ کے سود سے پورا ہوتا ہے۔ باقی خرچ کے لئے کچھ وظائف پندرہ روپیہ ماہوار تھا۔ ۳۰۰/ روپیہ کی ضرورت ہے۔ سنسکاروں کے موقع پر اس کے لئے دھن دیا جا سکتا ہے۔ مستقل فنڈ کے ایک لاکھ روپیہ کو پورا کرنے کے لئے دس ہزار روپیہ کی کمی ہے۔ اور اس کو بھی اسی سال پورا کرنا ہے۔ آریہ سماجوں کو اس کے لئے خاص کوشش کرنی چاہیئے۔

۹- شردھانند شدھی ندھی - شردھانند بلیدان دوس پر اس ندھی کے لئے خاص یتن سے دھن اکٹھا کیا جائے۔

۱۰- انیہ ندھیاں - ریسرچ وبھاگ - آریہ ودیارتھی آشرم گورکل بیٹ سوہنی نتھا دلت ادھار آدی سنستھاؤں کے لئے بھی آریہ سماجوں کو اپنا اپنا حصہ دینے کا اپائے کرنا چاہیئے۔

۱۱- گورکل کانگڑی } ان دو سنستھاؤں کے بجٹ کو پورا کرنے کے لئے آریہ پرشوں کو خاص دھیان
۱۲- کنیا گورکل } دینے کی ضرورت ہے۔ دھنا ڈھیہ دانی سجنوں سے گورکلوں کی ضروریات کے لئے دان پراپت کرنے کا دھیان رکھا جائے۔ دونوں گورکلوں کے لئے بھون نرمان کے لئے دھن کی ضرورت ہے۔

۱۳- سبھا کی اردھ شتابدی - ویدپرچار مستقل فنڈ کے لئے ۲½ لاکھ روپیہ کی اپیل کے علاوہ اردھ شتابدی کے کام کو چلانے کے لئے اس سال کے بجٹ میں پانچ ہزار روپیہ رکھا گیا ہے۔ جو پرانت کی آریہ سماجوں نے ہی پورا کرنا ہے۔ بہت جلد آریہ سماجوں کو اپنا اپنا حصہ بھیج دینا چاہیئے۔

تفصیل ضروریات

مد	رقم	مد	رقم	مد	رقم
اردھ شتابدی مستقل فنڈ	۲½ لاکھ روپیہ	آریہ پتر	۱۰۰۰/ روپیہ	شردھانند شدھی ندھی	۵۰۰/ روپیہ
چلنت خرچ	پانچ ہزار "	آریہ مسافر	۵۵۰/ "	ودیش پرچار کتب بھیجنا	۲۵۰/ "
ویدپرچار کا سالانہ بجٹ	۳۵ ہزار "	لیکھرام سمارک ندھی	۷۰۰/ "	ریسرچ وبھاگ	۱۲۵۰/ "
چار آنہ ندھی	ایک ہزار "	دیانند اپدیشک ودیالیہ چلت	۳۰۰/ "	ودیارتھی آشرم	۲۰۰/ "
دشانش	۲۲۰۰/ "	" مستقل فنڈ	۱۰۰۰۰/ "	گورکل کانگڑی	۵۵۰۰/ "
تقسیم دوائی مفت ٹریکٹ	۳۰۰/ "			کنیا گورکل	۲۴۰۰۰/ "
ویدک پستکالیہ	۲۲۰۰/ "				

درکرنتی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب - گورودت بھون - لاہور

مہاتما گاندھی کا چھٹا برت :-

کراچی - ۱۰ جولائی - مہاتما گاندھی نے ایک طویل بیان جاری کیا ہے۔ جس میں وہ واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ جو اجمیر میں ان کی آمد کے سلسلہ میں رونما ہوئے۔ اور جن میں ایک سناتنی پنڈت لال ناتھ زخمی ہو گیا تھا۔ مہاتما جی نے اجمیر میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا تھا کہ انہیں اس پاپ کا پراشچت کرنا پڑے گا۔ آج کے بیان میں مہاتما جی نے اعلان کیا ہے کہ ہریجن دورہ کے خاتمہ پر واردھا پہنچنے کے دو روز بعد یعنی ۷ اگست سے آپ سات روز کا برت رکھیں گے۔

۱۹ سالہ لڑکی کا اغوا :-

شملہ - ۱۰ جولائی - معلوم ہوتا ہے کہ شملہ میں لڑکیوں کے اغوا کی وبا پھیل رہی ہے۔ پولیس میں ایک تازہ ترین رپورٹ درج کرائی گئی ہے کہ ایک ۱۹ سالہ لڑکی کو جو ایک دیہاتی کی لڑکی ہے۔ آج صبح اغوا کیا گیا۔ پولیس کی ابتدائی تحقیقات سے اس امر کا شبہ ہوتا ہے کہ لڑکی کو موٹر کار میں بٹھا کر انبالہ لے جایا گیا ہے۔ پولیس سرگرمی سے تحقیقات میں مصروف ہے۔

مسٹر ڈیسائی کی بمبئی میں واپسی :-

بمبئی - ۱۰ جولائی - کانگرس انتخابی مہم کے سلسلہ میں جنوبی ہند کا دورہ کر لینے کے بعد مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی آج بمبئی واپس آ گئے ہیں۔

خزانہ کی برآمد :-

پشاور - ۹ جولائی - پشاور تحصیل میں تخت بائی کے نزدیک ایک گاؤں کے دو دیہاتیوں کو بھگوان بدھ کے زمانہ کے سکے ملے ہیں۔ چند دن ہوئے بارش کے بعد دونوں کو قبرستان میں ایک مدفون خزانہ ملا۔ لیکن اس کی تقسیم پر ان میں جھگڑا ہو گیا۔ اور پولیس موقعہ پر پہنچ گئی۔ خزانہ میں بدھ کے وقت کی ایک ہزار طلائی مہریں اور کچھ قیمتی پتھر شامل ہیں۔ کیپٹن کلب اسسٹنٹ کمشنر مردان دیہاتیوں سے خزانہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ایک مسلمان کی گرفتاری :-

دہلی - ۱۰ جولائی - پولیس نے ایک مسلمان عبدالغنی کو گرفتار کیا ہے۔ اس پر الزام یہ تھا کہ اس نے ڈاکخانہ سے دھوکہ کیا۔ اس کا چالان تیار ہو رہا ہے۔

ایک آسٹرین کی گرفتاری :-

ملتان - ۹ جولائی - ملتان پولیس نے ایک شخص عبداللہ کو زیر دفعہ ۱۰۹ مشتبہ حالات میں گرفتار کر کے اسے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ملتان کی عدالت میں پیش کیا۔

پرکاش لاہور

۳۲ - اساڑھ سمت ۱۹۹۱

کنیا گورو کل ڈیرہ دون کی دھن سے بہا پیا کرو!

موجودہ طریقۂ تعلیم اور اس کے نتائج

ہندوستان میں جس قدر بھی تعلیمی درسگاہیں (سکول اور کالج) ہیں۔ اُن سب میں مغربی ڈھنگ سے تعلیم دی جاتی ہے۔ اس تعلیم کو حاصل کرکے ہماری بیٹیاں سیتا ساوتری بنیں گی یہ وہم جن بھائیوں کو ہے۔ وہ نیب جاگیں گے۔ جب انہیں ہونے والے موجودہ واقعات اور گناہوں کو اور بھی وسیع پیمانہ پر یوروپ کی طرح دیکھنا نصیب ہوگا۔ اگر موجودہ تعلیم کی رفتار یہی رہی۔ تو وہ دن دور نہیں۔ جبکہ ہندوستان میں بھی عورتوں میں آزادی کی وہ لہر دوڑ جائے گی۔ جس کے جھولے میں جھولتی ہوئی وہ بھی سمجھیں گی کہ اگر مرد آزاد ہیں۔ تو انہیں بھی مردوں کے سے حقوق حاصل ہیں۔ وہ بھی ان کی طرح پتی کے مرجانے پر دوسری یا تیسری شادی کر سکتی ہیں۔ سینما، تھیٹروں میں جا سکتی ہیں کلبوں میں جا سکتی ہیں۔ اور وہ بھی مردوں کی طرح نوکری کریں گی۔ وہ کسی کی محتاج کیوں رہیں؟ آزاد پھرنا من پسند شادی اور طلاق یہ سب بیہودہ مغربیت کے رنگ کے داغ ہیں۔ اگر ہندوستان بھی اپنی پوتر تہذیب پر جس کا کہ اسے ناز ہے۔ اسی قسم کے گناہ آلودہ داغ لگانا چاہتا ہے۔ تو شوق سے ایسی سنستھاؤں کی پناہ لے۔ جن سے پاس کرکے لڑکے اور لڑکیاں نہ صرف اپنے مذہب دھرم جاتی کے اصولوں سے ناواقف رہ کر محض نوکری کے میدان کے گھوڑ دوڑ جاتی ہیں۔ بلکہ آزادیٔ وطن کا جذبہ بھی ان کے دماغ سے مفقود ہو جاتا ہے۔ دیویاں ایسی سنستھاؤں سے تعلیم حاصل کرکے ایسے خیالات حاصل کر لیں گی۔ جن کی موجودگی میں پتی سیوا اور ستنوں کی ان کی نگاہوں میں کوئی وقعت نہیں۔

موجودہ طرزِ تعلیم اور فیشن پرستی کے تباہ کن نتائج ہر روز اخبارات کے صفحات پر نظر آتے رہتے ہیں آئے دن کی اغوا کی وارداتیں اور سینکڑوں ناجائز بچے اس بات کے شاہد ہیں۔ اور چیخ چیخ کر پکار رہے ہیں کہ تمہارا طریقۂ تعلیم غلط ہے۔ جرمنی والے انہی انجاموں سے باخبر ہو کر دوبارہ پرانی تہذیب کو لانے کی فکر میں ہیں۔ اور ایسی درسگاہیں اور سنستھائیں بنا رہے ہیں۔ جن میں رہ کر انکی بیٹیاں آدرش گرہ پتنیاں بن سکیں۔ ہم نے تعلیم کے مقصد کو پورے اور اصلی معنوں میں سمجھا ہی نہیں۔ موجودہ طریقۂ تعلیم مشرقی تہذیب سے کوسوں دور ہے۔ اور اس قدر خطرناک ہے کہ یوروپ وغیرہ ممالک میں ہونے والی تباہی ہندوستان میں بھی آجائے گی جس کی تمام تر ذمہ داری موجودہ طریقہ پر ہی عائد ہوگی۔ جو کہ ہر آزادی کے دلانے میں مددگار ہو سکتا ہے۔ اگر اس کی اصلاح کرنے میں پوری توجہ سے کام نہ لیا گیا۔ تو بداخلاقی اور برائیوں کا زور اس قدر پھیل جائے گا۔ کہ "شرافت" اور "نیکی" دونوں نام اس دنیا میں آپ شرمندہ ہونگے۔ موجودہ طریقۂ تعلیم لڑکوں اور لڑکیوں کو محض فیشن پرستی اور مغربی رنگ میں رنگنے کے سوائے اور ہمیں کیا سکھا رہا ہے؟

تعلیم کا اصل مقصد

تعلیم کا مقصد کچھ اور ہی ہے۔ تعلیم اس لئے دی جاتی ہے۔ کہ ہماری کنیائیں اور بیٹیاں پڑھ لکھ کر آدرش پتنیاں بن سکیں۔ اور پتنی بن کر ایسی اولاد کی ماتائیں بنیں۔ جس پر نہ صرف قوم کو ہی ناز ہو۔ بلکہ دیش اور جاتی کے ہمیت وہ اپنا فرض سمجھتی ہوئی اس کی ترقی کے لئے کوشاں ہوں۔ اگر ہم ابھیمنیو، پرتاپ اور ارجن جیسی آدرش اولاد چاہتے ہیں۔ تو ہمیں اپنی کنیاؤں کو ایسی اعلیٰ تعلیم دینی چاہیئے۔ جسے پاکر وہ اپنے فرائض کو سمجھ سکیں۔ نہ کہ گمراہ ہوں۔ موجودہ سنستھاؤں سے جہاں نہ مذہب نہ اصول اور نہ آستکتا کو دخل ہے۔ اعلیٰ تعلیم کی توقع رکھنا نادانی ہے۔ ہمارے لئے پچھلی طرزِ تعلیم کی طرف راغب ہونا ضروری ہے۔ یہ طریقۂ تعلیم ہے "گورو کل سسٹم"۔ انہی مقاصد کو مدِ نظر رکھ کر کنیا گورو کل ڈیرہ دون چل رہا ہے۔

کنیا گورو کل ڈیرہ دون

یہی ایک سنستھا ہے۔ جو اصل مقصد کو حل کرنے میں پورے طور پر کوشاں ہے۔ اور جو اپنی تعلیم یکر کنیاؤں کو سیتا ساوتری ایسی بنانے کا فخر کر سکتی ہے کیسی قدر بھارک جذبہ

دیش بھگتی کا رنگ۔ سادگی۔ شرافت اور زبان میں شیرینی کا النش ہے۔ کہ جو دیکھتا ہے۔ وہ طریقۂ تعلیم اور انتظام کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جو منتظمان اور ادھیاپکاؤں کی تپسیا کے جیون۔ ایثار اور قربانیوں کے کامیاب پھل کے روپ میں نتیجہ ہے۔ جس کا احساس سب نے کیا ہے۔ بڑے بڑے لیڈروں اور بزرگوں نے اس سنستھا کا ملاحظہ کیا ہے۔ اور انتہائی مسرت کا اظہار فرمایا ہے۔

جہاں تعلیم اس قدر اعلیٰ ہے۔ وہاں لڑکیوں کے رہن سہن میں اس قدر اعلیٰ انتظام سے کام لیا گیا ہے۔ کہ صحت اعلیٰ اور خیالات نہایت پاکیزہ ہیں۔ اور شرافت اور نیکی کا مجسمہ ہیں۔ انہی باتوں سے متاثر ہو کر سب نے اعلیٰ رائے کا اظہار کیا ہے۔ جن میں آریہ لیڈروں کے علاوہ سناتن دھرمی و آزاد خیالات کے بزرگوں نے بھی اس کی کامیابی کے لئے دعا مانگی ہے۔ اور ہر طرح سے تسلی اور اطمینان کا خیال ظاہر کیا ہے۔ نیچے پنڈت نیکی رام جی شرما کی جو کہ سناتن دھرمی نیتا ہیں۔ رائے کو درج کرنا ضروری سمجھتا ہوں جس کے مطالعہ سے آپ اس بات کو جان سکیں گے کہ یہ گورو کل بڑے آدمیوں کی نظروں میں کیا وقعت رکھتا ہے!

پنڈت نیکی رام جی کی رائے

"اپنے مانیہ مترا آچاریہ رام دیوجی کے ساتھ آج کنیا گورو کل دیکھا۔ کنیاؤں کی یوگیتا اوّل تو میں اچھی ہے۔ دوسری جماعت کی کنیاؤں کا اچارن شُدھ تھا۔ بیکھو دیکھے۔ اتہاس کی باتیں سنیں۔ اور راشٹریہ وچاروں سے بھرے ہوئے گیت سنے۔ سب دیکھ بھال کر مجھ پر بہت پربھاو پڑا ہے۔ گورو کل کی سنائکا میں کتنی سیوگیہ پتنیاں اور یوگیہ ماتائیں بنیں گی۔ اس کلپنا سے ہی آنند ہوتا ہے۔ سچ سنستھاؤں کے بارہ میں سمتی دینے میں سنکوچ ہوتا ہے۔ اور میں اکثر لکھتا ہی نہیں۔ لیکن اس سنستھا کے کارپرتنے مجھے ان پنکتیوں کے لکھنے پر مجبور کر دیا ہے۔ یہ سنستھا اس یوگیہ ہے۔ کہ ہندو سنسکرتی کے پریمیوں کو اس کی سروتھا سہائتا کرنی چاہیئے۔"

اسی طرح سینکڑوں رائیں ہیں۔ جن میں نہ صرف آریہ سماجی بزرگ ہی شامل ہیں۔ بلکہ ہر خیال کے آدمی اس گورو کل کے متعلق اعلیٰ رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ ان میں سے شری رام نارائن جی کا شی۔ شری پرماتما شرن جی ایم۔ اے پروفیسر ہندو یونیورسٹی بنارس۔ شری بگل سنگھ جی ایم۔ اے (Ed. P. S. ... O× ...) بیرسٹر ایٹ لاء۔ شری ہنسراج جی۔ شری چندو لال جی بلیل منسٹر ایجوکیشن گونڈال سٹیٹ۔ شری پرشوتم لال جی ٹنڈن۔ شریمتی اوما نہرو۔ شری دیوراج جی جالندھر اور شری گنگا پرشاد جی چیف جج وجوڈیشل ممبر ٹہری گڑھوال ریاست وغیرہ چند ایک نام کا ذکر ضروری ہے۔

ان کے علاوہ جنہیں بھی گورو کل کے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ ان کی بھی یہی رائے ہوتی ہے۔ یہ اس بات کا اہم ثبوت ہے۔ کہ جس مقصد کو مدِ نظر رکھ کر گورو کل جاری کیا گیا تھا۔ اس کو پورا کرنے میں یہ کامیاب رہا ہے۔ ہم اس وقت فخر کر سکیں گے۔ جب یہ سنستھا مکمل طور پر کام کرنے کے یوگیہ ہو جائے گی۔ اس مقصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے دھن کی سخت ضرورت ہے۔ اس کمی کے پورا ہونے پر نہ ہم اس پر فخر کریں گے۔ بلکہ غیر اقوام کے لئے بھی یہ باعثِ سبق ہوگی۔

اپیل

لیکن دکھ سے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ آریہ بھائیوں نے اس طرف پوری توجہ نہیں دی۔ اس کے لئے دھن کی سخت ضرورت ہے۔ کنیاؤں کے رہنے کے لئے آدھی عمارت بن چکی ہے۔ اور آدھی نئی دھن کی وجہ سے ادھوری پڑی ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ہمارے بھائی اس کی اپیوگتا اور مفاد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس کی خوب امداد کریں۔ تاکہ گورو کل ایک مکمل سنستھا بن جائے۔ اور کنیاؤں کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہو۔

ہمیں یقین ہے۔ کہ آریہ بھائی اپنا فرض پہچان کر فوراً دھن بھیجنے کی کرپا کریں گے۔ کیا ہی خوب ہو۔ اگر آریہ سجن بھی اپنے فرض کو پہچانتے ہوئے ہمیں بار بار اپیلیں کرنے۔ ہاتھ پھیلانے اور جھولیاں پسار کر مانگنے پر مجبور ہونے سے پہلے خود ہی پورے جوش سے دھن بھیج کر کمی کو پورا کر دیں۔ بندہ دن کے اندر اندر دس ہزار روپیہ آجانا چاہیئے۔ اس کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔ کیا ہم آشا رکھیں۔ کہ یہ آواز مؤثر ثابت ہوگی؟

(آچاریہ) رام دیو بکھیہ ادھشٹا

شرومنی سبھا کی ضروریات

معلوم ہوتا ہے۔ کہ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا کے سدسیہ سبھا کے سالانہ اجلاس کے بعد اپنے گھروں میں جاکر ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ گئے ہیں۔ اور سبھا کی ارودھ شتابدی کے متعلق اپنے فرض سے غافل ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اس امر کی اشد ضرورت تھی۔ کہ وہ اردھ شتابدی کے متعلق انہوں نے جو پرستاؤ پاس کیا تھا۔ اس کو کریاتمک روپ میں لانے کے لئے نہ صرف اپنی طرف سے مخصوص تجاویز پیش کرتے۔ بلکہ سبھا کے ادھیویشن میں انہوں نے باقی کا جو بجٹ پاس کیا تھا۔ اسے بھی پورا کرنے کے لئے تیار ہو جاتے۔ ممکن ہے ہمارے آریہ وچارکوں کے حافظے سے یہ امر فراموش ہو گیا ہو۔ کہ شرومنی سبھا کی ضروریات کیا ہیں۔ ان کی آگاہی کے لئے ہم ان چند آوشیکتاؤں کو شائع کرتے ہیں۔ تاکہ آریہ جگت ان کے متعلق اپنے کرتویہ کا پالن کرنے کے لئے کٹی بدھ ہو سکے اور اس وقت جو سستی نظر آ رہی ہے۔ اس کے دور کرنے کے عملی اپاؤں پر کھلی بھانتی وچار کرنے کی آوشیکتا محسوس کرے۔

وید پرچارک سنگھ

ہمیں یہ سماچار پڑھ کر بڑا ہرش ہوا ہے کہ بریلی میں پوجنیہ مہاتما نارائن سوامی جی کی ادھیکشتا میں منعقد شدہ آریہ پرتنیدھیوں کا ایک اہم ادھیویشن اس غرض سے منعقد ہوا۔ کہ وید پرچار کو سنگھٹت روپ سے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے سادھنوں پر وچار کیا جائے۔

شری پت ونتی دھرمی پاٹھک نے اس ادھیویشن میں یہ پرستاؤ پیش کیا۔ کہ اس غرض کے لئے ایک آشنتر وید پرچارک سنگھ بنایا جائے۔ جو کل بھارت ورش میں ویدوں کا ڈنکا بجا کر ان ویاکھیانوں کی پورتی کرے۔

پرستاؤ پاس کرتے ہوئے ادھیویشن نے یہ نشچے کیا۔ کہ آریہ جگت کے جلد ودوانوں سے

(بقیہ کالم ۱ کے آغاز میں)

ریاست حیدرآباد میں ویدپرچار پر ناواجب پابندی

شری نارائن سوامی پردھان آریہ سارودیشک سبھا کا اعلان

دہلی۔ ۹ جولائی۔ شری نارائن سوامی پریذیڈنٹ آل انڈیا آرین لیگ نے مندرجہ ذیل بیان پریس کو دیا ہے:۔

نظام حیدرآباد کی حکومت نے آریہ سماج کے مشہور پنڈت رام چندر جی دہلوی جو اپنی قابلیت تقریر کی خوبی اور اعتدال اور حسن اطوار کے لئے بہت مشہور ہیں۔ کے خلاف مقدمہ چلا کر آریہ سماجی حلقوں میں ایک ہیجان اور غم و غصہ پیدا کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ حیدرآباد میں دھارمک پرچار کے خلاف پابندیوں نے جو ظاہراً دھارمک سنستھاؤں کے خلاف ہیں۔ مگر عملاً آریہ سماج کے پرچار کے خلاف عائد کی گئی ہیں۔ آریہ سماجی جگت میں اور بھی بے چینی پیدا کر دی ہے۔ ان سے سنستھا کے ابتدائی حقوق کی جڑوں اور آزادیٔ تقریر پر کلہاڑا چلایا گیا ہے۔ اگرچہ آریہ سماج تمام سیاسی اور فرقہ وارانہ جھگڑوں اور تحریکوں سے بالکل علیحدہ رہا ہے۔ مگر جب کبھی اس کے پرچار اور پوجا کے پیدائشی حقوق پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ اس نے متفقہ طور پر اس کا مقابلہ کیا ہے۔ آریہ سماجی دھارمک منش ہوتے ہیں۔ جن کا دھرم ہے۔ کہ وہ بڑی سے بڑی سختیوں اور تشدد کا مقابلہ کرتے ہوئے بھی تمام دنیا میں وید مقدس کا ابدی اور ازلی پیغام پہنچائیں۔ سرکار برطانیہ اور عکومت پٹیالہ نے آریہ سماجیوں کی ایسے وقت میں جب وہ ایمانداری سے سمجھتے تھے کہ ان کا دھرم خطرہ میں ہے بہادرانہ قربانیوں کے بلند معیار کا تجربہ کیا ہے۔ حکومت نظام کو بلا تاخیر یہ سمجھ لینا چاہئے۔ کہ اپنے پیدائشی حقوق کی رکھشا کے لئے آریہ سماجی اس قدر قربانیاں کر سکتے ہیں۔ کہ وہ دنیا کو حیران کر دیں۔ میں یقین کرتا ہوں۔ کہ حکومت نظام سے سمجھدار مشیر معاملہ فہمی اور عقل سے کام لیں گے۔ یہ حکومت نظام اپنی ریاست کے پرامن وفادار اور قانون پسند آریہ سماجیوں اور ہندوستان اور دنیا میں ان کے ہم مذہبوں کو اس قسم کے حکم (اور قانون) پر عمل در آمد کے جو تعصب پر مبنی ہیں اپنے خلاف نہیں بنا سکے۔ ہر ریاست کے حکمران کو اپنی رعایا کی بلا امتیاز مذہب و ملت حفاظت کرنی چاہئے۔ آریہ سماجی شروع میں جائز ذرائع اختیار کریں گے۔ اور اگر وہ ان میں کامیاب نہ ہوئے۔ تو پھر شدید پرامن ذرائع آزمائیں گے۔ جب تشدد کے ہتھکنڈے ناکام رہیں گے۔ وہ آگے پیدائشی حقوق حاصل کر لیں گے ... ایک منظم سخت اور ترقی یافتہ دھارمک ... آمید ہے کہ ریاست کے ایک روشن دماغ حکمران کی حکومت سنستھا پر جو پہلے ہی بہت سختیاں برداشت کر چکی ہے۔ مزید دباؤ نہیں ڈالے گی۔

میں آل انڈیا آرین لیگ کی ایگزیکٹو کمیٹی کی فوری میٹنگ طلب کر رہا ہوں۔ جس میں کام شروع کرنے کے لئے کونسل اور ڈکٹیٹر مقرر کیا جائے گا۔ تاکہ اگر فوری ضرورت آ پڑے جس کی مجھے امید نہیں ہے۔ تو ستیہ آگرہ شروع کر دیا جائے۔

گوروکل جھجر کا اہم پرستاؤ۔ گوروکل جھجر کے سالانہ اتسو میں ایک مہا سبھا منعقد ہوئی جس میں یہ فیصلہ ہوا۔ کہ آریہ سماج کے پرسدھ نیتا و دوان مقرر پنڈت رام چندر جی کے خلاف چلائے گئے کیس کو اگر نظام سٹیٹ واپس لینے کو تیار نہ ہو۔ تو اس صورت میں اگر آل انڈیا آرین لیگ دہلی کو ستیہ آگرہ کے لئے جتھے بھیجنے کی ضرورت محسوس ہو۔ تو سب سے پہلے گوروکل جھجر کا ایک جتھہ حیدرآباد دکن میں جانے کو تیار ہوگا۔ اور وہ جتھہ اس مسلم ریاست میں ویدک دھرم کی خاطر ہر قسم کی مصائب سہنے کو تیار ہوگا۔

(بھگوان شری منتری پرکاشن ومھاگ جھجر)

(کالم ۱ کا بقیہ)

اس بارہ میں پاٹھک جی مشورہ دیں کہ اس معاملہ کو سارودیشک سبھا کے سامنے انتم فیصلہ کے لئے رکھیں۔ اور وہاں جو قطعی فیصلہ ہو اس کو کاریہ روپ میں لانے کی کوشش کی جائے۔ ہم خود اس قسم کے سنگٹھن کی بڑی ضرورت محسوس کر رہے تھے۔ اور چاہتے تھے کہ شرومنی آریہ سارودیشک سبھا اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے۔ اور پرانتک سبھاؤں کا سہیوگ حاصل کر کے ایسے سنگٹھن کرنے کی کوشش کرے۔ تاکہ سنگھ کے قائم کرنے کی جو غرض ہے۔ وہ پوری ہو سکے۔

"رہبر" حیدرآباد کی شرارت

ریاست حیدرآباد کا اخبار "رہبر" اس قدر متعصب واقع ہوا ہے۔ کہ اسے آریہ سماج کے خلاف زہر افشانی کرنے کا کوئی چھوٹا سا موقعہ بھی مل جائے۔ تو وہ اس سے فائدہ اٹھانے سے دریغ نہیں کرتا۔ اس نے اپنی ۲۲ امرداد ۱۳۴۸ ف کی اشاعت میں اپنی فطرت اور روایات کے مطابق مقدمہ ملی کھیتر کے عنوان سے ایک ایڈیٹوریل شائع کیا ہے۔ جس میں اس نے استغاثہ کی نقل درج کرتے ہوئے اسے ایسی عیاری سے پیش کیا ہے۔ کہ گویا یہ کوئی جوڈیشل فیصلہ ہے۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ محض استغاثہ جب تک اسے عدالت میں باقاعدہ شہادتوں سے ثابت نہ کیا جائے۔ اس قابل نہیں ہوتا کہ اس کی بنا پر کسی شخصیت علیہ کو بدنام کرنے کی جرأت کی جائے۔ لیکن چونکہ حیدرآباد ایک اسلامی ریاست ہے۔ اور "رہبر" ایک اسلامی پرچہ ہے۔ اس لئے "رہبر" نے ایسی مجرمانہ جرأت کر کے ایماندارانہ طریق کو ترک کر کے بدنام کرنے کی جرأت کی ہے۔ بلکہ ایک بڑی جماعت کے خلاف زہر افشانی کر کے انتہائی بددیانتی کا ارتکاب کرنے کی شرارت کی ہے۔ ریاست کے مقتدروں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ ایسے نفرت پھیلانے والے پرچہ کی مناسب گوشمالی کر کے انصاف کا تقاضا پورا کریں۔

گاندھی دوس

جب پونہ میں مہاتما گاندھی تشریف لے گئے۔ تو وہاں کسی گمراہ انسان نے جس کے متعلق ابھی تک یہ تصدیق نہیں ہو سکا۔ کہ آیا وہ پولیس کا آلہ کار تھا یا کوئی تشدد پسند یا رجعت پسند یا کوئی سرپھری طبیعت کا کٹر قدامت پسند سناتن دھرمی۔ مہاتما جی کی کار پر بم پھینکنے کی شرمناک کوشش کی۔ ملک کے طول و عرض میں بم پھینکنے والے کے خلاف جہاں نفرت کی لہر پیدا ہوئی ہے۔ وہاں مہاتما جی کے بچ نکلنے پر پرماتما کا شکر یہ ادا کرنے کے لئے قائم مقام پریذیڈنٹ کانگرس نے ۱۵ر جولائی کو "گاندھی دوس" منانے کی سارے دیش کو آدیش دیا ہے۔ ہمارا وشواس ہے۔ کہ سارا ہی دیش اس دن کو پوری شان سے منانے کا یتن کرے گا۔ اور اس دن کو مناتے ہوئے ایسی کوشش کرے گا۔ جس سے جہاں ہریجن اُدھار اور عدم تشدد کا سندیش ہر گھر میں پہنچ جائے۔ وہاں لوگوں کے اندر بھی اتنا پریورتن آ جائے۔ کہ وہ اس قسم کے حادثات کو پوری پوری نفرت سے دیکھنے لگ جائیں۔ اور آئندہ ملک کے کسی کونہ میں کسی نابکار کو ایسے شرمناک واقعہ کا اعادہ کرنے کا حوصلہ ہی نہ ہو سکے ::

"پرتاپ" کا ماہانہ ایڈیشن

دیر سے روزانہ "پرتاپ" لاہور کی طرف سے یہ اعلان ہو رہا تھا کہ آئندہ اس کا ایک ماہانہ ایڈیشن بھی نکلا کریگا۔ حسب اعلان سوموار صبح مورخہ ۹ر جولائی کو یہ ایڈیشن شائع ہو گیا۔ خاص لاہور میں ہی اس کی اتنی مانگ تھی۔ کہ دفتر "پرتاپ" کے لئے اسے پورا کرنا مشکل ہو گیا۔ آخر کار پریس کو دوبارہ آرڈر دے کر اور پرچہ چھپوا کر پبلک کی مانگ کو پورا کیا گیا۔

ماہانہ ایڈیشن نہ صرف نظموں کے لحاظ سے بلکہ مضامین اور مضمونوں کے لحاظ سے ایک قابل دید تحفہ ہے۔ ہم ماہانہ ایڈیشن کی کامیابی کے لئے جہاں مہاشہ نریندر جی ایم اے مہاشہ تلک چند جی دھینگڑہ اور لالہ نانک چند جی ناز کو مبارکباد دیتے ہیں۔ وہاں جنتا سے بھی یہ آشا رکھتے ہیں۔ کہ وہ اس ایڈیشن کو اپنا کر کاریہ کرتاؤں کی اتنی حوصلہ افزائی کریگی۔ کہ وہ اس ایڈیشن کو ایسا مقبول بنا کر دم لیں۔ جس سے یہ اعلیٰ پایہ کے انگریزی... *monthlies* کو مات کر جائے۔ اور ایڈیٹر صاحبان کے ارادہ کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر جائے ::

زہریلی دستاویز

مدراس میں کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کی طرف سے تقریر کرتے ہوئے مسٹر بلو۔ بھائی ڈیسائی نے فرمایا۔ کہ جہاں تک کمیونل اوارڈ کا تعلق ہے۔ میں اسے ایک زہریلی دستاویز تسلیم کرتا ہوں۔

ادھر مہاتما گاندھی نے اس اوارڈ کا ذکر کرتے ہوئے ایک انٹرویو میں فرمایا۔ کہ کانگرس کمیونل اوارڈ کو نہ ہی نامنظور کر سکتی ہے۔ جیسا کہ ہندو چاہتے ہیں۔ اور نہ ہی اسے منظور کر سکتی ہے۔ جیسا کہ مسلمان چاہتے ہیں۔ جب حالت یہ ہے۔ کہ کانگرس خود اس کے متعلق کوئی واضح رائے نہیں رکھ سکتی۔ اور اسے *compromise* کے خیال سے دونوں جماعتوں کی خوشنودی منظور ہے۔ تو پھر ایسے کانگرسیوں کو جو کہ کمیونل اوارڈ کو دیانتداری سے متحدہ قومیت کے لئے زہر قاتل سمجھتے ہیں کیوں آزادی سے اس کے زہریلے اثرات کو زائل کرنے کے لئے کانگرس کھلی چھٹی نہیں دیتی۔ اور مفت میں انہیں ایسے سمجھوتہ کا پابند بناتی ہے۔ جو کہ ان کی رائے میں اُن کے دماغ پر ایک غیر ضروری بوجھ یا جبر ہے۔ اور ہندوستان کی غیر مسلم آبادی کے لئے سم قاتل کا اثر رکھتا ہے ::

کھادی کی فروخت

مہاتما گاندھی پنجاب آ رہے ہیں۔ آپ ۵-۶ روز یہاں قیام فرمائیں گے۔ اور اس عرصہ میں ہریجن اُدھار کی تحریک کو جنتا پر واضح کریں گے۔ پنجاب نواسیوں کو یہ بھولی بھالی گپ بات ہے۔ کہ آج سے ۱۵ سال پیشتر جبکہ مہاتما جی نے کانگرس پر اپنا سرودیہ نوچھاور کر دیا تو آپ نے کانگرس کے تعمیری پروگرام کے سلسلہ میں اس کے پلیٹ فارم سے چرخہ و کھدر کا پرچار کیا۔ یہ بھارت ورش کی کمزوری تھی۔ کہ اس نے اس سندیش کو اس چاہ اور اشتیاق سے نہیں اپنایا۔ جس کی بھارت ماتا کا بہت اس سے تقاضا کرتا تھا۔ خیر "گزشتہ را صلواۃ و آئندہ را احتیاط" کے مصداق اب ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ مہاتما گاندھی کے دورۂ پنجاب میں اتنا کھدر خرید کریں۔ جو کہ کھادی کی صنعت کی حوصلہ افزائی میں سب سے زیادہ ممد و معاون بن سکے۔ اور جن غریب ہریجنوں نے کھادی کو اب بطور پیشہ اختیار کر لیا ہے۔ اُن کی نہ صرف [illegible]

سفید پوشوں کے لئے بھی اس امر کی ترغیب ثابت ہو سکے۔ کہ وہ کھادی کی صنعت کو بطور پیشہ اختیار کر کے ملک کی اقتصادی ترقی کا جزو بنیں ::

سردار پٹیل کو رہا کرو!

تعلقہ باردولی کے ہر دلعزیز نیتا شری یت سردار پٹیل آج کل ناسک جیل میں ہیں۔ ملک کو ڈر پیدا ہو گیا ہے وہ ناک کی ایک سخت بیماری میں مبتلا ہیں۔ ڈاکٹر شاہ اور ڈاکٹر پٹیل نے حکومت کی دعوت پر ان کا طبی معائنہ کر کے یہ رائے دی ہے۔ کہ جب تک ان کا آپریشن نہ کیا جائے۔ تب تک ان کی تکلیف دور نہیں ہو سکتی۔ ہمارا تو دیر سے یہ خیال ہے۔ کہ حکومت بمبئی کا سردار پٹیل کو بیماری کی حالت میں ایک دن بھی جیل میں رکھنا انتہائی سرد مہری ہے۔ اور اب مذکورہ طبی معائنہ کے بعد تو ہماری یہ پختہ رائے ہو گئی ہے۔ کہ جتنی جلدی سردار جی کو رہا کر کے آپریشن کی اجازت دی جائے۔ اتنا ہی اچھا ہوگا۔ اور اس سے صفائی کے مزید مکدر رہنے کا اندیشہ نہیں رہے گا۔ ہاں اگر حکومت سردار موصوف کو جیل میں رکھنے میں ہی اپنی نیک نامی سمجھتی ہے۔ تو اس کی مرضی۔ لیکن ہم اتنا ضرور کہہ دیں۔ کہ وہ اس طرح سے یہ ثابت کرے گی۔ کہ اس کا رویہ منتقمانہ ہے۔ اور وہ ہندوستانی جذبات کی اہمیت کو محسوس کرنے سے عاجز ہے ::

سرحد میں اسلامی تناسب

ہمیں کافی لمبے عرصہ سے حکومت کی پالیسی کے متعلق یہ شکایت چلی آتی ہے۔ کہ وہ مسلم نواز ہے۔ بعض لوگ ہماری اس شکایت کو حق بجانب تسلیم کرنے سے انکار کرتے رہتے۔ لیکن وہ لوگ بھی اس بات کو سنکر حیران ہونگے۔ کہ لارڈ ولنگڈن وائسرائے ہند کی گورنمنٹ کے ہوم ڈیپارٹمنٹ نے سر ہیری ہیگ کی رہنمائی میں اس اصول کو تسلیم کر لیا ہے کہ ہندوستان کے نظم و نسق میں مسلمانوں کو خاص حصہ دیا جائے۔ عجیب معاملہ ہے۔ ایک طبقہ کو تو غیر ضروری طور پر خاص حصہ دیا جاتا ہے۔ لیکن دو طبقات جن سے حکومت کی سول سروس آج تک چھنتی آئی ہے۔ اُن کو پس پشت دھکیلا جا رہا ہے۔ اس پالیسی کا موٹا مطلب یہ ہے

کہ خاص حصہ کے لئے یا تو انگریز ہیں یا اینگلو انڈین یا مسلمان۔ باقی سارے ہندوستانی خواہ وہ پولیٹیکل لحاظ سے کتنے ہی ترقی یافتہ ہوں۔ اور یا اپنی قابلیت کے لحاظ سے ہندوستان کے لئے کتنے ہی مفید ثابت ہو سکتے ہوں۔ اُن کو خاص کا تو کیا ذکر۔ عام حصہ کے قابل بھی نہیں سمجھا جا رہا۔ اور دن بدن کس مپرسی اور بے بسی کی حالت میں دھکیلا جا رہا ہے۔ اور پھر یہ توقع رکھی جا رہی ہے۔ کہ وہ اس پالیسی کی تعریف میں رطب اللسان رہنے کو اپنا فرض جانیں ::

خواجہ حسن نظامی کا نیا مشغلہ

ہمارے مہربان خواجہ زلف دراز حسن نظامی صاحب بھی بڑے تردار انسان ہیں۔ جب کبھی وہ دیکھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی نظر کسی اور طرف منعطف ہو رہی ہے۔ تو وہ اپنی طرف مسلمانوں کو متوجہ کرنے کے لئے کوئی نیا پھرہ چھینک دیتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک خط شائع کر کے مسلمانوں کو یہ جل دیا ہے۔ کہ وہ اردو کی تبلیغ کے لئے ان کا بنا ریکارڈ مبلغ چار روپیہ پر خرید لیں۔ اس ریکارڈ میں انہوں نے اسلام کے لئے ایسے سات خطرات کا ذکر کیا ہے۔ جو کہ ان کے دماغ میں حال گزر رہے ہیں۔ اگر یہ ماتمانہ موقعہ دیا۔ تو ہم اگلے ہفتہ ان خطرات کا اسلامی جگت والے صفحہ میں ذکر کریں گے۔ یہ ریکارڈ بکوانے کی خاطر آپ نے مسلم Addressee کو یہ ترغیب دی ہے۔ کہ وہ اس کو نصف درجن خط کو پانچ مسلمان مردوں یا عورتوں کو سنا دیں یا پڑھا دیں۔ اور اس طرح اس کی تشہیر کر کے ریکارڈ کی فروخت کے سامان مہیا کریں۔ موٹا مطلب یہ ہے۔ کہ خواجہ صاحب مدد تبلیغ کی آڑ میں مسلمانوں کی جیبوں سے فی کس چار روپیہ نکلوانا چاہتے ہیں۔ اور درگاہ شریف میں الدین والاچراغ جلانا چاہتے ہیں ::

ترکستانی بغاوت کا خاتمہ

پچھلے دنوں چینی ترکستان میں چین کے خلاف جو شورش برپا ہوئی تھی وہ اب قریب الاختتام ہے۔ کیونکہ وہاں کے تنگانی فوجی کمانڈر جیو جنگ لنگ نے کاشغر میں نماز جمعہ کے بعد ایک زبردست تقریر کی جس میں حکومت نانکنگ کے تئیں اپنی وفاداری کا اظہار کر کے آئندہ کے لئے وفادار رہنے کا یقین دلایا ہے۔ باغی لیڈر کی اس قسم کی روش اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ چینی ترکستان میں اب امن و امان بحال ہونے والا ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے۔ کہ اکسو کے مقام سے ارمچی افواج شمالی کی طرف گئی ہیں۔ اور [illegible]

کافر کون ہے؟

ہم نے کئی بار اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کیا ہے۔ لیکن آج تک ہم اس معمّہ کو حل نہیں کر سکے۔ کہ اسلام کی رُو سے کافر کون ہے؟ حضرت محمد صاحب کے خیال میں تو کافر وہ تھا۔ جو کہ نہ ہی آپ کو رسول تسلیم کرتا تھا۔ اور نہ ہی قرآن شریف کو الہامی وحی سمجھتا تھا۔ لیکن جب شیعہ مذہب کو دیکھتے ہیں۔ تو ہم پڑھتے ہیں۔ کہ امام ابو عبداللہ یہ فتویٰ دے رہے ہیں۔ کہ:۔

”جس نے ہمارا انکار کیا۔ وہ کافر ہے“۔

(اصولِ کافی صفحہ ۲۰)

ادھر ہمارے قادیان کے بڑے مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ”جس نے میرا انکار کیا۔ وہ کافر ہے۔ مضائقہ نہیں خواہ اس کا نام مسلمانی ہو“ پیشتر اس کے کہ ہم اس قضیہ کو سلجھائیں۔ ہم مسلمانوں کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں۔ کہ بھائی صاحبان! تم خود ہی باہمی فیصلہ کر لو۔ کہ کافر کس کو کہنا چاہیے۔ اور کس کو نہیں کہنا چاہیے؟ جو تم سب فرقوں کا باہمی متفقہ فیصلہ ہوگا۔ ہم اس کو صحیح تسلیم کر لیں گے۔

حضرت محمد کی توہین

قادیان کے بڑے مرزا نے۔ جتنی حضرت محمد کی توہین کی ہے۔ اتنی کسی عیسائی اور کسی آریہ سماجی نے نہیں کی۔ دنیا کا وہ کون سا الزام ہے۔ جو کہ مرزا صاحب یا ان کے حواریوں نے حضرت محمد صاحب پر نہیں لگایا۔ بڑے مرزا صاحب حضرت محمد صاحب کی مذمت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

”آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی۔ کہ شہد نہ کھائیں گے۔ خدا تعالےٰ نے حکم دیا۔ کہ ایسی قسم کو توڑ دیا جائے“۔

(”الفضل“ ۔ ۵ جولائی ۱۹۳۴ء)

مانا۔ محمد صاحب نے اللہ میاں کے کہنے پر اپنی کوئی ناجائز قسم توڑی ہوگی۔ لیکن مرزا صاحب جیسے غیر شرعی نبی کے لئے یہ جائز تھا۔ کہ وہ اس واقعہ کو اس لئے فخریہ بیان کرتے کہ قادیانی اللہ میاں نے ان کا محمدی بیگم سے آسمانی نکاح زمین پر ختم کر دیا تھا۔ یا مولانا ثناء اللہ سے پہلے ۱۹۰۸ء میں آپ کو زمین سے اٹھا لیا تھا۔ اور خر دجال پر سوار کر کے قادیان میں دفنا دیا تھا۔

صحابہ کی اہانت

بڑے مرزا صاحب نے حضرت محمد صاحب کی توہین ہی نہیں کی۔ بلکہ صحابہ کو بھی دھر رگڑا ہے اور وہ بھی ایک جرمِ کبیرہ کے الزام میں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

”اصحابہ نے دین کی خاطر باپوں اور بیٹوں کو قتل کر دیا تھا“۔

(”الفضل“ ۔ ۵ جولائی ۱۹۳۴ء)

ہم تو آج تک یہ سمجھے بیٹھے تھے۔ کہ صحابہ کا تقویٰ کمال کا تھا۔ لیکن آج ہمیں بڑے مرزا صاحب سے پتہ لگا۔ کہ ان کا تقویٰ تو جو تھا سو تھا۔ ہاں ان کی خاص تعریف تھی۔ کہ انہوں نے اپنے متشفانہ جذبہ کے اظہار کے لیے اپنے غیر مسلم باپوں اور بیٹوں کو تیغ دودم کے گھاٹ اتار کر انتہائی غیر بردباری کا عملی ثبوت دیا تھا۔ اور آئندہ نسلوں کے لئے ایک خطرناک نظیر قائم کی تھی۔ کاش صحابہ کی مذکورہ توہین کرتے وقت مرزا صاحب اپنے قول کے حُسن و قبح پر بھی غور کر لیتے۔ اور یونہی صحابہ پر خود غرضی سے الزام نہ تھوپ دیتے۔

حضرت مسیح کو دشنام دہی

حکومتِ انگریزی نے بانیانِ مذہب کی توہین کو جرم قرار دیا ہے۔ لیکن ہم قادیان کے بڑے مرزا کی تحریروں کو کس قانون پر پرکھیں۔ کہ ان سے ہر لحظہ بزرگانِ مذہب کی برہنہ توہین ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

”اور مسیح جس کو خدا بنایا جاتا ہے۔ اس کا تو کچھ پوچھو ہی نہیں۔ ساری عمر بکھیڑ دھکڑ میں گزر گئی۔ اور ابنِ آدم کو سر دھرنے کو جگہ ہی نہ ملی۔ اخلاق کا کوئی کامل نمونہ موجود نہیں۔ تعلیم ایسی ادھوری اور غیر مکتفی کہ اس پر عمل کر کے انسان بہت نیچے گر جاتا ہے“۔

(”الحکم“ ۔ ۷ جولائی ۱۹۳۴ء)

کوئی بڑے مرزا صاحب سے پوچھے۔ کہ حضرت مسیح کو تو ان کے اپنے پیرو ہی خدا بناتے ہیں۔ اور آپ ان کو ملزم ٹھہراتے ہیں۔ لیکن آپ اپنی سُدھ لیں۔ آپ نہ صرف خود خدا بننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ بلکہ ایک نئی زمین و آسمان بنانے کے بھی مدعی بنے بیٹھے ہیں۔ حالانکہ اتنی جسارت حضرت مسیح نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں کی تھی۔

ریاست کپورتھلہ میں سنسر شپ

پچھلے دنوں احراریوں کے حلقوں اور دیگر مسلم ایجی ٹیٹروں نے کپورتھلہ میں جو ادھم مچایا تھا۔ اس سے مجبور ہو کر ریاست نے اپنے تمام ڈاک خانوں پر سنسر بٹھا دئے ہیں۔ تاکہ ریاست کے اندر کوئی قابلِ اعتراض ڈاک داخل ہونے نہ پائے۔

ہم اس سنسرشپ کو اس لئے چنداں مفید نہیں سمجھتے۔ کیونکہ اس سے صرف امن پسند اصحاب کو ہی تکلیف پہنچے گی۔ اور شر پسند اشخاص تو اس سنسرشپ سے بچنے کے لئے اپنی ڈاک ریاست کے باہر کسی دوسرے مقام پر منگوا لیا کریں گے۔ ایسی حالت میں ہم ریاست کے منتظمین سے یہی کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ ایسی کوشش کریں جس سے جہاں ایجی ٹیشن دب جائے۔ وہاں امن پسند اور تجارت پیشہ شہریوں کو یہ تلخ تجربہ نہ کرنا پڑے۔ کہ ان کی خط و کتابت پر سنسرشپ کی آڑ میں سخت غیر ضروری اور ناگوار پابندی عائد کر کے ان کے کاروبار کو نقصان پہنچایا گیا ہے۔

مرزا صاحب کی عمر کا جھمیلہ

قادیان کے بڑے مرزا صاحب کو گزرے ۲۶ سال ہو گئے۔ لیکن ابھی تک ان کے دو ہتے پوتے ہو جانے کے باوجود ان کی عمر کا گورکھ دھندا سلجھنے میں نہیں آتا۔ اب سلجھنے میں سب سے بڑی مشکل یہ ہے۔ کہ ایک تو مرزا صاحب کی مشہور پیشگوئیاں سدِ سکندری ثابت ہو رہی ہیں۔ اور دوسری طرف مسلمانوں میں شمسی سال کی بجائے قمری سال رائج ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ مرزا صاحب تو ایک طرف رہے۔ کسی بھی مسلمان کی عمر کا تخمینہ درست نہیں لگ سکتا۔ اور نہ ہی یہ صدق ہو سکتا ہے۔ کہ آیا کسی مسلمان کی عمر واقعی وہی ہے۔ جو سرکاری کاغذات میں درج ہے۔

ہمارے خیال میں مرزا صاحب کی عمر سے جو الجھن پیدا ہو گئی ہے۔ اس کو سلجھانے کے لئے مرزا صاحب کے صاحبزادہ صاحب جو کہ قادیانی خلیفہ ہیں۔ بہشتی مقبرہ میں جا کر مرزا صاحب کے مقبرہ کے پاس چلہ چڑھائیں۔ اور اپنے ابا جان کی روح کو بلا کر اس سے تحقیق فرمائیں۔ کہ وہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء سے پہلے جس تاریخ کو قادیان میں نازل ہوئی تھی۔ اس کا تحقیقی حال بتلا کر اس گورکھ دھندا کو سلجھانے میں ممد و معاون بنئے۔

کذباتِ مرزا

یہ ایک ایسا رسالہ ہے۔ جسے ایک غیر مرزائی نے قادیان کے بڑے مرزا کے درجنوں جھوٹ ثابت کرنے کے لئے تصنیف کیا ہے۔ آج کل قادیان کے وسمِ خوردہ اور جھنڈی رنگے میر قاسم صاحب ایڈیٹر ”فاروق“ اس رسالہ کا جواب دینے ... میں مصروف ہیں۔ لیکن چونکہ کذبات کو ... کرنا کارے دارد کا معاملہ ہے۔ اس لئے ... کے سارے جوابات عام طور پر بے معنی ... دلیل ہوتے ہیں۔ اپنی ناکامی کو محسوس کر ... ہوئے اور بڑے مرزا کے عجز کو محسوس کرتے ... میر صاحب کے ایک یارِ غار مسمی ... ”فاروق“ کے ۷ جولائی کے پرچہ میں ... بہتان تراشی پر گند پھینکنے کی کوشش ... اور اتنا نہیں سوچا کہ اس سے وہ اپنے ... کی ہی جگ ہنسائی کا موجب بنیں گے۔ ... مرزا نے اپنی تصانیف میں جو غلط ... ہیں۔ اور جن کی وجہ سے غیر مرزائی مصنف ... ”کذباتِ مرزا“ نامی کتاب لکھی ہے۔ ... ثابت نہیں ہو سکیں گے۔ عاقل را اشارہ کافی است۔

مولانا عصمت اللہ کی وفات

ہمیں ”پیغامِ صلح“ سے یہ خبر پڑھ کر ... لاہوری مرزائیوں کے بہادر سپاہی مولانا عصمت اللہ جو کہ آریہ سماجیوں کے ساتھ مناظرے ... ہیں مولانا عبدالحق ودیارتھی کے دایاں بازو ... اس اسارِ سنسار سے چل بسے ہیں۔ ... ہمارا موضع بہرام پور ضلع گورداسپور میں ایک ... مباحثہ بھی ہوا تھا۔ مباحثہ کی بنا پر ہم ... ہیں کہ سنسکرت جوالجنت کو گھوٹا لگا کر ... والا ایک مرزائی چل بسا ہے۔ اس کی ... مرزائی کیمپ میں جو کمی واقع ہوئی ہے۔ ... اس وقت تک پورا ہونا مشکل ہے۔ جب ... کوئی دوسرا زبان دراز مرزائی مولانا کی جگہ ... کوشش نہ کرے۔ مولانا میں ایک خاص خوبی ... کہ جب آپ تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے۔ تو comma پر ٹھہرنے کا تو نام ... فُل سٹاپ پر بھی ٹھہرا کرتے تھے۔ ... آریہ سماجیوں کو اس امر کا رنج ہے۔ کہ مرزائیوں میں سے ایک ایسا شخص کم ہو گیا ہے۔ جس ... زعم تھا کہ وہ ویدک دھرم کے پرخچے ... لگا سکتا ہے۔ اور مناظرہ کے دوران ... کی دلچسپی کا موجب بن سکتا ہے۔

سکھوں کی تھوتھی دھمکیاں

کئی دن مرزائی اخبارات کی طرف سے سکھ ... کی جو توہین ہو رہی ہے۔ اس سے تنگ آ کر ... معزز ہمعصر ”سنٹر پنجاب“ نے مرزائیوں کو ... کی تھی۔ کہ وہ اپنے رویہ سے تائب ہوں ... ٹھیک نہ ہوگا۔ اس پر اپنی سابقہ روش کی ...

قادیان میں احراریوں پر مرزائیوں کے بے پناہ وار

اس وقت قادیان میں مرزائیوں کا قوطی اسی طرح چل رہا ہے جس طرح جرمنی میں ہٹلر کا۔ اور اٹلی میں مسولینی کا۔ وہ نہیں چاہتے کہ کوئی غیر مرزائی ان کے باغ عدن یا بہشتی مقبرہ کے قریب بھی پھٹک سکے۔ اگر کوئی بھولا بھٹکا وہاں غلطی یا سہو سے چلا جائے۔ تو مرزائی اس وقت تک دم نہیں لیتے۔ جب تک کہ اس کا سمجھو مر نہیں نکال لیتے۔

مرزائیوں کی بد قسمتی سے کچھ احراری قادیان شریف کا ظلی حج کرنے کے لئے یہاں براجمان ہو گئے ہیں۔ ان کی موجودگی مرزائیوں کو کھٹکتی ہے۔ اور جہاں تک مرزائیوں کا بس چلتا ہے۔ وہ احراریوں کی ہر ایک سرگرمی میں خلل ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہ نہیں چاہتے کہ احراری قادیان میں رہ کر سکھ کی سانس لے سکیں۔

گذشتہ ماہ دسمبر میں احراریوں نے اپنا جلسہ منعقد کرنا چاہا۔ جلسہ کے سلسلہ میں جب ان کے رہنما کا الفضل میں اشتہار لگائے گئے۔ تو مرزائیوں نے ان کے اشتہارات اتار کر پھاڑنے شروع کر دیئے۔ اور معاملہ اس قدر طول پکڑ گیا۔ کہ آخر کار

پولیس انچارج کو مرزائیوں کی شکایت کرنی پڑی۔ کہ وہ احراریوں کی ذیل کے الفاظ میں شکایت کرتے ہیں:۔

"آپ لوگ تو اشتہارات کو روتے ہیں۔ یہاں تو مکان گرا دینے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا"

اشتہارات پھاڑے جانے کے باوجود جب احراریوں نے اپنا جلسہ بند نہ کیا۔ تو جہان نواز مرزائیوں نے جلسہ کے خلاف گڑبڑ مچانے کے لئے یہ انتظام کیا۔ کہ کچھ مرزائیوں کو جلسہ گاہ کے نزدیک ایک مکان میں مرثیہ خوانی کرنے کے لئے بٹھا دیا۔ اور ان کے ہاتھ میں ایک نئی دل آزار کتاب پکڑا دی۔ جب مرزائیوں نے منع کرنے کے باوجود بھی شعر پڑھنے بند نہ کئے۔ تو مقامی پولیس کے انچارج نے ان کو حکم دیا کہ وہ ایسا نہ کریں۔ کیونکہ اس سے فساد کا خطرہ ہے۔ آخر کار جب سختی کی گئی۔ تو مرزائیوں نے شعر پڑھنے بند کئے۔

لیکن قادیان کے سرکردہ مرزائیوں نے صرف اس پر ہی اکتفا نہ کیا۔ بلکہ انہوں نے احراریوں کے جلسہ گاہ میں جانے کے لئے جو راستے تھے۔ ان پر آدمی متعین کر دئے۔ تاکہ اگر کوئی ... اس طرف جانے کا نام لے۔ تو اس کو بیرنگ واپس کر دیا جائے۔ مبادا وہ کہیں مرزائی اندرجال سے ہی احراریوں کے جھانسہ میں آ کر مخلصی حاصل کر بیٹھے۔ اور بہشتی مقبرہ کے مکینوں کی تعداد میں کمی کا موجب بنے۔

یہ تو ہوا جلسہ گاہ سے باہر کا مرزائی مارشل لا۔ خود جلسہ گاہ میں مرزائیوں نے جس طرح اودھم مچانے کی کوشش کی۔ اس کا اقبال مرزائی گزٹ "الفضل" ذیل کے الفاظ میں کرتا ہے:۔

"اس بات کا علم ہونے پر دو مبلغین کو وہاں بھیجا گیا۔ انہوں نے تحریری طور پر جواب دینے کے لئے وقت دینے کا مطالبہ کیا۔ لیکن جب وقت دینے سے انکار کر دیا گیا۔ تو وہ اٹھ کر چلے آئے۔"

("الفضل" ۔ ۱۰ / مارچ ۱۹۳۴ء)

چونکہ قادیان میں احراریوں کا جلسہ مرزائیوں کی امید کے خلاف کامیابی سے ختم ہوا۔ اس لئے مرزائیوں کی چھاتی پر سانپ لوٹنے لگا۔ اور ان کو یہ فکر دامنگیر ہو گئی۔ کہ کہیں احراری ہمارے مقابلہ پر جم کر ڈٹ نہ جائیں۔ اس لئے جب احراریوں نے اپنی مسجد کی تعمیر شروع کی۔ تو پہلے تو مرزائیوں نے خود اس کی تعمیر میں مزاحمت کی۔ اور جب ان کی اپنی پیش نہ گئی۔ تو اپنی ساختہ پرداختہ ... ٹاؤن کمیٹی کو کھڑا کر کے وہاں سے احراریوں کو یہ نوٹس دلوایا۔ کہ تعمیر سے قبل نقشہ کی منظوری حاصل کرنی ضروری ہے۔ اور اس طرح مسجد کی تعمیر کو روک کر مذہب اسلام کی نرالی خدمت کی۔

جتنے دن قادیان میں احراریوں کا جلسہ رہا۔ اتنے دن مرزائیوں کا رویہ اتنا تشدد آمیز رہا کہ مقامی انچارج پولیس کو اپنی مدد کے لئے پولیس کی ایک خاص جمعیت ضلع کے ہیڈکوارٹر سے منگوانی پڑی۔ اور اس کے علاوہ قیام امن کی خاطر رمضان کے مہینہ میں سردار غلام حسین صاحب مجسٹریٹ علاقہ کو بھی موقعہ پر تین دن تک لگاتار ٹھہرنا پڑا۔ گویا غریب مجسٹریٹ علاقہ کی جان بھی مرزائیوں کی شوریدہ سری سے عجیب آفت میں پھنس گئی۔ وہ صبح قادیان تشریف لاتے اور جتنے دن جلسہ رہا۔ شام کو واپس چلے جاتے۔

دوستو! اب خود اندازہ لگا لو کہ مرزائی کتنے مظلوم اور آفت رسیدہ ہیں۔ اور کس طرح امن عامہ کے قیام میں حکومت کے مددگار ہیں۔ اور کیسے شستہ طریق سے قادیان میں آنے والوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں۔ بھلا ہو قادیان کی پولیس کا۔ ورنہ یہیں ڈر ہے۔ کہ اگر مرزائیوں کا بس چلتا۔ تو احراری لیکچراروں اور زائرین کا سر پھوڑ کر ہی دم لیتے۔

کشمیر میں مرزائیت پر یوسف شاہی یورش

پچھلے دنوں جب ریاست کشمیر میں قادیانی خلیفہ کی اعانت سے شیخ عبد اللہ کی قیادت کے شہرت پسندوں نے بے چینی پھیلا دی۔ قادیان میں گھی کے چراغ جلنے لگے۔ ہر ایرا غیرا نتھو خیرا مرزائی یہ سمجھنے لگا۔ کہ اب قادیان کے رئیس ابن رئیس کا سری نگر پر قبضہ ہونے والا ہے۔ اور سری نگر میں لفظی مسیح کی جو قبر ہے۔ اس پر بہشتی مقبرہ کا ہم پایہ مقبرہ بننے والا ہے۔

لیکن قادیان کے مرزائی اللہ میاں سوکیا ... تھا کہ قادیان میں سری نگر کے مسلمانوں کے مذہبی لیڈر میر واعظ یوسف شاہ بھی براجمان ہیں جو کہ مرزائی ... ابھی مبشروں کی ناک میں نکیل ڈالنا جانتے ہیں۔ ادھر سر اقبال نے لاہور میں مرزائیوں کا مندہ کسا۔ ادھر میر واعظ نے سری نگر میں ذیل کا باموقعہ اعلان کر دیا:۔

"کسی قادیانی یا چھپے منافق جماعت نے اپنا الو سیدھا کرنے کی مذموم غرض کے پیش نظر گمراہ کن دعا کا جال پھیلانا چاہا۔ یا کسی اور نے اپنا ... اقدام کا منصوبہ باندھا۔ تو ملت اسلام

اس کا اسی طرح گردن گلے لگانے کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ اور اس وقت تک چین نہیں لے گا۔ جب تک کہ کشمیر کی سرزمین کا ایک ایک مرحلہ منافقین کے ناپاک وجود سے پاک نہ ہو جائے۔"

یہ تو ہوا پیرے ہرنا کے متعلق میر واعظ کا حسن ظن۔ اب سوال ہوتا ہے کہ موجودہ خلیفہ قادیانی کے متعلق ان کی کیا رائے ہے؟ اس کے لئے ذیل کے الفاظ پڑھیے۔ اور سوچئے کہ میر واعظ مرزائیت کا کشمیر میں قلع قمع نہ کرتے تو اور کیا کرتے؟

سوال ہوتا ہے کہ جب مرزائی اپنے آپ کو اسلام کا محافظ سمجھتے ہیں۔ اور بہانہ بہ زبان اپنے اعلان کرتے ہیں۔ تو میر واعظ کو کیوں ان کی نیت پر اعتبار نہ آیا۔ اس کے جواب میں ہم میر واعظ کے اخبار کی وہ رائے درج کرنا چاہتے ہیں۔ جو کہ قادیان کے بچے مرزا کے متعلق شائع کی جا چکی ہے۔ "اسلام" ۲۸ / اکتوبر ۱۹۳۳ء میں اس کا ذیل کے الفاظ میں اظہار کیا گیا ہے:۔

"مرزا خدا بھی بنا۔ خدا کی بیوی بھی بنا۔ اسے حیض بھی آیا۔ اور وہ حاملہ ہو کر اپنے پیٹ سے بچے کی بجائے خود ہی نکل آیا۔

فرماتے ہیں "ایک رات مفتی فی النوم کے طلسم پر دوسرے سوئے کے بعد خلیفہ جی ابھی بستر استراحت پر دراز ہوئے ہی تھے۔ کہ حضرت عزرائیل علیہ السلام کا روپ دھار کر منارۃ المسیح پر سے نمودار ہو کر اس طرح گویا ہوئے۔ کہ مرزا غلام احمد جو اپنے اعمال کی پاداش اس وقت ہاویہ میں براج رہے ہیں۔ تمہاری کس مپرسی کا عالم دیکھ کر بہت متفکر ہیں۔"

("اسلام" سری نگر ۔ ۳۱ / دسمبر ۱۹۳۳ء)

دستو! اگر یہ جاننا چاہتے ہو کہ خلیفہ قادیان کس

ہم ناراضی کی وجہ کیا ہے؟ تو اس کا جواب ذیل میں دیا جاتا ہے:۔

"ڈاکٹر سر اقبال مدظلہ تعالے کے ایک ہی ریمارک نے مرزا بشیر کی ریشہ دوانیوں کے ہاؤس برف کو تل کی تہ میں سلا دیا ہے۔ لیکن غرق شدہ کشتی کا یہ ڈھیٹ ناخدا مفاد اسلامیہ کو نقصان پہنچانے والی بحری سرنگیں بچھانے کی سکیمیں تیار کر رہا ہے۔ اور اس امر کا تہیہ کر چکا ہے کہ شمع الملکوت نے اسے ابوجہل کا جانشین نامزد کر دیا ہے

کیا شرما اور ورما کی اُپادھیاں ویدوکت ہیں؟

مہاشہ پھول چندجی ندر کا لیکھ

۱۴ جون ۱۹۳۳ء کے "آریہ مترا" میں پنڈت ایشور دت جی میدھارتھی کی اور سے شرما ورما کے ورودھ میں جو لیکھ چھپا ہے۔ اُس کا ایک انش بھی ٹھیک نہیں ہے۔ سار روپ میدھارتھی جی نے اپنے لیکھ میں شرما ورما کی ان اُپیوگتا تھا اویدکتا سِدھ کرنے کے لئے نِشنالکت ترکوں کا پریوگ کیا ہے:۔

(۱) جب مہرشی دیانند کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ جو بات ویدوکت نہیں ہے۔ اس کا تیاگ اور جو ویدک ہو۔ اسی کو سویکار کیا جائے۔ اور یہ ودھان (نام کے شرما ورما لگانے کا) چاروں ویدوں میں کہیں نہیں ہے۔ تو پھر پرمانک کیسے اتیادی۔

(۲) یہ ودھان نام کرن سنسکار کے اوسر پر ہے۔ اور ورن دیوستھا گن کرم انوسار ہوتی ہے۔ تو پھر بھلا گیارہ دن کے بچہ کو یا ادھک سے ادھک سال بھر کے بچے کو براہمن، کشتری، ویش یا شودر سمجھنا یا اُس کا نام شرما، ورما اور داس رکھنا کہاں تک یکتی سنگت ہے۔ اتیادی۔

(۳) جب یہ سپشٹ سِدھ ہوتا ہے۔ کہ شرما اور ورما ویدک نہیں ہیں۔ تو پھر دُرگرہ ہی کیوں ان کا پنایا جائے؟

(۴) پراچین رشی منی گوتم، کپل اور کناد آدی نے اپنے نام کے ساتھ شرما تھا مہاراجہ رام چندرجی نے ورما کبھی نہیں لکھا:۔

(۵) مہرشی دیانند نے سنسکار ودھی میں یہ جو اس پراچین پرپاٹی کا نردیش ماتر کیا ہے۔ اور یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ اُنہوں نے شرما ورما آدی نام کے ساتھ لکھنے کی پرپاٹی کو ویدوکت سمجھ کر پرچلت کیا ہے۔ تو سبھی آریہ سماجی اپنے نام کے ساتھ مہرشی دیانند کی آگیا انوسار شرما ورما کیوں نہیں لکھتے۔ پرنتو جو جنم کے براہمن ہیں سو وہ اپنے آپ کو پرایہ شرما لکھتے ہیں۔ چاہے گن کرم سے پکے ویش ہوں۔ اور جو جنم سے کشتری ہیں۔ وہ ورما لکھتے ہیں۔ اتیادی۔

(۶) کیا آریہ سماج میں ایک بھی ایسا اُداہرن ہے جو جنم سے براہمن نہ ہو اور اُسے شرما لکھا جاتا ہو۔ نہیں۔ اتہ ان اویدک اور ان اُوچیت شبدوں کا بہشکار ہونا چاہئے۔ اتیادی

ان پرشنوں کے اُتر سے پہلے نویدن ہے کہ رشی دیانند کا جو دعویٰ ہے۔ اُسے سبھی مانتے ہیں۔ پرنتو وچارنا یہ ہے۔ کہ ویدوکت کسے کہتے ہیں؟

"सर्वतन्त्र विरुद्ध स्वतन्त्रेऽधिकृतोर्थः सर्वतन्त्र सिद्धान्तः"

نیائے درشن کے اس سوتر انوسار ایک تو وہ سب باتیں ویدوکت کہلاتی ہیں۔ جن کا ویدنے ورودھ نہ کیا ہو۔ اور وہ چاہے کسی بھی آرش گرنتھ میں ہوں۔ دوسرے آرش گرنتھوں میں ہوتی ہیں۔ بدی وپاکھیا روپ جنا کھا اتیادی کو مانا جائے۔ تو پھر گرہیہ سوتر آدی اور بھی انیک باتیں نہیں مانی جا سکتیں۔ اتہ ان سب کو ویدوکت کہنا پڑے گا۔ ... کیول سوتہ پرمان اور پرتہ پرمان کا ہوگا۔ وید میں یدی شرما ورما کا ورودھ ... کیا جاتا۔ تب تو کوئی بات تھی۔ نام کرن سنسکار کے سمے رشی دیانند کا بھاو کیول آدھا نام اتھوا دیو رکھنے کا ہے۔ اور جب تک سماورتن سنسکار

پنڈت ایشور دت جی میدھارتھی کا جواب

دہلور کے مہاشہ پھول چند جی کا ایک چھوٹا سا لیکھ "آریہ مترا" کے پچھلے انک میں پرکاشت ہوا ہے۔ جس میں شرما ورما کو ویدوکت سِدھ کرنے کا آپ نے پریتن کیا ہے۔ پرنتو یہ پریتن سپھل نہیں ہوا۔ کیونکہ آپ نے بنا کسی ڈر کے ایک وید منتر بھی پرمان سوروپ پرستت کر دیا ہے۔ آپ نے یجروید ادھیائے ۱۱ کا منتر ۳۰ نام کے ساتھ شرما ورما لکھنے کی پُشٹی میں پرستت کیا ہے۔ آپ کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ کسی بھی وید منتر کا ایک ہی ارتھ نہیں ہوتا۔ اس کا ملنا سے بھی کسی ایک ارتھ میں ... وغیرہ ہے:۔

اسی لئے آپ نے مہرشی دیانند کے مہابھاشیہ ویاکرن کے نیم نِدھنت کی دُہائی دے کر ... کا بھی سروادی سنسکار کر دیا ہے۔ آپ کے منتر ارتھ کی شیلی ٹھیک ویسی پرتیت ہوتی ہے جیسے کچھ ادھورے اپدیشک

"प्रब्रवाम शरद: शत मदीना: स्याम"

میں مکہ اور مدینہ کو پرستت کیا کرتے ہیں۔ اور

"ईशावास्यमिदं"

میں حضرت عیسیٰ کو تلاش کیا کرتے ہیں۔ اسی پرکار منتری جی نے شرم ورم شبد دیکھتے ہی شرما ورما نام کے ساتھ لگانے کا آدیش سمجھ لیا۔ اور یہاں تک سمجھ گئے کہ بھرنت سے شودر اور ویش کو کبھی ادھیکار پردان کر دیا۔ بھرنت شبد سے داس کی جھلک آپ کو پرتیت ہوئی۔ مہرشی دیانند جی بھرنت کا ارتھ کرتے ہیں "دھرنت"۔ پرنتو منتری جی بھرنت سے شودر کو داس کی پدوی دلا رہے ہیں۔ اب ذرا پرمان انوکول منتروں پر وچار کیجئے۔

یجروید ادھیائے ۱۱ منتر ۳۰ کا پرمان آپ نے پیش کیا ہے۔ اب منتر ۲۹ اور ۳۱ کا پرکرن دیکھئے۔ منتر ۲۹ میں مہرشی دیانند نے بتایا ہے کہ:۔

"हे मनुष्या: ! यूयं यथा सूर्येषु, पृथिव्यादिषु, पदार्थेषु, विद्युत वर्त्तते तथा अस्य अपि मत्वा तामुपकृत्य विस्तृतानि सुखानि स्पारयत।"

ارتھات ہے منشیو! تم رگھوت آدی کا آوشکار کر کے پورن سکھوں کو پراپت کرو۔ اسی پرکار منتر ۳۱ میں رشی دیانند جی بتاتے ہیں کہ:۔

"ये मनुष्यो: विद्युतं उत्पाद्य स्वीकर्त्तुं शक्नुवन्ति नचैते व्यवहारे दरिद्रा भवन्ति॥"

ارتھات جو منشیہ وِدیُت آدی کا آوشکار کر کے اس کا اپیوگ کر سکتے ہیں۔ وہ کبھی دردری نہیں ہوتے ہیں:۔

یہ تو ہوا پہلے اور پیچھے کے منتروں کا وچار۔ اب ندر جی کے پیش کئے ہوئے منتر کا وچار مہرشی دیانند جی نے منتر ۳۰ کا ارتھ اس پرکار کیا ہے:۔

"हे स्त्री पृथिवी युवां शर्मव प्राप्तीस्थ:। वर्म चोभे बहुले [illegible] विद्युत"

ویدوکت اور اویدک کی سمیکھشا

(از ماسٹر آتما رام جی بڑودہ)

یجروید ادھیائے ۳۳ کا ۸۲ واں منتر یہ ہے۔ جس میں آریہ ماتر کو داس دا گیا کاری بننے کا آدیش ہے۔ مُول منتر تتھا رشی دیانند جی کا پرمانک بھاشیہ نیچے دیا جاتا ہے:۔

"यस्यायं विश्व आर्यो दास"

ہے راجن! (यस्य) جس آپ کا (अयम) یہ (विश्व:) سب (आर्य:) دھرم یکت گن سو دکھاوں والا پرش (दास) سیوک وت آگیا کاری ہے۔ بھاوارتھ: جس راجہ کے سب آریہ رکشک اور آگیا پالک ہیں۔ (دیکھو رشی کا بھاشیہ صفحہ ۱۴۴۷)

انیک پورو پکشی پریہ سجن آن منتر، ویدوکت تتھا اویدک ان شبدوں کے کٹھن کا بھید نہیں جانتے۔ وہ تو یہ کہ جو بات وید کے سِدھانت کے ورودھ نہیں۔ وہ سب ویدک ہیں۔ اور جو بات وید کے ستیہ یکت پائی جائے۔ وہ ویدوکت ہے۔ یہی تھا داس شبد تو ویدوکت ہے۔ اور ورما، شرما اور گپت وغیرہ نِشید ویدک۔ اور چت پرچیہ دیانند مہرشی جی سوم میکس مولر کو جگت مرکش مولر شرمن دیش نواسی لکھا کرتے تھے۔ اتہ ان کا یہ لکھنا جرمنی رشی کے لئے نِسندیہ ویدک ہے۔ سنسکار ودھی میں جب رشی نے داس۔ ورما آدی لکھے۔ تو ان کا اپیوگ کرنا ضرور ہی چاہئے۔ سب جانتے ہیں کہ پوجیہ امر شہید شری مہاتما منشی رام جی نے سنیاس۔ ... ہم ورش ہوئے۔ ایک انی آتم سار گرہست آدی پچھ لکھی تھی۔ جس کا نام "ویدک ورن ویوستھا" تھا۔ اس کے ملک بھر پرشٹ پر منشی رام ورما وکیل جالندھر یہ شبد تھے۔ اس سمے پر یہ پورو پکشی سجن میدھارتھی جی یدی سوم رچیت آپ یہ تیاگ کر شرما لکھنا آرمبھ کر دیں۔ تو کوئی بھی اُن پر آکشیپ نہیں کرے گا۔ دہلی کے ڈاکٹر سکھدیو جی کو ہم شرما لکھ سکتے ہیں۔ انیک آریہ کرم دیر یوگ گن کرم سے جہاں پنے آپ کو پنڈت لکھتے ہیں۔ وہاں شرما بھی لکھ سکتے ہیں۔ کوئی بھی ان پر آکشیپ نہیں کرے گا ... بدی ہمارے پاٹ نور تک انیک سنسکرت ودوان ... شرما لکھنے کا مُول سوم نہیں رکھتے۔ تو ان کی سنسکار ودھی کا کیا دوش؟ انہیں یہ تھا شکا پیش کرنے سے کیا لابھ؟ پنڈت ہو کر بھی تو جن ویدک اور ویدوکت کا بھید نہ کرتے ہوئے رشی کی سنسکار ودھی کو اپنی ترنگ میں اویدک یا تو درشا ... کی ... کرنا چاہئے:۔

سنسکار ہو کر گورو کل سے نہیں آتا۔ تب تک یہی نام رہتا ہے۔ سماورتن کے سمے یدی وہ براہمن ہو تو شرما، کھشتری ہو تو ورما بنیادی اس کے اس کرم سوبھاؤ انوسار آچاریہ اس کے نام کے ساتھ اور لگا دیتا ہے۔ پہلے اس کا برہمچریہ آشرم تھا اس کا کوئی ورن نہ تھا۔ اور نام بھی اس کا دیو تھا۔ اب سماورتن ہو کر گرہستی بننے یوگیہ ہو گیا ہے۔ اتہ اس کا ورن بھی نشچیت ہو گیا ہے۔

اس سے سپشٹ ہے کہ شرما ورما شبد سماورتن کے سمے لگتے ہیں۔ رشی دیانند اور ان کے پیرو رشیوں کے وچار اس پرکار ہیں۔ اس سے نام بتلانے ہی ورن کا پتہ لگ جاتا ہے۔

"شرما ورما" شبد ویدوں میں اسپھٹ ہیں۔ اس کے کچھ پرمان نیچے دیے جاتے ہیں:۔

(۱) "शर्मांचस्थो वर्मचस्थोऽछिद्र बहुले उभे। व्यचस्वती संवसाथां भृतमग्निं पुरीष्यम्॥" (یجروید ادھیائے ۱۱۔ منتر ۳۰)

(۲) "शर्म वर्म तदा हराम्यै नार्या उपस्तरे। सिनीवालिप्रजायतां भगस्य सुमतावसत्॥"

(اتھرو وید کانڈ ۱۴۔ سوکت ۲۔ منتر ۲۱)

الٹ وید منتروں کے شیش وچار ارتھ سوجھا پوروک چاہیے جن نے جی کئے ہوں۔ پرنتو گرہست آشرم کا ذکر سب نے کیا ہے۔ اور یہ مانی ہوئی بات ہے کہ ورن گرہست کا ہی ہوتا ہے۔ برہمچاری کا کوئی ورن ہوتا ہے۔ اور نہ سنیاسی کا۔ اتہ یہاں "شرما ورما" شبد یدی براہمن کھشتری کے لئے ہی کہن کر دئے جائیں۔ تو اکینی نہ ہو گی۔ یہی نہیں بلکہ پہلے منتر میں تو شرما ورما کو چھوڑ کر ویرت اور پوریشیہ شبد سے واس اور گپت شبد کی جھلک بھی سپشٹ پرتیت ہوتی ہے۔ یہاں یہ بتانا بھی آوشیک ہے کہ کبھی کبھی وید منتر کا ایک ہی ارتھ نہیں ہوتا۔ اس کارن سے بھی کسی ایک ارتھ میں بندھنا ومیر رفتے ہے۔

رشی منیوں کا جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے۔ کوئی ورن نہیں ہوتا۔ ورن کیول گرہستی کا ہوتا ہے۔ اتہ ان کو اپنے نام کے ساتھ شرما لکھنے کی آوشیکتا نہ تھی۔ رہی مہاراجہ رام چندر جی کی بات۔ سو اس کا کیا پرمان ہے کہ انہوں نے اپنے نام کے ساتھ ورما نہیں لکھا۔ یدی کوئی ہمیں رام چندر جی کے ایسے ہستا کھشر دکھلائے جس میں ورما نہ لکھا ہو۔ تو ہم اسے ایسے ہستا کھشر دکھا دیں۔ کہ جس میں ورما لکھا ہو۔ دوسرے اتہاس کوئی بات دھرم میں شامل ہی نہیں ہوتی۔ بہت نامون پر ہی لیجئے۔ اتہاس میں سیتا۔ گارگی آدی استریوں کے نام میں سما کھشر تھے بعد المترگن آدی پرشوں کے نام میں وشما کھشر تھے۔ کیا یہ ٹھیک ہے۔ ہم تو انہیں اندھ وہی کہیں گے۔ چاہیے یہ کسی کے نام ہوں۔ جب کہ کنیا کے نام میں سما کھشر اور پرش کے نام میں وشما کھشر ویدوکت نہیں ہیں۔

جس بات کو رشی دیانند جی وید ورودھ سمجھتے تھے۔ اس کا ودھی کے ستھان میں ہرگز نردیش یا آدیش نہیں کر سکتے تھے۔ ان شبدوں کو انہوں نے ویدانوکول سمجھا ہے۔ تبھی یہاں لکھا ہے۔ اور یدی آریہ سماجی اپنے نام کے ساتھ شرما ورما نہیں یا جنم سے لکھتے ہیں۔ تو یہ آریہ سماجیوں کی کمی ہے۔ نہ کہ شرما ورما غلط ہے۔

جھجھی شنکا کے اتر میں نویدن ہے۔ کہ میں خود جنم سے براہمن نہیں ہوں۔ اور مجھے شرما لکھا جاتا ہے۔ یدی اسے کوئی مہانو بھاو نئی بات سمجھتا ہو۔ تو آریہ منتر کے پرمان انگ لگا کر اس کی جانچ کر سکتا ہے۔ ایک اداہرن یہ رہا۔ سنسار میں اور بھی ایسے اداہرن مل سکتے ہیں۔ ریکھک مہودیہ جن شبدوں کو اویدک اور ان آوشیک سمجھتے ہیں سو وہ نتانت آوشیک اور بہت فی لابھ دینے والے ہیں۔

اسی لیکھ میں ایک ستھان پر لکھا ہے۔ کہ سوامی جی نے نام کے ساتھ شرما ورما لگانے کا ودھان منوسمرتی کے پرمان سے کیا ہے۔ پرنتو ایسا نہیں۔ سوامی جی نے پارسکر گرہیہ سوتر کے پرمان سے اسے سدھ کیا ہے۔ سمپادک جی نے لیکھ کی سماپتی پر سوئم لکھا ہے۔ کہ چاروں ویدوں میں کہیں بھی کوئی پرمان ڈھونڈے نہیں ملتا ہے۔ جس میں نام کے ساتھ شرما ورما لکھنے کا ورودھ ہو۔

میں سمپادک جی سے نمرتا پوروک پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ میرے اس لیکھ پر جو پوتر بھاؤ اور شدھ ہردیہ سے لکھا گیا ہے۔ گمبھیرتا پوروک وچار کر کے اپنے ان وچاروں کو آوشیہ پرورتن کر دیں۔ اس وشے میں وشیش وارتالاپ پتر ویوہار سے سرلتا پوروک ہو سکے گا۔ اخبارات میں وِدھک واد وِواد بڑھانا وِئیرتھ ہے۔

(ماخوذ)

अन्तरिक्षन इवस्थः। तवगृहे भृतं अग्निं गृहीत्वा संवसाथाम्॥

اس کا بھاوارتھ مہرشی دیانند اس پرکار لکھتے ہیں "گرہستی لوگوں کو چاہیے کہ برہمچریہ کے ساتھ سنسکار اور آویکار پوروک کریا کی کشلتا اور ودیا کا گرہن کر بہت دواروں سے یکت تو پرتوک میں سکھدائیک سب اور کی رکھشا والی اگنی آدی سادھنوں سے یکت گھروں کو بنا کر ان میں سکھ پوروک نواس کریں"۔

اس پرکار ۲۹۔ ۳۰ اور ۳۱ تینوں منتروں کی ایک پرکرن میں رشی دیانند نے وباکھیا کی ہے اور گرہستی کو اپدیش دیا ہے۔ کہ وہ اپنا شرم ارتھات گھر سمپورن رکھشا کے سادھنوں (ورم) اور پالن کرنے والی (پوریشیہ) اگنی سے یکت کرے۔ ارتھات دوت آدی سے بانچو کھٹکے اور اپنے گھر کو سور کھشت سب رتوؤں کے یوگیہ بنا لے۔

اس منتر میں "شرم" کا ارتھ مہرشی دیانند نے "گھر" کیا ہے۔ اور یہ ارتھ ویدوں کے ویاکرن نگھنٹو اور نروکت کے انوسار کیا ہے۔ دیکھئے نگھنٹو جہاں گھر کے پریایہ واچی شبد لکھے ہیں وہاں یہ پاٹھ ہے۔

कर्दि: छदि: छाया शर्म अज्म इति द्वाविंशति-गृहनामानि॥

"شرم" کو سپشٹ گھر کے ارتھ میں بتایا گیا ہے۔ "شرم" کا دوسرا ارتھ نروکت پرشٹ ۶۹۸ میں "سکھ" بتایا ہے۔ بس یہی دو ارتھ "شرم" کے ویدک ہیں۔

مہرشی دیانند نے نگھنٹو نروکت کے انوسار جو ارتھ کیا ہے۔ وہی ہم آریوں کے لئے مانیہ ہے۔ اس لئے "شرما اور ورما" کی سدھی کے لئے یہ منتر کال میں بھی پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اور بھرنت کے واس اور پوریشیہ سے وَیش کی جھلک جھلکانے کا دوساہس کرنے والے مہاشیوں کو ویاکرن اور نروکت کا ذرا بھی گیان نہیں ہے یہ بالکل سپشٹ ہو جاتا ہے۔ منتروں کے انیک ارتھ ہوتے ہیں۔ پرنتو پد پدارتھ۔ پرکرن۔ ویاکرن۔ وشیش اور وشیشیہ کا نیم بھی تو ہوتا ہے۔

اب پنڈت جی کے دوسرے تَرک کا سمادھان کیا جاتا ہے۔ پنڈت جی کو یہ ڈر ہو رہا ہے کہ ویدوکت کے جھگڑے میں پڑنے سے تو شکوما سوتر آدی بھی خطرہ میں پڑ جائیں گے۔ ہمارا تو وشواس ہے کہ شکھا سوتر آدی ویدوکت ہیں۔

وید منتروں کے انیک پرمان ہیں یہاں یدی آریہ ودوان یہ سدھ کر دیں۔ کہ شکھا سوتر آدی ویدوکت نہیں ہیں۔ تو کیول پارسکر گرہیہ سوتروں کے آدھار پر کسی بات کو دھرم کا آوشیک انگ نہیں سمجھوں گا۔ ہمارے مت میں وید تو سب ستیہ ودیاؤں کے پستک ہیں۔ تو کیا سب ستیہ سدھانت ویدوکت نہیں ہونے چاہئیں؟ وستار سے نہیں۔ تو سوتر روپ میں پرنتو ہونے اوشیہ چاہئیں۔ "شرما ورما" تو بالکل آدھونک گھڑی ہوئی اپادھیاں ہیں۔ آریہ جاتی کو برباد کرنے کے لئے "شرما ورما" کی فرضی دیواریں کھڑی کر کے پارسکر گرہیہ سوتروں اور منوسمرتی کے شلوکوں کے روپ میں خطرناک ویادھیاں ہیں۔ سب پرکشپت۔ ان آوشیک اور اویدک اپادھیاں ہیں۔ اس لئے "شرما ورما" کے بہشکار کا اندولن زوروں سے ہونا چاہئے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ (مینجر)

بہار پرانت میں گورو کل کانگڑی کے سناتکوں کی سرگرمیاں

(لیکھک منشی بلدیو نارائن جی ایم۔ اے)

دربھنگہ سوامی شردھانند جی دوارہ ستھاپت گوروکل کانگڑی ہردوار کے سناتک دیش سیوا تیاگ اور کشٹ سہن کرنے کا ادھر اسپھٹ ہونے پر پیچھے نہیں رہتے۔ اس کا پرتیکش بہار میں بھوکمپ کا کیپنا ہیٹ سنکٹ اُپستھت ہونے پر بھی مل گیا۔ دیش پر دُر مکھش۔ بارھ اتفوا ایسا ہی کوئی اور سنکٹ آنے پر گوروکل کے برہمچاریوں نے سب سے پہلے اپنا گھر۔ دودھ آدی چھوڑ کر اس کی بچت سے دکھی دیش واسیوں کی سہائتا کی ہے۔ ان کے اس اداہرن سے دیش کے نوجوانوں و شیشتا و دیارتھیوں نے نوجیون، سہپھرتی اور جاگرتی پیدا ہونے میں سہائتا ملی ہے۔ پنجاب اور بنسیا پردیش گوروکل شکشا پد ھتی کی بروشیشتا سناتکوں کے جیون کے ساتھ تن مٹے ہو گئی ہے۔

بہار پر بھوکمپ کا یہ سنکٹ آنے ہی اس کی آہٹ پکار سن کر دہلی سے پنڈت اندر جی ودیا واچسپتی سناتک "ارجن" اور شردھانند میموریل ٹرسٹ کے منتری شری دھرم ویر جی ودیا النکار، جنوری کے پہلے سپتاہ میں یہاں کے لئے چل دئے تھے۔ اپنے پتر "ارجن" میں بہار کی سہائتا کے لئے وشیش فنڈ کھولنے کے علاوہ پنڈت اندر جی نے دکھی بہار سنکٹ گرست پردیش کا دورہ کر کے سب سماچار پتروں میں اس کے لئے ہلچل اور اندولن پیدا کر دیا تھا۔ آپ کے وکتویوں نے اس سمے بہار کے دکھوں کی کہانی عام لوگوں تک پہنچائی تھی۔ جبکہ بہار کے لوگ اپنی سدھ بدھ بھلا کر کیکر تو ہم تھیوڑ سدھ ہوئے پڑے تھے۔ پنڈت دھرم ویر ودیا النکار کو شردھانند میموریل ٹرسٹ اور ہندو مہا سبھا کی اور سے آنے والے سیوا سہائتا کاریہ کا پران کہا جا سکتا ہے۔ ہندو مہا سبھا کے سب کاریہ کو سنگٹھت کرے اس کا سنچالن اپنے جس تت پرتا کے ساتھ کیا ہے۔ اس کو دیکھ کر باہر سے آنے والے لوگ چکت رہ گئے ہیں۔ مظفر پور کو اپنے کاریہ کا کیندر بنا کر آپ نے سیتامڑھی اور موتی ہاری کے شہروں تتھا گاؤں میں سیوا کا جو کاریہ کیا ہے۔ اس کی تعریف یہاں سب کی زبان پر ہے۔ اس میں سندیہہ نہیں۔ کہ آپ کے بنا ہندو...

ہوتی۔ اپنے کاریہ کا ایک سفر سارک یہاں چھوڑ جانے کے لئے ایا اس سمے مظفر پور میں شردھانند ہندو بھون...

کی جہاں چھاپ لگ گئی ہے۔ سہائتا سمیتی کلکتہ کے پہیڈول کمپ دوارہ آپ ہی گاؤں میں سیوا...

ادھیکاریوں اور دیش کے نیتاؤں کا دھیان ادھر ایک سمان آکرشت ہو گیا ہے۔ جس لئے آپ نے کاریہ کو دیکھا ہے آسی نے اس کی تعریف کے گیت گا رہے ہیں۔ آپ نے ایک آدرش دھرمی کمپ ستھاپت کر کے کاریہ کرتاؤں کے سامنے ایک الوکک آدرش اپستھت کر دیا ہے۔ آپ کے سمان ہی آپ کی دھرم پتنی شریمتی سبھدرا دیوی جی نے بھی ادھر ایک آدرش اپستھت کر دیا ہے۔ بہار کمبندر یہ سہائتا سمیتی کے رام جوہری کینیدر کی آپ سنچالکہ ہیں۔ اور بہار میں آپ اکیلی ہی مہیلا کیندر سنچالکہ ہیں۔ آپ نے بھی اپنے کیندر کا آدرش سنگٹھن کر دکھایا ہے۔ سہائتا کے بگڑی دشا کے بچھڑے ہوئے پردہ کے اس پردیش میں آپ کا اس پرکار کام کرنا سراہنیہ ہے۔ [illegible] ...

...

مونگھیر میں شری وید پرکاش جی ودیا النکار منگلا رام ٹرسٹ سوسائٹی کی اور سے دکھواؤں کی سیوا اور سہائتا کا کاریہ بھوکمپ سے پہلے ہی کر رہے ہیں۔ بھوکمپ نے سینکڑوں مہیلاؤں کو گرہ ہین اور نِتے ہین بنا دیا ہے۔ اس لئے آپ نے سمست بہار کا دورہ کر کے ایسی مہیلاؤں کی سیوا کا جو نیچے سنکلپ کیا ہے۔

بیتی کی بہار بھوکمپ پیڑت سہائتا سمیتی کے ساتھ کام کرنے والے شری پورن چندر جی ودیا النکار حاجی پور سب ڈویژن میں کاریہ کر رہے ہیں۔ اور پنجاب پرانتیہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی اور سے یہاں آئے ہوئے سناتک شری ودیا نند جی ودیا النکار موتی ہاری میں آریہ سماج کے کشیتر میں کام کر رہے ہیں۔ اگت سناتکوں کی سیوا...

اور سہائتا کا کاریہ کر رہے ہیں۔ شری جی نے ہی اپنے آپ کو گاؤں کی سیوا کے ساتھ تن مے کر دیا ہے۔ جہاں آپ کاریہ کر رہے ہیں۔ وہاں اس موسم میں بھی ۱۵۔۲۰ ورگ میل میں کھڑا ہوا پانی ۵۰۔۶۰ گاؤں کے سروناش کا کارن بن رہا ہے۔ ...

بنانے کا یتن کر رہے ہیں۔ جس کے لئے ایک اکار دانی سجن نے بڑے اچھے مرفع پر کھوی مان دینے کی آشا دلائی ہے۔

مشہور سدھ ہستکار کرانتی سیوک درویش بھگت شری دھرمانند جی کی جیونی کے پرکھیات لیکھک منشی سنتیہ دیو ودیا النکار نے بھی ادھر گوروکل اور آریہ سماج کے گورو کو...

مہرشی سے خطاب

پرتوِ انوارِ وحدت۔ رازِ قدرت کے پیام
پیکرِ نورِ حقیقت۔ ساقیٔ عالی مقام
جز ترے وقتِ مصیبت یاد آئے کس کا نام
دل میں تیری یاد و تیرا ذکر لب پہ ہے مدام
آ۔ کہ پھر بھارت ہوا ہے مبتلائے رنج و غم

تو تھا مخزن مہر کا اور پریم کی تصویر تھا
گمرہوں کے واسطے اک مشعلِ تنویر تھا
پاپیوں کے واسطے تو موت کی شمشیر تھا
مہرشی! تو مرہمِ زخمِ دلِ دلگیر تھا
باعثِ صد فخر تھا ہم ہندیوں کو تیرا دم

جلوۂ حسنِ ازل اے عظمتِ قومی کی جاں
جذبۂ حبِ وطن تھا تیری رگ رگ میں نہاں
تیری صورت کے لئے بیتاب ہے چشمِ جہاں
دل میں ہے سوز و الم اور لب پہ ہے آہ و فغاں!
آسماں سے ٹوٹتی ہے نت نئی برقِ ستم

کجروی سے آج ہم اغیار کی بے حال ہیں
تنگدستی عزت و افلاس سے پامال ہیں!
دولتِ رنج و الم سے آج مالا مال ہیں
آہ! کس آفت میں اب ہندوستاں کے لعل ہیں
ہائے ویراں ہو گیا بھارت جو تھا رشکِ ارم

گلشنِ قومی ہوا ہے آج پھر وقفِ خزاں
برقِ خرمن سوز نے اپنا جلایا آشیاں!
پنجۂ آفت میں ہے بھارت کا ہر پیر و جواں
سج رہی ہے زمیں بن بن کے ہمکو آسماں
داستانِ دل سناتے ہیں تجھے با چشمِ نم

اپنی تنویروں سے ظلماتِ جہالت دور کر
تیرگیٔ کذب و بطلاں دہر سے کافور کر
آ کے اپنی شکلِ روشن سے جہاں پرنور کر
آ۔ سیاہ خانۂ دل کو رشکِ برقِ طور کر
فرشِ راہ آنکھیں کئے بیٹھے ہیں اک مدت سے ہم

(روشن پٹیالوی بی۔ اے)

آریہ سماج اور ہندی پرچار

جن آریہ سماج کی شرومنی سبھا ادھشٹات آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ہم ۱۹۴۳ء میں اردھ شتابدی منانے والے ہیں۔ اس نے ہندی پرچار کے متعلق کیا کام کیا ہے۔ وہ آج ہم ناظرین کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔

اب یہ بتلانے کی تو ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ کہ ہندی کس طرح دوسری صوبجاتی زبانوں سے اچھی اور ملکی زبان ہونے کا فخر رکھتی ہے۔ اب تو ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہندی کا زیادہ سے زیادہ پرچار کرنے کے لئے مختلف ذرائع پر وچار کیا جائے۔ پہلے تو ہم ناظرین کے سامنے یہ رکھیں گے کہ آریہ سماج نے ہندی کا پرچار کرنے کے لئے کون کون سے ذرائع استعمال کئے؟ ہندوستان میں یہ رواج رہا ہے۔ کہ یہاں کے ودوان لوگوں نے اپنے گرنتھ سنسکرت میں ہی لکھے۔ جو کہ عوام کی زبان نہ تھی۔ عام لوگوں کو سنسکرت کا گیان نہ ہونے کے باعث کتھا واچکوں کے پاس ان گرنتھوں کو سننے کے لئے جانا پڑتا تھا۔ اور وہ کتھا واچک ان گرنتھوں کے مطلب کو کہاں تک ٹھیک سمجھتے تھے؟ یہ ہمارے لئے کہنا کچھ مشکل ہے۔

ایسی اوستھا کو دیکھتے ہوئے شری سوامی دیانند جی مہاراج نے اپنی بانی اور قلم سے ہندی کو پوتر کر کے اسے اپنایا۔ آپ نے ”ویدک سناتن سدھانتوں“ پر جن کی ودیا کو عوام نے کبھی بھی کسی آسان زبان میں نہیں پڑھی تھی۔ ہندی میں پرکاش ڈالا۔ اب تک جتنی ریسرچ ہو چکی ہے۔ اس کے آدھار پر ہم کہہ سکتے ہیں۔ اب تک وید جیسی پستکوں کا کسی بھی آسان بولی میں ترجمہ نہیں ہوا تھا۔ یہ سوامی دیانند جی مہاراج کی ہی کرپا ہے۔ کہ انہوں نے ان کا ہندی میں ترجمہ کیا۔ ودوان لوگوں نے اپنی لیاقت دکھلانے کے لئے اپنے گرنتھ سنسکرت میں لکھے۔ شری سوامی جی مہاراج نے یہ سمجھا۔ کہ زبان کا مطلب تو اندرونی بھاؤوں کو ظاہر کرنا ہے۔ اگر یہ ٹھیک سنسکرت زبان کے ذریعہ اپنے وچار عوام تک نہیں پہنچا سکتا۔ تو ہندی میں لکھنے سے کوئی نقص یا نقصان معلوم نہیں ہوتا ہے۔

اس وچار کو عملی جامہ پہنانے کے لئے آپ نے اپنی ماتری بھاشا گجراتی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی کتابیں ہندی میں بنائیں۔ جو سنسکار ودھیاں اور ودھیاں آریہ یا ہندو جاتی میں رائج تھیں۔ لیکن ان کا مطلب لوگوں کو معلوم نہیں تھا۔ آپ نے اپنی بڑی کرپا سے ان کی ویاکھیا ہندی میں کی۔ اس کے بعد آریہ سماج نے شری سوامی دیانند جی مہاراج کی اس مثال کی تقلید کرنے کی خوب کوشش کی۔ ہندی بھاشا کا جاننا ہر ایک آریہ ممبر کے لئے لازمی قرار دیا گیا۔ ہندی کے پرچار کے لئے آریہ سماج نے کئی گوروکل۔ ودیالیہ۔ پاٹھ شالائیں۔ کالج اور سکول جاری کئے۔ آج ہندوستان کے بڑے بڑے ودوان یہ محسوس کر رہے ہیں۔ کہ یونیورسٹی کی تعلیم ایک بدیشی انگریزی زبان کے ذریعہ نہیں دی جانی چاہیئے۔ بلکہ اپنی دیسی بھاشا کے ذریعہ دی جانی چاہیئے۔ جس بات کا لوگ آج وچار کر رہے ہیں۔ اس کو آریہ سماج نے بہت عرصہ پہلے ہی ٹھیک سمجھ لیا تھا۔ استری شکشا کے متعلق آریہ سماج نے اس وقت کام شروع کیا۔ جبکہ ملک اتنی مخالفت کر رہا تھا۔ کہ جس کا نمونہ آپ آج کل کی اچھوت ادھار کی مخالف کی تحریک میں دیکھ رہے ہیں۔

دراصل اگر دیکھا جائے۔ تو پنجاب میں ہندی کا پرچار لڑکیوں کی تعلیم سے ہی شروع ہوا ہے۔ شاید ہی کوئی آریہ سماج ایسا ہوگا۔ جس کے ماتحت کوئی کنیا پاٹھ شالہ نہ چل رہی ہو۔ کوئی بھی ہندوستانی لیڈر اس بات سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ آریہ سماج ہی ہندی پرچار کا ملک میں سب سے پہلا لیڈر ہے۔ پنجاب میں آریہ سماج کے ہندی پرچار کے نتیجہ کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ یونیورسٹی کے ہندی امتحانات کے امیدواران کی تعداد ہر سال بڑھ رہی ہے۔ آج پنجاب میں کئی اخبارات اور رسائل ہندی میں بڑی کامیابی سے چل رہے ہیں۔ دن بدن ہندی کی ترقی کے لئے راتری پاٹھ شالائیں سنستھاپت ہو رہی ہیں۔ آریہ سماج اور دوسری سبھا سوسائیٹیوں کے پرتاپ سے ہندوستان میں ہندی پرچار کی بڑی ترقی ہوئی ہے۔ ہندوستان میں دو سو پچیس زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اور ناظرین یہ سن کر بہت خوش ہوں گے۔ کہ ہندی بولنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ بنگالی بولنے والوں کی تعداد ۵ کروڑ ہے۔ اور پنجابی بولنے والوں کی صرف ۲½ کروڑ۔ اور تامل صرف ۲ کروڑ لوگوں کی ہی زبان ہے۔ اب ذرا اس طرف دھیان دیں۔ کہ ہماری راشٹر بھاشا ہندی کے بولنے والوں کی کتنی تعداد ہے؟ آریہ سماج نے جس بیج کو بویا تھا اس نے کتنی ترقی کی ہے؟ یہ تو اس سے ہی ظاہر ہے۔ کہ بارہ کروڑ لوگ ہندی کو استعمال میں لاتے ہیں ۴

۴ ہندوستان کا کوئی ایسا حصہ نہیں۔ جہاں کے لوگ ہندی سے واقف نہ ہوں۔ شمالی ہندوستان میں ہندی کا ہی راج ہے۔ اب تو جنوبی ہندوستان کے لوگ بھی ہندی پڑھنے میں کافی دلچسپی رکھتے ہیں۔ ہندوستان ہی کیا۔ فجی۔ مارشیس اور افریقہ وغیرہ ممالک میں جہاں کہیں بھی آریہ سماج نے اوم کا جھنڈا استھاپت کیا ہے۔ وہاں پر ہی ہندی اچھی طرح پڑھی۔ بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

(ادھیکش پرکاش وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون۔ لاہور)

دیانند کالج کمیٹی کے ہاتھوں مہاتما ہنسراج جی کے فیصلہ کی بے قدری

آریہ جگت کو یہ معلوم ہے۔ کہ پنڈت وشوبندھو نے آریہ سماج اور سوامی دیانند کے خلاف جو جدوجہد شروع کر رکھی تھی۔ اور اس کے متعلق جو لے جینی آریہ جگت میں پھیلی تھی۔ اسے دبانے کے لئے مہاتما ہنسراج جی نے اپنا فیصلہ دیا تھا۔ وہ فیصلہ جیسا بھی تھا۔ اسے آریہ جگت نے بادل ناخواستہ منظور کیا۔ لیکن انتہائی دکھ یہ ہے۔ کہ اس فیصلہ کے بھی خلاف عمل ہو رہا ہے۔ اور عجیب مغربی چالوں سے کام لیا جا رہا ہے۔

مہاتما جی نے اپنے فیصلہ میں صاف طور پر بتلا دیا تھا۔ کہ پنڈت وشوبندھو یکم جون سے دیانند براہم مہا ودیالیہ میں نہ رہیں۔ اور نہ ہی وشیشر انند ٹرسٹ کا دفتر وہاں رہے۔ اور نہ ہی ودیالیہ کے سٹاف کا کسی قسم کا تعلق اس ٹرسٹ کے کام کے ساتھ ہے۔ مہاتما جی کے فیصلہ کی سپرٹ اور منشا کو قطعاً شمار نہ کرنے کے لئے پنڈت رنتی رام جی سے ایک چٹھی کالج کمیٹی کے کسی عہدیدار نے یا پنڈت وشوبندھو نے لکھوائی۔ کہ ”انہیں ٹرسٹ کا دفتر ودیالیہ میں رہنے پر کوئی اعتراض نہیں۔ اور ان کے ودیالیہ میں رہنے سے ودیالیہ کے کام میں کوئی حرج نہیں ہوتا“۔

پنڈت رنتی رام جی سے یہ چٹھی لکھوا کر ”قانونی مسل“ کا پیٹ بھر دیا گیا۔ اور سمجھ لیا گیا۔ کہ اب مہاتما جی کا فیصلہ منسوخ نہیں ہوتا۔ لیکن مہاتما جی کے فیصلہ کے خلاف پنڈت رنتی رام جی سے ایک چٹھی لکھوا کر مہاتما جی کے فیصلہ اور منشا کو کس طرح رد کیا جا سکتا ہے؟ ہم تو اسے ڈھینگا مشتی سمجھتے ہیں۔ اور ضرورت ہے۔ کہ کالج کمیٹی کے معزز ممبران عہدیداران سے دریافت کریں۔ کہ انہوں نے مہاتما جی کے فیصلہ کے خلاف یہ کارروائی کیوں کی ہے؟ اگر مہاتما جی اس دفتر کا ودیالیہ میں رہنا مناسب سمجھتے۔ تو وہ اس کے خلاف اپنے فیصلہ میں کیوں لکھتے۔ اور اس کے فوراً ہٹائے جانے کا حکم کیوں دیتے؟

کیا پنڈت رنتی رام جی مہاتما جی سے زیادہ حالات اور واقعات کو سمجھتے ہیں؟ اور کیا کالج کمیٹی کے کسی عہدیدار کو یہ اختیار حاصل ہے۔ کہ وہ مہاتما جی کے صاف حکم کے خلاف ودیالیہ کے سٹاف کے کسی آدمی سے چٹھی لے کر آرام سے بیٹھ رہیں۔ یہی نہیں۔ بلکہ اس وقت تک پنڈت وشوبندھو کا ہر قسم کا تعلق دیانند براہم مہا ودیالیہ سے بنا ہوا ہے۔ اور مہاتما جی نے جو یہ خواہش کی تھی۔ کہ پنڈت وشوبندھو کا کوئی بھی تعلق ودیالیہ سے نہ رہے۔ وہ قطعاً پوری نہیں ہوئی۔

اس سے بھی بڑھ کر دیانند براہم مہا ودیالیہ کی سب کمیٹی نے آریہ جگت کے زخمی دل پر ایک اور طریقہ سے بھی نمک چھڑکا ہے۔ اور وہ یہ کہ پنڈت وشوبندھو نے رشی دیانند کے خلاف جو جہاد شروع کیا تھا۔ اس میں جن لوگوں نے امداد دی۔ ان کو خاص الاؤنس اور ترقیاں دے دی ہیں۔ حالانکہ مہاتما جی نے لکھا تھا۔ کہ کالج کمیٹی ایسے لوگوں کو تنبیہ کرے گی۔ کہ وہ آئندہ ایسے اندولن میں حصہ نہ لیں۔ ورنہ انہیں نقصان اٹھانا پڑے گا۔ مہاتما جی کے اس فیصلہ پر عمل یہ ہوا ہے کہ ان لوگوں کو ترقیاں مل گئی ہیں۔ کیا ”تنبیہ“ کے معنی ”ترقی و تنخواہ“ کے ہیں؟ ممکن ہے موجودہ زمانہ کی ڈکشنری میں یہی معنی درج ہوں۔ لیکن مہاتما جی کی غرض کچھ اور تھی۔ آریہ جگت دیکھ لے۔ کہ مہاتما جی کے فیصلہ کی کس طرح مٹی پلید کی جا رہی ہے۔ ”آریہ گزٹ“

آریہ سماج مورنڈہ کا چناؤ:- ۲۴ جون کو آریہ سماج مندر میں آریہ سماج مورنڈہ کی جنرل میٹنگ ہوئی جس میں مندرجہ ذیل چناؤ ہوا:-

پردھان لالہ دھنپت رائے۔ اپ پردھان لالہ آشا رام۔ منتری شوکت رائے۔ اپ منتری لالہ لاجپت رائے۔ خزانچی لالہ چانن رام۔ پستکادھیکش لالہ بدھ رام۔ پرتی ندھی لالہ ودیا دھر۔ انترنگ ممبران:- لالہ رتن پال۔ لالہ نوبت رائے۔ بابو اندر سین اور ٹھاکر نہال سنگھ۔

(شوکت رائے منتری آریہ سماج مورنڈہ ضلع انبالہ)

مہا وِدیالیہ جوالاپور کی جینتی

(شری پنڈت نردیو جی شاستری کی اپیل)

مہا ودیالیہ جوالاپور کو قائم ہوئے تقریباً ۲۸ سال ہوئے ہیں۔ مگر اس کے ابتدائی دو سال بے قاعدگی سے گزرے۔ کیونکہ ان ایام میں مہا ودیالیہ کا منتظم صرف ایک ہی شخص تھا۔ اور وہ اس کو اپنے ڈھنگ پر چلاتا تھا۔ ۱۹۰۶ء میں سورگیہ شری ۱۰۸ سوامی شدھ بودھ تیرتھ جی کل پتی و آچاریہ یہاں پدھارے۔ اور انہوں نے ہی مہا ودیالیہ سبھا کی رجسٹری کرا کر باقاعدہ کام چلایا۔ مہا ودیالیہ کے قائم کرنے والے شری ۱۰۸ سوامی درشنانند سرسوتی جی پورے بھوگ وادی اور آستک سنیاسی تھے۔ اس طرح باقاعدہ کام کرتے ہوئے اب مہا ودیالیہ کو ۲۶ سال ہوئے۔ پچھلے سال ہی اس کی جینتی منائی جانی واجب تھی۔ مگر چند مشکلات کے باعث ایسا نہ ہو سکا۔ اس لئے مہا ودیالیہ سبھا نے آئندہ سال جینتی منانے کا نشچے کیا ہے۔ گزشتہ ۲۶ سال میں مہا ودیالیہ نے ملک کے سینکڑوں غریب و ہونہار ودیارتھیوں اور برہمچاریوں کو قابل بنا دیا ہے۔ شروع دن سے آج تک تقریباً ایک ہزار ودیارتھی داخل ہوئے۔ جن میں سے تقریباً دو سو اعلےٰ تعلیم ختم کر کے واپس چلے گئے ہیں۔ ان میں سے ۲۰-۲۵ سناتک مہا ودیالیہ کی سیوا کر رہے ہیں۔ باقی بھارت ورش کے مختلف مقامات میں کام کر رہے ہیں۔ مہا ودیالیہ کے سنچالکوں میں سورگیہ شری ۱۰۸ سوامی شدھ بودھ تیرتھ جی۔ سورگیہ پنڈت بھیم سین جی ساہتیہ آچاریہ۔ سورگیہ پنڈت پدم سنگھ جی ساہتیہ آچاریہ جیسے سنسکرت کے عالم و فاضل تھے۔

آریہ سماجوں کو سوچنا

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنے سادھارن ادھیویشن منعقدہ ۲۷ ۵/۳۴ میں مندرجہ ذیل رزولیوشن پر ستاو پاس کئے ہیں:-

(۱) یہ سبھا چاہتی ہے کہ ہر ایک آریہ سماج کے ادھین ایک ایسی پاٹھ شالا ہو جس میں پراتہ سائنگ یا رات کے وقت ہندی پڑھائی جائے۔ اور کوئی آریہ بنا ہندی پڑھے نہ رہے۔

(۲) یہ سبھا پریرنا کرتی ہے کہ ہر ایک آریہ سماج ہفتہ وار آریہ سماج مندروں میں پرتیک دن سمّلت سندھیا۔ ہون یگیہ نتو ویدک کتھا کرنے کا پربندھ کرے۔

مندرجہ بالا دونوں پرستاؤں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے آریہ سماجوں کو چاہیئے۔ کہ اپنی انترنگ سبھاؤں میں پیش کر کے مناسب کاروائی کرنے کا پورا پورا یتن کریں۔

(کرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب - لاہور)

گزشتہ ۲۶ سال کے اندر دیش سیوا۔ مفت تعلیم اور دیش سیوک بنانے کی نظر سے مہا ودیالیہ بھی شمالی بھارت ورش میں ایک بے نظیر انسٹی ٹیوشن ہے۔ آئندہ سال اس کی جینتی منائی جائے گی۔ مفت تعلیم دینے والے گورکلوں کے برہمچاریوں جگمگاہٹ کا نظارہ قابل دید ہوگا۔ سینکڑوں قابل تعلیم علماء اور دھارمک شاستر چرچا کے خیال سے بھی جینتی خاص توجہ کے قابل ہے۔

مہا ودیالیہ کے پرانے سیوک کی حیثیت سے میں عوام سے اپیل کروں گا۔ کہ وہ اس مہا ودیالیہ روپی درخت کو پریم کے جل سے سیراب کریں۔ تاکہ اس کے سایہ میں بھارت ورش کے ہونہار بچے تعلیم پا سکیں۔ مہا ودیالیہ جوالاپور کا کام کس طریق پر چل رہا ہے؟ یہ بات قابل دید ہے یعنی موجودہ وقت میں دو سو برہمچاریوں کو کھانا۔ کپڑا۔ کتابیں اور جملہ سامان تعلیم و تربیت مفت دے کر پرورش کر رہا ہے۔ ایسے نازک وقت میں یہ سنستھا صرف ایشور کے بھروسہ پر چل رہی ہے۔

بھارت ورش کے آتی داناؤں سے اس کو آتی دان دے کر کافی امداد کرتے ہیں۔ مہا ودیالیہ کا سالانہ خرچ و آمدنی ۲۴ ہزار کے قریب ہے۔ جس کو پبلک اپنے دان سے پورا کرتی ہے۔ اس سنستھا میں یہ عجیب بات دیکھنے میں آتی ہے۔ کہ جس قدر خرچ ہوتا ہے۔ اتنی ہی آمدنی ہوتی ہے۔ نہ کم نہ زیادہ۔

مہا ودیالیہ کی جینتی آئندہ سال منائی جائے گی۔ مہا ودیالیہ کے [illegible]

جتنے بھی ہوں۔ اگر موجودہ ادھیکاریوں کا تھوڑا تھوڑا بھی ہاتھ بٹائیں۔ تو جینتی کامیاب ہو سکتی ہے۔

بھارت ورش کے تمام مایہ ناز ودوان موقعہ بہ موقعہ مہا ودیالیہ ہذا کو دیکھ چکے ہیں۔ شری مہاتما گاندھی جی۔ سورگیہ پنڈت موتی لال جی نہرو۔ پنڈت جواہر لال جی نہرو۔ مہاتما پنڈت مدن موہن جی مالویہ۔ سورگیہ لالہ لاجپت رائے جی اور شری راجیندر پرشاد جی کئی بار معائنہ کر چکے ہیں۔ مہا ودیالیہ کے پرانے سیوک کی حیثیت سے میری یہی پرارتھنا ہے۔ کہ جنتا اس کی ہمدرد و سہایک بنے جس سے پہلے کی نسبت آئندہ ترقی کے ساتھ شکشا کا کام پورا ہو سکے۔

(اُدم شرم)

سفید کشٹ کی اکسیر جڑی

پریم مہاشے! میں اندوں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ سیدی اس کے ایک ہی روز کے بتن بار کے لیپ سے سفید کشٹ درص پھلبہری اکو آرام نہ ہو جائے۔ تو میں دگنا مُل واپس دوں گا۔ جو چاہیں۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر شرط لکھا لیں۔ قیمت دو روپیہ آٹھ آنے (۲/۸ر)

سری کرشن چندر گنتری سرائے ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

بے تعصب اُستاد کی پاک تعلیم

آپ	پاک و صاف زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں؟
آپ	دُنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کر سکتے ہیں؟
آپ	بچپن کی غلط کاریوں کا خمیازہ بھگتنے سے کس طرح بچ سکتے ہیں؟
آپ	تندرست۔ عمر دراز اور خوبصورت اولاد کس طرح پیدا کر سکتے ہیں؟
آپ	ان تمام باتوں کا قطعی جواب حاصل کرنے کے لئے

ایک کارڈ تحریر کر کے نہایت عمدہ مضامین سے پُر کتاب "کام شاستر" بالکل مفت طلب کریں۔ پتہ

آتنک نگرہ فارمیسی جامنگر کاٹھیاواڑ

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر پہنچ دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گرمیڈ ایجنٹ قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست دستی بے مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co. Karachi

بقیہ صفحہ ۱۲

بھاؤ نانے بہار کی جنتا پر دشٹی۔ بہار پیدا کیا ہے ان کی نت پرنالیے لوگوں کو منتر مگدھ کر رہا ہے۔ اس لئے ادر سناتک کاریہ کرتاؤں کی یہاں برابر مانگ آ رہی ہے۔ کچھ انیہ سناتکوں سے یہاں فتنہ گیرسن ہونے کی آشا بھی ہے۔

کاریہ کھیتر میں آ کر کام کرنے والے سناتکوں کے کاریہ کے ساتھ ساتھ گورو کل کے برہمچاریوں کے اس تیاگ کو نہیں بھلایا جا سکتا۔ جو انہوں نے اپنے بھوجن و ستر کا خرچ کاٹ کر کبھی بہار کو سینکڑوں روپیہ بھیجنے کے لئے کیا ہے۔ گورو کل کانگڑی ہی نہیں۔ کنتو اس کی سب شاکھاؤں کے برہمچاریوں نے بھی پرکار کا تیاگ کیا ہے۔ گورو کل کے سناتکوں اور برہمچاریوں نے اس پرکار یہ بتا دیا ہے۔ کہ دیش میں کہیں بھی کوئی سنکٹ اپستھت ہونے پر اس میں ہاتھ بٹانے میں وہ پیچھے نہیں رہتے ہیں۔ سارے بہار کے لئے کیا یہ کچھ کم گورو کی بات ہے جو وہ اس پر جتنا بھی فخر کرے۔ تھوڑا ہے۔

ادھر گورو کل کے سناتک کاریہ کرتاؤں کی شش مانگ کی گئی ہے۔ کیونکہ یہاں کے لوگوں سے شری پنڈت ستیہ دیو جی ودیا النکار دوارہ کئی پتر اور تار آئے ہیں۔ جنہیں گورو کل کے کاریہ کرتاؤں کو ترنت مانگا گیا ہے۔ یہ مانگ گورو کل کے سناتکوں کی سیوا پرتار دیکھ کر ہی ہوئی ہوگی۔ اس مانگ کے انوسار گاندھی سیوا آشرم کے پرکھیات کاریہ کرتا شری پنڈت پورن چندر جی ودیا النکار تھا آدرش سیوک شری ڈاکٹر رام کرشن جی بہار پہنچ چکے ہیں۔ انل کمار بھی وہاں پہنچ گئے ہیں۔ اور انہوں نے سیتا مڑھی کیندر میں کاریہ آرمبھ کر دیا ہے۔ مگر وہاں اب بھی آدم کاریہ کرتا

"جوانی"

"جوانی" میں ان تمام امراض کا مفصل ذکر ہے۔ جو کہ ناواقفی کے باعث اکثر نوجوانوں کو لگ جایا کرتی ہیں۔ ان کے درست طریقہ علاج کی بابت سب کچھ بتایا گیا ہے۔ کہ کس مرض میں کون سا طریقہ زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔ اور کیوں؟

پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی پُر معنی اور عمدہ کتاب آپ نے آج تک کہیں نہیں دیکھی ہوگی۔ جس میں مرض کی ماہیت از طریقہ علاج کو تصویروں کے ذریعہ عام فہم عبارت میں ظاہر کیا گیا ہو۔ یہ شرف صرف "جوانی" کو ہی حاصل ہے۔ کہ اس میں تقریباً آٹھ درجن مختلف تصویریں ہیں۔ اور ہر ایک بات تصویروں کے ذریعہ سمجھائی گئی ہے۔

اس کو مفت حاصل کرنے کے واسطے صرف ایک کارڈ لکھنا کافی ہے۔

کرم شیر کمپنی کاٹھ گودام (لال کنواں) ضلع نینی تال

اغوا

ایک سبق آموز سوشل افسانہ

از ہتیشی علاولپوری پرچی ڈیرہ دون

خاص "پرکاش" کے لیے

(۱)

"باوجی!" ننھی سی لڑکی نے اپنے پتا کو کمرہ کے اندر آتے دیکھ کر ہم سے کہا۔ "آج تو ضرور موٹر کی سیر کرا دو۔"

"موٹر کی سیر؟ نہیں میری بچی! یہ تو امیروں کا کام ہے..... ہم تو..... ہیں..... غریب ہوں۔"

"غریب کسے کہتے ہیں باوجی!"

"بیٹی! جس کے پاس پیسے نہ ہوں۔ اسے غریب کہتے ہیں۔"

"موہن اور بیلا دونو موٹر پر چڑھتے ہیں۔ ان کا [illegible] نہیں [illegible] نوکری کرتا ہے۔ اچھے کپڑے پہنتے ہیں۔ کیا وہ غریب نہیں ہیں؟"

"نہیں بیٹی! وہ امیر ہیں..... [illegible] کسی دن موٹر پر ضرور [illegible]"

ننھی سی لڑکی [illegible] ایسی [illegible] ذرا جھک گئی [illegible] اس کی ماں نے اسے [illegible] اور غصہ سے بولی۔ "کیوں جی! آپ کو یہی بات کہنی آ گئی؟ کب سے اس چھوٹی سی [illegible] کے لیے کہہ رہی ہے۔ لیکن آپ [illegible] غریب ہیں۔ کیا غریبی اسی وقت [illegible] ہے۔ جب [illegible] [illegible] احساس تب کیوں [illegible] جس ونت [illegible] آتی۔ جب دوستوں [illegible] تھیٹر میں جاتے ہو۔ [illegible] تمہاری عادت پر [illegible] اپنی غریبی کا ڈھنڈورا پیٹا کرو۔ [illegible] اس اقرار کرا [illegible] موٹر کی سیر کراؤ گی"

باوجی بیوی جی کی کھری کھری سن کر [illegible] کچھ جواب نہ نکلا۔ چنانچہ مصلحت یہ [illegible] اس اقرار کو ضرور کسی نہ کسی طریقہ [illegible] کا انتظام کیا جائے۔

(۲)

اودے شنکر بمبئی کے گنجان ترین شہر کے [illegible] میں رہتے تھے۔ جہاں تک پہنچنے کے لیے چھوٹی چھوٹی سڑکوں اور تنگ گلیوں سے گزر کر جانا پڑتا تھا۔ [illegible] ادھر بچی نے شہر کی ہوا کھائی ہو۔ [illegible] بھلا کلرک کی بھی کوئی زندگی ہے؟ [illegible] گھر سے نکلے۔ اور دس [illegible]

لگاتار قلم گھساتے رہتے۔ پانچ بجے تھکے ماندے گھر واپس لوٹتے۔ اگر ذرا زیادہ کام ہو گیا تو بمشکل ۶-۷ بجے پیچھا چھوٹتا تھا۔ بابو جی انکم ٹیکس کے دفتر میں ملازم تھے۔ چالیس روپیہ ماہوار پاتے تھے۔ جو خانگی اخراجات میں ہی صرف ہو جاتے تھے۔ اس قلیل تنخواہ میں سے بچت کی گنجائش کہاں؟

اودے شنکر، اس کی بیوی رادھا اور اس کی لڑکی موہنی کے علاوہ ایک اور ممبر "اندر" بھی گھر میں رہتا تھا۔ اندر ۱۴-۱۵ سالہ لڑکا تھا۔ جسے اودے شنکر کا دوست مرتے وقت اس کے سپرد کر گیا تھا۔ اندر ان کے مرحوم دوست کی نشانی تھی۔ اودے شنکر نے بھی غنیمت جان کر اپنے لڑکے کی طرح اس کی پرورش کی تھی۔ لیکن رادھا! اس کی تو پوچھو۔ اندر کی ہنسی خوشی اسے ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔ جب بھی اندر اور موہنی آپس میں جھگڑ پڑتے۔ رادھا کو موقعہ مل جاتا۔ اور وہ اندر کو خوب کوسنے لگتی۔ کبھی کبھی پیٹ بھی ڈالتی۔ اس بے جا مار پیٹ نے بھی اندر کو کسی قسم کا شک کا موقعہ نہ دیا۔ وہ رادھا کو اپنی حقیقی ماں سمجھتا تھا۔ اس کے لیے اس کا عقیدہ ماں کا سا تھا۔ اور اودے شنکر کی محبت مجسم پدری تھی۔ وہ یہی جانتا تھا۔ کہ رادھا اس کی ماں ہے۔ اودے شنکر باپ اور موہنی اس کی سگی بہن ہے۔ اس لیے وہ انہی ناموں سے ان کو مخاطب کرتا تھا۔

(۳)

ایک روز اندر سکول سے آیا۔ موہنی پہلے ہی آ گئی تھی۔ اندر نے اپنا بستہ آہستہ سے رکھ کر کہا۔ "جاؤ اسے اندر رکھ آؤ"

موہنی نے روٹھ کر کہا۔ "نہیں جاؤں گی"

"موہنی" اندر کچھ آگے کہنا ہی چاہتا تھا۔ کہ موہنی نے کہا۔ "نہیں کبھی نہیں جاؤں گی۔ میں کوئی تمہاری نوکرانی نہیں ہوں"

ان الفاظ کو سن کر اندر کو غصہ آ گیا۔ اس نے موہنی کے گالوں پر ایک ہلکا سا طمانچہ رسید کر دیا۔

موہنی روتی ہوئی رادھا کے پاس گئی۔ رادھا کو اور کیا چاہیے تھا۔ وہ ایسے موقعہ کی بہت دیر سے تلاش میں تھی۔ تاکہ اپنے دل کا غبار نکال سکے۔ اس نے گرج کر اندر سے کہا۔ "کمبخت! اس لیے گھر میں رکھ چھوڑا ہے۔ کہ روز تو میری لڑکی کو پیٹا کرے۔ تجھے تو اس کی خدمت کرنی چاہیے۔ اور احسان ماننا چاہیے۔ اگر تیری یہاں پرورش نہ ہوتی۔ تو نہ معلوم تو آج کہاں کہاں دھکے کھاتا پھرتا۔"

رادھا کے یہ الفاظ زہر میں بجھے ہوئے تیر تھے۔ جو اس کے سینہ میں پیوست ہو کر رہ گئے۔ وہ اپنی بدقسمتی پر رونے لگا۔ اس کے والدین نہیں ہیں۔ ہائے! وہ اب سمجھا کہ کیوں رادھا اس سے بگڑا کرتی تھی؟

ابھی کھٹ پٹ کے دوران میں اودے شنکر بھی آ گئے۔ اور دونوں کو روتے دیکھ کر بولے۔ "کیا ماجرا ہے؟"

"ماجرا کیا ہونا تھا؟ تمہارا پالتو کتا ہر روز گھر والوں کو ہی کاٹتا ہے۔ اگر یہی حالت رہی۔ تو کسی دن میری بچی کو مار ہی ڈالے گا۔"

رادھا کا غصہ حد اعتدال سے تجاوز کر چکا تھا۔ یہ دیکھ کر انہوں نے چپ سادھ لی۔ ورنہ نہ معلوم کیا سے کیا ہو جاتا؟ انہوں نے اندر سے کہا۔ "اندر! تمہارے قصور کی یہی سزا ہے۔ کہ تم کو [illegible] موٹر پر نہ لے جایا جائے گا۔ تمہیں گھر پر ہی ٹھہرنا ہوگا"۔

"پالتو کتا" ——— اندر [illegible] کہ اب اس گھر میں نہ رہنا چاہیے۔ "پالتو کتا..... پالتو کتا..... " یہ الفاظ اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔

(۴)

اسی محلہ میں میاں حسن نامی ایک شخص بابو بن کر رہا کرتے تھے۔ آپ بڑے ملنسار اور خوش طبع واقع ہوئے تھے۔ لیکن تاڑنے والے بخوبی سمجھ سکتے تھے۔ کہ وہ کس قماش کے آدمی ہیں۔ وہ کیا کرتے تھے۔ یہ تو ہمیں معلوم نہیں۔ ہاں اتنا بتا سکتے ہیں۔ کہ خوب بن ٹھن کر رہا کرتے تھے۔ صبح و شام بوٹ سوٹ پہن کر باہر نکلتے۔ اور باقی تمام دن گھر میں پڑے رہتے۔ انہیں اس محلہ میں آئے ہوئے صرف ایک ماہ ہی ہوا تھا۔

جب کبھی کوئی ان سے پوچھتا۔ تو بتلاتے کہ "ہم محکمہ خفیہ پولیس میں انسپکٹر ہیں"۔ بڑے [illegible] معلوم ہوتے تھے۔ بیوی بچہ کوئی نہ تھا۔

وہ اکثر دیکھا کرتے۔ کہ اودے شنکر اور رادھا میں معمولی باتوں پر تکرار ہوا کرتی ہے۔ اس لڑائی کے واقعہ نے ایک سنہری موقعہ دے دیا۔ وہ تمام [illegible] پر غور کر کے گھر سے باہر نکلے۔ کوئی بارہ بجے کے قریب جس وقت بابو اودے شنکر دفتر میں تھے۔ اور اندر اور موہنی سکول میں۔ موٹر کا ہارن بجاتے ہوئے دروازہ پر آ کھڑے ہوئے۔ اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ رادھا نے حیرت میں دروازہ کھولا۔ تو وہاں ایک جنٹلمین کو کھڑا دیکھ کر متعجب ہوئی ——— کہنے لگے "وہ تو گھر نہیں"؟

"جی نہیں! اودے شنکر جی نے بھیجا ہے۔ آج جب میں ان کے دفتر میں گیا۔ تو ان کے چپراسی نے مجھے یہ خط دیا" ——— یہ کہہ کر حسن نے ایک خط رادھا کے آگے پھینک دیا۔ رادھا نے خط کو پڑھا۔ لکھا تھا۔

"ڈیئر بابو حسن! میں انسپکٹر صاحب کے حکم کے مطابق دورہ کے لیے باہر جا رہا ہوں۔ آپ میرے بال بچوں کو کار پر چوپاٹی کی سیر کرا لائیں۔ امید ہے آپ اس تکلیف دہی کے لیے معاف فرمائیں گے۔ میں غالباً سوموار کو واپس آ سکوں گا"

(اودے شنکر)

دستخط تو اودے شنکر کے ہی معلوم ہوتے تھے۔ مگر پھر بھی رادھا ایک غیر آدمی کے ساتھ جانے سے ہچکچاتی تھی۔ حسن فوراً تاڑ گیا۔ اس نے نہایت سنجیدگی سے کہا۔

"آپ گھبرائیں نہیں۔ اودے شنکر میرے خاص دوست ہیں۔ مجھ پر کامل بھروسہ رکھیں۔ موہنی کو سکول سے [illegible] لیں گے"

رادھا مکان کو مقفل کر کے اور چابی ایک پڑوسی کو دے کر موٹر میں آ بیٹھی۔ موٹر فر فر کرتی ہوئی ہوا سے باتیں کرنے لگی۔ لیکن..... "موہنی کا سکول؟" ——— وہ تو پیچھے رہ گیا ہے۔ رادھا نے کہا۔

حسن نے کوئی جواب نہ دیا۔ بلکہ الٹا مسکراتے ہوئے سیٹی بجانے لگا۔

رادھا کو اب یقین ہو گیا۔ کہ اس کے ساتھ دھوکہ ہوا ہے۔ وہ بلک بلک کر رونے لگی۔ لیکن حسن نے اس کی مطلق پرواہ نہ کی۔ کوئی دو گھنٹہ کے بعد موٹر ایک سہ منزلہ مکان کے سامنے آ کر کھڑی ہوئی۔ جس میں سے تین آدمی باہر نکلے اور رادھا کو زبردستی پکڑ کر اندر لے گئے۔ جس وقت رادھا چلانے لگی۔ تو حسن نے اپنی فتح کا قہقہہ لگایا۔

رادھا اب بدمعاشوں کے چنگل میں پھنس چکی تھی۔ جہاں سے اس کی رہائی ناممکن تھی۔

"رادھا"..... حسن بابو نے محبت آمیز لہجہ میں کہا۔ "میں تمہارے پریم میں پاگل ہو رہا تھا۔ آج خوش قسمتی سے میری مراد بر آئی ہے۔"

کیا تم میری محبت کو قبول نہ کرو گی ؟ "

رادھا نے نفرت سے منہ پھیر لیا۔ اور رونے لگی ۔

(۵)

اندر اس روز سکول نہیں گیا۔ وہ اب وہاں سے بھاگ جانے کی ترکیب سوچ رہا تھا۔ اس روز وہ شہر کے گلی کوچوں میں پھرتا رہا۔ اور رات اس نے ایک سرائے میں بسر کی ۔

بابو اودے شنکر جب دفتر سے واپس لوٹے۔ تو مکان مقفل پایا۔ موہنی پڑوسی کے ہاں رو رہی تھی۔ پڑوسی سے معلوم ہو گیا۔ کہ وہ ایک موٹر میں بیٹھ کر کہیں گئی ہے۔ لیکن وہ آدمی کون تھا۔ اور موٹر کس کی تھی؟ اس کا کچھ پتہ نہ چلا۔ جس وقت قفل توڑا گیا۔ تو اندر گری ہوئی وہ چٹھی ملی۔ جو حسن نے رادھا کو دکھلائی تھی۔ اب اودے شنکر سمجھے۔ کہ ان کے ساتھ دھوکہ کیا گیا ہے۔ وہ اپنے جعلی دستخط دیکھ کر حیران رہ گئے ــ واقعی حسن نے اس کی نقل کرنے میں کمال کیا ہے ۔

تھانہ میں اس واقعہ کی رپورٹ لکھوائی گئی۔ اور تحقیقات شروع ہو گئی ۔

اندر رات تک واپس نہ لوٹا۔ اس بات نے اودے شنکر کے تفکرات میں اضافہ کر دیا۔ اودے بنا کچھ کھائے پئے بستر پر پڑے ا سیکتے رہے ۔

(۶)

گاڑی آنے میں ابھی ایک گھنٹہ باقی تھا۔ اندر پلیٹ فارم پر گھوم رہا تھا۔ کہ یکایک پلیٹ فارم کی ایک طرف سے شور و غل کی آواز سنائی دی۔ بہت سے آدمی وہاں اکٹھے ہو گئے۔ ایک جمگھٹا سا لگ گیا۔ ایک عورت آدمی سے کہہ رہی تھی۔ " ظالم! مجھے چھوڑ دے " ۔

لوگوں کے پوچھنے پر اس آدمی نے جواب دیا۔ " یہ میری عورت ہے۔ اور میں اسے اس کے میکے چھوڑنے جا رہا ہوں " ۔

" نہیں یہ جھوٹ بولتا ہے۔ مجھے دھوکہ سے بھگا لایا ہے "۔ عورت نے روتے ہوئے کہا ۔

اتنے میں اندر بھیڑ کو چیرتا ہوا آیا۔ اور آتے ہی رادھا کے گلے سے چمٹ گیا ۔

تھوڑی دیر میں اندر نے لوگوں کو سارا ماجرا کہہ سنایا۔ اور پولیس نے حسن کو گرفتار کر لیا ۔

(۷)

اودے شنکر کو جب اس واقعہ کا پتہ لگا تو وہ خوشی سے پھولا نہ سمایا۔ جس وقت اندر اور رادھا گھر پہنچے۔ تو اودے شنکر نے اسے پریم سے گلے لگا لیا۔ اور فراوانی انبساط سے اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا ...

... موہن ہو گیا ۔

رادھا اب پہلی رادھا نہ رہی۔ اندر کی وفاداری اور جان نثاری نے اس کے دل سے تعصب اور حسد کی میل کو دھو دیا تھا۔ اور اب وہ اپنے بیٹے سے بھی زیادہ اسے محبت کرنے لگی تھی ۔

حسن کو اغوا کے مقدمہ میں دس سال قید با مشقت کی سزا ہوئی۔ اب لوگوں کو معلوم ہوا۔ کہ وہ خفیہ پولیس کا انسپکٹر نہ تھا۔ بلکہ ایک شریف بدمعاش تھا ۔

پرلوک گمن

آریہ سماج شملہ :۔ آریہ سماج شملہ گورو کل اور کالج وبھاگ کا ایک خاص اجلاس ۷ر جولائی کو گورو کل وبھاگ کے مندر میں منعقد ہوا۔ اور من لکھت پرستاؤ پاس ہوا :۔

" یہ اجلاس پنڈت آریہ منی جی کی موت پر ہاردک سموبدنا پرکاشت کرتا ہے۔ پنڈت جی سنسکرت ساہتیہ کے اپور ودوان۔ ویدک ریسرچ سکالر اور آریہ سماج کے پرچیہ نیتا تھے۔ پنڈت جی کی امولیہ سیواؤں کی پرشنسا کرتی ہوئی یہ سبھا انوبھو کرتی ہے کہ آپ کی موت سے جو نقصان آریہ سماج کو ہوا ہے۔ اس کی پورتی بہت مشکل ہے۔ اور یہ سبھا سچے ہردے سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ پرماتما پنڈت جی کی آتما کو سدگتی پردان کریں " ۔

لالہ سائیں داس۔ لالہ دیوی چند سیٹھ شکلکھن مل اور پنڈت ستیہ نند جی نے تقریریں کیں اور سب نے کھڑے ہو کر پرستاؤ کو پاس کیا ۔

(سری کرشن منتری آریہ سماج شملہ)

آریہ سماج جھنگ شہر :۔ آریہ سماج کی جنرل سبھا نے مورخہ ۸ر جولائی ۱۹۳۶ء کو شریمان پنڈت آریہ منی جی پرسدھ وجانتیہ کار مہا مہوپادھیائے کی ریتو پر بہت شوک کا اظہار کیا۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کی۔ کہ آریہ جگت کے دلوں کو شانتی تھا سورگیہ کی آتما کو سدگتی پردان کریں ۔

(راماداس منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی :۔ آریہ سماج ہذا کے سپتاہک ادھیویشن منعقدہ ۸ر جولائی میں سورگیہ پنڈت آریہ منی جی کی مرتیو پر سمفانیہ پنڈت منشی رام جی آریہ نے شوک پرستاؤ پیش کیا۔ اور ان کے ودوتا کی ریتی تھا جیون سمبندھی پرچار اور پرکاشن وبھاگ کا ورنن کیا۔ پرستاؤ سروسمتی سے حاضرین نے کھڑے ہو کر پاس کیا ۔

(بلاقی داس منتری)

پنڈت آریہ منی جی کا پرلوک گمن

شری پنڈت آریہ منی جی کے پرلوک گمن پر ذیل کے مقامات پر شوک منایا گیا :۔

دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور :۔ شری مہا مہوپادھیائے پنڈت آریہ منی جی کے پرلوک گمن پر دیانند اپدیشک ودیالیہ میں آدھا دن چھٹی رہی۔ اور یہ پرستاؤ پاس ہوا :۔

" دیانند اپدیشک ودیالیہ کی غیر معمولی سبھا آریہ سماج کے پرسدھ ودوان مہا مہوپادھیائے شری پنڈت آریہ منی جی کے پرلوک گمن پر ہاردک شوک پرکٹ کرتی ہے۔ آریہ سماج میں ایک سنسکرت کے علم کی جو کمی واقعہ ہوئی ہے۔ اس کی پورتی کٹھن ہے " ۔

(سوامی) سوتنترانند

گورو کل وشو ودیالیہ کانگڑی ہردوار :۔ آریہ سماج کے سوپرسدھ ودوان شری پنڈت آریہ منی جی کے سورگباش پر گورو کل مہا میں ایک شوک سبھا ہوئی۔ جس میں ذیل کا پرستاؤ پاس ہوا :۔

" کل واسیوں کی یہ سبھا آریہ سماج کے دھرم دھرندر ودوان مہا مہوپادھیائے شری پنڈت آریہ منی جی کے آکسمک دیہاوسان پر شوک پرکٹ کرتی ہے۔ اور پرمیشور سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ دِوَنگت آتما کو سدگتی پردان کریں " ۔

(بھیم سین کل منتری گورو کل کانگڑی)

دیانند ہائی سکول دہلی :۔ ڈی۔ اے۔ این ہائی سکول پاٹودی ہاؤس دہلی کے سٹاف اور ودیارتھیوں کی یہ میٹنگ سنسکرت کے مشہور سکالر اور آریہ سماج کے پرسدھ ودوان پنڈت آریہ منی جی مہا مہوپادھیائے کی اچانک مرتیو پر ہاردک شوک پرکٹ کرتی ہے۔ پنڈت جی کی مرتیو سے آریہ سماج کو ایک بھاری ہانی ہوئی ہے۔ یہ میٹنگ پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ ان کی آتما کو شانتی پردان کریں۔ آج ہائی ودیالیہ کے لئے سکول ان کے شوک میں بند کیا گیا ۔

(ساکھی رام بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر دیانند ہائی سکول دہلی)

مہا ودیالیہ جوالا پور :۔ ۸ر جولائی کو صبح ساڑھے نو بجے شری پنڈت آریہ منی جی کی مرتیو کی خبر ملی۔ ودیالیہ فوراً بند کر دیا گیا۔ اور مہا ودیالیہ واسیوں کی شوک سبھا ہوئی۔ شری پنڈت نردیو جی ودیالنکار ویدتیرتھ نے سورگیہ کی زندگی کے حالات سنائے۔ اور آخیر میں پنڈت جی کی آتما کے لئے شانتی اور ان کے واحقین کے لئے صبر و استقلال عطا کرنے کی ایشور سے پرارتھنا کی گئی ۔

(نامہ نگار)

آریہ سماج گنگوہ :۔ شری مہا مہوپادھیائے پنڈت آریہ منی جی کی مرتیو پر یہ سماج شوک پرکٹ کرتی ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ مرتک کی آتما کو سدگتی پردان کریں ۔

(سمیر چند منتری آریہ سماج گنگوہ)

آریہ سماج بنگہ :۔ ۸ر جولائی ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج بنگہ کے سپتاہک ست سنگ میں شری مہا مہوپادھیائے پنڈت آریہ منی جی مہوپدیشک آریہ سماج کی مرتیو پر شوک پرکٹ کیا گیا۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ وہ ان کی آتما کو سدگتی پردان کریں ۔

(سنتو رام پردھان آریہ سماج بنگہ۔ ضلع جالندھر)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی :۔ آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا یہ جنرل اجلاس جو زیر صدارت شری ... منعقد ہوا۔ آریہ سماج کی بھوما نند جی ۸ر جولائی ۱۹۳۶ء کو صبح ۹ بجے منعقد ہوا۔ آریہ سماج کی پنڈت منڈلی کے پتامہ پرسدھ ودوان اور سنسکرت کے پرکانڈ پنڈت مہا مہوپادھیائے شری آریہ منی جی کی اچانک مرتیو پر ہاردک شوک پرکٹ کرتا ہے۔ اور یہ بات لکھ میں لاتا ہے۔ کہ سورگیہ پنڈت جی کی مرتیو سے آریہ سماج کو ناقابل نقصان پہنچا ہے۔ چونکہ وہ آریہ سماج کے ان انتھک منشریوں میں سے تھے۔ جن کی زندگی کا ... آریہ سماج کی سیوا اور ویدک دھرم پرچار رہا ہے۔ آپ نے عمر بھر برہمچاری رہ کر ویدک لٹریچر کا کام کیا ہے۔ وہ یقیناً آپ کے نام کو ہندوستان کی تواریخ میں امر رکھے گا۔ آپ اپنے زمانہ کے بہترین معتبر اور محقق تھے۔ اور آپ کی عالمانہ تقریروں اور پُر اثر دلائل کی گونج آج بھی متعلقہ حلقوں میں ... ہے۔ آریہ سماج ہذا اس جدائی کے صدمہ پر گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ سورگیہ کی آتما کو سدگتی اور ان کے سمبندھیوں کو شانتی پردان کریں ۔

(امر بنس لال آریہ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج لاڈوہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج لاڈوہ ضلع کرنال کا سالانہ جلسہ ۲۹ جون تا یکم جولائی ۱۹۳۴ء بڑی شان کے ساتھ منایا گیا۔ جس میں پنڈت ہردیالو جی۔ پنڈت برت پال جی۔ پنڈت رام دت جی۔ پنڈت مکھن لال جی۔ پنڈت شونارائن جی تھا پنڈت بھگت رام جی پدھارے۔ جن کے پربھاؤ شالی ویاکھیان تھا بھجن ہوئے۔

۵ جون سے سوامی پورنا نند جی سرسوتی کے پروہتن سے ایک برہد یگیہ یجروید کے منتروں دوارہ ہوا۔ جس کی پورن آہوتی یکم جولائی کو ہوئی۔ اس میں سینکڑوں نرناری سملت ہوئے۔ بہت اچھا پربھاؤ پڑا۔ اس سمے ایک نیتی شلک ویدک ودیالیہ کی ستھاپنا کی گئی۔

۳۰ جون کو پنڈت گیان چند جی بی۔اے منتری دیانند دلت ادھار سبھا پنجاب کی زیر صدارت ایک دلت ادھار کانفرنس ہوئی۔ جس میں سوآگت کارنی سبھا کے پردھان رائے صاحب امرت رائے کے ہمراہ ماسٹر چرنجی لال جی۔ لالہ نند لال جی۔ ڈاکٹر لال چند جی۔ بہن سوشیلا دیوی جی تھا مہاشہ ہیرا لال جی تشریف لائے۔ صدر جلسہ تھا مندرجہ بالا سجنوں کا جلوس بڑی دھوم دھام سے نکالا گیا۔ نگر نواسیوں نے اتنا سے زیادہ اتساہ دکھایا۔ کانفرنس میں رائے صاحب امرت رائے تھا پنڈت گیان چند جی بی۔اے اور دیگر سجنوں کے پربھاؤ شالی ویاکھیان ہوئے۔ اور مندرجہ ذیل پرستاؤ پاس ہوئے:۔

ماسٹر چرنجی لال جی نے پرستاؤ پیش کیا۔ کہ یہ سمیلن پوجیہ مہاتما گاندھی جی کو دھنیہ واد ادا کرتا ہے۔ کہ انہوں نے رشی دیانند دوارہ چلائے ہوئے ہریجن ادھار کے اندولن میں اپنے قیمتی وقت کو لگایا۔ اور اس اندولن کے لئے اپنے پرانوں تک کی بازی لگادی۔ اور ساتھ ہی یہ سمیلن مہاتما گاندھی کے جیون پر کئے گئے پاشوک حملہ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور اس پر ناراضگی کا اظہار کرتا ہے۔ اور اس نیچ کام کو ایک بھاری کلنک سمجھتا ہے۔ اور اس حملے کے بچ جانے پر مہاتما جی کو بدھائی دیتا ہے:۔

اس پرستاؤ کی تائید پنڈت ہردیالو جی نے بڑے زوردار شبدوں میں کی۔ اور جنتا نے اس پرستاؤ کو کھڑے ہو کر پاس کیا:۔

یہ سمیلن سرکار سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ اس علاقہ کے جرائم پیشہ لوگوں کی حالت کو سدھارنے اور اُنت کرنے کی جلد از جلد کوشش کرے۔ اور اس شبھ کام میں آریہ سماج کی سہائتا کرے۔ جس سے یہ لوگ اپنے جیونوں کو اُنت کر کے جاتی کا ایک اپیوگی انگ بن سکیں:۔

یہ پرستاؤ لالہ مکند لال جی نے پیش کیا۔ اور پنڈت رام دت جی نے اس کی تائید کی۔ اس کے علاوہ اور بھی پرستاؤ پاس ہوئے:۔

اس کانفرنس اور جلسہ کی کامیابی کے لئے ہم پنڈت رام دت جی اپدیشک دیانند دلت ادھار سبھا کا دھنیہ واد کرتے ہیں۔ جنہوں نے علاقہ میں گھوم کر تھا نہایت لگن سے کام کر کے اس کو نہایت کامیاب بنانے کا یتن کیا ہے:۔

(زلیب چند منتری)

گورو کل جہلم کے سماچار

آج کل موسم قدرے خوش گوار ہے۔ پچھلے دنوں ایک دو دفعہ بوندا باندی ہو جانیکی وجہ سے جھلسا ہوا ہوئی جگہ ٹھنڈی ہوا چلنے لگی ہے۔ آشرم میں آج کل گئوشالہ کی گائیوں کا دودھ کافی ہوتا ہے۔ جو کہ صبح و شام دودھ و لسی کے روپ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس وقت تقریباً تمام برہمچاری تندرست ہیں۔ شری بان پرستھی ہر برام جی اور بان پرستھی نارائن چند جی نا بن اور سوبن کی طرف پربت یاترا کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ جہاں کہ انیک ست سنگی آریہ پرش آپ کی ذاتِ ستودہ صفات سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں برہمچاریوں کی ایک منڈلی شری پنڈت جے اندر منا منتری جی کے ہمراہ میر پور سے ہوتی ہوئی کوٹلی ریاست جموں کی طرف پربت یاترا کے لئے گئی ہوئی ہے جہاں آریہ سماج میں کئی دن سے ویدک دھرم کا پرچار ہو رہا ہے۔ گزشتہ فسادات میں یوون اتیاچاروں سے پیڑت اس پرانت میں برہمچاریوں کا اس پرکار بھرمن کرنا بھی خالی از مصلحت نہیں۔ بلکہ ویدک دھرم کی جھنڈے کے پرچار کے لئے تنزادف ہے:۔

گورو کل میں آج کل مہاشہ پرشرام لال جی چھوٹے برہمچاریوں کو کچھ سمے کے لئے وستروں کی سلائی سے سکھلا رہے ہیں۔ [illegible]

سماچار جگت سماچار

آریہ سماج تلہ گنگ کا چناؤ:۔ آریہ سماج تلہ گنگ کے ادھیکاریوں کا نیا چناؤ ۲۷ جون ۱۹۳۴ء کو بہ موجودگی جملہ سبھاسدان آریہ سماج مندر میں ہوا۔ اور مندرجہ ذیل اصحاب عہدیداران منتخب ہوئے:۔

پردھان مہاشہ مالک چند جی آریہ میونسپل کمشنر سینئیر وائس پردھان مہاشہ الیشر داس جی آریہ کلاتھ مرچنٹ۔ جونئیر وائس پردھان مہتہ جیون مل جی آریہ کلاتھ مرچنٹ۔ منتری مہاشہ سنت رام آریہ۔ اُپ منتری مہاشہ شنو رام جی آریہ۔ پستکادھیکش مہاشہ رام لال جی پنساری۔ گوشادھیکش لالہ کشن چند جی آریہ۔ وستو بھنڈار رکھشک مہاشہ موہن لال جی آریہ:۔

ممبران انترنگ سبھا:۔ آریہ سماج کے روح رواں بابو نونہال جی ڈاکٹر رام سبھایا جی۔ مہاشہ امرناتھ جی آریہ۔ مہاشہ رام داس جی آریہ مہاشہ گنگا رام جی آریہ۔ مہاشہ سردار سنگھ جی آریہ نور بھگت البیشر داس جی آریہ:۔

(سنت رام آریہ منتری آریہ سماج تلہ گنگ)

آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ کا چناؤ:۔ ۶ جولائی ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ کا وارشک چناؤ ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے:۔

لالہ بشنداس جی وکیل پردھان۔ مہاشہ منگو رام جی اُپ پردھان۔ وید ہنسراج منتری۔ مہاشہ چھجو رام جی خزانچی:۔

انترنگ سبھاسد:۔ لالہ بشنداس۔ مہاشہ منگو رام۔ وید ہنسراج۔ مہاشہ چھجو رام۔ لالہ ٹھاکر داس۔ لالہ بھگت رام۔ ڈاکٹر الجھو رام بابو شو دیال اور لالہ بدری ناتھ:۔ (وید ہنسراج منتری)

۴ کل یکم جولائی ۱۹۳۴ء کو سوامی گنگا گری جی آچاریہ گورو کل رائے کوٹ یہاں پدھارے۔ آپ نے یگیہ ویدی میں براج کر برہمچاریوں کو ودیارتھی جیون کے مہان کرتویوں اور سنگٹھنا کی مہانتا پر ایک گمبھیر اپدیش دیا۔ پر کنوئیں رہٹ کے کہنہ و شکستہ ہو جانے کی وجہ سے گورو کل کی سندر باڑ کا خراب و خستہ حال ہو رہی ہے۔ یدی کوئی دانی سجن اپنے گاڑھے پسینہ کی کمائی سے ایک مضبوط آہنی رہٹ بنوا دیں۔ تو ان کی کمائی سپھل ہوگی:۔

[illegible]

ویدپرچار:۔ ۳ جولائی ۱۹۳۴ء سے پنڈت وشونا تھ جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا یہاں پدھارے ہوئے ہیں۔ اور ۳ جولائی سے گیتا کی منوہر کتھا کر رہے ہیں۔ آپ ۹ جولائی کو یہاں سے چلے جائیں گے۔

(وید ہنسراج منتری آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ)

ایک عجیب واقعہ

ایک شخص ہسپتال کی دوائی پیتے ہی قریب المرگ ہو گیا

دوست محمد ساکنہ بھوچال کلاں نے اپنے والد صاحب کو کہا۔ کہ میری طبیعت علیل ہے مجھے ہسپتال سے نسخہ جلاب لا دو۔ چنانچہ ہسپتال سے نسخہ جلاب لایا گیا۔ اور مریض مذکور کو پلایا گیا۔ اس جلاب نے اس پر اتنا برا اثر کیا۔ کہ قریب المرگ ہو گیا۔ باوجود ڈاکٹروں اور حکیموں کے علاج کے اُسے کچھ افاقہ نہ ہوا۔ سب نے کہہ دیا۔ کہ چند منٹ کا مہمان ہے سگھر کے تمام آدمی جمع ہو گئے۔

ان میں سے ایک نے کہا۔ کہ میرے پاس پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ لاہور کی بنائی ہوئی امرت دھارا ہے۔ ممکن ہے اس سے فائدہ ہو جائے۔

مریض بالکل بے ہوش پڑا تھا۔ سانس کی رفتار بھی غیر معمولی تھی۔ جونہی امرت دھارا کی ۲ بوندیں کھانڈ میں ملا کر اُس نے مریض کے منہ میں ڈالیں۔ دس منٹ کے بعد فوراً ہوش میں آگیا۔ دوبارہ امرت دھارا لینے کے بعد وہ بالکل اچھا ہو گیا۔ اسی طرح ایک آدمی کا پیشاب بند ہو گیا۔ دو بوندیں دینے سے مدد مبر ہو کر پیشاب کھل کر آگیا۔ آپ کی ایجاد پر مبارک باد دیتا ہوں۔

امرت دھارا کا یہ کرشمہ دیکھ کر ڈاکٹر، حکیم اور تمام لوگ حیران ہو گئے۔ آپ کی امرت دھارا ہر طبیب اور غیر طبیب کے لئے یکساں مفید ہے:۔

(حکیم رام سبھایا نور پور سیٹھی)

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نمونہ آٹھ آنے۔ اور منیجر امرت دھارا لاہور سے منگوا سکتے ہیں:۔

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف [illegible]

آریہ سماج روپڑ کا سالانہ چناؤ :- آریہ سماج مندر میں پنجم جولائی بروز اتوار آریہ سماج روپڑ کا سالانہ چناؤ زیر صدارت ڈاکٹر وید پرکاش جی پردھان ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے :-

پردھان ڈاکٹر وید پرکاش + اپ پردھان لالہ سریندر موہن + منتری لال چند گپتا بی۔ اے + اپ منتری لالہ بھیشم دیو + خزانچی لالہ دیودت۔ لائبریرین لالہ نور آتما رام ::

پرتنشت سبھاسد :- لالہ چھجو رام - لالہ سائیں داس اور لالہ منشی رام ::

(لال چند گپتا بی۔ اے منتری آریہ سماج روپڑ)

آریہ سماج گنگوہ کا سماچار :- لالہ منولال جی پردھان نے اپنی جیون دھرم پتنی کی یاد میں ۵۰۰/- روپیہ سے ایک کمرہ اور اپنے پوتر سورگیہ بھارت بھوشن کی یاد میں ۵۰۰/- روپیہ سے دوسرا کمرہ آریہ کنیا پاٹھشالہ میں بنوانا شروع کر دیا ہے ::

(سمیر چند منتری)

سوچنا :- پہلے اخبار دوارہ آریہ سماجوں کو سوچنا دی گئی تھی۔ کہ سوامی سدا نند جی آریہ سینا کا ہیڈ کوارٹر پانچ سال کے لئے یہاں مقرر ہو گیا ہے۔ مگر چونکہ وہ اب یہاں سے چلے گئے ہیں۔ اس لئے آریہ سماجیں سوامی سدا نند جی کے لئے آریہ سماج جھنگ سے پتر ویوہار نہ کریں ::

(رام داس منتری آریہ سماج جھنگ شہر)

آریہ سماج بنگہ کا سماچار :- آریہ سماج بنگہ سرکار نظام حیدر آباد دکن سے بنتی کرتا ہے۔ کہ شری پنڈت رام چندر جی دہلوی جو پولیٹیکل آریہ سماج کے برخلاف چلائے گئے مقدمہ کو واپس لیا جائے۔ یا فیصلہ کے لئے ٹریبونل مقرر کیا جائے تاکہ پورا پورا انصاف مل سکے ::

(نتھو رام پردھان آریہ سماج بنگہ۔ ضلع جالندھر)

ودواہ سنسکار :- ۸ جولائی ۱۹۳۴ء بروز اتوار رات کے ۹ بجے شادی دختر لالہ آتما نند ہمراہ کرشن لال ولد لالہ سیتا رام بہل سکنہ احمد آباد حال رسالپور محلہ امراداں والا بھیرہ میں ویدک ریتی سے ہوئی۔ پنڈت آتما نند جی شاستری نے پروہت کا کام سر انجام دیا۔ اس موقعہ پر حسب ذیل دان دیا گیا :-

دکھشنا کی ادرشے :- رسالپور سماج

منسکے :- آریہ سماج بھیرہ ضلع شاہ پور - آریہ اینگلو سنسکرت ہائی سکول بھیرہ ضلع شاہ پور - کنیا پاٹھشالہ کی ادرشے :- آریہ سماج بھیرہ سے - آریہ سماج رسالپور عا/ ::

(پنڈت بیداس پردھان آریہ سماج بھیرہ)

آریہ سماج انبالہ میں یگیہ :- ایشور کی مہان کرپا سے اس سماج نے چاروں ویدوں دوارہ دسمبر ۱۹۳۳ء میں یگیہ آرمبھ کیا تھا۔ جو آج نرودگھن سماپت ہو گیا ہے۔ اس کی پورن آہوتی ودھی وار یکم جولائی ۱۹۳۴ء کو بڑے سماروہ کے ساتھ کی گئی۔ سپتاہک ادھیویشن کی کارروائی کے اپرانت پنڈت سوم دت جی ادھشٹاتا گوروکل کورد کھیشتر دوارہ ویدوں کے وشے میں ایک مہتو پورن اپدیش ہوا۔ تت پشچات ایک پریتی بھوج دیا گیا جس میں آریہ سماج کے سبھاسد پریوار سہت سمّلت ہوئے ::

(بلاقی داس منتری آریہ سماج گوروکل وبھاگ انبالہ چھاؤنی)

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے ::

گوروکل پوٹھوہار کے متعلق آوشیک سوچنا

گوروکل کی سادھارن سبھا کا ادھیویشن آریہ سماج مندر (گوروکل وبھاگ) راولپنڈی میں ۲۲ جولائی ۱۹۳۴ء کو اتوار کے دن ایک بجے بعد دوپہر ہوگا۔ نمن لکھت وشیوں پر وچار ہوگا۔ چونکہ وشے اتی آوشیک ہیں۔ اس لئے کرپا کر کے سب سبھاسد اس موقعہ پر اوشیہ درشن دیں :-

۱- چناؤ ادھیکاریاں پربندھ کرتری سبھا وغیرہ ۲- گوروکل کی جو شاکھا جہلم میں کھولی گئی تھی۔ جس کے سمبندھ میں نرنے ۳- پاٹھ ودھی ۴- انیہ وشے ::

نوٹ :- انترنگ سبھا نے نشچے کر دیا ہے۔ کہ پانچویں شرینی (جماعت) تک گوروکل کی پاٹھ ودھی رہے گی۔ اس کے بعد جو سجن اپنے برہمچاریوں کو گوروکل کانگڑی بھیجنا چاہیں وہاں بھیج دیں۔ اور جو گوروکل پوٹھوہار میں رکھنا چاہیں۔ ان کے لئے بھی پاٹھ ودھی کا نشچے انترنگ سبھا نے کر دیا ہے۔ یہ وشے برہمچاریوں سے وشیش سمبندھ رکھتا ہے۔ اس لئے سب گوروکل کے مہانو بھاو اوشیہ درشن دیں ::

ہر ایک سبھاسد کو بذریعہ چٹھی بھی اطلاع دے دی گئی ہے۔ لیکن اگر کسی بھائی کو چٹھی وغیرہ غلط ہونے کے کارن اطلاع نہ ملی ہو۔ تو وہ اس نوٹس کو ہی چٹھی سمجھ کر اوشیہ درشن دیں۔

(نویدک۔ منتری گوروکل پوٹھوہار پربندھ کرتری سبھا راولپنڈی)

آریہ سماج سنکھترہ کے سماچار :- ۱- سالانہ جلسہ ۲-۳-۴ اساڑھ کو بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ جس میں سوامی دھیرا نند جی - پنڈت بنواری لال جی - پنڈت جگن ناتھ جی شاستری - مہاشہ بلدیو جی اور مہاشہ منگت رام جی بھجنیک پدھارے تھے۔ یہ جلسہ پنڈت جگن ناتھ جی کی خاص کوشش کا نتیجہ ہے ::

۲- ۱۶ اساڑھ کو ایک جہلم کی مسلمان ۲۲ سالہ عورت کو آریہ سماج مندر میں شدھ کیا گیا۔ نام شانتی دیوی رکھا گیا۔ شانتی دیوی نے عہ/ آریہ سماج کو دان دیا۔ شدھی پنڈت جگن ناتھ جی شاستری نے کرائی ::

(سندر داس پردھان آریہ سماج نڈا)

آریہ سماج کے ستیارتھ ست سنگ کو کیسے روچک بنایا جاسکتا ہے؟

(از شری سوہنا لال جی منشی - جاگلی - ضلع سیالکوٹ)

یہ بات تو روز روشن کی طرح عیاں ہے - کہ آریہ سماج کی وہ رفتار ترقی اتنی تیز نہیں ہے جتنی کہ ہونی چاہیئے - اس کے کئی کارن ہیں - لیکن میں آج مضمون ہذا میں صرف ایک ہی کارن پر اظہار خیالات کرونگا - میں اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ میرے خیالات سے بہت تھوڑے لوگ متفق ہوں گے - لیکن خیالات کا اظہار ضروری سمجھ کر چند سطور ہدیہ ناظرین کرتا ہوں :-

بعض لوگ آریہ سماج کو "بابو کلب" کے نام سے پکارتے ہیں یہ نام سر دست تو ستیہ نہیں - لیکن کسی حد تک درست ہے - کیونکہ آریہ سماج کے سبھاسد زیادہ تر یا انگریزی پڑھے لکھے ملازم لوگ ہوتے ہیں - یا ایسے دکاندار جو کہ سنسکرت اور بھاشا سے ناواقف ہوتے ہیں - ایسے بھی سبھاسدوں کی کمی نہیں - جو کہ ہندی بھاشا کی طرف سے کورے ہی ہوتے ہیں ؛

آریہ سماج کی سٹیج سے کئی بار آگرہ ہوتا ہے - کہ سبھاسد حاضری کو بڑھانے کی کوشش کریں - ایک اور بات پر یہ بتایا جاتا ہے - کہ سبھاسد اپنے بچوں اور بال بچوں کو ساتھ لایا کریں - اگر وہ ایسا کرنے میں کامیاب بھی ہو جائیں یا کوئی اور ساد ھارن یا ان پڑھ منش سپتاہک ست سنگ میں شامل بھی ہو جائے - تو اس کے پلے کچھ بھی نہیں پڑتا - اور پھر کبھی آنے کا نام نہیں لیتا - پروگرام ہی ایسا ہوتا ہے - کہ وہ اپنے ساتھ کچھ نہیں لے جاسکتے ؛

پہلے ہون یگیہ ہوتا ہے - جس میں وید اور انیہ گرنتھوں کے منتر ہوتے ہیں - جن کو صرف بڑے بڑے ودوان ہی سمجھ سکتے ہیں - سنسکرت نہ جاننے والے بھائی تو ارتھوں کو سمجھ ہی نہیں سکتے - اگر سمجھ بھی لیں - تو پھر بھول جاتے ہیں - آریہ سماجوں میں عام شکایت ہے - کہ ہون یگیہ کے سمے حاضری بہت کم ہوتی ہے اس کا ایک کارن یہ بھی ہے - کہ عام لوگ منتروں کو نہیں سمجھ سکتے - قدرتاً نتیجہ یہ ہوتا ہے - کہ انہیں اس میں دلچسپی نہیں ہو سکتی - چند ایک بڑے بڑے سماجوں کو چھوڑ کر عموماً ایسے سبھاسد ملتے ہیں - بلکہ ادھیکاری بھی جو ہون منتروں کو سمجھنا تو درکنار - ان کا ٹھیک ٹھیک اچارن بھی نہیں کر سکتے - لہذا ہون یگیہ مادری زبان میں ہونا چاہیئے ؛

اس کے بعد بھجن ہوتے ہیں - اگر بھجن عام فہم زبان میں ہوں - تو حاضرین خوب دلچسپی لیتے ہیں - اگر وہ عام فہم نہ ہوں (جو کہ اکثر ہوتے ہیں) تو لوگ آپس میں باتیں کرنے یا اخبار

پڑھنے ہی میں لطف سمجھتے ہیں - اس سے بھی یہی نتیجہ نکل سکتا ہے - کہ سب کارروائی مادری زبان میں ہی ہونی چاہیئے ؛

پھر بعض سماجوں میں سندھیا کا پاٹھ ہوتا ہے - جس کا اچارن عام لوگ غلط کرتے ہیں - ارتھ کا یہ حال ہے - کہ سادھارن منشیوں کا تو کیا کہنا - اکثر پڑھے لکھے بھی نہیں سمجھتے - پرماتما کی بھگتی کا یہ سادھن بھی ہم نے آڈمبر میں یونہی ونشٹ کھو دیا - پرماتما سے ہم کیوں ایسی زبان میں مخاطب ہوں جس کو ہم نہیں سمجھتے - آریہ سماج نے کتنا وقت اور کتنا روپیہ اسی آڈمبر میں ضائع کر دیا - اس کا اندازہ لگانا کٹھن ہے ؛

اس کے پشچات پرارتھنا کی باری آتی ہے - پرارتھنا کرنے والا اس بات پر بالکل دھیان نہیں دیتا - کہ حاضرین اس کی آواز کو سنتے ہیں یا نہیں - اور اس کی زبان کو سمجھتے ہیں یا نہیں - اگر اتفاق سے حاضرین اس کی زبان سمجھ لیتے ہیں تو کچھ لابھ ہو جاتا ہے - ورنہ پرارتھنا کا سمے بھی بے تکلفی میں ہی گزر جاتا ہے - اس سے بھی صاف عیاں ہے - کہ سب کارروائی عام فہم زبان میں ہونی چاہیئے ؛

اس کے بعد اپدیش ہوتا ہے - عام لوگ پہلی کارروائی سے جو ان کے لئے پھیکی ہوتی ہے - اکتائے ہوئے ہوتے ہیں - اگر اپدیش عام فہم بھی ہو - تو بھی وہ اتنا لابھ نہیں اٹھاتے - جتنا کہ اٹھانا چاہیئے - اگر اپدیش گوڑھ وشے پر ہو - تو عام لوگ سنسکرت سے محروم ہونے کے کارن اصطلاحی لفظوں کو نہیں سمجھتے - اس لئے اپدیش سے بھی کوئی لابھ نہیں اٹھاتے - کارن یہی کہ کارروائی عام فہم زبان میں نہیں ہوتی - اپدیش دینے والا زیادہ تر اپنی لیاقت کا پرچے دینا ہی مد نظر رکھتا ہے - پس ایک نیا آدمی سماج کے سپتاہک ست سنگ کے بعد کورے کا کورا ہی رہتا ہے - اگر سندھیا - ہون یگیہ اور سنسکار مادری زبان میں ہوں - تو عام لوگ آریہ سماج کے ست سنگ سے لابھ اٹھا سکتے ہیں ؛

[illegible] پرشن ہو سکتا ہے - کہ ترجمہ میں وہ لطافت نہیں رہتی - جو اصل زبان میں ہوتی ہے - لیکن جو اصل کو بالکل نہیں سمجھتے - ان کو لطافت سے کیا - ان کے لئے تو کچھ نہیں پڑا ؛

اب یہ امید رکھنا کہ سنسکرت پھر بھی مادری زبان ہو جائے گی - اپنے آپ کو دھوکہ دینا ہے - دیگر ملکوں میں جو پرچار کیا جاتا ہے - اس سے اصلی باشندے [illegible]

مادری زبان میں ہی سندھیا اور ہون یگیہ وغیرہ ہونا چاہیئے - اگر آپ چاہتے ہیں - کہ ان دیشوں کے اصلی باشندے ویدک دھرم کو گرہن کریں - تو سندھیا اور ہون یگیہ ان کی اپنی زبان میں ہی ہونا چاہیئے ؛

یہ کہنا کہ "دھرم کا پالن کرنے کے لئے چند سادھنوں کی ضرورت ہے - وہ کٹھن ہوں - تو بھی انہیں سہل سمجھنا چاہیئے" - کچھ وقعت نہیں رکھتا - جبکہ دھرم کا پالن ہم سہل سادھنوں سے کر سکتے ہیں - ہم سہل راستہ کو چھوڑ کر کٹھن راستہ کو کیوں اختیار کریں؟

مہرشی سوامی دیانند جی ستیارتھ پرکاش کے تیسرے سمولاس میں نروکت کا حوالہ دے کر لکھتے ہیں - کہ :-

"جو شخص ویدوں کی محض سوروں اور تلاوت کو پڑھ کر معنی نہیں جانتا - وہ ایسا بوجھ اٹھانے والا ہے - جیسا کہ درخت ڈالی - پتے اور پھل کا - یا کوئی جانور اناج وغیرہ کا بوجھ اٹھاتا ہے - مگر جو شخص وید پڑھتا ہے - اور ان کے معنی کو حفظ جانتا ہے - وہی شخص پوری آسودگی حاصل کرتا ہے - اور علم کی طفیل گناہوں کو چھوڑ کر پاکیزہ اور نیک اطوار ہونے کی برکت سے بعد وفات کے بھی فرحت پاتا ہے"

یہ پرماڻ تشریح کا محتاج نہیں - جب ہم سندھیا اور ہون آدی منتروں کو نہیں سمجھتے - اور ان کا مطلب ہم سمجھ بھی نہیں سکتے - جب تک ہم ودوان نہ ہوں - تو پھر کیوں نہ ہم یہ سب کرم اپنی مادری زبان میں ہی پورے کریں - سنسکرت میں ان کرموں کے کرنے کی قید لگانے سے ہم عام لوگوں کو پرماتما کی بھگتی سے محروم کرتے ہیں - اور آریہ سماج کے دائرہ کو وسعت دینے میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں ؛

بعض لوگوں کا خیال ہے - کہ ہون یگیہ کرتے سمے وید منتروں کا اچارن کرنا ویدوں کی حفاظت کرنا ہے - لیکن یہ حفاظت تو ویسی ہی ہوتی ہے - جیسی روپیہ کو کاروبار یا شبھ کرموں میں لگانے کی بجائے زمین کے نیچے دفن کرنے سے - وید منتروں کا اچارن مادری زبان میں کرنے سے آپ سچے معنوں میں حفاظت کر سکتے ہیں ؛

گورو کل آیورویدک فارمیسی ہردوار

برہمی بوٹی
ایک روپیہ سیر۔
دماغ کو طاقت دیتی ہے

چون پراش
ہر قسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔ بچوں کو موٹا
تازہ کرتا ہے۔ کھانسی۔ دمہ اور تپ دق
آدمی کا اکسیر علاج ہے۔ قیمت للعہ سیر

برہمی تیل
دس آنہ شیشی
سر درد۔ مرگی ہسٹیریا۔ پاگل پن
آدمی کے لئے نہایت مفید ہے

سپاری پاک
قیمت عہ۸ پاؤ
عورتوں کی ماہواری سمبندھی سب
تکلیفوں کو دور کرکے انہیں
بچہ پیدا کرنے کے لائق
بناتا ہے

بھیم سینی سرمہ
آنکھوں کی تمام بیماریوں کا اکسیر علاج ہے
اس کے لگاتار استعمال کرنے سے عینک کی ضرورت
نہیں رہتی۔ قیمت تین روپیہ فی تولہ

بال شربت
قیمت ۱۰/ شیشی
بچوں کے ہر ایک روگ کیلئے
آب حیات کا اثر
دکھاتا ہے

نقل سے بچئے
ہمارے سرمہ کی شہرت کو دیکھکر بہتوں نے اس کی نقل شروع کی ہے ان سے بچئے!

ہر ایک شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ خط ڈالکر قواعد آج ہی معلوم کیجئے

آیورویدک فارمیسی نمبر۔ گوروکل کانگڑی۔ ضلع ہردوار

ایجنٹس

نرمل کمپنی نزد سیتلا مندر۔ لاہور — لاہور

مہاشہ جیٹھانند جی آریہ اوشدھالیہ — بہاول نگر

ڈاکٹر گیان چند جی شکتی فارمیسی — جالندھر شہر

شدھ کھادی بھنڈار موتی بازار — ہردوار

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ओ३म
प्रकाश
कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

پرکاش لاہور
ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت { سالانہ للعہ ... ممالک غیر سے لئے ... شش ماہی ۲ عہ ... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۶ | اتوار ۷ ساون سمت ۱۹۹۱ مطابق ۲۲ جولائی ۱۹۳۴ء - دیانند آبد ۱۱۰ | SUNDAY 22 July, 1934 | نمبر ۲۹

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲۔ ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروا ادیت رہنا چاہئے۔

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں۔

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے۔ ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے۔

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

یجروید | # وید امرت | رگوید

विद्यां चाविद्यां च यस्तद्वेदोभय ँ सह।
अविद्यया मृत्युं तीर्त्वा विद्ययामृतमश्नुते (یجروید۔ ادھیائے ۴۰۔ منتر ۱۴)

اس پوتر وید منتر کا منتر درشٹا رشی " دیرگھ تما " ہے۔ دیوتا " آتما " ہے۔ چھند " سوراڈ اُشنک " ہے۔ اور سور " رشبھ " ہے۔

اس پوتر وید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ جو انسان ودیا اور اودیا کو ان کے سوروپ سے جان کر ان کے جڑ چیتن سادھک ہیں۔ ایسا نشچے کرکے سب شریر آدی جڑ پدارتھ اور چیتن آتما کو دھرم ارتھ کام اور موکش کی سدھی کے لئے ساتھ ہی پریوگ کرتے ہیں۔ وہ لوگ دکھ کو چھوڑ کر پرمارتھ کے سکھ کو پراپت ہوتے ہیں۔ اور جو جڑ پرکرتی آدی کارن یا شریر آدی کاریہ نہ ہو۔ تو جگت کے اُتپتی اور جیو کرم اپاسنا اور گیان کے کرنے کو کیسے سامرتھ ہوں۔ اس سے نہ کیول جڑ سے نہ کیول چیتن سے اتھوا نہ کیول کرم سے نتھوا نہ کیول گیان سے کوئی دھرم آدی پدارتھوں کی سدھی کرنے میں سامرتھ ہوتا ہے۔

ماہر خواص الاشیا کمست ہے۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ اسے ہر پیدا شدہ دستو کا علم ہے۔ اور وہ اس کے خواص سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ سائنس دان جانتا ہے۔ کہ کائنات اس کی سائنس کے تابع ہے۔ اور اس کے حسب منشا مظہرات کو برآمد کر سکتی ہے۔ لیکن عارف ان کی ان ڈینگوں کو خاطر میں نہیں لاتا۔ وہ حقیقت کو دیکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ نہ ہی ماہر خواص الاشیا کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔ اور نہ ہی سائنس دان کو خراج تحسین ادا کرتا ہے۔ بلکہ اس کی نظر میں وہ مرد خدا زیادہ عزت کا پاتر ہے۔ (या:) جو (विद्याम) دنیاوی سائنس (च) اور اس سے متعلقہ سادھن اپ سادھنوں اور (विद्याम) جہل و پندار (च) اس کے لوازمات کو نہ صرف اپنی حقیقت بین نظر سے دیکھتا ہے۔ بلکہ (तत) اس دھیان گمبھیر مرم کو (उभयम) ان ہر دو مذکورہ علوم کے (सह) ساتھ ساتھ (वेद) جانتا ہے۔ اور ان سے زندگی بھر مستفیض ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ اور آخر وہ عالم لاہوت میں پہنچ کر (अविद्यया) جہل و پندار کی رموز سے مطلع ہوکر (मृत्युं) دنیاوی موت کی دشوار گزار منزل کو (तीर्त्वा) پار کرکے (विद्यया) حقیقی علم کے نور سے مزین ہوکر (अमृतम) لافانیت کے آب حیات کو (अश्नुते) نوش فرماتا ہے۔ اور پھر اسی حالت کو فائز ہوتا ہے۔ جو انسان کی شان کو فرشتوں سے بھی بہتر بنا دیتی ہے۔ گورو نانک دیو نے سچ ہی فرمایا ہے۔

نانک گلی کوڑیے۔ کوڑ پلے پلے - جنہاں سچ پچھانیا اوس بہشتی جلے

(اوم شم)

سام وید | اتھروید

ایک رقّت انگیز نظارہ

۱۲ جولائی ۱۹۳۴ء کی شام کو ۱/۲ ۴ بجے کنیا گوروکل ڈیرہ دون میں ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں گوروکل کی تمام کنیائیں اور ادھیاپکائیں سمِلت ہوئیں۔ یہ میٹنگ دو سناتکاؤں اور ایک ادھیاپکا کو وداع کرنے کے لئے ہوئی۔ دونو کنیائیں اس گوروکل کی سناتکائیں ہیں۔ جو سناتکائیں ہوکر یہاں آنریری طور پر پڑھانے کا کام کر رہی تھیں۔ نیز شیری دیوی جی بھی آنریری طور پر ادھیاپکا کا کام کر رہی تھیں۔ تینوں کنیاؤں نے اس سیوا کے سمے کو سماپت کر لیا تھا۔ اور اب وہ گھروں کو جا رہی تھیں۔

اس میٹنگ میں سب کنیاؤں نے مل کر ایک گیت گایا۔ جو گوروکل کے مہتو اور اُپیوگتا کو درشاتا تھا۔ وہ گوروکل جس سے شکھشا پا کر ایسی سپرٹ ملتی ہے۔ کہ شترو کے بھی بندھن کاٹنا ان کا کرتویہ بن جاتا ہے۔ یہ وہی گوروکل ہے۔ جس سے شکھشا پا کر کنیائیں گرہستھ آشرم میں پرویش کر کے آدرش سنتان کی ماتائیں بنتی ہیں۔ اُن کی سنتان بڑے بڑے منی۔ ودوان۔ ویر اور دیش بھگت بنتی ہے۔ اس شکھشا کے کارن ویدک تہذیب۔ دیش بھگتی دھرم اور گورو آج اُنہی کے شکھر پر ہے۔ اسی شکھشا کو پا کر دیویاں اصلی معنوں میں دیویاں بنتی ہیں۔ جو نہ کیول پریوارک جیون کو اتم رہتی سے بِتاتی ہیں۔ بلکہ اُنہی کے دھرم سے سبھنوں کا نام زندہ ہے۔ جیسا کہ خود کنیاؤں نے گایا تھا ؎

جل جائیں گی چتا میں پر سنتیہ نہ تجیں گی

سبھنوں کا جنم داتا کُل ہے یہی ہمارا

وداع ہونے کا کیسا رقّت انگیز نظارہ تھا۔ نو برس سے ادھک جس کُل سے ناطہ رہا۔ اُس کو وہ آج چھوڑ کر جا رہی تھیں۔ کُل کے جیو جیو کے ہردیہ میں اس ویوگ کی جوالا دھک اُٹھی۔ پریم آبدھ سہیلیاں۔ ادھیاپکائیں اور بِتا سمان ادھشٹاتا جی اس نظارہ کی تاب نہ لا کر اپنے پریم کے آنسو نہ روک سکے۔ وہ آنسو اُن کو دُکھی ہردیہ سے الوداع کہہ رہے تھے۔ یہ درشیہ کتنا ہردیہ ودارک تھا۔ پریم وش سب کی آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے۔ جو روکنے سے رُک نہ سکتے تھے۔

سکولوں اور کالجوں میں تو ہم دیکھتے ہیں۔ کہ لڑکے اور لڑکیاں چھٹیوں کے ہمیشہ منتظر رہتے ہیں۔ اور سوچتے ہیں۔ کہ کب وہ دن آئے جبکہ وہ گھر جا سکیں۔ نہ سکول چھوڑنے میں لڑکوں اور لڑکیوں کو کوئی کشٹ۔ نہ ماسٹروں اور ہیڈ ماسٹروں کو کوئی بادھا۔ کہاں تو ادھر یہ حالت اور کہاں ادھر یہ درشیہ! کتنا فرق ہے پرانی اور نئی شکھشا پرنالی میں؟

وہ نظارہ کتنا پُر اثر تھا جب کنیاؤں کو ایڈریس دئے گئے۔ جن میں اُن کے رہن سہن۔ پٹھن پاٹھن اور سلوک کا پورے طور پر ذکر کیا گیا تھا۔ اور پریم سمبندھ کا بیان کیا گیا تھا۔ وہ پریم سمبندھ آہستہ آہستہ دو سال کے عرصہ کے بعد پریم روپ میں پرینت ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے اتنا آسانی سے اُنہیں الوداع نہ کیا جا سکتا تھا۔ جتنا کہ عام سنستھاؤں میں ہوتا ہے۔ ایڈریس پڑھنے کے بعد کنیاؤں نے ایک گیت گایا۔ جس سے سنستھی اور بھی ادھک ہردیہ ودارک ہو گئی۔ اس درشیہ کا شابدک روپ یہ تھا ؎

ودا ہی دے رہی بہنیں ہمیں پر بھول مت جانا ｜ پرانی جو ہوئی ہم سے اُسے چت میں بھی مت لانا

چلی تم چھوڑ سونا آج اس کُل کے سنمبھوں کو ｜ ہمارے ہردیہ مندر کو نہ سونا کر کہیں جانا

ہمیں تو تم چلی جاؤ دلا کر دھیریہ پر بہنو! ｜ دُکھی ماتا کی آنکھوں کا نین جل پونچھتی جانا

پڑھو کر تو یہ سمجھو پر تم دیلمے بھی سہائیک ہوں ｜ جگت میں وید کی بینا بجاتی تم چلی جانا

ہمیں چا تک بنا کر تم یہاں پر چھوڑ جاتی ہو ｜ کبھی تو دھیانی درشن بھی ہمیں آ کر دیا جانا

ہمارے پریم بندھن سے ہردیہ کیسے چھڑا لیگی ｜ کبھی تو بھول بچپن کی ہمارے ساتھ اکھلانا

ہمیں تم چھوڑ کر کُل بھومی سے اب دور جاتی ہو ｜ وداعی کی سجل آنکھیں ہماری بھول مت جانا

وہ جا رہی تھیں ــ آنکھوں میں آنسوؤں کے ساتھ۔ دل میں ویوگ کا دُکھ لئے ہوئے وہ جا رہی تھیں۔ اپنی کُل کنیاؤں کی سہیلیوں کو اور ماتا روپ ادھیاپکاؤں اور پتری روپ ادھشٹاتا جی کو اس سنستھی میں چھوڑ کر وہ جا رہی تھیں۔ اس لئے کہ وہ کُل کی آدرش نہ پیاں ان کے پریم بندھن کو توڑ کر جا رہی تھیں۔ لیکن اُن کا دل گرب سے اُچھل رہا تھا۔ کہ وہ جا رہی تھیں ایسی شکھشا کی سگندھ کو ساتھ لے کر جس سے جہاں بھی وہ جائیں گی۔ اپنی سوشیلتا اور ودوتا کی سگندھ پھیلائیں گی۔ وید سندیش سنائیں گی۔ ویدک سنسکرتی۔ دیش بھگتی اور گوروکل شکھشا پرنالی کی بینا بجائیں گی۔

آخیر میں ادھشٹاتا جی نے وداع کرتے ہوئے اُنہیں اُپدیش دیا۔ کہ وہ اپنے مقام

کنیا گوروکل ڈیرہ دون کے سماچار

۱۔ آج کل موسم بہت خوش گوار ہے۔ بارشیں خوب ہو رہی ہیں۔ عموماً روزانہ بارش ہوتی ہے۔ نہ بہت سردی ہے نہ گرمی۔ جو تکلیف عموماً پہاڑوں اور میدانوں میں ہوتی ہے۔ وہ یہاں نہیں۔ کنیاؤں کی صحت بہت اچھی ہے۔ ایک کنیا کو ٹائیفائیڈ فیور ہو گیا تھا۔ جو ایشور کی کرپا سے اب ٹھیک ہو رہی ہے۔ امید ہے بالکل تندرست ہو جائے گی۔

۲۔ آج کل درشکوں کی آمد و رفت بہت زیادہ ہے۔ گوروکل پرنالی کے پریمی مسوری کو جاتے اور وہاں سے آتے وقت گوروکل کو دیکھنے آتے ہیں۔ اور اعلیٰ انتظام اور عمدہ پڑھائی سے خوش ہو کر واپس لوٹتے ہیں۔ یہاں کے رہن سہن۔ پٹھن پاٹھن اور ودھی کو دیکھ کر دلوں میں ایک ایسا بھاو ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ جو انہیں پرانے زمانہ کے گوروکلوں کی یاد دلاتا ہے۔

۳۔ شری رام نارائن جی مصر ہیڈ ماسٹر ہندو یونیورسٹی ہائی سکول بنارس ماہ جون کے اخیر میں یہاں آئے تھے۔ انہوں نے اپنی رائے گوروکل کے بارہ میں حسب ذیل دان دی ہے:-

"آج اس کنیا گوروکل کو دیکھ کر میں بہت ہی آنند ہوا۔ جس اُتم روپ سے یہ چل رہا ہے اس سے اس کے اُتم بھوشیہ کی جھلک ملتی ہے۔ میں نے کنیاؤں کی جتنی پڑھائی دیکھی۔ اس سے مجھے پورا سنتوش ہوا۔ مجھے پورا وشواس ہے۔ کہ اُنہی ہی اوستھا کے بالکوں سے اُن کے گیان اُپارجن کا مقابلہ کیا جائے۔ تو ان سے یہ پیچھے نہ رہیں گی۔ ادھر کی منتریتی کی کنیائیں وشو ودیالیوں کے ودیارتھیوں سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔ اُن کا سنسکرت کا اُچارن بہت ہی اچھا ہے۔ آچاریہ رام دیو جی نے اب تک جس جس کام کو ہاتھ میں لیا۔ وہ سپھل ہوا۔ ان کا سہیوگ یہاں منتریتی ودیا وتی سیٹھ سے ہے۔ جنہوں نے اپنا سارا جیون شکھشا کے ارپن کر دیا ہے۔ ایسی اوستھا میں یہ سنستھا دیش کے گورو کا کارن ہوگی۔ اس میں تنک بھی سندیہہ نہیں ہے۔"

اس طرح جس کسی کو بھی گوروکل کے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ اُس نے تعریف ہی کی ہے۔ وہ دن دور نہیں۔ جب ایشور کی کرپا اور آریہ بھائیوں کے اُدیوگ سے یہ سنستھا پورن روپ سے ودیا پیٹھ بن جائے گی۔ جس پر بھارت کو پورا فخر ہوگا۔

(آچاریہ) رام دیو۔ مکھیہ ادھشٹاتا کم

۴۔ تین چیزیں لے جا رہی ہیں (۱) ویدک سنسکرتی کے انوسار اُتم شکھشا (۲) برہمچریہ اور سداچار (۳) ویدک دھرم گیان۔ اُنہوں نے پریم آنسو گراتے ہوئے کہا۔ "ان گنوں کے ساتھ جاری ہو۔ خوب یا نئو۔ اس سگندھ سے جہاں بھی جاؤ۔ سگندھت کر دو"۔

اس درشیہ کو ہم کبھی بھول سکیں گے؟ اس اپوُرو ویوگ اور پریم آنکھوں میں آئے ہوئے پریم بھرے آنسو ٹپ ٹپ کر دھرتی پر گر کر دھول میں مل گئے۔ لیکن اپنی اس ورہ سمرتی کو ہمارے ہردیوں میں پورن روپ سے انکت کر گئے۔

(نامہ نگار)

مہاتما گاندھی پر حملہ کی مذمت

آریہ سماج کرنال نے اپنے اجلاس منعقدہ ۳۴-۷-۱ میں ذیل کا پرستاو پاس کیا ہے:-

مہاتما گاندھی جی مہاراج پر مورخہ ۲۵ جون ۱۹۳۴ء کو پونہ میں دُرت اُدھار کے ورودھیوں نے اُنکی جان لینے کے لئے بم پھینکا ہے۔ یہ اجلاس اس کو انتہائی گھرنا کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور اس کو کمینہ حملہ خیال کرتا ہے۔ اور ہری جن تحریک کے مخالفوں کے لئے اس فعل کو کلنک سمجھتا ہے۔ سناتن دھرمی بھائیوں سے بزور پرارتھنا کرتا ہے کہ ایسے کمینہ آدمیوں کی مذمت کریں۔ اور اس فعل سے اپنی بے تعلقی ظاہر کریں۔ اور مہاتما جی کی جان بچی ہے۔ اس کے لئے شبھ ارک دیتا ہے۔

(سکرٹری آریہ سماج کرنال)

یوادہ سنسکار

۳۰ جون کو صبح کے وقت راؤ صاحب ڈاکٹر آریہ کی پتری کماری راجیل کا براہ ڈاکٹر ہری ہرن آر چیف میڈیکل افسر ریاست بیکانیر کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے پنڈت کالو رام میڈ کلرک اور ماسٹر بجی راؤ ادھیاپک ہندی پاٹھشالہ موگوک آریہ پہانے کرایا۔ پنڈت کالو رام کی پریرنا پر ساری کاروائی ویدک ریتی سے ہوئی۔

(رام سروپ از موگوک)

سنسار کی گتی!

اسمٰعیلی خلق کے سرپر حکومت کرنیکا جنون

خفیہ مراسلہ کا انکشاف

شملہ - ۱۸؍جولائی - آج اسمبلی کے اجلاس میں جو سب سے زیادہ دلچسپ راز کا انکشاف ہوا - وہ ایک ایسے مراسلہ کے متعلق تھا - جو کہ ہز ہائینس سر آغا خان کی طرف سے حکومتِ ہند کے پولٹیکل ڈیپارٹمنٹ کو موصول ہوا ہے - اس معاملہ کے متعلق ذیل کے دلچسپ سوالات وجوابات ہوئے :-

منشی گیا پرشاد سنگھ - کیا اخبارات کی اس رپورٹ میں کوئی سچائی ہے - کہ آغا خان نے حکومت سے یہ درخواست کی تھی - کہ وہ اسے ہندوستان میں اسے ایک ایسا علاقہ مہیا کرے جس پر وہ حکومت کر سکے - تاکہ صاحب موصوف نے ایمپائر کی جو خدمات کی ہیں - ان کا اسے صلہ ادا ہو جائے ؟

مسٹر میٹکاف فارن سکرٹری - آغا خان کی طرف سے ایک کانفیڈنشل مراسلہ حکومت کو موصول ہوا ہے - لیکن گورنمنٹ ایسی پوزیشن میں نہیں ہے - کہ اس کی نوعیت کا انکشاف کر سکے ؟

سر محمد یعقوب - میں حکومت سے درخواست کرتا ہوں - کہ وہ اس امر کی تحقیقات کرے - کہ کس طرح ایسے کانفیڈنشل معاملہ کا فارن اور پولٹیکل ڈیپارٹمنٹ نے انکشاف کیا ہے ؟

مسٹر میٹکاف - میں ایک منٹ کے لئے بھی یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہوں - کہ اس معاملہ کا انکشاف پولٹیکل ڈیپارٹمنٹ کی غلطی سے ہوا ہے - بہت سے دوسرے ایسے ذرائع بھی ہیں جن سے اس معاملہ کا انکشاف ہو سکتا ہے ؟

شریمتی امرت کور کا پران تیاگ برت

بمبئی - ۱۷؍جولائی - سردار جمعیت سنگھ کی دھرم پتنی شریمتی امرت کور نے ایک بیان کے دوران میں کہا کہ بہت سوچ وچار کے بعد میں نے قطعی طور پر فیصلہ کر لیا ہے - کہ اگر ۵ دن کے اندر اندر بمبئی کے بھائیوں اور بہنوں نے آسام کی بیس ہزار بہنوں کی ستر پوشی کا کوئی انتظام نہ کیا - تو میں برت رکھ کر پران تیاگ دوں گی " ؛

اس گھور برت کے متعلق فیصلہ کیوں کیا گیا ؟ شریمتی کا بیان ہے - کہ پریزیڈنٹ کی اپیل کے باوجود بمبئی کی کسی بھی بہن نے آسام کی بیس ہزار بہنوں کے لئے کپڑوں کی پیشکش نہیں کی - یہ بیس ہزار آسامی بہنیں عملی طور پر برہنہ پھر رہی ہیں - شریمتی نے اس بات پر زور دیا ہے - کہ آسام کی ان بہنوں کی مصیبت بہار کے زلزلہ زدگان کی مصیبت سے سوگنا زیادہ ہے - مقام حیرت ہے - کہ لیڈران قوم اور عام پبلک نے آسام کے ان مصیبت زدگان کی طرف کوئی توجہ نہیں دی - ان حالات کے ماتحت جیون بے کار ہے - شریمتی کے بیان کے مطابق اُنکا برت ۲۳؍جولائی کو آزاد میدان بالمقابل کانگرس ہاؤس میں شروع ہو گا ؛

شاردا ایکٹ کی خلاف ورزی :- مظفر گڑھ - ۱۶؍جولائی - معلوم ہوا ہے - کہ ہندو یوک سبھا ان اشخاص کے خلاف مقدمات چلانے پر غور کر رہی ہے - جنہوں نے چھوٹے لڑکے اور لڑکیوں کی شادیاں شاردا ایکٹ کی زد سے بچنے کے لئے ریاست بہاول پور میں جا کر کی ہیں ؛

۵۰۰۰ روپیہ کی چوری :- امرت سر - ۱۶؍جولائی - کٹڑہ سنت سنگھ امرت سر میں لالہ ونی چند کے مکان پر چوری کی سنسنی خیز واردات ہوئی ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ کوئی شخص کھڑکی کے راستے سے ان کے مکان میں داخل ہو کر ۴۵۰۰ روپے کے زیورات اور ۶۰۰/- روپیہ نقد چرا کر لے گیا ہے ؛

کپور تھلہ ڈے :- لاہور - ۱۸؍جولائی - گزشتہ روز مجلس احرار لاہور کے زیر اہتمام چوہدری افضل حق کی صدارت میں مسلمانوں کا ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا - جس میں چوہدری عبدالعزیز اور ان کے رفقاء کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا گیا - اور کپور تھلہ کے مسلمانوں کو ہمدردی کا یقین دلایا گیا ؛

امرت سر کا نیا ڈپٹی کمشنر :- امرت سر - ۱۸؍جولائی - مسٹر فرکوار ڈپٹی کمشنر امرت سر رخصت پر جا رہے ہیں - اور رائے صاحب لالہ عزت رائے ایڈیشنل مجسٹریٹ ان کی جگہ کام کریں گے ؛

کارپوریشن ایڈریس پیش کرے گی :- کلکتہ - ۱۸؍جولائی - کارپوریشن نے آج کے اجلاس میں فیصلہ کیا ہے - کہ مہاتما جی کی آمد پر ان کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جائے - مہاتما جی یہاں صرف تین دن رہیں گے ؛

الاؤنس میں اضافہ :- کلکتہ - ۱۸؍جولائی - یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے - کہ گورنمنٹ نے مسٹر سرت چندر بوس کے ماہوار الاؤنس میں اضافہ کر دیا ہے - وہ کرسیونگ میں شاہی قیدی ہیں - پہلے ۱۲ سو روپیہ الاؤنس ملتا تھا اب ۱۵ سو ملے گا ؛

مہاراجہ الور لکھنؤ میں :- لکھنؤ - ۱۷؍جولائی - سنیچر وار صبح کو مہاراجہ الور یہاں پہنچے - وہ موتی محل میں قیام کر رہے ہیں - شیعوں اور سنیوں میں ان کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا - بیان کیا جاتا ہے کہ ان کی آمد بالکل پرائیویٹ ہے ؛

مداخلت بے جا کے لئے ۱۵ ابید :- امرت سر - ۱۸؍جولائی - اطلاع ملی ہے - کہ ایک شخص احمد علی کو چوری کرنے کے لئے ایک مکان میں داخل ہونے کے الزام میں پندرہ بید کی سزا دی گئی ہے ؛

دھرم شالہ میں کثرت باراں :- دھرم شالہ - یہاں اس قدر کثرت سے بارش ہوئی - کہ پانی بازاروں میں چلنے لگ پڑا - اور دکانات میں گھس آیا - بہت سے دکانات اور مکانات گر گئیں ؛

مندر میں آگ :- تناولی - ۱۶؍جولائی - گزشتہ شکر وار کو سنکارن کائل تعلقہ کے ایک مندر میں خوفناک آگ لگنے سے ۴۰ عقیدت مند لوگ جل کر ہلاک ہو گئے - اور ۵۰ کے جسموں پر بری طرح سے زخم آئے - واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ مندر میں ایک تیوہار منایا جا رہا تھا - پجاری کپڑے کے گیندوں کو آگ لگا کر اوپر نیچے کر رہے تھے - جس سے یکا یک چھت کو آگ لگ گئی - اور ہوا کے تیز ہونے کی وجہ سے تمام عمارت میں یکدم پھیل گئی ؛

ریاست کپور تھلہ میں بیروزگاروں کی مردم شماری

کپور تھلہ - ۱۶؍جولائی - سرکار کپور تھلہ نے میونسپلٹیوں کے نام احکام صادر فرمائے ہیں کہ وہ بے روزگاروں کی فہرستیں تیار کریں - میونسپلٹیاں اس سلسلہ میں سرگرمی کا اظہار کر رہی ہیں - اور انہوں نے بے روزگاروں کی فہرستیں تیار کرنے کا کام شروع کر دیا ہے ؛

اطلاع ملی ہے - کہ دربار اس غرض سے ریاست کے اندر کارخانے جاری کریگا تاکہ بیروزگاروں کے لئے کچھ نہ کچھ روزگار مہیا کر سکے ؛

نازی انجمنیں توڑ دی جائیں :- بوڈاپسٹ ۱۷؍جولائی - سوزیر داخلہ نے حکم جاری کیا ہے - کہ ہنگری میں تمام نازی انجمنیں توڑ دی جائیں - کیونکہ وہ قومی اصولوں پر خلاف قانون طریقوں سے اپنی تنظیم کر رہی ہیں ؛

ہیڈ وارڈر معطل :- کپور تھلہ - معلوم ہوا ہے - کہ کپور تھلہ سنٹرل جیل کے ہیڈ وارڈر محمد علی کو انسپکٹر جنرل جیلخانہ جات نے جیل کے قواعد کی خلاف ورزی کے الزام میں معطل کر دیا ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ وہ چوہدری عبدالعزیز بیگو والیہ کی چٹھیاں باہر لے جایا کرتا تھا اور ان کے جواب لایا کرتا تھا ؛

سرحدی گاندھی کے بھتیجے کی رہائی :- لاہور - ۱۶؍جولائی - سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خان کے بھتیجے سعد اللہ خان اور قاضی عطا اللہ وکیل مردان جنہیں پشاور جیل سے سنیچر وار کو اچانک رہا کر دیا گیا تھا - گزشتہ رات پشاور جاتے ہوئے لاہور سے گزرے - سرحدی اصحاب خان عبدالغفار خان کے ساتھ دسمبر ۱۹۳۲ء میں گرفتار ہوئے تھے - اور بطور شاہی قیدی نظر بند کئے گئے تھے ؛

"ایوننگ نیوز" کی فروخت کی ممانعت :- کپور تھلہ - ۱۶؍جولائی - حکومت کی طرف سے شہر میں منادی کرائی گئی ہے - کہ اگر کوئی شخص ایوننگ نیوز پڑھے گا یا فروخت کرے گا - تو اُسے سزا دی جائے گی - اخبار مذکور نے یہ خبر شائع کی تھی - کہ وزیر اعظم اور چوہدری عبدالرشید مجسٹریٹ نے تحقیقاتی کمیٹی متعلقہ کے اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دینے کی کوشش کی ہے ؛

حاجی کو اٹھارہ ماہ قید کی سزا :- امرت سر - ۱۹؍جولائی - حاجی احمد دین ٹھیکیدار امرتسر کے قبضہ سے ایک بھرا ہوا پستول برآمد ہوا تھا - اُسے قانون اسلحہ کے ماتحت ۱۸ ماہ قید کی سزا دی گئی ہے ؛

جدّی جائداد سے دست برداری :- لاہور - ۱۷ر جولائی - آج گلاب دیوی ہسپتال کے افتتاح کے وقت جس کی رسم مہاتما گاندھی نے ادا کی - لالہ لاجپت رائے کے دو فرزندوں مسٹر امرت رائے اور پیارے لال کی چٹھی پڑھی گئی - جس میں انہوں نے اعلان کیا - کہ وہ اپنی ساری جدّی جائداد سے دست بردار ہوتے ہیں - اور اسے اپنی دادی کے نام پر قائم کردہ ہسپتال کے لئے وقف کرتے ہیں - اس پر اظہار پسندیدگی کیا گیا ۔

رہا نہیں کیا جائے گا :- لنڈن ۱۶ر جولائی - آج ہاؤس آف کامنز میں سوالات کے وقت سر سیموئیل ہور وزیر ہند نے سردار ولبھ بھائی پٹیل کی رہائی کا اعلان کیا - مسٹر ٹام سمتھ (لیبر ممبر) نے اس بات پر زور دیا - کہ ہندوستان کے سیاسی حالات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے سر سیموئیل ہور کو پنڈت جواہر لال کی سزا میں تخفیف کرنے کے سوال پر غور کرنا چاہیئے - سر سیموئیل ہور نے جواب دیتے ہوئے کہا - کہ پنڈت جی کو سول نافرمانی کے سلسلہ میں نہیں - بلکہ ان باغیانہ اور اشتعال انگیز تقریروں کے سلسلہ میں سزا ہوئی ہے - اس لئے اُن کی سزا میں تخفیف کے سوال پر غور کرنا ناممکن ہے ۔

سردار پٹیل کا آپریشن :- بمبئی - ۱۶ر جولائی - آج شام کو ڈاکٹر پٹیل اور ڈاکٹر نشناد نے سردار ولبھ بھائی پٹیل کے کان کا معمولی آپریشن کیا - دو دن کے بعد ایک اور معمولی آپریشن کیا جائے گا ۔

کمیونل ایوارڈ پر بات چیت :- بمبئی - ۱۶ر جولائی - کل سردار ولبھ بھائی پٹیل نے مدن موہن مالوی سے اور آج مسٹر ایم - ایس اینے سے بات چیت کی - معلوم ہوا ہے - کہ بات چیت کمیونل ایوارڈ کے متعلق تھی ۔

صدارت سے سبکدوشی :- بمبئی ۱۶ر جولائی - سیٹھ جمنا لال بجاج کی درخواست پر سردار ولبھ بھائی پٹیل نے انہیں کانگرس کے قائم مقام صدر کی ذمہ داری سے سبکدوش کر دیا ہے ۔

بدچلن بیوی کا قتل :- ملتان ۱۱ر جولائی - مظفر گڑھ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے - کہ لیتہ میں ایک مسلمان نے اپنی بیوی کو چال چلن پر شبہ ہونے پر قتل کر دیا ہے - تفاصیل کا انتظار ہے - پولیس تفتیش کر رہی ہے ۔

ریاست حیدرآباد کا ویدک دھرم کو الٹی میٹم

پنڈت رام چندر جی دہلوی کے مقدمہ کے کاغذات پولیٹکل سکرٹری کے پاس سے عدالت ہلی کھیڑ میں واپس آچکے ہیں - لیکن اب انہیں ہائیکورٹ نے طلب کیا ہے - جہاں انتقالِ مقدمہ کی درخواست پیش ہے - آریہ سماج ہلی کھیڑ کے عہدیداران کے خلاف جو مقدمہ بلا اجازت جلوس نکالنے کے الزام میں چلایا جا رہا ہے - اس کی پیشی کے لئے ۱۴ر جولائی کی تاریخ مقرر ہوئی ہے - پنڈت رام چندر جی ۱۸ر جولائی کو دہلی پہنچنے والے ہیں - مہاتما سمیر سنگھ جی کالی کملی والے حیدرآباد پہنچ گئے ہیں - اور سماج مندر میں روزانہ کتھا کر رہے ہیں - کچھ روز تک ایک بڑا جگیہ بھی انہوں نے کیا ہے - پنڈت شیو شرما آکر جی منتری سارودیشک سبھا پھر حیدرآباد واپس پہنچ رہے ہیں - حیدرآباد میں آریہ رکھشا سمتی کی شاخ قائم ہو گئی ہے جس کا پتہ "معرفت اخبار ویدک آدرش" - جام باغ - حیدرآباد" ہے ۔

آریہ سارودیشک سبھا کا پرستاو :- شری پنڈت رام چندر جی دہلوی کے سمبندھ میں وچار کرنے کے لئے دہلی میں ۸ جون کو آریہ رکھشا سمتی کا جو ادھیویشن بلایا گیا تھا - اس میں نمن لکھت پرستاو سویکار ہوا ہے :-

شری پنڈت رام چندر جی کا وشیہ پیش ہوا - اس رکھشا سمتی کی یہ دِرڑھ سمتی ہے - کہ شری پنڈت جی پر جو مقدمہ چلایا گیا ہے - اس کا ادیش آریہ سماج کے دھرم پرچار میں رکاوٹ ڈالنا اور آریہ سماج کے دھارمک ادھیکاروں میں اوچِت ہستا کشیپ کرنا ہے -

(ا) نشچیہ ہوا - کہ شری پنڈت جی کے کیس کے Defence کا سارا بوجھ آریہ رکھشا سمتی اپنے ذمہ لے ۔

(ب) یہ بھی نشچیہ ہوا کہ آریہ جنتا سے دس ہزار روپیہ کی اپیل کی جائے - اور آریہ جنتا کو آدیش کیا جائے - کہ وہ اس دھن راشی کو شیگھر سے شیگھر سارودیشک سبھا کے کوش میں بھیج دے ۔

(ج) یہ بھی نشچیہ ہوا کہ اس پرستاو کی کاپی آریہ پرتی ندھی سبھا حیدرآباد شری پنڈت رام چندر جی تھا پولیس کو بھیجی جائے ۔

(شو چندر منتری سبھا آریہ رکھشا سمتی)

شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا کا پرستاو :- آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا نے اپنے ادھیویشن مورخہ ۱۵ر جولائی ۱۹۳۳ء میں مندرجہ ذیل پرستاو سویکار کیا ہے :-

"پنڈت رام چندر جی دہلوی اپدیشک پر مقدمہ کے کارن تھا نظام راجیہ کی آریہ سماج ورودھی دمن نیتی کے کارن آریہ سماج کی استھتی بڑے سنکٹ میں ہے - جس سے آریہ جنتا میں بڑی بے چینی ہے - نشچیہ ہوا - کہ اس سنکٹ کو نوارن کرنے کے لئے آریہ کھک تھا نیتک سہمتی پرکار کی سہایتا پہنچانے کے لئے پنجاب کی آریہ جنتا کو پرارتھنا کی جائے - سب روپیہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پاس بھیجا جائے ۔

لوبدک - منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون - لاہور

کلپتی شردھانند جی کا اعلان :- اخبارات کے پڑھنے سے معلوم ہوا ہے - کہ سارودیشک سبھا نے نظام حیدرآباد کی پالیسی کو آریہ سماج کے پرچار کے راستہ میں خطرناک سمجھ لیا ہے - آریہ جنتا عرصہ دراز سے انتظار میں تھی - کہ سارودیشک سبھا کب یدھ کا بگل بجائے گی - اب وقت نزدیک آرہا ہے - دار کونسل کی تعمیر ہونے والی ہے - آریہ سماج گن - کرم اور سوبھاؤ کے انوکول ورن ویوستھا کو اپنی پیدائش سے ہی ویاکھیانوں اور رلنا سنسکاروں کے ذریعہ گھوشت کرتا آیا ہے - اب آریہ سماج کے امتحان کا وقت آگیا ہے ۔

دار کونسل میں نام لکھانے والے سچے کھشتریوں کی فہرست تیار ہو گی - دیکھیں آریہ سماج میں کتنے کھشتری ہیں - بڑی خوش قسمتی سے دار کونسل کا سندیش اخبارات کے ذریعہ سننے کا موقعہ حاصل ہوا ہے - آریہ پرشوں کو اگر سبھا کی بدنامی کو دور کرنے کے لئے فوراً دار کونسل میں نام لکھانے کے لئے تیار رہنا چاہیئے - لقریباً دس سال سے آریہ سماج گہری نیند کے جھونکوں میں جھوم رہا ہے - مہاتما کی ابدیا سے ایک سنہری موقعہ خود آگیا ہے - اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا آریہ پرشوں کا فرضِ اولین ہے - ہمارا تو عرصۂ دراز کا خواب پورا ہوگا - وہ یہ کہ آریہ سماج گن - کرم اور سوبھاؤ کی ضرورت کو بہت محسوس کرتا ہے - اس ورن ویوستھا کی قائمی کا ایک سنہری موقعہ اب آگیا ہے - دار کونسل میں گن - کرم اور سوبھاؤ سے سچے کھشتریوں کا داخلہ ہو جائے گا - تو آریہ سماج کے کھشتریوں کی ایک بڑی بھاری تیار ہو جائے گی - یہ ورن ویوستھا کی قائمی کے لئے ایک عملی قدم ہوگا - پوری امید ہے کہ آریہ جنتا دار کونسل میں سچے ویروں کا درشن کرے گی - دیکھیں آریہ سماج میں کتنے تر سنگھ ہیں - ٹھیک کہا ہے - यदर्थं क्षत्रिया सूते, तस्य कालोऽयमागतः ॥ یعنی کھشتری مائیں جس موقعہ کے لئے جنم دیا کرتی ہیں - وہ موقعہ اب آگیا ہے ۔

(شردھانند)

سردار پٹیل کی رہائی :- بمبئی - سردار پٹیل مستقل صدر انڈین نیشنل کانگرس آج رہا ہو گئے ہیں - اور ملک کے مختلف حصوں سے ان کو سواگت کے تار موصول ہو رہے ہیں ۔

براہمن کے قاتلوں کو سزا :- ہوشیار پور کے ۶ ملزموں میں سے ۴ بری کر دیئے گئے ہیں - اور باقی دو یعنی پٹواری وزیر علی اور غلام دردی کو سزائے موت دی گئی ہے ۔

بہار کانگرس ہاؤس واپس :- پٹنہ - بہار ودیا پیٹھ کی عمارت جسے عام طور پر صداقت آشرم کہتے ہیں - کانگرس کمیٹی کو واپس دے دی گئی ہے - اس عمارت کے ایک حصہ میں صوبہ کانگرس کمیٹی کا دفتر تھا ۔

اغوا کنندہ کو سزا :- راولپنڈی - دھرم گرلز سکول کی ایک ہندو لڑکی کو اغوا کر کے اس پر مجرمانہ نیت سے حملہ کرنے کے الزام میں مجسٹریٹ نے ہملٹن بازار کے رہنے والے فضل کریم کو پانچ پانچ سال قید سخت کی سزا دی ہے ۔

مہاراجہ الور کو ایڈریس :- دہلی - مہاراجہ الور کے جنم دن کے موقعہ پر انجمن تبلیغ اسلام کی طرف سے مہاراجہ الور کو ایک ایڈریس پیش کیا گیا ۔

۵۵ ہزار روپیہ کی نذر :- لاہور - ۱۷ر جولائی - مہاتما گاندھی آج شام کو کلکتہ کی طرف روانہ ہو گئے ہیں - ان کے قیام کے دوران میں ہریجن فنڈ کے لئے پنجاب کی طرف سے ۵۰ ہزار روپیہ نقد اور ۵ ہزار روپیہ کے زیورات پیش کئے گئے - کل ۵۵ ہزار روپیہ ان کی نذر کیا گیا ۔

لالہ رام کشن پھر گرفتار :- لاہور - ۱۶ر جولائی - آج مقامی پولیس نے مشہور قومی کارکن لالہ رام کشن بی - اے - بیرسٹر کو شام کے چھ بجے جبکہ وہ بریڈ لا ہال سے باہر آرہے تھے - کریمینل لاء امینڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا - گرفتاری کے بعد انہیں شاہی قلعہ میں لے جایا گیا - بیان کیا جاتا ہے - کہ وہاں انہیں دو ماہ کے لئے نظر بند رکھا جائے گا - گزشتہ سال بھی ان کو تین دفعہ اسی لاء کے ماتحت نظر بند کیا گیا - بعد ۴ر جولائی کو ہی انہیں دو ماہ تک نظر بند رکھنے کے بعد رہا کیا گیا تھا ۔

ڈاکٹر عالم مستعفی ہو گئے :- لاہور - ۱۹ر جولائی - معلوم ہوا ہے - کہ ڈاکٹر عالم نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کی ممبری سے استعفا دے دیا ہے - وجہ معلوم نہیں ہو سکی ۔

پرکاش لاہور
۷ ساون سمت ۱۹۹۱

اردھ شتابدی کیسے منائی چاہیے؟

(نمبر ۳)

پچھلے دو لیکھوں میں میں نے یہ بتایا ہے۔ کہ اردھ شتابدی کے موقعہ پر ۱۲ سچے تیاگی براہمن اپدیشک (اگر کوئی ان کے پاس ہے) کو تیاگ کر دو اپنے جیون کو بھینٹ بنا کر صرف دکشنا سویکار کرکے دھرم پرچار میں لگ جائیں۔ میں "دکشنا" شبد جان بوجھ کر استعمال کرتا ہوں۔ تنخواہ اور ویتن کا شبد استعمال کرنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ ویتن وہ ہے جو آدمی بیچتا ہے۔ اور ادھیکار سمجھ کر لیتا ہے۔ اور اگر نہ ملے تو اسے اپنا حق سمجھ کر حاصل کرنے کے لئے لڑتا بھی ہے۔ عام طور پر ویتن کا نشچہ کرنے والا وہ اپنی بازاری قیمت کا فیصلہ کرواتا ہے۔ دینے والا بھی سمجھتا ہے۔ کہ یہ ایک سودا ہے۔ اور وہ اس سے اس قدر کام لینا چاہتا ہے۔ جس سے اس کے پیسے وصول ہو جائیں۔ اور لینے والا بھی سمجھتا ہے۔ کہ اتنا ہی کام کروں۔ جتنے پیسے ملتے ہیں۔ اور اگر اس سے زیادہ کام اس سے لینا ہو۔ تو اسے زیادہ پیسے ملنے چاہئیں۔ اس لئے "لینے اور دینے والے" میں مالک اور نوکر کا سمبندھ بن جاتا ہے۔ اور گرو شیشیہ، پوجیہ اور بھگت کا سمبندھ نہیں بنتا۔

دکشنا شبد سے سپشٹ ہے۔ کہ دکشنا دی ہی جاتی ہے۔ اس وقت لینے والے کو پیسہ کا فکر نہیں ہوتی۔ دینے والا سمجھتا ہے۔ کہ اگر مہاتما براہمن میری دکشنا سویکار کریں گے۔ تو مجھ پر بڑا احسان کریں گے۔ اور مجھ پر پن یا نیکی کا دوار کھول دیں گے۔ اور میرے کلیان میں سہایک ہوں گے۔ لینے والا یہ سوچتا ہے۔ کہ اگر دکشنا سے دان کا اَن زیادہ لیا جائے گا۔ تو یہ اس کا (یعنی لینے والے کا) ناش کرے گا۔ اس لئے کم از کم لینا چاہیئے۔ دینے والے کا بھاؤ زیادہ سے زیادہ دینے کا ہوگا۔ اور یہ بھاؤ اس کو اونچا اٹھائے گا۔ اور لینے والے کا بھاؤ کم سے کم لینے کا ہوگا۔ یہ تیاگ بھاؤ اس کے ہت کا کارن ہوگا۔ وہ گھڑی بڑی منحوس تھی۔ جس وقت کہ آریہ سماج میں اپدیشکوں کی تنخواہیں مقرر ہوئیں۔ اور ان کی ترقی کے گریڈ بنے۔ اور ان کی تنخواہوں کا بجٹ پاس ہونے لگا۔ اس دن سے گورو یا اپدیشک نوکر بن گئے۔ اور آہستہ آہستہ سارا واتاورن بھی بدل گیا۔ مجھے پتہ ہے۔ دھرم ویر پنڈت لیکھرام کے سامنے ترقی کا کوئی نام بھی نہ لے سکتا تھا۔ مہاتما منشی رام کو میں نے ان سے ڈانٹ کھاتے خود دیکھا ہے۔ ان کے سامنے اس وقت مہاتما منشی رام یا یوں کہو لالہ منشی رام اپنے آپ کو ایک سدگرہستی اور پنڈت جی کو پوجیہ سمجھتے تھے۔ لیکن جب سے آریہ سماج کے اندر اس کے اپدیشکوں میں بڑھی بڑی تنخواہیں لینے کے بھاؤ اتپن ہوئے۔ اور جب سے سبھا کو یہ پاس کرنا پڑا۔ کہ دو ۱۵ آدمی سنسکاروں پر ایک خاص رقم سے زیادہ کوئی نہ لے سکے۔ اور جن اپدیشکوں نے اس کے خلاف کیا۔ ان کے خلاف کارروائی عمل میں آئی لیکن پھر بھی وہ اپدیشک ہی رہے۔ تب سے سارا معاملہ بگڑ گیا۔ اور آریہ سماج میں وہ بات آ رہی ہوئی۔ جو اتہاس میں کسی دھرم میں دیکھنے میں نہیں آتی۔ عیسائی پادریوں کو ہی لے لیجئے۔ آکسفورڈ یونیورسٹی سے تین بھائی ایم۔ اے پاس کرتے ہیں۔ ایک بھائی وکیل بن جاتا ہے۔ دوسرا سول سروس پاس کر لیتا ہے۔ وکیل کی آمدنی آٹھ دس ہزار روپیہ ماہوار تک ہو سکتی ہے۔ اور دوسرا دو تین ہزار روپیہ ماہوار کماتا ہے۔ اور تیسرا بھائی پادری بن جاتا ہے۔ اس کی آمدنی ۱۵۰ روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں ہوتی۔ جو یورپ کی امیرانہ ڈھنگ، اسٹینڈرڈ اور طریقہ رہائش سے واقف ہیں۔ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ ۱۵۰ روپیہ بہت کم ہے۔ جو کہ ۱۵۰ روپیہ سے زیادہ نہیں۔ جو دکشنا میں نے دھرم اپدیشکوں کے لئے تجویز کی ہے۔ لیکن تو بھی سرونٹ کی اتنی عزت ہے۔ نہ بیرسٹر کی۔ جتنی کہ ان پادری لوگ ہاؤس آف کامنز کے ممبر نہیں بن سکتے۔ اس لئے نہیں۔ کہ وہ اس کے اہل نہیں سمجھے جاتے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ پوجیہ ہیں۔ وہ کسی پارٹی میں نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ سبھی پارٹیاں ان کی ہوتی ہیں۔ ہاؤس آف لارڈز میں بڑے بڑے پادری ہوتے ہیں۔ وہ اس لئے وہاں دوٹ نہیں لیتے۔ بلکہ بڑی عزت سے ان کی رائے لی جاتی ہے۔ ان کی شکتی اتنی ہے۔ کہ منتری پریشد کی ان کے سامنے کوئی حیثیت نہیں۔ تھوڑی دیر کی بات ہے۔ پارلیمنٹ نے چرچ آف انگلینڈ کی پرارتھنا میں تبدیلی کر دی تھی۔ وہ تبدیلی پادریوں کو سویکار نہ تھی۔ اور لاٹ پادری نے سب پادریوں کے نام سرکلر بھیج دیئے۔ کہ اس پرارتھنا پستک سے کسی بھی چرچ میں پرارتھنا نہ کی جائے۔ ان سے کوئی جواب طلب نہ کیا گیا۔ نہ انہیں معطل کیا گیا۔ نہ ہی کوئی اور ایکشن لیا گیا۔ پارلیمنٹ کے فیصلہ کے خلاف گرجوں میں پرارتھنائیں ہوتی رہیں۔ آخر کار سرکار نے لاٹ پادری کے ساتھ راضی نامہ کیا۔ اور اپنا فیصلہ واپس لے لیا۔

ویسی ہی گھٹنا آریہ سماج میں کیوں نہیں ہو سکتی؟ اس لئے۔ کہ ہمارے اور اپدیشکوں کے درمیان پوجیہ اور بھگت کا سمبندھ نہیں۔ اور ہمارے جو اپدیشک واقعی ہماری پوجا کے یوگیہ ہیں۔ ان کی جائز عزت کا واتاورن نہیں ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں۔ کہ اگر شتابدی منانی ہے۔ تو موجودہ سسٹم کو بدلنا چاہیئے۔ اور اس کے لئے سدگرہستیوں۔ اپدیشکوں اور پرتی ندھی سبھاؤں کے آپس سمبندھ پر پھر وچار کرنا ہوگا۔ اپدیشک کا کام کرنے کے لئے ان ہی لوگوں کو آگے آنا چاہیئے۔ جن کا جیون بکھیڑوں سے ہو چکا ہو۔ جنہیں اگر صبح کا بھوجن ملا ہو۔ تو شام کے بھوجن کی چنتا نہ ہو۔ بھوکے رہ کر بھی گزارہ کر سکیں۔ مانگیں نہیں۔ اتنا ہی لیں۔ جتنا ان کی ضرورت کے لئے کافی ہو۔ اس سے زیادہ کو چھونا تک حرام سمجھیں۔ مجھے پتہ ہے۔ کہ آریہ جنتا جن لوگوں کو صحیح یا غلط طور پر براہمن سمجھتی ہے۔ ان سے ایسی ہی آشا رکھتی ہے۔ میں دو ایک آپ بیتی گھٹنائیں درج کرنا چاہتا ہوں۔

کئی سال ہوئے۔ میں ایک سناتک کے ساتھ کشمیر میں گھوم رہا تھا۔ ایک آریہ سماجک تحصیلدار صاحب کی پتری کی شادی تھی۔ وہ سنسکار ویدک ریتی سے کرنا چاہتے تھے۔ کوئی پنڈت ان کو نہ ملتا تھا۔ میں اس وقت اننت ناگ میں تھا۔ انہوں نے مجھے وہاں سے تانگہ بھیج کر منگوا لیا۔ جب سنسکار ہو چکا۔ تو میں نے خاصی رقم ان سے گورو کل کے لئے دان لی۔ پھر دکشنا کا سمے آ گیا۔ مجھے انہوں نے ایک پونڈ بھینٹ کیا۔ اور پوچھا۔ "کیا یہ کافی ہے؟" مجھے مذاق سوجھا۔ میں نے کہا۔ "کافی تو نہیں۔ باقی جیسی آپ کی اچھیا"۔ ان کے چہرہ کا اتار چڑھاؤ ایک منوگیان کے پنڈت کے دیکھنے کے لائق تھا۔ ان کے چہرہ کے رنگوں میں شردھا، آشچریہ اور دکھ تینوں دکھائی دے رہے تھے۔ وہ ایک پونڈ اور لائے۔ اور پھر پوچھا۔ "کیا یہ کافی ہے؟" میں نے پھر وہی جواب دیا۔ انہوں نے تیسرا پونڈ مجھے دیا۔ اور وہی جواب اپنے سوال میں پایا۔ پھر چوتھا پونڈ دے کر ہاتھ جوڑ کر آپ بولے "مہاراج! آپ کو جتنی دکشنا دینی چاہیئے۔ وہ تو ہم دے نہیں سکتے۔ لیکن ہماری اتنی ہی سامرتھ ہے"۔ میں نے چاروں پونڈ سناتک کے ہاتھ میں دے کر اعلان کرنے کو کہا کہ "میں دکشنا اپنے پاس نہیں رکھا کرتا۔ اس لئے میں یہ گورو کل کو دان دیتا ہوں"۔

تحصیلدار صاحب بھی جو دکھی تھے کھل کھلا کر ہنس پڑے۔ اور بولے۔ "آپ بڑے چالاک نکلے۔ اور جتنی اچھا میری گورو کل کو دکشنا دینے کی تھی۔ اس سے زیادہ آپ نے اس ڈھنگ سے لے لی۔ میں حیران ہو رہا تھا۔ کہ پروفیسر صاحب کو ہو کیا رہا ہے۔ میں تو یہ جانتا تھا کہ آپ اس طرح کی چالاکیاں بھی جانتے ہیں"۔

اسی طرح ایک بار میں یو۔ پی کی ایک سماج میں گیا۔ وہاں کی سماج کے پردھان میرے ایک عزیز تھے۔ وہ جب اسٹیشن پر مجھے چھوڑنے آئے۔ تو جانے کا میرا ٹکٹ انہوں نے ہی لے دیا۔ اور آنے کا خرچ بھی دے دیا۔ اور پھر ۵۰ روپے کے نوٹ میرے ہاتھ پر رکھ دیئے۔ اور کہا۔ "یہ رکھ لیجئے"۔ میں نے پوچھا۔ "یہ کس لئے؟" انہوں نے کہا۔ "بس رکھ لیجئے"۔ میں نے گورو کل پہنچ کر انہیں پچاس روپیہ کی رسید بھیج دی۔ پھر جب دوسری بار ان کو میں ملا۔ تو انہوں نے کہا۔ "وہ تو میں نے آپ کو دئے تھے"۔ میں نے کہا۔ "میری چیز تھی۔ جیسے چاہا۔ اسے استعمال کر لیا"۔ اگر میں ان روپوں کو اپنے پاس رکھ لیتا۔ تو میری عزت ان کی نگاہوں میں کم ہو جاتی۔ ان کے دل میں میرے لئے جو شردھا تھی۔ وہ گھٹ جاتی۔

دھرم اپدیشکوں کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ جو لوگ زر دے کر انہیں دکشنا دیں گے۔ اور سمجھیں گے کہ انہوں نے ضرورت سے زیادہ لیا ہے۔ تو ان کے دل میں فرق ضرور آ جائے گا۔ وہ روپیہ دینے والے یجمان ان کے اپدیشوں میں بہت کم شردھا دکھا سکیں گے۔ کیونکہ ضرورت سے زیادہ جو روپیہ لیا گیا ہے۔ وہ دکشنا کا نام نہیں رہتی۔ بلکہ رشوت، تنخواہ یا ویتن بن جاتی ہے۔ کسی نے اسے بنا رہے سمجھا ہو۔ تو وید کا دکشنا سوکت پڑھ دیکھ لے۔

دوسری تجویز میں نے یہ پیش کی تھی۔ کہ ہمارے ۱۲ اگوا بان پرستھی ہو جائیں۔ اور بان پرستھی "سنبدھی" و پاکھنڈ بھی کر دی تھی۔ آجکل بھی کئی بعد ریٹائر بان پرستھی بنتے ہیں۔ ماسٹر مندر بنا لیتے ہیں۔ جن کا نام کٹیا رکھ لیتے ہیں۔ بنک میں ان کا روپیہ جمع رہتا ہے۔ جھگڑوں کو نپٹانے کے لئے سال میں دو دو مہینے عدالتوں میں خوار ہوتے رہتے ہیں۔ وکیلوں سے ساز باز کرتے رہتے ہیں۔ دنیاداری کے ساتھ تھوڑی سی پرنام سار۔۔۔

اس سے آزاد نہیں ہو سکتے۔ پھر بتلائیں۔ کہ برہمچاریوں کے لئے آدرش گورو کیسے ہو سکتے ہیں؟ آج کل کے بان پرستھیوں کے ہاں بچے بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ بان پرستھی وہ ہو سکتا ہے۔ جو بھکشا کا ان ہضم کر سکے۔ اور بھکشا کا ان وہ ہضم کر سکتا ہے۔ جس کی ضروریات نہایت کم ہوں۔ بان پرستھ تو سنیاس کی تیاری کے لئے ہے۔ وہ تو تپسیا کا آشرم ہے۔ اس میں سنسار کے بھوگوں کو بھوگنے کا کیا ارتھ ہے؟

اگر ایک بان پرستھی کے ہاں ایک نوکر کے دوارہ کئی طرح کے کھانے بنتے ہیں۔ تو وہ بان پرستھی نہیں چاہے وہ کتنا ہی بھلا آدمی کیوں نہ ہو۔ جب بھکشا کا ان کھانا ہو تو کسی کو ساہس نہیں ہوتا۔ کہ اس قسم کے پدارتھ وہ کھلائے۔ بدنامی کا ڈر ہی اسے روکے گا۔ اگر موجودہ بان پرستھیوں سے کہو۔ تو جواب دیتے ہیں۔ کہ ہم پبلک کا تو نہیں کھاتے۔ ہم تو اپنی کمائی کا کھاتے ہیں۔ بھلا ان سے کوئی پوچھے۔ کہ شاستر کے انوسار جو آپ نے کمایا ہے۔ وہ آپ کے بان پرستھ ہو جانے پر کچھ تو پرجا کا ہو جاتا ہے۔ اور کچھ سنتان کا۔ آپ کا اس کے اوپر کوئی ادھیکار نہیں۔ اور دوسری بات یہ ہے۔ کہ برہمچاری وہ منشیہ ہو سکتا ہے۔ جو تمام بھوگوں کو چھوڑ دے۔ گرم مصالحہ چٹ پٹی چیزوں اور مٹھائی وغیرہ کھانے کا جسے شوق باقی ہو۔ وہ اگر چاہے۔ کہ کام اندری کو بآسانی قابو رکھ سکے۔ تو یہ اس کی بھول ہے۔

بان پرستھیوں کو کئی پرکار کے برت لینے چاہئیں۔ اور نبھانے چاہئیں۔ کچھ عرصہ کی بات ہے۔ کہ میرے ایک متر نے بڑے پریم سے مجھے کہا۔ کہ کھانے پینے میں میرے ٹیسٹ (Taste) بہت باریک نہیں ہیں۔ اگرچہ عام لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ جو بھی کھانے پینے کی چیز مل جائے۔ کھا لیتا ہوں۔ تو بھی میں نے آتم نرکھشن کیا۔ تو مجھے پتہ چلا۔ کہ خاص چیزیں مجھے زیادہ لذیذ معلوم ہوتی ہیں۔ اور بعض کم۔ متر لوگ کسی کو جتنا جانتے ہیں۔ اتنا باہر کے لوگ نہیں۔ اسی دن سے میں نے برت لے لیا۔ کہ خاص تاریخ تک میں کہیں بھی مٹھائی یا تلی ہوئی چیزیں نہیں کھاؤں گا۔ دالیں قطعی نہ کھاؤں گا۔ کیونکہ وہ مجھے زیادہ اچھی لگتی ہیں۔ پہلے تو یہ برت میں نے ۱۵ ستمبر تک لیا تھا۔ لیکن اب اس دن سے ایک برس تک کے لئے لیا ہے۔ اور اس کے ساتھ یہ برت بھی لیا ہے۔ کہ بھاجیاں جو مجھے اچھی لگتی ہیں۔ وہ بھی نہ کھانے کی کوشش کروں گا۔ اور صرف وہی بھاجیاں کھانے کا یتن کروں گا۔ جو مجھے کم بھاتی ہیں۔

یہ تو میری حالت ہے۔ جو اپنے آپ کو بان پرستھی نہیں کہتا۔ ہاں میں یہ سوچ ضرور رہا ہوں کہ آریہ سماج کے اور کاریہ کرتاؤں کے ساتھ میں بھی سنسکار کر کے بان پرستھ آشرم میں پرویش کروں۔ مجھے تو مہاتما گاندھی آدرش بان پرستھی معلوم دیتے ہیں۔ ان کی دھرم پتنی ہر وقت ان کے ساتھ رہتی ہے۔ لیکن سچے دل سے ہم لوگوں کی طرح اس کو بابا ماں کہہ سکتے۔ بڑے بڑے سیٹھ ان کو کھانا کھلانے کے شائق رہتے ہیں۔ لیکن سیٹھ ہو یا ہری جن۔ وہ گنتی ہوئی کھجوریں اور بکری کا دودھ ہی استعمال کریں گے۔ کتلے سے کا لاکمبل اوڑھنے کے لئے انہیں چاہئے۔ اور اسی کمبل کو پہنے ہوئے وہ بادشاہ اعظم کے محل میں بھی جا سکتے ہیں۔ ان کی بیماری پر چاہے ہزارہا روپے خرچ ہو جائیں۔ لیکن ان کا روزمرہ کا کھانے پینے کا خرچ ایک معمولی کسان کے خرچ سے زیادہ نہیں۔ میں ستیہ آگرہ آشرم میں رہ کر بطور مہمان کھانا کھا کر دیکھ چکا ہوں۔ ان کے گھر بھی کھانا کھایا ہے۔ مہمانوں کو بہت سادہ بھوجن ملتا ہے۔ جیسے پرانے زمانہ میں رشیوں کے ہاں راجوں کو بھی ستو ہی ملتے تھے۔ ویسے ہی زمانہ حال کا سب سے بڑا بان پرستھی اپنے بڑے سے بڑے مہمانوں کو بھی جو کھچڑی اور کریڈٹ پی ہیں۔ سادہ بھوجن دیتا ہے۔ کیونکہ وہ محسوس کرتا ہے۔ کہ وہ بھکشا کا ان کھاتا ہے۔ لہٰذا ان کی مہمان نوازی بھی بھکشوؤں جیسی ہونی چاہئے۔ اس میں ابھی مجھے اندر کچھ کمزوری رہی ہے۔ جسے کہ آہستہ آہستہ دور کر رہا ہوں۔ اور جسے بان پرستھ میں پرویش ہو کر بالکل چھوڑ دوں گا۔

بن میں رہنے سے کوئی آدمی بان پرستھی نہیں بن جاتا۔ اور نہ ہی شہر میں رہنے سے بھوگی۔ تیاگ اور بھوگ من کی اوستھاؤں کے نام ہیں۔ مہاتما گاندھی لندن میں رہتے ہوئے بھی بان پرستھی تھے۔ اور کئی لوگ جنگلوں میں رہتے ہوئے بھی سیٹھ ہیں۔ بان پرستھ کا جیون بھی برہمچریہ کا جیون ہے۔ اس لئے بان پرستھیوں کی تپسیا برہمچاریوں سے زیادہ کڑی ہونی چاہئے۔ کھٹی چٹ پٹی چیزیں اور مٹھائیاں بھی کھائیں۔ اور یہ آشا بھی ہو۔ کہ کام اندری پر قابو رہ سکیں یہ ہنسی ہے۔ نرم بستر (بیماری کی حالت کو چھوڑ کر) چھوڑنے ہوں گے۔ پلنگوں پر سونا چھوڑنا ہوگا۔ فیشن ایبل کپڑوں کا تیاگ کرنا ہوگا۔ اندھر دیشی کھدر پہننا ہوگا۔ تب کہیں یہ تھوڑا جیون وتیت ہوگا۔

جب ہماری بانپرستھی تیار ہوں گے۔ جب سے دھرم اپدیشک ان کے ساتھ

آچاریہ دیوشرما جی

دھیکھو والی آریہ سماج میں پنڈت آریہ منی جی کے دیہانت کے سمبندھ میں جو ماتمی جلسہ ہوا اس میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت بدھ دیو جی نے فرمایا کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ پنڈت آریہ منی جی کے چل بسنے کا اس لئے بھی زیادہ افسوس ہے۔ کہ اب آریہ سماج میں اس پایہ کے ویدک ودوان نہیں رہے۔ انہوں نے شاید کبھی آچاریہ دیوشرما جی کا "بھاشیہ" ویدک ودوتا" نہیں پڑھا۔ یہ پنڈت جی کا یہ کتھن سرو دفعہ موزوں تھا۔ آچاریہ دیوشرما جیسے وید کے پنڈت اور ودوان بھارت ورش میں ورلے ہی ہوں گے۔ ان کا جیون بھی ویدک ہے۔ ان کی ایک ایک چیشٹا سدا چار اور برہمچریہ کا اپدیش کرتی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے۔ کہ پنڈت دیوشرما جی پنڈت سنت رام جی ذات پات توڑک منڈل والے کو نہیں بھاتے۔ شریف آدمیوں کا یہ طریقہ ہوتا ہے۔ کہ جب کسی وید پرش کی طرف سے اپنے عقیدوں کے متعلق سپشٹ اعلان ہو جائے۔ تو پھر محض قیاسوں یا افواہوں پر اعتبار کر کے ان کے متعلق غلط فہمیاں پھیلانا پاپ سمجھا جاتا ہے۔ کوئی سشٹ سوسائٹی بھی اس پرکار کے ویوہار کو سہن نہیں کر سکتی۔ پنڈت دیوشرما جی نے صاف اعلان کر دیا۔ کہ وہ وید کے متعلق مہرشی دیانند کے منتویہ کو اکھشر اکھشر مانتے ہیں۔ اس کے بعد سنت رام جی کو چاہئے تھا۔ کہ آچاریہ جی سے معافی مانگتے۔ اور اپنی پچھلی کجروی کے لئے پشچاتاپ کرتے۔ کنتو افسوس ہے کہ سنت رام جی جیسے ودوان اور سوشکشت وید پرش جو نشکام بھاو سے رفاہ عام کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ ذاتی رنجش اور کاوش کو دل سے دور نہ کر سکے۔ اب انہوں نے مہاشہ بنواری لال جی کا ایک لایعنی لیکھ چھاپا ہے۔ اور لیکھ چھاپ کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ پنڈت دیوشرما جی وید کو کسی کام کی کتاب نہیں سمجھتے ہیں۔ میں یہ تو نہیں کہتا۔ کہ مہاشہ بنواری لال جی نے جان بوجھ کر جھوٹ بولا ہے۔ لیکن بھارت ورش کے اندر کوئی بھی ایسا سجن پرش نہیں ہوگا۔ جو کہ آچاریہ جی کے سپشٹ اعلان کے بعد مہاشہ بنواری لال کے کتھن کو کچھ بھی وقعت دے۔ بات صاف ہے۔ مہاشہ بنواری لال جی گورو کل کورو کشیتر میں کام کرتے تھے۔ وہ اس کام سے الگ نہ ہونا چاہتے تھے۔ پنڈت دیوشرما جی گورو کل کانگڑی کے آچاریہ ہونے کی وجہ سے گورو کل کورو کشیتر کے انتظام میں بھی دخل رکھتے تھے۔ مہاشہ بنواری لال جی کو انہوں نے علیحدہ ہو جانے کی صلاح دی۔ اور آخر ان کو علیحدہ ہونا ہی پڑا۔

مہاشہ بنواری لال جی کو قدرتی طور پر یہ ناگوار گزرا۔ اس مانسک کشٹ کے سمے میں انہوں نے آچاریہ جی کے کسی کتھن کا غلط ارتھ نکال لیا۔ تو حیرانی کی بات نہیں ہے۔ دکھ کی بات اوشیہ ہے۔ اور مجھے زیادہ دکھ اس لئے بھی ہوا ہے۔ کہ ذاتی رنجش سے متاثر ہو کر مہاشہ بنواری لال جیسے پرانے۔ عمر رسیدہ۔ دھرماتما سجن اور آریہ پرش اس آریہ کے معمولی مطالبہ کو بھی بھول گئے۔ کہ کسی آریہ پرش پر ایسا شدید الزام لگانے سے پہلے اور وہ بھی محض قیاس پر مبنی الزام۔ ان سے دریافت کر لینا لازمی تھا۔

کیا مہاشہ بنواری لال جی نے آچاریہ جی کا اعلان اخبار "پرکاش" میں نہیں پڑھا تھا؟ اگر پڑھا تھا۔ اور پھر بھی ایسا لایعنی لیکھ لکھ دیا۔ تو یہی سمجھنا چاہئے کہ دویش بھلے آدمی کو بھی کرتویہ سے اچیت کر دیتا ہے۔ اسی لئے ہم روزانہ سندھیا کرتے وقت چھ منتروں میں پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں دویش اگنی سے بچائیں۔

(آچاریہ) رامدیو

دھرم پرچار کا کام کرنے والے ہوں۔ ... ایک دوسرے کی ... اندازہ لگا سکیں گے۔ سچ ہے ایک پتنوتی کی قدر ایک پتنوتی ہی کر سکتا ہے۔ میں تو اس اردھ شتابدی کو ایک اتہاسک پرب بنانا چاہتا ہوں۔ جبکہ آریہ سماج کے اندر ایک نئے جیون کا سنچار ہو جائے۔ میں اگلے سپتاہ یہ بتاؤں گا۔ کہ سادھارن آریہ جنتا کو اس موقعہ پر کیا کرنا چاہئے؟

(آچاریہ) رامدیو

آریہ بھراتری منڈل

آپ اس پرچہ میں کسی اور جگہ آچاریہ رام دیو جی کے ان وچاروں کو پڑھ سکیں گے۔ جو کہ آپ نے آریہ بھراتری منڈل کی قائمی کے متعلق پرکاشت کئے ہیں۔ جب آدیش کو ہی شائع فرمانے پسند کئے ہیں۔ یہ بات سامنے رکھو کہ آچاریہ جی نے منڈل مذکور کی حوصلہ افزائی کی تحریک کی ہے۔ وہ آریہ سماج کی درشٹی سے نہایت ہی سراہنیہ ہے۔ آریہ جاتی کو جہاں فی زمانہ جنم کی ذات پات روگ کی طرح کھا رہی ہے۔ وہاں کئی دیگر مجلسی اور سیاسی تکالیف کا بلا وجہ شکار ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے ہر آریہ پرش اس امر کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ کہ وہ جہاں گن۔ کرم اور سوبھاؤ سے ورن پرسوفا کو پھر جیونت ہوتا ہوا دیکھے۔ وہاں یہ بھی انوبھو کرتا ہے۔ کہ وہ جس مجلسی حلقہ میں رہتا ہے۔ اور چلتا پھرتا ہے۔ وہ ایسا سونگٹھت ہو۔ جس سے اسے اپنے جیون کو ویدک سانچہ میں ڈھالنے کے لئے خارجی سہارا بھی حاصل ہو سکے۔

ہم شکر کا مقام ہے۔ کہ منڈل مذکور یکم جنوری کو قائم ہو چکا ہے۔ اور آچاریہ جی کا وچار ہے کہ اس کا سمبندھ آریہ سماروددیشک سبھا سے کر دیا جائے۔ اور ساتھ ہی پرانتک سبھاؤں کی سرپرستی بھی حاصل کی جائے۔ ہمیں وشواس ہے۔ کہ آریہ بھائی کثیر تعداد میں اس منڈل کی حوصلہ افزائی کریں گے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی یقین کریں گے۔ کہ ان کے دوسرے آریہ بھائی بھی اس منڈل کے سبھاسد بننا اپنا کرتویہ سمجھیں ؎

پنڈت گنڈا رام جی کا دیہانت

اپنے ایک معاصر سے یہ معلوم کر کے ہمیں بہت شوک ہوا ہے۔ کہ شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کے چچازاد پنڈت گنڈا رام جی ۸۷ سال کی آیو میں سورگباش ہو گئے ہیں۔ راولپنڈی کے آریہ بھائیوں کا یہ کرتویہ تھا۔ کہ وہ ہمیں پنڈت جی کے دیہانت کے متعلق ڈائرکٹ اطلاع بھیجتے۔ ان کے اطلاع نہ بھیجنے کا سبب اس لئے بھی ہوا ہے۔ کہ ہم دیہانت کے عین بعد اپنے شوک کا اظہار کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ پنڈت جی کے ساتھ ہمارے گہرے ذاتی تعلقات تھے۔ کیونکہ جس زمانہ میں ان کے دوہنار بھاری دیوبند تا کہ گوردکل گوجرانوالہ میں تعلیم پاتے تھے۔ اس وقت پنڈت جی نے گوجرانوالہ کو ہی اپنا وطن بنا لیا تھا۔ پنڈت جی کے آخری ایام آپ نے بھی زیادہ لکھنؤ میں گزرے کہ جہاں ان کو اپنی بیٹی کی اکال مرتیو کا سخت صدمہ

تھا۔ وہاں ان کی عمر بھر کی۔ اکھنی دھرم پتنی بھی ان کو داغ مفارقت دے گئی تھی۔ اور ان کا دو ہتا جس کی انہوں نے اپنے پتر سمان پرورش اور تربیت کی تھی۔ انگلستان سے ان کے آدیش کے مطابق واپس آنے کا نام نہ لیتا تھا

پنڈت جی کے دل میں آخری سمے تک آریہ سماج کے لئے گہری شردھا اور پریم پایا جاتا تھا۔ اور یہی ایک تسکین تھی۔ جو کہ ان کو خانگی مصیبتوں کے اندر بھی ڈھارس بندھائے رکھتی تھی ؎

اغوا کنندے سے نرمی

ہمیں معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جس سرخ پوش نے شریمتی گوری دیوی دھرم پتنی لالہ دینا ناتھ بزاز کا جبریہ اغوا کیا تھا۔ اسے صرف مبلغ پچاس روپیہ جرمانہ کیا گیا ہے۔ حالانکہ انصاف اس امر کا تقاضا کرتا تھا۔ کہ اسے ایسے شرمناک جرم کے ارتکاب کے لئے ایسی سخت سزا دی جاتی جس سے دوسروں کو عبرت پکڑنے کی ضرورت محسوس ہوتی۔ جرگہ کے جن ممبروں نے ایسی نرم سزا کی سفارش کی ہے۔ وہ خود جرم کی نوعیت کے متعلق درست اندازہ لگا نہیں سکے۔ اگر وہ منصف ہوتے۔ تو یہ خود سوچتے۔ کہ اگر ان کی کسی بیاہتا عورت کو کوئی دوسرا شخص جس کا ان کے مذہب سے کسی قسم کا تعلق نہ ہوتا۔ اس طرح جبریہ اغوا کر کے لے جاتا۔ اور اس کو مرتد کرنے کی ہر ناجائز کوشش کرتا۔ تو کیا وہ یہ پسند کرتے۔ کہ ایسے اغوا کنندہ کو صرف اس قلیل جرمانہ پر ہی چھوڑ دیا جائے؟ کیا مظلوم گوری دیوی کے ساتھ جو انتہائی درندہ پن کا سلوک روا رکھا گیا ہے۔ اس کی تلافی اس پچاس روپیہ سے ہو سکتی ہے؟

ہمارا وشواس ہے کہ سرحد جیسے نیم مسلم صوبہ میں ایک غیر مسلم دیوی کے مسلم اغوا کنندہ کو زیادہ سخت سزا ملنی چاہئے تھی۔ تاکہ غیر مسلم اقلیت یہ سمجھتی۔ کہ انگریزی راجیہ میں اس کی عزت و آبرو محفوظ ہے ؎

سردار پٹیل کی رہائی

بھارت ورش دیر سے اس امر کا مطالبہ کر رہا تھا۔ کہ جب کانگرس نے سول نافرمانی کی تحریک کو ملتوی کر دیا ہے۔ تو پھر حکومت کو بھی اپنے دل کی تبدیلی کا ثبوت دینے کے لئے سول نافرمانی کے سلسلہ میں گرفتار شدگان کو رہا کر دینا چاہئے۔ لیکن بھارت ورش کی بدقسمتی سے اس کی موجودہ غیر ملکی حکومت تحمل سے کام لینا ضروری سمجھتی ہے۔ تاکہ کہیں اس کے پرسٹیج کو ضعف نہ پہنچے۔

سردار پٹیل کی صحت دیر سے خراب ہو رہی تھی۔ ملک کے طول و عرض سے ان کی رہائی کا مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ لیکن حکومت بمبئی نے اس وقت تک رہا نہیں کیا۔ جب تک دو سرکردہ ڈاکٹروں نے سردار مہودے کے طبی معائنہ کے بعد ان کی رہائی پر زور نہ دیا۔ چنانچہ ڈاکٹری سفارش کے بعد سردار مہودے کو ناسک جیل سے جہاں وہ مقید تھے۔ رہا کر دیا گیا۔ سردار کو رہا کرنے میں اگر حکومت غیر ضروری تاخیر روا نہ رکھتی تو اس کا زیادہ اچھا اثر پڑتا۔ اور سردار پٹیل کی صحت کے متعلق ملک میں جو تشویش پیدا ہو گئی تھی۔ وہ پیدا نہ ہوتی ؎

پنڈت جواہر لال نہیں رہا ہو جائیں گے

پنڈت جواہر لال جی نہرو اس وقت سارے نوجوان سیاسی بھارت کے محترم لیڈر ہیں ان کا ایک دن بھی جیل میں رہنا نوجوانوں کے دل پر برا نتیجہ اثر ڈالتا ہے۔ لیکن برطانوی ایجنٹ جن کے ہاتھوں میں اس وقت بھارت ورش کی عنان حکومت ہے۔ نوجوانوں کے مذکورہ جذبات کی قدر کرنے کے لئے تیار معلوم نہیں ہوتے۔ چنانچہ ہاؤس آف کامنز میں تقریر کرتے ہوئے سر سیموئل ہور وزیر ہند نے فرمایا۔ کہ "پنڈت جی کو چونکہ تین باغیانہ اور اشتعال انگیز تقریروں کے سلسلہ میں سزا ہوئی ہے۔ اس لئے ان کی سزا میں تخفیف کے سوال پر غور کرنا ناممکن ہے" ؎

ممکن ہے۔ ایک گورے وزیر ہند کی رائے میں تخفیف کے سوال پر غور کرنا ناممکن ہو۔ لیکن اگر یہ گورا وزیر ہند ہندوستان کی بجائے کسی انگریزی نو آبادی کا انچارج ہوتا۔ اور وہاں گورے نوجوانوں کا کوئی محترم لیڈر اس طرح مقید ہوتا۔ جس طرح پنڈت جواہر لال جی نہرو ہیں۔ تو وہ کبھی اس قسم کا دل شکن جواب دینے کی ہمت نہ کرتا۔ اور اگر کر بھی بیٹھتا تو اس کے نتائج کے ہولناک تصور سے آپ جواب دینے سے پہلے ہی کانپ اٹھتا ؎

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں ؎ (مینجر)

مرزائیوں میں نرالا جھگڑا

مرزائیوں کی دونو جماعتوں میں آج کل اس بات پر لے دے ہو رہی ہے۔ کہ قادیانی مرزائی تو بڑے مرزا کی تقلید میں یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح باپ کے بغیر پیدا ہوئے۔ لیکن مولانا محمد علی امیر جماعت لاہوری ایسا عقیدہ نہیں رکھتے قادیانی مرزائیوں کے اعتراض کا "پیغام صلح" میں جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ :-

"کسی مسلمان فقیہ یا عالم یا امام مجتہد نے کوئی باب شریعت اسلامی میں آج تک نہیں باندھا جس میں بغیر مرد کے کنواریوں کے حاملہ ہونے کا امکان بھی منظور رہ سکے۔ اور وہ کیا باندھتے خود قرآن کریم نے جہاں شریعت کے احکام دئے ہیں۔ ان میں بغیر کسی بشر کے عورت کے حمل کو تسلیم ہی نہیں کیا"

("پیغام صلح" - ۱۱ جولائی ۱۹۳۷ء)

عجیب مذاق ہے۔ حضرت مسیح کو اس دنیا سے رحلت فرمائے عرصہ ہو گیا۔ مسلمان کہتے ہیں۔ وہ چوتھے آسمان پر مقیم ہیں۔ لیکن ہمارے مرزائی دوست ان کا مقبرہ سری نگر میں بتلاتے نہیں تھکتے۔ اور ادھر یہ جھگڑا شروع ہے۔ کہ آیا ان کی ولادت بغیر باپ کے ہوئی یا نہیں۔ اب اس جھگڑے کو ختم کرے۔ تو کون کرے؟ کیونکہ حضرت عیسےٰ نے تو واپس آنا نہیں۔ اور نہ ہی ان کے والدنے درشن دینے ہیں۔ اس لئے مرزائیوں کی یہ کمال کی حماقت ہے کہ انہوں نے اس بحث کو یونہی چھیڑ دیا۔

قادیانی مرزائیوں کی منافقت

"پیغام صلح" نے جو کہ لاہوری مرزائیوں کا سرکاری آرگن ہے۔ اپنی ۱۱ جولائی کی اشاعت میں لکھا ہے۔ کہ :-

"جب خلیفہ قادیان نے اپنے مریدوں کے سوائے باقی ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر قرار دے دیا ہے۔ اور حکم دے رکھا ہے۔ کہ کسی قادیانی لڑکی کا رشتہ کسی مسلمان سے نہ کیا جائے۔ تو کیا خلیفہ صاحب کو وہ واقعہ یاد نہیں ہے۔ کہ جب خلیفہ رشید الدین صاحب کی صاحبزادی یعنی میاں محمود احمد صاحب کی سالی کا نکاح ایک غیر احمدی خاندان میں ایک غیر احمدی نوجوان سے ہوا تھا۔ اور ہوا بھی تھا بڑے مرزا کی اجازت سے اور پڑھایا تھا خود مولانا نور الدین صاحب

تھے۔ جو کہ بڑے مرزا کے بعد قادیانی خلافت کے وارث اور مالک بنے تھے"

ہمیں امید رکھنی چاہئے۔ کہ خلیفہ قادیانی خود اس معمہ کو حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ ورنہ دنیا یہ سمجھے گی۔ کہ قادیان والوں کے کھانے کے دانت اور ہیں۔ اور دکھلانے کے اور۔ اور بوقت ضرورت ان کی ہل نیچے پڑ سکتی ہے۔

عرب میں ریل

میاں غلام رسول مجاہد گلہ مہاراں نے مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہوری سے یہ سوال کیا ہے۔ کہ آپ نے جو اپنی کتاب موسومہ "مسیح موعود" میں صفحہ ۱۴۰ پر لکھا ہے۔ کہ :-

"عرب میں جہاں اونٹنی کے سوائے چارہ نہیں۔ اس مسیح مرزا کے زمانہ میں ریل جاری ہو گئی۔ اور اونٹنیاں اس راہ پر بیکار ہو گئیں" اس اپنی تحریر کو سچا ثابت کر دکھلا دے۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ مجاہد صاحب پرانے زمانہ کی باتیں کرتے ہیں۔ اور اتنا نہیں سوچتے۔ کہ قادیانی اصطلاح میں عرب کے معنی وہ نہیں جو کہ عام مسلمان آج تک لیتے رہے ہیں۔ قادیانیوں کی نظر میں "عرب" کا مطلب لدھیانہ ہے۔ مکہ کی جگہ قادیان نے لے لی ہے۔ اور مدینہ کی جگہ لاہور نے جہاں مرزا صاحب نے پران تیاگے تھے۔ باقی رہا عرب میں ریل کا جاری ہونا۔ ڈبلیو۔ اگر نے اسے بھی ثابت کر دکھلایا ہے وہ یوں کہ خرِ دجال اب پٹھان کوٹ کے بعد بھی کلجگی مسیح موعود کے بہشتی مقبرہ کے دامن تک پہنچ چکا ہے۔ اور مرزائیوں نے ظلی حج کو ہر سال دسمبر میں ممکن اور سہل بنا کر ثوابِ دارین کا دیا گی بن رہا ہے۔

مرزائیوں کو چیلنج

مولانا ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار "اہلحدیث" کے ۲۳ جولائی کے پرچہ میں لکھا ہے۔ کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ "انبیاء علیہم السلام کے جسم کو مٹی نہیں کھاتی"۔ اس لئے ہم قادیانیوں سے یہ تقاضا کرتے ہیں۔ کہ ہمیں مرزا صاحب کی قبر کھود کر دکھلاؤ۔ کہ جسم کو مٹی نے نقصان پہنچایا ہے یا نہیں؟

ہم حیران ہیں۔ مولانا ثناء اللہ صاحب نے یہ اعتراض کیسے جڑ دیا؟ اگر اس کے جواب میں مرزائیوں نے یہ جواب دے دیا۔ کہ جس طرح باقی پیغمبروں کے جسموں کا قبروں میں حال ہے وہی مرزا صاحب کا ہے۔ اگر ایک کی قبر کھودی ہو۔ تو باقیوں کی بھی پہلے درجہ بدرجہ کھودو۔ اور مذکورہ حدیث کی صحت کا یقینی جائزہ کر لو۔ پھر مرزا صاحب کے مقبرہ کی بھی اس کی باری پر ستر دری کرنا۔ تو اس وقت مولانا صاحب کیا جواب دیں گے؟ اس کے سوائے ہم ڈرتے ہیں کہ اگر خدا نخواستہ مرزا کی قبر کھودی گئی۔ تو چونکہ مرزا صاحب بقول مرزائیاں اسہال سے فوت ہوئے تھے۔ کہیں ان کی لاش بھی اسہال کے دھبوں سے لت پت نہ ملے۔ اور دنیا کو کہیں اس فخرِ قادیان پر ہنسی اور مذاق اڑانے کا موقعہ نہ مل جائے۔

مولانا حشمت اللہ کا چیلنج منظور

مولانا ابو عیسےٰ حشمت اللہ صاحب نے جو کہ رسالہ "اشاعت القرآن" کے ایڈیٹر ہیں۔ ہمیں یہ چیلنج دیا ہے۔ کہ "آؤ ہم مل کر اس امر کی تحقیق کریں۔ کہ اصل صحیفۂ فطرت کس مذہبی فرقہ کے پاس موجود ہے۔ اور جب اس کی تحقیق ہو جائے۔ کہ وہ کتاب فلاں فرقہ کے پاس ہے۔ تو پھر اس کی تبلیغ و تعلیم کی جائے"

چونکہ مولانا صاحب ۸۰ سال کی عمر کے بزرگ ہیں۔ اور تحقیق حق کے خواہاں معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے ہم ان کے مطالبہ پر لبیک کہتے ہوئے ان کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ جس کتاب کو وہ خود صحیفۂ فطرت سمجھتے ہیں۔ اس کو یہ حیثیت مدعی پہلے پیش کریں۔ ہم اس کے متعلق ایک جگیاسو (متلاشی) کی حیثیت سے تنقید کریں گے۔ اور اگر تنقید پر ان کا دعویٰ برحق ثابت نہ ہوا۔ تو پھر جس دوسری کتاب کے متعلق وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ اس پر ہم وچار کریں گے۔ ہمارا وشواس ہے۔ کہ باہمی وچار سے خوش اسلوبی سے تحقیق حق ہو جائے گی۔ اور فوراً اس کے بعد تبلیغ کے لئے زریں موقعہ نکل آئے گا۔ اور نوعِ انسانی میں صلح عمومی اور حریت اور مساوات کے پیدا ہونے کی گارنٹی ہو سکے گی۔

کیا کرشن بھگوان مسلمان تھے؟

مرزائیوں کو ان کا اللہ میاں راہِ ہدایت دکھائے یہ ڈر ہے۔ کہ کہیں یہ دوسری اقوام کے بزرگوں کا ختنہ کرانے کرانے خود دفعہ ۱۵۴ کے مرتکب ہوتے ہوتے بڑے گھر کی سیر نہ کر جائیں۔ پہلے تو مرزائی گورو نانک دیو جی کو مسلمان مشتہر کر کے اپنے قادیانی نبی سے سعادت مندی کا اظہار سمجھتے تھے۔ لیکن اب یہ اور بڑھنے لگے ہیں۔ اور ہندوؤں کے بزرگوں کو بھی۔ نہ صرف مذہب کی رسالت کا ثبوت خوان ثابت کرنے پر تل گئے ہیں۔ چنانچہ لاہوری مرزائیوں کے انگریزی اخبار "لائٹ" نے اس امر کا یہ چارٹر درج کر دیا ہے۔ کہ وہ کرشن بھگوان کو مسلم سمجھتا ہے۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ "لائٹ" کے ایڈیٹر کو یہ وہم ہو گیا ہے۔ کہ گیتا میں ان ہی فسانوں کا تذکرہ ہے۔ جو کہ قرآن کو زینت بخش رہے ہیں اور اسے اساطیر الاولین کا خطاب دلا رہے ہیں۔ بفرضِ محال اگر کرشن بھگوان کو مسلم مان لیا جائے۔ تو پھر ہمارے لئے ان کی تعلیم کو دیکھتے ہوئے مرزا قادیانی کو مسلمان باور کرنا سخت مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جس طرح قادیان میں مرزا صاحب نے اپنا مذہبی کاروبار چلایا تھا۔ اس کی کرشن بھگوان کہیں بھی اجازت نہیں دیتے۔

ہسپانیہ فنڈ

ہمارے مرزائی دوست نہ صرف ہسپانیہ میں بلکہ امریکہ کی ہسپانوی زبان بولنے والی جمہوری ریاستوں میں اسلام کا کھویا ہوا وقار بحال کرنے کے درپے ہیں۔ چنانچہ ہمارے مرزائی جمعہ پڑھتے ہیں کہ اس غرض کے لئے ایک ہسپانیہ فنڈ بھی جاری کیا ہوا ہے۔ اور ہر ہفتہ اس فنڈ کے حق میں کافی سے زیادہ پراپیگنڈا کیا ہے۔ لیکن ہمیں افسوس ہے۔ کہ باوجود اتنی دوڑ دھوپ کے اسے صرف بارہ صد روپیہ ملا ہے۔

یہ روپیہ صرف مرزائیوں نے ہی نہیں دیا ہے بلکہ بعض گمراہ عیسائیوں اور ہندوؤں نے بھی دیا ہے۔ ہم حیران ہیں۔ کہ ہمارے لاہوری مرزائی دوست ہسپانوی زبان بولنے والے لوگوں کو احمدی بنانے سے پہلے قادیان کے سرکش فریق کو سچا احمدی کیوں نہیں بناتے۔ اور انہیں ایک موروثی گدی کی گرفت سے نکال کر فیشنبتی انجمن سے وفادار بنانے کا کیوں نام نہیں لیتے۔ حالانکہ ہم روزانہ یہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ قادیان کا اڈہ بہت سے مسلمانوں کے دین و ایمان پر روزانہ ڈاکے مار کر مبائعین کی تعداد میں اضافہ کرتا جا رہا ہے۔ اور لاہوری امیر کو تحریری و تقریری طور پر بدنام کرنے سے گریز نہیں کر رہا ہے۔

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا

ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے

مذہب اسلام کی یہ بڑی بھاری خوش قسمتی ہے۔ کہ اس کو نہ صرف شوکت علی جیسے مولانا چندہ قلوبیان ہے بہشتی مقبرہ کے لاثانی مجاور علم بردار ملے ہیں۔ بلکہ مظہر نظام ... نار السلطنت کی درگاہ کے خواجہ زلف دراز حسن نظامی جیسے خادم صادق علیحدہ امید ہے کہ ہم ... علم بردار اور ملے ہیں۔ جو اسلام کے نام کو روشن کرنے کی بجائے اسے غیر مسلموں کی نظر میں گھٹیا ثابت کرنے کے درپے ہیں۔

انگلستان کے مایہ ناز شاعر شیکسپیئر نے انسانی زندگی کے سات منازل مقرر کئے ہیں۔ وہ سات منازل فی زمانہ طے ہوتے ہیں یا نہیں۔ یہ ایک علیحدہ سوال ہے۔ لیکن اس سوال کے حل ہونے سے پہلے ہم اپنے ناظرین کو یہ بتلانا چاہتے ہیں۔ کہ حضرت شیکسپیئر کی تقلید میں دہلوی درگاہ کے خواجہ زلف دراز نے بھی نہیں اٹھتے بیٹھتے مسلم قوم کے لئے ایسے سات خطرات بھانپ لئے ہیں۔ جن پر غور کرنے کی خاطر خواجہ صاحب نے ایک کالفیڈنشل مراسلہ کی وساطت سے مسلمانوں کو خبردار کیا ہے۔

خواجہ صاحب کا ذکر کرتے ہوئے ہم یہ بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہم ان کو اس نظر سے نہیں دیکھتے۔ جس سے اخبار "ہمدرد" دہلی کے آنجہانی مالک و ایڈیٹر مولانا محمد علی دیکھا کرتے تھے۔ کیونکہ یہ عین ممکن ہے۔ کہ مولانا محمد علی خواجہ صاحب کو اسی نگاہ سے دیکھنے کے عادی ہوں۔ جس سے ایک ہم زلف دوسرے ہم زلف کو دیکھتا ہے۔ اور اس کی زندہ دلی سے کھلی "اڑاتا ہے"۔

خواجہ صاحب کو مسلمانوں کے سامنے جو پہلا خطرہ نظر آتا ہے۔ وہ ان کے الفاظ میں یہ ہے کہ:-

"اسلام کی سادگی اور آسمانی تعلیم کی خاموشی اور مشکل پسندی کے سبب نوجوان مسلمانوں کے دلوں سے دور ہوتی جاتی ہے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ غیر مسلم اقوام بھی اسلام کو جھگڑالو اور فسادی مذہب سمجھتی ہیں"۔

توبہ۔ توبہ خواجہ صاحب کو کیا ہو گیا۔ جو کلمہ گو ہو کر اسلام کو بدنام کرنے لگ گئے۔ اور انتا نہ سوچا کہ ان کی درگاہ کا سارا روپیہ نوجوان اور بوڑھے مسلمانوں کی جیبوں سے ہی نکل رہا ہے۔

دوسرا خطرہ خواجہ صاحب کو یہ نظر آ رہا ہے۔ ہندوؤں کی طرح مسلمان بھی یہ سمجھنے لگے ہیں

خواجہ حسن نظامی کا نیا تجارتی شوشہ

کہ سید۔ شیخ۔ مغل اور پٹھان مسلمانوں کی اونچی نیچی ذاتیں ہیں"۔ معاذ اللہ۔ خواجہ جی کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں۔ جو کہ رسول اللہ کو اس سطح پر لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو کہ عجم عیر احمدی کافروں کو بھی علوم دینی ہے۔ اور شیعہ اماموں کے منکروں کے لئے مخصوص ہے۔

تیسرا خطرہ خواجہ صاحب کو یہ نظر آ رہا ہے۔ کہ غیر مسلم اقوام خصوصاً آریہ سماجی حضرت محمد صاحب کی ذات مقدس کے خلاف بہتان لگا کر ناواقف ہندو مسلمانوں کے دلوں سے عظمت رسول کو کم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ خواجہ صاحب نے آریہ سماجیوں پر یہ الزام لگاتے وقت بھنگ جی کی بوٹی پی لی تھی۔ ورنہ وہ اگر حدیثوں کو کھول کر پڑھ لیتے اور بڑے مرزا صاحب کی تصانیف کو دیکھ لیتے۔ تو ان کو پتہ لگ جاتا۔ کہ بہتان تراشنے والے گھر کے ہی وہی لوگ ہیں۔ جو کہ یزید کی روایات کو فراموش کر لینے کے حق میں نہیں۔

چوتھا خطرہ جو خواجہ صاحب کو ستا رہا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ شیعہ سنی کے اختلاف کے سبب ایک گروہ مسلمانوں میں ایسا بڑھ رہا ہے۔ جو اہل بیت کو حقارت کی نظر سے دیکھتا اور نامناسب الفاظ سے ان کو یاد کرتا ہے۔

بابا! زلفیں سنبھالو۔ پرانے قصے نہ دہراؤ۔ اہل بیت کو اگر کبھی نے ان کے حق سے محروم کیا۔ یا ان کو حقارت سے دیکھا۔ تو یہ پہلے تین خلفاء ہی تھے۔ جنہوں نے حضرت علی کو ان کے آبائی حق سے محروم کیا۔ اور باغ فدک جائز وارثوں سے چھین لیا۔

خواجہ صاحب کو جو پانچویں بات ستا رہی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ تاریخ اسلام سے ناواقف ہونے کے سبب مسلمان نوجوان بھی یہ سمجھنے لگے ہیں۔ کہ اسلام میں آزادی اور آزادی کے لئے قربانی کا کوئی جذبہ نہیں ہے۔

خواجہ صاحب! مسلم نوجوانوں کو بدنام نہ کرو۔ خود ہی آنکھ کھول کر سی۔ آئی۔ ڈی کے ملازموں کی فہرست دیکھو۔ اور خان صاحبوں اور دوسرے خطاب یافتگان کی فہرست کو پڑھ کر فیصلہ کر لو۔ کہ مسلمانوں کی کثرت کس شغل میں مصروف ہے؟

سب سے بڑی قیامت خیز لغو دلیل جو خواجہ صاحب کی جان کو کھا رہی ہے۔ وہ ان کے الفاظ میں یہ ہے:-

"اگر خدا نخواستہ اردو رسم الخط مٹ گیا۔ تو قرآن مجید و احادیث شریف کے مقدس عربی حروف بھی خطرہ میں پڑ جائیں گے"۔

خواجہ صاحب! اتنی جلدی نہ روٹھو۔ خدا آپ کی عمر دراز کرے۔ اور نواب ہوتی کی زبان درازی کو لمبا کرے۔ اگر یہ دو قائم رہیں۔ تو اردو رسم الخط بھی جلد ادھر ہی جائے گا۔ جدھر اس کی ابتدا کرنے والے سلطان گئے۔

قسم خواجہ صاحب کی لمبی زلفوں کی۔ خواجہ صاحب کی نیت نیک ہے۔ اتنی نیک کہ حضرت عزرائیل بھی ان کے ہاں پانی بھرتے ہیں۔ جس وقت آپ کو یہ ساتوں خطرے نظر آئے۔ آپ دوڑے دوڑے کلکتہ پہنچے۔ اور وہاں ہاشم یوسف شیخ سپیل رڈنگ کمپنی کلکتہ کے منیجر یا پروپرائیٹر کو جا پکڑا۔ اور اس کے گلے کا اتنا ہار ہو کر پکار اٹھے۔ کہ:-

"بھئی مومن سنیو! مجھے سات خطرات کھائے جا رہے ہیں۔ میں ان کو کسی نہ کسی طریق سے اگلنا چاہتا ہوں۔ آپ گراموفون کے ایک ریکارڈ کے سامنے میری تقریر کو قلمبند کریں۔ تاکہ ان سات خطرات کا دفعیہ ہو سکے۔ اور کچھ آپ کی جیب گرم ہو سکے۔ اور کچھ میرا خالی کیسہ پر ہونے کی سبیل نکل آئے"۔

پروپرائیٹر نے عرض کیا۔ یا حضرت! حاضر ہوں۔ آپ تقریر کرتے جائیں۔ میں اس کا پارسل تیار کرتا جاؤں گا۔ اور پھر جب وہ پارسل تیار ہو جائے گا۔ تو آپ نے خود اس کی ڈونڈی پیٹنا۔ اور سادہ لوح مسلمانوں کو اپنی دہلوی کمند کا ایسا اسیر بنانا۔ کہ وہ اس ریکارڈ کے گھیر گھیر سے نکلنے کا نام ہی نہ لیں۔

خواجہ صاحب مسکرا کر بولے۔ کہ:-

"مجھ سے میری لمبی لمبی زلفوں کی قسم لے لو۔ میں ایسا ریکارڈ تیار کروں گا۔ کہ مسلمان بھی ایک دفعہ سے یاد رکھیں گے۔ اگر وہ کچھ اچھلے کودے۔ تو دانت کھٹے کر دیے گئے۔ تو میں ان کو تبلیغ اسلام اور حمایت اسلام کا واسطہ ڈالوں گا۔ اور پھر آپ کی اور ہماری پانچوں گھی میں ہوں گی۔ اور صرف ریکارڈ دینے والوں کا سر کڑاہی میں رہے گا"۔

اس پر پروپرائیٹر صاحب نے فرمایا۔ کہ:-

"خواجہ صاحب! لو ہاتھ پر ہاتھ مارو۔ مگر اس وقت تک دم نہ لو۔ جب تک یہ ریکارڈ ہر دینی دالا چراغ بن کر نہ دکھلائے۔ ادھر درگاہ میں سونا ہی سونا نظر آئے۔ اور ادھر کمپنی کے سر پر بھی زیتون کا تیل ملا جا سکے"۔

بہت سی بحث مباحثہ اور قیل و قال کے بعد یہ فیصلہ قرار پایا۔ کہ فی ریکارڈ چار روپیہ پر فروخت کیا جائے۔

ادھر یہ خفیہ معاہدہ قرار پایا۔ ادھر خواجہ صاحب کا ذیل کا دردناک اپیل مسلمانوں کے نام شائع ہوا:-

"اگر آپ کو گراموفون سے اختلاف ہو۔ تو بھی مذکورہ ساتوں باتوں کی نیت سے اس کو خریدئے۔ اور تقریر سنئے اور سب کو سنائیے۔ اس تقریر کے ساتھ کوئی باجہ وغیرہ نہیں ہے۔ آپ میلاد کی مجلس کے قائل نہ ہوں۔ تب بھی توحید و رسالت کی تبلیغ کے لئے اس کو سنئے۔ اور سنائیے۔ اور تبلیغ اسلام و حمایت اسلام کی نیت سے ایسا کیجئے"۔

پھلت جیوتش کا جال - بھون گیان

(نمبر ۳)

(از شری پنڈت وشوناتھ جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا)

ہم اپنے پہلے مضامین میں اچھی طرح سے واضح کر چکے ہیں۔ کہ بھارت ورش میں پھلت جیوتش کا پراچین زمانہ میں وہم و گمان بھی نہ تھا۔ یہ اودیا سکندر کے عہد میں بھارت میں پھیلی۔ یورپ وغیرہ مغربی ممالک میں بھی اس اودیا کے لوگوں کا یقین ابھی تک موجود ہے۔ لیکن ودیا کے اودیک پرچار سے اس کا پرچار صرف نچلے درجہ کے کم تعلیم یافتہ اور شکی مزاج لوگوں میں ہی پایا جاتا ہے۔ عام لوگوں کا اس پر یقین نہیں رہا۔ بھارت میں ابھی ودیا کی بہت کمی ہے۔ پڑھے لکھے لوگ بھی علمی مطالعہ کا شوق نہیں رکھتے۔ اس لئے پرانے سنسکاروں کے ماتحت پھلت جیوتش کو مانتے ہی چلے جاتے ہیں۔ لیکن اس سے جو نقصان بھارت ورش کو پہنچ رہا ہے۔ اس کا ذکر کر چکے ہیں۔ اس لئے اس اودیا کو جتنی جلدی ممکن ہو سکے۔ بھارت سے نکال دینا چاہئے۔ اس کا ایک ہی علاج ہے۔ اور وہ یہ کہ اس کی غلطیاں بتلاتے ہوئے ستارگان سیارگان کا صحیح علم لوگوں کے سامنے رکھا جائے۔

رات کے وقت جب آسمان کی طرف نظر جاتی ہے۔ تو وہ چاروں طرف تاروں سے بھرا نظر آتا ہے۔ دن کو سورج کی روشنی سے تارے نظر نہیں آتے۔ ورنہ ایسا ہی نظر آوے۔ اس لئے یہ سمجھنا چاہئے۔ کہ پرتھوی کے سب طرف آسمان تاروں سے بھرا پڑا ہے۔ آسمان پر کہیں کہیں دھندلی سی نظر آتی ہے۔ جسے کہکشاں کہتے ہیں۔ یہ بھی تاروں کا مجموعہ ہے۔ انسانی آنکھ سے صرف چھ ہزار تاروں کو دیکھا جا سکتا ہے۔ بڑی دوربین سے تین کروڑ دیکھے گئے۔ لیکن اصلی تعداد کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ علم ہیئت کے عالموں نے صرف کہکشاں کے تاروں کی اربوں تعداد بتلائی ہے۔

ان تاروں کو ستاروں اور سیاروں کے روپ میں دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ان کو نکشتر اور گرہ کہا جاتا ہے۔ لیکن آسمان پر خالی آنکھ سے بدھ۔ شکر۔ منگل۔ برہسپتی اور شنی صرف پانچ سیارے نظر آتے ہیں۔ باقی سب کو ستارے سمجھنا چاہئے۔ دوربین سے بھی ہمارے نظام شمسی کے یورینس۔ نیپچون اور پلیوٹو تین بڑے سیارے اور تین ہزار کے لگ بھگ چھوٹے سیارے دیکھے گئے ہیں۔

ہر ایک ستارہ بذات خود ایک سورج ہے۔ یہ بات عام لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی لیکن علم ہیئت کے مطالعہ کرنے والوں کو بتایا جا سکتا ہے۔ کہ شنی گرہ جو ہم سے ۹۵ کروڑ ۴۵ لاکھ میل کے فاصلہ پر ہے انسانی آنکھ صرف وہاں تک پہنچ سکتی ہے۔ اس کے آگے یورینس جو کہ ایک ارب ۷۸ کروڑ ۱۱ لاکھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس کو آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ہماری زمین کی طرح غیر روشن ہیں۔ اگر ستارے بھی غیر روشن گرہ ہوتے۔ تو یہ جو زمین سے بہت دور ہیں (نزدیک سے نزدیک ستارہ الفا سنٹری ۲ نیل ۵۰ کھرب میل ہے) ہمیں آنکھ سے تو کیا دوربین سے بھی کبھی دکھائی نہ دیتے۔ اور آسمان پر صرف مذکورہ بالا پانچ سیاروں کے سوائے کوئی تارہ نظر نہ آتا۔

اس لئے ماننا پڑے گا۔ کہ اتنی دور سے جو ہمیں اپنی آنکھ سے بھی تارہ کی شکل میں یہ چمکتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ بذات خود روشن ہیں یعنی ہر ایک سورج ہے۔ اور ہر ایک ستارہ کے گرد ہمارے نظام شمسی کی طرح دوسرے سیارے گردش کرتے ہیں۔ لیکن اس قدر دوری کی وجہ سے وہ ہمیں دوربین سے دکھائی نہیں دے سکتے۔ بذات خود روشن ہونا اور اپنی جگہ سے حرکت نہ کرنا یہ ستارہ کی تعریف اور سورج کے گرد گردش کرنا اور غیر روشن ہونا یہ سیارہ یا گرہ کی تعریف ہے۔

اگرچہ اپنی پیدائش کے وقت تمام سیارے بھی روشن ہوتے ہیں۔ اور بعض عالموں کے خیال میں برہسپتی اور شنی ابھی تک روشن ہیں۔ لیکن ستاروں کی نسبت جسامت میں بہت چھوٹا ہونے کی وجہ سے یہ بہت دور سے ہمیں دکھائی نہیں دے سکتے۔ اس لئے سیارے عموماً سورج کی روشنی کے انعکاس ہی سے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ ستارے کئی تو سورج کے برابر ہیں۔ کئی ذرا کم بھی ہوں گے۔ اور بہت سے سورج سے بہت بڑے ہیں سرانی برہم جو ہم سے ایک پدم ۱۶ نیل میل دور ہے۔ اور جس کی روشنی ہم تک لگ بھگ دو سو سال میں پہنچتی ہے۔ اس کا قطر سورج کے قطر سے ۷ گنا یعنی ۶ کروڑ ۱۰ لاکھ میل ہے۔ اس کا رقبہ سورج کے رقبہ سے ۳۴۳۰۰۰ گنا ہے۔ یعنی ہمارے سورج جیسے ساڑھے تین لاکھ سورج اگر اکٹھے کئے جائیں۔ تو سرانی کا ایک تارہ بنتا ہے۔ اسی طرح برہما [illegible] تارا منڈل کا برہم ہردیہ کیبلا Capella نام کا تارہ چار ہزار سورجوں کے برابر ہے۔

سیارگان یعنی گرہ

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ انسانی آنکھ سے صرف پانچ گرہ دکھائی دیتے ہیں۔ اور دوربین سے تین۔ اور یہ ہماری زمین کی طرح ہیں۔ اگرچہ ستاروں یعنی سورجوں میں وہی مادے پائے جاتے ہیں۔ جو گرہوں یعنی زمینوں میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن سورج عموماً گیس کی حالت میں پائے جاتے ہیں۔ مگر موجودہ صورت میں زمین کی طرح ٹھوس حالت میں ہیں۔ صرف برہسپتی اور شنی کی نسبت یہ یقین کیا جاتا ہے کہ وہ مائع کی حالت میں ہیں۔ یہ سورج سے مختلف دوریوں پر مختلف مجموعوں میں مختلف عرصہ میں سورج کے گرد گردش کرتے ہیں۔ ذیل کے نقشہ سے ناظرین کو ان کا ٹھیک ٹھیک علم ہو سکتا ہے۔

نام سیارہ	قطر	وزن بہ نسبت زمین	محوری گردش	سورج کے گرد گردش	چاند	سورج سے دوری
بدھ	۴۷۷۲ میل	۴۳	۸۸ دن	۸۷٫۹۷ دن	-	۳ کروڑ ۸۱ لاکھ میل
شکر	۷۵۶۶ ،،	۸۱۸	۲۳ گھنٹہ	۲۲۴٫۷۰	-	۷ کروڑ ۲۳ لاکھ میل
زمین	۷۹۲۶ ،،	۱	۲۳ گھنٹہ - ۵۶ منٹ	۳۶۵٫۲۵۶	۱	۹ کروڑ ۲۸ لاکھ ۲۰ ہزار میل
منگل	۴۲۰۸ ،،	۱۰۶	۲۴ - ۳۷ ،،	۶۸۶٫۹۸	۲	۱۵ کروڑ ۲۳ لاکھ ۷۰ ہزار میل
برہسپتی	۸۷۱۰۰ ،،	۳۱۴٫۵	۹٫۵۶ دن	۴۳۳۲٫۵۹ قریباً ۱۲ سال	۸	۵۲ کروڑ ۳ لاکھ ۱۰ ہزار میل
شنی	۷۴۳۰۰ ،،	۹۴٫۰۷	۱۰٫۱۵	۱۰۸۵۹ دن قریباً ۳۰ سال	۱۰	۹۵ کروڑ ۴۵ لاکھ میل
یورینس	۳۰۸۸۰ ،،	۱۴٫۴۰	۱۳٫۰	۳۰۸۸۶ دن	۴	ایک ارب ۹۲ کروڑ ۱۸ لاکھ میل
نیپچون	۳۳۳۲۰ ،،	۱۶٫۷۲	×	۶۰۸۷۰٫۷	۱	۳ ارب ایک کروڑ ۹ لاکھ ۶۰ ہزار میل
پلیوٹو	×	×	×	۲۴۷٫۷ سال	×	جو زمین سے ۴۰ گنا دور ہے

سورج کا قطر ۸۶۵۷۸۰ میل وزن بہ نسبت زمین ۳۲۹۳۹۰ گنا محوری گردش ۲۵ دن سے

چاند۔ ان سیارگان یا گرہوں کے گرد غیر روشن کرتے جو گرہوں کی نسبت بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ گردش کرتے ہیں۔ کئی سیارگان کے گرد کوئی بھی چاند گردش نہیں کرتا۔ اور کئی سیاروں کے گرد ایک سے زیادہ چاند گردش کرتے ہیں۔

اوپر کے نقشہ میں جو چاند دئے گئے ہیں وہ ہماری زمین کے چاند سے بہت چھوٹے ہیں۔ اور دور بھی۔ اس لئے دوربین کی ایجاد سے پہلے جوتشیوں کو ان کا کچھ بھی علم نہ تھا۔ ہمارا چاند زمین کے گرد آسمان میں ایک گردش ۲۷ دن ۷ گھنٹے ۴۳ منٹ اور ۵۵ سیکنڈ میں طے کرتا ہے۔ اس کا محیط ۶۷۹۵ میل رقبہ ۱۴۶۰۰۰۰۰ مربع میل یعنی زمین ۱/۱۴ بدر کی حالت کا رقبہ ۷۳۹۰۰۰۰ مربع میل جسامت زمین کا ۱/۴۹ بوجھ ۸۱ ٹریلیون ٹن یعنی زمین کے بوجھ کا ۱/۸۰ زمین سے چاند کی انتہائی دوری ۲۵۲۹۷۲ میل کم از کم ۲۲۱۶۱۴ میل متوسط ۲۳۸۸۴۰ میل زمین کے گرد گردش کی تیزی ۲۲۸۷ میل فی گھنٹہ مادہ قمر کی کثافت پانی کا ۳ ۱/۵ لیکن زمین ۵ ۱/۲ لہٰذا کشش چاند پر زمین کی نسبت ۱/۶ ہے۔ یعنی جو وزن چاند پر ایک سیر ہوگا۔ وہ زمین پر ۶ سیر ہوگا۔ زمین پر انسان ۵ قدم چلے۔ تو چاند پر اتنی طاقت سے ۳۱ قدم چل دے گا۔

چاند کا دن بھی ہمارے ۱۴ دنوں کے برابر ہے۔ اور رات بھی۔ یعنی جس عرصہ میں یہ زمین کے گرد

ایک گردش طے کرلیتا ہے۔ اسی عرصہ میں یہ اپنے محور کے گرد گردش کر لیتا ہے۔ اس لئے اس کا ایک ہی حصّہ زمین کے سامنے رہتا ہے۔ دوسرے حصّے کے درشن ہمیں کبھی نہیں ہو سکتے۔ لیکن چاند کا وہ حصہ جو ابھی بھی نظر نہ آئے گا۔ وہ چاند کا ۱۰۰/۴۱ حصّہ ہے۔

کشش ثقل کی کمی سے وہاں ہوا کی کرہ نہیں ہے۔ اس لئے اگر توپ بھی داغی جائے تو اس کے بالکل نزدیک بیٹھے شخص کو بھی اس کی آواز سنائی نہ دے گی۔ آکسیجن کے نہ ہونے سے وہاں آگ بھی نہیں جلائی جا سکتی۔

چاند کی روشنی سورج کی روشنی کا ۱/۶۱۸۰۰۰ حصہ ہے۔ ساتویں تاریخ کی روشنی بدر کی روشنی کا ۱/۹ ہوتی ہے۔ سطح چاند پر ۳۳ آتش فشاں پہاڑوں کے دہانے پائے جاتے ہیں۔ پہاڑی سلسلہ ۴/۱ ہزار میل تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کی چوٹیوں کی بلندی ۲۰ ہزار قدم ہے۔ دوسرا سلسلہ ایلپس ہے۔ اس میں چھ سو چوٹیاں ہیں۔ اور اس میں ایک وادی ۸۰ میل لمبی اور ۵ میل چوڑی ہے۔ سب سے اونچا پہاڑ لیبنٹز ہے۔ جس کی بلندی ۲۶ ہزار قدم ہے۔ اور جو ماؤنٹ ایورسٹ سے بھی اونچا ہے۔

بدھ سورج کے بہت نزدیک ہے۔ اس لئے اس کی سطح کے ٹھیک ٹھیک حالات معلوم نہیں ہو سکے۔ شکر کے گرد ہمیشہ بادل گھرے رہتے ہیں۔ اس لئے اس کی سطح کا بھی پورا پورا علم نہیں ہو سکتا۔ منگل میں ۴/۱ حصّہ سمندر اور ۴/۳ حصہ خشکی ہے۔ سمندر بھی قطبین کے پاس ہے۔ اس کے متعلق ہیئت دان کہتے ہیں۔ کہ یہ بوڑھا ہو گیا ہے۔ برہسپتی اور شنی ابھی مائع کی حالت میں ہیں۔

دُمدار ستارے:- چونکہ ان کی گردش سورج کے اردگرد کئی سالوں کے بعد ہوتی ہے۔ اور ہیلی کا دُمدار ستارہ ۷۵ سال کے بعد نظر آتا ہے۔ اس لئے اگرچہ پرانے جیوتشیوں کو ان کا علم تھا۔ لیکن ان کے لئے وہ کوئی قاعدہ مقرر نہیں کر سکے۔ ان کی غیر مادی نظر کو ایک دھوکہ ہوتا ہے۔ جس کی اصلیت ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔ اگر یہ مادی قرار دی جائے۔ تو اس کا حجم اس قدر وسیع ہوتا ہے کہ ہائیڈروجن گیس کو قرار دینے پر بھی اس کا وزن اس قدر زیادہ ہوگا۔ کہ نظام شمسی کو درہم برہم کر دے۔ ایک بار زمین ایک دُمدار ستارے کے بیچ میں سے گزر گئی۔ لیکن یہاں پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ سورج سے جوں جوں وہ دور ہوتا جاتا ہے سوسم بھی ہوتی جاتی ہے۔

یہ بھی زمین کی طرح مادی کرے ہوتے ہیں۔ جو خاص مدت کے لئے سورج کے گرد گردش کرتے رہتے ہیں۔ کئی دم دار ستارے آخر ثاقب یعنی ٹوٹنے والے ستاروں کی

جو عموماً دم دار ستاروں کے ٹوٹنے سے بنتے ہیں۔ یہ بھی خیال ہے۔ کہ پیدائش دنیا کے وقت سورج اور ستاروں سے جب آسمان میں مادہ بکھرا۔ تو اس نے آہستہ آہستہ شہاب ثاقب کی شکل اختیار کی۔

جذباتِ روشن

جنم ابھیمانی برہمن سے خطاب

اے مغرور برہمن! صانع قدرت کا ہر فیض ہر طبقہ مخلوق کے لئے یکساں کارآمد و مفید ہے۔ سورج کی روشنی جہاں ایک امیر کے محل کو پُرنور کرتی ہے۔ وہاں ایک غریب کی جھونپڑی میں بھی اُجالا پہنچاتی ہے۔

پانی جہاں ایک برہمن کی پیاس کو بجھاتا ہے۔ وہاں ایک اچھوت کے لئے بھی آبِ حیات کا کام دیتا ہے۔

ہوا جہاں ایک متمول شخص کو زندہ رکھتی ہے۔ وہاں ایک فلاکت زدہ انسان کے لئے بھی سامانِ زندگی بہم پہنچاتی ہے۔

لیکن تُو — دھرم کے نام پر کروڑوں بندگانِ خدا کے ساتھ جانوروں سے بھی بُرا سلوک روا رکھتا ہے۔ ان پر طرح طرح کے مظالم ڈھاتا ہے۔ ظلم و ستم کی بجلیاں گراتا ہے۔ کتب مقدسہ کی غلط تاویلات سے پرماتما پر بھی تعصب و تنگ نظری کا الزام لگانے کی سعیٔ ناپاک کرتا ہے۔ اور اپنی خود غرضی اور ظاہری شان و شوکت کو برقرار رکھنے کے لیے طرح طرح کے جال پھیلاتا ہے۔ کیا یہ تیرے لئے واجب ہے؟ کیا یہ تیری شان کے شایاں ہے؟

ذرا تعصب کی عینک اُتار کر باطنی آنکھ سے کارخانۂ قدرت کا تماشہ کر۔ اور پھر ٹھنڈے دل سے غور کر کے فیصلہ دے۔ کہ کیا تیرے افعال قابلِ ستائش ہیں یا قابلِ صد ملامت؟

(روشن پٹیالوی بی۔ اے)

چمار اور بھنگی بلاشبہ ہندو ہیں

۱۔ ہندو قوم اور ہندو دھرم کا عالمگیر نشان سر کی چوٹی یا شکھا ہے۔ سب چمار اور بھنگی بھائی کے جملہ برادریوں کے شکھا رکھتے ہیں۔ اس لیے وہ بلاشبہ ہندو دھرمی ہیں۔

۲۔ جب کوئی ہندو یا آریہ سماجی کسی جنم کے مسلمان کو ہندو یا آریہ سماجی بناتا ہے۔ تو وہ اس کے سر پر چوٹی رکھوا دیتا ہے۔

۳۔ گجرات کے چمار اپنے مردے جلاتے ہیں اور سب ہی رام، کرشن اور تلسی کی پوجا کرتے ہیں۔

۴۔ سورگباشی لوکمانیہ تلک جی نے عدالت میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا تھا

جیسا کہ سنسکار چندریکا کے دیباچہ میں لوگ دیکھ سکتے ہیں۔ کہ چمار آدمی ہندو دھرمی اور ہندو جاتی کے ہیں۔ کارن یہ کہ وہ انیک ہندو سنسکار کرتے ہیں۔ جیسے کہ سیمنتونین سنسکار۔

(آتمارام امرتسری راجیہ رتن شکھیہ ادھشٹاتا کنیا گورو کل بڑودہ)

۴ جلتے ہیں۔ اور ہمیں کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا۔ دوم بڑے گولے جن کا زمین تک پہنچ کر کچھ حصّہ باقی رہ جاتا ہے۔ ان کے گرنے کا تماشا شاذونادر موقعہ ہوتا ہے۔ یورپ کے بعض عجائب گھروں میں ان کو رکھا گیا ہے۔ ان میں بھی لوہا اور آتشی پتھر وغیرہ زمینی مادہ ہی پایا جاتا ہے۔ نمبر ۳ وہ تارے جو کبھی اکٹھے ہو کر سورج کے قریب روشنی پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ بہت چھوٹے چھوٹے ارضی گولے سورج اور دیگر گرہوں کا چکر کاٹنے میں رہتے ہیں۔ اور زمین کے بہت قریب ہو جانے سے اس کی کشش ثقل کی وجہ سے زمین پر آ پڑتے ہیں۔ لیکن ہوائی کرہ سے ٹکراتے ہی رگڑ سے جل اٹھتے ہیں۔ اور ایک روشنی دیکر خاک کی صورت میں ہوائی کرہ میں مل جاتے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ہر ۲ گھنٹہ

یہ تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو ہر روز ٹوٹتے ہیں۔ اور زمین پر آنے سے پہلے ہی ہوا میں دھول کی صورت میں مل

شکل ہی تبدیل ہو گئے۔ ٹوٹنے والے تارے یعنی شہاب ثاقب بھی چھوٹے چھوٹے ارضی گولے ہوتے ہیں۔

مہاتما گاندھی اور آریہ سماج!

جب سے مہاتما گاندھی بھارت ورش میں آئے ہیں بلکہ اس سے بھی پہلے سے مہاتما جی کا آریہ سماج سے گھنشٹ سمبندھ رہا ہے۔ مہاتما جی کے جنوبی افریقہ کے آشرم کے دو بالک تھے جن میں مہاتما جی کے بیٹے بھی شامل تھے۔ بھارت ورش میں آکر گوروکل کانگڑی میں کئی مہینوں تک رہے۔ گوروکل میں مہاتما جی کئی بار گئے۔ کنیا گوروکل میں بھی گئے۔ مہاتما جی کی سب سے پیاری انگلش شاگرد میرا بہن نے کنیا گوروکل اور گوروکل کانگڑی میں رہ کر ہی ہندی کا دھیان پراپت کیا کہ جس پر ان کو کافی فخر و ناز ہو سکتا ہے۔

ایک بار پہلے مہاتما جی نے "رشی دیانند اور آریہ سماج" کے وشے میں ایک لیکھ لکھا تھا۔ جو آریہ سماجیوں کی درشٹی میں غلطیوں سے پُر تھا۔ لیکن وہ ناخوشگوار بحث بھی ایک پریوارک جھگڑے سے زیادہ حیثیت نہ رکھتی تھی۔ مہاتما جی اور آریہ سماج کا سمبندھ ویسا ہی بنا رہا۔ اس لیکھ کے لکھنے کے بعد ہی وہ گوروکل کی جینتی پر پدھارے۔ اور "ینگ انڈیا" میں انہوں نے گوروکل کے لئے اپیل بھی کی۔ جینتی کے پرب پر اکثر ہزاروں آریہ پرشوں اور دیویوں نے مہاتما جی کے چرنوں میں شردھا اور پریم کی بھینٹ چڑھائی۔ بھارت ورش میں اتنی سوسائٹیاں ہیں۔ اور مہاتما جی بھارت ورش کے ہر دیہ سمراٹ ہیں۔ سبھی سوسائٹیوں اور انجمنوں کو مہاتما جی کے پرتی بھگتی اور پریم ہے۔ لیکن آریہ سماج اور ان کا سمبندھ ہی نرالا ہے۔ اس کی وجہ صاف ہے۔ کہ مہاتما گاندھی آریوں کے لئے کئی انشوں میں رشی دیانند کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ رشی دیانند جی سنسار کے اندر تپسیا اور تیاگ کا زمانہ واپس لانا چاہتے تھے۔ مہاتما گاندھی بھی یہی یتن کر رہے ہیں۔

مغربی تہذیب کے اثرات سے اس پرانی سبھیتا کو بچانے کے لئے پہلے پہل دیانند نے اپنے جیون کی آہوتی دی۔ مہاتما گاندھی بھی دن رات اسی کوشش میں ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ کسی دن کسی بھولے بھالے گمراہ بھائی کے ہاتھوں وہ بھی شہید ہو جائیں۔ مہاتما گاندھی ورن آشرم کو مانتے ہیں۔ کنتو ٹھیک اسی طریق سے جس طریق سے کہ رشی دیانند مانتے تھے۔ ان کے دل میں سنسکرت بھاشا کے لئے شردھا ہے۔ رشی دیانند نے گجراتی ہوتے ہوئے آریہ بھاشا کا پرچار کیا۔ مہاتما جی بھی ان کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ رشی دیانند کے دل میں غریبوں کے لئے درد اور تڑپ تھی۔ اس لئے انہوں نے کھدر کا پرچار کیا۔ نمک کے محصولوں کے خلاف بھی ستیارتھ پرکاش میں آواز اٹھائی۔ نیز شراب کے خلاف آواز اٹھائی۔ اور یہاں تک لکھا۔ کہ شراب کا بنانا اور بیچنا قانونی طور پر ممنوع قرار دے دیا جائے۔ مہاتما جی رشی ور کے جن چنہوں پر چلنے کا یتن کرتے ہیں۔ رشی دیانند مانس بھکشن کے سخت ورودھی تھے۔ اور گئو رکھشکوں کے سردار تھے۔ کرشن بھگوان کو جیسے گوپال کرشن کہتے ہیں۔ ویسے دیانند کو بھی گوپال دیانند کہہ سکتے ہیں۔ مہاتما گاندھی بھی مانس بھکشن کے خلاف ہیں۔ اور بکری کا دودھ نہیں پیتے۔ تو بھی ہندوستان میں سب سے بڑے گوپال ہیں۔

رشی دیانند نے سب سے پہلے دلتوں۔ ودھواؤں اور استریوں کی آزادی کا شبھ سندیش سنایا۔ مہاتما گاندھی بھی ہریجن سیوا کے لئے اپنی زندگی کو وقف کر رہے ہیں۔ ودھوا ابلاؤں کے حامی ہیں۔ اور دیویوں کی گوروکل کے طریق پر شکشا چاہتے ہیں۔ آریہ سماج کے ساتھ مہاتما جی کے گھنشٹ سمبندھ کا یہی راز ہے۔ دل دل کو کھینچتا ہے۔ مہاتما جی آریہ سماج کی طرف کھنچتے ہیں۔ اور آریہ سماج مہاتما جی کی طرف آکرشت ہوتا ہے۔ لیکن مہاتما جی اور رشی دیانند میں ایک نمایاں فرق بھی ہے۔ رشی دیانند بے حد نڈر تھے۔ ان کے کوش میں راضی نامہ یا سمجھوتہ کا لفظ نہ تھا۔ وہ سنیاسی تھے۔ وہ منتقبہ مارنا نہیں جانتے تھے پرانی مالا کا سنگٹھن چاہتے تھے۔ اور اس کے لئے ہندوستان کا سنگٹھن ضروری سمجھتے تھے۔ اور پھر ایک دیش میں سوراجیہ لانے کے بعد وہ انتر راشٹریہ سنگٹھن لانا چاہتے تھے۔

ستیارتھ پرکاش "ان دنوں لکھی گئی جبکہ کانگرس قائم بھی نہ ہوئی تھی" اور ہندوستان کی پولیٹیکل دنیا میں سوراجیہ کا شبد بھی موجود نہ تھا۔ ایسے وقت میں انہوں نے ودشدھ پورن سوراجیہ کا راستہ روپ ستیارتھ پرکاش میں بے دھڑک ہو کر درشایا۔ ان کے بیان کے ساتھ نہ کوئی دفاعہ پرستی تھا۔ مذاہب کی چھان بین کی۔ تو کیول ستیہ کو درشٹی میں رکھتے ہوئے۔ اگر اسلام کی نمایاں کمزوریاں دکھلائیں۔ تو شانتی دھرموں کا لحاظ نہیں کیا۔ اگر عیسائی دھرم کی ترٹیاں دکھلائیں۔ تو آریہ جاتی کے گزشتہ گرفتہ اور پوست سے پوست ور سکھوں کے مذہب کے متعلق بھی جو ان کی سمتی تھی۔ وہ بھی کم و کاست لکھی۔ اگر انس آہاری وام مارگیوں کے متعلق اپنی سمتی کا اظہار کیا۔ تو نرامش آہاری جینیوں کا بھی لحاظ نہیں کیا۔ ان کے لئے ستیہ ہی دھرم تھا۔ اور ستیہ ہی برہم تھا۔ اور ستیہ ہی ہو جانے کی وجہ سے تھا۔ اگر ودھوا وواہ کا قانون پاس ہونے لگا۔ تو انہوں نے اس کی حمایت نہیں کی۔ کیونکہ وہ نیوگ کو ماننے والے تھے یہاں تک کہ کلکتہ کا سنسکرت کالج قائم ہونے لگا۔ تو اس کی انہوں نے حمایت نہ کی۔ کیونکہ وہ سنسکرت کے بھگت نہ تھے۔ بلکہ آرش گرنتھوں کے بھگت تھے۔ سنسکرت زبان میں جو شکشا دی جاتی تھی۔ اس کے وہ لئے ہی کٹر شترو تھے۔ جتنے کہ عربی اور فارسی میں شکشا کے۔ مہاتما گاندھی بھی بے دھڑک ہیں۔ لیکن دیش کے ہت کے لئے اسنیہہ کے ساتھ راضی نامہ بھی کر لیتے ہیں۔ جہاں مہاتما جی نے آریہ سماج کے دھرم کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کیا تھا۔ وہاں مہاتما جی کو یہ حوصلہ نہ ہوا۔ کہ اسلام کے متعلق اپنی حقیقی اور درست رائے کو بھی پرکٹ کرتے۔ اس لئے نہیں۔ کہ مہاتما جی کسی سے ڈرتے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ مہاتما بھی ہیں۔ اور پولیٹیکل لیڈر بھی ہیں۔ اور پولیٹیکل لیڈر چاہے کتنے بھی اونچے چرتر کا ہو۔ راج نیتی کے راستہ کو چھوڑ نہیں سکتا۔ اور باتوں کو تو جانے دیجئے۔ مہاتما گاندھی ایک بیاہ کے بھی حق میں نہیں ہیں۔ بہو بیاہ کا پکش وہ کیسے لے سکتے ہیں؟ لیکن کیا انہوں نے کبھی لکھا یا کہا۔ کہ اسلام جو ایک شخص کو چار استریوں کی اجازت دیتا ہے۔ وہ مجھے پسند نہیں۔ وہ اسلام کا تاریک پہلو بھی مانتے ہیں۔ لیکن اس پہلو کا اظہار نہیں کرتے۔

اب فرقہ وارانہ سمجھوتہ کا سوال لے لیجئے۔ مہاتما جی دل سے مانتے ہیں۔ اور زبانی طور پر بھی کہتے ہیں۔ کہ یہ سمجھوتہ متحدہ قومیت کی سپرٹ سے کوسوں دور ہے۔ اس میں جہاں مسلمانوں کو ان کی تعداد اور تناسب سے بہت زیادہ نشستیں دی گئی ہیں۔ وہاں بنگالی اور پنجاب کے ہندوؤں کو ان کی آبادی کی نسبت سے بھی کم نشستیں دی گئی ہیں۔ وہ تو مہاتما ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ کانگرس کو یہ صلاح دینے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ وہ اس مفسدانہ اور منتر انگیز سمجھوتہ کو اسویکار کرے۔ وجہ راج نیتی اور پالیسی ہے۔ اس سے مہاتما جی انکار بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن طرفہ یہ ہے۔ کہ لاہور میں جو لاکھوں آدمی ان کے درشن کے لئے بے تاب تھے۔ وہ ان کے پولیٹیکل لیڈر ہونے کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ مہاتما ہونے کی وجہ سے۔ استریاں جو زیور اتار کر ان کے چرنوں میں رکھتی ہیں۔ وہ اس لئے نہیں۔ کہ وہ چند نام نہاد قوم پرست مسلمانوں کو مالویہ جی کا ملیدان کر کے اپنے ساتھ گھسیٹے جانے کی لیاقت رکھتے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ ستیہ اور اہنسا کے پجاری ہیں۔

مہاتما جی کو فیصلہ کرنا چاہیے۔ کہ اگر وہ مہاتما رہنا چاہتے ہیں۔ تو ان کو راج نیتی دھرم کے آدھین کرنی پڑے گی۔ نہ کہ دھرم کو راج نیتی کے آدھین۔ اور میری سمجھ میں تو یہ بھی نہیں آتا۔ کہ کمیونل آوارڈ کو راج نیتی کی درشٹی سے بھی کیسے سہن کیا جا سکتا ہے۔ انگریزوں کی بڑی دلیل یہ ہے۔ کہ ہماری ہندوستان میں اس لئے ضرورت ہے۔ کہ ہندو اور مسلمان ہمارے بنا اپنے جھگڑوں کا نپٹارا نہیں کر سکتے۔ کمیونل آوارڈ ہندوستانیوں کی اس نالائقی اور بے بسی کا پر جوش اعلان ہے۔ اور اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ ہندوستانی سوراجیہ کے قابل نہیں ہیں۔ مہاتما جی کہتے ہیں۔ کہ سوراجیہ کی لڑائی لڑنے کے لئے اس کو نامنظور کرنا ہی مناسب ہے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ سوراجیہ سے ناقابلیت کا عملی اعتراف سوراجیہ کی لڑائی میں کیسے مفید ہو سکتا ہے؟

خیر یہ تو تھی مہاتما گاندھی کی بات۔ وہ عام طور پر اپنے ارادہ کے اتنے پکے ہیں کہ کسی کی صلاح کو کم ہی ملتے ہیں۔ چاہے وہ کتنی ہی معقول اور راج نیتی پر مبنی ہو۔ میں مہاتما جی کا ایک بھگت ہوں۔ اس بات کو دنیا جانتی ہے۔ اور مہاتما جی بھی جانتے ہیں۔ اور میں بھگت اس لئے ہوں۔ کہ میں دنیا میں ان کو سب سے بڑا اچھا آدمی مانتا ہوں۔ ان کی بھگتی ہی مجھے مجبور کرتی ہے کہ جب میں اپنے پوجنیہ منتر کو ستیہ کے راستہ سے وچلت ہوتے دیکھوں۔ تو آتما کی آواز کو نہ دباؤں۔ آریہ سماج کے آچاریہ رشی دیانند ہیں۔ اسی کارن سے آریہ سماجیوں کو مہاتما گاندھی میں بھگتی ہے اسی کارن سے آریہ سماج کی اکثریت نے جب مسلمان مظلوم تھے۔ تو خلافت کا ساتھ دیا۔ ہندو مہاسبھا کا ساتھ دیا۔ ہریجن تحریک میں مہاتما گاندھی کا ساتھ دیا۔ اور مالویہ جی کا نہیں دیا۔ اور اب مہاتما جی کا ساتھ نہیں دے گی۔ اور مالویہ جی کا دے گی۔

ہم تو کسی نیتا کے پیچھے اتنا ہی چلتے ہیں۔ جتنا اس کے اندر دیانند کی سپرٹ کو کام کرتے دیکھتے ہیں۔ مالویہ جی ستیہ کی خاطر گاندھی جی کے ساتھ اپنے ذاتی تعلقات قربان کرنے کو تیار ہیں۔ اور مہاتما گاندھی جی ستیہ کی خاطر قوم پرست مسلمانوں کو ناراض کرنے کو تیار نہیں۔ اس معاملہ میں دیانند کی سپرٹ گاندھی جی کے مقابلہ میں مالویہ جی میں زیادہ ہے۔ یدپی بحیثیت مجموعی گاندھی جی میں دیانندپن زیادہ ہے۔ ہم کو بے دھڑک ہو کر مالویہ جی کا ساتھ دینا چاہئے۔ اور گاندھی جی کے

ہمارے دل میں جو عزت ہے۔ اس کو فرض
ادا کیگی میں حائل نہ ہونے دینا چاہیئے۔ دوسری
بات یہ بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ تو دی
دن ہیں یہ سپرٹ سے کوسوں دور تھا۔ ہم
دیانند کے اس طبقہ کے ساتھ بھی نہیں
ہندو مہاسبھا نے کہتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے سچفیانہ
بن سکتے۔ جو یہ ہی مسلمانوں کا مقابلہ کرو۔ جیسے کہ بہت
سے مسلمان ہندوؤں کو نقصان پہنچانے
کے لئے یا اپنے فرقہ وارانہ مفاد کے لئے برٹش
گورنمنٹ کی خوشامد اور نوکرشاہی کی اطاعت
سے بھی نہیں چوکتے۔ ایسے ہی کچھ ہندو
بھی جانتے ہیں۔ آریہ سماجی دیانند
کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہندوستان
میں پورن سوراجیہ کی پراپتی کے لئے جہاں
برٹش نوکرشاہی کے ساتھ اہنسا تمک جنگ
سے نہ چوکیں گے۔ وہاں اس دھرم یدھ میں
ستیہ کا خون کرکے مسلمانوں کو شامل ہونے
کی دعوت نہ دیں گے۔
جن مسلمانوں کے دل میں دیش بھگتی ہے
وہ شوق سے ہمارے سر اور آنکھوں پر بیٹھیں
اور ہمارے سردار بن کر اس یدھ میں مدد دیں۔
سوراجیہ تو چاہتے ہی۔ اس لئے کہ اس کے
بنا دھرم اور انصاف کی ورِدھی نہیں ہو سکتی۔
دھرم اور نیائے کو کچل کر سوراجیہ کی طرف
قدم اٹھانا ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ اماوس
کی رات کو ٹمٹماتے دیپک کو بھی بجھا کر
روشنی کی طرف قدم اٹھانے کی کوشش +
میں اپنے آریہ بھائیوں سے اپیل کرتا
ہوں۔ کہ نہ وہ راشٹر بنا کو چھوڑیں۔ نہ دھرم
کو چھوڑیں۔ نہ ستیہ کو چھوڑیں۔ نہ مسلمانوں
کا ادھرم یکت ورودھ کریں۔ اور نہ ان کی
ادھرم یکت خوشامد کریں۔ بلکہ دیش اور دھرم
کے لئے بلیدان ہونے کے لئے ہمیشہ تیار
رہیں۔ اور کبھی نہ بھولیں۔ کہ جہاں ویدک دھرم
امرت ہے۔ وہاں فرقہ پرستی وِش ہے۔ دھرم
اور فرقہ پرستی کا آپس میں وہی سمبندھ ہے
جو گرم دودھ اور وِسکی کا ہے۔ دو تو شریر
میں پھرتی لے آتے ہیں۔ لیکن ایک چیز اس
کو کام کے قابل بنا دیتی ہے۔ اور دوسری چیز
اس کے شریر کو بودہ اور نکما اور دیش کو کمزور بنا
دیتی ہے ؛

(آچاریہ) رامدیو

ریاست حیدرآباد میں دو ہار مک جلوس کے خلاف دو اسر استغاثہ

نقل چالان بعدالت فوجداری تعلقہ بلی کھیڑ

سرکار عالی بذریعہ پولیس بنام بنسی لال وغیرہ ساکنان بلی کھیڑ

علت۔ خلاف ورزی قواعدِ تقریباتِ مذہبی

واقعات یوں ہیں۔ کہ بتاریخ ۲۳ اردی بہشت ۱۳۴۲ف بروز پنجشنبہ اوگاد بوقت ۳ بجے دن ملزمین مندرجہ خانہ نمبر (۷) بلا اجازت محکمہ مجاز ایک جدید مذہبی جلوس باجے کے مندرجہ واقعہ بلی کھیڑ سے نکالا۔ اور شارع عام سے وسط آبادی میں گشت کرتے ہوئے ناگناتھ دیول کو گئے۔ وہاں مذہبی رسم انجام دینے کے بعد بھیک بٹا اور کشتی کے کرتب دکھلائے گئے۔ اور انعامات تقسیم کرنے کے بعد قریب مغرب مندر مذکور میں واپس آ گئے۔ یہ جلوس تین چار سو اشخاص پر مشتمل تھا۔ اور بینڈ باجہ ڈھولکیاں بجتی ہوئی ساتھ تھیں۔ ملزمین مذکور کے بانیان و منتظمان میں ان کے افعال سے قواعدِ تقریباتِ مذہبی ۱۳۳۸ف کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ لہذا استدعا ہے۔ کہ بعد تحقیقات بموجب ترمیم قواعد تقریبات مذہبی بابت ۱۳۳۸ف سزا صادر فرمائی جائے؛

شرح دستخط مولوی غلام قادر سب انسپکٹر

نقل درخواست مدخلہ ملزمین

جناب عالی۔ گزارش یہ ہے۔ مفتش صاحب ہمارے سخت مخالف ہیں۔ اور آریہ سماج کے خلاف غیر معمولی جذبہ رکھتے ہیں۔ اور آج حاضر عدالت ہو کر اجلاس کے روبرو تشریف رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس وقت ان کی ضرورت نہیں اگر یہ حاضر اجلاس رہیں گے۔ تو جو گواہ ہمارے مخالف پیش ہوں گے۔ وہ ان کی حاضری کی وجہ سے صحیح صحیح بیان نہیں دے سکتے۔ اس لئے بغرض انصاف مفتش صاحب کو بوقت قلمبندی شہادت اجلاس کے روبرو بیٹھنے کی اجازت نہ دی جائے۔ ورنہ ہمارے حق میں بہت بے انصافی ہوگی۔ لہذا استدعا ہے۔ کہ براہ کرم ان کو اس بات کی اجازت نہ دی جائے۔ کہ بوقت قلمبندی بیان حاضر اجلاس رہیں۔ جو واجب تھا عرض کیا گیا۔ مرقوم ۱۲ امرداد ۱۳۴۳ف

(شرح دستخط مانک پرشاد وکیل)

(شرح دستخط بنسی لال وکیل)

تجویز } بمواجہ پیروکار سرکار یہ درخواست پیش ہے۔ بتائید درخواست بحث سنی گئی۔ مقدمہ ابھی ابتدائی نوبت پر ہے۔ سوائے مفتش مقدمہ کے اور کسی گواہ کی شہادت قلمبند نہیں ہوئی ہے۔ ایسی صورت میں یہ کہنا کہ مفتش مقدمہ کی موجودگی میں گواہ متاثر رہیں گے۔ قبل از وقت ہوگا۔ البتہ دوران تحقیقات میں کوئی امر ایسا ہو۔ جو قابل اعتراض نہ ہوگا۔ تو ضرور اس پر توجہ دی جائے گی؛

شرح دستخط مولوی احمد عبدالحمید خان صاحب ناظم عدالت ۱۲/۹ ۴۳ف

اردھ شتابدی کا چلت خرچ

اخباروں کے ذریعہ سوچنا دی جا چکی ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنی اردھ شتابدی ۱۹۳۵ء میں منانے کا نشچے کیا ہے۔ اردھ شتابدی کے چلت خرچ کے لئے اس سال کے بجٹ میں پانچ ہزار روپیہ رکھا گیا ہے۔ اس خرچ کا بوجھ آریہ سماجوں اور آریہ سجنوں پر ہی ہے۔

سب آریہ سماجوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ انہوں نے یہ بجٹ پاس کیا ہے تو اب انہیں اپنی پرتگیا پر پکے رہتے ہوئے اس کے پالن کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ آریہ سماجیں اس رقم کو اکٹھا کرنے میں دیر نہیں لگائیں گی۔ بلکہ بہت جلد اپنا حصہ سبھا کے دفتر میں بھیج دیں گی؛

(ادھیکش پرکاشن وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون۔ لاہور)

مہاتما گاندھی کی مہانتا کا مول کارن

(ایک گاندھی بھگت کے قلم سے)

असुर्या नाम ते लोका अन्धेन तमसावृताः।
तांस्ते प्रेत्यापि गच्छन्ति ये के चात्महनो जनाः ॥

(یجروید - ادھیائے ۴۰ - منتر ۳)

آج بھارت ورش کے سیاسی دماغ پر اگر کسی شخص کا راج ہے۔ تو وہ مسٹر سموئیل ہور وزیر ہند کا نہیں۔ نہ ہی مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم کا۔ اور نہ ہی لارڈ ولنگڈن والیسرائے ہند کا ہے۔ بلکہ بھارت ورش کے سچے نیتا لنگوٹ بند گاندھی کا ہے۔ قبل الذکر اصحاب کا خاص وصف تو ڈپلومیسی کی چالیں چلنا ہے اور مہاتما کا ان کے خلاف اپنی ضمیر کی آواز کی پیروی کرنا۔ مہاتما کی جنوبی افریقہ کی جدو جہد کی تاریخ کا مطالعہ کرو۔ ابتدا سے لے کر اس کے اندر بس ایک ہی سربستہ نکتہ پایا جاتا ہے اور وہ ہے قول اور فعل کی موافقت۔ مہاتما گاندھی کے دل کی ترجمان ان کی زبان ہے اور ان کی زبان کے ترجمان ان کے ارکان۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انہیں نہ نظر بندی ڈرا سکتی ہے۔ اور نہ قید و بند مرعوب کر سکتی ہے۔ اُستاد سعدی نے شاید مہاتما جی کے متعلق ہی یہ ارشاد فرمایا تھا

نہ پاک باطن برادر و بدار از کس باک
زنند جامہ ناپاک گازران بر سنگ

کیا کوئی دو عہد نامے مرتب کر سکتا ہے۔ اور راجا ہیں جنتا کی آنکھوں میں دھول ڈال سکتا ہے۔ لیکن مہاتما اگر کسی ہری جن کی لڑکی کو اپنا لے گا۔ تو سر دے دیگا۔ مگر اپنے پاک عہد پر آنچ نہیں آنے دے گا۔

ہری جن تحریک

فی زمانہ مہاتما گاندھی سیاسی میدان سے اپنی توجہ کو ہٹا کر ہری جن تحریک کے لیے ایک سال تک وقف کر چکے ہوئے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں وہ سارے بھارت ورش کا دورہ کر رہے ہیں۔ دورہ کے دوران میں پانچ دفعہ خونی حملہ بھی ہوا ہے سیاہ جھنڈیوں سے استقبال بھی ہوا ہے۔ سنگھار بھی ہوا ہے۔ لیکن کیا مجال جو مہاتما کی تیوری پر بال بھی آنے۔ بلکہ اپنی مخالفت کو دیکھتے ہوئے بھی مہاتما اپنی مستانہ چال سے چلا جاتا ہے۔

[illegible] سے تھیل حوادث سے کبھی مردوں کا ... [illegible] ... آب ہیں

ڈاکٹر انصاری چاہتے ہیں۔ کہ مہاتما ... کونسل کی مہم کو شروع کریں۔ ڈاکٹر خیدر بھان ... بھی انصاری کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ ... پارلیمنٹری بورڈ کے سردار ... ہیں۔ ... اپنے ہی مالویہ جی کا ... ہیں۔ مسٹر ستیہ مورتی بھی میدان میں نکل آتے ہیں۔ لیکن جب مہاتما جی سے ان کا کوئی محرم راز استصواب رائے کرتا ہے تو وہ استصواب رائے کے بعد ذیل کا شعر اچھرتا ہے۔ فرد

بدریا در منافع بے شمار است
وگر خواہی سلامت بر کنار است

سوال ہوتا ہے۔ کہ مہاتما کیوں خار دار تعمیری پروگرام کا عاشق زار بننا پسند کرتا ہے اور کونسلوں کے مخملی گدیلوں پر تھوکتا ہے؟ جواب ملتا ہے۔ کہ مہاتما مجسم ستیہ اگرہ ہے باقی کارکن خون دینے والے مجنوں نہیں۔ کثرت الیبوں کی ہے۔ جو دودھ پینے والے مجنوں ہیں۔ نیتی کار سچ ہی فرماتے ہیں۔

मनस्येकं वचस्येकं कर्मण्येकं महात्मनाम्।

مہاتما وہ ہے جس کا دل۔ زبان اور ارکان ایک دوسرے کے ترجمان ہوں۔ لیکن اس کے خلاف منافق وہ ہے جس کے دل میں کچھ اور زبان میں کچھ اور اور عمل دیگر گوں ہو۔ پنڈت دلیش بندھو داس آنجہانی جدوجہد میں کھیتے ... پنڈت نہرو اسمبلی میں اپوزیشن پارٹی کے لیڈر بھی رہے۔ لیکن وقت آیا۔ کہ جب داخلہ کونسل کے لیے سوراجیہ پارٹی نے کانگرس میں اکھاڑہ جمایا تھا۔ اسے ہی تلخ تجربہ کے بعد دھتا بتلایا۔ آدم کو بہشت سے نکالا گیا تھا۔ لیکن سوراجیہ پارٹی کے لیڈر بھلبیجوں کے مصنوعی اور بناوٹی بہشت کو لات مار کر خود نکل آئے۔ اور آخر کار وہی کہنے پر مجبور ہوئے جو رولٹ بل کے مخالفوں کو چار و ناچار کہنا پڑا تھا۔ وید بھگوان سچ ہی فرماتا ہے (تم) وہ انسان جو (अन्धेन) اندھکار ...

(तमसा) اگیان و ظلمت سے (आवृताः) چاروں اطراف سے ڈھپے ہوئے ہیں۔ وہ ......

(असुर्याः) آسری برتی والے (लोकाः) حالتوں کو فائز ہوتے ہیں۔ اور آخر کار اسی نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ جس پر ابتدا ہی سے سنیاگرہی پہنچ چکے ہوتے ہیں۔ کسی نے شاید ایسے ہی اصحاب کے حسب حال فرمایا ہے۔

ہرچہ کند دانا کند ناداں
و لے بعد از ہزار رسوائی

جادوگر پھر بین بجا رہا ہے۔ داخلہ کونسل کا دانہ پھینکا جا چکا ہے armchair پالٹکس سول نافرمانی کی طول طویل جدوجہد سے تنگ آ چکے ہیں۔ وہ ستانا چاہتے ہیں۔ گاندھی ان کو موقعہ دیتا ہے۔ کہ اگر تمہارے خیال میں کونسلوں کے اندر سوراجیہ پراپتی کے لیے کام کرنا ممکنات سے ہے۔ تو کر کے دیکھ لو۔ لیکن یاد رکھنا کہ کونسلوں میں جا کر ملکی آزادی کی سفید چادر پر داغ نہ لگنے دینا میں تو جنم سے ہی جنیجر پیدا ہوا ہوں۔ میں تو اسی حال میں مست ہوں۔ مجھے میرے حال میں مست رہنے دو۔ جاؤ خوشی سے جاؤ۔ کونسلوں کے مخملی گدیلے تمہیں مبارک رہیں۔

تحفظات

لیکن یاد رکھنا۔ وائٹ پیپر کے مرتب کرنیوالوں نے تمہاری ناک میں تحفظات کی ایسی نکیل ڈالنے کے لیے کوشش وسعی رسانی ہے۔ جس سے تمہاری آزادی کے نزانے داغدار ہو جائیں گے۔ اور تمہارے سوراجیہ کے دعاوے نقش بر آب ثابت ہونگے۔ اگر طاقت ہے۔ تو وائٹ پیپر پر کاری ضرب لگانا۔ تحفظات کو عضو معطل بنا کر دم لینا۔ کمیونل آوارڈ کے زہر کو امرت بنانے کی کوشش کرتے رہنا۔ صرف ان تحفظات کی حمایت کرنا جو ہندوستان کے فائدہ کی خاطر ہوں۔ ہندوستان کے مفاد کو امپائر کے غیر ملکی مفاد کی خاطر قربان نہ کرنا۔ ورنہ ملک سے غداری کے جرم کے مرتکب ہو گے سنبھل سنبھل کر پگ دھرنا۔ سوبیش بیگنے جانا ہو گا۔ لارڈ ولنگڈن جانے ایڑی چوٹی لگائی۔ تو اس کا جانشین کا ... سے دریغ نہ کرے گا۔

غداری اور منافقت کا ازالہ

اگر عہدوں کے لالچ میں آ کر تم نے وہی غلطی کی۔ جو کہ تم سے پہلے کئی ہندوستانی کر چکے ہیں۔ اور بیورو کریسی کے انگ بن کر ہندوستان کے مستقبل مفاد کو خطرہ میں ڈال چکے ہیں۔ تو یاد رکھنا۔ تمہارا انجام بخیر نہ ہوگا۔

سی - آئی - ڈی کا ملازم تو اپنا نمک حلال کرنے کیلئے قوم کے درپئے آزار رہتا ہے۔ تم ضمیر فروشی کر کے ملک سے غداری اور منافقت کا گناہ کبیرہ کروگے۔ جانتے ہو غداروں کا کیا حال ہوتا ہے۔ سنو۔ اور کان کھول کر سنو۔ (ते) وہ غدار اور منافق لوگ جو کہ.....

(आत्महनः) آتما کے ورودھ آچرن کرتے ہیں۔ اور کسی خارجی لالچ میں وہ ... آ ... رکاوٹ کرتے ہیں۔ وہ (प्रेत्य) اپنی موت کے بعد آئندہ نسلوں کی نظروں میں (तान्) مذکورہ حالتوں سے..

(अपि) بھی بد تر حالتوں کو...

(गच्छन्ति) فائز ہوتے ہیں۔ اور جب تک ان کی قوم زندہ رہتی ہے۔ ان کے نام اور کام پر ویسے ہی سینہ کوبی کرتی ہے۔ جیسے یزید اور راون جیسے اخلاق سے گرے ہوئے پاجیوں کے ذکر پر سال بہ سال کرتی ہے +

تعمیری پروگرام

اکثر قصبات اور دیہات کے رہنے والے ہندوستانی خطاب یافتہ بننے اور کرسی نشین کہلانے کے لئے ضلع کے انگلش افسران کی دہلیزوں پر ماتھا رگڑ کر سمجھ لیتے ہیں۔ کہ وہ معزز بن گئے ہیں۔ لیکن اگر یہ لوگ ستیہ آگرہی گاندھی کو پوچھیں۔ تو وہ جواب دے گا۔ کہ اصل معزز وہ نہیں۔ جو کہ دردناک کلوپ دھارن کر کے غریبوں کا پالن پوشن کرتے ہیں۔ اور فاقہ مستوں کے حلق میں لقمہ ڈالتے ہیں۔ اور تعمیری پروگرام کی تکمیل کے لئے اپنی زندگی کو وقف کر کے اپنے ملک کی اقتصادی ترقی میں پوری جانفشانی سے حصہ لیتے ہیں۔

(ادم شم)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ (مینیجر)

ملک ٹرانسوال کے شہر جوہنزبرگ کے دلچسپ حالات

(از قلم مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

میں تین ماہ ناٹال میں بھر من کر کے ۹۹ لیکچر مختلف شہروں میں دینے کے بعد ۱۶ر جون کو جوہنزبرگ پہنچ گیا ہوں۔ یہ شہر تمام افریقہ میں سب سے بڑا ہے۔ اس کی آبادی پونے چار لاکھ کی ہے۔ شان و شوکت۔ بناوٹ اور سجاوٹ میں لنڈن کا بچہ ہے۔ مگر فیشن پرستی میں لنڈن کو بھی مات کرتا ہے۔ ۱۸۸۶ء میں یہاں کی آبادی ۵۱ تھی۔ مگر جب سے یوروپین اقوام کو یہاں سونے کی کانوں کا پتہ لگا۔ تب سے یہاں آبادی بڑھنی شروع ہو گئی۔ اور یوروپین لوگ دھڑا دھڑ آنے شروع ہو گئے۔ حتیٰ کہ اب پونے چار لاکھ کی آبادی ہو گئی ہے۔ بوئر جنگ کے بعد انگریزوں نے یہاں اپنا ادھیکار جما لیا۔ پہلے یہ علاقہ ڈچ گورنمنٹ کے ماتحت تھا۔ ڈچ لوگ خوب بہادری سے لڑے۔ مگر آخر کار انگریزوں کا مقابلہ نہ کر سکے۔ شہر میں بجلی کی روشنی۔ گھروں میں سٹیم۔ بازاروں میں ٹریمکار اور موٹروں کی دوڑ دھوپ دن رات لگی رہتی ہے۔ یہ شہر پہاڑی پر سطح سمندر سے ۶۵۰۰ فٹ بلندی پر واقع ہے۔ جو دور دراز تک پھیلا ہوا ہے۔ ہندوستانیوں کی آبادی آٹھ ہزار کے قریب ہے۔ ان میں تین ہزار ہندو ہیں۔ جو زیادہ گجرات کے باشندے ہیں۔ اور دکانداری کا کام کرتے ہیں۔ ۴-۵ پنجابی سکھ بھی لدھیانہ کے ہیں۔ تھوڑے سے مدراسی بھی ہیں۔ تقریباً ۴۲ کمپنیاں یہاں کانوں میں سے سونا نکالنے کا کام کرتی ہیں۔ لہٰذا یہاں بہت رونق ہے +

آجکل سردی پنجاب کی سردی سے زیادہ پڑتی ہے۔ اور ۱۵ر اگست تک سردی کا زور رہے گا پھر برسات اور گرمی شروع ہو گی۔ آج کل دن ۹ گھنٹہ کا ہے۔ یعنی ۷½ بجے آفتاب طلوع ہوتا ہے اور ۴½ بجے غروب ہوتا ہے۔ سردی کے باعث ہم نے صبح کی سیر بند کر دی ہے۔ دوپہر کے بعد سرد ہوا زور سے چلتی ہے۔ اس لئے باہر سیر کو کم جاتے ہیں۔ رات کو دو کمبل اور بیچ میں لحاف رکھ کر سونا پڑتا ہے۔

آل انڈیا فٹ بال ٹیم جنوبی افریقہ میں آئی ہوئی ہے۔ ناٹال میں یہاں کی ٹیم پر اس نے ۶ گول کئے۔ پھر میٹا دریا کی ٹیم پر ۵ گول کئے۔ یہاں کی ٹیم پر پہلی بار ۱۱ گول کئے۔ اور ایک گول کھایا۔ ماریٹز برگ میں آل انڈیا ٹیم ہار گئی۔ بھارت کی ٹیم ننگے پاؤں کھیلتی ہے۔ مگر یہاں کی ٹیم فل بوٹ پہن کر۔ ماریٹز برگ والوں نے میدان میں کیچڑ کا نٹے بکھیر دئے۔ اس لئے بھارت کی ٹیم ہار گئی۔ یہاں کے گورا لوگوں میں بھارت کی ٹیم کی بہادری کا عام چرچا ہو رہا ہے۔ ۲۰ر جون کو پھر دوبارہ بھارت کی ٹیم سے یہاں کی ٹیم کا مقابلہ ہوا۔ اینڈریوز صاحب مجھے بھی وہاں لے گئے۔ پندرہ ہزار کے قریب گورے اور ہندوستانی درشک موجود تھے۔ ۲ شلنگ کا ٹکٹ تھا۔ مگر پھر بھی اس قدر ہجوم تھا۔ ہمیں اعزازی ٹکٹ ملے۔ اور جگہ بھی مخصوص ملی۔ یہاں کا میئر بھی مع لیڈی موجود تھا۔ میئر کی پوزیشن باہر کے ممالک میں گورنر کے برابر ہوتی ہے۔ میئر صاحب نے مجھے اپنے پاس بلا لیا۔ چنانچہ پہلی قطار میں میئر صاحب۔ ان کی لیڈی بشپ صاحب۔ اینڈریوز صاحب اور میں تھے۔ تمام بھارتی ٹیم کے لوگوں سے جا کر ہاتھ ملائے۔ ان کا یہاں کی پبلک نے خیر مقدم کیا۔ اگرچہ بھارت کی ٹیم کے پاؤں میں سوزش آ گئی تھی۔ کیونکہ یہاں کی زمین ایک تو پتھریلی اور سرد ہے۔ دوسرے سخت سردی ہے۔ اور بیچارے کھلاڑی ننگے پاؤں کھیلتے ہیں۔ لیکن پھر بھی بھارت کی ٹیم نے یہاں کی ٹیم کو دو گول دئے۔ اور یہاں کی ٹیم ایک گول بھی نہ کر سکی۔ اس سے جنتا پر بھارت کا بہت اچھا اثر پڑا ہے +

میرے لیکچروں کا سلسلہ یہاں شروع ہو گیا ہے۔ ۱۶ر جون کو بنی دار ہال میں ہمارا سواگت کیا گیا۔ ۱۸ر جون کو انڈین نیشنل کانگرس نے مسٹر بوزمن سکرٹری ایجنٹ جنرل سر کنور مہاراج کا الوداعی خیر مقدم اور میرا اور سی۔ الیف۔ اینڈریوز کا خوش آمدید کیا۔ اور پارٹی دی۔ اس میں کئی اصحاب نے برجستہ تقاریر کیں۔

۲۰ر جون سے میرے لیکچروں کا سلسلہ آرمبھ ہو گیا ہے۔ یونیورسٹی۔ تھیاسوفیکل سوسائٹی اور انٹرنیشنل کلب میں لیکچر ہوں گے۔ سی۔ الیف۔ اینڈریوز جو میرے پاس آ کر ٹھہرا ہے ہم ہندو سیوا سماج کے مہمان ہیں۔ وہ صوبہ بہار کے زلزلہ فنڈ کے لئے انگریزوں سے چندہ جمع کر رہا ہے۔ بھارت کے لئے اس کا جیون غنیمت ہے۔ میرے ساتھ اسے ادھک پریم ہے۔ ہم ایک دو ماہ یہاں ٹھہر کر پرچار کریں گے۔ اس کے بعد کیپ ٹاؤن جائیں گے۔ یہاں ہندوستانی لڑکوں کے لئے ایک سرکاری ۴ سکول بھی ہے۔ مگر تعلیم صرف چھ جماعت تک ہے۔ سارے افریقہ میں ہندوستانیوں کے لئے شاستری کالج کے نام سے ایک سکول انٹرنس تک ہے۔ اس سے زیادہ ہندوستانیوں کی تعلیم کا کوئی پربندھ نہیں ہے۔ پھر بھی گورے لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہندوستانی لوگ کم تعلیم یافتہ ہیں۔ اب سرکار نے ہندوستانی استاد تیار کرنے کے لئے جوہنزبرگ میں ایک ٹریننگ سکول کھولنے کا وچار کیا ہے۔ یہاں ہندوستان کی آٹھ دس سوسائٹیاں ہیں۔ ان میں سے ہندو سیوا سماج ہی اچھا کام کر رہا ہے۔ اس سوسائٹی نے ایک شفاخانہ بھی کھولا ہے۔ اور ایک مکان سو چار ہزار پونڈ میں خرید کیا ہے۔ اور پانچ ہزار پونڈ کی لاگت سے اس پر ایک وسیع ہال بنائے گا۔ [illegible] آریہ سماج کا یہاں نام و نشان بھی نہیں ہے۔ اور نہ ہی یہاں کبھی کوئی آریہ اپدیشک [illegible] کے لئے آیا ہے +

لاہور چھاؤنی میں ویدک دھرم کا ڈنکہ

۱۱ر جولائی ۱۹۳۴ء کو رات کے ۸ بجے زیر صدارت مہاشہ دیوا چند جی پنڈت منسا رام جی کا "مورتی پوجا" کے وشے پر آریہ کنیا پاٹھشالہ میں ایک پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ پنڈت جی نے سب سے پہلے فرمایا۔ کہ مورتی پوجا دو شبدوں سے مرکب ہے۔ ایک "مورتی" جس میں لمبائی چوڑائی موٹائی۔ رنگ روپ اور وزن۔ اور دوسرے "پوجا" جس کے معنی کسی چیز کی مناسب حفاظت استعمال اور مناسب عزت کے ہیں۔ ان معنوں کو مانتے ہوئے آریہ سماج ننگے سے لے کر پہاڑ تک سب کی پوجا کرتا ہے۔ گھنٹہ۔ گھڑیال و شنکھ بجانا اور دھوپ دیپ و آرتی اتارنے کے معنی پوجا کے نہیں ہیں۔ اگر مورتی پوجا کے ارتھ اصلی لغت کے مطابق نقشہ کے طور پر بزرگوں کی تواریخ اور صفات بیان کر کے بچوں کو سبق دینا مانا جائے۔ تو آریہ سماج کو کوئی اختلاف نہیں ہے +

پنڈت جی نے فرمایا کہ گورو دید کی مورتی ہے۔ پتا پرجاپتی کی مورتی ہے۔ ماتا پرتھوی کی مورتی ہے۔ اور اپنا بھائی اپنی مورتی ہے۔ ماتا پتا۔ گورو بھائی۔ سادھو سنیاسی مہاتما اور شودر پنڈ وغیرہ کو کھلانا پلانا اور ان کی سیوا کرنے کا نام بھی مورتی پوجا ہے۔ اس میں بھی آریہ سماج کو کوئی مت بھید نہیں ہے۔ اور یہاں تک آریہ سماج متفق ہے۔ اس کے بعد پنڈت جی نے چند ایک مت بھید بتلائے۔ جن کے ساتھ آریہ سماج سہمت نہیں ہے :-

۱ موجودہ مندروں کو پاٹھشالا میں استعمال کرنے کی بجائے سلفے کے سوٹے اور بھنگ کے رگڑے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

۲ کئی ایک بزرگوں کی تصویروں کو بگاڑ دیا گیا ہے۔ جیسا کہ گنیش اور ہنومان جی کی تصویر کو۔ موجودہ روپ جو ان کا پیش کیا جاتا ہے۔ وہ شردھا پیدا کرنے کی بجائے نفرت پیدا کرتا ہے۔

۳ کئی ایک ایسی مورتیوں کو مندروں میں داخل کر دیا گیا ہے۔ جو اخلاق کو بگاڑنے والی ہیں۔ مثال کے طور پر شو لنگ کی مورتی اور جگن ناتھ جی کے مندر کے اوپر فلم آدم استری اور پرش کی برہنہ تصویریں۔ اسی لئے تو سیٹھ جمنا لال جی بجاج کو کانگرس کے اجلاس کے سمے ان مورتیوں کے اوپر کپڑا ڈال کر انہیں ڈھانپنے کی ضرورت پڑی تھی :-

۴ بزرگوں کی تواریخ کو بگاڑ دیا گیا ہے +

۵ جن کو کھلانا پلانا چاہیے تھا۔ ان کو نہیں کھلایا پلایا جاتا۔ جن پتھروں کو کھلانے پلانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ ان کو کھلایا پلایا جاتا ہے۔ اسی لئے تو دیش ادھوگتی کی طرف جا رہی ہے۔ کاشی کے گوپال مندر میں آج کل کے سمے میں جبکہ لاکھوں انسانوں کو پیٹ بھر کر روٹی نصیب نہیں ہوتی -/۵۰۰ روپیہ روزانہ ان مورتیوں کے بھوگ کے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔ اور خوبی یہ ہے۔ کہ اتنا کھانے پر بھی ان مورتیوں کو پاخانہ وغیرہ کی حاجت نہیں ہوتی :-

۶ مورتیوں کو پرماتما کی مورتی مان کر پرماتما کا آدھار بنا دیا گیا ہے۔ جس سے انسان پرم پتا کی پراپتی کا سادھن چھوڑ دیتا ہے۔ اس کے بعد پنڈت جی نے دھرم پستکوں کے حوالے دے کر موجودہ مورتی پوجا کو ناجائز بتایا۔ جیسے یجروید۔

(سلسلہ کے لئے دیکھیں صفحہ ۱۲ کالم ۲)

ساماجک سماچار

آریہ نوبوک سبھا جام پور کا سالانہ جلسہ

۲۳-۲۴-اور ۲۵ جون ۱۹۳۶ء کو آریہ نوبوک سبھا جام پور کا سالانہ جلسہ خوب رونق سے ہوا۔ اتفاق سے آچاریہ دیوشرما جی اور پنڈت بجے دیو جی ودیا النکار پدھارے ہوئے تھے۔ دونو مہانو بھاؤوں کے پربھاؤ شالی اپدیش ہوئے۔ اور متواتر چار روز تک امرت ورشا ہوتی رہی۔ پنڈت مینشور دیوجی بے سدھانت شرومنی اور جب ستھ آتم دیوجی کھجنیک آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے پدھارے ہوئے تھے۔

آریہ کماروں کے مضامین کا مقابلہ ہوا۔ اس کے پردھان چودھری سوبھراج جی مقرر ہوئے۔ دوسرے روز آریہ نوبوکوں کے مضامین کا مقابلہ ہوا۔ پنڈت مینشور دیوجی پردھان بنائے گئے۔ مضامین نہایت اعلیٰ تھے۔ اول اور دوم درجہ پر رہنے والے نوبوکوں کو انعام دیا گیا۔ تقسیم انعامات کے پردھان منتری دیوان جھانگی رام جی تھے۔ آریہ جھلا ودیالیہ کی کامیاب کھیاؤں کو "سدھانت ودمنی" کے پرمان پتر بھی دیوان جی نے عطا کئے۔

ایک ودھوا کانفرنس زیر صدارت ماسٹر نوربا رام جی خوب جوش سے ہوئی۔ مقررین نے ودھواؤں کے درد بھرے الفاظ نہایت موثر پیرایہ میں پیش کئے۔ مہاشہ بال کرشن کی کویتا لوگوں کو آٹھ آٹھ آنسو رلانے والی تھی۔ گنیش دت آریہ سیوک نے پنروواہ کا حق دینے کے متعلق پرستاو پیش کیا۔ جو کہ سروسمتی سے پاس ہوا۔ ودھواؤں کی حالت سدھارنے کے لئے دو اور پرستاو بھی آریہ سیوک نے پیش کئے۔ جو سویکار ہوئے۔

اثنائے جلسہ میں ایک دن ہندو نوجوانوں کا دنگل بھی رکھا گیا۔ دوسرے روز والی بال کا میچ خوب مقابلہ سے ہوتا رہا۔ اپیل پر مبلغ ...... روپیہ فراہم ہوا۔ مختصر یہ کہ آریہ نوبوک سبھا کا جلسہ کیا بلحاظ حاضری کیا بلحاظ اپدیشکان اور کیا بلحاظ چندہ کامیاب رہا۔ اور نوجوانوں کی محنت ٹھکانے لگی۔

(گنیش دت پردھان آریہ نوبوک سبھا جام پور)

شردھانند دل کی ہیناولی

حسب آریہ پرشنوں کو سوچت کیا جاتا ہے کہ شردھانند دل کی وسترت ہیناولی آچاریہ دیوشرما جی ابھے ودیا النکار اور پنڈت دھرم دیو جی ودیا مارتنڈ (دیوتیرتھ) کے وشیش نیکھوں سمیت چھپ کر تیار ہو چکی ہے۔ جو سجن چاہیں۔ وہ تین آنے کے ٹکٹ مندرجہ ذیل پتہ پر بھیج منگوا سکتے ہیں۔

(البغوردت سیدھارتھی ودیا النکار پردھان منتری شردھانند دل۔ دہلی)

گورودکل براسی میں اپ واس :-

آج گورودکل نواسی چھاتر گن تھا کر مجاری گن نے مل کر کالی کمبلی والے مہاتما سمیر سنگھ جی کی پنڈت رام چندر جی دہلوی کے ابھی یوگ کو بنا شرط اٹھا لینے تک اپ واس سمبندھی بھیشم پرتگیا کا سماچار پا کر ان کی سہانو بھوتی کے لئے ایک دن کا اپ واس کرنے کا نشچے کیا ہے۔ تھا دھرمیندر ناتھ جی۔ پریم دت جی۔ مقبول سنگھ جی اور ہاں بر سوفتی چھجو سنگھ جی بیچوں نے پانچ دن کا اپ واس کرنے کا نشچے کیا ہے۔ تھا مہاتما سمیر سنگھ جی سے ان کے ...... اگر بھی کرنے کی آزمتی مانگی ہے۔ تھا ورگ ودھنی سبھا نے نظام سرکار کو اس کی اس نیتی کا ورودھ کرتے ہوئے سوچت کیا ہے۔ کہ وہ پنڈت رام چندر جی کے ابھی یوگ کو بنا شرط شیگھر واپس لے لے۔

(پنی پال ادھشٹاتا گورودکل براسی)

۱۵ اچھوت خاندانوں کا جاتی پرویش

دیانند دلت ادھار سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے اپدیشک مہاشہ سریندر پال جی ودیہ ونشارد کی کوششوں سے اچھوتوں کے پندرہ خاندانوں کو جو کہ ۹۱ نفوس پر مشتمل ہیں۔ ۴ جولائی ۱۹۳۶ء کو بمقام دھیروکے چک نمبر ۳۲۴ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ ضلع لائلپور ویدک دھرم میں پرویش ہوئے۔

(گیان چند منتری دیانند دلت ادھار سبھا گورودت بھون۔ لاہور)

آریہ سماج شام چوراسی میں پرچار

۹-اور ۱۰ جولائی ۱۹۳۶ء کو بوقت رات دو نو دن شری پنڈت منسا رام جی مہوپدیشک کے "ورن ویوستھا" اور "نیوگ" کے وشے پر بڑے سار گربھت اور پربھاو شالی ویاکھیان ہوئے۔ ویاکھیانوں کے بعد سکرٹری سناتن دھرم سبھا کی طرف سے کئے گئے اعتراضات کا نہایت مدلل اور پرمان سہت جواب دیکر پنڈت جی نے لاجواب کر دیا۔ جنتا پر نہایت ہی اچھا پربھاو پڑا۔ آریہ سماج شام چوراسی آریہ پرتی ندھی سبھا کا بے حد مشکور ہے۔

(پرمیشوری داس سکرٹری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ظفروال کی سرگرمیاں :-

۱۔ دیہاتوں میں پرچار۔ مہاشہ رام سنگھ جی کھجنیک دلت ادھار سبھا لاہور ۱۰ یوم سے لگاتار ظفروال کے اردگرد گراموں میں بڑی لگن سے پرچار کر رہے ہیں۔ اس سمے تک مندرجہ ذیل دیہات کا آپ دورہ کر چکے ہیں:-

ظفروال۔ ننگل سوہنگاں۔ راجیاں عبدوال سوئیاں۔ مونتانوالی۔ آنوجھوتا۔ کھیسے۔ جہانبا اور لونگانوالی۔

آشا ہے۔ کہ بہت جلد کسی مرکزی مقام پر بٹوال جاتی کے بہت سے استری پرشوں کا جاتی پرویش سنسکار کرایا جائے گا۔

۲۔ ودوا پرودان۔ ۲۶ جون ۱۹۳۶ء کو لالہ بھگت رام جی کی پوتی کے وواہ پر کنیا پکش کی طرف سے ...... اور ور پکش کی طرف سے ...... مختلف فنڈات کو دان دئے گئے۔

۳۔ ویدک وواہ۔ ۸ جولائی ۱۹۳۶ء کو لالہ رام چند جی چوہڑ کی سپتری تارا دیوی کا وواہ سنسکار پنڈت رام دیو شاستری اور منتری آریہ سماج نے سنسکار ودھی کے انوسار کرایا۔ کنیا پکش کی طرف سے مبلغ دس روپے اور ور پکش کی طرف سے بیس روپے مختلف سماجک فنڈات کو دان دئے گئے۔

۴۔ یگیوپویت سنسکار۔ ۸ جولائی ۱۹۳۶ء کو دن کے ۹ بجے لالہ خوشی رام جی کے دو بیٹوں رام ناتھ اور ودیا پرکاش کا یگیوپویت سنسکار کرایا گیا۔ لالہ جی نے ...... آریہ سماج ظفروال کو دان دیا۔ اس کے بعد ان کے ...... مہاشہ رام ناتھ کی سگائی ہوئی۔

۵۔ درخواست خارج۔ ۵ جولائی ۱۹۳۶ء کو سبجج سب جج بہادر سیالکوٹ نے تلو چک نواسی مہاشہ خوشی رام جگن ناتھ کی درخواست برائے مقرر کرنے ریسیور واسطے جائداد مائی ہیراں جو بموجب وصیت آریہ سماج ظفروال کو مل چکی تھی۔ مسترد کر دی۔ لالہ کرم چند کا حلفی بیان لیا گیا۔ اور لالہ جیوند اس جی چوہدری وکیل نے بحث کی۔ بحث سننے کے بعد فیصلہ بحق آریہ سماج ہذا سنا دیا گیا۔

(گردھاری لال منتری آریہ سماج ہذا)

شوک سماچار :-

ٹھاکر بھگت رام جی کی مرتیو پر آریہ سماج ناگ نے ذیل کا پرستاو پاس کیا۔

۱۔ شری ٹھاکر بھگت رام جی کی مرتیو پر ہم سب

کر بچاریاں سنت دھرم پاٹھشالہ ناگ کو اتینت شوک ہے۔

۲۔ سنت دھرم پاٹھشالہ ناگ میں ۱۶ جیٹھ سمت ۱۹۹۱ کو اناد دھیائے رہا۔

۳۔ تھا یہاں کے سبھا سدوں نے ۱۷ جیٹھ کو شوک سبھا کی جس میں سب اصحاب نے ٹھاکر جی کی مرتیو پر اتینت شوک پرکٹ کیا۔

(ٹھاکر داس منتری آریہ سماج ناگ)

"پرکاش" میں اشتہار دیکر لابھ اٹھائیے!

آریہ یووک سماج پنڈ دادنخان کا چناؤ:-

۸ جولائی ۱۹۳۴ء کو بوقت ۸ بجے شام آریہ یووک سماج پنڈدادن خان کا سالانہ چناؤ ہوا۔ مندرجہ ذیل عہدیداران نیت ہوئے:-

مہاشہ سکھرام داس جی پردھان آریہ سماج پنڈدادنخان سرپرست + بخشی روشن لال جی چھتر پردھان + بلدیو راج جی اُپ پردھان + دینا ناتھ چنڈھوک منتری + مہاشہ بھگت رام جی اُپ منتری + مہاشہ سری رام جی کوشادھیکش + مہاشہ سوہن شاہ اور مہاشہ ستیہ پال ممبران انترنگ سبھا چنے گئے ::

مہاشہ سکھرام داس جی نے بودکوں کو کبر کٹر بنانے اور دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرنے کے لئے ایک پربھاوشالی اپدیش دیا۔ اس کے بعد جلسہ کی کارروائی سماپت ہوئی ::

(منتری آریہ یووک سماج پنڈدادن خان)

نابھہ میں ویدک وواہ :- ۳ جولائی ۱۹۳۴ء

کو لالہ رانجیداس وکیل پردھان آریہ سماج نابھہ کی پتری ودیوتی کا وواہ لالہ کرم چند جی کے پتر مہاشہ وڈیا ساگر کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے بڑی دھوم دھام کے ساتھ پنڈت رام نرائن جی نابھہ نواسی نے بڑے پریم کے ساتھ کرایا۔

پنڈت جی نے سنسکار کی نہایت ہی عمدہ طریق سے ویاکھیا کی۔ جس کا حاضرین پر بہت ہی اچھا اثر پڑا۔ استریوں نے وواہ سمبندھی لا بھدائک بہت عمدہ بھجن گائے۔ لالہ رانجیداس جی کی طرف سے مختلف فنڈات کو ۲۲/ روپے بطور دان پراپت ہوئے ::

(منوہر لال منتری آریہ سماج نابھہ ریاست)

شوک پرستاو :-

آریہ سماج لدھیانہ کے جنرل اجلاس منعقدہ ۱۵ جولائی ۱۹۳۴ء میں نمن لکھت پرستاو پاس ہوا :-

آریہ سماج چوڑا بازار لدھیانہ کا یہ جنرل اجلاس پروفیسر دیو بال جی کی بے وقت مرتیو پر شوک پرکٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ مرحوم کی آتما کو شانتی پردان کریں ::

(پیارا لال جائنٹ سکرٹری آریہ سماج چوڑا بازار لدھیانہ)

شوک سماچار :-

آریہ سماج سیت پور نے ۱۰ اکے اجلاس میں دانویر آریہ سماج کے نہایت اونچے کیرکٹر کے مالک سبھاسد مہاشہ سکھو رام جی (جو عمر میں تقریباً ۶۰ برس کے تھے) کی مرتیو پر نہایت دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ::

آریہ سماج ہذا پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ ان کی دھرم پتنی کو اپنے مرحوم پتی کی سپرٹ کو

دھارن کرنے اور ان کی وصیت کو جلد ہی عملی جامہ پہنانے کا بل پردان کریں ::

۳ آریہ سماج سیت پور دیانند دلت ادھار سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے منتری لالہ گیان چند جی کا نہایت دھنیہ واد کرتا ہے جنہوں نے کمال مہربانی سے ایک ہریجن لڑکے نفر چند کو گورو کل میں داخل کرایا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس ودیارتھی کو اس امداد کا مستحق ثابت کریں۔ اور اس کے اندر آریہ سماج اور ویدک دھرم کی سیوا کرنے کے بھاو پیدا کریں ::

(دھرم بیر آریہ سکرٹری آریہ سماج سیت پور ضلع مظفر گڑھ)

آریہ کمار سبھا بھیرہ کے سماچار :-

۱ تقریباً ۲ ہفتہ سے آریہ سماج مندر میں اس سبھا کی زیر سرکردگی روزانہ شام کو سندھیا ہوتی ہے۔ اور حاضری کافی ہوتی ہے ::

۲ ۸ جولائی کو لالہ آسانند جی پٹواری کی لڑکی کا وواہ ویدک ریتی سے مہاشہ کرشن لال جی کے ساتھ ہوا۔ ملنی کے سمے سبھا کی بھجن منڈلی نے ایک بہت اچھا ملنی کا بھجن گایا۔ ویدی پر بھی سبھا کی اور سے بھجن گائے گئے۔ جس سے جنتا پر سماج کا کافی پربھاو پڑا۔ اس اوسر پر سبھا کو ۲/ دان ملا ::

۳ ۱۲ جولائی کے ہفتہ وار ستسنگ میں "مانس بھگتی" کے مضمون پر بھائی رام لال جی کی ادھیکشتا میں مباحثہ ہوا۔ مہاشہ کنورلال جی۔ مہاشہ جگدیش چندر جی سیٹھی اور مہاشہ ترلوک راج جی نے اس مضمون پر بہت اچھے بھاشن کئے۔ مہاشہ ہنسراج جی نے لوگوں کے مختلف سوالات کا جواب دیا۔ ماسٹر رام لال جی اور ڈاکٹر گوپی چند جی مہرہ کے عالمانہ ویاکھیان ہوئے۔

ازاں بعد بھائی رام لال جی نے اپنی صدارتی تقریر مانس نہ کھانے کے حق میں کی اور شانتی پاٹھ کے ساتھ کارروائی سماپت ہوئی ::

(ترلوک راج منتری آریہ کمار سبھا بھیرہ)

آریہ سماج جام پور کے سماچار :-

۱ آریہ سماج ہذا کے ہفتہ وار عام اجلاس منعقدہ پنجم جولائی ۱۹۳۴ء میں نمن لکھت پرستاو سروسمتی سے پاس ہوا :-

آریہ سماج جام پور دنیا کے سب سے بڑے شخص مہاتما گاندھی کو ان کے بم سے بال بال بچ جانے پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اور بم پھینکنے والے کے بزدلانہ فعل کی مذمت کرتا ہے۔ نیز پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ منشیہ ماتر کی سیوا کرنے

کے لئے گاندھی جی کی عمر دراز ہو ::

۲ آریہ سماج کے ہفتہ وار ستسنگ منعقدہ ۸ جولائی ۱۹۳۴ء میں یہ پرستاو سروسمتی سے پاس ہوا :-

"منتری مہاتما ہنسراج جی کے نام کھلی چٹھی" والا مضمون پڑھا گیا۔ جس میں ایڈیٹر صاحب "آریہ ویر" ملتان نے نہایت معقول طریقہ سے سناتنی رکھشک بھائیوں کا مطالبہ پیش کیا ہے۔ سماج چٹھی کے ایک ایک لفظ کے ساتھ اتفاق رکھتا ہے۔ مہاتما جی سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ جلد اس طرف دھیان دیویں ::

۳ مہاشہ بابو رام جی بھوجہ کی لڑکی شریمتی بھگوان دیوی کا وواہ ویدک ریتی سے ہوا۔ سور فہو دیہ پنڈت جیدیو جی ودیا النکار بالکل سادہ روپ میں پدھارے۔ برات میں کل ۱۶ آدمی تھے۔ اس نازک زمانہ میں اتنا کم خرچ والا وواہ یہاں نہیں ہوا۔ پرچینہ آچاریہ دیو سنر ماجی بھی ساتھ تھے۔ جہیز کے سب پارچات شدھ کھدر کے ہی تھے۔ خوشی سے غریبی دھارن کرنے کا اعلیٰ آدرش پیش کیا گیا۔ پربھو اس جوڑے کو آشیرواد دیویں۔ سنسکار پنڈت واسدیو جی ودیا النکار نے کرایا ::

(گنیش دت آریہ سیوک جام پور)

پنڈت آریہ منی جی کا پرلوک گمن

شری پنڈت آریہ منی جی ودیا بھاشیہ کار کی مرتیو پر جن آریہ سماجوں اور آریہ سنستھاؤں نے مزید شوک پرستاو پاس کئے ہیں۔ اس کے نام نیچے دئے جاتے ہیں :-

۱ آریہ سماج فیروز پور چھاؤنی ۲ آریہ سماج بنگہ ۳ آریہ سماج منصوری ضلع ڈیرہ دون ۴ گورو کل ودیالیہ سون گڑھ ۵ آریہ سماج کراچی ۶ آریہ سماج جام پور ۷ گورو کل جہلم ۸ آریہ سماج کوہ مری ۹ آریہ سماج لائل پور ۱۰ آریہ سماج میرپور ۱۱ آریہ سماج چوڑا بازار لدھیانہ ۱۲ آریہ پاٹھ شالہ بیج کرتیاں اور نئی دہلی ۱۳ آریہ سماج کوہاٹ ۱۴ آریہ سماج مراد آباد ۱۵ گورو کل ایبٹ آباد

آریہ سماج کراچی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کراچی کا سالانہ جلسہ دھنبت مل آریہ ہائی اسکول پاٹھ شالہ روڈ میں ۶ ستمبر سے ۹ ستمبر ۱۹۳۴ء تک منعقد ہوگا۔ دھرم ابھیلاشی بھائیوں کو پریوار سمیت پدھار کر لابھ اٹھانا چاہئے ::

(منتری آریہ سماج کراچی)

بقیہ صفحہ ۱۵

ادھیائے ۳۲ منتر ۳ میں پرماتما کو غیر مجسم کہا گیا ہے۔ اور یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۳ کے انوسار اس کی کوئی مورتی نہیں ہو سکتی۔ اور یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۹ میں صاف طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ جو پرماتما کی بجائے پرکرتی کی پوجا کرتے ہیں۔ وہ نرک میں جاتے ہیں۔ شریمد بھاگوت میں بھی صاف بتلایا گیا ہے۔ کہ جو مورتی پوجا کرتا ہے۔ وہ گدھے اور بیل کے سمان ہے۔ شیو پران کی رائے بھی صاف ہے۔ کہ یوگی لوگ کاٹھ۔ مٹی اور پتھر کی مورتی کا سہارا نہیں لیتے بلکہ اپنی آتما میں پرماتما کو دیکھتے ہیں

برہم ورت پران بھی ہمارے وچاروں کی تائید کرتا ہے۔ کہ کرشن جی مہاراج نے نند کو اندر کی پوجا کرتے دیکھ کر کہا۔ کہ یہ پوجا وید کے ورودھ ہے۔ اور سب کو ہانی پہنچانے والی ہے۔ دنیا وہی ہوتا ہے۔ جو سا کھشات کھاتا ہو۔ چونکہ سچے براہمن ہی ساکھشات کھانے والے ہیں۔ اس لئے وہی دیوتا ہیں۔ اور ان کی پوجا سے ہی کلیان ہو سکتا ہے +

بھوشیہ پران میں بھی لکھا ہے۔ کہ ست یگ میں لوگ من کے ذریعہ سے اور تریتا یگ میں یگیہ اور دان کے ذریعہ سے ایشور کی پوجا کرتے تھے۔ دواپر میں لوگوں نے مورتی پوجا چلائی۔ اور کلیگ میں کیول پرماتما کی ہی پوجا کرنی اُتم ہے۔

اس لئے پنڈت جی نے حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ پرانکوں کی دھرم پستکوں یعنی پرانوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے بھی کلیگ میں مورتی پوجا ناجائز ہے +

اس ویاکھیان کا حاضرین پر اور خاص کر پورانکوں پر بہت اچھا پربھاو پڑا ::

(ہربنس لال منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

ضروری تصحیح

اخبار "پرکاش" مطبوعہ ۳۲ اسا ڈھ میں زیر عنوان "ایک ضروری آونشکتا" شائع ہوا ہے۔ کہ گورو کل پوٹھوہار کے متعلق راولپنڈی گورو کل آریہ سماج میں ۲۳ کو ایک میٹنگ ہوگی۔ جس میں علاوہ اور باتوں کے جہلم کے گورو کل کے متعلق وچار ہوگا۔ ہم اس خبر کی تردید کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جہلم گورو کل کا گورو کل پوٹھوہار سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ ایک علیحدہ سنستھا ہے۔ جہلم گورو کل کی علیحدہ کمیٹی ہے۔ جس کا انتخاب ہو چکا ہے۔ اگر کوئی ریزولیوشن جہلم گورو کل کے متعلق گورو کل پوٹھوہار کی کمیٹی پاس کرے گی۔ تو گورو کل جہلم پر اس کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ اور نہ ہی گورو کل جہلم کی کمیٹی اس کو مانے گی ::

(رام ناتھ آریہ اپ منتری گورو کل جہلم)

آریہ سماج میرپور کے سماچار :-

۱۔ آریہ سماج میرپور کے سپتاہک ست سنگ باقاعدہ ہوتے ہیں۔ اور روزانہ پراتہ کال آریہ سماج مندر میں ہون یگیہ ہوتا ہے۔

۲۔ لالہ سُندر داس کی سپتری کا وِواہ سنسکار لالہ امرناتھ جی کے سپتر برکت رائے کے ساتھ ویدک ریتی سے ہوا۔ اس موقعہ پر ۲۰/ روپیہ مختلف فنڈوں کو دان ملا۔

۳۔ مہاشہ روپ چند جی سبھا سد آریہ سماج میرپور کی پتری شریمتی کرشنا دیوی کا جو کہ آریہ کنیا پاٹھشالہ میرپور میں ادھیاپکا ہیں۔ وِواہ مہاشہ جھجو رام جی جموں نواسی کے ساتھ ویدک ریتی سے ہوا۔ ۲۵/ روپیہ مختلف فنڈات کو دان ملا۔

۴۔ مہاشہ کھیم چند جی کی سپتری کوشلیا دیوی کا وِواہ مہاشہ روشن لال جی میڈیکل سٹوڈنٹ کے ساتھ ویدک ریتی سے ہوا۔ اس موقعہ پر ۲۳/ روپیہ آریہ سماجک فنڈوں کو دان ملا۔

۵۔ سوامی گنگا گری جی نے کوٹلی جاتے ہوئے دو روز یہاں ٹھہر کر رات کے وقت اپدیش منوہر دیا کھیانوں سے جنتا کو محظوظ کیا۔

۶۔ آریہ سماج میرپور کے جنرل اجلاس میں سروسمتی سے لنسچیہ ہوا :-

آریہ سماج میرپور کا جنرل اجلاس شری مہاتما ہنسراج جی کے فیصلہ کو جو انہوں نے پنڈت بھگوت دت جی کے متعلق صادر فرمایا ہے۔ غیر منصفانہ خیال کرتا ہے۔ پنڈت بھگوت دت جی کے اندر جو وید اور آریہ سماج کے لئے اگادھ پریم ہے۔ ان کو ریسرچ ویبھاگ سے علیحدہ کرنا جس کو انہوں نے اپنے خون اور پسینہ سے سینچ کر کامیاب بنایا ہے۔ ان سے بے انصافی کرنا ہے۔ اس واسطے آریہ سماج میرپور آریہ سارودیشک سبھا کی توجہ اس طرف دلاتا ہوا پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں مداخلت کر کے آریہ جنتا کی بے چینی کو دور کرے۔ اور پنڈت بھگوت دت جی کے ساتھ انصاف کیا جاوے۔

(کرم چند وکیل اپ پردھان آریہ سماج میرپور)

پتہ درکار ہے۔

سوامی سردانند جی مہاراج کا پتہ درکار ہے جس سجن کو ان کے پتہ کے متعلق علم ہو۔ وہ کرپا کر کے بمعہ کمنٹ پتہ ہمیں سوچنا دیں۔ نیز اگر سوامی جی خود یہ نوٹس پڑھیں۔ تو اطلاع بخشیں۔ کیونکہ ان سے ایک آوشیک کاریہ میں سمتی لینی ہے۔

(رام منتری آریہ سماج کوٹ سنبل سٹیشن دھنڈی ریاست بہاولپور)

سندھ پرانت میں شدھی کا سدرشن چکر

ہفتہ مختتمہ ۳/ جولائی ۱۹۳۴ء تک آریہ سماج سکھر میں ذیل کے بھن جنم کے مسلمانوں کی شدھی ہوئی :-

۱۔ (۱) افضال محمد (۲) شبیر محمد (۳) مفضل محمد کو شدھ کر کے ان کے نام پانڈیہ۔ مدن موہن اور پریم چند رکھے گئے۔

۲۔ اس کے علاوہ دیا رام کو جو کہ ایک سال ہوا بھرشٹ ہو کر مسلمان بن گیا تھا۔ دوبارہ شدھ کیا گیا۔

۳۔ رام دیوی اور ساوتری دیوی کو جو کہ اپنے مکان سے گم ہو گئی تھیں۔ ان کے سمبندھیوں سے ملا دیا گیا۔

ایک آریہ دیوی کی مرتیو :- آریہ سماج

بیلون۔ ڈلہوزی چھاؤنی کا ۸/ جولائی ۱۹۳۴ء کا ادھیویشن کماری چندراولی پتری دیوی شرن جی کی اکال مرتیو پر ہارد دکھ و شوک پرکٹ کرتا ہے۔ سورگباشنی کماری لوہانی گرام میں آریہ سماج کے گت ۱۲ سال کے کریہ کرم کہ ... میں تھا۔ اور ہر پہلو میں آریہ سماج کا گورو بڑھانے والا تھا۔ پربھو سے پرارتھنا ہے۔ کہ کماری جی کی آتما کو سدگتی تتھا شانتی پراپت ہو۔

یہ ادھیویشن کماری جی کے پتا دیوی شرن جی سے سموید نا پرکٹ کرتا ہے۔ اور پربھو سے ان کو دھیریہ پردان کرنے کے لئے پرارتھنا کرتا ہے۔

(لال چند سکرٹری)

دلت اُدھار کانفرنس جالندھر :-

دلت اُدھار کانفرنس ۲۵۔ اور ۲۶/ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو زیر سرپرستی آریہ سماج قلعہ جالندھر شہر ہونی قرار پائی ہے۔ اور آریہ سماج قلعہ جالندھر شہر کا سالانہ جلسہ بھی کانفرنس کے ساتھ ہی مورخہ ۲۷/ اور ۲۸/ اکتوبر کو ہونا قرار پایا ہے۔

(اندر سین پروپیگنڈا سکرٹری دلت اُدھار کانفرنس جالندھر شہر)

آریہ سماج میرپور کے سماچار :-

۱۔ مسٹر جگدیش کے سپتر کا موہن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔

۲۔ مہاشہ چرنجیو لال جی کے چچا کا انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔

۳۔ آریہ سماج کے سپتاہک ست سنگ ہوتے ہیں جن میں آنندوں کی کتھا ہوتی ہے۔ روزانہ ست سنگ اور ہون یگیہ کا سلسلہ آریہ سماج مندر میں بڑی اچھی طرح سے چل رہا ہے۔

۵۔ آریہ پتری پاٹھشالہ کی ہیڈ ادھیاپکا کا چارج شریمتی شانتی دیوی ایس۔ وی ٹرینڈ نے لے لیا ہے۔ اس وقت پاٹھشالہ میں دو سو کے لگ بھگ کنیائیں شکشا حاصل کر رہی ہیں۔

نقل ریزولیوشن ۲ مورخہ ۱۷/ جیٹھ سمت ۱۹۹۱

آریہ سماج میرپور نے ۱۷/ جیٹھ سمت ۱۹۹۱ کو ذیل کا ریزولیوشن اپنے جنرل اجلاس میں پاس کیا :-

"دربار کشمیر سے پرارتھنا کی جائے۔ کہ اچھوت لوگوں کے واسطے جو کہ ریاست جموں و کشمیر کے باشندے ہیں۔ اور ریاست میں ہی رہتے ہیں۔ ایک خاص انسپکٹر مقرر کیا جائے۔ جو کہ ان کی تعلیمی ضرورتوں کی نگہبانی کر سکے۔ اور جہاں جہاں ان کی آبادی کافی ہے۔ سکول اور پاٹھشالہ جاری فرمائی جائے۔"

"ان کی سوشل اور دھارمک اوستھا کو برقرار رکھنے کے واسطے ان کو بذریعہ ہندی بھاشا تعلیم دی جائے۔ ان کی مالی حالت سدھارنے کے لئے ان کو صنعتی وظائف دئے جائیں۔ نیز ریاست کے جملہ آریہ سماجوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ بھی اس بارہ میں ریزولیوشن پاس کر کے افسران اعلےٰ کی خدمت میں ارسال کریں"۔

(جگت رام سکرٹری آریہ سماج میرپور)

آریہ سماج گوجرانوالہ کا سالانہ چناؤ :-

آریہ سماج گوجرانوالہ کے ادھیکاریوں اور انترنگ سبھا کے ممبران کا سالانہ چناؤ آریہ سماج مندر میں یکم جولائی ۱۹۳۴ء کو من پرکار ہوا :-

مہاشہ اندر ایم۔ اے پردھان + لالہ ... حضوری مل ایم۔ اے مدھوک سپیریر اپ پردھان + لالہ رام سہائی جونیئر اپ پردھان + لالہ دیوی دتہ مل منتری + لالہ وزیر چند دھورہ بی۔ اے۔ اپ منتری + لالہ شونا تھ دھورہ محکمہ نہر خزانچی + لالہ بھیم سین وکیل پستکادھیکش + لالہ لشمبرناتھ اپ پستکادھیکش + لالہ کیسر مل ہیڈ کلرک محکمہ نہر نریکھشک۔

پرتنشٹت سبھا سد :- ۱۔ لالہ حاکم رائے چوپڑہ ۲۔ مہاشہ گوتم دیو چوپڑہ ۳۔ لالہ جہانگیری مل صراف ۴۔ لالہ کبیری داس وکیل ۵۔ لالہ کشوری لال ۶۔ لالہ ٹھاکر داس منتظم ۷۔ مہتہ ہری چند ۸۔ لالہ چونی لال منتظم ۹۔ ڈاکٹر گنگا رام ۱۰۔ لالہ بلاقی رام چوپڑہ۔

(وزیر چند دھورہ بی۔ اے۔ اپ منتری آریہ سماج گوجرانوالہ)

شوک پرستاو :- آریہ سماج ملتان

چھاؤنی کے سپتاہک ادھیویشن منعقدہ ۸/ جولائی ۱۹۳۴ء میں من پرستاو اتفاق سرو سمتی سے پاس ہوئے :-

۱۔ آریہ سماج ملتان چھاؤنی کو اس کے بھوت پورو اپ منتری مہاشہ لشمبرناتھ جی کی نتپ رُت سے اکال مرتیو کی ہردیہ پھاڑ دینے والی سوچنا نے شوک اگادھ سمندر میں ڈبا دیا۔ ان کی مرتیو سے جہاں ان کے بردھ پتا اور دھرم پتنی کو ایک ناقابل برداشت صدمہ لگا ہے۔ وہاں اس سماج کی گود سے ایک سچی لگن رکھنے والا۔ نہ تھکنے والا اور نشکام بھاؤ سے کام کرنے والا رتن جاتا رہا ہے۔ آریہ سماج ان کے شوک آکل بردھ پتا۔ دھرم پتنی تتھا انیہ سمبندھیوں سے ہارد سہانبھوتی پرکٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ اس دوگنت آتما کو سدگتی اور اس کے پریوار کو شانتی پردان کریں۔

۲۔ پاس ہوا کہ ریزولیوشن کی ایک کاپی مرحوم کے پتا اور ایک کاپی "پرکاش" کو برائے اشاعت بھیجی جائے۔

(لیفٹیننٹ رائے)

آریہ جنتا کو سوچنا

ایک شخص مسمی کنہیا لال بعمر ۳۰ سال جو کہ اپنے آپ کو آریہ اناتھ آلیہ اجمیر کا کارکن بتلاتا ہے۔ یہاں آکر ۳۔ ۴ روز ٹھہرا رہا۔ وہ مجھے یا کسی دوسرے ادھیکاری کو اطلاع دئے بغیر چلا گیا۔ آخر کار تلاش کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ کچھ نقدی اور ڈاک کے ٹکٹ لے کر چلا گیا ہے۔ اس لئے جنتا کو سوچت کیا جاتا ہے۔ کہ وہ راقم کو مطلع کرے اور اس کا سراغ نکالے۔

(مہر چند منتری آریہ سماج کراچی)

"آریہ بھراتری منڈل"

ذات پات توڑک منڈل کی بنیاد اس لئے رکھی گئی تھی۔ کہ جس طرح سے آریہ سماج کے اندر ہون سبھائیں آریہ سماجک سِدّھانتوں کے پرچار کے ساتھ ساتھ ہون یگیہ کا پرچار خاص طور پرچاری سبھائیں اور طرح کے پرچار کے ساتھ ساتھ گان دوارہ خاص طور پر پرچار کرتی ہیں۔ جیسے بھجن منڈلیاں اور طرح کے پرچار کے ساتھ ساتھ گان دوارہ خاص طور پر پرچار کرتی ہیں۔ اسی طرح یہ منڈل باقی باتوں میں آریہ سماج کے ساتھ ہوتا ہوا اہم مولک ذات پات کی خرابیو کا سمول ناش کرنے کی خاص طور پر کوشش کرے۔ لیکن نتیجہ اس کے برعکس نکلا ہے۔

اس منڈل کے کچھ ادھیکاری ذات پات کو توڑنے کے ساتھ ساتھ سداچار۔ برہمچریہ اور دوسری اسی طرح کے مولک سِدّھانتوں کا بھی کھنڈن کرتے ہیں۔ وہ بجائے آریہ سماج کے سہایک ہونے کے اس کے شترو بن رہے ہیں۔ آریہ سماج کے اپدیشکوں اور مانیہ نیتاؤں کی پگڑیاں اچھالنا اور دُرگالیاں نکالنا انہوں نے اپنا منشور بنا لیا ہے۔ وہ جس شاخ پر بیٹھے ہیں۔ اسی کو کاٹ رہے ہیں۔ آریہ سماج کی شان کے یہ شایاں نہیں۔ اور نہ ہی اسے فرصت ہے۔ کہ وہ ان کے "تو تو میں میں" میں شامل ہو۔ اس لئے مجھے کئی آریہ پرشوں نے کہا۔ کہ ذات پات توڑک منڈل کو اس کی قسمت پر چھوڑ دینا چاہئے۔ آپ نے کوشش کر دیکھی ہے۔ کہ منڈل سبھا کے وِرُودھ کو چھوڑ دے۔ اور منڈل کے مکھیہ پتروں کو آریہ سماج کے مولک سِدّھانتوں کے کھنڈن کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔ اس کوشش کے جملہ میں آپ کو ناپاک گالیاں ملی ہیں۔ اس لئے کیوں نہ "آریہ بھراتری منڈل" قائم کیا جائے۔ جو آریہ سماج کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا اور سنگٹھن کے ساتھ اور سنرکھشن میں رہتا ہوا بھراتری بھاو کو اُتپن کرے اور اس بات کا خاص خیال رکھے کہ آریہ لوگوں میں جنم کی ذات پات کی خرابیوں کو دور کیا جائے۔ اور لوگ آپس میں بلا لحاظ ذات پات بیاہ شادی اتیادک سمبندھ کریں۔ آریوں میں سے پورا کم کریاں دور ہو سکیں۔ جلد آریہ لوگ آریہ سماج کو ہی اپنی برادری سمجھیں۔

ایسا نہ ہو کہ ذات پات توڑ کر بیاہ بھی ہوں۔ اور لال اور سفید جوڑے کا بھی نہ چھوٹے۔ ذات پات توڑک منڈل کو صرف اس بات کی پرواہ ہے۔ کہ ذات پات ٹوٹ جائے۔ کریتیوں کی اصلاح سے اُسے غرض نہیں۔ چاہے رنڈوا کنواری سے شادی کرے۔ یا ور اور کنیا کی عمر ۲۵ اور ۱۶ سال سے کم ہو۔ اس کے اصول کے مطابق صرف ذات پات کا ٹوٹنا ضروری ہے۔ "آریہ بھراتری منڈل" نہ صرف ذات پات کے جھگڑوں کو مٹائے گا۔ بلکہ دوسری اویدک کریتیوں کی بھی بیخ کنی کرنے کی پوری سعی کرے گا۔

آریہ بھراتری منڈل کی بنیاد دیکم جون کو گوردت بھون میں رکھ دی گئی تھی۔ فی الحال اس کا پردھان میں ہوں۔ اور منتری آریہ سماج لاہور کے سرگرم رکن سدھانت پریمی شری نارائن داس جی مقرر ہوئے ہیں۔ اس بھراتری منڈل کا سمبندھ آریہ سار ودیشک سبھا کے منڈل کے ساتھ کر دیا جائے گا۔ نیز آریہ پرتی ندھی سبھا کی سرپرستی حاصل کر لی جائے گی۔

سب آریہ سماجوں کے منتریوں سے نمر نیویدن ہے۔ کہ وہ چھپے ہوئے فارم شری نارائن داس جی سے منگوا لیں۔ اور ایسے سبھاسدوں کے نام ان کے پاس بھیج دیں۔ جو منڈل کے اصولوں کے مطابق کاریہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور اپنی سنتان کے وواہ وغیرہ سمبندھ بلا لحاظ ذات پات کرنے پر رضامند ہوں۔ نیز اویدک سِدّھانتوں کو بھی اپنے جیون سے عملی طور پر دور کر سکیں۔

خط و کتابت کا پتہ یہ ہے:۔ شری نارائن داس جی معرفت منتری آریہ سماج وچھووالی۔ لاہور

(آچاریہ) رامدیو

اسے منظوری حاصل کیا جا چکا ہے۔ لہذا مندرجہ ذیل اصحاب سے پُر زور مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ وہ براہ مہربانی اس پر ہمدردانہ غور فرما کر اپنی رائے سے لیکھک کو ممنون بنائیں!

سوامی برہمانند جی۔ سوامی کیولانند جی۔ سوامی برہمانند جی ادھشٹاتا ساددھو آشرم۔ پنڈت نردیو جی شاستری۔ پنڈت دھرمیندر جی شاستری۔ پنڈت دیویندر شاستری۔ پنڈت ہری دت شاستری جوالاپور۔ پنڈت رویندر شاستری بمبئی۔ پنڈت رامچندر شاستری مہاردھی دہلوی۔ پنڈت کالیچرن مولوی فاضل۔ پنڈت وشنو متر گروکل کانگڑی۔ پنڈت سوریہ دیو کانپور۔ پروفیسر طوطا رام کانپور۔ پنڈت بہاری لال شاستری کا دیہ تیرتھ پنڈت بدھ دیو ودیالنکار اور پنڈت لوکناتھ شاستری۔

بھی طے پایا۔ کہ یہ سنگھ لاری کے ذریعہ پرچار کرے۔ اور جس جس صوبہ میں بغرض پرچار جائے وہاں کی رہنمائی عالم مہوپدیشکوں کو مقامی پرتی ندھی سبھا سے امداد کے لئے عاریتاً لے۔ اور یہ کہ

اکھنڈ بھارتیہ "وید پرچارک سنگھ" کی ستھاپنا

(از شری منشی دھرم جی پاٹھک سنیوجک وید پرچارک سنگھ بریلی)

آریہ جنتا کے لئے یہ کوئی نئی خبر نہیں ہے۔ کہ کچھ زمانہ سے اگرچہ اور سنستھائیں جیسے تعلیم کے متعلق گوروکل۔ وشو ودیالیہ جن کے کہ ویدوں کے اعلیٰ فاضل پنڈت اور اس کے مرگیہ مہاسبھا کر شاستری اپچاریہ نیز بعلقہ وغیرہ عالم۔ دوسری طرف ڈی۔ اے۔ وی کالج کے ذریعہ انگریزی کے فاضل گریجویٹ نکلے۔ جن کے رہن سہن کی سادگی نے دنیا کے فیشن ایبل بابوؤں کو حیران کر دیا۔ عربی اور فارسی کے بھی مولوی اور منشی فاضل ایسے نکلے۔ کہ جن کی ناقابل تردید دلیلوں اور سائنٹفک تمثیلوں پر ودھرمی بھی موہت ہو گئے۔

ادھر تعلیم نسواں کی جانب بھی سب سے پہلے آریہ سماج نے ہی پیش قدمی کی۔ اور اس کا پرچار کیا۔ جبکہ ہندو جنتا تعلیم نسواں کا مذاق اُڑاتی ہوئی اسے غیر ضروری اور ناممکن سمجھتی تھی۔ آج آریہ سماج نے ست یگ کے اس پرانے قول کو سچا کر دکھایا۔ جبکہ کبھی ویدک زمانہ میں ویدوں کی رشیکا ئیں ہوا کرتی تھیں۔ چنانچہ آج آریہ جگت میں شاستری اور ودشی بہت سی دیویاں دکھائی دے رہی ہیں۔

اتنا ہی نہیں۔ بلکہ اچھوت اُدّھار کے معاملہ کو جس میں کہ دیش کے پران مہاتما گاندھی نے سب کچھ قربان کر کے جان کی بازی لگا دی ہے۔ اور بزدل اور بدطینت لوگ ان پر پے در پے قاتلانہ حملے کر رہے ہیں۔ اسی اچھوت پن کو مٹانے کے لئے جگت گورو دھرشی دیانند سرسوتی جی نے محبت کے ساتھ ان کو گلے لگانے کا اپدیش دیا تھا۔ اور اب سے ۳۰ سال قبل سنبھل ضلع مرادآباد میں اچھوت پاٹھشالہ کھولی گئی تھی۔ جس کا معائنہ کرتے ہوئے وہاں کے یورپین ملینکر صاحب نے تعجب کے ساتھ لکھا تھا۔ کہ آریہ سماج کا یہ تعجب خیز قدم ہے۔ کہ جس نے مذہب کے معاملہ میں اچھوتوں کو بھی بڑا بنانے کی کوشش قابل تعریف طریقہ پر کی ہے۔

یتیموں کی حفاظت اور خبر گیری کی۔ اور ان کی جان بچا کر آج نہ صرف ہزاروں بلکہ لاکھوں بچوں کو جو ہندو قوم کے جیتے جاگتے لال ہیں۔ ہر لحاظ سے بچایا۔ اسی طرح ان غریب بال ودھواؤں کی جو بیچاری محض بھیڑیوں کی قصور وار تھیں۔ اور جن کی زندگی کی کشتی ایک طوفان خیز سمندر میں ڈگمگا رہی تھی۔ ان کے ناخدا بن کر ودھوا آشرم کھول کر ان کے دھرم اور جان کی غیر مذاہب والوں سے حفاظت کی۔ ہزاروں اور لاکھوں ان بچھڑے ہوئے بھائیوں کو جو کہ دھوکہ سے ودھرمی ہو گئے تھے۔ سینہ سے لگا کر آنند کے لئے اس خوفناک جال کو کاٹ گرایا۔ اور ان کو یہ یقین دلایا۔ کہ ہندو دھرم میں کا کچا گھڑا نہیں ہے۔ جو کسی بھی معمولی ٹھیس سے بآسانی ٹوٹ جائے۔ بلکہ یہ تو فولادی گرز ہے۔ جو خود ٹوٹنے کی بجائے اوروں کو توڑ دے گا۔ غرضیکہ کوتاہ ہندو مذہب کی بہبودی میں کوئی دقیقہ ایسا نہ چھوڑا۔ کہ آریہ سماج نے تن۔ من اور دھن دے کر بھی بلکہ بہتوں نے اپنی جان دے کر بھی اس سے دریغ نہ کیا۔ یعنی کسی طرح سے بھی موجودہ ہندو قوم کی شان و شوکت کو قائم رکھنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی۔ بلکہ ہر طرح سے اس کو ترقی ہی دی۔

یہ سب کچھ ہوتے ہوئے اگر کسی بات میں کوئی کمی واقع ہوئی۔ تو وہ "وید پرچار" ہی ہے۔ ہمارے آچاریہ مہرشی دیانند جی سرسوتی کا اصلی اور حقیقی مقصد وید پرچار ہی تھا۔ اسی کو ملحوظ رکھ کر مہرشی نے اس پرم پیاری شرتی کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"کرنونتو وشومارِیَم" یعنی سنسار کو آریہ بناؤ۔ اسی کو مدنظر رکھ کر گزشتہ ماہ جون میں حسن اتفاق سے اس کی ایک کمیٹی بریلی میں رائے صاحب ڈاکٹر شیام سروپ جی ستیہ ورت کے مکان پر اس خوش گوار موقعہ پر ہوئی۔ جبکہ جنم کے اس خوفناک جاتی بندھن کو توڑ کر حقیقی سوئمبر کا جشن رچا گیا تھا۔ اس وقت پوجیہ مہاتما شری نارائن سوامی جی مہاراج بھی یہیں تشریف رکھتے تھے۔ انہی کی صدارت میں مندرجہ ذیل اصحاب کی کمیٹی ہوئی:۔

ڈاکٹر شیام سروپ جی۔ ڈاکٹر بلبھدر رائے جی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ چودھری متھو لال جی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی اور پنڈت وشوناتھ جی شاستری ودیالنکار گوروکل کانگڑی۔

ان کے روبرو میں نے اس پرستاؤ کو پیش کیا۔ کہ "ایک اکھنڈ وید پرچارک سنگھ بنایا جائے۔ جو کل ہندوستان میں ویدوں کا ڈنکا بجا کر مہرشی کے مقصد "کرنونتو وشومارِیَم" کو پورا کرے۔" سب نے اسے بخوشی تسلیم کیا۔ اور ضروری قرار دیا۔ نیز طے ہوا کہ مندرجہ ذیل دوستوں سے مشورہ کر کے سلسلہ وار قدم اٹھایا جائے۔

ضرورت

اگر آپ رکنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ ودیالیوں اور سکولوں کے لئے ٹیچروں پتری پاٹھشالاؤں کے لئے ادھیاپکاؤں اور اسی قسم کے ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" کی خدمات کو کبھی نہ بھولئے۔

(مینیجر)

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲ عہ (محصولڈاک علاوہ) جمالستان للعہ

دونو یکجائی لینے پر تین روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

بھگوانس عرق عشبہ مرکب

تمام دنیا میں مشہور مصفی خون کا بادشاہ

مصفی خون، خارش، پھوڑے پھنسی، آتشک، سوزاک، گنٹھیا، بدن کے سیاہ و سفید داغ جو تمام جلدی بیماریوں کے لئے تمام دنیا میں مشہور ہے ہر ایک موسم میں مرد، بچے، عورت، بوڑھے سب کو یکساں مفید ہے کسی قسم کا پرہیز نہیں ہے ہزاروں اشخاص کی تصدیقیں کی کاپی طلب کرنے پر مفت ملتی ہے پنجاب کے ہر ایک بڑے شہر و قصبہ میں مل سکتا ہے۔

خوشی کی لہر پیدا کرنے والی

ہون سامگری — بھگوان ہون ہٹ

نرخ فی کس خریداران

ہون سامگری فی من ۱۶ روپیہ بھگوان دھوپ فی من ۳۰ روپیہ نوٹ۔ ۲۵ سیر سے زیادہ کے خریدار سے کرایہ ریل پیکنگ خرچ وغیرہ نہیں لیا جائے گا۔

نوٹ ہماری مفت بنساری کی ادویات نسخہ جات کے علاوہ تمام ضروریات زندگی کی اشیاء منگوا سکتے ہیں۔

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

سفید کشٹ کی دھبے جڑی

یہ مہا شرابھی ادروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ بدی اس کے ایک ہی روز کے بوٹی بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص، لیوکوڈرما) کو بتجہ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو میں دُگنا مول واپس دونگا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر منتر لکھا لیں۔ قیمت دوا روپیہ آٹھ آنے (عہ ۸)

سری کرشن چندر کنٹری سمرائے

ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

بند وقیں فلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد مگر منٹ اکسیز ان قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co. Karachi

خط وکتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔

(مینیجر)

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

ہر قسم کی آیورویدک ادویات بنانے کا کارخانہ

درا کشا شوک — قوت ہمت بھوک۔ چستی اور گوشت بڑھانے والا خوش ذائقہ انگوری منقا وں سے تیار کیا ہوا۔ قیمت چھوٹی بوتل عہ بڑی ۲ عہ

چون پراش اولیہہ — جس میں مشکل سے دستیاب ہونیوالا اشٹ ورگ شامل ہے۔ سردی، کھانسی، زکام اور امراض سینہ کی مشہور دوا ضعیف کو جوان بنا دینے والا۔ قیمت ۲۰ تولہ عہ

بال سدھا کر — دبلے اور کمزور بچوں کو موٹا، تازہ اور طاقتور بنانے کی میٹھی دوا۔ قیمت فی شیشی ۱۲

ووروگج کیسری — بغیر جلن اور تکلیف کے داد کو ۲۴ گھنٹہ میں فائدہ کرنیوالی دوا۔ قیمت فی شیشی ۴ر

سدھا سندھو — کف، کھانسی، ہیضہ، شول، سنگرہنی، اتیسار، رکت دست وغیرہ ایسے اہم امراض کی بے نظیر گھریلو دوا۔ قیمت فی شیشی ۸ر

کوئی دوا نہ خریدیں جب تک کہ اس پر سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا نام نہ ہو۔ ادویات ہر جگہ دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں۔

بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

ہر موسم میں گھر کی صفائی اور تندرستی کے لئے

بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

کی پوتر ویدک ریتی اور پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق تیار شدہ سگندھت دھوپ اور سامگری اپنے گھروں میں روزانہ استعمال کریں۔ اپنے بے شمار فوائد کے باعث یہ دونو چیزیں اس قدر مشہور ہو چکی ہیں کہ جا بجا ان کے ساتھ پیدا ہو گئے ہیں۔

قیمتوں میں ۴ر فی روپیہ کی خاص رعایت

ہون سامگری — درجہ خاص فی سیر ۱۲ر رعایتی ۹ر درجہ دوئم فی سیر ۸ر رعایتی ۶ر درجہ اول فی سیر رعایتی فی سیر ساڑھے سات آنہ

سگندھت دھوپ فی سیر عا رعایتی عہ۔ دھوکہ سے بچنے کے لئے پتہ نوٹ کریں۔

بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی۔ لاہور

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK (REGD.)

(Regd) — (Regd)

روغن (رکٹے جلے وچوٹ وغیرہ پر لگانے کا مشہور مرہم)

اچانک چوٹ۔ زخم، جلن۔ درد۔ خون بہنے یا آگ سے جلنے کے آبلے اور زہریلے کیڑوں کے کاٹنے جانے کی جگہ پر یہ سہاگ مرہم لگانے سے فوراً آرام ہوتا ہے۔ یہ صرف جڑی بوٹیوں سے ہی تیار ہوتا ہے۔ قیمت فی ڈبی دس آنہ۔ ڈاک محصول ۷ر۔ نمونہ ہر جگہ ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

(سر اور ریاحی درد کی ٹکی)

آدھے یا سارے سر میں چاہے کسی وجہ سے درد ہو۔ اس دوا سے تکلیف جاتی رہے گی۔ صرف یہی نہیں بلکہ درد سے سر پھٹا جاتا ہو۔ تو بھی اس دوا سے فوراً آرام ہوگا۔

(قیمت فی شیشی نو آنے ۹ر)

ڈاک محصول آٹھ شیشیوں تک سات آنے ۷ر

قیمت نمونہ ڈیڑھ آنہ ۱ر جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

نوٹ — ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر نام ضرور دیکھ لیا کریں

صبغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ۔ لاہور میں مینیجر پیسہ اخبار

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

ओ३म्
प्रकाश
कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्
رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵
پرکاش لاہور
ہفتہ وار
The PRAKASH LAHORE
قیمت { سالانہ للعہ ... ممالک غیر سے لئے
ششماہی عہ ... فی پرچہ ایک آنہ
جلد ۳ | اتوار ۱۴ ساون سمت ۱۹۹۱ مطابق ۲۹ جولائی ۱۹۳۴ء - دیانند ابد ۱۱۰ | SUNDAY 29th July 1934 | نمبر ۳۰

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲- ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انترجامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا ادیت رہنا چاہیے۔

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

۶- سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیشیہ ہے۔ ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنّتی کرنا۔

۷- سب سے پریتی پُوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیے۔

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدّھی کرنی چاہیے۔

۹- پرتیک کو اپنی ہی اُنّتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے بلکہ سب کی اُنّتی میں اپنی اُنّتی سمجھنی چاہیے۔

۱۰- سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

رگوید | **وید امرت** | یجروید

अग्ने नय सपुथा राये अस्मान्वि श्वानि देव वयुनानि विद्वान। युयोध्यस्म ज्जुहुरा णेन, भूयिष्ठां ते नम उक्तिं विधेम ॥ १६।
(یجروید - ادھیائے ۴۰ - منتر ۱۶)

اس پوتر وید منتر کا منتر درشٹا رشی "دیرگھتما" ہے۔ دیوتا "آتما" ہے۔ اور چھند "بھرگ انشٹپ" ہے۔ اور سور "دھیوت" ہے ÷

اس پوتر وید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ جو اشخاص ستیہ بھاؤ سے پرمیشور کی اپاسنا کرتے، یتھا شکتی اس کی آگیا کا پالن کرتے اور سرو پر سنسکار کے یوگیہ پرماتما کو مانتے ہیں۔ ان کو دیالو ایشور پاپ آچرن مارگ سے پرتھک کر کے دھرم یکت مارگ میں چلا کر وگیان دے کر دھرم ارتھ کام اور موکش کو سدھ کرنے کے لئے سامرتھ کرتا ہے۔ اس سے ایک ادوتیہ ایشور کو چھوڑ کسی کی اپاسنا کدا پی نہ کریں ÷

دنیا میں بھیڑ چال مشہور ہے۔ شریعت کو رواج پر قربان کیا جاتا ہے۔ اور دھرم کو ادھرم پر کفارہ کا بکرا بنایا جا رہا ہے۔ ایسی عالمگیر ظلمت کے اندر جب ایک منشیہ اپنی سلامتی کا خواہاں ہوتا ہے۔ تو وہ پرم دیو پرماتما سے یہی پرارتھنا کرتا ہے کہ اے (देव) دویہ سروپ (अग्ने) پرکاش سروپ کرونا مئے جگدیشور! (सुपथा) صراط مستقیم سے (नय) ہمیں لے چلیے۔ قرآن فرماتا ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ اے خدا ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ تاکہ ہم دنیا کی دشوار گزار منزل میں اپنے جیون کو سکھ دھام بنا سکیں۔ اور اپنی آتمک شردھا کے اظہار کی خاطر (ते) آپ کے لئے (भूयिष्ठाम्) ادھک (नम उक्तिम्) سنسکار پُوروک پرشنسا (विधेम) سیون کریں۔ تاکہ اس سے (विद्वान) سب کو جاننے والے آپ (अस्मान) ہم لوگوں سے کٹلتا روپ (एव) پاپ آچرن کو (युयोधि) پرتھک کیجیے۔ اور ہمیں اس یوگیہ بنائیے کہ ہم (राये) وگیان دھن یا دھن سے ہونے والے سکھ کے لئے ترقی کر سکیں اور زندگی کی شاہراہ پر گامزن ہو سکیں۔ اور اس زندگی میں سکھ کا جیون بسر کرتے ہوئے اپنی عاقبت کو بخیر کر سکیں۔ اور پرلوک کیلئے اپنی ابدی عاقبت کا توشہ حاصل کر سکیں (اوم شم)

سام وید | اتھروید

ہندی بھاشا دوارہ راشٹریتا کا پرچار

(لیکھک شری بٹ راؤ شنکرن مدراس نواسی)

بھارت کے مکھیہ تیرتھوں پر دھیان لگا کر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مانو وہ بھارت کو ایک راشٹر ثابت کرنے کے لئے ہی سہتا پت ہوئے ہیں۔ کیونکہ ہر ایک بھارتیہ کو ان کی یاترا کرنا انواریہ تھا (اب نہیں)۔ پراچین کال سے یہ یاترا ہو رہی ہے۔ لیکن حال ہی میں اس کے روپ میں بہت پریورتن ہو گیا ہے۔ پورن انتا ہے۔ کہ اصلی روپ لپت ہو گیا ہے۔ کیول ڈھانچہ باقی ہے۔ آج کل ایک دو ہفتہ میں تیرتھ یاترا ہوتی ہے۔ اب تو منزی بدری ناتھ کی یاترا ہر دوار سے ۴۵ منٹ میں ہو سکا کرے گی۔ اگر پراچین کال جیسا دل نہیں ہرتا۔ دھنیہ ہیں شری بٹ دیویداس جی گاندھی جنہوں نے دسمبر ۱۹۳۲ء میں مدراس ہندی پرچار سبھا کے دوارہ ایک گیان یاتری دل کی آیوجنا کر کے اس پراچین پرتھا کا پنر اُتھان کیا۔ انہوں نے ہمارے سامنے ایک نمونہ اب رکھا ہے۔ ایک مارگ بتایا ہے۔ اسی کے مطابق چل کر سپھلتا حاصل کرنا ہمارا کرتویہ ہے۔

چنانچہ ہندی پرچار سبھا مدراس اپنے کمیشنز کو وسترت کرنے کے ساتھ ساتھ اسے سو درڑھ بھی کر رہی ہے۔ ہم یہ امید ضرور کر سکتے ہیں۔ کہ اس پرکار کے دل انیک نکلیں گے۔ اور سپھلتا پراپت کریں گے۔ یدی یہ دل آتر بھارت کو اپنی اور نہیں کھینچ سکتے۔ تو بھی اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ کہ لیے کو متھا اپنے پرانت کو بھارت کے نزدیک ضرور لے جا سکتے ہیں۔ اس پرکار کی یاترا سے لابھ ہے۔ پر کس کا؟ جس پرانت کے لوگ یاترا کرتے ہیں۔ ان کا تتھا اُن کے پرانت کا۔ اس لئے دل اگر ایک پرانت سے ہی نکلے۔ تو بھارت کے سب پرانت آپس میں نکٹ نہیں آ سکیں گے۔ اس لئے اس ایکتا کو کاریہ روپ میں پرت کرنے کے لئے پرتیک پرانت میں ایسی ٹکڑیاں بنانی چاہئیں۔

دکھن کے لوگ اُتر بھارت کے بارہ میں جتنا جانتے ہیں۔ اتنا اُتر بھارت واسی دکھن کے سمبندھ میں نہیں جانتے۔ اور جاننے کی کوشش بھی نہیں کرتے۔ پاٹھکوں کو یہ سن کر آشچریہ ہوگا۔ کہ یہ لوگ یہ بھی نہیں جانتے کہ دکھن میں کون کونسی مکھیہ بھاشائیں بولی جاتی ہیں؟ کیول یہی جانتے ہیں کہ سب لوگ وہاں مدراسی نام کی ایک نرالی بھاشا بولتے ہیں۔ یدی آپس میں وچار وِنمے تتھا دیش کی بھن بھن سنسکرتی کا ادھین کیا جائے تو ہی ایکتا ہو سکتی ہے۔ تو پرتیک پرانت سے گیان یاتری دل نکلے۔ سارے بھارت کا بھرمن کرے۔ یہاں کی سنسکرتی کا ادھین کرے۔ ایکتا سہتا پت کرے اور سب پرانتوں کو آپس میں ملا دیں۔ اکھل بھارت ہندی ساہتیہ سمیلن کا اس پرکار کے دل بھیجنے کا وچار ہے۔ آشا ہے کہ یہ وچار شیگھر ہی کاریہ روپ میں آ جائے گا۔

اگر پرتیک پرانت میں دو تین مکھیہ شہروں کے ساتھ ساتھ دو تین گاؤں بھی دیکھے جائیں۔ تو اور بھی لابھ ہوگا۔ بھارت کی اصلی سنسکرتی اس کے گاؤں میں ہے۔ شہر کیول دیکھنے لائق ہیں۔ پر گاؤں ادھین کرنے یوگیہ ہیں۔ اس پرکار کے بھرمن کے لئے تو یاترا کی اودھی کم سے کم ۴ مہینہ ہونا ضروری ہے۔

ایک بات اور۔ ایک بھاشا کے ابھاو سے دو نو بھاگ (اُتر و دکھن) اب تک جو بچھڑے ہوئے ہیں۔ اور ان دونوں کے بیچ میں جو کھائی سی پڑی ہے۔ اس پر ہندی نے ایک مضبوط پُل باندھ دیا ہے۔ اس پل پر دکھن تتھا اُتر کے لوگوں کو پورا اُپیوگ کرنا چاہئے۔ پر سوچنے کی بات ہے کہ اس کھائی کا آکار اور وستار کیا ہے۔ اور اس کے اوپر کہاں تک یہ پل مضبوط رہ سکتا ہے؟ اور کیا اس کھائی کو بھر ہی دینا کہیں اچھا ہے یا نہیں؟ کھائی اتنی لمبی چوڑی ہے۔ کہ اس میں اُتر اور دکھن بھارت کے بیچ میں مہاراشٹر گجرات (سی۔ پی) مراٹھی۔ بنگال تتھا آسام یہ سب پرانت ہیں۔ کھائی کے بھرنے کے کام میں بھی اس پرکار کی یاترا بہت کچھ اُپیوگی ہے۔ اُتر تتھا دکھن سے دل نکال کر گیان ارجن بھرمن کرے سمہ کچھ سمے بیچ کے ان پردیشوں کو دیا کریں۔ تو ان باتوں کو سوبم اُدھو کریں گے۔ دھیرے دھیرے تمام ہندوستان ایک ہو جائیگا۔

انشتر زمان میں ہندی کو کاریہ روپ میں پربل وستو درڑھ بنانا ہو۔ تو ہمارے دیش کی سب اکھل بھارتیہ سنستھائیں اپنے مول کینیڈ اس کھائی میں سہتا پت کر وہاں سے ہندی کے دوارہ اپنا سب کام چلائیں۔ اس ننتر راشٹریہ کا ویوگ کیا اور راشٹریہ بھاونا سے بھرے بھولے لوگوں کو ہندی کی آوشیکتا و آبیر کتا کا انو بھو ہوگا۔ ہمارا دیش وِشال ہوتے ہوئے بھی ایک راشٹر ہے۔ کیول اس راشٹریہ بھاونا کو لوگوں کے دل میں جمانا ہے۔ ہم سب کے آپس کا سماگم تتھا وچار وِنمیہ ہونا چاہئے۔ یہ ایک مہا مانیہ م

سنسنی کی کہانی

آسٹریا میں زبردست انقلاب ہو گیا

وائینا ۲۵ جولائی - آج رائفل بردار باغیوں نے انا کا ڈرگا جہاں کہ براڈ کاسٹنگ سٹیشن ہے اور قرب و جوار کے گلی بازاروں کی ناکہ بندی کی ہوئی تھی - براڈ کاسٹنگ کی عمارت کے سامنے مشین گنیں رکھی گئی ہیں - باقاعدہ فوج اور ہیم وہر کے ایک مضبوط دستہ نے براڈ کاسٹنگ سٹیشن پر گولیاں چلائیں - اُدھر سے بھی محصورین نے بھی ترکی بترکی جواب دیا - اطلاع ملی ہے - کہ متعدد اشخاص زخمی ہوئے ہیں ؛

وائینا - ۲۵ جولائی - ہیم وہر بٹالین کے جوانوں نے سنگینیں تان کر اور فولادی خود لگا کر براڈ کاسٹنگ سٹیشن کا محاصرہ کر لیا ہے - اور اندرونی شہر کو مضبوط جمعیتوں کی مدد سے باقی راجدھانی سے الگ تھلگ کر لیا ہے ؛

پیرس - ۲۵ جولائی - وائینا سے اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ ہیم وہر کے ایک مضبوط دستہ نے چانسلری کی عمارت پر قبضہ کر لیا ہے +

نیویارک - ۲۵ جولائی - اطلاع ملی ہے کہ آسٹریا کے نازیوں نے وزارتوں کے قلمدان سنبھال لئے ہیں ؛

نئی حکومت - لنڈن - ۲۵ جولائی - پیرس کا ایک پیغام جو کہ وائینا سے موصول ہوا ہے - مظہر ہے - کہ ڈولفس جیل بھیجا ہے - اور میجر فے وزارت قائم کر رہے ہیں ؛

وائینا ۲۵ جولائی - سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے - کہ نازیوں نے نہ صرف چانسلری پر بلکہ اس میں کئی رہائش رکھنے والے امرا کو گرفتار کر لیا ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ ڈولفس اور میجر فے کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے - چانسلری کی عمارت کو جلدی افواج نے ٹینکوں - مشین گنوں اور پولیس کی مدد سے گھیرا میں لے لیا ؛

صاحب صدر نے قیدیوں کی رہائی اور عمارتوں کی واپسی کے لئے باغیوں سے خط و کتابت شروع کر دی ہے - چونکہ یہ ساری کوشش ناکام رہی ہے - اس لئے باقاعدہ افواج نے چانسلری کی عمارت کو لینے کی کوشش کی ہے ؛

شریمتی نکو دیوی کو پھر نوٹس :-

پشاور - ۲۳ جولائی - صوبہ سرحد کی مشہور قومی کارکن شریمتی نکو دیوی سخت بیمار ہیں - اور علاج کے لئے دہلی یا لاہور جانا چاہتی ہیں - انہیں صوبہ سرحد کے قانون سکون عامہ کے ماتحت پھر نوٹس دیا گیا ہے - کہ اجازت کے بغیر وہ پشاور سے باہر نہ جائیں - انہوں نے حکام متعلقہ کو درخواستیں دی ہیں - کہ انہیں باہر جانے کی اجازت دی جائے - لیکن کوئی جواب نہیں دیا گیا ؛

محرر برطرف :- جھنگ مگھیانہ ۲۳ جولائی - یہاں کی میونسپلٹی کے ایک محرر کو بلا ادائیگی محصول کپڑا شہر میں لیجانے کے الزام میں معطل کر دیا گیا ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ رات کے وقت وہ کپڑے لیکر جا رہا تھا کہ انسپکٹر چونگی نے اسے پکڑ لیا - اگزیکٹو افسر کے پاس رپورٹ کی گئی - جس نے اسے فوراً معطل کرنے کا حکم دے دیا - تحقیقات کی جا رہی ہے ؛

میانوالی میں زلزلہ :-

میانوالی - ۲۳ جولائی - کل رات یہاں ایک بجکر ۵ منٹ پر زلزلہ کے جھٹکے محسوس کئے گئے - جو کئی سیکنڈ تک جاری رہے - کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا ؛

للیانی میں فساد :- لاہور ۲۴ جولائی - موضع للیانی کی اطلاع مظہر ہے - کہ وہاں کھیتوں کو پانی دینے پر مسلمانوں کی دو پارٹیوں میں فساد ہو گیا - جس میں ایک شخص ہلاک ہو گیا ہے - پولیس نے متعدد اشخاص کو اس سلسلہ میں گرفتار کر لیا ہے ؛

الحاق نامنظور :- لاہور - ۲۴ جولائی - دہلی دروازہ - بھاٹی دروازہ اور موزنگ کانگرس کمیٹیوں نے تاریخ مقررہ پر فارم نہیں دئیے - اس لئے ان کا الحاق نامنظور کر دیا گیا ہے ؛

عورت فرار ہو گئی :- لاہور ۲۴ جولائی - اطلاع ملی ہے - کہ پریم گلی سے ایک شادی شدہ سکھ عورت اپنے آشنا کے ساتھ فرار ہو گئی ہے - اس کی تلاش کی جا رہی ہے ؛

ایک جین منی نے ۱۶۰ دن کا برت رکھا

احمد آباد - ۲۵ جولائی - اطلاع ملی ہے - کہ جودھپور میں ایک جین سادھو دو فریقوں کے درمیان جھگڑے کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ۱۶۰ دن سے بھوک ہڑتال کر رہے ہیں - مگر فریقین میں ابھی تک کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا ؛

ضروری اطلاع :- معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے - کہ ایک بھی مشتبہ عطر سنگھ عرف وید کرت و جے سنگھ وغیرہ اشتہار گورو کل اندر پرستھ دگوروکل گرام پاٹھشالہ سے اپنی نسبت ظاہر کرتی ہوئی اپنی ذاتی اغراض کے لئے صوبہ پنجاب میں چندہ فراہم کر رہی ہے - اور اس طرح جنتا کو دھوکہ دے رہی ہے - سو یہ اپنے آپ کو گورو کل ودیا لنکی ظاہر کرتا ہے - منڈلی کا گوروکل اندر پرستھ یا گوروکل گرام پاٹھشالہ سے کوئی تعلق نہیں - لہذا دانی اصحاب اسے بالکل دان نہ دیں (گربال بکھیہ ادھشٹھاتا گوروکل اندر پرستھ)

کمال پاشا روس جا رہے ہیں :- انگورا - معلوم ہوا ہے - کہ کمال پاشا ماہ ستمبر میں ماسکو جانے کا ارادہ رکھتے ہیں - جہاں آپ سرکردہ بالشویک لیڈروں سے تبادلہ خیالات کریں گے - اس فیصلہ کو بہت پولیٹیکل اہمیت دی جا رہی ہے ؛

مسٹر نیہرو بنارس کو :- کلکتہ ۲۴ جولائی - پنڈت مالوی جی کی طرف سے ضروری اور فوری پیغام موصول ہونے پر مسٹر انے کل شام کی گاڑی سے بنارس کو روانہ ہو گئے ہیں ؛

"زمیندار" کا داخلہ بند :- لاہور ۲۴ جولائی - معلوم ہوا ہے - کہ قابل اعتراض مضامین کی اشاعت کی وجہ سے کپورتھلہ گورنمنٹ نے ریاست میں اخبار "زمیندار" کا داخلہ بند کر دیا ہے ؛

ساہوکار پر مفروروں کا حملہ :- لاہور ۲۴ جولائی - راولپنڈی سے اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ وہاں ایک ساہوکار پر اس کے تین مفروضوں نے حملہ کر کے اسے بری طرح زخمی کیا ہے ؛

پُر اسرار انقلاب پسند سادھو کا فرار

دہلی ۲۵ جولائی - خفیہ پولیس ایک سادھو کی تلاش میں ہے - جو جمنا کے کنارے شہر کے قلعہ کے سامنے ایک کٹیا میں رہا کرتا تھا - مگر چند روز سے وہ مفرور ہے - خفیہ پولیس نہایت سرگرمی سے اس کی تلاش کر رہی ہے - جو بھی شخص کٹیا میں آیا کرتا تھا - اس کی دیکھ بھال کی جاتی ہے - معلوم ہوا ہے - کہ پولیس کو اطلاع ملی ہے - کہ اس سادھو کا بنگال کے کسی پولیٹیکل ڈاکہ کے ملزموں سے تعلق رہا ہے - اور کہ ڈاکہ ڈالنے سے پہلے بنگالی ملزم اس کے پاس آ کر ٹھہرا کرتے تھے - انہوں نے خود اپنے بیان میں دہلی کے سادھو کا ذکر کیا ہے - سادھو نہ معلوم کہاں چلا گیا ہے - اس کی فراری نے اس کی پوزیشن اور بھی مشکوک بنا دی ہے ؛

ڈیپوٹیشن یوروپ جا رہا ہے :- کپورتھلہ ۲۴ جولائی - معلوم ہوا ہے - کہ ہندوؤں اور سکھوں کا ڈیپوٹیشن عنقریب ایجنٹ گورنر جنرل ریاستہائے پنجاب سے ملے گا - اور مہاراجہ سے ملاقات کرنے کے لئے یوروپ بھی جائے گا - جن لیڈروں کو گرفتار کیا گیا تھا - آج انہیں رہا کر دیا گیا ہے ؛

لنکا کو روانہ ہو گئے :- مدراس ۲۴ جولائی - مسٹر ارنڈیل پریذیڈنٹ تھیوسافیکل سوسائٹی آج صبح بمبئی روانہ ہو گئے - وہاں سے آپ امریکہ تھیوسافسٹوں کی سالانہ کانفرنس میں شرکت کے لئے شکاگو جائیں گے ؛

ماہی گیروں میں فساد :- مدراس ۲۴ جولائی - کل رات ماہی گیروں کی بستی میں دو اشخاص کے درمیان پرائیویٹ جھگڑے نے ایک سخت فساد کی صورت اختیار کر لی - اس سلسلہ میں ساٹھ اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا - پولیس کی آمد پر تقریباً بیس اشخاص اپنی کشتیوں پر سوار ہو کر مدراس سے ۶ میل کے فاصلہ پر جا اترے - وہاں انہیں گرفتار کر لیا گیا ؛

بنگالی نوجوانوں کی گرفتاری :- کلکتہ ۲۴ جولائی - پولیس نے آج شہر کے مختلف حلقوں میں سرگرمی دکھلائی - چند مکانات پر چھاپے مارے اور کچھ بنگالی نوجوانوں کو گرفتار کر لیا - معلوم ہوا ہے - کہ یہ گرفتاریاں انارکسٹانہ تحریک کے سلسلہ میں عمل میں لائی گئی ہیں ؛

مسٹر ویلز کی سٹالن سے ملاقات :- ماسکو - ۲۴ جولائی - انگریزی فسانہ نویس مسٹر ایچ - جی - ویلز نے ایم سٹالن صدر جمہوریت روس سے تین گھنٹہ تک ملاقات کی ؛

پرکاش لاہور

۱۴ ساون سمت ۱۹۹۱

"ڈسٹرکٹ منڈلوں کی ستھاپنا"

اس وقت نہ صرف کانگرس ہی بلکہ آریہ سماج بھی ملک کے سامنے جو بہترین پروگرام پیش کر سکتا ہے۔ وہ پروگرام "سدھار" کا ہے۔ بھارت ورش کی ۸۰ فیصدی سے زائد آبادی اس وقت دیہات میں آباد ہے۔ اور یہی آبادی ہے۔ جس کو واستو میں بھارت کی ریڑھ کی ہڈی کہا جا سکتا ہے۔ شہروں میں رہنے والے زیادہ تر یا تو مہاجر ہوتے ہیں۔ باخانہ بدوش۔ کلکتہ۔ بمبئی۔ دہلی اور لاہور آدی نگروں میں زیادہ تر وہ لوگ رہتے ہیں۔ جن کا جنم استھان بیرونجات کے اضلاع میں ہے۔ صرف ایک قلیل حصہ ہے۔ جو یہ دعوے کر سکتا ہے۔ کہ وہ نسلاً بعد نسلاً اسی نگر کا واسی ہے۔ اگر کوئی بدیشی بھارت ورش میں آ کر بڑے بڑے شہروں کو دیکھ کر یہ دعویٰ کر بیٹھے۔ کہ اس نے اصلی بھارت ورش کو دیکھ لیا ہے۔ تو وہ غلطی کرتا ہے۔ اگر اس نے اصلی بھارت ورش کو دیکھنا ہو۔ تو اسے ریلوے سٹیشنوں سے دور واقعہ دیہات میں نکل جانا چاہئے۔ وہ وہاں بھارت کی اصلی زندگی کو دیکھ سکتا ہے۔ بھارت ورش میں کئی طاقتیں برسر اقتدار ہوئیں۔ چلی گئیں۔ لیکن اصلی بھارت ورش نہ ان کی آمد پر پیدا ہوا۔ اور نہ ہی ان کے جانے پر فنا ہوا۔ بھارت ورش کی روح اور دماغ پر وہی طاقت حکمران ہوگی۔ جو کہ اس کی اصلی آبادی تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔ وہ دن مبارک ہوگا۔ جبکہ کانگرس کو اپنے "گرام سدھار" کے پروگرام میں سپھلتا پراپت ہوگی۔ لیکن کانگرس کے راستہ میں ایک ایسی مشکل ہے۔ جو کہ اس کی ترقی کی رفتار میں ہارج ہو سکتی ہے۔ اور وہ ہے کانگرس کا بنیادی نقص۔

کانگرس کے دماغ پر زیادہ تر مغربیت کا غلبہ رہا ہے۔ اس کے نیتاؤں کے دماغوں پر غیر ملکی اصطلاحات۔ بدیشی رواجات اور اجنبی روایات مستولی رہی ہیں۔ یہ فخر صرف مہاتما گاندھی کے حصہ کو پراپت ہوا ہے۔ کہ کسی نہ کسی شکل میں کانگرس کو مشرقی سبھیتا کی چاشنی ملنی بھی شروع ہوئی ہے۔ لیکن یہ چاشنی اتنی پربل نہیں ہے۔ کہ وہ گرام سدھار کے کام میں کانگرس کی پوری پوری سہائک ثابت ہو سکے۔ ہاں یہ عین ممکن ہے۔ کہ وہ جمہور تک کانگرس کو رسائی حاصل کرنے میں زیادہ الجھن میں ڈال دے۔ لیکن آریہ سماج کے لئے یہ مشکل کوئی معنی نہیں رکھتی۔ اس کی سنسکرتی وہی ہے۔ جس کے اندر بھارت مدتوں سے پلتا آیا ہے۔ اس کا واتاورن وہی ہے۔ جس کا دیہات نواسی سواگت کرنے کے لئے مجبور رہیں۔

یونان سنسکرتی اس لئے بھارت کے دماغ پر حاوی نہ ہو سکی۔ کہ اس کی ارتقا اور نشو و نما ریگستانی یا نیم مہذب ممالک میں ہوئی تھی۔ لیکن آریہ سماج جس سنسکرتی اور تمدن کا شیدائی ہے۔ وہ تو وہی ہے۔ جس کو بھارت کے پراچین رشیوں اور منیوں نے اپنایا ہے۔ اس لئے آریہ سماج کے لئے بھارت ورش کے دل اور دماغ کو اپیل کرنا آسان ہے۔ اور اگر وہ اپیل کرنے کی ٹھوس اور پریکٹیکل کوشش کرے۔ تو بہت حد تک دوسروں کی نسبت جلد کامیاب ہو سکتا ہے۔ اور کامیاب بھی ایسے طریق سے ہو سکتا ہے۔ جس کی زبردست اہمیت کو سمجھنا سخت دشوار ہے۔

اگلے سال نومبر میں آریہ پرتی ندھی سبھا اپنی اردھ شتابدی منانا چاہتی ہے۔ اور اس موقعہ پر وہ پانچ لاکھ روپیہ جمع کرنا چاہتی ہے۔ اس کا ویدپرچار کا بجٹ ہر سال کس مپرسی کی حالت میں رہتا ہے۔ سال کے خاتمہ کے قریب اوھشٹاتا ویدپرچار وبھاگ کو اپیلیں کرنی پڑتی ہیں۔ اور پھر بھی بجٹ پورا نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ جن لوگوں کی جیبوں سے آریہ سماجک انسٹی ٹیوشنوں کے لئے روپیہ نکلتا ہے۔ وہ ویدپرچار فنڈ کو اتنی اہمیت نہیں دیتے۔ جتنی اہمیت کہ اپنی لوکل سنستھاؤں کو دیتے ہیں۔ اگر شروع سے ہی آریہ سماج "گرام پرچار" پر زور دیتا۔ اور مقامی سماجوں کو اس امر کی پریرنا کرتا۔ کہ وہ پرچار کے متعلق اپنی جملہ ذمہ واریوں کو محسوس کریں۔ تو آج کل ویدپرچار جس کس مپرسی کی حالت میں پڑا ہوا ہے۔ وہ حالت کبھی بھی وارد نہ ہوتی۔ اور نہ وہ نوبت پہنچتی۔ جس کی ہر سال سبھا کو شکایت کرنی پڑتی ہے۔ ایسی حالت میں آگے ہمیں کوئی ایسا طریق نظر آتا ہے۔ جس سے کہ ساری مشکل آسان ہو سکتی ہے۔ تو وہ یہ ہے۔ کہ ہم ایسے طریق کار کو اختیار کریں۔ جس سے ہمارا گرام پرچار کا مشن سپھلتا کو پراپت ہو سکے۔ اور اردھ شتابدی کا جو منشا ہے۔ وہ پورن روپ سے کامیابی پراپت کر سکے۔

نومبر میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اس وقت ہم ۵۴ ہسمبا سد ہیں۔ اگر وہ ان دو نو منصوبہ جات کو اپنانے کی کوشش کریں۔ تو ہمیں پوری آشا ہے۔ کہ آریہ سماج کی ترقی کے متعلق اس وقت چاروں طرف سے جو نراشا کی صدا آ رہی ہے۔ وہ آگے کے لئے آنی بند ہو جائے۔ دس سال کے بعد حکومت کی طرف سے جو مردم شماری ہوتی ہے۔ اس سے تو یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ کہ آریہ سماج کے ممبروں۔ سبھا سدوں اور سبھا سدوں کی تعداد میں معتد بہ اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن کمی جس بات کی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آریہ سماج سے سمبندھ رکھنے والے پرشوں کے جیون میں وہ تبدیلی ہی نہیں آئی۔ جو کہ رشی کے دماغ میں تھی۔ رشی نے اس لئے آریہ سماج کی بنیاد نہیں رکھی تھی۔ کہ اس کے رجسٹر بھرے جائیں۔ یا اس کے انسٹی ٹیوشن کثیر تعداد میں بن جائیں۔ بلکہ اس لئے رکھی تھی۔ کہ آریہ سماج کی ہستی کا ثبوت اس کے ممبران کے جیونوں سے ملے۔ لوگ ایک آریہ سماجی کو دیکھ کر یہ نہ کہہ سکیں۔ کہ وہ ایک ڈھلمل یقین والا شخص ہے۔ بلکہ وہ یہ کہنے کے لئے مجبور ہوں۔ کہ وہ باقی انسانوں کے لئے ایک قابل تقلید نظیر ہے۔

آریہ پرشوں کا جیون اتم بنانے کا اگر کوئی سہل ترین طریق ہے۔ تو وہ یہی ہے۔ کہ ہم آریہ جگت کی رائے عامہ کو ایسا سوشکشت اور اعلےٰ بنائیں۔ کہ خود ہی ہر ایک آریہ سماجی کی زندگی مستنیر کا کام دے سکے۔ اور ہر ایک آریہ سماجی قدرتاً یہ دیکھنے کے لئے مجبور ہو۔ کہ چاروں طرف سے وہ ایسی برادری سے گھرا ہوا ہے۔ جو کہ اس کی ہر ایک نقل و حرکت کو اخلاقی پیمانہ پر ماپ رہی ہے۔ اور اسے اس امر کے لئے مجبور کر رہی ہے۔ کہ وہ ایک شستہ اور سبھیہ شہری کی زندگی بسر کرتا ہوا دوسروں کے لئے مشعل ہدایت بننے کا یتن کرے۔ بعض حلقوں میں اس وقت کبھی کبھی جو شکایت سنائی دیتی ہے۔ کہ آریہ سماجوں میں ادھیکاروں کے جھگڑے ہیں۔ اس کے اندر بھی یہی راز کام کر رہا ہے۔ کہ بہت سے کارکن اس حالت میں ہیں۔ کہ وہ یہ محسوس کر رہے ہیں۔ کہ ابھی یوگیتا اور قابلیت کی پوری پوری قدر نہیں ہوئی۔ اور صرف جدوجہد کرنے سے ہی وہ اپنی قدر کرا سکتے ہیں۔ اگر ایسے جھگڑے کرنے والے آریہ سماجیوں کو یہ یقین ہو جائے۔ کہ انہوں نے بھارت ورش کے ۳۵ کروڑ باشندوں کو نہ صرف اونچا بنانا ہے۔ بلکہ انہیں سوسائٹی رنگا۔ مفید انگ بنانا ہے۔ تو وہ جہاں خود بھی اونچا بننے کا یتن کریں۔ وہاں دوسروں کو بھی اپنے عمل سے پریرنا کر سکیں۔ کہ وہ ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔

اس وقت اصل اور سفارش یہ ہے۔ کہ بہت سے آریہ پرش حیران ہیں۔ کہ وہ کون سا ایسا طریق اختیار کریں۔ جس سے وہ آریہ سماج کے لئے ادھک سے ادھک مفید بن سکیں۔ ایسے بھدر پرشوں کو ہم تو یہی مشورہ دیں گے۔ کہ وہ بڑے بڑے شہروں کی طرف منہ کرنے کی بجائے اپنی توجہ دیہات کی سادھارن جنتا کی طرف پھیریں۔ اور دیکھیں۔ کہ وہ کس طرح اس جنتا کو نہ صرف اپنے زیادہ نزدیک لا سکتے ہیں۔ بلکہ خود بھی اس جنتا کے نزدیک پہنچ سکتے ہیں۔ اور یہ ایک ایسا امر ہے۔ جو کہ "گرام پرچار" کی رو میں کام کرتی ہے۔ "گرام پرچار" کی مدد سے ہم جہاں دیہات کو شہروں کے نزدیک لانا چاہتے ہیں۔ وہاں شہروں کو بھی دیہات کے نزدیک لے جانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ یہ کام ایک ایسے میڈیم (medium) سے ہو سکتا ہے۔ جس کی طرف ہم نے ابھی تک پوری توجہ نہیں دی۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ ہم نے آریہ سماج کے لئے ایک بابرکت بننے کا موقعہ پیدا کر دیا ہے۔

اگر ہم حکومت وقت کی مشینری کا اچھی طرح مطالعہ کریں۔ تو ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہماری سبھا صرف یہی مضبوط ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ مختلف اضلاع اس کے Spokesmen ہیں۔ گورنر ہر ایک ضلع اپنے علاقہ کی سہایتا۔ ضروریات کا کفیل ہے۔ ضلع کمشنر اپنی حلقہ جیسی آریہ سنگٹھن کی ضمانت چاہے۔ ضلع جالندھر اپنی ساری جنتا کے لئے اپنے آپ کو ذمہ وار تصور کرے۔ قصہ مختصر پنجاب کے ۲۹ اضلاع اور جملہ دیسی ریاستیں یہ محسوس کریں۔ کہ وہ اس بات کی ذمہ دار ہیں۔ کہ اپنے علاقہ کے بسنے والوں کی دھارمک آتمک اتہاں کو پورا کریں۔

ایسی صورت میں جہاں مرکزی سبھا کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔ وہاں ہر ایک ضلع اپنے اپنے مرکز کی طرح سبھا کی انتر نگ سبھا جالندھر کے قریب منڈلوں کی صورت میں ہو جائے گی۔ بلکہ وہ ان کی مدد سے جملہ ضروریات کو وہ دلیش پرچار کے متعلق ہوں گی۔ اصولی پرچار کے متعلق بھی بجا طور سے پوری ہو سکیں گی۔ موجودہ اوستھا میں جو بدنظمی [illegible]

دعیتی ہو گئی ہے۔ اس کیم پر پنام نکل رہا ہے۔ کہ بعض اضلاع حد سے زیادہ پس افتادہ ہیں۔ اور وہ اس قابل نہیں رہے کہ اپنی ہستی بھی دوسروں کو انو بھو کرا سکیں۔ مثال کے طور پر آپ گجرات کے ضلع کو لے لیں۔ اس ضلع میں اس وقت سناتن دھرم کے پانچ ہائی سکول ہیں۔ خالصہ بھادروں کے تین چار ہائی سکول ہیں۔ لیکن صرف ایک آریہ سماج ہی ایسا ہے۔ جس کا اپنا کوئی ہائی سکول نہیں۔ حالانکہ اگر ضلع گجرات کے آریہ پرش سنگھٹت اوستھا میں ہوتے۔ تو وہ ایک گوروکل چلا سکتے تھے۔ اور اس کی ضروریات کو اپنے ہی علاقے سے پورا کر سکتے تھے۔ لیکن بڑا ہو ڈس آرگنیزیشن کا کہ ضلع گجرات کا حالانکہ وہاں لالہ مولراج جی وکیل جیسے کاریہ کرتا۔ سوامی ویدانند جی جیسے مہارشی اور پنڈت بھگت رام جی جیسے ودوان موجود ہیں۔ پھر بھی پرچار کے لحاظ سے آریہ سماج کی حالت ایسی نہیں ہے۔ جیسے دوسری سوسائیٹیاں کوئی اہمیت دے سکیں۔ حالانکہ یہی ضلع گجرات ہے۔ جس کے ایک معمولی سے موضع بکھی وال کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ اس نے دیانند کالج لاہور کو لالہ سائیں داس جی جیسا لائق پرنسپل پردان کیا۔ اور دہلی آریہ سماج کو لالہ نرائن دت جی ٹھیکیدار جیسا انمول رتن پردان کیا ؛

ایسی اوستھا میں آریہ سماج کا بہت اہم بات ہی ہے۔ کہ جملہ سرکردہ آریہ پرش اس بات کی سرگرم کوشش کریں۔ کہ اپنے اپنے ضلع کا ایک ایسا ذمہ وار منڈل قائم کریں۔ جو کہ جہاں اپنے اندرونی پربندھ کی ذمہ داریوں کا خود ذمہ وار بنے۔ وہاں دیہات کے اندر پرچار کے لئے سبھا کا ہاتھ بٹائے جس طرح ضلع سیالکوٹ نے لیکھ رام کانفرنس کے موقعہ پر بٹانے کا فیصلہ کیا ہے ؛

اردو شتابدی کا چالو خرچ

آریہ پرشوں کو یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ ۱۹۳۶ء میں مہرشی آریہ پرتی ندھی سبھا نے اپنی اردو شتابدی منانے کا نشچے کیا ہے۔ اور اس کے چالو خرچ کے لئے اس سال کے بجٹ میں پانچ ہزار روپیہ رکھا گیا ہے۔ اس خرچ کا بوجھ آریہ سماجوں اور آریہ سجنوں پر ہی ہے۔ سبھا نے چونکہ اپنے گت اجلاس میں یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۱۹۳۵ء کے ماہ نومبر یا ماہ دسمبر میں اردو شتابدی منائی جائے۔ اس لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ اس کے ابتدائی مصارف کے لئے جس قدر دھن کی آوشیکتا ہے۔ آریہ سماجیں جلد از جلد پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ سبھا اردو شتابدی کے متعلق اپنے سارے پربندھ کو بخوبی سفل بنانے کے لئے اتک ہو جائے۔ اور آریہ پرشوں کی سستی کی وجہ سے اپنے سنگٹھن میں غیر ضروری مشکلات کا شکار نہ ہو ؛

سارودیشک سبھا کی اپیل

اسی پرچہ میں کسی اور جگہ شری نارائن سوامی جی پردھان آریہ سارودیشک سبھا دہلی نے آریہ جگت سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ شری پنڈت رام چندر جی دہلوی کے مقدمہ کی پیروی کے لئے سارودیشک سبھا کا ہاتھ بٹائے۔ تاکہ وہ مقدمہ مکمل

ہیں نہ صرف پنڈت جی کے لئے انصاف حاصل کر سکے۔ بلکہ ریاست حیدر آباد میں ویدک دھرم کے پرچار کے لئے جو مشکلات حائل ہیں۔ ان پر حاوی ہو سکے۔ ہم بڑے زور سے آریہ جگت کی سیوا میں پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ سوامی جی کی اپیل پر پورا پورا دھیان دے کر جلد از جلد دس ہزار روپیہ جمع کر دے۔ تاکہ سبھا نشچنت ہو کر قانونی پیروی کا کامیاب پروگرام مرتب کر سکے ؛

حیدر آباد میں ستیا گرہ

جب سے پریس میں یہ گھوشنا پرکاشت ہوئی ہے۔ کہ ریاست حیدر آباد میں آریہ سماج کے پرچار پر ناقابل برداشت پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ تب سے ریاست کی پالیسی کے خلاف آریہ جگت میں بڑا ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ اور یہ سوال اٹھایا جا رہا ہے۔ کہ کیوں نہ ان پابندیوں کے خلاف ستیا گرہ کیا جائے؟ ستیا گرہ کا ہتھیار ہے تو نہایت دوبہ۔ لیکن اس کا پریوگ تب تک نہیں ہونا چاہئے جب تک باقی آئینی ذرائع سے کام لینا ممکن ہو۔ اس لئے ہمارا یہ ذاتی وچار ہے۔ کہ آریہ سماجیوں کو فی الحال یہ کوشش کرنی چاہئے۔ کہ ستیارتھ پرکاش کی سستی ایڈیشن حیدر آباد کے ہر ایک استری پرش کے ہاتھ میں پہنچا دیں۔ تاکہ وہ اسے خود ہی پڑھ کر اس قابل ہو سکیں۔ کہ ریاست کی عائد کردہ پابندیوں کو اپنے عمل سے ناممکن بنا دیں ؛

ہمارا نشچے ہے کہ جس شخص نے ایک دفعہ ستیارتھ پرکاش کو غور سے پڑھ لیا ہے۔ وہ نہ ہی مسلمانوں کی تبلیغ کا شکار ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی عیسائیت کے جال میں پھنس سکتا ہے۔ اور نہ ہی کسی دوسرے پاکھنڈ مت کے ہتھکنڈوں کا نشانہ بن سکتا ہے۔ یہ ایک ایسا آسان اور سہل طریقہ ہے کہ جس سے ستیہ آگرہ کا مطلب بھلی بھانتی حاصل ہو سکتا ہے ؛

قومی جھنڈے کا دن

ہمارے صوبہ کی کانگرس کمیٹی نے بہت اچھا کیا۔ کہ پنجاب میں کانگرس میں ازسر نو زندگی پیدا کرنے کے لئے ۲۹ جولائی ۱۹۳۴ء کا دن مقرر کر دیا۔ اس دن تمام شہروں۔ قصبوں اور دیہات میں جہاں جہاں کانگرسی اصحاب رہتے ہیں۔ اور جہاں جہاں کانگرس کمیٹیاں بن چکی ہیں۔ قومی جھنڈے کے لہرانے کی رسم ادا کی جائے گی۔ تاکہ اس کے بعد صوبہ میں کانگرس کا کام پوری طرح شروع کیا جا سکے۔ ہمیں امید ہے کہ کانگرسی کارکن اس موقعہ پر اپنے فرض کو نہایت خوبی کے ساتھ پورا کریں گے ؛

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں ؛
(مینیجر)

سناتن دھرم کانفرنس

ہمیں اطلاع ملی ہے۔ کہ مہاراجہ پٹیالہ عنقریب سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے پردھان کی حیثیت سے اچھوتوں کے متعلق موجودہ پوزیشن پر وچار کرنے کے لئے سناتن دھرمی جگت کے ودوانوں کی شملہ میں ایک میٹنگ بلانے والے ہیں۔ چونکہ ہریجن اُدھار کی تحریک کے سمبندھ میں سناتن دھرمی جگت میں دو دھڑے ہو گئے ہیں۔ اس لئے یہ اشد ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ سناتن دھرم کے جملہ سرکردہ نیتا اس معاملہ کو آشتی سے سلجھانے کی کوشش کریں۔ مہاراجہ پٹیالہ نے مذکورہ کانفرنس کو مدعو کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ وہ ہر لحاظ سے قابل ستائش ہے۔ اور جس قدر جلد کانفرنس منعقد ہو اُتنا ہی اچھا ہوگا۔ لیکن کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے یہ اشد ضروری ہے۔ کہ اس میں سناتن دھرم کے جملہ سمپردائیوں کے نمائندے بنام کو شامل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور مختلف ہندو جگت کے سیاسی نیتاؤں کا بھی سہیوگ حاصل کیا جائے۔ تاکہ کانفرنس کے بعد ہندو جنتا اس تحریک کے سلسلہ میں کسی متفقہ طریق کار کو اختیار کرنے کی طرف مائل ہو سکے ::

بنارس کانفرنس

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جب کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ ختم ہو جائے گی۔ تو ملک بھر کے تمام سرکردہ اصحاب جو کمیونل ایوارڈ کے متعلق نہی نکتہ نگاہ رکھتے ہیں۔ جو پنڈت مالویہ جی کا ہے۔ بنارس آ جائیں گے۔ اور پنڈت جی سے اس کے متعلق تبادلہ خیالات کریں گے۔ ہمارے خیال میں یہ امر اشد ضروری ہے۔ کہ کمیونل ایوارڈ کی اگر ہی آئندہ کانسٹی ٹیوشن میں حکمران طبقہ جو بہار زہر داخل کرنا چاہتا ہے۔ اس کا ابھی سے تدارک کرنے کا انتظام کیا جائے۔ اور اس غرض سے پنڈت مالویہ جی بنارس میں جو کانفرنس کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے متعلق ملک کے طول و عرض میں اس قدر وسیع پراپیگنڈا کیا جائے۔ کہ مسلم جگت کے سوائے باقی سب فرقوں کے نمائندے ہمراہ اور ہندو قوم کے جملہ نیتا خصوصاً اس بات کا سد باب کرنے کا کوئی متفقہ علاج تجویز کرنے کے لئے باہم مل بیٹھیں۔ اور باہمی صلاح مشورہ سے اس عقدہ کی واکشائی کر سکیں ::

انگلستان کو ڈیپوٹیشن

بمبئی میں ابھی تک یہ چرچا ہو رہی ہے۔ کہ پنڈت مالویہ جی اس بات کے حق میں ہیں کہ کمیونل ایوارڈ کے خلاف ہندو جگت کے خیالات برطانوی مدبرین اور انگریزوں کے سامنے رکھنے کے لئے انگلستان میں ایک ہندو ڈیپوٹیشن لے جانا چاہئے۔ اور اپنے قیام بمبئی کے دوران میں اُنہوں نے اس معاملہ کے متعلق مسٹر ایم۔ ایس جیکر۔ ڈاکٹر مونجے۔ اور ڈاکٹر امبیدکر کے ساتھ بھی تبادلہ خیالات کیا ہے۔ اگر ڈیپوٹیشن بھیجنے کا قطعی فیصلہ ہو گیا۔ تو مالویہ جی کے علاوہ ڈاکٹر مونجے۔ ڈاکٹر امبیدکر اور مسٹر جیکر بھی ڈیپوٹیشن میں شامل ہوں گے۔

ہماری رائے میں جہاں ڈیپوٹیشن سے ہم انگریز مدبروں کے دماغوں کو اپیل کر کے ان کو کمیونل ایوارڈ کے مضرت رساں نتائج سے آگاہ کر سکیں گے۔ وہاں اگر ہم ہندوستان میں بھی ایسی کوشش جاری رکھیں جس سے کمیونل ایوارڈ کے حامیان اسے متحدہ قومیت کے منافی سمجھنے پر راضی ہو سکیں۔ تو ایسی دوگونہ کوشش کا نتیجہ ہمارے سے زیادہ مفید ہوگا ::

کانگریسی انتخابات

ہندوستان کی بدقسمتی کا موجب ہمیشہ سے گھر کی پھوٹ رہی ہے۔ اور یہی پھوٹ ہے جس سے اس دیش کو نہ صرف اپنے سوراجیہ سے محروم ہونا پڑا۔ بلکہ غیر ملکیوں کے اشاروں پر ناچنا پڑا ہے۔ خواہ وہ غیر ملکی مغل تھے یا افغان یا یورپین۔ کانگریس نے اس لئے جنم لیا تھا کہ وہ اس ملک کو سیاسی طور پر آزاد کرا کے دم لے گی۔ لیکن ملک کی فضا کچھ ایسی بگڑ چکی ہے۔ کہ وہ بھی اس وبا سے بچ نہیں سکی۔ چنانچہ ناگپور۔ الہ آباد اور امرتسر میں حال ہی میں انتخابات کے موقعہ پر جو جھگڑا جو گری مچی ہے۔ اُسے دیکھ کر یہی کہنا پڑتا ہے۔ کہ کانگریس میں بھی ایسے آدمی گھس آئے ہیں جو ملک اور قوم کی خدمت کرنے کی بجائے کانگریس کو ہی اکھاڑہ بنانے کے درپے ہیں۔ اور اتنا سوچنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتے۔ کہ ان کی اس نا سمجھی سے کانگریس کا کاز سخت بدنام ہو جائے گا۔ اور اس سے آزادی کی تحریک کو سخت دھکا لگے گا۔ ایسی حالت میں ہم جملہ کانگریسی نیتاؤں سے پُر زور اپیل کریں گے۔ کہ وہ ایسے طریق دریافت کریں جس سے انتخابات کے موقعہ پر کسی قسم کے جھگڑے پیدا نہ ہوں ::

ڈاکٹر کچلو کا برت

بعض کانگریس کمیٹیوں کے انتخابات پر جو شرمناک مظاہرے ہوئے ہیں۔ ان سے جہاں کانگریس کے کاز کو دھکا لگا ہے۔ وہاں بعض کانگریسی نیتاؤں کو بھی غیر متوقع طور پر پریشانی کا شکار ہونا پڑا ہے۔ امرتسر کانگریس کمیٹی کے انتخابات کے موقعہ پر جو شرمناک واقعات ہوئے ان کے خلاف ڈاکٹر کچلو نے مجبوراً پروٹسٹ کے طور پر ۲۳ جولائی سے پرائشچت کرنے کے لئے سات روز کا برت رکھا ہوا ہے ان سات دنوں میں آپ سوڈا اور پانی کے بغیر کوئی چیز استعمال نہ کریں گے۔ اور یہ سات دن جلیانوالہ باغ میں گزاریں گے۔

ڈاکٹر جی کا برت جہاں ان کی خلوص نیت کا ثبوت ہے۔ وہاں اس غنڈہ ازم کے خلاف بہترین اور معصوم ترین پروٹسٹ ہے۔ جو کہ امرتسر کانگریس کمیٹی کے انتخاب کے موقعہ پر ظاہر ہوا ہے۔ ڈاکٹر جی کا برت یہ تقاضا کرتا ہے۔ کہ جن لوگوں نے یوم انتخاب پر شرمناک مظاہرے کئے۔ وہ اپنی ناپسندیدہ حرکات کے لئے باقاعدہ پرائشچت کریں۔ اور ڈاکٹر جی کو یقین دلائیں۔ کہ آئندہ کے لئے وہ اس فعل کے مرتکب نہ ہوں گے ::

آگرہ میں فرقہ وارانہ فساد

آگرہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گذشتہ جمعہ کو وہاں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ فساد کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے۔ کہ محلہ راوت پاڑہ میں جہاں ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک مندر کے متعلق بہت عرصہ سے جھگڑا چلا آ رہا تھا۔ یہ مقدمہ بازی ہوتی رہی۔ مسلمانوں کو یہ شکایت تھی۔ کہ ان کی نماز کے وقت مندر میں سنکھ بجا کرتے۔ اور اس سے نماز میں خلل واقع ہوتا ہے۔ آخر عدالت نے یہ قرار دیا کہ دونوں فریق اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق اپنے مذہبی مراسم بجا لائیں۔ اور آئندہ جھگڑا کرنے سے محترز رہیں۔ لیکن گذشتہ جمعہ کے دن عدالت کا فیصلہ دھرا کا دھرا رہ گیا۔ جبکہ مسلمان اس دن نماز ادا کرنے کے لئے آئے شرارتی لوگوں نے فساد کرا کے ہی دم لیا۔ اس فساد میں دو آدمی ہلاک اور ۵۰ زخمی ہوئے ہیں اس پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شہر میں نہ صرف کرفیو آرڈر بلکہ دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے۔ اور ۵ سے زیادہ آدمیوں کے ایک جگہ جمع ہونے کی ممانعت کر دی ہے۔ مذکورہ فساد سخت افسوسناک ہے۔ ضرورت ہے کہ آگرہ کے سرکردہ ہندو اور مسلمان اس معاملہ کو سلجھانے کی کوشش کریں۔ اور ایسی کوشش کریں جس سے سنکھ اور نماز کا جھگڑا ہمارے شہر کے امن و امان کے لئے مستقل خطرہ نہ بن جائے ::

ہوم ممبر کا چیلنج

۲۳ جولائی کو جب اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا۔ تو سر ہیری ہیگ ہوم ممبر حکومت ہند نے فرمایا۔ کہ دہشت انگیزی کے خلاف اُس وقت تک جنگ جاری رکھنی چاہئے۔ جب تک کہ ملک میں سیاسی حالات بہتر نہ ہو جائیں۔ تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ میرے خیال میں دہشت انگیز لوگ گذشتہ ۳۰ سال سے اپنی سرگرمیوں کا اظہار کرتے آئے ہیں لیکن اب اس کے جواب میں انہیں کوئی موقعہ نہیں۔ ہوم ممبر کو کس نے روکا ہے کہ وہ دہشت انگیزی کے خلاف جہاد جاری نہ کریں؟ ہاں قوم پرست ہندوستان ہوم ممبر سے اتنا مطالبہ کرتا ہے کہ وہ جہاد ایسے طریق سے جاری رکھیں جس سے ملک اُن کے ساتھ خلوص نیت سے سہیوگ کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ اور وہ یوں کہ جہاں وہ دہشت انگیزوں کی خود قانون کی مدد سے روک تھام کریں۔ وہاں جمہور کی جائز سیاسی خواہشات کو پورا کرنے میں کبھی تحمل روا نہ رکھیں۔ تاکہ ملک کے اندر ایسی فضا تیار ہو جائے جس سے خود بخود دہشت انگیز یہ محسوس کریں۔ کہ انکو شری مت ہمر بینسٹار کھموش کی طرح اپنے اندر بتہ بھی بیٹھا کوئی چاہئے ::

زنجبار میں نسلی امتیاز

زنجبار کے جو ہندوستانی آبادکار رہتے ہیں۔ اُنکو یہ شکایت ہے۔ کہ وہاں اب صورت حالات تشویش ناک ہو گئی ہے کیونکہ وہاں ابھی دفعہ نسلی امتیاز کا اصول قائم کیا گیا ہے۔ چنانچہ اسی مطلب کا ایک تار مسٹر آدم جی خان پریذیڈنٹ اور مسٹر پولک سیکرٹری انڈین ایسوسی ایشن کی طرف سے پنڈت مالویہ جی کو موصول ہوا ہے۔ اور انہوں نے اسمبلی اور شاہی کونسل کے متعدد سرکردہ ممبران کو روانہ کیا ہے۔ کہ وہ اس معاملہ کو ایک ڈیپوٹیشن کی مدد سے وائسرائے کی خدمت میں عرض کریں۔ کیونکہ اس سے زنجبار کے ہندوستانی آبادکاروں کے مفاد کو سخت نقصان پہنچے گا۔ ہمارا اپنا خیال ہے۔ کہ جب سے حکومت ہند نے بیرونجات میں رہنے والے ہندوستانیوں کے متعلق اتنی جانبداری سے کام نہیں لیا جتنا کہ دستی سے وہ گوروں کے متعلق لیتی ہے۔ تب سے ہی غیر ممالک میں ہندوستانیوں کو روز مرہ نئے خود جنگ کو شکایت کا موقعہ ملا ہے۔

مسیح بننے کا راز

بعض مسلمان یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ قادیان کے بڑے مرزا کو مسیح بننے کا شوق کیسے چرایا۔ اس کا جواب ہم خود نہیں دیتے۔ بلکہ مرزائی اخبار "الحکم" کے الفاظ میں درج کرتے ہیں:-

"حضرت منشی (محمد جان) صاحب نے ایک بڑا مفصل اشتہار بھی کئی ہزار کی تعداد میں حضرت اقدس کے مجدد ہونے پر شائع کیا۔ اس اشتہار میں حضرت منشی صاحب موصوف نے ایک یہ بھی شعر لکھ دیا ہے

مریضوں کی ہے تمہیں پر نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

یہ شعر قبل از وقت پیش گوئی کے رنگ میں حضرت منشی صاحب مرحوم کی طرف سے شائع ہوا۔ یہ حضرت منشی صاحب کی ایک صریح پیش گوئی تھی۔ چنانچہ اس اشتہار کے شائع ہونے سے چند سال بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رتبۂ مسیحائی پر ممتاز فرمایا"۔

("الحکم" - ۲۱ جولائی ۱۹۳۴ء)

گویا مطلب صاف ہے۔ کہ مرزا کو خدا نے تو پیچھے مسیحا کے خطاب سے مخاطب کیا۔ پہلے منشی محمد جان نے یہ ایجاد کی تھی۔ اور وہ بھی نظم کے اندر۔

آسمانی نشان

بڑے مرزا صاحب نے جب اپنے کاروبار کی تشہیر شروع کی۔ اور لوگوں نے کھلی اڑائی۔ تو مرزا نے رو دھو کر اپنے خدا کی درگاہ میں ذیل کی گریہ زاری کی:-

"اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں۔ تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے آخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی اور نشان دکھلا۔ اور اپنے بندہ کے لئے گواہی دے۔ جس کو زبانوں سے کچلا گیا ہے"۔

(۲۱ جولائی ۱۹۳۴ء)

گریہ زاری واقعی دردناک ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اللہ میاں نے اس کی کیا قدر کی؟ کیا ہمارے مرزائی دوست اس کی رفقائے کے لئے کوئی ایسا نشان بتلائیں گے۔ جو کہ اللہ میاں نے قادیان یا اس کے باہر دکھلایا ہو۔ اگر نہیں دکھلایا۔ تو سمجھو کہ اللہ میاں نے مرزا صاحب کو سخت مایوس بنا کر ان کی بدنامی کرائی۔ اسلام سے منحرف بھی قرار دیا۔ اور یونہی اس کی کرکری کرائی۔ بولو مرزا اسے قادیان کی جے۔

شہید صادق کے قتل کی سازش

شری پنڈت لیکھرام جی شہید صادق کی شہادت ایک ایسے دماغ کی سازش کا نتیجہ تھی۔ جس کے متعلق ہر خاص و عام کو یہ شک تھا کہ پنڈت جی کو قتل کرنے کے لئے خفیہ ساز باز کیا ہے۔ چنانچہ خود مرزا محمودی تسلیم کرتا ہے۔ کہ ان کے یار غار اور ابتدائی واقف کار مولوی محمد حسین بٹالوی کو بھی ایسا ہی شک تھا۔ ملاحظہ ہوں اس کے الفاظ:-

"کیا محمد حسین چپ رہتا؟ اب بھی جب کہ یہ نشان پورا ہو گیا۔ اور لاکھوں انسانوں نے اس پیش گوئی کی صداقت کو تسلیم کر لیا۔ وہ کہتا ہے۔ کہ جماعت کے کسی آدمی نے قتل کر دیا ہو گا"۔

("الحکم" - ۲۱ جولائی ۱۹۳۴ء صفحہ ۵)

کیا مذکورہ الفاظ صاف طور پر نہیں بتلا رہے کہ مرزا کے دل میں چور تھا۔ اور اس کو یہ علم تھا۔ کہ شہید صادق کے متعلق اس کی نبض کو پہچاننے والے یار غار پورے طور پر آگاہ ہیں۔ کہ پنڈت جی کا لاہور جیسے شہر میں ایک وشواس گھاتی کے ہاتھوں قتل ایک خفیہ جوڑ توڑ کا نتیجہ ہے۔ اور اس میں کسی آسمانی طاقت کا مطلقاً ہاتھ نہیں ہے۔

کوری قینچی

قادیان کا الہامی گزٹ "الفضل" لکھتا ہے کہ:-

"احمدیت سے صرف وہی شخص علیحدگی اختیار کر سکتا ہے۔ جو کسی دنیوی غرض کو پیش نظر رکھ کر احمدی کہلائے۔ اور احمدیت کی حقیقت سے کورا ہو"۔

("الفضل" ۲۲ جولائی ۱۹۳۴ء)

اگر "الفضل" اس کے ساتھ ہی ان جملہ اشخاص کی فہرست شائع کر دیتا۔ جو کہ آج تک احمدیت سے تائب ہو کر پھر مسلمان بن چکے ہیں۔ اور ساتھ ہی ان کی علیحدگی کی وجہ بیان کر دیتا۔ تو اس کو خود پتہ لگ جاتا۔ کہ مرزائیت سے جن لوگوں نے آج تک علیحدگی اختیار کی ہے ان میں سے کثیر تعداد ایسی ہے۔ جو کہ مرزائیت کو مذہب اسلام کے خلاف سمجھتی ہے۔ اور اس کا نام لینے سے کانوں پر ہاتھ رکھتی ہے۔ ایسی دیانت دار اکثریت پر یہ الزام لگانا کہ اس نے دنیوی اغراض کو پیش نظر رکھ کر احمدیت اختیار کی تھی۔ ایک سفلانہ حرکت ہے۔

رانا پرتاپ کی توہین

دہلی کے خواجہ زلف دراز جنون کے حملہ کا شکار ہو کر فرماتے ہیں۔ کہ:-

"رانا پرتاپ مغل سلطنت کا ایک باغی تھا۔ اور ہندو نسل سے نہ تھا۔ بلکہ ایرانی نسل سے تھا۔ جس کو اور جس کے بزرگوں کو مسلمانوں نے بیس دفعہ نیچا دکھلایا۔ اور وہ اور اس کے بزرگ ہمیشہ میدان جنگ سے بھاگے"۔

خواجہ صاحب کی بدحواسی واقعی قابل رحم ہے۔ جو فخر ہند رانا پرتاپ کو مغل سلطنت کا باغی قرار دے رہے ہیں۔ اگر آپ تاریخ سے ذرا بھی واقف ہوتے۔ تو جانتے۔ کہ جب رانا پرتاپ نے جنم لیا تھا۔ اس وقت خود مغلیہ سلطنت اس قابل نہ تھی۔ کہ راجپوتانہ کو وہ اپنی قلمرو میں شامل کرنے کا حوصلہ کر سکتی۔ رانا پرتاپ نے اگر کبھی اکبر یا ہمایوں کے آگے سر خم کیا ہوتا۔ اور پھر وہ اس سے انحراف فرماتے۔ تب تو وہ باغی کہلا سکتے تھے۔ لیکن جب وہ کنگ رابرٹ بروس کی طرح راجپوتانہ سے نہ صرف غیر ملکی اقتدار کا خاتمہ کرنے بلکہ ہندوستان میں جنگ آزادی کرنے پہلے ہوئے تھے۔ تو ان کے متعلق یہ الزام تراشنا کہ وہ سلطنت مغلیہ کے باغی تھے۔ بدترین قسم کی جہالت اور حماقت ہے۔

دس سوالات پیش کرو!

سہیوگی "آنند" مظہر ہے۔ کہ موضع ٹھرو ضلع سیالکوٹ میں سنکھشرہ نواسی پنڈت رگھوناتھ پرشاد جی نے آریہ سماجیوں پر اپنے ایسے مخصوص دس سوال کئے۔ جن کے انہوں نے آریہ سماجیوں سے بار بار جواب مانگے۔ ہمارے خیال میں پنڈت جی کے سوالات صرف ٹھرو کے آریہ سماجیوں کے لئے ہی مخصوص نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کیا ہی اچھا ہو۔ کہ وہ کرپا کر کے اپنے سوالات ہمیں لکھ کر بھیج دیں۔ تاکہ ہم ان پر وچار کر کے ان کے مناسب جواب عرض کر سکیں۔ اس طرح جہاں پنڈت جی کے سوالات پبلک ہو جائیں گے۔ وہاں ان کے جوابات بھی شائع ہو جائیں گے۔ اور دوبارہ انہیں کسی دوسرے مقام پر ان سوالات کی بار بار نمائش نہ کرنی پڑے گی۔ ہمیں وشواس رکھنا چاہئے۔ کہ پنڈت جی ہمارے مطالبہ پر اپنے سوالات کو ضرور ہمارے پاس بھیجنے کی کرپا کریں گے۔

احراریوں کی مظلومیت

قادیان کے الہامی گزٹ "الفضل" کو ہم سے شکایت ہے کہ "جب احراریوں کا کام ہر جگہ فتنہ و فساد پیدا کرنا اور امن میں خلل ڈالنا ہے۔ تو تم ان کی کیوں حمایت کرتے ہو۔ اور کیوں انہیں مظلوم ظاہر کرتے ہو؟" ہمارا جواب صاف ہے کہ جن باتوں میں ہم احراریوں کو جابر پاتے ہیں یا ہم ان کے رویہ کی (نہ کہ ذات کی) کھلی مذمت کرتے ہیں لیکن جس جگہ ان کی مظلومیت کا مشاہدہ کرتے ہیں وہاں ان کی حمایت کرنا گناہ نہیں سمجھتے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ احراریوں کی ہندوستان کی سیاسیات کے میدان میں غیر معقول مداخلت جہاں مضرت رساں نتائج پر بارہا منتج ہوئی ہے۔ وہاں قادیان میں [illegible] ان کی اقلیت کے لئے مرزائی اکثریت کی طرف سے جو ناروا سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ اس کی مذمت کرنا اپنا انسانی فرض یقین کرتے ہیں۔ ہم ایک شخص کی محض اس لئے مخالفت نہیں کرتے کہ وہ مرزائی ہے یا احراری ہے۔ بلکہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ وہ ظالم ہے یا مظلوم۔ جب ہم کسی کو کسی فریق پر ظلم کرتے دیکھتے ہیں۔ تو اس کے اس فعل کی (نہ کہ ذات کی) مذمت کرتے ہیں۔ لیکن جب ہم کسی کو مظلوم دیکھتے ہیں۔ تو اس کی مظلومیت

قادیان کے موعودی دربار کا مارشل لاء

جن لوگوں نے پنجاب کے ۱۹۱۹ء کے مارشل لاء کا نتیجہ بچشم دیکھا ہے۔ وہ تو سر او ڈوائر اور جنرل ڈائر کی قصیدہ خوانی کرتے نہیں تھکتے۔ لیکن جن غریبوں نے اس مارشل لاء کا نظارہ نہیں کیا۔ ان کی خاطر ہم قادیانی نبی کے عہدِ حکومت کے مارشل لاء کے چند انوکھے تجربات بتلاتے ہیں۔ تاکہ وہ یہ دیکھ سکیں۔ کہ قادیان شریف کا مارشل لاء کس قسم کا ہے؟

قادیان کے ناظر دعوت و تبلیغ نے ۱۵ جولائی کے "الفضل" میں اعلان کیا ہے۔ کہ اس سال تبلیغ کے لئے ۲۰ ستمبر ۱۹۳۴ء کی تاریخ بطور دوسرے یوم تبلیغ مقرر کی گئی ہے۔ کیونکہ اس تاریخ کو مرزا احمد بیگ صاحب ہوشیار پوری بموجب پیشگوئی فوت ہوئے تھے۔ عجیب مذاق ہے۔ ایک تو تبلیغ کا دعویٰ۔ دوسرے ایک ہوشیار پوری بیگ کی برسی کو منانا۔ اور وہ بھی کس کارِ ثواب کے لئے۔ محض یہ دکھلانے کے لئے کہ مرزا احمد بیگ کیونکر زمین پر آسمانی نکاح کے عمل میں آنے میں ہارج ہوا؟

لاہوری مرزائی کے لیڈر مشہور ہے مولانا عصمت اللہ صاحب تپ محرقہ سے شہید ہو گئے۔ اور شہید اس وقت ہوئے۔ جبکہ بڑے بڑے لاہوری مرزائی ان کی تیمارداری میں مشغول تھے۔ لیکن بُرا ہو کمبخت تو قادیانیوں کا کہ جن کا الہامی گزٹ "الفضل" ذیل کے الفاظ میں چرکے دے رہا ہے۔ بھانڈا پھوڑتا ہے کہ حضرت ان کا ملازم دورانِ علالت میں شروع سے آخر تک ان کے پاس رہا۔

اپنے ہم زلف لاہوریوں کو طعنہ دیتے ہوئے "الفضل" لکھتا ہے۔ کہ مولانا کی وفات کے بعد اب یہ لکھنا ان کو کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ اور کسی کو کیونکر مطمئن کر سکتا ہے۔ کہ دورانِ علالت میں امیر ایدہ اللہ اور دیگر بزرگان سلسلہ نے نہایت اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھلایا ہے۔ اور علاج و تیمارداری میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے۔"

یہ تو ہوا قادیانی طعنہ۔ لیکن اگر کوئی ہم سے پوچھے۔ تو ہم اس کو صاف بتلا دیں۔ کہ اگر لاہوری اکابرین مولانا عصمت اللہ کی تیمارداری نہیں کر سکے تو کیا ہوا۔ کم از کم ان کو یہ تو فخر حاصل ہے۔ کہ ۱۹۰۸ء میں انہوں نے بڑے مرزا کی لاش کو سنبھال کی آلائش سے پاک صاف کر کے اس قابل بنا دیا تھا۔ کہ وہ خرِ دجال پر سوار ہو کر زائرین کے اجتماع کے درمیان سے گزرتی ہوئی بہشتی مقبرہ میں رکھی جا سکے۔

سری نگر کے میر واعظ یوسف شاہ کے خلاف قادیانیوں کے دل میں جو بے فائدہ بغض اور تعصب ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے ہم نے لکھا تھا کہ حکومت کشمیر کو اس سے مرعوب نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ قادیانیوں کا یہ خاصہ ہے کہ جو ان کی ٹانگ کے نیچے سے نہ گزرے۔ اسے بلا وجہ بدنام کرنے لگ جاتے ہیں۔ اس پر "الفضل" سیخ پا ہو کر لکھتا ہے۔ کہ "پرکاش" کا میر واعظ کی حمایت کرنا اسلام دشمنی کی وجہ سے ہے۔

اگر میر واعظ کی معصومیت کو درشانا اور انہیں قادیانیوں کی شورش سے محفوظ کرنا اسلام دشمنی ہے۔ تو ہم ایسی اسلام دوستی سے باز آئے۔ جس کا مقصد قادیانیوں کے اشاروں پر ناچنا ہو۔ اور ان کے مخرب رسان پروپیگنڈا کی حمایت کرنا ہو۔ خدا دنیا کو ایسی بدعت سے بچائے۔

لیکن "الفضل" کے اس اظہارِ خیال پر "پیغام صلح" لکھتا ہے۔ کہ "اسے پڑھنے کے بعد ہمیں معلوم ہوا۔ کہ اس نوٹ کا مقصد اظہارِ افسوس و ہمدردی نہیں۔ بلکہ صرف خبثِ باطن کا اظہار اور نیش زنی مقصود ہے"۔ ممکن ہے ایسا ہی ہو۔ "پیغام صلح" "الفضل" والوں کو ویسے ہی پہچانتا ہے۔ جیسے چور چور کو پہچانتا ہے۔ اس لئے ہمیں اس میں دخل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

اصل حالات کو پیش کرنے کے لئے "پیغام صلح" لکھتا ہے۔ کہ "الفضل" کا دروغ بے فروغ یہ ہے کہ مولوی صاحب عصمت اللہ ایسی حالت میں فوت ہوئے۔ جبکہ صرف ان کا ملازم ہی خبرگیری کر رہا تھا۔" دروغ بے فروغ کہو۔ یا صداقت کا اظہار کہو۔ یہ سچ ہے کہ مولانا عصمت اللہ چل بسے۔ اور چلتے ہوئے پیغام صلحیوں اور الفضلیوں میں نوک جھونک کی داغ بیل ڈال گئے۔

مرزائی چوں چوں کا مربہ

قادیان کے بڑے مرزا صاحب بڑے مزے کے انسان تھے۔ انہوں نے خواجہ غلام فرید کو ایک مکتوب بھیجا۔ اور اس میں ذیل کی گوہر افشانی کی:۔

"پس ہر کہ مرا پذیرد فرشتہ است نہ انسان
و ہر کہ سر پیچد ابلیس است نہ آدمی۔
ایں قول خدا گفتہ نہ من۔

یعنی جو شخص مجھے قبول کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں بلکہ فرشتہ ہے۔ اور جو مجھے نہیں مانتا۔ وہ ابلیس ہے نہ کہ آدمی۔ اور یہ بات خدا نے کہی ہے۔ نہ کہ میں نے"۔

(سراج منیر صفحہ ۵)

سوال ہوتا ہے۔ کہ ماننا کہتے کس کو ہیں؟ سو اس کے متعلق سنئے۔ ہمارے بڑے مرزا کیا کہتے ہیں۔ عجیب معاملہ ہے۔ ان کے قول ہمیشہ ذو معنی ہوتے ہیں۔ ایک جگہ تو آپ فرماتے ہیں۔ کہ "ان لوگوں نے مجھ پر افترا کیا ہے۔ جو یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے"۔

(حاشیہ بشرائے صفحہ ۸)

"کیا میرے لئے جائز ہو سکتا ہے۔ کہ میں نبوت کا دعوے کر کے کافروں سے جا ملوں۔ اور ایسا کرنا میرے خروج من الاسلام کا باعث ہے" صفحہ ۹

لیکن بُرا ہو مرضِ نسیان کا۔ دوسری طرف آپ اس کے برعکس فرماتے ہیں:۔

"ہمارا یہ دعوے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ اور مخاطبہ کرے۔ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بڑھ کر ہو۔ اور اس میں پیشگوئیاں کثرت سے ہوں۔ اسے نبی کہتے ہیں۔ اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں"۔

(بدر قادیان۔ ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

لاہوری مرزائی کہتے ہیں۔ کہ بڑے مرزا صاحب محض مجدد تھے۔ لیکن خود مرزا صاحب اس سے دو چھلانگ آگے نکل جاتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"ایک شخص نے مرزا غلام احمد سے یہ سوال کیا کہ آپ کو نہ ماننے والے کافر ہیں یا نہیں؟ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا۔ کہ مولویوں سے جا کر پوچھو۔ کہ ان کے نزدیک جو مسیح اور مہدی آنے والا ہے۔ اس کو جو نہ مانے۔ اس کا کیا حال ہوگا؟ پس میں وہی مسیح اور مہدی ہوں۔ جو آنے والا تھا"۔

("فاروق"۔ ۲۴ فروری)

دوستو! اب آپ ہی بتلائیں۔ کہ اس چوں چوں کے مربہ میں ہم کیا مانیں اور کیا نہ مانیں؟ اگر مرزا صاحب کو مسلمانوں کا نبی سمجھیں۔ تو غیر مرزائی لٹھ لے کر ہمارے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ تم ہمارے خاتم المرسلین کی ہتک کر رہے ہو۔ لیکن اگر نہ مانیں۔ تو قادیانی بگڑ بیٹھتے ہیں۔ کہ تم قادیان کے بہشتی مقبرہ کے مجاور نہیں رہے۔ جاؤ۔ ہمیں شکل نہ دکھاؤ۔ ہم حیران ہیں۔ کہ کس کا ساتھ دیں۔ اور کس سے بگاڑیں؟

غیر مرزائیوں سے ہمیں بگاڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ خود قادیان سے ہجرت کرنے والا فریق شاکی ہے۔ کہ "جب ہم قادیانی جماعت سے علیحدہ ہوئے تھے۔ اسی مسئلہ کفر و اسلام پر علیحدہ ہوئے تھے۔ نبوت کا مسئلہ محض فرع ہے۔ کیونکہ جب مسئلہ کفر نہ رہے گا۔ تو نبوت بھی نہ رہے گی۔ ہمارا قادیانی جماعت کا اصل اختلاف یہیں سے شروع ہوا تھا۔ ہم کہتے تھے کہ تمام کلمہ گو مسلمان ہیں۔ اور دوسرا فریق یہ کہتا تھا کہ مسلمان وہی ہے۔ جو مرزا صاحب پر ایمان لائے" ("پیغام صلح")

لو دوستو! ماننے اور نہ ماننے کا قضیہ خود ہی سلجھ گیا۔ ہم غیر مرزائی ہیں۔ مولانا محمد علی۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ اور دوسرے لاہوری اکابرین برملا کہہ رہے ہیں۔ کہ ہم نے قادیان سے بوریا بستر اسی ماننے اور نہ ماننے پر باندھا تھا۔ اور اسی پر اپنی نجات کی لٹیا لٹکائی تھی۔ اس لئے جب خود بڑے مرزا کے یارِ غار اس ماننے اور نہ ماننے کی تجارت پر بگڑ بیٹھے۔ تو ہمارے لئے یہ معاملہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ ہم مانیں یا نہ مانیں۔ یہ ہماری اپنی مرضی ہے۔

پھلت جیوتش کا جال - نمبر ۴

پراچین گنت جیوتش

(از شری پنڈت وشوناتھ جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

"بھون گیان" کے لیکھ سے پاٹھکوں کو نکھشتر گرہ اور اُپ گرہ آدی کا ٹھیک ٹھیک علم ہو گیا ہو گا۔ بعض یوروپین یا اُن کے ہندوستانی چیلے یہ خیال رکھتے ہیں۔ کہ کوپرنیکس سے پہلے زمین کی روزانہ اور سالانہ گردش کا علم کسی کو نہیں تھا۔ تمام دُنیا کے عالم زمین کو مرکز ہی مان کر گرہ نکھشتر کو اس کی گردش کرتا ہوا مانتے تھے۔ جو کہ بالکل وہم ہے۔ ان لوگوں کا یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ اگرچہ ویدوں میں بھی زمین کی گردش کا صاف الفاظ میں بیان ہے۔ اور مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی نے ان منتروں کی اپنی ستیارتھ پرکاش وغیرہ کتب میں نقل کی ہے۔ لیکن ان منتروں پر سائن وغیرہ کے ایسے بھاشیہ نہ ہونے سے یہ لوگ یقین نہیں کرتے۔ اور مہرشی کا اپنا خیال مانتے ہیں۔ اس لیے اس وشئہ میں ہم ایسا پرمان پیش کرتے ہیں۔ جس سے نہ صرف یہ ثابت ہو جائے گا۔ کہ پرانے آریہ وِدوان زمین کی گردش کا پورا پورا علم رکھتے تھے۔ بلکہ یہ بھی واضح ہو جائے گا۔ کہ سائن کے مقابلہ میں مہرشی دیانند سرسوتی کا بھاشیہ ہی صحیح مانا جا سکتا ہے۔

آریہ بھٹ نام کا جیوتشی جو کہ بھاسکر آچاریہ (جس کا جنم بارھویں صدی کے آغاز میں ہوا) سے بھی پرانا ہے۔ اپنی پُستک گیتکا پاد میں لکھتا ہے:۔

अनुलोम गतिर्नौस्थः
पश्यत्यचलं विलोमगं यद्वत्

زمین کی محوری گردش کشتی پر سوار ہونے کی طرح ہے۔ کشتی دریا کے بہاؤ کی طرف چل رہی ہے لیکن کشتی پر سوار شُدہ کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ کشتی تو کھڑی ہے۔ اور کنارے کے درخت پیچھے کی طرف چل رہے ہیں۔ پس ایسے ہی زمین اپنے محور کے گرد گردش کرتی ہے۔ لیکن ستارے زمین کے گرد گردش کرتے معلوم ہوتے ہیں۔ اس شلوک پر پرتھودک نے ٹیکا کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

परमार्थतस्तु स्थिरैव भूमिः।
भूमेः प्राक् गमनं नक्षत्राणां
गत्य भावश्चलन्ति केचित्
तान मिथ्याज्ञानवादि-
त्याह।

ارتھ:۔ واستو میں تو زمین ساکن ہے۔ زمین کا مشرق کی طرف سے اپنے محور کے گرد گردش کرنا اور نکھشتروں کا ساکن ہونا جو مانتے ہیں۔ ان کا خیال غلط ہے۔ اسی طرح آریہ بھٹ کے شِشیہ لَلّا چاریہ۔ وراہ مہر اور برہم گپت نے بھی گردشِ زمین کا کھنڈن کیا۔ لیکن برہم گپت کے شِشیہ پرتھودک سوامی نے آریہ بھٹ کے مت گردشِ زمین کی تائید کی ہے۔

ان اقتباسات سے ہر ایک عقلمند یقین کر سکتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں زمین کی محوری گردش کا بھارت ورش میں کس قدر چرچا تھا۔ ایک طرف اس کی تائید ہوتی تھی۔ تو دوسری طرف تردید کرنے والے بھی تیار بیٹھے تھے۔ سولھویں صدی میں جب کوپرنیکس نے محوری گردش کا خیال یوروپ کے سامنے رکھا۔ تو ٹائیکو براہی وغیرہ مشہور ہیئت دانوں نے اس کی مخالفت کی تھی۔ اس سے یہی یقین ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں بھارت میں یوروپ کی طرح ہی حرکاتِ زمین پر بحث ہوا کرتی تھی۔

کول بروک صاحب لکھتے ہیں۔ کہ آریہ بھٹ سے چھ سو سال پہلے آریہ لوگ زمین کی گردش کا علم رکھتے تھے۔ لیکن یہ بھی پھلت جیوتش کا پرچار بڑا۔ کہ زمین کی گردش کے صحیح اصول کو لوگوں نے اپنے دلوں سے اتنا محو کر دیا۔ کہ جیسے یہاں کبھی اس کا خیال ہی پیدا نہ ہوا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وید منتروں کا کہ جن میں اس کا ستیہ گیان دیا گیا تھا۔ سائن وغیرہ نے اُلٹا ارتھ کیا۔ اور مہرشی دیانند کے ستیہ ارتھ منقلب اور کم لیاقت مغربی خیالات کے وِدوانوں اور پھلت جیوتش کے حامیوں کو اُلٹے معلوم دیتے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ آریوں کو حرکاتِ زمین کا پورا پورا علم تھا۔ بلکہ وہ اس کے قطر اور محیط کو بھی ٹھیک ٹھیک جانتے تھے۔ ایک پورانک پھلت جیوتشی سے پوچھا جائے۔ تو وہ زمین کو روٹی کی طرح گول بتلائے گا۔ اور اس کا دائرہ ۵۰ کروڑ یوجن کہے گا۔ جس سے مغربی عالم یہی نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ ہندوؤں نے بھی دیگر مذاہب کی طرح علم ہیئت و جغرافیہ میں صرف وہمی قیاسات سے کام لیا ہے۔ لیکن بھاسکر آچاریہ جی نے اپنی پُستک سدھانت شرومنی میں اس کے متعلق بالکل صحیح اعداد پیش کئے ہیں۔ جیسا کہ:۔

प्रोक्तो योजन संख्यया
कुपरिधिः सप्तांग नन्दाब्धया
तद्व्यासः कुभुजंग सायक भुवो
ऽथ प्रोच्यते योजनैः।

ارتھ:۔ زمین کا محیط ۴۹۶۷ یوجن یعنی لگ بھگ ۴۹۶۷ × ۵ = ۲۴۸۳۵ میل اور اس کا قطر ۱۵۸۱ یوجن یعنی لگ بھگ ۱۵۸۱ × ۵ = ۷۹۰۵ میل ہے۔

ہیئت دانوں نے زمین کے قطبوں کے متن اُوپر دو قطب تاروں کو مانا ہے۔ شمالی قطب تارہ کو تو سب لوگ جانتے ہیں۔ جنوبی قطب کا تارہ یہاں سے نظر نہیں آتا۔ اور اس قطب پر چار چھوٹے چھوٹے تارے ہیں۔ جن کے گرد دیگر تارے گردش کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اگر کوئی شخص یہاں سے جنوب کی طرف سفر کرے۔ تو اس کو شمالی قطب نیچے اُترتا معلوم دیگا۔ یہاں تک کہ خطِ استوا پر یہ اُفق سے بھی نیچے ہو کر نظر سے غائب ہو جائے گا۔ اس کے بعد جنوبی قطب اُفق سے اوپر اُٹھتا ہوا دکھائی دے گا۔ خطِ استوا لنکا سے بھی بہت نیچے ہے۔ جب تک انسان وہاں سے بھی آگے نہ چلا جائے یہ جنوبی قطب نظر نہیں آتا۔ لیکن بھاسکر آچاریہ جی نے اس کا بھی ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ:۔

उभौ ध्रुवौ पश्यति
दक्षिणोत्तरौ

ارتھ:۔ دھرو یعنی قطبی تارے دو ہیں۔ ایک جنوبی اور ایک شمالی۔

ایسے ہی چاند کے متعلق بھی مغربی ممالک میں کچھ علم نہیں تھا۔ عام لوگ اسے بذاتِ خود روشن مانتے ہیں۔ یوروپ میں یہ گیان کوپرنیکس کے بعد علم ستارگان کی ترقی کے دوران میں ہوا۔ یہ بھی کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ کیونکہ اس کا تعلق علم ہیئت کے علاوہ وگیان یعنی سائنس کے ساتھ بھی تھا۔ لیکن وید میں یہ گیان پہلے ہی موجود ہے۔ یجروید میں کہا گیا ہے:۔

सूर्य रश्मिश्चन्द्रमा

یعنی چاند سورج کی کرنوں سے چمکتا ہے۔ بھارت ورش میں پرانے زمانہ سے یہ گیان چلا آتا ہے۔ اور اس کا کسی نے وِرودھ نہیں کیا۔ یہاں تک کہ کویوں نے اپنے کاویوں میں بھی جگہ بہ جگہ اس کا ذکر کیا ہے۔ کوی کالیداس رگھوونش میں رگھو کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

प्रयोस वृद्धि हरिदश्व
दीधितेरनु प्रवेशादिव
बाल चन्द्रमा।

ارتھ:۔ بالک رگھو جنم کے بعد اس طرح بڑھنے لگا۔ کہ سورج کی کرنوں کے پرویش کرنے سے جیسے چاند بڑھتا ہے۔ اسی طرح سورج گرہن چاند گرہن کشتی تقل۔ گرہ اپ گرہوں کی گنتی اور سورج کے وبھتوں وغیرہ کا صحیح علم سنسکرت کی جیوتش و دیگر کتب میں موجود ہے۔

اگرچہ اصلیت یہی ہے۔ کہ زمین اپنے محور کے گرد اور سورج کے گرد بھی گردش کرتی ہے۔ لیکن اس کا ماپ ستارگان و سیارگان کی وہمی گردش ہی سے ہو سکتا ہے۔ اس لیے پراچین آریہ جیوتشیوں نے ویدوں کے اپدیشوں کے مطابق ستارگان کا ایک چکر بنایا تھا۔ جس کو ۲۸ حصوں میں تقسیم کیا تھا اور ہر ایک حصہ کو خاص خاص تاروں کے نام پر اشونی اور بھرنی وغیرہ ناموں سے نامزد کیا تھا۔ انہی کو نکھشتر کہتے ہیں۔

زمین کے چاروں طرف تارے ہیں۔ چاند ایک ماہ میں زمین کے گرد اپنی ایک گردش پوری کرتا ہے۔ جب زمین پر سے اس کو دیکھا جاتا ہے۔ تو ہمیں خاص ستاروں کے جھنڈ میں وہ نظر آتا ہے وہاں اس کی آہستہ آہستہ گردش مشرق کی طرف معلوم ہوتی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے نزدیک کے ستارے سے حرکت کرتا ہوا مشرق قریب کے ستارہ کی طرف جا رہا ہے۔ ایک دن میں اس کا جس قدر سفر ہوتا ہے۔ اس میں جتنے ستاروں کو وہ طے کر لیتا ہے۔ اُس ستاروں کے جھنڈ کو نکھشتر کہتے ہیں۔

اسی طرح زمین سورج کے گرد ایک سال میں ایک گردش پوری کرتی ہے۔ اس سے چاند کی طرح سورج بھی ستاروں کے بیچ میں سے گزرتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن جتنا سفر چاند نے ایک ماہ میں طے کر لیتا ہے۔ سورج نے اتنا ایک سال میں طے کرنا ہے۔ اس لئے سورج ایک مہینہ میں صرف $2\frac{4}{12}$ نکھشتروں کو طے کرتا ہے۔ لیکن جیسا کہ پہلے بتلایا گیا ہے۔ یونانیوں کے بھارت ورش میں آنے کے بعد راشیوں کا حساب جاری ہوا۔ اور انہی کے مطابق پھلت جیوتش بھی رائج ہو گیا۔ اور ساڑھے ستائیس نام ایک نکھشتر کو نکال کر $2\frac{3}{12}$ نکھشتر کی ایک راشی مان لی گئی۔ اس کے مطابق سورج ایک ماہ میں ایک راشی کے ستاروں کو طے کرتا ہے۔

بدھ۔ شکر اور منگل گرہ بھی سورج کے گرد گردش کرتے ہیں۔ ان کی گردشوں کی مقدار و وقت کو پہلے لکھ دیا گیا ہے۔ زمین کی سالانہ گردش پر ان کا اثر پڑتا ہے۔ اس لئے آسمان میں یہ نکھشتر راشیوں میں عجیب طریقے سے گردش کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بہر صورت وہ کبھی نہ کبھی نکھشتر کے سامنے نہیں دکھائی دیتے ہیں۔ اور وہ دار بھی مقرر ہے۔ اس کے مطابق ان کی نکھشتر گتی نکالی جاتی ہے۔

برہسپتی اور سنیچر زمین سے بہت دور دکھائی دیتے ہیں۔ یہ آپ نقشہ سے معلوم کر چکے ہیں۔ اس لیے زمین کی سالانہ گردش کا کوئی بہت بڑا

زمین پر ہم جس عرصہ میں وہ سورج کے گرد
ایک گردش پوری کرتے ہیں۔ زمین کے گرد بھی
اتنے ہی عرصہ میں ایک گردش پوری ہو جاتی ہے
اس کا نتیجہ یہ ہے کہ برہسپتی سورج کے گرد تیرہ سال
میں ایک گردش کرتا ہے۔ تو زمین پر سے وہ ایک
راشی کو ۱۲/۱ سال یعنی تیرہ ماہ میں طے کرتا ہوا
دکھائی دیتا ہے۔ شنیچر سورج کے گرد ۳۰ سال
میں ایک گردش کرتا ہے۔ اس لئے وہ ایک راشی میں
قریباً اڑھائی سال رہتا ہے۔
یورینس۔ نیپچون اور پلوٹو بھی اپنی گردش
آفتاب کے مطابق راشیوں کو طے کرتے نظر
آتے ہیں۔ یورینس قریباً ۸۴ ½ سال اور نیپچون ۱۶۲
سال میں ایک گردش پوری کرتا ہے۔ یورینس
۱۷۸۱ء میں معلوم ہوا۔ اس لئے اپنی دریافت
کے بعد ۱۹۶۵ء میں دوسری گردش پوری کرے گا۔
نیپچون ۱۸۴۶ء میں دریافت ہوا۔ اس لئے اس
کی ابھی تک ایک گردش بھی پوری نہیں ہوئی۔
پلوٹو تو ابھی ۱۳ مارچ ۱۹۳۰ء کو معلوم ہوا۔ اور
۲۴۸ سال میں اپنی ایک گردش پوری کر سکے گا۔
جیوتش کے پرچار کے وقت ان کا کسی کو
علم ہی نہ تھا۔ اس لئے وہ اپنے شمار میں نہیں
لا سکتے تھے۔ ورنہ ان کے بھی انسان پر عجیب و
غریب اثرات بتلا دئے جاتے۔ چونکہ علم جیوتش
کے حساب میں راشی گیان کو بہت
دخل ہے۔ اس لئے پاٹھک ان کو اچھی طرح
ذہن نشین کر لیں۔ تاکہ علم جیوتش کی اصلیت
سے وہ پورے طور پر واقف ہو سکیں۔

(اوم ستم)

سمجھ سکے ہیں۔ پھر وہ جو نہ مہرشی کو جانتے ہیں نہ
ان کی شکشا یا شکشت سے شکشت یا دیکشت ہی
ہوئے ہیں۔ ان کی راشٹر بھاونا کو کیا جانیں گے؟
ایک دن تھا کہ سرکار آریہ سماج کی سنستھاؤں کو بھی
سندیہ کی درشٹی سے دیکھتی تھی۔ کنتو اب اس سمبندھ
میں کوئی بات نہیں اٹھتی۔ ہم سویم ہی آریہ جیون کا
آدرش بھول گئے ہم نے ہی مہرشی کے راشٹریہ
سوروپ کا دھیان کرنا چھوڑ دیا۔ آپس کے جھگڑے
اتنے بڑھ گئے۔ کہ مہرشی کے راشٹریہ سوروپ کی اور
دیکھنے کی فرصت ہی نہ رہی۔ ہوا وہی جو ہونا تھا۔
مہرشی سے ہم بچھڑ گئے۔ اندھوں کی طرح بھٹکنے
لگے۔ نہ تو آریہ جیون میں راشٹریتا ہی رہی۔ اور نہ
تیاگ اور پریم اور کرتویہ سبھی آدی گن ہی رہے۔
کسی دن پارسپرک برتنے کے لئے "دمنی" کہہ دینا
کافی ہوتا تھا۔ آج سماج کے پردھان یا منتری پر
بھی وشواس نہیں ہوتا۔ پارسپرک وشواس بھی
اٹھ گیا۔ جب راشٹریہ دھرم ہی نہ رہا۔ تب سماج دھرم
اور ویکتی دھرم کیسے رہتے؟ یہ اندونیا عنت ہیں۔
کیا ہم پھر سے راشٹریہ دھرم کے سمپادن کا یتن کریں گے؟
(راغب)

"راج نیتی" اور "آریہ سماج"

(لیکھک شری گوردھن لال جی گپتا)

آج کل سنسار میں دھرم اور راج نیتی کا بھیشن
کلہ اور مت بھید ہے۔ پرنتو واستو میں دھرم
اور راج نیتی میں کچھ بھی انتر نہیں ہے۔ ویکتی
گت اُنتی کے لئے جن نیموں کا پالن کرنے کی
آوشیکتا ہے۔ وہ دھرم کہے جاتے ہیں۔ اور
سماج و راشٹر کو اُنت اور سمردھی شالی بنانے کے
لئے جن نیم آپ نیموں کے پالن کرنے کی ضرورت
ہے۔ اسے راج نیتی کہتے ہیں۔ اپنے پراچین
نیتی گرنتھوں میں راج نیتی کو راج دھرم یا راج
نیتی دھرم آدی کہا گیا ہے۔ دھرم اور راج
نیتی منشیہ جاتی کے شریر کے دو نیتر ہیں۔ سدا منشیہ
کے جیون کی رچنا کے لئے دونو کا برابر بنا رہنا اتنا
ہی آوشیک تھا انوارتیہ ہے۔ جتنا نیتر کے لئے
پرکاش۔

اگر وچار پوروک دیکھا جائے۔ تو آریہ سماج کے
جیرن اُدھار کے پہلے دھرم اور راج نیتی میں
بڑا انتر ہو گیا تھا۔ پوروہ لوگ دھرم کے واستوک
سوروپ کا پریتیاگ کر کے مایا واد کے پاش میں
بدھ ہو کر گون دھرم کے ٹھیکہ دار بن بیٹھے۔ اور
لنگوٹی لوگ راج نیتی کا واستوک سوروپ چھوڑ کر
سوارتھ سدھی کے مایا جال میں پھنس کر راج
نیتی کے ٹھیکہ دار بن بیٹھے۔ پور دیش کے لوگوں
نے گھر کے بھیتر پوجے کی سیما میں سیمت ہو کر
کھان پان آدی رُوڑھیوں کا شکار بن کر ان کو
دھرم سمجھ لیا۔ اور پشچم کے ولایت لوگ دوسرے
نربل راشٹروں کا رکت شوشن کرنا ہی راج نیتی کا
دھرم سمجھ بیٹھے۔ انگلینڈ کے ایک وکھیات
راج نیتگیہ نے کہا تھا۔ کہ راج نیتی وہی ہے
جس سے کسی سامراجیہ تتھا راشٹر کی سوارتھ
سدھی ہوتی ہو۔ دھرم اور راج نیتی کو بھن سمجھنے
والوں کے بھرم نوارن ارتھ ہی وہ وچار پرکٹ
کئے جاتے ہیں۔ اس سمبندھ میں یہ لکھنا بھی
آوشیک پرتیت ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج کے پرورتک
شری ۱۰۸ شری سوامی دیانند جی سرسوتی راج
نیتی کے آدی سُوتر دھار تھا بھارتیہ کرانتی
کے آدی دیوتا تھے۔ دھرم ویکتی و منشیہ کی اُنتی کا
کارن ہے۔ اور راج نیتی سماج و راشٹر کی اُنتی
کا کارن ہے۔ یدی دونو کی کمی ہوئی دشا میں
راج نیتی نے دھرم پر وجے پراپت کر لی۔ تو کوئی
آشچریہ کی بات نہیں۔ گت اردھ شتابدی کے
اندر اس دیش میں دو مہان آندولن ہوئے۔ پرتھم
آریہ سماج کا اور دوسرا کانگرس کا۔ پرتھم آندولن کا

جنم داتا آجنم برہمچاری ایک سنیاسی تھا۔ جس کے
وچار دیش کی پرانی سبھیتا و سنسکرتی کی بنیاد پر
بنے تھے۔ ریدی یہ آندولن وشیش روپ سے
دھارمک آندولن کہا جاتا ہے۔ تتھاپی یہ کہنا
اتیکت نہیں ہوگا۔ کہ اس دھارمک آندولن
کے انترگت میں سودیش پریم تتھا دیش بھکتی
کی پربل شکتی موجود تھی۔ آج کا سوراجیہ سنگرام
مہرشی دیانند کے آندولن سے پورنتیا سمبندھت
ہے۔

اس سمے سے چالیس ورش پہلے لکھے گئے
مہرشی کے گرنتھوں میں بھارت کے لئے سوراجیہ
کا ورنن کیا ہے۔ سنہ ۱۹۰۶ء میں کانگرس میں تو
سب سے پہلے پتامہ شری دادا بھائی نوروجی
نے سبھاپتی کے آسن سے اس شبد کا پریوگ
کیا تھا۔ سوامی جی کا کتھن ہے۔ کہ جو سودیشی راجیہ
ہوتا ہے۔ وہ سروپری اتم ہوتا ہے۔ انکوامت
متانتر کے آگرہ رہت اپنے اور پرائے کا پکشپات
شونیہ پرجا پر پتا ماتا کے سمان کرپا۔ نیائے اور
دیا کے ساتھ ودیشیوں کا راجیہ بھی پورن سکھ
دائک نہیں" (ستیارتھ پرکاش)

مہرشی کا سودیش پریم کا اُتکرشٹ آدرش
ان کے سودیش وت سے پرتی بھاشت ہوتا ہے
وہ سروتا سودیشی وستو کا ویوہار کرتے تھے۔
سویم دیشی نریشوں کو سودیشی وستر دھارن کرنے
کا پوتر اُپدیش دیتے تھے۔ سوامی جی کا پوتر اُپدیش
تھا۔ کہ "دیکھو انگریز لوگ سودیش کے بنے ہوئے
جوتے کو اپنے دفتروں میں جانے دیتے ہیں"۔
سوامی جی کے ستیارتھ پرکاش سمبندھی پوتر وچاران
کے دوارہ بنائے گئے آریہ سماج کے چوتھے اور
پانچویں نیم سے گیات ہوتے ہیں۔ "ستیہ گرہن
کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروا اُدیت
رہنا چاہئے"۔

مہرشی نے اس ستیا گرہ کا پریوگ ودیشی سرکار
کے ورودھ نہیں کیا۔ کنتو ساماجک اور دھارمک
کوربتیوں کو مٹانے کا جو انہوں نے اُتکرشٹ پریشرم
کیا۔ اس کا پرنام آج اکھل بھارت ورشیہ جاگرتی
میں پرینت ہو گیا ہے۔ ستیا گرہ کا کیسا اُدوتیہ
اُتشٹھان ہے۔ کہ وِش دینے والے کو کشما پردان
کر اور روپیہ دے کر بھاگ جانے کی صلاح دیتے
ہیں۔ اجمیر میں پادریوں سے شاستر ارتھ کرتے
ہوئے پادریوں کی جیل کی دھمکی کو پرسنتا سہت
سویکار کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ "یدی

ستیہ کے لئے مجھے جیل بھی جانا پڑے۔ تو میں تیار
ہوں"۔

بھارت کے ورتمان اہنسا تمک اسہیوگ کے
پرورتک مہاتما گاندھی ہیں۔ کنتو اسہیوگ بھاونا
راج نیتی میں اتی پراچین ہے۔ مہرشی کا کتھن ہے
کہ "ادھرمی چاہے چکرورتی۔ سناتھ۔ مہا بلوان اور
گنوان کیوں نہ ہو۔ تتھاپی اس کا ناش اور نیت
اور اپریا چرن سدا کیا کرے۔ اس میں چاہے اس
کو کتنا ہی دارن دکھ پراپت ہو۔ چاہے پران بھی
بھلے ہی جائیں۔ پرنتو اس منشیہ پن لکشن دھرم سے
پرتھک کبھی نہ ہووے"۔ اسی اپریا چرن کو
لوگ اسہیوگ کہنے لگے ہیں۔

اچھوت اُدھار کے وشے میں پرکاش ڈالنے کی
کوئی بھی آوشیکتا نہیں دیکھ پڑتی۔ اچھوت اُدھار
کاریہ میں جتنی سیوا آریہ سماج نے سنگٹھن کے ساتھ کی
ہے۔ اتنی سیوا بھارت ورش کی کوئی بھی سنستھا نہیں
کر سکی۔ ویدک ساہتیہ میں راشٹریہ شکشا کا
جتنا اُوچیہ ستھان ہے۔ اتنا اُوچیہ ستھان دنیا کے
کسی بھی ساہتیہ میں ہونے کی سمبھاونا نہیں
ہے۔ مہرشی راشٹریہ شکشا کے ایک زبردست
پرتی پادک تھے۔ ان کا کتھن تھا۔ کہ یہ راجیہ نیم ہو
جانا چاہئے۔ کہ پانچویں و آٹھویں ورش سے آگے
کوئی اپنے لڑکے اور لڑکیوں کو گھر میں نہ رکھ سکے
لڑکے کو لڑکوں کی پاٹھ شالہ میں جو شہر سے دور
پرایکانت ستھان میں ہو۔ اور لڑکیوں کو لڑکیوں
کی پاٹھ شالہ میں ودیا دھین کے لئے بھیج دے۔
یدی ایسا نہ کرے۔ تو وہ راجیہ نیم دوارہ ڈنڈنیہ
ہونا چاہئے"۔

آج کل چاروں اور کانگرس سے لے کر چھوٹی
چھوٹی سنستھائیں بھی ہندی کو راشٹریہ بھاشا
بنانے کا پریشرم کر رہی ہیں۔ اس سے پہلے مہرشی
نے اپنے سبھی گرنتھ ہندی بھاشا میں لکھے
اور اسی بھاشا کو آریہ بھاشا سمجھ کر راشٹریہ
سوروپ پردان کرنے کا پوتر آدیش دیا۔ ہندی
کا یدی کچھ بھی ہت پرچار و بھارت ورش میں
خصوصاً پنجاب پرانت میں ہو سکا ہے۔ تو اس کا
شریہ سوامی جی کے ہی پریتن کا پھل ہے۔
وہ سنسکرت ساہتیہ کے لئے جو ودوان تھے
ان کی ماتری بھاشا گجراتی تھی۔ تتھاپی راشٹر
بھاشا ہندی کے لئے انہوں نے بڑا پریتن
کیا۔ یہ بھی سودیش پریم اور راج نیتک دور درشتا
کو سپشٹ کرنے کے لئے پربل اُدھرن ہے
ہے۔ ایک بار سوامی جی سے ایک کلکٹر نے
ہی کہا تھا۔ کہ "یدی آپ کے بھاشن پر روک
لگیں۔ تو اس کا پرنام یہ ہوگا۔ کہ ہمیں اپنا
بستر باندھنا پڑے گا"۔
سمجھنے و دیکھنے کی بات ہے۔ کہ مہرشی کی اس راشٹریہ
بھاونا کو ان کے انویائی آریہ سماجی ہی نہیں ہو

حیدرآباد میں دھرم پرچار پر ناقابل برداشت پابندیاں

آزاد پارک دہلی میں پنڈت رامچندر جی دہلوی کی تقریر

دہلی ۱۸ جولائی "ہم ریاست حیدرآباد میں ویدک دھرم کے پرچار کے حق کو تسلیم کرانے کے لئے براہ راست کارروائی کرنے سے پیشتر جملہ آئینی ذرائع اختیار کریں گے۔ لیکن اگر آخری ہتھیار اٹھانے کی ضرورت پڑی۔ تو میں اپنے آپ کو سب سے پہلے اس آہوتی کے لئے پیش کرونگا"۔

یہ وہ الفاظ ہیں۔ جن کے ساتھ مشہور آریہ اپدیشک پنڈت رام چندر جی دہلوی نے آج شام کو آزاد پارک میں اپنی ولولہ انگیز تقریر کی۔ جلسہ گاہ میں کئی ہزار استری و پرش موجود تھے۔ حاضرین میں نمایاں جوش و خروش تھا۔ شری لالہ نرائن دت جی ٹھیکیدار نے صدارت کے فرائض انجام دئے پلیٹ فارم پر تقریباً تمام سرکردہ آریہ سماجی موجود تھے۔

پنڈت جی نے ایک گھنٹہ تک نہایت سلیس اردو میں تقریر کی۔ جس کے دوران میں آپ نے ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج پر پابندیوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ اور حاضرین سے اپیل کی۔ کہ وہ ریاست مذکورہ میں اپنے دھرم کی اشاعت کے حق کو تسلیم کرانے کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

فاضل مقرر نے ریاست حیدرآباد میں اپنے تلخ تجربات کو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ:۔ "اگر آپ ریاست حیدرآباد میں جا کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ وہاں نہایت پرامن جلسے ہوتے ہیں۔ وہاں کے جملہ طبقہ کے لوگ ویدک دھرم کی فلاسفی کو سننے کے لئے بیتاب رہتے ہیں۔ اور میں آپ کو یہ بھی یقین دلا سکتا ہوں۔ کہ میں یہاں جس احتیاط کے ساتھ تقریر کرتا ہوں۔ حیدرآباد میں اس سے کہیں زیادہ احتیاط کے ساتھ تقریر کرتا ہوں۔ میں اپنے مقدمہ کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں کہتا یہ دراصل ایک مبارک چیز ہے۔ جو ایشور کی طرف سے آتی ہے۔ ہم جو باتیں لیکچر ویاکھیان میں نہیں کہہ سکتے وہ مقدمہ کی پیروی کے دوران میں کہہ سکتے ہیں۔ میں اس مقدمہ کو اتنی زیادہ اہمیت نہیں دیتا۔ آج ہمارے سامنے یہ سوال ہے۔ کہ اس ریاست میں آریہ سماج کے پرچار کے راستہ میں جو رکاوٹیں ہیں۔ انہیں دور کیا جائے۔ میں متواتر ۵ سال سے حیدرآباد میں پرچار کرنے کے لئے جا رہا ہوں۔ کچھ عرصہ ہوا۔ حیدرآباد کے ایک مسلمان مبلغ صدیق دیندار نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ دھرم کا اوتار ہے۔ یہ وہی صدیق دیندار ہے جس کے خلاف انگریزی علاقہ میں ہندو دھرم کی توہین کرنے کے الزام میں مقدمہ چل رہا ہے۔

"ایک مرتبہ میں نے حیدرآباد کے ناظم کوتوال سے صدیق دیندار کے اشتعال انگیز لیکچروں کے متعلق گفتگو کی۔ کوتوال موصوف نے فرمایا۔ کہ "آپ اسے پاگل سمجھئے"۔ اس پر میں نے کوتوال صاحب سے کہا۔ کہ اگر آپ اسے پاگل سمجھ کر نظر انداز کر سکتے ہیں۔ تو مجھے بھی نظر انداز کر دیجئے"۔ انہوں نے کہا کہ "تمہاری خوش مزاجی اور تمہارا طرز گفتگو بہت پسند ہے"۔ یہی نہیں صدیق دیندار نے ایک نہایت اشتعال انگیز کتاب موسومہ "سرور عالم" لکھی ہے۔ جس میں بھگوان کرشن کو ایسی شکل میں دکھلایا گیا ہے کہ وہ اپنے ہاتھ میں کٹار لئے ہوئے اسے گئو ماتا پر چلا رہے ہیں"۔ (شرم۔ شرم۔ شرم) پنڈت جی نے فرمایا۔ کہ یہ نہ صرف ہمارے حریفوں کے لئے باعث شرم ہے۔ بلکہ اس سے ہمیں بھی شرم آنی چاہئے۔ اس میں ہمارا بھی قصور ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہماری کتابوں میں کچھ لوگوں نے اپنے پرمان درج کر رکھے ہیں۔ اور وہ ابھی تک وہاں پر موجود ہیں۔ ریاست حیدرآباد کے ہندوؤں نے اپنے جلسوں میں صدیق دیندار کی اس اشتعال انگیز تصنیف کی ضبطی کا مطالبہ کیا۔ اور یہ کتاب آخر کار ضبط قرار دے دی گئی۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد ریاست کے حکام کی خدمت میں ایک میموریل بھیجا گیا۔ جس میں ضبطی کے حکم پر دوبارہ غور کرنے کی درخواست کی گئی۔ اس میموریل میں اس کتاب کو "استاد آموز" بتلایا گیا۔ چنانچہ اس میموریل کا یہ نتیجہ ہوا کہ اس کتاب کی ضبطی کا حکم منسوخ کر دیا گیا۔ اور اس کی تصویر ضبط کر لی گئی۔ ریاست کی یہ کارروائی تبصرہ کی محتاج نہیں ہے۔

سلسلۂ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فاضل مقرر نے فرمایا۔ کہ جن وجوہات کی بناء پر میری تقریروں پر پابندیاں لگائی گئی تھیں۔ وہ نہایت مضحکہ خیز ہیں۔ مثال کے طور پر میں آپ کو بتلانا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنی تقریر میں یہ کہا تھا۔ کہ شردھا بھگتی پر مبنی ہونی چاہئے۔ کیونکہ شردھا کے فلسفی معنی بھی یہی ہیں۔ میں نے یہ کہا تھا۔ کہ غلط اعتقادات بھی لڑائی جھگڑوں کی اصلی وجہ ہیں۔ کوتوال صاحب نے میری تقریر کے اس حصہ کو قابل دے دیا۔ ریاست حیدرآباد کے اخبارات الگ دنیا میں رہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے کے متعلق غلط بیانی کا طومار باندھ رکھا

پنڈت جی نے اپنی تقریروں کے چند اقتباسات اخبارات میں شائع شدہ رپورٹوں کا موازنہ نہایت دلچسپ پیرایہ میں اس جلسہ کے حاضرین پیش کیا۔

اپنی تقریر میں آپ نے آگے چلکر کہا۔ کہ ایک اپنی تقریر میں حیدرآباد کے ہندوؤں کو یہ کہ وہ ان لڑکیوں سے شادی نہ کریں۔ جن سے رشتہ ہے۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کریں گے۔ تو کیسے امید کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ سوسائٹی استریوں کا سمان کریں گے۔ اور ان کے اچھا رہیگا۔ لیکن اس پر بھی اعتراض کیا گیا کوتوال صاحب نے فرمایا۔ کہ "پنڈت جی کہتے ہیں۔ لیکن اندر ہی اندر ان کا اشارہ کسی دوسری

فاضل مقرر نے فرمایا۔ کہ "دراصل ریاست کچھ افسر میری تقاریر کے غلط معنی اخذ کر معلوم ہے۔ کہ میں کبھی کوئی ایسی بات نہیں دلآزاری ہو۔ اور جہاں اسلامی تعصب انتہا ہو۔ وہاں تو میں کیسے کوئی ایسی بات کہہ سکتا ہوں اعلیٰحضرت نظام کے متعلق کچھ نہیں وہاں کے اعلیٰ حکام یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہندو پائیں۔ چنانچہ انہوں نے معمولی معمولی ٹریکٹوں بناء پر ضبط کر لیا ہے۔ کہ ان میں شواجی اور نام آتا ہے۔ برسوں میں نے ایک ہندو نوجوان پوییت سنسکار کرایا تھا۔ وہاں بھی ایک پولیس آ دھمکا۔ اور اس نے یہ دریافت کیا کہ اس مطلب ہے۔ اور اس موقعہ پر میں کیا تقریر کروں وہاں شاستر رکھشا کا نام سنکر پولیس کے دستے جمع ہو جاتے ہیں۔ اور اکثر ایسے افسر جو مطلق العنان ہیں"۔

پنڈت جی نے اپنے مقدمہ کے متعلق حالات ہوئے فرمایا۔ کہ میں اس مقدمہ کو اتنی زیادہ اہمیت دیتا۔ ہمارے سامنے ویدک دھرم کے پرچار کا سوال ریاست حیدرآباد میں سماج مندروں کے اندر ایک دن یعنی جمعہ کے روز لیکچر دینے کی اجازت مسجدوں پر ایسی کوئی پابندی نہیں ہے کے موقعہ پر یہ پابندی لگائی گئی کہ محض پاس کیا جائے۔ اور سوامی شردھانند شہید کی زندگی متعلق کچھ نہ کہا جائے۔ تقریروں پر بہت سی پابندیاں ہیں۔ حکام کی طرف سے یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ تقریروں کا خلاصہ پہلے ہی ان کے پاس جائے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟ میں ہمیشہ محتاط رہتا ہوں۔ اور دل کی سے اپیل کرتا ہوں۔

جلسہ میں حاضری کا اندازہ ۱۰ ہزار سے زیادہ

دہلی کے آریوں کا جوش

دہلی ۱۸ جولائی۔ دہلی کے ایک پبلک جلسہ میں جو کہ آج شام کو آزاد منٹو پارک میں زیر صدارت شری لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار پردھان دہلی منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل ریزولیوشن صاحب صدر کی جانب سے پیش ہوا۔ اور اتفاق رائے سے پاس ہوا:۔

(الف) دہلی کے آریہ سماجیوں اور ہندوؤں کا یہ عظیم الشان جلسہ ریاست حیدرآباد میں آریہ سماجیوں کے بنیادی مذہبی حقوق پر جو کلہاڑا چلایا جا رہا ہے سو ویدک دھرم پرچار کے راستہ میں جو مختلف قسم کی رکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں۔ ان کے خلاف سخت بے اطمینانی کا اظہار کرتا ہے۔ اور اعلان کرتا ہے۔ کہ آریہ جنتا حکومت نظام کی بے انصافی اور غیر مساوات پر مبنی اور جانبدارانہ پالیسی کو اب زیادہ عرصہ تک برداشت نہیں کرے گی۔

(ب) اس جلسہ کی رائے میں مشہور شیریں زبان اور آدرش پرچارک پنڈت رامچندر جی دہلوی پر جو مقدمہ کھڑا کیا گیا ہے۔ وہ اس پالیسی کا شاخسانہ ہے۔

(ج) اس جلسہ کو یہ جان کر اطمینان ہوا ہے کہ اس معاملہ کی اہمیت کا احساس کر کے آریہ رکھشا سمتی نے اس مقدمہ کی پیروی اور ریاست ہذا میں بے روک ٹوک ویدک دھرم کے پرچار کے حق کی حفاظت کے معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔

یہ جلسہ آریہ رکھشا سمتی کو یقین دلاتا ہے۔ کہ وقت آنے پر آریہ ہندو جنتا اس پوتر یگیہ میں جس پرکار کی روپیہ اور آدمیوں کی قربانی کا اس سے مطالبہ کیا جائے گا اسے دینے میں گریز نہ کرے گی۔ بلکہ سمتی کی ہر اپیل کا حوصلہ افزا جواب دے گی۔

غدار وطن

فطرت نگار شری پریم نارائن پریاگ کے قلم سے

کہانی

کئی دن بعد — بیڑیوں کی آواز لیکن اس سمے سنگیت تھا وہی بیڑیاں ... یہ آواز شہر کی گلیوں میں تھی۔ یہ وہی قیدی تھا۔ آج کورٹ آف جسٹس میں لے جایا جا رہا تھا۔ وہی بیڑیوں کی آواز دن میں بھی اسی طرح بھیانک تھی۔

جج۔ بیرسٹر۔ کلرک اور اسی سب سلسلہ وار بیٹھے تھے۔ جیلر اور اس کا سپاہی ٹیک بھی وہاں پر تھا۔ فیصلہ دیا جانے والا تھا۔

"میں نے یہ کاریہ نہیں کیا۔ میں دوشی نہیں ہوں۔" جیلر من ہی من میں گنگنا رہا تھا۔ جج نے قیدی سے پوچھا۔ "تمہارا نام "ا" ہے؟"

قیدی۔ نہیں۔

جج۔ "ب" تمہارا متر ہے؟

قیدی۔ میں اسے نہیں جانتا۔

جج۔ تم نے اپنی پستول "الپن" کو بھیجی تھی؟

جیلر کا سپاہی ٹیک جو ایک ٹک قیدی کو دیکھ رہا تھا۔ جج کے کان میں کچھ گنگنایا۔ اور پھر ایک دم قیدی کے انتی نکٹ آ کر کھڑا ہو گیا۔ نیائے آلیہ میں سناٹا تھا۔ سب کو کسی ان ہونی اور بھینکر گھٹنا گھٹنے کی آشنکا تھی۔ سب کی آنکھیں ان دونوں پر لگی ہوئی تھیں۔ جو آمنے سامنے کھڑے ہوئے خون کی پیاسی آنکھوں سے ایک دوسرے کو گھور رہے تھے۔ دونوں کی آنکھوں سے چنگاریاں نکل رہی تھیں۔ اور ہر دیہ میں ایرشا کا پرچنڈ داوانل دھدھک رہا تھا۔

وہاں دو چہرے نہیں دکھائی دیتے تھے صرف چار آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ بڑی اور لمبی دھیان سے دیکھیں۔ تو وہ چار جوالائیں تھیں۔ جو اپنے پرتی دوندی کو بھسم کرنے کے لئے لپ لپا رہی تھیں۔

درشک کانپ رہے تھے۔ انہیں پورا وشواس تھا کہ اس نیائے آلیہ میں کوئی ان ہونی گھٹنا گھٹے گی۔

اب بھی ایک دوسرے کو گھور رہے تھے۔ ان کی آنکھیں نشچل تھیں۔ ان کے ہونٹ جو ایک دوسرے سے دبے ہوئے تھے۔ کچھ دیر تک ان کی بھویں تنی ہوئی تھیں۔ کوئی شبد نہیں تھا۔ کوئی بات سنائی نہیں دے رہی تھی۔ وہ دونو چتر لکھت سے کھڑے۔

صرف ایک دوسرے کو گھور رہے تھے۔ ان میں ایک زنجیروں میں جکڑا ہوا پرسوائم ابھیمان اور دھارک تیج سے دیدیپیمان تھا۔ دوسرا افسروں کی گرد یلی اور رعب والی پوشاک میں زیب کھڑا تھا۔

ٹھیک اسی سمے فیصلہ سنا گیا۔ جس نے سب لوگوں کے ہردیوں کو چور چور کر دیا۔ قیدی پیچھے ہٹا۔ بیڑیاں جھنجھنا اٹھیں۔ ایسے سنسنی خیز اور گھرنا کی درشٹی اس نے اپنے پرتی دوندی جیلر کے سپاہی ٹیک پر ڈالی۔ کہ اس کے شریر میں کپکپی دوڑ گئی۔ وہ اپنے آپ کو بڑی کٹھنتا سے سنبھال سکا۔ وہ بولا۔ "ہاں۔ میں تمہیں جانتا ہوں۔ تم مسٹر "ا" ہو"۔

قیدی بولا۔ "ہاں تم بھی میرے متر تھے"۔ "متر"۔ یہ شبد اس کے لئے بڑا بھینک تھا۔ فوراً رنگ اڑ گیا۔ ایک لمبی سنسنی اس کے سامنے تھی۔ جیلر کا سپاہی ٹیک اپنی آنکھوں میں سوئم گر گیا۔

دیکھوں وہ اس بہادر کے ساتھ جو اس سمے بیڑیوں میں تھا۔ دشٹی کے کاریہ میں لگا رہا۔ سپاہیوں کو اس نے دھوکہ دیا۔ اس کا ہاتھ تلوار پر گیا۔ لیکن اس نے ترنت کھینچ لیا۔ اور اپنے پرانے دوست کی بھاری بیڑیوں کی طرف ایک ٹک دیکھنے لگا۔ ان دونوں میں کون اچھا تھا؟ سرکار کے افسر کی تلوار یا جنم بھومی کی سوتنترتا کے اوپر مٹنے والے قیدی کی بھاری بیڑیاں۔ کیا یہ پرشن اس نے سالوں پہلے سوچ لیا تھا؟ اتھوا آج اس کے سامنے اپستھت ہوا؟ منشیہ کے ہردیہ کی گہرائی کو کون ماپ سکتا ہے؟ جہاں پر کبھی کبھی سینکڑوں وچار بلبلوں کی طرح اٹھتے ہیں۔ اور ولین ہو جاتے ہیں۔ سپاہی ٹیک جیل خانہ میں پہنچا۔ وہاں اس سمے سوامی نے اسے بلایا تھا۔

کیا سپاہی ٹیک نے کبھی وچارا تھا۔ کہ دش کے اپنے آپ کو اس پرانے کال کے اور کہاں چھپانے کی کوشش کی تھی؟ جب وہ پھانسی پر چڑھایا جا رہا تھا۔

ہاں وہ اس سمے سپن دیکھ رہا تھا۔ پر سو نہیں رہا تھا۔ وہ دیکھ رہا تھا۔ کہ مسٹر "ا" کی آنکھیں پھانسی کے تختہ سے اس کو ڈھونڈ رہی ہیں۔ اور اس نے اسے پا لیا ہے۔ اور اسی درشٹی سے دیکھ رہی ہیں۔ جیسا انہوں نے کورٹ آف جسٹس میں اسے دیکھا تھا۔ سپاہی ٹیک کو ابھیاس پرتیت ہوتا تھا کہ مسٹر "ا" مرنے سے پہلے اس کے مستک پر بھیانک کرور چنہہ چھوڑنا چاہتا تھا۔ اس کی درشٹی وہاں گئی۔ جہاں پر کہ اس کا خون سمہر ہو گیا تھا۔ وہاں اس اندھکار میں دو چنہہ اسے چمکتے دکھائی دیئے۔ وہ دو آنکھیں تھیں۔ ....

وہ شانت بھاو سے وہیں کھڑا رہا تھا۔ اس کے وچاروں کی شرنکھلا ٹوٹ گئی تھی۔ اس کو اپنے متر کی آنکھوں کا پھر دھیان آیا۔ وہ اسی پرکار تھیں۔ بڑی اور کھلی ہوئیں ....

وہ ڈر گیا۔ اس نے کھن بھر بھی نہ سوچا۔ اور اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ جب اس نے ان کو کھولا۔ تو چمکتے ہوئے چنہہ ابھی تک وہاں پر تھے۔ وہ بے تحاشا ان کی اور دوڑا۔ وہ آنکھیں اب وہاں پر نہ تھیں۔ اس کی حیرت کا اب ٹھکانہ نہ رہا۔ جب اسے معلوم ہوا۔ کہ وہ ایک بلی تھی۔ جو اپنی آنکھیں چمکاتی ہوئی بھاگی جا رہی تھی۔ وہ اپنی اس مورکھتا پر بے حد ہنس پڑا۔

(ماخوذ)

حیدرآباد میں ستیاگرہ کے لئے آریہ جگت کی تیاریاں

آریہ سارودیشک سبھا کی اپیل

ذیل کی اپیل شری نارائن سوامی جی پردھان آریہ سارودیشک سبھا دہلی نے ہر ایک آریہ سماج سے کی ہے :-

"حیدرآباد دکھن میں پرسدھ آریہ اپدیشک شاستر ارتھ مہارتھی شری پنڈت رامچندر جی دہلوی کے ورودھ جو ابھیوگ چل رہا ہے۔ اس کی چرچا تک بھگ گت دو ماس سے چل رہی ہے۔ اور اس سمے تک اس سے آریہ جنتا بھلی بھانتی پریچت ہو چکی ہے۔ سارودیشک سبھا نے اس مقدمہ کی پیروی کا بوجھ اپنے اوپر لیا ہے۔ اور اس کے لئے دس ہزار روپیہ کی اپیل پرکاشت کی ہے۔ سبھا کے سہوگیہ منتری شری پروفیسر سدھاکر جی ایم۔ اے اسی ابھیوگ کے سلسلہ میں حیدرآباد گئے تھے۔ وہاں کے آچاریہ راجیہ کرمچاریوں سے ملے تھے۔ ان کی سمتی میں آریہ سماج کے پرچار کاریہ پر نظام سرکار نے ایسی کڑی پابندیاں لگا دی ہیں۔ جن کے ہوتے ہوئے آریہ سماج کا پرچار وہاں آسانی سے نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ابھیوگ کے نرنے کے ساتھ حیدرآباد میں آریہ سماج کے بھاگیہ کا نپٹارہ ہونا ہے۔ ایسی دشا میں آریہ سماج کو اس ابھیوگ کی پیروی میں سارودیشک سبھا کی پوری پوری سہایتا کرنی چاہئے۔"

آشا ہے کہ اس اپیل کا آریہ جنتا شیگھر سے شیگھر ادارتا پوروک اتر دے گی۔ پرتیک پرکار کا دھن منتری سارودیشک سبھا بلیدان بھون نیا بازار دہلی کے پتہ پر آنا چاہئے۔

ہرشی دیانند کرت گرنتھوں کے سستے ایڈیشن

ستیارتھ پرکاش	رف کاغذ	۴/
"	سفید اینٹک کاغذ	۶/
"	چکنا کاغذ مع بڑھیا جلد	۱۲/
سنسکار ودھی	رف کاغذ	۳/
"	سفید کاغذ	۶/
رگوید آدی بھاشیہ بھومکا	رف کاغذ	۶/
"	بڑھیا کاغذ	۸/

ٹھوک سیلروں اور سماجوں کو اکٹھی لینے پر کمیشن ملیگا۔ جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کے لئے انتظار کرنا پڑےگا۔

پتہ:- آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

گوروکل شکھشا پرنالی

آرتھک سمسیا اور اس کے حل کرنے کے اپائے

(لیکھک پنڈت نتیانند جی ودیالنکار۔ آریہ سماج شملہ)

نوٹ } ضروری نہیں۔ کہ ایڈیٹر مضامین نگاروں کی رائے سے ہر حالت میں متفق ہو ؛

گوروکل کے وشے میں میرے وچاروں کو سن کر شری جگن ناتھ جی نروکت رتن شملہ نے انیک مانیہ سجنوں نے مجھ سے اپنے وچاروں کو لکھنے کے لئے آگرہ کیا۔ اسی آگرہ کو مان کر میں نے اپنے وچاروں کو لیکھ بدھ کرنے کا یتن کیا ہے ؛

ہمارے دیش میں پرچلت ورتمان شکھشا پدھتی کے انیک دوشوں کو دیکھ کر مہرشی سوامی شردھانند جی نے آج سے تقریباً ۳۲ برس پہلے گوروکل کی ستھاپنا کی تھی۔ اس سمے سمپورن دیش میں دھیرے دھیرے گوروکل شکھشا پرنالی کا پرچار اور وستار ہوتا جا رہا ہے۔ استھان استھان پر گوروکل کھل گئے ہیں۔ اور ان میں ہزاروں ودیارتھی شکھشا پراپت کر رہے ہیں۔ سرکار کی بنا کسی پرکار کی سہایتا کے پراپت ہوئے ہوئے اتنے تھوڑے سمے میں گوروکل شکھشا پرنالی کا اتنا وستار ہو جانا سچ مچ کوئی ارتھ رکھتا ہے ؛

شکھشا کا آدرش بالک کی شاریرک۔ مانسک اور ادھیاتمک شکتیوں کا وکاس کر اسے اتم ناگرک بنانا ہے۔ جو شکھشا منشیہ کی ان تینوں پرکار کی شکتیوں کا وکاس نہیں کرتی۔ اس شکھشا پرنالی کو پورن نہیں کہا جا سکتا ؛

گوروکل شکھشا پرنالی پریاپت انش میں شکھشا کے اس آدرش کو پورن کر رہی ہے۔ گوروکل میں شکھشا سماپت کر کے نکلے ہوئے سناتکوں میں کچھ اوپر جاتا ہے۔ ان کے ہردیوں میں دیش بھکتی کی بھاونا ہے اپنی سنسکرتی اور دھرم کے پرتی ان میں پریم ہے۔ سنسار کو سنانے کے لئے ان کے پاس کوئی دویہ سندیش ہے۔ اس پرکار گوروکل سچے ناگرک پیدا کر رہا ہے۔ یہی گوروکل شکھشا پرنالی کے آکرشن کا کارن ہے ؛

اس چھوٹے سے لیکھ میں گوروکل شکھشا پرنالی کی پرشنسا اتھوا استتی کرنا میرا اُدیش نہیں ہے۔ شکھشا کے اُدیشیوں کی چھان بین کرنے کا بھی وچار نہیں۔ پرنتو اس سمے گوروکل سے نکلے ہوئے سناتکوں میں عام طور پر جو اسنتوش ہے۔ اور جو اس سمے وچار اور چرچا کا وشے بنا ہوا ہے۔ اسی پر اپنے تھوڑے سے وچار پرکٹ کرنا چاہتا ہوں۔ گوروکل کے سناتکوں میں عام طور پر یہ اسنتوش ہے کہ یہ شکھشا انہیں آرتھک درشٹی سے سمپن نہیں بناتی۔ نہ کیول سناتک ہی بلکہ بہت سے گوروکل پریمی وچارک لوگ بھی اس بات کو بہت دکھ کے ساتھ انوبھو کرتے ہیں۔ یہی کارن ہے۔ کہ گوروکل کے سناتک گوروکل میں شکھشا دینے والے پروفیسر لوگ گوروکل کو چلانے والی سوتنتر آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھیکاری لوگ اپنے بچوں کو گوروکل میں بھیجتے ہوئے جھجکتے ہیں۔ مجھ سے جب میرے بھائی تھا انیہ سجن لوگ یہ پوچھتے ہیں۔ کہ ہم اپنے بچوں کو شکھشا کے لئے کہاں بھیجیں؟

اس سمے آتر دیتے ہوئے دل میں سچ مچ ہچکچاہٹ پیدا ہوتی ہے۔ پرنتو گوروکل ماتا کا پریم دبے پاؤں آ جاتا ہے۔ اور کہہ دیتا ہوں۔ کہ گوروکل بھیجو۔ پھر سوچتا ہوں۔ کہ آرتھک درشٹی سے نہ سہی۔ گوروکل کی شکھشا منشیہ کو منشیہ تو بناتی ہے۔ پرنتو یہ تو سنتوش اور سانتونا دینے کا ایک طریقہ ہے ؛

آدرش وادی لوگ آرتھک درشٹی سے گوروکل کی شکھشا پر وچار کرتے ہوئے شاید ناک بھوں سکیڑ رہے ہوں گے پر آرتھک درشٹی کو وہ بہت تچھ سمجھتے ہیں۔ سچ مچ تچھ ہے۔ پرنتو پھر بھی اپیکشا نہیں کی جا سکتی۔ سفید اور صاف چادر پر ایک چھوٹا سا دھبہ بھی بہت کھٹکتا ہے۔ میلی چادر پر سینکڑوں دھبے پڑے رہیں۔ دھیان بھی نہیں جاتا۔ اسی پرکار گوروکل کی گورو پورن شکھشا میں ایک تچھ کمی بھی بہت کھٹکتی ہے۔ اس کمی سے دھیرے دھیرے اسنتوش بھی بڑھتا جا رہا ہے۔ اس لئے آرتھک درشٹی بہت تچھ ہے۔ گوروکل سے دھنوان لوگ پیدا کرنے کے لئے گوروکل نہیں کھولا گیا۔ اس پرکار کہہ کر سچائی سے آنکھ بند کرنا اچت نہیں ؛

آرتھک سمسیا کی بھینکرتا

گوروکل سے اگادھ پریم رکھنے والے آدرش وادی لوگ یہ کہہ سکتے ہیں کہ سرکاری شکھشا پراپت کئے ہوئے لوگوں کے سامنے بھی تو یہی سوال ہے۔ وہ لوگ بھی تو آج پھر کے بھٹک رہے ہیں۔ بی اے اور ایم۔ اے نوکریوں کی تلاش میں نراش ہو کر پھر رہے ہیں۔ ۲۵۔ اور ۳۰ روپیہ ماہوار کی ملازمت کے لئے سینکڑوں اور ہزاروں بی اے اور ایم۔ اے کی درخواستیں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ سچ مچ اس سمے ایم۔ اے پاس نوجوانوں کو ۱۸۔ اور ۲۰ روپیہ کی ملازمت کرتے سنا ہے۔ نیز انہیں نوکری سے نراش ہو کر آتم گھات کرتے بھی سنتا ہے۔ پرنتو کیا ان سے سمسیا کا حل ہو گیا؟ یہ تو سمسیا کا تماشا ہے۔ بی اے اور ایم۔ اے جن کے لئے ملازمت کے دروازے کھلے ہیں۔ بھٹکتا تو یہ بتا رہا ہے۔ کہ اس سمے آرتھک سمسیا بھینکر بنی ہے۔ جیون پر ینترن بن رہا ہے اور بیکاری بڑھتا جا رہا ہے۔ بنا کیسی دشا میں لوگنا کے

جیون کے اس سنگھرش میں سپھل ہونا سمجھو نہیں۔ اس لئے صرف آدرش بانی بن کر بیٹھنا ٹھیک نہیں۔ کنتو سمسیا کا حل سوچنا چاہیئے۔ اب تک تو آریہ سماج کو اپنے پرچار کے لئے اپدیشکوں کی آوشیکتا تھی۔ بھن بھن شہروں میں استھانیہ سماجوں کے لئے پروہتوں کی ضرورت تھی۔ ودھوا وواہ سہایک سبھا کے لئے کاریہ کرتاؤں کی آوشیکتا تھی۔ تتھا گوروکلوں کے لئے ادھیاپکوں اور پروفیسروں کی ضرورت تھی۔ گوروکل کے سناتکوں نے آریہ سماج کی آوشیکتا کو بہت اچھی پرکار پورا کیا ہے۔ پرنتو اب آریہ سماج کی آوشیکتائیں لگ بھگ پوری ہو چکیں اور لگ بھگ سب استھان بھر چکے۔ آریہ سماج کو اب نئے اپدیشکوں کی آوشیکتا نہیں۔ آخر آریہ سماج بھی گوروکل کے سناتکوں کے لئے کب تک نئے نئے استھان پیدا کر سکے گا؟ آریہ سماج تو سویم اپنے آپ کو سنستھاؤں کے جھنجھٹوں میں پھنسا ہوا انوبھو کر رہا ہے۔ اس لئے بھی گوروکل سے نکلنے والے سناتکوں کے سامنے آرتھک سمسیا اب اپنے بھینکر روپ کو دھارن کئے بیٹھی ہے ؛

گوروکل کانگڑی کے سناتک منڈل کے منتری شری چندر گپت جی ودیالنکار دو تین ورش سے اس آرتھک سمسیا کو گوروکل کے سناتکوں تتھا آریہ پرتی ندھی سبھا کے انترنگ سبھا سدسیوں کے سامنے اس سمسیا کو لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ گوروکل کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر اس ورش بھی آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان تتھا انیہ انترنگ سبھا کے سدسیوں کی حاضری میں سناتک منڈل نے سناتکوں کی آرتھک سمسیا پر وچار کیا تھا۔ سناتکوں کو نوکریاں دلانے کے لئے ایک بیورو بنانے کا پرستاو پیش ہوا۔ پرنتو سناتکوں کے لئے نوکریاں اب کونسی خالی پڑی ہیں۔ جنہیں بیورو دلائیگا۔ پھر بھی ہم پرستاو کا سواگت کرتے ہیں۔ سناتکوں کو اس پرکار کے بیورو سے بہت کچھ سہایتا مل سکتی ہے۔ پرنتو پھر بھی سمسیا کا پورن حل نہیں ہے ؛

لیکھ کو ادھک نہ بڑھاتے ہوئے ہم اس سمسیا کو حل کرنے کے اپائے بتانا چاہتے ہیں۔ ہمارا آرتھک سمسیا کو حل کرنے کا پرتھم اپائے شکھشا میں پریورتن ہے۔ کچھ لوگ گوروکل کی شکھشا پرنالی میں پریورتن کے نام کو سن کر چونک سے جاتے ہیں۔ پرنتو انہیں اپنے بچوں کو اگر گوروکل میں پڑھانے کے لئے کہو۔ تو جھجکتے ہیں اور ہچکچاتے ہیں۔ جو نیکی کی کوئی آوشیکتا نہیں۔ کیونکہ اپنے اُدیش کو اوجھل نہ کرتے ہوئے اوستھاؤں کے انوسار پریورتن کرنا کوئی پاپ نہیں ہے۔ گوروکل کی ستھاپنا ہوئے ہوئے تقریباً ۳۲ ورش ہوئے ہیں۔ ان ۳۲ ورشوں میں سمے بہت۔ دیش کی اوستھائیں اور آوشیکتائیں بڑا پریورتن ہو چکا ہے سبھی اسی کو دھیان میں رکھتے ہوئے پریورتن کئے جائیں۔ تو کوئی برا نہیں ہے ؛

گوروکل کا اُدیش

یدی ایک شبد میں کہا جائے۔ تو سچے سیوک تیار کرنا گوروکل کا اُدیش ہے۔ گوروکل میں وید مہا ودیالیہ۔ سادھارن مہا ودیالیہ اور آیوروید مہا ودیالیہ۔ یہ تین مہا ودیالیہ ہیں۔ وید مہا ودیالیہ کا یاجنک دوارہ۔ سادھارن مہا ودیالیہ کا شکھشا دوارہ اور آیوروید مہا ودیالیہ کا ویدک دوارہ دیش۔ جاتی اور دھرم کی سیوا کرنا اُدیش ہے۔ اُتم وکتا لیکھک تتھا براہمن ورتی کے ویدیہ تیار کرنا گوروکل کا آدرش ہے۔ نسندیہ گوروکل سے اُتم وکتا لیکھک تتھا ویدیہ پیدا ہو رہے ہیں۔ پرنتو اتنے اُتم کوٹی کے نہیں۔ جن پر ابھیمان کیا جا سکے۔ اس کا کچھ کارن ہے۔ کہ گوروکل کی پاٹھ ودھی ابھی پورن نہیں۔ تتھا وکترت اور لیکھن کلاؤں کو سکھانے کے لئے گوروکل میں کوئی ٹریننگ نہیں۔ یدی اس بات کی ٹریننگ ہو۔ اور شکھشا میں تھوڑا بہت پریورتن ہو۔ تو گوروکل کے سناتک ادھک یوگیہ نکلیں گے۔ اور وہ بغیر کسی ادھک پرشرم کے اپنی آجیوکا کے پرشن کو حل کر سکیں گے ؛

گوروکل کے سب ودیارتھی اُتم وکتا لیکھک یا ویدیہ بن سکتے ہیں۔ ایسا ہمارا وشواس نہیں۔ کچھ بہت کلاؤں میں بڑے پروین ہو سکتے ہیں۔ پرنتو ہم جانتے ہیں۔ کہ گوروکل کے سنگی مشلیپ ودیالیہ کا سوپن ابھی سوپن ہی کی بات ہے۔ اس لئے گوروکل میں جو کچھ ہے اسی میں تھوڑا بہت پریورتن کر کے ان سے جیون کے سنگھرش میں ادھک سے ادھک اپیوگی کیسے بنایا جا سکتا ہے؟ یہی ہمارے لیکھ کا وشے ہے ؛

سب سے پہلا پریورتن یہ ہے۔ کہ یدی ۱۴ شریمانوں ہی اس سمے رکھنا ٹھیک سمجھا جائے۔

(Arts) ساہتیہ سے بھی وشیشد سلوہارن
نو اسمیں شرینی کے بعد ہی وید مہاودیالیہ کے ودیارتھیوں کی پاٹھ
وِدھی اپنے اپنے ادیش کے انوسار بھن بھن ہو جانی
چاہئے۔ آٹھویں شرینی تک کی پاٹھ ودھی ہم اس
لیکھ میں وچار نہیں کریں گے۔ ویدک ویاکرن تیار
وِشیوں کے پڑھانے کے ڈھنگ میں پریورتن اوشیہ
ہونا چاہئے۔ جس سے ویاکرن کی کٹھنتا دور ہو سکے۔

وید مہاودیالیہ

۱۔ جو ودیارتھی وید مہاودیالیہ میں جانا چاہتے ہوں
ان کے لئے نویں دسویں شرینی میں ویاکرن نِرُکت اُپنشد
میں سے ایک وشے ہو جانا چاہئے۔ ودیارتھی چاہئے
ویاکرن لے چاہے سنسکرت ساہتیہ لے۔ ان دو میں
سے ایک وشے کو آدشیک بنا کر سنسکرت اور ویاکرن
کے کورس میں یہ ودھی ہونی چاہئے۔ جس سے اچھے
سنسکرت گنجھ تھا ویاکرن بنا ہو سکیں۔
۲۔ گنت وشے کو ہٹا کر یا بہت کم کر کے براہمن گرنتھ۔
اپنشد۔ سمرتی گرنتھ۔ سوتر ساہتیہ۔ مہابھارت کے
آدشیک پربھاگ (شانتی پرب اور انوشاسن پرب وغیرہ)
تتھا پورانک ساہتیہ کا ادھین کرانا چاہئے۔
گنت کو مہاودیالیہ میں اِتہاس۔ ارتھ شاستر اور
سائنس وغیرہ کی طرح پرتھک وشے بنایا جا سکتا ہے۔
سناتنی وار کو دگرتیم شکتی کو بڑھانے کے لئے ہندی
اور سنسکرت کی سبھائیں ہونی چاہئیں۔ پرکھشا کے سمے
ہندی اور سنسکرت کی وکترت شکتی کی بھی پرکھشا
ہونی چاہئے۔
۳۔ مہاودیالیہ میں پرویشٹ ہونے پر درشنوں کے
پڑھانے کے طریقہ میں سرلتا کے وکتاؤں کی جیونی
تتھا جو وشے ان کے دس دس ویاکھیان پڑھانے
چاہئیں۔
۴۔ سنسکرت کی وکترت شکتی کی پرکھشا کے ساتھ
ہندی کی وکترت شکتی کی بھی پرکھشا ہونی چاہئے۔
۵۔ تیرھویں چودھویں شرینی کے ودیارتھیوں کو
کم سے کم چودھویں کے ودیارتھیوں کو بھن بھن
ادھروں پر سماج کے النوؤں پر مینا کہا دینے
پرچار کے لئے بھیجا جانا چاہئے۔ کم سے کم
پرتی ورش دو یا دس دیاکھیانوں کا موقعہ ملنا چاہئے۔
اس سے ان کی وکترت شکتی بڑھے گی۔ پرچار شکتی
بڑھے گی۔ اور وہ شکھشا پراپت کرنے میں بھن بھن
سوبھاؤں پر اپنا اچھا پربھاؤ پیدا کر سکیں گے۔
گوروکل شکھشا کا بھی ساتھ ساتھ پرچار ہو سکے گا
اس پرکار گوروکل کے وید مہاودیالیہ سے جو ودیارتھی
نکلیں گے۔ وہ اُپدیشک ہونگے۔ شکھشا کے
سمبندھ میں سُدھار کر سکیں گے اور پرنالی کو
پرچاروں کے سنگٹھن میں سہائک ہو سکیں گے
اور سوئیم اپنا اُتم استھان بنا سکیں گے۔ ان کے
ہاتھوں میں چھوٹی چھوٹی اَتھتی (Paying) کلا
بھی دی جا سکتی ہے۔ جس سے وہ جن سمبندھوں میں
بھی وہ منشیہ پرکرتی سے جیون نرواہ کر سکیں۔

نوکری کر سکیں۔ اس کا ذکر ہم آگے کریں گے۔

سادھارن مہاودیالیہ (Arts college)

۱۔ جو ودیارتھی سادھارن ودیالیہ میں جانا چاہتے
ہیں۔ ان کے لئے نویں دسویں شرینی میں ویاکرن
اور گنت کا کورس کم کر کے سنسکرت انگلش اور آریہ
بھاشا کا کورس بڑھانا چاہئے۔
۲۔ نویں دسویں میں پرتی ورش دس سنسکرت دس
ہندی اور پانچ انگلش کے نبندھ لکھنے ضروری
ہیں۔ نبندھوں کے ایک پرکھشا میں جوڑے
جانے چاہئیں۔ ٹکٹ بھی اسی پرچار نبندھوں
کی سنکھیا مہاودیالیہ میں بھی رکھی جا سکتی ہے۔
۳۔ درشن کے پڑھانے کے طریقہ کو سرل کر کے
(Journalism) سمپادن کلا کی شکھشا
دی جانی چاہئے۔
۴۔ تیرھویں چودھویں کے ودیارتھیوں کی ادھیکشتا
میں گوروکل سے ایک ماسک پتر کا نکلنا چاہئے۔
پتر کا میں سادھارن مہاودیالیہ کے لیکھ ادھیک تر
کچھ آدشیک رہیں۔ انیہ مہاودیالیوں کے ودیارتھی
تتھا پروفیسر ونکے بھی لیکھ ہونے چاہئیں۔ گوروکل
کے پاس اپنا پریس ہے۔ اس پریس سے پتر کا کا
بہت اچھی طرح پرکاشن ہو سکتا ہے۔ بڑودہ کنیا
مہاودیالیہ کی برہمچارنیاں اپنا ایک ماسک پتر کا
نکالتی ہیں۔ اس میں لیکھ پرایہ برہمچارنیوں کے ہی
ہوتے ہیں۔ اسی پرکار گوروکل کے ۱۳ اور ۱۴ اوپر
کے ودیارتھی ایک بہت اُتم ماسک پتر کا نکال سکتے
ہیں۔ اس سے جہاں گوروکل سے ہندی کا سنسار کو
اُتیجیت ساہتیہ پیدا ہوگا۔ وہاں ودیارتھیوں کو سمپادن
کلا کی کریاتمک شکھشا بھی ملے گی۔ گوروکل کے
سمیہ پتر کا آریہ جگت کی ترقی سے بھی لابھ دائیک ہو سکتے ہیں۔
آجکل راشٹر بھاشا کے وکاس کے ساتھ ساتھ ہندی
بھاشا کا بھی دن بدن وستار ہوتا جا رہا ہے۔ ہندی
کے اُتم لیکھک تتھا سمپادک پتروں کی مانگ بڑھتی
جا رہی ہے۔ اور بھوشیہ میں بڑھتی جائیگی۔ اس
کمی کی پورتی گوروکل کے سناتکوں نے تھوڑا بہت کی ہے
کیا ہے۔ آج بھی ہندی کے اُتم سے اُتم پتروں کو
گوروکل کے سناتک چلا رہے ہیں۔ یہ گوروکل کے
لئے گورو کی بات ہے۔ یدی گوروکل کے ودیارتھیوں کو
سمپادن کلا کی کریاتمک شکھشا دی جائے۔ تو وہ
استریہ پترکاروں سے آریہ سماج کو ایک نئی شکتی ملے گی
اس پرکار سادھارن مہاودیالیہ سے ننا رنگ شکھشا
کال میں ہی ساہتیک جگت میں اپنا اچھا استھان
بنا سکیں گے۔ سناتک ہو کر انہیں نوکری
ڈھونڈنے کے لئے ادھر اُدھر بھٹکنا نہ پڑیگا۔ وہ اپنی آجیوکا کی سمسیا کو حل
کرنے میں سپھل ہو سکیں گے۔

وید تتھا سادھارن مہاودیالیہ

۱۔ وید تتھا سادھارن مہاودیالیہ کے ودیارتھیوں
کو نویں دسویں میں اور مہاودیالیہ میں بھی چتر کاری
پینٹنگ تتھا کارٹون بنانا سکھانا چاہئے۔

بھارت ورش میں سماچار پتر تتھا پترکاؤں کے
وکاس کا یہ یُگ ہے۔ اس سمے چتر کاری پینٹنگ
تتھا کارٹون اتیادی بنا کر بھی آجیوکا کے پرشن
کو حل کیا جا سکتا ہے۔ جو ودیارتھی ان کلاؤں سے
اپنی پرتی کرتے ہوئے دھرم۔ جاتی اور دیش کے
نسوارتھ بھاؤ سے (بنا تنخواہ لئے) سیوا کریں گے۔
ان کا پربھاؤ بھی سماج پر وشیش پڑ سکتا ہے۔
وہ سوتنتر تا پوروک اپنے وچاروں کو پیش کر سکتے
ہیں۔ جس سے آریہ سماج کی سامپردائکتا (یدی
اس سمے نہ ہو۔ تو بھوشیہ میں آ سکتی ہے) دور ہو
سکتی ہے۔

آیوروید مہاودیالیہ

۱۔ جو ودیارتھی آیوروید میں جانا چاہتے ہیں۔ اُنکے
لئے نویں دسویں میں (ا) ویاکرن ہٹا دیا جائے
(ب) گنت تتھا سنسکرت کے کورس کو کم کیا جائے۔
(ج) آیوروید سمبندھی گرنتھوں کو پڑھایا جائے۔
اس پرکار آیوروید کے ودیارتھیوں کو اپنے وشے
کے ادھین کے لئے تقریباً ۶ برس مل سکیں گے۔
گوروکل میں آیوروید تتھا ڈاکٹری دونوں کا گیان دیا
جاتا ہے۔ پرنتو ہم ورش کے سمے کے ابھیاس ہونے سے
ودیارتھی نہ آیوروید میں اور نہ ڈاکٹری میں وشیش یوگیتا
پراپت کر سکتے ہیں۔ اس لئے جب وہ سناتک بنتے
ہیں۔ تب ان کے سامنے بھی انیہ مہاودیالیہ کے
ودیارتھیوں کی طرح آجیوکا کا پرشن کھڑا ہی رہتا ہے
انیہ سنستھاؤں میں ۴ ورش میں یا تو آیوروید کی
شکھشا دی جاتی ہے۔ یا ڈاکٹری کی شکھشا دی
جاتی ہے۔ پرنتو گوروکل میں ۴ ورش میں دونوں کی
شکھشا دینے کا پریتن کیا جاتا ہے۔ جس سے گُن کمزوری
کا رہنا سوابھاوک ہے۔
۲۔ گوروکل کی فارمیسی کو ڈی ۔اے ۔وی کالج کی
فارمیسی کی طرح ویوپارک ڈھنگوں سے چلانا چاہئے
ایک پروفیسر کے نریکشن میں تیرھویں چودھویں کے
ودیارتھیوں کے ہاتھوں میں فارمیسی کا سارا پربندھ
ہونا چاہئے۔
سناتک ہونے کے پشچات آیوروید کے بہت سے
ودیارتھی فارمیسی کھولنے کا ہی کاریہ کرتے ہیں۔ یدی
ان کو شکھشا کال میں ہی اس مال کا کاریہ کھلا
کر دکھا دیا جائے۔ تو وہ اپنی فارمیسی کو سندر
ڈھنگوں سے سپھلتا کے ساتھ چلا سکتے ہیں۔
اس کے اتریکت گوروکل فارمیسی کے کاریہ کو خوب بڑھا
کر سناتکوں کے لئے آئی فارمیسیاں کھولنی چاہئیں
جن میں سناتکوں کو لگایا جا سکتا ہے۔ یہ اس پرکار
سماج میں گوروکل فارمیسی کی دوائیوں کی بِکری
کا پربندھ ہونا چاہئے۔ اس پرکار یدی گوروکل کی
فارمیسی کو ویوپارک ڈھنگوں سے چلانے کا پریتن کیا
جائے۔ تو سمبھو ہو سکتا ہے۔ کہ گوروکل کو اپنی فارمیسی
سے بہت سی آرتھک سہائتا مل سکے۔ اور اس سے
چلانے کے لئے دوسرے ورگ کی ضرورت نہ رہے

غریب ودیارتھیوں کو چھاترورتیاں دی جا سکتی ہیں۔
۳۔ آیوروید کے ودیارتھی سناتک ہونے کے پشچات
سپھلتا سے اپنی پریکٹس کر سکیں۔ اس کے لئے بھی
کچھ پربندھ اوشیہ ہونا چاہئے۔
اس پرکار آیوروید کے ودیارتھیوں کی آجیوکا کا
پرشن بہت اچھی طرح حل ہو سکتا ہے۔
ہم نے اس لیکھ میں بہت تھوڑے پریورتنوں کو
جن سے کسی پرکار کا خرچ بہت ادھک نہیں
بڑھ سکتا۔ بتانے کا پریتن کیا ہے۔ یدی ان
پریورتنوں کو عمل میں لایا جائے۔ تو نسندیہہ گوروکل
کے سناتکوں کی آرتھک سمسیا کا بہت کچھ حل ہو
سکتا ہے۔ اس کے اتریکت گوروکل سے نکلنے والے
سناتک ادھک لائق ہوں گے۔ اچھے سنسکرتگیہ
اچھے ویاکرنگیہ۔ اُتم وکتا۔ یوگیہ پدیشک اُتم لیکھک
سیوگیہ سمپادک۔ اُتم وید تتھا ڈاکٹر گوروکل سے
پیدا ہو سکیں گے۔

انیہ اُپائے

شکھشا میں پریورتن کے پشچات سناتکوں کی آرتھک
سمسیا کو حل کرنے کے لئے تین اُپائے ہیں:-
۱۔ سناتکوں کو نوکریاں دلوانے کے لئے پربھاوشالی
وکیلوں کا ایک بیورو بنایا جائے۔ سناتک منڈل
میں یہ پرستاو پیش بھی ہو چکا ہے۔
۲۔ گوروکل اکھوا آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے
ایک گوروکل بینک یا آریہ بینک کا سنچالن ہونا چاہئے۔
جہاں سے سناتکوں کو بیوپار۔ پریس کی سٹیشنری اور
فارمیسی وغیرہ کے لئے پونجی مل سکے۔ دسمپورن آریہ
جنتا ہی تھا سمجھو اپنا ہو۔ اس بینک سے رکھنے
کی کوشش کرے۔ بہت سے سناتک بیوپارک
دماغ رکھتے ہوئے بھی پونجی کی ابھاؤتا کے کارن کوئی
کاریہ کر پراآرمبھ نہیں کر سکتے۔ گوروکل میں رہتے
سے باہر کی جنتا سے گوروکل کے سناتکوں کا سمبندھ
بہت کچھ کٹ سا جاتا ہے۔ ایسی اوستھا میں
کہیں سے پونجی اپلبدھ کرنا ان کے لئے بہت کٹھن
ہوتا ہے۔ بینک کی ستھاپنا سے انہیں پونجی کی
سودھا ہو سکے گی۔
پھر بینک کے کاریہ کو چلانے کے لئے مہاودیالیہ میں
جنہوں نے گنت لیا ہو۔ انہیں تتھا بہت سے مہاودیالیہ کے
جی بیسے سناتکوں۔ (جنہوں نے آجکل گوروکل
اندر پرستھ میں اپنا ایک بینک کھولا ہوا ہے۔ اور
جس سے گوروکل کے کرمچاریوں کو بہت سوگمتا
پہنچ رہی ہے) جیسے ساتھی اتیادی بنایا جا سکتا ہے۔
اس پربندھ سے بھی سناتکوں کی تھوڑی سی
آرتھک سمسیا کا حل ہو سکے گا۔ اور یہ بھی دیکھتے
ہوئے بینک انیہ جنتا کے لئے بھی بہت اپیوگی
ہو۔ آرتھک درشٹی سے گوروکل یا سبھا کو لابھ
پہنچ سکتا ہے۔ آدشیک انوسار اور سہائتا بھی۔
ہم نے اس لیکھ میں سناتکوں کی آرتھک
سمسیا کو حل کرنے کے اُپایوں کو بتانے کا یتن کیا ہے۔

ہے۔ پنڈوان اور وچار کے لوگ اور بھی بہت سے اُپایوں کو بنا سکتے ہیں۔

یدی اس پرکار کے اُپایوں سے آمارتا کے ساتھ ہندوستان کے سناتنوں کی آرتھک سمسیا کو حل کرنے کا یتن کیا جائے۔ تو ہمارا وشواس ہے۔ کہ گوروکل شکشا پرنالی کا دن دگنی اور رات چوگنی ویگ سے ہمارے دیش میں وستار ہوگا۔ تھوڑے ہی ورشوں میں گوروکل کے ودیارتھیوں کی سنکھیا ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں تک پہنچ سکتی ہے۔

گوروکل کانگڑی کو آج لگ بھگ بتیس ورش ہوئے ہیں۔ ان ۳۲ ورشوں میں گوروکل میں کل ۱۵۷۴ ودیارتھی داخل ہو چکے۔ پرنتو لگ بھگ ۹۰۰ ودیارتھی گوروکل کو بیچ میں ہی چھوڑ کر چلے گئے۔ اور ۲۵۰ کے لگ بھگ سناتک بنے۔ اور ۴۵۰ کے لگ بھگ ودیارتھی اس سمے شکشا پا رہے ہیں۔ جن ودیارتھیوں نے گوروکل کو بیچ میں ہی چھوڑ دیا۔ ان کی سنکھیا گوروکل میں داخل شدہ ودیارتھیوں کی کل سنکھیا کا لگ بھگ ۵۵/۳ حصہ ہے۔ یہ واستو میں بڑی چنتا جنک بات ہے۔ گوروکل بیچ میں ہی چھوڑ دینے کا کارن یہی ہوتا ہے کہ بہت سے ودیارتھی نو برس سولہ برس کے کورس کی کٹھنتا کے کارن پاس ہی نہیں ہو سکتے۔ کچھ ماتا پتا یہ بھی سمجھتے ہیں کہ گوروکل سے سناتک بن کر ہمارا لڑکا کیا کرے گا؟ اس خیال سے بھی ماتا پتا اپنے لڑکوں کو نکال کر سکولوں میں داخل کرا دیتے ہیں۔

یدی شکشا میں پریورتن جیسا کہ اس لیکھ میں بتایا گیا ہے۔ کیا جائے تو نشچے آرتھک سمسیا کو حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو یہ سمسیا بہت کچھ دور ہو سکتی ہے۔ گوروکل سے نکلے ہوئے سناتک سنسار کے سنگھرش میں ادھک سپھل ہو سکتے ہیں۔ اور سماج پر اپنا وشیش پربھاؤ چھوڑ سکتے ہیں۔ اس اوستھا میں گوروکل میں داخل ہونے کے لئے چالیس پچاس نہیں بلکہ سینکڑوں ودیارتھی آنے لگے۔ اور گوروکل شکشا پرنالی کا پرچار ہندوستان کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک بہت جلد ہو جائے گا۔ گوروکل شکشا پرنالی کی وجے کا وہ دن سورن مے ہوگا۔

یدی گوروکل شکشا پریمی سجن اور ودوان اس لیکھ پر وچار کرنے کا کشٹ اٹھائیں۔ تو میں اپنے اس تچھ پریتن کو سپھل سمجھوں گا۔

موجودہ طریقہ تعلیم میں تبدیلی کی ضرورت

کیا کالجوں اور سکولوں کی اب ضرورت ہے؟ گوروکل سسٹم ہی ہمارے لئے مفید ہوسکتا ہے

از ہتیشی - علاو لیپوچن برہمی - ڈیرہ دون

آج پلیٹ فارم اور پریس سے آواز آ رہی ہے۔ کہ آریہ سماج کی ترقی کم ہو رہی ہے۔ ہم روز اخبارات میں پڑھتے ہیں۔ کہ فلاں جگہ ہندو لڑکی کسی مسلمان یوک کے ساتھ بھاگ گئی ہے۔ کسی جگہ وبھچار اور پاپ آچار کی گھٹنائیں روز پڑھنے اور سننے میں آتی ہیں۔ گھروں میں لڑائی جھگڑے۔ پتا پتر میں اَن بن اور میاں بیوی میں جھگڑا یہ سب باتیں عام ہیں۔ ہندوستان کو تو اب فخر ہے۔ کہ اس نے بہت ترقی کی ہے۔ آریہ سماج کا دعویٰ ہے کہ اس نے خوب پرچار کیا ہے۔ اور اس کے لئے لاکھوں روپے خرچ کئے ہیں۔ لیکن اس کا فائدہ؟ پتھر پر پانی گرائے جاؤ۔ فضول ہے۔ اصل مرض کیا ہے؟ ہمیں دیکھنا تو یہ ہے۔ پتر اپنے پتا کے فرض سے گمراہ ہے۔ پتنی پتی کے لئے کوئی سیوا کا بھاؤ نہیں رکھتی۔ کیوں؟ اس کی وجہ صرف یہی ہے۔ کہ موجودہ شکشا اور طریقہ تعلیم بہت ناقص ہے۔ روزمرہ کی اغوا کی وارداتیں۔ وبھچار کی گھٹنائیں صرف اسی وجہ سے ہیں۔ ہمارے گھروں میں دھرم اور جاتی ہت کا انش نہیں ہے۔ نوجوانوں کے نزدیک "پرماتما اور مذہب" بے معنی چیزیں ہیں۔ یہ جذبہ ان کے دل میں کس نے بھرا؟ انہیں مغرب کے رنگ میں رنگ کر کس نے انہیں بیرنگ لفافے بنا دیا۔ وہ قوم، ملک اور دھرم کے لئے بالکل کھوٹے سکے ثابت ہوئے۔ ان کا قصور نہیں۔ یہ سارا دوش ہمارا اور ہماری اس تعلیم کا ہے۔ جو ہم نے انہیں دی۔ سکولوں اور کالجوں میں انگریزی تعلیم پا کر وہ انگریزی ڈھنگ سے رہنا کھانا اور پوشاک پہننا ہی سیکھے۔ دیش بھگتی۔ قومیت اور مذہبی رنگ ان سے تیل کی طرح ڈھل گیا۔ محض نوکری کے میدان کے مریل ٹٹو رہ گئے۔ وہ صنعت۔ دستکاری یا ادیوگ کی چوڑی راہ پر نہیں چل سکتے۔ بھولے نادانوں کو یہ معلوم نہیں کہ ۳۴ کروڑ ہندوستانیوں کے لئے صرف ایک لاکھ تو نوکریاں ہیں۔ باقی ۳۳ کروڑ ۹۹ لاکھ انسان کیا کریں گے؟ ۵۰ سال پہلے سبھی نوکر نہ تھے۔ اور نہ ہی آج کی طرح اس قدر بیروزگاری اور بیکاری تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ سبھی اس میدان کی طرف ہی دوڑے نہ آتے تھے۔ بلکہ دستکاری۔ صنعت و حرفت میں ماہر تھے۔ انہیں سروس جیسی رزیل غلامی کے لاعلاج مرض کو مول لینے

کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوتی تھی۔ یہ سب قصور ہماری تعلیم کا ہے۔ اور صرف کالج اور سکولوں کی تعلیم کا۔ جس زمانہ میں آریہ سماج کا جنم ہوا تھا۔ اس وقت عیسائی اور مشن کی طرف سے سکول اور کالج کھولے جا رہے تھے۔ جہاں انہوں نے مغربی تعلیم دینے کے علاوہ کرسچینٹی کا رنگ ہمارے کورے نوجوانوں پر چڑھانا شروع کیا۔ دھرم اور قومیت سے کورے نوجوان عیسائیت کے گڑھے میں دھڑا دھڑ گرنے لگے۔ اپنے پیارے ویدک دھرم کو جس کے لئے حقیقت جیسے آریہ ویروں نے لاکھوں روپیہ اور راج پر لات مار کر اپنا سر قربان کر دیا۔ چھوڑنے لگے۔ اس خطرہ سے آگاہ ہو کر آریہ سماج کو ضرورت محسوس ہوئی کہ اس قسم کے سکول اور کالج کھولے جائیں۔ جہاں نوجوانوں کو ویدک دھرم کی تعلیم بھی دی جائے۔ اور وہ عیسائی نہ ہونے پائیں۔ اور اپنی جاتی کے سپوت ثابت ہوں۔ زمانہ بدلتا گیا۔ اور یہ نوجوان اپنے دھرم کو چھوڑنے لگے۔ ادھر ہمارے آریہ بھائی اپنی ساری طاقت اور توجہ اس طرف خرچ کرنے لگے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ نوجوان اور یوونیاں اس تعلیم کو پا کر کورے مغربی رنگ میں رنگے ہوئے گیدڑ ہی نکلنے لگے۔ جو قوم اور دیش کے کورے لفافے یا کھوٹے سکے ثابت ہوئے۔ مغربی طرز کی رہائش۔ رہن سہن۔ کھان پان اور پوشاک کا نتیجہ آج ہمارے سامنے عیاں ہے۔ آج ہمارے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اکٹھی تعلیم (Co-education) کے لئے چیخ رہے ہیں۔ غضب تو یہ کہ وہ اس کے خطرات اور بد اثرات کو دیکھتے ہوئے بھی اس کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ انہیں ہوش غالباً اس وقت آئے گا۔ جب ان کی آئندہ نسل گناہوں اور پاپوں کے گڑھوں میں گر کر اپنی اور اپنی جاتی کی رہی سہی شان اور عظمت کو ہمیشہ کے لئے ملیامیٹ کر دے گی۔

اے مغربی تعلیم کے شیدائیو! آپ کو اس وقت ہوش آئے گا۔ جب آپ کو یوروپ کی طرح اور بھی بڑے پیمانہ پر اخلاقی برائیوں اور پاپ آچار کی گھٹناؤں کو آنکھوں سے دیکھنے اور کانوں سے سننے کا موقعہ ملے گا۔ وہ وقت بھی دور نہیں گھبراؤ مت۔ اگر اسی شکشا کے قدم چومتے رہے۔ تو یہ شکشا جلد ہی تمہیں اس حالت تک پہنچا دے گی۔ جسے تم غلطی سے دیکھنے کے خواہشمند ہو۔ آج تمہاری آنکھوں پر بے عقلی کا پردہ پڑ گیا ہے۔ آج تمہیں اپنی بھلائی نہیں سوجھتی۔ لیکن گڑھے میں گر کر اور چوٹ کھا کر ہوش آئے گا۔

کیا آپ کو معلوم نہیں۔ کہ آپ ارجن، بھیم، رام اور لکشمن کی اولاد ہو؟ اور درگا، سیتا اور ساوتری کی سنتان ہو؟ کاش جاتی ہوش سنبھالے اور دیکھے کہ اس کے یودھوں اور دیویوں کے اُٹھنے بیٹھنے کیا ظاہر کر رہے ہیں؟ ان کی ایسی افسوسناک حالت کو دیکھ کر سیتا، ساوتری اور ابھیمنیو، ارجن کے کارنامے محض افسانوں کے ہم پایہ نظر آتے ہیں۔

اے موجودہ طریقہ تعلیم! تیرا برا ہو۔ تو نے جاتی کو رسا تل کی طرف پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ کو شکشا کی مادکتا نے انہیں مدہوش کر دیا ہے۔ اور بے خودی میں سب اپنے فرائض کو بھولے بیٹھے ہیں۔

اگر واقعی ہم نے دیش اور آریہ جاتی کو ترقی کے شکھر پر لے جانا ہے۔ تو موجودہ طریقہ تعلیم کو بدلنا ہوگا۔ سکول اور کالج اگر ویدک دھرم کے پرچار اور ویدک تہذیب کے رائج کرنے میں اسمرتھ ثابت ہو رہے ہیں۔ تو ان کی کوئی ضرورت نہیں۔ انہیں بند کر دو۔ بیچ ڈالو لاکھوں کی جائدادیں۔ کروڑہا روپیہ اس لئے مت خرچ کرو۔ کہ اپنے ہی بچے پاپ کرموں میں پھنس کر جاتی کے لئے کلنک کا ٹیکہ بنیں۔

گدیوں اور مٹھوں کے مہنتو! عزت اور لیڈری کے بھوکو! سوچو اور غفلت کی نیند سے بیدار ہو کر دیکھو۔ کہ اب ضرورت کس امر کی ہے؟

اپنے نوجوانوں کو دیش۔ جاتی اور دھرم کے لئے مفید بنانے اور اپنی پرانی ویدک تہذیب کو پھر قائم کرنے کے لئے گوروکل پرنالی کی طرف قدم اٹھاؤ۔ اصل میں یہی ہیرا ہے اور آریہ شکشا کا خزانہ ہے۔ جسے پا کر جاتی کا ادھار ہو سکتا ہے۔ کیا ہمارے لیڈر بیدار ہوں گے؟

کاش یہ الفاظ مجھ جیسے تچھ آریہ سیوک کے قلم سے نکلنے کی بجائے کسی لیڈر کے قلم سے نکلتے۔ جو کچھ اثر لاتے۔

سماجک سماچار

آریہ سماج گوجرہ کا چناؤ :- آریہ سماج گوجرہ ضلع لائل پور کا ١٥ جولائی ١٩٣٤ء کو سالانہ چناؤ حسب ذیل چناؤ ہوا :-
پردھان مہاشہ رام رکھا مل جی + اُپ پردھان مہاشہ رام دتہ مل جی + منتری چمن لال عرائض نویس + اُپ منتری بابو چونی لال جی وکیل + خزانچی مہاشہ دیوان چند جی + پستکادھیکش مہاشہ بابو رام جی + نریکشک مہاشہ رادھا کرشن جی +
انترنگ سبھاسد :- مہاشہ نرسنیدہ رام مہاشہ برکت رام اور ڈاکٹر جگت ناتھ :-
(چمن لال منتری آریہ سماج ہذا)

ستیارتھ ایکٹ کی خلاف ورزی پر مقدمات :- لالہ سائیں دتہ مل صاحب ٹھیکیدار ڈیرہ اسمعیل خان ستیارتھ ایکٹ کی خلاف ورزی کرنیوالوں پر مقدمات چلا کر اُنہیں عبرتناک سزائیں دلا رہے ہیں۔ چنانچہ اب آپ نے ایک مقدمہ پنڈت منی لال ولد پنڈت رام چند جی براہمن - پنڈت کستوری لال ولد پنڈت سنجر لال جی براہمن ساکنہ کلاچی اور پنڈت جیٹھا نند جی ساکنہ مندرہ تحصیل ڈیرہ اسمعیل خان کے خلاف رائے صاحب لالہ لکھم چند جی آنریری سب جج ڈیرہ اسمعیل خان کی عدالت میں دائر کر رکھا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ٹھیکیدار صاحب مذکور نے باقی صغیر سنی والوں کے متعلق بھی تحقیقات شروع کی ہوئی ہے۔ اور وہ ان کے برخلاف بھی مقدمات دائر کریں گے ؛
(درباری لال نتیجہ منتری آریہ سماج کلاچی)

حملہ آور کی مذمت کا پرستاو :- گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی کے کُل واسیوں کی یہ سبھا پُونہ میں مہاتما گاندھی جی پر بم دوارہ کئے گئے حملہ کو قابلِ نفرت اور شرمناک سمجھتی ہے۔ اور مہاتما جی کی حفاظت کے لئے پرماتما کا دھنیہ واد کرتی ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ اس حادثہ میں زخمی شدہ سجنوں کو جلد اُتم سواستھیہ پرداں کریں ؛
(لال چند نکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج ، دان کو دان :- مہاشہ نتیا نند داس جی (جو بخشی برج لال جی کے نزدیکی رشتہ دار تھے) کی مرتیو کے دسویں روز کے بعد بخشی جی نے مبلغ پانچ روپیہ آریہ سماج ہاکو دان دیا۔ آریہ سماج بخشی جی کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ نیز بخشی صاحب موصوف و مہاشہ نتیانند داس جی کے دیگر سمبندھیوں سے اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ پرماتما مرحوم کی

آتما کو سدگتی اور پس ماندگان کو شانتی پردان کرے۔ مہاشہ نتیانند داس کی صرف ایک نابالغ لڑکی رہ گئی ہے۔ پرماتما اسے چرنجیو رکھے ؛
(لال چند منتری آریہ سماج بگٹ گنج مردان)

بنگہ میں وید پرچار :- ٣ - اور ٤ رجون ١٩٣٤ء کو پنڈت لچھمنداس جی نے آریہ کمار سبھا بنگہ کی پریرنا پر دو مؤثر لیکچر دئیے۔ جن سے معزز حاضرین خاص طور پر مستفیض ہوئے۔ کیونکہ ہر دو لیکچر بلا لحاظ مذہب و ملت سب کے لئے مفید تھے +
آریہ کمار سبھا دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ بھگوان اور رشیوں کی روح اس کے منورتھ کو پایہ تکمیل تک پہنچاوے ؛
(پیارے موہن منتری آریہ کمار سبھا بنگہ ضلع جالندھر)

سہ ماہی رپورٹ آریہ سماج چک جھمرہ :- آریہ سماج چک جھمرہ نے گزشتہ تین ماہ میں مندرجہ ذیل کام کیا ہے :-
١ - **وید پرچار** - گزشتہ تین ماہ میں باہر جی دیا وتی جی اپدیشکہ فیروزپور - پنڈت وشنو دھر ماجی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا - مہاشہ شو سرن جی بھجنیک پرادیشک سبھا - پنڈت گنگا سہائے جی '' '' '' '' سوامی سدانند جی - پنڈت مہاویر جی گوروکل جہلم اور پنڈت تانبر دتہ رام جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دوارہ چک جھمرہ میں پرچار کرایا گیا۔ اس کے علاوہ آریہ سماج کے پروہت پنڈت شوریہ دیو جی دوارہ ارد گرد کے ١٠ مختلف گراموں میں پرچار کرایا گیا۔ آریہ سماج چک جھمرہ گرام پرچار کی طرف خاص دھیان دے رہا ہے ؛
٢ - **یگیہ** - آریہ سماج مندر میں روزانہ پراتہ ہون یگیہ کے علاوہ ہر اماوس اور پورنماشی کو کسی نہ کسی آریہ بھائی کے گھر باقاعدہ پارسنک یگیہ ہوا کرتا ہے۔ جس میں بھجن اور اُپدیش وغیرہ کا بڑا منوہرک پروگرام رکھا ہوا ہے۔ اس کے کارن آریہ سماج چک جھمرہ کو فخر ہے کہ اس نے تقریباً تمام آریہ دیویوں کے گلے میں یگیوپویت پہنا دیا ہے ؛
٣ - **نئی سکیم** - مندرجہ بالا پروگرام کے علاوہ اس سماج نے ایک سکیم یہ بھی چلائی ہے کہ ہر مہینہ کی سنکرانت کو آریہ سماج مندر میں ایک

بڑا یگیہ وسیع پیمانہ پر کیا جاتا ہے۔ جس میں تمام آریہ سبھاسد معہ پریواروں کے درشن دے کر نہایت بھگتی اور شردھا سے بھجن اور اُپدیش سنتے ہیں۔ آخیر میں موہن بھوگ سے ستکار کیا جاتا ہے۔ حاضری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ آریہ بھائیوں اور بہنوں کو مہینہ میں ایک بار کم سے کم مل کر بیٹھنے اور پرسپر پریم بڑھانے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ دوسری سماجوں کو آریہ سماج ہذا کی تقلید کرنی چاہئے ؛
٤ - **سنسکار** - اس عرصہ میں اس سماج نے ٨ سنسکار کرائے ہیں :-
نام کرن ٥ + منڈن ٢ + وِواہ ٣ + انتیشٹی ٢ + سندھی ٤ +
غرضیکہ آریہ سماج ہذا ہر لحاظ سے سراہنیہ اور قابلِ رشک کام کر رہا ہے ؛
(منشی راج وید منتری آریہ سماج چک جھمرہ ضلع لائل پور)

ڈیرہ اسمعیلخان کی تازہ خبر

جناب غلام حسین صاحب بلوچ تحریر فرماتے ہیں - کہ :-
" میں نے شہر ڈیرہ اسمعیل خان سے تین دفعہ امرت دھارا کی چھوٹی شیشی آٹھ آنے والی خریدی۔ اوّل دو دفعہ تو نقلی نکلی۔ اور تیسری دفعہ پنڈت ٹھاکر دت شرما وید لاہور کی تیار شدہ ملی۔ پہلے تو میرا دل اس دوائی سے بدظن ہو گیا۔ لیکن پھر جبکہ اصل ملی۔ تو یقین آ گیا - کہ واقعی امرت دھارا ایک لاثانی دوائی ہے - بشرطیکہ اصل ہو۔ اس خط کے دیکھتے ہی امرت دھارا کی ایک شیشی کلاں عہ والی بھیج دیں۔ کوئی ڈراپر بھی ساتھ روانہ کر دیں"
ایسے خطوط آتے رہتے ہیں۔ اصل کی نقلیں بھی بنا کرتی ہیں۔ کسی چیز کی زیادہ نقلیں ہونا دراصل اس کی خوبی کو ظاہر کرتی ہیں۔ عقلمند لوگ ڈھونڈھ کر اصل کو پا لیتے ہیں۔ اور نقالوں کے دھوکہ میں نہیں آتے ہیں۔ جب شیشی کہیں سے خریدیں تو یہ دیکھ لیں۔ کہ شیشی کے اوپر امرت دھارا اور پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کا نام لکھا ہے۔ تب خریدیں۔
دریافت کریں۔ منیجر امرت دھارا نمبر ٣٢ لاہور کو لکھ کر منگوائیں ؛

آریہ سماج کوئٹہ کی اردھ شتابدی :-
١ - آریہ سماج کوئٹہ کی اردھ شتابدی ١٦ اگست سے ١٩ ستمبر ١٩٣٤ء تک بڑی دھوم دھام سے آریہ سماج کوئٹہ کے وشال منڈپ میں منائی جائے گی۔ جس میں کوی سمیلن، سنگیت سمیلن اور مہرودھرم سمیلن کے اتیرکت دیش دیشانتر اور دیپ دیپانتر سے آئے ہوئے سنیاسیوں اور ودوانوں کی انمول شکشائیں دیا کھیان و نیز بھجنیکوں کے مؤثر بھجن ہوں گے۔
٢ - اردھ شتابدی میں سملت ہو کر جہاں آپ ودوانوں کے منوہر اُپدیش شرون کریں گے - وہاں بلوچستان کی الوکک شوبھا کا بھی آنند اُٹھائیں گے ؛
٣ - بھارت ماتا کی مہر شتی میں بلوچستان ہمیشہ سے ایک ہی وچتر پردیش ہے۔ جہاں ممن لکھت ستھان درشنیہ ہیں :-
(١) آریہ سماج کوئٹہ کا وشال آریہ سماج مندر (٢) اس پردیش کی ادتھیت پربت مالا کا درشیہ (٣) پرستھد انہا سک بولان درہ (٤) جسٹر بکار کی قدرتی کھیں۔ جو کھوی میں جل بھیت کرتی ہیں (٥) پربت کی اونچی گھاٹیوں پر منزل آکار سے ریل گاڑی کا چڑھنا (٦) دیوتاؤں کے تن کو بھی مات کرنے والے انگور۔ آڑو۔ آلوچہ۔ سے لہلہاتے ہوئے باغیچوں کی شوبھا (٧) شملہ تھا کشمیر کی سندرتا ...

وشالی گھاٹیوں سے بھی ادیک منوہر جگہ تھا ہردیہ آکرشک چارت پردیش کی پربت مالائیں (۸) اجمیر شریف کے خالی ساگر جھیل تھا نقشہ پر راج کو بھی مات کرنے والی منوہر اوش ول بندگی قدرتی جھیلیں۔ (۹) شالامار باغ کا بیش محل لمبا تھلی (۱۰) جگت پرسدھ ریشاپ کالج کا وشال بھون :۔

جس ہریکا کے انترا اوگنگ پر آکرشک درشیہ جہاں آپ کے ہردیہ کو آنند دیں گے - وہاں بڑے بڑے سنیاسیوں اور مہاتماؤں کے اپدیش آپ کی آتما کو بھی شانت کریں گے ۔

اس لئے ابھی سے آپ آنے کی تیاری ارمبھ کر دیں۔ باہر سے آنے والے آریہ بھائیوں کے رہنے کا پربندھ آریہ سماج کی طرف سے سماج مندر میں ہوگا۔ سماج نے کافی دھن خرچ کر کے منڈپ بنانے کی آیوجنا کی ہے۔ جس میں کم از کم ۵ ہزار استری پرش بیٹھ کر اپدیش امرت کا آنند اٹھا سکیں گے۔ سب آریہ نرناریوں کی سیوا میں سماج کی طرف سے نویدن ہے کہ وہ ہمارے سماج کے منتری کو سوچنا دیں کہ اپنے آنے کی تاریخ سے سوچت کریں۔

(بھیم سین ... منتری آریہ سماج ہتا)

جوانی

آجکل ۲۰ برس کے بوڑھے اور ۵۰ برس کے جوان آدمی دیکھے ہیں جو نوجوان اپنی جوانی کو ضبط نہیں کر سکتے - وہ جلد ہی جوانی میں ہی بڑھے ہو جاتے ہیں -

آپ جوان ہیں یا بوڑھے؟

بابا آپ کیا بننا چاہتے ہیں اور کیسے بن سکتے ہیں؟ جوان بننے کی تمام تدابیر کتاب "جوانی" میں بتائی گئی ہیں جس میں پوشیدہ امراض اور ان کے طریقہ علاج کا مفصل ذکر ہے - ہمارا دعویٰ ہے کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک کہیں نہیں دیکھی ہوگی۔ ہرگز نہیں دیکھی ہوگی۔

آزما دیکھو - منگوا دیکھو

اس کو مفت حاصل کیجئے واسطے صرف ایک کارڈ لکھنا ہی کافی ہے

کیسر کمپنی - کالا ڈھونگی

ضلع نینی تال (یو-پی)

دیانند سالویشن آرمی کا چناؤ :-

پردھان لالہ دیوی چند جی ایم - اے + اپ پردھان لالہ رتن چند جی وکیل + منتری چوہدری نند سنگھ + اپ منتری پنڈت مادھو رام جی بی - اے :۔

(نند سنگھ منتری)

آریہ سماج ڈلہوزی چھاؤنی کے سماچار :-

پردھان لالہ گردھاری لال جی + اپ پردھان بال مکند جی بالی + منتری مہاشہ لال چند + اپ منتری جگن ناتھ جی شرما + خزانچی مہاشہ ٹیک چند جی + لائبریرین پنڈت ٹکھو رام جی + پرتنیدھ سبھا سد :- ڈاکٹر جگن ناتھ جی اور شری ہیمان پانڈے جی :۔

۲- آریہ سماج کے ہفتہ وار ستسنگ نیم پوروک اتوار پراتہ کال ہوتے ہیں +

۳- ہر بدھ وار کو پراتہ کال باری باری سماج کے سبھا سدوں اور انیہ آریہ سجنوں کے گھر پاریوارک اپاسنا ہوتی ہے :۔

۴- آریہ استری سماج کے ہفتہ وار ستسنگ ہر شکروار کو نیم پوروک ہوتے ہیں۔ جن میں سب آریہ سبھا سدوں کی استریاں سممِلت ہوتی ہیں :۔

۵- آریہ سماج کا وارشک اتسو ستمبر کے پہلے ہفتہ میں ہونا نشچت ہوا ہے :۔

(لال چند منتری آریہ سماج ہتا)

آریہ وشرام شالہ گورودت بھون میں ٹھہرنے کے قواعد

گورودت بھون لاہور میں سورگباشی شری مہاشہ سندر داس جی کی یاد میں جو سندر داس دھرم شالہ بنائی گئی ہے۔ اس میں ٹھہرنے کے لئے مندرجہ ذیل قواعد بنائے گئے ہیں :۔

۱- اس دھرم شالہ میں لوگ صرف عارضی طور پر رہائش رکھ سکیں گے۔

۲- کوئی بھی آریہ عام طور پر تین دن اور خاص طور پر سات دن تک ٹھہر سکتا ہے۔ اپ منتری سبھا - آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ یا ادھیکش ودیارتھی آشرم جو بھی حاضر ہوں۔ ان سے اجازت لینی ہوگی۔ سبھا کے منتری جی خاص حالات میں اس مدت کو بڑھا بھی سکتے ہیں :۔

۳- کوئی بھی بیمار یا مریض سبھا منتری کی خاص اجازت کے بغیر دھرم شالہ میں نہیں ٹھہر سکے گا

۴- دھرم شالہ میں رکھے ہوئے رجسٹر میں ہر ایک ٹھہرنے والے کو اپنا نام و پتہ پورا درج کرنا ہوگا - اور ہر روز حاضری درج کرنی ہوگی :۔

۵- دھرم شالہ میں شراب - مانس اور انڈہ وغیرہ لانا یا کھانا سخت منع ہے - کوئی بھی تمباکو پینے والا کسی حالت میں بھی کمرہ کے اندر تمباکو اور سگریٹ نہیں پی سکتا۔ اور اگر کوئی ان کے خلاف کارروائی کرے گا۔ یا سدآچار کے خلاف کوئی کام کرے گا یا کرتا دیکھا جائیگا تو اسے دھرم شالہ چھوڑنی پڑے گی :۔

۶- گرمی کے دنوں میں ۱۱ بجے رات اور سردی میں ۱۰ بجے رات کے بعد دھرم شالہ کے دروازے بند ہو جائیں گے :۔

۷- ہر ایک رہائش رکھنے والے کو جگہ کی صفائی کا خاص خیال رکھنا ہوگا - اور وہ کوئی ایسی کارروائی نہ کرے گا جس سے کسی کے دل میں نفرت پیدا ہو :۔

۸- یاتریوں کو اپنے سامان کی رکھشا کا خود خیال رکھنا ہوگا :۔

۹- دھرم شالہ کی دیواروں پر کچھ شبد لکھنا اور کمروں کے اندر تھوکنا خاص طور پر منع ہے

۱۰- یاتریوں کو دھرم شالہ چھوڑتے سمے دھرم شالہ کا لیا ہوا سامان چپڑاسی کو حفاظت سے واپس کرنا ہوگا

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون - لاہور)

پروٹسٹ کے پرستاو

منتری پنڈت رام چند جی دہلوی کے ریاست حیدرآباد میں مقدمہ چلائے جانے کے خلاف ذیل کی مزید سبھاؤں نے پروٹسٹ کے ریزولیوشن پاس کئے ہیں :۔

۱- آریہ منتر سبھا بھوپال ۲- آریہ سماج جموں ۳- آریہ سماج کلاچی ضلع ڈیرہ اسمعیل خان ۴- آریہ سماج انبالہ صدر۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں :۔ (مینیجر)

رادھا سوامی صاحبان جی مہاراج دیال باغ آگرہ کے نام کھلا چیلنج

(از شری بھولا ناتھ جی مسرنا - کپور تھلہ)

رادھا سوامی مت کے انوسار جیو کی مکتی (نجات) اسمبھو یعنی ناممکن ہے۔ کیونکہ جو نرمل (روحیں) رادھا سوامی یا نرمل چیتن ستھانوں میں رہنے کے یوگیہ نہ تھیں۔ ان کو ہی رادھا سوامی نرمل چیتن لوکوں سے نکالا گیا۔ رادھا سوامی مت کے انوسار وہی روحیں نرمل چیتن وغیرہ لوک میں نواس کر رہی ہیں۔ جو کہ اشدھ اور ملین ہیں۔ اشدھ اور ترمیل (غلاظت) کو ان لوکوں سے خارج کیا گیا۔ جو کہ وہاں رہنے کے یوگیہ نہ تھیں۔ اسی خیال کے انوسار رادھا سوامی مت میں روحوں کی چار اقسام مانی گئی ہیں ۔

جو روحیں جس جس جگہ رہنے کے یوگیہ تھیں۔ ان کو ان ہی دھاموں میں چھوڑا گیا۔ جو کہ نیچ تھیں۔ جبکہ میل جان کر روحوں کو رادھا سوامی نرمل چیتن لوکوں سے نکالا گیا۔ تب وہ اب اس نرمل دیش لوک میں کس طرح پرویش کر سکیں گی؟ اگر وہ روحیں جن کو آج رادھا سوامی نرمل چیتن لوکوں کا لالچ دے رہا ہے۔ وہاں رہنے کے یوگیہ ہوتیں۔ تو وہاں سے ان کو نکالا ہی کیوں جاتا؟ اگر اس مل کو وہاں لے گئے۔ تو وہ نرمل چیتن لوک نہ رہے گا۔ اس لئے رادھا سوامی آچاریہ کا نرمل چیتن کا لالچ دینا ایک سخت دھوکہ دینا ہے ۔

رادھا سوامی خیال کے انوسار مکتی تو کیا جس سکھ یا دکھ میں اب جیو ہے۔ اس سے رتی بھر کمی یا بیشی نہیں ہو سکتی۔ نرک لوک میں رہنے والا ہمارے پنڈ لوک میں نہیں آسکتا۔ کیونکہ وہ اس جگہ سے اسی کارن نکالا گیا تھا۔ کہ وہ پنڈ لوک کی میل تھی۔ اب اگر یہ میل پنڈ میں داخل کر دی جائے۔ تو پنڈ لوک کا ناش ہو جائے گا۔ اسی طرح پنڈ لوک کی روحیں برہمانڈ لوک میں داخل نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ وہ برہمانڈ سے نکالی ہی اسی کارن گئیں۔ کہ وہ برہمانڈ کی ملین سرتیں تھیں۔ ان کے نکل جانے سے ہی برہمانڈ کی شدھی ہوئی تھی۔ اسی طرح جو روحیں نرمل چیتن ستھانوں سے نکالی گئیں۔ وہ برہمانڈ میں آکر براجمان ہوئیں۔ کیونکہ نرمل چیتن ان روحوں کے ہونے سے ملین ہو رہا تھا۔ پس رادھا سوامی مت کے انوسار کوئی جیو اپنے ستھانوں کو چھوڑ نہیں سکتا۔ یعنی عقیدہ کے بموجب مکتی ہو ہی نہیں سکتی ۔

سوال دوئم ۔ رادھا سوامی مت کے انوسار رادھا سوامی دیال کی بھی چار چیزوں کے میل سے پیدائش مانی ہوئی ہے ۔ اور نرمل چیتن لوکوں کے تھیوں ست جن کے نام رادھا سوامی ۔ اگم ۔ الکھ ۔ انامی ست لوک اور بھنور گپھا ہیں جن میں کہ دنیا کا کوئی اوتار ادھ مہا پرش نواس نہیں کر سکا۔ ان کی پیدائش ہوئی ہے ۔

اکھشر پرش کا اکھشر لوک جس کو رادھا سوامی مت میں اکھشر اناشی مانا ہے۔ کہ اکھشر پرش پیدائش سے ہرا ہے۔ یہ مقام ویدوں کا آخری مکان ہے۔ اس جگہ سے ویدوں کی اُتپتی ہوئی ہے۔ جب کال اور آدیا کی دو نو دھاریں اکھشر پرش کی دھارسے ملتی تھیں۔ وہ نرمل چیتن لوکوں سے نکلا ہوا ملین مادہ جو کہ کال اور آدیا کی دو دھاروں کی شکل سے مہاسن کے میدان سے خارج ہوا تھا۔ شدھ ہوا اس سے ترلوکی اور ترکٹی ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہو گیا۔ کہ وید ہی ایک اناشی ہیں۔ اور وید ودیا کی دھاروں نے ہی رادھا سوامی مت کی میل کو شدھ کیا تھا۔ وید ہی مکتی اور اناشی گیان ثابت ہے ۔

رادھا سوامی مت کا یہ کہنا کہ وید کال (شیطان) کی بانی ہے۔ دھوکہ دہی اور مکاری میں شامل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ کال اور آدیا کی دو نو دھاریں تو ویدوں کے ساتھ آکر ملیں۔ تب ہی شدھ ہوئیں۔ اس سے صاف عیاں ہو گیا۔ کہ رادھا سوامی مت سے ہی یہ کال (شیطان) برآمد ہوا۔ اور یہی مت کال کا مت ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اکھشر پرش ویدوں کی جگہ کا نام ہے۔ رادھا سوامی مت انوسار ثابت ہے۔ کہ جس کے ساتھ آکر یہ کال کی دھاریں ملی تھیں۔ اکھشر سے برآمد نہیں ہوئیں۔ برآمد تو رادھا سوامی مت سے ہی ہوئیں ۔

رادھا سوامی آچاریہ اگر یہ ثابت کر دے۔ کہ ہمارے مت کے انوسار ٹھیک ہو سکتی ہے۔ اور وید شیطان کی بانی ہے۔ تو میں گلی گلی اور گھر گھر پھر کر رادھا سوامی مت کی تبلیغ کروں گا۔ یہ میں تحریری اور تقریری دونو طرح سے شاستر ارتھ کے واسطے تیار ہوں ۔

ओ३म
प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور
ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ للعہ ... ممالک غیر سے لئے
ششماہی ... فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۳۱ | SUNDAY 5th Aug 1934 | اتوار - ۲۱ ساون سمت ۱۹۹۱ مطابق ۵ اگست ۱۹۳۴ء - دیانند ابد ۱۱۰ | جلد ۳۱

آریہ سماج کے نیم

آریہ سماج کے نیم

وید امرت

یجروید — رگوید

ओ३म संमासृजामि पयसा पृथिव्याः संमासृजाम्य द्भिरोषधीभिः।
सोऽहं वाजथूसनेयमग्ने। (य: अ १४ मं ३५)

ترجمہ (अग्ने) ودوان! میں (मा) اپنے کو (पृथिव्याः पयसा) پرتھوی کے شکتی کارک رس سے (संसृजामि) یکت کروں - اور (मा) اپنے کو (ओषधीभिः) اوشدھیوں دوارا بھی (संसृजामि) یکت کروں (सः अहं) وہ میں (वाज) کئی طرح کے ان کا اس طرح (सनेयम) اتم ریتی سے سیون کروں۔

جیون کے سادھن

جیون لتا ہے جینے کے لئے - چونکہ ہم لوگ جینے کے سادھنوں سے ناواقف ہیں یا جینے کے سادھنوں سے بعض دفعہ محروم رہتے ہیں - اس واسطے یہ کہا کرتے ہیں - کہ جینا اقفو ل ہے سوائے دکھ کے یہاں کیا رکھا ہے؟ لیکن دراصل ہماری اداسی ہماری کمزوری کو ظاہر کرتی ہے - ہماری اپنی غلطی ہو یا ہمارے بزرگوں کی - اگر جیون کے سادھنوں کو ہم کام میں نہیں لا سکتے - تو اس میں بھگوان کے بنانے والے کا کیا قصور ہے؟ جگت میں سب طرح کے سادھن موجود ہیں - پرماتما نے جگہ بجگہ شکتی کارک رس بھر رکھے ہیں - ان کو حاصل کرنا ہمارا کام ہے - اگر ہم انکے حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں - تو یہ ہماری اپنی کمزوری ہے - اس کمزوری کا علاج ڈھونڈھنا چاہئے - پرتھوی کے رسوں کو اکٹھا کرنے کے لئے جن سادھنوں کی ضرورت ہے انہیں کام میں لانا چاہئے - ہر ممکن اور جائز طریقہ کو اپنی کامیابی کے لئے استعمال کرنا چاہئے - اوشدھیوں میں کئی طرح کے رس موجود ہیں - اور ہر طرح کے ان رسوں سے بھرپور ہیں - ان سب کا بوجھ اٹھانا چاہئے - بہت سے کام ایسے ہیں جو اکیلے نہیں ہو سکتے - اس واسطے انکے لئے دوسرے بھائیوں کی مدد کی ضرورت ہے - اس واسطے ہمیں چاہئے کہ ایک دوسرے سے مل کر ان کاموں کو پورا کریں -

ہم لوگ جیون کی اسارتا کا ذکر کرتے ہیں - اور اس سندر جیون کی پوتّرتا کا ذکر کرتے ہوئے ہمیں چاہئے کہ ہماری بھاونا اچھی ہو - جیون رتی سے بھرپور ہو - ذریعہ ہمارے جیون پُشٹ ہو سکتے ہیں - حاصل کرنے کے لئے تیار رہیں - ہو سکتا ہے کہ ہماری بھاونا اچھی ہو - لیکن صحیح راستہ پر قدم رکھنے سے نقصان نہیں ہو سکتا - زندگی ہونی چاہئے وہ کتنا ہی چھوٹا ہو مگر محنت سے اس کا پھل ضرور ملے گا -

اتھروید — سام وید

امریکہ کو کس نے دریافت کیا؟

(لیکھک سردار ایشر سنگھ صاحب ٹیچر رنگون)

آج کل ایسے سوال پر کولمبس کی مبارک ذات کے سوائے کسی دوسرے آدمی کا نام لینا معمولی کام نہیں +

ہر ایک ملک میں بچپن سے یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ یوروپ کے رہنے والوں نے امریکہ کے جنگلی لوگوں میں تہذیب کا پرچار کیا۔

اگر یورپ والوں نے ظلم و ستم سے وہاں کے [illegible] افراد کو دکھ دیئے۔ اگر پیرو (Peru) اور چلی (Chile) کے قدیم باشندوں کو نیست و نابود کیا گیا۔ اگر ریڈ انڈین ...... (Red Indians) کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی کسی خیال سے تحریک کی۔ تو وہ محض یوروپ کی تہذیب اور بائیبل کی تعلیم تھی۔

پندرھویں اور سولھویں صدی میں یوروپ کے اندر علمی ترقی کے آثار نمودار ہوئے۔ اور چند عالموں نے اپنے اپنے خیالات کے زور سے لوگوں کو فائدہ پہنچانا شروع کیا۔ ان میں سے ایک کولمبس تھا جس کے نام سے بچہ بچہ واقف ہے۔ لیکن اب سوال یہ اٹھتا ہے۔ کہ کیا کولمبس ہی نے امریکہ دریافت کیا تھا؟

اس سوال پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ تو کولمبس سے ہزاروں برس پہلے کے غیر ممالک کے باشندوں کو ان ممالک کا علم ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔ مہابھارت کے زمانہ کو پانچ ہزار برس کے قریب عرصہ گزر چکا ہے۔ مہرشی ویاس کا پاتال دیش میں بیاہ کے لئے جانا۔ ان کے فرزند ارجمند شکدیو کا پاتال دیش کا حال بیان کرنا جن پر محققین اور مورخوں کی توجہ مبذول ہونی چاہیئے۔ اگر غیر ممالک کے لوگ ان خیالات کو سرسری نظر سے دیکھیں۔ تو چنداں حرج نہیں۔ لیکن ہم ہندیوں کی لاپرواہی بتلاتی ہے۔ کہ ہمیں اپنی قابل فخر تاریخ سے کچھ بھی لگاؤ نہیں۔ اور پرانے زمانہ کی "[illegible]" پڑھنا اس وقت فضول خیال کیا جاتا ہے۔ پاتال دیش کس ملک کا نام تھا؟ اسے ہم بھارت واسی بھی بھول گئے ہیں۔

اب دیکھئے۔ امریکہ والے بذات خود اس کے متعلق کیا کہتے ہیں:-

شہنشاہ سپین کی مدد سے کولمبس نے ۱۴۹۲ء میں امریکہ کو دریافت کیا۔ اس سے پہلے جزائر غرب الہند اور شمالی اور جنوبی امریکہ میں کبھی کوئی مشرقی دنیا کا آدمی نہیں پہنچا۔ اس خیال پر پروفیسر فرائر (Fryer) صاحب نے نیویارک کے ایک ماہوار رسالہ ہارپرز میگزین نامی میں "امریکہ کو بدھوں کا دریافت کرنا"

"The Budhist discovery of Americans"

اس عنوان سے ایک قابل قدر مضمون شائع کیا۔ جس میں آپ نے اچھی دلائل سے ثبوت بہم پہنچائے ہیں۔ کہ کولمبس سے چودہ سو برس پہلے شمالی امریکہ کو بدھ لوگوں اور بدھ مت کے آچاریوں نے معلوم کیا تھا۔

اگر غور سے دیکھا بھی جائے۔ تو موجودہ زمانہ کے جغرافیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ براعظم ایشیا کے شمال مشرق میں جو روس کا صوبہ ہے۔ وہ امریکہ کے بہت نزدیک ہے۔ اس حصہ کا نام "Kamatachkatka" ہے۔ جبکہ براعظم امریکہ کے شمال مغرب میں جو زمین کا حصہ ایشیا کی جانب بڑھا ہوا ہے اس کا نام الاسکا ہے۔ ان ہر دو صوبوں کے درمیان سمندر حائل ہے۔ اور درمیانی فاصلہ میں جزائر الیوشین واقع ہیں۔ یہ راستہ ایسا چھوٹا ہے۔ اور اس قدر کم گہرا ہے کہ معمولی کشتیاں ادھر ادھر باسانی چلی جاتی ہیں۔ اور بعض جگہوں میں تو جہاز کا چلانا بھی مشکل امر ہو جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ پانی بہت کم گہرائی رکھتا ہے۔ اس راستے سے گذشتہ زمانہ میں ایشیا والوں کی امریکہ میں آمد و رفت ہوتی تھی:

اس کے علاوہ ذیل کے چند ثبوت بھی محققین کے لئے قابل غور ہیں:

۱۔ مکسیکو میں۔ دھیان اوستھا میں بدھ دیو کی مورتی ملتی ہے۔ جب لفظ بدھ کا بگاڑ ہے سوامی شنکر آچاریہ کے زمانہ میں لوگ بدھ کی مورتی کا پرچار کرتے تھے۔ اور پیتل کی ڈھالی ہوئی مورتیوں کے اوپر سونے کے ذریعہ سے سونا چڑھا کر لاکھوں کی تعداد میں مختلف مقاموں پر ان مورتیوں کو بھی بیچا جاتا تھا۔ سب مورتیاں اس [illegible] کی ہیں جس میں بدھ دیو کو آسن لگائے سمادھی [illegible] میں دکھایا گیا ہے۔

۲۔ بدھ دھرم کے پرچارکوں کو بہت سے مقامات پر تصویریں ملی ہیں۔ یہ لوگ بھارت ورش سے مذہبی خیالات کی اشاعت کے لئے گئے تھے۔

۳۔ ہاتھی کی تصویریں۔ امریکہ میں ہاتھی نہیں ہوتا۔

۴۔ مندروں کی عمارات۔ یہ عمارات بدھ مت کے [illegible] کی مانند ہیں جو نقشے غالباً چین کی عمارتوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔

۵۔ پرانی تصویریں جن سے ایشیا کے ممالک سے رابطہ اتحاد ظاہر ہوتا ہے۔

۶۔ شلالیکھ بعینہ اس قسم کی جو بدھ دھرم کے پرچار کے لئے استعمال کی جاتی رہی ہیں۔

۷۔ ستون۔ جن کے سینکڑوں کھنڈرات [illegible] کے نزدیک پائے جاتے ہیں یہی ستون جو بیضوی شکل کے بنتے تھے۔ مکسیکو میں پائے جاتے ہیں۔

۸۔ دہارے جن میں بودھوں کی خانقاہیں اور درسگاہیں ہیں۔

مندرجہ بالا اثبات سے پروفیسر فرائر (Fryer) صاحب اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ بدھ دھرم کے آچاریوں کو کولمبس کے زمانہ سے کم از کم چودہ سو برس پہلے امریکہ معلوم تھا۔ ناظرین اب خود نتیجہ نکالیں اور سوچیں کہ کیا کولمبس نے ہی امریکہ کو دریافت کیا تھا؟

بان پرستھ آشرم میں پرویش

لاہور ۲۷ جولائی۔ بیاس پوجا کے دن رام کرشن سیوا آشرم میں پنڈت رام گوپال جی شاستری کے پتا شری بت رام داس نے بان پرستھ آشرم میں پرویش کیا۔ اور صدقہ کی اپنی ذاتی لائبریری آشرم کو دان دے دی۔ سنسکار آریہ سماج وچھو والی لاہور کے پروہت نے کرایا۔

سنسار کی گتی!

شادیوں پر برات اور جہیز بند

پشاور۔ یکم اگست۔ کابل سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کنگ ظاہر خان نے شادی کے بڑھتے ہوئے اخراجات کو کم کرنے کے خیال سے رسم و رواج میں اصلاح کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ گورنمنٹ نے چند قواعد مرتب کئے ہیں۔ جن کی رو سے ۱ لڑکی اور لڑکا اپنی مرضی سے شادی کر سکتے ہیں ۲ شادی سے پہلے ضیافت بند کردی گئی ہے ۳ دلہن اور دولہا کے کپڑے بہت سادہ ہونے چاہئیں ۴ نکاح کے دن صرف ایک سیر حلوا دولہا دلہن کے گھر دے گا۔ زیادہ کچھ نہیں ۵ جہیز بالکل بند کردیا گیا ہے۔ اور برات بھی ممنوع قرار دیدی گئی ہے ::

افغانستان میں ہندوستانی قیدی :۔

شملہ۔ ۳۱ جولائی۔ آج اسمبلی میں ان ہندوستانی قیدیوں گورکھ سنگھ وغیرہ کے متعلق جنہیں کابل جیل میں گورنمنٹ نے مدت سے بند کر رکھا ہے۔ سوال کیا گیا۔ جس کے جواب میں گورنمنٹ ممبر نے بیان کیا۔ کہ ان پر سختیوں کے متعلق ہمیں کوئی علم نہیں۔ معاملہ ایک غیر ملکی حکومت کے انٹرنیشنل انتظام سے متعلق ہے۔ افغانستان میں پاسپورٹ کے بغیر داخل ہونے کی کیا سزا ہے۔ گورنمنٹ کو اس کا علم نہیں ::

لیڈروں کی روانگی :۔

بنارس۔ ۳۱ جولائی۔ کانگرسی لیڈر اب بنارس سے روانہ ہو رہے ہیں۔ مسز سلیمہ موتی براستہ الہ آباد مدراس کو روانہ ہوگئے ہیں۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ یہاں سے دہلی اور دہلی سے مدراس جائیں گے۔ سردار پٹیل اور دیگر لیڈر کل روانہ ہونگے ::

پٹنہ جا رہے ہیں :۔

بنارس۔ ۳۱ جولائی۔ مہاتما گاندھی ۲ اگست کی رات کو بنارس سے پٹنہ جائیں گے ::

ریاست سکر میں گڑبڑ :۔

جے پور۔ کالر ریاست سکر میں مسٹر ویب سینئر افسر کے ایک حکم کے نتیجہ کے طور پر بہت جوش و خروش پھیلا ہوا ہے۔ جے پور کے تمام علاقوں کے جاٹوں کے نمائندے وہاں جمع ہو رہے ہیں۔ حکام کی طرف سے دفعہ ۱۴۴ نافذ کردی گئی ہے ::

کلکتہ میں موتی لال نہرو روڈ :۔

کلکتہ۔ ۳۰ جولائی۔ آج کارپوریشن نے اپنے اجلاس میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ بیلی گنج رقبہ میں نئی سڑک کا نام "موتی لال نہرو روڈ" رکھا جائے ::

جرمنی کا بوڑھا جنگی لاٹ بستر مرگ پر

برلن۔ یکم اگست۔ پریزیڈنٹ ہنڈنبرگ کی صحت کے متعلق جو بلیٹن آج صبح ۸½ بجے شائع ہوا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اگرچہ انہوں نے رات آرام سے گزاری۔ مگر ان کی کمزوری میں اضافہ ہوا ہے۔ اب ان کو بخار نہیں ہے۔ مگر نبض کمزوری سے چل رہی ہے۔ سیاسی حلقوں کا بیان ہے۔ کہ مستقبل میں ہٹلر ہی جرمنی کا ہیڈ ہوگا۔ چاہے پریزیڈنٹ کے عہدہ پر فائز ہو کر یا منسٹر آف ریش کے عہدہ پر جاکر۔ ایک جرمن اخبار نے اس بات کا کھلے طور پر انکشاف کیا تھا۔ کہ ہنڈنبرگ کا جانشین لازمی طور پر ہٹلر ہوگا۔ اگرچہ سارے نازی اس قسم کی خواہش نہیں رکھتے۔ مگر جرمنی کی عام پبلک اس بات کی زبردست آرزومند ہے۔ اس اخبار کے اس انکشاف راز پر اس کی اشاعت ایک ہفتہ کے لئے ممنوع قرار دی گئی ہے۔ ہٹلر اپنے پرسنل سٹاف کے ساتھ بذریعہ ہوائی جہاز نیوڈیک گیا۔ تاکہ ہنڈنبرگ کی عیادت کرے۔ ہنڈنبرگ کا خاندان پہلے پہنچ چکا ہے۔ نیوڈیک کے اردگرد پولیس کا پہرہ زیادہ مضبوط کردیا گیا ہے۔ اور تمام موٹر سواروں کو جو اس طرف آتے ہیں۔ روک لیا جاتا ہے۔ اور ان کی اچھی طرح نگرانی کی جاتی ہے۔ دوپہر کو جو بلیٹن پریزیڈنٹ کی صحت کے متعلق شائع کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انکی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ مگر انکا دماغ ابھی تک صحیح طور پر کام کر رہا ہے۔ آج دوپہر کو انہوں نے کچھ خوراک بھی لی۔ ہٹلر آج برلن واپس آجائے گا۔ ہنڈنبرگ کی موت کی صورت میں یہ عام یقین ہے۔ کہ ڈاکٹر ارون بومکے صدر سپریم کورٹ لیپزگ ریش کے ۱۹۳۲ء کے فیصلہ کے مطابق کچھ عرصہ کے لئے صدارت کے فرائض سرانجام دینگے۔ اس کے بعد یہ اعلان کیا جائے گا۔ کہ ہٹلر کو صدر بننے کی دعوت دی جاتی ہے۔ اس کے بعد عام انتخابات ہونگے۔ اور ووٹروں کو صرف منظور یا نامنظور کہنے کی دعوت دی جائے گی۔ کوئی دوسرا امیدوار کھڑا نہیں ہوگا۔ ہٹلر کی نامزدگی پر اس قدر شان و شوکت کا مظاہرہ کیا جائے گا۔ کہ بیرونی طاقتوں پر جرمنی کا رعب بیٹھ جائے گا۔ اس موقعہ پر فوج کی پریڈ اور سلامی بھی ہوگی ::

حالت نازک ہے

برلن۔ یکم اگست۔ (بعد کا تار)۔ "حالت نازک ہوگئی ہے" ::

بیرسٹر کی گرفتاری :۔

لاہور۔ ۳۱ جولائی۔ جالندھر میں منعقدہ زمینداره کانفرنس کے پوسٹر چھپوانے کے سلسلہ میں "اکالی پتر کا" کے پرنٹر گوردت سنگھ کو گرفتار کیا گیا ہے ::

حراست سے فرار ہوگئے :۔

شیخوپورہ۔ ۳۱ جولائی۔ پولیس تھانہ کے نزدیک ۵ اشخاص جنہیں پولیس موٹر لاری میں لاہور لے جا رہی تھی۔ موقعہ پاکر فرار ہوگئے۔ موٹر لاری اتفاقیہ اٹک گئی تھی ::

کمسن سیاسی کارکن کی رہائی :۔

بنوں۔ ۳۰ جولائی۔ امان زئی کا ایک سولہ سالہ لڑکا تورامان جسے قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کے ماتحت ۲ سال قید کی سزا ہوئی تھی۔ میعاد قید ختم ہونے پر رہا کر دیا گیا ہے۔ اسے جیل کے قواعد کی خلاف ورزی کرنے کے جرم میں چار ماہ مزید قید بھی دی گئی ہے ::

وکیل کی پراسرار موت :۔

نئی دہلی۔ ۳۰ جولائی۔ آج ایک مقامی وکیل اور دہلی لیبر یونین کے پریزیڈنٹ گلاب چند جین کی پراسرار حالات کے ماتحت موت ہوگئی ہے۔ اس کی لاش ایک تنہا مقام پر اپنی کار میں پڑی ہوئی پائی گئی۔ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے لے جایا گیا ہے ::

پولٹیکل نظربندوں کی تبدیلی :۔

کلکتہ۔ ۳۱ جولائی۔ آج چھ پولٹیکل نظربندوں کو دیولی جیل کیمپ سے پریزیڈنسی جیل میں لایا گیا ہے ::

استغاثہ خارج :۔

لاہور۔ ۳۱ جولائی۔ مسٹر ظفر علی کی بھتیجی اصغری بیگم نے اپنے خاوند میر غلام علی کے خلاف جو استغاثہ دائر کیا تھا۔ آج عدالت نے اسے خارج کر دیا ہے ::

غلطی سے زہر دیدیا :۔

ملتان۔ معلوم ہوا ہے کہ ضلع ملتان کے ایک پٹواری کو اس کی لڑکی نے غلطی سے زہر دے دیا۔ اور وہ مر گیا۔ لڑکی نے سمجھا۔ کہ یہ سردرد کی دوا ہے ::

ریاست کشمیر چماروں کے متعلق تحقیقات

سری نگر۔ ۳۱ جولائی۔ ریاست جموں و کشمیر کے ایک سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے اس تازہ فیصلہ پر کہ "چمار ہندو نہیں ہیں" اخبارات نے جو تبصرہ کیا ہے۔ اس نے ریاست کے وزارتی حلقوں میں بڑی سنسنی پیدا کردی ہے۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ مقدمہ کے متعلقہ کاغذات منگوالئے گئے ہیں۔ اور ریاست کی وزارتی کونسل اس فیصلہ کی نظرثانی کرے گی ::

نازیوں کی ہجرت :۔

بلغراد۔ ۳۱ جولائی۔ ساڑھے تین ہزار سے زائد پناہ گزین جو کہ آسٹریا کی سرحد کو عبور کرکے باہر چلے گئے۔ مختلف کیمپوں میں بانٹ دئے گئے ہیں۔ یہ کیمپ سرحد سے کافی فیصلہ پر واقعہ ہیں ::

یوروپین ایڈمنسٹریٹر کا تقرر :۔

شملہ۔ ۳۱ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کپورتھلہ میں یوروپین ایڈمنسٹریٹر کا تقرر آئندہ بھی موسم سرما کے شروع میں مہاراجہ کی واپسی تک ملتوی کردیا گیا ہے۔ مگر اس عرصہ میں گورنمنٹ بڑی احتیاط سے کسی ایسے افسر کی تلاش کرے گی۔ جو ایڈمنسٹریٹر مقرر کئے جانے کے قابل ہو۔ کہا جاتا ہے کہ ایک افسر نے جسے ایڈمنسٹریٹر مقرر کرنے کی تجویز کی گئی پانچ ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ کا مطالبہ کیا۔ ان افسروں کا جو کپورتھلہ جائیں گے۔ بیان ہے۔ کہ انہیں مہاراجہ صاحب کی طرف سے زمین یا جائداد کا کوئی عطیہ نہیں ملے گا۔ اور اگر ان چیزوں کو تنخواہ کے ساتھ شامل کر لیا جائے۔ جو موجودہ چیف منسٹر کو ملتی ہے تو جو تنخواہ وہ مانگتے ہیں۔ وہ موجودہ وزیراعظم کی تنخواہ سے بہت تھوڑی ہوگی۔ بہرحال ابھی اس امر کا فیصلہ کیا جانا باقی ہے۔ کہ کس کو ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا جائے۔ البتہ اس بات میں کوئی شک نہیں۔ کہ کسی یوروپین کو ہی ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا جائیگا ::

قاتل کو سزائے موت :۔

دی آنا۔ ۳۱ جولائی۔ اوٹو پلینسٹا کو ڈولفس کے قتل کے جرم میں اور فرڈیمر ہولزویبر کو غداری کے جرم میں سزائے موت دی گئی ہے۔ پلینیٹا نے کورٹ مارشل کے روبرو بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ میں نے جو کچھ کیا ہے وہ ملک کے لئے کیا ہے۔ میں اس کے لئے ڈولفس کی روح سے معافی مانگتا ہوں ::

ہریجن سیوا برت :۔

بنارس۔ ۳۱ جولائی۔ مہاتما گاندھی نے پچھلے سال ایک سال کے لئے ہریجن سیوا کا جو برت دھارن کیا تھا۔ وہ آج عملی طور پر ختم ہوگیا ہے ::

ہوم ممبر شملہ میں :۔ شملہ۔ آج سر ہنری کریک ہوم ممبر شملہ پہنچ گئے ہیں۔ ریلوے سٹیشن پر مسٹر ہیلٹ ہوم سکرٹری و البرائے کے پرائیویٹ سکرٹری۔ کپتان ایڈورڈز پرائیویٹ سکرٹری گورنر پنجاب اور لیجسلیٹو اسمبلی اور پنجاب کونسل کے چند ممبروں نے آپکا استقبال کیا۔ آج سر ہنری کریک اسمبلی کی کارروائی میں حصہ لیں گے :۔

ایک دیہاتی کا قتل :۔ نئی دہلی ۳۰ جولائی۔ موضع منگلوئی سے ایک دیہاتی کے قتل کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ چار اشخاص جن میں دو لاٹھیوں سے مسلح۔ ایک برچھی سے اور ایک کلہاڑی سے مسلح تھا۔ اس شخص کے مکان میں داخل ہو گئے اور آتے ہی گالیاں نکالنی شروع کر دیں۔ متوفی کی بیوی نے شور مچایا۔ مگر اتنے میں حملہ آور اسے مار کر بھاگ گئے :۔

جرمن افسر کی گرفتاری :۔ پیرس۔ پورٹ مراکو پر جونہی جرمن جہاز "الارک" نے لنگر انداز ہوا۔ جرمنی کے محکمۂ خارجہ کا ایک ممبر گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے پاس پمفلٹوں کا ایک بھاری بنڈل بھی تھا۔ جس میں فرانسیسی زبان میں لکھی ہوئی ہٹلر کی تقریریں اور عہد نامہ ورسیلز کے خلاف پروٹسٹ تھا :۔

لارڈ ولنگڈن کی واپسی :۔ شملہ۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ لارڈ ولنگڈن ۱۵ اگست کو بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچیں گے۔ اور اپنے عہدہ کا چارج لیں گے۔ گورنمنٹ انڈیا محکمۂ پرواز کے اور فوجی حکام کے مشورہ سے ان کے استقبال کے لئے مناسب انتظامات کرے گی :۔

کنوئیں سے کارتوس برآمد ہوئے :۔ میرٹھ۔ یہاں کے ایک کنوئیں سے لوگ پانی نکال رہے تھے۔ کہ اس میں سے ۷ کارتوس برآمد ہوئے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے :۔

اخبار سے طلبی ضمانت :۔ کراچی۔ اخبار "بلوچستان جدید" سے دو مبینہ قابل اعتراض مضامین کی اشاعت کی بنا پر ۱۰۰/ روپیہ کی ضمانت مانگی گئی ہے :۔

بغاوت ختم :۔ دہلی۔ آنا۔ ۳۱ جولائی۔ وزارت کی ایک غیر معمولی میٹنگ میں وزیر محکمہ حفاظت ملک کی رپورٹ پہنچ جانے کے بعد گورنمنٹ نے ایک سپیشل آرڈیننس جاری کیا ہے۔ جس کی رو سے تمام باغیوں کی جائیداد ضبط کر لی گئی ہیں۔ اور نابالغ مجرموں سے مشقت لینے کے لئے علیحدہ جیل کیمپ جاری کئے گئے ہیں۔ اب ملک میں امن و امان ہے :۔

تحصیل اونہ میں ہریجنوں پر اتیاچار

نہایت معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ موضع کا نگڑہ کے ہندوؤں نے ایک عام جلسہ کر کے وہاں کے شدھ شدہ کبیر پنتھی آریوں کو یہ حکم دیا ہے۔ کہ وہ تالاب سے پانی لے کر باہر نہایا کریں۔ اور گاؤں کے کنوئیں سے گھڑوں کے ساتھ پانی نہ نکالا کریں۔ اگر وہ اس حکم کی پوری پوری تعمیل نہ کریں گے۔ تو انہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کی جان و مال محفوظ نہیں ہے۔

یہ امر قابل غور ہے کہ جب سے یہ لوگ اس گاؤں میں آباد ہیں۔ یہ باقی تمام لوگوں کی طرح اس تالاب میں نہاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی گاؤں کے کنوئیں سے اپنے گھڑوں کے ساتھ پانی بھی نکالتے ہیں۔ اور ایسا کرتے انہیں کئی پشتیں گزر گئی ہیں۔ اس سے پہلے کبھی کسی نے ان کے متعلق اعتراض نہیں اٹھایا۔ مگر اب یہ اٹھایا گیا ہے :۔

اسی گاؤں میں کچھ درزیوں (جھنجڑوں) کے گھر بھی ہیں۔ ان میں سے ایک نوجوان جو کچھ تعلیم یافتہ بھی کہا جاتا ہے۔ اور جس کے اندر آتم سنمان کا جذبہ دوسروں کی نسبت زیادہ پایا جاتا ہے۔ چند سال ہوئے۔ اپنے گاؤں سے کہیں باہر جا کر مسلمان ہو گیا تھا۔ اس کے مسلمان ہونے کی کہانی بھی اس طرح ہے۔ کہ اس گاؤں کے ہندوؤں نے اس نوجوان کو گاؤں کے تالاب میں نہانے سے منع کیا تھا۔ جس میں کہ کتے۔ بلیاں اور دیگر مویشیاں وغیرہ نہ صرف نہا ہی سکتے ہیں۔ بلکہ پانی کو گندہ بھی کر سکتے ہیں۔ اور جس کے متعلق وہاں کے ہندوؤں کو کوئی شکایت نہیں ہے۔

ہندوؤں کی اس حرکت پر یہ نوجوان کہیں دور جا کر مسلمان ہو گیا۔ اور مسلمانوں نے اس کی شادی کا بندوبست بھی کر دیا۔ چنانچہ کچھ دنوں کے بعد وہ اپنی استری کے ساتھ واپس آ کر اپنے گاؤں کے مسلمانوں کے گھروں میں پہلے کی طرح آباد ہو گیا۔ اب وہ دیگر مسلمانوں کی طرح تالاب میں نہاتا ہے۔ اور کنوئیں سے پانی لیتا ہے۔ اور کسی ہندو کو بھی اس میں کوئی عذر نہیں ہے۔ کیونکہ اب ہندوؤں کو مسلمانوں کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اب وہ جھنجڑہ نہیں ہے۔ بلکہ مسلمان ہے۔ اس لئے اس کو مسلمانوں کے تمام حقوق حاصل ہیں۔

وہاں کے باقی جھنجڑوں کے دل میں بھی یہ خیال پیدا ہو رہا ہے۔ کہ مسلمان ہو کر وہ کیوں حقوق آزادی حاصل نہ کر لیں۔ جو ہندو رہنے کی صورت میں ان کو اس جنم میں کبھی بھی حاصل نہیں ہو سکتے۔ ایسا ہی خیال ان لوگوں کے دل میں بھی (مجھے معلوم ہوا ہے) پیدا ہو رہا ہے کہ جو حقوق ان کو ۲۰ برس تک آریہ سماج میں داخل ہونے کے باوجود بھی نہیں مل سکے۔ بلکہ جو حقوق پہلے میسر تھے۔ وہ بھی ان سے چھینے جانے کی کوشش ہو چکی ہے۔ تو وہ کیوں اس نوجوان درزی کی طرح مسلمان ہو کر حقوق مذکور حاصل نہ کر لیں؟

اس بات کا سمجھنا کوئی مشکل نہیں ہے۔ کہ ایسی حالت میں صرف دھرم کا نام اور دھرم کی عظمت لوگوں کی تسلی نہیں کر سکتی۔ ایسا سلوک کرتے ہوئے ہندو لوگ کس طرح امید کر سکتے ہیں۔ کہ یہ چھوٹی جاتیوں کے لوگ کب تک ان کے غیر واجب ظلم کو سہتے ہوئے ہندو دھرم کے اندر رہ سکتے ہیں؟ جبکہ ہندو دھرم کو چھوڑنے پر خود ہندو لوگ ان کو وہ حقوق اور سہولتیں عطا کر دیتے ہیں۔ جو کہ بطور ہندو وہ ان کو دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ایسے حالات اور گاؤں کے متعلق بھی موصول ہوتے رہتے ہیں۔ اس کا نتیجہ لازمی طور پر یہ ہوگا۔ کہ یہ لوگ اپنی منشا کے برخلاف غیر مذاہب کی مندرن میں چلے جائیں گے :۔

(رامداس پردھان دیانند دلت اودھار منڈل پنجاب۔ ہوشیارپور)

پنڈت جواہر لال کی مصروفیات :۔ احمد آباد۔ ۳۰ جولائی۔ ڈیرہ دون جیل سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ پنڈت جی کا وزن ایک جگہ پر قائم ہے۔ آپ خوش و خرم ہیں۔ آپ اپنی کتاب "دنیا کی تاریخ پر ایک نظر" کے پروف درست کرنے میں مصروف ہیں۔ پچھلے دنوں ان کی ماتا۔ بہن اور مسٹر رنجیت پنڈت نے ان سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ملاقات کے وقت جیل افسر موجود رہتا ہے :۔

مسجد کے لئے ایک لاکھ کا دان :۔ بہاولپور۔ نواب صاحب ریاست بہاولپور نے بہاولپور میں جامع مسجد کی تعمیر کے لئے ایک لاکھ روپیہ نقد اور بہت سے سرکاری مکانات بطور عطیہ دیئے ہیں۔ ہندو حلقوں میں یہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ ریاست ہندوؤں کے ساتھ سوتیلی ماتا کا سا سلوک کرتی ہے۔ ریاست بھر میں ایک بھی ایسی مثال نہیں ملتی جبکہ ریاست نے کسی مندر کے لئے ایک پیسہ بھی دیا ہو :۔

"زمیندار" پر مقدمہ چلانے کا فیصلہ :۔ لاہور۔ ۳۰ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مالاکنڈ ایجنسی نے گوری دیوی کے اغوا کے سلسلہ میں چند مضامین کی بنا پر "زمیندار" کے خلاف مقدمہ چلانے کا فیصلہ کیا ہے :۔

جیل سے قیدی بھاگ گیا :۔ ملتان۔ نیو سنٹرل جیل ملتان کی اطلاع مظہر ہے کہ ایک قیدی جو بیرونی احاطہ میں کام کرتا تھا۔ بھاگ گیا ہے۔ پولیس اس کی تلاش کر رہی ہے۔ لیکن ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا :۔

کانسٹیبل یا چور :۔ اٹاری۔ یہاں کا ایک شخص جو پہلے مدرس بھی رہ چکا ہے۔ ریل گاڑی میں ایک سکھ کے سونے کے کڑے دیکھ کر خفیہ پولیس کا کانسٹیبل بن بیٹھا۔ اور منڈی ہیرا سنگھ کے سٹیشن پر اس غریب کو گاڑی سے اتار کر پیٹنا شروع کر دیا۔ اور اس کے سونے کے کنگن اتار کر دوڑنے کی کوشش کی۔ لیکن لوگوں نے اسے پکڑ کر پولیس کے حوالہ کر دیا :۔

انجن پٹڑی سے اتر گیا :۔ کالکا۔ ۲۹ جولائی کی رات کو شملہ سے کالکا آنے والی ٹرین کا انجن لائن سے اتر گیا۔ جس کی وجہ سے گاڑی تقریباً اڑھائی گھنٹے لیٹ ہو گئی۔ سواریوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا :۔

تحقیقاتی کمیٹی مقرر کر دی :۔ لاہور۔ امرتسر سٹی کانگرس کمیٹی کے انتخاب کے جھگڑے کی تحقیقات کرنے کے لئے پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی نے لالہ شام لال جی ایڈووکیٹ (چیئرمین) لالہ کدار ناتھ سہگل اور سردار ہیرا سنگھ درد پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جسے ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنی رپورٹ پیش کرے :۔

ماں پر حملہ :۔ ملتان۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گلی گانجن کے حکم چند نے اپنی والدہ پر حملہ کر کے اسے سخت زخمی کیا ہے۔ اور خود فرار ہو گیا ہے۔ اس کے بھائیوں نے اس کے خلاف مارپیٹ اور مداخلت بے جا کا مقدمہ دائر کر دیا ہے :۔

ودھواؤں کے وارنٹ :۔ لائل پور۔ اضلاع لائلپور اور جھنگ کے ہندو کا ندار کی ودھواؤں اور یتیم بچوں کے خلاف احاطوں کا ندِ ملکیت وصول کرنے کے لئے وارنٹ گرفتاری جاری کئے جا رہے ہیں :۔

بیٹے پر مقدمہ :۔ جرمن کے ایک نزار نے اپنے حقیقی بیٹے پر ۱۳۵/ روپے کا دعویٰ دائر کیا ہے۔ پبلک میں اس واقعہ پر دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے :۔

پرکاش لاہور
۲۱- ساون سمبت ۱۹۹۱

"گرام پرچار" کی سکیم

گزشتہ ہفتہ ہم نے اس بات کی آوشیکتا دکھلائی تھی۔ کہ آریہ جگت کو اپنی ساری سرگرمیوں کو اس طرف وقف کر دینا چاہیئے۔ کہ ہر ایک پرانت میں ایسے منڈل ستھاپت کئے جائیں۔ جو کہ "گرام پرچار" کے کاریہ میں شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سہائتا کر سکیں۔ اور سبھا کی آئندہ اردھ شتابدی کے جہوتسو کو سپھلتا سے منانے میں اپنا سہیوگ دے سکیں۔

آج ہم "گرام پرچار" کی اس سکیم کو آریہ جنتا کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔ جو کہ پنجاب کے دیہات کو آریہ سبھیتا کے رنگ میں رنگنے کے لئے مفید ثابت ہو سکے۔

اس وقت ہمارے سامنے ضلع سیالکوٹ کی پسرور کانفرنس ہے۔ جس طریق سے آریہ بھائیوں نے ضلع سیالکوٹ کے طول و عرض میں ویدپرچار کے عملی سادھنوں پر وچار کرنے کے لئے وہاں اکٹھے ہونا آوشیک خیال کیا تھا۔ اسی طرح اگر دوسرے ضلعوں کے آریہ بھائی بھی اپنے اپنے ضلع کے اندر کسی مرکزی یا نمایاں مقام پر ویسی ہی کانفرنسوں یا سمیلنوں کا پربندھ کریں۔ اور وہاں اپنے ضلع کے ایسے جملہ کاریہ کرتاؤں کو جن کا اپنے اپنے علاقوں میں رسوخ ہے۔ اکٹھا کرنے کی کوشش کریں۔ تو ہمیں پورن وشواس ہے۔ کہ ان کے مدعو کردہ سمیلن ہی اُن کے اضلاع میں "گرام پرچار" کی کوئی بہترین سکیم نشچت ہو سکے۔

ہم لاہور میں بیٹھے ہوئے یہ انوبھو نہیں کر سکتے۔ کہ ضلع امرتسر یا ضلع راولپنڈی میں کون کون سی مقامی تکالیف یا رکاوٹیں ہیں۔ انہیں صرف مقامی کارکن ہی جانتے ہیں۔ اور وہی اُن سے نپٹ سکتے ہیں۔ اور وہی اُن طریقوں یا سادھنوں کو بیان کر سکتے ہیں۔ جن سے اُن کے اضلاع میں بھلی بھانتی ویدپرچار ہو سکتا ہے۔ ہم تو صرف یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر ہم ضلع گورداسپور میں "گرام پرچار" کرنا چاہیں۔ تو ہمیں مرزائیوں سے نپٹنا پڑے گا۔ لیکن یہ تو مقامی کاریہ کرتا جانتے ہیں۔ کہ مرزائیوں کے علاوہ وہاں کون کون سی ایسی شکتیاں ہیں۔ جو کہ ضلع کے پرچار میں ہارج یا حائل ہو سکتی ہیں۔ عین ممکن ہے۔ کہ بٹالہ یا دھاریوال میں پرچار کرتے ہوئے ہمیں عیسائی گرجھوں سے بھی مقابلہ کرنا پڑے۔ یا کسی اور دوسری شکتی کو بھی نیچا دکھلانا پڑے ٭

ہمارا کام تو پرچار کرنا ہے۔ اور اس پرچار کے راستہ میں جو شکتی حائل ہو۔ اسے ہر جائز اور پرامن طریق سے اپنا معاون بنانا ہے۔ اگر ہم ضلع جالندھر یا لدھیانہ میں پرچار کو سپھل بنانا چاہیں۔ تو وہاں ہمیں رادھا سوامی گرجھوں سے سادہ لوح دیہاتیوں کو بچانا ہوگا۔ کئی مقامات پر دیوسماجی بھی ہمیں اپنا سہیوگ دینے سے انکار کریں گے۔ کہیں اہل سنت جماعت اہلحدیث یا دوسرے اسلامی فرقے کاریہ کو مشکل بنانے کے لئے کوشاں ہوں گے۔ اور ایسے طریق سے کوشش کریں گے۔ کہ جس سے ہمارے لئے بعض اوقات ان کا سہیوگ حاصل کرنا ٹھنگا پڑے۔ یہ تو ہوا قائم شدہ جماعتوں یا طبقات کا حال۔ جوں جوں ملک میں مغربی تعلیم عام ہوتی جاتی ہے۔ ہمیں ایسے مغرب زدہ انسانوں سے بھی واسطہ پڑے گا۔ جن کا دھرم یا عقیدہ مخفی فیشن ہو گیا ہے۔ یا جن کا رجحان زیادہ تر ناستکتا یا دہریہ پن کی طرف ہے۔ ایسے لوگوں کا سہیوگ حاصل کرنے کے لئے اُن کے پریہ آسنوں کو ہمیں کام میں لانے کے لئے مجبور ہونا پڑے گا۔ الغرض ایک نہیں۔ سینکڑوں ایسی باتیں ہیں۔ جن کے متعلق ہر ضلع کے مرکزی مقامات میں ہی اکٹھے ہونے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ لاہور میں سبھا کے جنرل اجلاس میں وہ سب باتیں طے نہیں ہو سکتیں۔ جو کہ ہر ایک Locality میں پائی جاتی ہیں۔ اور جو ہر ایک مقام کی علیحدہ فضا کو آلودہ کر رہی ہیں۔ ہاں شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اتنا کر سکتی ہے۔ کہ وہ ایسے سمیلنوں کی رہنمائی کرنے کے لئے اپنے بہترین دھما۔ کہ منتریوں کی خدمات مستعار دے کر ان سمیلنوں کو ان لائنوں پر اپنی کارروائی سرانجام دینے میں سہائتا دے۔ جن سے وید پرچار حسب دلخواہ ہو سکتی ہو۔ اور جن سے ضلع بھر میں ایسے طریق سے سرانجام پا سکتا ہو۔ جو کہ سبھا کے مرکزی پرچار ویبھاگ کے لئے مفید ثابت ہو سکے۔

ہاں ایک اور ایسی مشکل پنجاب میں وشیش طور پر پائی جاتی ہے۔ جو کہ منڈلوں کی سپھلتا میں بادھک ثابت ہو سکتی ہے۔ اور وہ ہے ہمارے کالج والے بھائیوں کی سبھا سے سمبلت سماجوں کا وجود۔ قدرتی طور پر کالج سے سمبلت سماجوں کا یہ خیال رہتا ہے۔ کہ ان کے ہم خیالوں کی تعداد میں اضافہ ہو سکے۔ چونکہ ہمارے کالج والے بھائی بھی آہستہ آہستہ اسی پوزیشن کا سمرتھن کر رہے ہیں۔ جس کا شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب شروع سے کرتی آئی ہے۔ اس لئے اب تصادم کا زیادہ اندیشہ ہونے کی سنبھاؤنا نہیں ہے۔

سدھانتوں کے معاملہ میں جہاتما ہنس راج جی اپنی جس پالیسی کا اعلان "آریہ گزٹ" میں کر چکے ہیں۔ وہ وہی ہے۔ جس کا سمرتھن منی ور پنڈت گورودت جی ابتدائی ایام میں کیا کرتے تھے۔ اس لئے ویدک دھرم کا ہت اس بات کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ کالج کے خیال والی سماجیں "گرام پرچار" کی سکیم میں منڈلوں سے سہیوگ کر کے یہ ثابت کریں گی۔ کہ وید وں۔ آریہ شاستروں اور آریہ سنسکرتی سے ان کی وفاداری تعلیمی انسٹی ٹیوشنوں سے ہمدردی کے مقابلہ میں بدرجہا زیادہ حق رکھتی ہے۔ کہ وہ رشی دیانند کے مشن کے سارو بھومک پہلو سے اپنی عقیدت رکھنے کے لئے جملہ فروعی اختلافات کو ایک طرف رکھ کر بھارت ورش کے بچہ بچہ تک ویدک دھرم کا سندیش پہنچانے میں پورا پورا تعاون کریں ٭

گراموں میں ویدک دھرم کا پرچار کرنا ایک آریہ سماجی کا تو ایک طرف رہا۔ ہر ایک ہندو ماتر کا کرتویہ ہے۔ پھر کیا یہ افسوس اور کھید کا مقام نہ ہوگا۔ کہ ہمارا کوئی آریہ بھائی خواہ اس کی کسی تعلیمی سنستھا سے ہمدردی ہو۔ آریہ جگت کی تنظیم اور سنگھٹن میں روڑا اٹکانے کے لئے آمادہ ہو۔ دیہات میں آریہ ستری یا پاٹھ شالاؤں کا قائم کرنا۔ جنتا میں ہندی کا پرچار کرنا اور آریہ سنسکرتی کو سروپریہ بنانا ایسے کام ہیں۔ جن میں ہر ایک ایسا شخص بھاگ لے سکتا ہے۔ جو کہ شرتی کو پرمان مانتا ہے۔ یا پراچین رشیوں کی شکھشا کو پھیلانا اپنا دھرم سمجھتا ہے۔

آریہ پرشوں کی (Common Sense) پر ہمیں تکیہ رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم تکھیہ باتوں کی خاطر اتحاد عمل سے کام لیتے ہوئے "گرام پرچار" کے کام میں ایک دوسرے کے سہایک بننے میں ہی فخر محسوس کریں... اور اس کے راستہ میں جو مشکلات حائل ہوں... اُن پر کشادہ پیشانی سے حاوی ہونے کی کوشش کریں۔ ہمیں وشواس رکھنا چاہیئے۔ کہ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا کے ہم سدسیہ خصوصاً اور آریہ جگت کے باقی کاریہ کرتا اس کام میں نہ صرف پورا پورا سہیوگ دیں گے۔ بلکہ وقتاً فوقتاً اُن کے خیال میں جو ضروری تجاویز ہوں گی۔ اُن سے ہمیں آگاہ کرتے رہیں گے۔ تاکہ ہم اُن کے متعلق پورا پورا وچار کر سکیں۔ اور آریہ جنتا سے ان کے متعلق استصواب رائے کے بعد کسی ٹھوس اور پریکٹیکل نتیجہ پر پہنچ سکیں۔ ایشور آریہ پرشوں کو بل دیں۔ کہ وہ نہ صرف "گرام پرچار" کے مشن کو ہی سپھل بنائیں۔ بلکہ آئندہ اپنے طریق عمل کو ایسے سانچہ میں ڈھالیں۔ جس سے رشی کی وہ غرض جس سے آریہ سماج قائم ہوا تھا۔ پوری ہو سکے ٭

میلہ چنت پورنی پر پرچار

ضلع ہوشیارپور میں میلہ چنت پورنی ایک مشہور میلہ ہوتا ہے۔ دور دراز کے علاقہ جات سے ایسے لوگ تشریف لاتے ہیں۔ جنہوں نے ویدک دھرم کا سندیش کم سنا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ اتی آوشیک معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس موقعہ پر پرچار کا وشیش پربندھ کیا جائے۔ ہمیں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ امسال میلہ ۲۷ و ۲۸ اگست کو بروز شکر و سنیچر ہوگا۔ ہمیں پورن آشا ہے۔ کہ آریہ اپدیشک اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے سے دریغ نہ کریں گے۔ اور ساتھ ہی قرب و جوار کے آریہ پرش پرچار کے پربندھ میں سہائتا کر کے پنیہ کے بھاگی بنیں گے ٭

ریاست حیدرآباد میں ہندی پرچار

ریاست حیدرآباد ایک کٹر اسلامی ریاست ہے اس میں مسلمانوں کو تبلیغ کی جتنی سہولتیں حاصل ہیں۔ اتنی غیر مسلموں کو حاصل نہیں حاصل ہوتی تو درکنار رہیں۔ وہاں تو دھارمک پرچار پر بھی سخت پابندیاں عائد ہیں۔ اور اسلامیت نے ریاست پر اس قدر قبضہ جما یا ہوا ہے کہ سبب اب یہ حسن کر سخت دکھ ہوا ہے کہ وہاں ہندی پرچار کی اس بناء پر اجازت نہیں کہ اس سے عثمانیہ یونیورسٹی کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے عثمانیہ یونیورسٹی کی خاطر ریاست کی کثیر التعداد آبادی کو اس کی ماتری بھاشا کے پرچار سے ضروری سہولتیں بہم نہ کرنا ایک اندھیر ہے جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے ٭

ریاست حیدرآباد میں ستیاگرہ

ریاست حیدرآباد کے منتظمین کو اب اس بات کا بخوبی علم ہو چکا ہے۔ کہ ریاست کے طول و عرض میں دھارمک پرچار پر جو پابندیاں عائد ہیں۔ ان کو آریہ جگت دیر سے بہت بری طرح محسوس کرتا چلا آرہا ہے۔ اس کے علاوہ ریاست میں شری پنڈت رام چندر جی دہلوی جیسے شیریں زبان اور معقول پسند سجن پر بیدر میں توہین اسلام کے الزام میں جو مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔ اس نے آریہ جگت میں ایک ایسا زبردست ہیجان پیدا کر دیا ہے۔ کہ ہمارے کئی آریہ بھائی وہاں ستیاگرہ کرنے کی تیاریوں میں مشغول ہیں۔ ہم نہیں چاہتے۔ کہ ریاست اس طرح اپنے افسران کی غلط چالوں سے بدنام ہوتی رہے۔ اور برٹش انڈیا میں اپنی فرقہ وارانہ ذہنیت کے لئے رسوا ہوتی رہے۔ اس لئے ہم نظام سرکار سے پرزور درخواست کرتے ہیں کہ وہ ویدک دھرم کے پرچار کے لئے بھی اپنی ریاست میں ویسی ہی سہولتیں بہم پہنچائے۔ جیسی کہ مسلمانوں کو اپنی تبلیغ کے لئے حاصل ہیں۔ تاکہ آریہ جگت کو اس جگہ ستیاگرہ کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہو۔ اس طرح ایک تو نظام سرکار آریہ جگت کے وشواس پاتر بننے کے قابل ہوسکے گی۔ اور دوسرے ان کی ریاست پر بھی جنبہ داری کا الزام عائد نہ ہوسکے گا ؛

آسام میں پرچار کی آوشیکتا

ہم نے کسی دوسرے صفحہ پر شری رشی رام جی آریہ سیوک کا ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس سے یہ بخوبی دھیان میں آسکتا ہے۔ کہ آسام پرانت میں ویدک پرچار کی کتنی بھاری آوشیکتا ہے۔ اور اگر آریہ ساروڈیشک سبھا اس بارہ میں ڈھیل کرے۔ تو بہت ممکن ہے کہ پچھتانا پڑے۔ آسام نواسی آریہ اپدیشکوں کے اپدیشوں کو گرہن کرنے میں ذرا بھی سنکوچ نہیں کرتے۔ دوسرے دھرمیوں نے اس علاقہ کے سادہ لوح لوگوں میں جس طرح اپنا جال بچھانے کی کوشش شروع کی ہوئی ہے وہ اس امر کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ آریہ ساروڈیشک سبھا جلد اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے۔ اور جتنی جلدی ممکن ہو۔ اس پرچار کی سوچ سمجھ کر منظم کرنے کی کوشش کرے۔ تاکہ اس وقت تک وہاں پرچار کے نہ ہونے سے جو نقصان ہوچکا ہے اس کی تلافی ہوسکے ؛

سروپانندی اڈہ

ہندو قوم کو جہاں کئی اور خطرات لاحق ہیں۔ وہاں ۵۶ لاکھ بھگوے پوش بھی اس کی مشکلات میں دن بدن اضافہ کرنے جا رہے ہیں۔ ہمیں حال میں یہ شکایت موصول ہوئی ہے کہ پنجاب کے بعض علاقہ جات میں ایک شخص سروپانند جو کہ اپنے آپ کو "پرم ہنس" کہتا ہے۔ عام دیہاتیوں میں اپنا جال پھیلا رہا ہے۔ اور گورو منتر دینے کی آڑ میں بھنڈے لوگوں کی جائدادوں پر قبضہ جما رہا ہے۔ وہ لوگوں کی گاڑھی کمائی پر خود معہ اپنے چیلے چانٹوں کے عیش و عشرت کر رہا ہے۔ ضرورت ہے کہ آریہ اپدیشک

اس نئے جھمیلہ کی روک تھام کے لئے پوری پوری کوشش کریں اگر سبھا خود کسی یوگیہ اپدیشک کو اس الجھن کو سلجھانے کے لئے متعین کردے۔ تو عین ممکن ہے۔ کہ یہ نیا خطرہ زیادہ بھیانک روپ اختیار نہ کرسکے ؛

"یادِ رفتگان"

"پرکاش" میں پچھلے دنوں جو "یادِ رفتگان" کا سلسلہ چلتا رہا۔ اس نے ہرچند بڑی مقبولیت حاصل کی تھی۔ لیکن ایک مشکل یہ پیش آئی۔ کہ جملہ آریہ سماجوں نے اپنا یہ فرض نہ سمجھا۔ کہ ان کے ہاں جن جن بھدر پرشوں نے وشیش اتساہ کے ساتھ آریہ سماج کی سیوا کی ہے۔ ان کے حالات ہم تک باقاعدہ پہنچا دی جائیں۔ ہم اس سلسلہ کو بڑا ہی سود مند سمجھتے ہیں۔ لیکن جب تک جملہ آریہ سماجیں اس سلسلہ کو زیادہ منور نجک اور اتساہک بنانے کی کوشش نہ کریں۔ تب تک ہمارے لئے یہ ماننا سخت مشکل ہے۔ کہ آریہ سماجیں اس بات کے لئے تیار ہیں۔ کہ اس سلسلہ کو اتہاسک بنایا جائے۔ اور آئندہ نسلوں کے لئے ایک ایسا بیش قیمت مصالحہ تیار کیا جائے۔ جسے آریہ جگت ایک مستند اتہاس کی صورت دے سکے اور دنیا کو بتلا سکے۔ کہ آریہ پرشوں نے کون کون سی قربانیاں کرکے آریہ سماج کے مستقبل کو شاندار بنایا

نقا ؛

اردھ شتابدی کے متعلق

ہرچند شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اگلے سال اپنی اردھ شتابدی منانے کی آیوجنا کر دی ہے۔ لیکن شرومنی سبھا کے سدسیوں کو اس سلسلہ میں جتنی سرگرمی دکھلانی چاہئے تھی۔ ابھی تک وہ نہیں دکھلائی گئی۔ اس سلسلہ میں ابھی تک صرف آچاریہ رام دیو جی گورنر کنیا گوروکل ڈیرہ دون نے اپنا سلسلہ مضامین شروع کرکے آریہ جگت کے سامنے اپنی چند تجاویز پیش کی ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ سبھا کے باقی ۲۳۳ سبھا سد خصوصاً اور دیگر سرکردہ آریہ نیتا اور کاریہ کرتا عموماً اس بارہ میں ہمیں اپنے خیالات سے جلد از جلد مستفیض کرنے کی کوشش فرمائیں۔ تاکہ ہم ان کے خیالات کو آریہ جنتا کے سامنے رکھ سکیں۔ اور اس سلسلہ میں ہم آریہ جگت میں جو دلچسپی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اسے پیدا کرسکیں +

ہمارا وشواس ہے۔ کہ ہمارے آریہ بھائی ہمیں ایسے آوشیک کاریہ میں زیادہ عرصہ تک منتظر رکھنا پسند نہ کریں گے ؛

پارلیمنٹری بورڈ سے استعفیٰ

بنارس سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مسٹر اینے اور پنڈت مالویہ کانگرس پارلیمنٹری بورڈ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ کیونکہ کمیونل آوارڈ کے متعلق ان کا نکتۂ خیال وہ نہیں۔ جو کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا ہے۔ چنانچہ اپنی پوزیشن کو واضح کرتے ہوئے انہوں نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کو ۲۱ صفحات کی چھپی ہوئی ایک چٹھی ارسال کی ہے۔ جس میں کمیونل آوارڈ اور خاص کر ورکنگ کمیٹی کے پاس کردہ ریزولیوشن پر اظہار خیالات کیا گیا ہے۔

چونکہ مسٹر اینے اور پنڈت مالویہ جی کے استعفے اصولی بنا پر ہیں۔ اس لئے ہم ان کی مذمت نہیں کر سکتے۔ ہاں ان سے اس امر کی ضرور توقع رکھتے ہیں کہ وہ پارلیمنٹری بورڈ سے مستعفی ہونے کے بعد انتخابات کے موقعہ پر کوئی ایسی کارروائی نہ کریں گے جس سے قوم پرست اُمیدواروں کی انتخابی مہم میں کوئی غیر ضروری مشکلات حائل ہوں۔ اور ان کی محنت اور مالی قربانی یونہی بیکار جائے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ پنڈت جی غیر مسلم اُمیدواروں سے یہ ضرور توقع رکھیں کہ وہ کسی بھی موقعہ پر نہ ہی کمیونل آوارڈ کی حمایت کریں گے۔ اور نہ ہی اس کی حوصلہ افزائی۔

مہاتما گاندھی کا نیا برت

بنارس سے تازہ اطلاع آئی ہے۔ کہ مہاتما گاندھی اب واردھا جا کر وہاں ۷ اگست سے ۱۴ اگست تک ہفتہ بھر کے لئے برت لینے والے ہیں۔ برت کی وجہ یہ بتلائی جاتی ہے۔ کہ ان کے کسی بھگت نے اجمیر میں ہریجن اُدّھار کے ایک مخالف سے بدسلوکی کی تھی۔

یہ امر واقعہ ہے۔ کہ جس شخص پر حملہ ہوا تھا۔ اس نے بھی یہ خواہش ظاہر کی تھی۔ کہ مہاتما جی مذکورہ برت نہ رکھیں۔ اور وہ جس نے حملہ کیا تھا۔ اس نے بھی یہ اعلان کیا تھا۔ کہ میں اپنی غلطی کے لئے خود ہی پرائشچت کرنا چاہتا ہوں۔ اور یہ نہیں چاہتا کہ مہاتما جی میری خاطر کسی قسم کی تکلیف اُٹھائیں۔ لیکن ان باتوں کے باوجود مہاتما جی اس بات پر تُلے ہوئے ہیں۔ کہ وہ اپنا مجوزہ برت رکھیں گے۔ اور اپنی صحت کو بحال کرنے کی کوشش کریں گے۔

ہماری ذاتی رائے ہے۔ کہ اگر مہاتما جی اپنے برت کو فی الحال ملتوی کر دیتے۔ اور انتخابی جدوجہد تک کوئی نیا قدم نہ اُٹھاتے۔ تو اس سے ملک کی توجہ کو ایک ہی مرکز پر رہنے کا موقعہ ملتا۔ اور کانگرسی کارکن بھی انتخابات کی مہم کو مؤثر کرنے میں مہاتما جی کی رہنمائی سے فائدہ اُٹھاتے۔ اب جو اُنہوں نے برت لینے کی ٹھان لی ہے اور اپنی کمزور صحت کا مطلقاً خیال نہیں کیا۔ اس سے ڈر ہے۔ کہ کہیں وہ برت کے دوران کی کمزوری سے کانگرسیوں کو فائدہ پہنچانے کی بجائے اور نقصان نہ پہنچائیں۔

ڈاکٹر کچلو کا برت ختم

۳۰ جولائی سنہ ۱۹۳۴ء کو ساڑھے سات بجے ڈاکٹر کچلو کا سات روز کا برت ختم ہو گیا۔ اور برت کے خاتمہ پر اُنہوں نے بیس سرکردہ کانگرسیوں کی موجودگی میں انگوروں کا رس پی کر اپنا برت کھولا۔ اور اپنی بیوی کے ہمراہ جلیانوالہ باغ سے کار میں بیٹھ کر گھر کی راہ لی۔ بتلایا جاتا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کا وزن بیس پونڈ کم ہو چکا ہے اور وہ سخت کمزوری محسوس کر رہے ہیں۔

ہاں اتنا موجب طمانیت ہے۔ کہ وہ اپنے برت سے مطمئن ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ میں نے پبلک رائے کو صحیح راستہ پر لگا دیا ہے۔ اگر فی الواقعی آئندہ واقعات نے ڈاکٹر صاحب کے اطمینان کی تصدیق کی۔ تو ہم سے بڑھ کر کسی اور شخص کو خوشی نہ ہوگی۔ کیونکہ ہم یہ نہیں چاہتے کہ کانگرسی کارکنوں کی طرف سے کہیں بھی کوئی ایسا واقعہ سرزد ہو۔ جو کہ ملک کی آئندہ سیاسیات کو غلط سمت میں لے جانے یا ملک کی قومی ارتقاء کو ہمیشہ کے لئے داغدار بنانے والا ہو۔

برت کے خاتمہ کے بعد ڈاکٹر جی کو پوری کوشش کرنی چاہئے۔ کہ وہ امرتسر کی کانگرسی فضا کو بہتر بنانے کی سرگرم کوشش کریں۔ اور اس وقت تک دم نہ لیں جب تک امرتسر کے کارکنوں میں مکمل اتحاد قائم نہ ہو جائے۔

انتخابی مینی فیسٹو

کانگرس کے پارلیمنٹری بورڈ نے اپنا انتخابی مینی فیسٹو شائع کر دیا ہے۔ اور اس امر کا اعلان کر دیا ہے کہ وائٹ پیپر ہمارے قومی مفاد کے خلاف ہے۔ باقی رہا فرقہ وارانہ مسئلہ۔ اس کے متعلق مینی فیسٹو میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ کانگرس فرقہ وارانہ مسئلہ کے کسی حل کی جو پورے معنوں میں قومی نہ ہو۔ حمایت نہ کرے گی۔ وہ ہر ایسے حل کو نامنظور کرے گی۔ جس سے ایک فرقہ بھی مطمئن نہ ہو۔ مینی فیسٹو بظاہر معقول اور معتدل ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ بعض فرقوں کی جن کی ناز برداری حکومت نے اپنا شعار سمجھ لیا ہے۔ ذہنیت اس قدر خراب ہو چکی ہے۔ کہ وہ اپنے سنسنی انگیز مطالبات کو بار بار پیش کر کے کسی متحدہ فارمولہ کو پیش کرنا ہی ناممکن بنا دیتے ہیں۔ اور پھر یہ فخر کرتے ہیں۔ کہ وہ ملک کے بہترین مفاد کے محافظ ہیں۔ حالانکہ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ وہ بدترین فرقہ پرستی کی نمائندگی کر کے متحدہ قومیت کی نشو و نما کے راستہ میں دانستہ یا نادانستہ روڑا اٹکاتے ہیں۔ اور ملک کے سٹیٹس کو داغدار بناتے ہیں۔

ہریجن فنڈ

مہاتما گاندھی نے ملک بھر کا دورہ کر کے آل انڈیا ہریجن اُدّھار منڈل کے لئے جو روپیہ فراہم کیا ہے۔ وہ آٹھ لاکھ تک پہنچ گیا ہے۔ عالمگیر کساد بازاری کے زمانہ میں اس قدر روپیہ کا جمع ہو جانا ثابت کرتا ہے۔ کہ ملک کا دماغ اس وقت مہاتما جی کے ساتھ ہے۔ اور ان کی تحریک کو زمانہ مستقبل کے لئے از حد ضروری خیال کرتا ہے۔ روپیہ تو جمع ہو گیا۔ اور کچھ اور بھی جمع ہو جائے گا۔ لیکن جو سوال ہمارے سامنے رہ کر آتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ روپیہ کس طریق سے خرچ کیا جائے گا۔ اور اسے کن اغراض کے لئے صرف کیا جائے گا۔ اگر یہ سارا روپیہ ہریجن بچوں کی تعلیم اور تربیت پر خرچ ہوا۔ اور ساتھ ہی ہریجن فرقہ کی مجلسی اور اقتصادی حالت کو بہتر بنانے پر صرف ہوا۔ تو جس غرض سے مہاتما جی نے ہریجن اُدّھار کی تحریک کو شروع کیا ہے۔ وہ بہت حد تک پوری ہو جائے گی۔ اور ہندوستان کا وہ فرقہ جو صدیوں سے اپنوں اور غیروں کی بے اعتنائی کا شکار ہو رہا تھا۔ ملک کا ایک مفید انگ بننے کی اہلیت حاصل کر سکے گا۔

آسٹرین بغاوت کا خاتمہ

پچھلے دنوں آسٹریا میں مرحوم ڈولفس کی حکومت کے خلاف جو نازی بغاوت ہوئی تھی۔ وہ ختم ہو گئی ہے۔ اور نازیوں کے ہیڈکوارٹر واقعہ سٹرا سبرگ میں بالکل امن و امان قائم ہو چکا ہے۔ بچے کھچے نازی یا تو یوگوسلاوی علاقہ میں بھاگ گئے ہیں۔ یا ملک کو چھوڑ کر یوگوسلاویہ میں پناہ گزین ہو چکے ہیں۔

بغاوت کے خاتمہ پر اگر ہم آسٹرین گورنمنٹ کو کوئی مشورہ دے سکتے ہیں۔ تو وہ یہی ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنی آئندہ وزارتوں میں نہ صرف غیر نازیوں کو ہی بلکہ ایسے اشخاص کو بھی شامل کرنے کی کوشش کرے۔ جن کو نازیوں کے اندر رسوخ حاصل ہے۔ تاکہ ان کی موجودگی اس بات کی گارنٹی ہو سکے۔ کہ حکومت آسٹریا کو اپنے ملک کے جملہ فرقوں کا اعتماد کلّی حاصل ہے۔ اور وہ اس قابل ہے۔ کہ دُنیا کے سامنے یہ دعوے کر سکے۔ کہ وہ جملہ فرقوں کی پورے طور پر نمائندہ ہے۔ اور ملک کے انتظام کو پورے طور پر آئینی لائنوں پر چلا رہی ہے۔

ڈاکٹر انصاری کی طلبی

اب جبکہ پنڈت مالویہ اور شری اینے نے کمیونل آوارڈ کے متعلق کانگرس ورکنگ کمیٹی کے پاس کردہ ریزولیوشن سے اصولی اختلاف کی بناء پر کانگرس پارلیمنٹری بورڈ سے استعفےٰ دے دیا ہے۔ تو بورڈ کے سکرٹری نے مہاتما گاندھی کے مشورہ سے ڈاکٹر انصاری کو جو اس وقت صحت کی بحالی کے لئے جرمنی میں مقیم ہیں۔ بحری تار ارسال کیا ہے۔ اور ان سے درخواست کی ہے۔ کہ آپ جلدی واپس تشریف لے آئیں۔ ممکن ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کی وطن میں کسی حد تک پارلیمنٹری بورڈ کے لئے مفید ثابت ہو سکے۔ لیکن جب تک کمیونل آوارڈ جیسا زہر موجود ہے۔ تب تک غیر مسلموں کی نظر میں بورڈ کا فرقہ وارانہ تصفیہ کسی قسم کی مقبولیت حاصل نہیں کر سکتا۔

یوروپین ایڈمنسٹریٹر کا تقرر

یہ افواہ بڑے زور سے گرم ہے۔ کہ جلد ہی ریاست کپورتھلہ میں کسی یوروپین ایڈمنسٹریٹر کا تقرر ہونے والا ہے۔ ریاست کے موجودہ وزیر اعظم کے عہد میں ریاست میں جس طرح احراریوں نے ایجی ٹیشن برپا کر کے ریاست کے امن و امان کو خطرہ میں ڈالا ہے۔ اس کا یہی نتیجہ نکل سکتا تھا۔ کہ ریاست کا انتظام کسی قابل شخص کے ہاتھوں میں دیا جاتا۔ جو ان حالات کے اعادہ کو روک سکتا۔

ہمیں تو شروع سے ہی یہ شک ہے۔ کہ اگر مسلم ایجی ٹیٹروں نے ہندو ریاستوں کے متعلق اپنے رویہ کو تبدیل نہ کیا۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا۔ کہ جو انگریز افسران برٹش انڈیا میں بے کار ہوں گے۔ ان کو ریاستوں میں بھرتی کر دیا جائے گا۔ جس سے مسلمان تو خود کوئی فائدہ نہ اُٹھائیں گے۔ ہاں ہندوستان کی دیسی ریاستوں میں بھی غیر ملکی رسوخ کو زیادہ مضبوط کرنے کا موجب ثابت ہوں گے۔

جھوٹا دعوے

آنجہانی مرزا قادیان فرما گئے تھے۔ کہ میرے آنے کی اصلی غرض عیسےٰ پرستی کا ستون توڑ کر توحید پھیلانا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ یہ کام مجھ سے نہ ہو۔ اور اس کے سوائے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں۔ تو بھی میں جھوٹا ہوں گا ۔

(اخبار "بدر" - ۱۹ر جولائی ۱۹۰۶ء)

لیکن عیسےٰ پرستی کا ستون ٹوٹنا تو کہیں رہا۔ حضرت عیسےٰ کو ماننے والے ابھی تک مختلف مقامات پر سینہ ٹھونک کر مباحثہ کرنے کو نکل رہے ہیں۔ اور بہانگ دہل یہ ثابت کر رہے ہیں۔ کہ حضرت صاحب کا کسر صلیب کا دعوے سولہ آنے غلط تھا ۔

سونا کی برآمد

فی زمانہ ہندوستان کی سیاسی قسمت کے مالک انگریز ہیں۔ اس ملکیت کا یہ اثر ہو رہا ہے۔ کہ جہاں ہندوستان میں ناقص سکہ اور کاغذی کرنسی بڑھ رہی ہے۔ وہاں نا قص اور پائدار دھات کا نکاس ہو رہا ہے۔ اور اقتصادی طور پر ہندوستان کی ساکھ کو دھکا لگ رہا ہے۔ چنانچہ اعداد وشمار سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب سے برطانیہ نے گولڈ سٹینڈرڈ کو ترک کیا ہے ر تجارت ورنش سے ۲۷۸۳ ۲۷ ۱۹۴ ۱۹۴ روپے کا سونا باہر جا چکا ہے۔ اور غیر ممالک کی ساکھ میں اضافہ کا موجب ثابت ہو چکا ہے۔ اگر اتنا سونا ملک میں موجود رہتا۔ اور اسے ملک کے فائدہ کے لئے برتا جاتا۔ تو ہندوستان کو اتنا فائدہ پہنچتا۔ کہ جس کا شمار ہونا ممکن نہیں۔ لیکن چونکہ ہندوستان سخت بے بس ہے۔ اس لئے حیران ہے۔ کہ اس قسم کی برآمد کو کیسے روکے۔ جس سے جلد اس کے دوبارہ کنگال ہو جانے کی پوری پوری توقع ہے ۔

سوراجیہ پراپتی کا سہل نسخہ

ہندوستان سوراجیہ چاہتا ہے۔ اس سوراجیہ پراپتی کے لئے وہ کئی سال سے یتن کر رہا ہے مگر اب تک اسے کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اب بھلا ہو مولانا ظفر علی کا۔ انہوں نے اس کا ذیل کا آسان گر تجویز فرمایا ہے :۔

"ہندو اگر سوراجیہ چاہتے ہیں۔ تو پانچ سال تک قرآن کریم کا عمیق نظری سے مطالعہ کریں پھر ان کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ اسلام نے حریت و مساوات اور اخوت کے جو ضوابط پیش کئے ہیں۔ وہ کس قدر قابل عمل اور

اور مکمل ہیں" ۔

(زمیندار۔ ۴ر جولائی ۱۹۳۴ء)

مولانا صاحب ایا پانچ سال تو کیا۔ ہم پندرہ سال تک قرآن کریم کا عمیق نظری سے مطالعہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہاں بھائی ہماری یہ شرط بھی ہے۔ کہ اگر قرآن کی کسی بات پر ہم کو اعتراض ہو۔ تو پھر اس کا جواب آپ نے دینا ہوگا۔ باقی رہے حریت ومساوات اور اخوت کے ضوابط ان کا تو اسلامی ممالک سے ہی پورا پورا پتہ مل رہا ہے ۔

قادیانیوں کو چیلنج !

لکھنؤ کے معزز اخبار "النجم" نے قادیانیوں کو ذیل کے الفاظ میں کھلا چیلنج دیا ہے :۔

"وہ ایک مرتبہ متفقہ قوت کے ساتھ حکومت ہند سے اجازت حاصل کر کے مناظرہ کے لئے تیار ہو جائیں۔ جس میں قادیان سے لے کر لاہور اور لاہور سے لے کر یوروپ تک کی تمام قادیانی جماعتیں اور ٹولیاں سب شریک ہوں۔ خود بابائے قادیان ناظر ہوں۔ اور فیصلہ کن مناظرہ ہو جائے" ۔

("الفضل" - ۲۹ر جولائی ۱۹۳۴ء)

"النجم" کا مذکورہ چیلنج واقعی معرکہ کا ہے۔ اور اس امر کا پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ قادیان والے اسے منظور کر لیں۔ تاکہ آئے دن مرزائیوں اور غیر مرزائیوں کے درمیان جو جھگڑے رہتے ہیں وہ مٹ جائیں۔ اور باقی دنیا کو پتہ لگ جائے۔ کہ اصلیت کیا ہے۔ اور کون سا فریق راستی پر ہے ؟

مرزائی مناظرے

آج کل ہمارے مرزائی دوست ہر کس وناکس سے مناظرہ کے لئے دوڑتے پھرتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ مناظرے کیسے کرتے ہیں۔ وہ یا تو ان کے ساتھ مناظرہ کرنیوالوں کو معلوم ہیں۔ یا مناظرہ کے سامعین کو۔ یا ان لوگوں کے بڑے مرزا کو جو کہ ان کی رگ رگ کا آشنا تھا۔ اور جس نے سب سے پہلے ان کو مناظروں کا چسکہ ڈالا تھا۔ مرزائیوں کے مناظروں کے متعلق بڑا مرزا فرماتا ہے کہ :۔

"جہاں تک میرا تجربہ ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ آج کل کے مباحثات اور مناظرات مخالفت وکینہ اور تعصب کو بڑھانے والے ہیں۔ اور ان کا ضرر ان کے فائدہ سے بہت زیادہ ہے" ۔

("الفضل" - ۳۱ر جولائی ۱۹۳۴ء)

معلوم ہوتا ہے۔ کہ بڑے مرزا صاحب کو مناظروں کے متعلق یہ تلخ تجربہ اس وقت سے ہونے لگا تھا۔ جبکہ آپ نے خود مسٹر آتھم سے امرتسر میں دھما چوکڑی مچا کر لوگوں کو اپنی پندرہ روزہ تقریر سے سخت پریشان کیا تھا۔ اور آئندہ کے لئے مناظرہ کے نام سے کانوں پر ہاتھ رکھا تھا ۔

خواجہ کا نیا تجارتی ریکارڈ

خواجہ حسن نظامی نے اپنے تازہ جشن تجارتی ریکارڈ کا اشتہار دیا ہے۔ اس کے متعلق ہم نے اپنے خیالات کا پچھلے ہفتہ انکشاف کر دیا تھا۔ اب ہمیں یہ معلوم کر کے خوشی حاصل ہوئی ہے کہ خود مسلمان اس تجارتی ریکارڈ کے متعلق اچھی رائے نہیں رکھتے۔ چنانچہ جمعیتہ العلماء کے صدر صاحب مولوی کفایت اللہ فرماتے ہیں۔ کہ :۔

"گراموفون میں قرآن مجید کی آیات اور سورتوں کو بھرانا ناجائز ہے۔ اس میں کتاب مقدس کی توہین ہے۔ ان ریکارڈوں کو خریدنا اور استعمال کرنا بھی جائز نہیں" ۔

("الجمعیتہ" - ۱۳ر جون ۱۹۳۴ء)

عجیب مذاق ہے۔ خواجہ زلف دراز تو اپنے ریکارڈ کے طفیل مسلمانوں کو سات مزعوم خطرات سے آگاہ کرنا چاہتے تھے۔ لیکن مولانا کفایت اللہ فتویٰ دے رہے ہیں کہ وہ ایک ناجائز فعل کا اقدام کر کے توہین اسلام کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ توہین اسلام ہو یا تحفظ اسلام۔ ہم کو تو خواجہ صاحب کے ریکارڈ میں ایک تجارتی سکیم کی بو آ رہی ہے۔ اور اس سے ہماری خوش اعتقادی کو جو کہ ہمیں خواجہ صاحب سے رہی ہے۔ سخت دھکا لگ رہا ہے ۔

مہاتما گاندھی مسلمانوں کی نظر میں

مہاتما گاندھی نے مسلمانوں کی خاطر اتنی قربانیاں کیں۔ کہ خود مسلمان اتنی نہیں کر سکتے۔ انہوں نے تحریک خلافت میں مبالغہ آمیز طریق سے دلچسپی لے کر مسلمانوں کو سر چڑھایا۔ پھر گول میز کانفرنس میں مسلمانوں کو کورا چیک دینے پر بھی تیار ہو گئے۔ لیکن مسلمانوں نے ان کی جو قدر کی۔ اس کا حال ذیل میں دیکھو :۔

"سوائے ان چند ایک اشخاص کے جو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ اور جنہیں مسلمانوں میں کوئی قدر وقیمت حاصل نہیں ہے۔ تمام کے تمام مسلمان گاندھی جی کو ایک متعصب ہندو۔ ایک فرقہ پرست لیڈر اور ایک خود غرض انسان سمجھ چکے ہیں۔ اور ان کی سرگرمیوں کا مقابلہ کرنا اسی طرح ضروری سمجھتے ہیں۔ جس طرح کہ تنگ دل اور کینہ ور ہندو لیڈروں کی سرگرمیوں کا" ۔

("الفضل" - ۳۱ر جولائی ۱۹۳۴ء)

اگر فی الواقعی مسلمانوں کے دل میں مہاتما گاندھی جی کی ایسی ہی عزت ہے۔ تو سمجھو کہ احسان فراموشی کی انتہا ہو گئی۔ لیکن اگر یہ صرف مرزائیوں کی شرارت ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کو بدنام کر رہے ہیں۔ اور ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ تو پھر یہ علیحدہ معاملہ ہے۔ اور یہ احسان شناسی مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ مرزائیوں کی شرارت کا قلع قمع کرنے پر مستعد ہو جائیں۔

مرزا صاحب کی ڈاک

قادیان کے بڑے مرزا صاحب بڑے ہوشیار واقع ہوئے تھے۔ وہ اپنی ساری خط وکتابت اپنے پاس نہیں رکھا کرتے تھے۔ بلکہ دوسروں کے حجروں میں چھپا کر رکھتے تھے۔ تاکہ وقت ضرورت تلف کرنے میں مرزا صاحب کی مدد کر سکیں۔ اور مرزا صاحب پر قطعاً کوئی الزام نہ آ سکے۔ چنانچہ ذیل کا واقعہ اس خفیہ ساز باز پر روشنی ڈالتا ہے :۔

"پنڈت لیکھرام کے قتل کے بعد جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکانات کی تلاشی ہوئی۔ تو حافظ غلام محی الدین صاحب کے حجرہ کی بھی تلاشی ہوئی۔ اس دوران میں ان کے حجرہ سے بہت سے ایسے خطوط برآمد ہوئے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس نہیں پہنچے تھے۔ اور بہت سے ایسے نکلے۔ جو ابھی ڈاک خانہ میں ڈالے نہیں گئے تھے" ۔

("الفضل" - ۳۱ر جولائی ۱۹۳۴ء)

نہ معلوم مرزا صاحب کی جملہ چٹھیاں کن کن لوگوں کے حجروں میں پڑی ہوئی تھیں۔ اور کہاں کہاں مقفل تھیں؟ اگر ان کی ساری خط وکتابت ایک جگہ سے اکٹھی ہو جاتی۔ تو عین ممکن ہے کہ اس سے پنڈت جی کے قاتل کا آسانی سے پتہ مل جاتا۔ اور نبیغ برآن محمدی کی گردان کی قلعی اسی طرح کھل جاتی۔ جس طرح خدا بخش اور علم دین کے متعلق عدالتوں میں کھلی تھی ۔

قادیان کے کالجگی نبی کی شیریں کلامی

مخالفوں کے لیے نرالے "چھند"

اک سگِ دیوانہ و دیوانہ بیں ہے
بدزباں بدگوہر و بدذات ہے
آدمیت سے نہیں ہے اس کو مس
سخت بدتہذیب اور منہ زور ہے
حق تعالےٰ کا وہ نافرمان ہے
چیختا ہے بہیدہ مثلِ حمار
مغز بونڈوں نے لیا ہی اس کا کھا
کچھ نہیں تحقیق پر اس کی نظر
وہ غلط استاد اس کا پیر ہے
جہل میں بوجہل کا سردار ہے
سخت دل نمرود یا شداد ہے
ہے وہ نابینا یا خفاش ہے
وہ مقلد اور مقلد اس کا پیر
اس کو چڑھتا ہے بخاری سے بخار
شورہ پشتی آ گئی ہر رگ میں ہے
ہائے صد افسوس اس کے حال پر
آدمی ہے یا کہ ہے بندہ فیل

آج کل وہ خر شترخانہ بیں ہے
اس کی نظم و نثر واہیات ہے
ہے نجاست خوار وہ مثلِ مگس
منہ پر آنکھیں ہیں مگر دل کور ہے
آدمی کا ہے کو ہے شیطان ہے
بھونکتا ہے مثلِ سگ وہ بار بار
بکتے بکتے ہو گیا ہے باؤلا!
اس کا اک استاد ہے سو بدگہر
اس کی صحبت کی یہ سب تاثیر ہے
بولہب کے گھر کا برخوردار ہے
جانور ہے یا کہ آدم زاد ہے
مسخرا ہے منہ پھٹا اوباش ہے
پھر محدث بنتے ہیں دو نو شریر
پھیرتا ہے اس سے منہ اب نابکار
جس طرح کہ زہر مار و سگ میں ہے
لاکھ لعنت اس کے قیل و قال پر
مل گیا کفار سے وہ بے دلیل

وہ یہودی ہے نصاریٰ کا معین
پادری مردود کا ہے خوشہ چیں

"انجام آتھم"

میں ذیل کے عربی اشعار مندرج ہیں :-

وَمِنَ اللِّئَامِ اَرٰی رُجَیْلًا فَاسِقًا
اور لئیموں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں

غُوْلًا لَعِیْنًا نُطْفَۃَ السُّفَہَاءِ
کہ ایک شیطان ملعون ہے سفیہوں کا نطفہ ہے

شَکِسٌ خَبِیْثٌ مُفْسِدٌ وَمُزَوِّرٌ
بدگو ہے اور خبث اور مفسد اور جھوٹ کو ملمع کرکے

نَحْسٌ یُسَمَّی السَّعْدَ فِی الْجُہَلَاءِ
دکھاتا ہے بڑا منحوس ہے جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے

یَا لَاعِنِیْ اِنَّ الْمُہَیْمِنَ یَنْظُرُ
اے مجھ کو لعنت کرنے والے خدا تجھ کو دیکھ رہا ہے

خَفْ قَہْرَ رَبٍّ قَادِرٍ مَوْلَائِیْ
اس خدا کے قہر سے خوف کر جو میرا قادر آقا ہے

اِنِّیْ اَرَاکَ تَمِیْسُ بِالْخُیَلَاءِ
میں تجھے دیکھتا ہوں کہ ناز اور تکبر کی شان سے تو چلتا ہے

اَنَسِیْتَ یَوْمَ الطَّعْنَۃِ النَّجْلَاءِ
کیا تجھے وہ دن یاد نہیں آتا کہ جب طاعون زخم کرنے والے کی شان سے ہلاک ہوگا

اٰذَیْتَنِیْ خُبْثًا فَلَسْتُ بِصَادِقٍ
تو نے اپنی خباثت سے مجھے بہت دکھ دیا ہے

اِنْ لَّمْ تَمُتْ بِالْخِزْیِ یَا ابْنَ بِغَاءِ
پس میں سچا نہیں ہوں گا اگر ذلت کی شان سے تیری موت نہ ہو

ستی کی [illegible]

(لیکھک : شری رام سیاجی ہنگولی)

"کیا کہا دیدی؟" وہ عورت دوڑ کر گومتی کے کان کے پاس منہ لے جا کر کہنے لگی ——" وہی پیپل والے سید صاحب - ارے ارے تم انہیں نہیں جانتی؟ ساری بستی کی عورتیں ان کی کرامات کی قائل ہیں۔ ہوا ایک بار وہاں جاتی نہیں۔ تو تمہاری مراد پوری ہو جائے گی (دھیرے دھیرے جھک کر) سچ کہتی ہوں۔ گھر میں جھولا نہ جھلے تو میرا نام بشیرن نہیں"۔

"اوہوں"۔ اس آخری جملے پر گومتی نے منہ پھیر کر کہا —— "انہیں ذرا بھی خبر لگی کہ پھر میری اور تمہاری دونوں کی خیر نہیں"۔

بشیرن مٹھاس سے بولی۔ " ارے تو وہاں کون گھنٹہ دو گھنٹہ لگے گا۔ دس منٹ کا تو کام ہے۔ پیر صاحب کے درشن کر کے بھبھوت لی۔ بس کام ہو گیا"۔

"بہن! میرا تو دل دھڑکتا ہے" گھبرائے ہوئے سروں میں وہ بولی۔ "میں نے دروازہ سے باہر قدم نہیں رکھا۔ نا معلوم وہاں کتنی دیر لگے۔ اور پھر بنا ان سے پوچھے"۔

"ارے تو میں ساتھ ہوں نا۔ میں کیا کوئی غیر ہوں؟ مجھے کیا کرنا ہے؟ میں تو تمہاری ہی بھلائی کے لئے کہتی ہوں۔ ورنہ مجھے کیا کرنا ہے؟"

اب ہو کیا کرتی؟ وہ بشیرن کے شبد جال میں پوری طرح پھنس چکی تھی۔

"کلو تا"۔ "کلو" —— گومتی نے آواز لگائی۔

"کیا حکم ہے مالکن؟" کہتا ہوا کلو سامنے آیا۔

"دیکھو میں دس منٹ کے اندر ہی آتی ہوں۔ تب تک تم یہیں دروازے پر بیٹھے رہنا"۔

آشچریہ سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کلو بولا۔ "اس کڑی دھوپ میں کہاں جاتی ہو مالکن؟ بابو جی ناراض ہوں گے"۔

گومتی بولی —— "میں ان کے آنے سے پہلے ہی آ جاؤں گی۔ تم یہیں بیٹھے رہو"۔

× × × × × ×

آدھ گھنٹہ تک لمبا گھونگھٹ کھینچے وہ بشیرن کے پیچھے ٹیڑھی میڑھی گلیوں میں چکر لگاتی رہی۔ اس کے پاؤں دکھنے لگے۔ سہسا بشیرن رکی اور ایک دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے بولی ——

"کھولو۔ کھولو۔ میں آ گئی"۔

ایک بھیانک دھڑ یں سے دروازہ کھول دیا۔ گومتی نے دیکھا۔ وہ یوا جوان ہے۔ اس کے چہرہ سے شیطنت ٹپکتی ہے۔ ... ہٹ کر لمبا گھونگھٹ نکال لیا۔ " ہائے۔ ہائے۔ ہائے۔ ہائے"۔ وہ اچھل کر اٹھا ——

" شرماتی کیوں ہو؟ ذرا ادھر آؤ۔ یہاں پر شرمانے کی ضرورت نہیں۔ یہ تو خدا کا دربار ہے"۔ وہ نر پشاچ آگے بڑھتا ہی آیا کہ گومتی بشیرن پر ٹوٹ پڑی۔

" بدمعاش۔ بے حیا۔ لچی" کرودھ سے کانپتے ہوئے اس پر دھڑا دھڑ دو ہتڑ برساتے ہوئے وہ بولی —— " تو اسی طرح دھوکے سے بھولی بھالی عورتوں کو پھنسایا کرتی ہے —— ٹھہر ......"

" مری ماں۔ مری ماں" گھبرائے ہوئے گلے سے بشیرن بولی۔

" اجی! کھڑے دیکھتے کیا ہو؟ میں پٹ رہی ہوں۔ اور تم کھڑے دیکھ رہے ہو"۔

لفنگے سید نے بشیرن کو بچا لیا۔ وہ ہنستا ہوا بولا۔ " بی بی! تم ناراض کیوں ہوتی ہو۔ آئی ہو تو کچھ دیر آرام کرو"۔

" بس کرو مجھے چھوڑ دو۔ میں تمہارے پاؤں پڑتی ہوں۔ میں اونچے کل کی ہوں۔ میری بدنامی ہو جائے گی"۔

ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نر راکھشس نے کہا۔ " اس حجرہ میں آنے کے بعد کوئی چڑیا باہر نہیں نکل سکتی بی بی! آخر تمہیں یہاں کیا تکلیف ہے؟"

" نہیں۔ نہیں۔ میں ابھی چلی جاتی ہوں"۔

ترنت گومتی کو ایک کمرہ میں بند کر کے کنڈی چڑھا دی۔ کوٹھڑی میں گومتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ باہر بشیرن اپنا محنتانہ مانگنے لگی۔ گومتی اپنی مورکھتا پر پچھتانے لگی ——

(۲)

"بابو جی! بابو جی!!"

" ارے کیا ہے؟ کچھ کہیں گا بھی"

" ذرا ادھر آئیے پھر کہتا ہوں"۔

"عجیب آدمی ہے۔ ارے کچھ بولے گا بھی"۔

" مالکن ابھی دس منٹ کے لئے بشیرن کے ساتھ گھر سے باہر گئیں تھیں۔ دو گھنٹے ہو گئے۔ ابھی تک ان کا پتہ نہیں" گھبرائے ہوئے گلے سے کلو بولا۔

بابو جی اوا ک رہ گئے۔ منہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ بولے۔ " تو نے منع نہیں کیا کلو"

" بابو جی! میں کیا کرتا؟" دین بھاو سے کلو بولا۔ " میں نے منع کیا تو بولیں۔ کہ بابو جی کے آنے سے پہلے میں آ جاؤں گی"۔ میں کیا کرتا؟

بابو مرلی دھر بڑے بے چین ہو گئے۔ بولے " کلو! تجھے کچھ معلوم ہے۔ وہ کدھر کو گئی تھی؟"

" نہیں بابو جی! میں تو دروازہ پر بیٹھا ہوا تھا"۔ شام کے آٹھ بج چکے تھے۔ دکانیں بند ہو رہی تھیں۔ بابو جی کلو کو ساتھ لئے تیزی سے جا رہے تھے۔ ہٹھات کلو بابو جی کا ہاتھ دبا کر بولا۔ " بابو جی! دیکھئے۔ وہ بشیرن آ رہی ہے"۔

اسے دیکھتے ہی بابو جی کرودھ سے ادھیر ہو گئے۔ آنکھیں لال انگاروں کی طرح چمکنے لگیں۔ نتھنے پھڑکنے لگے۔ دوڑ کر بشیرن کی چوٹی پکڑ لی۔ اور رودر سوروپ ہو کر بولے ——

" پاپن! سچ سچ بتا۔ گومتی کو تو کہاں چھوڑ آئی ہے؟ جلد بول۔ نہیں تو ابھی بوٹی بوٹی پھاڑ کر کتوں کے آگے پھینک دوں گا"۔

بابو جی کی کرودھ اگنی سے وہ تھر تھر کانپنے لگی۔ بہت دیر تک وہ کچھ نہ بول سکی۔ پھر ہکلا کر بولی۔ " بابو جی! میں کیا جانوں؟"

مرلی دھر ناراض ہو کر بولے۔ " دیکھ بشیرن! تو سچ سچ بتا دے۔ میں تجھے چھوڑ دوں گا۔ ورنہ تو مجھ سے چالاکی کرے گی۔ تو پولیس کے حوالہ کر کے تیری فضیحت کراؤں گا۔ سمجھی؟"

اب بشیرن کو ہوش آ گیا۔ کلو اور بابو جی کے ساتھ جا کر اس نے نورا کا گھر بتا دیا۔ بابو جی نے دروازہ پر دھڑا دھڑ پرہار کرنا آرمبھ کر دیا۔ مگر دروازہ نہ کھلا۔ کلو گھونسیوں کے سہارے مکان پر چڑھنا پڑا ہے۔

(۳)

کوٹھڑی کھول کر نورا اندر آیا۔ گومتی کو بہت طرح سے سمجھانے لگا۔ گومتی نے برن کر لیا کہ پہلے کچھ بھی ہو۔ مگر اپنی عزت پر آنچ نہ آنے دوں گی۔ وہ گڑگڑا کر بولی —— " مجھ پر رحم کرو ایشور تمہیں اس کا بدلہ ضرور دیں گے"۔

وہ پشاچ شوکھی ہنسی ہنس کر بولا —— " اری دیوانی! شیر اپنے منہ میں آئی ہوئی ہرنی کو کہیں چھوڑ سکتا ہے"۔

نورا نے گومتی کا ہاتھ پکڑ لیا۔ گومتی کا بدن تھر تھر کانپنے لگا۔ نیتر دیپک کے سمان جلنے لگے۔ گومتی نے جھٹکا کر اپنا ہاتھ چھڑا لیا اور جھپٹ کر ایک ہی دھکے میں نورا کو گرا دیا۔ اس اکسمات گھٹنا سے نورا ادھ مرا ہو گیا —— یکایک کلو چھت سے نیچے کود پڑا۔ اور اس نے دروازہ کھول دیا۔ بابو جی کے ساتھ انیہ لوگوں نے دیکھا۔ نورا گومتی کے قدموں پر سر رکھے پھوٹ پھوٹ کر رو رہا ہے گومتی اس سمیہ ساکشات مہا لکشمی کے سروپ میں کھڑی ہے۔ اس کا مکھ ایک ادبھت تیج سے چمک رہا ہے۔

× × × × × ×

برادری کے بہت دھمکانے جانے پر بھی مرلی دھر نے گومتی کا تیاگ نہ کیا۔ اس نے دو جاتی سے خارج کر دئے گئے ہیں۔ نورا اور بشیرن جیل میں ہیں۔ گومتی نے نورا کو کھلی [illegible] کر دیا۔ مگر پولیس کو وہ منظور نہ ہوئے۔

دیانند تیری جے ہو!

از قلم پنڈت جگدیش چندر جی رتبہ ضلع حصار

تیاگ کاری پرماتما نے تجھے ویدک گیان دیا۔ شری رام نے اشارہ قربانی کا درس پڑھایا۔ کرشن جی مہاراج نے اہم دفراست بخشی۔ یدھشٹر نے دھرم کے نمونہ بنائے۔ بھیشم نے ستہ زوری دکھانا، اتی نذر کی۔ بدھ نے رہا منت کا گر سکھایا۔ شنکر آچاریہ نے قوت بحث بیش کی۔ غرضیکہ آج تک کی آرین تہذیب کا مکمل نمونہ بن کر تو بھارت ورش میں پرگٹ ہوا۔ اس لیے

دیانند تیری جے ہو

تو بھارت میں آیا۔ بھارت غارت ہو رہا تھا۔ اور یا کی گھٹا چھائی ہوئی تھی۔ اور جہالت نے اپنا تسلط جما رکھا تھا۔ رکا بیٹھی گدی نشینیں اور پاکھنڈیوں کی کثرت تھی۔ پتھر پوجا سے ہندوؤں کے دماغ پتھر ہو گئے تھے۔ آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔ اور خود پتھر مجسم بن گئے تھے۔ شرادھوں کی اندھا دھند شرادھ کے دولت کا ناش کر رہے تھے۔ عیسائی مسلمان دونوں ہاتھوں لوٹ میں مشغول تھے۔ ویدک تہذیب کا آفتاب عالمتاب قریب غروب تھا۔ اور علم معرفت کا خزانہ قریب الاختتام۔ اس نازک وقت میں تو سینہ سپر ہو کر آیا۔ اس لئے

دیانند تیری جے ہو

ودھواؤں کی آہ و زاری تجھ سے سنی نہ گئی۔ اناتھوں کے رودن سے تو بیاکل ہو گیا۔ ماں گئو ماتا کو کشٹ میں دیکھ کر تیرا خون بلیوں اچھلنے لگا۔ ہندوؤں کو سنکٹ میں گھرا جانکر تو تڑپ اٹھا۔ آریوں کی بت پرستی و صرف بے جا کو نہ سہہ سکا۔ سنسکرت کی بے قدری دیکھ تیرا دل بھر آیا۔ اور ویدوں کی بے حرمتی دیکھ کر تجھ سے رہا نہ گیا۔ تو نے پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا لہرائی۔ اس لیے

دیانند تیری جے ہو

تو نے خود پتھر کھائے۔ لیکن پتھر پوجا چھڑائی۔ تو نے گالیاں اور ہتک آمیز کلمات سنے۔ اور ان کے عوض درس الفت پڑھایا۔ لوگوں نے تجھ پر کیچڑ پھینکا۔ لیکن تو نے پوترتا کا سندیش دیا۔ کفر کے فتوے سہے۔ مگر خالص توحید کا راگ سکھایا۔ اس لیے

دیانند تیری جے ہو

تو قربانی مجسم تھا۔ اور پریم کا اوتار۔ علم و فضیلت کا منبع۔ رحمت کا ابر گوہر بار۔ صداقت کا پرستار۔ سداقت کا مخزن۔ امن کا پیغمبر تھا۔ وعدہ کا پورا اور قلم کا دھنی۔ فصاحت و بلاغت کا پتلہ۔ شجاعت و مردانگی میں یکتا۔ مساوات کا حامی۔ توحید کا مبلغ۔ بنی نوع کا بہی خواہ۔ حیوانوں کا دوست۔ مظلوموں کا وکیل۔ اناتھوں کا رکھشک۔ ابلاؤں کے لئے فرشتہ رحمت۔ حق پرستوں کے لئے ہادی و رہنما۔ غرضیکہ وہ کون سی صفت تھی۔ جس سے تو متصف نہ تھا۔ تیرے چھوٹے سے دل میں علم معرفت کا بے پایاں سمندر موجزن تھا۔ اس لیے

بھگوان دیانند تیری جے ہو!

شکریہ

بات بہت پرانی نہیں۔ بلکہ قریب کی ہے۔ کہ پنجاب کیسری لالہ لاجپت رائے امریکہ میں پرچار کرنے گئے۔ وہاں ایک دوست کے ہاں بھوجن کرنا منظور کر لیا۔ مالک مکان نے نوکر سے کہہ دیا۔ کہ لالہ جی کو بھوجن کرا دو میں ابھی آتا ہوں۔ نوکر نے ایک ہی بار جو کچھ وہ لایا تھا۔ سامنے رکھ دیا۔ لالہ جی کھانے میں مصروف ہو گئے جب وہ چیزیں ختم ہو گئیں۔ تو لالہ جی کو دوسری بار پوچھا ہی نہیں گیا۔ انتظار رہی۔ انتظار کرتے کرتے بیٹھے رہے۔ کہ اتنے میں مالک مکان خود فارغ ہو کر حاضر ہو گیا۔ لالہ جی نے نوکر کی شکایت کی۔ کہ ایکبار ڈال کر پھر پوچھنے ہی نہیں آیا۔ نوکر سے دریافت کیا گیا۔ تو فوراً جواب ملا۔ کہ میں ایسے آدمی کی سیوا ہی کیوں کروں جو تھینکس (شکریہ) بھی ادا نہیں کرتا۔ پہلی بار میں آیا۔ جھٹ سے سب کچھ رکھ گیا۔ پھر شکریہ بھی تو نہیں نکلا۔ میری خودداری کو چوٹ پہنچی ہے۔ لالہ جی پر جواب شنکر کچھ کھسیانے ہوئے۔ پیٹ بھر لیا۔ امریکہ میں بات بات پر تھینکس ادا کیا جاتا ہے۔ لالہ جی نے جونہی شکریہ ادا کیا کھانا پھر اور چیزیں مل گئیں۔ یہ تو ایک نوکر کی بات ہے ہم انسان ہیں جو ہر روز اس مہان پربھو کے عطا کئے ہوئے بیشمار بھوگ بھوگ رہے ہیں ہر ایک چیز لذیذ اور ستھرا مہیا ہے۔ انت بھی نہیں پایا جا سکتا۔ پھر کتنے آدمی ہیں۔ جو صبح و شام دھنیہ واد کرنے کی خاطر بیٹھتے ہیں۔ اور سچے دل سے خالق کے آگے سر جھکاتے ہیں۔ سوچنے کا سوال ہے۔

(گنیش دت آریہ سیوک جام پور)

ورن کے مسئلہ پر بات چیت

(از شری بت ماسٹر آتما رام جی امرتسری۔ بڑودہ)

سناتن دھرمی سجن۔ آدی سرشٹی میں جو منشیہ پیدا ہوئے تھے۔ وہ کسی سکول یا گورو کل میں تو پڑھنے نہیں گئے تھے۔ لیکن مہابھارت کے آدی پرب کے حوالہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ سب براہمن ورن کے تھے۔ اور یہ بات ویدک آریہ یعنی آریہ سماجی بھی شاید مانتے ہوں گے۔ پس ورن کا جنم سے ہونا سدھ ہو گیا۔

ویدک آریہ۔ ۱ ایک منشیہ جو آج کل کسی ہندو سیٹھ کے گھر میں پیدا ہوا ہے۔ اس کو آپ جنم سے ویش کہہ کر جنم سے ورن کا ہونا سدھ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن مہربان من! پنر جنم اور کرم سدھانت جس کو آپ ہماری طرح بخوبی مانتے ہیں۔ وہ تو یہ بتلاتا ہے۔ کہ اس کے موجودہ جنم کا باعث اس کے پچھلے جنم جنمانتروں کے کرموں کے سنسکار ہوتے ہیں۔ اس لیے موجودہ جنم کسی بھی انسان کا اس کے پرار بدھ کرموں کا پرنام ہے۔ لہذا جس ورن کو آپ جنم سے سدھ کرنا چاہتے تھے۔ وہ تو جنم جنمانتروں کے کرموں کا پھل سب ویدانت مانتے ہیں۔ اس لئے موجودہ ورن پرانے کرموں کا پھل ہے۔ اور آپ کا یہ کہنا کہ ورن کیول جنم سے ہی ہوتا ہے۔ کرموں سے مکھیہ کر کے وہ ہم نے غلط ثابت کر دیا۔

۲ مزید براں "ورن" شبد سنسکرت کا ہے۔ اس شبد کا مول یا دھاتو ورک ارتھ وبنا چننا سنسکرت کوش کار جو لکھ رہے ہیں۔ وہ ہم سب دیکھ سکتے ہیں۔ اس میں वृञ् دھاتو ورن کرنے یا چننے کے ارتھ میں ہے۔ اس میں جنم کی گندھ تک نہیں۔

۳ سب سناتن دھرمی پنڈت پوجیہ شری لوکمانیہ تلک جی کو موجودہ سناتن دھرم سبھا کا اصلی سچا لیڈر جنم داتا اور پرم لیڈر تھا سنسکرت ودیا کا پرم پنڈت مانتے ہیں۔ "چاتر ورنیم مہا سرشٹم گن کرم وبھاگ شاہ"۔ گیتا کے اس نامی شلوک کا ارتھ دیتے ہوئے انہوں نے گیتا رہسیہ میں صاف درشایا ہے۔ کہ گیتا کال میں چار ورن گن کرم سے بلحاظ تقسیم کام تھے۔ اور یہی بات مہرشی دیانند جی کہتے تھے۔ وہی اب شری لوکمانیہ جی نے لکھ دی۔ لہذا جو کوئی بھی سچا سناتن دھرم پالن کرنا چاہے۔ اس کو لوکمانیہ تلک جی کے ارتھ ماننے ہوں گے۔

لاہور چھاؤنی میں پورانکوں کی جہالت کا درشیہ

۲۰ جولائی ۱۹۳۷ء کو سناتن دھرم سبھا لاہور چھاؤنی کے پنڈال میں لالہ جگل کشور بی۔ اے۔ ایل ایل بی منتری پرتی ندھی سناتن دھرم سبھا پنجاب نے مہاشہ ہر بنس لال منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی کے ایک مضمون بعنوان "ویدک دھرم کا ڈنکا" جو آریہ ویر ۱۹ ستمبر ۱۹۳۶ء میں پرکاشت ہوا۔ اعتراض کرتے ہوئے فرمایا کہ کاشی کے گوپال مندر میں جو ۵۰/- روپیہ کا روزانہ بھوگ لگایا جاتا ہے۔ وہ غریبوں کے لئے ہوتا ہے۔ اور بھوکے اور منگتو وہاں سے بھوجن پاتے ہیں۔ وہ بھگوان کے لئے نہیں ہوتا۔ بھگوان تو کیول واسنا کے بھوکے ہیں"۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ بھگوان کے نام پہ ٹھگی کرنے۔ ایسے ان جنم کے براہمنوں نے جاتی کے اوپر اتنا بوجھ کیوں ڈالا ہوا ہے؟ ایک طرف تو خود پورے شاہ خرچ ہیں۔ ہو کر جاتی کو گرا رہے کیونکہ یہی رہے ہیں۔ دوسری طرف دھوکہ بازی اور مکاری سے جاتی کا روپیہ برباد کر رہے ہیں۔ پرماتما ان عقل کے اندھوں کو عقل سلیم بخشیں۔ تاکہ یہ اپنی جہالت کو دور کر کے جاتی کو ترقی کی طرف لے جا سکیں۔ لالہ جگل کشور جی نے ایک اور اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ مسلم بادشاہوں کے حملوں کے وقت جو کہا جاتا ہے۔ کہ پجاریوں نے روپیہ دیکر مورتی کی حفاظت کے لئے پرہیز کی۔ اگر اس کو درست مان بھی لیا جائے۔ تو بھی کوئی ہرج نہیں۔ کیونکہ مصیبت کے سمے ہر ایک انسان ہر ایک طریقہ سے اپنی سب سے قیمتی چیز کی حفاظت کرتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ ان گمراہ شدہ پجاریوں کو ایک مورتی کی حفاظت تو سوجھی پر جاتی کی ہزاروں دیویوں کی جو دو دو روپیہ کے لئے بوبنوں کے پاس فروخت کی گئیں عصمت کا دھیان نہ آیا۔ مگر وہ بیچارے مورتی پوجا کے کارن خود گمراہ تھے۔ کاش! سر شکستیان انکے دماغ کو ٹھیک کریں۔ تاکہ روز مرہ آنے والی ایسی تکلیفوں سے دیویاں بچ سکیں۔ اور ہمارے پورانک بھائی بھی جہالت کو چھوڑ کر اور اپنے باہو بل پر وشواس رکھتے ہوئے ام اور پرانے کی ہمت کریں۔

(آپ منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

ورن بیوستھا اور "شرما" - "ورما"

(از پنڈت ابھئیوردت جی میدھارتھی ودیا النکار)

۴ جون کے "ارجن" میں میں نے گھوشت کیا تھا۔ کہ "شرما۔ ورما" اویدک ہیں۔ کئی آریہ سجنوں کے میرے پاس خطوط آرہے ہیں۔ کہ میں ان وچاروں کو بدل دوں۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے۔ کہ ورن و یوستھا کی قائم کے لیے "شرما اور ورما" مددگار ثابت نہیں ہوں گے۔ "شرما۔ ورما" لکھنے سے سماج میں اسمانتا کے بھاو پیدا ہوتے ہیں۔ اور اسمانتا کے بھاو پیدا کرنا سراسر چاروں ویدوں کے خلاف ہے۔ ویدوں کی آگیا ہے۔ کہ سب پرماتما کے پیارے پتر ہیں۔ اور سب برابر شکتیمان ہیں ؛

ایک بات جو بہت قابل غور ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ کئی آریہ سجن جنم سے براہمن نہیں ہیں۔ لیکن وہ اپنے آپ کو "شرما" لکھتے ہیں۔ میری ان سے شخصی جانکاری نہیں۔ اور نہ ہی ان کے گن۔ کرم اور سوبھاو کو میں جانتا ہوں۔ مجھے بڑی خوشی ہوگی۔ اگر وہ گن اور کرم سے براہمن ہوں۔ سوال تو یہ ہے۔ کہ اس طرح اگر ہر ایک آدمی اپنے آپ کو شرما یا ورما لکھنے لگ جائے۔ تو قابل اور نا قابل کا فیصلہ کیسے ہوگا؟ بہت سے لوگ تو گن اور کرم سے بیشک ویش اور جنم سے چھتری و ویش ہوں گے۔ مگر سماج میں برابر کی عزت پانے کی خواہش سے انوگیوں کے آدر پانے کی غرض سے "شرما" لکھنے لگ جائیں گے۔ تو کیا یہی آریہ سماج کی ورن ویوستھا ہوگی؟ اچھا یہ ہی فیصلہ کرسکتا تھا مگر آج کل تو لوگ اکثر آچاریہ سے بلا ہیں پھر کون قواعد کی تکمیل ڈالے گا۔ صاف ہے۔ نائی لوگ اپنے آپ کو نیائی براہمن بنا کر شرما لکھتے ہیں۔ اور کرلیے ہیں وہی "ہیر کٹنگ سیلون پرنس"۔ اب سوچیے۔ کہ "شرما اور ورما" کی کیا حالت ہوئی ؟

میں صاف کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ ورن بیوستھا بغیر راجہ کی امداد کے چل نہیں سکتی۔ یہی بات خود رشی دیانند نے "ستیارتھ پرکاش" کے چوتھے سمولاس میں لکھی ہے۔ یعنی "ورنوں کو اپنے اپنے ادھیکار میں پرورت کرنا راجہ کا کام ہے" (ستیارتھ پرکاش گنگا صفحہ ۱۰۷)

آخر میں تمام آریہ سجنوں سے میری مؤدبانہ درخواست ہے۔ کہ وہ "شرما اور ورما" کی اویدک اور غیر ضروری پرتھا کا زور سے بائیکاٹ کریں۔ اب وقت آگیا ہے۔ کہ کرانتی کا کولاہل کیا جائے۔ آج ۵۰ سال کے عرصہ میں آریہ سماج ورن بیوستھا قائم کرتے کرتے پیدائشی مغروروں کا اڈہ بن گیا ہے۔ سینکڑوں ایسے آریہ پرشوں کے نام پیش کیے جاسکتے ہیں۔ جو گن اور کرم سے تو ویش یا شودر ہیں۔ مگر ورن بیوستھا کی فکر میں جوڑ بولے ہوئے "شرما اور ورما" کی دموں کو ترک نہیں کرسکے ہیں۔

آریہ سماج اگر رشی دیانند کا سچا انویائی ہے۔ تو اسے رشی دیانند کے احکام کا پالن کرنا پڑے گا۔ رشی دیانند کہتے تھے۔ اور لکھ گئے ہیں۔ کہ جو باتیں وید کے انوکول نہ ہوں۔ ان کو کبھی مت مانو۔ اس لیے رشی دیانند کی آگیا کے انوسار "شرما۔ ورما" جیسی اویدک اپادھیوں کے بہشکار کرنے میں ہی کلیان ہے۔ اب ہندوستان کو داس (غلام) رکھنے والی ذہنیت سے نجات دلانا ہی تمام آریوں کا کام ہے۔ بیداری کی جھلک پیدا ہوچکی ہے۔ اب یہ پوپ لیلا زیادہ عرصہ تک نہیں ٹھہر سکے گی۔ اگر آریہ سماج دراصل سارے بھوم ویدک دھرم کا پرچار کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کو ہندوؤں کی اس بیماری سے بچ کر ہی جینا ہوگا۔ نہیں تو "ورن بیوستھا" روپی ناگنی آریہ سماج کو بھی نگل جائے گی۔ بھارت ورش میں ابھی بید اتنی ہی جنم بیوستھا ہے۔ گن۔ کرم اور سوبھاؤ کی ورن بیوستھا کی ارتھی جنم کا جادو ہی زور پکڑ رہا ہے "شرما اور ورما" اس جادو کے جمعدار ہیں۔ اس لیے پہلے ان کی ہستی کو ہی مٹانا چاہیے ؛

دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور میں رخصتیں

ودیالیہ ہذا غالباً ۲۰ اگست سے موسم گرما کی تعطیلات کے باعث ڈیڑھ ماہ کے لیے بند رہیگا

ان تعطیلات میں ودیارتھی عموماً پرچار کے لیے باہر جاتے ہیں۔ اگر کسی آریہ سماج یا آریہ پرش کو کسی جگہ پرچار وغیرہ کرانا مقصود ہو۔ تو بہت جلد اس کی سوچنا بھیج دیں۔ تاکہ پروگرام بناتے ہوئے اس جگہ کا خیال رکھ لیا جائے ؛

(آچاریہ اپدیشک ودیالیہ ہذا)

شری امرتسری جی کا چیلنج منظور

شریمان ماسٹر آتمارام جی امرتسری نے مباحثہ کے لیے چیلنج دیا ہے۔ کہ وہ "شرما۔ ورما" کو ویدک مانتے ہیں۔ میں آپ کے چیلنج کو بخوشی سویکار کرتا ہوں۔ وہ جب چاہیں۔ دہلی آکر ودوانوں کی ایک سبھا میں شاستراتھ کرلیں۔ مجھے بڑا تعجب ہوا۔ کہ ماسٹر آتمارام جی جیسے مہارتھی بھی ٹیڑھی دلائل کی بنا پر "شرما۔ ورما" کو ثابت کرنے کے لیے تیار ہوگئے ؛

۱ پہلے تو آپ "ویدک" کا کھنڈن کرتے ہیں۔ کہ جو ویدوں کے سدھانتوں کے ورودھ نہیں ہے وہ ویدک ہے۔ کیا مزے کی بات ہے۔ کہ جس بات کا وید سے کوئی تعلق نہ ہو۔ اور جس کا ویدوں میں ذکر تک نہ ہو۔ اور جو ویدوں کی بابت کئی سدھانتوں کے بھی خلاف ہو۔ اس کو آپ ویدک ثابت کرنے کے لیے فضول کوشش کرتے ہیں۔ وید کا سدھانت ہے۔ کہ "سب سمان ہیں" اس سدھانت کے خلاف "شرما۔ ورما" کی فرضی پدویوں کے ذریعہ تمیز پیدا کرنا کیا وید کے خلاف نہیں ہے؟ ویسے بھی ویاکرن سے "ویدک" شبد کا ارتھ "وید سمبندھی" ہوتا ہے۔ جس بات کا وید سے تعلق ہی نہیں۔ وہ ویدک کیسے؟ یاد رہے :۔

"धर्मं जिज्ञासमानानां प्रमाणं परमं श्रुतिः।"

۲ شری امرتسری جی نے ویدوکت کا کھنڈن کیا ہے۔ کہ جو ویدکے شبدوں میں پایا جائے۔ ند انوسار آپ نے یجروید الف ۳۳ کے منتر ۸۲ کا حوالہ دیا ہے :۔

"यस्य अयं विपूव दासो आर्यः"

یعنی سبھی آریہ کس کے داس ہیں ؛

یہ منتر تو ہمارے پکش کی ہی پشٹی کر رہا ہے۔ سب کو سمانتا میں رکھنے کے لئے سب کو داس بتا رہا ہے۔ شرما ورما کا تو ورودھ ہی ہے۔ یہی بات راجہ کے کرمچاریوں کے لئے ہے۔ چاہے وہ کتنے ہی بڑے ویر بہادر اور یودھا کھشتری ہوں۔ لیکن راجہ کے سب داس ہیں۔ یعنی کھشتری بھی داس ہیں۔ وید کا ثبوت ہے۔ کہ سب سمان ہیں۔ "شرما اور ورما" سے بھید کرنا ویدوکت نہیں ہے۔

۳ ویدوکت ہونے کے لیے صرف شرم۔ ورم شبد کا مل جانا ہی کافی نہیں ہے۔ شبد ارتھ کا سمبندھ بھی دیکھنا پڑے گا۔ نہیں تو

"कल्मा षग्रीवो रक्षिता"

میں کلمہ شریف کی کلپنا لوگ کرنے لگیں گے۔ کئی تو اب بھی کر لیتے ہیں ؛

۴ میکس مولر کو رشی دیانند جرمنی دلش (شرمن دلش واسی) نواسی لکھتے ہیں۔ سو ٹھیک ہے۔ دلش کا نام شرمن ہے۔ سو شٹلر شرما ہوئے۔ آپ امرتسری ہیں۔ شرما کیسے؟ دلش تو آپ کا جرمنی نہیں۔ دلش کے آدھار پر سے تو ورما دلش نواسی ورما لکھتے۔ اور جرمنی (شرمن) نواسی شرما لکھے۔ یہ کیا تُک آپ کو سوجھا؟ کچھ تو سوچ لیتے !

۵ مرحوم مہاتما منشی رام (سوامی شردھانند) جی چالیس برس پہلے ورما لکھتے تھے۔ تو کیا "ورما" ویدک ہوگیا۔ مہاتما منشی رام جی تو حقہ بھی پیتے تھے۔ . . . . تو کیا سب ویدک ہوگیا؟ دیکھئے اسپشٹ پرمان ہے۔ کہ انہوں نے ورما وغیرہ سب اویدک کام چھوڑ دئے۔ پھر سوامی شردھانند جی تو جنم سے کھشتری تھے نہ کیا وہ گن۔ کرم اور سوبھاؤ سے بھی کھشتری ہوگئے؟ ان کا تیاگ۔ تپ اور آستکیہ کسی بھی براہمن سے کم نہیں تھا۔ اس لیے ورما کیسے؟

۶ شری امرتسری جی لکھتے ہیں۔ کہ "رشی دیانند نے سنسکار ودھی میں "شرما اور ورما" لکھے ہیں۔ اس لیے نام کے ساتھ انہیں لگانا ہی چاہیے"۔ ٹھیک ہے۔ سوامی جی نے سنسکار ودھی میں یہ بھی تو لکھا ہے۔ کہ ۵۰ سال کے بعد بان پرستھی ہو جائے۔ پتر اور پتریوں کو گوروکل میں پڑھائے۔ اور کنیا گوروکلوں میں پرشوں کو نہ جانے دے۔ تو کیا آپ ان باتوں کے سراسر ورودھ کاریہ کر رہے ہیں یا نہیں؟ پھر "شرما اور ورما" کے لیے سنسکار ودھی کی آڑ کیسی؟

۷ آپ نے مجھے "میدھارتھی" کو تیاگ کر "شرما" لکھنے کی صلاح دی ہے۔ ٹھیک ہے۔ ہمارے پرم پوجیہ اور آپ کے گورو ور مہامتی پنڈت گورودت جی اپنے آپ کو ودیارتھی لکھتے تھے۔ کیا آپ نے کبھی ان کو شرما لکھا؟ نہیں۔ کیونکہ وہ جنم سے براہمن نہیں تھے۔ یہی تو کمزوری ہے جو آریہ سماج میں داخل ہوگئی ہے۔ افسوس ہے کہ ماسٹر آتمارام جی جیسے مہارتھی بھی اس کمزوری کو نہ چھوڑ سکے ؛

لویدک :۔
ابھئیوردت میدھارتھی۔ ودیا النکار۔ شردھانند بازار۔ دہلی

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے ؛

آریہ پرتی ندھی سبھا کی سنتھاپنا

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اگلے سال اپنی اردھ شتابدی منانے کی آیوجنا کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں ناظرین کی دلچسپی کے لئے سبھا کی سنتھاپنا کا کچھ مختصر اتہاس دیا جاتا ہے۔

مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج نے سنہ ۱۸۷۵ء میں بمبئی میں آریہ سماج کے ۲۸ نیم بنائے تھے۔ ان میں سے ایک نیم یہ تھا۔ کہ "پرتی دیش کے مدھیہ میں ایک پردھان سماج ہوگا۔ اور دوسرے شاخ در شاخ ہوں"۔ اس سے ان کا یہ مطلب تھا۔ کہ ہر ایک صوبہ میں ایک پردھان سماج ہوگا۔ اور اس صوبہ کی سماجیں اس پردھان سماج کی شاکھائیں سمجھی جائیں گی۔ اور چوتھا نیم یہ تھا۔ کہ "پردھان سماج کے انوکول اور سماجوں کی وبوستھا ہوگی"۔

ان نیموں کو مد نظر رکھتے ہوئے پنجاب کی آریہ سماجوں نے اپنا ایک مضبوط سنگٹھن بنانے کے لئے آریہ سماج امرتسر کے سالانہ جلسہ پر سنہ ۱۸۸۵ء میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سنتھاپنا کی۔ اسی وقت ہی پنجاب کی آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں کی سمتی سے سبھا کے نیم سویکار کئے گئے۔ تب سے ہی آریہ سماجوں نے اپنا سمبندھ سبھا سے جوڑنا شروع کر دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء میں ساٹھ آریہ سماجیں سبھا سے ملحق ہو گئیں۔ آغاز میں انترنگ سبھا کے ۵ ممبر ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ نومبر ۱۸۹۵ء میں سالانہ جنرل اجلاس کے موقعہ پر یہ تعداد ۲۱ کر دی گئی۔ اس سال انترنگ سبھا کے ۹ اجلاس ہوئے۔ لیکن اس سے پہلے کسی سال بھی چار سے زیادہ اجلاس نہیں ہوتے تھے۔

اب انترنگ سبھا کے ممبروں کی تعداد ۲۷ ہے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کا مکھیہ اُدیش شروع سے ہی ویدک دھرم کا پرچار رہا ہے۔ اور اس کے لئے یہ ہمیشہ کوشش کرتی رہی ہے۔ شری سوامی دیانند جی مہاراج نے خود اپنے جیون میں پرچار کے پہلو کو سمجھا تھا۔ آپ نے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے۔ کہ "جب اُتم اُتم اپدیشک ہوتے ہیں۔ تب اچھے پرکار دھرم اور موکش سدھ ہوتے ہیں۔ اور جب اُتم اپدیشک اور شروتا نہیں رہتے۔ تب اندھ پرم پرا چلتی ہے۔ پھر بھی جب ستپرش اُتپن ہو کر ستیہ اپدیش کرتے ہیں۔ تبھی اندھ پرم پرا نشٹ ہو کر پرکاش کی پرم پرا چلتی ہے"۔

اسی اُدیش اور اپدیش کو دھارن کرتے ہوئے سبھا نے پرچار وبھاگ کی سنتھاپنا کی۔ شروع میں آنریری اپدیشکوں کی تعداد زیادہ تھی۔ سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء میں تنخواہ دار اپدیشکوں کی تعداد بڑھنے لگی۔ اس سال کے اپدیشکوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:-

۱ پنڈت پورنانند جی ۲ برہمچاری برہمانند جی ۳ پنڈت لال من جی ۴ پنڈت سیتا رام جی شاستری ۵ پنڈت آریہ منی جی ۶ بھائی جگت سنگھ جی ۷ لالہ میلا رام جی ۸ پنڈت کلیان دت جی ۹ پنڈت راجا رام جی ۱۰ پنڈت لیکھرام جی ۱۱ برہمچاری نتیانند جی ۱۲ سوامی وشویشورانند جی

پنڈت پورنانند جی اکثر سندھ اور بلوچستان میں پرچار کرتے رہے۔ چونکہ پنڈت جی کی جنم بھومی سندھ تھی۔ اس لئے وہاں کی بھاشا سے واقف ہونے کی وجہ سے آپ کے پرچار کا پربھاو بہت اچھا رہا۔ پنڈت لیکھرام جی پرچار کے علاوہ سوامی دیانند جی مہاراج کا جیون چرتر لکھنے کا کام کرتے رہے۔ سال بھر میں اپدیشکوں نے ۲۰۰ استھانوں پر پرچار کیا۔ اس طرح پرچار وبھاگ سال بسال ترقی کرتا گیا۔ جس کا اندازہ مندرجہ ذیل ہندسوں سے لگایا جا سکتا ہے:-

سال	تعداد سماجیں	اپدیشکوں کی تعداد	بجٹ پرچار فنڈ
سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء	۶۰	۱۲	۱۲۰۸
سنہ ۱۹۰۴ء	۲۵۰	۱۷ + ۸ آنریری	۱۱۴۰۰
سنہ ۱۹۱۶-۱۷ء	۴۰۰	۳۹	۳۰۴۷۲
سنہ ۱۹۲۴-۲۵ء	۵۰۰	۵۶	۴۴۴۷۵
سنہ ۱۹۳۴-۳۵ء	۵۵۰	۶۲ + ۲۷ آنریری	۵۰۴۰۰

یوگیہ اپدیشک پیدا کرنے کے لئے سنہ ۱۸۹۰ء میں اپدیشک کلاس کھولنے کی تجویز کی گئی۔ چنانچہ دو سال کے بعد کلاس کھولی گئی۔ چند سال یہ کلاسیں چلتی رہیں۔ اور پھر بند ہو گئیں۔ اب عرصہ دس سال سے اس اُدیش کی پورتی کے لئے دیانند اپدیشک ودیالیہ قائم ہے۔ جو بڑی کامیابی سے چل رہا ہے۔ اور اس ودیالیہ نے کئی یوگیہ اپدیشک پیدا کئے ہیں۔ جو کہ ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں۔

ادھشٹھاتا پرکاشن وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

گورودت بھون۔ لاہور

پنجاب پر ایک نئے بھگو پوش ٹولی کی یورش

(از شری رگھو ناتھ رائے سکرٹری آریہ سماج مارٹی بھنڈراں ضلع گوجرانوالہ)

رادھا سوامی مت کی طرح پنجاب کے چند ایک اضلاع مثلاً گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ لائل پور۔ گجرات۔ ہوشیارپور۔ گورداسپور۔ سرگودھا اور سیالکوٹ میں ایک اور مت آج کل بڑے زور شور سے کام کر رہا ہے۔ اس مت کے گورو اپنے آپ کو "پرم ہنس" کہتے ہیں۔ اور اُن کے چیلے ان کو اوتار۔ اس مت کا کوئی خاص اصول نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی نئی تعلیم ہے۔ صرف سادھوؤں کے بھیس میں رہتے ہیں۔ اپنے اپدیش میں گورو نانک دیو صاحب اور دیگر گورو مہاراجوں کے شبد وغیرہ سنا کر لوگوں کو اپنے گورو صاحب سے گورو منتر لینے کی تعلیم دیتے رہتے ہیں۔ اس طرح ان اضلاع میں انہوں نے ہزاروں دیہاتی زن و مرد کو گورو منتر دے کر شش بنا لیا ہے۔ غرضیکہ رادھا سوامی مت کی طرح ایک اور نیا مت تیار ہو رہا ہے۔

ضلع گوجرانوالہ میں ٹیگالہ نزدیک نوشہرہ ورکاں و مارٹی بھنڈراں۔ ضلع گجرات میں چکوڑی۔ ضلع لائل پور میں ڈھکڑیوالی۔ ضلع ہوشیارپور میں نوشہرہ پتن والا متصل مکیریاں اور ضلع سیالکوٹ میں گنڈھوال وغیرہ وغیرہ ان کے ہیڈ کوارٹرز ہیں۔ گورو مہاراج ہر ایک مقام پر دورہ کرتے رہتے ہیں۔ اور چیلے ہر جگہ اُنکے ہمراہ رہتے ہیں۔

گورو صاحب کی زندگی نہایت عیش و عشرت کی ہے۔ سواری کے لئے موٹر کار جس کی قیمت تخمیناً چھ ہزار روپیہ ہے۔ اور لباس نہایت چمکدار اور قیمتی ہوتا ہے۔ نیز ان کا بستر نہایت قیمتی اور آرام دہ ہوتا ہے۔ جو کہ مخمل وغیرہ کپڑوں کا بنا ہوا ہوتا ہے۔

چیلے ہر وقت گورو مہاراج کی تعریف میں ڈھولک اور چھینوں کے ساتھ من گھڑت شبد گاتے رہتے ہیں۔ اور گورو مہاراج ایک مکان میں درپردہ رہتے ہیں۔ سنگت تمام دن اُن کے درشنوں کے انتظار میں بیٹھی رہتی ہے۔ اس طرح سادہ لوح دیہاتیوں کے دلوں پر اُن کا رعب اور اثر پڑ جاتا ہے۔ اور وہ بھی ان کے زیر اثر ہو کر گورو صاحب کے چرنوں میں سیس نوا دیتے ہیں۔ اور گورو مہاراج اور اُن کے چیلوں سے گورو منتر لے کر ہمیشہ کے لئے اُن کے بھگت بن جاتے ہیں۔

گورو مہاراج "سوہنگ" کا منتر کانوں میں دیتے ہیں۔ یہ منتر دینے کا حکم خاص خاص چیلوں کو ہے عام کو نہیں۔ اس طرح سے منتر دیتے وقت تن۔ من اور دھن تمام کا تمام گورو مہاراج کو دینے کا وعدہ لیا جاتا ہے۔ کئی خاندانوں کی جائداد انہوں نے گورو مہاراج کے نام رجسٹری کرا لی ہے۔ موضع مارٹی بھنڈراں میں ایک براہمن کی ۱۸ بیگھہ زمین کی رجسٹری کروائی۔ اور مبلغ سات سو روپیہ نقد لے کر گھر والوں کو دے دی۔ چکوڑی میں بہت سے گھرانے ایسے ہیں۔ جنہوں نے گھر بار چھوڑ کر چکوڑی میں ڈیرہ جما یا ہوا ہے۔ اور ساتھ ہی تمام جائداد گورو مہاراج کے نام پر رجسٹری کروائی ہوئی ہے۔

گورو مہاراج کے ہمراہ کچھ نوجوان خوبصورت لڑکیاں اور اُن کے ماتا پتا بھی رہتے ہیں۔ جو کہ اپنے آپ کو چنیوٹ کے رہنے والے بتلاتے ہیں اور اُن کے بھگت ہیں۔ وہ مستورات دیگر دیہاتی نوجوان لڑکیوں کو گورو مہاراج سے گورو منتر لینے کی ترغیب دیتی رہتی ہیں۔ یعنی وہ عورتوں میں پروپیگنڈہ کرتی رہتی ہیں۔ اور واقعی گورو مہاراج کا بھگت بناتی ہیں۔ ان کے چیلے عورتوں اور نوجوان لڑکیوں کو دربردہ کانوں میں گورو منتر دیتے ہیں۔ اور ان کو اکیلے لے کر بیٹھے رہتے ہیں۔ یہ جہالت کا نقشہ دیکھنا ہو۔ تو ناظرین خود دیکھ سکتے ہیں۔

گورو مہاراج ذات کے اروڑہ ہیں۔ اور ضلع کوہاٹ کے کوہاٹی گاؤں کے باشندہ ہیں۔ ان کے چیلے فرنٹیئر کے ہیں۔ ابھی دو ہفتہ کا ذکر ہے۔ کہ گوجرانوالہ شہر کے ایک امیر آدمی کے ایک نوجوان شادی شدہ لڑکے کو انہوں نے اپنے پھندہ میں پھنسا لیا۔ اس کے والدین نے بسیار تکلیف اور کوشش کے بعد اسے مکیریاں میں واپس لیا۔ لڑکے کی زبانی جو حالات معلوم ہوئے ہیں۔ وہ نہایت افسوسناک اور رونگٹے کھڑے کرنے والے ہیں۔ اس لئے التماس ہے۔ کہ جملہ آریہ پرتی ندھی سبھاؤں۔ آریہ سماجوں۔ آریہ اپدیشکوں اور آریہ اخبارات کو اس نئے گورو ڈم کے خلاف زبردست پروپیگنڈہ کرنا چاہئے۔ تاکہ یہ ابھی دب جائے۔ ورنہ جس تیزی سے یہ گورو اپنا پرچار کر رہا ہے۔ اس سے نہایت قبیح نتائج نکلنے کی امید ہے۔ اور پھر آریہ سماج و دیگر سوسائٹیوں کو اس کے مقابلہ میں نہایت تکلیف اٹھانی پڑے گی۔

سنر کھشک سبھا اور گوروکل کی شکایات

(از شری سر یندر شرما جی پردھان سنر کھشک سبھا گوروکل کانگڑی)

میں اکثر پرچار کے لئے باہر ہی بھرمن کرتا رہتا ہوں۔ اس لئے کہیں کہیں پر گوروکل کے متعلق لوگ کئی قسم کی شکایات سنایا کرتے ہیں۔ اور اس بار گوروکل کانگڑی کے جلسہ پر ہونیوالی سنر کھشک سبھا کی میٹنگ میں بھی کچھ شکایات کے سننے کا موقعہ ملا ہے۔ چاہے میرا سمبندھ بیچ کے سمے میں گوروکل۔ پرتی ندھی سبھا اور سنر کھشک سبھا سے نہ بھی رہا ہو۔ مگر پھر بھی میں جہاں کہیں رہا اور گیا۔ جب جب میرے سامنے گوروکل کے متعلق کوئی بھی شکایت آئی۔ میں نے اس کا سمادھان کرنے کی پوری پوری چیشٹا کی ہے پہلے سرسری طور پر اور اب خاص طور پر میں نے اس معاملہ کی طرف توجہ دی ہے اور جو شکایات ہوتی ہیں۔ ان کی وجہ دریافت کرنے کے لئے میں نے اس بار ۳ر لغایت ۹ر اپریل۔ ۱۹ر لغایت ۲۴ر مئی اور ۱۱ر جون لغایت ۱۸ر جولائی گوروکل بھومی میں ہی نواس کیا۔ اور کر رہا ہوں۔ یہاں رہتے ہوئے میں نے گوروکل کے کرم چاریوں اور برہمچاریوں کی منوبرتیوں کو سمجھنے کی کوشش کی ہے ؎

برہمچاریوں کی حالت معلوم کرنے کے لئے کبھی دن کو کبھی رات کو۔ کبھی ان کی پڑھائی کے وقت اور کبھی کھیلنے وغیرہ کے مواقعہ پر ان کو جا کر دیکھتا رہا ہوں۔ اور اب بھی اکثر ایسا ہی کرتا رہتا ہوں۔ میرے اس ادھین میں گوروکل کے پربندھکوں کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ اس میں میری ہی ایک سامانیہ درشنک کی بھانتی سہائتا کا کاریہ کرتی ہو۔ مگر منتظمین کا اچھا سلوک ضرور قابلِ تعریف ہے ؎

شکایات کے متعلق

میں نے اب تک جو بھی شکایات سنی ہیں۔ انکے تین حصے کئے جا سکتے ہیں۔ یعنی سب قسم کی شکایات کو تین حصوں میں ہی بانٹا جا سکتا ہے۔

۱۔ برہمچاریوں کا کھان پان اور رہن سہن

۲۔ شکشا اور پاٹھیہ کرم

۳۔ آچار اور وچار کے متعلق ؎

ان میں سے سب سے پہلی شکایت جو برہمچاریوں کے کھان پان وغیرہ میں کمی کے متعلق اٹھائی جاتی ہے۔ وہ اکثر سنر کھشکوں کی طرف سے ہی کی جاتی ہے۔ اور سنر کھشکوں میں بھی اس کے متعلق سب کو یہ شکایت نہیں ہے۔ بلکہ چند ایک کو ہے۔ کبھی کسی سنر کھشک نے تو اس شکایت کو بہت ہی بڑھے ہوئے روپ میں پیش کیا ہے مگر اس قسم کی شکایات میں مجھے کوئی سار نہیں ملا۔ بیشتر برہمچاریوں کے کھان پان میں کوئی کمی رہ جائے۔ اور وہ اسے گوروکل کے پراچین آدرش سے آپ نشٹ کر چپ چاپ سہنے رہتے ہو[illegible]

اس میں وشواس کرلے کا وسترت آکاش میں بھی مجھے اوکاش درشٹی گت نہ ہوگا۔ بلکہ گوروکل کے پراچین بنو ہوئے آدرش جیون کے کھان پان کے سامنے موجودہ بھوجن کے اوچیہ سو پربندھ کے آڈمبر میں ضرور ہی کسی آدرش بھگت وکیتی کو آشچریہ ہو سکتا ہے۔ وفعہ مختصر ہے۔ کہ بڑے برہمچاریوں کا بھوجن کا انتظام انہی کے آدھین ہے۔ اور اس میں کسی بھی پرکار کی ترٹی نہیں ہے۔ انہوں نے اپنی مرضی کے مطابق اچھا انتظام کیا ہوا ہے ؎

چھوٹے برہمچاریوں کے بھوجن کا انتظام گوروکل کے لائق سٹاف کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ جس کا میں نے خود معائنہ کیا ہے۔ اس بھوجن کے اچھا نہ ہونے کی شکایت کی سچائی کا یقین نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ہاں کئی سنر کھشکوں کی اس شکایت سے میں بھی متفق ہوں کہ چھوٹے برہمچاریوں کے لئے جتنا بھوجن کا سامان لیا جاتا ہے۔ ان میں سے بہت سے برہمچاری ایسے سنرتا سے نکل سکتے ہیں۔ جو اتنا نہ تو کھا ہی سکتے ہیں۔ اور نہ وہ اتنا کھا کر ہضم ہی کر سکتے ہیں۔ وفعہ کوتاہ گوروکل کانگڑی میں برہمچاریوں کے بھوجن وغیرہ کا انتظام اچھا اور صفائی سے ہوتا ہے۔ اس کے متعلق کسی کو اسنتوش نہیں کرنا چاہیئے۔ ہاں اس کے متعلق ایک اور شکایت میرے سامنے آئی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ:-

گھی اتنا شدھ نہیں مہیا کیا جاتا۔ جتنا کہ ہونا چاہیئے۔ ایک سجن نے مجھے بتایا ہے کہ خراب اور ملاوٹی گھی کی وجہ سے ہی برہمچاریوں کو گلے کی بیماریاں دامنگیر رہتی ہیں۔ اور گوروکل کے منتظمین کے پاس ایسا کوئی سادھن نہیں ہے۔ کہ جس سے وہ گھی کی ٹھیک ٹھیک پریکشا کر سکیں۔ یا ممکن ہے۔ کہ وہ موجودہ انتظام سے بڑھ کر ادھک سو پربندھ کرنا اتنا ضروری ہی نہ سمجھتے ہوں۔ جس سے گھی ہمیشہ شدھ روپ میں منگوایا جا سکے ؎

اس کے متعلق میں ابھی کچھ بھی نہیں کہہ سکتا ہوں۔ مگر اس کی اصل حالت کو معلوم کرنے کی کوشش کروں گا۔ اس میں شک نہیں کہ گوروکل میں کھان پان کے پدارتھ بہت ہی شدھ اور پوتر ہونے چاہئیں ؎

[illegible]

وغیرہ کے متعلق بھی لوگوں کو شکایت کرتے سنا ہے۔ اس کے متعلق کئی معمولی ترٹیوں کا رہ جانا تعجب خیز نہیں ہو سکتا ہے۔ کیا ہوا۔ اگر کبھی کسی کا کوئی کپڑا کہیں سے کچھ پھٹ گیا ہو۔ یا کھیلنے کودنے کچھ میلا ہو گیا ہو۔ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ بچے آپس میں کھیلتے کودتے یا بھاگتے دوڑتے ہوئے ایک دوسرے کے کرتہ وغیرہ کو کھینچ لیتے ہیں۔ یا پکڑ کر گرا دیتے ہیں۔ جس سے کپڑے پھٹ بھی جاتے ہیں۔ اور میلے بھی ہو جاتے ہیں۔ ادھر یہ ہوا۔ اور ادھر اچانک کوئی درشنک یا سنر کھشک وہاں آ گئے۔ بس کپڑوں کو خستہ حالت میں دیکھتے ہی ناراض ہو اٹھتے ہیں۔ اور طرح طرح کی سمالوچنا اور شکایات کر کے اپنا اسنتوش پرکٹ کرنے لگتے ہیں۔

اگرچہ ایسی ترٹی ہونے پر اس کا ذکر ضرور ہی ہونا چاہیئے۔ اور ہوتا بھی ہے۔ مگر ایسی ترٹیوں کا ہمیشہ کے لئے دور کر دینا جب تک جیون میں بچپن کام کر رہا ہے۔ تب تک گوروکل میں تو کیا۔ گھروں میں بھی دو چار بچوں کی حالت میں ناممکن سا ہو جاتا ہے پھر جہاں سینکڑوں بالک سو چھند سوتنترتا کُل کھشیتر میں وچرتے ہیں وہاں کی تو کہنا ہی کیا ہے؟

جوانی کی یاد

جوانی کی یاد زندگی کے بہترین حصہ کی یاد! کتنے نوجوان ہیں جن کو جوانی کی یاد نہیں ستاتی۔ جو جوانی کو اپنے ہاتھوں ضائع نہیں کر بیٹھے۔ جو جوانی میں ہی بوڑھے نہیں ہو رہے؟

ہاں کتنے نوجوان ہیں

جو جوانی کو پھر حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جو پھر جوان بننا چاہتے ہیں؟ ان کو ہماری کتاب "جوانی" کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ "جوانی" میں سب کچھ بتایا ہوا ہے۔ پوشیدہ امراض اور ان کے طریقۂ علاج کی مفصل تشریح کی گئی ہے۔ اور ملتی ہے مفت۔ بالکل مفت صرف ایک کارڈ لکھنا کافی ہے گھر بیٹھے بٹھائے "جوانی" آپ کے پاس پہنچ جائے گی ؎

کرم شیر کمپنی کالاڈھونگی ضلع نینی تال (یو۔پی)

میری سمجھ میں جہاں تک آیا ہے میں سنر کھشک سجنوں کی سیوا میں یہ نویدن کر سکتا ہوں۔ کہ اس کے متعلق اور خاص کر چھوٹے برہمچاریوں کی زیادہ دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ اور کپڑوں کے میلا نہ رہنے وغیرہ کی طرف کُل پتی۔ آچاریہ جی اب پہلے سے بھی زیادہ توجہ دے رہے ہیں۔ پھر بھی اگر کسی کو کوئی شکایت ہو۔ تو اس کی اطلاع منتری شکھشا ادھشٹاتا جی کو دینی چاہیئے۔ اور ان کے اتر سے بھی اگر سنتوش نہ ہو۔ تو پھر اس کی سوچنا ان کے اتر پتر کے ساتھ منتری پنڈت بھغوی راج جی (منتری سنر کھشک سبھا گوروکل کانگڑی) پروہت آریہ سماج کمالیہ کو دینی چاہیئے۔ گوروکل کے پاٹھیہ کرم وغیرہ شکشا اور شکایات کے متعلق پھر کبھی نویدن کیا جائے گا ؎

پنڈت رام چندر جی کا ریلوے سٹیشن دہلی پر سواگت

دہلی ۱۸ر جولائی۔ جب سے آریہ سماج کے اپدیشک شری پنڈت رام چندر جی دہلوی کے خلاف ریاست حیدر آباد میں توہینِ اسلام کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا ہے۔ پنڈت جی متواتر ریاست حیدر آباد میں پرچار کا کام کر رہے تھے۔ آج صبح ساڑھے نو بجے آپ حیدر آباد سے واپس تشریف لائے۔ ریلوے سٹیشن پر دہلی کی جملہ آریہ سماجوں اور آریہ سنستھاؤں کی جانب سے آپ کا شاندار سواگت کیا گیا۔ سٹیشن پر نمایاں جوش و خروش تھا۔ دہلی کے تقریباً جملہ سر کردہ آریہ سماجی اور ہزاروں ہندو احاطۂ سٹیشن کے اندر اور باہر پنڈت جی کا سواگت کرنے کے لئے موجود تھے۔ آریہ سیوا سمتی کے والنٹیروں نے ہجوم کو قابو میں رکھا۔

جونہی پنڈت جی نے پلیٹ فارم پر قدم رکھا۔ ان کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ شری پنڈت جی نہایت خوش و خرم معلوم ہوتے تھے۔ سٹیشن سے آپ کا ایک شاندار جلوس نکالا گیا۔ جس میں تقریباً دس ہزار اشخاص شریک تھے۔ یہ جلوس شہر کے مختلف مقامات سے گزرتا ہوا شردھانند بلیدان بھون میں پہنچا ؎

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ؎ (مینیجر)

پنڈت رام چندر جی دہلوی کا مقدمہ اور آریہ سماج کا کرتویہ

(لیکھک ودیا بھاسکر اوم پرکاش شاستری دیوبند)

آریہ جگت میں شاید ہی کوئی ایسا پرش ہوگا جو شاستر ارتھ مہارتھی پنڈت رام چندر جی دہلوی کے گنوں سے پریچت نہ ہوگا۔ پنڈت جی کا سو بھاؤ سرل۔ ہاسیہ پرمتھا پریم ان کے سوبھاؤ کی۔ ان کی ودوتا کی دُور ہے۔ اُن کے پارسپرک وواہ کی لڑائی اُن کے ہتھانوں سے مکت کنٹھ سے کہنے نہیں بیچ کے سے بڑی بھی سودا بیر سے منصور پر بھی نکھشتی کو پھوڑے سے سندوں میں بڑے پریم سے سمجھا دینا۔ اُس کی غلطی کو اس ہی کے ہردیہ سے اُس ہی کے شبدوں میں سویکار کرا دینا ان ہی کا اپنا سا گُن بن گیا ہے۔

بڑے سے بڑے داؤ پیچ تھا جس سے شاستر ارتھ کرنے والے ودھرمیوں کو اپنی سرل اتنی سرل کر اُن پڑھ گرامین جنتا بھی سمجھ سکے۔ پرمان کتیبوں اور ورشٹانتوں دوارہ پراست کر دینا آپ ہی کا کاریہ ہے۔ شاستر ارتھ میں آپ جیسا حاضر جواب تو ایک بھی درشٹی گوچر نہیں ہوتا۔ ان سب باتوں کے ہوتے ہوئے ہمیں یہ سُن کر اتینت آشچریہ تھا کھید ہُوا۔ کہ اتنے شانتی پریہ پنڈت جی پر بھی حیدرآباد کے مداندھ پرشوں نے مقدمہ چلا کر ہی چھوڑا۔ اور اپنے اس دُش کرتیہ دوارہ یہ سدھ کر دیا۔ کہ وہ ایک شانتی پریہ وکتا کی باتوں کو بھی سُننا پسند نہیں کرتے۔ جس وکتا کا سمست جیون وہاکھیان اور مناظروں کے کرنے میں ہی وتیت ہو رہا ہو۔ اور جو بڑے سے بڑے شہروں میں تھا سرحد جیسے بھیشن سفل پر بھی اپنے وہاشن اور مباحثوں سے سروداپرچار کرتا رہتا ہو۔ پھر بھی ان پر آج تک نہ پرشن شاسن نے اور نہ کبھی ودھرمی ہی نے ان پر کوئی اعتراض اُٹھایا ہو۔ ہم نہیں سمجھتے۔ کہ حیدرآباد سرکار کو اُن کی کون سی بات پر ایکشن لینا پڑا۔ اور نہ جانے مسلمانوں کو کون سی ایسی بات بُری لگی۔ جس سے انہیں اتنا مجبور ہونا پڑا۔ کہ ایسے شانتی پریہ پرش پر بھی آکشیپ کیے بنا اُن سے نہ رہا گیا۔

استو۔ اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ میں اس وشیہ میں اتنا نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہمیں ہرگز بھی نظام سرکار سے کبھی کسی کے آدھین اس کی پرارتھنا نہیں کرنی چاہیئے۔ ہمارا تو سدا ہی کٹھن ہونا چاہیئے۔ کہ اس مقدمہ کو کسی نِشپکش نیائے دھیش کے سپرد کیا جائے۔ جس سے کہ ٹھیک نرنے کے بنا نیائے ہو سکے ہمارے لیے تو یہ مقدمہ بھی آریہ سماج کے پرچار ارتھ جلسہ ہی ہوگا۔ پنڈت جی کا مقدمہ کوئی سادھارن بات نہیں ہے۔ اس لیے ہمیں یہ دکھلا دینا چاہیئے۔ کہ آریہ سماج مٹی کا ڈھیر نہیں۔ گیدڑوں کی ٹولی نہیں۔ بلکہ زندہ جاگتا سماج تھا شیروں کا سنگھ ہے۔ ہم پرش ہی نہیں۔ بلکہ ہماری ماتائیں تھا بہنیں بھی اپنے دھرم پر اور اپنی آن پر بلیدان ہونا جانتی ہیں۔ اب نظام سرکار کو چاہیئے۔ کہ وہ اس معاملہ کو اچھے نعقب رہت نیائے دھیش کے سپرد کریں۔ اور پھر پنڈت جی سے جواب طلب کریں۔ جس سے کہ پنڈت جی بھی سمپورن باتوں کو سپشٹ روپ سے رکھ سکیں۔ اور یہ دکھلا سکیں کہ اسلام مذہب کتنے پانی میں ہے۔ اور کتنی اس ڈھول میں پول ہے۔ ان سب باتوں کے ساتھ ساتھ میں اپنے آریہ بھائیوں تھا ماتاؤں سے نمر پرارتھنا کروں گا۔ کہ وہ یہ دیکھا کریں۔ کہ نظام سرکار پنڈت جی کے وشیہ میں کیا کرتی ہے۔ اگر ہمیں اپنے تن من اور دھن کی قربانی بھی کرنی پڑے۔ تو ہمیں اس کے لیے بھی تیار رہنا چاہیئے۔ جہاں مسلمان کشمیر راجیہ میں اپنی سنگھ شکتی کا پریچے دے سکتے ہیں۔ اور کپور تھلہ میں شورش اور اُودھم مچا سکتے ہیں۔ وہاں "संगच्छध्वं" اور "कृण्वन्तो विश्वमार्यम्" کا پاٹھ کرنے والے تھا سنگھ شکتی کا پاٹھ پڑھانے والے ہم آریہ لوگ اس اوسر پر اگر اپنے کرتویہ کو بھلا بیٹھے۔ تو نہایت شرم کی بات ہوگی ❊

شُدھانند دل کے قواعد

آریہ پرشوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ شُدھانند دل کے مفصل قواعد شائع ہو کر تیار ہو گئے ہیں۔ جس میں دل کے قواعد۔ مقاصد اور اطلاعات بھی درج ہیں۔ جو آریہ پرش اور دیویاں دل کے متعلق زیادہ واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ اُن کو فوراً ہی شُدھانند دل کے قواعد منگوا لینے چاہئیں۔ تین پیسے کے ٹکٹ پتہ ذیل پر ارسال کر دینے سے حاصل کیے جا سکتے ہیں:۔

ایشور دت میدھارتھی ودیا النکار جنرل سیکرٹری۔ شُدھانند دل۔ دہلی

آسام بنگال میں ویدک پرچار کی آوشیکتا!

(از شری بلتی رام جی آریہ سیوک آریہ سماج بھوانی پور۔ کلکتہ)

آریہ جنتا کو یہ پہلے ہی معلوم ہو چکا ہے۔ کہ شری جگل کشور جی برلا نے ان پرانتوں میں آریہ دھرم کے پرچار کے لیے آریہ پرادیشک سبھا کو ۸ ہزار روپیہ کا دان دیا ہے۔ پرچار کی سکیم کے متعلق وچار کرتے وقت انہوں نے یہ بھی خواہش ظاہر کی تھی۔ کہ اتنی ہی رقم اس کام کے لیے دوسرے لوگوں سے جمع کی جائے۔ اور میں نے انکو وشواس دلایا تھا۔ کہ ہم اس قدر روپیہ جمع کریں گے۔ تاکہ ۴ سال تک چار سو روپیہ ماہوار کے خرچ سے پرچار کا سلسلہ جاری رکھا جا سکے۔

میں آریہ سماج کے سیوکوں اور پرچارکوں کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں۔ کہ آسام ایک بڑا سُندر دیش ہے۔ وہاں کے لوگ بہت سنجیدہ اور سرل پرکرتی کے ہیں۔ اُن کے اندر دھرم پریم بھی ہے۔ پرچار نے خیالات بڑی تیزی سے جا رہے ہیں۔ لیکن آریہ دھرم کے سچے۔ مضبوط کرنے والے اور جاتی کو زندگی دینے والے خیالات ابھی ان کو نہیں مل رہے ہیں۔

اسی طرح بنگال کے پہاڑی علاقے کالمپونگ اور دارجیلنگ وغیرہ بڑے سُندر ستھان ہیں۔ جہاں لوگ دور دور سے اور بہت زیادہ خرچ کر کے صحت کے لیے آتے ہیں۔ پہاڑی لوگ سیدھے سادے ہیں۔ ان کی مشارکت اور سنگٹھن اچھی ہے۔ اور وہ دل کے بھی اُدار ہیں۔ دارجیلنگ میں چند معمولی گورکھا آریہ سماجیوں کے اتساہ سے ایک دو منزلہ سماج مندر بنا ہوا ہے۔ اور ایک کنیا پاٹھ شالہ بھی چل رہی ہے۔ لیکن ان ستھانوں میں بھی پرچار کے ابھاؤ سے عیسائی اور مسلمان بہت سے ہندوؤں کو بہکا لیتے ہیں۔ ان علاقوں میں ہندی کے ذریعہ اچھا پرچار ہو سکتا ہے۔

بنگال آسام کے سب بڑے شہروں میں بیوپاری لوگ مارواڑی ہیں۔ وہ بڑے دھنوان اور دھرم کے شردھالو ہیں۔ ان کے پرانک خیالات بھی ٹوٹ چکے ہیں۔ اب ان کے مندروں میں کھلے طور پر آریہ سماجی پرچارکوں کے ویاکھیان ہوتے ہیں۔ ان لوگوں سے روپیہ کی بھی بڑی مدد مل سکتی ہے ❊

میں اس مختصر سے مضمون کے ذریعہ ان لوگوں کی توجہ کھینچنا چاہتا ہوں۔ جو کہ پرچار کی لگن رکھتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اچھی تعلیم اور اچھے آچار رکھتے ہیں۔ وہ اس طرف آئیں۔ ان کے لیے مناسب خرچ کا بندوبست کیا جائے گا۔

اگر کوئی سنیاسی مہاتما یہاں آ جائیں۔ تو بہت اچھا ہو۔ کئی ستھانوں پر لوگ آشرم بنانے کے لیے تیار ہیں۔ اور سماج مندروں کے لیے بھومی دینے کے لیے بھی تیار ہیں۔ لیکن وہاں بہت اُدار آشیرواد دینے کے لیے آدمیوں کی ضرورت ہے۔

میں ان علاقوں میں گھوما ہوں۔ اور یہ میرا ذاتی تجربہ ہے۔ کہ یہ ستھان سواستھ کے لیے اور ساتھ ہی پرچار کے لیے بہت اچھے ہیں۔ یہاں سب طرح کی امداد مل سکتی ہے۔ کام کرنے والوں کے اندر تھوڑی سی بدھی اور پُرشارتھ ہونا چاہیئے۔ جو لوگ آریہ بھائی اس طرف پرچار کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ وہ ذیل کے پتہ پر بہت جلد خط و کتابت کریں۔ اگر پرچارک مہاشے بھجن بھی گا سکتے ہوں۔ تو اور بھی اچھا ہوگا۔ اگر کوئی بھجن پریوار سہت آنا چاہیں۔ تو اُن کے لیے بھی پربندھ ہو سکتا ہے۔ بنگالی اپدیشک رکھنے کا بھی انتظام ہو رہا ہے ❊

سماجک سماچار

آریہ سماج دھرم پورہ کا چناؤ :- مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۳۶ء کو سپتاہک ست سنگ کے بعد آریہ سماج دھرم پورہ (لاہور) کا سالانہ چناؤ ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ادھیکاری بیان چنے گئے :-

پردھان پنڈت دیو بلاس جی شرما + منتری پنڈت جگل کشور جو وگل + خزانچی لالہ دیو بلاس جی چوپڑہ + لیبریرین ماسٹر لچھمن داس جی شرما +

انتظامیہ سبھاسد :- ۱ لالہ ہر بھجن لال جی ۲ کنور سرجن سنگھ جی اور ۳ لالہ کرم چند جی +

نوٹ - پنڈت کیہلفل رام جی آڈیٹر مقرر کئے گئے ::

منتری آریہ سماج نے تمام سبھاسدوں کا دھیان آریہ سماج مندر کی تعمیر کی طرف کھینچتے ہوئے موثر اپیل کی - اور ہر ایک سبھاسد کو پرنام کرتے ہوئے یہ امید ظاہر کی - کہ اگر ہم میں سے ہر ایک سجن اس ضروری مد کی طرف آئندہ سال کے دوران میں دھیان رکھے - تو وہ سمے دور نہیں - جبکہ اس نئی آبادی میں بھی آریہ سماج مندر کے اوپر اوم کا جھنڈا لہراتا ہوا اس پرم پوتر رشی دیانند کی یاد کو تازہ کرکے اس آبادی کو حقیقی معنوں میں دھرم پورہ بنا دے ::

(جگل کشور جو وگل منتری آریہ سماج دھرم پورہ)

بالمیک بھائیوں میں پرچار :- ۸ جولائی ۱۹۳۶ء کو بمقام چھاؤنی راولپنڈی گوروا ہسپتال کے بالمیک مندر میں شام کے ۸ بجے تمام چھاؤنی کے بالمیک بھائیوں کا جلسہ ہوا - جس میں تقریباً ۵۰ بھائی شامل ہوئے - کاروائی ہون یگیہ سے شروع کی گئی - اس کے بعد چند چیدہ بالمیک بھائیوں کے بھجن ہوئے - پھر ساڑھے نو سے گیارہ بجے تک مہاشہ رام لال جی آریہ کا ایک اتی اُتم لیکچر ہوا - جس میں اُنہوں نے بڑی خوبی کے ساتھ تمام بھائیوں کو بتایا کہ آپ لوگوں کو چاہیئے کہ اپنے مردوں کو دبانے کی بجائے جلایا کریں - اور بھی بہت سی باتیں سدھار کے لئے مہاشہ جی نے پیش کیں - جن کا بالمیک بھائیوں پر اچھا اثر پڑا - لیکچر کے بعد آرتی اور شانتی پاٹھ کے ساتھ جلسہ کی کاروائی سماپت ہوئی - اور حلوہ سے تمام حاضرین کا ستکار کیا گیا۔

میں بالمیک سبھا کی طرف سے آریہ پرتی ندھی سبھا اور دلت اُدھار سبھا سے پرارتھنا کرتا ہوں - کہ یہاں بالمیک بھائیوں کی کافی تعداد ہے - جن میں پرچار کی از حد ضرورت ہے - اس لئے یہاں ایک ایسے اُپدیشک کی ضرورت ہے - جو کہ ہمارے سُدھار کے لئے ہر وقت کوشاں رہے ::

(مہاشہ گردت مل داس پردھان بالمیک سبھا راولپنڈی چھاؤنی)

آریہ سماج کوٹ سبزل کے سماچار :- ۱ ۱۷ جولائی ۱۹۳۶ء کو شریمتی جمنا دیوی نے ایک درخواست پردھان صاحب آریہ سماج کوٹ سبزل کی خدمت میں پیش کی - کہ میں ایک بیوہ عورت ہوں - اور میں اپنا پنر وواہ لالہ شگن چند اُپ منتری آریہ سماج ہذا سے کرنا چاہتی ہوں چنانچہ اُس کی حسب منشا اُس کا وواہ لالہ شگن چند جی سے کروا دیا گیا - وواہ سنسکار پنڈت سنگت رام جی ہیڈ ماسٹر آریہ سکول کوٹ سبزل نے ویدک ریتی سے کروایا - کاروائی میں مختلف خیالات کے آدمیوں نے حصہ لیا جن میں سے پنچایت کے چند آدمیوں (سکھو رام کالڑہ - البشر داس - ٹھاکر مل اور کشن داس) کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں - اس اوسر پر مہاشہ جی نے سو گیارہ روپے آریہ سکول کوٹ سبزل اور پانچ روپے پنتری پاٹھ شالہ کو دان دئیے - وواہ میں شامل ہونے والے بھائیوں کا کڑاہ پرشاد سے ستکار کیا گیا ::

۲ ۱۷ جولائی ۱۹۳۶ء کو جناب سردار پریم سنگھ جی سب انسپکٹر صاحب ورنیکلر ... ویبلک سکول نے آریہ سکول کوٹ سبزل کا معائنہ کیا نتیجہ اچھا رہا - خاص کر طلباء کی صفائی کے متعلق اُنہوں نے بہت ہی اچھے ریمارکس دئیے ہیں ::

(کیول رام منتری آریہ سماج کوٹ سبزل ریاست بہاولپور)

آریہ سماج ہریانہ کا چناؤ :- آریہ سماج ہریانہ کا چناؤ مندرجہ ذیل ہوا :-

لالہ امرناتھ جی وکیل پردھان + لالہ نرنجن رام جی اُپ پردھان + سنتو رام داس منتری + پنڈت سچی چند جی اُپ منتری + مہاشہ ہرچند جی پستکادھیکش + مہاشہ سنتو رام جی کوشادھیکش مہاشہ دینا ناتھ اور برکت رام جی پرتی ندھی ::

(سنتو رام داس منتری آریہ سماج ہریانہ)

آریہ کمار سبھا نوشہرہ صدر کے سماچار :- آریہ کمار سبھا ہذا کا ہفتہ وار ست سنگ ہر سنیچروار شام کے ۸ بجے ہوتا ہے - جس میں ہون یگیہ - سندھیا - پرارتھنا اور بھجن ہوتے ہیں - بھجنوں کے بعد کمار اپنے اپنے پرستاو بولتے ہیں - پھر بھجن ہوتے ہیں - اور پھر شانتی پاٹھ ہو کر کاروائی سماپت ہوتی ہے - موجودہ ممبران تقریباً ۳۵ ہیں - اور ہفتہ وار حاضری ۲۰ - اور ۲۵ کے درمیان ہوتی ہے - اور لائبریری کا کام مہاشہ کندن لال جی اچھی طرح سے کر رہے ہیں ::

(پرکاش چند بھلہ منتری آریہ کمار سبھا ہذا)

آریہ سماج ڈلہوزی کا سالانہ جلسہ :- آریہ سماج صدر بازار ڈلہوزی کا سالانہ جلسہ ۲۴ - ۲۵ - اور ۲۶ اگست ۱۹۳۶ء کو نہایت دھوم دھام سے منایا جائے گا - شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کے بھی پدھارنے کی آشا ہے - آج کل ڈلہوزی میں خوب رونق ہے - اس کے ساتھ ہی آپ ان دنوں میں اس دھرم میلہ میں بھی شامل ہو کر لابھ اٹھائیں ::

(نانک چند منتری آریہ سماج ہذا)

قلعہ سوبھا سنگھ میں پرچار :- ۵ ساون کو پنڈت جگن ناتھ جی شاستری آریہ اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب یہاں پدھارے - ۱۰ ساون تک محلہ میں پرچار ہوتا رہا - حاضری کافی ہوتی رہی - پنڈت جی کے اُپدیشوں کا جنتا پر نہایت اچھا اثر پڑا - پرچار کاریہ میں سیٹھ دیوی چند جی پردھان لالہ پرکاش جی اور لالہ البشر داس جی وشیش سہائتا دیا کرتے رہے ہیں ::

(راجپال منتری آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ)

میلہ چنت پورنی پر پرچار :- میلہ چنت پورنی ضلع ہوشیار پور پنجاب میں ایک مشہور میلہ ہے - جس میں عموماً وہ لوگ شامل ہوتے ہیں - جنہوں نے ویدک دھرم کا اُپدیش بہت ہی کم سُنا ہوتا ہے - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور دیگر آریہ پرشوں کی طرف سے ویدک دھرم کے پرچار کا پربندھ کیا جاتا ہے - اب کے سال یہ میلہ ۱۷ و ۱۸ اگست ۱۹۳۶ء بروز شکر و سنیچر ہوگا - آریہ پرشوں اور اُپدیشکوں کی سیوا میں پرارتھنا ہے - کہ وہ اس موقعہ پر پرچار میں ضرور حصہ لیں - ضلع ہوشیار پور کی سماجوں سے خاص طور پر نویدن ہے - کہ وہ ضرور اپنی سرگرمیوں کا اظہار کریں ::

ایک ذی ... وہی مڈل سکول یہاں قائم ...

کیا گیا تھا - پوجاریوں کی کوشش سے وہ ٹوٹ چکا ہے - اب ہون یگیہ اور سندھیا کی بجائے وہاں تمباکو نوشی ہوتی ہے ::

(ماسٹر کھڑک رام منتری آریہ سماج گرلی)

آریہ سماج چیچہ وطنی کے سماچار :- پنڈت ہرپال جی سدھانت بھوشن یہاں پدھارے ہیں - ہر روز پراتہ کال سماج مندر میں باقاعدہ ست سنگ ہوتا ہے - جس میں پنڈت جی رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کی کمال دانشمندی اور فصاحت سے کتھا کرتے ہیں - جنتا پر اچھا پربھاو پڑ رہا ہے ::

۲۰ جولائی ۱۹۳۶ء کو صبح ۸ بجے مہاشہ البشر داس کے سپتر کا نام کرن سنسکار پنڈت جی نے کرایا - اور سنسکار کی فضیلت پر ایک مختصر سا ویاکھیان دیا - مہاشہ جی نے ۴ روپے آریہ سماج کو دان دیا - سو ... دکشنا دی + ص

آریہ سماج حیدر آباد کا چناؤ :- آریہ سماج حیدر آباد کا سالانہ چناؤ ۲۹ جولائی کو آریہ سماج حیدر آباد کا سالانہ چناؤ ہوا۔ گزشتہ سال کی رپورٹ پڑھی جانے کے بعد مندرجہ ذیل ادھیکاریان چنے گئے :-

پردھان مہاشہ [illegible] داس جی - اُپ پردھان مہاشہ درگا داس جی - منتری مہاشہ ایشور چندر جی - اُپ منتری موہن لال آریہ - آڈیٹر مہاشہ چمن داس جی - لائبریرین مہاشہ بیلا رام جی :

انترنگ سبھا کے ممبران :- (۱) مہاشہ تلسی داس جی حکیم (۲) مہاشہ جگت رام جی (۳) مہاشہ ہاسومل جی (۴) مہاشہ تلسی داس (۵) کھٹن مل جی (۶) مہاشہ حشمت رائے جی + پرتِنِدھی سبھا سد :- مہاشہ [illegible] دیو اور مہاشہ گھنشیام داس :

جولائی ۱۹۳۲ء سے جون ۱۹۳۳ء تک کل آمدنی ۱-۱۲-۱۵۱۷
کل خرچ ۰-۸-۳-۱۲۰
بچت ۱-۴-۴-۱۳۱۴ روپے

رپورٹ چھپوا کر بانٹی جائے گی :

(موہن لال اُپ منتری)

ایک نو مسلم کی شُدھی :- ایک مسلمان مسمی دین محمد عمر ۵۴ سال کی (جو کہ عرصہ ۱۰ سال سے مسلمان ہو گیا تھا) شُدھی آریہ سماج لاہور چھاؤنی میں بروز اتوار ۲۹ جولائی ۱۹۳۳ء کو پنڈت دولت رام جی شاستری نے کروائی۔ شُدھی کے بعد اس کا پہلا نام دیوان چند رکھا گیا :

(ہربنس لال آریہ منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

شوک پرستاو :- آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا جنرل اجلاس جو زیرِ صدارت مہاشہ بدری ناتھ جی ۲۲ اگست ۳۳ء کو صبح ۱۰ بجے منعقد ہوا۔ پنڈت بخشیش سنگھ جی کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک پرکٹ کرتا ہے۔ پنڈت جی کی مرتیو سے لوکل سماج کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا ہے۔ آپ نے عمر بھر ویدک سدھانتوں پر عمل کر کے ہمارے سامنے ایک مثال قائم کر دی تھی۔ اپنی کنیاؤں کو اپنے پُتروں سے بھی اُدھک تعلیم دینا اور جنم کی ذات پات کو چھوڑ کر گُن - کرم - اور سوبھاؤ کے انوسار اُنکے وِواہ کرنا آپکے عملی کاموں کے ایک دو نمونے ہیں۔ یہ آریہ سماج مرحوم کے سمبندھیوں سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے :

(منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

آریہ سماج راوی کا نالاب
فیروز پور شہر کی سرگرمیاں

آریہ سماج ہذا نے ویدک دھرم کے پرچار کی خاطر آریہ سماج کے مشہور ودوانوں کے لیکچروں کا ہفتہ وار سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بھی بڑی مہربانی سے ہم کو مدد دینی آرمبھ کر دی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں پنڈت وشنو ناتھ جی ایم۔اے۔ مہاشہ [illegible] لال جی پریم۔ پنڈت بخشی رام جی۔ ڈاکٹر دھرم دیو جی اور ۲۹ اگست کو پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کے پربھاو شالی ویاکھیان ہوئے۔ جن میں اُنہوں نے ویدک دھرم کے مہتو کو نہایت بھلی بھانتی پرکٹ کیا۔ پنڈت بدھ دیو جی نے اپنی خداداد لیاقت سے حاضرین کو از حد محظوظ کیا۔ آپ نے بتایا کہ آج سنسار میں ورنوں اور آشرموں کو اڑا دینے کی کوشش ہو رہی ہے۔ جو کہ ناممکن ہے۔ سنسار میں ہر وقت ضرورت اور قابلیت موجود رہتی ہے۔ ایک ماتا کے دو بیٹے اکٹھے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن قابلیت اور ضرورت الگ الگ ہے۔ مثال کے طور پر یہاں ۲۰۰ آدمی بیٹھے ہیں۔ اگر ہر ایک کو سمانتا سے پانچ پانچ لڈو دئے جائیں۔ تو کیا سب کی ترپتی ہو جائے گی؟ ہرگز نہیں کیونکہ کسی کی بھوک کم ہوتی ہے۔ اور کسی کی زیادہ۔ سب کو ترپت کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ کہ جتنی جس کو ضرورت ہے۔ اتنی ہی پوری کی جائے۔ یہی اصل ورن بھید ہے۔ براہمن براہمنتو کے کاموں کو ہی اچھی طرح پورا کر سکتا ہے۔ اور ایک ماسٹر اچھی طرح سے پڑھا ہی سکتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ جو ماسٹر ہو وہ دوکاندار بھی ہو۔ اس لئے ورن ویوستھا کی ہر وقت ضرورت رہتی ہے۔ اب رہی ایشور وشواس کی بات۔ اگر ایک آدمی پروپکار کا کام کرنے کے ساتھ ایشور بھگتی کے رس روپی تیل کو گرہن کرتا جاتا ہے۔ جیسے ایک موٹر کو تیل کی ضرورت ہے۔ اسی پرکار نیک کام کرنے والوں کو بھی ایشور وشواس جتنا مزہ دیتا ہے۔ اتنی دنیا میں کوئی چیز فائدہ نہیں پہنچاتی۔ اس کے بعد پنڈت جی نے نہایت متانت سے اس بات کا چیلنج دے ڈالا۔ کہ ویدک دھرم ہی مکمل طور پر کلیان کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ آریہ سماج کی طرف سے باری باری ممبروں کے گھروں میں پاریوارک اُپاسنا ہوتی ہے۔ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ اس سال ماہ اکتوبر میں ہوگا :

(بدن جیت آریہ سیوک اُپ پردھان)

کیا ریاست حیدر آباد میں ہندی پرچار کی بھی اجازت نہیں ہے؟
غازی آباد میں پنڈت رامچندر جی کا بھاشن

غازی آباد ۲۸ جولائی۔ کل صبح ساڑھے پانچ بجے منتری پنڈت رام چندر جی دہلوی غازی آباد میں پدھارے۔ صبح حسبِ معمول آریہ سماج کا سپتاہک جلسہ ہوا۔ جس میں علاوہ ہون یگیہ۔ وید پاٹھ۔ ایشور اُپاسنا وغیرہ کے منتری پنڈت رام چندر جی کا ویاکھیان بھی ہوا۔ جس میں آپ نے اتہاس اور ستیارتھ پرکاش کی ویاکھیا کی۔ اور اپنے خاص انداز میں نہایت دلچسپ طریقہ سے بتلایا کہ ہم ریاست حیدر آباد میں اپنی تقریروں میں اپنے مفہوم کس کس طرح ادا کرتا ہوں :

پبلک جلسہ

رات کے وقت آزاد پارک میں منشی گوپی ناتھ جی کی صدارت میں ایک عام جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں دو ہزار سے زیادہ حاضرین کی تعداد تھی۔ صدرِ جلسہ کے چند ابتدائی ریمارکس کے بعد پنڈت جی کا ویاکھیان شروع ہوا۔ آپ نے مفصل طور پر ریاست حیدر آباد میں ہندوؤں اور بالخصوص آریہ سماجیوں کے جلسوں اور مذہبی رسوم پر پابندیوں کا ذکر کیا۔ آپ نے صدیق دیندار کا ذکر کرتے ہوئے بتلایا کہ وہ لوگوں کو مسلمان بنانے کے لئے اپنے آپ کو چن بسویشور کا اوتار بتاتا ہے۔ اور اس نے جو کتاب "سرورِ عالم" لکھی ہے۔ اس میں ہندوؤں کے لئے گئو بدھ جائز بتایا ہے۔ اس کتاب میں ایک مضمون ہے جس میں کرشن بھگوان کو جو گوپال کہلاتے ہیں۔ گئو کا بدھ کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ یہ کتاب ہندوؤں کے اندولن کی وجہ سے ضبط ہو گئی تھی۔ لیکن جوابی میموریل میں صدیق دیندار نے یہ دلیل دی تھی۔ کہ گئو کشی ہی ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان باعثِ تنازعہ ہے۔ اگر ہندوؤں کا گئو بدھ پرانوں سے ثابت کر دیا جائے۔ تو جھگڑا مٹ جائے۔ المختصر یہ دلیل کو مان لیا گیا۔ اور صرف مضمون ضبط کیا گیا۔ "سرورِ عالم" کتاب جائز قرار دیدی گئی ہے :

پنڈت جی نے بتایا کہ ہندوؤں کو شواجی۔ اور رانا پرتاپ کے نام کا ذکر کرنے کی بھی اجازت نہیں ہے کیونکہ حکام یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ لوگ مسلمانوں کے خلاف تھے۔ آپ نے اس کی بھی کئی مثالیں بیان کیں۔ نیز یہ بھی بتایا کہ ریاست مذکور کے افسران بات چیت میں تو بہت آزاد بنتے ہیں لیکن اُن کا یا اُن کے ماتحتوں کا عمل گفتگو کے خلاف ہوتا ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ وہاں ہندی پرچار کی بھی اجازت اس بنا پر نہیں ہے۔ کہ اس سے عثمانیہ یونیورسٹی کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے :

آخیر میں آپ نے حاضرین سے اپیل کی۔ کہ وہ اپنے ادھیکاروں کی حفاظت کے لئے تیار رہیں۔ پنڈت جی نے اپنے خلاف مقدمہ پر بغیر کسی قسم کی رائے زنی کرنے کے اُن حالات کا ذکر کیا۔ جن میں مقدمہ چلایا گیا ہے۔ اور استغاثہ کے بیانات بتلائے۔ حاضرین نے جن میں استریاں بھی بڑی تعداد میں موجود تھیں۔ پنڈت جی کے ویاکھیان کو بڑی دلچسپی کے ساتھ سنا۔ پنڈت جی کی تقریر کے بعد صدرِ جلسہ نے ایک مختصر سی تقریر میں ریاست حیدر آباد کے ہندوؤں کے شہری حقوق کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ ہر حکومت میں ہر شخص کو اپنے مذہب کی پابندی کا پورا ادھیکار ہونا چاہیے۔ آخیر میں صدرِ جلسہ نے پنڈت جی اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ رات کے ۱۰½ بجے ختم ہوا۔ پنڈت جی سوا گیارہ بجے کی ٹرین سے ہاپوڑ کو روانہ ہو گئے :

ریاست حیدر آباد میں ستیاگرہ کی تیاریاں

آریہ سماج گوردکل اندرپرستھ کے جنرل اجلاس منعقدہ ۲۲ جولائی ۱۹۳۳ء میں ذیل کا پرستاو سرب سمتی سے پاس ہوا:-

یہ جلسہ ریاست حیدر آباد کی آریہ سماج کے مشہور مشنری، زبان ہندی پرچارک پنڈت رامچندر جی دہلوی پر چلائے گئے مقدمہ کے خلاف اظہارِ بے اطمینانی کرتا ہے۔ کیونکہ یہ مقدمہ سراسر غیر جانبداری پر مبنی ہے۔ اور ویدک دھرم پرچارک وِشواس کا پیچھا ہے۔ اور نظام حیدر آباد سے درخواست کرتا ہے کہ رعایا کی مذہبی آزادی کے حقوق کو مدِ نظر رکھتے ہوئے پنڈت جی پر چلائے گئے مقدمہ کو بہت جلد واپس لیں۔ نیز آریہ ساروَدیشک سبھا سے بھی پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ ریاست مذکور میں ہندو پرچار کے آزادی کے حق کی حفاظت کے لئے اور ستیاگرہ اندولن شروع کرنے کے لئے آریہ سماج کا منظم کرے۔ ستیاگرہ کے لئے سوامی رامانند جی۔ مہاشہ شو رام جی اور مہاشہ ہری لال جی نے نام پیش کئے :

(ایشور دت منتری)

گورُوکُل اِندر پرستھ کے سماچار:-

گورُوکُل اندر پرستھ تعطیلاتِ موسم گرما کے بعد ۶ جولائی ۱۹۳۳ء کو کھُل گیا ہے۔ اور باقاعدہ پڑھائی شروع ہو گئی ہے۔ جو برہمچاری ابھی تک گورُوکُل میں نہیں پہنچے۔ اُن کے والدین سے پرارتھنا ہے کہ وہ اپنے برہمچاریوں کو فوراً گورُوکُل میں بھیجدیں۔ تاکہ اُن کی تعلیم میں ہرج نہ ہو ۔

امسال چھٹیوں میں برہمچاریوں کو بتین پارٹیوں میں تقسیم کر کے صحت افزا مقامات پر بھیجا گیا تھا۔ جماعت نہم اور دہم سوامی رامانند جی کی زیر نگرانی نینی تال، والموڑہ وغیرہ کی سیاحت کے لئے بھیجی گئی تھیں۔ جماعت ہشتم و ہفتم شری پنڈت ہری شرن جی کی سرکردگی میں شملہ براستہ کوروکشیتر و کالکہ بھیجی گئی تھیں۔ اور جماعت ششم پنڈت ایشور دت جی اور پنڈت ہری ونش کمار جی کی زیر سرپرستی شملہ براستہ سولن بھیجی گئی تھی۔ پہاڑی پانی اور آب و ہوا سے برہمچاریوں کی صحت پر بہت اچھا اثر پڑا ہے۔ تقریباً سب برہمچاریوں کے وزن میں اضافہ ہوا ہے ۔

میں اُن اصحاب کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ کہ جنہوں نے بکمال مہربانی برہمچاریوں کی رہائش وغیرہ کا انتظام کیا ۔

(گوپال سکھ، ادھشٹاتا گورُوکُل اِندر پرستھ)

آریہ سماج لُدھیانہ کا چناؤ:- ۲۹ جولائی ۱۹۳۳ء کو بستاہ سمت سنگ کے اینٹرنگ جنرل اجلاس آریہ سماج لدھیانہ میں مندرجہ ذیل عہدیدار بالاتفاق رائے چُنے گئے ۔

پنڈت بسا کھی رام جی پردھان + ماسٹر رام لال جی بی۔ اے اُپ پردھان + ڈاکٹر بندرابن جی اُپ پردھان + لالہ بابو رام جی گپتا منتری + لالہ اُدھو رام جی اور لالہ امیر چند جی رئیس اُپ منتری + لالہ بھگو رام جی منیجر خزانچی + پنڈت وشنو دت جی سناتک اسسٹنٹ خزانچی + پنڈت لبھ پال جی بی۔ اے لائبریرین اور پنڈت رام ناتھ جی اکونٹنٹ پرتیندھی ۔

مندرجہ ذیل پرتنشٹ ممبران انترنگ سبھا منتخب ہوئے ۔

۱ لالہ شری بلند جی رئیس ۲ ڈاکٹر بخاور سنگھ صاحب ۳ لالہ سمفر داس جی ادریفہ ویسی ۴ لالہ ٹھاکر رام جی بی۔ اے۔ وکیل ۵ سردار کشن سنگھ جی ٹھنگو ۔ (نامہ نگار)

آریہ سماج لُدھیانہ میں شُدھی:- ۲۷ جولائی ۱۹۳۳ء کو مسمی عبد الرحمن نو مسلم ... کی درخواست پر شدھ کر کے ویدک دھرم میں داخل کیا گیا۔ اُس کا سابقہ نام بھی ... ہی رکھا گیا۔ مذکورہ شدھ کو یگیوپویت ...

دھارن کروایا گیا۔ اور گایتری کا جاپ کروایا گیا۔ حاضرین میں اُس کے ہاتھ سے مٹھائی تقسیم کروایا گیا۔ اور سمت بھوجن کیا گیا ۔

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج ہندا)

آریہ سماج فیروز پور چھاؤنی کا چُناؤ:-

آریہ سماج فیروز پور چھاؤنی (گورُوکُل وبھاگ) کے ادھیکاریوں کا آگامی ورش کے لئے نرداچن اس پرکار سے ہوا ہے :-

مہاشہ سوریہ نارائن جی بی۔ اے پردھان۔ ،، بھگو رام جی اُپ پردھان۔ مہاشہ آنند پرکاش جی منتری۔ ڈاکٹر دھرم دیو جی اور مہاشہ دینا ناتھ جی اُپ منتری۔ مہاشہ دینا ناتھ جی پستکادھیکش۔ پنڈت گوردھن جی کوشادھیکش +

انترنگ سبھا:- ۱ ٹھاکر داس جی ملک ۲ گوردھن جی ۳ بھگونت لال جی ۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

گمشُدہ کی تلاش:- برہمچاری دھرم دت ستیار تھی ساکن بھوش سکنہ کوٹ چھٹہ ضلع ڈیرہ غازی خان ودیارتھی دیانند اپدیشک ودیالیہ بعمر ۲۲ سال۔ رنگ گورا۔ قد درمیانہ اور اچھے جسم والا ۳۰ جولائی ۱۹۳۳ء کو بعد دوپہر سے لاپتہ ہے۔ جس کسی سجن کو ملے۔ وہ اُسے اپنے پاس رکھ کر مجھے فوراً اطلاع دیں۔ یا اگر وہ خود اسے لاہور لے آئیں۔ تو اُنہیں آمد و رفت کا کرایہ شکریہ کے ساتھ ادا کر دیا جائے گا۔ اگر دھرم دت خود ان سطور کو پڑھے۔ تو وہ خود بلا کسی جھجک کے فوراً واپس چلا آئے ۔

(سوتنترانند آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ گورنمنٹ کلکتون۔ لاہور)

آل انڈیا آریہ سماج ریلیف سوسائٹی:-

پٹنہ۔ آل انڈیا آریہ سماج ریلیف سوسائٹی کے حساب کی رپورٹ بابت ماہ جون موصول ہوئی ہے

جس سے پتہ لگتا ہے کہ سوسائٹی کو۔۔۔ ۲۵۸۲۴ روپے کی رقم موصول ہوئی ہے۔ جس میں سے ... ۸-۲۳۷۸۶ روپیہ خرچ ہوا ہے۔ یہ رقم سوسائٹی کی طرف سے ۲۷ مرکزوں میں تقسیم ہوئی ہے جن کی نگرانی مختلف پرتی ندھی سبھاؤں اور آریہ سماجوں کے نمائندوں نے کی ہے۔ اور آڈیٹر نے جانچ پڑتال کر کے رپورٹ لکھی ہے ۔

میونسپل اُمیدوار:- لاہور حکیم رام پرشاد جی بی۔ اے۔ جوڑے موری وارڈ کی طرف سے میونسپل الیکشن میں بطور اُمیدوار کھڑے ہو رہے ہیں ۔

(نامہ نگار)

پنجاب کینیڈ یہ اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

(لیکھک منتری نرنجن ناتھ جی آنریری سکرٹری پنجاب کینیڈ یہ اناتھ آلیہ)

ماہِ جون کے آخر میں ۸۶ لڑکے اور ۲۰ لڑکیاں تھیں۔ ۴ لڑکے نئے داخل ہوئے۔ ایک لڑکے کو ودیا سبھا کلاس میں داخل کیا گیا۔ اور ۸۰ کو پرائمری سکول میں۔ ایک بھی بچہ ہسپتال نہیں گیا۔ اب جو صحت اچھی رہی۔ مگر کچھ لڑکوں کو پھوڑوں کی شکایت رہی۔ لیکن جلدی ٹھیک ہوتے رہے۔ سب لڑکے لڑکیوں کا معائنہ ڈاکٹر گنپتی لال جی سے کرایا گیا۔ اور ان کی ہدایات کے مطابق کمزور لڑکیوں کو دوائی دی جا رہی ہے ۔

لالہ منشا رام سندر ہیڈ کلرک گورنمنٹ ملٹری ڈیری فارم آگرہ۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور۔ آریہ سماج وچھو والی لاہور کا ہم خاص طور پر دھنیہ واد کرتے ہیں۔ جنہوں نے بالترتیب ۲۵/- روپے ۱۲/- روپے اور ۵۱/- روپے دان دئے۔ باقی داتاؤں کا بھی دھنیہ واد کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے ہماری سہائتا کی۔ اسی طرح دوسری آریہ سماجوں کے منتری مہودیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اپنے سپتاہک ستسنگوں میں اناتھ آلیہ کی سہائتا کے لئے پریرنا کیا کریں۔ اور دھن اکٹھا کر کے بھیج دیا کریں ۔

ایک صاحب نے گئو شالہ بلڈنگ میں نلکہ لگوانا سویکار کیا ہے۔ اور نلکہ لگ رہا ہے۔ چارپائیوں کی ضرورت تھی۔ صاحب موصوف نے چالیس چارپائیوں کے بنوانے کا پربندھ اپنے ذمہ لیا ہے۔ اور ان کی دھرم پتنی نے ۱۲/- روز کا ناشتہ دینا سویکار کیا ہے۔ لالہ جانکی ناتھ کوچہ بیلی رام لاہور نے گئو شالہ بلڈنگ کے صحن میں فرش لگوانا اور کمروں کے فرشوں کی ٹیپ کروانا سویکار کیا۔ اور کام شروع کروا دیا ہے ۔

بیدی دانی اصحاب ہماری دیگر ضروریات کا بھی خیال رکھیں۔ تو بچوں کو اور بھی زیادہ سہولتیں بہم پہنچائی جا سکتی ہیں ۔

۱ چار دیواری کے نہ ہونے سے بچوں کی نگرانی نہیں ہو سکتی۔ لڑکے کھلے میدان میں سوتے ہیں۔ ساری بلڈنگ ایک چار دیواری کے اندر آ جانے سے بڑا عمدہ پربندھ ہو سکتا ہے ۲ بلڈنگ ابھی ادھوری ہے ۳ باورچی خانہ ۴ ٹٹیاں ۵ سیڑھیاں ۶ یگیہ شالہ کے لئے دھن چاہئے۔ اگر کوئی سجن خود بنوانا چاہیں۔ تو بنوا سکتے ہیں ۔

آج کل ملیریا کے دن نزدیک آ رہے ہیں۔ تمام علاقہ ملیریا کا گھر بن جاتا ہے۔ احتیاطاً بچوں کو کونین استعمال کرائی جاتی ہے۔ جو سجن کونین اور دیگر اوشدھی لے دیں۔ ان کا بڑا اُپکار ہوگا۔ یہ اناتھ آلیہ بچوں کو مفید با روزگار شہری بنا کر قومی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ اس لئے دانی اصحاب کا فرض ہے۔ کہ وہ بھی اس کی ضروریات کو اپنی ضروریات سمجھ کر دل کھول کر دان دیویں

چڑی چونچ بھر لے گئی ندی نہ گھٹیو نیر۔ دان دئے دھن نہ گھٹے کہہ گئے بھگت کبیر

آنکھوں کی حفاظت کرو!

از منبر بیان ڈاکٹر بھیمسن لال جی ایم۔ ڈی۔ ڈی۔ ایس۔ ایل۔ ایم۔ آر۔ اے۔ ایس (لنڈن)، ماہر علاج مرض تپدق بہوڑ بریلی

انسان کے جسم میں اپنی اپنی جگہ پر ہر ایک اعضاء ضروری ہے۔ لیکن ان سب میں سے آنکھ کا درجہ بہت اونچا ہے۔ ایک ہاتھ کٹ جانے سے ہم دوسرے سے کام کر سکتے ہیں۔ پاؤں کی امداد بغیر لاٹھی کے سہارے سے کام کر ہی سکتے ہیں۔ مگر کان بہرے ہو جائیں۔ تو بھی سمجھ کر ہی سکتے ہیں۔ مگر ایک نابینا شخص ہر کام میں دوسروں کی مدد کا محتاج ہو جاتا ہے۔ آنکھ کے ساتھ لطف زندگی اس طرح سے ایک بینائی کی موجودگی میں ختم ہو جاتا ہے۔ بینائی کی موجودگی میں ہم ریل۔ جہاز میں سفر کریں۔ کسی اجنبی مقام پر جائیں۔ نئے نئے مقامات کی سیر کریں۔ اور قدرتی سینری۔ کتب وغیرہ سے ہم اپنا وقت نہایت دلچسپی کے ساتھ گزار سکتے ہیں۔ روپیہ پیدا کر سکتے ہیں اور بیکار کے بیٹھے سے بڑے بڑے کام کر سکتے ہیں۔ لیکن ایک نابینا شخص کی زندگی دوبھر ہو جاتی ہے۔ وہ تو دوسروں کا بیکار تو درکنار۔ اپنا روزمرہ کا کام بھی نہیں کر سکتا۔ آنکھ کتنی قیمتی ہے؟ اس کی قیمت کا اندازہ آنکھ رکھنے والا مشکل سے کر سکتا ہے۔ ہاں اگر کسی سورداس سے پوچھیے۔ تو وہ اس کی قیمت بتا سکے گا۔

ایک وقت تھا۔ جب بھارت ورش کے سو سو برس کے بڑھے سوئی میں دھاگا ڈال لیتے تھے۔ لیکن آج وہ زمانہ ہے۔ کہ دس دس اور بیس بیس برس کے بچے بلا عینک انسان کو بھی نہیں پہچان سکتے۔ پچاس برس کی عمر کے بعد تو عینک ایک لازمی سی چیز ہو گئی ہے۔ سینکڑوں اور ہزاروں دکانات عینکوں کی کھل گئی ہیں۔ اور کھلتی جا رہی ہیں۔ یہ سچ ہے۔ کہ بڑھاپا وہ سیفنا ہیں جس پر کہ سب انگ شتھل ہو جاتے ہیں۔ آنکھ بھی قدرتی طور پر کچھ کمزور ہو ہی جاتی ہے۔ لیکن قدرتی زندگی بسر کرنے سے اس بڑھاپے کے آنے کی مدت بہت کچھ بڑھائی جا سکتی ہے۔ اس وقت ہم مغربی تہذیب کے کچھ ایسے دلدادہ ہو گئے ہیں کہ پراچین سبھیتا اور رسم و رواج کو بالکل تلانجلی دے کر کیول فیشن پرستی کے غلام بن رہے ہیں۔

سوچنے کا مقام ہے۔ کہ جس جانب ہم بڑی تیزی سے قدم بڑھا رہے ہیں۔ وہ ہماری صحت کے لئے کہاں تک مفید ہے؟ سگریٹ۔ تمباکو۔ چائے۔ مٹی کا تیل۔ بجلی کی روشنی۔ موٹر کی سواری گرمی میں اونی موزہ۔ ناول پڑھنا وغیرہ سب باتیں آنکھ کے لئے مضر ہیں۔

ہمارے بزرگ رشیوں نے آیوروید میں دن چریا اور رتو چریا وغیرہ کا ورنن بڑے وستار سے کیا ہے۔ کہ ان پر آچرن کرنے والا انسان سو برس تک سکھ پورک جیون بتا سکتا ہے اور آنکھ کی روشنی بھی اس وقت تک قائم رہ سکتی ہے۔ اس کے ورودھ آچرن کرنے سے آنکھ بیکار کے روگ ہونے کا ورنن کیا ہے۔ ان بیکار کے روگوں کے ہونے کے اسباب کیا ہیں؟ وہ مختصراً ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:—

۱۔ بہت ہی باریک بداریکھوں کا دیکھنا۔ جیسے بہت باریک ٹائپ کے کھنڈر پڑھنا۔ اور سرسری طور پر پڑھنا۔ جیسے ناول وغیرہ پڑھے جاتے ہیں۔

۲۔ پاخانہ اور پیشاب وغیرہ قدرتی دیگوں کا روکنا۔

۳۔ بہت ہی تیز سواری پر سفر کرنا۔

۴۔ گرمی یا دھوپ میں گھومنے کے فوراً بعد نہایت ٹھنڈے پانی میں گھسنا یا اس سے آنکھ دھونا۔

۵۔ بہت زیادہ استری پرسنگ کرنا یا کسی اور ذریعے سے ویریہ ضائع کرنا۔

۶۔ زیادہ کھٹائی کا استعمال۔ مرچ مصالحہ کی کثرت۔

۷۔ نیند آنے پر رات کو نہ سونا اور دن کے وقت سونا۔

۸۔ دھوئیں اور گرد و غبار وغیرہ میں زیادہ وقت گزارنا۔

۹۔ آنکھ سے اس کی طاقت سے زیادہ کام لینا۔

۱۰۔ آنسو کے ویگ کو روکنا یا بہت رونا۔ اور غصہ یا رنج کرنا وغیرہ۔

آج کل رات کو بہت جاگنے کا ویسن بہت بڑھ رہا ہے۔ بڑے بڑے شہروں میں آدھی رات تک بازاروں میں گھومنے کا فیشن ہے۔ ناچ۔ تماشہ۔ سوانگ اور سینما وغیرہ زیادہ تر رات کو ہی ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ دھارمک جلسوں میں ویاکھیان وغیرہ بھی رات کے بارہ بارہ بجے تک کرانے کا کچھ رواج سا ہو گیا ہے۔ لیکن یہ سب باتیں آنکھوں کی روشنی کو سخت نقصان پہنچانے والی ہیں۔ جوانی کے گھمنڈ میں اگر ہم اس کی پرواہ نہ کریں تو یہ علیحدہ بات ہے۔ مگر قدرت کسی کو معاف نہیں کرتی۔ ہر بے اعتدالی کی سزا ہمیں ضرور بھگتنی پڑے گی۔

لوگ کہیں گے۔ کہ ناچ تماشوں کو تو چھوڑا جا سکتا ہے۔ مگر امتحان کی تیاری اور تجارتی کاروبار کو رات کے وقت کیسے بند کیا جا سکتا ہے؟ ہمارے خیال میں ایسا کہنا بھول ہے۔ اگر انسان پورے ہوشیاری کے ساتھ دن بھر کام کرے۔ تو بہت کچھ کام ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت میں رات کو وشرام کرنے بات چیت کرنے۔ دھیان کرنے اور پرماتما کے سمرن میں گزارا جا سکتا ہے۔ اسی طرح ویگوں کا نہ روکنا۔ زیادہ تیز سواری پر زیادہ سفر نہ کرنا۔ زیادہ استری پرسنگ۔ کھٹے پدارتھ اور دھوئیں وغیرہ سے بچے رہنا بہت کچھ ہمارے ہاتھ میں ہے۔ لہٰذا آئندہ اندھے ہو جانے کے خوف سے ہمیں ان سب باتوں سے بچنے کی پوری پوری کوشش کرنی چاہیے۔

یہ تو حفظ ماتقدم کی بات ہوئی۔ مگر جو لوگ پہلے ہی سے اپنی آنکھوں کو بگاڑ چکے ہیں۔ ان کے واسطے بھی کچھ لکھنا ضروری ہے۔

آنکھ کے روگیوں کو

دھیان رکھنا چاہیے۔ کہ اپنی آنکھوں کا علاج اٹکل پچو لوگوں سے نہ کرائیں۔ بلکہ کسی نہایت تجربہ کار اور ایماندار معالج سے کرائیں۔ کیونکہ دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ عطائی لوگوں کی ادویات سے جہاں کچھ لوگوں کو لابھ ہو جاتا ہے۔ وہاں بہت سے لوگوں کی ہمیشہ کے لئے آنکھیں پھوٹ بھی جاتی ہیں۔ لہٰذا آنکھ کی معمولی سے معمولی دوائی کو بھی بغیر کسی معالج کے مشورہ کے استعمال نہ کرنا چاہیے۔

۲۔ پاؤں کی دو موٹی رگیں سر میں اور بہت سی رگیں آنکھوں میں پہنچتی ہیں۔ اس لئے پاؤں پر مالش کرنے سے آنکھ کو طراوت پہنچتی ہے۔ اور اس کی روشنی بڑھتی ہے۔ لہٰذا پاؤں کو دھو کر خوب صاف رکھنا چاہیے۔ اور ان پر تیل کی مالش کرنی چاہیے۔ جوتا ملائم اور آرام دہ پہننا چاہیے۔ موزہ پہننے کا شوق ہو۔ تو ملائم اور نہایت صاف پہننا چاہیے۔ گرد آلودہ موزے سخت نقصان دہ ہیں۔

۳۔ ترپھلا (ہرڑ۔ بہیڑہ اور آملہ) آنکھ کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ رات کو کسی مٹی کے برتن میں پانی میں بھگو دیں۔ اور صبح کو اس سے آنکھوں کو دھو دیں۔ اس سے آنکھ کی ہر ایک بیماری کو فائدہ ہوتا ہے۔ نیز آنکھ کی روشنی بڑھتی ہے۔

۴۔ سونف اور مصری ہم وزن کوٹ چھان کر رکھیں۔ اور رات کو سوتے وقت ۹ ماشہ سے ڈیڑھ تولہ تک کھا دیں۔ اس سے بھی روشنی بڑھ جاتی ہے۔

۵۔ آنکھ کے مریض کو چٹ پٹے۔ کھٹے اور بھاری پدارتھ نہ کھانے چاہئیں۔ دالیں۔ مچھلی۔ شراب دہی۔ تربوز۔ پان۔ پیاز۔ لہسن اور آلو وغیرہ سب نقصان دہ ہیں۔ بہت اشنان۔ بہت دانتون کرنا۔ باریک اکھشروں کا پڑھنا۔ پیٹ بھر کر بھوجن کرنا۔ ٹکٹکی لگانا۔ زیادہ جاگنا اور استری پرسنگ کرنا منع ہے۔

۶۔ قبض آنکھ کی دشمن ہے۔ اور اس سے ہمیشہ بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

۷۔ ہرا بھرا کل باغ و بستان میں ہرے ہرے درختوں کو دیکھنے سے آنکھ کی روشنی قوی ہو جاتی ہے۔

۸۔ نگاہ میں کمزوری ہونے پر عینک بھی بہت امداد کرتی ہے۔ لیکن عینک کو نہایت معتبر جگہ سے خریدنا چاہیے۔

۹۔ مرچ۔ گھی اور شکر صبح ہی کھانا اور بادام کا سیون کرنا آنکھ کی روشنی کو بہت کچھ بڑھاتا ہے۔

آریہ ودیا سبھا کا دھرم شکشا امتحان

آریہ ودیا سبھا کے ادھین سکولوں کے آٹھویں اور دسویں جماعتوں کے بھی طلبا کا ہر سال دھرم وظیفہ کا امتحان ہوتا ہے۔ امسال ہر دو جماعتوں کے مندرجہ ذیل طلبا پہلے پانچ درجوں پر رہے ہیں:—

دسویں جماعت

نمبر شمار	نام طالب علم	نام سکول	۱۰۰ میں سے نمبر
۱	راجندر ناتھ	ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول لاہور	۹۵
۲	سبھاش چندر	" " " "	۹۰
۳	کاشی رام	" " " شاہ آباد	۸۵
۴	جگدیش متا	" " " "	۸۴
۵	ستیہ پال گلاٹی	" " " لاہور	۸۰
۵	کشن راج	" " " پٹی	۸۰

آٹھویں جماعت

نمبر شمار	نام طالب علم	نام سکول	۱۰۰ میں سے نمبر
۱	ایشور ناتھ	ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول دہلی	۹۰
۲	پرکاش چند	" " " شاہ آباد	۸۸
۳	چمن لال	" " " پٹی	۸۴
۴	ہربنس لال	" " " لاہور	۸۱
۵	دھرم دیو	" " " ملتان	۷۹
۵	گردھاری لال	" " " "	۷۹

ہر موسم میں گھر کی صفائی اور تندرستی کے لئے

بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

کی پرانی ویدک ریتی اور پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق تیار شدہ سگندھت دھوپ اور ہون سامگری اپنے گھروں میں روزانہ استعمال کریں۔ ان کے بے شمار فوائد کے باعث یہ دونو چیزیں اس قدر مشہور ہو چکی ہیں۔ کہ بیجا حاسد پیدا ہو گئے ہیں۔

قیمتوں میں ۴ فی روپیہ کی خاص رعایت

ہون سامگری } درجہ خاص فی سیر ۱۲ رعایتی ۹ - درجہ دوئم فی سیر ۸ رعایتی ۶ - درجہ اول فی سیر ۱۰ رعایتی فی سیر ساڑھے سات آنے

سگندھت دھوپ } فی سیر ... رعایتی ... - دھوکہ سے بچنے کے لئے پتہ نوٹ کریں :-

بھگت رام پوری اینڈ سنز۔ سوتر منڈی۔ لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن) لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK (REGD)

(Regd)

(Regd)

کٹے جلنے و چوٹ وغیرہ کا مشہور مرہم

ہیلک چوٹ۔ زخم۔ جلن۔ درد۔ خون بہنے یا آگ سے جلنے کے آبلے اور زہریلے کیڑوں کے کاٹنے جانے کی جگہ پر ہیلک مرہم لگنے سے فوراً آرام ہوتا ہے۔ یہ جڑی بوٹیوں سے ہی تیار ہوتا ہے۔ قیمت فی ڈبی ۱۰ - ڈاک محصول ساتھ ... نمونہ دو آنہ ... ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

سر اور دریاحی درد کی ٹکی

آدھے یا سارے سر میں چاہے کسی وجہ سے درد ہو۔ اس دوا سے تکلیف جاتی رہے گی صرف یہی نہیں بلکہ درد سے سر پھٹا جاتا ہو۔ تو بھی اس دوا سے فوراً آرام ہوگا۔

قیمت فی شیشی نو آنے ۹/

ڈاک محصول ایک شیشیوں تک سات آنے

نمونہ ڈیڑھ آنہ ... جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

نوٹ } ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دوا خانوں میں ملتی ہے۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ۔ لاہور میں منیجر پیسہ اخبار

پرکاش میں اشتہار دینا کامیابی ہے

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲ (محصول ڈاک علاوہ) جمالستان للعہ

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

منیجر "نگار" لکھنؤ

ضرورت ہے

ملٹن کی چائے (کھلی یا بند) کا سٹاک رکھنے اور فروخت کرنے کے لئے ہمیں فوراً کچھ معتبر اشخاص کی ضرورت ہے جن کو ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ اس کے سوائے مکان کا کرایہ اور نوکر علیحدہ ملیں گے۔ ساری خط و کتابت انگریزی میں ہونی چاہئے۔ مزید تفاصیل کے لئے منیجر ملٹن ہاؤس کو لکھیں۔

P.O. Box No 6837

Burra Bazar Calcutta

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

ہر قسم کی آیورویدک ادویات بنانے کا کارخانہ

دراکشا شو } قوت ہمت۔ بھوک۔ چستی اور رنگت بڑھانیوالا خوش ذائقہ انگوری منقوں سے تیار کیا ہوا۔ قیمت چھوٹی بوتل ۱۱ بڑی ۲

چون پراش ولیہ } جسے ہر مشکل سے دستیاب ... شامل ہے سردی کھانسی زکام اور امراض سینہ کی مشہور دوا ضعیف کو جوان بنا دینے والا۔ قیمت ۲۰ تولہ ۱

بال سدھا } دبلے اور کمزور بچوں کو موٹا تازہ اور طاقتور بنانے کی میٹھی دوا۔ قیمت فی شیشی ۱۲

دودھ گنج کیسری } بغیر جلن اور تکلیف کے داد کو ۲۴ گھنٹہ میں فائدہ کرنے والی دوا۔ قیمت فی شیشی ۴

سدھا سندھو } کف کھانسی ہیضہ۔ دمہ۔ شول سنگرہنی۔ اتیسار۔ وغیرہ ایسے ہی امراض کی بے نظیر گھریلو دوا قیمت فی شیشی ۸

کوئی دوا نہ خریدو۔ جب تک کہ اس پر سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا نام نہ ہو۔ ادویات ہر جگہ دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں۔

سفید کشٹ کی دوا جڑی

پریم مہاشہ! میں اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا میری اس کے ایک ہی روز کے بتانا ہے کے سبب سفید کشٹ (برص پھلبہری) کو جڑ سے آرام ہو جاوے۔ تو میں ڈگنا فیس واپس دوں گا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں قیمت دو روپیہ آٹھ آنے

(۲۸)

سری کرشن چندر کتری سرائے

ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

بندوقیں رائفلیں ریوالور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گرنیشنڈ منیسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co Karachi

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (منیجر)

بھگوانس عرق عشبہ مرکب

مصفی خون خارش۔ پھوڑا پھنسی آتشک ... کے سیاہ و سفید داغ جو تمام جلدی بیماریوں کے لئے تمام دنیا میں مشہور ہے۔ ہر ایک موسم میں مرد۔ بچہ۔ عورت۔ بوڑھے سب کو یکساں مفید ہے کسی قسم کا پرہیز نہیں ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی طلب کرنے پر مفت ملتی ہے۔ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں ... مل سکتا ہے۔

خوشبو کی لپٹیں لانے والی

ہون سامگری — بھگوان دھوپ

نرخ ٹھوک خریداران

ہون سامگری فی من ... بھگوان دھوپ فی من ...

نوٹ۔ من سے زیادہ کے خریدار سے کرایہ ریل ... خرچ وغیرہ نہیں لیا جائے گا۔

نوٹ۔ ہماری معرفت پنساری کی ادویات و نسخہ جات کے علاوہ تمام ضروریات زندگی کی اشیاء منگوا سکتے ہیں۔

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ओ३म्

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

پرکاش لاہور
ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت { سالانہ للعہ ... ممالک غیر سے للعہ
ششماہی عہ ... فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۳۲	SUNDAY 12th Aug 1934	اتوار - ۲۸ ساون سمت ۱۹۹۱ مطابق ۱۲ اگست ۱۹۳۴ء - دیانند آبد ۱۱۰	جلد ۳

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲- ایشور ستچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداا دیت رہنا چاہئے۔

۵- سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں۔

۶- سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیشیہ ہے۔ ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے۔

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے۔

۹- پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔

۱۰- سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور پرتیک ہت کاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

یجروید — رگوید

وید امرت

ओ३म्। पयः पृथिव्यां पयऽओषधीषु पयो दिव्यन्तरिक्षे पयो धाः।
पयस्वतीः प्रदिशः सन्तु मह्यम्॥ (یجروید ادھیائے ۱۸ منتر ۳۶)

ہے (अग्ने) ودوان تو (पृथिव्याम्) پرتھوی میں (ओषधीषु) اوشدھیوں میں (दिवि) آکاش میں (अन्तरिक्षे) انترکش وایو میں (पयः) پشٹی کارک رس کو (धाः) ستھاپت کر (प्रदिशः) سمت ودشائیں (मह्यम्) میرے لئے (पयस्वतीः) پشٹی کارک رس سے پورن (सन्तु) ہوں۔

جیون کے سادھن نمبر ۲

سب لوگوں کو تجربہ ہوگا۔ کہ صبح و شام گلی کوچوں اور بازاروں میں بھیک مانگنے والے طرح طرح کے سوانگ بنا کر اور طرح طرح کی آوازیں لگا کر گاتے اور سناتے ہیں۔ کہ یہ دنیا فانی ہے۔ اس میں کیا رکھا ہے؟ اس زندگی کا کچھ مزا نہیں ہے۔ دنیا ترک کرنے یوگیہ ہے۔ یہ دکھوں کا بھنڈار ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح بڑے سادھو سنت مہنت گدی دار خود تو عمدہ سے عمدہ کھانے کھاتے اور آرام و آسائش کے ہر ایک سامان کو کام میں لاتے ہیں۔ مگر گرہستھیوں کو یہی اپدیش دیتے ہیں۔ کہ "یہ دنیا کے بھوگ اور موہ مایا سب دھوکہ کی ٹٹی ہیں۔ اس میں نہیں پھنسنا چاہئے"۔ نہ جانے ہم لوگ کیوں ایسے بھولے واقع ہوئے ہیں۔ کہ آپ تو ہم سوکھی روٹی کھاویں۔ اور اپنی محنت و مشقت کی کمائی سے ان بڑے تیاگی کہلانے والے مہنتوں میں گھی کے ٹین بھیجتے جاویں۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم نے پرماتما کے حکم کی پرواہ نہیں کی۔ اور غرضمندوں کے اپدیشوں کی اصلی غرض و غایت کو نہیں سمجھا۔ محض لٹیرے پیروں کے مریدوں کی چال میں پھنس کر جاتی کی جاتی الٹے راستہ پر چل رہی ہے۔ اور ابھی تک آریہ جاتی بھی اسی جال میں پھنس کر نقصان اٹھا رہی ہے۔

وید بھگوان اپدیش دیتا ہے۔ کہ ہم لوگ پرتھوی میں سے پشٹ ہونے والے رس کو نکالیں۔ ہم لوگ طرح طرح کی اوشدھیوں میں سے رس کو نکالیں۔ اور اپنے شریر کو خوب پشٹ کریں۔ آکاش میں ہمارے پرتر جگیوں دوارہ جو سگندھی پھیلتی ہے۔ ان سے ورشا دوارہ پوتر جل کو کام میں لا کر پشٹ ہوں۔ اور سب دشاؤں میں ارتھات سب دیشوں میں طرح طرح کے جو پھل پھول اور اناج وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے رسوں سے پشٹ ہوں۔ اس طرح جہاں ہم سکھی رہتے ہیں۔ وہاں دنیا کی اسانتا ہر گھڑی اور ہر پل یاد نہیں آتی۔ ہم لشٹ کرنے والے پدارتھوں کو عمل میں لاتے ہیں۔ جو لوگ ان سادھنوں کو عمل میں لاتے ہیں۔ ان کو پراپت کرنے کا یتن کرنا چاہئے۔ جو لوگ ان سادھنوں کو عمل میں لاتے ہیں۔ وہ سکھی رہتے ہیں۔ کاش اس پرورتی کو ہم لوگ روک سکیں۔ اس سندر شریر کو جو لوگ اٹھتے بیٹھتے۔ جاگتے سوتے۔ چلتے پھرتے اور بیاہ شادیوں پر سب جگہ یہی گاتے رہتے ہیں کہ "دنیا اسار ہے"۔ اسی کرم کی سب جگہ ہم کو ملا ہے۔ اسے اتم سے اتم بنانے کے لئے دھرم یکت سب پرکار کے سادھنوں کو کام میں لانا چاہئے۔ اس میں پاپ نہیں ہے۔ یہی شریشٹ کرم ہے۔ اسی کرم کی سب جگہ استتی کی گئی ہے۔ (اوم شم)

(نرنجن ناتھ)

سام وید — اتھرو وید

بھارت گرام پرچار کی سلور جوبلی

آریہ نگر (دیوتی) ضلع ہوشیارپور میں ۱۹۳۷ء میں منائی جائیگی

کئی سالوں کے انوبھو سے پتہ چلتا ہے۔ کہ گرام نواسی بھائی جہالت میں پھنسے ہوئے دن بدن غربت کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے مصائب میں مبتلا ہوتے جا رہے ہیں۔ بہت سا وقت فضول ضائع کرتے ہیں۔ جو روپیہ محنت و مشقت سے پیدا بھی کرتے ہیں۔ وہ قریباً سب کا سب شہر والوں کی کسی نہ کسی شکل میں نذر کر دیتے ہیں۔ وہ رسم و رواج کے اس قدر پابند ہیں۔ کہ اپنی محنت کا روپیہ تو درکنار۔ اُلٹا ساہوکاروں سے قرضہ لے کر شادی اور موت کے وقت خرچ کرنا اپنے لئے باعثِ شان سمجھتے ہیں۔ اور جب قرض کی ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے۔ تو اپنا دھرم اور ایمان بھی فروخت کر دیتے ہیں۔ دن اور رات ایک دوسرے کے خلاف لڑائی جھگڑوں میں مصروف رہتے ہیں۔ کسی پنڈت یا ودوان کا اپدیش سننا تو درکنار۔ اُس کو وہاں جلتی ہوئی ایرشا اور دویش کی اگنی کے درمیان جیون بسر کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

سب سے بڑی دکھ کی بات یہ ہے کہ گرام نواسیوں کی زندگی سادہ اور تپ کی زندگی تھی۔ مگر افسوس اب گرام نواسیوں کا جیون بھوگ کا جیون بنتا جا رہا ہے۔ بھوگ ولاس میں وہ شہر والوں کی نقل کر رہے ہیں۔ بھارت ورش کے ہر ایک صوبہ کے کئی گراموں میں دورہ کر کے دیکھا گیا ہے۔ دیہاتیوں میں زندگی نظر نہیں آتی ہے۔ گرام نواسیوں میں زندگی پیدا کرنے کے لئے کاریہ کرتاؤں اور روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ روپیہ شہروں میں ہے۔ اور کاریہ کرتا بھی شہروں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

ہندوستان کی قریباً ۹۰ فی صدی آبادی دیہات میں ہے۔ دیہات کے کروڑوں باشندے شہر والوں کا پیٹ بھر رہے ہیں۔ اور خود فاقہ مستی کر رہے ہیں۔

میں شہر والوں سے نویدن کروں گا۔ کہ وہ بھولے بھالے دیہاتیوں کو جہالت میں پھنسا کر عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنا چھوڑ دیں۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی گناہ نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ ہر ایک شہر میں چند نہایت متبرک ہستیاں موجود ہیں۔ اور وہ شاندار کام کر رہی ہیں۔ وہ قابلِ عزت ہیں۔ مگر شہروں کی زیادہ تر آبادی عیش و عشرت میں پڑ کر ایشور سے منہ موڑ چکی ہوئی ہے۔

گراموں کے رہنے والے کب تک شہر والوں کا منہ دیکھتے رہیں گے۔ شہروں میں بڑی بڑی سبھائیں لگتی ہیں۔ ریزولیوشن بڑے زور شور سے دھواں دھار لیکچروں کے بعد پاس ہوتے ہیں۔ کئی کاریہ کرتا اور والنٹیر اس وقت پلیٹ فارم پر اپنے آپ کو بڑے جوش و جوش کیساتھ پیش کرتے ہیں۔ خالی اس وقت پلیٹ فارم پر ڈرامہ کیا۔ اور سین ختم ہوا۔ اس سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ہوتا ہے ؛

گرام نواسی شہر والوں کے یہ ڈرامے کب تک دیکھتے رہیں گے؟ خالی ڈراموں سے کام نہیں چلے گا۔ اوّل تو ریزولیوشن پاس کر لینے کے بعد عملی قدم بڑھاتے ہی نہیں۔ اور اگر کچھ ان میں سے آگے نکلتے ہیں۔ تو کہاں تک؟ جہاں تک کہ ریل گاڑی موٹر تانگہ۔ سوڈا واٹر۔ پان بیڑی اور سگریٹ وغیرہ دستیاب ہونگے۔ ان کے کام کا دائرہ بھوگ ولاس کا دائرہ ہے۔ جو لوگ بھوگ میں اس قدر لین ہیں۔ وہ لوگ بھلا دیہات کے کشٹ سہنے کے لئے کب تیار ہو سکتے ہیں؟ اس سے بڑھ کر اور دکھ کا مقام کیا ہو سکتا ہے؟

سوائے چند مہاتماؤں اور سنیاسیوں کے عام طور پر سنیاسی اور بان پرستھی بھی شہروں اور آشرموں میں ہی ڈیرہ جمائے بیٹھے ہیں۔ دیہات میں جہاں کام کی ضرورت ہے۔ وہاں نہیں جاتے ہیں۔ کیونکہ وہاں اُن کو کشٹ سہنا پڑتا ہے۔ شہروں اور آشرموں میں آرام کے سامان موجود ہیں۔ اس لئے وہ وہاں رہنا چاہتے ہیں۔

اخلاقی اور روحانی ڈاکٹر صاحبان شہروں میں آرام سے بیٹھے ہوئے دیہاتی مریضوں کے لئے نسخہ جات تجویز کر کے علاج کرنا چاہتے ہیں ؛

یہ طریقہ علاج غلط ہے پہلے مریضوں کے پاس دیہات میں پہنچ کر مرض کی پوری طور پر تشخیص کرنی ضروری ہے۔ پھر اس کے بعد دیہات میں ڈیرہ لگا کر خود یا زیر نگرانی اپنی ہدایات کے علاج باقاعدہ شروع ہونا لازمی ہے۔ جن کے کلیجہ میں دیہات والوں کے لئے سچا درد موجود ہے۔ وہ مہربانی کر کے ایک سنٹر میں جمع ہو جائیں۔ مگر واضح رہے۔ کہ سنٹر دیہات میں ہو نہ کہ شہر میں۔ اور وہاں سے تعمیری پروگرام تیار کر کے تن۔ من اور دھن سے بھارت کے گراموں کے کونہ کونہ میں روشنی پہنچا کر جہالت کے گڑھے سے دیہاتیوں کو نکالیں۔ نیاگی بان پرستھی۔ سادھو سنیاسی مہاتماؤں سویم سیوکوں۔ دیش ہتیشیوں اور لائف ممبروں سے جنہوں نے جیون بھر سیوا کا برت لیا ہوا ہے۔ اُن سے میں پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ گرام سُدھار کی طرف خاص طور پر متوجہ ہوں ؛

گرام تعمیری بلڈنگ کی بنیاد یہی ہے کہ گرام نواسیوں کو جہالت کے گہرے گڑھے سے نکالنے کی پوری دلی لگن سے کوشش ہونی چاہیے۔ شہر والوں نے دیہاتیوں کی جہالت کا ناجائز فائدہ اٹھا کر ان کو گمراہ کر کے ان کی کمائی پر ڈاکہ مار کر یا ان کا خون چوس چوس کر لال خونی رنگ کی ہر ایک شہر میں کروڑہا روپیہ کی بلڈنگز (عمارات) کھڑی کی ہوئی ہیں۔ شہریوں کو اپنے دیہاتی بھائیوں کی طرف ہر پہلو میں فرض شناس بننے کی ضرورت ہے۔ صرف ان سطور کو پڑھ لینے سے گرام والوں کا کلیان نہ ہوگا۔ سچے دیش ہتیشی آریہ نگر کی طرف قدم بڑھاؤ۔ دیکھیں بھارت ماتا کے کتنے لختِ جگر آگے نکلتے ہیں۔ تیاگی سچے سادھو سنیاسی اور دیگر تجربہ کار سیوا بھاوی پرچارک اپدیشک اور والنٹیر دکھو دھرم کی سیوا کے لئے آریہ نگر (دیوتی)

گنگو مل پردھان بھارت گرام پرچارک سبھا آریہ نگر (دیوتی) ضلع ہوشیارپور (پنجاب)

سنسار کی گتی!

سرحدی گاندھی کی رہائی کے متعلق حکومت کا بیان

شملہ ۔ ۸ اگست ۔ کونسل آف سٹیٹ کے آج کے اجلاس میں جو کہ سر مانک جی دادا بھائی کی صدارت میں منعقد ہوا ۔ سٹری بیت کلیکر کے سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ہیلٹ نے کہا ۔ کہ سول نافرمانی کے کل گرفتار شدگان کی تعداد تقریباً ۳۸۲ ہے ۔ خان عبدالغفار خان کو اس وقت رہا کیا جائیگا ۔ جبکہ حکومت کا اس بارہ میں اطمینان ہو جائیگا ۔ کہ آپ کو مزید عرصہ تک حراست میں رکھنا زیادہ ضروری نہیں ہے ۔ ساتھ ہی آپ نے فرمایا ۔ کہ اگر عبدالغفار خان کو رہا بھی کیا گیا تو لوکل حکومت فی الحال یہ پیش گوئی نہیں کر سکتی ۔ کہ کب یہ بات قرین مصلحت ہوگی ۔ کہ انہیں اپنے صوبہ میں واپس آنے کی اجازت دی جائے ۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی رہائی کے متعلق حکومت کا بیان

شملہ ۔ ۸ اگست ۔ کونسل آف سٹیٹ کے آج کے اجلاس میں جو کہ سر مانک جی دادا بھائی کی صدارت میں منعقد ہوا ۔ پنڈت جواہر لال نہرو کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ہیلٹ نے بیان کیا ۔ کہ انہیں سول نافرمانی کی تحریک کے سلسلہ میں سزا نہیں ہوئی ۔ بلکہ باغیانہ تقاریر کرنے کے الزام میں سزا ہوئی ہے ۔ بنا بریں ان کی رہائی کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا ۔

مسٹر مرہوترہ نے پوچھا ۔ کہ کیا حکومت ہند پنڈت جواہر لال نہرو کے معاملہ پر اس لحاظ سے غور کرے گی کہ انکی دھرم پتنی سخت بیمار ہے ۔ مسٹر ہیلٹ ۔ اس بارہ میں آپ نوٹس دیجئے ۔

بعد کی اطلاع : ۔ الہ آباد ۔ ۸ اگست ۔ شریمتی کملا نہرو دھرم پتنی پنڈت جواہر لال نہرو کی حالت ابھی تشویشناک ہی ہے ۔ قابل ترین ڈاکٹر علاج کر رہے ہیں ۔ چیف سکرٹری گورنمنٹ یو ۔ پی کو تار دیا گیا ہے کہ مسز کملا نہرو کی تشویشناک حالت اس امر کا مطالبہ کرتی ہے ۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو کو عارضی طور پر چند دنوں کے لئے رہا کر دیا جائے ۔ امید کی جاتی ہے ۔ کہ پنڈت جی کو بریلی نے الحال نہیں بھیجا جائیگا ۔ بلکہ عارضی طور پر رہا کر دیا جائیگا ۔ تاکہ آپ اپنی دھرم پتنی کی تیمارداری کر سکیں ۔

خزانچی کی بریت : ۔ جالندھر ۔ مقامی خزانہ کے خزانچی لالہ ارجن داس کو ۱۰۰/ روپیہ کے جعلی نوٹ کرنسی آفس کلکتہ کو بھیجنے کے الزام میں ڈیڑھ سال قید کی سزا ہوئی تھی ۔ اپیل پر سیشن جج نے اسے بری کر دیا ہے ۔

ہندو عورت کا اغوا : ۔ مظفر گڑھ سے اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ کہ چند یوم ہوئے سوہاں ایک ہندو دیوی کو اغوا کر لیا گیا تھا ۔ مگر باوجود پولیس میں رپورٹ دینے کے اس کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں چلا ۔

شیشم کے درخت سے خون

گوجرانوالہ قصبہ کوٹ بھنڈاں کے مشرق کی جانب گوجرانوالہ جانیوالی سڑک پر ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے چند درخت نیلام کئے گئے ۔ ایک درخت کو جب ترکھانوں نے کاٹا تو اس میں سے خون بہہ نکلا ۔ ترکھانوں نے اس درخت کو کاٹنے سے انکار کر دیا ہے ۔

رسالہ "شانتی" سے ضمانت کا مطالبہ : ۔ ہمیں یہ معلوم کر کے سخت افسوس ہوا ہے ۔ کہ حکومت پنجاب نے رسالہ "شانتی" لاہور سے ایک روسی لڑکی کی کہانی شائع کرنے پر پانصد روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے ۔ اگر کہانی ایک تواریخی واقعہ ہے ۔ تو یہ معلوم نہیں ہوتا ۔ کہ ضمانت مانگنے میں کیا مصلحت ہے ؟

("ناتھ" جلالپوری)

سر شادی لال واپس بمبئی میں : ۔ بمبئی ۔ ۹ اگست ۔ سر شادی لال پریوی کونسل جو یورپ گئے ہوئے تھے ۔ آج واپس یہاں پہنچے ۔ ان کی آمد پر مارواڑی چیمبر آف کامرس اور مارواڑی سبھی کی طرف سے ان کی خدمت میں ایڈریس پیش کئے گئے ۔

مجسٹریٹ پر جوتا : ۔ مدراس ۔ ۸ اگست ۔ آج صبح سیشن سول کورٹ میں معمولی سی سنسنی پھیل گئی ۔ جبکہ ایک مقدمہ باز نے مسٹر پورساج پر ایک جوتا پھینکا ۔ اور باہر دوڑ گیا ۔ آخر کار پولیس نے اسے گرفتار کر لیا ۔

کنوئیں میں زہریلی گیس : ۔ لاہور ۸ اگست ۔ یکی دروازہ کے نزدیک کوچہ کندوراں سے اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ کہ چھ مزدور جو ایک کنواں تیار کر رہے تھے ۔ زہریلی گیس کے اثر سے بے ہوش ہو گئے ۔ معلوم ہوا ہے کہ چھ مزدور کنواں بنا رہے تھے ۔ رات کو انہوں نے کنوئیں کی نمی کو دور کرنے کے لئے کنوئیں کے اندر انگیٹھی کا کوئلہ جلایا ۔ آج صبح ۶ مزدور باقی کام کو ختم کرنے کے لئے کنوئیں میں اترے ۔ اور سب کے سب بے ہوش ہو گئے ۔ ایک شخص مزدور ہلاک ہو گیا ہے ۔ اور باقی پانچ کو میو ہسپتال میں پہنچایا گیا ہے ۔

چھوی رکھنے پر مقدمہ : ۔ علاقہ چک جھمرہ کے ایک مسلمان کے خلاف سردار رام سنگھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں زیر آرمز ایکٹ اسلحہ چھوی قبضہ میں رکھنے کے الزام میں مقدمہ کی سماعت ہو رہی ہے ۔

مسٹر اینے ناگپور میں : ۔ ناگپور ۔ اگست ۔ مسٹر اینے اور ڈاکٹر مونجے بنارس سے یہاں پہنچ گئے ہیں ۔ مسٹر اینے کچھ دنوں کے لئے بمبئی جا رہے ہیں ۔

کانگرس کے اجلاس کی تیاریاں

بمبئی ۔ ۸ اگست ۔ مقامی گورنمنٹ نے انڈین نیشنل کانگرس کے اجلاس کے لئے ابھی جگہ کی منظوری نہیں دی ۔ مگر کانگرس نے کانگرس نگر کی تعمیر کے لئے نقشہ تیار کر لیا ہے ۔ اس کے مطابق ہزار اشخاص کے بیٹھنے کے لئے ایک وسیع پنڈال بنایا جائیگا ۔ دس ہزار ڈیلی گیٹوں اور ان کے عیال و اطفال کے لئے جھونپڑیاں تیار کی جائیں گی ۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے ۔ کہ کانگرس پانی کے نکاس کا بھی انتظام کرے گی ۔ اندازہ لگایا گیا ہے ۔ کہ اس پر ۵۰ ہزار روپیہ خرچ آئے گا ۔ جو کانگرس خود برداشت کرے گی ۔

برات ڈوب گئی : ۔ میرپور سے پانچ میل کے فاصلہ پر دریائے پونچھ میں ایک برات کشتی میں عبور کرنے کے لئے سوار ہوئی ۔ دریا میں طغیانی آئی ہوئی تھی ۔ ملاح کی لاپرواہی سے کشتی عین دریا کے درمیان ڈوب گئی ۔ جس میں نئی دلہن معہ پالکی اور نو اور اشخاص دریا میں ڈوب گئے ۔ ان میں سے کچھ ایک کی لاشیں دستیاب ہو گئی ہیں ۔ مگر باقی کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں چلا ۔ ان میں سے دو نوجوان سگے بھائی تھے ۔ جو کہ اپنے بوڑھے باپ کے دونوں ہی صرف سہارا تھے ۔

ضلع میرپور میں ۴ سال تک فوج کا قیام : ۔ گورنمنٹ نے نہایت دانشمندی سے میرپور ، کوٹلی اور نوشہرہ میں مزید چار سال کے لئے فوج رکھنے کے احکام صادر کر دئے ہیں ۔ اور چار سال کے لئے فوج کے ٹھہرنے کے لئے چھپر بنانے کے ٹینڈر طلب کئے ہیں ۔

ضروری نویدن

جن خریداروں کو ۵ اگست ۱۹۳۴ء کے پرچہ میں اطلاعی چٹیں بھیجی گئی ہیں ۔ ان کی خدمت میں مزید عرض ہے ۔ کہ وہ اپنا سالانہ چندہ ۱۶ اگست سے پہلے پہلے دفتر "پرکاش" میں بذریعہ منی آرڈر پہنچا دیں ۔ ورنہ مجبوراً ۱۷ اگست کو پرچہ بذریعہ وی ۔ پی ارسال کیا جائے گا ۔ اس صورت میں انہیں تین آنے وی ۔ پی کا خرچ زائد برداشت کرنا پڑے گا ۔ جو صاحب کسی وجہ سے وی ۔ پی نہ منگوانا چاہیں ۔ وہ ۱۶ اگست تک ضرور دفتر میں اطلاع پہنچا دیں ۔ تاکہ دفتر کو مفت میں بیکار خرچ ڈاک نہ ہونا پڑے بعض صاحبان کا چندہ تاریخ مقررہ کے بعد جبکہ وی ۔ پی یہاں سے چلا گیا ہوتا ہے ۔ موصول ہوتا ہے جس سے دفتر کا وی ۔ پی کا خرچ ضائع جاتا ہے ۔ اس خرچ سے بچنے کے لئے پھر تاکیداً عرض کی جاتی ہے ۔ کہ چندہ ہر صورت ۱۶ اگست تک دفتر میں پہنچ جانا چاہئے ۔

(مینیجر)

کنیا کی ضرورت

ایک ۲۲ سالہ کھتری نوجوان خوبصورت برسر روزگار اعلیٰ تعلیم یافتہ ۔ معزز اور متمول گھرانہ سے تعلق رکھتا ہے ۔ اور ایک مشہور شاعر اور افسانہ نویس ہے ۔ اس کے لئے ایک معزز گھرانہ سے متعلقہ خوبصورت ۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ (کم از کم مڈل پاس) خوبصورت میٹرک اور انگریزی جاننے والی کو ترجیح دی جائے گی ۔ نیز لڑکی کام اور سنگیت سے واقف ہو ۔ جہیز کا سوال نہیں ۔ خط و کتابت بنام معرفت پنڈت دھرم دیو شاستری ۱۸ راج پور روڈ ۔ دہرہ دون (یو ۔ پی)

جمنا میں پھر طغیانی :- ۷ اگست۔ جمنا کا پانی آہستہ آہستہ گرتا جا رہا تھا۔ مگر کل شام کو یکایک پانی چڑھ گیا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ پانی پہاڑوں میں بارش ہونے کی وجہ سے چڑھ گیا ہے۔

ٹھاکروں کا تھانہ پر حملہ :- بمبئی ۱۰ اگست۔ کل کلکٹر کے بنگلہ پر جیسا کہ ان میں ایک نوجوان کی گرفتاری سے احاطہ عدالت میں سنسنی پھیل گئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ۹ اگست کی شب کو موضع نورنگ پور کے ایک پہلوان سنگھ کو سب ڈویژنل مجسٹریٹ انونہ کی عدالت سے جاری شدہ ناقابل ضمانت وارنٹوں کی بنا پر گرفتار کر لیا گیا۔ جب اس کی گرفتاری کی خبر گاؤں میں پہنچی۔ تو بہت سے ٹھاکروں نے لاٹھیوں اور برچھیوں سے مسلح ہو کر تھانہ پر دھاوا بول دیا۔ اور گرفتار شدہ شخص کو چھڑانے کی کوشش کی۔ پولیس اور حملہ آوروں کے تصادم میں دو کانسٹیبل زخمی ہوئے۔ اس سلسلہ میں دو اشخاص کو موقعہ پر اور تیسرے کو کل کلکٹر کے بنگلہ پر گرفتار کیا گیا۔

دہلی سے نکل جاؤ :- نئی دہلی ۷ اگست۔ ریشی پال جی جو الہ آباد میں گولی چلنے کے مقدمہ کے سلسلہ میں ۱۴ سال کی سزائے قید بھگت رہا ہے۔ اور آج کل نئی دہلی جیل میں ہے۔ رہائی پر اس کو نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ وہ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر دہلی سے نکل جائے۔

چھ سالہ لڑکی کا اغوا :- بٹالہ ۸ اگست۔ کل رات بٹالہ ریلوے سٹیشن کے تھرڈ کلاس کے مسافر خانہ میں سے ایک ہندو لڑکی کو جس کی عمر ۶ سال ہے اغوا کر لی گئی۔ واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ لڑکی اپنی والدہ اور خالہ کے درمیان جنہوں نے رات کے بارہ بجے کی گاڑی سے جانا تھا سوئی ہوئی تھی۔ کہ رات کو کسی شخص نے چپکے سے لڑکی کو اٹھا لیا۔ ماں کی آنکھ کھلنے پر سٹیشن ماسٹر کے پاس رپورٹ کی گئی۔ ریلوے پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

ضلع شیخوپورہ کا پٹواری معطل :- شیخوپورہ ۷ اگست۔ ایک گوجرہ ڈویژن کے ایک پٹواری کو غبن کے الزام میں معطل کیا گیا ہے۔ معاملہ پولیس کے حوالے کر دیا گیا ہے۔

پولیس کانسٹیبل کی گرفتاری :- سکرنڈ پور ۷ اگست۔ سکرنڈ پور ریلوے پولیس نے کرتار پور کے ایک پولیس کانسٹیبل اور سکول کے ایک چپڑاسی کو گرفتار کیا ہے۔ ان کے خلاف الزام یہ ہے کہ انہوں نے ایک مسافر سے دس روپے کا نوٹ اور اس کی گھڑی چھین لی ہے۔

معترانہ :- لاہور ۸ اگست۔ آج ایک شخص علی نامی کو ناجائز چرس فروخت کرنے کے جرم میں ۳ ماہ قید کی سزا ہوئی ہے۔

پنڈت رامچندر جی دہلوی کا ریاست حیدرآباد میں داخلہ بند

حیدرآباد (دکن)۔ ۷ اگست۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ نظام گورنمنٹ نے آریہ سماج کے مشہور پرچارک پنڈت رامچندر جی دہلوی کے ریاست میں داخلہ کی ممانعت کے احکام جاری کر دئے ہیں۔ امر قابل ذکر ہے۔ کہ پنڈت جی کے خلاف ابتدائی عدالت میں اسلام کی توہین کے سلسلہ میں بہ الزام میں مقدمہ چلایا گیا ہے۔ اور آریہ سار و دیشک پرتی ندھی سبھا اس معاملہ میں خاص دلچسپی کا اظہار کر رہی ہے۔ حیدرآباد اور باہر کے آریہ سماج کے سرکردہ اصحاب پر مشتمل ایک ڈیپوٹیشن نے اس معاملہ کے متعلق پولیٹیکل ممبر سے ملاقات بھی کی تھی۔ اور انہوں نے ہمدردانہ غور و خوض کا وعدہ کیا تھا۔ اس لئے یہ توقع کی جاتی تھی۔ کہ پنڈت جی کے خلاف مقدمہ واپس لے لیا جائے گا۔ ان توقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے موجودہ فیصلہ سے ہندو پبلک میں بڑی بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ اور ناخوشگوار صورت حالات کے رونما ہونے کی توقع کی جاتی ہے۔

ریاست حیدرآباد میں ستیہ گرہ کی تیاریاں

شری پروفیسر سدھاکر جی ایم۔ اے سیکرٹری انٹرنیشنل آرین لیگ نے ہمیں ذیل کا بیان اشاعت کے لئے بھیجا ہے۔

"حیدرآباد دکن سے یہ تازہ ترین اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہ بات ہو گئی ہے جس کی کہ دیر سے آشنکا لگ رہی تھی۔ آریہ سماج کے مشہور مشنری شری پنڈت رام چندر جی دہلوی کو ریاست حیدرآباد سے خارج کیا گیا ہے۔ اگرچہ ان کے خلاف جو مقدمہ چلایا گیا تھا۔ اسے واپس لے لیا گیا ہے۔ حکومت نظام نے دوبارہ اس امر کا ثبوت دے دیا ہے۔ (اگر کسی ثبوت کی ضرورت تھی) تو یہ کہ یہ حکومت پرانے طرز کی ہے۔

اب آریہ سماج کے امتحان کا موقعہ آ پہنچا ہے۔ اب آریہ سماجیوں نے یہ دیکھنا ہے۔ کہ وہ اپنے دھارمک حقوق کی رکھشا کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟ اور اس امر کے متعلق ایک اپیل کی گئی ہے۔ مجھے امید ہے۔ اور اس امر کا وشواس ہے۔ کہ اس اپیل کا جواب دینے میں کوئی وقت ضائع نہ کیا جائے گا۔ ہر ایک آریہ کی کوشش اس مطلب کی کی جانی چاہئے۔ کہ ریاست حیدرآباد میں آریہ سماجیوں کے حقوق میں جو خودسرانہ دست اندازی کی گئی ہے۔ اس کے خلاف ہم سنگھٹت جدوجہد کریں۔

مہاتما گاندھی کا سات روز کا برت شروع

واردھا۔ ۷ اگست۔ آج صبح ۶ بجے واردھا آشرم میں مہاتما گاندھی نے برت شروع کر دیا۔ اس سے تمام آشرم واسیوں کو بڑی حیرانی ہوئی۔ کیونکہ اس سے پہلے مہاتما جی ۱۲ بجے دوپہر کو برت رکھا کرتے تھے۔ آشرم میں بالکل شانتی تھی۔ صرف مہاتما جی کے چند نزدیکی دوست اور رشتہ دار موجود تھے۔ مہاتما جی چار بجے صبح اٹھے۔ اور پرارتھنا کرنے کے بعد مختصر الفاظ میں آپ نے وہ تمام حالات واضح کئے۔ جن کی بنا پر آپ برت رکھنے لگے ہیں۔ آپ نے آشرم واسیوں سے اپیل کی۔ کہ وہ اس ہفتہ کے دوران میں آتم شدھی اور آتم گیان کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ کیونکہ اچھوت ادھار جو آشرم کے مقاصد میں سے ایک ہے۔ اس کے بغیر ناممکن ہے۔ میں کمزوری محسوس کرتا ہوں۔ اور نہیں جانتا۔ کہ اس برت کو کس طرح سماپت کروں گا۔ مگر تمام لوگوں کی پرارتھنائیں میرے ساتھ ہیں کہ میں اس آزمائش میں سے کامیاب ہو کر نکلوں۔ آشرم واسیوں کو اپدیش دینے کے بعد مہاتما جی نے حسب معمول دودھ اور پھلوں کا رس پیا۔ اور پھر اعلان کیا۔ کہ ۶ بجے برت شروع ہو گا۔ چنانچہ ۶ بجے پرارتھنا کے بعد برت شروع کر دیا گیا۔ مہاتما جی آشرم کے چبوترہ پر بیٹھے تھے۔ اور ان کے پاس شریمتی گاندھی، مسنر بجاج، شری سیٹھ کاکا کیلکر، مہادیو بھائی اور آشرم کے دیگر ممبر بیٹھے تھے۔ پرارتھنا کے بعد بھگوت گیتا کا پاٹھ ہوا۔ اس کے بعد کارروائی ختم ہوئی۔ مہاتما جی کا برت ۱۴ اگست کی صبح کو ۶ بجے ختم ہو گا۔

شادی دوسری جگہ کرنے پر فساد :- لائل پور ۶ اگست۔ علاقہ تھانہ ستیانہ چک نمبر ۲۷۹ گ ب گوجرہ برانچ میں ایک پارٹی کی لڑکی کی دوسری جگہ شادی کرنے پر چھویوں سے زبردست لڑائی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جس میں ایک شخص ہلاک اور دو شدید طور پر زخمی ہوئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لڑکی کی شادی دوسری جگہ کرنے پر پہلے دونوں پارٹیوں کی عورتوں کی لڑائی ہوئی۔ بعد میں اس لڑائی نے مردوں کی لڑائی کی صورت اختیار کر لی جس میں چھویوں کا آزادانہ استعمال ہوا۔ اور ایک شخص فوراً قتل اور دو اشخاص شدید طور پر مجروح ہوئے۔ پولیس نے علاوہ دیگر ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے۔

دیوبندیوں کا جلوس نہ نکل سکا :- ۶ اگست۔ آج دیوبندیوں کے جلوس کا پروگرام تھا مگر پولیس کے وسیع انتظامات کی وجہ سے جلوس آج نہیں نکل سکا۔

پنڈت جی کی بھوک ہڑتال :- ۶ اگست۔ منگرول دربار نے گئو کشی کے حکم دیا ہے۔ اس حکم کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر بھوک ہڑتال کرنے کے لئے پنڈت رام چندر شرما منگرول کو روانہ ہو گیا ہے۔ اس نے آریہ سماجوں اور بنی نوع انسان سے ہمدردی رکھنے والی انسٹی ٹیوشنوں سے درخواست کی ہے۔ کہ میرے برت کے دوران میں اس حکم کے خلاف زبردست پروٹسٹ کریں۔

مزدوروں میں فساد :- بمبئی ۷ اگست۔ کھٹکان مکاجی اور ویسٹرن انڈیا سپلنگ کے مزدوروں کے درمیان فساد کے نتیجہ میں آج ۱۷ اشخاص زخمی ہو گئے ہیں۔ پولیس نے موقعہ پر پہنچ کر حالات پر قابو پا لیا۔

مادہ آتش گیر کی برآمد :- جالندھر یہاں سے تھوڑے فاصلہ پر ایک گاؤں ہے۔ جہاں سی آئی ڈی پولیس نے حال ہی میں تلاشیاں کی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک زمیندار کے مکان پر چھاپہ مارا گیا۔ تو مادہ آتش گیر برآمد ہوا۔ اس کے باعث زمیندار کو گرفتار کر لیا گیا۔

ماسٹر موتا سنگھ کی خانہ تلاشی :- پولیس نے ماسٹر موتا سنگھ کی خانہ تلاشی لی۔ مگر کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہ ہو سکی۔ ماسٹر صاحب اپنے گاؤں میں نظر بند ہیں۔

بہن کو ہلاک کر دیا :- ۵ اگست۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک مسلمان نے اپنی بہن کو جب کہ وہ کپڑے دھو رہی تھی۔ ڈانگیں مار کر ہلاک کر دیا۔ پولیس نے اسے گرفتار کر لیا ہے۔

پرکاش لاہور

۲۸ ساون سمت ۱۹۹۱

کانگرس میں پھوٹ

ہم کانگرس کو سارے بھارت ورش کی سچی پرتی ندھی سمجھتے ہیں۔ اور جب ہم یہ سنتے ہیں۔ کہ اس میں پھوٹ ہے۔ تو ہمارے دل کو چوٹ لگتی ہے۔ اور ہم یہ نتیجہ سمجھنے کے لئے مجبور ہوتے ہیں۔ کہ ابھی ہمارے دیش کے دن اچھے معلوم نہیں ہوتے۔ بیشتر اس کے کہ ہم کسی خاص فریق کو مطعون کریں۔ ہم یہ بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ اس پھوٹ کے کارن کیا ہیں؟

اس سلسلہ میں جب ہم سارے حالات پر ایک نظر دوڑاتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلا سوال جس نے کانگرس کے دو حصے کر دئے ہیں۔ وہ داخلۂ کونسل کا سوال ہے۔ بعض نو چینجرز ایسے ہیں۔ جو انتخابات میں خود حصہ نہیں لینا چاہتے۔ لیکن وہ کانگریسی امیدواروں کی حمایت کرنا جرم نہیں سمجھتے۔ اُن کے خلاف بعض ایسے نو چینجرز بھی کانگرس کے کیمپ میں موجود ہیں۔ جو کہ داخلۂ کونسل کے متعلق ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کو لاہور کانگرس سے بغاوت قرار دیتے ہیں۔ اس کے بعد دوسرا سوال جو کہ داخلۂ کونسل کے حامیوں کو بھی مزید دو حصوں میں تقسیم کر رہا ہے۔ وہ کمیونل آوارڈ کا سوال ہے۔

ورکنگ کمیٹی نے فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق جو ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ اُس کی رو سے کانگرس نہ ہی کمیونل آوارڈ کو منظور کرنے اور نہ ہی اس کو مسترد کرنے کی ذمہ داری اپنے اوپر لیتی ہے۔ بلکہ اس کے خلاف وہ یہ سمجھتی ہے۔ کہ وائیٹ پیپر کے خلاف جہاد کرنے سے کمیونل آوارڈ خود بخود ہی اُڑ جائے گا۔ لیکن کانگرس میں ایک ایسا ذمہ دار فریق بھی موجود ہے۔ جو کہ ببانگ دہل یہ اعلان کر رہا ہے۔ کہ نہ صرف وائیٹ پیپر کے خلاف جہاد کرنے کی ضرورت ہے۔ بلکہ کمیونل آوارڈ کے خلاف بھی جنگ کرنے کی ضرورت ہے۔

گو بظاہر اس فریق کے نیتا پنڈت مدن موہن جی مالوی ہیں۔ لیکن اُن کی پشت پر غیر مسلم جگت کی اکثریت ہے۔ کانگرس کے لئے یہ سخت مشکل ہے۔ کہ وہ اس فریق کی اہمیت کو نظر انداز کرسکے۔ ہاں اتنا ممکن ہے۔ کہ یہ فریق ایسے کانگریسی اُمیدواروں کی مخالفت نہ کرے۔ جو کہ وائیٹ پیپر میں سے فرقہ وارانہ جراثیم کے اخراج کے لئے بھی جد و جہد کریں گے۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ کانگرس کے پارلیمنٹری بورڈ کے نامزدہ نمائندے صرف وہی اصحاب ہو سکیں گے۔ جو کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کو اُسی عینک سے دیکھیں گے۔ جو کہ کانگرس سے مستعار لی گئی ہے۔ اور جس کی سپرٹ کانگرس ورکنگ کمیٹی کی منظور کردہ قرارداد کے عین مطابق ہے۔

بہر حال خواہ کچھ ہو۔ کمیونل آوارڈ نے بھی کانگرس کو اُسی طرح تقسیم کر دیا ہے۔ جس طرح اُس نے قبل ازیں اسمبلی کی نیشنلسٹ اور سوراجیہ پارٹی کو تقسیم کیا ہوا تھا۔ اس اختلاف کے باوجود بھی یہ کانگرس کے سرکردہ نیتاؤں کے اختیار میں ہے۔ کہ وہ دونو فریقوں سے ایسے طریق سے سہیوگ کریں۔ جس سے یہ اختلاف ملک کے لئے مفید ثابت ہو۔ اور کسی مضرت رساں نتیجہ پر منتہی نہ ہو۔

تیسری بات جو کہ ملک کے بعض حصوں میں کانگرس کو مذاق بنانے کا موجب بنتی ہے۔ وہ ہے بعض کانگرس کمیٹیوں کے انتخابات کا تنازعہ۔ جس کی بدولت بعض اشخاص کو یہ کہنے کا موقع مل گیا ہے۔ کہ کانگرس کے اندر ایسا ناپسندیدہ عنصر بھی داخل ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ڈاکٹر کچلو جیسے اصحاب کو ہنگر سٹرائیک تک کرنی پڑی ہے۔

یہ تینوں باتیں گو آج کل کانگرس میں پھوٹ کا موجب بنی ہوئی ہیں۔ لیکن اگر کانگرس کے نیتاؤں نے صورت حال کو زیادہ اُلجھنے نہ دیا۔ تو عین ممکن ہے۔ کہ کانگرس اس بھنور سے بچ نکلے۔ جو کہ اس کے مخالفوں کی ہی کارروائیوں سے پیدا ہو گیا ہے۔ اور غیر کانگرسیوں کے خیال میں کانگرس کے زوال اور مذاق کا موجب بنا ہوا ہے۔

دنیا میں ہمیشہ اختلافات ہوتے آئے ہیں۔ سگے بھائیوں میں بھی اختلافات رونما ہو جاتے ہیں۔ لیکن عقلمند انسان تو ان اختلافات سے گھبرا اٹھتے ہیں۔ اور نہ ان کی وجہ سے ہمت ہار کر گھر بیٹھ رہتے ہیں۔ بلکہ وہ کمر ہمت کس کر ان اختلافات پر حاوی ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔

کانگرس میں فی زمانہ جو پھوٹ نظر آ رہی ہے۔ ہمیں تو وہ صاف طور پر عارضی نظر آ رہی ہے۔ اُسے دوامی۔ پائیدار اور مستقل قرار دینا اس بات کا اقرار کرنا ہے۔ کہ ہندوستان کے راج نیتک نیتاؤں میں تدبر کا فقدان ہے۔ یا وہ اس قابل نہیں کہ ملک کی صحیح طور پر نمائندگی کر سکیں۔

ہم بذات خود ان اختلافات کو فروعی سمجھتے ہیں۔ اور اس بات کے قائل ہیں۔ کہ اگر دور اندیشی سے کام لیا جائے۔ تو یہ سارے اختلافات احسن طریق سے سلجھائے جا سکتے ہیں۔ اور مستقبل کے لئے نیک نتیجہ چھوڑ سکتے ہیں۔ ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ ہم دیکھیں۔ کہ ہمارے اندر کوئی ایسا شخص اپنا عمل دخل نہ جمانے پائے۔ جو ہمارے باہمی اختلافات کی آڑ میں ہمیں گمراہ بنا کر غیروں کی جوتیوں کو چٹخانے کی ترغیب دینا چاہے۔

چینجرز اور نو چینجرز کا سوال نیا نہیں ہے۔ گیا کانگرس کے بعد یہ سوال پہلے بھی کھڑا ہوا تھا۔ اور پھر کچھ عرصہ کے بعد خود بخود سلجھ گیا تھا۔ اب بھی اگر پچھلے تجربہ سے فائدہ اٹھا کر کوئی درست قدم اٹھایا جائے۔ تو اس اختلاف کا مستقل زیادہ مشکل نہیں۔ باقی رہا کانگرس پارلیمنٹری بورڈ اور مالویہ پارٹی کا باہمی اختلاف۔ یہ ایسا نہیں ہے۔ کہ اسے کسی ... سرگرمی سے سیاسیات پر حاوی ہونے کی اجازت دی جائے۔ پنڈت مالویہ جی کے دل میں دیش کے لئے ویسا ہی درد ہے۔ جیسا کہ مسٹر ڈیسائی کے دل میں۔ ڈاکٹر انصاری شری بھی اپنے سے زیادہ دیش بھگت نہیں ہیں۔ اس لئے ایسے دیش بھگتوں کی موجودگی میں یہ توقع رکھنا کہ وہ کانگرس کو ہمیشہ کے لئے دو کیمپوں میں تقسیم کر دیں گے ایک امر موہوم ہے۔ ملک کی رائے عامہ ان سے اُن کی سابقہ خدمات کے نام پر یہ اپیل کرنے کا حق رکھتی ہے۔ کہ وہ کانگرس کو اکھاڑہ بننے سے بچا کر یکجہتی کے حامی بنیں۔ اور اس کاز کو نقصان نہ پہنچائیں۔ جس کو وہ آج تک بچاتے آئے ہیں۔ اور جس کی رکھشا کے لئے اُنہوں نے قبل ازیں کافی سے زیادہ قربانیاں کی ہیں۔

آخری بات جو ہمیں رہ رہ کر تشویش میں ڈالتی ہے۔ وہ ہے الیکشن کے موقعہ پر ممبران کی باہمی بدمزگی اور "تو تو میں میں"۔ ہم اسے کسی حالت میں سراہنیہ نہیں سمجھتے۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ کانگرس میں آج کل جتنے لوگ بطور ممبر بھرتی کئے جا رہے ہیں۔ ان میں بعض ایسے اشخاص بھی ہیں۔ جو خالص دیش بھگتی سے پریرت ہو کر کانگرس کے ممبر بنے۔ ہر مہینہ محض چار آنے چندہ دینا ایسی بات نہیں ہے۔ جس سے دیش بھگتی بازار سے خریدا جا سکتا ہے۔ ہاں اس کے باوجود کانگرس کے باقی ممبران کا یہ فرض ہے کہ وہ ایسے کسی شخص کو اپنا عہدیدار منتخب نہ کریں۔ جس کی دیش بھگتی مشتبہ ہو۔ یا جس کے (antecendents) ایسے ہوں۔ جو اُسے کانگرس کا مفید انگ بنانے میں حائل ہوتے ہوں۔

خاتمہ پر ہم کانگرس کے جملہ نیتاؤں سے عموماً اور مہاتما گاندھی سے خصوصاً یہ پرارتھنا کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ اس وقت تقاضائے وقت کو سمجھیں۔ اور حوصلہ سے کام لے کر ملک کو اس کشمکش سے بچائیں جو باہمی اختلاف کے ترقی پذیر ہونے سے ملک میں پیدا ہو سکتی ہے۔ اور اس کی فضا کو ہمیشہ کے لئے بگاڑ سکتی ہے۔ وقت ایسا نازک ہے۔ اور ہمارے وطن کے دشمن ایسے داؤ گھات میں ہیں۔ کہ ہمارا ایک بھی غلط قدم ہمیں برسوں تک مصیبت کا شکار بنا سکتا ہے۔ - ع -

"بر رسولاں بلاغ باشد و بس"

آریہ سمیلن سرگودھا

ہمیں یہ سنکر پرسنتا ہوئی ہے۔ کہ سرگودھا ضلع شاہ پور کے اُتساہی آریہ بھائیوں نے یہ نشچے کیا ہے۔ کہ ستمبر ۱۹۳۴ء کے آخری ہفتہ میں سرگودھا میں پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن بلایا جائے۔ تاکہ پنجاب پرانت کے آریہ بھائی ایک ستھان پر جمع ہو کر آریہ سماج کی ورتمان اوستھا، پروگرام اور دیگر ایسے مذہبی، مجلسی و ملکی مسائل پر جن کا آریہ سماج یا آریوں کے جیون کے ساتھ سمبندھ ہے سوچار کیا جائے۔ اس سمیلن کے اخراجات اور پربندھ کا ذمہ آریہ سماج سرگودھا نے اپنے سر پر لیا ہے۔ سرگودھا ... چونکہ یہ ہی آریہ ... کا مرکز ہے۔ اور بڑی ... سے ... اس نے سارے پرانت ... یہ بڑا بھاری ...

پنڈت رامچندر جی کے داخلہ کی ممانعت

معلوم ہوتا ہے کہ ریاست حیدرآباد کے موجودہ غیر بردبار اور تنگدل متولی اس بات پر تُلے ہوئے ہیں۔ کہ ریاست کے اندر ویدک دھرم کے پرچار کو حد سے زیادہ مشکل بنادیں۔ چنانچہ جہاں اُنہوں نے پہلے شری پنڈت رام چندر جی دہلوی کے خلاف توہینِ اسلام کے الزام میں مقدمہ چلایا ہوا ہے وہاں صرف اس مقدمہ کے چلانے پر ہی اکتفا نہیں کیا ہے۔ بلکہ تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حکومتِ نظام نے پنڈت جی کے ریاست کے داخلہ کی ممانعت کے احکام جاری کردئے ہیں۔ داخلہ کی ممانعت کرکے ریاست کے ہتوئیوں نے یہ ثابت کردیا ہے۔ کہ وہ ریاست میں وید پرچار کے راستہ میں مشکلات میں اضافہ کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ اور نہیں چاہتے۔ کہ پنڈت رامچندر جی جیسے شیریں بیان پرچارک بھی ریاست میں آکر وہاں کے لوگوں کی دھارمک اوسیفتا کو دور کرنے میں حصّہ لے سکیں۔ اس ممانعت کا درست جواب ہمارے خیال میں صرف یہی ہو سکتا ہے۔ کہ دوسرے آریہ پرچارک اس موقعہ پر اپنا کرتویہ سمجھیں۔ اور ریاست کے اندر وید پرچار کے لئے کچھ نہ کچھ قربانی کرنے سے دریغ نہ کریں۔

اپدیشک ودیالیہ نے آریہ جگت سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ ودیالیہ کے لئے دس ہزار روپیہ جلد از جلد بھیجنے کی کرپا کرے۔ خود شری سوامی جی نے اس سلسلہ میں بعض آریہ سماجوں کا دورہ بھی کیا ہے۔ اور وہاں سے اُن کو کچھ نہ کچھ سہائتا بھی ملی ہے۔ آریہ جگت کو یہ شوبھا نہیں دیتا۔ کہ وہ سوامی جی کو ہر ایک جگہ آنے کی تکلیف دیں۔ دس ہزار روپیہ کی رقم قلیل ہے۔ اس لئے آریہ پُرشوں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس قلیل رقم کو خود ہی جلد رسیدوں سے جمع کرکے سوامی جی کے پاس جلد بھیجنے کی کرپا کریں۔ تاکہ سوامی جی نشچنت ہو کر اپنے آچاریہ کے فرائض کی سرانجام دہی میں لگے رہیں۔

خفیہ تحقیقات

ادھر ہندوستان کے کانگریسی تو فروعی تنازعات پر جھگڑنے میں مست ہیں۔ اور ادھر یہ حالت ہے۔ کہ انگلستان کے ڈائی ہارڈ اس امر کے تلے ہوئے ہیں۔ کہ وائٹ پیپر میں بھی قطع و برید کی جائے۔ بتلایا جاتا ہے۔ کہ ایک لارڈ کے دو لڑکے اور پارلیمنٹ کا ایک ممبر آج کل ہندوستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ اور اپنے مشن کے متعلق سخت رازداری سے کام لے رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ اس امر کی شہادتیں جمع کر رہے ہیں۔ کہ ہندوستانی والیانِ ریاست کو فیڈریشن میں شامل ہونے کے لئے مجبور کیا گیا ہے۔ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ حکومتِ ہند کے ذمہ دار گورے کس مرض کی دوا ہیں۔ جو کہ اس قسم کی خفیہ تحقیقات کی روک تھام نہیں کرتے۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ یہ خفیہ تحقیقات اُن کی سرکاری رپورٹوں کی جڑوں میں پانی پھیرنے والی ہے۔

مقدمہ واپس لے لیا گیا!

جب ہم پہلا نوٹ لکھ چکے۔ تو ہمیں یہ اطلاع موصول ہوئی۔ کہ اگرچہ شری پنڈت رام چندر جی دہلوی کے خلاف ریاست حیدرآباد نے توہینِ اسلام کے الزام میں جو مقدمہ چلایا ہوا تھا۔ اُس کو واپس لے لیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی پنڈت جی مہاراج کے داخلہ کی ریاست میں ممانعت کردی ہے۔

یہ ممانعت ایسی نہیں ہے۔ جسے کوئی آریہ سماجی ٹھنڈے دل سے برداشت کرے۔ آریہ سماجی تو اس امر کے لئے تیار تھے۔ کہ وہ مقدمہ پورے زور سے لڑیں۔ لیکن مقدمہ کو واپس لے کر ریاست نے آریہ سماجیوں کو اس موقعہ سے محروم کردیا ہے۔ اور پنڈت جی کے ریاست میں داخلہ کی ممانعت کرکے اُس نے آریہ اُپدیشکوں کو یہ موقعہ دیا ہے۔ کہ وہ سب کام چھوڑ کر سب سے پہلے ریاست میں وید پرچار کے فرض کو سرانجام دینا اپنا فرض سمجھیں۔

مہاتما جی کا نیا برت شروع

واردھا سے یہ تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ واردھا آشرم میں مہاتما جی کا سات روزہ برت شروع ہو گیا ہے۔ اس سے تمام آشرم واسیوں کو بڑی حیرانی ہوئی ہے۔ کاش مہاتما جی اپنی موجودہ کمزور صحت میں برت کو ملتوی کردیتے۔ اور جس آزمائش میں وہ داخل ہوئے ہیں۔ اُس میں داخل ہونے کی کوشش نہ کرتے۔ بہرکیف جب اُنہوں نے ایک دفعہ برت شروع کردیا ہے۔ تو ہم سب بھارت ورش کے رہنے والوں کی بلا لحاظِ مذہب و ملت پرماتما سے یہ پرارتھنا ہونی چاہیے۔ کہ وہ مہاتما جی کو اس برت سے بخیر و خیریت گزار دیں۔ تاکہ اُن کی صحت پر اس تازہ برت کی وجہ سے کوئی ناخوش گوار اثر نہ پڑے۔

مقدمہ پورے زور سے لڑو!

اب جبکہ نظام گورنمنٹ نے شری پنڈت رامچندر جی دہلوی کو ریاست حیدرآباد میں داخل ہونے کی ممانعت کردی ہے۔ تو اب یہ آریہ جگت کا فرضِ اوّلین ہو گیا ہے۔ کہ وہ اس مقدمہ کی پورے زور سے پیروی کرے۔ جو بیدر پولیس نے پنڈت جی کے خلاف چلایا ہوا ہے۔ یہ موقعہ ایسا ہے۔ کہ آریہ پُرش ودیا اور آریہ سار ودیشک سبھا کی اپیل پر پوری توجہ دیں۔ اور سبھا نے جو مقدمہ کے لئے روپیہ کی اپیل کی ہے۔ اس کو جلد از جلد جمع کریں۔ تاکہ سبھا قابل ترین وکلا کی خدمات حاصل کرنے اور مقدمہ کے متعلق دوسرا ضروری پروپیگنڈا کرنے میں کوئی دقت محسوس نہ کرے۔ کیونکہ بیدر پولیس نے پنڈت جی پر جو مقدمہ چلانے کی جرأت کی ہے۔ وہ صاف طور پر ریاست میں ویدک دھرم کے پرچار کے لئے ایک کھلا چیلنج ہے۔ اب آریہ جگت کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس چیلنج کو قبول کرنے سے کسی حالت میں انکار نہ کرے۔

روپیہ کی واپسی سے انکار

پچھلے دنوں جب حکومت نے کانگرس کمیٹیوں کو خلافِ قانون مشتہر کیا تھا۔ اس نے ان کمیٹیوں کا روپیہ بھی ضبط کرلیا تھا۔ اب جبکہ حکومت نے کانگرس کے متعلق اپنے گزشتہ رویہ کی تلافی شروع کردی ہے۔ تو اس کا یہ بھی فرض تھا۔ کہ وہ ضبط شدہ روپیہ بھی واپس کردیتی۔ لیکن جب سوالات کے وقت کانگرس کے ضبط شدہ روپیہ کی واپسی کے متعلق مسٹر بھوپت سنگھ نے سوال کیا۔ تو مسٹر ہیری ہیگ ہوم ممبر نے جواب دیا۔ کہ جس جماعت کو خلافِ قانون مشتہر کیا جائے اُس کے روپیہ کو بحق ملک معظم ضبط کیا جاتا ہے۔ اُس کی واپسی کا کوئی سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ عجیب مذاق ہے۔ جب ضبط شدہ روپیہ محض ایک امانت تھا۔ تو اُسے پھر جبراً اپنے قبضہ میں رکھنے کا کیا مطلب؟

کیا حکومت اپنے اس رویہ سے پنجابی کی ذیل کی ضرب المثل کو ثابت تو نہیں کرنا چاہتی کہ :-

"ڈاہڈا مارے۔ اور رونے بھی نہ دے"

دیانند اپدیشک ودیالیہ کی اپیل

شری سوامی سوتنترانند جی آچاریہ دیانند

مارشل ہنڈنبرگ کی شہادت

جرمنی کے قیصر اعظم تھے جاں نثار سپہ سالار فیلڈ مارشل ہنڈنبرگ اس دار ِ فنا سے چل بسے ہیں۔ ان کی رحلت کو ہم شہادت کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ کہ آپ ابتدائے زندگی سے ہی مادر وطن کی محبت میں سرشار رہے۔ جرمنی کی فوجی طاقت کو اگر کسی شخص نے کمال تک پہنچایا۔ تو وہ فیلڈ مارشل ہنڈنبرگ ہی تھے۔ قیصر اعظم کی جلا وطنی کے بعد جب جرمنی میں دھا چوکڑی مچی۔ تو اس وقت جس جرمن سپوت نے جرمنی کو تباہی سے بچایا۔ وہ فیلڈ مارشل ہی تھے۔ جنہوں نے جرمن جمہوریہ کی صدارت کو قبول کر کے اُسے نہ صرف اعتبار بخشا۔ بلکہ اُس کو جنگ کے صدمات سے محفوظ رکھ کر دوبارہ فرسٹ کلاس پاور بنانے کی سعی جمیل کی۔ آپ کی شہادت کے بعد جرمنی میں جو گڑبڑ نہیں مچی۔ اور ہر ہٹلر بلا کھٹکے آپ کا جانشین بننے کے قابل ہوئے ہیں۔ تو یہ بھی فیلڈ مارشل کے سول اور فوجی تدبر کا ہی نتیجہ سمجھنا چاہئے۔

مارشل ہنڈنبرگ کی شہادت کے بعد اگر ہر ہٹلر یہ چاہتا ہے۔ کہ وہ جرمنی کو بام ترقی پر لے جائے۔ تو اُسے لازمی طور پر منظوم شاہی خاندان کا سہیوگ حاصل کرنا پڑے گا۔ کیونکہ یہی سہیوگ فی الحقیقت فیلڈ مارشل ہنڈنبرگ کی ہردلعزیزی کا بطور صدر جمہوریہ کامیابی کا راز تھا۔

ہٹلر کا نیا عہدہ

فیلڈ مارشل ہنڈنبرگ صدر جمہوریہ جرمنی کی زندگی میں ہی ہر ہٹلر ملک میں ڈکٹیٹر بن چکا تھا۔ اب جبکہ فیلڈ مارشل شہید ہو چکے ہیں۔ تو جرمن کیبنٹ نے ایک قانون پاس کیا ہے۔ جس کی رُو سے چانسلر اور پریزیڈنٹ کے عہدوں کو ملا دیا گیا ہے۔ اور انہیں ہر ہٹلر کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ ہر ہٹلر کا اس طرح جرمنی کا چانسلر اور پریزیڈنٹ بن جانا جہاں جرمن جمہوریہ کی سنجیدہ رائے عامہ کا مظہر ہے۔ وہاں اس بات کی بھی گارنٹی ہے۔ کہ جرمنی کی کیبنٹ کی رائے میں اس وقت ہر ہٹلر ہی ایک ایسی شخصیت ہے جو کہ ملک کے اندر امن و امان قائم رکھ سکتی ہے۔ اگر فوجی اور سول حکام نے نئے صدر کو اپنا پورا پورا سہیوگ دیا۔ اور پرانے شاہی خاندان کے حامیوں نے کسی قسم کی مخالفت کا اظہار نہ کیا۔ تو ہمارا یقین ہے۔ کہ ہر ہٹلر کا وجود جرمنی کے لئے ویسا ہی مفید ثابت ہوگا۔ جیسا کہ اس سے پہلے ہنڈنبرگ کا ثابت ہو چکا ہے۔

مہاتما گاندھی کے وارنٹ

نہ معلوم ہمارے جنم ابھیمانی پورانک بھائیوں کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ وہ انتہائی مضحکہ خیز کارروائیوں پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ بنارس سے اطلاع آئی ہے۔ کہ جب مہاتما گاندھی وہاں پہنچے۔ تو سناتن دھرم مارشل کیمپ کے انسپکٹر منی رام اپنے پانچ سپاہیوں کو ساتھ لے کر مہاتما گاندھی کا وارنٹ گرفتاری لئے ہوئے شام کے چار بجے مہاتما جی کو گرفتار کرنے کے لئے کاشی ودیاپیٹھ میں پہنچے۔ وارنٹ میں انسپکٹر صاحب کو یہ حکم دیا گیا تھا۔ کہ وہ مہاتما جی کو گرفتار کر کے جلد از جلد شہر بدر کر دیں۔ یا اگر وہ اپنے آپ کو حوالے کرنے سے انکار کر دیں۔ تو ان کی نوٹو کو سزا دی جائے۔

عجیب قسم کی دیوانگی ہے۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو کہ امن و امان کے قیام کی دُہائی دیتے نہیں تھکتے۔ وہ دیکھیں۔ کہ بنارس جیسے پورانک گڑھ میں پرطاؤنی تھنڈے کی آڑ میں کیسے مکروہ اور گستاخانہ فعلوں کا ارتکاب ہو رہا ہے۔ اور وہ بھی رہا ہے کھلے بندوں۔

جاپانی پریس کی تقویت

جس ملک کا پریس مضبوط ہوتا ہے۔ اُس کی مجلسی اور سیاسی حالت بہتر ہوتی ہے۔ ہندوستان کی بدقسمتی سے یہاں کا پریس کمزور ہے۔ اور یہاں کی سیاسی حالت بھی قابل رحم ہے۔ جاپان کا پریس ہندوستان کے پریس سے بدرجہا زیادہ مضبوط ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس کی سیاسی پوزیشن بھی قابل رشک ہے۔ اس کے چار سرکردہ اخبارات کی اشاعت حسب ذیل ہے:-

اوساکا اساہی ... ۱۲۵۰۰۰ سے لیکر ... ۱۳۳۰۰۰ تک

اوساکا مینیچی ... ۱۱۵۰۰۰ ،، ،، ... ۱۲۳۰۰۰ ،،

ٹوکیو نچی نچی ... ۳۰۰ ۷ سے لیکر ... ۸۰۰ ۷ تک

ٹوکیو اساہی ... ۶۳۰۰۰ ،، ،، ... ۶۸۰۰۰ ،،

دوسرے سرکردہ روزانہ اخبارات کی اشاعت زیادہ سے زیادہ ... ۵۸۰۰۰۔ اور کم سے کم ... ۸۱۰۰ ہے۔

لیکن ہندوستان کے بڑے سے بڑے اخبار کی اشاعت بمشکل تمام ہزاروں تک پہنچتی ہے کچھ تو اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہاں پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد کم ہے۔ اور کچھ وجہ یہ ہے۔ کہ یہاں کے لوگوں کی اقتصادی حالت بھی قابل رحم ہے۔ اور اخبار بینی کا شوق ابھی اپنی ابتدائی حالت میں ہے۔

دیانند اپدیشک ودیالیہ کیلئے اپیل!

دیانند جنم شتابدی کے وقت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے دیانند اپدیشک ودیالیہ کھولا تھا۔ اُس وقت سبھا کا یہ خیال تھا۔ کہ اس کو چلانے کے لئے کم سے کم ایک لاکھ روپیہ مستقل فنڈ میں جمع ہونا چاہئے۔ اُس وقت اس کے لئے دھن منتری سوامی ستیانند جی نے اکٹھا کیا تھا۔ اب دس سال کے بعد بھی جبکہ اس عرصہ میں پھر ودیالیہ کے لئے دھن کبھی نہیں مانگا گیا ہے۔ وہ رقم پوری نہیں ہوئی ہے۔ اور اس سال پھر سبھا نے دس ہزار روپیہ جمع کرنے کی آگیا دی ہے۔ اس رقم کو پورا کرنے کے لئے میں کئی سماجوں میں گیا ہوں۔ سنت لال جی بی۔ اے۔ ایڈیٹر "ریفارمر" میرے ساتھ تھے ان سماجوں کے نام اس پرکار ہیں:-

گوجرانوالہ۔ گجرات۔ راولپنڈی شہر۔ راولپنڈی صدر۔ راولپنڈی لال کرتی۔ کوہمری۔ پشاور شہر۔ پشاور صدر۔ پشاور آسیا بازار۔ نوشہرہ۔ رسالپور۔ مردان۔ تلہ گنگ۔ منڈی بہاؤالدین۔ ملکوال۔ پنڈدادن خان۔ میانی۔ بھیرہ۔ بھلوال اور سرگودھا۔

ان سماجوں نے اپنی شکتی انوسار مجھے سہایتا دی ہے۔ کئی سماجوں نے رقم دے دی ہے۔ اور کئی ایک نے کچھ رقم دے کر باقی رقم بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔ اُمید ہے کہ وہ بہت جلد بھیج دیں گی۔

اب دوسری سماجوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ اس ودیالیہ کے لئے دھن جمع کر کے بھیجنے کی کرپا کریں۔ کیونکہ ہر ایک سماج میں جانا ناممکن ہے۔ اگر ہو سکا۔ تو میں کسی کسی سماج میں جانے کا یتن کروں گا۔ یہ رقم کوئی زیادہ نہیں ہے۔ اس لئے سماجوں کو جلد پوری کر دینی چاہئے۔

(سوامی) سوتنترانند آچاریہ ودیالیہ

نیشنلسٹ پارٹی کی قائمی

بنارس سے آمدہ ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ کمیونل ایوارڈ اور وائیٹ پیپر کے خلاف تمام ملک میں مہم جاری کرنے اور اسمبلی کے انتخابات میں ایسے اُمیدوار جو دونوں کی منسوخی کے لئے کام کریں گے کھڑے کرنے کے لئے ایک نیشنلسٹ پارٹی بنانے کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ مزید براں یہ بھی سنا گیا ہے۔ کہ پنڈت مالویہ جی تمام صوبوں سے ایسے نیشنلسٹوں کی جو پارٹی کے مقاصد سے ہمدردی رکھتے ہوں۔ ۱۵ر اگست ۱۹۳۴ء کو بنارس میں ایک کانفرنس بلا رہے ہیں۔ جب پنڈت مالویہ جی کمیونل ایوارڈ کے حق میں نہیں۔ اور سارے ملک اور متحدہ قومیت کے لئے سم قاتل سمجھتے ہیں۔ تو اُن کے لئے یہ مقدم تھا۔ کہ وہ اپنے ہم خیال اصحاب کی ایک کانفرنس بلاتے۔ تاکہ جس مقصد کو لیکر انہوں نے کانگرس پارلیمنٹری بورڈ سے استعفیٰ دیا ہے۔ اُس کو بھلی بھانتی پورا کر سکتے۔ پارٹی تو قائم ہو گئی۔ لیکن اس کے سنچالکوں کو اس بات کی خاص احتیاط رکھنی چاہئے کہ کہیں ان کے اُمیدواروں کا کانگرس کے اُمیدواروں سے ٹکراؤ نہ ہو جائے۔ اور ایک نئی کشمکش ہی شروع نہ ہو جائے۔

ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ جات سے انحراف

داخلہ کونسل کے متعلق کانگرس ورکنگ کمیٹی نے جو فیصلہ جات کئے ہیں۔ وہ نوجوانوں کو اپیل نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہمیں اطلاع ملی ہے۔ کہ یو۔ پی کے پرانت میں جہاں کہ داخلہ کونسل کے مخالفین کی کثرت ہے۔ شری بابو پرشوتم داس ٹنڈن اور مسٹر رفیع احمد قدوائی کی سرکردگی میں ورکنگ کمیٹی کے تازہ فیصلہ جات کی زبردست مخالفت کی جائے گی۔ الہ آباد میں کانگرسی کارکنوں کی ایک میٹنگ بھی ہوئی۔ اس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ انتخابی مہم کی مخالفت کی جائے۔

اگر یو۔ پی میں ان اصحاب نے اپنے خیالات کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی۔ تو ہمیں ڈر ہے۔ کہ یو۔ پی کے کانگرسی اُمیدواروں کے راستہ میں بہت سی مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ اور عین ممکن ہے۔ کہ ان مشکلات کی وجہ سے اُن کے مخالف اُن سے بازی لے جائیں۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ (مینیجر)

ختنہ سے موت

اسلامی ختنہ کی رسم وحشیانہ زمانہ کی یادگار ہے جہاں ہم ویدک دھرمی بچوں پر دیہ رکھشا کے سنسکار ڈالتے ہیں۔ وہاں مسلمان ختنہ کی رسم ادا کر کے بچوں کے اندر دیگر گوں عادات ڈالتے ہیں۔ اور ختنہ کی خرابیوں سے بچوں کو بچانے کی کوشش نہیں کرتے۔ ختنہ میں جتنی وجوہ پر جہاں کئی نقصانات ہیں۔ وہاں اس سے ایک نئے نقصان کی ذیل کی اطلاع حال ہی میں ملتان سے موصول ہوئی ہے :۔

"ملتان - ۱۸ جولائی - ایک اطلاع مظہر ہے کہ طرف راوی میں ایک لڑکے کا ختنہ کیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس لڑکے کی موت واقعہ ہو گئی ہے۔ پولیس اُس کی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے مردہ خانہ میں لے گئی۔ اور تفتیش کر رہی ہے" ۔

پولیس کی تفتیش خواہ کچھ ثابت کرے۔ لیکن اتنا تو ظاہر ہے۔ کہ ختنہ نے ایک معصوم بچہ کی جان لے کر چھوڑی۔ اگر اس غریب کا ختنہ نہ کیا جاتا۔ تو ممکن ہے کہ وہ اس قبل از وقت موت کا شکار ہو کر اپنے والدین کو داغ مفارقت نہ دے جاتا۔ اور نہ ہی پولیس کو پوسٹ مارٹم کی ضرورت محسوس ہوتی :۔

قتل مرتد

دُنیا میں جو مذہب کسی انسان کو خیالات کی آزادی نہیں دیتا۔ وہ مہذب دنیا کے لئے قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ ایک انسان کے دماغ کو غلام بناتا ہے۔ مذہب اسلام اپنی مذہبی تنگ دلی کے لئے یہاں تک مشہور ہے۔ کہ اس کو مہذب دُنیا کسی حالت میں قبول ہی نہیں کر سکتی۔ چنانچہ "السدل" گوجرانوالہ اپنے یکم اگست ۱۹۳۶ء کے پرچہ میں لکھتا ہے۔ کہ :۔

"اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے ۔۔۔ ارتداد کے جرم کی سزا کی سختی اس بنا پر ہے۔ کہ ایسے فتنہ کو آغاز میں ہی دبا دیا جائے"

(صفحہ ۱۹)

گویا اسلام کی رُو سے اگر ایک مسلمان عیسائی یا آریہ ہو جائے۔ تو وہ واجب القتل بن جاتا ہے۔ معاذ اللہ۔ نہیں خواہ اُس کی مذہبی تبدیلی کیسی ہی معقول وجوہ پر مبنی ہو۔ اور اس کی تہ میں کیسا ہی پاک جذبہ کام کر رہا ہو۔ ایسی حالت میں کسی شخص کا یہ دعویٰ کرنا کہ اسلام انسانوں کے لئے سلامتی کا موجب ہے۔ دنیا کو دھوکہ دینا ہے۔ اور بصورت کا غلط پہلو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے :۔

مرزائیوں سے اہم مطالبہ

مولانا ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر "اہلحدیث" نے مرزائیوں سے ذیل کا اہم مطالبہ کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ جب مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ کہ "اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں" :۔

(رسالہ "تحفہ" ندوہ صفحہ ۵)

تو آپ پھر قرآن مجید میں مرزا صاحب کا نام مسیح ابن مریم دکھا دیں۔ مگر یاد رکھنا وہ قرآن نہ ہو۔ جس میں قادیان کا نام مرقوم ہے۔

(ازالۂ اوہام طبع اول صفحہ ۷۷)

مطالبہ بڑا ہی اہم ہے۔ مرزائیوں کو یا تو مولانا صاحب کا مطالبہ پورا کرنا چاہئے۔ یا یہ کہہ دینا چاہئے۔ کہ مرزا صاحب غلط دعویٰ کر کے لوگوں کی آنکھوں میں دھول ڈال گئے تھے۔

لیکن پیشتر اس کے کہ ہم مولانا صاحب کے مطالبہ کی حمایت کریں۔ ہم ان سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا قادیان شریف میں کوئی ایسا قرآن بھی موجود ہے۔ جس میں قادیان کا نام مرقوم ہے۔ اگر ہے۔ تو مہربانی کر کے بتلا دیا جائے۔ کہ وہ کس ذات شریف پر نازل ہوا تھا ؟

ڈاکٹر کچلو کا اقدام خودکشی

امرتسر کے کانگرسی کارکنوں میں جو نزاع پایا جاتا ہے۔ اور جس کا اظہار الیکشن کے دن ہوا تھا۔ اس کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے ڈاکٹر کچلو نے ایک ہفتہ کا برت رکھا۔ اس برت کے متعلق اظہارِ خیالات کرتے ہوئے مولانا ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر "اہلحدیث" فرماتے ہیں۔ کہ :۔

"ڈاکٹر سیف الدین چونکہ مسلمان ہیں۔ اُن کی اسلامی حیثیت سے جمہور مسلمان اُن کے اس فعل پر ناراض ہیں۔ ہمارے نزدیک بھی اُن کی ناراضگی معقول ہے۔ کیونکہ ایسے برت رکھنے کی اجازت شریعت اسلام میں نہیں۔ بلکہ یہ فعل اقدام خودکشی کے معنی میں ہے" :۔

("اہلحدیث" ۔ ۳ اگست ۱۹۳۶ء)

ہم حیران ہیں۔ کہ مولانا صاحب نے مفتیانہ ڈھنگ سے ڈاکٹر کچلو پر اقدام خودکشی کا الزام لگا دیا۔ لیکن گورنمنٹ ہند اتنی کم عقل ہے۔ کہ اُس نے اس فتوے کے باوجود بھی ڈاکٹر کچلو کا اقدام خودکشی میں چالان کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ حالانکہ وہ اس امر سے آگاہ ہے۔ کہ ڈاکٹر کچلو پکے عدم تعاونی ہیں۔ اور عدالت میں ڈیفنس پیش کرنے پر تیار نہیں ہوں گے :۔

دوسوہہ کے ایک مسلم کانسٹیبل کی فرعون مزاجی

ہمیں یہ سُنکر سخت دُکھ ہوا ہے۔ کہ ۶ مئی کو آریہ سماج دسوہہ ضلع ہوشیارپور کے سالانہ جلسہ میں ایک مسلم پولیس کانسٹیبل نے گڑبڑ ڈال کر مہاشہ ستیہ دیو (سابق مولوی محمد عالم) کا ویاکھیان نہیں ہونے دیا تھا۔ جب اس کے اس فعل کی شکایت افسران سے کی گئی۔ تو اُن کی نرمی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر کانسٹیبل مذکور یہ لنترانیاں کہتا پھرتا ہے۔ کہ "میرا آریہ سماج نے کیا بگاڑ لیا ہے؟ میں اب آریہ سماجیوں کی خبر لیا کروں گا"۔

معلوم نہیں ہوتا۔ کہ کانسٹیبل مذکور ایک سرکاری ملازم ہوتا ہوا کیوں اس امر کے درپے ہے۔ کہ دسوہہ میں حکومت ہند کے وقار کو خاک میں ملا کر دم لے۔ ہمیں شک گزرتا ہے کہ کانسٹیبل مذکور یہ سمجھے بیٹھا ہے کہ اس وقت مغلیہ راج ہے۔ اور اُس سے باز پُرس کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ ایسی حالت میں ہم حکام ضلع پر زور دیتے ہیں۔ کہ وہ اس کانسٹیبل کی فرعون مزاجی کا جلد از جلد نوٹس لیں۔ اور اسے اتنا موقعہ نہ دیں۔ کہ وہ قصبہ کے امن و امان میں مخل ہو کر آریہ سماج سے مفت کی چھیڑ خانی کرنے کی جسارت کرتا رہے :۔

ایڈیٹر "نور" کو دعوت

سردار محمد یوسف ایڈیٹر "نور" قادیان اپنے ۳ اگست ۱۹۳۶ء کے پرچہ میں لکھتے ہیں۔ کہ :۔

"میری یہ دلی خواہش ہے۔ کہ آریہ سماج ایک پولیٹیکل جماعت ہونے کی بجائے مذہبی انجمن ثابت ہو سکے۔ کیونکہ اگر ایسا ہو۔ تو پھر میرے لئے اس جماعت میں تبلیغ کے واسطے بہت آسانیاں ہو سکتی ہیں" :۔

("نور" ۔ ۳ اگست صفحہ ۲ کالم ۱)

سردار صاحب کو اگر آریہ سماج کے دھارمک جماعت ہونے کے متعلق کوئی شک ہے تو سمجھ لو۔ کہ یا تو اُن کی آنکھوں میں قصور ہے۔ یا دماغ میں فتور ہے۔ ورنہ آریہ سماج کا گزشتہ ریکارڈ تو صاف بتلاتا ہے کہ وہ ایک خالص دھارمک سنستھا ہے۔ اور بحیثیت مجموعی سیاسیات میں دخل دینے سے ہمیشہ محترز رہی ہے۔ اور جب تک موجودہ مغربی سیاسیات کو اس کی آلائشوں سے پاک صاف نہ کر لیا جائے گا تب تک سیاسیات کی دلدل میں گھسنے کا نام نہ لے گی :۔

زخموں پر نمک !

گزشتہ دنوں ایک سرحدی سرخپوش نے مردان کی ہندو گوری دیوی کا جبراً اغوا کر لیا تھا۔ اور اسے انتہائی مصیبت میں رکھ کر یہ دھمکی دینے کی لگاتار کوشش کی۔ کہ تم مسلمان بن جاؤ۔ لیکن جب اس غریب دیوی نے اُس کے شیطانی مشورہ کو قبول نہ کیا۔ اور پولیٹیکل ایجنٹ مالاکنڈ کی وساطت سے اپنے والدین کے پاس آنے پر رضامندی کا اظہار کیا۔ تو اغوا کنندہ کے ساتھیوں نے یہ شیطانی پراپیگنڈا شروع کر دیا ہے۔ کہ گوری دیوی نے مذہب اسلام قبول کر لیا تھا۔ اور اب جب وہ واپس آگئی ہے تو اس کے والدین اُس کو ترک اسلام پر مجبور کر رہے ہیں۔ نہ معلوم یہ لوگ کیوں اتنے گر گئے ہیں کہ ایک تو اغوا کنندگان کی کھلے بندوں حمایت کرتے ہیں۔ اور پھر جب اغوا کنندگان کو کیفر کردار کو پہنچانے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ تو وہ قبول اسلام کی نخو پروپیگنڈا کر کے جرم سے فرار دار ام سوال بنانے کی کوشش کرتے ہوئے نہیں تھکتے :۔

والد اور بھائی کیخلاف شہادت

قادیان کے آنجہانی بڑے مرزا صاحب (خدا اُن کو بہشتی مقبرہ نصیب کرے) بعض اوقات اپنی تعریف کرتے ہوئے ایسے الفاظ بھی بول جاتے تھے۔ جو کہ اُن کی منکسر مزاجی کو ظاہر کرتے تھے۔ "آئینہ کمالات اسلام" میں مولوی محمد حسین بٹالوی کو مخاطب کر کے آپ فرماتے ہیں :۔

"بسا اوقات محض خدا تعالیٰ کے خوف سے اپنے والد اور اپنے بھائی کے برخلاف گواہی دی۔ اور سچ کو ہاتھ سے نہ چھوڑا" :۔

("الفضل" ۔ ۷ اگست ۱۹۳۶ء)

والد اور بڑے بھائی کے خلاف عدالت میں شہادت دینا اور پھر اُسے فخریہ بیان کرنا ایسا نہیں۔ کہ جسے کوئی انسان ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت کر سکے۔ اور اُسے تعریف کی نگاہ سے دیکھ سکے۔ ہاں بڑے مرزا صاحب کے اس فخریہ کلام کو تب صادق سمجھا جا سکتا ہے۔ اگر ہم پہلے یہ قرار دے دیں۔ کہ آپ کے والد صاحب اور بڑے بھائی نے دروغ گوئی سے کام لیا تھا۔ اور راست بیانی کو تلانجلی دے دی تھی :۔

"قادیانی نبی" کے نرالے دعوے

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی واقعی ایسے مزیدار انسان تھے - کہ اُن کی شان کو نہ مولانا ثناء اللہ پا سکتے تھے ۔ نہ مسٹر اعظم پہنچ سکتے تھے - اور نہ کرم دین محمدی بیگم صاحبہ وہاں رسائی حاصل کر سکتی تھیں - آپ زمین پر پیدا ہوئے - لیکن اپنے دعاوے کے کارن زمین و آسمان پر حاوی ہو گئے - اور ایسے حاوی ہوئے - کہ آخر اسہال نے اُن کو ۱۹۰۸ء میں دنیا سے خارج الوطن بنا کر ہی دم لیا ؛

حضرت شاہ اکبر نے ایک دفعہ مذاقیہ فرمایا تھا - کہ ہندوستان میں اس لئے کوئی نبی یا پیغمبر نہیں ہوا - کیونکہ یہاں کے لوگ اس قدر بلند حوصلہ تھے - کہ اُنہوں نے نبوت و پیغمبری کو گھٹیا سمجھ کر سیدھی الوہیت پر ڈگری دائر کی - اور پلا لحاظ نابلیت و بانت " اہم برہم اسمی " کی دھار نی رٹنی شروع کر دی - لیکن اگر شاہ اکبر آج زندہ ہوتے - تو دیکھتے - کہ ایسے دعوے صرف ہندو ہی نہیں کرتے تھے - بلکہ بیسویں صدی میں ایک "اسلامی نبی" بھی کر گیا ہے ؛

"نبی" سے ہماری مراد آنجہانی "مرزا قادیانی" ہے - چنانچہ آپ عربی میں جو کچھ فرماتے ہیں - اُس کا ترجمہ ہم "پرکاش" کے پریمیوں کے لئے شائع کرنے پر اکتفا کرتے ہیں :-

"میں نے نیند میں خود کو ہو بہو اللہ دیکھا - اور مجھے یقین ہو گیا - کہ میں وہی اللہ ہوں - پس میں نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا - اور کہا - کہ ہم نے آسمان کو ستاروں سے سجایا " ؛

(آئینہ کمالات اسلام صفحات ۵۶۴ و ۵۶۵)

لیکن آپ صرف اتنے دعوے پر ہی اکتفا نہیں کرتے - بلکہ مزید توضیح کے لئے ایک اور جگہ لکھتے ہیں - کہ :-

" اللہ تعالے نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا -
انت من ماءنا و ہم من فشل
ترجمہ - اے مرزا ! تو ہمارے پانی سے ہے - اور دوسرے لوگ خشکی سے ہیں "

اگر آپ خدا ہی بننے پر اکتفا کرتے - تو بھی خیر تھی - لیکن آپ تو اس سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں - چنانچہ الوہیت کا دعوے کر کے خدا کی زندگی کا ثمر بننے کے لئے یوں مجبور ہوئے - "حقیقۃ الوحی" کے صفحہ ۸۶ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں - کہ انہیں اللہ تعالے نے فرمایا :-

انت منی بمنزلۃ ولدی

ترجمہ :- تم میرے بیٹے کی جگہ ہو ؛

اور "بشیری" جلد دوم صفحہ ۶۵ پر لکھتے ہیں - کہ اللہ تعالے نے ان کو خطاب کر کے فرمایا -

انت من بمنزلۃ اولادی

آخر جب مسلمانوں نے مرزا صاحب کا ناطقہ بند کرنا شروع کر دیا تو اُنہوں نے مسلمانوں کے اعتبار کا مذاق اڑاتے ہوئے فرمایا ؎

ہیں کبھی آدم کبھی موسےٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(درثمین - صفحہ ۱۰۰)

اس کی مزید تفسیر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں ؎

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبےٰ باشد

(تریاق القلوب - صفحہ ۳)

لیکن آپ نے صرف اس پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ آپ تو مسلمانوں کو زیادہ offend کرنے کے لئے محمد ہونے کا یوں دعوےٰ کرتے ہیں :-

" خدا نے مجھ پر اس رسول کا فیض اتارا اور اس کو پورا کیا - اور میری طرف اس رسول کا لطف اور جود پھیرا - یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا " ؛

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱)

اپنی کتاب "تحفہ گولڑویہ" کے صفحہ ۱۰۱ پر آپ نے ظلی طور پر محمد ہونے کا دعویٰ کیا ہے ؛

لیکن عجیب مذاق ہے کہ اتنے بے جوڑے دعاوے کرتے ہوئے نتیجے سے آپ کا ہتمد خراب ہونے لگ گیا - جب کسی نے اس کے خراب ہونے کی وجہ پوچھی - تو آپ نے بڑی سنجیدگی سے فرمایا - کہ :-

" بابو الٰہی بخش چاہتا ہے - کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے - مگر خدا تعالےٰ تجھے انعامات دکھلاوے گا - جو متواتر ہوں گے - اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا - جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے " ؛

(تتمہ حقیقۃ الوحی - صفحہ ۱۴۳)

سوال ہوگا - کہ وہ بچہ کبھی پیدا ہوا - جس کا حمل تک نہیں ہوا - اور نہ ہی کسی نے اس حمل کو ٹرسٹ دیکھا ہے - مرزا صاحب چونکہ نبی تھے - اس لئے وہ آگے جا کر خود ہی فرماتے ہیں - کہ :

" مریم کی طرح عیسےٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی - اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا - اور کئی ماہ بعد جو دس ماہ سے زیادہ نہیں بذریعہ الہام مجھے مریم سے عیسےٰ بنایا گیا " ؛

(کشتی نوح - صفحہ ۴۷)

خوب ! خوب !! مرزا صاحب کا حیض خواہ بابو الٰہی بخش نے دیکھا ہو یا نہ - آپ کو حاملہ ہوتے شاید آپ کے کسی حریف نے تاڑا ہو یا نہ ۔

لیکن سوال ہوتا ہے - کہ کیا مرزا صاحب کو حاملہ ہونے پر دردِ زہ کی شکایت بھی ہوئی تھی یا نہیں ؟ سنئیے - اس بارہ میں مرزا صاحب خود کیا اقبال کرتے ہیں :-

" پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے - دردِ زہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی "

(کشتی نوح - صفحہ ۴۷)

لیکن بڑے مرزا صاحب نے صرف مسلمانوں سے ہی چھیڑ خانی نہیں کی - بلکہ مسکین غریب ہندوؤں سے بھی ذیل کے الفاظ میں دل لگی کی ہے :

" ۲ نومبر ۱۹۰۴ء کو سیالکوٹ میں لیکچر دیتے ہوئے آپ نے کرشن ہونے کا دعوےٰ کیا - اس کے بعد آپ "البشرےٰ" کی جلد اوّل کے صفحہ ۵۶ پر اپنے آپ کو

"ہے کرشن جی رُدر گوپال"

فرماتے ہیں -

کہاں حاملہ ہونا اور کہاں دردِ زہ کی شکایت سے تنہ کھجور کی طرف لے جانا - لیکن اس پر بھی بڑے مرزا کے اتنے دم خم ہیں - کہ وہ علی الاعلان فرماتے ہیں :-

" براہمن اوتار سے مقابلہ اچھا نہیں "

(کتاب البشرےٰ کی دوسری جلد صفحہ ۱۱۶ اور کتاب "البشرےٰ" کی جلد اوّل میں صفحہ ۵۶ پر مرزا صاحب نے آریوں کا بادشاہ ہونے کا دعوےٰ کیا ہے ؛

مسلمانو ! مبارک ہو - اب چھوٹے مرزا کی بدولت آپ کے لئے نہ حج بھی جائز ہو گیا ہے - چنانچہ مرزائیوں کا الہامی گزٹ لکھتا ہے - کہ :-

" مدینہ مکہ تو مرحومہ ہیں - اب چونکہ ہر کوئی ایسی جماعت تھی - جو اشاعت اسلام کی ذمہ دار قرار دی گئی ہو - اور نہ ہی اب عربوں کی ایسی حالت اور نظام رہتا - کہ وہ تبلیغ اسلام کر سکیں - ایسا نظام اب ہندوستان میں ہی ہے - اور اشاعت اسلام کا درد رکھنے والی قوم بھی اب یہیں ہے - اس لئے اللہ تعالےٰ نے ایک ظلی حج مقرر کیا - اور اس کا مرکز قادیان ہی رکھا " ؛

("الفضل" - یکم دسمبر ۱۹۳۲ء)

خط و کتابت کرتے وقت پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ؛ (مینیجر)

اسلامی نکاح کے کرشمے

۱ - امام جعفر صادق سے روایت ہے - کہ اُنہوں نے فرمایا - کہ "ایک عورت عمرؓ کے پاس آئی اُس نے کہا - کہ میں زناہ کی گئی ہوں - مجھے پاک کر دیجئے - تو عمرؓ نے حکم دیا - کہ وہ سنگسار کر دی جائے - حضرت علیؓ کو اس کی خبر مل گئی - تو آپ نے اُس عورت سے پوچھا - کہ تو نے کس طرح زناہ کیا ہے ؟ وہ بولی میں جنگل میں جا رہی تھی - مجھے سخت پیاس لگی - میں نے ایک عرب سے پانی مانگا - اُس نے اس شرط پر پانی دینے پر رضامندی ظاہر کی - کہ میں اپنے نفس پر اس کو قدرت دوں - چونکہ پیاس کی شدت زیادہ تھی - اس لئے میں نے اپنے نفس پر اس کو قدرت دے دی - تو امیر المومنین نے فرمایا - کہ مجھے قسم ہے رب الکعبہ کی یہ نکاح ہی ہے " ؛

("اہلحدیث" ۲۷ نومبر ۱۹۲۵ء)

۲ - شیعہ کہتے ہیں - کہ حضرت علیؓ کا فتوےٰ ہے - کہ زناہ بھی ایک قسم کا نکاح ہے - جسے متعہ کہا جاتا ہے ؛

("اہلحدیث" - ۱۶ اپریل ۱۹۲۶ء)

شراونی کرم اتھوا اُپاکرم!

(لیکھک شری ڈاکٹر کشن لال جی)

شراونی کرم تھتھا اُپاکرم دو بھن بھن کرم ہیں۔ اُپاکرم کو گورو اور شِشیہ سنانک اور برہمچاری سب مل کر کرتے ہیں اور یہ کرم گورو کی گرہیہ اگنی میں ہوتا ہے۔ جب اور شِشیہ نکل آویں۔ تب منترون بکھشتر سے یکت شراون کی پورنما اتھوا ہست نکھشتر سے یکت شراون کی پنچمی میں یہ کرم ہونا چاہیے۔ یہ پارسکر گرہیہ سوتر میں تھتھا گوروکل برنداون کی اُپاکرم پدھتی میں لکھا ہے۔ اور شروناکرم شراون کی پورنما کو گرہیہ اگنی میں ہوتا ہے ایسا پارسکر گرہیہ سوتر میں لکھا ہے۔ ان باتوں سے سپشٹ ہے۔ کہ جو گرہستی اُپاکرم سناتے ہیں۔ وہ ٹھیک نہیں۔ اُن کو شراون کرم سنانا چاہیے۔

اُپاکرم کی پدھتی بھی گوروکل برنداون اور گوروکل کانگڑی میں بھن بھن ہے۔ پرنتو ہی بھی گوروکل کانگڑی کی پدھتی لکھی ہے۔ اب پرشن یہ ہے کہ دونو پدھتیوں میں سے ٹھیک کون سی ہے؟ دونو گوروکل آریہ گوروکل ہیں۔ دونو میں ایک ہی پدھتی ہونی چاہیے۔ دونو میں بھنتا ہونے سے کون سی کو ٹھیک مانا جاوے؟ برنداون کے برہمچاری تو وہاں کی پدھتی سے ہی کرم کرتے ہیں۔ یہاں میں دونو پدھتیوں کے سمبندھ میں لکھتا ہوں۔ تاکہ ودوان لوگ اس پر وچار کریں۔

گوروکل برنداون کی پدھتی میں اگنی آچاریہ کی گرہیہ اگنی میں کیا جاتا ہے۔ دو یہ ہیں اکھنڈ۔ دھان کھیل۔ دہی اور نِل لیے جاتے ہیں۔ گور ڈھاک کی تین تین ہری سمدھائیں پرتیک شِشیہ کے لیے ہونی چاہئیں۔ پرتیک سمدھا لے بتن بتن ہرے پتے لگے ہوں۔

اگر شکل بھی کے لیے گوبر بھیڑ اتھوا پوست کی لکڑی کا بنا ہوا ... ہونا چاہیے جس میں اگر ڈھاگ پر تل رکھنے کے لیے کنڈا سمتھا بنا ہو۔ پرتھم البنوپ ... کر کے

"देव सवित: प्रसव यज्ञ"

اتیادی منتر کا اُچارن کرنا چاہیے۔ اس کے بعد یمنک ہون کرکے منن نکھت اُپاکرم ودھی کرنی چاہیے۔

(پرتھم) ओ३म अग्नये स्वाहा। इदमग्नये इदन्नमम। ओ३म सोमाय स्वाहा। इदम सोमाय इदन्नमम।

دو منتروں سے آہوتی دیوے۔ اس کے بعد رگوید یجروید۔ اتھرو اور سام وید اتھوا چاروں وید پڑھتے ہوں۔ تو ان ان منتروں سے آہوتی دیوے۔ پھر سات منتروں سے سات آہوتیاں دیوے۔ تت پشچات گوروسبھا سے اکھنت دھان (کھیل) کی ایک آہوتی "सदस स्पति" منتر سے ایک آہوتی دیوے۔ شِشیہ بھی گورو کے ساتھ ساتھ ... کرے۔ اس کے انتر آچاریہ اور شِشیہ دونو گوبر اتھوا ڈھاک کی ہری پتوں والی

سمیت ایک سمدھا گھرت سے لپیٹ کر گایتری منتر دوارہ اگنی میں پرکھشیپ کرے۔

اسی پرکار دونو وار ... یکت ودھی سے دہان آہوتی دے کر گورو شِشیہ گایتری منتر سے پورن ودھی انوسار سمتی پرکھشیپ کریں۔ اسی پرکار نیتم وار بھی کرنا چاہیے۔ تت پشچات گورو شِشیہ سب بنا جوالے کم سے کم تین تین دھانا ...

"शन्नो भवन्तु" منتر سے کرو دیں۔ اس کے بعد آچمن کر کے "दिधि क्राव्णो" منتر سے گورو تت پشچات آچمن کر کے جتنی سنکھیا میں شِشیہ ہوں اتنے ہی تل گن کر انگشت پل میں رکھ کر گایتری منتر دوارہ اتھوا ...

"शुक ज्योतिश्च" انوواک دوارہ تل آہوتی دیں۔ جب شِشیہ دھانا ودھی پراشن کر آچمن آدی سے شدھ ہو پشچم کی اور منہ کر کے بیٹھ جاوے۔ تب آچاریہ شِشیوں کو "ओ३म" کا اُچارن کراوے۔ اس کے پشچات آچاریہ یجروید کے شِشیوں کو بڑے براہمن آدی کے ادھیائے ... کو پرارمبھ سے پرتیک پڑھاوے۔ تتھا اس پرکار رگ وید۔ اتھرو وید اور سام وید۔ ... رِشیوں کو اتھوا چتروید یوں کو سب کے پرتیک اُچارن کرا دے۔ اس کے بعد آچاریہ اور شِشیہ "सहनोऽस्तु" منتر کا پاٹھ کریں۔ انتر نیتیک ہون کے سمان پرنت کرتیہ آدی آہوتی دے کر شانتی پاٹھ کے ساتھ ہون سماپت کرے۔ اب گوروکل کانگڑی کی پدھتی دیکھیے۔

پرتھم سنسکار ودھی میں لکھی ہوئی رِیتی سے اگنی استھاپن آدی کر کے اگھارا وار آجیہ بھاگوں کو دے کر

"बृह्मणे स्वाहा، छन्दोभ्य: स्वाहा" دیگر "सावित्र्यै स्वाहा" اتیادی ۱۰ منتروں سے گھرت کی دس آہوتیاں دے۔ تدانوسار رگوید کی گیارہ رِچاؤں ارتھات "अग्निमीत्रे" اتیادی رِچاؤں سے گیارہ آہوتیاں دے۔ اس کے پشچات یجروید کے "सदसस्पति मद्भुते" منتر سے آچاریہ ہون کرے۔ کنتو منتر سنت بولیں۔ پشچات سمست ودیارتھی = بلاش کی ہری ہری سمدھا ... کو گھی میں ڈبو کر گایتری منتر سے آہوتی دیں۔ اس پرکار تین بار کریں۔ پرتیک منتر ... کا کا کھشک سمست سمدھائیں اگنی کے ڈال دے۔ پھر سوشٹ کرت آہوتی دے کر پراشن کیا جاوے ...

"शन्नो मित्र"

اس منتر کو پڑھ کر ... آچمن کرے اپنے انگوں پر ہپمیہ کر کے پاتروں میں گنگاجل کو ... گورو کے ساتھ تین بار "ओंकार ... व्हृति पूर्वक" ساوتری پاٹھ کر چاروں ویدوں کے دو دو منتر پڑھیں۔

یہ پدھتی گوروکل کانگڑی کی ہے۔ دونو پدھتیوں میں بہت انتر ہے۔ ... پارسکر گرہیہ سوتر کی پدھتی بھی پڑھیے۔

پارسکر گرہیہ سوتر میں جو پدھتی لکھی ہے جو گوروکل برنداون میں کرائی جاتی ہے۔ اوپر لکھا جا چکا ہے کہ یہ پدھتیاں آپاسنیک گرہیہ اگنی میں ہوتی ہیں۔ تدا برہمچاریوں کا ہی پر کرنا ہے گرہستیوں کے لیے جو کرم ہے اس کو شراونا کرم کہتے ہیں۔ وہ شراونی پورنما کو ہوتا ہے۔ اس کی ودھی پارسکر گرہیہ سوتر کے ... کا ... اس پرکار لکھی ہے۔

شراون کرم۔ شراون کی پورنما کو گرہیہ اگنی میں ہوتا ہے۔ برہما کے چھوڑنے سے لے کر شیش بکھشن تک یہ ودھی ہے۔ چرو سو تھالی کے اندر بھرجن کر کے (بھوننے کا برتن) اور اس سے ... چاولوں کی بدھی سو تھالی پر کرے ... سو تھالی کے انوسار پروکھشن کرے۔ یہ وستوئیں تیار رہیں۔ رسل ... اور ان کا جل کا پاتر اور درو۔ تین گند ... انجن۔ انو لیپن اور مالا ...

تب ... کر ... کر پرکشنی کے رکھنے کے انت میں پرسو تھالی سے بھرجن کر کر ... کو اگنی پر رکھے۔ اس سے اتر میں ایک کپال رکھے پھر آجیہ سو تھالی میں آجیہ اور چرو پاتر میں چاول ڈالے ... کے جل سے ... کو گوندھے۔ برہما ... کو گرم کرے۔ اس سے اتر میں چرو کو بچان پکائے۔ چرو کے اتر میں آنکا دھار آنکا نکلنے والا اُپر پر جو بھونے کپال پر پورو ڈاش کو ڈال کر بچھائے۔ سب کا ... کرن کرے۔ تب منتر کا سنسکار کر کے آجیہ کو اتار کر اور چرو کو اتار کر آجیہ کے اتر میں رکھ کر اور دھانا کو اتار کر دھانا کے اتر میں رکھے۔ تب آجیہ کا اُت پون اور ... اور ... کا اُت پون کر کے دھاناؤں میں سے ... سل ... میں ... اور ... گھرت ... کر ... سے کر

آجیہ و بھاگ پر ... کرم کرے۔ اس کے بعد

"अप श्वेत पदा" تتھا "नदेश्वेतस्य" منتروں سے آہوتی دیوے۔ تب سو تھالی پاتر سے چار آہوتیاں دیوے۔ منتروں سے

विशावे स्वाहा श्रवणाय स्वाहा श्रावण्यै पोर्ण-मास्ये स्वाहा वर्षाभ्य: स्वाहा

تن دھانا ...

سے دھانا کی ایک آہوتی دے کر ستوؤں کی تین آہوتیاں دیوے۔

(۱) आग्नये पाण्डु (२) श्वेत वायन्त दिव्या (३) अभिभू: सौर्य दिव्यानां। तब "ध्रुवाय भौमाय स्वाहा"

منتر سے سارا پیوڑ اش ستو پر رکھ کر ہوم کرے چرو دھانا اور ستوؤں کے اتر سے تھوڑا تھوڑا لے کر سوشٹ کرت کرکے ہون آہرتی اتیادی آہوتیاں دیگر سنسرو بھکشن کر کے ... تب شیش ستوؤں میں سے ... میں ڈال اور جل پاتر ودوری تنگ گھی انجن انو لیپن اور مالا لے کر شالا سے باہر نکل کر ... اور انکا دھار کے ساتھ آنگن میں ہاتھ بھر کا ستھنڈل لیپے تب انکا دھار (جبی آگ) کو دھارن کرے

اور بجان "मागन्तरा गमत" یہ اُچارن کرے ... بات چیت سے باز رہ کر جل پاتر سے جل لے کر "आग्नेय" اتیادی "अवनेक्ष्व" اتیادی منتر سے ایک جگہ ... جل (سمان ارتھ جل) دیوے "अवनेजन" ... "श्वेताय" سے دوسری جگہ ... "अभि भू: सौर्य" سے تیسری جگہ۔ تب اُونہیں استھانوں میں اُونہیں ہی انہی تین منتروں سے بلیاں دیویں۔ انت میں "पषतेवाल:" کی جگہ "अवनेनिक्ष्व" کہتا جاوے۔ تب ... ودت اُونہیں کرے۔

تب انہی منتروں کے انت میں "अअस्व" پڑھتا ہوا ... منتر ... دیوے ...

"सजोऽपिनह्यस्व" پشپ مالائیں دیوے۔ تب بچے ہوئے ستوؤں کو ستھنڈل میں ڈال کر ... پاتر سے جل ڈال کر "नमोऽस्तु सर्पेभ्य:" ... ان تینوں رِچاؤں سے اُپستھان کرے۔ تب گرہیہ ... جہاں تک جانتا ہے ... گھر کے گرد ... والی جل کی دھارا ... "अपश्वेत पदा" ... پڑھتا ہوا ... ایک بار ... تب ...

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

ماننگ (زمانہ) ودیاؤں میں جیوتش ودیا کا سب سے اونچا ہے۔ انگریزی زبان کو (Transcendental science) اور سنسکرت میں "جیوتش چکشو" سرواوچیہ ودیا کا شیتر بنایا گیاہے۔ ویدوں کی شکشا دواوہ ودیا ہے اوگت کرنے کے لیے اُن کو بھارتہ زبان سے جیوتش کو سرواوچیہ انگ کے چھ انگوں میں سے جیوتش کو سرو اوچیہ انگ مانا گیاہے۔ مہرشی دیانند نے اپنے گرنتھوں میں اسی کارن سے اس کو بہت مانیہ دیاہے۔ پرنتو شوک ہے کہ اس پردھان انگ کا بھی پاٹھ سروتھا لپت پرایہ ہو گیاہے۔

پرنتو انیک پراچین جیوتش گرنتھوں کے اب کیول نام ہی شیش رہ گئے ہیں۔ ہمیں سروتھا اپراپیہ ہیں۔ سمبھوتہ کچھ ایک مدرت و امدرت روپ میں سمندر پار جرمن آدی پاشچاتیہ دیشوں کے پستکالیوں کو سشوبھت کر رہے ہوں۔ اتو کچھ بہت کم مت اس پرکار کے گرنتھ ہر کھ پنڈت لوگوں کے یہاں جیرن ہو رہے ہوں۔ شری اودے نارائن سنگھ انوواد آریہ بھٹیہ کی بھومکا میں برہم سدھانت آدی ۲۰ جیوتش گرنتھوں کے نام دیے گئے ہیں۔ جن میں سے کیول سوریہ سدھانت شیش بچا ہوا معلوم ہوتاہے۔ ان گرنتھوں میں آریہ بھٹیہ (پرتھم) سب سے پرانا بکرمی سمت ۵۵۵ کا تھا دوتیہ آریہ سدھانت (دوتیہ آریہ بھٹ رچت) بکرمی سمت ۱۰۵۵ کا تھا سدھانت شرومنی بکرمی سمت ۱۲۲۲ کا لکھا کچھ ایک گرنتھوں کے اتیرکت مدرت ملتاہے۔

جو ہو۔ ہم کو دکھلانا ابھیشٹ ہے کہ ویدوں میں روی کیندر کا اپدیش سپشٹتا سے ورنن ہے۔ ارتھات یہ کہ ودوانوں میں ہمارا سور منڈل میں سوریہ کیندرستھ ہے۔ اور اس کے آس پاس بدھ شکر پرتھوی (اپنے اپ گرہ چندر سہت) منگل۔ برہسپتی۔ شنیچر یورینس۔ نیپچون اپنے اپنے نیت مارگ پر پریبھرمن کیا کرتے ہیں۔ پرنتو ہم دیکھتے ہیں کہ یہ وچار پرکھیات سوریہ سدھانت جیوتش گرنتھ کے سمے میں بھی لپت ہو چکا تھا۔ اور آریہ بھٹیہ کے سمے میں اس کو سپشٹ کرنے کی نربل چیشٹا کی گئی دیکھی جاتی ہے۔ کنتو اس کا پھل کچھ نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ اس کے ورودھ اندولن نے اس گرنتھ کو لپت کر دیا۔ اور یہ ویدوں کی بتلائی ہوئی سچائی ویدوں میں ہی بہت سمے اور رہی۔ اس کو پتہ سمجھنا بہت کٹھن ہے۔ اسنیہ گودھ وسترت تتھا پرکھیات روپ سے انگریزی ادھو ویدوں کا تتھیہ کرنے کا گو ڈ بہ

ویدیتھا جیوتش شاستر

(لیکھک شری بابو شیام سندر لال جی بی۔ اے۔ ایل ایل بی (ایڈوکیٹ)

کسی کو پرابنب ہوتاہے کہ تو وہ تو یہ پاشچاتیہ جیوتش کو ہے جس نے پور ستیہ جیوتش کی اپیکشا جیوتش ودیا کے ورت کرشت گنا بڑھادیاہے۔

تب پہلے ویدوں کے اُن منتروں کو اُدرت کرنا چاہتا ہوں۔ جو اس وشیہ میں مہرشی دیانند نے سور حیت "رگ ویدادی بھاشیہ بھومکا" میں سبھاشتیہ دیئے ہیں۔ اور نت پشچات سوریہ سدھانت۔ سدھانت شرومنی اور آریہ بھٹیہ کے سمبندھ جت بھاگوں کو دے کر پاشچاتیہ جیوتش ودیا کے وچار پرکٹ کروں گا جس سے گیات ہوگا کہ اس وشیہ میں ویدوں کے منتروں کی کسی نے ٹھیک ویاکھیا کی ہے۔ تو وہ پاشچاتیہ جیوتش شاستر ہے یا کہ ورتمان سنسکرت جیوتش۔

مہرشی نے اس وشیہ میں دو منتروں کو اُدرت کیاہے۔ ایک منتر یجروید ۳ ادھیائے ۶ منتر ۶۔ اور دوتیہ منتر رگ وید منتر ۱۰۔۶۔۵ ہے۔ یہ منتر نمن پرکار ہیں:۔

आयं गौः पृश्निरक्रमीदसदन्मातरं पुरः। पितरं च प्रयन्त्स्वः। यजु०

جس کا مہرشی کرت ارتھ سنکشیپ سے یوں ہے:۔

आयं गौः پرتھوی گول۔

सूर्य्यश्चन्द्रोऽन्यो लोकः वा पृश्निरन्तरिक्षमाक्रमीदीक्रमी दाक्रमणं कुर्वन् सन् गच्छतीति तथाऽन्योऽपि। तत्र पृथिवी मातरं समुद्रजलं ..... प्राप्त सती तथा (स्वः) सूर्यं पितरमग्निमये च। पुरः पूर्वं पूर्वं प्रयन्त्सन् सूर्य्यस्य परितो याति एवमेव सूर्य्यो वायुं पितरमाकाशं मातरं च। तथा चन्द्रोऽग्निं पितरमपो मातरं प्रति चेति प्रयोजनीयम्॥

ارتھات "پرتھوی" آدی گرہ سوریہ کے آس پاس پرکرما کرتے ہیں......"

تتھا دوتیہ منتر:۔

गौर्वर्त्तनि पर्य्येति निष्कृतं पयो दुहाना व्रतनीरवारतः। सा प्रब्रुवाणा वरुणाय दाशुषे देवेभ्यो दाशद्धविषा विवस्वते।

(رگ وید) ارتھات:۔

गौरिति स्वकीय मार्गे निरंतरं भ्रमती सती पर्य्येति विवस्वतेऽर्थात् सूर्य्यस्य परितः स्व स्व मार्गं गच्छति।

ارتھات پرتھوی آدی گرہ پرنتر بھرمن کرتے ہوئے اپنے اپنے مارگ پر روک سوریہ کی پرکرما کیا کرتے ہیں:۔

پرنتو اب یدی سوریہ سدھانت کو دیکھا جائے تو گیات ہوگا۔ کہ پرتھوی کا گول ہونا تھا اپنے ہی اکس پاس گھوم کر رات دن کا سوریہ کے سمکھ اور اس سے دور ہٹ ہی سمپادن کرنا تو سپشٹ لکھاہے۔ پرنتو سوریہ کو کیندر ماننے کے ستھان میں پرتھوی کو کیندر میں کلپت کیاہے:۔

(دیکھو) گرنتھ کے ادھیائے ۱۲ شلوک ۳۰-۳۲ نمن پرکار ہیں:۔

ब्रह्माण्ड मध्ये परिधिर्व्योम कक्षाभिधीयते, तन्मध्ये भ्रमणं भानामधोऽधः क्रमशस्तथा। मन्दामरेज्य भू पुत्र सूर्य्य शुक्रेन्द्र जेन्दवः परिभ्रमन्त्य घोऽधस्था: सिद्ध विद्या धराश्वौ मध्ये समन्ताद ण्डस्य भूगोलो व्योम्नितिष्ठति बिभ्राणः परमांशक्तिं ब्रह्मणो धारणात्मिकाम्।

ارتھات برہمانڈ میں پردھی کا نام ویوم ککشا ہے۔ اس میں نکشتروں کا بھرمن ہے۔ اور اس کے نیچے کرم انوسار شنیچر۔ برہسپتی۔ منگل۔ سوریہ۔ شکر۔ بدھ اور چندر ما بھرمن کرتے ہیں۔ اور اس کے نیچے سدھ ودیا دھرگن اور سب سے نیچے میگھ سمشٹ ہے۔ تتھا انڈ کے چاروں اور سے ویوم کے بیچ میں پرماتما کی دھارنا شکتی پرم شکتی کو گرہن کیے دھارن کرتی ہوئی پرتھوی ودیمان ہے۔

پھر "سدھانت شرومنی" کی بھی اس وشیہ میں یہی دھارنا ہے۔ (دیکھو گول ادھیائے شلوک ۲):۔

भूमेः पिण्डः शशाङ्कज्ञ कवि रवि कुजेज्यार्कि नक्षत्रकक्षा वृत्तैर्वृतो वृतः सन्मृदनिल सलिल व्योमतेजो मयोऽयम् नान्याधारः स्वशक्त्यैव वियति नियतं तिष्ठतीहास्य पृष्ठे, निष्ठं विश्वं च शश्वत्सदनुजमनुजादित्यदैत्यं समन्तात्।

اور آریہ بھٹیہ میں بسنت یہ کیول ایک شلوک آیا ہے۔ جس میں سپشٹ پرنتو اتی سنکشیپت ریت روپ میں اس بات کا نیدرشن کیا گیا ہے۔ کہ جیسے نوکا میں بیٹھا ہوا منشیہ کنارے کی استھر وستوؤں کو دوسری اور کو چلتے ہوئے دیکھتاہے۔ اسی پرکار منشیوں کو سوریہ آدی نکشتر جو استھر ہیں۔ پشچم کی اور چلتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اور پرتھوی استھر معلوم ہوتی ہے۔ پرنتو واستو میں پرتھوی ہی چلتی ہے۔ شلوک یہ ہے:۔

अनुलोम गतिर्नौस्थ: पश्यत्यचलं विलोमगं यद्वत् अचलानि भानि तद्वत् समपश्चिमगानि लंकायाम्।

(گول ادھیائے۔ چھند ۹)

اس سمبندھ میں شری پنڈت گرجا پرشاد جی دویدی ساہتیک سنسکرت کالج جے پور نے سدھانت شرومنی کے گول ادھیائے کے بھاشیہ میں لکھا ہے کہ:۔

"یہی سدھانت آج کل وگیان سے درڑھ ہو کر سرو مانیہ ہوا ہے۔ پرنتو ہمارے دیش میں آریہ بھٹ کے پیچھے کل شری پتی آدی آچاریوں نے اس سوتنتر روپ سدھانت پر وچار نہ کرکے اُلٹا کھنڈن ہی کیاہے۔ اس لیے اس سدھانت کی سب سے پہلے یہاں اُتپتی ہونے پر بھی پردھی نہیں ہوئی۔ اور یہ بھی کارن ہے۔ کہ جن پراکرتک نیموں سے اس بھو بھرمن کی اُتپتی ہوتی ہے۔ وہ نیم بھی پراچین کال میں وشیش ریتی سے گیات نہ تھے"۔

میرے وچار میں پرشنست دویدی جی کا اُکت وچار ادھیکانش میں ٹھیک ہے۔ پرنتو یہ بھلو کہ آریہ بھٹیہ کے انترگت اُکت بھرمن کا سدھانت اُس سے پہلے اس دیش میں ودت نہیں تھا۔ ٹھیک پرتیت نہیں ہوتا۔ اپتو معلوم یہ ہوتاہے کہ ویدوں میں سپشٹ تتھا بدرشت سوریہ کے آس پاس پرتھوی آدی کے بھرمن سدھانت کا جو پراچین جیوتش سدھانت گرنتھوں کے لپت ہو جانے سے لپت ہو گیا تھا۔ آریہ بھٹیہ کے سمے میں پھر آدرت نہ تھا۔ پرنتو دیش کے ادھ پتن اور ویدوں کے پٹھن پاٹھن کے چھوٹ جانے کے کارن اُس کا مان نہیں کیا گیا۔ اور جب یہ وچار پاشچاتیہ

دلیشوں میں پہنچا۔ جیسا کہ خبری اودے نارائن سنگھ کرت آریہ بھٹیہ بھاشیہ کے سمبرن سے ودت ہوتا ہے۔ کہ ان کو اسے سنسکرت ٹیکا سمیت جرمنی دیش کے لیپزگ سھتان سے منگوانا پڑا۔ وجاونیوں کا اس کی اور دھیان ہی نہیں گیا تھا۔ تو پشچمی ودوانوں نے اس کا آدر ہی نہیں کیا۔ کنتو اس پرمپراپت منن اور وچار بھی کیا۔ اور اس سدھانت کو اتنا شلاگھیہ وستار دیا۔ کہ وستوتہ اس انش میں یدی ویدوں کے منتر کی کوئی بیچار نہ دیا گیا ہی سکتی ہے۔ تو وہ بھی وہی پشچمی جیوتش شاستر ہے۔ نہ کہ آج کل کا ورتمان اپلبدھ سنسکرتی جیوتش۔

پشچمی جیوتی رو دو پنڈتوں نے گت دو تین شتابدیوں میں اپنے شکتی شالی اور کو تکمیہ دور ورکھشن آدی ینتروں کی سہایتا سے جیوتش پڑھایا ہے جو اتیتی کی ہے۔ وہ اتی پرشنسنیہ اور دور ہے۔ سوریہ کیندرک وچار کو اس پرکار اسندگدھ اور سپشٹ کر دیا ہے۔ کہ اب ایک گننے کے لئے بھی کوئی ودوان اس کے ورودھ انگلی نہیں اٹھا سکتا۔

سنیچر گرہ سے بہت دور سمتھ یورینس گرہ کو جو کہ آنکھ سے نہیں دکھلائی دیتا۔ انہوں نے ۱۷۸۱ء میں دوروکھشن یننتر دوارہ گیات کیا ہی تھا۔ یننتر ایک دوسرے اسی پرکار کے نیپچون گرہ کا بھی گیان جس کھانتی سے انہوں نے ۱۸۴۶ء میں کیا۔ وہ واستو میں ان جیوتش کے سدھانتوں کی وجے کا پرچم ہے۔ جو زمین پاشچاتیہ کو ہستامک ہو گئے ہیں جس یہ گرہ معلوم کیا گیا۔ اس کا ورنن ہرش سے خالی نہیں ہے۔

یورینس گرہ کو ساکشات کرنے۔ اس کا سوریہ سے انتر۔ اس کی چال اور اس کے پرنام آدی کو بھلی بھانتی جان چکنے کے پشچات معلوم ہوا کہ ... ایسا وچن کا رک بڑھا ہوتا ودت ہوتا ہے۔ جس کا سمبندھ سنیچر آدی گرہوں کے ساتھ کوئی نہیں پرنت ہوتا۔ ... بھی ... جانی گئیں۔ اور دیکھا گیا کہ ... یہ آکرشن ... انت میں ... گنیتگیوں کو پشچات جیوتی رووں کو نشچے ہو کہ یورینس کے اتیرکت کسی اور گیات گرہ کا ودیمان ہونا انوارہ ہے۔ جس کے کارن یہ بمنت آکرشن ہوا درشٹی گوچر ہو رہا ہے۔ ۱۸۴۶ء میں ... کے پاس ... آیا کہ ... گرہ ... پر ہو جانے ... نیپچون ... کی سہایتا سے ... ڈاکٹر ... ۳۲۶ ... ملا پایا گیا۔

اس گرہ کے وشے میں جو باتیں جانی گئیں۔ وہ یہ ہیں۔ ارفقات ویاس ۳۱۴۲۳۰ میل سوریہ کے آس پاس بھرمن کال ۱۶۴ ورش۔ سوریہ سے دوری دو ارب ۸ کروڑ میل آدی۔ پورینس گرہ کا ویاس ۳۲۲۴۷ میل۔ وارشک بھرمن کال ۸۴ ورش۔ سوریہ سے دوری ایک ارب ۷۱ کروڑ میل آدی۔ وونن میں سنہ ۱۹۳۱-۳۲ء کے "آریہ متر" میں میں پہلے سے جیکہ جوں وگیہ پاٹھک گن دیکھیں گے۔ کہ اپرو کیت جیوتش ودیا کا چمتکار جو آدھنیہ گنت کے نموں پر آشرت ہے۔ پاشچاتیہ جیوتش کی مہتتا کو کس آشچریہ جنک روپ میں درشاتا ہے۔

میں نے اپنے سنہ ۱۹۳۱-۳۲ء کے "مم۔ پتر" وشیک لیکھوں میں جو "آریہ متر" میں شائع کرائے گئے تھے۔ پاشچاتیہ جیوتش کے سوریہ۔ چندر اور پرتھوی آدی گرہوں تتھا نکھشتروں کے وشے میں بہت ورنن پاٹھکوں کے آگے پیش کر دئیے تھے۔ پرنتو شوک ہے۔ کہ جنتا کی ہی نہیں کنتو اچھے پڑھے لکھے پنڈتوں اور ودوانوں کی بھی اس اور ابھی رچی نہیں ہے۔

وید ویدوں کے ساتھ جیوتش کا سا کھشات بھانتی میں اتنا سمبندھ ہی نہیں سمجھتے جتنا کہ مہرشی نے بتلایا ہے۔ وہ پرایہ اس کے ادھین سے اداسین ہیں۔ میرا وشواس ہے۔ کہ ایک سمے اوشیہ آئے گا۔ جب آج کل کے بڑے بڑے پاشچاتیہ جیوتش شاستر کا سا ہتیہ ونودات ہو۔ اس ملک کے سنسکرت پرگیہ ماتا میں آئے گا تو ان کو گیان ہوگا۔ کہ ویدوں کے ارتھ کرنے میں اکت جیوتش وگیان کیسا اور کتنا سہایک ہے۔ اور اس انش میں وہ کس پرکار ویدک منتروں کی وشد ویاکھیا ہے۔

بقیہ صفحہ ۱۰

(آپوہشٹھا) ان تین منتروں سے اپنا مارجن کرے۔ تب دھن کو بنا چبلے نکلے۔ تب رامن بھوجن کرائے۔ یہ شراون کرم ہے۔ پارسکر گرہیہ سوتر میں پنڈت راجہ رام پروفیسر ڈی اے وی کالج لاہور کرت بھاشیہ میں ودھی لکھی ہے۔ اس پرکار برہمچاریوں تتھا گرہستھیوں کے کرم میں انتر ہے۔ اب ودوانوں کا کرتویہ ہے کہ ان پر وچار کریں۔ اور گرہستھیوں کو جو کرم کرتے ہیں۔ ان کے کرانے کا پرتن کریں۔ پارسکر گرہیہ سوتر کے بہت سے پرمان رشی دیانند کے پریہ ہیں۔ اس لئے یہ مانیہ تو اوشیہ ہیں۔ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ کچھ پنڈتوں کا خیال ہو کہ ان کی ودھی میں انتر ہو۔ یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جب ودوان لوگ ٹھیک کریں۔ یہ کام جلدی ہونا چاہئے۔ کیونکہ جو منشیہ سوادھیائی ہیں۔ ان کو بڑے کرنے میں کٹھنائی ہوتی ہے۔ کہ کس کو مانیں اور کس کو نہ مانیں۔ آشا ہے۔ کہ ودوان لوگ اوشیہ وچار کریں گے۔ ابھی شراونی کے بہت دن ہیں۔ تب تک یہ ٹھیک ہو جانا چاہئے۔ کہ دونوں گرو کلوں کی پدھتی میں سے کون سی ٹھیک ہے؟ تتھا گرہستھیوں کے لئے اپاکرم کرنا ٹھیک ہے یا شراون کرم؟

تب — اب — جب

(از شری بہان نرنجن ناتھ جی - لاہور)

تب کیا تھا؟ خوب موج تھی - بہار تھی - عام طور پر جب کوئی اپنے بچپن کے زمانہ کو یاد کرتا ہے - تو وہ بچپنے میں مذکورہ بالا جواب بھی بنا بنایا ہوتا ہے - ہر ایک آدمی کو یہی کہتے سنا جاتا ہے کہ خوب موج تھی - کھیلا کرتے - کودا کرتے اور آزادی کی بہار لوٹا کرتے تھے - اس میں شک بھی کیا ہو سکتا ہے - بچپن کے زمانہ میں ذمہ داری کوئی نہیں ہوتی - اس واسطے وہ زمانہ ہر ایک قسم کی زحمت سے پاک ہوتا ہے - ایک آریہ بھی کہا کرتا ہے - کہ زمانہ طالب علمی میں میں نے ستیارتھ پرکاش - رگوید آدی بھاشیہ بھومکا اور سوامی جی کا جیون چرتر وغیرہ کئی ایک کتب پڑھیں - جلسوں میں کام کیا - پرچار میں حصہ لیا - مباحثوں میں دلچسپی لی - اور ہر ایک ریفارم کے کام میں بڑھ کر قدم آگے ہی آگے رکھا - مگر گرہست کے جنجال میں پڑ کر ان کاموں میں اس قدر وقت صرف نہیں ہوتا۔

میں کبھی کبھی آریہ سماج کی مجموعی حالت میں "تب" لگایا کرتا ہوں - کہ تب کیا تھا؟ تب زمانہ تھا بھجن پاٹھ کا اور پرچار کا - آریہ بھائی سوامی جی کے اصولوں سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے گرنتھوں کا مطالعہ کیا کرتے - اور پھر لوگوں میں پرچار کیا کرتے تھے - بھجن پاٹھ - بحث مباحثہ اور سوال و جواب کا بازار ہمیشہ گرم رہتا تھا - جن لوگوں کو زیادہ شوق ہوتا تھا - وہ پرچار کا کام بھی کرتے تھے - پرچارک لوگ ہمیشہ دقیق مسائل کو سہل بنانے کی کوشش کرتے - طرح طرح کی مثالیں گھڑا کرتے اور کچھ بنی بنائی اکٹھی کیا کرتے تھے - اس طرح پبلک کے سامنے جن سدھانتوں کو پیش کیا جاتا - ان کے مقبول عام ہونے میں کوئی کسر باقی نہ رہ جاتی تھی - اس طریق سے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی ہوئی - بچے - نوجوان اور بوڑھے سبھی کھنچے آتے تھے - جن کے بچے اور نوجوان آریہ سماج کی لگن والے ہو جاتے - وہ بے فکر ہو جاتے تھے - کیونکہ ان کو یہ خوف نہ رہتا تھا - کہ ان کے بچے برے صحبت میں پھنس کر برباد ہو جائیں گے - وہ سمجھتے تھے - کہ اب اسکے بچے ایک مضبوط قلعہ میں داخل ہو گئے ہیں - جہاں انکا کوئی بال بیکا نہیں کر سکتا - ان کا چال چلن شک و شبہ سے اوپر ہو جاتا تھا "تب" کے لیے بچے آج بھی چمک رہے ہیں۔

لیکن **تب** کے بعد **اب** آتا ہے - **تب** اور **اب** میں فرق پڑ گیا ہے - اس فرق میں نہ مایوسی ہی مایوسی ہے - اور نہ سراسر اُتساہ ہی بھرا ہوا ہے - مجھے صرف ایک دو باتوں کا ہی آج ذکر کرنا ہے - لوگ اکثر کہا کرتے ہیں کہ آریہ سماجیوں کے لڑکے آریہ سماجی نہیں بنتے - اس سے سماج میں تنزل آ رہا ہے - تنزل آ رہا ہے یا نہیں - اس میں مت بھید ہو سکتا ہے - اس لئے مت بھید والی بات کو نظر کر چھوڑ دینا چاہئے - کہ آریہ بھائیوں کے لڑکے آریہ نہیں بنتے - یہ بات کچھ درست ہے۔

جو لوگ بچپن سے آریہ سماج میں پوری لگن سے کام کر رہے ہیں - اور جو آریہ سماج میں اونچی پدوی تک پہنچ گئے ہیں - ان کے بچوں کی نسبت یہ کہنا کہ وہ آریہ نہیں ہیں - شاید اپرادھ ہو - مگر یہ بات تو بلا خوف تردید کہی جا سکتی ہے - کہ ان کے بچوں سے جس قدر امید کی جا سکتی تھی - وہ پوری نہیں ہوئی - علاوہ ازیں کچھ بھائی ایسے بھی ہیں جن کے بچے آریہ سماج کا نام بھی نہیں لیتے - آریہ سماج سے خوف کھاتے ہیں - یا شاید کسی اور وجہ سے - یہ نتیجہ کہا جا سکے - کہ یہ سماج میں یقین بھی نہیں رکھتے - اس کا کارن کیا ہے؟ کارن کوئی بہت گوڑھ نہیں ہے - اس کے لئے کسی منطق کے سہارا کی ضرورت نہیں ہے - ہمارے بزرگوں نے اپنے عزیز و اقارب کو ناراض کیا - مگر آریہ سدھانتوں کو نہ چھوڑا - اس سے ہمارے دل پر ان کی بزرگی اور آریہ سدھانتوں کی مہر لگ گئی - ہمارے بزرگوں نے گرنتھوں کے کام میں کچھ کوتاہی کی - مگر بھجن پاٹھ میں وقت لگا کر اپنی لیاقت کو بڑھا لیا - ان کے اس رویہ نے ہمارے سامنے آریہ سدھانتوں کی کتب کی ایک بے بہا لائبریری بنا دی - جس سے ہم لوگ لابھ اٹھا کر ان کے نقش قدم پر چل رہے ہیں - وہ اپنے ہاتھوں سے سماج مندروں کو سجاتے - جھاڑو دیتے - دھرنے - لائٹ اور دیے جلانے میں فخر سمجھتے تھے - ہم بھی اسی قسم کے کام کرنے میں اپنی شان کو میلا ہوتے نہیں سمجھتے - وغیرہ وغیرہ

یہ تو ہوئیں تب کی باتیں - مگر اب کیا ہے؟ اب یہ ہے - کہ آریوں کے ساتھ ساتھ زمانہ بھی ترقی کر گیا ہے - اب آریہ ہونے کے لئے بہت کچھ کر دکھلانے کی ضرورت ہے - اب آریہ لوگ اپنے عزیز و اقارب کو ناراض کرنے کی ہمت نہیں رکھتے - اس واسطے ان کے بچوں کے دل پر آریہ سدھانتوں کی مہر نہیں لگتی - آریہ سدھانتوں پر چلنے کی ہمت کیوں نہیں رہی - اور لوگ رشتہ داروں کو ناراض کر کے بھی اپنے اصولوں پر کیوں قائم نہیں رہے؟ اس کا جواب بھی یہاں دینے کی ضرورت نہیں - بھجن پاٹھ کے لئے رشیوں کے گرنتھوں کی جگہ نئے نئے ٹریکٹ - پمفلٹ - فضول رسالے - ہفتہ وار اور روزانہ اخبارات نے لے لی ہیں - ان میں بہت سی جھگڑے کی باتوں کا مصالحہ جمع ہوتا ہے - یہ بہت سا مصالحہ آریہ سماج کی طرف کھینچنے والا نہیں ہوتا - بلکہ آریہ سماج سے پرے ہٹانے والا ہوتا ہے۔

آریہ سماج کی سیوا کا کام اب بہت کچھ کلرکی کا رہ گیا ہے - باقی کام چپڑاسیوں - قلیوں اور مزدوروں کا ہو گیا ہے - ایڈریس دینے والے بھی جھجھکی سی کہیں گے - اخبارات میں بھی تیر نگلے جاتے ہیں - اور چناؤ میں جو کھیل ہوتے ہیں - وہ پوشیدہ نہیں ہیں - یہ سب باتیں جو جھگڑے پیدا کرتی ہیں - اور ان سے ہم ایک دوسرے کے خلاف نکتہ چینی کرتے ہیں - اور بڑے سے بڑے لیڈر اور وِدوان کے لئے جو گندے بھاو ہم رکھ کر کہتے ہیں - ان سے ہم خود مایوس ہو جایا کرتے ہیں - تو پھر ہمارے بچے کیسے آریہ بن سکیں؟ ان کو ہم کس منہ سے کہیں - کہ چلو آریہ سماج میں وہ دیکھتے ہیں - کہ یا تو ہم دوسرے بھائیوں سے دکھی کئے جاتے ہیں - یا دوسرے بھائی ہمارے ہاتھوں سے دکھی ہوتے ہیں - تو وہ کیوں اس جھمیلے میں پڑیں گے؟

ذرا کسی کو کہہ کر دیکھئے - کہ آپ آریہ سماج کے ممبر بن جائیں - پھر آپ دیکھیں - کہ آپ کو وہ کتنی صلواتیں سناتا ہے - ان چند بڑے آدمیوں کو چھوڑ دیجئے - جن کی بڑائی کے آگے لوگ چپ ہو جاتے ہیں (اول تو اس میں بھی شبہ ہے) مگر سادھارن لوگ کسی کو پرواہ نہیں کر سکتے - جو آریہ سماج آپ کی نگاہ میں بڑے ہیں - یا جن کے بچوں کو آپ ان کی طرح آریہ دیکھنا چاہتے ہیں - ان کے لئے آپ کو سامان بھی اچھے پیدا کرنے ہونگے۔

مگر میرے خیال میں آریوں کے بچے آریہ ہو جائیں - اس میں بہت سا موہ مایا کا جال ہے - آپ کو چاہئے کہ آپ بچوں کو آریہ بنائیں - آریوں کے بچے ہوں یا اناریوں کے - کیونکہ آپ تو آریوں کے بچوں کو روتے ہیں - میں کہتا ہوں - دوسرے بچے بھی اب آپ کے پیچھے لگنے سے رہے۔

جب آپ رشی کرت گرنتھوں کا سوادھیائے کریں گے - بے فضول لٹریچر کے مطالعہ میں وقت ضائع نہیں کریں گے - تب بچے آپ کی باتوں کو سنیں گے - **جب** آپ سماج میں کسی وِدوان اپدیشک کی نندا نہیں کریں گے - تب آپ کے بچے اس اپدیشک کی بات میں دلچسپی لیں گے - **جب** آپ اخبار میں کسی بھائی آریہ کی نندا نہیں پڑھیں گے - تب آپ کے بچے بھی بہار تھی کی پیروی کرنے میں فخر سمجھیں گے - **جب** آپ سماج کی سیوا کر کے گھر آئیں گے - اور گھر میں اگر کسی دوسرے بھائی کی نندا نہ کریں گے - اور نہ دوسرا بھائی آپ کی نندا کرے گا - اس وقت آپ کے بچوں کو سماج کی سیوا کی قدر ہو گی - **جب** آپ آریہ سدھانتوں پر قائم رہ کر اپنے بیگانوں سے ستائے جائیں گے - تب آپ کے بچے آپ کی مدد کریں گے - **جب** آپ ادھیکاروں کا لالچ نہ کریں گے - اور سماج پر اپنا ہی قبضہ جمائے رکھنے کی عادت کو چھوڑ دیں گے - تب آپ کے بچے بھی بے غرض سیوا کریں گے - **جب** آپ کے پاس بہت سے بچے خلوص سے کام کرنے والے ہوں گے - تب کسی کو یہ کہنے کی فرصت نہ ملے گی - کہ آریوں کے بچے آریہ نہیں بنتے - اور اگر کہیں گے بھی - تو افسوس کے طور پر یا رحم کے طور پر - آریہ سماج پر اس کا برا عکس نہیں پڑے گا - آریہ سماج بدنام نہیں ہو گا - دوسرے بچے ہر قسم کی کمی کو پورا کر دیں گے - **جب** آپ معمولی سی باتوں پر جھگڑا بڑھتے دیکھ کر خود پیچھے ہٹ جائیں گے - اور جھگڑوں کا چرچا نہیں کریں گے - تب آپ کے بچوں کو سماج سے پرے رہنے کا بہانہ نہیں مل سکتا - **جب** آپ پیچھے ہٹ جائیں گے - اور ایسے بچوں کو آگے بٹھائیں گے - تب آپ کے بچے آپ کے کام کو جاری رکھیں گے - جس سے آپ کو بھی سنتوش ہو گا - اس لئے **جب** آپ "تب" کی اچھی باتوں پر چلیں گے - تو آپ کا "**اب**" بھی ٹھیک ہو جائے گا - ایشور ہم سب کی بدھیوں کو پربل کریں تاکہ ہم اپنی اُنتی کریں۔

(اوم شم)

ویدمیں دنت چکتسا!

(دیکھک شری برہمچاری لکشمن جی ودیارتھی گورکل کانگڑی)

آج چکتسا شاستر کا کھشیتر بہت بڑھ رہا ہے۔ ڈاکٹروں اور ویدوں کی بھرمار ہے۔ اسی ادھکتا کو دکھانے کے لئے ایک اُکت پرسدھ ہے۔ کہ پرتیک ڈاکٹر اپنے ساتھ ایک نوین بیماری لے کر آتا ہے۔ اسی کارن آج کیول چکتسا شاستر میں ہی انیک لوگ چکتسا کے ایک ایک وشے میں اپنے آپ کو پورن ودوان بنانا چاہتے ہیں۔ ایک منشیہ کیول دانتوں کا وگیان پراپت کرنے کے لئے اپنی زندگی سماپت کر دیتا ہے اور دوسرا کیول ٹوک روگوں کا ادھین کرتا ہے۔ تاتپرپیہ ہے۔ کہ آج پرتیک وید کسی نہ کسی پرکار سے لوگوں کو یہ دکھانا چاہتا ہے۔ کہ امک روگ کا سب سے اچھا چکتسک میں ہوں پرنتو واستو میں وہ کتنے گہرے پانی تک ہوتا ہے یہ اُن کو سمے سے ہی پتہ لگتا ہے۔ انہی وشیشگیوں میں سے دنت چکتسا (Dentist) کے سمبندھ میں اس لیکھ میں کچھ لکھا جاتا ہے۔

یدی آج جبکہ دانتوں کا وگیان پرم اُنتی کو پہنچ گیا ہے۔ کوئی دانتوں کے بھینکر روگوں (پایوریا ادی) سے پیڑت ویکتی کسی دنت چکتسک (Dentist) کے پاس جائے۔ تو دنت چکتسک کے پاس کیول ایک ہی اُپائے ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ روگ سے خراب ہوئے دانتوں کو نکال کر ان کے ستھان پر دوسرے کرترم دانت لگا دے اس کے پاس ایسی کوئی چکتسا نہیں جس سے کہ وہ ان روگوں کو شریر سے نکال کر پھینک سکے۔

پرنتو کیول اسی کھشیتر میں ہی نہیں۔ بلکہ سب کھشیتروں میں ہے۔ یہ بات نہیں کہ ان روگوں کی چکتسا ہی نہیں ہے چکتسا اوشیہ ہے مگر پتہ لگنے کی آوشیکتا ہے۔ یہی چکتسا کیول ایک پستک میں ہے۔ جو کہ پاشچاتیوں کے مت میں گڈریوں نے بنائی ہے۔ پرنتو ہمارے مت میں اس کے درشٹا رشی ہیں۔ اور وہ ہیں "وید بھگوان" جو کہ سب ودیاؤں کی کان ہے۔ جس میں سماپت نہ ہونے والی۔ آدی سے ہی جو پورن ہے اور سدا پورن ہی رہتی ہے۔ پرنتو سمشٹ ہی ہے۔ کہ آیوروید کے گرنتھوں میں سورن کی کتنی مہما ہے۔ رس ترنگنی کے پنچ وِش ترنگ میں سورن کا بہت مہتو لکھا ہے۔ یتھا:۔

विशुद्धं कनकं घृष्टं विषवा-
घारिनाशनम्।
मधुरं शीतलं नेत्रयं गर्भ-
स्थापनमुत्तमम्॥
पित्तामयप्रशमनं हृदोर्बल्यहरं

पथ्य।
अन्यभेषजसाहाय्यात्
करोति विविधान् गुणान्॥
१५ २५।२१॥

सुवर्णचूर्णं परिशीलयन्तो
धात्री स्थिराविश्वपुनर्नवाभिः।
अक्षय्य देहा: बलिभिर्भवन्ति
तारुण्यलावण्यविलासपूर्णाः
१०२॥ وغیرہ

اسی سورن کو ویدنے دانتوں کی سب سے اچھی چکتسا بتایا ہے۔ آج بھی بہت سے ہندو اپنے دانتوں میں سورن کی میخیں لگواتے ہیں۔ دانتوں کے اوپر سورن کا پتر منڈھا لیتے ہیں۔ یہ پرتھا یدپی آج کل صرف شوق کے لئے ہی رہ گئی ہے۔ پرنتو یہ ہے ہنگر۔ پراچین کال میں جب یہ پرتھا پرارمبھ ہوئی تھی تب چکتسا کی درشٹی سے ہی پرارمبھ ہوئی تھی۔

رگوید کے پانچویں منڈل کے دوسرے سوکت میں تین نکھوٹ دو منتر آتے ہیں۔ یتھا:۔

हिरण्यदन्तं शुचिवर्णमारात्
क्षेत्रादपश्यमायुधा मिमा-
नम्।
ददानो अस्मा अमृतं विपृ-
क्वत्किं मामनिन्द्राः
कृणवन्ननुक्थाः॥
(رگوید ۵-۲-۳)

क्षेत्रादपश्यं सनुतश्चरन्तं
न पुरु शोभमानम्।
न ता अगृभ्रन्नजनिष्ट हि षः
पलिक्नीरिद्युवतयो
भवन्ति॥
(رگوید ۵-۲-۴)

ان دو منتروں میں ان دانتوں کا ورنن کیا گیا ہے۔ جن دانتوں میں کہ سورن لگا ہوا ہے۔ وید کہتا ہے کہ (हिरण्यदन्तं) سورن جڑت دانت (शुचिवर्णं) شوبت تھا شدھ سورن کے جڑے ہیں (आरात् क्षेत्राद् अपश्यम्) ان دانتوں کو میں نے بہت دور کھیتر سے دیکھا ہے (आयुधामिमानं) دانت تیز ہیں کہ مانو آپ کو استر بنا رہے ہیں (अमृतं ददानः:) وہ ویاپام کی طرح ہمیں بھوجن کو چبا کر ہمیں کر امرت دینے والے ہیں۔

اس پرکار پرتھم منتر کے پرتھم تین چرنوں میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ یدی سونا کو دانتوں میں جڑوا لیا جائے تو دانت شدھ تھا مضبوط ہو جاتے ہیں۔ اور ان کو کوئی روگ وکرت نہیں کر سکتا۔

جس منشیہ کے مسوڑھے اور دانت آدی ٹھیک نہیں ہوتے۔ وہ سب اکشروں کا ٹھیک اچارن نہیں کر سکتے۔ جو ایک بھی ورن کا ٹھیک اچارن نہیں کر سکتا۔ وہ منتروں کے اچارن کا ادھیکاری نہیں۔

اسی درشٹی کو سمکھ رکھ کر وید چوتھے چرن میں کہتا ہے۔ کہ (किं मामनिन्द्राः) کیا اب بھی مجھے (कृणवन्ननुक्थाः) اندر اُو کتھ ارقات منتروں کے اچارن کا ان ادھیکاری کریں گے؟ نہیں۔

اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ جن کے دانت خراب ہیں یا جو اُو کتھ ارقات منتروں کے اچارن کے ان ادھیکاری ہیں۔ انہی کے سمبندھ میں یہ ورنن کیا گیا ہے۔ جن کے دانت اچھے ہیں۔ یدی وہ بھی اپنے دانتوں میں سورن جڑوا لیں۔ تو ان کے دانت بھی شدھ۔ تیز اور امرت کو دینے والے ہوں گے۔ اسی سے یہ بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ سورن پانی کے لئے بھی ہنکر ہے۔

دوسرے منتر میں وید کہتا ہے۔ کہ۔ (क्षेत्रादपश्यम्) میں نے کھیتر سے دیکھا (کیا؟) (सनुतश्चरन्तं) سب سمان کٹے ہوئے چھوٹے بڑے نہیں بلکہ سب سمان ہو کر چر رہے تھے۔ بھوجن کر رہے تھے۔ (पुरु शोभमानं) اس پرکار وہ بہت شوبھا کو پراپت ہو رہے تھے۔ (समुदयं न) جس پرکار خوب جنتر اچھی ودھی سے سمپن دیوتہ کے ساتھ ہو کر کام کرتا ہوا شوبھت ہوتا ہے۔ اسی پرکار دانتوں کا دیوتہ جو کہ شریر کی رکھشا کے لئے مکھ میں بنایا گیا ہے۔ شوبھا کو پراپت ہو رہا تھا۔ اس پرکار دانتوں کی دیوتہ سے اُپمار کر یہ بتایا گیا ہے۔ کہ دانتوں کا دیوتہ (سمود) شریر کا بہت بڑا رکھشک ہے۔ اس دیوتہ کے بگڑ جانے پر کئی پرکار کی آپتیاں آ سکتی ہیں۔ اس لئے اس دیوتہ کو کبھی بگڑنے نہیں دینا چاہئے۔

اس کے آگے وید بتاتا ہے۔ کہ (न ता अगृभ्रन्नजनिष्ट) اس نے پیدا نہیں کیا۔ ارتھات وہ ہی بوڑھی استریاں انہوں نے دانتوں میں سورن لگا کر ان کو درڑھ نہ تھا سوچ کیا۔ تتھا ان دانتوں سے دیئے ہوئے امرت کو پیا ہے۔ اور پھر جوان ہو گئیں۔ (पलिक्नीः) ان بوڑھی استریوں نے امرت کو پیا۔ جو ہے منتر میں دانتوں نے دیا ہے) ..... (युवतयः भवन्ति) اس امرت کے کرنے وہ بوڑھی استریاں جوان ہو گئیں۔ ایک بار گر کر پھر جنم گرہن کر کے جوان نہیں ہوئیں۔ کنتو وید کہتا ہے۔ کہ

اس پرکار آپ نے دیکھا۔ کہ وید نے دانتوں کے وشے میں کتنی اُتم چکتسا بتائی ہے۔ پرنتو ویدوں کا ادھین نہ کرنے والے اور ویدوں کو گڈریوں کا گیت بتانے والے پاشچاتیوں سے پوچھو۔ کہ کیا وید گڈریوں کے گیت ہی ہیں؟ جو کہ ایسے ایسے اُتم گیانوں کے بھنڈار ہیں۔ آجکل کے پاشچاتیہ شکشا سے پربھاوت چکتسکوں نے دانتوں کے روگوں سے پیڑتوں کے ات

آریہ سماج ـــ اور ـــ نوجوان

(از قلم شری ہتیشی علاولپوری ایڈیٹر "سندیش" ڈیرہ دون)

یہ ایک پرانی موٹی بات ہے۔ کہ کسی قوم کی ترقی کا انحصار اس کے نوجوانوں پر ہوتا ہے۔ جتنے بھی زمانہ میں انقلاب آئے۔ اور جو بھی نمایاں کارنامے آج تک تاریخ دنیا میں عمل میں آئے۔ وہ سب نوجوانوں ہی کے طفیل آئے۔ نوجوان ہی ایک ایسی طاقت ہے جس کے بل پر ایک قوم اعتبار کر سکتی ہے۔ اور ہر حالت میں سکھ کی نیند سو سکتی ہے۔ بیرونی حملوں کا مقابلہ کرنا اور ان کا جواب دینا ان کا ہی کام ہے۔ یہ کسی مکان کے چھت کے ستونوں کی طرح ہیں۔ جس طرح ستونوں کے علیحدہ ہونے سے ایک چھت ٹھہر نہیں سکتی۔ اسی طرح نوجوانوں کے بغیر کوئی قوم ترقی کے شکھر پر نہ ہی پہنچ سکتی ہے۔ اور نہ ہی ٹھہر سکتی ہے۔

یہ بات نہیں۔ کہ بوڑھے قوم کے لئے مفید نہیں بلکہ بوڑھوں کا کام نوجوانوں کو اپنی بہترین نصیحتوں پر عمل کروا کر جاتی اور ملک کی خدمت کروانا ہے۔ کمانڈر کی طرح ان کو سپاہیوں کے روپ میں ڈسپلن میں رکھنا ہے۔ اگر کوئی کمانڈر اپنی فوج کی پرواہ نہ کریگا۔ بلکہ اس کی طرف سے اپنے فرض میں کوتاہی کرے گا۔ تو ضروری بات ہے۔ کہ فوج گمراہ ہو جاوے۔ اور بعض صورتوں میں یہ بھی ممکن ہے کہ وہی سپاہی جو کمانڈر کے ایک اشارہ پر سر کٹوانے کے لئے تیار رہا کرتے تھے کمانڈر کے لاپرواہ ہو جانے کے بعد اس کی پرواہ بھی نہ کریں۔ اور گمراہ ہو جائیں۔ یا صحیح معنوں میں باغی بن جائیں۔

یہی حالت اب آریہ سماج کی ہے۔ اس نے اپنی فوج کو بالکل کھلی چھٹی دے دی ہے۔ اپنا فرض بھول کر وہ دشمنوں سے جنگ کرنے چلا ہے۔ لیکن وہ شاید یہ بھول گیا ہے۔ کہ بغیر نوجوانوں کو آگے رکھنے کے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ دینا نگر آریہ یوک کانفرنس کے موقعہ پر آریہ یووکوں کا جوش ہم نے دیکھا تھا۔ اس وقت موقعہ تھا۔ کہ انہیں کسی عملی پروگرام میں لگا دیا جاتا۔ لیکن افسوس سب سے رہبروں نے اپنے نوجوانوں کی کوئی پرواہ نہ کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ یووکوں کا جوش جو کبھی دبنے کا نہ تھا (راجپوت کی تلوار کی طرح جب نیام سے باہر نکل آئی۔ تو بغیر کسی کا خون پئے وہ اندر نہیں جا سکتی) غلط راستہ پر استعمال ہو گیا۔ یعنی وہ آریہ سماج کی راہ حقیقت سے ہٹ کر کانگرس کی لامذہبیت کی لہروں میں بہہ گئے۔ اور اس قدر بہے۔ کہ انہیں چوٹی اور یگیوپویت سے نفرت ہو گئی۔ اور آزادی حاصل کرنے کی خواہش سے انہیں ان درنوں کے نشانوں کو قومیت کی بیدی پر بلیدان کرنا پڑا۔ وہ نیم سیاسی بن گئے۔ ان پر فیشن پرستی کا رنگ چڑھ گیا۔ "خدا اور ایمان" ان کے پاس سے دبے پاؤں چلے گئے۔ انہیں دھرم سے نفرت ہو گئی۔ اپنی جاتی سے بھی ہمدردی نہ رہی۔ اور وہ ہندوستانی بن گئے۔ جنہیں اپنے دیش کی زبان اور رہن سہن سے کوئی واسطہ نہیں۔ پرسوں مہاتما گاندھی کے ساتھ پولیٹیکل لائف بنانے پر بھی جس مسلم ہجرت کے بعد ہندوستان میں دفنایا جانا پسند نہیں۔ اس سے تعلون اور قومیت پرستی کی امید؟ کیسی الٹی سوئی بات؟ یہ کس قدر بھاری غلطی تھی؟ انہیں اس وقت محسوس نہ ہوا۔ لیکن اب زمانہ کی رفتار نے خود انہیں بتا دیا ہے۔ کہ

کتنے ہیں پھول جس کو وہ بیل ہی نہیں ہے
بس ان تلوں میں کچھ تیل ہی نہیں ہے

جیل کی دیواروں، حوالات کی سلاخوں اور پھانسی کے تختوں کے خوفناک مناظر نے ان کا وہ اٹھا ہوا جوش ٹھنڈا کر دیا۔ وہ حسرتیں وہ امنگیں ان کے دل ہی دل میں گھٹ کر مر گئیں۔ اب ان کے لئے کوئی میدان نہ رہا۔ اب وہ سو گئے اور لمبی تان کر سو گئے۔

آریہ سماج کا پروگرام۔ سودیشی پریم۔ سوشل سدھار اور وید پرچار کی اہمیت اگر انہیں پہلے معلوم ہوتی۔ اگر ہمارے رہبر اور لیڈر انہیں پہلے قابو میں رکھ کر راہ راست پر چلاتے تو نوجوان کبھی گمراہ نہ ہوتے۔ اور کبھی اس طرح نہ سوتے۔

اب ان کو دوبارہ اسی راہ پر چلانا اتنا آسان کام نہیں۔ جتنا کہ پہلے تھا۔ دینا نگر کانفرنس کے بعد آریہ سماج نے نوجوانوں کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ جس کا خمیازہ اس نے بھگت لیا۔ آریہ نوجوان بے لگام ہو گئے ـــ ہاتھ سے جاتے رہے ـــ بغیر نوجوانوں کے ترقی کی طرف قدم اٹھانا غلطی تو نہیں۔ لیکن ناممکن ضرور ہے۔ رہبر کیا ہوگا جب تک اس کے سپاہی ہی پیچھے نہ ہوں گے۔

موجودہ حالات میں از بس ضروری ہے کہ ان سے ہمدردی کا اظہار کیا جائے۔ کیونکہ ایک نوجوانوں کو دھرم کرم کچھ نہیں سوجھتا ـــ بے کاری اور بے روزگاری کے نامراد مرض نے انہیں بالکل نکما بنا دیا ہے۔ انہیں آتم اُنتی ـــ دیش کی آزادی ـــ دھرم پرچار اور قوم کی ترقی سے کوئی لگاؤ نہیں۔ جب تک پیٹ کھانے کا ان کے پاس معقول ذریعہ نہیں۔ اب ان کو آریہ سماج میں لانے یا آریہ سماج کے پرچارک بنانے کا یہی واحد ذریعہ ہے۔ کہ ان کے ساتھ اس معاملہ میں ہمدردی کی جائے۔ بے کاری کو دور کرنے کے لئے ہر ممکن ذرائع اختیار کئے جائیں۔ ان کے دل جیتنے کے لئے ان کے لئے کچھ مفید کام کرنا ہوگا۔ پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید موجد امرت دھارا کا حوصلہ قابل تعریف ہے۔ جنہوں نے دس ہزار روپیہ کی گراں رقم ان کی بھلائی کے لئے دینے کا اعلان کیا ہے۔

اسی طرح اگر اور بھی وسیع پیمانہ پر انہیں روزی پیدا کرنے کے قابل بنانے کا پورا انتظام کیا جائے گا۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ آریہ سماج کو اپنا پتا جان کر اس کا حکم ماننے کو بالکل تیار نہ ہوں۔ ان کو سچی دیش بھگتی کے اپنے سپاہی بناؤ۔ انہیں مفید اور حقیقی سپاہی بنانے کی ضرورت ہے۔ ورنہ ان کا آئندہ پروگرام مذہب اور خدا کے خلاف بغاوت کرکے دھارمک سوسائٹیوں کے خلاف ستیہ آگرہ کرنا ہوگا۔

امید ہے۔ کہ ہمارے آریہ نیتا میرے ان چند الفاظ کو غور سے پڑھ کر کچھ اقدام کریں گے۔ کیونکہ بغیر نوجوانوں کو ساتھ لئے ہم اپنا "कृण्वन्तो विश्वमार्यम्" کا مشن پورا نہیں کر سکتے۔ جب تک آریہ سماج انہیں اپنے دھرم پر چلنے کا بند نہ کرے گا۔ تب تک یہ ناممکن ہے۔ اور نوجوانوں کا آریہ سماج کی طرف جھکنا تب تک ممکن نہیں۔ جب تک ان کی بے روزگاری اور بیکاری کا علاج کرکے انہیں روزی کا ذریعہ بہم نہیں پہنچایا جاتا۔

نوٹ:- میں اگلے ہفتہ ایک ٹھوس اور عملی پروگرام کی سکیم آریہ سماج کے آگے آریہ نوجوانوں کو سنگھٹت کرنے کے لئے رکھوں گا۔

---

۱۴ اگست کو شردھانند دل کی قائمی کے اپلکچش میں شردھانند دل کانفرنس

آریہ جنتا کو یہ جان کر نہایت خوشی ہوگی۔ کہ شردھانند دل کو قائم ہوئے ۱۴ اگست کو پورا ایک سال ہوتا ہے۔ اس سال کے دوران میں شردھانند دل نے اپنا وجود اور عزت بنالی ہے وہ آشانیت ہے۔ جوانوں اور کرم ویر بزرگوں کے منہ سے یہ الفاظ سنے گئے ہیں کہ شردھانند دل کے ذریعہ آریہ سماج کا کلیان ہوگا۔ شردھانند دل آریہ سماج کی امید ہے۔ یہ آریہ سماج کے کرم ویروں کی سبھا ہے۔ اور ایک نئی روشنی جگمگا رہا الاترقی کون دل ہے۔ انہی اچھے خیالات سے متاثر ہو کر کارکنان شردھانند دل نے ۱۴ اگست کو دہلی میں "شردھانند دل کانفرنس" منانے کے کوشاں ہیں۔ سمیلن کی صدارت کے لئے سبھا کے پردھان جی ایم اے کا نام پیش کیا گیا ہے۔ اس سمیلن میں ذات پات، شرادھ اور راجہ کی پناہ کے بغیر ورن ویوستھا کی قائمی کے خلاف زور دار ریزولیوشن پاس کئے جائیں گے۔ جو اصحاب ان پرستاؤں کے خلاف یا حق میں اپنے خیالات رکھنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے نام ۱۰ اگست تک پنڈت الیشور دت جی میدھارتھی جنرل سیکرٹری شردھانند دل دہلی کے پاس ارسال کر دیں۔ جن بھائیوں کا ذات پات اور شرادھ وغیرہ میں وشواس ہے انکو یہ موقعہ نہیں کھونا چاہئے۔ کانفرنس میں حصہ لینے کے لئے آچاریہ دیو شرما جی۔ پروفیسر دھرمیندر ناتھ جی ایم اے۔ پروفیسر اندر جی۔ پنڈت راجیندر جی دہلوی۔ پنڈت لوکناتھ جی۔ مہاتما آتمارام جی۔ ماسٹر رام لال جی اور پنڈت شمبھو ناتھ جی وغیرہ ودوانوں سے پرارتھنا کی گئی ہے۔ امید ہے۔ کہ آریہ جنتا اس کانفرنس میں ضرور حصہ لیگی۔ اور ذات پات و شرادھ وغیرہ کے ڈھکوسلوں کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دیگی۔ کیونکہ آریہ جاتی کو چھن بھن اور اسنگھٹت کرنے کیلئے یہ ذات برادریاں اور شرادھ وغیرہ کے ڈھکوسلے کافی سے زیادہ ہیں۔ اب وقت آ گیا ہے۔ کہ ان وبا پیدا کرنے والی برادریوں اور غیر ضروری رسموں کے خلاف سخت جہاد کیا جائے۔ شردھانند دل کے مفصل قواعد شائع ہو چکے ہیں۔ جن بذریعہ پیسے کے ٹکٹ بنام جنرل سیکرٹری بھیج کر منگوائے جا سکتے ہیں۔

(دھرم دیو ودیارتھی بھیشی ذیلی شاخ شردھانند دل)

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔

(مینیجر)

بنگلور کے آریہ سماجیوں اور شردھانند بھون ٹرسٹ کے ممبروں میں اختلافات

پروفیسر سدھاکر کی مصالحت کے لئے کوشش

شریمان پروفیسر سدھاکر ایم۔ اے منتری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی نے بنگلور سے اپنی واپسی کے موقع پر ذیل کا بیان شائع فرمایا ہے:-

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی نے میرے ذمہ یہ ڈیوٹی لگائی۔ کہ میں بنگلور جا کر سبھا کے پاس آریہ سماجیوں اور شردھانند بھون کی ٹرسٹ میموریل کمیٹی کے درمیان جو اختلافات رونما ہونے سے صورت حال پیدا ہوئی ہے۔ اس کے متعلق رپورٹ کروں۔

میں یہاں ۲ جولائی کو بنگلور پہنچا۔ اور ۱۰ دن تک آریہ سماج کی عمارت میں قیام پذیر رہا۔ میں نے بعض آریہ سماجیوں اور آریہ سماج کے سبھاسدوں سے ملنے کی کوشش کی۔ تاکہ میں ساری الجھن کی وجہ دریافت کروں۔ مقامی آریہ سماج کے منتری مہاشہ نے ازراہ مہربانی آریہ سماج بنگلور کی انترنگ سبھا کے جو کہ شردھانند میموریل کے ٹرسٹیوں کا بورڈ بھی ہے۔ ۵۔ اور ۸ جولائی کو دو اجلاسوں کا بندوبست بھی کیا۔ اور کچھ عرصہ ہوا۔ جو چیئرمین چٹھی سارودیشک سبھا نے لوکل آریہ سماج کے ادھیکاریوں کو بھیجی تھی۔ اس کے متعلق باہمی تبادلہ خیالات ہوا۔ میں نے ان اجلاسوں میں بتلایا۔ کہ صورت حال کیا ہے؟ اور معاملات کے روبہ اصلاح ہونے کے لئے مختلف علاج تجویز کئے۔ اکثریت ممبران نے یہ بیان کیا۔ کہ ٹرسٹ نامہ انہیں ڈائریکٹروں والے اختیارات حاصل ہیں۔ اور وہ اس بات کے پابند نہیں ہیں۔ کہ لوکل آریہ سماج کے سالانہ انتخابات منعقد کریں۔ اور سماج کی باقاعدہ منتخب شدہ انترنگ سبھا بنائیں۔ اس معاملہ کے متعلق میرا کمیٹیوں سے اختلاف رہا۔ کیونکہ ٹرسٹ نامہ ٹرسٹیوں کو صرف یہی اختیار دیتا ہے۔ کہ وہ یہ دیکھیں۔ کہ آریہ سماج کے معاملات آریہ سماج کے سدھانتوں کے مطابق چلائے جاتے ہیں۔ لیکن آریہ سماج اپنے کانسٹی ٹیوشن کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور سالانہ انتخابات اس کے کانسٹی ٹیوشن کے جزو لاینفک ہیں۔

جب میری اس بارہ میں تسلی ہو گئی۔ کہ مقامی آریہ سماج کے معاملات میں مصالحتی اور منصفانہ تصفیہ کی کوئی امید نہیں ہے۔ تو ۱۰ جولائی کو میں نے آریہ سماج بنگلور کے جملہ سبھاسدوں اور سبھاسدوں [?] کا ایک اجلاس مدعو کیا۔ اور ساری کارگزاری ان کے گوش گزار کی۔ جو کہ انترنگ سبھا سے میری گفت و شنید کے درمیان سرانجام پائی تھی۔ ان اشخاص نے جو اس اجلاس میں جمع ہوئے یہ پاس کیا۔ کہ لوکل آریہ سماج کے معاملات کو سماج کے کانسٹی ٹیوشن کے مطابق ٹھیک ٹھیک چلایا جانا چاہئے۔ جیسا کہ آریہ سماج کے نیموں اور اپ نیموں میں درج ہے۔

پراوژنل بورڈ کی قائمی

مزید برآں انہوں نے ایک پراوژنل بورڈ بنایا۔ جو (۱) شری یت ایس۔ وی سام بھٹ [?] اینگلو ٹیلائرڈ جج (۲) شری یت سنترام ایڈیٹر "وشو کرناٹک" (۳) شری یت کے ساما ناتھ بی۔ اے۔ ایل ایل بی ایڈووکیٹ (۴) شری یت وجے دیو بیرسٹر ایٹ لاء (۵) شری یت دو ہینی پال بی۔ اے اور (۶) پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی پر مشتمل ہے۔ تاکہ آریہ سماج کی موجودہ انترنگ سبھا سے اس غرض سے گفت و شنید کی تجدید کرے۔ اور اس امر کی کوشش کرے۔ کہ ماہ جولائی کے خاتمہ تک کوئی مصالحتی سمجھوتہ ہو جائے۔ جس کے نہ ہونے کی صورت میں انہیں سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے پاس رپورٹ کرنی چاہئے۔ کہ وہ اس معاملہ کے متعلق ضروری کارروائی کرے۔ بنا بریں میں اپنی رپورٹ پیش کرنے والا ہوں۔ اور پبلک کو یہ مشورہ دوں گا۔ کہ وہ اس پراوژنل بورڈ کے فیصلہ کا انتظار کرے۔ جو اس غرض سے قائم کیا گیا ہے۔ کہ دوبارہ سرگرمی اور دیانتداری سے اس امر کی کوشش کرے۔ تاکہ اختلافات مٹ سکیں۔

میں بنگلور پبلک سے یہ اپیل کروں گا۔ کہ وہ لوکل آریہ سماج کی ہر ایک قسم کی مدد کرے۔ نیز اس سے ہمدردی رکھے۔ تاکہ وہ جس کانسٹی ٹیوشن کو مقدم سمجھتی ہے۔ اس کی سپرٹ کے مطابق باقاعدہ کام کر سکے۔ ہندوازم اور انسانیت کی خاطر آریہ سماج کی خدمت کی اب چاروں طرف تعریف کی جا رہی ہے۔ اور یہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسے وہ جملہ سہولتیں حاصل ہوں۔ جو کہ اس کے کام کے لئے دکھن دیش میں ضروری ہیں۔

پرکاش کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے!

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا شاندار کام

صوبہ بہار کے سیلاب زدہ علاقہ کے لوگوں کی امداد۔ سینکڑوں آدمیوں کو موت کے منہ سے بچا لیا۔ ورکروں نے میلوں بچھے ہوئے پانی میں اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر تین تین دن کے بھوکے آدمیوں کو کھانا پہنچا کر ان کی حفاظت کی۔

مونگھیر۔ یکم اگست۔ بہار کی بہار کو زلزلہ کی مصیبت ہی خزاں میں تبدیل کر گئی تھی۔ لیکن اس خوفناک و تباہ کن سیلاب نے تو آفت ہی ڈھا دی ہے۔ سیلاب کی اطلاع پاتے ہی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ریلیف کیمپ مونگھیر سے پنڈت بدھ دیو منتر جی اور پنڈت رام سروپ کو ضلع چمپارن کے ماجھر بن مقامات کے علاقہ میں فوراً بھیج دیا گیا۔ جہاں باگمتی اور گنڈک ندی نے اچھل کر طوفان مچا رکھا ہے۔ دونوں ندیوں کا پانی میلوں تک بچھا ہوا ہے۔ حد نظر تک پانی کی سفید چادر دکھائی دیتی ہے۔ تقریباً بیس میل کا حلقہ جس میں پچیس کے قریب دیہات ہیں۔ بالکل زیر آب ہے۔ سڑکیں ٹوٹ چکی ہیں۔ آمد و رفت بند ہے۔ فصل تباہ و برباد ہو چکی ہے۔ مویشیوں سمیت چارہ کا کوئی انتظام نہ ہونے سے سینکڑوں مویشی گر گر کر ختم ہو گئے ہیں۔ کئی مواضعات تو اس قدر بہہ گئے ہیں۔ کہ اب ان کی کوئی نشانی تک بھی باقی نہیں ہے۔ پچاسوں انسانی جانوں کا نقصان ہو گیا ہے۔ کنوئیں ریت سے بھر گئے ہیں۔ جس کے باعث اچھا پانی ملنا بھی دشوار ہو گیا ہے۔

آریہ سماج کے دونوں ورکر کشتی میں گھوم رہے ہیں۔ کجراہاں۔ لاہی۔ بکرم ٹولہ۔ بشن پورہ ساہی ٹولہ۔ ڈلمان۔ درگاہاں۔ خان پیر۔ کشن نگر۔ نبکہ ٹٹھ۔ فاضل پور اور دیگر کئی دیہات میں تین تین دن کے بھوکوں کو اناج بہم پہنچایا جا رہا ہے۔

بشن پورہ گاؤں سارے کا سارا تباہ ہو گیا ہے۔ بستیاں ویران ہو گئی ہیں۔ ہاں کہیں کہیں درختوں کے جھنڈوں میں پھنسے ہوئے مکانات کے گھاس کے چھپر اجڑی بستیوں کا نشان دیتے ہیں۔ آمد و رفت کے سلسلہ کو جاری رکھنے کے لئے گورنمنٹ نے کچھ کشتیوں کا انتظام کیا ہے۔ لیکن ابھی سوائے آریہ سماج کے کسی بھی اور ریلیف کمیٹی نے اس علاقہ کی امداد کے لئے کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں کیا۔ بھیانک قحط کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ تازہ رپورٹ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ پرسوں پھر باگمتی ندی میں پانی آ رہا ہے۔ علاقہ میں خوف و ہراس ہے۔ آریہ سماج کے دونوں سویم سیوک کشتی پر گھوم رہے ہیں۔ اور مصیبت زدگان کی امداد کر رہے ہیں۔ پچاسوں من غلہ اور نقدی تقسیم کی جا رہی ہے۔ سینکڑوں آدمیوں میں کپڑے تقسیم کئے گئے ہیں۔ ریلیف کی سخت ضرورت ہے۔ لوگ گاؤں چھوڑ چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔ بیکاری بڑھ رہی ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے مارے بھوک اور پیاس کے تلملا رہے ہیں۔ کل باجیت پور میں ایک لڑکی ڈوب گئی ہے۔ اسی طرح ایک ناؤ ڈوب جانے کی وجہ سے نو آدمی ہلاک ہو گئے ہیں۔ کجراہاں میں پانی اس قدر جمع ہو گیا ہے۔ کہ اس کی گہرائی ۱۶ سے ۱۷ ہاتھ ہے۔ سارا گاؤں ایک بڑی بھاری جھیل سے گھرا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ کئی جگہ کشتی کو دھکیل کر لے جانا پڑتا ہے۔ دلدل اور کیچڑ کی وجہ سے خشکی نظر نہیں آتی۔

اپیل برائے آریہ سماج مندر منڈی واربرٹن

دانی سجنو! واربرٹن میں آریہ سماج مندر نہ ہونے کی وجہ سے ویدک دھرم کے پرچار میں بادھا ہو رہی تھی۔ اور بڑی دیر سے اس امر کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ کہ یہاں سماج مندر بنایا جائے۔ تاکہ اس علاقہ میں جو آریہ سماج کے پرچار کی کمی ہے۔ وہ دور ہو جائے۔ نیز یہاں دائرہ بھر کے نزدیک کسی گاؤں میں آریہ سماج مندر نہیں ہے۔

رائے بہادر لالہ سندر داس جی مرحوم نے اپنی حین حیات میں ٹھاکر دوارہ۔ گوردوارہ اور مسجد کے لئے پانچ پانچ سو روپیہ نقد۔ اور زمین دی تھی۔ اب ہمیں ماسٹر [?] کی طرف سے کوئی امداد نہیں مل رہی [?]۔ مقامی آریہ سماج میں اتنی آرتھک شکتی نہیں ہے۔ کہ وہ اکیلا اس کام کو پورا کر سکے۔ اس لئے دانی سجنوں سے [illegible] پرارتھنا ہے۔ کہ دان بھیج کر پنیہ کے بھاگی بنیں۔ [illegible] کر دیا ہے۔ اس لئے جو بھی [illegible] چاہیں۔ وہ بھی ہو سکتے ہیں۔

رام [?] داس پردھان آریہ سماج منڈی واربرٹن

سَاماجک سماچار

ٹیکہ وِیواہ:- بابو امر چند جی چڑھ ستیشن ماسٹر ضلع مظفر گڑھ کے سپتر منوہر لال کا وِواہ لیہ ضلع مظفر گڑھ کے سپتر منوہر لال کا وِواہ ویدک ریتی سے بمقام بھوپال والہ سپتری لالہ ودھاوا مل کے ساتھ ۱۵ر ساون سمت ۱۹۹۱ کو پنڈت ارجن دیو پروہت آریہ سماج بھوپالی والا اور بھجن اپدیشک مہاشہ سنت رام پُوری نے کروایا۔ اس شبھ موقعہ پر بابو امر چند نے مبلغ ۴۲/ روپیہ کا دان بتفصیل ذیل دیا:-

ویدپرچار فنڈ ۲۱/ روپیہ۔ آریہ سماج بھوپالوالہ ۵/ روپیہ۔ گوروکل کانگڑی ۱/ روپیہ۔ ہیری پاٹھ شالہ آریہ سماج ڈسکہ ۱/ روپیہ۔ کنیا گوروکل ۵/ روپیہ۔ آریہ سماج کلاسوالہ ۵/ روپیہ۔ یتیم خانہ راوی روڈ لاہور ۵/ روپیہ۔ آریہ سماج گوجرانوالہ ۲/ روپیہ۔ رلنت آدھار فنڈ ۵/۔ یتیم خانہ گوجرانوالہ ۲/ روپیہ۔ آریہ سماج لیہ ۲/ روپیہ۔ بھراتری سکول لیہ ۲/۔ گئوشالہ لیہ ۲/

(دیوی داس آریہ ڈسکوی)

آریہ سماج کوہاٹ کے سماچار:- ۲۹ر جولائی ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج کوہاٹ کے سبھا میں ست سنگ میں مندرجہ ذیل پرستاو سرو سمتی سے پاس ہوئے:-

(۱) آریہ سماج کوہاٹ شریمان پنڈت آریہ منی جی کی جوکہ ویدک دھرم کے سچے عقیدائی اور آریہ سماج کے انتھک کام کرنے والے مہا ودوان تھے۔ مرتیو پر اتینت شوک پرکٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پنڈت جی کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کرتا ہے۔

(۲) آریہ سماج کوہاٹ پنڈت گنگا رام جی جیا سود پنڈت لیکھرام جی شہید دھرم ویر کی مرتیو پر اتینت شوک پرکٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے مرتک آتما کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کرتا ہے۔ اور ان کے سمبندھیوں کے ساتھ سہانوبھوتی پرکٹ کرتا ہے۔

(۳) آریہ سماج کوہاٹ پروفیسر دیوی دیال جی وائس پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور کی مرتیو پر اتینت شوک پرکٹ کرتا ہے۔ اور مرتک آتما کی سدگتی کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ اور ان کے سمبندھیوں کے ساتھ سہانوبھوتی پرکٹ کرتا ہے۔

(اننت رام منتری آریہ سماج کوہاٹ)

آریہ کنیا پاٹھ شالہ سری نگر کا وارشک اُتسو!!

آریہ سماج سری نگر کا نگر پرچار کریہ ہر ورش آریہ کنیا پاٹھ شالہ کے وارشک اُتسو سے شروع ہوا کرتا ہے۔ اس ورش آریہ کنیا پاٹھ شالہ کا اُتسو ۲۰ جولائی مطابق ۵ر ساون کو منایا گیا۔ آریہ سماج کا مندر خوب سجایا گیا تھا۔ یہ پاٹھ شالہ آٹھویں منزل تک ہے جس میں اس وقت تقریباً ۱۵۰ کنیائیں پڑھتی ہیں۔ سنسکرت۔ دھرم شکشا اور سنگیت شکشا اس پاٹھ شالہ کی وشیشتائیں ہیں۔ ویایام کے لئے بھی کافی سامان ہے جس میں جھولے وغیرہ کھیل کے سامان لگے ہیں۔ اس اُتسو کی پردھانہ شریمتی جہنہ دھرم پتنی مسٹر مہتہ ریونیو منسٹر صاحب تھیں۔ ہال استری پرُشوں سے اس قدر بھرا ہوا تھا کہ لوگوں کو پسینہ آ رہا تھا۔

کارروائی وید منتروں کی پرارتھنا سے کنیاؤں نے شروع کی۔ اس کے بعد پاٹھ سے وید منتروں کا گان کرکے کچھ کنیاؤں نے باری باری ہر ایک وید منتر کے ارتھ سنائے۔ پھر چھوٹی و بڑی شریمتیوں کی لڑکیوں کے الگ الگ ایشور پرارتھنا آدی کے گیت ہوئے۔ پھر چھوٹی لڑکیوں کے کھیل گھر کو سجانے اور باغیچہ لگانے اور اچھوت اُدھار کے متعلق ہوئے۔ اس کے بعد انگریزی شکشا کا نمونہ دکھلانے کے لئے انگریزی میں بات چیت اور انگریزی میں پرارتھنا چند لڑکیوں نے کی۔

پھر بڑی لڑکیوں کا ایک نہایت عمدہ دلکش "مزدوروں سے پونجی پتیوں کا سلوک اور اس کا علاج" کے رشتہ پر ایک سمواد ہوا۔ پردھان جی کے سراگت کا گیت بھی گایا گیا۔ اس کے بعد ڈاکٹر کل بھوشن جی منیجر پاٹھ شالہ نے پاٹھ شالہ کی رپورٹ سنائی۔ اور دھن کے لئے اپیل کی۔ تقریباً ۲۵۰۰/ روپیہ پاٹھ شالہ کے لئے اکٹھا ہوا۔ اس میں سے تقریباً ۸۰۰ روپیہ استری سماج نے اکٹھا کیا ہے۔

اس کے بعد ہارمونیم ستار۔ تنبورہ اور بینجو آدی اکٹھا ہو کر اور الگ الگ بھی لڑکیوں نے سنگیت شکشا کا نمونہ پیش کیا۔ اس کے پشچات ماتری بھومی کی آپما اور جے جے جگ جننی کا سب کنیاؤں نے مل کر گیت گایا۔ پھر مسز مہتہ کا ایک سار گربھت بھاشن ہوا۔ پھر آپ نے کنیاؤں کو میڈل اور انعامات تقسیم کئے۔ کارروائی نہایت کامیابی اور رونق سے ختم ہوئی۔

جن بھائیوں نے یہ اُتسو دیکھا ہے۔ اُن کی رائے ہے۔ کہ اُتسو بہت پربھاوشالی اور شکشا دایک تھا۔ اور اس طرح کا اُتسو کنیا مہاودیالیہ جالندھر کے سوائے شاید ہی کسی مقام پر منایا جاتا ہو۔

(پردھان آریہ سماج سری نگر۔ کشمیر)

آریہ سماج سنکھترہ کے سماچار:-

(۱) ۲۲ر اساڑھ سمت ۱۹۹۱ کو پنڈت بنواری لال جی نے ایک وید منتر کی ویاکھیا نہایت عمدہ طریق سے کی۔ جس کو حاضرین نے بہت ہی پسند کیا۔

(۲) ساپتاہک پنڈت دیوان چند جی اپدیشک اور پنڈت منشا رام اپدیشک نے استری سماج سنجھالت کیا۔

(۳) پنڈت منشا رام جی گراموں میں پرچار کر رہے ہیں۔ جس کا پرنام اچھا نظر آ رہا ہے۔ کیونکہ پنڈت جی بڑے پریم سے کام کر رہے ہیں۔ آپ جس گرام میں جاتے ہیں۔ پہلے بھجن بول کر وہاں کے لوگوں کو اکٹھا کر لیتے ہیں۔ پھر ایسے سرل شبدوں میں اُپدیش ارمبھ کرتے ہیں۔ کہ لوگ اپدیش کو بند ہی نہیں کرنے دیتے۔ اور بیٹھے ہی رہتے ہیں۔ باوجود گرمی ہونے کے پنڈت جی بارہ بجے پرچار کرتے ہیں۔ کیونکہ زمینداروں کو اُس وقت فرصت ہوتی ہے۔

(۴) پنڈت جی ایسے ڈھنگ سے کام کر رہے ہیں کہ گرامین لوگ (زمیندار یا اچھوت) خود ہی ہری جنوں کو اپنا رہے ہیں۔ کیونکہ پنڈت جی بڑے پریم سے زمینداروں کو سمجھاتے ہیں۔ کہ یہ بھی ہمارے بھائی ہیں۔

من لکھت گراموں میں پنڈت جی نے پرچار کیا جن کا پربھاو اچھا پڑا ہے۔

(۱) پنڈی کاہلواں (۲) دیوکے (۳) باداکوٹ (۴) بوبک مرالی (اگرچہ سارا گرام مسلمانوں کا ہے مگر پھر بھی لوگ بڑے پریم سے پنڈت جی کی باتوں کو سنتے رہے) (۵) قلعہ سوبھا سنگھ (۶) بوتا (۷) نونار (۸) سنکھترہ (۹) پیچ گرائیاں (۱۰) رتہ وریام (۱۱) دلیکے (۱۲) کھیلا پنڈ (۱۳) پرمکے (۱۴) رنیاں کلاں (۱۵) بھٹ ٹبیالہ۔

(ستیہ داس پردھان آریہ سماج سنکھترہ)

تپنہ و چوتھیہ بخار کا بے نظیر علاج

پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ نے امرت دھارا کی ایجاد سے جو فائدہ ملک کو پہنچایا ہے۔ اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ چونکہ یہ دوائی بدہضمی سے سب سے کل امراض پر مفید ہوتی ہے۔ اس واسطے لوگ اپنے آپ اس کے بدلے بھی معلوم کرتے رہتے ہیں۔ پنڈت صاحب نے پرچہ ترکیب میں کہیں نہیں لکھا مگر ایک صاحب رسالدار مشکو ضلع گورداسپور نے اپنے تجربہ کی بنا پر لکھا ہے کہ برگ تلسی کے ہمراہ دو چار بوند امرت دھارا تیار کردہ پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ سے اکثر ایک ہی خوراک سے تپنہ و چوتھیہ بخار دور ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک بار کا تجربہ نہیں ہے۔ بلکہ بارہا کا تجربہ ہے۔ ایک شیشی منگا کر پاس رکھیں۔ آپ سمجھیں گے کہ ایک نعمت ہاتھ آئی ہے۔ ملیریا نے ہندوستان میں تباہی مچائی ہوئی ہے۔ تپنہ اور چوتھیہ اسی کی شکلیں ہیں۔ جب تپنہ چوتھیہ کو مفید ہے۔ تو ضروری طور پر دوسری اقسام ملیریا کو بھی امرت دھارا اسی انوپان سے فائدہ ہوگا۔ برگ تلسی کے ساتھ ویسے ہی پان کی طرح کھا جاویں۔ یا برگ تلسی گھوٹ کر پانی کا جوشاندہ بنا کر استعمال کرا دیں۔ ہمارے خیال میں یکساں مفید ہوگی۔

امرت دھارا ہر وقت ہر شخص کو اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ اکیلی دوائی کھانے اور لگانے سے تقریباً کل امراض کا جو عام طور پر گھروں میں بوڑھوں۔ بچوں اور جوانوں کو ہوتی رہتی ہیں۔ حکمی علاج ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (۲ر۸) نصف سوا روپیہ (۱ر۴)۔ نمونہ آٹھ آنے (۸ر) منیجر امرت دھارا نمبر ۳۲ لاہور سے لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔

سولن میں ویدک دھرم کا پرچار

آریہ سماج مندر سولن میں منڈل انبالہ چھاؤنی کی طرف سے مہاشہ مکھن لال اور پنڈت رام دت جی اپدیشک نے ۳۱ جولائی تا ۴ اگست ۱۹۳۴ء روزانہ رات کے آٹھ بجے سے دس بجے تک ویدک دھرم کا اپدیش کیا۔ جو جنتا نے بڑے شوق سے سنا۔ اور سماج مندر میں کافی سے زیادہ بھیڑ ہوتی رہی۔ مہاشہ مکھن لال جی کے بھجنوں کا جنتا پر اچھا پربھاو پڑا۔ آپ کی اپدیش کرنے کی شیلی بڑی منوہر ہے۔ پنڈت رام دت جی نے بذریعہ میجک لینٹرن ویدک سدھانتوں کو خوب سمجھایا۔ اثر اچھا پڑا۔ پنڈت جی کے لیکچر عام طور پر پسند کئے گئے۔ کیونکہ وہ نہایت دلچسپ اور عام فہم تھے۔ آپکو اپدیشک کا پد زیب دیتا ہے۔

(سکریٹری آریہ سماج سولن (شملہ))

آدرش ودیالیہ کی قائمی :- ویدک اناتھ آلیہ لاڈوہ (کوروکھشیتر) کی نگرانی میں یکم اگست ۱۹۳۴ء سے آدرش ودیالیہ کھولا گیا ہے۔ جس میں پنجاب یونیورسٹی کی ہندی پریکشاؤں اور دستکاری کی تعلیم دینے کا پربندھ کیا گیا ہے۔ اور جلد ہی سنسکرت کی پراگیہ۔ وشارد اور شاستری کی پریکشاؤں کا بھی انتظام کیا جارہا ہے۔ دھنوان ودیارتھیوں کو صرف بھوجن۔ بستر وغیرہ دے کر بلا فیس تعلیم و دستکاری سکھانی چاہیئے۔ غریب اور لاوارث طلباء کو ودیالیہ کی طرف سے بھوجن۔ بستر اور کتب وغیرہ دے کر تعلیم و دستکاری سکھلائی جائے گی۔ طلباء کی ترقی کے لئے یہ نادر موقعہ ہے۔ داخلہ شروع ہوگیا ہے۔ بھرتی ہونے کے خواہشمند طلباء کو حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کرکے فارم داخلہ منگوا کر منظوری حاصل کر لینی چاہیئے۔

(مینیجر ودیالیہ وبھاگ دفتر ویدک اناتھ آلیہ لاڈوہ (کوروکھشیتر))

نام کرن سنسکار :- ۲۹ جولائی ۱۹۳۴ء کو ڈاکٹر جگن ناتھ جی سبھاسد آریہ سماج گوجرہ و مالک آریہ میڈیکل ہال گوجرہ کے سپتر کا نام کرن سنسکار ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے ۱۵/ روپے بہ تفصیل ذیل مختلف فنڈات کو دان دیئے۔ آریہ پتری پاٹھ شالا گوجرہ ۵/ + آریہ سماج گوجرہ ۱/ + اخبار آریہ ویر رعایتی فنڈ ۱/ + وید پرچار فنڈ ۲/ + لوکل اچھوت ادھار فنڈ ۲/ + یتیم خانہ لائل پور ۲/

عزیز کا نام جتیندر ناتھ رکھا گیا۔

(چمن لال منتری آریہ سماج ہتا)

گوروکل کوروکھشیتر کے سماچار

۱۔ ششماہی امتحانات شروع ہو گئے ہیں۔ ۱۶ اگست سے ڈیڑھ ماہ کی تعطیلات شروع ہونگی۔ پہلی سے پانچویں شرینی تک کے برہمچاری سپاکوٹ۔ ڈلہوزی وغیرہ پہاڑی مقامات کی یاترا پر جائیں گے۔ چھٹی سے آٹھویں شرینی پنڈت سوم دت جی ہیڈ ماسٹر کے ساتھ جالندھر۔ لاہور۔ امرتسر۔ ملتان اور سکھر وغیرہ شہروں میں پرچار کرتے ہوئے اور کھیلیں کرتے ہوئے کوئٹہ جائیں گے اور کوئٹہ میں آریہ سماج کی جوبلی میں حصہ لیں گے۔

۲۔ ۱۲ اگست کو بڑے زور سے گوروکل کا جنم اشٹمی منایا جائیگا۔ جنم اشٹمی میں شامل ہونے کے لئے علاقہ کے بہت سے معزز سجنوں کو نمنترت کیا گیا ہے۔ انبالہ چھاؤنی سے قریباً ۵۰ آریہ پرش اور دیگر مقامات سے بھی کافی تعداد میں آریہ پرش اس موقعہ پر گوروکل میں تشریف لائیں گے۔

۳۔ بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ گوروکل کی طرف سے علاقہ کے جن مقامات میں اناج اور دھن جمع کرنے کے لئے گوروکل کے ڈیپوٹیشن گئے۔ وہاں کافی سے زیادہ کامیابی ہوئی ہے۔ انبالہ چھاؤنی۔ انبالہ شہر۔ کیتھل۔ سونی پت۔ روپڑ۔ گھرونڈہ اور نیلوکھیڑی وغیرہ مقامات کے آریہ سجنوں نے یتھا شکتی گوروکل کی امداد کی ہے۔

۴۔ بھنڈار میں اور بھوجن شالہ میں انبالہ چھاؤنی کے دو ایشیاہی آریہ سجنوں نے پرانے فرش کی جگہ نئے فرش بنوا دئے ہیں۔

۵۔ اگرچہ گوروکل کے چاروں طرف چار کنوئیں ہیں۔ تو بھی گرمی کے موسم میں برہمچاریوں کو دھوپ میں جانا پڑے۔ ہماری درخواست پر کرنال کے لالہ رامداس جی اگروال آشرم میں ایک پمپ لگوانے والے ہیں۔ اور بابو شیام سندر جی ہیڈ کلرک ملٹری ڈیری فارم آگرہ کی طرف سے ایک اور پمپ بھی جلد ہی لگوایا جانیوالا ہے۔ آپ کی طرف سے ۸۰/ روپے نقد آ چکے ہیں۔ بابو سیتارام جی ایس۔ ڈی۔ او ڈرگ سے بھی ۲۵/ روپے اسی فنڈ میں موصول ہو چکے ہیں۔

۶۔ کچھ سوارتھی سجن گوروکل کے بارہ میں وقتاً فوقتاً غلط افواہیں پھیلا رہے ہیں۔ آریہ سجنوں کو اُن کی باتوں سے محتاط رہنا چاہئے۔ گوروکل کی ہر طرح کی حالت پہلے سے بہت سدھر گئی ہے۔ اور مالی حالت تسلی بخش ہے۔ گزشتہ ۸-۹ ماہ میں سب اخراجات پورے کرلنے کے بعد ۱۰۰۰/ روپیہ سیف کوش میں جمع ہو چکا ہے۔ برہمچاریوں کی تعداد بھی پہلے سے زیادہ ہے۔ سب آریہ سجنوں کو چاہئے۔ کہ وہ ایسے لوگوں کی باتوں میں نہ آکر خود وقت نکال کر گوروکل میں تشریف لاویں۔ اور سب حالات بچشم خود ملاحظہ فرماویں۔

(نویدک۔ پربندھ کرتا گوروکل کوروکھشیتر)

پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن سرگودھا

سرگودھا ضلع شاہ پور کے اُتساہی آریہ بھائیوں نے یہ نشچے کیا ہے۔ کہ ماہ ستمبر ۱۹۳۴ء کے آخری ہفتہ میں سرگودھا میں پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن بلایا جائے۔ تاکہ پنجاب پرانت کے آریہ بھائی ایک استھان پر جمع ہو کر آریہ سماج کی ورتمان اوستھا کے متعلق پروگرام اور دیگر ایسے مذہبی۔ مجلسی و ملکی مسائل پر جن کا آریہ سماج یا آریوں کے جیون کے ساتھ سمبندھ ہے۔ مثلاً سود لینی۔ بے کاری۔ گرام پرچار۔ کمیونل ایوارڈ۔ شدھی اور دلت اُدھار آدی وشیوں پر وچار کیا جائے۔

آریہ سماج سرگودھا نے اس سمیلن کے پربندھ کا بوجھ اپنے ذمہ لیا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے یہ سمیلن منعقد کرنے کی آگیا دے دی ہے چنانچہ وہاں کے آریہ بھائیوں نے کاریہ آرمبھ کر دیا ہے۔ اور سواگت سمتی بن رہی ہے۔

(پرکاش وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور)

بہار کے سیلاب زدہ علاقہ میں سبھا کا امدادی کام

شری بلدیو منتری جی جو کہ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے بہار کے بھوکمپ پیڑتوں کی سہایتا کا کام ضلع چمپارن میں کر رہے ہیں۔ آج کل سیلاب زدگان کی امداد میں مصروف ہیں۔ انہوں نے مندرجہ ذیل رپورٹ بھیجی ہے:-

۲۶ جولائی ۱۹۳۴ء کو بوقت شام مادھوبن پہنچ گئے۔ سیلاب زدہ علاقہ سے بھاگے ہوئے لوگ مادھوبن کے قرب و جوار میں پناہ گزین ہیں یہ لوگ تعداد میں تین چار سو کے قریب ہیں۔ ان سب میں چنے بانٹے گئے۔ پورے گیارہ بجے دوپہر کو ہم لوگ معہ بابو نرائن سنگھ جی انچارج کانگرس کیمپ دیہات کے دورہ کے لئے ناؤ نہ ملنے کی وجہ سے پیدل روانہ ہوئے۔ اور ملاہی۔ دھرلیا۔ جتن پور۔ فاضل پور۔ بکٹھیم گولہ۔ فاضل پور ٹولہ۔ بکٹھیہ مولنا پور۔ تنار بر ٹولہ۔ اور تنار بر گاؤں سے ہوتے ہوئے شام کو ۹ بجے کے قریب چکر کاٹ کر واپس مادھوبن پہنچے۔ یہ تمام کے تمام گاؤں تنار بر گاؤں کے کچھ حصے کے علاوہ زیر آب ہیں۔ پہلے چھ گاؤں کی حالت سخت ناگفتہ بہ ہے۔ کوئی مکان سلامت نہیں ہے۔ لوگ نہایت بے چین ہیں۔ اور زیر آب ہونے کی وجہ سے بھوک کے مر رہے ہیں کھیتوں میں پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔ جس کے باعث گھاس تک بھی نہیں ملتا۔ ان دیہات میں ریلیف کا کام کیا گیا۔

جتن پور میں ۱۲-۱۴ کے قریب گھر ہیں۔ لیکن اُن کی حالت کو بیان کرنے کی قلم میں طاقت نہیں ہے۔ کوئی پتھر دل سے پتھر دل انسان بھی اس نظارہ کو دیکھنے کی تاب نہیں لا سکتا۔ گاؤں کی حالت دیکھ کر آنکھوں سے بے اختیار آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلتی ہے۔ اور اس تباہی کو دیکھ کر تو گاؤں کی دوبارہ آبادی کا خیال تک بھی دل میں نہیں آ سکتا۔ ان تمام گاؤں سے حسرت برستی ہے اور ان لوگوں کی قسمت ان سے کوسوں دور بھاگ چکی ہے۔ اب بھاگے لوگ اب اس جیون میں تو چین نہیں پا سکتے۔ اور یہ صاف نظر آتا ہے۔ کہ اُن کی یہ تباہی ہمیشہ کے لئے انہیں بے گھر بنا گئی ہے اُن کے بچے۔ اُن کی بیویاں اور وہ خود آپ بھوک سے اس قدر ویاکل ہیں۔ کہ تاڑ کے پھل کے چھلکے۔ گھاس کی جڑیں اور مٹی تک کو چاٹ جاتے ہیں

۲۸ جولائی ۱۹۳۴ء کو صبح ہم لوگ پھر تھانہ میں گئے۔ لیکن پھر بھی ہمیں ناؤ نہ ملی۔ لہٰذا مجبوراً ہمیں ناؤ کرایہ پر لینی پڑی۔ اور گیارہ بجے معہ بابو پنچ نارائن سنگھ جی کے ہم لوگ روانہ ہوئے۔ اور گنڈک ندی اور باگمتی ندی کے پانی کو چیرتے ہوئے لاہی۔ لاہی ٹولہ۔ دوگاہاں۔ بارہ سنگرو۔ بیکر ٹولہ۔ کشن نگرہ۔ کشن نگرہ ٹولہ۔ خان پیرہ۔ سوسماہن آہیری چھپرہ پہنچے۔ یہ تمام دیہات ۲۷ جولائی ۱۹۳۴ء کو تمام دیہات سے زیادہ زیر آب ہیں۔ حد نظر تک پانی کی چادر بچھی ہوئی ہے۔ آج یہ پانی پھر زوروں پر ہے۔ باگمتی ندی کل کی بارش کی وجہ سے پھر جوبن پر ہے۔ اس لئے ان دیہات کے لوگ پھر پریشان ہیں۔ ہر ایک گاؤں میں پہنچتے ہی وہاں کے بچے۔ بوڑھے۔ جوان لڑکے لڑکیاں اور سن رسیدہ عورتیں روتی چلاتی ہمارے پاس آ جاتی تھیں۔ اور بچاؤ۔ بچاؤ کی دردناک آوازوں سے دل کو ہلا دیتی تھیں دیہات کی امداد کے لئے ابھی تک کوئی سوسائٹی نہیں آئی۔ اور نہ ہی کسی نے حقیقی بیلیہ کا نگرس کیمپ کے انچارج نے بھی تمام سیلاب زدہ علاقہ کے ایک گاؤں کا بھی معائنہ نہیں کیا۔ ہاں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کسی کسی گاؤں میں گورنمنٹ کی طرف سے کسی کسی آدمی کو کچھ چاول دیئے گئے ہیں۔

فصلیں اس قدر تباہ ہو چکی ہیں۔ کہ توبہ ہی بھلی۔ اور اس کے علاوہ یہ دکھائی دیتا ہے۔ کہ پانی کی زیادتی کی وجہ سے اُن کی زمین بھی ہمیشہ کے لئے خراب ہو جائے گی۔ مویشیوں کے لئے چارہ کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ اور لوگوں کے کھانے کا بھی کوئی انتظام نہیں ہے۔ نیز رہائش کے لئے گھر نہیں ہیں اور سب سے بڑی دقت یہ ہے۔ کہ پانی کے کنوئیں بھی غرق ہو کر ریت سے بھر گئے ہیں۔ یہی نہیں۔ بلکہ کئی ایک جگہ نلوں میں بھی اس قدر ریت بھر گئی ہے۔ کہ ان کا پانی پینا بھی سخت مشکل ہے۔

اس علاقہ میں ریلیف کا کام کر کے ہم لوگ رات کے آٹھ بجے واپس مادھوبن پہنچے۔ آج چونکہ یہاں بازار ہے۔ اس لئے ہم دیہات میں نہیں جا سکیں گے۔ ہاں کل صبح ہی ہمیں پھر دورہ کے لئے نکلنا ہوگا۔ یہ حلقہ پندرہ میل کا ہے۔ گو پانی مونگھیر سے لے کر کافی دور تک پھیلا ہوا ہے مگر سارے علاقہ میں کام ہونا سخت مشکل ہے۔ ہاں البتہ اس پندرہ میل کے حلقہ میں جس قدر بھی ہم سے کام ہو سکے گا ہم کریں گے۔

(گیان چندر منتری آریہ سماج ریلیف کمیٹی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون لاہور)

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پُرش کا دھارمک کرتویہ ہے!

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

ओ३म्

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ للعہ ممالک غیر سے لے
ششماہی عہ فی پرچہ ایک آنہ

SUNDAY 19th Aug 1934

نمبر ۳۳ | اتوار ۴ بھادوں سمت ۱۹۹۱ مطابق ۱۹ اگست ۱۹۳۴ء دیانند آبد ۱۱۰ | جلد ۳

آریہ سماج کے نیم

۵ - سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں
۶ - سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیشیہ ہے ...
۷ - سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے
۸ - اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے
۹ - ہر ایک کو اپنی ہی اُنّتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنّتی میں اپنی اُنّتی سمجھنی چاہئے
۱۰ - سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں

آریہ سماج کے نیم

۱ - سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے
۲ - ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے - اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے
۳ - وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے - وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے
۴ - ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہئے

وید امرت

یجروید | رگوید

ओ३म् । ता नो भूमिरा दिशतु यद्धनं कामयामहे ।
भगो अनु प्रयुङ्क्तामिन्द्र एतु पुरोगवः ॥ (अ० १२।१।४)

(भगः) اس پردان کرے (नः आदिशतु) وہ سرواتما کو بھوسی (ता भूमिः) دھن کی ہم کامنا کریں (धनं कामयामहे) جس (यत्) ایشور پر وان پرماتما ہیں (अनुप्रयुङ्क्ताम्) سدا سہائیتا کریں - اور (इन्द्रः पुरोगवः एतु) پرمیشور ہی ہمارے سب کاریوں میں اگرگامی ہو کر رہے

اِندر کی سہائیتا

اُپدیش یہ ہے - کہ جس جس دھن کی ہم خواہش کریں - وہ ہمیں ہمارا بھوسی پردان کرے - مگر دیکھا یہ جاتا ہے کہ ہماری خواہش پوری نہیں ہوتی - اس کا کارن کیا ہے؟ اس کے کئی کارن ہیں - ہماری ہمت کی کمی بڑا بھاری کارن ہو سکتی ہے - جس کام میں کام کے یوگیہ محنت نہ کی جائے - اس میں کامیابی کی امید فضول ہے - محض خواہش کوئی معنی نہیں رکھتی - خواہش کے ساتھ مضبوط ارادہ چاہئے - اور مضبوط ارادہ کے ساتھ عملی کوشش کی ضرورت ہوتی ہے - لیکن ان تمام باتوں میں سے جو نہایت ضروری ہے - وہ ہے "پرماتما کی سہائیتا" - بعض دفعہ اگی صرف زور بازو پر زور دیا کرتے ہیں - اور بازو نہایت ضروری سادھن ہے - اور بازو کامیابی کا ایک ضروری انگ ہے - اگر جسم میں جان نہ ہو - تو خواہش بھی پیدا نہیں ہو سکتی - تندرست جسم میں ہی سب قسم کی خواہشات ہو سکتی ہیں - پرماتما کی سہائیتا ہم کو سیدھے راستہ پر قائم رکھتی ہے - پرماتما پر شردھا رکھتے ہوئے ہمارا قدم آگے ہی آگے بڑھتا جاتا ہے - رات دن دیکھنے میں آتا ہے - کہ وہی لوگ آگے آگے ہوتے ہیں جنہوں نے اپنے آگے اندر کو رکھا ہوتا ہے - جو پرماتما کو اپنا اگرگامی بناتا ہے - پرماتما اُسے دنیا میں اگرگامی رکھتا ہے - اگرگامی ہر ایک پھل کو دیکھتا ہے - جس کے پار نہیں ہو سکتے - حقیقت یہ ہے کہ عبور حاصل کرنے کے بعد اس لئے سدا اپنے کاموں میں پرماتما کی سہائیتا مانگو - پرماتما ستیہ کا جھنڈا رہے - جس کے سنتیہ پر قائم رہنے سے کونسی ایسی مصیبت ہے - جو پرماتما کو چھوڑ کر دنیا دار لوگ دنیاوی معیار بالو کی دیوار کی طرح گر جاتے ہیں - ان کے دنیاوی معیار بالو کی دیوار کی طرح ڈانواں ڈول ہوا کرتے ہیں - وہ ضرور ڈانواں ڈول ہوا کرتے ہیں - ان کے سکھ کی بنیاد ہوتی ہے - ان کے سکھ میں تمام دنیا ہی سکھ کے دوار کھلا کرتے ہیں - جو لوگ پرماتما کو اپنا معیار نہیں مانتے - وہ اصلی کامیابی کا مکھ نہیں دیکھ سکتے - اس پرماتما کا سہارا لیکر کو اپنا اگرگامی بناتے ہیں - ان کو جگہ بہ جگہ ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں - وہ اپنی خواہشات کو پورا کرنا چاہتے ہیں - پرماتما کی سہائیتا لینی چاہئے - کا بھلا نہیں ہوتا - اس لئے وہ سب لوگ جو اس سنسار میں اپنی خواہشات کو پورا کرتے ہیں - وہ ہی تمام کامنائیں کو پوری کرنے والا ہے - وہ تمام خواہشات کو پورا کر سکتے ہیں - اپنی کامیابی کے لئے اُس ایشور کا ہی سہارا ڈھونڈھو

(اوم شم)
(ایڈیٹر)

اتھروید | سام وید

جونز برگ میں ویدک دھرم کا پرچار

از شری پت جیٹھی جی مقیم جنوبی افریقہ

۱۶ / جون سے لے کر ۱۵ / جولائی تک میں نے جونز برگ میں پرچار کیا۔ اس دوران میں اکیس ۲۱ دیاکھیان جونز برگ میں اور ایک دیاکھیان گرد کے شہر میں جا کر دیا۔ جنتا نے یہ دیاکھیان بہت شردھا اور پریم سے سُنے۔ اتنا پرچار آج تک کسی اپدیشک نے یہاں آ کر نہیں کیا تھا۔

یہ شہر بالکل لنڈن کے نمونہ کا ہے۔ آبادی چار لاکھ کے قریب ہے۔ چونکہ سونے کی کانیں یہاں بکثرت ہیں۔ اِس لئے چہل پہل یہاں کی خوب ہے۔ ہندوؤں نے یہاں اپنا شفاخانہ بھی بنوایا ہُوا ہے۔ اور ہندو سیوا سماج نام کی ایک سبھا بھی ہے۔ اُس نے ایک مکان ساڑھے چار ہزار پونڈ میں خریدا ہے۔ اب اُس کے ساتھ ایک بھاری ہال اور پستکالیہ بنوانے کا وچار کر رہے ہیں۔ یہاں کی مشہور اشیاء سونے کی کانیں۔ چڑیا گھر اور بھارتیوں کا وہ سمارک ہے۔ جہاں ہندوستانیوں نے جنگ بوئر میں برطانیہ سرکار پر اپنی جانیں نچھاور کی تھیں ہندوؤں کا مرگھٹ بھی دیکھا۔ جس پر ہندوؤں نے بیس ہزار روپیہ خرچ کر کے طیار کرایا ہے۔ اُس میں بگلے۔ باغیچہ۔ اشنان گھر اور بیٹھنے کا ہال بنا ہُوا ہے۔ جس میں بنچ اور کرسیاں موجود ہیں۔ ایک کمرہ میں چھوٹا سا پستکالیہ بھی ہے۔ جس میں سوامی دیانند سرسوتی کا دیدکجاشیہ بھی موجود ہے۔ کمرہ میں سوامی شردھانند۔ سوامی دیانند۔ سوامی دویکانند۔ مہاتما گاندھی۔ مہاتما تلک اور کئی دیگر بھارت کے نیتاؤں کے فوٹو آویزاں ہیں۔ بھارتی جنتا کو بھارتی دھرم اور سنسکرت سے بہت پریم ہے۔ پہلے اس کریمیٹوریم (مرگھٹ) میں انگریز لوگ بھی اپنے مُردے جلاتے تھے۔ مگر اب انگریزوں نے سوا لاکھ روپیہ کی لاگت سے اپنا جُدا کریمیٹوریم بنا لیا ہے۔ اس میں سنگ مرمر کا فرش لگے ہوئے بہت سندر کمرے ہیں۔ گورے لوگ بجلی کے کوئلہ سے جلاتے ہیں۔ ہندو لوگ لکڑی کے ذریعہ۔ جاپان میں میں نے بجلی سے جلاتے ہُوا دیکھا تھا سنا گیا ہے۔ کہ روڈیشیا میں ایک جرمن نے مرتے سمے وصیت کی کہ میری لاش کو جلایا جائے۔ وہاں پر کوئی مرگھٹ نہیں تھا۔ اس لیئے اس کی لاش کو جونز برگ میں ریل اور موٹر کے ذریعہ لانے پر ۸۵ پونڈ یعنی ۱۲۰۰ روپیہ خرچ آیا۔ اور ہندو مرگھٹ میں لا کر جلایا۔ اب یوروپین لوگوں کا میلان جلانے کی طرف ادھک ہو رہا ہے۔

کروگرکے پاس ۶ میل کے فاصلہ پر ایک گپھا (غار) ہے۔ جسے ہم نے جا کر دیکھا۔ زمین کے نیچے ۱۲۰ فٹ تک تو سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں۔ جن کے ذریعہ اتر کر جانا پڑتا ہے۔ چونکہ نیچے اندھیرا ہوتا ہے۔ اس لئیے ہاتھ میں لالٹین لے کر جانا پڑتا ہے۔ ہم دس آدمی مل کر اسے دیکھنے گئے۔ ۲½ شلنگ فی کس ٹیکس دینا پڑتا ہے۔ اور ایک رہنما ساتھ ملتا ہے۔ جو غار کو دکھلاتا ہے۔ بہت دُور تک یہ غار لمبی چلی جاتی ہے۔ کہیں پانی آ جاتا ہے۔ پتھر سر پر لٹکتے دکھائی دیتے ہیں۔ کہیں راستہ اتنا تنگ آتا ہے۔ کہ رینگ کر گزرنا پڑتا ہے۔ کہیں بیٹھ کر کہیں لیٹ کر گزرنا پڑتا ہے۔ ایک تو باہر سے تازہ ہوا اور روشنی نہیں آتی۔ دوسرے لالٹین کا دھواں زہریلی گیس پیدا کرتا ہے۔ اس لئیے اس میں دم گھٹنے لگ جاتا ہے۔ راستہ بہت خطرناک اور بھیانک ہے۔ مگر چونکہ ہم دس آدمی اکٹھے تھے۔ اس لئیے ڈر نہیں لگتا تھا۔ البتہ واپسی کے وقت تکلیف ہوئی۔ کیونکہ اوپر چڑھتے چڑھتے دم پھول گیا۔ اور جسم پسینہ پسینہ ہو گیا۔ یہاں سخت سردی کا موسم ہے۔ ہم گرم اوورکوٹ پہن کر گئے تھے۔ مگر نیچے زمین کے گرمی تھی۔ اس لئے کوٹ اتارنا پڑا۔ جب سطح زمین پر آئے۔ تو سخت تیز ہوا چل رہی تھی۔ کوٹ پہنا۔ مگر دم اسقدر پھول گیا تھا۔ کہ زمین پر قدم نہیں دھرا جاتا تھا۔ حالانکہ موٹر کار غار سے بیس گز کے فاصلہ پر کھڑی تھی۔ مگر وہاں تک پہنچنا بھی مشکل ہو گیا۔ بڑی مشکل سے موٹر تک پہنچے۔ اور دس پندرہ منٹ تک آرام کرنے کے بعد دم برقرار ہوا۔ اور پرماتما کا دھنیواد کیا۔

اب ہم پریٹوریہ پرچار کرنے جا رہے ہیں۔ شاید پھر روڈیشیا چلے جائیں۔ پرچار کا پربھاؤ یہاں اچھا پڑ رہا ہے۔

(باقی آئندہ)

سنسار کی گتی

مارشل لاء کے قیدیوں کی رہائی

بمبئی - ۱۴ اگست - ۱۹۱۹ء میں شولا پور میں مارشل لاء نافذ ہوا تھا۔ اس وقت بہت سے ہندوؤں کو سخت سزائیں دی گئی تھیں۔ جو ابھی تک یروڈا جیل میں ہیں۔ ان کی رہائی کے لئے متعدد بار کوشش کی گئی ہے۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ ان قیدیوں کی رہائی کو عمل میں لانے کے لئے تیار ہو گئی ہے۔ اور انہیں غالباً اسی ماہ میں رہا کر دیا جائے گا۔

کانگرس کمیٹی کا دفتر بمبئی پہنچ گیا - بمبئی ۱۵ اگست - مسٹر راجا راؤ سکرٹری کی علالت کے باعث آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا دفتر الہ آباد سے یہاں آ گیا ہے۔ مسٹر جے۔ ایم۔ داس، دولت رام جنرل سکرٹری اب دفتر کے انچارج بننے والے ہیں۔

لارڈ ولنگڈن ایتھنز میں - ایتھنز ۱۳ اگست - لارڈ اور لیڈی ولنگڈن آج دوپہر کو یہاں پہنچے۔ اور انہوں نے ایک گھنٹہ تک یہاں قیام کیا۔ برطانوی سفارت خانہ اور گورنمنٹ کے نمائندوں نے ان کا خیر مقدم کیا۔

پریس رپورٹر کی نگرانی - کیور تھلہ ۱۳ اگست - اخبارات کو بھیجنے سے پہلے اپنی رپورٹ دکھانے سے انکار کرنے پر ایک پریس رپورٹر کی نگرانی شروع کر دی گئی ہے۔

چینت پورنی میں وبائی امراض - جالندھر ۱۴ اگست - ۱۸ اگست کو چینت پورنی میں میلہ ہونے والا ہے۔ لوگ ہزاروں کی تعداد میں جمع ہوتے ہیں۔ وبائی امراض کی روک تھام کے لئے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

مسلمان فقیر کی گرفتاری - فیروز پور - جموں والی مسجد کے قریب ایک مسلمان فقیر کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جامہ تلاشی پر اس کے قبضہ سے تین چھرے برآمد ہوئے ہیں۔ مسلمان مذکور نے اپنے گلے میں کئی تسبیحیاں ڈال رکھی تھیں۔ اور وہ شکل و صورت سے ایک دراز ریش پارسا معلوم ہوتا تھا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ چوری کی متعدد وارداتوں کے لئے ذمہ وار ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کا تازہ اعلان!

الہ آباد ۱۵ اگست - کونسلوں میں داخلہ کے خلاف مسٹر رفیع احمد قدوائی کی تحریک کے سلسلہ میں پنڈت جواہر لال نہرو کی رائے کے متعلق جو افواہ پھیل رہی ہے۔ وہ اس کی تردید کرنے کے لئے مندرجہ ذیل بیان شائع کرنے پر مجبور ہوئے ہیں:-

"صوبہ کے کانگرسی حلقوں میں چند معاملات کے متعلق جو جھگڑا چل رہا ہے۔ اس کے متعلق 'لیڈر' نے میرے رویہ کے متعلق جو رپورٹ شائع کی ہے۔ اسے پڑھ کر مجھے حیرانی اور افسوس ہوا ہے۔ یہ رپورٹ قطعاً غلط اور فضول ہے۔ میں متنازعہ امور پر اچھی طرح غور کرنے اور اپنے ساتھیوں سے تبادلۂ خیالات کئے بغیر ان کے متعلق کس طرح اظہار رائے کر سکتا ہوں۔ میری توجہ اس وقت اپنی بیوی کی بیماری کی طرف لگی ہوئی ہے۔ اور میں دیگر امور کی طرف کوئی توجہ نہیں دے سکتا۔ چونکہ مجھے اچانک رہا کر دیا گیا ہے۔ اس لئے میں بیرونی دنیا کے متعلق کوئی واقفیت حاصل نہیں کر سکا۔ میں نے مسٹر قدوائی سے جن کا نام لیا جا رہا ہے۔ ملاقات تک نہیں کی۔ اندریں حالات میں حالات حاضرہ پر اپنی رائے نہیں دے سکتا۔ اور نہ ہی میرا ایسا ارادہ ہے۔"

لارڈ ولنگڈن پھر چارج لے لیں گے - شملہ ۱۵ اگست - ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ موجودہ پروگرام کے مطابق قائم مقام وائسرائے اور لیڈی ہربرٹ شملہ ۱۶ اگست ۱۹۳۴ء کو شملہ سے روانہ ہوں گے۔ اور ۱۷ اگست کو دہلی پہنچیں گے۔ اور اسی روز ہوائی جہاز کے ذریعہ لارڈ و لیڈی ولنگڈن وہاں پہنچیں گے۔ اور ۱۸ اگست کو شملہ کو جائیں گے۔ لیڈی ولنگڈن شملہ جانے سے پہلے کلکتہ جائیں گی۔

منگنی کے بعد موت - امرتسر ۱۳ اگست - لالہ اچھرو کٹڑہ اہلووالیہ کی لڑکی پارو جس کی نسبت ابھی اگلے روز قرار پائی تھی۔ اپنے مکان کی بالائی منزل سے گر کر مر گئی ہے۔

لاہور کے تار گھر سے بائیسکل کی چوری - لاہور - مقامی تار گھر کے ایک چپڑاسی نے پولیس میں رپورٹ درج کرائی ہے۔ کہ کل بارہ بجے سائیکل شیڈ سے اس کا سائیکل چوری ہو گیا ہے۔ جو شخص چور کا پتہ لگا کر تھانہ انارکلی میں اطلاع دے گا۔ اس کو دس روپیہ انعام دیا جائے گا۔

ساتنی الیکشن بورڈ کا قیام - الہ آباد ۱۵ اگست - آل انڈیا ساتنی دھرمی الیکشن بورڈ کے نمائندہ مسٹر برجلال نہرو نے یہاں کے سرکردہ ساتنیوں کی ایک میٹنگ بلائی۔ اور یو۔ پی ساتنی الیکشن بورڈ قائم کیا گیا۔ اور عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔

مسز سروجنی نیڈو سکندر آباد کو - مدراس ۱۵ اگست - مسز سروجنی نیڈو آج صبح مدراس پہنچیں۔ وہ رنجیاں گئی ہوئی تھیں۔ معلوم ہوا ہے کہ آج رات کو وہ سکندر آباد کو روانہ ہو جائیں گی۔

سگے بھائیوں میں لڑائی - جھنگ - جھنگ سے دو میل کے فاصلہ پر علی اور عنایت دو حقیقی بھائیوں میں کسی بات پر لڑائی ہو گئی جس میں ایک کا نوجوان لڑکا ہلاک ہو گیا۔ دوسرے بھائی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

جیل بھیجو یا الاؤنس دو - امرتسر ۱۳ اگست - سردار وسوندھا سنگھ امرکو والے جو اپنے گاؤں ضلع ہوشیار پور میں نظر بند ہیں۔ پنجاب گورنمنٹ کو لکھا ہے۔ کہ یا تو مجھے اور میری بیوی کو جیل بھیج دیا جائے۔ یا ہمیں گزارہ کے لئے الاؤنس دیا جائے۔

کشمیر اسمبلی کے بائیکاٹ کی ہار

جموں ۱۴ اگست - چند مہینوں سے جموں کے مسلمانوں کی ایک پارٹی کی طرف سے اسمبلی کے بائیکاٹ کی تحریک جاری کی گئی ہے۔ روزانہ جلسے ہوتے ہیں۔ لیکن تا حال کوئی امیدوار مستعفی نہیں ہوا۔ پارٹی ناکام رہی ہے۔

ہنڈنبرگ کی خفیہ وصیت - برلن ۱۵ اگست - ہنڈنبرگ کی سیاسی وصیت کے انکشاف سے نہایت ہی سنسنی خیز واقعات کے رونما ہونے کی توقع ہے۔ پہلے خفیہ وصیت کی موجودگی سے سرکاری طور پر انکار کر دیا گیا تھا۔ وان پاپن نے یہ وصیت ہٹلر کو دی۔ آنجہانی نے سیاسی رفقاء کی یکجہتی اور بیرونی ممالک سے کشیدہ تعلقات پر سخت تشویش کا اظہار کیا تھا۔

سودیشی نمائش ملتوی - لکھنؤ ۱۴ اگست - لکھنؤ سودیشی لیگ نے اپنی نمائش جو ۸ اکتوبر سے ۱۸ اکتوبر تک ہونے والی تھی۔ کانگرس کے ساتھ اختلافات کی بناء پر ملتوی کر دی ہے۔

بھگت سورن داس کی بھوک ہڑتال - بہاولپور - بھگت سورن داس ممبر ہندو سبھا نے بھوک ہڑتال شروع کی ہوئی ہے۔ اس کی وجہ انہوں نے یہ بتائی ہے کہ ہندو سبھا کے ایک پرانے سرگرم کارکن نے چند ذاتی اختلافات کی وجہ سے کارروائی ہندو سبھا میں دلچسپی لینی بند کر دی ہے۔

عجیب سادھو کی آمد - ہنگو ۱۴ اگست - نہر کے کنارے ایک سادھو نے ڈیرہ لگایا ہوا ہے۔ اس کا کہنا ہے۔ کہ میں ہنگو کے لوگوں پر سخت ناراض ہوں۔ جب تک میں یہاں ہوں۔ بارش نہیں ہونے دوں گا۔ لوگ صبح اور شام اس سادھو کو دیکھنے جاتے ہیں۔

نواکھلی کے نظر بند کو سزا - بردوان ۱۳ اگست - چٹاگانگ کے نظر بند نتی گوپال سین اور نواکھلی کے بنی پال موہنا کو چھ چھ ماہ قید کی سزا اس جرم میں دی گئی ہے۔ کہ وہ پرائیویٹ طور پر چٹھیاں بھیجتے تھے۔ ہر دو ملزموں نے اقبال جرم کر لیا ہے۔

مسٹر ٹنڈن مستعفی ہو گئے

الہ آباد ۱۴ اگست۔ بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے الہ آباد ٹاؤن کانگرس کے وائس پریزیڈنٹی کے عہدہ سے استعفا دے دیا ہے۔ انہوں نے مستعفی ہونے کی وجہ یہ بیان کی ہے۔ کہ میں کونسلوں میں داخلہ کے پروگرام کیخلاف ہوں۔ اور اس لئے کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اس ریزولیوشن پر کہ پارلیمنٹری بورڈ کی مدد کی جائے۔ عمل پیرا نہیں ہو سکتا۔ ایسے حالات میں ٹاؤن کانگرس کا وائس پریزیڈنٹ نہیں رہ سکتا۔ ہاں کمیٹی کا ممبر رہوں گا۔ مسٹر اگر۔ ایس پنڈت کو ان کی جگہ وائس پریزیڈنٹ مقرر کیا گیا ہے۔

بھائی پرمانند کلکتہ کو

شملہ ۱۴ اگست۔ بھائی پرمانند و پنڈت مالویہ جی کی نیشنلسٹ کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے کلکتہ روانہ ہو جائیں گے۔

امریکہ میں شدت کی گرمی

نیویارک ۱۴ اگست۔ بارشوں نے بہت سے علاقوں کو گرمی سے نجات دلا دی ہے۔ مگر کئی علاقوں میں ابھی تک شدت کی گرمی پڑ رہی ہے۔ اوکلاہوما میں ٹمپریچر ۱۸ ڈگری۔ گرمی سے ۵۳ اشخاص لقمۂ اجل ہو گئے۔

جنم اشٹمی کا تہوار

لاہور ۱۴ اگست۔ سکرٹری یگ مین ہندو ایسوسی ایشن رقمطراز ہیں۔ کہ امسال کرشن جنم اشٹمی کی تقریب سنیچروار یکم ستمبر کو ہے۔ اس تقریب پر جنم اشٹمی سیلیبریشن کمیٹی نے نہایت موثر پروگرام پر عمل پیرا ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔

سب انسپکٹر پولیس کو دھوکہ

لاہور ۱۴ اگست۔ چند دن ہوئے۔ کہ سردار بشن سنگھ سب انسپکٹر پولیس کی بیوی کو چند آدمیوں نے فرضی تار دے کر بلا لیا۔ جب وہ لاہور چلی آئی۔ تو اس کے گھر واقعہ وزیر آباد میں نقب لگا کر دس ہزار روپیہ کی چوری کر لی۔

خود کشی کر لی

لاہور ۱۴ اگست۔ گفانہ بھائی پھیرو سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ ایک نوجوان کھترے جو موضع مذکورہ میں اپنے بہنوئی کے پاس آ کر ٹھہرا ہوا تھا۔ مالی مشکلات کی وجہ سے افیون کھا کر خودکشی کر لی ہے۔

داڑھی جل گئی

مراد آباد۔ یہاں احاطہ کچہری میں ۱۲ اگست کو امروہہ کے کچھ اشخاص سگریٹ پی رہے تھے۔ چنانچہ ایک شخص نے جس کی عمر ۸۰ سال کی ہو گی۔ نصف سگریٹ منہ سے لگا کر دیا سلائی سے جلانا شروع کیا جس سے اس کی داڑھی اور ایک مونچھ کا کچھ حصہ جل گیا۔

ریاست حیدر آباد سے پنڈت رامچندر جی کا اخراج

پولیٹیکل سکرٹری سے سارودیشک سبھا کا پتر ویوہار

دہلی ۱۴ اگست سنہ ۱۹۳۴ء۔ منتری پروفیسر سدھاکر جی ایم۔ اے منتری سارودیشک آرین لیگ دہلی کو گورنمنٹ حیدر آباد کے پولیٹیکل سکرٹری سے ذیل کا مراسلہ موصول ہوا ہے:۔

مراسلہ:۔ اپنے ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۳۴ء کے تار کے سلسلہ میں میں آپ کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ پنڈت رام چندر جی دہلوی کے ریاست حیدر آباد سے اخراج کے احکام صادر کئے جا چکے ہیں بنا بریں پولیس پنڈت جی کے خلاف جو مقدمہ چلانے کا ارادہ رکھتی تھی۔ وہ ہٹا لیا گیا ہے۔

جواب:۔ اس مراسلہ کے جواب میں سکرٹری نے ذیل کا پتر نظام کی حکومت کے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا ہے:۔

بجواب آپ کے مراسلہ نمبر ۱۵-۶ مورخہ ۲ اگست سنہ ۱۹۳۴ء میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ریاست حیدر آباد سے پنڈت رام چندر جی دہلوی کے خلاف اخراج کے جو احکام صادر کئے گئے ہیں۔ انہوں نے اس حالت میں جبکہ پولیس نے پنڈت جی کے خلاف مقدمہ واپس لے لیا ہے۔ آریہ سماج کے حلقوں میں بڑی سنسنی پیدا کر دی ہے۔ اس نے جلتی آگ پر تیل کا کام کیا ہے۔ جب میں پچھلی بار آپ سے حیدر آباد میں ملا تھا۔ آپ نے مجھے یہ یقین دلایا تھا۔ کہ آریہ سماج کے کام پر جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ وہ جلد ہٹا لی جائیں گی۔ اور پولیس کے غیر ضروری احکام سے جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ وہ سلجھا دی جائے گی۔

مجھے یہ لکھتے ہوئے دکھ ہوتا ہے۔ کہ اس نوعیت کا کوئی ذکر آپ کے مراسلہ میں نہیں کیا گیا ہے۔ ہماری لیگ کے پردھان مہودیہ نے اب حضور نظام کو میموریل بھیج کر آریہ سماج کی شکایات عرض کر دی ہیں۔ اور اس معاملہ میں آپ سے مشفقانہ مداخلت کی درخواست کی جاتی ہے۔ میں نے قبل ازیں اس میموریل کی ایک نقل آپ کو بھیج دی ہے۔ جو کہ اس وقت تک آپ کے پاس پہنچ چکی ہو گی۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ جس طرح آپ نے مجھے وشواس دلایا تھا۔ آریہ سماج کی مدد کریں۔ تاکہ وہ اپنی دھارمک سوتنترتا اور پرچار کی آزادی کا حق حاصل کر سکے۔ آریہ سماج اس بات کا خواہاں ہے۔ کہ اس قسم کی ناخوشگوار حالت کو پیدا کرنے سے پرہیز کیا جائے۔ اور حکومت نظام کا ہر ایک ہی خواہ انصاف اور آشتی کے نیک نام پر دیانتدارانہ مفاہمت کر لینے میں سہیوگ کرے۔

آریہ بھائیوں سے نویدن!

آپ کو ودت ہو چکا ہے۔ کہ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے یہ نشچے کر لیا ہے کہ شری پنڈت رام چندر جی دہلوی کے ابھی لوگ کو اپنے ہاتھ میں لے۔ تو تھا حیدر آباد ریاست میں جو رکاوٹیں ویدک دھرم کے پرچار کے مارگ میں نظام راجیہ کی اور سے اپستھت ہو چکی ہیں۔ ان کو دور کرنے کا یتھا سمبھو یتن کرے۔

سارودیشک سبھا کی اور سے دس ہزار روپیہ کی اپیل پرایہ سبھی سماچار پتروں میں پرکاشت ہو چکی ہے۔ اب آریہ رکھشا سمیتی کے سبھا سد شری ہتری مہاشہ شو چندر جی کو سبھا کی اور سے آریہ سماجوں میں دھن ارتھ بھیجا جا رہا ہے۔ جہاں پر وہ پہنچیں۔ وہاں کے سبھا سد آریہ سجن کرپا کر کے اس اپیل کی سہایتا ارتھ دھن اکٹھا کرنے میں ان کی سہایتا کریں۔

اس دشا میں اب دیری نہیں ہونی چاہئے۔ یہ آریہ ویروں کی پریکشا کا سمے ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ دھن کے ابھاو سے رکھشا سمیتی کے آگامی کاریہ کرم میں بادھا اپستھت ہو۔

(منتری سارودیشک سبھا دہلی)

بہاولپور جیل سے ایک قیدی کا فرار

بہاولپور ۱۳ اگست۔ چند دن ہوئے صبح پانچ بجے بہاولپور جیل کا ایک قیدی بہادر جیل کی اندرونی دیوار سے ہائی جمپ کر کے کودا۔ اور نو دو گیارہ ہو گیا۔ اس سلسلہ میں چند ایک وارڈروں کو معطل کر دیا گیا ہے۔ اور جمعداروں کو کوشش۔۔۔

ریویوز!

"ستیارتھ پرکاش کا سستا ایڈیشن"

یہ سستا ہندی ایڈیشن ویدک یتنترالیہ اجمیر نے حال ہی میں تیار کیا ہے۔ اس کا حجم ۸۶ صفحہ ہے۔ ہر ایک آریہ گھر میں ایسے سستے ایڈیشن کا ہونا اتی آوشیک ہے۔ جو سماجیں یا آریہ پرش اسے ودھرمیوں میں بطور تحفہ تقسیم کرنا چاہیں انہیں اسے ویدک یتنترالیہ سے منگا کر پرچار کی خاطر مفت تقسیم کرنا چاہیئے۔ قیمت فی کاپی ۴ر۔ یکمشت کاپیاں خریدنے والے کو فی کاپی ۳ر میں ملے گی۔

ملنے کا پتہ:۔ (ادھشٹاتا ویدک یتنترالیہ۔ اجمیر)

"ستیارتھ پرکاش بھاشیہ"

شری پنڈت واچسپتی جی ایم۔ اے نے ستیارتھ پرکاش کے پرتھم سمولاس کا بھاشیہ کر کے آریہ جنتا کے لئے ایک اپیوگی پستک بھینٹ کی ہے۔ ہم نے شروع سے آخر تک اسے پڑھا ہے۔ اس سے بھگوان دیانند کے لیکھوں کی پشٹی ہوتی ہے۔

بھاشیہ مذکور میں واچسپتی جی نے کئی نئے پرمان بھی دئے ہیں۔ اور اس بات کی بڑی کوشش کی گئی ہے۔ کہ مخالفوں نے پہلے سمولاس پر جتنے اعتراضات کئے ہیں۔ ان کے معقول جواب دئے جائیں۔ قیمت فی کاپی ۶ر۔

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر آریہ ساہتیہ وبھاگ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا لاہور

"انکم ٹیکس گجرات"

اس نام کا ایک مستقل رسالہ حال ہی میں گجرات (پنجاب) سے زیر ایڈیٹری شری مت انمول چند جی بی۔ اے نکلنا شروع ہوا ہے۔ ہمیں اس رسالہ کے تین عدد پرچے مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ یہ رسالہ ان اصحاب کے لئے بڑا ہی مفید معلوم ہوتا ہے۔ جو کہ قانون انکم ٹیکس کے متعلق واقفیت مہیا کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اس میں قانون مذکور کی جملہ پیچیدگیوں کو بوضاحت پیش کیا گیا ہے۔

سالانہ چندہ دو روپیہ۔ نمونہ کا پرچہ مینیجر رسالہ انکم ٹیکس ۱۱۔ ریلوے بازار گجرات سے منگوائیں۔

پرکاش لاہور

۹ بھادوں سمت ۱۹۹۱

حیدر آباد میں ویدک دھرم کا پرچار

ریاست حیدر آباد اصل میں ایک ایسی ہندو ریاست ہے۔ جس کی کثیر آبادی تو غیر مسلم ہے لیکن فرمانروا اور نوکرشاہی کی کثیر تعداد مسلم ہے۔ اس ریاست میں مسلمانوں اور عیسائیوں کو اپنے مذہب کا پرچار کرنے کی پوری پوری آزادی ہے۔ اور یہ آزادی اس حد تک ہے۔ کہ صدیق دیندار جیسے اشتعال انگیز واعظ کو کبھی کسی نے یہ پوچھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ کہ تمہارے منہ میں کتنے دانت ہیں؟ اور عیسائی واعظوں کا یہ عالم ہے۔ کہ آج تک ریاست کے اندر سے کسی عیسائی پرچارک کو خارج کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ لیکن بدقسمتی سے ریاست میں آج تک آریہ سماجیوں سے سوتیلی ماتا والا سلوک روا رکھا جاتا رہا ہے۔ آریہ سماجی دوسروں کی طرح ریاست میں کوئی مخصوص سیاسی حقوق نہیں چاہتے۔ نہ ہی وہ سرِ منبر پرچار مارنا چاہتے ہیں۔ اور نہ ہی وہ اقلیتوں کے تحفظ کی آڑ میں مسلمانوں کی طرح اپنی خاص ضروریات یا خواہشات پوری کرانا چاہتے ہیں۔ ریاست حیدر آباد کی تاریخ شاہد ہے کہ وہاں کے رہنے والے آریہ سماجیوں نے کبھی ریاست کے منتظموں کے سامنے اپنا کوئی مخصوص مطالبہ پیش کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ ہاں اگر آریہ سماجیوں نے کبھی ریاست کے متعلق کوئی آواز اٹھائی ہے تو وہ صرف اس غرض سے کہ جس طرح ریاست کے اندر مسلم واعظوں کو اپنے مذہب کے متعلق تبلیغ و تلقین کرنے کا حق ہے۔ اسی طرح ہمیں بھی عطا کیا جائے۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ ریاست کے ذمہ دار افسران نے ابھی تک یہ محسوس کرنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی۔ کہ آریہ سماجیوں کی بھی اشک شوئی کی جائے۔

اگر معاملہ صرف بے اعتنائی کا ہوتا۔ تو ہم کبھی اس کی طرف اشارہ بھی نہ کرتے۔ لیکن چونکہ ریاست میں آریہ سماج کے پرچار کے متعلق تعصب سے بھری ہوئی فضا پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ اس لئے ہمیں ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ ہم حکومت نظام سے یہ عرض کریں۔ کہ وہ ایسا رویہ اختیار کرے جس سے آریہ سماجی بھی حکومت کو اسی نظر سے دیکھنے کی خواہش کریں۔ جس سے مسلمان آج تک دیکھتے آئے ہیں۔

آریہ سماجی یہ نہیں چاہتے۔ کہ بعض ادنےٰ درجہ کے ملازمین کی بدولت ریاست کی دیرینہ ساکھ کو داغ لگے۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ آج کل ریاست میں جن لوگوں کا طوطی بول رہا ہے۔ وہ اس قماش کے ہیں۔ کہ اگر ریاست کے آریہ سماجی اس بات کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ سورگیہ پنڈت کیشو راؤ سابق جج حیدر آباد ہائی کورٹ کی برسی منائیں۔ تو نائب کوتوال آریہ سماج کے سکرٹری کو نوٹس دے جاتا ہے۔ کہ دیکھو اس دن جلسہ میں کوئی تقریر نہ ہونے پائے۔ محض ایک ریزولیوشن پاس کرنے پر ہی اکتفا کی جائے۔ اور پنڈت جی کے واقف کاروں کی زبان پر تالہ لگا دیا جائے۔ حالانکہ ریاست کا بچہ بچہ اس امر سے آگاہ ہے۔ کہ شری یت پنڈت کیشو راؤ ریاست کے ایک ممتاز اور سرکردہ شہری تھے۔ اور اس قابل تھے۔ کہ آریہ پرش احسانمندی کے جذبہ سے متاثر ہو کر ریاست کے ایک ممتاز اور سرکردہ شہری کی یاد پر عقیدت کے پھول چڑھانا چاہتے تھے۔ لیکن سی۔ آئی۔ ڈی کا ایک نائب کوتوال اس بات پر بضد ہے۔ کہ حیدر آباد ہائی کورٹ کے ایک غیر مسلم جج کی یاد کے سلسلہ میں کسی قسم کی تقریر نہ کی جائے۔

اگر یہ پابندی انسان کے بہترین جذبات کی توہین نہیں ہے۔ تو اور کیا ہے؟ اس پابندی کے تب تو کچھ معنی ہو سکتے تھے۔ اگر ریاست نے یہ اعلان کر دیا ہوتا۔ کہ پنڈت کیشو راؤ جی اس قابل نہیں تھے۔ کہ ریاست ان کی خدمات پر کسی قسم کا فخر کر سکے۔

جب ایک ممتاز حیدر آبادی رکن کی یاد کے ساتھ ایسا سنگدلانہ سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ تو پھر دنیا قیاس کر سکتی ہے۔ کہ غیر حیدر آبادی سجنوں کی یاد سے کیسا سلوک روا رکھا جاتا ہوگا۔ سورگیہ پنڈت جی کی آتما بھی سوچتی ہوگی۔ کہ میں نے ایسی ریاست کی کیوں خدمت کی۔ جو کہ میری برسی کی تقریب کو بھی ٹھنڈے دل سے برداشت نہیں کر سکتی۔

پنڈت جی کی برسی کے بعد جس بات نے آریہ جگت کے دلوں کو زیادہ زخمی کیا ہے۔ وہ ہے وہ سلوک جو کہ شری پنڈت رامچندر جی جیسے دھارمک سے روا رکھا گیا ہے۔ پنڈت جی "مرنج مرنجاں" طبیعت کے مالک ہیں۔ ان کی زبان سے بچے تلے الفاظ نکلا کرتے ہیں۔ برٹش انڈیا میں آج تک ان کے خلاف کوئی قدم اٹھانے کی ضرورت تک محسوس نہیں کی گئی۔ لیکن ریاست حیدر آباد کی پولیس کو ہم کیا کہیں۔ کہ اس نے پنڈت جی کے متعلق یہ اہتمام تراشنے کی ضرورت محسوس کی۔ کہ انہوں نے توہینِ اسلام کے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

غضب کا مقام ہے۔ کہ صدیق دیندار جیسے ملانٹے تو ریاست میں واہی تباہی بکتے پھریں۔ اور کوئی یہ ضرورت محسوس نہ کرے۔ کہ ان کی زبان پر تالہ لگائے۔ لیکن اگر پنڈت رام چندر جی دہلوی اس امر کی کوشش کریں۔ کہ ان ملانٹوں کی ہرزہ سرائیوں سے ریاست کو اخلاقی طور پر آزاد کرائیں۔ تو وہ نہ صرف ملزموں کے کٹہرے میں کھڑے کر دئے جائیں۔ بلکہ اس قابل سمجھے جائیں۔ کہ ریاست کی رعایا کو نیک شہری بننے کی بھی تلقین نہ کر سکیں۔ پنڈت جی کے ریاست میں داخلہ کی ممانعت کے یہ معنی ہیں۔ کہ ریاست کے متعصب منتولی اب یہ نہیں چاہتے۔ کہ آریہ سماج کا کوئی آنریری سیوک اس بات کا یتن کرے۔ کہ ریاست میں رہنے والوں کو ایماندار اور شستہ شہری بنانے میں حکومتِ حیدر آباد کی مدد کرے۔

ہم نے کسی اور صفحہ پر وہ میموریل درج کر دیا ہے۔ جو کہ پوجنیہ شری نارائن سوامی جی نے سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان کی حیثیت سے نظام حیدر آباد کو روانہ کیا ہے۔ میموریل میں ان تکالیف کو مشرح بیان کیا گیا ہے۔ جو کہ فی زمانہ حیدر آباد میں رہنے والے آریہ سماجی محسوس کر رہے ہیں۔ یہ تکالیف ایسی نہیں۔ جن پر خود نظام بہادر بھی یہ دعوےٰ کر سکیں۔ کہ ان کی ساری رعایا مطمئن اور فارغ ہے۔ اور جمعیتِ خاطر سے ریاست میں بسر اوقات کر رہی ہے۔

آریہ جگت کی ما تنیہ نمائندہ جماعت یہ نہیں چاہتی کہ ریاست حیدر آباد میں رہنے والا ایک بھی آریہ سماجی یہ محسوس کرے۔ کہ نظام کی حکومت ان سے سوتیلی ماتا والا سلوک روا رکھ کر ریاست میں ایک امتیازی نظیر قائم کر رہی ہے۔ چونکہ ریاست میں رہنے والے آریہ سماجی خود بھی دل سے یہ چاہتے ہیں۔ کہ وہ ریاست کے نام کو روشن کرنے والے بنیں۔ اور ریاست کی نیک نامی میں اضافہ کرنے کا موجب بنیں۔ اس لئے میموریل میں ان تمام باتوں کو صاف طور پر بیان کیا گیا ہے۔ جن کے عمل میں لائے جانے سے نظام کی حکومت آریہ سماجیوں کو اس قابل بنا سکتی ہے۔ کہ وہ بھی اپنی ریاست کی آسودگی اور بہبودی میں ویسے ہی معاون ثابت ہوں۔ جیسے کہ آج تک مسلمان ثابت ہوتے آئے ہیں۔ اس لئے ہمیں یہ آشا رکھنی چاہئے کہ نظام کی حکومت سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے میموریل کو اسی روشنی میں پائے گی۔ جس میں کہ انصاف کیا جانے کا مستحق ہے۔

اس کے ساتھ ہی ہم نظام کی حکومت کو یہ بھی بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ آریہ سماجی کیا ریاست میں اور کیا برٹش انڈیا میں ایسے آدرش وادی واقع ہوئے ہیں۔ کہ انہوں نے آج تک کہیں بھی کسی سے مخصوص مراعات کا مطالبہ نہیں کیا ہے۔ خاص کر برٹش انڈیا میں اگر آریہ سماجی اراکین اسمبلی یا کونسلوں میں جاتے ہیں۔ تو محض جنرل ٹکٹ پر۔ نہ کہ کسی خاص Weightage کی بنا پر۔ ریاست حیدر آباد کے متعلق بھی ان کا یہی رویہ ہے۔ وہ اگر حیدر آباد کی ہائی کورٹ کے جج بنیں گے۔ تو محض اس شرط پر کہ وہ ریاست کے لئے مفید ہیں۔ اور اپنی خدمات سے ریاست کی شہرت میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

آریہ سماجیوں کی گھٹی میں مخصوص مراعات کا مطالبہ کرنا ان کے آدرش نے ڈالا ہی نہیں ہے۔ اس لئے نظام کا یہ فرضِ اولین ہے۔ کہ وہ اپنی ریاست میں آریہ سماجیوں کو جملہ مذہبی سہولتیں مہیا کر کے اپنے عمل سے یہ ثابت کریں۔ کہ وہ آریہ سماجیوں کو ویسی ہی اپنی رعایا سمجھتے ہیں۔ جیسی کہ مسلمانوں کو۔

"رکھشا بندھن"

مشکر وار ۲۴ اگست ۱۹۳۴ء کو شراون کی پورنماشی کا دن آ رہا ہے۔ اس دن ہر ایک آریہ ماتر کے گھر میں "رکھشا بندھن" کا پوتر تیوہار منایا جائے گا۔ اس تیوہار کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہر ایک شکتی شالی پرش نہ صرف اپنے مظلوم بھائیوں اور بہنوں کی سہائتا کا بیڑا اٹھا لے۔ بلکہ دھرم پرچار کے راستہ میں جو مشکلات حائل ہو رہی ہیں۔ ان کو دور کرنے کا بھی بھرسک یتن کرے۔ اور جیون بھر کے لئے

دھرم کی رکھشا کا برت دھارن کرے۔ اگر رشی سنتان اُس دن سچے معنوں میں اس تیوہار کو منائے تو یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ کہ بھارت ورش میں کہیں بھی ہندو دیویوں کا اغوا ہو۔ یا کسی ودھرمی کو کسی اور قسم کا اتیاچار کرنے کی ہمت ہو۔ یہ صرف ہماری کمزوری ہے۔ کہ ہم اس تیوہار کو پورے طور پر نہیں مناتے۔ اور اپنی جاتی کے سنکٹ کو دُور کرنے کا یتن نہیں کرتے۔ اس آگامی پُورنماشی پر ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم رکھشا بندھن شراونی کے موقعہ پر یہ برت دھارن کریں۔ کہ ہم ویدک دھرم کی رکھشا کے لئے اُودیت رہیں گے۔ اور نہ صرف اپنے کمزور بھائیوں اور بہنوں کی رکھشا کریں گے۔ بلکہ ودھرمیوں کو بھی کسی قسم کا دُشٹاچار کرنے کا موقعہ نہ دیں گے ؛

ویدک ورن ویوستھا کے آدرش کو غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ اور اس پر کٹھار آگھات کرنا چاہتے ہیں۔ ہم خود جنم کی ذات پات کے حامی نہیں لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ ہم "کرانتی" کی طرح اُن اصحاب کے خلاف تُو تُو مَیں مَیں کا سلسلہ شروع کر دیں۔ جن سے ہمیں کسی معاملہ میں اختلاف ہے۔ اگر "کرانتی" ویدک ورن ویوستھا کے متعلق اپنی پوزیشن صاف کر دے۔ تو ہم پھر اس بات کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ کہ اس کے ڈیفینس میں قلم اُٹھائیں۔ باقی رہے ویکتی گت اختلافات۔ ان پر زیادہ لے دے کرنا ہمیں چنداں شوبھا نہیں دیتا۔ کیونکہ اس لے دے میں ہمیں ویدک دھرم کی کوئی سیوا نظر نہیں آتی ؛

دیانند سالویشن مشن

پرنسپل دیوی چند جی ایم اے نے اس غرض سے دیانند سالویشن مشن پنجاب کی بنیاد ڈالی ہے۔ تاکہ نہ صرف ہندو دیویوں کو ودھرمیوں کے پنجہ سے بچایا جائے۔ بلکہ پتت شدہ ہندو نرناریوں کی اوستھا کو سُدھارا جائے۔ اور غیر ہندوؤں کا ہندو جاتی کا انگ بننے پر سواگت کیا جائے ؛

یہ اغراض ایسی نہیں ہیں۔ کہ جن سے کسی ہندو کو ہمدردی نہ ہو۔ لیکن چونکہ یہ ساری اغراض آل انڈیا ہیں۔ اس لئے ہم پرنسپل مہودیہ کو یہ مشورہ دیں گے۔ کہ وہ اسے ایک سوتنتر سنستھا کی حیثیت میں پورا کرنے کی بجائے اگر سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی زیر نگرانی پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ تو ان کو ترمن رُوپ میں سپھلتا ہو گی۔ اور سارے آریہ جگت کی ہمدردی ان کی ضروری تحریک سے وابستہ ہو جائے گی۔ ہم چونکہ اس مشن کو سبھائی رُوپ میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں۔ کہ آریہ جنتا اس سے پُورے طور پر سہانوبھوتی پرگٹ کرنے کے لئے آمادہ کی جا سکے۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جب مشن کے سر پر سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کا پدماتما ہاتھ ہو ؛

سنسکرت کورس

یہ بڑے دُکھ کی بات ہے۔ کہ پنجاب یونیورسٹی نے سنسکرت کے امتحانات کے لئے ایسے گرنتھ مقرر کئے ہوئے ہیں۔ جن سے ودیارتھیوں کے آچار پر بُرا اثر پڑنے کی سنبھاونا ہو سکتی ہے۔ یہاں تک کہ الیف۔اے۔ بی۔اے اور ایم۔اے کے امتحانات کے علاوہ پراگیہ۔ وشارد۔ اور شاستری کے امتحانات کے کورسوں میں بھی اشلیل گرنتھ رکھے ہوئے ہیں۔ حالانکہ شکشا کا مکھیہ اُدیش تو آچار ادویوہار کا شُدھ ہونا ہے۔ اس لئے ہم پنجاب یونیورسٹی پر زور ڈالتے ہیں۔ کہ وہ اشلیل گرنتھوں کو ہٹا کر ان کی جگہ دوسرے شکھشا دینے والے گرنتھوں کو رکھے۔ اور اگر اس کے خیال میں ایسے گرنتھوں کی کمی ہو تو جب تک وہ اچھے اچھے موہک سماج شُدھار سمبندھی سنسکرت گرنتھ لکھوا نہیں لیتی۔ تب تک موجودہ گرنتھوں کے اندر سے اشلیل مضمون کو نکلوانے کی کوشش کرے ؛

وید جینتی سپتاہ

وید جینتی سپتاہ شراونی سے کرشن اشٹمی تک ہوتا ہے۔ امسال یہ ۲۴ اگست سے یکم ستمبر ۱۹۳۴ء تک ہو گا۔ ویدک دھرم میں اس تیوہار کا بھاری مہتو ہے۔ پرانے وقتوں میں ان دنوں ویدک سوادھیائے آرمبھ کرنے کے لئے خاص سمارو ہ سے یگیہ کئے جاتے تھے۔ جو آریہ سماجی اپنے بھجنوں میں ویدوں کا زمانہ لانے کے لئے آواہن کرتے ہیں۔ اُنہیں خاص طور پر ان دنوں ویدوں یا وید سمبندھی پُستکوں کا سوادھیائے کرنا آرمبھ کر دینا چاہیئے۔ آریہ سماجوں میں اس سپتاہ میں خاص طور پر وید کے سوادھیائے کے سمبندھ میں پربندھ ہونے چاہئیں۔

گت ورش بہت سی آریہ سماجوں نے سبھا کے آدیش کے انوسار "وید جینتی سپتاہ" منایا تھا۔ جس کا پربھاؤ اچھا پڑا تھا۔ سبھا کی طرف سے چھپی ہوئی "ویدامرت" اور "پیوش وندو" پُستکوں سے ان دنوں کافی امداد لی جا سکتی ہے۔ سبھا نے ان دنوں کے لئے قیمت میں بھی تخفیف کر دی ہے۔ یعنی "ویدامرت" ۸؍ کی بجائے ۲؍ میں اور "پیوش وندو" ۵؍ کی بجائے ۳؍ میں مل سکتی ہے۔ جن سماجوں یا آریہ بھائیوں کو ان کی ضرورت ہو منگوا لیں۔

آشا ہے۔ کہ آریہ سماجیں اُپدیشکوں کی پرتیکشا میں نہ رہ کر اپنے طور پر اپنے یگیہ سبھاسدوں دوارہ ہی یہ تیوہار اور وید جینتی منانے کی کرپا کریں گے۔ اور آخر میں اس سپتاہ کے کام کی رپورٹ اخبارات اور سبھا کے کاریالیہ میں بھیجنے کی کرپا کریں گے ؛

(ادھشٹاتا وید پرچار وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون۔ لاہور)

آریہ سمیلن سرگودھا

"پرکاش" کے پریمیوں کو یہ تو اب گیات ہو چکا ہے۔ کہ ۲۶ ستمبر سے ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء تک سرگودھا میں پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن کرنے کا نشچے کیا گیا ہے۔ یہ سمیلن ایک سادھارن اُتسو کی حیثیت نہیں رکھتا۔ بلکہ آریہ جگت میں جاگرتی پیدا کرنے کے لئے منعقد کیا جا رہا ہے۔ اس لئے جملہ آریہ نرناریوں کا یہ دھرم کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس کو پوری شان سے منائیں۔ لیکن پیشتر اس کے کہ وہ سرگودھا سمیلن میں شمولیت کی غرض سے جائیں۔ ویدک دھرم کا ہت اس امر کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ وہ سمیلن کے سنچالکوں کے پاس ایسے جملہ پرستاؤ پہلے ہی بھیج دیں۔ جن کو وہ آریہ سماج کی بہتری کے لئے ضروری خیال کرتے ہیں۔ تاکہ ان پرستاؤں پر سمیلن میں اچھی طرح وچار ہو سکے۔ اور ان کو عمل میں لانے کے لئے آریہ جنتا سے سفارش کرنے کا یتن کیا جا سکے ؛

"کرانتی" کا جہاد

ذات پات توڑک منڈل کے آرگن "کرانتی" نے آج کل ایک عجیب قسم کا جہاد شروع کیا ہوا ہے۔ ہمارے لئے یہ مشکل ہے۔ کہ ہم اس جہاد میں اسی طرح حصہ لیں۔ جس طرح کہ "کرانتی" کے ایڈیٹر مہودیہ حصہ لے رہے ہیں۔ سو وہ آزاد ہیں۔ اُپدیشک ہیں۔ اسی طرح دیو شرما یا آچاریہ رام دیو جی کے خلاف جو کچھ ان کے من میں آئے لکھتے جائیں۔ لیکن اس جہاد میں ہمیں کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی۔ جسے ہم آریہ سماج کے لئے مفید قرار دے سکیں۔ اس لئے ہم اس بحث میں اُس وقت تک حصہ لینے کے لئے تیار نہیں۔ جب تک "کرانتی" کے

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ہماری کنیا جس کی آیو ۱۸ ورش کی ہے۔ اور جو کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کی سناتکہ۔ ہندی پربھاکر اور پراگیہ پاس اور روپ وتی گرہ کاریہ میں دکھش سنگیت۔ کشیدہ اور سلائی آدی میں کشل ہے کے لئے ایک یوگیہ آریہ ور کی ضرورت ہے۔ (نوٹ) صرف کتو سے ورہی پتر ویوہار کریں۔ پتہ

سیٹھ بہاری لال جی بھنڈاری ۱۹۰۹

کنیا کی ضرورت

ایک ۲۲ سالہ کھتری نوجوان خوبصورت برسر روزگار اعلیٰ تعلیم یافتہ معزز اور متمول گھرانہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ایک مشہور شاعر اور افسانہ نویس ہے۔ اس کے لئے ایک معزز گھرانہ سے متعلقہ خوبصورت اعلیٰ تعلیم یافتہ کم از کم مڈل پاس ہو۔ بھوشن میٹرک یا ودیارو بھاشنے والی کو ترجیح دی جائیگی۔ نیز لڑکی کا دیہ اور سنگیت سے بھی رکھتی ہو۔ جہیز کا سوال نہیں۔ خط و کتابت بنام "ایچ" معرفت پنڈت بھیم سین شاستری

ضرورت ہے

ملتان کی چائے رکھنی یا بہنما کا سٹاک رکھنے اور فروخت کرنے کے لئے ہمیں فوراً کچھ معتبر اشخاص کی ضرورت ہے۔ جن کو ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ اس کے سوائے مکان کا کرایہ اور نوکر علیحدہ ملیں گے۔ ساری خط و کتابت انگریزی میں ہونی چاہیئے۔ مزید تفاصیل کے لئے منیجر ملٹن ہاؤس کو لکھیں ؛

P.O. Box No 6837
Burra Bazar Calcutta

۴ لاکھ بچوں کی مرتیو

زچہ بچہ کی رکھشا سمبندھی وبھاگ کے تحقیق کنندوں دوارہ معلوم ہوا ہے۔ کہ بھارت میں ہر سال ہونے والی کل ۷۹۷ ۲۸۵۹ مرتیوؤں میں سے ۴۵ فیصدی (رنگ بھگ ۱۴ لاکھ) مرتیو ہی ۵ ورش سے کم کے بچوں کی ہوتی ہیں۔ انداز ہے۔ کہ چار لاکھ بچے مرے ہوئے پیدا ہوتے ہیں۔ اور دو لاکھ مائیں سُوتر میں ہی مر جاتی ہیں۔ بچوں کے پیدا ہونے سے استریاں مرتی کم ہیں۔ پر نتو ان کو بیماریاں ادھک گھیر لیتی ہیں۔ اور ان کا سواستھ خراب ہو جاتا ہے۔ دیش میں ہیضہ چیچک اور پلیگ سے ہر سال گزشتہ ۱۸۷ ۲۲۵۱۰ ۴۰۶ ۴۴ ۵۷ ۱۲۴۰ دیکھتے ہیں۔ مگر یہ وقتی ہونے پر بھی ہر سال دو لاکھ استریاں مرتی ہیں۔ لوگ پرارمبھ میں ماؤں نقصان کے بچوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ انگلینڈ اور ویلز میں ۱۸۵۰ء میں ۱۴۶ ۱۸۹۹ء میں ۱۶۲ اور ۱۹۱۳ء میں کل ۶۰ بچے مرے۔

جب سے وہاں صفائی کی شکشا کا زور بڑھا ہے۔ تب سے وہاں مرنے والے بچوں کی تعداد آدھی رہ گئی ہے۔ بھارت ورش میں نام ماتر کے لئے بچوں کی اموات میں کمی ہو رہی ہے۔ یہ شاید اموات کے ٹھیک طریقہ سے لکھے جانے کے کارن ہوا ہے۔ اب وہ سمے آ گیا ہے۔ جب سوشانیہ ادھیکاریوں کو چاہئے کہ وہ مالکنگ شنا ریکٹ تھا کنٹرینگ کی آنچ پر ادھک دھیان دینا چاہئے۔

رسالہ "شانتی" سے ضمانت کا مطالبہ

حکومت پنجاب نے ایمرجنسی پریس ایکٹ کے ماتحت رسالہ "شانتی" سے اور اس پریس سے جس میں رسالہ مذکور چھپتا تھا۔ بھاری ضمانت کا مطالبہ کر لیا ہے۔ مطالبہ کی وجہ اس نے یہ دی ہے۔ کہ رسالہ میں طبع شدہ ایک مضمون سے تشدد کی بو آتی ہے۔ ہم نے متنازعہ مضمون کو غور سے پڑھا ہے۔ اور ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اگر مضمون مذکور سے تشدد کی بو آ سکتی ہے۔ تو ان غریب مؤرخوں کا خدا ہی حافظ ہے۔ جو کہ شاہ جان کے ہاتھوں چار ٹیکے لئے جانے کی حمایت میں کوئی سطور شائع کرنے کی جرأت کریں گے۔ بادشاہ چارلس اول اور شاہ جیمز دوئم کے زمانہ کے واقعات کو defend کرنے کی جسارت کریں گے۔ ہاں اگر مضمون مذکور میں کسی جگہ کوئی Intemperate جملہ یا فقرہ درج ہے تو حکومت کے لئے انتہائی مناسب تھا۔ کہ وہ محض وارننگ پر اکتفا کرتی۔ اور اس طرح ایک نیچے اور محمود سالی

کو زبردستی بار رکھنے کی کوشش نہ کرتی۔

برت کا خاتمہ

مہاتما گاندھی نے جو ہفتہ سات روزہ برت رکھا تھا۔ وہ اب ختم ہو چکا ہے۔ جب برت شروع ہوا۔ تو ڈاکٹروں کو آپ کے دل کے متعلق فکر تھی۔ مگر گاندھی جی نے جو برتوں کے متعلق ماہر ہیں۔ انہیں بتلایا کہ برت سے ان کی صحت اچھی ہو گی۔ یہ موجب اطمینان ہے۔ کہ برت کے دوران میں آپ کو کوئی شدید تکلیف نہیں ہوئی۔ گو سابقہ برتوں کی طرح آپ کو متلی آتی رہی ہے۔ پھر بھی آپ کی عام حالت اطمینان بخش ہے۔ اس کے علاوہ یہ مقام مسرت ہے کہ اس برت کے دوران میں آپ کے ساتھی بہت خوش رہے۔ گو برت رکھنے سے مہاتما جی کی صحت قدرے کمزور ہو گئی ہے۔ لیکن پھر بھی عام خیال ہے۔ کہ برت کے خاتمہ پر ان کی صحت کی بحالی کے لئے دن چار ہفتے لگیں گے۔ اس برت کے خاتمہ پر ہماری صرف ایک ہی خواہش ہو سکتی ہے۔ کہ پرماتما مہاتما جی کی صحت کو بحال کرے۔ اور ان کے دل کو ایسی پریرنا کرے۔ کہ وہ آئندہ کبھی برت رکھنے کی ضرورت ہی محسوس نہ کریں۔

عارضی رہائی

شریمتی کملا نہرو کی تشویشناک علالت کی وجہ سے پنڈت جواہر لال نہرو کو فی الحال دو دن کے لئے عارضی طور پر رہا کیا گیا ہے۔ اور یہ معلوم نہیں کہ جب پنڈت جواہر لال نہرو کی غیر مشروط رہائی کے دو دن گزر جائیں گے۔ تو کیا کارروائی کی جائے گی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس بات کا انحصار اس عرصہ کے اختتام پر مسز نہرو کی حالت پر ہو گا۔ اگر شریمتی جی کی حالت بدستور نازک رہی۔ تو گورنمنٹ ایسا قدم اٹھائے گی۔ جس سے پنڈت جواہر لال نہرو مزید کچھ عرصہ

کئے تھے اپنی دھرم پتنی کے پاس رہ سکیں۔ نہ معلوم گورنمنٹ ایسے نازک معاملہ میں کیوں ڈھیلی پالیسی پر عمل پیرا ہونا مفید سمجھتی ہے؟ اسے چاہئے۔ کہ وہ اس طرح غیر یقینی حالات کا انتظار کئے بغیر ہی پنڈت جی کو غیر مشروط طور پر رہا کر کے ملک کی رائے عامہ پر بہتر اثر ڈالے۔ تاکہ ملک بھی اس بارہ میں سکھ کی سانس لے سکے۔ کہ آئندہ کے لئے حکومت نے اپنی پالیسی تبدیل کر لی ہے۔

برآمد کی بندش

نئی دہلی سے تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل نے ریاست ہائے جوناگڑھ۔ پوربندر۔ منگرول۔ گونڈل۔ کوناوہ۔ جیسلمیر اور پالن پور سے دیاسلائی کی ڈبیوں کا برطانوی ہند میں داخلہ بند کر دیا ہے۔

معلوم نہیں ہوتا کہ اس بندش کا کیا فائدہ ہے؟ یہ بندش تو اس حالت میں مفید ہو سکتی تھی۔ اگر غیر ممالک سے دیاسلائی کی ڈبیوں کی برآمد بند کی جاتی۔ ہندوستان کی دیسی ریاستوں کی صنعت پر برآمد کی ممانعت کر کے وار کرنا کسی حالت میں جائز نہیں ہے۔ اس سے صرف سودیشی صنعت کو ہی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ بہتر ہوتا۔ کہ حکومت اس طرح برآمد کی بندش کرنے کی بجائے کوئی ایسا طریق اختیار کرتی۔ جس سے سودیشی صنعت کی حوصلہ افزائی ہوتی۔ نہ کہ حوصلہ شکنی۔

منگرول میں گئو کشی

منگرول احاطہ بمبئی میں ایک چھوٹی سی اسلامی ریاست ہے۔ اس کا موجودہ فرماں روا طبعاً مرزائیوں سے ہمدردی رکھتا ہے۔ چنانچہ مولانا عصمت اللہ کی وفات پر اس نے حق تعزیت بھی ادا کیا ہے۔ حال ہی میں اس فرماں روا کو بیٹھے بیٹھائے عجیب حرکت سوجھی۔ اس نے ہندوؤں کے جذبات کی پرواہ کئے بغیر ایک اعلان کے ذریعہ گئو کشی کی اجازت دے دی۔ اور اس طرح ہندو حلقوں میں سخت ہیجان پیدا کر دیا۔ کیونکہ گزشتہ صدی کے واقعات بتلاتے ہیں۔ کہ وہاں یہ بدعت گزشتہ ایک صدی سے حکماً بند تھی۔ ہر چند ہندوؤں نے اس حکم کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا ہے۔ پھر بھی نواب صاحب نے ابھی تک اپنا حکم واپس نہیں لیا۔ نواب صاحب کی اس ضد کا ایک ہی جواب ہے۔ اور وہ یہ کہ اس حکم کے خلاف اتنا ایجی ٹیشن کیا جائے۔ کہ نواب منگرول کے لئے اپنے اس قبیح فعل کو ڈیفنڈ کرنا مشکل ہو جائے۔

پران تیاگ برت

ریاست منگرول کے مذکورہ حکم کے خلاف ہندوؤں میں جو زبردست ہیجان پیدا ہوا ہے۔ اس کا اظہار کرنے کے لئے پنڈت رام چندر شرما نے بطور پروٹسٹ آریہ سماج مندر میں پران تیاگ برت شروع کر دیا ہے۔ ہمارے خیال میں پران تیاگ برت محض خودکشی کے مترادف ہے۔ اس لئے ایسے شر انگیز فعل کے خلاف جس نے منگرول کے ہندوؤں کے لئے ایک نئی آفت پیدا کر دی ہے۔ زبردست پروپیگنڈا کیا جائے۔ نہ صرف تحریری بلکہ تقریری بھی۔ اور اس وقت تک بس نہ کیا جائے۔ جب تک کہ فرمانروائے منگرول اپنے شرمناک حکم کو واپس لینے کے لئے مجبور نہ ہو جائے۔ اور جو غلطی وہ کر چکا ہے۔ اس کے لئے باقاعدہ پرائسچت کرنے پر اپنی آمادگی ظاہر نہ کرے۔

شریمتی کملا نہرو کی صحت

تمام ہندوستان میں یہ خبر نہایت مسرت سے سنی جائے گی۔ کہ الہ آباد سے ایک تار موصول ہوا ہے۔ کہ شریمتی کملا نہرو کی حالت میں پہلے کی نسبت کچھ افاقہ ہوا ہے۔ دل کی بیماری کا بھی دورہ نہیں ہوا۔ اور کھانسی بھی کم ہوئی ہے۔ جس کے باعث رات کچھ آرام سے گزری۔ اس لئے ان کے جلد صحت یاب ہونے کی پوری توقع ہے۔ لیکن اس کا بہت حد تک دارومدار گورنمنٹ پر بھی ہے۔ اگر اس نے پنڈت جواہر لال نہرو کی عارضی رہائی کو مستقل شکل میں تبدیل کر دیا۔ تو اس کا شریمتی کملا نہرو کی صحت پر نہایت خوشگوار اثر پڑے گا۔ اور وہ بہت جلد مکمل طور پر صحت یاب ہو کر پھر ملک و قوم کی خدمت کرنے کے قابل ہو سکیں گی۔

ڈیرہ میں ایک نیا نبی

قادیان کے بڑے مرزا نے نبوت کا کیا دروازہ کھولا ہے۔ کہ وہ دروازہ بند ہونے میں ہی نہیں آتا۔ خود مرزائی کیمپ میں بڑے مرزا کے بعد نصف درجن اشخاص نبی ہونے کا دعویٰ کر چکے ہیں۔ مرزائی کیمپ کے علاوہ باہر سے بھی کچھ اشخاص نبی بننے کی صدائیں دے چکے ہیں۔ کچھ عرصہ سے ڈیرہ غازی خان میں ایک شخص احمد یار جو دیر سے نبوت کا دعویٰ کر چکا ہے۔ لیکن قادیانی ہیں جو کہ مدت سے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ عبد اللہ تیماپوری ہر لحظہ اپنے نبیوں سے کلام کرتا رہتا ہے۔ وہ نہ اس نئے نبی کو مانتے ہیں۔ اور نہ اس کی بیعت کر کے اپنا جسم مستحیل کرتے ہیں۔ کاش بڑے مرزا صاحب خود ہی اس کھلے دروازے سے نازل ہو کر قادیان میں نیا شوشہ چھوڑنے سے پرہیز کرتے۔ اور اس طرح دوسروں کو نبی کہلانے کا چسکا نہ ڈالتے۔

مرزائی کیمپ میں سی آئی ڈی

احراری بڑے خوش قسمت ہیں۔ کہ حکومت برٹش نے کرسی۔ سی آئی ڈی کے لئے الزام ملتے ہیں۔ لیکن احراریوں کو خود مرزائی کیمپ ہی سے آئے دن مخبر مل جاتے ہیں۔ چنانچہ خلیفہ قادیان نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا:۔

"معلوم ہے ہی دن ہوئے۔ کہ احراریوں کے لیڈروں نے قادیان کے ایک شخص کے متعلق بتایا کہ اس کے ذریعہ قادیان کی خبریں ہمیں ملتی رہتی ہیں"

("الفضل"۔ قادیان)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا قادیان میں کچھ ایسی خفیہ کارروائیاں بھی ہوتی رہتی ہیں جن کا اخفا رکھنا ضروری ہے؟ اگر یہ بات نہیں تو شکایت کے کیا معنی؟ اور اپنے فدائی بیعت کنندگان میں یونہی شبہات اور وسوسات کو تخم دینے سے کیا حاصل؟

ایک نئی رجن منافق

عجیب معاملہ ہے کہ قادیان میں بھی بدگمانی آنے لگی ہیں۔ اور سرزمین قادیان غیر معمولی طور پر ایسے بدگوؤں یا منافقوں کی پیداوار کے لئے زرخیز ثابت ہو رہی ہے۔ ۵ راگست ۱۹۳۶ء کے "الفضل" میں جناب خلیفہ قادیان اپنے مندرجہ خطبہ میں شکایت کرتے ہیں۔ کہ:۔

"مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ ایک درجن سے زائد آدمی قادیان میں ایسے رہتے ہیں۔ جن کی مجالس میں فتنہ انگیزی کی گفتگوئیں ہوتی رہتی ہیں۔ اور جو باہر کے لئے والوں کو ورغلاتے رہتے ہیں"۔

معلوم نہیں ہوتا کہ خلیفہ صاحب یہ شکایت کیوں کرتے ہیں؟ جب ان کا یہ دعویٰ ہے کہ قادیانی خدا ہر لحظہ ان سے ہم کلام ہوتا رہتا ہے۔ پھر وہ کیوں اس ہم کلام ہونے والے خدا سے ہی ان منافقوں کا نام۔ پتہ اور حلیہ دریافت نہیں کر لیتے؟ اور ساتھ ہی ساتھ سزا کیوں تجویز نہیں کر دیتے۔ تاکہ یہ فتنہ ہمیشہ کے لئے مٹ جائے۔ اور قصر خلافت میں تزلزل کا آنا بند ہو جائے۔

آتھم ہاویہ میں

آنجہانی مرزا قادیانی نے اپنی زندگی میں فرمایا تھا۔ کہ میرا عیسائی مخالف ڈپٹی عبد اللہ آتھم روز مقررہ سے پندرہ ماہ میں مر کر ہاویہ میں ڈالا جائے گا۔ لیکن واقعات شاہد ہیں۔ کہ بیچارہ مرزا صاحب کا کوئی حال نثار مرید مدت تک اسے دار الکفر نہ کر جانے دیتا۔ ایک جگہ آتھم مزے میں ملکہ معظمہ کے شہر میں نعمان سیاحت میں اپنے نئے شہر دیکھتے رہے۔ وعظ کھلاتے رہے۔ لیکچر دیتے رہے۔ اور آخر جب مرزا کی مقرر کردہ میعاد گزر گئی۔ تو آپ کے عقیدت مندوں نے مرزائیوں کو ان کے ہر دو حصہ کی پیشگوئی کی حقیقت دکھانے کے لئے ان کا ایک جلوس نکالا۔ اور جلوس میں سر بازار ذیل کے اشعار بلند آواز سے گائے:۔

> ایسی مرزا کی گت بنائیں گے
> سارے الہام بھول جائیں گے
> خاتمہ ہووے گا نبوت کا
> پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے

اگر جلوس نکالنا اور سیر و تفریح کی خاطر سیاحت کرنا ہاویہ میں گرنا ہے۔ تو نہ معلوم موجودہ قادیانی خلیفہ کے سفر لنڈن کو کیا نام دیا جائے گا؟

شرانگیز تصنیف

آریہ سماج راولپنڈی نے ہماری توجہ ایک کتاب موسومہ "سوامی دیانند کی تعلیم" کی طرف مبذول کی ہے۔ کتاب مذکور کے مصنف مولوی غلام الحسین ساکن پانی پت ضلع کرنال ہیں۔ چونکہ یہ کتاب ہر ایک آریہ سماجی کے لئے حضور صا۔ اور ہر ایک ہندو کے لئے موجب دل آزاری ہے۔ اس لئے ہم حکومت کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کراتے اور اس سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ کتاب مذکور کو ضبط کر کے اس شرارت کے پلندہ کی اشاعت کی روک تھام کرے۔ تاکہ کہیں اس کتاب کی وجہ سے کوئی نیا شوشہ چھڑ کر ملک کے امن و امان میں خلل نہ ڈالے۔

قادیان کے احراری!

جب سے قادیان میں مجلس احرار قائم ہوئی ہے۔ اس نے پولیٹیکل کام کی نسبت مسلمانوں کو مرزائیت کے جال میں پھنسنے سے بچا کر ثواب حاصل کیا ہے۔ لیکن مرزائی کارکن احراریوں کی اس مذہبی خدمت سے برا منا رہے ہیں۔ اور ہمیشہ اس بات کے لئے کوشاں رہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح احراری قادیان چھوڑ کر چلے جائیں۔ چنانچہ ہمیں قادیان سے یہ تار موصول ہوئی ہے۔ کہ "مرزائیوں نے نہ صرف احراریوں کے جلسہ میں گڑبڑ ڈالی۔ بلکہ اب جب انجمن مذکور کہیں اپنے پوسٹر یا بورڈ وغیرہ لگاتی ہے۔ تو مرزائی جماعت اسے مٹا دیتی ہے"۔

ہمارے خیال میں مرزائیوں کو چاہئیے کہ وہ اس قسم کی خفیف حرکات کرنے سے تائب ہوں۔ تاکہ کہیں کل احراریوں کو بھی کوئی جوابی کارروائی نہ کرنی پڑے۔ اس کے علاوہ قادیان کے مقامی حکام کا بھی یہ فرض اولین ہے کہ وہ احراریوں کو مرزائیوں کے مظالم سے بچا کر قیام امن میں مددگار بنیں۔ اور طرف مرزائی اکثریت سے مرعوب ہو کر قادیانیوں کی حوصلہ افزائی نہ کرتے رہیں۔

جعلی کمپنیاں

محکمہ اطلاعات پنجاب نے ایک عام اعلان نکال کر لوگوں کو ان مشتبہ کاروباری کمپنیوں کے ہتھکنڈوں سے متنبہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ جنہیں بہت سے منچلے لوگ عوام کی سریع الاعتقادی سے فائدہ اٹھا کر ملک میں قائم کر رہے ہیں۔ اور عوام کو بہلا کر ان کے ہاتھوں مشتبہ قسم کے بانڈ اور حصے فروخت کر کے ان سے روپیہ بٹورتے ہیں۔ چونکہ جعلی اور فرضی کمپنیوں کا مقصد اس کے سوائے کچھ نہیں۔ کہ وہ لوگوں کو روپے کے فوری حصول کا لالچ دے کر لوٹ لیں۔ اس لئے نہ صرف عوام کا بلکہ حکومت کا بھی یہ فرض ہے۔ کہ وہ ایسی جعلی کمپنیوں کا پردہ فاش کرتے رہیں۔ اور اپنے قرب و جوار میں ایسی فضا پیدا کریں جس سے ان کمپنیوں کے لئے عام لوگوں کو لوٹنا محال ہو جائے۔ ہمیں امید واثق ہے۔ کہ اگر محکمہ اطلاعات اس طرح عوام کو اس قسم کی مشتبہ کاروباری کمپنیوں کے اندرونی حال سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرتا رہا۔ تو بہت سی حالتوں میں وہ عوام کو ان کے ہتھکنڈوں سے بچانے میں کامیاب ہو جائے گا۔

گورودوارہ کی خرابیاں

ہم اپنے معزز ہم عصر "جاگرت" لائل پور کے ممنون ہیں۔ کہ اس نے کئی ہفتوں سے گورودوارہ کے خلاف پنڈت کرم ترائی جی شاستری بی اے کے مضامین شائع کر کے ہندو قوم کی بڑی بھاری خدمت کی ہے۔ ہم نے شاستری جی کے سلسلہ مضامین کو غور سے پڑھ کر یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ دراچاری گورو جس طرح ہندو قوم میں دراچار کو بڑھا رہے ہیں۔ اسے شاستری جی نے کھلی بھاشا میں واضح کر دیا ہے۔ شاستری جی کا یہ سلسلہ مضامین اتنا اہم اور ضروری ہے کہ اسے طاق نسیاں پر رکھنا یا ردی کی ٹوکری میں پھینکنا ہندو جاتی کو مزید تباہ کرنا ہے۔ اس لئے ہمارے خیال میں اگر ہمارا معزز ہم عصر یا شاستری جی خود اس سارے سلسلہ کو کتابی صورت میں چھپوا دیں تو آپ ساری جاتی پر بڑی کرپا کریں گے۔ اور آئندہ نسلوں کے لئے ایک ایسا عمدہ مسالہ چھوڑ جائیں گے۔ جسے پڑھ کر وہ بہت سی حالتوں میں اس پاکھنڈ سے بچ جائیں گی۔

صدیق دیندار کی شرانگیزی

ریاست حیدرآباد نے شری پنڈت رام چندر جی جیسے شیریں زبان آریہ مبلغ کو اپنی ریاست میں داخل ہونے کی اجازت دینے کو تیار نہیں ہے۔ لیکن ادھر جس طرح وہ صدیق دیندار جیسے شرانگیز کرمیوں کو کھلے بندوں اپنی آغوش میں لئے ہوئے ہے۔ وہ واقعی تعجب خیز ہے۔ اس دیندار کے متعلق ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ اس نے اپنی ایک تقریر میں مسلمانوں کو ذیل کی نصیحت کی ہے:۔

"بابر ہمایوں کی طرح حکومت کے پیچھے مت پڑو۔ اکبر کی طرح دین اسلام سے بے بہرہ نہ ہو۔ جہانگیر و شاہجہان کی طرح عیش و عشرت میں مست نہ ہو۔ بلکہ غازی عالمگیر کی طرح دین کا چراغ بھڑکاؤ"

(رڈیکل آرگن۔ ۲ دسمبر ۱۳۴۳ف)

صدیق دیندار کی مذکورہ تقریر انتہائی اشتعال انگیز ہے۔ وہ مسلمانوں کو اورنگ زیب ثانی بننے کی تلقین کر رہا ہے۔ لیکن اتنا نہیں سوچتا۔ کہ اس سے غیر مسلموں کو بھی وہی سپرٹ اختیار کرنے کی ضرورت محسوس ہوگی۔ جس نے اورنگ زیب

قادیان شریف کے "بروزی نبی" کی شیریں کلامی

"پرکاش" کے پرچے پچھلے ہفتہ توآنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی منظوم شیریں کلامی کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ اس دفعہ ہم آپ کی وہ شیریں کلامی شائع کرنا چاہتے ہیں۔ جس کے لئے آپ کی نثر ممتاز ہے اور حیرت کا مقام ہے کہ یہ شیریں کلامی ان غیر مرزائی علماء کو مخاطب کر کے استعمال کی گئی ہے جو کہ قرآن اور رسول کے نام لیوا تھے ❊

(ایڈیٹر)

ا۔ بدذات فرقہ مولویان۔ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا۔ وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا۔ اندھیرے کے کیڑو۔ ایمان و انصاف سے دور بھاگ گئے۔ والو۔ اندھے نیم دہریو۔ ابولہب اسلام کے دشمنی اسلام کے عار مولویو۔ اے جنگل کے وحشی۔ اے بدکار۔ ایمانی روشنی سے مسلوب۔ احمق مخالف اے پلید دجال۔ اسلام کے بدنام کرنے والے اے بدبخت مفتریو۔ اعمٰی۔ اشرار۔ اوّل الکافرین اے بدذات خبیث دشمن اللہ اور رسول اوباش۔ اے بدذات ان بیوقوفوں کو بھاگنے کی جگہ نہ رہے گی۔ اور صفائی سے ناک کٹ جائے گی ❊

ب۔ بے ایمان اندھے مولوی۔ بدذات۔ بدگوہری ظاہر کرنے والے۔ بے حیائی سے بات بڑھانا۔ بدیانت بے حیا انسان۔ بدذات فتنہ انگیز۔ بدقسمت۔ بدچلن۔ بخیل۔ بد اندیش۔ بطلی۔ بدبخت قوم۔ بدگفتار۔ بدعلماء۔ باطنی جذام۔ بخل کی سرشت والے۔ بیوقوف۔ بیہودہ بدمعاش۔ بے بصر ❊

پ۔ پلید طبع۔ پاگل ❊

ت۔ تمام دنیا سے بدتر۔ تنگ ظرف۔ ترک حیا تقویٰ و دیانت کے طریق کو بکلی چھوڑ دیا۔ ترک تقویٰ کی شامت سے ذلت پہنچ گئی۔ تکفیر و لعنت کی جھاگ منہ سے نکالنے کے لئے ❊

ث۔ ثعلب (امری فمر علمایہا الشیخ الضال والدجال البطال

ج۔ جھوٹ کی نجاست کھائی۔ جھوٹ کا گوکھایا۔ جادۂ صدق و ثواب سے منحرف و دور جعلساز۔ جیتے ہی جی مر جانا۔ جاہل ❊

چ۔ چوہڑے۔ چمار ❊

ح۔ حمار۔ حمقا۔ حق و راستی سے منحرف۔ حاسد۔ حق پوش ❊

خ۔ خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں۔ خنزیر سے زیادہ پلید وہا کی ذلت الٰہی کے منہ ہیں۔ خالی گدھے۔ طالب۔ خیانت پیشہ خاسرین۔ خالیہ من نور الرحمٰن۔ خام خیال خفاش

د۔ دل سے محروم۔ دھوکہ دہ۔ دیانت۔ ایمانداری اور راستی سے خالی۔ دجال۔ دروغ گو۔ دشمن سچائی دشمن قرآن۔ دلی تاریکی ❊

ڈ۔ ڈوموں کی طرح مسخرہ ❊

ذ۔ ذلت کی موت۔ ذلت کے ساتھ پردہ داری ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو سوروں اور بندروں کی طرح کر دیں گے ❊

ر۔ رئیس الدجال۔ ریش سفید کو منافقانہ سیاہی کے ساتھ قبر میں لے جائیں گے۔ روسیاہ روباہ باز۔ رئیس المنافقین۔ راس المعتدین۔ راس الغاوین ❊

ز۔ زہرناک ملنے والا۔ زندیق زور کہ

بغتنوالی موحی الغرور ا

س۔ سچائی چھوڑنے کی لعنت الٰہی پر برسی۔ سفلی حا۔ سیاہ دل منکر۔ سخت بے حیا بیشا دل فرقہ کس قدر شیطانی افتراؤں سے کام لے رہا ہے۔ سادہ لوح سالسی۔ سفہا۔ سفلہ۔ سیتقطعن المنکبرین الذی اضلع وبنہ با الکبر والنوہین۔ سگ بچگان ❊

ش۔ شرم و حیا سے دور۔ شرارت خباثت و شیطانی کارروائی والے۔ شریف از سفلہ نہ ترسد۔ بلکہ از سفلہ گئے او میز سد۔ شریر۔ شیخی سے بھرا ہوا شیخ نجدی ❊

ص۔ صدرۃ الفئاۃ بزبل۔ صدر کے فخر دیرینہ رمانی بجا ر دماء۔

ض۔ ضال حزر وحم اکثر من ابلیس لعین۔

ط۔ طالع منحوس۔ طبنم لغا با الفاد الحق والدین

ظ۔ ظلماتی حالت ❊

ع۔ علماء السواء۔ عداوت اسلام عجب دینداد والے۔ عدو العقل۔ عقارب عقیف اذکیب معدوما ❊

غ۔ غول الاغوی۔ غدار سرشت۔ غالی غافل ❊

ف۔ فیہما یاعبد الشیطان۔ فریبی فن عربی سے بے بہرہ۔ فرعونی رنگ ❊

ق۔ قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے۔ قسمت

فلو لبصر فرسنی الکل فی الکذاب

ک۔ کینہ ور کہا رزاف۔ کوتاہ نظر۔ کھوپری میں کیڑا۔ کیڑوں کی طرح خود ہی مر جائیں گے۔ کتے ❊

گ۔ گدھا۔ گندے اور پلید فتنوں والے۔ کمینہ۔ گندی کارروائی والے۔ گندی عادت۔ گندے اخلاق۔ گندہ دہانی۔ گندے اخلاق والے ذلت سے غرق ہو جا۔ کج دل قوم۔ گندی روحو ❊

ل۔ لاف و گزاف والے۔ لعنت کی موت ❊

م۔ مولویت کو بدنام کرنے والو۔ مولویوں کا منہ کالا کرنے کے لئے۔ منافق۔ مفتری۔ مکار۔ منکر۔ مورد غضب۔ مفسد۔ مرے ہوئے کیڑے۔ مخذول۔ مہجور۔ مجنون۔ مغرور۔ متکبر محجوب۔ مولوی۔ ممسک طینت۔ مولوی کی ٹک ٹک مردار خور مولویو ❊

ن۔ نجاست نہ کھاؤ۔ نااہل مولوی۔ ناک کٹ جائے گی۔ ناپاک طبع لوگوں نے نابینا علماء نمک حرام۔ نفسانی ناپاک نفس۔ نابکار قوم۔ نفرتی ناپاک شیوہ۔ نادان متعصب۔ نالائق۔ نفس امارہ کے شکنجہ میں نااہل حریف۔ نجاست سے بھرے ہوئے۔ نادانی میں ڈوبے ہوئے۔ نجاست خواری کا شوق ❊

و۔ وحشی طبع۔ وحشیانہ عقائد والے ❊

ہ۔ ہالکین۔ ہٹ دھرم زادہ ❊

ی۔ یک چشم مولوی۔ یہودیانہ تحریف۔ یہودی سیرت۔ یا ایہا الشیخ الضال والمفتری البطال۔ یہود کے عنایہ۔ یہودی صفت ❊

عائشہ صدیقہ کی روحانی فضیلت

نمبر۱۔ ایک دفعہ آنحضرت سے آپ کی بی بی صاحبہ نے عرض کیا۔ کہ آپ عائشہ سے کیوں سب سے زیادہ محبت رکھتے ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا۔ "اس کی وجہ یہ ہے کہ عائشہ کے سوائے اور کسی بی بی کے بستر میں ہوں تو مجھے وحی نہیں ہوتی۔ یعنی عائشہ کے کپڑے اور وہ خود اتنی پاک ہے کہ جب وہ میرے پاس ہوتی ہے تو وحی برابر آتی ہے۔ دوسری بیویوں کا یہ حال نہیں" ❊

("الفضل" ۱۰؍ جون ۱۹۲۸ء)

نمبر۲۔ لوگوں نے اس کی بہت وجوہات بیان کی ہیں۔ دوست کہتے ہیں۔ وہ نہایت ذہین اور دین کی عالمہ تھیں۔ اس لئے آپ کو ان سے زیادہ محبت تھی دشمن کہتے ہیں کہ وہ نوجوان اور حسین تھیں۔ اس لئے ان سے محبت تھی۔ حالانکہ خود آنحضرت کا قول موجود ہے۔ کسی بی بی نے عرض کیا۔ آپ کو عائشہ کی طرح اور بیویوں سے کیوں محبت نہیں؟ تو آپ نے فرمایا۔ "جب میں اوروں کے پاس ہوتا ہوں۔ تو خدا کا کلام کرنے والا فرشتہ میرے پاس نہیں آتا۔ عائشہ کے پاس ہوں۔ تو آ جاتا ہے۔ یعنی عائشہ کی جسمانی اور روحانی طہارت ایسی اعلیٰ ہے۔ کہ جبرائیل ان کے پاس آنے سے نہیں جھجکتا۔ دوسروں کی اس اعلیٰ پیمانہ اور رتبہ کی نہیں ہے" اب معاملہ بالکل صاف ہو گیا۔ کہ عائشہ کی محبت کی وجہ بھی خدا کی ہی محبت تھی۔ کہ محبوب ازلی اور اصلی کا کلام وہاں نازل ہوتا تھا۔ عائشہ کی محبت عائشہ کی جوانی اور حسن کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ خدا کے کلام کی وجہ سے ❊

("الفضل" ۱۳؍ جون ۱۹۲۸ء)

(خدایا ان مرزائیوں کو سلامت رکھنا۔ تاکہ وہ اپنے درس قرآن اور حدیث کا سلسلہ باقاعدہ جاری رکھیں) (ایڈیٹر)

ورن بیوستھا !

(دیکھک شری آچاریہ رام دیوجی)

ورن بیوستھا آریہ سماج کا ایسا آوشیک اور سارپنیا جیہ سدّھانت ہے جیسا کہ کرم پھل یا آواگون کا سدّھانت۔ ذات پات توڑک منڈل کے سنت رام جی جیسے کئی ادھار یہ چاہتے ہیں۔ کہ کسی طرح ورن بیوستھا کا سمولو چھید کر دیا جائے۔ اُن کے سدّھانت میں ذات پات کا توڑنا ہی اُدیش ہے چاہے وواہت استری پُرش کے پرسپر گُن۔ کرم تتھا سوبھاؤ نہ بھی ملتے ہوں۔ اور اُس کے پرنام میں گھر میں پرتی دن جوتم بیزار ہی کیوں نہ ہوتا ہو۔ کوئی چنتا کی بات نہیں۔ کیونکہ اُدیش تو یہی تھا۔ کہ ذات پات توڑ کر ہی۔ اُن کا وواہ کیا جائے۔ وہ ہو گیا۔ ان لوگوں کی یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اُدیش یہ ہے۔ کہ استری پُرش گھر میں سکھ اور شانتی سے رہیں۔ وہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جبکہ اُن کی طبیعتیں پرسپر ملتی ہوں۔ ارتھات اُن کے گُن۔ کرم تتھا سوبھاؤ یتھا یوگیہ ہوں۔ چاہے اس میں جاتی ٹوٹے یا نہ ٹوٹے ہمارے سامنے تو وواہ کے سمے جاتی کا پرشن ہی نہ ہونا چاہئے۔ کیول مانو گُن۔ کرم اور سوبھاؤ کی ہی یوگیتا کا۔ یہ گُن۔ کرم اور سوبھاؤ ہی ہماری ورن بیوستھا کا آدھار ہیں۔ یدی اس ورن بیوستھا کا پرچار ہو جائے۔ تو دیش میں شانتی اور سکھ ہو۔ کئی ایک کے کتھن انوسار "ورن" شبد کیول رنگواچی ہے۔ یہ اُن کی بھول ہے۔

"ورن" شبد "वृञ् वरणे" دھاتو سے بنتا ہوتا ہے۔ جس کا ارتھ ہے "چُننا"

یعنی جو وواہ کرتے سمے اپنی اپنی طبیعت۔ پرکرتی یوروتی کے انوکول ایک دوسرے کو چُنتے ہیں ::

رنگ کا نام بھی اس لئے ورن ہے۔ کہ وہ بھی چُنا جاتا ہے۔ کسی کو کوئی رنگ رُچی کر ہوتا ہے۔ کسی کو کوئی۔ ان لوگوں کی کہنا ہے۔ کہ ویدوں میں کیول دو ہی ورن آتے ہیں۔ آریہ اور داسیہ۔ تو کیا آریہ اسی لئے آریہ ہیں۔ کہ وہ گورے رنگ کے ہیں۔ اور داسیو اس لئے داسیو ہیں۔ کہ وہ کرشن ورن کے ہیں۔ یہ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ کئی ایک داسیو ارتھات ڈاکو۔ لٹیرے اور چور دیکھنے میں گورے ہیں۔ جو گور ورن کے ہیں۔ اور کئی ایک آریہ ارتھات شریشٹ پرکرتی وشیل۔ ستی شیل پُرش اچھے بھی دیکھنے میں آتے ہیں۔ جو کرشن ورن کے ہیں۔ واستو میں بات تو یہ ہے۔ کہ یہاں ویدک شبدوں میں شابدک وواد کا کچھ ارتھ نہیں۔ ایک ہی شبد ویدوں میں یوگک ہونے کے کارن نانا ارتھوں میں آتا ہے۔ "اسُر" شبد کا ارتھ راکشس ہے۔ پر وہاں کہیں "اسُر" شبد کا ارتھ پرماتما پرک بھی ہوتا ہے۔ وہاں اس کی ویاکھیا اور ہی ہوتی ہے۔

"असून् प्राणान् राति ददातीति"

یہاں دان دینے۔ ویدوں میں "آریہ" شبد کا ویاکھیان لوگوں کے لئے آیا ہے۔ جو سماج کے انگ ہیں۔ جن کی رکھشا کی جانی چاہئے۔ ویدوں میں آیا ہے ::

"आर्य ब्रणमावत" (رگوید ۳-۳۴-۱)

یہاں آریہ کی رکھشا کرنے کا آدیش ہے ::

"वधीर्हि दस्युं धनिनं घनेन"

(رگوید ۱-۳۳-۴)

اس منتر میں دھنی دسیو کو بھی مارنے کا ودھان ہے۔ کیونکہ وہ سماج کا انگ ہی نہیں بلکہ سماج کا دھاتک ہے۔ اتنے سے یہ پرتیت ہوا۔ کہ سماج کا سنگٹھن کیول آریوں سے ہی ہوتا ہے۔ اب ہمیں اس بات کا پتہ لگانا چاہئے۔ کہ ویدوں میں اس سنگٹھن سماج یا وراٹ پُرش کو پرورتیوں کے انوسار کتنے بھاگوں میں سپشٹ روپ سے بانٹا گیا ہے؟ پیشوں کی درشٹی سے نہیں۔ اپتو پرکرتی یا پرورتیوں کی درشٹی سے۔ یہ وبھاگ اُنہی آریوں کا ہی ہو گا۔ یہ اُتر اُن لوگوں کے لئے ہے۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ ویدوں میں براہمن آدی کے ساتھ ورن شبد کا پریوگ ہی نہیں۔ جب آریہ ورن ارتھات سنگٹھت سماج کے وبھاگوں کا ودھان مل جائے گا۔ تو وہ بھی آریہ ورن کے بھید بھی ورن ہوں گے۔ یجروید کے اکتیسویں ادھیائے کے پرش سوکت میں پرشن کیا گیا ہے۔ کہ ::

"यत् पुरुषं व्यदधुः कतिधा व्यकल्पयन् मुखं किमस्यासीत् किं बाहू किमूरू पादा उच्येते" (یجروید ۳۱-۱۰)

ارتھات یہ وراٹ پُرش یا سماج کتنے پرکار سے (بھید سے) کلپت کیا جائے۔ اگلے منتر میں اس کا اُتر دیا گیا ہے۔

"ब्राह्मणोऽस्य मुखमासीद् बाहू राजन्यः कृतः।
ऊरू तदस्य यद् वैश्यः पद्भ्यां शूद्रोऽजायत"

(یجروید ۳۱-۱۱)

یہ منتر اتینت سپشٹ ہے۔ جس میں براہمن آدی چاروں ورنوں کا نردیش ہے۔ جس پرکار ہمارے شریر میں مُکھ۔ باہو۔ مدھیہ بھاگ تتھا پیر ان سب کا استھان ہے۔ اسی پرکار سماج شریر میں بھی مُکھ استھانی براہمن ہیں۔ باہو استھانی کھشتری۔ مدھیہ استھانی ویش تتھا پاد استھانی شودر ہیں۔ گویا سنگٹھن ہے۔ یہ ہی چاروں آریہ ورن ہیں۔ اسی پرکار ویدوں میں انیہ استھانوں پر بھی ان چاروں ورنوں کا ایک ساتھ ورنن ہے۔ یتھا ::

(۲) "रुचं नो धेहि ब्राह्मणेषु रुचं राजसु नस्कृधि। रुचं विश्येषु शूद्रेषु मयि धेहि रुचा रुचम्"

(یجروید ۱۸-۴۸)

(۳) "ब्रह्मराजन्याभ्यां शूद्राय चार्याय" (یجروید ۲۶-۲)

(۴) "प्रियं मा दर्भ कृणु ब्रह्मराजन्याभ्यां चार्याय च"

(۵) "प्रियं मा कृणु देवेषु प्रियं राजसु मा कृणु प्रियं सर्वस्य पश्यत उत शूद्र उतार्ये"

(اتھروید ۱۹-۶۲-۱)

ان سب منتروں میں براہمن آدی ورنوں میں پریم کی بھاونا کی گئی ہے۔ اس پرکار انیہ بھی انیک سے واکیہ اُپسِتھت کئے جا سکتے ہیں۔ جن سے پرتیت ہو۔ کہ سماج بھی پرورتیوں کے ساتھ اپنی چار بھاگوں میں بانٹا گیا ہے۔

آئیے اب ہم اس ویشے پر وچار کریں۔ کہ وہ کون کون سی پرورتیاں گنائی گئی ہیں۔ جن کے آدھار پر ویدک ورن بیوستھا کا پراساد کھڑا کیا گیا ہے؟ اس سمے ہم انیہ گرنتھوں کو چھوڑ کر کیول ویدکی اُتر سا کھشی کو ہی ادھک پرامانک مانیں گے۔ رگوید میں ایک منتر آیا ہے۔ کہ ::

"क्षत्राय त्वं श्रवसे त्वं महीया इष्टये त्वमर्थमिव त्वमित्यै विसदृशा जीविताभिप्रचक्ष उषा अजीगर्भुवनानि विश्वा"

(رگوید ۱-۱۱۳-۶)

اس منتر میں بتایا گیا ہے۔ کہ سمست سنسار میں منشیوں کو وسدرش بھِن بھِن پرورتیاں ہوتی ہیں۔ ان پرورتیوں کو چار بھاگوں میں بانٹا جا سکتا ہے۔ سنسار میں کھشتری اس لئے ہونا چاہئے۔ کہ وہ اپنے اندر "क्षत्र श्रवस्" رکھتا ہے۔ اس میں ایسا بل ہو۔ جس سے وہ پرجا کی آپتی یا دُکھ سے رکھشا کر سکے۔ یہی کھشتری کا پردھان کرتویہ ہے۔ جس سے کھشتری کھشتری رہ سکتا ہے۔ کیول اس کے ہردے میں یہ بھاونا ہو۔ کہ مجھے جس بھی کسی طرح پرجا کی رکھشا کرنی ہے۔ اس میں ارتھ لابھ سروتھا نہیں ہوتا۔ اس کے ہردے میں تران کرنے کی نشکام بھاونا ہی رہتی ہے۔ جہاں اس کے ہردے کے اندر تران کی بھاونا کے ساتھ ساتھ ارتھ لابھ بھی پیدا ہو گئی۔ سمجھئے کہ وہ اپنے پد سے گر گیا۔ اور ویش کی کوٹی میں آ گیا۔ کیونکہ ارتھ کے ساتھ کیول ویش کا سمبندھ ہے۔ یہی ارتھ اُپارجن کی پرورتی ہی آدمی کو ویش بناتی ہے۔ اسی پرورتی کا نردیش وید منتر میں "अर्थमिव त्वं" سے کیا گیا ہے۔ وہ نیائے اُچت اُپائیوں سے ادھک سے ادھک دھن اُپارجن کرتا ہے۔ اسی دھن سے ہی وہ اپنی شکتی سے آریہ سنگٹھت سماج کی پالنا کرتا ہے۔

تیسری پرورتی ہے "महीया इष्टये"

کیول یگیہ آدی پرُوپکار کے کاریوں میں وینرِاگ پرک ہو کر سمے کو وتیت کرنا بھی ایک پرورتی ہے۔ جو کہ براہمنوں میں ہی ہو سکتی ہے۔ یہ وینرِاگ پُرش ارتھ لیپسا کو چھوڑ کر سمستک مل ننتھا اِمکمل سے سنسار کا اُپکار کرتے ہیں۔ ان کا بھی ارتھ (دھن) کے ساتھ کچھ بھی سمبندھ نہیں۔ یدی یہ پُرش بھی جنہیں اس منتر میں مُکھ استھانی بنایا گیا ہے۔ دھن کمانے کی اور لگ جائیں گے۔ تو ان کا بھی پتن ہو جائے گا۔ اور یہ ویش کوٹی میں آ جائیں گے۔ اتنے تھوڑے سے وِوچن سے ہم نے دیکھا۔ کہ ویش کا مارگ براہمن تتھا کھشتری کے مارگ سے بہت بھِن ہے۔ شاستریہ پریبھاشا میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ویش پرورتی مارگ کا اولمبن کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں ارتھ لیپسا ہے۔ براہمن تتھا کھشتری شریہ مارگ کا ہی ہے۔ کیول ان میں بھید تو اتنا ہے۔ کہ براہمن اپنے آتمک تتھا مانسک گیان کے دوارا سماج کا اُپکار کرتا ہے۔ اور کھشتری اپنے "क्षत्राय श्रवसे" آپتی رکھشک بل کے دوارا سماج کی سیوا کرتا ہے۔ انہی دونوں منتر یہ اور پریہ مارگ کا ورنن اُپنشد میں وشال روپ سے کیا گیا ہے۔

چوتھی پرورتی کا نردیش منتر میں "त्वमित्यै" شبد سے ہے۔ "اِتیَّ" "دھاتو گتیرتھ" ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسی پرورتی ہے۔ جو پریہ پرواہ ان پڑھ۔ اناڑی تتھا مورکھ منشیوں میں دیکھنے میں آتی ہے۔ یدی اُن سے پوچھا جائے۔ کہ تمہارے دن کیسے کٹتے ہیں؟ تو وہ اُتر دیتے ہیں۔ کہ جیسے طرح کٹتے ہیں۔ ہمیں جینا ہے۔ اس لئے جی رہے ہیں۔ کسی طرح اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اتیادی۔

اس پرکار کی پرورتی والوں کو "شودر" کا نام دیا جاتا ہے۔ "شودر" شبد کی ویوتپتی بھی اسی ارتھ کو پشٹ کرتی ہے۔ شنکر سوامی نے اپنے ویدانت بھاشیہ میں لکھا ہے۔ کہ ::

"शुचमभिदुद्राव इति शूद्रः"

ارتھات شودر وہ ہے۔ جسے اس بات کا افسوس رہتا ہے۔ کہ میں کچھ پڑھ لکھ نہیں سکا میرا جیون ویرتھ گیا۔ چلو کسی طرح اپنے دن کاٹیں گے۔ یہی کارن ہے۔ کہ اُپنشد میں ایک کتھا آتی ہے۔ کہ ::

"जानश्रुति पौत्रायणा"

نام کے راجہ کو "رَیکو" نام کے رِشی نے شودر کہہ کر پکارا تھا۔ کیونکہ وہ ان پڑھ تھا۔ اور برہم ودیا کے پڑھنے کی اچھیا پیدا ہوئی۔ وید منتروں میں ......

یہ چار بھاگ پرورتی بھی شریہ مارگ سے دور ہی لے جاتی ہے۔ ان چاروں پرورتیوں کی اور نردیش کرنے والا یہی منتر وستوتہ سمپورن ویدک ورن ویوستھا کا آدھار ہے۔ اس سے پورو کوئی بھی پرسنگ جھوڑا جائے۔ یہ بتا دینا آوشیک ہے۔ کہ شودر شبد کے ساتھ پیدا ہونے کا بھاو سمبندھ

پرکیوں آیا؟

شنکر دگ وجے میں آیا ہے۔ کہ :-

"जन्मना जायते शूद्रः कर्मणा द्विज उच्यते"

اسی پرکار وید میں بھی لکھا ہے۔ کہ :-

"पद्भ्यां शूद्रोऽजायत"

(یجروید ۳۱-۱۱)

پرش اپنیکت ہو سکتا ہے۔ کہ "اجایت" آدی پدوں کے دوارہ اتپتی کا سمبندھ کیول شودر کے ساتھ ہی کیوں ہے؟ انیہ ورنوں کے ساتھ کیوں نہیں؟ اس کا اتر یہ ہے۔ کہ شودر ہی وہی جو پڑھنے لکھنے میں اشکت ہے۔ کسی ودیا تتھا کلا کو نہ سیکھ سکے۔ مورکھ ہو۔ تتھا سرو وِدھا ان بھگیہ ہو۔ ایسے وکیتی جنم سے ہی اسی سوبھاو کو لے کر پیدا ہوتے ہیں۔ انہیں سنکھشت کر کے دکھا جاتا ہے۔ انہیں سکھانے کے لئے کچھ کال تک اوشیہ پریتن کئے جاتے ہیں۔ پرنتو جب سب پریتن نشپھل رہتے ہیں۔ تب یہ بات پرمانت ہو جاتی ہے۔ کہ ان کا ادھار نہیں ہو سکتا۔ وہ جنم سے شودر ہیں۔ شیش ورن اپنی اپنی جمم رچی "ٹھاکرموں" کے انوسار اپنے ورنوں کو سنچت کرتے ہیں +

ہمارے جات پات توڑک منڈل کے کرن دھاروں کا کہنا ہے۔ کہ یدی الھیینگم وار سے پرمان بھی لیا جائے۔ کہ ویدک ورن ویوستھا کا ہی شدھ سوروپ ہے۔ تو بھی یہ ورن ویوستھا اویوہاریہ ہے۔ اس بات کی پہچان بہت کٹھن ہے کیسے ہم براہمن کہیں۔ اور کیسے شودر کہا جائے؟ میرا یہ وچار ہے۔ کہ یہ ورن ویوستھا سرو تھا ہی اویوہاریہ نہیں ہے۔ یدی انیہ کوئی بھی سدھانت ویوہاریہ ہو سکتا ہے۔ تو یہ ویوستھا بھی پورن روپین ویوہاریہ ہو سکتی ہے۔

اوپر کے منتر ارتھ سے یہ بات اتینت سپشٹ ہو گئی ہو گی۔ کہ ویشیہ پرورتی پریہ مارگ ہے۔ یہ بتا کہنا کوئی اتیوکت نہیں ہوگا۔ کہ سنسار کے اندر ۹۹ فیصدی آدمی ایسے ہیں۔ جو پریہ مارگ کی اور اپنی پرورتی رکھتے ہیں۔ اتہ سروسادھارن کو ہمیں ویش کے ہی نام سے پکارنا چاہیئے۔ ویدک پربھاشا میں سمست پرجا کا ہی نام "وش" یا "وِٹ" ہے۔ ارتھات وید بھی منشیہ ماتر کو ویش کی درشٹی سے ہی دیکھتا ہے۔

(۱) "विशां राजानमद्भुतमध्यक्षं"

(رگوید ۸-۴۳-۲۴)

(۲) "विशां कविं विश्पतिं शाश्वतीनां"

(رگوید ۶-۱-۸)

(۳) "स विशः सबन्धून्......"

(اتھروید ۱-۸-۲)

(۴) "विशां च वै स सबन्धूनां ......"

(اتھروید ۱۵-۸-۴)

(۵) "स विशोऽनु व्यचलन्"

(اتھروید ۱۵-۱-۱)

(۶) "विशस्त्वा सर्वा वाञ्छन्तु"

(رگوید ۱۰-۱۷۳-۱)

(۷) "विशां विशस्पतिरस्तु राजा"

اتیادی بہت سے ویدک پرمان اس بات کی پشٹی میں دیئے جا سکتے ہیں۔ جن کے اندر پرمانت کر دیا گیا ہے۔ کہ پرجا ماتر کا نام "وش" ہے۔ اسی پرجا کا ہی ادھی پتی راجہ ہونا چاہیئے۔ سب ویشیوں کے سمیٹنے ہوئے ان میں سے شودروں کی پہچان تو کچھ بھی کٹھن نہیں ہے کیونکہ وہ اپنی اودیا کے کارن تتھا اپنے سپشٹ ویوہار سے شیگھر پہچانے جا سکتے ہیں۔ میں یہ پورو لکھ آیا ہوں۔ کہ سماج میں براہمن تتھا کھشتریوں کی پرورتی نشریہ مارگ کی اور ہی رہتی ہے۔ پرنتو یہ دونو وبھاگ ویش وبھاگ سے بہت نیون ہوں گے۔ اور اتنے نیون ہوں گے۔ کہ انہیں بھن کرنے کا یا انہیں پہچاننے کا پربندھ سماج کی اور سے بہت ہی آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ یدی کوئی وکیتی اپنے کو براہمن یا کھشتری کہنے کا دعوی کرتا ہے۔ اور اپنے اندر کسی پرکار کی وشیشتا پرکٹ کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کے لئے آوشیک ہوگا۔ کہ وہ اپنی یوگیتا وشیشتا سرو تر اپیکشت کرے۔ یدی آج سمست سنسار میں بی اے تتھا ایم اے آدی اپادھیاں بہو سنکھیا میں پرمان پتر سہت وترن کی جا سکتی ہیں۔ تو سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ وال میں نمک سمان اتی الپ سنکھیک براہمن اور کھشتریوں کو اپنے کو پرمانت کرنے کا سادھن کیوں اپلبدھ نہیں ہو سکتا؟ ان الپ سنکھیک ویتراگ پرشوں کی سنکھیا تو انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے۔ ملٹری تتھا سول سروس میں براہمن اور کھشتریوں کا ہی استھان ہے۔ ساری فوج کھشتریوں سے بھری ہے۔ کیا گورنمنٹ سینا میں آدمیوں کو نا پرکھشا کے ہی پروشٹ کر لیتی ہے؟ انہیں کھشتریہ کار یہ کے لئے سنکھشت کیا جاتا ہے ان کی پریکشا کی جاتی ہے :-

کہنے کا ابھپرایہ یہ ہے۔ کہ ان دو ورنوں کے لئے پرمان پتروں کی سرو تر آوشیکتا ہوتی ہے

کیا کوئی جج۔ بیرسٹر۔ پروفیسر۔ ادھیاپک۔ وید تتھا پرچارک جنہیں ہم براہمن کہہ سکتے ہیں۔ بنا پریکشا تتھا بنا پرمان پتر پراپت کئے خود بخود سمان کو پراپت کر سکتا ہے؟ کیا یہی نہیں یہ براہمن ہیں۔ یدی ان میں ارتھ لپسا نہیں۔ ارتھ لپسا رہنے پر یہ سب کے سب ویش کوٹی میں آ جاتے ہیں۔ جیسا کہ آج کل دیکھنے میں بھی آتا ہے۔ اسی لئے میں پورو لکھ آیا ہوں کہ آج سارا سماج ویش ہے۔ جن لوگوں کو براہمن یا کھشتری ہونا بھی چاہیئے تھا۔ وہ بھی آج ارتھ لولپتا کے کارن ویش بن رہے ہیں۔ یدی ان میں سے کوئی گنے دو چار براہمن یا کھشتری ملیں گے بھی۔ تو ان کی کہانی تو بچہ بچہ کی زبان پر رہے گی۔ وہ تو سرو تر پرسدھ رہیں گے۔ ان کے پہچاننے میں کیا کٹھنتا؟ آج ایک وکیل جسے آج براہمن پرنی دھارن کرنی چاہیئے تھی۔ جسے دکھی اور غریبوں کا اچھے سمان اور پرم آستر یہ ہونا چاہیئے تھا۔ وہی خوفناک آکرتی دھارن کئے آج سارے سماج کا خون چوستا ہے ..... اسی پرتیتی میں رہتا ہے۔ کہ میری جیب میں تو لکشمی دیوی کا نواس ہو۔ اس سے بچئے کیا۔ کہ کوئی بیٹھے گرا ہے۔ اور ستیکیاں بھرے۔ ادھر وید بھی سچے براہمن ہونے چاہئے تھے۔ پرنتو وہ بھی آج اپنے روگی کے روگ کو اس لئے لمبا کھینچ کر لے جاتے ہیں۔ کہ کہیں آمدنی کا سروت شیگھر ہی نہ سوکھ جائے۔ انہیں ہرنا تو چاہیئے تھا روگیوں کا منتر۔ اور نشانتی دھام پر۔ وہ ہر لیتے ہیں ان کے گھر سنتر۔ کسی کوی نے دکھ بھری آواز سے ہی کیا ہی ٹھیک کہا ہے :-

"वैद्यराज नमस्तुभ्यं यमराज सहोदर।

यमस्तु हरति प्राणान् वैद्यः प्राणान् धनानि च ॥"

ارتھات یم راج تو کیول پرانوں کو ہرن کرتا ہے پرنتو ارتھ کامی وید پرانوں کے ساتھ دھن کو بھی آپ ہرن کر لیتا ہے۔ روم ایمپائر میں بیرسٹروں کے گون کے پیچھے جیب لگی ہوتی تھی جب وکیتی نے روپیہ دینا ہوتا تھا۔ وہ پیچھے سے اس جیب میں روپیہ ڈال دیتا تھا گھر جا کر ہی وہ گنا جاتا تھا۔ ان بیرسٹروں سے یہ آشا کی جاتی تھی کہ انہیں براہمن ورتی کا ہونا چاہیئے۔ بھارت ورش کے سوراجیہ یدھ میں کتنے ہی وکیتیوں نے بھاگ لیا۔ ان میں کچھ ایک براہمن ورتی کے وکیتیوں کو چھوڑ کر شیش سب کھشتری ہی کہے جانے چاہئیں۔ پرنتو ساری جن سنکھیا کے انوپات سے ان کی سنکھیا ہی کتنی تھی۔ ان کی سنکھیا ایک لاکھ سے

ادھک نہیں۔ یدی اس پرکار سول سروس یا ملٹری سروس کے کھشتریوں کو ملا لیا جائے۔ تو ۹۰-۱۰ لاکھ سے ادھک سنکھیا نہیں ہوگی۔ کہنے کا ابھپرایہ یہ ہے۔ کہ جن سنکھیا کی درشٹی سے ان الپ سنکھیک براہمن اور کھشتریوں کی پہچان تھا گننا کچھ بھی کٹھن نہیں۔ اس کے لئے تو ہمیں کچھ بھی پریتن کی آوشیکتا نہیں پڑے گی۔ آج تو وہ ارتھ لپسا کے کارن وہ سنکھیا اور بھی نیون ہو گئی ہے۔ اتہ آج ساری پرجا ہی ویش ہے۔ انہی ویشوں کی پرکرتی طبیعت کے انوسار ہی ویوہار ہونا چاہیئے۔ یہی ورن ویوستھا کا مول سدھانت۔ جات پات توڑک منڈل کے لوگوں کا تو کیول یہی دھیئے ہے۔ کہ جاتی ٹوٹ جانے۔ چاہے استری پرشوں کے گن۔ کرم تتھا سوبھاو میں بھیا یوگیتا ہو یا نہ ہو۔ میری سمجھ میں تو یدی آپ سماج پر جاتی کے ہی توڑنے کا ایک بندھن لگا دیں گے۔ تب تو یہ ایک نئی جات پات پیدا ہو جائے گی۔ پورو ہی لوگ جات پات کے بندھن سے تنگ ہیں۔ ایک اور بندھن ڈال دیا جائیگا۔ کیول جات پات توڑنے پر یدی دھیان دیا جائے گا۔ اور جس بھن ورن اور بھن بھن طبیعت کے استری پرشوں کا پرسپر وواہ ہو جائے گا۔ تو یاد رکھیئے۔ کہ آپ سنسار میں ورن سنکرتا پیدا کر دیں گے۔ ورن سنکرتا کا ارتھ ہی ہے پرتی ایک گھر اور سارے سماج میں اشانتی کا پیدا کرنا۔ انمل وواہوں کا جو دشٹ پرنام آج بھارت ورش میں دکھائی دیتا ہے۔ اس کا ورنن کرنے کی آوشیکتا نہیں۔ میں نہیں چاہتا۔ کہ ورن سنکرتا پیدا کر کے ہم اس دکھند درشیہ کو اپنی ان آنکھوں سے دیکھیں۔ ان درشیوں کو دیکھتے دیکھتے ہماری آنکھیں پتھرا گئی ہیں۔ دشٹی منو ہو گئی ہے۔ جات پات توڑک منڈل کے کرن دھار سنت رام جی اسی دشیہ کو نقول سے پھر لانا چاہتے ہیں۔ ان لوگوں کا کہنا ہے۔ کہ ورن ویوستھا کے بہانے لوگ جات پات کو نہ توڑ کر پھر اسی روڑھی میں جکڑے جائیں گے۔ اگر یہ بھاو ہے۔ تو ان لسٹ ملد یکتیوں سے ویدک ورن ویوستھا کا ورودھ سمبندھ وِچلت نہیں کیا جا سکتا۔ یاد رکھئے۔ پرتی ایک اچھائی کا دروپیوگ کیا جا سکتا ہے۔ ایک ستیہ ورتی کسی بھی پرگیہ چکشو کو آنکھوں ہی اندھا اندھا کہہ کر پکار سکتا ہے۔ اس پرکار ستیہ وادیتا پاپ نہیں ہوگا۔ یہ تو کیول ایک ماتر ستیہ وادتا کا دشٹ پرنام ہے۔ اچھا میں جات پات توڑک منڈل کے کرن دھاروں سے پوچھتا ہوں کہ یدی ایک وکیتی کیول ماتر اس لئے اپنی جاتی سے باہر ہے۔ کہ وہ کسی کنیا سے وواہ کرنا چاہتا ہے کیونکہ اسے کنیا کے ماتا پتا دس ہزار روپیہ دیتے ہیں۔ تو کیا اسی کارن ہی کیول ماتر ہم جات پات م

سندھیا کی منسا پرکرما منتروں کے ارتھ

لیکھک شری تیرتھ رام جی سابق پردھان آریہ سماج قصور

منسا پرکرما منتروں کے ارتھ سمجھنے سے پہلے سندھیا کے پہلے منتروں کے ارتھ سمجھ لینا ضروری ہے۔ سندھیا کا پہلا منتر جس میں پرارتھنا کی جاتی ہے۔ کہ "پرکاش سوروپ۔ سرو شکتیمان اور سرو ویاپک پرماتما ہمکو سکھی کرے۔ اور ہمارے ارد گرد سکھ کی برکھا کرے"۔ ایک خاص اُدیش سے پہلے رکھا گیا ہے۔ مختلف آدمیوں کی مختلف خواہشات ہو سکتی ہیں۔ مگر ایک خواہش ہر ایک استری پرش میں موجود ہے۔ اور وہ ہے "سکھ کی خواہش"۔ منشیہ ماتر کی سکھ کی خواہش کو مدِ نظر رکھ کر سندھیا میں ان منتروں کو سب سے پہلے جگہ دی گئی ہے۔ اگر آپ منتر کا شانت چت ہو کر اچارن کریں گے۔ تو دوسرا منتر خود بخود آپ کے لبوں پر آ جانا چاہئے۔ سکھ ایک خاص چیز ہے۔ اس کی کئی شکلیں ہو سکتی ہیں۔ مگر ایک سکھ ایسا ہے۔ جو کہ سب سکھوں کی جان ہے۔ اور وہ ہے تندرستی۔ لفظ تندرستی کی ویاکھیا کی جائے تو سندھیا کا دوسرا منتر بن جاتا ہے۔ اسی ویدمنتر میں مختلف انگوں کا نام لے کر ان پر انگلی رکھ کر آپ پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ ہمارے انگ تندرست اور بلوان ہوں۔ اس منتر کے ارتھ کرنے میں عام طور پر سندھیا کا ارتھ کرنے والی کتابوں میں ایک غلطی ہوئی ہے۔ صرف سوامی دیانند جی مہاراج نے اس کے ساودھان ارتھ کئے ہیں۔ مگر انہوں نے واک واک اور پرانہ پرانہ کی ویاکھیا نہیں کی اور یہی کارن ہے۔ کہ بعد کے ارتھ کرنے والوں نے ان شبدوں کی غلط ویاکھیا کی ہے۔ یہ منتر انگ سپرش منتر ہے۔ جہاں پر ہر ایک انگ کی تندرستی کے واسطے پرارتھنا ہے۔ وہاں پر اس انگ پر انگلی بھی لگانی ضروری ہے۔ اگر واک واک کے معنے مستعمل ~~بطور~~ اور سوکشم ~~بطور~~ بانی کے کئے جائیں۔ جیسے کہ کئی لوگوں نے کئے ہیں۔ تو کس انگ پر انگلی لگانی ہے۔ اسکا پتہ نہیں لگتا۔ اور پھر دو دفعہ واک واک آیا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ ہمارے شریر میں دو انگ اس نام کے ہیں۔ ہمارے شریر میں دو واک اندری ہیں۔ بعض دفعہ ایک طرف کا گلہ خراب ہو جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ دوسری طرف کا۔ یہ انگ ناک کے نتھنوں سے شروع ہو کر حلق میں جا کر ختم ہوتے ہیں۔ واک واک کہہ کر ہم کو گردن کے دونوں طرف جہاں واک اندری ہیں ہاتھ لگانا چاہیئے۔ ان دونوں کی تندرستی جسم کی تندرستی کا خاص حصہ ہے۔ اس کے بعد دو دفعہ پرانہ۔ پرانہ کا لفظ ہے۔ اس کے ارتھ کئی جگہ پران۔ وایو وغیرہ کئے ہیں۔ وہ ارتھ بھی غلط ہے۔ ہمارے سینے میں دونوں طرف دو پھیپھڑے ہیں۔ پرانہ۔ پرانہ کہہ کر ہم کو دائیں اور بائیں دونوں طرف باری باری پھیپھڑوں پر ہاتھ لگانا چاہیئے۔ اس کے بعد جن انگوں کے نام ہیں۔ وہ صاف ہیں۔ ان کی ویاکھیا کی کوئی ضرورت نہیں۔

اب تیسرے منتر کو لو۔ اگر آپ من سے سندھیا کر رہے ہیں۔ اور آپ کا خیال ادھر اُدھر بھٹک نہیں رہا۔ تو تیسرا منتر بھی خود بخود آپ کے خیال میں آ جانا چاہیئے۔ کیا انگوں کی مضبوطی ہی سکھ کا کیول ماتر سادھن ہو سکتی ہے؟ کیا اگر یہ انگ مضبوط ہوتے ہوئے بھی پوتر نہ ہوں تو آپ سکھی رہ سکتے ہیں؟ کبھی نہیں۔ اسواسطے یہ منتر اس جگہ آیا ہے۔ کہ آپ پرماتما سے انگوں کی مضبوطی کے ساتھ ساتھ ان انگوں کی پوترتا کے واسطے بھی پرارتھنا کریں۔ جو کہ سکھ کا ضروری سادھن ہے۔ پرماتما سے پرارتھنا کرنے سے کیوں یہ فلسفہ ہے۔ کہ آپ کی توجہ اُس طرف کھنچی جائے۔ اور آپ پرماتما کے بھروسہ بلوان ہو کر اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے (جس کے لئے آپ پرماتما سے پرارتھنا کر رہے ہیں) کوشش کریں۔ اگر آپ کی پرارتھنا آپ کو کوشش کرنے کی طرف نہیں لے گئی۔ تو سمجھ لیں۔ کہ آپ کی پرارتھنا بیسود ہے۔ اور اگر آپ ایکاگر چت ہو کر سندھیا کریں گے۔ تو ایک پرشن آپ کے دل میں خود بخود پیدا ہو جانا چاہیئے۔ کیا جن انگوں کو بلوان اور پوتر بنانے کے لئے میں نے پرارتھنا کی ہے۔ اُن کو مضبوط اور پوتر بنانے کے لئے کوئی اُپائے بھی ہے؟ چوتھا منتر یہ بتاتا ہے۔ کہ پرانایام ہی اس کا سادھن ہے۔ پرانایام کرنے سے جہاں آپ کے انگ بلوان ہوں گے۔ وہاں پوتر بھی ہوں گے۔ سو اپنے انگوں کو پوتر اور بلوان کرنے کے لئے آپ پرانایام کریں۔ پرانایام کرنے کی بھی ودھی منتر خود ہی بتا رہا ہے۔ اوم کہنے سے سانس اندر کھینچا جاتا ہے۔ بھو کہنے سے باہر جاتا ہے۔ اس طرح شاداً منتر ہی سانس کو اندر اور باہر لے جانے کی ودھی بتلا رہا ہے۔ گویا کہ منتر پڑھنے کے ساتھ ساتھ پرانایام بھی کر سکتے ہیں۔ ... پرانایام خود بخود ہو جائے گا۔ کئی بھائی اوم کے ارتھ انچھا...

"گورو ڈم کا بھوت"

از دیس راج پریم شاہ پوری منتری آریہ سماج چیچہ وطنی

ہندو جاتی کی تباہی کے جہاں اور کئی اسباب ہیں۔ وہاں گورو ڈم کا سلسلہ بھی ایک زبردست کارن ہے۔ چنانچہ مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج نے اپنی زندگی میں اگر سب سے بڑھ کر کسی بیماری کے برخلاف پرچار کیا ہے۔ تو وہ مورتی پوجا اور گورو ڈم کا منحوس سلسلہ ہے۔ انہوں نے یہ بھلی پرکار انوبھو کر لیا تھا۔ کہ جب تک ان مہلک امراض کا قرار واقعی علاج نہ کیا گیا۔ رشی سنتان ہرگز جیوت نہیں رہ سکتی۔ سوامی جی اپنے مشن کی پورتی کے آریہ سماج کے ہاتھوں یہ کاریہ سونپ گئے ہیں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آریہ سماج کے ابتدائی ایام میں ان امراض کے خلاف پوری طاقت سے پرچار کیا گیا اور کافی حد تک کامیابی نصیب ہوئی۔ مگر اب دوبارہ وہی امراض خصوصاً گورو ڈم کا بھوت بڑے زور شور سے بھارت ورش میں اور خاص کر صوبہ پنجاب میں عوام الناس کے دل و دماغ پر سوار ہوتا نظر آ رہا ہے۔ ایک طرف رادھا سوامی مت کے گوروؤں نے سادہ لوح بھائیوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسانے کے لئے جگہ بجگہ اڈے جما رکھے ہیں اور دوسری طرف کئی مٹھ دھاریوں اور سادھوؤں نے عیارانہ۔ مکارانہ چالوں سے لوگوں کو پھانسنا شروع کر دیا ہے۔ میرے ایک بھائی نے "پرکاش" کے کالموں میں ایک نئے گروہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ واقعی یہ گروہ جتنی سرعت سے بڑھتا دکھائی دے رہا ہے۔ اگر بدستور ترقی پر رہا۔ تو وہ دن نہیں جب سارا پنجاب بلکہ بھارت ورش گھور اندھکار اور جہالت میں مبتلا ہو کر ویدوں کی تعلیم سے کوسوں دور جا پڑے گا۔

آج کل آپ کسی بھی شہر یا گاؤں میں چلے جائیے۔ وہاں ایسے سادھوؤں کے اڈے بڑی کامیابی سے چلتے نظر آئیں گے۔ ہمارے اندھ وشواشی بھائی بہن بلا کسی تحقیق و تجسس کے اپنا تن۔ من۔ دھن ان پر ارپن کر دیتے ہیں۔ اور وہ مکار ان لوگوں کی سادہ لوحی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنا الو سیدھا کرتے رہتے ہیں۔ کوئی بھی سبھا یا سوسائٹی ان لوگوں سے بازپرس نہیں کرتی۔ اور یہی کارن ہے۔ کہ ایسے گروہ حشرات الارض کی طرح بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

پچھلے دنوں مجھے ایک خانگی کام کے کارن ضلع سرگودھا میں جانا پڑا جتنا اودھم ان لوگوں نے وہاں مچا رکھا ہے۔ شاید ہی کسی اور علاقے میں ہو۔ تحصیل بھلوال کے ایک گاؤں سالم کے پاس ان لوگوں نے ایک اڈہ کھولا ہوا ہے۔ وہاں کے کسی ہندو بھائی نے ان کو کچھ بیگھے زمین محض اس اڈے کی خاطر مفت دی ہے۔ جہاں پر کٹیا بنا کر اس گروہ کے کچھ افراد رہتے ہیں۔ اور دیہاتیوں کو اپنے دام فریب میں پھنساتے رہتے ہیں۔ اِدھر اُدھر کی گپتیں سنا کر ان پر اثر ڈالا جاتا ہے۔ اور لوگ صبح و شام باقاعدہ اس کٹیا میں جاتے ہیں۔ کئی آدمیوں کو بہکا کر ان کی زمینیں اور جائدادیں قبضہ میں کر رہے ہیں عورتوں کو کہتے ہیں۔ کہ پتی وغیرہ کوئی چیز نہیں ہے۔ صرف سنتوں کی سیوا ہی مکتی کا کارن ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ کتنے شرم کا مقام ہے۔ کہ آریہ سماج کے ہوتے ہوئے ان لوگوں کی مکروہ چالیں بار آور ہوتی نظر آ رہی ہیں۔ ہندو دیویوں کی عزت و ناموس کو مٹی میں ملانا ان لوگوں کا شیوہ ہے۔ جو کہ تمام ہو رہا ہے۔ مگر ہم ہیں۔ کہ چپ سادھے بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہی نہیں۔ جگہ بجگہ اس قسم کی کٹیا (جو کہ دراصل ایک انگریزی طرز کے بنگلے سے بڑھ کر ہوتی ہیں) کھولی جا رہی ہیں۔ مثلاً خانیوال میں بھی ایک حضرت ایسی کٹیا بنا کر عوام کے ننگ و شرم پر چھاپہ مارتے رہتے ہیں۔ نہ معلوم ان لوگوں کی معرفت ہندو قوم پر کیا کیا اتیاچار کئے جا رہے ہیں۔ مگر ان سے کوئی نہیں پوچھتا۔ کہ آپ کے منہ میں کتنے دانت ہیں۔ اب ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ جہاں جہاں ایسے گروہ اڈے بنائے بیٹھے ہیں۔ یا بنا رہے ہیں۔ وہاں کی اصلاح کن جماعتیں خصوصاً آریہ سماجیں ان کے خلاف زبردست پرچار کریں۔ اور عوام کو ان کی عیاریوں اور مکاریوں سے آگاہ کرتی رہا کریں۔ تاکہ یہ مرض بھی سے قابو نہ آ جائے۔ اور ہندو قوم کو نیست و نابود نہ کر دے۔ میں ان مختصر الفاظ کے ساتھ ضلع سرگودھا کی آریہ سماجوں سے خاص طور پر التجا کروں گا۔ کہ وہ جہاں تک ہو سکے۔ اس اڈے ... [illegible]

گن اور کرم گت ورن آشرم دھرم

(لیکھک شری پت پنڈت شری رام جی شرما گلگتہ)

گن کرم انوسار ورن دیوستھا کرنے سے سب منشیہ اُنت شیل ہوتے ہیں۔ اُتم مدھیوں کو بڑے ہوگا۔ کہ اگر جنم انوسار ورن دیوستھا کو اچھا سمجھا جائے تو ہمارا دیش کھو آدی دوش یکت ہوگی۔ تو سب کی گنتی شودروں میں ہونے لگ جائے گی۔ اور ہندوستان کی ذلت رہے گی۔ کہ جو ہم اُتم چال چلن اور ودیا یکت نہ ہونگے۔ انہیں شودر ہونا پڑے گا۔ یہ کہنا دلوں کو اُتم درستہ ہونے کے لئے اُتساہ بڑھے گا۔" .... (دیانند سرسوتی)

سمرتی میں لکھا ہے :-

शूद्रो ब्राह्मणतामेति ब्राह्मणश्चेति शूद्रताम् । क्षत्रियाज्जातमेवन्तु विद्याद्वैश्यात्तथैव च ॥

ارتھ۔ ورن کی دیوستھا گن کرموں پر ہے۔ جو برہمن، کھشتری، ویش ہیں گن کرم والے ہو جائیں گے وہ شودر بن جائیں گے۔ اور شودر یدی برہمن پن کی یوگتا پراپت کرے گا۔ تو وہ برہمن بن جائے گا۔

تلک مہاراج نے بھی اپنی "گیتا رہسیہ" نامی پرسدھ پستک میں ۱۸ ویں ادھیائے کے ۴۱ ویں شلوک کی ٹیکا کرتے اس کے نیچے اس پرکار نوٹ دیا ہے :-

"چاتر ورنیہ سو کھاؤ جنیہ گن بھید سے اُتپن ہوئی ہے۔ یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ یہ اُکتی پہلے پہل گیتا میں بتلائی گئی ہے۔ کنتو مہابھارت کے بن پرو انترگت نہک یدھشٹر سمواد میں اور دوج ویادھ سمواد (بن پرب ۱۸۰ اور ۲۱۱) شانتی پرب کے بھرگو بھردواج سمواد میں (شانتی پرب ۱۸۸) انوشاسن پرب کے اُما مہیشور سمواد (انوشاسن پرب ۱۴۳) میں۔ اور اشومیدھ پرب (۳۹۔ ۱۱) کی انوگیتا میں گن بھید کی یہی اُتپتی کچھ انتر سے پائی جاتی ہے۔"

بھوشیہ پران میں لکھا ہے :-

गणिकागर्भसम्भूतो वशिष्ठश्च महामुनिः । तपसा ब्राह्मणो जातः संस्कारस्तत्र कारणम् ॥ (برہم پرب)

ارتھ۔ وسشٹ مہامنی گنیکا کے گربھ سے اُتپن ہو کر بھی اپنے تپ کے کارن برہمن بن گئے۔ اس لئے اُتم ورن کی پراپتی میں سنسکار ہی کارن ہے۔

مہابھارت شانتی پرب ادھیائے ۱۸۸ میں بھاردواج بھرگو سمواد میں یہ شلوک آیا ہے :-

न विशेषोऽस्ति वर्णानां सर्वं ब्राह्ममिदं जगत् । ब्रह्मणा पूर्वसृष्टं हि कर्मभिर्वर्णतां गतम् ॥

ارتھ۔ سب ہی منشیہ ایک ہی پرم پتا پرمیشور کی سنتان ہیں۔ اسلئے منشیہ منشیہ میں کوئی بھید نہیں ہے۔ کیول کرم بھید سے چار ورن بن گئے ہیں۔

ہمارے پراچین دھرم گرنتھوں میں جہاں بھی برہمن شبد کا پریوگ آتا ہے۔ وہ اُپرکت ستیہ آدی گن وسشٹ ویکتیوں کے سمبندھ میں ہی آیا ہے۔ وہ ویکتی ویشیہ چاہے جس دیش اور جاتی ماتا پتا کی کل کا ویکتی کیوں نہ ہو۔ جہاں یہ ستیہ آدی گن ودیامان ہوئے۔ وہیں "برہمن" شبد کا ویوہار کیا گیا ہے۔ اگیان وش ہمارے دیش میں ان واستوک ارتھوں کو چھوڑ کر لوگ بہت سے کل وشیش میں اُتپن ہونے والے ویکتیوں کے لئے ہی برہمن، کھشتری، ویش آدی شبدوں کا ویوہار کرنے لگ گئے ہیں۔

بھوشیہ پران کے برہمن پرب کی ۴۰ سے ۴۴ تک پانچ ادھیاؤں میں جاتی ورن۔ برہمنیہ ویدک ورن۔ برہمنیہ سنسکار ویدک ورن۔ ورن دیوستھا ورن اور ورن وبھاگ ویدک ورن۔ شیرشک پانچ پرکرنوں میں جیسا سندر ورنن اس وشے کا کیا گیا ہے۔ ویسا کداچت ہی کسی اَنیہ ستھان پر ورنن کیا گیا ہو۔ جس کا تھوڑا سا دِگ درشن پاٹھکوں کو کرانا سروتھا اُچت جان پڑتا ہے۔

ایک سمے شتانیک نے سومنت سے پوچھا۔ کہ جنم اور کرم میں کون بڑا ہے؟ سومنت نے اُتر دیا کہ ایسا ہی پرشن ایک بار برہما جی کے شِشیوں نے بھی اُن سے کیا تھا۔ اس کے اُتر میں برہما جی نے کہا۔ کہ ہے رشی شریشٹھو! میں اس وشے کا وہی ورنن آپ کے سنمکھ رکھتا ہوں۔ جسے ایک یوگیشور نے اپنے وید مہادی شِشیہ کے سامنے رکھا تھا۔ یوگیشور نے سیت ویاد کی کتھا سناتے ہوئے شِشیہ کو کہا تھا :-

तस्मात्र गोश्ववत्किञ्चिज्जाति-
भेदोऽस्ति देहिनाम् । कार्यशक्तिनिमित्तस्तु विकृतः कृत्रिमो भवेत् ॥

ارتھ۔ جس پرکار گئو جاتی کا اشو جاتی سے بھید ہوتا ہے۔ ویسا بھید منشیہ جاتی میں نہیں پایا جاتا ہے۔ منشیوں میں تو ان کی کاریہ شکتی کے بھید کے کارن ایک کرترم سنکیت کر لیا گیا ہے۔ اسلئے سب منشیوں کی تو ایک منشیہ جاتی ہی ہے۔ بھن بھن جاتیاں نہیں ہیں۔ ہاں بھن بھن ورن اوشیہ ہیں۔

مہااپادھیائے پنڈت آریہ منی

(شری پنڈت منگیشورانند جی شرما مودگل)

آپ نے پنجاب دیش کے پٹیالہ پرانت میں منڈی جیتو نامی ستھان پر جنم لیا۔ آپ کا جنم نام منی رام تھا۔ آپ نے سنسکرت میں پرپاپت ودیا ادھین کر کے ایک مندر کی مہنتی سویکار کر لی۔ اس مندر کے ساتھ پرپاپت بھومی تھا اُن سمپتی بھی لگی ہوئی تھی۔ اس سب کے سنگھاسن آسین آپ ہی تھے۔

رشی دیانند کی سو یوگتا، ستیہ وادیتا تھا ستیہ دھرم اُپدیش میں پربھاوت ہو کر آپ کے دل میں جگیاسا ہوئی۔ اور درشن کرتے ہی آپ کے وچاروں میں پریورتن آ گیا۔ اور آپ کٹر آریہ بن گئے۔ اور مندر کے مہنت ہوتے ہوئے بھی مورتی پوجا کا کھنڈن کرنا آرمبھ کر دیا۔ لوگوں نے کہا کہ آپ مہنت ہیں۔ گدی دار ہیں۔ یدی آپ ایسا کریں گے۔ تو ریاست آپ سے یہ بھومی اور گدی چھین لے گی۔ پرنتو آپ کا من کب مانتا تھا۔ آپ تو ویدک دھرم پرچار کے لئے ہی جنم کر آپ سے رہا نہ گیا۔ آپ نے اسی رات ایک سادھو جنک تو ھیوٹیشن میں مہنتا پد جیتنے کا کھنڈن کر دیا۔ اور کہا۔ کہ "بھومی اور گدی تو ریاست کی ہے۔ یہ کام ریاست کا ہے۔ کہ وہ میرے پاس رہنے دے۔ اتھوا چھین لے۔ پرنتو مورتی پوجا کرنا یا نہ کرنا میرے اپنے بس کی بات ہے۔ اسلئے اس کا کھنڈن تو میں پرتی سمے کر سکتا ہوں۔"

آپ نے مہنت رہتے ہوئے اپنے جیون اُدیش میں سپھلتا کی آشا نہ دیکھ کر آریہ سماج کے اُپدیشک پد کو سادھارن ویتن پر سویکار کر لیا اور بڑی لگن سے جیون بھر دھرم پرچار کرتے رہے۔ آپ نے پھر اپنا نام منی رام تیاگ کر آریہ منی رکھ لیا۔

آپ کے سمے کا ادھیکانش پرمانک گرنتھوں کے سوادھیائے تتھا انیہ گرنتھوں کے بھاشیہ نرمان میں ہی بیتنے لگا۔ آپ ودوان تو تھے ہی۔ پرنتو ان میں پراچین ودیا ان بھی کی کمی تھی۔ جا کر دیکھ مندر ودوانوں سے ودیا لابھ کر اپنے گیان وگیان کو چرم سیما تک پہنچائیں۔ اس منورتھ کی پورتی کے لئے آپ کاشی میں چلے گئے۔ وہاں سو گیہ پنڈت کرپا رام شرما (سوامی درشنانند) کے پاس ٹھہرے۔ یہاں پراچین تتھا نوین ویدانت کے پرسدھ گرنتھوں کا اچھی طرح اولوکن کیا۔ اور ان کے آشیہ کو ستیہ چار ویدانت انوسار سمجھ لیا۔ سوادھیائے کے پشچات پرتی دن آریہ منڈلی کے لکھے گئے پنڈت کرپا رام۔ دھرم ویر سیکھ رام۔ سوامی اچیوتانند سے ودھارمک وشیوں میں وارتالاپ کرتے رہتے تھے۔

کاشی سے آ کر آپ نے لوپتہ میں دھرم ویر سیکھ رام کے بلیدان پر جو سنتپتی کی۔ اور اب گرنتھ نرمان بھی آرمبھ کر دیا۔ مہان گیتا تتھا ویدانت درشن پر آریہ بھاشیہ مہاشیہ لکھا۔ ان کے انت کے سنسکرت تتھا ہندی پدیہ چھپے ہیں۔ ویدیشور شرما کے ساتھ ہی لکھے تھے۔ ان پدیوں کو پڑھ کر ان کی بھگتی کا پتہ لگتا ہے۔ (بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

اس سے سپشٹ ہے۔ کہ یدی برہمن، کھشتری، ویش اور شودر بھن بھن جاتیاں ہوتیں۔ تو جیسے ایک گھوڑا گدھوں کے جھنڈ میں بھن ہی دیکھ پڑتا ہے۔ اسی پرکار برہمن آدی بھی الگ دیکھ پڑتے لیکن منشیوں میں تو ایسی بھنتا نہیں ہے۔ اس لئے ان کی جاتی بھی ایک ہی ہے۔ منشیتا کے لئے منشیہ جاتی کو چار ورنوں یا ورگوں میں ویبھکت کیا گیا ہے۔ ایسا ہونا ہے پھر بھی ان رشیوں کا سادہ گنوں سے سدھانت ہے۔

جو ستیہ بھاشن آدی ستیہ کرموں کو تیاگ دے۔ وہ برہمن کیسے؟ جو لوک رکشا سے وِمکھ ہو جائے وہ کھشتری کیسے؟ جو وشیہ چلت وسا یہ ہیں ہو کر وشے لوپ ہو جائیں۔ وہ ویش کیسے؟ یہی دشا شودر کی ہے۔ شودر وہی ہے اور اسی کو شودر کہنا چاہیئے۔ جو سیوا کاریہ کیا کرے۔ شبد کی ویاکھیا بڑی وِستریت ہونی چاہیئے۔ کیونکہ سیوا کے انیک بھید ہیں۔ ویش سیوا بھی ایک سیوا ہے۔ پرنتو ویش سیوا کرنے والے کو کوئی شودر نہیں کہتا ہے۔ دوسروں سے ویتن لے کر اپنے سوارتھ وش (لوبھ آدی کے کارن) جو دوسروں کی ہاں میں ہاں ملا کر اپنی پونجی گنواتا ہے۔ وہ شاستر کی درشٹی میں تو شودر ہے۔ چاہے وہ سوارتھی اپنے تو لوگوں کے سامنے کیسا ہی اُچیہ کیوں نہ پرگٹ کرے۔

(مہا مہوپادھیائے پنڈت آریہ منی بقیہ صفحہ ۱۳) اس کے پشچات آپ نے نیائے ۔ ویشیشک ۔ سانکھیہ ۔ یوگ ۔ میمانسا کے پوروکھنڈ ۔ بالمیک رامائن ۔ مہابھارت اپنشدوں کے بھاشا بھاشیہ بھی آریہ سدھانت انوکول لکھ دیئے ۔ اور آریہ سماج کے منتو انتویہ پر بھی دو بھاگوں میں ایک پستک لکھی ۔

دیانند اینگلو ویدک ودیالیہ لاہور میں بھارتیہ ویدک دھرم سکھشا کے ادھیاپک پنڈت بھگوت دت بی ۔ اے آدی انیک شِشیوں کو آپ نے سکھشا دی ۔

رشی دیانند کی اپیہ نیشگی ستھا ویدک دھرم پرچار کی آنت کٹ اچھا نے رشی کے بھاشیہ کی پورتی کے لئے پریرت کیا ۔ آپ نے اس کاریہ کے لئے پہلے کلکتہ پھر کاشی میں اچت نواس سمجھا ۔ وہاں جا کر اس کاریہ کا بہت کچھ انش پورا کر دیا ۔ پرنتو ان کے شیش دیو شرما کے کال کولیت ہو جانے پر یہ کاریہ رک گیا ۔ پھر آپ کاشی سے موگہ ضلع فیروزپور میں پدھارے وہاں بھارت کے پرسدھ چکتسک چکتسک بتری متھرا داس کے پاس ٹھہرے ۔ اور اس مہان چکتسک نے ایسے الوکِک وِدوان کو اپنے سمکش رکھنے کے لئے اپنے ڈی ۔ ایم ویدک کالج کے سنسکرت وبھاگ کے پرمکھ ادھشٹھاتا پد پر آرودھ کیا ۔ آپ کی اتل ودوتا سے پربھاوت ہو کر آنگل شاسن (گورنمنٹ) نے آپ کو مہامہوپادھیائے کی اُپادھی پردان کی ۔

آچاریہ رام دیو جی کا کتھن ہے ۔ کہ پنڈت جی دھارا پرواہ سنسکرت بولا کرتے تھے ۔ اور شنکر اور انتیں سدا پرسنگ الیسار ہی کہا کرتے تھے ۔

آپ ادویت واد کے کھنڈن میں تو ادویتیہ تھے ۔ آپ نے شنکر کے پرچلت نوین ویدانت کا بھی یکت کھنڈن کیا ۔

آپ نے اپریکت پستکوں کے اتی رکت "وید مریادا" نامی پستک سوامی ہری پرساد (ویدک منی) نرمت وید سروسو کے اتر میں لکھی ۔ "راج رشی بھیشم پتامہ کا جیون ورتانت" ویدک کال کا اتہاس" نام کی دو پستکیں اتہاس وشیہ میں بھی لکھیں ۔ آپ نے لگ بھگ ۴۰ پستکیں لکھیں ۔ جو کہ آریہ جنتا کے لئے انتینت اپیوگی ہیں ۔

سنہ ۱۹۳۴ء کے جولائی کے ماس میں ایسے دھرندر ودوان ۔ آریہ ودت منڈلی کے پتامہ ۔ الوکِک اپدیشک ۔ کوی تتھا پرشست لیکھک نے اجیون برہمچاری رہ کر اس اسار سنسار سے سدا کے لئے پریان کیا ۔

پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن سرگودھا

پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن سرگودھا ۲۶ سے ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء تک ہونا نشچے ہوا ہے ۔ ۲۶ اور ۲۷ ستمبر کو سبجیکٹ کمیٹی کی میٹنگ ہوگی ۔ اور کھلے پنڈال میں آریہ ودوانوں کے ویدک سدھانتوں پر ویاکھیان اور بھجن ہوں گے ۔ ۲۸ ستمبر کی شام کو ۴ بجے پر دھان سمیلن کا جلوس نکلے گا ۔ جو سٹیشن سے چل کر بڑے بڑے بازاروں سے ہوتا ہوا آریہ سماج مندر میں ختم ہوگا ۔ ۲۹ اور ۳۰ ستمبر کو سمیلن کا کھلا اجلاس ہوگا ۔ جس کا مفصل پروگرام آریہ جنتا کی سیوا میں بہت جلد رکھا جائے گا ۔

سمیلن میں کن وشیوں پر وچار کیا جائے گا ؟

اس کے متعلق نشچت روپ سے تو ابھی سوچنا دی جائے گی ۔ جبکہ آریہ سماجوں کی طرف سے آئے ہوئے پرستاو پہنچ جائیں گے ۔ اور ان پر وچار ہونا سوبکرت ہو جائے گا ۔ تاہم موٹی موٹی سمسیاؤں کا خاکہ آریہ جنتا کے روبرو رکھا جاتا ہے ۔ تاکہ آریہ سجن اس پر گمبھیرتا سے وچار کریں ۔ اور اپنے پرستاو بہت جلد منتری پرانتیہ آریہ سمیلن کو بھیجنے کی کرپا کریں ۔

۱ ۔ آریہ سماج بال وواہ کا سروتھا نشیدھ کرتا ہے ۔ اور چھوٹی عمر کی شادیوں کو دیش اور جاتی کے لئے ہانی کارک سمجھتا ہے ۔ بڑی کوشش کے بعد شاردا ایکٹ پاس ہوا ۔ مگر وہ بھی اتنا کمزور ہے ۔ کہ ایک نہیں ہزاروں کی تعداد میں لوگ اس قانون کو نظر انداز کر کے بال وواہ کر چکے ہیں ۔ اس لئے ضرورت ہے ۔ کہ :-

(ا) آریہ سماج شاردا ایکٹ کے خلاف بال وواہ کرنے والوں پر مقدمات چلا کر اس پرتھا کو روکنے کا یتن کرے ۔

(ب) شاردا ایکٹ کو اس سے زیادہ مضبوط بنوانے کا یتن کرے ۔ تاکہ دیش میں بال وواہ جیسا ظلم نہ ہو سکے ۔

۲ ۔ موجودہ ہندو لا ذات پات توڑ کر وواہ کرنے میں بادھک ہے ۔ کیونکہ قانوناً اس سے پیدا شدہ اولاد بزرگوں کی جائداد کی جائز وارث نہیں ہو سکتی ۔ ہو سکتا ہے کہ عام رواج کے طور پر پنجاب میں قانونی اڑچن نہ پڑتی ہو ۔ تاہم لوگ اس سے بچنے کے لئے سول میرج ایکٹ کی شرن لیتے ہیں ۔ اس لئے ضروری ہے ۔ کہ آریہ سماج آریہ وواہ بل پاس کروائے ۔ جس سے آریہ جنتا بغیر کسی اڑچن کے گن کرم اور سوبھاؤ کے مطابق اپنی سنتانوں کا وواہ کر سکے ۔

۳ ۔ سامپردائیک بٹوارا یا فرقہ وارانہ تقسیم ویدک سدھانتوں کے سروتھا خلاف اور ویدک دھرم کے پرچار کے راستہ میں بھاری رکاوٹ ہے ۔ آج جنم کی ذاتوں کے آدھار پر لوگوں کو اراجینات کے چنے کا حق ہے ۔ نوکریاں اور دیگر حقوق بھی جنم کی ذات پات سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ایسے حالات آریہ سماج کا ویدک ورن ویوستھا کا پرچار نرمول ہے ۔ اور ساتھ ہی یہ تقسیم آریہ جاتی کے لئے ہانی کارک ہے ۔ چنانچہ تھوڑے ہی دنوں کی بات ہے ۔ کہ شاہ پور کا ایک ہندو وکیل محض اس لئے پرلوار سمیت عیسائی ہو گیا تھا ۔ کہ اس کو ہندو ہوتے ہوئے سرکاری ملازمت کا کوئی موقعہ نہ تھا ۔ دوسرے فرقوں کو زیادہ حقوق ملنے کا صاف نتیجہ یہ ہوگا ۔ کہ ہمارے نوجوان محض روزگار یا حقوق کی خاطر اپنا دھرم چھوڑنے پر آمادہ ہو جائیں گے ۔ اس لئے ضروری ہے ۔ کہ اس سمیلن میں اس ذہنیت کے خلاف آواز اٹھائی جائے ۔

۴ ۔ ہماری تعلیمی سنستھائیں آریہ سماج کے لئے اتنی اپیوگی نہیں ۔ جتنی کہ ہونی چاہئیں ۔ اس لئے :-

(ا) سکولوں اور پاٹھشالاؤں کی پاٹھ ودھی اور پربندھ ایسا ہونا چاہئے ۔ جس سے ویدک سنسکرتی اور سدھانتوں کا پرچار ہو ۔

(ب) سنستھائیں روٹی کے سوال کو حل کرنے کی طرف متوجہ ہوں ۔

(ج) ان میں ادھیاپک اور ادھیاپکائیں ایسی ہوں ۔ جنہوں نے سبھا کا دھارمک امتحان پاس کیا ہو ۔

(د) خلاف سدھانت پڑھائی جانے والی پستکوں کو ہٹانے کی کوشش کی جائے ۔

۵ ۔ آریہ سماج تبھی عام جنتا میں ہر دلعزیز بن سکتا ہے ۔ اور آریہ پرشوں کے جیون تبھی اونچے ہو سکتے ہیں ۔ جبکہ آریہ سماجوں میں (ا) روزانہ ست سنگ کی پرتھا جاری کی جائے ۔ اور اس میں ہر روز سندھیا ۔ ہون اور ویدا اپدیش ہو (ب) ہر ضلع اور تحصیل میں پر دیش سسٹم جاری کیا جائے ۔

۶ ۔ دیانند زوان ارد شتابدی کے پرستاؤں کا سمرتھن کیا جائے ۔ اور انکو عملی جامہ پہنایا جائے

۷ ۔ ہندی پرچار (ا) سکولوں میں ذریعہ تعلیم ہندی ہو (ب) اردو آریہ اخبارات بھی ہندی شبدوں کا زیادہ پریوگ کریں ۔

۳

ریاست حیدرآباد میں ویدک پرچار پر پابندیاں

ساروڈیشک پرتی ندھی سبھا کا میموریل

دہلی - ۱۱ راگست - شری مہاتما نارائن سوامی پردھان ساروڈیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے نظام حیدرآباد کو حسب ذیل میموریل بھیجا ہے :-

حضور! میں ساروڈیشک آریہ پرتی ندھی سبھا یا انٹرنیشنل آریہ لیگ دہلی کی طرف سے جو ہندوستان اور غیر ممالک کے آریہ سماجیوں کی سب سے بڑی نمائندہ جماعت ہے - اور جس کے ساتھ ہندوستان کے مختلف صوبوں کی پرانتک پرتی ندھی سبھائیں نیز مشرقی افریقہ - جنوبی افریقہ اور ماریشس وغیرہ کی پرتی ندھی سبھائیں بھی ملحق ہیں - ذیل کی باتیں آپ کی خدمت میں رکھنا چاہتا ہوں :-

آریہ سماج کی پوزیشن

آریہ سماج ایک خالص مذہبی جماعت ہے جسے مہرشی دیانند سرسوتی نے ویدک دھرم اور ویدک تمدن کو سنسار میں زندہ رکھنے اور پوتر ویدوں کا پیغام دنیا کے مختلف حصوں میں پہنچانے کے لئے قائم کیا تھا - آریہ سماج کا پرچار ایک عالمگیر حیثیت رکھتا ہے - اور اس کا پیغام بلا لحاظ مذہب و ملت - قوم اور ذات پات سب کے لئے ہے - آریہ سماج کا پرچار برطانیہ ہندوستانی ریاستوں اور دنیا کے دیگر حصوں میں ہو چکا ہے - اور اتنی تیزی سے ہو رہا ہے - جس کی بعض پہلوؤں میں مثال نہیں ملتی - دنیا میں آریہ سماج کی تقریباً ۲۰۰۰ شاخیں ہیں - اور ۱۰ لاکھ اشخاص اس کے باقاعدہ ممبر ہیں - علاوہ ازیں کروڑوں اشخاص ایسے ہیں - جو اگرچہ آریہ سماج کے رجسٹرڈ ممبر نہیں - لیکن ویدک دھرم کی تعلیم میں یقین رکھتے ہیں - آریہ سماج ایک منظم جماعت ہے - جس کی کانسٹی ٹیوشن جمہوری طرز کی ہے - اس کا تمام کام سنگٹھت اور مناسب طریقہ پر چلایا جاتا ہے :

ریاست حیدرآباد میں پرچار

آپ کی ریاست میں آریہ سماج سالہا سال سے کام کر رہا ہے - آپ کی رعایا کے بہت سے وفادار اور مشہور افراد اور سرکاری ملازم آریہ سماجی رہے ہیں - اور حیدرآباد ہائیکورٹ کے دو فاضل جج اپنے عہدہ کے دوران میں آریہ سماج کے پریذیڈنٹ اور رجسٹرڈ ممبر رہ چکے ہیں - آریہ سماج اور آپ کی گورنمنٹ کے تعلقات ہمیشہ نہایت خوشگوار رہے ہیں - ایک طرف سے ہمیشہ وفاداری اور دوسری طرف سے فیاضانہ سرپرستی کا اظہار ہوتا رہا ہے - حال ہی میں آپ نے پھر ایک اعلان کے ذریعہ مذہبی غیر جانبداری اور مذہبی پروپیگنڈا کی آزادی کے چارٹر کا اعادہ کیا ہے :

غیر ضروری مداخلت

کچھ عرصہ سے آپ کی ہدایات اور آپ کی گورنمنٹ کی پالیسی کے خلاف پولیس افسروں کی حد سے بڑھی ہوئی سرگرمیوں کی وجہ سے آریہ سماج کے فرائض کی سرانجام دہی میں غیر ضروری مداخلت کی گئی ہے - اور آریہ سماج کے اپدیشکوں اور عہدیداروں کو جو نہایت پرامن طریقہ سے اپنا کام کر رہے تھے - تکلیف پہنچائی گئی ہے - آریہ سماج کے پرچارکوں کے ضبط کا یہ زندہ ثبوت ہے - کہ ریاست میں آریہ سماج کے سالہا سال کے پرچار کے باوجود ابھی تک کسی پرچارک کو کسی فرقہ کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کے جرم میں کسی قانونی عدالت سے سزا نہیں ہوئی :

شری پنڈت رامچندر دہلوی پر مقدمہ

شری پنڈت رام چندر دہلوی آریہ سماج کے سنجیدہ مزاج ودوان اور خوش گلو پرچارکوں میں سے ایک ہیں - جنہیں ہندوستانی زبان بولنے والے کروڑوں ہندوؤں میں ہر دلعزیزی حاصل ہے - آپ کی ریاست کی حدود میں ہزاروں تعلیم یافتہ ہندو اور مسلمان انہیں گہری عقیدت اور عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں - اس سال ان کے خلاف اسلام کی توہین کے حیران کن الزام کے ماتحت مقدمہ چلایا گیا ہے :

آریہ جگت میں ہیجان

مقدمہ کی وجہ سے آریہ جگت میں ناراضگی کی ایک زبردست لہر دوڑ گئی تھی - مقدمہ چلائے جانے کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے ہزارہا جلسے منعقد کئے گئے - اور جذبات اس حد تک بھڑک اٹھے - کہ میری کمیٹی نے بمشکل سے لوگوں کے بھڑکے ہوئے جذبات اور بڑھتی ہوئی ایجی ٹیشن کو روکا :

ہتک آمیز پابندیاں

اس کے بعد معزز شہریوں کو ریاست سے اخراج کا حکم دیا گیا - اور بغیر کسی قسم کے ثبوت کے ریاست میں آریہ سماج کی عام سرگرمیوں پر ہتک آمیز پابندیاں عائد کر دی گئیں - ماتحت حکام کی طرف سے جو الزامات لگائے گئے - ان کے سلسلہ میں نہ کوئی مقدمہ چلایا گیا - اور نہ ہی اگر کوئی تحقیقات کی گئی - مجھے یہ معلوم کر کے سخت دکھ ہوا ہے - کہ شری پنڈت رامچندر جی کو بھی ریاست میں داخل ہونے کی ممانعت کر دی گئی ہے :

تقریروں کی ممانعت

پچھلے دنوں مرحوم پنڈت کیشو راؤ سابق جج حیدرآباد ہائیکورٹ کی جو ریاست میں آریہ سماج کی تحریک کے جنم داتاؤں میں سے ایک تھے برسی منائی جانی تھی - تقریب سے دو دن پہلے نائب کوتوال سی - آئی - ڈی نے شری سیٹھ چندو لال سکرٹری آریہ سماج سلطان بازار کو مطلق العنانہ نوٹس دیا - کہ اس موقعہ پر صرف ریزولیوشن پاس کئے جائیں گے - کوئی تقریر نہ کی جائے - حکم خود ہی کہہ رہا ہے - کہ ہونا جا رہا ہے - میٹنگ سورگیہ پنڈت کی خدمات کا اعتراف کرنے کے لئے منعقد کی جانے والی تھی - اس حکم نے میٹنگ کا مطلب ہی فوت کر دیا - اس قسم کے ماتمی موقعہ پر اشتعال انگیز تقریروں کا کوئی امکان نہیں ہو سکتا تھا - قدرتی طور پر اس حکم سے بے چینی اور ناراضگی پیدا ہوئی - سوامی شردھانند جی کے شہیدی دن پر بھی اس قسم کی پابندی عائد کی گئی - ۱۲ ر اپریل ۱۹۳۴ء کو ایک غیر ضروری حکم شائع کیا گیا - کہ جب تک مجسٹریٹ افسروں کے سامنے منظوری کے لئے پیش نہ کر لیا جائے - آریہ سماج مندر میں تاریخی اور روحانی لیکچر بھی نہیں ہو سکتے - ۲۳ ر جنوری ۱۹۳۴ء اور ۲۹ ر اپریل ۱۹۳۴ء کے احکام کی رو سے آریہ سماج کی ہفتہ وار میٹنگوں پر بھی پابندی عائد کر دی گئی :

ادھیکاریوں پر سختیاں

مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے - کہ ریاست میں آریہ سماجوں کے عہدیداروں کو ناجائز طور پر تکلیف دی جاتی ہے - اور اگر وہ مندروں کی دیواروں کی مرمت کراتے ہیں - تو ان کے خلاف اس الزام میں مقدمات چلائے جاتے ہیں - کہ وہ بغیر اجازت نئی عمارتیں تعمیر کر رہے ہیں :

ان باتوں نے آپ کی وفادار رعایا کے دلوں میں ہی نہیں - بلکہ ہندوستان میں رہنے والے کروڑوں ہندوؤں کے دلوں میں بے چینی پیدا کر دی ہے - حیدرآباد کا حکمران خاندان مذہبی جانبداری اور تمام مذاہب کی سرپرستی کے لئے ہمیشہ مشہور رہا ہے - مجھے یقین ہے - کہ آپ کی گورنمنٹ ان شاندار روایات کو قائم رکھے گی - اور ماتحت افسروں کے مذہبی تعصب کی وجہ سے اس کے نام پر بدنامی کا دھبہ نہیں لگے گا :

پولیٹیکل وزیر کے پاس ڈیپوٹیشن

پچھلے دنوں جب میرے سکرٹری نے آپ کی گورنمنٹ کے پولیٹیکل وزیر سے ملاقات کی - تو انہوں نے یقین دلایا - کہ ماتحت افسروں کی حد سے بڑھی ہوئی سرگرمی ان احکام کی ذمہ دار ہے - اور انہیں واپس لے لیا جائے گا - اس میں کچھ شک نہیں - کہ اس کے بعد پولیس کا رویہ بہت حد تک بہتر ہو گیا ہے - لیکن قابل اعتراض احکام کو واپس نہیں لیا گیا - نتیجہ یہ ہوا ہے - کہ بے چینی بڑھتی ہی رہی ہے :

ہمارے مطالبات

میں آریہ سماجیوں کی طرف سے آپ کی خدمت میں مندرجہ ذیل معروضات پیش کرنا چاہتا ہوں :-

۱ - پولیس کے نام صاف اور غیر مبہم الفاظ میں احکام جاری کئے جائیں - کہ انہیں مسلمانوں - عیسائیوں اور دیگر مذاہب کے پیروؤں کی طرح بغیر کسی قسم کی رکاوٹ کے مذہبی فرائض سرانجام دینے کا حق حاصل ہے - تاکہ ماتحت افسر غلط فہمی میں ان احکام پر عمل درآمد نہ کر سکیں :

۲ - ریاست میں آریہ پرچارکوں کے داخلہ پر کوئی پابندی نہیں ہونی چاہئے - آریہ سماج کے جلسوں کو انہی شرائط پر اجازت دی جائے جن شرائط پر دوسرے مذاہب کے جلسوں کو دی جاتی ہے :

۳ - مناسب تحقیقات کے بغیر مذہبی لٹریچر کو ضبط نہ کیا جائے - اور عدالتوں میں اپیل کرنے کا حق دیا جائے - پبلک جلسوں اور پبلک مباحثوں کے انعقاد کے سلسلہ میں آریہ سماجیوں کے ساتھ امتیازی سلوک روا نہ رکھا جائے - آزادی تقریر اور پروپیگنڈا کی آزادی تمام ریاستی باشندوں کا جن میں آریہ سماجی بھی شامل ہیں - پیدائشی حق ہے +

۴ - آریہ سماج کے مندروں کو بھی مسجدوں اور عیسائیوں کے چرچوں کی طرح پوتر استھان سمجھا جائے - اور ان میں ہر وقت دھارمک جلسوں وغیرہ کی کھلی اجازت ہونی چاہئے - آریہ سماج کے پرچارکوں کے اخراج کے احکام پر غیر جانبدارانہ ٹریبونل سے نظر ثانی کرائی جائے - اور آئندہ سے ایسے احکام کو نظر ثانی کر کے جاری کیا جائے :

مجھے امید ہے - کہ آپ جلد از جلد ان شکایات کا تدارک کریں گے - اور شری پنڈت رام چندر جی دہلوی کے داخلہ پر پابندی کو منسوخ کر دیں گے - اگر آپ نے میری اس عرضداشت پر عمل کیا - تو تمام دنیا کے آریہ سماجی آپ کے شکرگزار ہوں گے :

پبلک رائے کے رجحان کے ماتحت میری کمیٹی نے ایک کونسل آف ایکشن بنائی ہے - میں آپ کے جواب کا ایک ماہ تک انتظار کروں گا - اگر آپ کی طرف سے جواب نہ آیا - تو کونسل کی میٹنگ بلا کر ضروری تدابیر اختیار کی جائیں گی -

مجھے امید ہے - کہ اس میموریل کے بعد ہمیں مزید کسی قسم کی کارروائی کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی :

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں :

بینجر

''پرکاش'' کا ''دیانند انک''

شری پت بنواری لال جی کی تجاویز

''پرکاش'' کا آگامی ''دیانند انک'' جو کہ دیوالی کے موقعہ پر نکلنے والا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے شری پنڈت بنواری لال جی سابق ادھشٹاتا گورو کل کورو کھیشتر نے ذیل کی تجاویز پیش کی ہیں۔ ہمیں آشا رکھنی چاہئے کہ باقی آریہ پرش بھی اس انک کو دلچسپ بنانے کے لئے اسی طرح اپنی تجاویز جلد ہمارے پاس بھیجنے کی کرپا کریں گے۔ (ایڈیٹر)

۱۔ ''دیانند انک'' کا کاغذ۔ لکھائی چھپائی۔ اور Get up ہر پرکار سے عمدہ۔ خوبصورت اور اس قابل ہو۔ کہ ہر شخص دیکھتے ہی خوش ہو کر اسے خریدنا اور پڑھنا پسند کرے۔ جیسے کہ دیگر مذاہب کے لوگ خاص نمبروں پر توجہ دے کر انہیں تیار کرتے ہیں۔

۲۔ نمبر ہذا کے جملہ مضامین صرف رشی کی تعریف کے ہی متعلق نہ ہوں۔ بلکہ ان کے سدھانت۔ علمیت۔ صداقت۔ اور عظمت و بزرگی کے متعلق بھی ہوں۔ جو ایسے ایسے معزز اور ودوان لوگوں سے حاصل کئے جائیں۔ جو کہ رشی سدھانتوں سے بخوبی واقف اور ان کے پریمی ہوں۔

۳۔ ''دیانند انک'' کے مضامین تین چار حصوں میں تقسیم کئے جائیں:-

۱۔ رشی دیانند کی جیون درتنت۔ ان کا کام۔ ان کی قابلیت۔ ان کا آچار اور برہمچریہ۔

۲۔ رشی دیانند کے سدھانت۔ دنیا کے معزز ودوانوں کے خیالات اور ایشیا۔ یورپ اور امریکہ وغیرہ ممالک کے ودوانوں اور مذہبی رہنماؤں کے کلام سے مقابلہ۔

۳۔ بھارت ورش کے بزرگوں اور پریمی لوگوں سے مہرشی کے حالات زندگی دریافت کرنا۔ اور ان کے بیش قیمت نوٹس یا تجربے حاصل کرنا وغیرہ وغیرہ۔

۴۔ رشی کی تعریف میں ایسے اشعار یا نظمیں مندرج کی جائیں۔ جن میں فارسی یا عربی کے الفاظ بہت کم ہوں۔ اور بھاشا کی ترکیب سے چھوٹے چھوٹے شبدوں میں بنائی گئی ہوں۔ اور جھوٹی تعریف سے پاک ہوں۔

۴۔ ''دیانند انک'' کی اُنتی۔ بہتری اور دلچسپی کے لئے کم از کم ۱۰۰ روپیہ سالانہ بطور انعام تقسیم کرنے کا مستقل انتظام کیا جائے۔ جو ایسے ودوانوں اور قابل آدمیوں کو دئے جائیں۔ جو

(ا) ویدک سدھانتوں پر اعلیٰ درجہ کا مضمون تیار کریں۔

(ب) دنیا اور خاص کر یورپ۔ امریکہ اور ایشیا کے ہر علم کے ودوانوں اور مذہبی رہنماؤں کے کلام کا مقابلہ رشی دیانند سے کر کے ان کی عظمت و بزرگی دنیا پر روشن کریں۔

(ت) کسی ویدمنتر کا دیا نندی بھاشیہ کر کے ویدمنتروں سے اعلیٰ درجہ کا گیان۔ شاسن۔ علمیت۔ روشنی۔ سورج۔ چاند ستاروں اور دنیا کے پدارتھوں کی تحقیق اور فوائد وغیرہ ظاہر کریں۔

(ث) رشی دیانند کی پراچین زندگی کے حالات پر روشنی ڈالیں۔ یا دیسرچ کا کام کریں۔

(ج) ناگری کے چھوٹے شبدوں میں عمدہ کویتا بنا کر رشی

(س) سنسکرت کی کسی پراچین پستک کا حصہ رشی دیانند کے طریقہ پر کر کے پراچین ودیا ظاہر کریں۔

(ص) کوئی اعلیٰ درجہ کی دلچسپ کہانی یا ناول تیار کریں۔ جو تہذیب اور اخلاق کے سکھانے والا ہو۔

۵۔ اول درجہ کا انعام پچاس روپیہ۔ دوم درجہ کا انعام چالیس روپیہ۔ سوم درجہ کا انعام تیس روپیہ۔ چہارم درجہ کا انعام پچیس روپیہ۔ پنجم درجہ کا انعام بیس روپیہ۔ ششم درجہ کا انعام بیس روپیہ اور ہفتم درجہ کا انعام پندرہ روپیہ (کل ۲۰۰ روپیہ)

یہ انعامات مستحق اشخاص کو ایک کمیٹی کے ذریعہ تقسیم کئے جائیں گے۔ اس سے انک کی خوب افزائی بھی ہوگی۔ اور ہر سال عمدہ عمدہ مضامین لوگوں کو تیار کرنے کا شوق ہوگا۔ اور بغیر تکلیف کے مضامین حاصل ہو جایا کریں گے۔

پنجاب یونیورسٹی اور سنسکرت کے امتحانات کا کورس

یہ تو سنسکرت ساہتیہ کو ہی پراپت ہے۔ کہ وہ دنیا کے تمام ساہتیوں سے بہت پرانا ہے۔ سبھی سکالر کیا ہندوستانی اور کیا غیر ہندوستانی کیا نئے اور کیا پرانے اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ وید دنیا کی لائبریری میں سب سے پرانے گرنتھ ہیں۔ آجکل کی نئی نئی ایجادوں نے تو یہاں تک ثابت کر دیا ہے۔ کہ ویدوں کے علاوہ براہمن گرنتھ آرنیک۔ اور اپنشد بھی اور جاتیوں کے لٹریچر سے پراچین ہیں۔ سنسکرت ساہتیہ کے سامنے دوسری جاتیوں کا ساہتیہ کچھ نیا سا معلوم ہوتا ہے۔ پراچینتا کے علاوہ اس ساہتیہ میں خلاق بھی اونچے درجہ کا ہے۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا بھنڈار ہے۔ اس میں کچھ کسی بچار شیل کو شک نہیں ہو سکتا۔ اپنشدوں کی سندر شکشاؤں اور بھکتی رس کے سروتوں سے کیا اس دیش کے اور کیا دوسرے دیشوں کے پاٹھک اور شروتا گن اپنی آتما کی پیاس کو بجھا رہے ہیں۔ کسی جاتی کا لٹریچر اس کے جیون کا عکس ہوتا ہے۔ اور اس ساہتیہ سے اس جاتی کی آبزالی سنتان شکشا لیا کرتی ہے۔ اور اپنے آپ کو اپنے بزرگوں جیسا بنانے کی کوشش کیا کرتی ہے۔ رامائن اور مہابھارت ہمیں بتلا رہے ہیں۔ کہ ہمارے بزرگ کس پرکار وید آدی شاستروں کو شردھا سے پڑھتے تھے۔ اور انہوں نے اپنے آپ کو کہاں تک شاستروں کے انوکول بنایا ہوا تھا۔ جہاں وہ آتمک اُنتی میں سنسار کے گورو تھے وہاں ہتھیار چلانے میں بھی نپن تھے۔ یہ ایک دکھ کی بات ہے۔ کہ پنجاب یونیورسٹی کے سنسکرت کے امتحانات کے کورس میں ان گرنتھوں کو بہت کم رکھا ہوا ہے۔ پرنتو کئی ایسی ہیں کہ جن سے طلباء کے آچار پر بہت اچھا اثر پڑ سکتا ہے۔ دو اڑھائی ہزار برس ہوئے۔ کہ بھارت میں سنسکرت کے ڈراموں۔ نظموں اور النکار گرنتھوں کا لکھا جانا شروع ہوا۔ ان میں زیادہ تر گرنتھوں میں شرنگار رس کا ہی درشن آتا ہے۔ شاعر لوگ مہاراجاؤں کے درباروں میں ہوا کرتے تھے۔ اور وہ اپنے دیش ماکوں کو خوش کرنے کے لئے ڈرامے لکھا کرتے تھے۔

ناظرین خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ اس پرکار کے اشلیل گرنتھوں کا طلباء پر کیا اثر پڑتا ہے؟ اس طرح کے سنسکرت کے گرنتھوں کو پڑھ کر اپنا چال چلن سدھارنا تو دور رہا۔ بالکوں کے آچار بھرشٹ اور بد چلن ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔ ایف اے۔ بی اے اور ایم اے کے امتحانات کے علاوہ پراگیہ۔ وشارد اور شاستری کے امتحانات کے کورسوں میں بھی اشلیل گرنتھ رکھے ہوئے ہیں۔ شکشا کا مکھیہ ادیش تو آچار اور ویوہار سدھارنا ہوتا ہے۔ صرف حروف پہچاننے اور زبان سمجھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ کیا ہم پنجاب یونیورسٹی سے پرارتھنا کر سکتے ہیں۔ کہ وہ اشلیل گرنتھوں کو ہٹا کر ان کی جگہ دیگر شکشا دینے والے گرنتھ مقرر کرے۔ سنسکرت ساہتیہ میں شکشا دینے والے اور مزید سندر گرنتھوں کا ابھاؤ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ کیا یہ یونیورسٹی کا فرض نہیں ہے کہ وہ اچھے اچھے مولک (Original) سماج سدھار سمبندھی سنسکرت کے گرنتھ لکھوائے۔ اور اس پرکار سے پراچین ودیا کی سیوا کرے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ یونیورسٹی کے عہدیدار اس کمی کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

(ادھیکش پرکاشن وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور)

گورو کل کے برہمچاریوں کی کشمیر یاترا

گورو کل وشو ودیالیہ کانگڑی سے ایک پارٹی زیر نگرانی پروفیسر ناماتی رام جی کشمیر جا رہی ہے۔ یہ پارٹی راستہ میں آنے والے بڑے بڑے شہروں میں اپنے جسمانی ورزش کے عجیب و غریب کرتب دکھلاتی ہوئی جائے گی۔ تاکہ لوگ جسمانی ترقی کی طرف رجوع ہوں۔ اور اپنے بچوں کو اس طرف لگانے میں دلچسپی لیں۔ پارٹی کا مقصد گورو کل میں ایک بلند پیمانہ پر ویایام شالہ بنانے کا ہے۔ جس سے گورو کل کے برہمچاریوں کو اپنی جسمانی طاقت بڑھانے اور اپنے جسم کو مضبوط بنانے کا موقعہ آسانی سے مل سکے گا۔

پارٹی کا سب سے پہلا مقام انبالہ میں ہوگا۔ اس کے بعد لدھیانہ۔ جالندھر۔ امرتسر۔ لاہور اور سیالکوٹ وغیرہ مقامات پر کھیل دکھاتی ہوئی جموں پہنچے گی۔ پارٹی کے کچھ ممبر سائیکلوں پر سفر کرتے ہوئے جموں پہنچنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہاں سے ساری پارٹی پیدل سفر کرتی ہوئی سرینگر پہنچے گی۔ اور وہاں سے اپنے جسمانی کھیل اور کرتب دکھاتی ہوئی براستہ راولپنڈی ٹیکسلا وغیرہ جگہوں کی یاترا کرتی ہوئی ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۳ء تک گورو کل واپس پہنچ جائے گی۔

مجھے امید ہے۔ کہ مندرجہ بالا جملہ مقامات کی پبلک ان برہمچاریوں کی حوصلہ افزائی کرے گی۔ اور اس طرح سے انہیں اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کا موقعہ دے گی۔

(مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل کانگڑی)

سماج سماچار

آریہ سماج سری نگر کے وارشک اُتسو کے مختصر حالات

سری نگر شہر لمبائی میں تقریباً تین میل ہے۔ یہاں تین آریہ سماجیں ہیں۔ اول آریہ سماج مہاراج رنبیر گنج۔ دوئم آریہ سماج ناگرک واقع مہاکدل۔ سوئم آریہ سماج حضوری باغ امیرا کدل۔ تینوں آریہ سماجوں کے وارشک اُتسو کے سمبندھ میں ۳ اگست شنیچر وار کو مہاراج رنبیر گنج سے شام کے ۴½ بجے نگر کیرتن شروع ہوا۔ براہ سبھا میں شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کا اُپدیش ویاکھیان گنج منڈی میں ہوا۔ جس میں پنڈت جی نے بتلایا کہ کسی سنسار کے حاکم یا راجہ کا سندیسہ لے کر کوئی پرش جاتا ہو تو اس کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ اور اس کے اوپر کتنی ذمہ داری ہے۔ تو جس جاتی یا سبھا یا کمیٹی کے ذمہ اس تمام جگت کے راجہ ادھیراج کا سندیسہ پہنچانا ہو۔ اس کے اوپر کتنی ذمہ داری ہے۔ اور اس کو کون روک سکتا ہے؟ اس لئے آریہ جاتی اور سارے آریہ سماج کو یہ ذمہ داری سمجھ کر ویدک پرچار کے کاریہ کو لگن سے کرنا چاہئے۔

نگر کیرتن میں آریہ پرتی ندھی سبھا کی اور سے آئے ہوئے اُپدیشک مہاشہ ہرشچندر جی مہاشہ بال کرشن جی کے علاوہ سری نگر کی آریہ سماجوں کی دو بھجن منڈلیاں تھیں۔ اور ایک بھجن منڈلی گوروکل گوجرانوالہ کے لڑکوں کی تھی۔ جو کہ برابر تمام شہر میں خوب زور شور سے سنکیرتن کرتی جا رہی تھیں۔ اور جھنڈا کے ساتھ گا رہی تھیں۔ مہاراج گنج سماج کے کچھ سبھاسد پنجاب گئے ہوئے تھے۔ اور دو تین سجن اچھی لگن والے بیمار تھے۔ ورنہ ایک بھجن منڈلی اور بن جاتی۔ ریاست کا پولیس بندوبست بھی آگے شوبھا کو بڑھا رہا تھا۔

نگر کے لوگوں نے راستہ میں سواگت کے طور پر جگہ جگہ خوبصورت دروازے بنائے ہوئے تھے۔ اور جس جگہ کبھی آریہ سماج کے نگر کیرتن کا مٹی کیچڑ اور پتھر پھینک کر اور شور مچا کر سواگت ہوتا تھا۔ اس جگہ اب گلاب کے عرق سے نگر کیرتن کا سواگت ہو رہا تھا۔ جو کہ رشی دیانند کی بھینٹ گرو کو سنیہ ثابت کر رہا تھا۔ نگر کیرتن رات کے دس بجے امیرا کدل میں سماپت ہوا۔ راستہ میں پہلے ہی منڈلیوں کے ٹھہر کر گانا کرنے کے ستھان مقرر کئے وہاں بورڈ لگا دئے گئے تھے۔ کہ منڈلی یہاں ٹھہرے گی۔ جس سے ایک تو جنتا کو نگر کیرتن کے آنے کا پتہ لگ جاتا تھا۔ دوسرے اُپدیشک لوگوں کو ہر جگہ بلا ضرورت ٹھہرنا نہیں پڑتا۔ اور رکاوٹ زیادہ نہیں ہوتی۔

۴۔ اور ۵ اگست کو مہاراج گنج سماج کا اُتسو تھا۔ جو کہ سماج کے مندر میں ہوا۔ جو کہ مہاراج گنج کے نزدیک ہی ایک اچھے ستھان پر بنایا گیا ہے۔ مندر کے ساتھ صحن و باغیچہ۔ نہانے اور وضو یا آرام کرنے کے لئے بھی ستھان و پربندھ ہے۔ مندر کے اندر جاتے ہی باغیچہ کو دیکھ کر چت پرسن ہو جاتا ہے۔ اس اُتسو میں شری سوامی لکشمانند جی۔ سوامی شانتانند جی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی شاستر ارتھ مہارتھی۔ پنڈت رامیشور جی سدھانت النکار۔ مہاشہ ہرگنی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ شانتی۔ پنڈت منسی دھر جی پاٹھک آریہ اُپدیشک یو۔ پی پرتی ندھی سبھا۔ شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار اور شری آچاریہ رام دیو جی کے منوہر ویاکھیان اور اُپدیش ہوئے۔ اور اُتسو خوب رونق سے سماپت ہوا۔ باقی مہود آریہ سماجوں کے اُتسو اور نگر پرچار کا حال پھر لکھوں گا۔ صرف اتنا اور لکھنا چاہتا ہوں۔ کہ شریمان مہاشہ کرشن جی گلمرگ چلے گئے تھے۔ اس لئے وہ مہاراج گنج سماج کے اُتسو میں سمل نہیں ہو سکے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کی اور سے نہ صرف پنڈت بدھ دیو جی اور پنڈت شانتی پرکاش جی ہی آئے تھے شری آچاریہ رام دیو جی کو سماج نے نمنترت کیا تھا۔ لیکن باقی سب مہاتما سنیاسی۔ پنڈت اور اُپدیشک بھائیوں کو کشمیر کا جل وایو خود بخود آکرشن کر کے لایا تھا۔ اور وہ ویدک دھرم کے پرچار میں سہایتا کر رہے ہیں۔ میں ان کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔

{ جگجیت لال پردھان آریہ سماج سری نگر (کشمیر) }

شوک سماچار:۔ ۲۶ کو آریہ سماج کے ہفتہ وار ست سنگ میں شری پنڈت آریہ منی جی اور پروفیسر دیوند پال جی کے ویاکھیان شوک پرستاو پاس ہوئے۔ (سکھداس اپ منتری آریہ سماج کوٹ چھٹہ)

گوروکل کوروکشیتر کا جنم اُتسو بہ گوروکل

گوروکل کوروکشیتر کا ۲۴واں جنم اُتسو بڑی دھوم دھام کے ساتھ منایا گیا۔ اس اُتسو کو کامیاب بنانے کے لئے علاقہ کے بہت سے مشہور اور معزز سجنوں اور گوروکل کے پریمیوں کو نمنترت کیا گیا تھا۔ انبالہ چھاؤنی۔ انبالہ شہر۔ شاہ آباد۔ لاڈوہ اور تراوڑی وغیرہ مقامات سے قریباً ۷۵ مہانو بھاؤ اس تقریب میں شامل ہوئے۔ انبالہ چھاؤنی سے ۷۔۸ سجن سائیکلوں پر آئے تھے۔

صبح ۸ بجے بڑا ہون یگیہ ہوا۔ بعد دوپہر ایک بجے سب سے پہلے گوروکل واسیوں اور باہر سے پدھارے ہوئے سجنوں نے مل کر کل پتاکا (اوم کا جھنڈا) کا بندن کیا۔ کل پتاکا کا ادگھاٹن انبالہ چھاؤنی کے پرسدھ راشٹر کرمی مہاشہ منشی رام جی نے کیا۔ اس کے بعد انبالہ کے مشہور کاریہ کرتا اور اور نیشل سائنس اوپریٹس ورکشاپ کے مالک شری مہاشہ نند لال جی کی صدارت میں سبھا ہوئی۔ سبھا میں برہمچاری برہمدت اور ستیہ پرکاش کے بھاشنوں کے علاوہ شری سوامی پورنانند جی۔ پنڈت ہردیالو جی شاستری۔ پنڈت شانتی بھوشن جی ودیا النکار۔ پنڈت سومدت جی ودیا النکار اور لالہ مکند لال جی رئیس کھیری داب کے بھاشن ہوئے۔ اور مہاشہ نتھا سنگھ جی کے بھجن ہوئے۔

سبھا کے بعد بھوج ہوا اور برہمچاریوں کے لاٹھی۔ جمنازیم۔ موگری اور گروپ میکنگ کے کھیل دکھلائے گئے۔ باہر سے آئے ہوئے سجنوں کا گوروکل نواسیوں کے ساتھ رسہ کشی کا میچ ہوا۔ اور باہر سے پدھارے ہوئے سجنوں کا کرسی دوڑ کا کھیل ہوا۔ سبھا کے پردھان شری لالہ نند لال جی نے گوروکل کو ایک سو روپیہ بطور دان دیا۔

اس طرح بڑی دھوم دھام اور اُتساہ کے ساتھ یہ اُتسو کامیابی کے ساتھ منایا گیا۔ اس تقریب کی کامیابی کا سب سے زیادہ سہرا انبالہ چھاؤنی آریہ سماج کے پردھان شری ڈاکٹر لال چند جی کے سر پر ہے۔

(پربندھ کرتا گوروکل کوروکشیتر)

جاتی پریورتن سنسکار:۔ ایک جنم کے ہندو ۲۱ سالہ ٹھاکر لڑکے کی جو نو سال کی عمر سے اپنے دھرم سے پتت ہو کر مسلمان ہو گیا تھا۔ درخواست پر آریہ سماج مندر میں شدھی کی گئی۔ حاضرین میں اس کے ہاتھ سے پرشاد تقسیم کرایا گیا۔ اور خدا بخش کی بجائے اس کا پہلا نام رام سنگھ رکھا گیا۔

(دیودت منتری آریہ سماج مراد آباد)

آریہ سماج بجنور کا سالانہ جلسہ:۔ آریہ سماج بجنور کا سالانہ جلسہ ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج مندر میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جس میں مہاتما اور اُپدیشک تشریف لائے۔ ان میں سے کنور سکھ لال شری ... آنند پرکاش ... شری پنڈت ہردیالو جی کے نام قابل ذکر ہیں۔ موسم نہایت خوشگوار ہونے کی وجہ سے جلسہ میں حاضری بہت زیادہ رہی۔ اور روزانہ جلسہ ... بجے تک ہوتا رہا۔ حاضرین پر لیکچروں کا اچھا اثر پڑا۔

آریہ سماج کوٹ چھٹہ کا چناؤ:۔ آریہ سماج کوٹ چھٹہ کا وارشک چناؤ حسب ذیل ہوا ہے:۔ چودھری ... رام جی رئیس پردھان۔ مہاشہ ... چند جی اُپ پردھان۔ لالہ ٹیکا رام جی منتری۔ سندرداس اُپ منتری۔ مہاشہ گوبند رام جی کوشادھیکش۔ مہاشہ دھرم دیو جی کوشادھیکش۔ ... انترنگ سبھا:۔ مہاشہ خوب چند جی ... لال۔ مہاشہ گوکل رام۔ مہاشہ واسدیو۔ مہاشہ ... رام۔ مہاشہ کوڑا رام۔

(سندرداس اُپ منتری آریہ سماج ...)

آریہ یووک سبھا مجیٹھ کا سالانہ جلسہ

آریہ یووک سبھا مجیٹھ کا سالانہ جلسہ ۳۰-۳۱ر اگست اور یکم و ۲ر ستمبر ۱۹۳۳ء کو ہونا ثبت ہوا - ۳۰ر اگست کو نگر کیرتن ہوگا - ۳۱ر اگست کو ... بعد دوپہر تین بجے سرو دھرم سمیلن ہوگا۔ مضمون "میرا دھرم عالمگیر ہے" ہوگا - یکم ستمبر کی رات کو سنگیت دربار ہوگا ؛

{ درباری لال منتری آریہ یووک سماج مجیٹھ
ضلع امرت سر }

آریہ سماج میٹھ ٹوانہ کا چناؤ

آریہ سماج میٹھ ٹوانہ ضلع شاہ پور کا سالانہ چناؤ ۹ر ستمبر ۱۹۳۳ء کو ہونا قرار پایا ہے جملہ ممبران آریہ سماج میٹھ ٹوانہ ضلع شاہ پور کو اطلاع دی جاتی ہے - کہ وہ اپنا اپنا بقایا چندہ اندر میعاد ادا کر کے اپنے حق ووٹ کو محفوظ کر لیں - اور تاریخ چناؤ پر تشریف لا کر کارروائی میں حصہ لیں ؛

{ (دیوان) رام کنور نرولہ سکرٹری آریہ سماج
میٹھ ٹوانہ - ضلع شاہ پور }

راجے کوٹ میں ویدک پرچار - آریہ سماج راجے کوٹ میں تین دن تک ویدک دھرم کا خوب پرچار ہوا - پنڈت چندر بھانو جی اپدیشک آریہ

پرتی ندھی سبھا نے اپنے منوہر اپدیشوں سے لوگوں کو خوب آنند کیا ؛

(گنگا پرشاد پردھان آریہ سماج رائے کوٹ)

آریہ سماج منڈی بہاؤالدین کا سالانہ اتسو

آریہ سماج ہذا کا سالانہ اتسو ۲۶-۲۷- اور ۲۸ر اکتوبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۰-۱۱- اور ۱۲ر کارتک کو ہونا نشچت ہوا ہے جلسہ سے پہلے دو ہفتہ لگاتار یجروید کے منتروں سے بڑا بھاری ہون یگیہ کیا جائیگا ؛

{ چندر بھان آریہ آپت منتری آریہ سماج
منڈی بہاؤالدین }

آریہ سماج لاہور چھاؤنی میں دھن سنگرہ

شری پنڈت رام چندر جی دہلوی کے مقدمہ اور نظام راجیہ میں آریہ سماج کے پرچار پر پابندیوں کے سمبندھ میں جو اپیل شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج پردھان سارودیشک سبھا کی طرف سے آئی تھی۔ اس کے جواب میں آریہ سماج لاہور چھاؤنی کی طرف سے پنڈت دولت رام جی شاستری امرتسر نواسی کی موجودگی میں چندہ سے دھن اکٹھا کیا گیا - جنہوں نے بڑے اتساہ سے اپیل کا جواب دیا۔ اور اس کے سمبندھ میں ایک ...

لوگ بہت اکٹھا ہوا - جو منتری جی سارودیشک سبھا دہلی کو بذریعہ منی آرڈر بھیجا گیا - میں باقی سماجوں کے منتری مہاشیوں سے نویدن کرونگا کہ وہ اس شبھ کاریہ کے لئے دھن اکٹھا کر کے اور سارودیشک سبھا کو بھیج کر اپنے اسحان میں پاس ہونے کا ثبوت دیں ؛

(ہربنس لال آریہ منتری آریہ سماج ہذا)

ایک دل آزار کتاب - آریہ سماج راولپنڈی کے ۲۹ر ۳ر ۴۴ کے سپتاہک ست سنگ میں حسب ذیل ریزولیوشن سرو سمتی سے پاس ہوا:-

"آریہ سماج کا یہ ودوان اکٹھ راولپنڈی ... میکن بڑے زور سے پنجاب گورنمنٹ کی توجہ ... موسومہ "سوامی دیانند اور ان کی تعلیم" مصنفہ غلام الحسنین ساکن پانی پت ضلع کرنال کی طرف دلاتی ہے جو ہر ایک آریہ سماجی کے لئے خصوصاً اور ہندوؤں کے لئے عموماً باعث دل آزاری ہے - کتاب مذکور قابل نفرت اور ناقابل معافی ہے - کتاب مذکور عرصہ سے ضبط ہو جاتی - اور اس کے ... کو سزا دی جاتی مگر تا حال کوئی بات عمل میں ... اس لئے درخواست کیجاتی ہے - کہ ... مذکور کو ضبط کیا جائے - اور اس کے مصنف پر مقدمہ چلایا جائے ؛ (منتری آریہ سماج ...)

آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی اور آریوں کا فرض

(از شری ہیت لال چند جی پردھان آریہ سماج انبالہ چھاؤنی)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنے ۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۳۵ء کے ادھیویشن میں سنہ ۱۹۳۵ء کے ماہ نومبر میں سبھا کی اردھ شتابدی منانے کا جھنو مہوتسو بنانے کا نشچے کیا ہے۔ اس نشچے پر کسی پرکار کی آپتی کرنے کا کوئی موقعہ نہیں رہ جاتا۔ جب کہ پنجاب کی آریہ سماجوں کے ماننیہ پرشش اسے منظور کر چکے ہیں۔ اسے کامیاب اور مفید بنانے کے لئے ان لوگوں کی سموہک مناسب بھی ہے۔ اب ہمیں نشچے کا آدر کر کے اس کا سواگت کرنا چاہئے۔ اور اسے کامیاب بنانے کے لئے ابھی سے کوشش شروع کر دینی چاہئے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا آریہ جگت میں خاص استھان ہے۔ آریہ سماج کا پرچار ویدک دھرم کے وستار میں صرف پنجاب تک ہی محدود نہیں۔ اس وقت میں اس کا بھاگ بھارت کے ہر ایک حصہ میں ہے بلکہ بھارت ورش کے باہر دیش دیشانتر میں بھی ہے۔ اس سبھا کا تعلق دیا نند کے ہر ایک حصہ سے ہے۔ اس لئے اردھ شتابدی کا جھنو مہوتسو پربند دیانند جنم شتابدی متھرا نرمانتر مہودیا نند نروان اردھ شتابدی اجمیر سے کسی پرکار کم نہیں۔ ہم سب آریہ بھائیوں کو اسے مکمل طور پر کامیاب بنانے کا ادیوگ کرنا چاہئے۔

ہر ایک آریہ جانتا ہے۔ کہ اس سبھا نے یقیناً شکتی زیادہ سے زیادہ کام کیا ہے۔ اس سبھا سے سمبندھت سماجوں کی تعداد سب آریہ پرتی ندھی سبھاؤں سے زیادہ ہے۔ اپدیشک بھجنیک اور پرچارک وغیرہ بھی زیادہ تعداد میں ہیں۔ ویدک دھرم کا پرچار بھی انیہ صوبوں کی نسبت زیادہ ہے۔ گورو کل کانگڑی۔ کنیا گورو کل اور شردھانند اپدیشک ودیالیہ وغیرہ انیک جھنو پورن سنستھائیں جنہوں نے آریہ جگت کو بڑے اچھے کارکرتا دئے ہیں۔ اسی سبھا سے سمبندھت ہیں۔

اس طرح ہم سبھا کے کاریہ کو دو حصوں میں بانٹ سکتے ہیں۔ ایک پرچار وبھاگ اور دوسرا سنستھا وبھاگ۔ ان میں مکھیہ کاریہ یا وبھاگ وید پرچار ہے۔ یہی آریہ سماجوں کا جیون ہے اور یہی پران ہے۔ اسی کے وستار سے آریہ سماج ترقی کر سکتا ہے۔ اسی سے آریہ سماج کے گورو کی پردھی ہوتی ہے۔

اس موقعہ پر سب سے زیادہ ضروری اور مکھیہ کاریہ ہے۔ تو یہی ہے۔ کہ وید پرچار کو شکتی شالی اور مستقل بنایا جائے۔ اور جیسا کہ سبھا کا نشچے ہے۔ وید پرچار فنڈ کے لئے کم سے کم اڑھائی لاکھ روپیہ اکٹھا کیا جائے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ اس فنڈ کے لئے آج تک کبھی بھی ڈیپوٹیشن نہیں نکلا۔ شری رلئے رام بلدیو داس جی۔ شری مہاشہ کرشن جی۔ پنڈت ٹھاکر دت جی اور شری سوامی

سوتنترانند جی مہاراج جیسے پربھاوشالی سجن جھولیاں لے کر نکل پڑیں۔ اور تب تک چین نہ لیں۔ جب تک کہ اڑھائی لاکھ روپیہ اکٹھا نہ ہو جائے۔ اگر اس میں ہم نے کامیابی حاصل کر لی۔ تو ہم اردھ شتابدی کے ایک بڑے انش میں کامیاب ہو جائیں گے۔

مجھے امید ہے۔ کہ آریہ سجن اس کا سواگت کریں گے۔ ⁂

دلت ادھار آریہ سماج کا سہج کاریہ ہے۔ آریہ سماج نے اسے جنم سے اپنایا ہے۔ اس لئے اب تک انیک بلیدان اس کام کے لئے کئے ہیں۔ آریہ سماج سمجھتا ہے۔ کہ ہر ایک دلت آریہ جاتی کا انگ ہے۔ اس وقت جبکہ ہر ایک فرقہ اسے آریہ جاتی سے علیحدہ کرنے کا ادیوگ کر رہی ہے۔ ہم اسے کس طرح نظر انداز کر سکتے ہیں؟ اگرچہ سنسار کے افضل ترین فرد مہاتما گاندھی جی بھی آج کل اسی اندولن میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ جتنی جلدی ہو سکے اس کلنک کو دور کیا جائے اسے مٹانے کے لئے جہاں اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ پرچار کے ذریعہ لوگوں کو سمجھایا جائے۔ کہ ان لوگوں کے پرتی نفرت کے جذبات چھوڑ کر انہیں سماجک ادھیکار دینے کے لئے۔ اس بات کی بھی ضرورت ہے۔ کہ آریہ لوگ ذات پات کو چھوڑ کر آریہ برادری بنا لیں۔ ایسا ہونے پر ہی ہم انہیں اپنے اندر جذب کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔ مگر اس کام کے لئے دھن اور آتم تیاگ کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ جس کے لئے ہمیں تیار رہنا چاہئے اور آریوں کے کسی پرکار سنگٹھن کے لئے اس اردھ شتابدی کے موقعہ پر ایک آریہ برادری کا سنگٹھن کر لینا چاہئے ⁂

آریہ سماج کی موجودہ اوستھا میں سنستھائیں ایک بڑا بھاری روگ ہیں۔ اس کا کئی بار علاج کیا گیا۔ لیکن کوئی تسلی بخش نتیجہ نہیں نکلا۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ جہاں سماج کے پاس ایک سنستھا ہوئی۔ وہاں سماج کا کاریہ شتھل ہو جاتا ہے۔ کاریہ کرتاؤں کا دھیان سنستھا کے چلانے میں لگ جاتا ہے۔ آپس میں جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ اسی لئے ہے۔ کہ آریہ سماج کی سنستھائیں کسی کنٹرول میں نہیں۔ ان کا سنگٹھن نہیں۔ اس لئے ہمیں ایسی کوشش کرنی چاہئے۔ کہ آریہ سماج کی ہر ایک سنستھا ایک سنگٹھن میں ہو۔ اس کے لئے میں سبھا کے ادھیکاریوں سے نویدن کروں گا۔ کہ وہ اس طرف دھیان دیں۔ اور اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے کوئی طریقہ ضرور سوچنے کی کرپا کریں۔ اگر سبھا کی اردھ شتابدی تک کوئی صورت نکل آئی۔ تو بھی ہم اس اردھ شتابدی کے منانے میں کسی حد تک کامیاب ہو جائیں گے۔

آریہ سماجوں کے مندروں کی اوستھا وہ نہیں جو ہونی چاہئے۔ انیہ جاتی کے مندروں میں مورتی پوجا پینگ وغیرہ کوئی نہ کوئی نشان ہوتا ہے۔ جس سے لوگوں کی شردھا بڑھتی رہتی ہے۔ مگر آریہ سماج مندروں میں تو کسی ایسے نشان کی ضرورت نہیں۔ لیکن کوئی کام تو ایسا ہونا چاہئے۔ جس سے سماج مندر پر لوگوں کی شردھا بڑھے۔ میری رائے میں ہر ایک سماج مندر میں روزانہ وید منتروں سے ہون ہونا چاہئے۔ اور پھر ویدک کتھا جس سے وید یا رشیوں کی شردھا آریہ سماج پر بڑھے۔ میں اپنے تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ اس سے آریہ سماج کو بہت لابھ ہوگا۔ مجھے امید ہے۔ کہ سبھا کی اردھ شتابدی پر کچھ قدم

گوروکل سناتک فارمیسی دہلی

برہمی تیل

فی شیشی

دماغ کو تر رکھتا، دل کو آرام، مرگی اور ہسٹریا کو رام بان اور بال کالے رکھنے میں ازحد مفید ہے

اصل وہی ہے

جو گورنمنٹ سے رجسٹرڈ ہے

اصل بھیم سینی سُرمہ کا نسخہ ہمارے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہوشیار رہیں

برہمی بوٹی

ایک سیر ۱۲/

آدھ سیر ۷/

پاؤ سیر ۴/

بال شربت

۸ ر فی شیشی

کمزور اور چڑچڑے بچوں کو موٹا تازہ اور آسندی بناتا ہے۔ بچوں کے ہر مرض کیلئے نایاب ہے جیسے ہرے پیلے دست، مسان روگ، بچوں کا روز روز سوکھنا، دانت نکلنا وغیرہ

بھیم سینی سُرمہ

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ

آنکھیں بنوانے اور چشمہ خریدنے کے قبل اس سرمہ کا استعمال کر لیجئے آپ کو کسی دوا یا چشمہ خریدنے کی ضرورت نہ ہوگی بہت سے لوگوں کی چشمہ لگانے کی عادت چھوٹ گئی ہے اور وہ باریک سے باریک حروف پڑھ سکتے ہیں۔ پانی بہنا۔ دھندلا دکھنا کم نظر آنا وغیرہ تمام امراض تو بہت ہی جلد آرام ہوتے ہیں

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

داد

جڑ سے جاتا ہی نہیں ایسا بہت سے لوگوں کا خیال ہے

جاپانی مرہم ۴ر

گیلی، سوکھی، داد، تر اور خشک کھجلی، گنج دمامی وغیرہ اس کے استعمال سے جڑ سے جاتے رہتے ہیں

چیون پراش

ہر موسم میں استعمال کیلئے بے نظیر ٹانک ہے۔ خاص کر دمہ، پرانی کھانسی، دل کی دھڑکن، پرانا بخار، تپدق اور جسمانی کمزوری کیلئے رام بان ہے بچوں کی ہڈی کو مضبوط اور لمبا کرتے ہیں

قیمت ۳ روپیہ فی سیر۔ بے مثال ہے قیمت ۱/ سیر ایک روپیہ ۱۲ ار ½ سیر ایک روپیہ

گوروکل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۲۶ + ہر ایک شہر میں ایجنٹ چاہئے

بیلی رام اینڈ برادرس لاہور	ماسٹر وید ارام جی بالک نمبر ۶ ڈیرہ غازیخان	ڈاکٹر اندجیت جی بی اے میلسی ضلع ملتان	عطر سنگھ کرم چند کلاتھ مرچنٹ پاراچنار

श्रीओ३म्

रजिस्टर्ड ایل نمبر ۴۳۵

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت { سالانہ للعہ .... ممالک غیر سے ۶/
ششماہی ۲/ .... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۶	اتوار - ۱۱ - بھادوں سمت ۱۹۹۱ مطابق ۲۶ - اگست ۱۹۳۴ء دیانند ابد ۱۱۰	SUNDAY 26th August 1934	نمبر ۳۴

آریہ سماج کے نیم

۱ - سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔
۲ - ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔
۳ - وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔
۴ - ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروا اُدیت رہنا چاہئے۔

آریہ سماج کے نیم

۵ - سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں۔
۶ - سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے۔ یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔
۷ - سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے۔
۸ - اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے۔
۹ - ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔
۱۰ - سب منشیوں کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

خودی کو چھوڑ کر گر تو خدا کا یار ہو جاتا!

خودی کو چھوڑ کر گر تو خدا کا یار ہو جاتا — تو اس سنسار کے ساگر سے بیڑا پار ہو جاتا
گھڑی بھر بیٹھتا گر صحبتِ صالح میں اے غافل! — رموزِ حق سمجھتا واقفِ اسرار ہو جاتا
مٹا دیتا و دھرم کی راہ میں گر جان تک اپنی — مثالِ تخم پھر تو بھی گلِ گلزار ہو جاتا
تری جاتی کی پونجی غیر کے ہاتھوں سے کیوں لٹتی؟ — اگر تو خوابِ غفلت سے ذرا بیدار ہو جاتا

زمانے بھر کی دولت پاس تیرے پاؤں میں گرتی!
دھرم پر زر لٹا کر تو اگر نادار ہو جاتا!

(دیوگر چھان پاسی نوشتاب)

سندھیا کے منسا پر کرما منتروں کے ارتھ

گزشتہ سے پیوستہ

(لیکھک شری تیرتھ رام جی سابق پردھان آریہ سماج قصور)

اگر آپ نے اپنے من کو پرارتھنا میں لگایا ہوا ہے۔ تو آپ کا چنچل من پرارتھنا کی لڑی کو گرنے نہ دے گا۔ وہ آپ کے سامنے فوراً یہ سوال پیدا کرے گا۔ کہ میں تندرست بھی ہوں۔ میں نے حتےٰ المقدور اپنے جسم کو بلوان اور پوتر بھی بنا لیا ہے۔ مگر پھر بھی مجھ میں دوسروں کو نقصان پہنچانے کے بھاؤ اتپن ہو جاتے ہیں۔ مضبوط سے مضبوط اور پوتر سے پوتر آتما بھی بعض اوقات پاپ کر بیٹھتا ہے۔ سندھیا کا اگھمرشن منتر لوگوں کو ایسے پاپ سے بچانے کے لئے دیا گیا ہے۔ اس کو اگھمرشن یا پاپ سے بچانے والا منتر کہا گیا ہے۔ اس منتر کے ایک ایک لفظ میں پرماتما کی مہانتا دکھلائی گئی ہے۔

آپ کے من میں پرماتما کی مہانتا کا سکہ بٹھلانے سے یہ مقصود ہے۔ کہ آپ کو معلوم ہو۔ کہ بدی آپ پاپ کریں گے۔ تو کوئی ایسی ہستی بھی ہے۔ جو اپنے نیم توڑنے والوں سے جواب طلب کرے گی۔ چونکہ اس لیکھ کا پریوجن خصوصیت سے منسا پرکرما منتروں کا ارتھ کرنے سے ہے۔ اس لئے میں اس منتر کی ویاکھیا نہ کرتا ہوا آگے چلتا ہوں۔

اگر آپ دل لگا کر اگھمرشن منتر کو پڑھیں گے۔ تو اس منتر کو پڑھتے پڑھتے آپ ایسے مست ہو جائیں گے۔ کہ پرماتمن سچ مچ آپ کو بڑے نظر آنے لگیں گے۔ اس وقت یدی آپ کے من کو کسی ایسے واقعہ کی یاد آ جائے۔ جبکہ کسی نے آپ کو بغیر کارن کے نقصان پہنچایا ہو۔ اور آپ کے اندر اس شخص سے بدلہ لینے کی خواہش پیدا ہو جائے۔ (خیال رہے۔ کہ جب من کو ایکاگر کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو من میں ایسے خیالات آ جاتے ہیں۔ جو شاید آپ کو یاد بھی نہ رہے ہوں) تو ایسی اوستھا میں آپ کے من میں اس شخص کے پرتی پاپ کے بھاؤ اتپن ہوں گے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اگھمرشن منتر اپنی طرف کھینچ کر یہ بتلانے کی کوشش کرے گا۔ کہ پرماتما بہت بڑی ہستی ہے۔ وہ پاپ کرنے والے کو ڈنڈ دینے کی شکتی رکھتا ہے۔ ایسے شخص کے پرتی جس نے کہ آپ کے ساتھ بغیر کارن کے کبھی انیائے کیا ہے۔ بدلہ لینے کی خواہش آپ کے من میں پربل ہو جائے گی۔ اور آپ کا من پرماتما کی طاقتوں سے بغاوت کرکے سب اطراف کو بھاگے گا۔

مشرق کی طرف وہ دیکھے گا کہ سورج ایک مہان شکتی ہے یہ طاقت پرماتما سے کم نہیں۔ کیا ہوا اگر پرماتما بڑا ہے۔ سورج بھی تو کم بلوان نہیں۔ میں پاپ کرکے سورج سے مدد لے لوں گا۔ جب اس قسم کے خیالات آپ کے دل میں پیدا ہوں گے۔ جو پرماتما کی طاقت پر شک لانے والے ہوں گے۔ تو صرف اس وقت ہی آپ منسا پرکرما کے منتروں کا ارتھ ٹھیک سمجھ سکیں گے۔ اگر کسی وقت آپ ایسی اوستھا میں پہنچ جائیں۔ تو آپ مندرجہ ذیل طریق سے ان منتروں کا ارتھ کیا کریں۔

ایک مہاشے نے ان منتروں کے مختلف انگوں کا ارتھ سانپ کیا ہے۔ جو کہ میرے خیال میں غلط ہے۔ کئی بھائی "پراچی" کا ارتھ اپنے سامنے کی طرف۔ دکھشنا۔ پرتی چی۔ ادیچی کا ارتھ دائیں۔ پیچھے اور بائیں کرتے ہیں۔ یہ ارتھ بھی غلط ہیں۔

اگر آپ مشرق کی طرف منہ کرکے بیٹھے ہوں۔ تب تو یہ ارتھ ٹھیک ہیں۔ مگر اگر منہ کسی اور طرف ہو۔ تو ارتھوں میں گڑبڑ پڑ جاتی ہے۔ یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ پراچی دِک کا ارتھ مشرق کی طرف۔ دکھشنا دِک کا جنوب کی طرف۔ پرتیچی دِک اور ادیچی دِک کا ارتھ مغرب اور شمال کی اطراف کریں۔ ورنہ ارتھ غلط نکلیں گے۔

دوسری بات جو کہ ان منتروں کے وقت میں سوچنے والی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہر دشا میں پرماتما کی ایک نہ ایک شکتی پرماجمان ہے۔ اور اس کا بیان ان منتروں میں بڑی خوبی اور اختصار سے کیا گیا ہے۔

(باقی آئندہ)

آوشیک سوچنا شری پنڈت بہاری لال جی پرچارک جو گورو کل سوپا (گجرات) کی اور سے پنجاب میں پرچار ارتھ نیکٹ بھیجے گئے تھے۔ اپنی کچھ ویکتیگت پرستھتیوں کے کارن اس سمے پرچار کا ریہ کرنے میں اسمرتھ ہونے سے پرچلا نتھا دھن سنگرہ کے کاریہ سے مکت ہو گئے ہیں۔ اتہ کوئی سجن انہیں کشٹ نہ دیں۔

(پربھو درت ودیا النکار۔ نکھیہ ادھشٹاتا گورو کل سوپا۔ گجرات)

کیا سندھیا و ہون ہندی بھاشا میں چلت ہوں

(از شری کنہیا لال جی ودیارتھی)

۱۵ ۲۲ کے "پرکاش" میں ایک لیکھ اس وشے پر تھا۔ کہ سندھیا ہون منتر بھی ہندی بھاشا میں کئے جائیں۔ ہماری پراچین بھاشا سنسکرت ہے۔ آج ہم اسی گورو کو نشٹ کرنے پر تلے ہوئے ہیں سنسکرت کے منتروں کا لکھا کرکے آج ہم ہندی بھاشا میں ہون تتھا سندھیا کرتے ہیں۔ تو ہماری پراچین بھاشا کا گورو نشٹ ہوتا ہے۔ اور وہ بھاؤ ہمارے ہردیوں میں نہیں رہتے۔ جو سماج کر تتھا دیش کو اونچے شکھر پر پہنچا سکتے ہیں۔ اس طرح ہمارے وید تتھا اپنشدوں کے لوپ ہو جانے کی سنبھاونا پرتیت ہوتی ہے۔ ہمارے وہ اٹوٹ سدھانت جن کے پرچار کے لئے مہرشی دیانند تتھا سوامی شردھانند جی نے اپنا تن من اور دھن لگا دیا۔ اندھکار گرہ میں ولین ہونے لگیں گے۔ یہ ہم جانتے ہیں۔ کہ ادھیکانش منشیہ سنسکرت کیا ہندی بھاشا تک کا شدھ اچارن کرنا نہیں جانتے ہیں۔ مگر اس سے یہ آدیش یا دھیئے نہیں ہو سکتا کہ ہم سنسکرت کا بودھ نہ کریں۔ اور آریہ سماج کے نیم (وید کا پڑھنا پڑھانا تتھا سننا سنانا آریوں کا پرم کرتویہ ہے) کو بھلا دیں۔ یدی ہم ہندی میں منتر سندھیا اور ہون کے پڑھتے ہیں۔ تو دوسرے بھائی اردو اور انگریزی اکھشروں میں پڑھ سکتے ہیں۔ پرنتو ان میں وہ بات نہیں رہتی۔ جو ہمارے پراچین سنسکرت منتروں میں ہے۔ انگریزی کے انوواد اردو میں یا ہندی میں اکثر ہوتے ہیں۔ مگر ان کے پڑھنے میں وہ رس نہیں دکھلائی دیتی۔ آج سندھیا تتھا ہون کے منتر ہندی میں ہو گئے۔ تو کل ویدوں کا بھی انوواد ہندی میں ہو گا۔ اور سنسکرت ماتری بھاشا کا ادھین بالکل نہ ہو سکیگا۔ اور پھر ہمارے بھائیوں کو گورو کل میں ودیا ادھین کرکے سنسکرت سیکھنی چاہئے۔ پرنتو سدسیہ کو کافی سوادھیائے کرنا اُچت ہے۔ اور سماج میں ایک ودوان سنیاسی کا رہنا اتی آوشیک ہے۔ اگر کافی سوادھیائے ہم لوگوں کو ہو سکے۔ تو ویدمنتروں میں بھی کافی رچی ہو سکتی ہے۔ آج ہمارے بھائی ویدوں کو چھوڑ کر دوسرے مارگ پر آنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اگر ایسے ہی ارادے رہے۔ تو ہمارا سماج وہ اٹوٹ سدھانت نہ رکھ سکے گا۔ ہمیں اپنے بچوں کو گورو کل بھیج کر ودوان بنانا چاہئے۔ تاکہ یہ کہنے کی آوشیکتا نہ ہو۔ کہ ہندی بھاشا میں سندھیا تتھا ہون کے منتر ہوں۔

سارا پنجاب آریہ سماج کی آغوش میں آ سکتا ہے

جب آپ پنجاب کے رہنے والوں کو اُن کی اپنی پنجابی زبان میں آریہ سماج کا لٹریچر بہم پہنچائیں۔ تو گورمکھی لٹریچر سے انہیں رشی دیانند کا سندیش سنائیں گورمکھی میں ستیارتھ پرکاش "عمدہ کاغذ اور موٹے ٹائپ میں پرکاشت ہے جو دو روپیہ (۲عہ) میں منگوائیے۔ بڑی نایاب کتاب ہے۔

مندرجہ ذیل گورمکھی کتب بھی منگوائیں:-

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
آریہ گائن	۸/	رشی دیانند جی کا جیون چرتر	۶
گرنتھ چمتکار بھجن	۴/	سندھیا	۱/
آریہ اُپدیش رتن مالا	۰/	عیسائی درپن	۱/
عیسائی مت پریکھشا	۰/	ایشور پوجا	۱/
گیتا کا دوسرا ادھیائے	۲/	شمسی مت درپن	۸/

پنڈت وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

سنسار کی گتی

ضبط شدہ جاگیر کی بحالی

سرینگر۔ ۲۲ اگست۔ پیر مقتول شاہ خان سجادہ نشین پیر دستگیر صاحب سکنہ کنہیار کو اپنے سابقہ رویہ کے لئے معافی مانگنے اور آئندہ وفادار حکومت رہنے کے اقرار پر اُس کی ضبط شدہ جاگیر واپس مل گئی ہے۔

مہاشہ کرشن جی کی واپسی

۔ ۲½ ماہ کشمیر میں رہنے کے بعد منتری مہاشہ کرشن جی ۲۲ اگست ۱۹۳۴ء کو لاہور واپس تشریف لے آئے ہیں۔ جانبیے انہیں خفیف سی حرارت کی شکایت رہتی تھی۔ وہ تو دور ہو گئی ہے۔ مگر کمزوری ہاضمہ کی شکایت کم ہونی ہے۔ امید ہے۔ کہ اگلے ہفتہ سے وہ پرکاش کے لئے مضامین لکھنے شروع کر دیں گے۔

ضبطی کے خلاف پروٹسٹ

لاہور ۔ اگست۔ آج آریہ سوراجیہ سبھا کی ایگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس میں شری پت چاندکرن شاردا کی کتاب "دولت اُدھار" کی ضبطی کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔

کمشنر لاہور سے ملاقات

شیخوپورہ ۔ ۱۱ اگست۔ شیخوپورہ کے کچھ سکھوں اور ہندوؤں کے ایک ڈیپوٹیشن نے کمشنر لاہور سے ملاقات کی درخواست کی۔ کہ شیخوپورہ میں ۳ ہندوؤں کو نامزد کیا جائے۔ کیونکہ کمیٹی میں ہندو ممبر صرف ایک ہی ہے۔

دفینہ کی برآمد

شکار صاحبیاں ۔ ۲۱ اگست ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کچھ دن ہوئے۔ ایک شکستہ مکان کی چھت ہموار کی جا رہی تھی۔ کہ مزدوروں کو ایک دفینہ نظر آیا۔ انہوں نے بالی گوردوارہ کمیٹی کو اطلاع دی۔ مینیجر گوردوارہ کمیٹی نے موقعہ پر پہنچ کر دفینہ نکالا۔ اس دفینہ کے متعلق طرح طرح کی افواہیں پھیل رہی ہیں۔

لڑکی پر ڈاکہ

بہاول پور۔ اطلاع ملی ہے کہ لالہ سدھو رام میونسپل کمشنر غازی پور تحصیل احمد پور شرقیہ کی لڑکی جس کی شادی پچھلے دنوں ہوئی تھی۔ اپنے میکے آ رہی تھی۔ کہ راستہ میں ڈاکوؤں نے اُس کے تمام زیورات اُتار لئے۔

۱۳ اشخاص ہلاک ۔ ۱۵۰۰ بے خانمان

استنبول ۔ ۲۰ اگست۔ اناطولیہ کے شمالی حصہ میں سیلاب سے ۱۳ اشخاص ہلاک اور ۱۵۰۰ بے خانمان ہو گئے ہیں۔ ایک شہر میں ۵۰۰ مکانات سیلاب کی نذر ہو گئے ہیں۔ بہت سی پلیں گر گئی ہیں۔ اور ایک مسجد کو بھی بھاری نقصان پہنچا۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی رہائی

الہ آباد۔ ۲۲ اگست۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی رخصت کے سلسلہ میں نہایت حیران کن صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ گورنمنٹ کی پوزیشن کیا ہے۔ پنڈت جی کو رخصت کی توسیع کے متعلق جو احکام ملنے والے تھے۔ وہ اب منسوخ کر دئے گئے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں لیا جا سکتا۔ کہ پنڈت جی کو مزید احکام تک رہا کر دیا گیا ہے۔ ان حالات میں قدرتی طور پر طرح طرح کی قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ کہ گورنمنٹ آئندہ کیا کرنے والی ہے۔ بعض دفعہ اس کے متعلق نہایت عجیب قیاس آرائیاں کی جاتی ہیں۔ بعض حلقوں میں اس سوال پر نہایت گرما گرم بحث ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ "نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن" کے مصداق عجیب شش و پنج میں ہے۔ پنڈت جی کو غیر مشروط طور پر رہا کر کے گورنمنٹ کے لئے انہیں گرفتار کرنے کی کوئی صورت نہیں رہی۔

الہ آباد۔ ۲۲ اگست۔ آج شام کے ۸ بجے "پرتاپ" کے سپیشل نمائندہ نے مقامی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے دریافت کیا۔ کہ پنڈت جواہر لال کی رہائی کے متعلق آپ کے پاس کوئی حکم گورنمنٹ نے بھیجا ہے کہ نہیں؟ انہوں نے جواب دیا۔ کہ "میرے پاس کوئی حکم ابھی تک موصول نہیں ہوا تو ہی میں نے ہم دن سے پنڈت جی کو توسیع رخصت کے متعلق اطلاع دی ہے۔" ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اس بیان سے نتیجہ نکالا جا رہا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے خاموشی کے ساتھ پنڈت جی کو رہا کر دیا ہے۔

شملہ۔ ۲۲ اگست۔ اسمبلی کے ایک معتبر ممبر کی زبانی مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو کو ایک طرح سے مکمل طور پر رہا کر دیا گیا ہے۔ سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے انہیں غیر مشروط طور پر رہا کیا تھا۔ ان پر کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی تھی۔ اس لئے ان کی سزا قانون کی نگاہ میں خود بخود ختم ہو گئی تھی۔ اب انہیں گرفتار کرنے کے حق میں قانون کا کوئی پہلو نہیں۔ یہ سوال کئی دن سے گورنمنٹ کے قانونی ارکان کے سامنے ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لاء ممبر "پھر گرفتاری" کے حق میں نہیں۔ اُن کی رائے ہے۔ کہ ایسا کرنا اب خلاف قانون ہو گا۔ ان حالات میں توقع کی جاتی ہے۔ کہ گورنمنٹ کوئی اعلان نہیں کرے گی بلکہ بالکل خاموش رہے گی۔

ایک والئے ریاست کی قربانی

بڑودہ۔ ۲۱ اگست۔ ریاست لونا واڑا کے نوجوان مہارانا نے اپنے چچا زاد بھائی کو جو تپ محرقہ میں مبتلا تھا۔ بچانے کے لئے اپنا خون دے کر اپنی رعایا سے بھاری خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ مہارانا کے چچا زاد بھائی کو زیادہ بیمار ہونے پر بمبئی پہنچایا گیا۔ جہاں کامیاب اپریشن کے بعد ڈاکٹر نے رائے دی۔ کہ مریض کے جسم میں خون داخل کرنے کی ضرورت ہے۔ مہارانا صاحب نے اپنے آپ کو اس مطلب کے لئے پیش کیا۔ خون داخل کرنے پر مریض کی حالت اچھی ہو گئی۔ ریاست میں واپسی پر مہاراجہ کا نہایت پُرجوش خیر مقدم کیا گیا۔

پریم مہاودیالیہ برندابن پر پابندی

لکھنؤ۔ یوپی پراونشل کانگرس کمیٹی کے ریزولیوشن کے منشاء کے مطابق مسٹر موہن لال سکسینہ سکرٹری یو۔پی پراونشل کانگرس کمیٹی نے گورنمنٹ کو خط لکھا ہے۔ جس میں پریم مہاودیالیہ برندابن کے متعلق گورنمنٹ کے رویہ کی بابت دریافت کیا ہے۔ خط میں اس امر پر اظہار حیرت کیا گیا ہے۔ کہ جب گورنمنٹ نے دیگر تمام سنستھاؤں سے جو ۱۹۳۲ء میں کانگرس کے ساتھ خلاف قانون قرار دی گئی تھیں۔ پابندیاں ہٹا لی ہیں تو پریم مہاودیالیہ پر کیوں پابندی رکھی گئی ہے؟

سکھوں کو دھمکی

امرتسر۔ ۲۰ اگست۔ گوردوارہ چوہا صاحب موضع رہتاس ضلع جہلم کے نزدیک کچھ مسلمانوں نے جمع ہو کر گوردوارہ کو جلانے کی دھمکی دی تھی۔ اس سلسلہ میں سنٹرل اکالی دل نے حکام کو تار دئے تھے۔ جہلم کے ضلع حکام نے بروقت کارروائی کی۔ اور سب انسپکٹر غلام احمد دینا پولیس تھانہ کو پولیس کی بھاری جمعیت کے ساتھ چوہا صاحب بھیجا۔ انہوں نے وہاں پہنچ کر علاقہ کے بدمعاشوں کو اکٹھا کیا۔ اور انہیں متنبہ کیا۔ کہ اگر کسی نے شرارت کی۔ تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ اس تنبیہ کا یہ اثر ہوا۔ کہ مسلمان منتشر ہو گئے۔

برقعہ پوش آدمی لے ریوالور دکھا کر لوٹ لیا

بمبئی۔ الہ آباد یونیورسٹی کے ایک پروفیسر کے دو لڑکے شکروار کی رات کو فرنیچر روڈ بمبئی میں لوٹ لئے گئے۔ وہ دونوں سینما دیکھ کر واپس آ رہے تھے۔ کہ ایک برقعہ پوش آدمی نے انہیں روک لیا۔ اور انہیں ریوالور دکھا کر ان سے چالیس روپے چھین لئے۔ پولیس اس کی تفتیش کر رہی ہے۔

ناگپور میں ہائی کورٹ :- شملہ - ۲۱ر اگست - معلوم ہوا ہے کہ وزیر ہند نے ناگپور میں ہائی کورٹ قائم کرنے کی منظوری دے دی ہے - جو ہنی تفاصیل کا فیصلہ ہو جائے گا - اس کے متعلق ایک سرکاری اعلان کیا جائیگا :

اسمٰعیل غزنوی کو سزا :- بمبئی - ۲۱ر اگست - آج چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے اسمٰعیل غزنوی کو تین ماہ قید اور ۳۰۰ روپے جرمانہ کی سزا دی - ملزم کے خلاف یہ جرم ثابت کیا گیا کہ اس نے ڈپٹی کمشنر رینالڈز کو بدنام کیا - استغاثہ کا بیان ہے کہ ملزم نے پولیس کمشنر کو لکھا کہ ایک حاجی جو ۳ مارچ کو جہاز "اکبر" سے حج پر روانہ ہوا - ایک پولیس مین نے ڈپٹی کمشنر رینالڈز کے حکم سے سخت زدوکوب کیا :

سیاسی قیدیوں کی بھوک ہڑتال :- پٹیالہ - ۲۱ر اگست - ایجنٹ گورنر جنرل کے سکرٹری کی طرف سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے - کہ سردار سیوا سنگھ ابھی تک پٹیالہ جیل میں بھوک ہڑتال پر ہیں - معلوم ہوا ہے - کہ پٹیالہ جیل میں کچھ سیاسی قیدیوں نے سردار سیوا سنگھ کے ساتھ ہمدردی کے طور پر بھوک ہڑتال کر دی ہے - اور ایک قیدی کرتار سنگھ نے کپڑے بھی اتار دئے ہیں :

فوجی سپاہی کی خودکشی :- سکوئٹہ - ۲۱ر - نمبر ۱۹ توپخانہ کوئٹہ کے ایک سپاہی سنتا سنگھ نے خودکشی کرکے اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیا - وہ بطور سنتری ڈیوٹی پر تھا - کہ گولی مار کر اس نے اپنا دماغ پاش پاش کر دیا - پولیس تفتیش کر رہی ہے :

گوجرانوالہ پوسٹ آفس میں چوری :- گوجرانوالہ - گوجرانوالہ پوسٹ آفس میں دو پوسٹ مین کام کر رہے تھے - ایک پوسٹ مین نے ۳۲ روپے بغیر پرنٹ کئے رکھے - دوسرے نے بعد جب دیکھا گیا - تو منی آرڈر کے روپے نہیں تھے - آخر میں فیصلہ ہوا - کہ دونو پوسٹ مین آدھا آدھا روپیہ ادا کریں - چنانچہ دونو پوسٹ مینوں کو سولہ سولہ روپے ادا کرنے پڑے :

کانگرس سیشن کی تیاریاں :- بمبئی - ۲۰ر اگست - کانگرس والنٹیئر فورس کے آفیسرز ٹریننگ کیمپ نے مختصر عرصہ میں شاندار ترقی کی ہے - کیمپ کے انچارج افسر اور جنرل آفیسر کمانڈنگ کی کوشش یہ ہے - کہ والنٹیئر نظم کانگرس سیشن میں تہذیب اور قابلیت سے سیوا کر سکیں - بلکہ سخت ڈسپلن کے اندر رہیں - والنٹیئروں کو فی الحال پانچ میل روزانہ چلایا جاتا ہے - اتوار کو شام کے چھ بجے ۶۵ والنٹیئرز نے کیمپ سے روانہ ہو کر بڑے بڑے بازاروں سے ہو کر کانگرس ہاؤس تک مارچ کی :

انگریزی روزنامہ کا اجراء :- لاہور - ۲۱ر اگست - ایک نیا انگریزی روزنامہ "اہند ڈیلی میل" کے نام سے نکلنا شروع ہوا ہے - اخبار کے کرتا دھرتا مسٹر پرکاش ناتھ ڈنگل ہیں :

لاش قبر سے نکالی گئی :- پٹنہ - ۲۱ر اگست - پٹنہ کی پولیس نے قبر کھود کر ایک نوجوان مسلمان عورت کی نعش نکال کر قبضہ میں کر لی ہے اور قتل کے الزام میں اُس کے خاوند کو گرفتار کر لیا ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ ملزم نے پولیس کے روبرو اقبالِ جرم کر لیا ہے - اور پولیس کو بتلایا ہے - کہ اُس نے خانگی وجوہ کی بناء پر اپنی بیوی کو قتل کر دیا تھا - پولیس تفتیش کر رہی ہے :

سکھ پولیٹیکل کانفرنس کی تیاریاں :- امرتسر - ۲۱ر اگست - سیالکوٹ میں سکھ پولیٹیکل کانفرنس منعقد کرنے کے سلسلہ میں زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں :

ایڈیٹر "انقلاب" کے خلاف استغاثہ :- لدھیانہ - ۲۰ر اگست - مسٹر محمد حسین جرنلسٹ نے مسٹر سالک - ایڈیٹر - پرنٹر اور پبلشر "انقلاب" کے خلاف توہین آمیز مضمون شائع کرنے کے الزام میں مقدمہ دائر کیا ہے - استغاثہ دائر کرنے سے پیشتر ملزم کو نوٹس دیا گیا تھا - کہ وہ اپنے ریمارکس واپس لے لے :

جاپان میں زبردست زلزلہ :- ٹوکیو - نگوئیا کے علاقہ میں زلزلہ کا زبردست جھٹکا محسوس کیا گیا - مگر جان و مال کے سخت نقصان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی - ٹوکیو میں جھٹکے سے مکان ہل گئے - اوساکا میں بھی جھٹکا محسوس کیا گیا - وہاں لوگ مکانات سے نکل کر باہر دوڑ گئے :

کیمبل پور میں عام معافی :- کیمبل پور - معلوم ہوتا ہے - کہ ان تمام سیاسی قیدیوں کو جن کو احرار ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں سزا دی گئی تھی - عنقریب رہا کر دیا جائے گا - صرف چند قیدیوں کو جو سرغنے بیان کئے جاتے ہیں - فی الحال رہا نہیں کیا جائے گا :

سکھ قوم کی کانفرنس :- امرتسر - ۲۰ر اگست - سکھوں کے تمام فرقوں کے نمائندوں کی ایک میٹنگ زیر صدارت پروفیسر پنجاب سنگھ ایم - اے منعقد ہوئی - میٹنگ کا مقصد سکھوں کے تمام فرقوں کی بمبئی صاحب میں ہونے والی کانفرنس کو کامیاب بنانے کے طریقوں پر غور کرنا تھا - گیانی شیر سنگھ - سردار ایس - ایس جیون سنگھ شہید - سردار گوپال سنگھ قومی - سردار اندر سنگھ چکرورتی - سردار ندھان سنگھ عالم - سردار ہزارا سنگھ اور پروفیسر گنگا سنگھ میٹنگ میں شامل تھے :

پنجاب کینیا اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

(لیکھک شری نرنجن ناتھ جی آنریری سکرٹری)

ماہ جولائی کے آخیر میں ۱۰۷ لڑکے اور ۹ لڑکیاں تھیں - دو لڑکیوں اور ایک لڑکی نے اناتھ آلیہ چھوڑا - ایک لڑکا کام کیا لے کر چلا گیا - دوسرا اسد پورجاٹ بالک کو گود میں لیا گیا - لڑکی کا وواہ کیا گیا :

صحت عموماً اچھی رہی - ایک لڑکے واسدیو کو میو ہسپتال میں داخل کیا گیا - اس کے جگر میں پھوڑا نکل آیا تھا - اب آرام ہے - گئوشالہ بلڈنگ میں فرش لگ چکا ہے - مگر نکی ٹیپ بھی مکمل ہو گئی ہے - اس پر لالہ جانکی ناتھ کوچہ مصر بیلی رام لاہور نے ۱۰۰/ روپیہ خرچ کیا ہے - انکا ہم ہاردک دھنیہ واد کرتے ہیں - نلکہ بھی لگ چکا ہے - اب کمرہ کی دیواروں کا پلستر ہونا باقی ہے - اگر کوئی سجن یہ کار یہ کرا دیں - تو گئوشالہ بلڈنگ پائیدار بن سکتی ہے - اسکی چھت پر منڈیرے بالکل چھوٹے ہیں گرنے کا بہت احتمال رہتا ہے - بلکہ ایک دو بچے اوپر سے گر بھی پڑے - اس لئے کمیٹی نے منڈیرے اور ٹٹیاں بنانی سوئیکار کی ہیں - دانیوں سے پرارتھنا ہے - کہ وہ ہماری سہائتا کریں - ایک دانی مہاپرش کئی ماہ سے بھوجن کے لئے یکصد روپیہ ماہوار دینے کے علاوہ ہماری دیگر ضروریات کو بھی پورا کرتے رہتے ہیں - لالہ کرشن لال جی ملہوترہ اینڈ برادرس ایبٹ روڈ لاہور نے تمام بچوں کو بھوجن کھلانے کے علاوہ ۵۱/ روپے نقد دان دئے - ڈاکٹر رام - اہل جگراؤں ضلع لدھیانہ نے ۲۵/ روپے دان دئے - ان کا ہم اتی دھنیہ واد کرتے ہیں نیز دیگر دانیوں کا بھی دھنیہ واد ہے - جنہوں نے اس ماہ ہماری سہائتا کی - اگر اسی طرح دانی اصحاب ہماری دیگر ضروریات کا بھی دھیان رکھیں - تو بچوں کو اور بھی آرام میسر ہو :

بچوں کی رہائش کے لئے جگہ بہت تنگ ہے - مزید کمرے بنانیکی تجویز ہو رہی ہے - نقشہ منظور ہو چکا ہے - اس پر ۵۰۰۰ سے زائد خرچ کا اندازہ ہے - اس لئے جو سجن کسی کی یاد میں کمرہ بنوانا چاہیں - ان کے لئے موزوں مقام ہے - یادگار کی یادگار - اور یتیم بچوں کی دعائیں ان کے شاملِ حال ہونگی - جتنی جلدی ہو سکے - اپنے پوتر خیال سے آگاہ کریں - تاکہ ہم اپنی چادر کے مطابق ہی پاؤں پساریں - اس کے علاوہ ۱۲ سیڑھیاں - ۲ گیسٹ خانہ - ۳ چار دیواری - ۴ باورچی خانہ - ٹٹیاں بنانی ہیں - ان سب کے لئے دھن کی ضرورت ہے - جو سجن خود بنوانا چاہیں موقعہ پر تشریف لا کر ملاحظہ فرمائیں - آجکل ملیریا کے دن ہیں اور شفاخانہ میں ادویات کی کمی ہے - اس لئے جو صاحب چاہیں ادویات بھیجدیں - آپ ہی یتیم بچوں کے ماتا پتا ہیں - ان نراشروں کے آشرے آپ ہی ہیں - اس لئے آپ سے ہی سہائتا کے لئے ہاتھ پھیلایا جاتا ہے - آشا ہے کہ دانی اصحاب ہماری پرارتھنا پر ضرور دھیان دیں گے -

بندر مردہ راساہ برسر گگن - مبارش بدوفشاں وفاکشز بکین

عدم ادائیگی لگان کی مہم :- دہلی - بلبھ گڑھ تحصیل کانگرس نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے - جس میں کسانوں سے کہا گیا ہے - کہ وہ آئیندہ لگان زمین ادا نہ کریں کیونکہ وہ جنگ کے دنوں میں سال میں دو دو بار لگان دیتے رہے ہیں :

گورنمنٹ ہند کا نیا قرضہ :- بمبئی - ۲۰ر اگست - معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہند تین فیصدی شرح سود پر پندرہ بیس کروڑ روپیہ کا نیا قرضہ لینے لگی ہے - اس قرضہ کی میعاد سات سے دس سال تک ہوگی - اعلان غالباً اگلے ہفتہ ہوگا :

نیشنلسٹ ہریجنوں کی کانفرنس :- بمبئی - ۲۰ر اگست - معلوم ہوا ہے - کہ کانگرس سپتاہ کے دوران میں نیشنلسٹ ہریجنوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوگی :

پران تیاگ برت رکھنے کا فیصلہ :- احمد آباد - ۲۰ر اگست - گاؤکشی کے متعلق ریاست منگرول (کاٹھیاواڑ) کی ایک اسلامی ریاست کے حکم کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر پنڈت راجیندر نے پران تیاگ برت رکھا ہوا ہے - معلوم ہوا ہے - کہ آپ سے ہمدردی کے طور پر شری رامنی لال مصر سکرٹری آریہ ویر دل احمد آباد نے پران تیاگ برت رکھنے کے متعلق اپنے ارادہ کا اعلان کیا ہے :

کلکتہ میں بھاری بارش :- کلکتہ - ۲۰ر اگست - آج صبح کلکتہ میں دو گھنٹے دستی بارش ہوتی رہی - علی پور کی مشاہدہ گاہ سے معلوم ہوا ہے - کہ ۲۹۵ء۲ انچ بارش ہوئی - گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں کلکتہ اور اس کے گردونواح میں تین انچ سے زیادہ بارش ہوئی ہے :

ہندو تاجر پر حملہ :- کیمبل پور - موضع کا سو جاہل تحصیل کیمبل پور کا ایک ہندو تاجر خوشی رام رات کو اپنے گھر واپس آ رہا تھا - کہ راستہ میں تین مسلمانوں نے اس پر حملہ کر کے اس سے نقدی اور دیگر اشیاء جن میں عینک بھی شامل تھی - چھین لیں - اس نے عینک کی واپسی کی درخواست کی - تو حملہ آوروں نے اس پر لاٹھیاں برسائیں - معاملہ کی اطلاع پولیس میں دے دی گئی ہے :

دستاویزات گم ہو گئیں :- شیخوپورہ - ایک پی - ڈبلیو - ڈی افسر کی جو موٹر کار پر دریائے راوی کے ساتھ ساتھ جا رہا تھا - چند اہم دستاویزات گم ہو گئی ہیں - پولیس نے اس سلسلہ میں موضع چک کے چھ نوجوانوں کو گرفتار کر لیا ہے :

سائیکل چور کو سزا :- لاہور - ۲۱ر اگست - بشیر الدین نامی ایک نوجوان کو ایک مقامی عدالت نے سائیکل کی چوری کے سلسلہ میں ۶ ماہ قید اور ...

پرکاش لاہور

۱۱۔ بھادوں سمت ۱۹۹۱

اردھ شتابدی کیسے منائی جائے؟

(نمبر ۴)

پچھلے لیکھوں میں میں نے یہ درشایا ہے۔ کہ اردھ شتابدی کے سمبندھ میں آریہ لوگوں کا جو کرتویہ ہے۔ اُس کا وہ کیسے پالن کر سکتے ہیں۔ اب میں یہ بتلانا چاہتا ہوں۔ کہ سادھارن پرجا کو اس پر وچار کیا کرنا چاہئے؟ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ آریہ سماج ایک دھارمک سنستھا ہے۔ رشی دیانند کا اُدیش آریہ پرجا کے چرتر کو اونچا اُٹھانا تھا۔ کوئی سماج اُنتی نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی دھرم پتھ پر چل سکتا ہے۔ جب تک کہ اس کے سدسیوں میں سداچار کی ماترا اسادھارن نہ ہو۔ دھرم کا انتم اُدیش منش کو اونچا اُٹھانا ہے۔ ہمارے دھرم میں اور عیسائی و مسلمان مذاہب میں ایک نمایاں فرق یہ ہے۔ کہ ویدک دھرم میں مکتی کرموں اور ساکھشات گیان سے ہوتی ہے۔ ساکھشات گیان کیول آتما کے نرمل ہونے سے ہو سکتا ہے۔ اور بنا پوترتا۔ آچار اور برہمچریہ کے آتما نرمل نہیں ہو سکتا۔ آج کل آریہ سماج کے اندر کئی خرابیاں گھس گئی ہیں۔ جن کا تدارک اگر نہ کیا جائے گا۔ تو باوجود شتابدی کے اُتسو کے کامیاب ہو جانے کے بھی آریہ سماج رساتل میں پہنچ جائے گا ٭

پہلی خرابی یہ ہے۔ کہ کئی آریہ پُرشوں کے ہردیہ میں ادھیکار لپسا ضرورت سے زیادہ ہے۔ کئی [illegible] سے نتیجہ رپورٹیں آتی ہیں۔ کہ انتخابات کے موقعہ پر جھگڑا ہو گیا۔ ہم لوگ ویدک آریہ ہیں۔ تو ہمیں سمجھنا چاہئے۔ کہ ادھیکار ایک سیوا ہی ہے حکومت نہیں ہے۔

میں جانتا ہوں۔ کہ بدقسمتی سے آریہ سماج کے اندر ایسے لوگ آ گھسے ہیں۔ جو اپنے آپ کو حاکم سمجھتے ہیں۔ اور دوسرے لوگوں کو محکوم۔ ویسے ہی جہاں پرجا تنتر راجیہ اور [illegible] ڈیموکریسی ہو۔ وہاں ادھیکاری سیوک ہی ہوتے ہیں۔ حاکم نہیں۔ لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ جب رشی دیانند نے پرجا کو سوراجیہ عطا فرمایا تھا۔ اُس سمے بھارت ورش میں پرجا تنتر راجیہ کا اور کوئی نمونہ نہ تھا۔ میونسپلٹیوں۔ ڈسٹرکٹ بورڈوں اور گرام پنچائیتوں آدی سب سنستھاؤں میں نوکرشاہی کی سپرٹ ہی کام کر رہی تھی۔ آریہ پرشوں نے اسی کی تقلید شروع کی۔ اور سماج کے پردھان پد اور منتری پد کو حکومت کا سادھن سمجھ کر ان کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کئے۔ اور انتخاب کے طریقہ کو مضحکہ خیز بنا دیا۔ جس کسی کو پردھان یا منتری نہ چنا جائے وہ ناراض ہو جاتا ہے۔ اور یہ پوچھنے لگتا ہے۔ مجھ میں کیا دوش ہے ہم کبھی ان سے پوچھیں۔ کہ کیا پردھان پد اور منتری پد آپ کی موروثی جاگیر ہے۔ جو اس سے ہٹائے جانے پر آپ کو شکایت پیدا ہوتی ہے؟

طریق انتخاب کی علت غائی یہی ہے۔ کہ بہت سے یوگیہ منشیوں کو کام کرنے کی تربیت حاصل ہو جائے۔ اور بھن بھن آدمی بھن بھن کھیتروں میں سیوا کر سکیں۔ اور ادھیکار کیول سیوا کا ہی ایک کھیتر سمجھے جائیں۔ اس وشیش کھیتر میں سیوا کرنا کسی کا ادھیکار نہیں ہے۔ یہ تو ایک کرتویہ ہے۔ جو کہ پرجا بدھی تنگ اور مجبور کرے۔ اور تقریباً سرو سمتی سے مجبور کرے۔ تو پالن کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ کہ سات فقیر تو ایک گودڑی میں گزارہ کر سکتے ہیں۔ لیکن دو بادشاہوں کے لئے ایک سلطنت بھی کافی نہیں ہوتی۔ یہ فرق ہے سیوا اور حکومت میں +

بھلا اگر کوئی آدمی سیوا کے بھاو سے سماج میں کام کرنا چاہتا ہو۔ اور وہ پردھان اور منتری نہ چنا جائے۔ تو لائبریری یا پاٹھ شالہ چلانے۔ ہری جن سیوا کرنے۔ روگی بھائیوں کی سیوا کرنے۔ محلہ پرچار کرنے۔ گرام پرچار کرنے۔ اپنے ہی محلہ میں لوگوں کو ہندی سکھلانے اور بیبیوں اور ایسے کاریہ کرنے میں اس کو کیا دقت پیدا ہو سکتی ہے؟ بات یہ ہے۔ کہ سر پر حکومت کا بھوت سوار ہوتا ہے۔ اور یہاں بہانے بنانے میں سیوا کا [illegible] یہ حکومت کا بھاو ایک راکھشسی اور آسری بھاو ہے۔ اور اس آسری جذبہ کو پورا کرنے کے لئے [illegible] کو کام میں لانا لازمی ہو جاتا ہے۔ اس سے تمام پبلک لائف گندی ہو جاتی ہے۔ کئی ایسے بھدر پرش ہیں۔ جو اپنے ماتحتوں اور اپنے عملہ اور اپنے زیر اثر لوگوں کا اپنی پاکٹ سے چندہ دے کر اپنی رونق بڑھاتے ہیں۔ ایسے لوگ تو راکھشس اور آسری ہیں۔ وہ آریہ کیسے کہلا سکتے ہیں۔ اور آریہ سماج میں کسی بھی پد کے یوگیہ کیسے سمجھے جا سکتے ہیں؟ ویدک سنسکرتی کی تو سپرٹ ہی یہ ہے۔ کہ ہر ایک منش اپنے کرتویہ کا پالن کرتا

اور دوسروں کے ادھیکاروں کی رکھشا کرنا ہی اپنا کرتویہ سمجھے۔ جو منش اپنے ذاتی فرضی ادھیکاروں کا چنتا آپ کرتا ہے۔ اور دوسروں کو اپنی ذات کے متعلق اُنکے کرتویہ یاد دلاتا رہتا ہے۔ وہ تو مغربی تہذیب کا دلدادہ ہے۔ اور آریہ سماج کے اندر مغربیت کو تقویت دینے والا ہے۔

میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں۔ کہ کسی پد پر کسی کا ادھیکار نہیں ہے۔ کیول آریہ پرجا کا ادھیکار ہے۔ کہ جو سیوا جس سے لینا چاہے۔ اس سے اس خدمت کا مطالبہ کرے۔ اور بوقت ضرورت اس کو اس خدمت کے لئے مجبور کرے۔ یہاں تو اُلٹا ہوتا ہے پرجا کو مجبور کیا جاتا ہے۔ کہ خاص ادھیکاروں پر خاص آدمیوں کو رکھو۔ ورنہ وہ ناراض ہو کر سوسائٹی میں تفرقہ برپا کر دیں گے۔ یہ مرض اتنا عالمگیر ہو گیا ہے۔ کہ اجمیر کے آریہ مہا سمیلن میں جو کہ ایک اتہاسک مہا سمیلن تھا۔ اور جس میں آریہ پرجا کی نمائندگی بالکل صحیح معنوں میں ہوئی۔ یہ آواز زور سے اُٹھی۔ کہ ایسا نیم ہونا چاہئے۔ کہ کوئی پُرش لگاتار تین ورش سے زیادہ کسی سماج یا سبھا کا ادھیکاری نہ رہ سکے۔ اس پرستاو کے پاس کرانے میں پنجاب کے آریہ پرشوں کا زیادہ حصہ تھا۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ پنجاب میں اس پرستاو پر عمل ہو۔ لاہور میں جو پرانتک آریہ سمیلن ہوا تھا۔ اس میں بھی اس پرستاو کو سویکار کیا گیا ہے۔ بجائے اس کے کہ باقاعدہ نیم پاس ہو۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے سرکلر کے آنے کے بعد یہ نیم رائج ہو۔ یہ زیادہ اچھا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو لوگ تین سال سے زیادہ متواتر کسی آریہ سماج کے ادھیکاری رہے ہیں۔ وہ فی الفور اپنے پدوں سے استعفے دے دیں۔ اور اس بات کو ثابت کریں۔ کہ یدی وہ توجہ نہ کھینچنے کی وجہ سے کئی سالوں سے ادھیکاری چلے آتے ہیں۔ وہ واستو میں آریہ سماج کے حاکم نہیں ہیں۔ بلکہ سیوک ہیں۔ اور اپنی سوامنی پرجا کی مانگوں کو ہر وقت پورا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی ہے۔ کہ گجرات سماج کا پچھلا انتخاب مہا سمیلن کے اسی پرستاو کے انوسار ہوا ہے۔ اور وہاں سب جھگڑے ختم ہو گئے ہیں۔ اور بھی ایک دو سماجوں نے اس پرستاو کو عمل میں لانا شروع کر دیا ہے۔ کیا میں آشا کروں۔ کہ اردھ شتابدی سے پہلے پہلے کسی سماج کا کوئی ادھیکاری بھی جس کو تین برس سے زیادہ ادھیکاری ہوئے ہو گئے ہیں۔ اپنے ادھیکار کو چھوڑے بنا نہ مانیگا۔ اور ادھیکار چھوڑنے کے بعد نئے ادھیکاریوں کے ساتھ سہیوگ دکھلا کر اپنے آریتو کا پورا ثبوت دئے بنا نہیں رہے گا۔ جو بھدر پرش اپنے استعفے داخل کرتے جائیں۔ وہ مجھے بھی اطلاع دیتے جائیں۔ تاکہ مجھے پتہ لگ سکے۔ کہ آریہ پرشوں نے اس سمیلن میں جس کے پردھان ہونے کی عزت انہوں نے مجھے بخشی تھی۔ اور جو جوش و خروش دکھلایا تھا۔ اس کی حقیقت کیا تھی؟ آریہ پرجا سے یہ میری پہلی مانگ ہے ٭

اُپ نیموں میں یہ شرط لکھی ہے کہ شتانش دینے والے سداچاری ہی آریہ سبھا سد ہو سکتے ہیں۔ مجھے یہ جان کر بڑی پرسنتا ہوئی۔ کہ میری پچھلی لیکھ مالا کا یہ اثر ہوا۔ کہ سداچار کے معاملہ میں جن پنجاب کی متعدد سماجوں نے ڈھیل دکھلائی تھی۔ انہوں نے اپنا رویہ بدل لیا۔ لیکن ساتھ ہی مجھے افسوس سے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ شتانش کے معاملہ میں ڈھیل ابھی جاری ہے۔ ایک مذہبی جماعت اور دھارمک سنستھا کے پردھانوں اور منتریوں کو تحریری طور پر غلط بیان دینا پڑتا ہے۔ کہ سب سبھا سدوں نے شتانش دیا ہے۔ آریہ سماج ستیہ کے پرچار میں آدیت کیسے ہو سکتا ہے؟ اگر اس کے روزمرہ کے کام میں استیہ کا ویوہار کیا جائے۔ یہ اوستھا ناقابل برداشت ہے۔ اس لئے اس سے پورو کہ ہم آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی منانے کے یوگیہ ہو سکیں۔ ہمارے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ ہم اس کلنک کو دھو دیں۔ اس میں کوئی ہرج نہیں۔ کہ دھنوان لوگ سنستھاؤں کے دان کی رقم میں کمی کر دیں۔ اور اس کمی کو آریہ سماجیں اپنے کوش سے پورا کریں۔ بجائے اس کے کہ جن لوگوں کی آمدنی ۵۰۰ یا ہزار روپیہ ماہوار ہو۔ وہ شتانش کے نام سے تو دو روپیہ مہینہ ہی دیں۔ اور دوسرے مختلف مواقعہ پر سینکڑوں روپیہ دان دیں۔ ایسا دان دینے سے جو ان کو [illegible] پراپت ہوتا ہے۔ اُس کو بٹہ لگ جاتا ہے۔ جب وہ شتانش دیتے وقت صریحاً اور عملاً غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔ آریہ سماج کی سب سنستھائیں ستیہ اور دھرم کے پرچار کے لئے ہیں۔ ستیہ کا خون کر کے ان کو چلانا اس اُدیش کا ہی ناش کرنا ہے۔ جس کو مدنظر رکھ کر ان سنستھاؤں کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ ایسی سنستھاؤں کو بند کر دینا چاہئے۔ جو کہ ستیہ کے پرچار میں سادھک ہونے کی بجائے بادھک ہیں۔ میں عنقریب پنجاب کا دورہ کرنے والا ہوں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اس سے پیشتر کہ میں کسی سماج میں پہنچوں۔ وہاں یہ خرابی دور ہو جانی چاہئے۔ آریہ پرجا سے یہ میرا دوسرا مطالبہ ہے +

آریہ سماج کے اُپ نیموں میں یہ شرط لکھی ہے۔ کہ ہر ایک آریہ پرش کو ہندی اور سنسکرت آنی چاہئے۔ پنجاب میں کئی سماجوں کے ادھیکاری ایسے ہیں۔ جو ہندی میں نام بھی نہیں لکھ سکتے۔ کیا یہ بیان کرنا عبث ہے۔ کہ اردھ شتابدی اُتسو سے پورو پنجاب میں سب آریہ سبھا سد ہندی سیکھ لیں گے۔ کم از کم صوبہ بھر میں کوئی ادھیکاری اور انترنگ سبھا کا سبھا سد ایسا نہ ہو گا جو ہندی نہ جانتا ہو۔

یہ میرا تیسرا مطالبہ ہے ؛

دھرم کی سمسیاؤں کا انتم حل ہردیہ دوارہ ہوتا ہے ۔ دماغ دوارہ نہیں ۔ اس لئے یہ شُرتی ہے ۔ کہ :-

भिद्यते हृदय ग्रन्थि छिद्यन्ते सर्व संशया: ।

ادھات جب منشیہ جیون مکت بنتا ہے ۔ تو اس کے ہردیہ کی گانٹھیں کھل جاتی ہیں ۔ اور سمست سنشے دُور ہو جاتے ہیں ۔ ہردیہ کا سمبندھ جتنا بھاؤں سے ہے ۔ اتنا وچاروں سے نہیں ۔ اُپنشد کا ندگیان کانڈ اور کرم کانڈ سے پیچھے آتا ہے ۔ اس کا مطلب صاف ہے کہ ہمارے گیان اور سب کرموں کا ادیش بھگتی کے بھاؤ کو جگانا ہے ۔ یہ بات بھی سچ ہے ۔ کہ بھگتی کے بھاؤ کے جاگنے سے ہی گیان اور کرم نشفل اور پبتر ہوتے ہیں ۔ ہم لوگوں میں ترک کی عادت بہت زیادہ ہے ۔ گیان گھوڑوں کو ہی ہم جیون کا مقصد ماننے لگ پڑے ہیں ۔ اگر ہم بھگتی کی طرف متوجہ بھی ہوتے ہیں ۔ تو سیدھے نسخے استعمال کرنا چاہتے ہیں ۔ سچی بھگتی کو نزدیک پھٹکنے نہیں دیتے ۔ اگر یہ بات نہ ہوتی ۔ تو بھلا کبھی ممکن ہو سکتا تھا ۔ کہ رام نامی اشتہاری نسخہ آریہ سماج جیسی روشن ضمیر جماعت میں رواج پا جاتا ۔ بانجلی مہاراج نے یوگ کے سادھنوں میں اہنسا کو پہلا درجہ دیا ہے ۔ لیکن مانس آہاریوں کو کھلم کھلا اور علی الاعلان رام نام کی دکھشا دی جاتی ہے ۔ کوئی بھی نام ہو ۔ اس کی دکھشا ماتر اویدک ہے ۔ پھر رام نام کی کسی کو آکاش بانی ہوئی ہو ۔ اور وہ بھی کیول اتنی ماتر کہ منشیہ خاص سُروں میں " رام نام " اچارن کرے ۔ اس کو کون مان سکتا ہے ۔ سوائے ان لوگوں کے جن کو دولت کمانے سے فرصت نہیں ملتی اور بھگتی کا ڈھونگ بھی رچنا چاہتے ہیں ۔ اپنے من کو پربھو بھگتی سے بھر لینے سے جو آنند ہوتا ہے اُس کو محسوس ہی کیا جا سکتا ہے ۔ بیان نہیں کیا جا سکتا ۔ عشق مجازی کے کھنڈر میں بھی دیکھا جاتا ہے ۔ کہ محبت اور عشق کو قائم رکھنے کے لئے معشوق کے گُنوں کا بار بار اعادہ کیا جاتا ہے اور اُس کی تصویر دل کی آنکھوں کے سامنے ہر وقت رکھی جاتی ہے ۔ تب کہیں محبت کا سرور حاصل ہوتا ہے ۔ عشق حقیقی کے معاملہ میں بھی یہی اصول کام کرتا ہے ؛

یدی ہم اپنے جیون کو بھگتی سے بنانا چاہتے ہیں ۔ تو ہمیں اپنے ہردیوں کو پربھو بھگتی سے بھر دینا چاہئے ۔ یہ کام سنگیت دوارہ ہوتا ہے ۔ او ہو ! ہمارے دھرم میں سنگیت کی کتنی مہما ہے ۔ سوم پرماتم گیان وید چھند رس کہلاتا ہے ۔ ہماری قانون کی کتابیں بھی شلوکوں میں بنی ہوئی ہیں ۔ حکمت کی کتابیں بھی شلوکوں میں ہیں ۔ اپنشد اور گیتا بھی منظوم ہیں ۔ لیکن ہماری حالت یہ ہو رہی ہے کہ ہماری بھگتی بھی سیکنڈ ہینڈ ہے ۔ ہمارے اُتسووں پر کیرتی بھی ہوتی ہے ۔ تو بھجنیک ہی آ کر گاتے ہیں ۔ جب ہمارے گھر میں ہو ۔ تو بھجنیکوں کی مانگ ہوتی ہے ۔ جو لطیفے سنا کر اور منتر بالکل طرز کے گیت گا کر ہمارے کرن رس کو پورا کرتے ہیں ۔ ہم لوگ اپنے آپ بھجن گانا یا گا ہی بھجن گاتے ہوئے گھومنا کسر شان سمجھتے ہیں ؛

اوّل تو آریہ سماجوں میں پربھات پھیری کا بہت رواج نہیں ۔ اگر کبھی پربھات پھیری کی بھی جائے ۔ تو سمجھا جاتا ہے ۔ کہ معمولی حیثیت کے غریب آریہ سبھاسدوں کو اس کام کے لئے جانا چاہئے ۔ بڑے بڑے آدمی اس طرف بہت کم متوجہ ہوتے ہیں ۔ عیسائی گرجوں میں دیکھا جاتا ہے کہ اگر بادشاہ سلامت بھی موجود ہوں ۔ تو پربھو بھگتی کے گیت میں شامل ہونے میں وہ کسی سے پیچھے نہیں رہتے ۔ پرم ہنس رام کرشن بھگتی میں محو ہو کر سوم گاتے اور ناچتے تھے ۔ سردینا ناتھ ٹیگور مزے سے پربھو بھگتی کے گیت گاتے ہیں ۔ اور وجد میں آ کر ناچنے بھی ہیں ۔ ہندوستان کے اندر لکھوتی بھگت لوگ بھی سوم گاتے اور کبھی کبھی مستی میں آ کر ناچنے بھی ہیں ۔ پراچین کال میں رشی آشرم وید منتروں کے سُریلے گانوں سے گونج اٹھتے تھے ۔ کہتے ہیں کہ رشی دیانند اُپدیش دینے سے پہلے سور سہت وید منتروں کا مدھر گان کرتے تھے ۔ آریہ سماج بمبئی کے جو نیم رشی نے بنائے ہیں ۔ اُن میں بھی سپشٹ لکھا ہے ۔ کہ سپتاہک ست سنگ میں سام وید گان ہونا چاہئے ۔ ہم بھگتی بھگتی پکارتے ہیں ۔ لیکن پربھو گُن گان کو کسر شان سمجھتے ہیں ۔ یہ وہ اس اور وسنتا بدی پر ہم ایک اتنی بھگتی کی زبردست لہر چلا دیں ۔ کہ جو اس میں غوطہ لگائے وہ سرور حاصل کرے ۔ جو اُس کی زندگی کو پلٹ دے ۔ ہر ایک آریہ سماج کے سپتاہک ست سنگ میں جو گیت گائے جائیں ۔ وہ مقرر ہونے چاہئیں ۔ سب آریہ سبھاسد ان گیتوں کو یاد کر کے آٹھ سات کم از کم بھجن ٹیک سے گائے کریں ۔ اور سور سہت سینکڑوں گلوں سے پربھو بھگتی کے گیت کی آواز گونج اٹھے ۔ یہ درشیہ کیسا سُندر ہو گا ۔ اگر ہم یہ رواج نہیں چلا سکتے تو اردھ شتابدی کا منانا فضول ہے ۔ ہم دیانند بھگتی کے گیت میں تو کبھی کبھی آنند لیتے ہیں لیکن دیانند ادبھت پربھو بھگوان کی اُپاسنا سے پرے ہٹ کر بھی رشی بھگت کہلاتے ہیں ۔ ہماری اس حالت میں اور ان مسلمانوں کی حالت میں کتنا فرق ہے ۔ جو خدا پر محکم ایمان لا کر بھی شرک ہو جاتے ہیں ۔ لیکن پیغمبر اقدس کی شان میں اگر کوئی ایسا شبد ہو ۔ [illegible]

۴ جو اُن کو پسند نہ ہو ۔ تو خون بہانے سے بھی دریغ نہیں کرتے ۔ نہ صرف ہم کو نگر کیرتنوں سنکیرتنوں پربھات پھیریوں اور بھگتی کے انیہ اسی پرکار کے مظاہروں پر زور دینا چاہئے ۔ بلکہ اپنے جیونوں کو گان سے بنانا چاہئے ۔ سندھیا میں دل تب لگے گا ۔ جب سندھیا سے پہلے ایک بھگتی رس سے بھرا ہوا گیت گا لیں گے ۔ آچمن اور اندریہ سپرش شروع کریں گے ۔ ایک ایک منتر کا اچارن سور سہت کر کے اُس کے ارتھوں کا چنتن کریں گے ۔ پرانایام کی ودھی سیکھ کر ۔ پرانوں کو روک کر اوم اور گایتری کا جاپ کریں گے ۔

جب ہم یہ اصلی سرور حاصل کر سکیں گے ۔ تو پھر پربھو پریم حاصل کرنے کے لئے ہم دیال باغ کے دروازے کھٹکھٹائیں گے ۔ اور نہ رام نام دکھشا کے پیچھے بھاگیں گے ۔

یہ میرا چوتھا اور سب سے مہتو پورن مطالبہ ہے ؛

مضمون لمبا ہو گیا ہے ۔ اس لئے باقی خیالات کا اظہار اگلے مضمون میں کروں گا ؛

(آچاریہ) رامدیو

" وید جینتی سپتاہ "

سماچار پتروں دوارہ یہ سوچنا دی جا چکی ہے ۔ کہ آریہ پرستوں کو ویدک سوادھیائے کی رُچی بڑھانے کے لئے ہر سال آریہ سماج کی طرف سے " وید جینتی سپتاہ " منایا جاتا ہے ۔ اس شُبھ موقعہ پر ہر ایک آریہ سماج میں وید کا سوادھیائے ضرور ہونا چاہئے ۔ اس سال سوادھیائے کے لئے مندرجہ ذیل کاریہ کرم بنایا گیا ہے ۔ اور آشا کی جاتی ہے ۔ کہ سب آریہ سماجیں اس کے مطابق ہی اپنی کارروائی کریں گی ۔ سوادھیائے کے لئے ویدامرت پستک کے پرشٹوں کا سنکھیا دی گئی ہے :-

بھادوں	تاریخ	وار	موضوع	صفحہ
۹ بھادوں سمت ۱۹۹۱	مطابق ۲۴ اگست ۱۹۳۴ء	شکروار	انتریامی	صفحہ ۴۰ تا ۴۲
۱۰ " " "	۲۵ " "	سنیچروار	سنساری	" ۱۱۵ تا ۱۱۷
۱۱ " " "	۲۶ " "	اتوار	نتین انادی	" ۱۲۰ تا ۱۲۴
۱۲ " " "	۲۷ " "	سوموار	شوسنکلپ	" ۱۸۵ تا ۱۸۸
۱۳ " " "	۲۸ " "	منگلوار	سہردتیا	" ۳۷۸ تا ۳۸۰
۱۴ " " "	۲۹ " "	بدھوار	وجے پرارتھنا	" ۱۸۰ تا ۱۸۲
۱۵ " " "	۳۰ " "	ویروار	دمپتی کا پارسپرک ویوہار	" ۲۸۷ تا ۲۸۹
۱۶ " " "	۳۱ " "	شکروار	سنگٹھن سے اُم تقسیم	" ۲۵۶ تا ۲۵۸
۱۷ " " "	یکم ستمبر	سنیچروار	دان اور پروپکار	" ۲۴۴ تا ۲۴۸

نوٹ :- اس وید جینتی کے شُبھ موقعہ کے اُپلکش میں وید امرت پستک کی اڑھائی روپیہ کی جگہ دو روپیہ اور پیوش وندو پستک کی ۵ کی جگہ ۴ قیمت کر دی گئی ہے ۔ آشا ہے کہ سبھی نتھا آریہ سماجیں اس موقعہ سے لابھ اٹھائیں گی ؛

(ادھیکش پرکاشن وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ۔ لاہور)

پرانتیہ آریہ سمیلن سرگودہا

سرگودھا میں ہونے والے پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن کی تیاریاں زور شور سے شروع ہیں۔ سیاگت کارنی کمیٹی بھی بن گئی ہے۔ مقامی آریہ سجن بڑے اُتساہ سے کام کر رہے ہیں۔ غرضیکہ سمیلن کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔

اب پنجاب بھر کی جملہ آریہ سماجوں کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس سمیلن میں اپنے پرتی ندھی بھیج کر اسے سپھل بنانے میں پورا پورا سہیوگ دیں۔ اور جہاں تک جلد ممکن ہو سمیلن کے سنچالکوں کو اُن جملہ پرستاووں کی سوچنا دے دیں۔ جوکہ اُن کے خیال میں آریہ جاتی کی بھلائی کا پہلو لئے ہوئے ہیں۔ اور جن کے عمل میں لائے جانے سے آریہ جگت کے اندر وُہی سنگٹھن۔ وُہی اُتساہ اور وُہی جوش دوبارہ پیدا ہو سکتا ہے۔ جس کے لئے بھگوان دیانند نے ویدک دھرم کو پرچار کیا تھا۔ اور پنڈت لیکھرام جی نے جام شہادت نوش کیا تھا۔

جنم اشٹمی

امسال بھادوں کرشن پکش کی اشٹمی ۳۱ اگست اور یکم ستمبر کو ہے۔ ہمارے پورانک بھائی یکم ستمبر کو ورت رکھیں گے۔ اور اپنے خیال کے مطابق بھگوان کرشن چندر کی لیلا کریں گے۔ ہم ویدک دھرمی ان کے طریق سے اگرچہ متفق نہیں۔ مگر پھر بھی چونکہ ہم بھگوان کرشن چندر جی کو نہ صرف یوگی راج سمجھتے ہیں۔ بلکہ بھارت ورش کا ایک بہترین نمونہ مانتے ہیں۔ اس لئے ہمارا بھی یہ کرتویہ ہے۔ کہ ہم اس اشٹمی کو اپنے طریق پر بھی دھوم دھام سے منائیں۔ اور ایسا پربندھ کریں۔ جس سے ہندو جگت بھگوان کرشن چندر کا انوکرن کر کے ویدک دھرم کے پرچار میں ہمارا سہایک بننے کے لئے تیار ہو سکے۔ اس اُدیش کو لے کر ہمیں نہ صرف اس موقعہ پر یگیہ ہی کرنا چاہئے۔ بلکہ ایسے بھاشنوں کا بھی بندوبست کرنا چاہئے جن میں یوگیراج کرشن چندر کے جیون سے ہندو جنتا کوئی پائیدار شکشا گرہن کر سکے۔

"مدینہ" کی اشتعال انگیزی

نہ معلوم اسلامی پریس کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کے متعلق کچھ لکھے بنا نہیں رہ سکتا۔ بجنور کے اخبار "مدینہ" کے متعلق بہت سے ہندوستانیوں کا خیال ہے۔ کہ وہ قوم پرست مسلمانوں کا ترجمان ہے۔ لیکن جب اسے آریہ سماج کے متعلق کسی معاملہ میں اظہار رائے کرنا پڑتا ہے۔ تو اس کی اسلامیت ظاہر ہوئے بنا نہیں رہ سکتی۔ چنانچہ حال ہی میں اُس نے لکھا ہے کہ:-

"آریہ سماج سب سے بڑا مذہبی عذاب ہے۔ جو ہندوستان پر اس صدی میں نازل ہوا ہے۔ یہ عذاب سناتن دھرمیوں۔ جینیوں۔ برہمو سماجیوں۔ بودھوں اور عیسائیوں کے لئے سخت تکلیف دہ ہے۔ آریہ سماج کے ابتدائی اصول مذہبی خواہ کچھ بھی ہوں۔ لیکن آج ان کا سب سے بڑا اصول دل آزاری۔ فساد انگیزی اور فتنہ پردازی کے علاوہ اور کچھ نہیں۔"

"مدینہ" نے آریہ سماج کے خلاف جو خطابات اور الفاظ استعمال کئے ہیں۔ وہ نئے نہیں ہیں۔ یہی الفاظ اور فقرات بعینہٖ مکذبین انبیاء جملہ رسولوں اور پیغمبروں کے خلاف استعمال کرتے آئے ہیں۔ لیکن ان کے باوجود جملہ پیغمبر اپنا کام کرتے رہے ہیں۔ اور کبھی اُنھوں نے مخالفین کے اتہامات کی خاطر اپنے مشن کو نظر انداز نہیں کیا۔

خان عبداللہ خان کی رہائی

پشاور سے اطلاع آئی ہے۔ کہ خان عبدالغفار خان سرحدی گاندھی کے بھتیجے کو سیالکوٹ جیل سے رہا کر دیا گیا ہے۔ اور وہ اپنے وطن میں پہنچ چکے ہیں۔ پچھلے دنوں خان عبداللہ کی جیل کی زندگی کے متعلق جو دردناک حالات شائع ہوتے رہے ہیں۔ اور جس طرح ہنگر سٹرائیک کے ایام میں اُن کی جان کے لالے پڑے رہے ہیں۔ اس سے اُن کا نام اب پنجاب کے بچہ بچہ کے وردِ زبان ہو چکا ہے۔ ہم خانصاحب کو جہاں اُن کی رہائی پر مبارکباد دیتے ہیں۔ وہاں یہ بھی توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ اپنی سیاسی سرگرمیو...

کو اب ملک کی حالت کو بہتر بنانے میں وقف کرنا اپنا فرض سمجھیں گے۔ اور ایسی کوشش کریں گے۔ جس سے صوبہ سرحد کے اندر دوبارہ نہ صرف سیاسی زندگی عود کر آئے۔ بلکہ ہندو مسلم اتحاد کو گوری دیوی کے جبریہ اغوا سے جو کاری ضرب لگ چکی ہے۔ اس کی بھی تلافی ہو سکے۔

نیشنلسٹ پارٹی کی قائمی

ملک میں اس بات سے سخت اُلجھن پیدا ہو گئی ہے۔ کہ مہاتما گاندھی اور پنڈت مالویہ جی میں اصولی اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ اور اس اختلاف کی وجہ سے مالویہ جی نے کمیونل آوارڈ کی مذمت کے لئے جو پارٹی بنائی ہے۔ اُس نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ گو پنڈت مالویہ جی نے نیشنلسٹ کانفرنس منعقدہ کلکتہ میں یہ اعلان کیا ہے۔ کہ ممبری پارٹی میں سب کانگرس مین ہی ہوں گے۔ لیکن چونکہ ملک میں حالات ایسے موجود ہیں۔ کہ ہر ایک غیر مسلم کے لئے فی الحال یہ مشکل ہے۔ کہ وہ کانگرس کا ممبر بن سکے۔ اس لئے اگر مالویہ جی ہر ایک ایسے کسی کو جو کہ کمیونل آوارڈ اور وائیٹ پیپر کا مخالف ہے۔ پارٹی کا ممبر بنا لیں۔ تو وہ اپنی نئی پارٹی کو مضبوط بنانے میں مددگار ثابت ہوں گے۔ ورنہ خالص کانگرسیوں سے اپنی پارٹی کو مرتب اور منظم کرنا تو محض کانگرس میں اختلاف پیدا کرنے کے ہی مترادف ہوگا۔ اور اس سے نہ سوراجیہ پارٹی کامیاب ہو سکے گی۔ اور نہ نیشنلسٹ پارٹی۔ صرف جی حضوری پارٹی کی پانچوں گھی میں ہوں گی۔

جشنِ آزادئ افغانستان

جب سے غازی امان اللہ نے افغانستان کو خارجی اقتدار سے آزاد کرایا ہے۔ تب سے وہاں ہر سال ماہ اگست میں یوم آزادی منایا جاتا ہے۔ اس دفعہ جو جشن آزادی منایا گیا اس کا ایک خاص پہلو یہ بھی تھا۔ کہ ملک کی سودیشی صنعت و حرفت کی حوصلہ افزائی کے لئے ایک صنعتی نمائش کا بھی انتظام کیا گیا

جس میں افغانستان اور بیرون ملک کی تیار شدہ اشیاء جمع کی گئیں۔ بتلایا جاتا ہے۔ کہ اس موقعہ پر شاہ ظہیر خان والئے افغانستان نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ مجھے افغانستان کا شاندار مستقبل نظر آ رہا ہے۔ ہم خود یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہمارا ہمسایہ ملک نہ صرف مستقبل میں ہی شاندار ہو۔ بلکہ وہ اس قابل بن سکے۔ کہ دُنیا کے مہذب ممالک اس کی طرف اپنا دوستی کا ہاتھ بڑھانا اپنا فرض سمجھیں۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ افغانستان کی باگ ڈور ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ جو کہ افغانستان کو اس طرح آزاد اور شاندار بنانے کے اہل نہیں۔ جس طرح کہ افغانستان کی جغرافیائی پوزیشن کا تقاضا ہے۔

پنڈت جے چند کو ودھائی

ہمیں یہ بات سن کر بڑی خوشی ہوئی ہے۔ کہ پنڈت جے چند رجی ودیا النکار کو دوسری مرتبہ دو یدی میڈل دیا گیا ہے۔ یہ میڈل ناگری پرچارنی سبھا بنارس کی جانب سے ہر سال ہندی کی بہترین کتاب لکھنے والے کو دیا جاتا ہے۔ ہمیں بتلایا گیا ہے۔ کہ جس کتاب کے لئے پنڈت جی کو میڈل دیا گیا ہے۔ اس کے لکھنے پر اُنھیں ہندی ساہتیہ سمیلن کی طرف سے گزشتہ ماہ مارچ میں ۱۲۰۰ روپے کی مالیت کا منگل پرشاد انعام بھی دیا تھا۔

ہماری خوشی میں اس بات سے بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ کہ پنڈت جی ہی ہندی کے ایک ایسے مصنف ہیں۔ جنہیں ایک کتاب لکھنے پر دو انعامات ملنے کا فخر حاصل ہوا ہے۔ اور اس خوشی کا اظہار کرنے کے لئے ہم ان کو ہاردک ودھائی دیتے ہیں۔

قبولیت احمدیت

خلیفہ قادیانی اپنی قبولیت احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

"جب میں بہت چھوٹا تھا۔ یعنی میری عمر صرف ۱۱ سال کی تھی۔ تو ایک دفعہ میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کیا میں احمدی اس لئے ہوں۔ کہ میں مدعیٔ مسیحیت و مہدویت کا بیٹا ہوں۔ یا اس لئے کہ یہی صداقت ہے۔ اور خدا جانتا ہے۔ کہ میں گھر کی چھت کے نیچے نہیں داخل ہوا۔ جب تک مجھے یقین نہیں ہو گیا۔ کہ عقل سے سمجھ کر میں نے احمدیت کو قبول کیا ہے" ؞

("الفضل" - ۱۷ اپریل ۱۹۳۶ء)

خلیفہ صاحب معاف فرمائیں۔ ہم ان کے بیان کو "چھوٹا منہ بڑی بات" کے مصداق سمجھتے ہیں۔ ان کا یہ دعوےٰ کہ میں نے گیارہ سال کی عمر طفولیت میں احمدیت کو قبول کیا تھا۔ اس حالت میں محض ایک گپ معلوم ہوتا ہے۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ان کی عقل اتنی عظیم الشان اور غیر معمولی تھی۔ کہ وہ انٹرنس تک کے کورس بھی یاد نہ کر سکتے تھے۔ اور معمولی جماعتوں میں بھی کامیابی حاصل نہ کر سکتے تھے ؞

منافق کا پتہ بتلاؤ!

ایک دفعہ خلیفہ قادیان نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا۔ کہ:-

"حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ایک ہندو صاحب آپ سے ملنے آیا کرتے تھے۔ اور جب آتے۔ کہتے کہ دلی کے کباب کھلاؤ۔ ہماری والدہ چونکہ دلی کی ہیں۔ اس لئے وہ بنا کر دیا کرتی تھیں۔ اس ہندو نے جو ایک بار کباب کھائے۔ تو اسے پسند آئے۔ اس لئے جب آتے۔ ان کی فرمائش کرتے۔ اور مسجد کی پاس والی کوٹھڑی میں چھپ کر کھا لیتے لیکن وہ مجالس میں آپ کے ساتھ گوشت خوری پر بحث کرتے" ؞

("الفضل" - ۲۲ مارچ ۱۹۳۶ء)

ہم کو نہیں بلکہ شکست ہے کہ خلیفہ صاحب کا مذکورہ اور مشکلو مخفی ذہنی بیان ہے۔ اور یہ ایک غیر مسلم کو بدنام کرنے کے لئے ہے۔ اگر خلیفہ صاحب کے کوئی مرید اس بیان کو درست سمجھتے ہیں۔ تو پھر ان کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس ہندو کا جس کو خلیفہ صاحب نے بلا وجہ بدنام کیا ہے۔ پورا پتہ بتلائیں۔ کیونکہ ہم خود بھی اس بارہ میں اپنی تکمیل تحقیقات کریں گے۔ اور حقیقت حال کو جان سکیں گے ؞

کیا جنات ہیں؟

اخبار "مسلمان" سوہدرہ اپنے پرچہ ۱۵ اگست ۱۹۳۶ء میں جنات کے متعلق ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ:-

"اسلام تو جنات کا قائل ہے۔ اور قرآن و حدیث میں ان کا ذکر موجود ہے۔ بلکہ قرآن مجید میں ایک مستقل سورۃ ہے۔ جس کا نام سورۃ جن ہے۔ مگر نئی روشنی کے بہت سے مسلمان اور ہندو اس کے قائل نہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ یہ محض توہمات ہیں" ؞

غریب "مسلمان" کو غلطی لگی ہے۔ اسلام نہ صرف جنات کا ہی قائل ہے۔ بلکہ اسلامی لٹریچر سے یہ بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ کئی جنات حضرت محمد صاحب کا وعظ سنکر کلمہ پڑھنے کے لئے بھی تیار ہو گئے تھے۔ اور مسلمان بنکر پورے نمازی ہو گئے تھے۔ نئی روشنی کے ہندو یا مسلمان جو جنات کے عقیدہ کو توہمات کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ ان کو چھوڑ کر ہم صرف جنات کے قائلوں سے اتنا پوچھتے ہیں۔ کہ جناب والا! اگر کچھ جنات مسلمان ہوئے تھے تو کم از کم ان کا سلسلہ بھی آگے چلا ہو گا۔ آپ مہربانی کر کے ان کے جانشینوں کو ہمیں دکھلا دیجئے۔ ہم پھر مان لیں گے۔ کہ جنات کے متعلق اسلام کا عقیدہ درست ہے ؞

نواب رامپور کی وطن دشمنی

نواب صاحب رامپور نے یوگوسلاویہ کی راجدھانی بلگریڈ میں ایک اخباری نمائندہ کو حالات ہند پر بیان دیتے ہوئے یہ کہہ کر ہندوستان کی لٹیا ہی ڈبو دی۔ کہ ہندوستانی برطانوی گورنمنٹ کے ماتحت بالکل مطمئن ہیں۔ اور ملک کی حالت ویسی ہے۔ جیسی کہ ہونی چاہئے۔

نواب صاحب کو یہ شوبھا نہیں دیتا تھا۔ کہ وہ ہندوستان کے باشندہ ہوتے ہوئے ایک غیر ملک میں ایسے الفاظ زبان سے نکالتے۔ جن سے دوسرے لوگ یہ نتیجہ نکالتے۔ کہ نواب صاحب محض جی حضوری ہیں۔ اور ہندوستان کے مستقبل کو بہتر بنانے کے خواہاں نہیں ہیں۔ ہمارے والیان ریاست کی یہ بڑی بھاری کمزوری ہے کہ وہ حکومت ہند کے منظور نظر بننے کے زعم فاسد میں حقیقت سے انحراف کرتے پھریں۔ اور اپنے اخلاقی فرض سے جو کہ مادر وطن کا نمک ان پر عائد کرتا ہے۔ تجاہل عارفانہ روا رکھیں ؞

بڑھیا پن

جملہ مسلمان حضرت محمد صاحب کو نہ صرف خاتم الانبیاء سمجھتے ہیں بلکہ افضل الانبیاء بھی قرار دیتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کی خوبیٔ قسمت سمجھئے کہ مرزائی گروہ اس عقیدہ کا معتقد نظر نہیں آتا۔ وہ مانتا ہے۔ کہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی شان حضرت محمد صاحب سے بھی معاذ اللہ بڑھیا اور ارفع ہے۔ چنانچہ حضرت اکمل صاحب اپنی ایک نظم میں اپنے پیر و مرشد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھکر اپنی شاں میں

گویا دوسرے الفاظ میں اکمل صاحب یہ وعظ فرما رہے ہیں۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب کی شان نہ صرف حضرت محمد صاحب سے بڑھیا ہے۔ بلکہ وہ درجہ میں بھی بڑے ہیں۔ پھر نہ معلوم غیر مرزائی مسلمان کیوں اس بڑھیا شان والے ہی کا کلمہ ورد زبان کرنے سے کتراتے ہیں۔ اور اپنی عاقبت کو سنوارنے کی کوشش نہیں کرتے؟

جزوی فضیلت

اکمل صاحب کا ارشاد تو ہم اوپر درج کر چکے ہیں اب ایک اور مرزائی صاحب کی سنئے۔ ان کا نام نامی ڈاکٹر شاہ نواز ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"اس زمانہ میں تمدنی ترقی زیادہ ہوئی ہے۔ یہ جزوی فضیلت ہے۔ جو حضرت مسیح موعود کو آنحضرت صلعم پر حاصل ہے۔ نبی کریم کی ذہنی استعدادوں کا پورا ظہور بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا۔ ورنہ قابلیت تھی" (ریویو بابت مئی صفحہ ۲۰)

ہم مرزائیوں کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ آخر انہوں نے باقی مسلمانوں کے اعتقادات کی تقلید کر کے یہ اعلان کر دیا کہ مرزا صاحب کو حضرت محمد صاحب پر کسی نہ کسی حالت میں جزوی فضیلت حاصل تھی۔ دیکھیں باقی مسلمان اپنی سابقہ غلطیوں کی اصلاح کر کے کب اس جزوی فضیلت والے کی تبلیغ شروع کرتے ہیں ؞

محکمہ تعلیم کے خلاف جہاد

مسلمانوں کے حوصلے اس قدر بڑھ گئے ہیں۔ کہ وہ نہ صرف غیر مسلموں پر ہی اپنا رعب جمانے کے درپے رہتے ہیں۔ بلکہ حکومت کی مشینری کو بھی معطل کرنے پر تلے رہتے ہیں۔ حال ہی میں صوبہ دہلی کے بورڈ آف ایجوکیشن نے ایک انگریزی کتاب موسومہ "مکینز گریٹ بڈو منچر" کی کچھ کاپیاں مختلف سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کے پاس بدیں غرض بھیجی ہیں۔ کہ وہ اس کتاب کو بطور نصاب اپنے ہاں رائج کریں۔ کتاب کا مصنف ایک انگریز ہے۔ جس کا نام ہے سٹیفن ساؤتھ وولڈ۔ اور میسرز لانگ مین گرین اینڈ کو لمیٹڈ نے اسے شائع کیا ہے۔ چونکہ کتاب مذکور میں اسلام کے متعلق بھی کچھ تبصرہ کیا گیا ہے۔ اس لئے اسلامی پریس نے اس کے خلاف اس غرض سے مخالفانہ پروپیگنڈہ شروع کر دیا ہے کہ مسلمانوں کی ایجی ٹیشن سے مرعوب ہو کر صوبہ دہلی کا بورڈ آف سکنڈری ایجوکیشن آئندہ کے لئے یہ عہد کرے۔ کہ اگر اس نے آئندہ کوئی کتاب نصاب بنانے کے لئے مختلف ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹر صاحبان کو بھیجنی ہو گی۔ تو اسے سب سے پہلے مسلمانوں سے منظوری بھی لینی پڑے گی۔ اور اپنے عمل سے یہ ثابت کرنا

قادیانی نبی کی درویشانہ زندگی کا فوٹو

ہمارے مرزائی دوست کہتے ہیں کہ مرزا صاحب درویش صفت تھے۔ انہیں دنیاوی عیش و عشرت سے نفرت تھی۔ فقیرانہ طبیعت کے مالک تھے۔ پھٹی پرانی جوتی پہن کر گزارہ کر لیتے تھے۔ گھر سے باہر نکل پڑتے تھے۔ دنیاوی نگے ہوں یا نہ۔ روپیہ پیسہ کو ہاتھ تک نہ لگاتے تھے۔ دنیا کی طرف سے لاپرواہ تھے۔ اور دل کے اس قدر غنی تھے کہ ہزاروں کو ان کے دستر خوان سے کھانا ملتا تھا۔

اس وقت ہمارے سامنے ۴۲ صفحات کا ایک رسالہ ہے۔ اس کا عنوان ہے "خطوط امام بنام غلام"۔ اس میں ایک مرزائی حکیم محمد حسین قریشی نامی نے اپنی دکان کو مرزائیوں میں مقبول بنانے اور چمکانے کے لئے آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے متعدد خطوط فخر کے ساتھ شائع کئے ہیں۔

"پرکاش" کے پریمیوں کی اطلاع کے لئے ہم ان میں سے چند خطوط کے اقتباسات یہاں شائع کرتے ہیں۔ تاکہ ان کو پتہ لگ سکے۔ کہ قادیانی نبی کس قسم کی درویشانہ زندگی بسر کیا کرتے تھے؟

مشک خالص کا آرڈر

(۱) پہلی مشک ختم ہو چکی ہے۔ اس لئے پچاس روپیہ بذریعہ منی آرڈر آپ کی خدمت میں ارسال ہیں۔ آپ دو تولہ مشک خالص دو شیشیوں میں علیحدہ علیحدہ یعنی تولہ تولہ ارسال فرما دیں۔

(صفحہ ۲-۳)

(۲) آپ بے شک ایک تولہ مشک بقیمت چھبیس روپیہ (۲۶ روپیہ) کی خرید کر کے بذریعہ وی۔ پی بھیج دیں۔ ضرور بھیج دیں۔ (صفحہ ۳)

چھیچھڑا نہ ہو!

(ا) ایک تولہ مشک عمدہ جس میں چھیچھڑا نہ ہو۔ اور اول درجہ کی خوشبودار ہو۔ اگر مشرطی ہو تو بہتر۔ ورنہ اپنی ذمہ داری پر بھیج دیں۔ (صفحہ ۵)

(ب) آپ براہ مہربانی ایک تولہ مشک خالص جس میں ریلیلہ اور چھلی اور صوف نہ ہوں۔ اور تازہ خوشبودار ہو۔ بذریعہ ویلیو ارسال فرمائیں۔ کیونکہ پہلی مشک ختم ہو چکی ہے (صفحہ ۶)

(ج) پہلی مشک جو لاہور سے آپ نے بھیجی تھی۔ وہ اب نہیں رہی۔ آپ جانتے ہی ایک تولہ مشک خالص جس میں چھیچھڑا نہ ہو۔ اور بخوبی جیسی کہ چاہئے خوشبودار ہو۔ ضرور ویلیو کرا کر بھیج دیں۔ جس قدر قیمت ہو مضائقہ نہیں۔ مگر مشک اعلیٰ درجہ کی ہو۔ چھیچھڑا نہ ہو۔ اور جیسی کہ عمدہ اور تازہ مشک میں تیز خوشبو ہوتی ہے۔ وہ اس میں ہو۔ (صفحہ ۱۱)

(د) مشک خالص عمدہ جس میں چھیچھڑا نہ ہو۔ ایک تولہ عہ(؟) کی اپنے ساتھ لا دیں۔ (صفحہ ۱۱)

مفرح عنبری

قادیان کے رئیس ابن رئیس آنجہانی مرزا صاحب خالص مشک کے ہی دلدادہ نہ تھے۔ بلکہ مفرح عنبری پر بھی لٹو تھے۔ چنانچہ حکیم مذکور لکھتے ہیں کہ:-

"میں اپنے مولا کریم کے فضل سے اس کو بھی اپنے لئے اندازہ فخر و برکت کا موجب سمجھتا ہوں۔ کہ حضور (مرزا آنجہانی) اس ناچیز کی تیار کردہ مفرح عنبری کا بھی استعمال

بزرگ نوابوں سے دو چند سہ چند مول لیتے ہیں" (صفحہ ۴)

شاہانہ بستر اور پوشش

خیمے اور قناتیں چلنے دیجئے۔ مرزا صاحب ایک جگہ فرماتے ہیں:-

"کل کے خط میں سہو سے میں اس بستر کی رسید بھیجنا بھول گیا۔ جو آپ نے بڑی محبت اور اخلاص کی راہ سے بھیجا تھا۔ سو حقیقت وہ بستر اس سخت سردی کے وقت میرے لئے نہایت عمدہ اور کار آمد

آسمانی نکاح کی ناکامی کا برہنہ اقبال

آنجہانی مرزا صاحب نے عدالت ضلع گورداسپور میں ذیل کا حلفیہ بیان دیا:-

"احمد بیگ کی دختر کی نسبت جو پیش گوئی ہے۔ وہ اشتہار میں درج ہے۔ اور ایک مشہور امر ہے۔ وہ امام الدین کی ہمشیرہ زادی ہے۔ جو خط بنام مرزا احمد بیگ کلمہ فضل رحمانی میں درج ہے۔ وہ میرا ہے۔ اور سچ ہے وہ عورت میرے ساتھ بیاہی نہیں گئی۔ مگر میرے ساتھ اس کا بیاہ ضرور ہوگا۔ جیسا کہ پیش گوئی میں درج ہے۔ وہ سلطان محمد سے بیاہی گئی۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ اس عدالت میں جہاں ان باتوں پر جو میری طرف سے نہیں ہیں۔ بلکہ خدا کی طرف سے ہیں ہنسی کی گئی ہے۔ ایک وقت آتا ہے کہ عجیب اثر پڑے گا۔ اور سب کے ندامت سے سر نیچے ہوں گے۔ پیش گوئی کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پیش گوئی مشرطی تھی۔ اور شرط توبہ اور رجوع الی اللہ کی تھی۔ لڑکی کے باپ نے توبہ نہ کی۔ اس لئے وہ بیاہ کے بعد چھ مہینوں کے اندر مر گیا۔ اور پیش گوئی کی دوسری جز پوری ہو گئی۔ اس کا خوف اس کے خاندان پر پڑا۔ اور خصوصاً شوہر پر پڑا۔ جو پیش گوئی کا ایک جز تھا۔ انہوں نے توبہ کی۔ چنانچہ اس کے رشتہ داروں اور عزیزوں کے خط بھی آئے۔ اس لئے خدا نے اس کو مہلت دی۔ عورت اب تک زندہ ہے۔ میرے نکاح میں وہ عورت ضرور آجائے گی۔ امید کیسی یقین کامل ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں۔ ٹلتی نہیں۔ ہو کر رہیں گی"

(اخبار الحکم" ۱۰ اگست سنہ ۱۹۰۱ء)

فرماتے تھے" (صفحہ ۸)

نوابی خیمے

مرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں۔ کہ:-

"وحی الٰہی کی بنا پر مکان ہمارا خطرناک ہے۔ اس لئے آج -/۳۱۰ روپے خیمہ خریدنے کے لئے بھیجتا ہوں۔ چاہئے۔ کہ آپ اور دوسر چند دوست داروں کے ساتھ جو تجربہ کار ہوں۔ بہت عمدہ خیمہ معہ قناتوں اور دوسرے سامانوں کے بہت جلد روانہ فرما دیں۔ اور بھیجنے والوں میں سے کسی کو یہ خیال پیدا نہ ہو۔ کہ کسی تکلف سے ہم نے یہ خیمہ خریدنا ہے۔ کیونکہ

"چیز ہے" (صفحہ ۳)

کابلی گرم پوستین

"اور اگر کوئی ریشمی پوستین جو نئی اور گرم اور کشادہ ہو۔ اور جو کابل کی طرف سے آئی ہو۔ مل سکے۔ تو اس کی قیمت سے اطلاع دیں" (صفحہ ۲)

حمام اور پاخانہ

اس پر ہی آپ اکتفا نہیں کرتے۔ بلکہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ:-

(ا) بان عمدہ بیگمی علاوہ۔ اور ایک انگریزی وضع کا پاخانہ جو ایک چوکی ہوتی ہے اور

اس میں ایک برتن ہوتا ہے۔ اس کی قیمت معلوم نہیں۔ آپ ساتھ لا دیں" (صفحہ ۶)

(ب) "حماموں کی قیمت معہ کرایہ وغیرہ عـــہ روپے مولوی محمد علی کو دے گئے ہیں" (صفحہ ۸)

نیا کلاک

ہمارے قادیانی نبی صاحب ایک اور خط میں فرماتے ہیں۔ کہ:-

"ہمارا پہلا کلاک یعنی گھنٹہ بگڑ گیا ہے۔ اس لئے ایک کلاک عمدہ خریدنے کے لئے مبلغ معتبر بھیجتا ہوں۔ جو کلاک بخوبی امتحان کر کے ارسال فرما دیں" (صفحہ ۵)

قیمتی چیزوں کی فرمائش

وہ نبی کیا۔ جو ذرا شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ نہ جمائے۔ چنانچہ آنجہانی مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ:-

"اس وقت والدہ محمود احمد ہوا کی تبدیلی کے لئے لاہور آتی ہیں۔ غالباً انشاء اللہ تعالیٰ دس دن تک لاہور میں رہیں گی۔ اور بعض چیزیں پارچات وغیرہ خریدیں گی۔ اس لئے ان کی خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے آپ سے بہتر اور کسی شخص کو میں نہیں دیکھتا۔ لہذا اسی غرض سے آپ کو یہ خط لکھتا ہوں۔ کہ آپ جہاں تک ہو سکے۔ اس خدمت کے ادا کرنے میں ان (بیگم صاحبہ) کی خوشنودی حاصل کریں۔ اور خود تکلیف اٹھا کر عمدہ چیزیں خریدیں" (صفحہ ۴)

ریشمی قمیض کا آرڈر

لیجئے مزید شان نبوت کے کرشمے دیکھئے۔

"اس وقت بموجب تاکید والدہ محمود لکھتا ہوں۔ کہ آپ مبارکہ میری لڑکی کے لئے ایک قمیض ریشمی یا جالی کی جو چھ روپیہ کی قیمت سے زیادہ نہ ہو۔ اور جس پر گوٹہ لگا ہوا ہو۔ عید سے پہلے تیار کرا کر بھیج دیں۔ قیمت اس کی کسی کے ہاتھ بھیج دی جائے گی۔ رنگ کوئی ہو۔ مگر پارچہ ریشمی یا جالی ہو"

(صفحہ ۴ و ۵)

نوٹ

مسلمانو! یہ ہے ایک "نبی" کا حال۔ براہ مہربانی اتنا تو بیان کرتے جاؤ۔ کہ کیا باقی ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی بھی ایسے ہی درویش صفت تھے۔ یا ہمارے قادیانی نبی ہی الہامی شان کو بٹہ لگانے والے تھے؟

چاند اور سوریہ گرہن

(لیکھک شری سورن سنگھ جی منتری آریہ سماج نکودر)

ویدک سمپتی کے لپت ہو جانے سے برہمن سماج اپنے اُدھار ارتھ نانا پرکار کے بھرم مولک سدھانتوں کا اولمبن کر کے اُنہی کو اتی سوپان پر چڑھنے کا سادھن سمجھ انورت پرمین کرتا ہوا بھی اُدھنی کے مہابھشن کا پرگرت ہیں۔ جاگراستے "گرہن" میں ہی لوگوں میں بہت کچھ بھرم پھیلے ہوئے ہیں ×

پرانوں کے آدھار پر پورانک بھائی سادھی یہ منتر کو لئے رہتے ہیں۔ کہ جس سمے وشنو بھگوان موہنی روپ دھارن کر کے امرت بانٹ رہے تھے۔ اُس سمے راہو نامک ایک راکھشس دیوتا کا روپ دھارن کر کے وہاں آ بیٹھا۔ جب وشنو بھگوان نے اُس کو امرت دیا۔ تو وہ اسی سمے پی گیا۔ سوریہ اور چندرما نے اُس کی چغلی کھائی۔ کہ یہ راکھشس ہے۔ وشنو نے کرودھت ہو کر چکر سے راہو کا سر کاٹ ڈالا۔ پرنتو وہ مرا نہیں۔ کیونکہ وہ امرت پی چکا تھا۔ اسی کارن وہ سوریہ اور چندرما کو جہاں پاتا ہے۔ وہاں گرس لیتا ہے۔ پرنتو وہ اس کی گردن کے چھدر میں سے ہو کر نکل جاتے ہیں۔

یہ پرانوں کے اَنکول گرہن کا سنکشپت ورتانت ہے۔ اسی کارن بھرم میں پڑ کر دیش کے منشیہ سامپرنک کرتم پتر کھنوں میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ کوروکشیتر آدی کرتم تیرتھوں میں کبھی کبھی لاکھ منشیہ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اُن بیچاروں کے دھن اپنی اور دوسرے نگنیوں کو بھی دان کر آتے ہیں۔ اس ابھیاس کا بھی کوئی ٹھکانہ ہے؟

وید اور جیوتش کے گرنتھوں میں گرہن کا کارن سپشٹ لکھا ہے۔ کہ جس پرکار پرتھوی سوریہ کی پرکرما کرتی ہے۔ اسی پرکار چندرما بھی پرتھوی کی پرکرما کرتا ہے۔ اس پرکار بھرمن کرتے ہوئے جب سوریہ پرتھوی اور چندرما تینوں ایک سیدھ میں آ جاتے ہیں۔ تب گرہن پڑتا ہے ×

چندر گرہن کا کارن سمجھنے کے لئے یہ جاننا آوشیک ہے۔ کہ (پرتھوی کے سمان) چندرما (بھی) سوریہ سے پرکاشت ہوتا ہے۔ لکھا ہے۔

"दिवि सोमो अधिश्रित :"

(اتھرو وید۔ کانڈ ۱۴۔ ادھیائے ۱۔ منتر ۱)

ارتھ:۔ چندرما لوک سوریہ سے آشرت ہو کر پرکاشت ہوتا ہے ×

"नित्यमधस्थस्येंदोर्भानिर्मासि
सितमथस्यथांम।
स्वच्छायया-यदसित
कुम्भस्येवातपस्थस्य ॥"

ارتھ:۔ دھوپ میں رکھے ہوئے گھڑے کی طرح سوریہ کی کرنوں سے نیچے رہنے والے چندرما کا اردھ بھاگ سدا شوبت رہتا ہے جیسے اس پرکار کا لیکھ "وراہ مہیر" نے اپنی سنگھتی کے چوتھے ادھیائے کے آرمبھ میں لکھا ہے۔ اسی طرح اور بھی آپ لکھتے ہیں۔ لکھا:۔

"सलिलमये शशिनि रवेर्दीधितयो मूर्छितास्तमो नैशम्।
क्षपयन्ति दर्पणोदर विहिता इव मन्दिरस्यन्तः ॥"

ارتھ:۔ جیسے درپن میں پڑتی ہوئی سوریہ کی کرنیں پرتی پھلت ہو کر گرہ (مندر) کے اندھکار کو ناش کرتی ہیں۔ ویسے ہی جل مے چندر میں پڑتی ہوئی سوریہ کی کرنیں پرتی پھلت ہو کر راتری سمبندھی اندھکار کو نشٹ کرتی ہیں ×

اسی پرکار بھاسکر آچاریہ نے بھی سدھانت شرومنی کے گال ادھیائے میں کہا ہے:۔

"तरणि किरण संगादेष पीयूष पिण्डो दिनकरदिशि चन्द्रश्चन्द्रिकाभिश्चकास्ति।
तदितरदिशि बालाकुन्तलश्यामलश्रीर्घट इव निजमूर्तिच्छाययैवातपस्थः ॥"

ارتھ:۔ سوریہ کی کرنوں کے سنگ سے یہ امرت کا گولہ روپی چاند سوریہ کی طرف چاندنی سے چمکتا ہے۔ اور اُس سے دوسری طرف مرکنواری استری کے بالوں کی سی شوبھا والا ارتھات پرکاش رہت رہتا ہے۔ جیسے کہ دھوپ میں رکھا ہوا گھڑا اپنے سوروپ سے سمبر کاش اور پرکاش رہت ہوتا ہے۔ ویسے ہی چندرما ×

اس لئے جب سوریہ اور چندرما کے بیچ میں پرتھوی آ جاتی ہے۔ تو سوریہ کا پرکاش چندرما میں جانے سے رک جاتا ہے۔ اتنا بھاگ کٹا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ جس کو چندر گرہن کہتے ہیں۔ جوں جوں چندرما پرتھوی اور سوریہ کی سیدھ سے نکلتا جاتا ہے اس میں سوریہ کی کرنیں پہنچنے لگتی ہیں۔ اسی کو گرہن کا موکش کہتے ہیں۔ اس سے دروہ پرتھوی اور سوریہ کے بیچ میں چندرما آ جاتا ہے۔ تب سوریہ چندرما کی آڑ میں چھپنے لگتا ہے۔ اور جتنا بھاگ اوٹ میں آ جاتا ہے اتنا بھاگ کٹا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اسی کو سوریہ گرہن کہتے ہیں جب پورا سوریہ گرہن پڑتا ہے تب پرتھوی پر پرکاش کم ہو جاتا ہے ×

یہ چندر گرہن اور سوریہ گرہن کا ٹھیک کارن جیوتش کے سب سدگرنتھوں میں ایسا ہی لکھا ہے۔ آریہ بھٹ جی اپنے گول پاد میں ایسا ہی لکھتے ہیں یتھا:۔

"छादयति शशी सूर्यं शशिनं च महती भूच्छाया।"

ارتھ:۔ سوریہ گرہن میں چندرما سوریہ کو ڈھانپ لیتا ہے۔ اور چندر گرہن میں پرتھوی کی چھایا چندرما کو ڈھانپ لیتی ہے ×

"छादको भास्करस्येन्दुरधःस्थो घनवद्भवेत्।
भूच्छायां प्राङ्मुखश्चन्द्रो विशत्यस्य भवेदसौ।"

(سوریہ سدھانت کے گرہن ادھیکار میں)

ارتھ:۔ میگھ کے تلیہ نیچے رہنے والا چندر سوریہ کو ڈھانپنے والا ہوتا ہے۔ اور پورو کی اور چلنے والا چندر بھو چھایا میں پرویش کرتا ہے۔ اس لئے بھو چھایا چندرما کو ڈھانپ لیتی ہے ×

اور بھی ذرا درشٹی ڈالئے:۔

"पूर्वाभिमुखो गच्छन् कुच्छायान्तर्यतः शशी विशति। तेन प्राक् प्रग्रहणं पश्चान्मोक्षोऽस्य निःसरतः।"

(سدھانت شرومنی۔ گول ادھیائے)

ارتھ:۔ جس کارن سے چندرما پورب ابھی مکھ جاتا ہوا پرتھوی کی چھایا میں پرویش کرتا ہے۔ اسی کارن اس میں سے نکلنے والے چاند کا آگے سے گرہن ہوتا ہے۔ اور پیچھے سے موکش ہوتا ہے ×

گورو لاگھو میں بھی اسی سدھانت کو پشٹ کیا ہے لکھا ہے:۔

"छादयत्यर्कमिन्दुर्विधुं भूमिभा"

ارتھ:۔ سوریہ کو چاند اور چاند کو بھومی کی چھایا ڈھانپ لیتی ہے ×

اسی کتھن کا اولمبن کر کے کوی شرومنی کالیداس جی بھی اپنے پرسدھ مہاکاویہ رگھوونش کے سرگ ۱۴ اشلوک ۴۰ میں اسی سدھانت کو سمادھیا کرتا لکھ رہے ہیں یتھا:۔

"छाया हि भूमेः शशिनो मलत्वेनारोपिता शुद्धिमतः प्रजाभिः ॥"

ارتھ:۔ چندر گرہن میں پرتھوی کی چھایا چندرما پر پڑتی ہے۔ پرنتو لوگ اس کو شدھ چندرما میں ایک کلنک بتلاتے ہیں ×

گرہن کے وشے میں ایک اور وشیش بات یہ ہے۔ کہ گرہن ہوتے سمے سوریہ اتھوا چندرما کا پرنتا کا بھاگ ہی کیوں (کٹتا ہے) گرست ہوتا ہے؟ یدی پرانوں کے انوسار راہو دوارہ گرہن مانا جائے تو گول ہی نہیں کٹنا چاہئے۔ جب کوئی کسی پر شستر چلاتا ہے۔ تو وہ ناپ تول کر اتھوا پرکال سے نہیں کاٹتا بلکہ یتھا اوسر پرہار کرتا ہے۔ یہاں جیوتش ہی پرمان ہے۔ کیونکہ سوریہ آدی گرہ گول ہیں۔ اسی لئے گول گرہوں کا پرکاش اور چھایا گول ہی پڑتی ہے۔ اتھوا گول کے بیچ میں آ جائے گول ہی بھاگ چھپتا ہے ×

گرہن کے وشے میں سینکڑوں پرمان سدگرنتھوں میں بھرے پڑے ہیں۔ چندر اور سوریہ گرہن۔ پرتھوی اور چندرما کی چھایا سے چالوں کے انوسار پڑتا ہے۔ نہ کہ راہو کے گرہن سے۔ وید کا ایک پرمان اسی سمبندھ میں نیچے دیا جاتا ہے:۔

"यं वै सूर्यं स्वर्भानुस्तमसाविध्यदासुरः। अत्रयस्तमन्वविन्दन् ह्यन्ये अशक्नुवन् सूर्य को स्वप्रकाश सूर्य को स्वप्रकाश मशक्नुवन्।"

(رگوید کی آشو ولائن شاکھا میں)

ارتھ:۔ سوریہ گرہن میں سوتہ پرکاش سوریہ کو سویم پرکاش رہت چندرما اندھکار سے ڈھانپ لیتا ہے ×

تاج پہنتے ہیں۔ تو میں آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی ولد مرزا غلام مرتضیٰ کا دل وجان سے مداح ہوں۔ کیونکہ اُنہوں نے اپنی زندگی سے اس بات کا عملی ثبوت بہم پہنچا دیا ہے۔ کہ مذہب کے تحفظ کی آڑ میں ایک مومن کس طرح تاجرانہ تشہیر بازی کی سبیل نکالتے ہوئے کام لے کر بلامردوں کی جائز آمدنی پر متصرف بیجا کر سکتا ہے۔ اپنا شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ قائم رکھ سکتا ہے۔ اور ایک مستقل گدی کی داغ بیل ڈال سکتا ہے۔ دیکھو یہ کیسی تو خشک منطق چھانٹ کر اپنا اُلّو سیدھا کیا ہے۔ لیکن جن لوگوں نے دنیاوی نکتہ خیال سے دنیا میں کامیابی کا منہ دیکھنا ہوتا ہے۔ وہ ایسا مذہبی سوانگ رچتے ہیں کہ دنیا دیکھتی رہ جاتی ہے۔ اور وہ بڑے مزے سے زندگی بسر کرتے رہتے ہیں۔ بقول شخصے ؎

دنیا ٹھگئے مکر سے ۔ روٹی کھائیے شکر سے

اگر کوئی شخص مرزا صاحب کی ابتدائی زندگی کا اور دنیاوی پوزیشن کا بغور مطالعہ کرے گا۔ تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ جائے گا۔ کہ مرزا صاحب نے ایک معمولی حالت سے ترقی کر کے کیسے ایک ریاست قائم کر لی!

ابتدائی حیثیت

بتلایا جاتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کا اصلی نام مرزا دھرمدھی بیگ تھا۔ آپ موضع قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں ہواز ہی ۴۶ کنال یعنی صرف سولہ بیگھے یا آدھ گھماؤں اراضی کے مالک تھے۔ جو سب کی سب بعوض پانچ ہزار روپیہ ۳۰ سال کے لئے رہن تھی۔ (دیکھو دستاویز رہن نمبر ۱ جلد ۶ صفحہ ۱۶۷ و ۲۶۸ مورخہ ۲۰ جون ۱۸۹۶ء محکمہ خدا بخش سب رجسٹرار۔ بٹالہ۔ ضلع گورداسپور)

آپ نے بچپن میں کسی سکول میں باقاعدہ تعلیم حاصل نہ کی تھی۔ جو پرائیویٹ تعلیم آپ نے حاصل کی تھی۔ اس کا بھی ماشاء اللہ کو فخر تھا۔ اور نہ ہی کسی جماعت نے اس کا کبھی ماہیہ سے ذکر کیا ہے۔

"نالائق بیٹا"

آپ کے والد صاحب آپ کو جس نظر سے دیکھتے تھے۔ اُس کا نقشہ آپ کے سعادت مند خلف الرشید نے ذیل کے الفاظ میں کھینچا ہے :-

"مجھے یاد ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود...... فرمایا کرتے تھے۔ کہ آپ کے ایام جوانی میں آپ کے والد صاحب اور ہمارے دادا صاحب اکثر اوقات افسوس کا اظہار کیا کرتے تھے۔ کہ میرا ایک بچہ تو لائق ہے۔ (یعنی حضرت مسیح موعود کے بڑے بھائی) اور ہمارے تایا مرزا غلام قادر مگر دوسرا لڑکا نہ (یعنی حضرت مسیح موعود) نالائق ہے۔ کوئی کام اُسے آتا ہے۔ اور نہ وہ کرتا ہے۔ مجھے فکر ہے۔ کہ میرے مرنے کے بعد یہ کھائے گا کہاں سے ؟"

تحفظِ اسلام کی آڑ میں نرالی دکانداری

(از جہاشہ "نانحھ" جلالپوری)

("الفضل" مورخہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۳۳ء)

ایک سکھ دوست کا چشم دید بیان

آنجہانی مرزا صاحب کے والد صاحب اپنے لڑکے کی نالائقی کا رونا جس طرح اپنے دوستوں کے سامنے رویا کرتے تھے۔ اُس کا حال آپ کے صاحبزادہ نے موضع کاہلواں کے ایک مخلص سکھ کی ...... زبانی یوں بیان فرمایا ہے :-

"آپ کے دادا صاحب اُس وقت افسوس سے میرے باپ کو کہنے لگے مجھے بڑا صدمہ ہے۔ اب میری موت کا وقت قریب ہے میں اپنے اس لڑکے کو بہت سمجھاتا ہوں۔ کہ کوئی کام کرے مگر یہ کچھ نہیں کرتا۔ کیا میرے مرنے کے بعد یہ اپنے بھائی کے ٹکڑوں پر پڑا رہے گا؟ ...
...... ہم دونو بھائی آپ کے والد صاحب کے پاس گئے۔ اور جا کر کہا۔ کہ آپ کے باپ کو شکوہ ہے۔ کہ آپ کوئی کام نہیں کرتے۔ نہ کوئی ملازمت کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے ان کے دل کو بہت صدمہ ہے۔"

("الفضل" مورخہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۳۳ء)

یہ نہیں۔ کہ صرف مرزا صاحب کے والد صاحب کو ہی یہ شکایت تھی۔ بلکہ اس مطلب کا آپ کا اپنا ذیل کا ایک شعر بھی ہے ؎

لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول
میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگاہ میں بار

گزر اوقات

اس حالت میں مرزائی فرقہ کے بانی جس طرح گزر اوقات کیا کرتے تھے۔ اُس کا حال بھی سُن لو:-

ایک دن تو وہ تھا۔ کہ معمولی کھانا ہی آپ کا مال تھا۔ اور وہ بھی آپ کے بھائی غلام قادر صاحب کے ہاں سے آتا تھا۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں ؎

(عربی شعر)

یعنی ایک دن وہ تھا۔ کہ دسترخوان کے بچے ہوئے ٹکڑے میری خوراک تھے۔

("ریویو آف ریلیجنز" ستمبر ۱۹۳۳ء)

اس حالت کا ترجمہ آپ کے صاحبزادہ صاحب یوں کرتے ہیں :-

"آپ دن رات مسجد میں پڑے رہتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے اُن دنوں میں بھنے ہوئے چنے اپنے پاس رکھ لیتا تھا۔ جب کبھی دفعہ گھر سے کھانا نہ آتا تھا۔ اور میں پوشیدہ طور پر روزے رکھ لیتا تھا۔ تو چنوں پر گزارہ کر لیا کرتا تھا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ۶ ماہ تک متواتر روزے رکھے۔ اس عرصہ میں دو پیسے کے چنے بھنوا کر آپ رکھ لیتے"

("الفضل" ۳۰ر دسمبر ۱۹۳۳ء)

زمانۂ ملازمت

آخر جب آپ کے والد ماجد نے آپ کو حد سے زیادہ تنگ کر کے آپ کے لئے گھر یا مسجد میں پڑے رہنا محال کر دیا۔ تو آپ کو مجبوراً سیالکوٹ میں قلیل تنخواہ پر گزر اوقات کرنی پڑی۔ آپ کو محکمہ رجسٹری میں چار سال تک نقل نویسی کرتے ہوئے سرکار دولت مدار کے دربار سے پندرہ روپے چہرہ شاہی ملتے رہے۔

اس معاملہ پر آپ کے خلف الرشید کا ذیل کا بیان کافی روشنی ڈالتا ہے :-

"میر حامد شاہ کے جماعت میں خصوصیت رکھنے کے علاوہ ان کے والد حکیم حسام الدین کے ساتھ حضرت مسیح موعود کو اس وقت سے واقفیت تھی۔ جبکہ آپ اپنے والد صاحب کے بار بار کے تقاضا سے تنگ آ کر ملازمت کے لئے سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ اور وہاں کچہری کی چھوٹی سی ملازمت پر کئی سال تک رہے۔ اُن ہی ایام میں حکیم حسام الدین صاحب سے تعلقات ہوئے تھے"

("الفضل"۔ ۴ر دسمبر ۱۹۳۳ء)

آپ کے شاگرد رشید مولانا محمد علی کا بیان ہے :-

"کچھ دن آپ سیالکوٹ میں بطور ناظر ضلع کام کرتے رہے۔ اور صرف تھوڑی سی تنخواہ پر ہی جو گزر اوقات کے لئے بھی بمشکل مکتفی ہو سکتی تھی۔ والد ماجد کے حکم کی تعمیل میں بیٹھے رہے"

("سوانح حضرت موعود"۔ صفحہ ۱۱)

قلیل تنخواہ سے بسر اوقات کو ناممکن سمجھ کر آپ نے دوبارہ آبائی ریاست کو واپس لینے کی جو کوشش کی۔ وہ مختاری پاس کرنے کی تھی۔ اس میں آپ کا جو حال ہوا۔ وہ ذیل میں دیا جاتا ہے :-

"غالباً اُس زمانہ میں آپ نے دادا صاحب کے ایماء سے وکالت کے امتحان کی تیاری کی۔ آپ کے ہم سبق اور رفیق کوئی ہندو تھے۔ لیکن مصلحت الٰہی نے آپ کو اس شغل سے روک لیا"

("سوانح حضرت مسیح موعود"۔ صفحہ ۱۳)

چنانچہ ایک مسلمان شاعر لکھتا ہے۔ کہ ؎

تحصیل میں جس وقت تھا مرزا محرر
دس بیس لیا کرتا تھا تنخواہ بیچارا
ہوا پھر پھرا کے ہی طرح مرزا بھی جو مایوس
مختاری نے پھیر دل کی امنگوں کو ابھارا
مختاری کے پڑھنے کا شب و روز تھا شغل
اس شوق میں ہر ایک مصیبت تھی گوارا
لیکن وہی بدقسمتی یاں بن گئی ہمدم!
نکلا جو نتیجہ تو فیل ہوا بیچارا

("آئینۂ مرزائیت" صفحہ ۸)

سیالکوٹ میں آپ کی زندگی جس دردناک حال میں گزری۔ اُس کے متعلق آپ کے ذیل کے اشعار شاہد ہیں ؎

من بہر جمعیتے نالاں شدم
جفت خوشحالاں و بدحالاں شدم
ہر کسے از ظن خود شد یار من
در دروں من نجست اسرار من

تشہیر بازی کا شوق

مختاری کے ذریعہ دنیاوی کامیابی حاصل کرنے میں ناکام رہ کر آپ قادیان شریف میں بیرنگ واپس آ گئے۔ واپسی کے بعد کچھ عرصہ تو آپ باپ کے مقدمات لڑتے رہے۔ پھر اعتقاد بازی کے مشغلہ میں پڑ گئے۔ اور جعفر زٹلی کو مات کرنے کے لئے اشتہارات کے ساتھ الہام بازی کا سوانگ بھی رچتے رہے۔ جب اشتہار بازی سے

کام نہ نکلا۔ تو ایک کتاب موسومہ "براہین احمدیہ" کے چھپوانے کا اعلان کیا لیکن مشکل یہ تھی۔ کہ طباعت اور اشاعت کے لئے پاس روپیہ نہ تھا ملاحظہ ہوں ذیل کی سطور :۔

"وہ حضرت مسیح موعود جو پہلے بھی زیادہ مالدار نہ تھے بلکہ براہین احمدیہ کو چھپوانے کے لئے بھی آپ کے پاس روپے نہ تھے۔ اور بالکل گمنامی اور تنہائی کی حالت میں رہتے تھے کہ قادیان جو آپ کی جنم بھومی (جائے پیدائش) ہے۔ اس کو بھی بہت کم لوگ جانتے تھے۔ جیسا کہ آپ نے خود ہی فرمایا ہے ۔

اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی اک نہاں ایسی کہ گویا زیر غار"

(ریویو آف ریلیجنز ستمبر ۱۹۳۳ء)

اس کی مزید تشریح کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ؎

میں تھا غریب و بیکس و گمنام بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

پیری مریدی کا سلسلہ

جب لمبی تبلیغ اور اشتہار بازی سے آپ کی کچھ شہرت قائم ہو گئی۔ اور معتقد عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پکے آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ تو آپ نے جو نیا کامیاب پینترہ بدلا۔ اس کا حال آپ کے سابق یار غار مولوی محمد حسین بٹالوی یوں درشاتے ہیں :۔

"مرزا غلام احمد نے ایک اور روپ نبی اور ولی بننے کا جمایا۔ اور ولی و الہام کا دعوی کر کے پیری و مریدی کا جال بچھایا۔ اور اس ذریعہ سے بہت سے گانٹھ کے پوروں کو اپنے دام میں پھنسایا۔ اس لئے مالدار لوگ آپ کے مرید بن گئے۔ اور کافی سے زیادہ روپیہ آپ نے جمع کر لیا" ۔

(اشاعت السنۃ نمبر ۹۔ جلد ۲ صفحہ ۲۴۷)

بے تعصب انسانوں کی پاک تعلیم

آپ	پاک صاف زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں؟
آپ	دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کر سکتے ہیں؟
آپ	بیماریوں اور غلط کاریوں کی خرابیوں سے کس طرح بچ سکتے ہیں؟
آپ	صحت۔ علم۔ عمر دراز۔ اقبال مند۔ خوبصورت اولاد کس طرح پیدا کر سکتے ہیں؟
آپ	ان تمام باتوں کا قطعی جواب حاصل کرنے کے لئے

ایک کارڈ تحریر کر کے نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کا نام شاستر بالکل مفت طلب کریں۔

[illegible] گنگا ناتھ [illegible] جامنگر کاٹھیاواڑ

دنیاوی کامیابی کا اعتراف

مرزا صاحب کا یہ نیا پینترا ایسا کامیاب نکلا کہ خود آخر کار مرزا صاحب کو یہ تسلیم کرنا پڑا ہے۔

(۱) اور مالی فتوحات اب تک دو لاکھ روپیہ سے بھی زیادہ ہیں (نزول المسیح صفحہ ۳۲)

(۲) ہزار ہا کوس سے لوگ آتے ہیں۔ اور ہزار ہا روپیہ سے مدد کرتے ہیں (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۔)

(۳) مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی۔ کہ دس روپیہ بھی ماہوار آئیں گے۔ مگر خدا تعالیٰ جو غریبوں کو خاک سے اٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے۔ میری ایسی دستگیری کی۔ کہ میں یقیناً یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آ چکا ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۱)

(۴) اگرچہ منی آرڈروں کے ذریعہ ہزار ہا روپے آ چکے ہیں۔ مگر اس سے زیادہ وہ ہیں۔ جو خود مخلص لوگوں نے آ کر دئے۔ اور جو خطوط کے اندر نوٹ آئے۔ اور بعض مخلصوں نے نوٹ یا سونا اس طرح بھیجا۔ کہ انہوں نے اپنا نام بھی ظاہر نہیں کیا۔ اور مجھے اب تک معلوم نہیں۔ کہ ان کے نام کیا کیا ہیں؟

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۱ کا حاشیہ)

(۵) اور اس وقت سے آج تک دو لاکھ سے زیادہ روپیہ آیا۔ اور اس قدر ہر ایک طرف سے تحائف آئے کہ اگر وہ سب جمع کئے جاتے۔ تو کئی کوٹھے ان سے بھر جاتے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۲)

(۶) کتاب "حقیقۃ الوحی" کے صفحہ ۲۴۲ کی سطر ۱۰ میں ہے۔ اور کئی لاکھ روپیہ آیا۔

نبض شناسوں کا فتویٰ

آپ کے پیر نبض شناس یوں فرماتے ہیں :۔

"ہزاروں روپیہ کا مرزا کے پاس آنا اور اس کے تابعین کے منہ کا بڑھتے جانا مرزا کے حق ہونے کی دلیل نہیں" ۔

(اشاعت السنۃ نمبر ۸ جلد ۲۰ نمبر ۴ صفحہ ۱۲۲)

ایک اور جگہ مولوی محمد حسین صاحب فرماتے ہیں کہ :۔

"مرزا کا یہ حال ہے کہ اول تو اس کا بہت کام مفت ہو جاتا ہے۔ اور اس کے مریدی وکیل و مختار ہو جاتے ہیں۔ اور اس کو چندہ کی ضرورت پڑے۔ تو ایسے موقعہ پر اس کے پاس اس قدر روپیہ کی بھرمار ہوتی ہے کہ گویا ایک بخارا کی سبیل نکل آتی ہے" ۔

(اشاعت السنۃ نمبر ۴ جلد ۳ صفحہ ۱۱۰)

جونز برگ سے لیڈی سمتھ کا سفر اور پرچار

جیسا کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ کہ ۸ جولائی تک ہم نے جونز برگ میں ۲۲ لیکچر دئے۔ ۸ جولائی کو ہم نے ۱۱ بچوں کا سنسکار کرائے۔ اور رنگ پور پنٹ کے متھوپر ویاکھیان دیا۔ رات کے ۹ بجے وہاں سے سوار ہو کر ۹ جولائی کو کلنگو شہر پہنچے۔ جونز برگ میں سخت سردی تھی۔ اور ہوا اس قدر تیز چلتی تھی کہ نیر پارک کی سردی کو مات کرتی تھی۔ ہماری صبح کی سیر بھی بند ہو گئی تھی۔ اور مکان میں سارا دن آگ جلتی رہتی تھی۔ صرف لیکچر کے لئے موٹر میں بیٹھ کر جاتے تھے۔ کلنگو میں اتنی سردی تھی۔ جتنی کہ پنجاب میں آخر دسمبر اور جنوری میں ہوا کرتی ہے بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ تھی۔ جب ہم صبح سیر کے لئے نکلتے۔ تو زمین سفید دکھائی دیتی تھی۔ رات کو اس قدر سردی ہوتی تھی۔ کہ گھاس اور پتے سفید دکھائی دیتے تھے۔ مگر لنڈن اور یہاں کی سردی میں اتنا فرق ہے۔ کہ لنڈن میں تو سورج دیوتا مہینہ مہینہ دکھائی نہیں دیتے۔ مگر یہاں سورج صبح ہی طلوع ہو جاتا ہے۔ اور ۹ بجے تک سردی بہت کم ہو جاتی ہے۔ سارا دن سورج آسمان پر سیر کرتا دکھائی دیتا ہے۔ یہاں سخت تیز ہوا نہ تھی۔ اس لئے یہ سردی قابل برداشت تھی۔ یہ شہر جونز برگ سے ۵۰ میل پرے ہے۔ اور سطح سمندر سے ۴ ہزار فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ لوگ رات دن چائے کا استعمال کرتے ہیں۔ مگر ہمیں تو ایشور کی دیا سے کبھی چائے پینے کا موقعہ نہیں ملا۔ ہم تو دودھ ہی پیتے ہیں۔ اور ۸ بجے اشنان کر لیتے ہیں۔ یہاں بھی دو اڑھائی سو ہندوستانی آباد ہیں۔ یہاں ہم نے پانچ لیکچر دئے۔ پانچ لیکچر میرے سکرٹری نے دئے۔ جنتا نے یہ لیکچر بہت پسند کئے۔ ایک دن ہم ڈیہاوزر میں پرچار کرنے گئے۔ یہاں ایک ہندوستانی بھائی ہیں جن کی عمر ۷۰ سال کی ہے۔ سولہ بچے (۹ لڑکے اور ۷ لڑکیاں) اس کے زندہ ہیں۔ اور چار مر چکے ہیں۔ ابھی وہ مضبوط اور تندرست ہیں۔ اس کا آخری لڑکا ۶۲ سال کی عمر میں پیدا ہوا۔ یہاں بھی سردی ویسی ہی تھی۔ ہم نے یہاں ایک ایک لیکچر دیا۔ مسٹر عسکرجی ولائت کا ایک زمیندار اور ساہوکار گورا پریزیڈنٹ مجلس مقرر ہوا۔ ۱۵ جولائی کو ہم نے ہون یگیہ کیا۔ اور دوپہر کو میرا "ہندو دھرم کے آدرش" پر اور میرے سکرٹری کا "استری شکھشا" پر ویاکھیان ہوا۔ ۱۶ جولائی کو ہم لیڈی سمتھ آئے۔ یہ جگہ سطح سمندر سے ۳۵۰۰ فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ یہاں سردی کلنگو کی سی تھی۔ ہمارے یہاں تو سب سے بڑا دن ۲۲ جون کو ہوتا ہے۔ مگر یہاں سب سے چھوٹا دن ۲۰ جون کو ہوتا ہے۔ دسمبر میں یہاں دن سب سے بڑا ہوگا۔ گویا ہندوستان کے بالکل برعکس ہے۔ آج کل سخت سردی کے باعث سکول اور کالج بند ہیں۔ ۱۶ جولائی کو ٹاؤن ہال میں یہاں کے ڈپٹی میئر مسٹر کارٹر کی صدارت میں میرا ویاکھیان ہوا۔ آنریبل میجر میرس کمشنر اور کئی دیگر گورے بھی براجمان تھے۔ آپ نے لیکچر کی بہت تعریف کی۔ پھر میں نے تین لیکچر آریہ سماج مندر میں دئے۔ پرچار بہت اچھا ہوا۔ اس پرکار ہم نے ۸ جولائی سے ۲۰ جولائی تک ۱۳ ویاکھیان دئے۔ پھر ہم ڈربن پہنچے۔ دو تین روز ٹھہر کر پھر پرچار کرنے کے لئے باہر جائیں گے۔

(بھیمسین ویدک مشنری)

سناتن دھرم مندر منصوری میں آدرش ودھواواہ

۳ جولائی کو شام کے ۹ بجے سناتن دھرم مندر منصوری میں آدرش ودھواواہ شریمتی ۔۔۔ کا شریمتی ۔۔۔ کے ساتھ ذات پات کے بندھنوں کو توڑ کر ہوا۔ میرٹھ نواسی بابو رام کی طرف سے ۱۰۰ روپیہ مندر اور ۱/ روپیہ آریہ کنیا پاٹھ شالہ کو دئے گئے۔ دان دینے کے وقت دیبدراج پنڈت ادھرامنا جی وید شاستری مہتانی نے (جو کہ سناتن دھرم کے ایک لیڈر ہیں) فرمایا۔ کہ یہ سب کچھ کرنے کا راستہ جس سنستھا نے ہمیں بتایا ہے۔ اس وقت ہم کو اسے بھولنا نہ چاہئے۔ ہمیں اس کی یعنی آریہ سماج کی سنستھاؤں کی پوری پوری مدد کرنی چاہئے۔ آریہ سماج نے اس دلیری اور دان کے جواب میں دیبدراج نریندر سنگھ جی آیور ویدبھاسکر منتری آریہ سماج نے پنڈت جی کو دھنیہ واد کیا۔ اور کہا۔ کہ آج کی گھٹنا سے میرا دل گدگد ہو گیا ہے۔ اس ودھوا سمبندھ نے ہی پرتیت کرا دیا ہے۔ اگر اسی طرح ہم نہیں۔ بلکہ ہم دونو سنستھاؤں کو بھی آپس میں پریم سوتر سے باندھ دیا ہے۔ اگر اسی طرح ہم سناتن دھرم کی جے اور ویدک دھرم کی جے کے نعرہ لگاتے ہوئے بڑھتے رہے۔ تو کامیابی یقینی ہے۔ پھر سناتن دھرم کی جے اور ویدک دھرم کی جے کے نعروں میں بڑے حوصلے سے جنتا میں لڈو تقسیم کئے گئے۔ لالہ بیساکھی لال جی۔ لالہ چندر کرشن جی اور ۔۔۔ کا اتساہ ۔۔۔ قابل تعریف ہے۔ ایشور انہیں ایسے کاموں کے کرنے میں دگنا اتساہ دے۔ دھرم مندر میں ذات پات توڑ کر ہونیوالا یہ سب سے پہلا سمبندھ ودھوا واہ ہے۔ جو کہ پورن ۔۔۔ آریہ سماجی بلا امتیاز شامل ہوئے۔ ۔۔۔

یادِ رفتگان

نمبر ۱۰۲

"پنڈت پورنانندجی سنسکرت وشارد"

(از شری گنپت رام اوجی آریہ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ۔ کراچی)

آبائی وطن

پنڈت پورنانندجی مہاراج کا جیون سندھ اور پنجاب دونو پرانتوں سے سمبندھ رکھتا ہے۔ آپ حیدرآباد (سندھ) میں اتپن ہوئے۔ آپ کا بچپن کا نام جوتو چوتھر (؟) تھا۔ آپ کے پتا جی سکھر کی سول کورٹ میں ملازم تھے۔ آپ کے پتا جی سکھر کی سول کورٹ میں نائب ناظر (Tahsildar ?) تھے۔ تقریباً دس برس کی عمر سے ہی آپ کو دھرم سمبندھی پشیوں سے پریم تھا۔ دوسرے درجہ (سندھی) میں آپ تعلیم پاتے تھے۔ ایک دن سکول جا رہے تھے جیب میں کیول دو پائیاں پڑی تھیں۔ دل نہ چاہتا تھا کہ سکول جائیں۔ اتنے میں دو سادھو گیروے وستر دھارن کئے ہوئے راستہ میں مل گئے۔ بالک نے سادھوؤں سے کہا کہ "دو پائیاں لے لو۔ اور مجھے اپنا شِشیہ بنا لو"۔ سادھوؤں نے کہا۔ "بہت اچھا۔ چلو ہمارے ساتھ"۔

بچہ ان کے ساتھ ہو لیا۔ گھر میں ماتا پتا اور انیہ سمبندھیوں کو جو دکھ ہوا ہوگا۔ وہ پاٹھک سویم محسوس کریں۔ بہت بھاگ دوڑ کی۔ پرنتو بالک کا کچھ تو کہیں پتہ نہ چلا۔ جوتو کے من میں ایشور پریم کی جوت جگ چکی تھی۔ پتا اور انیہ سمبندھی ہار مان کر اور روپیٹ کر بیٹھ رہے۔

پورانک سادھوؤں کا سنگ اور ودیا لابھ

رستے سادھو کئی تیرتھوں کے بھرمن کے پشچات بالک سمیت کاشی پہنچے۔ بالک ہونہار تھا۔ لہٰذا سادھوؤں نے اسے سنسکرت پاٹھ شالہ میں داخل کرا دیا۔ بالک نے سمے پر سنسکرت وشارد کا امتحان پاس کر لیا۔

اب وہ پورا پنڈت تھا۔ بھاگوت کی کتھا کرکے اپنا جیون ویتیت کرنے لگا۔ نراکشر بھٹاچاریہ دو چار ابھی سارا پنڈت جی کے ساتھ لگے رہتے تھے۔ پنڈت جی کتھا کر لیتے تھے۔ اور وہ پنڈت جی کی سیوا۔ اس طرح پر بسر گزر اوقات ہوتی رہی۔ ایک دن ۱۸۸۹ء میں سورگیہ پنڈت گورودت جی ودیارتھی کے ست سنگ میں آپ کیا آئے۔ آپ کی ساری کایا ہی پلٹ گئی۔ اب وہ آہستہ آہستہ ویدک سدھانتوں کو سمجھنے لگے۔ اور شیگھر ہی پورے ویدک دھرمی بن گئے۔ سنسکرت کے آپ اوچیہ کوٹی کے ودوان تھے ہی۔ اس پر پنڈت گورودت جی کا ست سنگ سونے پر سہاگہ کا کام کر گیا۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے انہیں اپدیشک بنا لیا۔ اور اس لائق بھی پنڈت جی اتنے جچنے کہ سبھلے ہو پدیشک اور شاستر ارتھ مہارتھی کہلانے لگے۔ آپ نے سینکڑوں شاستر ارتھ کئے۔ اور آریہ سماج کو گورو کرکے بڑھایا۔ یہ سب کچھ پنجابی بھائی اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ اور اس کے متعلق مجھے تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ میں نے تو آپ کے جیون کی ان گھٹناؤں کا ہی ورنن کرنا ہے جو خصوصاً سندھ سے تعلق رکھتی ہیں۔

پنڈت پورنانندجی سندھ میں

بالک جوتو سندھ چھوڑنے کے کئی ورش پشچات پھر سندھ میں جوانی کی اوستھا میں پنڈت پورنانند کے نام سے پرکٹ ہوتا ہے۔ ان دنوں سندھ کا صوبہ بھی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین تھا۔ اور اسی سبھا کی اور سے سندھ میں اپدیشک بھیجے جاتے تھے۔ پہلے پہل پنڈت پورنانندجی آریہ سماج سکھر کے سالانہ جلسہ پر پدھارے۔ آپ کے ویاکھیان بڑے ہی عالمانہ ہوا کرتے تھے۔ شری ڈاکٹر میگھراج جی (جنہوں نے اس لیکھ کی سامگری مجھے دی ہے) ان دنوں اپنے پتا کے ساتھ سماج میں گئے۔ پنڈت پورنانندجی سوستی واچن اور شانتی پرکرن کے منتر سریلی آواز سے پڑھ رہے تھے۔ ان منتروں کا اثر بالک میگھراج پر بہت ہی گہرا پڑا۔

۱۸۹۶ء میں پنڈت پورنانندجی گیروے کپڑے پہنے ہوئے سنیاس اوستھا میں آریہ سماج شکارپور میں پرچار ارتھ پدھارے تھے۔ اب وہ سوامی پورنانندجی کہلاتے تھے۔ شام کے وقت سوامی جی۔ مسٹر چاندومل اور ان کا سپتر میگھراج تینوں سیر کے لئے جا رہے تھے۔ لکھی دروازہ کے پاس سے گزر کر پریم تم دھرم سبھا کے مندر کے سمیپ جا نکلے۔ وہاں سوامی جی سے پریم تم دھرم سبھا کے پنڈت ٹوپن داس جی سنسکرت میں بات چیت کرنے لگے۔ پنڈت جی نے کہا:۔

"अहं जानामि मीमांसा"

سوامی جی نے کہا۔ غلط

"अहं जानामि मीमांसां"

ہونا چاہئے۔

۱۹۰۵ء میں پنڈت پورنانندجی آریہ سماج شکارپور کے سالانہ جلسہ پر مہاتما منشی رام جی اور پنڈت گنپتی شرما جی کے ساتھ پدھارے۔ جلسہ کے دوسرے دن پنڈت جی کا شاستر ارتھ سناتن دھرمی پنڈت چیتن رام جی کے ساتھ "مورتی پوجا" کے وشے پر ہوا۔ آریہ سماج کی وجے ہوئی۔ اور لوگوں پر بہت ہی پربھاؤ پڑا۔ پنڈت جی کی تارک شکتی کے دوست و دشمن سب ہی قائل تھے۔ اس کے پشچات پنڈت جی نے سندھ

کئی آریہ سماجوں کے جلسے بھگتائے۔

سندھ میں پرچار کرتے ہوئے ایک دفعہ آپ نے ظاہر کیا۔ کہ میں سندھی ہوں۔ سکھر میں شری بابو گوبند بخش جی وکیل آپ کے رشتہ داروں میں سے تھے۔ ان کی معرفت آپ کے انیہ متروں کو بھی خبر پہنچی۔ اب شک پیدا ہوا۔ کہ کہیں یہ گھر سے نکلا ہوا جوتو بالک تو نہیں؟ یہ نشچیہ کرنے کے لئے پنڈت جی اور پنڈت سیکھرام جی کو جوتو کے سمبندھیوں کی طرف سے بھوجن کا نمنترن دیا گیا۔ سب استری پرش اکٹھے ہوئے۔ اور ہر ایک نے انہیں اپنے اپنے طریق سے پہچاننے کی کوشش کی۔ کہتے ہیں کہ کئی سجنوں نے ثابت کر دیا کہ وہ جوتو ہی نہیں۔ پرنتو ایک سجن کا کتھن ہے۔ کہ وہ سندھی ضرور تھے۔ پرنتو جوتو نہیں تھے۔ اس کا کارن وہ یہ بتاتے ہیں کہ انہیں "ز" کا اچارن کرنا نہیں آتا تھا۔ "ز" کو وہ سدا "ج" ہی بولا کرتے تھے۔ ستیہ کیا ہے؟ وہ ایشور جانے۔

سنیاسی سے گرہستی بنے

جوتو بالک نے برہمچریہ سے ہی سنیاس لیا تھا۔ پرنتو آریہ سماج میں پرویشٹ ہونے کے پشچات جب جوانی پورے جوبن پر چمکنے لگی۔ تب سوامی پورنانندجی کو گیان ہوا۔ کہ وہ زیادہ دیر تک سنیاسی نہیں رہ سکتے۔

مہاتما منشی رام جی نے آپ کو مشورہ دیا۔ کہ آپ گرہست آشرم میں پرویشٹ ہو جائیں۔ اس لئے آپ پھر اپنے وطن حیدرآباد (سندھ) میں لوٹ آئے۔ اور مہاشہ جیٹھ مل آریہ سماجی کی چچیری بہن سے ویدک وواہ رچا لیا۔ وواہ سنسکار شری سورگیہ پنڈت آریہ منی جی نے کرایا تھا۔

وواہ کے پشچات وہ اپنی دھرم پتنی کو پنجاب لے گئے۔ اور اسے ہندی و سنسکرت سکھلانے لگے۔ پرنتو شیگھر ہی دیوی کو سِل کی بیماری ہو گئی۔ چنانچہ اسے حیدرآباد پہنچایا گیا۔ اور علاج معالجہ ہوتا رہا۔ پرنتو بے سود۔ آخر دیوی جی اس اسار سنسار کو چھوڑ کر چل بسیں۔ اس کے پشچات پنڈت جی نے دوسری شادی ایک ودھوا براہمنی سے کی۔ جس سے ایک لڑکا

اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ لڑکا تو مر گیا۔ پرنتو دو لڑکیاں جیوت رہیں۔ جن کا وواہ پنڈت جی کی مرتیو کے پشچات ہوا۔

دکھشنی افریقہ میں پرچار اور دیہانت

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اور سے آپ دو دفعہ جنوبی افریقہ میں پرچار ارتھ گئے۔ اور وہاں آپ نے خوب پرچار کیا۔ تیسری دفعہ آپ پھر وہاں گئے۔ مگر اب کی دفعہ آپ کو دل، جگر اور گردہ کی بیماری اتنی بھینکر ہوئی۔ کہ جلودر بھی پرکٹ ہوا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھیکاریوں نے ان کو ان کے ہیڈ کوارٹر بٹالہ سے لاہور علاج کے لئے منگوایا۔ ہر پرکار کا علاج ہوتا رہا۔ پرنتو جیون سماپت ہو چکا تھا۔ کچھ پیش نہ گئی۔ ۵ اگست ۱۹۲۳ء کو پنڈت پورنانندجی آریہ پرتی ندھی سبھا کے مہوپدیشک اور سینکڑوں شاستر ارتھوں کے مہارتھی آریہ جگت میں ایک ایسی جگہ خالی کر گئے۔ جس کا پُر ہونا مشکل تھا۔ پنڈت جی کا آتما پرم پتا کی گود میں سما گیا۔

نوٹ:۔ "یادِ رفتگان" کے عنوان کے نیچے سندھ کے حسب ذیل آریہ بھائیوں کے جیون چرتر بھی ضرور شائع ہونے چاہئیں۔ سندھی آریہ پرش سندھی بھاشا میں ہی لکھ بھیجیں۔ یہاں سے اردو میں تیار کروا کر اخبار پرکاش کو بھیجے جائیں گے۔

(۱) مہاتما جیون لال جی (۲) مہاشہ ڈیبومل گاگنداس (سوامی دیوانندجی) (۳) ماسٹر ہری سنگھ جی (۴) مہاشہ دیارام ہیمراج تیجانی جی (۵) دیوان گلاب سنگھ پنجا سنگھ ٹھہانی جی

ہلی کھیڑے کے نگر کیرتن کا مقدمہ

نقل بیان مفتش مرتبہ عدالت فوجداری درجہ دوم تعلقہ ہلی کھیڑ

نمبر مقدمہ ۳۴/۲ سنہ ۱۳۴۲ف علاقہ خالصہ یا پائیگاہ

باجلاس مولوی محمد عبدالحمید خان ناظم عدالت

سرکار عالی ذریعہ پولیس ہلی کھیڑ (مستغیث) بنام بھنی لال وغیرہ

علت: قواعد تقاریب مذہبی ۱۳۳۸ف کی خلاف ورزی

محمد غلام قادر صاحب ولد محمد امام صاحب قوم شیخ عمر ۲۴ سال پیشہ منتظم پولیس ہلی کھیڑ حال اودگیر بحلف ہے کہ ملزمین مسمیان بھنی لال اور مانک راؤ رام بلبھ یشونت مل۔ سعدریا۔ ناگپند۔ نورند یا سدنگیا ناگنا تھ۔ کشن لال۔ اور دیناتری راؤ نے بتاریخ ۲۳ اردی بہشت ۱۳۴۲ف بروز تہوار اگاد بلا اجازت حکم مجاز ایک جدید جلوس بالاجی کے مندر واقعہ ہلی کھیڑ سے مسلح حالت میں مع بینڈ و باگیہ کے ساتھ وسیع آبادی عمدہ نگر ہلی کھیڑ سے ہوتے ہوئے دیول ناگناتھ کو گئے۔ اور وہاں بھنگ بجا اور کشتیاں کی گئیں اور انعام تقسیم کئے گئے۔ ملزمین کا یہ فعل قواعد تقریبات مذہبی ۱۳۳۸ف و ۱۳۳۶ف و جرائد غیر معمولی اعلامیہ سرکار عالی کی خلاف ورزی میں داخل ہے۔ جریدہ اعلامیہ سرکار عالی مورخہ ۱۲ اسفندار ۱۳۴۲ف کے لحاظ سے یہ فعل قابل دست اندازی پولیس اور قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اس کی تفتیش میں نے کی ہے۔ ملزمین فرقہ آریہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ بعد تحقیقات سزا قانونی صادر فرمائی جائے۔

جرح: اس کی اطلاع مجھ کو بذریعہ پولیس پٹیلان ملی ہے۔ پولیس پٹیلان نے اس واقعہ کے متعلق کوئی پرچہ چاک نہیں کیا۔ مرگیا اور سعدنگیا پولیس پٹیلان نے مجھ کو اس واقعہ کی اطلاع بذریعہ زبانی اور روزنامچہ کے ذریعہ دی۔ پہلی تاریخ واقعہ کی اطلاع روزنامچہ میں دی۔ پہلی تاریخ سے مراد واقعہ کا دن ہے۔

سوال۔ کیا اس تاریخ کو جس تاریخ کو یہ واقعہ روزنامچہ میں درج کیا گیا ہے۔ آپ کو اطلاع ہوئی؟

جواب۔ واقعہ کے روز میں دورہ پر تھا۔ اس کے بعد مجھ کو اطلاع ہوئی۔

سوال۔ کتنے روز بعد اطلاع ہوئی؟

جواب۔ اس کا ٹھیک طور پر اندازہ نہیں بتا سکتا۔ ہر دو پٹیلوں نے ایک ہی ذہنیت کی اطلاع دی ہے۔ میرے دورہ سے واپس آنے کے بعد پولیس پٹیلان نے روزنامچہ دکھایا۔ اس کے بعد میں نے پولیس پٹیلان سے دریافت کیا۔ روزنامچہ دیکھنے کے بعد میں نے دریافت کیا۔ جس روز میں نے روزنامچہ دیکھا ہے اس کا اندراج خاص روزنامچہ میں کرایا ہے۔ یعنی کس ڈائری میں کیا ہے۔ روزنامچہ دیکھ کر اور زبانی دریافت کر کے ڈائری میں اندراج کیا ہوگا۔ زبانی گفتگو کا میں نے نوٹ ڈائری میں کیا ہے۔ اس وقت نہیں بلکہ اسی روز پرچہ چاک کیا۔ پولیس پٹیلان کی جانب سے جو روزنامچہ پولیس میں وصول ہوا۔ اس روزنامچہ میں صرف اسی واقعہ کی اطلاع تھی۔ کسی اور واقعہ جرم سے متعلق رپورٹ نہ تھی۔ اگاد ہندوؤں کا تہوار ہے۔

سوال۔ اس تہوار کا عام ہندوؤں سے تعلق ہے یا کسی خاص فرقہ سے تعلق ہے؟

جواب۔ اس تہوار کا عام ہندوؤں سے تعلق ہے۔

سوال۔ ہندو لوگ عام طور پر اس تہوار میں کن کن مقدس مقامات پر بغرض زیارت جایا کرتے ہیں؟

جواب۔ تہوار کے روز خاص ہلی کھیڑ و عمدہ نگر میں اور اطراف کے مواضعات کے لوگ شیخ فرید شکر گنج رحمۃ اللہ تعالیٰ کے پہاڑ کو جایا کرتے ہیں۔ خاص خاص لوگ دوسرے دیول فرداً فرداً جاتے ہیں۔ حضرت شیخ فرید شکر گنج رحمۃ اللہ تعالیٰ کے پہاڑ پر مسلمان بھی جاتے ہیں یہ بھی چیدہ چیدہ اور مختلف اوقات میں جاتے ہیں۔ پہاڑ پر اسی روز یعنی اگاد کو ہزار یا پانسو آدمی جاتے ہیں۔ ہنومان کو اور ناگناتھ کو خاص خاص لوگ جاتے ہیں۔ ناگناتھ کے دیول کے پاس لوگ جمع نہیں ہوتے۔ بلکہ جاتے آتے رہتے ہیں۔ وہاں ٹھہرنے کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ وہاں جگہ ٹھہرنے کے لئے کافی ہے۔

سوال۔ جو لوگ دو نو مقامات یعنی ناگناتھ اور ہنومان پر جاتے ہیں۔ وہ کیا قدیم سے جاتے ہیں؟

جواب۔ فرقہ آریہ کے لوگ ناگناتھ یا ہنومان کو نہیں جاتے۔ اس مرتبہ خاص اہتمام کے ساتھ گئے ہیں۔ باقی دوسرے فرقے کے لوگ چیدہ چیدہ جاتے ہیں اور وہ قدیم سے جاتے ہیں۔ البتہ آریہ جلوس کے ساتھ گئے ہیں۔ یہ عمل قدیم نہیں ہے۔

سوال۔ کیا آپ فرقہ آریہ کو مذہب ہندو میں داخل سمجھتے ہیں یا نہیں؟

جواب۔ ہر مذہب علیحدہ ہے۔ وہ اپنے کو ہندوؤں میں داخل سمجھتے ہیں یا نہیں۔ یہ مجھے معلوم نہیں۔

سوال۔ یہ جلوس کس وقت نکلا؟

جواب۔ دوپہر کے بعد نکلا۔ سٹیشن ہاؤس سے بالاجی کا مندر تقریباً ۱۰۰ قدم کے فاصلہ پر ہے۔ مندر شارع عام پر واقع ہے۔ جو آبادی کا کنارہ ہے۔ یہ مندر سے نکل کر سٹیشن ہاؤس کے سامنے گزرے۔ جس روز یہ جلوس جدید نکالا گیا۔ اس روز میں دورہ پر تھا اور نہ محرر تھا۔ اس لئے اس جلوس کا اندراج روزنامچہ پولیس میں ہوا یا نہیں۔ اس کا مجھے خیال نہیں ہے۔ البتہ جلوس کی تیاری کا اندراج محرر صاحب نے اپنی روزنامچگی میں کیا ہے۔ یہ اندراج جلوس کے کتنے روز قبل کا ہے۔ مجھے معلوم نہیں ہے۔ جس روز جلوس نکلا ہے اس روز کوئی ذمہ دار عہدیدار سٹیشن ہاؤس ہلی کھیڑ پر نہ تھا۔ البتہ جوان ہوگا۔ جو عہدیدار کی تعریف میں آسکتا ہے۔ جو جوان اس وقت وہاں موجود تھا۔ اس نے اپنے عہدیدار بالادست کو اطلاع دی ہوگی۔ مجھے علم نہیں ہے کہ جلوس کو اس وقت کسی نے روکا تھا یا نہیں۔ اس کا بھی مجھے علم نہیں کہ جس وقت جلوس نکلا۔ اس وقت کسی نے یہ دریافت بھی کیا کہ یہ جلوس آخر کیوں نکل رہا ہے۔ اور یہ کہاں جائے گا۔ یہ مجھے معلوم نہیں۔

سوال۔ جلوس کے ساتھ پولیس کا کوئی انتظام تھا یا نہیں؟

جواب۔ بلا اجازت جلوس نکالا گیا تھا۔ اس لئے کوئی انتظام کی ضرورت خیال نہ کی گئی ہو۔

سوال۔ جلوس کسی خاص شے یا شخص یا جانور کا ہوا کرتا ہے۔ یا اس کے سوائے بھی ہوا کرتا ہے؟

جواب۔ جانور کا جلوس نہیں ہوتا۔ البتہ شے یا شخص کا جلوس نکلتا ہے۔ ان کے سوائے کسی خاص غرض کے لئے لوگ ایک جگہ جمع ہو کر خاص شکل میں جائیں تو وہ بھی جلوس کی تعریف میں داخل ہے۔

سوال۔ خاص شکل اور غرض کی توضیح فرمائے۔

جواب۔ حالات اور واقعات پیش شدہ کے لحاظ سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت تو ایک خاص صورت یہ ہے کہ بالاجی کے مندر سے جلوس نکالا گیا تھا۔

سوال۔ ایسے جلوس کے نکالنے سے غرض کیا تھی؟

جواب۔ غرض اس کی یہ تھی کہ شکر گنج کے پہاڑ کے میلہ کو توڑیں۔ اور لوگوں کے خیالات کو خراب کریں اور امن میں خلل ڈالیں۔ چندہ وصول کرنا اور لوگوں کو بلا اجازت جلسہ پر آمادہ کرنا۔ اس کے سوائے وہ ہندو جو شکر گنج کے پہاڑ پر زیارت کو جاتے ہیں۔ ان کو منع کریں۔

سوال۔ منع کرنے سے یہ غرض تھی یا نہیں۔ کہ ان کو ناگناتھ کی زیارت کو جانے کی تحریک کریں؟

جواب۔ ملزمین فرقہ آریہ سے ہیں۔ یہ لوگ بت پرستی اور بتوں کی پوجا کرنے سے روکتے ہیں۔

سوال۔ کیا ایسا روکنا قانوناً یا مذہبی احکام کے لحاظ سے قابل جرم ہے؟

جواب۔ ہر شخص اپنے مذہب میں آزاد ہے۔ کسی مذہب کی توہین و دلآزاری نہ کر کے اپنے مذہب کی تلقین کر سکتا ہے۔ مگر وہ اپنے مقام پر۔ یہاں جدید جلوس کے ذریعہ ایسی تلقین کر سکتا ہے۔ اور نہ جلوس نکال سکتا ہے۔ میں نے آپ کے سوال کو سمجھ کر جواب دیا ہے۔ اور جس حد تک میں سمجھتا ہوں۔ اس کا جواب دیا ہے۔ ملزم نمبر ۹ ناگناتھ آریہ ہیں یا سناتن دھرمی نہیں جانتا۔

سوال۔ آریہ اور سناتن دھرمی کے امتیاز کا صحیح معیار کیا ہے۔ اور کیا آپ اس سے واقف ہیں یا نہیں؟

جواب۔ طریقہ عمل کے لحاظ سے آریہ کو آریہ اور سناتن دھرمی کو سناتن دھرمی سمجھتا ہوں۔ یہی معیار ہے۔

سوال۔ کونسا طریقہ عمل ہے۔ جس کی بنا پر آپ آریہ اور سناتن دھرمی میں امتیاز کرتے ہیں؟

جواب۔ سناتن دھرمی بت پرستی کرتے ہیں۔ آریہ نہیں۔

سوال۔ ملزمین کے پاس واقعہ کے روز کون کون سے ہتھیار تھے؟

جواب۔ وہ مجھے معلوم نہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ ریوالور اور بندوق تھے۔ مگر کس کس کے پاس کیا کیا تھا۔ وہ یاد نہیں ہے۔

سوال۔ کیا جلسہ خاموش تھا؟

جواب۔ مجھے یاد نہیں ہے۔ اور یاد کو تازہ کرنے کے کوئی وسائل بھی موجود نہیں ہیں۔

سوال۔ جلسہ شارع عام سے گزرا یا کسی اور راستہ سے؟

جواب۔ جلسہ شارع عام سے گزرا۔

سوال۔ جلسہ اور جلوس جس راستہ سے گزرا ہے۔ اس راستہ پر کوئی ممنوع مقام تو نہ تھا؟

جواب۔ جلوس جس راستہ سے گزرا ہے۔ اس راستہ پر کوئی ممنوع مقام نہ تھا۔ البتہ تھوڑے فاصلہ پر یعنی ۴۰ یا ۵۰ قدم کے فاصلہ پر جامع مسجد واقع تھی۔ جلوس کے بعد کوئی رپورٹ پولیس پٹیلان کے پاس سے نا اتفاقی کے متعلق موصول نہیں ہوئی۔ اس جلسہ کے بانی کل ملزمین ہیں۔ اور منتظمین بھی کل ملزمین ہیں۔

سوال۔ کن واقعات کی بنا پر آپ ملزمین کو منتظمین اور بانیان جلوس قرار دیتے ہیں؟

جواب۔ تفتیش واقعات کے لحاظ سے میں نے ملزمین کو بانیان جلوس و منتظمین جلوس قرار دیا ہے۔ تفصیلی واقعات گواہ بیان کریں گے۔ جن جن واقعات کی بنا پر میں نے منتظمین اور بانیان قرار دیا ہے۔ وہ مجھے اس وقت یاد نہیں ہیں۔ جلوس کے دو دو گانوں میں لوگ تھے۔ ملزمین ناگناتھ کے دیول کے پاس تقریباً ۲-۳ گھنٹے ٹھہرے ہونگے۔ اور جلوس میں دکان دار تھے بعض بعض لوگوں کو کھینچ کر لے گئے۔ کن کن کو کھینچ کر لے گئے۔ وہ مجھے اس وقت یاد نہیں۔ کھینچ کر لے جانے کا واقعہ گواہوں سے معلوم ہوا تھا یاد نہیں ہے بازار سے کھینچ کر لے گئے۔ عمدہ نگر کے بازار سے جلوس کے ساتھ کتنا مجموعہ تھا۔ یاد نہیں ہے۔

سوال۔ کیا دیول ناگناتھ پر کوئی تماشہ ہوا؟

جواب۔ تماشہ نہیں ہوا۔ البتہ آریہ لوگوں اور ملزمین نے جلوس نکالا ہے۔ انہوں نے بھیک بھی مانگی۔ لیکچر اور انعام تقسیم کئے۔

سوال۔ لیکچر کس نے دئے؟

جواب۔ بھنی لال نے۔ اور ان کے سوائے ملزمین نے بھی لیکچر دئے ہونگے۔ وہ مجھے یاد نہیں۔ کیا لیکچر دئے گئے یاد نہیں۔ لیکچر بھی جلوس یا ملا جانے

زمانۂ مہابھارت کے ضوابطِ جنگ

یوروپ کی گزشتہ عالمگیر جنگ کا ذکر کرتے ہوئے بسا اوقات لوگ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ یہ زمانہ حال کا مہابھارت تھا۔ شاید اس لحاظ سے یہ تشبیہ ٹھیک ہو۔ کہ جیسے اس مہابھارت میں پانڈو دھرم اور سچ کی حمایت میں برسرِ آزما ہوئے تھے ویسے ہی اس مہابھارت میں اتحادی کمزور قوموں کی حمایت اور تہذیب کی حفاظت کے لئے شریکِ جنگ ہوئے ہیں۔ تاہم ایک اور پہلو سے یہ مشابہت غیر موزوں بھی معلوم ہوتی ہے۔ کہ اِس زمانہ کے دشمن وسط یوروپ کے مہذب وحشیوں کی طرح ناجائز طریقہ سے لڑنا کبھی پسند نہ کرتے تھے۔ مگر جرمن طاقتیں ہر قسم کے بین الاقوامی ضوابط کو بالائے طاق رکھ کر امن پسند شہریوں پر بم گرانے یا غیر مسلح جہازوں کو غرق کرنے سے دریغ نہیں کرتی تھیں۔ لیکن ... ہم مہابھارت میں بہت ... لڑائیاں بھی کبھی اوچھے ہتھیاروں پر نہیں اترتا۔ اور ہمیشہ قوانینِ بین الاقوامی کا پورے طور پر احترام کرتا رہا ہے۔ ان دنوں برائے نام مہذب قومیں معاہداتِ باہمی کو کاغذ کے چیتھڑے قرار دینے میں نہیں ہچکچاتیں۔ لیکن قدیم مہابھارت میں کثرت کا کیا ذکر ہے۔ زبانی قول و قرار کا اس درجہ پاس تھا۔ کہ آن کی خاطر جان اور ایمان کی خاطر مال و دولت کی کچھ بھی پرواہ نہ کی جاتی تھی۔ اور ہر حال میں یدھ کے اندر دھرم یدھ کے لکھشن پیدا کئے جاتے تھے۔

مہابھارت کے زمانہ میں ہندوستان میں مستقل فوج تھی۔ اور سپاہیوں کو باقاعدہ تنخواہ ملتی تھی۔ چنانچہ سبھا پرب میں نارد جی یدھشٹر سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ:-

"کیا آپ اپنے سپاہیوں کو سامانِ رسد بہم پہنچاتے ہیں اور وقتِ مقررہ پر تنخواہ دیتے ہیں۔ یقیناً آپ ان کو رسد اور تنخواہ روک کر تنگ نہیں کرتے"۔

مستقل فوج کے علاوہ والنٹیر بھی ہوتے تھے۔ جو کہ ملک کی افواج کا جزو تھے۔ اور جنگ کے موقعہ پر بلائے جا سکتے تھے (ادیوگ پرب ۱۷۵-۸) بھیشم پتامہ کہتے ہیں:-

"مجھے فوج اور مختلف جنگی چالوں کے سب معاملات میں تجربہ ہے۔ اور میں تنخواہ دار اور بلا تنخواہ سپاہی دونوں سے کام لے سکتا ہوں"۔

سرکار توپ خانوں کا باقاعدہ بندوبست کرتی ہے (سبھا پرب ۵-۴۲ و ۴۹) نارد جی یدھشٹر سے دریافت کرتے ہیں:-

"کیا آپ کے تمام قلعوں میں خزانہ خوراک ہتھیار پانی اور سامان روزانہ بصرف کافی مقدار میں موجود رہتے ہیں؟ اور کیا ان (قلعوں) کی حفاظت کاریگر اور نشانہ باز کرتے ہیں؟ کیا آپ کے خزانے کھتے اور اصطبل۔ توپ خانہ۔ استری بھون (حرم) کی اچھی طرح سے حفاظت ہوتی ہے؟ اور جو نوکر دن اور رات آپ کی خدمت کرتے ہیں۔ ان کو ہمیشہ آپ کی بھلائی اور فائدہ کا خیال رہتا ہے؟"

قلعوں میں رسالے مقیم ہوتے تھے۔ اور فوجی ڈاکٹروں کا ایک علیحدہ محکمہ تھا۔ ادیوگ پرب (۱۵۰-۵۸) میں لکھا ہے:-

"وہاں پر رتھ سواری کی گاڑیاں۔ باقی تمام قسم کی گاڑیاں۔ خزانہ ہتھیار مشینیں۔ ڈاکٹر اور جراح تھے"۔

پھر بھیشم پرب (۱۲۲-۱۷) میں لکھا ہے:-

"اس کے بعد وہاں کتنے ہی ماہرینِ علم شفا آئے۔ جو ہر طرح سے ہنرمند کامل اور اپنے فن میں طاق تھے۔ اور جن کے پاس مرہم اور باقی تمام اوزار تھے۔ ان کو آتے دیکھ کر گنگا پتر نے اُن کے بیٹوں کو کہا۔ کہ ان ڈاکٹروں کی ہر طرح سے خاطر تواضع کر کے کچھ نقدی بطور عطیہ پیش کر کے رخصت کرو"۔

ادیوگ پرب (۱۵۱-۱۲) میں آیا ہے:-

"وہاں پر کتنے ہی تجربہ کار اور ہوشیار کاریگر تھے۔ جن کو باقاعدہ وقتِ مقررہ پر تنخواہ ملتی تھی۔ وہاں ڈاکٹر تھے۔ جو اپنے علوم میں ماہر تھے۔ جن کے پاس اپنے اپنے پیشوں کے تمام ضروری اوزار، سامان اور اور چیزیں موجود رہتی تھیں"۔

اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔ کہ مہابھارت کے زمانہ میں اسلحۂ جنگ مثلاً توپ اور بندوق تھے۔ بھیشم پرب (۹۷-۳۱) میں لکھا ہے:-

"ہے ارجن! رتھوں پر سوار ہو کر رتھ یودھا کارنی (توکدار تیر) اور نالک (اسلحۂ جنگ) اور ڈنڈوں سے کتنے ایک دلاوروں کو مار کر جنگ کے نعرے لگانے لگے"۔

درون پرب (۱۵۶-۶۹) میں لکھا ہے:-

"اس جگہ لوہے کے ہتھیار، چکر، بھوشنڈی (توپ و بندوق) تیر۔ برچھی، شتگھنی گن اور کلہاڑے لگاتار بارش کی مانند گرنے لگے"۔

بھیشم پرب (۹۷-$\frac{52}{58}$) میں لکھا ہے:-

"... کار زار میں ... تلوار

تیر۔ نیزہ۔ تیغ۔ کلہاڑی۔ گدا۔ لاٹھی۔ شتگھنی اور اور اوزاروں سے کٹے ہوئے اعضاء پھیلے ہوئے تھے"۔

بھیشم پرب (۱۷-۳۴) میں لکھا ہے:-

"اس کے ہاتھی ایک پہاڑی کی مانند تھے۔ اور آلاتِ جنگ تیروں اور برچھیوں سے سجے ہوئے بڑے ہی خوبصورت معلوم ہوتے تھے"۔

اس زمرہ میں بے شمار شلوکوں میں سے چند ایک اور بھی اختصار کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں۔ بھیشم پرب (۷-۱۹۱) میں لکھا ہے:-

"بھیشم نے پانڈوؤں کی فوج پر نوکدار تیروں۔ نالکوں (اسلحۂ جنگ)۔ اور نارنجوں کی بارش کی"۔

بھیشم پرب کے بانویں ادھیائے کے ۱۶، ۱۷ شلوک میں مفصلہ ذیل ذکر آیا ہے:-

"گدا۔ لوہے کے گولے شتگھنی (سو آدمیوں کو یکدم مارنے والی) بناہ۔ بھالا۔ گرز۔ ڈنڈا۔ تلوار۔ ترشول۔ مگر کے کلہاڑے۔ کمپن۔ تیغ۔ میخ۔ موشل۔ کلہاڑا۔ استرا۔ جوتے کی شکل کے سرے والے اوزار۔ نالک (اسلحۂ آتشیں) دانت اور ہڈیوں کے سرے کے ... یہ سب موجود تھے۔ جس نے دشمنوں سے شتگھنی کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے"۔

بھیشم پرب (۱۱۴-۴۱) میں لکھا ہے:-

"جس طرح کہ آگ ایندھن کے ملنے اور ہوا کے چلنے سے ایک گھر سے دوسرے گھر تک لگاتار بڑھتی جاتی ہے۔ اسی طرح بھیشم نے دشمن کی فوج کو خاک و خون میں ملا کر دکھا دیا۔ کہ اس کے اوزار دیوتاؤں کے بنے ہوئے ہیں"۔

ادیوگ پرب (۵۱-۳) میں آیا ہے:-

"جنگ میں گنڈیو کمان کھینچنے والے کی کوئی برابری نہیں کر سکتا۔ جو کہ ہوا پر چلنے والے تیر پھینکتا ہے۔ نالک (بندوق) اور تیر دلوں کو چیرتے جاتے ہیں"۔

شانتی پرب (۶۹-۴۴) میں لکھا ہے:-

"دیواروں میں ہمیشہ چھوٹے چھوٹے سوراخ رکھنے چاہئیں۔ تاکہ قلعہ کے اندر سے ہی بندوق داغ سکیں۔ اور بڑی احتیاط سے ایسے ذرائع اختیار کرنے چاہئیں۔ جن سے کہ ان (سوراخوں) کی حفاظت بڑے پھاٹکوں کی مانند ہو سکے۔ تمام پھاٹکوں میں فنا کرنے والے اگنی رکھنے چاہئیں۔ دیوارِ قلعہ یعنی فصیل پر شتگھنی اور ایسے ہی دوسرے اوزار رکھنے چاہئیں"۔

شانتی پرب (۲۹-۸۲) میں لکھا ہے:-

"اپنے سے زبردست راجہ کی مملکت کو آگ کے اوزاروں کے استعمال سے زیر کرے"۔

بن پرب میں لکھا ہے:-

"گرجتے ہوئے تلگدا (توپ کی ایک قسم) کو جس میں چکر ہوتے ہیں۔ جھگڑے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اس کی گرج اس قسم کی ہوتی ہے۔ کہ گویا برکھوں پر بڑے بڑے بادل گرج رہے ہوں"۔

درون پرب (۲۰۰-۱۹-۱۸) میں لکھا ہے:-

"اے سرزمین کے حاکم! جب آسمان میں کوئی ابر کا ٹکڑا دکھائی دیتا تھا۔ تب روشن دائروں کی مانند لوہے کے بے شمار گولے دکھائی پڑتے تھے۔ وہاں چلر یا پانچ چکروں (پہیہ) والی شتگھنی تھی"۔

چند عجیب و غریب ہتھیار

اب ہم چند ایک ایسے عجیب و غریب آلاتِ جنگ کا ذکر کرتے ہیں۔ جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں تاحال استعمال نہیں ہوئے۔ بن پرب (۴۰-۳۹) میں لکھا ہے:-

"میرے اس "انتردھان" نامی پیارے ہتھیار کو لو۔ یہ مشہور بڑا اور مضبوط ہتھیار دشمن کو نیند میں غرق کرنے کی طاقت رکھتا ہے"۔

درون پرب (۱۵-۷۶) میں لکھا ہے:-

"اس چکر کو لو۔ جس میں کہ ایک لاکھ دندانے ہیں۔ اس چکر کا سرا استرے کی مانند تیز ہے۔ وہ صبح کے سورج کی مانند روشن جھلک مارتا ہے۔ اور اس میں لعل۔ ہیرے اور زمرد جڑے ہیں"۔

درون پرب (۱۷۱-۹۵) میں لکھا ہے:-

"یہ ڈراؤنی صورت ... آسمانی ... جس ... چکر ہیں۔ اور جو دیوتا ... خود لڑنے بنا لیتے"۔

ایک مغربی مصنف نے لکھا ہے:-

"مہابھارت میں ایک اڑتے ہوئے گولے کا ذکر آتا ہے۔ جس کی آواز بادلوں کی گرج جیسی ہوتی ہے۔ ایک محقق کی تحقیقات کے بموجب وہ توپ کی ایک قسم ہے"۔

درون پرب میں آیا ہے:-

"تب آسمان پر چھا جانے والے ..."

بعد ازاں رآلاتِ جنگ کے استعمال کی بدولت) کوک کے ساتھ ساتھ بادلوں کی گرج اور طوفان کی آواز ظاہر ہوتی تھی۔

ادیوگ پرب (۱۸۱-۱۱) میں لکھا ہے:-

"تب میں نے جمدگنی کے بیٹے پر دایہ ہتھیار پھینکا۔ گرو رام نے گوہیک سے میرے ہتھیار کو کاٹ دیا۔ تب میں نے برمحل پرا رکھنا کے بعد آگنیئے ہتھیار پھینکا۔ گرو رام نے ورن سے اس کو روک دیا"۔

بن پرب (۱۷۹-۱۸) میں لکھا ہے:-

"اے بھارت کے برا تسیکے بعد دیگرے تاریکی و روشنی نمودار ہوتی۔ کبھی دن روشن اور کبھی تاریک تھا۔ کبھی گرم اور کبھی ٹھنڈا۔ انگاروں کی گرم راکھ اور ہتھیاروں کی خوفناک بارش بڑے زور کی تھی"۔

زمانہ مہابھارت کے جنگی قوانین

ہمارے بزرگوں نے فنِ جنگ کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا تھا۔ انہوں نے کئی ایک ایسے قوانین نافذ کئے تھے۔ جن کو نظر انداز کرنے سے بین الاقوامی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک جگہ آتا ہے:-

"اے بھرت نسل کے بہترین انسان اب کورو پانڈو اور سرنگ کئی ایک شرائط پر متفق ہوئے اور انہوں نے مختلف اقسام کی لڑائیوں کے متعلق کئی ایک قوانین کا تصفیہ کیا۔ مثلاً یکساں موقعہ رکھنے والے سپاہی صاف دلی سے ایک دوسرے کے ساتھ لڑیں۔ اگر صاف دلی سے لڑتے ہوئے بہادر لڑائی بند کر دیں یعنی علیحدہ علیحدہ ہو جائیں۔ تو یہ رویہ دوسروں کی نسبت بہتر اور افضل ہے۔ جو الفاظ کی جنگ میں مشغول ہیں۔ ان کو صرف بذریعہ الفاظ ہی لڑائی کرنی چاہئے۔ جو میدانِ کارزار سے پیٹھ دکھا کر بھاگ جائیں وہ ہرگز قتل نہ کئے جائیں۔ رتھ بان ہمیشہ سوائے رتھ بان کے کسی دوسرے کے ساتھ نہ لڑے۔ ہاتھی کی پشت پر بیٹھا ہوا بہادر ہمیشہ دوسرے ہاتھی کے سوار سے جنگ کرے۔ بے حد تیز ایک سوار ہمیشہ سوار کے ساتھ اور ایک پیادہ ہمیشہ پیادہ کے ساتھ جنگ کرے۔ قابلیت۔ رضامندی۔ شجاعت اور طاقت کی شرائط کے لحاظ کو مدنظر رکھ کر شرافت سے تلوار مار کر کے دوسرے بہادر کے ساتھ لڑے۔ خوف سے ہراساں یا کسی مصیبت زدہ شخص کو کوئی نہ مارے"۔

کسی بھی شخص کو مفصلہ ذیل مواقعہ پر حریف کو نہ مارنا چاہئے:-

(۱) جب کوئی شخص دوسرے کے ساتھ لڑائی میں مشغول ہو (۲) جب کسی نے جائے پناہ مانگ لی ہو (۳) جب کوئی پسپا ہو رہا ہو (۴) جب کسی کا کوئی ہتھیار ٹوٹ چلا ہے (۵) جب کسی نے عمدہ بکتر نہ پہنی ہوئی ہو ان کے علاوہ (۶) رتھ بان (۷) جانوروں (۸) ہتھیاروں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے والے اشخاص (۹) ڈھول بجانے والوں اور (۱۰) سنکھ بجانے والوں کو کبھی نہ مارنا چاہئے"۔ (بھیشم پرب ادھیائے اوّل ۲۶ تا ۳۲)۔

ایلچی یا پیغامبر کی زندگی کو متبرک خیال کیا جاتا تھا۔ اور اس کو محض قید کی سزا دینا بھی گناہ میں داخل سمجھا جاتا تھا۔

ادیوگ پرب (۸۸-۱۸) حضرت راشٹر کہتے ہیں:-

"رشی کیش ایک ایلچی ہے۔ اور رشتہ کے لحاظ سے ہمارا پیارا ہے۔ اس نے کوروؤں کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچایا۔ بھلا یہ تمہیں کیسے واجب ہے۔ کہ اسے قیدی بناؤ؟"

ویدک زمانہ کے خاص قوانین میں سے ایک کا ذکر شانتی پرب میں آیا ہے۔ لیکن جہاں تک مہابھارت اس امر کی شہادت دیتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس قانون کو عمل میں لانے کی بجائے بسا اوقات توڑا جاتا تھا۔ ساتھ ہی اس سے یہ بات بھی پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ نہایت قدیم زمانہ میں براہمنوں کو جنگ پر آئین کی رو سے کامل اختیار تھا۔ اور ہر موقعہ پر مداخلت کرنے کا پورا حق حاصل تھا چنانچہ شانتی پرب (۹۶-۶) میں لکھا ہے:-

"اگر ایک براہمن امن و امان قائم رکھنے کی خاطر دو جنگ کرنے والے فریقوں کے مابین بے خوف اور نڈر ہو کر مداخلت کرتا ہے تو فریقین کو لازم ہے۔ کہ لڑنے سے فوراً باز آئیں۔ جو کوئی ایسے شخص کو قتل یا زخمی کریگا وہ ایک دائمی قانون کو توڑنے کا مرتکب ہوگا۔ اگر کوئی کھشتری اس قانون کو توڑ دیتا ہے تو وہ اپنی جاتی میں سب سے بدبخت ہے"

فوج کو باقاعدہ ڈرل کرائی جاتی تھی۔ اور اس کو ہر طرح کی ضروریات سے آگاہ کیا جاتا تھا۔ چنانچہ درون پرب (۸۷-۲۲ تا ۲۴) میں لکھا ہے:-

"مہاراج کے تیر نے جب صف آرائی کی تو اس کی صورت کچھ تو شکٹ جیسی اور کچھ گول دائرہ کی سی تھی۔ وہ لمبائی میں ۴۸ میل تھی۔ اور اس کی پشت چوڑائی بھی پوری ۲۰ میل تھی۔ درون نے بذاتِ خود یہ صف آرائی کی تھی۔ جس میں بے شمار بہادر راجے۔ بے انتہا رتھ۔ ہاتھی۔ گھوڑے اور پیادے شامل تھے۔ اس صف کی پشت کی جانب ایک اور ناقابل تسخیر صف ایک کنول کی شکل میں آراستہ کی گئی۔ اور پھر اس صف کے اندر ایک اور گنجان صف آراستہ کی گئی تھی۔ جس کو سوئی کے نام سے نامزد کیا گیا تھا"۔

معرکہ آرائی میں خیمے بکثرت استعمال ہوتے تھے۔ جیسا کہ ادیوگ پرب (۱۵۱-۱۱) میں لکھا ہے:-

"ہے مہاراج! زمین کی چھاتی پر نہایت ہی قیمتی خیمے جدا جدا ایستادہ تھے۔ ہر ایک نے اپنے الگ الگ خیمے میں جدا رہائش اختیار کی ہوئی تھی۔ اور خیموں کا نظارہ بہت سے عالی شان محلات کی مانند تھا"۔

زمانہ مہابھارت کے آریہ لوگ کبھی کبھی رات کے وقت جنگ کیا کرتے تھے۔ وہ تاریکی میں شمشیر زنی نہ کر سکتے تھے۔ اس لئے کسی طریق سے اپنے گھوڑوں۔ ہاتھیوں اور رتھوں کے ساتھ لیمپ لگا دیتے تھے۔ درون پرب (۱۶۳-۱۶) میں لکھا ہے:-

"ہر ایک رتھ میں ۵ لیمپ تھے۔ ہر ایک متوالے ہاتھی کے ساتھ تین اور ہر ایک گھوڑے پر ایک بڑا لیمپ رکھا ہوتا تھا"۔

تقریباً تمام قدیم اقوام کے لوگ بالخصوص یونانی اور ہندوستانی رتھوں پر سوار ہو کر لڑا کرتے تھے۔ زمانہ مہابھارت کے بزرگوں نے ایک آواز پیدا نہ کرنے والے پہیوں کا رتھ اس مطلب کے لئے بنایا ہوا تھا۔ کہ غنیم پر بے خبر حملہ کریں۔ اس بات کا علم نہیں۔ کہ رتھ کے ٹائر پر آیا اسی قسم کی کوئی اور چیز استعمال ہوتی تھی۔ ادیوگ پرب (۴۷-۲) میں لکھا ہے:-

"جب سیندھو نہایت عمدہ سدھے ہوئے گھوڑوں کے رتھ میں سوار ہوا تو سنہری تاروں سے ملبوس اور کسی قسم کی آواز پیدا نہ کرنے والے پہیوں کی بدولت جانبِ مقصود کی طرف بڑھتے ہوئے بے شمار تیروں کی بوچھاڑ سے راجاؤں کے سر اڑاتا نظر آنے لگا"۔

آریہ شجاعت حریف کو بھی اس امر پر مجبور کرتی تھی کہ وہ اسطرح سے پیش آئے۔ جیسا کہ شہنشاہ کی شان کے شایان ہے۔ اور وہ مخالف فریق کے زخمی سپاہیوں کی بھی مرہم پٹی کرے۔ جیسا کہ شانتی پرب (۹۵-۱۲) سے ظاہر ہے:-

"حریف کے زخمی سپاہی کو یا تو اس کے اپنے گھر بھیج دیا جائے یا اس کو فاتح کے مکان پر پہنچایا جائے۔ جہاں ہوشیار جراح اس کے زخموں کی مرہم پٹی کریں"۔

اسی طرح جنگ کے دوران میں جب کوئی عورت گرفتار ہو جاتی۔ تو اس سے بڑی عزت کا سلوک کیا جاتا تھا۔ شانتی پرب (۹۶-۵) میں لکھا ہے:

"اگر ایک راجہ اپنے مفتوح حریف کے گھر سے کسی عورت کو زبردستی پکڑ کر لے جائے۔ تو اسکو ایک برس تک رکھنا چاہئے۔ اور اس سے دریافت کرنا چاہئے۔ کہ وہ اس کے ساتھ یا کسی اور کے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہے۔ جس صورت میں وہ رضامند نہ ہو۔ تو اسے پھر اس کے گھر واپس بھیج دینا چاہئے"۔

یہ بات بھی صاف ہے۔ کہ زمانہ مہابھارت میں لشکر کو رسد پہنچانے کا ایک باقاعدہ محکمہ تھا۔ اور جنگ کے وقت رسد اور دوکانات وغیرہ کا ہر قسم کا بندوبست ہوتا تھا۔ ادیوگ پرب کی آخری فصل میں یدھشٹر کی فوج کے کوچ کی تیاری اسطرح پر بتائی گئی ہے (۳۷-۲۶-۱۷۱)۔

"ہاتھیوں اور گھوڑوں وغیرہ کے سواروں کے لئے ہر قسم کی رسد ملتی تھی۔ ساتھ ہی وہ رسد ان اشخاص کے بھی مطابق ہوتی تھی۔ جن کا گذارہ دستکاری کے طفیل چلتا ہے۔ فوج کے پیچھے دکانیں۔ گاڑیاں۔ ہر قسم کے باربرداری کے جانور ہزاروں ہاتھی اور لاکھوں گھوڑے ہوتے تھے۔ اور تمام بچے۔ عورتیں۔ کمزور۔ لاغر اور ناتواں شخص اس سے بھی پیچھے ہوتے تھے۔ جانور

سماجک سماچار

آریہ سماج سیالکوٹ کا سالانہ چناؤ:-

آریہ سماج سیالکوٹ کا سالانہ چناؤ ۱۱ر اگست ۱۹۳۴ء کو شام کے چھ بجے آریہ سماج مندر میں ممکن ہوا۔ پردھان لالہ چندناس جی ایڈووکیٹ + سینیر اپ پردھان لالہ گیان چند جی لوہری اپیل نویس - اپ پردھان بابو برج لال جی ریٹائرڈ فوڈ سکریٹری + منتری لالہ سروپ نارائن وکیل + اپ منتری سیٹھ دینا ناتھ جی وکیل + خزانچی لالہ گیان چند جی تیل والے + اپ خزانچی مہاشہ رام لال جی پنچ + لائبریرین مہاشہ جگدیش چندر جی عرائض نویس + منیجر آریہ کنیا پاٹھ شالہ لالہ کانشی رام جی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی +

ممبران انترنگ سبھا:- لالہ سکھ دیال جی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی + ماسٹر ہری چند جی + بابو بالمل جی + لالہ رام رکھا مل جی منڈی والے + مہاشہ رام رکھا مل جی گپتا + پنڈت دیوان چند جی + پنڈت بال مکند جی + ماسٹر ہری رام جی + لالہ گنیش داس جی + بابو شیو رام جی منیجر دی پنجاب نیشنل بینک لمیٹڈ + لالہ گیان چند جی ایم۔ اے۔ ایس + اور لالہ منوہر لال جی ٹال والے +

(منتری آریہ سماج سیالکوٹ)

شردھانند دل سمیلن کے پرستاو:-

پروفیسر اندر جی ودیا واچسپتی کی زیر صدارت ۱۴ر اگست کو شردھانند دل سمیلن میں مندرجہ ذیل دو پرستاو بالاتفاق رائے پاس ہوئے:-

۱۔ اس سمیلن کی سمتی ہے۔ کہ ہر آریہ سبھا سد اور آریہ سماج کے پدادھیکاری کو نیم پوروک سندھیا اور سوادھیائے کرنا چاہئیے۔ اور سوادھیائے کی بڑھی کے لئے شردھانند دل کی "آریہ رشن" اور "سدھانت رتن" کی پریکشاؤں میں شرادھانی کے موقعہ پر شامل ہونا چاہئیے۔

۲۔ اس سمیلن کی سمتی ہے۔ کہ ورتمان پرستھتی کے انوسار ہر آریہ سماجی کو دڑھتا پوروک سودیشی کی پرتگیا کرنی چاہئیے۔ اور ہمیشہ سنیچو شدھ کھادی ہی پہننی چاہئیے۔

(الیشور دت میدھارتھی ودیا النکار۔ جنرل سکریٹری شردھانند دل۔ دہلی)

ساہنہ وال ضلع لدھیانہ میں ویدک وواہ:-

۳۰ر جولائی ۱۹۳۴ء کو لالہ ددارکا داس کپلا کی سپتری شکنتلا دیوی کا وواہ ڈاکٹر ہری کشن لال مڑیہ جگراؤں نواسی کے ساتھ ہوا۔ سنسکار پنڈت وشنودت جی لدھیانہ نواسی نے کروایا۔ لدھیانہ سے ان کے علاوہ مہاشہ باتو رام جی گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ۔ پنڈت بیساکھی رام جی پردھان آریہ سماج لدھیانہ۔ لالہ لبھو رام جی منتری اور بابو متھرا داس جی افریقہ نواسی آئے ہوئے تھے۔ سنسکار پر استری پرشوں کی کافی تعداد تھی۔ نہایت خوب رونق کے ساتھ سنسکار ہوا۔ مہاشہ متھرا داس افریقہ نواسی نے تقریر کی۔ اور منتری کو اپیل کی دیا۔ مبلغ پچیس روپے کا دان لالہ ددارکا داس جی نے مختلف فنڈات کو دیا۔ اور ورپکش کی طرف سے ساہنہ وال آریہ سماج کو پانچ روپے اور کنیا پاٹھ شالہ کو دو روپے پراپت ہوئے۔

(دیو بدیال پردھان آریہ سماج ساہنہ وال)

لالہ پنڈیداس جی وکیل خانیوال کو صدمہ:-

آج سمبت آریہ سماج آریہ نگر میں حاضرین کو لالہ پنڈیداس صاحب وکیل خانیوال کے عزیز برادر خورد لالہ کشن لال صاحب کی دردناک مرتیو کی خبر سن کر بہت صدمہ پہنچا۔ لہٰذا آریہ سماج آریہ نگر میں یہ ریزولیوشن پاس ہوا کہ تمام حاضرین پرماتما سے پرارتھنا کریں۔ کہ وہ لالہ پنڈیداس جی کو اور مرحوم کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا کریں۔ اور مرحوم کی روح کو شانتی بخشیں۔

(منتری آریہ سماج آریہ نگر)

آریہ سماج بھوانی کا سالانہ چناؤ:-

آریہ سماج ہذا کا سالانہ انتخاب حسب ذیل ہوا ہے۔ پردھان لالہ شنکر داس جی + اپ پردھان لالہ بھگوانداس جی پنشنر پوسٹ ماسٹر + منتری لالہ ہنومان پرساد جی + اپ منتری مہاشہ جگل کشور جی + پُستکادھیکش پنڈت سروپ رام جی + آڈیٹر لالہ ہنس راج جی۔

انترنگ سبھاسد:- لالہ گوکل چند۔ مہاشہ کانشی رام۔ لالہ نیت رام۔ مہاشہ گنگا رام۔ لالہ ہر سروپ۔

(منتری آریہ سماج بھوانی)

گورو کل اندرپرستھ کے سماچار:-

۱۴ر اگست ۱۹۳۴ء کو لالہ ہرکشن چند رئیس و آنریری مجسٹریٹ سکندرراؤ ضلع علیگڑھ گورو کل اندرپرستھ تشریف لائے۔ آپ نے گورو کل کا بغور معائنہ کرنے کے بعد گورو کل کی رائے بک میں مندرجہ ذیل رائے قلمبند کی:-

"خوش قسمتی سے آج مجھے گورو کل اندرپرستھ کے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ منتظمان گورو کل نے بکمال مہربانی مجھ سے تمام گورو کل کا جو کہ قدرتی نظاروں کے مابین واقع ہے معائنہ کرایا۔ واقعی یہ جگہ برہمچاریوں کے لئے دل سے مادر ہند کا مستقبل وابستہ ہے قابل رہائش ہے۔ برہمچاریوں کی صحت و صفائی لاثانی ہے۔ ادھیکاریوں کی طرف سے برہمچاریوں کی ہر قسم کی ترقی پر مناسب توجہ دی جاتی ہے۔ میں دعوے سے کہتا ہوں۔ کہ کوئی سرپرست اپنے گھر پر اپنے بچے کی اتنی نگہداشت نہیں کر سکتا جتنی کہ یہاں پر گورو کل کے منیجر صاحب منتری پروفیسر گوپال جی کر سکتے ہیں۔ گورو کل کے حسن انتظام کو دیکھ کر میں اتنا متاثر ہوا۔ کہ یکایک میرے دل میں اپنے بچے کو گورو کل میں داخل کرانے کی خواہش پیدا ہو گئی۔ اگر کسی طرح اس سنستھا کی خدمت کر سکوں۔ تو میں اپنے تئیں موجب فخر تصور کروں گا۔ میں پرماتما سے اس قابل ناز سنستھا کی کامیابی کے لئے پرارتھنا کرتا ہوں۔"

(دستخط) ہرکشن چند رئیس و آنریری مجسٹریٹ سکندرراؤ ضلع علیگڑھ

۲۔ موسم آج کل نہایت خوشگوار ہے۔ اور گورو کل کا نظارہ قابل دید ہے۔ چاروں طرف سبزہ ہی سبزہ کا عالم ہے۔ جملہ برہمچاری خوش و خرم ہیں۔ ہسپتال بیماروں سے قطعی خالی ہے۔

۳۔ منتری پروفیسر سندر لال جی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی اور پنڈت واگیشور جی گورو کل کا ششماہی معائنہ کر رہے ہیں۔

(گوپال سکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج شملہ کا ۵۲ واں سالانہ جلسہ

آریہ سماج شملہ کا ۵۲ واں سالانہ جلسہ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۴ء سے ۱۶ ستمبر ۱۹۳۴ء تک بڑے سماروہ سے منایا جائے گا۔ امسال یہ جلسہ دونو آریہ سماجوں کا مشترکہ جلسہ ہوگا۔ کچھ وقت آریہ سماج گوردوارہ کل سیکشن کے مندر میں اور کچھ وقت آریہ سماج کالج سیکشن کے مندر میں ہوگا۔ نگر کیرتن ۱۲ ستمبر ۱۹۳۴ء کو شام کے پانچ بجے گوروکل سیکشن کے مندر سے شروع ہوگا۔ اور رات کے ۱۰ بجے کالج سیکشن کے مندر میں ختم ہوگا۔ بڑے بڑے اشتہار جلد ہی لگ جائیں گے۔ اس جلسہ میں بڑے بڑے مہاتما و ودوان پدھاریں گے جن کے نام حسب ذیل ہیں:-

شری نارائن سوامی جی۔ سوامی سرودانند جی۔ سوامی سوتنترانند جی۔ مہاتما ہنسراج جی۔ پروفیسر دیوان چند جی۔ لالہ سائیں داس جی۔ پنڈت چموپتی جی۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ پنڈت ستیہ ورت جی۔ پنڈت گوپال جی۔ پنڈت منسا نند جی۔ پنڈت دھرم ویر جی۔ لالہ رام پرشاد جی۔ پنڈت رشی رام جی۔ لالہ دیوی چند جی۔ کنور سکھ لال جی اور مہاشہ سنت رام جی وغیرہ وغیرہ۔

(سری کشن منتری آریہ سماج شملہ)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار:-

۱۔ آریہ معاہدہ دلیتنگ سبھا دہلی کی اپیل پر آریہ سماج لدھیانہ کی طرف سے مبلغ پچاس روپے حیدر آباد ڈیفنس فنڈ کے لئے منتری جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں روانہ کئے گئے۔

۲۔ شری ماسٹر رام لال جی کی بھانجی کا وواہ سنسکار لالہ گنڈا رام جی گوجرہ نواسی کے پتر لالہ بابو رام جی کے ہمراہ ویدک ریتی سے ہوا۔ ور پکش نے اس شبھ موقعہ پر ۵/ روپے دان دئے۔

۳۔ آریہ سماج لدھیانہ کے سپتاہک ستسنگ میں پنڈت وشنو متر جی سناتک کا پربھاوشالی اپدیش ہوا۔

۴۔ ڈاکٹر خوشی رام جی اسسٹنٹ سرجن لدھیانہ کے لڑکے کا یگیوپویت سنسکار کیا گیا۔ چار روپیہ دان ملا۔

(بھبو رام منتری لدھیانہ)

(۲)

۱۔ ۶ اگست ۱۹۳۴ء کو ماسٹر لبش پال جی بی اے کی دھرم پتنی کا دیہانت ہو جانے پر ماسٹر جی نے انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے کروایا۔ مرحومہ اپنے پیچھے تین بچے چھوڑ گئی ہے۔ جنرل میٹنگ میں ماسٹر جی سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

۲۔ ۱۳ اگست ۱۹۳۴ء سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پرستاؤ انوسار ہر روز سماج مندر میں آریہ پرشوں کی سمپلت سندھیا ہون یگیہ اور پرارتھنا ہوتی ہے۔

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ (مینیجر)

ست دھرم پاٹھشالہ نارگ ریاست سرمور ناہن

۲۴ ساون سمت ۱۹۹۱ کو ہم سب کرم چاریوں اور ودیارتھیوں نے اکٹھے ہو کر شری سردار ایندر سنگھ صاحب بہادر جاگیردار نارگ کے جنم دن اتسو کو بڑی دھوم دھام سے منایا ہے۔

ایشور استتی۔ پرارتھنا اور ہون یگیہ کے بعد ٹھاکر تلسی رام۔ جیت سنگھ۔ کدار سنگھ۔ کلہان سنگھ اور بھولا سنگھ بھجنیک اور ودیارتھیوں نے منوہر بھجنوں دوارہ حاضرین کو پرسن کیا۔ اور بعد ازاں پنڈت درگا دت جی ہیڈ ماسٹر پاٹھشالہ مذکور کا ویاکھیان ہوا۔ جس میں ایشور پرماتما سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ وہ شری سردار صاحب ممدوح کو دیرگھ آیو سنتانا سکھ و شانتی کا سد بودھان بخشیں۔ اور ۸۵ عدد ستیارتھ پرکاش سندھیا اور بھجنوں کی دھرم ارتھ جنتا کو تقسیم کی گئیں۔ شری بابو لال چند جی رینج افسر نارگ نے سب ودیارتھیوں سمیت سندھیا کے وشے پر پنجابی زبان میں ایک بھجن گائن کرایا ہے۔ ہم انکا دھنیہ واد کرتے ہیں۔ تمام دن پاٹھشالہ میں بھجن اپدیش دوارہ اتی آنند کی ورشا ہوتی رہی۔ تعداد حاضرین قریباً ایک صد تھی۔ اتسو کی کارروائی سماپت ہونے پر آئی کیفیت اور اسپیشل سجنوں کا موہن بھوگ سے سنسکار کیا گیا۔

(ٹھاکر گوپال سنگھ منتری ست دھرم پاٹھشالہ نارگ۔ ریاست سرمور ناہن)

پنجاب پراندیہ آریہ سمیلن گوجرانوالہ کی شاندار تیاریاں

۲۶ سے ۳۰ ستمبر کو ہونے والے سمیلن کی تیاریاں بڑے زور سے شروع ہیں۔ سوا گت کارنی کے پردھان لالہ سکھ دیال داس جی جو آریہ سماج کے پرانے سیوک اور بڑے ہی انوبھوی سجن ہیں۔ بڑی لگن سے کاربار کر رہے ہیں۔ جلوس کو شاندار بنانے کے لئے آریہ سنستھاؤں کے جھنڈے منگوانے کا انتظام ہو رہا ہے۔ رضاکار آشرم سرگودھا کا بینڈ موجود ہے۔ علاقہ بھر کی آریہ سماجوں کو اپنی اپنی بھجن منڈلیاں لانے کے لئے نمنترن دئیے گئے ہیں۔ دیہات کے آریہ بھائی اپنی اپنی منڈلیاں لائیں گے۔ اور ان کے مکھیہ چوہدری گھوڑوں پر سوار شامل جلوس ہوں گے۔ غرضیکہ اس جلوس کو ایک یادگار رنگ کا بنایا جا رہا ہے۔ اس لئے آریہ سجنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ۲۸ ستمبر کی شام کو جلوس سے پہلے سرگودھا میں پہنچ کر اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل جلوس ہوکر دھرم پریم اور شردھا کا ثبوت دیں۔

مقامی آریہ سجن بڑے اتساہ سے کاریہ کر رہے ہیں۔ باہر سے بھی اتساہ جنک سندیش آ رہے ہیں۔ مہمانوں کے ٹھہرنے کے لئے دسکھ نواس کا وسیع مکان لے لیا گیا ہے۔ آریہ نیتاؤں کو نمنترن بھیجے جا رہے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا نے پنڈت نارائن جی کو سبھا پتی کے لئے بھیج دیا ہے۔ غرضیکہ سمیلن کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش۔۔

جاتی رکھشا و رتانت منترا

اکھلات آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کراچی دوارہ کی گئی سیوا کار یہ کی رپورٹ

(۱۳ سے ۳۱ جولائی ۱۹۳۴ء تک)

(نوٹ۔ سنھا نک (لوکل) ممبر سندھ کی انیہ سماجوں کا کام اس سے الگ ہے)

۱۔ ۱۳ جولائی۔ ٹلو ولد جوہرل عمر ۱۲ برس ساکن شاہ پور چھا نیاں ۔ ضلع تھرپارکر

سوکھبو ولد ہنیو ل " " " " " " "

مذکورہ دونو لڑکے بری سنگت کے زیر اثر کراچی میں بھاگ آئے۔ بھگانے والا کون تھا؟ یہ پتہ نہیں لگا۔ پرنتو اُن کے سمبندھیوں کو پتر لکھ کر اُن کو اُن کے حوالہ کردیا گیا :۔

۳۔ ۱۴ جولائی کو کولی جاتی کا ایک لڑکا بنام کاروپتر نامعلوم کراچی میں بھٹکتا پایا گیا۔ یہ یتیم بچہ تھا۔ اس کی عمر ۱۰ برس کے قریب تھی۔ پردھان سبھا شری لال چندجی نے اُس کے پھٹے پرانے کپڑے اُتروا کر اُس کو نئے کپڑے سلوا دئے۔ نیز سبھا نے اُسے اپنے خرچ پر ویدک ودیالیہ ٹھٹری تحصیل ضلع دادو میں ہندی پڑھنے کے لئے بھجوا دیا۔ پرنتو اب سُنا ہے۔ کہ لڑکے کو بھیک مانگ کر جیون وتیت کرنا زیادہ پسند تھا۔ اس لئے وہ وہاں سے بھاگ نکلا ہے :۔

۴۔ ۱۷ جولائی کو ایک کنیا بنام دیوی عمر ۲ سال پتری مسٹر ہری رام ہوت چند ہیڈ کلرک انکم ٹیکس آفس کراچی گم ہوگئی تھی۔ یہ لڑکی ایک سجن کو ملی۔ اُس نے اُسے سبھا میں پہنچا دیا۔ اور سبھا نے اُسے اُس کے پتا کے حوالہ کردیا :۔

۵۔ ۱۹ جولائی ۱۹۳۴ء کو ایک جنم کی مسلمان عورت عمر تخمیناً ۳۰ برس سبھا کے دفتر میں آئی۔ اور شُدھ ہونے کی درخواست (زبانی) کی۔ سبھا نے اُسے ٹاؤن آریہ سماج کراچی میں بھجوا دیا۔ جہاں وہ شُدھ ہو کر ویدک دھرم میں پرویشٹ ہوگئی۔ اب اُس کا نام دھرم دیوی ہے :۔

۶۔ ۲۷ جولائی ۱۹۳۴ء کو ریجھومل ولد جمعیت رائے عمر ۱۶ برس ساکن ڈبہار جاتعلقہ مورو ضلع نواب شاہ کو سبھا کے دفتر میں ایک سجن لایا۔ اُس لڑکے پر دینِ اسلام کا اثر پڑ رہا تھا۔ اور اُس کا پتت ہو جانا یقینی امر تھا۔ سجن مذکور نے نمرتا پوروک کہا۔ کہ اس لڑکے کو اپنا بچہ جان کر دو تین مہینے اپنے پاس رکھیں۔ اور اس پر ویدک دھرم کا رنگ چڑھائیں۔ اب سبھا کے پربندھ میں وہ ہندی سیکھ رہا ہے۔ اور ویدک دھرم اور دینِ اسلام کے تلنا تمک سدھانتوں سے واضح طور پر واقفیت حاصل کر رہا ہے :۔

۷۔ ۲۸ جولائی ۱۹۳۴ء کو گوبند ولد ڈھول سگنیلر کراچی کا ۴ برس کا بالک گم ہوگیا۔ سبھا نے اسے تلاش کر کے اُسے اُس کے پتا کے حوالہ کیا :۔

۸۔ ۲۹ جولائی ۱۹۳۴ء کو آتو ولد نوتن داس عمر ۲ برس سبھا کے پور شارتھ سے اپنے پتا سے جو کہ ریلوے میں گڈس کلرک ہیں سے جا ملا۔ یہ بچہ گھر سے نکل گیا تھا۔ اور روتا ہوا گلیوں میں پایا گیا تھا :۔

۹۔ ۲۹ جولائی کو ایک چھ برس کی ہندو کنیا ولد ہنیومل بھلا سو لجر بازار کی گم ہوگئی۔ یہ کنیا سبھا کی معرفت اُسی دن شام کو اپنے والدین سے جا ملی :۔

ناظرین! حیرت کی بات ہے۔ کہ جب کسی کا بچہ گم ہو جاتا ہے۔ تو اُس کے سمبندھی رونی صورت بنا کر سبھا کے دفتر میں آتے ہیں۔ اور بچہ کی تلاش کرنے کے لئے انتہائی کرونا سے شبدوں میں اپیل کرتے ہیں۔ پرنتو جونہی اُن کو اُن کا بچہ مل جاتا ہے۔ تو پھر وہ رُوکھا شکریہ ادا کرنے کے لئے بھی نہیں ٹھہرتے :۔

اس سے بھی بڑھ کر عجیب حقیقت یہ ہے۔ کہ بچہ تو سبھا کے بھیکاریوں اتھوا کسی انیہ سجن کے پورشارتھ سے پراپت ہوتا ہے۔ پرنتو والدین دان دیتے ہیں براہمن۔ باوا اور جیوتشی کو جنہوں نے اُنہیں یقین دلایا تھا کہ "گھبراؤ نہیں۔ تمہارا بالک مل جائے گا" یا کڑاہ پرشاد کا تھال بھجواتے ہیں گوردوارہ میں۔ اتھوا روٹ چڑھاتے ہیں ہنومان کی مورتی کے آگے۔ اس لئے کہ وہ ان کے پوجیہ دیوتا ہیں :۔

اے ہندو جاتی! تیرا پتن ہی اس لئے ہو رہا ہے۔ کہ تو اپنے محسن اور دشمن میں تمیز نہیں کرسکتی :۔

(گنپت راؤ آریہ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کراچی)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں (منیجر)

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

ओ३म

प्रकाश

क्रृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ للعہ ... ممالک غیر سے ۶ؔ
ششماہی عہ ... فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۳۵ | SUNDAY 2nd Sept. 1934 | اتوار ۱۸ بھادوں سمت ۱۹۹۱ مطابق ۲ ستمبر ۱۹۳۴ء دیانند ابد ۱۱۰ | جلد ۳۱

آریہ سماج کے نیم

۶۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں۔
۷۔ سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ ارتھات شاریرک آتمک و سماجک اُنتی کرنا۔
۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے۔
۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے۔
۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔
۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرب ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔
۲۔ ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انترجامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔
۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔
۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہئے۔

وید امرت

یجروید

رگوید

ओ३म् यो भूतं च भव्यं च सर्वं यश्चाधितिष्ठति।
स्वर्यस्य च केवलं तस्मै ज्येष्ठाय ब्रह्मणे नमः॥ (اتھروید ادھیائے ۱۰، سوکت ۸، منتر ۱)

ارتھ:- (यः) جو پرمیشور (भूतं च) بھوت کال اور (भव्यं च) بھوشیت کال کا (च) اور (यः सर्वं अधितिष्ठति) جو سب جگت کا ادھشٹاتا ہے (च) اور (स्वः) سُکھ (यस्य) جس کا (केवलं) کیول سروپ ہے۔ (तस्मै ज्येष्ठाय) اس سب سے بڑے (ब्रह्मणे) برہما یعنی پرمیشور کو (नमः) نمسکار ہے۔

سب سے مہان کون ہے؟

سب سے مہان کون ہے؟ اس کا جواب تو آپ کو بہت آسان معلوم ہوگا۔ کیونکہ سوائے ناستکوں کے ہر کوئی یہی کہے گا کہ سب سے بڑا وہ ایشور ہے جس نے یہ سارا جگت بنایا ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ کیا درحقیقت لوگ سب سے بڑا اسی پرماتما کو مانتے ہیں؟ جاننے کے لئے تو سب سے بڑا اُسے ہی جانتے ہیں۔ مگر ماننے کے لئے وہ سب سے بڑا نہیں رہتا۔ ... اسی طرح دوسرے آدمی بھی طرح طرح کے بھیس بدل کر دنیا میں وچرتے ہیں کوئی ایک آدمی ڈاڑھی مونچھ منڈا کر مون سادھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ دوسرا آدمی لمبے بال رکھ کر گیروے کپڑے پہن کر نرالی صورت بنا لیتا ہے۔ یہ لوگ عام و خاص کی توجہ اپنی طرف ایسی خوبی سے کھینچتے ہیں۔ کہ کوئی اپنی خاموشی سے کوئی اپنی صورت شکل سے کوئی اپنے جسم کے ڈیل ڈول قامت سے اور کوئی اپنی خوش الحانی سے دوسروں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ ... اور اس نے کچھ ہی دیا ہے ... آپ قبول جاتا ہے۔ اور وہ لوگ انہی کو سب کچھ ماننا شروع کر دیتے ہیں۔ شاعر نے بھی ان لوگوں کو اپنے جال میں پھنسانے رکھنے کی کسر نہ چھوڑی۔ اس گورو کے جس نے گوبند دیا دکھلائے ... بلہاری اس گورو کے ... گورو گوبند دو کھڑے کس کے لاگوں پائے۔ ... جب گورو کا درجہ گوبند سے بڑھا دیا تو گورو بننے کا شوق ہر ایک کو ہو گیا۔ ... لوگوں نے گورو کا درجہ سچ مچ گوبند سے بڑھا دیا ... شاعر تو اپنی بلند پروازی میں فلک کی طرف پرواز کر گئے۔ مگر سادھارن لوگوں کو گویا جال میں ڈال گئے ... اور گوبند کی طرح پوجے جاتے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا کوئی مبالغہ نہیں کہ گوبند کو کوئی نہیں ... گوروؤں کی کوئی گنتی نہ رہی۔ دیکھیے جگہ جگہ گوروؤں کی گدیاں ہیں۔ وہ ہماری طرح دنیا کے سب ویوہار کرتے ہیں ... "گورو بن گت نہیں"۔ اور گورو کون ہو؟ "ہم" گویا ہم ہی بغیر ... جانتا۔ مگر چیلے صاحبان انہی کو سب کچھ مان لیتے ہیں۔ اور مزہ یہ ہے کہ آج کل کی روشنی کے زمانہ میں روز روشن میں ان کا ہی آپدیش ہوتا ہے ... جس کے بال بچے ہوتے اور مرتے ہیں۔ جو ہماری طرح ... گت نہیں۔ اور بھولے بھالے چیلے بھی کہتے ہیں ... جو ہماری طرح گرہستی ہے ... جو سب کا سوامی ہے۔ ... سب سے بڑا ہے ... ہم لوگ اسی کی پوجا کرتے ہیں۔ اور اس سب سے بڑے پربھو کو بھول جاتے ہیں ... ہمیشہ ... سب سے بڑا ہے۔ اور اسی کی پوجا کرنی سب کا فرض ہے۔ اوم شم!

اتھروید

سام وید

میں نے گوروکل اندرپرستھ میں کیا دیکھا؟

(از قلم لالہ بہاری لال جی ستر کھشک برہمچاری پرشوتم گوروکل اندرپرستھ)

میری بہت مدت سے خواہش تھی کہ گوروکل اندرپرستھ میں کچھ دن رہ کر وہاں کا سارا حال دیکھوں۔ چنانچہ ایک ہفتہ گوروکل میں مقیم رہنے کے بعد میری خواہش پوری ہوئی۔ شری مکھیہ ادھشٹاتا جی نے بکمال مہربانی مجھے ہر ایک برانچ کا ملاحظہ کرنے کی اجازت دی۔ پہلے دن میں نے ہسپتال دیکھا۔ تین موسمی بخار والے اور دو معمولی چوٹ والے برہمچاری ہسپتال میں داخل تھے۔ ڈاکٹر صاحب اور ان کا میڈیکل سٹاف بیمار برہمچاریوں کی خاص نگرانی رکھتے ہیں۔ ہسپتال میں صفائی بہت عمدہ ہے۔

دوسرے روز میں نے بھنڈارہ کا ملاحظہ کیا۔ یہاں کے انچارج شری پنڈت جہاں مُنی جی ہیں۔ جو بھنڈارہ کا انتظام بڑی خوش اسلوبی سے کرتے ہیں۔ بھوجن بہت لذیذ بنتا ہے۔ پونے تین من کے قریب بھینس کا تازہ دودھ یہاں ہر روز آتا ہے جو کافی سے زیادہ ہے۔ چند برہمچاری دودھ پینے سے گریز کرتے ہیں۔ انہیں مکھیہ ادھشٹاتا جی محبت اور پیار سے سمجھاتے رہتے ہیں۔ کہ دودھ ضرور پینا چاہئے۔ تازہ دودھ ہر ایک برہمچاری کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے۔ میں نے چند برہمچاریوں سے گوشۂ تنہائی میں دریافت کیا۔ کہ آیا انہیں بھوجن وغیرہ کے متعلق کسی قسم کی شکایت ہے؟ لیکن ہر ایک برہمچاری نے نفی میں جواب دیا۔ اور اپنے آپ کو بہت خوش و خرم ظاہر کیا۔

تیسرے دن برہمچاریوں کی جسمانی صحت کو دیکھ کر میں صرف متاثر ہی نہیں ہوا۔ بلکہ میرے دل میں رشک پیدا ہوا۔ کہ کاش میرا زمانہ طالب علمی ہوتا۔ اور میں گوروکل میں ہی تعلیم حاصل کرتا۔ دنیا کی نگاہیں ان برہمچاریوں کی طرف ہی لگی ہوئی ہیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ یہ برہمچاری ایک دن گوروکل سے نکل کر لوگوں کی خواہشات کو پورا کریں گے۔

چوتھے دن میں نے بورڈنگ ہاؤس کا ملاحظہ کیا۔ بورڈنگ ہاؤس کا انتظام قابلِ تعریف ہے۔ ہر ایک شرینی کے ساتھ اس کا ایک جداگانہ ادھشٹاتا ہے۔ جو کہ ۲۴ گھنٹے برہمچاریوں کی نگرانی رکھتا ہے۔ اور سکول ٹائم کے علاوہ باقی ٹائم میں برہمچاریوں کو تعلیمی امداد دیتا ہے۔ بورڈنگ ہاؤس کے پردھان ادھشٹاتا شری راما نند جی ہیں۔ برہمچاریوں کے ساتھ آپ کی پدرانہ شفقت قابلِ تعریف ہے۔

ایک رات میں بھی برہمچاریوں کے درمیان ہی سویا۔ برہمچاری ٹھیک ۹ بجے سو جاتے ہیں۔ اور علی الصباح ۴ بجے اٹھتے ہیں۔ شری سوامی جی رات کو کئی بار اٹھ کر برہمچاریوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ اور صبح شری سیوک جی سٹور سے برہمچاریوں کو جگاتے ہیں۔ برہمچاریوں کے بستر اور کپڑے کافی صاف اور ستھرے پائے گئے۔

پانچویں روز میں نے گوروکل باٹکا۔ چاہ اور غسل خانہ وغیرہ کا معائنہ کیا۔ غسل خانہ میں نہانے کا انتظام بہت اچھا ہے۔ کوئیں کا پانی پینے میں میٹھا۔ ہلکا اور زود ہضم ہے۔ گوروکل باٹکا کے انچارج بھی شری سوامی راما نند جی ہی ہیں۔ جو بڑی مشقت سے جلتی ہوئی دھوپ میں اپنے ہاتھ سے کھیتی چلاتے ہیں۔ اور سبزی پیدا کرتے ہیں۔

چھٹے دن شری مکھیہ ادھشٹاتا جی نے مجھے دفتر کے رجسٹرات کا معائنہ کرنے کو کہا۔ وہاں کا حساب کتاب مجھے بہت پسند آیا۔

ساتویں دن میں نے گوروکل کے دفتر کا معائنہ کیا۔ دفتر کو دیکھ کر میں از حد خوش ہوا۔ یہاں کے کلرک صاحبان نہایت نیک نیتی سے کام کرتے ہیں۔

غرضیکہ سات دن گوروکل کا بغور مشاہدہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ یہاں کا جملہ انتظام کافی تسلی بخش ہے۔ شری پروفیسر گووند جی مکھیہ ادھشٹاتا جی کی جب سے تشریف آوری ہوئی ہے۔ آپ کی بدولت گوروکل نے بہت ترقی کی ہے۔ آپ نہایت خوش خلق۔ شیریں زبان اور سادہ مزاج ہیں۔ گوروکل خصوصاً کو آپ نے صحت افزا بنا دیا ہے۔ جملہ برہمچاری اور کرمچاری آپ کے انتظام سے مطمئن ہیں۔ میری پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ آپ کی عمر سو سال سے بھی زیادہ ہو۔

وی۔ پی آتے ہیں

ماہ ستمبر میں جن خریداروں کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ انہیں اطلاعی چٹھیاں بھیجی جا چکی ہیں۔ خریدار صاحبان کو چاہئے کہ وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ ۹ ستمبر ۱۹۳۷ء کا پرچہ بذریعہ وی۔ پی انہیں ارسال کیا جائے گا۔ جو اصحاب اپنا چندہ ارسال کریں۔ اور کسی وجہ سے وی۔ پی وصول کرنا نہ چاہیں۔ وہ بہت جلد اطلاع دے دیں۔ بعض اصحاب کے وی۔ پی میں تاریخ مقررہ کے بعد موصول ہوتے ہیں جس سے ہمارا وی۔ پی کا خرچ ضائع جاتا ہے۔ خریدار صاحبان کو چاہئے کہ منی آرڈر ہر صورت میں ۶ ستمبر سے پہلے پہلے دفتر میں پہنچا دیں یا بذریعہ کارڈ اطلاع دیدیں۔ تاکہ دفتر کا وی۔ پی کا خرچ بچ سکے۔ (نوٹ) جن اصحاب کا چندہ ماہ اکتوبر میں ختم ہوتا ہے۔ انہیں اس ہفتہ اطلاعی چٹھیاں بھیجی جا رہی ہیں سو وہ بھی اپنا چندہ جلد بھیجدیں۔ (مینیجر)

سنسار کی گتی

بمبئی کانگرس کی صدارت

۱۷؍ستمبر ۱۹۳۸ء کو حیدر آباد ڈے مناؤ!

سرحدی گاندھی کا آئندہ پروگرام

پٹنہ۔ ۲۹؍اگست۔ یہاں پہنچنے پر سرحدی گاندھی سے بیان دینے کے لئے کہا گیا۔ تو انہوں نے کہا کہ میرا آئندہ پروگرام مہاتما گاندھی پر منحصر ہے۔ میرا آئندہ پروگرام اس کے مشورہ کرنے کے بعد مرتب کروں گا۔ میں مہاتما گاندھی کو ملنے کے لئے بمبئی جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ کیونکہ میں نے اخبارات میں پڑھا تھا۔ کہ مہاتما جی ۷؍ستمبر کو بمبئی آ رہے ہیں۔ لیکن اب چونکہ بار بار مجھے بتایا ہے کہ گاندھی جی مستقبل قریب میں وار دھا سے باہر نہیں جائیں گے اس لئے اب میں انہیں ملنے کے لئے وار دھا جا رہا ہوں۔ خان عبدالغفار خاں نے گاندھی جی کو مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے:۔

"جیل میں ہم آپ کی سرگرمیوں پر اظہار مسرت کرتے رہے ہیں۔ اب جبکہ ہم جیل سے باہر آ گئے ہیں۔ ہم آپ کی اعلیٰ مثال کی پیروی کریں گے۔ اور آپ کی ہدایات کے مطابق کام کریں گے"۔

یونائیٹڈ پریس کے نمائندہ نے سرحدی گاندھی کی خدمت میں حاضر ہو کر پیغام دینے کی درخواست کی۔ تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ "میں تو فقیر ہوں۔ اور میرے پاس اپنے ہم وطنوں کو دینے کے لئے کوئی پیغام نہیں ہے۔ میرا آئندہ پروگرام مہاتما گاندھی پر منحصر ہے"۔

آسٹریا میں فوج کی بغاوت

ویانا۔ ۲۸؍اگست۔ فلوریڈزڈورف کے نواح میں ہیمویر بارکوں کا محاصرہ پولیس کے زبردست دستوں نے کر لیا۔ اور سخت جدوجہد کے بعد بے شمار گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔ فلوریڈزڈورف مزدوروں کا ضلع ہے جہاں فروری گزشتہ میں سخت لڑائی ہوئی تھی۔

پولیس نے ہیمویر کی بارکوں کا اس لئے محاصرہ کیا کہ فوج نے کمانڈر انچیف کے خلاف غدر کر دیا تھا اور اعلان کر دیا تھا کہ اسے (کمانڈر انچیف کو) برخاست کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس نے ہیمویر کے مقاصد کی تکمیل کیلئے اپنی خدمات وقف نہیں کیں۔ اس اعلان کے بعد فوج نے کمانڈر انچیف کو گرفتار کر لیا۔ باغیوں اور شاہ پسندوں میں لڑائی ہوئی جس میں لاٹھیوں سنگینوں اور ریوالوروں کا استعمال کیا گیا۔ پولیس نے فولادی خودیں پہنی ہوئی تھیں۔ وہ سنگین چڑھائے لاریوں میں سوار ہو کر جائے واردات پر پہنچی۔ ایک گھنٹہ تک لڑائی کرنے کے بعد امن قائم کیا گیا۔ اب بارکوں اور اہم مقامات پر پولیس کا پہرہ ہے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہیمویر بغاوت میں بہت سے اشخاص زخمی ہوئے۔ بارکوں کے اردگرد سینکڑوں تماشائی اکٹھے ہو رہے ہیں۔ اور خاموشی سے بارکوں کو دیکھ رہے ہیں۔ پولیس ابھی تک وہاں پہرہ دے رہی ہے مشین گنیں لگا دی گئی ہیں۔ پولیس پستولوں سے مسلح ہے۔

ضلع مظفر پور میں سیلاب کی تباہی

کلکتہ ۲۸؍اگست۔ ضلع مظفر پور میں زلزلہ کا سب سے زیادہ اثر ہوا تھا۔ اب قدرت کی طرف سے ضلع پر ایک اور مصیبت نازل ہوئی ہے۔ دریائے گنگا میں خوفناک سیلاب آ جانے کی وجہ سے حاجی پور سب ڈویژن کے ۹۰ دیہات پانی میں ڈوب گئے ہیں۔ دریائے گنڈک کا معاون دریائے گنڈک اپنا راستہ تبدیل کر رہا ہے۔ صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے کشتیاں تیار رکھی گئی ہیں۔ گورنمنٹ کی طرف سے مصیبت زدگان میں اناج تقسیم کرنے کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔

نوٹوں کی بجائے کاغذ:۔

جالندھر۔ کپور تھلہ کے کسی نامعلوم شخص کی طرف سے ایک مقامی فرم کو ۲۰۰ روپے کا بیمہ موصول ہوا۔ جب لفافہ کھول کر دیکھا گیا۔ تو اس میں سے نوٹوں کی بجائے سفید کاغذ برآمد ہوئے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک شخص نے فرم مذکور کو چند اشیاء کے لئے آرڈر دیا تھا۔ پارسل بھیجے جانے کے چند دن بعد فرم مذکور کو مندرجہ بالا بیمہ موصول ہوا۔ معاملہ کی اطلاع بذریعہ تار ڈاکخانہ کے حکام کو دی گئی۔ کپور تھلہ میں تحقیقات کی جا رہی ہے۔

بمبئی۔ ۲۹؍اگست۔ خان عبدالغفار خاں کی رہائی سے یہاں کے کانگرسی حلقوں میں مسرت ہے۔ علاوہ ازیں یہ تحریک بھی پیدا ہو رہی ہے۔ کہ کانگرس کا صدر اب کے انہیں بنایا جائے۔ مقامی کانگرسی لیڈر اس تجویز کی تائید کر رہے ہیں۔

شیخ منگرول کو سماتن دھرم سبھا کا تار:۔

نئی دہلی۔ سماتن دھرم سبھا نے شیخ منگرول کو ذیل کا تار ارسال کیا ہے:۔

"ہندو پبلک آپ کے گئو کشی کے فرمان پر بڑی ناراض ہے۔ براہ مہربانی آپ ہندوؤں کی جذبات کا احترام روا رکھیں۔ اور فرمان کو واپس لے لیں"۔

بچہ کو ہلاک کرنے پر سزا:۔

خانیوال ۲۸؍اگست۔ ایک سپاہی کی عورت نے اپنے بچہ کو خانیوال اور لائل پور کے درمیان چلتی گاڑی سے نیچے پھینک دیا تھا۔ عدالت سیشن نے خاوند کو بری کر دیا ہے۔ اور عورت کو کالے پانی کی سزا دی گئی ہے۔

جمعیت کانفرنس کی تیاریاں:۔

پشاور۔ ۲۸؍اگست۔ یہاں جمعیت العلمائے ہند کی میٹنگ ہوئی جس میں قومی کارکن اور ایک ایم۔ ایل۔ سی شامل تھا۔ عبدالرحمان ایم۔ ایل۔ سی اور مولانا عبدالقیوم کو بالترتیب جمعیت کانفرنس کا پریذیڈنٹ اور سیکرٹری چنا گیا ہے۔ کانفرنس کے صدر مفتی کفایت اللہ ہوں گے۔

امرتسر کانگرس کے انتخابات ملتوی

امرتسر۔ امرتسر سٹی کانگرس کمیٹی کا انتخاب جو ۲۶؍اگست کو ہونے والا تھا ملتوی کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ گیانی ہیرا سنگھ درد۔ ممبر امرتسر کانگرس الیکشن بورڈ نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ الیکشن بورڈ کی طرف سے ایک نئی تاریخ مقرر کی جائیگی۔

اغوا کے ملزمان بری:۔

جالندھر۔ فضل اور نذیر دو اشخاص کو ایک عورت مسماۃ بیگم کو اغوا کر کے فروخت کرنے کے جرم میں بالترتیب ایک سال اور چھ ماہ قید کی سزا ہوئی۔ اپیل پر سیشن جج نے دونوں کو بری کر دیا ہے۔

عجیب الخلقت بھینس کا بچہ:۔

لاہور۔ ۲۹؍اگست۔ کل باغبانپورہ (لاہور) میں ایک بھینس نے بچہ (کٹا) دیا۔ جس کا ایک پیٹ اور باقی تمام اعضاء جسم ڈبل تھے۔ یعنی دو گردنیں، ایک سر۔ پیٹ ایک تھا۔ اور باقی تمام اعضاء ڈبل تھے۔ کٹا مر گیا ہے بھینس زندہ ہے۔

نئی دہلی۔ ۲۸؍اگست۔ سیکرٹری آل انڈیا آریہ لیگ نے ایک بیان میں ہندوستان بھر کے آریہ سماجیوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ۱۷؍ستمبر کو حیدر آباد ڈے منائیں۔ اس روز خاص جلسے منعقد کر کے اس تجویز کی حمایت کریں۔ جو ریاست حیدر آباد میں آریہ سماج کے کاموں پر بندش کے متعلق مہاتما نارائن سوامی نے نظام حیدر آباد کو بھیجا ہے۔ اور یہ درخواست کریں کہ نظام کی حکومت آریہ سماج کے جائز مطالبات کو منظور کرے۔

پشمینہ بافوں کی سٹرائک:۔

امرتسر ۲۹؍اگست۔ مقامی شال بافوں کی سٹرائک ابھی تک جاری ہے۔

عجیب الخلقت بچہ:۔

جہلم (ریاست) میں ایک مزدور کی عورت کے ہاں ایک عجیب الخلقت بچہ پیدا ہوا جس کی پیشانی پر ایک آنکھ تھی۔ اور سر پر دو سینگ۔ اور جسم بکرے کے بچے سے ملتا جلتا تھا۔ لوگ بھاری تعداد میں اسے دیکھنے کے لئے گئے۔ وہ بچہ پیدا ہونے کے بعد مر گیا۔

فوجی سنتری کی گرفتاری:۔

لاہور ۲۸؍اگست۔ پولیس نے شہر سے ایک فوجی سنتری کو گرفتار کیا ہے۔ اس کا نام رام پرتاب ہے۔ اور وہ رزمک چھاؤنی سے بھاگ کر چلا آیا ہے۔ ملزم کا بیان ہے۔ کہ وہ چھٹی پر ہے۔

گاڑی سے لاوارث بچہ کی برآمد:۔

لاہور ۲۸؍اگست۔ اوکاڑہ ریلوے سٹیشن سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ۱۰ ڈاؤن مسافر گاڑی اوکاڑہ سٹیشن پر پہنچی۔ تو انٹر کلاس کے ڈبہ سے ایک بچہ بے ہوشی کی حالت میں برآمد ہوا۔ جو کپڑے میں لپیٹا ہوا تھا۔ بچہ کی عمر ایک ماہ کے قریب ہو گی۔ پولیس بچہ کے وارث کی تلاش کر رہی ہے۔

جھوٹی شہادت دینے پر ۹ ماہ کی قید:۔

لاہور۔ ۲۹؍اگست۔ شیرا نامی ایک شخص کو سیشن کورٹ میں ایک مقدمہ قتل کے سلسلہ میں جھوٹی شہادت دینے کے الزام میں زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند ۹ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی۔

چوہدری بگا کے مکان میں چوری:۔

امرتسر ۲۷؍اگست۔ مونگا سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ۲۵؍اگست کی رات کو چوہدری بگا اسیر امرتسر کے کیمپ میں چور گھس آئے۔ اور ان کا بیگ جس میں دیباچے اور نقدی تھی۔ اٹھا کر لے گئے۔

جنرل اڈوفی کا داخلہ :- لنڈن - ۲۷ اگست - فری سٹیٹ کے بلیو شرٹس لیڈر جنرل اڈوفی کا داخلہ شمالی آئرلینڈ میں ممنوع قرار دے دیا گیا ہے - یہ حکم اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ حال ہی میں جنرل اڈوفی نے اعلان کیا تھا - کہ وہ عنقریب اپنی تحریک کو شمالی آئرلینڈ میں پھیلانے جا رہے ہیں ۔

کابلی پٹھانوں کے کپڑے ضبط :- لاہور - ۲۸ اگست - ۵ کابلی پٹھان بلا ٹکٹ ریلوے سفر کرتے ہوئے پکڑے گئے - آج عدالت نے ان کے کپڑے وغیرہ ضبط کر لئے ہیں ۔

بندے ماترم کے سٹاف کا فیصلہ :- لاہور - ۲۸ اگست - اخبار "بندے ماترم" کے سٹاف کو کئی ماہ کی تنخواہ نہیں ملی - آج کارکنوں نے مالکوں کو نوٹس دیا ہے - ان کا ایک جلسہ بھی ہوا ۔

ایک مسلمان کی گرفتاری :- لاہور - ۲۸ اگست - آج پولیس نے قصور کے ایک مسلم نوجوان فدا محمد کو گھر سے سوا سو روپیہ چرانے اور شراب خوری میں اڑانے کے الزام میں گرفتار کیا ہے ۔

بھنگیوں کی تنخواہیں ادا نہیں ہوئیں :- کمالیہ - ۲۷ اگست - معلوم ہوا ہے - کہ مقامی میونسپل کمیٹی نے کئی ماہ سے بھنگیوں کو تنخواہ نہیں دی - ان میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے ۔

بوڑھی عورت نے خودکشی کر لی :- منٹگمری - ۲۷ اگست - قبولہ کی ایک بوڑھی ہندو عورت نے خانگی جھگڑے کی وجہ سے خودکشی کر لی ہے ۔

ہندوؤں میں سمجھوتہ :- کمالیہ - دیپالپور تحصیل کے مقام گنج شکر کے ہندوؤں میں گائے کے متعلق جھگڑا چلا آتا تھا - اب ان میں سمجھوتہ ہو گیا ہے ۔

بھڑوں کے کاٹنے سے گھوڑا مر گیا :- خانیوال - چک نمبر ۹۶ سے اطلاع ملی ہے - کہ وہاں ایک گھوڑے کو بھڑوں نے اس قدر کاٹا - کہ وہ وہاں ہی تڑپ تڑپ کر مر گیا ۔

سرحدی آل پارٹیز کانفرنس کا التوا :- ایبٹ آباد - ۲۸ اگست - سرحدی آل پارٹیز کانفرنس جو یہاں ہونے والی تھی - خان سعد اللہ اور مسٹر غلام محمد خان کی موجودگی میں ملتوی کر دی گئی ہے ۔

لاہور میں میونسپل انتخاب :- لاہور کے مشتہر اطلاع دیتے ہیں - کہ میونسپلٹی لاہور کے انتخابات ملتوی ہو جانے کی خبر غلط ہے ۔

آریہ سماج کوئٹہ کی اردھ شتابدی کے مجمل حالات

آریہ سماج کوئٹہ کو قائم ہوئے اگست ۱۹۳۴ء میں پچاس سال پورے ہوتے ہیں - اس پچاس سال کے عرصہ میں آریہ سماج نے کیا کاریہ کیا - اور بھوشیہ میں ہم کس پرکار سے اور بھی ادھک اُنتی کر سکتے ہیں - انہیں وشیوں پر وچار کرنے کے لئے آریہ سماج کوئٹہ نے ۱۶ اگست سے ۵ ستمبر ۱۹۳۴ء تک اردھ شتابدی بڑے سمارو سے منانے کا نشچے کیا ہے - اس اُتسو میں مہاتما نارائن سوامی جی - سوامی سرودانند جی - سوامی ویدانند جی - سوامی سیوکانند جی - پنڈت نردیو داس جی - پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار - پنڈت اندر جی ودیا واچسپتی اور پنڈت لیکھ پال جی سدھانت النکار پروہت آریہ سماج کوئٹہ - انیادی مہانو بھاو نیز مہاشہ جگت رام جی اور مہاشہ دلیسراج جی کھجینک کوئٹہ میں پدھار چکے ہیں ۔

۱۶ اگست سے ۲۶ اگست تک دو ویدوں کے دوارہ یگیہ کیا گیا - یگیہ میں نرناریوں کی بہت بھیڑ رہتی تھی - پراتہ کال تھا سائنکال دو نو سمے یگیہ کیا جاتا تھا - یگیہ کے انتر پنڈت لیکھ پال جی پروہت آریہ سماج وید منتروں کی ویاکھیا کرتے ہیں - پراتہ کال ۵ بجے سے ۶ بجے تک آریہ سماج مندر میں ہری کیرتن ہوتا ہے - جس میں پراتہ کال ہی سینکڑوں نرناریاں حاجات ضروری سے فارغ ہو کر اپستھت ہو جاتی ہیں - رات کو سوامی ویدانند جی تھا سوامی سرودانند جی کی وید کتھا ہوتی ہے - جس میں ہزاروں نرناریاں اپستھت ہو کر امرت رس کا پان کرتے ہیں - آریہ سماج کا وشال پنڈال نرناریوں سے کھچا کھچ بھرا رہتا ہے - تل دھرنے کو بھی جگہ نہیں رہتی - سوامی ویدانند جی کی مدھر بانی سے نکلے ہوئے شبد جنتا کے ہردیوں کو گدگد کر دیتے ہیں - سوامی سرودانند جی کی بانی سے نکلے ہوئے اپدیش جنتا کے دل و دماغ پر نہایت گہرا اثر ڈالتے ہیں ۔

۲۲ اگست کو شرادھنی کا تہوار منایا گیا - جس میں پروہت پنڈت لیکھ پال جی نے یگیہ پویت تھا شرادھنی کا مہتو بتلاتے ہوئے اپنے ہاتھ سے یگیوپویت دھارن کیا - اس کے بعد پنڈت نردیو دت جی نے اس دشتہ کے مہتو کے وشے میں دو دو نا پورک ویاکھیا کی ۔

۲۶ تاریخ کو یگیہ کی پورن آہوتی ہوئی - جس میں لگ بھگ ڈیڑھ ہزار استری - پرشوں تھا بچوں نے حصہ لیا - اس کے انتر یگیہ شیش بانٹا گیا - اس یگیہ میں لگ بھگ دس من سامگری تھا پانچ من گھی سے آہوتیاں دی گئیں - یگیہ کے لئے یہاں کی جنتا میں انیت پریم تھا اُتساہ تھا - یگیہ کی سماپتی پر آریہ سماج کے بھون میں پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا "ایشور بھگتی" پر انیت روچک تھا پربھاوشالی ویاکھیان ہوا - آپ کی بانی سے نکلے ہوئے شبد جنتا کے ہردیوں پر گہرا پربھاو ڈال رہے تھے - کارکنان نے گہرا پربھاو پیدا کیا - جنتا بہت مگدھ ہو کر آپ کے ویاکھیان کو شروَن کر رہی تھی ۔

اسی سلسلہ میں باہر سے آئے ہوئے اتتھیوں کے لئے آریہ سماج کی اور سے رشی لنگر کھولا گیا ہے - جس میں لگ بھگ ۲۰۰ نرناری بھوجن کرتے ہیں ۔

(بھیشم دیو منتری آریہ سماج کوئٹہ)

مسٹر آصف علی کی نامزدگی :- کلکتہ - ۲۸ اگست - دہلی پراونشل کانگرس کمیٹی کی سفارش پر کانگرس پارلیمنٹری بورڈ نے دہلی کے حلقۂ انتخاب سے اسمبلی کے لئے مسٹر آصف علی کو نامزد کیا ہے ۔

سرحدی گاندھی کا بمبئی میں ورود :- بمبئی - ۲۸ اگست - سرحدی گاندھی خان عبد الغفار خان بدھوار کو یہاں پہنچیں گے - بمبئی کانگرس کمیٹی انکے شاندار استقبال کی تیاریاں کر رہی ہے ۔

آرمی بل پاس ہو گیا :- شملہ - ۲۸ اگست - آج لیجسلیٹو اسمبلی میں آرمی بل بہت رائے کی کثرت سے پاس ہو گیا - سر عبد الرحیم کی ترمیم گر گئی ۔

مسز سروجنی نیڈو بمبئی میں :- بمبئی - ۲۸ اگست - مسز سروجنی نیڈو آج صبح بنگلور سے یہاں پہنچیں ۔

"عبد الغفار نگر" قائم ہو گیا :- بمبئی - ۲۸ اگست - کل شام کو کانگرس کی استقبالیہ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا - جس میں دیگر فیصلوں کے علاوہ یہ فیصلہ بھی کیا گیا - کہ ورلی کا نام جہاں انڈین نیشنل کانگرس کا سیشن منعقد کیا جائے گا خان عبد الغفار خان کے نام پر "عبد الغفار نگر" رکھا جائے - بڑے گیٹ پر بھی لکھا جائے "عبد الغفار نگر" بمبئی ۔

کمیونل آوارڈ کی مذمت :- امرتسر - ۲۸ اگست - موضع کھارا ریاست فرید کوٹ میں کل سکھوں کا ایک بھاری دیوان منعقد ہوا جس میں کمیونل آوارڈ کی مذمت کی گئی - سردار سیوا سنگھ ٹھیکری والا کی رہائی کا مطالبہ بھی کیا گیا ۔

بھائی سے لڑ کر خودکشی :- امرتسر - ۲۸ اگست - آج صبح جنڈیالہ میں ایک ۲۲ سالہ سکھ نوجوان نے اپنے بھائی سے لڑ کر خودکشی کر لی - لاش کو ہسپتال میں پوسٹ مارٹم کے لئے پولیس ساتھ لے گئی ۔

اکالیوں کی گرفتاری :- امرتسر - ۲۸ اگست - سیالکوٹ پولیس نے علاقہ کے تین اکالیوں کو زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری گرفتار کیا ہے ۔

زیور مانگ کر واپس نہ کئے :- دہلی - ۲۸ اگست - کل سپیشل مجسٹریٹ دہلی کی عدالت میں ایک واقعہ بیان کیا گیا - کہ کس طرح ایک عورت شریف النساء نے اپنی ایک پڑوسن سے زیور مانگے - اور کہا - کہ میں نے شادی پر جانا ہے - واپس آ کر دے دوں گی - مگر چند دن کے بعد اس نے واپس دینے سے انکار کر دیا - عدالت میں اس عورت اور اس کے خاوند کو پیش کیا گیا ۔

عراق کی نئی کیبنٹ :- بغداد - ۲۷ اگست - علی جودت نے نئی کیبنٹ قائم کی ہے اور خود وزیر اعظم اور وزیر داخلہ بنے ہیں - خیال کیا جاتا ہے - کہ نئی کیبنٹ ملک کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے میں کامیاب ہو جائیگی ۔

لڑکے کے ساتھ مرنے کا عزم :- الہ آباد - ۲۷ اگست - ایک آدمی کا لڑکا مر گیا - وہ اس کی لاش دریائے جمنا میں بہانے کے لئے گیا - اس کے رشتہ دار بھی اس کے ساتھ تھے - غم کے زیر اثر اس نے خود بھی دریا میں کودنے کی کوشش کی - اس کے رشتہ داروں نے اسے روکا - مگر وہ موقعہ پا کر کود ہی پڑا - ملاحوں نے اس کا پیچھا کیا - اور اسے قلعہ کے نزدیک جہاں کہ اسے زبردست رو بہا کر لے گئی تھی - پکڑ لیا - اسے ہسپتال پہنچایا گیا - اور ابھی تک وہ زندہ ہے ۔

لارڈ ولنگڈن کی خدمات کا اعتراف :- دہلی - ۲۸ اگست - معلوم ہوا ہے - کہ سلطنت کے لئے لارڈ ولنگڈن کی خدمات کے اعتراف کے طور پر حکومت برطانیہ کی طرف سے لارڈ ولنگڈن کو نائٹ آف گارٹر کا خطاب دیا جائے گا - یہ خطاب کسی کو شاذ و نادر ہی ملتا ہے - اس وقت تک سلطنت میں کل ۱۳ اشخاص کو یہ خطاب ملا ہے ۔

پرکاش لاہور

۱۸- بھادوں سمت ۱۹۹۱

کچھ اپنی نسبت

قدرت نے مجھے زبردست صحت کا مالک نہیں بنایا۔ ایک کمزور بچہ کی حیثیت میں میں اس دنیا میں آیا۔ اور ساری عمر کمزور ہی رہا۔ تعلیم بھی میں نے کمزوری کی حالت میں ہی ختم کی۔ پیدائش کے بعد بھی میری صحت اچھی ہو سکتی تھی۔ لیکن گردوپیش کے حالات نے اسے اچھا نہ ہونے دیا۔ جس گھر میں میرا جنم ہوا۔ وہ اس وقت دھن دھانیہ سے بھرپور تھا۔ اور اسے ایک بالک کی سخت ضرورت تھی۔ اس لئے میرے متعلق بہت سی احتیاط برتی گئی۔ اور خاص پابندیوں کے ماتحت مجھے رکھا گیا۔ جنہوں نے میری صحت کو بننے نہ دیا۔ میرے والدین کی دولتمندی میرے لئے رحمت کی بجائے زحمت ثابت ہوئی ؛

تعلیم کو ختم کرنے کے بعد جب میں نے آریہ سماج کی سیوا کے میدان میں قدم رکھا۔ تو میری صحت کمزور تھی۔ لیکن پرماتما کا دھنیہ واد ہے۔ کہ آریہ سماج کی سیوا کرتے کرتے میری صحت کسی قدر اچھی ہو گئی۔ جس سے میں اتنے سال سیوا کر پایا۔ لیکن تجربہ نے مجھے بتایا ہے کہ میں ایک خاص حد کے اندر رہ کر ہی اس کی سیوا کر سکتا ہوں۔ ۱۹۲۶ء میں میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا منتری تھا۔ خاص حالات نے مجھ پر لازم کر دیا۔ کہ میں آریہ سماجوں کا دورہ پہلے سے بھی زیادہ کروں یہ بتلانے کی ضرورت نہیں کہ مجھ سے پہلے سبھا کے منتری آریہ سماجوں میں نہیں جایا کرتے تھے۔ آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں پر جانے اور ان کا دورہ کرنے کا رواج میں نے ہی ڈالا۔ ۱۹۲۶ء میں مجھے وشیش روپ سے دورہ کرنا پڑا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ میری صحت گر گئی۔ ان دنوں پنڈت مراری لال جی۔ اے وید پرچار و بھاگ کے ادھشٹاتا کا کاریہ کرتے تھے۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ میرا جسم جواب دے رہا ہے۔ اس لئے اب مجھے پروگرام نہ دو۔ انہوں نے کہا۔ کہ صرف دو تین جلسے اور بھگتنا لو۔ اس کے بعد جتنا چاہو۔ آرام کر لینا۔ ان کے حکم کی تعمیل میں میں آریہ سماج جموں کے سالانہ جلسہ میں شریک ہونے کے لئے لاہور سے چل پڑا۔ ریل گاڑی میں ہی بخار نے مجھے آن گھیرا۔ جب گاڑی وزیر آباد پہنچی۔ تو میری حرارت بہت بڑھ چکی تھی۔ اس حالت میں میں نے جموں جانا لاحاصل سمجھا۔ اور وزیر آباد سے ہی لوٹ پڑا۔ جب لاہور ریلوے سٹیشن پر اترا۔ تو بخار بہت زیادہ ہو چکا تھا۔ میرے پاؤں لڑکھڑا گئے۔ اور میں پلیٹ فارم پر گر گیا جس سے میرے سر پر چوٹ آئی۔ اس کے بعد کم و بیش چھ ماہ تک مجھے آرام کرنا پڑا۔ تین مہینے لگاتار میں شملہ میں پڑا رہا ؛

میرے جسم نے ۱۹۲۶ء کا تجربہ ۱۹۳۳ء میں پھر کیا۔ اور نتیجہ وہی نکلا۔ پچھلے سال بھی میں نے خوب دورہ کیا۔ میرا ہاضمہ کبھی بھی مضبوط نہیں رہا۔ لیکن ۱۹۳۳ء کی آخری ششماہی میں خاص طور پر خراب ہو گیا۔ اس کے لئے مجھے ہردوار بھی جانا پڑا۔ لیکن میں اپنے کام میں لگا رہا بھوک کے کم ہونے کی وجہ سے میری جسمانی طاقت کم ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ اپریل کے آخری ہفتہ میں آریہ سماج سیالکوٹ کی اردھ شتابدی کے موقعہ پر میں نے محسوس کیا۔ کہ میرا جسم جواب دے رہا ہے۔ میں نے وہاں سے واپس آ کر شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج ادھشٹاتا وید پرچار و بھاگ کی سیوا میں پرارتھنا کی۔ کہ اب میرا جسم نہیں چلتا۔ اس لئے مجھے کوئی پروگرام نہ دیں۔ سوامی جی کی مجھ پر کرپا ہے۔ اور میرے سواستھ کا آپ نہیں وشیش دھیان رکھتے ہیں۔ اس لئے مجھے انہوں نے کوئی پروگرام نہ دیا۔ پھر بھی دو جلسوں کا پروگرام مل گیا۔ لیکن اتفاق یہ ہوا۔ کہ ایک جلسہ سے تین دن پہلے بخار نے مجھ پر دھاوا بول دیا۔ ۴ مئی ۱۹۳۴ء کو پہلی بار مجھے بخار ہوا۔ چار پانچ دن بخار رہا۔ ابھی دو دن بھی آرام کرنے نہ پایا تھا۔ کہ ۱۱ مئی ۱۹۳۴ء کو انترنگ سبھا کا اجلاس آ گیا۔ چونکہ اس میں اگلے سال کا بجٹ پیش ہونا تھا۔ اس لئے مجھے اس میں شریک ہونا پڑا۔ حالات نے مجھے کئی بار بولنے پر مجبور کیا۔ جسم پہلے ہی کمزور ہو چکا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ انترنگ سبھا میں بیٹھے بیٹھے ہی میری حرارت بڑھ گئی۔ اور جب گھر پہنچا۔ تو میں ایک باقاعدہ مریض کی حیثیت اختیار کر چکا تھا۔ علاج شروع ہوا۔ ایک ہفتہ کے بعد بخار اترا۔ میرے ایک عزیز جو ڈاکٹر ہیں۔ اور جو ان دنوں کشمیر جا رہے تھے۔ مجھے اپنے ساتھ لے جانا چاہا۔ لیکن سبھا کے جنرل اجلاس نے مجھے لاہور میں نظر بند کر رکھا تھا۔ اس لئے میں نے جانے سے انکار کر دیا۔ میری صحت ابھی کمزور تھی۔ سبھا کا اجلاس آ گیا۔ ان دو دنوں میں نہ صرف یہ کہ لگاتار گھنٹوں تک بیٹھنا پڑا۔ بلکہ بار بار بولنا بھی پڑا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اجلاس میں ہی میری حرارت بڑھ گئی۔ چنانچہ جس وقت سبھا کے سدسیہ مجھے یہ زور دے رہے تھے کہ میں سبھا کا منتری بن جاؤں۔ میں اپنی حرارت کو بڑھتے ہوئے محسوس کر رہا تھا۔ میں ان کا ممنون ہوں۔ کہ انہوں نے مجھ پر وشواس پرگٹ کیا۔ لیکن وہ میری صحت کی حالت سے بے خبر تھے۔ اور اس لئے میرے منتری بننے پر زور دیتے تھے ؛

سبھا کے اجلاس کے بعد سات دن میں لاہور رہا۔ لیکن میری حرارت نہ گھٹتی۔ جس پر مجھے کشمیر جانا پڑا۔ وہاں جاتے ہی بغیر کسی علاج کے میرا بخار جاتا رہا۔ اڑھائی ماہ وہاں رہنے کے بعد اب میں واپس آیا ہوں۔ میری حالت پہلے سے بہت اچھی ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں بالکل تندرست ہوں۔ کیونکہ ہاضمہ کی جو شکایت پہلے تھی۔ وہ اب بھی ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ ابھی مجھے کچھ دن اور آرام کرنا چاہئے۔ درست یا غلط میرے آریہ بھائیوں کا یہ خیال ہے۔ کہ وید پرچار فنڈ کو اس انت ادھشٹاتا تک پہنچانے اور اسے آریہ سماج میں ایک ...... Living issue بنانے کا فخر مجھے پراپت ہے۔ اس لئے ان کی خواہش ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کی جو ایک لحاظ سے وید پرچار کی اردھ شتابدی ہے کامیابی کا سہرا بھی میرے سر پر ہی رہے۔ میرا اس سے بڑھ کر سوبھاگیہ کیا ہو سکتا تھا۔ کہ میں اس اردھ شتابدی کو کامیاب بنانے میں اپنا تن۔ من اور دھن لگاتا۔ لیکن میرا دربھاگیہ سمجھو۔ کہ میرا جسم میرا ساتھ نہیں دیتا۔ موجودہ صحت میں میں سبھا کے منتری کے فرائض بھی خوش اسلوبی سے سرانجام نہیں دے سکتا۔ چہ جائیکہ میں اردھ شتابدی کے بار گراں کو اپنے کندھوں پر اٹھاؤں۔ مجھے اس بات کی ندامت ہے۔ کہ میری وجہ سے اردھ شتابدی کا کام اس وقت تک رکا ہوا ہے۔ اگر سبھا نے میری جگہ کوئی اور منتری بنا دیا ہوتا۔ تو اس وقت تک بہت سا کام ہو گیا ہوتا ؛

میں نے اپنی معذوری آریہ جگت کے سامنے رکھ دی۔ اور مجھے وشواس ہے۔ کہ وہ مجھے معذور سمجھ کر معاف کر دے گا۔ اگر میں اردھ شتابدی کی تکمیل کا بوجھ اپنے اوپر نہ لے سکوں سبب نے یہ چند سطور اپنی نسبت لکھنے کی اس لئے بھی جسارت کی ہے کہ پچھلے چار ماہ سے آریہ جگت کو عملی طور پر میرے متعلق کچھ معلوم نہیں۔ اب اسے معلوم ہو جائے گا۔ کہ میری غیر حاضری جبری تھی۔ اختیاری نہ تھی۔ اور اگر میں کچھ عرصہ اور آریہ سماج کی سرگرم سیوا نہ کر سکوں۔ تو ایسا مجبوری کی حالت میں ہو گا۔ جوں ہی میری صحت کسی قدر مضبوط ہوتی ہے۔ توں ہی میں آریہ سماج کی سیوا میں لگ جاؤں گا۔ اور آریہ سماجوں کے جلسوں پر جانے لگوں گا۔ یہ بھی میں نویدن کر دوں۔ کہ اگر میں اردھ شتابدی کی پوری ذمہ داری اپنے اوپر نہیں لے سکتا۔ تو اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ میں کوئی بھی ذمہ داری اپنے اوپر لینے کے لئے تیار نہیں۔ میں اس کام میں اپنا پورا پورا سہیوگ دوں گا۔ اور صحت کے اچھا ہوتے ہی پوری لگن سے کام کروں گا۔ میری ہاردک اچھیا ہے۔ کہ اردھ شتابدی سپھل ہو۔ اور آریہ سماجوں میں اس کے متعلق جو اتساہ پایا جاتا ہے۔ اس کی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ اتسو سپھل ہو گا۔ ہاں یہ شرط ضرور ہے۔ کہ کسی ایک مہانو بھاو کو اس کام کی ذمہ داری اپنے اوپر لینی ہو گی ؛

(کرشن)

سبھا کی اردھ شتابدی اور آریہ جگت

"پرکاش" کو اس بات کا شری حاصل ہے۔ کہ وہ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کو سپھل بنانے کے لئے کوشاں ہے۔ اور اس کے لئے وہ فرد اگر دا بھی سب چیدہ آریہ پرشوں سے یہ پرارتھنا کرنے کے لئے تیار ہے۔ کہ وہ اسے ان حملہ تجاویز سے سوچیت کرتے رہیں۔ جن سے یہ مہوتسو پورے شان سے منایا جا سکتا ہے۔ تاحال معدودے چند بھائیوں نے اپنی اپنی تجاویز سے آریہ جنتا کو مطلع کیا ہے۔ لیکن چونکہ یہ مہوتسو ایک اتہاسک شان رکھتا ہے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں۔ کہ نہ صرف سنیاسی منڈل بلکہ جملہ سرکردہ آریہ سجن جن میں سبھا کے ۲۳۴ پرتشٹھت سبھاسد بھی شامل ہیں۔ اس اتسو کو شاندار بنانے میں ہمیں پورا پورا سہیوگ دیں ہر ہفتہ اس بارہ میں ہمیں آریہ پرشوں کے لیکھ اور نظمیں پراپت ہونی چاہئیں۔ جس سے ہم آریہ جگت کو اس مہوتسو کو پوری شان اور دھوم سے منانے کے لئے تیار کرنے کی جرأت کر سکیں۔ اور دنیا کو ببانگ دہل یہ بتلا سکیں۔ کہ آریہ پرچ

آریہ سماج مندر قرول باغ کی واپسی کا مطالبہ

اس پرچہ میں ہم نے منتری جی مہودیہ آریہ سماج قرول باغ دہلی کی وہ درخواست درج کی ہے۔ جو کہ اُنہوں نے چیف کمشنر کو ۱۲ اگست ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج قرول باغ کی جائداد کی بحالی کے لئے دی ہے۔ "پرکاش" کے پریمیوں کو یہ گیات ہوگا کہ افسران نزول نے ۱۶ مارچ ۱۹۳۲ء کو یہ جائداد نزول ایجنٹ کے ماتحت ضبط کر کے اپنے قبضہ میں کر لی تھی۔ ضبطی کے لئے جو وجہ پیش کی گئی تھی۔ اول تو وہ بھی از حد ناکافی اور غیر مکتفی تھی۔ دوسرے آریہ سماج کی سرگرمیاں خالصتاً دھارمک ہونے کی وجہ سے ضبطی کے حکم کا اجرا بھی قرین مصلحت نہیں تھا۔ بہر کیف موجودہ حالات میں جب کہ ادھیکاری چیف کمشنر کو یہ یقین دلا رہے ہیں کہ مندر کا استعمال خالص دھارمک کاموں کے لئے ہوگا۔ اور وہاں کسی قسم کی قانون کی خلاف ورزی کی حوصلہ افزائی کی اجازت نہ ہوگی۔ تو چیف کمشنر صاحب کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ مندر کی علیدار جلد واپسی کا حکم صادر فرما کر آریہ جنتا کی تشویش کو دور کریں۔ صاحب موصوف یہ تو جانتے ہیں۔ کہ مختلف صوبجاتی حکومتوں نے وہ جملہ عمارتیں بھی واگزار کر دی ہیں۔ جو کہ سیاسی اغراض کے لئے کانگریس کے استعمال ہوتی رہی ہیں۔ ایسی حالت میں ایک آریہ سماج مندر کی جائداد کی واپسی کا معاملہ معرض التوا میں ڈالا جانا سخت قابل افسوس ہے۔ اس لئے ہم صاحب موصوف سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ اس موقعہ پر حسن تدبر کا عملی ثبوت دے کر آریہ سماج مندر کی واپسی کا حکم صادر فرما دیں۔ اور آریہ جگت میں جو ناراضگی پھیلی ہوئی ہے۔ اُسے دور کرنے کی کوشش کریں ٭

آریہ سماج کوہاٹ کی اردھ شتابدی

آریہ سماج کوہاٹ نے ۱۶ اگست ۱۹۳۴ء سے اپنی اردھ شتابدی کے اُتسو کو منانا شروع کر دیا ہے۔ اس کے متعلق ہمیں جو حالات موصول ہوئے ہیں۔ اُن کی بنا پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اُتسو کو بڑے سمارو سے منایا جا رہا ہے۔ اس موقعہ پر سنیاسی منڈل نے اپنا پورا سہیوگ دے کر یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ یدی آریہ سماج سنیاسی مہاتماؤں کی سیوا سے لابھ اٹھانے کا پورا پورا یتن کرے۔ تو وہ جہاں خود ستریہ پراپت کر سکتا ہے۔ وہاں جنتا کے لئے بھی [illegible] کاری ہو سکتا ہے۔ یہ ہرش کا بقاء ہے کہ ہم اس اُتسو میں ہزاروں نر ناریوں نے سمّلت ہو کر یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ آریہ سماج ایک ایسی جیتی جاگتی شکتی ہے جو کہ بھارت کے سماجک اور دھارمک جیون کو اُنت بنانے میں سہائیک ثابت ہو سکتی ہے ٭

یہ اُتسو ۵ ستمبر ۱۹۳۴ء تک منایا جاتا رہیگا۔ ہمیں وشواس ہے۔ کہ اس موقعہ پر ادھیکاری ورگ ایسی کوشش کریں گے جس سے سارے بلوچستان میں ویدپرچار کا کاریہ آئندہ بہتر طریق پر سر انجام پا سکے۔ اور ایک سہفر منبلو پہار رکھا جا سکے ٭

جنم اشٹمی کے جلوس پر پابندی

بھارت ورش کے ہندوؤں کی یہ سخت بدقسمتی ہے۔ کہ موجودہ غیر ملکی نوکرشاہی اس کی دھارمک تقاریب پر غیر ضروری پابندیاں لگانے سے نہیں ہچکچاتی۔ ادھر آگرہ میں ہندوؤں کی آرتی پر تو غیر ضروری پابندی عائد کی گئی ہے۔ اور وہ بھی مسلمانوں کی منا[illegible] کی خاطر۔ ادھر لاہور اور راولپنڈی سے یہ تشویشناک اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ جنم اشٹمی کے موقعہ پر ہر سال جو جلوس نکلا کرتے تھے۔ اُن پر مقامی افسران نے بعض ایسی پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ جن سے ہر دو مقامات کے ہندوؤں میں از حد غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے ٭

لاہور کے ہندوؤں کا ایک ذمہ دار وفد سٹی مجسٹریٹ کے پاس گیا ہے۔ تاکہ صاحب موصوف کو سابقہ حکم پر نظر ثانی کرنے کی پریرنا کر سکے۔ ہم ان نئی پابندیوں کو ایک افسوسناک بدعت سمجھتے ہوئے ان کے خلاف سخت پروٹسٹ کرتے ہیں۔ اور حکام کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جب وہ تعزیہ جیسی غیر ہندو تقاریب کے لئے نئی سے نئی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ تو انہیں ہندوؤں سے بھی ویسا ہی سلوک روا رکھنا چاہیئے۔ اور حتی الامکان کسی پرانی رسم یا تقریب پر کسی قسم کی نئی بدعتی پابندی لگانے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ پابندی جس مطلب کے لئے عائد کی جاتی ہے۔ وہ پورا ہونے کی بجائے مفت میں ایک نئی بےچینی اور شکایت پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے۔ اور جمہور کے اندر ایسا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ جس سے گورمنٹ کے متعلق لوگوں کے اندر جو پہلے حسن ظن ہوتا ہے۔ اُس پر کاری ضرب لگتی ہے ٭

سرگودھا کا آریہ سمّیلن

"پرکاش" کے پریمیوں کو یہ معلوم ہو چکا ہے۔ کہ ۲۸-۲۹- اور ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء کو سرگودھا میں پنجاب پراونشل آریہ سمّیلن (کانگریس) کا اجلاس ہونے والا ہے۔ اس سمبندھ میں میں بھی آریہ بھائیوں کی سیوا میں کچھ نویدن کرنا چاہتا ہوں ٭

یہ خیال اچھا ہے یا برا۔ اس کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ مجھے یہ خیال آیا کہ آریہ سماج بحیثیت مجموعی تو موجودہ پالیٹکس میں کوئی حصہ نہیں لے سکتا۔ لیکن ان دنوں پالیٹکس اس قدر ضروری ہو گئی ہیں۔ کہ جو سوسائٹی چاہے وہ مذہبی ہی کیوں نہ ہو۔ اس سے قطعاً الگ رہے گی۔ وہ زندگی کی دوڑ میں دوسروں سے پیچھے رہ جائے گی۔ چنانچہ میں نے دیکھا۔ کہ ہر ایک جماعت نے اپنی کوئی نہ کوئی پولیٹیکل انجمن بنا رکھی ہے۔ مسلمانوں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ ان کی کئی پولیٹیکل انجمنیں ہیں۔ یہی سکھوں میں بھی یہی دیکھا جاتا ہے۔ سکھ لیگ تو ان کے ہاں کئی سالوں سے جاری ہے۔ اب اُنہوں نے خالصہ دربار اور سکھ نیشنلسٹ پارٹی کی بنیاد ڈالی ہے۔ جو پولیٹیکل امور میں دلچسپی لیتی اور فرقہ وارانہ فیصلہ کے خلاف جد و جہد کرتی ہے۔ سناتن دھرمیوں نے بھی اچھی پارٹی ایک سناتن دھرم پولیٹکل لیگ بنا رکھی ہے۔ اگر کوئی ایک سوسائٹی ہے۔ جو پالیٹکس سے بالکل الگ تھلگ ہے۔ تو وہ آریہ سماج ہے۔ حالانکہ وہ ایک زندہ سوسائٹی ہے۔ اور دوسری جماعتیں بھی اسے زندہ تسلیم کرتی ہیں۔ اس لئے میں نے اپنے دل میں فیصلہ کیا۔ کہ پنجاب کے آریوں کا ایک سمّیلن سال بھر میں ایسا ہونا چاہیئے۔ جس میں جہاں آریہ سماج سمبندھی آدرشوں پر وچار ہو سکے۔ جہاں آریہ سماج کی گتی کی ٹھیک جانچ ہو سکے۔ اور اسے تیز کرنے کے لئے وسائل سوچے جائیں۔ وہاں آریوں کو اپنے دیش اور اپنی جاتی کی اوستھا پر وچار کرنے اور اس کے متعلق اپنی سمتی پرگٹ کرنے کا موقعہ بھی ملے۔ مذہب کے لحاظ سے ہم بے شک ویدک دھرمی ہیں۔ لیکن وطن کے لحاظ سے ہندوستانی ہیں۔ ہمارے رشیوں نے ہمیں وطن پرستی کا سبق سکھلایا ہے۔ اس لئے ہمارا اور بھی فرض ہو جاتا ہے۔ کہ ہم ان تمام امور میں دلچسپی لیں۔ جو ہمارے وطن کی ترقی سے تعلق رکھتے ہیں ٭

چنانچہ میں نے یہ خیالات پنڈت بنواری لال جی بی۔ اے پر ظاہر کئے۔ انہوں نے میری تجویز کو پسند کیا۔ اُن کی کوششوں کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ میرے سرگودھا کے آریہ بھائیوں نے یہ ذمہ داری اپنے اوپر لی ہے۔ اس کے لئے میں صرف اُن کا ممنون ہی نہیں۔ بلکہ انہیں ودھائی بھی دیتا ہوں۔ کیونکہ یہ نتیجہ سمّیلن کی پرتھا کو چلانے کا شریہ انہیں پراپت ہوگا۔

مجھے یہ وشواس ہے۔ کہ یہ سمّیلن ستھائی روپ دھارن کرے گا۔ اور آریہ سماج کے لئے اتی اُپیوگی سدھ ہوگا۔ جب میں نے یہ مان لیا۔ کہ اس سمّیلن کے آستاہ کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ تو مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ کہ میں دل سے اس کی کامیابی کا خواہشمند ہوں۔ صرف خواہشمند ہی نہیں۔ بلکہ مجھ سے اس کے متعلق جو کچھ ہو سکے گا۔ وہ بھی کروں گا۔ اگر میری صحت مجھے اجازت دیتی۔ تو میں اس کے لئے آریہ سماجوں میں دورہ کرتا۔ اور انہیں پریرت کرتا کہ وہ اس سمّیلن میں بھاری تعداد میں شامل ہوں۔ لیکن اب میں یہ سیوا صرف لیکھ دوارہ ہی کر سکتا ہوں۔ اس لئے "پرکاش" دوارہ پنجاب بھر کے آریوں سے عموماً اور گجرات۔ گوجرانوالہ جہلم۔ جھنگ اور لائلپور کے اضلاع کے آریہ بھائیوں سے خصوصاً پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ اس سمّیلن کو اپنی اُپستھتی سے سوشوبھت کریں۔ ہزاروں آریہ بھائی ایسے ہیں۔ جو ملکی امور میں عملی دلچسپی لیتے ہیں۔ اُن سے میں وشیش روپ سے انورودھ کرتا ہوں۔ کہ وہ ان دنوں میں سرگودھا پہنچیں۔ آریہ سماج کے لئے پنجاب کے سرکردہ اصحاب کا وہاں پہنچنا ضروری ہے۔ اس لئے کہ کئی ایسے امور سمّیلن کے سامنے پیش ہوں گے۔ جن میں اُن کی قابلیت اور تجربہ کی ضرورت پڑے گی۔ غرض یہ کہ میں ایک ایک آریہ بھائی سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ سرگودھا سمّیلن کو کامیاب بنانے کے لئے جو کچھ بھی اُن سے ہو سکتا ہے۔ کرے۔

یہ لکھتے ہوئے مجھے ہرش ہوتا ہے۔ کہ سرگودھا کے آریہ بھائی اپنے کرتویہ کا پورا پورا پالن کر رہے ہیں۔ انہوں نے ایک سواگت سمتی بنا دی ہے۔ جس کے پردھان میرے بھائی لالہ سُکھ داس جی بنائے گئے ہیں۔ مجھے پورن وشواس ہے۔ کہ سرگودھا کے آریہ بھائی اس سمّیلن کو کامیاب بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے۔ میں نے دیکھنا ہے۔ کہ پنجاب بھر کے آریہ بھائی بھی اپنے کرتویہ کا پالن کرتے ہیں یا نہیں ٭

(کرشن)

کارڈ کی قیمت کب گھٹے گی؟

محکمہ ڈاک نے لفافے اور تار کی شرح یکم اپریل ۱۹۳۵ء سے ... اور لفافہ کی قیمت بھی پانچ پیسہ کی بجائے ایک آنہ کر دی ہے۔ لیکن اس کے باوجود کارڈ کی قیمت بدستور ۹ پائی ہے۔ حالانکہ یہ امر واقعہ ہے کہ ہندوستان کے نہ صرف متوسط الحال لوگ بلکہ زیادہ تر کارڈ کے استعمال کے حق میں ہیں۔ ہمارا اپنا خیال ہے۔ کہ خود محکمہ ڈاک اگر گزشتہ سالوں کی نسبت اس عرصہ کے کارڈوں کی فروخت سے مقابلہ کرے جبسے کہ کارڈ کی قیمت ۹ پائی ہوئی ہے۔ تو وہ اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ کارڈوں کی بدولت اس کی آمدنی مقابلتہً کم ہوتی ہے۔ اس آمدنی کی کمی کو دور کرنے کا صرف ایک ہی اوپائے ہے۔ اور وہ یہ کہ جتنی جلدی ممکن ہو حکومت کارڈ کی قیمت اتنی کم کر دے۔ جتنی پہلے تھی۔ اس طرح سے اسے اتنا فائدہ ہوگا۔ جتنا اسے آجکل خسارہ اٹھانا پڑتا ہے۔

غیر جمہوری تحریک

میاں نوراللہ صاحب پنجاب کونسل میں یہ تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ کہ پنجاب کونسل کے جملہ ممبران کو ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل کمیٹی کی ممبری کا حق دیا جائے۔ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ میاں صاحب کو ایسی غیر جمہوری تحریک کیوں سوجھی؟ ان کو اتنا تو علم ہوگا۔ کہ پنجاب کونسل کا ممبر منتخب یا نامزد ہو جانے سے یہ لازم نہیں ہو جاتا کہ کونسل کا ممبر ایک ضلع یا ایک مخصوص رقبہ کے ووٹر صاحبان کا بھی وشواس پاتا ہے۔ اور اس قابل ہے۔ کہ جس جگہ لوگ اُس کو اس قابل نہیں سمجھتے۔ کہ اپنے سیلف گورننگ انسٹی ٹیوشن کی باگ ڈور اُس کے ہاتھ میں دیں وہاں بھی اُسے ایسی لوکل باڈیز کے گلے منڈھ دیا جائے جہاں کہ کثیر تعداد کونسل کے انتخابات کے وقت اُس کے ممبر بنانے کے چنداں حق میں نہ تھی۔ اور اُس کا انتخاب حلقۂ انتخاب کے صرف باقی رقبہ جات کے ووٹر صاحبان کی کثرت رائے سے عمل میں آیا تھا۔

مندر پرویش بل کا حشر

شری سی راجگوپال اچاریہ نے اسمبلی میں جو مندر پرویش بل پیش کیا تھا۔ اس کا انہوں نے خود ہی خاتمہ کر دیا ہے۔ نہ معلوم شری سی راجگوپال آچاریہ اور دوسرے کانگرسی لیڈروں نے ایک ایسے شخص کو اسمبلی میں ایسا اہم بل پیش کرنے کے لئے کیوں منتخب کیا۔ جو کہ اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا اہل ثابت نہ ہوا۔ مندر پرویش بل کے اسمبلی سے پاس کرانے کی کوشش میں کانگرس کو ایک تو اسمپوگ کے عقیدہ کو خیرباد کہنا پڑا۔ دوسرے شری سی راجگوپال آچاریہ کو ممبران اسمبلی کے پاس بے سود دستِ سوال دراز کرنا پڑا۔ اور پھر ساری دوڑ دھوپ کے بعد خود محرک کے ہاتھوں اس بل کو قبل از وقت ہی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ کہ کانگرسی نیتا اس بل کو اسمبلی میں پیش کرنے کی بجائے خود ملک کے طول و عرض میں دورہ کر کے جنتا کو اس بات کے لئے تیار کرتے۔ کہ وہ خود ہی اسمبلی کی مداخلت کے بغیر ہندو مائز پر مندروں کے دروازے کھولنے کے لئے تیار ہو جاتے۔

سرحدی گاندھی کی رہائی

کلکتہ کا ۲۷ اگست کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ خان عبدالغفار خان المرسوم بہ سرحدی گاندھی کو شام کے وقت ہزاری باغ جیل سے رہا تو کیا گیا ہے لیکن انہیں فی الحال پنجاب کی طرف آنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ کیونکہ ادھر آنے کی اجازت دینے سے پہلے حکومت سرحد اس بارہ میں اپنا اطمینان کرنا چاہتی ہے۔ کہ ان کی رہائی سے سرخ پوشوں پر کیا اثر پڑتا ہے۔ اور عین ممکن ہے کہ بمبئی کانگرس کے اجلاس کے بعد وہ اپنے اس فیصلہ میں ترمیم کرنے کے قابل ہو سکے۔

حکومت بمبئی کانگرس کے اجلاس کے بعد چاہے کچھ فیصلہ کرے۔ ہمیں اس سے غرض نہیں۔ ہم تو صاف جانتے ہیں۔ کہ سرحدی صوبہ میں حکومت کی انتہائی فوجی طاقت ہوتے ہوئے حکومت سرحد کا سرحدی گاندھی کو اپنے وطن میں جانے سے روکنا انتہائی بزدلی کے مترادف ہے۔

اس ممانعت سے حکومت یہ ثابت کرنا چاہتی ہے کہ سرحدیوں کے دلوں پر جتنا سرحدی گاندھی کا غلبہ ہے۔ اتنا توپ و تفنگ رکھنے والی حکومت کا نہیں۔ حکومت کو یاد رکھنا چاہئے کہ ایسی رہائی کی قدر ہوتی ہے۔ جو غیر مشروط اور ...... Unqualified ہوتی ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی دوبارہ گرفتاری

حکومت یو۔پی نے حکومت ہند کے مشورہ سے شریمتی کملا نہرو کے علاج معالجہ میں مناسب سہولیت دینے کے خیال سے شری پنڈت جواہر لال نہرو کو رہا کر دیا تھا۔ پنڈت جی کی غیر مشروط رہائی کو دیکھتے ہوئے یہ عام خیال تھا۔ کہ حکومت دوبارہ پنڈت جی کو جیل میں واپس نہ بھیجے گی۔ لیکن بعد کے واقعات نے بتلایا۔ کہ جنتا کا یہ خیال غلط تھا۔ الہ آباد کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو کو ۲۳ اگست کی شام کو سات بج کر ۴۵ منٹ پر پھر گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور انہیں نینی سنٹرل جیل میں پہنچا دیا گیا ہے۔

پنڈت جی پر حکومت کا دوبارہ اس وقت ہاتھ ڈالنا جبکہ ان کی دھرم پتنی کملا نہرو بدستور علیل ہیں۔ انتہائی درجہ کی انتقام پسندی کا ثبوت ہے۔ ایک طاقتور حکومت کو یہ شوبھا نہیں دیتا تھا۔ کہ وہ وسیع ذرائع رکھتے ہوئے پنڈت جی سے ایسا سلوک روا رکھتی۔ جو کہ اس کی ذہنیت اور پالیسی کو کسی بہتر روشنی میں پیش نہیں کرتا۔ اور اس کے تدبر کو محض مذاق ثابت کرتا ہے۔ انصاف اور خوش سلوکی کا تقاضا یہ تھا۔ کہ جب تک پنڈت جی کی دھرم پتنی مکمل طور پر شفایاب نہ ہو جائیں۔ پنڈت جی کو دوبارہ جیل میں ڈالنے سے پرہیز کیا جاتا۔ کیونکہ دوبارہ گرفتاری سے محض شریمتی جی کی تشویش میں ہی اضافہ ہو سکتا ہے۔ اور پہلی بار پنڈت جی کو رہا کرنے کا جو مقصد تھا۔ وہ فوت ہو جاتا ہے۔

جاپانی علاقہ پر حملہ

معلوم ہوتا ہے۔ کہ جاپان اور روس کے درمیان بد اعتمادی اور کشیدگی انتہائی حد تک پہنچ چکی ہے۔ چنانچہ ٹوکیو سے اطلاع آئی ہے۔ کہ حکومت جاپان کو یہ شکایت ہے۔ کہ روس کے جنگی ہوائی جہاز جاپانی علاقہ پر حملہ کر کے دیہات کو لوٹتے ہیں۔ نیز مانچوکو کے علاقہ پر بھی روسی فوج نے گولہ باری کی ہے۔ صرف یہاں تک ہی نہیں۔ بلکہ روسی پریس بھی جاپان کے خلاف زہر افشانی کر رہا ہے۔

بتلایا جاتا ہے۔ کہ اس پر جاپان کے دفتر خارجیہ نے حکومت روس کو الٹی میٹم بھی دیا ہے۔ ہم بھارت ورشی نہ ہی روس کی جارحانہ کاروائیوں کو پسند کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی جاپان کے امپیریلسٹ رجحان کو۔ اگر ان دونوں سے مشرق بعیدہ کا امن خطرہ میں پڑا۔ تو ہم یہ کہنے کے لئے مجبور ہوں گے۔ کہ دونوں طاقتوں نے جہاں تک ایشیائی مفاد کا تعلق ہے۔ ایک ایسے بین الاقوامی گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ جس کی کہ وہ برسوں تک تلافی نہیں کر سکتے۔

مولانا شوکت علی کی گول میز کانفرنس

مولانا شوکت علی نے الہ آباد میں ایک انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"نواب چھتاری اور میں کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ایک مسلم آل پارٹیز کانفرنس منعقد کی جائے۔ تاکہ جملہ اسلامی مسائل کا فیصلہ ہو سکے۔ اس بارہ میں ہم نے مسٹر جناح سے بھی خط و کتابت شروع کر رکھی ہے۔" اگر مجوزہ کانفرنس نے مسلمانوں کو ڈویژن کے جراثیم سے بچا لیا۔ اور ان کے اندر وطن پرستی اور قومیت کا جذبہ بھر دیا۔ تو ہم اس کانفرنس کو خوش آمدید کہیں گے۔

پیشتر اس کے کہ ہم مولانا شوکت علی کی تجویز کو ویلکم کریں۔ ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ وزیر اعظم کے زہریلے کمیونل ایوارڈ کے متعلق مولانا شوکت علی اور ان کے دوسرے ہم خیالوں کا خیال ہے۔ اور وہ متحدہ قومیت کی خاطر آئندہ کیا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہتے ہیں۔

غیر ملکی اخبارات پر بندش

جرمنی کے ریلوے سٹیشنوں پر جو اخبار بیچنے والے سٹال ہیں۔ ان کے مالکان کو حکام نے متنبہ کیا ہے۔ کہ وہ اپنے سٹالوں پر غیر ملکی اخبارات کو نمایاں طور پر نہ رکھیں۔ کیونکہ جرمن اخبارات کو بیچنا ان کا پہلا فرض ہے۔ انہیں یہ بھی حکم دیا گیا ہے۔ کہ غیر ملکی اخبارات کی فروخت کو فروغ دینے کے جو طریقے اختیار کئے گئے ہیں۔ وہ ترک کر دئے جائیں۔

حکومت جرمنی کا مذکورہ حکم شاید ہٹلر کے حامیوں اور پیرووں کے خیال میں جائز ہو لیکن جہاں تک ہمارا صادق خیال ہے۔ ہم اس حکم کو ایک خطرناک بدعت سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں اندیشہ ہے۔ کہ اگر دوسرے ممالک نے بھی جرمن اخبارات سے ایسا ہی انتقامی سلوک روا رکھا۔ تو اس سے کئی بین الاقوامی پیچیدگیوں اور غلط فہمیوں کو پیدا ہونے کا موقعہ ملے گا۔ اور تبادلۂ خیالات سے جو صحت بخش نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ اُن کے پیدا ہونے کا امکان ہی نہ رہے گا۔

ہم چونکہ دنیا میں دائمی امن اور امان کے دیکھنے کے خواہاں ہیں۔ اس لئے ہم یہ نہیں چاہتے۔ کہ کوئی قوم یا ملک ایسی کوئی حرکت کرے۔ جس سے دوسروں کو جوابی کارروائی کرنے کے لئے مجبور ہونا پڑے۔

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ (مینیجر)

شادی ہے یا سوگ

مولانا ثناء اللہ کے اخبار میں ذیل کا سوال و جواب درج ہے :-

س ۳۱۵ ۔ کیا شادی کے موقعہ پر باجہ بجانا جائز ہے ؟

ج ۳۱۵ فضول خرچی اور نمائش کی وجہ سے بُری رسم ہے ۔

(" اہلحدیث " ۲۴ / اگست ۱۹۳۴ء)

مولانا ثناء اللہ کے جواب سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ وہ شادی کے موقعہ پر اس لئے باجہ بجانے کے خلاف ہیں ۔ کہ اس سے فضول خرچی اور نمائش کی بو آتی ہے ۔ اس لئے ہم مولانا صاحب کے سامنے ایک تجویز رکھتے ہیں ۔ کہ وہ آئندہ کے لئے یہ فتویٰ صادر فرمادیں ۔ کہ شادی کے موقعہ پر باجہ بجانے کی بجائے مرثیہ خوانی کی جایا کرے ۔ کیونکہ اس میں نہ تو فضول خرچی شامل ہے ۔ اور نہ ہی نمائش ۔

مولانا ثناء اللہ سے ایک سوال

مولانا ثناء اللہ صاحب نے " اہلحدیث " میں ایک سائل کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ :-

" میرے لڑکے عطاء اللہ نے ایک سال کی عمر میں خود بخود دودھ چھوڑ دیا تھا ۔ ہر چند کوشش کی ۔ مگر نہیں پیا " ۔

(" اہلحدیث " ۲۴ / اگست ۱۹۳۴ء)

مولانا صاحب بزرگ ہیں ۔ ہمیں اُن سے خاص عقیدت ہے ۔ اس لئے ہم اُن سے صاف ایک سوال پوچھنا چاہتے ہیں ۔ کہ کیا آپ کے لڑکے عطاء اللہ نے اس لئے تو اپنی ماتا کا دودھ پینا خود بخود بند نہیں کیا تھا ۔ کہ آپ کسی دوسرے عطاء اللہ کو پیدا کرنے کی تیاری کر رہے تھے ۔ اور وہ آپ کی تازہ جدوجہد میں حارج ہونے کو سعادت مندی میں داخل نہیں سمجھتا تھا ۔ بلکہ اُسے کامیاب بنانے میں عملاً معاون بننے کا خواہاں تھا ۔

جبریہ اشاعت

شیخ قاسم علی پنشنر لدھیانوی لکھتے ہیں ۔ کہ " تاریخ شاہد ہے ۔ کہ عہدِ خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اسلامی فوج نے جب ایران و دیگر ممالک پر فوج کشی کی ۔ تو وجہ دریافت کرنے پر جواب دیا گیا ۔ کہ ہم کو تبلیغ کا حکم ہے ۔ " ... اسلام ... کو کرو یا جزیہ دو یا لڑو " ۔

(" اہلحدیث " ۔ ۴ / اگست ۱۹۳۴ء)

معلوم ہوتا ہے ۔ کہ شیخ صاحب کو غلطی لگی ہے اُنہوں نے " جزیہ دینا یا لڑنا " کے معنی نہیں سمجھے ان جملوں کا مطلب صرف یہی ہو سکتا ہے کہ ایک قوم پر فتح پاکر اُسے مسلمان بنانے کے لئے یا تو بلا وجہ زیر بار کیا جائے یا لڑنے کی دھمکی دے کر تیغ دودم کے گھاٹ اتارا جائے ۔ کیونکہ جس قوم نے ہتھیار ڈال دئے ہیں ۔ اُسے لڑنے کی دعوت دینا صرف اُس کے زخموں پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہے ۔ اگر اُس میں جزیہ دینے یا لڑنے کی طاقت ہوتی تو پھر اسلامی لشکر سے مقابلہ کرنے میں اُسے کیا انکار تھا ؟

ختنہ کی عمر !

مولانا ثناء اللہ صاحب اپنے اخبار میں لکھتے ہیں ۔ کہ :-

" حضرت ابراہیم آٹھ برس کی عمر میں نہیں بلکہ اسّی برس کی عمر میں مختون ہوئے تھے اور اُنہوں نے اپنا ختنہ ایک تیشہ سے کیا " ۔

(" اہلحدیث " ۔ ۲۴ / اگست ۱۹۳۴ء)

حضرت ابراہیم ایک نبی تھے سوین حنیف کے مبلغ تھے ۔ حضرت محمد صاحب کے بزرگوں میں سے جب اُنہوں نے ساٹھ سال کی عمر میں ختنہ کیا ۔ اور وہ بھی تیشہ سے کیا ۔ تو پھر مسلمانوں کو یہ زیب نہیں دیتا ۔ کہ وہ ایک نبی کی سنت کو ترک کر کے اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کا صغر سنی میں ختنہ کرانے جائیں ۔ ان کے لئے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے ۔ کہ وہ ۶۰ سال کی عمر میں ولایتی استرے کی بجائے حضرت ابراہیم کی طرح تیشہ سے ختنہ کرایا کریں ۔ تاکہ اُن کے سینہ پر سنتِ نبوی کی مہر پختہ لگ جائے ۔ اور پھر اُن کے مرتد ہونے کا کوئی خدشہ نہ رہے ۔

منافق مرزائی

ایک صاحب جن کا نام احمد سلطان ہے اخبار " فاروق " قادیان میں لکھتے ہیں ۔ کہ " بیشتر بڑا فرق جو ایک احمدی اور غیر احمدی کی عملی زندگی میں ہے ۔ وہ یہ ہے کہ احمدی احمدیت کے لئے اپنی جان تک قربان کر سکتا ہے " ۔

(" فاروق " ۔ ۲۰ / اگست ۱۹۳۴ء)

سوال تو یہ ہے ۔ کہ جب ایک احمدی احمدیت کے لئے جان تک قربان کر سکتا ہے ۔ تو خلیفہ قادیان کیوں پھر قسم کا بُت کرتے پھرتے ہیں ۔ کہ خاص قادیان میں ایک درجن کے قریب منافق قادیانی رہتے ہیں ۔ اور اُن میں سے ایک ایسا ہے ۔ جو احراریوں کی خفیہ پولیس کا آنریری ایجنٹ ہے ۔ خلیفہ صاحب کی شکایت تو صاف ثابت کرتی ہے ۔ کہ بعض مرزائی ایسے بھی ہیں ۔ جو احمدیت کے لئے مرنا نہیں جانتے ۔ بلکہ احمدیت کا خون پینا اور احمدیت سے غداری کرنے میں طاق ہیں ۔

پیغامیوں سے ایک اہم سوال

مرزائیوں کے فی زمانہ دو بڑے فرقے ہیں ۔ ایک تو خالص قادیانی ہے ۔ اور دوسرا لاہوری فریق ہے ۔ لاہوری فریق پر اعتراض کرتے ہوئے قادیانی پارٹی کا آرگن ذیل کا مزیدار سوال کرتا ہے :-

" پیغام صلح " جماعت احمدیہ پر اعتراض کرنے کے لئے تیار ہو گیا ۔ اور اس لئے یہ بھی لکھ دیا ۔ کہ منافقین کا وجود " ذہنی غلامی اور پیر پرستی کے عبرت انگیز نتائج " ہیں ۔ لیکن کبھی اس بات پر بھی غور کیا ۔ کہ آئے دن ان کے " حضرت امیر " اپنی پارٹی کے جن لوگوں کا رونا روتے رہتے ہیں ۔ جن کے طریقِ عمل سے تنگ آکر استعفیٰ دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں ۔ حتّے کہ یہ کہتے تنگ جاتے ہیں ۔ کہ اگر تم نے یہ فیصلہ نہیں کر لیا ۔ کہ مجھے مار دو گے ۔ کیا ایسے لوگوں کو مولوی محمد علی صاحب اور اُن کے اعیان و انصار نہایت مخلص ۔ دین کے بہت بڑے خادم اور اسلام کے جاں نثار سمجھتے ہیں ۔ یا اسلام کو نقصان پہنچانے والے ؟ "

سوال واقعی اہم ہے ۔ پیغامیوں کا یہ فرضِ اولین ہے ۔ کہ وہ اس سوال کا جواب دیکر پبلک کی تسلی کریں ۔ کیونکہ دنیا اُن کی روزانہ گریہ وزاری کو سن سن کر تنگ آچکی ہے ۔ اور مزید سننے کی تاب نہیں رکھتی ۔

بائیبل میں غلطیوں کی کثرت

پیرس کے ایک اخبار کا بیان ہے کہ ڈاکٹر جارج لوسلانے بائیبل میں ۱۴۰۰ غلطیاں یا ایسے الفاظ معلوم کئے ہیں ۔ جن کے معنی غلط ہیں ۔ اس ڈاکٹر نے سب سے بڑی غلطی یہ نکالی ہے ۔ کہ مسیح کے آخری لفظوں کا جو اُس نے سولی پر چڑھنے سے پہلے کہے تھے ۔ ترجمہ غلط کیا جاتا ہے ۔ ان لفظوں کا اصلی ترجمہ یہ ہے ۔ " میرے خدا میرے خدا ۔ میرا کام پورا ہو گیا " ۔ مگر ترجمہ یہ کیا جا رہا ہے ۔ " میرے خدا میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ؟ " انہیں میں ایک جگہ آتا ہے ۔ کہ ایک مالدار آدمی کے بہشت کی بادشاہت میں داخل ہونے کی نسبت ایک اونٹ کا سوئی کے چھید میں سے گزرنا آسان ہے ۔ ڈاکٹر صاحب کا کہنا ہے ۔ کہ لفظ " اونٹ " کی جگہ " رسی " ہونا چاہئے ۔

معلوم نہیں ہوتا ۔ کہ یہ لوگ کیوں بائیبل کی ورق گردانی کر کے اس کی غلطیاں ہی نکالتے رہتے ہیں ؟ کیوں وہ صاف طور پر اسے ایک انسانی تصنیف سمجھ کر تلانجلی نہیں دے دیتے اور وید جیسے اپورشیہ گیان پر وشواس نہیں لے آتے ؟

کلجگ کی سماپتی

ہمارے دیرینہ دوست پنڈت راج نرائن جی ارملی جواب اپنے آپ کو پرم ہنس سوامی راج نارائن جی آچاریہ شری بھگتی آشرم فاضلکا ضلع فیروزپور مشتہر کرتے ہیں ۔ اپنے ایک لیکھ دوارہ یہ اعلان کرتے ہیں کہ :-

" مجھے انوبھو ہوا ہے ۔ کہ ۱۹۴۳ء میں کلجگ کی سماپتی ہو جائے گی ۔ اور بھگوان کلکی مہاراج کا اوتار ہوگا ۔ لوگوں کو چاہئے کہ بھگوان کے پرکاش ہونے سے پہلے بھگتی میں لگ جائیں " ۔

پیشتر اس کے کہ ہم مذکورہ ارادہ سے کسی کو بھگتی میں لگنے کا مشورہ دیں ۔ ہم پرم ہنس صاحب سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں ۔ کہ کیا جب کلجگ سماپت ہو جائے گا ۔ اور کلکی مہاراج کا ظہور ہوگا ۔ تو لوگ تھرڈ کلاس میں سفر کر کے انٹر کلاس کا کرایہ تو اپنے شردھالو بھگتوں سے چارج نہ کیا کریں گے ؟ اگر انہوں نے یہ چارج ہی کرتے رہنا ہے ۔ تو ہماری بلا سے کلجگ ختم ہو یا نہ ہو ۔ کیونکہ ہم ڈرتے ہیں ۔ کہ کلکی مہاراج ایسے لوگوں کا نام سنتے ہی ہمالیہ کی کسی گپھا میں بھاگ جانا پسند کریں گے ۔

آریہ سماج لائلپور کا ریزولیوشن

آریہ سماج گورو کل سیکشن لائلپور نے ۲۶ / اگست کو مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا ہے :-

" آریہ سماج گورو کل سیکشن لائلپور پنجاب گورنمنٹ سے استدعا کرتا ہے ۔ کہ کتاب موسومہ " دیانند کی تعلیم " کو جلد از جلد ضبط قرار دے ۔ اور اس کے مصنف مولانا محمد حسین ساکن پانی پت کیخلاف مقدمہ چلائے کیونکہ کتاب ہذا کے ذریعہ آریہ سماج کے پرورتک مہرشی دیانند کے جیون پر کمینہ حملے کر کے آریہ جنتا کی دل آزاری کی گئی ہے " ۔

قادیانی نبی کا "آسمانی نکاح"

حضرت آدم مسلمانوں اور عیسائیوں کے جد امجد ... جب اُن کو نکاح کی ضرورت پیش آئی۔ تو خدا ... پسلی سے ایک ہڈی نکال کر مائی حوا کی ... کی حضرت عیسےٰ پہلے جنم میں تو بال برہمچاری ... لیکن اب جب سے قادیان شریف میں duplicate ... جنم ... اس امر کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی ... گٹھ جوڑا کر کے ان کا نکاح کرا ... دیا جائے ؂

نکاح کرانے کی اس لئے بھی ضرورت پیش ... ہے۔ کہ ہمارے دوست مولانا ثناء اللہ نے ... صاحب سے مل کر اُن کا آسمانی نکاح زمین ... نہیں دیا تھا۔ اور بوقت مرگ اُن کو ... نامراد و ناکام جانا پڑا تھا۔ لیکن جب ... بستر استراحت پر لیٹے ہوئے ... بار و وقرار بنانے کے لئے آج ہم ان ... کا نکاح کرانا چاہتے ہیں۔ اور عرش آشیانی ... اٹھا کر ہم اعلان کر دیتے ہیں۔ کہ مولانا ... خواہ سو زور لگائیں۔ ہم آنجہانی مرزا ... کا آسمانی نکاح کرا کر دم لیں گے ؂

نکاح اس لئے کرانا چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے ... قادیانی نبی کا یہ ذیل کا پروانہ کرا چکا ہے ...

"اس خدائے قادر مطلق نے مجھے فرمایا۔ کہ اس شخص (احمد بیگ) کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کر۔ اور ان کو کہہ دے۔ کہ تمام سلوک و مروت تم سے ... شرط پر کیا جائے گا۔ اور یہ نکاح تمہارے ... موجب برکت اور رحمت کا نشان ہوگا۔ اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ ... جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء ... درج ہیں" ؂

(اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء)

مولانا ثناء اللہ کا خدا بھلا کرے۔ وہ ... سامنے یہ عذر تراشی رہتے ہیں۔ کہ یہ ... درست نہیں ہے۔ کیونکہ خود مرزا صاحب ... لکھتے ہیں:-

... بیوی مخطوبہ (مطلوبہ) ابھی چھوکری ... اور میری عمر اس وقت ۵۰ سال ... قریب ہے" ...

(آئینہ کمالات" صفحہ ۵۷۴)

مولانا ثناء اللہ صاحب کو نہ معلوم کیا ہو گیا ... جو اس الٰہی نکاح میں مخل ہو رہے ہیں ... ہیں۔ تو ذیل کا اظہار پڑھ لیں:-

"خدا تعالیٰ نے پیش گوئی کے طور پر فرمایا۔ کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی۔ اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے۔ اور بہت مانع آئیں گے۔ اور کوشش کریں گے۔ کہ ایسا نہ ہو" ؂

اگر مولانا ثناء اللہ صاحب مخالفت سے باز نہ آئے۔ تو ہم ان کو ذیل کے آسمانی الہام کا واسطہ دے کر خاموش کرا دیں گے:-

"نفس پیش گوئی سے اُس عورت (محمدی بیگم) کا اس عاجز کے نکاح میں آنا تقدیر مبرم ہے۔ لا تبدیل لکلمات اللہ یعنی اللہ کی یہ بات نہیں ٹلے گی۔ پس اگر ٹل جائے تو خدا کا کلام باطل ہوتا ہے" ؂

{اشتہار ۶ اکتوبر ۱۸۹۴ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۳۔ صفحہ ۱۱۵}

اگر اس کے باوجود کسی مسلمان نے ہماری بات نہ مانی۔ تو ہم اُس کا وہی حال بنائیں گے۔ جو مخالفوں کا ذیل کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:-

"خدا تعالیٰ نے ایک لڑکی (محمدی بیگم) کا نام لے کر فرمایا۔ کہ وہ بیوہ کی جائے گی۔ اور اس کا خاوند اور باپ یوم نکاح سے تین سال تک فوت ہو جائیں گے۔ پھر ہم اُس لڑکی کو تیری طرف لائیں گے" ؂

لیجئے دوستو! خدا نے تو آسمان پر نکاح پڑھا دیا۔ اب ہم اسے زمین پر پڑھانے لگے ہیں۔

سن رکھو۔ مرزا صاحب کا فرمان ہے:-

"لڑکی کے باپ نے توبہ نہ کی۔ اس لئے وہ بیاہ کے چھ مہینوں کے اندر مر گیا۔ اور پیش گوئی کی دوسری جزو پوری ہو گئی۔ اس کا خوف اس لڑکی کے خاندان پر پڑا۔ اور خصوصاً شوہر پر پڑا۔ جو پیش گوئی کا ایک جزو تھا۔ اُنہوں نے توبہ کی۔ چنانچہ ان کے رشتہ داروں اور عزیزوں کے خط بھی آئے" ؂

(الحکم" ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء)

ہم اپنے مرزائی دوستوں کی خاطر داماد مذکور کا توبہ نامہ بھی لفظ بہ لفظ درج کر دیتے ہیں۔ تاکہ آئندہ مرزا صاحب کے آسمانی نکاح کے راستہ میں ہمارے بالمقابل کسی کو ٹھہرنے کی جرأت نہ پڑے۔ نہ معلوم ہمارے ہم وطن مولانا سید حبیب کیوں یہ لکھنے کی جرأت کرتے ہیں:-

"مرزا صاحب نے پیش گوئی کی تھی۔ کہ محمدی بیگم صاحبہ کا شوہر فلاں تاریخ تک فوت ہو جائے گا۔ لیکن وہ شخص میرے علم کے مطابق ۲۱ اپریل ۱۹۳۳ء تک یعنی تاریخ مقررہ سے کامل تیس سال بعد تک زندہ تھا" ؂

(تحریک قادیان۔ صفحہ ۱۴۸)

دوستو! ہم ہرگز اس آسمانی نکاح کو ٹلنے نہ دیں گے۔ خواہ مولانا ثناء اللہ اور مولانا سید حبیب سو زور لگائیں۔ دنیا ہل جائے۔ ہم مرزا صاحب کا نکاح ہلنے نہ دیں گے۔ لڑکی کا والد تو پہلے نکاح کے بعد ہی مار دیا تھا۔ اب ہم داماد صاحب کا توبہ نامہ درج کر دینا ضروری سمجھتے ہیں

بنام محمد شریف صاحب گھڑیالہ ضلع لاہور نے مرزا سلطان احمد صاحب کے ایک خط کی نقل بھیجی ہے۔ جو حسب ذیل ہے:-

"مکرم جناب شاہ صاحب! السلام علیکم

میں تادم تحریر تندرست اور بفضل خدا زندہ ہوں۔ میں خدا کے فضل سے ملازمت کے وقت بھی تندرست رہا ہوں۔ اس وقت بعہدہ رسالداری پنشن پر ہوں۔ گورنمنٹ کی طرف سے مجھے پانچ مربعہ اراضی عطا ہوئی ہے۔ میری جدی زمین بھی قصبہ پٹی میں ہے۔ میرے حصہ میں قریباً ۱۰۰ بیگھہ آئی ہے۔ اور ضلع شیخوپورہ میں بھی میری اراضی قریباً تین مربعہ ہے۔ میری پنشن گورنمنٹ کی طرف سے ۳۵ روپیہ ماہوار ہے۔ میرے چھ لڑکے ہیں۔ جن میں سے ایک لاہور میں پڑھتا ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے اس کو پچیس روپیہ ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔ دوسرا لڑکا خاص پٹی میں پاٹر بنس میں تعلیم پاتا ہے۔ میں خدا کے فضل سے اہل سنت والجماعت ہوں۔ میں احمدی مذہب کو بُرا سمجھتا ہوں۔ میں اس کا پیرو نہیں ہوں۔ اس کو میں جھوٹا سمجھتا ہوں۔ والسلام"۔

(دستخط) مرزا سلطان محمد بیگ پنشنر۔ پٹی ضلع لاہور

(اہلحدیث ۱۴ اپریل ۱۹۳۳ء) (باقی)

حضرت محمد صاحب کی پاک باطنی

ایک دفعہ رات کو آنحضرت صلعم اپنی ایک بی بی کے ساتھ کہیں جا رہے تھے۔ ایک صحابی پاس سے دیکھ کر گزر گیا۔ آپ نے اُسے واپس بلایا۔ اور اپنی بی بی کا چہرہ اُسے دکھا کر فرمایا۔ کہ "دیکھ لو یہ میری اپنی بی بی ہے"۔ اس نے عرض کیا۔ "معاذ اللہ مجھے کبھی ایسی بدگمانی ہو سکتی ہے۔ کہ میں یہ خیال کروں۔ کہ کوئی غیر عورت ہے"۔ آپ نے فرمایا۔ "نہیں یہ ممکن ہے۔ کہ شیطان تمہارے دل میں کوئی وسوسہ ڈالتا۔ سبحان اللہ کیسی صفائی ہے۔ آپ نہیں چاہتے تھے۔ کہ کسی کے دل میں بدگمانی کا مرض بھی پیدا ہو"

("پیغام صلح" ۷ دسمبر ۱۹۳۳ء)

جاپان کی ترقی اور آریہ سماج کے تنزل کا راز

نشکام اور سوارتھ کرموں کا پھل

(از شری بھوار یلال جی منتری آریہ پرتی ندھی اُپ سبھا ضلع کرنال)

رشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا یہ کتھن بالکل ستیہ ہے کہ جس سنستھا یا قوم میں سوارتھ اور دُر آگرہ بھرا ہوا ہو - اُس سے زیادہ ذلیل دنیا میں اور کوئی نہیں ... برعکس نشکام اور سنسکاروں کے اُپکار اور اُنتی میں اپنا اُپکار اور اُنتی چاہنے والے ہیں - ایسا کوئی بھی کام دنیا میں نہیں - جو اُن سے نہ بن سکے۔

جب جاپانی تاجداروں نے ملک کی بھلائی اور بہتری کے لئے راج تک ترک کرنے میں ذرا بھی پس و پیش نہیں کیا - راجہ سے معمولی رعیت بننا ہی بہتر سمجھا - ایک دو نے یا چند نے نہیں - بلکہ سارے ملک نے ہمہ تن اور متفق الرائے ہو کر راج پاٹ تک مہاراجہ میکاڈو کے حوالے کر دیا - یہی سب سے بڑا ثبوت اُن کے سوارتھ تیاگ اور اُتسرگ کا ہے - جس کا مفصل بیان اس پرکار ہے:-

قدیم زمانہ میں جاپان بے شمار چھوٹے چھوٹے جزیروں میں منقسم رہا کہتے ہیں - کہ کل جزیرے شاید تین ہزار ٹکڑوں سے کم نہ تھے - مدت تک لوگ گوشہ تنہائی میں امن اور چین سے زندگی بسر کرتے رہے - سولہویں صدی تک جاپان ایک متحد سلطنت کی شکل میں نہ تھا - زمینداروں یا تعلقہ داریوں کی شکل میں بٹا ہوا تھا - سب ہی اپنے اپنے گھر کے راجہ اور گاؤں کے بادشاہ تھے - جاپان کی یہ حالت دیکھ کر اہل ڈنمارک نے شاہ پرتگال کو خط لکھا کہ ہماری صلاح ہے کہ شاہ جاپان کو تخت سے اتار دینا چاہئے ... ۱۸ ویں صدی تک غیر ممالک سے آنا جانا بند رہا - ۱۸۶۷ء میں کسی طرح کل جزائر کو ایک کر کے ایک ایسی عظیم الشان سلطنت قائم کی جائے کہ جس سے آئندہ کسی غنیم حملہ آور کا خوف نہ رہے - جاپانیوں نے سوچا کہ اگر لڑ کر زبردستی اتحاد قائم کرنے کی کوشش کی گئی تو اس میں خطرہ بھی زیادہ ہے - اور خونریزی بڑھ جانے میں زیادتی بھی ہو سکتی ہے - اس لئے انہوں نے دوسرا طریقہ اختیار کیا اور جاپانی قابلیت کے ساتھ کامیاب ہوئے - جاپانیوں نے متحد سلطنت قائم کرنے کی ضرورت سارے ملک میں بذریعہ ایجیٹیشن ظاہر کی - اور زمینداروں تعلقہ داروں اور راجاؤں کو بتلایا - کہ ہمارے یہ چھوٹے چھوٹے راجیہ ... شاہی ... کر رہے ہیں - لیکن کل ملک کی بہبودی اس طرح دیرپا نہیں ہو سکتی - ملک کی خیر اور بہتری تو اسی میں ہے - کہ سب چھوٹے راج توڑ کر ایک عظیم الشان سلطنت قائم کی جائے۔

مبارک ہیں ان کہنے والوں کو اور مرحبا ہے ان پبلک سپرٹ سننے والوں کو جن کے جان ... سنی بات قبول کر لی اور کام انجام دینے ... ہر طرح اپنی راجدھانیوں کو لے کر اپنے علاقوں میں ... جاری کرنے ... راج چھوڑ کر مہاراجہ میکاڈو کی معمولی رعیت بنتے ہیں - اسی طرح آئندہ ساری رعایا مہاراجہ صاحب ممدوح کو ہی اپنا راجہ ادھیراج سمجھے - اور آپ اپنی طرح معمولی رعیت۔

۱۸۷۱ء میں کل راجے اور امیر کبیر اکٹھے ہوئے - اور اپنا اپنا سر مہاراجہ میکاڈو کے آگے جھکا دیا - وزیر اعظم (مہا منتری) نے کل چھوٹی چھوٹی ریاستیں ٹوٹ کر ایک ہو چکنے اور کل جاپان کی ایک سلطنت عظیم قائم ہو جانے کی خوشخبری کا اعلان بذریعہ فرمان شاہی سارے ملک میں کر دیا - وہ دن اور وہ تاریخ مبارک ہے - کہ جس دن جاپان کے عروج کا افتتاحی جلسہ ہوا تھا - کیونکہ یہ کامیابی عظیم حاصل کرنے کا ایک متبرک اور مبارک دن تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جاپان کی ننھی سی چھوٹی سی کم بساط طاقت نے تھوڑے ہی عرصہ میں ترقی اور قوت حاصل کر کے وہ عروج حاصل کیا کہ بڑی بڑی عظیم الشان سلطنتوں پر اپنی بزرگی کا سکہ جما دیا - اور آج تجارت، علمیت، قوت اور سیاست وغیرہ میں پیش از پیش نظر آتا ہے - اس سے ناظرین بخوبی سمجھ گئے ہونگے کہ جاپان کو یہ طاقت کیونکر اور کس طرح حاصل ہوئی تھی؟

اب سب آریہ سماج کی موجودہ سبھا پر سنستھاؤں پر غور سے وچار کرنے کے لئے تیار ہو جائیں -

شری نارائن سوامی جی بھارت ورش کی تمام پرسدھ آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کی شرومنی ساودیشک سبھا کے پردھان اور ... کے سوامی ہونے کے علاوہ سرو پرکار سے ... دھرماتما سداچاری اور سرو ہتکاری ہونے کی وجہ سے ہر طرح پوجنیہ اور پرشنسا اور مانیہ کے لائق ہیں - انہوں نے ... اپنے شدھ وچار پرکاش ... کے ... اخبار مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۲ء میں اس پرکار پرکاشت کئے ہیں:-

"آریہ سماج کا رخ کچھ عرصہ سے پرچار سے ہٹ کر سنستھاؤں کی طرف ہو گیا ہے - جس کا پرنام یہ ہوا ہے کہ چالیس سال کے اندر دیش میں آریہ سماجک پرشوں کے پرشارتھ سے تقریباً ۱۴۰۰ سنستھائیں مختلف اقسام کی مختلف مقامات میں قائم ہو گئی ہیں - جن میں سے بعض بڑی سنستھائیں حسب ذیل ہیں:-

۱۰ - اول درجہ کے کالج - ۳۵ گوروکل ۸ کنیا گوروکل - ۱۰۵ ہائی سکول - ۳۰۳ اناتھ آلیہ ۸۵۰ مختلف قسم کے سکول و پاٹھ شالائیں ۳۰ پریس اور ۲۷ سماچار پتر وغیرہ وغیرہ جن پر تقریباً ۲۰ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ کرنا پڑتا ہے - جو بذریعہ چندہ و دان جمع کیا جاتا ہے - ان سنستھاؤں کی بڑھتی کے ساتھ قدرتی طور پر دھن کی ضرورت بڑھنے سے مجبوراً سرکار یا دھنوان پرشوں کے دروازے کھٹکھٹانے پڑے - جس کے باعث انسان کے اندر سے خودداری آزادی اور تیج کا برابر ڈھیلا ہو گیا - اور کئی ...... پرش بھی اپنا اوچت لابھ اٹھانے کے لئے آریہ سماج میں داخل ہو گئے"۔

اخیر میں شری نارائن سوامی جی نے اپنی رائے کا اس طرح اظہار کیا ہے کہ:-

غرضیکہ آریہ سماج کی گراوٹ کا اتہاس کا سوتر پات سنستھاؤں کے آرمبھ سے ہی ہوتا ہے - اس لئے سب سے بہتر کو تو یہ ہے - جیسا کہ اس سے پہلے بھی ایک سے زیادہ بار میں کہتا اور لکھتا رہا ہوں - کہ جن ... سنستھاؤں کے لئے ہمیشہ ہی بھیک مانگنی پڑتی ہے - ان کو ایک دم بند کر دیا جائے - اور جب تک کافی دھن نہ ہو تب تک کوئی نئی سنستھا ... منظوری پرانتک سبھا ہرگز نہ کھولی جائے ... یہ رائے کسی معمولی یا سادھارن پرش کی نہیں بلکہ آریہ سماج کے ایک بڑے پرسدھ نیتا اور پوجنیہ بزرگ سنیاسی کی ہے - جن کی آگیا کا پالن کرنا سب سچے پرشوں کا دھرم ہے - پرنتو افسوس ہے کہ اس اظہار رائے کو ۳ ماہ سے زیادہ ہو گئے - کسی آریہ پرتی ندھی سبھا - آریہ سماج یا پربندھ کرتری سبھا کے کان پر جوں تک نہیں رینگی - اور نہ کسی نے یہ پرستاؤ پاس کیا کہ فلاں سنستھا نادرست ہونے کی وجہ سے بند کی جائے - اس خرابی کو رفع کرنے کے دو ہی طریقے ہیں:-

اول یہ کہ ہر ایک آریہ پرتی ندھی سبھائیں - پربندھ کرتری سبھائیں اور متعلقہ آریہ سماجیں متفق الرائے ہو کر چار یا پانچ بزرگ پرشوں کا ایک مستقل کمیشن مقرر کریں - جو سب سنستھاؤں کے حالات کی تحقیقات کر کے چھ ماہ کے اندر اندر مفصل رپورٹ تیار کر کے پیش کریں - اور چھ ماہ کے بعد متعلقہ سبھائیں اس پر اوچت کارروائی کریں - اور جو سنستھائیں ... ہوں گی اور دھن ... سے چلنے کے قابل ہوں - ان کی فہرست سبھاؤں میں بھیج دیں - اور باقی تمام کے لئے ... جاری کر دیں - کہ ان کو چندہ مانگنے کا کوئی ... نہیں ہے۔

دوئم یہ کہ اگر ۶ ماہ تک کوئی سبھا یا سماج کارروائی کرنے کے لئے تیار یا رضامند نہ ہو تو سچے آریہ پرش اپنے فرض کو سمجھیں - اور جب کوئی ان کے پاس چندہ کے لئے آئے تو ... اور دینے کو ... کر صاف جواب دیں کہ جب تک پرانتک سبھا کی آگیا نہ ہوگی تب تک ایک پیسہ بھی نہیں دیا جائے گا - اس کا اثر بہت جلد اور لابھدایک ہوگا۔

جملہ سنستھاؤں کے حالات نہ تو معلوم ہیں اور نہ درج کرنا اوچت ہے - یہ تو صرف چند سنستھاؤں کا ذکر بطور نمونہ درج کرتا ہوں جیسا معلوم ہو سکا ہے:-

۱ - گوروکل کانگڑی و برندابن - دونوں کا ادیشیہ ایک ہی ہے - اور دونو ایک ہی صوبہ میں قریب قریب واقع ہیں - دونوں میں دو یونیورسٹیاں ہیں سٹاف اور پربندھ کرتری سبھائیں بھی علیحدہ علیحدہ ہیں - اگر دونو کو ملا کر ایک بڑے پیمانہ کی یونیورسٹی قائم کی جائے - تو بہت لابھدایک ہوگی - اور خرچ کے لحاظ سے بھی بہت کفایت ہوگی۔

۲ - مہاودیالیہ جوالاپور - گوروکل کانگڑی سے صرف دو فرلانگ کے فاصلہ پر ہے جس میں جملہ ودیارتھی ... داخل کئے جاتے ہیں - اور اس کا خرچ چندہ اور دان سے پورا کیا جاتا ہے - اگر اس کے ودیارتھیوں کو ... گوروکل کانگڑی میں شامل کیا جائے - تو خرچ میں بہت کچھ بچت ہو سکتی ہے - اور وقت دان مانگنے کی سردردی سے بھی رہائی ہو سکتی ہے۔

۳ - گوروکل اندرپرستھ و گوروکل ... دونو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ادھین ہیں - دونو کا ادیشیہ - پربندھ اور پاٹھ ودھی بھی ایک ہی ہے - اگر دونو کو ملا دیا جائے - تو خرچ اور عملہ میں بہت کفایت اور سہولیت ہو سکتی ہے۔

۴ - ضلع روہتک میں تین گوروکل بمقام جھجر، مٹنڈو اور بھینسوال واقع ہیں - ... جاٹوں کی تین کھاپ ہیں - تینوں کھاپوں نے اپنی اپنی کھاپ کے طلباء کے لئے علیحدہ علیحدہ گوروکل قائم کئے ہوئے ہیں - ایک کھاپ کا لڑکا یا دھن دوسرے کھاپ کے گوروکل میں نہیں جا سکتا - تمام ضلع کے جاٹ لوگ حتی المقدور کافی دھن سے امداد کرتے ہیں - مگر تینوں بلاضرورت ...

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

سندھ پرانت کے مسلم پیروں کی اخلاقی حالت

لاہوری مرزائیوں کے سرکاری آرگن "پیغام صلح" کے ۲۸ اگست کے پرچے میں سندھ کے مسلم پیروں کی اخلاقی حالت کے متعلق ذیل کا جو اہم مضمون شائع ہوا ہے۔ ہم اسے "پرکاش" کے پریمیوں کے مطالعہ کے لئے ذیل میں شائع کر دیتے ہیں۔ تاکہ ان کو پتہ لگ جائے کہ ہمارے مسلم برادران کے گھر کی اندرونی تصویر کیا ہے؟ (ایڈیٹر)

گمٹ (سندھ) سے ایک سیاح صاحب نے جن کا نام ہمارے پاس محفوظ ہے۔ سندھ کے بعض پیروں اور بعض خانقاہوں کے حالات لکھ کر بھیجے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ میں اا ربیع الآخر کو یہاں پہنچا۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں ایک میلہ لگا ہوا تھا۔ سجادہ نشین کی خدمت میں گیا۔ تو ان کو سکوروں کتیّوں کے ذکر اور شراب و زنا میں گرفتار پایا۔ پھر ایک دوسری جگہ گیا۔ جو سندھ میں پیروں فقیروں کا مرکز ہے۔ اور یہاں بہت بڑی خانقاہ ہے۔

سیاح صاحب لکھتے ہیں۔ کہ اس خانقاہ کے ساتھ والے میدان میں جو پیر صاحب کا ملوکہ ہے تقریباً ۵۰ دکانیں قمار بازی کے لئے لگی ہوئی تھیں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ حضرت پیر صاحب کا حصہ فی دکان اڑھائی سو روپیہ مقرر ہے۔ اور پیر صاحب کے کارندے ہر دکان سے حضرت کا حصہ وصول کرتے ہوئے پائے گئے۔ اسی طرح تقریباً ۲۰۰ دکانوں پر رنڈیاں متمکن تھیں۔ اور رات دن ہر وقت فحش کاری کی گرم بازاری تھی۔ مجھے خدا و رسول کے دین کی اس بے حرمتی پر بہت رونا آیا۔ میں خانقاہ میں پہنچا۔ کہ شاید یہاں کوئی بندۂ خدا مل جائے جس سے باتیں کر کے دل کی بھڑاس نکالوں۔ ایک نیک آدمی نے مجھے ملول دیکھا اور حال پوچھا جب میں نے نہایت درد دل سے دین مقدس کی دن دہاڑے بے حرمتی کا ذکر کیا۔ تو دھاڑیں مار کر رو پڑا۔ اور کہنے لگا۔ "میاں! کیا پوچھتے ہو۔ یہاں دین کو کون جانتا ہے؟ یہاں تو نفس پرستی کا دور دورہ ہے۔ تم زیادہ حالات سنو گے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ ایسی فحش کاری دنیا بھر میں نظیر نہیں رکھتی۔

اس پیر کی نو بیویاں ہیں۔ پہلی بیوی کے سوا سب باقی تمام فاحشہ و ڈومنیاں وغیرہ ہیں۔ مجھے ان حضرت کے دیگر فضائل و مناقب سنکر زیارت کا شوق پیدا ہوا۔ حاضر دربار ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سعید نقش لاغر و زرد رنگ تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔ آگے پیچھے نہایت مضبوط و تنومند بے ریش نوجوان کھڑے ہیں۔ جو شخص آتا ہے۔ اس سے بھی

کہا جاتا ہے۔ کہ "نذرانہ لائے ہو۔ تو پیش کرو۔" اتنے میں میں نے دیکھا۔ کہ پیر صاحب کا چھوٹا لڑکا آیا۔ جس کی شکل و صورت بالکل حبشیوں کی سی تھی۔ بلکہ بال بھی حبشیوں سے ملتے جلتے تھے ڈپٹی صاحبزادہ کو دیکھا۔ تو وہ سوروں کے ایک گلہ کو اناج ڈال رہے تھے۔ وہ حبشی تو نہ تھے لیکن مخبوط الحواس ضرور معلوم ہوتے تھے۔

اس کے بعد سیاح صاحب لکھتے ہیں۔ کہ میں ملنگوں کی ٹولی میں جا پہنچا۔ اور ان سے پوچھا "کیا پیر جی نماز پڑھتے ہیں؟" تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ "پیر جی ملّا تھوڑے ہی ہیں۔ مست قلندر ہیں۔ سال بھر بھنگ۔ شراب پیتے ہیں۔ سال بھر میں عید کی دو نمازیں پڑھتے ہیں"۔ ایک دن مغرب کے وقت پیر صاحب کی بارگاہ میں جانے کا اتفاق ہوا۔ پیر جی کا ایک آدمی اندر سے نکلا۔ جس کا نام بھر فقیر تھا۔ اس نے ایک عجیب قسم کی اذان دی۔ جس میں اذان کے لفظ کی بجائے "دائم قائم دستگیر" تین دفعہ کہا اور اس کے بعد چند کلمات اور بھی کہے۔ جو میری سمجھ میں نہ آئے۔ اس کے بعد سب لوگوں نے دعا مانگی اور بس۔

میں نے اس فقیر سے پوچھا۔ کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ یہی ہماری اذان و نماز ہے اس کے سوائے اور کوئی نماز نہیں۔ میں نے پوچھا۔ کیا یہاں کوئی مسجد نہیں ہے۔ جس میں جا کر میں نماز پڑھ سکوں؟ جواب ملا۔ کہ یہ کوئی ملّاؤں کا کارخانہ نہیں ہے۔ نماز پڑھنی ہے۔ تو شہر میں جاؤ۔

اس کے بعد میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ پیر صاحب کے لئے بھنگ تیار کی گئی۔ اور حضرت نے نوش فرمائی۔ جب میں عشاء کے وقت خانقاہ پہنچا۔ تو ایسی نیک بخت انسان نے مجھے کھانا کھلایا۔ اور تمام حالات سنائے۔ اس نے بتایا۔ کہ پیر صاحب خود تو شراب اور بھنگ پیتے ہی ہیں۔ اپنی بیبیوں کو بھی بہت زیادہ پلاتے ہیں۔ ایک مجھلی نیچے والی فاحشہ تھی۔ پہلے پیر صاحب کے بھتیجے کے پاس نوکر تھی اور

اُن سے آشنائی رکھتی تھی۔ ان کے ہاں پردہ نہیں ہے۔ جوان جوان سنڈے مشٹنڈے مرد اندر باہر پھرتے ہیں۔ اور جب وہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ تو ان کی جگہ دوسرے مضبوط ہاتھ پاؤں کے نوجوان رکھ لئے جاتے ہیں۔ جو نوجوان حال ہی میں کمزور ہونے کی وجہ سے نکالے گئے ہیں۔ ان سے پیر صاحب کے جو حالات معلوم ہوئے۔ وہ بے حد شرمناک ہیں۔ اور میں لکھ نہیں سکتا۔ جن اصحاب کو وہ حالات معلوم کرنے ہوں۔ وہ خود سندھ تشریف لا دیں۔ پیر صاحب کے کسی دربان کو دو روپے دے کر سارے حالات سن لیں۔ خاص کر جو لوگ کمزوری کی وجہ سے نکالے گئے ہیں۔ وہ سارا حال مو بمو سنا دیں گے۔

بر سندھ کے ایک بڑے پیر ہیں۔ اعمال کی کیفیت یہ ہے۔ اور خیالات و عقائد کا یہ حال ہے۔ کہ میں نے انہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ماں بہن کی گالیاں دیتے ہوئے سنا ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ (مینیجر)

بقیہ صفحہ ۱۰

ہر نسلی وجہ سے نردھن ہیں۔ ان جنتیوں کو ایک جگہ مشترک کیا جائے یا ان گرگوردوں کو ٹرسٹ میں تبدیل کیا جائے۔ تو بہت اچھا نیک ہوگا۔ ۵ گورودوں کل پرانسی کا دارومدار وقف پر سمبرسنگھ کالی کمبلی والے پر ہے۔ مگر جب وہ کانگریس میں کام کرنے کی وجہ سے جیل میں چلے جاتے ہیں۔ تو گورودوں بند ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ باہر آ کر چندہ جمع کر کے لے آتے ہیں۔ تو پھر سے بھوجی گھر سے واپس آ کر تعلیم شروع کر دیتے ہیں۔

۲ گورودوں کل بھٹنڈہ۔ بیدٹ سوہنی۔ چہاں بھگناں اور راولپنڈی وغیرہ کسی آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھین نہیں ہیں۔ ودیا لئی بھی کافی نہیں ہیں۔ اور نہ ہی کافی فنڈ ہے۔ صرف چندہ پر گزارہ ہے۔ اگر چندہ نہ آئے۔ تو فاقہ مستی ہے۔ اور سنستھاؤں کا حال بھی اسی طرح قیاس کیا جا سکتا ہے۔

جملہ آریہ سنستھاؤں کے خرچ کا زیادہ بار آریہ سماجک پرشوں کے کندھوں پر ہے۔ جنکو ہر سال کچھ نہ کچھ اپنی جیب سے نکال کر اور اپنے اخراجات میں کمی کر کے دینا پڑتا ہے۔ مگر جب ان کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کا دان ٹھیک نہیں جا رہا ہے۔ تو ان کو سخت مایوسی ہوتی ہے۔ اس لئے جملہ آریہ پرتی ندھی سبھاؤں اور آریہ پرشوں کو اس امر پر ترجیح غور کے ساتھ اور

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

آریہ سماجوں کی توجہ کے قابل

آریہ سماج اور نوجوان

پنجاب آریہ یووک منڈل کی ستھاپنا کی ضرورت ۔ نوجوانوں کو سنگھٹت کرنیکی عملی سکیم

(از قلم شری ہتیشی علاولپوری (ایڈیٹر "سندیش" ڈیرہ دون)

آریہ سماجوں کی توجہ کے قابل

۱۴ر اگست ۱۹۳۳ء کے "پرکاش" میں میں نے آریہ یووکوں کو بیدار کرنے کی ضرورت کو جتلایا تھا۔ اور بتایا تھا کہ اگر آریہ سماج اپنی کھوئی ترقی اور اسے اور بڑھا کر ترقی کے عرش پر چڑھانا چاہتا ہے تو اُسے نوجوانوں کو جگا کر میدانِ عمل میں لانا ہوگا۔ اور ان کے لئے ایک ٹھوس عملی پروگرام پیش کرنا ہوگا۔ جس پر عمل پیرا ہو کر جہاں نوجوان ویدک دھرم کا ناد بجا سکیں۔ اور دیش اور جاتی کی سیوا کر سکیں۔ وہاں اُنہیں اپنی روزی کی فکر نہ ہو۔ اسی ایک کمی کے باعث وہ سب کچھ بھلا بیٹھیں۔ اور ہمیں اُن سے یہ شکایت کرنے کی گنجائش نہ رہے۔ کہ "نوجوان آریہ سماج سے لاپرواہ ہو کر لامذہبیت کی لہر میں بہے جا رہے ہیں۔ اور اپنے مذہبی اصولوں اور رسوم سے نیز اخلاقی کو نظر انداز کر کے دیش ۔ جاتی اور دھرم کی اُنتی میں کوئی حصہ نہیں لے رہے ہیں"۔ میں نے اُن کی اس غفلت کی وجہ بھی بیان کی تھی۔ کہ ان کی بے روزگاری نے ہی اُن کو اس ناکردہ گناہ کا مرتکب بنا رکھا ہے۔ وہ پیٹ کے ہاتھوں لاچار و مجبور ہو کر ایسے فعل کر رہے ہیں۔ جو نہ صرف باعثِ ندامت ہیں۔ بلکہ دیش اور جاتی کے لئے بھی نقصان دہ ہیں۔ مذہب اور قوم کی طرف توجہ دینا تو دور رہا۔ وہ پرماتما تک سے منحرف ہو جاتے ہیں۔ لہذا اگر ہم ان سے کچھ توقع رکھتے ہیں۔ تو ان کی موجودہ ضروریات اور تکالیف کی طرف پوری پوری توجہ دینی ہوگی۔ اُن کی بیکاری اور بے روزگاری کو دور کرنے کے لئے ہمیں صنعت و حرفت اور دستکاری کی سنستھائیں کھول کر اُنہیں اپنے اور اپنے بال بچوں کے لئے روزی کمانے کے قابل بنانا ہوگا۔ اب تبھی صرف یہ بیان کرنا ہے۔ کہ نوجوانوں کو سنگھٹت کرنے کے لئے ایک آریہ یووک منڈل کی کس قدر ضرورت ہے۔ اور اس کی عملی سکیم ۔ مقاصد اور کانسٹی ٹیوشن کیا ہونگے؟ آریہ یووک منڈل کو کامیاب و سائنٹی بنانے کے لئے ضروری ہے کہ پنجاب میں ہر جگہ جہاں بھی آریہ سماج ہے۔ آریہ یووک سبھا قائم کی جائے۔ اور ان کا تعلق منڈل سے وابستہ کیا جائے :۔

پنجاب آریہ یووک منڈل

۱۔ پنجاب بھر کی تمام آریہ یووک سماجوں کی نمائندہ باڈی کا نام "پنجاب آریہ یووک منڈل" ہوگا۔ ۲۔ اس کے عہدیداران مندرجہ ذیل ہوں گے :۔

(۱) ایک سرپرست (۲) ایک پردھان (۳) دو اُپ پردھان (۴) ایک سکرٹری (۵) ایک اسسٹنٹ سکرٹری (۶) ایک خزانچی (۷) ایک لائبریرین۔ (۸) ایک آڈیٹر :۔

۳۔ اس کے مقاصد حسب ذیل ہوں گے :۔ (۱) گرام ویدک دھرم پرچار (۲) اچھوت اُدھار اور شدھی (۳) ہندی اور سنسکرت کا پرچار (۴) ہندوؤں میں جسمانی طاقت کو بڑھانے کے لئے ویایام شالائیں کھولنا۔ (نیز سنسکرت اور ہندی کے پرچار کے لئے آریہ سماج میں مفت سندھیا اور ہندی کے سکھا سکنے کے لئے سکول کھولنا)

ہر آریہ یووک سبھا کی طرف سے تین نمائندے منڈل کے ممبر گنے جاویں گے۔ کل پنجاب میں مندرجہ ذیل اضلاع کے حساب سے آریہ سماجیں ہیں۔ آریہ سماجوں کو چاہیئے۔ کہ وہ وہاں آریہ یووک سماجیں قائم کریں۔ ان سب کی طرف سے تین تین نمائندے منڈل میں بطور ممبر شامل کئے جائیں :۔

نام ضلع	سماجوں کی تعداد
منظفر گڑھ	۱۹
ملتان	۲۶
منٹگمری	۱۵
جھنگ	۱۲
لائل پور	۱۶
علاقہ بلوچستان میں کل آریہ سماجیں	۷
ریاست کپورتھلہ " " " " "	۴
" فریدکوٹ " " " " "	۴
" پٹیالہ " " " " "	۳۷
" جیند " " " " "	۸
" نابھہ " " " " "	۷
" جموں و کشمیر " " " " "	۳۷
" بہاولپور " " " " "	۱۰
" منڈی " " " "	۲
" سرمور ناہن " " " " "	۳
" چمبہ " " " "	۲
ضلع سیالکوٹ " " " "	۵۱
" کیمبلپور " " " "	۱۲
" ہزارہ " " " " "	۴
" پشاور " " " " "	۱۰
" کوہاٹ " " " " "	۴
" بنوں " " " "	۲۶
" گوڑگانواں " " " "	۲۵
" روہتک " " " "	۲۳
ضلع حصار میں کل آریہ سماجیں	۳۱
" کرنال " " " " "	۳۳
" انبالہ " " " " "	۳۰
" شملہ " " " " "	۱۱
" لدھیانہ " " " " "	۱۶
" فیروزپور " " " " "	۲۱
" جالندھر " " " " "	۳۱
" ہوشیارپور " " " " "	۳۲
" کانگڑہ " " " " "	۱۱
" گورداسپور " " " " "	۴۵
" میانوالی " " " " "	۸
" سرگودھا " " " " "	۲۳
" جہلم " " " " "	۱۶
" گجرات " " " " "	۲۳
" راولپنڈی " " " " "	۱۲
" امرتسر " " " " "	۴۲
" لاہور " " " " "	۳۰
" شیخوپورہ " " " " "	۱۷
" گوجرانوالہ " " " " "	۲۶
" ڈیرہ اسمعیل خان " " " " "	۴
" ڈیرہ غازیخان " " " " "	۲۰
میزان کل	۸۱۰

(نوٹ ۔ ممکن ہے۔ کہ اس سے کم یا بیش ہوں۔ لیکن یہ آریہ ڈائرکٹری کے مطابق ہیں۔ پھر بھی ہم اس تعداد کو درست مانیں گے)

ہر ایک آریہ یووک سماج جو منڈل کے ساتھ وابستہ ہو (سبھی وابستہ ہوں) پانچ روپیہ سالانہ ادا کرے۔ اور ہر ایک آریہ یووک سماج کی طرف سے تین تین پرتی ندھی اس منڈل کے ممبر بن جائیں گے۔ لہذا کل ممبر منڈل ۲۴۳۰ ہوں گے۔ اور آمدنی اس طرح ۴۰۸۰ روپیہ سالانہ ہوگی۔

ایک ماہوار ہندی رسالہ نکالا جائے۔ جو کہ خاص طور پر نوجوانوں کے متعلق ہو۔ مضامین وغیرہ انہی کے بارہ میں ہوں۔ اور ہر آریہ یووک سماج کی ڈائرکٹری اس میں شائع ہو۔ چندہ دو روپیہ سالانہ رکھا جائے۔ اس طرح سے چندہ کی آمدنی ۱۶۲۰/ روپے ہوگی (کل آمدنی سالانہ منڈل ۸۰۰۰/ روپے ہوگی)

منڈل کے مندرجہ ذیل اخراجات ہوں گے :۔ منڈل کے زیر اہتمام ۱۶ عدد اپدیشک گرام پرچار کے لئے ۲۰/ روپیہ ماہوار کی تنخواہ پر رکھے جائیں۔ اس طرح ان کا کل خرچ ۳۲۰/ روپیہ ماہوار ہوگا۔ یعنی کل آریہ یووک سماجوں میں ۱۶ اپدیشک سال بھر ایک بار ایک ایک ہفتہ کے لئے پرچار کے لئے جا سکے گا۔ اس کا سفر خرچ اور بھوجن خرچ کے ذمہ دار آریہ یووک سماج ہی ہوں گے۔

۲۔ ایک ماہوار رسالہ ہندی میں جاری کیا جاوے۔ جس کی ضخامت شروع شروع میں ۳۶ صفحات رکھی جائے۔ زیادہ سے زیادہ خرچ ماہوار کاغذ لکھائی اور چھپائی وغیرہ ۶۰/ روپیہ ہوگا۔

۳۔ منڈل کا دفتر بجائے کسی بڑے شہر میں ہونے کے کسی قصبہ میں رکھا جائے۔ جس جگہ اخراجات کم ہوں۔ اور پریس بھی جہاں رسالہ چھپ سکے۔ منڈل کے ہیڈ آفس کا انچارج منڈل کا منتری ہو۔ جو مستقل طور پر ہو اور trained ہو۔ اور جو رسالہ کو ایڈٹ کرنے کے علاوہ دفتر کا کام بھی کرے۔ اس کی تنخواہ ۳۰/ روپیہ ماہوار سے شروع کی جائے۔

۴۔ اس کی امداد کے لئے ایک کلرک ۲۰/ روپیہ ماہوار کا اور ایک چپڑاسی ۱۰/ روپیہ ماہوار کا رکھا جائے۔ اس طرح رسالہ کا کل سالانہ خرچ ۷۲۰/- روپے ہوگا۔ دفتر کا خرچ ۷۲۰/ روپے سالانہ ہوگا۔ اس کے علاوہ ڈاک خرچ ۔ کرایہ۔ سٹیشنری اور چھپوائی کاغذات وغیرہ کا خرچ اندازاً ۶۰/ روپیہ ماہوار سمجھا جائے۔ یعنی کل سالانہ خرچ ۷۲۰/ روپے ہوگا۔ اس طرح کل اخراجات منڈل یہ :۔

اپدیشکوں کا سالانہ خرچ	۳۸۴۰/-	روپے
دفتر کا خرچ "	۷۲۰/-	"
رسالہ " " "	۷۲۰/-	"
چھپوائی وغیرہ دفتر کا خرچ	۷۲۰/-	"
میزان کل خرچ =	۶۰۰۰/-	"

ہر سال منڈل کی کانفرنس ہوا کرے۔ اس میں شامل ہونے کے لئے صرف انترنگ سبھا منڈل کے ممبر آویں۔ یعنی منڈل کی ایک انترنگ سبھا ہوگی۔ اس کے ممبر وہی ہوں گے۔ جو ہر ضلع کی طرف سے ہر آریہ سماج کی طرف سے نمائندوں کے منڈل کے ممبروں میں سے منتخب شدہ ایک ممبر ہوگا۔ اس طرح کل ممبر انترنگ سبھا ۴۵ ہوں گے۔ ان نمائندوں کی آمد و رفت کے اخراجات آدھے ضلع کی سماج جس کی طرف سے وہ شامل ہوں گے اور آدھے نمائندے خود برداشت کریں۔ سبھاتی جو کوئی کانفرنس میں شامل ہونا چاہیے۔ جو چاہے

(باقی صفحہ ۱۳)

شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی

اردھ شتابدی اُتساہ پوروک منائی جائے

(از شری لالہ بھبھو رام جی تیرتھ آنند آشرم لدھیانہ)

شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے گزشتہ جنرل اجلاس آخیر مئی سنہ ۱۹۳۳ء میں پنجاب کی آریہ سماجوں کے سمت پرتی ندھیوں نے نہایت چاؤ سے ۱۹۳۵ء کے آخری مہینوں میں سبھا کی اردھ شتابدی منانے کا پرستاؤ پاس کیا تھا۔ جس کو سماجوں اور آریہ بھائیوں نے عام طور پر بہت پسند کیا ہے۔ اب جبکہ اردھ شتابدی کے منانے میں کیول سوا سال کے لگ بھگ عرصہ رہ گیا ہے۔ اس کو نہایت شاندار طریقہ سے کامیاب بنانا ہر ایک آریہ کا کرتویہ ہونا چاہیئے۔ شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی شان اسی میں ہے۔ کہ ہر ایک آریہ نر ناری تن۔ من اور دھن سے اردھ شتابدی کو اس کی شان کے مطابق منا کر اپنے فرض کو پورا کرے جس سے جہاں آریہ سماجوں کی نرعوم شقلتا دور ہو جائے گی۔ وہاں سماجوں کا سنگٹھن بھی اتی لابھ دایک ہوگا۔ ایسے شُبھ موقعہ بار بار نہیں آیا کرتے۔ آریہ سماج نے جو کام کرنا ہے۔ اس کا آدرش بہت اونچا ہے۔ اور اس کے پورا کرنے کے لئے کرم شیل ہونا آوشیک ہے۔ میں اپنے چند وچار پیارے آریہ بھائیوں کے سامنے رکھتا ہوں۔ آشا ہے۔ کہ ہم سب آریہ بھائی مل کر اپنی مانیہ سبھا کی شان کو قائم رکھنے اور اپنے کرتویہ کا پالن کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑیں گے۔

رشی دیانند کے پرتاپ سے جو کام آریہ سماج نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ وہ کسی سے چھپا نہیں ہے۔ بھارت ورش کیا دیش و دیشانتر میں ویدوں کا ڈنکا بجا کر اوم کا جھنڈا لہرانے کے گیت بھی ہمیشہ گائے جاتے ہیں۔ تاوقتیکہ ہم سب مل کر اس کو کریاتمک روپ میں لا کر پورا کرنے کا یتن نہیں کرتے۔ تب تک ہم رشی رن سے اُرن نہیں ہو سکتے۔

جو کام اب تک آریہ سماج نے کیا ہے۔ وہ اصل کام کا کوئی حصہ بھی نہیں ہوا۔ ابھی بہت کام کرنا باقی ہے۔ جس کو میرے آریہ بھائی ذرا گہرے وچار سے اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھ سکتے ہیں۔ اس کام کو پورا کرنے کے لئے تن۔ من اور دھن کی ضرورت ہے۔ جس کے بغیر ایک قدم بھی آگے چلنا اتی کٹھن ہے۔ اب تک جو توجہ آریہ بھائیوں نے دوسرے کاموں کی طرف دی ہے۔ وہ قابل تعریف ہے۔ میں مانتا ہوں۔ کہ لاکھوں روپیہ کے خرچ سے جگہ بہ جگہ کام چلائے گئے ہیں۔ مگر جو توجہ وید پرچار کی طرف دینی چاہیئے تھی۔ وہ دینی تو درکنار رہی۔ میں کہوں گا۔ اس طرف ہم نے ابھی دھیان بھی نہیں دیا۔ جس کا کافی ثبوت وید پرچار کے لئے موصول شدہ دھن سے بخوبی مل سکتا ہے۔

سبھا کے سنچالک ہر سال وید پرچار کے لئے اپیلیں کرتے رہتے ہیں۔ اپدیشک الگ سماجوں کی توجہ اس طرف دلاتے رہتے ہیں۔ پھر بھی بجٹ کی مقررہ رقم وید پرچار فنڈ میں پوری نہیں ہوتی۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ہمیں جو ستھان وید پرچار کو دینا چاہیئے تھا۔ وہ ہم نہیں دیتے۔ اس لئے ہمیں اپنے مکھیہ کرتویہ کی طرف بھی پورا پورا دھیان دینا چاہیئے۔ لوگوں کے اس کٹھن کو کہ "آریہ سماجی جو کہتے ہیں۔ وہ کرتے نہیں" حرف غلط کی طرح مٹا دینا چاہیئے۔ سو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سبھاسدوں کو ابھی سے چاہیئے۔ کہ سب سے پہلے وید پرچار کے لئے دھن اکٹھا کرنے کا اپائے سوچیں۔ کہ کس طرح اڑھائی لاکھ روپیہ کی رقم پوری ہو سکتی ہے؟

میری تُچھ سمتی میں یہ اچت ہوگا۔ کہ آریہ بھائی بہت سی ٹولیاں بنا کر تمام پنجاب میں دورہ کریں۔ جہاں وہ وید پرچار کے لئے دھن اکٹھا کریں گے۔ وہاں پرچار بھی بھلی بھانت ہو سکے گا۔ اسی طرح انترنگ سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ممبران اپنے چھ سات ڈیپوٹیشن بنا کر خاص خاص جگہوں پر جائیں۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ کامیابی نہ ہو۔ میرا انوبھو ہے۔ کہ روپیہ دینے والوں کی کمی نہیں۔ مانگنے والوں کا ابھاو ہے۔ سو اگر یہ پوروک سبھا کے مانیہ سبھاسد اس کام کے لئے اپنا ۳ ماہ کا سمے بھی لگا دیں۔ تو اڑھائی لاکھ روپیہ وید پرچار کے لئے جمع ہونے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔

اس کے علاوہ آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں کا بھی یہ کرتویہ ہے۔ کہ جہاں وہ اردھ شتابدی کو سپھل بنانے کے لئے پرچار کے سادھن سوچیں۔ وہاں سب سے پہلے وہ اپنے سبھاسدوں

بقیہ صفحہ ۱۲

خرچ پر ہو سکتا ہے۔ ہر کانفرنس پر منڈل کے فنڈ کی طرف سے کانفرنس کے موقعہ پر ۱۰۰/- روپیہ اخراجات کے لئے دئے جائیں۔ اس طرح کُل اخراجات ۴۱۰۰/- روپے ہونگے۔ آمدنی ۸۱۰۰ روپے ہوگی۔ کُل اخراجات نکال کر ۴۰۰۰/- روپیہ سالانہ منڈل اپنے مستقل فنڈ میں جمع کرا سکتا ہے۔ منڈل کے ممبروں اور عہدیداروں کا چناؤ ہر تیسرے سال ہوا کرے گا۔ اور انترنگ سبھا یا کانفرنس میں شامل ہونے والے ممبران کا ہر سال۔ منڈل کا پردھان ہر کانفرنس کا سواگت کمیٹی کا پریذیڈنٹ اور سکرٹری سکرٹری ہوگا۔ اور منڈل کے سکرٹری کا چناؤ بیشک تیسرے سال نہیں ہوگا۔ بلکہ سکرٹری مستقل طور پر تنخواہ دار ہو کر کام کرے گا۔

منڈل کی خاص باتیں یہ ہونگی۔ کہ پارٹی بازی کو اس میں دخل نہ ہوگا۔ آریہ سماج کے مشن ویدک دھرم کے پرچار کو گراموں میں پھیلایا جائے گا۔ شدھی اور اچھوت ادّھار کے کام کے علاوہ ذات پات کے جھگڑوں کو اڑایا جائے گا۔ ہر آریہ یوک سماج ہفتہ میں اور سندھیا اپنے سماج میں شام کے وقت ایک سکول کی شکل میں سب کو مفت سکھلانے کا پربندھ کرے گا۔ اور جسمانی ترقی کے لئے ویایام شالائیں کھولے گا۔ ہر روز ست سنگ ہونگے۔ دو نوقت مل کر سندھیا پرارتھنا اور بھجن ہونگے اور ہفتہ وار ست سنگوں میں Debates لیکچر۔ اپدیش اور ہون یگیہ وغیرہ ہوا کریں گے۔

نوجوانوں کے پرچار کو ترقی دینے کے لئے ہر آریہ سماج کا فرض ہوگا۔ کہ وہ یووکوں کی کانفرنس میں دھن سے سہایتا کر کے کام کو ترقی دے۔ نائٹ سکولوں اور دیگر کاموں میں آریہ سماج کے ادھیکاریان تیار رہتے ہیں۔ اور ان کی ہر طرح سے امداد کریں۔ اگر اس سکیم پر عمل کیا جائے۔ تو امید کی جا سکتی ہے۔ کہ پنجاب بھر کے نوجوانوں میں پھر سے نئی زندگی اور نیا دھارمک جوش آ سکتا ہے۔ اس لئے میرا آریہ سماجوں۔ آریہ نیتاؤں اور آریہ یووکوں سے **ضروری نویدن** ہے۔ کہ اس لیکھ کو پڑھ کر جہاں اس پرستاؤ کو بھی اپنے آریہ سماج ہی میں ایک آریہ یووک سماج کھولے ہوئے پرستاؤ کو انترنگ سبھا میں پاس کریں۔ وہاں اس کو پاس کر کے جنرل میٹنگ میں پیش کریں۔ اور پوری کوشش کر کے آریہ یووکوں کو مل کر آریہ یووک سماج کھول دیا جائے۔ اور آریہ یووک سماج کی ستھاپنا کی اطلاع عنقریب بحال مجھے دی جائے۔ منڈل کی باقاعدہ قائمی پر آریہ یووک سماجوں کو منڈل سے سمبندھت کرایا جائے گا۔

آریہ نیتاؤں اور آریہ سماجیوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ اس سکیم کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار فرماویں۔ اور اپنی اپنی تجاویز پیش کر کے آریہ یووک اندولن کو جاری کرنے کی کوشش کریں۔ جو صاحب اس بارہ میں اپنی تجاویز پیش کرنا چاہیں۔ وہ مجھ سے خط و کتابت کریں۔ آریہ اخباروں سے نویدن ہے۔ کہ وہ اس اندولن کو زیادہ تیزی سے چلانے کے لئے اور پنجاب میں آریہ یووکوں کو بیدار کر کے آریہ سماج کا پرچار کرنے کے لئے اس مضمون کو اپنے اپنے قیمتی اخبار میں شائع کرنے کی کرپا کریں۔ اور اگر ہو سکے۔ تو اس کے متعلق ایڈیٹوریل نوٹ لکھ کر آریہ سماجوں کو اس شبھ کرم کے کرنے کے لئے اُتساہت کریں۔

دانی مہانو بھاؤں سے اپیل:۔ اس کام کو شروع کرنے کے لئے۔ کانسٹی ٹیوشن اور دیگر ضروری کاغذات چھپانے اور آریہ یووک سماجوں کا دورہ کرنے اور آریہ یووکوں کے خاص پریمیوں اور نیتاؤں سے مشورہ کرنے کے لئے کافی رقم کی ضرورت ہے۔ جو آریہ دھنوان پرش چاہتے ہیں کہ سوئے ہوئے آریہ نوجوان جاگ کر پھر سے آریہ سماج کے پرچار کو پنجاب اور ہندوستان کے کونہ کونہ میں پہنچانے کے لئے تیار ہو جائیں۔ تو وہ دھن سے اور تجاویز سے ہماری امداد فرمائیں۔ تمام خط و کتابت کا پتہ:۔ مہتہ علاول پوری پریمی کنیا گورکل ڈیرہ دون (یو۔ پی)

م سے وید پرچار کے لئے دھن اکٹھا کر کے سبھا کے کوش میں جلد از جلد پہنچانے کا یتن کریں۔ اسی طرح ہر ایک سبھاسد آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ کم سے کم ایک سو روپیہ اپنے پاس سے یا اکٹھا کر کے وید پرچار فنڈ کے لئے دے۔

شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا کے لئے بھی اچت ہے۔ کہ وہ موسم گرما کے دور ہوتے ہی اردھ شتابدی کے کام کو اُتساہ پوروک شروع کرے۔ جو جو پروگرام نشچت کرنا ہے۔ اسے نشچت کر کے آریہ جنتا کے سامنے رکھے۔ اور جو وسائل اس کو پورا کرنے کے لئے مناسب ہوں۔ ان کو کام میں لا کر آریہ پرتی ندھی کی اردھ شتابدی کو کامیاب بنانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرے۔

گذشتہ ماہ اپریل میں جب مجھے کچھ دنوں کے لئے دہلی وغیرہ میں جانے کا اتفاق ہوا تو مجھے انیک تعلیم یافتہ سجنوں کی آریہ سماج کے پرتی اداسینتا دیکھ کر از حد دکھ ہوا۔ شردھانند ٹرسٹ آفس میں اپنے بھائی پنڈت دھرم دیو جی ودیالنکار سے میں گفتگو کر رہا تھا۔ وہاں کسی ایک سجن نئی دہلی کے باشندے سے ملے۔ وہ بات چیت میں کہنے لگے۔ کہ کسی وقت آریہ سماجی ہونے کا مطلب مضبوط ادمی۔ دھرماتما اور وشواس پاتر ہوتا سمجھا جاتا تھا۔ مگر اب تو اس کا ارتھ بازی۔ جھگڑالو اور دشوت ہونا سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے اب تو ہماری آریہ سماج میں جانے کی اچھیا ہی نہیں ہوتی۔ آریہ سماجیوں سے ملتے ہوئے بھی سنکوچ ہوتا ہے۔

میں نے انہیں سمجھایا۔ کہ آریہ سماج کے وشے میں اس پرکار کی اداسینتا دکھانا ٹھیک نہیں ہے۔ بے شک آنترک سدھار کی آوشیکتا ہے۔ اور شردھانند دل آدی دوارہ اس کام کو کیا جا رہا ہے جس میں سب کرم ویر آریوں کے سہیوگ کی آوشیکتا ہے۔ انہی دنوں شاہدرہ میں "مسار ود لیشک" کے سہائیک سمپادک شری رگھوناتھ پرشاد جی کے گھر پر کچھ یوکوں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ انہوں نے اپنی کرنا جنک رام کہانی سناتے ہوئے ورتمان آریہ سماج سے گھور گھرنا اور اداسینتا پرگٹ کی۔ انہوں نے بتایا۔ کہ کیسے انیک آریہ سماجی ودھوا آشرم سوتنا آشرم اور اناتھ آلیہ آدی کے نام سے استریوں کو بیچتے جیسے گھور نندت کاریہ کر کے جنتا کی آنکھوں میں دھول ڈال کر اپنا الو سیدھا کر رہے ہیں۔ انیک پرسدھ آریہ پرشوں کا بھی انہوں نے ایسے کاموں میں ہاتھ بتا دیا۔ ان کے اپنے ساتھ جو کچھ بیتا تھا۔ اسے سن کر تو سچ مچ پتھر کا دل بھی پگھل جاتا ہے۔ اس بات کو میں بلا سنکوچ کہہ سکتا ہوں۔ کہ ان کی باتیں سن کر مجھے انکے پرتی کرودھ اتپن نہیں ہوا۔ بلکہ دیا آئی۔ ایسے آریہ سماجیوں کے لئے مینو کا بھاو جاگرت ہوا جو گھور اناریہ کاریہ کر کے آریہ سماج کو لوگوں کی درشٹی میں گرا رہے ہیں۔ مگر ان کے نراشاواد سے میں سہمت نہ تھا۔

میں نے ان کو بھی وشواس دلایا۔ تھا میں شری شردھانند دل کے ادیشوں کی ویاکھیا کرتے ہوئے آریہ سماج کے آنترک سدھار میں سہیوگ کی اپیل سے پرارتھنا کی۔ جسے انہوں نے سہرش سویکار کیا۔ تھا وہ شردھانند دل کے اتساہی سدسیہ بن گئے۔ ابھی بھی ایک مسکانوں پر جن کا ذکر کرنے کی آوشیکتا نہیں۔ ورتمان آریہ سماج کے پرتی شکھشت جنتا کی گھور اداسینتا بلکہ گھرنا تک کا پتہ چلا۔ جہاں پر گھرنا کا بھاو نہ تھا اداسینتا کی منو ورتی تو تھی۔ وہاں بھی نراشاواد پربل روپ میں مجھے دکھائی دیا۔

۸ر جون سنہ ۱۹۳۳ء [illegible] منتری

آریہ سماج اور شردھانند دل

(از قلم پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی شردھانند دل)

پروفیسر اندر جی ودیا واچسپتی وغیرہ مہانو بھاوؤں کے ساتھ آریہ سماج کی نیتا آریہ سماجیوں کی ورتمان دشا پر بات چیت ہو رہی تھی۔ اور انیک یووکوں کو میں نے نراشاواد میں ڈوبے ہوئے پایا۔ آریہ سماج کے سدھار کی آشا کو وہ سروتھا چھوڑ بیٹھے تھے۔ کنتو میں نے انہیں یہ سمجھانے کا پرین کیا۔ کہ آریہ سماج کی ورتمان دشا کتنی شوچنیہ کیوں نہ ہو چکی ہو۔ اس کے سدھار کا پرین کرنا ہمارا پرم کرتویہ ہے۔ آپ پورن پرین اور اتساہ سے اسے سدھارنا چاہئے۔ نراشاواد کا اولمبن کرنا سروتھا انار ہے۔ نراشاواد کو سروتھا تلانجلی دیتے ہوئے آریہ سماج کی شوچنیہ دشا کے کارنوں پر ہمیں گمبھیر تا پوروک وچار کرنا چاہئے تتھا انہیں دور کرنے کا بھرسک پرین کرنا چاہئے۔

۱۔ شردھا کا ابھاو

جب میں ان کارنوں پر وچار کرتا ہوں۔ تو مجھے شردھا بھکتی کا ابھاو سب سے گمبھیر پرتیت ہوتا ہے۔ وید بھگوان ہمیں صاف اپدیش دیتے ہیں۔ کہ:-

"श्रद्धां भगस्य मूर्धनि वचसा वेदया मसि ॥"

یعنی شردھا دھرم کے مستک کے سمان ہے۔ اس بات کا ہم سب پرتی پادن کرتے ہیں۔ اس شردھا کو جس کے بارہ میں وہاں مستی یوگ بھاشیہ میں لکھتے ہیں۔ کہ:-

"सा हि श्रद्धा जननीव पाति"

ارتھات وہ شردھا ماتا کی طرح یوگی کی رکھشا کرتی ہے۔ ایسی دھرم کی پران بھوت شردھا کا ابھاو آریہ سماج جیسی دھارمک سنستھا کو کیسے جیوت جاگرت رکھ سکتا ہے؟ شردھا شونیہ ترک کے ہی اولمبن سے جیون میں کیسے رس لایا جا سکتا ہے؟ شردھا بھکتی کی کمی کے کارن انیک آریہ سماجیوں کے جیون جنتا کے لئے کچھ بھی آکرشک نہیں رہے۔ جیسے کہ آریہ سماج کے پرارمبھک کال میں ہوا کرتے تھے۔ جب آریہ لوگ پرتی دن اشنان آدی سے نورت ہو کر سندھیا۔ ہون یگیہ۔ سوادھیائے اور بھجن وغیرہ میں اپنا سمے نیم پوروک لگاتے تھے۔ انتو ورتمان آریہ سماج کے ادھ اس تری کا انوبھو کرتے ہوئے "شردھانند دل" سندھیا اور سوادھیائے پر وشیش بل دیتا ہے۔ اور ہر ممبر سے پرتگیا کرواتا ہے کہ وہ انہیں شردھا بھکتی پوروک کیا کرے گا۔ کچھ ناستک اور اپنے آپ کو سوتنتر وچارک سمجھنے والے کچھ لکھنے چاہے ان باتوں کا اپہاس کرنے میں ہی اپنا گورو سمجھیں۔ کنتو واستو میں سندھیا

اور سوادھیائے کے نیم کو درڑھ کر دینے سے آریوں کے جیون میں بڑا پریورتن ہو جائے گا۔ اس کا نتیجہ درڑھ نشچے ہے۔ میں تو پارپوارک روپ میں سندھیا۔ پرارتھنا۔ بھجن اور سوادھیائے آدی کے انوشٹھان کو اپنے انوبھو کے آدھار پر بہت ہی اپیوگی سمجھتا ہوں۔ تتھا سب آریوں سے جو سچا آستک اور پارپوارک سکھ چاہتے ہیں اور ساتھ ہی اپنی سنتان میں آریتو کے سنسکار درڑھ کرنا چاہتے ہیں۔ سے انورودھ پوروک کہتا ہوں۔ کہ وہ اپنے گھروں میں پارپوارک اپاسنا کے کرم کو جاری کریں۔

وہ سمے کتنا آنند دائک ہوگا۔ جبکہ ہر آریہ پریوار کے سب نر ناری اور بالک بالکائیں مل کر پربھو کا بھجن اور سوادھیائے کر کے اپنے جیونوں کو بھگتی رس سے آپلاوت اور پوتر بنائیں گے۔ "شردھانند دل" اسی دن کو لانے کی شبھ گھڑی لانا چاہتا ہے۔ کیول پرانی مورتی پوجا آدی کے کھنڈن میں سنتشٹ نہ رہ کر اب سندھیا اور ویدک سوادھیائے آدی میں آریوں کو شردھا پوروک پرورت ہو جانا چاہئے۔ سوادھیائے کی ورِدھی کے لئے شردھانند دل دوارہ پرورتت "آریہ رتن" اور "سدھانت رتن" پریکشاؤں میں آریوں کو ادھک سنکھیا میں سمّلت ہونا چاہئے۔

۲۔ کریاتمک جیون کا ابھاو

آریہ سماج سے جنتا کی اداسینتا کا دوسرا پردھان کارن اس کے انیک سبھاسدوں میں کریاتمک جیون کا ابھاو ہے۔ آریہ سماج کے انیک سبھاسد سدھانت روپ میں جاتی بھید اور ذات پات کو نہ مانتے ہوئے بھی اس کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ سنکچت برادریوں میں ادھک اتساہ دکھلاتے ہیں۔ بواہ آدی سمبندھوں کا نشچے کرتے سمے اس کا کافی خیال رکھتے ہیں۔ اور ان جاتی بندھنوں سے باہر جانے کا ساہس نہیں رکھتے۔ اپنے ناموں کے پیچھے بھلہ۔ کابرہ۔ چاولہ اور شاردا آدی لگاتے پھرتے ہیں۔ الٹا براہمن اور کھشتری دھرم کا پالن نہ کرتے ہوئے بھی جنم کے کارن "شرما اور ورما" آدی کا پریوگ اپنے ناموں کے ساتھ کرتے ہیں۔ اسی طرح بال ودواہ کی ہانیاں جانتے ہوئے بھی کنیا ودھو اور ور کی آیو کا دھیان نہیں رکھتے۔ اور سولہ اور پچیس ورش سے پوروہ ودواہ کر دیتے ہیں۔ ودھروں کا

ودواہ کسی بھی حالت میں کماریوں سے نہیں ہونا چاہئے۔ رشی دیانند کے اس منتویہ کے ورودھ ہزاروں ودواہ ہوتے ہیں۔ کئی آریہ سبھاسدوں کے پریواروں میں دیویاں پردہ کرتی ہیں۔ اور شرادھ آدی کئے جاتے ہیں۔ یہ سب باتیں آریہ سدھانتوں کے ورودھ ہیں۔ "شردھانند دل" ذات پات کے ورودھ پربل گھوشنا کرتا ہے۔ کیونکہ وہ آریہ سماج کی اُنتی اور سنگھٹن تتھا پریم کے ابھاو کا مول کارن ہے۔

اس کرانتی کو پھیلانے کے لئے "شردھانند دل" اپنے ممبران سے پرتگیا کرواتا ہے۔ کہ وہ جان بوجھ کر ذات پات کو چھوڑ کر ہی اپنا اتھوا (سو پتر) ودواہ ہونے کی دشا میں) اپنی سنتان کا ودواہ کرائیں گے۔ یدی ہم در اصل ورتمان ذات پات کی خرابیوں کا انوبھو کرتے ہیں یدی ہم اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ یہ ذات پات ہی ہندو سنگٹھن اور دلت اُدھار کے راستہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ تو اس کے خلاف گھور یدھ کی گھوشنا کرنا سب کرم ویر آریوں کا پرم کرتویہ ہو جاتا ہے۔ بے شک گن۔ کرم اور سوبھاؤ کا دیکھنا آوشیک ہے۔ مگر سب کا بہانہ بنا کر ذات پات کی دلدل میں پھنسے رہنا آریہ نیتاؤں کو شوبھا نہیں دیتا۔ اور آریہ جنتا کے سامنے ایک بری مثال رکھنے کا کاریہ کرتا ہے۔ آریہ سماج کو ایک جیوت جاگرت کرم ویر سنستھا بنانے کے لئے ذات پات کے ورودھ دھاوا بولنا اس وقت نہایت ضروری ہے۔

بھجن منڈلیاں کیسے بنیں گی؟

علاقہ کی جن جن آریہ سماجوں کو پنجاب پرتی ندھی آریہ سبھا کے جلوس میں شامل ہونے کے لئے بھجن منڈلیاں ہمراہ لانے کو لکھا تھا۔ ان میں سے دو ایک آریہ سماجوں نے لکھا ہے۔ کہ ہماری بھجن منڈلی نہیں ہے۔ ایسا وچار رکھنے والی آریہ سماجوں کی سیوا میں نویدن ہے کہ مجھے تو کوئی ایسی آریہ سماج نظر نہیں آتی جس کی بھجن منڈلی نہ ہو۔ یا نہ بن سکتی ہو۔ دل کے اندر پریم ہونا چاہئے۔ ذرا سکھوں کی طرف دیکھو ان میں نہ راگی ہیں۔ نہ بھجنیک ہیں۔ لیکن سکھ جگت کا کام ایسے ہی نربھر نہیں رہ موقعہ آنے پر ہر ایک سکھ بھائی بھجنیک ہے۔ جیسا بھی جس کو آتا ہے۔ پریم سے گانے لگ جاتا ہے۔ اسی طرح سب آریہ بھائیوں کو ایشور بھگتی کے بھجن آتے ہیں یہ نہیں تو سیدھی سادی طرزوں میں پنجابی بھجن لیکچر موجود ہیں۔ انکو یکر

۱۔ اوم نام سکھدائی تیرا اوم نام سکھدائی

۲۔ سر جاوے تاں جاوے میرا ویدک دھرم نہ جاوے

۳۔ جگ وچ دکھیاں بیٹیاں دیانند تیریاں

۴۔ دیانند کے ویر سینک بنیں گے

سندھیا کے منسا پرکرما منتروں کے ارتھ

گذشتہ سے پیوستہ

(دیکھک شری تیرتھ رام جی سابق پردھان آریہ سماج قصور)

مشرق کی طرف اگنی نام پرماتما کی ہم کو تمام بندھنوں سے آزاد کرانے والی سورج نام کی طاقت ہے۔ دکھشن کی طرف اندر نام پرماتما کی طاقت ہوائیں ہیں۔ ان بارشوں سے بارش لانے والی ہوائیں ہیں۔ ان بارشوں سے ٹیڑھے چلنے والے کیڑے مکوڑے پیدا ہوتے ہیں۔ وہاں ان سے رکھشا کرنے کے لئے پرماتما نے پتر یعنی بزرگ لوگ اور عالم پیدا کئے ہیں۔ مغرب کی طرف ورن نام پرکھوں کی خشک ہوائیں ہیں جن سے اناج پیدا ہوتا ہے۔ اور جس کو کھا کر ہم ہڈی دار جانوروں سے محفوظ رہنے کی طاقت حاصل کرتے ہیں۔ شمال کی طرف سوم نام پرماتما کی بجلی نام کی طاقت ہے جو ہماری سہج سوبھاؤ رکھشا کرتی ہے۔ نچلی طرف وشنو نام پرماتما کی نباتات طاقت ہے۔ جس سے ہمارا پالن پوشن ہوتا ہے۔ اوپر کی طرف برہسپتی نام پرماتما کی ورشا (برسات) نام کی طاقت ہے۔ جس پر ہماری زندگی کا انحصار ہے۔ چونکہ ان چھیئوں منتروں کے ارتھ آ گئے ہیں کئے جا ہیں گے۔ اس لئے یہاں پر اتنا ہی بتلانے کی ضرورت ہے۔ کہ چھیئوں دشاؤں میں مختلف ناموں کے پرماتما کی مختلف طاقتیں براجمان ہیں۔ مختلف سمتوں میں ان مختلف طاقتوں کی طرف دھیان جا کر من ان طاقتوں کو ہی طاقتور جان کر پرماتما کی طرف سے شک کرتا ہے۔ اس شک کو یہ منتر یہ بتلا کر دور کرتے ہیں۔ کہ یہ طاقتیں بذات خود کوئی چیز نہیں۔ یہ تو پرماتما کے بان ہیں جس طرح بان میں خود کوئی طاقت نہیں۔ اصلی طاقت بانوں کا چلانے والا ہوتا ہے۔ ویسے ہی پرماتما ان تمام طاقتوں کا واحد مالک ہے۔ اور یہ تمام طاقتیں اس کے ادھین ہیں ۔

مشرق کی طرف من جاتا ہے۔ اور دیکھتا ہے کہ اس طرف شکتی شالی سورج ہے۔ من میں سنشیہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا پرماتما اس سے بھی بڑا ہے؟ جواب میں وید منتر کہتا ہے ۔ "اے چنچل من! جس کو تو شکتی شالی اور خود مختار سمجھ بیٹھا ہے۔ وہ تو اگنی روپ پرماتما کا صرف ایک بان ہے۔ اصلی طاقت تو اس بان کا مالک اگنی پرماتما ہے۔ اور اسی سے سورج نے اس کے پاس نور پرماتما کے خلاف سہایتا کے لئے جانا چاہتا ہے) یہ ادھیت پرکاش اور گرمی حاصل کی ہے۔ اس لئے تو سنبھل جا۔ اور ویدی بتر سے من میں کوئی دیر بھاؤ ہے۔ تو اس کو چھوڑ دے۔ اور سرو شکتیمان پربھو کو نمسکار کر۔ اس کی شکتیوں کو نمسکار کر۔ اور اس شخص کو جس نے تجھ کو بغیر کارن نقصان پہنچایا ہے۔ اور جس سے تو بدلہ لینا چاہتا ہے۔ نیائے کے لئے پرماتما پر چھوڑ دے"۔

پاٹھک گن! اگر کسی سمے اگھمرشن منتر کا وچار کرتے کرتے آپ کے من میں اس قسم کا (Reaction) پیدا ہو جائے۔ تو آپ ان منتروں کے ارتھوں کو بخوبی سمجھ لیں گے۔ اگر آپ کے من میں کبھی ایسی اوستھا پیدا نہیں ہوئی۔ اور آپ کے من نے کبھی پرکرما نہیں کی۔ تو سادھارن طور پر ان منتروں کے ارتھ اس طرح کریں:۔

"مشرق کی طرف اگنی نام کا راجہ براجمان ہے۔ وہ بندھن رہت ہے۔ اور سوریہ کے دوارہ آپ کی رکھشا کرتا ہے۔ اس پرماتما کو نمسکار ہے۔ اس رکھشا کرنے والے کو نمسکار ہے۔ اس کی بان روپی شکتیوں کو نمسکار ہے"۔

پرماتما کی شکتیوں کو نمسکار کرنا پرماتما کو نمسکار کرنا ہے۔ اگر کسی کو بھرم پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کرنے سے عناصر کی پوجا ہوتی ہے۔ تو وہ غلطی پر ہے۔ عناصر کی پوجا تو تب ہو جب ان شکتیوں کو ہی خود مختار سمجھا جائے اور پھر ان سب کو نمسکار ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ پرماتما کے دربار میں بڑے عجز و انکسار کے ساتھ جانا چاہئے۔ اور یدی ہم سے کوئی دویش کرتا ہے۔ یا ہم کسی سے دویش کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کو بھول جائیں۔ اور پرماتما پر ہی اس کو نیائے کے لئے چھوڑ دیں ۔

۲۔ دکھشن کی طرف اندر نام کا راجہ براجمان ہے۔ اور اس کی شکتی سے مینہ آتے ہیں۔ اور اس برسات میں بچھو وغیرہ زہریلے کیڑے نکل آتے ہیں۔ ان سے محفوظ رکھنے کی خاطر اندر نے بزرگ۔ دانا اور حکیم پیدا کر رکھے ہیں۔ وہ ان پتروں (بزرگوں) کے ذریعہ ان ٹیڑھی چال چلنے والے جانوروں سے ہماری حفاظت کرتا ہے۔ اس سے آگے پہلے منتر کی طرح ارتھ کریں ۔

۳۔ مغرب میں ورن نام کا راجہ موجود ہے۔ وہ خشک ہواؤں سے ہمارے اناج اور پھلوں کو پکاتا ہے۔ اور اس اناج اور پھلوں کو کھا کر ہم بلوان ہوتے ہیں۔ اور اندار رسان جانوروں سے بچاؤ کرنے کے قابل ہوتے ہیں ۔

۴۔ اُتر یعنی شمال میں سوم نام پرماتما براجمان ہے۔ وہ اپنے بان بجلی کے دوارہ ہماری سہج سوبھاؤ سے رکھشا کرتا ہے۔ بجلی شمال کا جنوبا چلتی ہے۔ اور ساری دنیا میں لوگوں کی رکھشا کرتی ہے۔ مگر ہم کو معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کس طرح رکھشا کر رہی ہے؟ اس واسطے یہاں پر سہج سوبھاؤ کا لفظ آیا ہے ۔

۵۔ نچلی طرف وشنو نام کا پرماتما براجمان ہے۔ رنگ برنگ کے برکھشوں اور طرح طرح کی نباتات سے جو اس کی شکتی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور جو اس کے بان ہیں۔ وہ ہماری رکھشا کرتا ہے ۔

۶۔ اسی طرح اوپر کی طرف برہسپتی نام کا راجہ ہے۔ اس کی طاقت سے سفید سفید بادل پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہ برسات روپی بان سے ہماری رکھشا کرتا ہے ۔

ہر ایک دشا میں پرماتما کے نام۔ اس کی شکتی اور اس سے پیدا شدہ نتائج میں خاص مطابقت ہے۔ مشرق میں اگنی نام پربھو کی سورج سے مطابقت۔ جنوب میں اندر کی برسات اور پتروں کی۔ برسات اس قسم کے جانور پیدا کرتی ہے۔ جو زہریلے ہوتے ہیں اور جن میں ہڈی نہیں ہوتی۔ اور لہذا جو ٹیڑھے چلتے ہیں۔ مغرب میں ورن خشک ہواؤں اور اناج کی خاص مطابقت ہے۔ جہاں خشک ہوائیں ہڈی دار جانوروں کو پیدا کرتی ہیں۔ وہاں اناج بھی پکاتی ہیں۔ شمال کی طرف سیتل سوبھاؤ سوم پرماتما کی بجلی سے مطابقت ہے۔ بجلی ہمیشہ شمال کی طرف چلتی ہے۔ اور وہ ٹھنڈی ہے۔ نچلی طرف وشنو یعنی پالک پرماتما کی نباتات کے ساتھ مطابقت ہے۔ اوپر کی طرف جہاں شکتی والے برہسپتی کی بادل اور بارش سے خاص مطابقت ہے ۔

بادل اور بارش بھی آکاش میں ہی چلتے ہیں۔ اور آکاش کی کوئی حد بندی نہیں ہے۔ اسی واسطے اس دشا کا مالک برہسپتی ہے۔ جس کی شکتی کی بھی کوئی سیما نہیں ہے ۔

ان منتروں کا ارتھ یہاں پر ہی ختم نہیں ہو جاتا۔ ان منتروں سے من کی پرکرما ختم ہوتی ہے۔ اور من کی شنکائیں سماپت ہوتی ہیں۔ من شانت ہو جاتا ہے۔ اور اس سے آگے اپاسنا منتر خود بخود آنند کے ساتھ منہ سے نکلنے لگتے ہیں۔ اس وقت معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس جہان پر کھبے نے ہم کو اپنی گود میں اٹھا لیا ہے۔ اور یدی پرماتما نے کبھی آپ پر کرپا کی ہے۔ تو آپ نے اپنے آپ کو اس طرح انوبھو کیا ہوگا۔ جیسے آپ جھک کر پرماتما کی گود میں جا بیٹھے ہیں۔ اور آپ کے من میں بے اختیار وہ بھاؤ پیدا ہو گئے ہیں۔ جو اس سے اگلے تین اپاسنا منتروں میں درشائے گئے ہیں۔ بھلا یہ آنند کب تک؟ آپ کو تو آگ احساس ہوتا ہے۔ کہ آپ ایک معمولی سہنج ہیں۔ اور جس کے پاس آپ پہنچ گئے ہیں وہ ایک جہان اور اننت جہان شکتی ہے۔ آپ جہان شکتی سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ آپ کو ۱۰۰ برس تک زندہ رکھے۔ سو برس تک آپ کو تندرست رکھے۔ اور آپ کی بدھی کو نیک راستہ پر چلائے۔ اور انت میں اس کی تینوں طاقتوں یعنی پیدا کرنے والی طاقت۔ پالن کرنے والی طاقت اور ناش کرنے والی طاقت کو نمسکار کر کے آپ اپنی سندھیا کو سماپت کرتے ہیں۔ جی تو یہ چاہتا ہے۔ کہ ان منتروں کے ارتھ بھی وستار سے لکھوں۔ مگر اخبار میں اتنی جگہ کہاں؟

آریہ سماج مندر قرول باغ دہلی کی واپسی کا مطالبہ

منتری آریہ سماج کا چیف کمشنر کے نام مراسلہ

منتری آریہ سماج قرول باغ دہلی نے ذیل کا مراسلہ چیف کمشنر دہلی کو آریہ سماج مندر قرول باغ دہلی کی عمارت کی بحالی کے لئے بھیجا ہے :-

جناب من۔

بجواب آپ کی چٹھی نمبر ۵۴۵۸ مورخہ ۲۷ جون ۱۹۳۴ء مجھے یہ لکھتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ میں نے آریہ سماج قرول باغ دہلی کی جائداد کی بحالی کے لئے جو درخواست دی تھی۔ اس کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ یہ جائداد افسرانِ نزول نے ۱۹ مارچ ۱۹۳۴ء کو ضبط کی تھی۔ آپ نے میری درخواست ڈپٹی کمشنر دہلی کو بھیج دی تھی۔ اور میں نے اس بارہ میں اپنے مراسلہ نمبر ۱۳۱ مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۳۴ء کو مذکورہ افسر کو یاددہانی کرا دی تھی۔ اور میں نے اس کی نقل نمبر ۱۳۵ مورخہ ۱۹ جولائی کو آپ کو ارسال کر دی تھی :-

آریہ سماج کی پوزیشن

میں اتنا اور عرض کر دوں۔ کہ آریہ سماج ایک دھارمک جماعت ہے۔ اس کے ممبران قانون کے پابند شہری ہیں اور جو لوگ آریہ سماج کے سدھانتوں پر وشواس رکھتے ہیں۔ اُن سے یہ توقع نہیں ہو سکتی کہ وُہ کسی قانون کی دانستہ خلاف ورزی کریں گے۔ آریہ سماج پر جو یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ اس نے مندر کی اغراض کے لئے عمارت کی تعمیر کرنے میں ایکٹ نزول کی دفعہ ۵ کی خلاف ورزی کی ہے یہ ایک اصطلاحی لغزش ہے۔ جس کی وجہ سے آریہ سماج کو اُس کی جائداد سے محروم کیا جا رہا ہے۔ خاص کر اس حالت میں جبکہ آریہ سماج ایک ایسا مذہبی وقف ہے۔ جو کہ پبلک کے چندوں پر چل رہا ہے۔ اور ضبط شدہ عمارت بھی پبلک کے چندوں پر بنائی گئی تھی۔ اور بعوض کا دان ایک دان شیل آریہ سماجی نے کیا تھا۔ اس وقت یہ عمارت مندر کی اغراض کے لئے استعمال ہو رہی ہے کیونکہ سماج کے پاس اس غرض کے لئے اس کے سوائے کوئی دوسری عمارت یا جگہ نہیں ہے :

بہرکیف اگر یہ تجویز اُس وقت ضروری خیال کی گئی تھی۔ تو جب آریہ سماج نے یہ اطمینان دلایا تھا کہ اس عمارت کو خالص تعلیمی اغراض کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ اور بطور مندر استعمال نہیں کیا جائے گا۔ مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ مجوزہ بالا کے احکام اتنے عرصہ تک قائم رہے۔ ۱۰ الاکھ آریہ سماج نے ایک سے زیادہ بار محکمۂ نزول کو اطلاع دے دی تھی۔ جائداد کی ضبطی نے قرول باغ کے آریہ سماجیوں میں خصوصاً اور شہر کے آریہ سماجیوں میں عموماً بڑی شکایت اور خفگی پیدا کر دی ہے۔ اس نے ان کی مذہبی حسیات کو زخمی کر دیا ہے۔ میری سماج نے واضح الفاظ میں اس بارہ میں اطمینان دلایا ہے۔ کہ عمارت خالص تعلیمی یا رہائشی اغراض کے لئے استعمال کی جائے گی۔ اور چونکہ گورنمنٹ غیر جانبدارانہ اور غیر فرقہ دارانہ پالیسی کے لئے مشہور ہے۔ اس لئے میں دوبارہ آپ سے صدق دل سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ آپ اپنے خاص حقوق کو کام میں لاویں۔ اور جلد از جلد متنازعہ عمارت کی بحالی کا حکم صادر فرماویں :-

{سنتیہ پال بھسین سکرٹری آریہ سماج قرول باغ (دہلی)

شوک سماچار

۱۔ آریہ سماج پنڈٹی بھٹیاں کے ایک ہونہار نوجوان سیوک مہاشہ آیارام جی بترہ جو کہ ایک درڑھ سناتن دھرمی کا سپتر تھا۔ موت کے مُکھ میں چلا گیا۔ اس کے پتا نے سنسکار ویدک ریتی انوسار کروایا۔ اس مرتیو سے آریہ سماج کو بڑی ہانی ہوئی ہے :-

(تلسی داس آریہ منتری آریہ سماج ہذا)

۲۔ چوہدری حکم چند جی۔ لالہ بہادر چند جی لالہ جے چند جی اور ڈاکٹر ٹیک چند جی کے پتا چوہدری وسومل جی لائل پور نواسی کا دیہانت ہو گیا۔ رسمِ دستاربندی بمقام اوکاڑہ ۳۱ اگست ۱۹۳۴ء کو ہو گی۔ (اظہار ہمدردی کیا جاتا ہے)

۳۔ لالہ چیتنانند جی دھون ایم۔ اے۔ پرنسپل گورنمنٹ کالج کی دوسری کنیا شریمتی کانتا دیوی کہ جس کا بواہ دو اڑھائی سال ہوئے مسٹر چونی لال جی پانڈہ سب ڈویژنل افسر نہر کے ساتھ ہوا تھا۔ عین عالمِ شباب میں بمقام خانکی سورگباش ہو گئی ہے ہمیں پرنسپل صاحب و دیگر واحقین کے ساتھ اس صدمہ میں اظہارِ ہمدردی ہے :-

(۱۔ ۶ ماسٹر انگر (د۔ ۳۔ ام الحبوبی نس)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور اُس کا وسیع کام

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اگلے سال ۱۹۳۵ء میں اپنی گولڈن جوبلی منا رہی ہے۔ اس وقت سبھا کے وسیع کام پر وچار کرنا ہے۔ کہ جس کے بل بوتہ پر اپنی جوبلی منانے کی تجویز کر رہی ہے۔ یہ سبھا پرانتیہ آریہ سماجوں کی مکھیہ سبھا ہے۔ اس لئے اس کی طاقت کا اندازہ آریہ سماجوں کی ترقی سے لگ سکتا ہے۔ آریہ سماج کی ترقی اسی بات سے ظاہر ہے۔ کہ لگ بھگ ہر ایک آریہ سماج کے ماتحت کنیا پاٹھ شالہ وغیرہ کئی سنستھائیں چل رہی ہیں۔ سبھا کے پرچار کارِیہ کی وجہ سے ہی آریہ سماجوں کی تعداد میں حیران کن اضافہ ہوا ہے۔ کہاں تو ۱۸۹۲ء میں صرف ۶۰ آریہ سماجیں تھیں۔ کہاں آج پانصد سے بھی زیادہ آریہ سماجیں سبھا کے ماتحت ہیں۔ یہ آریہ سماجیں آریہ پرتی ندھی سبھا کو ویدپرچار ندھی کے لئے بھی دھن دیتی ہیں۔ اس سبھا کا کاریہ کھشیتر پنجاب پرانت۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ دہلی۔ برٹش بلوچستان۔ جموں و کشمیر ریاست اور دُوسری ریاستوں میں ہے۔ یہاں ہم ضلع وار سماجوں کی فہرست درج کرتے ہیں :-

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد	نمبر شمار	نام ضلع	تعداد	نمبر شمار	نام ضلع	تعداد
۱	لاہور	۲۶	۱۶	شیخوپورہ	۱۳	۳۱	پشاور	۱۲
۲	امرتسر	۳۲	۱۷	گوجرانوالہ	۲۰	۳۲	کوہاٹ	۶
۳	گورداسپور	۳۲	۱۸	سیالکوٹ	۳۲	۳۳	ڈیرہ اسمٰعیل خان	۷
۴	جالندھر	۳۲	۱۹	گجرات	۳۱	۳۴	بنوں	۸
۵	فیروزپور	۲۴	۲۰	جہلم	۱۴	۳۵	دہلی	۱۴
۶	لدھیانہ	۲۰	۲۱	راولپنڈی	۱۰	۳۶	بلوچستان	۴
۷	ہوشیارپور	۲۰	۲۲	کیمبلپور	۹	۳۷	جموں	۲۹
۸	کانگڑہ	۱۳	۲۳	سرگودھا	۲۰	۳۸	کشمیر	۹
۹	ڈلہوزی	۴	۲۴	میانوالی	۱۱	۳۹	کپورتھلہ	۱۰
۱۰	انبالہ	۲۵	۲۵	لائلپور	۱۴	۴۰	فریدکوٹ	۵
۱۱	شملہ	۱۳	۲۶	جھنگ	۹	۴۱	چمبہ	۴
۱۲	کرنال	۱۶	۲۷	منٹگمری	۱۲	۴۲	پٹیالہ	۳۲
۱۳	روہتک	۲۴	۲۸	ملتان	۲۲	۴۳	جیند	۸
۱۴	گوڑگانواں	۱۲	۲۹	مظفرگڑھ	۲۲	۴۴	نابھہ	۳
۱۵	حصار	۱۰	۳۰	ڈیرہ غازیخان	۱۶	۴۵	بہاولپور	۱۲

سبھا کے ذریعہ قائم شدہ سنستھاؤں کی طرف دیکھا جائے تو ان میں سے ہر ایک اپنا خاص درجہ رکھتی ہے۔ گورُوکل جیسی یونیورسٹی بھارتیہ کی جاتیہ یونیورسٹیوں میں اپنا ایک ستھان رکھتی ہے۔ کنیا گوروکل ڈیرہ دون استری شکھشا کی ایک اپنے ہی نمونہ کی سنستھا ہے۔ جس پرکار اس گوروکل میں تھوڑے ہی عرصہ میں اتنی وِستْرت شکھشا دی جاتی ہے۔ اس پرکار کی سنستھا بھارت ورش میں شاید ہی کوئی ہو۔ دیانند اپدیشک ودیالیہ ہر سال ویدک دھرم کے پرچار کے لئے کئی اپدیشک تیار کرتا ہے۔ تین چار سال میں یہاں ودیارتھی سنسکرت بھاشا کے علاوہ ویدک دھرم کے سدھانتوں کا مکمل گیان پراپت کر لیتا ہے۔ تتھا کسی دوسرے ایک دھرم اسلام سناتن اور سکھ کے سدھانتوں کا بھی بھلی بھانتی پریچے کر لیتا ہے۔ عربی وغیرہ پڑھانے کا اچھا پربندھ ہے۔ باہر سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے آئے ہوئے کالجوں کے ودیارتھیوں کے لئے لاہور میں جیسے گنجان آباد نگر میں گورودت بھون میں بڑے آرام اور سُندر ستھان پر ودیارتھی آشرم کھلا ہوا ہے۔ یہ آشرم لاہور کے پرائیویٹ ہوسٹلوں میں اُچیہ ستھان رکھتا ہے۔ حال ہی میں بیکاری کی سمسیا کو حل کرنے کے لئے سپرنٹنڈنٹ ٹھاکر دت شلپ ودیالیہ گورودت بھون میں کھولا گیا ہے۔ اس میں مختلف قسم کا شلپ کاریہ سکھایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ موگہ کالج وغیرہ کئی سنستھائیں سبھا کے ماتحت اچھی طرح سے چل رہی ہیں۔ آریہ سماجوں کی تعداد اور سنستھاؤں کے اتنے وسیع کام سے پاٹھک اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کا کاریہ کھشیتر کتنا وسیع ہے :-

(ادھشٹاتا پرکاشن وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور)

سماجک سماچار

آریہ سماج کرنال میں پرچار:- آریہ سماج کرنال کے سوامی سیتھرک جی گت ۵ ماہ سے بڑے پریم و پرشرم سے دیہات کے ساتھ پرچار کا کام کر رہے ہیں۔ آپ نے ۵ ماہ میں ۸۱ دیہات میں پرچار کیا ہے جس کا پربھاؤ نہایت سنتوش جنک رہا ہے۔

(رودتانند ودیا النکار اُپ پردھان آریہ سماج کرنال)

تعلیمی سنستھاؤں کے لئے ضروری اعلان

آریہ تعلیمی ایجوکیشنل کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی آل انڈیا آرین ایجوکیشنل کے انوسار اور تمام آریہ تعلیمی سنستھاؤں کی بہتری کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل پرستاؤوں کے ادھیکاریوں سے پرارتھنا کی جاتی ہے۔ کہ وہ کرپا کر کے جلدی مندرجہ ذیل فیس ادا کر کے اپنی سنستھاؤں کا سمبندھ آل انڈیا آرین ایجوکیشنل کانفرنس سے کرا دیں۔

پرستاو نمبر ا:- تمام آریہ تعلیمی سنستھاؤں سے خواہ وہ لڑکوں کے لئے ہوں یا لڑکیوں کے لئے درخواست کی جائے کہ وہ سب آل انڈیا آرین ایجوکیشنل لیگ سے ملحق ہو جائیں۔ اور مندرجہ ذیل فیس ادا کریں:-

فیس الحاق:- ۱ کالج دس روپیہ۔ ۲ ہائی سکول پانچ روپیہ ۳ مڈل سکول تین روپیہ ۴ پرائمری سکول دو روپیہ۔

سالانہ فیس:- ۱ کالج پانچ روپیہ ۲ ہائی سکول اڑھائی روپیہ ۳ مڈل سکول ایک روپیہ آٹھ آنے ۴ پرائمری سکول ایک روپیہ آٹھ آنے۔ سالانہ فیس کی ادائیگی فیس الحاق کی ادائیگی کے ایک سال بعد شروع ہوگی۔

پرستاو نمبر ۲:- کانفرنس کا اجلاس امسال شہر دہلی میں ۲۴-۲۵- اور ۲۶ دسمبر ۱۹۳۲ء کو منعقد ہوگا۔

(ایشر داس ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی سکریٹری آل انڈیا آرین ایجوکیشنل کانفرنس دہلی و ہیڈ ماسٹر ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول دہلی)

میرپور میں ویدک دھرم پرچار:- سوامی گنگا گری جی نے دس روز متواتر آریہ سماج مندر کے وسیع صحن میں اپنشدوں کی کتھا سے نگر نواسیوں کو آنند کیا۔ کتھا ہر روز رات کے وقت ۹ سے ۱۰ بجے تک ہوتی رہی۔

یگیوپویت سنسکار:- ۳ بھادوں سمت ۱۹۹۱ کو عزیز بلدیو سپتر لالہ بودھراج جی پردھان آریہ سماج اور اس کے ساتھ ہی مہاشہ ہنسراج جی کے سپتر عزیز کیدار ناتھ جی کا یگیوپویت سنسکار سوامی گنگا گری جی کے پوتر ہاتھوں سے ہوا۔ حاضرین کا لڈوؤں سے سنسکار کیا گیا۔ اور پچیس روپے گورو کل کے لئے سوامی جی کو دئے گئے۔ حاضری دو سو کے قریب تھی۔

اس کے علاوہ بنیز یگیوپویت سنسکار لالہ کرم چند جی وکیل اُپ پردھان آریہ سماج میرپور نے اپنے سپتر عزیز ہربنس لال کا آریہ سماج مندر میں کروایا۔ عزیز ہربنس لال کے ساتھ ہی عزیز کرشن لال سپتر مہاشہ چونی لال و چیلا لال سپتر سپتر مہاشہ گورا نند شاہ و واسدیو سپتر مہاشہ خزان مل و ستیہ پال سپتر مہاشہ کھیم چند جی کا اور دو تین اور بالکوں کا یگیوپویت سنسکار ہوا۔ سنسکار سوامی گنگا گری جی نے کرایا۔ حاضری تین صد کے قریب تھی۔ حاضرین کا لڈوؤں سے سنسکار کیا گیا۔ اس موقعہ پر ما گورو کل کے لئے سوامی جی کو دئے گئے۔

کل ۱۳ سوامی جی کی سیوا میں گورو کل کے لئے بھینٹ کیا گیا۔ اور سوامی جی ۵ بھادوں کو یہاں سے تشریف لے گئے۔

(اُپ منتری آریہ سماج میرپور)

ویدک اناتھ آلیہ کی قائمی:- بمقام لالڈہ نوہ (کورو کھشیتر) میں رام کنڈی کے کنارے یکم جولائی ۱۹۳۲ء سے ویدک اناتھ آلیہ قائم کیا گیا ہے۔ جس کے لئے لالہ گنپتی لال و بنسی پرشاد جی وغیرہ و لالہ بانو مل جی بھگت رام جی وغیرہ و لالہ پریم چند و لالہ میا مل و لالہ بدھ رام و مالی رام وغیرہ و لالہ بانو مل و لشیشر ناتھ وغیرہ

جوانی میں مقناطیسی طاقت ہوتی ہے جدھر سے جوان آدمی گزرتا ہے ہر ایک بشر اُس کی کشش کو محسوس کرتا ہے۔ جوانی ایک نعمت بے بہا ہے۔ لیکن بہت کم نوجوان ہیں۔ جو اس نعمت کو کچھ عرصہ کے واسطے برقرار رکھ سکتے ہیں۔

جوانی کس طرح سے ضائع ہوتی ہے؟

بہت کم نوجوان ہیں۔ جو یہ جانتے ہیں۔ کہ جوانی کس طرح سے ضائع ہوتی ہے۔ اور کہ پھر کس طرح سے اس کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ان دونو باتوں کا مفصل جواب ہماری کتاب "جوانی" میں درج ہے۔ ایک دفعہ منگوا دیکھو۔ ہر ایک بات کا خود بخود پتہ لگ جائے گا۔ صرف ایک کارڈ لکھنا ہی کافی ہے

کرم شیر کمپنی کالا ڈھونگی ضلع نینی تال (یو۔ پی)

نے زمین دان دی ہے۔ آج سے اس کے کاریہ کرتا سوامی پورنانند جی پنجاب پرانت کی سماجوں میں گھومنا شروع کریں گے۔

(منتری ویدک اناتھ آلیہ لالڈوہ)

آریہ سماج جالندھر شہر کے سماچار:-

رکھشا بندھن۔ دونو آریہ سماجوں کی طرف سے جالندھر شہر میں رکھشا بندھن کا تیوہار ملکر بڑی شان سے منایا گیا۔ یہاں کی آریہ سماجوں نے آریہ تیوہاروں کو مشترکہ طور پر منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور رکھشا بندھن کا تیوہار پہلا تیوہار ہے۔ جو کہ بڑی شان سے کانیا سماج کے برہمچاری آشرم میں دونو سماجوں کی طرف سے پریم پورو ک منایا گیا۔ ہون یگیہ اور بھجنوں کے بعد دو منوہر ویاکھیان ہوئے۔ اور پھر دیویوں نے سبھی اُپستھت پرشوں کو رکھشا بندھن باندھتے ہوئے استری جاتی کی اس موقعہ پر جبکہ ہر جگہ سے استریوں کے اغوا کی وارداتیں سننے میں آ رہی ہیں۔ رکھشا کرنے کی اپیل کی۔

کرشن جنم اشٹمی۔ رکھشا بندھن کی طرح یہ تیوہار بھی جالندھر میں دونو آریہ سماجوں کی طرف سے یکم ستمبر ۱۹۳۲ء کو آریہ سماج مندر اڈہ ہوشیارپور میں ملکر ہی منایا جائیگا۔ صبح سات بجے ہون یگیہ شروع ہوگا۔ پھر بھجن اور ویاکھیان ہوں گے۔

برہمچاریوں کے کھیل۔ گورو کل کانگڑی کے برہمچاری یہاں ۳۰ اگست کو پدھاریں گے۔ وہ جسمانی طاقت کے عجیب و غریب کھیل دکھائینگے۔

(رام لال منتری گورو کل ودیا بھاگ)

آریہ سماج بنڈی کھبٹیاں کے سماچار:-

۱ ہفتہ وار ست سنگ متواتر ہوتے رہتے ہیں۔ جن میں وید منتروں کی ویاکھیا ہوتی ہے۔

۲ بڑی خوشی کی بات ہے کہ بابو ربیا رام جی سنیئر پوسٹ ماسٹر ریٹائرڈ پنشن لے کر آریہ سماج کی سیوا میں لگ گئے ہیں۔ آپ روزانہ تین چار گھنٹے ہندی یا گوشالہ کی بچوں اور بالغوں کو پڑھاتے ہیں۔

۳ آریہ سماج ہذا کا وارشک چناؤ حسب ذیل ہوا:-

پردھان بابو ربیا رام جی ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر + اُپ " - مہاشہ برکت رام جی + منتری تلسی داس آریہ + اُپ منتری لالہ بوٹا مل جی + کوشادھیکش لالہ نریندر ناتھ جی + پستکادھیکش لالہ گوپال داس جی۔

ممبران انترنگ سبھا:- لالہ بوڑا مل جی + مہاشہ لدھا رام جی اور ماسٹر بھگوان داس جی۔

اس چناؤ میں چار ادھیکاری نوجوان چنے گئے ہیں۔ ان کو ودھائی ہو۔

(تلسی داس آریہ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج جام پور کے سماچار:-

۱ آریہ سماج جام پور پنجاب یونیورسٹی سے استدعا کرتا ہے۔ کہ سنسکرت اور ہندی کے امتحانات پراگیہ۔ وشارد۔ شاستری اور رتن بھوشن اور پربھاکر کے کورس میں ان اشلیل (مخرب اخلاق) کتابوں کو ہٹا کر ایسی عمدہ پستکیں تیار کرائے جن کے پڑھنے سے نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو اخلاق کی اعلیٰ تعلیم ملے۔ یونیورسٹی کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہئے۔

۲ آریہ سماج جام پور پنڈت رام چندر جی کے پران تیاگ پرت والے اعلیٰ بلیدان کی تعریف کرتا ہے۔ خاص کر جبکہ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ کی خاطر وہ ایسا کشٹ جھیل رہے ہیں۔ اور ریاست منگرول سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ گئو رکشا

کے قابل تقریر حکم کو واپس لے کر مہاشہ جی کو رعایا کی معافی ... مطالبہ کرے۔ جیسا کہ انگریزی ... حکومت مدت سے عمل چلا آیا ہے۔

... سنسکرت اور آریہ کرم بعنی رکھشا بندھن کا تہوار بڑی شان کے ساتھ منایا گیا۔ بڑا جلسہ ہوا۔ سبھا پتی کا آسن دیوان جھانگی رام جی نے گرہن کیا۔ کئی تقاریر ہوئیں۔ نیز سوشیلا دیوی جی ... اس موقعہ پر ۳۴ کنیاؤں نے ... یگیوپویت دھارن کئے۔ نیز سبھا نے اپنے ... جلسہ ... سبھاپتی جی کے بھاشن کے ساتھ کارروائی ختم ہوئی ۔

... وید حبنتی سپتاہ شروع ہو گیا ہے۔ روزانہ ۵ بجے شام کو آریہ سماج مندر میں ہون یگیہ ہوتا ہے۔ پھر ایک بھجن ہو کر بیٹھک ۶ بجے سے ۷ بجے تک وید کتھا ہوتی ہے۔ حاضری اچھی ہوتی ہے۔ ماسٹر ... رام جی کی ویاکھیا بھی خوب ہے۔

... یہاں نوجوانوں نے اپنی ینگ مینز سوسائٹی قائم کی ہے جس نے کھیل۔ دنگل اور ... وغیرہ کے متعلق خوب تحریک چلائی ہے۔ اب کافی ... نوجوان روزانہ کشتی وغیرہ کرنے ... ہر چھٹے روز دنگل ہوتے رہتے ہیں۔ ... اس نیک کام کے لئے آریہ سماج ... سے ... انہیں ... ہر دنگل میں کامیاب کھلاڑیوں کو انعام ملتا رہا ہے۔ ... انعام ... کبھی لنگوٹے کبھی دودھ

کبھی لڈو اور کبھی مال پوڑے وغیرہ وغیرہ۔ اس تحریک سے متاثر ہو کر ایک بوڑھے ... پہلوان بھی میدان میں نکل آئے ہیں۔ اس کام کا سہرا مہاشہ بانکے کرشن جی گاندھی اور مہاشہ ... رام جی کے سر پر ہے۔

... پرتاپ گڑھ کے ٹھاکر ... سنگھ جی کو جو لکھنؤ جیل میں سزا بھگت رہے ہیں ہون کرنے کی اجازت نہ ملنے پر بھوک ہڑتال کرنی پڑی ہے۔ آپکے دھرم بھاؤ کی تعریف کرتے ہوئے گورنمنٹ یو۔ پی سے پرزور مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ کسی بھی آریہ سماجی قیدی کو وہ روزانہ ہون کرنے کی اجازت دینے سے انکار نہ کرے +

... آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی کارکردگی اور حسن انتظام سے متاثر ہو کر میاں غلام حیدر نے اپنی لڑکی کریم بی بی اس میں داخل کرا دی ہے۔ جو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے تعلیم پا رہی ہے ۔

(گنپت راے آریہ سیوک جامپور)

... لیکن ہماری حاضری میں کبھی فرق نہیں پڑا۔ پنجاب کی آریہ سماجوں میں میں نے دیکھا ہے۔ کہ اکثر لکچر بھجن ... والوں پر تو اعتبار ہوتا ہے۔ مگر کسی اچھے اپدیشک پر بھی اعتبار نہیں ہوتا۔ کہ وہ جلتا کو اپنے اپدیش سے آکرشن کر سکے گا۔ اس پر ورتی کو آریہ سماج کے ادھیکاریوں کو بند کرنا چاہئے ۔

(جگت لال پردھان آریہ سماج سری نگر)

کشمیر میں ویدک دھرم پرچار

آریہ سماج مہاراج رنبیر گنج کے اتسو کے بعد ایک روز رینا واڑی محلہ میں جہاں کشمیری پنڈتوں کی کافی ... اور امیرا کدل سری نگر سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ ویدک دھرم کا پرچار ہوا۔ جہاں پنڈت ... جی پاٹھک اور مہاشہ جیونجی لال جی پریم کے ویاکھیان ہوئے۔ پھر ایک روز سری نگر کے ایک ... بٹکوال محلہ میں پنڈت ... دیوجی ودیا النکار کا ویاکھیان ہوا۔ اس کے بعد ... شیتل ناتھ کے مندر میں آریہ سماج ناگرک واقعہ مہاراج کدل کا وارشک اتسو ہوا۔ ان دنوں ... جی اور پنڈت چندر بھانو جی سری نگر پہنچ گئے تھے۔ اور اس طرح نگر میں خوب پرچار ہوا ... کے بعد ۱۳ سے ۱۹ اگست تک آریہ سماج حضوری باغ کا وارشک اتسو ہوا۔ صبح ہر روز ... بدھ دیو جی ودیا النکار مع سب آریہ بھائیوں کے ہری کیرتن کرتے تھے۔ ... کارروائی ختم ہو جاتی تھی۔ پھر شام کو دو دو ویاکھیان ہوتے تھے۔ ... سمیلن یعنی کانفرنس ہوئیں۔ جن کے پردھان پد کو مہاشہ کرشن جی۔ آچاریہ رام دیو جی اور پنڈت ... نے باری باری سے سوشوبھت کیا۔ ان سمیلنوں کے وشے حسب ذیل تھے:۔

پہلے روز بدھوار کو کیا لڑکے اور لڑکیوں کی تعلیم اکٹھی ہونی چاہئے یا نہیں؟ دوسرے روز ... ماس کھانا مذہبی۔ اخلاقی اور جسمانی طور پر جائز ہے یا نہیں؟ تیسرے روز ... کیا دنیا کا ایک دھرم ہو سکتا ہے؟ "

ان تینوں سمیلنوں میں ہر مذہب کے لوگوں اور کالج کے طلباء نے کافی حصہ لیا۔ ... دن تھے۔ ان دنوں میں بھی حاضری خوب رہی۔ استریاں بھی کافی تعداد میں شامل ہوتی رہیں۔ ... مہاشہ کرشن جی کا "اچھوت ادھار" پر ایک پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ اس طرح سری نگر میں ۱۳ سے ۱۹ اگست تک ویدک دھرم کا خوب پرچار ہوا۔ اور مختلف فنڈز کے لئے تقریباً ۱۹۶/- روپیہ اکٹھا ہوا۔ پہلے کنیا پاٹھشالہ کے اتسو پر ۲۵۰/- روپیہ اکٹھا ہوا تھا۔ گویا کل ایک ماہ میں ۴۰۰/- روپیہ کے قریب صرف آریہ سماج حضوری باغ کو دان پراپت ہوا۔ ایک قابل ذکر بات یہ ہے۔ کہ اتنے روز کے لگاتار پرچار میں ہم نے کبھی بھی کسی بھجنیک سے گھنٹہ یا دو گھنٹہ کے لئے بھجن نہیں کرائے۔ جیسا کہ پنجاب کی سماجوں میں عام قاعدہ ہو گیا ہے کہ ... گھنٹے بھجنوں کے لئے رکھتے ہیں۔ اور پیچھے بھجنیک لوگوں کی شکایت کرتے ہیں۔ کہ وہ ٹھیک نہیں ... منٹ سے زیادہ ہم نے کبھی کسی بھجنیک کو نہیں دئے۔ اول تو مشکل سے ایک بھجن کے لئے وقت دیا جاتا تھا لیکن زیادہ سے زیادہ دو بھجن سکتے تھے۔ ویاکھیان کے لئے انہیں کوئی سمے یا موقعہ ہی نہیں دیا جاتا تھا۔

گورُوکل کانگڑی کے سماچار

کچھ عرصہ سے گورُوکل کانگڑی میں بڑی چہل پہل رہی ہے۔ جبکہ سارا ملک گرمی کی تپش سے بے چین ہو رہا تھا۔ اس وقت گورُوکل واسی گنگا کی ٹھنڈی ٹھنڈی لہروں اور دلکش نظاروں کا لُطف اُٹھا رہے تھے۔ چھوٹے سے لے کر بڑے تک ہر فرد بشر نے تیرنے میں حصّہ لیا۔ تیرنا جہاں ایک اچھا ہنر ہے۔ وہاں اس سے خوب ورزش بھی ہوتی ہے۔ اس کا اثر برہمچاریوں کی صحت پر بہت ہی اچھا پڑا ہے۔

ماہ جون کے شروع میں ہی سنٹرل ہندو سکول بنارس کے مشہور معروف اور تجربہ کار ہیڈ ماسٹر شری پنڈت رام نرائن جی بھی گورُوکل میں پدھارے۔ آپ تقریباً ایک ماہ گورُوکل میں مقیم رہے۔ اس عرصہ میں آپ ابتدائی پانچ جماعتوں کا معائنہ فرماتے رہے۔ اور آپ نے بہت کارآمد مشورے دیئے۔ جن سے حتےّ الوسع فائدہ اُٹھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

شری پروفیسر پرماتما شرن جی (ہندو وشو ودیالیہ کاشی) بھی کچھ عرصہ تک گورُوکل کے مہمان رہے۔ آپ ہندوستان کی قدیم فن تعمیر کا مطالعہ فرما رہے ہیں۔ آپ نے علم تاریخ کے متعلق لیکچر دے کر گورُوکل واسیوں کو مستفید کیا۔ اس کے لئے ہم اُن کے مشکور ہیں۔

شریمتی سجن شری پروفیسر سیوارام جی ایم اے۔ آپ کا گورُوکل سے پریم بہت دیرینہ ہے۔ پہلے کئی سال تک آپ گورُوکل میں پروفیسر رہ چکے ہیں۔ اور آج کل ہوشیار پور ضلع میں آپ کی زیرِ نگرانی سماج سیوا کا کام چل رہا ہے۔ ہماری درخواست پر آپ نے بخوشی ایک ماہ گورُوکل کو دیا۔ آپ نیک سیرت اور سیوا بھاؤ کی مجسم تصویر ہیں۔ آپ ہر روز صبح و شام کسی نہ کسی روپ میں گورُوکل کی سیوا کرتے رہے۔ آپ دوپہر کے وقت ابتدائی پانچ جماعتوں کے مدرسین کو بچوں کی تعلیم کے متعلق پُر اثر لیکچر دیتے رہے۔ اور ساتھ ہی پریوار کی دیویوں کو اکٹھا کر کے اُن کو بچوں کی تعلیم و تربیت اور پرورش کے متعلق عملی سبق پڑھاتے رہے۔ اور شام کے وقت مہاودیالیہ کے برہمچاریوں کو ساتھ لے کر قرب و جوار کے گاؤں میں جا جا کر گرام سیوا کی تعلیم دیتے رہے۔ آپ گورُوکل میں اپنے رہن سہن اور سلوک کا عمدہ اثر چھوڑ گئے ہیں۔

ان دنوں گورُوکل میں سنسکرت ساہتیہ کے اُپادھیائے پنڈت واگیشور جی ودیا النکار کے تین لیکچر مہاکوی کالیداس کے بارہ میں ہوئے۔ جن کو حاضرین نے بہت پسند کیا۔

بردوان کی مہارانی صاحبہ نے بڑی سخاوت سے گورُوکل کے لئے پانچ گائیں اور بچھڑے وغیرہ دان دیئے ہیں۔ جن کا تازہ دودھ برہمچاریوں کے کام آتا ہے۔ اس پوتر دان کے لئے ہم مہارانی صاحبہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

دہلی کے ریٹائرڈ انجنیئر شری پنڈت مُرلی چند جی نے ہردوار میں ہوائی جہاز کا اڈّہ بنایا ہے۔ جو کہ گورُوکل سے تھوڑے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ ہردوار سے بدری نارائن کی یاترا ہوائی جہاز کے ذریعہ کرائی جاتی ہے۔ ان کی ہی بدولت بہت سے برہمچاری بھی ہوائی جہاز کی سیر کر چکے ہیں۔ اس کے لئے ہم پنڈت جی کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

گورُوکل کے برہمچاریوں نے گزشتہ سال اردھ شتابدی کے موقعہ پر اجمیر میں دیسی ورزش اور کھیلوں کی نمائش کی تھی۔ اس شہرت کا سہرا اُن کے اتالیق پروفیسر مالوی راؤ جی کے ہی سر پر ہے۔ آپ آج کل گورُوکل میں ہی ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اور برہمچاریوں کو کھیلوں کی مشق کرا رہے ہیں۔ جو آئندہ جلسہ پر دکھائی جائیں گی۔

آج کل گورُوکل میں موسم برسات کی خوب بہار ہے۔ عام طور پر ہر روز بارش ہو جاتی ہے۔ پہاڑوں کے قدرتی نظارے اور ہر سُو لہلہاتے ہوئے درختوں کی ہریاول عجیب رونق پیدا کر رہی ہے۔ برہمچاریوں کی صحت بہت اچھی ہے۔ گورُوکل کے سب برہمچاری اپنے سہ ماہی امتحان کی تیاری میں مشغول ہیں۔

(مکھیہ ادھشٹاتا گورُوکل کانگڑی ضلع سہارن پور)

آریہ سماج پشاور شہر کا سالانہ جلسہ:- آریہ سماج گورُوکل وبھاگ ڈھکی نعلبندی پشاور شہر کا وارشک اُتسو ۲۷-۲۸-۲۹- اور ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء بروز ویر، شکر، شنیچر اور اتوار نہایت دھوم دھام سے ہونا قرار پایا ہے۔ کرپیا ہر ایک دھرم پریمی بھائی شمولیت اختیار کر کے لابھ اُٹھائیں۔

(منتری آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور شہر)

گوروکل سناتک فارمیسی دہلی

برہمی تیل

۸ فی شیشی

دماغ کو تر۔ سر درد کو آرام۔ مرگی اور ہسٹریا کو رام بان اور پاگل پن میں ازحد مفید ہے

اصل وہی ہے جو گورنمنٹ سے رجسٹرڈ ہے

اصل بھیم سینی سرمہ کا نسخہ ہمارے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہوشیار رہیں

برہمی بوٹی

ایک سیر ۱۲ آنہ
آدھ سیر ۷ آنہ
پاؤ سیر ۴ آنہ

بال شربت

۸ فی شیشی

کمزور اور چڑچڑے بچوں کو موٹا تازہ اور آنندی بناتا ہے۔ بچوں کے ہر مرض کیلئے نایاب ہے جیسے ہرے پیلے دست۔ مسان روگ بچوں کا روز روز سوکھنا دانت نکلنا وغیرہ

بھیم سینی سرمہ

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ

آنکھیں بنوانے اور چشمہ خریدنے کے قبل اس سرمہ کا استعمال کریئے آپ کو کسی دوا یا چشمہ خریدنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ بہت سے لوگوں کی چشمہ لگانے کی عادت چھوٹ گئی ہے اور وہ باریک سے باریک حروف پڑھ سکتے ہیں پانی بہنا۔ دھندلا دیکھنا کم نظر آنا وغیرہ تمام امراض تو بہت ہی جلد آرام ہوتے ہیں

قیمت فی شیشی ۱ سوا روپیہ

داد

جڑ سے جاتا ہی نہیں ایسا بہت سے لوگوں کا خیال ہے

جاپانی مرہم

۴ آنہ

گیلی، سوکھی داد، تر اور خشک کھجلی، گنج، دمائی وغیرہ اس کے استعمال سے جڑ سے جاتے رہتے ہیں

چیون پراش

قیمت ۳ روپیہ فی سیر

ہر موسم میں استعمال کیلئے بے نظیر ٹانک ہے خاص کر دمہ۔ پرانی کھانسی۔ دل کی دھڑکن۔ پرانا بخار۔ پتدق اور جسمانی کمزوری کیلئے رام بان ہے بچوں کی ہڈی کو مضبوط اور لمبا کرتے ہیں۔ بے مثال ہے قیمت ½ سیر ایک روپیہ ۱۲ آنہ ¼ سیر ایک روپیہ

گوروکل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۲۶ ہر ایک شہر میں ایجنٹ چاہئے

سلی رام اینڈ برادرس لاہور	ماسٹر وید رام جی	ڈاکٹر اندرجیت جی بی اے	عطر سنگھ کرم چند
[illegible]	[illegible]	[illegible] ملتان	کا [illegible] حفظ مار اخبار

ओ३म

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت { سالانہ للعہ ... ممالک غیر سے للعہ
ششماہی ع۲ ... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۱ | اتوار ۲۵ بھادوں سمت ۱۹۹۱ مطابق ۹ ستمبر ۱۹۳۴ء - دیانند آبد ۱۱۰ | SUNDAY 9th SEP 1934 | نمبر ۳۶

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲۔ ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، انَنت، نِروکار، انادی، انُپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انترجامی، اجر، امر، ابھے، نِتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور اسیتیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہئے۔

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور اسیتیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں۔

۶۔ سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ یعنی شاریرک، آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے۔

۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔

۱۰۔ سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

ویدامرت

یجروید | رگوید

ओ३म्। अकामो धीरो अमृतः स्वयं भू रसेन तृप्तो न कुतश्चनोन ः। तमेव विद्वान न बिभाय मृत्योरात्मानं धीरमजरं युवानम् ॥ अ० १० सू ८ मं ४४

ارتھ:- (अकामः धीरः अमृतः स्वयंभूः) نشکام، سوچھیریہ وان، امر، اپنے آپ ورتمان (रसेन तृप्तः) رس پراکرم سے ترپت یعنی پورن پرماتما (कुतः चन अनः न) کہیں سے بھی نیون نہیں ہے (तम एव) اُس ہی (धीरम, अजरम, युवानम आत्मानम्) دھیریہ وان، اجر، جوان پرماتما کو (विद्वान) جانتا ہوا پرش (मृत्यो) موت سے (न बिभाय) نہیں ڈرتا ہے۔

موت سے بےخوف کون ہوتا ہے؟

کیول وہی پُرش موت سے بے خوف ہوتا ہے جو پرماتما کو جانتا ہے۔ وہ پرماتما کیسا ہے۔ جسے جان کر پُرش بے خوف ہوتا ہے۔ ذرا پرماتما کے بے شمار گنوں میں ان چند گنوں کا دھیان کیجئے۔ جو موت سے بے خوف ہونے کے لئے اس منتر میں بیان کئے گئے ہیں۔

سب سے پہلے پرماتما کو نشکام کہا گیا ہے۔ نشکام بھاؤ کو گیتا میں کیسی عمدگی سے بیان کیا گیا ہے۔ نشکام بھاؤ کے اپدیش نے ارجن کو موہ کے بھیانک روپ سے بے خوف کر دیا۔ ارجن جیسا بہادر تیر انداز جب اداس ہوا۔ تو اسے نشکام بھاؤ کے اپدیش نے ہی عملی کام کے لئے تیار کر دیا۔

اس سے آگے دھیریہ وان کرکے اپدیش دیا گیا ہے۔ نشکام بھاؤ رکھنے والے کو دھیریہ کی بڑی بھاری ضرورت ہے۔ کیونکہ نیک کام کرتے وقت کئی قسم کی آفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ نیک کام کرنے میں جو رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں۔ اُن پر دھیریہ وان ہی قابو پا سکتا ہے جس طرح غرض مند دنیا دار گھبرا کر پرماتما کو بھی گالیاں دینے لگتے ہیں۔ اسی طرح اس کے بھگتوں کے صبر کا بھی دنیا میں امتحان لیا جاتا ہے۔ اس امتحان میں دھیریہ وان ہی کامیاب ہو کر اپنی منزل مقصود تک پہنچتا ہے۔

جیسے پرماتما امر ہے۔ ویسے ہی نیک پُرش بھی اپنی نیکی کے باعث دنیا میں امر ہو جاتے ہیں۔ شری رام اور کرشن کو دنیا سے الگ ہوئے ہزارہا سال گزر چکے ہیں۔ مگر ہم لوگ ان کو اس طرح یاد کرتے ہیں۔ جیسے وہ ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس طرح وہ امر کہے جاتے ہیں۔

جس طرح پرم پتا پرماتما اپنے آپ میں ورتمان ہے۔ ایسے جس ودوان نے نشکام بھاؤ، دھیریہ اور امرتا کو پراپت کرکے موت سے بے خوف ہونے کی طرف رکھ دیا ہے۔ پھر وہ اپنے آپ میں یا پرستی رہتا ہے۔ اس کو اپنی آتما میں سب کچھ بھاس ہونے لگتا ہے۔

(باقی دیکھو حاشیہ پر)

سام وید | اتھرو وید

سنسار کی گتی

سانپ کا زہر چوس لیا

ننکانہ صاحب ۔ ۳ ستمبر ۔ چند روز ہوئے ایک آدمی کو ریلوے لائن کے قریب سانپ نے گھیر لیا ۔ وہ پنڈلی سے لپٹا ہوا تھا ۔ اس آدمی نے چھڑانے کی کوشش کی ۔ تو سانپ اس کے ہاتھ سے لپٹ گیا ۔ سانپ نے اسے ٹانگ پر ڈس بھی لیا ۔ اس نے بڑی مشکل سے سانپ سے چھٹکارا حاصل کیا ۔

تھوڑی دیر کے بعد ایک آدمی جو جھاڑ پھونک اور سانپ کے کاٹے کے علاج کا ماہر تھا ۔ وہاں سے گزرا ۔ اس نے سانپ کے ڈنگ کا زہر چوس لیا ۔ اور اس آدمی کی جان بچالی ۔ اب اسے آرام ہے ؛

ایک سکھ جاگیر دار پر مقدمہ :-

جالندھر ۔ سٹی مجسٹریٹ جالندھر کی عدالت میں سرکار کی طرف سے ایک سکھ سردار پر جو بڑا بھاری جاگیر دار بھی ہے ۔ حلف دروغی کا مقدمہ چل رہا ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ ملزم نے مقدمہ سرکار بنام مول سنگھ میں پہلے کچھ بیان دیا ۔ مگر بعد میں اپنے بیانوں سے منحرف ہو گیا ؛

ارتھی پر سونے چاندی کے پھولوں کی بارش :-

جالندھر ۔ ۴ ستمبر ۔ پرسوں سیٹھ بدری داس کی والدہ کا انتقال ہوا ۔ ارتھی کا جلوس دوسرے دن بعد دوپہر نکالا گیا ۔ ارتھی پر روپوں پیسوں کے علاوہ سونے چاندی کے پھولوں کی بارش کی گئی ؛

ڈاکٹر ستیہ پال ورکنگ کمیٹی میں :-

لاہور ۔ ۴ ستمبر ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ ڈاکٹر محمد عالم کے استعفےٰ سے کانگرس ورکنگ کمیٹی میں جو جگہ خالی ہوئی ہے ۔ اس کو پر کرنے کے لئے ڈاکٹر ستیہ پال کو منتخب کیا جائے گا ۔ غازی عبد الرحمان کا نام بھی لیا جا رہا ہے ؛

مندر مسمار کر دیا :-

کپور تھلہ ۔ گوکل پور سے جو یہاں سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہے ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ کہ مسلمانوں نے ہندوؤں کے ایک ۴۰ سال کے پرانے مندر کو مسمار کر دیا ہے ۔ معاملہ کی اطلاع انسپکٹر جنرل پولیس کپور تھلہ کو دی گئی ہے ؛

ریاست بہاولنگر میں قحط :-

احمد آباد ۔ ۳ ستمبر ۔ ریاست بہاولنگر کے سب دیہات میں آج کل سخت قحط پھیلا ہوا ہے ۔ کیونکہ اس سال یہاں بارش بالکل نہیں ہوئی ۔ لوگوں کی امداد کے لئے بیس ہزار روپیہ منظور کیا گیا ؛

ورکنگ کمیٹی اور نیشنلسٹ پارٹی میں سمجھوتہ

بمبئی ۔ ۴ ستمبر ۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل نے ایک نہایت اہم بیان جاری کیا ہے ۔ جس میں مالویہ اور مسٹر اینے کو سمجھوتہ کی پیشکش کی ہے ۔ اور اگر ان ہر دو لیڈروں نے اس پیشکش کو منظور کر لیا ۔ تو اس بات کا امکان ہے ۔ کہ کانگرس کے حلقوں کے تمام اختلافات فوراً دور ہو جائیں ۔ اور کانگرس ایک متحدہ محاذ پیش کر سکے ۔ سردار پٹیل نے جو کل صبح ہی مہاتما گاندھی سے تبادلہ خیالات کرنے کے بعد واپس آئے ہیں ۔ اپنے بیان کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا ۔ کہ مسٹر ایم ۔ ایس ۔ اینے سکرٹری نیشنلسٹ پارٹی نے مجھے کلکتہ نیشنلسٹ پارٹی کانفرنس کے ریزولیوشن بھیجے تھے ۔ تاکہ انہیں ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں پیش کیا جائے ۔ اس لئے میں نے ۸ ستمبر کو ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بلانے اور پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے کو اس میں شرکت کی دعوت دی ہے ۔ تاکہ وہ ورکنگ کمیٹی کے سامنے اپنا نقطۂ نگاہ پیش کر سکیں ۔ جب ہم واردھا میں اکٹھے ہوں گے ۔ تو ہم ایک دفعہ پھر اس بات کی ہر ممکن کوشش کریں گے ۔ کہ کمیونل ایوارڈ کی طرف کانگرس ورکنگ کمیٹی کے غیر جانبدارانہ رویہ کو مد نظر رکھتے ہوئے باہمی تصفیہ ہو جائے ۔ اس کام کو سر انجام دینے کے اس وقت صرف دو ہی طریقے ہیں ۔ ایک یہ کہ ان اصحاب کے متعلق جنہیں کمیونل ایوارڈ کے متعلق کانگرس کے ریزولیوشن پر ایماندارانہ اعتراض ہو ۔ مہاتما گاندھی کا فارمولا اختیار کیا جائے ۔ تاکہ آئندہ انتخابات میں مختلف امیدواروں کے درمیان کسی قسم کی کشیدگی یا تصادم کے رونما ہونے کا کوئی امکان نہ رہے ؛

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے ۔ کہ کمیونل ایوارڈ کے متعلق ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن پر ایماندارانہ اعتراض کرنے والوں کے لئے مہاتما گاندھی کا مندرجہ ذیل نسخہ ملا ہے :-

"کہ امیدوار جو کانگرس پارلیمنٹری بورڈ سے اپنے چناؤ کے لئے درخواست کریں ۔ اس بات کو خاص طور پر واضح کر سکتے ہیں ۔ کہ کمیونل ایوارڈ پر ایماندارانہ اعتراض ہے ۔ اگر بورڈ کی انتخابی کمیٹی انہیں دیگر قابلیتوں کی بنا پر انتخابات لڑنے کے لئے منتخب کرے ۔ اور وہ کامیاب ہو جائیں ۔ تو انہیں ہاؤس میں کمیونل ایوارڈ پر ووٹ دینے اور تقریر کرنے کی آزادی ہو گی ۔ جب اس سوال پر غور کیا جائے گا ۔ کہ آیا فلاں امیدوار کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کے ٹکٹ پر کھڑا ہو سکتا ہے ۔ تو کمیونل ایوارڈ کی طرف اس امیدوار کے رویہ کو کوئی اہمیت نہیں دی جائے گی ۔ بلکہ جہاں تک امیدواروں کے چناؤ کا تعلق ہے صرف کانگرس کے تئیں ان کی خدمات ہی کو اہمیت دی جائے گی ؛

بنارس ۔ ۵ ستمبر ۔ پنڈت مدن موہن مالویہ کل الہ آباد کو روانہ ہو جائیں گے ۔ اور وہاں سے آپ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کے لئے واردھا جائیں گے ۔ توقع کی جاتی ہے ۔ کہ آپ ۸ ستمبر کی شام کو وہاں پہنچیں گے ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے نے ایک ملاقات کے دوران میں آپ سے دریافت کیا ۔ کہ آیا کانگرس ورکنگ کمیٹی اور نیشنلسٹ پارٹی میں سمجھوتہ کا کوئی امکان ہے ؟ اس پر پنڈت جی نے کہا ۔ کہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا ۔ مگر موجودہ صورت حالات میں میں بہتری کی امید کر سکتا ہوں ؛

کمانڈر انچیف کو نیا خطاب :-

شملہ ۔ ۴ ستمبر ۔ وائسرائے ہند نے آج رات کے وقت کمانڈر انچیف کو جی ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ کا خطاب دیا ؛

چینی مشن لاسہ میں :-

شملہ ۔ ۵ ستمبر ۔ ایک چینی مشن زیر سرکردگی جنرل ہوانگ ۲۶ اگست کو بڑے ساز و سامان کے ساتھ یہاں پہنچا ؛

شری مت کرن داس کی گرفتاری :-

سرگودھا ۔ ۵ ستمبر ۔ شری مت کرن داس جو کہ سورگیہ جتین داس کے بھائی ہیں ۔ گرفتار کر لئے گئے ہیں ؛

کرتارپور میں ہریجن کانفرنس :-

جالندھر ۔ ۴ ستمبر ۔ ہریجنوں کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے

اینٹی کمیونل ایوارڈ کانفرنس کا انعقاد

بمبئی ۔ ۵ ستمبر ۔ بمبئی میں یہ تجویز کی جا رہی ہے کہ اکتوبر میں جب انڈین نیشنل کانگرس کا اجلاس ہو ۔ ایک آل انڈیا اینٹی کمیونل ایوارڈ کانفرنس منعقد کی جائے ۔ ہندو مہا سبھا کے اور ڈیموکریٹک سوراجیہ پارٹی کے ممبروں کی کل ابتدائی بات چیت ہو گی ۔ جس میں ایک استقبالیہ کمیٹی بنائی جائے گی ؛

ایک ہزار جاگیروں کی نیلامی :-

جالندھر ۔ ۵ ستمبر ۔ ۲۲ ستمبر کو ایک ہزار کے قریب جاگیروں کو نیلام کیا جائے گا ۔ یہ رقم سرکاری مالیہ کی ادائیگی میں جائے گی ۔ کساد بازاری اور سیلاب کی وجہ سے مالیہ ادا نہیں ہو سکا ؛

چاندی کی خرید :-

واشنگٹن ۔ ۵ ستمبر ۔ گزشتہ ہفتہ گورنمنٹ نے ۱۲ بلین اونس چاندی اور خریدی ہے ۔ اس طرح سے کل ۷۲ بلین اونس چاندی گورنمنٹ کی نئی پالیسی کے ماتحت خریدی جا چکی ہے ؛

رامداس گاندھی کی علالت :-

احمد آباد ۔ ۴ ستمبر ۔ توقع کی جاتی ہے کہ شریمتی کستورا بائی گاندھی اپنے سپتر شری مت رامداس گاندھی کے ہمراہ یہاں پہنچیں گی ۔ آپ سابرمتی ہریجن آشرم میں قیام کریں گی ۔ شری مت رامداس گاندھی کی طبیعت کچھ عرصہ سے علیل ہے ۔ چنانچہ آپ ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق تبدیلی آب و ہوا کے لئے یہاں آئیں گی ؛

سرگرمیاں ترک کرنے کا فیصلہ :-

احمد آباد ۔ ۴ ستمبر ۔ معلوم ہوا ہے کہ گجرات ودیاپیٹھ کے انتظام کے متعلق ٹرسٹیوں میں بھاری اختلاف رائے کی وجہ سے شری مت کاکا کالیلکر نے جو اس کے منیجنگ ٹرسٹی ہیں ۔ گجرات میں اپنی آئندہ سرگرمیوں کو ترک کر دینے کا فیصلہ کیا ہے ؛

اسمبلی کے انتخابات :-

مدراس ۔ ۴ ستمبر ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ احاطہ مدراس میں اسمبلی کے انتخابات کے لئے ۱۰ نومبر کی تاریخ مقرر کی جائے گی ؛

لیگ میں داخلہ :-

برن ۔ ۳ ستمبر ۔ سوئس فیڈرل کونسل کی کمیٹی متعلقہ امور خارجہ نے اور لیگ آف نیشنز کے سوئس ڈیلیگیٹ نے فیصلہ کیا ہے ۔ کہ فیڈرل کونسل سے سفارش کی جائے کہ کونسل سوویٹ روس کے لیگ آف نیشنز میں مجوزہ داخلہ کی مخالفت کرے ؛

ڈاکخانہ میں دھماکا: - مردان ۳ ستمبر معلوم ہوا ہے۔ کہ کل شام کو ٹاؤن پوسٹ آفس میں ایک دھماکا ہوا۔ جبکہ ایک طالب علم چٹھی ڈال رہا تھا۔ یہ طالب علم بری طرح زخمی ہو گیا۔ پولیس موقعہ پر پہنچ گئی۔ اور زخمی کو ہسپتال بھیجا گیا۔ جہاں شیشیاں اور شیشہ کے ٹکڑے اس کے جسم سے نکالے گئے ہیں۔

مہتہ جیمنی ڈربن میں: - کمالیہ ۳ ستمبر جنوبی افریقہ سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ویدک مشنری مہتہ جیمنی کو جو وہاں پرچار کا کام کر رہے ہیں۔ ایک دعوت میں شرکت کے لئے ڈربن بلایا گیا۔ یہ دعوت انڈین نیشنل کانگرس کی طرف سے گورنر جنرل جنوبی افریقہ یونین کے اعزاز میں دی گئی۔ مہتہ جی نے ڈربن کی ویدک مشن سوسائٹی کے زیر اہتمام اگست کے آخری ہفتہ میں شری گاندھی لائبریری میں بہت کچھ سنائے۔

نیندرق کا بیمار نظر بند: - اجمیر ۳ ستمبر ایک بنگالی نظر بند سنتیش چندر رائے آج کل اجمیر ہسپتال میں نیندرق کا علاج کرا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ چند دن ہوئے کہ دیولی کیمپ میں اُس کے مزاج معالجہ کے متعلق کچھ گڑبڑ پیدا ہو گئی تھی جس کی وجہ سے گزشتہ سہ ماہ سے کوئی خبر موصول نہیں ہوئی۔ رشتہ داروں کو اُس کی صحت کے متعلق سخت تشویش ہو رہی ہے۔ اور انہوں نے حکام کو کئی بار لکھا بھی ہے۔ مگر کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

پارٹی کا بائیکاٹ: - پنوکی۔ قصور کے مسلمان ایس۔ ڈی۔ او حال ہی میں ریٹائرڈ ہوا ہے۔ ہندوؤں کو اُس کے رویہ کے متعلق ہمیشہ شکایت رہی ہے۔ اس لئے جب چند لوگوں کی طرف سے انہیں پتوکی میں پارٹی دی گئی۔ تو تمام اہل شہر نے اس کا بائیکاٹ کیا۔ صرف سرکار پرست پارٹی کے ممبر شامل ہوئے۔

بمبئی کانگرس سیشن کی تیاریاں: -

بمبئی ۳ ستمبر۔ کانگرس سیشن کے سلسلہ میں خوب زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ کل مسٹر بیجی سروجنی دیوی نے والنٹیروں کی ٹریننگ کے لئے ایک اور کیمپ کا افتتاح کیا۔ اس میں تمام یونیورسٹی سٹوڈنٹ پر مشتمل گروپ ٹریننگ حاصل کرے گا۔ شریمتی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ قومی زندگی کے لئے تربیت حاصل کرنے کا ضروری جزو اور کسی آرگنیزیشن کی بنیادی ڈسپلن ہے۔

۲۰۰۰ مزدوروں کی ہڑتال: - اورنگام منڈی جہرگ میں سونے کی کانوں میں ہیری کی کان کے دو ہزار مزدوروں نے ایک مزدور کی برخاستگی کے خلاف احتجاج کے طور پر اچانک ہڑتال کر دی۔ پولیس فوراً موقعہ پر پہنچ گئی۔ اور ہڑتالی مزدوروں کو ہٹا دیا۔ صورت حال قابو میں ہے۔

چک ۵۶۲ ضلع لائلپور میں ۵۵ آریہ ہندوؤں کا جاتی پرویش سنسکار

سنسکار میں خلل ڈالنے کی مذموم حرکت

ایک مسلم نوجوان ہگیہ کی ویدی پر جوتے سمیت چڑھ گیا

چک نمبر ۵۶۲ ضلع لائلپور کے جو کہ ننکانہ صاحب سے ۱۴ میل کے فاصلہ پر ہے۔ سرال بھائیوں نے بذریعہ آریہ سماج ننکانہ صاحب دیانند دلت ادھار سبھا پنجاب لاہور سے درخواست کی۔ کہ ان کا جاتی پرویش سنسکار کیا جائے۔ سبھا نے اس سنسکار کے لئے ۲- اور ۳ ستمبر کی تاریخیں مقرر کیں۔ لاہور سے پنڈت گیان چند جی منتری دیانند دلت ادھار سبھا۔ پنڈت پورن چند جی آریہ اپدیشک۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی آریہ بھجنیک اور مہاشہ لسادا رام جی پرچارک دلت ادھار سبھا سنسکار میں شامل ہونے کے لئے ۲ ستمبر کو چک مذکور میں پہنچ گئے۔ نیز آریہ سماج ننکانہ صاحب کے پردھان مہاشہ لکھشمی داس جی اور منتری لالہ مبلا رام جی معہ ۵۰- آریوں کے ۲ ستمبر کی شام کو چک مذکور میں پہنچ گئے۔ اور جڑانوالہ سے بھی آریہ بھائی بذریعہ لاری ۳ ستمبر کی صبح کو چک ہذا میں آ گئے۔

۲ ستمبر کی شام کو بھوجن کے بعد دھرم پرچار کی کارروائی ایک پرائیویٹ صحن کی چاردیواری کے اندر شروع ہوئی۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنیک بھجن گانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اور باجہ بجانا شروع کیا۔ کہ یکایک ایک مسلمان مسمی رحیم نے احاطہ کی مشرقی دیوار پر چڑھ کر زور سے آواز دی کہ ہم یہاں گانے بجانے کی کارروائی نہیں ہونے دیں گے۔ یہ اسلام کی ہتک ہے۔ اور دھمکی آمیز رویہ اختیار کیا۔ جس سے کارروائی میں گڑبڑ پڑ گئی۔ آریہ بھائیوں نے مصلحتاً باجہ بند کروا دیا۔ اور پھر باجہ کے بغیر ہی خدا کی حمد و ثنا کے گیت گانے ہی لگے تھے کہ کچھ مسلمانوں نے مغرب کی طرف سے آواز لگائی۔ کہ ہم گیت بھی نہیں گانے دینگے۔ اس سے کارروائی میں پھر خلل واقع ہوا۔ پھر مصلحت کو مدنظر رکھ کر گیت بھی بند کر دئے گئے بعد ازاں مہاشہ لکھشمی داس نے اس مضمون پر پرچار شروع کیا کہ ایک آریہ کو اپنا جیون اونچا بنانا چاہئے ایک پرماتما کی بھگتی کرنی چاہئے۔ چوری۔ شراب نوشی۔ ماس اور جوا وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہئے۔ یم اور نیم کا پالن کر کے پرماتما کو پانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ابھی وہ پانچ منٹ بھی بولنے نہ پائے تھے کہ مسلمانوں کے ایک گروہ نے جو کہ لاٹھیوں کلہاڑیوں اور بلم وغیرہ سے مسلح تھا۔ مغرب کی طرف سے حملہ بول دیا۔ اور کہا کہ ہم کوئی کارروائی نہیں ہونے دیں گے۔ مسمی رحمت کھوکھر نے کہا "او بولنے والے چپ ہو جا۔ ہم یہاں وعظ نہیں ہونے دیں گے"۔ اس کے دوسرے ساتھیوں نے کہا "پرچار بند کرو ورنہ ہم سر کھول دیں گے"۔ ایک مسلمان نے للکار کر مسلمانوں کو کہا کہ خبردار ہو جاؤ۔ کلہاڑیاں تیار کر لو۔ ان لوگوں نے احاطہ کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اور کچھ آدمی احاطہ کے اندر گھس آئے۔ اس طرح کارروائی میں گڑبڑ پڑ گئی۔ ڈاکٹر بسوا مل ننکانہ صاحب نے حملہ آوروں کو سمجھانے کی کوشش کی۔ مگر وہ فساد پر تلے ہوئے تھے۔ اور کوئی بات نہ مانتے تھے۔ اس طرح رات کے بارہ بجے تک گڑبڑ مچی رہی۔ اسی اثناء میں پولیس کے دو آدمی گھوڑوں پر سوار (ایک سکھ صاحب جو غالباً حولدار تھے اور دوسرا ایک سپاہی) موقع پر پہنچ گئے۔ پولیس کو دیکھتے ہی تمام مسلمان تتر بتر ہو گئے۔ پولیس احاطہ کے اندر گئی۔ اور واقعہ کے متعلق تحقیقات شروع ہوئی۔ اس وقت گاؤں کا ایک مسلمان نمبردار بھی آ گیا۔ اور آہستہ آہستہ اور مسلمان بھی احاطہ کے باہر جمع ہو گئے۔ پنڈت گیان چند جی نے مسلمانوں کی ایک پرائیویٹ احاطہ میں مداخلت بیجا اور مذہبی کارروائی میں خلل ڈالنے کی کوشش اور جارحانہ حملہ کی سرگزشت بیان کی۔ پھر پنڈت جی نے آریہ سماج کے اصولوں پر ایک مختصر سا ویاکھیان دیا۔ اور مہاشہ شمشیر سنگھ جی نے ایک بھجن گایا۔ اور اس طرح رات کے ۱ بجے کے قریب یہ کارروائی ختم ہوئی۔

۳ ستمبر کو صبح ۶ بجے جاتی پرویش سنسکار کی کارروائی شروع ہوئی۔ بال بچوں سمیت تقریباً ۲۵۰ نفوس ہگیہ ویدی میں بیٹھ گئے۔ وید منتر دکا گانا شروع ہوا۔ پولیس بھی موقعہ پر موجود تھی۔ یکایک ایک مسلمان مسمی محمد حسین (چک ۵۶۲ کے نمبردار کا لڑکا) ہگیہ کی ویدی پر جوتے سمیت چڑھ گیا۔ اور کچھ ہنوانوں کو ٹھڈے مار کر اٹھانے لگا۔ اور یہ کہتا ہوا کہ میں تمہاری کھال اتروا تا ہوں۔ انہیں دھمکی دیکر ایک طرف لے گیا۔ آریہ لوگوں کے جذبات بھی بھڑک اٹھے۔ صورت گیان چند جی نے آریہ لوگوں کو شانت کیا۔ اور موجودہ پولیس سے محمد حسین مذکور کی ہگیہ ویدی کو ناپاک کرنے کی مذموم حرکت اور ہنوال بھائیوں کے ساتھ وحشیانہ سلوک کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ اور محمد حسین کو بھی کہا۔ مگر پھر بھی محمد حسین یہ کہتا ہوا کہ میں ابھی اور مسلمانوں کو لا کر تمہیں بتاتا ہوں کہ ہم ہی گاؤں کے مالک ہیں۔ ہم جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ احاطہ سے باہر چلا گیا۔ اس کے بعد باقی کارروائی بحاضری پولیس شانتی پوروک ہوئی۔ سنسکار کی کارروائی کے بعد پنڈت پورن چند جی نے اپدیش دیا۔ اور مہاشہ شمشیر سنگھ جی اور مہاشہ جی نے بھجن گائے۔ آخیر میں تمام حاضرین کا فوٹو لیا گیا۔ دس بجے کارروائی سماپت ہوئی۔

(گیان چند منتری دیانند دلت ادھار سبھا پنجاب گورودت بھون۔ لاہور)

بارش کے دوران میں گرم لو: - کوٹ سلطان کل ۱۰ بجے رات کو ایک ستارہ جنوب سے نکل کر شمال میں غروب ہو گیا۔ اس سے بہت روشنی ہوئی۔ بعد ازاں زبردست بارش ہوئی۔ لیکن ساتھ ساتھ گرم لو چلنے لگی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جسم جھلس رہے ہیں۔ یہ حال تقریباً نصف گھنٹہ تک رہا۔ لوگ سخت حیران تھے۔ کہ بارش کے باوجود سخت لو کے کیا معنی؟

ایک مسلم فقیر کی گرفتاری: - نئی دہلی ۳ ستمبر ایک مسلم فقیر کو غازی آباد سے گرفتار کر کے یہاں لایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ایک ۱۴ سالہ خوبصورت شادی شدہ لڑکی بھی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لڑکی صدر بازار دہلی کی رہنے والی ہے۔ اس کے مکان کے قریب ہی فقیر کا مکان ہے۔ اس کی فقیر کے ساتھ واقفیت ہو گئی۔ جس نے اسے اچھے اچھے کپڑے اور بہتر کھانا دینے کے بہانے سے اپنے ساتھ لیا۔ اور غازی آباد جا نکلا۔

مسٹر آصف علی کو آشیرواد: - دہلی ۳ ستمبر۔ مسٹر آصف علی کانگرس امیدوار کو مہاتما گاندھی نے واردھا سے مندرجہ ذیل تار بھیجا:-

"آپ کی کامیابی کا خواہاں ہوں۔ امید ہے کہ ہر ایک ووٹر آپ کی امداد کرے گا"۔

پرکاش لاہور

۲۵ بھادوں سمت ۱۹۹۱

اردھ شتابدی کا پروگرام

مجھے افسوس ہے۔ کہ میری علالت کی وجہ سے اس وقت تک سبھا کی اردھ شتابدی کا کام شروع نہیں ہو سکا۔ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنے جنرل اجلاس میں میری درخواست کو منظور کر کے میری جگہ سبھا کا منتری کوئی اور بنا دیا ہوتا۔ تو اس وقت تک کام شروع ہو گیا ہوتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اکتوبر سے پہلے کوئی کام شروع نہ ہو سکے گا۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اردھ شتابدی جیسے مہان کار یہ کے لئے صرف ایک برس رہ جائے گا۔

یہ اتسو سنہ ۱۹۳۵ء کے نومبر میں ہو گا یا دسمبر میں۔ سبھا نے اس وقت تک اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ لیکن غالباً سنہ ۱۹۳۵ء کی کرسمس میں ہو گا۔ کیونکہ ماہ نومبر میں تعطیلات نہیں ہوتیں۔ اگر اردھ شتابدی دسمبر میں بھی ہو۔ تو بھی زیادہ سے زیادہ ۱۳ ماس رہ جاتے ہیں۔

سبھا کی طرف سے خاص حالات کی وجہ سے کام شروع ہونے میں کسی قدر دیر ہو رہی ہے۔ تو اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ آریہ سماجیں بھی اپنے کمر توجہ کا پالن نہ کریں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا کا اجلاس اکتوبر میں ہو گا۔ اس میں اردھ شتابدی کی تمام تفصیلات طے ہو کر آریہ جنتا کے سامنے آ جائیں گی۔ لیکن موٹا پروگرام تو ہمارے سامنے اس وقت بھی ہے۔ اس پروگرام کا ایک حصہ یہ ہے۔ کہ ہم نے اڑھائی لاکھ روپیہ سبھا یا وید پرچار فنڈ کے لئے جمع کرنا ہے۔ اس اڑھائی لاکھ سے کیا کام لینا ہے۔ یا یہ کس کس غرض کے لئے ہو گا؟ اس کا فیصلہ بھی سبھا نے ابھی تک نہیں کیا۔ لیکن بظاہر ہے۔ کہ یہ روپیہ وید پرچار فنڈ کے لئے ہے۔ اور کسی ایسے کام کے لئے چاہے وہ ایک ہو یا ایک سے زیادہ جمع ہو گا۔ جو وید پرچار فنڈ سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ روپیہ کئی اغراض کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے اور وہ اغراض میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ لیکن جب تک سبھا کی منظوری نہ مل جائے۔ تب تک انہیں اخبار میں پیش کرنا میں مناسب نہیں سمجھتا۔ ہاں ایک بات میں لکھ دیتا ہوں۔ میری یہ رائے ہے۔ کہ اگر کوئی شخص دس ہزار یا اس سے زیادہ دان دے۔ تو اُسے ادھیکار دیا جانا چاہئے۔ کہ وہ اس کا مقصد بھی مقرر کر دے۔ لیکن اس شرط کے ماتحت کہ وہ مقصد وید پرچار فنڈ سے براہ راست تعلق رکھتا ہو۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص پچیس ہزار روپیہ دان دے۔ اور یہ کہے۔ کہ اس رقم کے سود سے آریہ سماج کے نئے اور پرانے مندروں کو سہایتا دی جائے۔ تو سبھا کو اس شرط پر روپیہ قبول کرنے میں عذر نہ ہونا چاہئے۔

لیکن اڑھائی لاکھ روپیہ کا جمع کرنا تو پروگرام کا ایک جزو ہے۔ اور وہ سب سے بڑا جزو نہیں۔ اس سے بڑا جزو یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کی گتی میں کیسے تیزی لائی جائے۔ یوں بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس کی کایا پلٹ کیسے ہو؟ بعض آریہ پرشوں کا خیال ہے۔ کہ آریہ سماج کی ترقی رک گئی ہے۔ نہ صرف یہ کہ اس کی ترقی رک گئی ہے۔ بلکہ وہ تنزل کی طرف جا رہا ہے۔ آریہ سماج بڑھ رہا ہے۔ یا پیچھے ہٹ رہا ہے۔ ایک دو وادا سپدرشہ ہے۔ اور مختلف لوگ اپنی اپنی مانسک اوستھا کے انوسار سمجھ کرتے ہیں۔ بہرحال اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ آریہ سماج کے بعض حلقوں سے یہ آواز اٹھنے لگی ہے۔ کہ آریہ سماج کی ترقی رک گئی ہے۔ ہمارے لئے سوال یہ ہے۔ کہ کیا اردھ شتابدی کے سلسلہ میں ہم ایسی تدبیر اختیار کر سکتے ہیں۔ جس سے آریہ سماج کی گتی تیز ہو جائے۔ یا تنزل ترقی میں مبدل ہو جائے۔ یہ کیسے ہو؟ اس کے متعلق بہت سے دماغوں کو کسی جگہ بیٹھ کر سوچنے کی ضرورت ہے۔ ہر ایک آریہ پرش پروگرام مرتب کرنے میں سہایتا دے سکتا ہے۔ اور میں اپنے آریہ بھائیوں سے پرارتھنا کروں گا۔ کہ جس کسی کو جو کچھ سوجھے۔ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر میں بھیج دے۔ تاکہ جس وقت پروگرام بنانے کے لئے کمیٹی بیٹھے۔ تمام تجاویز اس کے سامنے رکھ دی جائیں۔ اور اسے آخری رائے قائم کرنے میں مدد ملے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ آریہ سماج ایک دھارمک سنستھا نہیں رہی۔ اس کی ترقی اتنی ساتوک نہیں جتنی راجسک ہے۔ اور بعض صورتوں میں تامسک۔ جس کا اثر یہ ہے۔ کہ آریہ سماج دھرم کی حقیقی شکل میں پھیلانے میں قاصر ثابت ہو رہا ہے۔ میرے آریہ بھائی جانتے ہیں۔ کہ رشی دیانند نے

دھرم اور مت میں تمیز کی ہے۔ دھرم ایک ہمہ گیر چیز ہے۔ چند عقاید کا نام نہیں۔ اس کا تعلق جہاں عقاید کے ساتھ ہے۔ وہاں جیون کے ساتھ بھی ہے۔ اور سچ پوچھو۔ تو عقاید سے بڑھ کر جیون کے ساتھ ہے۔

کہا جاتا ہے۔ کہ آریہ سماج اس ساتوک انش کا جس کا نام دھرم ہے۔ پرچار نہیں کر رہا۔ وہ خالصتاً روحانیت کا مظہر نہیں۔ یہ بات درست ہے یا غلط۔ میں اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتا۔ لیکن اگر کسی طرح سے آریہ پرشوں کی پرتیوں کو دھارمک یا ساتوک بنایا جا سکے۔ اور ان میں خالص روحانیت کی لہر دوڑ سکے۔ تو اس سے بڑھ کر اور کیا چاہئے؟ لیکن یہ کام تو نہایت مشکل ہے۔ یہاں دماغ اتنا کام نہیں دیتا۔ جتنا آتما دیتا ہے۔ اس کے لئے کسی ایسے مہاتما کی ضرورت ہے۔ جس میں خالص روحانیت ہو۔ جس طرح ایک زندہ چراغ ہزاروں اور لاکھوں مردہ چراغوں کو جلا سکتا ہے۔ اسی طرح ایک روحانیت کے نور سے منور سینہ لاکھوں اور کروڑوں سینوں میں روحانیت کا چراغ روشن کر سکتا ہے۔ یہاں دماغ کا اتنا کام نہیں۔ جتنا آتما کا ہے۔ اس کام کے لئے ہم کو کسی ایسے مہاتما کو اپنا اگوا بنانا پڑے گا۔ جس کا آتمک وکاس بہت اعلیٰ ہو۔ اور جو اپنی مثال سے ہمارے آتماؤں کو ایسے پرکار سے پریرت کر سکے۔ کہ ہم تامسک پرتیوں کو چھوڑ کر ساتوک پرتیوں کی طرف مائل ہوں۔ اپنے جیون کو سچا دھارمک جیون بنائیں۔ اور دنیا کو یہ سمجھنے کا موقعہ دیں۔ کہ آریہ سماج کے سمبندھ نے ہماری زندگی میں واقعی انقلاب پیدا کیا ہے۔

آریہ سماج میں اس سمے کوئی ایسا مہاتما ہے؟ اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن اگر میرا یہ خیال درست ہے۔ کہ کورا اپدیش منشیوں کے جیون کو پلٹنے کے لئے ناکارہ ہے۔ اور اس کے لئے کسی عالم باعمل کی شرن لینی پڑے گی۔ تو آریہ سماج کو بھی کوئی ایسا مہاتما ڈھونڈ نکالنا ہو گا۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ اپدیشک کی شخصیت کسی اپدیش کے موثر اور غیر موثر بنانے میں کتنا ہاتھ رکھتی ہے۔ وہی بات میرے منہ سے نکلے۔ تو رد کی جا سکتی ہے۔ لیکن وہی بات اگر مہاتما گاندھی کے منہ سے نکلے۔ تو ہزاروں اور لاکھوں لوگ اسے ماننے کے لئے تیار ہوں گے۔ مہاتما گاندھی ہر روز پراتہ کال پرارتھنا کرتے ہیں۔ "رگھوپتی راگھو راجا رام" مل کر گاتے ہیں۔ اس میں کیا دھرا ہے؟ باوجود اس کے ہزاروں لوگ بڑی شردھا سے ان کی پرارتھنا میں شامل ہوتے ہیں۔ اگر یہی پرارتھنا میرے مکان پر ہو۔ تو کوئی بھی آنا پسند نہ کرے۔ غرض یہ کہ شخصیت کا بڑا بھاری اثر ہے۔ لیکن کانسٹی ٹیوشن کی جکتی شخصیت کو پیس کر رکھ دیتی ہے۔ کانسٹی ٹیوشن کی بھومی ایسی ہے۔ جس میں شخصیت کا بیج بہت کم نشو و نما پاتا ہے۔ یہ بھی دیکھنا ہے۔ کہ آیا آریہ سماج کی ورتمان اوستھا میں ایسی شخصیت پیدا بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

یہ سوال کا ایک پہلو ہے۔ لیکن اس کا دوسرا پہلو بھی ہے۔ وہ یہ۔ کہ آریہ سماج کی شکتی میں کیسے بڑھتی ہو؟ آریہ سماجوں کی تعداد کیسے بڑھے؟ آریہ سماجیوں کی تعداد کیسے بڑھے؟ ویدک دھرم کا سندیش دلیشانتر تک کیسے پہنچے؟ اور اس کے ساہتیہ کی کیسے بڑھتی ہو؟ وغیرہ وغیرہ بہت سی باتیں ہیں۔ جن پر اردھ شتابدی کے سمبندھ میں وچار کرنا ہو گا۔ ان پر میں اپنے وچار کسی اگلے ہفتہ پیش کروں گا۔

(کرشن)

حیدر آباد میں آریہ سماج کے خلاف جہاد

حیدر آباد میں آریہ سماج کے خلاف جس قسم کے رویہ کا اظہار حیدر آبادی پولیس کی طرف سے ہو رہا ہے۔ اس کی جس قدر مذمت کی جائے۔ اتنی ہی کم ہے۔ آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں اور جلوسوں پر بے معنی پابندیاں لیکن مسلم واعظوں کو کھلی چھٹی اور ملانوں کی ناز برداری ایسے امتیازی مسائل ہیں جو کہ آج بیسویں صدی میں تہذیب انصاف اور مساوات کے نام پر سیاہ دھبہ ہیں۔ شرمتی سارود لینک آریہ پرتی ندھی سبھا کے میموریل کے موصول ہو جانے پر بھی نظام شاہی کا آریہ جگت کی تسخیر قلوب کرنے کے متعلق بے اعتنائی روا رکھنا ایسا نہیں ہے۔ جس پر کوئی منصف صاد کر سکے۔ بھارت ورش کا طول و عرض تو آریہ جگت کی شکایات کو سن کر ترا ہیمان کر رہا ہے۔ لیکن حیدر آباد ریاست کے مسلم متولی ایسے کان بند کر کے سوئے بیٹھے ہیں۔ کہ ٹس سے مس ہونے کا نام نہیں لیتے۔ اور اتنا نہیں سوچتے۔ کہ ان کی موجودہ کارروائی کو آئندہ نسلیں اور ان کی ہمسایہ ریاستیں کس نظر سے دیکھ رہی ہیں۔ حالانکہ انصاف اس امر کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ ریاست اس وقت اس بات کا ثبوت دے۔ کہ وہ اپنی آریہ سماجی رعایا کو بھی اسی نظر سے دیکھتی ہے۔ جس سے اپنی مسلم رعایا کو۔ چونکہ ہم حیدر آباد کے ماتحت عہدے داروں کے اعمال سے سخت بیزار ہو چکے ہیں۔ اور ان سے یک گونہ مایوس ہو چکے ہیں۔ اس لئے خاص طور پر

پنڈت دیو شرما کا پرستاو

پنڈت دیو شرما بھوت پورو آچاریہ گورو کل کانگڑی کا ایک لیکھ "گورو کل کی سوامنی سبھا" کے عنوان سے "النکار" کے تازہ پرچہ میں پرکاشت ہوا ہے۔ پنڈت جی کی اچھیا ہے۔ کہ آریہ جگت سادھارنتیا اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ادھیکاری وشیشتیا اس لیکھ پر وچار کریں۔ ان کی اس اچھیا کا مانیہ کرتے ہوئے میں اسے "پرکاش" میں نقل کرتا ہوں۔ اور آریہ بھائیوں سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ اس وشیہ پر وچار کرکے جس پرنیام پر وہ پہنچیں۔ اسے اپنے بھائیوں کے سامنے رکھیں۔

میں اپنے وچار اس لیکھ میں پرگٹ کر دیتا۔ اگر پنڈت جی کا لیکھ اپورن نہ ہوتا۔ جب تک ان کا لیکھ سمپورن نہ ہو۔ تب تک نہ میں اپنی سمتی پرگٹ کر سکتا ہوں۔ اور نہ کوئی اور کر سکے گا۔ ودیا سبھا کا پرانا اتہاس ورنن کرتے ہوئے انہوں نے جو تفصیل بیان کی ہے۔ اسے میں نہ صرف اناوشیک مانتا ہوں۔ بلکہ ہیرم اتیاوک بھی۔ انہوں نے مہاتما منشی رام جی کا نام بحث میں لانا مناسب سمجھا ہے۔ وہ اس سمے ہمارے درمیان ودیمان نہیں ہیں۔ ان کے وچار کس کس وقت کیا کیا تھے؟ اس بحث میں پڑنا ایک نہایت نازک کام ہے۔ اسی طرح انترنگ سبھا کی ایوگیتا کے متعلق انہوں نے جو کچھ لکھا ہے۔ اسے بھی میں سروتھا انوچت سمجھتا ہوں۔

پرشن کیول یہ ہے۔ کہ گوروکل کے لئے ورتمان انترنگ سبھا سے انیرکت ودیا سبھا بنائی جانا۔ اور بنے تو کیسے؟ خود پنڈت جی نے تسلیم کیا ہے۔ کہ ان کے وچار پہلے سے بہت آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جو ودیا سبھا بنانا چاہتی ہے۔ اس سے ان کا سنتوش نہیں ہو سکتا۔ کیا یہ ممکن نہیں۔ کہ جس طرح پنڈت جی کے وچار سفر نہیں رہے (وچاروں کے پریورتن میں میں کوئی دوش نہیں مانتا) اسی طرح جس کسی نے بھی ودیا سبھا کی تحریک کی۔ اس کے وچاروں میں وکاس ہوتا رہا۔ اور جس وقت سبھا نے اس کے پرستاو کو سویکار کیا۔ اس وقت تک اس کا دماغ کہیں دور جا چکا تھا۔ اس نے اس ودیا سبھا کو گرہن نہ کیا۔ اور چونکہ اسے اس کے لئے کوئی جوش نہ رہا تھا۔ اس لئے اس نے وہیں چھوڑ دیا۔ اور اگر ودیا سبھا کا پرستاو کسی نتیجہ تک نہیں پہنچا۔ تو اس میں سبھا کا دوش نہیں۔ بلکہ تحریک کرنے والوں کے مانسک وکاس کا۔

پنڈت دیو شرما کا بھاو یہ ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گوروکل کانگڑی کی سوامنی سبھا بننے کے ایوگیہ ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ایک پرانتیہ سبھا ہے۔ اور گوروکل دیش بھر کی سنستھا ہے۔ اس لئے سبھا کو اسے آزاد کر دینا چاہئے۔ اور پرستاو پورک اپنی اس سمپتی کو بہتر ہاتھوں میں سونپ دینا چاہئے۔ لیکن گوروکل کو کسی ایک سنستھا کے حوالہ کرنے سے پہلے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ وہ پرستاوت سنستھا کون سی ہے۔ وہ یوگیہ ہاتھوں میں ہے یا نہیں۔ وہ اس قدر مضبوط ہے یا نہیں۔ کہ گوروکل کے بوجھ کو اٹھا سکے۔ یہ نہ ہو۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گوروکل کو دوسرے کے حوالہ تو کر دے۔ لیکن وہ اس کا بوجھ نہ اٹھا سکے۔ اور گوروکل کی کشتی منجدھار میں ہی ڈوب جائے۔

پنڈت جی مجھے کشما کریں۔ ان کا سارا پرستاو انشچت ہے۔ میں ان سے پرارتھنا کروں گا۔ کہ وہ اسے نشچت بنائیں۔ اور بتائیں۔ کہ جس سنستھا کے ادھین وہ گوروکل کو چلانا چاہتے ہیں وہ آریہ سماج کی ہوگی یا آریہ سماج سے باہر کی۔ اگر آریہ سماج کی ہوگی۔ تو اسے آپ کیسے سنگٹھت کریں گے۔ اور اگر آریہ سماج سے باہر کی ہوگی۔ تو اسے کیسے ترتیب میں لایا جائے گا؟ کیا اس سنستھا میں کیول آریہ (ہندو) ہی ہوں گے یا دوسرے لوگ بھی؟ کیول اتنا ہی کافی نہ ہوگا۔ بلکہ اس سنستھا کی تفصیل بھی دینی ہوگی۔ اور یہ بتانا ہوگا۔ کہ کون سے مہانو بھاو گوروکل کا بوجھ اپنے کندھوں پر لینے کو تیار ہیں؟ جب یہ پرستاو نشچت اور سمپورن ہو جائے گا۔ تب آریہ جگت اس پر سمتی پرگٹ کرنے کے یوگیہ ہوگا۔ تب ہی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب آریہ سماجوں کی سمتی لے کر یہ نشچے کرنے کے یوگیہ ہوگی۔ کہ وہ گوروکل کو کسی اور کے حوالہ کر سکتی ہے یا نہیں؟

میں پنڈت جی سے پرارتھنا کروں گا۔ کہ وہ اپنے پرستاو کو سمپورن کرکے آریہ جگت کے سامنے رکھیں۔ وہ اگر چاہیں۔ تو اسے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے تمام سدسیوں اور دوسرے پرتشٹھت آریہ پرشوں کے پاس سمتی کے لئے بھیج دیں۔ جو سمتیاں ان کے پاس پہنچیں۔ اگر ان کا بہومت اس بات کی مانگ کرے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گوروکل کو کسی اور انتظام کے حوالہ کر دے۔ تو اس پرستاو کو جنرل اجلاس میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنی سکیم کا ایک خاکہ مہانو بھاوؤں کی سمتی لے لیں۔ جو ان کے وچار میں گوروکل کے پربندھ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ادھیکاریوں سے پرائیویٹ طور پر پوچھ لیں۔ کہ کیا انہیں آشا ہے۔ کہ ان کی سبھا اس پرستاو کو سویکار کرے گی؟ اگر وہ امید دلائیں تو پنڈت جی ان کی سہایتا پر بھروسہ کرتے ہوئے اس پرستاو کو سبھا میں لے جا سکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ سہایتا کی آشا نہ دلائیں۔ تو پنڈت جی یہ فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ اپنے بل بوتہ پر اس پرستاو کو سبھا میں لے جائیں یا نہ۔ بہرحال چاہئے یہ پرستاو پہلے ادھیکاریوں کے سامنے آئے چاہے براہ راست جنرل سبھا میں جائے۔ پنڈت جی کو اسے کوئی ٹھوس شکل دینی ہوگی۔ ہوائی باتیں مارنے سے کام نہ چلے گا۔ پنڈت جی نیا کانسٹی ٹیوشن بنائیں۔ اور اسے آریہ جگت کے سامنے رکھیں۔ جب تک یہ نہ ہوگا۔ تب تک ودیا سبھا کا وشیہ آگے نہ چلے گا۔ چاہے آپ یہ شکایت کیوں نہ کریں۔ کہ سبھا کے ادھیکاری اس وشیہ کو ٹال مٹول میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ادھین گوروکل کے پربندھ کے لئے ایک علیحدہ سبھا جسے ودیا سبھا کا نام دیا جا سکتا ہے۔ بنانا مشکل نہیں۔ لیکن پنڈت جی جس نئی سنستھا کے حوالہ گوروکل کو کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے متعلق کوئی قدم نہیں اٹھایا جا سکتا۔ جب تک اس کا نسٹی ٹیوشن کا ڈھانچہ ہمارے سامنے نہ آ جائے۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنڈت دیو شرما جی نے یہ لیکھ "النکار" میں دینے سے پہلے کسی سے مشورہ نہیں لیا۔ اگر وہ آچاریہ رام دیو جی سے مشورہ کر لیتے۔ تو نہ صرف وہ کئی ایسی باتیں لکھنے سے بچ جاتے۔ جو ثابت نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ ان کا لیکھ بہتر صورت میں آریہ پبلک کے سامنے آتا۔ اس وقت ان کا لیکھ کیول کھنڈن آتمک (Destructive) حیثیت رکھتا ہے۔ پروفیسر رام دیو جی اسے دیکھ لیتے۔ تو اس میں منڈن آتمک (Constructive) انش بھی آ جاتا۔ ودیا سبھا کے سنگٹھن کا سارا اتہاس انہیں معلوم ہے۔ گوروکل کے تیس برس کے سال ارتفات ۱۹۰۵ء میں وہ وہاں پہنچے۔ اور ۱۹۳۲ء تک وہاں رہے۔ انہوں نے اپنے جیون کا بڑا حصہ وہیں گزارا۔ اس لئے ودیا سبھا کے سمبندھ میں جو کچھ ہوا یا نہ ہوا۔ سب ان کی آنکھوں سے گزرا۔ وہ آپ کو یہ بھی بتا سکتے۔ کہ ودیا سبھا کے نہ بننے میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو جو آپ نے دوشی ٹھہرایا ہے۔ اس میں آپ کہاں تک حق بجانب ہیں؟ ان سے بہتر کون جان سکتا ہے۔ کہ گوروکل جیسا شکشنالیہ کس قسم کی سبھا کے ادھین ہونا چاہئے؟ وہ ویسے ہی آدرش وادی ہیں۔ جیسے کہ پنڈت جی اپنے تئیں سمجھتے ہیں۔ اور گوروکل کے آدرش کو قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ صرف اس فرق کے ساتھ کہ اس آدرش کو قائم رکھتے ہوئے وہ گوروکل کو حقیقی معنوں میں ایک اعلیٰ درجہ کی تعلیمی درسگاہ بھی بنانا چاہتے ہیں۔ جہاں انہیں یہ گوارا نہیں کہ گوروکل کے آدرش سے سر مو بھی انحراف ہو۔ وہاں وہ یہ بھی برداشت نہیں کر سکتے کہ گوروکل کا تعلیمی معیار پست ہو۔ پھر وہ "پاگل" بھی ہیں۔ ویسے ہی "پاگل"، جن کے ہاتھوں میں پنڈت جی گوروکل کا پربندھ دینا چاہتے ہیں۔ غرض یہ کہ اگر آپ ان سے مشورہ لے لیتے۔ تو وہ آپ کو بتا سکتے۔ کہ آپ کا منورتھ کیسے سپھل ہو سکتا ہے۔ ودیا سبھا بھی بن جاتی۔ اور آپ کے لیکھ سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جو بدنامی ہو سکتی ہے۔ وہ بھی نہ ہوتی۔

(کرشن)

آریہ سمیلن سرگودھا

ستمبر ۱۹۳۴ء کے آخری ہفتہ میں سرگودھا میں جو پرانتیہ آریہ سمیلن منعقد ہونے والا ہے اس میں پیش ہونے والے پرستاو ہم نے اسی پرچہ میں کسی اور استھان پر شائع کر دئے ہیں۔ اب ہم کو آریہ جگت کو یہ ہرش جنک سماچار سناتے ہوئے بڑی خوشی محسوس ہوتی ہے کہ اس سمیلن کی ادھیکشتا کے فرائض کو شری آچاریہ رام دیو جی نے سر انجام دینا منظور فرمایا ہے۔ آچاریہ جی کا نام اس بات کی پوری پوری گارنٹی ہے۔ کہ ہر ایک سدھانت پریمی کا یہ کرتویہ ہے کہ وہ اس سمیلن کو اپنا کر اس بات کا ثبوت دے۔ کہ اس کے اندر سماجک جیون پایا جاتا ہے۔ اور وہ اس بات کو اپنی کسر شان سمجھتا ہے۔ کہ جہاں کرتویہ پالن کا پرشن سامنے ہوتا ہے وہاں وہ اپنی پوری پوری دلچسپی اور اتساہ کا اظہار کرے۔ اور دوسروں کو اپنی طرف انگلی اٹھانے کا موقعہ دے۔

ہمیں وشواس ہے۔ کہ اس پرانتیہ سمیلن کے اوسر پر آریہ بھائی کثیر تعداد میں شامل ہو کر اپنی شردھا بھگتی کا پورا پورا ثبوت دیں گے۔

سمجھوتہ کی کوشش

بمبئی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ کانگرسی حلقوں میں اس امر کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے آئیندہ اجلاس میں جو ۸ ستمبر کو واردھا میں منعقد ہونے والا ہے۔ اس بات کی کوشش کی جائے گی۔ کہ کانگرس نیشنلسٹ پارٹی اور پارلیمنٹری بورڈ میں کوئی ایسا فیصلہ ہو جائے جس سے ہر دو پارٹیاں اتحاد عمل سے کام لیتی ہوئی آئیندہ انتخابات میں حصہ لے سکیں۔ اس سلسلہ میں سٹری نیٹاجی اور پنڈت مالویہ جی کو بھی دعوت دی گئی ہے۔ کہ وہ بھی اجلاس میں تشریف لاویں۔ ہم دل سے چاہتے ہیں۔ کہ دونوں پارٹیوں میں سمجھوتہ ہو جائے۔ تاکہ آئیندہ انتخابات میں صرف ایسے ہی آدمی متحدہ کوشش سے کامیاب ہوں جو کہ اپنی سیوا سے دیش کی اور کوم کی صرف خدمت کر سکتے ہیں۔ بلکہ سوراجیہ کے حصول میں متحدہ معاون بن سکتے ہیں۔

اسیران کابل کی رہائی

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سردار گورمکھ سنگھ اور سردار پرتھوی سنگھ کو جو کہ کابل جیل میں بلاسماعت مقدمہ دیر سے نظر بند تھے رہا کر دیا گیا ہے۔ یہ ہر دو اصحاب سنہ ۱۹۱۵-۱۶ء کے مقدمہ سازش میں سزا یاب ہوئے تھے۔ اور سنہ ۱۹۲۲ء تک ہندوستانی جیلوں میں سزائے قید بھگتتے رہے اس کے بعد سنہ ۱۹۳۰ء تک ان کا کوئی سراغ نہ ملا۔ اس کے بعد یہ معلوم ہوا۔ کہ نادر خانی حکومت نے انہیں سنہ ۱۹۳۲ء میں کابل جیل میں نظر بند کر دیا ہے۔ اور وہ بھی بلا سماعت مقدمہ۔ اس پر ہندوستان میں سخت ایجیٹیشن برپا ہوا۔ اور کہ حکومت افغانستان نے اس امر کی ضرورت محسوس کی کہ ان کے خلاف مقدمہ کا ڈھونگ رچا جائے۔ لیکن جب اس سے بھی ہندوستانی منافرت نہ ہوئی تو آخرکار حکومت نے بھی یہی قرین مصلحت سمجھا۔ کہ وہ ہر دو دیش بھگتوں کو رہا کر دے۔ اور موجودہ حکومت افغانستان کے خلاف ہندوستان میں جو جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔ اسے ہر دو اصحاب کو رہا کر کے شانت کر دے۔

ہم جہاں حکومت افغانستان کو اس رہائی پر مبارکباد دیتے ہیں۔ وہاں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ اگر ان ہر دو ہندوستانیوں کو ابتدا ہی میں رہا کیا جاتا۔ تو زیادہ اچھا ہوتا۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (مینجر)

تبلیغ منگرول کی ہٹ دھرمی

منگرول دربار نے حال ہی میں اپنی مختصر سی اسلامی ریاست میں جو گئو ہتیا کی اجازت دی ہے۔ اس سے ہندو جگت کے دل اس قدر زخمی ہو گئے ہیں۔ کہ نہ صرف سٹری پنڈت رام چندر جی نے ہی بھوک ہڑتال کرنے کی ضرورت محسوس کی ہے۔ بلکہ بمبئی کی بہت سی انجمنوں نے بھی شیخ صاحب والئے منگرول کو تار بھیج کر درخواست کی۔ کہ وہ اپنے اس شر انگیز حکم کو واپس لے لیں۔ لیکن ان سب تاروں کے جواب میں شیخ صاحب کے پرائیویٹ سکرٹری نے ان کی طرف سے یہ جواب دیا ہے۔ کہ ایک براہمن کی خاطر گئو کشی کے حکم کو واپس نہیں لیا جا سکتا۔ حکومت اپنے اسی فیصلہ پر قائم رہے گی۔

ہمارے خیال میں شیخ صاحب کا مذکورہ روکھا جواب اس قابل نہیں۔ کہ اسے زیادہ اہمیت دی جائے۔ اسلامی والیان ریاست کی اس ہٹ دھرمی کا صرف ایک ہی جواب ہے اور وہ یہ کہ شدھی کا سودرشن چکر چلا کر دھرمیوں کو گئو بھکشک کی بجائے گئو رکھشک بنایا جائے۔ باقی رہا منگرول کی تازہ بدعت کی روک تھام کا معاملہ۔ اس کا بہترین جواب یہ ہے۔ کہ ریاست کے اندر اس وقت جتنی گئوئیں موجود ہیں۔ ان کو کسی ہندو ریاست میں بھجوانے کا یتن کیا جائے۔ اور آئندہ کے لئے ریاست کے نواحی علاقہ میں ایسی گئو رکھشنی سبھائیں بنائی جائیں۔ جو کہ ریاست کے اندر گئوؤں کی درآمد کی روک تھام کی ہر ممکن اور جائز کوشش کریں۔

ضلع لائلپور میں مسلمانوں کی دھینگا مشتی

چک نمبر ۵۶۲ ضلع لائلپور میں دیانند دلت ادھار سبھا کے کارکن دو سو بٹواروں کے جانی پروہت سنسکار کے لئے تشریف لے گئے۔ ۳ ستمبر کی شام کو بھوجن وغیرہ کے بعد دھرم پرچار کی کاروائی شروع ہی ہوئی تھی۔ اور جہاشہ بیر سنگھ جی بھجنیک نے باجہ کے ساتھ ابھی بھجن گانا شروع ہی کیا تھا کہ یکا یک ایک مسلمان نے حکم دیا۔ کہ باجہ وغیرہ بند کر دیا جائے۔ باجہ بند ہو جانے پر بھی مسلمانوں نے نہ ہی بھجن گانے اور نہ ہی اپدیش کرنے کی اجازت دی۔ مہاشہ لکھشمی داس جی پردھان آریہ سماج منکانہ صاحب ابھی پانچ سات منٹ بھی بولنے نہ پائے تھے کہ مسلح مسلمانوں نے ہلہ بول دیا۔ اور مداخلت بیجا اور مذہبی کاروائی میں خلل ڈالنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ آخر پولیس کے دو جوانوں کی آمد پر اڑھائی سو بٹواروں کے جانی پروہت سنسکار کی رسم ادا ہوئی بتلایا جاتا ہے۔ کہ اس موقعہ پر ایک نمبردار کا لڑکا بگھی کی دبدبی پر جوتے سمیت چڑھ گیا۔ اور اس نے کچھ بٹواروں کو تھپڑ بھی مارے۔ مسلم مفسد پردازوں کی یہ شوخ چشمی اور دھینگا مشتی اس قابل ہے۔ کہ سرکاری افسران اس کا پورا پورا نوٹس لیں۔ کیونکہ اس بات کا بڑا اندیشہ ہے کہ اگر حکام نے اس مفسدہ پردازی کا تدارک۔ اظہور الفساد نہ کیا تو مسلمان ...

رہیں۔

سے بھائیوں کو ایسے جابروں کی وجہ سے سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

ضبطی کا مطالبہ

حال ہی میں پانی پت کے ایک مسلمان مسمی مولوی غلام حسین نے ایک کتاب موسومہ بہ "اسلامی دیانند اور ان کی تعلیم" لکھ کر آریہ سماجیوں کے جذبات کو بری طرح مجروح کیا ہے۔ کہ سارے آریہ جگت نے ایک سُر ہو کر متفقہ طور پر اس فحش اور دل آزار کتاب کی ضبطی کا مطالبہ کیا ہے۔ لیکن ابھی تک حکومت نے اس کتاب کی اشاعت کو روکنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ حکومت کی اس سہل انگاری کا نتیجہ ہمیشہ مضرت رساں ہی ثابت ہوتا رہا ہے۔ اگر کسی پر جوش آریہ نوجوان نے اس کتاب کا الزامی جواب دے دیا۔ تو ہمیں ڈر ہے کہ حکومت اُس وقت محسوس کرے گی۔ کہ اس نے مسلمان مصنفوں کے متعلق جس قسم کی نرم پالیسی اختیار کی ہوئی ہے۔ وہ کیسی مضرت رساں ہے۔ اندریں حالات حکومت کے لئے یہی مناسب ہے۔ کہ وہ نہ صرف اس شر انگیز تصنیف کو ضبط کر لے۔ بلکہ مصنف کو بھی کیفر کردار کو پہنچا کر دم لے۔

مسٹر آصف علی کی مخالفت

لیجسلیٹو اسمبلی کے آئیندہ انتخابات میں دہلی کے حلقہ رائے دہندگان کی طرف سے مسٹر آصف علی بیرسٹر ایٹ لاء کانگرس کے نمائیندہ کی حیثیت سے امیدوار بنے ہیں۔ بتلایا جاتا ہے کہ دہلی میں کل گیارہ ہزار ووٹر ہیں۔ جن میں سے ½ ہزار ہندو ہیں۔ اس سلسلہ میں ہمیں یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک سرکردہ مسلم افسر نے تمام مسلم فرقہ پرستوں کو یہ ہدایت کی ہے۔ کہ وہ مسٹر آصف علی کو کامیاب نہ ہونے دیں۔ خواہ انہیں اپنی ووٹیں کسی ہندو امیدوار کو ہی دینی پڑیں۔ مسٹر آصف علی کامیاب ہوں یا ناکام۔ ہمیں اس سے چنداں سروکار نہیں لیکن دہلی کے مسلم فرقہ پرستوں کا آئیندہ رویہ بتلائے گا۔ کہ آیا وہ مذکورہ سرکاری افسر کے اشارہ پر ناچتے ہیں۔ یا اپنے ضمیر کی پیروی کرتے ہیں۔ اگر مسلم فرقہ پرستوں نے مسٹر آصف علی کی مخالفت کی۔ تو اس سے صاف ثابت ہو جائے گا۔ کہ اُن کے ضمیر ایسے شخص کے ہاتھ میں فروخت ہو چکے ہیں۔ جو کہ حائیت پیپر کو کامیاب بنانے کا زبردست تہیہ کر چکا ہے۔

"پرکاش" کا "دیانند انک"

اس سال دیپ مالا کا پوتر تیوہار شروع ماہ نومبر میں منایا جائیگا۔ "پرکاش" اس سال حسب معمول اردو اور ہندی دونوں میں اپنا "دیانند انک" نکالے گا۔ آریہ بھائیوں کو اس انک کو نہ صرف اپنانے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ بلکہ ان جملہ تجاویز سے بھی ہمیں ابھی سے سوچیت کر دینا چاہئیے۔ جن سے یہ انک زیادہ لابھ کاری ثابت ہو سکتا ہے۔

(مینجر "پرکاش" لاہور)

تفرقہ کو دعوت

مذہب اسلام خود اختلاف اور تفرقہ کو دعوت دیتا ہے۔ اور اسے اُمت کے لئے رحمت قرار دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت محمد صاحب کا یہ مشہور قول ہے کہ "اختلاف اُمتی رحمۃ" یعنی میری اُمت کا اختلاف رحمت ہے۔

اس کا ترجمہ کرتے ہوئے ردّ المختار شامی فرماتے ہیں۔ کہ:-

"علی الانسان التزام مذہب معین" (شامی مطبوعہ میمنہ مصر)

یعنی کسی انسان پر ایک مذہب کی پابندی لازم نہیں۔ گویا دوسرے الفاظ میں اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ اسلام کی رو سے مسلمانوں کے اندر مختلف فرقوں کا ہونا ضروری اور لازمی ہے۔ اور اس میں ہی مسلمانوں کے لئے رحمت ہے۔ خواہ اس سے کسی ملک کے امن عامہ میں کتنا ہی خلل واقعہ ہو۔ اور شیعہ و سنی کے تنازعات ہر سال محرم کے مہینہ میں لاء اور آرڈر کے لئے مستقل خطرہ ثابت ہو رہے ہیں۔

رسالت سے انکار

مرزائیوں کا خدا بھلا کرے۔ جتنے مذہب اسلام میں دو دریچے نکلتے ہیں۔ ایک غیر مسلم گیا بولے گا۔ باقی مسلمان حضرت محمد صاحب کو خاتم الانبیاء سمجھتے ہیں۔ اور خاتم المرسلین قرار دیتے ہیں۔ لیکن ہمارے مرزائی دوست ہم بھائی مرزا غلام احمد کو نبی قرار دے کر مسلمانوں کے اس دعویٰ کی تردید کرتے ہیں۔ رہا مسئلہ رسالت۔ اس کی جو حقیقت اور شان ہے۔ اس کے متعلق مرزائی اخبار "الفضل" ذیل کا مزید اور واقعہ لکھتا ہے:-

"شیخ الفالے لے بعد میں آنے والے بعض بزرگوں کے درجات اتنے بلند کر دیئے کہ بعض نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

من جہ پروائے مصطفیٰ دارم"

("الفضل"۔ ۳۰ جنوری ۱۹۳۴ء)

جب بقول "الفضل" حضرت مصطفےٰ کی پرواہ نہ کرنے والے لوگ بھی بلند درجہ والے بزرگ تھے۔ تو پھر معلوم نہیں ہوتا کہ مسلمان کیوں غیر مسلمانوں پر اس امر کا زور دیتے پھرتے ہیں۔ کہ وہ مسلمان بن کر اپنی گردن پر حضرت محمد صاحب کی غلامی کا جوا ڈالیں۔ اور کلمۂ شہادت زبان سے پڑھتے رہیں۔

فوجی معاملات سے ناواقفی

مرزائیوں کے خلیفہ صاحب کو ویسے تو کشف میں کمانڈر انچیف بننے کا شوق چرانا رہتا ہے۔ لیکن ان کی فوجی واقفیت کا یہ حال ہے۔ کہ آپ فوجی ڈسپلن اور انضباط کے معمولی موٹے موٹے قواعد کا بھی علم نہیں رکھتے۔ چنانچہ لاہور میں خطبہ دیتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ:-

"فوجی اصول یہ ہے۔ کہ فوج کے تمام حصے یکساں طور پر آگے بڑھیں ورنہ شکست کا اندیشہ ہوتا ہے"۔

("الفضل"۔ ۳۰ جنوری ۱۹۳۴ء)

خلیفہ صاحب کو اگر کسی جنگی محاذ پر جانے کا اتفاق ہوتا۔ تو آپ کو پتہ لگ جاتا۔ کہ ایک فوج کے تمام حصوں کا یکساں طور پر آگے بڑھنا اتنا ضروری نہیں ہے۔ جتنا ایک کمانڈ کے نیچے یگانگت عمل سے کام لینا۔ خواہ اس کے لئے کسی موقعہ پر آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے ہٹنا بھی پڑے۔ عارضی پسپائی بھی بعض اوقات اسی طرح فتح کا موجب بنتی ہے۔ جس طرح کہ ہیسٹنگز کی لڑائی میں ڈیوک ولیم آف نارمنڈی نے ہیرلڈ آف انگلستان پر فتح پانے کے لئے عارضی پسپائی اختیار کی تھی۔

اسلامی توہمات

مذہب اسلام میں جس قدر توہمات پائے جاتے ہیں۔ ان کا ماخذ یا تو ان کی احادیث ہیں یا قرآن شریف۔ اس لئے خود مسلمانوں کو اب سوچنا چاہئے۔ کہ آیا وہ توہمات کو ترک کرتے ہوئے قرآن شریف کو الہامی کہنے کی جرأت کر سکتے ہیں؟

چنانچہ مولانا حبیب الرحمٰن مدرسہ مفتاح العلوم اپنے ایک آرٹیکل میں فرماتے ہیں:-

"بہت سے عقل پرست حشر و نشر اجساد قیامت ملائکہ معراج جسمانی۔ عذاب و ثواب برزخ اور جنت و دوزخ وغیرہ کو خلاف عقل کہتے ہیں۔ لیکن ان میں سے کوئی چیز خلاف عقل نہیں ہے۔ اور یہ ساری چیزیں صرف احادیث سے نہیں۔ بلکہ قرآن کریم سے ثابت ہیں"۔

("العدل"۔ ۲۹ اگست ۱۹۳۴ء)

مولانا صاحب نے اپنے زعم میں ان خلاف عقل باتوں کا ماخذ قرآن شریف تو بیان کر دیا۔ لیکن ایک غیر مسلم جبکہ قرآن شریف کو سند سمجھنے کے لئے مجبور نہیں ہے۔ تو وہ کس طرح ان توہمات پر ایمان لا سکتا ہے۔ اور انہیں معقول قرار دے سکتا ہے۔

اسلامی مارشل لاء

پنجاب کے لوگوں نے انگریزوں کے مارشل لاء کا تماشہ دوجون سنہ ۱۹۱۹ء میں اچھی طرح ملاحظہ کر لیا۔ جرنیل ڈائر کے حکم سے پیٹ کے بل رینگ کر امرتسریوں نے اپنا پیٹ بھی گھسا دیا۔ لیکن ان غریبوں کو کیا علم کہ اسلام کا مارشل لاء اس سے بھی زیادہ سخت ہے۔ مولانا اشرف علی تھانوی جو کہ فی زمانہ ایک جید شیخ طریقت ہیں۔ فتوےٰ دیتے ہیں کہ:-

"مرتد عورت بدستور سابق اسی خاوند کے قبضہ اور نکاح میں رہے گی کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کر سکے گی"۔

("منادی"۔ دہلی۔ ۱۶ اگست ۱۹۳۴ء)

اس فتوےٰ کا موٹا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک مسلمان عورت اسلام کو چھوڑ کر ویدک دھرم میں آنا چاہے۔ تو اسلام کا مارشل لاء اسے یہ اجازت دینے کے لئے تیار نہیں۔ کہ وہ اپنے حسب پسند کسی آریہ سے سوئمبر بیاہ کر کے اولاد پیدا کرے۔ خواہ قانونِ وقت اسے کلی اختیار دیتا ہو۔ اور اس کو مجبور نہ کرتا ہو۔ کہ وہ سابق مسلمان خاوند کی جوتیاں چاٹتی رہے۔ اور اپنی خودداری پر بٹہ لگاتی رہے۔

بدصورت عورت کو طلاق

مسلمانوں کا مسئلہ طلاق کچھ ایسا بیہودہ مسئلہ ہے کہ ہر مہذب انسان کو اس کا ذکر سنکر کراہیت ہوتی ہے۔ حال ہی میں اس مسئلہ کی آڑ میں مولانا ثناء اللہ نے اپنے اخبار "اہلحدیث" میں ایک سوال کنندہ کو جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ:-

"ایک مسلمان اپنی صالحہ بیوی کو بھی بلا قصور صرف بوجہ بدصورتی طلاق دے سکتا ہے۔ کیونکہ جب وہ اس کی شکل کو دیکھتا ہے تو اس کی طبیعت اس کی طرف مائل ہو کر سکون حاصل نہیں کرتی۔ اور اس سے نکاح کی اصل غرض حاصل نہیں ہوتی"۔

("اہلحدیث" ۳۰ اگست صفحہ ۱۳)

ہم نے مانا۔ کہ ایک بدشکل عورت کو ایک مسلمان طلاق دے سکتا ہے۔ لیکن کیا ایک خوبصورت مسلمان عورت کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے بدشکل خاوند کو جس نے تو بڑی گہری کرائی ہو طلاق دے۔ اور طلاق کے لئے یہ عذر تراش دے کہ چونکہ میری طبیعت بھی اس کی طرف مائل ہوتی ہے اور نہ ہم اسے دیکھ کر مجھے سکون حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے میں اپنا کوئی حسب پسند جوڑا تلاش کرنا چاہتی ہوں۔ اور اپنی ساری زندگی کو ایک بدشکل مسلمان سے بسر کر کے تباہ کرنا نہیں چاہتی۔ اگر ایسا اسلام کی رو سے جائز ہے۔ تو پھر مولانا کو عام اعلان کر دینا چاہئے۔ تاکہ غریب مسلمانیاں اپنی مصیبت سے جلد از جلد چھٹکارا پا سکیں۔

پتھر کا بھاگنا

مولانا ثناء اللہ فرقہ اہل قرآن کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ:-

"ایک روز حضرت موسےٰ نے حسب معمول غسل کرنے کو کپڑے اتار کر پتھر پر رکھے۔ اور پردہ کی اوٹ میں جب غسل سے فارغ ہو کر کپڑے لینے لگے۔ تو پتھر حرکت کرتا ہوا بنی اسرائیل کے مجمع میں پہنچ گیا۔ حضرت موسےٰ بھی پتھر کے پیچھے پیچھے ننگے بدن پہنچے۔ بنی اسرائیل نے ان کو دیکھا۔ کہ ان کے بدن پر کوئی داغ وغیرہ نہیں"۔

("اہلحدیث"۔ ۳۱ اگست ۱۹۳۱ء)

بلہارے جائیں اس پتھر شریف کے جو اس بیباکی سے ایک نبی کے آگے بھاگتا گیا۔ اور گستاخی سے کپڑے بھی اٹھا کر لے گیا۔ ہمیں ڈر ہے۔ کہ اگر

ڈپٹی عبداللہ آتھم چاروں شانے چت

عام تماشائی بیکو سنگھ اور غلام پہلوان کی کشتی دیکھ کر دل پرچا لیا کرتے تھے۔ یا زبسکو کو گاماں پہلوان کے ساتھ اکھاڑے میں دیکھ کر پہلوانی کے کارنامے ملاحظہ کر لیتے تھے۔ آج ہم ایک نیا دنگل جمانے لگے ہیں۔ ایک طرف ہم آنجہانی مرزا غلام احمد مسیح موعود کو لنگوٹا بندھوائیں گے۔ اور بالمقابل ہم ڈپٹی عبداللہ آتھم کو سرشتہ میں اتاریں گے۔

ہم عیسائیوں کو للکار کر سنا دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہم نے تمہارے پہلوان ڈپٹی عبداللہ آتھم کو چاروں شانے چت نہ گرا دیا۔ تو ہمیں آنجہانی مرزا غلام احمد کا مداح نہ سمجھنا۔ غضب خدا کا۔ ایک مصلوب مسیح کے حواری کو یہ حوصلہ ہو۔ کہ ہمارے قادیانی رئیس ابن رئیس کے منہ لگے۔ اور پھر صاف بچ کر نکل جائے۔ اور یونہی امرتسر میں دندناتا پھرے اور بدمعاشی کہتا پھرے۔ کہ میں بچ گیا۔ میں بچ گیا۔

ماہ مئی اور جون ۱۸۹۳ء کا ذکر ہے۔ کہ گوروؤں کی نگری میں عیسائیوں کے نمائندہ ڈپٹی عبداللہ آتھم ہمارے قادیانی نبی کے سامنے آ ڈٹے۔ رستم اور سہراب کی کشتی تو صرف تین دن تک ہوتی رہی تھی۔ لیکن اس گستاخ امرتسری کرانٹے نے ہمارے قادیانی رئیس کا پندرہ روز تک ناطقہ بند رکھنے کی جسارت کی۔ اور الوہیت مسیح کی جہازی رٹنی شروع کی۔ اس مقدس جنگ کو دیکھنے کے لئے فریقین کے صرف پچاس پچاس آدمی بذریعہ ٹکٹ دنگل میں آ سکے۔

ہمارے قادیانی نبی صاحب نے خوب دیکھا۔ کہ عیسائی پہلوان کبھی باہر کی مارتا ہے۔ اور کبھی اندر کی۔ تو پھر اس وقت آپ نے ذیل کے الفاظ میں دھوبی پٹڑا کسا۔ دھوبی پٹڑا ایسا پٹڑا چڑھا۔ کہ بیچارے مرزا نے امرتسر چھوڑ قادیان میں پناہ لی۔ راوی بیان کرتا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے ذیل کا دھوبی پٹڑا ۵ جون ۱۸۹۳ء کو مارا تھا۔

”اللہ نے مجھے یہ نشان بطور بشارت کے طور پر دیا ہے۔ کہ اس بحث میں دونو فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے۔ اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے۔ اور عاجز انسان کو خدا بناتا ہے۔ وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے“۔

(”جنگ مقدس“۔ صفحہ ۱۸۸)

آنجہانی مرزا صاحب نے صرف یہ دھوبی پٹڑہ ہی لگانے پر اکتفاء کیا۔ بلکہ ساتھ ہی ذیل کی یہ شرط بھی باندھ دی:-

”میں اس وقت اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ یعنی جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے۔ وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے۔ تو میں ہر ایک سزا کو اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے۔ روسیاہ کیا جائے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے۔ مجھ کو پھانسی دیا جائے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں۔ اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ زمین و آسمان ٹل جائیں۔ پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی“۔

(”جنگ مقدس“۔ صفحہ ۱۸۸)

روحانی حریف دھرا کا دھرا رہ گیا۔ ادھر ڈپٹی صاحب کے ہم جلیسوں کی جرأت دیکھئے۔ انہوں نے بڑے فخر سے آپ کا امرتسر میں جلوس نکالا۔ اور جلوس کے ساتھ ذیل کا جو نعرہ لگانا شروع کیا۔ وہ بڑا ہی مزیدار تھا:-

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے

سارے الہام بھول جائیں گے

خاتمہ ہووے گا نبوت کا

ایک ”بدکار“ عورت سے حسن سلوک

ایک حدیث میں آیا ہے۔ کہ ایک شخص نے آنحضرت کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ میری عورت (لا ترد ید لامس) کسی خواہش کرنے والے سے انکار نہیں کرتی۔ اشارہ تھا۔ کہ بدکار ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ”کہ اسے چھوڑ دو“۔ اس نے عرض کیا۔ کہ ”حضور اس سے میری اولاد ہے۔ یعنی اس کی علیحدگی سے میری خانہ ویرانی ہوگی“۔ فرمایا ”تجھے اختیار ہے“۔

(”اہلحدیث“۔ ۱۷ فروری ۱۹۲۶ء)

پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے

جب ادھر عیسائی یہ نعرہ لگا رہے تھے۔ مرزائی امرتسر کی ایک مسجد میں چھپ کر جھانجھی لگا رہے تھے۔ اور کرامات الصادقین کھول کر ذیل کی سطر پڑھ رہے تھے:-

”خدا نے آتھم کے مرنے کی مجھے بشارت دی“۔

(صفحہ آخیر سرورق)

اس پر قادیان میں خطوط کی بھرمار کی رسیا کر مرزا صاحب تو کھسیانے ہو رہے تھے۔ اور ڈپٹی صاحب سیر و سیاحت میں مشغول رہ کر دنیا کو سنا رہے تھے۔ کہ دیکھو۔ مرزا کا دھوبی پٹڑا بھی یونہی گیا۔

آنجہانی مرزا صاحب نے ۵ جون ۱۸۹۳ء کو دھوبی پٹڑا مارا۔ اور ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو پندرہ ماہ ختم ہو جاتے تھے۔ قادیانی اللہ میاں کا فرض تھا۔ کہ وہ اس تاریخ کو ڈپٹی صاحب کو ہاویہ میں ڈال کر مرزا کی بگڑی کی لاج رکھ لیتا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ قادیانی اللہ میاں کی چار فرشتوں والی پالکی کا ایک کنارہ کھسک گیا۔ اور دھوبی پٹڑا مرزائیوں کی چھاتی پر جا لگا۔

راقم کو چونکہ مرزا صاحب کو کھسیانہ دیکھنا منظور نہ تھا۔ اس لئے مرزا صاحب کو دوبارہ جانگھیا بندھوایا۔ اور پھر میدان میں لا اتارا۔ مرزا صاحب نے اکھاڑے میں دوبارہ آتے ہی فرمایا:-

”اگر کسی کی نسبت یہ پیشگوئی ہو۔ کہ وہ پندرہ مہینے تک مجذوم ہو جائے گا۔ اور اس کے ناک اور تمام اعضاء گر جائیں گے۔ تو کیا وہ مجاز ہو گا۔ کہ یہ کہے۔ کہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی؟

میعاد پیشگوئی کے خاتمہ پر آنجہانی مرزا صاحب کو کئی مریدوں کی طرف سے ناکامی کے خطوط موصول ہوئے۔ ان خطوط کو تسلیم کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔ کہ ”اس پیشگوئی کی وجہ سے بعض مرید برگشتہ بھی ہو گئے ہیں“۔ مرزا صاحب کا نفس واقعہ پر نظر چاہیے“۔

(”سراج منیر“۔ صفحہ ۶۲)

مرزا صاحب سے جب ہم نے مذکورہ اعلان لکھوایا۔ تو ڈپٹی عبداللہ آتھم نے ہاتھ جوڑ کر ہمارے دربار میں عرض کی۔ کہ ”بندہ نواز! آپ مرزا کا ساتھ نہ دیں۔ تو میں خود ہی مر جاتا ہوں“۔

ہم نے مرزا صاحب کے آگے جا کر ڈپٹی صاحب کا جب سندیش پہنچایا۔ تو کہنے لگے ”شاباش رفیق اعلیٰ۔ تمہارا جادو کارگر ہو رہا ہے“۔ ادھر ہم قیافہ شناسی میں مشغول تھے۔ ادھر ڈپٹی صاحب حضرت عیسیٰ کی گود میں جانے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ چنانچہ پہلی پیشگوئی سے پندرہ ماہ نہیں۔ بلکہ پورے ۲۳ ماہ بعد یعنی ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو ڈپٹی صاحب نے بمقام فیروزپور انتقال فرمایا۔ جب ہم نے قادیان میں یہ پیغام پہنچایا۔ تو ہمارے ممدوح مرزا صاحب نے رسالہ ”انجام آتھم“ لکھا۔ اور اس میں ذیل کی سطور دھڑ گھسیٹریں:-

”مسٹر عبداللہ آتھم ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروزپور فوت ہو گئے“۔

جب لوگوں نے اصل میعاد کے گزرنے پر اعتراض وارد کئے۔ تو ہم نے مرزا صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ آپ لوگوں کی بکواس کی پروا نہ کریں۔ ہم نے آپ کا کام تمام کر دیا۔ آپ بانگ دہل ذیل کا اعلان شائع فرمائیں:-

”ہمارے مخالفوں کو اس میں تو شک نہیں کہ آتھم مر گیا ہے۔ جیسا کہ لیکھرام مر گیا۔ اور جیسا کہ احمد بیگ مر گیا۔ لیکن اپنی طرف سے کہتے ہیں۔ کہ آتھم میعاد کے اندر نہیں مرا۔ اے نالائق قوم! جو شخص خدا کے وعدہ کے بموجب مر چکا۔ اب اس کی میعاد اور غیر میعاد کی بحث کرنے کی کیا حاجت؟ بھلا دکھاؤ۔ اب دکھاؤ وہ کس شہر میں بیٹھا ہے“۔

(”حقیقۃ الوحی“۔ صفحہ ۱۸۵ حاشیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنایا کرتے تھے۔ کہ آتھم کی پیشگوئی کے موقعہ پر جب مخالفین نے ہنسی ٹھٹھا شروع کر دیا۔ اور کہا۔ کہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ حالانکہ اس میں ایسی شرط تھی۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آتھم کو موت سے بچا لیا۔ تو نواب صاحب بہاولپور کی مجلس میں بھی ایک دن اس پر ہنسی کی جا رہی تھی۔ پیر غلام فرید صاحب چاچڑاں والے بھی جو نواب صاحب کے پیر تھے۔ وہاں موجود تھے۔ لوگ ہنسی کرتے رہے۔ اور وہ خاموش بیٹھے رہے۔ آخر نواب صاحب نے ہم

گوروکل کی سوامنی سبھا

(لیکھک پنڈت دیو شرما جی ابھے)

گوروکل کانگڑی کی سوامنی اور سنچالک سبھا پنجاب آریہ پرتی ندھی (انترنگ سبھا) ہے۔ یہ بہت سمے سے انوبھو کیا جا رہا ہے کہ یہ سبھا گوروکل کا سوامی تو اور سنچالن ٹھیک پرکار نہیں کر سکتی۔ خود گوروکل کے سنستھاپک مہاتما منشی رام (سوامی شردھانند) جی گوروکل کے مکھیہ ادھشٹاتا تھا آچاریہ کے طور پر انترنگ سبھا کے سوامی تو سے بہت تنگ رہتے تھے۔ وہ انوبھو کرتے تھے کہ انترنگ سبھا نہ تو گوروکل کو ٹھیک پرکار سمجھتی ہے۔ اور نہ اس کی سہایتا کرتی ہے۔ وہ اس کے یوگیہ ہی نہیں ہے۔ انہوں نے ایک بار انترنگ سبھا کا گوروکل کے پرتی اگیان دھرا اور اتیو بھینکر پریم کا چتر کھینچتے ہوئے ماہ بیساکھ سمت ۱۹۶۸ (سن ۱۹۱۱ء) کے "ست دھرم پرچارک" میں لکھا تھا:۔

"جو ماتا شرورتو میں بچھونا گیلا ہو جانے پر بچہ کا رونا سن کر اس کے منہ، ناک اور کان کو کپڑے سے بند کر کے اس کو چھاتی سے چمٹا کر اس کا گلا گھونٹ دیتی ہے۔ اسے بھی تو بچہ سے اگادھ پریم ہوتا ہے۔ کنتو اس کا پریم بچہ میں جیون ڈالنے کے استھان میں اس کا کام ہی تمام کر دیتا ہے... اب گوروکل آریہ پرتی ندھی سبھا کی انیہ کارروائیوں کے ساتھ ایک پرہسن سا بنا ہوا ہے۔ پرتی ندھی کی انترنگ سبھا پر چار آدمی انیہ وشیوں کے وچار میں جتنا سمے لگاتی ہے۔ اس کا چوتھائی سمے بھی گوروکل سمبندھی بڑے سے بڑے گمبھیر وشے کے وچار میں ارپن نہیں کر سکتے۔ سبھا کے سبھاسد اس کمزوری کو جانتے ہیں۔ کنتو گوروکل کے ساتھ ان کا اتنا اگادھ پریم ہے کہ وہ اس کو اپنے سے تھوڑے کال کے لئے بھی جدا کرنے کو تیار نہیں۔ بھلے ہی اس تھوڑے سمے کی جدائی سے ان کے پیارے گوروکل کو شدھ وایو کے سیون سے بل ملنے تھا سو سمے ہونے کی ہی سمبھاونا کیوں نہ ہو............. میری سمتی میں سبھا کے سبھاسد کیول اودیا کے کارن اس سمے اپنے کرتویہ پالن سے گرے ہوئے ہیں"۔

اس لئے مہاتما منشی رام جی نے سبھا میں ایک پرستاو بھی پیش کیا جس کے انوسار پرتی ندھی سبھا کے ہی آدھین گوروکل کے پربندھ کے لئے ایک الگ پربندھ کرتری سبھا میں پرتی ندھی سبھا کے سبھاسدوں، سنرکشکوں اور آچاریہ تتھا اسناتکوں آدی کے پرتی ندھی تھا۔ پرک ساہتیہ آدی وشیوں کے مرمگیہ ودوان ہوا کریں۔

سن ۱۹۱۱ کی ۲۰ مئی کو پرتی ندھی سبھا میں اس وشے پر خوب واد وواد ہوا۔ واد وواد ہونے کے سوائے اور کچھ نہ ہو سکا۔ اس طرح اور بارہ ورش بیت جانے پر پنڈت وشمبر ناتھ جی کے مکھیہ ادھشٹاتا رہتے میں ۱۷ مئی سن ۱۹۲۳ء کی سبھا میں ایک آپریکت پرکار کی ودیا سبھا کے گوروکل کی پربندھ کرتری سبھا بنانے کا پرستاو سویکرت بھی ہو گیا۔ وہ پرستاو بھی کئی کارنوں سے آج تک عمل میں نہیں آ سکا۔

سن ۱۹۳۲ء میں جب آچاریہ رام دیو جی نے مجھ سے گوروکل کا آچاریہ بن جانے کا آگرہ کیا۔ تو میں نے اس سمے ان کے سامنے اپنے گوروکل کے آچاریہ بننے کے سمبندھ میں جو دو تین کاوٹیں اپستھت کیں۔ ان میں سے ایک یہ انترنگ سبھا کے پربندھ کرتری ہونے کی دقت تھی۔ اس کا علاج بتلاتے ہوئے سب سے پہلے آچاریہ رام دیو جی نے پرتی ندھی سبھا میں سویکرت ہو چکے اس ودیا سبھا والے پرستاو کی بات مجھے سنائی۔ اور یہ وشواس دلایا کہ اگلے ورش یہ ودیا سبھا بن سکے گی۔ مگر میرے آچاریہ بن جانے پر اگرچہ ایک آپ سمتی اس ودیا سبھا والے پرستاو کو عمل میں لانے کے لئے بنی۔ اس کی کئی بیٹھکیں ہوئیں۔ اور نیم بھی بن گئے۔ پرنتو کئی کارنوں سے آج تک بھی کوئی کسی پرکار کی ودیا سبھا نہ بن سکی۔

مہاتما منشی رام جی کے زمانہ میں میں چودہ ورش تک گوروکل کا برہمچاری رہا ہوں۔ اس لئے مجھے گوروکلیہ ودیارتھی جن کا انوبھو ہے۔ سناتک ہو جانے پر ایک ورش بعد سے اب تک میں گوروکل میں ویدک تتو شودھک۔ وید اپادھیائے۔ اپ آچاریہ کا یہ کرتا آچاریہ تتھا انتم ۴ ورشوں میں آچاریہ کی حیثیت میں ہی گوروکل کی سیوا کرتا رہا ہوں۔ اس طرح ان اٹھائیس سالوں تک میرا گوروکل کا نکٹ سے گہرا تعلق رہا ہے۔

اس وستر انوبھو کے آدھار پر میں اپنے اس پریہ کل کی انتی۔ سپھلتا اور رکشا کے لئے کچھ پرورتن اتی آوشیک سمجھتا ہوں۔ سب سے پہلے استھان پر گوروکل کی پربندھ کرتری سبھا کا وشے ہے۔

پرتی ندھی سبھا میں سویکرت ہوئے ودیا سبھا والے پرستاو کی کیوں آوشیکتا ہوئی۔ یا گوروکل کی ورتمان پربندھ کرتری سبھا کو کیوں بدلنا چاہئے؟ اس کے کارن شاید بھن پرکار سے کہے جا سکتے ہیں۔ گوروکل کمیشن نے بھی اپنی پرکاشت رپورٹ میں ان ہی کارنوں کا الیکھ کیا ہے۔

(الف) گوروکل کے ورتمان سنگٹھن میں گوروکل کے سنرکشکوں، اسناتکوں، اپادھیایوں، ادھیاپکوں تتھا انیہ گوروکل کے ہتیشیوں کو یتھا یوگیہ استھان نہیں ہے۔

(ب) انترنگ سبھا کے زیادہ تر سدسیہ گوروکل سے اسپرشٹ (گوروکل سے دور) رہتے ہیں۔

(ج) انترنگ سبھا کو وید پرچار یا آیوروید ودیالیہ۔ اچھوت ادھار تتھا انیہ کئی جھنجھٹوں کاریوں کا پربندھ کرنا ہوتا ہے۔ اتہ وہ گوروکل پر پریاپت دھیان دے ہی نہیں سکتی۔

پرنتو میری سمجھ میں ان کارنوں کی ادھک سپشٹتا اور پورنتا کے لئے نمن لکھت چار باتوں میں کہا جانا ٹھیک ہوگا:۔

(اول) سبھا کا گوروکل میں دلچسپی کا ابھاو۔

(دوم) سبھا کا گوروکلیہ آدرش میں وشیش وشواس کا ابھاو۔

(سوم) گوروکل کا ایک شکشا سنستھا ہونا۔

(چہارم) گوروکل کا کانگڑی کا ایک پرانتیہ نہیں۔ کنتو اکھل بھارتیہ سنستھا ہونا۔

میں فرداً فرداً ہر ایک کو لیتا ہوں:۔

دلچسپی کا ابھاو

انترنگ سبھا کے سدسیہ اور خاص کر ادھیکاری گوروکل کے پرتی اداسین سے رہتے ہیں۔ یہ پرسدھ بات ہے۔ کہ سبھا کے ادھیکاریوں کے اپنے پتر گوروکل میں شکشا نہیں پاتے جن کے اپنے بالک گوروکل میں نہیں پڑھتے ہیں۔ ان میں گوروکل کے پرتی کیا دلچسپی ہو سکتی ہے؟ انترنگ سبھا کا چناو اس درشٹی سے نہیں ہوتا ہے کہ انہوں نے گوروکل کا سوامی تو اور سنچالن کرنا ہے۔ انترنگ سبھا کو تو انیہ وودھ پرکار کے کاریہ ہوتے ہیں۔ ان ہی کی درشٹی سے انترنگ سبھا چنی جاتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ گوروکل کی پربندھ کرتری سبھا ایک جدا سبھا ہونی چاہئے۔ اور وہ گوروکل سنچالن کی درشٹی سے ہی چنی جانی چاہئے۔

وشواس کا ابھاو

سوامنی سبھا یدی گوروکل کے پرتی اداسین ہو اور دلچسپی نہ رکھے۔ تو اس کا پرینام یہ ہوگا کہ گوروکل جدھر بہہ رہا ہے۔ ادھر بہتا جائے گا۔ اور گوروکل کے آچاریہ آدی سنچالک ادھیکاری جدھر چلا دیں گے۔ ادھر چلتا جائے گا۔ مجھے دکھ پورنک انوبھو ہوا ہے۔ کہ جہاں سبھا کی اداسینتا کے کارن گوروکل کو نقصان پہنچا ہے۔ اداسین اتھوا انوبھو ہین ہونے کے کارن انجانے کتنی بار سبھا نے ایسے نرنیہ کئے ہیں۔ جن سے گوروکل کی کومل آتما و ورتی کو بھاری آگھات پہنچا ہے۔ وہاں سبھا نے گوروکلیہ آدرش کو اوجھل کر کے ایسے نرنیہ بھی کئے ہیں۔ جن سے گوروکل جیون کی جڑیں تک ہل گئی ہیں۔

دیکھنے تو انترنگ سبھا کے کسی بھی مانیہ سبھاسد کے وشے میں یہ کہنا کٹھن ہے۔ کہ انہیں گوروکلیہ آدرش میں پورن وشواس نہیں ہے۔ پھر بھی میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ گوروکلیہ آدرش کو ٹھیک ٹھیک سمجھے بدھیمان آریہ کا ہر ایک انوبھو کرتا ہے۔ انترنگ سبھا کے پرایہ سبھی سدسیوں سے میرا انفرادی طور پر پریچے ہے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ وہ گوروکلیہ شکشا پرنالی سے پریم رکھتے ہیں۔ پھر بھی میں نمرتا پورنک کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ان میں کتنے گوروکلیہ آدرش میں پورا پورا وشواس نہیں رکھتے۔ اپنے بالکوں کو گوروکل میں داخل نہ کرانا جہاں اداسینتا کا مظہر ہے۔ وہاں اوشواس کا مظہر بھی ہو سکتا ہے۔ مگر میں تو ایک بہت موٹی بات کہنا چاہتا ہوں۔ گوروکل کی سنچالک شکتی ایک آدرش وینا (Idealism) ہے۔ اور وہ آدرش وینا سبھا کے بہت تھوڑے لوگوں میں ہے۔ گوروکل کو ایک "پاگل" نے قائم کیا ہے۔ اور اسے "پاگل" ہی چلا سکتے ہیں۔ دنیا کے سیانے لوگوں کا وہاں بہت کم کام ہے۔ سبھا کے سبھاسد تتھا ادھیکاری دنیا کے سیانوں کی درشٹی سے ادھک سمجھے جاتے ہیں۔ پاگلوں کی درشٹی سے نہیں۔ اس لئے وہ گوروکل کے اصلی سنچالکوں (گوروکل کے آدرش وان گوروؤں) پر حکومت کرنے کے یوگیہ نہیں ہوتے۔

گوروکل ایک شکشا سنستھا ہے

اسی طرح انترنگ سبھا کے سبھاسد ہی نہیں کنتو ادھیکاری بھی اس درشٹی سے نہیں چنے جاتے۔ کہ انہوں نے ایک شکشا سنستھا کا سنچالن کرنا ہے۔ جس کے لئے ان کا ادھیہ پرکار کے شکشا یوگیہ ہونا آوشیک ہے۔ گوروکل کیول ایک شکشا سنستھا ہے۔ کنتو ایک ادھیہ پرکار کی شکشا سنستھا ہے۔ اور ہمارے سنسار میں ایک نئے پرکار کی شکشا سنستھا ہے۔ کے آدرش کو رکھنے والی شکشا سنستھا ہے۔

گروکل نے صرف آریہ سماج کی سنستھا کے طور پر
جنم لیا ہے۔ اس لئے اس کا سنچالن ایک ایسی
سبھا دوارہ ہونے دیتے ہیں جس کے سبھا
سدوں کے لئے وہ گیان یا شکشا آوشیک
نہیں۔ جس کے بنا آدھار نہیں آتی۔ یا جس کے
بنا درشٹی کون وشال نہیں ہوتا۔ اس کمی کے
کارن بھی گوروکل کو ہانی پہنچتی ہے۔ گوروکل میں
سامپردائک سنکیرنتا گھس آئی ہے۔ اور یہی
شکشا تمپندھی وکاس رک جاتا ہے ؛

گوروکل اکھل بھارتیہ سنستھا ہے۔

گوروکل کے مہان سنستھاپک (مہاتما منشی رام)
کے کارن گوروکل پرارمبھ سے ہی اکھل بھارتیہ
سنستھا بن چکا ہے۔ اگرچہ اس کی سوامنی سبھا
پنجاب کی آریہ پرتی ندھی سبھا ہے پرنتو بھارت
کے کونہ کونہ میں بلکہ ودیشوں میں بھی گوروکل کو
لوگ جانتے ہیں مگر اس کی پنجاب پرتی ندھی سبھا
کی ادھینتا کو نہیں جانتے۔ اس میں دیش کے
سبھی پرانتوں کے نہ کیول پنجاب کے نہیں برہمچاری
تتھا گورو ہیں۔ اس کی شاکھائیں بھی انیہ
پرانتوں میں پرایت سنکھیا میں ہیں۔ اس
پرکار گوروکل سارے دیش کی وستو ہے ؛

اس طرح اصل میں پنجاب پرانتیہ سبھا لیے
(پنجاب میں شکشا یا ہندی
پرچار آدی) باتوں میں گوروکل کے آدھین تو
کی جا سکتی ہے۔ لیکن گوروکل کو پنجاب سبھا
کے آدھین نہیں کیا جا سکتا۔ ابھی تک
گوروکل پر سبھا کی ستا نام ماتر سی رہی ہے۔
اس لئے یہ آوشیک رہا ہے۔ پرنتو اب ستا بدر
کسی پڑے دیکھنے والے پرش کے گوروکل میں ...
کے کارن جبکہ سبھا گوروکل پر اپنا ادھک ادھیکار
جمانا چاہتی ہے۔ تو یا تو گوروکل سنکوچت ہو
جائے گا۔ اور اکھل بھارتیہ وستو نہیں رہے گا۔
یا اس کا شاسن ٹھیک طرح نہ چل سکنے کے
کارن گوروکل کا بگاڑ ہو گا ؛

پنجاب کی پرتی ندھی سبھا نے بڑے پریم
اور پرشرم کے پسینہ سے گوروکل کو پالا پوسا
ہے۔ پرنتو اب سمے آ گیا ہے۔ جبکہ اسے گوروکل
کو ادھک وستریت ہاتھوں میں سونپ دینا
چاہئے۔ اور اس طرح اپنے آپ کو بھی بڑھا
لینا چاہئے ؛

میں جانتا ہوں۔ کہ پنجاب کے انوبھوی آریہ
بھائی بھاؤ ایسا دشا چھیڑنے پر سچ مچ اشنکت
ہوتے ہیں کہ انیہ کوئی سبھا اتنی بھاری
ذمہ داری کیسے اٹھا سکے گی؟ پرنتو میں سمجھتا
ہوں۔ کہ یہ ہماری ... کی آشنکا ہے۔
بھارت کا ... پرانتیہ سبھاؤں سے آریہ پرتی
ندھیوں میں آریہ سملن سے باہر لے شکشا ... دیکھیہ
تتھا گوروکلیہ آدرشوں کے ماننے والے مہانو بھاو
بھی سملٹ کر کے ایک سبھا بنائی جا سکتی ہے۔
جو اتنے ہی پریم اور پرشرم سے گوروکل پرنالی
کو پرچارت کرنے کو اپنے ہاتھ میں لے
لیوے ؛

اس انتم نویدن سے یہ بھی سپشٹ ہے۔
کہ پرتی ندھی سبھا دوارہ سوبکرت آریہ ودیا
سبھا والے پرستاو سے بھی ہمارا کام نہ چلیگا۔
اس پرستاؤ میں آریہ سماج کے باہر کے گوروکلیہ
آدرش میں وشواس رکھنے والے شکشا
دگیوں کے لئے تو استھان ہے ہی نہیں۔
پر دیسے بھی خاص کر پنجاب پرتی ندھیوں کی
ہی ایک دوسری سبھا ہو جائے گی ؛

اس لئے میں نے بھی پیچھے سے اس ودیا سبھا
والے ورتمان پرستاو پر زور دینا چھوڑ دیا تھا۔
اب میں سپشٹ دیکھ رہا ہوں۔ کہ ہمیں اس پرستاو
میں بھی کچھ پریورتن کرنا آوشیک ہو گا۔ وہ
پریورتن کیا ہو۔ اتھوا گوروکل پربندھ کرتری
سبھا کیسی ہو؟ اس کی پوری یوجنا پاٹھکوں
کے سامنے پرستت کرنے سے پہلے اس لیکھ
دوارہ تو میں آریہ وچارکوں سے اتنا ہی نویدن
کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اس وشے پر گمبھیرتا سے
وچار کریں۔ پتروں میں اس کی چرچا کریں۔ پرسپر
مل کر اس سمبندھ میں وچار۔۔ ۔ کریں۔
جس سے کہ آگامی ۱۹۳۶ء کی سبھا میں اکٹھے ہونے
والے پنجاب کے پرتی ندھیوں کے سامنے اس
اتی آوشیک وشے کی کوئی یوجنا تیار کر کے پیش
کی جا سکے۔ اور ہم سب اس سمبندھ میں کسی
ایک نرنے پر پہنچ سکیں ؛

یہ ٹھیک ہے۔ کہ اپنے ہاتھ سے دوسرے کو
ادھیکار دے دینا بہت کٹھن ہوتا ہے۔ مگر
ہم کو دھرم سنستھاؤں کے لئے یہ کچھ بھی کٹھن نہیں
ہونا چاہئے۔

ادھیکاریوں کے ہاتھوں میں سدا بہت کچھ
اوسمبھت ہوتا ہے۔ اس لئے میں اپنی پنجاب
پرتی ندھی سبھا کے ادھیکاریوں سے خاص طور
پر پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ اس وشے میں بیکتیک
اور سامو ہک طور پر اوشیہ وچار کریں۔ ان دس
گیارہ مہینوں میں سوچ وچار کر ایک یوجنا تیار
کریں۔ تتھا پرتی ندھی سبھا کے ادھیویشن میں
اسے سویکرت کر لینے کا بھی وشیش ادیوگ کریں ؛
(ادم سنگھ)

آریہ سمیلن سرگودھا میں پیش ہونے والے پرستاو

آریہ کانفرنس سرگودھا میں مندرجہ ذیل وشیوں پر وچار کیا جائے گا :-

۱۔ آریہ سماج میں روزانہ ست سنگ کی پرتھا کو جاری کیا جائے ؛

۲۔ سنسکار وغیرہ یگیوں کا پرچار ؛

۳۔ آریہ جاتی میں مانس شراب کی بڑھتی مانگ کو کیس پرکار روکا جائے ؟ تمباکو کا استعمال بھی صحت کے لحاظ سے نقصان دہ ہے۔ اور بچوں کے لئے تو بالکل بندش ہونی چاہئے ؛

۴۔ چھوٹی عمر کے وواہ کو شاردا ایکٹ کی سہایتا سے روکا جائے ؛

۵۔ آریہ بھائی خاص طور پر اپنی اولاد کو گوروکلوں میں بھیجیں۔ تعلیم کا ڈھنگ ایسا بنایا جائے کہ ویدک سنسکرتی کی رکھشا کا سادھن اور آریہ جاتی کے سدھانتوں کے پرچار کا سادھن بن سکے۔ اور ایسا کوئی بھی ودیارتھی آریہ سنستھاؤں میں تعلیم حاصل نہ کر سکے۔ جو کہ شادی شدہ ہو۔ ہر ایک سنستھا میں ہندی لازمی اور پہلی جماعت سے ہونی چاہئے ؛

۶۔ بیکاری کو روکنے کے لئے تعلیم کا ڈھنگ بدلا جائے ؛

۷۔ دیش میں جنم کے آدھار پر جو سماجک تتھا ناگرک ادھیکاروں کا بٹوارہ کیا جا رہا ہے۔ اس کے پرتی ورودھ کیا جائے ؛

۸۔ آریہ بھاشا کے پرچار کے سادھنوں پر وچار ؛

۹۔ گرام پرچار ؛

۱۰۔ آریہ سماج کے پرچار کھشیتر کو بڑھایا جائے۔ ہندوؤں کے علاوہ دوسرے مذاہب میں پرچار کو بڑھانا ؛

۱۱۔ آریوں میں وواہ جنم مولک ذات پات کی پروا نہ کر کے گن۔ کرم۔ سوبھاؤ اور کل شیلتا کو دھیان میں رکھتے ہوئے ہونے چاہئیں۔ سنسکار کا مہنوا ادھک ہونا چاہئے۔ خرچ کم ہونا چاہئے۔ فضول بھرم مولک رسم و رواج بند ہونے چاہئیں۔ اس آدرش کی پورتی کے لئے آریہ پریواروں کو سرومیی سارو دیشک سبھا دوارہ قائم ہوئے وواہ سدھار منڈل اور پنجاب کے آریہ سماج کے سنگٹھن کا آشرائے کر سمتھاپت آریہ بھراتری منڈل کو پورا سہیوگ دینا مناسب ہے ؛

۱۲۔ آریہ پرشوں کو سودیشی چیزیں خریدنی چاہئیں۔ اور انہی کا پرچار کرنا چاہئے۔ بھارت کے غریب اور مزدور لوگوں کے ساتھ سمبندھ جوڑنے کے لئے کھدر کا استعمال کرنا چاہئے ؛

۱۳۔ نظام حیدرآباد اور بہاولپور وغیرہ اسلامی ریاستوں میں ویدک دھرم کے کاریہ پر کاوٹیں اور ناگرک ادھیکار کے بٹوارہ میں سامپردائکتا ؛

۱۴۔ آریہ سماج کو کانگرس اور دیش کا سدھار کرنے والی سنستھاؤں کے ساتھ تعمیری عمل اور اقتصادی ترقی اور دھرم انکول سماج سدھار کے کاموں میں پورا سہیوگ دینا چاہئے ؛

۱۵۔ آریہ دیویوں میں دھرم پرچار کا کاریہ زور سے ہونا چاہئے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے کنیا گوروکل کے ذریعہ دیویوں میں ہندی سنسکرت ویدک دھرم اور سنسکرتی کا خاص پرچار کرنے کے لئے امتحانات اور پرمان پتروں کی آیوجنا ہونی چاہئے ؛

۱۶۔ آریہ ویر دل کو مضبوط کرنا چاہئے۔ اور میلوں۔ جلسوں اور دیگر ایسے مواقع پر آریہ ویر دل سے سیوا کا کاریہ لینا چاہئے ؛

(ادھیش پرکاش وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور)

اطلاع عام

ہر ایک آریہ سماج کو وگیاپن دیا جاتا ہے۔ کہ ایک لڑکا مسمی ہنس راج ولد لالہ جیند رام سکنہ گوجرہ ضلع لائل پور تحصیل ... سے گم ہے۔
ذیل عرصہ تقریباً اڑھائی ماہ سے گم ہے۔
عمر تقریباً بارہ سال۔ قد میانہ۔ رنگ گندمی۔ ماتھا قدرے اونچا۔ ناک قدرے لمبی ہوئی۔ چہرہ چوڑا۔ خواندہ ہندی بھاشا۔ گوروکل رائے کوٹ اور کمالیہ میں تین سال تعلیم حاصل کرتا رہا ہے۔ زیادہ تر ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا ہے ۔۔۔ شاید کسی مسلمان کے ہاتھ آ گیا ہو۔ اور ماں نے اسے اپنے کسی یتیم خانہ میں پہنچا دیا ہو۔ جس سجن کو اس کا پتہ لگے۔ تو براہ نوازش منتری آریہ سماج گوجرہ ضلع لائل پور کے پتہ پر اطلاع دے ؛
(پردھان آریہ سماج گوجرہ۔ ضلع لائل پور)

کب ؟

(از شریمان نرنجن ناتھ جی گوردت بھون لاہور)

کب آؤ گے ؟ کرشن مُراری!

کب آؤ گے؟ مُرلی منوہر!

کبھی کبھی ہمارے سناتنی بھائی مذکورہ بالا مطلب کے بھجن گایا کرتے ہیں۔ اُس وقت یہ سوچ پیدا ہوتی ہے۔ کہ یہ بھائی بھگوان کرشن کو کیوں بلاتے ہیں؟ کہاں وُہ گزرا ہوا زمانہ۔ کہاں زمانہ حال۔ اُس وقت وُہ اتنے بڑے ہو کر بھی گئو ئیں چرایا کرتے تھے۔ مگر آج کل بڑے آدمیوں کی شان کے یہ شایان نہیں۔ آج کل ترشن نے کر بھی موٹر رکھنے کا جس قدر شوق ہے۔ اُس قدر شوق پرویسر کے ہوتے ہوئے بھی گائے رکھنے کا نہیں۔ آج کل زیادہ تر وُہی لوگ گائے رکھتے اور وُہی چراتے ہیں۔ جن کا پیشہ یہی ہے۔ ہاں گائے کو چرانے والے ہندوستان میں بہت ہو گئے ہیں۔ جس متھرا بندرابن میں وُہ کھیلا کرتے تھے۔ اور جہاں گھر گھر ماکھن کے مٹکے بھرے رہتے تھے۔ وہاں مندروں اور گھنیٹروں میں بھوکے ننگے زیادہ تعداد میں نظر آئیں گے۔ یا بھنگ کے لوٹے چڑھانے والے بڑی توند نکالے ہوئے مہاراج رہ گئے ہیں۔ یا جمنا تٹ میں کچھوے گردن اُٹھائے یاتریوں کی راہ دیکھا کرتے ہیں۔ کیا بھگوان کو دکھانے کے لئے یہی کافی ہے؟ جس گیتا نے ارجن کے مُردہ جسم میں رُوح پھونک دی اُس گیتا کے ایک اکھشر پر بھی آج عمل نہیں ہوتا۔ اس لئے بھگوان کو دکھانے کے لئے ہمارے پاس کیا دھرا ہے؟ بھگوان کی آمد کے لئے کچھ تیاری ہونی چاہئے۔

ممکن ہے ہمارے بھائی مدد کے لئے بھگوان کو بلاتے ہوں۔ مگر آج کل وُہ کس قسم کی مدد کر سکتے ہیں؟ آج کل کی آفت اتنی بیرونی نہیں جتنی اندرونی ہے۔ ارجن نے کرشن کو پکارا تھا۔ ارجن حق رکھتا تھا۔ ارجن نے کرشن کی بھگتی کا پورا پورا ثبوت دیا تھا۔ کرشن کے ایک ایک لفظ کو ارجن نے اپنے اندر جذب کر لیا۔ مگر آج کون اُن کے اپدیش کو جذب کر سکتا ہے؟ مثال آپ کے روبرو ہے۔

نیچے۔ سُن لیجئے۔ بھگوان کو جو بُلاتے ہو۔ پہلے ہمارے سب کے درمیان جو زندہ موجود ہیں۔ جو سدا رہنے والے نہیں۔ جن کے جُدا ہوتے پھر ان کو کرشن کی طرح بُلایا کرو گے۔ اور وُہ بھی کبھی نہیں کہا کہ آپ کے پاس واپس نہیں لوٹ سکیں گے۔ اُن کی زندگی میں ہی اُن کے اپدیش سُن لو۔ ہاں اپدیش سننے میں ہی ماہر نہ بنتے جاؤ۔ عمل کرنے کی بھی رغبت دو۔ مہاتما گاندھی اس جہان میں موجود ہیں۔ ہمارے بھائیوں نے اُن کے لئے اپنی عقیدت کا پورا پورا ثبوت دے دیا۔ لوگ جوق در جوق اُن کے درشن اور جلوس کے شوق میں نکلے۔ گھنٹوں پہلے مقررہ وقت سے گھنٹوں پہلے پہنچے۔ راتوں گھاس پر سوئے۔ اور طرح طرح کی تکالیف بھی اُٹھائیں۔ لیکن کیا منہ لے کر جلسہ اور جلوس کر واپس آتے رہے۔ اُن کا سب سے پہلا اور پُرانا اور اُن کی زندگی کے ساتھ نبھنے والا اپدیش یہ ہے۔ کہ "کھدر پہنو"۔ ہماری بہنیں اپنے طرز عمل سے کہتی ہیں۔ کہ "ہم تو وُیل پہنیں گی"۔ چاہئے تو یہ تھا کہ کھدر ہی کھدر نظر آتا۔ مہاتما جی چرخہ کے حامی ہیں۔ مگر آپ گلی کوچوں میں گھوم جاؤ۔ کہیں چرخہ کی گھوں گھوں سنائی نہیں دے گی۔ انہوں نے سال بھر ہریجنوں کے اُدھار کیا۔ مگر ہمارے بھائیوں نے ہریجنوں کا کتنا اُدھار کیا ہے۔ یہ کسی سے چھپا نہیں ہے۔

اس میں شک نہیں۔ کہ جنہوں نے مہاتما جی کے درشن کے لئے اس قدر تکالیف اُٹھائیں۔ اُن کے لئے یہ کہنا کہ یہ مہاتما کے بھگت نہیں سخت درجہ کا کفر ہو گا۔ مگر بات یہ ہے۔ کہ:-

پنچوں دا کہنا سر متھے

پر نالہ اوتھے دا اوتھے

یعنی مہاتما جی! آپ جو اپدیش کرتے ہیں۔ وُہ حرف بحرف ٹھیک ہے۔ مگر ہم بھی جو کچھ عمل میں لا رہے ہیں۔ وُہ اٹل ہے۔ ہم آپ کے اپدیش پر پھول چڑھاتے ہیں۔ اور سدا چڑھاتے رہیں گے۔ بلکہ جب آپ اس دُنیا میں نہ ہوں گے۔ تو رام اور کرشن کے ساتھ آپ کا سنگھاسن ہو گا۔ اور رام اور کرشن کی طرح آپ کو بلایا کریں گے۔

واہ کمال ہے۔ کیسی عمدہ فلاسفی ہے۔ کیا دُنیا میں ہماری قوم سے بھی زیادہ کوئی عقلمند قوم ہو گی۔ جو ہاتھ میں پکڑے ہوئے کبوتر کو تو چھوڑ دیتی ہے۔ اور اُڑتے ہوئے کے پیچھے بھاگتی ہے۔

یہ تو ہوئی پڑوسیوں کی بات۔ اب آپ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں۔ کہ کیا ہو رہا ہے؟ اپنے ہاں بھی لوگ کہا کرتے ہیں۔ کب آؤ گے؟ بھگوان دیانند اور اپنے بھاشیہ کو پورا کرو گے۔ ہائے پنڈت گورودت جی کے پیچھے کوئی وِدوان اُن کا ثانی نہیں ہوا۔ پنڈت لیکھرام کی جگہ اب تک خالی ہے۔ سوامی شردھانند جی سا شہید مرد کب پیدا ہو گا؟ اس قسم کا اندرونی آنکھوں سے نہیں۔ باہر کی آنکھوں سے رونا روز سننے میں آتا ہے۔

لیکن یہی کبھی خیال نہیں آیا۔ کہ جو لوگ ہم سے جُدا ہو گئے۔ وُہ تو ہمیشہ کے لئے گئے۔ مگر جو ہمارے درمیان موجود ہیں۔ اور جو باری باری ہم سے جُدا ہو جائیں گے۔ اُن کی زندگیوں کا اُن کی موجودگی میں ہی فائدہ اُٹھایا جائے۔ اُن کے جُدا ہونے پر اُن کے پیچھے رونا اور پھر اُن کو یاد کرنا۔ اور اُن کی خالی جگہ دیکھ دیکھ کر گریہ و زاری کرنا محض .... عقلی اور ...... مردی ہے۔

میرے ایک بزرگوار بھائی مرحوم (مہاشے) لالہ سائیں داس جی کو بہت یاد کیا کرتے ہیں۔ اُن کی دُور اندیشی مثال کے طور پر پیش کی جاتی ہے۔ جب کوئی سبھاسد سپتاہک ستسنگ میں غیر حاضر ہوا کرتا تھا۔ تو وہ لالہ سائیں داس جی کی تیز نگاہ سے بچ نہیں سکتا تھا لالہ جی اُس سے اُس کی غیر حاضری کا پریم پُورک سبب دریافت کرتے تھے۔ لیکن آج وُہی میرے بزرگوار بھائی میرے ہزار بار کہنے پر بھی سماج مندر کی شکل نہیں دیکھتے۔ مرے ہوئے کو رونا اور زندہ کی پرواہ نہ کرنے کی یہ ایک زندہ مثال ہے۔

بھائیو! پنجابی میں کہتے ہیں:-

تینوں وڈا کس نے بنایا؟

جواب۔ مونیاں نے۔

جن کے سر پر سے بزرگوں کا سایہ عاطفت چھن جاتا ہے۔ اُن کو بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر مریادا کو قائم رکھنا پڑتا ہے۔ اس واسطے ہم لوگوں میں جو بھی بچے رہ گئے ہیں۔ اُنہی کو پرمان کر کام چلاؤ۔ پھر ہماری کھوئی ہوئی شان قائم ہو جائے گی۔ بار بار اپنی کمزوری پر رونے سے غیر لوگ ہم کو حقیر جان کر ہم کو پاؤں کے نیچے کچل ڈالیں گے۔

میں جب کبھی اپنے اردگرد دیکھتا ہوں۔ تو مجھے کوئی وجہ مایوسی کی نظر نہیں آتی۔ ہمارے بیچ میں تیاگی بھی بے مثال ہیں۔ تپسوی بھی بے نظیر ہیں۔ سماج کی لگن والے بھی کم نہیں سوامی دیانند کے پکے بھگت بھی ہیں۔ ایماندار آزاد خیال بھی ہیں۔ اگر سماج کے لئے جان جوکھوں میں ڈالنے والے بھی ہیں۔ وِدیا میں بھی اپنی مثال آپ ہی ہیں۔ خدمت کرنے والوں کی بھی کمی نہیں۔ پیسہ کمانے اور خوب دل کھول کر دان دینے والے بھی ہیں۔ بات کی تہ تک پہنچنے والے۔ سماج کو مصیبتوں سے بچانے والے سوسائیٹی کے رگ و ریشہ سے واقف کار۔ بگڑی بنانے والے۔ اُلجھنوں کو سُلجھانے والے۔ تن دھن سے جانے والے۔ مان (من سے) جانے والے۔ دھن (دھن سے) بکھیرنے والے سب قسم کا مصالحہ موجود ہے۔ کسی بات کی کمی نہیں۔ اگر سب میں ایک ایک کا نام لکھ کر اور خوب دل کھول کر ایک کی صفات بیان کر سکتا تھا۔ مگر اس سے سب کا مزہ کرکرا ہو جائے گا۔ اور کسی کا خوشامدی کسی کا براہ۔ کسی کا دوست اور کسی کا رشتہ دار سمجھا جاؤں گا۔ اس لئے "چہ اکارے کنند ..... کہ بازا بد لشیمانی"۔

یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی پھر کمی کس بات کی ہے؟ بس کمی کا ظاہر کرنا

"چھوٹا مُنہ بڑی بات ہے"

کیونکہ کمی ایک نہیں۔ انیک ہیں۔ جتنے کام کرنے والے ہیں۔ کم از کم اُتنی ہی کمیاں ہیں (جتنے گزر چکے ہیں۔ اُن میں بھی باوجود بے بھاگوں کے کمیاں تھیں) ایسا تو کوئی آدمی نہیں ہے۔ جس میں کوئی کمی نہ ہو۔ جو ہمیشہ کمی سے خالی ہو۔ اُس کے لئے اس بھومی پر نہیں۔ بلکہ کسی دیو لوک میں جگہ ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ ایک آدمی میں گُن ہی گُن ہوں۔ کوئی کمزوری نہ ہو۔ مصیبت یہ ہے۔ کہ اگر نقطہ چینی کا یہاں نمونہ دیا جائے۔ تو میرے بھائی ایک دوسرے پر منسوب کرنے میں لگ جائیں۔ اور ممکن ہے مجھ سے بھی غلطی ہو۔ ایک پریوار کے سب بندوں میں کچھ نہ کچھ بھید ہوتا ہے۔ مگر سب پریوار والے گھر کی مریادا کو قائم رکھتے ہیں۔ پھر ہم کیوں اتنے بھولے واقع ہو گئے ہیں۔ کہ ایک دوسرے بھائی کی کمزوری کا ڈھنڈورہ پیٹا کرتے ہیں۔ اور جگ ہنسائی کا اوسر پیدا کرتے ہیں۔ ہر ایک بھائی میں بے بہا گُن ہیں۔ اور ذرا سی کمی بھی ہے۔ اور وُہ کمی سب کے خیال میں نہیں ہے۔

بھائیو اور کام کرنے والے بھائیو! ایک دوسرے کے نقائص طشت از بام کرنے کی عادت کو چھوڑ دو۔ موتی کی آب اُتر جاتی ہے۔ تو اس کی قدر کم ہو جاتی ہے۔ موتیوں کی طرح چمکنے والے بزرگ بھائیوں کی آب اور گلاب کے پھولوں کی طرح کھلنے والے نوجوانوں کی خوشبو کو قائم رہنے دو۔ ساتھی ہوتے ہوئے بھی بے کس نہ بنتے جاؤ۔ دوستوں کی تعداد میں اضافہ کرو۔ بزرگوں کو بزرگی کی کرسی پر بٹھاؤ۔ نوجوانوں کو نئے نئے کام کرنے دو۔ بچوں کو نوجوان بننے کی شکشا دو۔ اسی میں سب کی بھلائی ہے۔ جو جس کام کے لائق ہے۔ اُسے وُہی کام کرنے دو۔ غرور سے نہ بولو۔ بم سے قابو کرو۔ غلطی بھی پیدا ہونے کا موقعہ نہ دو۔ (جن) میں بے پرواہی نہ کرو۔ زیادہ احتیاط سے پرتو۔ اُدار تا میں کنجوسی نہ کرو۔ اور ہم

...بخوبی اچھی طرح روشن ہو چکا ہے۔ ... حیدرآباد کی حکومت نے یہ اپنا فرض ... رکھا ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ ... ذریعہ سے دیگر مذاہب کو نیست ... مسلمانی مت کو عروج کی شکھر پر ... لہذا آج کل ان کی نظر عنایت ... پڑی ہوئی ہے۔

... کے خلاف انتہائی تعصب

... کا بیسواں سالانہ جلسہ ... ہو گیا ہے۔ اور آریہ سماج مورم کا سالانہ ... کی وجہ سے بند پڑا ہوا ہے۔ آریہ سماج ... کی قطعاً اجازت نہیں دی جاتی۔ ... مقام کے آریہ سماجوں کی جانب سے ... مقام ہلی کھیڑ ہر سال بموقعہ ہولی ... کیا کرتے تھے۔ جس کا داخلہ ... کے روزنامچہ میں موجود ہے۔ مگر ... تعلقدار اور پولیس نے ارادتاً اس ... کو بند کر دیا ہے۔ اس کے جائز ... منع کر دیا جاتا ہے۔ اور ... لٹریچر کی قطعی اجازت ہے۔ قریباً ... پولیس میں ایسے مسلمانوں کو ... کیا گیا ہے۔ جو خواجہ حسن نظامی کی ... کے پیرو ہیں۔ وہ جو کچھ بھی جھوٹی رپورٹ ... افسر بالا کے لئے وحی سے بڑھ کر درجہ ... ہے۔ باہر کے مولانے ریاست میں ... ہو کر من مانے خیالات پھیلا سکتے ہیں ... ہمارے شیریں زبان اپدیشک پنڈت رام چندر ... کا داخلہ بند کر دیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو ... کے جلسہ جلوس کی چھٹی ہے۔ مگر کوئی ... ہندو یا آریہ کسی قسم کا دھارمک فعل کرے ... کے سزا دی جاتی ہے۔ مثلاً حال ... مقام کو ہیر ایک شخص براہمن کو باجہ ... کے ساتھ اپنے گھر بھوجن کے لئے گیا۔ بس ... کو بلا اجازت جلوس میں بیدر کی عدالت ... سزا ہو گئی۔ مگر اسی ستفر بیدر میں مسلمانوں ... طرف سے ہندوؤں کو چڑانے کے لئے گائیوں ... کو جلوس کے ساتھ باجہ بجاتے ہوئے ذبح ... کرنے کے لئے لے گئے۔ مگر کسی حاکم کو اس کے ... کارروائی کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ... اگر آریہ بھائی الیشور پر رکھتا کے بھجن گانے ... نکلے۔ تو توہین اسلام ہو گئی۔ افسوس ... ہزار افسوس!

... سماجی بھی عجیب دل اور گروہ کے آدمی ہیں۔ ... پابندیوں کے درمیان ویدک دھرم ... کے گلے کو بے کھٹکے ریاست میں ... پرچار کرتے ہی رہتے ہیں۔ اب ... سوچا ہے کہ تھوڑی بھر آریہ سماجی ... ہیں۔ سوا کروڑ ہندوؤں کو تو

ریاست حیدرآباد میں ویدک دھرم پرچار کے خلاف جہاد

ہم نے بے زبان اور بے دل و دین بنا ہی رکھا ہے۔ اب ان آریوں کو کچل دو۔ کامیابی ہی کامیابی ہے۔ بس سرکردہ آریہ سماجی کارکنوں پر مقدمہ مقدمات چلانے شروع کر دیئے۔ تاکہ مالی نقصان کے باعث بہ خود بخود پرچار سے دست بردار ہو جائیں۔ ادھر جلسوں اور جلوسوں پر پابندیاں عائد کر کے اس قسم کا پولیس کے ذریعہ مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ کہ ہندو خائف ہو کر ہر لحاظ کو بس آریہ سماج سے دور رہا گیں۔ اور ادھر قابل سے قابل اپدیشک اور عمدہ سے عمدہ لٹریچر کا ریاست میں داخلہ بند کر دیا ہے۔ اور آریہ سماجیوں کے پر اکھاڑ اکھاڑ کر انہیں زندگی میں پرواز کرنے کے ناقابل بنا دیا گیا ہے۔ اور حال ہی میں ایک مراسلہ غلط اطلاع کی بنا پر ضلع بیدر کے محکمہ اول تعلقداری سے جاری ہوا ہے جو ... یہ ہے:

مراسلہ ... ۱۴ امرداد ۱۳۴۳ف ... منجانب اول تعلقدار صاحب خدمت دوم تعلقدار صاحب۔ مقدمہ جلسہ ہندو مہا سبھا اجمیر +

مقدمہ صدر ترقیم ہے کہ جلسہ ہندو مہا سبھا اجمیر اکتوبر ۱۹۳۳ء میں اشخاص ممالک محروسہ سرکار عالی شریک تھے۔ ان کی نسبت سرکار کا حکم ہے۔ کہ ہر دست ان کو متنبہ کیا جائے۔ اگر رعایا سرکار عالی سے کوئی شخص اس قسم کے سیاسی جلسوں میں شریک ہو گا۔ تو اس کے ساتھ سخت تدارک کیا جائے گا۔ اشخاص شریک جلسہ کے منجملہ شام لال وکیل ہلی کھیڑ اور بنسی لال وکیل اودگیر آپ کے مستقر اور ڈویژن کے باشندے ہیں۔ جن کے ہمراہ تقریباً چالیس مرہٹہ اور لنگایت گئے ہوئے تھے۔ لہذا اشخاص مذکور کو حکم سرکار سنا کر دستخط اطلاع یابی لی جائے۔

سرکار کے حکم کی مجھ کو اطلاع ہوئی۔ جواب علیحدہ پیش کرتا ہوں۔

جواب ۱۶ امرداد ۱۳۴۳ف مطابق ۲۲ اگست ۱۹۳۵ء شرح دستخط شام لال وکیل

اجمیر میں مہرشی سوامی دیانند جی کی اردھ شتابدی منائی گئی تھی۔ جو خالص مذہبی اور جنرک جلسہ تھا جس میں شریک ہونا آریوں کا فرض اولین تھا کیونکہ اپنے بزرگ رشیوں کی سبھا میں شریک ہونا ہر انسان کا فرض اور جنرک ہے۔

اس لئے محض مذہبی جلسہ ہونے کی وجہ سے شریک ہوئے تھے۔ مخفی نہ رہے۔ کہ اسی موقع پر وہاں پر ہندو مہا سبھا کا جلسہ بھی ہو رہا تھا جس کی تاریخ اور وقت وہی تھا۔ جو سوامی دیانند کی اردھ شتابدی کے جلسہ کا تھا۔ ایسی صورت میں ہمارے لئے مذہبی کارروائی چھوڑ کر اس میں شریک ہونا ناممکن تھا۔ شرکت کی ضرورت تھی۔ اور نہ ہم میں سے کوئی شخص اس جلسہ میں شریک ہوا۔ ایسی صورت میں نہ معلوم کس طرح ہم لوگوں کو سرکار کی نظر میں مذکورہ ثابت کرنے کی نیت سے غلط طور پر اطلاع دی گئی۔ چنانچہ بار بار اس طرح ہم کو بدنام کرنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔ لہذا استدعا ہے۔ کہ اس کی تحقیقات کر لی جائے۔ اور ہم کو بھی تردید کا موقعہ دیا جائے۔ تو عین انصاف نوازی متصور ہو گی۔

اس ریاست میں ہماری حالت کا نقشہ حسب ذیل ہے۔ ہم کو مسلمان نہ ہونے کی بے کسی فرضی جرائم کی آڑ میں سزا دی جانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ہم کو نوکریاں نہیں دی جاتیں۔ ہم کو مذہبی رسوم و جلسہ منانے کی اجازت نہیں ملتی۔ ہم اپنے مذہبی وعظ و لٹریچر باہر سے منگوا نہیں سکتے۔ نہ ہی ریاستی ہندو یا آریہ کوئی مجلسی و مذہبی کتاب چھپوا کر شائع کر سکتا ہے۔ نہ اپنے بچوں کو مفید تعلیم دینے کے لئے مدرسے کھول سکتے ہیں۔ نہ کسی مفید تحریک کو رواج دے سکتے ہیں۔ بڑی بے عزتی سے اپنی زندگی گزارتے ہیں۔

"حیدرآباد ڈے" کی دھوم

لاہور کے آریہ سماجیوں کا فیصلہ:۔ لاہور ۲ ستمبر۔ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کے اعلان کے مطابق "حیدرآباد ڈے" منانے کے لئے آج صبح آریہ سماج مندر وچھو والی میں شہر لاہور کی تمام آریہ سماجوں کا ایک مشترکہ جلسہ منعقد ہوا جس کے صدر پنڈت ٹھاکر داس جی تھے۔ حاضرین بھاری تعداد میں شامل جلسہ تھے۔ نظام کے رویہ کے خلاف زبردست جذبہ ناراضگی پایا جاتا تھا۔ مختلف آریہ سماجوں کی طرف سے کئی مہا پُرشوں نے حیدرآباد میں آریہ سماج پر لگائی گئی پابندیوں پر اظہار خیال کرتے ہوئے مشترکہ ریزولیوشن کی زبردست تائید کی۔ آخر میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوا:

"لاہور کے آریوں کی ... جنک سبھا ریاست حیدرآباد ... آریہ سماج کے پرچار کا پر ... لگائی گئی بالکل نامناسب اور سخت پابندیوں کے خلاف اظہار ناراضگی کرتی ہے۔ اور آریہ سارودیشک پرتی ندھی سبھا کی معرفت نظام حیدرآباد کی سیوا میں بھیجے گئے میموریل کا پورے دل سے سمرتھن کرتی ہے۔ اور آریہ سارودیشک سبھا کو پورا وشواس دلاتی ہے۔ کہ اگر یہ پابندیاں جلد نہ ہٹائی گئیں۔ تو یہ سبھا جو بھی کارروائی ان پابندیوں کو ہٹانے کے لئے کرے گی۔ اس میں آریہ جنتا تن من اور دھن سے امداد کرے گی۔"

متفرق مقامات:۔ "حیدرآباد ڈے" کو فیروزپور کی جملہ آریہ سماجوں۔ آریہ سماج سبھا نور ضلع گوجرانوالہ آریہ سماج نگلہ جالندھر شہر۔ آریہ سماج چک جھمرہ اور ... متعدد آریہ سماجوں نے بھی بڑے جوش سے منا کر ریزولیوشن کے پرستاؤ پاس کئے ہیں۔ اور سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کو ہر ممکن امداد دینے کا تہیہ کر لیا ہے۔

گوروکل اندرپرستھ کے سماچار

۱۔ گوروکل اندرپرستھ کی دھرم شالہ جو تغلق آباد سٹیشن پر واقع ہے۔ سرکار سے واپس مل گئی ہے۔ دھرم شالہ میں دیہاتی بچوں کی تعلیم کے لئے پاٹھ شالہ کھول دی گئی ہے۔ تقریباً ۱۵ بچے اب تک داخل ہو چکے ہیں۔ اور بچوں کے بڑھانے کے لئے کوشش کی جا رہی ہے:۔

۲۔ گوروکل اندرپرستھ کے آریہ سماج مندر میں گزشتہ دس ماہ سے پاٹھ شالہ قائم ہے۔ اس میں اردگرد کے دیہات کے چالیس بچے بلا امتیاز ذات پات تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ہم دانی پر شری سیٹھ جگل کشور جی برلا کے تہ دل سے مشکور ہیں۔ جنہوں نے ایک سو روپیہ گرام شکھشا کے لئے دان دے کر پاٹھ شالہ کی بنیاد رکھی۔ شری سیٹھ جی سے اُمید کامل ہے۔ کہ وہ آئندہ بھی اسی طرح دریادلی کا ثبوت دیتے ہوئے ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں گے:۔

۳۔ گوروکل اندرپرستھ میں دستکاری کی کمی کو محسوس کرتے ہوئے گزشتہ سال کارپینٹری اور پینٹنگ کی کلاسیں جاری کی گئی تھیں۔ اس سال ان کے علاوہ فوٹوگرافی۔ صابن بنانا اور سیاہی بنانا وغیرہ کام شروع کر دئے گئے ہیں۔ نیز دو سنگیت سکھلانے کے لئے ایک سنگیت ادھیاپک رکھا گیا ہے۔ آپ روزانہ برہمچاریوں کو دو گھنٹہ سنگیت سکھلاتے ہیں۔ دستکاری اور سنگیت میں برہمچاری بڑی دلچسپی لے رہے ہیں:۔

۴۔ موسم آج کل نہایت خوشگوار ہے۔ آسمان اکثر ابر محیط رہتا ہے۔ اردگرد کا نظارہ قابلِ دید ہے۔ ان دنوں جودھ شنکر اور سنیہ کشنک مہودیہ یہاں پدھارے ہیں۔ وہ یہاں کے حسنِ انتظام اور جگہ کو دیکھ کر از حد محظوظ ہوئے ہیں۔ اور وہ اپنی قیمتی رائے بھی گوروکل کی رائے بک میں قلمبند کر گئے ہیں:۔

۵۔ شرائوتی کے دن راجس ہائی سکول دہلی اور گوروکل اندرپرستھ کے درمیان ہاکی کا میچ ہوا۔ دونوں طرف کے کھلاڑیوں نے خوب جوہر دکھلائے۔ آخیر میں گوروکل اندرپرستھ ایک گول سے سبقت لے گیا۔ دوسرے دن فٹ بال کا میچ ہوا۔ جس میں راجس ہائی سکول کی ٹیم دو گول سے بازی لے گئی:۔

۶۔ اگست کے تیسرے ہفتہ کے آغاز میں شری پروفیسر ستیہ کیتو جی گوروکل ہذا کا ششماہی معائنہ کرنے کے لئے یہاں پدھارے۔ آپ نے وائٹ پیپر کی سکیم پر ایک مؤثر اور جامع تقریر کی جسے حاضرین نے بہت پسند کیا۔ گزشتہ ہفتہ شری پوجیہ آچاریہ دیوشرما جی یہاں پدھارے۔ کل واسیوں نے آپ کے ویدپوست سنگ سے بڑا لابھ اٹھایا۔ آپ کے ستیہ پران اور نیائک کے جیون سے برہمچاریوں کے ہردیوں پر خاص پربھاؤ پڑا۔ شری آچاریہ جی نے آریہ سماج گوروکل اندرپرستھ کی گرام پاٹھ شالہ کا معائنہ کیا۔ آپ ودیارتھیوں کی صفائی اور پڑھائی کو دیکھ کر بہت ہی خوش ہوئے:۔

۷۔ اردگرد ملیریا بخار شروع ہو جانے کے باوجود ابھی تک گوروکل ہذا میں بخار نہیں پھیلا ہے۔ ملیریا کے تدارک کے لئے عملی تدابیر اور ذرائع اختیار کئے جا رہے ہیں۔ اُمید ہے۔ کہ امسال گزشتہ سالوں کی نسبت ملیریا کم پھیلے گا۔ ابھی تک تو صرف دو تین برہمچاری ہسپتال میں ملیریا سے روگی ہیں:۔

(گوپال کھیم ادھشٹاتا)

شوک پرستاو ۱۵ اگست ۱۹۳۶ء کو ریاست حیدرآباد دکن کی آریہ سماج کے پنڈت بنسی لال جی وکیل ہائی کورٹ (اپ پردھان آریہ پرتی ندھی نظام راجیہ) اور پنڈت شیام لال جی وکیل (منتری آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ) کی ماتا جی کا دیہانت ہوا۔ پنڈت جی کی ماتا صرف پنڈت جی کی ہی ماتا نہیں تھیں۔ بلکہ ریاست حیدرآباد (دکن) کے آریہ جگت کی ماتا تھیں۔ جن کے بطن سے متذکرۃ الصدر دو مشہور و یکتا پیدا ہوئے ہیں۔ اور جو ریاست مذکور میں بڑی لگن اور ہمت کے ساتھ نشکام بھاؤ سے ویدک دھرم کی سیوا کر رہے ہیں۔ ۲۰ اگست کے ہفتہ وار ستسنگ کے پشچات ماتا جی کے دیہانت کے سمبندھ میں ایک شوک سبھا ہوئی۔ اور حسب ذیل پرستاو پاس ہوا:۔

"ماتا جی کے دیہانت سے سماچار سن کر آریہ سماج اندرپرستھ کے کاریہ کرتا اور سبھاسدوں کو نہایت دکھ ہوا ہے۔ سماج کے آستو... ماتا جی نے سماج کو جو سہایتا دی ہے۔ وہ قابلِ تعریف ہے۔ سماج ان کا رِنی ہے۔ اور ماتا جی کو کبھی بھول نہیں سکتا۔ ہم پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ مرحومہ کی آتما کو شانتی اور ان کے سمبندھیوں کو ساہس دیں"۔ (اودھیراؤ منتری آریہ سماج اودگیر نظام)

آریہ پرتی ندھی سبھا مشرقی افریقہ کا سالانہ اجلاس

آریہ پرتی ندھی سبھا مشرقی افریقہ کا سالانہ اجلاس سنیچروار ۵ اگست کو آریہ سماج مندر نیروبی کے اندر سنگھٹت ہوا۔ نیروبی اور دیگر باہر کی آریہ سماجوں کسمو۔ جنجا۔ ٹرورد۔ نکورو۔ مچاکوس۔ یوگنڈا وغیرہ کئی دور دور کی سماجوں کے پرتی ندھی بڑے شمولیت اجلاس حاضر تھے۔

ایک غیر معمولی حاضری کے اندر پہلی بیٹھک کا اجلاس ٹھیک پونے نو بجے شام کے شروع ہوا۔ کارروائی پنڈت ستیہ دیو جی ودیالنکار کی پرارتھنا کے ساتھ آرمبھ ہوئی۔ پنڈت جی نے پرارتھنا کرتے ہوئے پرتی ندھیوں کے لئے ایک بہت اچھا اپدیش دیا۔ کہا کہ جہاں آپ ... اپنی ... سے انہیں سوجھ بوجھ بردان کرو۔ تاکہ وہ آریہ سماج کی بڑھتی ہوئی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے سنگھٹت ہو کر اس پوتر مشن کو آگے لے جانے میں کامیاب ہوویں۔

اس کے پشچات مہاشہ دیوید اس جی چودھری پردھان سبھا ہذا نے پرتی ندھیوں کا سبھا کی طرف سے سواگت کیا۔ اور پچھلے ورش کے کاریہ کے متعلق زیادہ نہ کہتے ہوئے اتنا ہی درشانا کافی سمجھا کہ سبھا آپ بھائیوں کی سہایتا سے اور آریہ سماجوں کے سہیوگ سے اور کرم چاریوں کے رات دن کے لگاتار پریشرم سے کافی کاریہ کرنے میں سپھل ہوئی ہے۔ جیسا کہ سبھا کی رپورٹ وغیرہ سے آپ بھائیوں کو پتہ لگے گا۔ اس کے بعد آپ نے پروگرام کے انوسار کارروائی کی آگیا دی:۔

(ا) سبھا کی سالانہ رپورٹ: سبھا کا اجلاس شروع ہونے سے پہلے ایک ایک کاپی رپورٹ اور ایک ایک کاپی سبھا کی نیماولی کی پرتی ندھیوں کی میزوں پر رکھ دی گئی تھی۔ پردھان جی کی آگیا پا کر مہاشہ پربھودیال منتری سبھا ہذا نے اپنی ابتدائی تقریر کے اندر ممبران کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ آپ خود رپورٹ کو سامنے رکھیں۔ اور خود نہ پڑھنے کی معذرت چاہی۔ اور کہا بوجہ علالت اس کام کو مہاشہ دیوراج جی سینکٹ منتری پورا کریں گے۔ سبھا کی رپورٹ مہاشہ دیوراج جی نے پڑھ کر سنائی جسے سروسمتی سے پاس کیا گیا۔ اور ممبران نے تجویز پیش کی۔ کہ مہاشہ پربھودیال جی کی امولیہ سیواؤں کے لئے اور اعلےٰ رپورٹ پیش کرنے کے لئے سبھا کی طرف سے باقاعدہ پرستاو پیش کیا جائے۔ اور اس طرح سے ایک پرستاو دھنیہ واد کا تھا سروسمتی سے پاس کیا گیا۔ سبھا کی مالی رپورٹ شری یان پردھان مہودیہ نے پیش کی۔ اور وہ بھی سروسمتی سے پاس کی گئی۔ اور مہاشہ چھوٹا بھائی پٹیل منتری شردھانند برہمچاری آشرم نے اپنی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جو دھنیہ واد کے پرستاو کے ساتھ سروسمتی سے پاس کی گئی:۔

(ب) سب سے ضروری وشیہ ادھیکاریوں کے چناؤ کا تھا۔ پرتی ندھیوں نے بڑے اُتساہ سے اس میں حصہ لیا۔ اور سارا پرتی ندھی سبھا کا سالانہ چناؤ نمن پرکار عمل میں آیا:۔

۱۔ مہاشہ دیوید اس جی پردھان اور ٹرسٹی ۲۔ مہاشہ بی۔ آر۔ جی شرما اپ پردھان +
۳۔ ” پربھودیال آریہ جنرل سکرٹری ۴۔ ” دیوراج ” منڈل جائنٹ سکرٹری
۵۔ ” بابورام جی بھلّہ خزانچی:۔

ممبران:۔ مہاشہ چھوٹا بھائی۔ ہنسراج شرما۔ ساگ رام سیٹھی۔ بی۔ آر۔ ڈیسائی۔ کرشن دیو کیل تھا پنڈت گوردھن لال ایم۔ بی۔ اے ایگزیکٹو کمیٹی کے سدسیہ سروسمتی سے منتخب کئے گئے:۔

(ج) شردھانند برہمچاری آشرم کمیٹی کا چناؤ نمن پرکار ہوا۔ یہ کمیٹی آپ سمتی کا کام کرے گی اور سارا پرتی ندھی سبھا کی طرف سے پربندھ کے لئے ذمہ دار ہوگی:۔

۱۔ مہاشہ کرشن دیو بی۔ اے۔ چیئرمین:۔ ۲۔ مہاشہ چھوٹا بھائی جی پٹیل سکرٹری +
۳۔ ” بی۔ آر۔ جی ڈیسائی خزانچی:۔

ممبران:۔ مہاشہ بی۔ آر۔ شرما + مہاشہ بی۔ آر۔ بھلّہ۔ مہاشہ رام رکھا اور پنڈت لال چند سمتی کے سدسیہ چنے گئے:۔ (پربھودیال آریہ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا مشرقی افریقہ)

آریہ سماج آریہ نگر کا سالانہ چناؤ:۔ آریہ سماج آریہ نگر (خانیوال) کا سالانہ چناؤ نمن پرکار ہوا ہے:

لالہ رگھوناتھ رائے جی منیجر آریہ نگر پردھان + ماسٹر گورودت جی سکرٹری + چودھری لال چند اپ ... ماسٹر دیوان چند جی جائنٹ سکرٹریان + ماسٹر کھیم چند جی ایس۔ وی خزانچی + ماسٹر ودیا رتن جی لائبریرین + نیز انترنگ سبھا کے ۷ ممبر مقرر ہوئے:۔

(گورودت سکرٹری آریہ سماج آریہ نگر خانیوال)

آریہ سماج کوئٹہ اردھ شتابدی سماروہ
کانفرنسوں کی دھوم

۲۴ اگست کو گورو کل اور کنیا گورو کل فیروزپور کے برہمچاریوں کے شاریرک کھیلوں کا پردرشن ہوا۔ ۲۶ کو برہمچاریوں کے لئے اور ۲۷ کو دیویوں کے لئے کیا گیا۔ دونوں دنوں میں لگ بھگ ایک ہزار پرشوں تتھا دیویوں نے ان کھیلوں کو دیکھا۔ آریہ سماج کا وشال پنڈال درشکوں سے کھچا کھچ بھرا ہوتا تھا۔ درشکوں پر ان کھیلوں تتھا برہمچاریوں کی شاریرک اوستھا کا گہرا اثر پڑا۔ بیسیوں سد گرہستھ اپنے اپنے برہمچاریوں کو گورو کل میں پروشٹ کرانے کا یتن کر رہے ہیں۔ لگ بھگ چھ سات برہمچاری پروشٹ بھی ہو چکے ہیں۔ برہمچاریوں کے نواس ستھان پر اور گورو کل میں داخل ہونے کے لئے اُتسک بچوں کی بھیڑ لگی رہتی ہے۔ گورو کل کے برہمچاریوں کی شاریرک دشا۔ مانسک وکاس تتھا آتمک اور شکشا سمبندھی یوگیتا کا یہاں کے نواسیوں پر گہرا پربھاو پڑا ہے۔

۲۸ اگست کو کوی دربار ہوا جس کے پردھان رائے صاحب سیٹھ کشن چند جی ڈی۔ ایس۔ پی تھے۔ یہ سمیلن بھی انتینت کامیاب ہوا۔ جس میں بھن بھن کویوں نے رشی دیانند۔ اچھوت ادھار تتھا آشو آدی وشیوں پر اچھی اچھی کویتائیں سنائیں۔ لگ بھگ ۳ گھنٹہ تک جنتا نے کویتاؤں کا خوب آنند لیا۔

۲۹ اگست کو سوامی ویدانند جی کی صدارت میں سنگیت سمیلن ہوا۔ یہ سمیلن بھی بہت سپھل رہا۔ اس میں مہاشہ بھگت رام اور مہاشہ دلسیراج بھجن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سنگیتوں کا وشیش پربھاو رہا۔

۳۰ اگست کو دیوان بہادر دیوان جمیت رائے جی سی۔ آئی۔ ای کی صدارت میں ودھوا سہایک کانفرنس کی بیٹھک ہوئی۔ اس میں آریہ سماج۔ ودھوا وواہ سہایک سبھا کوئٹہ تتھا سکھ نکے پرتی ندھیوں نے ودھوا وواہ کی آوشیکتا پر پربھاوشالی ویاکھیان دئے۔ انت میں سبھاپتی جی نے بھاشن کرتے ہوئے آریہ سماج کے کاریہ کی پرشنسا کی۔ اور کہا کہ مہرشی دیانند جی نے ناناپرکار کے کشٹ سہن کرتے ہوئے آریہ جاتی کے گورو کی رکھشا کی۔ اور پراچین بھارتیہ سبھیتا کا پنر ادھار کیا۔

۳۱ اگست کو مشن ہسپتال کے ڈاکٹر ہالینڈ کی صدارت میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "Child welfare Conference" ہوئی جس میں ڈاکٹر تو منل۔ پنڈت لش پال جی پروہت آریہ سماج کوئٹہ کے "بچوں کے سواستھیہ کو کس پرکار اُنت کیا جا سکتا ہے" کے وشیہ پر ویاکھیان ہوئے۔ پنڈت جی نے اپنے بھاشن میں پراچین ویدک آدرش کی سمتا پیا کرتے ہوئے یہ بتلایا کہ پراچین کال میں اوسطاً آیو ۱۰۰ سال کی ہوتی تھی۔ جس کا کارن برہمچریہ تھا۔ سادیہ بڑی عمر میں وواہ۔ نیمت آہار وہار تھا۔ جب سے دیویوں پر پاشچاتیہ سبھیتا کا پربھاو پڑنے لگا ہے۔ دیویوں نے اپنے پرانے آدرش کو تیاگ دیا ہے۔ اور وہ کمزور ہو گئی ہیں۔ اُن کے نربل ہونے سے بچے بھی کمزور پیدا ہونے لگے ہیں۔ سب سے بڑھ کر بال وواہ نے اس دیش میں بھیانک پرنام پیدا کیا ہے۔

یکم ستمبر کو آریہ سماج کوئٹہ کے اتہاس میں سمرنیہ دن تھا۔ لگ بھگ ۱۳ ورش کے بعد آریہ سماج کوئٹہ نے نگر کیرتن کرنے کا نشچیہ کیا۔ ۲۹ تتھا ۳۰ کو پرات کال بازاروں تتھا گلیوں میں ہری کیرتن کیا گیا۔ جو کہ اس ورش وشیش طور پر کامیاب رہا۔ یکم ستمبر کو ۵ سے ۱۰ بجے رات تک نگر کیرتن کیا گیا۔ اس نگر کیرتن کی کوئٹہ میں بڑی دھوم مچی۔ گلی کوچوں اور بازاروں میں آریہ سماج کا سندیش تتھا وید منتروں کی گونج پیدا کی گئی۔ کوئٹہ کا واتاورن رشی دیانند تتھا ویدک دھرم کے نادسے گونج رہا تھا۔ اور ایسا پرتیت ہو رہا تھا۔ کہ

> کہے گا پھر سے اک سُور میں سارا ۔ دیانند سوامی گورو ہے ہمارا

ڈی اے وی سکول کا بینڈ۔ سکول کے سکاؤٹ۔ سکول کی بھجن منڈلیاں۔ آریہ سماج کالج سیکشن کی بھجن منڈلی۔ ہری جن بھجن منڈلی۔ آریہ سماج گورو کل سیکشن کی بھجن منڈلیاں۔ پنڈت دلسیراج تتھا مہاشہ بھگت رام کی بھجن منڈلیاں۔ اس پرکار سے لگ بھگ بیس بھجن منڈلیاں تھیں۔ اور ساتھ ہی تین موٹروں پر پرتیشٹت سوشوبھت ہو رہا تھا۔ پھٹنے کا تانت پریم
(باقی دیکھو کالم ۲ کے نیچے)

سنسکرت اور ناگری زبان کی مٹی ہم خود پلید کر رہے ہیں

(از شری بنواری لال جی منتری آریہ پرتی ندھی اُپ سبھا کرنال)

مجھ کو اکثر اسلامی اخبارات "منادی" وغیرہ دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ جن کی لکھائی چھپائی۔ بندش اور سب سے بڑھ کر خوبصورتی کو دیکھ کر بے اختیار طبیعت پڑھنے کے لئے مائل ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں ان میں جو تحریر عربی کی ہوتی ہے۔ وہ تو اس قدر خوبصورت۔ صحیح اور درست طور پر لکھی ہوئی ہوتی ہے۔ کہ اس میں زیر زبر کا فرق کرنا بھی گناہِ عظیم سمجھا جاتا ہے۔

اہلِ اسلام عربی زبان کی جس قدر عزت و احترام کرتے ہیں۔ وہ قابلِ تعریف ہی نہیں۔ بلکہ ہندوؤں کے لئے قابلِ تقلید بھی ہے۔ مسلمان علی الصباح قرآن شریف کا سوا دھیائے کرنے کا فرض ادا کرنے کے علاوہ عربی زبان کی اس قدر عزت و احترام کرتے ہیں۔ کہ اگر عربی زبان میں لکھا ہوا کوئی کاغذ ان کو مل جائے۔ تو وہ اس کو بڑی احتیاط اور ادب سے اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اور عربی زبان میں لکھے ہوئے کاغذ کو ہرگز آگ میں نہیں جلاتے۔ اور نہ اُسے کبھی گندی یا خراب جگہ میں پھینکتے ہیں۔ مسلمانوں کی اس عزت اور احترام کو دیکھ کر ہندو لوگ بھی اُن کے قرآن شریف وغیرہ کی ویسی ہی عزت کرتے ہیں۔

"منادی" سے معلوم ہوا ہے کہ حال ہی میں لالہ بلاقی داس مشہور کتب فروش دہلی نے قرآن شریف کو چھپوانے کا انتظام کیا ہے۔ اور اُس کے چھپوانے میں اس قدر ادب اور احترام کو کام میں لایا گیا ہے۔ کہ مسلمان لوگ بھی اس کی تعریف کرتے ہیں۔ جس مکان میں شائع شدہ قرآن شریف رکھا گیا تھا۔ اُس کی چھت پر کسی شخص کو جوتے سمیت جانے کی سخت ممانعت کی گئی تھی۔ اور مکان کا ہر وقت قفل بند رکھا جاتا تھا۔ پریس میں چھپا ہوا جو ردی کاغذ ہوتا تھا۔ اُس کو بھی بڑی احتیاط سے خاص مکان میں محفوظ رکھا جاتا تھا۔ ایک کاغذ بھی گندی یا غلیظ جگہ پر نہیں پھینکا جاتا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ نظام حیدر آباد نے لالہ بلاقی داس کو اس کام کے لئے آٹھ ہزار روپیہ نقد عطا کیا۔ اور تمام ردی کاغذ واپس لے لئے۔

اب ہندوؤں اور آریوں کا اس سے مقابلہ کیجئے۔ جو بالکل برعکس ہے۔ کیا کسی ہندو یا آریہ پریس والے نے ویدوں کے چھپوانے کا شوق یا احساس کیا ہے؟ آریوں اور ہندوؤں کے اخبارات پر نظر دوڑائیے۔ اور جن اخبارات مثلاً پرکاش۔ ملاپ۔ آریہ مسافر۔ ریفارمر اور چند اخبارات ناگری میں جو وید منتر یا سنسکرت کے شلوک تحریر کئے جاتے ہیں۔ اُن کی لکھائی چھپائی خراب اور املا کی بے شمار غلطیوں کے علاوہ سنسکرت وید منتر۔ ناگری کی عبارت اور شلوک جب نظر سے گزرتے ہیں۔ تو بے اختیار دکھ پیدا ہو کر دل یہی چاہتا ہے۔ کہ ان اخبارات کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا جائے۔ تو مناسب ہے۔ سنسکرت اور ناگری کی عبارت تو خاص طور پر غلط۔ بھدی اور قابلِ نفرت شکل میں لکھی جاتی ہے۔ ان اخبارات کے ایڈیٹران اور مالکان کو آج تک کبھی یہ خیال بھی پیدا نہیں ہوا کہ جو وید منتر یا شلوک سنسکرت یا ناگری میں لکھے جاتے ہیں۔ وہ غلط ہیں یا صحیح۔ اور وہ پڑھنے کے قابل بھی ہیں یا نہیں۔ اگر ٹھیک ٹھیک پڑھ کر کوئی اُن سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ تو پھر اُنہیں شائع کرنے سے کیا حاصل؟

بقیہ کالم ۱

ہے۔ کہ یہ نگر کیرتن بہت کامیاب رہا۔ سننے میں آیا ہے۔ کہ ایسا نگر کیرتن کوئٹہ میں اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔

یکم ستمبر ۱۹۳۱ء کو کوئٹہ میں سے مہاتما نارائن سوامی جی پردھان آریہ سارودیشک سبھا دہلی پدھارے۔ اُن کا سٹیشن پر سواگت کیا گیا۔ اور جلوس میں بینڈ کے ساتھ اُنہیں سماج مندر تک لایا گیا۔

(بھیشم دیو منتری آریہ سماج کوئٹہ)

"آریہ ویر" لاہور کا شرادھ نمبر

"آریہ ویر" کا شرادھ نمبر ۲۲ ستمبر کو بڑی آب و تاب سے شائع ہوگا۔ یہ آریہ سماج کے مشہور ودوانوں اور لیکھکوں کے مرتک شرادھ کھنڈن پر عالمانہ مضامین اور چیدہ آریہ شعراء کی پھڑکتی ہوئی نظموں کا خزانہ ہوگا قیمت پرچار کی خاطر ارزاں رکھی گئی ہے۔ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی جلد از جلد آرڈر اور اشتہار دہندگان جلد اپنے اشتہارات کے لئے جگہ ریزرو کرا لیں۔

(مینیجر "آریہ ویر" - لاہور)

بھارت ورشیہ آریہ سماج ریلیف کمیٹی کیمپ موتی ہاری

(از شری لالہ بوسا رام جی)

جب جب اس ابھاگے بھارت پر کوئی مصیبت آتی ہے۔ تب تب آریہ سماج ہی ہے۔ جو مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کے لئے سب سے پہلے میدان میں کود پڑتا ہے۔ صوبہ بہار کے بھونچال کی خبر جب پنجاب میں پہنچی۔ تو شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے نشچے کیا۔ کہ صوبہ بہار کے بھونچال کے مصیبت زدہ لوگوں کے حالات جانکر ان کو مدد پہنچائی جائے۔" اس وچار سے مندرجہ ذیل چار سجنوں کا ایک سنگھ مقرر کیا۔ جس میں شری پنڈت ٹھاکر دت جی شرما مالک امرت دھارا۔ پنڈت گیان چند جی بی۔ اے ممبر دیانند سیوا سدن۔ لالہ شیام لال جی اور مجھے اس کام کے لئے بھیجا۔ ہم سب جمال پور۔ مونگھیر اور سمستی پور وغیرہ کے نقصانات اور مصیبت زدہ لوگوں کو دیکھتے ہوئے مظفر پور پہنچے۔ اور وہاں سے ہم سب موٹر کے ذریعہ موتی ہاری پہنچے۔ اور یہاں کا سب حال دیکھ کر اسی دن مظفر پور واپس آ گئے۔ وہاں سے پھر پٹنہ گئے۔ اور وہاں پرانتیہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ممبروں کی ایک بیٹھک بلا کر بہت دیر تک بات چیت ہونے کے بعد یہ نشچے کیا۔ کہ اس صوبہ میں بھونچال سے نقصان ہوا ہے۔ اور لوگ بہت دکھی ہیں۔ اس لئے ان کی بہت جلد سہایتا کی جائے۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی وچار کیا گیا۔ کہ ہر ایک صوبہ کی پرانتیہ سبھا علیحدہ علیحدہ کام کرے گی۔ تو سنگھٹت روپ سے کوئی کام نہیں ہو سکے گا۔ اس لئے سب صوبوں کی ایک سبھا بنائی جائے۔ جس میں سب پرانتیہ سبھاؤں والے شامل ہو کر کاریہ کریں۔ سو ایسا ہی ہوا۔ اور اکھل بھارت ورشیہ آریہ سماج ریلیف سوسائٹی نام والی ایک سنستھا کی سبھا بنائی گئی۔ جس کے زیر اہتمام کئی بیٹھکیں ہوئیں۔ اور کاریہ کشیتروں کی تقسیم کی گئی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے حصہ میں ضلع چمپارن آیا۔ اس میں جو کام ہوا۔ اس کی رپورٹ اس طرح ہے:-

اس پرانت میں جو کام ہوا ہے۔ اس کے تین وبھاگ کئے جا سکتے ہیں:- (۱) ریلیف (۲) [illegible] (۳) بھولے بھٹکے اور بے سہارا لوگوں کو سہارا دینا۔

ریلیف کا کام:- اس سمبندھ میں وقتاً فوقتاً چار مرکز کھولے گئے۔ ایک رکسول میں جہاں قریباً ڈیڑھ ماہ تک لوگوں کی سہایتا کی گئی۔ جس میں نہ صرف اناج اور کپڑے کم قیمت پر دئے گئے۔ بلکہ پرانے کپڑے بھی مفت دئے گئے۔ اس مرکز نے تقریباً ۴ ہزار استری پرشوں کو سہایتا دی۔ دوسرا مرکز دھنوجی میں کھولا گیا۔ یہاں تقریباً ۳ ماہ تک کام ہوتا رہا۔ اس میں بھی کم قیمت پر اناج اور کپڑے وغیرہ دینے کے علاوہ بہت سے نئے اور پرانے کپڑے اور خاص کر اناج، شکر، نقد، نمک مفت دیا گیا۔ یہاں کے لوگوں میں اکثر استری اور بچوں کی تعداد سہایتا لینے والوں میں زیادہ رہی اور اس مرکز سے تقریباً ۴ ہزار لوگوں کو سہایتا دی گئی۔ اس مرکز میں گھومنے سے بہت سے بے سہارا بچے اور لڑکیاں دیکھی گئیں۔ یہ حالت دیکھ کر میرے دل میں یہ وچار ہوا کہ یہاں ایک یتیم خانہ کھولا جائے۔ جس میں بے سہارا لڑکے اور لڑکیاں رکھی جائیں۔ اور ان کی پرورش کر کے ان کو شہری بنایا جائے۔ سو پرماتما کی اپار کرپا ہوئی۔ کہ اس کی سہایتا سے آج وشال بھون بن کر تیار ہو گیا ہے۔ اور اس کا ادگھاٹن بھی ہو گیا ہے۔ تیسرا مرکز میمسی میں کھولا گیا۔ یہ مرکز اب تک برابر کام کر رہا ہے۔ موتی ہاری مرکز کے علاوہ یہ سب میں بڑا ہے۔ اس سے تقریباً ایک لاکھ لوگ لابھ حاصل کر چکے ہیں۔ نہ صرف نصف یا چوتھائی قیمت سے بلکہ ہزاروں کپڑوں اور سینکڑوں من اناج سے ان کی مدد کی جا چکی ہے۔ اس کام سے ہر قوم کے اشخاص (ہندو مسلمان وغیرہ) سمانتا کے بھاؤ سے سہایتا پراپت کر رہے ہیں۔ یہ مرکز بھی بہت دن پہلے ہی بند ہو گیا ہوتا۔ اگر وہاں کے لوگ اسے جاری رکھنے کے لئے بار بار پرارتھنا نہ کرتے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہاں کے لوگوں نے ہم سے بار بار پرارتھنا کی۔ کہ یہاں سہایتا کی بڑی ضرورت ہے۔ اور لوگ بڑے دکھی ہیں۔ اس لئے یہ مرکز بھادوں کے مہینہ تک ضرور جاری رہنا چاہئے۔ اس مرکز کا سارا بوجھ لالہ شادی رام اور ڈاکٹر یدونندن سنگھ پر رہا ہے۔ انہوں نے اس مرکز کو رات دن ایک کر کے جاری رکھا ہے۔ چوتھا موتی ہاری مکھیہ مرکز رہا ہے۔ یہاں سے سب مرکزوں کو سہایتا پہنچائی جاتی رہی ہے۔ یہ مرکز بھی ابھی تک برابر کام کر رہا ہے۔ اس میں ہر روز پانچ چھ سو لوگ سہایتا پا رہے ہیں۔ ماہ فروری میں یہ مرکز کھولا گیا تھا۔ اور اس وقت سے لے کر اب تک دو لاکھ کے قریب آدمیوں کی سہایتا ہو چکی ہے۔ اگر سب مرکزوں کے لوگوں کی تعداد شمار کی جائے تو تقریباً ۳-۴ لاکھ کے قریب پہنچ جائے گی۔ جن پر ۲۳ ہزار دو سو روپے خرچ ہوئے ہیں۔ اور جس کا حساب اس طرح ہے:-

موتی ہاری ۹-۱۳-۱۳۱۸۰/ روپے + رکسول ۳-۷-۱۲۹۸/ روپے

میمسی ۶-۱۳-۷۷۲۲/ " + دھنوجی ۰-۸-۹۱۹ "

(میزان ۶-۱۰-۲۳۱۲۱/ روپے)

جو کپڑے وغیرہ باہر سے مفت آئے تھے۔ اور مفت بانٹے گئے ہیں۔ وہ اس میں نہیں گنے گئے ہیں۔ ان سب مرکزوں میں لالہ ایشر داس ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر۔ لالہ شادی رام۔ ڈاکٹر یدونندن سنگھ اور بابو ایودھیا پرشاد میمسی میں اور پنڈت رام ناتھ اور بھگت ایشور داس رکسول میں اور مہاشہ رام نرائن۔ پنڈت سنت رام اور مہاشہ راما بابو موتی ہاری میں سہایتا کرتے رہے۔ اس لئے میں ان کا مشکور ہوں۔ ساتھ ہی بابو جگن ناتھ پرشاد چودھری منتری آریہ سماج موتی ہاری کو دھنیہ واد دیتا ہوں۔ جنہوں نے اپنا مکان اس کاریہ کے لئے سمرپت کر دیا۔ جس میں شروع سے آخر تک دوکان کا کام چل رہا ہے۔ سدھارن سہایتا کے علاوہ جہاں جہاں طغیانی آئی ہے اور آگ لگی ہے۔ وہاں وہاں پر بھی یتھا شکتی ہماری طرف سے سہایتا کا پربندھ کیا گیا۔ جس وقت من گروا میں آگ لگی۔ ہمارے کاریہ کرتاؤں نے وہاں جا کر اناج کپڑے اور جھونپڑی وغیرہ سے لوگوں کو سہایتا دے کر ڈھارس دی۔ اور اسی طرح طغیانی کے وقت ہمارے پنڈت بلدیو جی اور پنڈت رام سروپ آریہ اپدیشک اس طغیانی سے دکھت علاقہ میں سہایتا کے لئے اناج کپڑے اور دھن وغیرہ لے کر کود پڑے۔ جہاں کشتی ملی وہاں کشتی میں اور جہاں کشتی نہ ملی وہاں پیدل پانی اور دلدل میں اناج پہنچایا گیا۔ اور تین تین دن کے بھوکے لوگوں کی سہایتا کی۔ جس کے لئے میں ان کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔

پرچار کاریہ:- یہ کام لگاتار پنڈت رام سروپ۔ پنڈت سنت رام اور پنڈت [illegible] کرتے رہیں۔ آپ چمپارن ضلع میں کئی جگہوں پر پرچار کے لئے گئے۔ آپ نے درجنوں [illegible] سینکڑوں ہون یگیہ اور بیسیوں سنسکاروں کے علاوہ سینکڑوں ویاکھیان اور اپدیش دئے۔ انوبھو ہوتا ہے کہ یہاں کے لوگوں کو پرچار کرانے کی بہت خواہش ہے۔ چار پانچ جگہوں پر سماج قائم کئے گئے تھے۔ دو نئے سماج مندر بنے ہیں۔ یتیم خانہ پر دو ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ اور ۵۰۰ [illegible] کی امید ہے۔ اس میں دو درجن استریاں اور لڑکیاں تو اس کر رہی ہیں [illegible]

سماجک سماچار

آریہ سماج مظفر گڑھ کا چناؤ :- آریہ سماج کا سالانہ چناؤ مندرجہ ذیل پرکار ہوا :-

پردھان پنڈت ماسٹر نرنجن داس جی بی۔ اے۔ ایڈووکیٹ + اپ پردھان پنڈت پرشوتم داس جی بی۔ اے + بابو نونہال کرشن جی بی۔ اے + پنڈت لال چند جی بی۔ اے + منتری + اپ منتری + ہرنام اپ منتری + کوشادھیکش + پستکالیہ ادھیکش + لالہ رام جی - مہاشہ سداننداس جی - مہاشہ تارا چند جی - پنڈت نرنجن داس جی اور لالہ کندن لال جی - جمناداس جی ۔ آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۸-۲۹-۳۰ اور ۳۱ ستمبر ۱۹۳۴ء ہونا نشچت ہوا ہے ۔

(ہرنام اپ منتری آریہ سماج مظفر گڑھ)

ایک جنم کے مسلمان کی شدھی :-

۲۵ / اگست ۱۹۳۴ء کی شام کو آریہ سماج مندر ڈسکہ میں جنم کے مسلمان محمد بخش کی شدھی بڑی دھوم دھام سے ہوئی ۔ اس موقعہ پر سناتنی بھائی بھی شامل ہوئے ۔ سب سے پہلے شدھ شدہ بھائی کے ہاتھ سے مٹھائی کھائی ۔ اس نے اپنا نام خود منتخب کیا ۔ اس کا نام گلزار سنگھ رکھا گیا ۔

(بسنت رام پردھان آریہ سماج ڈسکہ صلع سیالکوٹ)

آریہ سماج گوڑگانواں چھاؤنی میں نیا جیون :-

۱۸ / اگست کو شری مہاتما نند جی شدھی سبھا کے مہا اپدیشک پنڈت بھیدھر ام جی یہاں پدھارے ۔ ان کے پانچ دیا کھیان نہایت ہی موثر ہوئے ۔ روز بروز جنتا ان کے لیکچروں میں بڑھتی گئی ۔ پنڈت جی کے لیکچروں کو یہاں کی پبلک نے بہت ہی پسند کیا ۔ آپ کے پرچار سے گوڑگانواں سماج کا نیا سالانہ انتخاب اس پرکار ہوا ہے :-

پردھان ٹھاکر آنند پال جی ایم۔ اے وکیل + منتری لالہ موہن لال جی بی۔ اے + اپ منتریان بابو کرم چند جی گپتا اور منشی خوشحال جی + خزانچی لالہ سنتوش جی ساہوکار + انترنگ سبھا میں بڑے بڑے معززین شامل ہوئے ۔ آریہ سماج مندر کی بنیاد رکھی گئی ۔ پنڈت جی نے اپیل کی کہ آریہ سماج مندر کی چار دیواری بننی چاہیئے ۔ چنانچہ پنڈت جی کی اپیل کا اثر ہوا ۔ اب سالانہ جلسہ بھی رکھا جائیگا +

(موہن لال بی۔ اے۔ وکیل منتری)

آریہ سماج شاہ آباد (کرنال) کا چناؤ :-

آریہ سماج ہذا کا سالانہ چناؤ حسب ذیل ہوا :-

لالہ بابو رام جی پردھان + لالہ جیوتی پرشاد جی اپ پردھان + لالہ بابو رام گپت منتری لالہ رام کرشن داس جی اپ منتری + لالہ منشی رام جی کوشادھیکش + لالہ جگن ناتھ جی پستکالہ ادھیکش :-

(بابو رام گپت منتری آریہ سماج شاہ آباد)

گورو کل رائے کوٹ کے سماچار :-

۲۴ / اگست ۱۹۳۴ء کو رکھشا بندھن کے پوتر تیوہار پر گورو کل نواسیوں نے بڑے اتساہ سے گذشتہ سالوں کی طرح جیسا کہ اس تیوہار کو یہ گورو کل نہایت شان سے مناتا چلا آتا ہے ۔ اس دفعہ بھی منایا ۔ سوامی گنگا گری جی آچاریہ گورو کل ہذا بھی اپنے پرچار کے دورہ سے ہو کر آشرم میں موجود تھے ۔ پراتہ کال شراونی ودھی کے مطابق یگیہ ہوا ۔ اور رات کو واکیہ وردھنی سبھا کا اجلاس ہوا جس میں برہمچاریوں تتھا ادھیاپک مہانو بھاؤوں کے ویاکھیان اور نظمیں ہوئیں ۔ انت میں پوجیہ آچاریہ جی کا "رکھشا بندھن" پر معلومات سے پر اور سارگرتھت ویاکھیان ہوا جس میں آپ نے اس تیوہار کی ویدک خوبصورتی کو رکھا ۔ اور موجودہ پرپاٹی کا کھنڈن کیا ۔ اور بتلایا کہ اپنے ساہتیہ کو بھول جانے سے ہم لوگ کتنے گمراہ ہیں ۔ رشی دیانند نے ہندو جاتی کا دھیان اس کے اپنے ساہتیہ کی طرف لگایا ۔ تاکہ یہ اپنے اصلی روپ کو جان کر سنسار میں اننت ہو :-

آریہ سماج کیماڑی - کراچی بندرگاہ کے سماچار :-

۱۵ / اگست ۱۹۳۴ء کو مہاشہ گوردھن لال جی منتری آریہ سماج کیماڑی بندرگاہ (کراچی) کے سپتر کا نام کرن سنسکار آریہ سماج کے مشہور مہارتھی پنڈت لوکناتھ جی ترک ودیا واچسپتی نے کرایا ۔ سنسکار کرانے کی ستبلی کو دیکھ کر جنتا بہت پرسن ہوئی ۔ بعد میں پنڈت جی نے سنسکاروں کی مہانتا پر اپنی امرت بھاشن دیا ۔ بالک کا نام نرد یو رکھا گیا ۔ اس موقعہ پر مہاشہ جی نے ۱۰/ روپیہ مختلف فنڈوں کو دان دیا ۔ آئے ہوئے سجنوں کا پریتی بھوجن سے ستکار کیا گیا جس میں آریہ سماجیوں کے علاوہ سکھ ۔ ہندو اور مسلمان بھی شامل تھے ۔ تقریباً ۲۰۰ سجنوں نے بھوجن کیا ۔ ہم اس شبھ اوسر پر مہاشہ جی کو مبارکباد دیتے ہیں ۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں ۔ کہ وہ ان کے چرنجیو سپتر کو آیو دیرگھ کریں ۔ نیز بالک ویدک دھرم ۔ آریہ سماج اور آریہ جاتی کا ایک سچا بھگت ہو +

۲۴ / اگست ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج مندر میں "رکھشا بندھن" کا تیوہار منایا گیا ۔ پنڈت جی نے ہون یگیہ کرایا ۔ بیس آدمیوں کے یگیوپویت تبدیل کرائے گئے ۔ اور یگیوپویت فلاسفی پر پنڈت جی کا بھاشن ہوا ۔ بعد ازاں حاضرین کا بوندی سے ستکار کیا گیا ۔

(کرم چند اپ پردھان آریہ سماج ہذا)

آریہ یووک سماج چونیاں کے سماچار :-

حسب الارشاد آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب یہاں آریہ یووک سماج کے ماتحت "وید جینتی سپتاہ" ۲۴ / اگست سے یکم ستمبر تک منایا گیا ۔ روزانہ ۵ ½ بجے شام کارروائی آرمبھ ہوتی تھی ۔ اور ہر ایک یووک باری باری لیکچر دیتا تھا ۔

جلسہ میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن سرو سمتی سے پاس ہوئے :-

نمبر ۱ - آریہ یووک سماج چونیاں کا یہ جلسہ آریہ رکھشا سبھا کے میموریل کی جو پردھان جی نے نظام حیدرآباد کو بھیجا ہے ۔ تصدیق کرتا ہے ۔ اور نظام حضور سے التجا کرتا ہے کہ وہ میموریل کے مطالبات کو منظور کریں ۔ ورنہ ضروری تدابیر اختیار کی جائیں گی :-

نمبر ۲ - آریہ یووک سماج چونیاں کا یہ جلسہ مولوی غلام حسین ساکن پانی پت ضلع کرنال کی نہایت مخش ۔ دل آزار اور اشتعال انگیز کتاب موسومہ بہ "رشی دیانند اور ان کی تعلیم" کو نہایت غم اور غصہ کی نظر سے دیکھتا ہے ۔ کیونکہ اس میں قطعاً بے بنیاد الزامات آریہ سماج اور اس کے بانی مہرشی دیانند پر لگائے گئے ہیں اس لئے یہ جلسہ پنجاب گورنمنٹ سے التجا کرتا ہے ۔ کہ اس بیہودہ کتاب کو جلد از جلد ضبط کیا جائے ۔ اور مصنف پر مقدمہ چلا کر اس کو سزا دی جائے :-

(خوشی رام آنریری منتری آریہ یووک سماج چونیاں)

پراونشل آرین کانگرس سرگودھا :-

تیاریاں بڑے زور شور سے ہو رہی ہیں ۔ ضلع سرگودھا ۔ جھنگ اور جہلم کے آریہ بھائی بڑی بھاری تعداد میں پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں :-

میں اسی سلسلہ میں یکم ستمبر کو لائل پور اور ۲ ستمبر کو سیالکوٹ گیا۔ لائل پور میں منتری تارا چند جی سیکرٹری استقبالیہ کمیٹی بھی پہنچ گئے تھے۔ آریہ سماج منٹگمری بازار کے آریہ بھائیوں کی ایک خاص میٹنگ ماسٹر گوردتہ رام جی کے مکان پر ہوئی۔ تمام اصحاب نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے پورا پورا سہیوگ دینے کی آشا دلائی۔

اس کے پشچات ہم آریہ سماج ڈوگلس پورہ کے جنم اشٹمی اُتسو میں شامل ہوئے۔ لیکچر آدی کے بعد سرگودھا سمیلن کا نمنترن دیا گیا۔ تمام سبھاسدوں نے کانفرنس سے سہانوبھوتی پرکٹ کی۔ آشا ہے۔ کہ لائل پور سے کافی تعداد میں آریہ بھائی شامل ہونگے۔

۲ ستمبر کو آریہ سماج سیالکوٹ کے ہفتہ وار ست سنگ میں اُپدیش ہونے کے پشچات سرگودھا کانفرنس کا نمنترن دیا گیا۔ لالہ جگناس جی پوری ایڈوکیٹ پردھان سماج ہذا نے سمیلن کی آیوگتا پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور وعدہ فرمایا۔ کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت اونشیہ پدھاریں گے۔ امید ہے۔ کہ کانفرنس میں دور دور سے آریہ بھائی شامل ہوں گے۔ آریہ ویروں کو بھی اپنی منڈلیوں سمیت پہنچنا چاہئے۔

(بنواری لال گرودت بھون۔ لاہور)

جگادھری میں حیدر آباد و دوس

آریہ سماج جگادھری ضلع انبالہ کا یہ خاص اجلاس منعقدہ ۲ ستمبر بروز اتوار ان جگر سوز پابندیوں کے خلاف جو کہ ریاست حیدر آباد میں آریہ سماج کے کام کے خلاف عائد کی گئی ہیں۔ نوروار پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور ان مطالبات کے ساتھ تہ دل سے اتفاق کرتا ہے۔ جو اس میموریل میں درج ہیں۔ جو کہ حضور نظام حیدر آباد کی خدمت میں بھیجا گیا ہے۔ اور ان تمام پابندیوں کی واپسی کی مودبانہ درخواست کرتا ہے۔ جو وہاں آریہ سماج پر عاید کی گئی ہیں۔ مزید براں یہ سماج آریہ سارودیشک پرتی ندھی سبھا دہلی کو یقین دلاتا ہے۔ کہ اگر مذکورہ بالا پابندیاں دور نہ کی گئیں۔ تو یہ سماج سبھا مذکور کی ان کوششوں میں ہر قسم کی امداد دیگا۔ جو مذکورہ بالا پابندیوں کو دور کرانے کے لئے پرامن اور آئینی طریق پر کی جائیں گی۔

(سوہن لال منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ کے سماچار

۱۔ آریہ سماج کے ہفتہ وار اجلاس بڑی رونق سے ہوتے ہیں۔

۲۔ استری سماج ہر سنیچر وار کو بڑے سماروہ سے لگتا ہے۔

۳۔ آریہ سماج نے یکم جون سے ایک پتری پاٹھشالہ ہندی رتن کی کلاس کے لئے کھول دی ہے۔ جس میں فی الحال ۲۰ لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ پڑھائی کا نہائت اعلےٰ انتظام ہے۔ ایک ہفتہ تک سلائی کی شکشا بھی رکھی جائے گی۔ جو کہ لڑکیوں کو کشیدہ وسلائی وغیرہ کی تعلیم دے گی۔

۴۔ گزشتہ ماہ میں دو منتیں منائی گئیں۔ پورن ویدک ریتی سے کی گئیں۔

۵۔ بابو لچھمی نرائن جی کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ۲ ستمبر ۱۹۳۷ء کو ہوا۔ جو کہ پورن ویدک ریتی اور شردھا سے سر انجام پایا۔ بابو جی نے مختلف تنظیمات میں -/۱۱۱ روپے دان دئے۔ مبلغ -/۲۵ روپے گورو کل کانگڑی اور دس روپے وید پرچار فنڈ کو بھی دئے گئے۔

۶۔ سالانہ جلسہ کی تیاری ہو رہی ہے۔ سبھا نے منظوری دے دی ہے۔ امید ہے۔ کہ ماہ نومبر کے پہلے ہفتہ میں منایا جائے گا۔

(آیا سنگھ آریہ اُپ پردھان آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ظفروال کے سماچار

۱۔ رکھشا بندھن۔ پہلے پروہت انوسار بڑا ہون یگیہ کیا گیا۔ پھر تقریباً سب بھائیوں نے یگیوپویت تبدیل کئے۔ بھجن گائے جانے کے بعد منتری سماج نے پرارتھنا کرائی۔ اور ماسٹر گردھاری لال نے اپنا کرم یار بندھن پر ایک مضمون پڑھا۔ اور انت میں اپنے گھروں میں وید رکھنے اور پڑھنے کی اپیل کی گئی۔ حاضری کافی تھی۔

۲۔ دیہات پرچار۔ ۲۷ اگست ۱۹۳۷ء کو ہماری ایک منڈلی شادیوال اور بنڈری پہنچا تو میں پرچار کرنے کے لئے گئی۔ چنانچہ وہاں کے ہندوؤں کو جاتی پر دلیش کرنے کے لئے تیار کیا گیا۔ عنقریب تاریخ متعین ہو کر شدھی کی جائے گی۔

۳۔ سنسکار۔ ۳۱ اگست کو مہاشہ فتح چند کے پتر کا جات کرم سنسکار ویدک ریتی انوسار کیا گیا۔ اس موقعہ پر اکروپیہ دان دیا گیا۔

۴۔ کرشن جنم اُتسو۔ یکم ستمبر ۱۹۳۷ء کو کرشن جنم اُتسو آریہ سماج مندر میں بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ پہلے ہون یگیہ ہوا۔ پھر پرارتھنا کے بعد بھجن ہو کر سمملت سندھیا کی گئی۔ منتری جی نے بڑے ہی رنگ چمک شبدوں میں پرارتھنا کرائی۔ پھر گیتا کے اُپدیش پر ایک بھجن گایا گیا۔ پھر ماسٹر گردھاری لال نے کرشن مہاراج کی مہانتا پر ایک مضمون پڑھا۔ جس میں یہ درشایا گیا۔ کہ آریہ سماج شری کرشن چندر جی مہاراج کو کیا مانتا ہے اور سناتن دھرم کیا مانتا ہے۔ اور سناتن دھرم کے زاویہ نگاہ کا مقابلہ بڑی صراحت سے کیا گیا۔ پرچار بڑا اُتم ہوا۔

گردھاری لال منتری آریہ سماج ظفروال

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ (مینیجر)

آریہ سماج نیروبی کا شاندار اُتسو!

ہر سال کی طرح اس سال بھی آریہ سماج نیروبی کا اکتیسواں وارشک اُتسو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ یہ اُتسو ایسٹ افریقہ میں نہ کیول آریہ بھائیوں کا ہی ہے۔ بلکہ سبھی ہندو جاتیوں کا دھارمک اور ساماجک درشٹی سے سب سے بڑا میلہ یا اُتسو شمار کیا جاتا ہے۔ مذہبی پکشپاتوں کو چھوڑ کر سبھی بھارتیہ اس میں اُپستھت ہو کر اس کی شوبھا کو بڑھاتے ہیں۔ نیروبی کے سوائے دیگر شہروں سے بھی بہت سے پُرش اس اُتسو میں شامل ہوتے ہیں۔ یہاں کی ریلوے بھی ایسے اُتسوؤں کے لئے کرایہ میں رعایت دے دیتی ہے۔ اُتسو کی پرتی ایک کارروائی آریہ ویروں کی مدھر منتری اور ... بینگ پائپوں سے پرارمبھ ہوتی تھی ؛

نیروبی سماج کی ستری پاٹھشالہ کی لڑکیوں کو ان کی پریکشاؤں میں پرائیز وشنتاؤں کے لئے ۲۸ جولائی کو پاری توشک وترن اُتسو کیا گیا۔ اس اُتسو کے سبھاپتی ممباسہ کے مہان دانی دھنی عرب سر علی بن سالم تھے۔ آپ کے سواگت کے پشچات سکول کی رپورٹ سنائی گئی۔ پنڈال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ لڑکیوں نے مدھر سنگیتوں سے تتھا شکھشا پرد ناٹک تتھا وارتالاپوں دوارہ جنتا کا اتینت منورنجن کرتے ہوئے اپنی ساماجک و بھیہ شکھشا کا درشن کرایا +

اس اُتسو پر سکول کی لڑکیوں نے بھن بھن پرکار کے شاریرک ویایاموں لیزیم۔ لاٹھی چلانا اور بندوق کے طرح طرح کے نشانے لگا کر جنتا کو چکت کر دیا۔ انت میں سر علی نے لڑکیوں کو انعامات دیئے اور سکول کی طرف سے سر علی کو گینڈے کے دانتوں سے بنا ہوا ہوم ویبہ اور ابھی نندن پتر پردان کیا گیا۔ انہوں نے ستری پاٹھشالہ کو ہر طرح سے سہایتا دینے کا وچن دیا ؛

شردھانند برہمچریہ آشرم

۲۹ جولائی ۱۹۳۴ء کو برہمچریہ آشرم کا پانچواں وارشک اُتسو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ نیروبی شہر سے آشرم تک وشیش بسوں کا پربندھ کیا گیا تھا۔ جنتا میں آشرم کے لئے وشیش اُتساہ تھا۔ آشرم کے پردھان شری ... اگر بھلّہ جی کے سواگت بھاشن کے پشچات شری موٹا بھائی جی منتری شردھانند برہمچریہ آشرم نے آشرم کی وارشک رپورٹ سنائی۔ اور آشرم کے اُدیشیہ آدرشوں کو جنتا کے سامنے رکھا۔ اس آشرم پر گورنمنٹ کے دھناڈھیہ دان ویر ناگجی بھائی کالیداس کی وشیش کرپا ہے۔ اس اُتسو پر آشرم کے برہمچاریوں نے بھن بھن ویایاموں دوارہ جنتا کو چکت کر دیا۔ ساماجک اور دھارمک شکھشا پرد وارتالاپوں دوارہ جنتا کے سامنے اپنی جاتی کی کُریتیوں کو دکھایا۔ اور آریہ جاتی کے آدرشوں کو رکھا ؛

نیروبی سماج کا اُتسو

(ایشو پنشد کی کتھا) ۔۔ ۳۰ جولائی سے لے کر ۲ اگست ۱۹۳۴ء تک رات کے ۸ سے ۹ بجے تک پرتی دن آریہ سماج مندر میں پنڈت ستیہ دیو جی ودیالنکار سناتک گوروکل کانگڑی نے اُپنشد منتروں کی کتھا کی۔ سندر اُپنشد منتروں کے گائن کے ساتھ ساتھ منتروں کی ویاکھیا کی جاتی تھی۔ استریوں اور پرشوں سے سماج مندر بھر جاتا تھا۔ کتھا سے جنتا پر آریہ سماج کا بہت اچھا پربھاؤ پڑا ؛

۴ اگست ۱۹۳۶ء کو پراتہ برہمچن کے پشچات شری پردھان چھوٹا بھائی جی کو اُتسو کے سبھاپتی کے پد پر ادھشٹھت کرنے کے بعد مہاشہ مہندر لال جی کے مدھر بھجن ہوئے۔ اس کے بعد پنڈت ستیہ دیو جی ودیالنکار کا "ہماری جاتیہ شکھشا" کے وشے پر سارگربھت ویاکھیان ہوا +

شام کو ۴ سے ۶ بجے تک شہر میں جلوس نکالا گیا۔ جلوس میں استریوں نے بھی وشیش اُتساہ سے بھاگ لیا۔ بھجنوں اور جیکاروں سے نیروبی شہر گونج اٹھا تھا۔ چار بجے بازاروں میں بہت بھیڑ ہو جاتی تھی۔ ستھان ستھان پر شربت پانوں سے سواگت کیا جاتا تھا۔ بابو بدری ناتھ جی کی سنگیت پارٹی جلوس کا وشیش دھیان اپنی اور کھینچ رہی تھی۔ رات کو منڈپ میں ہندی سمیلن ہوا جس میں ہندی اردو اور پنجابی کی اُپیوگتا پر تباتلہ خیال کیا گیا +

۵ اگست ۱۹۳۴ء کو پراتہ رشی۔ دی۔ ڈیسائی جی ایم۔ اے نے "ہمارا جیون" کے وشے پر سندر اور مدھر اپدیش دیا۔ دوپہر کو مہاشہ بدری ناتھ جی کے ویاکھیان کے پشچات "ہندی سمیلن" کیا گیا۔ ہندی کی آوشیکتا کو سمجھتے ہوئے جنتا نے اس مطلب کا ایک پرستاو سروسمتی سے

پاس کیا۔ کہ ہندی پرچار کے لئے ایک ہندی پرچارنی سبھا بنائی جائے ؛

شام کو پنڈت ستیہ دیو جی ودیالنکار نے "سنسار کی شانتی میں ویدک سندیش" اور مہاشہ کرشن دیو جی کھیلانی۔ ایم۔ اے نے "نوجوانوں کی شکتی" کے وشے پر گمبھیر اور سارگربھت ویاکھیان دیئے۔ جنتا نے دونو ویاکھیانوں کو بڑی سنکھیا میں اُپستھت ہو کر سنا ؛

۶ اگست ۱۹۳۴ء کو پنڈت ایشور داس جی کے "ایشور اُپاسنا" کے وشے پر مدھر اپدیش ہو جانے کے پشچات مہاشہ کرشن دیو جی کھیلانی ایم۔ اے نے "سنسار کے مہان پرش" کے وشے پر ایک پربھاوشالی ویاکھیان دیا۔ اس میں سنسار کے دھارمک ساماجک اور راج نیتک مہاپرشوں کے جیون کی بڑی بڑی گھٹناؤں دوارہ ان کی ایشور بھکتی۔ تپ۔ سوارتھ تیاگ اور پروپکار آدی کی بھاوناؤں دوارہ ان کی مہتا کو درشایا گیا ؛

دوپہر کو پنڈت ستیہ دیو جی ودیالنکار نے

"آتم سمان" کے وشے پر منوہر ویاکھیان دیتے ہوئے سنسار کی مہان تتھا سو تنتر جاتیوں کے اداہرنوں دوارہ بھارتیوں کو بھی اپنی بھاوناؤں کو اپنے اندر بھرنے کے لئے کہا۔ ویاکھیان کا جنتا پر اچھا پربھاؤ پڑا ؛

۵ اور ۶ اگست ۱۹۳۴ء کو رات کے سمے ۸ سے ۱۰ بجے تک مہاشہ بدری ناتھ جی نے میجک لینٹرن دوارہ شری کرشن اور مہاتما بدھ کے جیون کے چتروں دوارہ جنتا کو بھارت کے آدرش بتلاتے ہوئے ویاکھیان تتھا بھجنوں دوارہ جنتا کا منورنجن کیا۔ جنتا بھاری سنکھیا میں اُپستھت ہو کر لابھ اٹھاتی رہی ؛

ان دو دنوں میں پرتی بھوج ہوا جس میں سینکڑوں بھائی اور بہنوں نے بھوجن کیا۔ اُتسو کے ہر ایک کاریہ میں تتھا بھوجن میں بھی کوئی مت بھید نہیں رکھا گیا تھا۔ انت میں جیکاروں تتھا شانتی پاٹھ کے ساتھ آریہ سماج کا یہ مہان اُتسو سماپت ہوا ؛

(منتری آریہ سماج نیروبی۔ افریقہ)

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے ؛

ओ३म्

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت { سالانہ للعہ ... ممالک غیر سے للعہ
ششماہی ۲/ ... فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۳۷	SUNDAY 16th SEP. 1934	اتوار یکم اسوج سمت ۱۹۹۱ مطابق ۱۶ ستمبر ۱۹۳۴ء دیانند آبد ۱۱۰	۳۰

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔
۶- سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔
۷- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیئے۔
۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے۔
۹- پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔
۱۰- سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

آریہ سماج کے نیم

[illegible] سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔
[illegible] ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائکاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔
[illegible] وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔
[illegible] ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہیئے۔

وید امرت

یجروید — رگوید

ओ३म्। पुण्डरीकं नवद्वारं त्रिभिर्गुणेभिरावृतम्।
तस्मिन् यद् यक्षमात्मन्वत् तद् वै ब्रह्मविदो विदुः॥

اتھروید - ادھیائے ۱۰ سوکت ۸ - منتر ۴۳

ارتھ:- (नवद्वारम्) نو دواروں والا (पुण्डरीकम्) شبیہ کا سادھن یہ شریر (त्रिभिः) تین (गुणेभिः) گنوں سے (आवृतम्) ڈھکا ہوا ہے۔ (तस्मिन्) اس شریر میں (आत्मन्वत्) جیو آتما کا ساتھی (यत्) جو (यक्षम्) پوجنیہ برہم ہے (तत्) اس کو (वै) ہی (ब्रह्म विदः) برہم گیانی (विदुः) جانتے ہیں۔

ایشور - جیو - پرکرتی

کیسی سُندر ریتی سے سمجھایا گیا ہے۔ کہ اوّل تو یہ شریر مندر ہے۔ جس کے نو دروازے ہیں۔ ایک جیو آتما ہے۔ جس کے لئے یہ شریر شبیہ کا سادھن ہے۔ تیسرے برہم ہے۔ جو اس جیو آتما کا سوامی ہے۔ اسی برہم کو برہم گیانی جانتے ہیں۔

[illegible] وچار کرنے کی بات ہے۔ کہ پرم پتا پرماتما تو ویدوں میں یہ فرماتے ہیں۔ کہ یہ شریر مندر جس کے نو دروازے ہیں شبیہ کا سادھن ہے۔ مگر ہم اسی مندر کو پاپ کا سادھن بنا رہے ہیں۔ پنجابی میں سچ کہتے ہیں [illegible] ارتھات اس مندر کے جو نو دروازے ہیں۔ ان سے سنسار میں شبیہ [illegible] ماں پیو نے گھڑیا [illegible] ۔ دھی بھیڑے کم ودھان [illegible] کہاں تو پرماتما کا اُپدیش کہ اس شریر مندر کو ہم شبیہ کا ذریعہ بنائیں۔ [illegible] کریں۔ تو اپنی آنکھوں سے جب کسی دکھیا کو دیکھیں۔ تو [illegible] آنکھوں سے ہم ایشور کی نانا پرکار کی سرشٹی کو دیکھتے ہوئے جب ترپت ہوں۔ اور اپنے آتما کے اندر ایک پرکار کی پرسنتا کو دھارن کریں۔ [illegible] پرتو دیا کے شبد سنیں۔ اور اگر کسی دکھیا کے رونے کی آواز کانوں میں [illegible] دکھ دور کرنے کے لئے ہمارا دل تڑپ اُٹھے۔ کانوں سے ہم وید گان۔ میٹھے بھجن۔ پریم کے وچن اور ایک دوسرے کے ہِت [illegible] دن رات باپ کی ورتی کو بڑھانے [illegible] تو اس کی مدد کرنے سے دریغ نہ کریں۔ کہاں ہم ہیں۔ کہ اپنی آنکھوں سے دوسروں کے مال و دھن دیکھنے اور اُسے اپنی جیب میں ڈالنے کی ترکیب سوچا کرتے ہیں۔ [illegible] فحش سے فحش الفاظ سے کان گندے ہیں۔ غرضیکہ اس شریر سے فائدہ [illegible] اس طرح آنکھوں کا پریوگ کرتے کرانے۔ بہیں شبیہ کی بات ہی نہیں سوجھتی۔ کانوں سے نندا کی باتیں سننے کو جی چاہتا ہے [illegible] کی بجائے آگے کے لئے اسی شریر سے کانٹے بوتے رہتے ہیں۔ اور ایشور کے اُپدیش کے بالکل اُلٹ چلتے رہتے ہیں۔

اس شریر کے اندر جیو آتما کا جو سوامی ہے۔ اُس کو ہم برہم گیانی جانتے ہیں۔ ارتھات اس برہم کو ہی برہم گیانی جانتے ہیں۔ ایسے صاف اُپدیش کی موجودگی میں ہم لوگ برہم کی تلاش کے لئے کبھی کسی شے کا آسرا لیتے ہیں۔ کبھی کسی جاندار ہستی کا۔ ہمارے [illegible] دنیا میں کئی ایشور پیدا ہو جاتے ہیں۔ چالاک لوگ ہمارے [illegible] سامنے پیش [illegible] کبھی خود پیش ہوتے ہیں۔ اور کبھی دوسرے جانوروں اور بے جان چیزوں کو بطور پرماتما ہمارے [illegible] کا فائدہ اٹھاکر ہم کو برہم کی صورت میں [illegible] تو برہم گیانیوں کی پیروی کر کے ان کے دکھ دور کرتے [illegible] ہیں۔ ہم اپنی کوبرہم جان کر جی جان سے اُن کے مریلے ہیں۔ اگر وید کی پوتر بانی سے ہم واقف ہوتے [illegible]

جنوبی امریکہ میں ویدک دھرم کا پرچار

ذیل کی چٹھی پنڈت ایودھیا پرشاد بی اے نے سنٹ ویسٹ پرولیسر گوپی راج شری رام جی شرما کو بھیجی ہے:۔

شری گوپی راج جی ودیہ۔ نمستے۔

میں ۹ نومبر ڈچ گائنا میں آیا ہوا ہوں۔ شکاگو کی وشو دھرم سمیلن میں سملت ہو کر جو دیا کھیان دیا تھا۔ اور اس میں جو آشا تیت سپھلتا ہوئی تھی۔ اس کا سماچار آپ کو گیات ہوا ہوگا۔

میں نے کلکتہ کے پتہ سے آپ کو بدری داس جی کی معرفت پتر دیئے تھے۔ پرنتو آپ تو رمتا یوگی ٹھہرے۔ اب دہلی کے پتہ سے بھیج رہا ہوں۔ آپ تک پہنچے گا یا نہیں۔ کچھ نشچے نہیں۔

یہاں کی سپھلتا ہی سے پروتساہت ہو کر میں نے شری نارائن سوامی جی کو ایں آشیہ کا پتر لکھا تھا۔ کہ یدی سنیکت راجیہ امریکہ میں سوچاتی روپ سے ویدک دھرم کے پرچار کا آیوجن کیا گیا۔ تو بھوشیہ میں اچھی سپھلتا کی آشا ہے۔ اس پر سارودیشک سبھا نے بڑلا جی کی اُدارتا سے مجھے سنیکت راجیہ امریکہ میں دو ورش کے لئے رکھ کر میرے دوارہ ویدک دھرم پرچار کرانے کا پربندھ کر دیا ہے۔ اتہ میں کم سے کم دو تین سال تک اور امریکہ میں رہ کر ویدک دھرم پرچار کا کاریہ کروں گا۔

بھارت ورش میں تو میرے دارشنک ویاکھیانوں کو بہت لوگوں نے سنا اور میرے دارشنک سہتیہ کو بھی آپ نے بھی مشرون کیا۔ پرنتو اس کے آکھیان کرتے رہنے کے کارن اس گرانک شکتی کی نیکفتنا جاتی رہی۔ ان سبھاشنوں سے وہاں ہر دیہ آکرشن شکتی کا ہاس پرتیت ہوتا تھا۔ سنیکت راجیہ امریکہ میں ورتمان سنسکرتی تھا عیسائی دھرم کے کھور پرینانوں سے کیول سنودرنی والے نرناریوں کے ہردیہ سے نوین وچاروں کو گرہن کرنے کی رُچی ودیمان ہے۔ ان کے ہردیوں پر ویدک آدھیاتم تتو کے وچاروں کا گمبھیر پربھاو پڑنا آوشیک ہے۔ یدی ورتمان ... یہ اوسر ہے۔ اگر سنیکت راجیہ امریکہ میں ویدک ادھیاتم تتو کا پرچار کیا جاوے۔ تو ... پرنتو اس کے لئے ویکت ویچار درشن کرنے کا ... بھوشیہ میں آدرش پر اپیتا ہوگا۔ وہاں ... سے کا بہت سے ہی ... سے نرناریاں ویدک دھرم کے سدھانتوں کو گرہن کر کے ... مگر بھوشیہ جیون میں اس کا پرچار کریں گے۔

سنیکت راجیہ امریکہ میں آپ ... ... کا اچھا مان ہے۔ بہت سے ... اس بات کے لئے اتسک ہیں۔ کہ کوئی ... ودوان اُن کے رہنے کا ادھکار لے کے ... کو ترپت کرے۔ ایک زبانی دیوی جن کا نام Miss Dunas تھا اور اب جن کا نام میں نے دمینتی دیوی رکھ دیا ہے۔ ویدک سدھانتوں کا یہاں پرچار کر رہی ہیں۔ شکاگو میں یہ دیوی مجھ سے سنسکرت تتھا گیتا پڑھتی رہیں۔ ہندو وچاروں کو انہوں نے یہاں تک اپنایا ہے۔ کہ اُن کا اپنی کویتاؤں میں ویوہار کرنے لگی ہیں۔ انہوں نے میرے سمبندھ میں بھی ایک کویتا لکھی ہے۔ اس کی ایک پرتی آپ کے پاس بھیجتا ہوں۔ اس سے پتہ چلے گا کہ وہ ہماری پورانک کتھاؤں کو کہاں تک جان گئی ہیں۔

اسی پرکار اور بھی کئی پتہ نرناری یہاں ویدک دھرم میں دیکشت ہو چکے ہیں۔ میں آشا کرتا ہوں۔ کہ یدی جم کر یہاں کام کیا گیا۔ تو آریہ دھرم کی جڑ جم جائے گی۔

اس اور میں کیوں آیا؟ اس سمبندھ میں بھی کچھ لکھنا میں اُچت سمجھتا ہوں۔ دکھن امریکہ میں برٹش گائنا انگریزی اپنولنش ہے۔ تتھا ڈچ گائنا ڈچ اپنولنش ہے۔ سان دونوں کی جن سنکھیا میں ادھک سنکھیا بھارتیوں کی ہے۔ جو مزدور بن کر بھارت سے آئے تھے۔ اب اُن کی سنتان یہاں کی بھومی کو اپنا کر یہاں کے ادھی نواسی بن گئے ہیں۔ اسی پرکار ویسٹ انڈیز کے دویپ پنج میں تتھا ٹرینڈاڈ۔ جمیکا اور سیلو سیما آدی ستھانوں میں بھارتیوں کی بہت آبادی ہے۔ بھارت سے بیسیوں سہسر میلوں کی دوری پر رہنے والے بھارتیہ بندھوؤں کی خبر نہ لینے کا یہ پھل ہوا ہے۔ کہ ان کی سنتان اپنی پراچین ماتری بھاشا ہندی کو بولنا تو دور رہا۔ سمجھ بھی نہیں سکتی ہے۔ ان ستھانوں کی یہ دشا ہے۔ کہ جیتے پرگیہ اور دھنوان بھارتیہ ہیں۔ پرایہ عیسائی بن گئے ہیں۔ امریکہ دویپ میں تو ایسی دشا اُپستھت ہے۔ کہ وہاں کے بھارتیہ دھرم۔ بھاشا تتھا سنسکرتی کو شنے شنے ومسرت کرتے کرتے یہاں تک بھول گئے ہیں۔ کہ اُن کے پوروج بھارت سے آئے تھے۔ یا یہیں کے آدم نواسی تھے۔ ان کا وواد سمبندھ حبشی آدی جاتیوں کے ساتھ ہونے لگ گیا ہے۔

بھارت کے ہندوؤں اور کرسٹانی دھرمیوں کو کیا پروا ہے۔ اگادھ سمندر سے دوچار بوندے جل کے نکل گئے۔ تو بھی سمندر کی کیا گھٹتی ہو سکتی ہے؟ چاہے ان کی آنکھوں کے سامنے کشمیر۔ پنجاب۔ سندھ تتھا بنگال آدی پرانتوں میں اگادھ سمندر کی قلعی کھلی پڑی ہے۔ پر شرتہ یہ اگادھ سمندر تو گورنج گر کر یہی کہہ رہا ہے۔ کہ میں تو اپنے اہنکار کے سامنے کسی کی سنائی نہ ہونے دوں گا۔ ایسی دشا میں ان کے مستشک میں اس بات کی چنتا ہو کیوں آنے لگی۔ کہ ہمارے بھائی کہاں کہاں بچھڑے جا رہے ہیں؟ مہرشی دیانند کی پریرنا سے ہم آریوں کا ہردیہ تو اسی لگن میں لگا ہوا ہے۔ کہ جہاں بھی آریتو کا کچھ چنہہ دکھائی دے۔ اس پر ادھی پتیہ جمانے کا اُدیوگ کیا جائے۔ "कृण्वन्तो विश्वमार्यम्" بس اسی وید ناد کو لے کر میں ادھر آیا ہوں۔ برٹش گائنا میں دو تین ماس بھرمن کر کے میں نے ہندو جاتی کے سنگٹھن کا ادیوگ کیا ہے۔ گورو کل پرنالی کا ایک ودیالیہ کھل گیا ہے۔ بھارت سے ایک یوگیہ ودوان کی جو انگریزی سنسکرت کا دھر بندر ودوان ہو۔ بلانے کا پربندھ کیا ہے۔

بہت سے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو ویدک دھرم کی گود میں واپس لیا گیا ہے۔ ایک ماس سے ڈچ گائنا میں میں آیا ہوا ہوں۔ یہاں پر سنسکرتی کی درشٹی سے بھارتیوں کی ستھتی اچھی ہے۔ کارن یہ ہے۔ کہ یہاں پر آریہ سماج کا پرچار زیادہ ہے۔ ہندوؤں کی ماتری بھاشا ہندی ہی ہے اور سارے سماج کا انشاندہ ہے۔ کہ سرکار تک اس کو پرستشٹت سمجھتی ہے۔ میرے پہنچنے سے آریہ سماجیوں میں بڑا اُتساہ آ گیا ہے۔ ایک نئی جان آ گئی ہے۔ کاریہ کا ویگ بہت تنبیر ہو گیا ہے۔ یہاں کے گورنر تتھا سرکاری افسروں نے بھی میرا بہت سنسکار کیا۔ گورنر صاحب سے میں ملا تھا۔ اور اُن سے اس بات کی پرتگیا لی۔ کہ ہندوؤں کے مردہ گاڑنے کے بندھن کو دور کر دیا جائے گا۔ سارودیشک سبھا کو میں نے ایک میموریل بھیجنے کو بھی لکھا ہے۔۔۔۔۔ وواہ آدی قانون میں بھی پریورتن کرنے کا یہاں کی کونسل میں وچار کیا جائے گا۔ ایسا وچن دے دیا ہے۔ نئے سول لا میں میری انومتی مانگی ہے۔

میرے ویاکھیانوں کا یہاں پر بہت اُتم پربھاو پڑا ہے۔ پرایہ سبھی سرکاری افسر میرے ویاکھیانوں میں سملت ہوتے ہیں۔ ایک دن تو پارلیمنٹ کی بیٹھک بھی ستھگت رکھی گئی۔ ویاکھیان میں گورنر تتھا ان کا سٹاف بھی آیا تھا۔ وشے تھا "ویدک دھرم کا آدرش" یہاں سے میں جارج ٹاؤن جاؤں گا۔ وہاں پر سنگٹھن کا پربندھ کر کے ٹرینیڈاڈ ...

سنسار کی گتی

دلائی لامہ کی مہاتما گاندھی سے عقیدت

ٹوکیو (بذریعہ ڈاک) پنچن لامہ جیسے آئندہ دلائی لامہ بنایا جانے والا ہے۔ مہاتما گاندھی سے ملنے کا بہت خواہشمند ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ ہندوستان کے قومی لیڈر مہاتما گاندھی کو جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ کئی سال ہوئے جب میں ہندوستان گیا تھا۔ تو میں نے ان کے متعلق کچھ نہیں سنا تھا۔ چین واپس آ کر میں نے ان کے متعلق بہت سا لٹریچر پڑھا ہے۔ میرے دل میں ان کے لئے بھاری عزت ہے۔ اور اگر موقعہ ملا۔ تو میں ان سے ضرور ملوں گا۔

مسٹر اینڈریوز پونہ میں :۔ پونہ۔ ۱۲ ستمبر مسٹر اینڈریوز آج صبح یہاں پہنچے۔ آپ نے پہلے ہوم سکرٹری سے اور بعد میں گورنر سے ملاقات کی۔ آپ نے سرونٹس آف انڈیا سوسائیٹی کے دفتر میں جہاں آپ قیام فرما ہیں۔ مسٹر سری نواس شاستری سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ نے زنجبار کے علاوہ کانگرسی مسائل پر بھی بات چیت کی۔ اس کے بعد آپ بمبئی روانہ ہو گئے۔ اور کل وارودھا چلے جائیں گے۔

ایک سو جاگیروں کی نیلامی :۔ جے پور۔ ۱۲ ستمبر۔ ایک سو جاگیروں کی نیلامی کا اشتہار دیا گیا ہے۔ جو ۲۵ ستمبر کو ہو گی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ بھاری اقتصادی بدحالی کی وجہ سے وہ سرکاری مالیہ ادا نہیں کر سکتیں۔

پنڈت مالویہ جبل پور میں :۔ جبل پور۔ ۱۱ ستمبر۔ انتخابی مہم کے سلسلہ میں کل پنڈت مالویہ جی یہاں پہنچیں گے۔

تین وکلاء کے لائیسنس ضبط :۔ گوجرانوالہ ۱۱ ستمبر۔ آج صبح تقریباً ساڑھے نو بجے لالہ بابو لال جو پڑہ وکیل۔ پنڈت مہر چند وکیل سردار ارجن سنگھ وکیل۔ مسٹر شام لال عرائض نویس کو نوٹس موصول ہوئے ہیں۔ کہ آپ کے لائسنس چھ ماہ کے لئے ضبط کئے گئے ہیں۔ اور وجہ بیان کرو کیوں نہ تمہارے لائسنس ہمیشہ کے لئے ضبط کئے جائیں؟

پاسپورٹ دینے سے انکار :۔ شملہ۔ ۱۱ ستمبر ... سردار گوربخش سنگھ ایک ۲½ لاکھ روپیہ کے مقدمہ ... جس کا فیصلہ کلکتہ ہائیکورٹ نے انکے خلاف دیا تھا۔ اپیل کے سلسلہ میں جو پریوی کونسل میں ... ذاتی طور پر انگلستان جانا چاہتے ہیں انہوں نے بنگال گورنمنٹ اور گورنمنٹ آف انڈیا سے ... کی درخواست کی تھی۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ انہیں ...

سرحد پار نئی شورش کا ظہور

پشاور۔ ۱۱ ستمبر۔ کابل سے فقیر علی نگر (کی) از سر نو شورش سرگرمیوں کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ فقیر علی نگر ایک نامعلوم جگہ کا باشندہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ برٹش گورنمنٹ کا سخت مخالف ہے۔ قبائل کے لوگوں میں اس کا بہت اثر اور رسوخ ہے۔ وہ اسے ولی سمجھتے ہیں۔ اس کی سرگرمیوں کا مرکز دیر سے باجوڑ اور مہمند سے کابل تک ہے۔ تازہ ترین اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ۸ ستمبر کو فقیر علی نگر دو ہزار فوج لے کر موضع گندھاب پر حملہ آور ہوا ہے۔ وہ سرکاری ملازموں کو گرفتار کر لیتا ہے۔ اور ان سے ضمانتیں لینا اور مذہب اسلام کے بتائے ہوئے احکام کے ماتحت سزائیں دیتا ہے۔

وہ برٹش گورنمنٹ کی بنائی ہوئی سڑکوں کو بند کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ اس کے کام میں آسانی ہو۔ اور مخالف فوج کی نقل و حرکت جلدی نہ ہو سکے۔ حکومت بھی اس کے مقابلہ کے لئے تیاریاں کر رہی ہے۔

پشاور۔ ۱۱ ستمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کا ایک ایجنٹ جاڑا لیاں علاقہ مہمند سے کچھ ڈاک کے لفافے لے کر پشاور کی طرف آ رہا تھا۔ کہ موضع ماتی کے نزدیک قبائل کے ملاؤں نے اسے گھیر لیا۔ اور اسے زد و کوب کر کے لفافے چھین لئے۔ اطلاع ملنے پر پولیٹیکل ایجنٹ شبقدر نے اعلان کیا۔ کہ ہر ایک لفافہ کے لئے ایک ایک سو روپیہ انعام مقرر کیا جاتا ہے۔ جو شخص لفافہ لا کر دے گا۔ اسے انعام دیا جائے گا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان لفافوں میں سے ایک میں افغانستان اور علاقہ غیر میں کام کرنے والے جاسوسوں کے نام درج تھے۔ اس لئے حکومت کو اس قدر تشویش ہو رہی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ حاجی ترنگ زئی پر راز منکشف ہو گیا ہے۔ اور اس نے ایک بھاری لشکر کے ساتھ ان جاسوسوں کی سرکوبی کی مہم جاری کر دی ہے۔

پنجاب پرانتیہ آرین کانگرس

پنجاب پرانتیہ آرین کانگرس کا ایک ضروری جلسہ بتاریخ ۲۸-۲۹-۳۰ ستمبر منعقد ہو گا۔ اس میں مذہبی اور مجلسی مضامین کے علاوہ کمیونل ایوارڈ پر بھی بحث ہو گی۔ آج کل کمیونل ایوارڈ ملک میں ایک خاص سمسیا بنی ہوئی ہے۔ اس کے متعلق وارودھا میں بھی ایک میٹنگ ہوئی۔ لیکن کچھ فیصلہ نہیں ہو سکا۔ اسمبلی کا چناؤ بھی جلد ہی ہونے والا ہے۔ اس لئے آریہ جنتا کا فرض ہے۔ کہ وہ بھی اس کے متعلق اپنی رائے پرگٹ کرے۔

سب آریہ سجنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس سمیلن میں شریک ہوں۔ اور جو جو ریزولیوشن وہ اس میں رکھنا چاہیں۔ وہ جلد از جلد بھیجنے کی کرپا کریں۔

(سکرٹری سواگت کارنی کمیٹی پنجاب پرانتیہ آرین کانگرس سرگودھا)

آریہ ودیارتھی آشرم

آریہ ودیارتھی آشرم (گورودت بھون لاہور) گرمی کی تعطیلات کے بعد ۱۷ ستمبر کو کھل رہا ہے۔ اس سمے آشرم میں چند کمرے خالی ہیں۔ آشرم میں ہر طرح کی کھیلوں کے لئے انتظام ہے۔ جو والدین اپنے لڑکوں کو اچھے وایو منڈل اور نگرانی میں رکھنا چاہیں۔ وہ اس موقعہ سے لابھ اٹھائیں۔ آشرم پروفیسر شودیال ایم۔ اے۔ وائس پریزیڈنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی زیر نگرانی چل رہا ہے۔ غیر شادی شدہ طلباء ہی داخل ہو سکتے ہیں۔

(... دھرم ... آریہ ... ادھشٹاتا)

گورنر بنگال کے حملہ آوروں کو سزا!

دارجلنگ۔ ۱۲ ستمبر۔ مسٹر جج۔ یو۔ پی۔ آر۔ ایچ۔ پارکر اور ایم۔ ایچ۔ ایم فورخ پر مشتمل ٹریبونل نے گورنر بنگال پر گولی چلنے کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا ہے۔ سات ملزمان کے خلاف جن میں ایک لڑکی بھی تھی۔ اس بناء پر مقدمہ چل رہا تھا کہ انہوں نے ۸ مئی کو گھوڑ دوڑ کے میدان میں سر جان اینڈرسن گورنر بنگال کو پستول کی گولیوں سے ہلاک کرنے کی کوشش کی۔ ٹریبونل نے ملزمان کو مندرجہ ذیل سزائیں دیں۔

ابانی بھٹاچاریہ۔ رابندر بینرجی اور منورنجن بینرجی کو سزائے موت۔ اجیت رگستی اور مدھوسودن بینرجی کو چودہ چودہ سال قید با مشقت۔ مس موزمدار کو عمر قید اور ۱۴ سال قید با مشقت۔ دونوں سزائیں اکٹھی شروع ہوں گی۔ سوشیل چکرورتی کو ۱۲ سال قید با مشقت۔

روزنامہ "سن" بند ہو گیا :۔ بمبئی۔ ۱۲ ستمبر۔ سٹیٹس پیپل لمیٹڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس امر کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اخبار "سن" کو بند کیا جائے۔ کیونکہ روپیہ کی قلت ہے۔

نواب بہاول پور کی واپسی :۔ بہاولپور۔ ۱۱ ستمبر۔ نواب بہاولپور یہاں آج صبح کے وقت تشریف لائے۔ موسم گرما انہوں نے سری نگر میں گزارا ہے۔

تین توام لڑکوں کی پیدائش :۔ امرتسر۔ ۱۲ ستمبر۔ یہاں کے ایک بیرسٹر کے گھر تین لڑکے بیک وقت پیدا ہوئے ہیں۔ تینوں ابھی تک زندہ ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پچھلے سال بھی اس بیرسٹر کے گھر دو لڑکیاں اکٹھی پیدا ہوئی تھیں۔ بیرسٹر صاحب کی عمر اس وقت ۹۰ سال بیان کی جاتی ہے۔

سکھ عورت نے خودکشی کر لی :۔ گوجرانوالہ۔ ۱۱ ستمبر۔ گکھڑ سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں ایک نوجوان جاٹ (سکھ) عورت نے خودکشی کر لی ہے۔ وجہ گھریلو تنازعات بیان کئے جاتے ہیں۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

ایک نومسلم کی امن سوز سرگرمیاں :۔ گورداسپور۔ ۱۱ ستمبر۔ یہاں آجکل ایک نومسلم جو پہلے سکھ تھا سخت شور مچا رہا ہے۔ وہ اپنے لیکچروں میں قرآن شریف اور گورو گرنتھ صاحب کا مقابلہ کرتا ہے۔ اس شخص کے اشتعال انگیز لیکچروں سے متاثر ہو کر اکالیوں اور مسلمانوں میں فساد ہونے لگا تھا۔

بمبئی کانگرس کا انعقاد

دھاردار ۱۱ ستمبر - بمبئی کانگرس استقبالیہ کمیٹی کے سکرٹری کی طرف سے سردار پٹیل کو تار موصول ہوا ہے کہ کانگرس کے اجلاس کی تاریخیں ۲۴-۲۵-اور ۲۶ اکتوبر میں تبدیل نہیں کی جا سکتیں - اس لئے ۲۶-۲۷-اور ۲۸ اکتوبر ہی کو اجلاس منعقد کیا جائیگا ؛

الاؤنس مقرر کر دیئے گئے

کپورتھلہ ۱۱ ستمبر - معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ محرم کے موقعہ پر ساما نہ میں گولی چلنے سے جو اشخاص ہلاک ہو گئے تھے - مہاراجہ صاحب نے ان کے پسماندگان کے لئے فیاضانہ الاؤنس مقرر کئے ہیں ؛

دو پارٹیوں میں لڑائی

۱۱ ستمبر - آج صبح ٹونگہ پولیس نے تانگہ ڈرائیوروں کی دو پارٹیوں کے درمیان لڑائی کے سلسلہ میں گیارہ اشخاص کو گرفتار کیا ہے - فسادی لاٹھیوں اور چھریوں سے مسلح تھے - تکرار مسافروں کو [illegible] کرنے کے سلسلہ میں ہوئی ؛

انتخابی مہم شروع

کانپور - ۱۱ ستمبر - [illegible] مصالحت کی کوششوں کے ٹوٹ جانے کے بعد پنڈت مالویہ نے کل رات ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے انتخابی مہم کا آغاز کیا - آپ نے سارے معاملات پر روشنی ڈالتے ہوئے لوگوں سے اپیل کی کہ صرف ان امیدواروں کو ووٹ دیں جو کمیونل ایوارڈ کے خلاف ہیں - آپ نے کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کا [illegible] کانگرس کی روایات کے مخالف ہے - آپ نے کہا کہ "امپیرئیل" ایوارڈ کے خلاف ووٹ دے کر ملک کا [illegible] فیصلہ دنیا پر ظاہر کر دیں گے ؛

ایک سو اصحاب کی کانفرنس

ناگپور - ۱۱ ستمبر - پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے دورہ کے ہوتے یہاں پہنچے - آج صبح ایک سو اصحاب کی کانفرنس یہاں ہو رہی ہے جس میں نیشلسٹ پارٹی کے حق میں ووٹ دینے کے سوال پر غور کیا جائیگا - دونوں لیڈر شام کو [illegible] کو چلے جائیں گے

ہندو کارکنوں کی طلبی

[illegible] - ۱۱ ستمبر - آج ہندو مہاسبھا دل کے سرکردہ کارکنوں کو انسپکٹر جنرل پولیس نے اپنے دفتر میں بلایا - سردار [illegible] سنگھ جی بھی موجود تھے - کارکنوں سے کہا گیا کہ وہ گرفتار شدہ ہندوؤں کی رہائی کے لئے کوئی جلسہ یا جلوس نہ نکالیں ؛

لیگ اسمبلی کے وائس پریزیڈنٹ

لنڈن - ۱۱ ستمبر - برطانیہ، اٹلی، فرانس، روس اور ہندوستان کے آل ٹی [illegible] لیگ اسمبلی کے وائس پریزیڈنٹ چنے گئے ہیں ؛

آریہ سماج کوئٹہ اردھ شتابدی کا سماروہ

ویاکھیانوں کی دھوم

۱۱ ستمبر روی وار کو بجے آدی تھے اننتر سوامی ویدانند جی کے اپدیش سے کارروائی پرارمبھ ہوئی - آپ نے "ایشور بھگتی" پر انتیت سندر تھا جت آکرشک اپدیش دیا - ان کے اپدیش کے بعد مہاتما نارائن سوامی جی کا "ادھیاتم واد" پر سندر ویاکھیان ہوا - ورشا کے گو [illegible] ہونے کے باوجود بھی سوامی جی نے اپنے سرل ڈھنگ سے وشے کا پرتی پادن کیا - کہ جنتا نہایت شانتی پوروک ان کے ویاکھیان کو سنتی رہی - اور اس کا جنتا پر وشیش پربھاو پڑا - سائنکال پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار منتری آریہ سماج کوئٹہ نے آریہ سماج کی وارشک رپورٹ پڑھی - جس میں انہوں نے آریہ سماج کی کرایک انتی پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ بتلایا کہ اس ورش بھی آریہ سماج کوئٹہ نے پچھلے ورشوں سے ادھک انتی کی ہے - رپورٹ کے بعد سوامی ویدانند جی کا ویاکھیان ہوا - رات کو پنڈت لیش پال جی سدھانت النکار ویدک منتری پر دھان آریہ سماج کوئٹہ نے آریہ سماج کوئٹہ کا ۵۰ سالہ اتہاس پڑھ کر سنایا - اور اس کے بعد آریہ سماج کے جھنڈوں کا ورنن کرتے ہوئے دھن کے لئے اپیل کی - ان کی اپیل پر لگ بھگ چار ہزار روپیہ اکٹھا ہوا - رات کو پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار کا "دھرم کی آوشیکتا" پر انتیت ودوتا پورن تتھا پربھاوشالی ویاکھیان ہوا - جس کو جنتا نے بہت پسند کیا ؛

اسی طرح ۳-۴-اور ۵ ستمبر ۱۹۳۴ء کو بھی اپدیشک مہانو بھاؤں کے بھن بھن وشیوں پر منوہر تتھا پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے - اس پرکار سے دو تین دن تک آریہ سماج کوئٹہ کا اتسو ہوتا رہا - اس قدر اپدیشکوں اور مہاتماؤں کے اپدیشوں کو سنتے ہوئے بھی کوئٹہ کی جنتا کی ترپتی نہ ہوئی - ان تمام دنوں میں اردھ شتابدی کا وشال پنڈال کھچا کھچ حاضرین سے بھرا رہتا تھا - یہ اردھ شتابدی ہر لحاظ سے کامیاب ہوئی - ویاکھیانوں - نگر کیرتن - اتسو دھن کے لحاظ سے ایسا اب تک یہ پہلا ہی ہوا - رشی لنگر تقریباً ۲۰ روز تک کھلا رہا جس میں تقریباً ۲۰۰ پرش ہر روز بھوجن کھاتے رہے - رشی لنگر میں رسیوں نے جی کھول کر آٹے کی بوریاں تتھا گھی کے ٹین دان دیئے - وید پارائن مہایگیہ جس میں کہ ۱۰ من سامگری اور [illegible] من گھی کی آہوتیاں دی گئیں - دیویوں نے وشیش شردھا تتھا اتساہ سے کھلایا - آریہ سماج کو امید کے چار ہزار روپیہ کے علاوہ تقریباً ایک ہزار کا دان اور بھی پراپت ہوا - آریہ سماج نے انتھک پاٹھ شالہ میں دو دانیوں نے پمپ لگوا کر پانی کی تکلیف کو بھی دور کر دیا ہے - ان پر لگ بھگ ۱۴۰۰ روپیہ خرچ ہوا - اس کے اتیرکت گورو کل کے برہمچاریوں نے پنڈال بنوانے - اس کو سجانے وغیرہ کے کاموں میں بہت قابل تعریف سہایتا دی - گورو کل کے برہمچاریوں کی کریا شیلتا تتھا اسکاریک و مانسک انتی کا جنتا پر بہت اچھا پربھاو پڑا - برہمچاری دھڑا دھڑ داخل ہو رہے ہیں - اور گورو کل کے لئے دھن بھی اکٹھا ہو رہا ہے - ۱۱ ستمبر کو پاٹھ شالہ کا وارشک اتسو ہوا جس میں مسٹر سکرائن ریونیو کمشنر بلوچستان نے اپنے ہاتھ سے انعامات تقسیم کئے - آپ نے کنیاؤں کی انتی پر پرسنتا پرگٹ کی +

(بھیم سین ودیو منتری آریہ سماج کوئٹہ)

حراست سے بھاگ گیا

پروشوتن ۱۰ ستمبر - کل ایک شخص بٹی مسلح پہرہ داروں کی حراست سے نکل کر بھاگ گیا - اور جنگل میں جو سرکٹ ہاؤس سے میرٹھ کے ہیڈ کوارٹر تک پھیلا ہوا ہے چھپ گیا - اے - ڈی - او - گورکھا پلٹن کے تین صد سپاہیوں نے جنگل میں تعاقب کر کے اسے گیہوں کے ایک کھیت میں سے گرفتار کر لیا ؛

جرمن قوم کی نئی تاریخ

نیورمبرگ - ۱۰ ستمبر - چار خاص طور پر منتخب شدہ اشخاص کو جرمن قوم کی نئی تاریخ لکھنے کے لئے منتخب کیا گیا ہے ؛

دہشت انگیزوں کی گرفتاریاں

بہرام پور - ۱۱ ستمبر - جترا - اتر پاڑہ اور بریانی میں متعدد مکانات کی تلاشی کے بعد پولیس نے بہ ماتحتی [illegible] ڈسٹرکٹ بورڈ [illegible] ایڈیٹر آگرہ [illegible] اور تین نوجوانوں کو گرفتار کر لیا ہے - گرفتاریاں دہشت انگیزانہ سرگرمیوں کے سلسلہ میں عمل میں لائی گئی ہیں ؛

مسلم عورت کی شدھی

لاہور ۱۰ ستمبر - مسلمان بے راجبر نے جس کو نیلا بازار کے ایک مسلمان نے اغوا کر لیا تھا - اور جس کا مقدمہ ۴ ماہ تک چلتا رہا - شردھانند محلہ لاہور میں ویدک دھرم کو گرہن کر لیا ہے اور اس کا نام رام پیاری رکھا گیا ہے ؛

ٹرمینل ٹیکس کے خلاف پروٹسٹ

شیخوپورہ - ۱۱ ستمبر - جوہر کانہ کے تاجروں نے کمشنر اور بنگالی احکام کو ایک طویل عرضداشت بھیجی ہے - جس میں منڈی سے باہر جانے والی اشیاء پر ٹرمینل ٹیکس لگائے جانے کی تجویز کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے ؛

مسٹر دھینگرا بستر علالت پر

ناگپور ۱۱ ستمبر - مسٹر ڈی - دھینگرا پریذیڈنٹ سی - پی - کانگرس کمیٹی گذشتہ چار دنوں سے بستر پر دراز ہیں - انہیں روز سخت بخار ہو جاتا ہے - اور وہ بہت کمزوری اور تھکاوٹ محسوس کر رہے ہیں

جنم کے مسلمان کی شدھی

گوجرانوالہ ۱۱ ستمبر - آج چک نمبر ۹۸ کے ایک جنم کے مسلمان نیک محمد کو آریہ سماج مندر میں شدھ کیا گیا اور اس کا نام رام ناتھ رکھا گیا ؛

یوروپ کی حسین ترین لڑکی

لنڈن - ۱۱ ستمبر - مس فن لینڈ ہلسنگ فورس کو بین الاقوامی مقابلہ میں سب سے اول آنے پر یورپ کا خطاب دیا گیا ہے - اور انہیں مس یورپ کا خطاب دیا گیا ہے - مقابلہ میں ۱۴ مختلف ممالک کی پندرہ حسین لڑکیاں شامل ہوئیں - مس فن لینڈ کی عمر ۱۸ سال کی ہے - ججوں میں مختلف ممالک کے سرکردہ مصنف شامل تھے ؛

پرکاش لاہور

یکم اسوج سمت ۱۹۹۱

سرگودھا کی آرین کانگرس!

اس کانگرس کے متعلق جو کچھ میں نے کہنا تھا۔ کہہ چکا ہوں۔ اب تو پرانی کہی ہوئی بات کا اعادہ ہی ہوگا۔ پھر بھی میں اس غلطی کا مرتکب ہوتا ہوں۔ اس لئے کہ میں اپنے آریہ بھائیوں کو یاد دلانا چاہتا ہوں۔ کہ سرگودھا میں ایک ایسا سمیلن ہونے والا ہے۔ جسے کامیاب بنانا ان کا فرض ہے۔ یہ سمیلن آریہ سماج کے عام سالانہ جلسہ سے مختلف ہوگا۔ سالانہ جلسہ ۲۷ اور ۲۸ ستمبر ۱۹۳۴ء کو منایا جائے گا۔ اور سمیلن ۲۸ سے ۳۰ ستمبر تک۔ سمیلن کی کارروائی کو میں تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ جو پرستاو اس کے سامنے پیش ہوں گے۔ ان کا ایک حصہ تو خاص سماجک ہوگا۔ ان پرستاؤں میں میں سب سے پہلی جگہ اس پرستاؤ کو دیتا ہوں جس میں آریہ سماج کی طرف سے مسلم ریاستوں کے رویہ کے خلاف پروٹسٹ کیا جائے گا۔ اور یہ سوچا جائے گا۔ کہ ان کی طرف سے آریہ سماج کے پرچار پر جو پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ انہیں کیسے دور کرایا جائے۔ اور پرچار کے لئے راستہ کیسے صاف کیا جائے؟ اس کے علاوہ اسی سلسلہ میں آریہ ویر دل کو مضبوط بنانے کا سوال بھی پیش ہے۔ پرستاوؤں کا دوسرا حصہ وہ ہوگا۔ جسے میں "نان پولیٹیکل" کا نام دیتا ہوں۔ آریہ نوجوانوں میں بیکاری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اسی بیکاری کی وجہ سے کئی نوجوان اپنا مذہب تک تبدیل کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ خودکشی کی کئی وارداتیں اسی وجہ سے ہوتی ہیں۔ سمیلن ان اپایوں پر غور کرے گا۔ جو بیکاری کو دور کرنے کے لئے اختیار کئے جا سکتے ہیں۔ آریہ پرشوں کو یاد ہوگا۔ کہ پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدیہ پچاس ہزار تک دینے کو تیار ہو چکے ہیں۔ بشرطیکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کوئی ایسا کام شروع کرے۔ جس سے نوجوانوں کو روزگار مل سکے۔

پرستاوؤں کا تیسرا حصہ ایسا ہوگا۔ جسے میں "پولیٹیکل" کا نام دیتا ہوں۔ اس حصہ میں نمایاں جگہ فرقہ وارانہ فیصلہ کو ملے گی۔ اس فیصلہ کے متعلق کانگرس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ اور پالیسی پر کو دی جائے گی۔ آریہ بھائیوں سے جہاں میری پرارتھنا ہے۔ کہ وہ سمیلن کے اجلاس میں شامل ہوں۔ وہاں یہ بھی ہے۔ کہ وہ کسی نہ کسی مضمون پر تیار ہو کر آئیں۔ ہمیں ایسا مسالہ تیار کرنا چاہیئے۔ جسے ہم ملک کے سامنے رکھ سکیں۔ اور وہ اس سے فائدہ اٹھا سکے۔

مجھے اس سمیلن کی کامیابی میں کوئی شک نہیں۔ میرے پاس جو رپورٹیں آئی ہیں۔ ان کی بنا پر میرا دل کہتا ہے۔ کہ یہ سمیلن شاندار ہوگا۔ پھر بھی میں ایک ایک آریہ بھائی سے جس کے دل میں اپنی جاتی اور اپنے دیش کا درد ہے۔ پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ ضرور اپنے تہوار ان سمیلن کے لئے خالی رکھے۔ اس کے متعلق کوئی غلط فہمی نہ ہونی چاہیئے کہ یہ آریہ سماج کا سمیلن ہے۔ اگرچہ آریہ سماج کا نہیں۔ یوں بھی کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ آریہ سماجوں کا نہیں۔ بلکہ آریہ سماجیوں کا سمیلن ہے۔ آریہ سماج میں ہر وہ شخص جو ویدک دھرم کو سچے دل سے قبول کرتا ہے۔ شامل ہو سکتا ہے۔ بلا لحاظ اس کے کہ وہ قوم پرست ہے یا سرکار پرست۔ وطن پرست ہے یا فرقہ پرست۔ آریہ سماج میں سرکار کے ملازم بھی شامل ہیں۔ جو اپنی ملازمت کے قواعد کے مطابق کسی ایسی تحریک میں حصہ نہیں لے سکتے۔ جسے پولیٹیکل کا نام دیا جاتا ہے۔ اس لئے یہ سمیلن آریہ سماج سے الگ ہوگا۔ اور اس میں صرف وہی آریہ سماجی شریک ہوں گے۔ جن کے لئے اس کی شرکت کسی طرح سے ممنوع نہیں۔ اگر اس سمیلن نے ایک مستقل روپ دھارن کرنا ہوا۔ تو اس کے قواعد و ضوابط وضع کرنے ہوں گے۔ اس سے پہلے اس قسم کے کچھ سمیلن ہو چکے ہیں۔ ان کے قواعد مرتب کرنے کے لئے کمیٹیاں بھی بنا دی گئیں۔ لیکن ان میں کامیابی نہ ہوئی۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ اس لحاظ سے یہ سمیلن بہتر ثابت ہوگا یا نہیں۔ یہ سوال خود ایک بحث کا مضمون ہے۔ کہ آریہ سماج میں ایک ایسے سمیلن کی مستقل بنیاد ڈالی جائے۔ یا نہ۔ کئی لوگ اس رائے کے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے ساتھ ایک مستقل پولیٹیکل لیگ ہونی چاہیئے۔ دوسری طرف کئی بھائی یہ رائے رکھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کو پولیٹیکل مسائل سے بہت کم دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے کسی مستقل جماعت کی ضرورت نہیں۔ جب کبھی حالات اس قسم کے سمیلن کا تقاضا کریں۔ تو اجلاس کر لیا جایا کرے۔

دہلی کے کامیاب اجلاس کے بعد کسی اور اجلاس کا کامیاب نہ ہونا اس امر پر دلالت کرتا ہے۔ کہ آریہ سماج میں کسی ایسے مستقل سمیلن کی ضرورت نہیں۔ لیکن میں خود اس سوال کا کوئی فیصلہ نہیں کرتا۔ بہترین دماغ سرگودھا میں اکٹھے ہو کر اس سوال کا فیصلہ کریں گے۔ میں نے ان کے سامنے اسے رکھ دیا ہے۔ تاکہ وہ سمیلن میں شریک ہونے سے پہلے اس پر غور کر سکیں۔

تمام بھائیوں کو جو سمیلن میں شریک ہو سکیں۔ ۲۸ ستمبر کی شام تک سرگودھا پہنچ جانا چاہیئے۔ کیونکہ اس وقت پردھان کا جلوس نکالا جائے گا۔ اور یہ پروگرام کا ایک ایسا حصہ ہے۔ جس میں سب کو شریک ہونا چاہیئے۔ سمیلن کی سواگت سمتی جلوس کو نہایت شاندار بنانا چاہتی ہے۔ اور اردگرد کے آریہ بھائیوں نے اگر سہیوگ دیا۔ تو مجھے وشواس ہے۔ کہ اس کی یہ منو کامنا سدھ ہوگی۔

سرگودھا کے آریہ بھائیوں نے یہ بھاری ذمہ داری اپنے کندھوں پر لی ہے۔ تو صرف اپنے بل بوتے پر نہیں۔ بلکہ پنجاب بھر کے آریوں کے سہارے پر۔ مجھے آشا ہے۔ کہ انہیں نراش نہ کیا جائے گا۔ ان کی آشا پورن نہ ہو۔ تو یہ ان کا نقصان نہیں۔ بلکہ سارے آریہ سماج کا نقصان ہے۔ ان سے کہا گیا۔ کہ آریوں کا ایک ایسا سمیلن ہونا چاہیئے۔ انہوں نے اپنا کندھا اس کام کے لئے دیا۔ اگر دوسرے بھائیوں کے مدد نہ دینے سے یہ سمیلن سپھل نہ ہو۔ تو وہ تو دنیا کے سامنے پھر بھی سرخرو رہیں گے۔ ہاں یہ کہا جائے گا۔ کہ پنجاب کے دوسرے حصوں کے لوگ اپنے فرض کی ادائیگی میں قاصر رہے۔ میرا یہ منشا نہ سمجھا جائے۔ کہ وہ قاصر رہیں گے۔ میرا تو وشواس ہے۔ کہ وہ اپنے فرض میں پورے اتریں گے۔ میں یہ سطور لکھ رہا ہوں۔ تو محض ان کو چیتاونی دینے کے لئے۔

(کرشن)

آریہ سماجوں کے لئے

آریہ سماج میں اپدیشکوں اور بھجنیکوں کی ایک ایسی پود پائی جاتی ہے۔ جسے بجا طور پر فیس خور کا نام دیا گیا ہے۔ یہ لوگ آریہ سماج کے پرچار پر اپنا گزارہ کرتے ہیں۔ اور جس طرح سناتن دھرمی اپدیشک اور بھجنیک بھاری دکشنا لے کر کام کرتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی آریہ سماج کو لوٹنا چاہتے ہیں۔ پنجاب اس وبا سے مقابلتاً بچا ہوا ہے۔ کیونکہ یہاں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اپنے اپدیشکوں اور بھجنیکوں کے ذریعہ آریہ سماج کی ضروریات کو پورا کرتی رہتی ہے۔ کئی سال ہوئے پنجاب کی آریہ سماجوں میں بھی فیس خوری کا مرض آنے لگا تھا۔ لیکن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اسے بروقت دبا دیا۔ جس سے آریہ سماجوں کو اس وبا سے نجات ملی۔ اب میں دیکھتا ہوں۔ کہ پھر پنجاب میں بھی کچھ اپدیشک اور بھجنیک فیس خور بن رہے ہیں۔ یہ لوگ نہ صرف وید پرچار فنڈ پر ہی ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ بلکہ ڈسپلن کو بھی کمزور کرتے ہیں۔ بعض آریہ سماجوں کی اوستھا عجیب دیکھی گئی ہے۔ وہ اپنے جلسوں پر اپنی ضرورت اور حیثیت سے بہت زیادہ اپدیشک منگوا لیتی ہیں۔ جتنا روپیہ وہ بطور چندہ جمع کرتی ہیں۔ وہ بطور فیس خرچ کر دیتی ہیں۔ اور جب وید پرچار فنڈ کا سوال آتا ہے۔ تو کانوں پر ہاتھ دھر لیتی ہیں۔ ایسی حالتیں بھی دیکھی گئی ہیں۔ کہ آریہ سماجیں جتنا روپیہ صرف ایک فیس خور اپدیشک یا بھجنیک کو دیتی ہیں۔ اتنا بھی وید پرچار فنڈ کے لئے نہیں دیتیں۔ حالانکہ سبھا کی طرف سے کئی اپدیشک اور بھجنیک کئی بار آئے ہوں۔

صرف یہی بات نہیں۔ بلکہ اس قسم کی آریہ سماجیں سمجھتی ہیں۔ کہ فیس خور اپدیشکوں اور بھجنیکوں کی سیوا کرنا ان کا فرض ہے۔ اور سبھا کے اپدیشکوں اور بھجنیکوں کی ہتک کرنا ان کا حق ہے۔ ان سے کمال لاپرواہی سے پیش آتی ہیں۔ مانو آریہ سماج کا اپدیشک بن کر انہوں نے کوئی بھاری پاپ کیا ہے۔ ایسی آریہ سماجوں کو میں خبردار کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ اگر سبھا ان کے خلاف کوئی تادیبی کارروائی کرے۔ تو انہیں شکایت نہ ہو۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ فیس خور اپدیشک اور بھجنیک کسی خاص موقعہ پر ان کے کام آ سکتے ہیں۔ اور وہ بھی بھاری قیمت پر۔ لیکن ہر وقت نہیں۔ ہر وقت کام آنے والے صرف سبھا کے اپدیشک اور بھجنیک ہی ہو سکتے ہیں۔

(کرشن)

مسٹر گابا کو نوٹس

مسٹر کے۔ ایل۔ گابا جو کہ ایک سال سے اسلام کے حلقہ بگوش ہو چکے ہیں۔ اور مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے مہاتما گاندھی کو اسلام کی دعوت دے چکے ہیں۔ آج کل اس امر کے لئے کوشاں ہیں کہ اسمبلی کے ممبر بنیں۔ اس کیلئے آپ کے حریف حاجی رحیم بخش کے حواری اس بات پر تل گئے ہیں کہ آپ کو ناکام بنا کر دم لیں۔ چنانچہ میاں محمد شریف رئیس صدر انجمن طبیہ کالج بورڈ نے مسٹر الہ دین بیرسٹر ایٹ لا لاہور کی معرفت نو مسلم مسٹر کے۔ ایل۔ گابا کو یہ نوٹس دیا ہے۔ کہ دس روز کے اندر اندر اپنی کتاب موسومہ بہ "پیغمبر صحرا" کی موجودہ تمام کاپیاں تلف کر دو۔ ورنہ آپ کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

یاد رہے۔ کہ اس کتاب کی تصنیف پر ابتدا میں مسلمان پریس اور مسلم اکابرین نے زمین و آسمان کے قلابے ملا دئے تھے۔ مگر اب وہی بنگی عیب میں داخل ہو رہی ہے۔ اور یہ صاف بتلا رہی ہے۔ کہ تبلیغی مسلمانوں کی دفتی تعریف کی اصلی حقیقت کیا ہوتی ہے۔

آرتی پر پابندی

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آگرہ نے سیٹھ کا کومل آگرہ نواسی کو حکم دیا ہے۔ کہ "وہ اپنے مندر میں اس وقت تک آرتی سے متعلقہ مراسم ادا نہ کریں جب تک کہ مسلمان اپنی ملحقہ مسجد میں نماز نہ ادا کر لیں۔"

چونکہ اس حکم سے پرانے خیال کے ہندوؤں کے مذہبی مراسم کی ادائیگی میں صریحاً مداخلت ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے خلاف بطور پروٹسٹ آگرہ کے ہندوؤں نے ہڑتال کی ہوئی ہے۔

ہندوؤں کی ہڑتال جائز ہے یا ناجائز۔ اس کے متعلق اس وقت ہم کچھ کہنا نہیں چاہتے۔

ضرورت ہے

آریہ کنیا پاٹھ شالہ کالا باغ کے واسطے ایک ایسی ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ جو آریہ سماجک ہو۔ عمر ۳۵ سال سے زائد ہونا ضروری ہے۔ اور وہ پرائمری کی بھی چار کلاسوں کو تعلیم بھی پڑھا سکے۔ درخواست کنندہ کو درخواست کے ساتھ ہی کم از کم تنخواہ جو منظور ہو لکھنی ضروری ہے۔ تمام درخواستیں یکم اکتوبر تک پتہ ذیل پر آنی چاہئیں:—

پبلک کا سیوک ایم۔ آر۔ ورما سب اوورسیر منیجر
آریہ کنیا پاٹھ شالہ کالا باغ ضلع میانوالی

ہاں اتنا ضرور کہہ دینا چاہتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی شان کے یہ شایاں نہیں تھا۔ کہ وہ صرف آرتی پر ہی پابندی لگاتے۔ بلکہ انصاف کا تقاضا تو یہ تھا۔ کہ ساتھ ہی وہ نماز والوں کو بھی یہ ہدایت کر دیتے کہ جب مندر میں آرتی ہو رہی ہو۔ تو وہ اس وقت نماز ادا کرنے سے پرہیز کریں۔ اور آرتی کے بعد نماز ادا کر لیں۔

مسماری کا حکم منسوخ

ادھر حیدر آباد کی نظام شاہی سے آریہ جگت کو یہ شکایت ہے۔ کہ اسے ریاست کے طول و عرض میں وبیسی آزادی سے پرچار کرنے کی اجازت نہیں۔ جیسی کہ عیسائیوں کو حاصل ہے۔ سادھو سناتن دھرمی جگت کو یہ شکایت ہو رہی تھی۔ کہ سکندر آباد کے نظام راجیہ میں افسران چھاؤنی نے نل بازار کا ہندو مندر گرانے کا منصوبہ کر لیا ہے۔ اس پر جب شہر میں زبردست ہڑتال ہو گئی۔ اور ہندوؤں کے ایک ذمہ دار ڈیپوٹیشن نے افسران سے ملاقات کر کے ان کو موقعہ کی نزاکت سمجھائی۔ تو افسران نے دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے حکم واپس لے لیا۔ اچھا ہوا۔ کہ سکندر آباد کے ذمہ دار متولیوں کو وقت پر ہوش آ گیا۔ اور انہوں نے عقل سے کام لے کر مندر کی مسماری کا حکم واپس لے لیا۔ اگر خدانخواستہ افسران دور اندیشی سے کام نہ لیتے۔ تو اس سے سارے ہندو جگت کو یہ کہنے کا موقعہ مل جاتا۔ کہ نظام شاہی

اپنے آپ کو غیر مسلم جگت کے سامنے ذمہ دار نہیں سمجھتی۔

ہلاک کرنے کا اختیار

ایک مشہور سیاح مسٹر ڈبلیو۔ جے۔ اے گرانٹ نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ ناقابل علاج مریضوں کو ہلاک کرنے کا ڈاکٹروں کو حق ہونا چاہئے۔ سیاح صاحب کو تجویز پیش کرتے وقت اتنا تو سوچنا چاہئے تھا۔ کہ دنیا میں کس طرح کوئی مہذب سوسائٹی یا حکومت کسی کو کسی جاندار کے قتل کرنے کا حق دے سکتی ہے؟ حق دینے کے یہ معنی ہیں۔ کہ ڈاکٹروں کو ناجائز طریق سے ایک شخص جان مریض کو مارنے کا حق حاصل ہے۔ حالانکہ پیشہ کے لحاظ سے ایک ڈاکٹر کا یہ اخلاقی فرض ہے۔ کہ وہ اپنے زیر علاج مریض کو ہر ممکن طریق سے بچانے کی کوشش کرے۔ مضائقہ نہیں خواہ اس کا مرض کتنا ہی لاعلاج ہو۔ اور وہ اس سے کتنا ہی گریان ہو۔ مزید برآں اگر ایسا حق کسی ڈاکٹر کو خدانخواستہ دیا بھی گیا۔ تو پھر کسی عدالت کو یہ اختیار نہیں رہے گا۔ کہ وہ کسی ڈاکٹر پر بھی neglect of duty کے الزام میں مقدمہ چلا سکے۔ اور اسے ملزم کی بجائے مجرم ٹھہرا سکے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ (مینجر)

آریہ سماجوں سے نویدن!

سب آریہ سماجوں کو سوچت کیا جاتا ہے۔ کہ انہیں کئی مہینوں سے یہ معلوم ہو چکا ہے۔ کہ سبھا کی اردھ شتابدی اگلے ورش بڑی دھوم دھام سے منائی جانی ہے۔ آشا ہے۔ کہ انہوں نے اس مہوتسو کے پرتی اپنے فرض کو محسوس کرنا پرارمبھ کر دیا ہوگا۔ آریہ سماجوں کے سنگٹھت روپ سے اتساہ دکھلانے سے ہی مہوتسو کی سپھلتا ہوگی۔ اب تو آریہ سماجوں کو آلسیہ اور پرماد چھوڑ کر جاگرتی کی طرف آنا چاہئے۔ اور ابھی سے اس مہوتسو کی تیاری کے لئے کمربستہ ہو جانا چاہئے۔ ہر ایک آریہ نر ناری کو اپنی اپنی حیثیت کے مطابق تن من اور دھن سے اس یگیہ میں بھاگ لینا چاہئے۔ اس یگیہ کی سپھلتا ویدک دھرم کے زیادہ سے زیادہ پرچار سے اور اڑھائی لاکھ کی رقم جمع کر دینے جو کہ آپ لوگوں نے سبھا کے سادھارن ادھیویشن پر اکٹھی کرنے کا نشچیہ کیا ہے۔ ہو سکتی ہے۔ اس لئے جلد سے جلد آریہ سماجوں کو پروگرام بنا کر کاریہ کرنا پرارمبھ کر دینا چاہئے۔

(ادھشٹھاتا پرکاشن وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

مہاتما گاندھی کیخلاف جہاد

ہمارے امرتسری ہمعصر ہندوستان دھرم پرچارک نے مہاتما گاندھی کے خلاف مرزائی اخبار "الفضل" سے بذریعہ جہاد شروع کر رکھا ہے۔ اس کے خیال میں مہاتما گاندھی کیسی عزت کے مستحق نہیں ہیں۔ پیشتر اس کے کہ ہم اپنے ہمعصر کی مہاتما جی کے خلاف مخالفانہ نکتہ چینی کو لیں۔ ہم اس کو صاف بتلا دینا چاہتے ہیں کہ ایک ہندوستانی کو اتنی تو اجازت ہے۔ کہ وہ مہاتما جی کے سیاسی خیالات سے اختلاف کرے۔ لیکن یہ جائز نہیں۔ کہ وہ اس اختلاف کو اس قدر طوالت دے۔ کہ وہ مہاتما جی کے سداچار پر بھی حملہ کرنا چاہے۔ حالانکہ یہ ایک مسلمہ امر ہے۔ کہ مہاتما جی اپنے سداچار کی وجہ سے ساری دنیا سے خراج تحسین حاصل کر کے بھارت ورش کا نام بلند کر چکے ہیں۔ اور اسے شہرت کی انتہائی منزل تک پہنچا چکے ہیں۔

مالویہ جی پنجاب میں

وارد ھلہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پنڈت مالویہ جی مہاراشٹر کا دورہ ختم کر کے ۱۷ ستمبر ۱۹۳۴ء کو دہلی پہنچیں گے۔ پھر وہاں سے لاہور آئیں گے۔ اور یہاں ۲۴ ستمبر تک قیام کریں گے۔ آپ کی معیت میں شری یت اپنے اور پنڈت گوکل رام جی شرما تشریف لا رہے ہیں۔ پنڈت مالویہ جی کی پنجاب میں آمد پر ہم جہاں ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ وہاں ان سے یہ بھی توقع رکھتے ہیں۔ کہ پنڈت جی یہاں آ کر ایسی کوشش کریں گے۔ جس سے پنجاب کے ہندو انتخابی جدوجہد کی بدولت مزید جماعتوں میں تقسیم ہونے سے بچے رہیں۔ اور امیدواروں کو کامیاب بنانے جانے کہیں خود ہی نئی دھڑہ بندیاں پیدا کرنے کا موجب نہ بنیں۔

پانی پت آریہ سماج کا سالانہ جلسہ

پانی پت آریہ سماج کا سالانہ جلسہ امسال ۲۸-۲۹- اور ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء کو منایا جائے گا۔ جس میں بڑے یوگیہ سنیاسی مہاتما۔ اپدیشک اور بھجنیک پدھاریں گے۔ نگر کیرتن ۲۸ ستمبر ۱۹۳۴ء کو بعد دوپہر شروع ہوگا۔ آریہ سجن اور مترون بہت درشن دے کر کرتارتھ کریں۔

(جے بھگوان داس منتری آریہ سماج پانی پت)

میعاد میں توسیع

"زمیندار" کے شملہ میں مقیم نامہ نگار کی ایک اطلاع شائع ہوئی ہے۔ کہ مسلمانوں نے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں بسلسلہ رخصت چوہدری ظفر اللہ خان احمدی کے امکانی تقرر کے خلاف ایجی ٹیشن کیا تھا۔ اور ساتھ ہی مظاہروں کا بندوبست کیا تھا۔ اس کا پہلا اثر یہ ہوا ہے کہ حکومت وقت نے غیر احمدی مسلمانوں کی خاطر چوہدری ظفر اللہ خان کے مجوزہ تقرر کے متعلق اپنی رائے بدل لی ہے۔ اور وہ یوں کہ سر فضل حسین کے عہدہ کی میعاد میں چھ ماہ کی مزید توسیع کر دی ہے۔ سر فضل حسین کی میعادِ ممبری میں مزید توسیع کا ہمارے خیال میں صرف ایک ہی مطلب ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ جہاں سر فضل حسین حکومت کے معتمد خاص ہیں۔ وہاں حکومت کے نقطۂ نگاہ سے وہ مسلمانوں کے بھی لیڈر تصور کئے جانے کے قابل ہیں۔

جرمن کمیونسٹوں کیخلاف جہاد

ہر ہٹلر کے زمانہ میں جہاں جرمنی نے اپنا کھویا ہوا اقتدار حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہاں انہوں نے نہ صرف یہودیوں کو آرین تہذیب کے تحفظ کی آڑ میں ملک بدر کر دیا ہے۔ بلکہ اپنے ملک کی اشتراکیت کو بچانے کے لئے کمیونسٹوں کے خلاف بھی جہاد شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ برلن سے تازہ اطلاع آئی ہے۔ کہ جنرل گورنگ کی پولیس نے برلن کے سیچوبرگ ڈسٹرکٹ سے پچاس مبینہ کمیونسٹوں کو گرفتار کیا ہے۔ اور سارجنٹ پولیس نے مبینہ کمیونسٹ پروپیگنڈے کے ہیڈ کوارٹر کا جہاں سے گورنمنٹ کے خلاف لٹریچر تقسیم کیا جاتا ہے پتہ لگا لیا ہے۔ جرمنی کا کمیونسٹوں کے خلاف یہ مذکورہ سرگرمیاں صاف بتلا رہی ہیں۔ کہ صدر جرمنی اس بات پر تلا ہوا ہے۔ کہ جرمنی کو نہ صرف روس کے سیاسی پروپیگنڈے سے محفوظ رکھے۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو۔ ملک کے اندر بھی کمیونسٹوں کو کسی قسم کی سرگرمی کا اظہار نہ کرنے دے۔

فرقہ پرستی کی مذمت

پونہ کی مسلم تعلیمی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے ریاست حیدر آباد کے گول میزی نمائندہ سر اکبر حیدری نے فرمایا۔ کہ فرقہ داری کی سپرٹ نہ صرف نقصدہ ہے۔ بلکہ اسے اگر ٹھیک کہا جائے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ کیونکہ اس کا نتیجہ اس جماعت کے لئے تباہ کن ثابت ہوتا ہے۔ جو دوسری جماعتوں کے حقوق پامال کر کے ترقی کرنا چاہتی ہے۔ کیونکہ اس جماعت کے سیاسی۔ اقتصادی اور مجلسی تعلقات دوسری جماعتوں کے ساتھ اتنے قریب ہیں۔ کہ انہیں جدا کرنا مشکل ہے۔ جزو کا کل کے خلاف جہاد کرنا خودکشی ہے۔

کاش سر اکبر حیدری ان الفاظ کو بیان کرتے وقت ریاست حیدر آباد میں آریہ سماجیوں کی شکایات کو سنتے۔ اور ان کو پتہ لگ جاتا۔ کہ "چراغ تلے اندھیرا" کی مثال ان کی اپنی ریاست پر بھی صادق آتی ہے۔ ہاں اگر سر اکبر حیدری اپنی ریاست کے معاملات کو چھوڑنا پسند نہ کریں۔ تو ان کو برٹش انڈیا کے فرقہ پرست مسلمانوں کو مشعلِ ہدایت دکھانی چاہیئے۔ تاکہ وہ اس وقت جس شرمناک فرقہ پرستی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اس سے بچنے کی کوشش کرنا اپنا فرض سمجھیں۔

مولانا شوکت علی گئے

یو۔ پی کے اس حلقۂ رائے دہندگان کی طرف سے جہاں سے عام طور پر سر محمد یعقوب اسمبلی کے امیدوار ہوتے آئے ہیں۔ اس دفعہ ان کے مقابلہ پر مولانا شوکت علی کھڑے ہوئے تھے۔ سر محمد یعقوب نے مولانا موصوف کے خلاف یہ اعتراضات کئے۔ کہ وہ برطانوی ہند کے باشندے نہیں ہیں۔ بلکہ ریاست رام پور کے شہری ہیں۔ حلقۂ انتخاب میں ان کی کوئی سکونت نہیں۔ اور نہ وہ اس صوبہ میں رہتے ہیں۔ جس سے وہ کھڑے ہو رہے ہیں۔

عدالت نے ان اعتراضات کو اور مولانا شوکت علی کے وکیل کی جوابی تقریر کو سن کر یہ فیصلہ کیا۔ کہ مولانا شوکت علی کا نام انتخابی فہرست سے کاٹ دیا جائے۔

صاف ظاہر ہے۔ کہ اس فیصلہ کا نتیجہ یہ نکلے گا۔ کہ مولانا کے حامیوں نے آج تک ان کو کامیاب بنانے کے لئے جو کوششیں کی ہیں وہ سب بے سود ہیں۔ ہمارے خیال میں اگر مولانا انتخابی جد و جہد کے لئے دوڑ دھوپ کرنے کی بجائے ہندو مسلم اتحاد کی خاطر کوشش کرتے تو زیادہ فائدہ رہتا۔

سمجھوتہ کی ناکامی

پچھلے دنوں یہ چرچا بڑے زور سے جاری تھی۔ کہ واردھا میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا ۲۸ ستمبر کو اجلاس منعقد ہونے والا ہے اور اس میں ورکنگ کمیٹی اور کانگرس نیشنلسٹ پارٹی کے درمیان انتخابات کے سلسلہ میں سمجھوتہ ہو جائیگا۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ ہر دو کے درمیان واردھا میں جو مصالحتی گفت و شنید ہوئی ہے۔ وہ ناکام رہی ہے۔ پنڈت مالویہ جی نے اجلاس میں یہ تجویز پیش کی۔ کہ ہر ایک صوبہ میں دو یا تین نشستیں نیشنلسٹ پارٹی کے لئے محفوظ کی جائیں۔ اور ساتھ ہی ممبران کو کمیونل ایوارڈ کے متعلق اظہارِ خیال کی مکمل آزادی ملنی چاہیئے۔

مہاتما جی نے فرمایا۔ کہ اس مطالبہ کا مطلب ہے۔ کہ ورکنگ کمیٹی سمجھوتہ کی خاطر کانگرس کی پوزیشن کو Compromise کر دے۔ اس باہمی اختلاف کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ فریقین باہمی سمجھوتہ کی جو کوشش کر رہے تھے۔ وہ نقش بر آب ثابت ہوئی۔

قلعہ سوبھا سنگھ میں کانفرنس

۲۳ ستمبر ۱۹۳۶ء بروز ایت آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ کے سالانہ اُتسو کے موقعہ پر زیرِ صدارت پروفیسر شیو دیال جی ایم۔ اے ایک آریہ کانفرنس ہوگی۔ جس میں گرام پرچار کی سکیم پر وچار ہوگا۔ اور ساتھ ہی پچھلے کام کی رپورٹ بھی سنائی جائے گی۔ امید ہے ضلع سیالکوٹ کے آریہ بھائیوں اور ضلع بھر کی آریہ سماجوں کے عہدیداروں سے پرزور درخواست ہے۔ کہ درشن دیکر کرتارتھ کریں۔ (بنواری لال گوردت بھون۔ لاہور)

مولوی ثناء اللہ پر اتہام

خلیفہ قادیانی ہمیشہ مولوی ثناء اللہ سے خار کھائے رہتے ہیں۔ کیونکہ مولانا صاحب نے مرزا صاحب کی اپنی زندگی ہی میں اپنے متعلق پیش گوئی کو مئی ۱۹۰۸ء کے بعد زندہ رہ کر غلط ثابت کر دیا ہے۔ مولانا کے متعلق ذکر کرتے ہوئے خلیفہ قادیان نے فرمایا :-

"حضرت مسیح موعود کے خلاف ایک مقدمہ میں شہادت دیتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے یہاں تک کہہ دیا۔ کہ جھوٹ بول کر بھی انسان متقی رہ سکتا ہے"۔ ("الفضل"۔ ۲۰ مئی ۱۹۳۴ء)

چونکہ ہم اسے مولانا کے متعلق ایک غلط اتہام سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم مولانا صاحب سے پوچھتے ہیں۔ کہ وہ خود اس اتہام کے متعلق اپنی پوزیشن صاف کریں۔ کہ آیا اُنہوں نے کسی مقدمہ میں یہ کہا تھا۔ کہ جھوٹ بول کر بھی انسان متقی رہ سکتا ہے۔ اگر نہیں کہا تھا۔ تو پھر ان کے مخالف خلیفہ صاحب کو آپ پر یہ اتہام لگانے کی کیسے ضرورت پیش آئی؟

حضرت موسےٰ کی توہین

پہلے مرزا صاحب اپنے والد کے تقاضے سے تنگ آ کر سیالکوٹ میں ۱۵-۲۰ روپیہ ماہوار پر کئی سال تک ملازم رہے۔ اس پر غیر مرزائیوں کو یہ اعتراض تھا۔ کہ جب مرزا صاحب جب ملازمت میں ناکام رہے۔ تو انہوں نے مذہبی تجارت کا ڈھونگ رچا۔ اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے بڑے مرزا کے صاحبزادہ خلیفہ قادیانی فرماتے ہیں۔ کہ :-

"حضرت مرزا صاحب تو پندرہ بیس روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے تھے۔ لیکن حضرت موسےٰ کو ایک عورت سے نکاح کی خاطر دس سال تک اپنے سُسر کی بکریاں چرانی پڑیں۔ اور اس طرح ایک دو روپیہ ماہوار پر گزارہ کرنا پڑا"۔ آگے چل کر آپ پھر لکھتے ہیں۔ کہ :- "یہ تنخواہ کا بھی کوئی معیار ہے۔ تو بہرحال حضرت مرزا کی تنخواہ حضرت موسےٰ سے زیادہ تھی"۔

("الفضل"۔ ۲۴ اپریل ۱۹۳۴ء)

گویا دوسرے الفاظ میں خلیفہ صاحب حضرت موسےٰ پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ وہ تنخواہ کے لحاظ سے مرزا غلام احمد سے کم حیثیت تھے۔ اور بڑی بکریاں چرا کر گزارہ کرتے رہتے تھے۔ کیا اس سے زیادہ بھی کوئی غیر مسلم حضرت موسےٰ کی توہین کر سکتا ہے؟

قرآن میں ناسخ اور منسوخ

وید بھگوان کے سوائے پرماتما کا اور کوئی گیان نہیں ہے۔ قرآن شریف جسے مسلمان خدا کا کلام کہتے ہیں۔ اس کے اندر ناسخ اور منسوخ کا سلسلہ موجود ہے۔ اور مسلمان اس کے قائل ہیں چنانچہ خلیفہ قادیانی فرماتے ہیں کہ :-

"قرآن کریم پر ایمان لانے کے مدعی یہ عقیدہ رکھتے تھے۔ کہ قرآن کریم میں بہت سی آیات موجود ہیں۔ مگر دراصل وہ منسوخ ہیں۔ بعض نے ایسی آیات کی تعداد گیارہ سو۔ بعض نے سات سو۔ بعض نے چار سو۔ اور اسی طرح مختلف لوگوں نے مختلف بیان کی ہے۔ اور شاہ ولی اللہ صاحب نے لکھا ہے۔ کہ ایسی آیات صرف پانچ ہیں"

("الفضل"۔ ۲۰ مئی ۱۹۳۴ء)

جب خلیفہ صاحب یہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ خود مسلمان قرآن شریف میں منسوخ آیات کے وجود سے انکاری نہیں ہیں۔ تو پھر غیر مسلموں کو یہ کیسے بتلایا جا سکتا ہے۔ کہ قرآن شریف اللہ کا کلام ہے۔ اور ربی الہام ہے۔ کیونکہ اگر یوں ہوتا۔ تو شاہ ولی اللہ جیسا پکا مومن کبھی نہ لکھتا۔ کہ قرآن میں ایک سے زائد منسوخ آیات موجود ہیں۔

مسلمانوں کی غداری

خلیفہ قادیان کو یہ شکایت ہے۔ کہ خود غیر مرزائی مسلمان غداری کے جرم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور الزام ہمارے سر تھوپ دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ :-

"ہم پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ ترکی خلیفہ کی شکست پر خوش ہوئے۔ حالانکہ ہم تو اُسے خلیفہ مانتے ہی نہ تھے۔ مگر ان کو خلیفہ ماننے والے اور اپنی گریبوں سے اُس کے مُلک کو انگریزوں کے لئے فتح کیا"۔

("الفضل"۔ ۲۰ مئی ۱۹۳۴ء)

اگر غیر مرزائی مسلمانوں نے پہلے یہ غلطی کر دی۔ تو خلیفہ صاحب فرما دیں۔ کہ آئندہ وہ کیا کریں۔ آیا وہ سرکار انگریزی کی فوجی خدمت کرتے ہوئے اپنے افسران کے احکام کی خلاف ورزی کریں۔ اور اس طرح اپنے آپ کو کورٹ مارشل کا نشانہ بنائیں۔ بہتر ہوتا کہ خلیفہ صاحب غیر مرزائیوں پر الزام پیچھے لگایا کریں۔ پہلے یہ بتلا دیا کریں۔ کہ آئندہ سرکار انگریزی کی فوجی نوکری کرتے ہوئے کیا روش اختیار کریں۔ جس سے آئندہ خلیفہ صاحب کو انہیں طعنہ مارنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔

مسلمانوں کا غلط عقیدہ

خلیفہ قادیانی کو شکایت ہے۔ کہ مسلمانوں میں جہاں کئی اور غلط عقیدے پائے جاتے ہیں۔ وہاں جنت کے متعلق بھی ان میں ایک بڑا ہی غلط عقیدہ پایا جاتا ہے۔ اور وہ یہ کہ دُنیا کی جتنی عیاشیاں ہیں۔ مسلمانوں کا عقیدہ تھا۔ کہ وہ ساری کی ساری اپنی بھیانک صورت میں جنت میں ہوں گی"۔

("الفضل"۔ ۲۰ مئی ۱۹۳۴ء)

خلیفہ صاحب کو جب مسلمانوں کے غلط عقیدے شمار کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو ان کا یہ بھی فرض تھا۔ کہ وہ ساتھ ہی یہ بھی فرما دیتے۔ کہ مسلمانوں نے اس غلط عقیدہ کی خود اختراع کی ہے۔ اور احادیث میں اس کی کہیں بنیاد نہیں۔ اگر اس عقیدہ کی بنا ہی خود محدثوں نے رکھی ہو۔ اور اُسے حضرت محمد صاحب کے اقوال سے ثابت کیا ہو۔ تو پھر اس غلط عقیدہ کا عام مسلمانوں کے سر پر تھوپنا کہاں سے درست ہے اس غلط عقیدہ کی بہترین تردید تو یہ ہے۔ کہ جن حدیثوں میں ایسا عقیدہ پایا جاتا ہے۔ اُن کی جلد از جلد اصلاح کی جائے۔ اور آئندہ مسلمانوں کو اُن کی اندھا دھند غلامی سے بچایا جائے۔

عورتوں کی کثرت

حال ہی میں لائل پور میں ایک تقریر کرتے ہوئے خلیفہ قادیانی نے فرمایا کہ :-

"حضرت مسیح موعود کے زمانہ کے متعلق احادیث میں مذکور ہے۔ کہ عورتوں کی کثرت ہو جائے گی۔ اور مرد کم ہوں گے۔ پھر عورتوں میں عریانی زیادہ ہو جائے گی۔ وہ تجارتی کاروبار میں شریک ہوں گی"۔ ("الفضل"۔ ۲۰ مئی ۱۹۳۴ء)

ہمارے خیال میں اگر واقعی خلیفہ صاحب کا یہ خیال درست ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں صرف عورتوں کی کثرت ہو جائے گی۔ بلکہ ان میں عریانی زیادہ ہوگی۔ تو ہم اُن کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ انہیں ان عورتوں کی فکر میں دبلا ہونے کی ضرورت نہیں۔ اگر وہ عورتوں کی اس کثرت کا علاج ہم سے دریافت کرنا چاہیں۔ تو ہم اُن کو مشورہ دیں گے۔ کہ بہت سے ہندو بھی اُن کو اس کام میں مدد دے سکیں گے۔ ایک تو ان عورتوں کی عریانی ڈھانپ دی جائے گی۔ دوسرے مسیح موعود کے زمانہ کی علامت کو بانجھ رہنے سے نجات مل جائے گی۔ اگر خلیفہ صاحب کی کیبنٹ کا کوئی عہدیدار اس بارہ میں اپنی خدمات پیش کرے۔ تو ہم اُسے یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہندو نوجوان اُسے معقول کمیشن دینے کو بھی تیار ہوں گے۔ بشرطیکہ یہ سودا منظور رہے!

توہین انبیاء

مسلمان کہتے ہیں۔ کہ شہید راجپال نے توہین انبیاء کی۔ پنڈت لیکھرام نے اسلام کے خلاف لکھا۔ لیکن خلیفہ قادیان فرماتے ہیں۔ کہ خود مسلمان توہین انبیاء کے مرتکب ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں :-

"حضرت مرزا صاحب سے پہلے مسلمانوں کا یہ خیال تھا۔ کہ انبیاء بھی گناہ کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ بولے۔ دوست یوسف علیہ السلام کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے چوری کی۔ حضرت موسےٰ پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ اُنہوں نے ناحق خون کر دیا"۔

("الفضل"۔ ۲۰ مئی ۱۹۳۴ء)

چونکہ ہم آریہ سماجی یہ سمجھنے سے قاصر ہیں۔ کہ آیا کوئی مسلمان اپنے انبیاء کی خود ہتک کر سکتا ہے۔ اس لئے ہم خود مسلمانوں سے ہی مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں بتلائیں کہ خلیفہ قادیانی نے اُن پر توہین انبیاء کا جو الزام لگایا ہے۔ اس میں کہاں

"آسمانی سسر" کی قبر پر دو پھول

مرزائیوں سے ہمیں دیرینہ اُنس ہے۔ اسلامیہ ہائی سکول گوجرانوالہ میں ہمارا مولوی عبدالحق ودیارتھی سے مصافحہ ہوا تھا۔ آریہ سماج گوجرانوالہ کے سالانہ جلسہ پر ہم نے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو رگڑا تھا۔ بہرام پور ضلع گورداسپور میں ہمارے آنجہانی مولانا عصمت اللہ سے دو دو ہاتھ ہوئے تھے۔ اس لئے اگر ہم آنجہانی مرزا غلام احمد کی مدح سرائی نہ کریں۔ تو کیا مولانا ثناء اللہ کی مالا جھپتے رہیں۔ جن سے سردار جیت سنگھ رئیس گوجرانوالہ کے کارخانہ کے سامنے والے احاطہ میں اہلحدیث کے جلسہ پر ہمارا صرف ایک ہاتھ ہی ہوا تھا۔

ہم نے پچھلے ہفتہ ڈپٹی عبداللہ آتھم کو چاند ماری کا نشانہ بنا کر چت گرا کر دم لیا۔ اس سے قبل ہم نے آنجہانی مرزا صاحب کا آسمانی نکاح بھی کرا دیا تھا۔ آج ہم مرزا صاحب کے "آسمانی سسر" کی خبر لیتے ہیں۔ کیونکہ اس شخص نے ہمارے ممدوح مرزا آنجہانی کے حکم پر اپنے دونو کان نہ رکھے تھے۔ یہ ایسی گستاخی ہے۔ جسے ہمارے لئے معاف کرنا ناممکن ہے۔ کیونکہ اس کی بدولت ہی قادیانی لاٹ کو مئی ۱۹۰۸ء میں اس دنیا سے بے نیل و مرام بیرنگ واپس لوٹنا پڑا تھا۔

ہمارے لئے "آسمانی سسر" کی جسامت اور حلیہ بتانا تو کار دارد کا معاملہ ہے۔ ہاں ہم اتنا جانتے ہیں۔ کہ حضور شریف کا نام مرزا احمد بیگ ولد گاماں بیگ ہوشیارپوری تھا۔ اس کا نکاح آنجہانی مرزا صاحب کے عم زاد بھائی مرزا امام الدین کی ہمشیرہ سے ہوا ہوا تھا۔ آنجہانی گاماں بیگ مرزا صاحب کے حقیقی ماموں بھی تھے اور ساتھ ہی احمد بیگ کی ایک بہن آنجہانی مرزا صاحب کے چچا زاد بھائی غلام حسین سے بیاہی ہوئی تھی۔ جو عرصہ تک مفقود الخبر رہنے کے بعد چل بسا تھا۔

آسمانی سسر جو کہ ایک لحاظ سے آنجہانی مرزا صاحب کا ماموں زاد بھائی تھا۔ یہ چاہتا تھا کہ متوفی بہنوئی کی جائداد جو کہ اس کی بیوہ بہن کے نام پر سرکاری کاغذات میں درج تھی۔ اور جس کی مالیت چار پانچ ہزار تقریباً کے قریب تھی۔ بطور ہبہ اُس کے بیٹے محمد بیگ کے نام منتقل ہو جائے۔ اور اس کی ہمشیرہ کی مرضی بھی یہی تھی۔ لیکن آنجہانی مرزا صاحب کی منشاء اور رضامندی کے سوائے تقاضا ہونا ایسا ہو سکتا نہ تھا۔

اس پر پہلے تو احمد بیگ کی بیوی یعنی آنجہانی مرزا صاحب کی چچا زاد بہن جو کہ آسمانی منکوحہ کی والدہ محترمہ تھیں۔ مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور اس ہبہ نامہ کے متعلق آپ کی رضامندی چاہی۔ جب مرزا صاحب نے استخارہ کے بہانہ اسے ٹال دیا۔ تو پھر "آسمانی سسر" صاحب خود قادیان تشریف لائے۔ مرزا صاحب نے پھر استخارہ کی رام کہانی چھیڑی۔ استخارہ کا نتیجہ ایسا گستاخ نکلا۔ کہ وہ آسمانی کوٹھے کے سوائے کہیں نکل نہ سکا۔ وہاں وحی نازل ہوئی۔ کہ پہلے احمد بیگ اپنی دختر کلاں نکاح میں دے۔ اور پچاس سالہ بوڑھے مرزا کو اپنی دامادی میں قبول کرے۔ پھر نہ صرف مذکورہ جائداد کا ہی ہبہ ہو جائے گا۔ بلکہ اس کے علاوہ کچھ اور زمین بھی دی جائے گی۔ اور دیگر مزید احسانات بھی کئے جائیں گے۔

جب "آسمانی سسر" لالچ و تحریص سے قابو نہ آیا۔ تو پھر خدائے قادیان نے ذیل کے الفاظ میں تخویف کا حربہ استعمال کیا۔ کہ اگر تم نے اپنی آسمانی منکوحہ کا کسی اور شخص سے نکاح کیا۔ تو تم نکاح کے بعد تین سال کے اندر مر جاؤ گے۔ اور ایسا ہی اس لڑکی کا شوہر بھی اڑھائی سال کے اندر مر جائے گا۔ لیکن بدقسمتی سے تخویف کا حربہ بھی کارگر نہ ہوا۔ اور "آسمانی سسر" تیوری چڑھا کر چلا گیا۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷۲ و ۵۷۳)

جب "آسمانی سسر" نے پیشینگوئی میں اُترنے سے انکار کر دیا۔ تو مرزا صاحب نے جس کی بہن پر جو کہ آپ کی بہو مسماۃ عزت بی بی کی والدہ تھی۔ اور آپ کے بڑے لڑکے فضل احمد کی سگی ساس تھی۔ یہ دباؤ ڈالا کہ:—

"اگر تم نے میری آسمانی منکوحہ سے جس کی آپ پھوپھی ہیں میرا رشتہ نہ کرایا۔ تو میرا لڑکا فضل احمد آپ کی لڑکی عزت بی بی کے لئے طلاق نامہ بھیج دے گا۔ اور اگر فضل احمد نے طلاق نامہ لکھنے میں عذر کیا۔ تو اُس کو عاق کیا جائے گا۔ اور اُس کو حق وراثت سے محروم کیا جائے گا"۔

{ راقم مرزا غلام احمد از لدھیانہ۔ اقبال گنج ۴ مئی ۱۸۹۱ء }

والدہ عزت بی بی کو مذکورہ دھمکی دیتے ہوئے اپنے سمبندھی مرزا علی شیر بیگ (والد عزت بی بی) پر ذیل کا ڈورہ ڈالا کہ:—

"آپ اپنی بیوی (والدہ عزت بی بی) کو سمجھاویں۔ کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ (والد محمدی بیگم) سے لڑ جھگڑ کر اُسے اپنی لڑکی کے نیلے سے باہر نکاح کرنے کے ارادہ سے باز رکھے"۔

جب اس پر "آسمانی سسر" اڑے نہ چڑھا۔ اور اُس نے اپنی دختر کلاں کا جو کہ بڑے مرزا صاحب کی مشہور آسمانی منکوحہ تھی۔ مرزا سلطان احمد بیگ ساکن پٹی سے بیاہ کر دیا۔ تو اس کے بعد جو کچھ ہوا۔ اُسے مرزا صاحب یوں تحریر بیان کرتے ہیں:—

"لڑکی کے باپ نے توبہ نہ کی اس لئے وہ بیاہ کے بعد چھ مہینوں کے اندر مر گیا"۔

("الحکم" — ۱۰ اگست ۱۹۱۱ء)

عائشہ صدیقہؓ کی بدگمانی کا ازالہ

میاں سید محمد اسحاق قادیانی بیان فرماتے ہیں۔ کہ:—

"محمد بن قیس سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے مجھے فرمایا۔ کہ کیا میں تجھے اپنی...... اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات سناؤں؟ میں نے عرض کیا کہ حضور ضرور سنائیے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ ایک رات میری باری میں حضور میرے گھر میں عشا کی نماز کے بعد آئے۔ اور اپنی چادر اتار کر رکھدی۔ پھر چارپائی کی پائینتی کیطرف جوتیاں اتاریں۔ اور اپنے تہبند کے ایک پلے سے اپنا بستر جھاڑ کر لیٹ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد جب آپکو یقین ہو گیا۔ کہ میں سو گئی ہوں۔ تو آپ نے آہستہ سے اپنی چادر اٹھائی۔ اور خاموشی سے جوتیاں پہنیں۔ اور دروازہ کھول کر باہر نکلے۔ اور نہایت آہستگی سے دروازہ بند کر دیا۔ اس پر میں بھی اٹھی۔ گلے میں کرتہ ڈالا۔ سر پر اوڑھنی اوڑھی۔ اور آپکے پیچھے چل پڑی۔ آپ گھر سے چل کر بقیع یعنی مسلمانوں کے قبرستان میں گئے۔ اور وہاں بہت دیر تک کھڑے رہے۔ اور تین دفعہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ پھر واپس مڑ گئے۔ اس پر میں بھی مڑی۔ پھر آپ تیز چلے۔ میں بھی تیز چلنے لگی۔ پھر آپ دوڑ پڑے تو میں بھی دوڑ پڑی۔ پھر آپ تیزی سے دوڑے۔ میں نے بھی دوڑنے میں تیزی کی۔ اور میں آپ سے پہلے گھر پہنچی۔ اور داخل ہوتے ہی بستر پر لیٹ گئی۔ اتنے میں آپ گھر میں آئے۔ اور مجھے سانس سخت چڑھا ہوا تھا۔ اور میں بڑے زور سے سانس لے رہی تھی۔ آپنے یہ حالت دیکھ کر فرمایا کہ عائشہ تجھے سانس اس قدر کیوں چڑھا ہوا ہے؟ میں نے کہا کہ کوئی بات نہیں حضور۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تو مجھے نہ بتائے گی۔ تو خدا تعالےٰ بتا دے گا۔ میں نے کہا۔ کہ حضور! میرے ماں باپ قربان ہوں۔ پھر میں نے سارا واقعہ عرض کیا۔ اس پر آپ فرمانے لگے۔ وہ جو میں نے واپسی کے وقت کسی کو اپنے آگے آگے جاتے دیکھا تھا۔ وہ تو ہی تھی؟ میں نے کہا۔ جی ہاں میں ہی تھی۔ پھر آپ نے میرے پیچھے جانے کی وجہ پوچھی۔ تو میں نے کہا۔ کہ میں سمجھی تھی۔ کہ کہیں حضور اس وقت اپنی کسی اور بیوی کے گھر میں تشریف نہ لے گئے ہوں۔ یہ سنکر حضور نے زور سے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر مارا۔ اور فرمایا کہ عائشہ کیا تو نے یہ خیال کیا تھا۔ کہ اللہ اور اُس کا رسول تیرا حق تجھ سے چھیننا چاہتے ہیں؟ میں نے عرض کیا۔ حضور عجیب بات ہے۔ کہ مہما یکتم الناس یعلمہ اللہ یعنی لوگ کسی واقعہ کو کتنا ہی چھپا دیں اللہ اُسے ظاہر ہی کر دیتا ہے۔ آپنے فرمایا۔ کہ بیشک۔ پھر آپنے فرمایا۔ کہ بات یہ ہے کہ جبرائیل میرے پاس آیا تھا۔ اور اُس نے مجھے آواز دے کر جسے تو سن نہ سکی تھی۔ کہا تھا۔ کہ تیرا رب تجھے حکم دیتا ہے۔ کہ تو اس وقت بقیع والوں کے لئے دعائے مغفرت کر۔ اور میں نے یہ سمجھ کر کہ تو سو گئی ہے تجھے جگانا نہ چاہا۔ اور میں یہ سمجھکر کہ تو اکیلے میں ڈرے گی۔ آہستہ سے اٹھ کر گیا"۔

("الفضل" — ۲۰ اپریل ۱۹۳۴ء)

بے تعصب اُستاد کی پاک تعلیم

آپ	پاک وصاف زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں؟
آپ	دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کر سکتے ہیں؟
آپ	بچپن کی غلط کاریوں کا خمیازہ بھگتنے سے کس طرح بچ سکتے ہیں
آپ	تندرست خوبصورت اولاد کس طرح پیدا کر سکتے ہیں
آپ	ان تمام باتوں کا قطعی جواب حاصل کرنے کے لئے

ایک کارڈ تحریر کر کے نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب "کام شاستر" بالکل مفت طلب کریں:—

آتنک نگرہ فارمیسی جامنگر کاٹھیاواڑ

گت کچھ سمے سے آریہ جگت میں ذات پات کے ادہیڑ بن کی اندولن ہو رہا ہے۔ بڑی خوشی کی بات ہے۔ واستو میں اس کے بغیر آریہ سماج کا ستیا دھار سنگٹھن اور ہری جنوں کا سچا اُدھار اسمبھو ہے۔ رشی دیانند نے بالکل ٹھیک کہا تھا کہ ذات پات جب تک قائم ہے۔ تب تک دیش تھا آریوں کی اُنتی نہ ہو سکے گی۔

ذات پات کے ودودھ اندولن واستو میں ابھی شیک اور جنم پر مبنی سب بھید بھاؤ کے ودودھ اندولن ہے۔ اس لئے یہ پرشن بھی اس وقت زوروں سے آریہ جگت میں چل رہا ہے۔ کہ اپنے ناموں کے ساتھ "شرما اور ورما" آدی کا پریوگ کرنا ویدک ہے یا نہیں؟ اگر ویدک نہیں۔ تو اس کے سمبندھ میں ہماری کیا سمتی ور رتمان اوستھا کو دیکھتے ہوئے ہونی چاہئے؟ آریوں کے لئے ویدہی سوتہ پرمان تھا سب کاموں کے لئے وہ مانتے ہیں کیونکہ ان کے سدہانت معلوم نہیں کا ہونا یا درہے۔ جس میں پرورتن کی گنجائش نہیں۔ ویدوں کے انترکت دوسرے گرنتھ وہیں تک مانیہ ہیں۔ جہاں تک وہ وید کے کسی بھی انش میں ودودھ نہ ہوں۔ تھا سماج کے لئے ہتکارک اور اُپیوگی ہوں۔ سمرتی گرنتھ کہیں شاستر آدی اپنے اپنے سمے کی پرستھتی کو درشٹی میں رکھتے ہوئے بنائے گئے تھے۔ ان میں سمے سمے پر سوارتھ کی خاطر بہت جنوں نے گھٹیا بھی بہت سے کئے۔ اس لئے ان کو وید کے سمان پرمان نہیں مانا جا سکتا۔

"धर्म जिज्ञासमानानां प्रमाणं परमं श्रुति:"

یعنی جو دھرم کو جاننا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے وید ہی پرم پرمان ہے۔ منو جی کے انوسار ہم کو دیکھنا ہے کہ ہمارا دھرم کیا ہے۔

کیا "شرما ورما" کی ویکھیا ویدکتا کیا ویدوں میں کسی جگہ ودھان ہے؟ یعنی براہمن آدی اپنے ناموں کے پیچھے "شرما ورما" آدی کا پریوگ کریں؟ اس کا اُتر ہاں میں نہیں دیا جا سکتا۔ وید کے کسی منتر کا پرمان اس پرکار کے پریوگ کے سمرتھن میں نہیں دیا جا سکتا۔ [illegible]

"شرما اور ورما" اور ویدک سمے
(از قلم پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی اُپ سمپادک "ارجن")

لگا دیں۔ اس سے سدھ نہیں ہوتا۔ بلکہ سب آریوں (شریشٹھ دھارمکوں) کو اتم راجہ ایشور کا داس اور آگیا کاری بنایا گیا ہے۔ تو کیا اس کا یہ ارتھ مانا جائے کہ سب آریہ اپنے نام کے پیچھے داس کا پریوگ کیا کریں؟ آشچریہ ہے کہ پنڈت آتمارام جی امرتسری جیسے ودوان بھی ان بے سرپیر باتوں سے شرما آدی پریوگ کو ویدوکت اور ویدک سدھ کرنے کا یتن کرتے ہیں۔

ویدوکت اور ویدک کا بھید۔ اس پرکار شرما ورما آدی کے پریوگ میں وید کا کوئی پرمان، بلکہ ایک اور کلپت بھید کا کچھ ودوانوں نے سہارا لیا ہے جس کی مثال "ڈوبتے کو تنکے کے سہارے" سے دی جا سکتی ہے۔ وہ ویدوکت اور ویدک کے بھید کی کلپنا ہے۔ واستو میں ویدوکت اور ویدک میں کوئی بھی بھید نہیں ہے۔ ویدک کا ارتھ ہی

"वेदस्यायमादेश:"

وید کا پرکٹ اور وید پر مبنی بات ہے۔ جو چیز سوترروپ میں بھی وید پر مبنی یا دت نہ ہو۔ اسے ویدک نہیں کہا جا سکتا۔ اپنی ویدک آدرش پرستھ ۱۶ و ۲۵ کرا کے پرکرن میں ودوان کو شری آتمارام جی نے ویدک کہا ہے۔ کیونکہ وہ ویدوکت نہیں۔ کنتو واستو میں

"ब्रह्मचर्येण कन्या युवानं विन्दते पतिम् तपस्येण युवतयो युवानम्"

اتہاس میں یوانی کا ویدوکت ودھان ہے جیسی سوتروپ ہے۔ شیمش ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

"आपश्च विंशतेर्यवनम्"

آدی ان کی آگیہ ویدوکت دیا گیا ہے۔ اس لئے اس ودھان کو ویدوکت و ویدک کہنے میں کوئی آپتی نہیں ہو سکتی۔ یدی جس کسی چیز کا وید میں صاف وردھ یا سنشدھ نہ ہو۔ تو اسے ویدک کہا جائے۔ تو بیڑی سگریٹ چائے کافی آدی کے پریوگ کو بھی ویدک کہنا ہوگا کیونکہ ان کا نام کے کرویدوں میں نشیدھ نہیں۔ یدی ہر ایک کام ورودھک وستوؤں کا سموہلی نشیدھ ہے ۔ ایسے ہی

"अश्व निपात पते सत्पान्तरी वा वृध: सौभगाय।"

(رگ وید ۵-۶۰-۵)

"अज्येष्ठासो अकनिष्ठा स अक निष्टास उद्भिदो मध्यमा"

"भोजस्येदं पुष्करिणीविवेशम"

(رگوید ۱۰-۱۰۷)

سے پانچویں صدی کے راجہ بھوج ۔ ۔ ۔ ۔

"शरदायाम शरद: शतमदीनाः स्याम शरद: शतम्"

سے مدینہ اور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

"ईशावास्यमिदं" ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

سے ویدوں میں عیسٰی مسیح کا ورنن سدھ کرنا چاہئے ؟

"शर्म च वर्म च स्थोऽच्छिद्रे बहुले उभे।" (یجروید ۱۱-۳۰)

اس منتر سے "شرم ورم" پدوں کا پریوگ دیکھ کر ایک سجن نے اسے "شرما ورما" آدی کے پریوگ کی ویدوکتا کو سدھ کرنے کے لئے پرستت کیا ہے۔ کنتو ایسا یتن کیول اُپہاس جنک ہے۔ رشی دیانند نے اسنری پرشی پرک اس منتر کو لگاتے ہوئے شرم کا ارتھ گرہ اور ورم کا ارتھ رکھشا سادھن کیا ہے۔ جو یُکت و یاکرن آدی کے سرو تھا انوکول ہے۔ اس میں براہمن کل آپتی اپنے نام کے پیچھے شرما کشتری اور ورما آدی لگاویں یا بھاو وہاں کسی پرکار بھی نہیں نکل سکتا۔ کسی لیکھ سجن نے

"यस्माम विश्व आर्यो दास शेवधिपा अरि:" (یجروید ۳۳-۸۲)

اس منتر میں اس پد کو دیکھ کر اس سے شرما و آدی کے پریوگ کی ویدوکتا کو سدھ کرنے کا یتن کیا ہے۔ وہ پرنتو بھی ودوانوں کی درشٹی میں ویسا ہی اُپہاس جنک ہے۔ اس منتر میں داس کا ارتھ شودر نہیں ہے۔ اور شودر کل آپتیوں کو اپنے نام کے پیچھے داس شبد کا پریوگ کرنا چاہئے۔ ایسا یہاں کوئی ودھان ہے۔ کنتو یہاں اتنا ہی پرتپادن کیا ہے کہ

(यस्य तव) (अरि:) (विश्व) (सर्व) (आर्य) धर्म गुणकर्म स्वभाव: (दास) सेवक:

یہاں ہے

ہے واجن! جس آپکا ہر سب دھرم یکت گن کرم اور سبھاو داس ہے پرسپر سیوک کیا کاری ہے۔ اتہاس پرشی دیانند بھاشیہ

اس منتر کو ایشور پرک مانا جائے۔ تو بھی براہمن کشتری آدی اپنے ناموں کے پیچھے شرما ورما آدی لگاویں یہ ابھپرائے ودھان سے

"अभयं नक्तमभयं दिवान:"

اس منتر سے کوئی میسور کے دیوان صاحب کی [illegible]

نہ پریوگ سے جہاں ایک طرف زیادہ ترسنتان مرتک جاتی بھید کا بھاؤ بڑھے گا۔ وہاں دوسری طرف یگیہ دیکھتی بھی کیول سماج میں آدر پانے کے ہتھیار سے شرما آدمی کا پریوگ کر کے سچے براہمنو کے ہیتو کو گنوا دیں گے۔ اس لئے سوتر آدمی کے درشٹی سے سچے براہمنوں کے لئے گرہنھوں کی پریوگ کرنے میں دوش بھی ہو شرما آدمی کا پریوگ سنتھتی میں ویسا پریوگ سرو تھا (بھی) ورتمان پر انادھیکار روہانی کارک ہے۔ ایسا میرا دھیان ہے سچے براہمنوں کو اپنے ناموں کے پیچھے شرما آدمی کا پریوگ کر کے براہمنتو گھوشت کرنے کی کوئی اچھا نہیں رہتی۔ نہ آوشیکتا ہی ہوتی ہے لوگ ان کے گنوں سے سویم یوگیہ پوجا کریں گے۔ ایسی اوستھا میں دوسروں کو بھرم میں ڈالنا انہیں اُچت نہیں۔

۵ شوتر گرنتھوں کے ودھان۔

کسی کسی شوتر گرنتھ میں شرما ورما آدمی کے پریوگ کا ودھان ہے۔ اس میں سندیہہ نہیں۔ کنتو جیسے کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ کہ سوتر گرنتھوں کے سب ودھان ویدوں کے سمان سارو بھوم اور سارو کالک نہیں ہیں۔ اُن پر اپنے سمے کی پرستھتی کا پربھاؤ ہے۔ جیسا پیچھے ارتھوں میں ورن ویوستھا پرچلت ہو (جو رشی دیانند کے اس پرکار ورنوں کو اپنے اپنے ادھیکار میں پروِرت کرنا راج آدمی کا کام ہے۔" (ستیارتھ پرکاش چوتھا سمولاس) یہ گن کرموں سے ورنوں کی ویوستھا کنیاؤں کی سولھویں ورش اور پُرشوں کی ۲۵ ویں ورش کی پریکشا میں نیت کرنی چاہیئے۔ (ستیارتھ پرکاش چوتھا سمولاس) انیادی لیکھوں اور منو کے

"वर्णानामाश्रमाणां च
एनास्नु प्रोऽस्मि: रक्षिता"

ارتھات ورنوں اور آشرموں کی رکھشا کرنے والا راجہ کرمایا گیا ہے ـــــ انیادی وچنوں کے انوسار راجیہ کے آشرا کے بنا پورن نیا ستھاپت نہیں ہو سکتی۔ تتھا گورو کلوں دوارہ ہی اس کی ستھاپنا کا پرین کیا جا سکتا ہے) تو براہمن آدمی کی سنتان زیادہ تر ویسے ہی ہوتی ہے۔ کنتو آج کل براہمن کل آپنشوں میں سچے براہمن کیا پانچ پرتی شتک بھی ہیں؟ تو کیول شرما ورما آدمی کے پریوگ سے سوائے ہانی کے کیا لابھ ہو سکتا ہے؟ سوتر گرنتھوں میں اُپ نین۔ اُپواس۔ بھکشنا۔ یشٹر اور یگیوپویت آدمی ویشیک بھی بھید براہمن آدمی کے بالکوں کے لئے بتلائے گئے ہیں۔ تو کیا اب گورو کلوں میں ان بھیدوں کو پرچلت کرنے سے سماج کا کلیان ہو سکتا ہے؟ کبھی نہیں۔ کئی سوتر گرنتھ میں ہر ایک پارٹ ان نیموں کا پالن کرنے سے تو پہلے

ہی بھید بھوت سے گرست اور اسنگھٹت سماج میں اور بھی بھید بھاونا تتھا دشمتا کی بردھی ہوگی۔ اس لئے سوتر گرنتھوں کے ان ودھانوں کو اپنے سمے کی پرستھتی کے انوکول سمجھا جا سکتا ہے۔ سرو کال آپیوگی نہیں۔

"यतोऽभ्युदय निःश्रेयास
सिद्धिः सधर्मः"

اس دھرم کے لکھشن کے انوسار جو بھی نیم ریتی رواج آدمی سماج کے ابھیودے دیتھا رکھشا سنتتی سنگھٹن آدمی) میں بادھک اور ہانی کارک ہوں۔ انہیں دھرم انوکول نہیں کہا جا سکتا چاہے وہ کیسے بھی پراچین ہوں۔ رشی دیانند کے ان وچنوں کو ادھرت کر دینے ماتر سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ اکھشرشہ انہیں پرمانک مانتے تھے۔ جیسے کہ "اس سمے میرے بنائے ہوئے ستیارتھ پرکاش وسنسکار ودھی آدی گرنتھوں میں گرہیہ سوتر و منو سمرتی آدی پستکوں کے وچن بہو سمت سے لکھے ہیں۔ ان میں سے ویدارتھ کے انوکول کو سا گھشتی وت پرمان اور ورودھ کو اپرمان مانتا ہوں۔ اس وگیاپن سے جو یجروید بھاشیہ میں رشی نے دیا۔ صاف وِدت ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے ودھانوں کو ایک دیشی تتھا گون ہی سمجھنا چاہیئے۔ یدی کسی کو شرما ورما آدمی کے لگانے کا بہت ہی شوق ہو۔ تو وہ بھی کم سے کم تب تک انہیں نہ لگاویں۔ جب تک کہ انہیں کسی ویوستھاپک سبھا (دھرم آریہ سبھا آدمی) دوارہ انہیں یہ ادھیکار (پریکشا آدمی کے پشچات) پراپت نہ ہو۔

واستو میں ورتمان پرستھتی میں جبکہ سنگھٹن کی وشیش آوشیکتا ہے۔ اس پرکار کے بھید ودھک پریوگ انادیشیک۔ ان اُپیوگی اور اواچھنیہ ہیں۔ آشا ہے۔ کہ وچار شیل سجن پکش پات سے رہت ہو کر اس وشے کا وچار کریں گے۔ اور سماج میں ایکتا۔ سمانتا اور سنگھٹن کے بھاؤوں کی وردھی کے لئے پورن پریتن کریں گے۔

یہاں یہ بات صاف کر دینی بھی ضروری ہے۔ کہ شری مت دیانند دل ویدک ورن ویوستھا کے سدھانتوں اور آدرشوں کا پورن پکشپاتی ہے۔ تتھا اُن کا پرچار کرنے میں تتپر ہے۔ ورتمان جنم سدھ جاتی بھید اور جنم مولک جاتی بھید پر ادھک تر آغشت شرما ورما آدمی کے اوپکت پریوگ اس کے ورودھ ہونے کے کارن ہی کیا گیا ہے۔

خط وکتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

بنگالی مسلمانوں میں ایک بدترست "وام مارگی" فرقہ کا ظہور

اس سے پہلے ہم نے سندھ کے مسلم پیروں کے حالات "پیغام خلیج" سے نقل کر کے شائع کئے تھے آج ہم ایک نئے اسلامی فرقہ موسومہ بہ "باول فقیر" کے وہ حالات شائع کرتے ہیں۔ جو کہ "الواعظ" لکھنؤ کے ۱۶ اگست ۱۹۳۲ء کے پرچہ سے نقل کئے گئے ہیں۔ (ایڈیٹر)

ندیا۔ مرشد آباد۔ رنگ پور اور کوچ بہار وغیرہ کے علاقوں میں فقیروں کا ایک فرقہ مسلمانوں میں مقبولیت حاصل کرتا جاتا ہے۔ اس فرقہ کا نام "باول فقیر" ہے۔

گمشدہ آیات

یہ فرقہ اسلام کا مدعی ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ قرآن مجید کی کچھ اور آیات بھی ہیں۔ جو اس کے پاس سینوں میں محفوظ ہیں۔ اور سینہ بسینہ اس کے بانی "لالن شاہ" تک پہنچے ہیں۔ اور لالن شاہ نے یہ آیات اپنے مریدوں کے سینوں میں منتقل کر دی ہیں۔ لالن شاہ کی نسبت معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ ندیا میں ۵۰ سال پہلے ظاہر ہوا ہے۔ اور "باول فقیر" کا عجیب فرقہ اسی نے قائم کیا ہے۔ اس فرقہ کا "تصوف" یہ ہے۔ کہ آدمی کو معرفت حاصل نہیں ہو سکتی جب تک وہ قرآن کے موجودہ ظاہری تیس پاروں سے ہٹ کر ان بقیہ آیات پر ایمان نہ لائے۔ اور عمل نہ کرے۔ جو اس فرقہ کے فقیروں کے سینوں میں محفوظ ہیں۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ معرفت حاصل کرنے کے طریقے انہی آیات میں بتلائے گئے تھے۔ ورنہ موجودہ تیس پارے عوام الناس کے لئے ہیں۔ جن میں حقیقت و معرفت حاصل کرنے کی صلاحیت ہی نہیں ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ معرفت حاصل کرنے کا ذریعہ یہ ہے۔ کہ آدمی فطرت سے دور نہ ہو۔ اسلام دینِ فطرت ہے۔ لہذا فطرت سے انکار کرنا یا فطری چیزوں کو مسترد کر دینا جہل و کفر ہے۔ اور جہل و کفر کے ساتھ معرفت حاصل نہیں کی جا سکتی۔ بنا بریں طالبِ معرفت کے لئے ضروری ہے کہ فطرت سے اور فطرت کی تمام چیزوں سے قریب رہے۔

فطرت کی سب سے بڑی نعمتیں

ان کے نزدیک فطرت کی سب سے بڑی نعمتیں چار ہیں۔ اور یہی چار نعمتیں انسان میں معرفت پیدا کرتی ہیں۔ یہ نعمتیں ذیل میں دی جاتی ہیں:۔
۱ پیشاب ۲ پاخانہ ۳ حیض کا خون اور ۴ نطفۂ انسانی۔

اور ان کے نزدیک چونکہ یہ فطرت کی سب سے بڑی نعمتیں اور حصولِ معرفت کا ذریعہ ہیں۔ اس لئے آدمی کو چاہیئے کہ انہیں ہمیشہ زیادہ سے زیادہ کھاتا پیتا رہے۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں۔ یہ کس قدر جہالت کی بات ہے کہ جو چیزیں قدرت نے آدمی کو اس کی پیدائش ہی کے ساتھ بخش دی ہیں اور جن سے وہ زندہ رہتا ہے۔ بلکہ جن سے اس کا وجود ہوا۔ اور بطنِ مادر میں جن سے اسے غذا ملی ہے۔ انہیں نجس قرار دیا جائے۔

مذکورہ بالا چاروں نعمتوں کے نام انہوں نے اپنی بول چال میں الگ رکھے ہیں۔ چنانچہ ان کے مقرر کردہ نام حسب ذیل ہیں:۔
۱ نوری یعنی پیشاب ۲ حوری یعنی پاخانہ ۳ جیوری یعنی حیض ۴ ستوری یعنی نطفۂ انسانی۔

یہ لوگ ان نعمتوں کو روز کھاتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنے ساتھ ناریل کے چھلکے کا پیالہ رکھے۔ اور صبح اٹھ کر پہلا پیشاب اسی پیالہ میں کر کے پی جائے۔

"چہود شب" اور "پریم بھاجا"

ہر مہینہ کی چودھویں شب ان کی بول چال میں "چہود شب" کہلاتی ہے۔ اور ان کی عید ہے۔ اس رات کو یہ لوگ مرد اور عورت سب جمع ہوتے ہیں اجتماع کی جگہ پر آنٹا بچھا دیا جاتا ہے۔ پھر یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کی نعمتیں کھاتے پیتے ہیں اس کے بعد گانا شروع ہوتا ہے۔ اور شراب پینا شروع کر دیتے ہیں۔ جب خوب مست ہو جاتے ہیں تب مرد و عورت سب برہنہ ہو جاتے ہیں۔ اور [illegible] گل کر کے بھوگ میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ [illegible] کے بعد تمام نطفے جو بچھے ہوئے آنٹے میں جذب ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس بچھے ہوئے آنٹے کے ساتھ [illegible] اہتمام سے اٹھا لیا جاتا ہے۔ اور اسی آٹے کی روٹی پکائی جاتی ہے۔ جسے سب بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ اور اس روٹی کو "پریم بھاجا" کہتے ہیں۔ [illegible]

صرف نوجوان عورتیں ہی اس عید "چہود شب" میں شریک ہو سکتی ہیں۔ جوانی سے اتری ہوئی عورتوں کے لئے شرکت جائز نہیں ہے۔ اس فرقہ کے پیرو بیراگیوں کا سا لباس پہنتے ہیں۔ اور جسم کے بال بڑھنے دیتے ہیں۔ بالوں کا مونڈنا یا کٹانا [illegible] یہاں حرام ہے۔ اور نعمتیں کھانے کی وجہ سے [illegible] گندے رہتے ہیں۔ چونکہ فرقہ ہذا میں عیاشی کو [illegible] سمجھا جاتا ہے۔ اسی لئے آوارہ مزاج لوگ اس [illegible] خوشی خوشی داخل ہو رہے ہیں۔ نتیجہ کہ اب [illegible] کی تعداد لاکھوں تک بتائی جاتی ہے۔ [illegible] اپنے آپ کو "مسلمان" ہی کہتے ہیں۔

مشترک عورتیں

اس فرقہ کا ایک بنیادی اصول یہ بھی ہے [illegible]

سروپانندی ٹولہ کے چشم دید حالات

(از شری رگھوناتھ رائے جی سکرٹری آریہ سماج ماڑی بھنڈراں ضلع گوجرانوالہ)

قبل ازیں "پرکاش" کے کالموں میں سروپانندی ٹولہ کی نسبت چند ایک مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ ایڈیٹر "پرکاش" نے بھی اس ٹولہ کے حالات پر روشنی ڈالی ہے۔ لیکن آج میں اس ٹولہ کے وہ حالات ناظرین کے سامنے رکھوں گا۔ جو کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ اور نیز یہ بتاؤں گا۔ کہ کس طرح ایک نوجوان آریہ اپنی زندگی کو اس ٹولہ سے بچاتا ہے ٭

عرصہ ۴ سال کا گزرا۔ کہ علاقہ ماڑی بھنڈراں ضلع گوجرانوالہ میں اس ٹولہ کا ایک سادھو مسمیٰ بھگوانند نابینا گشت کرتے ہوئے آیا۔ اس کے ہمراہ ایک دو چیلے بھی تھے۔ اس نے اس علاقہ میں اپنا پرچار شروع کیا۔ پہلے انہوں نے یہ ظاہر کرنا شروع کیا۔ کہ ہم بیراگی سادھو ہیں پیسے کو ہاتھ تک نہیں لگاتے۔ ان کا اپدیش لوگوں کو گورو دھارن کرنے پر ختم ہوتا تھا۔ اور آخیر میں سوامی سروپانندجی کی تعریف میں کلمات کہتے ہوئے ان کو ہی زمانہ حال کا اوتار بتلایا جاتا تھا۔ سادہ لوح لوگوں میں ان کے درشن کے لئے خواہش پیدا کرتے تھے۔ حتےٰ کہ لوگ جوق درجوق بھگرٹیال اور چکوڑی وغیرہ مقامات پر جانے شروع ہوئے۔ جو کوئی بھی واپس آتا تھا۔ گورو مہاراج سروپانند کی تعریف کرتا تھا ٭

عرصہ دو سال کا ہوا۔ کہ سروپانندجی کٹیا بگالہ میں دورہ پر ہوئے۔ لوگوں نے جب ان کی آمد کی خبر سنی۔ تو دھوم ان کے استقبال کے لئے کاموکی اور گوجرانوالہ کے سٹیشن پر گئے۔ نہایت شان وشوکت سے ان کو بگالہ کی کٹیا میں لایا گیا۔ ان کے چیلوں اور ششیوں نے گورو مہاراج کو ایک سجائے ہوئے کمرہ میں بند کر دیا۔ اور کمرہ کے ارد گرد پھلکاریوں کا پردہ کر دیا۔ ڈھولک اور چھینوں سے ان کی تعریف میں من گھڑت راگ گانے شروع کئے۔ لوگوں کے دلوں میں ان کی عزت کا رعب ڈالنا شروع کیا۔ لوگ حیران تھے۔ اور خوش بھی تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ واقعی کلجگ کا اوتار ان کے گھر آ گیا ہے۔ اتفاق ایسا ہوا۔ کہ ماڑی بھنڈراں کے بھگت گورو مہاراج کو دوسرے دن صبح ہی اپنے گاؤں میں لے آئے۔ گورو مہاراج ایک چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ چارپائی پر نہایت قیمتی بستر بچھا ہوا تھا۔ بھگتوں نے اس چارپائی کو اپنے کندھوں پر اٹھایا ہوا تھا۔ چیلے راگ رنگ کر رہے تھے۔ ڈھولک اور چھینوں سے گورو مہاراج کی تعریف میں راگ گا رہے تھے۔ غرضیکہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ایک راجہ مہاراجہ کی سواری آ رہی ہے۔ ماڑی بھنڈراں کے لوگ ٹڈی دل کی طرح ان کے درشنوں کو دوڑے۔ اس وقت کی شان نرالی تھی۔ گورو مہاراج سماجی دھرم شالہ میں براجمان ہوئے۔ ابھی دس منٹ ہی گزرے ہونگے۔ کہ گورو مہاراج نے ضلع منٹگمری کی طرف سے آمدہ ایک شخص کو اپنے پاس بلایا۔ اور اس کے کانوں میں بات چیت کرنی شروع کی۔ بس پھر کیا تھا۔ اس شخص نے اپنے ہمراہیوں کو چارپائی اٹھانے کے لئے کہا۔ اور کہنا شروع کر دیا۔ کہ ہم گورو مہاراج کو لے جائیں گے۔ گورو مہاراج بھی جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ ماڑی بھنڈراں کے بھگتوں اور دیگر درشن ابھیلاشیوں نے پرارتھنا کرنی شروع کی۔ کہ مہاراج! بھوجن تیار ہو رہا ہے۔ بھوجن کھانے کے بعد جانا ہوگا۔ لیکن گورو مہاراج ایک نہ مانتے تھے۔

گورو مہاراج کا لباس ایک شاہانہ لباس تھا۔ گلے میں سونے کی ہیکل تھی۔ بستر مخمل کا بنا ہوا تھا۔ سر پر قیمتی ریشمی رومال نرالی شان دکھا رہا تھا۔ اور ان کا رعب ایک راجہ سے کم نہ تھا۔ اس لئے ایک معمولی دیہاتی آدمی کو یہ کب جرأت ہو سکتی تھی۔ کہ گورو مہاراج کو ٹھہرنے کے لئے التماس کر سکتا۔ آخر کار نہایت ہی عاجزی اور انکساری سے لوگوں کے پرارتھنا کرنے پر گورو مہاراج نے نصف گھنٹہ تک اور ٹھہرنا منظور کیا۔ بھگتوں نے اپدیش سنانے کیلئے درخواست کی۔ لیکن گورو مہاراج نے کہا۔ کہ ہمارا اپدیش وہی ہے۔ جو کہ ہمارے چیلے سناتے ہیں۔ بھگتوں نے کہا۔ کہ مہاراج! آپ کے چیلوں سے تو ہم ہر روز اپدیش سنتے ہیں۔ آپ بھی اپنی شبھ زبان سے ہمیں اپدیش سنائیے۔ آخر کار گورو مہاراج نے اپنے چیلے سوامی بھگوانندجی کو اپدیش دینے کو کہا۔ بھگوانند نے ابھی پانچ منٹ ہی اپدیش دیا ہوگا۔ کہ گورو مہاراج نے خود ہی اپدیش دینا شروع کر دیا۔ گورو مہاراج کا اپدیش کسی خاص وشے پر نہ تھا۔ مختلف گوروؤں کے شبدوں کو جو کہ انہیں زبانی یاد تھے۔ لوگوں کے سامنے رکھا۔ آخر کار گورو دھارن کرنے کی ضرورت کو جتلایا۔ آخیر پر گورو مہاراج نے حاضرین کو اپنے شنکے نواسن کرنے کے لئے حکم دیا۔ اور اجازت دی۔ کہ جس کسی نے کوئی پرشن کرنا ہو۔ وہ کر سکتا ہے۔ ماڑی بھنڈراں کے لالہ لدھامل نے ایک دو سوال کئے۔ جن کا جواب انہوں نے اپنی واقفیت کے مطابق دیا۔ آخر کار حاضرین میں سے ایک نے پنڈت دینا ناتھ چوہدری ہنر کو کہا۔ کہ آپ بھی کوئی سوال کیجئے۔ پنڈت جی نے کہا۔ کہ اگر گورو مہاراج آگیا دیں۔ تو میں اپنے شنکے مٹانا چاہتا ہوں۔ گورو مہاراج نے کہا۔ ہاں بڑی خوشی سے پرشن کیجئے۔ سو آگیا کے ملنے پر انہوں نے دو پرشن کئے۔

۱۔ کیا ہندو شاستروں میں گائیتری منتر سے بھی افضل کوئی منتر ہے؟

۲۔ کیا ہندو شاستروں میں استری کو اپنے پتی کے ہوتے ہوئے کسی اور کو گورو دھارن کرنے کی اجازت ہے؟

یہ ہر دو سوال گورو مہاراج کے اپدیش سے ہی لئے گئے تھے۔ کیونکہ ان کا اور ان کے چیلوں کے اپدیش کا سار یہی تھا۔ کہ ہمارا گورو منتر ایک ایسا منتر ہے۔ جو کہ نہ ہی ابھی تک کسی نے بتلایا ہے۔ اور نہ ہی ہمارے سوائے کوئی اور جانتا ہے۔

گورو مہاراج نے پہلے سوال کو تو نہ چھیڑا۔ البتہ دوسرے سوال کا جواب دینا شروع کیا۔ اس سوال کے جواب میں انہوں نے کہا۔ کہ دیکھو تلسی داس نے اپنی دھرم پتنی کو گورو دھارن کیا۔ پاربتی نے شوجی مہاراج کو گورو مانا۔ اس کے جواب میں پنڈت جی نے کہا۔ کہ مہاراج! تلسی داس نے اپنی دھرم پتنی کو گورو ... یہ تعلق تو پتی اور پتنی میں ہی رہا۔ کوئی ایسی مثال دو۔ کہ استری نے اپنے پتی کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو گورو دھارن کیا ہو۔ مثال شاستروکت ہو ٭

ابھی اتنا ہی سوامی بھگوانند نے گورو مہاراج کو کہا۔ کہ یہ شخص آریہ سماجی خیالات کا ہے۔ (اے جہالت! تیرا ستیاناس ہو) پھر کیا تھا۔ گورو مہاراج نے اپنی تیوری کو چڑھایا اور پنڈت جی پر سوال ہونے شروع ہوئے۔ کہ تمہارے مذہب میں تو ایک استری گیارہ خصم کر سکتی ہے۔ آپ کے دیانند کا فرمان ہے۔ اگر ہم ایک استری کو اپنے پاس بلا لیں۔ تو کیا ہوگا؟ پنڈت جی نے کہا۔ کہ مہاراج! یہ جواب میرے سوال سے تعلق نہیں رکھتا۔ البتہ میرے مذہبی خیال پر حملہ ہے۔

یہ الفاظ سنتے ہی گورو مہاراج آگ بگولہ ہو گئے۔ اور تمام سنگت کو کمرہ سے باہر نکل جانے کا حکم ہو گیا۔ تمام استری اور پرش باہر نکل گئے۔ گورو مہاراج نے کمرہ کے دروازہ کو بند کر دیا۔ صرف اندر بگالہ کٹیا کے سوامی بھگوانند۔ گیانند وغیرہ اور ایک دو بھگت ماڑی بھنڈراں کے رہ گئے۔

سب سے پہلے گورو مہاراج نے بھگوانند کو فرش پر لٹا لیا۔ اور ایک چھڑی سے ان کو پیٹنا شروع کر دیا۔ پھر اسی طرح گیانند اور ماڑی بھنڈراں کے ایک دو بھگتوں کو پیٹا۔ دوسرے لوگ کمرہ سے باہر دروازوں میں سے یہ تماشہ دیکھ رہے تھے۔ گورو مہاراج ان کو مارتے تھے اور پوچھتے تھے۔ کہ تم اس جگہ مجھے کیوں ملانے لائے؟ اس تمام کارروائی کے بعد گورو مہاراج کو بھوجن کے لئے کہا گیا۔ گورو مہاراج نے کہا۔ کہ جب تم اس پٹواری پنڈت کا سر نہ لا دو۔ میں بھوجن نہ کھاؤں گا۔ بھگتوں میں سے ایک نے کہا۔ کہ مہاراج! یہ مشکل ہے۔

گورو مہاراج کے غصہ کا پارہ ۱۰۸ ڈگری تک پہنچ چکا تھا۔ وہ کب کسی کی سنتے تھے۔ پر ایک بھگت تیار ہو ہی گیا۔ اور اس نے پنڈت جی کی بیٹھک میں جا کر ان پر حملہ کر دیا۔ خوش قسمتی سے ایک دو نوجوان مسلمان اور ان کا نوکر ان کے پاس ہی کھڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے اس کو روک لیا۔ گو ایک دو معمولی سی ضربات آئیں۔ لیکن بہت سا بچاؤ ہو گیا۔ آخر کار ان کے دوسرے ہم خیال بھائی لالہ لدھامل وغیرہ بھی اس حملہ کو سن کر پہنچ گئے۔ بس پھر کیا تھا۔ گورو مہاراج اور ان کے چیلوں کو ہزار ہزار گالیاں دی گئیں۔ گاؤں کے تمام لوگ ان کے برخلاف ہو گئے۔ گورو مہاراج اسی وقت تقریباً ۱۲ بجے دوپہر کو امین آباد سٹیشن پر پہنچ کر منٹگمری کی طرف چلے گئے ٭

اس واقعہ کے بعد ماڑی بھنڈراں اور اس کے گرد ونواح کے دیگر مواضعات کے لوگوں نے گورو مہاراج اور ان کے منتر کی حقیقت سمجھ لیا۔ کہ یہ ایک پاکھنڈ رچا ہوا ہے۔ اور ایک لٹیروں کا ٹولہ ہے۔ اس دن سے ماڑی بھنڈراں کی کٹیا کو خالی کر دیا۔ اور بگالہ کو ہیڈکوارٹر بنا لیا۔ لیکن بگالہ کٹیا میں بھی وہ رونق نہیں ہے۔ جو کہ کبھی پہلے تھی۔ لوگوں کی شردھا بہت کم ہو گئی ہے۔ امید ہے۔ کہ اگر اسی طرح آریہ نوجوان ان کے ڈھول کی پول ظاہر کرتے رہے۔ تو وہ دن دور نہیں۔ جبکہ اس نئے گورو ڈم کی وبا پنجاب سے دور ہو جائے گی۔ اس لئے میں دیہاتی لوگوں کی اطلاع کے لئے مندرجہ بالا سطور لکھ کر ان سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ اس سروپانندی ٹولہ کے جال سے بچیں۔ نیز آج کل انہوں نے جو نیا طریقہ لوٹنے کا اختیار کیا ہوا ہے۔ اس پر پھر روشنی ڈالوں گا ٭

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے

اردھ شتابدی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور گرام پرچار

(از شری جگت رام جی مہاجن منتری آریہ سماج رنگون)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی ہمیشہ کے لئے دوسرے صوبوں کے پرتی ندھیوں کے لئے قابل تقلید ہوگی۔ یدی وہ گرام پرچار کی سکیم کو عملی جیون دیکر گاؤں کے لوگوں کی شوچنیہ اوستھا کو سدھارنے میں کامیاب ہوگی۔ مجھے گاؤں میں کئی ماہ تک رہنے کا اوسر ملا ہے۔ عام طور پر بہت سے دیہات اور قصبات میں دیکھا گیا ہے۔ کہ لوگ اپنا بہت سا وقت تاش شطرنج وغیرہ کھیلنے اور ایک دوسرے کی نندا چغلی اور مقدمہ بازی میں گزارتے ہیں۔ جہاں پر پہلے ہر ایک قصبہ میں بہت سے آدمیوں کے پاس کافی روپیہ تھا۔ وہاں اب مقدمہ بازی کی وجہ سے سب کے سب غریب ہوگئے ہیں۔ اس مقدمہ بازی نے دیہاتیوں کا ستیاناس کر دیا ہے۔ اچھے اچھے معزز گھرانے تباہ ہوگئے ہیں۔ بیوپار کے مندہ ہونے کے کارن ان کی حالت اور بھی گر گئی ہے۔ اور تمام دن لوگ اپنا وقت بیکاری اور فضول باتوں میں ضائع کر رہے ہیں۔ بچپن کی شادی اور ودھواؤں کی زیادہ تعداد نے اور بھی غضب ڈھا رکھا ہے۔ اس وقت اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اپنے اپدیشک شہروں کی بجائے گاؤں میں بھیجے۔ منتری سبھا کے کئی آرٹیکل اخبار "پرکاش" میں ضلع وار منڈل سنگھٹن کرنے کے لئے نکلے ہیں۔ ان دھرم ادھکاریوں کو اب حسب ذیل طریق پر عملی جامہ پہنانے کی ضرورت ہے :-

۱۔ ضلع وار منڈل کی بجائے اگر تحصیل وار منڈل قائم کئے جائیں۔ تو زیادہ پرچار اور سہولیت ہوگی۔ میرے خیال میں پنجاب کی سماجوں میں ہر ایک تحصیل میں آریہ سماج ہوگا۔ اس لئے ہر ایک تحصیل میں ایک دو اپدیشک یا پرچارک رکھا جائے۔ جس کے تمام اخراجات اس تحصیل کے دیہات کی سماجوں سے بذریعہ چندہ وصول کئے جائیں۔ تاکہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے اوپر مالی بوجھ نہ پڑے۔ کئی تحصیلیں ایسی بھی ہونگی۔ جہاں کہ ایک سے زیادہ اپدیشک بھی رکھے جا سکتے ہیں۔ یہ سب اپدیشک باری باری سے ہر ایک گاؤں میں دورہ کریں۔ وہاں کے لوگوں کو صرف آریہ سماج کے لیکچر ہی نہ سنائیں۔ بلکہ ان کو سوراسٹھ رکھشا کے موٹے موٹے اصول بھی سمجھائیں۔ چنانچہ اس صورت میں تو گورنمنٹ نے بھی اپنا قدم اٹھایا ہے۔ ضلع گورداسپور کے دیہات کے لئے ایک کمشنر صحت کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ جو ان کے ماتحت انسپکٹر اپنے علاقہ کے دیہات میں زمینداروں کو کوڑا کرکٹ گڑھوں میں جمع کرنے۔ مکانات میں کھڑکیاں اور روشندان وغیرہ رکھنے کے لئے لیکچر دیتے رہتے ہیں۔

۲۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا کے اپدیشک ان باتوں پر زیادہ زور دیں۔ ہریجنوں کے گھروں کی صفائی کرائیں۔ بال وواہ کو بند اور ودھوا وواہ کو جاری کرائیں۔

۳۔ ہر ایک قصبہ میں اچھے اچھے آریوں کی پنچایت بنائی جائے۔ جو کہ بہت حد تک لوگوں کے جھگڑوں کا بغیر کسی اجرت کے فیصلہ کرے۔ اور ان کو سرکاری عدالتوں میں جانے سے روکے۔

۴۔ ستیارتھ پرکاش سستا ایڈیشن اور سنسکار ودھی لازمی طور پر ہر ایک ہندو قصبہ اور گاؤں میں قیمتاً یا مفت تقسیم کیا جائے۔

۵۔ جس طرح پنجاب میں چند ایک جگہوں پر کنیا پاٹھ شالائیں قائم ہونے کے باعث سارے پنجاب میں کنیا پاٹھ شالاؤں کا گویا ایک جال سا بچھ گیا ہے۔ اسی طرح ہر ایک پارٹی آریہ سماجیں اپنے اپنے قصبوں میں ایک ایک ہندی پاٹھ شالہ بھی قائم کریں۔ جہاں پر بالک ہندی کی شکشا گرہن کریں۔ قصبات میں ۱۵ یا ۲۰ روپیہ ماہوار پر ہندی کے ادھیاپک مل سکتے ہیں۔ ایسا کرنے سے جہاں ایک طرف گاؤں میں ہندی کا پرچار ہو گیا ہے۔ وہاں تمام منڈیوں میں بھی ہندی کا پرچار ہو جائے گا۔ ایسی ہندی پاٹھ شالاؤں میں چھوٹے چھوٹے پستکالیہ ہوں۔ جہاں پر کہ اخبار "پرکاش"۔ آریہ ہندی اور ہندی کے دیگر پیپر اور ہندی کے چند سماچار منگوائے جائیں۔ اس پر عمل کرنے سے امید ہے۔ کہ اس شتابدی کی بدولت پنجاب میں ہندی کا پورے طور پر پرچار ہوگا۔ ہر ایک قصبہ سبھا ... ہے۔ تو ہر ایک گاؤں میں پاٹھ شالہ چلانے کے لئے دس روپیہ ماہوار دینے کو تیار رہوں۔

۶۔ تحصیل کا اپدیشک ہر ایک ہندو قصبہ یا گاؤں میں کم از کم ایک ہفتہ یا ضرورت کے مطابق ٹھہرا کرے۔ اور صرف لیکچروں میں ہی اپنا وقت صرف نہ کرے۔ بلکہ اوپر لکھی ہوئی باتوں کو عملی جامہ پہنا دے۔ ہندو گھروں میں جا کر ہون یگیہ کرائے۔ اور ست کو کتھا دوارہ ان سب باتوں کا پرچار کرے۔ ہر ایک قصبہ سے یتیموں اور ودھواؤں کی فہرست تیار کرکے آریہ پرتی ندھی سبھا کے ذریعہ ان کی رکھشا اور شادی کا پربندھ کرے۔

(باقی برصفحہ ۱۵)

پنجاب آریہ سمیلن سرگودھا

رشی لنگر :- آٹا گھی آدی سامان حسب ضرورت اکٹھا ہو چکا ہے۔ لنگر کا پربندھ تجربہ کار اور انتھک سجنوں کے ذمہ ہے۔ بھوجن آدی تیار کرنے میں یہاں کی آریہ دیویاں پوری شردھا اور پریم کا ثبوت دیں گی۔ باہر سے آنے والے بھائیوں کا فرض ہے۔ کہ وہ رشی لنگر کو ہی پوتر کریں۔ کسی اور جگہ بھوجن کھانے کی کوشش نہ کریں۔

رہائش :- رہائش کا پربندھ بلاک نمبر ۴ آریہ سماج اور بلاک نمبر ۲ آریہ سماج سنگھ نواس میں ہے۔ مزید ضرورت پڑنے پر اور پربندھ بھی ہو جائے گا۔ سیوا کے لئے والنٹیر موجود رہیں گے۔ کسی بھائی کو کوئی شکایت یا تکلیف ہو۔ تو منتری آریہ سماج کے نوٹس میں لانے کی کرپا کریں۔

کیسری پگڑیاں :- نشچیہ کیا گیا ہے۔ کہ جلوس میں سب آریہ بھائی کیسری پگڑیاں پہن کر شامل ہوں۔ ۲۸ ستمبر کو پگڑیوں کی رنگائی کا پربندھ آریہ سماج مندر میں ہی کر دیا گیا ہے۔

منڈلیاں :- کرپا کرکے بھجن منڈلیاں اوم کے جھنڈے ہمراہ لاویں۔ گتکا منڈلیاں جو سماجوں میں ہوں۔ وہ بھی بھیجنے کی کرپا کریں۔ ضلع شاہپور میں تلوار مستثنیٰ ہے۔ اس لئے جن بھائیوں کے پاس تلواریں ہوں۔ وہ بھی ہمراہ لاویں۔

(تارا چند آریہ سکرٹری)

آریہ بھائیوں سے ضروری نویدن

گزارش ہے۔ کہ سمیلن پر جہاں دوسرے ضروری ضروری ریزولیوشن پیش ہو کر منظور ہوں گے۔ وہاں پنجاب میں گورو ڈم کے روکنے کے لئے بھی کوشش فرمائی جائے۔ کیونکہ یہ مرض پنجاب میں بڑے زور سے پھیل رہا ہے۔ رادھا سوامی مت اور سردیانندی ٹولہ جس کی نسبت "پرکاش" میں بھی ایک دو مضمون شائع ہو چکے ہیں۔ بڑے زور سے گورو منتر دے کر لوگوں کو اپنا چیلا بنا رہے ہیں۔ اس لئے آریہ بھائیوں کی سیوا میں ضروری نویدن ہے۔ کہ وہ اپنی توجہ ان پاکھنڈی ٹولیوں کی طرف بھی مبذول فرمائیں۔

رگھوناتھ رائے سکرٹری آریہ سماج مارسی [illegible] ضلع [illegible]

ایک دل آزار تصنیف کی ضبطی کا مطالبہ

پانی پت کے ایک مسلمان نے ایک دل آزار کتاب موسومہ بہ "سوامی دیانند اور اس کی تعلیم" تصنیف کر کے آریہ سماجیوں کے دلوں کو جس طرح مجروح کیا ہے۔ اس کا حال ذیل کے ان ریزولیوشنوں سے معلوم ہو سکتا ہے۔ جو کہ مختلف آریہ سماجوں نے پاس کئے ہیں۔ (ایڈیٹر)

آریہ سماج شرق پور:- آریہ سماج ہذا کا یہ جلسہ مودبانہ گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کرتا ہے۔ کہ کتاب موسومہ بہ "سوامی دیانند اور ان کی تعلیم" مصنفہ مولوی غلام حسین پانی پتی کو بحق سرکار ضبط فرما لے۔ کیونکہ کتاب مذکور ہندو جاتی کے لئے عموماً اور آریہ سماجیوں کے لئے خصوصاً دل آزار ہے۔ اس کے مصنف کو فرار واقعی سزا دی جائے۔ تاکہ وہ آئندہ کوئی ایسا فعل نہ کرے۔

(منتری آریہ سماج شرق پور)

آریہ سماج گوجرہ:- آریہ سماج گوجرہ ضلع لائل پور نے مورخہ ۲۶-۸-۳۴ کے ہفتہ وار ست سنگ میں ذیل کا ریزولیوشن پاس کر کے افسران کو بھیجا ہے:-

"مولوی غلام حسین پانی پتی نے جو دل آزار کتاب موسومہ بہ "سوامی دیانند اور ان کی تعلیم" لکھی ہے۔ اور جس میں آریہ سماج کے پرورتک مہرشی دیانند پر بے بنیاد الزامات لگائے گئے ہیں۔ وہ آریوں کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ لہذا آریہ سماج گوجرہ کتاب ہذا کو نہایت غم و غصہ اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ کتاب ہذا کو جلد از جلد ضبط فرما کر اس کے مصنف پر مقدمہ چلائے"۔ (چمن لال منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ڈیرہ غازیخان: ۱۳-۸-۳۴ کو آریہ سماج کی جنرل میٹنگ ہوئی۔ جس میں مولوی غلام حسین کی بنائی ہوئی کتاب موسومہ بہ "سوامی دیانند اور ان کی تعلیم" کے خلاف آواز اٹھائی گئی۔ اور حکومت پنجاب سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ اس کتاب کو فوراً ضبط قرار دے۔

آریہ سماج کھڈیاں: ۱۹-۸-۳۴ بروز اتوار آریہ سماج کھڈیاں کے سپتاہک ست سنگ میں منجملہ ذیل ریزولیوشن زیر صدارت شریمان حکیم بھگوانداس جی پردھان آریہ سماج سروسمتی سے پاس ہوا۔

"آریہ سماج کھڈیاں بزور پبلک بڑے ادب سے پنجاب گورنمنٹ کی فوری توجہ کتاب موسومہ بہ "سوامی دیانند اور ان کی تعلیم" مصنفہ خواجہ غلام حسین ساکن پانی پت کی طرف دلاتی ہے۔ جو کہ ہر ایک آریہ سماجی کے لئے خصوصاً اور ہر ایک ہندو کے لئے عموماً باعث دل آزاری ہے۔ کتاب مذکور قابل نفرت اور ناقابل معافی ہے۔ مناسب تھا کہ کتاب مذکور عرصہ سے ضبط ہو جاتی۔ اور اس کے مصنف کو سزا دی جاتی۔ مگر تاحال کوئی بات عمل میں نہیں آئی۔ اس لئے درخواست کی جاتی ہے کہ کتاب مذکور کو جلد از جلد ضبط کیا جائے۔ اور اس کے مصنف کو فرار واقعی سزا دی جائے"۔

(خزان چند آریہ اپ منتری آریہ سماج کھڈیاں)

آریہ سماج پشاور شہر:- آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور شہر نے اپنے ۲ ستمبر کے اجلاس میں ذیل کا ریزولیوشن پاس کیا:-

"آریہ سماج پشاور شہر کا یہ جلسہ عام کتاب موسومہ بہ "دیانند اور ان کی تعلیم" مصنفہ مولوی غلام حسین پانی پتی کی نہایت دل آزار۔ اشتعال انگیز۔ مفسدانہ۔ مجرمانہ۔ فحش خلاف تہذیب اور سراپا جھوٹے اور بنا وٹی مضامین سے پر .... کو نہایت غم اور غصہ سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ کتاب مذکور کو جلد از جلد ضبط کرنے کا حکم صادر کرے۔ اور مولوی غلام حسین کے برخلاف مقدمہ دائر کر کے اس کو سخت سے سخت سزا دے"۔

(تارا سنگھ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج کراچی:- آریہ سماج کراچی نے اپنے ۲ ستمبر کے اجلاس میں ذیل کا ریزولیوشن پاس کیا:-

"آریہ سماج کراچی کا یہ خاص جنرل اجلاس حکومت پنجاب کی توجہ مولوی غلام حسین پانی پتی کی تصنیف موسومہ بہ "سوامی دیانند اور ان کی تعلیم" کی طرف مبذول کرتا ہے۔ تصنیف مذکور سے آریہ سماج کے حلقوں میں سخت ناراضگی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور حکومت پنجاب سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ فوراً کتاب مذکور

ریاست منگرول میں گئوہتیا کے خلاف پروٹسٹ
آریہ جگت میں ہیجان

شیخ صاحب والئے ریاست منگرول (کاٹھیاواڑ) نے اپنی ریاست کے طول و عرض میں قدیم دستور کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گئوہتیا کی جو بدعت جاری کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کے خلاف آریہ جگت نے ذیل کا پروٹسٹ کیا ہے:- (ایڈیٹر)

دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور کا تار:- ذیل کا تار شری لالہ دیوی چند جی ایم اے پردھان دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور نے شیخ صاحب والئے منگرول کو ارسال کیا ہے:

"ہندو آپ کے گئوہتیا کے فرمان کے خلاف پرزور پروٹسٹ کرتے ہیں۔ براہ مہربانی اس فرمان کو واپس لے لیجئے۔ اور ہندوؤں کے جذبات کا احترام کیجئے"۔

آریہ سماج گوجرہ کا پرستاؤ:- آریہ سماج گوجرہ ضلع لائل پور نے ۲۶ اگست ۱۹۳۴ء کے ہفتہ وار ست سنگ میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کر کے افسران متعلقہ کو بھیجا:-

"ریاست منگرول کے موجودہ حکمران شیخ صاحب کے گئوکشی کے حکم کے خلاف پنڈت رام چند شرما نے ۲۳ دن سے پران تیاگ برت رکھا ہوا ہے۔ جس سے آریوں میں سخت ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ آریہ سماج گوجرہ پنڈت صاحب موصوف سے ہمدردی کرتا ہے اور شیخ صاحب سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ حکم ہذا کو واپس لے لیں"۔ (چمن لال منتری)

آریہ کمار سبھا بھیرہ:- والئے منگرول نے اپنی ریاست میں گئوہتیا کی اجازت دے کر ہندوؤں کے دھارمک جذبات کو جو ٹھیس لگائی ہے۔ اس کے خلاف آریہ کمار سبھا بھیرہ زبردست پروٹسٹ کرتی ہے۔ اور وائسرائے بہادر سے پرزور التماس کرتی ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں فوری مداخلت کر کے اس حکم کو منسوخ کرا دیں۔ تاکہ ہندوؤں کے دکھی دلوں کو تشفی ہووے۔

(تلک راج کپور منتری)

ء کو ضبط کرے۔ اور اس کے مصنف کو کیفر کردار کو پہنچائے۔ (منتری آریہ سماج ہذا)

گوروکل چتوڑ کے لئے اپیل

سوامی برتانند جی آچاریہ گوروکل چتوڑ گڑھ کا پنجاب کا دورہ شروع ہو گیا ہے۔ سوامی جی پٹیالہ۔ لدھیانہ۔ جالندھر۔ امرتسر۔ لاہور تھا پنجاب کی سبھی جگہوں میں پدھاریں گے۔ گوروکل چتوڑ گڑھ میں آدرش ویدک شکشا دوارہ شکشن ہوتا ہے۔ اور سنسار کی سبھی ودیا سکھلانے والے شکشن۔ انوپم ودیا کا سمبھ استھان بھارت کا چتوڑ ہے۔ بھارت کو روشن کرنے والا سورج یہیں سے نکلتا ہے۔ پنجاب کے سبھی دانش۔ جاتی اور دھرم کی رکھشا کرنے والے دان ویر لوگ پیتھا شکتی گوروکل کے لئے دھن دے کر سوامی جی کا اس شبھ کاریہ میں ہاتھ بٹائیں۔

(بلدیو راج امرتسری)

"شردھانند دل" اور "شرما ورما"

۲۰ اگست ۱۹۳۴ء کو پنڈت کنہیا لال جی شاستری سانکھیہ ویدانت تیرتھ کی صدارت میں "شردھانند دل" کی ایک وشیش سبھا ہوئی۔ جس میں ذات پات اور "شرما ورما" کے خلاف پرچار ہوا۔ آچاریہ دیو شرما جی۔ پنڈت رام چندر جی پروہت۔ اور پنڈت وید برت جی ودیالنکار کے سارگربھت بھاشن ہوئے۔ مخالف پکش کے پنڈت دیاس دیو جی وغیرہ نے جو وچار پیش کئے۔ ان کا مدلل جواب ڈاکٹر ستیا نند جی ایل۔ سی۔ پی۔ ایس نے دے دیا۔

۲۷ اگست کو شام کے ۸ بجے سے آریہ سماج چاوڑی بازار میں "شرما ورما" کے خلاف پھر پرچار ہوگا۔ (بذریعہ نمائندہ)

حیدر آباد ڈے کیسے منایا گیا؟

آریہ سماج لاہور چھاؤنی:- آریہ سماج ہذا کا جنرل اجلاس جو ۲ ستمبر کو لالہ بھگوان داس جی کی صدارت میں صبح ۹½ بجے منعقد ہوا۔ ریاست حیدر آباد میں آریہ سماج کے پرچار کاریہ پر لگائی گئی نامناسب اور سخت پابندیوں کے خلاف اظہار ناراضگی کرتا ہے۔ اور سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی معرفت نظام حضور کی سیوا میں بھیجے گئے میموریل کا پورے بل سے سمرتھن کرتا ہے۔ اور ان پابندیوں کے ہٹا لینے کے لئے پرارتھنا کرتا ہے۔ نیز انٹرنیشنل آرین لیگ کو یقین دلاتا ہے۔ کہ اگر پابندیاں نہ ہٹائی گئیں۔ تو یہ سماج لیگ کی ان پابندیوں کو ہٹانے میں ہر قسم کے شانتی پورک اور اُچت ذرائع سے امداد کریگی۔

(ہربنس لال آریہ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج شجاع آباد:- ۲ ستمبر کو آریہ سماج مندر میں "حیدر آباد ڈے" منایا گیا۔ جو ریزولیوشن آریہ سارودیشک سبھا سے تجویز ہوکر آیا تھا۔ وہ متفقہ طور پر پاس ہوا۔ اور تقریریں بھی ہوئیں۔

شام کو آریہ سماج مندر میں زیر صدارت لالہ آتم پرکاش جی ہیڈ ماسٹر بھگوان ہائی سکول "حیدر آباد ڈے" منایا گیا۔ حاضری کافی تھی۔ پرجوش تقاریر ہوئیں۔ نیز بالاتفاق رائے ذیل کا ریزولیوشن پاس ہوا:-

آریہ سماج شجاع آباد کا یہ جلسہ نظام حیدر آباد کے آریہ سماج حیدر آباد کے کاموں پر رکاوٹوں کے خلاف پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور نظام حضور کے پاس جو پرارتھنا پتر آریہ سارودیشک سبھا دہلی کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔ اس کے ساتھ سہمت ہے۔ اور نظام حضور سے پرارتھنا کرتا ہے کہ ان رکاوٹوں کو جلد سے جلد دور کرکے آریوں میں پھیلی ہوئی اشانتی کو دور کریں۔ ورنہ یہ سماج آریہ سارودیشک سبھا دہلی کو وشواس دلاتی ہے۔ کہ اگر رکاوٹوں کو دور نہ کیا گیا۔ تو یہ سماج سبھا مذکور کی ان رکاوٹوں کے بامن اور مناسب طریقوں سے دور کرانے میں ہر ممکن مدد دے گی۔

(رادھا کرشن منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج جھجر:- آریہ سماج جھجر ضلع رہتک کا یہ خاص جلسہ نظام حیدر آباد کی لگائی گئی ناجائز پابندیوں پر جو کہ آپ نے اپنی ریاست کی آریہ سماجوں پر لگائی ہیں۔ سخت نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور پریزیڈنٹ انٹرنیشنل آرین لیگ دہلی کے بھیجے گئے میموریل کی مانگوں سے متفق ہے۔ اور انٹرنیشنل آرین لیگ کو یقین دلاتا ہے۔ کہ اگر نظام سرکار نے ان مانگوں کو پورا نہ کیا۔ تو یہ سماج ان کی ہر طرح کی مانگوں کو پورا کرنے میں امداد کرنے کو تیار رہے گی۔

(پرسرام سکریٹری)

آریہ سماج جموں:- آریہ سماج جموں (ریاستی رہیٹیں) کا ۲ ستمبر کا خاص جنرل اجلاس ریاست حیدر آباد میں آریہ سماج کے پرچار کاریہ پر لگائی گئی نہایت نامناسب اور سخت پابندیوں کے خلاف اظہار ناراضگی کرتا ہے۔ اور آریہ سارودیشک پرتی ندھی سبھا کی معرفت نظام حضور کی سیوا میں بھیجے گئے میموریل کا پورے بل سے سمرتھن کرتا ہے۔ اور آریہ سارودیشک سبھا کو پورا پورا یقین دلاتا ہے۔ کہ اگر یہ پابندیاں جلد نہ ہٹائی گئیں۔ تو سبھا مذکور جو کارروائی ان پابندیوں کو ہٹانے کے لئے کرے گی۔ اس میں یہ آریہ سماج اپنے تن من اور دھن سے امداد کرے گی۔

(تلسی رام منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ڈیرہ غازیخان:- ۲ ستمبر بروز اتوار آریہ سماج کے خاص اجلاس میں نظام حیدر آباد ریاست نے آریہ سماج کے پرچار پر جو بندشیں عائد کی ہیں۔ ان کی وجہ سے اظہار ناراضگی کیا گیا۔ اور ریاست حیدر آباد کی گورنمنٹ سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ وہ آریہ سارودیشک سبھا کے میموریل میں مندرجہ مطالبات کو منظور کرکے آریہ سماج کی بڑھتی ہوئی ناراضگی کو دور کرے۔

(رادھا کرشن بی۔ اے منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج منٹگمری (گوروکل سیکشن):- ۲ ستمبر کو آریہ سماج کے جنرل اجلاس میں ذیل کا پرستاو پاس کیا گیا:-

ریاست حیدر آباد میں آریہ سماج کے پرچار کاریہ پر لگائی گئی نامناسب اور سخت پابندیوں کے خلاف یہ جلسہ اظہار ناراضگی کرتا ہے۔ اور نظام حضور سے مطالبہ کرتا ہے کہ ریاست میں سے عائد کردہ پابندیوں کو ہٹا لیا جائے۔ نیز انٹرنیشنل آرین لیگ دہلی کو یقین دلاتا ہے کہ یہ سماج ہر ممکن شانتی پورک اور اُچت ذرائع سے اس کی امداد کرے گا۔

(سکریٹری آریہ سماج منٹگمری)

آریہ سماج کیتھل:- آریہ سماج کیتھل کا یہ خاص جنرل اجلاس حیدر آباد ریاست میں آریہ سماج کے کام پر لگائی گئی ناجائز پابندیوں کے خلاف پرزور پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور تہ دل سے ہز اگزالٹڈ ہائینس دی نظام کے پاس بھیجے گئے میموریل میں مندرجہ مانگوں کا سمرتھن کرتا ہے۔ اور ادب کے ساتھ ان پابندیوں کی واپسی کا مطالبہ کرتا ہے۔ نیز یہ سماج سارودیشک

آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کو یقین دلاتا ہے۔ کہ اگر پابندیاں دور نہ کی گئیں۔ تو یہ سماج سبھا کو ان کے پُر امن اور جائز ذرائع سے دور کرانے میں ہر قسم کی مدد دے گا۔

(رام کرشن آریہ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج شرق پور:- ۲ ستمبر کے ہفتہ وار ست سنگ کے بعد اساڑھ مارن ادھیویشن میں نظام حیدر آباد کی ریاست میں ویدک دھرم کے پرچار کی بندشوں کے خلاف اظہار ناراضگی کیا گیا۔ اور ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس کی ایک نقل وائسرائے حضور۔ ایک نقل نظام حضور اور ایک نقل سارودیشک سبھا دہلی کی سیوا میں بھیجی گئی۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج کوہمری:- آریہ سماج ہذا کا ۲ ستمبر کا سپیشل اجلاس ریاست حیدر آباد دکن میں آریہ سماج کے ویدک پرچار کے کام پر ریاست ہذا کی طرف سے عائد کی گئی پابندیوں کے برخلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور ان مطالبات کی جو میموریل کی صورت میں جناب نظام حیدر آباد دکن کی خدمت میں پیش کئے گئے ہیں۔ تائید کرتا ہوا بڑے ادب سے ان قیود کے ہٹائے جانے کی درخواست کرتا ہے۔ اور ساتھ ہی آریہ سارودیشک سبھا دہلی کو یقین دلاتا ہے۔ کہ اگر پابندیاں دور نہ کی گئیں۔ تو تمام پُر امن اور جائز طریقوں سے ان کو دور کرانے کے لئے یہ سماج سبھا ہذا کی ہر ممکن امداد بہم پہنچانے میں کوئی بھی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے گا۔

(رام لال منتری آریہ سماج کوہمری)

مہتر سبھا بھوپال:- مہتر سبھا بھوپال کی ۲ ستمبر کی سپیشل جنرل میٹنگ ان دلخراش قیود کے خلاف پرزور پروٹسٹ کرتی ہے۔ جو ریاست حیدر آباد میں آریہ سماج کے کام پر عائد کی گئی ہیں۔ اور نظام حیدر آباد کی خدمت میں پیش کردہ مطالبات میں (جو سارودیشک سبھا کے پیش کردہ میموریل میں درج ہیں) تہ دل سے شریک ہے۔ اور نہایت ادب کے ساتھ التماس کرتی ہے۔ کہ متذکرہ صدر قیود اٹھا لی جائیں۔ مزید براں سبھا ہذا سارودیشک سبھا (انٹرنیشنل آرین لیگ) کو یقین دلاتی ہے۔ کہ اگر قیود نہ اٹھائی گئیں۔ تو وہ تمام جائز اور پُر امن ذرائع سے ان کو دور کرانے میں سارودیشک سبھا کی ہر طرح سے امداد کریگی۔

(ہرگوبند سہائے اپ منتری مہتر سبھا بھوپال)

آریہ سماج (ڈھکی نعلبندی) پشاور:- ذیل کا ریزولیوشن ۲ ستمبر کو آریہ سماج پشاور شہر نے اپنے جنرل اجلاس میں پاس کیا ہے:-

(ا) آریہ سماج پشاور شہر جو نارائن سوامی جی مہاراج پردھان آریہ سارودیشک سبھا دہلی نے حیدر آباد نظام کی گورنمنٹ کو بھیجا ہے۔ اس کی بڑے زور سے تائید کرتا ہے۔ نیز اپنے پہلے پرستاو کی بھی تائید کرتا ہے۔ جو بذریعہ تار نظام گورنمنٹ کو بھیجا گیا تھا۔

(ب) یہ سماج نظام حیدر آباد دکن کی سیوا میں ونے پورک پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ جو پابندیاں آریہ سماجیوں۔ آریہ اپدیشکوں اور کاریہ کرتاؤں پر لگائی گئی ہیں۔ ان کو ہٹا لیا جائے۔

(تارا سنگھ منتری)

آریہ سماج گوروکل وبھاگ ملتان شہر:- ۲ ستمبر کا یہ ہفتہ وار جلسہ اتفاق رائے سے نظام حیدر آباد کی اس ورتمان آگیا کو جس کے ذریعہ پنڈت رام چندر جی اپدیشک کے حیدر آباد دکن میں داخلہ کی ممانعت کی ہے۔ نیز آریہ سماج کے پرچار کے سمبندھ میں کئی ایک ایسی شرائط عائد کی ہیں۔ جن کی وجہ سے آریہ سماج کا پرچار ریاست حیدر آباد میں نہیں ہو سکتا۔ اور نظام راجیہ کے آریہ سماجی حلقہ کی دھارمک آزادی میں مداخلت ہوتی ہے۔ سخت آگھات سمجھتا ہے۔ آریہ سماج اپنے جنم دن سے اس اصول کو سویکار کرتا ہے۔ کہ اس کو دیگر سوسائیٹیوں کی طرح پرچار کا حق ہے۔ اس لئے حیدر آباد کے حکام سے التماس کرتا ہے۔ کہ وہ اس کے متعلق آل انڈیا آرین لیگ کے میموریل میں بیان کردہ پابندیوں کو جلد از جلد دور کریں۔ اور میعاد مجوزہ کے اندر ہی معاملہ کو نپٹانے کی کرپا کریں۔ ورنہ آریہ سماج بہ حیثیت مجموعی ان پابندیوں کے دور کرنے کے لئے آل انڈیا آرین لیگ جو مناسب تجاویز اختیار کریگی۔ ان پر عامل ہوگا۔ نیز یہ سماج اس بات کی بھی گھوشنا کرتا ہے۔ کہ آل انڈیا آرین لیگ جو مناسب کارروائی کرے گی۔ وہ اس کی ہر طرح سے امداد کرے گا۔

(کنہیا لال منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج بھلوال:- آریہ سماج بھلوال کا یہ جنرل اجلاس سارودیشک سبھا کی طرف سے حضور نظام حیدر آباد کو بھیجے گئے میموریل کی پرزور حمایت کرتا ہے۔ نیز نظام صاحب کی حکومت سے مودبانہ درخواست کرتا ہے۔ کہ ریاست حیدر آباد

ساماجک سماچار

آریہ سماج جام پور کے سماچار :-

۱ آریہ سماج ہذا کے آپ پردھان سیٹھ اودھو داس جی گوڑیوال سورگباش ہو گئے ہیں۔ آپ کی سماجک سیوا۔ وچار شکتی اور ودھیہ پریم قابل ذکر اوصاف تھے۔ ہفتہ وار اجلاس میں ان کے سمبندھیوں سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔ اور ان کے شوک میں آریہ کنیا پاٹھشالہ اور آریہ مہیلا ودیالیہ میں ایک دن کی چھٹی کی گئی :-

۲ جنم اشٹمی کا تیوہار بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ پراتہ کال برہم یگیہ ہوا۔ اور سبھاپتی کا آسن دیوان چھابڑا رام جی نے گرہن کیا۔ یوگی راج بھگوان کرشن چندر جی کے شکھشا دائک جیون کے سمبندھ میں کئی وکتا ئیں ہوئیں۔ استری جاتی کی طرف سے کماری سوشیلا دیوی سپتری مہاشہ ... نے اچھی تقریر کی سبھاپتی جی کے بھاشن کے ساتھ کارروائی سماپت ہوئی :-

۳ ۲ ستمبر ۱۹۳۴ء کو "حیدرآباد ڈے" منایا گیا جس میں ریاست حیدرآباد کی آریہ سماجیوں پر کی گئی بے انصافیوں کا ذکر کیا گیا۔ نظام حیدرآباد سے یہ سماج پورے زور کے ساتھ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ جناب نارائن سوامی جی پردھان آریہ سارودیشک سبھا دہلی کے میموریل کی طرف فکر منظور کرے۔ تاکہ آریہ سماجیوں کے چتّوں میں شانتی پیدا ہو :-

۴ آریہ سماج جام پور مشری نکھی نرائن داس جی پردھان آریہ سماج داجل کو اس جرائتمند لڑکی دھانی دیتا ہے۔ جو انہوں نے اپنے بیٹے پر آریہ منی جی کے وواہ بہ کم خرچ اور بالکل سادہ طریق سے سرانجام دیا ہے :-

۵ لالہ تارا چند جی ترولا جام پور نواسی کے پسر مہاشہ رتی لال جی کا یگیوپویت سنسکار آریہ سماج مندر میں ویدک ریتی سے ہوا۔ اور حاضری کافی تھی :-

(گنپتی دت آریہ سیوک۔ جام پور)

ویناگر میں حیدرآباد ڈے :-

۲ ستمبر ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج مندر ویناگر میں "حیدرآباد ڈے" منایا گیا جس میں سروسمتی سے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے :-

آریہ سماج ویناگر کا یہ عام جلسہ نظام حیدرآباد کی آریہ سماج کے دھرم پرچار پر ناجائز عائد کردہ پابندیوں کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور آریہ سارودیشک سبھا کے میموریل کی پرزور حمایت کرتا ہے۔ نیز حضور نظام صاحب سے پرزور درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ میموریل کے مطالبات کو منظور کر کے آریہ جنتا کے شکریہ کے مستحق ہوں :-

---

۲ یہ عام جلسہ مولوی غلام حسین پانی پتی کی نہایت دل آزار۔ فحش۔ گندی۔ بیہودہ۔ لغو اور رسوائے عالم کتاب "سوامی دیانند اور ان کی تعلیم" کے خلاف سخت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور پنجاب گورنمنٹ کی توجہ اس جانب دلاتا ہے۔ کہ وہ اس کتاب کو فوراً ضبط کر کے اس کے مصنف کو قرار واقعی سزا دیوے :-

(راجیشور چندر سکرٹری آریہ سماج ہنا)

آریہ سماج جھنگ شہر کے سماچار :-

۱ یکم ستمبر ۱۹۳۴ء کو جنم اشٹمی کا تیوہار آریہ سماج مندر میں اُتساہ سے منایا گیا۔ بھجن اور پرارتھنا کے بعد مہاشہ مہابیر جی منیجر یتیم خانہ اور مہاشہ شانتی سروپ جی کے اپدیش ہوئے لوک حاضری کافی تھی :-

۲ آریہ سماج ہذا کا وارشک اُتسو ۲۱۔۲۲۔ اور ۲۳ ستمبر ۱۹۳۴ء کو منایا جائے گا سوامی سروداننّد جی اور مہاتما ٹیک چند جی نے آنا سویکار کر لیا ہے۔ سبھا کی طرف سے بھی اچھا پربندھ ہو گیا ہے :-

(رام داس منتری آریہ سماج جھنگ شہر)

آریہ سماج کوٹ سبزل ریاست بہاولپور کا وارشک اُتسو :-

آریہ سماج ہذا کا سالانہ اُتسو ۶ تا ۸ اکتوبر ۱۹۳۴ء بروز سنیچر تا پیر منعقد ہونا نشچت ہوا ہے۔ اس اوسر پر سوامی سروداننّد جی اور شری منی آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے بڑے بڑے ودوان اور بھجن اُپدیشک پدھاریں گے نیز ماسٹر منشا جی مہتہ بھیک نیشٹرن پدھار کر اپنے ویاکھیان سے جنتا کو آنند کریں گے :-

نوٹ :- باہر سے آنے والے سجنوں کا ہر قسم کا انتظام مثلاً بستر اور بھوجن وغیرہ کا ریشی سنگت سے کیا جائے گا۔ کوئی سجن بستر وغیرہ ہمراہ لانے کی تکلیف نہ کریں :-

(کیول رام منتری آریہ سماج کوٹ سبزل بکو سٹیشن ڈھنڈی)

آریہ کمار سبھا ملتان منڈی کا چناؤ :-

پردھان بھگوانداس جی۔ منتری جگن ناتھ۔ ہر ہفتہ کمار سبھا کی طرف سے پرچار کا پربندھ کیا گیا ہے۔ لہٰذا سب پبلک سے پرارتھنا ہے۔ کہ ہمارے انوار کو ہم کے مقام کے

سماج مندر میں درشن دیکر کرتارتھ کیا کریں :-

(جگن ناتھ منتری)

گوروکل ملتان کے سماچار :-

آریہ جنتا کو یہ جانکر سنتوش تتھا ہرش ہوگا۔ کہ اب اس گوروکل کا ڈائرکٹ سمبندھ گوروکل کانگڑی کے ساتھ ہو گیا ہے۔ وہاں کے ادھشٹاتا اب اس کے بھی مکھیہ ادھشٹاتا ہیں۔ اور یہاں کا پربندھ انکے نرکھشن میں ہی ہوگا۔ پانچ سدسیوں کی ایک پربندھ سمتی بنا دی گئی ہے۔ جس کے پردھان گوروکل کانگڑی کے ادھشٹاتا جی ہونگے تین سبھا سد نشچت کر دئے گئے ہیں۔ اور باقی دو سدسیہ سبھا خود شامل کر سکے گی مقرر شدہ سبھا سد مندرجہ ذیل ہیں :-

۱ لالہ موتی رام جی منتری ۲ منشی گوردتہ مل جی وکیل (لائلپور) ۳ گوروکل ملتان کے سہایک مکھیہ ادھشٹاتا :-

۲ آج کل موسم نہایت سہاونا ہے سارا دن وایو کے چلنے سے گرمی زیادہ محسوس نہیں ہوتی۔ آس پاس بارش ہو جانے کی وجہ سے ہوا میں ٹھنڈک رہتی ہے رات کے آخری پہر میں کچھ ٹھنڈک بھی محسوس ہوتی ہے ودیارتھیوں کا سواستھیہ اُتم ہے :-

۳ ششماہی پریکشا نزدیک آ رہی ہے۔ اس لئے سب ودیارتھی لگن سے محنت کر رہے ہیں :-

(آتم دیو سہایک مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج شہزاد پور کا سالانہ چناؤ :-

آریہ سماج شہزاد پور ضلع انبالہ کا سالانہ چناؤ

---

۲۴ اگست ۱۹۳۴ء کو سماج مندر میں چناؤ ہوا۔ لالہ کیول رام جی پردھان۔ لالہ جے کرشن داس جی اپ پردھان۔ مہاشہ مہیندر ناتھ منتری۔ لالہ ہری رام جی سہایک منتری۔ لالہ جوتی رام جی لائبریرین اور خزانچی چنے گئے :-

(مہیندر ناتھ منتری)

آریہ سماج نونار کی سہائتا کرو :-

کمپلہ سے ایک سفیدہ جگہ آریہ سماج کے واسطے خرید کی گئی ہے۔ پرنتو دھن کا ابھاو ہے۔ اس واسطے دان ویروں اور آریہ سماج کے ہتیشیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ اس پورانک گڑھ میں آریہ سماج مندر کی تعمیر کے لئے بہت جلد مالی سہائتا دیں۔ تاکہ مندر کا کام جلد شروع کیا جائے :-

(منتری آریہ سماج نونار ضلع سیالکوٹ)

آریہ سماج ڈیرہ غازیخان کے سماچار :-

۱ ۲۴ اگست کو آریہ سماج مندر میں رکھشا بندھن کا تیوہار بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ حاضری کافی تھی۔ نئے یگیوپویت تقسیم کئے گئے۔ شام کو یہ تیوہار آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا نے اکٹھے مل کر سناتن دھرم سبھا میں زیر صدارت رائے صاحب چوہدری چینی داس جی بہت دھوم دھام سے منایا گیا

۲ آریہ سماج ڈیرہ غازیخان نے وید جینتی ۲۴ اگست سے لے کر یکم ستمبر تک بڑے سماروہ کے ساتھ منایا۔ شام کو روزانہ سماج مندر میں ویدوں کی کتھا ہوتی رہی جس کو پبلک نے بہت

۔۔۔ پسند کیا ۔

۳ ستمبر ۱۹۳۴ء کو صبح ۸ سے ۱۰ بجے تک شری راج کرشن مہاراج کا جنم دن منایا گیا۔ کرشن کی تعلیم پر بہت ہی عالمانہ لیکچر ہوئے۔

۴ آریہ سماج مندر میں ۲۴ اگست سے شام کو ہون سندھیا پر اُپدیش اور ویدوں کی کتھا ہوتی ہے جس میں حاضری کافی ہوتی ہے۔

آریہ سماج راماں منڈی کے سماچار

۱ ۲۲ اگست سے ۳۱ اگست تک وید جینتی سپتاہ بڑے اُتساہ سے منایا گیا۔ رگھناتھ بندھ جی نے لیکچر و پربت سنسکار ہوئے ۔ اور بعد ازاں پرساد تقسیم کیا گیا۔

۲ آریہ سماج راماں منڈی کا سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵-۲۶ اسوج مطابق ۹-۱۰-۱۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو ہونا قرار پایا ہے۔

۳ ۲ ستمبر کو سوامی سوتنتر آنند جی نے آریہ کنیا پاٹھشالہ و مڈل سکول ہندی پاٹھشالہ کا معائنہ کیا۔ اور سکول میں لڑکوں کو منتر اُپدیش سے کرتارتھ کیا۔

۴ آریہ سماج نے ایک بھجنیک اور اُپدیشک رکھا ہوا ہے۔ جو اصحاب پرچار کے لئے بلانا چاہیں بلا سکتے ہیں۔

(رُلیال چند منتری)

بچوں کی والدہ ہوشیار

بچوں کی بخار کھانسی، سردی، بادی، دودھ ڈالنا، دست ہونا، دست میں کیڑے نکلنا، مرگی ہچکی، قبض، مروڑ وغیرہ ہر ایک بیماری دُور کرنے اور لاغر و کمزور بچوں کو موٹا تازہ طاقتور بنانے کے لئے حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہندی رجسٹری کی ہوئی

بال جیون گھٹی رجسٹرڈ

تمام ہندوستان میں مشہور ہے میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوشی سے کھاتے ہیں۔ سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے نقلی سے بچو حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو۔ قیمت فی شیشی ۸ ، محصول ایک سے چار شیشی تک ۸ ، ۱۲ سوداگروں اور ایجنٹوں کو نہایت ہی معقول کمیشن، نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں۔

۔۔۔ خواہاں معزز لوگ نام معہ مکمل پتے کے بھیجے پر ۔۔۔ علاج بانو الادریسا لہ چراغ صحت مفت بھیجا جاویگا۔

منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر (یو۔ پی)

آریہ سماج بھدرواہ اور کشتواڑ کے اُتسو

آریہ سماج بھدرواہ کا سالانہ جلسہ ۲ سے ۴ بھادوں تک بڑی کامیابی سے ہوا۔ اس میں سبھا کی طرف سے شری پنڈت دیوان چند جی۔ پنڈت لکھمی چند جی اپدیشک اور پنڈت ہنس راج جی اور مہاشہ بلدیو جی بھجن اُپدیشک شامل ہوئے۔ ادھر ہم پورے ستیہ دیو جی بھی بدیعاری پنڈت لکھمی چند جی نے پُورے ہوشیار ہونے سے ہر ایک کام بڑی خوش اسلوبی سے سر انجام دیا۔ اس جلسہ کا سارا بوجھ ان پر رہا۔ شری میاں کرتا رام لکھمی چند جی پردھان آریہ سماج نے پختہ سنکلپ کیا۔ کہ آریہ سماج مندر کے باہر ایک دھرم کانٹا۔ ایک رسوئی اور ایک پستکالیہ کا مکان بھی بنا دیا جائے گا۔

کشتواڑ کا جلسہ ۹ سے ۱۲ بھادوں تک بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ مذکورہ بالا سبھا کے اُپدیشکوں کے علاوہ سوامی وشو آنند جی۔ پنڈت میلا رام جی شاستری اور پنڈت سوم دیو جی شامل جلسہ ہوئے۔ مسلمان علماء کے اعتراضات کو مدنظر رکھتے ہوئے آریہ سبھا سمیلن۔ نیوگ۔ سدھانتوں پر ویاکھیان دینے کی اچھی پرتگیہ کی۔ اس لئے ان کے بتلانے کے مطابق میرے خیوہ۔ الشبور اور برکوٹی کے اوادی پہلے "دہرم بشو دیو گیان اہتے" ۔ اور ویدک دھرم کے جھنڈو" پر ویاکھیان ہوئے۔ دیگر ودوانوں سے بھی مختلف مضامین پر منوہر ویاکھیان ہوئے

مہاشہ بھادوں کو "نیوگ آپت دھرم" پر میر ارشاد بیان کروایا گیا۔ اور سب مذاہب کے لوگوں کو اس کے سُننے اور اعتراض کرنے کے لئے مدعو کیا گیا۔

لیکچر کے بعد ایک مولوی صاحب نے اٹھ کر صرف اتنا سوال کیا۔ کہ آریہ سماج میں کس نے نیوگ کیا؟ جس کا جواب دیا گیا۔ کہ آپت کال کے دھرم کے لئے مثال ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیونکہ مثال کا نہ ملنا باعث فخر ہو سکتا ہے نہ کہ باعث ندامت۔ جیسا کہ اسلام میں بھی بوقت مصیبت حرام اشیاء حلال قرار دی گئی ہیں۔ لیکن اس کی مثال کی ضرورت نہیں محسوس کی جاتی۔ آریہ سماج کے سبھا سدوں نے اسے بڑا پسند کیا۔ اور دیگر بھی کئی اشخاص نے اس بات کا اظہار کیا۔ کہ اب ہمیں نیوگ کے متعلق کوئی شک نہیں رہا۔

(وشو ناتھ آریہ اُپدیشک)

پتہ درکار ہے

مہاشہ چھجو رام جی پریمی منتری آریہ بھجن اُپدیشک ہو کر ضلع رہتک کی طرف کے رہنے والے ہیں۔ انکی پرچار کے لئے ضرورت ہے۔ اگر کسی آریہ بھائی کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ یا اگر خود پنڈت جی اس نوٹس کو پڑھیں تو مہربانی کر کے پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

{ رام چند آریہ سابق منتری آریہ سماج رلی منتری
{ شری رام منڈل سیلو سوسائٹی بھٹنڈہ

بقیہ صفحہ ۱۳

۸ جیسا کہ شری بھان پنڈت ٹھاکر دت جی شرما مالک کارخانہ امرت دھارا نے پچاس ہزار روپیہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ایک صنعتی سکول کے لئے دان دیا ہے۔ اسی طرح اور بھی دھنا ڈھیہ آریہ پُرش اپنے اپنے ضلعوں اور تحصیلوں میں صنعتی سکول جاری کریں۔ جہاں کہ ایک طرف ان کا سرمایہ فائدہ مند ثابت ہوگا۔ وہاں غریبوں اور یتیم ہندو بالک اور بالکاؤں کو کام بھی ملے گا۔ مثال کے طور پر میں آپ کو ضلع گورداسپور تحصیل شکر گڑھ کے قصبہ ملہ کا ذکر کرتا ہوں۔ جو کہ دیگر سرمایہ داروں کے لئے قابل تقلید اور یادگار کام ہے:۔

قصبہ ملہہ میں ایک آریہ لالہ دُنی شاہ مہاجن کے سپتروں نے جو کہ سب کے سب آریہ ہیں۔ ایک کارخانہ کھڈیوں کا کھولا ہے۔ جہاں پر سُوتی اور ریشمی کپڑے اچھے سے اچھے بن رہے ہیں۔ اور امرتسر اور دُور دُور کے شہروں میں جا کر ملوں کے کپڑوں سے زیادہ ہر دلعزیز ثابت ہوئے ہیں۔ اس قصبہ کے تقریباً تمام ہندو لڑکیوں اور استریوں اور دُور دُور کے اس کارخانہ کی بدولت کام مل رہا ہے۔ اور یہ کارخانہ بھی منافع میں چل رہا ہے۔ اس کارخانہ کی قائمی اور سوچلنا زیادہ تر گورداسپور کے وکیل لالہ چرنجیو لال جی شنکر لالہ دُنی شاہ کے پُورے شا رکھنے سے ہوئی ہے۔ ایسا ہی ایک کارخانہ شہر امرتسر میں لالہ خوشی رام جی مہاجن ڈیرہ بابا نانک نواسی کی طرف سے کھلا ہے۔ لیکن ملہہ والا کارخانہ قصبہ کے لوگوں کو بہت ہی فائدہ پہنچا رہا ہے۔ بدی۔ ملہہ میں ایک آریہ سماجی اُپدیشک یا پروہت رکھا جائے۔ تو آریہ سماج کا کتنا پرچار ہو جائے امید ہے کہ مالک کارخانہ اپنے منافع کو دھرم ارتھ کی صورت میں اس کارخانہ کے ادھین کر کے ایک یوگیہ آریہ سماجی پروہت اردگرد کے دیہات میں پرچار کے لئے رکھ کر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کاریہ میں سہایک ہوں گے۔

۹ آریہ سماجوں میں آئے دن جو پربیر جھگڑے ادھیکار کے لئے ہوتے رہتے ہیں وہ میری رائے میں بہت حد تک اس طرح دُور ہو سکتے ہیں۔ کہ سالانہ چناؤ کے موقعہ پر ہر سال آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے یا منڈل کی آریہ سماجوں کے اُپدیشک یا پروہت کی طرف سے ادھیکاریوں کی آریہ سماج کے وشیوں کے متعلق پریکشا لی جاوے۔ جو اس میں پاس ہوں۔ صرف اُن کو ہی ادھیکاری مقرر کیا جائے۔

مثال کے طور پر آریہ کمار سبھا رنگون نے اپنے وارشک چناؤ میں ایسی پریکشا لی ہے۔ اور صرف اُن کو ہی ادھیکاری بنایا گیا ہے۔ جو کہ اس میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اس سے جہاں جھگڑے مٹنے کی امید ہے۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ادھیکاری آریہ سماج کے متعلق ہر قسم کی واقفیت رکھیں گے۔ اور اس طرح سے تنخواہ دار اُپدیشک رکھنے کی کم ضرورت ہوگی۔

۱۰ کوشش کی جائے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کو اردھ شتابدی کے موقعہ پر اُن آریہ پُرشوں کی بہت سی تعداد جو کہ پچاس برس سے زیادہ آیو رکھتے ہوں۔ اور جن کے پُتر کمانے یوگیہ ہوں۔ بان پرستھ آشرم گرہن کرے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھیکاری اس کے مثال قائم کریں۔ اور شتابدی کو سچے معنوں میں ہمیشہ کے لئے قابل تقلید اور مؤثر یادگار بنائیں۔

ریویو "رشی کا بول بالا"

لالہ انوپ چند آفتاب رئیس پانی پت نے مولوی غلام حسین پانی پتی کی بدنام کتاب موسومہ بہ "سوامی دیانند اور اُن کی تعلیم" کے جواب میں ایک معرکہ خیز کتاب "رشی کا بول بالا" (۲۲×۱۸ سائز۔ ۳۰۰ صفحات) شائع کی ہے۔ جس میں مولوی صاحب مذکور کے ہر قسم کے بے بنیاد و ناجائز اعتراضات اور بیہودہ و دلآزار تحریر کا نہایت متانت۔ قابلیت اور لیاقت کے ساتھ جواب دیا گیا ہے۔ اس پر طرفہ یہ کہ کتاب مذکور میں راجہ مہاراجہ وزیر اعظم۔ ڈپٹی کلکٹر دیوان بہادر۔ مولوی سید امداد حسین پنشنر اور مہر بخش کے لنگوٹیا دوست میاں ابراہیم کی معرکہ آرا علمی زندہ شہادتیں قلمبند ہیں۔ نیز سید احمد خان۔ رائے بہادر ڈاکٹر مصطفٰی (؟) اسسٹنٹ سرجن لودی والٹیر ایسے موگہ اور سوامی جی کے ایک رشتہ دار کے زبردست بیانات درج ہیں۔ جو پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کتاب کی موجودگی میں آریہ سماج۔ رشی دیانند اور اس کے کارہائے نمایاں کو دُنیا کی طبع سے جیسی ہستی بھی نظر انداز نہیں کر سکتی قیمت لاگت ۔۔۔ پنڈت ویر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ۔ موہن لال روڈ لاہور سے مل سکتی ہے۔

راولپنڈی میں امرت ورشا

پنڈت ونشی دھر جی پاٹھک بیلی نواسی کشمیر کی یاترا کرتے ہوئے راولپنڈی پدھارے۔ آپ اپنے اپدیشوں کی امرت ورشا سے لگاتار ایک ہفتہ تک جنتا کو کرت کرن کرتے رہے۔ اس کے اتیرکت کرشن جنم اشٹمی کے شبھ اُتسو پر بھی راولپنڈی شہر اور لالہ کرتی بازار کی آریہ سماجوں میں اتی منوہر اور شکشا پرد ویاکھیان آپ نے دئے۔ جس کے لئے راولپنڈی کی جنتا اُن کی اتی کرتگیہ ہے اور پرم پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ پھر بھی اُن کے مکھار بند سے ایسے امرت وچن سننے کا شبھ اوسر پراپت ہو۔

پنڈت جی کے ویاکھیانوں سے پہلے مہاشہ ہریش چندر جی بھجنیک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اپنے سریلے اور منوہر بھجنوں دوارہ جنتا کو آنندت کرتے رہے۔

(برج بھوشن آریہ سبھا سد منتری آریہ سماج گورو کل وبھاگ راولپنڈی شہر)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار

١۔ ٢١ -٨- ٣٤ کو نو مسلم عبداللہ کو شدھ کر کے اُس کا پہلا نام پورن چند رکھا گیا۔ اور مہتھرا داس جی نے اُپدیش دیا۔

٢۔ ٢٤ -٨- ٣٤ کو سماج مندر میں شرادھنی اُپا کرم سمبندھی یگیہ کیا گیا۔ آریہ بھائیوں نے جنیو تبدیل کئے۔ پنڈت وشنو دت شاستری کا ویاکھیان ہوا۔

٣۔ ٢٩ -٨- ٣٤ کو گورو کل کے برہمچاریوں کے کھیل ہوئے۔ پچاس روپیہ سماج کی طرف سے اور ٧٥ روپیہ چندہ جمع کر کے کل ١٢٥/ روپیہ دیا یام شالہ گورو کل کانگڑی کے لئے ایکتر ہوا۔

٤۔ ١ -٩- ٣٤ کو سماج مندر میں کرشن جنم اشٹمی کا اُتسو منایا گیا۔ یگیہ ہونے کے بعد آریہ پرشوں کا سملت سندھیا ہوئی۔ لالہ مہتھرا داس جی نے پرارتھنا کرائی۔ اور پنڈت وشنو دت جی نے ویاکھیان دیا۔

٥۔ ٢ -٩- ٣٤ کو آریہ سماج کے جنرل اجلاس میں آریہ سارودیشک سبھا دہلی کے نظام حیدرآباد دکن کو بھیجے گئے میموریل کا تائید میں پرستاؤ مہاشہ بابو رام گپتا نے پیش کیا۔ لالہ مہتھرا داس جی نے تائید کی۔

٦۔ لالہ کرم چند کی مرتیو پر انکے پسماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کا پرستاؤ پاس کیا گیا۔ (بابو رام گپتا منتری)

"آریہ سماج اور راج نیتی"

پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن کا پروگرام

اس نوٹنگ میں سب سے پہلے راج نیتی کے بھاوؤں کو جاگرت کرنے والے آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند ہوئے ہیں۔ سو یدک دھرم کے سدھانتوں کی ویاکھیا کرنے کے علاوہ آپ نے مندرجہ ذیل بھاؤ بھی لوگوں کو دئے ہیں۔

"کوئی کتنا ہی کرے۔ پرنتو جو سودیشی راجیہ ہوتا ہے۔ وہ سب سے اچھا ہوتا ہے۔ اتھوا مت متانتروں کے آگرہ رہت اپنے اور پرائے کا پکش پات شونیہ پرجا پر پتا ماتا کے سمان کرپا نیائے اور دیا کے ساتھ ودیشیوں کا راجیہ بھی پورن سکھدائک نہیں ہے۔ پرنتو بھن بھن بھاشا علیحدہ علیحدہ تعلیم اور الگ ویوہار کا ورودھ چھوٹنا بہت مشکل ہے۔ بنا اس کے چھوٹے پرسپر کا پورا اُپکار اور ابھیپرائے سدھ ہونا کٹھن ہے"۔

آپ نے اپنے دھرم گرنتھ ستیارتھ پرکاش کا چھٹا سمولاس صرف راج نیتی کے ہی ارپن کیا ہے۔ منوسمرتی وغیرہ ستیہ شاستروں نے بھی جہاں ورن آشرم دھرم کا ورنن کیا ہے۔ وہاں راجیہ ویوستھا کے سمبندھ میں بھی لمبے لمبے پرکرن لکھے ہیں۔ ہماری سنسکرتی کا مول سروت وید ہیں۔ ویدوں میں جگہ جگہ پر راج پرجا۔ راجیہ سبھا وغیرہ وشیوں پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔ جب آریہ سماج سدھانت روپ سے یہ مانتا ہے۔ کہ راج نیتی دھرم کے انترگت ہے۔ تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ آریہ سماج اپنے آپ کو راج نیتی سے بالکل علیحدہ رکھے۔ آریہ سماج اپنے دوسرے سدھانتوں کے پرچار کے لئے کافی یتن کرتا ہے۔ اور اپنے بڑے بڑے نیتاؤں کی قربانی تک دے دیتا ہے۔ تو راج نیتی جیسے خاص وشے پر وچار کرنے سے سنکوچ نہیں کرنا چاہئے۔

جب ہم ویدک دھرم کو سب سے افضل مانتے ہیں۔ اور پراچین پدھتی کے بہت خواہاں ہیں۔ تو صرف پراچین سمے کی دودھ کی ندیوں کو یاد کرنے ماتر سے دل بہلانا فضول ہے۔ اگر ہم سچے معنوں میں ان آدرشوں کو مورتی جامہ پہنانا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں راج نیتی کو اپنے پروگرام میں شامل کرنا چاہئے۔

آریہ سماج کے دھیان کو اس طرف لگانے کے لئے پنجاب پرانتیہ آرین کانگرس ٢٨-٢٩ اور ٣٠ ستمبر ١٩٣٤ء کو سرگودھا میں بڑے سماروہ سے منائی جائے گی۔ کمیونل ایوارڈ آج کل بھارت کی راج نیتی میں ایک گمبھیر وشے بن رہا ہے۔ بھارت کی سبھی جاتیاں اس سمبندھ میں اپنے وچار دلیش منتری راجیہ کے سامنے رکھ رہی ہیں۔ اس موقعہ پر آریہ سماج بھی اپنا نقطۂ نگاہ جنتا کے سامنے رکھیگا۔ آریہ سماج جنم سے لوگوں کو ادھیکار دینے کی کبھی صلاح نہیں دے سکتا۔ وہ تو گن۔ کرم اور سوبھاؤ کو ہی پردھان مانتا ہے۔ اور اسی کے بل پر بٹوارا کرنے کے لئے راجیہ سے پرارتھنا کرتا ہے۔ جب آریہ سماج آریہ جاتی میں ورن ویوستھا کو گن۔ کرم اور سوبھاؤ کے سہارے پر ستھاپت کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ راجیہ سے بھی کمیونل ایوارڈ گن۔ کرم اور سوبھاؤ کے مطابق ہونا چاہتا ہے۔ جس بات کو ہم سدھانت روپ سے مانتے ہیں۔ اس کو ضرور ہی ظاہر کرنا چاہئے۔

ایسی بحالت کو دیکھتے ہوئے اگر آریہ سماج خاموش رہے۔ تو اس کی شان کے شایان نہیں ہے۔ ہر طرح کے اندولنوں میں سب سے پہلے حصہ لینے والا آریہ سماج رہا ہے۔ اگر کچھ دنوں سے شتھلتا آگئی ہے۔ تو اس کو بہت جلد دور کر کے میدان میں آجانا چاہئے۔ سب آریہ سماجوں کو بھی چاہئے۔ کہ وہ اپنے پرتی ندھیوں کو آرین کانگرس میں بھیجنے کے لئے نیت کریں نیز آریہ سجنوں کو چاہئے کہ وہ اپنے وچار یا پرستاؤ جو اس سمیلن میں رکھنا چاہیں۔ جلد بھیج دیں۔

(وشوناتھ ایم۔ اے۔ شاستری۔ لاہور)

آریہ سماج کرتارپور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کرتارپور ضلع جالندھر کا ۔۔۔ واں سالانہ جلسہ ٢١-٢٢-اور ٢٣ ستمبر ١٩٣٤ء کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ جلسہ کا پروگرام از حد دلچسپ بنانے کے لئے آریہ سماج کے جگت وکھیات ودوانوں کا پربندھ کیا گیا ہے۔ اس موقعہ پر علاوہ ہری جنوں کی ایک کانفرنس کرنے کا بھی ۔۔۔ کیا گیا ہے۔ اس کانفرنس کے پردھان آچاریہ رامدیو جی گورنر گنیا گورو کل ڈیرہ دون ہوں گے۔ آریہ سماج کے کاریہ کرتا اس جلسہ کو پہلے سے بھی زیادہ شاندار اور سپھل بنانے کی کوشش میں رہے ہیں۔ نگر نواسیوں کو تتھا مختلف شہروں میں رہنے والے کرتارپوری بھائیوں کو اس دھرم اُتسو میں شامل ہونا چاہئے۔

(رنبیر کتھو رام اسسٹنٹ سکرٹری آریہ سماج)

آریہ نگر میں آریہ پریوارک سمیلن

آریہ نگر تحصیل خانیوال میں ٢٦ اگست کو آریہ پریوارک سمیلن ہوا جس میں ۔۔۔ نے پریوار سمیت شمولیت کی۔ بھوجن کا انتظام آریہ نگر میں کیا گیا۔ استری پرشوں کی حاضری ایک ہزار کے قریب تھی۔ کارروائی حسب ذیل رہی۔ صبح ۴ سے ۸ بجے تک نگر کیرتن بڑی دھوم دھام سے کیا گیا۔ ۷ سے ۸ بجے تک ہون یگیہ ۔۔۔ اور بھجن لکھمی چند جی ہیڈ ماسٹر۔ مہاشہ ۔۔۔ جی اور سکھدیو جی کے اور پنڈت وشنو دت جی ۔۔۔ آریہ نگر و پنڈت ستیہ دیو جی کے اُپدیش ہوئے۔ بعد دوپہر دو بجے سے شام کے ۵ بجے تک اور رات کو ۹ سے ١٢ بجے تک اسی قسم کا پروگرام رہا۔

(گورو دت منتری آریہ سماج آریہ نگر)

آریہ سماج اودگیر نظام کے سماچار

ہر ورش کی طرح اس سال بھی وید جینتی سپتاہ منایا گیا۔ ہر روز پراتہ کال ٨ سے ½٩ بجے تک ہون یگیہ۔ بھجن اور اُپدیش ہوتا تھا۔ اور رات کو ½١٠ بجے تک سملت بھجن اور پنڈت نریندر پرشاد جی ویدوں کی کتھا کرتے تھے۔ رکھشا بندھن کے روز وشیش یگیہ کیا گیا۔ سب سبھا سدوں نے یگیوپویت تبدیل کئے۔ ١٨ آدمیوں کے سنسکار ہوئے۔ دوپہر کو پریتی بھوجن ہوا۔ جس میں ١٥٠ نر ناری شریک تھے۔ رات کو پنڈت نریندر پرشاد جی اور پنڈت ۔۔۔ لال ۔۔۔

برنالہ آریہ سماج کا پُنر جیون

آریہ سماج برنالہ ضلع حصار چر کال سے مردہ ہو چکا تھا۔ لیکن اب پھر اس کا بھاگیہ اُدے ہوا ہے۔ لالہ پُشکر راج جی کی پرارتھنا سے پنڈت بھول چند جی شرما ندر جو کہ ایک سچے آریہ۔ ایشور بھگت وشنو پرمی۔ آتم سنیاسی سوادھیائے پرمی۔ پرلیشر می۔ آریہ سدھانتوں کو پورن تیا پالنے والے تتھا منرودھی سیمپن ہیں۔ اُنہوں نے ۱۶ر جولائی سے ۵ر اگست ۱۹۳۲ء تک ستیارتھ پرکاش کی امرت درشا کی :-

پروگرام:- کتھا کا سمہ ۲ بجے دوپہر سے ۴½ بجے شام تک تھا۔ اس کے پشچات آدھ گھنٹہ تک کتھا انتر گت وشیوں کا شنکا سمادھان اور آدھ گھنٹہ تک ویدو دھرمت انو یاتیوں کا شنکا سمادھان ہوتا تھا۔ شنکا سمادھان کا ڈھنگ بہت قابلِ تعریف تھا۔ سب کی شنکاؤں کا سمادھان آپ شانتی پوروک تتھا ودھی سے کرتے تھے۔ کتھا کے آرمبھ اور انت میں ایک ایشور بھگتی کا بھجن گایا جاتا تھا۔ اور شانتی پاٹھ کے ساتھ کتھا ۵½ بجے سماپت ہوتی تھی۔

پنڈت جی نے اپنی یوگیتا سے خشک فلاسفی کو اس قدر دلکش اور آسان بنا دیا تھا۔ کہ کتھا کے سمہ استری پرش کافی سے زیادہ تعداد میں اُپستھت ہوتے تھے۔ انتم دن اتنی بھیڑ تھی کہ کتھا پریمی دروازہ پر کھڑے کتھا امرت پان کر رہے تھے :-

کتھا سے لابھ۔ ۱۔ کتھا کا آنند سبھی آریہ سماجی۔ سناتن دھرمی اور کچھ مسلمان بھائیوں نے بھی اُٹھایا۔ شنکا سمادھان کے سمہ سناتن دھرمی بھی لابھ اُٹھاتے تھے :-

۲۔ تمام آریہ سجن آپس میں سچے ہردیہ سے ملے۔ اور آریہ سماج کے ستھاپت کرنے کا اُن میں اُتساہ اُتپن ہوا :-

۳۔ شروتاگن آریہ سدھانتوں سے پریچت ہو گئے :-

۴۔ استریوں نے نقصان دہ بھدے زیورات کو چھوڑا۔ اور بُرے تیوہاروں اور برتوں کو چھوڑ دیئے اور ساریہ تیوہاروں کو منانے کا وچار کیا :-

۵۔ انتم دن پنڈت جی نے کہا۔ کہ آپ چار پرتگیاؤں میں سے کچھ ایک کو اوشیہ دھارن کریں۔ پرتگیائیں اور ان کے دھارن کرنے والوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں :-

(۱) حقہ نہ پینا (۲) دو کال سندھیا کرنا (۳) رتوگامی ہونا (۴) ستیہ بولنا :-

پنڈت شیام نارائن۔ گوپی ناتھ ستیہ پُجاری۔ لالہ جگل کشور اور لالہ پُشکر راج رتوگامی ہونے کی پرتگیا کرتے ہیں :-

لالہ امین لال آریہ۔ پُشکر راج۔ پرکاش چندر اور بھول سنگھ دو کال سندھیا کی پرتگیا کرتے ہیں۔ جگل کشور ستیہ برت گرہن کرتے ہیں۔ اور بھی ملشیوں نے اپنی اوسھا سدھارنے کے وچار پرگٹ کئے :-

انتم دوس:- پنڈت جی کو الگ الگ سب کی اور سے دکشنا دی گئی۔ اور آریوں کے اتیرکت پنڈت شادی رام نے بھی دکشنا دی۔ پنڈت جی نے سب کو آشیرواد دے کر اپنی اُدچتا کا ثبوت دیا :-

تدنتر سماج ستھاپت کیا گیا۔ ۱۶ ممبروں نے اُسی سمہ اپنے نام لکھوائے۔ اُن میں سے لالہ پُشکر راج پردھان۔ لالہ اِندر راج سنگھ اُپ پردھان۔ گوپی ناتھ ستیہ پُجاری منتری۔ لالہ بھول سنگھ اُپ منتری۔ لالہ بیج ناتھ کوشادھیکش اور لالہ دولت رام پُستکادھیکش چنے گئے۔ اس کے پشچات پریم کے ساتھ سبھا وسرجن ہوئی :-

جن بھائیوں کو اس پرکار کی کتھا کی آوشیکتا اور سماج ستھاپت کرنے کی اِچھا ہو۔ وہ ان جیسے آریہ سماج کے سچے کتھا واچکوں کو یاد کریں :-

(گوپی ناتھ ستیہ پُجاری منتری آریہ سماج برنالہ۔ ضلع حصار)

آریہ سماج ساہووالہ کا چناؤ:- آریہ سماج ساہووالہ ضلع سیالکوٹ کا سالانہ چناؤ ۹ر اگست کو حسب ذیل ہوا :-

پردھان لالہ حویلی رام جی۔ اُپ پردھان لالہ موہن لال جی۔ منتری پنڈت مکند لال۔ اُپ منتری پنڈت دیوا چند پوسٹ ماسٹر۔ خزانچی مہاشہ مولراج۔ کوشادھیکش ماسٹر منوہر لال۔ انترنگ سبھاسد۔ مہاشہ ہر رام گلاٹی۔ پنڈت ولیسراج۔ لالہ نہال چند۔ لالہ جگت رام۔ لالہ گرداری لال :-

(مکند لال منتری آریہ سماج ہنا)

آریہ سماج تلہ گنگ کے سماچار

۲۴ اگست ۱۹۳۴ء بروز شنکر "رکھشا بندھن" کا پوتر تہوار آریہ سماج مندر میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ پہلے ہون یگیہ۔ سندھیا اور پرارتھنا ہوئی۔ پھر لالہ مالک چند جی پردہان آریہ سماج تلہ گنگ نے سب استری پُرشوں کے یگیوپویت تبدیل کرنے کی پرارتھنا کی۔ اس پر حاضرین نے یگیوپویت تبدیل کئے۔ اور جنیو دھارن کرنے والے کے فرائض بتلائے۔ اور ویدوں کے پرمانوں سے اور گورو گرنتھ صاحب کے پرمانوں سے ثابت کیا۔ کہ جنیو پہننا ضروری ہے۔ اس پر کئی استری پُرشوں نے جنہوں نے کہ جنیو نہیں دھارن کئے ہوئے تھے سوال کر لئے۔ اور پھر آدھ گھنٹہ "رکھشا بندھن" کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد آرتی اور شانتی پاٹھ ہوا۔ اور کڑاہ تقسیم کیا گیا۔ حاضری ۴۰۰ کے قریب تھی۔ خوب رونق ہونے کے بعد کارروائی ختم ہوئی۔

وید جینتی سپتاہ ۲۴ اگست سے منایا جا رہا ہے۔ روزانہ نتیہ کرم کے بعد لالہ مالک چند جی ۲۹ اگست تک کتھا کرتے رہے۔ رونق دن بدن بڑھتی رہی۔ ۲۹ اگست کو ہی سوامی چیتنا نند جی موضع بدھراٹ سے واپس آ گئے۔ انہوں نے اپنا نواس سمشان تلہ گنگ ہی تشخیص کر لیا ہے۔ ۲۹ اگست سے لے کر ۳۱ اگست تک سوامی جی اپنے منوہر وباکھیانوں سے لوگوں کو آنند کرتے رہے۔

۹/۱ اگست کو بوقت صبح ۷ سے پانچ بجے تک سنکیرتن ہوا۔ جلوس شہر کے گلی کوچوں سے بھجن گاتا ہوا آریہ سماج مندر میں پانچ بجے ختم ہوا۔ چھ بجے پروگرام کے مطابق ہون یگیہ۔ سندھیا بھجن اور پرارتھنا کے بعد سوامی چیتنا نند جی کا منوہر وباکھیان یوگی راج کرشن چندر جی مہاراج کے جیون چرتر پر ہوا۔

سوامی جی کے وباکھیان کے بعد لالہ مالک چند جی پردہان آریہ سماج تلہ گنگ کا ایک منوہر وباکھیان "آریہ سماج بھگوان کرشن کو کس روپ میں مانتا ہے۔ اور سناتن دھرم کس روپ میں" کے وشے پر ہوا۔ پردہان جی نے اس پر کافی روشنی ڈالی۔ حاضری کافی سے زیادہ تھی۔ جلسہ کی کارروائی شانتی پاٹھ اور کڑاہ تقسیم کئے جانے کے بعد سماپت ہوئی۔

۹/۱ کو ہی ۱ بجے دن کے لالہ سنت رام جی بترہ ولد لالہ دونی چند جی کی سپتنی کی مرتیو کا آج دسواں دن تھا۔ ان کے گھر ہون یگیہ ہوا۔ اس موقعہ پر لالہ سنت رام جی نے ایک روپیہ دان آریہ سماج کو دیا۔ اور تین کپڑے اناتھ آلیہ کے لئے دان اسی طرح مہاشہ جگدیش چندر کے ہاتھ لاہور بھیج دیئے گئے۔

۲ ستمبر ۱۹۳۴ء بروز اتوار لالہ منگل سین جی پنشنر تھانیدار موضع کفری نے جو کہ تلہ گنگ سے چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اپنے مکان میں پرویش کیا۔ سوامی چیتنا نند جی نے پرویش سنسکار کرایا۔ تلہ گنگ سے سوامی جی مہاشہ امرناتھ جی۔ مہاشہ چرنداس جی۔ مہاشہ ادم پرکاش جی اور مہاشہ دیودت جی پرویش سنسکار پر موضع کفری تشریف لے گئے تھے۔ اس موقعہ پر لالہ منگل سین جی نے ۲ روپیہ بطور دان آریہ سماج تلہ گنگ کو اور ایک روپیہ بطور دکشنا سوامی چیتنا نند جی کو دیا۔ مگر سوامی جی نے یہ روپیہ آریہ یووک سماج تلہ گنگ کو دے دیا۔

۳ ستمبر ۱۹۳۴ء بروز سوم گیارہ بجے رات کے پنڈت ہربھجن لال جی بان پرستھی آریہ سماج مندر تلہ گنگ میں پدھارے۔

۹/۴ کو پنڈت ہربھجن لال جی نے کتھا کا سلسلہ شروع کر دیا۔ آپ رات کے وقت بھی وباکھیان دیتے ہیں۔ آج تین چار روز سے بوقت صبح پنڈت جی ست سنگ میں "بھگتی" پر اپدیش دیتے ہیں۔ اور رات کو "گرہستھ سدھار" پر۔ حاضری کافی ہو جاتی ہے۔ تلہ گنگ کے سب آریہ بھائیوں کی خواہش ہے۔ کہ پنڈت جی ایک ماہ یہاں رہ کر سب لوگوں پر امرت ورشا کریں۔

(سنت رام منتری آریہ سماج تلہ گنگ)

قصبہ رتیہ ضلع حصار میں آریہ سماج کی استھاپنا:- رتیہ ضلع حصار میں ایک بارونق قصبہ ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا دھنیہ واد ہے۔ کہ پنڈت پورن چند جی سدھانت بھوشن یکم ستمبر ۱۹۳۴ء کو یہاں پدھارے۔ اور روزانہ ۴ دن آپ اپدیش کی امرت ورشا کرتے رہے۔ پنڈت جی کی پریرنا سے یہاں پر بڑے سماروہ کے ساتھ آریہ سماج کی استھاپنا ہو گئی ہے۔ عہدیداران حسب ذیل چنے گئے ہیں:-

مہاشہ گوری شنکر جی پردہان۔ مہاشہ آسا رام گپتا منتری۔ ماسٹر بچنا رام جی کوشادھیکش۔

(آسا رام گپتا منتری آریہ سماج رتیہ ضلع حصار)

"پرکاش" میں اشتہار دیکر لابھ اٹھایئے!

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قیمت { سالانہ للعہ ...... ممالک غیر سے للعہ
ششماہی عہ ...... فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۳۸	SUNDAY 23RD SEP 1934	اتوار ۸ اسوج سمت ۱۹۹۱ مطابق ۲۳ ستمبر سنہ ۱۹۳۴ء دیانند ابد ۱۱۰	جلد ۳۳

آریہ سماج کے نیم

۵ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ۔

۶ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ۔

۷ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے ۔

۸ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے ۔

۹ ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے بلکہ سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے ۔

۱۰ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ۔

آریہ سماج کے نیم

۱ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ۔

۲ ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۔

۳ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ۔

۴ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروادا اُدیت رہنا چاہئے ۔

وید امرت

یجروید — رگوید

ओ३म् । एषा सनत्नी सनमेव जातैषा पुराणी परि सर्वं बभूव ।
मही देव्युषसो विभाती सैकेनैकेन मिषता वि चष्टे ।

(اتھروید ادھیائے ۱۰ سوکت ۸ منتر ۳۰)

ارتھ :- (एषा) یہ شکتی ارتھات پرماتما (सनम् एव) سدا سے ہی (सनत्नी) بھگتوں کی سیوا کرنے والی (जाता) ہے (एषा पुराणी) یہ سدا سے پرانی اس پرانی نے (सर्वं परि बभूव) سب جگت کو گھیر لیا ہے ۔ (उषस) پربھات ویلاؤں کو (विभाति) پرکاشت کرنے والی (सा) وہ (मही देवी) بڑی دیوی شکتی (एकैनेकेन) ایک ایک (मिषता) آنکھ ارنے سے سب کو (विचष्टे) دیکھتی رہتی ہے ۔

سب کو دیکھنے والی شکتی

شکتی ہی پرماتما ہے ۔ شکتی ہی بھگوان کا آدھار ہے ۔ یہی شکتی بھگتوں کا رہبر رہی ہے ۔ اسی شکتی کو اگنی ۔ اسی شکتی کو اگری کہا گیا ہے ۔ یہی شکتی بھگتوں کے اندھیرے راستہ میں پرکاش کا کام دیتی رہی ہے ۔ یہی شکتی سب سے پرانی کہی گئی ہے ۔ اس سارے جگت کو اسی شکتی نے گھیر رکھا ہے ۔ اسی لئے یہ شکتی جگت پرسِدھ ہے ۔

سنسار میں کون سی ایسی وستو ہے ۔ جو اس شکتی سے زیادہ پرسِدھ ہو ۔ پانی کی ایک بوند ۔ برکھش کا ایک پتہ ۔ پھلواڑی کا ایک پھول ۔ کانٹے دار جھاڑی کا ایک ننھا سا کانٹا بھی ۔ سب کے سب اس مہان شکتی کو درشا رہے ہیں ۔ پہاڑوں کی ایک کنکر ۔ سمندر کی ایک ننھی سی سیپ اپنے اندر اس کی مہما کے باب چھپائے ہوئے ہیں ۔ لیکن جہاں بے انت پانی ۔ بیشمار سبزہ زار ۔ رنگا رنگ کے لاتعداد پھول ۔ انگنت کلنٹے ۔ پہاڑوں کی قطاریں اور وسیع سمندر موجود ہیں ۔ جہاں لکھو کھا قسم کے جاندار موجود ہیں کیا وہ اس شکتی کے پرسِدھ کرنے میں کوئی کسر چھوڑ سکتے ہیں ؟

اسی لئے ودوان لوگ کہا کرتے ہیں کہ وہ شکتی ان کے لئے پرتیکھش ہی ہے ۔ کیونکہ وہ اس کی رچنا کو پرتیکھش کرتے ہوئے اسے ہر وقت کام کرتے ہوئے ہی مانتے ہیں ۔

ایسی شکتی جو امرت برسانے والی پربھات ویلاؤں کو پرکاشت کرتی ہے ۔ وہی دیوی شکتی ایک ایک پلک مارنے میں سب کو دیکھتی رہتی ہے ۔ وہی شکتی سب جگت کو راہ دکھلانے والی ہے ۔ اسی مہان شکتی کی پیروی کر کے سُکھ لابھ کرنا چاہئے ۔

ایسی پرسِدھ شکتی کو چھوڑ کر جو پرسِدھ وستو کے پیچھے لگتے ہیں ۔ وہ پورن سُکھ کو پراپت نہیں کر سکتے ۔ ان کا سُکھ خالص سُکھ نہیں ہو سکتا ۔ وہ "چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات" کی طرح ان کو بار بار بھٹکنا پڑتا ہے ۔ اور جنم مرن کے مہان دُکھ میں ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں ۔

لوگ کہا کرتے ہیں ۔ کہ یہ دھرم پرانا یا وہ دھرم پرانا ہے ۔ مگر وید بھگوان کہتا ہے کہ پرانا اصل میں وہی پرم ہے ۔ جس نے اس جگت کو گھیر رکھا ہے ۔ وہی عالموں کا رہبر ہے جس نے پربھات ویلاؤں کو پرکاش عطا کیا ہے ۔ وہی پرسِدھ ہے ۔ جو ہر گھڑی جگت کو دیکھتا رہتا ہے ۔ اس لئے اس سدا دیکھنے والی شکتی کی ہی پوجا کرنی چاہئے ۔ یہ ہو اس مہان شکتی کے ویدک دھرم کی جے ۔

(نرنجن ناتھ)

(ادم شم)

اتھروید — سام وید

دکھشن افریقہ میں آریہ سماج کے اصلی حالات

(از شری رام جی بھارتی)

ہم پانچ ماہ سے دکھشن افریقہ میں آکر پرچار کر رہے ہیں۔ ہم نے بھارت ورش میں سن رکھا تھا۔ کہ دکھشن افریقہ میں آریہ سماج کا بہت کام ہو رہا ہے۔ اور وہاں کئی آریہ سماجیں ہیں۔ بیشتر پرتی ندھی سبھا بھی موجود ہے۔ مگر یہاں پہنچ کر جو حالات ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ وہ آریہ پبلک پر ظاہر کئے بنا ہم نہیں رہ سکتا۔

پہلا آریہ سماج پیٹر میرٹز برگ میں ۱۹۰۳ء میں قائم ہوا تھا۔ اس کے بعد بھائی پرمانند جی یہاں آئے۔ انہوں نے سناتن دھرمیوں کے لئے بہت سراہنیہ کام کیا۔ مگر آریہ سماج کوئی نہ بنایا۔ بلکہ ہندو سدھار سبھا اور ینگ مینز ویدک سوسائٹی قائم کی۔ اس کے بعد سوامی شنکر آنند جی آئے۔ آپ نے پیٹر میرٹز برگ آریہ سماج کو بدل کر اس کا نام ویدک سماج رکھ دیا۔ اور انہوں نے جا بجا ویدک سماجیں قائم کیں۔ ان کے اصول چاہے کچھ ہوں۔ جو وید کو مانتے ہوں۔ چاہے کسی طرح مانتے ہوں۔ اس کے ممبر بن سکتے تھے۔

۱۹۲۵ء میں ڈربن میں آریہ پرتی ندھی سبھا کی استھاپنا ہوئی۔ مگر اس کے آدھین کوئی آریہ سماج نہ تھا۔ صرف ینگ مینز ایسوسی ایشن اور ونگیا سو سبھا اس کے آدھین تھیں۔ ۱۹۲۷ء میں ڈاکٹر بھگت رام جی نے پیٹر میرٹز برگ اور سٹینگر وغیرہ کی ویدک سماجوں کے نام بدل آریہ سماجیں رکھنا شروع کر دیا۔ مگر وہ عمل نہ سکیں۔ ۱۹۲۸ء میں ڈاکٹر صاحب کے آنے سے پہلے ڈربن میں آریہ سماج قائم ہوا۔ اس کے بعد ڈربن سنٹرل سماج بنا۔ مگر دو برس کے بعد سماجیں منتقل ہو گئیں۔ لیڈی سمتھ میں کچھ عرصہ سے آریہ سماج قائم ہے۔ اب اس وقت دو آریہ سماجیں ہیں۔ جو کہ اپنے ادھیویشن کرتی ہیں۔ اور ان کے چھوٹے چھوٹے مندر بھی ہیں۔ یعنی کیٹو منیر اور لیڈی سمتھ۔ ڈربن میں حال ہی میں آریہ سماج ۱۷ مئی کو کھلا ہے۔ پیٹر میرٹز برگ۔ سٹینگر اور سدرلینڈ میں سماجیں برائے نام ہیں۔ پیٹر میرٹز برگ کے سماج نے مکان کے لئے زمین لی ہوئی ہے۔ امید ہے۔ کہ مکان بن جائیگا۔ تو آریہ سماج کا کام چل نکلے گا۔ مگر ابھی اس کے پاس نہ کوئی مکان ہے۔ اور نہ ہی سپتاہک ست سنگ لگتا ہے۔

ڈربن آریہ سماج کے پاس بھی کوئی استھان نہیں۔ وہ بھی اس کوشش میں ہے۔ کہ اپنا مندر بنائے لوگوں میں آریہ سماج کا اشتیاق تو ہے۔ مگر کوئی کارکن نہیں۔ یہاں کی سماجوں میں سماج کے سدھانتوں سے بہت کم واقفیت ہے۔ جو بھی اپدیشک آئے۔ چندہ وصول کر کے چلتے بنے۔ کسی نے آریہ سماج کی اوستھا کو سدھارنے کا یتن نہیں کیا۔

ٹرانسوال کا حال۔ باقی اورنج فری سٹیٹ میں تو ہندوستانیوں کا داخلہ ہی بند ہے۔ جو پہلے جو ہندوستانی مرچنٹ تھے۔ انہیں بھی نکالنے کا پربندھ ہو گیا ہے۔ تیسرا ٹرانسوال ہے۔ یہاں بھی کوئی آریہ سماج نہیں۔ چوتھا کیپ کالونی ہے۔ وہاں بھی کوئی آریہ سماج نہیں۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ اصلی معنوں میں یہاں آریہ سماج ہے ہی نہیں۔ لیڈی سمتھ اور کیٹو منیر میں کچھ سماجیں ہیں۔ پرتی ندھی کا اندازہ خود لگایا جا سکتا ہے۔ لیڈی سمتھ میں سال میں ادھیویشن ہو جاتے ہیں۔ مگر سماج کی اوستھا اتنی شتھل ہے۔ کہ ہمارے لیکچروں میں آریہ سماج میں مشکل سے بیس آدمیوں کی حاضری ہوتی ہے۔

ڈنامر میں بھی آریہ سماج ہے۔ مگر اس کا نہ اپنا مندر ہے۔ اور نہ کرایہ پر مکان۔ کبھی کبھی کسی کے مکان پر سپتاہک ست سنگ کیا جاتا ہے۔ اس طرح یہاں پر باقاعدہ سماجیں نہیں۔ یہاں ایک مستقل طور پر رہنے والا پنڈت چاہئے۔ جو کام کو نیم پوروک چلا سکے۔ ڈربن میں جو سماج پرجیوت ہوا تھا۔ ہمارے چلے جانے کے بعد پھر شتھل ہو گیا ہے۔ اور اس کا کوئی ادھیویشن نہیں ہوتا۔ جب مندر بن جائیں گے۔ تو باقاعدہ ادھیویشن ہوا کریں گے۔

ہم نے اب تک آریہ سماجوں میں ۱۹۔ اور دیگر سوسائٹیوں میں ۱۳۱ ویاکھیان دئے ہیں۔ سوامی بھوانی دیال جی اگر آریہ سماج کا کام زور سے کرتے۔ تو آریہ سماج کا کام اُنتی کرتا۔ مگر انہوں نے تو راج نیتک کاموں میں زیادہ دلچسپی لی ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں (مینیجر)

آریہ سماج چک جھمرہ کے سماچار

رکھشا بندھن۔ ۴ اگست ۱۹۳۶ء کو رکھشا بندھن کے پوتر تہوار کے اپلکھش میں آریہ سماج مندر میں ایک بڑا یگیہ کیا گیا۔ سب دلسپخت استریوں اور پرشوں کو نئے یگیوپویت دھارن کرائے گئے۔ یگیہ کے پشچات بھجن ہوئے اور پھر پالو پنڈت رام جی سمانت پردھان آریہ سماج جھمرہ کا ایک منوہر اپدیش ہوا۔ اس کے بعد ہر ایک استری اور پرش نے آتم شدھی کے لئے مون برت دوارہ اپنی ایک ایک ترٹی دور کرنے کا برت لیا۔

وید جینتی سپتاہ۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار "رکھشا بندھن" سے لے کر کرشن جنم اشٹمی تک "وید جینتی سپتاہ" منایا گیا۔ ہر روز کسی نہ کسی آریہ بھائی کے گھر ہون یگیہ ہوتا رہا جس میں بھجن وغیرہ کے پشچات پنڈت ستو دیو جی پروہت آریہ سماج چک جھمرہ سبھا کے پروگرام کے مطابق "وید امرت" کی کتھا کرتے رہے۔

ریزولیوشن۔ مولوی غلام حسین بانی پتی کی شر انگیز کتاب موسومہ "سوامی دیانند اور ان کی تعلیم" کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ اور گورنمنٹ سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ وہ جلد از جلد اس دل آزار کتاب کو ضبط کرے۔ اور اس کے مصنف کو قرار واقعی سزا دے۔

(ہنسراج وشیشٹ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ کمار سبھا بھیرے کے سماچار

۱۔ آریہ کمار سبھا ہذا کا ہفتہ وار ست سنگ پوروک ہر ہفتہ لگایا جاتا ہے۔

۲۔ آریہ کمار سبھا نے یکم ستمبر ۱۹۳۶ء کو کرشن اشٹمی کا تہوار بڑی شان سے آریہ سماج مندر میں منایا جس کے پردھان لالہ رام نرائن جی تھے۔ ہون یگیہ کے بعد پردھان جی نے پرارتھنا کرائی۔ اس کے بعد مہاشہ تلک راج جی سبھرول منتری و مہاشہ امرت پرکاش ونت نے شری کرشن جی مہاراج کی زندگی کے حالات بتلائے۔ اور ثابت کر دیا۔ کہ وہ مہاپرش تھے۔ اس کے بعد مہاشہ کرودتی شاہ اور راجہ راجندر سنگھ جی نے اپنی نظموں دوارہ حاضرین کو پرسن کیا۔ اس کے پشچات ڈاکٹر گوپی چند جی نے ایک عالمانہ ویاکھیان دیا۔ جس میں آپ نے گیتا اور مہابھارت سے یہ ثابت کیا۔ کہ شری کرشن یوگی راج تھے جتنا بہ اچھا پربھاؤ پڑا۔ حاضری کافی تھی۔ حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا۔ اس کے بعد حاضرین اور لالہ رام پیارا لال صاحب منتری آریہ سماج۔ ڈاکٹر گوپی چند اور لالہ بالک رام کا شکریہ ادا کیا گیا۔

(تلک راج کپور آریہ سیوک)

ضرورت ہے

آریہ کنیا پاٹھشالہ کالا باغ کے واسطے ایک ایسی ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ جو آریہ سماجک ہو عمر ۳۵ سال سے زائد ہونا ضروری ہے۔ اور اردو پرائمری کی پہلی چار کلاسوں کو بخوبی پڑھا سکے۔ درخواست کنندہ کو درخواست کے ساتھ کم از کم تنخواہ جو منظور ہو لکھنی ضروری ہے۔ تمام درخواستیں بحیم اکتوبر تک پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔

پبلک کا سیوک ایم۔ آر۔ ورما سب اوورسیئر آریہ کنیا پاٹھشالہ کالا باغ ضلع میانوالی

ضرورت ہے

ملٹن کی چائے (رکھلی یا بند) کا سٹاک رکھنے اور فروخت کرنے کے لئے ہمیں فوراً کچھ معتبر اشخاص کی ضرورت ہے۔ جن کو ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ اس کے سوائے مکان کا کرایہ اور نوکر علیحدہ ملیں گے۔ ساری خط و کتابت انگریزی میں ہونی چاہئے۔ مزید تفاصیل کے لئے مینیجر ملٹن ہاؤس کو لکھیں۔

P.O. Box No. 6837
Burra Bazar Calcutta

جوانی

کتنے نوجوان ہیں۔ جو محسوس کرتے ہیں۔ کہ ہم واقعی جوان ہیں؟ جہاں تک دیکھا گیا ہے۔ اکثر نوجوان ناواقفی کے باعث اپنی جوانی کو ضائع کر چکے ہوتے ہیں اور نیم حکیموں کی ادویات کھا کھا کر اپنی رہی طاقت کو بھی گنوا بیٹھتے ہیں۔ اگر کسی جگہ سے دوائی خریدنے سے پہلے وہ ہماری کتاب "جوانی" کا مطالعہ کر چکے ہوتے۔ تو مرض کی ماہیت اور طریقہ علاج کی بابت ان کو کماحقہ واقفیت ہو گئی ہوتی۔ "جوانی" میں ان تمام امراض کا مفصل ذکر ہے۔ جو ناواقفی کے باعث اکثر نوجوانوں کو لگ جایا کرتی ہیں۔ ہر ایک بات تصویروں کے ذریعہ سمجھائی گئی ہے۔ اور ہر ایک طریقہ علاج کا مفصل ذکر کیا گیا ہے۔ صرف ایک کارڈ موصول ہونے پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

کرم شیر کمپنی کالاڈھونگی
ضلع نینی تال (یو۔ پی)

سنسار کی گتی

روس کا لیگ میں داخلہ

جینوا - ۱۸ ستمبر - لیگ آف نیشنز کی اسمبلی نے سوویٹ روس کو کونسل میں ایک مستقل نشست دے دی ہے۔ کسی نے اس کے کونسل میں داخلہ کے خلاف ووٹ نہ دیا۔ دس ممبر غیر جانبدار تھے۔ سوویٹ کے داخلہ پر بحث کو سننے کے لئے گیلریاں بھری ہوئی تھیں۔ جب اسمبلی نے سوویٹ کو کونسل میں ایک مستقل نشست دینے کا فیصلہ کر لیا۔ تو روس کے وزیر خارجہ ایم لٹونوف اور ان کے دو ساتھی ڈیلی گیٹ کونسل کے اجلاس میں آئے اور اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے۔ چند منٹ بعد صدر اسمبلی مسٹر سینڈلر (سویڈن) نے اعلان کیا کہ آئندہ سوویٹ یونین قیام امن کے لئے تعاون میں لیگ کا ایک حصہ ہوگا۔ میں سوویٹ ڈیلی گیٹوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی نشستوں پر آجائیں (اس پر ہاؤس میں قہقہہ لگا۔ کیونکہ ایم لٹونوف دعوت سے پہلے ہی بیٹھ گئے تھے)

تانگہ والوں کی ہڑتال :- لاہور - ۱۹ ستمبر - تین دن کے بعد لاہور کے تانگہ ڈرائیوروں کی ہڑتال آج شام کو ختم ہو گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کے بہت سے مطالبات میونسپلٹی اور حکام نے منظور کر لئے ہیں۔ اور انہوں نے ہڑتال ختم کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ آج شام کو ان کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں اس امر کا اعلان کیا گیا۔

مزید فوج کی آمد :- شملہ - ۱۹ ستمبر - کا تشریح ہے تازہ ترین اطلاع آئی ہے کہ ایک ہزار مزید فلسطینی فوج پہنچ گئی ہے۔ اکسو سے متعدد ہوائی جہاز کے ذریعہ مظاہرہ کیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شورش ابھی تک ملک پر غالب ہیں۔

پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ حیدرآباد کی ساروڈیشک سبھا سے اہم خط و کتابت

نئی دہلی - ۱۹ ستمبر - شری نارائن سوامی جی پردھان ساروڈیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے :- پبلک کو یہ سنکر اطمینان حاصل ہوگا۔ کہ حیدرآباد دکن کے معاملہ کے تسلی بخش فیصلہ ہونے کی امید ہو گئی ہے۔ نظام گورنمنٹ نے بہت سے مطالبات کے جواز کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور وعدہ کیا ہے کہ وہ اس پر ہمدردانہ غور کرے گی۔ اس سلسلہ میں نظام گورنمنٹ کے پولیٹیکل ممبر اور شری بیت سدھا کر ایم۔ اے سکرٹری ساروڈیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی ہے۔ ذیل میں اس کے ضروری حصے درج کئے جاتے ہیں :-

۱۱ ستمبر کو پولیٹیکل ممبر کی طرف سے سکرٹری ساروڈیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کو مندرجہ ذیل چٹھی موصول ہوئی :- آپ کی چٹھی کے جواب میں میں آپ پر یہ امر ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ حیدرآباد ریاست میں کسی مذہب کے انویائیوں پر پابندیاں عائد کرنے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ نظام گورنمنٹ ہمیشہ مذہبی معاملات میں غیر جانبدار رہی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص ایسی باتیں کہتا ہے۔ جس سے مذہبی فرقوں میں منافرت پیدا ہونے کا احتمال ہو۔ تو گورنمنٹ کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اس کے خلاف ضروری کارروائی کرے۔ میں یہاں یہ واضح کر دوں۔ کہ گورنمنٹ کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ کہ آریہ سماجیوں پر خاص پابندیاں لگائی جائیں۔

۱۹ ستمبر کو منتری ساروڈیشک سبھا نے مندرجہ بالا چٹھی کا ذیل کے الفاظ میں جواب دیا :- آپ نے اپنی چٹھی میں لکھا ہے کہ گورنمنٹ آریہ سماجیوں پر خاص پابندیاں عائد نہیں کرنا چاہتی۔ جب کمیٹی پابندیاں دور کرنے کے لئے درخواست کرتی ہے۔ تو اس کی مراد یہ ہے۔ کہ پولیس کے نام غیر مبہم الفاظ میں احکام جاری کئے جائیں کہ آریہ سماجیوں کو حق حاصل ہے۔ کہ وہ بغیر کسی قسم کی رکاوٹ کے اپنا دھارمک پرچار کر سکیں۔ جیسا کہ مسلمانوں۔ عیسائیوں اور دیگر مذاہب کے پیروؤں کو ہے۔ آریہ سماجی اپدیشکوں کے ریاست میں داخلہ پر کوئی پابندی نہیں ہونی چاہئے۔ جس طرح دوسرے مذاہب کے مذہبی جلوسوں کو اجازت دی جاتی ہے۔ اسی طرح آریہ سماجیوں کو بھی دی جانی چاہئے۔ پبلک جلسوں کے انعقاد کے متعلق آریہ سماجیوں کے ساتھ امتیازی سلوک نہ کیا جائے۔ پروپیگنڈا اور آزادیٔ تقریر ریاست کے تمام باشندوں کا حق ہے۔ آریہ سماج کے مندروں کو اسی طرح سمجھا جائے جس طرح مسلمانوں کی مسجدوں اور عیسائیوں کے گرجوں کو سمجھا جاتا ہے۔ اور وہاں دھارمک جلسے کرنے کا پورا حق ہونا چاہئے۔ آریہ سماجیوں کے دھارمک لٹریچر کو تحقیقات کے بغیر ضبط نہ کیا جائے۔ آریہ سماجیوں کے خلاف ریاست سے اخراج کے احکام واپس لے لئے جائیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ آپ کی گورنمنٹ ان تمام مطالبات پر موافقانہ غور کرے گی۔

حیدرآباد میونسپلٹی کو گرانٹ کی واپسی کا مطالبہ

حیدرآباد (سندھ) - ۱۹ ستمبر - معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہند کے اکونٹنٹ جنرل نے حیدرآباد (سندھ) کی میونسپلٹی کی ۱۵۰۰ روپے کی گرانٹ جو میونسپلٹی نے پچھلے سال لی تھی۔ واپس طلب کی ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس نے کانگرسی ڈاکٹر چمن داس کی بطور میڈیکل افسر خدمات کو برقرار رکھا۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ گورنمنٹ یہ چاہتی تھی کہ یا تو ڈاکٹر چمن داس غیر مشروط وعدہ دے دیں۔ کہ وہ تمام کانگرسی سرگرمیوں سے الگ رہیں گے۔ یا انہیں میونسپلٹی کی ملازمت سے علیحدہ کر دیا جائے۔ مگر میونسپلٹی نے گرانٹ وغیرہ کو بند کرنے کی تمام دھمکیوں کے باوجود ڈاکٹر چمن داس کو علیحدہ نہ کیا۔

"امام مہدی" کا ظہور :- دہلی - ۱۹ ستمبر - تین چار دن ہوئے۔ پولیس نے ایک مسلمان ظاہر دین کو گرفتار کیا تھا۔ الزام یہ تھا کہ اس نے احاطۂ کچہری میں بر سر عدالت مسلمان تحصیلدار پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ اور جب گرفتار ہوا تھا تو کہتا تھا کہ میں امام مہدی ہوں۔ اب اس نے جیل میں بھوک ہڑتال کر دی ہے۔ وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

مسٹر میکڈانلڈ کی واپسی :- لندن - ۱۹ ستمبر - معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم ۴ اکتوبر کو کینیڈا سے واپس آ رہے ہیں۔

پانچ آدمی جل کر مر گئے :- مدراس - ۱۹ ستمبر - ایلور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ چیچک دیوی کی پوجا کرتے ہوئے آگ لگ جانے سے پانچ آدمی جل کر مر گئے۔

پنڈت مالویہ کلکتہ میں :- کلکتہ - ۱۷ ر ستمبر - پنڈت مدن موہن مالویہ اپنے لڑکے پنڈت رادھا کانت مالویہ کے ساتھ آج صبح یہاں پہنچے - آپ نیشنلسٹ پارٹی کے ممبروں کے ساتھ امیدواروں کے انتخاب کے سوال پر بحث کر رہے ہیں - مالویہ جی یہاں ایک دو دن قیام کریں گے ::

ڈاکٹر انصاری کی واپسی :- دہلی - معلوم ہوا ہے - کہ ڈاکٹر انصاری ۵ ر اکتوبر کو بمبئی پہنچ جائیں گے - بمبئی میں اُن کے استقبال کے لئے تیاریاں ہو رہی ہیں ::

انمبل بیاہ :- ڈیرہ اسمٰعیل خان - یہاں کے ایک پچاس سالہ ہندو نے ایک پندرہ سالہ لڑکی سے شادی کی ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ لڑکی کے ماں باپ نے چودہ سو روپیہ لے کر بیٹی کو اپنے لالچ کی ویدی کی بھینٹ چڑھا دیا ہے - ہندوؤں میں ناراضگی پھیلی ہوئی ہے ::

کارخانہ جل کر راکھ ہو گیا :- امرتسر - ۱۷ ر ستمبر - کل رات بازار پاپڑ والا میں چارپائیوں کے ایک کارخانہ کو آگ لگ گئی - جس سے سات دکانوں کو نقصان پہنچا - نقصان کا اندازہ دس ہزار روپیہ لگایا گیا ہے

سول اینڈ ملٹری گزٹ مفت تقسیم :- امرتسر - ۱۷ ر ستمبر - چند دنوں سے شہر میں سول اینڈ ملٹری گزٹ کے پرچے مفت تقسیم کئے جا رہے ہیں ::

کامریڈ "بندے ماترم" بیمار ہو گیا :- جالندھر - معلوم ہوا ہے - کہ کامریڈ سیتا رام عرف "بندے ماترم" جو قانونِ اسلحہ کے ماتحت ملتان سنٹرل جیل میں سزائے قید بھگت رہا ہے - بیمار ہو گیا ہے ::

"کیتھولک چرچ کی مختصر تاریخ" :- مدراس - ۱۸ ر ستمبر - معلوم ہوا ہے - کہ گورنمنٹ نے کتاب موسومہ "کیتھولک چرچ کی مختصر تاریخ" کی تمام کاپیاں ضبط کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے - گورنمنٹ کا خیال ہے - کہ اس کتاب کے کچھ اقتباسات میں حضرت محمد صاحب پر حملے کئے گئے ہیں حال ہی میں اس کتاب سے یہاں کچھ گڑبڑ بھی ہوئی تھی ::

فرار شدہ قیدی کی گرفتاری :- ملتان - ۱۷ ر ستمبر - چند دن ہوئے - خدا بخش نامی ایک قیدی ڈسٹرکٹ جیل ملتان سے بھاگ گیا تھا - گھر جا کر اُس نے اپنے والدین کو تنگ کرنا اور انہیں مارنا پیٹنا شروع کر دیا - والدین اُس کی سختیوں سے اس قدر تنگ آ گئے - کہ انہوں نے پولیس کو اطلاع دے کر اُسے گرفتار کرا دیا ::

آریہ سماج کوئٹہ کی اردھ شتابدی کا سماروہ
گورو کل کورو کھشیتر کے برہمچاریوں کا پربھاو

پنڈت سوم دت جی ودیا النکار مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کورو کھشیتر ۲۰ برہمچاریوں کے ساتھ کوئٹہ آریہ سماج کی اردھ شتابدی میں سملت ہونے کے لئے ۱۸ ستمبر کو کوئٹہ پدھارے - کوئٹہ آریہ سماج میں اس سماج کے انتم سنسکار کے بار رسوگیہ سوامی شردھانند جی برہمچاریوں کے ساتھ آ چکے ہیں - اس سماج پر مہاتما منشی رام جی کی کوشش کا پربھاو تھا - اور وہ یہاں کے لوگوں کے انتم سنسکار سے بہت پرسن ہوئے تھے - اور واستو میں پنجاب کے انیہ سماجوں کے لئے اس سماج کی کئی باتیں انوکرنیہ ہیں - انتم سنسکار کوئٹہ آریہ سماج کا ایک وشیش گن ہے - جن دنوں ہم گوروکل میں پڑھا کرتے تھے - تبھی سے یہاں کی سماج کی پرشنسا ہمارے کانوں میں پڑا کرتی تھی - پنڈت سوم دت جی ودیا النکار لگ بھگ دس ورشوں سے گوروکل کورو کھشیتر کی سیوا کر رہے ہیں - ان کی سوربھ مورتی - مدھر بھاشن اور منکرشنک ویوہار پرتیک منشیہ کو موہت کر لیتا ہے - گوروکل میں ان کا نام "بھائی جی" پڑا ہوا ہے - واستو میں ان کا سب کا برتاؤ برہمچاریوں کے ساتھ "بھائی" کا سا ہی ہے - لگ بھگ ایک ماس سے یہ یہاں براج رہے ہیں - برہمچاریوں کا ان کے ساتھ اتنا پریم پورن سمبندھ ہے - کہ جس کو دیکھ کر آنند ہوتا ہے - برہمچاریوں کے ساتھ ان کا کوئی حاکم کا سمبندھ نظر نہیں آتا - جیسے ایک آدرش پریوار میں پتا کی اچھا ہوتی ہے - کہ سارا پریوار اس کی اچھا پر چلتا ہے - یہی ان کا سنبندھ تھا - پریم گوروکل کے ڈسپلن کا آدھار ہے ...... (Guiding principle) ہے - برہمچاریوں کے ساتھ یہ سویم کھیلتے ہیں ان کے سب پرکار کے سکھ دکھوں کا سویم دھیان رکھتے ہیں - جس پرکار مہاتما منشی رام جی تتھا آچاریہ رام دیو جی گوروکل کی اُنتی کے لئے پرسدھ تھے - اسی پرکار سے پنڈت سوم دت جی بھی گوروکل کورو کھشیتر کے لئے گورو کا استھان ہیں - ان کی پربندھ شکتی تتھا مدھر بھاشن انکرنیہ ہیں - کوئٹہ میں بھی ان کا نام "بھائی جی" مشہور ہو گیا ہے - برہمچاریوں کی صحت بہت اچھی ہے - اس کا بھی یہاں کے نواسیوں پر بڑا پربھاو پڑا ہے - پنڈت سوم دت جی برہمچاریوں کے ساتھ بتا رہا تھا - بھائی کا سا پریم تھا - برہمچاریوں کی سادگی، پوترتا کو دیکھ کر یہاں کے نواسیوں پر گوروکل شکشا پرنالی کا بہت پربھاو پڑا ہے - سب سے پہلے یہاں کے پروہت پنڈت لال جی سدھانت النکار ویدک منتری نے اپنے سپتر دھارت بھوشن کو گوروکل ماتا نے تھا ویدک دھرم کی سیوا کے لئے گوروکل کے ارپن کیا - ان کے اس ادا ہرن کا بڑا اثر پڑا - اور اب تک لگ بھگ چھ برہمچاری پروشٹ ہو چکے ہیں - اور بھی برہمچاری تیار ہوئے ہیں - جنہیں عمر کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے ابھی داخل نہیں کیا جا سکا - آشا ہے - کہ اگلے ورش بھی گوروکل کورو کھشیتر میں یہاں سے کئی برہمچاری داخل ہوں گے - یہاں برہمچاری پورا ایک ماس رہے - ان کے بھوجن - دودھ تتھا پھل آدی کا سارا پربندھ سماج کی طرف سے ہی کیا گیا - اور استھانوں کے انوکول نہ ہونے پر بھی یہاں کی سماج نے لگ بھگ ایک ہزار روپیہ گوروکل کورو کھشیتر کی بھینٹ کیا - اس سمے جنرل چندہ نہیں کیا جا سکتا تھا - پھر بھی کوئٹہ سماج نے پوری طرح سے گوروکل کی سہایتا کی - یدی سب گوروکلوں میں اسی پرکار کا سمبندھ تھا ہو - تو گوروکل شکشا پرنالی کو سپھلتا ہو سکتی ہے ::

(بھیشم دیو منتری آریہ سماج کوئٹہ)

پنجاب نیشنلسٹ پارٹی کی حقیقت :- لاہور - ۱۷ ر ستمبر - سیکرٹری پنجاب سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا لاہور نے پنڈت مالویہ جی کو بنارس میں حسب ذیل تار دیا ہے :- پنجاب کے سناتن دھرمی آپ سے درخواست کرتے ہیں - کہ آپ لاہور کے اُن درجن کے قریب اشخاص سے ہوشیار رہیں - جنہوں نے "نام نہاد" پنجاب نیشنلسٹ پارٹی بنا رکھی ہے - ان اشخاص میں اخبار "ملاپ" کے سٹاف کے ممبر بھی شامل ہیں - زیادہ تر آریہ سماجی ہیں - اس خود ساختہ گروپ کے ساتھ آپ کے زندگی بھر کے کبھی سرگرم ساتھی کا کوئی تعلق نہیں ہے ::

پنجاب ورکنگ کمیٹی کا اجلاس :- لاہور - ۱۸ ستمبر - پنجاب پراونشل کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۲۳ ر ستمبر اتوار کو ۴ بجے شام بریڈلا ہال میں منعقد ہوگا ::

پرکاش لاہور
۸۔ اسوج سمبت ۱۹۹۱

ریاست حیدر آباد میں ستیہ گرہ

ریاست حیدر آباد کی نظام شاہی حکومت کو بجھایہ نارائن سوامی جی پردھان سارودیشک سبھا نے آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی نے جو جمہوری آریہ جگت کے پرتی ندھی کی حیثیت سے بھیجا تھا۔ اس میں آریہ جگت کے مطالبات کو واضح طور پر بتلاتے ہوئے سوامی جی نے حکومت حیدر آباد کو ایک ماہ کی مہلت دی تھی۔ اب وہ مہلت بھی ختم ہونے والی ہے۔ لیکن حکومت نے نہ ہی کوئی تسلی بخش جواب دیا ہے۔ اور نہ ہی ریاست کے طول و عرض میں وید پرچار کے متعلق ضروری سہولتیں ہم پہنچانے کی ضرورت محسوس کی ہے۔ اس بے اعتنائی کا صرف ایک ہی نتیجہ نکل سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ نظام شاہی حکومت حسب معمول حیدر آباد میں آریہ سماجوں کے دھیکاریوں اور آریہ جگت کے مانند اپدیشکوں کو اپنی پولیس کے رحم پر چھوڑنا چاہتی ہے اور چھوڑنا بھی اسی طرح سے چاہتی ہے۔ جس طرح سے کہ رومن ایمپائر میں ابتدائی رومن شہنشاہوں نے عیسائی راہبوں اور پادریوں کو چھوڑا ہوا تھا۔

آریہ سماج کی خودداری کی حس یہ بدترین قسم کا حملہ ہے۔ کہ اس کے پرچار کے جواز یا عدم جواز کا جائزہ لینے کے لئے حیدر آباد کی ایسی تنگ دل پولیس ڈکٹیٹر مقرر کی جائے جس نے ایک دفعہ بھی نہیں اپنے عمل سے یہ ثابت کیا۔ کہ وہ برٹش انڈیا کی پولیس جتنی بھی اپنی ذمہ داری محسوس کر سکتی ہے۔ یورپین ممالک کی پولیس کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ حیدر آباد کی پولیس کا عنصر اتنا تربیت یافتہ ہے کہ اسے نہ مذہب و پرچار کی حدود کا احترام کا پاس تھا۔ اور نہ ہی کسی اور آریہ اپدیشک کی علمیت کا لحاظ ہے کی انتہا پہنچی کی جس اس درجہ تربیت یافتہ ہے۔ کہ جو سمجھتی ہے "ایک اپدیشک کے ایسے بچن کے اندر بھی جو ہر کہ مذہبی نقطہ نگاہ سے نقصان نہ کرے انتشار کا رنگ دکھایا گیا ہے۔ بغاوت اور خطرناک سیاسیات کی بو آتی ہے۔" لیکن حیدر آباد ریاست حیدر آباد کی پولیس کا ناک کسی خاص جنبی ملیچ سے تیار شدہ ہو۔ اور جو وہ برٹش انڈیا میں امن و امان کے پرچار کرنے والے اپدیشکوں اور سجھنوں کی معصومیت کا درست اندازہ لگانے سے عاری ہو۔ بہرحال خواہ کچھ ہو۔ ریاست حیدر آباد نے سارودیشک سبھا کے میموریل کا تسلی بخش جواب نہ دے کر یہ بات واضح کر دی ہے کہ ریاست کی حدود میں خودحالی تو گھس سکتے ہیں۔ عیسائی واعظ تو کھلے بندوں آزادی سے وعظ کر سکتے ہیں۔ زہر افشانی کرنے والے مسلمان بھی بیدھڑک پرچار کر سکتے ہیں۔ لیکن پاک ویدک دھرم کے پرامن اور آئین پسند اپدیشک مناسب حدود کے اندر رہتے ہوئے بھی اپنے دھارمک بھائیوں کو روحانی خوراک اس وقت تک نہیں پہنچا سکتے۔ جب تک حیدر آباد کی پولیس کی قوت ان پاک ویدک دھرم کے فدائیوں کے خیالات، اقوال اور افعال کے متعلق یہ فیصلہ نہ کر دے۔ کہ ان کے اندر ایسی خطرناک آگ نہیں ہے۔ جو کہ ریاست کے اندر پھیلی ہوئی روحانی تاریکی کو روشنی میں تبدیل کرنے کی جسارت نہیں کر سکتی۔ لیکن خوش قسمتی سمجھو یا بدقسمتی۔ ویدک دھرم کے انویائی ایسی خونِ شامہ کے آگے دوزانو ہو کر جواب دہی کرنا اپنی خودداری اور اسلام اسنان کے منافی سمجھتے ہیں۔ وہ یہ جرم ضرور کرتے ہیں۔ کہ جس علاقہ میں بھی ہر ایک مباح ہو۔ خراب مجلسی رسوم و رواج جائز شمار ہوتے ہوں۔ اس کے لئے مذہب منو کیوں کو اس امر کا اہل تصور کریں کہ وہ ان کی قابلیت۔ لیاقت اور پرچار کے جواز و عدم جواز کے ممتحن بن سکتے ہیں۔ اور منتر سبھا کے فرائض کی بجا آوری کے اہل قرار دئیے جا سکتے ہیں؟

ہم پیشتر ازیں کئی بار جناب نظام حیدر آباد کی خدمت میں عرض کر چکے ہیں۔ کہ وہ اپنی ریاستی پولیس کی قابلیت کا اندازہ لگانے کے ساتھ ہی یہ بھی محسوس کریں۔ کہ ان کی رعایا میں ایسے بھی افراد رہتے ہیں۔ جو مذہباً قرآن شریف کے معتقد نہیں۔ یا اسلامی مذاہب کی تعلیم سے ذاتی طور پر اس لئے بحیثیت والیہ ریاست ان کا یہ فرض اولین ہے۔ کہ وہ اپنے افراد کی روحانی غذا کی بہم رسانی کے لئے حکم جاری فرمائیں۔ بہم پہنچا کر تسخیر قلوب کی پالیسی پر عمل پیرا ہونا ضروری سمجھیں۔ لیکن یہ ریاست کی بدقسمتی ہے۔ کہ وہاں کی پولیس اتنا بھی برداشت نہیں کر سکتی کہ نظام صاحب کو اپنی غیر مسلم رعایا کا مشفق اور ہمدرد فرمانروا ثابت ہونے دے۔

پولیس خواہ چاہے یا نہ چاہے حضرت نظام کا یہ اپنا فرض مقدس ہے۔ کہ وہ خود اس معاملہ کی تحقیقات فرمائیں۔ کہ آیا ان کی غیر جانبداری اور غیر فرقہ پرستی کا مشہور شاہی اعلان کہیں ان کی منظور نظر پولیس کی غلط روی سے حرف غلط کی طرح نقش بر آب تو ثابت نہیں ہو رہا۔ ریاست کے لئے وہ دن مبارک ہوگا جبکہ نظام حیدر آباد دفتری منیجری کی رپورٹوں پر تکیہ کرنے کی بجائے خود اپنی غیر مسلم رعایا کی نہ صرف نبض کو ٹٹولنے بلکہ تسخیر قلوب کی پالیسی پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں گے۔

ویدک دھرم انادی کال سے چلا آرہا ہے۔ اور ابد تک چلا جائے گا۔ اس کے راستہ میں اگر حیدر آباد کی نااہل پولیس حائل ہوگی۔ تو اس سے اس کا پرچار اسی طرح رکنے کا نہیں۔ جس طرح قریش کی مخالفت سے عرب میں اسلام کی اشاعت اور تبلیغ رک نہ سکی تھی۔ رکنے کا تو کیا ذکر، دن بدن بڑھتی گئی تھی۔ ریاست حیدر آباد بیسویں صدی میں ویدک دھرم کی روشنی کو دبا سکتی ہے۔ اور نہ ہی اسے ریاستی رعایا کو مستفیض کرنے سے روک سکتی ہے۔ ویدک دھرم کی روشنی ریاست کے اندر اسی طرح پھیلے گی۔ جس طرح کہ تار اور ڈاک کا سلسلہ ریاست کے طول و عرض میں وسعت پذیر ہو چکا ہے۔ ریاست کی خوش قسمتی ہوگی اگر وہاں کے اہلکار اس کی اشاعت میں ممد و معاون بنیں۔ اور حائل ہونے سے احتراز کریں۔ کیونکہ اگر وہ حائل بھی بن گئے۔ اور ان کی مخالفت کے باوجود ریاست کے کونہ کونہ میں اسی طرح ویدک دھرم پھیل گیا۔ جس طرح کہ ساری رومن ایمپائر میں عیسویت پھیل گئی تھی۔ تو آنے والی نسلیں ان کے قلت تدبر کا ماتم کریں گی۔ اور تاریخ ان کی کوتاہ اندیشی کی مرثیہ خوانی کرتی رہے گی۔

آریہ سماج کی نہ کبھی سے آج تک یہ اسی جنگ شروع ہوئی ہے۔ اور نہ وہ یہ شروع کرنے کے حق میں ہے۔ وہ تو صرف تک جد و جہد کو بطور جہادِ حق جاری کرنے پر تلا ہوا ہے۔ اور جب تک وہ اس جہاد میں سرخرو نہیں ہو جاتا۔ تب تک آرام کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اگر ریاست کے متولی ویدک دھرم کے انویائیوں کو پرچار کی جملہ سہولتیں عطا نہ کریں گے۔ تو آریہ سماج کے سرگرم کارکن خود یہ متین کریں گے۔ کہ ریاست کے بچہ بچہ کو پاک ویدوں کا آب حیات پلانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ وہ ریاست حیدر آباد کے جیلوں کو بوقت ضرورت بھرنے سے بھی دریغ نہ کریں گے۔

ہاں پیشتر اس کے کہ وہ اپنے دھرم کے پرچار کی خاطر حیدر آباد کی جیلوں کو بھرنے کی ضرورت محسوس کریں۔ وہ ریاست کے ہر ایک باشندہ تک یہ بشارت پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے کہ ان کا فرض یہ ہے۔ کہ وہ دین اور دنیا کو سنوارنے کے لئے پاک ویدک دھرم کی شرن میں آئیں۔ اس کے لئے وہ ستیارتھ پرکاش کی ایک ایک جلد ریاست کے ہر ایک باشندہ تک خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم۔ پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ اگر ریاست کے آریہ بیروں کو ڈاک کے ذریعہ ایسا کرنے کے لئے اجازت نہ دی گئی۔ تو وہ ہر ممکن طریق سے مذکورہ پستک ہر ایک حیدر آبادی شہری کے پاس پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ وہ اپنی سنستھاؤں کے دروازے حیدر آباد کے بچوں پر کھول دیں گے۔ اور ہر ممکن طریق سے ان کو اس فضا کے زہر آلودہ اثر سے بچانے کی کوشش کریں گے۔ جس کی بدولت آج کل ریاست حیدر آباد کو ریاستی پولیس پاک ویدک دھرم کے پرچار سے دانچت رکھنے کی ناپاک سعی کر رہی ہے۔ آریہ سماج کی اپدیشک شالائیں، براہم مہاودیالیا، سکول اور گورو کل اس موقعہ پر اپنا فرض پہچانیں گے۔ اور جہاں تک ممکن ہوگا۔ وہ ریاست حیدر آباد کی آنے والی نسلوں کو اس ظلم اور زیادتی سے بچانے کی کوشش کریں گے۔ جس کے بل بوتہ پر ریاست کی پولیس حیدر آباد کے ظلمت کدہ کو وید کے پاک اور نورانی سورج کے پرکاش سے محروم رکھنے پر بضد ہے۔

پیشتر اس کے کہ ایسا موقعہ آئے۔ ہم جناب نظام کی خدمت میں دوبارہ عرض کریں گے۔ کہ وہ خود ہی اپنی ریاست کی شہرت کو بچائیں۔ اور آنے والی نسلوں کو یہ موقعہ ہم نہ پہنچائیں۔ کہ ان کی ریاست اس قدر تنگدل واقع ہوئی تھی۔ کہ وہ وید پرچار جیسی نعمت غیر مترقبہ سے اپنے شہریوں کو محروم رکھنے پر تلی ہوئی تھی۔ اگر ریاست نے اپنے دل کی تبدیلی کا جلد ثبوت نہ دیا۔ تو پھر آریہ ستیہ گرہ ریاست کے اندر ایسے ستیہ گرہ کی دھوم مچائیں گے۔ جس کی عظمت کو نہ پولیٹیکل ڈپلومیٹ ستیہ گرہ پہنچ سکتا ہے۔ اور نہ دنیاداروں کی آزادی حرص۔ ہمیں تو وہ وقت نزدیک نظر آرہا ہے۔ جبکہ ریاست کے کونہ کونہ میں ویدک دھرم کا پاک ڈنکا بجے گا۔ اور ریاست کا بچہ بچہ اوم کی آنتک دھوجا کے سایہ میں آنا اپنی زندگی کے لئے مبارک یقین کرے گا۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ نظام صاحب ہمارے

اسماشن کے ساتھ پورا پورا تعاون کر کے ثابت کریں۔ کہ وہ ہمارے زخموں پر مرہم رکھنا حرم یقینی نہیں کرتے۔ اور ریاست کے جملہ باشندوں کو بلا لحاظ مذہب و ملت اپنی خود دار اور باعزت رعایا تصور کرتے ہیں"۔

"وہ دن واقعی مبارک ہوگا۔ جب کہ خود جناب نظام حیدرآباد صاحب صدق و صفا کے دھرم یدھ میں آریہ سماج کا ساتھ دیں گے۔ اور حیدرآباد کے ظلمت کدہ کو منور بنانے میں ویدک دھرم کے شیدائیوں سے پورا پورا تعاون کریں گے۔" ع

بر رسولاں بلاغ باشد و بس

سرگودھا چلو!

۲۸-۲۹- اور ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء کو سرگودھا میں پنجاب پرانتیہ آریہ کانگرس کے اہم اجلاس منعقد ہوں گے۔ ان میں مذہبی اور مجلسی تقاریر کے علاوہ کمیونل آوارڈ اور وائٹ پیپر جیسے اہم مسائل پر بھی آریہ جگت کی طرف سے اظہار خیال کیا جائے گا۔ چونکہ یہ کانگرس حقیقی معنوں میں آریہ جگت کی نمائندہ کہلانے کی مستحق ہے۔ اس لئے آریہ پرشوں کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس موقعہ پر سرگودھا تشریف لیجا کر سمیلن کو سپھل بنانے کا یتن کریں۔ اور سمیلن میں جو اہم مسائل پیش ہوں۔ ان کے متعلق ٹھیک اور قطعی نتیجہ پر پہنچنے کے لئے سمیلن کے سنچالکوں کے سہایک بنیں تاکہ جس غرض سے سمیلن منعقد کیا جا رہا ہے۔ وہ غرض پوری ہو سکے اور آئندہ کے لئے اس سمیلن کو صفائی سے روپ دینے کے لئے آریہ جگت کا منشاء جھٹ سکے۔

آریہ ودیارتھی آشرم

گرمی کی تعطیلات کے گزر جانے کے بعد آریہ ودیارتھی آشرم (گورودت بھون لاہور) کھل گیا ہے۔ چونکہ یہ آشرم یونیورسٹی کے ... approved ہوسٹلوں میں سے ہے۔ اور بجائے د نوعہ حفظان صحت اور رہائش کے بلحاظ سے ایک بہترین آشرم ہے۔ اِس لئے جو کالجوں سے ودیارتھی اعلےٰ وانا ورن میں پڑھتے ہوں۔ اُن کو جلد اس آشرم میں داخل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ایک تو اُن کی یہاں اچھی طرح دیکھ بھال ہوگی۔ دوسرے اُن کا جیون سداچار اور نیستک بنے گا اور تیسرے اُن کا آریہ سماج کے ...

ساتھ گفتنت سمبندھ رہے گا۔ اس لئے اخلاقی اور مجلسی لحاظ سے ودیارتھیوں کا اس آشرم کو دوسرے ہوسٹلوں کی نسبت ترجیح دینا زیادہ مناسب اور مفید ہے۔

سماج مندر قرول باغ کو واپس کر دو!

پچھلے دنوں جب ملک میں سول نافرمانی زوروں پر تھی۔ تو گورمنٹ وقت نے اس کی آڑ میں بعض ایسی کارروائیاں کیں جن کو کسی حالت میں بھی کوئی ذمہ دار شخص ڈیفنڈ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ ۱۹ مارچ ۱۹۳۲ء کو افسران نزول نے قرول باغ دہلی کی اراضی کو نزول لینڈ ایکٹ کی کلاز نمبر ۵ کے ماتحت ضبط کر لیا۔ ضبطی کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ چونکہ مکان تبلیغی اغراض کے لئے تعمیر کیا گیا تھا۔ اور وجود لوبان سماج مندر کے طور پر استعمال ہوتا رہا ہے۔ اس لئے نزول افسر نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ اس نے ۱۹ مارچ ۱۹۳۲ء کو مندر کی ضبطی کا حکم صادر فرما دیا۔ ہر چند قرول باغ سماج نے سخت انیہ آریہ سماجوں کی سمتی سے ڈپٹی کمشنر صاحب کو کئی بار یہ یقین دلانے کی کوشش کی ہے کہ اگر حکومت کو اس مکان کو بطور مندر استعمال کرنے پر اعتراض ہو۔ تو اس کو آیندہ تعلیمی اغراض کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ یا کرایہ پر دے دیا جائے گا۔ اس لئے ضبطی کا حکم منسوخ ہونا چاہئے۔ مگر بے سود۔ ہم نے قبل ازیں اس بارہ میں وہ مراسلہ شائع کر دیا ہے۔ جو کہ منتری آریہ سماج قرول باغ دہلی نے مندر کی واپسی کے لئے چیف کمشنر دہلی کو بھیجا ہے۔ چونکہ صاحب موصوف نے ابھی تک اس بارہ میں کوئی کارروائی نہیں کی۔ اس لئے ہم پھر صاحب موصوف پر زور دیتے ہیں کہ وہ جلد از جلد مندر کو واپس کر کے سماجک جگت میں اس بارہ میں جو اشانتی پھیلی ہوئی ہے۔ اس کو شانت کریں۔

مہاتما جی کی کانگرس سے علیحدگی

دیر سے جس بات کا کھٹکا لگا ہوا تھا۔ وہ ہو کر رہی۔ پچھلے دنوں یہ افواہ بڑے زور سے پھیلی ہوئی تھی۔ کہ مہاتما گاندھی کانگرس سے علیحدگی کے متعلق سوچ رہے ہیں۔ چنانچہ واردھا گنج سے ۱۷ ستمبر کا جو تار آیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ افواہ بہت حد تک درست تھی۔ چنانچہ مہاتما جی نے اپنی علیحدگی کے متعلق جو طویل بیان شائع کیا ہے۔ اس میں آپ نے صاف کہہ دیا ہے۔ کہ میں نے محسوس کر لیا ہے کہ کانگرس کی اکثریت کو میرے طریق کار سے اتفاق نہیں۔ ان کے اور میرے نظریہ میں اہم اختلاف ہے اور یہ اختلاف بڑھتا جا رہا ہے۔ چونکہ میں اس بنیادی اختلاف سے آنکھیں بند نہیں کر سکتا۔ اس لئے میرے لئے یہی مناسب ہے کہ میں کانگرس سے علیحدہ ہو کر اکثریت کو اپنی آزاد مرضی سے کانگرس کا سنچالن کرنے دوں اور خود ان کی آزادی میں مخل ہونے سے پرہیز کروں۔

ہم مہاتما جی کے فیصلہ کو ناگزیر تصور کرتے ہوئے اتنا کہنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ان کو ایسا بیان بمبئی کانگرس کے اجلاس کے بعد شائع کرنا چاہئے تھا۔ تاکہ ان کے اور دوسرے کانگرسیوں کے درمیان جو اختلافات ہیں۔ کانگرس کا کھلا اجلاس ان کے متعلق اپنا ناطق فیصلہ صادر کر کے اس اُلجھن کو سلجھانے کی کوشش کرتا۔

علاقہ نہیں مل سکتا

پچھلے دنوں سر آغا خان نے حکومت ہند سے درخواست کی تھی کہ جس نے حکومت کی جو وفادارانہ خدمت کی ہے۔ اس کے عوض مجھے برطانوی ہند میں کوئی علاقہ دیا جائے۔ تاکہ میں اس پر حکومت کر سکوں۔ چونکہ اس قسم کی درخواست کو منظور کرنے کا صرف یہی مطلب ہو سکتا تھا کہ باقی لوگ بھی وفادارانہ خدمت کی آڑ میں برٹش انڈیا کے ٹکڑے مانگنے جائیں۔ اس لئے حکومت ہند نے اس قسم کی نظیر قائم کرنے سے انکار کرنا ہی قرین مصلحت سمجھا اور مجبور ہو کر درخواست نامنظور کر دی۔ زیادہ اچھا ہوتا۔ اگر سر آغا خان اس قسم کی ابتدائی ہی درخواست نہ کرتے۔ اور یوں حکومت کو موقع نہ دیتے۔ کہ وہ روکھا پھیکا جواب دے کر انگوٹھا دکھا دیتی۔ خیر اب بھی کچھ نہیں بگڑا۔ وہ حکومت کو لکھ سکتے ہیں کہ اگر حکومت مجھے کوئی علاقہ قیمتاً دینا چاہے۔ تو میں ...

پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ آریہ وی وڈلاہور

(لیکھک:- شری لالہ بوسا رام جی آنریری سکرٹری)

ماہ اگست کے آخیر میں ۷۸ لڑکے اور ۱۸ لڑکیاں تھیں۔ دو لڑکے نئے داخل ہوئے۔ دونو کو اناتھ آلیہ پرائمری سکول میں داخل کیا گیا۔ ایک لڑکی کا وواہ کیا گیا۔

صحت:- کچھ لڑکوں کو بخار آتا رہا۔ لیکن جلدی ٹھیک ہوتے رہے۔ واسدیو لڑکا جو کہ ہسپتال میں داخل تھا۔ واپس اناتھ آلیہ لایا گیا۔ اسے اب بالکل آرام ہے۔ ایک رائے صاحب جی نے کونین کھانے اور سکنجبین پلانے کے لئے ۳۵/- روپے دان دئے۔ جو لڑکوں کو روزانہ پلائی جاتی ہے۔ اور ۹ صاحب بھی اگر اسی طرح کونین یا دیگر کوئی اوشدھی دان دیویں۔ تو لڑکے ملیریا سے بچ سکتے ہیں۔

اس ماہ میں رائے صاحب لالہ بھولا رام جی لائل پوری نے یکصد روپیہ۔ ڈاکٹر میا داس جی ریٹائرڈ سول سرجن لاہور نے ۱۵/- روپے اور شریمتی گینت رائے کرپال لوہاری منڈی لاہور نے ۷/- روپے دان دئے۔ ہم ان سب کا ہاردک دھنیہ واد کرتے ہیں۔ نیز دوسرے دانیوں کا بھی دھنیہ واد ہے جنہوں نے ہماری سہایتا کی یا سہایتا کا وچار کر رہے ہیں۔ ہم کئی ماہ سے دانیوں سے پرارتھنا کر رہے ہیں۔ کہ ہماری ذیل کی ضروریات کا بھی خیال رکھیں۔ پرنتو خاص توجہ نہیں دی گئی۔ ہم پھر مہاشیوں سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ اس طرف ضرور توجہ دیکر ہماری سہایتا کریں۔

۱- رہائشی کمرے ناکافی ہونے سے لڑکوں کو نکور رکھنے میں کشٹ ہوتا ہے۔ اناتھ آلیہ کی اپنی زمین کافی ہوئی ہے مزید کمرے بنوانے کا نقشہ منظور ہو چکا ہے۔ یادگاری کمرے بنوانے کے لئے نہایت موزوں جگہ ہے۔ ایک کمرہ بنوانے کے لئے ایک سجن نے وعدہ بھی کیا ہے۔ "ملے پنیہ نالے وچلیاں"۔ یادگاری یادگار اور یتیم بچوں کی دعائیں ہر وقت شامل حال ہوں گی۔

۲- چار دیواری کے نہ ہونے کی وجہ سے بچوں کو پوری سہولیت نہیں۔ اور اکثر بچوں کے بھاگ جانے کا احتمال رہتا ہے۔ چار دیواری بن جانے پر پورا کنٹرول ہو سکتا ہے۔

۳- بگیچہ شالہ:- بالکوں کے لئے سندھیا ہون کرنے کی کوئی جگہ نہیں۔ بگیچہ شالہ کا ہونا ضروری ہے۔

۴- بھوجن شالہ:- اب تک ایک چھوٹے کمرہ کو بھوجن شالہ بنائے رکھا۔ لیکن اب وہاں رہائشی کمرے بنوانے تجویز ہوئے ہیں۔ اور بھوجن شالہ نئی بنوانی ہے۔

ان کے علاوہ سیڑھیاں اور ٹٹیاں بھی بنانی ہیں۔ لیکن یہ سب کام دھن کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے سب مہاشیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ ۵-۱۰-۲۵-۱۰۰ روپیہ جتنی بھی سہایتا کر سکیں۔ جلدی کریں۔ ہم اناتھ آلیہ بالکوں کی پرورش کر کے انکو دھارمک تعلیم کے علاوہ دستکاری سکھلانے کا عمدہ پربندھ کرتا ہے۔ لائق لڑکوں کو اعلیٰ تعلیم بھی دی جاتی ہے مفصل حالات اناتھ آلیہ کی سالانہ رپورٹ مفت منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔

رُوسی استریوں کو مزید اختیار

ڈیکہ دھرم کی رُو سے یہ جائز نہیں ہے ۔ کہ استریوں کا نام وواہ کے بعد صحیح رہنی سے مٹانے کی کوشش کی جائے ۔ لیکن یورپین سبیتا گو بنا یار استری کو مرد کا .... Better - half مشہور کرتی ہے ۔ عملی طور پر عورت کو اس قدر ذلیل کرتی ہے کہ وواہ کے بعد اس کا اصلی نام اڑا کر اوسا خاوند کا دم چھلا بنا کر دم لیتی ہے ۔ کھلا ہو رُوس کے مقننوں کا کہ انہوں نے اس نکتہ کو سمجھ کر اب یہ نیا قانون پاس کیا ہے .... بمعدلت گستری ہدایت نے محکمہ ... کی ہے ۔ کہ وہ کسی عورت کو آئندہ مجبور نہیں کر سکتا ۔ کہ وہ وواہ کے بعد عورت کا نام اس کے خاوند کے نام کو دیکھ کر مقرر کرے ۔ استری کو اس بارہ میں پورا اختیار حاصل ہے ۔ کہ وہ اپنا جنم کا نام قائم رکھے ۔ یا وواہ کے بعد اپنے خاوند کے نام پر مسنر کہلانا پسند کرے ۔ بلکہ رُوس کے اندر اس قانون کا پاس ہونا صاف ثابت کر رہا ہے ۔ کہ مغربی مدبرّوں کو اپنی غیر قدرتی پوزیشن کا جو کہ انہوں نے فی زمانہ عورتوں کے متعلق اختیار کر رکھی ہے ۔ احساس ہونا شروع ہو گیا ہے ۔

مسلم نسوانی یونیورسٹی

انجمن حمایت اسلام لاہور کا ارادہ ہے ۔ کہ جلد ہی لاہور میں ایک مسلم نسوانی یونیورسٹی اس غرض سے قائم کی جائے ۔ کہ مسلم عورتوں کو اعلےٰ تعلیم دی جا سکے ۔ ہم انجمن کی اس تجویز کا خیر مقدم کرنے کے ساتھ ہی انجمن کے عہدیداران سے یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ وہ جہاں مسلم عورتوں کی اعلےٰ تعلیم کا بندوبست کریں ۔ وہاں ایسی کوشش بھی ساتھ ہی شروع کر دیں ۔ جس سے مسلم عورتوں کی حالت بہتر ہو سکے ۔ اور وہ ایسے ذرائع اختیار کر سکیں ۔ جن سے وہ مردوں پر منحصر رہنے کی بجائے Self - help (سیلف ہیلپ) اور Self - effort (سیلف ایفرٹ) کے اصولوں پر عمل پیرا ہو کر اپنی مجلسی حالت اور حیثیت کو بہتر بنا سکیں ۔ اور طلاق ۔ پردہ اور کثرت ازدواج نے ان کو جس بے بسی کا شکار بنا رکھا ہے ۔ اس سے ... حاصل کرنے کے لئے کوشاں ہو سکیں ۔

لیگ میں رُوس کی شمولیت

دُنیا میں "ہمت مرداں مدد خدا" کی مثال ہمیشہ صادق آتی ہے ۔ جب رُوس میں زار شاہی کا تختہ پلٹ دیا گیا ۔ اور بولشوازم کو کھلی چھٹی دی گئی ۔ تو یورپ کے سرمایہ دار ممالک نے رُوس کے خلاف وہ پروپیگنڈا کیا ۔ کہ توبہ ہی بھلی ہے ۔ لیکن جب رُوس نے اس سارے مخالفانہ پروپیگنڈا کو پرکاہ جتنی وقعت نہ دی تو یورپ کے متمدن ممالک کو ضرورت پیش آئی ۔ کہ رُوس کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے ایک لیگ بنائی جائے ۔ اب جبکہ لیگ بھی رُوس کو زک پہنچانے میں ناکام ثابت ہو چکی ہے ۔ تو یورپ کے وہی ممالک جو پہلے رُوس کو پانی پی پی کر کوستے تھے ۔ اب اس امر کے لئے ساعی ہیں ۔ کہ کسی نہ کسی طرح سے رُوس کو لیگ کا ممبر بنایا جائے ۔ چنانچہ آج یہ حالت ہے ۔ کہ خود لیگ نے رُوس کو شمولیت کی دعوت دی ہے ۔ اور اپنی کونسل میں مستقل نشست کا وعدہ کیا ہے ۔ ہم خود چاہتے ہیں ۔ کہ رُوس لیگ کا ممبر بننا منظور کرے ۔ لیکن ایسا کرنے سے پہلے ہم یہ چاہتے ہیں ۔ کہ ساتھ ہی لیگ کا نام بھی تبدیل کر دیا جائے ۔ تاکہ بعد ازاں کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ رُوس تو بدل گیا ۔ لیکن لیگ نے اپنا پرانا ڈھانچہ نہ بدلا ۔

کمیونل آوارڈ کا جنازہ

ہوڑہ کے ٹاؤن ہال میں ایک بھاری پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت مدن موہن مالویہ جی نے فرمایا ۔ کہ اگر تمام طبقوں نے متحد ہو کر اس قومی کام کو ہاتھ میں لیا ۔ اور کمیونل آوارڈ کے خلاف زبردست ایجی ٹیشن کیا ۔ تو یقین ہے ۔ کہ ... جنازہ اسی طرح جلدی اٹھ جائے گا ۔ جس طرح کہ تقسیم بنگال کا طے شدہ امر واقعہ زبردست ایجی ٹیشن کے بعد غیر طے شدہ قرار دیا گیا تھا ۔ ہم خود چاہتے ہیں ۔ کہ اس منافرت انگیز آوارڈ کا جلد جنازہ نکلے ۔ لیکن جنازہ اٹھنے سے پہلے جس امر کی ضرورت ہے ۔ وہ یہ ہے ۔ کہ ساری ہندو قوم کو ایسی مضبوطی سے منظم کیا جائے ۔ کہ غیر ملکی مدبّر کو اس قسم کے آوارڈ کا مسودہ تیار کرنے کا حوصلہ ہی نہ پڑ سکے ۔

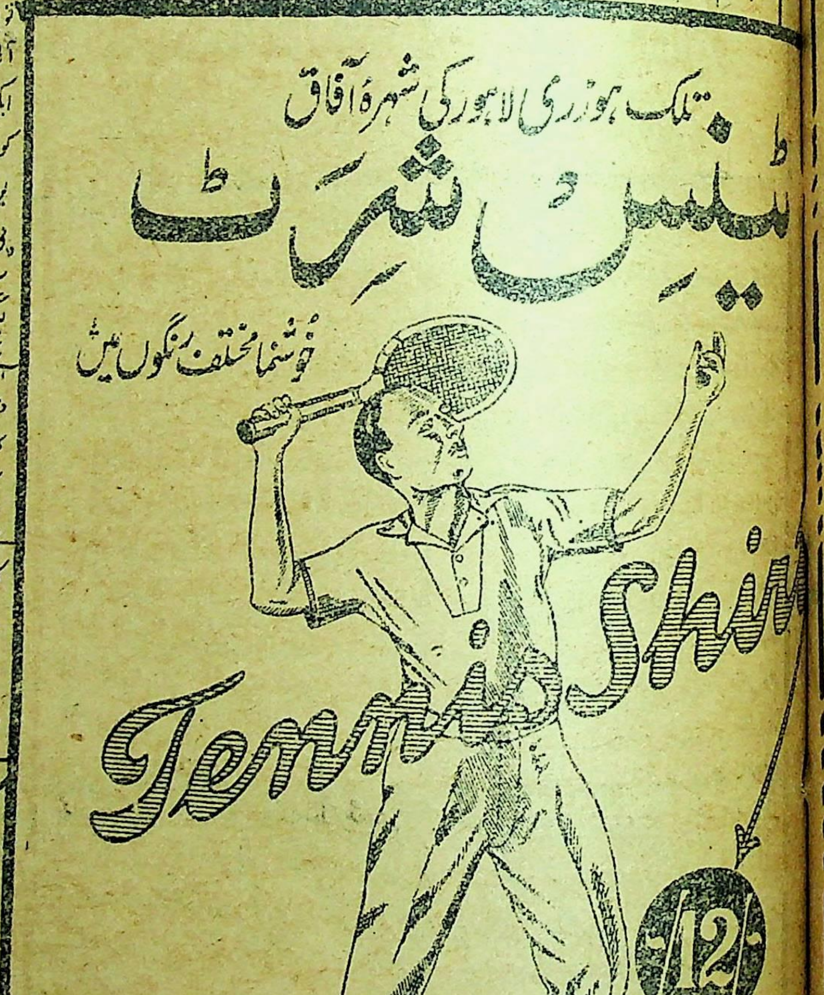
صائب مشورہ !

اکولہ کے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے خان عبد الغفار خان نے فرمایا ۔ کہ یہ بات بالکل غلط ہے ۔ کہ سوراجیہ ہندو راجیہ یا مسلم راجیہ ہوگا ۔ سات کروڑ مسلمانوں کو اقلیت نہیں کہا جا سکتا ۔ آپ نے مزید فرمایا ۔ کہ یہ ملک ہمارا ہے اگر آزادی کی جدوجہد میں ہم شریک ہوتے ہیں ۔ تو ہم کسی پر احسان نہیں کرتے ۔

خان صاحب کا فرمان سولہ آنے درست ہے لیکن مشکل یہ ہے ۔ کہ مسلمانوں کے سر پر پان اسلام ازم کا بھوت اس زور سے سوار ہے ۔ کہ وہ اپنی اس غیر ملکی ذہنیت کی وجہ سے مجبوراً نہ ہندوستان کو اپنا وطن سمجھتے ہیں ۔ اور نہ متحدہ قومیت کی ارتقا اور نشوونما میں مادر وطن کے سپوت بننے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں ۔ بلکہ اگر ان کے دلوں پر کوئی جذبہ مستولی ہے ۔ تو وہ اپنے مخصوص حق کا ہے ۔ جس کی وہ وقت بے وقت نمائش کر کے اپنے غیر ملکی آقاؤں کو خوش کرتے رہتے ہیں ۔

کیتھولک چرچ کی تاریخ ضبط

مدراس سے تازہ اطلاع آئی ہے ۔ کہ حکومت نے کتاب موسومہ بہ "کیتھولک چرچ کی ایک مختصر تاریخ" ضبط کر لی ہے ۔ کیونکہ اس کا خیال ہے ۔ کہ اس کتاب کے اندر کچھ ایسے اقتباسات موجود ہیں ۔ جن میں حضرت محمد صاحب پر حملے کئے گئے ہیں ۔ حکومت کی مرضی ہے ۔ انتظامیہ وغیرہ کی بنا پر وہ جس تاریخ کو ضبط کرنا چاہے ۔ کرے ۔ لیکن اگر ضبط کرنے کی بجائے وہ تاریخ کے مصنف کو تاکید کر دیتی کہ وہ اپنی کتاب میں سے قابل اعتراض فقرات نکال دے ۔ تو زیادہ اچھا ہوتا ۔ اور اس سے اس پر یہ الزام عائد نہ ہوتا کہ وہ تاریخ کی کتب پر بھی ہاتھ صاف کرنا چاہتی ہے ۔ اور مسلمانوں کی خاطر ماضی کے سارے واقعات و حرف غلط کی طرح مٹانے کے درپے ہے ۔ اور یہ نہیں سوچتی ۔ کہ اس کی اس حرکت سے آئندہ نسلیں کیا نتیجہ نکالنے کے لئے مجبور ہوں گی ۔ اور اس کے ضبطی کے حکم کو کسی بے اعتنائی سے ٹھکرانا ضرور صحیح سمجھیں گی ۔



سیاسی اتحاد

خلیفہ قادیانی نے ایک موقعہ پر اپنے سیاسی مسلہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ :-

" جہاں مسلمانوں کے حقوق کا سوال پیدا ہوگا۔ وہاں ہمیں مسلمانوں سے تعلق رکھنا پڑے گا۔ کیونکہ علاوہ سیاسی اتحاد کے مذہبی لحاظ سے بھی ہمارا مسلمانوں سے سب سے بڑھ کر اتحاد ہے " ۔

(" الفضل "۔ ۱۹ اپریل ۱۹۳۳ء)

یہ عجیب قسم کا اتحاد ہے۔ کہ ایک طرف تو مرزا صاحب کو نبی نہ ماننے والوں کو کافر قرار دیا جا رہا ہے۔ اُن کے امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے انکار کیا جا رہا ہے۔ اور اُن سے رشتہ ناطہ کرنے کی ممانعت کی جا رہی ہے۔ اور ادھر اُن پر ڈورے ڈالنے اور اپنی ہستی کو قائم کرنے کے لئے اُن سے سیاسی اتحاد کے راگ گائے جا رہے ہیں۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ غیر مرزائی اب اتنے سادہ لوح نہیں رہے کہ مرزائیوں کی ایسی چرب زبانی کو پڑھ کر اُن کو منہ لگانے کی بھی ضرورت سمجھیں ۔

خلیفہ قادیانی کا وید کا سوادھیائے

قادیان کے ہندو اور سکھ معززین کے مجمع کے سامنے تقریر کرتے ہوئے خلیفہ قادیان نے جو ہر جماعت میں قبل ہوتے رہے ہیں۔ اور دعا بھی ترقی پاتے رہے ہیں فرماتے ہیں :-

" میں سنسکرت نہیں جانتا۔ میں نے ویدوں کے انگریزی تراجم پڑھے ہیں۔ اور نہ صرف ایک بار پڑھے ہیں۔ بلکہ بعض منتروں کو منہ سے کر تکرار سے پڑھا ہے " ۔

(" الفضل "۔ ۱۴ مارچ ۱۹۳۳ء)

عجیب معاملہ ہے۔ مرزا صاحب ایک مذہبی گدی کے مالک ہیں۔ ایک جماعت کے خلیفہ ہیں۔ اُن کو صرف ویدوں کے انگریزی تراجم پڑھ کر ہی یہ سمجھ نہیں لینا چاہئے تھا۔ کہ وہ ویدوں کو پڑھ گئے ہیں۔ اور اُن کے بعض منتروں کو منہ سے لے کر اُنہوں نے تکرار سے پڑھا ہے۔ اگر وہ وید منتروں کو منہ سے لے کر پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں کسی آریہ پنڈت سے اس بارہ میں مدد لینی چاہئے اور پھر وید کے سوادھیائے کا نام لینا چاہئے ۔

اسلام سے پہلے توحید کے واعظ

ہم مسلمان یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلام اس لئے عرب میں آیا۔ کہ بُت پرستوں کو خدا کی توحید کا قائل بنائے۔ لیکن مورخوں کا یہ دعویٰ رہا ہے۔ کہ مسلمانوں کا یہ دعویٰ غلط ہے۔ چنانچہ خلیفہ قادیان اقبال کرتا ہے کہ :-

" مکہ والوں میں بھی پہلے ایسے لوگ تھے۔ جو شرک کے خلاف تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک چچا ہمیشہ شرک کے خلاف تعلیم دیا کرتے تھے " ۔

(" الفضل "۔ ۱۱ فروری ۱۹۳۳ء)

خلیفہ صاحب نے حقیقت کا انکشاف تو کر دیا۔ لیکن کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر وہ ساتھ ہی اس امر کی بھی توضیح کر دیتے۔ کہ قرآن شریف میں جس توحید کا ذکر ہے۔ وہ ان ہی عرب بزرگوں کی تعلیمات کا نچوڑ نہیں ہے۔ ہمیں تو پورا شک ہے۔ کہ قرآن شریف میں توحید کے متعلق جو چند آیات پائی جاتی ہیں۔ وہ ان لوگوں کی تعلیم کی بدولت ہی پائی جاتی ہیں۔ جنہوں نے کہ حضرت محمد صاحب سے پہلے شرک کے خلاف جہاد کیا تھا ۔

مرد کو طلاق

دُنیا کو یہ شکایت ہے۔ کہ اسلام میں ایک مرد عورت کو طلاق دے سکتا ہے۔ لیکن ایک خوبصورت عورت ایک بدصورت اور نالائق خاوند کو طلاق نہیں دے سکتی۔ لیکن اب اخبار " الفضل " کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ حضرت محمد صاحب اس بات کے حق میں تھے۔ کہ عورت بھی مرد کو طلاق دے سکتی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ :-

" رسول کریم کے پاس ایک عورت آئی۔ اور اُس نے آکر کہا۔ " یا رسول اللہ میں اپنے خاوند میں دینی یا دنیوی لحاظ سے کوئی نقص نہیں دیکھتی۔ اور نہ ہی اس پر کسی قسم کا اعتراض کر سکتی ہوں۔ لیکن میرے دل میں اس کی محبت نہیں۔ اس لئے میں اُس سے علیحدگی چاہتی ہوں " ۔ رسول کریم صلے اللہ نے اُسے فرمایا۔ " تمہیں مہر ملی تھی چنانچہ اُس نے دے رکھا ہے۔ وہ اُسے واپس کر دو۔ اور علیحدہ ہو جاؤ " اُس نے اس طرح کیا " (تبیل طار کتاب الخلاف)

(" الفضل "۔ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۳ء)

ہم چاہتے ہیں۔ کہ مذکورہ نظیر سے ہر ایک مسلم عورت کو آگاہ کیا جائے۔ تاکہ جو بدنصیب عورتیں اس وقت اپنے نالائق خاوندوں سے تنگ ہیں۔ وہ ہمیشہ کے لئے عذاب سے نجات پا سکیں ۔

حضرت محمد صاحب کا ابتدائی مذہب

حضرت محمد صاحب کے متعلق مسلمانوں کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ جب وہ چالیس سال کے ہو گئے تو ان پر وحی نازل ہونی شروع ہوئی۔ سوال ہوتا ہے۔ کہ اس سے قبل حضرت محمد صاحب کا مذہب کیا تھا؟ اس کے متعلق ایک مرزائی عالم فرماتے ہیں کہ :-

" آیاتِ قرآنی اور حدیث سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے متعلق یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبی اپنی پہلی زندگی میں بوجہ اپنی بے نفسی، کمال سادگی اور بوجہ عدمِ واقفیتِ تامہ بعض ایسی باتوں کا قائل و عامل ہوتا تھا جن کی بعد میں خدا کا صریح حکم آنے کی وجہ سے تردید کرنا ہے " ۔

(" الفضل "۔ ۲۶ دسمبر ۱۹۳۳ء)

گویا دوسرے الفاظ میں مذکورہ عبارت کا یہ مطلب ہے۔ کہ حضرت محمد صاحب وحی کے نزول سے پہلے خالص اسلام پر قائم نہ تھے۔ بلکہ بعض ایسی باتوں کے قائل اور عامل تھے۔ جن کی بعد میں خدا کا صریح حکم آنے پر اُن کو تردید کرنی پڑی۔ سوال ہوتا ہے۔ کہ ایسی حالت میں اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کر بیٹھے۔ کہ میرا وہی مذہب ہے۔ جس پر حضرت محمد صاحب اپنے دعویٰ سے پہلے عمل پیرا تھے۔ تو اُسے ایک مسلمان کس طرح بُرا کہہ سکتا ہے ؟

ریویو

بھگوگ فلاسفی

مسئلۂ نیوگ کی معصومیت اور معقولیت پر روشنی ڈالنے کے لئے اس کتاب کو مہاشہ " ناتھ " علا بسوری ایڈیٹر " پرکاش " ۔ لاہور نے شائع کیا ہے۔ جو لوگ اس مسئلہ کی اصلیت سے ناآگاہ ہوتے ہوئے اس کے خلاف گندگی بکھیرنے کی جسارت کرتے ہیں۔ اگر وہ ایک دفعہ مذکورہ کتاب کو سرسری نظر سے بھی پڑھ لیں۔ تو وہ آئندہ کے لئے اس مسئلہ کے خلاف اعتراض کرنا کفر سمجھیں۔ قیمت فی کاپی چھ آنے

" سرگزشتِ قرآن "

جن لوگوں نے آنجہانی مرزا قادیانی کا رسالہ " وید اور قرآن کا مقابلہ " یا منشی عبدالحق کی تصنیف " سرگزشتِ وید " پڑھی ہے۔ اُن کے لئے " سرگزشتِ قرآن " کا پڑھنا زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ کتاب مذکور میں اسلامی لٹریچر سے یہ بات ثابت کر دی گئی ہے۔ کہ قرآن شریف الہامِ ربانی نہیں کہلا سکتا۔ کتاب بڑے عالمانہ اور دلچسپ پیرایہ میں لکھی گئی ہے۔ یہ کتاب بھی مہاشہ " ناتھ " علا بسوری ایڈیٹر " پرکاش " لاہور کی تصنیف ہے۔ قیمت فی کاپی چھ آنے (۶)

ملنے کا پتہ :-

(۱) مہاشہ راجپال اینڈ سنز۔ سرسوتی آشرم انارکلی۔ لاہور اور (۲) پنڈت وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ۔ موہن لال روڈ۔ لاہور

کامیاب رقیب کی ”اسلام علیکم“

پچھلے ہفتہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی آسمانی منکوحہ کے زمینی والد کا اس کی اس گستاخی کی سزا دی تھی۔ جو اس نے قادیان کے خضاب زدہ بوڑھے جوان کی شان میں کی تھی آج ہم بتلاتے ہیں۔ کہ اس آسمانی سسر کے داماد کی "اسلام علیکم" کا فوٹو کھینچیں۔ اور دنیا کو یہ بتلا دیں کہ "کامیاب رقیب" اپنے ہم زلف کو کس طرح اسلام علیکم کیا کرتا ہے؟

ہم نے ہی صرف آسمانی سسر کو اس گستاخی کی سزا نہ دی تھی۔ بلکہ ہم سے بہت عرصہ پہلے آنجہانی کے شعار لمندو ہستا مستی مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب یہ نتوی دے چکے تھے:-

”پیش گوئی کے مطابق میرے نانا جان مرزا احمد بیگ صاحب ہلاک ہو گئے۔ اور باقی خاندان خوفزدہ ہو کر اصلاح کی طرف متوجہ ہو گیا۔ جس کا ناقابل تردید ثبوت یہ ہے۔ کہ اکثر نے احمدیت قبول کر لی“

(”الفضل“ ۲۶ فروری ۱۹۳۳ء)

بڑے مرزا صاحب نے اپنی آسمانی منکوحہ محمدی بیگم کے والد آنجہانی کو اس کی زندگی میں یہ بشارت دی تھی:-

”مجھے خدا نے یہ بتلا دیا ہے کہ اگر کسی اور شخص سے اس لڑکی کا نکاح ہو گا۔ تو اس لڑکی کے لئے یہ نکاح مبارک نہ ہو گا۔ اور نہ تمہارے لئے۔ اس صورت میں تم پر مصائب نازل ہوں گے۔ جن کا نتیجہ تمہاری موت ہو گا۔ پس تم نکاح کے بعد تین سال کے اندر مر جاؤ گے۔ بلکہ تمہاری موت قریب ہے۔ اور ایسا ہی اس لڑکی کا شوہر اڑھائی سال کے اندر مر جائے گا“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۷۳)

اور سنئے مرزا صاحب نے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کو جو ذیل کا اشتہار دیا:-

”اگر نکاح سے انحراف کیا۔ تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہو گا۔ اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی۔ وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا۔ اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی۔ اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے“

اور سنئے۔ بڑے مرزا صاحب دوبارہ فرماتے ہیں جب میری اس پیش گوئی میں جو بہت دعویٰ یہ ہے کہ وہ کافر مقتدا اڑھائی سال تک مر جائے گا۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۲۵)

بالآخر جبکہ شیخ علی والی پیش گوئیاں خالی گئیں۔ اور آسمانی منکوحہ کے سنجوگ سے بٹی لے گئے۔ تو ہمارے ممدوح مرزا صاحب آنجہانی نے سرد آہ بھر کر اقبال کیا:-

”یہ سچ ہے وہ عورت میرے ساتھ بیاہی نہیں گئی مگر میرے ساتھ اس کا بیاہ ضرور ہو گا۔ جیسا کہ پیش گوئی میں درج ہے۔ وہ سلطان محمد بیگ سے بیاہی گئی“

(”الحکم“ ۱۰ اگست ۱۹۱۱ء)

لیکن سرد آہ کے ساتھ ہی آپ نے اپنے دل کو یوں پرچا لیا:-

”خدا نے فرمایا۔ اس عورت کو جو احمد بیگ کی عورت کی بیٹی ہے۔ پھر تیری طرف واپس لاؤں گا۔ یعنی چونکہ وہ ایک اجنبی کے ساتھ نکاح ہو جانے کے سبب سے قبیلہ سے باہر نکل گئی ہے۔ پھر تیرے نکاح کے ذریعہ سے داخل کی جائے گی“

(ضمیمہ ”انجام آتھم“)

اس ناکامی کے بعد چارپائی کا حوصلہ بڑھانے کے لئے بڑے مرزا صاحب نے عدالت ضلع گورداسپور میں جو حلفیہ بیان دیا۔ اس میں اپنی الہامی زبان میں ارشاد فرمایا:-

”لڑکی کے باپ نے توبہ نہ کی۔ اس لئے وہ بیاہ کے بعد چند مہینوں کے اندر مر گیا...... اس کا خوف اس کے خاندان پر پڑا۔ اور خصوصاً شوہر پر پڑا۔ جو پیشگوئی کا ایک جزو تھا۔ انہوں نے توبہ کی۔ چنانچہ اس کے رشتہ داروں اور عزیزوں کے خط بھی آئے۔ اس لئے خدا نے اس کو مہلت دی“

(اخبار ”اہلحدیث“۔ ۴ مارچ ۱۹۳۳ء)

ادھر ”کامیاب رقیب“ جیسی توبہ کر رہا ہے اس کا حال اوپر درج کیا گیا۔ لیکن آپ کے صاحبزادہ مرزا محمد اسحاق بیگ جو کہ آسمانی منکوحہ کے بطن سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور حال ہی میں آنجہانی مرزا صاحب کے مرید بنے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ:-

”میرے والد صاحب خوف میں مبتلا ہوئے اور انہوں نے حضرت مرزا صاحب سے حسن عقیدت کے متعلق مختلف اوقات پر اپنا اظہار خیال بذریعہ خطوط فرما دیا“

لیجئے۔ اگر ”کامیاب رقیب“ کی توبہ کا حال سننا چاہتے ہو۔ تو وہ بھی سن لو۔ آپ لکھتے ہیں کہ:

”جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو میری موت کی پیش گوئی فرمائی تھی میں نے اس میں ان کی تصدیق کبھی نہیں کی۔ نہ میں اس پیش گوئی سے کبھی ڈرا۔ میں ہمیشہ سے اور اب بھی اپنے بزرگان اسلام کا پیرو رہا ہوں“

{(دستخط) مرزا سلطان احمد از پٹی}

صاحبزادہ نے تو اپنے والد کے توبہ نامہ پر ہڑتال پھیرنے کی سعی لاحاصل کی۔ لیجئے اب کامیاب رقیب کا بڑے مرزا صاحب کو ”اسلام علیکم“ پڑھئے۔ جسے سید محمد شریف صاحب گھڑیالہ ضلع لاہور نے شائع کرانا ضروری سمجھا ہے:-

”مکرم جناب شاہ صاحب! اسلام علیکم میں تا دم تحریر تندرست اور بفضل خدا زندہ ہوں۔ میں خدا کے فضل سے ملازمت کے وقت بھی تندرست رہا ہوں۔ اس وقت بعہدہ رسالداری پنشن پر ہوں۔ گورنمنٹ کی طرف سے مجھے پانچ مربعہ اراضی عطا ہوئی ہے۔ میری جدی زمین بھی قصبہ پٹی میں ہے۔ میرے حصہ میں قریباً ایک سو بیگھہ آئی ہے۔ اور ضلع شیخوپورہ میں بھی میری اراضی قریباً تین مربعہ ہے۔ میری پنشن گورنمنٹ کی طرف سے پینتیس روپیہ ماہوار ہے۔ میرے چھ لڑکے ہیں جن میں سے ایک لاہور میں پڑھتا ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے اسے پچیس روپیہ ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔ دوسرا لڑکا خاص پٹی میں انٹرمیڈیٹ میں تعلیم پاتا ہے۔ میں خدا کے فضل سے اہل سنت والجماعت ہوں۔ میں احمدی مذہب کو برا سمجھتا ہوں۔ میں اس کا پیرو نہیں ہوں۔ اس کو میں جھوٹا سمجھتا ہوں۔ والسلام“

(تابعدار سلطان احمد بیگ پنشنر پٹی۔ ضلع لاہور پنجاب)

(”اہلحدیث“۔ ۱۳ نومبر ۱۹۳۰ء)

ہمارے محترم قادیانی نبی صاحب تو اپنی آسمانی منکوحہ کے خاوند بزرگوار کو نکاح کے اڑھائی سال کے بعد مار کر اس کے بیوہ ہونے کی حالت میں اس کو قادیان لانے کے خواب دیکھ رہے تھے۔ لیکن برا ہو ہمارے چلبلے بیوروی مولانا سید حبیب ایڈیٹر ”سیاست“ لاہور کا۔ جو فرماتے ہیں کہ:-

”مرزا صاحب نے پیش گوئی کی تھی۔ کہ محمدی بیگم صاحبہ کا شوہر فلاں تاریخ تک فوت ہو جائے گا۔ لیکن وہ شخص میرے علم کے مطابق ۲۱ اپریل ۱۹۳۲ء تک یعنی تاریخ مقررہ سے کامل بیس سال بعد تک زندہ تھا۔ اور تا حال زندہ ہے“

(تحریک قادیان۔ صفحہ ۱۴۸)

آنجہانی مولانا محمد حسین بٹالوی کی یاوہ گوئی!

منکوحہ آسمانی کی نسبت کشف کا ٹیلیفون لگا کر بتا دیں۔ کہ آپ کی منکوحہ جو غیر کی فراش ہے آپ کے پلنگ پر کب آئے گی؟ اور جناب فضائل مآب الہامات انتساب ملا محمد بخش صاحب قادری لاہوری کی نسبت جو آپ کی موجودہ محبوبہ پر اپنے الہام کی بشارت و شہادت سے نکاح کی ٹھان بیٹھے ہیں۔ اور نکاح ثانی کے لئے ——— اس نالوان کو مقرر کر چکے ہیں بتا دیں ——— آپ کو اور آپ کی بیوی کو اس سے ——— کب امن حاصل ہو گا؟

(اشاعت السنتہ۔ صفحہ ۱۴۶)

تمہاری منکوحہ آسمانی کو مرزا سلطان محمد بیگ استعمال کر رہا ہے۔ اور تمہاری موجودہ محبوبہ منکوحہ پر ملا محمد بخش نظر رکھتا ہے۔ یہ ...... کہتا ہے۔ جو ...... لوگوں کا شیوہ ہے۔

(اشاعت السنتہ۔ صفحہ ۱۴۰)

خاکت بدہان اے مرزک بدزبان جنہوں نے تیری جورو کو نہیں چھوڑا۔

(اشاعت السنتہ۔ صفحہ ۱۵۱)

”پرکاش“ میں اشتہار دیکر لابھ اٹھائیے!

گناہوں سے چھٹکارا اور ویدک دھرم

(از شری اندر سین جی پلیڈر)

انسان گناہوں کا پتلا ہے۔ یہ بات دنیا بھر کے مذاہب مانتے ہیں ہر شخص اس بات کو دل میں محسوس کرتا ہے۔ اور اپنے گناہوں کو یاد کر کر کے دل ہی دل میں پچھتاتا اور شرمندہ ہوتا ہے۔ اور ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کی تجاویز سوچتا ہے۔ اس لئے سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ان سے چھٹکارا کیونکر ہو؟ اس سوال کو دنیا میں بڑی بھاری اہمیت دی جاتی رہی ہے۔ دنیا کے مذاہب اپنا اپنا حل پیش کرتے ہیں۔ جن میں عظیم اختلافات موجود ہیں۔ ہندو کہتے ہیں۔ کہ گنگا میں اشنان کرو سب پاپ چھوٹ جائیں گے۔ مسلمان اور عیسائی مذاہب نے تو جنم ہی اس سوال کا حل پیش کرنے کے لئے لیا تھا۔ ایک نے حل پیش کر دیا۔ کہ عیسٰی پر ایمان لاؤ۔ دوسرے نے کہا کہ محمد پر ایمان لاؤ۔ بس سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اور خدا کے دربار میں تمہاری سفارش ہو کر تمہیں بہشت مل جاویگا۔ لوگ ان پر ایمان لاتے ہی اس لئے ہیں۔ کہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔ بڑا ہی سستا سودا ہے۔ گنگا جانے کے لئے تو خرچ چاہئے۔ یہاں خرچ کی بھی ضرورت نہیں۔ مگر یہ سب حل سچائی سے کوسوں دور ہیں۔ کیونکہ ان سے انسان کو گناہ آلودہ زندگی بسر کرنے کی اجازت ہو جاتی ہے۔ ایک مسلمان یا عیسائی زندگی بھر پاپ کرتا رہے آخیر میں اس کے گناہ اس لئے ہی معاف ہو جائیں گے۔ کہ وہ ایمان لایا تھا۔ گویا کہ وہ بہشت کے ٹھیکیدار ہیں۔ دنیا میں تو یہی دیکھنے میں آتا ہے کہ عیسائی اور مسلمان سب اپنے کئے کی سزا پاتے رہتے ہیں۔ دنیاوی عدالتیں تو ان کا ذرا بھی لحاظ نہیں کرتیں۔ وہ قیدیں بھگتتے ہیں پھانسی پاتے ہیں۔ انکی جائدادیں نیلام ہوتی ہیں اور وہ بیماریوں سے ستائے جاتے ہیں پھر کیسے یقین ہو کہ ساری عمر سزائیں بھگتتے بھگتتے قیامت کے دن وہ معاف کر دئے جائیں گے۔ دنیا میں تو یہی کرم کا اصول ہے۔ کہ "کیا خوب سودا نقد ہے۔ اس ہاتھ دے۔ اس ہاتھ لے" آخرت میں جاکر یہ اصول کیوں ٹوٹ جاتا ہے؟ سزا و جزا کا قانون خدا ہی کے گھر میں جاکر کیوں ٹوٹ جاتا ہے؟ اگر ایمان لانے سے کسی کی بھوک نہیں مٹتی۔ کسی کا بخار نہیں اترتا۔ تو گناہ کیونکر معاف ہو سکتے ہیں؟ ان کے اس گناہوں کی معافی کے مسئلہ کی تہہ میں کوئی قدرتی اصول کام کرتا ہوا نظر نہیں آتا۔ یہ تو محض ایک من گھڑت ڈھکوسلہ ہے۔ وہ اس مسئلہ پر اس قدر مست ہو گئے۔ کہ اس وشواس پر مست ہو کر انہوں نے دنیا میں ... کل عالم کو زیر و زبر کر ڈالا۔ اور جابجا ... فساد و جدل کا بازار گرم کر دیا۔ عیسائی اور ... کی بازی لگ گئی۔ کہ جیسا سمجھا ہے ... وہ بہشت کو جیتے گا۔ دنیا میں خون ... کی زبان ہیں۔ وہ اپنی اس مسئلہ کی سوجھ بوجھ کی گٹھڑی کو لے کر گھر سے نکل پڑے۔ اور اس مسئلہ کو دنیا میں پھیلانے اور کل عالم کو اپنے مذہب میں لانے کا انہوں نے تہیہ کر لیا۔ اگر یہ اپنے اس یقین کو لے کر نچلے ہو کر گھر میں بیٹھ رہتے۔ تو دنیا میں طوفان برپا نہ ہوتے۔ ایک شخص گھر میں اپنی جورو کا نام بیگم رکھ لے۔ تو اس سے کسی کا کچھ نہیں بگڑتا۔ مگر جب وہ اوروں کو بھی مجبور کرے۔ کہ وہ بھی اپنی بیویوں کا نام بیگم رکھیں۔ ورنہ ان کا سر قلم کر دیا جائے گا۔ تو پھر ظلم کی بنیاد بندھ جاتی ہے۔ اور جنگ و جدل کا پیدا ہونا لازمی ہو جاتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے دوسروں کو مجبور کرنے میں ہی اپنے اپنے پیغمبر کی اعلٰی خدمت خیال کر لی۔ اور اسی کو نجات کا ذریعہ بنا لیا۔ دنیا میں ایسے متشرع مذاہب پیشتر کبھی پیدا نہ ہوئے تھے۔ بدھ دھرم پہلا متشرع مذہب تھا۔ مگر اس نے شانتی اور آہنسا سے اپنا پرچار کیا تھا۔ یہ مسئلہ دنیا میں ایک اگیان کا پہاڑ بنا ہوا ہے۔ جس کو اڑانا سب کا فرض ہے۔ اسی لئے اس سوال پر وچار کرنا نہایت ضروری ہے۔

ویدک مت کو ہی یہ فضیلت حاصل ہے کہ وہ اس سوال پر شانتی سے وچار کرتا ہے۔ اور گناہوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کا صحیح راستہ ہم کو بتلاتا ہے۔ یہ ہماری توجہ قدرت کے بہان ہم کی طرف مبذول کراتا ہے۔ کہ ہمارے سب گناہ ہمارے کرموں سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اور ہمارے کرموں سے ہی ان سے چھٹکارا ہو سکتا ہے۔ ہمارے تمام گناہ ہمارے من کے اندر رہتے ہیں۔ من ہی ان کا نواس استھان ہے۔ یہ ہمارے من کی تمام بری حالتوں کے ذمہ دار ہیں۔ حسد۔ کینہ۔ دشمنی۔ غصہ۔ رنج و غم۔ کاہلی۔ راگ دویش اور جہالت وغیرہ من کے سارے دوش اور من کی ساری بدعادات ہمارے پاپ کرموں کا ہی نتیجہ ہیں۔

یہی من کی بری حالتیں ہمارے دکھوں کو پیدا کرنے والی ہیں۔ اور من کو دنیاوی واسناؤں اور خواہشوں میں پھنسانے والی ہیں۔ جس قدر من پاپ کرتا جاتا ہے۔ اسی قدر زیادہ وہ ان میں پھنستا جاتا ہے۔ اور اس کی رغبت پرکرتی کی طرف یعنی سنسارک خواہشوں کی طرف زیادہ ہی زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ برعکس اس کے جس قدر پاپ کو من چھوڑتا جاتا ہے۔ یعنی خواہشوں اور بدعادات سے دور بھاگتا ہوا نیک کرموں اور پرماتما کے پریم میں لین ہوتا ہے۔ اسی قدر زیادہ وہ پرکرتی کو چھوڑ کر پرماتما کی اور بڑھتا جاتا ہے۔

پاپ کیا ہے؟ وہ محض ایسا کرم ہے۔ جو پرکرتی کی طرف من کو لے جائے۔ اور پنیہ کیا ہے؟ جو پرماتما کی طرف لے جائے۔ من کے لئے صرف دو ہی راستے ہیں۔ ایک پرکرتی کا یعنی دنیاوی لذتوں اور پھندوں کا۔ اور دوسرا پرماتما اور موکھش کا۔ ان کے سوائے تیسرا اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ جو باتیں پرکرتی میں پھنسانے والی ہیں۔ وہی پاپ۔ اور جو پرماتما کی اور لے جانے والی ہیں۔ وہی پنیہ ہیں۔ جس طرح تھرمامیٹر میں حرارت کی کمی بیشی پارہ کے درجہ کو تبدیل کرتی رہتی ہے۔ اسی طرح ہمارے نیک و بد کرم ہمارے من کی حالت کو تبدیل کرتے رہتے ہیں۔ یہی ایک واحد قدرتی قانون ہے۔ جو ہر ایک پرانی کی حالت میں یکساں کام کرتا ہوا پرتکھش نظر آتا ہے۔ کسی کے گناہ معاف کر دینے سے من کبھی شدھ نہیں ہو سکتا۔ نہ ہی یہ کسی کے کفارہ سے شدھ ہو سکتا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ کسی کے دوا عمر بھر کھلائے۔ اور بخار بکر کا اترے۔ اصول تو یہ ہے۔ کہ جو کرے گا۔ وہی پائے گا۔ انسان محض نیکی اور پرماتما کے پریم سے اپنے من کے پارہ کو اونچے درجہ پر لے جاتا ہوا پرماتما تک پہنچ جاتا ہے۔ اور برے کرموں سے اپنے من کے پارہ کو صفر درجے سے بھی نیچے لے جاتا ہے۔ اور پاپ کیا پرکرتی میں لین ہو جاتا ہے۔ جہاں اس کو دکھ ہی دکھ اٹھانے ہوتے ہیں۔ یہ محض مختلف قسم کی نیکیاں اور پاک کرم ہی ہیں۔ جو کہ ہم کو گناہوں سے چھڑا سکتے ہیں اور وہ اس لئے کہ وہ ہمارے من کے پارہ کو صفر درجہ سے چڑھا کر پرماتما کی اور دور لے جاتے ہیں۔ جو دکھ ہم کو پاپوں سے اٹھانے پڑتے ہیں۔ وہ بھی من کا سدھار کرتے ہیں۔ وہ ہم کو پرماتما کی یاد دلاتے ہیں۔ اور یہی ان کا فائدہ عظیم ہے۔

ہم کسی کی جان لے کر کسی کو نقصان یا ایذا پہنچا کر فتنہ و فساد اور جنگ و جدل سے کبھی اپنا بھلا نہیں کر سکتے۔ یہ سب سخت گناہ ہیں۔ اور من کے پارہ کو صفر درجہ سے بھی نیچے لے جانے والے ہیں۔ یہ پرماتما کی طرف کسی صورت میں نہیں لے جا سکتے۔

"گندم از گندم بروید جو ز جو"

جیسا کوئی کرے گا۔ ویسا ہی بھرے گا۔ یہی قدرتی کرم کا قانون ہے۔ جو لوگ پیغمبر اور رشی کہلائے۔ وہ بھی محض اپنے نیک کرموں کی وجہ سے ہی کہلائے۔ ورنہ ان کا نام تک مثل دیگر اشخاص کے دنیا سے مٹ گیا ہوتا۔

گناہوں سے چھٹکارا کا طریقہ محض دوسروں کے ساتھ نیکی کرنا ہی ہے۔ پرماتما کرے۔ کہ دنیا کے تمام مذاہب والے اس قانون کو سمجھیں۔ اور دوسروں کے ساتھ امن اور آشتی سے رہنا سیکھیں۔ اور اپنی کوربینیوں اور زبردستیوں کو چھوڑ دیں۔ دوسروں پر جبر اور ظلم و ستم کرنا چھوڑ دیں۔ اور خلقِ خدا کی

ویدک شکشا

استری جاتی کے اُدھار سے ہی منشیہ ماتر کا کلیان ہو سکتا ہے

استری جاتی پر ہندوؤں کے اتیاچار اور اُن کی اُنّتی کے سادھن

از شری چوہدری جگن ناتھ جی دت آریہ کنجروڑی حال مقیم بھٹنڈہ

ویدِک گرنتھوں میں استری کو نہ صرف مرد کے برابر بیان کیا گیا ہے۔ بلکہ اس کو گھر کی مالکہ کے نام سے پکارا گیا ہے اور اسے اپدیش دیا گیا ہے۔ کہ گھر اور گھر کے سب پر حکومت کرے۔ چنانچہ رگ وید منڈل ۱۰ سُوکت ۸۵ منتر ۲۶ میں پتنی سے یوں خطاب کیا گیا ہے:۔

"گھر کی مالکہ بننے کے لئے گھر چلو۔ اور جتنے لوگ وہاں جمع ہوں۔ اُن سے رانیوں کی حیثیت میں گفتگو کرو"۔

پھر کہا ہے۔ "خود خوش رہو۔ اور اپنے بال بچوں سمیت خوشحال ہو۔ گرہست میں آکر خوب ہوشیاری سے راج کرو۔ اپنے ساس اور سسر پر پورا اختیار جماؤ۔ اپنی نند اور اپنے دیوروں پر کھُلی حکومت کرو"۔

اسی خیال کو منو سمرتی میں نہایت زور سے پرگٹ کیا گیا ہے ——— جہاں عورتیں خوش رہتی ہیں۔ وہاں سارا کُنبہ خوش رہتا ہے۔ جہاں انہیں ناراض اور دُکھی رکھا جاتا ہے۔ وہاں سارا کُل دُکھی اور ناخوش رہتا ہے۔ باپ بھائی۔ خاوند اور دیور اگر گرہست کا حقیقی آنند چاہتے ہیں۔ تو انہیں چاہئے۔ کہ اپنی لڑکیوں۔ بہنوں۔ استریوں اور بھاوجوں کی مان پرتشٹھا کریں۔

यत्र नार्यस्तु पूज्यन्ते रमन्ते
तत्र देवता
यत्रैतास्तु न पूज्यन्ते सर्वास्त
त्राफला क्रिया

جہاں استریوں کا مانیہ ہوتا ہے۔ وہاں دیوتا یعنی سُکھ۔ دھن اور ساحتی سنتان ہوتی ہے اور جہاں اُن کی پوجا نہیں ہوتی۔ وہاں اعلیٰ سے اعلیٰ کام نشپھل ہو جاتے ہیں۔

शोचन्ति जामयो यत्र विनश्य
त्याशु ।
तत्कुलम न शोचन्ति तु यत्रैता
वर्द्धते तद्धि सर्वदा ॥

جس کُل میں استریاں شوک میں رہتی ہیں۔ وہ شیگھر ہی نشٹ ہو جاتا ہے۔ جہاں استریاں پرسن رہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ پھولتا پھلتا رہتا ہے۔ جس گھر میں عورتیں بے قدر اور بے عزت ہو کر بددعائیں دیتی ہیں۔ وہ گھر کا گھر اس طرح نشٹ ہو جاتا ہے۔ کہ گویا کسی نے سب کو زہر دے کر مار دیا ہے۔ اس واسطے جو لوگ اقبال کے خواہشمند ہیں۔ انہیں چاہئے۔ کہ وہ ہمیشہ عورتوں کی پوجا کیا کریں۔

ویدک شکشا کا اُلنگھن

جہاں ویدوں نے استری جاتی کا مانیہ اور پرتشٹھا کرنے کے اتیرکت اسے مردوں کے برابر کا درجہ دیا ہے۔ وہاں منشیہ جاتی نے اس کے وپریت استری جاتی کا اپمان کر کے اسے پاؤں کی جوتی تک تصور کیا ہے۔ استریاں ہمیشہ منشیوں کے ساتھ باوفا رہی ہیں۔ مگر اس کے بالمقابل منشیوں نے نفرت انگیز بے وفائی کی ہے۔ بطور درشٹانت آپ دیکھیں۔ کہ سیتا مہارانی ایک راجہ کی بیٹی نازک اندام۔ محلوں میں نرم گدیلوں پر آرام کرنے والی۔ اور ناز و ادا سے پرورش یافتہ کیول پتی پریم میں رنگی ہوئی رام چندر جی کے ساتھ دشوار گزار گھاٹیوں۔ خاردار گھنے جنگلوں۔ صحرا اور بیابانوں میں سیوا کی خاطر گھومتی ہے۔ کہیں اندھیری رات ہے۔ بوندا باندی ہو رہی ہے۔ دریا کا کنارا ہے۔ سردی کا موسم ہے۔ بھیانک جنگل ہے۔ جنگلی درندے ارد گرد بلبلاتے ہیں۔ وہ کبھی برکشوں کی اوٹ میں رات کا وقت گزارتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ راون کی قید میں محض جنگل میں رہائش پذیر ہونے کے کارن پھنس جاتی ہے۔ اور کتنی مدت رنج و غم میں مبتلا رہتی ہوئی جدائی کے صدمے سہتی ہے۔ اس کو طرح طرح کی مصائب و تکالیف دی جاتی ہیں۔ اور پتی دھرم سے پتت کرنے اور دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ مگر وہ اپنے پتی برت دھرم پر چٹان کی طرح مضبوط و قائم رہتی ہے۔ مگر جب رام چندر جی خونریز جنگ و جدال کر کے اُس کو راون کی قید سے چھڑا کر واپس لاتے ہیں۔ تو اس کو گربھ اوستھا میں باوجود اس کی پریکشا لے کر بے گناہ جان لینے کے پھر بھی بنباس جانے کا حکم صادر کرتے ہیں۔ پر اُس کی سیوا اور ساتھ کے ساتھ جنگلوں میں خاک چھاننے اور پورے طور پر باوفا رہنے کا جو صلہ ملتا ہے۔

راجہ نل قمار بازی میں سب کچھ ہار کر جنگل کی راہ لیتا ہے۔ اُس کی رانی دمینتی اُس کے ہمراہ جاتی ہے۔ وہ اس کو عالم خواب میں جنگل میں چھوڑ کر کہیں بھاگ جاتا ہے۔ وہ بیچاری پتی ورتا جنگلوں میں اس کی تلاش میں سرگرداں اور طرح طرح کی مصائب برداشت کرتی ہے۔ اور آخر اس کا پتہ لگا کر دم لیتی ہے۔ مگر راجہ اس کے اٹوٹ پریم کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ اسی پرکار اور بہت سے درشٹانت ہیں۔ جن سے واضح ہوتا ہے۔ کہ پورو کال میں استریاں ہمیشہ وفادار رہی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک مہاراجہ کی لڑکی گدھے کالیداس سے دھوکہ سے بیاہی گئی۔ پرنتو بجائے اس کا تیاگ بالفرت کرنے کے اُس کو سوبُدھ دیا۔ پڑھا کر بھارت ورش کا شیکسپیئر بنا دیا۔ کالیداس سا سنسکرت کا کوئی آج تک پیدا نہیں ہو سکا۔ اگر کوئی منشیہ ہوتا۔ اور اس کا سمبندھ کسی گنوار استری سے ہو جاتا۔ تو فوراً اس کا تیاگ کر کے دوسرا بیاہ کر لیتا۔

ایسے ہی پدماوتی جو نہایت خوبصورت اور چاند کو شرمانے والی نازک اندام تھی۔ ایک راجہ سے بیاہی گئی۔ اُس کے حسن کی تعریف سن کر علاؤالدین خلجی جو اُس وقت ہندوستان کا بادشاہ تھا۔ اُس کے حاصل کرنے کا خواہشمند ہوا۔ چنانچہ اُس نے راجہ کے دیش پر چڑھائی کی۔ معرکہ کا جنگ ہوا۔ راجپوتوں نے بڑی مردانگی اور بہادری سے مقابلہ کیا۔ اور انہوں نے خلجیوں کے چھکے چھڑا دئے۔ آخر علاؤالدین نے ہتھیار ڈال دئے۔ اور صلح کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔

مگر انکساری سے اُس نے التجا کی۔ کہ مجھے پدماوتی کا چہرہ دکھلایا جائے۔ راجہ جو صاف دل اور سادگی کا نمونہ تھا۔ اس بات پر رضامند ہو گیا اور اُس نے اپنی استری کو آئینہ میں سے منہ دکھنے کے لئے کہا تاکہ اُس کے چہرہ کا عکس علاؤالدین دیکھ سکے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جب علاؤالدین نے اُس کے نورانی خوبصورت چہرہ کو دیکھا۔ تو اُس کو اُس کے حاصل کرنے کا اور بھی زیادہ اشتیاق ہو گیا۔ وہ باتوں باتوں میں راجہ کو ہمراہ لے گیا۔ اور اُس کو قید کر لیا۔ جب پدماوتی کو راجہ کی گرفتاری کا پتہ لگا۔ تو اُس پر رنج و الم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ مگر آج کل کی عورتوں کی طرح اُس نے رونے پیٹنے پر زور نہیں دیا۔ بلکہ حوصلے سے اُس کے چھڑانے کے لئے تجویز نکالی۔ یعنی بادشاہ علاؤالدین کو پتر لکھا۔ کہ فلاں دن میں آپ کو اپنی گولیوں اور سہیلیوں کے ہمرکاب ملنے کے لئے آ رہی ہوں۔ اس کا پتر بادشاہ پڑھ کر بہت ہی خوش ہوا۔ اس کی باچھیں کھل گئیں۔ گویا اُس کو کوئی راج مل گیا ہے۔ وقت مقررہ پر پدماوتی اسوقت سورا جپوتوں کو استریوں کے بھیس میں ڈولیوں میں بٹھلا کر گئی۔ جب جنگی ہتھیاروں سے مسلح تھے۔ اُس نے نجو فاصلہ پر ڈیرہ لگا کر بادشاہ کو پیغام بھیجا۔ کہ اب میں آپ کی شرن میں آ چکی ہوں۔ فقط اتنی درخواست منظور کیجئے۔ کہ میرے پتی کو ایک دفعہ مجھ سے ملا دیجئے۔

بادشاہ خوشی کے مارے جامہ میں پھولے نہیں سماتا تھا۔ اُس نے اُس کی درخواست کو منظور کر کے راجہ کو اُس کے ملنے کے لئے آزاد کر دیا۔ جونہی کہ راجہ پدماوتی کے پاس پہنچا۔ تو یہی وہ دونو گھوڑوں پر سوار ہو کر وہاں سے بھاگ نکلے۔

جب بادشاہ نے ڈولیوں کو جا کر دیکھا۔ تو وہاں پدماوتی اور راجہ ندارد۔ ڈولیوں سے راجپوتوں نے نکل کر اس کی فوج کی خوب خبر لی۔ اور غارت تباہ کر کے چلے آئے۔ اس کے بعد علاؤالدین نے پھر اس راجہ پر حملہ کیا۔ نہایت خونریز جنگ ہوا۔ راجہ مقابلہ نہ کر سکا۔ آخر قلعہ فتح ہو گیا۔ مگر پدماوتی اور دوسری رانیوں نے اپنے آپ کو جلا دیا۔ اس طرح سے پدماوتی نے اپنے پتی کو بھی بچا لیا۔ اور اپنی عصمت بھی بچائی۔

سنسار بھر میں کوئی ایسی مثال پتی برت استریوں کی نہیں ملتی۔ جیسی کہ بھارت ورش میں ہندو جاتی میں۔ پتی کی مرتیو پر ان کے ساتھ چتا پر پریم کی تار میں بندھے ہوئے بھسم ہو جانا ہندو جاتی کی استریوں کا ہی جوہر ہے۔ مگر افسوس کا مقام ہے۔ کہ آج تک کوئی منشیہ اپنی استری کی مرتیو پر اس کی چتا میں بھسم ہوتے نہیں دیکھا گیا۔ جس سے صاف عیاں ہے۔ کہ استریاں وفادار واقع ہوئی ہیں۔ اور منشیہ بے وفا۔ اس کے اتیرکت انسان بجائے اس کے کہ ان کے ستی ہونے۔ ان کے اٹوٹ پریم۔ پتی برت دھرم اور حوصلہ و دلیری کی داد دیتے۔ الٹا ان کو پتی کے ساتھ بھسم ہونے کے لئے مجبور کرنے لگے۔ اور اس کو دھرم تصور کرنے لگے۔

بھلا ہو لارڈ ولیم بینٹنگ صاحب کا۔ جس نے اس بدرسم کو قانوناً بند کر دیا۔ اس وقت ہندو دھرم کے ٹھیکیداروں نے چیخ پکار سے زمین و آسمان سر پر اٹھا لیا۔ دوڑو۔ جاگو۔ ہمارا دھرم نشٹ ہو چلا۔ بے گناہ استریوں کے چتا میں کود کر بھسم ہونے سے باز رکھنے کے لئے قانون بنایا جاتا ہے۔ مگر دھرم جن کا سمندر میں غرق ہوتا ہے۔ خبر نہیں اُن لوگوں نے دھرم کس بات کو سمجھ رکھا ہے؟

انسان عورتوں کو بُری نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

بیچاری معصوم دیویوں کے حق میں بُرے اور گندے خیالات اپنے دماغوں میں بھر لیتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ اس کی عقل چوٹی کے پیچھے ہے۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ عورت میں عقل نہیں ہے۔ اس کی مت گھری کے پیچھے ہے۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ اس کو خوش کرنے کے لئے جھوٹ بول دینا پاپ نہیں۔ بات یہاں تک مشہور کی جاتی ہے۔ کہ ایک بزرگ نے جس کی بنائی ہوئی کتابوں کے پڑھنے پڑھانے کا رواج اس دیش میں سینکڑوں برس تک رہا ہے۔ اور اب تک بھی وہ بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ عورتوں کے چرتر یعنی مکر و فریب کو بہت سی جلدوں میں لکھا۔ لوگوں نے یہ بات اس کی ماتا کو سنا دی۔ جب گھر میں گیا۔ تو اس کی ماتا نے اس سے پوچھا۔ بیٹا کیا یہ سچ ہے۔ کہ تم نے استریوں کے چھل چرتروں کی کوئی کتاب لکھی ہے؟ اس نے جواب دیا۔ "ہاں"۔ اس پر ماتا نے کہا۔ کہ اچھا پُتر! میں جو تمہاری جنم داتی ہوں۔ جس نے تم کو ۹ ماس تک اپنے پیٹ میں رکھا۔ اور تم کو تکلیف نہ ہونے دی۔ اور پھر تیرے جنم کے سمے کتنا دکھ اٹھایا۔ اور تیرے پالن پوشن میں کتنا یتن کیا۔ رات کو سونا اور دن کو آرام کرنا تیری خاطر چھوڑا۔ وغیرہ وغیرہ۔ کیا مجھ میں بھی وہ سب چھل چرتر موجود ہیں؟

اس بزرگ گرنتھ کرتا نے جواب دیا۔ کہ ماتا! یہ سب کچھ ٹھیک ہے۔ مگر تو میری ماتا ہے۔ شاید گرنتھ میں دو چار کم ہوں گے۔ غور کرو۔ کہ یہ ذہنی نقشہ استریوں کے لئے کتنا ہانی کارک اور دلوں کو توڑنے والا اور نراش کرنے والا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ مرد اپنے آپ کو عقلمند کہتے ہیں۔ مگر بہنوں، ماتاؤں اور استریوں کے بارہ میں ایسے ایسے قبیح خیالات کے رکھنے کا کوئی پربندھ نہیں کرتے ہیں۔

ان دیویوں کو پاؤں کی جوتی سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ ایک اُتاری اور دوسری پہن لی۔ سمجھو! وہ مشینری ہی جس کی پروا نہ کی جائے۔ خراب ہو کر کام دینے کے قابل نہیں رہتی۔ اسی پرکار استریاں جو بچے پیدا کرنے کی مشینری کے سمان ہیں۔ اگر ان کی آپ پرواہ نہیں کرتے۔ ان کا اپمان کرتے ہیں۔ اور ان کا بھلی بھانتی پالن پوشن نہیں کرتے۔ تو آپ کے لئے اعلیٰ سنتان کیسے اُتپن کرنے کے یوگیہ ہوں گی؟ جو گُن کارن میں ہوتا ہے۔ وہی معلول میں ہوتا ہے۔ اگر آپ کی ماتائیں شودر ہیں۔ تو آپ جو ان کے خون سے پیدا ہوئے ہیں۔ کیا اس طرح آپ سب شودر نہیں ٹھہرتے؟

(باقی آئندہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

پھلت جیوتش کا جال (نمبر ۵)

گنت کے ساتھ پھلت کا نامعقول تعلق

(از شری وشوناتھ جی آریہ اپدیشک)

"پرکاش" کی گزشتہ چار اشاعتوں میں یہ ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ پھلت جیوتش کی پیدائش بھارت ورش میں نہیں ہوئی۔ یہ ودیا ودیشیوں یونانیوں وغیرہ کی ایجاد ہے۔ اور وہیں سے بھارت ورش میں پھیلی ہے۔ اب یہ بتایا جائے گا۔ کہ پھلت جیوتش کی سب باتیں محض ایک وہم ہیں۔ اور نامعقول طور پر اسے گنت کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے۔ گنت کے حساب میں پہلے بتایا گیا ہے۔ کہ بدھ شکر آدی گرہ سورج کے گرد گردش کرتے ہوئے کس طرح نکھشتروں یا راشیوں کے سامنے دیکھے جاتے ہیں۔ پس گرہوں کی اس تبدیلی کو وہمی طور پر مختلف انسانوں کے ساتھ جوڑ کر من گھڑت پھلادیش کہا جاتا ہے۔

جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت چاند کسی نہ کسی نکھشتر کے سامنے ہوتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے۔ چاند ایک ماہ میں تمام نکھشتروں یا راشیوں کا ایک دورہ پورا کرتا ہے۔ جس دن وہ جس نکھشتر کے سامنے ہوتا ہے۔ جنتری میں وہی نکھشتر درج ہوتا ہے۔ اور جتنی مدت تک اس میں رہتا ہے۔ وہ گھڑی پل کے حساب سے درج ہوتا ہے۔ بس پھلت جیوتشی جی مہاراج بچہ کا وہی جنم نکھشتر یا جنم راشی مقرر کر دیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے ہر ایک راشی کے ساتھ کچھ حروف بھی وہمی طور پر گھڑ لیے ہیں۔ جن کے مطابق جنم نام رکھا جاتا ہے۔ مثلاً جس کا جنم اشونی اور بھرنی نکھشتر یعنی میکھ راشی میں ہوا۔ اس کے نام سے پہلے چے۔ چو۔ لا۔ لی۔ لو۔ لے۔ لو۔ آ میں سے کوئی حرف لگایا جاتا ہے۔ یعنی اس کا نام چونی لال۔ چیت رام۔ چوکھا مل۔ لاجپت رائے۔ لیلا رام۔ لوک ناتھ۔ لیکھراج۔ لوکو رام۔ اوساسنگھ وغیرہ رکھا جاتا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ ان راشی چکروں میں پڑ کر لوگ اپنے بچوں کے کئی طرح کے فضول نام رکھنے کے لئے مجبور ہوتے ہیں۔ اور شائستہ سندر اکھشروں اور سندر ارتھوں والے نام رکھنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ بچہ کی پیدائش کے وقت مختلف گرہ مختلف راشیوں میں ہوتے ہیں۔ جنم پتری میں وہ بھی لکھے جاتے ہیں۔ اور وہی ۱۲ گھروں والا بچہ کا زائچہ ہوتا ہے۔ اس کے مطابق ہی پھلت جیوتشی جی مہاراج ورش پھل یا عمر بھر کا پھلادیش کہتے ہیں۔ پھلادیش کی من گھڑت باتیں پستکوں کے روپ میں محفوظ ہو چکی ہیں۔ یہ یونانیوں کی الگ ہیں۔ اور ان سے ملتی جلتی سنسکرت بھاشا میں بھارت ورش کے لئے بھی بنائی گئیں۔ انہی میں لکھے پھلادیش کو جیوتشی جی مہاراج کہہ کر اپنے گراہکوں کو ٹھگتے ہیں۔ مثلاً شنی گرہ جو سورج کے گرد اپنی ایک گردش ۳۰ سال میں پوری کرتا ہے۔ اور ایک راشی میں $2\frac{1}{2}$ سال تک رہتا ہے۔ اس کا پھل عموماً خطرناک ہی بیان کیا گیا ہے۔ اب بارہ راشی والے منشیوں میں سے کبھی نہ کسی پر سنیچر کا سایہ ضرور رہتا ہے۔ اس کے ساتھ دوسرے گرہ بھی اثر ڈالتے ہیں۔ اور جیوتشی جی ڈھیہ کا آگمن بتلا کر اپنے مورکھ یجمانوں سے پوجا پاٹھ کے نام سے بہت سا دھن لوٹ لیتے ہیں۔

عام ہندو اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ بارہ سال کے بعد سنگھ گنتی پڑا کرتی ہے۔ جس سے ۱۳ ماہ تک کوئی شادی نہیں ہو سکتی۔ بات یہ ہے۔ کہ برہسپتی (مشتری) سورج کے گرد اپنی ایک گردش ۱۲ سال میں پوری کرتا ہے۔ اس لئے ایک راشی میں ایک سال یعنی ۱۳ ماہ رہتا ہے۔ بارہ راشیوں میں جب یہ سنگھ راشی کے سامنے آتا ہے۔ اور برابر ۱۳ ماہ تک اسی راشی میں موجود رہتا ہے۔ تب سنگھ گنتی قرار دی جاتی ہے۔ اور اس کال میں وواہ کرنا ممنوع سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح ہر ایک گرہ کے مختلف راشیوں میں مختلف اثر بتلائے گئے ہیں۔ اور انہی کی بنا پر پھلادیش کہا جاتا ہے۔

جس نے علم ہیئت کا مطالعہ نہیں کیا۔ وہ کیا جانتا ہے۔ کہ یہ راشی اور گرہ کیا ہوتے ہیں؟ اور عموماً اچھے پڑھے لکھے آدمی بھی اس ودیا سے ناواقف دیکھے گئے ہیں۔ اس لئے وہ جیوتشیوں کے جال میں جلدی پھنس جاتے ہیں۔ لیکن اس ودیا کو پوری طرح سے جاننے والا نہ صرف ان ٹھگوں سے خود بچتا ہے۔ بلکہ دوسروں کو بھی انکے ہتھکنڈوں کا شکار نہیں ہونے دیتا۔ وہ جانتا ہے۔ کہ نکھشتر یا راشی ستاروں کے جھنڈ کا نام ہے۔ جو ہم سے بہت دور کے سورج ہیں۔ اور گرہ تو ہماری زمین کی طرح ہی اپنی مقررہ رفتار پر گردش

کرتے ہیں۔ ہماری زمین پر صرف ان کی کشش ثقل حرارت اور روشنی کا اثر پڑتا ہے۔ اور وہ بھی سب پر یکساں۔ لیکن ہمارے کاروبار کے نفع نقصان پر ان کا کچھ بھی اثر نہیں پڑتا۔ اس وقت یوروپ میں اس ودیا کی بہت ترقی ہو چکی ہے۔ لیکن کسی بھی ہیئت دان نے انکے وہمی اثرات کی تصدیق نہیں کی۔ چونکہ یورپ میں بھی اس ڈھنگ ودیا کے لوگ رہتے ہیں۔ اس لئے پچھلے دنوں امریکہ کے ہیئت دانوں کے سامنے یہ سوال لایا گیا۔ کہ کیا آپ پھلت جیوتش کی کسی حد تک تصدیق کر سکتے ہیں؟ سب نے متفقہ طور پر جواب دیا۔ کہ ہم نے پھلت جیوتش کا رتی بھر اثر بھی انوبھو نہیں کیا۔ تھوڑے دن ہوئے۔ اخبارات میں شائع ہوا تھا۔ کہ جرمنی کے چانسلر ہر ہٹلر نے ایک جیوتشی سے پوچھا۔ کہ میرے اس عہدہ کی میعاد کتنی ہے؟ اور میرے بعد اس عہدہ پر کون متعین ہوگا؟ اس نے جواب دیا۔ کہ آپ کی میعاد تین سال ہے۔ اور آپ کے بعد ہنڈن برگ اس عہدہ پر ممتاز ہوگا۔ ہنڈن برگ وفات پا گئے۔ اس بات کے جھوٹ ثابت ہونے سے اس نے پھلت جیوتش کا پرچار جرمنی میں بند کر دیا۔ عام طور پر اخبارات میں ان مہنتیا وادیوں کی پیشگوئیاں چھپتی رہتی ہیں۔ جو عموماً جھوٹی ہی نکلتی ہیں۔ مہاتما گاندھی اور پنڈت مدن موہن مالویہ کے درمیان کمیونل اوارڈ کے سمجھوتے کے متعلق جو کانفرنس بنارس میں ہو رہی تھی۔ اس کے متعلق جیوتشیوں نے کہا تھا۔ کہ سمجھوتہ ہو جائے گا۔ لیکن نتیجہ اس کے برخلاف نکلا۔

پھلت جیوتشیوں کے مضامین بھی عموماً اخبارات میں نکلتے رہتے ہیں۔ جن میں وہ نئی تحقیقات کے ساتھ بھی اپنا تعلق جوڑنا چاہتے ہیں۔ لیکن ان کی باتیں بھی سائنس کے خلاف صرف من گھڑت ہوتی ہیں۔ پچھلے دنوں مجھے ایک پھلت جیوتشی کا اس وشے پر ایک مضمون پڑھنے کا موقعہ ملا۔ جس نے لکھا تھا۔ کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ جو گرہ اس کی جنم راشی میں اُفق پر نمودار ہوتے ہیں۔ ان کے ذرات کا بچہ کے جسمانی ذرات کے ساتھ خاص تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے عمر بھر اس کے اوپر ان کا اثر ہوتا ہے۔ سائنس کے ساتھ معمولی مس رکھنے والے لوگ ان باتوں سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو اس طرح کی باتیں محض ایک دھوکہ ہیں۔ اول تو گرہوں کے ذرات کی دھونی زمین پر پہنچ ہی کیسے سکتی ہے۔ ہماری زمین کے ذرات ہوا میں چند میل تک پہنچ کر رہ جاتے ہیں۔ آگے صرف لطیف ہوا ہے۔ اور دو تین سو میل کے بعد اس کا بھی خاتمہ ہو جاتا ہے۔ ہوا کا فی انچ پر ۱۵ پونڈ دباؤ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ یہ بھی

قرآن میں خدا کا سوروپ

(دیبکھک شری سادھو رام جی شاستری پرنسپل عربی سنسکرت مہاودیالیہ امرتسر)

دھرم کے پریمی بھائیو! کسی کتاب کے الہامی ہونے کے لئے جہاں اور بہت سے ثبوت اور معیار مقرر کئے جا سکتے ہیں - وہاں سب سے ضروری معیار یہ بھی ہے - کہ وہ کتاب ایشور کی ہستی اور سوروپ کا پورا اور سچا ثبوت دے - اگر کوئی کتاب پرماتما کے سوروپ کو ٹھیک ٹھیک نہیں بتاتی - تو اس کے الہامی ہونے میں شک ہے - اور بجا شک ہے مسلمان دوست توحید کے ترانے کی سنتی میں یہ کہہ اٹھتے ہیں - کہ پرماتما کے سوروپ کو جس ٹھیک طریقہ پر قرآن نے بتایا - دنیا کی تمام الہامی کتب اس کے بتلانے میں قاصر ہیں - آج ہم اس دعویٰ کا امتحان آیات قرآنی کے آدھار پر کرنا چاہتے ہیں - کہ آیا واقعی قرآن کی آیتوں میں ایشور کا حقیقی اور سچا سوروپ بیان کیا گیا ہے؟

ہر ایک آدمی کی عقل اس بات کی گواہی دیتی ہے - کہ ایشور نیائے - دیا اور سروگیہ آدی گنوں والا ہونا چاہئے - نیائے - دیا اور علم آدی گن انسان کے اندر بھی بہتر سمجھے جاتے ہیں - لیکن انسان کے اندر انکی تکمیل نہیں ہوتی - پرماتما کے اندر یہ گن پورے طور پر اور مکمل ہونے چاہئیں - آؤ - اس بات پر وچار کریں - کہ یہ اچھے گن قرآن کے خدا میں کہاں تک پائے جاتے ہیں :-

۱- قرآن کا خدا نیائے کاری نہیں ہے - کیونکہ قرآن میں آیا ہے :-

"ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب"

پارہ ۳ رکوع ۱۱

ارتھ - بے شک اللہ جس کو چاہے رزق دیتا ہے بے حساب

دوسری آیت - فیضل اللہ من یشاء ویھدی من یشاء

پارہ ۱۳ رکوع ۱۱

ارتھ - اللہ جس کو چاہے گمراہ کرتا ہے - اور جس کو چاہے راہ یاب کرتا ہے ؛-

تیسری آیت - یمحو اللہ ما یشاء و یثبت ؛

پارہ ۱۳ رکوع ۱۱

ارتھ - اللہ جس کو چاہے مٹاتا ہے - اور جس کو چاہے ثابت رکھتا ہے :-

پیارے بھائیو! ان آیات سے صاف ظاہر ہے - کہ اللہ کے کوئی قانون اور اصول نہیں ہیں - جو اس کی مرضی ہو - کرے - کوئی حساب کتاب نہیں - معلوم ہوتا ہے - کہ انہی آیات کی تقلید آج کل کے تمام فرمانروایان نے بھی کی ہے - کبھی ایک پر تو بے حساب عنایات ہیں - اور کبھی ایک کا بے حساب گلا گھونٹا جا رہا ہے - لیکن فرق ہے تو صرف یہ - کہ ایک مدبر پہلے سے ہی اس بات کا اندازہ لگا سکتا ہے - کہ ان مقلدوں کی بے حساب عنایت کن کے اوپر ہوگی - اور بے حساب گلا کن کا گھونٹا جائے گا - کاش خدا کی حکومت میں بھی اس بات کی تمیز ہو جاتی :-

پہلی آیت کو پڑھتے ہوئے ایک سوال اٹھتا ہے - وہ یہ کہ قرآن میں ایک جگہ آیا ہے - کہ انسان کو جو کچھ پراپت ہوتا ہے - وہ اس کے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے - اس سے کرموں کے پھل کی پراپتی صاف ظاہر ہے - لیکن اس آیت میں کرموں کی کوئی وقعت نہیں - اسی طرح ان دونوں آیتوں میں نقصان پایا جاتا ہے :-

اگر اس سوال کو سامنے رکھتے ہوئے ٹھنڈے دل سے وچار کریں - تو ہم ایک نئے نتیجہ پر پہنچ جاتے ہیں - آپ کو معلوم ہے - کہ کرموں کی فلاسفی کو سب سے پہلے ویدک دھرم نے دنیا کے سامنے رکھا - اور آریہ رشیوں کی نقل یونان کے فلاسفروں نے کی - چنانچہ یونانیوں میں بھی کرموں کی فلاسفی اسی طرح مانی جاتی تھی - جس طرح کہ آریہ ودوان اس کو مانتے تھے -

یونانیوں کی تقلید کی وجہ سے قبل از اسلام عرب میں بھی کرموں کی فلاسفی بدستور جاری تھی - اور یہ بات ودوانوں سے چھپی ہوئی نہیں ہے - کہ جاہلیت عرب دنیا کے محقق عموماً اور مسلمان خصوصاً اسلام کے ظہور سے پہلے عرب کو جاہل کے نام سے پکارتے ہیں - انہی کی تقلید سے یہاں بھی جاہلیت عرب استعمال ہوا ہے - ورنہ میں قبل از اسلام عرب کو سولہ آنے جاہل کہنے کے لئے تیار نہیں ہوں - البتہ یہ مانتا ہوں - کہ جس طرح دنیا میں جہاں گل ہیں - وہاں خار بھی ہوتے ہیں - جہاں راہ یافتہ ہیں - وہاں جاہل بھی ہیں - اسی طرح اسلام سے پہلے عرب میں بھی ودوان اور مورکھ دونوں قسم کے لوگ آباد تھے - ان کی بہت سی باتیں اور رسم و رواج قرآن میں ہو بہو منقول ہیں - سچ پوچھو - تو محمد صاحب کے خانگی جھگڑوں اور کچھ نئی باتوں کے سوائے قرآن میں کوئی نئی بات نہیں ہے - بلکہ سب باتیں کچھ کتب آسمانی (توریت وغیرہ) اور کچھ روائتوں میں مشہور ہیں - پس کرموں کی فلاسفی کا اصول قرآن میں بھی عرب کی پرانی روائتوں کے آدھار پر من و عن نقل کیا گیا ہے :-

لیکن اس سے مطلب براری کہاں ہو سکتی تھی؟ اگر کرموں کی فلاسفی مان لی جاتی - تو کس طرح لوگ اسلام کے جال میں پھنستے - اور کیونکر جہاد وغیرہ میں حصہ لیتے - انہیں خوف ہوتا - کہ اس ناگہان کشت و خون کا پھل ضرور ملے گا - اس خوف سے وہ بے گناہ عورتوں کا خون کرنے پر آمادہ نہ ہو جاتے - (دیکھو تاریخ ابن ہشام) پس اس قابل شک مطلب کی تردید اس جگہ کر دی - اور بتا دیا - کہ کرموں کی فلاسفی ماننا عبث ہے :-

"اللہ ... [illegible] ... کو بے حساب رزق دے دیتا ہے" - محمد صاحب کا مطلب اس آیت کی اختراع سے صاف یہ تھا کہ لوگ برے کاموں سے نہ ڈریں - اور جہاد و غنیمت میں پورا پورا حصہ لیں - کیونکہ ان لوگوں کے دلوں میں محمد صاحب نے یہ جتا دیا تھا - کہ خدا جو کچھ کرے گا - وہ میری سفارش سے کرے گا - اور میری تمہاری سفارش کرکے پرماتما کی عنایات سے تمہیں مالا مال کر دوں گا -

دوسری اور تیسری آیتوں پر بھی کچھ شک باقی ہے - جس کو پھر رفع کروں گا - باقی خدائے گنوں کی پڑتال بھی قرآنی آیات کے آدھار پر پھر کروں گا :- (باقی پھر)

عقلاں باجھوں کھوہ خالی

(از شری پت رنجن ناتھ جی گورودت بھون لاہور)

کہتے ہیں۔ دو ایک منتر منسٹر کو جایا کرتے تھے۔ دوران گفتگو میں ایک نے کہا۔ کہ بادام سے بڑھ کر دماغ کے لئے دوسری کوئی دوائی نہیں۔ دوسرے نے کہا۔ کہ اس کا بہتر استعمال کس طرح کرنا چاہئیے پہلے نے جواب دیا۔ کہ اس کی کئی ترکیب ہیں۔ مگر سب سے آسان یہ ہے۔ کہ رات کو بھگو دیا۔ صبح انگوٹھا اور پہلی انگلی سے دبا کر چھلکا اتار لیا۔ اور مصری کے ساتھ کھا کر منبر کو نکل گئے۔ جب دوسرے دن جب بھائی نے اپنے ساتھی کو آواز دی۔ تو وہ باداموں کے جھگڑے میں پھنسے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا۔ ذرا اندر آ جاؤ۔ اور میری مشکل کو حل کرو۔ اس بھائی نے جا کر دیکھا تو اپنے ماتھے پر ہاتھ لگ گئے ان کی ہنسی مار ڈالنے میں ان کو اچانک ہوش آ گیا۔ سو وہ اس معمہ کو خود ہی سمجھ گئے۔ اور منتر منترہ ہو کر رہ گئے۔ ان کو اسی وقت ایکا ایک یہ سوجھ گئی۔ کہ مجھے تو بادام نہ کہ ان کے مغز کو بھگونا چاہئیے تھا۔ نہ کہ باداموں کو بھی۔ سو کسی نے شاید ایسے ہی موقعہ کے لئے کہہ رکھا ہے "عقلاں باجھوں کھوہ خالی"۔

۱۹۳۶ء اگست کے "پرکاش" میں "آنکھوں کی حفاظت کرو" کے عنوان سے ایک مضمون ڈاکٹر ...... لال جی نے شائع کرایا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے جس عمدگی سے سبق آموز باتیں بتلائی ہیں۔ اس کے لئے ناظرین اخبار کو ان کا مشکور ہونا چاہئیے۔ آنکھوں کی حفاظت کے لئے لوگوں کو اس سے بہت فائدہ ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک جگہ لکھا ہے:۔

ترپھلا آنکھ کے جملہ امراض کے لئے مفید ہے۔ رات کو کسی مٹی کے برتن میں پانی میں بھگو دیں۔ اور صبح اس سے آنکھوں کو دھو دیں وغیرہ۔ میں اس سے ایسا ڈرتا ہوں۔ جیسے دودھ کا جلا ہوا چھاچھ سے خوف کھاتا ہے۔ میرے ایک منتر اسی طرح کہا کرتے تھے۔ نہ معلوم وہ صرف آنولے بھگویا کرتے تھے یا ترپھلا۔ انہوں نے ایک صبح حسب معمول پر عمل کرنے کے بعد مجھے بھی اس کے لئے دعوت دی۔ میں نے بھی ایسا ہی کیا۔ کیونکہ مجھے بھی کبھی کبھی آنکھوں کی تکلیف ہو جایا کرتی تھی۔ اس دن کے عمل نے میری آنکھوں کو جو اس وقت اچھی تھیں۔ تکلیف میں ڈال دیا۔ میری ایک آنکھ میں اکثر زخم ہو جایا کرتا تھا۔ وہی ہو گیا۔ گویا دال روٹی کھاتے دیوالہ نکل گیا۔ یا یوں کہو "عقلاں باجھوں کھوہ خالی"۔ اب اس میں ترپھلا یا آنولے یا اپنے منتر کے نیک ارادہ پر دوش لگانا ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ سورج کو اندھیرا پیدا کرنے والا کہا جائے۔

اس میں میرا اندازہ یہ ہے۔ کہ ترپھلا یا آنولے بازار سے لانے کے بعد اچھی طرح صاف نہیں کئے گئے۔ اور آنکھ دھونے کے وقت ان کو اچھی طرح چھان لینے میں کسر رہ گئی۔ اس واسطے کوئی شے اس پانی میں رہ گئی۔ جس سے آنکھوں میں رگڑ پیدا ہونے سے زخم ہو گیا۔ یا کمزور آنکھ کے نازک پردہ پر چھینٹے مارنے سے ضرب پہنچ گئی ہو گی۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ چونکہ ایسی باتیں ہیں جنہیں بچہ بچہ تک جانتا ہے۔ اور لوگ ایک دوسرے کو بتایا کرتے ہیں۔ خواہ کسی نے خود آزمائی ہو یا نہ۔ کیونکہ دیسی ضرر اور مفید ہوتی ہیں۔ اس واسطے ایک دوسرے سے سنتے رہنے کے باعث اکثر لوگ بتایا کرتے ہیں۔ اور ہمارے ہاں تو ڈاکٹر لوگ ایک بات بتلاتے ہیں۔ مگر عام لوگ سینکڑوں علاج بتایا کرتے ہیں۔ لیکن مجھ جیسی موٹی عقل والے لوگ ہر ایک طریقہ کا صحیح استعمال نہ کرنے سے نقصان اٹھاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے یہ کہنا زیادہ اچھا ہوگا۔ کہ بازار سے ترپھلا لانے کے بعد اسے خوب اچھی طرح دیکھ بھال کر ستھرا کر لینا چاہئیے۔ کیونکہ پنساریوں کے ہاں کھانڈ میں مرچ بھی مل جاتی ہے۔ وہ جس ہاتھ سے کھانڈ نکالتے ہیں۔ اسی سے نمک کی چٹکی بھی بھر لیتے ہیں۔ جو انگلی وہ ناک اور کان کے اندر پھیر لیتے ہیں۔ اسی انگلی سے وہ ..... سگا جرا۔ آنولہ۔ اور ہرڑ کا مربہ بھی نکال کر دے دیتے ہیں۔ جیز پھر ترپھلا کو کوٹتا ہو۔ تو یہ نہ ہو۔ کہ گھر کے لال مرچ والے سل بٹے یا کیلے دوری ڈنڈے یا اچھی طرح صاف نہ کئے گئے اوکھلی موسل میں توڑا جائے۔ ادویات کو بھگونے کے وقت ایک دو پانی میں ان کی اوپر اوپر کی مٹی اتار دینی چاہئیے پھر صبح بھیگے ہوئے ترپھلا کا اوپر اوپر کا صاف پانی نہایت صفائی اور احتیاط سے اتار لیا جائے۔ تاکہ نیچے بیٹھے ہوئے مادہ کا کوئی بھی حصہ اتارے ہوئے پانی میں نہ مل سکے اس صاف ترپھلا کے پانی سے نہایت صفائی کے ساتھ آنکھیں دھوئی جائیں۔ بلکہ اگر کانچ کے کپ کا استعمال کیا جائے۔ تو بہت ہی اچھا ہو۔ یا جیسے ڈاکٹر لوگ بہتر طریقہ تجویز کریں۔ ایک بھائی ڈراپر کی طرح آہستہ آہستہ پانی ڈالتے تھے۔ ایک بھائی نے ایک شخص کو بتایا کہ پرانا جست کا بنا ہوا کہیں سے کوئی پیالہ مل جائے۔ تو اس کے ایک ٹکڑے پر پانی ڈال کر اس پر سپاری کا آدھا کٹا ہوا حصہ گھسنا چاہئیے۔ اور اس پانی کو سلائی کے ساتھ آنکھوں میں لگانے سے آنکھوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ اس میں بھی اسی قسم کی غلطی سننے میں آئی۔ "عقلاں باجھوں کھوہ خالی"۔ سپاری رگڑنے ہوئے یہ دیکھا گیا۔ کہ باریک باریک ٹکڑے سلائی کے ساتھ لگنے سے آنکھوں میں خارش پیدا کر کے نقصان کر سکتے ہیں۔ یا تو سپاری اور جست کا صحیح طریق استعمال ہو۔ یا ان اشیاء کو دوسری شکل میں انگریزی دوائی خانہ سے لیا جائے۔ جس کا ذکر آگے کروں گا۔

بعض وید۔ حکیم یا دوسرے لوگ ایک قسم کی روئی بنی ہوئی وٹے دے دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں بکری کے دودھ میں یا پانی میں گھس کر لگانے کو فرما دیتے ہیں۔ ادھر عام طور پر لوگ جس دوائی سے آنکھوں میں سے پانی نکلے۔ اسے ہی اچھا سمجھتے ہیں۔ جب کسی سرمہ سے آنکھوں میں سے پانی نکلے۔ تو کہا کرتے ہیں۔ کہ سرمہ اچھا ہے۔ جس نسوار سے ناک میں سے پانی نکلے یا جس چیز سے دانتوں میں سے یا زبان اور حلق وغیرہ میں سے پانی نکلے۔ اسے ہی اچھا خیال کیا جاتا ہے۔ ٹھیک بھی ہوگا۔ لہٰذا لوگ لالچ کے مارے وٹی کو گھس کر گاڑھا گاڑھا پانی بنا کر سلائی سے آنکھوں میں ..... لیتے ہیں۔ پانی تو نکلتا ہے۔ مگر بسا اوقات دوائی کی تیزی آنکھ کو نکال کر باہر ہی لے آتی ہے۔ میں نے بھی ایک دفعہ ایک ایسی وٹی کو گاڑھا گاڑھا آنکھوں میں لگا لیا۔ اس خیال سے کہ جب دوائی مفید ہے۔ اور پانی نکلنا بھی اچھا ہے۔ تو زیادہ سے زیادہ فائدہ کیوں نہ اٹھایا جائے؟ مگر بجائے آرام ہونے کے زخم ہو گیا۔ آخر "عقلاں باجھوں کھوہ خالی"۔

اکثر اس قسم کے ڈھکوں سے بنی ہوئی دوائی سناروں اور پنساریوں کے ہاں سے آنکھوں میں لگائی جاتی ہے۔ جس کی بناوٹ میں کوئی نہ کوئی مذکورہ بالا غلطی ہو جاتی ہے۔ جگہ جگہ سے لوگ سلائی لے کر آنکھوں میں پھیر لیتے ہیں۔ اور آنکھوں میں سے پانی نکلنے اور ٹھنڈی ٹھنڈی لگنے سے اس کی تعریف کرنے لگ جاتے ہیں۔ ایک ہی قسم کی دوائی کو ہر کوئی آنکھ میں لگا لیتا ہے۔ میرے خیال میں ہر اس قسم کے سرمہ یا دوائی سے ہر شخص کو بچنا چاہئیے۔ اور جب تک آنکھوں کا ماہر نہ کہے۔ تب تک ایسے طریقوں سے پرہیز کرنا چاہئیے۔ ان تمام دوائیوں سے تو بورک کی سلائی کہیں بہتر ..... ہوتی ہے۔ بچہ بوڑھا ہر کوئی استعمال کر سکتا ہے۔ جیسے دوائی خانہ سے ترپھلا۔ ویسے ہی لگاؤ۔ کوئی ضرورت نہیں کوئی غلطی نہیں۔ جب کوئی لائق ڈاکٹر۔ حکیم ویدیہ سادھارن سی اور عام فہم دوائی کا نام بھی بتاویں۔ تو اس کے استعمال کی ترکیب نہایت تفصیل سے دریافت کر لینی چاہئیے۔ خاص کر آنکھ جیسے نازک پردہ میں کسی انجان کا ہاتھ نہ لگنا چاہئیے۔

ایک بار پھر مجھے ایک ویدجی نے ایک سلائی دی۔ میں نے جب آنکھوں میں لگائی۔ تو تھوڑا سا آنکھوں میں سے پانی نکلا۔ اگلے دن میں نے جا کر عرض کیا۔ کہ ذرا زیادہ تیز سلائی دیجئے۔ تاکہ زیادہ پانی نکلے۔ اور جلدی آرام ہو۔ میرے کہنے پر انہوں نے ویسا ہی کیا۔ مگر مجھے پھر آنکھوں میں زخم ہو گیا۔ آخر "عقلاں باجھوں کھوہ خالی" اس وقت سمجھ گیا۔ یعنی بھائی ڈاکٹر ..... جی نے خوب برہم کا الاہنا دیا۔ وہ کہتے تھے:۔

"آنکھ کا کیا ہے۔ جس کے آگے چاہا۔ ..... دیا۔ آخر بگڑ گئی۔ تو اور لے لی۔ آجکل بہتیری مصنوعی آنکھیں ملتی ہیں"۔

اس وقت سے لے کر آج تک مجھے تو کوئی شخص سونے اور جواہرات کا بنا ہوا سرمہ بھی دے۔ تو میں اس کی سلائی سے پرہیز کرتا ہوں۔ مگر بورک میرے پاس ہر وقت رہتا ہے۔ اور حسب ضرورت اسی سے فائدہ اور بے نظیر فائدہ جیسا تھا ہوں۔ ..... میں نقص معلوم ہوا۔ فوراً کسی دست آور چیز سے پیٹ صاف کر لیا۔ پھر بورک یا مرکری کا ٹنک یا ہلکا سا پروٹارگل آنکھوں میں ڈال کر مکمل آرام دن بھر کرنے سے دوسرے دن اچھا ہو جاتا رہا ہوں۔

اگر ہم کو زنک عمدہ شکل میں مل سکتا ہے۔ تو پرانا جست کا برتن ڈھونڈھنے سے کیا فائدہ۔ سپاری میں جو حصہ ٹینک کا ہوتا ہے۔ وہ بھی انگریزی دوا فروش فروخت کرتے ہیں۔ آنکھوں میں تو تیا (نیلا تھوتھا) لگانے کی نسبت ڈاکٹر لوگ کاپر کی پتی رکھتے ہیں۔ اسی طرح ہر ایک بھدی چیز کی جگہ عمدہ چیزیں بازار میں ملتی ہیں۔ ان سے ہی لابھ اٹھانا چاہئیے تاکہ ..... سننے کا موقعہ ملے گا۔ کہ "عقلاں باجھوں کھوہ خالی"۔

گوروکل اندرپرستھ کی یاترا

(از ... دولت رام جی بی۔ اے۔ وکیل سلطانپور لودھی۔ سنرکھشک برہمچاری وید پرکاش جماعت ہشتم)

... گوروکل اندرپرستھ میں گیا کیونکہ گوروکل کانگڑی کے سالانہ جلسہ پر کچھ سنرکھشکوں کو شکایات تھیں۔ اس لئے میں وہاں ان کی تحقیقات کے متعلق گیا تھا۔ میں نے جو باتیں وہاں دیکھی ہیں۔ ان کو ذیل میں درج کرنا چاہتا ہوں:۔

گوروکل اندرپرستھ پہاڑ کی چوٹی پر ایک نہایت عمدہ جگہ پر واقع ہے۔ مکانات نہایت صاف ستھرے لڑکوں کے رہنے کا آشرم دریا کے بیچ علیحدہ ہے۔ اس وقت تقریباً یکصد چالیس لڑکے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس جگہ چھٹی جماعت سے لے کر دسویں جماعت تک پڑھائی ہوتی ہے۔ لڑکوں کی عام صحت بہت عمدہ ہے۔ اور صفائی بہت اچھی ہے۔ یہاں لڑکے خالص کھدر کے کپڑے پہنتے ہیں۔ کھدر کے متعلق عام شکایت ہے۔ کہ جلدی میلا ہو جاتا ہے۔ مگر میں نے دیکھا لڑکوں کے کپڑے بالکل سفید تھے۔ اور ان میں سے کسی ایک کا بھی کرتہ۔ دھوتی یا نیکر میلی نہ تھی۔ لڑکے صبح اور شام کو ہون و سندھیا سے فارغ ہو کر اپنے کمروں کو لائن میں جاتے ہیں۔ تو ایک نہایت ہی خوبصورت منظر پیش کرتے ہیں۔ میرے دل میں خواہش پیدا ہوتی تھی۔ کہ کاش میں بھی اپنے زمانہ طالب علمی میں ایسے لڑکوں میں شریک ہو سکتا۔ جب لڑکے اکٹھے بیٹھ کر نہایت سریلی آواز سے ہون اور سندھیا کے منتر پڑھتے ہیں۔ تو دل گدگد پرسن ہو جاتا ہے۔ گوروکل کے سابقہ برہمچاری جو کہ گوروکل کانگڑی سے پاس ہو کر نکلے ہیں۔ وہ تندرست نظر آتے ہیں۔ مگر ... کے قد چھوٹے ہیں۔ اس کی وجہ گوروکل کی آب و ہوا ہے۔ مگر جب سے لڑکے پانچویں جماعت ... بعد گوروکل اندرپرستھ میں آنے لگ گئے ہیں۔ تب سے صحت کے ساتھ ساتھ ان کے قد ... کافی ترقی ہونے لگ گئی ہے۔ اور گوروکل اندرپرستھ کی جماعت دہم کے برہمچاری کافی اونچے ... کے ہوئے ہیں۔

گوروکل اندرپرستھ میں شری گوپال جی ہیڈ ماسٹر نے صنعت سکھلانے کا کافی انتظام کر دیا ہے۔ ہربنس لال جی ڈرائینگ ماسٹر لڑکوں کو دستکاری سکھلاتے ہیں۔ اور لڑکے اس وقت فوٹوگرافی ... پینٹنگ کا کام سیکھ رہے ہیں۔ اور مجھے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ کہ لڑکے کافی دلچسپی ... رہے ہیں۔ انٹرنس کا امتحان پاس کرنے کے ساتھ ساتھ دستکاری میں بھی ان کو کافی مہارت ... ہو جائے گی۔ اس سال سنگیت کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ اور قریباً ۲۰ لڑکے گانا سیکھ رہے ہیں ... سنگیت ماسٹر صاحب لڑکوں کو سنگیت سکھلانے میں کافی دلچسپی لے رہے ہیں۔ میں نے ... تجویز پیش کی تھی۔ کہ ان باتوں کے ساتھ ساتھ اگر درزی اور جلد سازی کا کام بھی سکھلایا ... جائے۔ تو اچھا ہو گا۔ ان دو نو صنعتوں میں لڑکے اچھی مہارت حاصل کر سکتے ہیں۔

بھوجن کا انتظام خاص طور پر قابل تعریف ہے۔ دنیا میں انسان روٹی کے لئے سب کچھ کرتا ہے۔ اگر کسی شخص کو سارا دن کام کرنے کے بعد اچھی روٹی نہ ملے۔ تو اس کا دل دکھی ہوتا ہے ... اچھا بھوجن مل جائے۔ تو وہ اپنے آپ کو نہایت ہی خوش قسمت تصور کرتا ہے۔ یہاں کا بھوجن خاص طور پر قابل تعریف ہے۔ عرصہ تین ماہ سے پنڈت جہامنی جی نے انتظام بھوجن ... اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اور اب تو بھوجن خاص طور پر اچھا ملتا ہے۔ صبح آٹھ بجے کے قریب لڑکوں کو دودھ اور ایک تولہ چیروی جاتی ہے۔ خالص دودھ گاؤں سے منگوایا جاتا ہے ... ہر ایک لڑکے کو مجبوراً پینا پڑتا ہے۔ روگیوں کے لئے دودھ کا کافی انتظام کیا جاتا ہے۔ ... برکھا کے موسم ہونے کی وجہ سے لڑکوں کو کونین دی جاتی ہے اس لئے دودھ کا خاص ... بندوبست ہے۔ روٹی کے ساتھ ایک دال اور ایک سبزی دی جاتی ہے۔ دال سبزی اچھی پکی ہوئی ... ہوتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک برہمچاری کو $\frac{1}{4}$ چھٹانک گھی دیا جاتا ہے۔ اس میں شک ... نہیں مگر دال یا سبزی کو مصالحوں وغیرہ سے چٹ پٹا نہیں بنایا جاتا۔ خوراک نہایت سادہ دی جاتی ہے۔ اچار اور پیاز کا استعمال بالکل نہیں کیا جاتا۔ اور رات کو بھی اسی طرح سے خوراک ... دی جاتی ہے۔ لڑکوں کی زندگی بہت ہی باقاعدہ ہے۔ لڑکوں کی صحت کو دیکھنے سے معلوم ... ہوتا ہے۔ کہ ان کو نہایت عمدہ خوراک ملتی ہے۔ اور موسمی تازہ پھل بھی دئے جاتے ہیں۔

ہسپتال کا انتظام عمدہ ہے۔ آج کل ملیریا کی وجہ سے چند برہمچاری اور کرمچاری بیمار تھے۔ ... عام طور پر ہسپتال کی حاضری کم ہوتی ہے۔ ہسپتال کے اندر صفائی خوب اچھی ہے۔ اور ... آسائش برہمچاریوں کو مہیا کی جاتی ہے۔ آج کل ڈاکٹر صاحب کونین اپنی موجودگی میں ... لڑکوں کو کھلاتے ہیں۔ کیونکہ اس علاقہ میں ملیریا کافی پھیلتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب صبح و شام ہسپتال میں ہی رہتے ہیں۔ آپ کا گھر بھی ہسپتال میں ہی ہے۔

شری گوپال جی نے اب دو نئی پاٹھشالائیں کھولی ہیں۔ ایک تو آریہ سماج مندر میں ہے۔ دوسری سٹیشن کے نزدیک دھرمشالہ میں ہے۔ اور آپ کا خیال ہے۔ کہ تین اور پاٹھشالائیں کھولی جائیں۔ ایک سرائے گاؤں میں اور دو اور نزدیک گاؤں میں۔ یہ بہت ہی اچھا کام ہے جس کے لئے ہم گوپال جی کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کیونکہ گرام پرچار ایک نہایت ہی اچھا کام ہے۔ میں نے پاٹھشالہ کو دیکھا۔ چھوٹے چھوٹے بالک ہون اور سندھیا جانتے ہیں۔ اور ہندی لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ اگر یہ تمام پاٹھشالائیں ہر سال ۱۵۰ لڑکوں کو ہندی۔ ہون منتر اور سندھیا ... دیں۔ تو گوروکل اندرپرستھ سے بھی اچھا کام کریں گی۔ اور آریہ سماج کا پرچار صحیح معنوں میں ہو گا۔ شری گوپال جی کی خواہش ہے۔ کہ گرام پرچار میں دلچسپی رکھنے والے اصحاب اپنی تجاویز انہیں بھیجتے رہا کریں۔ عام طور پر لڑکوں کے برخلاف شکایت ہے کہ ان میں محنت کی عادت نہیں ہوتی۔ مگر مجھے برہمچاریوں کو ... کر سکول کے سامنے کی جگہ پر کام کرتے دیکھ کر بہت ہی خوشی پراپت ہوئی۔ مجھے بتلایا گیا ہے۔ کہ سکول ...

گوروکل اندرپرستھ اور سنرکھشک مہودیہ

(از شری پنڈت انیشور دت جی گوروکل اندرپرستھ)

گوروکل اندرپرستھ کی آب و ہوا اور انتظام کے متعلق کچھ سنرکھشک مہودیہ جنہیں کبھی گوروکل اندرپرستھ دیکھنے کا اتفاق ہی نہیں ہوا۔ یا صرف ایک دو گھنٹے ہی مہمان رہے ہیں۔ کچھ شکایت زبان پر لایا کرتے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس وہ اصحاب جو کچھ دن یہاں قیام پذیر رہے ہیں۔ اور حالات کا جنہوں نے بچشم خود بغور مشاہدہ کیا ہے۔ یہاں کی آب و ہوا اور حسن انتظام سے بالکل مطمئن ہو گئے ہیں۔ ان سنرکھشکوں میں سے چند ایک کی رائے جو وہ گوروکل کی رائے بک میں قلمبند کر گئے ہیں۔ ناظرین کی واقفیت کے لئے درج کرتا ہوں:۔

۱۔ پنڈت پرمانند جی بی۔ اے آریہ اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا راجپوتانہ سنرکھشک برہمچاری سدھار ... رقمطراز ہیں۔ کہ جب

"گوروکل اندرپرستھ بہت اچھا گوروکل ہے۔ تقریباً دس برس سے بھائی گوپال یہاں کا انتظام نہایت خوش اسلوبی سے چلا رہے ہیں۔ یہاں کے ہر ایک کام پر آپ کی عظیم شخصیت کی چھاپ ہے۔ آپ کی خوش خلقی و اعلےٰ قابلیت برہمچاریوں پر خاص طور پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ آپ کا دور دورہ یہاں ایسے وقت میں ہوا تھا۔ جبکہ گوروکل ایک بڑے نازک مرحلہ میں سے گزر رہا تھا۔ آپ کی بدولت گوروکل نے جو ترقی کی ہے وہ روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ اور کسی بیان کی محتاج نہیں۔ بھوجن کا انتظام بہت اچھا ہے۔ طبی امداد خاطر خواہ ہے۔ پڑھائی قابل تعریف ہے۔ آب و ہوا خوش گوار ہے۔ گوروکل اندرپرستھ کے مقبول عام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اہالیان دہلی کی اس پر خاص نظر عنایت ہے۔ میں پرماتما سے اس کے تدریج ترقی کے لئے پرارتھنا کرتا ہوں"۔

(دستخط) پرمانند اپدیشک سنرکھشک برہمچاری سدھار ...

۲۔ لالہ خوشی رام جی سنرکھشک برہمچاری دھرم وِیر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"آج میں نے گوروکل اندرپرستھ کا معائنہ کیا۔ یہاں کی تعلیم و حسن انتظام (جو دیگر تعلیمی سنستھاؤں کے انتظام سے بدرجہا بہتر ہے) کو دیکھ کر از حد محظوظ ہوا۔ برہمچاریوں کی جسمانی صحت اور صفائی میرے دل پر خاص اثر انداز ہوئی"۔

(دستخط) خوشی رام سنرکھشک برہمچاری دھرم ویر جماعت ...

۳۔ دہلی کے مشہور ڈاکٹر ایم۔ ایل۔ گجرال جو کمال مہربانی بوقت ضرورت یہاں طبی امداد پہنچاتے ہیں مندرجہ ذیل تحریر فرماتے ہیں۔

"مجھے متعدد بار گوروکل اندرپرستھ کے دیکھنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ یہاں کے برہمچاریوں کی صحت و صفائی قابل تعریف ہے۔ بھینس کا خالص دودھ ملحقہ دیہات سے کافی مقدار میں برہمچاریوں کے لئے مہیا کیا جاتا ہے۔ جملہ انتظام تسلی بخش ہے"۔

(دستخط) ڈاکٹر ایم۔ ایل۔ گجرال۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ ایم۔ آر۔ سی (لنڈن)

ان کے علاوہ اور بہت سی سمتیاں رائے بک میں درج ہیں۔ جو مضمون کی طوالت کے خوف سے اس وقت درج نہیں کی جاتیں۔ کسی آئندہ اشاعت میں اگر ضرورت ہوئی۔ تو تحریر کروں گا۔ میرے خیال میں مندرجہ بالا سمتیوں کی موجودگی میں سنرکھشک مہودیہ یہاں کی آب و ہوا و بدنظمی کے متعلق جملہ شکوک جو ان کے دل میں کسی طرح جاگزیں ہو گئے ہیں۔ فوراً دور کر دیں گے۔ اور خواہ مخواہ ... کا شکار نہ بنیں گے۔

عقلاں باجھوں کھوہ خالی

(از شری پت نرنجن ناتھ جی گورودت بھون لاہور)

کہتے ہیں۔ دو ایک مِتر سیر کو جایا کرتے تھے۔ دوران گفتگو میں ایک نے کہا۔ کہ بادام سے بڑھ کر دماغ کے لئے دوسری کوئی دوائی نہیں۔ دوسرے نے کہا۔ کہ اس کا بہتر استعمال کس طرح کرنا چاہیئے؟ پہلے نے جواب دیا۔ کہ اس کی کئی تراکیب ہیں۔ مگر سب سے آسان یہ ہے۔ کہ رات کو بھگو دیا۔ صبح انگوٹھا اور پہلی اُنگلی سے دبا کر چھلکا اُتار لیا۔ اور مصری کے ساتھ کھا کر سیر کو نکل گئے۔ جب دوسرے دن دوسرے بھائی نے اپنے ساتھی کو آواز دی۔ تو وہ باداموں کے جھگڑے میں پھنسے ہوئے تھے۔ اُنہوں نے کہا۔ ذرا اندر آ جاؤ۔ اور میری مشکل کو حل کرو۔ اس بھائی نے جا کر دیکھا تو اپنے ہاتھ پر ہاتھ لگ گئے ان کی ہنسی مارے اتنے میں ان کو اچانک ہوش آ گیا۔ تو وہ اس معمہ کو خود ہی سمجھ گئے۔ اور شرمندہ ہو کر رہ گئے۔ ان کو اسی وقت یکایک یہ سوجھ گئی۔ کہ مجھے تو بادام تو چھلکے کے مغز کو بھگونا چاہیئے تھا۔ نہ کہ باداموں کو ہی۔ سو کسی نے شاید ایسے ہی موقعہ کے لئے کہہ رکھا ہے "عقلاں باجھوں کھوہ خالی"۔

دار اگست ۱۹۳۷ء کے "پرکاش" میں "آنکھوں کی حفاظت کرو" کے عنوان سے ایک مضمون ڈاکٹر سعید...ن لال جی نے شایع کرایا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے جس عمدگی سے سبق آموز باتیں بتلائی ہیں۔ اس کے لئے ناظرین اخبار کو ان کا مشکور ہونا چاہیئے۔ آنکھوں کی حفاظت کے لئے لوگوں کو اُن سے بہت فائدہ ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک جگہ لکھا ہے:-

ترپھلا آنکھ کے جملہ امراض کے لئے مفید ہے۔ رات کو کسی مٹی کے برتن میں پانی میں بھگو دیں۔ اور صبح اس سے آنکھوں کو دھو دیں وغیرہ۔ میں اس سے ایسا ڈرتا ہوں۔ جیسے دودھ کا جلا ہوا چھاچھ سے خوف کھاتا ہے۔ میرے ایک مِتر اسی طرح کیا کرتے تھے۔ نہ معلوم وہ صرف آنولے بھگویا کرتے تھے یا ترپھلا۔ انہوں نے ایک صبح حسب معمول پر عمل کرنے کے بعد مجھے بھی اس کے لئے دعوت دی۔ میں نے بھی ایسا ہی کیا۔ کیونکہ مجھے بھی کبھی کبھی آنکھوں کی تکلیف ہو جایا کرتی تھی۔ اس دن کے عمل نے میری آنکھوں کو جو اس وقت اچھی تھیں۔ تکلیف میں ڈال دیا یعنی ایک آنکھ میں اکثر زخم ہو جایا کرتا تھا۔ وہی ہو گیا۔ گویا دال روٹی کھاتے دیوالہ نکل گیا۔ یا یوں کہو۔ "عقلاں باجھوں کھوہ خالی" اب اس میں ترپھلا یا آنولے یا اپنے مِتر کے نیک ارادہ پر دوش لگانا ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ سورج کو اندھیرا پیدا کرنے والا کہا جائے۔

اس میں میرا اندازہ یہ ہے۔ کہ ترپھلا یا آنولے بازار سے لانے کے بعد اچھی طرح صاف نہیں کئے گئے۔ اور آنکھ دھونے کے وقت اُن کو اچھی طرح چھان لینے میں کسر رہ گئی۔ اس واسطے کوئی شے اس پانی میں رہ گئی۔ جس سے آنکھوں میں رگڑ پیدا ہونے سے زخم ہو گیا۔ یا کمزور آنکھ کے نازک پردہ پر چھینٹے مارنے سے ضرب پہنچ گئی ہوگی۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ چونکہ ایسی باتیں ہیں جنہیں بچہ بچہ تک جانتا ہے۔ اور لوگ ایک دوسرے کو بتایا کرتے ہیں۔ خواہ کسی نے خود آزمائی ہو یا نہ۔ کیونکہ یہ بے ضرر اور مفید ہوتی ہیں۔ اس واسطے ایک دوسرے سے سنتے رہنے کے باعث اکثر لوگ ہمارے ہاں۔ اور ہمارے ہاں تو ڈاکٹر لوگ ایک بات بتلاتے ہیں۔ مگر عام لوگ سینکڑوں علاج بتایا کرتے ہیں۔ لیکن مجھ جیسی موٹی عقل والے لوگ ہر ایک طریقہ کا صحیح استعمال نہ کرنے سے نقصان اٹھاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے یہ کہنا زیادہ اچھا ہوگا۔ کہ بازار سے ترپھلا لانے کے بعد اسے خوب اچھی طرح دیکھ بھال کر ستھرا کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ پنساریوں کے ہاں کھانڈ میں مرچ بھی مل جاتی ہے۔ وہ جس ہاتھ سے کھانڈ نکالتے ہیں۔ اسی سے نمک کی چٹکی بھی بھر لیتے ہیں۔ جو اُنگلی وہ ناک اور کان کے اندر پھیر لیتے ہیں۔ اسی انگلی سے وہ سبب گاجر۔ آنولہ اور ہرڑ کا مربہ بھی نکال کر دے دیتے ہیں۔ خیر پھر ترپھلا کو کوٹنا ہو۔ تو یہ نہ ہو۔ کہ گھر کے لال مرچ والے سل بٹے یا میلے دوری ڈنڈے یا اچھی طرح صاف نہ کئے گئے اوکھلی موسل میں توڑا جائے۔ اور رات کو بھگونے کے وقت ایک دو پانی میں ان کی اوپر اوپر کی مٹی اتار دینی چاہیئے پھر صبح بھیگے ہوئے ترپھلا کا اوپر اوپر کا صاف پانی نہایت صفائی اور احتیاط سے اتار لیا جائے۔ تاکہ نیچے بیٹھے ہوئے مادہ کا کوئی بھی حصہ آنا ہے ہوئے پانی میں نہ مل سکے اس صاف ترپھلا کے پانی سے نہایت صفائی کے ساتھ آنکھیں دھوئی جائیں۔ بلکہ اگر کانچ کے کپ کا استعمال کیا جائے۔ تو بہت ہی اچھا ہو۔ یا جیسے ڈاکٹر لوگ بہتر طریقہ تجویز کریں۔ ایک بھائی ڈرا پر کی طرح آہستہ آہستہ پانی ڈالتے تھے۔ ایک بھائی نے ایک شخص کو بتایا۔ کہ پرانا جست کا بنا ہوا کہیں سے کوئی پیالہ مل جائے۔ تو اس کے ایک ٹکڑے پر پانی ڈال کر اس پر سپاری کا آدھا کٹا ہوا حصہ گھسنا چاہیئے۔ اور اس پانی کو سلائی کے ساتھ آنکھوں میں لگانے سے آنکھوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ اس میں بھی اسی قسم کی غلطی سننے میں آئی۔ "عقلاں باجھوں کھوہ خالی"۔ سپاری رگڑنے کے ہٹ لئے ... دیکھا گیا۔ کہ باریک باریک ٹکڑے سلائی کے ساتھ لگنے سے آنکھوں میں خارش پیدا کر کے نقصان کر سکتے ہیں۔ یا تو سپاری اور جست کا صحیح طریق استعمال ہو۔ یا ان اشیاء کو دوسری شکل میں انگریزی دوائی خانہ سے لیا جائے۔ جس کا ذکر آگے کروں گا۔

بعض وید۔ حکیم یا دوسرے لوگ ایک قسم کی رنگی ہوئی روئی دے دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں بکری کے دودھ میں یا پانی میں گھس کر لگانے کو فرما دیتے ہیں۔ ادھر عام طور پر لوگ جس دوائی سے آنکھوں میں سے پانی نکلے۔ اُسے ہی اچھا سمجھتے ہیں۔ جب کسی سرمہ سے آنکھوں میں سے پانی نکلے۔ تو کہا کرتے ہیں۔ کہ سرمہ اچھا ہے۔ جس نسوار سے ناک میں سے پانی نکلے یا جس چیز سے دانتوں میں سے یا زبان اور حلق وغیرہ میں سے پانی نکلے۔ اُسے ہی اچھا خیال کیا جاتا ہے۔ ٹھیک بھی ہوگا۔ لہٰذا لوگ لالچ کے مارے رُوئی کو گھس کر گاڑھا گاڑھا پانی بنا کر سلائی سے آنکھوں میں لگا لیتے ہیں۔ پانی تو نکلتا ہے۔ مگر بسا اوقات دوائی کی تیزی آنکھ کو نکال کر باہر ہی لے آتی ہے۔ میں نے بھی ایک دفعہ ایک ایسی روئی کو گاڑھا گاڑھا آنکھوں میں لگا لیا۔ اس خیال سے کہ جب دوائی مفید ہے۔ اور پانی نکلنا بھی اچھا ہے۔ تو زیادہ سے زیادہ فائدہ کیوں نہ اٹھایا جائے؟ مگر بجائے آرام ہونے کے زخم ہو گیا۔ آخر "عقلاں باجھوں کھوہ خالی"۔

اکثر اس قسم کے ڈھیلوں سے بنی ہوئی دوائی سناروں اور پنساریوں کے ہاں سے آنکھوں میں لگوائی جاتی ہے۔ جس کی بناوٹ میں کوئی نہ کوئی مذکورہ بالا غلطی ہو جاتی ہے۔ جگہ جگہ سے لوگ سلائی لے کر آنکھوں میں پھیر لیتے ہیں۔ اور آنکھوں میں سے پانی نکلنے اور ٹھنڈی ٹھنڈی لگنے سے اس کی تعریف کرنے لگ جاتے ہیں۔ ایک ہی قسم کی دوائی کو ہر کوئی آنکھ میں لگا لیتا ہے۔ میرے خیال میں ہر اس قسم کے سرمہ یا دوائی سے ہر شخص کو بچنا چاہیئے۔ اور جب تک آنکھوں کا ماہر نہ کہے۔ تب تک ایسے طریقوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ ان تمام دوائیوں سے تو بورک کی سلائی بے ضرر اور مفید ہوتی ہے۔ بچہ بوڑھا ہر کوئی استعمال کر سکتا ہے۔ جیسے دوائی خانہ سے خریدو۔ ویسے ہی لگاؤ۔ کوئی خدشہ نہیں کوئی غلطی نہیں۔ جب کوئی لائق ڈاکٹر، حکیم، وید سادھارن سی اور عام فہم دوائی کا نام بھی لیویں۔ تو اس کے استعمال کی ترکیب نہایت تفصیل سے دریافت کر لینی چاہیئے۔ تاکہ آنکھ جیسے نازک پردہ میں کسی انجان کا ہاتھ نہ لگنا چاہیئے۔

ایک بار پھر مجھے ایک ویدجی نے ایک سلائی دی۔ میں نے جب آنکھوں میں لگائی۔ تو اس سے آنکھوں میں سے پانی نکلا۔ اگلے دن میں نے جا کر عرض کیا۔ کہ ذرا زیادہ تیز سلائی دیجئے۔ تاکہ زیادہ پانی نکلے۔ اور جلدی آرام ہو۔ میرے کہنے پر اُنہوں نے ویسا ہی کیا۔ مگر مجھے پھر آنکھوں میں زخم ہو گیا۔ آخر "عقلاں باجھوں کھوہ خالی" اسی وقت سٹور گیا اور بھائی ڈاکٹر جگجیون جی نے خوب پرےم کا الاہنا دیا۔ وہ کہنے لگے:-

"آنکھ کا کیا ہے۔ جس کے آگے چاہا۔ نیسر کر دیا۔ آخر بگڑ گئی۔ تو اور لے لی۔ آجکل بہتیری مصنوعی آنکھیں ملتی ہیں"۔

اُس وقت سے لے کر آج تک مجھے تو کوئی شخص سونے اور جواہرات کا بنا ہوا سرمہ بھی دے۔ تو میں اس کی سلائی سے پرہیز کرتا ہوں۔ مگر بورک میرے پاس ہر وقت رہتا ہے۔ اور حسب ضرورت اسی سے فائدہ اور بے نظیر فائدہ حاصل کرتا ہوں۔ حد ... آنکھ میں نقص معلوم ہوا۔ فوراً کسی دست آور چیز سے پیٹ صاف کر لیا۔ پھر بورک یا ہم گرم کا کا نشک یا ہلکا سا پرمنگنیٹ آنکھوں میں ڈال کر مکمل آرام دن بھر کرنے سے دوسرے دن اچھا ہو جاتا رہا ہوں۔

اگر ہم کو زنک عمدہ شکل میں مل سکتا ہے۔ تو پرانا جست کا برتن ڈھونڈنے سے کیا فائدہ؟ سپاری میں جو حصہ ٹینک کا ہوتا ہے۔ وہ بھی انگریزی دوا فروش فروخت کرتے ہیں۔ آنکھوں میں توتیا (نیلا تھوتھا) لگانے کی نسبت ڈاکٹر لوگ کاپر کی بتی رکھتے ہیں۔ اسی طرح ہر ایک بھدی چیز کی جگہ عمدہ چیزیں بازار میں عام ملتی ہیں۔ ان سے ہی لابھ اٹھانا چاہیئے تاکہ پھر نہ سننے کا موقعہ ملیگا۔ کہ "عقلاں باجھوں کھوہ خالی"۔

گوروکل اندرپرستھ کی یاترا

(از لالہ دولت رام جی بی۔اے وکیل سلطانپور لودھی سنرکھشک برہمچاری وید پرکاش جماعت ہشتم)

میں گوروکل اندرپرستھ میں گیا کیونکہ گوروکل کانگڑی کے سالانہ جلسہ پر کچھ سنرکھشکوں کو شکایات پیدا ہوئیں تھیں۔ اس لئے میں وہاں ان کی تحقیقات کے متعلق گیا تھا۔ میں نے جو باتیں وہاں دیکھی ہیں۔ ان کو ذیل میں درج کرنا چاہتا ہوں :-

گوروکل اندرپرستھ پہاڑ کی چوٹی پر ایک نہایت عمدہ جگہ پر واقع ہے۔ مکانات نہایت صاف ستھرے اور لڑکوں کے رہنے کا آشرم ودیالیہ سے علیحدہ ہے۔ اس وقت تقریباً یکصد چالیس لڑکے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس جگہ چھٹی جماعت سے لے کر دسویں جماعت تک کی پڑھائی ہوتی ہے۔ لڑکوں کی عام صحت بہت عمدہ ہے۔ اور صفائی بہت اچھی ہے۔ ہاں لڑکے خالص کھدر کے کپڑے پہنتے ہیں۔ کھدر کے متعلق عام شکایت ہے۔ کہ جلدی میلا ہو جاتا ہے۔ مگر میں نے دیکھا کہ لڑکوں کے کپڑے بالکل سفید تھے۔ اور ان میں سے کسی ایک کا بھی کرتہ۔ دھوتی یا نیکر میلی نہ تھی۔ لڑکے صبح اور شام کو ہون وسندھیا سے فارغ ہو کر اپنے کمروں کو لائن میں جاتے ہیں۔ تو ایک نہایت ہی خوبصورت منظر پیش کرتے ہیں۔ میرے دل میں خواہش پیدا ہوتی تھی۔ کہ کاش میں بھی اپنے زمانہ طالب علمی میں ایسے لڑکوں میں شریک ہو سکتا۔ جب لڑکے اکٹھے بیٹھ کر نہایت سریلی آواز سے ہون اور سندھیا کے منتر پڑھتے ہیں۔ تو دل گدگد پرست ہو جاتا ہے۔ گوروکل کے سابقہ برہمچاری جو کہ گوروکل کانگڑی سے پاس کر کے نکلے ہیں۔ وہ تندرست تو ضرور ہیں۔ مگر ان کے قد چھوٹے ہیں۔ اس کی وجہ گوروکل کی آب و ہوا ہے۔ مگر جب سے لڑکے پانچویں جماعت کے بعد گوروکل اندرپرستھ میں آنے لگ گئے ہیں۔ تب سے صحت کے ساتھ ساتھ ان کے قد میں کافی ترقی ہونے لگ گئی ہے۔ اور گوروکل اندرپرستھ کی جماعت دہم کے برہمچاری کافی اونچے قد کے ہوتے ہیں :-

گوروکل اندرپرستھ میں شری گوپال جی ہیڈ ماسٹر نے صنعت سکھلانے کا کافی انتظام کر دیا ہے۔ ہربنس لال جی ڈرائنگ ماسٹر لڑکوں کو دستکاری سکھلاتے ہیں۔ اور لڑکے اس وقت فوٹو گرافی اور پینٹنگ کا کام سیکھ رہے ہیں۔ اور مجھے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ کہ لڑکے کافی دلچسپی لے رہے ہیں۔ انٹرنس کا امتحان پاس کرنے کے ساتھ ساتھ دستکاری میں بھی ان کو کافی مہارت ہو جائے گی۔ اس سال سنگیت کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ اور قریباً ۸۰ لڑکے گانا سیکھ رہے ہیں۔ سنگیت ماسٹر صاحب لڑکوں کو سنگیت سکھلانے میں کافی دلچسپی لے رہے ہیں۔ میں نے تجویز پیش کی تھی۔ کہ ان باتوں کے ساتھ ساتھ اگر درزی اور جلد سازی کا کام بھی سکھلایا جائے۔ تو اچھا ہوگا۔ ان دونوں صنعتوں میں لڑکے اچھی مہارت حاصل کر سکتے ہیں :-

بھوجن کا انتظام خاص طور پر قابل تعریف ہے۔ دنیا میں انسان روٹی کے لئے سب کچھ کرتا ہے۔ اگر کسی شخص کو سارا دن کام کرنے کے بعد اچھی روٹی نہ ملے۔ تو اس کا دل دکھی ہوتا ہے۔ اور اگر اچھا بھوجن مل جائے۔ تو وہ اپنے آپ کو نہایت ہی خوش قسمت تصور کرتا ہے۔ یہاں کا بھوجن خاص طور پر قابل تعریف ہے۔ عرصہ تین ماہ سے پنڈت جہامنی جی نے انتظام بھوجن اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اور اب تو بھوجن خاص طور پر اچھا ملتا ہے۔ صبح آٹھ بجے کے قریب لڑکوں کو دودھ اور ایک اور چیز دی جاتی ہے۔ خالص دودھ گاؤں سے منگوایا جاتا ہے۔ اور ہر ایک لڑکے کو مجبوراً پینا پڑتا ہے۔ روگیوں کے لئے دودھ کا کافی انتظام کیا جاتا ہے۔ ملیریا کے موسم ہونے کی وجہ سے لڑکوں کو کونین دی جاتی ہے۔ اس لئے دودھ کا خاص بندوبست ہے۔ روٹی کے ساتھ ایک دال اور ایک سبزی دی جاتی ہے۔ دال سبزی اچھی پکی ہوئی ہوتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک برہمچاری کو ۱½ چھٹانک گھی دیا جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ دال یا سبزی کو مصالحوں وغیرہ سے چٹ پٹا نہیں بنایا جاتا۔ خوراک نہایت سادہ دی جاتی ہے۔ اچار اور پیاز کا استعمال بالکل نہیں کیا جاتا۔ اور رات کو بھی اسی طرح سے خوراک ملتی ہے۔ لڑکوں کی زندگی بہت ہی باقاعدہ ہے۔ لڑکوں کی صحت کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کو نہایت عمدہ خوراک ملتی ہے۔ اور موسمی تازہ پھل بھی دئے جاتے ہیں :-

ہسپتال کا انتظام عمدہ ہے۔ آج کل ملیریا کی وجہ سے چند برہمچاری اور کرمچاری بیمار تھے۔ عام طور پر ہسپتال کی حاضری کم ہوتی ہے۔ ہسپتال کے اندر صفائی خوب اچھی ہے۔ اور ادویات برہمچاریوں کو مہیا کی جاتی ہے۔ آج کل ڈاکٹر صاحب کونین اپنی موجودگی میں لڑکوں کو کھلاتے ہیں۔ کیونکہ اس علاقہ میں ملیریا کافی پھیلتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب صبح و شام ہسپتال میں ہی رہتے ہیں۔ آپ کا گھر بھی ہسپتال میں ہی ہے :-

شری گوپال جی نے اب دو نئی پاٹھشالائیں کھولی ہیں۔ ایک تو آریہ سماج مندر میں ہے۔ دوسری سٹیشن کے نزدیک دھرمشالہ میں ہے۔ اور آپ کا خیال ہے۔ کہ تین اور پاٹھشالائیں کھولی جائیں۔ ایک سرائے گاؤں میں اور دو اور نزدیکی گاؤں میں۔ یہ سب سے اچھا کام ہے جس کے لئے ہم گوپال جی کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کیونکہ گرام پرچار ایک نہایت ہی اچھا کام ہے۔ میں نے پاٹھشالہ کو دیکھا۔ چھوٹے چھوٹے بالک ہون اور سندھیا جانتے ہیں۔ اور ہندی لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ اگر یہ تمام پاٹھشالائیں ہر سال ۱۵۰ لڑکوں کو ہندی، ہون منتر اور سندھیا سکھا دیں۔ تو گوروکل اندرپرستھ سے بھی اچھا کام کریں گی۔ اور آریہ سماج کا پرچار صحیح معنوں میں ہوگا۔ شری گوپال جی کی خواہش ہے۔ کہ گرام پرچار میں دلچسپی رکھنے والے اصحاب اپنی تجاویز انہیں بھیجتے رہا کریں :-

عام طور پر لڑکوں کے برخلاف شکایت ہے کہ ان میں محنت کی عادت نہیں ہوتی۔ مگر مجھے برہمچاریوں کو [illegible] کر سکول کے سامنے کی جگہ کو برابر کرتے دیکھ کر بہت ہی خوشی پراپت ہوئی۔ مجھے بتلایا گیا ہے۔ کہ سکول کے [illegible]

گوروکل اندرپرستھ اور سنرکھشک جھوڑیہ

(از شری پنڈت اپشور دت جی گوروکل اندرپرستھ)

گوروکل اندرپرستھ کی آب و ہوا اور انتظام کے متعلق کچھ سنرکھشک تھوڑیہ جنہیں کبھی گوروکل اندرپرستھ پدھارنے کا اتفاق ہی نہیں ہوا۔ یا صرف ایک دو گھنٹے ہی مہمان رہے ہیں۔ کچھ شکایت زبان پر لایا کرتے ہیں۔ مگر ان کے برعکس وہ اصحاب جو کچھ دن یہاں قیام پذیر رہے ہیں۔ اور حالات کا جنہوں نے بچشم خود بغور مشاہدہ فرمایا ہے۔ یہاں کی آب و ہوا اور حسن انتظام سے بالکل مطمئن ہو گئے ہیں۔ ان سنرکھشکوں میں سے چند ایک کی رائے جو وہ گوروکل کی رائے بک میں قلمبند کر گئے ہیں۔ ناظرین کی واقفیت کے لئے درج کرتا ہوں :-

۱۔ پنڈت پرمانند جی بی۔اے اکزیکٹو انجینیئر آریہ پرتی ندھی سبھا راجپوتانہ سنرکھشک برہمچاری سدھارتھ رقمطراز ہیں۔ کہ :-

"گوروکل اندرپرستھ بہت پیارا گوروکل ہے۔ تقریباً دس برس سے بھائی گوپال یہاں کا انتظام نہایت خوش اسلوبی سے چلا رہے ہیں۔ یہاں کے ہر ایک کام پر آپ کی عظیم شخصیت کی چھاپ ہے۔ آپ کی خوش خلقی و اعلیٰ قابلیت برہمچاریوں پر خاص طور پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ آپ کا دور دورہ یہاں ایسے وقت میں ہوا تھا۔ جبکہ گوروکل ایک بڑے نازک مرحلہ میں سے گزر رہا تھا۔ آپ کی بدولت گوروکل نے جو ترقی کی ہے۔ وہ روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ اور کسی بیان کی محتاج نہیں۔ بھوجن کا انتظام بہت اچھا ہے۔ پڑھائی قابل تعریف ہے۔ آب و ہوا خوش گوار ہے۔ گوروکل اندرپرستھ کے مقبول عام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اہالیان دہلی کی اس پر خاص نظر عنایت ہے۔ میں پرماتما سے اس کے تدریجی ترقی کے لئے پرارتھنا کرتا ہوں" :-

(دستخط) پرمانند اکزیکٹو انجینیئر سنرکھشک برہمچاری سدھارتھ

۲۔ لالہ خوشی رام جی سنرکھشک برہمچاری دھرم وید تحریر فرماتے ہیں۔ کہ :-

"آج میں نے گوروکل اندرپرستھ کا معائنہ کیا۔ یہاں کی تعلیم و حسن انتظام (جو دیگر تعلیمی سنستھاؤں کے انتظام سے بدرجہا بہتر ہے) کو دیکھ کر ازحد محظوظ ہوا۔ برہمچاریوں کی جسمانی صحت اور صفائی میرے دل پر خاص اثر انداز ہوئیں" :-

(دستخط) خوشی رام سنرکھشک برہمچاری دھرم وید جماعت ہشتم

۳۔ دہلی کے مشہور ڈاکٹر ایم۔ایل۔گجرال جو کمال مہربانی بوقت ضرورت یہاں طبی امداد پہنچاتے ہیں مندرجہ ذیل تحریر فرماتے ہیں۔

"مجھے متعدد بار گوروکل اندرپرستھ کے دیکھنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ یہاں کے برہمچاریوں کی صحت و صفائی قابل تعریف ہے۔ بھینس کا خالص دودھ ملحقہ دیہات سے کافی مقدار میں برہمچاریوں کے لئے مہیا کیا جاتا ہے۔ جملہ انتظام تسلی بخش ہے" :-

(دستخط) ڈاکٹر ایم۔ایل۔گجرال۔ آئی۔ایم۔ایس۔ ایم۔آر۔سی (لنڈن)

ان کے علاوہ اور بہت سی سمتیاں رائے بک میں درج ہیں۔ جو مضمون کی طوالت کے خوف سے اس وقت درج نہیں کی جاتیں۔ کسی آئندہ اشاعت میں اگر ضرورت ہوئی۔ تو تحریر کروں گا۔ میرے خیال میں مندرجہ بالا سمتیوں کی موجودگی میں سنرکھشک تھوڑیہ یہاں کی آب و ہوا و بدنظمی کے متعلق جملہ شکوک جو ان کے دل میں کسی طرح جاگزیں ہو گئے ہیں۔ فوراً دور کر دیں گے۔ اور خواہ مخواہ [illegible] کا شکار نہ بنیں گے :-

زنجبار کے بھارتیہ گھور سنکٹ میں

(لیکھک شری کرپا نارائن جی پاٹھک بی۔ اے۔ گوروکل برنداون)

زنجبار مشرقی افریقہ کے پُورب میں کینیا کالونی کے آدھین ایک چھوٹا سا ٹاپو ہے۔ اس کا چھیتر پھل ۱۰۲۰ میل ہے۔ یہ ٹاپو پہلے سلطان کے آدھین تھا۔ مگر اب انگریزوں کی سنرکشتا میں ہے۔ یہاں کی کل آبادی ۲۳۵۰۰۰ ہے۔ یہ لوگ ادھکتر عربی ہیں۔ بھارتیوں کی سنکھیا کیول ۱۵۲۴۶ ہے۔ ان میں ادھکتر مسلمان ہیں۔ یہ لوگ بیوپار اور کھیتی کرتے ہیں ؛

اس ٹاپو کی دھرتی ادھک اُپجاؤ ہونے کے کارن بسنت ہندو مہا ساگر کی پراکرتک باٹیکا کہا جاتا ہے۔ یہاں پر ادھک تر لونگ کی کھیتی ہوتی ہے۔ یہی یہاں کا پردھان ویوسایہ ہے۔ یہاں کے کرشک یہاں کی سرکار کو آمدنی کا چوتھائی بھاگ کر روپ میں دے دیتے ہیں۔ جو انیہ سمیپ ورتی دیشوں کی اپیکھشا ادھک ہے۔ انیہ کسی پرکار کا ٹیکس نہیں دینا پڑتا ؛

یہاں کے بھارتیہ بھی عربوں کی طرح سلطان کی پرجا ہیں۔ یہ لوگ انیہ اپنیویشوں کی بھانتی قلی بن کر دو دو چار چار آنے روزانہ پر آباد ہوئے ہیں۔ انہیں عربوں کی بھانتی سبھی راج نیتک ادھیکار پراپت ہیں۔ وہ عربوں سے اتنے گھل مل کر رہتے ہیں کہ وہ نام ماتر کے ہی پرواسی کہے جا سکتے ہیں۔ یہ لوگ انیہ بھارتیہ اپنیویشوں کی اپیکشا سب سے زیادہ سکھی ہیں۔ سادھارن کسانوں کی مالی حالت بھارت کے زمینداروں سے اچھی ہے۔ یہ لوگ اپنی زمینوں کے سویم مالک بھی ہیں۔ اب تک یہاں کی سرکار کی اور سے ان کے مارگ میں کوئی رکاوٹ نہ تھی۔ پر اب وہاں کے گورے سنرکشکوں کو بھارتیوں کی بڑھتی ہوئی سمردھی کھٹکنے لگی ہے ؛

ابھی حال ہی میں وہاں کی سرکار نے دو نئے قانون تیار کئے ہیں۔ بدقسمتی سے دونوں ابھی ہمارے سامنے قانونی روپ میں نہیں آئے۔ کیول آرڈیننس ہی ہیں۔ پر یہ نشچے ہے کہ جلدی یہ دونو قانون بن جائیں گے۔ تو زنجبار میں بھارتیوں کا ستیاناش ہی سمجھئے۔ یہ قانون یہ ہیں :-

Land Alienation Act یہ (بھومی پرتھک کرن نیم) ارتھات جتنی بھومی بھارتیوں کے ادھیکار میں ہے۔ وہ سب ان سے چھین لی جائے۔ اور وہاں کے نواسی عربوں کو دی جائے۔

State Monopoly Act یہ ارتھات لونگ کا بیوپار بھارتیوں کے ہاتھ سے لیا جائے۔ اور سرکار کے ایکا دھپتیہ میں رہے ؛

ان دونو قانونوں کے بنانے کا کارن یہ بتلایا جاتا ہے۔ کہ بھارتیوں کے کارن لونگ کی تجارت گر گئی۔ اس سے وہاں کے نواسی عربوں کی درگتی ہو رہی ہے ؛

یہ قانون سپشٹ ہی ہیں۔ ان کا ننت کا لک کھلا بھی سپشٹ ہی ہے۔ ادھک ٹیکا ٹپنی کرنے کی آوشیکتا نہیں ؛

ابھی ٹرانسوال کا Land Tenure Act ہمارے سامنے ہی ہے۔ پرتگال پُوربی افریقہ میں Non Native Poll Tax (دو رلیشی جزیہ کر) اور Tradelicensing Amendment Act (بیوپار ادھیکار سنشودھن نیم) کل ہی جاری ہوئے ہیں۔ کینیا کا پرشن بالکل تازہ ہی ہے۔ فجی میں بھی راج نیتک ادھیکاروں پر بھارتیہ پرجا اور گوری سرکار کے بیچ بیچ ہی رہی ہے۔ تب تک زنجبار کے بھارتیوں پر بھی یہ وپتی آ پڑی ہے ؛

ان سب اپنویشوں میں ان بھینکر قانونوں کے بننے کا کارن پرنکھش روپ میں کچھ بھی ہو۔ پر اپرتکھش کارن سپشٹ ہی ہے کہ اپنویشوں کے گوروں کو ڈر ہے۔ کہ بھارتیہ ان کے سامنے بیوپار کے کھیتر میں کہیں بازی مار لے جائیں گے۔ اس لئے وہ نہیں چاہتے کہ بھارتیہ لوگ ان کے پرتی دوندی بن کر وہاں رہیں۔ یہی کارن ان سب کالے قانونوں کا ہے ؛

اب پرشن یہ ہے کہ یہ بھارتیہ جو برسوں سے وہاں رہ رہے ہیں۔ کیا کریں؟ کہاں جاویں؟ ان کے بھارت واپس آنے میں کٹھنائیاں ادھک ہو جاتی ہیں ؛

یہاں انہیں انیکوں سماجک دھارمک اور نیتک سمسیاؤں کا مقابلہ کرنا پڑے گا جن کے حل کے لئے ابھی تک شاید ہم کو سمجھ ہی نہیں آئی ہے۔ اُن کی سنتتی کو دیکھ کر ہمیں کبی کے یہ واکیہ یاد آ جاتے ہیں ؎

خدا لغا لے بتاؤ!
میں رہوں کیسے کہاں جاؤں
ادھر بدی ہاتھ توبہ ہے
اُدھر بھی لات ٹکتے ہیں

اب پرشن کیول زنجبار۔ ٹرانسوال یا کینیا کا نہیں ہے۔ بلکہ سارے اپنویشوں کا ہے۔ ایک سمے تھا۔ جبکہ وہاں جنگل ہی جنگل تھے۔ بیوپار اور ویوسایہ تھا۔ کل کارخانوں کا جنم بھی نہ ہوا تھا۔ تب ہماری وہاں مانگ تھی۔ پوچھ تھی۔ وہاں ہمیں بسانے کے لئے نانا پرکار کے پرلوبھن تھے۔ پر آج اب جبکہ ہم نے اپنی گاڑھی کمائی سے۔ گھور پرشرم سے اور پریم و بار تھ سے انہیں سر سبز کیا۔ اور رہنے یوگیہ بنایا۔ تب ہم سے کہا جاتا ہے۔ کہ تم کالے آدمیوں کی یہاں آوشیکتا نہیں۔ کیا یہی ہے ان کا نیائے جس پر انہیں ناز و فخر ہے۔ اور کیا یہی ہے اُن کا منشیتو جس کا انہیں ابھیمان ہے؟

ہمارے پاس ان سب سمسیاؤں کو حل کرنے کے دو اُپائے ہیں۔ ایک تو سیدھا سادہ یہ ہے۔ کہ ہم بھارت سرکار کو اپنے پیچھے چلانے سے اپنویشوں کی سمسیاؤں میں پڑنے کے لئے ووش کر دیں۔ مگر اس مارگ میں ہمیں انت میں اسپھلتا ہوگی۔ کیونکہ سرکار ٹھہری ودیشی۔ انہی کے سجاتیوں کی جن کے ورودھ ہم چلاتے ہیں۔ اس کا بھی تو بہت اسی میں ہے۔ کہ بھارتیہ کیول اپنویشوں سے ہی نہیں بلکہ سویم بھارت ورش سے بھی انیتر چلے جاویں۔ اور سارا کاروبار سارا بیوپار اور ویوسایہ گورانگ مہا پربھوؤں کے ہاتھ میں پہنچ جاوے ؛

دوسرا اُپائے کچھ کٹھن ہے۔ مگر انتما پورن ہے۔ وہ ہے ہمارا اپنے بل پر کھڑے ہو کر اُن کی سہایتا کرنا۔ یدی ہم جانتے ہیں۔ کہ ہم پرتنتر ہیں۔ اور درد ناک نیتی کا نتیجہ ہمارے دیش کے پرتیک سپھل پر پڑ رہا ہے۔ اپنویش کی گورمنٹیں بھی یہی سمجھتی ہیں۔ اسی لئے ہمارے ساتھ ایسا ویوہار ہے۔ پر ہم منشیہ ہیں۔ اور منشیوں میں بھارت واسی۔ اتہ بھارتیتا کے ناطے ہمیں ان بھائیوں کی رکھشا کے ہت یونین سرکار سے انگلینڈ سرکار سے یا دنیا کی سرکار سے مقابلہ کرنا چاہئے ؛

سفید کشٹ کی اکسیر جڑی

میں یہ مہاشہ اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ یدی اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو میں دگنا مول واپس دوں گا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت دو روپیہ آٹھ آنے (۲؍۸) ؛

سری کرشن چندر کتری سرائے
ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

"حیدرآباد دیس"

آریہ سماج دھرم پورہ شملہ شہر کا یہ ہفتہ وار ستسنگ میں آریہ سارودیشک سبھا دہلی کے سرکلر کے انوسار نظام حیدرآباد راجیہ میں دھرم پرچار کے ورودھ جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ ان کے برخلاف پروٹسٹ کیا گیا اور سارودیشک سبھا کے پردھان جی کے میموریل کا سمرتھن کرتے ہوئے نظام حیدرآباد سے پابندیوں کو ہٹانے کے لئے انورودھ کیا گیا۔ نیز یہ سماج آریہ سارودیشک سبھا کو یقین دلاتا ہے کہ سمے سمے پر جو آگیا ملے گی اس کا پالن کیا جائے گا۔

اس ریزولیوشن کی نقول نظام حیدرآباد و ریزیڈنٹ صاحب۔ آریہ سارودیشک سبھا دہلی اور اخبارات کو بھیجی جائیں ؛ (کیشو رام منتری)

آریہ سماج سیالکوٹ :- ۱۲ ستمبر کو آریہ سماج ہذا کے انترنگ سبھا میں حسب ذیل پرستاو اتفاق رائے سے پاس کیا۔ یہ آریہ سماج سیالکوٹ کا یہ جلسہ حیدرآباد ریاست میں آریہ سماج کے کام پر عائد شدہ ناجائز پابندیوں کے خلاف پرزور پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور اس میموریل کے تمام مطالبات کی تہ دل سے تائید کرتا ہے۔ جو سارودیشک سبھا دہلی نے نظام بہادر کی سیوا میں ارسال کیا ہے۔ اور انٹرنیشنل آرین لیگ کو یقین دلاتا ہے کہ اگر پابندیاں نہ ہٹائی گئیں۔ تو وہ لیگ کی ان پابندیوں کے ہٹانے کے لئے ہر ایک پُرامن ذرائع سے پوری سہایتا کرے گا ؛ (منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج سنجھر پور :- آریہ سماج سنجھر پور ضلع رحیم یار خان کا ۵ ستمبر کا یہ خاص اجلاس ان جگر سوز پابندیوں کے خلاف جو کہ ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج کے خلاف عائد کی گئی ہیں۔ پرزور پروٹسٹ کرتا ہے اور ان مطالبات کے ساتھ تہ دل سے اتفاق کرتا ہے جو اس میموریل میں درج ہیں۔ جو کہ حضور نظام کی خدمت میں بھیجا گیا ہے۔ اور ان تمام پابندیوں کے اٹھانے کی مؤدبانہ درخواست کرتا ہے۔ جو کہ آریہ سماج کے پرچار پر عائد کی گئی ہیں۔ یہ سماج سارودیشک پرتی ندھی سبھا دہلی کو یقین دلاتا ہے۔ کہ اگر پابندیاں دور نہ کی گئیں۔ تو یہ سماج سبھا مذکور کی ہر ایک پرامن اور آئینی طریق سے سہایتا کرے گا ؛ (منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج سالون ضلع کرنال :- آریہ سماج کے ایک اجلاس میں ایک پرستاو پاس کیا گیا۔ جس کی کاپیاں نظام حیدرآباد کو بھیجی گئیں ؛ (منتری آریہ سماج ہذا)

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

ساماجک سماچار

آریہ سماج کلاچی کے سماچار :-

(۱) ... ہری چند صاحب گائوڈ کمپونڈر کی شادی ... صاحب چاندنہ کی لڑکی سے بیکم ... رام صاحب ... پنڈت بال کرشن جی نے ویدک ... ستمبر ۱۹۳۴ء کو ... کرائی۔ لالہ ہری چند جی نے مبلغ ۵ر ... پاٹھشالہ کو دان دیا +

(۲) ... تحصیلداس صاحب ... جی ... ڈسٹرکٹ اکاونٹنٹ تحصیلی ... گورنمنٹ ... کمپنی لاہور کی سگائی لالہ آیا رام صاحب ... تحصیلدار سکنہ بیزو (بنوں) کی سپتری ... ہوئی ہے۔ اس تقریب میں آریہ سماج اور ... پاٹھشالہ میں ہون یگیہ کرایا گیا۔ ... تقسیم کیا گیا۔ مبلغ ۵ر آریہ کنیا پاٹھ ... شالہ کو اور ایک روپیہ استری سماج کو دان دیا۔ ... دان کو سپھل کرے :-

(۳) بابو رام ... لال ... پوسٹ ماسٹر کلاچی کی ... ڈیرہ میں تبدیلی ہو گئی ہے :-

(۴) ... رام صاحب نائب تحصیلدار کی ... اسامی پر ... کے عہدہ پر ہو گئی ہے۔ ... لاہور میں ایک ماہ ٹریننگ حاصل کریں گے۔ بعد میں اپنی اسامی پر لگیں گے۔ ... صاحب نے یہاں تقریباً ۲½ سال کا عرصہ ... اچھا وقت گزارا ہے۔ آپ آریہ کنیا پاٹھشالہ اور آریہ سماج کے ہمدرد و شبھ چنتک ... آپ جہاں رہیں۔ پرماتما آپ کو خوش و ... رکھے :-

(۵) آریہ سماج کا روزانہ ست سنگ شام کو ... ہوتا رہتا ہے :-

(درباری لال منتری آریہ سماج کلاچی)

چک ۲۳ ای ال کسمسر (نیلی بار) میں شدھی کا ڈنکہ :-

۹ ستمبر ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج مندر میں بوقت ۳ بجے بعد دوپہر جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں چار مسلمانوں اور ایک استری محمد دین۔ احمد دین۔ عبداللہ اور نور بی بی چک ۱۹/۸-ال کسمسر اور محمد صادق چک ۱۹/۹-ال کہوڑہ ضلع ملتان کو ویدک دھرم میں شدھ کیا گیا۔ جن کے ہندوانہ نام مندرجہ ذیل رکھے گئے :-

محمد دین سے امیر چند + احمد دین سے رام چند + عبداللہ سے امرناتھ + نور بی بی سے شیلا وتی + اور محمد صادق سے کھیم چند۔ ان کے ہاتھوں سے ہون یگیہ کرا کر اور گورو منتر کی دکشنا دے کر سب کو یگیوپویت پہنائے گئے۔ اس کے بعد پنڈت دیسراج جی بھجن اپدیشک ... دلت ادھار سبھا گوردت بھون لاہور نے ... بھجن دوارہ اپدیش دے کر جنتا کو آنند ... کیا۔ اس شبھ کاریہ میں مہاشہ دینا ناتھ اور ...

مہاشہ سوداگر مل آریہ سماج برڑیوالہ منڈی نے شامل ہو کر رونق کو بڑھایا۔ اور شانتی پاٹھ کے بعد سب کو شدھ شدہ بھائیوں کے ہاتھوں سے پرشاد تقسیم کرایا گیا :-

(کنٹرولیش پال چوہان منتری)

آریہ سماج نئی دہلی کے سماچار :-

سنسکاروں کا تیوہار آریہ سماج نئی دہلی ہنومان روڈ کے مندر میں ۲۴ اگست ۱۹۳۴ء کو منایا گیا۔ ہون یگیہ کرنے کے بعد معزز گھرانوں کے لڑکوں اور لڑکیوں کو یگیوپویت دھارن کرائے گئے۔ ذیل میں چند ایک کے نام دیئے جاتے ہیں :-

رائے صاحب گوپی چند اور چیلا رام صاحبان (اے۔ ڈویژنل افسران)۔ ڈاکٹر تلسی رام صاحب لالہ رلا رام۔ لالہ سیلا رام اور لالہ ہنس راج ٹھیکیداران وغیرہ وغیرہ۔

عام جنتا پر ان کم خرچ اور سادہ سنسکاروں کا بہت اچھا اثر پڑا۔ مذکورہ بالا اصحاب نے معمولی اخراجات سے بچنے کا ایک موثر نمونہ پیش کر دیا ہے :-

(رسنیا نند پروہت آریہ سماج نئی دہلی)

آریہ سماج لعل کرتی بازار راولپنڈی میں پرچار :-

مہاودیالیہ ویناتھ دھام (دہلی) گورو کل کے پرسدھ ودیارتھی ناٹھاکر پربیر سنگھ جی سرحدی پرانت کا دورہ ختم کر کے راولپنڈی چھاونی پدھارے ۱۸۔ اور ۱۹ اگست کو بذریعہ میجک لینٹرن آریہ سماج لال کرتی بازار میں بہار کا بھونچال اور آریہ سماج رلیف کمیٹی کا کام دکھایا۔ دوسرے دن دلت ادھار کے متعلق بذریعہ میجک لینٹرن لوگوں پر ظاہر کیا۔ کہ جلد ہی چھوت چھات کو بھگا دو۔ لوگوں پر اثر اچھا پڑا۔ اب ٹھاکر جی کشمیر پرچار کی خاطر تشریف لے گئے ہیں :-

آریہ سماج کی اور سے "رکھشا بندھن" کا تیوہار منایا گیا۔ ہون یگیہ۔ سندھیا بھجن اور پرارتھنا کے بعد لیکچر ہوئے۔ آخیر میں علاوہ دوارہ لوگوں کا ستکار کیا گیا :-

آریہ سماج مندر میں بھگوان کرشن کا جنم دن منایا گیا۔ پنڈت بنسی دھر جی کا لیکچر اور مہاشہ ہرلش چندر جی کے بھجن ہوئے۔ حاضری کافی تھی :-

(رام لال آریہ)

آریہ سماج مٹھہ ٹوانہ کے سماچار :-

(۱) آریہ سماج کے ہفتہ وار ست سنگ باقاعدہ طور پر منائے جاتے ہیں :-

(۲) رکھشا بندھن اور جنم اشٹمی کے تیوہار آریہ سماج کی طرف سے ویدک پتری پاٹھشالہ کی بلڈنگ میں بڑے سمارو سے منائے گئے :-

(۳) پنڈت مالک رشٹر جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے پدھار کر متواتر تین دن تک میجک لینٹرن کے ذریعہ رامائن مہابھارت۔ رامائن اور بھگت جیونی کے چتر دکھلا کر ویاکھیان دیئے۔ حاضرین بھاری تعداد میں شامل ہو کر لابھ اٹھاتے رہے۔ آریہ سماج مٹھہ ٹوانہ آریہ پرتی ندھی سبھا کا دھنیہ واد ادا کرتا ہے :-

۹ ستمبر کو آریہ سماج مٹھہ ٹوانہ کا جنرل جلاس برائے سالانہ چناؤ بوقت رات ویدک پتری پاٹھشالہ میں حسب ذیل ہوا :-

پردھان۔ چودھری روپ چند پلیڈر صدر شاہ پور + اپ پردھان ڈاکٹر اوم پرکاش میڈیکل پریکٹیشنر مٹھہ ٹوانہ + منتری لالہ دلباغ رائے ہرولہ + اپ منتری مہاشہ موہن لال آریہ :-

انترنگ سبھا کے سدسیہ :- لالہ رام کنور ماسٹر بخان چند۔ لالہ گیان چند اور بابو برکھ دیال منوچہ :-

(اپ منتری آریہ سماج ہذا)

قلعہ سوبھا سنگھ میں ہندی سمیلن :-

۲۲ ستمبر ۱۹۳۴ء کو سنیچروار آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ایک ہندی سمیلن زیر صدارت پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار سناتک گورو کل کانگڑی منتری پنجاب ہندی ساہتیہ سمیلن ہوگا :-

(منتری آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ)

دیانند متھرا داس کالج موگہ :-

دیانند متھرا داس کالج موگہ موسم گرما کی تعطیلوں کے بعد ۱۷ ستمبر ۱۹۳۴ء کو کھل گیا ہے۔ جو طالب علم خاص وجوہات سے قبل از تعطیلات فرسٹ ائیر میں داخل نہیں ہو سکے۔ وہ ۱۷ ستمبر سے ۱۰ دن بعد تک داخل ہو سکتے ہیں۔ الیف۔ اے۔ اور الیف۔ الیس۔ سی میں فیل شدہ طلباء ۱۴ ستمبر اکتوبر تک داخل ہو سکیں گے۔

کالج میں ہوسٹل کا انتظام نہایت اعلےٰ ہے۔ طلباء کی صحت۔ اخلاق اور چال چلن کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ یونیورسٹی کے نتائج ہمیشہ شاندار ہوتے ہیں۔ چنانچہ سال گزشتہ کے نتائج حسب ذیل ہیں :-

الیف۔ الیس۔ سی ۷۸ فیصدی

الیف۔ اے ۶۷ ″

جو طلباء اعلےٰ تعلیم و تربیت سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ جلد داخل ہو جائیں :-

(پرنسپل کالج ہذا)

دلت ادھار سبھا دہلی کا پرچار :-

شردھانند دلت ادھار سبھا دہلی کی زیر نگرانی ۱۴ ستمبر ۱۹۳۴ء کو حیدر آباد میں پرچار ہوا۔ کوی چھیدی لال جی نے ماس۔ شراب اور نشہ کی برائی سمدھر بھجنوں کے دوارہ بتائی۔ اور پنڈت کرم چند جی نے ذات پات کے خلاف پرچار کیا۔ آخیر میں سید صاحب جی نے ایک وید منتر کی ویاکھیا کی۔ جس میں ماس۔ شراب۔ جوا اور ویبھچار کو مہا پاپ بتلایا ہے۔ حاضری کافی تھی۔ نیز دلت بھائیوں میں جوش و تحریک تھا :-

(منتری شردھانند دلت ادھار سبھا دہلی)

شریمد دیانند عربی سنسکرت مہاودیالیہ امرتسر میں داخلہ:— ودیالیہ کی منیجنگ کمیٹی نے عربی کے پانچ ودیارتھیوں کا داخلہ پاس کیا ہے۔ داخل ہونے والے ودیارتھیوں کو شیگھر ہی درخواست بھیج کر منظوری منگا لینی چاہیے۔ ودیارتھی کی عمر پندرہ سال سے کم نہ ہو۔ اور وہ مڈل کی یوگیتا رکھتا ہو۔ اگر کوئی ودیارتھی پڑھائی میں اچھا رہا۔ اور سبھا نے مناسب سمجھا۔ تو یتھوچت وظیفہ بھی دیا جائے گا۔

(پرنسپل کالج ہذا)

آریہ سماج کیمبلپور کا پرستاؤ:— کیمبلپور آریہ سماج کا ۹ ستمبر ۱۹۳۷ء کا پرستاؤ ہے کہ ادھیولیتن غلام حسین پانی پتی لکھت کتاب سوامی دیانند اور ان کی تعلیم جو کہ زہر، مول اور گندے شبدوں سے بھری پڑی ہے۔ گھرنت درشٹی سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے بل پوروک پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ ایسی نفرت پھیلانے والی کتاب فوراً ضبط کی جانی چاہیے۔ اور اس کے مصنف پر جاتیوں میں نفرت پھیلانے کا مقدمہ چلایا جانا چاہیے۔

(رام لال پردھان آریہ سماج ہذا)

آریہ سماجوں کو سوچنا:— آریہ سماجوں کے منتری مہاشیوں سے عرض ہے۔ کہ میرا تعلق شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت سے اب نہیں رہا ہے۔

منشی سنگھ آزاد بھجن اپدیشک موتی کٹرہ آگرہ

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ کا جلسہ:— آریہ سماج گورو کل سیکشن جھنگ مگھیانہ کا بتیسواں وارشک اتسو ۹ نومبر سے ۱۱ نومبر ۱۹۳۷ء تک ہونا قرار پایا ہے۔ اس موقعہ پر بڑے بڑے سنیاسی اور اپدیشک مہاتماؤں کے آنے کی آشا ہے۔ سنکیرتن ۹ نومبر ۱۹۳۷ء کو آریہ سماج مندر میں شام کے ۸ بجے شروع ہوگا۔

(رام سنگھ آریہ اپ پردھان آریہ سماج ہذا)

آریہ سماجوں کو سوچنا:— گزشتہ ڈیڑھ سال سے جیوتی سروپ فاضل شاستری سوامی کرپانند جی نے پانی پت آریہ سماج میں اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا ہے۔ اگر کسی سماج کو شاستری جی کی پرچار یا اتسو کے لئے ان کی ضرورت پڑے۔ تو پتہ ذیل پر اطلاع دے۔

(منتری آریہ سماج پانی پت)

بقیہ صفحہ ۱۶

آریہ سماج راولپنڈی:— آریہ سماج گورو کل ویبھاگ راولپنڈی کا یہ سپیشل جنرل اجلاس ان پابندیوں کے خلاف جو کہ ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج کے کام پر عائد کی گئی ہیں۔ پر زور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور صدق دل سے میموریل میں درج شدہ مطالبات سے اپنا سمبندھ ظاہر کرتا ہے۔ اور پابندیوں کے ہٹائے جانے کا مؤدبانہ مطالبہ کرتا ہے۔ مزید برآں لیگ کو اس امر کا یقین دلاتا ہے۔ کہ اگر یہ پابندیاں ہٹائی نہ گئیں۔ تو سماج ہذا سبھا کی ہر پرکار سے سہائتا کرے گا۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج کراچی:— آریہ سماج کراچی کا ۱۲ ستمبر کا جنرل اجلاس جو کہ دھرمپتی آریہ ستری ودیالہ میں منعقد ہوا۔ پاس کرتا ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج کے پرچار پر جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ وہ سخت قابل مذمت ہیں۔ اور آریہ سارودیشک سبھا کے میموریل میں جو مطالبات درج ہیں۔ ان سے صدق دل سے تعاون کرتا ہے۔ اور ان پابندیوں کے واپس لئے جانے کا مؤدبانہ مطالبہ کرتا ہے۔ مزید برآں یہ سماج آریہ سارودیشک سبھا کو یقین دلاتا ہے۔ کہ اگر مذکورہ پابندیاں نہ ہٹائی گئیں۔ تو یہ سبھا کی ہر ممکن امداد کرے گی۔

(پرکاش سروپ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج اجمیر:— نگر آریہ سماج اجمیر نے اپنے ۲۰ ستمبر کے اجلاس میں یہ قرار دیا۔ کہ یہ جلسہ ان پابندیوں کے خلاف پر زور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ جو کہ ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج کے سدھانتوں کے پرچار پر عائد کی گئی ہیں۔ اور حکومت نظام کے خلاف پر زور پروٹسٹ ریکارڈ کرتا اور ساتھ ہی سارودیشک سبھا کے میموریل کی پرزور حمایت کرتا ہے۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج حیدرآباد (سندھ):— حیدرآباد (سندھ) کے آریوں کا یہ اجلاس ان غیر ضروری پابندیوں کا حال سن کر جو کہ حکومت نظام نے ہندوؤں کے مذہبی مراسم پر بالعموم اور آریہ سماجیوں کے اجلاسوں پر بالخصوص عائد کی ہیں سخت دکھت ہوا ہے۔ اور ان کے خلاف پر زور پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور نظام کی حکومت پر زور دیتا ہے کہ وہ ان پابندیوں کو ہٹائے اور ان مطالبات کو منظور کرے جو کہ سارودیشک سبھا کے میموریل میں درج ہیں۔ مزید برآں یہ جلسہ مہاتما نارائن سوامی کو ہر قسم کی ممکن امداد کا یقین دلاتا ہے۔

(منتری)

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خان:— آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خان کا یہ سپیشل جنرل اجلاس ان غیر ضروری پابندیوں کے خلاف پر زور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ جو کہ ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج کے کام پر عائد کی گئی ہیں اور صدق دل سے ان مطالبات سے تعاون کرتا ہے۔ جن کا ذکر آریہ سارودیشک سبھا دہلی کے میموریل میں کیا گیا ہے۔ اور مؤدبانہ طور پر کل پابندیوں کے ہٹائے جانے کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور ساتھ ہی سارودیشک سبھا کو ہر ممکن سہائتا کا یقین دلاتا ہے۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

دو حیدرآبادی آریہ سماجیں:— آریہ سماج ہلی کھیڑ اور آریہ سماج اودگیر نے بھی مذکورہ مطلب کے پرستاؤ پاس کئے ہیں۔

آریہ سماج کلاچی:— کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان صوبہ سرحد کا یہ خاص جلسہ نظام گورنمنٹ کی خدمت میں بڑے زور کے ساتھ التماس کرتا ہے۔ کہ جس طرح برٹش گورنمنٹ نے تمام مذاہب کو مذہبی آزادی دی ہوئی ہے۔ اسی طرح آپ کی گورنمنٹ آریہ سماج کے ساتھ جو کہ ایک مذہبی جماعت ہے۔ بمثل دیگر مذاہب مساوات کا سلوک روا رکھے۔ اور ہماری انٹرنیشنل آرین لیگ نے جو میموریل ۹ اگست کو آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اس پر منصفانہ اور ہمدردانہ غور کیا جائے۔ نیز اخبارات اور آریہ سماجوں میں جو ناراضگی کی لہر دوڑ رہی ہے۔ اس کو شانت کرکے تمام دنیا کے آریہ ہندوؤں کو مشکور فرمایا جائے۔ اس ریزولیوشن کی نقول نظام صاحب کی خدمت میں اور اخبارات کو بھیجی جائے۔

(درباری لال منتری آریہ سماج کلاچی)

آریہ سماج بھوانی:— آریہ سماج بھوانی ضلع حصار کا یہ جنرل اجلاس ریاست حیدرآباد دکن کی طرف سے آریہ سماج کے پرچار کے راستہ میں عائد کردہ رکاوٹوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور شرمتی سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے ہز ہائینس نظام صاحب کی خدمت میں ارسال کردہ میموریل میں مندرجہ مطالبات کی تہ دل سے تائید کرتا ہے۔ اور امید کرتا ہے کہ نظام صاحب آریہ سماج کے پرچار کے خلاف نامناسب پابندیوں کو ہٹا کر آریوں میں پھیلی ہوئی ناراضگی کو دور کریں گے۔ اور ساتھ ہی انٹرنیشنل آرین لیگ کو یقین دلاتا ہے کہ اگر پابندیاں دور نہ کی گئیں۔ تو یہ سماج لیگ کی ہر پرکار

مکھی نرائینداس زندہ باد!

مکھی نرائینداس جی راحل نواسی آریہ سماج کے پردھان - میونسپل کمیٹی کے پریذیڈنٹ اور شہر راحل کے سردار زمیندار ہیں - جیسے وہ مالی لحاظ سے نہایت اقتدار والی ہستی ہیں - آریہ سماجک فنڈوں میں ہزار ہا روپیہ دان دینے والے ہیں - راحل سماج کے لئے تو ان کا ہی دم غنیمت ہے - انہوں نے اپنے بیٹے رنگے کے وواہ پر ایک نہایت قابل تقلید مردانہ قدم اٹھایا ہے - ایسی زبردست حیثیت کے مالک کا عام لوگوں کی خاطر قربانی کرنا واقعی قابل داد ہے - ورنہ وہ کافی خرچ کر سکتے تھے - لوگوں سے تعلقات بھی پیدا کر سکتے تھے - مگر ایک جذبہ ہے - جو انہیں کشاں کشاں کھینچے لئے جا رہا ہے - وہ ہے ہندو سادھارن کے بوجھ کو ہلکا کرنا - جو آج کل کے زمانہ میں ہندوؤں پر پڑ رہا ہے - آمدنی کے راستے بند ہو رہے ہیں - اور ان اخراجات نے کچوم نکال رکھا ہے - وجہ یہ کہ کہیں میری ناک نہ کٹ جائے" بس اس فقرہ کی زد میں کئی خاندان تباہ ہو گئے - ہاں تو اب مجھے اصلی واقعہ کی طرف آنا چاہئے - مکھی جی کے عزیز سپتر آریہ منی کا وواہ آریہ سماج مندر راحل میں ویدک ریتی سے ہوا - نہ شان امارت دکھلانے کی غرض سے دوستوں کو پارٹی دی - اور نہ ودھائی چندرانہ وغیرہ کوئی رسم کی گئی - اور نہ ہی جہیز دیکھنے کا جنون پورا کیا - مطلب یہ کہ سارے رواج کو ہی پلٹ دیا - مکھی جی اپنے چند رشتہ داروں کے ساتھ ڈولی کرسماج مندر میں پدھارے - ادھر سے کنیا بخش والے بھی چند رشتہ داروں کو ساتھ لے کر سماج مندر میں وقت مقررہ پر آ گئے - مندر خوب سجایا گیا تھا - اس نے سندھار کے قدم کو عملی روپ میں دیکھنے اور عزیزی کے ساتھ محبت اور مکھی جی سے الفت و عزت کی وجہ سے سارا شہر امڈ پڑا - حاضری کا ٹھکانہ نہ تھا - تین گھنٹوں میں وواہ کی کارروائی ختم ہو گئی - ور بخش کی طرف سے دس سیر مٹھائی اور ودھو بخش کی طرف سے پانچ سیر مٹھائی حاضرین میں تقسیم کی گئی -

یہ نہایت مختصر اور نہایت سادہ وواہ سنسکار کی کارروائی کہ جس پر عام طور پر لوگ کئی کئی روز ضائع کر دیتے ہیں - اور صحت میں تباہی کی طرف دھکیلے جاتے ہیں - اس موقعہ پر اسی خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے مکھی جی نے صرف پندرہ روپیہ دان آریہ سماج راحل کو دیا - تاکہ کہیں زیادہ دان دینا ہی شادی کے بوجھ کا سبب ثابت نہ ہو - مطلب یہ کہ ایسے سنسکار بالکل تھوڑے خرچ پر کرنے کا عملی نمونہ پیش کیا گیا ہے - ورنہ کچھ دن ہوئے - انہوں نے ویدک پاٹھشالہ راحل کو ایک ہزار روپیہ کنوؤں لگوانے کی خاطر دان دیا تھا - وہ دان دیر ہیں - اس جرأت کے قدم اٹھانے پر مکھی جی نے سب کے دلوں میں گھر کر لیا ہے - نتیجہ یہ کہ پانچ آدمیوں نے ان کی پیروی بھی کی ہے - ان کی نیک مثال نہ صرف راحل نواسیوں کے لئے بلکہ ضلع بھر کے لوگوں کے لئے مشعل کا کام دیتی رہے گی - اس لحاظ سے مکھی جی نے پرانت بھر کا نام اجول کر دیا ہے - اور وہ سبھی لوگوں کے شکریہ کے مستحق ہیں - اسی لئے میں کہتا ہوں - کہ "مکھی نرائینداس زندہ باد"!

(گینشدت آریہ سیوک - جام پور)

آریہ یووک سماج مجیٹھہ کا عظیم الشان جلسہ

آریہ یووک سماج مجیٹھہ کا پہلا سالانہ جلسہ ۳۰ اگست سے ۲ ستمبر تک بڑے سمارودھ سے منایا گیا - جلسہ سے چار روز پہلے سوامی دھیرانند جی وید کتھا کرتے رہے - اور پنڈت بہاری لال جی کے بھجن ہوتے رہے - جلسہ میں مہاشہ کرشن لال جی پریم - مہاشہ پورن چند جی - مہاشہ شمشیر سنگھ جی - سوامی دھیرانند جی مہتہ ساون مل جی - پنڈت راجپتنی جی - پنڈت دولت رام جی شاستری - حکیم صاحبدیال جی امرتسری جگت بھجن منڈلی - مہاشہ سنت رام جی بھجنیک - مہاشہ بہاری لال جی بھجنیک اور مہاشہ ہنس راج جی بھجنیک پدھارے - پربھو بھگتی - مانس نہ کھانے کا اپدیش - مسئلہ آواگون - مورتی پوجا - رادھا سوامی مت اور مسئلہ روحانیت پر ویاکھیان ہوئے - نیز منوہر اپدیش بھی ہوتے رہے - نگر کیرتن ۳۰ اگست کو ہوا - سرودھرم سمیلن زیر صدارت حکیم صاحبدیال جی امرتسری ہوا - سنگیت دربار پنڈت دولت رام جی شاستری کی صدارت میں ہوا - پنڈت بہاری لال اول نمبر پر رہے - اور انہیں ایک میڈل انعام کے طور پر ملا - انجمن اہلحدیث اور سناتن دھرم مہابیر دل کا چیلنج مباحثہ کے لئے منظور کیا گیا - لیکن ہر دو انجمنوں کی طرف سے کوئی آدمی شرائط اور مضمون کا فیصلہ کرنے کے لئے نہ آیا - آخری رات پھر اعلان کیا گیا کہ سماج کی سٹیج ہر وقت مباحثہ کے لئے تیار ہے - جب کوئی سوسائٹی چاہے مباحثہ کر لے - جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا - تمام مہانو بھاؤں اور سبھاؤں کا جنہوں نے پربندھ کیا دھنیہ واد کیا جاتا ہے -

(درباری لال منتری آریہ سماج ہذا)

گوروکل آیورویدک فارمیسی ہردوار

برہمی تیل
استعمال سے سر درد مرگی ہسٹیریا پاگل پن وغیرہ کیلئے نہایت مفید ہے

چیون پراش
ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔ بچوں کو موٹا تازہ کرتا ہے کھانسی۔ دمہ اور تپدق کا اکسیر علاج ہے۔
قیمت چار روپیہ سیر

برہمی بوٹی
ایک روپیہ سیر
دماغ کو طاقت دیتی ہے

ست شلاجیت
پیشاب کا بار بار آنا پیشاب میں دھات گرنا مکروہ۔ درد گردہ پتھری و جگر کی کمزوری کے لئے ایک ہی دوائی ہے۔
قیمت ۱۲ر تولہ

سرمہ چشم بینی
سب سے سستا اور بڑھیا سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا اکسیر علاج ہے۔ اس کے لگاتار استعمال کرنے سے عینک کی ضرورت نہیں رہتی۔
قیمت ۱۲ر شیشی

چیون امرت
احتلام کی اس سے بڑھکر کوئی بھی دوائی ایجاد نہیں ہوئی۔ ایک ماہ میں دو شیشی کے استعمال سے بالکل آرام ہو جاتا ہے۔
قیمت ۱ر شیشی

فہرست ادویات مفت

ہر ایک شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے
خط ڈالکر آج ہی قواعد معلوم کیجئے

آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳۔ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ...... ایجنٹ

- ہردوار — مہاشہ رچاند جی موتی بازار
- جالندھر — ڈاکٹر گیا چند جی شکنتلا فارمیسی
- راولپنڈی — مہاشہ چھاتہ جی آریہ اوشدھالیہ
- لاہور — مہاشہ دھرم ویر جی نرمل کمپنی
- پشاور — مہاشہ برجلال جی آریہ
- کوئٹہ — شری پنڈت بھیشم دیو جی پوسٹ روڈ
- پڈرونہ گورکھپور — شری پت رام داس جی راوی منتری سماج

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

ओ३म्

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قیمت { سالانہ للعہ .... ممالک غیر سے للہ
ششماہی ۲/ .... فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۳۹	SUNDAY 30th SEP 1934	اتوار ۱۵ اسوج سمبت ۱۹۹۱ مطابق ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء دیانند آبد ۱۱۱	جلد ۳

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ॥

۲۔ ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ॥

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ॥

۴۔ ستیہ گرہن کرنا اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداُدیت رہنا چاہئے ॥

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ॥

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ॥

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے ॥

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے ॥

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے ॥

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ॥

(یجروید) (رگوید)

وید امرت

ओ३म् अपूर्वेणेषिता वाचस्ता वदन्ति यथा यथम् वदन्तीर्यत्र गच्छन्ति
तदाहुर्ब्राह्मणं महत् (अ: १०. सू ८. मं ३३)

ارتھ۔ (अपूर्वेण) کارن رہت پرماتما سے (इषिताः) بھیجی ہوئی (ताः) وہ (वाचः) واچائیں (यथा यथम्) جیسے کا تیسے (वदन्ति) بولتی ہیں۔ (वदन्तीः) بولتی ہوئی وہ (यत्र) جہاں (गच्छन्ति) پہنچتی ہیں (तत्) اس کو (महत्) بڑا (ब्राह्मणम्) برہم گیان (आहुः) وہ ودوان بتلاتے ہیں ॥

وید بانی کی مہانتا

ہم اپنے موہ مایا اور بھرم جال پر جس قدر افسوس کریں۔ تھوڑا ہے۔ ہمارے بھائی اپرو جیوتی پرماتما کو۔ کارن رہت پرماتما کو کبھی کسی کے ہاں اور کبھی کسی کے ہاں جنم لیتا مان کر دکھوں میں پھنس جاتے ہیں کیونکہ کارن رہت کو چھوڑ کر اپنے اپنے من کے بھاؤں کے ساتھ اسے جنم دے کر آپس میں لڑائی جھگڑے کر بیٹھتے ہیں۔ اور دنیا میں فساد کو بڑھایا کرتے ہیں۔ اگر ہر مذہب کے لوگ اس بات کو قبول کر لیں کہ پرماتما کارن رہت ہے۔ اور جو کسی بھی منشیہ کو پرماتما کا درجہ دے کر اس کی پوجا کرے۔ تو مردہ پرستی کا خاتمہ ہو۔ اور پھر کسی کا کسی کے ساتھ جھگڑا نہ رہے۔ سب کو اپنا پتا وہی ماننا پڑے۔ اب اگر ایک فرقہ ایک بزرگ کو اور دوسرا فرقہ دوسرے بزرگ کو پرماتما کا سا درجہ دیتے ہیں۔ اور آپس میں سر پھٹول کر بیٹھتے ہیں۔ منشیہ تو درکنار اینٹ پتھر کو۔ چار دیواری کو اور چھوٹی چھوٹی یا بڑے محل کو پرماتما کا سا مندر ٹھہرا کر آئے دن جھگڑے سہیڑے جاتے ہیں۔ کیا ان تعصبات کا بھی کبھی ناش ہوگا؟

اس کارن رہت پرماتما نے اپنی اپار کرپا سے سرشٹی کے آدی میں منشیہ کے گیان کے لئے برہم گیان کا اپدیش دیا۔ وہ برہم گیان ہم کو بیٹھا رہتا گیان دیتا ہے۔ اس گیان میں کسی جاتی کی رو رعایت نہیں ہے۔ چھوٹے بڑے منشیہ کا لحاظ نہیں ہے۔ کسی کالے سفید رنگ میں فرق نہیں مانا گیا۔ سرشٹی نیموں کے انوسار جو چلے گا۔ وہی سُکھی ہوگا۔ یہاں تک کہ اس گیان کے اپدیش کو کیول سن لینے یا پڑھ لینے سے بھی ہرگز ہرگز لابھ نہیں ہو سکتا۔ اس پر عمل کرنے سے ہی کچھ پراپت ہو سکتا ہے ॥

لیکن جو لوگ اس وید بانی سے جو سب کے لئے ہتکاری ہے۔ لابھ اُٹھاتے ہیں۔ اس پر عمل کرتے ہیں اپنے جیون کو پوتر بناتے ہیں۔ اور اس کی ہدایات کے مطابق اپنے جیون کو ڈھالتے ہیں۔ ان کی ودوان لوگ پرشنسا کرتے ہیں۔ انہی کو برہم گیانی کہا جاتا ہے۔ وہ سنسار کے لئے جیتے ہیں۔ اور سنسار کے لئے مرتے ہیں۔ وید بانی کی اس مہانتا کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم لوگ شردھا سے اس کا ادھین کریں۔ محنت کے ساتھ اس کے مرم کو جاننے کا یتن کریں۔ اور جہاں تک ہو سکے وید بانی سے ایسے ایسے پریوگ کریں کہ ہر روز آنے والی سنتان ہمارے طریقہ عمل سے لابھ اٹھا سکے ॥

اس کا ارتھ یہ ہے کہ جس کی رچنا میں ہم لوگ سورگ سکھ پا رہے ہیں۔ اور جس کی رچنا میں ہم جگت کے رچنا کے درشن کراتی ہے۔ اور وید کی بانی ہم کو اس جگت کے رچنا کے درشن کراتی ہے۔ اور ویدک بانی ہم کو سکھ دینے والے ہوں۔ اسی میں سب کا کلیان ہے ॥ (ادم شم) (ترجمہ ناظم)

وید بانی سے ہم لوگ ایک دوسرے کی طرف لے جاتا ہے۔ لوگ سعید پرکار سا سکھ بھوگ کرتے ہیں ॥

(اتھروید) (سام وید)

دیشانتر پرچار
(پنڈت ستیہ دیوجی ودیالنکار کی نیروبی کی چٹھی)

آپ کو یہ جان کر اتیت پرسنتا ہوگی۔ کہ میں یکم مئی سے ایسٹ افریقہ کی آریہ پرتی ندھی سبھا کے ماتحت آریہ سماج کا کاریہ کر رہا ہوں۔ میں مارچ کے انت میں اس پردیش میں آیا تھا۔ اور تبھی سے ویدک دھرم کا پرچار آرمبھ کر دیا تھا۔

یکم مئی سے یہاں کی آریہ پرتی ندھی سبھا نے میری خدمات لے لی ہیں۔ اس سمے تک میں کینیا کے پرایہ سبھی شہروں میں گھوم چکا ہوں۔ نیروبی نکورو۔ ایلڈوریٹ۔ کک۔ کیمبا۔ کسمو۔ لوانڈا۔ ٹومبا اور کریچو آدی سبھی بڑے بڑے نگروں میں بھن بھن وِشیوں پر ۴۰ کے لگ بھگ لیکچر دے چکا ہوں۔ تتھا ۲۰ کے قریب بھن بھن ویدک سنسکار بھی کرا چکا ہوں۔

اس پردیش میں ویدک سدھانتوں کو سننے کے لئے منشیہ بہت مشتاق رہتے ہیں۔ کئی استھانوں میں دن میں دو دو یا تین تین بار بھی لیکچر دینے پڑتے ہیں۔ آریہ سماج نیروبی کے اُتسو پر اُپنشد کی کتھا سننے کے لئے ہندو بھائی بڑی سنکھیا میں اُپستھت ہوتے تھے۔ نیروبی کے اُتسو کی بھارت کی اچھی سے اچھی سماجوں کے ساتھ تلنا کی جا سکتی ہے۔ اس میں بھن بھن دھرموں کے ویکتی بھی ویاکھیانوں کو سننے کے لئے سمّلت ہوتے ہیں۔ نیروبی میں آریہ سماج کے کاریہ کو آگے بڑھانے والے لوگوں کی سنکھیا بھی بہت ہے۔ یہاں کے آریہ بھائیوں کا کاریہ کریاتمک درشٹی سے ہوتا ہے۔ سادھارن سبھا کے سداچار سمبندھی نیم کو کریاتمک روپ ابھی تک اسی سماج نے دیا ہے۔ پرتیک سبھاسد اپنی آمدنی کا ایک پرتی شتک کم سے کم آج کل دے رہا ہے۔ سداچار کے سمبندھ میں ایک سنلگن "سداچار پرتگیا پتر" بنایا گیا ہے۔ پرتی بہت واد وواد کے پشچات وہ سادھارن سبھا (General meeting) میں سرو سمتی سے پاس کیا گیا۔ یگیہ کر کے......"

"ओ३म अग्ने व्रतपते व्रत..."

اس منتر کی دیکشا لے کر پرتیک سبھاسد نے ہستاکشر کر کے اس پتر کو بھرا ہے۔ اس طرح سے اس سماج نے "سداچار" کے آدرش کو آریہ جگت کے سامنے رکھ دیا ہے۔ پرتیک سبھاسد کو "سداچار پتر" بھرنے پر ہی سبھاسد بنایا جائے گا۔ سادھارن ممبروں کو بنانے ہوئے اس پرتگیا پتر پر ہستاکشر کر کے ہی سبھاسد بنے گا۔

سماج کے پرانے پرتیک سبھاسد نے بھی اس پر یگیہ کے بعد اگنی کو ساکشی رکھ کر ہستاکشر کیا ہے۔ سداچار برت کی دیکشا بھی ہر نئے ہی ہر ایک سبھاسد کو "ओ३म अग्ने व्रतपते" منتر کا اچارن کروا چکا تھا۔ ادھر دیتا کر رہی تھی۔ اس طرح سے کئے "آریہ جیون" کو اُجوّل بنانے جا رہا ہے۔ اس سال سے ویدک سنسکرتی کو بھی اُتساہ سے منایا جا رہا ہے۔ آج کل کرشن جنم کا اُتسو اُتساہ سے منایا جا رہا ہے۔ دن پورے ننگر کی سماج مندر بن چکا ہے۔ کے اُتساہ سے تقریباً قریب ایک لاکھ کی لاگت سے آریہ سماج مندر بن چکا ہے۔ اس کا بڑے سمارو سے کیا جائے گا۔ اس اُتسو کے بعد میں زنجبار اور ٹانگانیکا کی طرف آریہ دھرم کے پرچار میں چلا جاؤں گا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا ایسٹ افریقہ


گوروکل سناتک فارمیسی دہلی
برہمی تیل
دماغ کو تر. سر درد کو دور کرنے کو اکسیر ہے
اصل وہی ہے
جو
گورنمنٹ سے رجسٹرڈ ہے
اصل بھیم سینی سرمہ کا نسخہ ہمارے
علاوہ کوئی نہیں جانتا خبردار رہیں
گونو مار
سوزاک کی حکمی دوا
نیا یا پرانا ہو. عورت یا مرد کو ہو دونوں ہی میں بہتر ہے
THE GURUKULA SANATAK PHARMACY DELHI
بھیم سینی سرمہ
گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ
آنکھیں بنوانے اور چشمہ خریدنے کے قبل اس سرمہ کا استعمال کریئے آپ کو
کسی دوا یا چشمہ خریدنے کی ضرورت نہ ہوگی. بہت سے لوگوں کی چشمہ
لگانے کی عادت چھوٹ گئی ہے اور وہ باریک سے باریک حروف
پڑھ سکتے ہیں پانی بہنا. دھندلا دیکھنا کم نظر آنا وغیرہ تمام
امراض تو جلد ہی آرام ہوتے ہیں. قیمت
فی شیشی سوا روپیہ
بال شربت
۸ر کی شیشی
کمزور اور چڑچڑے بچوں کو موٹا تازہ
اور تندرست بناتا ہے
داد
جڑ سے جاتا ہی نہیں
ایسا بہت سے لوگوں کا خیال
ہے.
جاپانی مرہم
ست شلاجیت
کمزور دھات. پیشاب میں دھات گرنا.
پیشاب کا بار بار آنا درد گردہ اور پتھری
میں نہایت مفید ہے
قیمت ۸ر تولہ
گوروکل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۲۶
ہر ایک شہر میں ایجنٹ چاہیے
چیون پراش
ہر موسم میں استعمال کیلئے بینظیر ٹانک ہے
دل کی دھڑکن پرانا بخار. تپدق اور جسمانی کمزوری
بے مثال ہے
ہمارے ایجنٹ:-
عطر سنگھ
کرم چند
ڈاکٹر
بی اے میلسی
ضلع ملتان
دہلی
گاندھی آشرم
چاندنی چوک
ماسٹر ویدا رام
ڈیرہ غازیخاں
لدھیانہ
ہیمر آنیپتھک
کمپنی
بیلی رام اینڈ
برادرس انارکلی
لاہور

سنسار کی گتی

سر آغا خان کو لارڈ کا خطاب؟

بمبئی-۲۶ ستمبر- لنڈن سے یہاں ایک تار آیا ہے- جس میں لکھا ہے- کہ اخبار "رینالڈز" کے نامہ نگار نے پیشینگوئی کی ہے- کہ ہندوستان کو دی جانے والی اصلاحات پر بحث و تمحیص میں سر آغا خان نے جو امداد کی ہے- اُس کے صلہ میں اُنہیں لارڈ کا خطاب دیا جائیگا۔

سر آغا خان کے سلسلہ میں یہ واضح رہے- کہ پچھلے دنوں اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی- کہ اُنہوں نے حکومت کے لئے اپنی خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ سے کوئی علاقہ مانگا تھا مگر گورنمنٹ نے اُن کی اس درخواست کو نامنظور کر دیا تھا- شاید اب گورنمنٹ اُنہیں خوش کرنے کے لئے لارڈ بنانے لگی ہے۔

کانگرس ماڈریٹوں کے حوالے

بمبئی-۲۶ ستمبر- بمبئی کرانیکل کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے- کہ مہاتما گاندھی کے کانگرس سے علیحدگی کے فیصلہ کی سب سے بڑی وجہ پنڈت جواہر لال نہرو کا ایک رقت آمیز خط ہے- جو اُنہوں نے اپنی مختصر رہائی کے دوران میں گاندھی جی کو لکھا- جب پنڈت جواہر لال کو معلوم ہوا- کہ کانگرس نے ان ہزاروں آدمیوں کی مصیبتوں کو نظر انداز کر کے جنہوں نے کانگرس کی آواز پر جیلوں کو بھر دیا تھا- سول نافرمانی واپس لے لی ہے- اور ایسی بجھیلیجروں میں جنہیں آج تک کانگرس کھلے طور سے کا نام دیتے آئے ہیں- اپنے نمائندے بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے- تو انہیں قدرتی طور پر انتہائی تکلیف پہنچی- اور اُنہوں نے مہاتما گاندھی کو ایک چٹھی لکھی- جس میں اُن کی توجہ لاہور کانگرس کی مکمل آزادی اور کراچی کانگرس کے بنیادی حقوق کے ریزولیوشنوں کی طرف دلائی- اور ان کا مقابلہ موجودہ صورت حالات سے کیا- اُنہوں نے کانگرس کی موجودہ پالیسی پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا- کہ اس کا مطلب اس کے سوائے کچھ نہیں- کہ کانگرس کو ماڈریٹوں کے حوالے کیا جا رہا ہے۔

مہاراج نتھو رام کے مبینہ قاتل کا بیان

مبینہ قاتل نے جسے موقع پر گرفتار کر لیا گیا تھا- پولیس کے روبرو مندرجہ ذیل بیان دیا ہے:-

"میرا نام عبد القیوم پٹھان ہے- اور میں موضع غازی ضلع ہزارہ کا رہنے والا ہوں- مجھے کراچی میں آئے ہوئے بارہ دن ہوئے- گزشتہ ۱۸ ستمبر کو میں مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے گیا- تو وہاں مجھے پتہ لگا- کہ مقتول نے اپنی کتاب "تاریخ اسلام" میں پیغمبر اسلام کے خلاف کیچڑ اچھال کر ان کی توہین کی ہے- قتل سے ایک رات پہلے پیغمبر نے مجھے خواب میں ہدایت کی- کہ میں اس کافر کا کام تمام کر دوں- صبح ہوتے ہی میں بازار گیا- اور وہاں سے سولہ انچ لمبا ایک چاقو خرید لایا- میں صرف مہاراج نتھو رام کو ہی قتل نہیں کرنا چاہتا تھا- بلکہ میرا ارادہ "سنسار سماچار" اور "سندھ سماچار" کے ایڈیٹروں کو بھی موت کے گھاٹ اتارنے کا تھا- کیونکہ میں نے سُن رکھا تھا- کہ یہ دونوں اشخاص اپنے اخبارات میں پیغمبر اسلام کے خلاف گندی زبان میں نکتہ چینی کرتے رہتے ہیں- کمرۂ عدالت میں مجھے کسی شخص نے بتایا- کہ یہ شخص مہاراج نتھو رام ہے- چنانچہ میں اُس کے پہلو میں بنچ پر جا کر بیٹھ گیا- میں نے موقع دیکھ کر اپنی جیب سے لمبا چاقو نکالا- اور نتھو رام کی پیٹھ میں گھونپ دیا- اس نے چیخ مار کر اٹھنے کی کوشش کی- لیکن میں نے چھرا دوبارہ اُس کے پیٹ میں گھونپ دیا"۔

مجسٹریٹ کے سامنے بیان

عبد القیوم نے مجسٹریٹ کے روبرو مندرجہ ذیل بیان دیا ہے:-

"میں ۱۸ تاریخ کو صدر میمن مسجد میں گیا- وہاں میں نے سنا- کہ مہاراج نتھو رام کی اپیل جوڈیشل کمشنر کی عدالت میں پیش ہوگی- اور وہاں مسلمان بھاری تعداد میں جمع ہوں گے- میں ۱۹ تاریخ کو وہاں گیا- لیکن میں نے مقتول کو وہاں نہ دیکھا- ۲۰ تاریخ کی صبح کو میں نے چھوٹا مارکیٹ میں سے ایک لمبا چاقو خریدا- اور اُس کو ایک دوکان سے تیز کروا کر اپنی واسکٹ کی جیب میں ڈال لیا- میں نے نتھو رام کو کمرۂ عدالت سے باہر نہیں دیکھا- جب میں اندر داخل ہوا- تو ایک آدمی نے مجھے اشارہ کر کے بتایا- کہ وہ سامنے نتھو رام ہے- میں بنچ پر اُس کے ساتھ بیٹھ گیا- اور ٹانگیں اوپر کر کے میں نے چپکے سے چاقو نکال لیا- اور مقتول کے پیٹ میں گھونپ دیا- مقتول نیچے گر گیا- میں نے پھر اُس کی پیٹھ پر زخم لگایا"۔

اخبارات کا داخلہ بند

حیدر آباد (دکن) ۲۴ ستمبر- نظام گورنمنٹ نے مندرجہ ذیل اخبارات کا داخلہ ریاست میں بند کر دیا ہے:- امرت بازار پتر کا- ہندوستان (اردو اخبار) سوراجیہ مدراس- پنچ- ہندوستان ٹائمز- سرونٹ- آواز- انڈیا- مرہٹہ- ڈیلی ایکسپریس- ٹریبون- کیسری- انڈیا- نیشنل- بھارت اور ہندو پنچ۔

پنڈت مالویہ کی لاہور سے روانگی

لاہور ۲۵ ستمبر- تین دن لاہور میں رہنے کے بعد مالویہ جی اور مسٹر اینے بدھوار صبح ½ بجے واپس چلے جائیں گے- راستہ میں امرتسر اور جالندھر قیام کریں گے- دہلی میں دو یا تین دن رہیں گے اس کے بعد یو-پی کے مختلف شہروں کا دورہ کریں گے۔

مہاشہ کرشن کی ڈلہوزی سے واپسی

لاہور-۲۵ ستمبر- مہاشہ کرشن جی بحالی صحت کے لئے ڈلہوزی گئے ہوئے تھے- چند دن وہاں رہ کر آج شام واپس لاہور آ گئے ہیں۔

ریاست اندور میں قیدی رہا

بمبئی ۲۵ ستمبر- اپنے جنم دن کی خوشی میں مہاراجہ اندور نے ۹۰ کے قریب قیدیوں کی رہائی کا حکم جاری کیا ہے۔

افغانستان کی لیگ میں شمولیت

جینوا-۲۵ ستمبر- افغان گورنمنٹ نے جمعیت اقوام لیگ آف نیشنز میں داخلہ کی درخواست دی ہے- موجودہ اسمبلی اس درخواست پر غور کرے گی۔

عبد الغفار خان کی تعمیر

بمبئی-۲۴ ستمبر- کانگرس سوراجیہ گیٹ کارنی کمیٹی نے عبد الغفار خان کی ...

ضمانت طلب کی گئی

لاہور-۲۵ ستمبر- مسٹر رحیم بخش ... نے لاہور سے ایک ہفتہ وار اخبار "کلنجک" کے ڈیکلیریشن کے لئے درخواست دی تھی- گورنمنٹ نے اُن سے ۵۰۰ روپے کی ضمانت طلب کی ہے۔

بیوی کا قتل

موضع جھیال کے ایک جاٹ کو اپنی بیوی کے قتل کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے- بیان کیا جاتا ہے- کہ ملزم کو اپنی بیوی کے چال چلن پر شبہ تھا۔

۲۰ روپیہ جرمانہ کی سزا

امرتسر-۲۵ ستمبر- ایک کا ریوالور قبضہ میں رکھنے پر ایک شخص ڈاکو کو ۲۰ روپیہ جرمانہ یا ۳ ماہ قید با مشقت کی سزا ہوئی ہے۔

سٹہ بازوں کی گرفتاری

احمد آباد-۲۵ ستمبر- بمبئی ڈسٹرکٹ پولیس ایکٹ کے ماتحت مقامی پولیس نے کل ۱۵۰ آدمیوں کو گرفتار کر لیا- وہ روئی رونڈ پر امریکہ کے متعلق سٹہ بازی میں مشغول تھے۔

خاوند کی بدچلنی پر اقدام خودکشی

سرسہ- ۲۴ ستمبر- وہ دار گزشتہ کو ۱۲ بجے کے قریب ایک عورت نے کنوئیں میں چھلانگ لگا کر خودکشی کرنے کی کوشش کی جب اُسے کنوئیں سے باہر نکالا گیا- تو اس کی آنکھوں پر دوپٹہ بندھا ہوا تھا اور وہ اس لئے کہ خودکشی کرتے وقت وہ حوصلہ نہ ہار دے- خودکشی کا اقدام خاوند کی بدچلنی بتلایا جاتا ہے۔

کشمیر اسمبلی کی افتتاحی رسم

جموں- کشمیر اسمبلی کی افتتاحی رسم ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۴ء (یکم کارتک سمت ۱۹۹۱) کو سری نگر میں منائی جائیگی- اس موقع پر مہاراجہ ہری سنگھ ایک تقریر کریں گے۔

ایک مسلمان عورت کی شدھی

دہلی-۲۴ ستمبر- ایک شادی شدہ مسلمان عورت کے ہندو دھرم میں پرویش کرنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے- اس عورت کا نام مسماۃ حسینہ بیگم بیان کیا جاتا ہے- کہا جاتا ہے- کہ پچھلی بقرعید کے دو روز بعد اُس کے خاوند نے اُسے گھر سے نکال دیا تھا- اس کے بعد حسینہ بیگم نے اپنے خاوند محمد رشید ساکنہ گندہ نالہ دہلی کے خلاف گزارہ کے لئے دعویٰ کیا- اور عرضی دعویٰ میں لکھا- کہ اس کے خاوند نے اُسے گھر سے نکال دیا ہے- اس دعویٰ میں شہادت ہونا تھی کہ ۲۵ ستمبر کی تاریخ مقرر تھی- ادھر ۱۶ ستمبر کو محمد رشید نے صدیق اور کچھ اور اشخاص کے خلاف استغاثہ دائر کر دیا- کہ ملزموں نے اس کی عورت کا اغوا کر لیا ہے- مگر چند روز ہوئے- اس مقدمہ نے ایک انوکھی صورت اختیار کر لی- جبکہ حسینہ بیگم نے آریہ سماج مندر چاوڑی بازار میں ہندو دھرم اختیار کر لیا- اور اس کا نام شانتی دیوی رکھا گیا- مزید انکشافات کا بے تابی سے انتظار کیا جا رہا ہے۔

اٹلی کے قیدیوں کو عام معافی

روما-۲۵ ستمبر- پرنس پیڈمونٹ کے گھر میں لڑکی کی پیدائش کی خوشی میں بادشاہ نے قیدیوں کی عام معافی کا اعلان کیا ہے- سیاسی قیدی اس معافی میں شامل نہیں۔

پرکاش لاہور

۱۵- اسوج سمت ۱۹۹۱

نتھو رام جی کی شہادت

حیدر آباد (سندھ) سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں ایک مسلمان جنونی نے جس کا نام عبد القیوم ہے۔ دو دوسرے ساتھیوں کی مدد سے مہاراج نتھو رام کو جو کہ مہاراج قیمت رائے کے سپتر تھے۔ اور قصبہ داود کے رہنے والے تھے۔ جام شہادت نوش کرا دیا ہے۔ شہید کا جرم یہ بتلایا جاتا ہے۔ کہ اُنہوں نے ایک کتاب موسومہ بہ "تاریخ اسلام" لکھی تھی۔ دراصل یہ کتاب حیدر آباد کے ایک مولوی کی لکھی ہوئی ہے۔ جو بعد میں عیسائی ہو گیا تھا۔ اُس نے عیسائی ہونے کے وقت کتاب مذکور تحریر کی تھی۔ اور شہید کا قصور یہ تھا کہ اُس نے اصل کتاب کا ترجمہ کیا تھا۔ کتاب کی اشاعت بھی اس لئے کی گئی۔ کہ سندھ میں مسلمان مولویوں نے ٹریکٹ بازی اور پوسٹر بازی سے ہندو قوم کے خلاف اس قدر گند بکھیرا تھا۔ کہ کسی خوددار ہندو کے لئے عموماً اور آریہ سماج کے لئے خصوصاً اس گندگی کو برداشت کرنا ناممکن تھا۔ شہید نے اس انتہائی اشتعال کے جواب میں مذکورہ کتاب کا ترجمہ شائع کر دیا۔ ترجمہ کا شائع ہونا تھا۔ کہ پان اسلام ازم کی فضا میں پلے ہوئے مسلم ایجی ٹیٹروں نے جو کہ احاطۂ بمبئی سے صوبہ سندھ کی علیحدگی کے خواب دیکھ رہے تھے۔ اتنا طوفانِ بدتمیزی بلند کیا۔ کہ سندھ جیسے مسلم نواز صوبہ میں حکومتِ وقت کے لئے اس طوفان کا مقابلہ کرنا مشکل ہو گیا۔ اور اس نے غریب مترجم پر مقدمہ چلانے کی منظوری دے دی۔ عدالت مجاز نے شہادت کی سماعت کے بعد غریب مترجم کو ۱۸ ماہ کی سخت سزا دے کر یہ سمجھ لیا۔ کہ اس طرح جنونی مسلمانوں کا جوش ٹھنڈا پڑ جائے گا۔ لیکن ؏

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

جوش کیا ٹھنڈا ہونا تھا۔ اُلٹا خلافِ قانون سمت میں ظہور پذیر ہونے کی تیاریاں کرنے لگا۔ سندھ کے جنونی ملانے تو یہ سمجھے بیٹھے تھے۔ کہ عدالت مہاراج نتھو رام جی کو پھانسی پر چڑھا کر دم لے گی۔ لیکن جب انگریزی قانون نے شوریدہ سر مسلمانوں کی سفلی خواہش کو پورا کرنے کی ضرورت محسوس نہ کی۔ تو اندر ہی اندر بحث و نزاع ہونے لگی۔ اور آخر کار یہ منصوبہ بازی ہوئی۔ کہ کسی نو وارد جنونی مسلمان سے جس کے سر پر غازی بننے کا سودا سوار ہو مہاراج نتھو رام کو جامِ شہادت نوش کرایا جائے۔ اور اسی طرح انہیں جنت میں بھیجا جائے۔ جس طرح پہلے علم دین ترکھان لاہوری نے مہاشہ راجپال کو جامِ شہادت نوش کرایا تھا۔ یا عبد الرشید کاتب دہلوی نے سورگیہ شری سوامی شردھانند جی کو امر بنا کر دم لیا تھا۔ یا ایک مرزائی نوجوان نے شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کو سنہ ۱۸۹۷ء میں شدھی کی آڑ میں دیولوک میں بھیجنے کی سعی کی تھی۔

اُدھر یہ منصوبہ بازیاں ہو رہی تھیں۔ اُدھر مہاراج نتھو رام قانونِ وقت کی شرن لے کر اس امر کی کوشش کر رہے تھے۔ کہ ابتدائی عدالت کے فیصلہ کے خلاف جوڈیشل کمشنر سندھ کی عدالت میں چارہ جوئی کریں۔ چنانچہ قانونی مشیروں سے مشورہ کرنے کے بعد آپ نے اپیل داخل کر دیا۔ ابھی اپیل کی سماعت ہونے والی تھی۔ کہ قاتل نے جو کہ قبل ازیں دو تین دفعہ کا سزا یافتہ ہے۔ آپ کو شہید بنانے کا تہیہ کر لیا۔ چنانچہ جب نتھو رام جی بنچ پر بیٹھے اپنی اپیل کی سماعت کا انتظار کر رہے تھے۔ ریبہ قاتل عبد القیوم ہر چہار طرف دیکھنے لگا اور اُن پر چھرے سے مہلک وار کر دیا۔ جب اُس نے وار کیا۔ تو اُس وقت دو اور مسلمان اس کی اعانتِ مجرمانہ کر رہے تھے۔ نتھو رام جی کو ایسا کاری زخم لگا۔ کہ اُنہوں نے ہسپتال میں جا کر پران تیاگ دئیے۔ اور اس فانی چولہ کو خیرباد کہہ دیا۔ حملہ آور کو مجسٹریٹ نے جائے وقوعہ پر ہی گرفتار کر لیا۔ ایڈیشنل مجسٹریٹ نے جب ملزم سے یہ سوال کیا۔ کہ کیا تم نتھو رام کو پہلے جانتے تھے۔ تو بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اُس نے جواب دیا۔ کہ مَیں نے پہلے اسے دیکھا تک نہ تھا۔

جنونی اور متعصب قاتل نے جس گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہے [illegible]

حراست ہے۔ قانون وقت اُس کے جرم کا جس طرح موازنہ کرے گا۔ ویسا ہی سلوک اُس سے روا رکھا جائے گا۔ لیکن چونکہ ہندو مسلمانوں نے پڑوسیوں کی حیثیت سے اس ملک میں ہمیشہ رہنا ہے۔ اس لئے ہم جملہ امن پسند مسلمانوں سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا وہ اس قسم کے واقعات پر فخر کر سکتے ہیں؟ کیا اُن کا یہ یقین ہے۔ کہ ایسے واقعات سے مذہب اسلام کا نام روشن ہوگا۔ اور آنے والی نسلوں کی نگاہ میں اس قسم کے جنونی حملہ آور کسی بھی ہمدردی کے مستحق تصور ہوں گے؟

غضب کا مقام ہے۔ کہ جو مسلمان ایام محرم میں حضرت حسین کا ماتم مناتے ہیں۔ وہی اس قسم کی یزیدی سپرٹ کے فروغ کو روکنے کی کوئی کوشش نہیں کرتے۔ وہ اس قسم کے شرمناک افعال کی حوصلہ افزائی کر کے دُنیا کو یہ بتانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ ابو سفیان اور مکہ معظمہ کے دوسرے قریشی سرداروں نے حضرت محمد صاحب اور اُن کے صحابہ سے جو سلوک روا رکھا تھا۔ وہ جائز تھا۔ آریہ ویروں اور شہیدوں کے خلاف جنونی مسلمانوں نے جب سے اس قسم کے قاتلانہ حملوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ اُنہوں نے دُنیا کو یہ بتلا دیا ہے۔ کہ اُن کے اندر وہی ذہنیت اور سپرٹ کام کر رہی ہے۔ جو کہ صحابہ پر ظلم کرنے والوں کے اندر کام کر رہی تھی۔ جنونی مسلمانوں کو یہ شکایت ہے۔ کہ شہید صادق پنڈت لیکھرام نے اسلام کے خلاف متعدد تصانیف لکھیں۔ سورگیہ سوامی شردھانند جی نے مسلم ملکانوں میں جاکر پرویش کا سدرشن چکر چلایا۔ شہید راجپال نے ایک کتاب لکھ کر مسلمانوں کی دل آزاری کی۔ لیکن سوال تو یہ ہوتا ہے۔ کہ اگر کسی مذہب کے عقائد پر حملہ کرنا جرم ہے اور وہ اس مذہب کے ماننے والوں کی نظر میں ناقابل معافی ہے۔ تو پھر وہ قرآن شریف میں وہ آیات پڑھیں۔ جن پر قریشِ عرب کو شک تھا۔ کہ اُن سے نہ صرف اُن کی دل آزاری کی گئی ہے۔ بلکہ اُن کے دیوتاؤں کی توہین کی گئی ہے۔ انسانی فطرت ہمیشہ یکساں رہی ہے۔ اگر ایک جنونی مسلمان یہ پسند نہیں کرتا۔ کہ کوئی آریہ سماجی یا عیسائی اُس کے عقائد پر آزادانہ نکتہ چینی کرے۔ تو وہ کس منطق کی رُو سے ان قریشی علماء اور سرداروں کو بُرا کہہ سکتا ہے۔ جنہوں نے اپنے لات منات وغیرہ دیوتاؤں کی توہین کے ارتکاب پر نہ صرف حضرت محمد صاحب کو بلکہ اُن کے صحابہ کو حبش اور مدینہ میں ہجرت کرنے کے لئے مجبور کیا۔ دونو جگہ ایک ہی قسم کی ذہنیت کام کر رہی ہے۔ اور دونو جگہ پر ہی انتقام کا عمل جاری ہے۔ آج آریہ مصنفوں اور اُپدیشکوں کے خلاف جنونی مسلمان جس قسم کے اوچھے وار کر رہے ہیں۔ ویسے ہی اوچھے وار تنگ آئے ہوئے قریش ابتدائی صحابہ پر کیا کرتے تھے۔ جس طرح ایک صادق العقیدہ مسلمان کی نظر میں صحابہ کو تنگ کرنے والے غزوات میں ان کو کاری زخم لگانے والے اور صحابیات پر ظلم و ستم روا رکھنے والے قریش ظالم اور جابر ہیں۔ اور گھناؤنے افعال اور شرمناک جرائم کے مرتکب ہیں۔ ویسے ہی وہ جنونی مسلمان گرے ہوئے ہیں۔ جو کہ اپنے پُر امن ہمسایوں پر محض اس لئے خونی وار کرتے ہیں کہ اُنہوں نے کیوں ہمارے جارحانہ افعال کے جواب میں لب کشائی کی۔ یا قلم کو جنبش دی؟

مہاراج نتھو رام جامِ شہادت نوش کر گئے۔ وہ سچ مچ ایک حقیقی فاتح تھے۔ اور آریہ سماج کو نہ صرف ان پر بلکہ اُن کے خاندان پر فخر ہے۔ لیکن کیا کوئی مسلمان ایسا ہے۔ جو کہ اُن کے قاتل پر ویسا ہی فخر کر سکے۔ جیسا کہ ایک آریہ سماجی اپنے سندھی ممبر پر کر سکتا ہے۔ اگر کوئی مسلمان ایسا تنگ دل اور سیاہ دل واقع ہوا ہے۔ جو کہ ایک قاتل پر فخر کر سکتا ہے۔ تو سمجھ لینا چاہئے۔ وہ دُنیا میں یزیدی سپرٹ کو زندہ رکھنا چاہتا ہے۔ اور ابو سفیان کے طریقہ کی یادگار کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ جو کہ اسلام کی روایات کی رُو سے بھی موجب شرم اور ندامت ہے۔ ایسی حالت میں دیانتدار مسلمان لیڈروں کا۔ یہ فرض اولین ہے۔ کہ وہ جتنی جلدی اس سپرٹ اور ذہنیت کا خاتمہ کریں۔ اُتنی ہی وہ اسلام کی خدمت کریں گے ؏

بر رسولاں بلاغ باشد و بس

"پرکاش" کا "دیانند انک"

"پرکاش" کے "دیانند انک" کے لئے جو کہ حسب معمول آئندہ دیپ مالا کے موقع پر اردو اور ہندی میں پوری شان سے شائع ہوگا۔ مضامین اور نظمیں آنی شروع ہو گئی ہیں۔ اور رسالہ بھی اس سلسلہ میں ہمارے بہت سے آریہ بھائیوں نے ایک کو زیادہ لا بھدایک بنانے کی تجاویز بھی پیش کرنی شروع کر دی ہیں۔ ہم جہاں ان تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کی یتھا شکتی کوشش کریں گے۔ وہاں ہم آریہ جگت کے سرکردہ لیکھکوں اور [illegible]

شعراء صاحبان سے [illegible]

لالہ پالا شاہ کا قتل

نہ معلوم بعض مسلمانوں کی ذہنیت آجکل کیوں ایسی بگڑ گئی ہے۔ کہ وہ معمولی معمولی باتوں پر اپنے ہمسایہ شہریوں کی زندگی کے لئے ایک خطرہ ثابت ہو جاتے ہیں۔ قصور سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں ایک شخص محمد صدیق نے لالہ پالا شاہ ساہوکار کو شام کے ۷ بجے محلہ شاہ کی خانقاہ کے پاس شہید کر دیا۔ بتلایا جاتا ہے۔ کہ لالہ جی ایک سچے بھگت اور آزاد خیال کے ہندو تھے۔ اور مسلمان زمینداروں کے ساتھ ان کا لین دین تھا۔ جب وہ ان سے اپنا قرضہ مانگنے لگے۔ تو انہوں نے بعض ملاؤں کے ایما پر یہ مشہور کر دیا۔ اور عوام کو یہ کہہ کر دھوکا دیا ہے۔ کہ لالہ پالا شاہ نے اسلام کی توہین کی ہے۔ اس پر لالہ جی کے خلاف توہین اسلام کے الزام میں مقدمہ چلتا رہا۔ اور مجسٹریٹ نے آپ کو ۶ ماہ قید اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ لالہ جی نے سزا کے حکم کیخلاف سیشن کورٹ میں اپیل دائر کی جہاں سے آپ کو ضمانت پر رہا کیا گیا۔ آپ کا ضمانت پر رہا ہونا تھا۔ کہ مذہبی لوگ ہر روز اپنے جلسوں میں مسلم نوجوانوں کو اشتعال دلاتے رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ لالہ جی قتل کر دئے گئے۔ سو گویا لالہ جی کے قتل نے اس بات کو صاف ثابت کر دیا۔ کہ جب تک مولاناؤں کو مسجدوں میں وعظ کرنے سے پہلے لائسنس لینے کے لئے مجبور نہیں کیا جاتا۔ یہ لوگ غیر مسلم اصحاب کے خلاف اشتعال انگیزی سے باز نہیں آئیں گے ✿

ہریجن کانفرنس کرتارپور

۲۲ ستمبر کو کرتارپور ضلع جالندھر میں دیانند دلت ادھار سبھا پنجاب لاہور کے زیر اہتمام آریہ سماج مندر میں جو دیہاتی ہریجن کانفرنس منعقد ہوئی ہے۔ اس میں نہ صرف ... نمبر کردہ ہندو بھائیوں نے کافی دلچسپی لی ہے۔ بلکہ قرب و جوار کے ہریجن بھائیوں نے بھی کثیر تعداد میں شمولیت اختیار کر کے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ جہاں ہندوؤں کے اندر اپنے پس افتادہ بھائیوں کو اپنانے کا جذبہ ترقی پذیر ہو رہا ہے۔ وہاں خود ہریجن بھی اپنا سدھار کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ کرتارپور کانفرنس کی پوری سرگرمی اور کامیابی سے ظاہر ہوتا ہے یہ ثابت کرتا ہے کہ اگر آریہ سماجیں اسی بارہ میں آئندہ پوری سرگرمی دکھائیں۔ تو وہ ہندو جاتی کو تباہی سے بچانے میں بھاری سہائک ثابت ہوں گی۔ اور شدھی تحریک کے لئے ایک بڑا امید افزا میدان پیدا کرنے کا ...

حیدرآبادی کانفرنس کی ممانعت

ہم یہ پڑھ کر سخت دکھ ہوا ہے۔ کہ نظام حیدرآباد کی رعایا نے اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے جب حیدرآباد سٹیٹ پیپلز کانفرنس کے اجلاس کو منعقد کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اسے نامعلوم وجوہ کی بنا پر حکام ریاست نے ریاست کی حدود میں منعقد کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ اس سے پہلے بھوپال میں ریاست ہندو کانفرنس کے انعقاد میں روڑا اٹکایا جا چکا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اگر حکام ریاست حیدرآبادی کانفرنس کے انعقاد کی ممانعت نہ کرتے۔ تو وہ اپنے حسن تدبر کا ثبوت دیتے۔ کیونکہ کانفرنس نے جو فیصلہ جات کرنے تھے۔ ان سے حکومت حیدرآباد کو اپنی رعایا کے صحیح جذبات جاننے کا موقعہ مل جاتا۔ اور کانفرنس کے انعقاد کی ممانعت سے اب حیدرآبادی باشندوں میں جو اشتعال دبے چھپے پھیلے گی۔ اسے بھی پھیلنے کا موقعہ نہ ملتا۔ اگر ریاست کے ذمہ دار افسران اپنی ریاست کی حدود میں ایسی کانفرنس کے انعقاد کی اجازت نہیں دے سکتے۔ تو پھر حکومت ہند کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ یہ جاننے کی کوشش کرے۔ کہ ریاست حیدرآباد کی رعایا کو کونسی ایسی شکایات ہیں جن کے اظہار کے لئے وہ کانفرنس منعقد کرنا چاہتے تھے۔ اور اگر تحقیقات پر وہ شکایات وزنی نکلیں۔ تو پھر دربار کو ان کے دور کرنے کی ضرورت محسوس کرائی جائے ✿

"سیاست" کی شرارت

اخبار "سیاست" لاہور کے ۱۳ ستمبر کے پرچہ میں ایک دلآزار نظم موسومہ بہ "شیخ کا اغوا" شائع ہوئی ہے۔ جس میں ہندو دیویوں کیخلاف نہایت ناپاک حملے کئے گئے ہیں۔ نظم ایسی دلآزار ہے۔ کہ اسے پڑھ کر نرم سے نرم دل ہندو کا خون بھی ابلنے لگتا ہے۔ ایڈیٹر اخبار نے ایسی نظم شائع کر کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ اس کے نزدیک ہندوؤں کے جذبات کو کچلنا نسلی منافرت کا پھیلانا اور دفعہ ۱۵۳ الف کی خلاف ورزی کرنا کوئی جرم نہیں ہے۔ ہمارے خیال میں اگر ایڈیٹر "سیاست" خود اس بارہ میں کوئی تلافی نہ کرے۔ اور مسلم لیڈران بھی اس سے نفرت کا اظہار کرنے میں کوتاہی روا رکھیں۔ تو پھر حکومت پنجاب کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے جذبات کی طرح ہندوؤں کے احساسات کا لحاظ رکھتی ہوئی اس معاملہ میں دخل دے کر اس قسم کی اشتعال انگیزی کا تدارک واقعی انسداد کرے تاکہ کسی ہندو شاعر کو مجبوراً اینٹ کا جواب پتھر سے ...

آریہ ویرو! سرگودھا پہنچو!

جس طرح پنجاب برٹش ایمپائر کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ ویسے ہی یہ پرانت آریہ سماج کی ستھاپنا کے دن سے آریہ جگت کی ریڑھ کی ہڈی ثابت ہو رہا ہے۔ پنجاب کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس نے تعلیمی میدان میں گورو کل کانگڑی جیسی یونیورسٹی کو جنم دیا۔ دیانند کالج جیسے فرسٹ گریڈ آرٹس کالج کو کامیاب بنا کر دم لیا۔ کنیا مہا ودیالیہ جیسے قابل فخر انسٹی ٹیوشن کو سنبھال کر کے دنیا کے سامنے ایک نظیر قائم کر دی۔ اب یہ پنجاب کو ہی فخر حاصل ہو گا۔ کہ جب انڈین نیشنل کانگرس نے کمیونل ایوارڈ کے متعلق مبہم پوزیشن اختیار کی ہے۔ آریہ جگت سرگودھا میں جمع ہو کر اس کے متعلق آریہ کانگرس میں مستند اور ذمہ دارانہ آواز اٹھائے گا۔ اور بانی دھارت ورش کی رہنمائی کا سوچا گیہ پر اپین کرے گا ✿

شری آچاریہ رام دیوجی نے اس کانفرنس کا سبھاپتی بننا سویکار کر لیا ہے۔ ان کی سماجک دھارمک اور راجنیتک زندگی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ وہ آریہ سماج کے چوٹی کے نیتا ہیں۔ اس وقت بھی وہ آریہ سماج کی سچی رہنمائی کریں گے۔ آریہ سماجوں کو چاہئے کہ بھاری تعداد میں ڈیلیگیٹ بھیجیں۔ جن آریہ سماجوں نے ابھی تک اس طرف دھیان نہیں دیا۔ ان کو جلدی کرنے کی خاص آوشیکتا ہے۔ اس لئے کہ کام بہت اور وقت تھوڑا ہے۔ آریہ بھائیوں کو چاہئے۔ کہ وہ اس سمیلن کو ہر طرح کامیاب بنائیں۔ اور بھاری تعداد میں شامل ہو کر ایک دفعہ دنیا کو دکھا دیں۔ کہ شری سوامی دیانند جی کے انویائیوں کی سماجک زندگی ویسی ہی شاندار ہے۔ جیسی کہ پہلے ہوا کرتی تھی ✿

آئندہ کانگرس کا پردھان

بمبئی سے تازہ اطلاع آئی ہے۔ کہ وہاں کانگرس کا جو اجلاس منعقد ہونیوالا ہے۔ اس کے متعلق ۲۱ پراونشل کانگرس کمیٹیوں میں سے ۱۴ نے آج تک آئندہ اجلاس کے پردھان کے انتخاب کے لئے اپنی سفارشات استقبالیہ کمیٹی کے پاس بھیجی ہیں۔ ان ۱۴ میں سے ۱۲ نے بابو راجندر پرشاد کی سفارش کی ہے مگر صرف دو پراونشل کانگرس کمیٹیوں نے خان عبدالغفار خان کا نام تجویز کیا ہے۔ ایسی حالت میں یہ قرین قیاس ہے۔ کہ اس سال کانگرس کے پردھان پد کو شری بابو راجندر پرشاد ہی سوشوبھت کریں گے۔ ہماری اپنی صائب رائے یہ ہے۔ کہ موجودہ اوسما میں شری بابو جی سے بہتر کوئی اور انتخاب ہی نہیں ہو سکتا۔ آپ ہی ایسی ہستی ہیں۔ جنہوں نے پچھلے دنوں اپنی علالت کے باوجود بہار کے مصیبت زدگان کی تکلیف کو دور کرنے میں کافی سے زیادہ حصہ لیا ✿

جسم میں مینخوں کا گاڑنا ممنوع

احاطہ مدراس میں ایک میلہ لگتا تھا جس میں بعض ہندو اپنی بعض پرتگیاؤں کو پورا کرنے کے لئے جسموں میں مینخیں گاڑ کر ان کے ساتھ کھونٹی پر لٹک جاتے تھے۔ اور اس طرح اپنی مزعومہ تپسیا کا پھل حاصل کرتے تھے۔ چونکہ یہ رواج طبی لحاظ سے سخت نقصان دہ تھا۔ اس لئے اب حکومت مدراس ...

اجازت نہیں ہے۔ چنانچہ اس دفعہ جب وہ میلہ لگا۔ تو لوگوں نے اس رسم کو پورا کرنے کے لئے ایک بت بنا لیا۔ اور اس کے جسم میں مینخیں گاڑ کر اسے کھونٹی کے ساتھ لٹکا دیا۔ اس موقع پر یہ دیکھنے کے لئے کہ کوئی شخص اس امتناعی حکم کی خلاف ورزی تو نہیں کرتا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پولیس کی ایک جمعیت کے ہمراہ میلہ میں موجود رہا۔ ہم اس امتناعی حکم کے لئے جہاں حکومت کو مبارکباد دیتے ہیں۔ وہاں اپنے ہندو بھائیوں کو یہ زریں مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وہ آئندہ کے لئے ایسا پربندھ کریں۔ جس سے وہ خود بخود کسی قسم کے سرکاری امتناعی حکم کے نافذ ہونے کے بغیر ہی ایسی جملہ خرابیوں کو چھوڑ دیں ✿

راجا کالا کنکر چل بسے

لکھنؤ سے براہ راست یہ دکھدائی پیغام موصول ہوا ہے۔ کہ راجا صاحب کالا کنکر راستے ریلی میں سورگباش ہو گئے ہیں۔ راجا صاحب جہاں ایک پکے دیش بھگت تھے۔ وہاں آریہ سماج کے ساتھ بھی گہری ہمدردی رکھتے تھے۔ اور اس نے ایسا ... کا ہمیشہ ہی ہت چنتن کرتے رہتے تھے۔ راجا صاحب کی اس وفات پر ہم جہاں آریہ جگت کا ... پرگٹ کرتے ہیں۔ وہاں آپ کے دواستھین سے بھی اپنی دلی سہانو بھوتی کا اظہار کرتے ہوئے یہ آشا رکھتے ہیں۔ کہ وہ بھی راجا صاحب کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دیش اور جاتی کی سیوا کو ...

لالہ دینا ناتھ جی کی علالت

یہ خبر سارے ہندو سنسار میں بڑی تشویش سے پڑھی جائے گی۔ کہ پنجاب کے ہندو جرنلسٹوں کے سرتاج لالہ دینا ناتھ جی سابق ایڈیٹر روزنامہ دیش - ہمالہ وہندوستان آج کل سخت علیل ہیں۔ پہلے ان کو ذیابیطس وتپ دق کی سخت شکایت تھی۔ پچھلے دنوں جب وہ بحالی صحت کے لئے بٹوٹ ریاست جموں و کشمیر میں تشریف لے گئے۔ تو وہاں ان امراض میں ان کی تکلیف کا اضافہ ہوگیا۔ آخر ان کو واپس تشریف لانی پڑی۔ یہاں آ کر ان پر ملیریا نے حملہ کر دیا۔ اور ساتھ ہی ان کو پچھلے ہفتہ سے خرابیٔ معدہ کی شکایت شروع ہوگئی ہے۔ اس کا یہ نتیجہ نکل رہا ہے۔ کہ جو کچھ وہ کھاتے ہیں۔ وہ آدھ گھنٹہ کے اندر اندر بذریعہ قے خارج ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں ہم ایشور سے ہی پرارتھنا کر سکتے ہیں۔ کہ وہ لالہ جی کو ان موذی امراض سے مخلصی دلا کر ان کو جلد شفایاب کریں۔ تاکہ ہندو جگت دیر تک ان کے سنجیدہ اور نیک خیالات سے مستفیض ہوتا رہے ٭

بغیر خاوند کے اولاد

ویدک دھرم کے بعض نادان مخالف مسئلہ نیوگ کی معقولیت پر بے سمجھی سے اعتراض کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور وہ یہ سوچتے تک نہیں۔ کہ بیواہ کے بعد اگر عورت و مرد کے جنسی تعلقات کا کوئی بہترین حل ہے۔ تو وہ نیوگ ہی ہے۔ نیوگ کے نہ ہونے کی وجہ سے اب یوروپ کے ڈاکٹر یہ محسوس کرنے لگ گئے ہیں۔ کہ ان کو اولاد پیدا کرنے کے لئے ایسی ٹیوبوں کا استعمال کرنا چاہئے۔ جن سے بانجھ یا لاولد عورتوں کے ہاں انجیکشن سے بچے پیدا کرائے جائیں۔ اس طریقہ سے کچھ نہیں۔ تو سال بھر میں صدہا بچے مغربی دنیا میں پیدا کئے جا رہے ہیں۔ مغربی دنیا کے ڈاکٹروں کا یہ ٹیوبوں کا تماشہ ایسا نہیں۔ جس کی کوئی ویدک دھرمی تعریف کر سکے۔ اگر اس طریقہ کو ترویج دینے کی بجائے مہذب حکومتیں کرتی نیوگ بل پاس کر دیں۔ تو اس سے وہ سب قباحتیں دور ہو سکیں گی۔ جو آئے دن مغربی عورتوں کو غیر محرم ڈاکٹروں کو اپنا ہمراز بنانے سے مشاہدہ یا تجربہ کرنی پڑتی ہیں اور اپنے خانگی معاملات کو پبلک میں لا کر برداشت کرنی پڑتی ہیں ٭

ترکستان میں بغاوت

شملہ سے بہ وثوق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ افغانستان کے راستہ بہت سے ایسے ترکستانی پناہ گزین ہندوستان میں داخل ہو رہے ہیں جن

کا یہ بیان ہے۔ کہ فرغانستان میں جو روسی ترکستان کے چار صوبوں میں سے ایک ہے۔ زبردست بغاوت ہو گئی ہے۔ اور حکام نے ہزارہا اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ بغاوت کے مرکزوں پر زبردست گولہ باری کی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے ہزارہا مقامات جل کر راکھ ہو گئے ہیں۔ ترکستان کی مذکورہ بغاوت کسی حالت میں غیر متوقع شمار نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ اس سے پہلے جب افغانستان میں بغاوت ہوئی تھی۔ اس کے متعلق جو ابتدائی حالات ہندوستان میں مشتہر کئے گئے تھے۔ وہی بجنسہ روسی ترکستان کے متعلق دیر سے مشتہر کئے جا رہے ہیں۔ مزید برآں اینگلو انڈین پریس میں آج کل جس طرح سوویٹ حکومت کے متعلق اظہار خیالات کیا جا رہا ہے۔ وہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ ترکستان میں بغاوت

کا ظہور پذیر ہونا قدرتی ہے۔ ہم ہندوستانیوں کے لئے یہ بغاوت تب ہی زیادہ تشویش کا موجب ثابت ہو سکتی ہے۔ اگر حکومت وقت ہمیں پہلے اس قابل بنا لے۔ کہ ہم ہندوستان کے خارجی ڈیفنس کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر اٹھا سکیں اور ہندوستان کو ہر قسم کے خارجی خطرات سے محفوظ

رکھنے کا تجربہ اٹھا سکیں ٭

پاگلوں کا نیا علاج

لنڈن سے یہ اطلاع آئی ہے۔ کہ پاگل خانوں کے ڈاکٹروں نے پاگلوں کے علاج کے لئے ایک نیا طریقہ علاج وضع کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ نوجوان لڑکیوں کو ان کے سامنے نچوایا جائے۔ اور ان سے مذاق کرایا جائے۔ کیونکہ ان کا یہ خیال ہے۔ کہ اس طرح جب پاگل نوجوان لڑکیوں کو اپنے سامنے ناچتے دیکھتے ہیں۔ تو ان کے دماغ پر خوش گوار اثر پڑتا ہے۔ اور ان کی حالت بہتر ہونے لگ جاتی ہے۔ بتلایا جاتا ہے۔ کہ اس علاج کا پچھلے دنوں لنڈن ہی کے ایک ہسپتال میں تجربہ بھی کیا گیا ہے۔ جو یہاں تک کامیاب

رہا ہے۔ کہ ۹۵ پاگل اچھے ہو گئے ہیں۔ ہمارا اپنا وچار ہے۔ کہ نہ صرف استریوں کا مہذب ناچ بلکہ خاص قسم کا گانا بھی ایسا اثر رکھتا ہے کہ بدترین قسم کے پاگل انسان بھی اس سے شفایاب ہو جاتے ہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ آج کل ان Fine arts کی اس طرح حوصلہ افزائی

نہیں کی جاتی۔ جس طرح ویدک زمانہ میں کی جاتی تھی۔ کاش دنیا اس ترقی کو جلد از جلد دور کرنے کا یتن کرے۔ تاکہ دنیا میں نہ کہیں کوئی پاگل نظر آئے اور نہ ہی فاتر العقل ٭

شردھانند دل کا سندیش

آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار کی ادھیکشتا میں ۱۹ ستمبر ۱۹۳۶ء کو شردھانند دل کی ایک نیمتنگ بیٹھک ہوئی جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن سمرو سمتی سے پاس ہوئے :-

(۱) ریاست حیدر آباد میں آریہ سماج کے پرچار میں جو رکاوٹیں ڈالی گئی ہیں۔ ان پر شردھانند دل اسنتوش و روش پرگٹ کرتا ہے۔ اور آریہ سارودیشک سبھا کو وشواس دلاتا ہے۔ کہ یہ دل پوری طرح سبھا کے ساتھ ہے ٭

(۲) شردھانند دل کے پرمکھ کاریہ کرتا آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار سارودیشک سبھا کی پہلی منڈلی میں پرچارارتھ حیدر آباد جائیں گے۔ اسی طرح شردھانند دل سمتی کے سدسیہ پنڈت دھرم دیو جی وید النکار نے بھی اپنی سیوائیں سارودیشک سبھا کو سونپ دی ہیں ٭

(۳) شری پنڈت شیو دیا لو جی (میرٹھ) کے نیترتو میں دوسری پارٹی شردھانند دل کی اور سے سارودیشک سبھا کی آگیا ملنے کے بعد پرستھان کرے گی ٭

(نوٹ) اس کے علاوہ آریہ سماج لاہور کے وارشک اتسو پر شردھانند دل سمیلن کرنے۔ پرچار و جاگ کھولنے اور سارو جنک روپ سے دسمبر میں شردھانند جنم تتھی منانے کے وشے سوچ بچار ہوتے رہے۔ ان سب کاریوں کو سچار و روپ سے پورن کرنے کے لئے پنڈت دھرمانند سنیہ دیو جی ودیا النکار پرچار منتری مقرر ہوئے ٭

شردھانند دل کی ہیمالیہ و پاٹھ ودھی ایک اسنٹ کا ٹکٹ شنیش جلانے کے لئے شردھان منتری شردھانند دل سے پراپت کیجئے۔ بھیج کر پنڈت ایشورت میدھارتھی پردھان منتری شردھانند دل سے پراپت کیجئے ٭

فوجی مصارف میں اضافہ

جب مغرب کے لوگوں نے جنیوا میں مختلف کانفرنسیں منعقد کرنی شروع کیں۔ تو یہ ظاہر کیا جانے لگا۔ کہ ان کا مقصد دنیا میں امن و امان بحال کرنا ہے۔ لیکن حالات بتلاتے ہیں۔ کہ مغربی دنیا شانتی کو سستھاپن کرنے کی بجائے اشانتی کو پیدا کرنے کے لئے جہاں اپنی افواج کو بڑھا رہی ہے۔ وہاں فوجی مصارف میں بھی دن بدن اضافہ کر رہی ہے۔ چنانچہ ذیل کے اعداد اس بارہ میں شاہد ہیں :-

	۱۹۱۳ء	۱۹۳۶ء
تعداد افواج	۲۹۰۹۵۲۸۱	۳۸۴۴۳۹۹۷
فوجی مصارف	۷۵۷۰۹۷ ۲۶۰۰ پونڈ	۴۴۰ ۹۰۳۰۰ ۷۳ پونڈ

مذکورہ حالات میں یہ توقع رکھنا کہ مغربی اقوام میں باہمی عدم اعتمادی پیدا ہو گئی ہے۔ یا وہ جنگ و جدل سے بچنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ محض ایک خواب و خیال ہے۔ اور اس کے اندر ذرا بھی صحت نہیں ہے۔ عالمگیر امن وہ قائم کیا کرتے ہیں۔ جو نہ ہی فوج کی تعداد بڑھاتے ہیں۔ اور نہ ہی فوجی اخراجات میں اضافہ کرتے ہیں ٭

اٹلی میں لازمی فوجی تعلیم!

اٹلی سے تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سنیور موسولینی ڈکٹیٹر اٹلی نے اپنے ملک کے سکولوں میں یہ نیا قاعدہ جاری کیا ہے۔ کہ کوئی طالب علم کو اس وقت تک کامیاب نہ سمجھا جائے گا۔ جب تک وہ فوجی تعلیم کی شرائط کو پورا نہ کرے گا۔ ہم سینیور موسولینی کے اس قاعدہ کو خوش آمدید کہتے ہوئے حکومت ہند سے یہ آشا رکھتے ہیں۔ کہ وہ ہندوستان میں اس قسم کے کسی قاعدہ کو جلد از جلد نافذ کر کے اپنے عمل سے یہ ثابت کرے گی۔ کہ وہ ہندوستانی نوجوانوں کو اپنے ملک کے خارجی تحفظ میں حصہ دار بنانا چاہتی ہے۔ اور ان کو یہ محسوس کرانا چاہتی ہے۔ کہ اپنے ملک کے ڈیفنس میں ان کو کیسی ہی دلچسپی لینی چاہئے..... جیسی دلچسپی آئندہ اس قاعدہ پر عمل درآمد ہونے کی حالت میں ایک اطالوی نوجوان لینے کی طرف مائل ہوگا ٭

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں ٭

(منیجر)

مسٹر کالون کی قادیان نوازی

آج کل ریاست کشمیر کی باگ ڈور مسٹر کالون وزیر اعظم کے ہاتھ میں ہے۔ آپ ہی ریاست کے سیاہ و سفید کے مالک ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ پر اب مرزائیوں کا رعب طاری ہو گیا ہے۔ جس کا ثبوت آپ نے دے دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت کشمیری احرار کے اخبار "اسلام" کو معرفت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سری نگر ۱۲ ستمبر کو ذیل کا نوٹس بھیجا ہے:-

"آپ کو اس یادداشت کے ذریعہ متنبہ کیا جاتا ہے۔ کہ آپ آئندہ اس ریاست میں بسنے والی کسی قوم کے اور بالخصوص قادیانیوں کے خلاف اپنے اخبار کے کالموں میں کوئی حملہ نہ کیا کریں۔ ورنہ آپ کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی"۔

نوٹس ہے یا عجیب سا مذاق۔ عبید اللہ جیسے انچی ٹیچر تو ریاست کو کھلے بندوں بدنام کرتے رہیں۔ اور کوئی اُن کی ناک میں نکیل نہ ہو۔ اور اگر غریب احراری ریاست میں مرزائیوں کی شورہ پشتی کی پردہ دری کرنے کی کوشش بھی کریں۔ تو اُن کو نوٹس دیا جائے۔ یہ نوٹس تو تب جائز کہا جا سکتا تھا۔ اگر پہلے یہ ثابت کیا جاتا کہ ریاست میں کچھ بھی قادیانی رقیبہ دوانیوں کا پردہ فاش کرنا کوئی جرم ہے۔ اور اس سے ازلکا ہے سے ریاست کا امن و امان خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ جب ایسی بات نہیں۔ اور اخبار "اسلام" محض مسلمانوں کو یہ بتاتا ہے کہ وہ مرزائی اندرجال سے بچیں۔ تو اُس کو ایسے کار ثواب کے کہنے پر نوٹس دینا محض مرزائیت نوازی ہے۔

عجیب بحث

مسلمانوں کے اندر بعض عجیب معاملات پر بحث ہوتی رہتی ہے۔ اگر کوئی اس بارہ میں جاننا چاہے۔ تو وہ ذیل کی سطور کو ایک نظر سے پڑھ لے۔

یہ لکھا کہ رسول اللہ (نعوذ باللہ) ایک شب میں نو بیویوں سے مباشرت کیا کرتے تھے۔ (بخاری بارہ کتاب نکاح باب نمبر ۲۰)

یہ مثلاً حدیث بخاری کے یہ الفاظ ہیں "کان یطوف علی نسائه فی اللیلة الواحدة وله یومئذ تسع نسوة" آنحضرت کسی رات بھر ساری بیویوں کے پاس پھر جاتے جبکہ ان کی بیویاں نو تھیں۔ ان لفظوں پر تو کوئی اعتراض نہیں۔ خیر خیریت

دریافت کرنے کو نو کیا ۸ اُسکے پاس بھی آدمی جا سکتا ہے۔ اور اگر یطوف کے معنی سے حسب فہم معترض جماع ہی مراد لیا جائے۔ تو بھی کوئی اعتراض نہیں۔ کیونکہ ایسا کرنا رجولیت کی طاقت پر منحصر ہے۔ اگر کسی شخص کا تین مرتبہ طلب کرنا واقعہ صحیح ہے۔ تو اس سے بڑی طاقت والے کا نو مرتبہ کر لینے پر کیا اعتراض ہے؟

(اہلحدیث ۲۰ ستمبر ۱۹۳۴ء)

معلوم نہیں ہوتا۔ کہ ہمارے مسلمان بھائی اس قسم کے سوال و جواب کر کے کیا لیتے ہیں۔ وہ بظاہر تو غیر مسلموں کو شاتم انبیاء مشتہر کرتے ہیں۔ لیکن خود اس قسم کے سوال و جواب کر کے انبیاء کے متعلق جس قسم کی رائے عامہ پیدا کرتے ہیں۔ وہ ان کی سمجھ پر مذاق اُڑاتی ہے۔

مرزا صاحب کا جھوٹ

قادیانی فرقہ کے بانی سچے تھے یا جھوٹے۔ اس کا فیصلہ خود آنجہانی مرزا صاحب نے کر دیا ہے۔ اور ایسے واضح الفاظ میں کیا ہے کہ اس پر شک کرنا کفر ہے۔ چنانچہ آپ نے خود لکھا ہے:-

"مرزا احمد بیگ کے داماد کی موت کی میعاد آج ۲۰ ستمبر ۱۸۹۳ء کو قریباً ۱۱ مہینے باقی رہ گئی ہے"۔

(کتاب شہادت القرآن صفحہ ۸۰)

مکرر آپ اعلان کرتے ہیں۔ کہ:-

"میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے۔ اس کی انتظار کرو۔ اور اگر میں جھوٹا ہوں۔ تو یہ پیشگوئی پوری نہ ہوگی۔ اور میری موت آ جائے گی"۔

(انجام آتھم صفحہ ۳۱)

آنجہانی مرزا صاحب خود تو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو چل بسے۔ لیکن داماد احمد بیگ یعنی آسمانی منکوحہ کا خاوند آج تک زندہ ہے حالانکہ اُس کی موت کی حد اڑھائی سال تھی۔ جو اگست ۱۸۹۴ء کو ختم ہو چکی ہے۔ جسے آج پورے چالیس سال ہو چکے ہیں۔

پنڈت نرسنگھ دیو کی موت

یہ سن کر سخت دلی رنج ہوا ہے۔ کہ سنسکرت ورلڈ کے مشہور و معروف ودوان شرومان پنڈت نرسنگھ دیو جی درشن آچاریہ ۱۹ ستمبر کی شام کو اس اسار سنسار سے ...

اعلیٰ یوگیتا کی درجہ سے کھٹ درشنوں کے ماہر تھے۔ آپ کافی عرصہ تک اورینٹل کالج لاہور کے ادھیاپک رہے۔ پنجاب کے ہندو بھی آپ کی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ کیونکہ آپ نے تقریباً دو درجن سنسکرت کی پستکوں کا ہندی میں ترجمہ کیا تھا۔ گو عقیدہ کے لحاظ سے آپ سناتن دھرمی تھے۔ معاملات میں خاص دلچسپی لیتے تھے۔ لیکن آنجہانی اُدھار جیسی تحریکوں سے آپ کی بڑی ہمدردی تھی۔ ہمیں ان کے سورگباش ہونے کا اس لئے بھی زیادہ افسوس ہے کہ ہم نے ابتدا میں سنسکرت کی شکشا اُن سے ہی حاصل کی تھی۔ اور اُن کے چرنوں میں ہی بیٹھ کر ہندی بھاشا کا گیان پراپت کیا تھا۔ ہم اس موقع پر جہاں اُن کے سمبندھیوں سے اپنی سہانبھوتی کا اظہار کرتے ہیں۔ وہاں پرماتما سے یہ پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ سورگیہ پنڈت جی کو سدگتی پردان کریں۔

ترک قرآن

اخبار "الفضل" قادیان نے اپنے ۲۳ ستمبر ۱۹۳۴ء کے پرچہ میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ستیارتھ پرکاش نہ ہی کوئی عالمانہ کتاب ہے۔ اور نہ ہی ایسی کتاب ہے۔ جسے آریہ پرُش ترک نہ کریں۔ اگر "الفضل" ایسا فتویٰ لے بیٹھے ہوئے یہ سوچتا کہ کس کتاب کے متعلق یہ دیرینہ شکایت ہے کہ "لا تسمعوا لهذا القرآن"۔ یعنی صحابہ نے قرآن شریف کا سننا ترک کر دیا۔ تو وہ ایسی جسارت نہ کرتا۔ اور رسالہ ہی اس حدیث نبوی کا خیال کرتا جس میں حضرت محمد صاحب نے یہ شکایت کی ہے کہ خود مسلمان قرآن شریف کو چھوڑ دیں گے۔ تو وہ ستیارتھ پرکاش کے متعلق کسی قسم کی ہرزہ درائی کرنے کی بجائے قرآن شریف کے تحفظ کی خبر لیتا۔ اور مسلمانوں کو یہ سمجھاتا۔ کہ وہ اپنے ابطال کا عہد کریں۔ اور ترکوں کی تقلید میں بہہ کر مسلمانوں کو قرآن سے منحرف ہونے سے بچا کر ثواب حاصل کریں تاکہ دنیا کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ مسلمانوں نے آخر کار قرآن کا سننا بھی ترک کر دیا۔

یوم تبلیغ

مرزائیوں کو قادیانی مرکز سے ارشاد ہوا ہے کہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء کو یوم التبلیغ منائیں۔ سوال ہوتا ہے کہ یہ یوم کس لئے مقرر کیا گیا ہے۔ مولانا ثناء اللہ کو یہ شک ہے کہ یہ یوم التبلیغ آسمانی منکوحہ کے والد مرحوم کو دشنام دہی کے لئے مخصوص ...

چونکہ میں حضرت محمد صاحب کو عرب کا ایک بہترین ریفارمر سمجھتا ہوں - اور میرے دوست مرزائیوں کا یہ دعویٰ ہے - کہ زمانہ حال میں حضرت محمد صاحب کا اگر کوئی ظل ہوا ہے - تو وہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی ہی ہے - اس لئے میں کافر ہوں گا - اگر میں ہر ہفتہ بڑے مرزا کا وظیفہ خوان نہ بنتا رہوں - اور ان کی مالا نہ پھیرتا رہوں - اور قادیان کا طواف نہ کیا کرتا رہوں ؛

بڑے مرزا زمانہ حال کے بروزی یا ظلی نبی تھے ان کے دم قدم سے قادیان شریف ظلی حج بن گیا اس لئے کفر ہو گا - کہ اگر میں پنجابی نبی کے اس نئے تخت گاہ کی حمد و ثناء کو اپنا شعار نہ بناؤں - غیر مرزائیوں کو یہ شکوہ ہے - کہ وہ میرے ممدوح مرزا صاحب کی تسبیح خوانی نہیں کرتے - اور الٹا مباہلہ کی رٹ لگاتے رہتے ہیں - اور تکفیر کے فتوے پاس کرتے رہتے ہیں ؛

کاش وہ اتنا سوچتے - کہ بڑا مرزا جہان میں نمودار ہوا - تو زلزلے آئے - قحط پڑے - وبائیں پڑیں - آتش فشاں پہاڑ پھوٹے - غازی امان اللہ کا تخت ہلا - بچہ سقہ کا دور دورہ ہوا - گردش نادری نے اپنا ظہور دکھلایا - تقسیم بنگال ہوئی - اخبار "زمیندار" پر حکومت کا عتاب نازل ہوا - یہ ہوا - اور وہ ہوا - اگر مرزا نہ آتا تو کیسے نعمتیں زمانہ میں نازل ہوتیں ؟

بتلاؤ تفسیر مرزا لیا تم مرے یا ہمارا مرزا - تمہارا تو عرش معلے تک گزر ہوا تھا - لیکن ہمارے بڑے مرزا تو بہشتی مقبرہ کے گرد ہی پرواز کرتے رہے - بتلا اے چراغ الدین جموی - دکھلا وہ عصا کہاں ہے - جو حضرت عیسےٰ نے تجھے دیا تھا - غلام دستگیر ہمارے مرزا کے خلاف پیشگوئیاں کرنے سے باز آ - نتیجہ تباہی ہو گا ؛

سن سن او پٹیالہ کے ڈاکٹر عبد الحکیم اجب تو ۲۰ برس تک ہمارے بڑے مرزا کے مقبرہ کا مجاور رہا - اور جماعت احمدیہ کا رکن بنا رہا - یہ شوق تجھے کہاں سے چرایا - کہ تو گستاخی سے الہام کا دعویٰ کرنے لگ گیا - اور ہمارے مرزا کی بیعت کر کے پھر مرتد ہو گیا - اور ہماری لعنت پر بھی باز نہ آیا ؛

بول ڈاکٹر صاحب ! بولو کیا کہتے ہو ؟ خدا گواہ ہے - ہم بڑے مرزا کے دفتر میں شامل ہیں - اگر تو نے ان کو دجال - کافر اور کذاب کہا - تو ہم تمہارے ہی اوزاروں سے تمہارا آپریشن کر دیں گے - تمہارے ساتھ سب سے منہ سے بات

پٹیالوی اور قادیانی ملہموں کا دنگل

بھی کرنا پسند نہ کریں ؛ تو جھوٹا تیری ڈائری جھوٹی - بتلا تیرا دعویٰ یہی ہے - کہ بڑے مرزا صاحب ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جائیں گے - مرتد ہونے پر یہ خفگی - جماعت سے خارج ہونے پر یہ طیش - کہ تو نے اس پیش گوئی کا اعادہ کر دیا - بڑے مرزا صاحب میری زندگی میں ہی ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک میرے سامنے ہلاک ہو جائیں گے -

"اتنا زور لگا لے - لگا لے - ہم مرزا صاحب کا ن کی آسمانی منکوحہ سے نکاح کرائے بغیر جنازہ نہ نکالیں گے ؛"

(چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۱)

لے سن - کان کھول کر سن - تیری پیش گوئی کے مقابلہ پر مرزا صاحب کی دھمکی یہ ہے :-

"خدا نے تمہاری پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی - کہ تم خود عذاب میں مبتلا کئے جاؤ گے - اور خدا تم کو ہلاک کر دے گا - اور میں تمہارے شر سے محفوظ رہوں گا - پس یہ مقدمہ ہے - جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے - بلاشبہ یہ سچ بات ہے - کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے - خدا اس کی مدد کرے گا ؛"

سنو سنو - ڈاکٹر عبد الحکیم سے ہمارا کیا کام ؟ ادھر قادیان سے ذیل کی آواز آ رہی ہے :-

" برادران ! جیسا کہ آپ سب صاحبان کو معلوم ہے - حضرت امامنا مولانا حضرت مسیح موعود مہدی معہود مرزا صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسہال کی بیماری بہت دیر سے تھی - اور جب آپ کوئی سماعی کام زور سے کرتے تھے (تو بڑھ جاتی تھی) حضور کی یہ بیماری کھانا نہ ہضم ہونے کی وجہ سے تھی - اور چونکہ دل سخت کمزور تھا - اور نبض ساقط ہو جایا کرتی تھی - اور عموماً مشک وغیرہ کے استعمال سے واپس آ جایا کرتی تھی - اس دفعہ لاہور کے قیام میں بھی حضور کو دو تین دفعہ پہلے یہ حالت ہوئی - لیکن ۲۵ تاریخ مئی کی شام کو جبکہ آپ سارا دن "پیغام صلح" کا مضمون لکھنے کے بعد سیر کو تشریف لے گئے - تو واپسی پر حضور کو پھر اسی بیماری کا دورہ شروع ہو گیا - اور اپنی دوائی کے لئے جو کہ پہلے مقوی معدہ استعمال کرتے تھے - مجھے حکم بھیجا - اور وہ بنوا کر بھیج دی گئی - مگر اس سے کوئی فائدہ نہ ہوا - اور تقریباً گیارہ بجے ایک اور دست آنے پر طبیعت از حد کمزور ہو گئی . . . . تقریباً دو اور تین بجے کے درمیان ایک اور بڑا دست آیا جس سے نبض بالکل بند ہو گئی . . . . یہاں تک کہ ساڑھے دس بجے صبح ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت اقدس کی روح اپنے محبوب حقیقی سے جا ملی ؛"

(اخبار "الحکم" ضمیمہ مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء)

ڈاکٹر! اگر مرزا چل بسا - تو معمولی نہیں - لے سن - تیرا یار غار مولانا سید حبیب کیا کہہ رہا ہے :-

"اس مقابلہ کا نتیجہ یہ ہوا - کہ مرزا صاحب ڈاکٹر صاحب کی بتائی ہوئی مدت کے اندر اندر ہی (۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو) فوت ہو گئے - اور ڈاکٹر صاحب میرے علم کے مطابق ۱۹۱۹ء تک زندہ و سلامت تھے مجھے ان کی تاریخ وفات یاد نہیں - لیکن اس کا علم ہونا غیر ضروری ہے ؛"

(تحریک قادیان - صفحہ ۱۳۱)

۱۹۰۷ء میں مرزا غلام احمد اور مولوی ثناء اللہ کے مابین ایک مباہلہ ہوا تھا - اس پر مرزا صاحب نے ۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا تھا جس میں اپنی موت کے نتائج خود ہی بتلا رکھے ہیں ہم اس اشتہار کا ضروری حصہ ذیل میں درج کرتے ہیں :-

"اگر میں ایسا ہی کاذب اور مفتری ہوں - جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں - تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا - میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے - اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں - کہ اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے - اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے - تو اے میرے مالک ! میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں - کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر - مگر اے میرے کامل صادق خدا ! . . . .
. . . .
تو میری زندگی میں ان کو نابود کر - میں دیکھتا ہوں - کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے - جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے کے لئے بنایا ہے - اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں - کہ مجھ اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما - اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے - اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے - یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو - مبتلا کر - اے میرے مالک ! تو ایسا ہی کر "

ناظرین نتیجہ خود نکال لیں - اور دیکھ لیں - کہ ہمارے قادیانی پہلوان اپنے حریفوں کو انگلی سیدھی سنا کر کس طرح پچھاڑا کرتے تھے ؛

صحابیات پر مشرکین کی بہتان طرازی

بعض ناہنجار اور فطرۃً باطن احمدی خواتین کے متعلق افترا پردازی اور اتہام تراشی کر کے اپنے خبث باطن کا ثبوت دیتے ہیں - وہ ان لوگوں کی ذریت ہیں - جو ہر نبی کے وقت میں ناپاک فطرت رہے ہیں - امام فخر الدین رازی کی تفسیر کبیر میں لکھا ہے :-

لما کان بینھم (مشرکی مکۃ) وبین رسول اللہ عھد فکانت المرأۃ اذا خرجت الی المدینہ مھاجرۃ قذفھا المشرکون من اھل مکۃ وقالوا انما خرجت لتفجر" (جلد ۶ صفحہ ۲۵۴)

یعنی مشرکین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے درمیان صلح کا زمانہ تھا - پس جب کبھی کوئی مسلم خاتون مدینہ کی طرف ہجرت کر کے آتی - تو مشرک لوگ اس پر افترا باندھتے اور کہتے - کہ یہ وہاں بدکاری کرنے کے لئے جا رہی ہے ؛

("الفضل" - ۱۱ جولائی ۱۹۳۳ء)

استری جاتی کے اُدھار سے ہی منشیہ ماتر کا کلیان ہو سکتا ہے!

استری جاتی پر منشیوں کے اتیاچار اور اُن کی اُنّتی کے سادھن

(از شری چودھری جگن ناتھ جی دت آریہ کنجرواڑوی حال مقیم بھٹنڈہ)

ویدک انکھشنا — گزشتہ سے پیوستہ

اگر لڑکا پیدا ہو۔ تو طرح طرح کی خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ کہیں انگریزی باجہ بج رہا ہے۔ آتشبازی کی جھڑی لگ جاتی ہے۔ ڈھولک دف۔ نفیری اور نقارہ بجانے والے میراسی بھی بھاگے ہوئے آ رہے ہیں فقیر۔ براہمن سادھو اور بھیک مانگنے والے سر توڑ دوڑے آ رہے ہیں۔ آج کیا ہے؟ واہ! آپ نے سنا نہیں کہ سیٹھ لاکھپال جی کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ دوستوں۔ آشناؤں اور برادری کے لوگوں کی خوب ضیافت کی ہے۔ ناچ اور رنگ رلیوں کی محفلیں کئی دن تک گرم رہیں گی۔ بہت اچھا ہوا۔ پرماتما بالک کو چرنجیو رکھے۔ مگر اس کے بالمقابل جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہو۔ تو اس وقت کا دردناک نظارہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ — آپ نے کچھ اور بھی سنا۔ وہ کیا؟ ہمارے پڑوس میں سیٹھ گنگا رام جی رہتے ہیں بڑا بھاری بیوپار کرتے ہیں۔ کئی روز سے ہی ان کے گھر اُمید رہی تھی۔ اتفاقاً میری ماتا ان کے گھر کے پاس سے جا رہی تھی کہ ان سیٹھ صاحب کی ماتا کو رنج و الم کی حالت میں پایا۔ غمگین ہونے کا کارن پوچھا تو رو تی ہوئی بولی۔ کہ ہمارے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ کرم پھوٹ گئے ہیں۔ رات سے گھر کے لوگ اُداس ہیں۔ کسی نے کھانا تک نہیں پکایا۔

ایسے واقعات آپ روز مرہ دیکھتے ہیں۔ اور سب لوگ جانتے ہیں۔ کہ لڑکے اور لڑکی کا سوائے جنم کے وقت سے ہی کس طرح کیا جاتا ہے۔ جس کے بعد بچے ہر وقت ماتا پتا کے محتاج اور آدھین ہوتے ہیں۔ اور اپنی رکھشا آپ نہیں کر سکتے۔ ان کا پالن پوشن جیون مرن سب ماتا پتا پر منحصر ہے۔ بچوں کا بیمار ہو جانا جس وقت پر پانی نہ ملنے کا باعث سمجھا جاتا ہے۔ اور بچوں کی حالت تو بچپن میں بھی زیادہ نازک ہوتی ہے۔ گزشتہ زمانہ میں تو ہزاروں کنیاؤں کو موت کے گھاٹ اُتارا جاتا تھا۔ افیون وغیرہ دے کر ان کا جیون ختم کیا جاتا تھا۔ اس وقت کی بڑھیا عورتوں سے میں نے سنا ہے۔ کہ جنم کے سمے لڑکیوں کو چھوٹی زمین میں گڑھا کھود کر دفن کر دیا کرتے تھے تو کنیا کے ایک ہاتھ میں گڑ کی ڈلی اور دوسرے ہاتھ میں روئی کی پونی دے کر ان کو گڑھے میں ڈالتے ہوئے یہ بات کہا کرتے تھے۔ کہ گڑ کھانا پونی کاتیں۔ آپ نہ آئیں ویراں نوں گھلیں"۔ اس مقولہ کا مطلب یہ ہے کہ تم جو پرلوک کو جاتی ہو۔ وہاں اس گڑ کو کھانا اور چرخہ لے کر پونی کاتنا۔ اور پھر اس گھر میں آپ نہ آنا بلکہ اپنے بھائیوں کو بھیجنا۔ یعنی تمہارے بعد کوئی لڑکی پیدا نہ ہو۔ لڑکے ہی لڑکے ہوں۔ آپ اب وچار کریں۔ کہ جہاں اس پرکار کا سلوک معصوم بچوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ وہاں کے لوگوں کی جہالت اور بیہودگی کا کیا ٹھکانہ ہے؟

الغرض مطلب یہ کہ جنم سے مرن پرینت استریوں کے ساتھ بُرا سلوک کیا جاتا ہے۔ ان کو تعلیم نہیں دی جاتی۔ کہ ان کا دماغ روشن نہ ہو۔ اُن کو وِدیا پڑھنے کا ادھیکار نہیں ہے۔

سچ ہے! جن استریوں کا آپ اپمان کرتے ہیں۔ اُنہوں نے ہی آپ کا شُدھار کرنے والے رشیوں کا اُدّھار اور راہ راست پر لانے والے مہاتما۔ مرد میدان دلاور۔ بہادر۔ شورویر اور دھرم پر نثار ہونے والے مہا پُرش پیدا کئے تھے۔ ماتا کوشلیا کا نام آج مہاراجہ رام چندر مریادا پرشوتم کے کارن مشہور ہے۔ بھگوان کرشن کو پیدا کرنے والی دیوکی کو آج کون نہیں جانتا۔ بھیشم جیسے بال برہمچاری کی ماتا گنگا دیوی سے آج کون ناواقف ہے۔ یدھشٹر جیسے ستیہ وادی بھیم جیسے بلوان اور ارجن جیسے دھنش دھاری بہادروں کی ماتا کہلائی جا کر ہی آج کنتی کا نام اتہاس میں امر ہے۔ سنجے کورن سے بھاگ آنے پر اُس کو پھر اُتساہ دلانے والی اُس کی ماتا ہی تو تھی۔ مداالسا نے اپنے پُتروں کو برہم پراپتی کا اُپدیش دیا۔ اسی کارن راج پاٹ پر لات مار کر تپسوی بنے۔ ساتا ہی کے پرتاپ سے پانچ ورش کا دھرو سنسار سے بے مکھ ہو کر پرم پد کی پراپتی میں لین ہوا۔ ماتا سبھدرا کی ہی شکشا کے کارن بالک ابھیمنیو چکرویوہ میں درون۔ کرن۔ اشوتھاما۔ کرپاچاریہ۔ دریودھن اور دوشاسن جیسے ویروں کا مقابلہ کرنے کے قابل ہوا۔ دور کیوں جاتے ہو ابھی تھوڑے دنوں کی بات ہے کہ ماتا جیجا بائی نے اس مرد میدان رنن شیواجی کو جنم دیا۔ جس نے مہاراشٹر کی رکھشا اور اُدّھار کرنے اور اورنگ زیب سے مقابلہ کر کے اس کو لوہے کے چنے چبانے پڑے۔ جو اس خیال سے ہر وقت کانپتا اور ہیبت زدہ رہتا تھا۔ فرانس کا سمراٹ نپولین بونا پارٹ کہا کرتا تھا کہ میں جیسا کچھ ہوں۔ ایسا میری ماتا نے ہی مجھے بنایا ہے۔ گورو گوبند سنگھ جی مہاراج جنہوں نے ہندو جاتی کی بودونوں کے ہاتھ سے رکھشا کی۔ دلاور بہبیر مرد میدان راتا پرتاپ جس نے راجپوتی آن بان اور ننان کو قائم رکھنے کے لئے اپنے آپ کو سواہا کر دیا۔ سوامی شنکراچاریہ و کماریل بھٹ جنہوں نے ویدک دھرم کا ادھار کیا اپنے آپ کو قربان کر کے ناستکتا کو توڑ کر دیا۔ گورو نانک صاحب اور بھگت کبیر جنہوں نے پربھو بھگتی کا اُپدیش دیا۔ انیسویں صدی کے سب سے بڑے ریفارمر حکیم حاذق پرمی درا جیکا آچاریہ مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج جنہوں نے مردہ ہندو جاتی کو پنر جیون کیا۔ تواہمات اور بد رسومات کو اُٹھایا۔ برہمچریہ آشرم کا اُدّھار کیا۔ ایک برہم پتا کی پوجا بتلائی۔ گئو کی فریاد۔ دودھ مونہوں کی پکار۔ اچھوتوں کی آواز اور یتیموں کے نالہ کو سنا۔ اور استری جاتی کا اُدّھار اتیادی اُپکار کئے۔ ان سب مہا پُرشوں کو پیدا کرنے والی استریاں ہی تو تھیں۔ جن کو آپ نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ استریوں پر کئی پرکار کے اتیاچار کئے جاتے ہیں۔ مثلاً بال اوستھا کا وواہ۔ بوڑھوں سے وواہ۔ اور ودھوا وواہ کی مخالفت۔

بال اوستھا کا وواہ

لڑکیوں کا عموماً بال اوستھا میں وواہ کیا جاتا ہے جو کہ قانون قدرت کے خلاف ہے۔ یہ قانون قدرت ہے کہ کچے بیج سے برکش اُتپن نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ کچے عام کی گٹھلی بوئیں۔ تو وہ ہرگز اُتپن نہیں ہو گی۔ آپ حیوانات کو دیکھیں۔ کبھی صغیر سنی کی حالت میں آپس میں سنتان اُتپتی کے لئے ملاپ یا سنجوگ نہیں کرتے۔ جب حیوان بھی یووا اوستھا کی شادی کی مخالفت کا ثبوت دے رہے ہیں تو جائے حیرت ہے۔ کہ انسان اشرف المخلوق کہلانے کے دعویدار ہوتے ہوئے بھی حیوانات سے بڑھ کر گراوٹ دکھلاتے ہیں۔ جو کہ بال وواہ کی حمایت کرتے ہیں۔

بودھراؤں اور یتیموں کی ادھک سنکھیا۔ بال اوستھا میں بچوں کا موت کی گود میں سونا۔ عورتوں کا زچہ کی حالت میں پرلوک سدھارنا۔ بچے پیدا کرنے کی ناقابلیت عموماً ہسٹیریا۔ سوزاک یا مرگی حیض کی بے قاعدگی اور مرض تپ دق کے پنجہ میں پھنسنا صرف بال وواہ کی بد رسم کے رائج ہونے کے کارن ظہور پذیر ہو رہی ہیں۔ اس بد رسم نے ہندو جاتی کی جڑوں کو گھن کے سمان کھوکھلا کر دیا ہے۔ بال اوستھا کی شادی کا رواج بہت حد تک ہماری تباہی کا موجب ہوا ہے۔ بنگال اور مدراس میں عموماً اس کا عام رواج پایا جاتا ہے۔ اور طرفہ یہ کہ اس کو دھرم کا انگ سمجھا جاتا ہے۔ بعض گھرانوں میں تو گربھ اوستھا میں ہی وواہ کئے جاتے ہیں یعنی گربھ وتی استریوں کو بٹھلا کر ان کے گربھ میں جو بچے ہیں۔ ان کا پنڈت لوگ وواہ کر دیتے ہیں۔

ناظرین وچار کریں۔ کہ یہ کتنی جہالت اور مورکھتا ہے۔ اسی اوستھا کو محسوس کر کے ہی ایک شاعر نے کہا ہے ؎

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینہ کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

بہت سے دھرم کے ٹھیکیدار بجائے صغیر سنی کی شادی کو رد کرنے اور بد رسومات کو دور کرنے کے ان کی حمایت کرتے ہیں۔ من گھڑت غلط سلط شلوک بھی لکھے ہوئے ہیں۔ مثلاً "اشٹ ورشا بھویت گوری۔ نو ورشا چ روہنی وغیرہ" جس کا بھاو ارتھ یہ ہے۔ کہ بال وواہ کرنا دھرم کا فعل ہے۔ اور بڑی عمر میں وواہ کرنا دھرم کے ودُّدھ ہے۔ جائے حیرت ہے کہ صغیر سنی کی شادی جو تہذیب۔ دھرم اور قانون قدرت کے خلاف ہے۔ اس کو دھرم کے مطابق ثابت کیا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی آزاد خیال کا لیڈر یا سوسائٹی اس کے خلاف آواز بلند کرے۔ تو دقیانوسی خیال کے لوگ شور مچا کر آسمان سر پر اُٹھا لیتے ہیں۔ ہمارا دھرم سمندر میں غرق ہو چلا۔ ہماری شریعت کے خلاف ہے۔ ایمان بگڑ جاتا ہے۔

پچھلے دنوں جب شاردا ایکٹ کو جس کے انوسار کہ ۱۴ سال سے کم عمر کی لڑکی اور ۱۸ سال سے کم عمر کے لڑکے کی شادی نہیں ہو سکتی۔ اسمبلی میں پاس کرانے کے لئے پیش کیا گیا۔ تو بعض قوم کے خیر خواہ ہندو اور مسلم لیڈروں نے بجائے اس کی حمایت و تائید کرنے کے شور و شر برپا کر دیا۔ یہ قوم کے لئے نقصان دہ ہے۔ دھرم کے خلاف ہے۔ اور یہ ہرگز پاس نہیں ہونا چاہئے۔ اب آپ خیال کیجئے۔ کہ ایسے اعمال کی کرنے سے عملدرآمد سے قوم مضبوط اور توانا بن سکتی ہے۔

پر ویدوں کی الفت کرتے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں اگر شاستر سمپت ہو تو کیا ان سے ملک کی بہتری و ہندوؤں کی کوئی امید ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں؟ پیچھے ویدبھی پال اوستھا کے براہ کی تردید اور یوواوستھا کے براہ کی تائید کرتا ہے۔

(۱) اتھروید کانڈ ۱۱۔ پرپاٹھک ۳۔ ۲۴ منتر ۱۸ میں کہا ہے کہ جس پرکار برہمچاری برہمچریہ دھارن کرتے ہیں۔ اسی بھانتی پتری بھی برہمچریہ کا دھارن کر یوواوستھا میں اپنے سمان پتی کو پراپت ہوں۔

یجروید ادھیائے ۱۲ منتر ۱۵ اکا بھاوارتھ حسب ذیل ہے:۔

سب کماریوں کو یوگیہ ہے کہ برہمچریہ۔ ویاکرن دھرم ودیا اور آیوروید آدی پڑھ کر شوئمبر وواہ کرا شدھیان اور اوشدھی وت آن آدی اور دال و دھی آدی کو اچھا پکا اُتم رسوں سے یُکت کر پتی آدی کو کھلا کر نتیا سویم کر کے بل اور گیہ کو سدا اُستن کیا کریں:۔

یجروید ادھیائے ۱۱ منتر ۸۱ کا بھاوارتھ حسب ذیل ہے:۔

کنیا کو چاہئے کہ اپنے سے ادھک بل اور ودیا والے برابر کے پتی کو سویکار کرے۔ کنتو چھوٹے اور نیون ودیا والے کو نہیں۔ جس کے ساتھ براہ کرے۔ اس کے سمبندھ میں اور مترؤں کو پرستن کیجے:۔

یجروید ادھیائے ۲۰ منتر ۱۲ کا بھاوارتھ یہ ہے:۔

جیسے اگنی جیون کو بجلی پر جا کر جیسے سوریہ وشیئے کو دھارن کرتا ہے اور ایشور نشچے ستو بھاؤ کو بھانتے جن پتی کو دیتا ہے۔ ویسے ہی سیاکشتی پتنی سب سکھوں کو دیتی ہے اس کی تم رکھشا کرو۔ اس لئے بال اوستھا کے براہ کی رسم ختم کرنے کے لئے سب دیش ہتیشیوں کا فرض ہے۔ کہ وہ سرتوڑ کوشش کر کے اس بد رسم کو دور کریں۔ اور دیش اور قوم پر احسان کریں۔ اس کے علاوہ بے جوڑ براہ بھی جو قوم کو تباہ اور دودھواؤں کے پیدا ہونے کا موجب بن رہا ہے۔ اس کا عام رواج پایا جاتا ہے۔ اس کا ذکر اگلے ہفتہ کیا جائے گا:۔

پھلت جیوتش کا جال نمبر ۲

غلط تجربات

(از شری پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک)

پھلت جیوتش کے وہم میں جن لوگوں نے نقصانات اٹھائے ہیں۔ ان کی سینکڑوں مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ لیکن یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ کسی غلط تجربہ کی بنا پر بعض آریہ سماجک بھائی بھی اس جال میں پھنس جاتے ہیں۔ اصلیت کو یہ بھائی سوچ نہیں سکتے۔ پرانے سنسکار غالب ہو جاتے ہیں۔ اس لئے یہ یقین کر لیتے اور کئی بھائی وِواد کے لئے بھی تیار ہو جاتے ہیں۔ ناظرین کی جانکاری کے لئے اس قسم کے چند واقعات کا لکھنا ضروری ہے:۔

(۱) دنیا میں اتفاق سے بعض عجیب و غریب واقعات دیکھنے میں آتے ہیں جن سے وہمی طبائع بہت متاثر ہو جاتے ہیں۔ چند دن ہوئے۔ اخبار میں ایک شخص کا ذکر تھا جس کے ہاں پانچ لڑکے پیدا ہوئے۔ اور وہ کبھی نہ کبھی عیسوی مہینہ کی ۲۷ تاریخ ہی کو پیدا ہوئے۔ اسی طرح ایک شخص نے اپنے بہت سے واقعات کا بیان کیا۔ جو کسی ماہ کی ۵۔ ۱۵۔ اور ۲۵ تاریخ ہی کو ہوئے۔ میرے ایک بھائی گورداسپور میں ملازم ہیں۔ ایک بار میں گورداسپور پرچار کے لئے گیا۔ ان کے گھر میں بھوجن کرنے کے بعد۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ آپ پھلت جیوتش وغیرہ کو نہیں مانتے۔ لیکن میں آپ کو ایک عجیب واقعہ سناتا ہوں۔ جس سے ایسی باتوں پر وشواس کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے بتلایا۔ کہ میں نے آم کا اچار کبھی نہیں ڈالا تھا۔ کئی ورش ہوئے۔ میری دھرم پتنی نے اس کا آغاز کیا۔ اسی سال میری تبدیلی ہو گئی۔ اس وقت تو یہ بات ہنسی میں ہی ٹل گئی۔ لیکن کچھ ورش کے بعد پھر آم کا اچار ڈالا۔ تو پھر تبدیلی ہو گئی۔ اب ہم نے نشچے کر لیا۔ کہ آم کا اچار نہیں ڈالنا۔ لیکن گت ورش میری ماتا جی گرام سے میرے پاس آ رہیں۔ ان کو ان واقعات کا پتہ نہیں تھا۔ اس لئے وہ ایک دن باہر گئیں۔ تو کچھ کچے آم خرید لائیں۔ (گورداسپور میں آم بہت ہوتے ہیں) اور بازار سے خود ہی سونف اور میتھی وغیرہ اچار کا مصالحہ خرید لائیں۔ گھر آ کر بلا ذکر کئے انہوں نے آم کا اچار ڈال دیا۔ جب مجھے خبر ہوئی تو بڑا افسوس ہوا۔ لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میری پھر تبدیلی ہو گئی۔ اس لئے ہم لوگ آریہ سماج کی باتوں پر کیسے وشواس کریں۔ کہ پھلت جیوتش فضول ہے۔

میں نے ہنس کر کہا کہ یہ اتفاق ہی سے ہوا ماننا چاہئے۔ ورنہ آم کے اچار کے ساتھ تبدیلی کا خاص تعلق ہو۔ تو سب کی ہو جانی چاہئے۔ کیا لازم لوگ آم کا اچار نہیں ڈالتے؟ اگر اس بات کی تحقیق کرنا چاہیں۔ تو ہر سال آم کا اچار ڈالیں۔ پھر دیکھیں۔ کہ اچار دیوتا کیا کرتا ہے؟

اسی طرح کا ایک واقعہ میرے ساتھ بھی گزرا۔ میرا لڑکا پربودھ جگدیش متر لاہور میں ملازم ہے۔ اس لئے جب کبھی مجھے کسی خاص جگہ سے سیدھا لاہور آنے کا موقعہ ملے۔ تو میں اس کے لئے گھی لے آتا ہوں۔ پہلی دفعہ علی پور ضلع مظفر گڑھ سے دس سیر گھی لے آیا۔ لیکن وہ نہایت خراب نکلا۔ اور اس نے ایک دن بھی استعمال نہ کیا۔ دوبارہ اخلاص پور ضلع گورداسپور سے ۳ سیر گھی لایا۔ لیکن وہ گھی میری پتری سیتا اٹھا کر لے گئی۔ اور پھر بھی ان کے کام نہ آیا۔ تیسری بار بھاگیا سے گھی خرید کر لاہور لے جانے کے لئے لالہ ہاڈی مل کی دکان پر تبدیلی رکھا۔ وہاں سے وہ کوئی چوری اٹھا کر لے گیا۔ اور یہ بھی ان کے کام نہ آیا۔ اس پر مجھے اچار کی بات یاد آ گئی۔ اس کا میں نے جگدیش متر سے بھی ذکر کیا۔ اور خوب ہنسی کا موقعہ ملا۔ لیکن چونکہ میں کبھی وہم کا شکار نہیں ہوا۔ اس لئے اس کے بعد دوبار گھی پہنچایا۔ جو سارے کا سارا ان کے استعمال میں آیا:۔

شریمان پنڈت وسنت جی شاستری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے مانیہ اپدیشک ہیں۔ ابھی آپ کا وِواہ نہیں ہوا تھا کہ آپ نے اپنی جنم پتری کئی اپدیشکوں کو دکھائی۔ اور میں نے بھی اسے دیکھا۔ حیرانگی کی بات یہ تھی۔ کہ اس میں لکھا تھا۔ کہ یہ لڑکا سنسکرت کا ودوان ہوگا۔ اور آریہ سماج کا اپدیشک بنے گا۔ اس کا وواہ ۲۶ ویں ورش میں ہوگا۔ پہلی دو باتیں پوری ہو چکی تھیں۔ اس وقت پنڈت جی کو ۲۶ واں ورش جا رہا تھا۔ اور وواہ کا انتظام بھی ہو رہا تھا۔ اس لئے امید تھی۔ کہ یہ تیسری بات بھی پوری ہو جائے گی۔ لیکن اس میں دیر ہو گئی۔ اور آپ کا وواہ ۲۷ ویں سال میں ہوا۔ اس وقت آریہ اپدیشکوں نے اس پر غور کرنے کے لئے مجھے مقرر کیا۔ اور میں تحقیقات کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا:۔

(الف) پنڈت لوگ پھلادیش ان سنسکرت کتب سے نکالتے ہیں۔ جو آریہ سماج کی قائمی سے پہلے بنا چکی ہیں۔ اس لئے پھلادیش میں آریہ سماج کا نام نہیں آ سکتا:۔

(ب) جنم پتری میں پھلادیش کے سمبندھ میں پھلت جیوتش کی پستکوں کے جو شلوک لکھے ہیں۔ ان میں ان دونوں باتوں کا بالکل ذکر نہیں:۔

(ج) یہ پھلادیش آخیر میں دو باتیں لکھا گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ چونکہ پنڈت جی کے پتا جی کو شروع سے آریہ سماج سے پریم رہا ہے۔ لیکن عام رواج کے مطابق انہوں نے اپنے سپتر کی جنم پتری بھی بنوائی۔ جنم پتری بنانے والے پنڈت نے یہ بات جیت میں آپ کے وچاروں کو انو بھو کر کے جنم پتری کے انت میں ان فقرات کو لکھ دیا۔ جو اتفاق سے پورے ہو گئے۔

(۲) پھلت جیوتشی عموماً گول مول باتیں کہتے ہیں۔ اور ہر طرح کے نتیجہ کو اپنی ہی پیشین گوئی سدھ کرتے ہیں۔ جس کے لئے "لڑکی نہ لڑکا" والی مثال بہت مشہور ہے۔ اس کے علاوہ یہ کبھی ایسی بھی چالاکی کر جاتے ہیں۔ جس سے اُلٹا نتیجہ نکلنے پر ان کو نقصان نہیں ہوتا۔ لیکن اتفاق سے اپنی بات پوری ہو جانے سے ان کی دکان خوب چلنے لگتی ہے:۔

(۳) تلہ گنگ کے علاقہ میں ایک قصبہ میں پرچار کرنے کے لئے گیا۔ وہاں کے ہسپتال کے ڈاکٹر صاحب بڑے سجن پُرش اور پکے آریہ سماجی ہیں۔ ادھر پھلت جیوتشیوں نے مشہور کر رکھا تھا۔ کہ ۲۵ فروری ۱۹۳۱ء کو بھونچال آئے گا۔ تمام علاقہ کے لوگ باوجود سردی کے گھروں سے باہر سونے لگے۔ ہمارے ڈاکٹر صاحب نے بھی جھولداری کا انتظام کر لیا۔ میں نے اس خیال کے برخلاف خوب پرچار کیا۔ اور آخر اس تاریخ کو کوئی بھونچال نہ آیا۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کو ایک ایسا تجربہ دیکھنے کا موقعہ ملا تھا کہ ان کا پھلت جیوتش پر بڑا وشواس ہو چکا تھا۔ مجھے انہوں نے بتلایا کہ کیمبل پور میں میری ڈیوٹی پر متعین تھا۔ میری وہاں سے تبدیلی ہو گئی۔ اور میں جانے کے لئے بالکل تیار تھا۔ ایک پھلت جیوتشی نے آ کر کہا۔ کہ آپ کے گرہ ایسے ہیں کہ تبدیلی نہیں ہو گی۔ میں نے آریہ سماجی ہونے کی وجہ سے اس کی بات پر دھیان نہ دیا۔ لیکن میری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ جبکہ میں نے دیکھا۔ کہ اگلے دن ہی میری تبدیلی منسوخ ہو گئی۔ اس دن سے مجھے پھلت

جیوتش پر پکا وشواس ہو گیا :-

میں نے کہا۔ کہ اوّل تو شری ورا جس نے کسی بڑے افسر کے ذریعہ پتہ لگایا ہو گا۔ اگر ایسا نہ مانا جائے تو بھی اس کی چالاکی تھی۔ اس نے فوراً ایہ پتہ لگا کر یہ سمجھا ہو گا۔ کہ یہ پیش گوئی اگر پوری نہ ہوئی۔ تو یہ پہلے ہی وہ چلت جیوتش پر وشواس نہیں رکھتے۔ اس سے میرا کیا بگڑتا ہے۔ لیکن اگر یہ بات پوری ہو گئی۔ تو نہ صرف ڈاکٹر صاحب کا پکا وشواس مجھ پر ہو جائے گا۔ بلکہ دوسرے لوگوں پر بھی میرا سکہ بیٹھ جائے گا۔ دیگر دلائل سے سمجھانے پر ڈاکٹر جی کو سمجھ آ گئی۔ کہ واقعی یہ اس جیوتشی کی چالاکی تھی :-

ہے بعض اشخاص میں قدرتی طور پر ما ابھیاس کرنے سے مانسک شکتی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ دوسروں کے دل کی باتیں بتلا دیتے ہیں۔ اخبارات میں یوروپ کے ایک ایسے شخص کا ذکر ہے جو ہمیشہ کچھ نہ کچھ ... لوگ بھی کسی کے ہستا کشر ماتر سے یا اس کے انگوٹھے کے نشان سے اس کا جیون برتانت بنا سکتا ہے اور اس کو اپنے ابھیاس کا پھل بتلاتا ہے۔ نہ معلوم اس میں کہاں تک سچائی ہے۔ تجربہ سے ہی پورا وشواس ہو سکتا ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ مانسک یوگ ایک ودیا ہے۔ اور اس کے ابھیاس سے اس قسم کی شکتی پیدا کی جا سکتی ہے۔ مسمریزم اور ہپناٹزم کے تجربات تو روز دیکھنے میں آتے ہیں۔ کئی بھائی ایسے تجربات سے بھی وہ چلت جیوتش کے قائل ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ بھی ان کی غلطی ہے۔ کیونکہ یوگ ایک ودیا ہے۔ اور وہ چلت جیوتش صرف وہم :-

اس طرح غلط تجربات کی بناء پر بھی بعض بھائی وہ چلت جیوتش پر وشواس کر لیتے ہیں جس کی اصلیت تحقیقات اور غور و خوض کے بعد معلوم ہوتی ہے۔ اب اگلے مضامین میں وہ چلت جیوتش کی ان کتابیں جن کی بناء پر یہ ڈھنگ ودیا پرچلت ہے۔ عقل کی کسوٹی پر رکھی جائیں گی۔ اور ان کی غلطیوں و دیگر عجیب و غریب باتوں سے پاٹھکوں کو واقف کیا جائے گا۔

گورُوکل شکھشا پرنالی

(ادھیکش پرکاشن وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

آج تمام دیش میں ایک کونہ سے لے کر دوسرے کونہ تک یہی آواز سنائی دیتی ہے۔ کہ موجودہ تعلیم دیش کے لئے نہایت غیر مفید ثابت ہوئی ہے۔ یہ تعلیم نوجوانوں کو نہ ہی تو کچھ دھرم سکھلاتی ہے اور نہ ہی دنیا میں رہنے کے لئے اُپیوگی بناتی ہے۔ جوں جوں تعلیم اعلےٰ ہوتی جاتی ہے۔ توں توں ودیارتھی دھرم سے دور ہوتے جاتے ہیں۔ تعلیم کا مکھیہ اُدیش سداچار ہے۔ لیکن آجکل کی پڑھائی سداچار کے سمبندھ میں کتنی شکشا دیتی ہے۔ یہ سب سجنوں کو اچھی طرح معلوم ہے یہ تعلیم سادگی کی طرف سے ہٹا کر فیشن کی طرف زیادہ لے جاتی ہے۔ دن بدن تعلیم یافتہ لوگوں کی ضروریات بڑھ رہی ہیں۔ اور ضروریات کی وردھی دُکھوں کا گھر ہے۔ اگر اقتصادی نقطۂ نگاہ سے دیکھیں۔ تو بھی یہ شکشا بہت غیر مفید ہے۔ جوں جوں Depression بڑھ رہا ہے۔ توں توں پڑھائی کے اخراجات زیادہ ہوتے جاتے ہیں۔ ہندوستان کی اقتصادی حالت کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ تعلیم بہت ہی مہنگی ہے۔ بھلا جو شکشا پرنالی یوروپ جیسے امیر براعظم سے ہندوستان جیسے غریب ملک میں آئی ہو۔ وہ یہاں کے لوگوں کے لئے کس طرح لابھدایک ہو سکتی ہے؟ کئی لوگوں کا یہ خیال ہے۔ کہ تعلیم تعلیم کے لئے ہے۔ تو یہ بات بھی موجودہ پڑھائی میں نہیں ہے۔ جنم کے ہندوستانی ودیارتھیوں کو ایک ودیشی زبان کے پڑھنے میں ہی اپنی عمر کا سندر بھاگ گذارنا پڑتا ہے۔ اور پھر اس انگریزی کے medium سے ہم اپنے ملک اور دوسرے ممالک کے حالات کو جانتے ہیں۔ تو کیا ہم اپنی شکشا کے لئے اپنی مادری بھاشا کو سادھن نہیں بنا سکتے؟ دنیا کے تمام ممالک میں ہر شکشا کا مادھیم اپنی دیش کی بھاشا ہی ہوتی ہے۔ جس سے کہ تھوڑے ہی سمے میں ودیارتھی ادھک گیان پراپت کر لیتے ہیں :-

مندرجہ بالا سمسیاؤں کو سلجھانے کے لئے ہی تو آریہ سماج نے گورُوکل شکھشا پرنالی کا آرمبھ کیا۔ گورُوکل میں ودیارتھیوں کے جیون کا آدرش "Simple living and high thinking" ہوتا ہے۔ مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج نے پراچین سنسکرتی کی رکھشا کے لئے گورُوکلوں کے کھولنے کا ودھان اپنے گرنتھوں میں کیا ہے۔ ویدک جیون میں برہمچریہ آشرم ایک مہتو پورن آشرم ہے۔ یہ سب آشرموں کی آدھار شلا ہے۔ اگر ودیارتھی اپنے برہمچریہ کے سمے میں اچھی طرح سے سداچاری رہے گا۔ اور ودیا گرہن کرے گا۔ تو اس کا سارا جیون سپھل ہو جائے گا +

گورُوکلوں میں ودیارتھیوں کو سادہ جیون گذارنے کی ہی تربیت دی جاتی ہے۔ انہیں ہمت سے اپنے کام اپنے ہاتھ سے ہی کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ برہمچاریوں کی ضروریات بہت کم ہوتی ہیں۔ اس آشرم میں وہ گھر کی چنتاؤں سے رہت ہو کر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ سبھی ودوان لوگ جانتے ہیں۔ کہ جس طرح ایک ودیارتھی گورُو کے آشرم میں رہ کر ودیا گرہن کر سکتا ہے۔ اس طرح گھر میں رہ کر نہیں کر سکتا۔ اب بھی یوروپ امریکہ آدی دیشوں میں اعلےٰ درجہ کی یونیورسٹیاں Residential ہی ہیں۔ یونیورسٹی میں ہی ودیارتھی شکشا پراپت کرتے ہیں۔ اور اپنے اُستادوں کی زیر نگرانی بھی وہاں پر نواس کرتے ہیں۔ یہ سسٹم اگرچہ بہت پرانا بھی ہے۔ لیکن پھر بھی آج کل ترقی یافتہ ممالک میں پایا جاتا ہے۔ یہ ایک پراچین ویدک سنسکرتی کا آدرش ہے۔ اسی پرکار گورُوکلوں میں گورُوؤں کی زیر نگرانی رہتے ہوئے ودیارتھی سداچار کے مہتو کو اچھی پرکار سمجھ سکتے ہیں :-

گورُوکل شکھشا پرنالی تو ایسا سسٹم ہے جس کو لوگ آہستہ آہستہ سمجھ رہے ہیں۔ آج سارے دیش میں یہ تحریک اٹھ رہی ہے کہ شکھشا کا مادھیم اپنے دیش کی بھاشا ہونی چاہیئے۔ گورُوکل کانگڑی کو کھلے آج ایک نہائی صدی سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ اور وہاں تب سے ہی شکھشا کا مادھیم ہندی رکھا گیا ہے۔ آج سمپورن دیش بیدار ہو کر یہ کہہ رہا ہے کہ بھارت کی سادھارن بھاشا Lingua Franca ہندی ہی ہونی چاہیئے۔ اور اس ہندی پرچار کی تحریک میں گورُوکلوں نے ایک شاندار کام کر دکھایا ہے۔ ان سب کے علاوہ گورُوکل شکھشا پرنالی آرتھک پہلو سے بھی بہت سستی ہے۔ جبکہ برہمچاری سادہ جیون کو پسند کرتے ہوں۔ تو پھر دھن کے زیادہ خرچ ہونے کی سمبھاونا ہی نہیں رہتی۔ آج کل کالجوں کے خرچ کے مقابلہ میں گورُوکلوں میں بہت کم خرچ اُٹھتا ہے۔ آج کل لوگ موجودہ کالجوں کی مہنگی تعلیم سے تنگ آ رہے ہیں۔ کیونکہ یہ نوجوانوں کو نکما بنا دیتی ہے۔ لیکن گورُوکل کی شکھشا منشیہ کو اُتساہی بناتی ہے۔ خواہشات اور ضروریات کو کم کرنا سکھلاتی ہے اور واستوک سکھ اسی میں ہے۔ کہ منشیہ سادگی سے گذارہ کر سکے۔ اُنتی سادگی سے کیسے ... گورُوکل نے یہ آدرش لوگوں کے سامنے رکھا ہے۔ سجن پرشوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس پر نیک شردھا پر وچار کیا کریں۔

اگلے سال جبکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی منائی جانے والی ہے۔ ہمیں سماجک سُدھار کے دوسرے کاموں کے ساتھ ساتھ ہی گورُوکل پرنالی کے وچار ودھی کے اُپایوں پر بھی وچار کرنا چاہیئے۔ شکھشا کا ایسا سسٹم ہونا چاہیئے۔ کہ جس سے ودیارتھی تھوڑے سمے میں اور تھوڑے خرچ سے ادھک ودیا گرہن کر سکیں۔ سداچار کا سب سے زیادہ دھیان رکھا جانا چاہیئے۔ ہم گورُوکل شکھشا پرنالی میں ان سب باتوں کو پاتے ہیں۔ تو دیش اور جاتی کے نوجوانوں کے سدھار کے لئے اس پرنالی کے پرچار کی بہت ادھک آوشیکتا ہے :-

"دیانند انک" کو اپناؤ!

{از شری منوہر لال جی ٹھیکیدار جہلم نواسی - جنار دیو - سی - پی}

پرکاش الک ۳ - ۱۱ - اور ۲۵ بھادوں سمت ۱۹۹۱ کے پرچوں میں ہر ایک آریہ پرش کو آگرہ کیا گیا ہے کہ "دیانند انک" کو بہترین بنانے کے لئے اپنی تجاویز دفتر "پرکاش" میں بھیجیں۔ میں اتنی یوگیتا نہیں رکھتا کہ "دیانند انک" کے لئے کوئی مضمون لکھ سکوں۔ اور نہ ہی شری بیت سوامی لال جی سابق ٹھیکیدار دھنتا ناگو سدکل کورو کشیتر سے ادھکار رائے اس کی یوگیتا کے لئے پیش کر سکتا ہوں۔ جیسا کہ انہوں نے ہر بھادوں کے "پرکاش" میں اپنے شبھ وچاروں کو پرگٹ کیا ہے۔

گذشتہ سال میں اسی امر پر کچھ وچار پرگٹ کرنا چاہتا تھا۔ مگر "دیانند انک" کے پرکاشت ہونے میں بہت کم سمے رہ گیا تھا۔ اس لئے میں ایسا نہ کر سکا تھا۔

"پرکاش" اپنے جنم کال سے لے کر آج تک جس نڈرتا - بے خوفی اور سچی لگن سے آریہ ہندو جاتی کی سیوا کر رہا ہے۔ وہ روز روشن کی طرح سب پر ودت ہی ہے۔ اس کو دہرانے کی آوشیکتا نہیں۔ جب کبھی بھی مخالفوں نے آریہ ہندو جاتی کے خلاف قلم اٹھایا۔ "پرکاش" نے سینہ سپر ہو کر میدان میں ڈٹ کر مخالفوں کو وہ دندان شکن جواب دیئے۔ کہ ان کو اپنا سا منہ لے کر پیچھے ہٹ کر بھی اپنا آپ بچانا مشکل ہو گیا۔ جس کے لئے شوک سے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ ایسے آریہ جاتی کے سچے خیر خواہ اور سیوک اخبار کی اشاعت بہت کم ہے۔ جس کو بڑھانا ہر ایک آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے۔

"پرکاش" جہاں سال بھر آریہ جاتی کی بہتری کے لئے بڑے بڑے ودوانوں کے لیکھ دوارہ سیوا کرتا رہتا ہے۔ وہاں دیوالی کے موقع پر دو اڑھائی ماہ پیشتر سے ہی وشیش پریشرم سے ویدوں کے اونچے کوٹی کے ودوانوں - دھرم اور جاتی کے مایہ ناز بچے سپوتوں کے لیکھوں دھارمک افسانوں - نظموں اور جاتی کی سچی دیویوں کے لیکھوں سے وہ گلدستہ تیار کر کے پاٹھکوں کو پیش کرتا ہے۔ جو پیاسی آتماؤں کو شانتی دینے والا - گرے ہوؤں کو اٹھانے والا اور جاتی میں از سر نو جاگرتی پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔

جہاں ایسے پریم اور اتنے سیوک پتر کی اشاعت کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ وہاں دوسرے پہلو میں بعض ایسے سفید پوش بالی بچے دار آریہ سجن بھی ہیں۔ جو اس کساد بازاری میں بمشکل اپنا پیٹ گزارہ کرتے ہیں۔ مگر "پرکاش" کے ساتھ ان کا دلی پریم ہے۔ اور وہ مالی حالت کی کمزوری کی وجہ سے باقاعدہ خریدار نہیں بن سکتے۔ ہفتہ کے بعد مستقل خریداروں کے منہ کی طرف دیکھتے رہتے ہیں۔ کہ کب وہ مطالعہ کر چکیں۔ تو ان کو بھی اخبار کے درشن نصیب ہوں۔

اس کے لئے میرے وچار میں چار صد روپیہ کی اپیل کی جائے۔ جس سے دیوالی کے موقع پر یکصد مستحق پریمیوں کو "پرکاش" سال بھر کے لئے مفت دیا جائے۔ اگر یہ چار صد روپیہ اکٹھا ہو۔ تو یکصد آدمیوں کو تین روپیہ فی کس کے حساب سے "پرکاش" دیا جائے۔ یعنی ایک روپیہ کی رعایت فی کس دی جائے۔ اس طرح سے جہاں اخبار کی اشاعت میں اضافہ ہوگا۔ وہاں یکصد بھائی دیوالی کے روحانی پرشاد سے سال بھر ترپت ہوتے رہیں گے۔

آریہ سماج جامپور کے سماچار

شری پنڈت جے دیو جی ودیالنکار اتفاق سے یہاں پدھارے۔ ان کے لیکچروں کا سلسلہ شروع کرایا گیا۔ روزانہ سماج مندر میں شام کو ایک گھنٹہ ان کے اپدیش ہوتے رہے۔ متواتر آٹھ دیکھ دیاکھیان ہوئے۔ پہلے اپدیش میں "ہندوستان کی غریبی اور اس کا حل" پر اظہار خیالات کیا۔ طرز تقریر ایسی زوردار اور دلچسپی اتنی زبردست تھی کہ جنتا حیران رہ جاتی تھی۔ ان سب باتوں پر خوشی سے غریبی قبول کرنے کا مجسم نمونہ خود موجود تھے۔ دو روز متواتر "پراچین اور مغربی سبھیتا کا مقابلہ" جس عجیب ڈھنگ سے کیا۔ وہ سننے سے ہی تعلق رکھتا تھا۔ کئی اپدیش دھرم اور اہنسا کے سار گربھت دو بجن پر ہوئے۔ ان مضمونوں پر کئی آریوں نے اپنے سندیہ رکھے۔ اور پنڈت جی جواب دیتے رہے۔ اگرچہ آخر میں ان سے کچھ مت بھید ہی رہا پھر بھی ان کی قابلیت کی داد دیئے بنا کوئی نہیں رہ...

آریہ سماج مدراس کے سماچار

ایک ہزار شدھیاں: گت ورش میں دہلی میں شری سیٹھ جگل کشور جی پدھارے تھا۔ انہوں نے میری پارتھنا پر ایک ورش تک شدھی کاریہ کے لئے سہایتا دینے کی پرتگیا کی تھی۔ اسی کے آدھار پر ہم نے مدراس پرانت میں شدھی کا کاریہ پرارمبھ کیا۔ اگست ۱۹۳۴ء کو وہ ورش سماپت ہوتا ہے۔ دونوں استھانوں کی رپورٹوں سے پرتیت ہوتا ہے کہ گت بارہ مہینوں میں لگ بھگ ایک ہزار شدھیاں ہوئی ہیں۔ جن میں مسلمان - عیسائی - انگریز تھا انیہ جاتیوں کے بھائی سمت ہیں۔

شری پرلاجی نے اگست تک سہایتا کر کے اپنے وچن کو پورن کیا ہے۔ پرنتو کاریہ تو ابھی آرمبھ ہی ہوا ہے۔ یدی ہم نے سہایتا سماپت ہونے سے دو کاریہ کرتاؤں کو پرتھک کر دیا ہے۔ تتھاپی کاریہ کی ادھکتا اور شدھی کی بڑھتی ہوئی مانگ کو دیکھ کر یہی کاریہ کرنا پورا نہیں کر سکتے۔ ابھی اس ماس کا ہی اداہرن لیجئے۔ ۵ تاریخ تک گنٹور شدھی سبھا کے ادھین ۔ ہم شدھیاں ہو چکی ہیں۔ بنگلور میں ۳۰ شدھیاں کر کے ہم ابھی لوٹے ہیں۔ کرپیا صبح سے ۵۰ پرارتھنا پتر شدھی نمت اور آئے ہوئے ہیں۔ تھا بیننا نگر کی کرمینل کالونی جہاں سے ۱۵۰ دلکا لوگ عیسائی ہو گئے ہیں۔ ایک پرچارک کی مانگ آئی ہے۔ پرنتو کیا کیا جائے کاریہ تو وستار اور سادھن الپ ہیں۔ پھر بھی جتنا ہے اتنا کرنا تو کرتویہ ہے۔

پرکاشن: آریہ سماج مدراس نے انگریزی میں ستیارتھ پرکاش تھا نوشتن ہیستار ریلیجن کے اتیرکت انیک پستکیں حال ہی میں پرکاشت کی ہیں۔

۱۔ تھین پرنسپلز آف آریہ سماج:- شری پنڈت چموپتی جی ایم - اے - مکھیہ ادھشٹاتا آریہ گورو کل کانگڑی کرت ۲۔ دی ازمن اینڈ اور لیکچرز - ۳۔ اجمیر اردھ شتابدی پر دیئے آریہ ودوانوں کے انگریزی ویاکھیانوں کا سنگرہ ہے ۳۔ دی ویدک کانسپٹ آف گاڈ اینڈ پرابلم:- یہ لیکھک کی لکھی چھوٹی پستک ہے - اس میں ویدک ورن ویوستھا تتھا ہریجن سمسیا کی گتھی کو سلجھایا ہے۔

تامل بھاشا میں بھی سنسکار ودھی اور ستیارتھ پرکاش تھا شری سوامی دیانند سرسوتی جی کا جیون چرتر نامک پستکیں پرکاشت ہو گئی ہیں۔

تلگو میں شدھی ودھی چھپ رہی ہے۔ اور ہندی میں بھجن کیرتن کا چوتھا سنسکرن پرکاشت ہو گیا ہے۔

لنکا اور برہما میں پرچار:- شاید پاٹھک جانتے ہوں گے کہ ان دونوں استھانوں میں لاکھوں دکھشن بھارتیہ محنت مزدوری کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ ان کی بھاشا پرایہ تلگو و تامل ہے۔ اس بھاشا بھید کے کارن وہ سماج کے سمیپ رہتے ہوئے بھی سماج کے پربھاو سے وچت رہتے ہیں۔ اب ہم آریہ سماج کے ادھیکاریوں کو پریرت کر رہے ہیں کہ وہ لنکا اور برہما میں دکھشن بھارتیوں کو سماج کے پربھاو میں لانے کے لئے ایک پرچارک منڈل بھیجیں۔ جو دکھشنی بھاشاؤں سے بھلی بھانتی پرچت ہوں۔ آریہ سماج مدراس نے یہ کاریہ ہمارے ذمہ سونپا ہے۔ ہم شری مینی سار دیشک سبھا دہلی سے آگیا لے کر اس کاریہ کو شیگھر ہی پرارمبھ کرنے کا پریتن کریں گے۔ (گیانی - مدراس)

...سکتا تھا۔ ایک دیاکھیان "ہریجن ادھار" پر ہوا۔ اس مضمون پر پنڈت جی نے اپنا سارا بل لگا دیا۔ ۱½ گھنٹہ سے بھی زیادہ وقت تک ایسے دھارا پرواہ سے بولتے رہے۔ کہ جنتا دنگ ہو کر سنتی رہی۔ آخری دن دو اپدیش "بھارتیہ شاسن پدھتی" اور "آریہ سماج کے رچناتمک پروگرام" پر ہوئے۔ دونوں دیاکھیان موثر تھے۔ زبان کی فصاحت اور دلیلوں کے زور نے اپنا رنگ جمایا۔ پنڈت جی نے ہر ایک مضمون پر اپنے گمبھیر وچار کچھ ایسے طریقہ سے ظاہر کئے کہ کافی مطالعہ رکھنے والے اشخاص بھی محسوس کرتے تھے کہ نہایت اونچے نقطہ نگاہ سے وچار کرنے کا طریقہ یہی ہے۔ مختصر یہ کہ پنڈت جی اگرچہ دید النکار ہیں۔ وید کی کافی واقفیت رکھتے ہیں۔ درشن شاستر کے بھی پنڈت ہیں۔ مگر اتنے علمی لیاقت رکھتے ہوئے بھی ہر کے گھمنڈ سے بالکل پاک ہیں۔ صرف وہی پہلو چھیڑتے ہیں جس سے عملی دنیا میں تعلق رکھتا ہو۔ میں آریہ سماج کی طرف سے آپ کا دھنیواد کرتا ہوں۔

۱۲ ماہ اگست میں ۱۵ اسنکار ویدک ریتی سے ہوئے۔ جو مہاشہ سرچند منتری آریہ سماج اور بھائی پورن رام ادھیاپک پاٹھشالہ نے کرائے۔ دانی اور ٹھکانہ سماج میں داخل ہوئے۔ (گنیش داس آریہ سیوک)

آریہ سماج کراچی کا ۴۸واں سالانہ جلسہ

آریہ سماج کراچی کا اڑتالیسواں سالانہ جلسہ ۱۲ لغایت ۱۶ ستمبر ۱۹۳۴ء دھنپت مل آریہ پتری پاٹھ شالہ کے وشال آنگن میں ایک بڑے منڈپ کے اندر بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جلسہ سے ایک سپتاہ پہلے پنڈت لوک ناتھ جی ترک واچسپتی کی "جیدرتھ ودھ" پر کتھا ہوتی رہی۔ اور ایک دن چند گھنٹہ ایک شہر کے مختصر حصہ میں نگر کیرتن کرنے کی بجائے چار دن تک روزانہ رات کو دو گھنٹہ بذریعہ لاری آریہ سیوک دل کے والنٹیئروں نے بھجن گائے۔ بھجنوں اور ویدک دھرم و آریہ سماج کے جیکارے لگاتے ہوئے شہر کے کونہ کونہ میں جلسہ کی شہرت پھیلا دی۔

اس اتسو پر سوامی سرودانند جی۔ سوامی ودیانند جی تیرتھ۔ پنڈت سدا شو جی۔ پنڈت بھیم سین جی سناتک گوروکل۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم اور مہاشہ سنت رام جی بھجن اپدیشک پنجاب سے پدھارے تھے۔ پنڈت لوک ناتھ جی ترک واچسپتی اور شاستراتھ مہارتھی پہلے سے ہی آریہ سماج کے پروہت کے روپ میں یہاں اپستھت تھے۔ اور مہاشہ دھرم دیو جی جنرل سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ بھی اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ پروفیسر تارا چند جی ایم۔ اے بھی سماج کے نمنترن پر پدھارے تھے۔ نیز مہاشہ پرکاش چند جی اجمیر سے پدھارے تھے۔ جنتا روزانہ ہزاروں کی تعداد میں اپستھت ہوتی تھی۔ اور ان مہانو بھاوؤں کے مؤثر اپدیشوں سے کراچی پر بڑا اچھا پربھاو پڑا۔

مہاشہ چرنجی لال جی پریم نے مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشینگوئیوں کی قلعی کھول کر بتلایا کہ کس طرح وہ سب کی سب جھوٹی ثابت ہوئیں۔ پنڈت بھیم سین جی سناتک گوروکل نے "آتم تک وچاروں کی پربل شکتی" پر ایک بڑا گمبھیر اور پربل ویاکھیان دیا۔ اور انہوں نے ثابت کیا کہ کس طرح وچاروں کی شکتی دوارہ منشیہ ہر کامنا کو پورا کر سکتا ہے۔ انہوں نے اداہرن دیا کہ آریہ سماج کے شہید سوامی شردھانند جی کے اندر یہی شکتی تھی۔ جس کو انہوں نے کانگڑی کے بیابان میں گوروکل استھاپت کر کے عملی طور پر درشایا ہے۔

مہاشہ سنت رام جی کے بھجن اپدیشوں نے تو کمال کر دیا۔ اور جنتا ان کے مکھار بند سے میٹھے اور شکھشا پرد بھجنوں اور ویاکھیانوں کو گھنٹوں سنتے نہ تھکتی تھی۔ سوامی سرودانند جی کے امرت روپی ویاکھیانوں کو جنتا دت چت ہو کر سنتی تھی۔ سوامی ودیانند جی کے ودوتا پورن ویاکھیانوں کا بھی بہت اچھا پربھاو پڑا۔

آریہ یوک ویایام شالہ کراچی جو کہ بڑودہ کی ویایام شالہ کو چھوڑ کر سارے آریہ جگت میں ایک لاثانی سنستھا ہے۔ کھلاڑیوں نے بھی دو گھنٹہ تک اپنے کرتب دکھلائے۔ اس موقع پر ویایام شالہ کے پرشار تھی اور اتساہی مہاشہ چرنجی لال نے اپنی چھاتی پر پتھر کٹوا کر اور گردن پر سے گاڑی گزار کر ویایام شالہ کے اتی اتم کاریہ کا پریچے دیا۔

اتسو کی آخری رات کو ایک وراٹ سنگیت سبھا ہوئی۔ جس میں کراچی کے پرسدھ راگیوں نے بھاگ لیا۔ پروفیسر لکشمن راؤ اور پرسدھ گائن آچاریہ کلیان بھارتی اور ماسٹر پرمانند جی کے شیشیوں نے دو گھنٹہ تک لگاتار حاضرین کو محو حیرت بنائے رکھا۔

باوجودیکہ شنکا سمادھان اور شاستراتھ کے لئے جلسہ سے ایک ہفتہ پورو نوٹس دیا گیا تھا۔ اور جلسہ کے پروگرام میں روزانہ اس کے لئے تقریباً ایک گھنٹہ وقت مخصوص کیا جاتا رہا۔ لیکن کسی نے شاستراتھ وغیرہ کرنے کی جرأت نہ کی۔ اتسو کی سماپتی مہاشہ سنت رام جی کے بھجنوں۔ آرتی اور شانتی پاٹھ کے پشچات ہوئی۔

(پرکاش سوروپ منتری آریہ سماج کراچی)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی میں دھرم پرچار

۱۵ جولائی ۱۹۳۴ء میں آریہ سماج لاہور چھاؤنی کے پلیٹ فارم پر مختلف اپدیشکوں اور پنڈتوں کے لیکچروں دوارہ ویدک دھرم کا پرچار بڑے زور شور سے ہوتا رہا۔ خاص کر پنڈت بھگوت دت جی بی۔ اے ریسرچ سکالر کے عالمانہ لیکچروں کا پربھاو نہایت اعلیٰ رہا۔ پنڈت جی کی رووز کی تعریف کرنا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ پنڈت جی نے اپنے ایک لیکچر میں دو ایک لفظ اشارہ کے طور پر نیوگ کے متعلق کہے تھے۔ کہ یہ ویدوں میں آپت دھرم ہے۔ اس پر یہاں کی لوکل سناتن دھرم یووک سبھا نے ایک پتر دیوری کاما (देवृ कामा) شبد کے متعلق آریہ سماج کو لکھا اور آریہ سماج ہذا نے اس کا اتر دیا ہے۔ ان دونو پتروں کی نقل نیچے دی جاتی ہے۔ سجن گن خود فیصلہ کر لیں۔ کہ "देवृ कामा" کا بیقاعدہ پاٹھ کیا ہے۔ باوجود اس کے اگر کسی سناتن دھرمی بھائی یا سناتن دھرم سبھا کو اس امر میں شک ہو۔ کہ ویدوں کی شکھشا کی رو سے نیوگ ناجائز ہے۔ تو وہ جگیاسو کی پوزیشن میں پریم سے آریہ سماج سے بات چیت کر سکتی ہے۔ یا شاستراتھ کے لئے آریہ سماج کو لکھ کر چیلنج دے سکتی ہے۔

نقل چٹھی ۱۵ جولائی ۱۹۳۴ء منجانب سناتن دھرم یووک سبھا لاہور چھاؤنی

بنام آریہ یووک سبھا لاہور چھاؤنی

پرشن

پچھلے دنوں آپ کی سٹیج پر شریمان مہاشہ بھگوت دت بی۔ اے۔ ریسرچ سکالر نے اپنے ایک ویاکھیان میں نیوگ پر سنکیت کرتے ہوئے کہا۔ کہ اتھرو وید۔ کانڈ ۱۴۔ انوواک ۲۔ منتر ۱۸ جب پہلے دیوری کاما تھا۔ پرنتو پشچات میں منتر میں ہیر پھیر ہو گیا اور کسی نے دیوری کاما کے استھان پر دیو کاما کر دیا۔

اس کے پرمان میں یکتیاں دیتے ہوئے آپ نے کہا تھا۔ کہ براہمن گرنتھوں میں اب بھی دیوری کاما ہی آتا ہے۔

اپروکت بھاشن سے یہ سندیہ اتپن ہوتا ہے۔ کہ جو ویدک سنگھتا سرشٹی کے آدی کال میں تھی۔ اس میں شری سوامی دیانند سرسوتی کے کاریہ کھیتر میں آنے سے پہلے کچھ پریورتن ہو چکے تھے۔

۱۔ کیا یہ آپ کے مت انوسار ستیہ ہے؟

۲۔ یدی نہیں۔ تو اجمیر کے ویدک ینترالیہ سے پرکاشت اتھرو وید سنگھتا سنسکار ودھی میں دیو کاما کے استھان پر دیوری کاما جو چھپا ہے۔ کیا وہ سب بھول کے کارن ہے؟ کرپا کر کے اس پتر کی سویکرتی پردان کریں۔ اور اس کا اتر شیگھراتی شیگھر دینے کی کرپا کریں۔

نقل چٹھی ۹۳ ۱۱ اگست ۱۹۳۴ء منجانب آریہ سماج لاہور چھاؤنی

بنام سناتن دھرم یووک سبھا معرفت سناتن دھرم سبھا لاہور چھاؤنی

اتر

شری پنڈت بھگوت دت نے یہ کبھی نہیں کہا۔ کہ اتھرو وید میں پہلے "دیوری کاما" پاٹھ تھا۔ اور پشچات دیو کاما کر دیا۔ انہوں نے کہا تھا۔ کہ اتھرو وید میں اب بھی "دیوری کاما" پاٹھ ہے۔ یدی آپ کو انکار ہو۔ تو آپ کر کسی سنگھتا میں سے دکھایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی نہیں کہا تھا۔ کہ براہمن گرنتھوں میں اب بھی "دیوری کاما" پاٹھ ہے۔ پرنتو یہ کہا تھا۔ کہ کسی کسی گرہیہ سوتر میں اب بھی "دیوری کاما" کا ہی پاٹھ ہے۔

ویدوں کی سنگھتا میں دوسرے گرنتھوں کے سمان سب کچھ برابر ہوا ہے۔ پرسدھ سناتن دھرمی پنڈت ستیہ ورت سامشرمی پانڈورنگ ایم۔ اے نے سائن بھاشیہ سہت اتھرو وید چھپوایا تھا۔ اس کی ٹپنیوں کو دیکھنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ مورکھ لیکھکوں نے منتر پاٹھ کو کیسے بھرشٹ کیا ہے۔ ہاں ودوان سدا سے جانتے آئے ہیں۔ اور کبھو شیہ بھی جانیں گے۔ کہ وید کا بیقاعدہ پاٹھ کیا ہے؟

۲۔ "دیوری کاما" پاٹھ شدھ ہے۔ اس لئے دوسرے پرشن اتپن ہی نہیں ہوتے۔

(ہربنس لال آریہ منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

سمواد ← کالم

مہاشہ تخت رام گوگیہ سبھا سد آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خان کے ممن پرشنوں کا اُتر شری سوامی ستیانند جی آچاریہ دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور نے دیا ہے :۔

پرشن ۱ سنسکار ودھی میں اس پرکار لکھا ہے (منڈن سنسکار) اُس کے بعد میں صفحہ ن ۔ ۳۲ میں لکھت ویدی کے چاروں طرف رکھے ہیں ۔ ایک میں چاول ۔ دوسرے میں جو تیسرے میں اُڑد اور چوتھے میں تل پھر ویدی کے اُتر میں دھرتے ہوئے پرشٹ ۲۷ میں لکھے پرمان "मा हिंसीः तनुम्"

وغیرہ تین منتروں سے کنڈ کے تین بازو وغیرہ وغیرہ ۔ اب شنکا یہ ہے ۔ کہ پرشٹ ۳۲ ۔ ۵ تک کاروائی لینے کے بعد دو دفعہ پرشٹ ۲۷ ۔ ۲۸ ۔ ۲۵ ۔ ۲۹ ۔ اور ۳۰ وغیرہ کی ہون کی کاروائی پھر کرنی چاہیئے ۔ اگر ایسا ہے تو پھر ایسا کیوں ہے ۔ کہ پہلی دفعہ ہی کاروائی کرتے وقت کرنا چاہیئے ۔

خلاصہ مطلب یہ ہے ۔ کہ پہلی کارروائی میں اگنی پردیپت کیا جاتا ہے ۔ کنڈ کے گرد پانی چھڑکا جانا ہے ۔ دوسری دفعہ کیوں اگنی جلائی جائے ۔ اور پانی کنڈ کے گرد چھڑکا جائے :۔

اُتر ۱ ۔ سامانیہ پرکرن اور جل وغیرہ کا چھڑکنا ایک بار ہی ہوتا ہے ۔ اس کا مطلب یہی ہے ۔ کہ پہلے یہ چیزیں رکھ کر کاروائی شروع کی جائے :۔

پرشن ۲ ۔ کیا ایک مہاشہ دو سماجوں کا ممبر ہو سکتا ہے ؟

اُتر ۲ ۔ اگر کسی آریہ سماج کے کسی سبھا سد کو اس سے شکایت نہ ہو ۔ تو وہ دو سماجوں کا سبھا سد ہو سکتا ہے ۔ اور اگر شکایت ہو ۔ تو نہ ہو سکے گا :۔

آریہ سماج گنگوہ کا نرواچن :۔ مہاشہ رتنو لال پردھان ۔ بابو ہرنارائن داس اُپ پردھان منیجر کنیا پاٹھشالہ مہاشہ سمیر چند منتری و پرنی ندھی سبھا سد ۔ مہاشہ مکند لال اُپ منتری ۔ مہاشہ بہری لال خزانچی ۔ پنڈت شیو کمار لائبریرین + آریہ سماج ہذا کی ارد شتابدی ۱۷ فروری ۱۹۳۵ء کو بڑے سماروہ کے ساتھ منائی جائے گی :۔

(سمیر چند منتری آریہ سماج گنگوہ)

پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن سرگودھا
کون کون آئیں گے ؟

مندرجہ ذیل مہانو بھاوؤں کے آنے کی سمبھاونا ہے :۔

۱ شری آچاریہ رام دیوجی ۲ شری مہاشہ کرشن جی مالک اخبار "پرتاپ" و "پرکاش" ۳ شری سوامی سوتنترانند جی آچاریہ دیانند اُپدیشک ودیالیہ ۴ شری سوامی ودیانند جی تیرتھ ۵ شری سوامی رودرانند جی ۶ پنڈت بشمبر ناتھ جی ۷ پنڈت رلا رام جی ایم ۔ اے ۸ شری دیوراج جی سیٹھی ۹ لالہ موہن لال جی سکریٹری ہریجن سیوا سنگھ ۱۰ پنڈت لوک ناتھ جی ترک واچسپتی ۱۱ لالہ وزیر چند جی وکیل راولپنڈی ۱۲ پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار ۱۳ شری اجیت سنگھ جی ستیارتھی ۱۴ چوہدری دیو برت جی ایڈیٹر آریہ گزٹ ۱۵ لالہ گوردتہ مل جی وکیل لائل پور ۱۶ لالہ مدن لال جی وکیل ملتانی ۱۷ لالہ چرنداس جی وکیل سیالکوٹ ۱۸ پنڈت بدھ دیوجی ودیا النکار ۱۹ پنڈت پریہ ورت جی ایڈیٹر "آریہ" ۲۰ پنڈت کھوما نند جی ذات پات توڑک منڈل والے ۲۱ لالہ گیان چند جی بی ۔ اے ۲۲ پنڈت ہزاری لال جی بی ۔ اے ۲۳ لالہ گوبند رام جی پردھان ذات پات توڑک منڈل :۔

مندرجہ بالا اصحاب کے علاوہ اور بہت سے مہانو بھاوؤں کے پدھارنے کی بھی آشا ہے :۔

(تارا چند آریہ ۔ سرگودھا)

آریہ سماج خانیوال کا پروٹسٹ :۔ آریہ سماج ہذا کا ۲۳ ۹/۳۴ کا اجلاس یہ ریزولیوشن پاس کرتا ہے کہ اخبار "سیاست" الے ۱۲ ۹/۳۴ کو بذریعہ ایک نظم بعنوان "شیخ کا اغوا" ہندو استریوں کی پاکیزگی اور عصمت پر نہایت کمینہ اور روح فرسا طریقہ سے حملہ کر کے اپنی کمینہ فطرت اور بے حیائی کا ثبوت دیا ہے ۔ یہ اجلاس اس کو نہایت ہی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے ۔ اور گورنمنٹ سے استدعا کرتا ہے کہ اس قسم کے گندے اور نفرت انگیز خیالات رکھنے والے عصمت فروشوں کو عبرتناک سزا دے ۔ تاکہ آئندہ اس قسم کے

سماجک سماچار

آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ کے سماچار

۱۔ آج یکم اسوج سمت ۱۹۹۱ کے سپتاہک ست سنگ میں جہاشہ ملدیو جی کے بھجن کے بعد پنڈت وشوناتھ جی کا "سوشیلتا" پر شکھشا دایک اپدیش ہوا۔ اس کے بعد ریاست منگرول میں گئو کشی کے جواز کے حکم کے خلاف اظہار ناراضگی اور مولوی غلام حسنین پانی پتی کی فحش اور دلآزار کتاب "رشی دیانند اور ان کی تعلیم" کے خلاف غم و غصہ کا اظہار اور اس کی ضبطی کے دو ریزولیوشن سر وسمتی سے پاس ہوئے۔

۲۔ آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ کا سالانہ جلسہ ۱۵۔۱۶۔ اور ۱۷ مگھر سمت ۱۹۹۱ کو ہونا نشچت ہوا ہے۔

{ دید کو براج مہراج ودید واچسپتی منتری آریہ سماج ہذا

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ کے سماچار

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ میں ۲۹ بھادوں سمت ۱۹۹۱ کو سوامی دھیرانند جی پدھارے۔ اور دو روز ٹھہر کر امرت ورشا کرتے رہے۔ آپ نے چند منوہر اپدیش دئے۔ جن کا بہت اچھا پربھاؤ پڑا۔ سوامی جی سے پرارتھنا ہے۔ کہ کسی موقع پر درشن دے کر کم از کم ایک سپتاہ اور امرت ورشا کرنے کی کرپا کریں۔

(راجپال منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج لائل پور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج گورو کل سیکشن منٹگمری بازار لائل پور کا سالانہ جلسہ ۱۶۔ ۱۷۔ اور ۱۸ نومبر کو ہونا قرار پایا ہے۔

(رام ناتھ اپ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج فیروزپور چھاؤنی میں پرچار

آریہ سماج فیروزپور چھاؤنی گوروکل وبھاگ لدھیانہ روڈ میں ٹھاکر اودے سنگھ جی کے بھجن اپدیش ۱۱ سے ۱۶ ستمبر ۱۹۳۴ء تک ہوتے رہے۔ استری اور بچوں کی اپستھتی نہایت سنتوش جنک رہی۔ اور جنتا پر بہت اچھا پربھاؤ پڑا۔

(دینا ناتھ اپ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج سیالکوٹ کے سماچار

آریہ سماج مندر میں ۲۴ اور ۲۵ اگست کو رات کے ۸ بجے ڈاکٹر سری رام جی سکالر کٹ آرگنائزر ریاست جموں و کشمیر نے بذریعہ میجک لینٹرن "سمبندھ رکھشا اور بچوں کی تعلیم و خوراک" اور "مہاپرشوں کے جیون" پر دو ویاکھیان دئے۔

وید جینتی سپتاہ

۲۵ اگست سے لے کر ۳۱ اگست تک وید جینتی سپتاہ بڑے آنند سے سماج مندر میں منایا گیا۔ ہر روز رات کے ۸ بجے سوامی ابھیورانند جی مہاراج نہایت ہی اپنی سلیس اور عام فہم زبان میں وید کے بڑے بڑے گہرے وچاروں کی ویاکھیا کیا کرتے تھے۔ سوامی جی نے کشمیر جانے ہوئے ہماری پرارتھنا کو سویکار کر کے نگر نواسیوں کو ۶ دن تک اپنے اتم وچاروں سے خوب لابھ پہنچایا۔

یکم ستمبر کو گوروکل کانگڑی کے برہمچاریوں کا ایک ڈیپوٹیشن یہاں پدھارا۔ رات کو برہمچاریوں نے بڑے اچھے جسمانی ورزش کے کرتب دکھائے۔

(منتری آریہ سماج سیالکوٹ)

اپدیشک کا دورہ

اوڈ اودھار سبھا میانوالی کے اپدیشک رام دیو جی ضلع جھنگ۔ مظفرگڑھ۔ ملتان۔ منٹگمری اور ڈیرہ غازی خان میں چندہ جمع کرنے کے لئے دورہ کریں گے۔ تمام سجن پرشوں اور سبھاؤں کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ ان کی امداد تن۔ من اور دھن سے کر کے سبھا کو مشکور فرمائیں۔

(گنگا رام منتری اوڈ اودھار سبھا ہذا)

آریہ سماج سبزی منڈی دہلی کے سماچار

۱۱ اگست ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج سبزی منڈی کے ہفتہ وار اجلاس میں حسب ذیل ریزولیوشن سر وسمتی سے پاس ہوا۔

جو اراضی آریہ سماج قرول باغ کی نزول افسران نے ضبط کر لی ہے۔ اس کی واپسی کے لئے آریہ سماج ہذا چیف کمشنر صاحب بہادر دہلی سے پرزور التجا کرتا ہے۔ کہ آپ اس معاملہ میں مداخلت کر کے آریہ جگت کے اشانت دلوں کو شانتی بخشیں۔ کیونکہ منتری آریہ سماج قرول باغ نے تحریری اقرار نامہ دے دیا ہے۔ کہ اراضی مذکور کو سماج مندر کے طور پر استعمال نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ پاٹھ شالہ کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج دھرم پورہ کے سماچار

پنڈت منشور دت جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اپنی دھرم پتنی کی بیماری کے سلسلہ میں یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ ہر ایک ست سنگ میں امرت ورشا کرتے ہیں۔ ان کی ہی پریرنا سے ۲۴ اگست ۱۹۳۴ء کو "رکھشا بندھن" کا تہوار منایا گیا۔ اور پھر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار "وید جینتی سپتاہ" سبھاسدوں کے گھروں پر باری باری منایا گیا۔ جس میں بھجن کیرتن۔ پرارتھنا۔ اور ہوَن یگیہ ہوتا رہا۔ اور پنڈت منشور دت جی کا منوہر اپدیش ہوتا رہا۔

۳۱ اگست ۱۹۳۴ء کو پنڈت منشور دت جی ہمراہ پنڈت جگدیش چندر جی کوشل پردھان۔ کالکا بابو امر ناتھ جی کے لڑکے کے نام کرن سنسکار کے لئے بذریعہ موٹر تشریف لے گئے۔ اور بڑے سمارہ سے سنسکار کیا۔ اس موقع پر بابو امر ناتھ جی نے دو روپیہ آریہ سماج دھرم پورہ کو دان دیا۔ اور دو روپیہ وایک دھوتی پنڈت جی کو بطور دکھشنا دی۔

آخیر میں یہ پنڈت جگدیش چندر جی پردھان ایس۔ ڈی۔ سی۔ پنڈت دولت رام جی پوسٹ ماسٹر پنڈت برہمانند جی ہیڈ ماسٹر۔ بابو مانی رام جی بابو گوپی رام جی۔ لالہ بابو لال جی۔ پنڈت رام ناتھ جی بالی سیکشنڈرہ۔ بابو پورن چند جی ٹائم کیپر شملہ اور مسٹر پد منن پرشاد جی سینیٹری انسپکٹر کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ جن کے پریتن اور لگن سے آریہ سماج مندر دھرم پورہ میں بن جائے گا۔ اور جو کوشش وہ آریہ سماج مندر دھرم پورہ کے بنوانے کے لئے دھن اکٹھا کرنے کے لئے کر رہے ہیں وہ ضرور پھل لائے گی۔

{ کیشو رام منتری آریہ سماج دھرم پورہ (شملہ ہلز) }

آریہ سماج سنجر پور کے سماچار

۱۔ پنڈت ماتھر شرما جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ۲۱ جولائی ۱۹۳۴ء کو یہاں پدھارے۔ ۲۱۔ اور ۲۲ کی راتری کو آپ کے منوہر ویاکھیان بذریعہ میجک لینٹرن سماج مندر میں ہوئے۔ سماج مندر جو کہ یہاں کی پنچایت نے حال ہی میں زر کثیر خرچ کر کے تیار کروایا ہے۔ شہر بھر کے نر ناریوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ پنڈت جی نے کئی پرکار کے چتر دکھائے۔

۲۔ ۱۹ جولائی ۱۹۳۴ء کو سردار پریم سنگھ جی

سیکنڈ ماسٹر ہندو پبلک سکول خانپور و ویدک سکول کا معائنہ کیا۔ لڑکیاں تمام حاضر تھے۔ نتیجہ بڑا شاندار رہا۔ ... نے اپنی محنت کے لئے سردار صاحب سے ... تحسین حاصل کیا۔

{ امر ناتھ ہیڈ ماسٹر پبلک ویدک سکول ... (ریاست بہاولپور)

آریہ سماج پشاور چھاؤنی کا پرستاؤ

آریہ سماج پشاور چھاؤنی کے ۹ ستمبر کے جنرل اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن سر وسمتی سے پاس ہوا۔

یہ جلسہ گورنمنٹ پنجاب کی توجہ مولوی غلام حسنین پانی پتی کی کتاب "سوامی دیانند اور ان کی تعلیم" کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہے۔ اور یہ بات گورنمنٹ عالیہ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہے کہ اس کتاب میں نہایت نازیبا اور نادرست الزامات آریہ سماج کے بانی رشی دیانند اور ان کی تعلیم پر لگائے گئے ہیں نیز یہ مؤدبانہ درخواست کرتا ہے کہ وہ اس کتاب کو فوراً ضبط کرے۔ اور اس کے مصنف کے خلاف مناسب قانونی کارروائی کر کے آریہ سماج کے اندر اس کتاب کی وجہ سے بڑھتی ہوئی بے چینی کو دور کرے۔

(پردھان آریہ سماج پشاور چھاؤنی)

بھارت گرام پرچارک سبھا کی سلور جوبلی

بھارت گرام پرچارک سبھا آریہ نگر (بجواڑہ) ضلع ہوشیارپور نے اپنی پیدائشی زندگی کے دس سال باقاعدہ عملی جیون کے نہیں گزارے تھے۔ جب کے نو سالوں میں رام نومی کے شبھ دن کام شروع کیا تھا۔ دوبارہ نظر ثانی کرنے پر اس دو سال کے عرصہ کو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ لہذا سبھا نے سلور جوبلی مارچ اپریل ۱۹۳۵ء میں منانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ (گوکل چند پردھان سبھا)

آریہ سماج شملہ کا سالانہ چناؤ

پردھان لالہ جیتی رام وکیل + اپ پردھان لالہ حکومت رائے۔ لالہ جگت چند اور لالہ دھرم داس + منتری لالہ سری کرشن + اپ منتری لالہ رام سروپ + سہایک منتری پنڈت بہاری لال + کوشادھیکش لالہ لکھشمی نارائن + اپ کوشادھیکش مہاشہ ہند سین + پستکادھیکش مہاشہ رام گوپال + آڈیٹر لالہ پرکھ بھان + اور ۲۰ ممبران انترنگ سبھا۔ آریہ پتری پاٹھ شالہ:۔ پردھان لالہ جیتی رام + اپ پردھان رائے صاحب حکومت رائے + منتری لالہ حقیقت رائے + اپ منتری لالہ بھگوان داس + ترانچی لالہ جیرا داس اور ۵ ممبران انترنگ سبھا۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ڈیرہ غازی خان کے سماچار:-

آریہ سماج مندر میں ۱۴ ستمبر کی رات کو پنڈت ... جی شاستری مولوی عالم و پوران ... ایک پراز پر دست اور مدلل ویاکھیان ... اور ان کی شنکتیوں کا عنتا پر بہت اچھا ... ویاکھیان ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری ... جس کے بعد جلسہ بخوشی سماپت ہوا:-

۱۔ منتری آریہ سماج ڈیرہ غازی خان نے ... پاٹھشالہ کی آوشیکتا کو مدنظر رکھتے ... آریہ سماج کے کارکنوں کی پرارتھنا پر پاٹھ ... تیس روپیہ ماہوار دان دینا سویکار ... ہے:-

۲۔ آریہ سماج مندر میں شام کو ہر روز ۷ بجے سے ۸½ بجے تک ہون یگیہ۔ سندھیا ... ارتھنا اور ویدوں کی کتھا ہوتی ہے:-

(...رکرشن بی۔ اے منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج کھڈیاں کے سماچار:-

۱۲ ستمبر کو مہاشہ ست پال کی ہمشیرہ کی شادی ... ویدک ریتی سے ہوئی۔ پنڈت ... جی ایم۔ اے۔ شاستری نے وواہ سنسکار ... اچھی طرح کرایا۔ مبلغ دس روپے وید پرچار فنڈ کے واسطے سطور دان برائیت ہیں۔

۲۔ ۱۳ ستمبر کو مہاشہ بلونت رائے کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ہوا۔ پنڈت جی موصوف نے نام کرن سنسکار کی اچھی طرح ویاکھیا کر کے ... پر بہت اچھا پربھاؤ ڈالا۔ اس موقعہ پر کھڈیاں سماج کو ایک روپیہ دان پرائیت ہوا:-

(حکیم بھگوانداس پردھان آریہ سماج کھڈیاں ضلع لاہور)

آریہ سماج ملتان شہر کا پرستاؤ:-

آریہ سماج بوہڑ دروازہ نے اپنے ۱۶ ستمبر کے ستسنگ میں ذیل کا پرستاؤ سروسمتی سے پاس کیا:-

"مولوی غلام حسین پانی پتی نے جو دلآزار کتاب موسومہ بہ "سوامی دیانند اور ان کی تعلیم" لکھی ہے۔ اور جس میں آریہ سماج کے پرورتک مہرشی دیانند پر بے بنیاد الزامات لگائے گئے ہیں۔ آریوں کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اس لئے آریہ سماج اس کتاب کو بڑے دکھ۔ غصہ اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس کتاب کو جلد از جلد ضبط کرے۔ اور اس کے مصنف پر مقدمہ چلائے" :-

(کنہیا لال منتری آریہ سماج ہذا)

مدراس میں ہندو مسلم فساد کی تفصیلات

(دیانند شرمن ستیہ گیانی جی مدراس)

شاید پاٹھکوں نے ۲ ستمبر کو ہوئے جھگڑے کا سماچار پڑھا ہوگا۔ انیہ سمستانوں سے اس دنگہ کی پوچھ تاچھ کے پتر آئے ہیں۔ اس لئے سنکشیپ سے ہم یہاں گھٹنا کا ذکر کرتے ہیں:-

جب سے ہم نے مدراس میں پرچار کا کاریہ آرمبھ کیا ہے۔ تب سے سماج مندر میں ویاکھیانوں کے اتیرکت انیہ سارو جنک ستھانوں میں بھی بہرنگ سبھاؤں (open air meeting) کا پربندھ کیا ہے۔ سپتاہ کے برابر ساتوں دن کہیں نہ کہیں پرچار کا لگاتار رہتا ہے۔ ٹرپلی کین بھاگ کے سمندر کے کنارے جہاں ریڈیو لگا ہے۔ اس کے ہفتوار دکھشن میں پرتی سپتاہ ۵ روپیہ وار کو سائنکال ۶ سے ۸ بجے تک بہرنگ سبھا کی جاتی ہے۔ یہ سبھا گت چار ورشوں سے لگاتار ہو رہی ہے۔ اور اس کی حاضری ہزاروں میں ہوتی ہے۔ اس بہرنگ سبھا نے مدراس میں آریہ سماج کو پراپت پرسدھ کیا ہے:-

گت ۲ ستمبر اتوار کو جب آریہ سماج کی پرگت بہرنگ سبھا ہو رہی تھی۔ کہ اس سے لگ بھگ ۵۰۰ گز کی دوری پر مسلمانوں نے ایک سبھا کی جس کا ادیش ایک عیسائی پادری ..... (Rev. M. J. M) دوارہ لکھی "A short history of the Catholic Church" نامک پستک کا جس میں کہا جاتا ہے کہ حضرت محمد صاحب کے خلاف کچھ الزامات لگائے گئے ہیں۔ ورودھ کرنا تھا۔ اس دن سارے شہر میں مسلمانوں نے ہڑتال منائی تھی۔ اور ایک بڑی تعداد میں سمندر کے کنارے جمع ہوئے تھے۔ بتر سمواد داتاؤں کا کہنا تھا کہ مسلمانوں کی سنکھیا ۳۰ یا ۴۰ ہزار کے قریب ہوگی:-

ادھر جونہی آریہ سماج کی میٹنگ شروع ہوئی۔ کچھ شرارت پسند مسلمانوں نے خلل ڈالنا شروع کیا۔ اینٹ پتھر پھینکے۔ گالیاں وغیرہ دیں۔ اس سمے سماج میٹنگ کے ساتھ ایک پولیس سب انسپکٹر مسٹر آرمل کھڑا تھا۔ اس نے بہتیری کوشش کی۔ کہ مسلمان سمجھ جائیں۔ اور آریوں کے جلسہ سے چلے جائیں۔ پرنتو وہاں سنتا ہی کون تھا۔ شور و غل بڑھنے لگا۔ ہندو آریوں نے سوبھاؤ انوسار دیتی کی آشنکا سے کھسکنے لگے۔ رہ گئے کیول سو ڈیڑھ سو آریہ سماجی ان کے چاروں اور ہزاروں کی تعداد میں مسلمانوں کی بھیڑ جمع تھی۔ اتنے میں کسی شرارت پسند مسلمان نے شور مچایا۔ کہ آریوں نے مارا ہے۔ پھر کیا تھا "اللہ اکبر" کے نعروں سے آکاش گونجنے لگا۔ ہزاروں مسلمان لاٹھیاں ڈنڈے۔ اور اینٹ پتھر لے کر آریہ سماجیوں پر ٹوٹ پڑے۔ پرنتو تب آگیہ کر چھپنے ... کام آگئے۔ پرنتو ... کا اندیشہ یہ تھا۔ کہ اس دن انیک آریہ میدان میں کام آجاتے۔ اتنے میں پولیس گھٹنا ستھل پر پہنچ گئی۔ اور پندرہ بیس گولیاں چلائے۔ جس سے ایک جگہ ایک مسلمان مرا۔ اور معاملہ بڑھنے نہ پایا:-

پولیس گھٹنا ستھل پر تو کسی کو نہ پکڑ سکی۔ ہاں پیچھے کچھ گھروں کی تلاشی ہوئی۔ اور آٹھ سماجیوں کو پکڑ کر تھانے جایا گیا۔ جن میں سے چار کو تو بیان لے کر چھوڑ دیا۔ اور تین کو ضمانت پر رہا کیا۔ اور ایک شری ہت کنن کو ابھی تک حراست میں رکھا ہے۔ ہم نے اس کے لئے ضمانت کی پرارتھنا کی تھی۔ پرنتو پولیس کمشنر نے اسویکرت کر دی۔ اب ہائی کورٹ میں درخواست دینے کا پربندھ کر رہے ہیں۔ اور ... شری ہت کنن کے ورودھ دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند (Culpable homicide not amounting to murder) کا الزام لگایا گیا ہے۔ جس کا ارتھ خون کرنا ہو سکتی ہو پرنتو جس کا ارتھ ... پیشی کی تاریخ ابھی نشچت نہیں ہوئی:-

اس وشہ میں نویدن ہے کہ ہم پورن نشچے سے کہہ سکتے ہیں کہ شری ہت کنن سہودیا نرا پرادھی ہے۔ پرنتو عدالت میں ہمارے نشچہ پر کیا ہو سکتا ہے۔ وہاں کا ماحول ہی دوسرا ہے۔ وہاں تو جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ آسانی سے بنایا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ آپ کے پکش میں زبردست وکیل ہوں۔ مسلمان ابھی اور سے پوری کوشش کر رہے ہیں۔ پرنتو ہندوؤں کو اس سے سروکار ہی نہیں۔ رہے بیچارے آریہ سماجی۔ وہ تا ابھی پر امید ہیں۔ کئی بار ہمارے ہر دیہ میں یہ پرشن اٹھتا ہے کہ کیا آریہ رکھشا سمتی ایسے سمے پر ہماری سہایتا کرے گی؟ مدراس میں یہ آریہ سماج کے جیون اور مرن کا پرشن ہے۔ یدی اس سمے اپیکشا کی گئی۔ تو کم سے کم آگامی ۲۵ ورشوں تک یہاں آریہ سماج ... مسلمان پر جاتے ہیں۔ پرنتو ہمارا آیا کرتویہ ہے؟ اسے ہم پاٹھکوں پر ...

آریہ سماج سیالکوٹ کے پرستاؤ:-

آریہ سماج سیالکوٹ کی انترنگ سبھا منعقدہ ۲۶ اگست ۱۹۳۴ء میں حسب ذیل پرستاؤ سروسمتی سے پاس ہوئے:-

۱۔ آریہ سماج سیالکوٹ کی انترنگ سبھا کا یہ جلسہ پنجاب گورنمنٹ کی فوری توجہ کتاب "سوامی دیانند اور ان کی تعلیم" مصنفہ مولوی غلام حسین ساکن پانی پت ضلع کرنال کی طرف مبذول کراتا ہے۔ جس میں آریہ سماج کے سنچالک سوامی دیانند جی پر بے بنیاد کمینہ الزامات لگائے گئے ہیں۔ اور اس طرح ہر ایک آریہ سماجی کے دل کو ٹھیس پہنچائی گئی ہے۔ نیز پنجاب گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ علی الفور اس کتاب کو ضبط کرے۔ اور مصنف پر مقدمہ چلا کر اسے قرار واقعی سزا دے:-

۲۔ آریہ سماج سیالکوٹ کی انترنگ سبھا کا یہ جلسہ اس گمنام چٹھی کے خلاف جو کہ آریہ گزٹ کے ایڈیٹر نے متعلقہ جشن سالانہ آریہ سماج سیالکوٹ منعقدہ ۸/۹/۳۴ ۱۱ پردھان آریہ سماج کو واپس بھیجی ہے۔ جس میں پردھان سماج کے خلاف ناواجب اور گمراہ کن الفاظ استعمال کئے ہوئے ہیں۔ اظہار نفرت و ملامت کرتا ہے۔ اور پردھان آریہ سماج لالہ ... جی ایڈووکیٹ پر پورا وشواس ظاہر کرتا ہے:-

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج لائل پور کا پرستاؤ:-

آریہ سماج کالج سیکشن لائل پور کا یہ ہفتہ وار اجلاس گورنمنٹ سے مودبانہ درخواست کرتا ہے کہ کتاب موسومہ بہ "سوامی دیانند اور ان کی تعلیم" مصنفہ غلام حسین پانی پتی ایسے قابل اعتراض پیرایہ میں لکھی گئی ہے۔ کہ اس کا ضبط کرنا اور مصنف کے خلاف مقدمہ چلانا ازحد لازمی ہے۔ تاکہ اس قسم کے شرارت پسند اشخاص کو آئندہ ایسی ناموزوں حرکات سے عبرت حاصل ہو:-

(پردھان آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کے سماچار:-

۱۔ آریہ سماج مندر لعل کرتی بازار انبالہ چھاؤنی میں ایک ماہ سے پنڈت دھرم دت جی منیاگی گیتا کی کتھا کر رہے ہیں۔ حاضری اچھی ہوتی ہے۔ اور کتھا کا پربھاؤ جنتا پر بہت اچھا پڑ رہا ہے:-

۲۔ آریہ سماج لال کرتی بازار انبالہ چھاؤنی مولوی غلام حسین کی بنائی ہوئی پستک "سوامی دیانند اور ان کی تعلیم" کو گھرتا کی درشٹی سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے کہ اس کے مصنف سے قانونی سلوک کیا جائے:-

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج کلاسوالہ میں بدیہہ پرچار :-

سناتن دھرم سبھا کلاسوالہ نے اپنے سالانہ جلسہ پر بلا وجہ رشی دیانند کی پوتر شان میں نہایت دل آزار اور بیہودہ بکواس کرا کر عام ہندو جنتا کو عموماً اور آریہ سماج کو خصوصاً دکھی کیا۔ اس پر آریہ سماج کی خاموشی نے انہیں اور بھی دریدہ دہنی کے لیے دلیر کر دیا۔ سارے جلسہ میں سوائے آریہ سماج اور رشی دیانند کو گالیاں دینے کے اور کچھ بھی نہیں کیا گیا۔ آخر تنگ آ کر آریہ سماج نے مناسب جواب دینے کے لیے لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا۔ اور مہاشہ سنت رام جی بھجن اپدیشک نے سات روز لگاتار خوب زور شور سے پرانک مت کی سما لوچنا کی۔ اور پرانوں کے حوالوں سے بتلایا کہ کس طرح پرانکوں نے رام و کرشن اور دوسرے مہاپرشوں کے پوتر جیونوں پر نہایت گندے اور شرمناک دوش لگائے ہیں۔ پرانوں کی ... کہانیوں کو سنکر لوگ بہت ہی آشچریہ اور نفرت کا اظہار کرتے تھے۔ مہاشہ جی کے پرمانک اور مدلل لیکچروں سے لاجواب ہو کر پرانک دل میں ہلچل مچ گئی۔ اور لیکچروں کو بند کرانے کے لیے ادھر ادھر ہاتھ پیر مارنے لگے۔ لیکن دال گلتی نہ دیکھ کر دنگہ اور فساد کی دھمکیوں پر اتر آئے۔

مہاشہ جی کا طرز بیان اور پرچار کا ڈھنگ اتنا موثر اور روچک تھا کہ پرانکوں کی مخالفت کے باوجود حاضری دن بدن بڑھتی گئی۔ عام جنتا نے مہاشہ جی کے لیکچروں کو بہت ہی پسند کیا۔ اور نگر کے نر و ناریوں پر اچھا اثر پڑا۔

(منتری آریہ سماج کلاسوالہ۔ ضلع سیالکوٹ)

آریہ سماج کھتہ کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ پنجم اکتوبر سے ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۳ء تک اس طرح سے ہوگا :-

۱۔ پنجم اکتوبر سے ۶ اکتوبر تک گرام پرچار از پنڈت بھگت رام جی بھجنیک۔

۲۔ ۶ سے ۱۳ اکتوبر تک بھجن اور وید کتھا از سوامی گنگا گری جی اور پنڈت بھگت رام جی بھجنیک۔ ہر روز رات کے ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک ہوا کرے گی۔

۳۔ ۱۴ اکتوبر سے ۱۵ اکتوبر تک مہان پھیری جس کی رہنمائی پنڈت بھگت رام جی بھجنیک کریں گے۔

۴۔ ۱۴ و ۱۵ اکتوبر کو خاص اجلاس ہوں گے۔ صبح کی کارروائی بصدارت جناب چوہدری رلیا رام جی ہوگی اور شام اور رات کی کارروائی منشی ...

دیہاتی ہریجن کانفرنس کرتارپور

۲۲ ستمبر کو کرتارپور ضلع جالندھر میں دیانند دلت ادّھار سبھا پنجاب لاہور کے زیر اہتمام آریہ سماج مندر میں دیہاتی ہریجن کانفرنس زیر صدارت شری آچاریہ رام دیو جی کنیا گوروکل ڈیرہ دون منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں شہر کے ہریجنوں (جو کہ کل آبادی کا بیشتر حصہ ہیں) کے علاوہ گرد و نواح کے ہریجن بھاری تعداد میں شامل ہوئے۔ ۲۲ ستمبر کو صبح کی گاڑی سے آچاریہ جی ڈیرہ دون سے تشریف لائے۔ سٹیشن پر آپ کا شہر کے معززین اور باہر سے آمدہ شرفا کی طرف سے شاندار استقبال کیا گیا۔ سٹیشن پر سوامی سوتنترانند جی۔ پرنسپل رام داس جی ڈی۔ اے۔ وی کالج ہوشیارپور اور پنڈت گیان چند جی سکرٹری دیانند دلت ادّھار سبھا پنجاب لاہور بھی تشریف فرما تھے۔ اسی صبح کی گاڑی سے شری دیوراج جی ویدک مشنری بھی بغرض شمولیت کانفرنس تشریف لائے ہوئے۔

اڑھائی بجے کے بعد کانفرنس کی کارروائی زیر صدارت شری آچاریہ جی شروع ہوئی۔ آریہ سماج کرتارپور کی طرف سے شری لالہ بہاری لال جی پردھان سماج ہذا نے شری آچاریہ جی کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ صاحب صدر نے ایڈریس کا مناسب اور موزوں جواب دیتے ہوئے اپنی صدارتی تقریر شروع کی جس میں آپ نے چھوت چھات کے معرض وجود میں آنے کی تاریخ بڑی وضاحت سے بیان کر کے بتایا کہ یہ تحریک ابتدا میں بطور سوشل بائیکاٹ ان لوگوں کے برخلاف جاری کی گئی جنہیں کسی مذہبی یا سوشل اپرادھ کے لیے سزا دینا مطلوب تھا۔ بعد ازاں گراوٹ کا دور شروع ہوا۔ اور یہ بائیکاٹ اصل اپرادھیوں کی اولاد کے برخلاف بھی جاری رکھا گیا۔ شری آچاریہ جی نے فرمایا کہ ایسا بائیکاٹ جو جنم پر مبنی ہو۔ ویدوں میں جو ہندوؤں کی دھرم پستکیں ہیں۔ نہیں پایا جاتا۔ اور نہ اپنشدوں اور پرانوں میں اس کا کہیں ذکر ہے۔ آپ نے کہا کہ ویدک دھرم کا سار ورن آشرم ہے۔ اور ورن اور آشرم کی مفصل تشریح کرتے ہوئے آپ نے شاستروں کی بے شمار مثالیں پیش کرتے ہوئے واضح کیا کہ ورن آشرم دھرم ہر ایک فرد کے لیے خواہ وہ جنم کے لحاظ سے کتنا ہی ادنیٰ کیوں نہ ہو۔ ایسا موقع مہیا کرتا ہے کہ وہ سوسائٹی کے اندر اپنے گن اور کرم سے اونچے سے اونچا درجہ حاصل کر سکے۔ شری آچاریہ جی نے بھارت ورش میں موجودہ چھوت چھات کی سخت بے انصافی کی مثالیں پیش کرتے ہوئے حاضرین سے موثر الفاظ میں دھرم کے روشن نام سے چھوت پن کے دھبہ کو مٹانے کی کوشش کی۔ صاحب صدر کی تقریر کے بعد مندرجہ ذیل چھ ریزولیوشن پاس کیے گئے :-

۱۔ یہ کانفرنس اعلان کرتی ہے کہ ورن آشرم دھرم کے انوسار دلت کہلانے والے آریہ بھائی آریہ جاتی کا ایک ضروری حصہ ہیں۔ اور ورن آشرم دھرم کے تمام لابھ اٹھانے کا انہیں پورا حق ہے۔ لہٰذا یہ کانفرنس سب آریہ ہندوؤں سے پرارتھنا کرتی ہے کہ خورد و نوش۔ میل ملاپ اور سماجک ویوہار میں انہیں بھی وہی ادھیکار پراپت ہوں گے۔ جو دوسرے آریہ ہندوؤں کو پراپت ہیں۔ اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ آریوں میں کوئی اورن نہیں ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ان بھائیوں کی شادیاں بھی گن اور کرم کے انوسار جس ورن میں یہ بھائی ہوں۔ اسی اسی ورن میں ہونی چاہئیں۔ یہ کانفرنس اس بات کا نہایت خوشی سے اظہار کرتی ہے کہ اونچی ذاتوں اور آریہ پریواروں میں ان بھائیوں کی شادیاں ہوئی ہیں۔ ایسی شادیوں کی تعداد اور بڑھنی چاہئے۔

۲۔ یہ کانفرنس گوروکل کانگڑی اور اس کی شاخوں۔ کنیا گوروکل۔ اپدیشک ودیالیہ۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج وغیرہ آریہ سنستھاؤں کو مبارکباد دیتا ہے کہ ان میں دلت کہلانے والے بچوں کو داخل ہونے کی خاص مراعات دی جاتی ہیں اور ان کے ساتھ مساوات کا سلوک کیا جاتا ہے۔ سرو سادھارن آریوں سے امید کی جاتی ہے کہ وہ کسی بھی سنستھا کو (اگر کوئی ہو) آریہ سنستھا کا نام نہ دیں جس میں ان بھائیوں کے داخلہ وغیرہ پر کسی قسم کی پابندی ہو۔ یا جس میں ان کے ساتھ مساوات کا سلوک روا نہ رکھا جاتا ہو۔

۳۔ یہ کانفرنس دلت کہلانے والے بھائیوں سے بزور درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنی شارپرک۔ سماجک اور دھارمک ترقی کے لیے خاص دھیان دیا کریں۔ اور مندرجہ ذیل باتوں کو عمل میں لانے کی کوشش کیا کریں :-

(الف) کپڑوں اور گھر کے برتنوں کو صفائی سے رکھنا (ب) خورد و نوش ...

(غ) تپسیا کرنا (ز) جھوٹا نہ کھانا (س) ... سنسکرت کی تعلیم دلانے کا ... یگیہ پویت کے نیموں کا پالن کرنا (ط) ... کے ست سنگ میں شامل ہونا (ع) ... دستکاریاں سیکھنا (ف) ... انکار کرنا کیونکہ یہ راجیہ نیم کے ...

۴۔ یہ کانفرنس اکال دھرم نامی تحریک ... رنج کا اظہار کرتا ہے۔ اور اس تحریک ... کہلانے والے آریوں۔ دیش اور جاتی ... نقصان دہ سمجھتا ہے۔ شاستروں ... میں اس کا کہیں ذکر نہ ہونے کی وجہ ... کی بنیاد جھوٹ پر سمجھتا ہے۔ ... یہ بھی رائے ہے۔ کہ اس تحریک کی ... غرض لوگوں کی مطلب براری کے سوا ... کچھ نہیں ہے۔

۵۔ یہ کانفرنس آریہ ہندو زمینداروں سے خاص امید رکھتی ہے۔ کہ وہ ... کہلانے والے آریہ مزارعان سے ... کریں گے۔ اور ان سے کسی قسم کی ... نہیں لیں گے۔

۶۔ یہ کانفرنس سرکار سے پرزور ... کرتی ہے۔ کہ دلت کہلانے والے لوگوں ... سماجک اور آرتھک اوستھا کے سدھار کے لیے مندرجہ ذیل باتوں کی طرف ... دھیان دیا جائے۔ اور جلد ہی ... کی جائے :-

(الف) ان لوگوں کو زراعت پیشہ قرار دیا ...

(ب) فوج اور پولیس میں بھرتی ہونے کے لیے خاص سہولتیں دی جائیں۔

(ج) ان لوگوں کو سادھارن اور ... کی تعلیم کے لیے وظائف رکھے جائیں۔

(د) سرکاری اعلان کے خلاف ان لوگوں سے جو بیگار لی جاتی ہے۔ اس کو بند کرنے کا پربندھ کیا جائے۔

(ہ) میونسپلٹیوں میں دلت کہلانے والے جو لوگ کام کرتے ہیں۔ ان کی مزدوری ... اور کام گھٹانے کی طرف توجہ دی جائے۔

(سکرٹری دیانند دلت ادّھار سبھا لاہور)

کھیم پور کھیڑی میں سودیشی نمائش

سودیشی پرچارنی کمیٹی کھیم پور کھیری نے ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۳ء تک مشریمان راجا ... رن سنگھ اور مسٹر ... کی ... کرنے کا نشچے کیا ہے۔ ... واسنو ایم۔ ایل۔ سی۔ نے ادگھاٹن ... پرارتھنا کی گئی ہے۔

آریہ مہیلا ودیالیہ جام پور

(از شری گینشدت جی پربندھ کرتا آریہ مہیلا ودیالیہ جامپور)

آریہ مہیلا ودیالیہ جام پور میں ایک امنیت آ سوگی ستھا ہے۔ آریہ سماج جام پور میں کئی ورشوں سے کنیا پاٹھشالا چلایا جا رہا تھا۔ کہ پانچویں منتر بنی سے اوپر بھی پڑھائی کا پربندھ ہونا چاہئے جس میں استری جاتی کو سُشکشا دی جا سکے۔ سرکاری مڈل اور کورس سے دستنٹ نہ ہو سکتی تھی۔ نوکری کے سوال ودیارتھیوں کو تو سب کچھ کرنا پڑا۔ بدپی لڑکی ملتی کسی ایک کو ہے پھر بھی دنیا استفادہ چلتی ہے کہ ہم پر بیش کئے۔ پر نتو استری جاتی کو وگندھی دیوی بنتا ہی شریب گھر ہے۔ اسی درشٹی سے کئی درشوں تک وچار ہوتا رہا۔ ایک درد بھرا تھا۔ کہ سرکاری مڈل کیسے لے۔ جس میں دل لاچار اٹھائیں۔ پرنتو دوسرے دل یعنی دوسرے ذریعہ کی یہ اچھا تھی۔ کہ سوتنتر روپ سے ودیالیہ چلے۔ سکیم بھی اپنی ہو۔ اور سارا خرچ بھی آریہ جنتا دے۔ تاکہ کنیائیں آریہ دیویاں ہی بنیں۔ سوانترنگ سبھا نے دوسرے دل کے وچار کی سویکرتی دی۔ اسی منظوری کے مطابق یکم اپریل ۱۹۲۹ء کو آریہ مہیلا ودیالیہ ستھاپت ہو گئی۔ اس میں تین سال کا کورس ہے۔ اور کورس میں ستیارتھ پرکاش۔ سنسکار ودھی۔ آریہ بھونے۔ شری مد بھگود پرکاش۔ بھارت درشن۔ جیون رتھ۔ مرل بھارتیہ شاسن پدھتی۔ ولنش درشن۔ سلائی۔ سنگیت۔ سواستھ رکھشا اور اتہاس وغیرہ وغیرہ وشے رکھے ہوئے ہیں۔ مطلب یہ کہ جو کہ پانگ اپیوگی وشے ہیں۔ کیول ان کو ہی سیتان دیا گیا ہے۔ پاس ہونے والی کنیاؤں کو "ستیارتھ وِدُشی" کا پرمان پتر دیا جاتا ہے۔ اسی پرکار سے ودیالیہ ہذا کو استری جاتی کی سیوا کرتے ہوئے آٹھ سال سے ادھک سمے ہو رہا ہے۔ اس سمے تک ودیالیہ ۴۴ کنیاؤں کو پاس کرا کر پرمان پتر دے چکا ہے۔ پریکشا بھی اُچ درجہ کی لی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر اس سال سے کیول "دھرم شکشا" کا پرچہ لکھ رہا ہوں۔ وچارشیل سجن پڑھ کر سوئم سمتی سمجھ کر لیں گے۔ پرچے ممن پرکار ہے:۔

پرچہ دھرم شکشا چھٹی جماعت نمبر ۱۰۰

۱۔ جب لڑکے کا جنم ہو۔ تب بالک اور ماتا کے لئے کیا کیا پربندھ کرنا چاہئے؟ ۱۲ نمبر

۲۔ بھوت پریت کے وشے میں تم کیا جانتی ہو؟ کیا یہ ستیہ ہے؟ جیسا کہ آج کل کے براہمن مانتے ہیں؟ ۵ نمبر

۳۔ (ا) ماتا بالکوں کو کس پرکار کی شکشا دے؟ ۹ نمبر

(ب) لڑکے اور لڑکیوں کی شکشا کے لئے گوروکل کہاں ہونے چاہئیں؟ اور ان میں کون کون سے نیم رکھنے چاہئیں؟ ۷ نمبر

۴۔ (ا) بان پرستھی کے کیا کرتویہ ہیں؟ جنگل میں رہ کر انہیں کیا کیا کرنا چاہئے؟ نمبر

(ب) سنیاس لینے کی کیا آوشیکتا ہے؟ اور سنیاسی کو کن کن نیموں کا پالن کرنا چاہئے؟ ۱۳ نمبر

۵۔ بھکشیہ ابھکشیہ کسے کہتے ہیں؟ یہ کتنے پرکار کا ہے۔ اپنے اپنے وچاروں دوارہ لکھو۔ کہ کن کن وستوؤں کو کھانا چاہئے۔ اور کن کن کو نہیں؟ ۹ نمبر

۶۔ کئی لوگ دوسرے ریتیوں میں جانے کو چھوا چھوت مانتے ہیں۔ اس کا یکتیوں دوارہ کھنڈن کرو:۔ ۱۰ نمبر

۷۔ ممن لکھت منتروں کے بھاوارتھ لکھو:۔

ادم منتین متانم جگستھو انیادی۔ ادم مانو ودھیرمند انیادی ۱۵ نمبر

۸۔ ممن لکھت سوستی واچن کے منتروں کو لکھو:۔

ادم سبھیبر ماتا انیادی۔ ادم زبچکشا انیادی ۱۰ نمبر

پرچہ دھرم شکشا ساتویں جماعت نمبر ۱۰۰

۱۔ دو وِرنوں میں وواہ کرنے سے کیا کیا لابھ اور بحث کرنے سے کیا کیا نقصان ہوتے ہیں؟ وستار پوروک لکھو۔ ۵ نمبر

۲۔ (ا) آریہ سماج ورن ویوستھا کو جنم سے مانتا ہے یا کرم سے۔ اسے مثالوں سہت لکھو۔ ۵ نمبر

(ب) براہمن تتھا شودر کے کیا کیا کرتویہ کرم ہیں؟ دوسرے ورن والے شودر کے پرتی کیا ویوہار رکھیں؟ ۱۰ نمبر

۳۔ منتر ادھ کیا ہوتا ہے۔ اور تزین کسے کہتے ہیں؟ تتھا تزین کتنے پرکار کا ہوتا ہے؟ ویاکھیا سہت لکھو۔ ۱۰ نمبر

۴۔ (ا) جیو اور ایشور میں کیا بھید ہے؟ ان کے کن کن گُنوں میں ایکتا ہے؟ ۵ نمبر

(ب) ایشور اوتار دھارن کرتا ہے یا نہیں اسے یکتیوں دوارہ ثابت کرو۔ ۵ نمبر

۵۔ ایشور پوجا کس پرکار کرنی چاہئے؟ کیسی مورتی کو سادھن بنا کر یا کسی انیہ طریقہ سے پرمان دے کر سدھ کرو۔ ۱۰ نمبر

۶۔ (ا) راجہ کا کیا دھرم ہے؟ وہ پرجا کے ساتھ کیسا برتاؤ کرے؟ ۵ نمبر

(ب) انگریزوں نے بھارت ورش کے راجیہ کو کیسے پراپت کیا؟ بتلاؤ پہلے وہ کس پرکار بھارت میں آئے؟ ۵ نمبر

۷۔ وید ایشوری گیان ہے یا کسی کے بنائے ہوئے؟ (ا) سب سے بڑا آشرم کون سا ہے؟ اور وہ بڑا کیوں مانا جاتا ہے؟ ۵ نمبر

(ب) پاکھنڈی کسے کہتے ہیں۔ اور آج کل کے پاکھنڈیوں کی کیا اوستھا ہے؟ ۵ نمبر

۹۔ (ا) سنسکار کسے کہتے ہیں؟ کتنے ہیں؟ اور یہ کیوں کئے جاتے ہیں؟ ۵ نمبر

(ب) ہنشون سنسکار کب کیا جاتا ہے۔ اور اس کے کرنے کی کیا ودھی ہے؟ ۵ نمبر

۱۰۔ ممن لکھت منتروں کے بھاوارتھ لکھو:۔

(ا) اوم کیکونگ سو دومن گ ادسا انیادی

(ب) اوم تیجواسی تیجو میئی دھیہی انیادی۔ ۱۰ نمبر

پرچہ دھرم شکشا آٹھویں جماعت نمبر ۱۰۰

۱۔ آریہ سماج کے دس نیم لکھو۔ ۱۰ نمبر

۲۔ (ا) مکتی کسے کہتے ہیں۔ مکت جیو لوٹتے ہیں۔ اسے یکتی دے کر لکھو۔ ۵ نمبر

(ب) مکتی پراپت کرنے کے اُپائے وستار پوروک لکھو۔ ۵ نمبر

۳۔ (ا) گیان اور کرم یوگ میں کیا بھید ہے۔ کونسا اُتم ہے۔ اور کیوں؟ ۵ نمبر

(ب) سندھیا اور پرارتھنا کے لابھ پر اپنے وچار لکھو:۔ ۵ نمبر

۴۔ (ا) ستیارتھ پرکاش کے آرمبھ میں منگلا چرن کے نہ ہونے کا کیا کارن ہے؟ ۲ نمبر

(ب) اوم میں (آ۔ و۔ م) अ - उ - म کے الگ الگ ارتھ لکھو ۶ نمبر

(ج) دیو۔ پرتھوی۔ جل۔ اِندر۔ اگنی اور یم شبدوں کے ارتھ لکھو۔ اور بتلاؤ کہ یہ کس پرمیشور کے نام ہیں؟ ۱۲ نمبر

۵۔ (ا) کیا مورتی پوجا ایشور پراپتی کا سادھن ہے؟ اگر نہیں تو پرمانوں دوارہ اس کا کھنڈن کرو۔ اور اس کی ہانیاں (نقصان) لکھو:۔ ۱۰ نمبر

(ب) آریہ سماج کس پرکار کی مورتی پوجا مانتا ہے؟ ۵ نمبر

۶۔ (ا) کوئی کہانی لکھ کر سدھ کرو۔ کہ وِپتی میں اپنے پاپ کرنے کے لئے شرادھ۔ ترپن اور گنگا دان کا کرنا ویرتھ ہے ۵ نمبر

(ب) کیا پرانوں کے بنانے والے ویاس منی جی؟ اٹھارہ میں یکتی دو ۵ نمبر

۷۔ (ا) وواہ کتنے پرکار کے ہوتے ہیں؟ (ا)

... کے نام لکھو۔ اور اُتم وواہ کے لکشن لکھو:۔ ۵ نمبر

(ب) وواہ کے لئے آئو ٹھیک کرو۔ ورکے چننے میں تمہارا کیا وچار ہے؟ یہ ماتا پتا کا کار یہ ہے یا اپنا۔ اس کام کو کیسے کرنا چاہئے؟ ۱۰ نمبر

۸۔ انتیشٹھی سنسکار کے منتروں سے جو ہمیں شکشا ملتی ہے۔ اس پر وچار پرگٹ کرو:۔ نمبر ۱۰

نوٹ:۔ اس سنستھا کا نریکشن شری آچاریہ رام دیو جی۔ شری آچاریہ دیو شرما جی اور ڈاکٹر بھگت رام جی ویدک مشنری وغیرہ وغیرہ مہانو بھاوؤں نے کیا ہے۔ ان کی امولیہ سمتی اور منگل کامنائیں ودیالیہ کے ساتھ ہیں۔ پربھو بل دیں کہ یہ ودیالیہ نشکام بھاؤ سے لگاتار سیوا کرتا رہے:۔

آریہ سماج کوٹ چھٹہ کے سماچار

۱۔ رکھشا بندھن کا تیوہار شان سے منایا گیا۔ حاضری معقول تھی۔ کنیا مہا ودیالیہ کی طرف سے رکھی پراپت ہوئی تھی۔ چنانچہ ۲/۸ ودیالیہ کو بھیجے گئے:۔

۲۔ وید جینتی سپتاہ منایا گیا۔ روز صبح باری باری سے سبھاسدوں کے گھر ہون کے بعد کتھا ہوتی تھی۔ اور یتھا شکتی دان بھی ملتا رہا۔ شام کو آریہ سماج مندر میں کتھا پرچار ہوتا رہا:۔

۳۔ گوروکل ملتان سے آمدہ مہاشہ گیلیشداس جی کو ۳/۸ کی سہائیتا دی گئی:۔

۴۔ برہمچاری پنڈت دھرم دت جی روزانہ کتھا اور اُپدیش کا کام بڑی دلچسپی سے کرتے ہیں۔ برہمچاری وید برت جی بھی گلے سے لگا ہے پرچار میں سہائتا دیتے ہیں:۔

۵۔ مہاشہ بلدیو کرشن جی بھجن اُپدیشک بھی یہاں چھٹی پر بدھارے ہوئے ہیں۔ ان کی موجودگی نے سونا پر سہاگہ کا کام کیا:۔

۶۔ جنم اشٹمی کے روز مندر جھنڈیوں اور مالاؤں سے سجایا گیا تھا۔ صبح سیوک کے گھر ہون ہو کر بھجن منڈلی شہر میں نگر کیرتن کرتی رہی۔ ۱/۲ ۱۲ بجے نگر کیرتن ختم ہوا۔ شام کو ۶ بجے سے کارروائی شروع ہو کر ۱۰ بجے ختم ہوئی۔ جلسہ کے پردھان چودھری بیتوں لال جی رئیس اعظم تھے۔ جلسہ میں پنڈت دھرم دت۔ برہمچاری وید برت۔ مہاشہ شنبھو داس اور سیوک کی تقریریں ہوئیں۔ اور مہاشہ بلدیو کرشن اور مہاشہ نہمت رائے کے بھجن ہوئے:۔

۷۔ ۱۱ ستمبر کو "حیدرآباد ڈے" زیر صدارت سیوک منایا گیا۔ برہمچاری دھرم دت۔ سیوک اور مہاشہ سوہن لال جی منان دھرمی نے تقریریں کیں۔ اور علاوہ آریہ رکھشا سمتی کو دینے سوئیکار ہوئے۔ نیز بالاتفاق ایک ریزولیوشن پاس ہوا۔ کہ اگر مسئلہ حیدرآباد سبھا کے میموریل پر دھیان نہ دیا گیا۔ تو آریہ لوگ ستیہ آگرہ کرنے پر مجبور ہو جائیں گے:۔

۸۔ ان دنوں مندر پر پرچار بھی دو تین پرکار کا ...

بیماری کی جڑ مچھر ہے - اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں - ہمارے کارخانہ میں دونوں چیزیں پوترن ویدک رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں - آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے پسند کیا ہے - ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں ہم ہی کارخانہ ہے جس کی بڑا اچھا دھندا ہے - اس لیے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا ... کیا کریں

مینیجر بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وسنتو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس - کے برمن) لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR MARK REGD

اور تکلیف اٹھانی نہیں پڑے گی

(Regd)

رنگ نک

(داد کا مرہم)





ایک بار لگاتے ہی کھجلی مٹتی اور جلن جاتی رہتی ہے - نیا خواہ پرانا کیسا ہی داد کیوں نہ ہو - اس کے دو تین بار کے لگاتے ہی آرام ہو جاتا ہے - قیمت فی ڈبی ۴ر محصول ڈاک چھ ڈبی تک سات آنے نمونہ ۲ر جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے

جوڑی تاپ

(Regd)

(تپ لرزہ اور طحال کی دوا)

دوا کھانے سے پہلے — دوا کھانے کے بعد

گھر گھر میں آج کل ملیریا پھیلا ہوا ہے - لہذا ملیریا اور فصلی بخار کے مریض کو "جوڑی تاپ" ضرور پلائیے - اس سے بڑھ کر بخار کو جلد بھگانے والی دوسری دوا نہیں - ہر سال لاکھوں مریض اس سے صحت پاتے ہیں - اس استعمال سے خون گاڑھا اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے - نقلی دوا سے ہوشیار قیمت بڑی شیشی ... ڈاک محصول ۱ر چھوٹی شیشی ۹ر محصول ڈاک سات آنے ۷ر

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں

صیغہ نمبر ۸ - پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

ایجنٹ - لاہور میں مینیجر پیسہ اخبار

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں

وئید حکیم بنجاؤ

اگر آپ حکیم تلسی پرشاد اگروال موجد بال جیون گھٹی کی بنائی ہوئی ... نایاب کتاب "مجربات تلسی" کا بغور مطالعہ کر لیں گے تو آپ بلاشک وشبہ ویدک و حکمت طریق علاج دونوں کی ترکیب ادویات کے اچھے خاصے ماہر ہو جائیں گے اور دوسروں کی ہر ایک بیماری کا علاج نہایت ہی عمدگی کے ساتھ کرنے قابل بن جائیں گے اور اگر آپ چاہیں گے تو اس کے ذریعہ دوا و علاج میں ویدوں، حکیموں، ڈاکٹروں کے مانند گھر بیٹھے بڑی آسانی کے ساتھ سیکڑوں روپیہ کمانے لگیں گے اس میں قواعد علاج و دوا سازی کے اصلی اصول بڑی وضاحت کے ساتھ بتائے گئے ہیں - مرد، عورتوں، بوڑھوں، بچوں، جوانوں و نوجوانوں کی سر سے پاؤں تک کی ہر ایک ظاہر و پوشیدہ بیماری کے وہ نایاب جوہر کے نسخے لکھے گئے ہیں جو کوڑیوں میں تیار ہو کر ... شہر فوری فائدے دکھلاتے ہیں قیمت فی کتاب مجلد عہ علاوہ محصول دولت کا ذخیرہ اس کتاب کا مطالعہ ہر ایک اردو خواں اصحاب کو ... صنعت و حرفت سے مالا مال بنا دیتا ہے قیمت ... علاوہ محصول

المشتہر مینیجر بال جیون کارپانیہ علیگڑھ شہر (یو پی)

سفید کشٹ کی دوا جڑی

ہم مہاشم اپنی دواؤں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتے صرف یہی اس کے ایک ہی دوا کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص، پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے تو میں دگنا دام واپس دوں گا - جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں - قیمت دو روپیہ آٹھ آنے (۲؍۸)

مہر کیرشن چند کنری اسرائے ضلع گیا - پوسٹ نمبر ۱۵

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان عہ، جمالستان للعہ (مجموعہ کی قیمت ...)

دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

یہ امراض معدہ کا موسم ہے

اور ان امراض میں سب سے خوفناک ہیضہ ہے

امرت دھارا رجسٹرڈ

جو کہ معدہ کی کل امراض اور اس نامراد مرض کے لئے بہترین حفظ ماتقدم و کامیاب علاج ہے

متواتر استعمال کرتے رہیں

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (۲؍۸) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ (۱؍۴) نمونہ صرف آٹھ آنہ

احتیاط نقلوں سے بچو کیونکہ سخت دیرینہ امراض میں دھوکہ دے کر دکھ و تشویش کو بڑھا دیں گی صحت کے معاملے میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو -

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ :- امرت دھارا ۳۲ لاہور

المشتہر

امرت دھارا ارشد ھالیہ - امرت دھارا بھون - امرت دھارا روڈ - امرت دھارا ڈاکخانہ - لاہور

ओ३म्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت { سالانہ للعہ ... ممالک غیر سے لے ۶ / ششماہی عہ ... فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۴۰ | SUNDAY 7th Oct 1934 | اتوار - ۲۲ - اسوج سمت ۱۹۹۱ مطابق ۷ - اکتوبر ۱۹۳۴ء دیانند آبد ۱۱۰ | جلد ۳۶

آریہ سماج کے نیم

۵ - سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ۔

۶ - سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے - ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ۔

۷ - سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے ۔

۸ - اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے ۔

۹ - پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے ۔

۱۰ - سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے - اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ۔

آریہ سماج کے نیم

۱ - سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں - ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ۔

۲ - ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انترجامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے - اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۔

۳ - وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے - وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ۔

۴ - ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہئے ۔

وید امرت

یجروید | رگوید | سام وید | اتھروید

ओ३म् अन्ति सन्तं न जहात्यन्ति सन्तं न पश्यति देवस्य पश्य काव्यं न ममार न जीर्यति ॥ (اتھروید کانڈ ۱۰ - سوکت ۸ - منتر ۳۲)

ارتھ :- جو ودوان (अन्ति) نزدیک (सन्तम्) ورتمان دیو پرماتما کو (न) نہیں (जहाति) چھوڑتا ہے - اور (अन्ति) نزدیک (सन्तम्) ورتمان (न) ... اُس کو (पश्यति) دیکھتا ہے (देवस्य) دیویہ گن والے پرماتما کی (काव्यम्) بدھی متا (पश्य) دیکھ - وہ ودوان (न ममार) نہ تو مرا - اور ... (न जीर्यति) نہ نربل ہوتا ہے ۔

بھگتی کا پھل

پرماتما نزدیک سے نزدیک اور دور سے دور ہے - یہ سب لوگ عام طور پر جانتے ہیں - ارتھات وہ اتی سوکشم ہے - اور اس جہان برہمانڈ میں ویاپک ہونے سے اتی سموقل بھی ہے - اس کے یہی ارتھ ہیں - کہ جس ... شاستر کے گیان اور منن کے دھیان سے یہ حقیقی طور پر سمجھ لیا ہے - کہ وہ پرماتما نزدیک سے نزدیک ہے - تو وہ اس کو اتی نکٹ جانتا ہوا اس کی ورتمانتا میں مگن ہونے کی کوشش کرتا ہے - ... لیکن عام کہاوت ہے - کہ چالیس دن لگاتار جس کی پوجا کی جاتی ہے - اور ودوان لوگ بتلاتے ہیں - کہ اس قسم کے لگاتار ابھیاس کے بعد وہ دراصل پرماتما کو نزدیک ماننے لگ جاتا ہے - ... مگر چالیس دن لگاتار پورے نہیں ہونے پاتے - کہ کوئی نہ کوئی وگھن پڑ جاتا ہے - اسی طرح کبھی بھی ابھیاس میں قدم قدم پر وگھن آ کھڑے ہوتے ہیں - وہ وگھن ابھیاس کی تار ... کو روک لیتے ہیں - اور ابھیاس میں رکاوٹ ہونے سے آدمی پھر پیچھے پڑ جاتا ہے - اور اس کمی کو پورا کرنے کے لئے پھر بہت زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے ۔

... وگھن کھڑے ہو سکتے ہیں - ان ... پورانوں میں اس قدر ذکر آتا ہے - کہ فلاں دیوتا نے تپ کرنا شروع کیا - تو اندر دیوتا نے اس کا تپ توڑنے کے لئے فلاں فلاں طریقے سے رکاوٹ ڈالی - غرضیکہ ہر ایک کام میں ... وگھنوں کے باوجود جو ودوان اپنے ابھیاس میں فرق نہیں پڑنے دیتا - وہی کامیاب ہو کر کہہ سکتا ہے کہ پرماتما نزدیک سے نزدیک ہے - کیونکہ لگاتار ابھیاس سے وہ جو کچھ کہتا ہے وہی مانا ... ایسا شخص ستکار اور ودوان لوگ ارتھات ابھیاسی کہتے آئے ہیں ۔

... لیکن اگر پہلی منزل کی رکاوٹ ... کبھی بھی کامیابی نصیب نہیں ہوتی - تو انسان کو ... وگھنوں کی بابت مہاتما لوگ کہتے ہیں - کہ اگر پہلے وگھن کے آگے ہی ہتھیار ڈال دیئے جائیں - تو ... رکاوٹ کا مقابلہ کرنے سے مقابلہ کرنے اور برداشت کرنے ... کو عبور کر لیا جائے - تو دوسری منزل کی رکاوٹ کے لئے حوصلہ پیدا ہو جاتا ہے - اسی طرح لگاتار کے بعد دیگرے رکاوٹ کا ... تو اس عمل یا بھگتی کا پھل ملنا شروع ہوتا ہے - وید کہتا ہے کہ اس ودوان ... کی عادت ہو جاتی ہے - یہی ابھیاس کی برکت ہوتی ہے - اسی طرح جب عمل کیا جاتا ہے ... کچھ سالوں کے گزر جانے کے بعد یہی ... وہ مرتا نہیں ہے - وہ امر ہو جاتا ہے - وہ اَمر ہو جاتا ہے ... پرم دیو گن والا پرماتما بلوان بنا دیتا ہے - وہ چٹان کی طرح مضبوط ہو جاتا ہے ۔

جنوبی افریقہ کے پرچار اور حالات پر سرسری نظر

(لیکھک شری مہتہ جیمنی جی آریہ پرچارک)

میں نے ۲۴ مارچ سے ۱۳ ستمبر تک یعنی چھ ماہ جنوبی افریقہ میں ٹھہر کر پرچار کیا۔ نٹال۔ ٹرانسوال اور کیپ کالونی کے کئی شہروں میں جاکر پرچار کیا۔ ۱۸۰ دن میں ۱۶۱ لیکچر دیئے۔ ۱۹ روز لیکچر نہ ہونے کا کارن ریل وغیرہ کا سفر یا پربندھ وغیرہ کی کمی ہو سکتی ہے۔ ورنہ مجھے تو اتوار کو دو دو تین تین ویاکھیان دینے پڑے۔

آریہ سماج کا کام اس دیش میں بہت کم ہے۔ وہ لیکھوں میں آریہ سماج کی نقشہ نکلتا جیسی یہاں دیکھی گئی ہے۔ اور کہیں نہیں دیکھی گئی ہے۔ ٹرانسوال اور کیپ کالونی میں تو آریہ سماج کا نام بھی نہیں۔ روڈیشیا اور نیاسا لینڈ آریہ سماج سے محروم ہیں۔ صرف نٹال میں آریہ سماج کی کچھ چرچا ہے۔ جو صرف ادھیکاریوں تک محدود ہے۔ کام کچھ بھی نہیں ۱۹۱۳ء میں نٹال کے دارالصدر پیٹر مارٹز برگ میں آریہ سماج قائم ہوا تھا۔ مگر سوامی شنکرانند نے اسے ویدک دھرم سبھا میں ملا کر سماپت کر دیا۔ ۱۹۲۵ء میں آریہ پرتی ندھی سبھا کھولی گئی۔ مگر اس وقت آریہ سماج کوئی نہ تھا۔ آریہ ینگ مینز ایسوسی ایشن اور دو تین سبھائیں اس کے ساتھ ملحق کی گئیں۔ جو آریہ سماج کے سدھانتوں کی پابند نہ تھیں۔

۱۹۲۸ء میں ڈربن میں آریہ سماج قائم ہوا۔ پھر ڈاکٹر بھگت رام نے کئی مقامات پر ویدک سوسائٹیوں کے نام تبدیل کر کے آریہ سماج نام رکھا۔ مگر اس میں بھی کامیابی نہ ہوئی۔ اب برائے نام آریہ پرتی ندھی سبھا کے ساتھ سات سماجیں ہیں۔ مگر پیٹر مارٹز برگ سٹینگر سدرلینڈ اور ڈربن وغیرہ سماجوں کے ہفتہ وار ست سنگ بھی کبھی نہیں ہوتے۔ البتہ کلیٹو مائنز میں ایک چھوٹا سا مندر ہے۔ اور وہاں سپتاہک ست سنگ بھی ہوتے ہیں۔ لیڈی سمتھ میں سماج کا مندر چھوٹا سا ہے۔ جو کہ کرایہ پر دیا ہوا ہے۔ اور مہاشہ رگھوناتھ جی کے مکان پر مہینہ میں دو تین اجلاس ہو جاتے ہیں۔ اور پانچ سات آدمی بھی آ جاتے ہیں۔ ڈنڈاسر میں آریہ سماج کا کوئی سنگھٹن نہیں۔ مگر چار پانچ آدمی کہیں کہیں سپتاہک ست سنگ کر لیتے ہیں۔ ڈربن جیسے بھاری شہر میں جہاں ۲۰ ہزار ہندوستانی آباد ہے۔ نہ سماج کا سنگھٹن ہے۔ اور نہ ہی سپتاہک ست سنگ لگتا ہے۔ یہاں جو بھی اپدیشک آئے وہ اپنی قسم کا راگ گا کر اور دھن لے کر چلتے بنے۔ کسی نے اُن کی حالت کو سدھارنے کا یتن نہیں کیا۔

آریہ سماج کے علاوہ اس دیش میں ہندو سیوا سماج اور کئی دوسری سوسائٹیاں ہندو مہا سبھا کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہیں۔ جنہوں نے ہندو جاتی کو یہاں زندہ رکھا ہوا ہے۔ مجھے ان تمام سوسائٹیوں میں پرچار کرنے کا موقع ملا۔ اور ان سبھاؤں کے ذریعہ میں نے ویدک دھرم کے تھیوسوفی بھارت کی سنسکرتی۔ سمجھنا اور فلسفہ کو یورپین افریقن اور ہندوستانی لوگوں پر پرگٹ کیا۔ خاص کر یوروپین کے اندر دلیش بھگتی اور جاتی بھگتی کی سپرٹ کو پھونکا۔ ان سوسائٹیوں نے بڑے پریم اور شردھا سے ہمارے ویاکھیانوں کا پربندھ کیا۔ ہمارے کاریہ کا مختصر وِرتانت یہ ہے:۔

۱ میں نے ۲۴ مختلف شہروں میں بھرمن کر کے ۱۶۱ لیکچر دیئے۔ ان ویاکھیانوں میں ہندو گورے مسلمان عیسائی اور افریقہ کے اصل باشندے عموماً شریک ہوتے رہے۔ یوروپین لوگوں نے کئی مقامات پر سوال بھی کیے تو انہیں مناسب جواب دے کر سنتشٹ کیا گیا۔

۲ انڈو یوروپین کلب پارلیمنٹری ڈیبیٹنگ سوسائٹی اور رینٹل کلب وغیرہ ہر قسم کی سوسائٹیوں نے ہمارے لیکچر کرائے۔ اور ان لیکچروں سے بہت لوگ پربھاوت اور آکرشت ہوتے رہے۔

یہاں کے مقامی اخبارات نے میرے متعلق لیکھ چھاپے ہیں اور ان سے کام لیا۔

۳ کئی مقامات پر ہر شہر کے منتظم۔۔ (May 04) ڈپٹی میئر۔ کاؤنسلر۔ پروفیسر۔ بیرسٹر۔ افسرانِ اعلیٰ اور بارسوخ آدمی کرسیٔ صدارت کو زینت بخشتے رہے۔ چنانچہ جرمن۔ فرنچ۔ امریکن۔ اٹالین۔ اور انگلش پروفیسروں نے بھی میرے لیکچروں میں پریزیڈنٹ کی کرسی کو زینت بخشی۔

۴ جنوبی افریقہ میں ہندو مہاسبھا کا اجلاس میری صدارت میں ہوا جو کہ نہایت شاندار اور کامیابی کے ساتھ ہوا۔ [illegible] انعقاد اس سے پہلے افریقہ میں نہیں ہوا۔

۵ آریہ سماج ڈربن سائڈین ہم لیکچر سوسائٹی [illegible] سماج گلینکو کی سبھا پنا ہوئی۔

۶ کمپرلے اور کمپالہ ٹیا اور یہاں کے [illegible] میں اور زنجبار میں اعرابی لوگوں میں لیکچر [illegible] بھارت کے دھرم اور تھیوسوفی کرکے لوگ [illegible] تھے۔ کہ اگر ہمیں ایسے اُتم دھرم کا گیان ہوتا تو ہم کدا پی عیسائی نہ بنتے۔

۷ بڑے بڑے افسروں اور راجہ [illegible] سے میری ملاقات ہوئی۔ اور اُن سے [illegible] ہوا۔ یہاں تک کہ گورنر جنرل صاحب [illegible] جنرل گورنمنٹ ہند سے بھی دو دفعہ ملاقات [illegible] اُن کے ساتھ مل کر کھانا کھانے کا بھی [illegible]

۸ یہاں کے شریف اور بلند پایہ [illegible] تعصب نہیں ہے۔ وہ کشادہ دلی سے [illegible] ہے۔ کئی بار میرے لیکچروں میں انہوں نے [illegible] کو سویکار کیا۔

۹ سنسار بھر کے ماہرانِ تعلیم کی کانفرنس میں [illegible] دعوت دی گئی۔ مگر ہم کسی خاص کارن سے شریک نہ ہو سکے۔

ہم ۱۳ ستمبر کو یہاں سے روانہ ہو کر براہ رنگون و کلکتہ اکتوبر میں بھارت پہنچیں گے۔

سنسار کی گتی

سرحدی قبائل میں بے چینی

پشاور۔ ۳۰ اکتوبر۔ کئی دنوں سے سرحدی قبائل میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ اور فقیر علی نگر کی سرگرمیوں نے برطانوی افسروں کے حلقوں میں تشویش پیدا کر رکھی ہے۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ سرگریفتھ گورنر صوبہ سرحد اگلے روز ایبٹ آباد سے لنڈی کوتل آئے اور پولیٹیکل افسروں سے تبادلۂ خیالات کر کے واپس چلے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ آمد سرحدی بے چینی کے متعلق ہے۔ ۱۵ اکتوبر تک گورنمنٹ کے دفاتر یہاں آ جائیں گے ۔

پنڈت جواہر لال کی چند گھنٹوں کے لئے رہائی

الہ آباد۔ ۳۰ اکتوبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو کو آج پھر اپنی دھرم پتنی کی حالت دیکھنے کے لئے آنند بھون میں لایا گیا۔ ان کو تین گھنٹے کی رخصت دی گئی۔ کلکتہ کے ڈاکٹر بدھان چندر رائے۔ ڈاکٹر اٹل اور ڈاکٹر جگا راج نے شریمتی کملا نہرو کا معائنہ کیا۔ معائنہ کے وقت پنڈت جی بھی موجود تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ شریمتی کملا نہرو کو کسی پہاڑی مقام پر لے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ غالباً انہیں بھوالی لے جایا جائے گا۔ پنڈت جی متفکر نظر آتے تھے۔ اس لئے کہ ان کی دھرم پتنی کی حالت ابھی تک نازک ہے۔ دو بجکر ۳۰ منٹ پر زیر بعد دوپہر مسٹر بیہارے شنکر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس الہ آباد شہر پنڈت جواہر لال کو جب وہ اپنی دھرم پتنی کے طبی مشیروں سے صلاح و مشورہ کر چکے۔ نینی جیل لے گئے ۔

بمبئی کانگرس کیلئے شاندار تیاریاں

بمبئی ۳۰ اکتوبر۔ عبد الغفار نگر کی تعمیر بہت سرعت سے جاری ہے۔ ورلی کا میدان جہاں کہ شہر کے امیر لوگوں کی آمد و رفت ہی ہوتی تھی۔ اب وہاں چہل پہل ہے۔ عبد الغفار نگر کی تعمیر کو جلد مکمل کرنے کے لئے ہزاروں مزدور کام کر رہے ہیں۔ اور ہزاروں لوگ روزانہ انہیں وہاں کام کرتے دیکھنے آتے ہیں۔ کوشش ہو رہی ہے۔ کہ چند روز تک عبد الغفار نگر تمام سہولتوں کے ساتھ استعمال کے قابل تیار ہو جائے۔ شہر کے بہترین انجنیئروں کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ کانگرس کیمپ تمام تازہ ترین نعمتوں سے مزین ہو گا۔ تقریباً ۰۰ پیشاب گاہیں اور ٹٹیاں بنائی جائیں گی۔ ڈرینج سسٹم بالکل مکمل ہو گا۔ یہ اتنے وسیع پیمانہ پر اپنی قسم کی پہلی جدت خیال کی جاتی ہے۔ اور کسی بھی کانگرس سیشن میں اسے اختیار کیا جا سکتا ہے۔ ورلی کا میدان اونچی سطح پر واقع ہے۔ اس لئے وہاں پانی آسانی سے نہیں آتا۔ اور تعمیر کے انچارج بورڈ نے ایک پمپ حاصل کیا ہے۔ جو کانگرس کیمپ میں ڈیلی گیٹوں اور وزیٹروں کے استعمال کے لئے پانی بہم پہنچانے کی غرض سے دن رات کام کرے گا ۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ نگر میں لائیٹ لگانے کا کام بھی عنقریب شروع ہو جائے گا۔ اور اس میں شک نہیں۔ کہ کانگرس کیمپ میں دس ہزار بلب لگنے سے عبد الغفار نگر ایک نمونہ کا شہر معلوم ہو گا۔ پانچ اشخاص کا ایک بورڈ اس بات کو دیکھ رہا ہے۔ کہ کانگرس میں شامل ہونے والے ڈیلی گیٹوں اور وزیٹروں کو ہر قسم کا آرام حاصل ہو۔ فیملی کوارٹر مکمل ہو چکے ہیں۔ نمائش کے پنڈال کی تعمیر بھی سرعت سے ترقی کر رہی ہے۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی اور استقبالیہ کمیٹی کے دفاتر مکمل ہو گئے ہیں۔ بورڈ نے ۱۵۰ آنریری کارکنوں کی امداد سے کام کو آپس میں تقسیم کر لیا ہے۔ مسٹر عابد علی جعفر بھائی جنرل سکرٹری استقبالیہ کمیٹی اور ممبر بورڈ پچھلے ہفتے سے دن رات ورلی میدان میں ہی رہتے ہیں۔ اور نگر کی تعمیر ان کے نگرانی موجود رہنے کی وجہ سے ہی سرعت سے ہو رہی ہے ۔

رامائن کی کتھا:۔ بہت سال ہو گئے۔ جبکہ سوامی ستیانندجی نے رامائن کی کتھا امرت دھارا بھون میں کی تھی۔ اس امرت ورشا کا رس سننے والوں کو یاد ہے۔ خوشی کا مقام ہے۔ کہ سوامی جی نے اس سال پھر ۱۴ اکتوبر سے ۱۶ اکتوبر تک امرت دھارا بھون میں رامائن کی کتھا کرنی سویکار کر لی ہے۔ جو روزانہ رات کے ٹھیک ۸ بجے سے ۹ بجے تک ہوا کرے گی۔ کتھا کے پریمی استری اور پرشوں کو وقت سے پہلے پدھار کر اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جانا چاہیے ۔

(ٹھاکر دت شرما ویدیہ۔ امرت دھارا بھون۔ لاہور)

وی پی آتے ہیں!

ماہ نومبر ۱۹۳۴ء میں جن خریداروں کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ انہیں اطلاعی چٹیں بھیجی جا رہی ہیں۔ خریدار صاحبان کو چاہیے۔ کہ وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ ۱۸ اکتوبر کا پرچہ ۱۹ اکتوبر کو بذریعہ وی۔ پی انہیں ارسال کیا جائے گا۔ جو اصحاب نہ اپنا چندہ ارسال کریں۔ اور نہ کسی وجہ سے وی۔ پی وصول کرنا چاہیں۔ وہ بہت جلد اطلاع دے دیں۔ بعض اصحاب کے وی پی ہمیں تاریخ مقررہ کے بعد موصول ہوتے ہیں جس سے ہمارا وی۔ پی کا خرچ ضائع جاتا ہے۔ لہذا خریدار صاحبان کو چاہیے۔ کہ منی آرڈر ہر صورت میں ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۴ء سے پہلے پہلے دفتر میں پہنچا دیں۔ یا بذریعہ کارڈ ہمیں اطلاع دے دیں۔ تاکہ دفتر کا وی۔ پی کا خرچ بچ سکے ۔

(مینیجر)

لفٹاوم:۔ کریکو۔ ۲ اکتوبر۔ کرز بیو وسیہ سے باہر دو ایکسپریس ٹرینوں میں لفٹاوم سے دس آدمی ہلاک اور ۲۰ سخت مجروح ہو گئے ۔

مہاشہ ویریندر ایم۔ اے کی واپسی:۔ مہاشہ ویریندر ایم اے ۱۵ اگست ۱۹۳۴ء کو سرینگر بحالی صحت کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ آپ وہاں سے منگل وار ۲ اکتوبر کو واپس تشریف لے آئے ہیں ۔

بینن بموں کی برآمد:۔ کلکتہ۔ ۲ اکتوبر۔ ہگلی لائینز میں ایک قلی کے قبضہ سے پولیس نے تین غیر استعمال شدہ بم برآمد کئے۔ اس سلسلہ میں قلی اور کئی بنگالی نوجوان گرفتار کئے گئے ہیں ۔

آگرہ ڈویژن میں انتخابی ڈے:۔ آگرہ۔ ۲ اکتوبر۔ ۳۰ ستمبر کو مقامی کانگرس پارلیمنٹری بورڈ نے آگرہ ڈویژن میں "انتخابی ڈے" منایا۔ تقریباً ۵۰ جلسے منعقد کئے گئے۔ اور کانگرسی امیدواروں کی پوری پوری حمایت کا وعدہ کیا گیا ۔

سردار پٹیل کا آپریشن:۔ احمد آباد۔ ۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کانگرس کے اجلاس کے بعد سردار پٹیل کا بمبئی میں آپریشن کیا جائے گا۔ اور اس کے بعد آپ گجرات میں کانگرس کا کام کرنے کے لئے یہاں آ سکیں گے ۔

ریزرو بنک کی قائمی:۔ شملہ۔ ۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ریزرو بنک کی قائمی کے متعلق گورنمنٹ ہند کی سکیم بہت جلد شائع کر دی جائے گی۔ بورڈ آف ڈائرکٹرز کے ممبرین اور دو ڈپٹی گورنروں کے تقرر کے متعلق اعلان میں کچھ وقت لگیگا ۔

برحم سوتیلی ماں کو ۷ سال قید:۔ ڈاہنگ شہر میں ایک سوتیلی ماں نے اپنی سوتیلی لڑکی کو زد و کوب کرتے ہوئے جان سے ہلاک کر دیا تھا۔ جس کا مقدمہ عدالت سیشن ڈیرہ جات میں چل رہا تھا۔ فاضل جج نے ماں کو گنہگار گردانتے ہوئے سات سال قید سخت کی سزا دی ہے ۔

عمر قیدی کا اقدام خودکشی:۔ جالندھر ۲ اکتوبر۔ ریواجیل سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کے ایک عمر قیدی دستر خانامی نے جیل کی زندگی سے تنگ آ کر خودکشی کی ناکام کوشش کی۔ اس نے اپنے نرخرے کاٹ ڈالنے کی کوشش کی۔ وارڈروں کی بروقت مداخلت سے اس کی جان بچ گئی۔ اسے نازک حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا ۔

پنڈت بندرابن کا دیہانت:۔ شیخوپورہ۔ یکم اکتوبر۔ پنجاب کے مشہور سنسکرت سکالر پنڈت بندرابن ۸۶ سال کی عمر میں اپنے وطن کنجاہ ضلع گجرات میں سورگباش ہو گئے ہیں۔ آپ نے کنجاہ میں ایک سنسکرت کا سکول کھولا ہوا تھا ۔

"سیاست" سے طلبی ضمانت:۔ لاہور۔ ۲ اکتوبر۔ ہندوؤں کے خلاف دل آزار نظم شائع کرنے پر "سیاست" کے پبلشر اور کیپیٹل پریس سے گورنمنٹ نے ضمانت طلب کر لی ہے ۔

مسٹر رنبیر سنگھ نے استعفیٰ دیدیا:۔ لاہور۔ ۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر رنبیر سنگھ نے پنجاب جرنلسٹ ایسوسی ایشن سے استعفیٰ دیدیا ہے کیونکہ ایسوسی ایشن نے اپنے اجلاس میں مہاراج ٹھاکر رام کے قتل کی مذمت کرنے سے انکار کر دیا تھا ۔

آریہ سمیلن سرگودھا میں منظور شدہ اہم پرستاؤ

آریہ پرانتیہ سمیلن سرگودھا میں ۲۹ پرستاؤ سویکرت ہوئے ہیں۔ اُن میں سے چند اہم پرستاؤ ذیل میں دئے جاتے ہیں :-

۱۔ یہ سمیلن حیدرآباد (سندھ) نواسی مہاراج ٹھاکر رام کی ایک دھرم اندھ مسلمان کے ہاتھ سے ہتیا پر ایک گہری سازش سے کی گئی اس راشٹریہ گھاتنی ہتیا کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور ساتھ ہی ان مسلم پتروں کے متعلق جنہوں نے اس پاپ کرم کے ساتھ گپت روپ سے سہانوبھوتی پرکاشت کی ہے۔ یہ بچار رکھتا ہے۔ کہ انہوں نے اسلام کے خلاف آچرن کیا ہے۔ یہ سمیلن مسلم جاتی کی اس گھرنت منوورتی اور سرکار کی ان کے دنگے فسادوں اور ہتیاروں کے پرتی انوچت رعایت کی نیتی کے پرتی چیتاونی دیتا ہے۔ اور شہید کے سمبندھیوں کے پرتی گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے ۔

۲۔ یہ سمیلن پٹیالہ سرکار کی آگیا مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۲۷ء کے خلاف زوردار پروٹسٹ کرتا ہے جس کے ذریعہ کوہستانی آریوں کو یگیوپویت پہننے تیاگنے وواہ کے وقت پالکی کے پریوگ کے شہری حقوق سے وچنت کرتا ہے۔ دھرم پر اس طرح کا حملہ کرنا ناقابل برداشت ہے۔ یہ سمیلن ہز ہائینس مہاراجہ بہادر سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ اس انیاچار کو فی الفور مٹایا جائے۔ اور سناتن دھرم کے آریوں کو بھی پور زور پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ پٹیالہ ریاست کے اندر اور باہر اس پرکار کا اندولن جاری کریں۔ جس سے پٹیالہ سرکار پر دباؤ ڈال کر اس انیاچار کو دور کرایا جائے۔ اور یدی ان طریقوں سے اس کاریہ میں سپھلتا نہ ہو۔ تو آریوں کو سرکار کے نیائک نتقافرمانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ جب تک کہ پٹیالہ ریاست کے آریوں کو ان کا پیدائشی حق نہ مل جائے ۔

۳۔ یہ سمیلن اس بات پر سنتوش پرگٹ کرتا ہے۔ کہ نظام راجیہ نے کھیم سرو دھارمک سنگٹھنوں کے ساتھ سمان و یوہار کی نیتی کو اپنا لیا ہے۔ کنتو ساتھ ہی پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ آریوں کا سارو جنک استنوش تب تک شانت نہیں ہو سکتا۔ جب تک سب آریوں کے پرتی پشتینی آدابشوں کو دینے والی آگیائیں واپس نہیں لی جائیں۔ اور جب تک سارودیشک سبھا کے ذریعہ بھیجے گئے میموریل کی سب مانگوں کو پورا نہیں کیا جاتا۔ اور پنڈت رامچندر جی جو دھرم واکیہ دودان پنڈتوں میں سے ایک ہیں راجیہ پرولش کہنے کی ممانعت واپس نہیں لی جاتی۔ اور یہ سمیلن سارودیشک سبھا کو وشواس دلاتا ہے۔ کہ پنجاب کے آریہ اس کی آگیا کے انوکول کاریہ کریں گے۔ اور اس اوسر پر جیسے آپ کریں گے لئے پرسفان کہنے پر تت پر رہیں گے ۔

۵۔ یہ سمیلن اس بات پر سنتوش پرگٹ کرتا ہے کہ ریاست بہاولپور میں آریہ سماج کے پرچار پر راجیہ کی اور سے جو رکاوٹیں ہیں۔ وہ ابھی تک دور نہیں ہوئیں۔ اور ان کے دور کرنے کے لئے نواب صاحب بہاولپور سے سانورودھ پرارتھنا کرتا ہے ۔

۷۔ یہ سمیلن لاہور آریہ سمیلن مورخہ $\frac{۸}{۹۰}$ ۱۲ کے پرستاؤ نمبر ۲ کا سہرش انوموون کرتا ہے۔ اور اکت پرستاؤ کو عملی روپ دینے کے لئے جو سمیتی بنائی گئی تھی۔ اُس کے ذریعہ بنائے گئے آریہ بھراتری منڈل کے ودھان کو سویکار کرتا ہے اور آریہ جنتا اور سماجوں کو پریرنا کرتا ہے کہ اس منڈل کی دھن اور جن سے سہایتا کریں ۔

۱۰۔ یہ سمیلن سارودیشک سبھا کی اگر پرستاؤ کو گرنتھوں ویدک آدی سنسکرت شاستروں کی اُتم بھاشاؤں کے انوواد کرنے کے نشچے کا پرکاش کرتا ہے۔ اور سبھا سے آگرہ کرتا ہے۔ کہ وہ ان انوواد کو جلد از جلد سر سرل اور ہر پرانتی بھاشاؤں میں پرکاشت کرے ۔

۱۲۔ یہ سمیلن شکشا فنڈوں کے ادھیکاریوں سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ شکشا کا کرم اس پرکار بنایا جائے۔ کہ جس سے دیش میں بڑھتی ہوئی بیکاری کو ہٹایا جا سکے۔ شکشا فنڈوں میں پرتیک آدمی کو بھی آوشیک سمفان دینا چاہیئے۔

۱۳۔ یہ سمیلن بیکاری کے سوال کو حل کرنے کے لئے ایک اُپ سمیتی مقرر کرتا ہے۔ جو اس کے سمبندھ میں اپنی تجویز ظاہر کرے۔ اور وہ تجویز سماچار پتروں میں شائع کی جائے۔ اور شبھ کے ویشیوں کے ساتھ پرامرش کرنے کے پشچات اس سمیلن کی کاریہ کارنی سبھا اس کارروائی کو کرے گی۔ اُپ سمیتی کے سبھاسد نمن لکھت ہوں گے ۔

آچاریہ رامدیو جی پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا والے پروفیسر شیو دیال جی اور پروفیسر مہر چند جی ۔

۱۵۔ پنجاب کے آریوں کا یہ سمیلن ۱۹۳۵ء ادبی آریہ ...

(سلسلہ کے لئے دیکھیں صفحہ ۱۸)

پرکاش لاہور

۲۲- اسوج سمت ۱۹۹۱

"پرکاش" کا "دیانند نمبر"

اس سال ۴ نومبر کا پرچہ "دیانند نمبر" ہوگا۔ یکم نومبر کو شائع ہو جائے گا۔ اس طرح رشی نمبر میں صرف ایک ماہ رہ گیا ہے۔ جو رشی نمبر جیسے پرچہ کی تیاری کے لئے کسی طرح بھی زیادہ نہیں اس لئے سارے آریہ جگت سے میرا سانورودھ نویدن ہے۔ کہ اس پرچہ کے متعلق اُن کا جو کرتویہ ہے۔ اُسے وہ جلد پورا کرے۔ آریہ سماجیں دفتر "پرکاش" میں فوراً لکھ کر بھیج دیں۔ کہ اُنہیں رشی نمبر کے کتنے پرچے درکار ہیں۔ میں یہ کہے بنا نہیں رُک سکتا۔ کہ کچھ سالوں سے رشی نمبر کی ترقی رُکی ہوئی ہے۔ اس کی اشاعت گو پیچھے نہیں گئی۔ لیکن آگے بھی نہیں گئی۔ اس کی وجہ زیادہ تر یہ ہے۔ کہ پولیٹیکل روزانوں کے کئی خاص پرچے سال بھر میں نکلتے ہیں۔ عوام کی جن میں آریہ پُرش بھی شامل ہیں۔ توجہ زیادہ تر پولیٹیکل پرچوں کی طرف ہے۔ جب سادھارن طور پر "پرکاش" کی ترقی رُکی ہوئی ہو۔ تو اس کا کوئی خاص پرچہ چھلانگیں مارتے ہوئے کیسے جا سکتا ہے؟ "پرکاش" کے علاوہ میرا تعلق "پرتاپ" سے بھی ہے۔ "پرکاش" جہاں پولیٹیکل امور سے بے تعلق رہتا ہے۔ اور اس کے جیون کا مکھیہ لکشش آریہ سماج کی سیوا کرنا ہے۔ وہاں "پرتاپ" کا مکھیہ لکشش دیش کی راجیہ نیتک سیوا کرنا ہے۔ اس کے ساتھ ہی آریہ سماج کی جو سیوا اس سے ہو سکے۔ اس کے لئے وہ تیار رہتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ "پرتاپ" کے خاص پرچے جو کسی خاص تیاری کے بنا ہی شائع کئے جاتے ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں بکتے ہیں۔ لیکن "پرکاش" کا ایک رشی نمبر جس کے لئے خاص تیاری کرنی پڑتی ہے اور جس کے لئے ایڈیٹر اور مینیجر کو ہفتوں خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ اس اشاعت کو نہیں پہنچتا۔ بعض اوقات تو مجھے خیال آتا ہے۔ کہ شاید آریہ سماج کا ہت اسی میں ہو۔ کہ "پرکاش" کی بجائے "پرتاپ" کا رشی انک نکالا جائے۔ اس صورت میں نہ صرف یہ کہ یہ پرچہ بدرجہا زیادہ لوگوں کے ہاتھوں تک پہنچے گا۔ بلکہ اُسے پڑھنے والوں کا دائرہ بھی وسیع ہوگا۔ اور شاید میں اس خیال کو عملی جامہ بھی پہنا دیتا۔ اگر مجھے اس میں آریہ سماج کا اپمان نظر نہ آتا۔ اس کے معنی میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ اپنے عمل سے اس بات کو تسلیم کر لیا جائے۔ کہ آریہ سماج کا جو کوئی پرچہ مقبول نہیں ہو سکتا۔ دوسرے الفاظ میں اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ آریہ پُرشوں کی نہ صرف یہ کہ آریہ سماج کی گنتی میں دلچسپی کم ہو رہی ہے۔ بلکہ یہ کہ اپنے گورو اور آچاریہ کے پرتی اُن کی بھگتی اتنی نیون ہے کہ وہ سال بھر میں چار آنے خرچ کر کے اس کے گنانواد کرنے والا پرچہ بھی نہیں خرید سکتے۔ یہ سمجھ کر میں نے "پرکاش" کے رشی نمبر کو بند کرنے کا خیال ترک کر دیا ہے۔

اب "دیانند نمبر" شائع ہوگا۔ اور آریہ جگت سے سہایتا ملے یا نہ ملے۔ ہماری طرف سے پوری کوشش ہوگی۔ کہ ہم اسے نہایت شاندار بنائیں۔ لیکن اس سلسلہ میں ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ پولیٹیکل روزانے "پرکاش" کے "دیانند انک" کے مقابلہ میں بہت سستے ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ صاف ہے۔ نہ صرف یہ کہ ان کی اشاعت زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے اخراجات مقابلتاً کم رہتے ہیں۔ بلکہ انہیں اشتہارات زیادہ ملتے ہیں۔ تمام مہذب ممالک میں اخبارات نہایت سستے فروخت ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ چندے کی کمی اشتہارات کی اجرت سے پوری کر لیتے ہیں۔ ہندوستان کے اخبارات مغرب کے اخبارات کی پیروی کرتے ہوئے سستے ہوتے جاتے ہیں۔ جس حد تک وہ سستے ہوتے ہیں۔ اُسی حد تک اُنہیں زیادہ اشتہارات ملتے ہیں۔ اور جس حد تک اُنہیں اشتہارات ملتے ہیں۔ اُسی حد تک ان کی زندگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ دونو باتیں "پرکاش" یا آریہ سماج کے کسی اور اخبار کو میسر نہیں۔ "پرکاش" کے "دیانند انک" کی اشاعت کو دیکھ کر مجھے افسوس ہوتا ہے۔ لیکن اس کے لئے مجھے کسی غیر سے گلہ نہیں۔ اُن کا حق ہے۔ کہ آریہ سماج کے کسی پرچہ کو خریدیں یا نہ۔ لیکن مجھے ان لوگوں سے گلہ ضرور ہے۔ جو آریہ سماج سے سمبندھ رکھتے ہوئے اور رشی دیانند کو اپنا اچاریہ تسلیم کرتے ہوئے اس پرچہ کے لئے چار آنہ کی قلیل رقم بھی نہیں نکال سکتے۔ یہ بھی میں عرض کر دوں کہ گو پولیٹیکل روزانہ اخبارات کے خاص پرچے ایک ایک یا دو دو آنہ کو فروخت ہوتے ہیں لیکن جو پرچے خاص اہتمام سے شائع کئے جاتے ہیں۔ اُن کی قیمت زیادہ رکھنی پڑتی ہے۔ اور رکھی جاتی ہے۔ بمبئی کا باتصویر ہفتہ وار اخبار "ٹائمز آف انڈیا ویکلی" کا ایک پرچہ چھ آنہ کو فروخت ہوتا ہے۔ اور ہزاروں لوگ اُسے خریدتے ہیں۔ "ٹیچ" کا کرسمس نمبر چھ آنہ کو بکتا ہے۔ اسی طرح کرسمس کے دنوں میں جو خاص پرچے شائع ہوتے ہیں۔ اُن کی قیمت آٹھ آنہ سے لے کر دو روپیہ تک ہوتی ہے۔ وجہ یہ کہ جو پرچہ خاص اہتمام سے نکالا جائے۔ جس کا کاغذ بھی عمدہ ہو۔ جس میں تصاویر بھی ہوں۔ وہ چھ آنہ سے کم میں نہیں پڑتا۔ اس لئے اگر آریہ پُرش یہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کا "دیانند انک" بھی خاص اہتمام سے شائع ہو۔ تو انہیں کسی قدر زیادہ خرچ کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ زیادہ خرچ اس لئے بھی ہوتا ہے۔ کہ تمام آریہ پُرش اسے خریدنا اپنا دھرم نہیں سمجھتے۔ ورنہ کوئی وجہ ہے کہ جس صوبہ میں آریوں کی تعداد لاکھوں تک ہو۔ وہاں "پرکاش" کا دیانند انک چالیس پچاس ہزار کی تعداد میں شائع نہ ہو۔

میرے سامنے سوال یہ تھا۔ کہ "پرکاش" کے "دیانند انک" کا حجم گھٹا کر اس کی قیمت گھٹا دوں یا کہ موجودہ قیمت قائم رکھتے ہوئے اُسے بہتر صورت میں شائع کروں۔ اس کا حجم بڑھا دوں۔ اچھا کاغذ لگاؤں۔ اور اچھی تصاویر دوں۔ اگر مجھے یہ اُمید ہوتی۔ کہ قیمت گھٹانے سے "دیانند انک" کی اشاعت بہت بڑھ جائے گی۔ تو شاید میں یہ بھی کر دیتا۔ لیکن جب مجھے یہ بھی اُمید نہ ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی مجھے یہ یقین ہو۔ کہ قیمت کم کرنے سے پرچہ کی خوبی میں فرق آ جائے گا۔ بلکہ یوں کہوں۔ کہ پرچہ پرچہ ہی نہ رہے گا۔ تو میں اس کے لئے کیسے تیار ہو سکتا تھا۔ آخری فیصلہ یہی ہے۔ کہ پرچہ کی قیمت چار آنے ہی رہے گی۔ میں دیکھوں گا۔ کہ اس قیمت کے ہوتے ہوئے اس میں کونسی نئی خوبیاں پیدا کی جا سکتی ہیں۔ میں کوشش کروں گا۔ کہ اس کا حجم بڑھا دیا جائے۔ اور اُسے بہتر اور زیادہ خوبصورت بنانے کے لئے جو کچھ بھی ہو سکتا ہو۔ کیا جائے۔ یہ بھی یاد رہے۔ کہ پہلے کسی سال میں "دیانند انک" میں بچت رہی ہو۔ تو رہی ہو۔ لیکن کچھ سالوں سے اس میں کچھ نہ کچھ خسارہ ہی رہتا ہے جب "پرکاش" میں ہی بچت نہ ہو تو اس کے خاص پرچہ میں کیسے ہوگی؟

"پرکاش" نکالا جاتا ہے۔ تو کیول آریہ سماج کی سیوا کے لئے۔ اور اگر "دیانند نمبر" نکالا جاتا ہے۔ تو وہ بھی اسی لکشش سے۔ اس لئے آریہ پُرشوں کو سماج پریم کے نام پر اپیل کرتے ہوئے میں کہتا ہوں۔ کہ اُنہیں اس پرچہ کو شاندار اور کامیاب بنانے میں میری مدد کرنی چاہئے۔ سمجھو تو سال بھر میں یہ ایک خاص پرچہ نکلتا ہے۔ یہ ایک ایسا تحفہ ہے۔ جو آریہ پُرش اپنے مِتروں کے سامنے پیش کر کے آریہ سماج کی خدمت بجا لا سکتے ہیں۔ اس لئے میں اپنے نویدن کو دُہرا کر اس لیکھ کو سماپت کرتا ہوں۔ اور وہ نویدن یہ ہے:-

۱- ہر ایک آریہ سماج فوراً اپنا آرڈر بھیج دے۔ اور آرڈر دیتے ہوئے اس بات کا دھیان رکھے۔ کہ وہ پہلے سے کم نہیں۔ بلکہ زیادہ پرچوں کی فرمائش بھیجے۔

۲- آریہ پُرش اپنی انفرادی حیثیت میں اس کی مدد کریں۔ اور وہ اس طرح کہ مختلف اصحاب کے پاس یہ پرچہ بھجوانے کے لئے کچھ دان کریں۔ "آریہ گزٹ" اس پرچہ کے لئے ہر سال سینکڑوں ہزاروں روپے جمع کرتا ہے۔ "پرکاش" نے کبھی اس قسم کی اپیل نہیں کی۔ لیکن وہ یہ اُمید ضرور رکھتا ہے۔ کہ "پرکاش" کے پریمی "دیانند انک" کو اُن لوگوں تک پہنچانے کے لئے جو معمولی حالات میں اسے خریدنے کی ضرورت محسوس نہ کریں گے۔ چندہ دینے اور خرچ کرنے سے دریغ نہ کریں گے۔

۳- آریہ وِدوان جس قدر جلد ممکن ہو۔ مضامین بھیجنے کی کرپا کریں۔ اُن کے پاس باقاعدہ درخواست بھی پہنچے گی۔ لیکن اگر کسی کے پاس نہ بھی پہنچے۔ تو وہ میرے اس لیکھ کو ہی درخواست سمجھیں۔

۴- جن لوگوں کو رشی جیون کا کوئی واقعہ معلوم ہو۔ وہ "دیانند انک" کے لئے لکھ کر بھیجنے کی کرپا کریں۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ وہ واقعہ سچا ہو۔ اور اس میں مبالغہ کا کوئی عنصر شامل نہ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ جس طرح حضرت محمد کے گرد رہنے والوں نے گھڑت احادیث جمع ہو گئی ہیں۔ اسی طرح رشی دیانند کے ساتھ بھی لگ جائیں۔

۵- "دیانند انک" کو بہتر بنانے کے لئے اگر کسی بھائی کو کوئی اچھی تجویز سوجھے۔ تو وہ فوراً لکھ کر میرے پاس بھیج دے۔

۶- اور سب سے آخر میں یہ کہ پرتیک آریہ پُرش "دیانند انک" کے [illegible]

حیدر آباد دکن کو

ناظرین "پرکاش" سے چھپا ہوا نہیں۔ کہ پچھلے دنوں آریہ سماج کو نظام سرکار سے کچھ وجہ شکایت پیدا ہوئی تھی۔ یہ شکایت نمایاں طور پر ہمارے سامنے اُس وقت آئی۔ جبکہ پنڈت رامچندر جی دہلوی پر مقدمہ چلایا گیا۔ اور آخر کار مقدمہ واپس لے کر ان کا داخلہ ریاست میں بند کر دیا گیا۔ سارودیشک سبھا یعنی انٹرنیشنل آرین لیگ نے یہ معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور نظام سرکار کے ساتھ خط و کتابت کی۔ اس نے مطالبہ کیا کہ آریہ سماج ایک خالص دھارمک سوسائٹی ہے۔ اس لیے اسے ریاست میں اپنے دھرم کے پرچار کے لئے وہی حقوق حاصل ہونے چاہئیں۔ جو مسلمانوں کو تبلیغ کے لئے ہیں۔

اس پر نظام سرکار کے پولیٹیکل ممبر نے جواب دیا۔ کہ ریاست جملہ مذاہب کے ساتھ رواداری کا سلوک روا رکھتی ہے۔ سب کو اپنے عقائد کی اشاعت کے لئے مساوی حقوق حاصل ہیں۔ آریہ سماج پر کوئی خاص پابندیاں عائد نہیں ہیں۔

سارودیشک سبھا نے اس دعویٰ کی تصدیق کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کسی سادھارن اُپدیشک کے ذریعہ نہیں۔ بلکہ آریہ سماج کے ذمہ دار نیتاؤں کے ذریعہ۔ فیصلہ یہ ہے۔ کہ شری نارائن سوامی جی پردھان آریہ سارودیشک سبھا۔ شری سوامی سوتنترانند جی آچاریہ دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور۔ شری رام دیو جی اپ پردھان سارودیشک سبھا و سابق مکھیہ ادھشٹاتا و آچاریہ گورکل کانگڑی اور شری مہاشے پرتاپ جی ۱۷ اکتوبر کو حیدرآباد جائیں۔ اور وہاں ویدک دھرم کا پرچار کریں۔ مجھے امید ہے۔ کہ جس وقت یہ پرچہ ناظرین کے ہاتھوں میں پہنچے گا۔ یہ ڈیپوٹیشن حیدرآباد کو روانہ ہو چکا ہوگا۔

ناظرین "پرکاش" محسوس کریں گے۔ کہ آریہ سماج اس کام کے لئے ان چار سے زیادہ ذمہ دار اصحاب منتخب نہ کر سکتا تھا؟ وہ حیدرآباد جا رہے ہیں۔ ستیاگرہ کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ پُر امن طریقوں سے اپنے دھرم کا پرچار کرنے۔ اور یہ جاننے کے لئے کہ کیا ریاست میں آریہ سماج کو اپنے دھرم کے پرچار کے لئے وہی حقوق حاصل ہیں۔ جو مسلمانوں اور عیسائیوں کو ہیں۔ گویا ایک طرح سے نظام سرکار کی پرکھ ہے۔ میری خواہش ہے۔ کہ وہ اس میں پوری اُترے۔ تاکہ آریہ سماج یہ اعلان کرنے کے قابل ہو۔ کہ ریاست میں آریہ سماج کو کوئی شکایت نہیں لیکن اگر کہیں اس کے راستہ میں ریاست کی طرف سے مشکلات کھڑی کی گئیں۔ تو ملک بھر کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ اس کی طرف سے مذہبی رواداری کا دعویٰ ایک کوری ڈینگ ہے۔

(کرشن)

آرین کانگرس سرگودھا

آرین کانگرس سرگودھا کی بے نظیر کامیابی پر پنجاب کے آریوں کو عموماً اور سرگودھا کے آریوں کو خصوصاً مبارکباد دیتا ہوں۔ اس سمیلن نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ آریوں میں دیش بھگتی کا جذبہ کس حد تک موجزن ہے۔ اردگرد کے مقامات سے آریہ پرشوں کا بھاری تعداد میں آنا تو لازمی تھا۔ لیکن دور دراز مقامات سے بھی آریہ پرش پہنچے ہوئے تھے۔ وہ کس قدر تعداد میں آئے۔ یہ کہنا مشکل ہے۔ لیکن یہ بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ رشی لنگر میں ہزاروں لوگ بھوجن کرتے رہے۔ اس لنگر کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی۔ کہ بھوجن تیار کرنے کا کام دیویوں نے اپنے اوپر لے رکھا تھا۔ چالیس پچاس دیویاں ایک ہی وقت روٹی پکاتی دیکھی گئیں۔ اور یہ ان ہی کی بدولت ہے۔ کہ ایک ہزار آدمی ایک ساتھ بھوجن کرتے تھے۔ سمیلن کے پردھان آچاریہ رام دیو جی کا جلوس نہایت شاندار تھا۔ جوش کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ سمیلن کے دو نو دن ہزاروں کی تعداد میں استری اور پرش جمع ہوتے رہے۔ دھارمک۔ سماجک اور نیتک کئی قسم کے ریزولیوشن پاس ہوئے۔ ان ریزولیوشنوں کی تفصیل میں جانا میرا کام نہیں۔ میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ اس سمیلن میں وہ تمام پرستاو پیش اور پاس ہوئے۔ جن کا بھارت ورش کی ہر پرکار کی اُنتی سے گہرا سمبندھ ہے۔ اس وقت ہمارے دیش میں کئی قسم کے سمیلن ہوتے ہیں۔ ایک وہ ہیں۔ جن کا تعلق صرف راج نیتی سے ہے۔ جیسے انڈین نیشنل کانگرس۔ دوسرے وہ ہیں۔ جو راج نیتی سے کوسوں دور بھاگتے ہیں۔ انہیں مختلف جماعتوں کی سماجک اور زیادہ سے زیادہ دھارمک اُنتی کی فکر ہے۔ لیکن سرگودھا کا سمیلن ایک ایسا سمیلن ہے۔ جس میں دھارمک۔ سماجک۔ نیتک اور شکھشا سمبندھی تمام پرشن شامل ہیں۔ یہ سمیلن اگر ترقی کرتا گیا۔ اور مجھے وشواس ہے۔ کہ کرتا جائے گا۔ تو کسی وقت کم از کم آریہ بھائی کو کسی اور سمیلن کی ضرورت نہ رہے گی۔ سمیلن کے پردھان آچاریہ رام دیو کا بھاشن خاص طور پر پڑھنے کے قابل ہے۔ اور میں ایک ایک آریہ ہندو سے کہوں گا۔ کہ وہ اس کا مطالعہ ضرور کرے۔ اس سے اسے جہاں یہ معلوم ہوگا۔ کہ آریہ سماج ایک سارودیشک سبھا ہوتے ہوئے کبھی دیش و شنش کے پالیٹکس میں حصہ نہیں لے سکتی۔ وہاں یہ بھی کہ آریہ سماجیوں کا پرم کرتویہ ہے۔ کہ وہ اپنے دیش کی اُنتی میں دلچسپی لیں۔ کیونکہ انکے آچاریہ رشی دیانند نے جہاں منشیہ ماتر کو ویدک دھرم کی دعوت دی ہے۔ وہاں اپنی جنم بھومی کو نہیں بھلایا۔ آریہ سماج کے بانی کی حیثیت میں وہ منشیہ ماتر کے گورو تھے۔ لیکن ہندوستانی ہونے کی وجہ سے وہ دیش بھگت بھی تھے۔ اور اُنہوں نے ہمیں دیش بھگتی کا پاٹھ پڑھایا۔ آریہ سماج کا ورتمان پالیٹکس سے کوئی سمبندھ نہیں لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ آریہ سماجی اپنے دیش کے پالیٹکس میں کوئی حصہ نہ لیں۔ اس وقت بھی کئی سبھائیں ہیں۔ جو بھارت کی نیتک اُنتی کے لئے سنگٹھت کی گئی ہیں۔ لیکن آریوں کی پراچین شُدھ نیتی کا پرچار کرنے والی کوئی سبھا نہیں۔ میرے کئی بھائی جنہوں نے مغربی تہذیب کی گود میں پرورش پائی ہے۔ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ پالیٹکس کی تعلیم ہمیں مغرب سے ملی ہے۔ میں یہ نہیں مانتا۔ بخلاف اس کے میرا یہ مت ہے۔ کہ دیش بھگتی کی جیسی اعلے تعلیم ویدوں میں موجود ہے۔ اور کہیں کیا ملیگی۔ اگر کسی کو میرے اس دعویٰ میں شک ہو۔ تو اتھروید کا بھاشیہ پڑھ لے یا کسی سے سُن لے میں آشا کرتا ہوں۔ کہ اس سمیلن کی ابتدا جیسی شاندار ہوئی ہے۔ ویسی ہی اس کی ترقی بھی شاندار ہوگی۔

(کرشن)

بقیہ ایڈیٹوریل

کرو بھیج کیونکہ کا ہی کیے۔

آریہ پرشوں نے بھروسہ اس نوین پردھان نے دیانند میں انہیں وشواس دلاتا ہوں۔ کہ "پرکاش" کا "دیانند انک" ان کی آشاؤں کو پورن کرے گا۔

ایک نوین بات اور۔ اور وہ یہ کہ اس سال بھی "دیانند انک" کے اردو اور ہندی دو ایڈیشن نکلیں گے۔ اور وہی ہیڈر ایم اے اس خاص پرچہ کے ایڈیٹر ہوں گے۔

(کرشن)

لالہ دینا ناتھ جی کا پرلوک گمن

یہ خبر سارے ہندو جگت میں بڑے شوک سے سنی جائے گی۔ کہ ہندو جاتی کے مایۂ ناز ادیب اور ہندو جرنلسٹوں کے بھیشم پتامہ لالہ دینا ناتھ جی طویل علالت کے بعد بدھ وار ۲۰ / اکتوبر ۱۹۳۴ء کو بارہ بجے اس اسار سنسار سے چل بسے ہیں۔ آپ کی مرتیو سے نہ صرف آپ کے سمبندھیوں کو ہی نقصان پہنچا ہے۔ بلکہ ہندو جاتی کو بھی اس کا ایک رتن بےطرح داغِ مفارقت دے گیا ہے۔ اس ناقابلِ تلافی نقصان میں جہاں ہم لالہ جی کے سمبندھیوں سے اپنی گہری سہانبھوتی کا اظہار کرتے ہیں۔ وہاں ایشور سے سورگیہ کے آتما کے لیے بھی سدگتی کی پرارتھنا کرتے ہیں۔

مرزائیوں کی پریشانی

جب ڈپٹی عبداللہ آتھم کے خلاف بڑے مرزا کی پیش گوئی غلط ثابت ہوئی۔ تو مرزائیوں کو سر چھپانے کے لئے کوئی جگہ نہ ملتی تھی۔ چنانچہ حافظ نور محمد صاحب ساکنہ فیض اللہ مرزائی لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"ہم اپنے گاؤں میں چلے گئے۔ تو لوگ ہم کو مخول کرتے تھے۔ کہ پیش گوئی جھوٹی نکلی اور وہ (آتھم) نہیں مرا۔ ہم بڑے شرمندہ تھے۔ تین دن باہر نہ نکلے تیسرے دن میں اور میاں چراغ علی صاحب جو حافظ حامد علی صاحب کے حقیقی چچا تھے۔ شام کے بعد حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت اور کوئی وہاں نہ تھا صرف ہم دو ہی تھے۔ حضرت صاحب مسجد میں تشریف لائے۔ ہم نے عرض کیا۔ کہ حضرت لوگ ہم کو مخول کرتے ہیں۔ اور ہم کو کوئی جواب نہیں آتا۔ آپ نے فرمایا۔ "سکینت ایمان مشکلات کے وقت پوشیدہ ایمان کبھی فائدہ دے جاتا ہے۔ اس پر آپ نے ایک بڑی لمبی تقریر کی۔ دل میں کچھ شبہ پیدا ہوا۔ اس وقت ایسا معلوم ہوا۔ کہ میں منافق ہوں" ؛

("الحکم" ۔ قادیان ۔ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۳)

ہمارا یقین ہے۔ کہ حافظ صاحب دل سے منافق نہ تھے۔ بلکہ یہ سوچ رہے تھے۔ کہ ایک جھوٹی پیش گوئیاں شائع کرنے والا شخص کس منہ سے لمبی تقریر کر رہا ہے۔ اور اپنے مریدوں کی آنکھوں میں دھول ڈال رہا ہے ؛

قرآن کا نزولِ ثانی

مسلمانوں کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ خدا نے قرآن کا الہام مکمل طور پر حضرت محمد صاحب پر نازل کر دیا۔ اور نازل کر کے حضرت صاحب کو خیر البشر اور خاتم الانبیاء قرار دے دیا۔ لیکن ہمارے مرزائی دوست فرماتے ہیں۔ کہ یہ سب غلط ہے۔ حضرت صاحب پر قرآن کریم کا تو پہلا نزول ہوا لیکن نزول کا دروازہ بدستور کھلا رہا۔ اور آخر مرزا صاحب کو وہ شان عطا ہوئی۔ کہ خدا کو قرآن کا الہام دوبارہ نازل کرنا پڑا۔ جیسا کہ ذیل کی سطور میں دعویٰ کیا گیا ہے:۔

"مرزا صاحب کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا ایسا وسیع علم عطا فرمایا۔ کہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ آپ کے وقت میں ایک طرح قرآن کریم کا دوبارہ نزول ہوا" ؛

("الفضل" ۔ ۵ ستمبر ۱۹۳۴ء)

الفاظ صاف ہیں۔ موٹا مطلب یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب نے دنیا میں آکر خدا کو اس امر کی ضرورت کا احساس کرایا۔ کہ وہ حضرت محمد صاحب کو خاتم الانبیاء بنا کر جو غلطی کر چکا ہے۔ اس کی تلافی یوں کرے۔ کہ قادیان کے بروزی نبی پر قرآن کے الہام کو دوبارہ نازل فرمائے۔ اور اسلام کی لاج رکھے ؛

مرزا صاحب کی تعلیمی قابلیت

مرزائی خواہ بڑے مرزا کی علمی قابلیت کے متعلق دنیا کو کتنے ہی سبز باغ دکھلائیں لیکن سچ تو یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب کی تعلیمی قابلیت صفر کے قریب قریب تھی۔ چنانچہ قادیانیوں کا الہامی گزٹ "الفضل" لکھتا ہے کہ:۔

"حضرت مسیح موعود ...... کسی مشہور مدرسہ کے تعلیم یافتہ نہ تھے۔ معمولی لیاقت کے استاد آپ کی تعلیم کے لئے رکھے گئے۔ جنہوں نے عام مروجہ درسی کتب کا بالکل ابتدائی حصہ آپ کو پڑھا دیا ...... دیہاتی زندگی میں معمولی کتب کے پڑھنے سے جس قدر علم ایک عام انسان حاصل کر سکتا ہے۔ اسی قدر آپ کو حاصل تھا" ؛

("الفضل" ۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۳۴ء)

سبحان اللہ۔ تعلیمی قابلیت اتنی۔ اور دعویٰ یہ کہ علمائے اسلام میرے مقابلہ پر قرآن کی تفسیر لکھیں۔ اور دیکھیں۔ کہ میں کس طرح ان کے پرخچے اڑاتا ہوں۔ کسی نے شاید ایسے ہی موقع کے لئے کہا ہے ؎

یہ منہ اور مسور کی دال

مرزا صاحب کی پیش بندی

مرزائیوں کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ ہمارے بڑے مرزا صرف خدا پر ہی توکل رکھتے تھے۔ اور کبھی دنیا کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ لیکن سچ تو یہ ہے کہ مرزا صاحب بڑے موقع شناس تھے۔ اور ہمیشہ ہر کام میں بڑی پیش بندی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب مسٹر کلارک والا مقدمہ پیش تھا۔ تو مرزا صاحب نے رات کے بارہ بجے ہی فیض اللہ چک پیادہ بھیجا۔ تا کہ وہ مرزا اسمٰعیل بیگ اور بھائی عبدالرحیم کو جا کر کہے۔ کہ میاں فضل الٰہی کو ساتھ لے کر قادیان آ جاؤ۔ اور میاں فضل الٰہی کو بلانے کی وجہ حافظ نور محمد صاحب کے خیال میں یہ تھی۔ کہ ممکن ہے ضمانت وغیرہ کی ضرورت پیش آئے" ؛

("الحکم" ۔ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۴)

نہ معلوم مذکورہ پیش بندی کرتے وقت مرزا صاحب کا خدا کیوں چپ ہو گیا۔ اور کیوں اس نے یہ نہ بتلایا۔ کہ میاں فضل الٰہی کو تکلیف دینے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ عدالت نے ضمانت وغیرہ نہیں مانگنی۔ یہ سارا واقعہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ مرزا صاحب کو الہام وغیرہ تو نہ ہوتا تھا۔ محض ڈھکل پچو اور غیر منظم باتوں کو آپ الہام سمجھ لیا کرتے تھے ؛

مذہبی انارکسٹوں کی حمایت

دنیا کی یہ سخت بدقسمتی ہے۔ کہ جملہ مذاہب میں سے اگر کسی مذہب کے علماء نے اپنے ہم مذہبوں کو مذہبی انارکسٹ بننے کی کھلی چھٹی دی ہے۔ تو وہ متعدد شوریدہ سر ملاّ ہیں۔ جو کہ اسلام اور اس کے حواریوں کو ایسے روپ میں پیش کرتے ہیں۔ کہ ایک غیر مذہب کے پُرامن شہری کے لئے اس روپ کی تعریف کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ مذہب کے نام پر قتل کرنے والوں کی حمایت کرتے ہوئے مرزائیوں کا سرکاری آرگن لکھتا ہے۔ کہ:۔

"اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ دنیا میں ایسے حادثات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ کہ جب کسی شخص کے لئے کوئی محرک انتہائی اشتعال کی صورت پیدا کر دیتا ہے۔ تو وہ ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے۔ اور وہ آپے سے باہر ہو کر کچھ کر گزرتا ہے۔ جو معمولی حالات میں ہرگز نہیں کر سکتا۔ قانون میں بھی اس کا کافی لحاظ رکھا جاتا ہے" ؛

("الفضل" ۔ ۲۷ ستمبر ۱۹۳۴ء)

حیرت کا مقام ہے۔ کہ مذکورہ سطور ایسے پرچہ میں لکھی گئی ہیں۔ جو کہ ہر سال رونا روتا ہے۔ کہ اس کے پانچ ہم خیال بھائیوں کو حکومتِ افغانستان نے بلا وجہ شہید کر دیا۔ اگر مذکورہ وجہ کوئی معنی رکھتی ہے۔ تو وہ صرف یہی ہے کہ مرزائی اس بات کے حق میں ہیں۔ کہ غیر مسلموں کو مذہب کے نام پر قتل کرنے والے مسلمان مجرم کہلانے کی بجائے غازی علم کہلانے کے مستحق ہیں ؛

"مدینہ" کی شرانگیزی

ایک مسلمان خواہ اپنے آپ کو کتنا ہی قوم پرست بیان کرے۔ وہ اپنی تنگ دلی اور متعصبانہ ذہنیت کو جلد چھوڑنے کا نام نہیں لیتا۔ چنانچہ "مدینہ" جیسا قوم پرست مسلم پرچہ آریہ سماج کے خلاف گوہر افشانی کرتے ہوئے ذیل کی شرر افشانی کرتا ہے:۔

"آریہ سماج کے ابتدائی اصول مذہبی جو کچھ بھی ہوں۔ لیکن آج ان کا سب سے بڑا اصول دل آزاری۔ فساد انگیزی اور فتنہ پروری کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں یہ لوگ آپس میں بھی لڑتے ہیں۔ دوسروں سے بھی لڑتے ہیں۔ اور دو دوستوں کے درمیان اس قدر عیاری سے فتنہ کا بیج بوتے ہیں۔ کہ وہ برسوں لڑتے رہتے ہیں" ؛

("مدینہ" ۔ بجنور)

مذکورہ سطور کو شائع کرتے وقت "مدینہ" نے شاید اتنا نہیں سوچا۔ کہ یہی وہ الزام ہے جو کہ لوگ ابتدا میں مذہب اسلام کے خلاف لگایا کرتے تھے۔ اور صحابہ کی تحقیر کیا کرتے تھے۔ اگر مخالفین کے شر انگیز الزامات کی وجہ سے ایک مسلمان کی نظر میں اسلام بدنام نہیں ہوتا۔ تو "مدینہ" کی مذکورہ شر انگیزی سے آریہ سماج کے پاک ریکارڈ پر کیا آنچ آ سکتی ہے۔ آریہ سماج تو ابتدا سے اس قسم کی شر انگیزی کے باوجود ترقی کرتا آیا ہے۔ اور آخیر دم تک کرتا جائے گا ؛

خاوند سے جدا رہنے کا حکم

جہاں بھارت ورش کی غیر ملکی حکومت کے ماتحت ہندوستانیوں کو اور کئی طرح کی سیاسی .... Disabilities کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ وہاں بدقسمتی سے ان کا مجلسی شیرازہ بھی ڈھیلا کئے جانے لگا ہے۔ چنانچہ تازہ اطلاع آئی ہے۔ کہ ترنگ زئی کے سرخ پوش لیڈر خان بدت خان کی شادی شدہ دختر اور خان زرین خان صاحب کی بھتیجی سے اسسٹنٹ کمشنر چارسدہ نے اس بات کے لئے ضمانت طلب کی ہے۔ کہ وہ اپنے خاوند کے پاس نہ رہے۔ چونکہ اس عصمت مآب خاتون نے اس غیر منصفانہ حکم کی تعمیل نہیں کی۔ اس لئے وہ ۱۲ ستمبر سے حوالات میں بند ہے ؛

اگر مذکورہ اطلاع درست ہے۔ تو ہمارا خیال ہے۔ کہ اسسٹنٹ کمشنر نے ایک پٹھان دیوی کو اپنے جائز پتی سے جدا رہنے کا حکم دے کر ایسی کارروائی کی ہے جس کی جتنی مذمت کی جائے اتنی ہی کم ہے۔ اگر حکام وقتاً فوقتاً اسی قسم کے حکم صادر فرمانے شروع کر دیں۔ تو اس سے ہندوستانیوں کی خانگی زندگی کے تلخ ہو جانے کا سخت اندیشہ ہے۔

ہم چیف کمشنر صوبہ سرحد کی توجہ اس امر کی طرف منعطف کرا کر ان سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے صوبہ کے افسر پر کو جلد از

قادیانی نبی کا فاتحانہ جنازہ

جب اسلامی ارواح سے اللہ میاں نے پوچھا تھا۔ "الست بربکم" اور مومنوں نے جواب میں کہا تھا۔ "قالو بلےٰ" تو میں نے قادیان شریف کی سمت الراس پر قیام کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"من مداح قادیانی" مرزائی مجھ سے یونہی ناراض ہوتے ہیں۔ وہ تو کبھی آنجہانی مرزا صاحب کی وظیفہ خوانی کرتے ہوں گے۔ میں تو ہر ہفتہ جب تک قادیان کے ٹلی یا بروزی نبی کی مرثیہ خوانی نہ کروں مجھے روٹی ہضم نہیں ہوتی۔ جہاں مسلمان حضرت محمدؐ کو خاتم الانبیاء سمجھتے ہیں۔ وہاں میں آنجہانی مرزا صاحب کو ختمۂ نبوت یقین کرتا ہوں ؛

میرا خیال ہے۔ جب تک میں زندہ ہوں۔ بڑا مرزا زندہ ہے۔ کیونکہ وہ میرا ممدوح ہے۔ اور میں اس کا مداح ہوں۔ مرزا میرا چاند ہے۔ میں اس کا چکور ہوں۔ مرزا میرا ہیرو ہے۔ میں اس کا ثناء گو ہوں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ آج مرزا زندہ ہوتا اور اس کی آسمانی منکوحہ اس کے ہونٹوں کے پاس اپنا جو بچا تھا سو آکے کراہتی کی مزاج پرسی کرتی۔ لیکن بُرا ہو مولانا ثناء اللہ کا۔ انہوں نے میرے مرزا کو مار کر ہی دم لیا۔ اور یہ نہ سوچا۔ کہ میرے جیسے "مرثیہ خوان مرزا" رنڈوے رہ کر کیا کریں گے؟

اپریل ۱۹۰۸ء کا ذکر ہے۔ میرے محترم مرزا صاحب بمعہ عیال قادیان سے لاہور تشریف لائے اور خواجہ کمال الدین اور ڈاکٹر سید محمد حسین کے مکانات واقعہ احمدیہ بلڈنگز میں فروکش ہوئے۔ ڈاکٹر عبد الحکیم پٹیالوی کا خدا بھلا کرے۔ ان کی پیش گوئی دوڑی دوڑی یہاں بھی پیچھے آ گئی۔ مکرم مرزا صاحب نے اس عتاب خوردہ پیش گوئی سے بچنے کے لئے "در و دیوار بند کر کے" اور "چادریں اوڑھ لیں" لیکن پیش گوئی کچھ ایسی عجوبۂ روزگار تھی۔ کہ وہ ان چادروں میں داخل ہو گئی۔ اور داخل بھی ایسے طریق سے ہوئی۔ کہ غریب مرزا کو اس نے نشانہ بنا کر دم لیا ؛

چنانچہ اس پیشگوئی کا اثر سمجھو کہ ہمارے ممدوح مرزا کے دشمن مرزائیوں کو ذیل کا شرح فرسا اعلان کرنا پڑا :-

"برادران! جیسا کہ آپ سب صاحبان کو معلوم ہے۔ حضرت اماما مولانا حضرت مسیح موعود مرزا صاحب قادیانی کو اسہال کی بیماری بہت پرانے تھی۔ اور جب آپ کوئی دماغی کام زور سے کرتے تھے۔ (لوٹ جاتی تھی) حضور کو بیماری بسبب کھانا نہ ہضم ہونے کے تھی۔ اور چونکہ دل سخت کمزور تھا۔ اور نبض ساقط ہو جایا کرتی تھی ...... تاریخ ۲۵ کی شام کو جبکہ آپ سارا دن

"پیغام صلح" کا مضمون لکھنے کے بعد سیر کو تشریف لے گئے۔ تو واپسی پر حضور کو پھر اس بیماری کا دورہ شروع ہو گیا ......

...... قریباً گیارہ بجے اور ایک دست آیا۔ طبیعت از حد کمزور ہو گئی ......

تقریباً دو اور تین بجے کے درمیان ایک اور بڑا دست آ گیا۔ جس سے نبض بالکل بند ہو گئی ......

...... برادرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو بھی گھر سے طلب کیا۔ اور جب وہ تشریف لائے۔ تو مرزا یعقوب بیگ صاحب کو اپنے پاس بلا کر کہا۔ کہ مجھے اسہال کا دورہ ہو گیا ہے۔ آپ کوئی دوا تجویز کریں۔

کی۔ جو اس وقت خدا کے مسیح کے جسم مبارک کے پاس موجود تھے" ؛
(صفحہ ۵۵ سوانح حضرت مسیح موعود)

اس نظارہ کو ایک صاحب نے ان الفاظ میں بیان کیا تھا :-

"نتیجہ یہ ہوا۔ کہ تمہارا پیغمبر ہیضہ کی وبا میں مبتلا ہو کر عذاب سے مرا۔ اس کی موت کے بعد جو درگت اس کی ہوئی۔ اس کا اندازہ وہ لگا سکتے ہیں۔ جو مرزا کی موت کے دن یعنی منگلوار بتاریخ ۲۶ مئی لاہور میں تھے۔ سینکڑوں مسلمان بڈھے خواجہ کمال الدین

عائشہ صدیقہؓ کی امتیازی شان

فرنہ لے حدیث کے اعتراضات پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا ثناء اللہ نے ذیل کے تیرھویں سوال کا ذکر کیا ہے :-

"عائشہ صدیقہ رضہ خود روایت کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ مرض وفات میں اپنی بیویوں سے پوچھتے تھے۔ کہ میں کل کہاں رہوں گا۔ اور آپ کی مراد یہ تھی۔ کہ عائشہ کی باری کب ہے۔ تو سب بیویوں نے اجازت دی۔ کہ آپ عائشہ رضہ کے ہاں ٹھہریں۔ اور جب آپ کی روح قبض ہوئی۔ تو آپ کا سر عائشہ رضہ کے سینہ اور گلے کے درمیان تھا۔ اور آپ کا لعاب عائشہ رضہ کے لعاب سے ملا ہوا تھا" (بخاری پارہ ۲۱ کتاب النکاح۔ باب ۲۰۲)

("اہلحدیث" ۔ ۲۱ر ستمبر ۱۹۳۲ء ۔ صفحہ ۶)

علاج شروع کیا گیا۔ چونکہ حالت نازک ہو گئی تھی۔ اس لئے ہم پاس ہی ٹھہرے رہے۔ اور علاج باقاعدہ ہوتا رہا۔ مگر پھر نبض واپس نہ آئی۔ یہاں تک کہ ۱۰½ بجے صبح ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت اقدس کی روح اپنے محبوب حقیقی سے جا ملی" ؛
(ضمیمہ اخبار "الحکم" قادیان مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء)

صد حیف! میرے دشمن مرزائیوں نے میرے مرزا کو ارنا تھا۔ مار کر دم لیا۔ جونہی مرزائیوں نے میرے مرزا کو مار دیا۔ اور لاہور والوں کو ان کے اس کارنامہ کا پتہ لگا۔ تو کارپردازان "دائرۃ المعارف" لکھتے ہیں۔ کہ :-

"مخالفین کے گروہ در گروہ چاروں طرف سے امنڈ کر آ گئے۔ اور گالی گلوچ، تمسخر و استہزاء سے ان چند اصحاب کو تنگ کرنے کی کوشش

بلیبلڈنگ کے مکان کے سامنے جہاں مرزا ٹھہرا تھا۔ مرزا کا سیاپا پیٹ رہے تھے۔ حالت یہاں تک پہنچ چکی تھی۔ کہ اگر پولیس کی مدد نہ لی جاتی۔ تو مسلمان مرزا کا جنازہ سٹیشن تک پہنچنے نہ دیتے۔ اس وقت کا نظارہ بھی کیسا عبرتناک تھا۔ ہزاروں مسلمان مرزا پر لعنت بھیج رہے تھے" ؛
("پرکاش" ۔ ۱۴ر جیٹھ سمت ۱۹۶۵)

جب ہمارے محترم رفیق مولانا ثناء اللہ کو مرزا کے جیل لینے کی اطلاع پہنچی۔ تو انہوں نے ذیل کی مرثیہ خوانی کی :-

"افسوس کہ میں اس روز اعظم گڑھ سے امرت سر آیا ہوا ریل کے سفر میں تھا۔ ورنہ عجب نہیں۔ کہ جس وقت جنازہ آپ کا سٹیشن امرتسر پر آیا تھا۔ خاکسار بلند آواز سے کہتا۔ ع

"عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے"

اور آپ کے خلیفہ راشد حکیم نور الدین صاحب کو مرزاجی کا اشتہار منقولہ بالا دکھا کر پوچھتا۔ کہ مرزا صاحب نے جلدی کیوں کی۔ ابھی تو میں زندہ ہوں۔ پھر وہ کیوں چل دیئے؟ ایسی بیوفائی بھی کیا۔ ایسے مسیح ایسے مہدی۔ ایسے کرشن۔ ایسے ابن اللہ بےمروتی آہ!

قتل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا
پر ترے عہد سے پہلے تو یہ دستور نہ تھا

الحمد للہ مرزا صاحب میرے مقابلہ پر اپنے کذب اپنے افترا اپنے دجل غرض اپنے ہم صفت معشوق ہونے پر مہر کر گئے۔ جس کی بابت میں ان کا مشکور ہوں۔ اور اس احسان کے عوض میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں ؎

بخش دے اس بت سفاک کو اے داور حشر
خون خود مجھ میں نہ تھا خون کا دعویٰ کیا!

ہاں یاد آیا۔ کہ مرزا صاحب کے بے وقت انتقال سے یہی نہیں۔ کہ بموجب اشتہار مرقومہ آپ کے مشن اور آپ کی نبوت کو صدمہ پہنچا۔ بلکہ کئی اور ایسے اسباب جمع ہو گئے۔ جو فرداً فرداً بھی قادیانی مشن کو صدمہ پہنچا رہے ہیں ؛

منجملہ آسمانی منکوحہ کا نکاح ایک عظیم الشان امر ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب کی برادری میں ایک لڑکی تھی۔ جس کا والد ہوشیارپور کا رہنے والا تھا۔ اس کے والد کو مرزا صاحب نے پیغام نکاح دیا۔ مگر بوجوہات مختلفہ وارثان معصومہ نے انکار کر دیا۔ اس پر مرزا صاحب نے ان کو دھمکایا کہ اگر تم نے اس لڑکی کو کسی اور جگہ بیاہ دیا۔ تو بیوہ ہو کر میرے پاس آئے گی۔ رسالہ کرامات الصادقین میں آپ نے اخیر صفحہ پر لکھا ہے کہ مجھے خدا نے بذریعہ الہام کہا ہے۔ کہ اس عورت کا خاوند اور باپ یوم نکاح سے ۳ سال تک مر جائیں گے۔ اور ان کے مرنے کے بعد اس عورت کو ہم پھر (مرزا کی) طرف پھیر لائیں گے۔ اس پیش گوئی کے متعلق جب کبھی سوال ہوا۔ تو یہی جواب ملا۔ کہ میں کیا مر گیا ہوں؟ میری زندگی میں مسماۃ مذکورہ میرے نکاح میں آ جائے گی۔ مگر افسوس کہ آج اس امید کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ اور مرزا صاحب یہ شعر پڑھتے ہوئے تشریف لے گئے ؎

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا"

("اہلحدیث" ۔ امرتسر)

پرانتیہ آریہ سمیلن سرگودھا کی مکمل کارروائی

(ایک معزز وزیٹنگ کے قلم سے)

سرگودھا میں آریوں کے عظیم الشان اجتماع اور انکے جوش کو دیکھ کر معلوم ہوتا تھا کہ آریہ سماج ترقی اور کامیابی کی شاہراہ پر تیزی کی سپیڈ سے گامزن ہے۔ اور آریہ ورت کی موجودہ قنوطیت کو تبدیل کرنے میں نہایت تیزی سے چلنا پراپت کر سکتا ہے۔

سالانہ جیسا کہ پہلے بھی ہے بحیرہ پرانتیہ منتروں سے کانفرنس ۲۸ ستمبر کو شروع ہوئی۔ پنڈال میں سینکڑوں نرناری کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ ایک آریہ کا دل بلیوں اچھل رہا تھا۔ سرگودھا شہر ایک حلقہ سے اور پنڈتاؤں کے علاوہ باہر کی آریہ سماجوں سے سینکڑوں کی تعداد میں آریہ بھائی آئے ہوئے تھے۔ لاہور سے پنڈت مولا رام جی اور لالہ نند لال جی آریہ اپ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پدھارے ہوئے تھے۔ نیز سنیاسی مہاتما۔ اپدیشک اور ٹیچنگ بھی موجود تھے۔

سمیلن کے سبھاپتی آچاریہ رام دیو جی سوامی ستیہ آنند جی۔ سوامی ودیا نند جی۔ پرنسپل شیو دیال جی اور پنڈت گیان چند جی آرہے تھے۔ ۵ بجے کی گاڑی پر پدھار رہے تھے۔ گاڑی کے آنے سے قبل ہی ہزاروں آریہ بھائی سٹیشن پر موجود تھے۔ علاوہ ازیں لالہ سکھ رام جی کی ادھیکشتا میں آریہ ویر دل۔ بھجن منڈلیوں اور بینڈ کا انتظام بہت اعلیٰ تھا۔ جس وقت گاڑی سٹیشن پر پہنچی۔ آچاریہ جی کا سواگت اوم اور ویدک دھرم کی جے کے نعروں سے کیا گیا۔ اس وقت کا نظارہ بہت ہی دلخوش کن تھا۔ آچاریہ جی کا جلوس موٹروں ننگی تلواروں کے ساتھ روانہ ہوا۔ اور شہر کے درشکوں سے مترادھا کے پھول پراپت کرتا ہوا بڑے بڑے بازاروں میں سے گزرتا ہوا ۹ بجے آریہ سماج مندر میں سماپت ہوا۔ جلوس بہت لمبا تھا۔ بھجن منڈلیوں کے علاوہ گھنٹہ پارٹی بھی تھی۔

جھنڈا لہرانے کی رسم

۲۹ ستمبر کو صبح ۷ بجے آدھی سے سمیلن کی کارروائی آرمبھ ہوئی۔ اوم کے پوتر جھنڈا کو لہرانے کے لئے آریہ استری پرشوں کا تانتا بندھ گیا۔ آریہ سماج کا وشال بھون کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ہر ایک آریہ پرش کی نظر جھنڈے کی طرف لگی ہوئی تھی۔ سوامی ستیہ آنند جی نے اپنے پوتر ہاتھوں سے اوم کے جھنڈے کو لہرایا۔ جب جھنڈا آسمان کی طرف اٹھا۔ تو آکاش سے پھولوں کی بارش شروع ہو گئی۔ شانتی آشرم کے بینڈ نے جھنڈے کی سلامی اتاری۔ اور منجھی سُور سے حسب ذیل گیت گایا ؎

وجے وشو اوم کا پیارا۔ جھنڈا اونچا رہے ہمارا
سد اشکتی برسانے والا۔ وید سدھا برسانے والا
ویروں کو ہرسانے والا۔ آریہ جاتی کا تن من سارا
دیکھ کر ہم کھپا کر دین بھی جھک کر تو سوتن کی خوشی میں
کاپنے دیکھ دیکھ کر ہمیں بدستے جائے جھنڈا سدا پیارا

آنند ہیں آرہے دیرہ! آؤ ستیہ دھرم ویدک پر بلی جاؤ
ایک سماد میں سب ملکر گاؤ۔ پیارا ویدک دھرم پیارا
اس کی شان بڑھانے آئے۔ چاہے جان بھلی ہی جائے
وشو وجے کر کے دکھلاوے۔ تب ہو وے پرن پورا ہمارا

گیت کے آستاد بھرے شبدوں نے آریوں میں ایک بھاری جوش پیدا کر دیا۔ اور اس کو اونچی شان میں قائم رکھنے کا سنکلپ کیا۔ چنانچہ اس کے بعد سوامی جی نے جھنڈا کی شان کو قائم رکھنے کے لئے نہایت زوردار انداز میں فرمایا۔ کہ آریوں میں براہمن دھرم کے ساتھ کھشاتر دھرم کی بھی ازحد ضرورت ہے۔ ہر ایک آریہ اوم کے جھنڈے کے سامنے سر تسلیم خم کر چکا ہے۔ اب اس کو یہ لازم آتا ہے کہ وہ اپنی جان تک اس کے لئے بلیدان کرنے سے بھی سنکوچ نہ کرے۔ اننت وشوم کے ارادے تب ہی کامیاب ہو سکتے ہیں جب کھشاتر دھرم پر مستعد ہونے کے لئے آریہ لوگ تیار ہو جائیں۔ آریہ سماج کی قوت زمانہ بھر کو معلوم ہے۔ اور ساراسنسار اس کے سامنے سر جھکا چکا ہے صرف اسی بات کی کمی ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے ابھی سے تیار ہو جانا چاہئے۔

سوامی جی کے بھاشن کے سماپت ہونے پر ایک آریہ ویر نے کھشاتر دھرم کے پرتی ندھی روپ میں تلوار سے جھنڈے کی سلامی کی۔

پہلی بیٹھک

۹ بجے تک جھنڈا کی رسم ادا کرنے کے بعد آریہ سماج کے وشال پنڈال میں سمیلن کی پہلی بیٹھک اس پرکار ہوئی۔ کہ سب سے پہلے سرگودھا پاٹھ شالہ کی کنیاؤں نے ایشور پرارتھنا کا ایک مدھر گیت گایا۔ پھر پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار نے رگوید کے سنگٹھن سوکت کی ویاکھیا کی۔

ازاں بعد ابتدائی تقریر کرتے ہوئے پنڈت منوہر لال جی نے ملک و قوم کی برگزیدہ ہستیوں کے پیغام سنائے جن میں آریہ سماج کی کامیابی پر ہرش پرگٹ کیا گیا تھا۔ اور بتلایا گیا تھا۔ کہ آریہ سماج ہی ہندو جاتی اور آریہ سنسکرتی کا ایک مات سنرکھشک ہے۔ لیڈران ملک میں سی۔ وائی چنتامنی الہ آباد۔ پنڈت گری شنکر جی مصر۔ شری رام جی نئی دہلی۔ ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ اور پنڈت کاہیداس نائک وغیرہ ہیں۔

پردھان استقبالیہ کمیٹی کا بھاشن

لالہ سکھ داس جی پردھان استقبالیہ کمیٹی نے ایک مختصر پورن بھاشن میں آریہ سماج کی وتمان ستھتی اور ترقی کی طرف قدم بڑھانے والی اہم باتوں کے ساتھ سبھاپتی آچاریہ رام دیو جی کو کرسی صدارت پر براجمان ہونے کو کہا۔ آچاریہ جی اوم کے فلک شگاف نعروں میں سٹیج پر آئے۔ اور آپکا بھاشن سوامی ودیا آنند جی نے پڑھکر سنایا۔ اس کے بعد پردھان جی نے مختصر تقریر کے دوران میں فرمایا۔

آچاریہ رام دیو جی کی تقریر

آریہ سماج کی موجودہ اور گزشتہ حالت پر روشنی ڈالتے ہوئے آریہ سماج کے لئے راج نیتی کی ضرورت اور اس کے لئے آریہ سماج کو میدان میں آنے کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ وائٹ پیپر اور کمیونل ایوارڈ ہندو جاتی اور سمبندھ کے ازحد خلاف ہے۔ اس لئے اس کے پرتی کٹر ورودھ کرنے کی اپیل کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی آریوں کے سماجک جیون کو اعلیٰ بنانے کے لئے فرمایا کہ اب آریہ سماج کی باگ ڈور ان لوگوں کے ہاتھوں میں سونپ دینی چاہئے جو اپنے جیون کو ایک مات ویدک دھرم پرچار کا لکشیہ بنائے ہوں۔ اور مقامی اور پرانتیہ سبھاؤں کے تیاگی اور اس نیتی پر چلنے والوں کے ہاتھ میں آریہ سماج کا بیشتر تو ہو

۲۔ آریہ سماج کے مندر دھرم مندر ہیں۔ ان میں سکول اور پاٹھشالائیں نہیں لگانی چاہئیں۔ بلکہ ان کے متعلق ہمارے دلوں میں وہ مان سکھا ہونے ضروری ہیں۔ اور ہم ان ہی ارادوں کو لے کر انہیں سادھارن سنستھاؤں کا روپ نہ دیں۔ مندروں میں صرف دھرم اپدیش ہو۔ اور اپدیشک آدی لوگ ٹھہر سکیں۔

۳۔ ہر ایک آریہ سماج کے پاس ایک تیاگی ودوان فروری ہے۔ جس کی پریرنا کی دھاک لوگوں پر بیٹھ سکے۔ اور جس سے آتمک شانتی کی جگیاسا لے کر لوگ جائیں۔ اور ودوان ستسنگ ہونا ضروری ہے۔ اس سے ہی ہمارے جاتیک جیون میں بل آسکتا ہے۔

۴۔ سماج کی انترنگ سبھا کے آدھین کسی سنستھا کا سمبندھ وبد ھے روپ میں نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ ان کے لئے سب کمیٹیاں ہونی ضروری ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ ان کمیٹیوں پر آریہ سماج کا کنٹرول لازمی ہے۔ اور آریہ سماج کی انترنگ سبھائیں وہ لوگ آئیں۔ جن میں سیوا اور پرچار کی لگن ہو۔

۵۔ آریوں کو پرتگیا کے پورن کرنے کی طرف دھیان دینا چاہئے۔ گو ہم آریہ سماج میں داخل ہونے پر اپنی آمدنی کا سواں حصہ دینے کی پرتگیا کرتے ہیں۔ لیکن کتنے ہیں جو اس پر کاربند ہیں۔ اس لئے ہر ایک آریہ کو اپنی آمدنی کا سواں حصہ بھینٹ دینا چاہئے۔

۶۔ آریہ سماجوں اور ان کی دوسری سنستھاؤں کے کاریہ کرتا تین سال کے بعد ضرور بدل دئے جایا کریں۔ گو اس پرکار کے پرستاؤ آریہ سمیلن لاہور اور سائیدھ شتابدی اجمیر میں پاس ہوئے تھے۔ مگر ابھی تک ان پر آچرن نہیں ہوا۔ اس پر عمل ضرور ہونا چاہئے۔ تاکہ پیدا ہونے والے اندرونی جھگڑے کم ہو جائیں۔

۷۔ ۱۹۳۵ء میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی آرہی ہے۔ پنجاب کے آریوں کو اسے ہر ایک پہلو سے کامیاب بنانا چاہئے۔ اور آریوں کا گورو یہ تقاضا کرتا ہے کہ اردھ شتابدی نہایت کامیاب ہو۔ اور اس کے لئے اڑھائی لاکھ روپیہ سمہتے سے پہلے اکٹھا ہو جائے۔

اردھ شتابدی سے پنجاب کے آریوں میں ایک نئی لہر پیدا ہو جائے گی۔ جس سے ہمارے جیون دھرم اور ستیہ سے اودھک قربانیاں کرنے والے بن جائیں گے۔ سبھا کے کاریہ کرتاؤں میں بھی اس سنہری وقت میں تبدیلی آنی چاہئے۔ اور چند آدمیوں کا ایسا جتھہ نکل آنا ضروری ہے۔ جو اپنا سروسو ویدک دھرم اور سبھا کے کاریوں کے لئے وقف کر دے۔ اور ان لوگوں کا ایک پرچارک سنگھ سبھا کے آدھین ہو جائے۔ جس کے ذمہ پرچار ریسرچ وغیرہ کا کام ہو۔ ایسے دھرم پرائن لوگوں کے ہاتھوں میں ہی پرچار کی باگ ڈور سونپ دینے پر ہمیں سچی سپھلتا پراپت ہوگی۔ ان الفاظ کے ساتھ پردھان جی نے اپنے پوتر بھاشن کو ختم کیا۔

سبجیکٹ کمیٹی کی بیٹھک

اس کے بعد سبجیکٹ کمیٹی کی بیٹھک ہوئی۔ اور دو دن تک لگاتار کانفرنس کا اجلاس جاری رہا۔ ان دو دنوں میں آریہ سماج کی سماجک اور دھارمک اُنتی کے اُپائے سمبندھی بڑے مہتو کے پرستاؤ پاس ہوئے۔ کراچی کے مہاراج نتھو رام جی کے سفاکانہ قتل پر اظہار رنج و ناراضگی کا پرستاؤ پاس ہوا۔ اور گورنمنٹ کی توجہ ایسے قتلوں کی تہ میں سازشوں کی تحقیقات کرنے کی طرف دلائی گئی۔ ریاست حیدر آباد بہاولپور اور پٹیالہ میں آریہ سماج کے پرچار میں جو رکاوٹیں ہیں۔ ان کو دور کرنے کے لئے آریوں کو مستعد ہونے کے لئے پریرت کیا گیا۔

اس سال کی کانفرنس کا خاص اُدیش دیش کے راج نیتک وشیوں پر آریوں کو بھی اپنے وچار پرگٹ کرنے کا موقع دینا تھا۔ چنانچہ وائٹ پیپر اور کمیونل ایوارڈ کی مذمت اور مشترکہ انتخاب کی تائید میں پرستاؤ پاس کئے گئے۔

اجلاس کے خاتمہ پر کانفرنس کا آئیندہ اجلاس سیالکوٹ منعقد ہونے کا نشچیہ ہوا۔ دو نو دن اجلاس میں بڑی رونق رہی۔ اور پنڈال استری پرشوں سے ڈیلی گیشنوں اور وزیٹروں سے بھرا رہا۔

پنجاب پرانتیہ آریہ کانفرنس سرگودھا میں نے کیا دیکھا؟

(از شری پت نند لال جی آریہ - لاہور)

۲۸-۲۹ اور ۳۰ ستمبر کو پنجاب پرانتیہ آریہ کانفرنس کا اجلاس سرگودھا میں نہایت دھوم دھام سے ہوا۔ یہ اس قسم کی چوتھی کانفرنس تھی۔ پہلی کانفرنس ۱۹۲۷ء میں لاہور میں زیر صدارت دیوان بھائی پرمانند جی۔ دوسری ۱۹۲۹ء میں دینا نگر میں زیر صدارت مہاشہ کرشن جی اور تیسری ۱۹۳۲ء میں لاہور میں زیر صدارت پروفیسر رام دیو جی منعقد ہوئی تھی۔

پہلی تین کانفرنسوں کی نسبت سرگودھا کانفرنس میں یہ خصوصیت تھی۔ کہ یہ پہلا موقع تھا کہ اس کانفرنس میں دیش کے راج نیتک وشیوں پر بھی وچار کیا گیا۔ اور ان کے متعلق آریہ سماجیوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس لئے قدرتی طور پر اس کانفرنس میں سبھی آریوں کو دلچسپی تھی۔

کانفرنس کی کارروائی ۲۸ ستمبر کو پردھان کے جلوس سے شروع ہوئی۔ اور ۲۹ اور ۳۰ ستمبر کو کھلے اجلاس تھے۔ ان تمام کارروائیوں میں آریہ پرشوں نے بڑی گرمجوشی سے حصہ لیا۔ جو ظاہر کرتا تھا۔ کہ آریوں کو اپنے پیارے دیش کے اودھار کی کس قدر لگن ہے۔ اور وہ بھی راج نیتک وشیوں میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ مقامی اور مضافات کی آریہ سماجوں سے تقریباً ۵۰۰ ڈیلی گیٹ اس کانفرنس میں شامل ہوئے۔ اور سبھی آریہ بھائی کیسری رنگ کی پگڑیاں پہنے ہوئے تھے۔ کیسری رنگ کی عجیب شان تھی۔ جلوس اور کانفرنس کے اجلاسوں میں کیسری رنگ اپنے پورے جوبن پر تھا۔ ان تینوں دنوں میں ہر طرف کیسری رنگ کی بہار تھی۔ آریہ سماج مندر میں جہاں یہ کانفرنس ہوئی۔ نیز شہر کے بازاروں میں بھی جہاں جہاں آریہ جب کبھی پھر رہے تھے۔ کیسری رنگ چمک رہا تھا۔

جلوس

جلوس نہایت شاندار تھا۔ سرگودھا جیسے سادھارن شہر میں پانچ میل لمبا جلوس جس شان اور پُر امن طریقہ سے چل رہا تھا۔ اس کی شان نرالی تھی۔ جلوس میں جوش اور پریم کا کوئی ٹھکانا نہ تھا۔ دراصل اُتساہ اور پریم کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ پردھان کے سواگت کے سمے ریلوے سٹیشن کے پلیٹ فارم کا نظارہ دیکھنے کے قابل تھا۔ کیونکہ پردھان جی کی ٹرین کے ساتھ دو تین گاڑیاں اور بھی اسی وقت سٹیشن پہنچیں۔ ان میں سے سینکڑوں آریہ بھائی کیسری رنگ کی پگڑیاں پہنے ہوئے اُترے۔ اور سٹیشن پر "ویدک دھرم کی جے"، "آریہ سماج زندہ باد" اور "آریہ دھرم زندہ باد" کے فلک شگاف نعروں نے ایک گونج پیدا کر دی۔ آریہ بھائیوں نے وہیں پلیٹ فارم پر ایک جلوس بنا لیا۔ اور باہر نکلنے والے گیٹ تک پلیٹ فارم پر ہی اوم کا جھنڈا لہراتے اور ڈھولک اور باجوں سے بھجن گاتے ہوئے سبھی بھائی پلیٹ فارم سے باہر نکلے۔ اور جلوس کی شکل میں مرتب ہو گئے۔

ڈسپلن

جس شان اور پُر امن طریقہ سے جلوس سرگودھا کے بازاروں میں سے گزرا۔ وہ اپنی نظیر آپ تھا۔ ڈسپلن اس قدر اعلیٰ تھا۔ کہ کیا مجال کہ کہیں ذرا بھی گڑبڑ ہوئی ہو۔ جلوس اپنے جوش میں چل رہا تھا۔ شام ہو گئی۔ شہر والوں نے پردھان اور جلوس کا فوٹو لینے کی زبردست خواہش کی۔ پردھان کی موٹر جلوس کے آخر میں تھی۔ دیر ہوتی دیکھ کر موٹر کو جلوس کے آگے لایا گیا۔ اور فوٹو لینے کے بعد پھر جلوس پہلی ترتیب میں آ گیا۔ یعنی پردھان کی موٹر پیچھے ہو گئی۔ یہ ساری کارروائی جس آرام سے اور بلا رُوکاوٹ ہوئی۔ وہ آریوں کے انتظام کی قابلیت کو ظاہر کرتی تھی۔ اجلاس میں بھی انتظام کمال کا تھا۔ باقاعدہ علیحدہ علیحدہ بلاکوں میں ڈیلی گیٹ۔ وزیٹر اور استریاں بیٹھی تھیں۔ ایک دفعہ بھی لوگوں کو شور بند کرنے یا چپ رہنے کے لئے نہیں کہا گیا۔ کانفرنس کے اجلاس میں وقت کی پابندی پوری تھی۔ ہر ایک کارروائی ٹھیک وقت پر شروع اور ختم ہوتی تھی۔ اور ہر ایک کارروائی میں پوری تعداد میں آریہ بھائی اور بہنیں شامل ہوتی تھیں۔

ریزولیوشن

کانفرنس میں متعدد ریزولیوشن پاس ہوئے۔ آریہ سماجیوں کی آتمک دھارمک اور سماجک اُنتی کے سمبندھ میں کئی پرستاو پاس ہوئے۔ دھرم پرچار اور شکھشا سمبندھی ریزولیوشن بھی تھے۔ آریہ سماج کے پرچار کی رُکاوٹوں کو دور کرنے کے سمبندھ میں بھی پرستاو پاس ہوئے۔ ان کے علاوہ وائٹ پیپر اور کمیونل ایوارڈ کی مذمت اور مشترکہ انتخاب کی تائید میں بھی پرستاو پاس ہوئے۔ ان تمام ریزولیوشنوں کے متعلق سبجیکٹ کمیٹی اور کانفرنس کے کھلے اجلاس میں جو بحث اور تقاریر ہوئیں۔ وہ اس بات کو ظاہر کرتی تھیں۔ کہ آریوں کو اپنی ویکتی گت دھارمک اُنتی کا جہاں دھیان ہے۔ وہاں سماج اور راشٹر کی اُنتی کی بھی پوری چنتا ہے۔ اور وہ اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہیں۔

والنٹیر

کانفرنس میں والنٹیروں کا انتظام نہایت اعلیٰ تھا۔ بھیرہ سے آریہ سکاؤٹوں کا ایک جتھہ آیا ہوا تھا۔ سرگودھا کی نوجوان آریہ کمار سبھا کے ممبر بطور والنٹیر کام کر رہے تھے۔ یہ سب سکاؤٹ اور والنٹیر مہاشہ بھیم سین جی کپتان کی ادھیکشتا میں کام کر رہے تھے۔ کپتان کا طریق انتظام ایسا تھا۔ کہ کہیں بھی کوئی گڑبڑ نہ ہوئی۔ سبھی سکاؤٹ اور والنٹیر اپنی اپنی ڈیوٹی پر مستعد رہتے تھے۔ انکو ڈیوٹی دیتے دیکھ کر دل بلیوں اُچھلتا تھا۔ والنٹیر آریہ کمار سبھا کے سبھاسد تھے۔ اور وہ چھوٹی عمر کے بالک تھے۔ کئی تو ۸-۱۰ اور ۱۲ برس کی آیو کے تھے۔ اور سبھی تربیت یافتہ تھے۔ حکم کے پابند اور اپنی ڈیوٹی پر مصروف رہتے تھے۔ گو چھوٹے چھوٹے بالک تھے مگر سبھی گتکا، لاٹھی، تلوار اور لاٹھی چلانا جانتے تھے۔ جلوس میں سکاؤٹ پردھان کی موٹر کے ساتھ ننگی تلواریں اُٹھائے ہوئے تھے۔ کمار سبھا کے والنٹیروں نے جلوس میں جہاں جہاں کھلا چوک آتا تھا۔ وہاں گتکا، لاٹھی اور تلوار کے کرتب دکھلائے۔ اُن کا ڈسپلن اس قدر اعلیٰ تھا۔ کہ جلوس میں چلتے چلتے سیٹی کے بجتے ہی پانچ سیکنڈ میں ایک کھلا دائرہ بنا کر سیٹی کے اشاروں پر اپنے کرتب دکھاتے۔ اور پھر چند سیکنڈ میں ہی جلوس کی سیدھی لائن میں ہو جاتے۔ پھرتی کمال کی تھی۔ جسے دیکھ کر لوگ عش عش کر رہے تھے۔ جب سمے وہ چھوٹے چھوٹے بالک لاٹھیوں سے دو بلوانوں بنکر جنگ کا نظارہ پیش کرتے تھے۔ وہ دیکھنے کے قابل ہوتا تھا۔ ایک ۸-۹ برس کا بالک دو تلواروں سے عجیب کرتب دکھاتا تھا۔

ڈیلی گیٹ صاحبان

یہ اپنی قسم کی پہلی کانفرنس تھی۔ اس کی اشاعت کافی نہیں ہوئی۔ لیکن باوجود اس کے باہر سے سینکڑوں کی تعداد میں ڈیلی گیٹ شامل ہوئے۔ ان میں گراموں کی آریہ سماجوں سے بھی آئے تھے۔ زیادہ تر سرگودھا کے اردگرد کے علاقہ سے ہی آریہ بھائی آئے تھے۔ مشرقی اور جنوبی پنجاب کے بھائی خال خال تھے۔ باہر سے استریاں تھوڑی ہی تعداد میں آئی تھیں۔ مگر پنڈال کا نصف حصہ استریوں سے بھرا رہتا تھا۔

رشی لنگر

باہر سے آمدہ بھائیوں کے لئے رشی لنگر کا انتظام تھا۔ کچھ لوگ شہر میں اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کے ہاں ٹھہرے تھے۔ ان پرشوں کو چھوڑ کر کھانا کھانے والوں کی تعداد ایک ہزار ہوتی تھی۔ رشی لنگر کو ایسا اعلیٰ انتظام دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔ رشی لنگر میں تنوروں کے ساتھ ہوئے تنوروں کے سمت استریاں اور لڑکیاں ایک دم ۲۰-۳۰ کی تعداد میں اکٹھی ہو کر ہاتھوں ہاتھ سینکڑوں پیڑے بنا کر تنور میں لگا دیتیں۔ اور چند ہی منٹ میں گرما گرم روٹیاں لنگر میں پنکتیوں کے سامنے آ جاتیں۔ کھانا نہایت سُندر ہوتا تھا۔ اور بڑے پریم سے پروسا جاتا تھا۔ دہی کی لسّی کی بہار تھی۔ کسی کو بھوجن کی کوئی شکایت نہ ہوئی۔ آریہ سماج سرگودھا کا جلسہ بھی کانفرنس سے ۳ دن پہلے جاری تھا۔ اس لئے لگاتار ایک ہفتہ تک رشی لنگر کا انتظام رہا۔ اور آریہ بھائی اور بہنوں نے بھوجن کی سب سامگری مہیا کر دی۔ سرگودھا کے آریہ بھائیوں کا یہ یگیہ لاثانی تھا۔ جسے دیکھ کر ہر آریہ بھائی خوشی محسوس کر رہا تھا۔

سمیلن پر ایک نظر

پنجاب پرانتیہ کانفرنس ہر پہلو سے کامیاب رہی ہے۔ ڈیلی گیٹوں کے علاوہ ہزار ڈیڑھ ہزار کی تعداد میں استری اور پرش درشک کے روپ میں کانفرنس میں شامل ہوئے۔ کانفرنس کی جملہ کارروائی باقاعدہ طریقہ سے ہوئی۔ پردھان کے جلوس سے لیکر کھلے اجلاس، سبجیکٹ کمیٹی کے اجلاس اور سبھی کام باقاعدگی سے ہوئے۔ کانفرنس کی سواگت سمیتی کے پردھان مہاشہ سکھ رام داس جی اجلاس سے کئی روز پہلے ہی یہاں قیام پذیر رہے۔ سواگت سمیتی کے منتری مہاشہ تارا چند جی نے دن رات ایک کر کے اس کانفرنس کو کامیاب بنایا۔ آریہ سماج سرگودھا کے ایک ایک آریہ بھائی نے اس مہا یگیہ کو سمپورن کرنے میں بھاگ لیا۔ کانفرنس کی ساری کی کامیابی سرگودھا کے بھائیوں کے پورشارتھ سے ہوئی ہے۔ استریوں نے بھی بڑے اُتساہ سے کانفرنس میں حصہ لیا۔ شریمتی بھگوان دیوی نے ایک بار یہ شکایت کی۔ کہ ہم استریوں کو اپنے خیالات کے اظہار کرنے کا پورا موقع نہیں ملا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ان میں بھی پرشوں کی طرح دیش اور دھرم کی سیوا کی لگن ہے۔

اگلے ورش کے لئے کانفرنس کا نمنترن سیالکوٹ کے آریہ بھائیوں نے دیا۔ لائل پور کے آریہ بھائی بھی تیار تھے۔ مگر اجلاس نے سیالکوٹ کی منظوری دی۔ امید ہے۔ کہ سیالکوٹ کے بھائی ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دیں گے۔

اس موقع پر ایک بات یہ دیکھی گئی۔ کہ گیا سرگودھا کیا دوسرے ستھانوں کے آریہ بھائیوں نے اپنی شرومنی سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پرتی اپنی بھگتی کا اظہار کیا۔ سبجیکٹ کمیٹی اور کانفرنس

پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن سرگودھا کا شاندار اجلاس

(آچاریہ رامدیو جی کا صدارتی بھاشن)

شری آچاریہ رام دیو جی گورنر کنیا گوروکل ڈیرہ دون نے پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن سرگودھا کے سبھاپتی کی حیثیت سے ذیل کا بھاشن دیا:-

آریہ دیویو اور آریہ پرشو!

مجھے آپ کو یہ بتلانے کی آوشیکتا نہیں ہے۔ کہ آریہ سماج ایک دھرم سنگھ ہے۔ جس کا ویدک دھرم کا پرچار کرنا اپنا اُدیش ہے۔ آریہ سماج ہمیشہ اپنے آپ کو ایک دھرم سنگھ مانتا ہوا اپنے پرارمبھ دن سے دھرم پرچار کا ہی کاریہ کرتا رہا ہے۔ سامیک راج نیتی سے آریہ سماج سدا الگ رہا ہے۔ یہاں تک کہ پچھلے ستیہ آگرہ اور سمپورن آندولنوں کے دنوں میں جب کہ کانگرس نے اور راشٹر وادیوں کے ساتھ شراب نشیدھ کو بھی اپنے کاریہ کا ایک انگ رکھا۔ تو بھی شراب نشیدھ آریہ سماج کی بھی دھارمک یا سماج سُدھار سمبندھی باتوں کے اندر آتا ہے۔ تو بھی ان دنوں میں ہم نے بہت اگر روپ میں شراب نشیدھ کے آندولن میں بھاگ نہیں لیا۔ ہاں آریہ سماج پہلے کی بھانتی اپنے دھرم اپدیشنوں میں سامانیہ روپ سے شراب کے نشیدھ کی صلاح لوگوں کو دے سکتا ہے۔ آریہ سماج کی سامیک راج نیتی سے تٹستھتا کی یہ نیتی ایک بُدھی منتا سے پورن نیتی ہے۔ یہ انوبھو نے اچھی طرح سے بتایا ہے۔ آریہ سماج کے سدسیہ تو سبھی پرکار کے راج نیتک وچار رکھنے والے لوگ بن سکتے ہیں۔ وہ لوگ بھی سدسیہ بن سکتے ہیں۔ جو شانتی اور اہنسا کے اپایوں سے دیش کو سوتنتر کرانا چاہتے ہیں۔ وہ بھی بن سکتے ہیں۔ جو شانتی اور اہنسا کے سدھانت کو نہ مانتے ہوں۔ اور وہ بھی آریہ سماج میں آ سکتے ہیں۔ جو تتھا کتھت (So called) ویدھ (Constitutional) اپایوں سے ہی بھارت سوتنتر ہو سکتا ہے۔ ایسا سمجھتے ہیں۔ اب آریہ سماج نیتیوں میں سے کسی ایک دل کی نیتی کو سامو ہک طور پر اپنا لے۔ آریہ سماج کے لئے کسی ایک پرکار کی راج نیتک چال سے سامو ہک طور پر اپنے آپ کو باندھ لینا سمبھو ہے۔ آریہ سماج دھارمک سنگھ کے روپ میں اتنا ہی اپدیش دے سکتا ہے۔ کہ پرتیک دیش کے لوگوں کا سوتنتر ہو کر رہنا دھرم ہے۔ سوتنترتا پراپتی کے دھرم کو کریا میں لانے کے انیک اپائے ہو سکتے ہیں۔ آریہ سماج سامو ہک روپ میں اپنے آپ کو کسی ایک اپائے کے ساتھ نہیں باندھ سکتا۔ کیونکہ اس کے سدسیہ بھن بھن اپایوں کو پسند کرنے والے ہو سکتے ہیں۔ ہوتے رہے ہیں۔ ہیں۔ اور ہوتے رہیں گے۔

آریہ سماج سامو ہک روپ میں ــ ایک سارے کے سارے دھرم سنگھ کے روپ میں ــ کسی پرکار کی سامیک راج نیتی میں بھاگ نہیں لے سکتا۔ ہاں اس کے سدسیوں کو اپنے ویکتیگت روپ میں کسی بھی وششٹ پرکار کے راج نیتک اپایوں کو پسند کرنے والے بھارت کو سوتنتر کرنے میں لگے ہوئے دل کے ساتھ مل کر سوتنترتا سنگرام میں لڑنے کا ادھیکار ہے۔ اور ویکتک روپ میں سمے سمے پر سوتنترتا سنگرام میں ہزاروں آریہ سماجیوں نے بھاگ بھی لیا ہے۔ آریہ سماجیوں کی ایک بڑی سنکھیا کا ایسے دنوں میں سوتنترتا کے یدھ میں بھاگ نہ لینا اسمبھو ہے۔ کیونکہ آریہ سماج کا دھرم پرتیک دیش کے ویکتیوں کو سوتنتر ہو کر جینے کا اپدیش دیتا ہے۔ پرادھینتا کے جیون کو پاپ بتاتا ہے۔ اس لئے آریہ سماج سدا سامو ہک روپ میں ایسے پرشنوں سے الگ رہا ہے۔ جن کا سیدھے طور پر سمبندھ دیش کی راج نیتک اور آرتھک سمسیاؤں کے ساتھ رہا ہے۔ اور اسی لئے جن کی اپیوگتا اور انپیوگتا کے سمبندھ میں بھن بھن پرکار سے سوچا جاتا رہا ہے۔ اور کئی بھن بھن دلوں کے نرمان کے کارن بنتے رہے ہیں۔ یا بن سکنے کی سمبھاونا سے بچتے رہے ہیں۔ اور آریہ سماج ایک دھرم سنگھ کے روپ میں ان سے سامو ہک روپ میں الگ رہ کر ٹھیک کرتا رہا ہے۔

پرنتو اس کے ساتھ ہی ایک بات اور بھی سوچنے کی ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ رشی دیانند نے آریہ سماج کو ایک دھارمک سنگھ بنایا تھا۔ لیکن دھرم سبھا کے روپ میں رشی آریہ سماج کو کیول بھارت ورش کی محدود چار دیواری کے اندر ہی سیمت نہیں رکھنا چاہتے تھے۔ ان کی اچھا تھی۔ کہ سنسار کے سبھی دیشوں اور سبھی جاتیوں کے لوگ آریہ سماج کے جھنڈے کے نیچے آ جائیں۔ سارا سنسار آریہ سماجی بن جائے۔ اور آریہ سماج جس ویدک دھرم کا پرچار کرتا ہے۔ وہ دنیا کے کونے کونے میں پھیل جائے۔ یہ رشی کی کتنی گہری اچھا تھی۔ یہ پرتیک آریہ پرش اچھی طرح جانتا ہے۔ وہ آریہ سماج کے دوارہ ویدک دھرم کو دیش دیشانتر اور دویپ دویپانتروں میں پھیلانا چاہتے تھے۔ اسی لئے جب امریکہ کی تھیوسوفیکل سوسائٹی کا آریہ سماج سے سمبندھ ہوا۔ تو رشی نے کتنا گہرا ہرش پرکٹ کیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ آج پانچ ہزار ورش کے پیچھے دو بچھڑے ہوئے بھائی ملے ہیں۔ جب رشی آریہ سماج میں سبھی دیشوں اور سبھی دھرموں کے لوگوں کو لانا چاہتے تھے۔ اور سبھی دیشوں کو وشو یاپی بنانا چاہتے تھے۔ تو وہ اس کے دھارمک سوروپ کو بھارت ورش کی سامیک راج نیتی سے جوڑ کر سنکچت کیسے کر سکتے تھے۔ اسی لئے جب رشی نے اپنے جیون کال میں گئو رکھشا کے پرشن کو اٹھایا۔ اور دیکھا کہ یہ پرشن کیسا ہے۔ کہ جس کا پربھاو دیش کی آرتھک سمسیا پر اور اس کے دوارہ راج نیتک سمسیا پر پڑے گا۔ تو انہوں نے گئو رکھشا کے آندولن کو آریہ سماج کے ادھین نہیں کیا۔ بلکہ ایک گئو رکھشنی سبھا بنائی۔ اس گئو رکھشنی سبھا کے کاریہ میں نہ صرف آریہ سماجیوں سے بلکہ گئو رکھشا کے پرشن میں روچی لینے والے سبھی وچاروں اور سمپردائیوں کے لوگوں سے رشی سہایتا لیتے تھے۔ اور گئو رکھشنی سبھا کا سدسیہ کوئی بھی ویکتی بن سکتا تھا۔ اس سے آریہ سماج جو کہ ایک سارو بھوم دھرم سنگھ ہے۔ اس کی اور بھارت ورش کی سامیک راج نیتی کا پارسپرک سمبندھ کیسا ہو۔ اس وشے میں رشی کی سمتی پر پرکاش پڑتا ہے۔ رشی آریہ سماج کو سامیک راج نیتک سمسیاؤں میں نہیں الجھنیں دینا چاہتے تھے۔ وہ آریہ سماج سے ویدک دھرم کے پرچار کا ہی کاریہ کروانا چاہتے تھے۔ وہ وید پرچار کے اپنے سب سے پیارے کاریہ کو وید کا سندیش وشو بھر میں پہنچانے کے لئے اپنے جیون سے بھی پیارے کاریہ کو آریہ سماج کو بھارت کی سامیک راج نیتک سمسیاؤں کے جال میں الجھا کر روکنا نہیں چاہتے تھے۔ ان کی اچھا تھی۔ کہ آریہ سماج تردادھ ہو کر وید کا سندیش سنسار کو سناتا رہے۔

دیش بھگتی

پر رشی بھارت ورش کے ایک دیش بھگت پتر بھی تھے۔ انہوں نے اس یگ میں سب سے پہلے سودیشی سوسمجھنا اور سوراجیہ کا اپدیش اپنے بھاشنوں اور گرنتھوں دوارہ بھارت کی جنتا کو دیا۔ یورپ کے اونچے اونچے راج نیتک وچارکوں نے سوراجیہ کے سمبندھ میں جو باتیں کہی ہیں۔ ان سے کسی انش میں کم دیانند نے نہیں کہی ہیں۔ سر ہنری کیمبل بینرمین نے کہا ہے۔ اچھا شاسن سوراجیہ کا استھان نہیں لے سکتا۔ مل نے کہا ہے اچھی سے اچھی ودیشی سرکار بھی سوراجیہ کی جگہ نہیں لے سکتی۔ دوسری اور دیانند نے گھوشنا کی ہے کہ یہ نیچے ہے۔ کہ ماتا پتا کی طرح نیش پکش اور رحمت پورن ودیشی راجیہ سے بھی سودیشی کا راجیہ اچھا ہوتا ہے۔ آریہ سماج سے باہر لوگ بھی دیانند کو ایک دیش بھگت اور سوتنترتا کے سدھانتوں کے پرچارک کے روپ میں دیکھتے رہے ہیں۔ اینی بیسنٹ نے لکھا ہے۔ کہ سوامی دیانند نے سب سے پہلے کہا ہے کہ بھارت ورش بھارت واسیوں کے لئے ہے۔ ۱۸۸۳ء میں کرنل الکاٹ نے جو تھیوسوفیکل سوسائٹی کے سنستھاپکوں میں سے تھے۔ رشی کی مرتیو پر لکھا تھا۔ "اس سب سے وشد دیش بھگت میں دوشی لوگوں کے پرتی کوئی خوشامد اور گوڑی پن کے بھاو نہیں تھے" رومیاں رولن نے لکھا ہے۔ کہ یہ

بھارت کے نرجیو اشنوں میں جیون کا سنچار کرنے والا دیانند ہے۔ اس کے ساتھ ہی رشی کے جیون کی کچھ گھٹنائیں بھی اس سمبندھ میں دھیان سے دیکھنے یوگیہ ہیں۔ رشی نے راجپوتانہ میں اپنا سب سے بڑا پرکاش لکھا۔ اور اس کام کے لئے انہوں نے اودے پور راجیہ کو چنا۔ اور کسی ریاست کو نہیں چنا۔ اس کا کارن یہی تھا کہ اودے پور کے راجیہ دیش میں بھارتیہ سوتنترتا کی بھاوناؤں کا شو کھشم سا تنتو اب تک بھی پایا جاتا تھا۔ اور وہ اسے ورادھی دے کر اس کے چاروں اور دوسرے راجواڑوں کو جوڑ کر کچھ کرنا چاہتے تھے۔ رشی نے اپنی پروپکارنی سبھا کا پردھان اودے پور مہاراج کو بنایا۔ پروپکارنی سبھا کو ستھاپت کر کے اس کی رجسٹری برٹش نیم کے انوسار برٹش بھارت میں نہیں کرائی۔ بلکہ اودے پور راجیہ کے نیم کے انوسار اودے پور اور جودھ پور راجیوں میں مسلمانی سمے سے ویمنسیہ چلا آتا تھا۔ رشی دیانند نے ایک نقلی جودھ پور اودے پور دوارہ بیچ کرا کر دونوں راجیوں میں متر تا ستھاپت کرائی۔ ایک بار سوئیم اودے پور راجیہ کی ایک انترنگ راج نیتک سمسیا کو بیچ میں پڑ کر سلجھایا۔ یہ ساری باتیں اسی اور نردیش کرتی ہیں جو ہم نے اوپر لکھا ہے۔ ایک پتر میں تو ایک دیسی راجا کو رشی نے لکھا تھا۔ کہ ہمیں اپنے سوراجیہ کی سیماؤں کو کم نہیں ہونے دینا چاہئے۔ بلکہ اس کی سیماؤں کو بڑھاتے رہنا چاہئے۔ یہاں سوراجیہ سے رشی کا ابھپرائے بھارت کے اس حصہ سے ہے۔ جو کہ سیدھا برٹش سرکار کے ادھین نہیں ہے۔ رشی کی بھاونا پرکٹ ہوتی ہے کہ وہ دیسی راجاؤں کو سنگٹھت کر کے سوراجیہ کے سمبندھ میں کچھ کرنا چاہتے تھے۔ اپنے پچھلے دنوں میں وہ راجپوتانہ کے راجاؤں کو شششیہ بنانے میں لگے ہوئے تھے۔

دھنیں یوگ درشن پڑھ کر ان کے آچرن شکشا رہے تھے۔ اور منو سمرتی آدی راج نیتک گرنتھوں کی شکشا دیکر دُشٹ گرنتھوں کو سمجھا رہے تھے۔ یہ ساری باتیں کسی طرف اشارہ کرتی ہیں:۔

وسائل اور سادھن

اور دو بات یہ ہے کہ رشی بھارت دیش پیدا ہوتے بھیا شا اور کھتا رتہ سمجھتا تھے آدھار پر بھارت کو سوتنتر کرانے کے لئے رشی رجواڑوں اور دوسرے لوگوں کو سنگھٹت کرنا چاہتے تھے۔ رشی لوگوں کو بھی اس ادیش کے لئے اپنے ساتھ ملانا چاہتے تھے۔ اس میں پرمان دہلی دربار کی بھارت ورش کے راج نیتک اتہاس میں سرو پرتھم بلائی گئی وہ یونیورسل کانفرنس ہے۔ جس میں سر سید احمد آدی کو بھارت کی انتی کے اپائے سوچنے کے لئے بلایا گیا تھا۔ سر سید احمد آدی سے رشی ویدک دھرم کے پرچار میں سہائک ہونا چاہتے تھے۔ یہ تو مانا ہی نہیں جا سکتا۔ اس کانفرنس کا ادیش اصل میں بھارتیوں میں ایکتا پیدا کر کے دیش کو سوتنترتا کے پیچھے پر لے جانا ہی تھا۔ یہ نشچے سے کہا جا سکتا ہے کہ رشی یدی کچھ ورش اور جیتے رہتے۔ تو وہ اپنے بھارتیہ سوتنترتا سمبندھی سوپن کو پورا کرنے کے ادیش سے گئو رکھشنی سبھا کی طرح کوئی ایک الگ سنستھا بھی بنا جاتے۔ اور اس سنستھا میں بھارتیہ سوتنترتا کے آدرشوں سے سمبندھ رکھنے والے سبھی پرکار کے لوگوں کو سنستھان دیتے:۔

"آریہ"

رشی دیانند نے "آریہ" شبد کا پریوگ بھن بھن ارتھوں میں کیا ہے:۔

۱۔ جو آریہ سماج کے نیموں اور ویدک دھرم کے سدھانتوں کو مانتا ہو۔ ۲۔ جو بھی سرشٹ شبھ پرش ہیں۔ وہ آریہ ہیں۔ ۳۔ جو لوگ دیر سے بھارت میں رہتے چلے گئے ہیں۔ وہ بھی آریہ ہیں۔ رشی اس انتم ارتھ میں آریہ سوراجیہ کے سوپن لیتے تھے۔ جو لوگ ویسے بھارت میں رہتے چلے آئے ہیں۔ بھارت کو اپنا دیش سمجھتے ہیں۔ یہاں کے اتہاس کو اپنا اتہاس مانتے آئے ہیں یہاں کے پوروج مہا پرشوں کو اپنا پوجیہ پرش مانتے ہیں۔ یہاں کی بھاشاؤں کو اور اچھے ریتی رواجوں کو اپناتے ہیں۔ اور اپنے کو بھارت کی ہتکارنی سبھی باتوں سے جوڑتے ہیں۔ وہ آریہ ورت کی درشٹی میں آریہ ہی ہیں۔ چاہے ان کے دھارمک وشواس کچھ بھی کیوں نہ ہوں۔ انہیں سنگٹھت کر کے بھارت کو سوتنتر کرانا چاہئے۔ یہ رشی کا سوپن تھا۔ اس پرکار کے وچار رکھنے والے مسلمانوں کو بھی رشی آریہ سمجھتے تھے۔ سر سید احمد کو دہلی دربار والی سبھا میں بلانا یہ سدھ کرتا ہے۔

سودیشی وستو پرچارنی سبھا

رشی کے پیچھے ان کی آریہ سوراجیہ وسترت رکھنے والی آریہ سوراجیہ کی بھاونائیں آریہ سماجیوں کو سوتنترتا پراپتی کے لئے کچھ نہ کچھ کرتے رہنے کی پریرنا دیتی رہی ہیں۔ اسی لئے آریہ سماجیوں نے دیش میں سب سے پہلے لاہور میں ایک سودیشی وستو پرچارنی سبھا کی استھاپنا کی تھی۔ جو کہ پیچھے جا کر بند ہو گئی۔ اسی لئے پنجاب کے انیک پرمکھ آریہ سماجی راج نیتک اندولنوں میں بھاگ لیتے رہے۔ پنجاب کی پہلی پرانتیہ راج نیتک کانفرنس کے سبھا پتی پرسدھ آریہ سماجی جسٹس لال چند تھے۔ لالہ لاجپت رائے اور سوامی شردھانند پرسدھ آریہ سماجی تھے۔ ڈاکٹر ستیہ پال آریہ سماجی ہیں۔ ۲۲-۱۹۲۱ء اور ۳۱-۱۹۳۰ء کے اندولنوں میں ہزاروں آریہ سماجی جیلوں میں گئے۔ ۱۸۵۷ء کے اندولنوں میں تو آریہ سماج کی پرسدھ سنستھا گورو کل کانگڑی کے ادھیاپکوں اور برہمچاریوں نے بڑی سنکھیا میں بھاگ لیا۔ پہلے ڈی۔ اے۔ وی کالج پر سرکار سندیہ کرتی رہی۔ آج کل گورو کل پر سندیہ کیا جاتا ہے۔ سرکار نے موقع بے موقع آریہ سماج کو راج دروہی راج نیتک سنستھا سدھ کرنے کا پریتن کیا ہے۔ ۱۹۰۹ء کی سی۔ آئی۔ ڈی کی رپورٹ میں جبکہ پہلے پہل آریہ سماجیوں کو الگ گنا گیا ہے یہ بھی دیا گیا ہے کہ آیا آریہ سماج راج نیتک سنستھا ہے یا نہیں۔ یہ پرشن بحث کا رہا ہے۔ جہاں تک کہ یہ مان لیا گیا ہے کہ جب آریہ سماج کا ادیش بھی سبھی سچائیوں کو اپنانا ہے۔ ویسے ہی راج نیتک سچائیوں کو اپنانا بھی ہے۔ تو پھر وہ رشی دیانند کو راج دروہی راج نیتک بتلانے میں کیا حرج ہے۔ رشی دیانند کی راج نیتک گرنتھوں کی سنگھٹنا کر کے اپنی جنگ وا کیا راج کے دروہ تک نہیں گئے۔ جنہیں اپنے دیش کے لئے ایک دیش بھکت کی طرح کچھ کرنا پڑا ہے۔

آریہ سوراجیہ سبھا کی قائمی

اس بات کی آوشیکتا ہے کہ آریوں کی ایک ایسی سنستھا ہو۔ جو رشی کے آریہ سوراجیہ کے سوپن کو پورا کرنے کا کاریہ اپنے ہاتھ میں لے۔ اسی ادیش کو سنمکھ رکھ کر آریہ سوراجیہ سبھا کی استھاپنا کی گئی تھی۔ آریہ سوراجیہ سبھا کی استھاپنا کا وچار سب سے پہلے میرے ہی مستشک سے نکلا تھا۔ یہ رشی دیانند کے بھارت کی سوتنترتا سمبندھی سکیم کو چھنن بھنن کر لینے اور اس کو کریا میں لانے کے لئے جیتے آگرا ندولن کو کرنے کی آوشیکتا تھی۔ وہ آریہ سوراجیہ سبھا سے نہ ہو سکا۔ آریہ سوراجیہ سبھا آریہ سنستھا پر آدھرت بھارت کی سوتنترتا کے رشی کے ابھی پریہ سنگرام کو چلا سکی۔ وہ آریہ سماج کی دلت ادھار سمبندھی باتوں تک ہی ٹھہری رہی۔ جب سنگٹھن پر پہنچ کر آگے بڑھنا تھا۔ وہاں نہ پہنچ سکی:۔

۱۹۳۵ء کے اپہار

شایع ہوگئی! **"آریہ ڈائری"** شایع ہوگئی!

اس میں نئے ورش کی پرتگیا۔ دکھیاں کی سنتی۔ آریوں کے بجگیہ تھگا بُو۔ آریوں کے نتیہ کرم۔ آریوں کا سمہ وبھاگ۔ آریہ سماج کے نیم۔ آریہ سماج کے سدھانت۔ آریہ سماج کا وستار۔ آریہ سماج کا کام۔ آریہ سماج کے گورو کل۔ آریہ سماج کے سکول۔ آریہ سماج کی شکشن سنستھائیں۔ سنسدھیا۔ ہون منتر بہت۔ آرتی تھا پرتیک پرسنٹ پر ایک سنہری شکشا اور دیسی۔ انگریزی تاریخیں۔ سوریہ استمعن۔ سوریہ اودے تتھا سرکاری اوکاشوں کی سوچی انیادی سب باتیں دی گئی ہیں۔ اس ورش کی ڈائری وشیش اپیوگی ہوگی۔ پھر بھی مولیہ ۵ رپے فی ڈائری اور بیوپاریوں کو بھاری رعایت:۔

"ہندی ڈائری"

اس میں منشیہ جیون کا اُدیش۔ یاد رکھنے کی باتیں۔ گھریلو کی باتیں۔ ایک دن کے وتن کا نقشہ۔ ماپ تول کی سوچی۔ گھریلو نسخے۔ ڈاک خانہ کے نیم۔ ریل کے نیم۔ سرکاری اوکاش کی سوچی۔ ہندو تہواروں کا اُلیکھ۔ پرتیک پرسنٹ پر ایک سنہری اُپدیش اور انگریزی ودیسی تتھیوں تتھا سوریہ استمعن سوریہ اودے اور نکھشتر آدی سب دئے گئے ہیں۔ یہ ڈائری اپنے ڈھنگ کی ایک ہی ہوگی۔ مولیہ وہی ۵ رپے۔ بیوپاریوں کو بھاری رعایت:۔

کیلنڈر

آریہ کیلنڈر انیادی تین پرکار کے چھاپے جائیں گے۔ موٹی تاریخیں ہوں گی۔ پرتیک کے بیچ میں بھن بھن تین پرکار کے چترہوں گے۔ پاٹھکوں نے ہمارے پچھلے کیلنڈروں کو دیکھا ہی ہوگا۔ مولیہ میں ہم نے لوہاری کمی کر دی ہے۔ ۳ رپے فی کیلنڈر۔ ایک درجن لینے پر بھاری رعایت:۔

بیوپاریوں کو ابھی سے آرڈر بھیج کر پرتیاں سورکھشت کرا لینی چاہئیں:۔

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم۔ لاہور**

آریہ پرتی ندھی سبھا کی ادھ شتابدی اور آریہ سماج

(از شری گوتو رام جی گپتا بی۔اے۔ بی ٹی سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ سکول لیہ)

رشی دیانند جی نے وید ودیا کو پھر جیون کے لئے آریہ سماج کی بنیاد اس لئے رکھی تھی۔ کہ آریہ سماج کے کاریہ کو ہاتھ میں لے کر سوامی جی وید پرچار کے کاریہ کو پہلے سے بڑھ کر ویدوں اور وید بھگوان کو نئے سرے سے دنیا میں پھیلائیں۔ دھرم سنان دھرمی دنیا میں اور آدر سنمان کرتے تھے۔ بلکہ دیگر ہی مانتے ہیں۔ اپنی اور آتمک شانتی کو بھی اس طرف متوجہ کر کے ویدک دھرم کے جیون میں جس قدر رشی کی اور کھینچی گئی۔ وید پرچار کا کاریہ ہوا۔ وہ ہر ایک آدمی قابل تعریف سمجھتا ہے۔ انہوں نے اپنی شکتی کے انوسار آریہ سماج سرگرمی سے کاریہ کیا۔ اور اپنا جیون بھی بلیدان کر دیا۔

اس کے بعد پنڈت گرودت جی، شری پنڈت گرودت اور پنڈت لیکھرام جی نے بھی رشی کی پرچار شیلی اور سپرٹ کو قائم رکھا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان مہانوبھاؤں کے جیون میں آریہ سماج دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا گیا۔ اس کے بعد انسٹی ٹیوشنز کا یگ آیا۔ آریہ سماج کے کاریہ کو اور وستار پوروک کرنے کے لئے شکشا کو آریہ سماج نے اپنے ہاتھ میں لینا چاہا۔ اس وچار کے آتے ہی پھوٹ کی بنیاد پڑ گئی۔ یعنی گورو کل سسٹم اور کالج سسٹم کی سکیمیں پیش ہو گئیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دو دھڑے ہو گئے۔ پنجاب جو آریہ سماج کی شکتی کا کیندر رہا تھا۔ اب دو حصوں میں بٹ گیا۔ مہاتما ہنسراج جی نے ڈی۔ اے۔ وی کالج میں جیون کی آہوتی ڈالی۔ تو مہاتما منشی رام جی نے گورو کل میں۔ ان دونوں سجنوں کے بھاو اتی اُتم اور سراہنیہ تھے۔ اس کا پربھاو بھی بہت عمدہ ہوتا۔ مگر نتیجہ سمجھنا کا الٹا پھل لایا۔ اور مانس ناریوں کے سوال بھی آ اپستھت ہوا۔ رشی جی کی شکشا اور ویدک مریادا کے صاف ہونے پر بھی اس کو نظر انداز کر کے بٹی دھارن کر کے پنجاب کے ایک ہی پانت میں دو پرتی ندھی سبھائیں قائم ہو گئیں۔ اگر یہ اپنا اپنا کاریہ کشیتر اختلافات کے باوجود بھی سمجھ کر کے بانٹ لیتیں۔ تو بھی کچھ نہ بگڑتا۔ مگر اپنی اپنی شکشا اور رشی کے کاریہ کے ہوتے ہوئے بھی وید پرچار کے کاریہ کو بھی نصفا نصف بانٹ لیا گیا۔ گویا رشی کی جائداد دو بھائیوں میں بانٹ دی گئی۔ اس کا پرنام بڑا بھیانک ہوا۔ گورو کل اور کالج کے نام پر اگر دو جلسے ہوتے تو کوئی حرج نہیں تھا۔ مگر لاہور آریہ سماج کے اُتسو کو وید پرچار کے نام پر اپنی اپنی بنیتی کی پشٹی میں ایک ہی تاریخوں پر دو جلسے منائے جانے لگے۔ اگر بات یہاں ہی ختم ہو جاتی۔ تو بھی خیر تھی۔ مگر اختلافات وسیع ہوتے گئے۔ اور ایک دوسرے پر نکتہ چینی ہونے لگی۔ اسی آدرش کو لے کر دونوں سبھاؤں نے پکش لینے اور اپنے اپنے کاریہ کے پرچار کے لئے "پرکاش" اور "گرگٹ" میدان میں آئے۔ جو آریہ سماج کے

ناکھیہ اخبارات کہے جا سکتے ہیں۔ کئی دفعہ انکی آپس میں "تو تو میں میں" شروع ہوئی۔ اور ہر ایک نے اپنے زعم میں جیسے میدان مارے۔ مگر اس کا نتیجہ ہم نے یہی دیکھا۔ کہ اب چھوٹے بڑے شہروں و معمولی قصبوں میں بھی کالج سیکشن اور گورو کل سیکشن کی سماجیں الگ الگ قائم ہونے لگیں۔ ان لوگوں کو جو آریہ سماج کی اُنتی دیکھنا چاہتے تھے۔ اور رشی جیون کے درشن دیکھ چکے تھے۔ یہ پالیسی ایک آنکھ نہ بھائی۔ اور انہی وچار شیل پرش کبھی اس کو سراہنیہ کاریہ سمجھ سکتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک اور تیسری پارٹی پیدا ہو گئی۔ جس کا نام "خاموش پارٹی" موزوں ہو گا۔ کیونکہ اس نے نہ ہی گورو کل سیکشن اور نہ ہی کالج سماج میں جانا مناسب سمجھا۔ بلکہ آریہ سدھانتوں پر قائم شدہ آریہ سماج کے ہتکاری ہوتے ہوئے بھی وہ کسی آریہ سماج کے ممبر بننے سے جی چرانے لگے۔ اس کی بجائے گھر میں ہی تھوڑا بہت جو بن سکتا وہ کر لیتے۔ ان کو کوئی بھی سماج اپنی اور کسی بھی نیتی سے نہ لا سکا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کسی دھارمک سوسائٹی کے سمبندھ میں نہ رہنے سے ان کے وچار کمزور ہو گئے۔ گویا یہ نیم آریہ سماجیوں کی بنیاد پڑ گئی۔ شروع شروع میں ان کی طرف سے سنجیدگی سے کوششیں ہوئیں کہ دونوں سماجیں مل جائیں۔ مگر جب وہ مایوس ہو گئے۔ تو وہ بے عمل ہو گئے۔ یہ ان کی سخت غلطی تھی۔ کیونکہ دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ شامل رہنا ان کا دھرم تھا۔ یا اگر اپنے آپ کو سنگٹھت کر کے وہ شکشا کے علاوہ وید پرچار ہی کے مکھیہ کاریہ کو اپنا لیتے۔ تو اچھا ہوتا۔ نتیجہ قدرتی تھا کہ جو شاخ درخت سے کٹ گئی۔ وہ کیسے ہری رہ سکتی تھی؟ لوگ اپنے سوادھیائے اور ست سنگ کو ڈھیلا کر کے سماجک سدھانتوں سے بیزار ہونے لگے۔ اور صرف سماج کے ہتکاری ہی رہ گئے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ بہت سے سجن پھر بھی کسی نہ کسی روپ میں آریہ سماج کے کاریہ اُتسو اور پرچار میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیتے رہے۔ مگر آریہ سماج کا ممبر بننا یا ست سنگ میں شامل نہ ہونا اور کرت دور دور سے تماشہ دیکھتے رہنا کوئی اچھی نیتی نہ تھی۔ انہوں نے اس پرکار آتمک بل کو کھو کر سماج کو تو نقصان پہنچایا ہی تھا۔ مگر وہ اپنے اور

اپنی سنتان کے لئے بھی کلنک ہو گئے۔ کیونکہ بیسیوں مثالیں ایسی مل سکتی ہیں۔ کہ جو رشی دیانند آریہ سماج کے آغاز میں دائرہ ویدک دھرم میں آئے تھے۔ اب ان کی سنتان آریہ سماج کے نزدیک بھی نہیں پھٹکتی۔ آریہ سماجوں کے ممبروں کی تعداد جب گھٹنے لگی۔ تو دونوں سماجیں اپنی اپنی کمزوریوں کو محسوس کرنے لگیں۔ پھر ایک بار "مل جاؤ۔ مل جاؤ" کا شور پیدا ہوا۔ مگر اب ہر ایک کا کاریہ اس قدر وستر ت ہو چکا تھا۔ اور اس کے ساتھ موہ بھی اتنا ہو چکا تھا۔ کہ کوئی بھی اپنی اپنی جائداد کو چھوڑنے کو تیار نہ ہوا۔ ہاں اتنا ضرور ہوا۔ کہ آریہ سماج کے جلسوں پر جلوس اور بھجن کیرتن اکٹھے ہونے لگے۔ اور مختلف تہوار بھی اکٹھے منائے جانے لگے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آریہ بھائیوں میں پریم کی بجلی چمکی۔ اور بڑی شردھا سے اسے نبھانے چلے ہوئے۔ اس کا عام لوگوں پر بڑا خوشگوار اثر پڑا۔ اور کئی بچھڑے ہوئے بھائی پھر آ کر ملنے لگ گئے۔ مگر اسی اثناء میں مہاتما گاندھی جی نے اپنا نام بجایا۔ کانگرس کا ندر شروع ہوا۔ آریہ سماج میں تعلیم یافتہ آدمیوں کی کثرت تھی ہی۔ بس ان پر سب سے زیادہ اثر پڑا۔ آریہ بھائی سوراج کے جوش میں آریہ سماجوں کو چھوڑنے لگا کر اس میدان میں کود پڑے۔ اگرچہ آریہ سماج کی دھارمک نیتی ان کو اس کاریہ سے روکتی نہ تھی۔ مگر ان کا سنگٹھن یہ بن گیا کہ دھارمک کاریہ کو کچھ عرصہ کے لئے نہ کر رکھنا چاہیے۔ حالانکہ یہ خلاف قانون قدرت تھا۔ کیونکہ جب تک ہم کے پران ہیں آپ دھارمک فرائض سے الگ نہیں ہو سکتے۔ اس لئے دنیاوی کاریہ کے ٹائم سے اگر یہ بھائی کانگرس میں وقت لگاتے۔ تو ٹھیک ہوتا۔ مگر وہ ادھر کی سرگرمی میں دھارمک فرائض اور شکشا بھول بیٹھے۔

کئی بھائیوں نے اس کاریہ میں اپنے جیون دے دئے اور بڑی قربانیاں کیں۔ اور ایک پرکار انہوں نے آریہ سماج کا نام بھی اُجول کیا۔ مگر کانگرس کے شوقین ہو جانے پر ان کو بھی تو حکام نے گھیر لیا۔ کچھ بھائی واپس آ گئے۔ اور کچھ ادھر کے ہی ہو رہے۔ اس اثناء میں آریہ سماج نے رشی جنم شتابدی متھرا میں منائی۔ لاکھوں روپے بے شک خرچ ہو گئے۔ مگر پھر ایک دفعہ سنسار کو جتا دیا گیا۔ کہ آریہ سماج ایک جیتی

جاگتی شکتی ہے۔ کیونکہ جب سب پارٹیوں اور سبھاؤں نے اسے مل کر منایا۔ اور پورے سنگٹھن کا ثبوت دیا۔ ملاپ کا سوال پھر ایک دفعہ اٹھا۔ مگر الگ رہنے میں بہتری جانی گئی۔ اس لئے جب نروان اردھ شتابدی اجمیر کے منانے کا وقت آیا۔ تو مختلف بھائیوں نے آندولن شروع کیا۔ کہ جنم شتابدی سے جب اتنی بھی باہمی متفقہ سبق کی شکشا ہم گرہن نہیں کر سکے۔ کہ ہم پارٹیوں کے اختلافات کو ہی مٹا سکیں۔ تو پھر لاکھوں روپیہ ریلوے کے خزانہ میں ڈالنے کی بجائے کیوں نہ وید پرچار کے لئے ہی مل کر سرمایہ اکٹھا کر لیں۔ کیونکہ یہی رشی دیانند کی اُتم سمرتی ہو سکتی ہے۔ مگر یہ بھائی بہت دیر سے بولے۔ جب کہ سب باتیں طے ہو چکی تھیں۔ اور ریلوے کو بھی دو تین سال سے گھاٹا چلا آتا تھا۔

آخر یہ اُتسو بھی دھوم دھام سے منایا گیا۔ آریہ بھائیوں کا اُتساہ قابل تعریف ہے۔ ایسا ہر ایک اخبار میں پڑھا گیا۔ یہ ٹھیک ہے۔ تو جیب دو کا دیوالیہ ہونے سے واپس آتا ہے۔ تو تھک کے حساب آمد و خرچ کو دیکھ کر اس کو تفکرات گھیر لیتے ہیں۔ ایسا ہی یہاں ہوا۔ گورو کل۔ کالج اور ویدک سبھاؤں کے بجٹ کو دیکھ کر دل کانپ اٹھتا۔ رشی کی بلی اور اس کے تپ کے پربھاو سے آریوں نے اس پر بھی اپنی ساکھ رکھ ہی لی۔ مگر ہر وبھاگ کا منتری یہ شکایت کر رہا تھا۔ کہ روپیہ سال بسال کم آ رہا ہے۔ وجہ یہ بتائی گئی۔ کہ تجارت کا بازار سرد ہے۔ گورنمنٹ کا بھی تو ہر محکمہ گھاٹے میں ہے۔ تنخواہیں گھٹ گئیں۔ زمینداروں کے کچھ پلے نہیں پڑتا۔ اور بیوپاری بیکار بیٹھے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سارے ہندوستان میں ایک خاص شہرت رکھتی ہے۔ اس کے کاریہ کا دائرہ دن بدن وسیع ہو رہا ہے۔ یہ پرشنسا رکھتی اور دانی سجن اس کی ہر ضرورت کو سمے پر پورا کرتے ہی چلے گئے ہیں۔ جن بھائیوں نے لاہور جا کر سبھا کے بھون کو دیکھا ہے۔ ان کا ہر یہ پربلیف ہو اٹھا ہے۔ گورودت بھون۔ ودیارتھی آشرم۔ دھرم مندر۔ اپدیشک مہا ودیالیہ۔ لائبریری اور دفتر جس کسی میں بھی جاؤ۔ آپ کو سرگرم ہو گئے نظر آئیں گے۔ "منشی مہاراج" کی دھونی تو بجھ رہی ہے۔ مانو ست یگ ہی آ گیا ہے۔

اُدھر ڈی اے وی کالج اور ہائی سکول کا نام سارے پنجاب میں اُجول ہو رہا ہے۔ اور جب سے دیانند براہم مہا ودیالیہ۔ ریسرچ ڈیپارٹمنٹ۔ ایورویدک اور آنند مشن سکول کھلے ہیں۔ انہوں نے اور بھی سونے پر سہاگہ کا کام کیا ہے۔ کیا نادر سٹور چلا آتا ہے۔ ہندوؤں۔ دھرم شالاؤں اور خانقاہوں کے ساتھ بادشاہوں اور دانیوں نے جاگیریں لگا دی تھیں۔ ہر جگہ ہنستے پرجا ہیں۔ شخصی حکومت ہے۔ دھن کے آتا ہے۔

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

"پرکاش" کے "دیانند انک" کے متعلق تجاویز

(از شری ہتیشی علاو لیوری جی پربھی کنبھا گورو کل ڈیرہ دون)

"پرکاش" ہر سال اپنا "دیانند انک" ہندی اور اردو دو زبانوں میں نکالتا ہے۔ اور اس کو بہتر اور ویدک دھرم کے پرچار کا بہترین ذریعہ بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش اور دھن خرچ کیا جاتا ہے نیز تمام آریہ بھائیوں سے اس کو مفید اور دلچسپ بنانے کے لئے تجاویز طلب کی جاتی ہیں۔ مختلف خیالات کے آریہ بھائی مختلف اقسام کی تجاویز حوالہ قلم کر کے "پرکاش" میں شائع کرواتے ہیں۔ جن سے ممکن ہے سبھی تو متفق ہوں۔ لیکن کچھ ضرور ہوتے ہیں۔ اور کچھ خلاف بھی۔ میں نے آج تک اس انک کے بارہ میں اپنی تجاویز پیش کرنی مناسب نہ سمجھی تھیں۔ لیکن اب میں چاہتا ہوں۔ کہ جو میری دلی خواہش ہے اس کو آریہ بھائیوں کے آگے رکھ دوں۔ تاکہ اگر وہ کچھ بھی آریہ جگت اور ہندو قوم کے لئے بعد از عمل مفید ثابت ہوں۔ تو میں سمجھوں گا کہ میری دلی مراد بر آئی۔ وہ تجاویز مندرجہ ذیل ہیں:-

۱۔ نمبر کو اخباری سائز کی جس میں کہ اخبار شائع ہوتا ہے۔ بجائے کتابی سائز میں شائع کیا جائے نیز سہ رنگی تصاویر کے شائع کرنے کی بجائے نمبر کو کم سے کم قیمت پر پبلک میں پیش کیا جائے۔

۲۔ آریہ سماج کے سدھانت ۱ مورتی پوجا کھنڈن ۲ مرتک شرادھ کھنڈن ۳ اوتار کھنڈن ۴ نیوگ ۵ پورانک مت کھنڈن ۶ وام مارگ کھنڈن ۷ رادھا سوامی مت کی پول ۸ ویدک دھرم کی فضیلت ۹ وید ایشوری گیان ہیں ۱۰ قرآن۔ پران اور انجیل ایشوری گیان نہیں ۱۱ ہم آریہ ہیں ۱۲ ہندو شبد کا پریوگ۔ وغیرہ وغیرہ مختلف مضامین پر آریہ سماج کے یوگیہ ودوانوں کے کھوج پورن اور یوگیتا پورن لیکھ پرمانوں سہت شائع کئے جائیں۔ تاکہ آریہ سماجیوں کے دل میں ایک خاص اور ٹھوس مسالہ پہنچ جائے۔ جس کی موجودگی میں وہ غیر مذاہب والوں کے اعتراضات کا جواب دے سکیں۔ اور شاستر ارتھ کے میدان میں ڈٹ سکیں۔ نیز ہزار ہا کی تعداد میں ایسے نمبر کو غیر مذاہب والوں میں تقسیم کیا جائے۔ قیمت انک کی اس قدر کم ہو۔ کہ عوام خرید کر سکیں۔ اور زیادہ سے زیادہ ضخامت ہو۔

۳۔ جہاں دوسرے مذاہب کے نقائص کو شانتی اور صبر سے دکھایا جائے۔ وہاں اپنے دھرم کی فضیلت اور غیروں کے ہر طرح کے اعتراضات کا جواب بھی دیا جاوے۔ وید منتروں، سندھیا و ہون کے منتروں کے ارتھ سہت [illegible] کو درشایا جائے۔ اور بتایا جائے کہ سندھیا کیوں اعلیٰ طریقہ عبادت ہے۔ اور ہون کرنا کیوں ضروری اور مفید ہے؟ اسی طرح پانچوں یگیوں اور نتیہ کرموں کے سمبندھ میں ویاکھیا اور مہتا کو خوب درشایا جائے۔

۴۔ اپنے شہیدوں کی جیونیوں اور کارناموں کو سرل اور گاتھن یوگیہ کویتاؤں میں شائع کیا جائے۔ جنہیں بچے تک یاد کریں۔ اور گنگناتے رہا کریں۔ نیز خاموش آریہ سیوکوں کی جیونیوں کو بھی شائع کیا جائے۔

۵۔ موجودہ زمانہ کے جیوت لیڈروں، سنیاسیوں۔ اپدیشکوں۔ پنڈتوں اور اناتھ بالکوں کی جیونیوں کو ضرور شائع کیا جائے۔ اور بتایا جائے۔ کہ وہ کیونکر آریہ سماج میں داخل ہوئے۔ اور ان کی زندگی کے حالات اسی نمبر میں پبلک کی آگاہی کے لئے شائع کئے جائیں۔

۶۔ اس قسم کے مضامین شائع کئے جائیں:-
"مجھے ویدک دھرم کیوں پیارا ہے؟" "سندھیا ہی سب سے اعلیٰ طریقہ عبادت ہے" "وید ہی ایشوری گیان ہے" "آریہ سماج ہی بھارت کی آزادی کا علمبردار ہے" "رشی دیانند کیوں سب سے بڑے ریفارمر ہیں؟" "استری شکشا کیسی ہونی چاہیئے؟" "گوروکل سسٹم ہی ہمارے لئے مفید ہے" "[illegible] کو سنگٹھن کرنے کی سکیم" "آریہ ویروں کو [illegible] کی آوشیکتا" "ویدک دھرم ہی دنیا کا آگامی دھرم ہوگا" "پراچین زمانہ میں آریوں کا سارو بھوم راجیہ" اور "ودیشوں میں آریہ سماجیں۔ ان کی انسٹی ٹیوشنز اور ان کے کام کی تفصیل وغیرہ"

۷۔ انعامی مضامین رکھے جایا کریں۔ نظمیں اور مضامین مختلف عنوانوں کے ماتحت لکھنے کا اعلان کیا جائے۔ عمدہ کہانیاں اور ڈرامے لکھوائے جائیں۔ اور ان کے لکھنے والوں کو انعامات (صرف کتابوں کے ہی روپ میں) دئے جائیں۔ اس طریقہ سے ٹھوس ساہتیہ تیار ہو سکتا ہے۔

یہ ہیں تجاویز اردو نمبر کے لئے۔ ہندی نمبر میں استری شکشا۔ گرہستھ اور سنتان کو آریہ بنانے کے لئے تجاویز اور عملی پروگرام کے علاوہ دیگر اپیوگی مضامین شائع کئے جائیں۔

آریہ جگت کے دیگر ودوانوں اور انشا پردازوں کو بھی اپنی تجاویز سے "پرکاش" کے سٹاف کو آگاہ کرنا چاہئے۔

سمواد کالم

شری پیارا سنگھ ہمال جی جاگی ضلع سیالکوٹ نے تین پرشن بھیجے ہیں۔ جن کا اتر شری سوامی [illegible] جی آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ۔ لاہور نے دیا ہے:-

پرشن ۱۔ ویدوں میں کئی منتر ایک ہی پاٹھ میں بار بار آ جاتے ہیں۔ بلکہ ایک ہی کانڈ یا ادھیائے میں تین تین بار وہی منتر آ جاتا ہے۔ رشی بھی ایک ہی ہوتا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

اتر ۱۔ اس جگہ اس منتر کا آنا ضروری ہے۔ اور کہیں کہیں تو کسی بات پر زور دینے کے لئے۔ ان کے ارتھ ایک ہی ہوتے ہیں۔ اور کہیں کہیں معنی اور بھی ہیں۔ لیکن ان منتروں کا وہاں رکھا جانا ضروری تھا۔ اس لئے یہ کوئی دوش نہیں ہے۔

پرشن ۲۔ سنسکار ودھی میں ہون یگیہ اور ودھی میں وید منتروں کے علاوہ اپنشدوں کے واکیوں کے پہلے "اوم" لگا کر کیوں وید منتروں کا درجہ دے دیا گیا ہے؟

اتر ۲۔ سنسکار ودھی میں جو وید منتر نہیں ہیں۔ ان کے شروع میں بھی اوم ہے۔ یہ [illegible] نے کیا تھا۔ اس لئے رشی نے ان کو لکھ دیا ہے۔ رشی نے ان کو وید منتر کہیں نہیں لکھا ہے۔ اس لئے کوئی دوش نہیں ہے۔

پرشن ۳۔ سنسکاروں میں انیہ واکیوں کی بھرمار ہوتے ہوئے بھی سنسکاروں کو کیوں ویدک کہا جاتا ہے؟

اتر ۳۔ انیہ واکیہ ہونے سے ویدک تو ہو سکتی ہے۔ وید نہیں۔ اگر کہیں وید واکیہ کے برخلاف ہو۔ تب تو آپ لکھ سکتے ہیں کہ ویدک نہیں ہے۔ جب برخلاف نہیں ہے تو ویدک ہی ہے۔

بقیہ صفحہ ۱۳

کیسے جاتا ہے؟ اس کا کسی کو پتہ نہیں۔ جب تک کبھی محنت کی کارگزاری اخبارات میں نہ گونج اٹھے۔ لوگ سمجھتے ہوں گے۔ کہ ان آریہ [illegible] کے ساتھ بھی جاگیریں ہوں گی۔ نہیں۔ ان کے پجاری تو سال بسال تازہ تحصیل لیا کرتے ہیں۔ آئیے آریہ پرتی ندھی سبھا کا اجلاس دیکھ لیں۔ اور آپ دیکھ کر حیران ہوں گے۔ کہ سارے پنجاب سے پرتی ندھی آئے ہوئے ہیں۔ مگر ان سب کے چہرے پژمردہ کیوں ہیں؟ ان کو کون سی فکر کھائے جاتی ہے؟ سبھا کا سال میں ایک بار الیکشن ہوتا ہے۔ اور سال میں ایک بار ہی جنرل اجلاس ہوتا ہے۔ آگے پیچھے ادھیکاری جانیں۔ اور ان کا کام۔ مگر اس موقع پر بجٹ کو دیکھ کر ہر ایک گھبرا جاتا ہے۔ کئی اتساہی سجن تقریریں کرتے ہیں۔ گویا مردہ جسموں میں روح پھونکتے ہیں۔ بھرے حوصلے سے کر یہ گھروں کو لوٹتے ہیں۔ مگر جوں ہی آتے ہیں جب گھر کی حالت و سماج کی اوستھا کو دیکھتے ہیں۔ تو پھر سوچ میں پڑ جاتے ہیں۔ یہاں بھی اپنی پتری پاٹھشالا ہے۔ سکول ہے۔ سماج ہے۔ ایک یتیم خانہ ہے۔ دلت آشرم اور ودھوا آشرم کی سکیم بھی زیر غور ہے۔ کریں تو کیا کریں۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ سبھا بھی ضرور کھینچتی ہے۔ مگر اسے یہاں کی کیا خبر؟ اور ہم کو اس کی کیا خبر؟ سال میں ایک بار وہاں سرنگوں ہونا ہی پڑے گا۔ ورنہ پرتی ندھی ہونا تو بڑا مہنگا سودا نظر آتا ہے۔ سال ختم ہونے کو آتا ہے۔ تو منتری سبھا کی سخت وار اپیلیں برسنے لگتی ہیں۔ "نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن"۔ استعفا دیکر بھی سبھا سے چھٹکارا مشکل ہے۔ سبھا سے تعلق توڑیں۔ تو سالانہ جلسہ کیسے منائیں۔ اور جلسہ ہو۔ تو نہ سبھا کو روپیہ مل سکتا ہے۔ اور نہ لوکل انسٹی ٹیوشنز کو۔ جب سب آریہ سماجوں کی ایسی ہی ہو رہی ہے۔ تو کوئی ایسا طریقہ اوشیہ سوچنا پڑے گا۔ جس سے آئے دن کی مشکلات سے چھٹکارا ہو ورنہ بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔ یہ انسٹی ٹیوشنز پر جھگڑے پڑیں گے۔ پارٹی فیلنگ۔ آپس میں جھگڑا تکرار۔ سماجوں میں دھڑے بندیاں۔ دھرم کے مقابلہ میں دھن کو ترجیح۔ رضاکار دانی سجنوں کی عیب جوئی۔ وید پرچار میں رکاوٹ۔ سبھا کی ان جھگڑوں میں سر دردی اور تقسیم اوقات سب ان ہی کے نتائج ہیں۔ ان کو بند بھی تو نہیں کر سکتے۔ دنیا کیا کہے گی؟ آخر تھوڑا بہت ان سے بھی وید پرچار ہو ہی رہا ہے۔ آخر دھارمک شکشا و اخلاق بھی تو کچھ قیمت رکھتے ہیں۔ مگر ان کے لئے بھی سنگٹھن کرنا ایک ٹیڑھی کھیر ہے۔ اور جوں جوں سمے گزرتا جاتا ہے۔ لوگوں میں اس کی شردھا کم ہوتی جاتی ہے۔ اس قسم کے وچار آج کل آریہ بھائیوں کے دماغ میں چکر لگا رہے ہیں۔ اخبارات میں بھی آج کل ان ہی کی چرچا ہے۔ اگر ذرا گہری نگاہ سے دیکھیں۔ تو ان تمام تکلیفات کا علاج نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہماری دان پرنالی اور وید پرچار کی سکیم میں سدھار نہ ہو۔

(باقی آیندہ)

کے پہاڑی علاقوں میں وام مارگ کا
پرچار زیادہ رہا ہے۔ اس لئے ان علاقوں میں
لوگ مدھ مانس کا استعمال کرتے ہیں۔ یہاں
کے بڑے بڑے ودوان براہمن بھی اس روگ سے
گرسے ہوئے ہیں۔ ایک بار جبکہ آریہ سماج سری نگر کا
جلسہ تھا۔ ایک پورانک کشمیری پنڈت شاستریہ
کے لئے آریہ سماجیوں کے ڈیرہ پر پہنچا۔ اس وقت میں اور
پنڈت رام دت جی وہاں موجود تھے۔ اس سے
بات چیت شروع ہوئی۔ تو اس نے مرتک شرادھ
اور اس پر مانس بھکشن کی سدھی کی۔ ہم حیران
تھے۔ کہ جس بات سے آج تمام ہندوستان کا
پورانک منڈل انکار کر رہا ہے۔ یہ کس دلیری سے
اسے ثابت کر رہا ہے۔ آخر ہم نے مانس بھکشن
کو وید ورودھ سدھ کرکے مانس بھکشن اور مرتک
شرادھ دونوں کا کھنڈن کیا۔

اس کے بعد بھی سارے پہاڑی علاقہ میں
پورانک پنڈتوں کی ایسی ہی سمپتی دیکھی۔ لیکن
میدان میں بیاد ولیشٹ تہیہ ویا یہ کے پرچار ہو جانے سے
پورانک پنڈتوں کو مرتک شرادھ میں مانس بھکشن
بار گزرتا ہے۔ اس لئے اپنے لیکچروں یا
شاستراتھوں میں اس کے متعلق عجیب و غریب
ہیر پھیر بدلتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اس
مضمون میں بذریعہ سوال و جواب یہ بات ناظرین
پر اچھی طرح واضح ہو جانے کی۔

آریہ۔ مترور پورانک شاستری جی! آجکل
شرادھوں کے دن ہیں۔ اس لئے اگر کم از کم یہ ۱۵
دن تو آپ کھانے پینے سے بالکل بے فکر ہیں۔
اور یہ مقولہ بھی زبان زد عام غلط ہے کہ براہمن
دیوتا سال بھر کی خشکی ان پندرہ دنوں میں ہی
دور کر لیتے ہیں۔ اس لئے دماغ بھی تر و تازہ ہو گا۔
لہٰذا مرتک شرادھ کے متعلق آپ سے کچھ
پوچھنے کا یہ موقع ایک نادر موقع سمجھا ہے۔
مرتک شرادھ پر سینکڑوں اعتراضات ہیں مگر
آج صرف ایک سوال یا اعتراض کروں گا۔
جیسے مانس بھکشن کو تو آپ بھی وید شاستر
کے خلاف سمجھتے ہیں۔ لیکن مرتک شرادھ میں
تو مانس کے پنڈ مانس بھکشن اور مانس سے
پتروں کی ترپتی بھی لکھی ہے۔ اس سے یہ بات
بالکل صاف ہو جاتی ہے۔ کہ مانس بھکشن کے
بہانہ سے مرتک شرادھ بھی وام مارگیوں کی ایجاد
ہے۔ یہ ویدک سدھانت نہیں۔ ویدک شرادھ
تو جیتے ماتا پتا آدی کی سیوا کا نام ہی ہے۔

پورانک۔ مترور! آریہ سماجی بھی ایک عجیب
روزگار ہیں جس پورانک فلاسفی کو ان کا خشک
دماغ سمجھ نہ سکے۔ اسے وام مارگ وغیرہ کہنے
لگ جاتے ہیں۔ ہماری کھیر پوری سے بھی
آپ جلتے ہیں لیکن آپ کی قسمت ہی میں نہ
ہو تو ہم کیا کریں۔ دیکھئے ہمارے رشی بھی

مرتک شرادھ اور مانس

(لیکھک پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک)

بڑے سمجھدار تھے۔ مانس بھکشن واقعی وید
کے ورودھ ہے۔ اور یہ راکھشسوں کی خوراک
ہے۔

यक्ष रक्ष पिशाचान्नं मद्यं मांसं सुरा सवम्। मनु

اس لئے انہوں نے مانس بھکشن کا ودھان
بھی راکھشسوں کے شرادھ کے لئے کیا ہے ہم
دوجوں کے لئے نہیں۔

آریہ۔ آپ کا تر دماغ عجیب نتیجہ پہنچا لیکن
یہ تری بیگانی تھی نہ۔ اپنی ہوتی۔ تو اتنی غلطی
کا شکار نہ ہوتے۔ بھلا اس کا کیا ثبوت۔ کہ یہ
مانس کا ودھان راکھشسوں کے شرادھ کے
لئے ہے۔ منو کے پرکھشپت شلوکوں دیگر پورانک
سمرتیوں اور پرانوں میں شرادھ میں مانس کا
ودھان ملتا ہے۔ لیکن کسی جگہ بھی یہ نہیں
لکھا۔ کہ یہ راکھشسوں کے لئے ہے۔ اور لکھ بھی
کیسے سکتے تھے۔ اپنا دماغ ہوتا۔ تو آپ کی سمجھ
میں بھی یہ بات آسکتی تھی۔ کہ جو دھرم کے
ورودھ چلیں۔ وہی راکھشس اور پشاچ
کہلاتے ہیں۔ پھر ان کے لئے دھرم کا ودھان
کیسا؟ کیا چور کا چوری کرنا دھرم کہا جا سکتا
ہے؟

پورانک۔ دلیل بازی میں تو آریہ سماجی اوّل
رہتے ہیں۔ ان کے ساتھ کون جھگڑے؟ لیکن یہ
بتلاؤ۔ کہ اگر راکھشسوں کا نام نہیں۔ تو برہمنوں
کا نام بھی کہاں ہے؟ اس لئے میں کسی غلط
نتیجہ پر نہیں پہنچا۔

آریہ۔ مترور! دنیاوی کاروبار میں تو ہر جگہ
پر دلیل سے کام لیتے ہو۔ مقدمات میں بھی
سچے جھوٹے کا فیصلہ دلیل سے ہوتا ہے۔
سائنس فلاسفی۔ گورنمنٹ کنٹرول۔ گھگول ملم
حکمت غرضیکہ کوئی بھی ودیا دلیل کے بنا
ایک قدم نہیں چل سکتی۔ پاسک دھرم
میں تُرک کو رشی مانا ہے۔ لیکن آپ اس سے
کیوں بھاگتے ہیں؟ دلیل کا کام تحقیقات ہے
اس تحقیقات سے جھوٹا ہی ڈرتا ہے

آں را کہ حساب پاک است
از محاسب چہ باک است

دیکھئے شاستروں میں دھرم کا آدیش ورن
آشرم کے لئے ہے۔ ان کے لئے بھی وشیش
دھرم کا الگ الگ بیان ہے۔ اس لئے دھرم
ورن آشرمیوں کے لئے ہی ہو سکتا ہے۔
راکھشسوں کے لئے نہیں۔ اور مانس ودھان

تو صاف طور پر دوجوں کے لئے لکھا گیا ہے۔
دیکھئے:۔

मधुपर्के च यज्ञे च पितृ दैवत कर्मणि।
अत्रैव पशवो हिंस्या नान्यत्रेत्य ब्रवीन्मनुः॥ मनु ५-४२
एष्वर्थेषु पशून् हिंसन् वेद तत्वार्थ विद्द्विजः।
आत्मानञ्च पशूंश्चैव गमयत्युत्तमां गतिम्॥ ४३

ارتھ۔ مدھوپرک۔ یگیہ پتری کرم یعنی مرتک
شرادھ اور دیو کرم ان ہی چار کرموں میں پشو کو
مارنا چاہئے۔ اور کہیں نہیں۔ ان کرموں میں
پشو کو مارتا ہوا وید کے تتو کو جاننے والا دوج
(براہمن۔ کھشتری اور ویش) اپنے آپ کو اور
پشو کو اتم گتی کو پہنچاتا ہے۔ (منو سمرتی ادھیائے ۵
شلوک ۴۲-۴۳)

منو کے ان ملاوٹی شلوکوں میں صاف طور پر
دوج کے لئے شرادھ میں پشو مارنے کا ودھان
ہے۔ راکھشس کے لئے نہیں۔

پورانک۔ ان شلوکوں میں واقعی دوج کے
لئے پشو مارنے کا ذکر ہے۔ لیکن مانس بھکشن کا
تو ذکر نہیں۔ پرانے براہمن یگیہ آدی میں پشو مار
کر اپنے منتر بل سے زندہ کر دیتے تھے۔ اس لئے
انہیں پاپ نہیں لگتا تھا۔ کلجگ میں یہ شکتی
نہیں رہی۔ اسی لئے نشیدھ ہے۔

آریہ۔ یگیہ میں پشو مار کر زندہ کرنا نہ صرف
ناممکن ہی ہے۔ بلکہ فضول بھی ہے۔ کیونکہ اگر
مار کر زندہ کر دینا ہے۔ تو پھر مارنا ہی کیوں؟ اس
کے علاوہ یہ بات صرف آج کل کے لوگوں کی بناوٹ
ہے۔ اس کے لئے تحریری ثبوت کوئی نہیں۔ اس
کے خلاف یگیہ شرادھ وغیرہ میں قتل شدہ حیوانات
کے مانس کھانے کا سب جگہ ذکر ہے۔ منو سمرتی
کے انہی ملاوٹی شلوکوں میں مانس بھکشن کا
ذکر ہے۔ اور وہ بھی براہمن کے لئے۔ دیکھئے:۔

असंस्कृतान् पशून् मन्त्रैर्नाद्याद्विप्रः कदाचन।
मन्त्रैस्तु संस्कृतानद्याच्छाश्वतं विधिमास्थितः॥ मनु ५-३६

ارتھ۔ براہمن کو چاہئے۔ کہ منتروں سے سنسکار
کئے ہوئے پشوؤں کو کھاوے۔ بنا سنسکار
کے نہیں۔

پورانک۔ مجھے ایک بات یاد آگئی۔ آریہ
سماجی پنڈت جب براہمن گرنتھوں۔ وید کے منتروں
یا سوتر گرنتھوں میں آئے ہوئے مانس شبد کا ارتھ
پھلوں کا گودا اور پشو کے ارتھ ودیا رتھی وغیرہ کر
لیا کرتے ہیں۔ تو مرتک شرادھ میں آئے ہوئے
مذکورہ بالا شلوکوں میں بھی ان کا یہ ارتھ کیوں نہ
لیا جائے؟ پھر تو کوئی اعتراض پیدا ہی نہیں
ہو سکتا۔ اور آپ کو بھی انصاف سے کام لینا
چاہئے۔ یہ نہیں ہونا چاہئے۔ کہ "اپنے گھر لگے تو آگ پرائے گھر لگے تو بسنتر دیوتا"

آریہ۔ بے شک مانس شبد کا ارتھ گوشت اور
پھلوں کا گودا بھی ہے۔ اور پشو کا ارتھ بالک بھی
لیکن یہ ارتھ پرکرن کے مطابق ہی ہو سکتے ہیں۔
جہاں صرف مانس شبد آیا ہو وہاں اُچت
انوچت کا وچار کرکے دونوں میں سے کوئی ایک
ارتھ کیا جاتا ہے۔ لیکن جہاں جانوروں کا نام
لے کر ان کے مانس کا ذکر ہو وہاں اس کا ارتھ
پھلوں کا گودا کیسے ہو سکتا ہے؟ منو سمرتی
ادھیائے ۳ شلوک ۲۶۸ سے ۲۷۲ تک
ملاوٹی شلوک جو کورم پران انترا ودھ ادھیائے
۲۰ سے لے کر ڈالے گئے ہیں۔ ان میں پشوؤں کا
نام لے کر ان کے مانس سے پتروں کی ترپتی لکھی
ہے۔ وہاں پھلوں کا گودا ارتھ کیسے ہو سکتا
ہے۔ دیکھئے:۔

द्वौ मासौ मत्स्य मांसेन त्रीन्मासान् हारिणेन तु। औरभ्रेणाथ चतुरः शाकुनेनाथ पंच वै॥
षण्मासांश्छाग मांसेन पार्षतेन च सप्त वै। अष्टावैणस्य मांसेन रौरवेण नवैव तु॥
दशमासांस्तु तृप्यन्ति वराह महिषामिषैः। शश कूर्मयोस्तु मांसेन मासानेकादशैव तु॥
संवत्सरं तु गव्येन पयसा पायसेन वा। वार्ध्रीणसस्य मांसेन तृप्तिर्द्वादशवार्षिकी॥
कालशाकं महाशल्काः खड्ग लोहामिषं मधु। आनन्त्यायैव कल्पन्ते मुन्यन्नानि च सर्वशः॥

ارتھ۔ مچھلی کے مانس سے دو ماہ۔ ہرن کے
مانس سے تین ماہ۔ بھیڑ کے مانس سے چار ماہ
اور شکن پرندہ کے مانس سے چار ماہ ترپت
ہوتے ہیں۔ بکرے پاروشت جنگلی جانور ایَن
مرگ اور رورو مرگ ان چاروں کے مانس سے
سلسلہ وار چھ سات آٹھ اور نو ماہ پتروں
کی ترپتی ہوتی ہے۔ سور اور بھینسے کے مانس سے
دس ماہ۔ خرگوش اور کچھوے کے مانس سے
گیارہ ماہ پتروں کی ترپتی ہوتی ہے۔ گائے کے
دودھ اور کھیر سے اور وادھرینس نامی

پشو کے مانس سے بارہ سال کی ترپتی ہوتی ہے۔ کال شاک مہاشلک نام کی مچھلیوں۔ گینڈے۔ اور لال بکرے کے مانس سے اپنے ہی منیوں کے ان (سوانگ) سے پتروں کی اننت کال تک ترپتی ہوتی ہے :۔

پورانک۔ ان شلوکوں میں مانس کے ساتھ گائے کے دو منیوں کے ان وغیرہ کا بھی ذکر ہے۔ ہم انہی سے شرادھ کریں گے۔ مانس سے نہیں کریں گے۔ اس میں کیا دوش ہے؟

آریہ۔ آریہ سماج کا مطلب کرنے یا نہ کرنے سے نہیں۔ بلکہ یہ بتلانے کا ہے۔ کہ مانس بھکشن کو آپ بھی پاپ مانتے ہیں۔ لیکن مرتک شرادھ میں اس کے کھانے کا ذکر ہے۔ لہذا یہ مرتک شرادھ دھرم کا کام نہیں ہو سکتا۔ پاپ ہی کا ہو سکتا ہے۔ اور چونکہ وید شاستر میں مانس کا نشیدھ ہے۔ منوسمرتی میں بھی آٹھ گھاتک بتلائے ہیں۔ اس لئے یہ شاستر کا کتھن نہیں ہو سکتا۔ وام مارگیوں نے ہی مرتک شرادھ کی ایجاد کر کے اس میں مانس بھکشن کا ودھان کیا ہے۔ اس کے علاوہ میں آپ کو یہ بتلا دوں۔ کہ پورانوں کے مطابق اگر کوئی براہمن مانس کھانے سے انکار کرے۔ تو وہ نرک کو جاتا ہے۔ دیکھئے :۔

यीनाम्नाति द्विजो मांसं नियुक्तः पितृ कर्मणि। सम्प्रेता यशतां याति संभवा नेक विंशतिं। कूर्म-इ २४-६५

ارتھ۔ پتری کرم یعنی مرتک شرادھ میں مقرر کیا گیا براہمن اگر مانس کھانے سے انکار کرے۔ تو ۲۱ جنم تک وہ پشو بنتا ہے (کورم پوران۔ اترارددھ۔ ادھیائے ۲۵۔ شلوک ۷۵)

پورانک۔ اچھا اگر یہ بات ہے۔ تو میں آج سے مرتک شرادھ کا ڈھکوسلہ چھوڑتا ہوں۔ اب مجھے واقعی یہ بات معلوم ہو گئی ہے۔ کہ مرتک شرادھ شاستر وکت نہیں!

آریہ سماج نیروبی کا نیا سنگٹھن

سداچار پرتگیا پتر

(لیکھک شری پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مشنری ایسٹ افریقہ)

نیروبی آریہ سماج کی سادھارن سبھا نے اپنے سماجک جیون کی پورنتا کو بنانے کے لئے سبھاسدی کے فارم کے ساتھ ساتھ ایک سداچار پرتگیا پتر پر ہستاکشر کرنے کا نیم بھی بنایا ہے :۔

نیروبی آریہ سماج کے سنگٹھن میں مکھیہ روپ سے دو وبھاگ ہیں۔ ایک سدسیہ وبھاگ اور دوسرا سہایک وبھاگ۔ پرتھم وبھاگ کے سدسیہ کو ووٹنگ یعنی سماج کے پربندھ وبھاگ میں آنے کا ادھیکار ہے۔ پرنتو دوسرے کو نہیں ہوگا۔ جبکہ وہ اپنی آمدنی کا ایک پرتی شتک پرتی ماس دینے کے ساتھ ساتھ سداچار پرتگیا پتر کو بھی بھرے۔ سہایک وبھاگ کے ویکتی اُچت چندہ دیتے ہوئے بھی یدی اپنے میں کوئی کمی پاتے ہیں۔ تو وہ وہاں تک سیمت ہو کر بھی سماج کے کاریہ کو کرتے ہیں :۔

من سداچار پتر نیروبی سماج نے اپنے لئے آدرشک سمجھا ہے۔ اس میں اجمیر شتابدی کے سداچار سمبندھی پرستاو کو کریاتمک روپ دینے کا پورن پریتن کیا گیا ہے۔ نیروبی آریہ سماج کے پرتیک پرانے تھا نئے سدسیہ نے اس کاریہ کو بیگیہ کے نتیجات

. . . .

"ओ३म् अग्ने व्रतपते व्रतं चरिष्यामि"

آدی منتر سے دیکشت ہو کر پرتگیا پتر کو پڑھ کر اس پر ہستاکشر کئے ہیں اور جنہوں نے نہیں کئے وہ سدسیہ نہیں ہیں۔ پرایہ سبھی نے اس پر دستخط کر دئے ہیں۔ اس طرح سے نیروبی سماج کا پنہ سنگٹھن کیا گیا ہے۔ اسی کے آدھار پر اس سال کا نیا چناؤ ہوا ہے۔ نیروبی کے انیہ دھرم اولمبیوں میں سماج کے اس کاریہ سے سماج کی پوترتا کی دھاک جم گئی ہے۔ پرتگیا پتر کا نمن روپ ہے :۔

دیکھنا منتر :۔

ओ३म् अग्ने व्रतपते व्रतं चरिष्यामि तच्छकेयं तन्मे राध्यताम् इदमहमनृतात् सत्यमुपैमि।

نیروبی آریہ سماج کے سدسیوں کا سداچار سمبندھی پرتگیا پتر :۔

میں جو کہ آریہ سماج نیروبی کا سبھاسد ہوں۔ سرو ویاپک پرماتما کو ساکشی رکھ کر اس یگیہ کی اگنی کے سنمکھ آپ سب سجنوں کی اپستھتی میں آریہ سماج کی آپ نیتاؤں میں تحت سداچار سمبندھی اپنے نیم سنکھیا کو دھیان میں رکھتے ہوئے

پرتگیا کرتا ہوں۔ کہ :۔

(۱) وبھچار مانس مدرا کا سیون۔ جوا۔ چوری چھل کپٹ اور رشوت آدی سے دھن پیدا کرنا جو اشلیل آچرن ہے۔ اس کا سدیو ہی تیاگ کروں گا اور جو وید وکت ستیہ آچرن ہے۔ اس پر آچرن کروں گا :۔

(ب) یدی کسی کارن وش میں اشلیل آچرن کر بیٹھوں گا تو میں آریہ سماج نیروبی کو اس سے سوچت کر دوں گا اور اس اوستھا میں سبھاسد سے سہایک بننا میرا کرتویہ ہوگا :۔

ہستاکشر . . . .

اس نئے سنگٹھن میں پورن سدسیہ بننے کے لئے اپنی آمدنی کا ایک فیصدی ماسک دینے کا فارم بھی بھرا ہے۔ اس فارم کے بنا بھی پورن سدسیہ نہیں کہا جا سکتا تھا۔ اس فارم میں پرتیک نے اپنی سہمتی کے ساتھ اپنی آمدنی کو لکھتے ہوئے چندہ لکھا ہے :۔

اس طرح سے یہ سماج ودیش میں "آریہ جیوتی" کو سنگٹھت روپ سے پھیلانے کے لئے ویکتیگت جیونوں کو اونچا کرنے میں لگاتار پریتن وان ہے۔ جبکہ بھارتیہ آریہ سماجوں میں سے کسی نے بھی اجمیر شتابدی کے پرستاؤں کو کریاتمک روپ دینے کی کوشش آرمبھ نہیں کیا ہے۔ وہاں اس سماج نے آریہ جگت کے سامنے کریاتمکتا کا ایک روپ دکھایا ہے۔

یہ پرتگیا پتر سداچار ورت میں پرتھم سیڑھی ہے اور آہستہ آہستہ اس سے اوپر چڑھنے کے لئے بھی یہاں کے سدسیہ سدا اُدیت ہیں۔ سماج کے کاریہ کو آگے لے جانے میں جتنا اتساہ یہاں دکھائی دیتا ہے۔ اتنا بھارتیہ سماجوں میں کچھ ایک وِرلوں میں ہی دکھائی دیتا ہے :۔

اس پرتگیا پتر کے دوسرے وبھاگ میں پرتیک ویکتی کا اپنا کرتویہ بنا دیا ہے۔ کہ وہ اپنے سماج کو اپنے چرتر میں کمزوری کے آنے پر سوچت کر دے۔ اور سبھاسد کے ادھیکاروں کو چھوڑ کر سہایک بن جائے۔ یہ نہیں۔ کہ وہ سماج کو چھوڑ کر چلا جائے۔ اس طرح سے سماجک سنگٹھن سنچالن آدی پورن سداچاری ویکتیوں کے ہاتھوں میں رہے گا۔ ایوں گت روپ سے سماج کو سوچت کر سہایک بننے کے لئے درشٹانت اس سماج کے اتہاس میں ورمان ہیں جب ان ویکتیوں نے

اپنے آپ کو اس ٹھیک پایا۔ تو وہ سدسیہ نہیں تو سہایک بنے رہے۔ اور سدسیتا کے ادھیکاروں کے نہ ہوتے ہوئے بھی تن من اور دھن سے سہایتا کرتے رہے۔ اور اب بھی ویکتی سہایک رہتے ہوئے سماج کی سیوا کرتے ہیں :۔

ساتھ ہی آج تک آریہ سماجک سنگٹھن میں سماج کے ادھیکاریوں کو کسی ویکتی کے چرتر پر ممبر ہونے پر دو طرفہ سے کرتویہ پالن میں دقت دکھائی دیتی ہے۔ پرنتو اس سے ویکتی کا پرتھم اپنا کرتویہ ہے۔ کہ وہ سماج کو سوچت کر دے۔

آریہ سماج نیروبی کا یہ ابھیپرائے سروتھا ہی ہے۔ کہ پردھارت پرتگیا پتر ہی سداچار ورت کا پورن روپ ہے۔ پرنتو یہ سداچار ورت میں ایک کریاتمک سماجک گھٹنا ہے۔ جوں جوں جیون اُجول ہوتا جائے۔ توں توں ادھک آگے آگے بڑھنا چاہئے۔ کیا اس آدرش کی طرف اجمیر شتابدی کو کسی بھانک سپھل کرنے کے لئے بھارتیہ سماجیں اپنے نیتک جیون میں آگے بڑھنے کے لئے اس سماج کا انوسرن نہ کریں گی؟ آشا ہے۔ کہ اتساہی آریہ بھائی اس پر اوشیہ دھیان دیں گے۔ اور اپنی اپنی سماجوں میں سداچار ورت کا پرچار کریں گے :۔

سماجک سماچار

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار :-

۱۔ ۹ ستمبر ۱۹۳۴ء کی آریہ سماج کے جنرل اجلاس میں پانی پت کے مولوی غلام حسین کی چھاپی ہوئی کتاب موسومہ بہ "سوامی دیانند اور ان کی تعلیم" پر اظہار ناراضگی کے بعد پرستاو پاس کیا گیا۔ کہ گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کی جائے کہ وہ ایسی دل آزار کتاب کو ضبط کر لے۔

۲۔ ۱۶ ستمبر ۱۹۳۴ء کو ماسٹر سینت دیو جی سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ سکول کی دھرم پتنی کا اکسمات دیہانت ہو جانے پر انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا۔

۳۔ مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۳۴ء کو لالہ منشی لال صاحب سب منیجر پنجاب نیشنل بنک کی کنیا کے وواہ کے اوسر پر ورکے پتا لالہ بھگوان داس جی بلبنا کمل ناتھ نے منجملہ ایک سو ایک روپیہ کے پینتیس روپیہ آریہ سماج کے فنڈوں کو آریہ سماج کی معرفت دان دیئے۔ اور منشی لال جی نے دل کھول کر براتیوں کی سیوا کی۔

۴۔ ۱۹ ستمبر ۱۹۳۴ء کو ملک ہیرانند جی نے اپنے نئے عالی شان بھون "ہری نواس" کا پرویش سنسکار کروایا۔ سوامی اچیوتا نند جی نے آشیرواد دی۔

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

آریہ سماج پانی پت کا پرستاو :-

پانی پت آریہ سماج کا عام جلسہ مولوی غلام حسین پانی پتی کی نہایت دل آزار۔ اشتعال انگیز مفسدانہ۔ مجرمانہ تحریک۔ خلاف تہذیب اور دشنام آمیز جھوٹے اور بناوٹی مضمونوں سے پر بدنام کتاب موسومہ بہ "سوامی دیانند اور ان کی تعلیم" کو نہایت غم وغصہ اور نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ پنجاب گورنمنٹ سے اپیل کی جاتی ہے۔ کہ اس قابل نفرت۔ بغویت سے پر۔ دل آزار۔ اور خلاف قانون کتاب کو جلد از جلد ضبط کرے اور مولوی غلام حسین کے خلاف مقدمہ چلا کر انصاف کرے۔

(نرائن دت ودیا النکار منتری آریہ سماج پانی پت)

ویدک وواہ :-

۱۰ ستمبر ۱۹۳۴ء کو چک نمبر ۱۴۲ جنوبی میں پنڈت دوارکا داس جی کے سپتر مہاشہ بدری داس جی کا شبھ وواہ چھیتہ دینا ناتھ جی کی سپتری پرمیشوری دیوی سے پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ وواہ سنسکار پنڈت سوم دت جی ودیا النکار پروہت آریہ سماج سرگودھا نے کروایا۔ اس اوسر پر ور پکش کی طرف سے دس روپیہ اور کنیا پکش کی طرف سے دو روپیہ دان ملا۔

(تارا چند آریہ منتری آریہ سماج سرگودھا)

آریہ سماج سرائے سدھو کے سماچار :-

۱۔ آریہ سماج سرائے سدھو کا گیارھواں وارشک اتسو ۵۔ ۶ اور ۷ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو ہوگا جس میں شریمان پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار پنڈت چندر بھانو جی شاستری کی تبلیغ کے مہاپرش پدھاریں گے۔

۲۔ آریہ سماج حیدر آباد میں ہندوؤں کے دھارمک فرائض پر عموماً اور آریہ سماج کے دھارمک فرائض پر خصوصاً پابندیوں کے عائد ہونے کے خلاف زبردست پروٹسٹ آریہ سماج ہذا کی طرف سے کیا گیا۔ نیز ہز اگزالٹڈ ہائینس نظام حیدر آباد سے مؤدبانہ درخواست کی گئی۔ کہ وہ ان پابندیوں کو منسوخ کریں۔ علاوہ اس کے یہ سماج آریہ سارودیشک سبھا دہلی کے میموریل کی پرزور تائید کرتا ہے۔ اور یقین دلاتا ہے۔ کہ یہ سماج سبھا مذکور کو ہر جائز اور پرامن طریقہ سے امداد دے گا۔

(تجو رام منتری آریہ سماج سرائے سدھو)

آریہ سماج مونیوا کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج مونیوا (اپر برہما) کا وارشک اتسو ۲۱۔ ۲۲ اور ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو بڑے سماروہ سے منایا جائے گا۔ بڑے بڑے ودوانوں اور اپدیشکوں کے بیاکھیان اور بھجنیکوں کے بھجنوں کا آیوجن کیا گیا ہے۔ باہر سے آنے والے سجنوں کے بھوجن اور رہنے کے ستھان کا پربندھ کیا جائے گا۔

(بنڈھی داس منتری آریہ سماج مونیوا (اپر برہما))

انتیشٹی سنسکار :-

۲۹ ستمبر ۱۹۳۴ء کو مہاشہ ہری چند جی سٹیشن ماسٹر بنگہ کے پتا کا دیہانت ہو گیا۔ داہ کرم سنسکار ودھی انوسار کرایا گیا اور چوتھے کی رسم ۲۶ ستمبر ۱۹۳۴ء کو ادا کی گئی۔ آریہ سماج بنگہ کو مبلغ پانچ روپیہ دان پراپت ہوا۔ پرماتما سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ وہ مرتک کی آتما کو سدگتی اور پریوار کو شانتی پردان کریں۔

(ٹھکور رام آریہ۔ پردھان آریہ سماج بنگہ ضلع جالندھر)

نئے آریہ سماج کی قائمی :-

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے بھجن اپدیشک ٹھاکر سنگھ جی ۲۸ ستمبر ۱۹۳۴ء کو چشتیاں اودے پدھارے۔ انہوں نے دو دن پرچار کیا۔ حاضری امید سے زیادہ ہوتی تھی۔ آریہ سماج کے مخالف بھی موافق بن گئے۔ اور ان کی پریرنا سے یہاں آریہ سماج قائم کیا گیا ہے۔ جس کے عہدیداران حسب ذیل نیت ہوئے ہیں۔

۱۔ پردھان لالہ پیارے لال جی ڈیرہ اسمٰعیل خان
۲۔ اپ " دیویدیال جی ۳۔ منتری لالہ کشن لال جی ۴۔ اپ منتری لالہ مانو رام جی
۵۔ خزانچی لالہ الیشور داس جی۔

ان کے علاوہ آریہ سماج ہذا کے آٹھ ممبر اور انترنگ سبھا کے نو ممبر بنائے گئے۔

(پیارا لال پردھان آریہ سماج چشتیاں)

موگوک (اپر برہما) کے سماچار :-

۱۶ ستمبر کو بابو ہر سا سنگھ جی جوہری کی دھرم پتنی ابناش دیوی کا وواہ مہاشہ چرنجی لال دکاندار سگائینی والا کے ساتھ پنڈت کالو رام جی ہیڈ کلرک اور دو ہندی پاٹھشالاؤں کے ادھیاپکوں نے پورن ویدک ریتی سے کرایا۔ کوئی دو سو کے قریب استری پرشوں کی حاضری تھی۔ سب جنتا پر اثر پربھاو پڑا۔ دونوں اور سے انیاسی روپے آریہ سنستھاؤں کو دان پراپت ہوا۔ پنڈت کالو رام جی کی مہربانی سے سب سنسکار آریہ ریتی سے ہونے پر جلت ہو گئے ہیں۔

(نامہ نگار رام سروپ موگوک)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (منیجر)

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج گورو کل دکھاگ انبالہ چھاؤنی کا سالانہ جلسہ ۲۶۔ ۲۷ اور ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو منعقد پایا ہے۔ جس میں آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسی مہاتما۔ ودوان اپدیشک تشریف لا کر اپنے اپدیشوں تھا بھجنوں سے امرت ورشا کریں گے۔

(ریلا رام منتری آریہ سماج انبالہ چھاؤنی)

آریہ سماج گوجرانوالہ کے سماچار :-

۱۔ آریہ سماج مندر میں ۵/۹۱ ۱۱ اور ۵/۹۱ ۱۴ کو بالترتیب مہاشہ چمن لال کی کنیا اور مہاشہ میگھ راج کے بالک کا نام کرن سنسکار ہوا۔ کنیا کا نام شوکماری اور بالک کا سریندر رکھا گیا۔

۲۔ دیو چند جی کپور کی سپتری کا وواہ لالہ سادھو مل کے سپتر سے ویدک ریتی سے ۵/۹۱ ۱۲ کو گوجرانوالہ میں ہوا۔ ور پکش کی طرف سے نو روپیہ دو وَدھو پکش کی طرف سے بھی نو روپیہ دان مختلف سنستھاؤں کو دیا گیا۔ دونوں طرف سے آریہ سماج گوجرانوالہ کو چار روپیہ دان ملا۔

۳۔ لالہ سندر داس کی سپتری کرشنا دیوی کا وواہ ۵/۹۱ ۱۹ کو لالہ رام رکھا مل سے ویدک ریتی سے گوجرانوالہ میں ہوا۔ دونوں پکشوں سے ۱۵/- اور ۱۷/- روپیہ مختلف سنستھاؤں کو دان ملا۔

۴۔ مہاشہ گوبند سنگھ کے سپتر کا منڈن سنسکار ۶/۹۱ ۱ کو ویدک ریتی سے ہوا۔ آریہ سماج کو دو روپیہ دان ملا۔

۵۔ لالہ گنج رام کا سپتر وواہ ۵/۹۱ ۱۷ کو آریہ سماج مندر میں کستوری بائی سے ہوا۔ لالہ جی کی طرف سے ۵ آریہ سماج کو دان ملا۔

۶۔ لالہ رتن مل مرحوم کی سپتری سوشیلا دیوی کا وواہ ہمراہ مہاشہ پرتھوی چند پورن ویدک ریتی سے ۵/۹۱ ۱۳ کو گوجرانوالہ میں ہوا۔ ودھو پکش کی طرف سے ۲ آریہ سماج کو دیئے گئے۔ اور مہاشہ پرتھوی چند جی کی طرف سے ۳ آریہ سماج کی مختلف سنستھاؤں کو پراپت ہوئے۔

۷۔ ۶/۹۱ ۱ کو بلونت سنگھ جی کھتری کے لڑکے دلباغ رائے کو جو ۸-۹ ماہ سے سنیاس ہو گیا تھا۔ شدھ کیا گیا۔ اس کا سابقہ نام ولید رائے ہی رکھا گیا۔

۵ موضع ٹرٹی ضلع راولپنڈی سے مہاشہ سشرچنداس جی اپدیشک۔ آریہ سماج قصبہ ناشہ ھو شہرنے یہاں آریہ سماج گوجرانوالہ میں آکر حسب ذیل اشخاص شدھ کرلئے۔ یہ پانچ سال سے مسلمان ہوگئے تھے۔ یہ شدھی ۳ر جون ۱۹۳۴ء کو ہوئی ہے۔

سابقہ نام :۔ علی اکبر۔ بیوی گلاب خاں۔ کمبے خان وجانی اور فضل محمد :۔
اب جو نام رکھے گئے :۔ سنتیہ دیو۔ پرکاش دتی۔ دھرم دیو۔ بلدیو اور کملادیوی وغیرہ :۔
(منتری آریہ سماج ہذا)

بہار کے مسلم مصیبت زدگان کی امداد

آریہ سماج ریلیف کیمپ کی طرف سے لالہ بوسارام جی اور لالہ شادی رام جی نے جس تن دہی سے مصیبت زدگان کی امداد کی ہے۔ اور ہندو مسلم زلزلہ زدگان کی دستگیری فرمائی ہے۔ اس کا ذکر نہایت طویل ہے۔ ذیل میں قصبہ مہیسی ضلع چمپارن کے مسلم نمائندگان کے سپاس نامہ کا عکس پیش نظر ہے جس سے آریہ ورکروں اور آریہ سماج ریلیف کیمپ کی خدمات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے :۔

نقل چٹھی ۷۸۶

سپاس نامہ بخدمت ارکان منبع فیض وکرم آریہ سماج ریلیف کمیٹی صدر لاہور بوساطت ہمدرد غربا وغمگسار شرفا جناب شادی رام صاحب وکر

زلزلہ ریلیف کمیٹی صدر چمپارن موتی ہاری شاخ قصبہ مہیسی۔ پیارے شادی رام جی یہ حقیر بجے انجم افراد جماعت مسلم قصبہ مہیسی آپ کا اور آپ کی جماعت آریہ سماج کا اس پر آشوب زمانہ مصیبت زلزلہ میں امداد و دستگیری غربا خصوصاً جماعت شرفا ہندو مسلم مستحقین امداد آبادی قصبہ مہیسی بذریعہ دوکان ارزان غلہ نہایت دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ نیز ہر کہ وجہ فرد قصبہ مہیسی ہزار بار سچے دل سے آپ کی برموقع امداد کے لئے شکر گزار ہے۔ نیز اس مالک کی درگاہ میں جس نے آپ لوگوں کو توفیق خیر عطا کی ہے دست بدعا ہے۔ کہ وہ رب العالمین اخلاق مجسم جناب لالہ بوسارام اور پیارے شادی رام جی کو معہ انکے سماج کے ممبران کے آفات ومصائب زمانہ سے محفوظ رکھے۔

آمین یارب العالمین ؎
از دست گدائے بینوا ہیچ
جز آنکہ بصدق دل دعائے بکند

خاکسار عبد العزیز ساکن قصبہ مہیسی
محلہ چک عبد الغنی
۱۲ر ستمبر ۱۹۳۴ء

آریہ سماج راہوں کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج راہوں ضلع جالندھر کا وارشک اتسو اور اردھ شتابدی اس سال ۲۶ر ستمبر سے ۱۶ر اکتوبر ۱۹۳۴ء تک ہوگی۔ ۱۴-۱۵-اور ۱۶ر اکتوبر کے علاوہ جن دنوں سماروہ اتسو رہے گا۔ حسب ذیل پروگرام پر عملدرآمد ہوگا۔

پراتہ کال ہری کیرتن سندھیا اور ہون یگیہ۔ اس کے بعد اپدیش ۶ سے ۱/۲ ۱ بجے تک۔ رات کو پنڈت ہر جیون لال جی بان پرستھی آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ۱/۲ ۷ سے ۹ بجے تک بھجنوں کے لیکچرز کتھا کیا کریں گے :۔

۱۴-۱۵- اور ۱۶ر اکتوبر کو پرسدھ آریہ ودوانوں کے اپدیشوں کے علاوہ مشہور بھجنیکوں کے بھجن ہوں گے۔ بھگت منگت رام جی مشہور راگی اپنی منڈلی سمیت پدھار کر جلسہ کی رونق کو بڑھائیں گے :۔ ادھیاتمک جیون کی شکشا کے خواہشمندوں کے لئے مہاتما کھوشی رام جی جالندھر نواسی اور لالہ وزیر چند جی بی۔ اے وکیل کے شکشا پرد عملی جیون کے اپدیش ہونگے :۔ آریوں کی خالص کانفرنس بھی ہوگی۔ جس میں آریہ سماجیوں کی اپنی آتمک اُنتی پر وچار ہوگا :۔ (منتری آریہ سماج ہذا)

۴ کرنیوالا ہے۔ اتنا ہی نہیں۔ بلکہ یہ نرنے مسلمانوں کے لئے بھی نقصان دہ ہے کیونکہ یہ آہستہ آہستہ جیونت جاگرت جاتیتا کے پرواہ سے پرے جا پھینکتا ہے۔ اور انہیں جاتی کے ہت سے پرتھک کردیتا ہے۔ اور اس سے اگر کسی کو لابھ پہنچتا ہے۔ تو کیول پروہتیوں کو :۔

(ب) اس سمیلن کی سمتی ہے۔ کہ راشٹریہ مہاسبھا (کانگرس) کی کاریہ کارنی سمتی نے کمیونل اوارڈ کے سمبندھ میں جو پرستاو سویکار کیا ہے۔ وہ ساری جاتی

بقیہ صفحہ ۴

پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی منا...

کے نشچے سمرتھن کرتا ہے۔ اور اس مہانگیر کو سبھا پنانے میں سبھا کے ساتھ پورن سہیوگ دینے کا وشواس دلاتا ہے :۔

(پ) پرانت کی آریہ سماجوں کو پریرنا کرتا ہے۔ کہ وہ پرتی ندھی سبھا کے نشچے کے انوسار روپیہ پرچار سمبندھی کوش کے لئے اڑھائی لاکھ روپیہ جمع کرنے کا پورن اُدیوگ کریں۔

۲۷ (ا) اس سمیلن کی پربل سمتی ہے۔ کہ وہائٹ پیپر میں بتلایا ہوا ودھان نہ کیول سوراجیہ ... درجہ نوآبادیات کا گھاتک ہے۔ اور قدم قدم پر سیف گارڈز (تحفظات) سے دبا ہونے کی وجہ سے درجہ نوآبادیات سے بھی بہت دور ہٹاتا ہے۔ جب تک اس وائٹ پیپر میں بتلائے ہوئے طرز حکومت میں کم از کم ایسی تبدیلیاں نہیں کی جائیں۔ جیسی سر تیج بہادر سپرو آدی نیتاؤں نے بتلائی ہیں۔ تب تک اسے نامنظور کردینا چاہئے :۔

(ب) اس سمیلن کی سمتی ہے۔ کہ جب تک ... کوشش سروبھاشتا کے پرتی ندھیوں کے ... کئے جاتے۔ تب تک نیا ودھان سروتھا اگراہیہ اور تیاگ کے قابل ہے :۔

۲۸ (ا) اس سمیلن کی سمتی ہے۔ کہ کمیونل ایوارڈ سب غیر مسلم جاتیوں اور خاصکر ہندوؤں کے لئے انیائے پورن ہی نہیں ہے۔ بلکہ بھارتیہ جاتیتا کے ... کھنڈن کرتا ہے۔ اور ایک سمرت جاتی بھاؤ ... ورودھی کو روکتا ہے۔ اور سوادھینتا کی تحریکوں کو ...

پنجاب یونیورسٹی کی سنسکرت پریکھشائیں

کورس میں تبدیلی ہونی چاہئے!

بھارتیہ لوگوں کا وشواس ہے۔ کہ سنسکرت ایک بڑی برتر بانی ہے۔ جس میں کہ ان لوگوں کے دھرم گرنتھوں کا نرمان ہوا ہے۔ سرا جیہ کی طرف سے اس بانی کے پرچار کرنے کے لئے کئی پریکھشاؤں کو سنچالت کیا گیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ان پریکھشاؤں نے سنسکرت کے پرچار میں کافی امداد دی ہے۔ لیکن دھاشا گیان کے ساتھ ساتھ شکھشا کا اُدیش ودیارتھیوں کو ناگرک اور سداچاری بنانا ہے اس اُدیش کو درشٹی میں رکھتے ہوئے جب ہم ان پریکھشاؤں کی پاٹھ ودھی کو دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں نراشا ہوتی ہے +

دس یا بارہ سال کے ودیارتھیوں کے لئے سنگار رس پردھان ناٹکوں کا پریکھشاؤں میں مقرر کرنا کتنی اسا دھا رن بات ہے۔ سوپن واسو دتا ناٹک میں ودیت راجا اور رانیوں کی رنگ رلیوں کے پڑھنے سے براگیہ کا ودیارتھی کیا شکھشا حاصل کرے گا؟ ابھی تک نوان ودیارتھیوں میں یہ بھاو نائیں ہی جاگرت نہیں ہوئی ہوتیں۔ تو پھر ان ناٹکوں کے پڑھنے سے ان کا من برے بھاوؤں میں کیوں نہ ملین ہونے لگے گا؟ (Arts Faculty) میں تو بی۔ اے کی پریکھشا میں ناٹکوں کا سماویش کیا جاتا ہے۔ لیکن سنسکرت کی تو پرارمبھک پریکھشا میں ہی یہ مقرر کئے گئے ہیں۔ ساہتیہ درپن جیسے اشلیل گرنتھ وشارد پریکھشا میں مقرر ہیں۔ جن کے ہر ایک صفحہ پر سنگار کے علاوہ اور کسی رس کا ورنن ہی نہیں ہے۔ شاستری پریکھشا میں ماگھ اور مرچھ کٹک جیسے گرنتھ رکھے ہیں۔ جن ناٹکوں کے ہیرو ویشیا گامی ہوں۔ اور جن میں سخت سخت پر وشئے واسناؤں کے ہی ورنن آتے ہوں۔ بھلا ان ناٹکوں کے پڑھنے سے ودیارتھی دراچار سے ہٹنے کے سمان پر اپنے من کو کیوں نہ ملین کریں گے؟

اس کے علاوہ پاٹھ ودھی میں ایک اور دوش ہے۔ پراگیہ اور وشارد کی پریکھشاؤں میں ترک سنگرہ اور نیائے سدھانت مکتاولی جیسے تو نیائے کے مشکل گرنتھ رکھے ہوئے ہیں +

۹۵ فیصدی ودیارتھی مکتاولی کو گھوٹا لگا کر پریکھشا میں کامیاب ہوتے ہیں۔ سبھی سبھیہ دیشوں میں گھوٹے کو ہٹایا جا رہا ہے۔ لیکن یہاں سنسکرت کے ودیارتھیوں میں گھوٹے کی پرتھا بہت زیادہ جاری ہے۔ ترک جیسے گمبھیر وشئے کے کلشٹ گرنتھوں کو جو صرف شبد آڈمبر سے بھرے پڑے ہیں۔ پرارمبھک پریکھشاؤں میں مقرر کرنا نامناسب ہے +

یونیورسٹی کے ادھیکاریوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ پریکھشارتھیوں کی شیلی کو سامنے رکھتے ہوئے پاٹھ ودھی کو ایسا روچک اور شکھشا پرد بنائیں۔ کہ وہ اُتم ناگرک بن سکیں +

(ادھشٹاتا پرکاشن وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب - لاہور)

خط وکتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں +

گوروکل آیورویدک فارمیسی ہردوار

برہمی بوٹی
ایک روپیہ سیر
دماغ کو طاقت دیتی ہے

چیون پراش
ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔ بچوں کو تازہ کرتا ہے۔ کھانسی، سوکھا، بندق کا اکسیر علاج ہے
قیمت چار روپیہ سیر

برہمی تیل
ازشیشی سر درد مرگی ہسٹیریا پاگل پن وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے

سنجیون لن
احتلام کی اس سے بڑھکر کوئی بھی دوا آج تک ایجاد نہیں ہوئی۔ ایک ماہ میں دو شیشی کے استعمال سے بالکل آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت عہ فی شیشی

چشم شکتی سرمہ
سب سے سستا اور بڑھیا سرمہ۔ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا اکسیر علاج ہے۔ اس کے لگاتار استعمال کرنے سے عینک کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت ۱۲ار فی شیشی

سنت شلاجیت
پیشاب کا بار بار آنا، پیشاب میں دھات گرنا، کمر درد، درد گردہ، پتھری، جگر کی کمزوری کے لئے ایک ہی دوائی ہے
قیمت ۱۲ار تولہ

فہرست ادویات مفت

ہر ایک شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے
خط ڈال کر آج ہی قواعد معلوم کیجئے!

آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳ - گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

ہردوار — مہاشہ ارجن چند جی موتی بازار

جالندھر — ڈاکٹر گیان چند جی شکتی فارمیسی

بہاولنگر — مہاشہ جیشا مل جی آریہ وشد بھالیہ

لاہور — مہاشہ دھرم ویر جی زل کمپنی

پشاور — مہاشہ برجلال جی آریہ

کوئٹہ — شری پنڈت بھیشم دیو جی بوٹ روڈ

پھنڈورا گورکھپور — شری بیت رام داس جی سردار شری سماج

ओ३म्
प्रकाश
ہفتہ وار پرکاش لاہور
THE PRAKASH LAHORE

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲۔ ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انترجامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروادا ادیت رہنا چاہیئے۔

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں۔

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پورک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے۔

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔

۱۰۔ سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

قیمت { سالانہ للعہ .... ممالک غیر سے للعہ
ششماہی ۲/ .... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۱ | اتوار ۲۹ اسوج سمت ۱۹۹۱ مطابق ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۴ء دیانند ابد ۱۱۰ | SUNDAY 14th October 1934 | نمبر ۴۱

وید امرت

رگوید — یجروید

ओ३म्। आविः सन्निहितं गुहा जरन्नाम महत् पदम्। तत्रेदं सर्वं मार्पित मेजत् प्राणत् प्रतिष्ठितम्॥ (اتھروید۔ کانڈ ۱۰۔ سوکت ۸۔ منتر ۶)

ارتھ:— (आविः) پرگٹ (सत्) ابناشی برہم (निहितम्) درڑھتا سے ستھاپت ہے۔ (गुहा) ہردیہ میں وہ برہم (जरत्) ستتی یوگیہ (नाम) پرسدھ (महत्) پوجنیہ (पदम्) پانے یوگیہ ہے (तत्र) اسی برہم میں (इदम् सर्वम्) یہ سب جگت (अर्पितम्) جما ہوا ہے۔ (एजत्) چیشٹھا کرتا ہوا (प्राणत्) شواس لیتا ہوا (प्रतिष्ठतम्) پرتیشٹھت پڑا ہے۔

ہردیہ میں بسنے والا

ہردیہ میں بسنے والا۔ کون؟ وہ پرماتما۔ اور ہردیہ سے باہر بھٹکنے والا کون؟ یہ جیو آتما۔ ہردیہ میں بسنے والا ہے۔ اور پرگٹ ہے۔ ہردیہ میں بس کر ہی وہ متلاشی کو پرکاش بخشتا ہے جس کے ذریعہ سارے جگت کی رچنا سے اُسے پرگٹ پاتا ہے۔ وہ برہم ابناشی ہے۔ سدا ایک رس رہتا ہے۔ اسی لئے وہ ہردیہ میں درڑھتا سے ستھاپت ہے۔ ستیہ سوروپ یا درڑھتا ہونی لازمی ہوتی ہے درڑھتا اس میں نہیں ہوتی جس کا سوروپ استھیر ہو۔ جو بدلتا رہتا ہو۔ اسی لئے اسے ہردیہ میں درڑھتا سے ستھاپت کیا گیا ہے۔

وہ ہی ستتی یوگیہ ہے۔ دنیا میں کوئی دوسرا ستتی یوگیہ نہیں۔ ہم لوگ منشیہ کی ستتی کرتے ہیں۔ منشیہ کی خوبیوں، منشیہ کی کمیوں اور منشیہ کے اپرادھوں کو جانتے ہوئے بھی اس کی ستتی کرتے ہیں کبھی خوشامد کی خاطر کبھی شردھا اور اندھ وشواس سے۔ اور کبھی دیگر اقسام کی مجبوریوں کے باعث نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ہم میں اس منشیہ کی کمزوریاں داخل ہو جاتی ہیں۔ لیکن اگر ہم اس پرماتما کی ستتی کریں۔ تو اس کے پوتر گنوں کی گندھ سے ہم بھاگی بن سکتے ہیں۔ وید کہتا ہے۔ وہی پرستھ ہے۔ مگر ہم اپنے کرم کے دوارہ یہ بتلاتے ہیں کہ ہم اس کے بنائے ہوئے منشیوں کو پرستھ کرنے چلے ہیں۔

وید کہتا ہے کہ وہی پوجنے کے لائق ہے۔ وہی پانے کے لائق ہے۔ مگر ہماری پوجا کے پاتر کوئی دوسرے ہی بن جاتے ہیں۔ منتری کہتی ہے۔ کہ وہی پانے کے قابل ہے۔ مگر ہم دن رات شریر کے سکھ میں جو کچھ پاتے ہیں۔ اسے ہی پانے کے لائق سمجھتے ہیں۔ ہماری سمجھ میں کس قدر بھاری پھیر ہے۔ زمین و آسمان کا فرق اسی کو کہتے ہیں۔ وید کہتا ہے کہ اسی برہم میں یہ جگت جما ہوا ہے۔ مگر ہمارے کرم اس کے ورپت ہیں۔ کبھی تو ہم یہ سمجھ لگ جاتے ہیں کہ روپیہ پیسہ میں ہی یہ جگت جما ہوا ہے۔ کبھی ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ظالم کے ہاتھوں میں ہی یہ جگت اٹکا ہوا ہے۔ جگت میں جس کا زور دیکھتے ہیں۔ اسی کو ہم لوگ جگت کا آدھار سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ لیکن دراصل سارے جگت کا وہی آدھار ہے۔ جگت کیا ہے؟ جو شواس لیتا ہے۔ ارتھات جو چیتن جگت ہے۔ اور جو جڑ جگت ہے اس جڑ اور چیتن جگت کو دیکھ کر ہی یہ جگت لوگ اسے پرتیکش پڑا ہوا مانتے ہیں۔ اس لئے سب کو چاہیئے کہ اس پانے یوگیہ پوجنیہ پار برہم کو جو ہردیہ میں بسنے والا ہے۔ اس کے گنوں پر چلیں۔ اور سکھ کا بھوگ کریں۔ ایسی شکھشا دینے والا اپنا ویدک دھرم ہے۔ لو لوایسے ویدک دھرم کی جے۔

(ادم شم) — رزم بخش ناتھ

سام وید — اتھروید

ضلع سیالکوٹ میں گرام پرچار

اُپدیشک و دیالیہ کے ودیارتھیوں کی سرگرمیاں

ہر سال موسم گرما کی تعطیلات میں ہمارے ودیالیہ کے ودیارتھیوں کو گرام پرچار کے لئے مختلف علاقوں میں بھیجا جاتا ہے۔ اس سال بھی اکثر ودیارتھیوں کو گرام پرچار کرنے کے لئے ودیالیہ کے بند ہونے پر بھیجا گیا۔ برہمچاری دھرم پال۔ برہمچاری رام پرتاپ۔ برہمچاری آتم چند اور مجھے ضلع سیالکوٹ میں پنڈت ...نند جی کے پاس بھیجا گیا اور ہمیں اپنے سوامی جی سے ہدایت ہوئی تھی۔ کہ وہاں پنڈت جی ہمیں پرچار کا پروگرام دیں گے۔

ہم [illegible] ۱۹ کو ودیالیہ سے روانہ ہو کر اسی رات قصبہ ... والا میں پہنچے۔ جہاں پنڈت جی رہتے تھے۔ دو چار دن ہم نے وہاں پرچار کیا۔ پھر پنڈت جی نے برہمچاری آتم چند اور مجھے پروگرام دے کر دو لڑکوں کو اکٹھا پرچار کرنے کے لئے بھیج دیا۔ ہم نے بہت سی سماجوں اور گراموں میں پرچار کیا۔ اور ایسا اچھا کام کسی سماج کا نہیں دیکھا۔ جیسا جاجی سماج کا۔ جب ہم وہاں پہنچے۔ تو ہم نے ایک بنگوٹے کا کھیل اور ادھر ادھر سے مندر میں بڑے لگے ہوئے دیکھے۔ تھوڑی دیر کے بعد پچیس تیس کے قریب چھوٹے چھوٹے بچے وہاں سماج میں آگئے۔ باری باری آس بنگوٹے پر ٹولیاں بنا کر جھولنے لگے۔ اس کے بعد کشتی وغیرہ کرنے لگے۔ پھر تیلیں وغیرہ سے فارغ ہو کر وہ ... گیت گانے لگے۔ یہ سب کام آریہ سماج کے منتری ... جی اور پنڈت ... جی نے بچوں کی جسمانی اور روحانی ترقی کے لئے جاری کیا ہے۔ آریہ سماج کے منتری جیسے اچھے کارکن۔ تجربہ کار اور ہر دلعزیز ہیں سماج کا بہت اور آتما چاہنے والے منتظم ہیں۔ وہ بہت شردھالو اور ہر ایک کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے ہیں۔ صرف یہی نہیں۔ کہ وہ بچوں کی جسمانی ترقی کا خیال رکھتے ہیں۔ بلکہ آتمک ترقی کے لئے بھی وہ ان کو ... بزرگوں کے جیون چرتر سناتے ہیں کچھ رقت دہ آگو ہیں۔ اس کے علاوہ کنیا پاٹھ شالہ بھی ترقی کر رہی ہے۔ وہ خود ہفتہ میں تین چار دن پاٹھ شالہ کے وقت میں جا کر کنیاؤں سے بھجن سنتے اور مضمون وغیرہ کرواتے ہیں۔ جیسے یہ سماج

۴ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ ویسے ہی دیگر سماجوں کو بھی کوشش کرنی چاہئے۔ کیونکہ یہی بچے ہیں۔ جنہوں نے بڑے ہو کر آریہ سماج کو بام ترقی پر لے جانا ہے۔ اور اپنے ماتا پتا کا نام روشن کرنا ہے۔ ہر ایک آریہ سماج کو بچوں کی جسمانی اور روحانی ترقی کے ذرائع اختیار کرنے چاہئیں۔ تاکہ وہ بہت جلد اونچے زینہ پر پہنچ کر شہرت حاصل کر سکے۔

(سوبھراج ودیارتھی دیانند اپدیشک ودیالیہ گورودت بھون۔ لاہور)

آریہ سماج فتحگڑھ چوڑیاں کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ۲۱-۲۲- اور ۲۳ ستمبر سنہ ۱۹۳۴ء بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ سماج نے مہاشہ سنت رام جی بھجن اپدیشک۔ مہاشہ بہاری لال جی اور پنڈت گیتا رام جی و پرچارک اندر سری کا پربندھ کیا ہوا تھا۔ مہاشہ دھرم پال جی بارہ منگا سے بھی تشریف لائے تھے۔ جس سے جلسہ بڑی شان سے ہوا۔

۲۱ ستمبر کو بوقت رات اچھوت اُدھار کانفرنس زیر صدارت مہاشہ سنت رام جی پاندھی آریہ منعقد ہوئی۔ جس میں بہت سے بالمیک بھائی شامل ہوئے۔ پنڈت گیتا رام جی و پرچارک نے ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے زبردست تقریر کی۔ اور دو ریزولیوشن پاس ہوئے۔ ۲۲ اور ۲۳ ستمبر کو جلسہ ہوا۔ سنیچروار شام کو سنگیت دربار زیر صدارت پنڈت دولت رام جی شاستری منعقد ہوا۔ میڈل مہاشہ سالگ رام جی کو دیا گیا۔ کیونکہ وہ اوّل نمبر پر رہے۔ مہاشہ سنت رام جی دن میں ۳ ویاکھیان کرتے تھے۔ انکے ویاکھیان کیوقت بہت حاضری ہوتی تھی۔ پنڈت دلیپتی جی نے ۴ عالمانہ ویاکھیان دیئے۔ پنڈت شیو دتا جی آریہ مسافر بھی تشریف لے آئے۔ رات کو ان کا بڑا عالمانہ ویاکھیان "کیا ویدک دھرم عالمگیر ہے؟" کے وشے پر ہوا۔ آپ نے ثابت کیا۔ کہ اسلام پارسی مذہب کی نقل ہے۔ آخیر میں مہاشہ سنت رام جی نے "ہندو سنگٹھن" پر عالمانہ تقریر کی۔ ۲۳ ستمبر کو بوقت دوپہر سالانہ رپورٹ پڑھی گئی۔ منتری نے بتایا۔ کہ سماج مندر ۱۵۰۰/ روپیہ خرچ کر کے بنا لیا گیا ہے۔ اور ۳۰۰/ روپیہ کنوئیں کی مرمت پر خرچ ہوا ہے۔ نیز اپیل کی۔ کہ دانی اصحاب سماج مندر کو پختہ بنانے کے لئے اور دھن دیں۔

(سنت رام پاندھی منتری)

"پرکاش" لاہور کا "دیانند انک"

"دیانند انک" کے شائع ہونے میں صرف اڑھائی ہفتے باقی رہ گئے ہیں۔ اس قدر قلیل عرصہ میں نمبر مذکور کا ہر لحاظ سے شاندار ہونا کارے دارد کا معاملہ ہے۔ کیونکہ قوم و ملک کے سرکردہ اصحاب اور آریہ سماج کے نیتاؤں اور ودوانوں کے بہترین مضامین حاصل کرنا۔ سہ رنگی تصاویر کا تیار کروانا۔ مضامین کا لکھوانا اور چھپوانا اور دیگر دفتری کارگزاریوں کو پورا کرنا...... وغیرہ بیسیوں اہم ذمہ داریاں ہیں۔ جن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے دن رات کی محنت اور جانفشانی درکار ہے۔ ہماری اس محنت اور مصروفیت کو اسی صورت میں چار چاند لگ سکتے ہیں۔ جبکہ تمام آریہ سماجیں اور انکی مختلف سنستھائیں لوکل ایجنٹس اور آریہ سماجی کہلانے والے چھوٹے وبڑے افراد ہمیں اس امر کی جلد از جلد اطلاع دیں۔ کہ انہیں کس قدر پرچے اردو کے اور کس قدر ہندی کے درکار ہیں۔ ورنہ صورت ہم تعداد اشاعت کا صحیح اندازہ لگا کر نمبر ہذا کے ہر متعلقہ کام کو تسلی بخش طور پر سرانجام دے سکیں گے۔ نمبر کو ہر پہلو سے شاندار بنانا ہمارا کام ہے۔ اور اس کی قدر افزائی کرنا رشی دیانند کے انویائیوں کا ـــــ رشی دیانند کی پوتر سمرتی کے اعزاز میں پرکاش کا "دیانند انک" حسب معمول امسال بھی لاکھوں اصحاب کے مطالعہ میں آئے گا۔ اس لئے اشتہار دہندگان ـ آریہ سماج کے شیدائیوں اور لوکل ایجنٹوں کو اپنے آرڈر آج ہی بھیج دینے چاہئیں۔ لوکل ایجنٹ صاحبان کی قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر یا معرفت دفتر "پرتاپ" آنی چاہئے۔ باقی جملہ اصحاب اور آریہ سماجیں اپنی قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر بھیجیں۔ کیونکہ وی۔ پی منگانے کی صورت میں زائد خرچ برداشت کرنا پڑے گا۔ نرخنامہ حسب ذیل ہے:۔

۱ سے ۲۵ تک فی پرچہ ۴/	۷۶ سے ۱۰۰ تک فی پرچہ ۳/
۲۶ " ۵۰ " " " ۳/	۱۰۰ " اوپر " " ۳/
۵۱ " ۷۵ " " " ۳/	۱۰۰ سے زائد پرچے منگانے کی صورت میں محصول معاف

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ:۔

مینیجر "پرکاش"۔ لاہور

سنسار کی گتی

پنڈت مالویہ کے اسمبلی کاغذات رد

الہ آباد۔ ۱۰ اکتوبر۔ آج صوبجات متحدہ کے اُمیدواران اسمبلی کے کاغذات نامزدگی داخل کرنے کا دن تھا۔ سب اُمیدواروں کے کاغذات پیش کئے گئے۔ مگر لوگوں کی حیرت کی حد نہ رہی جب معلوم ہوا۔ کہ پنڈت مدن موہن مالویہ کا نام ہی ووٹروں کی فہرست میں نہیں۔ تشکیل ہو سکا ہے۔ کہ پنڈت جی کا نام نہ صرف حلقۂ الہ آباد کے ووٹروں کی فہرست میں ہی نہیں۔ بلکہ صوبجات متحدہ کے کسی حلقہ کے ووٹروں کی فہرست میں نہیں ملتا۔ انکے فرزند رادھا کانت مالویہ نے کل تک معاملہ پر غور کرنے کی مہلت لی ہے۔

بعد کا تار۔ بنارس۔ ۱۰ اکتوبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ الہ آباد جھانسی حلقۂ انتخاب سے پنڈت مدن موہن مالویہ کے کاغذات نامزدگی کو رد کر دیا گیا ہے۔

پنجاب کونسل کا اجلاس:۔ لاہور۔ ۸ اکتوبر۔ ۱۸ اکتوبر کو کونسل کا اجلاس لاہور میں ہوگا۔ قرضہ بل پر بحث ہوگی۔

گوجرانوالہ میں لائسنس منسوخ:۔ گوجرانوالہ ۸ اکتوبر۔ ملک زمان مہدی خان ڈپٹی کمشنر نے ریٹائر ہونے سے دو دن پیشتر میونسپل حدود میں بیف کی دکانیں کھولنے کے لئے لائسنس دئے تھے۔ اس سے ہندوؤں اور سکھوں میں بھاری بے چینی پھیل گئی۔ اور لائسنسوں کو منسوخ کرانے کے لئے ایجی ٹیشن کی گئی۔ سرکردہ اصحاب کے ایک ڈیپوٹیشن نے کمشنر لاہور سے بھی ملاقات کی۔ اور تمام پوزیشن واضح کی۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ کمشنر نے لائسنس منسوخ کرنے کا حکم جاری کر دیا ہے۔

گورنمنٹ نے پابندیاں ہٹا لیں:۔ بمبئی۔ ۹ اکتوبر۔ سول نافرمانی کے سلسلہ میں قید کاٹنے کی وجہ سے اسمبلی کے انتخابات میں کھڑا ہونے کے متعلق مسٹر نارِیمان پر جو پابندیاں عائد تھیں۔ وہ گورنمنٹ نے ہٹا لی ہیں۔ چنانچہ آج مسٹر نارِیمان نے اپنے کاغذات نامزدگی داخل کر دئے ہیں۔

چیف کمشنر دہلی کو دھمکی آمیز خط:۔ نئی دہلی۔ ۹ اکتوبر۔ سیشن جج نے میونسپل بورڈ ہائی سکول کے ودیارتھی کاشی کی اپیل نامنظور کر دی ہے۔ ودیارتھی کاشی کو چیف کمشنر کو دھمکی آمیز خط لکھنے کے جرم میں ۶ ماہ قید بامشقت کی سزا ہوئی تھی۔

وردھا میں کانگرسی لیڈروں کا اجتماع

بمبئی۔ ۱۰ اکتوبر۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل کانگرس پریذیڈنٹ آج شام وردھا جا رہے ہیں۔ تاکہ مہاتما گاندھی اور ڈاکٹر انصاری کے ساتھ نہایت اہم معاملات پر تبادلۂ خیالات کریں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پہلا سوال مہاتما گاندھی کے ریٹائر ہونے کے متعلق ہے۔ ڈاکٹر انصاری کو یقین ہے۔ کہ وہ مہاتما کو اپنا فیصلہ بدلنے پر مجبور کر سکیں گے۔ اس لئے نہایت اہم سیاسی نتائج کے رونما ہونے کا امکان ہے۔ دوسرا سوال زیر بحث یہ آئے گا کہ گورنمنٹ۔ این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی کے کانگرسی لیڈر مسٹر مہر پر سے پابندی نہیں ہٹائی۔ اس کے متعلق کانگرس کیا رویہ اختیار کرے؟ معلوم ہوا ہے۔ کہ ورکنگ کمیٹی اس سوال پر وچار کر رہی ہے۔ اور کہ توقع ہے کہ انفرادی کارروائی کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ سے مطالبہ کیا جائے گا۔ کہ وہ پابندی دور کر دے۔ اور اگر نہ کی گئی۔ تو سخت کارروائی کئے جانے کی توقع ہے۔ اس لئے جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ وہ بہت اہم ہوگی۔

کلکتہ۔ ۱۰ اکتوبر۔ خان عبدالغفار خان بنگال کے دیہات میں دورہ کر کے ہندو مسلم اتحاد کا پرچار کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاتما گاندھی نے انہیں تاکیدی تار ارسال کیا ہے۔ کہ وہ فوراً وردھا پہنچیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ خانصاحب کل واپس یہاں آ رہے ہیں۔ اور یہاں سے وردھا چلے جائیں گے۔

بمبئی۔ ۱۰ اکتوبر۔ سردار پٹیل آج شام کو وردھا روانہ ہو گئے ہیں۔ وہاں مہاتما گاندھی۔ ڈاکٹر انصاری۔ مسٹر ڈیسائی اور خان عبدالغفار خان کی نہایت اہم کانفرنس ہوگی۔ موجودہ پروگرام کے مطابق سردار پٹیل ۱۳ اکتوبر کو واپس بمبئی آ جائیں گے۔

ٹھاکر پروین سنگھ

ٹھاکر پروین سنگھ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے مشہور مہنبک جنہوں نے پنجاب کی آریہ سماجوں میں برسوں تک کام کیا۔ تین چار دن ہوئے۔ لاہور تشریف لائے۔ اور مہاشہ کرشن جی کے مکان پر ٹھہرے۔ برسوں کے بعد انہیں پوری صحت کی حالت میں دیکھ کر ہمارا چت بہت پرسن ہوا۔ ٹھاکر صاحب جب سے پنجاب سے گئے ہیں۔ اُنہوں نے اپنا وقت اپنے تئیں آریہ سماج کی سیوا کے زیادہ قابل بنانے میں صرف کیا ہے۔ کئی سال تک اُنہوں نے مشرقی افریقہ اور جنوبی افریقہ میں ویدک دھرم کا پرچار کیا ہے۔ پچھلے کچھ ہفتوں سے وہ جالندھر ٹھہرے ہوئے تھے۔ اور پنڈت جیت رام سے سنگیت سیکھ رہے تھے۔ اب جلد ہی اپنے وطن کو جانے والے ہیں۔ انکا مستقل پتہ ٹھراپور ریاست کاشی پور (تحصیل نگینہ) ہے۔

پرندوں کا شکار کرنے کی ممانعت:۔ لاہور۔ ۹ اکتوبر۔ تازہ سرکاری اعلان کے مطابق بغیر لائسنس حاصل کئے صوبہ کے کسی بھی حقہ میں پرندوں کا شکار کھیلنا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔

ساتھی کا قتل:۔ جالندھر۔ ۸ اکتوبر۔ ایک ملزم وزیر علی کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سیشن سپرد کیا ہے۔ اس کے خلاف الزام یہ ہے۔ کہ اس نے اپنے ایک ساتھی کامل سنگھ کو ۵۰ روپیہ کی خاطر ہلاک کر دیا تھا۔

گرفتاری:۔ جالندھر۔ ۸ اکتوبر۔ تعلیم یافتہ مسلم لڑکی حسن کے مقدمہ اغوا کا ایک ملزم غلام محمد مفرور تھا۔ اب ۳ ماہ کے بعد گرفتار کر لیا گیا ہے۔

ایک پنجابی کی گرفتاری:۔ دہلی۔ ۸ اکتوبر۔ کل رات خفیہ پولیس نے سبزی منڈی میں ایک مکان پر چھاپہ مارا۔ اور پنجابی بابو رام کو جس نے وہاں ہی میں وہ مکان کرایہ پر لیا تھا۔ گرفتار کر لیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ بابو رام جعلی سکے بنانے والے کسی گروہ سے تعلق رکھتا ہے۔ پولیس نے مکان سے کچھ جعلی سکے برآمد بھی کئے ہیں۔

گورنمنٹ پنجاب کی آمد:۔ لاہور۔ ۹ اکتوبر۔ شملہ میں گورنمنٹ پنجاب کے دفاتر ۱۰ اکتوبر کو بند ہو جائیں گے۔ اور ۱۸ اکتوبر کو لاہور میں کھل جائیں گے۔

سر فضل حسین کا جانشین چوہدری ظفر اللہ

نئی دہلی۔ ۱۰ اکتوبر۔ ذیل کا سرکاری اعلان شائع کیا گیا ہے:۔

آنریبل خان بہادر سر فضل حسین کے۔ سی۔ ایس۔ آئی اور آنریبل سر جوزف بھورے کے۔ بی۔ ای۔ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر آئندہ سال اپنے اپنے عہدوں سے سبکدوش ہونے والے ہیں۔ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اعلیٰ حضرت ملک معظم نے سر فضل حسین کی جگہ چوہدری ظفر اللہ خان اور سر جوزف بھورے کی جگہ کنور جگدیش پرشاد کو مقرر کر دیا ہے۔ (چوہدری ظفر اللہ خان کے خلاف پنجاب کے مسلمان ایجی ٹیشن کر رہے تھے۔ کہ وہ قادیانی ہیں۔ انہیں اس عہدہ پر مقرر نہ کیا جائے)

سردی سے ایک فقیر مر گیا۔ لاہور۔ ۱۰ اکتوبر۔ بھاٹی گیٹ کے باہر ایک مسلمان فقیر کی لاش پائی گئی۔ موت سردی سے واقع ہوئی ہے۔

سادھو کو سانپ نے ڈس لیا:۔ ملتان۔ ۹ اکتوبر۔ کل صبح ایک سادھو رفع حاجت کے لئے گیا۔ تو اسے سانپ نے ڈس لیا۔ جس سے وہ بیہوش ہو گیا۔ علاج معالجہ سے اس کی جان بچ گئی ہے۔

چور کو سزائے تازیانہ:۔ ملتان۔ محمد اکرم کو چوری کے الزام میں ۱۸ بیدوں کی سزا دی گئی۔ آج ہی ڈسٹرکٹ جیل میں اسے بید لگا دئے گئے۔ دوسرے مقدمہ میں قادر بخش ملزم کو ایک سال قید کی سزا دی گئی۔

آریہ سماجی نیتاؤں کا حیدرآباد (دکن) میں شاندار سواگت

حیدرآباد دکن ۷ / اکتوبر - یہ خبر "پرکاش" میں شائع ہو چکی ہے - کہ شری نارائن سوامی جی پردھان سارودیشک سبھا، سوامی سوتنترانند جی آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور اور آچاریہ رام دیو جی حیدرآباد (دکن) میں ویدک دھرم کے پرچار کے لئے ۲ / اکتوبر سنہ ۱۹۳۴ء کو دہلی سے روانہ ہو گئے ہیں - چنانچہ عین پروگرام کے مطابق آسمی شام کو پانچ بجے روانہ ہو کر ۴ / اکتوبر کی صبح کو وہ حیدرآباد پہنچے - ریلوے سٹیشن پر ریاست کے بہت سے پرتشٹھت آریہ پرشوں نے سواگت کیا - پروگرام کے مطابق وہ اپنے پرچار کا کام شروع کریں گے ؛

بعد کی خبر - حیدرآباد ۸ / اکتوبر - آریہ سماج کے سرکردہ نیتا جن میں شری نارائن سوامی جی پردھان سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا - آچاریہ رام دیو جی - سوامی سوتنترانند جی اور سیٹھ گھنشیام سنگھ جی (سی - پی) شامل تھے - ۴ / اکتوبر کی شام کو حیدرآباد پہنچے - ریلوے سٹیشن پر شری پت رنائک راؤ پردھان حیدرآباد آریہ پرتی ندھی سبھا اور مملکت نظام کی جملہ آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں نے آپ کا شاندار سواگت کیا - کل شام آریہ سماج مندر میں شری پوجیہ نارائن سوامی جی کا ایک عالمانہ ویاکھیان ہوا - سماج مندر حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا - پولیس نے کسی قسم کی مداخلت نہیں کی - آج شام کے لئے سوامی سوتنترانند جی کے ویاکھیان کا اعلان کیا جا چکا ہے - اور کل آچاریہ رام دیو جی کا ویاکھیان ہوگا - آریہ نیتاؤں نے مختلف آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں سے بھی ملاقات کی - اور ریاست میں ویدک دھرم پرچار کے سادھنوں پر وچار کیا - سوامی کرپانند جی اور سوامی برہمانند جی کے بھی ایک دو دن تک حیدرآباد (دکن) میں پہنچ جانے کی آشا ہے ؛

حکومت نظام کی طرف سے آریہ نیتاؤں کے ویاکھیانوں میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ کرنے کا یہ مطلب سمجھا جاتا ہے - کہ اس کی جانب سے آریہ سماجیوں کو سماج مندروں میں دھرم پرچار کرنے کی ویسی ہی آزادی دے دی گئی ہے - جیسی کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کو مسجدوں اور گرجا گھروں میں حاصل ہے - اور آئندہ بھی آریہ سماجیوں کو سماج مندروں میں لیکچر کرانے کے لئے اجازت لینے کی ضرورت نہ پڑے گی - آریہ نیتا غالباً ابھی دس پندرہ دن تک ویدک دھرم پرچار کا کاریہ کریں گے ؛

نظام میں بغاوت پکڑی گئی

جبلپور - اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ گزشتہ ہفتہ ریاست نظام میں سیاسی وجوہات کی بناء پر متعدد گرفتاریاں کی گئیں - بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس ہندوستانی ریاستوں کے دو مشہور کارکنوں میسرز رگھوناتھ پرشاد پارسائی اور منراسی لال وکیل کی تلاش کر رہی ہے - عنقریب ہی مزید گرفتاریوں کی توقع ہے - اس کے بعد ریاست نظام کی مروجہ گورنمنٹ کو تہ و بالا کرنے کی سازش کرنے کے الزام میں گرفتار شدہ ۵ اشخاص کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا - گرفتاروں میں ڈال چند اور شوجی پریس رپورٹر بھی شامل ہیں ؛

لاہور سے روزانہ ایئر سروس :- شملہ ۸ / اکتوبر - کلکتہ اور بمبئی کے درمیان مجوزہ ایئر سروس کے سلسلہ میں ملک برکت علی بہادر مسٹر مکرجی پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے آئندہ اجلاس میں مندرجہ ذیل سوالات دریافت کریں گے :-

۱ - کیا آنریبل ممبر کی توجہ اخبارات کی اس اطلاع اور سٹیٹسمین کے ایک لیڈنگ آرٹیکل کی طرف دلائی گئی ہے - جس میں اس تجویز کی حمایت کی گئی ہے - کہ کلکتہ اور بمبئی کے درمیان روزانہ ایئر سروس کے لئے لاہور اور دہلی کو ملا دیا جائے ؛

۲ - کیا پنجاب گورنمنٹ اس تجویز کی حمایت میں گورنمنٹ ہند کو چٹھی لکھے گی؟

مولانا شوکت علی کی نامزدگی :- ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بریلی کے اجلاس میں ہفتہ کے دن ۶ / اکتوبر کو مولانا شوکت علی کی نامزدگی کا فارم بھی سات شہروں کے مسلم حلقہ سے داخل کر دیا گیا ہے ؛

انگلستان چلے گئے :- بمبئی مسٹر سی - ایف اینڈریوز کل انگلستان کو روانہ ہو گئے ہیں - انہوں نے انٹرویو میں کہا - کہ میں انگلستان میں زنجبار کے ہندوستانیوں کے کاز کے متعلق کوشش کروں گا ؛

دو گورے سپاہیوں کا فرار :- نئی دہلی - ۸ / اکتوبر - قلعہ کے حکام کی ایماء پر ریلوے پولیس نے ریلوے سٹیشن سے دو گورے سپاہیوں کو گرفتار کیا ہے - اور انہیں قلعہ میں واپس بھیج دیا ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ یہ دو سپاہی فوج سے بھاگ آئے تھے ؛

آئندہ کانگرس کا اجلاس :- پونہ - ۸ / اکتوبر - مہاراشٹر پراونشل کانگرس کمیٹی نے کل ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے - جس میں فیصلہ کیا ہے - کہ آئندہ کانگرس کو پونہ میں مدعو کیا جائے ؛

دہلی میں دفعہ ۱۴۴ نافذ :- دہلی - ۸ / اکتوبر - رام لیلا کے دنوں میں فسادات کو روکنے کے لئے آج شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا ہے - جو ایک ماہ تک جاری رہے گا ؛

پنڈت جواہر لال پھر رہا :- الہ آباد - ۸ / اکتوبر - پنڈت جواہر لال کو آج پھر دو گھنٹوں کے لئے رہا کیا گیا - اور انہوں نے شریمتی کملا نہرو سے ملاقات کی - یہ ان کی الوداعی ملاقات ہے - کیونکہ کملا کو پرسوں بھوالی لے جایا جائے گا ؛

مسٹر سرت چندر بوس کو رخصت :- کلکتہ - ۸ / اکتوبر - شاہی قیدی مسٹر سرت چندر بوس کو ۳۰ دن کی رخصت دی گئی ہے - آپ آج کلکتہ میں پہنچ جائیں گے - ان کے والد کی علالت بدستور تشویشناک ہے ؛

پرکاش لاہور

۲۹- اسوج سمت ۱۹۹۱

"دیانند انک"

مَیں آریہ بھائیوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اُنہوں نے میرے اُس نویدن پر دھیان دیا ہے۔ جو میں نے "پرکاش" کے پچھلے پرچہ میں اُن سے ... کیا تھا وہ نویدن "پرکاش" کے "دیانند انک" کے متعلق تھا۔ اس سے پہلے کئی بار لکھا جا چکا ہے۔ اور اسے دُہرانے میں مجھے کوئی جھجھک نہیں۔ کہ یہ پرچہ محض آریہ سماج کے پرچار کے لئے نکالا جاتا ہے۔ اس میں کسی قسم کا منافع نہیں۔ بلکہ کچھ خسارہ ہی رہتا ہے۔ اس کی وجہ یہ کہ فی زمانہ خالص مذہبی اخبارات کی طرف لوگوں کی وہ توجہ نہیں رہی۔ جو پہلے تھی۔ آریہ سماج کے اخبارات دُوسروں کے لئے تو پہلے بھی کوئی کشش نہ رکھتے تھے۔ اور رکھتے بھی کیوں؟ لیکن اب تو آریہ پُرشوں کے لئے بھی ان کی کشش کم ہو رہی ہے۔ جُوں جُوں پولیٹکل اخبارات کی اشاعتیں بڑھ رہی ہیں۔ تُوں تُوں وہ سستے ہو رہے ہیں۔ وہ زیادہ تر اشتہارات کے سر پر چلتے ہیں۔ مذہبی اخبارات کو اس لحاظ سے بھی گھاٹا رہتا ہے۔ اگر آریہ سماج کے اخبارات خُوبی اور خوبصورتی کے معیار کو قائم نہ رکھیں۔ تو ان کا دُوسرے اخبارات کے مقابلہ میں عہدہ برآ ہونا مشکل ہے۔ خُوبی اور خُوبصورتی کو قائم رکھنے کے معنی ہیں لاگت۔ یہ لاگت کہاں سے آئے؟ یا تو اخبار کا مالک خسارہ برداشت کرے۔ یا وہ لوگ جنہیں مذہبی اخبار میں دلچسپی ہے۔ کسی قدر زیادہ خرچ کرنے کو تیار ہوں۔ پہلی صورت میں خسارہ کا بوجھ صرف ایک شخص پر پڑتا ہے۔ دُوسری صورت میں وہ سینکڑوں اور ہزاروں میں بٹ جاتا ہے۔ پہلی صورت میں وہ ناقابلِ برداشت ہو سکتا ہے۔ دُوسری صورت میں نہیں۔ پہلی صورت میں کارپردازانِ اخبار کو بہت سی پریشانی اُٹھانی پڑتی ہے۔ ہفتوں محنت کرنی پڑتی ہے۔ تب کہیں جا کر وہ پرچہ مکمل ہوتا ہے۔ اگر اس پریشانی میں مالی نقصان کا بھی اضافہ ہو جائے۔ تو ناظرین خود سوچ سکتے ہیں۔ کہ یہ سلسلہ کب تک جاری رہ سکتا ہے؟

مضامین کا حاصل کرنا بذاتِ خود ایک محنت ہے۔ علاوہ سادھارن کام کے ایک چار یا پانچ گُنا بڑے پرچہ کو نکالنا۔ اس کی کاپیاں اور پروف پڑھنا۔ اور اسے وقت پر چھپوانا دُگنی محنت مانگتا ہے۔ اس پر بھی پرچہ کی مانگ نہ ہو۔ یا مانگ کافی نہ ہو۔ اور بھاری خسارہ رہے۔ تو بڑے سے بڑے حوصلہ والا شخص بھی حوصلہ ہار دیتا ہے۔

"دیانند انک" کے متعلق میں آریہ بھائیوں سے کسی بڑے ایثار کا مطالبہ نہیں کرتا۔ مَیں تو کیول یہ چاہتا ہوں۔ کہ وہ دیوالی کے موقعہ پر "دیانند انک" کا ایک پرچہ خریدنا منظور کریں۔ اگر یہ بات ان کے ذہن نشین ہو جائے۔ کہ اس خاص انک کا ایک پرچہ لینا ان کا کرتویہ ہے۔ تو اس پرچہ کی اشاعت خود بخود ہزاروں تک پہنچ جائے۔ کسی غیبی امداد کی توقع کی ضرورت نہیں رہتی۔ آج میں اپنی اس درخواست کو دُوہراتا ہوں۔ کہ آریہ پُرش اپنے اپنے مقامی آریہ سماجوں کے منتری مہودیوں کو کہہ دیں۔ کہ وہ "دیانند انک" کا ایک پرچہ لیں گے۔ تاکہ آریہ سماجیں تشخیص ہو کر اس پرچہ کے لئے آرڈر بھیج سکیں۔ اس کے ساتھ ہی میں آریہ سماجوں کے منتریوں سے نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اُنہیں وشیش پرشارتھ سے کام لینا چاہئے۔ تجربہ بتاتا ہے۔ کہ اُتنا کرنے والے وشیش پُرش ہی ہوتے ہیں۔ اور جب ایک ویکتی کی طرف سے اُتساہ پرگٹ ہو۔ تو اس کا دُوسروں پر پربھاو پڑتا ہے۔ اس لئے اُنہیں چاہئے۔ کہ خود اُن سجنوں کے جو آریہ سماج کے سبھاسد ہیں۔ یا اس سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ پاس جا کر اُنہیں "پرکاش" کے "دیانند انک" کی خریداری کی پریرنا کریں۔ اگر آریہ سماجیں میرے نویدن پر دھیان دیں۔ اور جو کچھ میں کہتا ہوں۔ اس پر آچرن کریں۔ تو وہ دیکھ لیں گی۔ کہ ان کا پیارا "پرکاش" کس طرح ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہوتا ہے۔ اور کس طرح اس کا "دیانند انک" نہایت آب و تاب سے شائع ہوتا ہے۔ اگر اُنہوں نے میرے نویدن پر دھیان نہ دیا۔ تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ اوّل تو "دیانند انک" زندہ نہ رہ سکے گا۔ اور رہا بھی تو ایڑیاں رگڑ رگڑ کر۔ اس قسم کی زندگی تو مرنے سے بدتر ہے۔ آریہ سماج کی اس میں کیا شان ہے۔ کہ اس کا ایک پرچہ جو محض آریہ سماج کے پرونک کے پروگرام کی یاد میں نکالا جاتا ہے۔ اور جسکو کیول آریہ سماج کا پرچار مدِنظر ہے۔ وہ ایسی بُری حالت میں شائع ہو۔ آریہ پُرشوں کو یہ سمجھ لینا چاہئے۔ کہ اس سخت مقابلہ کے دِنوں میں کوئی پرچہ تب ہی زندہ رہ سکے گا۔ جب وہ اس وقت کے معیار پر پُورا اُترتا ہو۔ خاص پرچے بے شمار نکل رہے ہیں۔ ہر ایک لحاظ سے ان کا معیار بلند ہو رہا ہے۔ "پرکاش" کے "دیانند انک" کی شان کیسے قائم رہ سکتی ہے۔ اگر اس کا معیار پست ہو۔ اسے لکھائی۔ چھپائی اور تصاویر وغیرہ کے لحاظ سے دُوسرے پرچوں کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ مَیں نے اس وشے پر کافی روشنی ڈال دی ہے۔ اگر اب بھی آریہ پُرش کمرِ ہمت باندھ کر "پرکاش" کے "دیانند انک" کو کامیاب نہ بنائیں۔ تو اس میں میرا کوئی قصور نہ ہوگا۔

اپنے اُن نویدنوں کو مَیں پھر دُوہراتا ہوں۔ جو کہ میں نے پچھلے ہفتہ کئے تھے۔ کیونکہ جب تک اُن پر آریہ سماجیں آچرن نہ کریں۔ تب تک "دیانند انک" کا کچھ نہیں بن سکتا۔

۱- پہلا نویدن یہ ہے۔ کہ آریہ سماجیں فوراً "دیانند انک" کے لئے آرڈر بھیجیں۔ آرڈر بھیجتے ہوئے اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ پرچوں کی تعداد پچھلے سال سے کسی صورت میں کم نہ ہو۔ کوشش ہونی چاہئے۔ کہ زیادہ ہو۔ لیکن اگر کوئی آریہ سماج کسی وشیش کارن سے زیادہ پرچے نہ منگا سکتا ہو۔ تو کم از کم اتنے تو ضرور منگوا لے۔ میں مانتا ہوں۔ کہ بعض آریہ سماجوں کی آرتھک اوستھا ایسی شتھل ہو سکتی ہے۔ کہ اُن کے لئے پرچوں کا منگوانا کٹھنائی سے خالی نہ ہو۔ لیکن اس بات کو نظر انداز نہ کرنا چاہئے۔ کہ پرچوں کی بھاری تعداد فروخت ہو جائے گی۔ جو پرچے مفت بانٹنے پڑیں گے۔ ان کا بوجھ ہی آریہ سماج پر پڑے گا۔ اور یہ بوجھ ایسا نہیں ہو سکتا۔ جسے آریہ سماج برداشت نہ کر سکے۔ نہ صرف آرڈر بھیجنا ہی ضروری ہے۔ بلکہ جلد بھیجنا بھی ضروری ہے۔ دیر میں آنے سے کئی پرکار کی کٹھنائیوں کا سامنا ہوتا ہے۔ پہلے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوتا ہے۔ کہ کتنا پرچہ چھپوایا جائے۔ اگر ضرورت سے کم چھپے۔ تو گراہکوں کو شکایت۔ اور اگر زیادہ چھپے۔ تو اخبار کو نقصان۔ پھر یہ کہ ایسے خاص پرچوں کا تیار کرنا مقررہ سے چند دن پہلے تیار ہونا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن وہ تیار کیسے ہوں۔ جب یہ ہی معلوم نہ ہو کہ پرچہ کتنا چھپے گا؟ ناظرینِ "پرکاش" کو یہ معلوم نہیں۔ کہ "دیانند انک" کی پہلی کاپی اشاعت کے دن سے آٹھ دس دن پہلے پریس میں بھیجی جاتی ہے۔ اگر وہ نہ جائے۔ تو پرچہ وقت پر نہ نکل سکے۔ اور جب تک کافی آرڈر ہاتھ میں نہ ہوں۔ پہلے پرچہ کی تعدادِ اشاعت کے متعلق پریس کو کیا بتایا جائے۔ اس لئے مَیں آریہ سماجوں سے پھر کہتا ہوں۔ کہ وہ آرڈر بھیجیں۔ اور جلد بھیجیں۔

۲- دُوسرا نویدن آریہ پُرشوں سے یہ ہے۔ کہ ان کا بھی کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس پوتر کاریہ میں میرا ہاتھ بٹائیں۔ "دیانند انک" کی جتنی زیادہ اشاعت ہوگی۔ اُتنا ہی زیادہ آریہ سماج کا پرچار ہوگا۔ اگر ان کے ایک دو روپیہ خرچ کرنے سے چند ایک ایسے بھائیوں تک آریہ سماج کا سندیش پہنچ جائے۔ جو سادھارن طور پر آریہ سماج سے پرے پرے رہتے ہیں۔ تو کیا ان کا یہ دان سپھل نہ ہوگا؟ اگر ایک سو آریہ پُرش دو دو روپے بھیج دیں۔ تو اس سے "پرکاش" کو اتنا لابھ نہیں پہنچتا۔ جتنا آریہ سماج کو پہنچے گا۔ جبکہ "دیانند انک" کے ۸۰۰ پرچے غیر آریہ سماجی سجنوں کے ہاتھوں میں چلے جائیں گے۔ اگر کوئی بھائی زیادہ دینا چاہے۔ تو ممانعت نہیں۔ اور کم دینا چاہے۔ تو بھی نہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ اتنا دھن اکٹھا ہو جانا چاہئے۔ جس سے ۸۰۰ یا ۱۰۰۰ غیر آریہ سماجیوں کے پاس "دیانند انک" بھیجا جا سکے۔

۳- میرا تیسرا نویدن آریہ ودوانوں سے ہے۔ اُنہیں چاہئے کہ ویدک دھرم کے سدھانت ویدک تہذیب کی خوبیوں یا آریہ سماج کی گتی پر اعلےٰ مضامین لکھ کر بھیجیں۔ تاکہ اُنہیں پڑھ کر لوگ آریہ سماج کی سچائی سے پربھاوت ہوں۔ مضمون کے متعلق میں کوئی بندش نہیں لگاتا صرف یہ کہتا ہوں۔ کہ وہ کسی ایسے وشے پر ہونا چاہئے۔ جسے پڑھ کر پڑھنے والے کے من پر آریہ سماج کا اچھا پربھاو پڑے۔ یہ لیکھ بھی شیگھر آنے چاہئیں۔ کیونکہ پرکاشت ہونے سے پہلے پرچہ کو کئی منزلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ لیکھ سب سے پہلے کاتب کے حوالہ کیا جاتا ہے۔ چونکہ اُردو کتابت صرف ہاتھ کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ اس لئے بہت سا کام ایک وقت نہیں ہو سکتا۔ جب خوشنویس مضمون لکھ لے۔ اور ایڈیٹر اسے پڑھ لے۔ تو پھر وہ پتھر پر جاتا ہے۔ چھپنے کے بعد وہ دفتری کے حوالہ ہوتا ہے۔ چٹ وغیرہ لگ کر جب تیار ہوتا ہے۔ تب ڈاک میں ڈالا جاتا ہے۔

(سلسلہ کے لئے صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں)

مذہب کے لئے قتل

لاہور کے مسلم اخبارات نے تکلّف کو بالائے طاق رکھ کر یہ کہہ دیا۔ کہ وہ مذہب کے لئے قتل کو جائز سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ اس کی مذمت کے لئے تیار نہیں۔ میں انہیں ان کی اس اخلاقی جرأت پر مبارکباد دیتا ہوں۔ صرف اتنا ان سے پوچھتا ہوں۔ کہ اگر کل کسی غیر مسلم نے کسی مسلم کو اپنے مذہب کی توہین کے لئے قتل کر دیا۔ تو وہ ان کی نظر میں غازی اور شہید ہوگا یا نہیں؟ اگر ہوگا۔ تو معاملہ صاف ہے۔ اور کسی شکایت کی گنجائش نہیں۔ اگر نہیں۔ تو مسلم اور غیر مسلم قاتل میں یہ تمیز کیوں؟

لیکن اس کے ساتھ ہی میں اپنے ہندو معاصرین سے بھی ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ کل اگر کسی ہندو نے کسی مسلمان کو اپنے مذہب کی توہین کی سزا دیتے ہوئے قتل کر دیا۔ تو کیا وہ اس کی مذمت کریں گے یا خاموش رہیں گے؟ اگر وہ خاموش رہے۔ یا انہوں نے قتل کی سیدھے اُلٹے راستہ سے حمایت کی۔ تو ان پر وہی الزام عائد ہوگا۔ جو اس وقت مسلم اخبارات پر ہو رہا ہے۔ جن دنوں مسٹر سانڈرس کو لاہور میں دن دہاڑے گولی کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ میں نے آریہ سماج مندر میں ویاکھیان دیتے ہوئے کہا تھا۔ کہ میں اس قتل کی کسی طرح بھی حمایت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اگر سانڈرس کے قتل پر چشم پوشی کروں۔ تو مہاشہ راجپال کے قتل کے خلاف آواز نہیں اٹھا سکتا۔ میری نظر میں پولیٹیکل قتل ویسا ہی مذموم ہے۔ جیسا کہ مذہبی قتل۔ کیونکہ دونوں صورتوں میں ایک فردِ واحد حکومت کے اختیارات خود برتنے لگتا ہے۔ اور کسی شخص کو چاہے اس کے فعل کی محرک وجہ کوئی بھی کیوں نہ ہو۔ یہ اجازت نہیں دی جا سکتی۔ موجودہ قانون یہ تسلیم نہیں کرتا۔ کہ کوئی مسلمان مذہب کا واسطہ دے کر اپنے فعل کے نتائج سے بچ سکتا ہے۔ یہ ہوتا۔ تو نہ سوامی شردھانند کا قاتل اپنے کیفرِ کردار کو پہنچتا۔ اور نہ مہاشہ راجپال کا۔ کوئی قانون اس قسم کے افعال کو جائز بیان بھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس صورت میں سوسائٹی کی بنیادوں کا ہل جانا لازمی ہے۔ اگر آج گورنمنٹ اس مسلمان کو جس نے ناموسِ دین کے تحفظ کے لئے کسی غیر مسلم کو قتل کیا ہو۔ اس کے کئے کی سزا نہ دے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ غیر مسلم مسلمانوں کو مذہب کے نام پر قتل کرنا شروع کر دیں گے۔ اور اس قسم کی خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔ اگر اس اصول کو تسلیم کیا جائے۔ تو سوسائٹی ایک منٹ بھی قائم نہیں رہ سکتی۔

اسلام مذہبی قتل کے جواز و عدمِ جواز کے متعلق کیا کہتا ہے؟ اس کے متعلق میں کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ لیکن اگر یہ ٹھیک ہے۔ جیسا کہ مسلم اخبارات ہمیں بتاتے ہیں۔ کہ اسلام میں اس قسم کے قتل جائز ہیں۔ تو یقیناً اس کی شرع اور آج کی مہذب دنیا کے قانون میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ یہ شرع شاید مسلم ممالک میں چل سکے۔ جہاں اکّا دکّا غیر مسلم ہوں۔ لیکن کبھی ایسے ملک میں نہیں چل سکتی۔ جہاں دوسری قومیں آباد ہوں۔ اور وہ بھی تعداد میں ان سے زیادہ۔ کیونکہ لازمی طور پر وہ مسلمانوں کے حملوں کا جواب دینا مناسب سمجھیں گے۔ میں اس دن کو آریہ دھرم اور آریہ جاتی کے لئے سخت منحوس سمجھوں گا۔ جبکہ کوئی ہندو کسی غیر ہندو کو قتل کر کے اپنے دھرم کی آڑ لے گا۔ لیکن مجھے اندیشہ ہے۔ کہ اگر مسلم اخبارات اس طرح قاتلوں کو غازی اور شہید بناتے رہے۔ تو ایسا وقت آ جائے گا۔ جبکہ ہندوؤں میں بھی یہ خرابی داخل ہو جائے گی۔ آخر دنیا میں خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ برے سنسکار بھی اپنا اثر رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کی دیکھا دیکھی ہندوؤں نے بھی فسادات میں کئی ایسی حرکتیں کی ہیں۔ جو چند سال پہلے ان کی نسبت تصور میں نہ لائی جا سکتی تھیں۔ میں یہ الفاظ لکھ رہا ہوں تو ذمہ داری کے احساس کے بوجھ کے نیچے دبے ہوئے۔ برادرانِ وطن کو کسی قسم کی دھمکی دینے کے خیال سے نہیں۔ بلکہ انہیں صورتِ حال کی نزاکت جتلانے کے لئے۔

صحیح نتیجہ تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اصلی سوال کو اپنی نظر سے اوجھل نہ ہونے دیں۔ اس بات پر مطلقاً کوئی اختلاف نہیں۔ کہ بانیانِ مذاہب اور دوسرے ان اشخاص کے متعلق جنہیں کوئی جماعت قابلِ تعظیم سمجھتی ہو۔ لکھتے اور بولتے ہوئے ہر ایک شخص کو پوری احتیاط سے کام لینا چاہئے۔ آپ نکتہ چینی کا حق ہے۔ لیکن وہ اس حق کا استعمال ایسے ہی پیرایہ میں کر سکتا ہے۔ جو دوسروں کی دل آزاری کا باعث نہ ہو۔ اور اگر وہ کسی جماعت کی دل آزاری یا اس کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا موجب بنتا ہے۔ تو وہ نہ صرف سوسائٹی بلکہ قانونِ وقت کے نزدیک گنہگار ہے۔ نہ صرف سوسائٹی کو متفق ہو کر اس کے اس فعل کی مذمت کرنی چاہئے۔ بلکہ حکومت کو بھی اس سے مواخذہ کرنا چاہئے۔ جس سوال پر اختلاف رائے ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ کیا کسی شخص کو خود حکومت یا عدالت بن کر دوسرے شخص کو سزا دینے کا حق حاصل ہے؟ میں اس سوال کو ایک مثال سے واضح کرنا چاہتا ہوں۔ ایک ہندو "اسلام" کے متعلق کوئی کتاب لکھتا ہے۔ جو مسلمانوں کی نگاہ میں قابلِ اعتراض ہے۔ کیا وہ اس لئے قابلِ اعتراض ہے کہ مسلمانوں نے اُسے قابلِ اعتراض سمجھا ہے۔ یا وہ اس وقت قابلِ اعتراض ہوگی۔ جب عدالت مجاز فریقین کی شہادت لینے کے بعد یہ فیصلہ دے گی۔ کہ وہ کتاب قابلِ اعتراض ہے؟ اگر یہ امر مسلمہ ہو کہ عدالت کو ہی یہ حق حاصل ہے۔ تو کوئی اختلاف نہیں رہتا۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے۔ کہ جس مذہب کی توہین ہوئی ہے۔ اس کا کوئی بھی پیرو توہین کرنے والے کو سزا دے سکتا ہے۔ تو اتنی الجھنیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ جن کا سلجھانا ہماری طاقت سے باہر ہوگا۔ ایک سوال اور۔ وہ یہ۔ کہ کیا عدالت کے سزا دینے کے بعد کوئی شخص اس امر کا مجاز ہے۔ کہ اپنے مذہب کی توہین کرنے والے کو سزا دے۔ اگر ہے۔ تو عدالت کے کوئی معنی نہیں رہتے۔ میں مسلمانوں کا یہ حق تسلیم کرتا ہوں۔ کہ جب انہیں کسی کتاب کے خلاف شکایت ہو۔ تو وہ گورنمنٹ پر زور ڈالیں۔ کہ وہ اس کتاب کے مصنّف کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔ لیکن ان کا یہ حق تسلیم نہیں کرتا۔ کہ جب قانون کی مشینری حرکت میں ہو یا قانون کسی کو بے قصور قرار دے چکا ہو۔ تو بھی وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر سزا دینا اپنا فرض یا حق سمجھیں۔ اگر ایسا کرنے کی اجازت دی جائے۔ تو یا تو خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔ یا حکومت ایک عضوِ معطّل بن جائے گی۔

میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ سوسائٹی اخلاقی طور پر کیسی بھی ترقی یافتہ کیوں نہ ہو۔ لوگ شخصی طور پر قانون کی خلاف ورزی کرتے رہیں گے۔ اگر کوئی اکّا دکّا مسلمان مذہبی جنون کے عالم میں کسی غیر مسلم کو قتل کر دے۔ تو اس پر واویلا کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ خود ڈنڈ بھگتے گا۔ لیکن جب مسلم اخبارات جو مسلم جذبات کے ترجمان سمجھے جاتے ہیں۔ اور جن کا دعویٰ ہے۔ کہ وہ ہیں۔ اس قاتل کو غازی اور شہید بنا کر قتل کی حوصلہ افزائی کرنے لگتے ہیں۔ تو صورتِ حالات بالکل مختلف ہو جاتی ہے۔ میں نے سمجھ لیا۔ اور مسلم اخبارات کی شہادت پر کہ اسلام مذہبی قتل کی اجازت دیتا ہے۔ میں ان سے نہایت سنجیدگی سے سوال کرتا ہوں۔ کہ اگر اسلام غیر مسلموں کے قتل کی اجازت دیتا بھی ہے۔ تو کیا یہ بھی ضروری ہے۔ کہ اس کی حوصلہ افزائی سے اس قسم کے قتل عام کر دئے جائیں۔ اور اگر عام ہو جائیں۔ تو کیا سوسائٹی کا شیرازہ بکھر نہ جائے گا؟

انہیں یہ بھی سوچنا چاہئے۔ کہ صرف ہندو ہی اس جنون کا شکار نہ ہوتے رہیں گے۔ مسلمان بھی اس کا شکار ہو سکتے ہیں۔ اس کے ہاتھوں کافر اتنے قتل نہیں ہوئے۔ جتنے مومن ہوئے ہیں۔ احمدی اور مسلمان کی بحث اس وقت ایک ناگوار صورت اختیار کر رہی ہے۔ بعض موقعوں پر سر پھٹول تک نوبت پہنچ چکی ہے۔ کیا یہ لوگ اپنے مذہب کی آڑ لے کر ایک دوسرے پر وار نہیں کر سکتے؟ ابھی بہت عرصہ نہیں ہوا۔ جبکہ ایک احمدی نے ایک غیر احمدی مسلمان کو ضلع گورداسپور میں قتل کر دیا تھا۔ اور یہ کہہ کر قتل کیا تھا۔ کہ اس مسلمان نے میرے آقا و مولا خلیفۃ المسیح کی شان کے خلاف نہایت نازیبا اور دل خراش کلمات کہے ہیں۔

مہاتما گاندھی نے درست کہا تھا۔ اور مجھے ان سے پورا اتفاق ہے۔ کہ اگر آج ایک ہندوستانی انارکسٹ کے ہاتھوں انگریز کا قتل تسلیم کر لیا جائے۔ تو کل ایک ہندوستانی درست یا غلط دوسرے ہندوستانی کو غدّار سمجھتے ہوئے اُسے موت کے گھاٹ اتار دے گا۔ مسلمانوں کو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ اگر آج وہ ایک ہندو کے قاتل کو ہیرو بنا کر اس کی پرستش شروع کر سکتے ہیں۔ تو کل ایسے بھی ہیرو پیدا ہو سکتے ہیں۔ جو مسلمانوں کو پیغامِ اجل پہنچاتے ہوئے اپنے تئیں ثواب دارین کے مستحق سمجھیں۔ آخر مسلمانوں نے مسلمانوں کو اسلام ہی کے نام پر قتل کیا ہی ہے۔ ابتدائی خلفاء کے زمانہ سے ہی اسلام کے نام پر قتل دخوف ہوتا رہا ہے۔ میری درخواست ہے۔ کہ میرے مسلمان دوست اس سوال پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ کہ جسے وہ اسلام کی سپرٹ سمجھتے ہیں۔ کہیں وہ یزید کی سپرٹ تو نہیں؟

(کرشن)

بقیہ لیڈنگ آرٹیکل

۴۔ میرا چوتھا نویدن ان سجن پرشوں سے ہے۔ جنہوں نے رشی دیانند کے درشن کئے ہیں۔ ان کے من پر رشی درشن کا کیا پربھاو رہا۔ اس کے متعلق جو کچھ بھی وہ لکھ کر بھیج سکتے ہوں۔ جلد بھیج دیں۔ رشی جیون کی کوئی گھٹنا ان کو معلوم ہو۔ تو وہ بھی لکھ کر بھیجنے کی کرپا کریں۔ اس نویدن کے ساتھ میں اپنے لیکھ کو سماپت کرتا ہوں۔

(کرشن)

کثیر چینی بچوں کی ہلاکت

ویدک دھرم کی رُو سے ایسے اشخاص کو ہی گرہست آشرم میں پرویش کرنے کا حق حاصل ہے۔ جو کہ اس کی اہم ذمہ داریوں کو اچھی طرح سنبھال سکیں۔ ورنہ دوسرے اشخاص، تو نہ صرف گرہست کی شہرت کو داغ لگانے والے ہیں۔ بلکہ اولاد کے خطرناک دشمن ہیں۔ چنانچہ شنگھائی سے اطلاع آئی ہے۔ کہ وہاں حال ہی میں پچھلے سال کی آبادی کی جو رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ ایک سال میں ۴۴ ہزار چینی بچے صرف ایک شہر شنگھائی میں پیدا ہوتے ہی ہلاک کر دئے گئے۔ اور ہلاک کرنے والے خود والدین تھے۔ جو افلاس کی وجہ سے اُن کی پرورش کرنے کے ناقابل تھے۔ اگرچہ چینی عورتیں جن کے بچے اُن کی آنکھوں کے سامنے ہلاک کئے گئے ہیں۔ ایسے فارغ البال مردوں سے بیاہی جاتیں جو کہ اولاد کے پالن پوشن کی ذمہ داریوں کو سنبھال سکتے۔ تو آج ان کو یہ موقعہ دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ کہ جن بچوں کو انہوں نے اپنے دودھ سے پالا اور پوسا تھا۔ ان کو ہی قتل اندقت موت کے منہ میں جاتے دیکھتیں۔ اور کف افسوس ملتیں۔

ورجانند تھولسو

آریہ یووک سماج کرتار پور نے ۱۶ اکتوبر کو بھگوان دیانند کے گورو ڈنڈی سوامی ورجانند جی مہاراج کا بھلا دھرم میلہ منعقد کرتے ہوئے اس امر کی گھوشنا دی ہے کہ خاص کرتار پور میں جو کہ گورو ورجانند جی کی جنم بھومی ہے چند سالوں میں ایک ایسا بڑا بھاری تھولسو منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جس میں سارے بھارت ورش کے آریہ کاریہ کرتا سمّلت ہو سکیں۔ گورو ورجانند کے پرلوک گمن کی اطلاع جب بھگوان دیانند کو ملی۔ تو اُس سمے آپ نے اپنے ویاکھیان میں شوک سے فرمایا تھا۔ کہ آج بھارت ورش میں ویاکرن کا سُورج لوپ ہو گیا ہے۔ یہ سخت کھید کا مقام ہے۔ کہ ایسے ویاکرن کے سُورج کے جنم استھان میں آریہ سماجیوں نے آپ کی یادگار کو قائم کرنے کا کوئی وشیش پریتن نہیں کیا۔ ہمارا اپنا وشواس ہے۔ کہ گمبھیرت تھولسو کو پُوری شان سے منانا آریہ جگت کا سامُوہک پرم کرتویہ ہے اور جتنی جلدی آریہ سارودیشک سبھا آریہ جگت کے پرتی ندھی کی حیثیت سے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے۔ اُتنا ہی اچھا ہوگا۔ اس تھولسو کا بوجھ کیول کرتار پور کے آریہ بھائیوں پر ہی نہیں پڑنا چاہیئے۔ بلکہ بھگوان دیانند کے ہر ایک انویائی کو رشی رن اتارنے کے لئے اس تھولسو کو سپھل بنانے میں پورا پورا سہیوگ دینا چاہیئے۔

گاندھی جینتی منانے کی ممانعت

حیدر آباد کی اسلامی ریاست کی پولیس کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ اس کی نظر میں ہر ایسی بات ممنوع ہے۔ جو کہ اُس کی خود ساختہ شرع کے خلاف ہے تنگدل مُلّاؤں نے سوچ کر جائیں۔ اس کی ناک پر مکھی نہیں بیٹھتی۔ لیکن اگر پنڈت رام چندر جی دہلوی جیسے شیریں بیان آریہ اپدیشک اس علاقہ میں زبان ہلائیں۔ تو اخراج کا حکم صادر ہو جاتا ہے۔ اب سُنا ہے۔ کہ ہریجن سیوک سنگھ حیدر آباد یکم اکتوبر ۱۹۳۶ء کو وہاں مہاتما گاندھی کی جینتی منانا چاہتا تھا۔ لیکن مقامی افسران نے جلسہ منعقد نہ ہونے دیا۔ اور جہاں جلسہ منعقد ہونا تھا۔ وہاں لوگوں نے نہ صرف ہال کے دروازہ کو مقفل پایا۔ بلکہ ڈپٹی کمشنر کی زیر سرکردگی پولیس کی کثیر جمعیت کو جمع پایا۔ اس پر جینتی کے منتظمین کو مجبوراً یہ اعلان کرنا پڑا۔ کہ مشتہرہ جلسہ اب منعقد نہ کیا جائے گا۔

معلوم نہیں۔ کہ اگر حیدر آباد میں گاندھی جینتی کا اُتسو منایا جاتا۔ تو اس سے ریاست میں کونسی تباہی مچ جاتی۔ اور کون سی آفت آ جاتی۔ حیدر آباد پولیس کی ایسی ہی کارستانیاں اس کی نااہلیت کا کھلم کھلا ثبوت ہیں۔ اور جب تک برٹش گورنمنٹ اس پولیس کی اصلاح نہیں کرتی۔ تب تک حیدر آباد کی رعایا کا مطمئن رہنا کارے دارد کا معاملہ ہے۔

شاندار سواگت

جیسا کہ گت سپتاہ اعلان کیا گیا تھا شری نارائن سوامی جی پردھان سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا شری سوامی سوتنتر انند جی آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ۔ آچاریہ رامدیو جی گورنر کنیا گورکل ڈیرہ دون دھوت پورو آچاریہ و گورنر گورکل کانگڑی اور سیٹھ گھنشیام سنگھ جی سی۔ پی نواسی دیروار ۴ اکتوبر کی شام کو حیدر آباد پہنچ گئے۔ ریلوے سٹیشن پر شری بنسی دنایک راؤ پردھان حیدر آباد پرتی ندھی سبھا در ریاست حیدر آباد کی جملہ آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں نے آپ کا شاندار سواگت کیا۔ ۵ اکتوبر سے آریہ سماج مندر میں آپکے ویاکھیان شروع ہو چکے ہیں۔ اور جنتا شردھا بھگتی سے ان کے منوہر ویاکھیانوں کو سُن رہی ہے۔ افسرانِ ریاست کی معاملہ فہمی سمجھئے۔ کہ ابھی تک اُن کے ویاکھیانوں میں پولیس کی طرف سے کسی قسم کی مداخلت نہیں ہوئی۔ اگر حکومت کی طرف سے آریہ نیتاؤں کے ویاکھیانوں میں آئندہ بھی اسی طرح کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ کیگئی۔ تو اس سے ریاست کے آریہ جگت کے ساتھ تعلقات خوشگوار ہو جائیں گے۔

وِجے دشمی کو پوری شان سے مناؤ!

اس بار "وجے دشمی" کا پوتر تیوہار جبکہ بھگوان رام چندر نے ستیہ دھرم کی رکھشا کے پوتر جذبہ سے پریرت ہو کر لنکا دویپ کے انیائیہ چاری اور ابھیمانی سمراٹ راون پر وجے پراپت کر کے جہاں مہارانی سیتا کو اس کی قید و بند سے آزاد کرایا تھا۔ وہاں راون کی بجائے وبھیشن کو لنکا دویپ کا راجہ نامزد کر کے پاتال دیش تک پوتر ویدک دھرم کا سندیش پہنچایا تھا۔ اس سال بُدھ وار بکرم سمت ۱۹۹۱ مطابق ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو آ رہا ہے۔ ہر ایک ویدک دھرمی کا جو کہ سارے بھوگول پر ویدک دھرم کا پرچار دیکھنے کا تمنائی ہے۔ یہ پرم کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس پوتر تیوہار کو پوری شان سے منائے۔ اور جنتا کو نہ صرف رام راجیہ کے پُنہ ستھاپن کرنے کی خوشخبری سُنائے۔ بلکہ ایسا اُپدیش پردان کرے۔ جس سے اس بھارت ورش میں بھگوان رام چندر جیسے سدھارت مند سپوت۔ مہارانی سیتا جیسی پتی ورت دھرم کی فدائی دیویاں۔ لکشمن یتی جیسے آگیا کاری بھائی۔ ہنومنت ویر جیسے پریمی سہایک اور مہاراجہ بھرت جیسے جان نثار اور وفادار بھائیوں کے دوبارہ درشن کی سمبھاونا ہو سکے۔ اور سنسار میں اس وقت جو کولاہل مچا ہوا ہے۔ وہ شانت ہو سکے۔ لہٰذا ہر ایک آریہ سماج کا وشیش طور پر یہ فرض اولین ہے۔ کہ وہ اس دن پرات بیلا کا پربندھ کرے۔ اور سائنکال ایک وشیش ادھیویشن منعقد کر کے بھگوان رام چندر کے اُتّم جیون کے سمبندھ میں جنتا کو رام چرتر کا سندیش سُنانے کے متعلق ویاکھیانوں کا پربندھ کرے۔

ہونے کی سمبھاونا ہو سکے گی۔ ہمیں وشواس کرنا چاہیئے۔ کہ نظام کی حکومت ایسی کوشش کریگی۔ جس سے آریہ جنتا یہ باور کر سکے۔ کہ آریہ اپدیشکوں کو دھرم پرچار کرنے کے لئے ویسی ہی آزادی حاصل ہے۔ جیسی کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کو حاصل ہے۔ اور ان کو کسی وشیش اجازت لینے کی آوشیکتا نہیں ہے۔

اور برداشت کا سبق سکھلائے۔ نہ کہ مردم دشمنی کے جذبہ کی اس قدر حوصلہ افزائی کرے۔ کہ اس کے پیرو اپنے سے اختلاف رکھنے والوں کی جان کے لاگو بن جائیں۔

مہاراج نتھو رام کے قاتل کو سزائے موت

مسٹر داد یبا جھنہ اڈیشنل جوڈیشنل کمشنر سندھ نے مہاراج نتھو رام کے مبینہ قاتل عبد القیوم ساکن موضع غازی ضلع ہزارہ کو زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند مجرم قرار دے کر سزائے موت دے دی ہے۔ اب ہائی کورٹ کے تصدیق کرنے پر مجرم کو پھانسی دی جائے گی۔ عبد القیوم کی سزائے موت کا حکم سُن کر ہمیں اس کمبخت کی حالت پر رحم آتا ہے۔ جس نے اپنے مذہب کی غلط تعلیم کو گمراہ کرنے والے اپدیشکوں کی زبان سے سُن کر بھاری اشتعال انگیزی کے زیر اثر قتل جیسے جرم کا ارتکاب کیا۔ اور اتنا نہ سوچا کہ اس قتل سے وہ نہ ہی اسلام کی کوئی خدمت کر رہا ہے۔ اور نہ ہی رسول عربی کے نام کو روشن کر رہا ہے۔ بلکہ مہذب دنیا کو یہ کہنے کا موقع دے رہا ہے۔ کہ اسلام کی رو سے مذہب کے نام پر انسان کا قتل بھی جائز ہے۔ اور یہ ایسا الزام ہے۔ جو کہ مذہب اسلام کا ایک نادان دوست ہی اس کے خلاف عائد کرانے کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ ایک مذہب کی عزت اس میں ہوتی ہے کہ وہ اپنے پیروؤں کو رواداری

گلگت سے ریاستی افواج کی واپسی

سرینگر سے یہ تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ریاست جموں و کشمیر کی جو ماؤنٹین بیٹری گلگت فرانٹیر کی خارجی حفاظت کے لئے تعینات کی گئی تھی۔ وہ واپس آ رہی ہے۔ اور بہ وثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کی جگہ کوئی ریاستی فوج گلگت نہیں بھیجی گئی۔ اس سے پہلے ہم کو یہ اطلاعات موصول ہو چکی ہیں۔ کہ دربار نیپال کی سفارت گاہ لنڈن میں قائم ہو گئی ہے۔ روسی ترکستان میں بغاوت برپا ہو گئی ہے۔ اور ساتھ ہی روس کے ذریعہ افغانستان کو لیگ میں داخل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ باتیں صاف بتلاتی ہیں۔ کہ اس وقت حکومت ہند کے سامنے پھر روسی خطرہ برہنہ بھیانک شکل میں نمودار ہو چکا ہے۔ اور حکومت نے اس خطرہ کے مقابلہ کے لئے جو مناسب سمجھا ہے۔ کرنا ہے۔

ہمارے خیال میں روسی خطرہ کے مقابلہ میں ان فوجی انتظامات کی بجائے اگر ہندوستان کے جائز سیاسی مطالبات جلد از جلد پورے کر دئے جائیں۔ تو یہ جملہ خارجی خطرات ہمیشہ کے لئے دُور ہو جائیں گے۔ کیونکہ خود مختار بھارت واسی کسی بھی طاقت کو بُری نظر سے دیکھنے کی اجازت ہی نہ دیں گے۔

چیلنج منظور

حیدرآباد دکن کے قادیانی سیٹھ عبداللہ الہ دین دیسے مرزائی اخبارات میں مولانا ثناء اللہ کو چیلنج دیتے ہوئے یہ انعامی اشتہار نکال رہے تھے۔ کہ اگر مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کذب مرزا پر حلف اٹھائیں۔ تو میں ان کو بہت انعام دوں گا۔ مولانا شروع سے یہ اعلانیہ کہہ رہے ہیں کہ میں مرزا کے دعاوی کو غلط جانتا ہوں۔ میں نہ ان کو مسیح موعود مانتا ہوں نہ مہدی۔ نہ مامور من اللہ اور نہ ملہم الہی۔ اگر اس کے باوجود مجھ سے کذب مرزا پر حلف لے جانے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں۔ چنانچہ ان الفاظ کا "الفضل" کے ۴ ستمبر ۱۹۳۴ء کے پرچہ میں خلیفہ قادیانی نے اپنے والد ماجد کی صداقت پر حلف اٹھایا ہے۔ انہی الفاظ سے کذب مرزا پر حلف اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ یعنی انہوں نے کہا ہے۔ کہ میرے یقین میں وہ مسیح موعود تھے۔ میں اس کی حلف کہوں گا۔ میرے یقین میں وہ مسیح موعود نہ تھے۔ اور اگر آپ کے الہامی اشتہارات درست ہیں۔ تو آپ مشتہرہ انعامی رقم امپیریل بنک حیدرآباد میں جمع کرا کر اس مضمون کی رسید مجھے بھیج دیں۔ کہ جس روز میں عبارت مذکورہ میں اس قسم کا مطبوعہ اشتہار حیدرآباد بھیج دوں۔ منیجر بنک انعامی رقم میرے نام منتقل کر دیں ؛

حضرت یوسف کا نکاح

مولانا ثناء اللہ نے اخبار "اہلحدیث" مجریہ ۳۱ اگست ۱۹۳۴ء کے صفحہ فتاوی پر سوال ۲۲۴ کے جواب میں فرمایا تھا کہ:-

"حضرت یوسف کا نکاح زلیخا سے ثابت نہیں۔ جو کہتا ہے محض خیال سے کہتا ہے۔ جو دلیل نہیں بن سکتا" ؛

اسی سلسلہ میں ایک مسلمان مسمی محمد اسحٰق جمال پوری لکھتے ہیں کہ :-

"کتب قانونی سورۂ یوسف سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا نکاح حضرت زلیخا سے ہوا۔ اور ان سے دو لڑکے افراثیم و منشا پیدا ہوئے" ؛

("اہلحدیث" ۲۸ ستمبر ۱۹۳۴ء)

مذکورہ حوالہ کا ذکر کرتے ہوئے مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں۔ کہ "یہ محض ایک مفسر کی رائے ہے۔ ثبوت قرآن شریف یا حدیث صحیح مرفوع سے ہونا چاہئے" ؛

مقتدی مسٹر کے اٹھائے اسحٰق صاحب مولانا کا زیادہ تعاقب کریں۔ ہم مولانا سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا حضرت یوسف کے ہاں مذکورہ اولاد ہوئی تھی یا نہیں؟ اگر ہوئی تھی۔ تو نکاح کے بعد ہوئی تھی یا بلا نکاح کے؟ اگر نکاح کے بعد ہوئی تھی۔ تو قدرتی طور پر حضرت یوسف کا زلیخا سے جائز نکاح ہوا تھا ؛

خود میاں فضیحت دیگراں را نصیحت

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی اپنی خوابوں اور پیشگوئیوں کی تشہیر میں تو زمین و آسمان کے قلابے ملایا کرتے تھے۔ اور اپنے مریدوں سے خراج تحسین لیا کرتے تھے۔ لیکن جب کبھی آپ کا کوئی حواری ایسا کرنے کی جسارت کرتا تھا۔ تو آپ سے دھتا بتلایا کرتے تھے۔ چنانچہ ۲۹ ستمبر ۱۹۰۷ء کو آپ نے فرمایا کہ:-

"بہت سے لوگ ہماری جماعت میں ایسے پائے جاتے ہیں۔ جو بڑے بڑے الہامات لکھ کر بھیج دیتے ہیں۔ اور اپنی بڑی بڑی خوابیں اور رویا بیان کرتے ہیں۔ اور ان کی حالت دیکھ کر مجھے اندیشہ ہی رہتا ہے کہ کہیں ٹھوکر نہ کھائیں" ؛

("الفضل" - ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء)

سوال تو یہ ہے کہ مرزا صاحب کی ذاتی خوابوں اور پیش گوئیوں کو کون سا سرخاب کا پر لگا ہوا تھا۔ کہ وہ تو قابل قبول اور دوسری قابل رد۔ ایسی حالت میں مرزا صاحب کا یہ اخلاقی فرض تھا۔ کہ وہ خود ایسی نظیر قائم نہ کرتے۔ جس کی تقلید کرنے پر دوسرے کشتنی اور گردن زدنی ٹھہرتے ؛

صحابہ کی توہین

جب ہم مرزائی لٹریچر کو دیکھتے ہیں۔ تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں۔ کہ جتنا گند اسلام کے خلاف مرزا صاحب نے پھیلایا ہے۔ کوئی غیر کیا پھیلائے گا۔ مرزا صاحب نے نہ صرف انبیاء کی حد سے زیادہ توہین کی۔ بلکہ صحابہ کو بھی بدنام کیا۔ اور پھر غضب خدا کا۔ آپ مومن کے مومن رہے۔ اور دوسرے مسلمانوں کی چھاتی پر دندناتے رہے۔ صحابہ کی توہین کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔ کہ:-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ سب اُمّی ہی تھے۔ حضرت عیسیٰ کے حواری بھی اُمّی تھے" ؛

("الفضل" - ۲۵ ستمبر ۱۹۳۴ء)

اُمّی کہلانا بذاتِ خود کوئی الزام نہیں۔ لیکن جب حضرت محمد صاحب کے صحابہ کو اُمّی کہنے والا وقت بے وقت یہ کہتا رہے کہ میرے مریدوں میں کئی بی۔ اے۔ ایم۔ اے۔ اور پروفیسر ہیں۔ تو وہ یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ جہاں تک صحابہ کا تعلق ہے۔ وہ خود پر لے انبیاء سے زیادہ خوش قسمت اور بہتر ہے۔ اور جہاں تک اُس کے مریدوں کا تعلق ہے۔ وہ صحابہ سے بدرجہا بہتر ہیں ؛

لڑکے کی جگہ لڑکی

مرزا صاحب کا اللہ میاں بھی بڑا سیانا تھا۔ وعدہ کرتے ہوئے وہ مرزا صاحب کو ایسے سبز باغ دکھاتا تھا۔ کہ توبہ توبہ۔ لیکن جب پورا کرنے کا موقع آتا تھا۔ تو بزداچ جاتا تھا۔ چنانچہ "الحکم" لکھتا ہے:-

"پیدائش سے پیشتر ایک موعود بیٹے کی بشارت مل چکی تھی۔ الٰہی سلسلوں کے ساتھ چونکہ ابتلاؤں کا سلسلہ لازمی ہوتا ہے۔ اس لئے اس بشارت کی اشاعت کے بعد سیدہ عصمت پیدا ہوئی۔ اس پر بڑا شور مچایا گیا۔ اور ایک طوفان بے تمیزی برپا کیا گیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے دوسری بشارت کے ذریعہ ایک لڑکے کے پیدا ہونے کی پیشگوئی فرمائی" ؛

("الحکم" - ۷ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

عجیب قادیانی اللہ میاں ہے۔ بشارت تو ایک موعود کی دیتا ہے۔ لیکن جب پیدائش کا وقت آتا ہے۔ تو لڑکے کو لڑکی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اور ذرا بھی خیال نہیں کرتا۔ کہ میری سابقہ بشارت کا دیوالہ نکل رہا ہے۔ اور مفت میں میری جگ ہنسائی ہو رہی ہے ؛

نکاح کرانے کا پربندھ

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نہ صرف نبوت کا ہی دعویٰ کیا کرتے تھے۔ بلکہ اپنے مریدوں کے نکاح وغیرہ کا بھی پربندھ کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ راوی بیان کرتے ہیں۔ کہ:-

"آنجہانی مرزا صاحب نے ایک خط لکھ کر میاں جمال الدین سیکھوں والے کو دیا۔ کہ وہ میاں فضل الٰہی صاحب کے پاس لے جائے۔ اس میں آپ نے لکھا تھا۔ کہ اپنی ہمشیرہ کی شادی مولوی نور دین سے کر دو۔ بہت مبارک ہوگی۔ میاں فضل الٰہی نے جو بہت صالح تھے۔ قبول کر لیا۔ مگر ان کی والدہ نے جہالت کی وجہ سے نامنظور کر دیا" ؛

("الحکم" - ۷ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

نہیں یہ جان کر سخت دکھ ہوتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کا کیا کرایا صرف ایک عورت کی ضد سے ضائع ہو جاتا ہے۔ نہ خدا کو رحم آتا ہے۔ نہ مریدکی پیش چلتی ہے۔ اور غضب خدا کا ایک بڑھیا بازی لے جاتی ہے۔ اور بازی بھی لے جاتی ہے اسی طرح جس طرح آسمانی منکوحہ کے نکاح کو فسخ کرانے میں محمدی بیگم صاحبہ مرزا صاحب پر بازی لے گئی تھی ؛

الہامات کا ڈرامہ

آنجہانی مرزا صاحب پر ہی الہامات نازل نہ ہوا کرتے تھے۔ بلکہ آپ اپنے مریدوں سے بھی الہامات کا ڈرامہ کرایا کرتے تھے۔ تاکہ اس سے آپ اپنے مخالفین کی زبان بندی کر سکیں۔ چنانچہ ذکر ہے کہ جب الٰہی بخش لاہوری اور بعض دوسرے لوگ یہ دعویٰ کرتے تھے۔ کہ ہم کو آنجہانی مرزا صاحب کی مخالفت میں الہامات ہوئے ہیں۔ یا ہم نے ایسے خواب دیکھے ہیں۔ تو مرزا صاحب نے یہ ارشاد فرمایا کہ تمہاری جماعت کے لوگوں میں جس کسی نے کوئی خواب دیکھا ہو۔ یا اسے الہام ہوا ہو۔ تو وہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر اسے شائع کریں" ؛

("الحکم" ۷ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

معلوم نہیں ہوتا۔ کہ اس قسم کے الہامات کا ڈرامہ رچنے کی کیا ضرورت تھی؟ یہ تو محض اللہ میاں سے ایک مخول تھا۔ کہ وہ ایک طرف تو میاں الٰہی بخش لاہوری اور بعض دوسرے لوگوں کے کانوں میں کچھ کہہ جاتا ہے۔ اور پھر جب مرزا آنجہانی کے مریدوں سے ملتا ہے۔ تو کوئی اور دھارنی رٹ جاتا ہے۔ اگر بجائے الہامات کے خرافات کا ڈرامہ لے سے مشتہر کیا جاتا۔ تو زیادہ اچھا ہوتا ؛

مسلم علماء کی غیر ضروری دھما چوکڑی

مسلمان ہمارے بھائی ہیں۔ یہ افسوس کا مقام ہے۔ کہ وُہ وید بھگوان کی تعلیم سے جسے قرآن شریف نے "علم الاسماء" کا خطاب دیا ہے۔ بے بہرہ ہونے کی وجہ سے ایسی ٹھوکریں کھاتے ہیں۔ جن کا حال پڑھ کر ہمیں سخت دُکھ ہوتا ہے۔ چونکہ ہم یہ نہیں چاہتے۔ کہ وُہ اپنے مستقبل کو زیادہ خراب کریں۔ اور صراطِ مستقیم سے بھٹکتے رہیں۔ اس لئے ہم اُن سے یہ التجا کرتے ہیں۔ کہ وُہ خود ہی غور کریں۔ کہ آیا ان کا قرآن و احادیث کے جھمیلوں میں اُلجھنا مفید ہے۔ یا پاک ویدک دھرم کی شرن میں آنا؟

ہمارے ایک مسلمان بھائی اعتراض کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ :-

"لا الٰہ الا اللہ پڑھ کر مرنے والا خواہ کتنا ہی زانی و چور ہو۔ جنت میں جائے گا"

(بخاری پارہ ۵۔ کتاب الصلوٰۃ باب ۱۱۴)

اس پر مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں۔ کہ حدیث میں جو عربی الفاظ آئے ہیں۔ اُن کا مطلب صرف اتنا ہے :-

"جس نے توحید کی تصدیق کی۔ وُہ جنت میں جائے گا۔ چاہے اُس نے ایک آدھ دفعہ زنا یا چوری بھی کی ہو"

("اہلحدیث" - ۲۷ جولائی ۱۹۳۱ء)

الفاظ خواہ کچھ ہوں۔ اسلامی حدیثوں کی رُو سے ایک زناکار اور چوری کرنے والے شخص پر اسلامی جنت کے دروازے بند نہیں ہیں۔

دوسری جگہ وہی ہمارے مسلمان بھائی فرماتے ہیں۔ کہ :-

"عائشہ صدیقہ رضؓ یہ کہہ کر مسکرا دیں۔ کہ حضور پُر نور صلے اللہ علیہ وسلم (نعوذ باللہ) بحالتِ صوم (روزہ میں) اپنی بیویوں کے بوسے لیتے تھے۔ اور مباشرت کیا کرتے تھے"

(باب بخاری ۱۷۶)

مولانا ثناء اللہ ہمارے بھائی کو جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ حدیث شریف کا مضمون صرف اتنا ہی ہے۔ کہ :-

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزہ اپنی بیوی سے (بوقت خواہش) بوس و کنار کر لیا کرتے تھے۔ اور (مباشرت) عربی قسم کی مباشرت کیا کرتے تھے"

("اہلحدیث" ۳ اگست ۱۹۳۲ء)

ہمارے پہلے مسلمان بھائی کچھ ایسے ضدی واقع ہوئے ہیں۔ کہ بس کرنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ اور پھر فرماتے ہیں :-

"ام سلمہ رضؓ کو حضورؐ چادر میں بٹھائے ہوئے تھے۔ وُہ حائضہ ہوئیں۔ اور جا کر کپڑے نفاس کے پہنے۔ پھر چادر میں اُن کے پاس چلی آئیں۔ نیز وُہ ایک ظرف سے غسل کیا کرتے تھے۔ اور اُنہوں نے روزہ رکھ کر اُن کے بوسے لئے"

(بخاری پارہ ۷ کتاب الصوم باب ۱۴۷)

اس پر مولانا ثناء اللہ صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ :-

"ایک برتن میں غسل کرنے کا سوال بھی عجیب ہے۔ کیوں صاحب! ایک ٹب بھر کر دو نو طرف میاں بیوی کپڑا باندھ کر نہا لیں۔ تو کیا حرج ہے؟ کیونکہ قرآن شریف میں مذکور ہے :- ......

"عورتیں مردوں کا لباس ہیں۔ اور مرد عورتوں کا"

("اہلحدیث" - ۳ اگست ۱۹۳۱ء)

اگر کوئی ویدک دھرمی ہوتا۔ تو مذکورہ سوال و جواب کے بعد زبان بند کر لیتا۔ لیکن مسلمان ہو کر زبان بند کرنا امر محال ہے۔ چنانچہ لاہوری مرزائیوں کا آرگن "پیغام صلح" یہ منصفانہ فتویٰ صادر کرتا ہے۔ کہ :-

"اسلامی لٹریچر سے ایسی روایات اور ایسے واقعات فوراً نکال دئے جائیں۔ ...... بالخصوص صحیحین کی روایات کے سلسلہ میں جو ہمیں ہر جگہ بدنام کرنے کا باعث ہیں"

("پیغام صلح" - ۳ اگست ۱۹۳۲ء)

آگے چل کر مرزائی آرگن تفصیل وار روایات کو یوں شائع کرتا ہے :-

۱۔ اذان سُن کر شیطان گوز کرتا ہُوا بھاگتا ہے۔

۲۔ لا الٰہ پڑھ کر مرنے والا خواہ کتنا زانی و چور ہے۔ جنت میں جائے گا۔

۳۔ صوم کی صورت میں آنحضرت مباشرت کیا کرتے تھے۔

۴۔ حائضہ ہونے کی حالت میں حضرت عائشہ سے مباشرت کرنا۔

۵۔ روزہ کی حالت میں جماع کرکے صدقہ دے۔ تو کافی ہے۔

۶۔ حضرت عائشہ سے ۶ سال کی عمر میں نکاح۔

۷۔ صحابہ کا لونڈیوں سے عزل کرنا۔

۸۔ ایک شب میں نو بیویوں سے مباشرت۔

("پیغام صلح" - ۳ اگست ۱۹۳۲ء)

روزہ کی حالت میں جماع کرکے صدقہ دینے کی ہمارے مسلمان بھائی یُوں تصدیق کرتے ہیں :-

"بحالتِ صوم (روزہ) جو جماع کرلے۔ وُہ لئے ہوئے صدقہ میں سے ہے۔ یعنی صدقہ دے کر چھٹکارا پا سکتا ہے"

(بخاری پارہ ۷ کتاب الصوم)

اس پر ہمارے فاضل دوست مولانا ثناء اللہ ذیل کی توضیح کرتے ہیں :-

"اصل واقعہ یہ ہے۔ کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کیا۔ میں نے حالتِ صوم میں بیوی سے ملاپ کر لیا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا۔ اس نے اپنی مسکنت کا عذر کیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک شخص کھجوروں کا ٹوکرا لایا۔ آنحضرت نے اس کو دیکر فرمایا۔ جا یہ کھجوریں اپنے کفارہ میں مساکین کو کھلا دے"

("اہلحدیث" - ۱۷ اگست ۱۹۳۲ء)

چونکہ ہم مسلمانوں کو اس قسم کی کھینچا تانی میں بیکار رہتے نہیں دیکھنا چاہتے۔ ہم ان کو صرف یہی مشورہ دیتے ہیں۔ کہ چونکہ حضرت محمد صاحب ایک ریفارمر تھے۔ اور ان کی بیویاں ہر قسم کی بحث سے بالاتر تھیں اس لئے وُہ حضرت صاحب کے ذاتی واقعات کو بحث میں لا کر دھما چوکڑی مچانے سے باز رہیں۔ اور اس پاک دھرم کو گرہن کریں۔ جو کہ کسی بزرگ کے شخصی اور ذاتی واقعات کی بحث کو غیر ضروری سمجھتا ہُوا صرف انسانی زندگی کے فرائض پر زور دیتا ہے۔ اعمال کی بجا آوری پر ہی جنت کا دروازہ کھولتا ہے

ع - بر رسولاں بلاغ باشد و بس

عائشہ صدیقہ کی عدیم المثال جان نثاری

سید محمد اسحاق قادیانی کا ذیل کا مراسلہ اخبار "الفضل" میں شائع ہُوا ہے :-

"یزید بن بابنوس سے روایت ہے۔ کہ میں اور میرا ایک ساتھی حضرت عائشہ رضؓ کی خدمت میں گئے۔ جب ہم اجازت لیکر اندر گئے۔ تو حضرت عائشہ رضؓ نے ہمارے لئے تکیہ رکھوایا۔ اور اپنے اور ہمارے درمیان پردہ لٹکوا دیا۔ بیٹھنے کے بعد میرے ساتھی نے یہ مسئلہ پوچھا کہ حیض کا کیا حکم ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا۔ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیویوں سے معانقہ فرماتے سر اور منہ چومتے۔ جبکہ وُہ حائضہ ہوتیں۔ پھر حضور علیہ السلام کی وفات کا ذکر چلا۔ تو حضرت عائشہ رضؓ نے بیان فرمایا۔ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارک تھی۔ کہ جب میرے مکان کے سامنے سے گزرتے۔ تو گو میری باری نہ ہوتی۔ پھر بھی آپ گزرتے گزرتے دروازہ کے پاس ایسی بات فرما جاتے جس سے خدا تعالیٰ مجھے نفع دیتا۔ لیکن ایک دن میرے دروازہ کے پاس سے چپ چاپ گزر گئے۔ اور کچھ نہ فرمایا۔ پھر اسی دن دو یا تین دفعہ گزرے۔ مگر منہ سے کچھ نہ بولے۔ اس پر میں نے خادم سے کہا۔ کہ دروازہ میں میرے بیٹھنے کیلئے جگہ بنا دے۔ اور میں نے سر درد کی وجہ سے اپنے سر پر پٹی باندھ لی۔ اور دروازہ میں بیٹھ گئی۔ اس کے بعد پھر حضور وہاں سے گزرے۔ تو پٹی دیکھ کر فرمایا۔ کہ عائشہ تیرا کیا حال ہے؟ میں نے کہا کہ میرے سر میں درد ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میرے سر میں بھی سخت درد ہو رہا ہے۔ یہ کہہ کر آپ چلے گئے۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد حضور کو لوگ ایک کمبل میں لٹا کر اور اٹھا کر لائے۔ پھر آپ نے اپنی اور بیویوں کو بلایا۔ اور فرمایا۔ کہ میں سخت بیمار ہوں۔ اور اتنی طاقت نہیں رکھتا۔ کہ باری باری سب کے گھر جاؤں۔ اگر تم مجھے اجازت دو۔ تو میں عائشہ کے گھر بیماری کے دن بسر کروں۔ اس پر تمام نے بخوشی اس امر کی اجازت دی ---- راوی کہتا ہے۔ کہ حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا۔ اس سے پہلے مجھے کسی بیمار کی تیمارداری کا موقع نہیں ملا تھا۔ پھر وُہ فرمانے لگیں۔ کہ بیماری کے چند روز بعد ایک دن میں حضور علیہ السلام کو اپنے سینہ کے سہارا دئے بیٹھی تھی۔ کہ آپکا سر میرے سر کی طرف جھکا۔ میں سمجھی کہ آپ میرے سر کے بال [illegible] لگے ہیں۔ کہ اچانک آپ کے دہن مبارک سے ایک نہایت ٹھنڈا قطرہ میرے سینہ پر آ گرا۔ میں یہ دیکھ کر سخت [illegible] گئی۔ آپ گر کر لیٹ گئے۔ اور میں نے کپڑا اوڑھا دیا"

ویدک دھرمیوں کو کمیونل اوارڈ کے پرخچے اُڑا دینے چاہئیں

(آچاریہ رامدیو جی کا بقیہ صدارتی بھاشن)

نبیل نرنیہ آچاریہ رام دیو جی کے پرابھتیہ آریہ سمیلن منعقدہ ... کے صدارتی بھاشن کا پہلا حصہ شائع کیا جا چکا ہے

اب باقی حصہ شائع کیا جاتا ہے ۔ (ایڈیٹر)

آریہ سوراجیہ کی سمرتا پنا

اب آپ کا اس آریہ کانگرس دوارا آریہ سماج ... بین الاقوامی پریشد ہے جس کے دوارہ دنیا بھر کے ... ارکھشوں میں آریہ سوراجیہ اتھوا بھارتیہ دلیش ... دیش بھگتا اور سبھیتا کے آدھار ... سوراجیہ کے سوپن کو سدھ کرنے میں لگا چاہنے والے لوگوں کا کوئی سنگٹھن بن سکے ۔ ہم اس میں کہاں تک سپھل ہوتے ہیں ؟ یہ تو پیچھے پتہ لگے گا ۔ ہمیں ایسے لوگوں کا ایک سنگٹھن بنانا چاہیئے ۔ جو بھارت بھومی کو اپنی ماتا سمجھتے ہوں ۔ بھارت کے پراچین اتہاس اور سبھیتا سے پریم سمجھتے ہوں ۔ جو بھارتیہ دھرم سبھی انسد کرتے ہوں ۔ بھارت میں آئی بھاشاؤں سے پیار کرتے ہوں ۔ بھارت میں رہنے والے لوگوں کے ہتوں کے سامنے اور کسی دیش کے ہت کو کچھ نہ سمجھتے ہوں جنہیں سمگر بھارت کے ہت کا دھیان ہو ۔ اور سمپورن بھارت کے ہت کو قربان کر کے جو کسی سمپردایو یا شینیوں کے ہتوں کے پیچھے نہ دوڑنے ہوں ۔ اس پرکار بھارت اور بھارتیہ سبھیتا سے پریم کرنے والے لوگ سبھی سمپردایوں میں مل سکتے ہیں ۔ وہ سبھی آریہ دیش کے واسی اور اس سے پریم کرنے والا ہونے کے کارن "آریہ" ہیں ۔ ایسے آریوں کا ہمیں سنگٹھن کرنا چاہیئے ۔ مسلمانوں میں بھی ایسے لوگ ہیں ۔ اور ہوتے رہے ہیں ۔ پراچین سمے میں خسرو رس خان اور رحیم جیسے مسلم شاعر ایسے ہی تھے ۔ اس سمے میں ایک ایسے مسلمان ہیں ۔ ادا ہرن کے لئے میسور راجیہ کے پرسدھ مسلم دیوان مرزا محمد اسمٰعیل اسی پرکار کے آدمی ہیں ۔ آپ نے اپنے ایک بھاشن میں یہاں تک کہا تھا ۔ کہ بھارت ورش راشٹر بھاشا سنسکرت کا رتی سرل روپانتر ہونا چاہیئے ۔ ایسے سبھی لوگوں کو سنگٹھت کر کے ہمیں آریہ سوراجیہ کا سنگرام کرنا چاہیئے ۔ ہمیں کانگرس کا ورودھ نہیں کرنا ہے ۔ بلکہ اس کی سہایتا کرنی ہے ۔ ہاں وہاں ہم کانگرس کا زور سے ورودھ بھی کریں گے ۔ جہاں کوئی ایسی نیتی برتے گی جس سے بھارتیہ بھیتا اور سوتنترتا کے واستوک ہتوں کی ہانی ہوتی ہوگی ۔

کمیونل آوارڈ

ورتمان سمے میں کانگرس کی کاریہ کارنی سمتی میں برٹش سرکار دوارا گھوشت سمپردایہ نرنے کے سمبندھ میں اپیکشا پورن ورتی دھارن کر کے ایسی نیتی کو سویکار کیا ہے ۔ جس سے بھارتیہ سوراجیہ کے واستوک ہتوں کی ہانی ہوتی ہے ۔ اور اسی لئے اس کا ہمیں گھور ورودھ کرنا چاہیئے ۔ اس سمے گورنمنٹ کی چال سے بھارت کی راشٹریتا یا نیشنلزم کو ایک بھاری خطرہ سامنے ہے ۔ مگر کسی کو بھی ایسی بات کو نہیں ہونے دینا چاہیئے جس سے دیش میں راشٹریہ بھاؤنا کی

پیدا ہوئی ہو ۔ سنہ ۱۹۰۹ع میں بھارت کے راشٹر کو ہندوؤں اور مسلمانوں میں بانٹ دیا گیا ۔ سکھوں کو ہندوؤں سے الگ کرنے کے لئے میکالف صاحب دوارہ اندولن کھڑا کیا گیا کہ سکھ ہندو نہیں ہیں ۔ ہندو نے گرنتھ صاحب کا انگریزی میں انوواد کیا ۔ اس سکھ آدمی گوروؤں کے دھرم کا بڑا پریمی ملتے ہیں ۔ سنہ میں میکالف صاحب نے اس سمے کے کمانڈر انچیف کی ادھیکشتا میں ویاکھیان دیا ۔ جس میں اس نے کہا کہ سکھ ہندوؤں سے بالکل الگ ہیں ۔ اور سکھوں کے دھرم کا تو سار گوبند سنگھ نہیں ہے ۔ اس پرکار سکھوں کو بھی ہندوؤں سے الگ کر کے راشٹر کے تین حصے کر دیئے گئے ۔ آدھرمیوں کی طرح بھی لگ بھگ اسی سمے کھڑی کی گئی ۔ شیگھر سوراجیہ پراپتی کے لالچ میں آکر تھکا مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے سنہ ۱۹۱۶ع کی لکھنؤ کی کانگرس نے مسلمانوں کے پرتھک پرتی ندھی تو کو سویکار کر لیا تھا ۔ کانگرس میں سر آغا خان سمّلت ہوئے تھے ۔ اور ان کے سر پر آریہ سماج چڑھا ہوا تھا ۔ آریہ سماج کی بھارت کی سانسکرتک ایکتا سمبندھی بات ان کو پسند نہیں تھی ۔ وہ جانتے تھے ۔ کہ آریہ سماج غلط آدھار پر ایکتا کے بھون کو کھڑا نہیں ہونے دیگا ۔ لکھنؤ یونٹی کانفرنس وچارن وشیوں میں ایک ۔ ۔ ۔ ۔

"Provocative propaganda of the Arya samaj"

بھی رکھا گیا تھا ۔ اسنو اس سے پہلے کانگرس نے پرتھک پرتی ندھی تو کے سدھانت کو سویکار نہیں کیا تھا ۔ یہ کانگرس سے بڑی بھاری غلطی ہوئی ۔ جس کے پرنام دیش کو بھوگنے پڑ رہے ہیں ۔ کئی بھارت ہتیشی انگریزوں کو بھی پرتھک پرتی ندھی تو پسند نہیں تھا ۔ مونٹ فورڈ سکیم کی بھومکا میں مسٹر مانٹیگو نے لکھا تھا کہ مجھے پرتھک پرتی ندھی تو پسند نہیں ہے ۔ پر کیونکہ ہندو مسلم نیتاؤں نے لکھنؤ پیکٹ میں اس کو سویکار کر لیا ہے ۔ اسی لئے مجھے بھی یہ سویکار کرنا پڑتا ہے ۔ پر اسی مونٹ فورڈ سکیم میں مدراس میں براہمن اور ابراہمن کی نئی سمسیا کھڑی کر کے نان براہمنوں کو جو کہ بہو سنکھیا میں ہیں ۔ وشیش سنرکشن دیا گیا ۔ بہو سنکھیا کو وشیش سنرکشن دینا سراسر انیائے ہے ۔ ساتھ ہی اس سکیم کے انوسار بھارت کے شہر اور گاؤں کے لوگوں کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا گیا ۔ اب پرستاوت "وائٹ پیپر" کی سکیم میں تو بھارتیہ راشٹر کو اور بھی کھنڈ کھنڈ کر دیا ... کو ...

بھارت ... دیا گیا ۔ اور خوب وکرال بنا دیا گیا ۔ اس میں بھارتیہ راشٹر کو بھن بھن جاتیوں کے روپ میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا ہے ۔ یہ آوارڈ پگ پگ پر انیاؤں سے بھرا ہوا ہے ۔ ستپا مسلمان تو الگ پرتی ندھی تو مانگتے بھی تھے ۔ جو لوگ الگ پرتی ندھی تو نہیں مانگتے تھے ۔ ان پر یہ کیوں ٹھونسا گیا ؟ ادا ہرن کے لئے بھارتیہ استریاں اور عیسائی الگ پرتی ندھی تو نہیں مانگتے تھے ۔ پر کمیونل آوارڈ میں انہیں بھی راشٹر سے کاٹ کر الگ کر دیا گیا ہے ۔ مسلمانوں کے پکش میں ہندوؤں کے ساتھ جو انیائے کیا گیا ہے ۔ وہ بھیانک ہے جن پرانتوں میں مسلمان الپ سنکھیا میں ہیں وہاں انہیں خوب سنرکشن دیا گیا ہے ۔ ادا ہرن کے لئے سنیکت پرانت میں مسلمان ۱۵ فیصدی ہیں ۔ پر انہیں وہاں ۳۰ فیصدی نشستیں پرتی ندھی تو دیا گیا ہے ۔ پر وہاں ہندو الپ سنکھیا میں ہیں ۔ وہاں انہیں اس انوپات میں سنرکشن نہیں دیا گیا ۔ بلکہ پنجاب اور بنگال میں جہاں ہندو کرم سے ۳۰ فیصدی اور ۴۴ فیصدی ہیں ۔ وہاں ان کو اپنی سنکھیا سے بھی کم پرتی ندھی تو ملا ہے ۔ پنجاب میں ۲۷ ۔ اور بنگال میں ۲۶ فیصدی ہی ہندوؤں کو ملا ہے ۔ مسلمان جہاں تھوڑے ہیں ۔ وہاں ان کے ساتھ اس لئے رعایت کی گئی کہ وہ تھوڑے ہیں ۔ اور جہاں ادھک ہیں ۔ وہاں اس لئے رعایت کی ۔ کہ وہ ادھک ہیں ۔ انیائے کی گھوشنا کی پراکاشٹھا ہے ۔ انیائے اپنی چرم سیما پر پہنچ جاتا ہے ۔ جب ہم اس ویوہار کو دیکھتے ہیں ۔ جو فیڈرل اسمبلی کے پرتی ندھی تو میں ہندوؤں کے ساتھ کیا گیا ہے ۔ سارے بھارت ورش میں ہندوؤں کی سنکھیا ۷۰ فیصدی ہے ۔ پر انہیں فیڈرل اسمبلی میں کیول ۴۴ پرتی ندھی تو ملا ہے ۔ حد ہو گئی ہے ۔

مسلمانوں کو کچھ نشستیں ادھک مل گئی ہیں ۔ اس کا ہمیں اتنا ورودھ نہیں ہے ۔ یدی یہ انیائے پورن بانٹ کی گئی ہے ۔ کمیونل آوارڈ کا بڑا دوش تو یہ ہے ۔ کہ یہ ہندو مسلمانوں کا آپس کا سمجھوتہ نہیں ہے ۔ یہ سرکار کا فیصلہ ہے ۔ یدی یہ ہندو مسلمانوں کا آپس کا سمجھوتہ ہوتا ۔ تو مسلمانوں کو یہ خیال رہتا ۔ کہ انہیں رعایتیں ہندوؤں کی اور سے ملی ہیں ۔ اس لئے وہ کوشش کرو میں ہندو وہ بھارتیہ راشٹریہ ہتوں کے ورودھ نہ جائیں ۔ پر اب تو انہیں ساری رعایتیں سرکار ... کو ... سندان ...

بیدار راشٹر یہ ہت کا دھیان نہ رکھ کر سرکار ہت کا دھیان رکھیں گے ۔ کیونکہ وہ یہ سمجھیں گے ۔ کہ سرکار کسی دن بھی ان کی انیائے پورن رعایتیں چھین سکتی ہے ۔

کمیونل آوارڈ کا بڑا دوش یہ ہے ۔ کہ اس کے دوارہ مسلمانوں کو سدا کے لئے راشٹریتا کا ورودھی بنا کر کھڑا کیا گیا ہے ۔ اب تک کونسلوں میں آفیشل اور نامزد پرتی ندھی ہی ہوتے ہیں ۔ وہ سدا سرکار کے پکش میں ووٹ دیتے ہیں ۔ نئی سکیم میں یہ نہیں رہیں گے ۔ ایسی سرکار کو ووٹ کیسے ملیں گے ؟ اس کا اپائے سرکار نے مسلمانوں اور یوروپینوں کو ان کے پورن سے ادھک رعایتیں دے کر کیا ہے ۔ بنگال کونسل میں یوروپینوں کی جن سنکھیا ۱۱ فیصدی ہے ۔ پرنتو ان کو نشستیں ۱۰ فیصدی دی گئی ہیں ۔ اسی پرکار یدی یوروپین اور ہندوستانی عیسائیوں کا دھرم ایک ہے ۔ تتھاپی ان کو ادھک نشستیں دینے کے لئے یوروپین اینگلو انڈین اور ہندوستانی عیسائیوں کو تین حصوں میں بانٹا ہے ۔ اسی پرکار بھارت کے راشٹریہ ہتوں کی درشٹی سے یہ آوارڈ نہایت زہریلا ہے ۔ اور اسی لئے ہمیں اس انیائے کے ورودھ آواز اٹھانے کی آوشیکتا ہوئی ہے ۔ اور پرتییک راشٹر پریمی کو اس کے ورودھ آواز اٹھانی چاہیئے ۔

گول میز کانفرنس

گول میز کانفرنس کے سمے ہندوؤں نے یہ غلطی کی ۔ کہ انہوں نے مسلمانوں کی اپیکشا سرکار کا ادھک وشواس کیا ۔ اس سمے سر محمد شفیع نے پنجاب میں مسلمانوں کے لئے الگ پرتی ندھی کے ساتھ ۵۱ فیصدی مانگا تھا ۔ پر ہندوؤں نے یہ سویکار نہیں کیا ۔ انہیں سرکار سے ادھک نیائے کی آشا تھی ۔

دوسری راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے سمے مہاتما گاندھی نے مسلمانوں کو یہاں تک کہہ دیا تھا ۔ کہ میں ان کی پرسدھ ۱۴ مانگیں سویکار کرنے کو تیار ہوں ۔ یدی وہ سوتنترتا پراپتی میں کانفرنس کا ساتھ دینے کو تیار ہوں ۔ سرکار کی اور سے مسلمانوں کو اندر ہی اندر پرلوبھن دکھایا گیا ۔ انہوں نے مہاتما گاندھی کی شرط کو نامنظور کر دیا ۔ بھلا راشٹر ہت سے شونیہ مسلمانوں کو جب کئی مانگوں میں ۱۴ مانگوں سے بھی ادھک ملنا ہو ۔ تو وہ گاندھی جی کی بات کیوں ماننے لگے تھے ؟ سرکار نے ورتمان کمیونل آوارڈ دوارہ مسلمانوں پر خوب رعایتیں برسا دی ہیں ۔

مخلوط الیکٹوریٹ

ہم اسلام سے ورودھ کے کارن آوارڈ میں مسلمانوں کے پرتی کی گئی رعایتوں کا ورودھ نہیں ... کہ مسلمان اپنی سنسکرتی اور دھرم کی خوب رکھشا کریں ۔ ہمیں اس میں کوئی آپتی نہیں ہوگی ۔ یدی کوئی ایسا قانون بنا دیا جائے ... سنسکرتی ...

اور دھرم سے سمبندھ رکھنے والا کوئی بھی قانون کونسلوں کے مسلمان سدسیوں کی ہی ووٹوں سے پاس ہو سکے گا۔ یہ راشٹریت کی درشٹی سے چناؤ سملت ہی ہونا چاہیے۔ یا چناؤ سملت ہو۔ مسلمانوں اور ہندوؤں کی نشستیں جن سنکھیا کے آدھار پر نشچت ہوں۔ نیائے اسی کی آگیا دیتا ہے۔ پرہم تھوڑی دیر کے لئے نیائے کی اپیکشا کر لینے کے لئے بھی تیار ہیں۔ ہم مسلمانوں کو وشیش رعایتیں دینے کے لئے بھی تیار ہیں۔ یدی مسلمان سملت چناؤ (Joint Election) کو سویکار کر لیں۔ سملت چناؤ کی حالت میں ہندوؤں کے ووٹ لے کر کونسلوں میں گئے ہوئے مسلمان راشٹریت کا ورودھ کر کے بھی سرکار کا ساتھ دینے کو تیار نہ ہوں گے۔ الگ چناؤ کی حالت میں انہیں سرکار کی کرپا کی پروا رہے گی۔ اور وہ راشٹر کی پروا نہ کر کے سرکار کو ہی ووٹ دیں گے۔ آپ جانتے ہیں کہ اسمبلی میں پچھلے سالوں میں راشٹریت ورودھی اور سرکار کے لئے لابھدایک جتنے بل پاس ہوئے ہیں سو وہ اینٹی نامینیٹڈ اور مسلم سدسیوں کے سرکار کو ووٹ ملنے کے کارن پاس ہوئے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایسا بل نہیں تھا جس کے پاس نہ کرنے سے بھارت کی ہندو اور مسلم دونوں ہی پرجا کی جنتا کا بھلا ہوتا ہو۔ اب جیسا اوپر کہا گیا ہے۔ آفیشل اور نامینیٹڈ سدسیہ تو نئی سکیم کے انوسار رہیں گے ہی۔ ان کا سمرتھن مسلمانوں۔ یوروپینوں اور اینگلو انڈینوں کو وشیش رعایتیں دے کر ملائے گئے۔ ان کے پرتی ندھی تو کم دینے کی سوچی گئی ہے۔ جس سرکار کی کرپا سے ان لوگوں کو اتنی ادھک رعایتیں ملی ہیں۔ بھلا اس کا ساتھ نہ دے کر ان کے پرتی ندھی ہندوؤں کا راشٹریت کا جو کہ ہندو ہت اور راشٹریت ایک ہی ہیں۔ ساتھ کیوں دیں گے؟ اگر انہوں نے دیش کے بھلے کا دھیان رکھا۔ اور سرکار کو ووٹ نہ دئے۔ تو انہیں اپنی رعایتیں چھن جانے کا ڈر سدا رہے گا۔ اس پرکار یہ اوارڈ مسلمانوں کو بھارت کی سوتنترتا کا سدا کے لئے ورودھی بنا کر کھڑا کر دینا ہے۔ یہ سب سے بڑھ کر زہر دینا۔ تو بھی یہ نہ سمجھئے کہ سرکار نے مسلم ہتوں کی رکھشا کے لئے انہیں وشیش رعایتیں دی ہیں۔ اس نے تو اپنے ہتوں کی رکھشا اور دیش کی سوتنترتا کا ورودھ کرنے کے لئے انہیں رعایتیں دی ہیں۔ اس نے سارے بھید ابھی نئے کئے ہیں۔ نہیں تو بھلا جب اینگلو انڈین۔ اینگلو انڈین اور دیسی عیسائی ان بھاگوں میں کیوں بانٹ دیا؟ عیسائی دھرم اور سنگھٹھن کی درشٹی سے تو سارے عیسائیوں کے لئے ایک ہی ...

جب مہاتما گاندھی دوسری راؤنڈ ٹیبل کانفرنس ...

میں گئے تھے۔ تو وہاں انہوں نے کہا تھا کہ سرکار دوارہ لنڈن میں بلائے گئے مسلم پرتی ندھی مسلمانوں کی بہو سنکھیا کا پرتی ندھی تو نہیں کر سکتے۔ ادھیکانش مسلم جنتا نیشنلسٹ مسلمانوں کے ساتھ ہے۔ اور نیشنلسٹ مسلمان الگ چناؤ کے حق میں نہیں ہیں۔ وہ سنیکت چناؤ کے حق میں ہیں۔ ان کے نیتا ڈاکٹر انصاری ہیں۔ انہیں لنڈن میں بلایا جانا چاہیے۔ سرکار نے گاندھی جی کی اچھا انوسار ڈاکٹر انصاری کو لنڈن میں نہیں بلایا تھا۔ اس سمے سچ مچ نیشنلسٹ لیڈر الگ چناؤ کے گھور ورودھی تھے۔ نیشنلسٹ مسلم پارٹی کا جنم ہی سنیکت چناؤ کے سمرتھن کے لئے ہوا تھا۔ پر اب کمیونل اوارڈ کے پیچھے وہ لوگ چپ ہیں۔ اس کا کیا کارن ہے؟ کیا وہ اس لئے چپ ہیں۔ کہ اس اوارڈ نے مسلمانوں کو اتنا ادھک دیا ہے۔ جس کی انہیں آشا ہی نہیں تھی۔ کیا وہ دل سے نیشنلسٹ نہیں تھے؟

انتخابی جدوجہد

کانگرس نے اوارڈ کے پرتی اپیکشا کی ورتی اسی لئے دھارن کی ہے۔ کہ کانگرس کے ٹکٹ پر کھڑے ہونے والے نیشنلسٹ مسلمان آگامی چناؤ میں اسمبلی میں جا سکیں۔ پر کٹر پنتھی مسلمان تو کانگرس کی اس نیتی سے قابو میں نہیں آئے۔ وہ تو نیشنلسٹ سمجھے جانے والے مسلمانوں کو اپنے ووٹوں سے اسمبلی میں بھیجنے کے لئے تیار نہیں۔ اسی لئے سارے بھارت میں آصف علی اور شیروانی کے اتیرکت اور کسی مسلمان کو کانگرس کے ٹکٹ پر کھڑا کرنے کا ساہس نہیں ہوا ہے۔ شیروانی پتہ نہیں جیتیں گے یا نہیں۔ اور آصف علی یدی جیتیں گے تو ہندوؤں کی ووٹوں سے جیتیں گے۔ کیونکہ دہلی میں سنیکت چناؤ ہے۔ مالوی جی کی پارٹی نے ان کے مقابلہ میں کسی ہندو کو کھڑا نہ کرنے کا نشچے کر لیا ہے۔ ایسی اوستھا میں سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کانگرس اس راشٹریہ ہتوں کے گھاتک اوارڈ کا پکش کیوں لے رہی ہے؟ مسلمان تو کانگرس کے ساتھ ہو نہیں رہے۔ پھر کانگرس اوارڈ کی اپیکشا کر کے اس کی سویکرتی کیوں دے رہی ہے؟ کیونکہ کانگرس دوارہ اوارڈ کی اپیکشا اس کا ورودھ نہ کئے جانے کا کریاتمک روپ میں کانگرس کی سویکرتی ہی ہے۔ اس سمے اس راشٹریہ ہتوں کے ورودھی زہریلے اوارڈ کا کانگرس کو ورودھ کرنا چاہئے تھا۔

آریہ سماجیوں کا کرتویہ

کانگرس ورودھ کرے یا نہ کرے۔ ہم آریوں کو (۳) وشیلی وستو اوارڈ کا گھور ورودھ کرنا ...

اس بری طرح اپنائے پورن اوارڈ کا قانون بن جانا راشٹریتا اور بھارت کی سوتنترتا کے جس کا رشی دیانند سوپن لیا کرتے تھے۔ مارگ میں ایک کبھی نہ ہٹ سکنے والی بادھا ہو گی۔ دیش بھگتی اور سوتنترتا کے اگر دوت دیانند کے شِشیوں کو اس زہریلے سمپردائک پرتے کو کبھی پاس نہیں ہونے دینا چاہیے۔ جب تک یہ ادھرم پورن نیتی واپس نہ لے لیا جائے۔ تب تک ہمیں وشرام نہیں کرنا چاہیے۔ اس کو رکاوٹ کر ہی ہم وشرام سے بیٹھیں گے۔ یدی یہ نہ مٹ سکا۔ تو یہ سمجھ لیجئے کہ دیانند کا بھارت ماتا کا سوتنترتا کا آریہ سوجیتا کی سوتنترتا کا سوپن کبھی پورا نہیں ہو سکے گا۔ اس زہریلی وستو کے پرتی دیانند کے شِشیوں کا کیا کرتویہ ہے؟ یہ سپشٹ ہو جاتا ہے۔

اس کمیونل اوارڈ کا ورودھ کرتے ہوئے اس بات کا دھیان رکھئے۔ کہ میں اپنے بھاشن کے پرارمبھک بھاگ میں وستار سے کہہ چکا ہوں۔ کہ آریہ سماج کو ایک دھارمک سنگٹھن کے روپ میں ایک چرچ کے روپ میں سمو ہک طور پر ایسے پرشنوں میں نہیں گھسیٹا جا سکتا۔ آریہ سماج ایک دھرم کے روپ میں سدا ہی سامپردائک راج نیتی سے الگ رہے گا۔ آریہ سماجیوں کو آریہ سماج سے الگ کوئی سنستھا بنانی چاہیے۔ جو رشی کے بھارتیہ سوتنترتا کے "آریہ سوراجیہ" کے سوپن کو پورا کرنے کا کام اپنے ہاتھوں میں لے۔ اور اس سوپن کی سدھی میں بادھا بن کر کھڑی ہونے والی کمیونل اوارڈ جیسی وشیلی وستوؤں کا گھور ورودھ کرتی رہے۔

آریہ سماج اور راج نیتی

آریہ مِتروں میں نے اپنے بھاشن کا بڑا بھاگ آریہ سماج اور سامپردائک راج نیتی کے پارسپرک سمبندھوں کی ویچنا کو دے دیا ہے۔ اس کی آوشیکتا تھی۔ آریہ سماج راج نیتی میں بھاگ لے سکتا ہے یا نہیں؟ اور لے سکتا ہے۔ تو کس روپ میں؟ اس کا نرنے ہو جانا چاہیے۔ میں نے اس سمبندھ میں اپنے وچار آپ کے آگے رکھ دئے ہیں۔ آپ ان پر وچار کیجئے۔ پرنتو یہ سمیلن کیول راج نیتک باتوں کے وچار کے لئے ہی نہیں بلایا گیا ہے۔ آریہ سماج کے دھارمک جیون کو ادھک اُنت کرنے اور اس کے دھرم پرچار کی شکتی کو اور ادھک بڑھانے کے اپائے سوچنے کے لئے بھی اس سمیلن کی آیوجنا کی گئی ہے۔ اس لئے اس سمبندھ میں بھی میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ میں اس سمبندھ میں اپنے وچار آپ کے ... ادھ شتابدی اور لاہور آریہ سماج کے وارشک ... کے سمے اپنی ...

پہلے سے پرگٹ کر چکا ہوں۔ آج تو میں آپ سے اس سمبندھ میں دو ایک باتیں ہی کہنا چاہتا ہوں۔

آئندہ دستور العمل

یہ سبھی سویکار کرتے ہیں کہ آریہ سماج کا کام اتنی تیزی سے نہیں چل رہا ہے۔ جو چلنا چاہیے۔ پرنتو اس میں سستی کے چہن دکھائی دینے لگے ہیں۔ میری سمتی میں اس کا کارن یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کا کام ان لوگوں کے ہاتھوں میں نہیں ہے۔ جن کے جیون کا ایک ماتر کام آریہ سماج ہو۔ اب آریہ سماج کا کام اتنا بڑھ گیا ہے۔ کہ اس نیتی کے پریوگ سے ٹھیک طرح نہیں چل سکتا۔ شروع شروع میں آریہ سماج کے کام کی باگ ڈور جن لوگوں کے ہاتھ میں تھی۔ ان کا رشی دیانند سے سیدھا سمبندھ ہو چکا تھا۔ رشی کی اگنی سیدھے طور پر ان کے ہردیوں میں پہنچی تھی۔ وہ رشی سے لی ہوئی اپنے ہردیہ کی اس آگ کو سادھارن جنتا تک پہنچا سکتے تھے۔ اس لئے سارا سمیہ آریہ سماج کو نہ دیتے ہوئے بھی ان میں یہ شکتی تھی۔ کہ وہ آریہ سماج کے کام کو بہت اچھی طرح سے آجکل کے سارا سمیہ دینے والوں سے بھی کئی انشوں میں ادھک اچھی طرح سے کر سکتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی اس سمیہ آریہ سماج کا کام تھوڑا تھا۔ اب آریہ سماجوں اور آریہ سماجیوں تتھا آریہ سماج کی سنستھاؤں کی سنکھیا اس سے بہت ادھک ہو گئی ہے۔ دوسری اور ہمارے کاریہ کرتاؤں میں وہ رشی سے ساکشات کار سے آئی ہوئی آگ بھی نہیں ہے۔ اب تو ہمیں اپنی سادھارن شکتی سے ہی کام کرنا ہے۔ اس لئے اب آریہ سماج کو سارا سمیہ آریہ سماج کو دینے والے لوگوں سے ہی ہونا چاہیے۔ جنہیں دھرم پرچار ہی جنتا ہو۔ جو اسی کو اپنے جیون کا پریم کرتویہ مانتے ہوں۔ اور اسی میں اپنے سمیہ کا ایک ایک منٹ لگاتے ہوں۔ ان لوگوں کے ہاتھ میں آریہ سماج کی باگ ڈور سونپنی چاہیے۔ پرانتیہ اور سارودیشک سبھاؤں تتھا استھانیہ آریہ سماجوں کے نیتر تو پورن پر سارا سمیہ آریہ سماج کے کام کو دینے والے لوگوں کے ہاتھ میں رہنے چاہئیں۔ تبھی آریہ سماجوں اور سبھاؤں کا کام کوئی اُنتی کر سکتا ہے۔

بان پرستھ آشرم کی قائمی

یہ ٹھیک ہے کہ ہمارے ... سارا سمیہ دینے والے کاریہ کرتا نہیں ہیں۔ جو گرو ... استھانیہ آریہ سماجوں اور سبھاؤں ... پورن روپ سے سنبھال سکیں۔ اس ... نہیں بان پرستھ آشرم کی ... جاری کیا ...

جس سے آریہ سماج کو سارا سمے دینے والے کاریہ کرتا ادھک سنکھیا میں مل سکیں یدی آریہ سماجی لوگ ہی بان پرستھ آشرم میں نہیں جائیں گے۔ تو پھر یہ آشرم ہے کن لوگوں کے لئے؟ یدی ہم اس آشرم میں نہیں جانے تو ہمارا اس کا پرچار کرنا نرا ڈھونگ نہیں ہے تو کیا ہے؟

پرچار کی لگن

اس سمے بھی جہاں سارا سمے آریہ سماج کو دینے والے کاریہ کرتا مل سکیں۔ وہاں سماج کے نیتر تو پد انہیں کو دئے جانے چاہئیں۔ آریہ سماج ہی ایک ایسا ہے۔ جہاں سارا سمہ نہ دینے والوں کے ہاتھوں میں باگ ڈور رہتی ہے۔ ویدک دھرم کے پرچار کو جیون کا مکھیہ کام سمجھ کر سارا سمہ اسی کے لئے دینے والوں کے ہاتھ میں نیتر تو پورن پد نہ رہنے کا پرنام یہ ہوا کہ آریہ سماج میں سے پرچارک منووِرتی کم ہو رہی ہے۔ آریہ سماج کے نیتا پرچارک منووِرتی کے نہ ہونے سے دنیا بھر کو آریہ سماجی بنا کر دم لیتا ہے۔ ایسی جلتی ہوئی بھاونا نہ ہونے سے پرتی بت دنیاداری کی منووِرتی ان کی ہونے سے آریہ سماجوں کے ہر ایک کام میں دنیاداری کی منووِرتی پیدا ہو رہی ہے۔ آریہ سماج کے کام کو ڈھیلے ہونے سے اور پرچار منووِرتی کو رکھنے کے لئے یہ آوشیک ہے کہ سماج کے نیتر تو کے پد سارا سمہ دینے والوں کے ہاتھوں میں جائیں۔

مندروں کی تقدیس

آریہ سماج مندر میں سکول یا کنیا پاٹھشالائیں نہیں ہونی چاہئیں۔ اس سے مندروں کے پرتی "یہ ہمارے دھارمک ستھان ہیں۔ جہاں جانے سے پوترتا کے بھاو اُتپن ہوتے ہیں" یہ بھاونا ڈھیلی ہو جاتی ہے۔ کسی مسجد یا چرچ میں کبھی کوئی سکول نہیں لگ سکتا۔ ان میں دھرم اپدیش ہی ہو سکتا ہے۔ چرچوں میں جہاں کہیں کبھی کوئی سنڈے سکول لگتے بھی ہیں۔ وہاں بائیبل ہی پڑھائی جاتی ہے۔ جو کہ عیسائیوں کا دھرم گرنتھ ہے۔ اس پرکار وہاں دھرم اپدیش ہی کا کام ہوا ہوتا ہے۔ کیول آریہ سماج کے مندروں کو ہی سکولوں کے کام میں لایا جاتا ہے۔ یہ پرتھا ہٹنی چاہئے۔ مندروں میں کیول دھرم اپدیش ہو۔ اور دھرم اپدیشک۔ اور سنیاسی ہی ان میں ٹھہر سکیں۔

پروہت سنستھا

پرتیک سماج کے پاس ایک ودوان پروہت رہنا چاہئے۔ جس کی یوگیتا ایسی ہو کہ لوگ اسے اپنا گورو سمجھ سکیں۔ وہ سماج مندر کے پاس ہی رہا کرے۔ مندر چوبیس گھنٹے کھلا رہا کرے۔ جب جس کی اچھا ہو مندر میں آ کر پروہت سے

آتمک شانتی لابھ کر سکے۔ لوگ پروہت جی سے آ کر دھرم گرنتھوں کا سوادھیائے کیا کریں۔ کسی سماج کے آدھین کوئی سکول یا پاٹھشالا ہو یا نہ ہو۔ پرنتو ایک یوگیہ پروہت اوشیہ ہونا چاہئے۔ لوگوں کو ایک دھارمک گورو کے ست سنگ کا لابھ رو زمل سکنا چاہئے۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کی پرتیک مسجد اور چرچ میں ایک گورو رہتا ہے۔ یہ چیز آریہ سماج میں بھی ہونی چاہئے۔

سب کمیٹیوں کا تقرر

سماج کی انترنگ سبھا کے آدھین کسی سکول پاٹھشالا یا کسی اور سنستھا کا پربندھ نہیں ہونا چاہئے۔ ان چیزوں کے پربندھ کے لئے الگ کمیٹیاں بنی چاہئیں۔ اور ان کمیٹیوں کے لوگ جہاں تک ہو سکے سماج کی انترنگ سبھا میں نہ ہوں۔ سماج کی انترنگ سبھا کا ان کمیٹیوں پر اتنا ہی ادھیکار ہو۔ کہ جب یہ کمیٹیاں کوئی گڑبڑ کریں۔ تو وہ انہیں روک سکے۔ سماج کی انترنگ سبھا کے آدھین کیول دھرم پرچار کا کاریہ ہو۔ جو کہ آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ اس سے سماجوں میں آج کل دکھائی دینے والے جھگڑے کم ہو جائیں گے۔ کیونکہ دھرم پرچار کا کام تو سیوا کا کام ہے۔ اس میں حکومت اور ادھیکار کی کوئی بات نہیں ہے۔ جس میں سیوا اور پرچار کی لگن ہو گی۔ وہ ہی انترنگ سبھا میں آنے کے لئے تیار ہوں گے۔

پروہت کی شرائط

آریہ سماجیوں میں سے پرتگیا کی پوترتا کی بھاونا نشٹ ہو گئی ہے۔ اداہرن کے لئے ہم پرولیش پتر پر ہستاکشر کر کے آتے ہیں۔ کہ میں اپنی آمدنی کا شتانش آریہ سماج کو ماسک دان کروں گا۔ اور لوگوں پر بھی یہ پرگٹ کرتے ہیں کہ ہم شتانش دیتے ہیں۔ پرنتو ہم اس پرتگیا کا پالن نہیں کرتے۔ یہ بہت بڑا گھور پاپ پورن بات ہے۔ ہم اور جگہ دئے جانے والے اپنے دان کی ماترا بھلے ہی کم کر دیں۔ پرنتو ہمیں شتانش میں کمی نہیں کرنی چاہئے۔ شتانش دینے کی ہم پرتگیا کر چکے ہیں۔ پرتگیا بھنگ نہیں ہونا چاہئے۔ یدی شتانش آج کل کے دنوں میں بھاری پرتیت ہوتا ہو۔ تو سارو دیشک سبھا دوارہ اس اپنیم میں پریورتن کرا لینا چاہئے۔ پر پرتگیا بھنگ کا پاپ نہیں ہونا چاہئے۔ مجھے تو بہت شتانش کا پرتگیا بھنگ بہت اکھرتا ہے۔ یدی آریہ سماج میں شتانش کی پرتگیا کا پالن درڑھتا سے کرنے کی پرونتی نہ ہوئی۔ تو میں کہہ نہیں سکتا۔ کہ مجھے کیا کرنے کے لئے اُدیت ہونا پڑے گا۔

عہدیداروں کا انتخاب

آریہ سماجوں اور سبھاؤں کے عہدیداروں ...

بھن ورش کے پیچھے آوشیک طور پر بدل جایا کریں۔ اس آشے کا پرستاو اجمیر اردھ شتابدی پر پاس ہوا تھا۔ گت لاہور آریہ سماج کے وارشک اتسو پر ہونے والے آریہ سمیلن میں بھی یہ پاس ہوا تھا۔ پر ابھی تک سماجوں اور سبھاؤں نے اسے کریا میں لانا آرمبھ نہیں کیا ہے۔ یہ کریا میں آنا چاہئے۔ اس کے کریا میں آنا پرارمبھ ہو جانے کے پیچھے سماجوں میں پدوں کے پیچھے ہونے والے جھگڑے بہت کم ہو جائیں گے۔

سبھا کی اردھ شتابدی

آگامی ۱۹۳۵ء کے ماہ نومبر یا دسمبر میں ہمارے پرانت کی آریہ پرتی ندھی سبھا اپنی اردھ شتابدی منانے والی ہے۔ پنجاب کے پرتیک آریہ کو اس اردھ شتابدی کو سپھل بنانے میں اپنی سمپورن شکتی لگا دینی چاہئے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور پنجاب کے آریوں کا گورو یہی مانگتا ہے کہ یہ شتابدی خوب کامیاب ہو۔ پنجاب کے آریوں کو پرستاوت اڑھائی لاکھ روپیہ سمہ سے پہلے ہی اکٹھا کر دینا چاہئے۔

پر روپیہ اکٹھا کرنے سے بھی ادھک آوشیک بات یہ ہے کہ اس اردھ شتابدی کے اوسر پر پنجاب کی آریہ جنتا میں ایک نئی لہر اُتپن ہو جائے۔ جس سے ہمارے جیون ادھک پوتر دھرم اور ستیہ سے ادھک پریم کرنے والے ویدک دھرم کے پرچار کے لئے ادھک قربانیاں کرنے والے بن جائیں۔ اپنے بھیتر ایسی بھاونا اٹھ جانے سے ہی ایسے اُتسو سماروہوں کی اصلی سپھلتا ہوتی ہے۔ ہمیں بھی اپنی سبھا کی اردھ شتابدی کو اصل میں سپھل بنانا چاہئے۔

پرچارک سنگھ

سبھا کے کاریہ کرتاؤں میں اب یہ سوچنے کا اوسر پرکچھ پریورتن آ جانا چاہئے۔ کچھ ایسے آدمیوں کا ایک جتھہ نکل آنا چاہئے۔ جو اپنا سروسو یہ ویدک دھرم کے پرچار اور سبھا کے کاموں کے لئے ارپن کر دیں۔ ان لوگوں کا ایک پرچارک سنگھ سبھا کے آدھین بن جائے۔ جس کے ہاتھ میں پرچار کا انوسندھان (Research) کا اور پرچار سے سمبندھ رکھنے والی دوسری باتوں کا سارا کام ہو۔ ایسے آتم تیاگی لوگوں کے ہاتھ میں ویدک دھرم کے پرچار کا سارا کام سونپ دینے پر یہ بڑی سندرتا سے چلے گا۔

اوم شانتی۔ شانتی۔ شانتی

آریہ سماج قلعہ گوجر سنگھ لاہور

آریہ سماج قلعہ گوجر سنگھ لاہور میں نام روز رات کے ۸ بجے سے بڑے بڑے ودوانوں۔ سادھو مہاتماؤں اور سنیاسیوں کے ویاکھیان اور اُتم اپدیش ہوتے ہیں۔ اور بھجنیک مہاشیوں کے پربھاو شالی کیرتن ہوتے ہیں۔ اس پرچار کو جاری ہوئے ایک ماہ سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ اور اس ماہ کی ۱۳ تاریخ تک لگاتار جاری رہے گا۔ اس عرصہ تک جن جن سجنوں نے یہاں پدھار کر اپنے سُندر اپدیشوں اور بھجنوں سے جنتا کو کرتارتھ کیا ہے ان میں سے چند ایک کے نام یہاں دئے جاتے ہیں:-

سوامی سوتنترانند جی۔ سوامی دھیرانند جی۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ پنڈت بھگو رام جی۔ پنڈت لکھو مانند جی۔ پنڈت شیو رت جی۔ پنڈت وشوناتھ جی۔ پنڈت جگن ناتھ جی۔ پنڈت وشنو داس جی۔ پنڈت جید یو جی ودیالنکار۔ چودھری ویر برت جی ایڈیٹر "آریہ گزٹ"۔ مہاشہ کرشن لال جی ایڈیٹر "آریہ مسافر"۔ پنڈت نر دیو جی۔ مہاشہ نند لال جی آریہ۔ مہاشہ کبیر چند جی بھجنیک۔ مہاشہ سنت رام جی بھجنیک۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنیک۔ گوردت کل کور وکشیتر کے برہمچاری۔ پنڈت سالگرام جی بھجنیک۔ پنڈت آتم دیو جی بھجنیک۔

نوٹ:- جس روز گوروکل کورو کشیتر کے برہمچاریوں کے کیرتن تھے۔ حاضری دو ہزار کے لگ بھگ تھی۔ مہاشہ سنت رام جی کے پرچار میں بھی بڑی حاضری تھی۔ اب مہاشہ کبیر چند جی کے بھجن ہو رہے ہیں۔ حاضری بہت زیادہ ہوتی ہے۔

آریہ سماج مندر کا افتتاح

آریہ پرش کا بلی بھانتی جانتے ہیں۔ کہ آریہ سماج قلعہ گوجر سنگھ لاہور میں ہر روز رات کے ۸ بجے بڑے بڑے ودوانوں۔ سادھو مہاتماؤں اور سنیاسیوں کے اُتم ویاکھیان اور اپدیش ہو رہے ہیں۔ اور بڑے بڑے بھجنیک مہاشے اپنے منوہر بھجنوں سے جنتا کو آنند کر رہے ہیں۔ اور یہ سلسلہ ۱۳ / اکتوبر ۱۹۳۴ء تک جاری رہے گا۔ اس کے بعد ۱۴ / اکتوبر ۱۹۳۴ء اتوار کو پرات ۸ بجے آریہ سماج مندر کی بنیاد کی پہلی اینٹ شریمان ڈاکٹر گوکل چند صاحب نارنگ وزیر حکومت پنجاب اپنے پوتر ہاتھوں سے رکھیں گے۔ پراتہ کال ایک بڑا بھاری سنکیرتن ہو گا۔ اس کے بعد ایک بڑا بھاری ہون یگیہ ہو گا۔ اور دس بجے تک کاروائی بڑی منورنجک ہو گی۔ اور ٹھیک دس بجے ڈاکٹر صاحب مندر کی بنیاد رکھیں گے۔

(منتری آریہ سماج پنڈا)

پھلت جیوتش کا جال نمبر ۲

پھلت کے گرنتھوں کی نامعقول باتیں

(لیکھک پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک)

آج کل کے پھلت جیوتشی جن پُستکوں کی بنا پر جنم پتری پھلادیش وغیرہ لکھتے ہیں۔ وُہ بالکل قریب زمانہ کی لکھی ہوئی ہیں۔ یہ بھی ہمارے اس خیال کی زبردست تائید ہے۔ کہ پھلت جیوتش بھارت ورش کی ودّیا نہیں۔ اسی لئے یہ مصنفا کھی ہے۔ ان میں مہورت چنتامنی سے بڑا کام لیا جاتا ہے۔ لیکن وہ اپنے بننے کی تاریخ خود بتلاتی ہے۔ کہ :-

गिरीशनगरे भुजभुजेष चन्द्रे मिते ।

शके विनिर माहिमे खलु- सदुक्तं चिन्तामणि (مہورت چنتامنی ۱۴-۳)

ارتھ :- مہورت چنتامنی گرنتھ کو رام جیوتشی نے شک ۱۵۲۲ مطابق سمت ۱۶۵۷ بکرمی کو گرنش نگر میں بنایا۔ اور نیل کنٹھ جیوتشی کے پُتر گوبند نے شک ۱۵۲۵ میں اس پر پیوش دھارا نام کی ٹیکا لکھی اسی طرح نیل کنٹھ جیوتشی نے شک ۱۵۰۹ میں تاجک نیل کنٹھ نام کی پھلت جیوتش کی پُستک۔ اور گنیش نام کے جیوتشی نے شک ۱۵۳۵ میں بُردھی پور میں جاتکالنکار نام کی پُستک بنائی :۔

عجیب پھلادیش

۱۔ ساتویں گھر میں راشیوں کا پھل مان ساگری میں مندرجہ ذیل لکھا گیا ہے :-

प्रेषेऽस्त संस्थेच भवेत कलत्रं क्रर नवाणां फलहृय भावम् ।

ارتھ :- ساتویں گھر میں میکھ راشی کا پھل یہ ہے کہ اس کی عورت کرودھ کے سوبھاو والی ہوگی (مان ساگری) اس بارہ میں دیگر راشیوں کا پھل بھی عورت کے متعلق ہی ہے۔ جیسا کہ

۲۔ ورش راشی کا پھل :- عورت خوبصورت۔ بولنے والی۔ عزت کرنے والی اور اچھی سنتان والی

۳۔ متھن راشی کا پھل - عورت دھنوان۔ نیک چلن اور اچھی اولاد والی :۔

۴۔ کرک راشی کا پھل - عورت خوبصورت بھاگیہ والی اور نیک [illegible] والی :۔

۵۔ سنگھ راشی کا پھل - عورت کٹھور سوبھاو اور دُشٹ سنتان والی :۔

۶۔ کنیا راشی کا پھل - عورت خوبصورت۔ نیک لیکن اس کی اولاد نہیں ہوگی :۔

۷۔ تلا راشی کا پھل - عورت اچھیان والی :۔

۸۔ برشچک راشی کا پھل - عورت کنجوس اور سوکل

۹۔ دھن ,, ,, - عورت دُشٹ۔ بُرے سوبھاو والی :۔

۱۰۔ مکر راشی کا پھل - عورت بے شرم۔ لڑاکی اور بُرے سوبھاو والی :۔

۱۱۔ کنبھ راشی کا پھل - عورت۔ دیو دوج کی پوجک۔ دھرم کا دکھاوا کرنے والی اور کھشما کرنے والی :۔

۱۲۔ مین راشی کا پھل - عورت بے عقل اور بُری اللہ والی :۔

اب غور کرنا چاہئے۔ کہ بارہ راشیوں کا یہ پھل عورت کے متعلق ہی ہے۔ اس حالت میں برہمچاریوں یا بچپن میں مر جانے والوں میں ممکن ہی نہیں۔ ایسے ہی عورتوں کی بھی کوئی نہ کوئی راشی ہوتی ہے اُن کے متعلق کیا کہا جائے گا۔ اس سے معلوم ہو گیا۔ کہ ان کتابوں کے بنانے والے کتنے عقل کے دشمن تھے۔ لیکن لوگ اندھ وشواس کر رہے ہیں۔ عقل کو کام میں لائیں۔ توان کے جال میں کبھی نہ پھنسیں :۔

میکھ راشی کا پھل

धनवान पुत्रवा भग्र : परोपकारसो वत : धर्मकर्म समायक : सुशीलो राज बल्लभ :। गुणा भिराम : सतते देवब्राह्मण पूजक :। कोश शाकल्य आकाथे ताम्रविग्रत लोचन : शू : शीघ्र प्रसादीन्च यामी दुर्बल जानुक :। जातकाभरण

ارتھ - جس کی راشی میکھ ہو۔ اس کا پھل یہ ہے۔ کہ وُہ دولتمند۔ پُتر والا۔ تیز فہم۔ پروپکاری دھرم کرم والا۔ سوشیل۔ راجہ کا وفادار۔ گن وان۔ دیو براہمن کا پوجک۔ دھن اپنشور کا بھوگنے والا۔ ترچھی آنکھوں والا۔ شور بیر۔ جلدی خوش ہو جانے والا اور کمزور گھٹنوں والا ہوگا :۔ (جاتکابھرن)

اگر گرہوں کے پھل ہی سے منشیہ میں یہ گن پیدا ہو سکتے ہیں۔ تو پھر اپدیش اور ست سنگ کی کیا ضرورت؟ اور ساری دُنیا کے بارھویں حصہ کے لوگوں کی جو لگ بھگ ۱۶ کروڑ انسان ہیں۔ میکھ راشی ہے۔ لیکن یہ گن تو بہت تھوڑے لوگوں میں پائے جاتے ہیں۔ بہت سے میکھ راشی والے پُرشوں میں بالکل ان کے برخلاف گن دیکھنے میں آتے ہیں۔ اور کئی دیگر راشیوں کے لوگ بھی ان صفات کو حاصل کئے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس صورت میں یہ شلوک کس قدر نامعقول ہے۔ باقی راشی والوں کے پھلادیش جو لکھے گئے ہیں۔ اُن پر بھی یہی اعتراض ہو سکتا ہے :۔

موت کا پھل

आयुस्तस्य विनिर्देश्य वानि कस्म सितेतरे। पक्षे बुधेनच- स्यान्त निशीथेच शिरोरुजा। निधनं स्थाननिशायाथे जन्म

कालेजगोस्थेते । (جاتکابھرن)

ارتھ - میکھ راشی والے کی موت کارتک ماس میں بدھوار کرشن پکش کی نومی کو آدھی رات کے وقت سر درد سے ہوگی جبکہ چاند کنبھ راشی میں ہوگا :۔ (جاتکابھرن)

۲۔ برش راشی والے کی موت۔ ماگھ مہینہ نومی شکل پکش شکروار جب کہ چاند برش راشی میں ہوگا :۔

۳۔ متھن راشی والے کی موت۔ بیساکھ شکل پکش دوادشی بدھوار مدھیان کال ہست نکھشتر میں ہوگی

۴۔ کرک راشی والے کی موت۔ ماگھ شکل پکش پنچمی سوموار مدھیان کال میں جل میں ڈوب کر ہوگی :۔

۵۔ سنگھ راشی والے کی موت۔ بھاگوں شکل پکش پنچمی سوموار روہنی نکھشتر میں ہوگی :۔

۶۔ کنیا راشی والے کی موت۔ چیت کرشن پکش ترَیودشی روی وار (اتوار) کو ہوگی :۔

۷۔ تلا راشی والے کی موت۔ بیساکھ اشٹمی شکروار کرشن پکش اشلیشا نکھشتر۔ عمر ۸۵ سال کی ہوگی :۔

۸۔ برشچک راشی والے کی موت۔ جیٹھ شکل پکش دسمی بدھوار ہست نکھشتر آدھی رات کے وقت ہوگی :۔

۹۔ دھن راشی والے کی موت۔ اساڑھ شکل پکش پنچمی شکروار ہست نکھشتر رات کے وقت ہوگی :۔

۱۰۔ مکر راشی والے کی موت۔ ساون شکل پکش دسمی منگل وار دھنشٹھا نکھشتر چاند جب مکر راشی میں ہوگا :۔

۱۱۔ کنبھ راشی والے کی موت۔ بھادوں شکل پکش چترتھی سنیچروار بھرنی نکھشتر میں ہوگی :۔

۱۲۔ مین راشی والے کی موت۔ اسوج شکل پکش دوج شکروار کرتکا نکھشتر سائنکال کو ہوگی :۔

اب اس مندرجہ بالا پھلادیش کی نامعقولیت دیکھئے :۔

۱۔ دُنیا کے سب لوگ ان بارہ راشیوں میں ہی تقسیم کئے گئے ہیں۔ اگر یہ پھلادیش سچا ہوتا تو تمام لوگوں کی موت ان بارہ تاریخوں پر ہی ہوتی۔ لیکن ہم ہر روز لوگوں کو مرتے دیکھتے ہیں جس سے یہ پھل بالکل نامعقول اور فضول ثابت ہوتا ہے :۔

۲۔ ہر مہینہ میں دو نو پکشوں میں تتھیاں بھی ہوتی ہیں۔ لیکن کسی تتھی کا خاص وار یا نکھشتر کو ہونا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ اس لئے پھلادیش میں وار اور نکھشتر کا بھی ساتھ لکھنا نامعقولیت پر دلالت کرتا ہے :۔

۳۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ جب ان کا ملاپ ہو۔ تبھی موت ہوگی تو ایک ہی راشی والوں میں بعض کی عمریں بعض صدیوں میں سینکڑوں سال تک ہو سکتی ہیں۔ نیز ایک راشی والوں کی عمریں برابر بھی نہ ہوں گی۔ جس سے دوسرا پھلادیش نامعقول ثابت ہوگا :۔

۴۔ تلا راشی والوں کی عمر تو صاف الفاظ میں ۸۵ سال کی لکھی گئی ہے۔ اور اس راشی کے بچے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک کے ۸۵ سال کی عمر کے ہو جانے پر تتھی نکھشتر اور وار کا آپس میں ملنا ممکن ہی نہیں :۔

۵۔ اس کے مطابق دُنیا کا $\frac{1}{12}$ حصہ ۸۵ سال کا ہو کر مرنا چاہئے۔ جو مشاہدہ کے خلاف ہے۔

۶۔ سینکڑوں تلا راشی والے اس عمر سے آگے پیچھے مرتے ہیں :۔

۷۔ بیساکھ مہینہ کی کرشن اشٹمی کو اشلیشا نکھشتر ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ چیت کی پورنماشی کو چترا نکھشتر ہوگا۔ تو بیساکھ کی اشٹمی کو شرون نکھشتر ہونا چاہئے۔ اشلیشا تو شکل پکش کی سپتمی کو ہوگا۔ چند دنوں کا فرق ہو سکتا ہے۔ اتنا نہیں :۔

اختلاف

پھلت جیوتش کی پُستکوں میں آپس میں بہت بڑا اختلاف پایا جاتا ہے۔ جو ان کی نامعقولیت کا بھاری ثبوت ہے۔ "جاتکابھرن" نام کی پُستک میں جیسے اوپر کا پھلادیش درج کیا گیا ہے۔ لیکن مان ساگری میں بالکل اس کے خلاف لکھا ہے۔ مثلاً سنگھ راشی والے کی موت اس طرح لکھی ہے :-

श्रावण मासे शुक्ल पक्षे दशमी दिने पूर्वा फाल्गुणी नक्षगे रवि वारे प्रथम प्रहरे देहं त्यजति।

ارتھ - سنگھ راشی والے کی موت ساون ماس شکل پکش دسمی پوروا پھالگنی نکھشتر اتوار پہلے پہر میں ہوگی۔

دیکھئے سوائے شکل پکش کے باقی سب کچھ "جاتکابھرن" کے برخلاف ہے :۔

مہورت

इष्टौ चन्द्रे त्यजे त्पूर्वा दक्षिणा दिशा गती।

सूर्ये शुक्रे पश्चिमांच बुधे भौमे तथोत्तराम्। बृहद्दनक

हड्डाचक्रम २१

ارتھ:- مسافری کے لئے سنیچروار اور سوموار پورب دشا کو نہ جانے - برہسپتوار دکھشن دشا - اتوار اور شکروار پچھم دشا اور بدھ اور منگل وار اُتر دشا کو نہ جائے ٭

याशाव्यां जे शनी शुक्रेऽमा गेनेयो गुरु सोमयो :।
वायव्यां भूमि प्रतेःद नैऋत्यां सूर्य शुक्रयो। २२

ارتھ - بدھ اور سنیچر وار شمال مشرق وید وار اور سوموار جنوب مشرق۔ منگل وار جنوب مغرب اور اتوار اور شکروار کو شمال مغرب کے کونہ میں دشا شول ہوتا ہے - اس لئے سفر نہ کرے ٭

اگر پرانک پنڈتوں کا کہیں راجیہ ہو جائے تو شاید ریل گاڑی کا ٹائم ٹیبل انہی مہورتوں کے مطابق بنا کرے۔ لیکن انگریزوں نے ملک کا پانی پالکر ان کی چھوت چھات کو کافور کر دیا - اور ریلیں ہی مہاکرن کے مہورتوں کو بھی ملیا میٹ کر دیا۔ حقیقت میں یہ صرف توہمات ہیں۔ جنہوں نے ٹھیک موقع محل سوچنے کی عقل گم کر دی۔ دشمنوں کے مقابلہ میں ہندوؤں کے ہار جانے کا ایک بڑا سبب یہ مہورت بھی تھے ٭

وواہ

माघे धनवती कन्या फाल्गुने सुभगा भवत्
वैशाखे-चतर्थाज्येष्ठे पत्युः स्या वल्लभा ॥
आषाडे उतन्हादि : स्याद या मासाक्र वर्जिता।
मार्ग शीर्षं मपीच्छन्ति विवाहे केपि कोविदा : । ६०

ارتھ - اگر کنیا کا وواہ ماگھ مہینہ میں کیا جائے تو وہ دھن والی ہوگی - پھاگن میں سوبھاگ والی بیساکھ اور جیٹھ میں پتی کی پیاری - اساڑھ میں کُل کی بڑھتی - اور باقی مہینوں میں وواہ منع ہے بعض پنڈت مگھر مہینہ میں بھی اجازت دیتے ہیں ٭

اس کے مطابق چیت - ساون - بھادوں - اسوج کاتک اور پوہ میں وواہ نہیں ہونے چاہئیں - چیت اور پوہ میں نہیں ہوتے - اور کہیں کاتک میں بھی نہیں کرتے - لیکن باقی مہینوں میں سب لوگ کرتے ہیں - اور جیوتشی بھی چپ ہیں - شاستر کہتا ہے :-

उहनयमं मा पुर्ण्म पहो गोदान विवाह :
सर्व काता मेके विवाहम्। (گرہیہ سوتر)

ارتھ - الزکی مشکل پکش میں وواہ ہو -

یہ بھی اس لئے کہ دکھشنائن میں برسات کی وجہ سے دن خراب ہوتے ہیں - اور شکل پکش میں روشنی سے کاروبار میں آرام ہوتا ہے ورنہ آگے کہا گیا ہے - کہ یہ بھی کوئی بندھن نہیں سب کالوں میں وواہ ہو سکتا ہے - لیکن صحیفت جیوتش نے کتنا بندھن ڈالا ہے - اور اوپر کہے گئے پھلادیش کا کیا کبھی کسی نے تجربہ کیا ہے؟ افسوس اندھا دھند اندھ وشواس کے لوگ غلام ہو رہے ہیں ٭

पीना ति कर्क टा विप्राश्चगि- र्मे घो हृदिर्घस् :।
शूद्रो प्रमतला कुम्भौ वैश्य: कन्या वृषो मृगा। ॥ ६२

گر برشچک اور کرک راشی والے براہمن - دھنُ میکھ سنگھ اور دھن والے کھشتری - مکر مین اور کنبھ والے شودر کنیا - برش اور مکر کے ویش ورن ہیں ٭

नोतमो मृह्वदेक न्या ब्राह्मणींच विशेषत :।
म्रियते हीनवर्णश्च ब्राह्मणा : द वितीयहि ॥ ६१

ارتھ :- چھوٹے ورن والا بڑے ورن کی کنیا سے اور خاص کر براہمنی سے وواہ نہ کرے ورنہ چھوٹے ورن والے کی موت ہو جائے گی خواہ برہما بھی رکھشا کرے ٭

غور کا مقام ہے - کہ پہلے ہی جنم جاتی کے بندھن سے ہندو جاتی تباہ ہو رہی ہے - اب پھلت جیوتشی جی نے اور ستیاناس کر چھوڑ دیا - ان شلوکوں کے مطابق موجودہ جاتی کے براہمن کھشتری - ویش اور شودروں میں راشی کے لحاظ سے پھر اور چار چار ورن ہوئے - اور ان میں بھی آپس میں رشتہ ناطہ ہونا چاہئے پھر کتنا بندھن ہے - لیکن اس پھلت جیوتش کی آج کل کوئی بھی پرواہ نہیں کرتا - کیوں جی! اسی طرح دیگر باتیں بھی تمہاری فضول کیوں نہیں؟

صرف راشی ورن کا ہی بندھن نہیں - اس کے بعد دیو منشیہ اور راکھشس تین گن ہیں - ان کا بھی آپس کا وواہ ناجائز قرار دیا گیا ہے ٭

منگلی

लग्ने व्यये च पाताले यामित्रे चाष्टमे कुजे।
पत्नी हन्ति स्वभर्तारं भर्त्ता भार्यां विनाशपेत। ६२

ارتھ :- اگر منشیہ کے ۱ - ۱۲ - ۴ - ۷ - ۸ دیوستھان میں منگل ہو - تو عورت کی موت - اگر عورت کے ہو - تو پتی کی موت ٭

پھلت جیوتشی جی ایسے استری پرشوں کو منگلی قرار دیتے ہیں - اس کے مطابق بہت سے لڑکے لڑکیوں کا وواہ ناممکن ہو جاتا ہے - بعض لوگ اس کا بہت خیال رکھتے ہیں لیکن عام طور پر یہ اصول بھی کس مپرسی کی حالت کو پہنچ چکا ہے ٭

بچے گھر سے نکال دو

अथोचुरन्ये प्रथमाष्ट घट्यो मूगस्पश श्रान्ति मपत्यनाद्यथ::
जातं शिशुं तत्र परित्यजेद्वा मुखं पिता स्याष्ट समान पश्यत।
मुहूर्त चिन्तामणि।
(प्रकरण २ - ५४)

ارتھ - دوسرے آچاریہ کہتے ہیں - کہ مولا نکھشتر کی ۸ گھڑی اور جیشٹھا کی انت کی گھڑی میں بچہ پیدا ہو - تو اسے تیاگ دینا چاہئے - یا پتا اس کا منہ آٹھ برس تک نہ دیکھے ٭

(مہورت چنتامنی ۲/۵۴)

واہ پھلت جیوتشی جی! ایسی سنگدلی کی بات لکھتے ہوئے سینہ کیوں نہ پھٹ گیا - سچ بتانا کبھی آپ نے بھی اپنے بچے کا تیاگ کیا ہے؟

شراب کا مہورت

तीक्ष्णोग्रा स्वयं मघमं द्विमम्। २-१३

ارتھ - تیکشن اگر نکھشتر اور شت دیاما نکھشتر میں شراب پینی شروع کرنی چاہئے - (مہورت چنتامنی ۲/۱۳) خوب پیو - آزادی ہو گئی ٭

چوری کا مہورت

चोरा म्महोदरस्यता। ३-१

اگر سنکرانتی چر نکھشتر منگل وار ہو - تو اس کا نام مہودر ہے - جو کہ چوروں کو کامیاب کرتی ہے - (مہورت چنتامنی ۳/۱)

دھنیہ ہو پھلت جیوتشی جی! شاید چوروں سے بھی آپ نے حصہ ٹھہرا رکھا ہے ٭

اس طرح کی سینکڑوں نامعقول اور فضول باتیں پھلت جیوتش کی پستکوں میں بھری پڑی ہیں - اگر ہمارے پھلت جیوتش پر اندھ وشواس رکھنے والے سجن ان پھلت جیوتش کی پستکوں کا بھی کبھی مطالعہ کر لیں - تو ساری حقیقت ان پر کھل جائے - لیکن افسوس کہ علمی مطالعہ کا ان کو شوق نہیں ہے - اس لئے اصلیت سے یہ دور رہتے ہیں - اور پھلت جیوتشی جی مہاراج بھی ادھر ادھر کی بناوٹ کی باتیں سنا کر اور کچھ اپنے ہتھکنڈے دکھا کر عقل کے ادھورے اور گانٹھ کے پورے ان بے سمجھ لوگوں سے اپنا اُلو سیدھا کرتے رہتے ہیں - امید ہے - کہ ہم

آریہ سماج سرسہ کی طرف سے
میلہ گوگا میڑی پر پرچار

آریہ سماج سرسہ نے شراونی کا تہوار شہر کے باہر تالاب کے کنارے پر ۲۴ اگست کو منایا - بھجن اور ہون کے بعد سب آریہ بھائیوں نے یگیوپویت تبدیل کئے - بعد ازاں کنیا مہا ودیالیہ کے لئے چندہ جمع کر کے بھیجا گیا - اور سبھا کی اگیا انوسار شراونی سے لیکر کرشن جنم اشٹمی تک وید وں کی کتھا ہوتی رہی ٭

گوگا میڑی ریاست بیکانیر میں ایک مشہور مقام ہے جہاں ہر سال بھادوں سدی نومی کو گوگا کی قبر پر ایک بھاری میلہ لگتا ہے - ہندوستان کے مختلف حصوں سے لاکھوں استری پرش ہر سال قبر پرستی کے لئے یہاں آتے ہیں - آریہ سماج سرسہ ضلع حصار قریباً ۳۰ سال سے اس موقع پر آریہ سماج کا پرچار کر رہا ہے۔

گذشتہ ورشوں کی طرح اس ورش بھی آریہ سماج ہذا کی طرف سے پرچار منڈلی میلہ مذکور میں پرچار کرنے کے لئے روانہ کی گئی - میلہ کا خاص دن ۱۶ ستمبر ۱۹۳۶ء تھا - لیکن چونکہ راستہ بیل گاڑی کا تھا اس لئے منڈلی کو ۱۴ ستمبر کی شام کو ہی پنڈت پورن چندر جی سدھانت بھوشن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ادھیکشتا میں روانہ کر دیا گیا - آریہ سماج کے اُلٹا ہی اپدیشک مارگ میں بھی ویدوں کے سندیش لوگوں کو سناتے جاتے تھے - ۱۵ ستمبر کو منڈلی میلہ میں پہنچ گئی ٭

۱۶ ستمبر کو پراتہ کال سے ہی پرچار شروع ہو گیا - جاٹ سکول سنگریہ منڈی کی بھجن منڈلی بھی شامل ہو گئی - سارا دن پرچار بڑے جوش کیساتھ ہوتا رہا - پرچار کے وقت حاضرین ہزاروں کی تعداد میں جمع رہتے تھے - درجنوں بھجنیکوں کے بھجن ہوئے - نیز سوامی کیولانند جی - مہاشہ نیک رام جی اور مہاشہ گھاسی رام جی کے بھجنوں نے جنتا کو مگدھ کر دیا - پنڈت پورن چند جی کی عالمانہ اور مدلل تقریروں نے قبر پرستوں کے دل کو ہلا دیا ٭

اس ورش ایک نئی بات یہ ہوئی کہ ۱۶ ستمبر کو شام کے وقت آریہ سماج کی طرف سے سارے میلہ میں سنکیرتن کیا گیا - جس میں آریہ سماج کے دیر اور اتنا ہی نوجوان اپنے جوشیلے اور مؤثر بھجنوں سے لاکھوں نر ناریوں تک آریہ سماج کا سندیش پہنچاتے رہے ٭

اس پرچار کا اتنا اثر ہوا - کہ اگلے دن ۱۷ ستمبر ۱۹۳۶ء کو ۹۰ نوجوانوں نے آریہ سماج میں دیکھشا لی - پنڈت پورن چندر جی نے ان نوجوانوں کو دیکھشا دیتے ہوئے اپنے جادو بھرے وچنوں سے آریہ سماج کا آدرش اور اس کے پرتی نوجوانوں کا کرتویہ بتلایا۔ ۱۷ ستمبر کو شام کے وقت منڈلی سرسہ کو روانہ ہو گئی اور ۱۸ کو واپس آ گئی ٭

(منتری آریہ سماج سرسہ)

امریکہ میں ویدک دھرم کا پرچار

(پنڈت ایودھیا پرشاد جی ویدک مشنری کا اہم مراسلہ)

پنڈت ایودھیا پرشاد جی نے شہر ہنیم (امریکہ) سے منتری بال گوبند جی کے نام ممنی پتر بھیجا ہے:-

بال گوبند جی۔

تمہارا ۳۴/۵ ۳ کا پتر یہاں شہر ہنیم میں ملا۔ پڑھ کر سماچار گیات کیا۔ رانچی آریہ سماج کے اُتسو کا سماچار جان کر پرسنتا ہوئی۔ پرنتو ساتھ ہی کھید بھی ہوتا ہے کہ ۳۰۔۴۰ سال سے ادھک ورشوں سے رانچی سماج کی سہمنت ہوتے ہوئے بھی سمبھا سدوں کی سنکھیا میں کوئی ورِدھی نہیں ہوئی۔ اس کا ایک ماتر کارن اپنے انترگت سماجک ترُٹیاں ہیں۔ جب تک ویدک سدھانت آریہ سماجی کہلانے والے ویکتیوں کے جیون میں پرِی سہرت نہیں ہوتے تب تک کیول موکھک پرچار سے سماج کا دھارمک وکاس ہونا اسمبھو ہے۔ ابھی تک آریہ سماج وشیش کر مدھیم شریننیوں کے ہندو کہلانے والی جاتی کی سمپتی بنی ہوئی ہے۔ جو اپنے آپ کو اُدچیہ جاتی کے نام سے پرتیجے دیتی ہے۔ چھوٹا ناگ پور کے کول اُراو آدی جاتیوں میں اس کا پرویش نہیں ہو سکا۔ جب آریہ سماج کے ودوان ہتے سمات سمندر پار کے گورے پادری انہیں عیسائی بنانے میں سمر تھ ہو رہے ہیں۔ اور آریہ سماج ٹکٹکی لگائے دیکھ رہا ہے۔ تو اس سے یہی پرگٹ ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج کا شریہ بیان میں ہو رہا ہے۔ دھرم کا پرچار ہو لی۔ دسہرہ تیوہاروں کے سدرشن اُتسووں کے منانے سے نہیں ہو سکتا۔ دھرم کا پرچار تو دھارمک جیون ہی کے اُدہے ہے۔ مجھ سے پوچھتے ہو۔ کہ آریہ سماجیوں کی سنکھیا کیسے بڑھے؟ اس کا اُتر یہی ہے۔ کہ اپنے جیون میں کریاتمک روپ سے ویدک سدھانتوں کی سنکھیا بڑھاؤ۔ دوسروں کے آتما کو ستیہ کی اور آکرشت کرنے کی آکانکشا کے پوربھ اپنے آتما کو سفیہ لسنٹ کرنا ہی واستوک سادھن ہے۔ چاہتے ہو کہ رانچی میں آریہ سماج کی اُنتی ہو۔ تو جات پات کا بندھن توڑ دو۔ چھوت اچھوت ہٹا دو۔ اور آریہ سماج کو ایک ماتر اُدچیہ جاتی کی سمپتی نہ سمجھو۔ اُدارتا کے ساتھ اس کا پرچار گرام گرام میں کول اُراو آدی جاتیوں میں کیا کرو۔ پھر دیکھو۔ کہ تھوڑے ہی دنوں میں اس کا پرینام کیسا ہوتا ہے۔ اب تو لیش ہی کے اُداہرن سے اسے سپشٹ کرتا ہوں:-

ٹرنیڈاڈ بیدی ہالینڈ سے چھوٹی کے پرمان میں چار گنا ادھک ہے۔ یہاں کی آبادی ۱۵۵۰۰۰ ہی ہے۔ جن میں ہندوستانیوں کی سنکھیا ۰۰۰،۳۶ ہے جن میں ۰۰۰،۴ مسلمان اور ۰۰۰،۴ عیسائی ہیں۔ شیش ۲۸ ہزار ہندو دھرم ہی پر ستھت ہیں۔ راسی کی آبادی سے بھی بہت ادھک تھا۔ ان ۲۸ ہزار ہندوؤں میں لگ بھگ دو تہائی آپ کے پرسہ سے آریہ سماجی ہو گئے۔ اور ادھر

میرے دو ماس کے لگاتار پرچار سے آریہ سماجیوں کی سنکھیا لگ بھگ دگنی ہو گئی ہے۔ اس اُپ نولیش میں شاید ہی ایسا کوئی گرام یا سٹیٹ ہوگا۔ جہاں آریہ سماجی پریاپت سنکھیا میں وِدیمان نہ ہوں۔ لگاتار دو مہینوں تک میں نے ۴۰۔۵۰ ستھانوں میں گھوم گھوم کر پرچار کیا۔ اور ابھی تک پرچار کی آوشیکتا اور دکھائی ہی پڑتی ہے۔ پر میں ادھک دنوں تک اب نہیں ٹھہر سکتا۔ کارن یہ ہے۔ کہ نیویارک سے تار تتھا پتر آ رہے ہیں۔ کہ وہاں آریہ سماج قائم کرنے کے لئے اُپیکت کھشیتر پرستت ہو گیا ہے۔ اور وہاں مجھے پہنچنا چاہئے۔

میری انوپستھتی میں وہاں شریمتی رہنی دیوی نے تتھا مسٹر شکل نے پرچار کا کارے کیا ہے۔ جس کا اُتم پرینام نکلا ہے۔ اتر میں وہاں شیگھر پہنچنے کی تیاری کر رہا ہوں۔ یہاں سے جارج ٹاؤن ہوتا ہوا ٹرینیڈاڈ چلا جاؤں گا۔ وہاں سے نیو گرارک کے لئے پرستھان کروں گا۔ شہر بنام اُپ نولیش کی راجدھانی ہے۔ یہاں آریہ سماج کا درڑھ کیندر ہے۔ آریہ سماج کے انترگت ایک اناتھ آلیہ اور ایک گئوشالہ ہے۔ سرکاری ادھکاریوں میں بھی آریہ سماج اچھی درشٹی سے دیکھا جاتا ہے۔ اس اُپ نولیش میں پرتی سناتنی کہلانے والے ہندو وِدیمان ہیں۔ اور آریہ سماج کے وِرودھ اندولن کیا کرتے ہیں۔ پر ان کا کچھ بس نہیں چلتا۔ کیونکہ جات پات کا بندھن نہ تو آریہ سماجیوں میں ہے۔ اور نہ سناتنیوں میں۔ اور نہ چھوت اچھوت کا نام وِدیمان ہے۔ جاتی یہاں پتا ہے۔ چاہے ماں کسی جاتی سے ہو۔ پتر کی جاتی پتا سے چلتی ہے۔ یہاں کے ایک سناتنی دھرمی پنڈت کے جی کو لوگ سب سے بڑا پنڈت سمجھتے ہیں۔ پتا براہمن تھے۔ ماں کسی اور جاتی کی رہی۔ ساس مسلمان تھی۔ استری بھی مسلمان ہے۔ پر لڑکے بالے سب براہمن گنے جاتے ہیں۔ ایک کٹر سناتنی مجھ سے جاتی و بیشک پرشن کرنے آئے تھے۔ اور سدھ کرنا چاہتے تھے کہ جاتی جنم گت ہے۔ وہ سویم تو جاتی کا کُرمی ہے کیونکہ اُس کی ماں نے اُس کو کرمی پتی سے اُتپن کیا تھا۔ پرنتو ان کے دوسرے بھائی اور جاتی کے ہیں۔ کیونکہ اسی ماں نے دوسری جاتیوں کے پرشوں سے دوسرے پتروں کو اُتپن کیا ہے۔ سناتنی کہلانے کے کارن وہ آریہ سماج کی گُن۔ کرم اور سوبھاؤ گت ورن ویوستھا کو تو

نہیں مانتے۔ پر بھارت کے سناتنیوں سے یہ وکھنتا ہے۔ کہ بھارت میں تو پتا ماتا دونو براہمن ہوں۔ تو سنتان براہمن ہے۔ پر یہاں ایک ہی ماتا براہمن کھشتری آدی جاتیوں کے لڑکے پیدا کر سکتی ہے۔ خیر جو ہو۔ کریاتمک روپ میں ذات پات کا اُبھاو ہونا تتھا چھوا چھوت کا نہ رہنا ہی آریہ سماج کی سکھیا گت ورِدھی کا ایک پردھان کارن ہے۔ لوگوں کا تو ایسا انومان ہے۔ کہ یدی میں اس اُپ نولیش میں ایک دو سال رہ کر اسی پرکار پرچار کروں۔ تو آشا ہے۔ کہ یہاں کے سمست ہندو آریہ سماجی بن جائیں گے۔ پر مجھے اتنا اوسر کہاں ہے؟

رانچی میں جو سماج کا پرچار رکا ہوا ہے۔ اس کا ایک ماتر کارن تم ہی آریہ سماجی لوگ ہو۔ جات پات اور چھوا چھوت کا بندھن توڑ دو پھر دیکھو کہ آریہ سماج کیسا کام کرتا ہے۔ پرماتما تم آریہ سماجیوں کو سُبدھی پردان کریں۔

اس اُپ نولیش میں میں نے آریہ سماج کا سھوی روپ سے آیوجن کر دیا ہے۔ سمست اُپ نولیش میں ہندی تتھا سنسکرت پڑھانے کے لئے سکول کھولنے کا آیوجن کیا جا رہا ہے۔ رنداسکھ ایک دیوی نے جن کا نام رکمنی چھادری ہے۔ ہزار گلٹ (ایک گلٹ ایک روپیہ ۹۰ کا ہوتا ہے) دان دیا ہے۔ تتھا بھارت سے ایک سیوگیہ سنسکرت کا وِدوان بلانے کے لئے اہم پرتیندھ سوار ورلینک سبھا کے نام بھجوائے ہیں۔ میرا وچار ہے۔ کہ اس ڈچ اُپ نولیش میں آریہ سماج کا درڑھ کیندر ستھاپن کروں۔ بھارت سے یوگیہ اُپدیشکوں۔ بھجنیکوں اور پنڈتوں کو بلانے کا پربندھ کر رہا ہوں۔ جس میں ڈچ گائنیا پرویش کا لیا۔ ٹرینیڈاڈ تتھا جمیکا آدی دوپیوں میں پرچار کا کام وہ سنبھال لیں۔ تتھا میں سنیکت راجیہ امریکہ میں ویدک دھرم کا وستار کروں۔ پنڈت ویدبرت جی کو پتر لکھا ہے۔ یدی وہ یہاں آنا سویکار کر لیں۔ اور کم از کم دو ورش تک ادھر رہ کر کارے کریں۔ تو مجھے بڑی سہائتا ملے گی۔ کیونکہ میں اکیلا اُتریہ تتھا دکھشنی امریکہ کا کام کیسے سنبھال سکتا ہوں؟

میرے ویاکھیانوں کا یہاں بہت پربھاو پڑتا ہے۔ ایک ویاکھیان میں تو گورنر صاحب بھی دھرم پتنی۔ جنرل بھی تتھا سٹاف کے ممتاز لوگ آئے تھے۔ اور ۱½ گھنٹہ تک بڑی پرسنتا پوروک ویاکھیان کو سنتے رہے۔ اور انت میں

مجھے بہت دھنیہ واد دیا۔ سو ویاکھیان دینے تک پتروں میں پرکاشت ہوئے۔ عیسائی پادریوں میں بھی اس سے بہت ہلچل مچ رہی ہے۔ انہیں بھے ہو رہا ہے کہ میں کچھ ادھک کال تک ٹھہر گیا۔ تو ہندوؤں میں سے بنے ہوئے سب عیسائی لوٹ آئیں گے۔ کئی پتروں میں چھپی دی ہے کہ ڈچ گائنیا کے اتہاس میں ایسا اُدچیہ کوٹی کا ویاکھیان اب تک ہوا ہی نہیں۔ ایک پتر میں لکھا ہے۔ کہ یدی ڈچ گائنیا کے ودوان لگاتار ۵۰ ورش تک پرشرم کریں۔ تب کہیں جا کر ایسے اُدچیہ کوٹی کے ویاکھیان دینے میں سمرتھ ہو سکیں گے۔ تمہارے پڑھنے کے لئے اس ویاکھیان کی رپورٹ جو پتروں میں پرکاشت ہوئی ہے۔ بھیجتا ہوں۔ اسے خوب وچار پوروک پڑھو۔ ان ویدک دھرم کے رہسیہ کے سمبندھ میں بہت سی باتیں گیات ہوں گی۔ ان cuttings کو کھوٹ دینا۔ سورن سے پچ کی تمائل میں چپکا کر سورکھشت کرنا۔ بھوشیت میں کام دینگے۔

جب سے میں نے امریکہ میں پدارپن کیا ہے۔ تب سے میرے مستشک میں دھن سوار ہو گئی ہے۔ کہ اس مہان دیش کو ویدک دھرم کا کھشیتر بنا دوں۔ کیونکہ ویدک سدھانت کے پرچار کے لئے یہاں اتینت ہی اُپیکت پرستھتی وِدیمان ہے۔ سنیکت راجیہ امریکہ کے لوگ عیسائی دھرم سے وِمکھ ہو رہے ہیں۔ وہ پرتیکش جان رہے ہیں کہ ان کے آتما کی شانتی کے لئے کوئی اُدچیہ ادھیاتمک سدھانت یک دھرم کا سنوترئے پھیلا ویدک دھرم کو چھوڑ کر اور کون اس کمی کو پورن کر سکتا ہے؟ جاتی کے لوگ کالی چمڑی والے ہونے کے کارن گوری جاتیوں سے گھرنا کی درشٹی سے دیکھے جاتے ہیں۔ عیسویت نے ان کے آتما کو ترپت نہیں کیا۔ ویدک دھرم ہی ان کی سمسیا کو حل نہ کر سکتا ہے۔ رہے پرواسی بھارتیہ۔ ان کی تو پہ بینتیرک سمپتی ہے۔ میں کیا کروں۔ جانتا ہوں۔ کہ گرہست ہونے کے کارن میرے ملک میں پرتیبھو لٹھ فنائی ہے۔ اور کلکتہ میں میرے پریوار کے لوگ بھی چنتت ہو رہے ہیں۔ پر پریوارک خرچ کی سویدھا کو دیکھوں۔ اُتھوا رشی رن سے اُرن ہونے کے یتن میں لگوں۔ پریوار کے سمبندھ میں آج تک کچھ نشچت نہیں کر سکا ہوں۔ کب تک مجھے پاتال دیش میں رہنا ہوگا۔ کچھ نشچت نہیں ہے۔ بھارت کب لوٹوں گا۔ اس کا کبھی سوچ بھی نہیں دیکھتا۔ درڑھ سنکلپ ابھی یہی ہو رہا ہے۔ کہ جب تک اُتری امریکہ دکھشنی امریکہ تتھا اٹلانٹک مہا سمندر کے بیچ میں ویدک دھرم کے ستھائی روپ سے پرچار کا آیوجن نہ کر لوں۔ تب تک بھارت نہ لوٹوں۔ ادھر کا رہ چل پڑنے پر یورپ تتھا افریقہ پر بھی درشٹی پڑتی ہے۔ دیکھئے پرماتما کی کیا مرضی ہے!

یدپی میرا سواستھیہ شکاگو کے سے درش اُتم نہیں ہے۔ پر شریر روگی نہیں ہے۔ آشا ہے۔ کہ تمہارا سواستھیہ اُتم ہوگا۔ اس کے پوروا راجہ بابو کے پتر کے ساتھ پتر دیا ہے ملا ہوگا۔ اور سب کشل ہے۔

تمہارا اُستھبھ چنتک — ایودھیا پرشاد

کیا سندھیا ہون یگیہ آدی سنسکرت میں ہی ہوں؟

(از شری سوہنا مل جی پنشنر جامکی ضلع سیالکوٹ)

۵ اگست ۳۴ء کے "پرکاش" میں میرے مضمون بعنوان "آریہ سماج کے سیتا یک ست سنگ کو کیسے روچک بنایا جا سکتا ہے؟" کا حوالہ دیکر ایک سجن نے ایک مضمون بہ عنوان "کیا سندھیا ہون ہندی بھاشا میں پرچلت ہوں؟" لکھنے کی کرپا کی ہے۔ میں مضمون ہذا کے بعض خیالات پر سماوچنا کرنے کی چیشٹھا کروں گا۔ مضمون نگار نے لکھا ہے:۔

(۱) "ہماری پراچین بھاشا سنسکرت ہے۔ اس سے تو کسی کو انکار نہیں۔ لیکن کیا اب یہ ممکن ہے۔ کہ ہماری بھاشا پھر سے سنسکرت ہو جائے؟" میں کہوں گا۔

"ایں خیال است و محال است و جنوں" ۔

(۲) "سنسکرت کا الحاق کرنے سے وید تھا اپنشدوں کے لوپ ہو جانے کی سمبھاونا پرتیت ہوتی ہے" پر تو میں نے اپنے پہلے مضمون دوارہ مان لیا کہ ترجمہ میں تو وہ لطافت نہیں رہتی۔ جو اصل میں ہوتی ہے۔ لیکن جہاں یہ اندیشہ ہو۔ کہ اصل سے محروم رہیں وہاں مصلحت یہی ہے۔ کہ ترجمہ پر اکتفا کیا جائے ۔

(۳) "وہ اٹل سدھانت جن کے پرچار کے لئے مہرشی دیانند تھا سوامی شردھانند جی نے اپنا تن من اور دھن لگایا۔ اندھکار گربھ میں وِلین ہو جائیں گے"۔ اگر ترجمہ سے اٹل سدھانت وِلین ہو گئیں۔ تو سوامی شردھانند جی نے کیوں ہندی۔ اردو اور انگریزی میں گرنتھ لکھے؟ مہرشی دیانند اور دیگر وِدوانوں نے کیوں ویدوں اور اپنشدوں کا ترجمہ ہندی میں کیا؟

(۴) "آریہ سماج کا نیم وید کا پڑھنا پڑھانا اور سُننا سُنانا آریوں کا پرم کرتویہ ہے۔ اس کو بھلایا نہ جائے"۔ اس نیم سے ہم کس طرح یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سُننا سُنانا سنسکرت میں ہو۔ اگر ایسا ہی ہو۔ تو کتنے فیصدی آریہ سماجی ہیں۔ جو اس نیم کا پالن کر سکتے ہیں؟

(۵) "یدی ہم ہندی میں سندھیا اور ہون کے منتر پڑھیں تو دوسرے بھائی اردو۔ انگریزی الفاظ عربی میں پڑھ سکتے ہیں"۔

اس میں بھی کوئی ہرج کی بات نہیں۔ انگلینڈ اور دیگر انگریزی بولنے والے دیشوں کے لوگ انگریزی میں ہی سندھیا اور ہون یگیہ کریں۔ تو وہاں ویدوں کا جھنڈا لہرائے گا۔ عرب دیش میں عربی میں ہی ویدوں کی تعلیم پھیل سکے گی۔ وہاں سندھیا ہون آدی عربی زبان میں ہی شوبھا دیں گے۔

(۶) "آج سندھیا تھا ہون کے منتر ہندی میں ہو گئے۔ تو کل ویدوں کا بھی الفاظ ہندی میں ہو سکتا ہے۔ ویدوں کا الفاظ تو مہرشی دیانند اور دیگر سجنوں نے کر ہی دیا ہے۔ اور آگے بھی ہو گا۔ یہ خطرہ لاحق ہو گیا۔ اگرچہ ایک خطرہ کی بات پرتیت ہوتی ہے۔ تو وید کے حکم "कृण्वन्तो विश्वमार्यम्" پر عمل کریئے۔

(۷) آجکل میرے بھائی نے ویدوں میں کافی روچی پیدا کرنے کے اپائے بتلائے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ "ہمارے بھائیوں کو گوروکلوں میں ودیا ادھین کر کے سنسکرت سیکھنی چاہئیے۔ پرنتو سب کو کافی سوادھیائے کرنا اُچت ہے۔ اور سماجوں میں ایک وِدوان سبھاسد کا رہنا اتی آوشیک ہے۔ اگر کافی سوادھیائے ہم لوگوں کو ہو۔ تو وید منتروں میں ہمیں کافی روچی ہو سکتی ہے۔ ہمیں اپنے بچوں کو گوروکل بھیج کر وِدوان بنانا چاہئیے"۔

یہ سب باتیں دیکھنے میں تو اچھی ہیں۔ لیکن ان کو عمل میں لانا کس قدر مشکل ہے؟ اس کی کلپنا کرنی چاہئیے۔ اس کام کے لئے کئی صدیاں درکار ہیں۔ "تا تریاق از عراق آوردہ شود۔ مارگزیدہ مردہ بود" والا معاملہ ہے۔ تیاری سے پہلے پہلے ہی دھرم مت والے تو اپنا کام کر جائیں گے۔ اور آپ دیکھتے ہی رہ جائیں گے۔

میں تو اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ تمام سنسکار خصوصاً وِواہ سنسکار بھی مادری زبان میں ہی ہونا چاہئیے۔

حال ہی میں مجھے ایک عزیز کے وِواہ سنسکار میں شامل ہونے کا شبھ اوسر پراپت ہوا۔ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ پنڈت جی بڑے لائق پروہت تھے۔ جب وہ اشمن۔ پاؤں دھلانا۔ آچمن آدی ودھی کرا چکے۔ تو کسی کارن سے کچھ انتظار کرنا پڑا۔ لیکن پنڈت جی نے فرمایا۔ کہ آگے ایک اور ودھی کریں۔ پھر کچھ ویاکھیا کریں گے۔

ویدی میں بیٹھے بیٹھے ایک سجن بول اٹھے۔ پنڈت جی چلتے جائیں۔ آگے کون سی بات سمجھ میں آ رہی ہے۔ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ کیا ضرورت ہے۔ کہ ودھی ایسی زبان میں کی جائے جس کو ہم سمجھتے ہی نہیں۔ اور پھر ویاکھیا کرنے پر محنت اور وقت ضائع کیا جائے؟ جتنا سمے سنسکرت میں کارروائی کی جاتی ہے۔ اُتنا سمے لوگ اُکتائے رہتے ہیں۔

ایک اور موقع کا بھی میں ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے۔ کہ گوجرانوالہ میں لالہ رام چند جی بنباسی ریٹائرڈ فارسٹ آفیسر کے سپتر کا وِواہ ایک برہمن لڑکی سے ویدک ریتی سے ہوا۔ لڑکی سنسکرت نہیں جانتی تھی۔ اس لئے وہ کچھ نہ سمجھ سکتی تھی۔ پنڈت جی نے جب پڑھ لیا منتروں کی ویاکھیا انگریزی زبان میں کی۔ تو دلہن نے توجہ سے سُنا کی۔ وِواہ سنسکار اور ویدک دھرم سمبندھی لٹریچر انگریزی زبان میں مانگا گیا ہے۔ ...

سکتے۔ تو کیا ہی اچھا ہوتا۔

ہمارے دیش میں پنڈت لوگ شاید اس بات کو مدِنظر رکھ کر وِواہ سنسکار کراتے ہیں۔ کہ ہماری مادری زبان سنسکرت ہی ہے۔ اگر وَدھو یہ ہندی میں ہی کہہ دے۔ کہ شریمان جی یہ آسن آپ کے لئے ہے۔ اس کو گرہن کیجئے۔ اور وَر یہ کہے۔ کہ میں اس کو سویکار کرتا ہوں۔ تو کیا ہرج ہے۔ کیا

"ओ३म् विष्टरो विष्टरो विष्टरः"

اور "ओ३म् प्रति गृह्णामि" سنسکرت میں ہی وَدھو اور وَر کے منہ سے کہلوانے سے پُنیہ ہوتا ہے؟

اس سے آگے کئی وِدھیاں ایسی ہیں۔ جو مادری زبان میں آسانی سے پوری ہو سکتی ہیں۔ بجائے "ध्रुवं पश्य" ماگنے اگر یہ کہہ دیا جائے۔ کہ "دھروتارے کو دیکھو"۔ تو کیا ہرج ہے؟ ایسے ہی اشٹ پدی بڑی خوبی سے مادری زبان میں ہو سکتی ہے۔ پرتگیہ منتر تو وَر اور وَدھو کے منہ سے اپنی زبان میں اوشیہ ہی ادا ہونے چاہئیں۔ وید منتروں کے علاوہ انیہ رشیوں کے واکیوں کو جن کی کافی تعداد ہے۔ اپنی زبان میں کہنے میں کوئی ہرج ہی نہیں۔

وستار کے بھے سے زیادہ لکھنا پسند نہیں کرتا ہوں۔ اس لئے مختصراً عرض کر دیا گیا ہے۔ میرے خیال میں سندھیا ہون یگیہ آدی سنسکرت میں ادا کرنے کا خیال آریہ سماج کے دائرہ کو وسعت دینے میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ اس کو دُور کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم اتہاس سے منہ موڑ کر اور عملی طور پر جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس کو نظر انداز کر کے اس بات پر اڑے ہوئے ہیں۔ کہ سب کچھ سنسکرت میں ہی ہونا چاہئیے۔ اور اصلی مقصد سے دُور جا رہے ہیں۔ کیا دوسری زبانوں میں عبادت نہیں ہو سکتی؟ کیا سنسکرت میں ہی رسومات ادا کی جا سکتی ہیں؟ آریہ سماج کا تو آدرش سروسنسار کا اُپکار کرنا ہے۔ ایسی پابندیاں لگا لینے سے ہم منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتے۔ لاہور میں ایک سجن سے اس بارہ میں میری بات چیت ہوئی۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ اگر ایسا ہو۔ تو اصلی سوتا جاتا رہے گا۔ یہ خیال بھی غلطی پر مبنی ہے۔ گنگا کا پانی حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ ہر ایک آدمی گنگوتری ہی پہنچے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ تازہ پانی تو وہاں ہی مل سکے گا۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ تازہ پانی حاصل کرنے کے لئے کتنا روپیہ اور سمے درکار ہے۔ کتنے فیصدی ...

آریہ سماج جھنگ شہر کا سالانہ جلسہ

اس سماج کا بارھواں سالانہ جلسہ ۲۱۔۲۲۔ اور ۲۳ ستمبر ۱۹۳۴ء کو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ اور پرماتما کی کرپا سے بڑو گھن سماپت ہوا۔ جلسہ سے دس دن پُورو مہاتما ٹیک چند جی بان پرستھی کی کتھا ہوتی رہی۔ مہاتما جی نے وِشیش ہون یگیہ اور گائتری جاپ پر زور دیا۔ اور بیرہ سبھاسدوں نے روزانہ ہون یگیہ کرنے کی پرتگیا کیں۔ اُتسو سے تین دن پہلے پنڈت ماتھر شرما جی نے میجک لینٹرن کے ذریعہ رات کو خوب پرچار کیا۔ رات کے وقت سماج مندر استریوں اور پرشوں سے کھچا کھچ بھرا ہوتا تھا۔

۲۱ ستمبر کو ہون یگیہ کے بعد شام کے چھ بجے نگر کیرتن کا جلوس شروع ہوا۔ مہاشہ دلیپ رام جی مہاشہ ہربنس چندر اور مہاشہ شمشیر سنگھ نے اپنے رسیلے اور پریم بھرے گیت گا کر نگر واسیوں کو بہت آنندت کیا۔ اور خوب پرچار ہوا۔

۲۲۔ اور ۲۳ ستمبر ۱۹۳۴ء کو سوامی سروانند جی۔ پنڈت منسا رام جی۔ پنڈت بھیم سین جی اور پنڈت چندر بھانو جی نے سماج مندر میں اپنے ویاکھیانوں دوارہ امرت ورشا کی۔

سرو دھرم سمیلن۔ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۴ء کو ۲ بجے سے ۵ بجے تک سرو دھرم سمیلن ہوا۔ جس کے سبھاپتی مہاشہ دیو راج جی سیٹھی تھے۔ اس سمیلن میں سناتن دھرمی۔ احمدیہ۔ صدیقی۔ شیعہ اور آریہ سماج کے پرتی ندھیوں نے آدھ آدھ گھنٹہ اپنے اپنے دھرم کی خوبیاں بیان کیں۔ آریہ سماج کی طرف سے پنڈت منسا رام جی نے کمال قابلیت سے ویدک دھرم کی خوبیاں بیان کیں۔ جنتا پر بہت اچھا اثر پڑا۔ آریہ سماج مندر کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

لنگر۔ بہن لکشمی دیوی کے ادھین لنگر کا بہت اچھا پربندھ تھا۔ اور سبھاسد نے ...

آریہ یوکوں نے اپنے اپنے کاریہ کو خوبی سے نبھایا۔ میں اس جلسہ کی کامیابی پر شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کا تھا انیہ سجنوں کا جنہوں نے اس میں حصہ لیا دھنیہ واد کرتا ہوں۔

(رام داس منتری آریہ سماج جھنگ شہر)

سماجک سماچار

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ کا سالانہ جلسہ ۲۱-۲۲- اور ۲۳ ستمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۶-۷- اور ۸ اسوج سمت ۱۹۹۱ کو بڑے سمارُوہ سے منایا گیا جلسہ سے پہلے سوامی دھیرانند جی کی کتھا ہوئی۔ اُتسو میں پروفیسر شِو دیال جی ایم اے- پنڈت بھیم سین جی سناتک گورو کل کانگڑی- پنڈت بنواری لال جی بی- اے- لالہ چرنداس جی پوری وکیل سیالکوٹ پنڈت دیوان چند جی- پنڈت جگن ناتھ جی- پنڈت دیوان چند جی- پنڈت ٹھکور رام جی- پنڈت ندیانند جی- پنڈت سعید رہال جی راگی- پنڈت بلدیو کرشن جی بھجنیک اور پنڈت ہنس راج جی بھجنیک کلاسوالیہ پدھارے۔

جلسہ سے ایک سپتاہ پہلے سماج کے سبھاسدوں نے شہر میں سنکیرتن کیا۔ جلسہ کے علاوہ گرام پرچار سمیلن اور ہندی سمیلن بھی زیر صدارت پروفیسر شِو دیال جی ایم۔اے اور پنڈت بھیم سین جی بڑے کامیاب ہوئے۔ ان میں ضلع بھر کی آریہ سماجوں کے پرشٹھت سبھاسدوں اور آریہ پرشوں نے حصّہ لیا ؛

۲۳ ستمبر ۱۹۳۴ء کو ودیالہ کے ممبروں میں سے مہاشہ دیوان چند ٹیلر ماسٹر- مہاشہ سائیں داس مہاشہ ولیس راج- مہاشہ بھگت رام اور مہاشہ کرم چند ظفروالیہ نے گتکا- مگدر اور تلوار وغیرہ کے کرتب کھلا کر جنتا کو آنند کیا ؛

رات کو میجک لینٹرن سے پرچار ہوتا رہا۔ آخیر میں آرتی اور شانتی پاٹھ کے بعد جلسہ نروگھن سماپت ہوا۔ یہ آریہ سماج آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سمت آریہ سماج سیالکوٹ- پسرور- ظفروال- چونڈہ- کلاسوالا اور جوہر منڈہ کا دھنیہ واد کرتا ہے۔ جنہوں نے ہمارے اُتسو کو کامیاب بنانے میں ہماری سہائتا کی ہے ؛

جلسہ کے موقع پر ضلع بھر کی گرام پرچارنی سبھا کی انترنگ سبھا کی بیٹھک ہوئی- آج تک کے کئے ہوئے کام کی رپورٹ کرمچاریوں نے پیش کی- اور آئیندہ کے کام کا پروگرام مرتب کیا گیا ؛

(راجپال منتری آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ- ضلع سیالکوٹ)

کے علاوہ گرد و نواح کے ہندو راجپوت شُدھی کے سنسکار میں شامل ہوئے۔ شُدھی سنسکار کے ختم ہونے پر ایک بڑا سہ بھوج ہوا جس میں گرد و نواح کے ہندو راجپوتوں نے شُدھ شُدہ ملکانہ راجپوتوں کے ہاتھ سے بھوجن کھایا ؛

(کندن لال نامہ نگار- دہلی)

آریہ سماج گوبند پورہ کا سالانہ جلسہ

شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ہمارے سماج کا وارشک اُتسو ۲۶-۲۷- اور ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو بروز شکر- سنیچر اور اتوار مقرر کیا ہے ؛

(پیارا لال منتری آریہ سماج گوبند پورہ شہر ملتان)

آریہ سماج کھیوانی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کھیوانی کا وارشک اُتسو ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء بروز شکر- سنیچر اور اتوار ہونا قرار پایا ہے۔ پنڈت بدھ دیو جی- پنڈت رام چند جی- پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر اور دوسرے سنیاسی مہاتما پدھاریں گے ؛ (منتری)

آریہ سماج پانی پت میں شوک سبھا

آریہ سماج پانی پت کا یہ عام جلسہ آریہ سماج کے اُتساہی کاریہ کرتا منتری ٹھکور رام جی کے نالائق خونی عبدالقیوم مسلمان کے ہاتھوں قتل ہو جانے پر ہارک کھید پرگٹ کرتا ہے۔ اور مسلمانوں کی اس ناپاک ذہنیت کی سخت مذمت کرتا ہے۔ نیز گورنمنٹ سے پرزور اپیل کرتا ہے- کہ اس کے متعلق مناسب تدابیر اختیار کی جائیں ؛

(جے بھگوان داس آپ منتری آریہ سماج ہذا)

بنگہ میں وید پرچار :-

۷ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو راتری کے سمے پنڈت جین اندر جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور پدھارے۔ اور ان کا بھجن اپدیش بازار میں ہوا۔ دو اڑھائی گھنٹہ تک آپ کا ویاکھیان ہوتا رہا۔ اثر اچھا پڑا ؛

(ٹھکور رام آریہ منیٹر پردھان آریہ سماج ہذا)

گورو کل اندرپرستھ میں شوک سبھا

گورو کل اندرپرستھ کے سٹاف اور برہمچاریوں کی یہ سبھا کراچی عدالت میں ایک مذہبی جنونی مسلمان کے مہاشہ مہاراج ٹھکور رام کے قتل کرنے کی واردات کو سن کر غم و غصہ کا اظہار کرتی ہے یہ سبھا دیر مہاراج ٹھکور رام کی شہادت پر شردھانجلی ارپن کرتی ہوئی اُن کے پریوار سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ اور مسلمان لیڈروں سے التجا کرتی ہے کہ وہ ملک اور قوم کی بہتری کے لئے اس مکروہ کام پر اظہار نفرت کریں ؛

نوٹ :- آریہ سماج گورو کل اندرپرستھ نے بھی ایسا ہی ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے ؛

(گوپال مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج کیمبلپور میں شوک سبھا :-

آج اتوار ۷ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج ہذا کی ایک جنرل میٹنگ منعقد ہوئی- شریمان مہاشہ ٹھکور رام جی کے ۲۰ ستمبر ۱۹۳۴ء کو جوڈیشل کمیشنر سندھ کی کچہری کی حدود کے اندر دن کے ایک بجے کے قریب قتل ہو جانے کے متعلق ریزولیوشن پیش کیا گیا۔ جس پر سب حاضرین جلسہ نے شوک پرگٹ کیا۔ اور ریزولیوشن پاس کیا- کہ اس معاملہ میں کوئی سازش نظر آتی ہے جس کے لئے

ملکانہ راجپوتوں کا جاتی پرویش :-

۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء بروز اتوار موضع گڑھی رستم ضلع مظفرا میں گیارہ پریوار جو کہ تقریباً ۶۰ ممبران پر مشتمل ہیں۔ شُدھ ہو کر اپنی راجپوت برادری میں شامل ہو گئے۔ شُدھی کے موقع پر جنرل سکریٹری لالہ گوری شنکر جی اور لالہ امر ناتھ رام جی منتری شُدھی سبھا دہلی سے پدھارے۔ شُدھی سنسکار پنڈت بہارے لال جی آہی نواسی نے کرایا۔ پنڈت ہرداس اور پنڈت بال مکند اپدیشک سبھا

گورنمنٹ کو چاہئے کہ اس سازش کا پوری طرح پتہ لگائے۔

(سودرشن سنکرٹری آریہ سماج کیمبل پور)

شہید دھرم مہاشہ نتھو رام شرما کی یادگار

آریہ سماج کراچی نے اپنی انترنگ سبھا میں فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنی مندر جو قریبًا ایک لاکھ روپیہ اکٹھا کرکے بنانے لگی ہے۔ جس میں ایک عالیشان بھون شہید مہاشہ نتھو رام کی یادگار میں بنایا جائے جس کا نام "نتھو رام بلیدان سمارک بھون" رکھا جائے گا۔ سماج کے پرتیشٹت کاریہ کرتاؤں سجنوں کی ویشیش کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جو کہ اس کاریہ کو نرمان کرے گی۔

(پرکاش سروپ منتری آریہ سماج کراچی)

آریہ سماج مرار (گوالیار) کے سماچار

رکھشا بندھن اور جنم اشٹمی کے تہوار آریہ سماج مندر میں دھوم دھام سے منائے گئے۔ شری بابو لال جی پریمی نے بھگوان کرشن چندر کے جیون چرتر کی ویاکھیا کی اور منوہر شبدوں میں کی۔

ستمبر کو سارودیشک سبھا کے پروگرام کے انوسار "حیدر آباد ڈے" منایا گیا۔ ویاکھیانوں میں نظام حیدر آباد کی ان پابندیوں کے خلاف بڑے زور سے پروٹسٹ کیا گیا جو حیدر آباد کے اوپر لگائی گئی ہیں۔ سروسمتی سے پاس ہوا۔ کہ نظام حیدر آباد سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ ان کو بہت جلد دور کرنے کا حکم صادر فرمائیں۔ اور سارودیشک سبھا کو سلح ساتھ ہی ایک تار الیکزنڈر کے بھیجا گیا۔

گنپتی آنسو سناتن دھرمی بھائیوں نے بڑی شردھا سے منایا جس میں آریہ ودیالیہ شالہ کے بچوں لڑکوں نے بڑی محنت اور قابلیت سے لیکچر و انٹیرز کا کام کیا۔

۲۴ ستمبر ۱۹۳۴ء کو ایک جنم کے عیسائی مہاشہ کی اس کی درخواست پر بطور رسمت شدھی کی گئی۔

مہاشہ مذکور کا نام اے۔ پی۔ ڈلوز سے ادم پرکاش۔ اس کی ماتا کا نام سارہ صاحبہ۔ لڑکے کا نام ویریندر اور بھابھی کا نام سوشیلا رکھا گیا۔ اس سنسکار میں کئی سناتن دھرمی بھائی بھی شامل تھے۔ شدھ شدہ بھائیوں نے اپنے ہاتھ سے حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی۔ جس کو سب نے بخوشی کھایا۔ مہاشہ بابو لال جی پریمی نے دھرم پر دڑھ رہنے کا اپدیش دیا۔

(ویدونت منتری آریہ سماج مرار گوالیار)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار

۱۔ آریہ سماج لدھیانہ کی جنرل میٹنگ منعقدہ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۴ء میں اخبار "سیاست" کی دل آزار نظم "سنگھ کا اغوا" پر اظہار افسوس اور نفرت اور گورنمنٹ پنجاب کو اس کے خلاف مقدمہ چلانے کے لئے درخواست کی گئی۔

۲۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج کے جنرل اجلاس میں مہاراج نتھو رام جی کے بلیدان پر شوک پرستاؤ اور ان کے سمبندھیوں سے ہمدردی کا پرستاؤ پاس ہوا۔ اور قرار پایا کہ گورنمنٹ بمبئی سے نویدن کیا جائے۔ کہ وہ جہاں قاتل کو قرار واقعی سزا دے۔ وہاں ایسے قتلوں کی تہ میں جو سازش کام کر رہی ہے۔ اس کا پتہ لگا کر قرار واقعی انسداد کرے۔

۳۔ ۲ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو کریم بخش ایک جنم کے مسلمان کو شدھ کرکے اس کا ہندوانہ نام رام لال رکھا گیا۔

۴۔ ۷ اکتوبر ۱۹۳۴ء کے سپتاہک ست سنگ میں سوامی پرنانند جی سنیاسی نے ایک گراہی پربھاوشالی ویاکھیان دیا۔ سماج مندر حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج ہذا)

بھرانتی نوارن

شری منتری جی آریہ سماج کراچی نے ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء کے "پرکاش" میں آریہ سماج کراچی کا ۲۸واں سالانہ جلسہ کے عنوان سے جو سماچار چھپوایا ہے۔ اس میں کئی غلطیاں ہیں:-

آپ لکھتے ہیں۔ کہ کیول مہاشہ دھرم دیو جی ٹیکنیک آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کی اور سے جلسہ میں شامل ہوئے۔ یہ بالکل اسٹیک ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ نے آریہ سماج کراچی کے سالانہ جلسہ کے موقع پر کئی اپدیشک مہانو بھاؤں کا بندوبست کیا تھا:-

۱۔ سوامی سروانند جی کو خاص پربارتھنا کرکے بلوایا۔ ۲۔ پنڈت بھیم سین جی کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے خاص طور پر خط وکتابت کرکے پراپت کیا۔ ۳۔ ۴۔ سندھ سبھا کے اپنے ٹیکنیک مہاشہ دھرم دیو جی اور ہیرا نند جی جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آئے۔ ۵۔ جن پر ونبسرنا راجندر جی ایم۔ اے نو آریہ سماج کراچی نے لمنترت کیا تھا۔ وہ بھی سبھا کے آنریری (اونیتک) اپدیشک ہیں۔

اس طرح ظاہر ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ نے اپنی طرف سے کراچی آریہ سماج کے جلسہ پر کافی بندوبست کر رکھا تھا۔ یہ اور بات ہے۔ کہ کسی نامعلوم وجہ سے ٹیکنیک مہاشہ ہیرا نند جی سے ... نہیں لیا گیا۔ اور پنڈت بھیم سین جی کا کیول ایک ہی ویاکھیان کرایا گیا۔

آریہ پرانتیہ سمیلن سرگودھا میں منظور شدہ پرستاو

آریہ پرانتیہ سمیلن سرگودھا میں کل ۲۹ پرستاو پاس ہوئے تھے۔ جن میں سے گیارہ رزولیشن ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۱۳ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۵ و ۲۷ اور ۲۸ گزشتہ پرچہ میں شایع ہو چکے ہیں۔ اب یہاں باقی اٹھارہ پرستاو درج کئے جاتے ہیں :۔ (ایڈیٹر)

۱۔ یہ سمیلن سیالکوٹ کے نکر زبنش شری ادھیش نارائن سنگھ جی کی جو کہ یو۔ پی کے ایک پرسدھ آریہ سماجی اور ویش دھاگت بیڈر تھے۔ اکسمات مرتیو پر گہرا شوک پرکاشت کرتا ہے۔ اور دیوانگت آتما کے سمبندھیوں کے ساتھ ہاردک سہانوبھوتی پرکٹ کرتا ہے :۔

۷۔ پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن آریہ سماجوں کا دھیان اس اور آکرشت کرتا ہے کہ وہ آتمک اُنتی اور سماجک سنگھٹن کے لئے روزانہ سنستنگ اور اپنے دھارمک گرنتھوں کے سوادھیائے کی پرتھا کو جاری کریں :۔

۸۔ یہ سمیلن آریہ سماجوں کا دھیان اس طرف متوجہ کراتا ہے۔ کہ وہ اپنے پرچار کھیتر کو نگروں تک ہی محدود نہ رکھ کر گراموں میں بھی پرچار کیا کریں :۔

۹۔ یہ سمیلن آریہ سماجوں کا دھیان "کرنو نتو وشوم آریم" کے منتر کی طرف آکرشت کرتا ہے۔ اور انہیں ہندوؤں کے علاوہ دوسرے سمپردائیوں میں بھی ویدک دھرم کے پرچار کرنے کی پریرنا کرتا ہے۔ اور ان سے بل پوروک انورودھ کرتا ہے کہ وہ انہیں اپنی برادری میں سمّلت کرنے کا یتن کریں :۔

۱۰۔ آریوں سے یہ سمیلن نویدن کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے گھروں میں ہمیشہ ویدک سنسکار کیا کریں۔ اور ان کے لئے دوسروں کو بھی پریرنا کیا کریں سنسکاروں پر بڑھتے ہوئے اخراجات کو گھٹائیں۔ اور سنسکاروں کے واستوک مہتو کی طرف ادھک دھیان دیں۔ اور فالتو رواجوں کو جو سنسکار ودھی میں نہیں ہیں۔ دور کریں :۔

۱۱۔ یہ سمیلن اجمیر کانفرنس سے سوئیکرت پرستاووں کا سمرتھن کرتا ہے۔ اور تمام آریوں سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ ان پرستاووں کو عملی روپ دیں :۔

۱۲۔ یہ سمیلن نو شکھشت سمودایہ میں مانس سیون اور شراب پینے کو زور سے بڑھتا ہوا دیکھ کر دکھ پرکٹ کرتا ہے۔ اور اس کو آریہ سداچار کے خلاف سمجھتا ہے۔ اور آریہ سماج کے کاریہ کرتاؤں سے اس دراچار کو روکنے کے لئے بل پوروک انورودھ کرتا ہے :۔

۱۴۔ یہ سمیلن آریوں سے سانورودھ نویدن کرتا ہے کہ وہ دیش کی راشٹر بھاشا ہندی بھاشا اور ناگری لپی کے پرچار کے لئے سب اُچت اپایوں کو کاریہ میں لاویں۔ سب شکھشنالیوں میں شکھشا کا مادھیم ہندی ہونی چاہیئے۔ اور اس کی سوبدھتا کے لئے ہندی پہلی جماعت سے ہی پڑھائی جاوے :۔

۱۵۔ یہ سمیلن آریوں سے سانورودھ پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ جنم مولک ذات پات کو جو کسی پرکار بھی اُچت نہیں ہے۔ اپیکھشا کرکے گُن۔ کرم سوبھاؤ اور کل شیلتا کو لکھش میں رکھ کر براد کیا کریں۔ اور اپنے نام کے ساتھ کیول جنم پر آشرت "شرما، ورما" آدی نہ لگائیں :۔

۱۶۔ یہ سمیلن نشچے کرتا ہے۔ کہ آریہ پرشوں کو جنم مولک برادریوں کی سبھاؤں کا سبھاسد تتھا ادھیکاری نہیں بننا چاہیئے۔ اور جو ویکتی برادریوں کی سبھاؤں سے تعلق نہ توڑیں۔ وہ آریہ سماج کی انترنگ سبھا کے ممبر اور ادھیکاری نہ چُنے جایا کریں :۔

۱۷۔ اس سمیلن کی سمتی میں آریہ سماج کی اُنتی کے لئے اِستری جاتی میں ہندی اور سنسکرت کے پرچار کی بھی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے ان میں پرچار کے لئے پنجاب آریہ شکھشا سمتی کے دوارہ ہندی اور سنسکرت کے امتحانات اور پرمان پتروں کے تقسیم کرنے کی آیوجنا کی جاوے :۔

۱۸۔ یہ سمیلن آریہ پرتی ندھی سبھا سے نویدن کرتا ہے۔ کہ آریہ کنیا پاٹھ شالاؤں کی شکھشا کو آریہ سنسکرتی کے ادھک انوکول بنانے کے لئے اور آریہ سماج کے لئے ادھک اُپیوگی بنانے کے سادھنوں پر وچار کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کرے :۔

۱۹۔ یہ سمیلن گوروکلوں تتھا انیہ آریہ شکھشالیوں کے ادھیکاریوں سے نویدن کرتا ہے۔ کہ وہ اُن کی ریتی۔ نیتی اور پربندھ کو ایسا بنائیں۔ کہ جس سے وہ ویدک دھرم کے پرچار اور آریہ سنسکرتی کی رکھشا کے سادھن بھی بن سکیں :۔

۲۰۔ یہ سمیلن سمست شکھشالیوں کے ادھیکاریوں سے نویدن کرتا ہے۔ کہ وہ ودیا ہین بالک نیچ بالکاؤں کو اپنی سنستھاؤں میں داخل نہ کریں :۔

۲۱۔ یہ سمیلن آریوں سے نویدن کرتا ہے کہ وہ اپنے پتر اور پتریوں کی شکھشا کے لئے جہاں تک ہو گوروکل پرنالی کا اولمبن کریں :۔

۲۴۔ یہ سمیلن سماجک اُنتی اور ویدک سنسکرتی کے بھاؤ کو لانے کے لئے یہ آوشیک سمجھتا ہے۔ کہ آریہ لوگ سودیش کی بنی ہوئی چیزوں کو استعمال کریں اور دوسروں کو بھی پریرنا کریں۔ اور ساتھ ساتھ لاکھوں غریب بھارتیوں کے ساتھ اپنے پریم کا پرچے دینے کے لئے کھدر کا ادھک سے ادھک اُپیوگ کریں :۔

۲۶۔ یہ سمیلن آریہ یووکوں کو سمتھانیہ "آریہ ویر دل" کو مضبوط بنانے کے لئے اتساہت کرتا ہے۔ اور ان سے یہ پریرنا کرتا ہے۔ کہ وہ اُتسووں اور میلوں پر جنتا کی سیوا کر کے اپنے کرتویہ کا پالن کیا کریں۔ یہ بھی اُچت ہے۔ کہ وہ سمتھانیہ آریہ سماج کے نریکشن میں رہ کر کام کریں :۔

۲۹۔ یہ سمیلن نشچے کرتا ہے۔ کہ سیالکوٹ کے آریہ بھائیوں کے نمنترن کے انوسار سمیلن کا آئندہ اجلاس سیالکوٹ میں بلایا جائے :۔

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں :۔ (مینیجر)

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے :۔

اصلی بھیم سینی سرمہ کے متعلق

جناب بنیجر صاحب

مجھے قریباً پانچ چھ سال سے عینک لگانے کا عادی تھا بغیر عینک کے دن رات کو بالکل کام نہ کر سکتا تھا۔ لالہ جمنا داس نے سرمہ کی تعریف کی اور میں سرمہ کو استعمال کرتا رہا جس سے میں نے عینک لگانی بالکل چھوڑ دی۔ بلکہ عینک کی ضرورت نہ سمجھ کر میں نے اپنی عینک بھی فروخت کر دی

لچھمن رام ہیڈ کلرک مکتسر

واقعی آپکے سرمہ نے وہ معجزہ دکھایا جبکہ یہاں فاضل ڈاکٹر متھرا داس جی جنکے بچوں کا میں اتالیق تھا انکے علاج نے بھی ذرا اثر نہ کیا اور میں بیحالت میں گھبرا گیا تھا تو میرے ایک دوست نے آپکے بھیم سینی سرمہ کیلئے کہا۔ میں نے استعمال کیا میری استری کو بالکل آرام ہے اور میں ہر ایک سے درخواست کرتا ہوں کہ آپکے سرمہ کو استعمال کرے

داس لوک راج شرما سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس متھرا داس ہائی سکول موگہ

اصل وہی ہے

جو گورنمنٹ سے رجسٹرڈ ہے

اس بھیم سینی سرمہ کا نسخہ ہمارے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہوشیار رہئیے

مسٹر کاہن چند جی میں نے آپکا بھیم سینی سرمہ استعمال کیا اور اپنی ماتا جی کو بھی استعمال کرایا میری ماتا جی بہت عرصہ سے سوئی میں دھاگہ نہیں ڈال سکتی تھیں لیکن آپ کے سرمہ نے جادو کا اثر کیا۔ ایک ہی دفعہ کے لگانے سے وہ دھاگا پرونے لگ گئیں۔

رامچندر داس۔ بی ایس سی ایل۔ ٹی ہیڈ ماسٹر بالکرام ہائی سکول پانی پت

THE GURUKUL SANATAK PHARMACY DELHI

بھیم سینی سرمہ

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ

آنکھیں بنوانے اور چشمہ خریدنے کے قبل اس سرمہ کا استعمال کریئے آپکو کسی دوا یا چشمہ خریدنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ بہت سے لوگوں کی چشمہ لگانے کی عادت چھوٹ گئی ہے اور وہ باریک سے باریک حروف پڑھ سکتے ہیں۔ پانی بہنا۔ دھندلا دکھینا کم نظر آنا وغیرہ تمام امراض تو بہت ہی جلد آرام ہوتے ہیں۔ قیمت فی شیشی سوا روپیہ۔ نمونہ ۱۰/۔ سوا روپیہ۔ ڈھائی روپیہ یا پانچ روپیہ

مہربان ... صاحب نمستے ... آپکا بھیم سینی سرمہ منگایا تھا ... میری بہن کی آنکھیں ... علاج کرایا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا ... آپکے سرمہ نے پانی بند کر دیا ہے اور آنکھوں میں اسی طرح روشنی آ گئی ہے

بنارسی داس لگا جی ہمنگ کلرک میرٹھ

ہر شہر میں ایجنٹ چاہئیں

فہرست ادویات مفت

ارجن دہلی

بھیم سینی سرمہ: ہم اپنے ناظرین سے اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں کہ ایک بار شیشی منگا کر دیکھیں وہ گھاٹے میں نہیں رہیں گے ہمنے ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں جنکی عینکیں بھیم سینی سرمہ اتروا چکا ہے

پرتاپ لاہور

بھیم سینی سرمہ: ہم نے اس کو دفتر کے کئی سجنوں کو پریوگ کرایا ہے سرمہ واقعی مفید ہے

بھارت متر کلکتہ

بھیم سینی سرمہ: دہلی گورو کل سناتک فارمیسی نے ہمیں بھیم سینی سرمہ کی ایک شیشی بطور نمونہ بھیجی تھی ایک سجن کو جو آنکھ کے مرض سے دُکھی تھے یہ سرمہ دیا گیا اور انہیں اس سے بہت فائدہ پہنچا۔ امراض چشم کے لئے نہایت ہی مفید ہے

ہمارے ایجنٹ

سیلی رام اینڈ برادرس انارکلی لاہور	ماسٹر میلا رام جی بلاک ۱۴ ڈیرہ غازیخاں	ڈاکٹر اللہ رحیت جی بی اے میلسی ضلع ملتان	عطر سنگھ کرم چند کلاتھ مرچنٹ بہار اچینار

گورو کل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۲۶

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور
ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت { سالانہ للعہ ...... ممالک غیر سے لعہ / ششماہی ۲/ ...... فی پرچہ ایک آنہ

SUNDAY 21St Oct 1934 — نمبر ۴۲

اتوار ۔ ۵ ۔ کارتک سمت ۱۹۹۱ مطابق ۲۱ ۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء ۔ دیانند آبد ۱۱۰

آریہ سماج کے نیم

۵ ۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ۔

۶ ۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا ۔

۷ ۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیے ۔

۸ ۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیے ۔

۹ ۔ ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے ۔

۱۰ ۔ سب منشیوں کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے ۔ اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ۔

وید امرت

یجروید — رگوید

ओ३म् साकं सजातैः पयसा सहैध्युदुब्जैना महते वीर्याय । ऊर्ध्वो नाकस्याधि रोह विष्टपं स्वर्गो लोक इति यं वदन्ति । (اتھروید ۔ کانڈ ۱۱ ۔ سوکت ۱ ۔ منتر ۷)

(साकम् सजातैः) ساتھیوں کے ساتھ (पयसा सह) اُن کے سمیت (एधि) وردھمان ہو (एनाम्) اس کو (महते) بڑے ... (वीर्याय) ویر کرم کے لیے (उत् उब्ज) اونچا اٹھا (ऊर्ध्वः) اونچا ہو کر (नाकस्य विष्टपम्) آنند کے ستھان پر (अधि रोह) اونچا چڑھ (यम्) جس کو (वदन्ति) ودوان بتاتے ہیں (स्वर्गः लोकः इति) یہ سورگ لوک ہے ۔

سورگ لوک

مجھے بچپن کی یہ بات یاد ہے ۔ کہ ایک شخص ایک بڑے لمبے چوڑے کاغذ یا کپڑے پر چھپے ہوئے ایک نقشہ کو لا کر گلی محلوں میں دکھایا کرتا تھا جس میں تفصیل کے ساتھ بہت سی تصاویر اس طرح بنی ہوتی تھیں کہ ... مر جاتا ہے ۔ تو دھرم راج کے دربار میں اُس کا کیسے انصاف ہوا کرتا ہے ؟ جیسے جیسے وہ کرم کرتا ہے ۔ انہی کے مطابق اُس کو سکھ دکھ دیا جاتا ہے ۔ اس نقشہ پر ہر قسم کی سزاؤں کی الگ الگ تصاویر ... سورگ اور نرک کا الگ الگ نظارہ پیش کیا جاتا تھا ۔ اس وقت دل کے اندر بڑا خوف ہوا کرتا تھا کیونکہ نرک کا نظارہ جس قدر خوفناک دکھایا جاتا تھا اُس کے مقابلہ میں سورگ کی موج ... دکھائی جاتی تھی ۔ یا کم از کم وہ یاد داشت سے اُتر چکی ہے ۔

لیکن آج وید کے پرکاش نے ہر شخص پر یہ ظاہر کر دیا ہے ۔ کہ سورگ اور نرک کوئی الگ الگ نہیں ہیں ۔ جہاں خود خدا یا اُس کا کوئی ایجنٹ انصاف کی کرسی پر بیٹھتا ہو ۔ بلکہ وہ سرو شکتیمان ہر گھڑی انصاف ... اور ہر دم انسان کو اُس کے کرموں کے مطابق پھل ملتا رہتا ہے ۔ اگر نرک کا لوک دیکھنا ہو ۔ تو کسی ہسپتال میں چلے جانا چاہیے ۔ وہاں آپ کو ایسے ایسے دکھوں سے بھرے لوگ ملیں گے جن کی ... وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا ۔ ایسے ایسے روگ نظر آتے ہیں جن کی بابت کبھی سنا تک نہیں جاتا ۔ بلکہ بعض دفعہ خود ڈاکٹر بھی نئی نئی بیماریوں کو دیکھ کر حیران ہو جایا کرتے ہیں ۔ اُن دکھیوں کے دکھ دور ... طریقے استعمال کیے جاتے ہیں مگر کوئی شخص ان کی پیڑا میں حصہ نہیں لے سکتا ۔ اُس وقت یہی کہا جاتا ہے ۔ کہ سنسار میں یہی نرک ہے ۔ سنسار تو ایک طرف رہا جب گھر میں ہی ایک آدمی دو چار ... لاچار ہو جاتا ہے ۔ تو سب لوگ کہنے لگ جاتے ہیں کہ یہ نرک بھوگ رہا ہے ۔ اسی طرح وہ پرش جس نے خوش قسمتی سے اپنے ماں باپ سے اچھا جسم حاصل کیا ہے ۔ جس نے اچھے گورو کے زیر سایہ رہ کر ... ہر قسم کے علم و ہنر میں مہارت حاصل کی ہے ۔ سمجھ لیجیے کہ وہ سورگ کی سیڑھی پر چڑھ رہا ہے ۔ مگر اُس کا گرہست بھی کامیاب بن رہا ہے ۔ اور اُس نے اپنے ارد گرد دوست یار رشتہ دار سب اچھے جمع کر لیے ہیں ۔ سماج کے چیدہ چیدہ آدمیوں سے اُس کے تعلقات ہوتے ہیں ۔ اگر اُس کے ہاں ان کی کمی نہیں ہے ۔ اگر اُس کے ہاں گئے گھوڑا وغیرہ پشو ہیں ۔

اتھروید — ساما وید

گورُوکل کورکھشیتر کے سماچار

۱۔ گرمی کی چھٹیاں ختم ہو چکی ہیں۔ یکم اکتوبر سے باقاعدہ پڑھائی شروع ہو گئی ہے۔

۲۔ موسم بہت اچھا ہے۔ ایک دو برہمچاریوں کے علاوہ سبھی برہمچاری اچھے ہیں۔ ملیریا اس سال بالکل ہی نہیں ہے۔

۳۔ گرمی کی چھٹیوں میں پہلی سے چوتھی تک کے چھوٹے برہمچاری سپاٹو یاترا کے لئے گئے تھے۔ اُن کے ساتھ گورُوکل کے چکتسک سناتک دیوگیری جی۔ سناتک برہمانند جی اور سناتک اننیو دت جی تھے۔ وہاں سے برہمچاری شملہ۔ کسولی اور آس پاس کے مقامات میں بھی گھومنے کے لئے جاتے رہے۔ سپاٹو کے مہاشہ سیتارام اور مہاشہ مولچند وغیرہ سجنوں نے سب طرح سے برہمچاریوں کی امداد کی۔ ان سب سجنوں کا ہم گورُوکل کی طرف سے ہاردک دھنیہ واد کرتے ہیں۔ شملہ میں آریہ سماج کے پروہت پنڈت نتیانند جی ودیالنکار نے برہمچاریوں کی بہت امداد کی۔

۴۔ پانچویں سے آٹھویں تک کے بڑے برہمچاری پنڈت سوم دت جی ودیالنکار ہیڈ ماسٹر اور پنڈت وکرمادتیہ جی ورزش ماسٹر کے ساتھ کوئٹہ کی یاترا کے لئے گئے۔ کوئٹہ آریہ سماج کی اردھ شتابدی ۱۶ اگست سے ۶ ستمبر ۱۹۳۴ء تک بڑی دھوم دھام سے منائی جا رہی تھی۔ برہمچاری ۱۸ اگست کو کوئٹہ پہنچ گئے۔ ریلوے سٹیشن پر بہت سے آریہ سجن سواگت کے لئے پدھارے ہوئے تھے۔ برہمچاریوں نے تقریباً ۵۰۔۶۰ وید منتر اور موٹو بنا کر آریہ سماج مندر اور پنڈال کو خوب اچھی طرح سے سجا دیا۔ روزانہ صبح کے وقت ہری کیرتن۔ سنکیرتن اور نگر کیرتن میں برہمچاریوں کی منڈلی کے بھجن وغیرہ ہوتے رہے۔ سمے سمے پر برہمچاریوں کے سنسکرت کے شلوک۔ انتاکشری اور سنسکرت میں ویاکھیان وغیرہ بھی ہوتے رہے۔

۲۵ اور ۲۶ اگست کو دو دن رات کے وقت برہمچاریوں نے اپنی جسمانی ورزش کا مظاہرہ کیا۔ تقریباً دس ہزار استری اور پرشوں نے ان کی کھیلوں کو دیکھا۔ اور انہوں نے بہت خوشی ظاہر کی۔ برہمچاریوں کی لاٹھی کی ڈرل۔ سنگیت کے ساتھ لیزیم۔ لوما۔ بنیٹی اور موگری کے کھیل اور گروپ میکنگ کی ورزش کو لوگوں نے بہت پسند کیا۔ سب سے آخیر میں دھنرودیا کے عجیب عجیب کھیل دکھلائے گئے۔ برہمچاریوں کی صحت۔ رہن سہن۔ قابلیت اور آتمک وکاس کو دیکھ کر لوگوں کے من میں گورُوکل شکھشا پرنالی کے لئے خاص پریم کے بھاو پیدا ہو گئے۔ اور بہت سے لوگوں نے اپنے بالکوں کو گورُوکل میں بھیجنے کا سنکلپ کیا۔ تین مہانوبھاووں نے تو اپنے بالکوں کو برہمچاریوں کے ساتھ ہی گورُوکل میں بھیج بھی دیا۔ برہمچاری تقریباً ایک ماہ کوئٹہ میں رہے۔ اُن دنوں کے بھوجن۔ دودھ اور پھل وغیرہ کا سب انتظام آریہ سماج ہی کی طرف سے تھا۔ آریہ پرشوں کی امداد سے گورُوکل کے لئے قریباً ۱۲۰۰ روپے پراپت ہوئے۔ کوئٹہ کے آریہ پرشوں نے جس پریم بھاو سے برہمچاریوں کا سواگت اور سنسکار کیا۔ اس کے لئے جتنا دھنیہ واد کیا جائے۔ اتنا ہی تھوڑا ہے۔ کوئٹہ میں آریہ سماج بڑی ترقی کی حالت میں ہے۔ یہاں کے آریہ پرشوں میں دھرم کے لئے سنردھا۔ ودوانوں کے لئے آدر بھاو اور اتساہ کو دیکھ کر نہایت خوشی ہوتی ہے۔ اس کا بہت کچھ شریہ آریہ سماج کے اُتساہی منتری پنڈت بھیشم دیو جی ودیالنکار اور قابل پروہت پنڈت لیکھ پال جی سدھانت النکار کو ہے۔

۵۔ کوئٹہ سے ۱۹ ستمبر ۱۹۳۴ء کو وداع ہو کر ۲۰ ستمبر ۱۹۳۴ء کو سکھر پہنچے۔ یہاں کے قابلِ دید مقامات کو دیکھ کر ۲۱ ستمبر کو ڈیرہ نواب پہنچے۔ یہاں کے آریہ پرشوں کے آگرہ سے دو دن برہمچاریوں کے جسمانی ورزش کے کھیل ہوتے رہے۔ تقریباً ایک سو پچاس روپے بھی گورُوکل کی سہایتا کے لئے پراپت ہوئے۔

۶۔ یہاں سے چل کر ۲۵ ستمبر ۱۹۳۴ء کی صبح کو لاہور پہنچے۔ تین دن تک لاہور کے بہت سے قابلِ دید مقامات کو دیکھا۔ قلعہ گوجر سنگھ کے آریہ سماج کے خاص آگرہ سے برہمچاریوں نے کھیلوں کا مظاہرہ بھی کیا۔

۲۷ ستمبر کی رات کو لاہور سے چل کر ۲۸ ستمبر ۱۹۳۴ء کی صبح کو برہمچاری بخیریت اپنی یاترا کو ختم کر کے گورُوکل بھومی میں پہنچے۔

(پربندھ کرتا گورُوکل کورکھشیتر)

آریہ سماج پانی پت کا سالانہ جلسہ

امسال آریہ سماج پانی پت کا سالانہ جلسہ ۲۸۔۲۹۔اور ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء کو بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ پہلے دن ۲۸ ستمبر کو آریہ سماج کا نگر کیرتن حسب دستور اگروال دھرمشالہ سے ۴ بجے دن کے بازار بیرون غلہ منڈی۔ محلہ چوک پاڑہ۔ زیر جامع مسجد۔ بازار جنبل۔ بازار کلاں اور بازار چوبترہ وغیرہ مختلف بازاروں اور محلوں میں سے ہوتا ہوا رات کے گیارہ بجے اسی مقام پر واپس آ کر ختم ہوا۔ امسال یاران وطن کی دیرینہ عادات کی وجہ سے آریہ سماج کا نگر کیرتن خالی از خطرہ نہ رہا۔ مسلمان پانی پت سے جن کی آبادی کل آبادی کا تین چوتھائی حصہ ہے۔ تمام شہر میں مکمل ہڑتال کر دی۔ آریہ سماج کا جلسہ رونق و امن سے خالی رہے۔ لیکن حکام بالا سید شبیر حیدر صاحب علاقہ مجسٹریٹ ٹھاکر ہرپال سنگھ صاحب نائب تحصیلدار اور نواب ناصر الدین صاحب سب انسپکٹر پولیس نہایت مستعدی و جوانمردی سے نظام کو قابو میں رکھا۔ اور کوئی ناخوش گوار واقع پیش نہ آنے دیا۔ چنانچہ ہندو پبلک کی کرپا سے اور بھجنیک مہاشیوں کی شیریں کلامی سے نگر کیرتن میں گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ رونق رہی۔

۲۹ اور ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء کو وشنو بھون میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سوامی کیولانند جی۔ پرنوانند جی۔ آچاریہ دیو شرما جی۔ پنڈت رام چندر جی دہلوی اور ڈاکٹر بھگت رام جی سہگل وغیرہ مہانو بھاووں کے پربھاوشالی اپدیش و سدھانت پورن ویاکھیان ہوئے۔ تقریباً دس ہزار لوگوں نے یگیوپویت دھارن کئے۔

علاوہ اس کو یکم اکتوبر ۱۹۳۴ء کو آل انڈیا آرین لیگ کی ہدایت کے مطابق سوامی کرمانند جی نے حیدر آباد (دکن) پرچار ارتھ پرستھان کیا۔ جلوس بہت سے آریہ و دیگر ہندو پرشوں کی حاضری میں آریہ سماج مندر سے بوقت شام ۴ بجے نکال کر مختلف بازاروں سے ہوتا ہوا جے کارے لگاتا ہوا سٹیشن پر پہنچا۔ اور ان کو سنسکار پوروک وداع کیا گیا۔

(جے بھگوان داس اپ منتری۔ آریہ سماج پانی پت)

سنسار کی گتی

بمبئی میں صدر کانگرس کا شاہانہ استقبال

بمبئی - ۱۷ ر اکتوبر - یہاں کانگرس کے صدر کا شاہانہ استقبال کرنے کے لئے زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں - اور کانگرس کی استقبالیہ کمیٹی کے پبلسٹی ڈیپارٹمنٹ کا بیان ہے - کہ اس سال صدر کا استقبال نہایت ہی اعلےٰ پیمانہ پر ہوگا - عبد الغفار نگر کی تعمیر کا کام عملی طور پر مکمل ہو چکا ہے - اور استقبالیہ کمیٹی کے والنٹیرز اس وقت کانگرس نگر میں آنے شروع ہو گئے ہیں ؛

ایک سادھو کی سمادھی :- ہوشنگ آباد - ۱۵ ر اکتوبر - یہاں ایک ناگا سادھو جو بنارس کے جونا اکھاڑے کے مہنت کرپال پوری کا شش ہے - عجیب و غریب سمادھی لگائے ہوئے ہے - آج ساتواں روز ہے - وہ چھاتی تک زمین میں دفن ہو گیا - اور ارد گرد مٹی میں گندم بکھیر دی - آج گندم ایک ایک فٹ اونچی اُگ چکی ہے - مگر سادھو بالکل بے حس و حرکت گویا مرا پڑا ہے - سمادھی میں ہے - اُس کی نبض تک نہیں چلتی - وہ دسہرہ کے روز سمادھی کھولیگا - لوگ سینکڑوں کی تعداد میں اُس کے درشن کرنے آتے ہیں ؛

وزیر اعظم بنکارے مر گئے :- پیرس - ۱۵ ر اکتوبر - سابق وزیر اعظم بنکارے آج دوپہر کو وفات پا گیا ہے - ایک ہفتہ ہوا - اُس نے دو دست بار بچاؤ کو قتل کیا گیا تھا - انگلستان اور دیگر مقامات سے ہمدردی کے پیغامات موصول ہو رہے ہیں - جنگ عظیم کے وقت بنکارے ہی فرانس کا وزیر اعظم تھا - کنگ جارج نے بھی پیغام تعزیت ارسال کیا ہے - اس کی موت اچانک ہی ہوئی ہے - ایک ہفتہ پہلے وہ چنگا بھلا تھا - اس کا جنازہ گورنمنٹ کی طرف سے اُٹھایا جائیگا ؛

برلن - ۱۵ ر اکتوبر - بنکارے کی وفات پر جرمن اخبارات اظہار اطمینان کر رہے ہیں - ایک اخبار نے لکھا ہے - کہ "وہ جرمنی کا سب سے بڑا مخالف تھا - جنگ کے دوران میں اس نے ہم سے نفرت کرنا سیکھا - اور جرمنی کو ذلیل اور غلام بنانا چاہا" ؛

قلعہ لاہور میں آتشزدگی :- لاہور - ۱۸ ر اکتوبر - اطلاع ملی ہے - کہ بدھوار دوپہر کے وقت قلعہ لاہور کی پولیس کی بارکوں میں آتشزدگی کی واردات ہو گئی ؛

"پرکاش" کے "دیانند انک" کے متعلق ایک ضروری اطلاع

یہ اعلان کیا جا چکا ہے - کہ دیوالی کے موقع پر "پرکاش" کا "دیانند انک" اردو اور ہندی دونو زبانوں میں نکالا جائیگا - "پرکاش" کے دو پرچوں میں آریہ سماجوں اور آریہ پرُشوں سے سہایتا کی اپیل کر چکا ہوں - لیکن اس وقت تک اپیل کا کوئی اثر نہیں ہوا - آریہ سماجیں محسوس نہیں کرتیں - کہ ایک خاص پرچہ شائع کرنے کے لئے کس وقت سے تیاری کرنی پڑتی ہے - اس خاص پرچہ کی چھپوائی سات آٹھ دن پہلے شروع ہونی چاہیئے - تب کہیں جاکر پرچہ مکمل ہوتا ہے - لیکن اگر آرڈر ہی وقت پر نہ آئیں - تو چھپوائی کیسے شروع ہو؟

میں دیکھتا ہوں - کہ میری اپیل کا جو نتیجہ اس وقت تک نکلا ہے - وہ نہایت حوصلہ شکن ہے - جس سے مجھے اس افسوسناک نتیجہ پر پہنچنا پڑتا ہے - کہ آریہ سماج میں "پرکاش" کے "دیانند انک" کی مانگ نہیں - اور وہ اس کی خریداری اپنے لئے ایک بار گراں سمجھتا ہے - جب یہ حالت ہو - تو "پرکاش" ایک ناخواندہ مہمان بن کر ان کے پاس جانا نہیں چاہتا - اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے - کہ اس بار "دیانند انک" کا ہندی ایڈیشن شائع نہ ہو - اور اردو ایڈیشن کی قیمت بجائے چار آنے کے تین آنے ہو جائے - تاکہ آریہ سماجوں کا بوجھ کسی قدر ہلکا ہو سکے - اگر میں نے اس ہفتہ میں دیکھا - کہ آریہ سماجیں کافی تعداد میں آرڈر نہ بھیج کر عملی طور پر یہ ثابت کرتی ہیں - کہ "پرکاش" کے "دیانند انک" کی ضرورت نہیں ہے - تو صرف ایک آنہ کا خاص پرچہ نکال دیا جائیگا ؛ اور اس میں بُرا بھلا جو کچھ ہوگا پیش کر دیا جائیگا - بعض اوقات مجھے یہ بھی خیال آتا ہے - کہ ایک دو سال کے لئے رشی نمبر بالکل بند کر دیا جائے - اس کے بعد آریہ سماجوں نے اگر اس کی ضرورت محسوس کی - تو یہ پرچہ از سر نو جاری ہو سکے گا - لیکن یہ قدم میں اس بار نہیں اٹھاتا - اس بار تو صرف اتنا ہوگا کہ ہندی ایڈیشن نہ نکلے گا - اور اردو ایڈیشن چار آنے کی بجائے تین آنے میں فروخت ہوگا - اور اگر یہ دیکھا گیا - کہ تین آنہ کے پرچہ کی بھی کافی مانگ نہیں - تو ایک آنہ کا رشی نمبر نکال دیا جائیگا ؛

(کرشن)

گورنر کو ایڈریس نہ دیا جائے :- احمد آباد - ۱۵ ر اکتوبر - آج شام مقامی میونسپلٹی میں یہ ریزولیوشن پیش کیا گیا - کہ گورنر بمبئی کی خدمت میں جب وہ دسمبر میں یہاں آئیں - تو ایڈریس دیا جائے - مگر وہ کثرت رائے سے گر گیا - کانگرسی ممبر خاموش بیٹھے رہے - پریذیڈنٹ نے انہیں "قابل تقلید خاموشی" کے لئے مبارکباد دی - مگر کانگرسیوں کی خاموشی کے باوجود بھی ریزولیوشن پاس نہ ہو سکا ؛

لارڈ برلوی سیل شاہ سویڈن کے ہاں :- لنڈن - ۱۷ ر اکتوبر - مسٹر انتھونی ایڈن لارڈ پریوی سیل جو کہ سویڈن گئے ہوئے تھے - کل شاہ سویڈن کی خدمت میں حاضر ہوئے - اور وہاں لنچ تناول فرمایا ؛

اکتوبر - ڈیوک آف کینٹ شاہ جارج کے پرتی ندھی کے روپ میں شاہ ایلیگزینڈر والئے یوگوسلاویہ کے جنازہ پر موجود ہوں گے ؛

پنڈت مالویہ کا آئندہ انتخابی دورہ

بنارس - ۱۷ ر اکتوبر - کان کی تکلیف کی وجہ سے پنڈت مالویہ جی گزشتہ تین دن کے لئے بستر علالت پر دراز رہے ہیں - لیکن اب ان کی حالت بہتر ہے - آپ ۲۲ ر اکتوبر کو بمبئی پہنچیں گے - اور وہاں ۲۷ ر اکتوبر تک قیام کریں گے - اور دوسرے روز بمبئی سے دہلی پہنچیں گے - اور نیشنلسٹ پارٹی کے امیدواروں کے لئے ذیل کے پروگرام کے مطابق دورہ کریں گے :-

پنجاب	۳۰ - ۳۱ ر اکتوبر ۱۹۳۴ء
علی گڑھ اور ہاتھرس	یکم نومبر "
متھرا اور آگرہ	۲ نومبر "
بہار پرانت	۴ - ۵ - ۶ - اور ۷ نومبر "
بنگال پرانت	۸ - ۹ - ۱۰ - اور ۱۱ نومبر "

ڈیوک آف گلوسسٹر دورہ پر :- لنڈن - ۱۷ ر اکتوبر - ڈیوک آف گلوسسٹر جنوبی آسٹریلیا کا کل دورہ ختم کر کے ایڈیلیڈ سے میلبورن کی طرف روانہ ہو گئے ؛

سازش ۱۹۱۴ء کے قیدی کو تھیلی :- امرتسر - ۱۵ ر اکتوبر - سازش ۱۹۱۴ء کے باشندہ قیدی بابا مدن سنگھ کی خدمت میں کراچی کے سکھوں نے ۱۰۱؍ روپے کی تھیلی پیش کی ؛

دو فرانسیسی سیاحوں کی آمد :- امرتسر ۱۵ ر اکتوبر - دو فرانسیسی سیاح پیرس اولیور اور گینٹن فرکٹ کل یہاں آئے - اور کچھ دیر شہر دیکھنے کے بعد دہلی کو روانہ ہو گئے ؛

"احسان" ضمانت داخل کر دیگا :- لاہور - ۱۵ ر اکتوبر - ہندوؤں کے خلاف اشتعال دینے والی نظم شائع کرنے پر "احسان" سے جو ضمانت طلب کی گئی ہے - معلوم ہوا ہے - کہ وہ اسے داخل کر دیگا ؛

کشمیر اسمبلی کے نامزد ممبر :- سرینگر - مہاراجہ بہادر نے مندرجہ ذیل افسران کو ریاست کشمیر اسمبلی کا ممبر نامزد کیا ہے :-

کرنل کالون پرائم منسٹر - نواب خسرو جنگ منسٹر ان ویٹنگ - مسٹر وجاہت حسین ہوم منسٹر - مسٹر وی - این مہتہ ریونیو منسٹر - رائے بہادر ٹھاکر کرتار سنگھ فنانس منسٹر - خان بہادر شیخ عبد القیوم جج ہائیکورٹ - کنور ہیرا سنگھ پولیٹیکل سیکرٹری - لالہ ... رام ... سیکرٹری - رائے بہادر پنڈت انت رام ... ریکارڈ ... مسٹر ... جنرل - صاحب راجہ محمد افضل خان گورنر کشمیر ؛

پالٹیکس سے ریٹائر ہو جائیں گے :-

لنڈن - ۱۵ اکتوبر۔ "ریفیلڈ نیوز" کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ بہت ممکن ہے کہ مسٹر رامزے میکڈانلڈ آئندہ سال پالٹیکس سے ریٹائر ہو جائیں۔ اگر ایسا ہوا۔ تو اس لئے ہوگا۔ کہ ان کی آنکھیں کام کرنے کے قابل نہیں رہی ہیں :-

اسمبلی کے لئے پولنگ :-

لاہور ۱۵ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی کے انتخابات کے سلسلہ میں لاہور میں پولنگ یکم نومبر کو ہوگی۔ الیکشن آفیسر کی طرف سے انتظامات کئے جا رہے ہیں :-

ہندوستان نہیں آرہے :-

لنڈن - ۱۵ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں۔ کہ کنگ جارج کی سلور جوبلی کی تقریب پر دربار کرنے کے لئے ڈیوک آف ڈیوک آف یارک ہندوستان جائیں گے :-

ایک اور ہندو قتل :-

کراچی۔ مقامی جوریا بازار میں دن دہاڑے ایک مسلمان نوجوان سلیمان کے ہاتھوں ایک ہندو جیٹھے نارو کے قتل کی تفاصیل موصول ہوئی ہیں۔ مبینہ قاتل کو پولیس نے غنڈہ ایکٹ کے ماتحت ضلع سے نکالا ہوا ہے۔ اور وہ کچھ عرصہ سے کراچی میں مقیم تھا۔ اس نے مجسٹریٹ کے روبرو بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ میں نے مقتول سے ایک کھیس خریدا تھا۔ اور اب اسے واپس دینا چاہتا تھا۔ مگر بنیا اسے لینے سے انکاری تھا۔ اس لئے میرا اس کے ساتھ جھگڑا ہو گیا۔ میں واپس گھر چلا گیا۔ اور دوسرے دن چاقو خرید کر اسے تیز کیا۔ اور مقتول کی دوکان پر چلا گیا۔ میں نے چاقو نکال کر مقتول کے پیٹ میں گھونپ دیا۔ جس سے وہ سخت زخمی ہوا۔ مقتول کو ہسپتال لے جایا جا رہا تھا۔ کہ راستہ میں اس کی موت ہو گئی۔ قاتل نے گرفتار ہونے سے پہلے تین مزید اشخاص کو جن میں ایک پولیس کا سپاہی بھی شامل تھا۔ ضربات لگائی تھیں :-

عورت کا سنسنی خیز اغوا :-

... سے ایک شخص نے ایک متمول عورت مسز ... کے مکان میں داخل ہو کر اسے زدو کوب کیا۔ اور اسے اس کی اپنی موٹر پر اغوا کر کے لے گیا۔ یہ شخص مذکور گھر میں ایک چٹھی لکھ کر چھوڑ گیا۔ جس میں عورت کی رہائی کے لئے ۵۰۰۰ ڈالر کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اغوا کنندہ گھر میں ڈیڑھ گھنٹہ رہا۔ لیکن گھر کے بے شمار نوکروں اور کتوں وغیرہ کو پتہ نہ لگ سکا :-

کراچی کے اخباروں کو انتباہ :-

کراچی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی نے اخبارات کو متنبہ کیا ہے۔ کہ مہاراج نتھو رام کے قتل اور حکم سزا کے سلسلہ میں کوئی اشتعال انگیز مضمون شائع نہ کریں۔ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف پریس ایکٹ کے ماتحت کارروائی کی جائے گی :-

حوالات میں پھانسی لے لی :-

گوانیار۔ ایک مشہور بدمعاش نے نور آباد پولیس تھانہ کی حوالات میں خودکشی کر لی ہے۔ اس نے اپنی دھوتی کا رسہ بنا کر پھانسی لے لی :-

قربانی ممنوع قرار دے دی گئی :-

کٹک - ۱۵ اکتوبر۔ برہمنوں کے ساتھ بحث مباحثہ کرنے اور سرکردہ ہندوؤں کی رائے لینے کے بعد رتھ گڑھ (اڑیسہ) کے حکمران نے ایک اعلان کے ذریعہ دیوتاؤں کے سامنے جانوروں کی قربانی ممنوع قرار دیدی ہے۔ اور یہ حکم درگا پوجا سے ریاست میں نافذ ہو گیا ہے :-

نیا ہوائی جہاز تیار ہو گیا :-

لنڈن۔ والیسرائے ہند کے لئے چار انجنوں والا جو ہوائی جہاز تیار کیا گیا ہے۔ وہ ہندوستان جانے کے لئے تیار ہے۔ جہاز میں ڈرائنگ روم۔ کھانے کا کمرہ اور ایک دفتر ہے۔ لارڈ ولنگڈن پرواز کرنے وقت بھی سرکاری فرائض سر انجام دے سکیں گے :-

اسلامی کانگرس :-

قاہرہ۔ حجاز یا یمن میں عنقریب ایک اسلامی کانگرس منعقد ہونے والی ہے۔ جو ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ کانفرنس میں اسلامی ممالک سے متعلقہ بین الاقوامی مسائل پر غور کیا جائے گا :-

لاش کی برآمدگی :-

ملتان۔ سیو اسمیتی ملتان نے مردہ خانہ سے ایک لاش اٹھا کر لائی گئی اور اس کا داہ سنسکار کر دیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ لاش ایک کنوئیں سے برآمد ہوئی تھی اور اس کے جسم اور سر پر آہنی ہتھیار کی ضربات تھیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرحوم کو قتل کر کے کنوئیں میں پھینکا گیا :-

ہندو نوجوان کی خودکشی :-

ملتان۔ چنیوٹ ہوتے کہ مردہ خانہ سے ایک نوجوان کی لاش سیو اسمیتی ملتان کو داہ سنسکار کے لئے دی گئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مرحوم ریل گاڑی کے نیچے آ کر کٹ گیا۔ خودکشی کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی :-

بیوی پر حملہ کرنے پر سزا :-

ملتان۔ اپنی عورت پر قاتلانہ حملہ کرنے کے جرم میں ایک شخص گاما مچھی کو سات سال قید کی سزا ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ملزم کی بیوی رنگیلی مزاج تھی۔ خاوند نے بیوی کو بہتیرا سمجھایا۔ مگر وہ باز نہ آئی۔ جس پر اس نے اسے قتل کرنے کی کوشش کی۔ وہ مری تو نہ۔ لیکن سخت زخمی ہو گئی :-

سر شادی لال کے نومسلم بھائی کی شدھی

لالہ دیوی سہائے جن کے مسلمان ہو جانے پر مسلمانوں نے بہت سے جوڑے اشتہارات دئے تھے۔ اور مسلمان اخباروں میں لکھا گیا تھا۔ کہ سر شادی لال جی پر کئی لاکھ کا دعویٰ کیا جائے گا۔ وہ ٹھیک ایک مہینہ کے بعد اپنے ویدک دھرم میں واپس آگئے ہیں۔ کیونکہ ۱۴ ستمبر ۱۹۳۴ء کو دہلی میں ان کو مسلمان بنایا گیا تھا۔ اور ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو ریواڑی میں انہیں شدھ کیا گیا۔ انہوں نے اپنی داستان بھرے جلسہ میں اس طرح سنائی۔ کہ :-

"مجھے ریواڑی کے کئی مسلمانوں نے کئی طرح کے سبز باغ دکھلا کر دہلی میں لے جا کر مسلمان بنا دیا۔ اور ریواڑی میں واپس لا کر کئی آدمیوں کے نام بتلائے۔ کہ میں ان کے برخلاف تھانہ میں اطلاع دوں۔ کہ مجھے ان سے خطرہ ہے۔ لیکن میں ان میں سے کئی آدمیوں کو جانتا بھی نہ تھا۔ اور نہ میں جھوٹی رپورٹ دینے کے لئے تیار تھا۔ اس لئے مجھے دہلی بھیج دیا گیا۔ وہاں مجھے کھانے کے لئے پھل دئے جاتے تھے۔ اور مجھ پر پہرہ رہتا تھا کہ میں کسی ہندو کو نہ ملوں۔ چار پانچ دن کے بعد مجھے وہاں سے مصوری جو غازی آباد کے نزدیک ہے بھیجا گیا۔ وہاں مجھے دوپہر کو تو روٹی دال ملتی تھی۔ لیکن شام کو وہ گوشت کھلانا چاہتے تھے۔ لیکن میں گوشت کھانے کے لئے تیار نہ تھا۔ اس لئے وہاں سے میں دہلی چلا آیا۔ دہلی میں آ کر مجھے زیادہ ٹھہرانا مناسب نہ سمجھا۔ اس لئے نظام الدین بھیج دیا گیا۔ نظام الدین بھی میں کچھ دن ٹھہر کر پھر دہلی لوٹ آیا۔ یہاں بھی مجھے گوشت کھانے کی پریرنا کرتے تھے۔ لیکن میں شروع سے اس کا عادی نہ تھا۔ اور نہ اس وقت کھانا چاہتا تھا۔ دہلی میں ٹھہرانا مناسب نہ سمجھ کر مجھے کہا گیا۔ کہ آپ دہلی سے باہر کہیں نہیں رہتے ہیں؟ میں نے کہا۔ کہ وہ جگہ میرے انوکول نہیں ہے۔ اور جو میرے ساتھ کچھ وعدے کئے گئے تھے۔ ان کی بھی پول کھل گئی۔ آخرکار انہوں نے مجھے کہا کہ ہم آپ کو مکہ میں بھیجتے ہیں۔ آپ حج کر آئیں۔ میں جانے کے لئے تیار نہ تھا۔ کیونکہ اس عمر میں اور صحت بھی اچھی نہ ہونے پر میں جانا مناسب نہ سمجھتا تھا۔ اس لئے جب انہوں نے بہت زور دیا۔ میں اس مکان سے نکل کر اپنے لڑکے کے پاس جو دہلی میں ہی دکان کرتا ہے۔ آیا۔ اور اسے سب حالات بتلائے اس نے کہا۔ کہ اگر آپ کی مرضی جانے کی ہے۔ تو آپ بے شک جائیں۔ اگر آپ پھر واپس آنا چاہتے ہیں۔ تو ہم لینے کے لئے تیار ہیں۔ اس طرح واپس آنے کا نشچے ہونے پر میں وہاں سے سرائے روہیلہ میں جو کہ دہلی کا ایک محلہ ہے۔ اپنے داماد کے پاس آ گیا۔ اس پرکار میں ۱۹ دن مسلمانوں میں رہا۔ اور دس دن سرائے روہیلہ میں :-

میں جہاں کہیں مسجدوں میں رہا۔ وہاں جو مسلمان ملتے تھے۔ وہ میرا ہاتھ چومتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ آپ کافروں کو چھوڑ کر اسلام میں آ گئے ہیں۔ اب آپ کو بہشت میں بھیجا جائے گا۔ اس کے علاوہ دہلی میں ہندو عورتیں بھی اور دوسری جگہوں پر مسلمان عورتیں پانی لے کر اس پر منتر پڑھوانے کے لئے آیا کرتی تھیں۔ مجھے کوئی آیت نہ آتی تھی۔ اور نہ مجھے کلمہ ہی یاد تھا۔ مجھے کلمہ یاد کروانے کے لئے کئی بار کوشش بھی کی گئی۔ لیکن میں اسے اچھی طرح یاد نہ کر سکا۔ اس لئے میں گائتری کا منتر پڑھ کر انہیں وہ پانی لوٹا دیتا تھا۔

اس شدھی کے موقع پر شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ اور پنڈت رام چندر جی پروہت آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی باہر سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان کے علاوہ ریواڑی کے نزدیک کے مواضعات کے بھی کئی سجن شامل تھے۔ شہر ریواڑی کے آریہ سماجی۔ سناتن دھرمی اور جینی سبھی قسم کے ہندو اس سنسکار کے موقع پر شامل تھے۔ شدھی سنسکار ریواڑی کے مشہور تالاب برہم گڑھ پر کیا گیا۔ سب حاضری تین چار ہزار کے قریب ہوگی۔ لوگ وقتاً فوقتاً "ویدک دھرم کی جے" "مہرشی دیانند کی جے" اور "سناتن دھرم کی جے" کے نعرے لگاتے تھے۔

شدھی سنسکار ہو جانے پر ان کی برادری کے جو بزرگ تھے۔ انہوں نے انہیں چھاتی سے لگایا۔ اور کہا۔ کہ آپ کوئی فکر نہ کریں۔ ہم آپ کو ویسا ہی سمجھتے ہیں۔ جیسا پہلے سمجھتے تھے۔ اس موقع پر شری سوامی جی اور پنڈت رام چندر جی کے ویاکھیان اور مہاشہ چھجو رام جی پریمی کے بھجن ہوئے۔ کارروائی ساڑھے سات بجے صبح سے شروع ہو کر گیارہ بجے قبل دوپہر کو سماپت ہوئی :-

پرکاش لاہور

۵- کارتک سمت ۱۹۹۱

سبھا کی اردھ شتابدی!

اس سلسلہ میں میں نے کئی مضامین لکھ کر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اور اس کے لئے ایک سکیم بھی آریہ جنتا کے سامنے پیش کی ہے۔ میں نے خود بھی اور "پرکاش" کے سمپادک مہودیہ نے بھی اس سکیم کے متعلق پرجا کی رائے طلب کی ہے۔ لیکن اس وقت تک کسی نے بھی اس پر ٹیکا ٹپنی نہیں کی ہے۔

۱۴ اکتوبر کی میٹنگ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا نے ایک اور قدم آگے اٹھایا ہے۔ شتابدی کے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ایک سمتی کی آیوجنا کی ہے۔ جس کا پردھان بننے کے لئے مجھے آگیا کی گئی ہے۔ اب اس کام میں زیادہ تاخیر نہیں ہونی چاہئے۔ پنجاب کے سب آریہ سماجیوں کو اس کام میں یک جہتی سے لگ جانا چاہئے۔ میں آریہ جنتا کا پرانا سیوک ہوں۔ اور ابھی تک آریہ جنتا نے مجھے کبھی مایوس نہیں کیا۔ اس کی وجہ محض یہ ہے کہ میں آریہ جنتا کی نبض کو پہچانتا ہوں۔ اور میری تحریریں اور تقریریں آریہ جنتا کے خیالات اور جذبات کی ترجمانی ہی کرتی ہیں۔ یہ بھی میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ دھن سنگرہ کے کام کو آرمبھ کرنے سے پہلے اردھ شتابدی کی کوئی سکیم باقاعدہ منظور ہو کر پرجا کے سامنے آنی چاہئے۔ میری جو تجویز تھی۔ وہ جنتا کے سامنے رکھی جا چکی ہے۔ مختصراً وہ یہ ہے کہ شتابدی کے ایک سنگھ کی بنیاد رکھی جائے۔ جو سبھا کے ادھین پورن سوراجیہ کو پراپت کرتا ہوا ویدک دھرم پر چل کر زندگی بسر کرے۔ نئے ساہتیہ کی اتپتی اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سنستھاؤں کے سنچالن کا کام کرے۔

اس سنگھ میں ایسے نوجوان شامل ہوں۔ جن کا جیون تیاگ اور تپسیا کا نمونہ ہو۔ اس کے علاوہ ایک بان پرستھیوں کا سنگھ بننا چاہئے۔ جو کامیاب دکانداروں، منتظموں اور پربندھ کی شکتی رکھنے والے ودوانوں پر مشتمل ہو۔ جو گرہستھ کے کام کو چھوڑ چکے ہوں۔ اور اپنے تجربہ، انتظامی قابلیت، بیوپار بدھی اور ویوہار کشلتا کا پورا فائدہ سارو جنک سیوا کے کاموں کو پہنچانا چاہتے ہیں۔ دونوں سنگھوں میں شامل ہو سکنے والے ویکتی میرے دھیان میں ہیں۔ دوسرے سنگھ کے لئے کسی فنڈ کی ضرورت نہیں۔ وہ بان پرستھی یا تو اپنے بال بچوں کے سر پر گزارہ کریں گے۔ یا ان کی روٹی اور کپڑے کا معمولی خرچ وہ سنستھا برداشت کرے گی۔ جس میں وہ کام کریں گے۔

پہلے سنگھ میں چونکہ زیادہ تر نوجوان ہوں گے۔ اس لئے ان کے اور ان کی سنتان کے پالن پوشن کے لئے فنڈ کی ضرورت ہے۔ میرا وچار ہے۔ کہ گورو کل کانگڑی کے جلسہ تک اردھ شتابدی کے کام کی سکیم معہ تفصیل کے شائع ہو جانی چاہئے۔ اور اس کے بعد بھی سنگرہ کا کام بڑے زور شور سے شروع ہو جانا چاہئے۔ آریہ پرجا کا سارا دھیان اردھ شتابدی تک کیول اسی کام میں لگ جانا چاہئے۔ اور سب کام اتنے عرصہ کے لئے معطل کر دئے جائیں۔ لاہور سماج کے اتسو تک جو بھائی کوئی سکیم پیش کرنا چاہتے ہیں۔ یا کوئی صلاح بتلانا چاہتے ہیں۔ وہ میرے پاس بھیج دیں۔ تاکہ میں سب تجویزیں اردھ شتابدی سمتی اور انترنگ سبھا کے سامنے رکھ سکوں۔

اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ سماجوں کو گوروکل کے اتسو تک اس سمبندھ میں کوئی کام نہ کرنا چاہئے۔ ہر ایک سماج کو فی الفور اپنی جنرل سبھا کی میٹنگ بلا کر ایک اردھ شتابدی کمیٹی بنا دینی چاہئے۔ جو اس سمبندھ میں پروپیگنڈہ اور دھن سنگرہ کا کام ابھی سے شروع کر دے۔ ان کمیٹیوں کی سوچنا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر میں پہنچتی رہنی چاہئے۔ جو بھائی اردھ شتابدی کے لئے دھن اکٹھا کرنے یا پروپیگنڈہ کرنے کے لئے اپنی سیوا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو دے سکتے ہوں۔ وہ میرے ساتھ پتر ویوہار کریں۔ میں گیا گوروکل کے اتسو کے بعد مستقل رہائش اردھ شتابدی تک لاہور تیار رکھنے کا وچار کر رہا ہوں۔ لیکن فی الحال میرے ساتھ پتر ویوہار ڈیرہ دون کے پتہ پر ہی ہونا چاہئے۔ جیسا کہ میں نے سرگودھا کے بھاشن میں کہا تھا۔

"روپیہ اکٹھا کرنے سے ادھک آوشیک بات یہ ہے۔ کہ اس اردھ شتابدی کے اوسر پر پنجاب کی آریہ جنتا میں ایک نئی لہر اتپن ہو جائے۔ جس سے ہمارے جیون ادھک پوتر، دھرم اور سلیقہ سے ادھک پریم کرنے والے۔ ویدک دھرم کے پرچار کے لئے ادھک قربانیاں کرنے والے بن جائیں۔ اپنے بھیتر ایسی بھاونائیں جگانے سے ہی آپسی وشیش سمارو ہوں کی اصلی سپھلتا ہونی چاہئے۔ ہمیں بھی اپنی سبھا کی اردھ شتابدی کو اصل میں سپھل بنانا چاہئے۔"

جیسا کہ میں پہلے کئی بار لکھ چکا ہوں۔ آریہ سماج کے اندر جہاں اس کی توسیع ہوئی ہے وہاں کئی نقائص بھی آ گئے ہیں۔ کچھ نقائص تو ہمارے جیونوں میں ہیں۔ اور کچھ ہمارے سنگٹھن میں۔ اس پرو کا فائدہ اٹھا کر دونوں کار کے نقائص کو دور کرنا چاہئے۔ پرمھو بھگتی کی طرف زیادہ دھیان دینے کی ضرورت ہے۔ آریہ سماج کے اندر کوئی استری پرش ایسا نہ رہنا چاہئے۔ جو دونوں وقت سندھیا نہ کرتا ہو۔ دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی ریل گاڑی میں بھی سندھیا کر لیا کرتے تھے۔ ایسے بہت سے آریہ سماجی ہیں۔ جو کہ سندھیا کی طرف سے غافل ہیں۔ ان کو اپنی اس غفلت کو دور کرنا چاہئے۔ آریہ سماج مندروں میں بھی روزانہ ست سنگ شروع ہونا چاہئے۔ زیادہ اچھا تو یہی ہے۔ کہ یہ ست سنگ پراتہ کال ہی ہو۔ جیسا کہ سکھوں کے گوردواروں میں عام طور پر ہوتا ہے۔ کوئٹہ، سرگودھا اور انبہ کیمپ آریہ سماجوں میں روزانہ ست سنگ ہوتا ہے۔ لیکن جہاں لوکل حالات پراتہ کال کے ست سنگ کی اجازت نہ دیں۔ وہاں ست سنگ سائینگ کال کو ہی ہو جایا کرے۔ لیکن ہونا ضرور چاہئے۔

آریہ سماج کے سنگٹھن میں سب سے بڑا نقص یہ آ گیا ہے۔ کہ بہت سے لوگ شلک نہ دے کر سبھا سد ہونے کا اعلان کر دیتے ہیں۔ یہ خرابی اس اردھ شتابدی میں سرودا ہٹ جانی چاہئے۔ کیونکہ یہ آریہ سماج کی سفید چادر پر ایک بدنما دھبہ ہے۔ اس معاملہ میں میرا احساس کتنا گہرا ہے۔ یہ میں نے سرگودھا میں بتلا دیا تھا۔ میں آشا کرتا ہوں۔ کہ جس بھیانک نقص کی طرف میں نے اشارہ کیا تھا۔ اس کو اٹھانے کی ضرورت ہی نہ پڑے گی۔

استریوں میں ویدک دھرم کا پرچار زور شور سے ہونا چاہئے۔ اور شتابدی سے پہلے ہی کسی آریہ پریوار میں بھی کوئی غیر آریہ سماجی دیوی نہیں رہنی چاہئے۔ گوروکل شکشا پرنالی رشی دیانند کی بھینٹ میں بھارت کی شکشا سمسیاؤں کا ایک مانیہ حل ہے۔ یہ ہمارے لئے شرم کی بات ہے جبکہ ہم لوگ سنسار بھر کو گوروکل کی اور کھینچتے ہیں۔ لیکن ہم میں سے کئی ایک کے لڑکے اور لڑکیاں گوروکل میں نہیں پڑھتیں۔ اس کلنک کو بھی دھو دینا چاہئے۔ گوروکلوں میں پڑھنے کے لائق جن آریہ بچوں کی آیو ہو۔ وہ لڑکے اور لڑکیاں اس اردھ شتابدی سے پہلے گوروکل میں پہنچ جانی چاہئیں۔

یہ سب کام سال بھر لگاتار کرنے کے ہیں۔ اور اگر یہ اردھ شتابدی کے موقعہ سے پہلے تکمیل کو نہ پہنچیں گے۔ تو کبھی نہ پہنچیں گے۔ اس لئے آریہ پرشوں کو ابھی سے کٹی بدھ ہو کر ان سب کھیتروں میں کام شروع کر دینا چاہئے۔ یہ سب کام ہونے ہیں۔ ان کو آسانی سے دیکھ سکنے کا ایک مانیہ سادھن یہی ہے۔ کہ آریہ سماجوں کے منتری مہودے ساودھان ہو جائیں۔ اور اس سمبندھ میں جب جب ضرورت ہو۔ مجھ سے صلاح لیتے رہیں۔ شاید کچھ دیر کے بعد میں ایک فارم چھپوا لوں۔ اور ماہواری رپورٹیں اس سمبندھ میں آریہ سماجوں سے منگواؤں۔ جب تک آریہ سماجیں آریہ پرتی ندھی سبھا کو پورن سہیوگ نہ دیں گی۔ تب تک اس کام کو خوش اسلوبی سے سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔ اس وشے پر زیادہ تفصیل سے اگلے ہفتہ لکھوں گا۔ (اوم شم)

(آچاریہ) رامدیو

مہاراج نتھورام ریلیف فنڈ

سندھ پرانت کے مشہور سرکردہ اصحاب نے اپنی دستخطی ایک اپیل شائع کر کے ہندو جنتا سے پرارتھنا کی ہے۔ کہ وہ شہید دھرم مہاراج نتھورام جی کے بوڑھے والدین کی مدد کریں۔ اور اس کام کے لئے جو سنٹرل کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ اس کی سہایتا کر کے شہید اکبر کے پرتی اپنا کرتویہ پالن کریں۔ کمیٹی مذکور کا یہ وچار ہے۔ کہ مہاراج نتھورام جی کے پتا کو پانچ ہزار روپے دے دئے جائیں۔ چونکہ سورگیہ کے جام شہادت نوش کرنے سے اس کے بردھ ماتا پتا بے سہارا رہ گئے ہیں۔ اس لئے ہر ایک ہندو کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس بھلے کام میں حصہ لے کر سہایتا دیں۔ تاکہ سورگیہ کو شہید کرنے والے یہ نہ سمجھ سکیں۔ کہ انہوں نے مہاراج نتھورام کو قتل کر کے اس کے بردھ ماتا پتا کو ایسی سزا دی ہے۔ جسے وہ تاحیات یاد رکھیں ؛

ناکافی معافی

روزانہ "سیاست" لاہور نے اپنے ۱۳ ستمبر کے پرچہ میں "رشی کے اغوا" کے عنوان سے جو نظم شائع کی تھی۔ اس کے خلاف ہندو جگت نے جس زور سے پروٹسٹ کیا تھا۔ اس کو دیکھ کر جہاں پنجاب گورنمنٹ نے اخبار مذکور کے پرنٹر و پبلشر سے ضمانت طلب کی۔ وہاں سید حبیب صاحب مالک اخبار نے اظہار معذرت کر کے اپنی خلاصی کرانی چاہی لیکن چونکہ اظہار معذرت میں بھی شرنمتی گرو دیوی جیسی پتی برتا استری پر ایک نامناسب Reflection ڈالا گیا ہے۔ اس لئے آریہ جگت سید صاحب کے اظہار معذرت کو غیر تسلی بخش قرار دینے پر مجبور ہے۔ اور جب تک سید صاحب اپنے اس اتہام کو جو کہ انہوں نے شرنمتی کے کیریکٹر پر لگایا ہے۔ غیر مشروط طور پر واپس نہ لیں۔ آریہ جگت ان کی معافی کو ناکافی اور غیر تسلی بخش سمجھنے پر مجبور ہوگا۔ اور اس وقت تک مطمئن نہیں ہوگا جب تک وہ مذکورہ اتہام کو واپس لے کر اپنی سابقہ غلطی کی پوری پوری تلافی نہ کریں ؛

آچاریہ رامدیو جی سے انٹرویو

حیدرآباد (دکن) سے واپسی پر وہاں کے حالات کے متعلق ہم نے شری آچاریہ رامدیو

آپ پردھان سارو دیشک سبھا ہے جو انٹرویو کیا ہے۔ وہ کسی اور جگہ اسی پرچہ میں درج کیا گیا ہے۔ اس انٹرویو میں آچاریہ جی نے ریاست حیدرآباد کے منتریوں کے متعلق جس مغالطہ فہمی کا اظہار کیا ہے۔ وہ تب تک بے معنی ہے۔ جب تک ریاست شری پنڈت رام چندر جی دہلوی کے متعلق اخراج کا حکم واپس لے کر آریہ جگت کو تسخیر قلوب کا پورا پورا ثبوت نہیں دیتی۔ اور آئندہ کے لئے اپنی پولیس کو ایسی ہدایات جاری نہیں کرتی۔ جن کو عملی جامہ پہنتے ہوئے دیکھ کر ایک آریہ یہ نتیجہ نکال سکے۔ کہ واقعی حیدرآبادی پولیس کا

ہوئے ان کے مناسب سمارک تیار کریں۔ بھلا ہو کراچی آریہ سماج کا کہ اس نے شہید مہاراج نتھورام جی کی یاد میں ان کا بلیدان بھون تیار کرنے کا نشچے کیا ہے۔ لاہور میں مہاشہ راجپال جی شہید ہوئے۔ لاہور کے آریہ سماجیوں نے آج تک ان کا کوئی سمارک تیار نہیں کیا۔ حالانکہ اس امر کی بڑی بھاری آوشیکتا محسوس ہو رہی ہے۔ کہ نہ صرف مہاراج نتھورام کا بلیدان بھون تیار کیا جائے۔ بلکہ آج تک جتنے آریہ ویر آریہ سماج کے لئے اپنے آپ کو قربان کر چکے ہیں۔ ان کے مناسب سمارک بنائے جائیں۔ تاکہ آنے والی نسلیں ان شہیدوں کے سماروں کو دیکھ کر فخر سے اپنا

دینے والے پشوؤں کی ہتیا کی جاتی ہے کیا ہی اچھا ہو۔ اگر ساری ہندوستانی ریاستیں اپنے علاقہ میں دودھ دینے والے جانوروں کی ہتیا کو خواہ مذہب کے نام پر ہی کی گئی ہو۔ ممنوع قرار دیدیں۔ اور اس طرح ملک کی Animal Wealth کو تباہی سے بچانے میں مددگار بنیں ؛

ہریجنوں کو زریں مشورہ

لاجپت رائے ہال میں ہریجن سیوا سنگھ کے پہلے سالانہ جلسہ کی صدارت کے فرائض ادا کرتے ہوئے شری لالہ سائیں داس جی سابق پرنسپل دیانند کالج لاہور نے فرمایا۔ کہ سیکرٹری صاحب نے اپنی رپورٹ میں بیان کیا ہے۔ کہ کٹر ہندوؤں نے ہریجنوں کے لئے مندر کھولنے سے انکار کر دیا ہے۔ ہریجن اگر مندروں میں پوجا کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں ایسے کٹر ہندوؤں کے سامنے سر نہ جھکانا چاہئے اور نہ بھیک مانگنی چاہئے۔ بلکہ خود مندر تیار کرنے چاہئیں۔ لالہ جی کا مشورہ ایک لحاظ سے تو زریں ہے۔ کیونکہ اس سے ہریجنوں میں خود اعتمادی اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کٹر ہندوؤں نے ہریجنوں کے منہ پر مندروں کا دروازہ بند کرنے کی جو پالیسی اختیار کی ہے۔ اس کی کسی بھی حالت میں حوصلہ افزائی کی جائے۔ اور ہریجنوں کو یہ کہنے کا موقع دیا جائے۔ کہ ہندو مندروں کے داخلہ کے متعلق ان کو مساوی باعزت حقوق دینے سے انکار کرتے ہیں ؛

"پرکاش" کے پریمیوں کے لئے

ایک ہفتہ اور۔ اور پھر "پرکاش" کا "رشی دیانند انک" جب پریم نومبر کی تاریخ ثبت ہو گی۔ آپ کی سیوا میں حاضر ہو جائے گا۔ لیکن بیشتر اس کے کہ یہ انک اپنے پریمیوں کی سیوا میں حاضر ہو۔ وہ ان سے یہ پوچھنے کا حق رکھتا ہے۔ کہ انہوں نے اس کے لئے کیا کیا ہے؟ اس کے لئے کتنے آرڈر بھیجے ہیں۔ اور اس کے دائرہ اشاعت کو وسیع کرنے کا کیا یتن کیا ہے۔ اگر اس بارہ میں ابھی تک آپ نے اپنے کرتویہ کا پالن نہیں کیا۔ تو اس سپتاہ میں وشیش یتن کر کے گزشتہ تساہل کی تلافی کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ آپ کا پیارا "پرکاش" یہ دعوے کر سکے۔ کہ اس کے پریمی اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اور اگر دوسرے موقع پر کبھی کوتاہی بھی کر دیتے ہیں۔ تو "دیانند انک" کے موقع پر اپنے آچاریہ کے پرتی اپنی شردھانجلی کا اظہار کرنے کے لئے اپنی شکتی سے بڑھ کر پریم کا پرچے دینا اپنی آوشیک سمجھتے ہیں ؛

دل اور ذہنیت بدل چکی ہے۔ اور اس نے قبل ازیں ریاست کے اندر ویدک دھرم کے پرچار کے راستہ میں جو رکاوٹیں حائل کی ہوئی تھیں۔ آئندہ کے لئے ان پر بضد نہیں ہوگی۔ اور آریہ پرچارکوں سے ویسا ہی سلوک روا رکھے گی۔ جیسا کہ مسلم علماء سے آج تک روا رکھتی آئی ہے ؛

شہیدوں کے سمارک

وہ جاتی اور مذہب زندہ رہنے کے قابل ہے۔ جو اپنے شہیدوں کی یاد کو تازہ رکھتا ہے۔ اور اس پر ہمیشہ شردھا کے پھول چڑھانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ آریہ سماج اپنے جنم سے کئی ویروں کو دھرمیوں کے ہاتھوں شہید کرا چکا ہے۔ ان شہیدوں کا خون یہ تقاضا کرتا ہے۔ کہ آریہ سماجی ان کی یاد کو تازہ رکھتے

سر بلند کر سکیں۔ اور یہ کہنے کے لئے مجبور نہ ہوں کہ ان کے پوروج اپنے ویروں کی قربانیوں کو یونہی فراموش کر دیا کرتے تھے ؛

جانوروں کی قربانی ممنوع

گنگ (بہار اور اڑیسہ) سے بہ ہرش جنک سماچار موصول ہوا ہے۔ کہ براہمنوں کے ساتھ بحث مباحثہ کرنے اور سرکردہ ہندوؤں کی رائے لینے کے بعد رگھوگڑھ (اڑیسہ) کے حکمران نے ایک اعلان کے ذریعہ دیوتاؤں کے سامنے جانوروں کی قربانی ممنوع قرار دیدی ہے۔ اس کے سوائے جبل پور سے تار موصول ہوا ہے کہ لشکر (گوالیار) میونسپلٹی نے دودھ دینے والی بکریوں کے ذبح کرنے کی ممانعت کا حکم جاری کیا ہوا ہے۔ اور اس حکم کی خلاف ورزی میں ایک ویٹرنری ڈاکٹر کو بھی معطل کر دیا گیا ہے بھارت ورش کی یہ بدقسمتی ہے کہ یہاں دودھ

مسلم پریس کی اشتعال انگیزی

نصیر کے لالہ پالا سنگھ اور حیدرآباد کے سورگیہ مہاراج نتھورام جی کے شہید ہو جانے کے بعد مسلم پریس نے اپنی اندھی مذہبی عقیدت میں جس طرح مذہب کے نام پر قتل کے جرم کی کھلے بندوں حمایت کی ہے۔ اسے دیکھ کر حکومت وقت کو مجبوراً ادھر تو لاہور کے روزانہ "احسان" سے ضمانت کا مطالبہ کرنا پڑا ہے۔ اور ادھر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی نے وہاں کے اخبارات کو متنبہ کیا ہے کہ وہ مہاراج نتھورام کے قتل اور حکم سزا کے سلسلہ میں کوئی اشتعال انگیز مضمون شائع نہ کریں۔ خلاف ورزی کی صورت میں پریس ایکٹ کے ماتحت کارروائی کی جائے گی۔

جہاں ہم مذکورہ سرکاری انتباہ کو ضروری سمجھتے ہیں وہاں اتنا مزید اضافہ کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ جب تک اسلامی مسجدوں کے منبروں اور اسلامی جلسوں کے پلیٹ فارموں پر کسی قسم کی اشتعال انگیزی پابندی عائد نہ کی جائے گی

صدر پٹیل کی برسی

۲۲ر اکتوبر کو شری یت وٹھل بھائی پٹیل سابق صدر اسمبلی کو اپنی پیاری ماتر بھومی کو داغ مفارقت دیئے ایک سال ہو جائے گا۔ جب تک بھارت ورش میں لیجسلیٹو اسمبلی کا وجود قائم ہے۔ تب تک اس دیش کے واسیوں کو سورگیہ صدر پٹیل کی یادستاتی رہے گی۔ کیونکہ آپ بھارت کا سپوت تھا جس نے اسمبلی کی صدارت کے فرائض ادا کرتے ہوئے ہندوستانی سیاسی اور آئینی تسمت کے مالک گورے افسران بالا کو جن پر امپیریلزم کا بھوت سوار تھا کئی بار ناکوں چنے چبوا کر ہندوستانی قوم کی آئین پسندی کا عملی ثبوت دیا تھا اور ببانگ علے الاعلان بتلا دیا تھا۔ کہ اگر بھارت کو سوراج پراپت ہو جائے۔ تو وہ ایک آزاد جمہوریہ کا ایک ایسا بہترین صدر پیش کرنے کے قابل ہے۔ جس کا مقابلہ کرنے کے لئے کسی مغربی ملک میں سامان نہیں ہے صدر پٹیل کی پہلی برسی آ رہی ہے۔ بمبئی تو اپنے سپوت کی برسی کو پوری شان سے منا کر اپنی سعادت مندی کا ثبوت دے گا لیکن صدر پٹیل کی برسی باقی دیش سے بھی کچھ تقاضا کرتی ہے۔ اور یہ تقاضا اس طرح پورا ہو سکتا ہے۔ کہ سارے دیش کے اندر اس برسی کو پوری شان سے منایا جائے۔

[illegible]کی مرمت کرنے والا گریجویٹ

[illegible] سے تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ [illegible] اکتوبر کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ... سے ایک نوجوان کو جس کے پاس بی۔ اے کا ڈپلومہ تھا۔ [illegible] کی مرمت اور پالش کا سامان تھا۔ [illegible] بیان کیا ہے۔ کہ میں سنہ ۳۱ء سے ۵ سال تک [illegible] بیکار رہ کر اپنی زندگی کو گھلا ڈالا۔ [illegible] ملازمت کی درخواست دے کر [illegible] حاصل کی۔ لیکن بمبئی میں جوتوں کا کام [illegible] کر اب ڈیڑھ روپیہ روزانہ کما لیتا ہوں۔ [illegible] اس کام میں ذرا شرم محسوس نہیں ہوتی [illegible] آج کل میں ۶-۷-۲ روپیہ پیدا [illegible] اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ پبلک [illegible] کر دوں۔ کہ وہ اپنے بچوں پر جو تعلیمی [illegible] کر رہی ہے۔ اس کو روکے۔ اور [illegible] کام سکھلائے۔

[illegible] موجودہ تعلیم نے ہمارے اکثر نوجوانوں [illegible] کر کے چھوڑا۔ اور ہم نے کوتاہ اندیشی [illegible] کیا۔ اور اپنی آئندہ نسل کی زندگی کو تلخ بنایا۔ اگر ہم شروع سے ہی موجودہ تعلیم کے ساتھ ساتھ صنعتی تعلیم پر زور دیتے۔ تو اس کی بدولت ہمارے نوجوان جہاں بیکاری سے بچتے۔ وہاں اپنے لئے روزی کا سامان بھی مہیا کر سکتے۔

ایک ڈاکو کا کھلا چیلنج

دہلی کے اخبار "ریاست" کی تازہ اشاعت میں گوالیار کے مشہور ڈاکو ڈونگر کا ایک مبینہ خط شائع ہوا ہے۔ خط میں ڈاکو پولیس کو کھلا چیلنج دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ:۔

"جب تک ہم دونوں بھائی زندہ ہیں ہم کو کوئی گرفتار نہیں کر سکتا۔ اگر ایک لاکھ پولیس بھی آ جائیں۔ اور سنتر لاکھ پولیس بھی ایسے سپرنٹنڈنٹ پولیس مہاراجہ دھولپور بھی ہمیں زندہ گرفتار نہیں کر سکتے۔ ہمارا دس ہزار روپیہ کا انعامی وارنٹ جاری ہوا۔ اور کوئی گرفتار نہ کر سکا۔ ایک لاکھ کا انعام مقرر کر کے دیکھ لیں۔ کوئی بھی ہمیں زندہ ڈاکو گرفتار نہیں کیا جا سکتا"

ڈونگر صاحب کا چیلنج واقعی دلیرانہ ہے اور اس کی ہمت بھی واقعی لاثانی ہے لیکن کیا ہی اچھا ہوتا۔ کہ وہ اس ہمت اور دلیری کو خلق خدا کی خدمت کے لئے وقف کر دیتا۔ اور لوگوں کے مال و زر پر ڈاکہ ڈالنے کی بجائے عوام کے دلوں کو اپنی سیوا سے تسخیر کرتا۔ اور اپنے ہمعصروں سے خراج تحسین حاصل کرتا۔ موجودہ حالت میں جہاں وہ خود بھی اپنی سرگرمیوں کا غلط استعمال کر رہا ہے۔ وہاں پولیس کو غلط سمت میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے پر مجبور کر رہا ہے۔ جس کے لئے مناسب یہ ہے۔ کہ وہ رشی بالمیک کی مثال سے فائدہ اٹھا کر اپنی عاقبت بخیر کرے۔

کمیونل آوارڈ کے خلاف ایجیٹیشن جاری

حال ہی میں ناگپور میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر مونجے نے ایک پبلک جلسہ میں فرمایا۔ کہ چونکہ کمیونل آوارڈ ثالثی فیصلہ نہیں ہے۔ بلکہ وزیر اعظم کا فیصلہ ہے۔ اس لئے ہندوؤں کو اس کے خلاف ایجی ٹیشن کرنے کا حق ہے۔ اور کسی شخص کو اس بات کے متعلق غلط فہمی نہیں رہنی چاہیئے۔ کہ ہماری جنگ مسلمانوں کے ساتھ نہیں ہے۔ بلکہ برطانوی گورنمنٹ کے خلاف ہے جس نے فرقہ دارانہ اتحاد کی کوششوں کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیا۔

ڈاکٹر صاحب کو کمیونل آوارڈ کے سلسلہ میں حکومت کے خلاف جو شکایت ہے۔ وہ تب ہی کوئی معنی رکھ سکتی ہے۔ اگر وہ ہندوؤں کی اس بارہ میں بھی رہنمائی کریں۔ کہ ان کے نمائندے معاہدہ لکھنؤ کے زمانہ سے مسلمانوں کی جو نازبرداری کرتے آئے ہیں۔ وہ نہ صرف ان کو سخت مہنگی پڑ رہی ہے۔ بلکہ آئندہ بھی مہنگی پڑتی رہے گی۔ اور اس وقت تک مہنگی پڑنے سے نہ رکے گی۔ جب تک کہ سارا ہندو جگت اس کے زہریلے جراثیم کا سرو ناش کرنے پر تل نہ جائے گا۔ اور اسے فنا کر کے دم نہ لے گا۔ بدقسمتی کی یہ بات ہے۔ کہ کانگرس نے ان جراثیم کی حوصلہ افزائی میں حد سے زیادہ حصہ لیا ہے۔ اور ابھی تک وہ اپنی اس عادت کو ترک کرنے کے لئے تیار نہیں۔

کانگرس سے علیحدگی کا اعلان

آخر کار مہاتما گاندھی نے کانگرس سے علیحدگی کا پبلک اعلان کر دیا۔ اپنے اعلان میں آپ نے اپنی علیحدگی کی وجوہ بیان کی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چونکہ بعض اہم معاملات کے متعلق آپ کا اپنے ساتھیوں سے بنیادی اختلاف ہے۔ اس لئے آپ کانگرس میں رہنا اسے تقویت پہنچانے کی بجائے اس کی کمزوری کا باعث سمجھتے ہیں۔ اہم معاملات کی تشریح کرتے ہوئے مہاتما جی اپنے اعلان میں لکھتے ہیں۔ کہ بہت سے کانگرسی ہمیشہ کھدر پہننے کی عادت ڈالنے کے متعلق کلاز کو زیادہ سخت اور ناقابل عمل اور ووٹ دینے کے لئے سوت کاتنے کی شرط کو ضروری قرار دینے کے خلاف ہیں۔ اور وہ یہ بھی نہیں چاہتے۔ کہ کانگرس کریڈ میں پر امن اور جائز طریقوں کے لئے جو الفاظ ہیں۔ ان کی جگہ ستیہ پر مبنی اور عدم تشدد الفاظ کو دی جائے۔ مہاتما جی نے جن وجوہ کو اہم قرار دیا ہے۔ ممکن ہے وہ آپ کے خیال میں اہم ہوں لیکن سیاسی لحاظ سے وہ اتنی اہم نہیں ہیں۔ کہ ان کی بناء پر آپ کانگرس سے ایسے موقع پر علیحدہ ہو جاتے۔ جبکہ اسے آپ کی رہنمائی کی اشد ضرورت ہے۔ اس قسم کا اعلان کرنے سے پہلے مہاتما جی کو اتنا سوچنا چاہیئے تھا۔ کہ جس طبقہ کی وہ آج تک سیاسی لحاظ سے رہنمائی کرتے رہے ہیں۔ وہ آئندہ کسی کی رہنمائی کو اپنے لئے باعث شرف تصور کرے گا۔ اور اس کو سر ماتھے پر رکھنا قبول کرے گا۔ بہتر ہوتا۔ کہ مہاتما جی علیحدگی کا اعلان کرنے سے پہلے اپنے جانشین کے معاملہ پر بھی غور کر لیتے۔ اور پھر کوئی قطعی فیصلہ کرتے۔

سلطان مالدیو کی معزولی

مالدیو کا ٹاپو بحیرۂ عرب میں واقع ہے۔ اور حکومت ہند کے ماتحت ہے۔ جہاں سلطان کو وراثت کی بناء پر منتخب کیا جاتا ہے۔ اس دویپ میں حال ہی میں ایک عظیم انقلاب رونما ہوا۔ اور جس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ سابق سلطان کو معزول ہونا پڑا۔ انقلاب میں نہ صرف معزول شدہ سلطان کے بھتیجے شاہزادہ عزیز الدین کا ہاتھ ہے۔ بلکہ اس میں اس کے ۲۳ ملازم اور رسالت دیگر اشخاص بھی شامل ہیں۔ ادھر معزول شدہ سلطان کا واحد بھائی شاہزادہ محمد اسمعیل جو مسوری میں مقیم ہے۔ تخت کا دعویدار بننے کے لئے خم مار رہا ہے۔ اس سلسلہ میں مالدیو دویپ کی حکومت کے نمائندہ محمد عظیم سیلون سے جو انٹرویو کیا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ دویپ کے کانسٹی ٹیوشن کے مطابق پہلے شاہزادہ عزیز الدین کے کیس پر غور کیا جائے گا۔ سلطان مالدیو کی معزولی جہاں حکومت بالا تر کی خارجی حکمت عملی پر ایک دھبہ ہے۔ وہاں جزیرہ مالدیو کی داخلی پالیسی کی کمزوری کا برہنہ ثبوت ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ اس سلسلہ میں ایک جامع تحقیقات کی جائے۔ اور معزول شدہ سلطان کی جانشینی کا فیصلہ کرنے سے پہلے ان تمام اسباب کا قلع قمع کیا جائے۔ جن کی وجہ سے یہ غیر متوقع واقعہ عمل میں آیا ہے۔ تاکہ آئندہ ہندوستان کے پڑوس میں ایسے ناخوشگوار واقعات کا اعادہ نہ ہو سکے۔

لاجپت رائے سپتاہ"

سورگیہ پنجاب کیسری شری لالہ لاجپت رائے جی کا نروان دوس ۱۷ر نومبر کو منایا جانے والا ہے۔ اس سلسلہ میں "لاجپت رائے سپتاہ" سب کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۱۰ر نومبر سے ۱۷ر نومبر تک ہونے والے "لاجپت رائے سپتاہ" کو پوری شان سے منایا جائے۔ چونکہ شری لالہ جی کی زندگی کا ایک بیش قیمت حصہ آریہ سماج کی سیوا میں گزرا ہے اس لئے آریہ جنتا کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس سپتاہ کو اسی شان سے منائے جس کا لالہ جی کی مذہبی اور ملکی خدمات تقاضا کرتی ہیں۔ لالہ جی کی یاد اس لئے بھی ہمارے لئے باعث فخر ہے۔ کہ جہاں آپ پہلے مغربی طریقۂ تعلیم کے مداح تھے۔ وہاں آخری حصہ میں اس کی قباحتوں کو دیکھ کر اس کے خلاف جہاد کرنا اپنا فرض اولین تصور کرتے تھے اور اپنے جیون کے آخری ایام کو دیکھ کر یہ اشارہ ہونے لگ پڑی تھی۔ کہ اگر وہ کچھ عرصہ اور زندہ رہتے۔ تو ملک کو گروکل شکھشا پرنالی کا مداح بنا کر دم لیتے۔ اس لئے اس امر کی آوشیکتا ہے کہ سارا آریہ جگت ان کی یاد میں مذکورہ سپتاہ

ایڈیٹر "آنند" کو صدمہ

اخبار "آنند" لاہور سے یہ پڑھ کر ہمیں سخت دُکھ ہوا ہے۔ کہ پنڈت آنند بہاری بشکرنا ایڈیٹر "آنند" کے داماد پنڈت پرشوتم داس جی وزیر آبادی ۲۶ برس کی عمر میں ان کو داغِ مفارقت دے گئے ہیں اور اپنے پیچھے دو چھوٹے معصوم بچے اور جوان دھرم پتنی کو چھوڑ گئے ہیں۔ یہ سماچار ابھی لئے بھی وشیش طور پر دُکھدائی ہے۔ کہ ایڈیٹر "آنند" کی پران پیاری دھرم پتنی ۱۵ر جولائی ۱۹۳۱ء کو ان کو داغِ مفارقت دے کر سارے ٹبر کا بوجھ ان پر چھوڑ کر چلی بنی تھی۔ ایک طرف اپنے بے مادر بچوں اور دوسری طرف جوان بیوہ بیٹی کا کلیش آپ سہہ رہے ہیں۔ جو بڑے سے بڑے بوری دل انسان کو حوصلہ بھی پست کر دیتے ہیں۔ اس ناقابلِ تلافی صدمہ میں جہاں ہمیں ایڈیٹر "آنند" سے ہمدردی ہے۔ وہاں ہم الفیوری سے یہ پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ مرنگت آتما کو سدگتی پردان کریں۔ اور ان کے سمبندھیوں کو دھیریہ پردان کریں۔ تاکہ وہ اس صدمہ کو حوصلہ سے برداشت کر سکیں۔ اور ایشور اچھیا کے آگے سر خم کر سکیں۔ کیونکہ ایسے سمے میں صوائے صبر و ضبط کے اور کوئی چارہ ہی نہیں ہے ؛

مُسلم علماء سے ایک سوال

مولانا ثناء اللہ ایڈیٹر "اہلحدیث" امرتسر نے مسلم علماء کے ملاحظہ کے لئے ذیل کا مسئلہ درج کر کے ان سے اس پر غور کرنے کا مطالبہ کیا ہے:-

"مثلاً کسی مرد نے دوسرا نکاح کر لیا۔ جو پہلی عورت کو ناگوار ہے۔ لیکن مرد کا یہ کام موجب فسخ نہیں۔ مگر عورت اتنی بیزار ہے کہ وہ فسخ نکاح کرائے بغیر چین نہیں پاتی۔ ہمارے شہری احباب میں سے ایک کے گھر میں انہی دنوں میں ایسا ہی واقعہ پیش آیا ہے۔ صورت مذکورہ میں خلع کام نہیں دے سکتا۔ ہاں اگر بوقت نکاح یہ شرط لکھی ہو کہ اگر دوسرا نکاح کروں۔ تو بیبی کو طلاق بائن۔ اس صورت میں عورت آسانی سے علیحدہ ہو سکتی ہے"۔

("اہلحدیث" ۱۳ر اگست ۱۹۳۴ء)

ہمارا منشا اس سے یہ ہے کہ مسلم علماء اس پر غور و فکر کرتے رہے ہیں لیکن پیشتر اس کے کہ وہ کسی ناطق فیصلہ پر پہنچیں۔ ان کو ایسا کرتے ہوئے ان مسلم خاتونوں کی رائے ضرور لینی چاہئے۔ جو کہ اپنے خاوندوں کے نکاح ثانی کرنے پر بیزار ہوتی ہیں۔ اس طرح شاید کہ یہ سہولت ہوگی۔ کہ وہ مستورات کی جذبات کا بھی خیال رکھ سکیں گے۔ اور کوئی ایسا

فیصلہ نہ کریں گے۔ جس کے خلاف کبھی مسلم عورتوں کو بغاوت کرنے کی ضرورت پیش آئے ؛

فسخ نکاح

مسلمانوں کے اندر نکاح کا مسئلہ بھی ایک عجیب گورکھ دھندا پیش کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو ذیل کا سوال وجواب :-

س ۲۵۳ ۔ بکر نے اپنی لڑکی کا نکاح گھر سے باہر جاکر کر دیا۔ جس کے اس کی بیوی کو بھی علم نہیں۔ بوقت نکاح لڑکی نابالغہ تھی۔ اب بالغہ ہے۔ اور اس نکاح پر ناراض ہے۔ لڑکی اور اس کی والدہ اور لڑکی کا بھائی سب کے سب ناراض ہیں۔ کیا اس نکاح کو لڑکی فسخ کرا سکتی ہے؟

ج ۲۵۳ ۔ لڑکی نے بعد نکاح اگر کسی طرح سے منظوری نہیں دی۔ تو فسخ کرانے کا اس کو اختیار ہے۔ بحکم حدیث نبوی۔

ہمارے مسلمان دوست یونہی فسخ نکاح کے گورکھ دھندے میں پڑے رہتے ہیں۔ اگر وہ شرعاً ہی ایک نابالغہ کے نکاح کو جائز قرار دیں۔ تو پھر ان کو ایسی کاوش سے دو چار نہ ہونا پڑے اور نہ ایک عورت کو مختلف خاوندوں کے منہ دیکھنے کی ترغیب سے تکنا پڑے ؛

مہاشہ ستیہ دیو کا اخراج

معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے آجکل پوبارہ ہیں۔ وہ خواہ کیسی ہی بیہودہ بات کے لئے ایجی ٹیشن کریں۔ فوراً ان کی آواز بڑے بڑے کانوں تک جا پہنچتی ہے۔ اور وہ اثر کر کے رہتی ہے جس سے غیر مسلموں کو یقین ہو جاتا ہے کہ ان کی عزت اور آبرو اب مسلمانوں کے رحم پر ہے۔

پچھلے دنوں جموں نواسی ایجی ٹیٹروں کی ایجنٹ پر مسلم اخبارات نے یوگ سنبھا کے مہاشہ ستیہ دیو جی کے خلاف وہ طوفان بے تمیزی مچایا کہ اس سے نہ صرف انگریزی حکومت بلکہ جموں دربار بھی کمپایمان ہو گیا۔ اور اس لئے یہی مناسب سمجھا کہ غریب ستیہ دیو کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جموں کی وساطت سے یہ حکم دے کہ وہ ایک ماہ کے لئے ریاست سے باہر نکل جائیں۔ حکم اخراج کے صدور کی بجائے اگر ایجی ٹیٹروں کی پوری پوری گوشمالی کی جاتی۔ تو اس کا زیادہ اچھا اثر ہوتا۔ اب اخراج کی خبر سن کر ہر ایک شخص کو یہی کہنا پڑتا ہے۔ کہ دیار جموں کے دماغ پر اس وقت مسلم نوازی کا بھوت سوار ہے۔ اور وہ ایسی بات کرنے کے لئے تیار ہے جس سے

مسلمان یہ سمجھ سکیں۔ کہ وہ ایجی ٹیشن کر کے اپنا ہر جائز اور ناجائز مطلب حاصل کر سکتے ہیں ؛

مسیحوں کی کثرت

ہمارے قادیان کے مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونے کا کیا دعویٰ کیا۔ کہ مرزائیوں نے یہ مشتہر کرنا شروع کر دیا کہ باقی نبی تو شاید ایک ایک کر کے آئے ہوں۔ لیکن مسیح نام والے نبی اس کثرت سے آئے ہیں۔ کہ ان کا شمار ہی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ قادیان کا سرکاری گزٹ "الفضل" لکھتا ہے۔ کہ :-

"حضرت ابراہیم علیہ السلام کہ وہ بھی مسیح تھے۔ حضرت مسیح ناصری اور مسیح محمدی اور بھی خدا جانے کتنے مسیح گزرے ہیں مگر سب جمالی رنگ میں تھے"۔

("الفضل" ۱۴ر اکتوبر ۱۹۳۴ء)

ممکن ہے۔ باقی مسیح جمالی رنگ میں ہوں۔ لیکن ہمارے قادیان کے مرزا صاحب کو یہ خاص خصوصیت تھی۔ کہ وہ جلالی رنگ میں تھے۔ کیونکہ خدا وند تعالیٰ نے ان کو گورنر جنرل بھی بنایا تھا۔ اور ان کے صاحبزادہ کو بھی کبھی کبھی کمانڈر انچیف بننے کا شوق چرایا جاتا ہے۔ اور وہ اسی میں اپنی نجات سمجھتے ہیں ؛

مسلم علماء کی قدر و قیمت

مسلمانوں کی باگ ڈور آج کل جن ملاؤں کے ہاتھ میں ہے۔ ان کے متعلق مسلمانوں کا معزز روزانہ "سیاست" ذیل کی سطور لکھتا ہے :-

"مسلمانوں کی بدقسمتی سے علماء سو کا مذاق اتنا فرد گندہ اور بیہودہ ہو گیا ہے۔ جسے دیکھ کر ہر مسلمان کو گھن آتی ہے۔ یہ لوگ اپنے ذاتی مصالح کی بناء پر جو جی میں آتا ہے۔ کہہ دیتے ہیں۔ نہ انہیں خدا اور رسول کی شرم ہے۔ نہ مذہب کا لحاظ نہ غیر اقوام کے طعن و تشنیع کا خوف تکفیر بازی ان کا دلچسپ مشغلہ۔ اس وقت جبکہ ہندوستان کی دیگر اقوام میدان سیاست میں نہایت سرگرمی سے گامزن ہیں۔ یہ علماء محض اپنے حلوے مانڈے کے لئے مسلمانوں کی طاقت کو پریشان اور منتشر کر رہے ہیں" ؛

("سیاست" ۱۴ر ستمبر ۱۹۳۴ء)

ادھر تو "سیاست" یہ فتویٰ دے رہا ہے ادھر قادیان کا بروزی نبی فرماتا ہے۔ کہ یہ "ذریعۃ البغایا" ہیں۔ گویا وہ ایسے نہیں

جن کے اخلاق کے متعلق کسی قسم کی اچھی رائے قائم کی جا سکے۔ کسی حالت میں ہمارے لئے یہ سخت مشکل ہے کہ ہم غیر مسلم ہوتے ہوئے ان علماء کے متعلق کوئی اچھی رائے رکھ سکیں ؛

قادیانیوں کے ہاں جشن

چوہدری ظفر اللہ خان وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے کیا ممبر مقرر ہوئے کہ چاروں طرف سے قادیانی انجمنوں نے اپنے امام کو مبارکباد کے تار بھیجنے شروع کر دئے۔ اور اس طرح جشن شادیانہ منانا شروع کر دیا۔ گویا آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی آمد کا مطلب پورا ہو گیا۔ اس جشن میں صرف اتنی کمی رہ گئی ہے۔ کہ قادیانی خلیفہ کو جو "کمانڈر انچیف" بننے کا شوق چرایا ہوا تھا۔ ابھی تک وہ پورا ہونے میں نہیں آیا۔ اگر وہ شوق بھی پورا ہو جائے۔ تو پھر قادیانی یہ تو فخر کر سکیں۔ کہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں ہمارے دو ممبر ہیں۔ اور ہندوستان پر اس وقت قادیانی پرچم لہرا رہا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ اس تقرر کی خبر سن کر جہاں اُن کے دوسرے غیر مرزائی مولویوں کے دل جلانے کے لئے کہا ہو۔

بڑھے چلو کہ خدا کو تمہیں بڑھانا ہے
وہ کہہ چکا کہ اعدا کو ہم گھٹائیں گے

ظفر علی ہو یا "اہلحدیث" یا "احسان" یہ کھاد گلشن احمدی بن کے آئیں گے

مولوی ظفر علی کھاد گلشن احمد بنا پسند کریں یا نہ کریں۔ کم از کم چوہدری صاحب کے وائسرائے کی کونسل میں جانے سے اتنا تو ثابت ہو گیا کہ یہ نفل حسین جس نے سارے پنجاب کو اپنی انگلی پر نچایا تھا۔ کھاد بن چکا ہے۔ اور گلشن احمد کی رونق کا باعث بن گیا ہے ؛

ہماری جسمانی و روحانی ترقی و پستی

جب ہمارا جسم صاف خون سے پر ہوگا۔ ہم ہر عالم تحقیق ترقی کی طرف ترقی کرتے جائیں گے۔ بحالت دیگر پستی اور زوال کی خوفناک غار موجود ہے۔ اس لئے خون اور منی کی جملہ خرابیوں کو دور کرنے کے لئے مصفی خون مقوی جریان احتلام اور سوزاک سے نجات حاصل کرنے کے لئے دل اور دماغ اور معدہ کو مضبوط بنانے کے لئے رج ہی سے مقویات مزاج عالم آہنگ گولیوں کا استعمال شروع کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف عہ۔ پانچ ڈبیاں للعہ۔ زندگی کے تمام خطرات سے بچنے کے لئے نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب "کام شاستر" بالکل مفت طلب فرمائیں۔

ویدیہ شاستری منی شنکر گوبندجی جامنگر والا
لاہور ایجنٹ۔ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی

"قادیانی نبی" کا "اسلام" سے انحراف

دشمن یونہی کہتے ہیں کہ مرزا قادیان زبان درازی سے کام لیا کرتے تھے۔ اور دشمنوں کو بے نقط سنایا کرتے تھے۔ حالانکہ سچ تو یہ ہے کہ مرزا صاحب پکے مومن تھے۔ اُن کی گالیاں بھی بیاہ یا نکاح والے چھند ہوتی تھیں کیونکہ ان کی زد بیرون محمدؐ پر پڑتی تھی۔

جب ڈپٹی آتھم کی موت کی پیشن گوئی کے غلط نکلنے پر مسلمان مولوی خوش ہوئے۔ تو ہمارے شیریں زبان مرزا صاحب نے ان کا دل بہلانے کے لئے ذیل کا چھند بولا:-

"اے بد ذات فرقہ مولویاں! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے۔ کب وہ وقت آئیگا۔ کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے۔ اے ظالم مولویو! تم پر افسوس کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا۔ وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا" (انجام آتھم صفحہ ۲۱ کا حاشیہ)

جب اس ملیچھی اور شیریں کلامی پر بھی مولوی صاحبان نے اپنے منہ کو لگام نہ دی۔ تو ہمارے فخر قادیان نے ان کی گوشمالی کے لئے یوں فرمایا:-

"اے مردار خور مولویو! اور گندی روحو! تم پر افسوس کہ تم نے میری عداوت کے لئے اسلام کی سچی گواہی کو چھپایا۔ اے اندھیرے کے کیڑو! تم سچائی کی تیز شعاعوں کو کیونکر چھپا سکتے ہو؟" (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۱ کا حاشیہ)

جب اس پر بھی مسلمانوں نے ہمارے محترم مرزا جی کا تعاقب جاری رکھا۔ تو پیشن گوئیوں کے مالک دو جہان مرزا صاحب نے اپنی پیشگوئیوں کے پورا نہ ہونے کی ذیل کی تاویلات کیں:-

۱۔ پیشگوئیوں پر استعارات کا رنگ غالب ہوتا ہے۔ (نزول المسیح صفحہ ۴)

۲۔ وعید کی پیشینگوئیوں کا پورا ہونا بموجب نصوص قرآن و حدیث کے ضروری نہیں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۸۸ و ۳۸۹)

۳۔ کبھی خدا وعدہ کر کے پورا نہیں کرتا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۱ کا حاشیہ)

مولوی کیا جو مذکورہ تاویلات سے مطمئن ہو جاتے۔ وہ اعتراض کرتے رہے۔ اور بے طرح بگڑے۔ تو کہا مرزا صاحب کو صلواتیں سنانے سے باز نہ آئے۔ ہمارے عالم زمانی مرزا صاحب نے اپنے ڈھنگ سے ذیل کی موہنیت کا انکشاف عنایت کیا:-

"کیا وہ نہیں جانتے کہ قطع نظر دوسرے انبیاء کے خود ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جو سب نبیوں سے افضل اور اعلے اور خاتم الانبیاء تھے۔ اس قسم کی اجتہادی غلطی سے محفوظ نہیں رہے۔ کیا حدیبیہ کا سفر اجتہادی غلطی نہ تھا۔ کیا یمامہ یا ہجر کو اپنی ہجرت کا مقام خیال کرنا اجتہادی غلطی نہ تھی۔ کیا اور بھی اجتہادی غلطیاں نہ تھیں جن کا لکھنا موجب تطویل ہے"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰)

جب مسلمان مولویوں نے اس "عذر گناہ بدتر از گناہ" پر بُرا منایا۔ اور مرزا صاحب سے سوال پر سوال کیا۔ کہ آپ حضرت محمد صاحب کی توہین کر رہے ہیں۔ جو اُن کے ذمہ اجتہادی غلطیاں مڑھ رہے ہیں۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ شاتم انبیاء کا حال کیا ہوتا ہے۔ آپ زبان سنبھالئے۔ اور اس کلمۂ کفر کے لئے معافی مانگئے۔ تو ہمارے بروزی یا مجازی نبی نے اس سوال کے جواب پر مُر دا ہیں بھرتے ہوئے تفصیل وار ان غلطیوں کا یوں اعادہ کیا:-

"یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے امور میں جو علمی طور پر سکھائے نہیں جاتے۔ اور نہ ان کی جزئیات تفہیم سمجھائی جاتی ہیں۔ انبیاء سے بھی اجتہاد کے وقت امکانِ سہو و خطا ہے"۔

حضرت محمد صاحب کی عزت اور عظمت کا زبانی اقرار کرنے والے مرزا صاحب رئیس قادیان یوں ارشاد فرماتے ہیں:-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کا قصد کیا۔ اور کئی دن تک منزل در منزل طے کر کے اس بلدۂ مبارک تک پہنچے۔ مگر کفار نے طواف خانہ کعبہ سے روک دیا۔ اُس وقت اس رویا کی تعبیر ظہور میں نہ آئی۔ لیکن کچھ شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امید پر یہ سفر کیا تھا۔ کہ اب کے سفر میں ہی طواف میسر آ جائیگا۔ اور بلا شبہ رسول اللہ صلعم کی خواب وحی میں داخل ہے۔ لیکن اس وحی کے اصل معنی سمجھنے میں جو غلطی ہوئی۔ اُس پر متنبہ نہیں کیا گیا۔ تب ہی تو خدا جانے کتنی روز تک مصائب سفر اٹھا کر مکہ معظمہ میں پہنچے۔ اگر راہ میں متنبہ کیا جاتا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ضرور مدینہ منورہ میں واپس آ جاتے"۔ (ازالہ اوہام۔ صفحہ ۳۶۳)

"پرکاش" لاہور کا "دیانند انک"

"دیانند انک" کے شائع ہونے میں صرف ڈیڑھ ہفتہ باقی رہ گیا ہے۔ یعنی ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۶ء کے سادھارن پرچہ کے تین چار روز بعد وہی نمبر ناظرین کے ہاتھوں میں پہنچے گا۔ ودوانوں کے مضامین اور کویوں کی کویتائیں موصول ہو رہی ہیں۔ نیز سہ رنگی تصاویر تیار ہو رہی ہیں۔ ہم اپنی ذمہ داریوں کو کماحقہ طور پر سرانجام دینے کے لئے مصروف ہو چکے ہیں۔ اور کامل یقین رکھتے ہیں۔ کہ نمبر ہذا کو قبل از وقت پیارے ناظرین تک پہنچانے میں کامیاب ہونگے۔ اور وہ اس کی ظاہری و معنوی خوبیوں کو دیکھ کر بے حد مسرور ہونگے۔ اور ساتھ ہی ہماری محنت اور جانفشانی کی داد دینے پر مجبور ہوں گے۔

"دیانند انک" کی تعدادِ اشاعت کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے ہم آریہ سماجوں۔ لوکل سنستھاؤں اور لوکل ایجنٹوں کے محتاج ہیں۔ انکی خدمت بابرکت میں گزشتہ کئی ہفتوں سے اس کے متعلق گزارش کی گئی ہے۔ مگر افسوس انہوں نے تاحال تسلی بخش طور پر ہماری طرف اپنی توجہ مبذول نہیں کی۔ اس کے علاوہ مشتہرین ہیں۔ جو اپنی سابقہ روش کے مطابق تاحال خاموش ہیں۔ ان کی یہ خاموشی بالآخران کے لئے مہنگی ثابت ہوا کرتی ہے۔ کیونکہ نمبر کی آخری کاپی رہ جانے کے موقعہ پر وہ اپنے اشتہارات کی اشاعت کے لئے اظہار بیتابی کیا کرتے ہیں۔ جس کے باعث نہ صرف انہیں مایوس ہونا پڑتا ہے۔ بلکہ ہمیں بھی معذور ہونا پڑتا ہے۔ لہٰذا ہماری اس برموقعہ گزارش سے فائدہ اٹھانے کے لئے سب سجنوں کو تیار ہو جانا چاہئے۔ نرخنامہ حسب ذیل ہے:-

تعداد	نرخ
۱ سے ۲۵ تک فی پرچہ	۴/
۲۶ ،، ۵۰ ،، ،،	۳/۰
۵۱ ،، ۷۵ ،، ،،	۳/
۷۶ سے ۱۰۰ تک فی پرچہ	۳/
۱۰۰ ،، اوپر ،،	۳/

۱۰۰ سے زائد پرچے منگانے کی صورت میں محصول معاف

نوٹ:- لوکل ایجنٹ صاحبان قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر یا معرفت دفتر ۲۷ تاریخ تک بھیجیں۔

خط و کتابت اور ترسیلِ زر کا پتہ:-

مینیجر "پرکاش" - لاہور

ریاست حیدر آباد میں سارودیشک سبھا کے وفد کی شاندار کامیابی

حیدرآباد سے واپسی پر شری آچاریہ رام دیو جی اپ پردھان سارودیشک سبھا سے ریاست حیدرآباد کے حالات کے متعلق انٹرویو پر ہمیں جو حالات ان کی زبانی معلوم ہوئے وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :- (ایڈیٹر)

ہم ۳ اکتوبر کو دہلی سے چل کر گرینڈ ٹرنک ایکسپریس میں سوار ہو کر ۴ اکتوبر کی صبح کو حیدرآباد پہنچ گئے۔ سکندرآباد کے سٹیشن اور حیدرآباد کے سٹیشن پر آریہ بھائی اپسیتھت تھے انہوں نے بڑے پریم سے ہمارا سواگت کیا اور بڑے جوش سے "ویدک دھرم کی جے" کے نعرے لگائے۔ کچھ آریہ دیویاں بھی سٹیشن پر موجود تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں ہار تھے۔ ہمارے وہاں رہنے کا پربندھ جینیوں کی ایک دھرم شالہ میں کیا گیا۔ دھرم شالہ کے مالک مہودیہ نے خاص طور پر ہمیں آرام پہنچانے کی کوشش کی۔ اسی دن نوٹس چھپوا کر بانٹ دیا گیا۔ اور شام کو شری نارائن سوامی جی کا منوہر اپدیش ہوا۔ سماج کا ہال حاضرین سے پر تھا۔ سی۔ آئی۔ ڈی کے رپورٹر آئے ہوئے تھے۔ لیکن پولیس نے کسی قسم کی مداخلت نہیں کی۔

دوسرے دن سماج مندر میں شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج کا اپدیش ہوا۔ جو پہلے دو گھنٹے تک ہوتا رہا۔ حاضری پہلے دن سے بھی زیادہ تھی۔ لوگوں کا جوش ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ تیسرے دن میرا وہاکھیان "وید مقدس" پر ہوا۔ اس دن حاضری اتنی زیادہ تھی۔ کہ کئی لوگوں کو واپس جانا پڑا۔ منتری مہاشے نے ایک اور وہاکھیان دینے کا دیوی دین باغ میں اعلان کر دیا۔ دوسرے دن دیوی دین باغ کے وہاکھیان کی پولیس کو محض اطلاع دی گئی۔ اس دن کے وہاکھیان میں ایک ہزار سے بھی اوپر حاضری تھی۔ اور آریہ پرشوں میں جوش و خروش بہت تھا۔ لوگ اور زیادہ وہاکھیان سننا چاہتے تھے۔ لیکن ہمارا وفد ۸ اکتوبر کو صبح کی گاڑی سے لوٹ پڑا۔ اسی کے وقت بھی آریہ پرش سٹیشن پر موجود تھے۔ اور اس وقت بھی سٹیشن نعروں سے گونج اٹھا۔

شری سوامی کرمانند۔ شری سوامی برہمانند اور پنڈت سوم دیو اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے وہاکھیان اب بھی دیوی دین باغ میں ہو رہے ہیں۔ حیدرآباد میں ویدک دھرم کا پرچار کرنے کے بعد یہ تینوں مہانو بھاو ریاست بھر میں پھریں گے۔ اور ویدک دھرم کا پرچار کریں گے۔ پرانی سماجوں کو مضبوط کریں گے۔ اور نئی سماجوں کو قائم کریں گے۔ حیدرآباد خاص میں جلسہ پر جلسے کا وعدہ میں کر آیا ہوں۔ اور حیدرآباد سماج نے بھی یہ نشچے کیا ہے۔ کہ اکھل بھارتیہ آریہ سمیلن کی ایک بیٹھک دسمبر میں حیدرآباد میں بلائی جائے۔ ریاست کی طرف سے کوئی مزاحمت کی صورت نظر نہیں آئی۔ میں حیران ہوں۔ کہ حیدرآباد کے اندولن کا پہلا باب ہمارے وفد کی واپسی کے ساتھ ختم ہوتا ہے۔ کیونکہ ہمارا یہ مطالبہ کہ آریہ سماج مندر میں وہاکھیان بلا اطلاع پولیس اسی طرح ہو سکتے ہیں۔ جس طرح مسجدوں میں وعظ اور گرجا گھروں میں سرمن ہوتے ہیں۔ کلیتہً منظور کر لیا گیا ہے۔ اور حضور نظام کی سرکار کا یہ دعویٰ کہ وہ آریہ سماجیوں کے ساتھ کوئی خاص سلوک روا نہ رکھے گی۔ اس انش میں بالکل ٹھیک سدھ ہوتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو روکاوٹیں پہلے آریہ سماج مندر میں کھلے پرچار پر پولیس کی طرف سے لگائی گئیں۔ وہ حضور نظام کی پالیسی کے برخلاف تھیں۔ اور اب سارودیشک سبھا کے محضر نامہ کے بعد سرکار کو یقین ہو گیا ہے۔ کہ یہ روکاوٹیں ان کی بار بار اعلان کردہ پالیسی کے برخلاف ہیں۔ زیادہ مناسب ہوتا کہ پولیس کے ان غیر ضروری۔ غیر قانونی اور ناواجب احکام کو واپس لیا جاتا۔ لیکن چونکہ وہ عملی طور پر منسوخ ہو چکی ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ ریاست کے اضلاع میں ہمارے اپدیشک جو دورہ کریں گے۔ وہاں بھی یہ عملی طور پر منسوخ ہی رہیں گی۔ اس لئے چنداں مضائقہ نہیں پنڈت رامچندر جی کے خلاف جو اخراج کا حکم دیا گیا تھا۔ افسوس ہے۔ کہ ابھی تک واپس نہیں لیا گیا۔ وہ حکم نہایت ہی غیر مناسب ہے۔ کیونکہ نظام سرکار کو یقین ہو چکا تھا۔ کہ پنڈت رامچندر جی کی تقاریر میں کوئی بات قابل اعتراض نہ تھی۔ یعنی تو مقدمہ واپس لیا گیا تھا۔ ریاست حیدرآباد میں ہی بیسیوں آدمی ملے۔ جنہوں نے پنڈت رامچندر کی شیریں بیانی کی تعریف کی۔ ایک مسلمان حاکم ان کا اتنا مداح تھا۔ کہ وہ انکے درشن کرنے کیلئے دھرم شالہ میں آیا۔ اور یہ معلوم ہونے پر کہ وہ نہیں ہیں مایوس ہو کر چلا گیا۔ آریہ جنتا دم نہ لیگی جب تک شری پنڈت جی کے خلاف یہ حکم واپس نہ لیا جائے گا۔ پہلے تو کانسٹی ٹیوشنل طریقہ ہی اختیار کئے جائیں گے

اور حضور نظام کی عدالتوں سے دادرسی چاہی جائے گی۔ مجھے امید ہے۔ کہ اس سے مطلب حل ہو جائے گا۔ لیکن خدانخواستہ اگر ایسا نہ ہوا۔ تو آریہ پرش اپنے مذہبی حقوق کو حاصل کرنے کے لئے ہر طرح کی قربانی کرنے کو تیار ہیں۔ سارودیشک سبھا کے دفتر میں سینکڑوں آریہ سماجیوں کی چٹھیاں موجود ہیں جن میں انہوں نے اپنے پیارے ویدک دھرم کے لئے قربانی کرنے کی اجازت مانگی ہے۔ ہزاروں آریہ پرش بیقرار ہیں۔ میں ان آریہ بھائیوں کو علی الاعلان بتلا دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے وفد کی شاندار کامیابی اور حضور نظام کی وزارت کی معاملہ فہمی ہمیں یقین دلاتی ہے۔ کہ آریہ سماج اور ریاست حیدرآباد کے درمیان مزید کشیدگی نہ ہو گی۔ اور تعلقات خوشگوار ہو جائیں گے۔ میں سارودیشک سبھا کی طرف سے آریہ جنتا کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ جیسے اب تک اس نے ہمارا ساتھ دیا ہے۔ ویسے ہی آئندہ دیتی رہے گی۔ شگون اچھے ہیں۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ اگر کوئی مصیبت آ بھی پڑے۔ تو ہمیں تیار بے شک رہنا چاہئے۔ جنگ کی تیاری صلح کی سب سے بڑی گارنٹی ہے۔ آریہ جنتا تو وشواس رکھنا چاہئے کہ ان کے نیتا شانتی سے کام لیں گے۔ اور باعزت صلح کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے۔ اور اگر کبھی وہ جنگ کا اعلان کریں گے۔ تو بحالت مجبوری کریں گے۔ اور اس سمے دھرم یدھ ہو گا۔ اور جو اس یدھ میں کام آئے گا

سنسکرت پریکھشاؤں کے پرینام

پنجاب یونیورسٹی نے پراچین بھاشاؤں کی ترقی کے لئے سنسکرت۔ عربی نیز فارسی بھاشاؤں کی پریکھشاؤں کا رواج جاری کیا ہوا ہے۔ اس یگ میں پریکھشائیں بھی ودیا پرسار میں کافی سہارا ثابت ہوئی ہیں امتحانات کے ذریعہ ودیارتھیوں کو کافی اتساہ ملتا ہے۔ امتحانات کی تجویز سے پراچین بھاشاؤں کے پرچار میں کافی ترقی ہوئی ہے۔ جب ودیارتھی سندات کو حاصل کرنے کے لئے یتن کرتے ہیں تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ ان کو ان کے پرشرم کے پھل سے ونچت کیوں کر دیا جائے؟ یونیورسٹی کی ودوان پریکھشاؤں کا پرینام عام طور پر ۵۰ فیصدی ہوتا ہے۔ یہ مانی ہوئی بات ہے۔ کہ پراچین بھاشائیں کٹھن ہیں۔ ان پراچین بھاشاؤں میں سے سب سے پرانی بھاشاؤں کی ماتا (سنسکرت بھاشا) تو اتنی کٹھن ہے۔ کہ جس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ بارہ برس تو سنسکرت کا ویاکرن پڑھنے میں ہی لگ جاتے ہیں۔ اب یا ٹھک انداز لگا سکتے ہیں۔ کہ اس بھاشا کو جاننے کے لئے کتنی محنت کی ضرورت ہے۔ مناسب تو یہ تھا۔ کہ سنسکرت کے ودیارتھیوں کو سہولتیں دی جاتیں۔ لیکن اس کے برخلاف سب سے زیادہ سختی تو دیو بانی کے پاٹھکوں پر ہی کی جاتی ہے۔

سنسکرت امتحانات کے نتائج اتنے سخت نکلے جاتے ہیں۔ کہ جن کو سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پچھلے سالوں کے انک دینے کی ضرورت نہیں۔ اس سال تو ودیارتھی جگت میں ہاہا کار مچ رہا ہے۔ شاستری پریکھشا میں صرف ۱۶ فیصدی ودیارتھی کامیاب ہوئے ہیں یہ بات سمجھ میں نہیں آ سکتی۔ کہ کیا ۸۴ فیصدی ودیارتھی نکمے اور بدھی ہین تھے؟ سنسکرت کی پریکشک کے ممتحنوں کے دل میں سمایا ہوا ہے۔ کہ امتحان کا سٹینڈرڈ اونچا ہونا چاہئے۔ اس طرح سنسکرت کی ترقی کی جگہ گراوٹ ہوتی ہے۔ اول تو ویسے ہی لوگ سنسکرت کم پڑھتے ہیں۔ کیونکہ بہت مشکل ہونے کے علاوہ یہ اتنی ویوہارک نہیں رہی ہے۔ لیکن ایشور کی کرپا سے اس ریسرچ کے یگ میں ودوانوں کے ہردیہ میں سنسکرت کے لئے زیادہ آدر ہوتا جا رہا ہے۔ یہ بنام سوروپ سنسکرت پڑھنے کے لئے لوگوں کی رچی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اگر سنسکرت پریکھشاؤں کے نتائج آشا جنک ہوں۔ تو یہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ "ودیا دھرم کا مول ہے" ایسے فقرات سے سمجھوتا لیکھیں ہی سوشوبھت ہوتی ہیں یا وہاکھیان یا بات چیت زیادہ روچک اور ہردیہ گراہی بنتی ہے۔ سنسکرت کے امتحان لینے والوں نے اپنے آچرن سے بتلا دیا ہے۔ کہ وہ ان فقرات کا ہردیہ سے کتنا ستکار کرتے ہیں۔ عام طور پر یونیورسٹی کے ادھیکاریوں اور خاص کر امتحان لینے والوں کی یہ سنگدلی ہے۔ کہ جن کے ہاتھوں اتنے سنسکرت کے ودیارتھی تکلیف پاتے ہیں۔ پنڈتوں کے بھاگ مولوی تو عربی نیز فارسی کے امتحانات کے نتائج اتنے اسنتوش جنک کبھی نہیں نکالتے۔ پنڈتوں میں خود غرضی کا بھاو زیادہ ہے۔ وہ یہ نہیں چاہتے۔ کہ ان کے علاوہ زیادہ تعداد میں ان کے برابر کی ڈگری کو حاصل کریں۔ اس یگ میں اس بات کی ضرورت نہیں رہی ہے۔ کہ ودیارتھی کو پرکانڈ پنڈت ہونا چاہئے۔ بھلے ہی وہ تعداد میں ایک ہو۔ آج کل تو اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ زیادہ تعداد آدمیوں کی پڑھی لکھی ہونی چاہئے۔ سنسکرت کے ممتحنوں سے ونے پورک نویدن ہے۔ کہ وہ سماجک نیتی کو لکھشیہ میں رکھتے ہوئے سنسکرت ودیا کے پرچار کے لئے ودیارتھیوں پر کچھ کرپا درشٹی رکھا کریں۔ تتھا یونیورسٹی کے عہدیداروں سے نویدن ہے۔ کہ وہ ممتحنوں کو مجبور کریں۔ کہ وہ کم سے کم ۵۰ فیصدی نتائج نکالا کریں۔

(ادھیکش پرکاشن وبھاگ۔ گورودت بھون لاہور)

دان تو آ رہا ہے۔ اور انسٹی ٹیوشن بھی چل رہے ہیں۔ مگر اس کا طریقہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ ہم نے گھوڑے کو تانگہ کے پیچھے لگا رکھا ہے۔ یا یوں کہو۔ کہ درخت کی سیرابی ہم جڑ سے کرنے کی بجائے پتوں اور شاخوں سے کر رہے ہیں۔ پانی بھی بہت پڑتا ہے۔ مگر شاخیں ہری بھری نہیں ہوتیں۔ اور نہ ہی ہو سکتی ہیں۔ اور درخت سوکھتا ہی چلا جائے گا۔ جب تک کہ جڑ میں پانی نہ پہنچایا جائے۔ جب جڑ میں پانی آنے لگے۔ تو پھر آپ کو شاخوں اور پتوں سے بے فکر ہو جانا چاہیئے۔ ایسا ہی قانونِ قدرت ہے۔ شاخیں پتے تو براہِ راست پانی جذب ہی نہیں کر سکتے۔ اس لئے آپ کا اوپر سے ڈالا ہوا پانی بہت ضایع جاتا ہے۔ صرف جڑ کے پاس پہنچا ہوا پانی ہی لابھدایک ہو سکتا ہے۔ جڑ کیا چیز ہے؟ پودے کا جیون ہے۔ اس کو کاٹ دو۔ ایک منٹ میں پودا خشک ہو کر گر پڑیگا۔ ہم اپنے شریر میں بھی تو ایسا ہی دیکھتے ہیں۔ وہاں دل کے مرکزی خزانہ سے خون کے ذریعہ تمام اعضاء میں خود بخود طاقت پہنچتی ہے۔ خیال کرو۔ اگر سارے اعضاء الگ الگ باہر سے ہی اپنے لئے خوراک کا مطالبہ کرنے لگ پڑیں۔ تو شریر کا کیا حشر ہو؟ قدرت نے ایسا نظام رچا ہے۔ کہ خوراک کے پیٹ میں پہنچتے ہی خون بننے کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ اور کسی بھی عضو کو کبھی خوراک کی شکایت ہونے نہیں پاتی۔

مگر باہر کی دنیا میں ہم کیا دیکھتے ہیں۔ آج سر کو بچانے کی اپیل ہے۔ تو کل بازوؤں کی رکھشا کا سوال ہے۔ اور کہیں پیروں کے لئے الگا پیل ہو رہی ہے۔ آج گورُوکل کے لئے اپیل ہے۔ تو کل ہائی سکول کے لئے۔ پرسوں پاٹھشالہ کا جلسہ آ لگا ہے۔ پھر اچھوت اُدّھار کے لئے دھن چاہیئے۔ ہر ایک کے لئے الگ ڈیپوٹیشن نکلے گا۔ اور سال بھر ان کا ایسا تانتا لگا رہتا ہے۔ کہ آریہ بھائی تو کیا اب ہر ایک آدمی ان سے تنگ آ گیا ہے۔ اور رہی سہی شردھا کا انہوں نے ستیاناس کر دیا ہے +

خیال کرو۔ ایک چھوٹا سا قصبہ ہو۔ وہاں ایک آریہ سماج ہو۔ جلسہ پر اس کے لئے چندہ ہوتا ہے۔ پتری پاٹھشالہ ہے۔ اس کے لئے ماہوار چندہ الگ مقرر ہے۔ سکول میں طلباء فیس بھی دیتے ہیں۔ اور اس کے لئے خاص اپیل کی بھی ضرورت رہتی ہے۔ پھر علاوہ ازیں باہر کے ڈیپوٹیشن ہیں۔ آج گورُوکل کانگڑی کا ہے۔ کل کنیا گورُوکل کا۔ پھر کسی اور گورُوکل کا پھر گئوشالہ کا۔ کچھ دن ٹھہر کر یتیم خانہ کا نکلتا ہے۔ دورے کے بعد پردھوا وواہ سہائک سبھا کا اور پھر اچھوت اُدّھار کا۔ اور سب سے آخر میں پرچار کا۔ اور پھر ان کا کوئی نیم نہیں۔ جب

آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی اور آریہ سماج

(گذشتہ سے پیوستہ)

(از شری ماسٹر گوڑو رام جی گپتا سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ سکول لیہ)

۲- ہماری دان پرنالی

چل پڑے اور جدھر جی چاہا چل پڑے۔ سب کو خود مختاری ہے۔ ان کو یہ بھی پتہ نہیں ہوتا۔ کہ ادھر سے کوئی اور ڈیپوٹیشن چندہ وصول کر گیا ہے یا نہیں۔ اور پھر دیش۔ علاقہ یا پرانت کی کوئی حد بندی بھی نہیں۔ یو۔ پی کے گورُوکل کے لئے یا پنجاب کے کسی گمنام گاؤں کے معمولی یتیم خانہ کے لئے یا ایک بڑے نگر کی گئوشالہ کے لئے سارے پنجاب میں کوئی بھی ڈیپوٹیشن گھوم جائے۔ اس کو کون روک سکتا ہے؟

ایک دو آدمی اٹھتے ہیں۔ دو چار لڑکے جمع کر کے ایک نگر میں یتیم خانہ یا ودھوا آشرم یا گئوشالہ یا ایسے ہی نام کی کوئی اور انسٹی ٹیوشن کھڑی کر دیتے ہیں۔ ایک فاصح بولنے والا اور ایک اچھا گانے والا نوکر رکھ کر سارے پنجاب میں نہیں نہیں۔ سارے ہندوستان میں چکر لگانا آرمبھ کر دیتے ہیں۔ بھلا کمیٹی بنانے اور رسید بکیں چھپوانے میں کیا دیر لگتی ہے۔ دردناک اپیلیں کرتے ہیں۔ تو لوگوں کو رلا دیتے ہیں۔ اور جب وہ سماج مندر میں بن ٹھن کر آ براجے۔ تو انکی ستکار بھی ضروری ٹھہرا۔ لوگ اپنا پیٹ کاٹ کر بھی دان دیتے ہیں۔ مگر اس بات کی پڑتال کرنے والا کوئی نظر نہیں آتا۔ کہ آخر یہ روپیہ کدھر جا رہا ہے؟ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب سبھا کے خزانہ میں روپیہ تھوڑا پہنچتا ہے۔ تو واویلا مچ جاتا ہے۔ کہ ویدپرچار کی کسی کو فکر ہی نہیں۔ آخر لوگ بھی کیا کریں؟ جب ایک معمولی سے قصبہ میں عام لوگوں پر اور بالخصوص چند چیدہ آریہ بھائیوں کے کندھوں پر اس قدر ڈیپوٹیشنوں کی بھرمار ہو۔ اور پھر اپنی اپنی انسٹی ٹیوشن کو بھی سنبھال کر رکھنا ہو۔ تو ان کی شردھا کا بھاگ جانا کوئی ناممکن بات نہیں +

ایک آدمی جب آریہ سماج میں آ کر شردھا و بھگتی سے شامل ہوتا ہے۔ تو اس کے لئے اس کو ایک کثیر رقم کی قربانی کرنی پڑتی ہے۔ گویا ویدک دھرم میں پرویش کرنے کے لئے ہم نے کیسی ناجائز ٹیکس لگا رکھے ہیں۔ نتیجہ اس کا یہ ہے۔ کہ کسی بھی سیتا اک ادھیوتیشن کو دیکھ لو۔ چاہے کسی اچھے نگر کا ہو یا قصبہ کا۔ ان کی آبادی کے مقابلہ میں آریہ

کی تعداد عشر عشیر بھی نظر نہ آئے گی۔ اور پھر ان میں سے حاضری اس سے بھی کم۔

افسوس تو یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ بھی ۱۰ سال کے بعد مردم شماری کر کے پڑتال کر لیتی ہے۔ مگر یہاں کسی کو فکر ہی نہیں۔ سرکار کی مردم شماری سے بھی کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔ جس سوسائٹی میں نظم و نسق اور ضبط کی اس قدر کمی ہو۔ کوئی سنٹرل پاور کنٹرول کرنے والی نہ ہو۔ اس کا ایسا ہی حال ہوگا۔ یہ قانونِ قدرت ہے۔ اور یہ اٹل ہے۔ شریر کو دیکھو۔ خوراک پیٹ میں جاتی ہے۔ اس کا دل سے خون بن کر تقسیم ہو جاتا ہے۔ مگر حکومت سب اعضاء پر دماغ کی ہے۔ اگر دماغ تھوڑی سی دیر کے لئے غافل یا بیمار ہو جائے۔ تو سارا نظام تتر بتر ہو جاتا ہے۔ سوسائٹی کی رہنمائی کے لئے پرماتما نے شریر کو بنایا۔ سرشٹی کو بنایا۔ اپنے اٹل نیم درشائے۔ جنہوں نے ان کا مطالعہ کیا۔ ان کی پابندی کی وہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتے جاتے ہیں۔ جن کا ادھر دھیان ہی نہیں۔ اور خالی باتوں سے مغز پچی ہو رہی ہے۔ وہ سر کو پکڑ کر بیٹھے ہیں اور رو رہے ہیں ؎

سچ کہہ دوں اے برہمن گر تو برا نہ مانے
تیرے صنم کدوں کے بت ہو گئے پرانے

ہمارے پرچار کے طریقے۔ دان کی پرنالی۔ انسٹی ٹیوشنز کی سکیم اور ضبط و نظام کا عمل سب پرانا ہو چکا ہے۔ ان سب کے سدھار کی ضرورت ہے۔ اور جب تک یہ نہ ہوگا۔ نیا جیون نہیں آ سکتا۔ شریر میں جب تک روگ موجود ہے۔ تب تک آپ کو نہ ہی خوراک ہضم ہو سکتی ہے۔ اور نہ ہی اس کا خون صالح بن سکتا ہے۔ اس لئے طاقت کہاں سے آئے۔ تو کیسے؟ اور جیون پیدا ہو تو کیونکر؟

ریم تو ہم نے یہ بنا رکھا ہے۔ کہ ہر ایک آریہ اپنی آمدنی کا ۱/۱۰۰ حصہ اپنے سماج کو اور ۱/۱۰ حصہ لازمی طور پر اپنی آمدنی کا عام دان کی صورت میں دے دیا کرے۔ مگر سچ تک کتنے ایسے آدمی آریہ سماج پیدا کر سکا۔ اس کا کسی کو گیان نہیں۔ اس لئے ایسے نیم کا کیا فائدہ؟ اور پھر دان کی پرنالی تو شردھا اور وشواس پر

بھی خرچ کرنا پاپ سمجھتا ہے۔ اپنا جیون بھی دکھ سے بنا لیتا ہے۔ اور وِرثا کے لئے بھی جائیداد کے جھگڑے چھوڑ جاتا ہے۔ اور وہ ایسا دھن کچھ عدالتوں میں اور کچھ عیش و عشرت میں آخر ضایع کر بیٹھتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ایک بھدر پُرش ہے۔ جو دھرماتما بھی ہے کھاتا بھی خوب ہے۔ اور دان بھی دل کھول کر دیتا ہے۔ کیونکہ جیون کا ایک سچا آدرش اس کے سامنے کسی وقت درشایا گیا تھا۔ اس کے دل میں وہ بات بیٹھ چکی ہے۔ وہ جیتے جی بھی خوب دان کرتا ہے۔ اور مرنے سے پہلے بھی کافی رقم تو وہ انسٹی ٹیوشنز کو بانٹ جاتا ہے۔ اس لئے ع

تونگری بدل است نہ بہ مال

ضرورت تو اس بات کی ہے۔ کہ لوگوں سے بار بار دھن کی اپیل کرنے کی بجائے پہلے اس قدر شردھا۔ بھگتی اور پریم تو ان کے دل میں پیدا کیا جائے۔ کہ جب آپ کی اپیل ہو۔ ان کے ہردیوں پر کچھ اثر بھی ہو۔ ورنہ آپ لاکھ اپیلیں کریں۔ یہ تو بہرے کانوں پر ہی پڑیں گی۔ اور بار بار آپ ان ہی معتقد بھائیوں کی جیبیں خالی کریں گے۔ جن کو کسی وقت کچھ تھوڑا سا گیان اور سماجک پریم رشی کی کرپا سے ہو گیا تھا۔ اور آپ کو بھی ڈر لگا ہی رہے گا۔ کہ کہیں یہ بھی آخر تھک کر ہار نہ جائیں۔ مگر بادلِ ناخواستہ وہ آپ کا ساتھ دیتے ہی چلے جاتے ہیں۔ اور کئی ایسے بھی ہیں۔ جو ہمت ہار کر میدان ہی چھوڑ گئے ہیں۔ سب قسم کی سینکڑوں مثالیں مل سکتی ہیں۔ اس لئے ان سے فائدہ اٹھا کر چند ایسے نیم باندھ لیں۔ جن سے سوسائٹی کا نظام ایک لڑی میں پرویا جا سکے۔ اس طرح تھوڑا سمے خرچ کرنے سے لابھ ہر پرکار کا زیادہ ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر یہ چند نیم ہیں۔ انہیں بہتر دماغ بعد ترمیم و تنسیخ ایسا اعلےٰ بنا سکتے ہیں۔ جو سوسائٹی کے لئے سہکاری ہوں۔

گورُدوارہ پربندھک کمیٹی نے سب گورُدوارہ کو ایک لڑی میں پرو کر ایک قابلِ تقلید نظام کی مثال پیش کی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ گورُدواروں کے ساتھ کہیں کہیں بڑی جائدادیں بھی ہیں۔ مگر یہ سب کو معلوم ہے۔ کہ انکی آمدنی پہلے ضایع ہو رہی تھی۔ مگر جب خالصہ برادری کے دماغ نے ان کا چارج لیا۔ وہی آمدنی خالصہ بھائیوں کی انسٹی ٹیوشنز۔ دھرم پرچار۔ لنگر اور میلوں آدی میں لگ رہی ہے۔ اور سب کا باقاعدہ حساب کتاب ہے۔ اس لئے ضرورت تو دماغوں کی ہے۔ نہ کہ خزانوں کی۔ جب دماغ صحیح سلامت ہیں۔ تو خزانے تو خود ہی پیدا کر لیں گے۔ اور روپیہ ان کے قدموں میں آ بسے گا۔ یورپ۔ جاپان اور امریکہ کی مثالیں

سنسار کی مایا کو اپنی اور کھینچے چلا جاتا ہے۔ دھن دینے والوں کی اب بھی کمی نہیں۔ نقص صرف یہ ہے۔ کہ ہم نے لوگوں کو اپنی طرف کھینچنا بھلا دیا ہے۔ الشردھا۔ بھگتی اور دھارمک پریم جب تک دلوں میں پیدا نہ ہو۔ اور ایسے لوگ سال بسال ہمارے پرشارتھ اور عملی مثالوں سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں آگر ہم میں شامل نہ ہوں۔ ہمارا مطلب حل نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ کھڑا پانی تو ایک دن خشک ہو کر ہی رہ جائے گا۔ اگر پیچھے سر چشمہ کی نگہداشت کی جائیگی۔ تو دریا اپنے بہاؤ کا خیال خود ہی کرلے گا۔ اس کے بہاؤ کے سامنے تو کوئی ٹھہر ہی نہیں سکے گا۔ بشرطیکہ پانی کا سر چشمہ محفوظ ہو۔ اور اگر صرف دریا کے پانی کو ہی نالیوں و نہروں کے اندر ڈالنے میں ہم محو رہیں گے۔ تو آپ کی ملبند تب کھلے گی۔ جب نہروں میں بھی پانی خشک ہونے لگ جائے گا۔ اس لئے دان پرنالی کو بہئیت مجموعی تبدیل کرو۔ تاکہ دھن ٹھیک راستہ پر چلے ؎

۱- کوئی آریہ سماج جب تک کہ اس کی مالی اوستھا نشچت نہ ہو۔ اور سماجک بھائی اس کے بوجھ کو برداشت کرنے کو تیار نہ ہوں۔ کوئی انسٹی ٹیوشن نہ کھولے۔ اور اگر کھولے۔ تو پرتی ندھی سبھا کی منظوری سے۔ جو کسی سبجی کو بھیجکر پہلے کافی تسلی کرلے گی ؎

۲- وکل انسٹی ٹیوشنز کے لئے سبھا کی آگیا کے بغیر کوئی ڈیپوٹیشن نہ بھیجا جائے۔ جب تک سبھا یہ تسلی نہ کرلے۔ کہ باہر کے لوگ بھی اس سے کچھ لابھ ہے۔

۳- کسی انسٹی ٹیوشن کا ڈیپوٹیشن سبھا کی آگیا کے بغیر باہر سماجوں میں نہ گھومے۔ آریہ سماجیں کسی ڈیپوٹیشن کی سہائیتا نہ کریں جس کے پاس سبھا کی تحریری اجازت نہ ہو۔ تاکہ معلوم ہو سکے۔ کہ وہ سبھا کی منظور شدہ ہے۔

۴- ہر سماج میں لوکل انسٹی ٹیوشنز یا جلسہ کے لئے اپیل صرف اسی نگر میں ہو۔ ضلع کی انسٹی ٹیوشنز کی اپیل صرف اپنے ضلع تک ہی محدود رہے۔ کیونکہ دیگر اضلاع کو اس سے کوئی فائدہ نہیں۔ جب تک آپ اس کا ثبوت نہ دیں ؎

۵- ہر منظور شدہ انسٹی ٹیوشن اگر وہ کل یتیم خانہ وغیرہ کے ڈیپوٹیشن کے لئے خاص وقت و خاص علاقہ سبھا منظور کردے۔ وہ صرف اس وقت اور اس علاقہ تک ہی محدود رکھیں۔ اور اپنا تمام حساب کتاب سبھا کی معرفت شائع کریں۔ اور سبھا اس کی پڑتال کرے ؎

۶- سب سے ضروری بات یہ ہے۔ کہ انسٹی ٹیوشنز سے پہلے ویدپرچار کا کوش مضبوط کیا جائے۔ جس سماج میں روزانہ ست سنگ کے لئے پروہت ہے۔ اور روزانہ آتمک خوراک کا کام

ہماری سنتان کیسے آریہ بن سکتی ہے؟

ویدک سنسکاروں کو اپنانے اور عملی جیون کو اعلیٰ بنانے کی ضرورت

(از شری ہنتشی علاولیپوی جی پریمی - ڈیرہ دون)

آج کیا نوجوان اور کیا یوونیاں سبھی مغربیت کی ناستکتا کی لہر میں اندھا دھند بہے جا رہے ہیں۔ ان پر لامذہبیت کا رنگ خوب چڑھتا جا رہا ہے۔ دن بدن فیشن پرستی اور فضول خرچی کا زور بڑھ رہا ہے۔ مذہب اور خدا ان کے نزدیک بے معنی چیزیں ہیں۔ کالجوں اور سکولوں کی تعلیم (خواہ وہ آریہ سماجک درسگاہیں ہوں) ان کو آریہ سماجی بنانے میں کامیاب نہیں ہو رہی ہے۔ صرف انگریزی اور دوسرے مضامین پڑھا کر انہیں یونیورسٹیوں کے سارٹیفکیٹ دلانا ہی اس کا کام رہ گیا ہے۔ گویا تعلیم کا اصل مقصد ہی کافور ہو گیا ہے۔ ہماری سب کی اچھیا ہوتی ہے۔ کہ ہماری سنتان آریہ سماجی بنے۔ اور دیش و جاتی کے ہت کے لئے کچھ کام کر سکے۔ اور ویدک دھرم کے پرچار میں سہائیک ہو سکے۔ لیکن وہی نوجوان لڑکے یا لڑکیاں اس کام میں دلچسپی لے سکتے ہیں۔ جن کے دلوں میں آریہ سماج کے لئے شردھا۔ لگن اور تڑپ ہو۔ بغیر لگن کے ان سے کسی قسم کی امید رکھنا سراسر فضول اور بے معنی ہے۔ وہ کیوں اس میدان میں ناکام اور غیر مفید ثابت ہو رہے ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ انہیں اچھی شکشا نہیں ملی شروع سے ہی اگر ایک بچہ کو دھارمک تعلیم دی جائیگی۔ تو کیا ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کے لئے جان تک دے دینے کے لئے تیار نہ ہو جائے۔ چہ جائیکہ وہ موجودہ زمانہ کے نوجوانوں کی طرح مذہب اور خدا کی کھلی اڑائے ؎

شواجی ساداھارن یوگ تھا۔ لیکن اگر اس کی ماتا اس کے کان میں دیر پورن شبد نہ بھرتی اور اسے بہادری کے کارنامے اور کہانیاں سنا سنا کر جوش نہ دلاتی۔ تو عین ممکن تھا۔ کہ وہ اس قدر نمایاں کارنامے نہ کر پاتا۔ جو آج ہم تواریخ کے صفحات میں دیکھتے ہیں۔ بچہ کا پہلا شکھشک اس کی ماتا ہے۔ اگر ماتا خود پڑھی لکھی اور اپنے دل میں آریہ سماجک خیالات رکھتی ہوگی۔ تو ضروری ہے۔ کہ وہ بچوں کو بھی ویسا ہی بنانے کی پوری کوشش کرے گی۔ اگر اس کا پتا خود آریہ سماجی ہوگا جس کا اپنا جیون اعلیٰ اور عین آدرش ہوگا۔ تو یہ ضروری ہے۔ کہ اس کی اولاد بھی اس کے نقش قدم پر چل کر اپنے آپ کو اسی رنگ میں رنگ دے ؎

اپنی سنتان کو پوری طرح سے آریہ سماجی بنانے کے لئے آریہ سنسکاروں کا ہونا ضروری ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے ممبران تک کے گھروں میں سنسکار نہیں ہوتے۔ حالانکہ اس امر کی طرف پوری توجہ ہونی چاہیئے تھی۔ کیوں سنسکار نہیں ہوتے۔ اچھیا ہوتے ہوئے بھی کیوں سنسکار نہیں کرائے جاتے؟ وجہ یہی ہے۔ کہ ہم نے سنسکاروں کی پرنالی بگاڑ دی ہے۔ سنسکاروں پر اس قدر بھاری اخراجات کا بوجھ ڈال دیا ہے۔ کہ ایک سادھارن آریہ سماجی ان اخراجات سے ڈر کر سنسکار کرانا ہی پسند نہیں کرتا۔ صرف دھناڈھیہ آریہ سماجی ہی ان سنسکاروں کو کر سکتے ہیں۔ اس لئے سنسکار کم ہو رہے ہیں۔ اب ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ موجودہ بے روزگاری اور کساد بازاری کی طرف توجہ دیتے ہوئے ہم سنسکاروں کے اخراجات کم کریں۔ ایک سنسکار پر گھی اور سامگری کے سوائے اور کچھ خرچ نہ ہونا چاہیئے۔ سنسکار کرانے والے تیاگی پنڈت ہونے چاہئیں۔ اگر آریہ سماج کا ہر ایک ممبر ہر ایک سنسکار بھی بھانتی کرا سکے۔ تو اور بھی بہتر ہوگا۔ اخراجات کم ہونے کی صورت میں آریہ سماجیوں کے علاوہ عام ہندو بھی سنسکاروں کی ضرورت اور اپیوگتا کو انوبھو کرتے ہوئے ان کا سواگت کریں گے۔ اس کام کے لئے بڑی حیثیت کے آریہ بھائیوں کو عملی قدم اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ معمولی قصبوں۔ گراموں اور شہروں میں اگر ایک سادھارن آریہ سماجی ان اخراجات کو نبھا کر سنسکار کرے گا۔ تو وہ اس کی ہنسی کا باعث بنے گا۔ نہ ہی وہ ہنسی اور ہتک برداشت کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی بھاری اخراجات۔ اگر کسی وجہ سے اسے سنسکار کرانا ضروری ہو۔ تو اسے ادھار لیکر یا جلیت سسٹم پر سنسکار کرنا پڑتا ہے۔ اس قسم کا سنسکار بجائے مفید ہونے کے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے سنسکاروں کی تعداد حوصلہ افزا نہیں۔ سنسکاروں پر باجوں گاجوں۔ لڈوؤں۔ بتول ڈالنے اور دعوتی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اس رواج کو دور کرنا چاہیئے۔ اس کی عدم موجودگی میں ہمارے بڑی حیثیت کے آریہ بھائی اس کام کو ہیچ سمجھیں۔ بلکہ جس قدر زیادہ تعداد میں امیر اور بڑے آریہ سماجی ایک چھوٹے اور کم حیثیت کے آریہ سماجی بھائی کی ایسی تقریبوں پر شامل ہوں گے۔ اسی قدر اس سنسکار کی وقعت بڑھے گی۔ اور اس فضا میں اس کا زیادہ اثر ہوگا۔ اور وہ نزدیکی غیر آریہ سماجیوں پر اپنا اصلی اثر دکھلائے گا۔ اس لئے سنسکاروں کو معمولی وقعت نہ دیکر انہیں خوب پھیلانا چاہیئے۔ اور تمام آریہ سماج کے ممبران کو اپنی حیثیت کو بھلا کر اپنے چھوٹے بھائی کی ہر غمی اور خوشی کے موقع پر جا کر امداد کرنی چاہیئے۔ دھن سے نہیں۔ تن سے نہیں بلکہ من سے۔ غریب کے لئے بڑے اور امیر آدمی کا اس کے گھر پر آنا ہی اس کی سب سے بڑی خوشی ہے۔ اس لئے سنسکاروں کی وقعت کو بڑھانے کے لئے صاحب حیثیت آریہ سماجی بھائیوں کو اس امر کی طرف پوری توجہ دینی چاہیئے ؎

جس طرح گیلی مٹی کو جس سانچہ میں ڈھالنا چاہیں ڈھال سکتے ہیں۔ اسی طرح بچہ کے سادہ اور معصوم دل پر جس طرح کے سنسکار ڈالنا چاہیں۔ ڈال سکتے ہیں۔ اس کی صحبت اگر اچھی ہوگی۔ اور شکشا اعلیٰ ہوگی۔ تو ضروری بات ہے۔ کہ وہ بڑا ہو کر نیک اور دھارمک خیالات کا ہو۔ اگر شروع سے ہی بچوں کو آوارہ پھرنے۔ گندہ لٹریچر پڑھنے اور سنیما وغیرہ دیکھنے کی کھلم کھلی اجازت ہوگی۔ تو وہ لازمی طور پر گمراہ ہو جائیں گے۔ سفید چادر پر داغ فوراً آ جاتا ہے۔ اس لئے بچوں کی شکشا۔ صحبت اور دوستوں کی سوسائٹی اور وہ وقت جو وہ ایکانت میں بسر کرتا ہے۔ اس کی پوری طرح سے خبر گیری کرنی چاہیئے۔ اور اسے ہمیشہ برے کرموں سے بچا کر دھارمک کاموں کی طرف رغبت دلانی چاہیئے۔ اس لئے اپنی سنتان کو آریہ سماجک رنگ میں رنگنے کے لئے گھروں میں ویدک سنسکاروں کا ہونا ضروری ہے اور وہ تب تک زیادہ تعداد میں اور مؤثر نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ ان کے اخراجات کم نہیں ہو جاتے۔ اور اس قدر کم کہ ایک معمولی سے معمولی حیثیت کا آریہ سماجی بھی باآسانی ان کو خوشی سے کرا سکے۔ نیز امیر اور اونچی حیثیت کے آریہ سماجک ممبروں کو اپنے چھوٹے بھائیوں کی غمی اور خوشی کی مواقع پر ہر طرح سے سہائیتا کرنی چاہیئے۔ اس بھراتری بھاو اور پریم کے جذبہ سے ہمارے سنسکار مؤثر اور مفید ثابت ہونگے۔ جہاں سنسکاروں کا ہونا ضروری ہے۔ وہاں ان والدین کا اپنا جیون بھی دھارمک اور اعلیٰ ہونا ضروری ہے۔ جو اپنی اولاد کو آریہ سماجی بنانا یا بنائے رکھنا چاہتے ہیں ؎

اس لئے یہ بخوبی واضح ہو گیا۔ کہ سنتان کو آریہ سماجی بنانے کے لئے والدین کا شکھشت ہونا۔ آریہ خیالات کا ہونا اور ان کے اعلیٰ اور پوتر دھارمک عملی جیون کا ہونا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ تعلیمی درسگاہوں میں اچھی شکھشا کا بچوں کے لئے ہونا ضروری ہے۔ نیز گھروں میں ویدک سنسکاروں کا ہونا ضروری ہے۔ امید ہے۔ ہمارے آریہ بھائی اس کمی کی طرف توجہ دینگے ؎

ویسٹ انڈیز میں ویدک دھرم کا پرچار

(پنڈت ایودھیا پرشاد جی کا ایک اہم مراسلہ)

ذیل کا پتر شری پنڈت ایودھیا پرشاد جی ویدک مشنری نے سوامی بھوانی دیال جی سنیاسی افریقہ نواسی کو ارسال کیا ہے :-

مانیہ ور سوامی جی مہاراج - نمستے -

کرپا پتر جو آپ نے میرے شکاگو کے پتہ سے لکھا تھا - وہ مجھے آج جارج ٹاؤن میں پراپت ہوا - میرے پتر کا اتر جو آپ نے دینے کا کشٹ کیا - اس کے لئے میں دھنیہ واد کرتا ہوں - یہاں ان دنوں برٹش گائنا میں آیا ہوا ہوں - اور ۳۰ کو ٹرینیڈاڈ کے لئے پرستھان کرنے کا وچار ہے -

میرا شکاگو سے آنے کا پربندھ یوں رہا - کہ بمبئی سے چلتے سمے امریکن کونسل سے پاسپورٹ میں visa لینے میں غلطی ہو گئی - اس نے missionary visa کے بدلے Visitor Visa دیدیا تھا - اتہ میں سنیکت راجیہ امریکہ میں چھ ماس سے ادھک نہیں ٹھہر سکتا تھا - اس لئے وہاں سے یہاں چلا آیا - اور اس بار پاسپورٹ پر امریکن کونسل سے Missionary Visa لے کر جاؤں گا جس میں اپنی اچھا کال تک سنیکت راجیہ امریکہ میں ٹھہر کر ویدک دھرم کا پرچار کر سکوں :-

اس آبنویش میں بھی میرا کچھ کال کے لئے آنا یہاں کے ہندوؤں کے لئے اتینت ہتکر سدھ ہوا ہے - کارن یہ کہ اس آبنویش میں ویدک دھرم کا نام ماتر کا پرچار ہے - اس اور سار ودیشک سبھا کا دھیان ہی ابھی تک آکرشت نہیں ہوا ہے - ۱۹۱۱ء میں بھائی پرمانند جی کا یہاں شبھ آگمن ہوا تھا - انہی کی وجہ سے اس آبنویش کے ہندوؤں میں ہندوتو باقی ہے - سنت پشچات ۱۹۲۹ء میں مہتہ جیمنی جی یہاں پدھارے تھے - اور انہوں نے کچھ کال تک پرچار کیا تھا - پرنتو ستھائی روپ سے پرچار آدی کی ابھی کچھ بھی ویوستھا نہیں ہو سکی - ہاں جو کچھ بھی آریہ سماج کا پرچار ہے - اس سے اتنا لابھ تو اوشیہ ہوا ہے - کہ اس آبنویش میں ہندوؤں کا عیسائی بننا رک گیا ہے - سب سے بڑی خرابی تو یہ ہے - کہ اس آبنویش میں ہندی بھاشا کا پرایہ لوپ ہو چلا ہے - ورتمان پیڑھی کی سنتان نہ ہندی بول سکتی ہے اور نہ ہی سمجھ سکتی ہے - اتہ پرمکھ لوگوں کا دھیان اس اور آکرشت کرانے کا یتن کیا ہے - اور یہ لوگ اس چنتا میں لگے ہیں - کہ اس آبنویش میں گروکل جیسی یا ایک ودیالیہ کی ستھاپنا ہو جائے - اور بھارت سے ایک دو ودوان بلایا جائے - سار ودیشک سبھا سے اس وشے میں پتر ویوہار ہو رہا ہے - آشا ہے اس کاریہ میں سپھلتا ہوگی :-

ٹرینیڈاڈ میں یہاں کی اپیکشا سماج کا کچھ ادھک پرچار ہے - اور ہندی بھاشا وہاں جیوت ہے - ایک دن کے لئے میں ٹرینیڈاڈ دویپ میں بھی اترا تھا - وہاں آریہ سماج کا پرچار نفی کے برابر ہے - ایک دو سجن کہیں کہیں آریہ سماج کا پرچار رکھتے ہیں -

ویسٹ انڈیز کے کئی اپ دویپوں میں بھارتیہ بستے ہیں - یہ آریہ سماج کے پرچار کے ابھاو سے ادھیکانش ہندو عیسائی بن گئے ہیں - گرانڈا دویپ میں کئی سہسر ہندوستانیوں میں دو چار ہندوؤں کے گھر بچ گئے - ایک آدھ پیڑھی میں ان کی بھی سماپتی ہے - سینٹ لوسیا دویپ میں کوئی بھی ہندو نہیں - سمست سنسار کو آریہ بنانے کا سوپن رکھنے والے لوگ کمبھ کرن کی نیند میں مست رہتے ہیں اور اسی کال میں ویسٹ انڈیز کے کئی اپ دویپوں میں آریوں کی سنتان عیسائی بن گئی - کیا کروں - ایک تو میں اکیلا - دوسرے شیگھر سنیکت راجیہ امریکہ لوٹنا ہے - اچھا سمست ستھانوں میں بھرمن کر کے ہندوؤں کے سنگٹھن کا آیوجن کرنا - سمبھو ہے اس دشا میں کچھ بھی ہو رہا ہے - دیکھیں کیا پرنام نکلتا ہے :-

آپ کو یہ گیات کر کے پرسنتا ہوگی - کہ سنیکت راجیہ امریکہ میں ستھائی روپ سے ویدک دھرم پرچار کرنے کے لئے سار ودیشک سبھا نے مجھے وہاں کے لئے دو ورش تک آبنویشک نیت کیا ہے - اتہ میں اس اور سے فرصت پا کر شیگھر نیو یارک لوٹ جاؤں گا - اور ستھائی روپ سے آریہ سماج کی ستھاپنا کرنے کی آیوجنا کروں گا -

شکاگو میں کچھ کال تک رہ کر پرچار کرنے سے مجھے اس بات کا انوبھو پراپت ہوا ہے - کہ یدی وہاں ویدک دھرم کا پرچار کیا جائے - تو نسندیہہ بھوشیت میں اتم پھل کی آشا کی جا سکتی ہے - اور امریکہ کے اچھے اچھے ودوان آریہ سماج میں سملت ہو سکتے ہیں - یدی وہاں پرچار کا آیوجن پورو سے کیا گیا ہوتا تو اب تک وہاں سہسروں استری پرش ویدک دھرم کے انویائی بن گئے ہوتے -

پنڈت کیشو دیو شاستری نے ڈاکٹری ودیا سیکھنے میں سمے لگایا - اور امریکہ میں پڑھائی اور اس کے ساتھ ساتھ دھرم کا پرچار ہونا اسمبھو بات ہے - مجھے تو آشا ہوتی ہے کہ یدی سبھا نے اچت ویوستھا کی - تو نسندیہہ بھوشیت میں آریہ سماج کے لئے اتم کھیتر پرستت کیا جا سکتا ہے - اس کے لئے دھن جن اور ساہتیہ ان تینوں سادھنوں کی اتینت آوشیکتا ہے - دھن اور جن میں تو جیسی اپنی شکتی ہے - وہ پردشت ہی ہے - رہی ساہتیہ کی بات - اس اور ودیشی بات کرنے سے بھی سنکوچ ہی ہوتا ہے - گروکل اور کالج آدی ستھانوں میں جہاں لاکھوں روپیہ بھارت میں خرچ کئے جاتے ہیں - وہاں انگلش بھاشا میں اتم کوٹی کا ساہتیہ لکھوانے میں یدی اس کا دسواں انش بھی خرچ کیا جاتا - تو آریہ سماج کا فنڈ سنسار کے سبھی سبھیہ ستھانوں میں لہراتا ہوتا - پر اس اور کسی کا دھیان ہی آکرشت نہیں ہوا - اس دشا میں آپ سمجھ سکتے ہیں - کہ امریکہ جیسے دھن اور ودیا سمپن دیش میں کیول مو کھک ویاکھیانوں کے بل پر کتنا کاریہ کیا جا سکتا ہے - تو بھی ویدک دھرم کی سچائی پر وشواس رکھتے ہوئے پرماتما کی کرپا تتھا آپ جیسے گورو جنوں کی آشیرواد سے آشا ہوتی ہے - کہ امریکہ میں وشیہ ہیو ویدک دھرم کی ستھاپنا میں سپھلتا پراپت ہوگی - سمے نکال کر میں سویم انگلش بھاشا میں پرچار کے ساتھ ساتھ ساہتیہ نرمان کا کاریہ بھی کرتا جاؤں گا - تتھا اپنے کئی پریہ امریکن مترو سے ساہتیہ نرمان کرانے کا پریتن کراؤں گا :-

اب تو میں گھر سے ودیش پرچارارتھ نکل ہی پڑا ہوں - میں اپنی کٹھنائیوں کا سویم انوبھو کرتا ہوں - گر مستھ ہوتے ہوئے سنیاس آشرم کے کاریہ میں چھلانگ ماری ہے - دیکھیں پرماتما کیسے نرواہ کراتا ہے - پریوار کے لوگ کلکتہ میں ہیں - میری پریکشا کا دن انہیں کو انوبھو کرنے ہیں - کیا پربندھ کیا جائے ؟ آج تک کچھ نشچیہ نہیں کر سکا ہوں - ہاں ہردیہ میں اس بات کی دڑھ دھارنا ہو گئی ہے - کہ چاہے کچھ ہو - کچھ کال تک چھاتی پر پتھر رکھ کر سنیکت راجیہ امریکہ میں ویدک دھرم پرچار کرنا ہے - کیا پرنام ہوگا پرماتما جانیں -

"कर्मण्येवाधिकारस्ते मा फलेषु कदाचन"

آپ کی ودھائی سے میرا آتما اتینت ہی ہرشت ہوا ہے - اور نشچیہ ہی جانئے - کہ پرماتما نے جیون اور کاریہ کرنے کے یوگیہ رکھا - تو امریکہ میں کچھ کر کے ہی لوٹوں گا - کب افریقہ کے آریہ بھائی مجھے ملتے ہیں - سو مجھے یدی اوکاش نکال سکا - تو کداچت نسندیہہ بھوشیت میں ان کی سیوا کرنے کا سواوسر بھی پراپت ہو سکے گا - افریقہ میں آریہ سماج کے سمبندھ میں سماچار جاننے کو پرسنتا ہوگی - کرپا کر کے کبھی کبھی سماچار لکھتے رہا کریں - پتر کے آنے جانے میں بہت ولمبھ ہو جاتا ہے - آپ کا پتر یکم مارچ کا یہاں مجھے ۲۴ کو ملا - اتہ آوشیک سمجھیں - تو سپتاہ دو سپتاہ میں پتر لکھا کریں تب بھی اتر دیتا رہوں گا :-

سیوک ایودھیا پرشاد

آریہ سماجوں کے پرستاؤ

حیدر آباد میں پرچار کے متعلق :- ریاست حیدر آباد میں ویدک دھرم کے پرچار پر جو پابندیاں عاید کی گئی ہیں - ان کے خلاف پہلے بہت سی آریہ سماجوں کے پروٹسٹ کے پرستاؤ گزشتہ ہفتوں میں شائع ہو چکے ہیں - وہاں آریہ سماج بھیرہ اور آریہ سماج جام پور نے بھی ان پابندیوں کے خلاف اظہار ناراضگی کیا ہے :-

شوک پرستاؤ :- سورگیہ شری ہزہائینس مہاراجہ سر بھوپندر سنگھ بہادر راجہ کالا کانکر کی مرتیو پر حسب ذیل آریہ سماجوں نے شوک کے پرستاؤ پاس کئے ہیں :-

۱ - آریہ سماج بروالہ ضلع حصار ۲ - آریہ سماج میر پور خاص ۳ - آریہ سماج کراچی :-

غلام حسین پانی پتی کی کتاب کے متعلق :- مولوی غلام حسین پانی پتی نواسی نے جو کتاب موسومہ بہ "سوامی دیانند اور ان کی تعلیم" شائع کی ہے - اس کے خلاف جہاں پہلے بہت سی آریہ سماجوں کے پروٹسٹ کے ریزولیوشن پاس ہو کر شائع ہو چکے ہیں - وہاں اب ذیل کی آریہ سماجوں نے پروٹسٹ کے ریزولیوشن پاس کئے ہیں :-

۱ - آریہ کمار سبھا بھیرہ ۲ - آریہ سماج جلال پور کیکناں ۳ - آریہ سماج (ڈگلس پورہ) لائلپور ۴ - آریہ سماج میرپور خاص ۵ - آریہ سماج جام پور اور ۶ - آریہ سماج خانیوال :-

"سیاست" کی ہندو آزار نظم کے متعلق :- لاہور کے اسلامی روزنامہ "سیاست" میں "شیخ کے اعوان" کے عنوان سے ۱۳ ستمبر ۱۹۳۴ء کے پرچہ میں جو نظم شائع ہوئی تھی - اس کے خلاف جہاں بہت سی آریہ سماجوں نے پروٹسٹ کے ریزولیوشن پاس کئے ہیں - وہاں اس ہفتہ میں ذیل کی آریہ سماجوں نے اظہار ناراضگی کے پرستاؤ پاس کئے ہیں :-

۱ - آریہ سماج میرپور ۲ - آریہ سماج جامپور اور ۳ - گوروکل جہلم :-

آریہ سماج ڈیرہ غازیخان کے سماچار :- آریہ سماج نے سالانہ جلسہ نومبر کے پہلے ہفتہ میں منانے کا نشچے کیا ہے - تیاریاں زور شور سے شروع ہیں - ۱۸ ستمبر کی رات کو آریہ سماج مندر میں پنڈت جید یو جی کا اپدیش ہوا جس میں آپ نے گراموں میں وید پرچار کے لئے پرزور اپیل کی :- (منتری آریہ سماج ...)

شہید مہاراج نتھو رام کے قتل کے خلاف آریہ جگت کا شوک

آریہ سماج کمالیہ:- آریہ سماج کمالیہ میں مہاراج نتھو رام کے قتل کی خبر نہایت رنج کے ساتھ سنی گئی۔ اور اتفاق رائے سے حسب ذیل قرار دادیں منظور ہوئیں:-

۱۔ آریہ سماج کمالیہ مہاراج نتھو رام کے اس طرح بر سر عدالت مارے جانے پر نہایت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور قاتل کے اس بزدلانہ فعل کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ نیز گورنمنٹ بمبئی اور گورنمنٹ آف انڈیا سے ملتجی ہے۔ کہ وہ قاتل کو قرار واقعی سزا دینے کے ساتھ ضرور اس سازش کا سراغ لگائے جس کے زیر اثر آئے دن ایسے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ اس قتل سے ہندو جگت میں ایک سنسنی پھیل گئی ہے۔ کہ نئی ریفارم ملنے پر جہاں ان لوگوں کی اکثریت ہوگی۔ ہمارا کیا حال ہوگا۔ ہم ابھی سے گورنمنٹ کی خدمت میں استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ سندھ کو بمبئی سے علیحدہ نہ کرے۔

۲۔ مرحوم کے پس ماندگان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا جاتا ہے۔

(موہری رام اپ پردھان آریہ سماج کمالیہ۔ ضلع لائل پور)

آریہ سماج نواں شہر دوآبہ ضلع جالندھر:- آریہ سماج ہذا کے ۷ اکتوبر کے ہفتہ وار اجلاس میں مندرجہ ذیل پرستاؤ سرب سمتی سے پاس ہوئے:-

۱۔ آریہ سماج ہذا مہاراج نتھو رام جی ساکن حیدر آباد (سندھ) کی ایک دھرم اندھ مسلمان کے ہاتھوں پران ہتیا کو نہایت گھرنا کی درشٹی سے دیکھتا ہے۔ اور ان مسلمانوں کے لئے جنہوں نے اس پاپ کرم میں پوشیدہ طور پر سہائتا دی ہے۔ یہ بھاؤ رکھتا ہے۔ کہ انہوں نے "اسلام" کو اونچا نہیں کیا۔ بلکہ گرایا ہے۔

۲۔ یہ سماج اپنی سرکار سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ ایسے ہتیاروں (خونی لوگوں) کا مناسب انتظام کرے۔ تاکہ آئندہ اس قسم کی کوئی واردات نہ ہونے پائے۔

(بھدر سین منتری)

آریہ سماج ڈیرہ غازی خان:- آریہ سماج ڈیرہ غازیخان نے ۳۰ ستمبر کو ایک خاص اجلاس منعقد کرکے مندرجہ ذیل پرستاؤ پاس کیا:-

آریہ سماج ہذا کا یہ خاص اجلاس کراچی میں ایک مسلمان کے ہاتھوں مہاراج نتھو رام کے خوفناک قتل کے فعل کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس سازش کا جو قتل کی پشت پر کام کر رہی ہے۔ افشا کرے۔ اور آئندہ ایسے قتلوں کو روکنے کے لئے سخت تدابیر اختیار کرے۔

یہ اجلاس ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ شہید کی آتما کو شانتی پردان کریں۔ اور اس کے پسماندگان کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی شکتی پردان کریں۔

نیز یہ بھی فیصلہ ہوا۔ کہ اس پرستاؤ کی نقول گورنمنٹ بمبئی۔ گورنمنٹ آف انڈیا۔ شہید کے رشتہ داروں اور پریس کو بھیجی جائیں۔

(رادھا کرشن بی۔ اے۔ منتری)

آریہ سماج گوجرانوالہ:- آریہ سماج ہذا مہاراج نتھو رام کے قتل کی نسبت جو کہ کراچی کی عدالت میں جبکہ وہ اپنے مقدمہ کی پیروی کے لئے عدالت میں حاضر تھے۔ ایک مسلمان کے ہاتھ سے ہوا ہے۔ گہری تشویش اور رنج کا اظہار کرتا ہے۔ اور اس مسلمان کے نفرت انگیز فعل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے پرزور درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ ایسے جرائم کا سخت انسداد کرے۔ کیونکہ یہ دھرم کے پرچار کی آزادی میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔ نیز یہ قرار پایا۔ کہ ریزولیوشن ہذا کی نقول پنجاب گورنمنٹ۔ بمبئی گورنمنٹ اور گورنمنٹ آف انڈیا۔ اخبار ملاپ لاہور سماچار دہلی۔ سبھا دہلی اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کو بھیجی جائیں۔

(دیویدتہ مل منتری)

آریہ سماج ڈلہوزی:- آریہ سماج ڈلہوزی کا یہ ادھیویشن ایک مسلمان کے ہاتھوں مہاراج نتھو رام کے قتل کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور ان کے پرده پتا ننھا دوسرے سمبندھیوں کے ساتھ اس صدمہ میں اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ اس ادھیویشن کے وچار میں اس قتل کی تہ میں ایک سازش ہے جس کا پتہ لگانے کے لئے گورنمنٹ سے سانورودھ پرارتھنا کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس کا پتہ لگا کر اپرادھیوں کو مناسب سزا دے کر اس قسم کے واقعات کو روکے۔

(نانک چند منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج کھڈیاں:- آریہ سماج ہذا کی ہفتہ وار میٹنگ منعقدہ ۲۴-۱۰-۳۴ میں مندرجہ ذیل پرستاؤ سرب سمتی سے پاس ہوا:-

یہ میٹنگ مہاراج نتھو رام کے قتل کو جو کہ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۴ء کو ایک مذہبی جنونی کے ہاتھوں سرزد ہوا ہے غم و غصہ کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور سورگباشی کے والدین اور ان کے رشتہ داروں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ نیز گورنمنٹ سے امید رکھتی ہے۔ کہ وہ ملزم کو عبرتناک سزا دیکر پبلک کی تسلی کرے گی۔ میٹنگ کو یقین ہے۔ کہ اس قتل کے پس پردہ ایک منظم سازش ہے لہذا گورنمنٹ عالیہ سے بزور لیکن مؤدبانہ درخواست ہے۔ کہ وہ اس سازش کا اچھی طرح سے پتہ لگوالے۔

(بھگوانداس پردھان آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی:- آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا یہ جنرل اجلاس جو زیر صدارت پنڈت واچسپتی جی ایم۔ اے ۷ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو ۱۰ بجے صبح منعقد ہوا۔ سندھ کے مہاراج نتھو رام کے وحشیانہ قتل پر جو کہ کراچی کی عدالت میں عبد القیوم کے ہاتھوں ہوا ہے۔ اپنے دلی غم و غصہ اور نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے نویدن کرتا ہے۔ کہ جہاں وہ مہاراج کے قاتل کو سزا دے۔ وہاں وہ اس کی پس پردہ گہری سازش کا پتہ لگا کر اس کا قرار واقعی انسداد کرے۔ تاکہ آئندہ اس قسم کے آئے دن کے خونی واقعات رونما نہ ہوں۔

۲۔ مہاراج نتھو رام کے بردھ پتا اور دیگر سمبندھیوں سے یہ اجلاس اپنی سہانوبھوتی پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ مہاراج کی آتما کو سدگتی اور ان کے سمبندھیوں کو شانتی پردان کریں۔

(ہربنس لال منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

گورودکل جہلم:- گورودکل جہلم کے برہمچاریوں۔ کرمچاریوں اور سٹاف کی یہ ورات سبھا سندھ کے آریہ ویر مہاراج نتھو رام جی کے قتل کی سنسنی خیز خبر کو نہایت ہی غیظ و غضب سے سنتی ہے۔ جس کا اقدام ایک مذہبی دیوانے اور جنونی مسلمان کے ناپاک ہاتھوں ہوا ہے۔ اور ڈنکہ کی چوٹ سے مشتہر کرتی ہے۔ کہ اس خبیث قاتل نے اس ناجائز اور مکروہ فعل سے "اسلام" کی تہذیب کو دنیا کے مہذب انسانوں کی نظروں میں ایک نہایت ہی بھیانک اور گندہ پیرایہ میں پیش کیا ہے۔ نیز حکام سندھ و مرکزی حکومت سے بزور اپیل کرتی ہے کہ قاتل اور اس کے ہم خیال غنڈہ عنصر اور دیوانے ملانوں کو عبرتناک سزائیں دی جائیں۔ تاکہ سرزمین ہند کی فضا پر امن بن سکے۔ علاوہ ازیں تمام آریہ جگت سے پرارتھنا کرتی ہے کہ وہ شہید کے پس ماندگان کی ہر طرح سے سہائتا کرکے عملی طور پر ہمدردی کا اظہار کرے۔ اور تحریک کا کام بند نہ ہونے دے۔

(جبیندر دو دیا بھوشن)

آریہ سماج شجاع آباد:- آریہ سماج ہذا مہاشہ نتھو رام جی شرما کے ۲۰ ستمبر ۱۹۳۴ء کو جوڈیشل کمشنر کراچی کی عدالت میں دو اعلے ججوں کی موجودگی میں بوقت ایک بجے دوپہر ایک مسلمان کے ہاتھوں قتل کئے جانے پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ جہاں یہ فعل عدالت کے وقار کو دھکا لگاتا ہے۔ وہاں مسلمانوں کے غنڈہ پن کی ذہنیت کی بری طرح مذمت کرتا ہے۔ ایک مسلمان کا بھرے اجلاس میں قتل کرنا یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ اس کی تہ میں کوئی سازش ہے۔ لہذا گورنمنٹ سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ محکمہ خفیہ پولیس کے اعلے افسروں دوارہ اس سازش کا پتہ لگائے۔ اور سازشیوں کو عبرتناک سزائیں دیکر اس قسم کے واقعات کو آئندہ کے لئے روکے۔

(رادھا کرشن منتری)

آریہ سماج منٹگمری:- ۱۔ مہاراج نتھو رام کے قاتل کو جو سزا گورنمنٹ نے دی ہے یہ سماج اسے اصل منشا سمجھتا ہے۔ نیز گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس تمام سازش کا پتہ لگائے۔ کیونکہ نقوو اور کراچی کے ایک ہی قسم کے قتلوں کے بدمعاشوں نے عدالت میں ایک ہی قسم کے بیان دیئے۔ یعنی خواب میں پیغمبر اسلام نے درشن دیئے۔۔۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس بات سے صاف عیاں ہے۔ کہ دونو قاتل ایک ہی سازش پارٹی کے ممبر ہیں۔

۲۔ آریہ سماج ہذا گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ ان اخبارات اور ان اشخاص کا جو ایسے قتلوں یا قاتلوں کی حمایت کرتے ہیں۔ اور ان کا پبلک طور پر ماتم کرتے ہیں۔ مناسب ایکشن لے۔ کیونکہ یہی کارن کرہ ہوائی کے خراب کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔

(موہن لال منتری آریہ سماج منٹگمری)

آریہ سماج کراچی کی سالانہ رپورٹ

کراچی نگر میں آریہ سماج روپی برکش کا بیج آج سے لگ بھگ پچاس ورش پورو سمت ۱۸۸۶ میں بویا گیا تھا۔ جس نے اپنی بچپن کی اوستھا سے ہی تب کے اُتساہی کاریہ کرتاؤں اور سرگرم پرروچیوں کی اور سے تن من اور دھن دوارہ پرایت روپی سیا نگری پراپت کرنے سے اس سمے ایک بڑے سایہ دار برکش کا روپ دھارن کیا ہوا ہے۔ جس کے پھل مشور روپ میں اب اس کے آدھین انیک سنستھائیں بھن بھن روپ میں پرفاشکتی ہر پرکار سے کراچی جنتا کی سیوا کر رہی ہیں:-

کنیا پاٹھ شالہ:- دھنپت مل آریہ پتری پاٹھ شالہ میں اس سمے لگ بھگ تین سو کنیائیں شکھشا حاصل کر رہی ہیں۔ اس پاٹھ شالہ میں بمبئی یونیورسٹی کی سیکنڈری اتھوا پنجاب پرانت کی انگریزی مڈل سٹینڈرڈ تک ہندی دوارہ شکھشا دی جاتی ہے۔ اس لئے اس پاٹھ شالہ میں سب پرانتوں کی کنیائیں شکھشا گرہن کر سکتی ہیں۔ اور کر رہی ہیں۔ ہماری پاٹھ شالہ میں گیارہ ادھیاپک ادھین کاریہ کرتے ہیں۔ اور مکھیہ ادھیاپک بمبئی پرانت کی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیں۔ چونکہ آریہ سماج کی سو پرستدھ شکھشا کا نیہ کنیا گوروکل ڈیرہ دون میں کاریہ کر چکی ہیں۔ سنسکرت ہندی اور دھارمک شکھشا کا کاریہ بھوگیہ پنڈت ترک ناتھ جی ترک راجیہ پنی کرتے ہیں۔ پاٹھ شالہ کے پاس اپنا وشال بھون ہے۔ جس پر آج تک پچاس ہزار روپیہ خرچ کیا جا چکا ہے۔ اس طرح بن مصالحہ کی لاگت شامل نہیں۔ پاٹھ شالہ میں پڑھنے والی کنیاؤں کا ان کے گھر سے لانے اور انہیں گھر واپس پہنچانے کیلئے لاری کا پربندھ بھی کر رکھا ہے۔ پاٹھ شالہ کا ماسک خرچ سات سو روپیہ کے لگ بھگ ہے۔ جو کہ کنیاؤں کی فیس اور میونسپلٹی اور گورنمنٹ کی گرانٹ دوارہ پراپت ہونے والے دھن سے بہت ادھک ہے۔ پاٹھ شالہ کا پربندھ پرستدھ ویکتیوں کی ایک سنستھا کے آدھین ہے جس کا چناؤ سماج کے وارشک چناؤ کے ساتھ ہی پرتی ورش کیا جاتا ہے:-

ویایام شالہ:- آریہ جاتی کو اس سمے اپنی شاریرک اُنتی کرنے کی آوشیکتا پرتی دن پرتیت ہو رہی ہے۔ پرنتو کراچی جنتا کی یہ خوش قسمتی ہے۔ کہ یہاں کی "آریہ یووک ویایام شالہ" اس ضرورت کو کئی ورشوں سے بھلی بھانتی پورا کر رہی ہے۔ آریہ سماج کراچی کی بڑا تی لاہداینک سنستھا جنرل پوسٹ آفس کے سمیپ اپنے نجی تھا لگ بھگ پچیس ہزار روپیہ کے قیمتی بھون میں ودیمان ہے اور اس کا پربندھ آریہ یووکوں کی ایک پرتھک کمیٹی کے ملیشٹ ہاتھوں میں ہے۔ اس ویایام شالہ میں پراچین تتھا ورتمان ہر پرکار کی پرسدھ ورزشیں کرنے کے سادھن تتھا شستر موجود ہیں۔ لاٹھی۔ گتکا۔ بھالا اور کشتی آدی انیک کریائیں سکھلانے کے واسطے آدھینک تتھا ولنگ ادھیاپک نیت ہیں۔ ویایام شالہ کے پاس رستم کشتی کی اپنی دو زبردست ٹیمیں ہیں۔ آریہ یووک سماج کے پردھان تتھا ویایام شالہ کے پرم ہتیشی سیٹھ چمن لال جی نے اپنے سورگیہ بڑے بھائی سیٹھ نہال چند جی کے نام پر (Running Silver cup) دے کر رستم کشتی کی کریاؤں کو اتی روچک بنا رکھا ہے۔ پرتی ورش رستم کشتی کا ایک ٹورنامنٹ رچایا جاتا ہے۔ جس میں کراچی تتھا باہر کی ٹیمیں بھاگ لیتی ہیں۔ گت ورش کے ٹورنامنٹ میں یہ کپ ہماری ویایام شالہ نے حاصل کیا۔ اس ٹورنامنٹ کے اوسر پر ویایام شالہ کے کھلاڑی اپنی دوسری روحانی آدمک کریائیں بھی دکھلاتے ہیں۔ جس میں ویایام شالہ کے اُتساہی منتری تتھا انتھک کاریہ کرتا مہاشے جرنجی لال جی کی کریائیں وشیش طور پر پرشنسنیہ ہوتی ہیں۔ ویایام شالہ کا ماسک خرچ ۱۵۰/- روپیہ ماہوار ہے جو کہ آریہ یووک سماج تے ماسک شلک سے پورا نہ ہونے کے کارن ویایام شالہ کے ادھیکاری دان مانگ کر پورا کر لیتے ہیں۔ میونسپلٹی کی اور سے ۵۰۰/- روپیہ کی گرانٹ خرچ کا کیول کچھ حصہ ہی پورا کرتی ہے:-

لائبریری:- ہمارے آدھین ایک لائبریری "ویدک لائبریری فری ریڈنگ روم" کے نام سے کئی ورشوں سے پرچلت ہے۔ واچنالیہ اتھوا ریڈنگ روم میں بھارت ورش کے پرسدھ ہندی اردو۔ انگریزی تتھا انیہ بھاشاؤں کے روزانہ۔ ہفتہ وار اور ماسک پتر اور میگزین آتے ہیں۔ جن پر سوا سو روپیہ خرچ آتا ہے۔ پستکالیہ میں ۲۰۰۰ پستکیں ہیں۔ جن پر سماج کا ۵۰۰/- روپیہ خرچ آیا ہوا ہے۔ پرانوار کو سماج کے ہفتہ وار ست سنگ ہوتے ہیں۔ جنہیں اگنی ہوتر۔ سندھیا اور ایشور پرارتھنا کے علاوہ کسی نہ کسی پرسدھ ویکتی کا دھارمک تتھا ادھیاتمک ویاکھیان ہوتا ہے۔ اور آریہ سماج کی اور کراچی نگر کے مختلف مقامات پر بھی پرچار کا پربندھ کیا جاتا ہے۔ گت ورش لمن لکھت ویکتیوں کے ویاکھیان ہوئے:-

۱ سوامی وشوانند جی ۲ پنڈت شانتی سروپ جی ۳ سوامی ... ۴ پنڈت کیشو دیو

میلہ بھلگو پر ویدک دھرم کا پرچار

اس سال میلہ بھلگو ضلع کرنال میں اسوج بدی اماوس سمت ۱۹۹۱ کو تھا۔ اس میلہ پر زیادہ تر پنجاب پرانت کے لوگ اور دوسرے صوبوں کے لوگ بھی لاکھوں کی تعداد میں جمع ہوتے ہیں۔ پورانک خیالات کے مطابق لوگ یہاں پر پنڈ دان کرنا پرم دھرم مانتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جو پھل گیا میں شرادھ کرنے کا ہوتا ہے۔ وہی بھلگو میں پنڈ دان کرنے سے پراپت ہوتا ہے۔ یہ میلہ جب کبھی اسوج ماس میں پتری پکش کی سوم وتی اماوس پڑے۔ تب ہی ہوتا ہے +

اس سال بھی بڑا بھاری میلہ ہوا۔ لگ بھگ سوا ڈیڑھ لاکھ کے قریب استری پُرش اس میں شامل ہوئے۔ میلہ پر دیگر مذاہب کی طرف سے پرچار کا انتظام تھا۔ اس میلہ پر کیول آریہ سماج ویدک دھرم پرچار کا انتظام پہلے کرتا رہا ہے۔ لیکن اس سال انبالہ منڈل نے پرچار کا سب انتظام اپنے ذمہ لے لیا۔ میلہ میں ایک باموقع جگہ پر پرچار کے لئے وسیع پنڈال بنایا گیا۔ وید منتر اور ماٹوز سے خوب سجایا گیا تھا۔ پنڈال ایسا دلکش تھا۔ کہ جنتا اسے بڑے شوق سے بھاری تعداد میں دیکھنے کے لئے آتی تھی۔ ایسا وشال پنڈال میلہ میں کسی دوسری دھرم پرچارک سنستھا کی طرف سے نہیں بنایا گیا تھا۔ ایک طرف پرتھی سُندر اور منوہر یگیہ شالہ بنائی گئی تھی۔ جس میں روزانہ یگیہ ہوتا تھا۔ جس وقت یگیہ شالہ میں بیٹھ کر پنڈت منڈلی مدھر سُور سے وید منتروں کا گائن کرتی تھی۔ میلہ کے نرنارہی شردھا کے ساتھ اس یگیہ میں بیٹھ کر وید منتروں کو سُنتے تھے۔ اور آنند اٹھاتے تھے۔ میلہ کے بہت سے لوگوں نے سامگری اور گھی وغیرہ بھی یگیہ میں ارپن کیا۔ ہم نے یہ انوبھو کیا۔ کہ ہندو جنتا میں یگیہ کے لئے ابھی پرتھی شردھا ہے۔ اگر فضول باتوں کی طرف سے جنتا کو ہٹا کر یگیہ وغیرہ کے شبھ کرموں کی طرف راغب کیا جائے۔ تو دیش میں یگیہ پرنالی دوبارہ زندہ ہو سکتی ہے۔

پراتہ کال ۹ سے ۱۲ بجے تک اور بعد دوپہر ۱ سے ۶ بجے شام تک اور رات کو ۸ سے ۱۲ بجے تک ۳ر اکتوبر سے ۸ر اکتوبر تک لگاتار دھوم دھام سے ویدک دھرم کا پرچار کیا گیا۔ سارے میلہ میں ویدک دھرم کی چرچا ہی سُننے میں آتی تھی۔ چار چار پانچ پانچ ہزار آدمیوں نے ایک وقت میں پنڈال میں بیٹھ کر ویدک اُپدیش کو سُنا۔ اُپدیش دینے والے پنڈت برت پال جی۔ پنڈت ہر دیالو جی۔ پنڈت سمیر سنگھ جی۔ پنڈت رام دت جی۔ ٹھاکر نتھا سنگھ جی۔ پنڈت کھیم چند جی۔ پنڈت گوکل دت جی۔ پنڈت امر سنگھ جی۔ سوامی بیدھڑک جی۔ سوامی کیولانند جی۔ پنڈت وشونا تھ جی اُدھم مہاشے ارجن دیو جی وغیرہ وغیرہ مہانو بھاو تھے۔ سبھی سجنوں نے انتھک کام کیا۔ دن رات بڑے پریم اور لگن سے پرچار کے کاریہ میں لگے رہے۔ اس پرچار کا جو پربھاو جنتا پر پڑا۔ وہ ورنن سے باہر ہے۔ لوگ کہتے تھے۔ کہ ایسا پرچار پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اس پرچار پر تقریباً ۱۵۰/- روپیہ خرچ ہوا۔ جو انبالہ منڈل نے اپنے منڈل کی سماجوں سے تھوڑا تھوڑا اکر کے خود جمع کیا تھا۔ صرف ۸ دن پہلے کی تیاری کا ہی یہ پھل ہے۔ اس پرچار کی کامیابی کا سہرا شری ڈاکٹر لال چند جی ادھشٹاتا انبالہ منڈل کے سر پر ہے۔ شری ڈاکٹر جی نے اپنے کاریہ کا ہرج کر کے اُپدیشکوں کے ساتھ جا کر چندہ جمع کرنے میں دن رات ایک کر دیا تھا۔ دھوپ میں پیدل جانا اور میلوں گھومنا ان کی ہاردک شردھا کا پرتیکش پرمان ہے۔ اگر اسی طرح دوسرے آریہ بھائی بھی ویدک دھرم پرچار کے لئے ہردیہ میں انوراگ رکھیں۔ تو ویدک دھرم پرچار کو آشاتیت کامیابی ہو سکتی ہے۔ انبالہ منڈل کی سب سماجوں کو معلوم ہو۔ کہ اس منڈل میں دو میلے بہت بڑے ہوتے ہیں۔ ایک سُوریہ گرہن کے موقع پر کوروکشیتر میں اور دوسرا بھلگو میں۔ ان دونوں میلوں کے پرچار کے لئے مستقل روپ سے ایک میلہ ویدک دھرم پرچارنی سبھا انبالہ منڈل قائم کر دی گئی ہے۔ جس کے پردھان رائے صاحب لالہ امرت رائے جی ایگزیکٹو انجینئر انبالہ چھاؤنی اور آپ پردھان ڈاکٹر لال چند جی ہیں۔ ہمیں پوری اُمید ہے۔ کہ آئندہ میلوں پر اس سے بھی زیادہ بڑھ کر پرچار کا پربندھ کیا جایا کرے گا۔ آخیر میں ہم اُن دانی مہاشیوں اور آریہ سماجوں کا جنہوں نے پرچار میں دھن سے امداد کی ہے۔ ہاردک دھنیہ واد کرتے ہیں۔ نیز ماسٹر پرتاپ سنگھ جی اور سخ پور کے آریہ بھائیوں کا ہم خاص طور پر دھنیہ واد کرتے ہیں۔ جنہوں نے پرچار میں خاص طور پر امداد کی ہے:-

(ہر دیالو آریہ اُپدیشک)

۴ جی ۵ پنڈت جیوتی جی ایم۔ اے ۶ ماسٹر مادھو جی بھائی ۷ پنڈت گوبند رام جی ۸ پنڈت لوکناتھ جی:- جب سے پنڈت لوکناتھ جی ستھائی روپ سے کراچی میں ہیں۔ ان کے سپتاہک ویاکھیانوں سے جنتا خوب لابھ اُٹھا رہی ہے۔ سپتاہک ادھیویشنوں کی کاروائی اتی روچک ہوتی ہے۔ حاضری ہر ہفتہ بڑھتی جاتی ہے۔ ویدک سنسکار سماج کے ستھائی پروہت پنڈت لوکناتھ جی ہی اُتم ریتی سے کراتے ہیں:-

سارواجنک سماچار

آریہ سماج نیروبی کے سماچار

چناؤ:- آریہ سماج ہذا کا سالانہ چناؤ اس پرکار ہوا :-

مہاشہ بدری ناتھ آریہ پردھان + پنڈت گوردھن لال ایم-بی-اسی- اُپ پردھان + مہاشہ تلسی رام دوساج منتری + مہاشہ دولت رام اور گورداس رام بھنڈاری اُپ منتری + مہاشہ اننت رام کوشادھیکش + مہاشہ سالگ رام کومتار ادھیکش + مہاشہ رام لال بہل پستکا ادھیکش + مہاشہ رام پرشاد و سیتا رام اُپ کوشادھیکش + مہاشہ سوم ناتھ اُپ پستکا دھیکش + مہاشہ بی-آر-شرما مینجر آریہ کنیا پاٹھ شالہ :-

انترنگ سبھا کے سدسیہ:- مہاشہ سی-پی-بٹیل-کرشن دیو کپیلا بی-اے-بی-آر-ڈلیسائی- بابو رام معلم اور مہاشہ بھگوانداس :-

متفرق سنسکار:- ۱- ۱۱ ۸/۳۴ کو مہاشہ ہنسراج جی کے پتر کا نام کرن سنسکار پرانش سنسکار کرایا گیا- اور اس شبھ اوسر پر مہاشہ جی کی اور سے بیس شلنگ کا دان آریہ سماج کو ملا :-

۲- ۱۷ ۸/۳۴ کو مہاشہ درگا داس کی پتری کا وِواہ مہاشہ گیان چند ٹروروناسی سے ہوا- سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا- اور اس شبھ اوسر پر آریہ سماج کو ۱۴ شلنگ دان پراپت ہوا :-

۳- ۱۸ ۸/۳۴ کو مہاشہ کرم چند کی بہن لیلاوتی دیوی کا وِواہ مہاشہ جگن لال جی کے چھوٹے بھائی شنکر داس کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے ہوا- اور اس شبھ اوسر پر ور اور ودھو پکش کی طرف سے آریہ سماج کو ۱۸۱ شلنگ کا دان ملا :-

۴- ۲۰ ۸/۳۴ کو مہاشہ دلیسراج بہل کی دھرم پتنی کا انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا- آریہ سماج نیروبی مہاشہ دلیسراج جی کے ساتھ اس دکھ میں نہایت ہمدردی ظاہر کرتا ہے- اور پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ سورگباشی کی آتما کو سدگتی پردان کریں :-

۵- مہاشہ چونی لال-کرپا رام کی سپتری کا وِواہ مہاشہ چونی لال شنکر داس کے ساتھ ویدک ریتی سے ہوا- اور اس شبھ اوسر پر ور پکش کی طرف سے ۲۰ شلنگ اور ودھو پکش کی طرف سے ۵۰ شلنگ دان ملا :-

۶- ۸ ۹/۳۴ کو مہاشہ گوپال داس جی کی پتری کا جات کرم سنسکار کرایا گیا :-

۷- ۱۳ ۹/۳۴ کو مہاشہ دیو دیال جی کی پتری کا جات کرم سنسکار کرایا گیا- اس موقع پر مہاشہ جی نے ۵ شلنگ آریہ سماج کو دان دئے :-

۸- ۱۴ ۹/۳۴ کو مہاشہ بنا لال جی کی سگائی مہاشہ چونی لال جی کی سپتری سے ہوئی- اس موقع پر مہاشہ بنا لال جی کی طرف سے آریہ سماج کو بیس شلنگ کا دان پراپت ہوا :-

(دولت رام منتری آریہ سماج نیروبی)

چیترو واہ:- ۱۸ اسوج سمت ۱۹۹۱ کو لالہ چانن رام جی ایجنٹ سٹینڈرڈ آئل کمپنی ممبر آریہ سماج نابھہ کی پتری کا وِواہ شریمتی بھاگونتی دیوی کے ساتھ پنڈت رام نرائن جی نے ویدک ریتی سے کرایا- اس سنسکار میں کافی تعداد میں پرش اور استریاں شامل ہوئیں :-

(منتری آریہ سماج نابھہ- ریاست نابھہ)

نئے آریہ سماج کی قائمی:- پنڈت جگن ناتھ جی اپدیشک نے موضع اہل گھناں ڈاکخانہ قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ میں ویدک دھرم کا پرچار کیا- اور یہاں آریہ سماج قائم ہوا جس کے ادھیکاری حسب ذیل چنے گئے :-

پردھان بھگت رام جی + منتری میگھراج- اُپ منتری اندر داس جی + خزانچی گیان چند جی- لائبریرین وید ویاس جی + سبھاسد سائیں داس جی اور مگھر مل جی وغیرہ وغیرہ :-

(منتری آریہ سماج اہل گھناں)

گرہ پرویش سنسکار:- ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو لالہ بال کشن چوپڑہ ولد لالہ رام دتا مل چوپڑہ کے گھر پرویش سنسکار کرایا گیا- اور مبلغ پانچ روپیہ آریہ سماج بنگہ کو دان پراپت ہوا :-

{منشی رام آریہ پردھان آریہ سماج بنگہ- ضلع جالندھر}

شوبھنا:- ہندو نوجوانوں میں ورزش اور کھیلوں کا شوق پیدا کرنے کے لئے گتکا- لاٹھی اور پٹہ وغیرہ کے سکھلانے کا انتظام زیر سرپرستی آریہ یوک سنگھ گورودت بھون لاہور میں کیا گیا ہے- وقت صبح ۷ بجے سے ۸ بجے تک اور شام کو ۵ بجے سے ۶ بجے تک ہے- ماہوار فیس مہر روپیہ- گتکا اپنا اپنا ہوگا- داخلہ ایک روپیہ :-

(ماسٹر ہرکشن لال چوپڑہ گورودت بھون لاہور)

سرگودھا میں احمدیوں کی شر انگیزیاں:- انجمن احمدیہ سرگودھا کا سالانہ جلسہ ۶ تا ۸ اکتوبر مقرر تھا- جس میں ان کی طرف سے آریہ سماج کو مناظرہ کے لئے چیلنج دیا گیا- آخر طے پایا- کہ مندرجہ ذیل مضامین پر سلسلہ وار تین روز تک مناظرہ کیا جائے :-

۱- کیا قرآن کامل الہامی کتاب ہے؟ ۲- کیا وید کامل الہامی کتاب ہے؟ ۳- مسئلہ تناسخ

آریہ سماج کی طرف سے سوامی رودرانند جی اور پنڈت شانتی پرکاش جی کو بلایا گیا- مگر ۵ اکتوبر کو ہی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سرگودھا کا زیر

دفعہ ۱۴۴ نوٹس ملا- کہ اس سے نقص امن کا اندیشہ ہے- اس لئے انجمن احمدیہ مناظرہ کی دعوت کو واپس لے- اور ممبران آریہ سماج اس میں شامل نہ ہوں- مناظرہ تو بند ہو گیا- مگر واحد حسین اور محمد عمر احمدی مبلغوں نے حسب عادت آریہ سماج کے خلاف زہر اگلنا اور گالیاں نکالنا شروع کر دیا- چنانچہ آریہ سماج کی طرف سے جوابی لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا گیا- جس کا جنتا پر خوب اثر پڑا- سارے شہر میں احمدیوں کی بدکلامی اور بیہودہ تقاریر کا اور آریہ سماج کے سبھیتا پورن اور مدلل ویاکھیانوں کا چرچا ہے- اگر مناظرہ میں رکاوٹ نہ پڑتی- تو نتیجہ ارادہ تھا کہ ایک دفعہ مرزائی ٹولہ کی وہ گت بنائی جاتی- کہ وہ پھر اس علاقہ میں دریدہ دہنی کا حوصلہ ہی نہ کر سکیں- ان بھلے آدمیوں نے آریہ سماج کو ہی نہیں- بلکہ سکھوں اور ان کے بانی گورو نانک دیو جی کو گالیاں دیں نیز اہل سنت اور شیعہ صاحبان کو مرزائی تہذیب کا ثبوت دینے میں کمی نہ رکھی :-

(منتری آریہ سماج سرگودھا)

منڈی چشتیاں میں آریہ سماج کی قائمی:- پنڈت اودے سنگھ جی آریہ اپدیشک اور پنڈت البیشور دت جی آریہ اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور سے آئے ہوئے تھے- جنہوں نے دو یوم بڑے پربھاوشالی ویاکھیان دئے- جن کا جنتا پر بہت اچھا اثر پڑا- اور دونو پنڈتوں کی سہائتا سے آریہ سماج کی بھی سھاپنا ہو گئی- اور ساتھ ہی آریہ سماج کا حسب ذیل چناؤ بھی ہو گیا :-

پردھان لالہ پیارے لال جی + اُپ پردھان لالہ دیو دیال جی- منتری لالہ کرشن لال جی + اُپ منتری ماتو رام + کوشادھیکش مہتہ البیشر داس جی :-

انترنگ سبھا کے سبھاسد ۱- لالہ پیارے لال جی ۲- لالہ دیو دیال جی ۳- لالہ کرشن لال جی بی-اے ۴- لالہ ماتو رام گوپتہ ۵- مہتہ البیشر داس جی ۶- بابو بھگوانداس جی سٹیشن ماسٹر ۷- لالہ کاشی رام جی ۸- پنڈت رلیا رام جی ۹- لالہ راجہ رام جی ۱۰- تلسی رام جی ویدیا ۱۱- لالہ گنیشی لال جی ۱۲- سیٹھ چانن داس جی ناگپال ۱۳- بابو مہر چند جی سب پوسٹ ماسٹر :-

{ماتو رام گوپتہ اُپ منتری آریہ سماج چشتیاں- ریاست بہاولپور}

آریہ سماج گوجرانوالہ کے سماچار:- آریہ سماج گوجرانوالہ کا انتیشٹی سنسکار ۵/۹۱ مہاشہ چونی لال کی پتری ... مہاشہ بشمبر ناتھ جی ... کو کرایا گیا- مہاشہ ... کا انتیشٹی سنسکار ۵/۹۱ کو کرایا آریہ سماج گوجرانوالہ

گیا۔ مہاشہ پُرکندرناتھ جی سیکرٹری مان گوبند سہائے جی سابق پردھان آریہ سماج سری نگر کا ۹/۶ کو یگیوپویت سنسکار کرایا گیا۔ صرف مہاشہ شنبھو ناتھ جی نے ایک دیسی تھیلی لے عنایت (۴ x ۴ گز) دان دیئے ۔

(دیویندر مل منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ کمار سبھا جالندھر کی جینتی :-

آریہ کمار سبھا جالندھر شہر کی ۲۵ ورشیہ جینتی ۳-۴-۵ اور ۶ر نومبر ۱۹۳۴ء کو منائی جائی نشچت ہوئی ہے۔ اس موقع پر بہت سے پرسدھ ودوان پدھاریں گے۔ اور دوآبہ کے آریہ کمار دل کا سمیلن بھی ہوگا۔ اس شبھ اوسر پر پرانے سبھا سدوں کو بھی نمنترت کیا جا رہا ہے :۔

(رام پرکاش منتری آریہ کمار سبھا ہذا)

آریہ سماج بہاول پور کا چناؤ :-

آریہ سماج ہذا کا سالانہ چناؤ حسب ذیل ہوا :-

پردھان رادھا کرشن جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر + ل رام جی اپ پردھان + مہاشہ جگدیش چندر جی وید منتری + بھگوان داس اپ منتری + مہاشہ چندر بھان جی کھزانچی + مہاشہ روشن لال جی پستکادھیکش + مہاشہ پرمانند جی گوشالادھیکش + ڈاکٹر روپ چندر جی اور بھگت گنڈل نیں جی سبھاسد :۔

(بھگوانداس اپ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماجوں کو سوچنا :- میں نے اپنی پستک "فوائد قدرت" یا "انسانی دھرم" کی ۵۰۰ کاپیاں مختلف سنتھوں سبھاؤں اور آریہ سماجوں کو بھینٹ کی ہیں۔ جو ان کی سیوا میں اپنے اپنے ضلع یا کمشنری کے صدر مقام میں منتری سماج گورو کل سیکشن کے ناموں پر بذریعہ ریلوے پارسل بھیج دی گئی ہیں۔ جیسے ایک ماہ ہو جائے۔ آشا ہے۔ کہ مفصلات کی آریہ سماجیں وہاں سے اپنے اپنے نام کی کاپیاں منگوا لیں گی۔ یا صدر مقام کی سماجیں شیگھر بھیجنے کی کرپا کریں گی۔ مجھے بار بار لکھنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ کتاب وصول ہو کر اس کی رسید ڈاک کے راستے سے ضرور کر تارتھ کریں :۔

(آریہ سیوک کوٹو رام گپتا بی۔ اے۔ بی۔ ٹی)

دواہ سنسکار :-

پنڈت نرنجن رام جی ہیڈ ماسٹر بھگونتی آریہ اپدیشک ہرنی ندھی سبھا پنجاب کا شبھ وواہ ۲ر بھادوں سمت ۱۹۹۱ کو علی پور کے ماسٹر رام چندر جی بترہ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ کی سپتری سے بیدک ریتی سے ہوا۔ منسا رام جی نے وواہ کی ریتی پر گیان سے کروایا۔ جنتا پر اس کا

عمدہ پربھاو پڑا۔ ور پکش کی طرف سے اکیاون روپیہ مختلف سنستھاؤں کو دان دیا گیا ہے۔

(کوٹو رام گپتا بی۔ اے۔ بی۔ ٹی)

آریہ سماج کیمبل پور کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج ہذا کا وارشک اتسو ۲۶-۲۷-اور ۲۸ر اکتوبر ۱۹۳۴ء بروز شکر۔ سنیچر اور اتوار بڑی دھوم دھام سے آریہ سماج مندر میں منایا جائے گا :۔

(رام کرشن آریہ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ظفروال کے سماچار :-

(۱) ۱۰ر ستمبر ۱۹۳۴ء کو مہاشہ فتح چند کے سپتر کا نام کرن سنسکار منتری آریہ سماج اور مہاشہ برہم دت جی نے سنسکار ودھی انوسار کرایا۔ بھجن منڈلی آریہ سماج ننگل کے دیر تک بھجن ہوتے رہے۔ اس موقع پر ۔۔ روپیہ دان دیا گیا۔ عار آریہ سماج ظفروال کو اور عار آریہ سماج ننگل کو۔ نیز سب حاضرین کا موہن بھوگ سے ستکار کیا گیا۔ بالک کا نام راجیشور رکھا گیا :۔

(۲) ۲۵ر ستمبر سے ۳۰ر ستمبر ۱۹۳۴ء تک ۶ دن تک لگاتار پنڈت جگن ناتھ جی نے بلونت ہال میں شریمد بھگوت گیتا کی کتھا کی۔ حاضری بہت ہوتی رہی۔ کتھا سے پہلے دو بھجن گائے جاتے تھے۔ انتم دن آپ نے نگر نواسیوں سے اپیل کی۔ کہ وہ آریہ سماج کی ہر پرکار سے سہائتا کریں۔ اور نیز بغیر آریہ سماج مندر کے لئے دان دیں :۔

(گردھاری لال منتری آریہ سماج ظفروال)

آریہ سماج کانپور کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج ریل بازار کانپور کا سالانہ جلسہ ہمیشہ کے لئے رام نومی سے ہٹا کر کارتک کی پورنماشی کے لئے طے کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اس سال ۱۷ر نومبر ۱۹۳۴ء سے ۲۰ر نومبر ۱۹۳۴ء تک سالانہ جلسہ ہونا قرار پایا ہے۔ جس کے ساتھ آریہ کانفرنس۔ مہیلا کانفرنس۔ اچھوت ادھار سمیلن اور کئی دیگر سمیلنوں وغیرہ کا انتظام بھی کیا جا رہا ہے۔ ۱۷ر نومبر ۱۹۳۴ء کو نگر کیرتن نہایت شان سے نکالا جائے گا۔ سوامی سروانند جی۔ سوامی ملیشور انند جی۔ اور کنور سکھ لال جی اور چودھری نیم سنگھ جی جہاں کہیں بھی ہوں۔ اپنی منظوری بھیجنے کی کرپا کریں :۔

(رام پال سنگھ منتری)

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کی اردھ شتابدی :-

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا اردھ شتابدی اتسو ماہ جنوری ۱۹۳۵ء میں بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ اس کے سلسلہ میں سماج نے شہر کے ہر ایک گوشہ میں اور اس کے علاوہ دوسری جگہوں پر بھی آریہ سماج کا کام مضبوط کرنے کے لئے پنڈت رام چندر جی پروہت کے علاوہ پنڈت شریندر شرما کاویہ تیرتھ کو مقرر کیا ہوا ہے۔ اس وقت شہر کے مندرجہ ذیل مقامات پر آریہ سماج کا پرچار کیا گیا ہے :-

تاریخ	پرچارک	مضمون کتھا	جگہ
۱۵ تا ۲۳	[illegible]	کتھا اپنشد	نائی واڑہ

تاریخ پرچار	مضمون کتھا	جگہ
۱۵/۸/۳۴ تا ۲۳/۸/۳۴	پرشن اپنشد	بازار سیتارام
۲۵/۸/۳۴ تا ۳/۹/۳۴	انجیل "	البشور بھوجن فتحپوری
۴/۹/۳۴ " ۱۰/۹/۳۴	کتھا "	پھول منڈی دریا گنج
۱۲/۹/۳۴ " ۱۹/۹/۳۴	ایش "	منڈی روئی صدر
۲۰/۹/۳۴ " ۲۶/۹/۳۴	" "	پرلیس کوارٹرز نئی دہلی
۲۶/۹/۳۴	کتھا "	گلی صرافاں

(بشوچندداس سکرٹری آریہ سماج ہذا)

آریہ پرشوں کو سوچنا۔ میں آج کل آریہ پرتی ندھی سبھا ایسٹ افریقہ کے نیچے ویدک دھرم کا پرچار کر رہا ہوں۔ اس سمہ تک کینیا کے سبھی بڑے بڑے شہروں میں گھوم چکا ہوں۔ اور ستھان ستھان پر ویدک دھرم کا پرچار کر رہا ہوں۔

(ستیہ دیو ویدالنکار سناتک گورکل کانگڑی)

آریہ سماج جلالپور کیکناں کا نیا منتری:-

۲۳ ستمبر ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج جلال پور کیکناں کے ممبران کا ایک خاص جلسہ منعقد ہوا جس میں تقریباً تمام ممبران اور پردھان لالہ راجہ رام جی حاضر تھے کثرت رائے سے مندرجہ ذیل قرارداد پیش ہو کر پاس ہوئی:-

یہ جلسہ ڈاکٹر بھگوانداس جھنجوال کو منتری آریہ سماج ہذا مقرر کرتا ہے۔ کیونکہ لالہ دیوی داس جی منتری آریہ سماج کچھ عرصہ کے لئے کراچی تشریف لے جا چکے ہیں۔

(بھگوانداس منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج میرپور کے سماچار:-

۱- لالہ بھیرو رام جی سبھاسد آریہ سماج میرپور کی سپتری کا وواہ چوہدری اننت رام جی ٹھیکیدار کے سپتر کے ساتھ ویدک ریتی سے ۳ اسوج سمت ۱۹۹۱ کو ہوا۔ ورپکش کی اور سے -/۷ روپیہ اور کنیا پکش کی اور سے -/۲۵ روپیہ دان مختلف مدات کو پراپت ہوا۔

۲- آریہ کنیا پاٹھشالہ کا ایک جدید ہال دوسری منزل پر تعمیر ہوا ہے جس سے کمی جگہ سے جو قلت تھی۔ وہ دور ہو گئی ہے۔ اور گرمی کی تعطیلات کے بعد آریہ کنیا پاٹھشالہ کھل چکی ہے۔

(جگت رام سکرٹری آریہ سماج میرپور)

کرنال پرانت کی آریہ سماجوں کو سوچنا:-

کرنال پرانت کی سمپورن سماجوں کے ادھیکاریوں کی تمقا پرانت کے جملہ مسکردہ آریہ بھائیوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پرانت بھر میں پرچار رکھنے مجھے تنتنا میں سماکو ایک بھجنیک مہاشہ بھی لگایا ہے۔ اس لئے جو جو آریہ سماجیں اپنے یہاں پرچار کرانا چاہیں۔ یا اپنے سماج کے ارد گرد دیہات میں پرچار کرانا چاہیں۔ وہ آریہ سماج کے پتہ پر تحریر لکھ کر اطلاع دیں۔ تاکہ ان کی خواہش کے مطابق پرچار کا پربندھ کیا جا سکے۔ اور وواہ سنسکار آدی پر بھی اپدیشک اور بھجنیک یہاں سے ہر وقت مل سکا کریں گے۔ آشا ہے کہ پرانت کے لوگ اس پربندھ سے لابھ اٹھائیں گے۔ اور پرانت میں پرچار کرا کر ویدک دھرم کو وستر نت کریں گے۔ اگر کوئی سماج اپنے ہاں کتھا دوارہ پرچار کرانا چاہے۔ تو اس کا بھی پربندھ کر دیا جائے گا۔ منڈل کا ہیڈکوارٹر آریہ سماج کرنال ہے۔ اتہ سب پرکار کا ویوہار کرنال کے پتہ پر ہونا چاہئے۔

(رام سوروپ آریہ اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

شردھانند دلت ادھار سبھا دہلی کی سوچنا:-

شردھانند دلت ادھار سبھا دہلی کے منتری شری ایشور دت جی میدھارتھی کی ادھیکشتا میں ۱۱ جولائی ۱۹۳۴ء کو قرول باغ بیدن پورہ میں پرچار ہوا۔ شری رام چندر جی نے بھجن ....

ڈاکٹر جوہنی لال جی اور ..... لال جی کے سریلے بھجن ہوئے۔ انت میں شری میدھارتھی جی کا "ست سنگ" پر منوہر اپدیش ہوا۔

(پردھان منتری شردھانند دلت ادھار سبھا دہلی)

آریہ سماج بہاول نگر میں ویدسپتاہ:-

آریہ سماج ہذا نے رکھشا بندھن سے لے کر جنم اشٹمی تک یگیہ منانے کا نشچیہ کیا تھا۔ سبھا کی طرف سے پنڈت رامچندر اور پنڈت شانتی پرکاش اپدیشک اور مہاشہ فقیر چند بھجنیک آئے۔ اور پنڈت جمونی جی نے بھی گورکل سے پدھارنے کی کرپا کی۔ یگیہ بہت سپھلتا سے سماپت ہوا۔ رشی لنگر برابر ۹ دن جاری رہا۔ پنڈت جمونی جی کی آمد پر سٹیشن پہ خوب رونق رہی۔ آپ کا سٹیشن سے جلوس نکالا گیا۔ جو سماج مندر میں آکر ختم ہوا۔ جب تمام آریہ بھائی اپنے پوجیہ نیتا کے گلے میں ہار ڈالے ہوئے اور ویدوں کا ڈنکا عالم میں ..... گاتے ہوئے شہر سے گزرے۔ تو عجیب دلکش نظارہ دکھائی دیتا تھا۔

جنم اشٹمی کے دن پورن آہوتی سے پہلے کئی ایک سنسکار ہوئے۔ نیز اچھوتوں کی شدھی کے موقع پر نائیوں نے (جو کہ مسلمانوں، جماعدوں اور رفصابوں کی حجامت تو بناتے ہیں) ہندو اچھوتوں کی بھدرا کرنے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا سبھاسدوں نے بازار سے استرے منگوا کر ....

آریہ سماج پشاور شہر کا ۵۱ واں سالانہ جلسہ

بموجب پروگرام مشتہرہ ۲۷ ستمبر ۱۹۳۴ء کو نگر کیرتن آریہ سماج مندر سے شروع ہوا جس میں مہاشہ شمشیر سنگھ و مہاشہ بال کرشن ٹکچانیک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب الہ بالمیک شدھ مہاسبھا پشاور چھاؤنی اور آریہ سماج صدر کی بھجن منڈلیاں شامل ہوئیں۔ اور ہری کیرتن کرتی ہوئی ۱۱ بجے رات کو واپس سماج مندر میں پہنچیں۔ ہر ایک بھجن منڈلی کے ہمراہ بہیر تھی مگر مہاشہ شمشیر سنگھ جی کی بھجن منڈلی کے ساتھ خاص طور پر بھیڑ زیادہ ہوا کرتی تھی۔ کیونکہ مہاشہ جی راگ ودیا میں ماہر اور خوش گلو ہیں۔ نگر کیرتن کا اثر لوگوں پر بہت عمدہ پڑا۔

۲۹ اور ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء کو پنڈت گنگی رام جی اپدیشک گورو کل پوٹھوہار کے اعلےٰ اپدیش ہوئے۔ پنڈت جی نے سنگھٹن اور ایشور پراپتی کے وشے پر جس خوبی سے اپدیش دیا۔ وہ سننے کے قابل تھا۔ اس طرح جلسہ کے دنوں میں پنڈت گوردھن جی اور پنڈت اندر جی سناتک گورو کل کانگڑی کے اعلےٰ لیکچر ہوئے۔ جن کا حاضرین پر اچھا اثر پڑا۔ پنڈت برہم دت جی ایڈیٹر رسالہ "آریہ" لاہور کے ۲۹ اور ۳۰ ستمبر کو لیکچر ہوئے۔ جس عالمانہ طریقہ اور شیریں کلامی سے پنڈت جی وید منتروں کی ویاکھیا کرتے ہیں۔ یہ آپ کا ہی حصہ ہے۔ پنڈت جی کے لیکچروں میں حیرتا خاموشی ستے آنند لے رہی تھی۔

آریہ سماج کے یوگیہ سینئر اپ پردھان لالہ گوکل چند جی کو جو کہ ایک مہلک بیماری سے صحت یاب ہوئے ہیں۔ آریہ سماج کی طرف سے مبارک باد کا ایڈریس پیش کیا گیا۔ اور آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔

پنڈت منسارام جی مشاستر ارتھ مہارتھی کے ویاکھیان "مورتی پوجا" اور "شرادھ" وغیرہ کے وشیوں پر ہوئے۔ جن عمدہ دلائل سے "مورتی پوجا" اور "شرادھ" کا کھنڈن پنڈت جی نے کیا۔ اس کا بر بھاؤ لوگوں پر انتی اوتم پڑا۔ "مورتی پوجا" کے ویاکھیان کے بعد پنڈت جی نے فرمایا۔ کہ اگر کسی بھائی کو اعتراض ہو۔ تو کر سکتا ہے۔

لالہ لوڑیند چند رملنے کھڑے ہو کر فرمایا۔ کہ رام چندر جی اور کرشن چندر جی مہاراج نے شوپوجن کی تھی۔ جس پر پنڈت جی نے فرمایا۔ کہ اگر آپ بالمیکی رامائن سے رام چندر جی کی اور مہابھارت سے کرشن چندر جی کی شوپوجن دکھا دیں۔ تو میں مان جاؤں گا۔ اس پر لالہ لوڑیند چند نے کہا۔ کہ کل میں ہر دو کتب سے دکھا دوں گا۔ چنانچہ دوسرے روز ۳۰ ستمبر کو دو بجے شنکا سمادھان شروع ہوا۔ لالہ لوڑیند چند جی نے ہری ونش پوران سے چند شلوک پڑھ کر سنائے۔ اور کہا۔ کہ اس میں شوپوجا کا ذکر ہے۔ پنڈت منسارام جی نے فرمایا۔ کہ آپ کا دعویٰ بالمیکی رامائن اور مہابھارت سے دکھلانے کا تھا۔ مگر آپ ہری ونش پوران کو پیش کر رہے ہیں۔ اس پر لالہ لوڑیند چند جی نے کہا۔ کہ میں ابھی شولنگ کی اُتپتی اور اس کی پوجا کی بابت شو پوران سے ثابت کرتا ہوں۔ مگر آخر تک انہوں نے ثابت نہ کیا۔ جس پر پنڈت جی نے شو پوران سے شولنگ کی اُتپتی کی کتھا سنا دی۔ جس کو سنکر سامعین حیران ہو گئے۔

اس کے علاوہ پنڈت جی نے شریمد بھاگوت پوران سے ایک حوالہ پیش کیا۔ جس میں درج ہے کہ مورتی پوجا کرنے والے بیل وغیرہ کی مانند ہیں۔ ان سوالات کا مہاشہ لوڑیند چند کوئی جواب نہ دے سکے۔ اور نہ آپ نے آخیر تک رامائن اور مہابھارت سے اپنے مورتی پوجا (شوپوجا) والے دعویٰ کو ثابت کیا۔

ایشور کی کرپا سے اس ورش سماج ہذا کا وارشک اتسو چندہ۔ حاضری اور اپدیشوں کے لحاظ سے گزشتہ سال کی نسبت بہت اچھا رہا۔ باوجود سماج ہذا کے خانہ زاد دشمنوں کی مخالفت کے اس ورش چندہ صرف وارشک اتسو کے موقع پر ایک ہزار سے زائد جمع ہوا۔ آخیر میں میں اپنے سماج کے کارکنوں کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے کہ جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے انتھک کوشش کی۔

(تلا سنگھ منتری آریہ سماج ڈھکی نعلبندی۔ پشاور شہر)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کرو

اوم

रजिस्टर्ड ایل نمبر ۴۳۵

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت: سالانہ للعہ ... ممالک غیر سے للعہ / ششماہی ... / فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۱ — اتوار - ۱۲ - کارتک سمت ۱۹۹۱ مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۴ء - دیانند آبد ۱۱۰ — نمبر ۴۳

SUNDAY 28th Oct 1934

آریہ سماج کے نیم

۱ - سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ؛

۲ - ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انترجامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ؛

۳ - وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ؛

۴ - ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداا ادیت رہنا چاہئے ؛

۵ - سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ؛

۶ - سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک انتی کرنا ؛

۷ - سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے ؛

۸ - اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے ؛

۹ - ہر ایک کو اپنی ہی انتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہئے ؛

۱۰ - سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ؛

وید امرت

یجروید — اتھروید — سام وید — رگوید

ओ३म् इयं मही प्रति गृह्णातु चर्म पृथिवी देवी सुमनस्यमाना ।
अथ गच्छेम सुकृतस्य लोकम् ॥ (اتھروید - کانڈ ۱۱ - سوکت ۱ - منتر ۸)

ارتھ - (इयम्) یہ (मही) بڑی (देवी) سرشٹ گنوں والی (सुमनस्यमाना) پرسن من والی پرجا (पृथिवी) پرتھوی (चर्म) وگیان (प्रति गृह्णातु) گرہن کرے۔ (अथ) پھر (सुकृतस्य) دھرم کے (लोकम्) سماج میں (गच्छेम) ہم جاویں ؛

دھرم سماج

جہاں دس آدمی مل کر بیٹھتے ہیں۔ وہ ایک پرکار کا لوک بن جاتا ہے۔ وہ اپنے وچاروں کی ایک سرشٹی بنا لیتے ہیں۔ اور اس کے انوسار ہی وہ ورتتے ہیں۔ ان کی سرشٹی کا آدھار ان کے وچار ہوتے ہیں۔ اگر ان کے وچار شدھ ہیں اور ان کے سنکلپ درڑھ ہیں۔ اور وہ سب ایک خیال کے ہیں۔ تو ان کی سرشٹی سکھدائی ہوتی ہے۔ وہ جیون کو سکھ مے بنا کر رہتے ہیں۔ ان کے سکھی جیون سے سنسار میں سکھ کی ماترا بڑھتی ہے۔ ایسا قائم کیا ہوا لوک شبھ وچار کو پرابت کرتا ہے ؛

جو لوگ بری کامناؤں کے وش ہو کر اپنے لوک کی رچنا کرتے ہیں۔ وہ سنسار میں دکھ کو بڑھاتے ہیں۔ اور دنیا ان کے ہاتھوں تنگ آ جاتی ہے۔ خلق خدا ان کے مظالم سے نالاں رہتی ہے۔ اور خدا کے نیک بندے ستائے جاتے ہیں۔ مگر جو لوگ راہ راست پر آویں۔ صلح و صفا والے لوگ ان کے نیست و نابود ہونے پر خوش ہوا کرتے ہیں۔ کچھ ہی ہر برے لوگ دنیا میں جو کلیش اتپن کرتے ہیں۔ اس کے دمن کے لئے سب لوگ ایکتا شکتی کام کرتے ہیں۔ وید کہتا ہے۔ اس سرشٹی میں سرشٹ گنوں والے لوگ اکٹھے ہوں۔ سرشٹ گنوں سے منو پرستی ہوا کرتا ہے۔ سرشٹ گنوں سے دھرم کی طرف رچی ہوتی ہے۔ اس واسطے ایسے سوکرتی نرناری دھرم کے سماج میں پرویش کریں۔ جب تک ایسے گنوں کو گرہن کر نیوالے لوگ ایک سماج نہ بناویں۔ تب تک سنسار شانتی اور سکھ کو پرابت نہیں ہو سکتا ؛

خود غرض لوگ نوائے دن سماج بنایا کرتے ہیں۔ ایک آدمی اپنی غرض کو مدِنظر رکھ کر ایک کام کا آغاز کرتا ہے۔ اور اپنی بیدار مغزی سے سادہ لوح لوگوں کو رفاہِ عام کے سبز باغ دکھا کر شامل کرتا ہے۔ مگر جب دنیا میں یہ پردہ فاش ہو جاتا ہے۔ پس ان کا وہ لوک دیرپا نہیں ہو سکتا ؛

خود غرض لوگ جب دنیا میں کلیش کی زیادتی کو دیکھتے ہیں۔ جب ظالموں کے ہاتھوں مظلوموں کو تڑپنا پڑتا ہے اور جب بیکسوں پر بلاؤں کو وار کرتے دیکھتے ہیں۔ تو ان کے سینہ میں آگ لگتی ہے۔ اور وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اپنے وچاروں کی ایک سرشٹی رچتے ہیں۔ اس کے انوسار خود چل کر دوسروں کو ساتھ ملاتے ہیں۔ اگر سب لوگ ایک ہی پرتر خیال سے جمع ہو کر ایک دھرم سماج قائم کریں۔ تو دنیا میں بہت سے پاپ دور ہو جایا کریں۔ لیکن اگر کسی دھرم سماج میں ہر ایک اپنا اپنا الو سیدھا کرے۔ تو وہ سماج نہیں کہلایا کرتا۔ اس لئے آؤ پیارے بھائیو ہم لوگ اپنی اپنی کمزوریوں اور غلطیوں کو دور کر کے سرشٹ گنوں کو دھارن کریں۔ اور پھر ایک ایسا دھرم سماج بناویں جس کی طرف وید شاستر اشارہ کرتے ہیں۔ ایسے ہی سماج سے اپنا اور دوسروں کا فائدہ ہو سکتا ہے ؛ (رام شرم)

(نرنجن ناتھ)

میری سودیش یاترا

(لیکھک شری واسدیو جی شرما سابق پردھان آریہ سماج سنگاپور)

اردھ شتابدی اجمیر دیکھنے کے نمت متر منڈلی سہت جس دن ہم سنگاپور سے جہاز پر سوار ہوئے۔ اس دن ہماری خوشی کا وار پار نہ تھا۔ رات بھر جہاز جیٹی پر ٹھہرا رہا۔ پراتہ کال جب سوریہ کی سنہری آبھا چھٹکنے لگیں۔ تو جہاز نے دھیرے دھیرے کنارا چھوڑنا آرمبھ کیا۔ اور کچھ دیر میں سنگاپور کی ہری بھری پہاڑیاں نظر سے اوجھل ہو گئیں۔ چار روز اور جل ہی جل درشٹی گوچر ہونے لگا۔ سنگاپور سے چلکر جہاز تیسرے دن پینانگ پہنچا۔ پینانگ ملایا دیپ کا ایک شہر ہے۔ یہاں سے ریلوے لائن آرمبھ ہوتی ہے۔ جو کہ ملایا دیپ کے کیندری ستھانوں سے گزرتی ہوئی شیام دیش (بنکاک) کی راجدھانی میں جا ملی ہے۔

پینانگ سے چل کر چوتھے دن پراتہ کال جہاز رنگون (برہم دیش) میں پہنچا۔ اور یہاں تمام مسافروں کو اتار دیا گیا۔ کیونکہ یہ جہاز کیول رنگون تک ہی جانا تھا۔ یہاں سے اسی دن قریباً دس بجے دوسرا جہاز کلکتہ کو چلنے والا ملتا ہے۔ جن مسافروں کے پاس سامان کا کوئی جھنجھٹ نہیں ہوتا۔ وہ آسانی سے اسی دن کے روانہ ہونے والے جہاز میں سوار ہو جاتے ہیں۔ جن مسافروں کے پاس سامان ادھک ہوتا ہے۔ ان کو یہاں بڑی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ کیونکہ کسٹم ڈیوٹی والے سب سامان کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ اکثر جاپانی کپڑے پر کسٹم لگتا ہے۔ اور ان کے کا کپڑا نہیں ہوتا۔ جتنا کسٹم جانچ کیا جاتا ہے۔ ہم اپنے بھائیوں سے نویدن کرتے ہیں۔ کہ سودیش جاتے وقت کھانے پینے کی اشیاء کے علاوہ کوئی سامان وغیرہ ساتھ نہ رکھیں۔ جس چیز کی ضرورت ہو۔ کلکتہ اتھوا کسی اپنے نکٹ ورتی شہر سے جا کر خرید سکتے ہیں۔ جو کہ سستے ہونے کے علاوہ کسی پرکار کی ذلت سے بھی بچا ئیگا۔ بہت سے بھائیوں کا یہ خیال ہے۔ کہ امک وستو بھارت ورش میں نہ ملے گی۔ اگر ملے گی۔ تو بہت مہنگی۔ پرنتو ایسے بھائیوں کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ کیونکہ بھارت ورش میں تمام سودیشی اور ودیشی وستوئیں بنتی ہیں۔ اور سستی ہیں۔ مگر بھارت ورش میں پیسہ ضرور ہونا چاہئے۔ ہمارے کئی ساتھی سامان کی ادھکتا اور کسٹم کے جھنجھٹ میں رنگون ہی رہ گئے۔ اور ہم اپنے انیہ ساتھیوں سہت اسی دن جہاز پر سوار ہو گئے۔ کلکتہ پہنچنے پر پھر سامان کی پڑتال کی گئی۔ کلکتہ کے قلی مسافروں کے پیچھے ایسے پڑتے ہیں۔ کہ جانو انہوں نے آدمی کبھی دیکھے ہی نہیں۔ چاہے کسی کو قلی کی ضرورت ہو یا نہ ہو۔ پرنتو یہ سب سامان پر قابض ہو ہی جاتے ہیں۔ اگر ساودھانی نہ رکھی جائے۔ تو سامان میں گم ہو جانے کا اندیشہ لاحق رہتا ہے۔ کسی طرح قلیوں کی کھکل سے پیچھا چھڑا کر ہم آگے بڑھے۔ کلکتہ کے ریلوے سٹیشن پر تانگوں اور قلیوں کا ہی راجیہ ہے۔ یہاں ودیشیوں سے گئے ہوئے کچھ ایسے مسافر جن کے پاس سامان ادھک ہوتا ہے۔ خوب ٹھگے جاتے ہیں۔ کیونکہ اول تو وہاں کے قاعدہ قانون سے وہ ناواقف ہوتے ہیں۔ دوسرے گھر پہنچنے کی جلد بازی رہتی ہے۔ اس لئے قلیوں کو انہیں منہ مانگی مزدوری دینی پڑتی ہے۔

اجمیر میں آمد

ہم نے جس شبھ یاترا کے لئے پرستھان کیا تھا۔ آخر اس اجمیر کے پوتر ستھان میں جا پہنچے۔ اجمیر ہندوؤں کے انتم سمراٹ مہاراجہ پرتھوی راج کی جنم بھومی ہے۔ اور مہرشی دیانند جی نے اسی جگہ نروان پد پراپت کیا تھا۔ اس کارن اجمیر کا نام اتہاس میں سدا رہے گا۔ یہاں پر شری ڈاکٹر دیوکنند رام جی سے (جو کہ آریہ سماج سنگاپور کے سنستھاپک ہیں) بھینٹ ہوئی۔ ہم نے سماج کی کل دشا درشا کر ایک یوگیہ اپدیشک کے لئے آپ سے پرارتھنا کی۔ ڈاکٹر صاحب نے شری پوجیہ مہاتما نارائن سوامی۔ آچاریہ رام دیو اور مہاتما ہنسراج جی سے ملنے کی انومتی پردان کی۔ پرنتو ادھک بھیڑ کے کارن کسی بھی نیتا سے بھینٹ نہ ہوئی۔ شری پنڈت شوربیر دیو شرما ایم۔ اے سے بھینٹ کرنے کی بہت ابھیلاشا تھی۔ کیونکہ ہمارا ایک ودیارتھی دیانند ویدک ودیالیہ میں شکشا گرہن کرتا تھا۔ اور ساگت پنڈت جی مہا ودیالیہ کے سکتر بھی تھے۔ پنڈت جی سے بھینٹ کر کے ہماری آتما کو پرسنتا ہوئی۔ اور کئی پرکار کی شنکائیں جو گرکل ودیالیہ کی بابت سنی تھیں۔ دور ہو گئیں۔ شری پنڈت جی کے علاوہ اور بہت سے ودوان تتھا دیر کے بچھڑے ہوئے متروں سے بھینٹ کر کے پرم آنند پراپت ہوا۔

اجمیر میں بڑے بڑے نیتاؤں اور ودوانوں کے لیکچر اور اپدیش سن کر ہم نے اپنے آپ کو کرتیہ کرتیہ سمجھا۔ لیکن جب دوارک مستری کی دم جھپٹا لگاتے ہوئے آریہ اپدیشکوں کی آڑ میں بیوپار بتی رکھنے والوں کو جو کہ ودیشوں میں سماج کے پرچار کا ڈھونگ رچے پھرتے ہیں۔ اس مہان میلہ میں بھی دندناتے دیکھا۔ تو بڑا دکھ ہوا۔ ودیشوں میں آریہ سماج کا نام بڑی اُنتی کر سکتا ہے اگر جو برتی ندھی سمجھ کے آدھین ہو کر جائیں۔ پرنتو ایسے اپدیشک تو کیول دھن بٹورنے آتے ہیں۔ ان کو سماج کے ہت اہت کی کوئی چنتا نہیں ہوتی۔

اسلامی مقبرہ

اجمیر میں مسلمانوں کا ایک مقبرہ ہے۔ جو شاید کسی زمانہ میں ہندوؤں کے آدھین رہا ہوگا۔ اس میں بڑے بڑے دو دیگ رکھے ہیں۔ جن میں اندازاً ۲۵ یا ۳۰ من چاول پک سکتے ہیں۔ سادھارن جتنا میں ایک من چاول پکنے کی رنت کہتے ہیں۔ مسلمانوں کے اتیرکت اندھ وشواسی ہندو بھی اس مقبرہ کی زیارت کو جاتے ہیں۔ جو یاتری وہاں جاتا ہے۔ مجاور لوگ اس سے ان دیگوں میں دھن ڈلوانے کی بے جا کوشش کرتے ہیں۔ ان دیگوں میں پیسہ۔ روپیہ۔ چونی۔ دونی وغیرہ بہت لوگ ڈالتے ہیں۔ سال کے اختتام پر یہ دھن نکال لیا جاتا ہے۔

پشکر کا تیرتھ

اجمیر سے پندرہ بیس میل کی دوری پر وکٹ پہاڑی راستہ کے اس پار پشکر دھام ہے۔ یہاں پر لوگوں نے جو کچھ بابا (برہما) جی کا مندر ہے۔ یہاں پر دور دور سے اندھ وشواسی ہندو اپنی اندھی شردھا کو پرگٹ کرنے کے لئے آتے ہیں۔ شتابدی میں گئی ہوئی آریہ دیویاں بھی یہاں اپنے اندھ وشواس کا پریچے دیتی رہی تھیں۔

راجپوتانہ کی یاترا

اجمیر سے پرستھان کر کے جے پور آدی نگروں کا اولوکن کیا۔ جے پور میں صفائی کا ادھک دھیان رکھا جاتا ہے۔ بازار کی سڑکیں صاف اور کھلی ہیں۔ یہاں کے رام نواس باغ اور عجائب گھر دیکھنے کے لائق ہیں۔ ایک متر کے انورودھ سے ہم کو ہردوار جانے کا بھی سوبھاگیہ پراپت ہوا۔

ہردوار میں آگمن

ہردوار ہمارے گرام سے لگ بھگ پندرہ میل کی دوری پر ہے۔ پراتہ کال سائیکل دوارا سفر کیا۔ نہر کے کنارے سفر کرنے کی بڑی سہولت ہے۔ جب جوالا پور کے برابر پہنچے۔ تو نہر کی پٹڑی پر بہت سے بالک درشٹی گوچر ہوئے۔ ان بالکوں کو دیکھ کر مہا ودیالیہ جوالا پور کا سمرن ہو آیا۔ کیونکہ لیکھک بال کال میں ایک بار اُلٹ ودیالیہ کے وارشک اتسو پر گیا تھا۔ اس وقت ایسی وشال عمارتیں نہیں تھیں لیکن اب تو بہت اُنتی ہو گئی ہے۔ اس دن پاٹھ کرم بند تھا۔ اس کارن اندر جانے سے ہم محروم رہے۔ پرنتو برہمچاریوں سے بات چیت کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ پربندھ بہت اچھا ہے۔ اس ودیالیہ کو سورگیہ سوامی درشنانند جی نے ستھاپت کیا تھا۔ یہاں پرنالیک شکشا دی جاتی ہے۔

گورو کل کانگڑی کی یاترا

اس کے قریب ہی ایک دو فرلانگ چلنے پر جگت وکھیات گورو کل کانگڑی کی سندر آٹالکائیں درشٹی

سنسار کی گتی

سر سکندر حیات خان ریزرو بنک کے ڈپٹی گورنر

دہلی ۲۳ ، اکتوبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند نے سر سکندر حیات خان ریونیو ممبر گورنمنٹ پنجاب کو ریزرو بنک آف انڈیا کے دوسرے ڈپٹی گورنر کا عہدہ پیش کیا ہے۔ اور کہ اُنہوں نے اس کو منظور کر لیا ہے۔ پچھلے اتوار کو جب آپ نئی دہلی آئے ہوئے تھے۔ تو آپ نے سر جیمز گرگ فنانس ممبر گورنمنٹ ہند کے ساتھ تمام معاملہ پر تبادلۂ خیالات کیا۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ آپ نے ضرور اس بات کا فیصلہ کیا ہوگا۔ کہ آپ کب اپنے نئے عہدہ کا چارج لے سکیں گے اور کب عنقریب ہی بہ خبر اپنے ان دوستوں کو جو پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لئے لاہور آئے ہوئے ہیں۔ پہنچانے والے ہیں۔

پنجاب کے اخبارات کی اشاعت

لاہور ۲۴ ، اکتوبر۔ ممبر خزانہ نے اخبارات کے متعلق پنجاب کونسل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ پنجاب کے چیدہ چیدہ اخبارات کی اشاعت حسب ذیل ہے:۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۲ ہزار۔ ڈیلی ہیرلڈ ۵ ہزار۔ ایسٹرن ٹائمز نو صد۔ ٹریبیون پندرہ ہزار۔ بندے ماترم ۳ ہزار۔ پرتاپ گیارہ ہزار دو پچیس۔ ویر بھارت اڑھائی ہزار۔ زمیندار تین ہزار دو سو اسی۔ انقلاب تین ہزار چار سو پچپن۔ سیاست سولہ صد۔ اکالی پتریکا تئیس صد۔ سکھ سیوک اٹھارہ صد۔ ملاپ پانچ ہزار۔

مہاتما گاندھی کا آئندہ پروگرام

بمبئی ۲۴ ، اکتوبر۔ گوکھلی کانگرس میں ایک ریزولیوشن پیش کیا جائے گا۔ کہ مہاتما گاندھی کو کانگرس سے الگ نہ ہونے دیا جائے۔ مگر اب قطعی اور فیصلہ شدہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ مہاتما جی اپنی نئی تحریک کو شروع کرنے کے لئے کانگرس سے لازمی طور پر الگ ہو جائیں گے۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ اُنہوں نے گجرات کاٹھیاواڑ اور بارڈولی کے کئی کانگرسی کارکنوں کو جو ان کے ہم خیال ہیں۔ تبادلۂ خیالات کے لئے اپنے ہاں بلایا ہے۔ اور کہ انہیں ہدایات دیں گے۔ کہ تنظیم دیہات کی تحریک میں کام کریں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کاکا کالیکر اور گوپال ڈیسائی کو بارڈولی میں مسٹر دیش پانڈے کو کرناٹک میں۔ خورشید بہن اور مسٹر جمیت سنگھ کو بمبئی میں۔ مسز کملا دیوی آدھا نہرو۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی اور بابو پرشوتم داس کو یوپی میں نئی تحریک کا انچارج مقرر کیا جائے گا۔ دیگر صوبوں کے متعلق ابھی غور ہو رہا ہے۔ جو نام میں نے لکھے ہیں وہ قطعی نہیں۔ صرف ان کے متعلق گفتگو ہو رہی ہے۔ مہاتما جی کے پرائیویٹ سکرٹری نے ایک انٹرویو میں بتایا۔ کہ گاندھی جی ملک کے دیہاتیوں کو منظم اور بیدار کر کے سوراجیہ کی لڑائی لڑنا چاہتے ہیں۔ اب اس نئی فوج کے ساتھ گورنمنٹ سے ٹکر لیں گے۔ لیکن کب؟ اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

(سپیشل نامہ نگار)

اینٹی کمیونل اوارڈ کانفرنس بمبئی

بمبئی ۲۴ ، اکتوبر۔ بابو راما نند چٹرجی پریزیڈنٹ منتخب آل انڈیا اینٹی کمیونل اوارڈ کانفرنس آج صبح کلکتہ میل سے یہاں پہنچے۔ وہاں سٹیشن پر مسٹر گوبند راؤ پردھان چیئرمین استقبالیہ کمیٹی اور دیگر ممبران تھے ان کا استقبال کیا۔ کانفرنس کی سبجیکٹ کمیٹی کی میٹنگ کل ہوگی۔ مالویہ جی اور مسٹر اینے جو جہاں موجود تھا۔ کل کانفرنس میں شامل ہوں گے۔ مسٹر کیلکر آج شام کو پونہ سے یہاں پہنچ گئے تھا۔ کانفرنس ۲۵ اکتوبر سے شروع ہوگی۔

کانگرس پریزیڈنٹ کا ایڈریس:۔

بمبئی ۲۴ ، اکتوبر۔ اس خیال سے کہ اس وقت جبکہ آئینی تبدیلیوں اور قومی زبان کی ضرورت پر اتنا زور دیا جا رہا ہے۔ پریزیڈنٹ پر اعتراض نہ اٹھایا جائے۔ گذشتہ تین دنوں سے پریزیڈنٹ کے ایڈریس کا اردو اور ہندی میں ترجمہ کیا جا رہا ہے۔ اور ۲۶ ، اکتوبر تک تیار ہو جائے گا۔

مسٹر بمبئی میراں بہن کی واپسی:۔

بمبئی ۲۴ ، اکتوبر۔ پرائیویٹ اطلاع مظہر ہے۔ کہ مسٹر بمبئی میراں بہن جو آج کل امریکہ میں ہیں۔ نومبر کے وسط میں بمبئی پہنچ جائیں گی۔

شاعر ٹیگور کی لاہور میں آمد:۔

لاہور ۲۴ ، اکتوبر۔ پنجاب سٹوڈنٹس کانفرنس کی درخواست کے جواب میں ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نے آج ایک تار ارسال کیا ہے۔ جس میں انہوں نے پنجاب کے دورہ کو آئندہ جنوری تک ملتوی کرنے کے لئے اظہار رضامندی کیا ہے۔

زمینداروں پر نئی آفت:۔

امرتسر ۲۴ ، اکتوبر۔ نہری پٹواریوں کو حکام بالا کی طرف سے نوٹس ملا ہے۔ کہ جب تک بڑے افسر فصل خرابہ کا معائنہ نہ کر لیں۔ تب تک فصل نہ کاٹی جائے۔ اس حکم کی وجہ سے زمینداروں کو سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑیگا۔

مسلم نوجوان کا اقدام خودکشی:۔

جالندھر ۲۳ ، اکتوبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مسلم نوجوان نے کسی کا بٹوا چرا لیا۔ چوری کا پتہ لگنے پر اس نے کنوئیں میں چھلانگ لگا دی۔ مگر لوگوں کو خبر ہو گئی۔ اور انہوں نے اسے باہر نکال لیا۔ پولیس نے اقدام خودکشی کے سلسلہ میں اس کا چالان کر دیا۔

ناجائز افیون کی برآمد:۔

پٹیالہ ۲۴ ، اکتوبر۔ چاہل کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں پولیس نے چار اشخاص کو مشتبہ حالت میں گرفتار کر کے ان کی جامہ تلاشی لی۔ جس پر ان سے تیس سیر کے قریب ناجائز افیون برآمد ہوئی۔ پولیس مزید تفتیش کر رہی ہے۔ چاروں اشخاص حراست میں ہیں۔

ملاقاتیں بند کر دی گئیں

جالندھر ۲۳ ، اکتوبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ چوہدری عبدالعزیز بیگووالیہ جو ریاست کپورتھلہ میں سیاسی تحریک کے سلسلہ میں ۱۵ سال قید کی سزا بھگت رہے ہیں۔ ان کی ملاقاتیں بند کر دی گئی ہیں۔ کئی ایک درخواستیں دی گئی ہیں مگر ملاقات کی اجازت ابھی تک نہیں ملی۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔

باتصویر

آریہ سماج کے پوجنیہ ورتک مہرشی دیانند کی پنیہ سمرتی میں

رنگین دیوالی

قیمت فی پرچہ ۳/ — پرسدھ —— پتاہک —— اخبار — ایک پرچہ کے لیے ۴/ آنے چاہئیں

"پرکاش" لاہور کے "دیانند انک" (اردو) کی فہرست مضامین

رشی کے پیروؤ "پرکاش" کا اگلا پرچہ "دیانند انک" ہوگا۔ اس سال کا یہ انک خاص خوبیوں کا بے بدہ مرقع ہے۔ اُچہ کوٹی کے مضامین اور بہترین نظموں کے لحاظ سے یہ پرچہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ اس سال کی سہ رنگی تصاویر جو چھپ رہی ہیں وہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس سال حسب معمول کاغذ بھی بڑھیا استعمال کیا گیا ہے۔ گو اس سے اخراجات میں اضافہ ہوگیا ہے۔ لیکن انک کی خوبصورتی میں بھی قابلِ رشک اضافہ ہوا ہے۔ ان خوبیوں کے باوجود قیمت فی پرچہ ۳/ رہے گی ::

فہرست مضامین

ڈرامے اور افسانے

نظمیں

نوٹ:۔ مذکورہ بالا اصحاب کے علاوہ اور بہت سے سجنوں کے بھی لیکھ اور نظمیں موصول ہوئے ہیں۔ جو بشرطِ گنجائش شائع کی جائیں گی ::

مینیجر "پرکاش" لاہور

پرکاش لاہور

۱۲- کارتک سمت ۱۹۹۱

"پرکاش" کا "دیانند انک"

اگلے ہفتہ کا "پرکاش" "دیانند انک" ہوگا۔ اس لئے اس کے سمبندھ میں مجھے کچھ نشیش کہنے کی آوشیکتا نہیں۔ اس پرچہ کے متعلق جو کچھ میں کہنا چاہتا تھا کہہ چکا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ آریہ پرشوں اور آریہ سماجوں کی طرف سے حوصلہ افزا جواب نہیں مل رہا۔ اور اس بات نے میرے پروگرام میں تبدیلی پیدا کی ہے۔ جہاں پہلے یہ خیال تھا۔ کہ پرچہ ۸۰ یا ۱۰۰ صفحہ کا نکالا جائے۔ اور اس کا ہندی ایڈیشن بھی ہو۔ وہاں میں نے اب یہ باتیں سکیڑ لی ہیں۔ پرچہ کی قیمت کم کر دی ہے۔ اور حجم بڑھانے کا خیال ترک کر دیا ہے۔ اس کے معنی یہ نہیں۔ کہ پرچہ پہلے سالوں سے چھوٹا ہوگا۔ وہ اتنا ہی بڑا ہوگا۔ ہاں پہلے سے بڑا نہ ہوگا۔ ہندی ایڈیشن نکالنے کا خیال بھی چھوڑ دیا ہے۔

مجھے اس بات سے انکار نہیں۔ کہ پروگرام کی اس تبدیلی سے مجھے دکھ ہوا ہے۔ اس لئے نہیں۔ کہ "پرکاش" کا رشی نمبر زیادہ چھپتا ہے یا کم۔ بلکہ اس لئے۔ کہ یہ امر اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ آریہ پرشوں میں اپنے ساہتیہ کا شوق کم ہو رہا ہے۔ آریہ سماج کے اخبارات کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ جب انہیں لوگ شوق سے پڑھیں ہی نہ۔ تو وہ نکلیں کیوں؟ اگر آپ کسی آریہ کتب فروش سے دریافت کریں۔ تو وہ بھی آپ کو یہی بتائے گا۔ کہ دھارمک پستکوں کی مانگ کم ہو رہی ہے۔ نوجوانوں کا مذاق بدل رہا ہے۔ دھارمک پستکوں سے انہیں دلچسپی نہیں رہی۔ در اصل انہیں کبھی بھی سنجیدہ مضمون سے دلچسپی نہیں۔ پالیٹکس کا بھی انہیں شوق نہیں۔ لیکن سب سے کم شوق انہیں دھارمک پستکوں کا ہے۔ رہ گئے دوسرے لوگ۔ ان کی مالی حالت بگڑ رہی ہے۔ اس لئے نئی کتابوں کی نہ مانگ ہے نہ بکری۔ عام طور پر یہ شکایت سننے میں آتی ہے۔ کہ آریہ سماج کا نیا ساہتیہ تیار نہیں ہو رہا۔ تیار تب ہو جب اس کی مانگ ہو۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ مانگ تب ہو۔ جب نئی پستکیں نکلیں۔ غرض یہ کہ یہ دو نو باتیں لازم و ملزوم ہیں۔ نئی پستکوں کا نکلنا بھی ضروری ہے۔ اور ان کی مانگ کا ہونا بھی۔ لیکن اس بات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کہ دکاندار بھی نئی کتابیں نکال سکتے ہیں۔ جب ان کی مانگ ہو۔ کوئی سوسائٹی تو خسارہ اٹھا کر بھی نئی کتابیں شائع کر سکتی ہے۔ لیکن دکاندار نہیں۔ جنہوں نے اپنی دکان ہی روزی کمانے کے لئے جاری کر رکھی ہے۔

ایک لحاظ سے خیالات کی اشاعت کے لئے اخبارات کتب سے بھی زیادہ کام دیتے ہیں۔ جن لوگوں کو زیادہ سنجیدہ مطالعہ کا شوق نہیں۔ وہ بھی اخبارات پڑھ لیتے ہیں۔ کیونکہ اس سے ان کے دماغ پر زیادہ بوجھ نہیں پڑتا۔ اخبارات لوگوں کے خیالات کو کسی خاص سانچہ میں ڈھالنے کے لئے بڑا عمدہ کام دیتے ہیں۔ میں اپنے متعلق کہہ سکتا ہوں۔ کہ میرا آریہ سماج میں پرویش اخبارات کے مطالعہ کے ذریعہ ہی ہوا ہے۔ مجھے چھوٹی عمر میں ہی اخبار پڑھنے کا شوق تھا۔ جب میں معمولی جماعت میں پڑھتا تھا۔ تو علاوہ اردو اخبارات کے ایک دو انگریزی اخبارات کا خریدار تھا۔ یہی شوق مجھے کشاں کشاں آریہ سماج کے ریڈنگ روم میں لے گیا!

اخبارات کے مطالعہ نے مجھے آریہ سماج کے ساہتیہ کے مطالعہ پر مائل کیا۔ اس کے بعد میں آریہ اپدیشکوں کی سنگت میں بیٹھنے لگا۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا۔ وہ آریہ جگت کے سامنے ہے۔ نا معلوم کتنے آریہ ہوں گے۔ جنہوں نے آریہ سماج کے پریم کا پہلا پاٹھ سماچار پتروں دوارہ پڑھا ہوگا۔ اگر آریہ سماج کے اخبارات کے مطالعہ کا شوق ہی کم ہو جائے۔ تو سمجھو۔ کہ ترقی کا دور بند ہو رہا ہے۔ اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ کسی خیال کی ہر دلعزیزی اور غیر ہر دلعزیزی کا اندازہ لگانے کا بہترین طریق یہی ہے۔ کہ یہ جاننے کی کوشش کی جائے۔ کہ اس سے دلچسپی رکھنے والوں کی تعداد کتنی ہے۔ جب کوئی تحریک سروپریہ ہو۔ تو اس کے حق میں جو کوئی لکھے گا۔ پڑھا جائے گا۔ عوام اس کا سواگت کریں گے۔ اخبارات کی اشاعت اسی طرح اٹھتی اور گرتی رہتی ہے۔ اگر "پرکاش" کے رشی نمبر کی مانگ کم ہے۔ تو اس کا شوک مجھے اس لئے نہیں۔ کہ "پرکاش" میرا ذاتی پرچہ ہے۔ بلکہ اس لئے۔ کہ میں اسے آریہ سماج کی ترقی کے لئے ایک نیک فال نہیں سمجھتا۔ آریہ سماج کے پرچے چاہے وہ خاص ہوں یا عام۔ جتنے زیادہ پڑھے جائیں گے۔ اتنا ہی آریہ سماج کے خیالات کا زیادہ پرچار ہوگا۔ اور جتنے کم پڑھے جائیں گے۔ اتنا ہی کم۔ اکثر اوقات میرے کان میں آواز آتی ہے۔ کہ آریہ سماج کی ترقی رک گئی ہے۔ میں یتھا شکتی اس خیال کو دور کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہوں۔ لیکن اس بات کا میرے پاس بھی کوئی جواب نہیں۔ کہ اگر آریہ سماج کے ساہتیہ کی چاہے وہ اخباری صورت میں ہو چاہے کتابی۔ مانگ کم ہو رہی ہے۔ تو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ اس کے متعلق دلچسپی گھٹ رہی ہے۔

یہ سطور میں اس لئے نہیں لکھ رہا۔ کہ "پرکاش" کے "رشی نمبر" کے گراہک بڑھ جائیں۔ بلکہ انہیں آریہ جگت کے سنجیدہ غور کے لئے پیش کر رہا ہوں۔ "پرکاش" کے "رشی انک" کی اشاعت گھٹ جائے۔ اور اس کے مقابلہ میں کسی اور پرچہ کی اشاعت بڑھ جائے۔ تو مضائقہ نہیں۔ کیونکہ اس سے آخرکار آریہ سماج کو کوئی ہانی نہ ہوگی۔ لیکن میں افسوس سے دیکھتا ہوں۔ کہ آریہ سماج میں کوئی بھی پرچہ اٹھ نہیں رہا۔ اس قسم کی کوششوں کے مالی پہلو کو جانے دو۔ وہ زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ چند پیسے زیادہ آئے یا کم۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ لیکن یاد رہے۔ کہ ہر ایک شخص پرشنسا کے روپ میں اپنی کوششوں کی قیمت چاہتا ہے۔ اگر وہ پرشنسا نہ ملے۔ تو کہیں بھی کوشش کے لئے اتساہ نہیں رہتا۔ ضروری نہیں۔ کہ وہ پرشنسا کسی کی ذات کی ہو۔ کوئی شخص دن رات ایک کر کے ایک خاص پرچہ نکالتا ہے۔ یہ تسلی تو اسے ہونی چاہئے۔ کہ اسے کوئی پڑھے گا۔ اگر یہ بھی نہ ہو۔ تو اسے محنت کرنے سے کیا حاصل؟

ہر ایک شخص لازمی طور پر پیسہ کمانے کے لئے محنت نہیں کرتا۔ لیکن یقیناً وہ چاہتا ہے۔ کہ جو کوشش مجھے پریہ ہے۔ وہ اتنت ہو۔ اگر میرا یہ بھاؤ نہ ہو۔ کہ "پرکاش" کا "رشی انک" نکالنے سے میں آریہ سماج کی سیوا کر رہا ہوں۔ تو میں کبھی یہ دردِ سر نہ خریدوں۔ اس میں مالی فائدہ تو ہے نہیں۔ اور اگر آریہ سماج کو بھی اس سے فائدہ نہ پہنچتا ہو۔ تو مجھے اس محنت سے کیا حاصل؟ مجھے یہ تسلی تو ہونی چاہئے۔ کہ آریہ سماج میری محنت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ دیتا ہے۔ کہ وہ شوق سے اس پرچہ کا جو میں نے خاص محنت سے تیار کیا ہے۔ مطالعہ کرتا ہے۔

اس کے بعد اگر میں آریہ پرشوں سے یہ کہوں۔ کہ وہ "پرکاش" کے "رشی انک" کے گراہک بنیں۔ اور بنائیں۔ تو میری حالت بعینہ اس مداری کی سی ہوگی۔ جو پہلے لوگوں کو اپنے کھیل دکھلا کر جمع کرتا ہے۔ اور پھر ان کے آگے ہاتھ پھیلا دیتا ہے۔ میں نے جو کچھ کہنا تھا۔ کہہ دیا۔ آریہ پرش اپنے لئے فیصلہ کر لیں۔ کہ ان کا کرتویہ کیا ہے؟ اور جو کرتویہ وہ سمجھیں۔ اسے پورن کرنے کا یتن کریں۔

(کرشن)

حیدر آباد میں ویدک دھرم کا پرچار

شری نارائن سوامی جی نے حیدر آباد سے واپسی کے بعد اخبارات میں جو بیان شائع کروایا ہے اس سے اس بیان کی تائید مزید ہوتی ہے۔ جو کہ آچاریہ رام دیو جی نے "پرکاش" کے گزشتہ پرچہ میں ریاست حیدر آباد میں آریہ مشن کی کامیابی کے متعلق شائع کرایا تھا۔ گو یہ امر یک گونہ تسلی بخش ہے۔ کہ ریاست کی طرف سے ڈیپوٹیشن کے ممبروں کے پرچار پر کوئی خاص پابندی نہیں لگائی گئی۔ لیکن پرچار کے وقت خفیہ پولیس اور باوردی پولیس کی موجودگی صاف بتلاتی ہے۔ کہ ریاست میں مسلم علماء کو کھلے بندوں وعظ کے لئے جو آسانیاں میسر ہیں۔ وہ ابھی تک آریہ سماجیوں کو حاصل نہیں ہیں۔ ہاں اتنا ضرور ہے۔ کہ آریہ وفد جب تک ریاست میں پرچار کرتا رہا۔ حکومت اور پولیس کے افسروں کا رویہ ایسا رہا۔ جس کے خلاف چنداں شکایت نہیں کی جا سکتی۔

لیکن ضرورت صرف اسی امر کی نہیں ہے۔ بلکہ اس امر کی بھی ہے۔ کہ نہ صرف آریہ سماج مندروں میں بلکہ ان کی چار دیواری سے باہر بھی آریہ پرچارکوں کو پرچار کی ویسی ہی کھلی اجازت رہے۔ جیسی کہ مسلمان علماء یا عیسائی مشنریوں کو حاصل ہے۔ اور اس کا بہترین ثبوت اس طرح دیا جا سکتا ہے۔ کہ پوجنیہ شری پنڈت رام چندر جی دہلوی کے ریاست میں داخلہ پر سے جو پابندیاں ہیں جلد از جلد ہٹا لی جائیں۔

قاتل کا حمایتی ڈیپوٹیشن

جب مذہب کے نام پر بعض تنگدل مسلم علماء نے غیر مسلموں کے قتل کو جائز ٹھہرا دیا ہے۔ تب سے جہاں ایک طرف شوریدہ سر مذہبی دیوانوں کے سر پر "غازی" بننے کا جنون سوار ہو گیا ہے۔ وہاں عام مسلمانوں کی ایسے قتل کے مرتکبوں سے ہمدردی نے ایک ایسا مسئلہ پیدا کر دیا ہے۔ جسے گورنمنٹ وقت کے سوائے کوئی دوسری طاقت حل نہیں کر سکتی۔ علم الدین عبدالرشید اور عبدالقیوم تو محض مجنوں کا رندے اور بھاڑے کے ٹٹو ہیں۔ پس پردہ کوئی اور ایسی طاقت ان کو انگیخت کرتی رہی ہے۔ جو ان کو سزا یاب ہونے کے بعد نہ صرف ہائی کورٹوں اور پریوی کونسل تک ان کی پیروی کا بندوبست کرتی ہے۔ اور اگر ضرورت پڑے۔ تو مذہب کے سرکردہ لیڈروں کو اس امر پر رضامند کر لیتی ہے۔ کہ وہ قاتل کی رہائی یا سزا میں تبدیلی یا تخفیف کے لئے گورنروں اور وائسرائے کے دروازے کھٹکھٹاتے ہیں۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ ایک قاتل کو اس کے کئے کی سزا پانے سے بچایں۔ یہی حال عبدالقیوم کے حمائتیوں کا ہے۔ ایک طرف تو وہ پریوی کونسل تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف وائسرائے کے پاس دہلی میں ایک ڈیپوٹیشن بھیج رہے ہیں ہم اس ڈیپوٹیشن کے متعلق تو کچھ کہنا نہیں چاہتے ہاں وائسرائے کو اتنا بتلانا چاہتے ہیں۔ کہ ان کا کام جہاں امن اور قانون کا احترام کرانا ہے وہاں متشدد قاتلوں کی سرکوبی کرنا ہے۔ بلکہ ان کے حمائتیوں کو ڈانٹ ڈپٹ بتلانا ہے۔ تاکہ آئندہ کے لئے اس آڑ میں قاتلوں کو اپنے کیفر کردار سے بچنے کا موقعہ نہ ملتا رہے ؛

یوپی سبھا کے دفاتر آگ کی نذر

الہ آباد سے یہ دکھدائی سماچار موصول ہوا ہے کہ شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کے دفاتر ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۴ء کی رات کو آگ کی نذر ہو گئے ہیں۔ اور سبھا کے تمام کاغذات۔ رجسٹر۔ ریکارڈ اور فرنیچر وغیرہ جل کر راکھ ہو گیا ہے۔

ہمارے خیال میں یہ آتشزدگی کا واقع سخت اندوہناک ہے اور اس امر کا بڑے زور سے تقاضا کرتا ہے۔ کہ اس کی پوری پوری تحقیقات کی جائے۔ تاکہ پتہ لگ سکے کہ سنیکت پرانت کے اتہاسک ریکارڈ کے تباہ ہو جانے کا کارن کیا ہے ؟

قرضہ بل

پنجاب کونسل میں زمیندار ممبروں کی کثرت ہے حکومت نے زمینداروں سے ہمدردی کا اظہار کرنے کے لئے کونسل میں ایک قرضہ بل کے پیش کئے جانے کی ہر ممکن طریق سے حوصلہ افزائی کر کے بظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ وہ اُن غریبوں کو ساہوکاروں کے چنگل سے چھڑانا چاہتی ہے۔ لیکن جب ہم قرضہ بل کی دفعات کا بغور مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ہمیں لامحالہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ اسے فی الواقعی زمینداروں سے اتنی ہمدردی نہیں ہے۔ جتنا ساہوکاروں سے عناد۔ اگر فی الواقعی حکومت کو زمینداروں سے سچی ہمدردی ہوتی۔ تو وہ کونسل سے قرضہ بل پاس کرانے کی بجائے لگان۔ مالیہ اور آبیانہ میں کمی کے متعلق کوئی بل کونسل میں پیش کرتی۔ لیکن چونکہ اس نے ایسا نہیں کیا۔ اور محض ساہوکارہ بل پیش کر دیا ہے۔ اس لئے اس کا زمینداروں سے ہمدردی کا دعوے محض ایک ڈھونگ ہے اور زمینداروں کی غلط سمت میں رہنمائی کرنے کے مترادف ہے۔ ضرورت ہے کہ زمیندار حکومت کی اس ذومعنی چال کو سمجھنے کی کوشش کریں ؛

مولانا سبحانی کی سزا میں تخفیف

مولانا آزاد سبحانی یو۔پی کے ایک پرستار قوم پرست مسلم نیتا ہیں۔ انہیں حکومت کے خلاف نفرت پیدا کرنے اور بلوہ کی ترغیب دینے کے سلسلہ میں لکھنؤ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دو سال قید سخت کی سزا دی تھی۔ مولانا نے اس سزا کے حکم کے خلاف اودھ چیف کورٹ میں اپیل کی۔ چیف کورٹ کے جسٹس مسٹر سمتھ نے اپیل کا فیصلہ سناتے ہوئے فرمایا۔ کہ "مولانا نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں۔ وہ اتنے مبہم ہیں۔ کہ انہیں سزا دینے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ اس لئے بلوہ کے جرم میں تو میں ان کی سزا منسوخ کرتا ہوں۔ لیکن چونکہ مولانا نے جو زبان استعمال کی۔ وہ زیادہ سخت نہیں۔ اس لئے میں سزا گھٹا کر چھ ماہ کر دیتا ہوں "

ہم سزا کی مذکورہ تخفیف پر جہاں مولانا کو مبارکباد دیتے ہیں۔ وہاں حکومت کو یہ بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ مولانا کو جس جرم کے لئے سزا دی جا رہی ہے۔ وہ محض ہڑتالی بیل اپیلوں سے اظہار ہمدردی کے باعث ہے۔ اس لئے بہتر ہوتا۔ اگر اس اظہار ہمدردی کو بے ضرر سمجھ کر ان کی سزا بالکل معاف کر دی جاتی۔ اور ان کو باعزت بری کیا جاتا۔ اور ترحم خسروانہ کو کام میں لایا جاتا ؛

مسٹر لٹے کی علالت

اخبارات میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ مہاراشٹر کے مشہور مجبور کیمونسٹ لیڈر مسٹر ایم۔ این رائے جو آج کل بریلی جیل میں نظر بند ہیں سخت بیمار ہیں۔ ان کی علالت کی خبروں کو بہت سے حضرات تشویش کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ حکومت کی خدمت میں ایک درخواست پیش کی گئی ہے کہ مسٹر رائے کو فوراً غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے۔ اگرچہ مسٹر رائے کے خیالات سے بڑا اختلاف ہے۔ لیکن چونکہ وہ ایک قابل ہندوستانی ہیں۔ اور انٹرنیشنل شہرت رکھتے ہیں۔ اور محض موجودہ طرز حکومت سے اختلاف رکھنے کی وجہ سے سزا بھگت رہے ہیں۔ اس لئے ہندوستانی ہمدردی کے نام پر ہم حکومت سے پر زور درخواست کرتے ہیں کہ وہ مسٹر رائے کو جلد از جلد یا فوراً رہا کر دے۔ یا ان کے خاطر خواہ علاج کا پربندھ کرے تاکہ ایک قابل ہندوستانی یونہی جیل کی زندگی کی نذر نہ ہو جائے۔ اور اپنے ملک کو اپنی خدمت سے مستفیض کرنے کی بجائے قبل از وقت داغ مفارقت نہ دے جائے۔

مسز نیڈو کا نیا راگ

مسز سروجنی نیڈو کانگریس کی ایک سرکردہ نیتا ہیں۔ اور اپنی نظموں کی وجہ سے بلبل ہند کہلاتی ہیں۔ لیکن بسا اوقات آپ ایسا فتویٰ دے جاتی ہیں جس کو ہضم کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ معلوم نہیں ان کے اندر اپنے دھرم اور ریاضی کا بھی کوئی بہت غرور ہے یا نہیں۔ بمبئی میں ایران کے نامور شاعر فردوسی کی یاد میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ہے کہ:۔

"اگر ہندوستان نے سیتا اور ساوتری جیسی دیویاں پیدا کی ہیں۔ تو ایرانی کلچر نے ایسی ہزاروں سیتا اور ساوتری پیدا کی ہیں۔ جن کی تعریف میں فردوسی رطب اللسان ہے"۔

معلوم ہوتا ہے کہ یا تو مسز نیڈو نے فردوسی کی تصانیف کو پڑھا نہیں۔ یا محض اہل ایران کو خوش کرنے کے لئے ایک ایسا فتویٰ دے دیا ہے جس کی کوئی ہندو تعریف نہیں کر سکتا۔ اگر مسز موصوفہ کسی ایسی ایرانی دیوی کا نام بتلا سکتیں جو ہماری سیتا یا دیوی ساوتری کا ہم پایہ ہو سکتی ہے۔ تو ہم آپ کے فتویٰ کی قدر کرتے۔ موجودہ حالت میں تو ہم ان کے فتویٰ کو ایک شاعرانہ تخیل یا مبالغہ ہی خیال کرنے کے لئے مجبور ہیں۔

سوبھاش بابو کا آئندہ پروگرام

شری یت سوبھاش چندر بوس نے جو کہ بحالیٔ صحت کے لئے یوروپ گئے ہوئے ہیں یونائیٹڈ پریس کی وساطت سے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں کہ "جہاں تک میرے آئندہ طرز عمل کا تعلق ہے۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ جب میں ہندوستان واپس آؤں گا۔ تو میں ان پارٹیوں میں سے جو کہ آج کل جھگڑوں کے لئے لڑ رہی ہیں کسی سے تعلق نہیں رکھوں گا۔ میں کانگریس کے تمام ایماندار اور محب وطن کارکنوں کو متحد کرنے کی کوشش کروں گا۔ خواہ وہ کسی گروپ سے تعلق رکھتے ہوں۔ اگر میں اس کوشش میں ناکام ہو گیا۔ تو بجائے بنگال کے کانگریسی پالیٹکس میں شامل ہونے کے۔ بلکہ اپنے آپ کو زیادہ فائدہ مند اور ٹھوس کام میں لگا دوں گا"۔

سوبھاش بابو کے اعلان کو پڑھ کر ہمیں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ وہ ہندوستان میں واپس آنے سے پہلے اپنے آئندہ طرز عمل کے متعلق ابھی کوئی فیصلہ نہ کریں۔ کیونکہ یہ عین ممکن ہے کہ ان کی واپسی تک وہ حالات نہ رہیں۔ جن کی بنا پر انہوں نے اس وقت اپنا آئندہ پروگرام مرتب کیا ہے۔

کانگریس کے موقعہ پر پرچار

بمبئی میں ۲۱ اکتوبر سے انڈین نیشنل کانگریس کا اجلاس شروع ہو گیا ہے۔ اس موقعہ پر بمبئی آریہ سماج کی طرف سے بھی وسیع پیمانہ پر پرچار کا پربندھ کیا گیا ہے۔ اور ڈاکخانہ ورلی کے پاس ایک وسیع پنڈال بنایا گیا ہے۔ اس موقعہ پر بہت سی کانفرنسوں کا بھی پربندھ کیا گیا ہے جن میں سے مشہور مشہور یہ ہیں:۔

اچھوت ادھار کانفرنس۔ سوشل ریفارم کانفرنس۔ ہندو سنگھٹن کانفرنس۔ شدھی کانفرنس۔ جرائم پیشہ اقوام کانفرنس۔ دلت ادھار کانفرنس اور اینٹی کمیونل آوارڈ کانفرنس۔

منتری مہودیہ اطلاع دیتے ہیں کہ پرچار کا یہ سلسلہ ۲۱ اکتوبر سے یکم نومبر تک رہے گا۔ چونکہ اس موقعہ پر بمبئی میں کانگریس کے سالانہ اجلاس کی وجہ سے بڑی رونق اور چہل پہل رہیگی۔ اس لئے یہ توقع رکھنی چاہئے کہ اس موقع پر پرچار سے یہ لابھ ہو گا کہ رشی سندیش بھارت کے طول و عرض کے نمائندوں تک پہنچ جائیگا۔ اور آریہ سماج کے سرکردہ نیتا و سنیاسی مہاتما کانگریسی نیتاؤں

پورا پورا لابھ اٹھانے کا یتن کریں گے۔

اپیل نامنظور

مہاراج متھرا رام کو ایک ہزار روپیہ منصب بحق عبد الغیوم کے مقدمہ میں سر عدالت جام شہادت نوش کئے ایک مہینہ ہو چکا ہے۔ آپ نے اپنی سزا کے حکم کے خلاف جوڈیشل کمشنر کی عدالت میں جو اپیل دائر کی تھی۔ آج سے عدالت مذکور نے خارج کر دیا ہے۔ جہاں جرمانہ منسوخ کر دیا ہے وہاں ساتھ ہی یہ حکم دیا ہے کہ ان کی صرف انگوٹھی ہی ان کے وارث کو دی جائے۔ جیتنی وہ بھگت چکے ہیں۔ سوال تو یہ ہے کہ موجودہ حالت میں اس فیصلہ کا کیا فائدہ؟ مہاراج متھرا رام اس اسار سنسار میں نہیں رہے۔ وہ تو انگریزی انصاف کی گرفت اور دسترس سے بالاتر ہو چکے ہیں۔ ایسی سزا کی منسوخی نہ ان کو فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ اور نہ نقصان۔ ہاں اگر گورنمنٹ سندھ ان کے سارے معاملہ پر غور کر کے یہ دیکھ سکے کہ ان کے شہید ہو جانے سے آپ کے بوڑھے والدین بے سہارا ہو چکے ہیں۔ اور ان کی روزی کا ذریعہ اس دنیا میں نہیں رہا۔ اور اس بوڑھے جوڑے سے کسی قسم کی ہمدردی کا اظہار بھی کر دے تو زیادہ مناسب ہوگا۔

بھگواڑہ ہندو سکھ کانفرنس کا انعقاد

ریاست کپورتھلہ کے ہندوؤں اور سکھوں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ریاست کے ہندوؤں کو اس وقت جو تکالیف ہیں۔ ان کے متعلق غور و خوض کرنے کے لئے بھگواڑہ میں ہندو سکھ کانفرنس منعقد کی جائے۔ لیکن حکام ریاست نے قلت تدبر کا ثبوت دیتے ہوئے اس کے انعقاد کی ممانعت کر دی۔ اس ممانعت کے باوجود کارکنان کانفرنس نے فیصلہ کیا کہ وہ امتناعی حکم کے باوجود کانفرنس کریں گے۔ اس پر حکام کو یہ سوچنا پڑا۔ کہ ان امتناعی حکم قرین مصلحت نہیں ہے۔ اور سردار لفٹننٹ کرنل جج جیف کپورتھلہ ہائی کورٹ نے وہ امتناعی حکم واپس لے لیا ہے۔ اور کانفرنس کے انعقاد کی اجازت دیدی ہے۔ اچھا ہوا۔ کہ حکام کپورتھلہ کو ہوش آ گئی۔ اور انہوں نے یہ مناسب سمجھا کہ ریاست کے ہندوؤں اور سکھوں کو بھی اپنی تکالیف و شکایات کا اظہار کر لینے دینا چاہئے۔ اگر شروع میں ہی حسن تدبر سے کام لے کر کانفرنس کے انعقاد کی ممانعت نہ کی جاتی۔ تو اس کا نتیجہ اچھا ہوتا۔ اور پبلک اور ریاست کے نقطۂ نظر پر ماتم نہ کیا جاتا۔

مرزا صاحب کا ٹوڈی پن

ایک طرف تو آنجہانی مرزا صاحب لکھتے ہیں۔ کہ:-
"برطانیہ اور روس یاجوج و ماجوج ہیں" ۔
(کتاب حمامۃ البشریٰ۔ صفحہ ۲۸)

لیکن دوسری طرف انگریزوں کی خوشامد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

"التماس ہے۔ کہ سرکار دولتمدار . . . اس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو ارشاد فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں" ۔

{درخواست مرزائے آنجہانی مورخہ ۲۴ر فروری ۱۸۹۸ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۲۸}

کیا دنیا میں اس سے بڑھ کر کہیں اور بدترین ٹوڈی ازم کی مثال مل سکتی ہے ؟

شیطان کا قتل

ابتدا میں شیطان معلم الملکوت تھا۔ اور خدا تعالےٰ نے اسے ڈھیل دے دی تھی۔ کہ تم قیامت تک اپنی سرگرمیوں کو بلا کھٹکے جاری رکھو۔ لیکن ہمارے قادیان کے بروزی یا ظلی نبی صاحب پکے موجد ہونے کا یوں ثبوت دیتے ہیں۔ کہ اپنی فضیلت کو جملہ انبیاء پر ثابت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:-

"شیطان کو بسبب مہلت کے کسی نبی نے قتل نہ کیا۔ اس کے قتل کا ایک ہی وقت مقرر تھا۔ کہ وہ مسیح موعود خود بدولت مرزا کے ہاتھ سے قتل ہو" ۔

(صفحہ ۱۳۱ ملفوظات احمدیہ۔ جلد ۲)

لیکن قادیانی نبی کے موجودہ سرکاری آرگن "الفضل" کو یہ شکایت ہے کہ آج کل شیطان کا دنیا پر جتنا غلبہ ہے۔ پہلے کبھی نہیں ہوا۔

عجیب معاملہ ہے۔ شیطان کی بدذاتی سمجھ کر قادیانی نبی نے تو اسے قتل کر دیا۔ لیکن ابھی تک وہ اپنی بدذاتی سے باز نہیں آتا۔ اور روسیاہی پر آنسو نہیں بہاتا۔ اور یہی للکارے جاتا ہے کہ "احمد یا بچ کر رہنا۔ تمہارا نبی یونہی مجھے مقتول بنا گیا۔ میں تو ویسے ہی برسرکار ہوں۔ جیسا پہلے تھا۔ اور تا قیامت اسی طرح برسرکار رہوں گا۔

قادیانی امام کے پہرہ دار

مرزائیوں کے سرکاری آرگن "الفضل" مورخہ ۲۰ر ستمبر ۱۹۳۴ء کے صفحہ ۸ کالم نمبر ۲ پر ایک اشتہار شائع ہوا ہے۔ جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:-

"اچھی نسل کے کچھ کتوں کی ضرورت ہے جن سے حضرت خلیفۃ المسیح کی کوٹھی دار کے لئے پہرہ کا کام لیا جائے گا" ۔

ادھر مولانا ثناء اللہ صاحب اپنے اخبار اہلحدیث کے ۱۹ر اکتوبر کے پرچہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھ رہے ہیں:-

"حدیث سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مروایا تھا" ۔

("اہلحدیث" ۔ صفحہ ۱۳۔ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۳۴ء)

عجیب تماشہ ہے۔ کہ حضرت محمد صاحب تو کتوں کو مروانا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور ہمارے قادیانی خلیفہ صاحب ان کو اپنے قصر خلافت کا پہرہ دار بنا کر نئی سنت قادیانی کی داغ بیل ڈال رہے ہیں۔ ممکن ہے۔ خلیفہ صاحب کو کوئی ایسی حدیث مل گئی ہو۔ جس میں یہ ارشاد ہو۔ کہ حضرت محمد صاحب نے اپنے محل کی حفاظت اور پہرہ کے لئے کتے رکھے تھے۔ یا عمر فاروق نے ایوان خلافت کے پہرہ کے لئے بھی کسی اچھی نسل کے کتوں کو اپنا پہرہ دار مقرر کیا تھا۔

"زمیندار" سے ضمانت کا مطالبہ

قادیانیوں کے آج کل پو بارہ ہیں۔ انکے چوہدری ظفر اللہ خان بیرسٹر کو حکومت نے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا رکن بنا کر اپنی قادیان نوازی کا ثبوت بہم پہنچا دیا۔ اور دنیائے اسلام کو بتلا دیا۔ کہ اسے جتنی خاطر قادیانیوں کی منظور ہے۔ اتنی احراریوں اور زمیندار والوں کی نہیں۔ ادھر زمیندار والوں کو قادیانیوں کے خلاف یوں لکھنے کی سزا دی گئی ہے کہ اس سے ۱۷ ستمبر کے پرچہ میں شائع شدہ حکایات کی بناء پر دس دن کے اندر اندر چار چار ہزار روپیہ کی مزید ضمانت مانگی گئی ہے۔ ہم اس ضمانت کے مطالبہ کو سراسر پارٹی بندی اور حکومت کی قادیان نوازی پر محمول کرتے ہیں۔ اور یہ جاننا چاہتے ہیں۔ کہ جب آنجہانی مرزا غلام احمد قادیان سے قرآن شریف کی ہتک کرنے اور انتہائی توہین کرنے پر جواب طلبی نہیں کی گئی تھی۔ تو یہ کہاں کا انصاف تھا۔ کہ محض حکایات کی بناء پر "زمیندار" جیسے آزاد پرچہ سے ایک کثیر رقم کی ضمانت کا مطالبہ کر کے اسے کچلنے کی کوشش کی جاتی۔ اور قادیان نوازی کا برہنہ ثبوت بہم پہنچایا جاتا۔

نبوت کی آڑ میں تجارتی سبیل

ہمارے مرزائی دوست کہتے ہیں۔ کہ آنجہانی مرزا صاحب ایک نبی اور رسول تھے اور انہوں نے دین اسلام کی خاطر چشمہ فیض جاری کیا۔ لیکن غیر مرزائی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے نبوت کی آڑ میں ایک تجارتی سبیل جاری کی۔ چنانچہ خود آنجہانی مرزا صاحب اپنے مخالفین کی ذیل کے الفاظ میں تائید کرتے ہیں:-

"ہماری معاش اور آرام کا تمام مدار ہمارے والد صاحب کی محض ایک مختصر آمدنی پر منحصر تھا۔ اور بیرونی لوگوں میں سے ایک شخص بھی مجھے نہیں جانتا تھا۔ اور میں ایک گمنام انسان تھا۔ جو قادیان جیسے ویران گاؤں میں زاویہ گمنامی میں پڑا ہوا تھا۔ پھر بعد اس کے خدا نے اپنی پیشگوئی کے موافق دنیا کو میری طرف رجوع دے دیا۔ اور ایسی متواتر فتوحات سے مالی امداد کی۔ کہ جس کا شکر بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔ مجھے اپنی حالت کا خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی۔ کہ دس روپیہ ماہوار بھی آئیں گے۔ مگر خدا تعالےٰ جو غریبوں کو خاک سے اٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے۔ اس نے ایسی میری دستگیری کی۔ کہ یقیناً کہہ سکتا ہوں۔ کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آ چکا ہے۔ اور شاید اس سے بھی زیادہ ہو۔ اگر میرے اس بیان کا اعتبار نہ ہو۔ تو بیس برس کے سرکاری رجسٹروں کو دیکھو۔ تا کہ معلوم ہو۔ کہ کس قدر آمدنی کا دروازہ اس تمام مدت میں کھولا گیا ہے۔ حالانکہ یہ آمدنی صرف ڈاک کے ذریعہ تک محدود نہیں رہی۔ بلکہ ہزارہا روپیہ کی آمدنی اس طرح بھی ہوتی ہے۔ کہ لوگ خود قادیان میں آ کر دیتے ہیں۔ اور نیز ایسی آمدنی جو لفافوں میں نوٹ بھیجے جاتے ہیں" ۔

(حقیقۃ الوحی۔ صفحہ ۲۱۱ و ۲۱۲)

کیا اس سے بڑھ کر مذہب کی آڑ میں تجارتی سبیل کا اور کوئی کھلم کھلا اظہار ہو سکتا ہے ؟

حکیم عبد المجید کے خلاف جہاد

مسلمان اس قدر تنگ دل واقع ہوئے ہیں کہ وہ مذہب اسلام پر کسی قسم کی محققانہ نکتہ چینی برداشت ہی نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی غیر مسلم دیانتداری سے اسلام کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرے۔ تو وہ سیخ پا ہو جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی مسلم کر بیٹھے۔ تو بھی جھاڑ کر اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ اور اس وقت تک دم نہیں لیتے۔ جب تک وہ اپنی غیر رواداری اور غیر بردباری کا بدترین مظاہرہ کر نہیں لیتے۔ حال ہی میں اسلامیہ کالج کے ہال میں مرزا عبد المجید الوار کا ایک وعظ ہوا۔ اس وعظ میں حکیم صاحب نے ارکان اسلام شعائر دین اور علمائے ربانی اور نماز پر آزادانہ اظہار خیالات کیا۔ اس پر ینگ مین محمڈن ایسوسی ایشن اور انجمن اہلحدیث لاہور نے حکیم صاحب کے خلاف وہ طوفان بے تمیزی برپا کیا۔ کہ الامان ہی بھلی۔ اور ناشائستہ سوچا۔ کہ یہ لیکچرار نے اپنا لیکچر خواجہ دل محمد جیسے ذمہ دار مسلمان کی صدارت میں دیا ہے۔ اگر ان لوگوں کا یہ خیال ہے۔ کہ خواجہ صاحب انکی نسبت ادنیٰ درجہ کے مسلمان ہیں۔ تو یہ ان کی غلطی ہے۔ ورنہ ہم تو حکیم صاحب کے خلاف مسلمانوں کے جہاد کو دیکھ کر یہ سوچنے کے لئے مجبور ہیں کہ مسلمان موقع بے موقع اپنی تنگ دلی کا مظاہرہ کر کے مذہب اسلام سے اپنی دشمنی کا ثبوت بہم پہنچا رہے ہیں۔ اور ذرا بھی انجام کو نہیں سوچتے۔

قادیانی نبی کی قرآن شریف سے بغاوت

میرے سونا بل لو دار بہو نہ ہیجے
کہ مرزا جی ہمیں ہیجے جیجنے ہیجے

ہیں آنجہانی مرزا غلام احمد کا ازلی مداح۔ آپ کی حضاب زدہ ریش مبارک بیاد ہی قدرا۔ شکل ہے کہ میں مولانا ظفر علی سے آپ کی ہر ہفتہ ہجو سنتا رہوں۔ اور افسانہ کروں میری ہی بتنا تو ہو گئی۔ کہ اگر محمدی بیگم مرزا صاحب کا ان کی آسمانی منکوحہ سے نکاح ہو جاتا۔ تو میں وہاں منکوحہ کی ڈولی بصورت دیپ بیٹھتا۔ اور مخالفوں کو للکار کر کہتا کہ :-

"اے نفسانی مولویو اور خشک زاہدو! تم پر افسوس کہ تم آسمانی دروازوں کا کھلنا چاہتے ہی نہیں۔ بلکہ چاہتے ہو کہ ہمیشہ بند ہی رہیں۔ اور تم پیر مغاں بنے رہو۔ اپنے دلوں پر نظر ڈالو۔ اور اپنے اندر کو ٹٹولو۔ کیا تمہاری زندگی دنیا پرستی سے منزہ ہے؟ کیا تمہارے دلوں پر وہ زنگار نہیں جس کی وجہ سے تم ایک تاریکی میں پڑے ہو۔ کیا تم ان فقیہوں اور فریسیوں سے کچھ کم ہو جو حضرت مسیح کے وقت میں دن رات نفس پرستی میں لگے ہوئے تھے؟"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۷۸ و ۷۹)

چونکہ مسلمانوں نے مرزاجی کی درشت کلامی اور فحش گوئی پر بھی اعتراض کیا ہے۔ اس لئے ان کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے میرے ممدوح مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ :-

"تو وہ ضرور اقرار کرنا پڑے گا کہ سارا قرآن شریف گالیوں سے پر ہے۔ کیونکہ جو کچھ بتوں کی ذلت اور بت پرستوں کی حقارت اور ان کے بارہ میں لعنت و ملامت کے سخت الفاظ قرآن شریف میں استعمال کئے گئے ہیں۔ یہ ہرگز ایسے نہیں جن کے سننے سے بت پرستوں کے دل خوش ہوئے ہوں۔ بلکہ بلا شبہ ان الفاظ نے ان کے غصہ کی حالت کی بہت تحریک کی ہوگی۔ ——— کیا خدا تعالیٰ کا قرآن شریف میں کفار مکہ کو شرالبریہ قرار دینا اور تمام رذیل اور پلید مخلوقات سے انہیں بدتر ظاہر کرنا یہ معترض کے خیال کے رو سے دشنام دہی میں داخل نہ ہوگا"۔

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۸۲)

(ان معترض ... سخت زبانی کے طریق استعمال کر رہا ہے ایک غایت درجہ کی ... ان سے بے خبر

نہیں رہ سکتا۔ مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔

اولئک علیھم لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین خالدین فیھا۔ الجزو ۲ سورۃ بقرہ اولئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللاعنون۔ الجزو نمبر ۲

سخت الفاظ جو بظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں۔ استعمال کئے ہیں۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔

فلا تطع المکذبین ودوا لو تدھن فیدھنون ولا تطع کل حلاف مھین ھماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم عتل بعد ذالک زنیم سنسمہ علی الخرطوم

(دیکھو سورۃ القلم الجزو نمبر ۲۹)

"اللہ میاں" کا پاؤں دوزخ میں!

میاں محمود موجودہ خلیفہ قادیانی لکھتے ہیں کہ :-

"پھر کہا گیا ہے۔ کہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے دستخط کرتے وقت قلم چھڑکا۔ اور اس سے سرخی کے نشان کپڑے پر پڑ گئے۔ اگر خدا نے قلم چھڑکا تھا۔ تو اس سے خدا کا ہاتھ ماننا پڑا۔ اور خدا محدود ہو گیا۔ پھر اس چھینٹے سے سارا قادیان ہی بہہ جانا چاہئے تھا۔ کیونکہ خدا کا ہاتھ انسان کے ہاتھ جتنا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ بہت بڑا ہوگا۔ میں کہتا ہوں۔ کہ یہ لوگ کیسے نادان ہیں۔ خدا تعالیٰ کے ہاتھ اور پاؤں حدیثوں میں پڑھتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں کہ خدا کا ہاتھ ہونے سے وہ محدود ہو گیا۔ دوزخ کے متعلق حدیث میں آتا ہے۔ کہ وہ کہے گی کہ میں ابھی نہیں بھری۔ اس وقت خدا اس میں اپنا پاؤں ڈالے گا۔ اور وہ کہے گی۔ کہ اب میں بھر گئی۔ یہ لوگ اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ مگر بخاری اور مسلم بھی نہیں جانتے۔ اگر خدا تعالیٰ کا پاؤں دوزخ میں پڑا۔ اور وہ بھر گئی۔ تو خدا کا پاؤں محدود ہو گیا۔ پھر قادیان خدا کے چھینٹے سے نہیں بچ سکتے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے اور چھینٹوں کا بھی ذکر آتا ہے۔ جن پر وہ پڑیں گے۔ وہ بہہ نہیں جائیں گے۔ بلکہ زندہ ہو جائیں گے"۔

(اخبار "الفضل" قادیان - ۱۶ / مئی ۱۹۳۳ء صفحہ ۸)

ایسا ہی ظاہر ہے۔ کہ کسی انسان کو حیوان کہنا بھی ایک قسم کی گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف نہ صرف حیوان بلکہ کفار اور منکرین کو دنیا کے تمام حیوانات سے بدتر قرار دیتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔

ان شر الدواب عند اللہ الذین کفروا

ایسا ہی ظاہر ہے۔ کہ کسی خاص آدمی کا نام لے کر یا اشارہ کے طور پر اس کو نشانہ بنا کر گالی دینا زمانہ حال کی تہذیب کے برخلاف ہے۔ لیکن خدائے تعالیٰ نے قرآن میں بعض کا نام ابولہب اور بعض کا نام کلب اور خنزیر رکھا۔ اور ابوجہل تو خود مشہور ہے۔ ایسا ہی ولید مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے

سخت ان مکذبوں کے کہنے پر مت چل۔ جو دل سے اس بات کے آرزو مند ہیں۔ کہ ہمارے معبودوں کو برا مت کہو۔ اور ہمارے مذہب کی ہجو مت کرو۔ تو پھر ہم بھی تمہارے مذہب کی نسبت ہاں میں ہاں ملاتے رہیں گے۔ ان کی چرب زبانی کا خیال مت کرو۔ یہ شخص جو مداہنہ کا خواستگار ہے۔ جھوٹی قسمیں کھانے والا اور ضعیف الرائے اور ذلیل آدمی ہے۔ دوسروں کے عیب ڈھونڈنے والا اور سخن چینی سے لوگوں میں تفرقہ ڈالنے والا اور نیکی کی راہوں سے روکنے والا اور باایں ہمہ نہایت درجہ کا بدخلق اور ان باتوں کے بعد ولد الزنا بھی ہے۔ عنقریب

ہم اس کے ناک پر جو سور کی طرح بہت لمبا ہو گیا ہے داغ لگا دیں گے۔ لمبی ناک سے مراد رسوم اور ننگ و ناموس کی پابندی ہے جو حق کے قبول کرنے سے روکتی ہے (اے خدائے قادر مطلق ہماری قوم کے بعض لمبی ناک والوں کی ناک پر بھی استرہ رکھ)

کیوں حضرت مولوی صاحب کیا آپ کے نزدیک ان جامع لفظوں سے گالی باہر رہ گئی ہے؟ اور اس جگہ نہایت عمدہ نکتہ یہ ہے۔ کہ ولید مغیرہ نے نرمی اختیار کر کے چاہا۔ کہ ہم سے نرمی کا برتاؤ کیا جائے۔ اس کے جواب میں اس کے تمام پردے کھولے گئے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ مومنین سے مداہنہ کی امید مت رکھو۔

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۸۶ تا ۸۹ در سلسلہ تصانیف احمدیہ صفحہ ۹۰۳ تا ۹۰۵)

چونکہ غیر زبان میں الہام ہے۔ اور الہام میں ایک سرعت ہوتی ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ بعض الفاظ کے ادا کرنے میں کچھ فرق ہو۔ اور یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض جگہ خدا تعالیٰ انسانی محاورات کا پابند نہیں ہوتا۔ کسی اور زمانہ کے متروکہ محاورہ کو اختیار کرتا ہے۔ اور یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ وہ بعض جگہ انسانی گرامر یعنی صرف و نحو کے ماتحت نہیں چلتا۔ اس کی نظیر قرآن شریف میں بہت پائی جاتی ہیں۔ مثلاً آیت ان ھذان لساحران انسانی نحو کی رو سے ان ھذین چاہئے۔

(حقیقۃ الوحی ص ۳۰۴ کا حاشیہ)

نامہ و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی اور آریہ سماج

(گزشتہ سے پیوستہ)

(از شری کوتو رام جی گپتا بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ سکول لیہ)

۳۔ ہماری وید پرچار کی سکیم

سنتے ہیں کسی شہر کے پاس ایک دریا بہتا تھا۔ ہر سال سیلاب کے خطرے نے جب تنگ کیا۔ تو لوگوں کو ایک نہایت اونچا بند باندھنے کی سوجھی۔ ارد گرد کے زمینداروں سے آدمی اکٹھے کئے۔ لوگوں نے یتھا شکتی چندہ دیا۔ ایک ٹھیکیدار مقرر کر دیا گیا۔ اس کے ماتحت کچھ جمعدار بنے۔ کام شہر کا اپنا تھا۔ نگر سب کو یکساں ہونی چاہیے تھی۔ حسب لیاقت مزدوروں کو اور بیگاریوں کو سب کچھ مل جاتا تھا۔ مگر صرف لگن نہیں تھی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ تازہ سرگرمی اور جوش و خروش میں جب چار پانچ فٹ اونچا اور ایک آدھ میل لمبا بند تیار ہو گیا۔ تو سب آدمی ڈھیلے پڑنے لگے۔ ٹھیکیدار و نت کام کا نینڈ کے ارپن ہو جاتا۔ جمعدار جب ایک سرے سے مدد کو جگاتے۔ آگے چلتے جاتے۔ کہ اب جگ اٹھے ہیں۔ کام میں لگ جائیں گے۔ مگر جمعدار کے آگے ہوتے ہی وہ بھی تان لیتے۔ آگے جگانے جاتے۔ تو پیچھے والے پھر سو جاتے۔ جب کچھ دور پہنچنے پر پتہ لگتا۔ کہ پیچھے کی ساری مدد تو پھر سو گئی ہے۔ تو پھر از سر نو جگانا شروع کرتے۔ مگر پھر وہی حال۔ آخر ایک بدھیمان نے جب یہ تماشا دیکھا۔ کہ زور شور چیخ پکار اور ساری طاقت بے فائدہ ضائع ہو رہی ہے۔ تو سمجھایا۔ بابا! آگے پڑھنے ہی کیوں ہو؟ جب تک ایک آدمی کو اٹھا کر اپنے ساتھ نہیں لے لیتے۔ ایک ایک دو گیارہ وہ بھی اٹھ کھڑا ہوگا۔ اور آپ کو اور آدمیوں کو جگانے میں بھی مدد دے گا۔ اس طرح جب عمل کیا گیا۔ تو پیچھے کے مزدور جگ کر اب ساتھ سے لینے۔ جگانے کا کام بھی آسان ہو گیا۔ اور پانچ منٹ میں ساری مدد اٹھ کھڑی ہوئی۔ کیونکہ انہوں نے دیکھ لیا۔ کہ جمعدار تو سر پر کھڑا ہے۔ اب اٹھے بغیر تو اس سے چھٹکارا ناممکن ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بند ایک ماہ کی بجائے ایک ہفتہ میں تیار ہو گیا۔ اور لوگ ششدر رہ گئے۔

ہماری وید پرچار کی حالت سکیم بھی بعینہ ایسی ہے۔ رشی جی نے اپنے بتوبل سے اور پھر ان کے بھگتوں نے اپنے بلیدان سے کچھ دھرم رنگ جوش پیدا کر دیا تھا جگہ جگہ سماجوں کا جال تو بچھ گیا۔ سب نے مل کر ایک پرتی ندھی سبھا بھی بنا لی۔ اور ادھیکاری بھی چن لئے۔ مگر شردھا و لگن تو کہیں سے خریدی نہیں جا سکتی تھی۔ اس لئے جب تک ایک ایک سماج اور ایک ایک سبھاسد کے ہردیہ میں پرچار کی لگن نہ ہو۔ تب تک ادھیکاری و پرتی ندھی سبھا کرے تو کیا کرے؟ اپدیشک بے شک تنخواہ بھی لیتے ہیں۔ اور سفر خرچ بھی۔ مگر پروگرام موجودہ مطالبہ و رواج کے مطابق دو چار یوم کا ہی مل سکتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ جتنے جگانے جاتے ہیں۔ تو پیچھے والے سو جاتے ہیں۔ ایک اپدیشک نیا سماج قائم کرتا ہے یا ہمارے سوتے ہوئے سماج کو جگاتا یا اس میں اتساہ پیدا کرتا ہے۔ کہ آگے کا پروگرام مل جاتا ہے۔ ابھی اتنے رہے ان کی سوچ ہی پڑھتے ہیں۔ کہ پیچھے سے آنے والا اپدیشک پھر ان کو سوئے ہوئے پاتا ہے۔ اس کا علاج ایک یہ بھی تھا۔ کہ علاقے بانٹ دیئے جائیں۔ چنانچہ بانٹ دیئے گئے۔ منڈل بھی بن گئے۔ مگر پرچار کی پرنالی ویسی چند روزہ ہی رہی۔ اس لئے وہاں کی وہاں کھڑی ہے۔ کیونکہ اپدیشک مہاشے دو چار یوم کے پروگرام میں بازار یا دھرم شالہ میں کھڑے کھڑے دو چار لیکچر سنا گئے۔ اس وقت تو جوش بھی پیدا ہو گیا۔ مگر پیچھے اس جوش کو قائم رکھنے والا کوئی نہیں۔ اس لئے ساری محنت ضائع جا رہی ہے۔ ادھر اتنے آدمی بھی کہاں سے آئیں؟ کہ ہر ایک گاؤں اور قصبہ میں ڈیرہ لگا کر بیٹھ جائیں۔ اس لئے اس کا حل تو آخر یہی ہوگا۔ کہ ہر ایک ضلع کا کم از کم ایک اپدیشک الگ مقرر ہو۔ کیونکہ منڈلوں کی تقسیم و نام سے لوگ ناواقف ہوتے ہیں۔ کیوں نہ سرکاری ناموں سے فائدہ اٹھایا جائے؟ اس کا پروگرام سالانہ ہو۔ وہ ضلع بھر کی ہر ایک سماج میں باری باری کم از کم ایک ماہ رہے۔ بڑا سماج ہو۔ تو زیادہ عرصہ تک ٹھہر سکتا ہے۔ اس کا پروگرام تو یہ ہو۔ کہ صبح سویرے سندھیا و ہون کرائے۔ پھر کسی وید منتر کی ویاکھیا کرے۔ اور آریہ سدھانت کی کتھا کرے جو سات آٹھ بجے تک سماپت ہو جائے۔ تاکہ لوگ اپنے کاروبار میں بھی پیچھے نہ رہیں۔ پھر تھوڑا آرام کر کے ایسے لوگوں کی جماعت لے۔ چاہے وہ کتنے ہی تھوڑے کیوں نہ ہوں۔ بچے۔ نوجوان اور بوڑھے سب کو شدھ وید پاٹھ۔ سندھیا اور ہون کرنا سکھائے۔ پھر ان میں سے شردھالو جن کو معمولی سنسکاروں کی کریا میں ٹرینڈ کرے۔ اور پھر ان میں سے ایسے اشخاص چنے۔ جنہیں بھجنیک بنا سکے۔ آخر انسان ہیں۔ یہاں تو طوطے بھی بولنا سیکھ جاتے ہیں۔ درمیان میں یا شام کو لڑکیوں کی پاٹھ شالہ کو ایک گھنٹہ دے۔ سب گاؤں یا قصبہ کے لڑکے آریہ سماج سے مدد سے اور سکول کے لڑکے بھی شامل کر کے ان کو وید پاٹھ۔ سندھیا و بھجن کی باقاعدہ روزانہ ایک گھنٹہ تک شکشا دیوے۔ رات کو پھر گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کے لئے سبھاسد ان یا سماج مندر میں بیٹھ کر تلسی رامائن کی طرح رامائن یا مہابھارت کی کتھا کرتے ہوئے آریہ سدھانتوں کی ویاکھیا کیا کرے۔ کیونکہ یہی پستکیں عام دیہاتیوں میں ہر دلعزیز ہیں۔ اور کوئی آریہ سدھانت نہیں ہیں جس کی ویاکھیا ان کی کتھا سے نہ ہو سکتی ہو کھڑے ہو کر لیکچر دینے کے طرز کو تو دیہاتی ایک عجوبہ خیال کرتے ہیں۔ اور ست سنگ و کتھا سسٹم دیہات میں پہلے ہی موجود ہے۔ اس بنیاد پر اپنی عمارت کیوں نہ کھڑی کی جائے؟ پریم و محبت کے رنگ میں صرف آریہ سدھانتوں کا منڈن کرنے سے سناتن دھرمی بھائی بھی شامل ہونے لگیں گے۔ ادھر اس کی دھرم پتنی کا پروگرام یہ ہو۔ کہ وہ پتری پاٹھ شالہ میں لڑکیوں کو سندھیا اور ہون کرنا سکھلائے۔ شدھ وید پاٹھ پڑھائے۔ ایک دو دیویوں اور شردھالو استریوں کو ٹرینڈ کرے۔ جو اس کے پیچھے کام کو سنبھال لیں۔ جہاں پتری پاٹھ شالہ پہلے ہی موجود ہے۔ وہاں ادھیاپکاؤں کو ٹرینڈ کرے۔ تاکہ وہ نیم پورک کام چلا سکیں اپدیشک ہر بات میں اس کی رہنمائی کرے۔ اور بہتر یہ ہے۔ کہ اپنی استری کو اس کام کے لئے جب تک تیار نہ کر لے۔ آپ بھی کسی ضلع کا انچارج ہی بنایا جائے۔ اس پرکار ایک ماہ تک متواتر کام کرنے سے فائدہ یہ ہوگا۔ کہ سماج روزانہ لگنے لگے گا۔ ادھر اس بات کی پروا نہ ہوگی۔ کہ آدمی تھوڑے آئے ہیں یا بہت۔ اگر ایک ہے۔ تو سوا لاکھ جانو۔ بشرطیکہ وہ دھارمک لگن اور شردھا سے بھرپور ہے۔

اس طریق سے حاضرین کو ہون کرنا۔ بھجن بولنا۔ سندھیا و پرارتھنا کرنا۔ اور کسی لیکچر سے کتھا کرنا اور معمولی سنسکاروں کی کریا کرنا آ جائے گا۔ ادھر لڑکوں و لڑکیوں میں شردھا و پریم کی بجلی دوڑ سے گی۔ مل کر بھجن گانا۔ سندھیا کرنا۔ ہون کرنا سیکھتے سیکھتے ایک دن آپ کے سماج کے ستون آ کر بنیں گے۔ پہلے ان سماجوں میں یہی پروگرام چلایا جائے۔ جہاں اس کی لگن نظر آئے۔ مگر بعد میں معمولی سے معمولی گاؤں کے سماج میں بھی یہی پروگرام ادھشٹھ ہوتا جائے۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ سال کے بارہ مہینوں میں بارہ سماجیں تو پختہ ہو جائیں گی۔ وہ سنسکاروں کے لئے سبھا کرتار و دیں گی۔ وہ روزانہ کا رد کے لئے اپدیشک کی محتاج نہ رہیں گی۔ بلکہ روزانہ آتمک خوراک سے ان میں ایسی تڑپ پیدا ہو جائے گی۔ کہ گاؤں میں ست سنگ ایک لہر چل پڑے گی۔ اس لئے دو چار یوم کے عارضی لیکچروں کے سلسلہ کو یک لخت بند کر کے گرام کا مدت تک شردھا و سچی پیدا کرنے کی طرف لگ جائے۔

ایک قدم جب تک پختہ نہ ہو۔ دوسرا نہ اٹھا یئے جب ہر ضلع میں دو تین سال میں ہر ایک آریہ سماج میں اچھے اچھے بھجنیک۔ اپدیشک۔ سنسکار کرانے والے اور پروہت پیدا ہو جائیں گے۔ تو ملی جلی معمولی جلسہ بھی منانے لگیں گے۔ یا سبھا کے بھیجے ہوئے اپدیشکوں یا بھجنیکوں سے کتنی کام چل نکلے گا۔ کیونکہ جب کرم کانڈ ست سنگ سے سچی لگن پیدا ہو گئی۔ تو پھر کون منڈلیوں و لیکچروں کی خواہش نہ رکھیں گے۔ ایک اپدیشک اور اس کی دھرم پتنی یا پروہت بنیاسی سادھو مہاتما مہینہ بھر جم کر ایسا کر سکتے ہیں۔ جو کئی سالوں میں نہیں ہو سکتا۔ ان کا اپنا جیون آدرش ہوگا ہی۔ عام لوگوں سے آریہ پریواروں سے میل ملاپ ہو کر واقفیت پیدا ہو جائے گی۔ ایک ایک آریہ پرش کے بال بچوں سے پریم رہے گا۔ تبادلہ خیالات ہوگا۔ ان کے جیون کا مطالعہ ہوگا۔ ان کی رہنمائی ہوگی۔ بال بچوں کی پروہت جی کے پاس فہرست ہوگی۔ ہر سنسکار کے موقع پر وہ نہیں سوچنا پڑے گا۔ سنسکاروں میں نہ آڈمبر ہوگا۔ نہ دکھاوا ہوگا۔ سب سنسکار سماج مندر میں یا گھر میں کئے جائیں۔ برادری میں کئے جائیں۔ سادھارن کر کے تو یہ بنایا جائے۔

ایسے پروہت اور اس کی دھرم پتنی کو تو گاؤں یا قصبہ والے سر آنکھوں پر بٹھائیں گے۔ جس کو دھارمک پرچار کی لگن ہو۔ نہ کہ دکشنا و سفر خرچ بنانے کی چنتا۔ ایسا پروہت اور گاؤں کا گورو کہلانے لگے گا۔ اور اس طرح سماجوں کو وہ تو سارے متواتر ایک ایک ماہ رہنے سے وہ ضلع کا لیڈر اور دھارمک گورو کہلائے گا۔ پھر اس کی عزت۔ مانیہ اور سنسکار رہیں گے۔ جس لئے اپنی شردھا پریم۔ سچی دھارمک تڑپ سے سارے ضلع کے آریوں کو سیر لے۔ ساری سادھارن ہندو جنتا کو بلکہ مسلم بھائیوں کو بھی اپنی پریم بانی سے وہ دھارمک جیون سے گا بو کر رکھا ہوگا۔ کیونکہ جیون ایک سچے مشنری کا جیون ہوگا۔

(باقی دارد)

افسانہ

"پاگل" کا بیٹا

(از شریمت اندرسین جی کوہلی بی۔ اے)

(۱)

"بابو جی! میرے اکلوتے بیٹے منی کو ہیضہ ہو گیا ہے۔ رات سے تڑپ رہا ہے۔ بہ وقت ہوا۔ ابھی تک کوئی دوا دارو نصیب نہیں ہوا۔ بابو جی! ایشور تمہارا کلیان کریں۔ آپ ہی میری پکار وید جی کے کانوں تک پہنچا دیجئے۔ میں دو گھنٹوں سے ہر ایک کی خوشامد کر رہا ہوں لیکن مجھ غریب پر کوئی بھی رحم نہیں کھاتا"۔

"ہٹ، دور ہو۔ سویرے سویرے کیوں چڑھا آتا ہے۔ کیا صبح سویرے نہلائے گا؟ وید جی نہیں سنیں۔ اور ہم لوگ جو دفتر کچہری والے کھڑے ہیں"۔ اس طرح سوکھا جواب دے کر بابو جی اندر چلے گئے۔

بیچارہ کالو بیٹے کی دوائی کے لئے بےتاب وہیں کھڑا رہا۔ جو کوئی دوائی لینے آتا۔ اس کے قدموں کی بلائیں لیتا۔ ہاتھ جوڑ کر گڑگڑاتا۔ اس کو سینکڑوں دعائیں دیتا۔ لیکن کسی کے دل میں اتنی دیا نہ آئی۔ کہ وید جی تک اس دین کی فریاد پہنچا دے۔

دو اڑھائی گھنٹہ کے قریب کالو اسی طرح دواخانہ کے ایک کونہ میں کھڑا رہا۔ آج اسے محسوس ہوا۔ کہ پرماتما کا پیدا کیا ہوا انسان ہوتے ہوئے بھی سوسائٹی اسے انسان نہیں سمجھتی۔ دوسروں کی طرح قدرت نے اسے بھی سب شکتی پردان کی ہے۔ لیکن سب کچھ بے سود۔ ایک اچھوت کے لئے جسمانی اور روحانی طاقت کا ہونا یا نہ ہونا برابر ہے۔ وہ کیسا بھی خوبصورت کیوں نہ ہو۔ لیکن حیوان سے بھی بدتر۔ دھرم کے دربار میں ایک اچھوت کو یہ حق حاصل نہیں۔ کہ وہ اونچی ذات کے وسیلہ کے ذریعہ اپنے اکلوتے بیٹے کی پران رکھشا کر سکے۔ اس کو اپنی بے بسی برقی سلاخوں کی طرح چبھنے لگی۔

وید جی کے دواخانہ سے جو لوگ دوا کی شیشی لے کر نکلتے۔ کالو انہیں حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتا۔ اسے شیشی کی دوا آب حیات سے بڑھ کر نظر آ رہی تھی۔ روزمرہ جھاڑو دیتے وقت لوگوں کو آتے جاتے دیکھتا تھا۔ لیکن آج تک کبھی خیال نہ گزرا۔ کہ شیشی کے اندر یہ رنگدار پانی اس کے لئے لاحاصل چیز ہے۔ آج اسے دنیا کی کل نعمتیں اس شیشی کے آگے پھیکی دکھائی دیتی تھیں۔ اس وقت وہ اپنی جان قربان کر کے بھی اس شیشی کو خریدنے کے لئے تیار تھا۔ کیونکہ اس میں تو وہ شکتی بھری ہے جس کو پینے سے اس کے پیارے بیٹے منی کی جان بچ سکتی ہے۔ جس چیز کو دوسرے لوگ کچھ پیسے خرچ کر کے اتنی آسانی سے خرید سکتے ہیں۔ اس کے لئے کالو صبح سے ہاتھ میں پیسے لئے کھڑا رہنے پر بھی حاصل نہ کر سکا۔ نہ معلوم کالو کب تک اس طرح کھڑا رہتا۔ اگر اس کے باپ کی آواز اس کے کانوں میں نہ پڑتی۔ "ارے کالو! آخری وقت اپنے بیٹے کا منہ دیکھنا ہو۔ تو جلدی گھر چل کر دیکھ لے"۔

کالو کے بدن میں جیسے آگ سی لگ گئی۔ اس کے ہوش حواس باختہ ہو گئے۔ بدمست شرابی کی طرح اسی جگہ لڑکھڑانے لگا۔ دوا حاصل کرنے کی امید میں اتنا لین تھا۔ کہ اسے یہ سُدھ بھی نہ رہی تھی۔ کہ گھر پر منی کا کیا حال ہے۔ پتا کی آواز سنتے ہی پاگل کی طرح گھر کی طرف دوڑا۔

(۲)

"بابو دوا لے آئے"۔ یہ آخری الفاظ بچہ کے منہ سے نکلے۔ صبح سے منی نے آنکھیں بھی نہ کھولی تھیں۔ وہ بے حس و حرکت پڑا تھا۔ منی کے یہ الفاظ سن کر ستک کے دل میں امید کی خفیف سی لہر دوڑ گئی۔ کہ شاید بچہ کی جان بچ جائے۔ لیکن جلد ہی موت کے آثار نمودار ہونے لگے۔ منی جینے کے لئے ہوش میں نہ آیا تھا۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے ماں باپ کو داغ مفارقت دینے کے لئے۔ کالو کے دل میں یہ آخری الفاظ تیر کی طرح لگے۔

"بیٹا! جیسے بھی ہو تیرے لئے دوائی لاتا ہوں"۔ یہ کہہ کر کالو پاگل کی طرح بےتحاشا دوڑنے لگا۔ لوگ چلاتے ہی رہ گئے "ارے مت جا۔ اب کس کے لئے دوا لاؤ گے؟"

لیکن کالو کے پاؤں تو ہوا سے باتیں کر رہے تھے۔ اس کا اچھلتا ہوا دل "دوا دوا" چلا رہا تھا۔ وید جی کے دروازہ کے پاس پہنچتے ہی وہ اندر گھس گیا۔ اور وید جی کے پاؤں پر گر کر گڑگڑانے لگا۔ "وید جی۔ وید جی! ابھی منی میں پران باقی ہیں۔ آپ دوائی دے کر اسے بچا لو۔ میں جنم بھر آپ کا غلام بنا رہوں گا جو کچھ کہو گے جان بیچ کر حاضر کروں گا۔ اس وقت منی کو مارنا یا زندہ رکھنا آپ کے ہاتھ میں ہے۔ تم میرے بھگوان ہو۔ غریب پر دیا کرو"۔

کالو بھنگی کے اندر آنے سے بڑا شور و غل مچ گیا۔ جیسے کوئی خونخوار جانور بپھر کر ہال میں گھس آیا ہو۔ سب لوگ "دھرم نشٹ ہو گیا" کی صدا لگاتے ہوئے ادھر ادھر دوڑنے لگے۔ وید جی کے غصہ کا پارہ تو چڑھا اور بھی چڑھ گیا۔ کالو نے انہیں چھو کر تو اپوتر کر ہی دیا تھا۔ غصہ سے لال ہو کر بولے "ارے چنڈال! تو کس کی اجازت سے اندر آیا ہے؟ ادھر سے شیخی بگھارتا ہے۔ "جو مانگو گے سو دوں گا"۔ ارے اندھا ہو گیا ہے کیا؟ یہ سینکڑوں روپوں کی دوائیاں اور سارا سامان جو چھوت ہو گیا ہے۔ اس کی قیمت پہلے ادا کر"۔

"مہاراج! میں یہ دھن کہاں سے ادا کر سکتا ہوں؟ قصور ہوا۔ مجھے گھبراہٹ میں خیال نہ رہا۔ حضور! میرے ستوا جوتے لگوائیں جس طرح ہو گا سیوا میں کسر نہ رکھوں گا۔ آپ مائی باپ ہیں۔ لیکن جلدی سے دوا دے دیں۔ دیر کرنے سے آپ کا پتر منی ہمیشہ کے لئے چل بسے گا"۔ کانپتے ہوئے کالو نے کہا۔

غصہ سے آنکھیں لال سرخ کر کے وید جی بولے "ذرا صبر کرتا۔ در باہر بیٹھ کر انتظار کرتا۔ تو تجھے بھی دوا مل جاتی۔ کمبخت! تو اندر کس کی اجازت سے آیا؟"

"حضور! میں گھنٹوں پھاٹک پر کھڑا رہا۔ آپ کمپونڈر صاحب سے پوچھ لیں۔ میں صبح سے ایک ایک کی منت خوشامد کر رہا تھا۔ منی کو رات سے ہیضہ ہوا ہوا ہے۔ بالکل سیاہ پڑ گیا ہے سرکار! غصے پھر ہو لینا۔ پہلے دوا دے دو۔ آپ کی دوا سے میرے بچے کے پران بچ جائیں گے۔ یہ میرا دل کہتا ہے"۔ یہ کہہ کر کالو زور سے رونے لگا۔ اس کے دل میں وہ الفاظ گونج رہے تھے۔ "بابو دوا لائے؟" رات بھر بچے کو کالو یہ کہہ کر دلاسا دیتا رہا تھا۔ "سورج کے نکلتے ہی تمہارے لئے دوا لاؤں گا۔ تم اچھے ہو جاؤ گے"۔

اس وقت کالو کی حالت قابل رحم تھی۔ اس کی درد بھری آواز سن کر پتھر بھی پگھل جاتا۔ وید جی تو پھر انسان تھے۔ غصہ کو دبا کر نسخہ لکھنے لگے۔ اسی وقت باہر سے پھر کالو کے بوڑھے باپ کا رونا سنائی دیا۔ "کالو! اب کس کے لئے دوا لائے گا۔ منی تو ہمیشہ کے لئے سو گیا"۔

کالو باہر کو بھاگا۔ وید جی کے ہاتھ سے قلم گر پڑا۔

(۳)

دو ایک دن نہیں۔ منی کو سورگباش ہوئے آج پندرہ دن ہو گئے۔ کالو کا بوڑھا باپ اور اس کی بیوی رو پیٹ کر اپنے کام کاج میں لگ گئے۔ سنسار کی گتی ہی ایسی ہے پرماتما اپنے نیموں کے مطابق سب کو صبر دیتا ہے۔ لیکن کالو کا رنج و غم دوسرے لوگوں سے نرالا ہے۔ جس وقت سے منی کا آخری سنسکار کر کے آیا۔ وید جی کے دروازہ پر ایک کونہ میں کھڑا رہتا۔ اسی طرح آنے جانے والے مریضوں کی منت سماجت کرتا۔ اور کہتا "بابو جی! پرماتما تمہارا کلیان کریں۔ وید جی تک میری پکار پہنچا دو۔ میرے منی کو ہیضہ ہو گیا ہے"۔

لوگ کہتے تھے۔ کہ وہ بیٹے کے غم میں پاگل ہو گیا ہے۔ لیکن اس کا پاگل پن بھی عجیب قسم کا تھا۔ چہرہ پر پاگل پن کی کوئی خاص علامت نہ تھی۔ کوئی کچھ کہے۔ لیکن اس کو غصہ نہیں آتا تھا۔ ایک مسکین اور عاجز انسان کی طرح ہاتھ جوڑ کر سب کو یہی کہتا "میری فریاد وید جی تک پہنچا دو"۔

شرارتی لڑکے "پاگل پاگل" کہہ کر اسے چڑاتے اور اینٹ پتھر مارتے تھے۔ مگر وہ پھر بھی شانتی کی مورتی بنا ہوا کھڑا رہتا۔ وید جی اس کے پاگل پن سے بڑے متاثر ہوئے۔ وہ دواخانہ میں صبح سے شام تک پڑا رہتا۔ مریضوں سے یہ دردناک نظارہ دیکھا نہ جاتا تھا۔ اس لئے وہ دواخانہ میں آنے سے ڈرتے تھے۔ اکثر لوگ وید جی سے یہ شکایت کرتے "وید جی! کسی طرح اس پاگل کو یہاں سے ہٹانے کا طریقہ سوچنا چاہئے۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ پاگل ہے۔ اس کا رونا دیکھا نہیں جاتا۔ یہاں آنے سے باقی سارا دن دل اداس رہتا ہے۔ اور سارا دن آنکھوں کے سامنے یہی نظارہ گھومتا رہتا ہے"۔

ادھر وید جی کے دماغ کی عجیب کیفیت تھی۔ نہ معلوم وہ کیوں کالو کی نظر سے بچنے کی کوشش کرتے۔ ایک چور کی طرح دوسرے دروازے سے دواخانہ میں داخل ہوتے۔ اور اس کی نظر بچا کر دھڑکتے دل سے گھر چلے جاتے۔ سوتے جاگتے کالو کی وہ عاجزانہ صورت ان کے سامنے رہتی۔ کسی کام میں دل نہ لگتا۔ رہ رہ کر یہی خیال آتا "اس دن کالو کی طرف میں نے دھیان نہ دیا۔ مارنا یا زندہ رکھنا تو پرماتما کے اختیار میں ہے۔ لیکن اگر اس دن میں دوسرے مریضوں کو چھوڑ کر پہلے اس غریب کی فریاد سن لیتا۔ تو ممکن ہے اس کے بیٹے کی جان بچ جاتی۔ اور میں اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاتا۔ اب جسے دیکھو۔ وہ مجھے ہی دوشی ٹھہراتا ہے"۔

دوسرا خیال وید جی کو اپنی پریکٹس کا تھا۔

دواخانہ کا مقام بھی بدلنے کا حوصلہ نہیں پڑتا تھا۔ کیونکہ ادھر لوگوں کے مذاق کا ڈر تھا۔ غرضیکہ دن بدن ویدجی کی پریشانیاں بڑھتی گئیں۔ آخر کالو کے باپ کو بلا کر کہا۔ "یہ دوائی کالو کو کھلاؤ۔ اور کچھ دن کے لئے کسی دوسرے مقام پر چلے جاؤ۔ ممکن ہے کہ آب و ہوا کی تبدیلی سے اس کی صحت ٹھیک ہو جاوے۔ سفر خرچ کے لئے پیسے میں اپنی گرہ سے دوں گا"۔

لیکن کسی کی کیا مجال جو کالو کو لمحہ بھر کے لئے بھی اس دواخانہ کے دروازہ سے دور لے جائے۔ دن کو دھوپ اور رات کو اوس سر پر جھیلتا۔ دن بھر نہ کھانا نہ پینا۔ اور رات کو چپ چاپ پڑے رہنا۔ جونہی سڑک پر لوگوں کا آنا جانا شروع ہوتا۔ وہ اپنی ہماری رٹنا شروع کرتا۔ اور شام تک یہی راگ الاپتا رہتا۔ دن بدن اس کا چلانا بڑھتا گیا۔ اب تو اس کی چلاہٹ ناقابل برداشت ہوتی جا رہی تھی۔ لوگوں نے وید جی کو مشورہ دیا کہ اس کو پاگل خانہ بھجوا دینا چاہئے۔ آخر کالو کے بوڑھے باپ نے بھی اس کی اجازت دے دی۔ لیکن ویدجی کا حوصلہ نہ پڑتا تھا۔

(۴)

ایک دن صبح سویرے ویدجی کے پاس ایک مریض آیا۔ جس کی حالت بڑی انتری سے بگڑ رہی تھی۔ ویدجی خود جا بیٹھے کہ دواخانہ کھولتے سارا رستہ یہی سوچتے جاتے۔ کہیں پاگل نہ دیکھ لے۔ دروازہ ہی انہوں نے دروازہ کے کونہ میں ٹارچ سے روشنی ڈالی۔ آج کونہ خالی دیکھ کر ویدجی کی جان میں جان آئی۔ شاید آج پاگل کسی دوسری جگہ چلا گیا ہے۔ ٹارچ جیب میں ڈال کر دروازہ کھولنے لگے۔ تو کسی ٹھنڈی چیز سے پاؤں ٹھوکر لگی۔ پھر ٹارچ سے روشنی کی۔ تو دیکھتے ہی ویدجی کی چیخ نکل گئی۔ "ارے پاگل"۔ سارا جسم کانپ اٹھا۔ لیکن جلدی اپنے آپ کو سنبھال کر کالو کو دیکھنے لگے۔

شاید کالو کی زندگی آج ختم ہو گئی ہے۔ اس کا سارا جسم برف کی طرح ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ اور آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔ ویدجی سمجھ گئے۔ کہ غریب کالو کی روح پرواز کر چکی ہے۔ مگر مہینہ کی سخت سرد راتوں کو برداشت کرنے آج اس کی روح جواب دے گئی ہے۔ کیسا دردناک نظارہ تھا! ویدجی نے کئی مریضوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے دیکھا تھا۔ لیکن آج کالو کو سردی سے تڑپ کر ان کے اپنے ہی دروازہ پر جان چھوڑتے دیکھ کر ان کے دل میں دیا اور رحم کا طوفان اٹھا۔ وہ ہاتھ ملنے لگا۔ وہ اپنے آپ کو سنبھال نہ سکے۔ کالو کو گودی میں لے کر اس کے سارے جسم پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ ہاتھ پھیرتے پھیرتے جب کالو کے پاؤں تک پہنچے۔ تو فوراً اس دن کا نظارہ آنکھوں کے سامنے آگیا۔ جبکہ کالو ویدجی کے جوتوں پر سر رکھ کر روتا چلاتا اور منتیں کرتا کہتا تھا۔

۴ "ویدجی! میرے اکلوتے بیٹے کو آپ ہی بچا سکتے ہیں"۔

ویدجی کے اندر سے درد بھری ایک ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ اور وہ بیہوش سے ہو گئے۔ اب ان میں اپنے آپ کو سنبھالنے کی طاقت نہ رہی تھی۔ عالم بیہوشی میں "آہ! ظالم ہمدو سوسائیٹی" کہہ کر وہ کالو کی بھنگی پر گر پڑے۔ اور . . . .

اسلامی تقدیر اور ویدک کرم فلاسفی نمبر ۱

(بیکھک شری دیال داس جی آریہ کوٹ دُنی چند نواسی)

عوام الناس کا ایمان کی نسبت کفر کی طرف میلان زیادہ ہے۔ باطنی منافق بھی مومن بنے ہوئے ہیں۔ نہ احساس ہے اپنی کمزوری کا۔ نہ غم نہ خوف۔ اس کے متعلق بھی وہ خوش ہیں۔ کہ اللہ تعالے مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ اور اس پر بھی وہ خوش ہیں۔ کہ لا تحرک ذرّۃ الا باذن اللہ۔ اس بات سے انکار نہیں کہ انسان فاعل بالارادہ و مختار ہے۔ اور یہ بھی تسلیم ہے کہ ختم اللہ علیہ علے قلوبہم وسمعہم علے ... ہم۔ اپنی مدد آپ کرنا اور قوت ارادی کا اور طبیعت میں استقلال کا جذبہ جو ذریعہ ترقی ہے۔ ان طاقتوں کا دبا رہنا اس لئے کہ مسئلہ تقدیر کی پیچیدگی نے انسان کو سخت کشمکش میں ڈال رکھا ہے۔ اور خیالات کی بے ترتیب حالت میں رکھ کر ہمت و سعی کی قیمت کو کم کر دیا ہے۔

۱۔ بعض کا خیال ہے۔ کہ ارواح کی تقدیر لوح محفوظ میں قلمبند ہے۔ جو روز پیدائش سے پچاس ہزار برس پیشتر لکھی جا چکی ہے۔ ملاحظہ ہو حدیث ترمذی ابواب القدر جلد نمبر ۲۔ تقدیر میں کمی بیشی نہیں۔ بعضوں کے اعمال اور سبب کچھ تقدیر سے ہیں۔ جیسے کہ کوئی کاریگر مٹی کے علیحدہ علیحدہ برتن۔ لکڑی کے علیحدہ علیحدہ صندوق و الماری بنا لیتا ہے۔ ویسے ہی ارواح کے تقدیر اللہ تعالے نے لکھی ہے۔ یا جیسے گندم۔ نخود۔ آلو اور کمٹی کی کھیتی علیحدہ علیحدہ تیار ہوتی ہے۔ غرضیکہ جو کچھ عالم میں ہو رہا ہے۔ نوشتہ تقدیر سے ہے۔ یہاں تک کہ ضعف اور نقص بھی۔ اس عقیدہ سے تمام برائیوں کا موجد خدا ٹھہرتا ہے۔ اس خیال سے بے ہمتی پیدا ہوتی ہے۔ اور انسان سعی و پرشارتھ کو فضول سمجھتا ہے۔ گو یہ عقیدہ کہ خدا کی مرضی ایسی ہے۔ کچھ عرصہ تک لوگوں کو خاموش کر دیتا ہے۔ کہ حاکم و محکوم خدا کی مرضی سے ہیں۔ مگر جب حاکم کی طرف سے محکوم پر سختی ہوتی ہے۔ تو اس عقیدہ کے متعلق شک پیدا ہوتا ہے۔ کہ منجانب اللہ تو ایسا نہیں۔

۲۔ پھر بعض کا یہ خیال ان کا مددگار ہے۔ کہ انسان فعل مختار ہے۔ ذمہ دار ہے۔ ہر فعل جو انسان کے ارادہ اور نیت سے ہوتا ہے۔ وہ تقدیر نہیں۔ کیونکہ حکم الٰہی کا نام ہے۔ اگر حکم الٰہی یہ ہوتو سزا جزا نہ ہو۔ سزا جزا ہو۔ تو یہ نتیجہ ہے انسان کی نیت کا۔

۳۔ انسان کو فعل مختار مانتے ہوئے ایک طبقہ کا یہ خیال ہے۔ کہ چونکہ انسان فعل مختار ہے انسان کو ناجائز فعل کرنے سے پہلے پرمیشور کو عالم کل تصور کیا جاتا ہے۔ تو وہ مجبور ہے۔ چونکہ ایشور عالم کل ہے۔ اور جانتا ہے۔ اور انسان نے ایشور کے علم کے مطابق فعل کیا ہے۔ اس لئے وہ فعل مختار نہیں ہے۔

مگر یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ انسان فعل مختار ہے اس لئے اس کے فعل مختاری کے جذبہ کے خیال کو مضبوط کر کے یہ استدلال کرتے ہیں۔ کہ اس کو یعنی ایشور کو آگامی کرموں کا علم ہی نہیں۔ انسان کے خیال میں جب کسی خیال کا ابھار ہے۔ تبھی ہے۔ تو ایشور کو اس کا علم بھی تبھی ہے۔ جاننے کے موجب سدھانت نیائے شاستر یہ بھی درست نہیں۔ یہ نفی عدم مطلق۔ انیت ادیاو نہیں بلکہ عدم ماقبل ہے۔ جیسا کہ گھڑے کی نفی۔ منجی یعنی انسان کو فعل مختار اور ایشور کو عالم کل۔ یہ دونوں توازن درست رکھنے کی قابلیت نہ رکھتے ہوئے ایشور کو گیان سوروپ ہی نہیں مانا۔ اور عالم کل والا معیار چھوڑ کر ذاتی خیال کا دخل اختیار کیا ہے۔ اور اس میں ہمارے کئی آریہ سماجی بھائی پرسدھ وِدوان بھی شامل ہیں۔ کاش کہ یہ مسئلہ ان کی سمجھ میں آجائے۔

حالانکہ جیسا کہ جیو فعل کرنے میں آزاد۔ ایشور بدیں وجہ کہ کوئی زمانہ اس کو زمانہ غائب نہیں علم حاصل کرنے میں آزاد۔

جیسا کہ ایک مفرور اور اشتہاری پولٹیکل مجرم اپنی حرکات چھپانے میں آزاد اور اپنے آپ کو پوشیدہ رکھنے میں مختار قادر ہے۔ اس پر گورنمنٹ کا مقرر کردہ سی۔ آئی۔ ڈی کا افسر اس کی حرکات و سکنات کی اطلاع حاصل کرنے میں آزاد ہے۔ سورج۔ چاند اور زمین اپنی گردش میں آزاد ہیں۔ علم نجوم و جیوتش کے حساب کا ماہر اس گردش کا علم حاصل کرنے میں آزاد ہے۔ معیار بھی درست۔ ایشور عالم۔ انسان فعل مختار دونو درست۔

۴۔ بعض کا خیال ہے۔ کہ منکر نکیر دو فرشتے انسان کے اعمال کو قلمبند کرتے ہیں۔ جن کو کراماً کاتبین بھی کہتے ہیں۔ قبر میں وہ مردوں سے سوال و جواب حاصل کرتے ہیں۔ روز محشر کو اعمالنامہ بہشتیوں کا دائیں ہاتھ میں اور دوزخیوں کا بائیں ہاتھ میں ہوگا۔ معلوم نہیں۔ کہ لوح محفوظ میں جب نوشتہ تقدیر قلمبند نہیں۔ تو فرشتوں کی تعیناتی کس لئے ہے؟

اگر ارواح کو ان کے اعمال سنا لئے جائیں گے۔ تو لوح محفوظ سے ہی سنا لئے جائیں گے۔ دراصل اس کی وجہ ایک شروع کو مانکر آگے چلنے کی کوشش کرنا۔ روح اور مادہ کی ازلیت سے انکار۔ یہ محدود اور ایشور کے خواص سے لاعلمی اور تناسخ کو نہ ماننا یہ خیالات ان مشکلات و تادیلات کے ذمہ دار ہیں۔ یہ راز گہرا ہے۔ اس تک پہنچنا ناممکن نہیں۔ تو مشکل ضرور ہے۔ مورثی تاثرات در پرینہ و مسلسل باطل خیالات کی وجہ سے تقدیر پرست انسان یہ خیال کرتا ہے۔ کہ انسان کو اپنے فعل پر کچھ اختیار نہیں۔ نہ ذرہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے۔ پرستار تقدیر کو نماز۔ روزہ اور امر و نہی کی ضرورت نہیں۔ اور سزا و جزا کا حامل نہیں۔ اس لئے یہ عقیدہ موجب تباہی ہے۔

دوسرا پہلو یہ ہے۔ کہ انسان کو ایشور نے جہاں فعل مختار پیدا کیا۔ وہاں کامل فہم و ذکا عنایت فرمائی۔ مناسب عناصر کا اجتماع کر کے فاعل خود بنایا۔ قصد و ارادہ کا مالک بنایا۔ انسان تو صرف اس رحمت کو جائز طور پر عمل میں لاتا ہے۔ اگر وہ ایسا کرے۔ تو سزا و جزا کا ذمہ دار ہے۔ یہ عقیدہ موجب ترقی ہے۔

اب ہم استدلال کر کے ثابت کرتے ہیں۔ کہ تقدیر کیا ہے؟ اور فعل مختاری اور تقدیر میں کہاں تک اتفاق اور اختلاف ہے؟

احسن الخالقین کی بنائی ہوئی دنیا ناقص ہے۔ یا کامل۔ اگر کہیں کامل ہے۔ تو ظاہر اور عیاں ہے۔ کہ دنیا میں ضعف اور نقص موجود ہے۔ اگر کہیں ناقص ہے۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ ناقص کا موجد ناقص ہے۔ کیونکہ کسی ناقص چیز کا تیار کرنا کاریگر کے ناقص ہونے کا ثبوت ہے۔ دونو پہلوؤں سے حل نہیں۔

آؤ ذرا اور وچار کریں۔ پرماتما فعل حسنہ کرتا ہے یا ناقص؟ جواب۔ فعل بہترین کرتا ہے۔ اسی طرح اچھے فعل کرتا ہے یا برے؟ اس لئے سیدھے دونو۔ کرنا اور نہ کرنا اور الٹا کرنا۔ دنیا دار الجزا ہے یا ابتدائی پیدائش اور ابتدائی جسم روح کو ملا۔ اگر پیدائش ابتدائی ہوتی۔ تو روز اول پیدائش سے بچہ کا اندھا پیدا ہونا۔ بیمار پیدا ہونا اس کو دکھ ہے۔ دکھ نہ ہونا چاہئے۔ دکھ دینا۔ پھر جزا دینا۔ پہلے شکھ دینا پھر سزا دینا یہ خیال معصومیت سے مبرا ہے۔ اس لئے پہلے چونکہ دکھ اور ضعف ہے۔ پہلی پیدائش نہیں۔ قرآن شریف کی شہادت سورۃ الانعام

(عربی آیت . . . .)

ترجمہ۔ اور ہم اس بات سے عاجز نہیں۔ کہ بدل دیں تم کو مانند تمہارے۔ اور پیدا کریں تم کو دوبارہ اس صورت میں اور شکل میں جس کو اس وقت نہیں جانتے ہو۔ اور تحقیق جان لی تم نے پیدائش پہلی . . . . . . اس کے حق میں ہے

اگر تقدیر ہوتی۔ تو طاقت و ثروت کا مظاہرہ کمزوروں کو دبا رہا ہے۔ ارادہ اور فعلِ مختاری اس کے شاہد ہیں۔ اور اس امر کی دلیل ہیں۔ کہ تقدیر نہیں۔

آؤ ایک قدم اور آگے بڑھیں۔ دنیا میں ایک ایشور ہے۔ یا اور کوئی چیز بھی موجود ہے؟

پرماتما بھی موجود ہے۔ ارواح بھی موجود ہیں۔ عناصر بھی موجود ہیں۔ ایک قدم اور آگے بڑھ کر خیال کو وسعت دیں۔

پرماتما جبراً نیک کیوں نہیں بناتا۔ تاکہ روح فعل بد نہ کرے۔ اس لئے کہ جبراً نیکی سے جزا کا اور بدی سے سزا کا مستوجب روح نہ ہوگا تقدیر نوشت و ارادہ کلی ہے ؛

روزِ پیدائش سے ہی کئی جیو اندھے۔ لنگڑے۔ گونگے۔ بہرے اور بیمار پیدا ہوتے ہیں۔ راقم الحروف نے ایک ایسا بچہ دیکھا۔ جس کو ایک سال کی عمر میں چار دفعہ گھمبیر نکلا۔ اور آپریشن کیا گیا۔ اس قدر تکلیف سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ آزمائش نہیں۔ اور ابتدائی جنم نہیں۔ پرمیشور ایذا رسان نہیں۔ وہ ایک سال کا بچہ ابھی جسم میں سانس لینے پر مجبور ہے۔ اگر ابتدائی جنم ہو تو ضرور ہے۔ کہ آئندہ اس کو جزا ملے گی۔ اور دکھ کا بدلہ ملے گا۔ اس صورت میں وہ مجبور ہے کہ دکھ بھوگ چکا ہے۔ آئندہ برائی نہ کرے۔ تاکہ اس کو جزا کی راحت نصیب ہو۔ سکھ بھوگنے کی صورت میں اسی طرح مجبور ہے۔ کہ آئندہ اس کو سزا ہو۔ ان دونوں صورتوں میں وہ فعلِ مختار نہیں رہتا ؛

اس سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ دکھ اور سکھ نتیجہ اعمالِ سابقہ کا ہے۔ پس یہ سکھ اور دکھ اس کی تقدیر ہے۔ اس میں نہ ذرہ بھر کمی ہوتی ہے۔ اور نہ بیشی۔ یہ پرمیشور کے انتظام سے ہے۔ آریہ بھاشا کے لفظوں میں اس کو پراربدھ کے نام سے پکارا گیا ہے۔ یعنی جو فعل روح کی خود اختیار کردہ عادت یا لاعلمی کے سبب سے ہوتا ہے۔ وہ پراربدھ ہے۔ جس کو تقدیر کہا جا سکتا ہے

جو ایشور کو علم ہے۔ وہی لوحِ محفوظ ہے۔ جو روح پر برے اثرات کا جذبہ ہے۔ اچھے و برے اثرات قلب پر محفوظ رہتے ہیں۔ یہی نوشتہ ہے۔ جس کو ہندو لوگ چتر گپت (چتر بمعنی نقش گپت بمعنی پوشیدہ) مسلمان لوگ کراماً کاتبین

کراماً کرامات کو کہتے ہیں۔ جو پوشیدہ ہوتی ہے کاتبین لکھنے والے کو کہتے ہیں۔ یعنی پوشیدہ تحریر شدہ۔ دراصل روح پر سنسکار یا اثر ہوتا ہے۔ اس نتیجہ کے بھوگنے پر روح مجبور ہے

اب یہ صاف طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ روح فہم و ذکا کا مالک بھی ہے۔ اور قصد و ارادہ کا بھی۔ یہ طاقت ارادی ارواح ہے۔ ان فعلوں کو جن کا احساس روح کو ہوتا ہے۔ اس وقت روح مختار ہے۔ آریہ بھاشا میں سنچت (جمع شدہ) فعل کہتے ہیں۔ جن کا نتیجہ آئندہ جنموں میں بھگتنا پڑتا ہے۔ ان افعال میں روح مختار ہے۔ روح سزا اور جزا بذریعہ اجسام حاصل کر کے ہی بھگت سکتا ہے۔ اجسام عناصر کے بنے ہوتے ہیں۔ ان عناصر میں انتظامی طاقت کام کر رہی ہے ؛

پرمیشور میں جو رحم کرنے اور سزا و جزا دینے کی عادت اور طاقت ہے۔ وہ ذاتی طاقت ہے ؛

پس ثابت ہوا

کہ دنیا میں ضعف اور نقص روح و مادہ کے سبب سے ہے۔ پرمیشور نقص سے پاک ہے۔ نتیجۂ اعمال ہی ضعف اور نقص ہے۔ یہی تقدیر ہے ؛

ایشور کی رحمت عام ہے۔ خاص قسم کے عناصر کا اجتماع کر کے فہیم اور ذکی بنایا۔ اور معدہ۔ جگر۔ دل اور دماغ وغیرہ آلات جسم میں بند کر کے قابلِ فعل بنایا۔ اور یکساں بنایا۔ سورج۔ چاند۔ زمین۔ ہوا۔ آگ اور پانی یکساں عنایت فرمایا۔ یہ رحم ہے۔ انسان نے اس رحمت کا جائز استعمال نہ کیا۔ اس کے بدلے قوت ادراک باصرہ۔ ذائقہ اور سامعہ اور حسی قوا میں تفاوت ہے۔ جو عدل ہے۔ بغرض اصلاحِ ارواح ہے اور اعمال کی سزا و جزا بوجہ خود مختاری ہے۔ نہ کہ منجانب اللہ۔ اور مقصد و ارادہ خاص سے بلکہ یہ عدل ہے ؛

نتیجہ اعمالِ سابقہ کی وجہ سے بے خطا قانون ہے جو پرمیشور نے انتظام کیا۔ تقدیر ہے۔ آزاد قوتِ ارادی سے جو روح فعل کریگا۔ اس کا نتیجہ آئندہ ہوگا۔ اس کا علم پرمیشور کو ضرور ہے۔ کہ فلاں تقدیر ہوگی۔ اس وقت وہ فعل تقدیر نہیں پرمیشور صرف عالم ہے۔ نہ کہ محرکِ اعمال بلکہ مجوزِ نتیجۂ اعمال۔ دنیا میں ایشور کی ذاتی طاقت و قدرت مادہ میں ارادہ کی صورت میں ارادی و انتظامی دو نو طاقتیں۔ تقدیر کی صورت میں انتظامی طاقت کام کر رہی ہے۔ اور یہ سلسلہ ازل سے ابد تک قائم رہیگا۔ یہ ویدک کرم فلاسفی ہے۔ اور اسلامی تقدیر ہے۔ جو عقل سلیم کو منظور ہے۔ گزارش ہے۔ کہ قرآن شریف اور ویدک کی تعلیم پر غور کرنا . . .

ترجموں کے ساتھ مول منتر پہلے ضرور پاٹھ کئے جائیں

(از شری راجیہ رتن ماسٹر آتمارام جی امرتسری حال مقیم بڑودہ)

سندھیا کے سب ترجموں کے علاوہ سنسکاروں میں مول وید منتر ضرور پاٹھ کئے جائیں۔ اس کے لئے چند وجوہات جو میری ناقص رائے میں آتی ہیں۔ ذیل میں از حد مختصر طور پر دوں گا :-

۱۔ گجراتی بھاشا میں شکھشا (शिक्षा) شبد کے ارتھ ڈنڈ یعنی سزا وغیرہ کئے جاتے ہیں۔ چند روز ہوئے۔ کہ آگرہ کے ایک سجن اپنی لڑکی کو ملنے کے لئے بڑودہ آئے۔ لڑکی سے بات چیت کے ہو چکنے پر کہا۔ کہ مجھے اب جانے دو۔ سندھیا کا وقت ہے۔ "بدی میں نہ گئی۔ تو شکھشا ہوگی" ؛

اس پر اس کے پتا وکیل صاحب نے کہا "کچھ بات نہیں۔ دس پندرہ منٹ اور سہی جا کے باتیں گھر کی اور سنلوں گا۔ اور پندرہ منٹ واقعی اس کو ٹھہرا رکھا" ؛

پھر جب ایک بائی بلانے آئی۔ تو بندہ بھی اس وقت موجود تھا۔ وکیل صاحب نے کہا۔ کہ یہاں سندھیا کے سمے جو غیر حاضر ہوتی ہے۔ اس کو خاص اپدیش یعنی شکھشا دی جاتی ہے یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ کلیوہ (ناشتہ) تو بند نہیں کرتے۔

میں نے کہا۔ اے مہربان وکیل صاحب! لڑکی نے آدھی ہندی اور ایک شبد اس میں گجراتی کا بلا دیا۔ جس کو آپ باہم شمالی ہند کے نہیں سمجھ سکتے۔ از جہات لڑکی کہتی ہے۔ کہ مجھے شکھشا یعنی کلیوہ (ناشتہ) نہ دیا جانے کا ڈنڈ ملے گا۔ آپ خوش ہو کر سمجھ گئے۔ کہ خاص اپدیش ہی ملے گا۔ کلیوہ بند نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا۔ واقعی بات یہی ہے۔ کارن یہ کہ ہندی بھاشا میں سب جگہ شکھشا کے ارتھ تعلیم یا اپدیش ہی تو ہیں ؛

اب اس مثال کے ساتھ اگر مول وید منتر بگیوپویت سنسکار میں ہیمفن پڑھ کر گجراتی بھاشا میں بگیوپویت سنسکار کے سمے ترجمہ میں گجراتی گورو یہ اپدیش سناتا ہے۔ کہ ست ہیمفن آدمی کرنے سے تم شکھشا کے پاتر ہو گے۔ تو وہ مانیہ ور بھائو بھاو سمجھ پنجابی یا یو۔پی کے وسنسکرت کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اس وقت اگر بڑودہ یا بمبئی میں سنسکار کے سمے موجود ہیں۔ تو دل میں ضرور کہیں گے۔ اور سنسکار کے خاتمہ پر یہاں کے آریہ گورو جی کو بھی کہہ دینگے۔ کہ آپ کے ہاں ہیمفن آدمی کرنے والے برہمچاری کے لئے کچھ بھی پراشچت روپی ڈنڈ نہیں۔ کیا تو یہ تو میں نے سنا ہے۔ کہ آپ نے گجراتی میں یہ کہا ہے کہ :-

"بدی نے ہیمفن کرشو تو۔ تمنے شکھشا نا پاتر تھشو"

ارتھات اگر تم ہیمفن کرو گے۔ تو شکھشا کے پاتر ہو گے ؛ (باقی آئندہ)

دس روپیہ انعام :- آریہ سماج سرگودھا گوروکل سیکشن نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایک ایسا ٹریکٹ تیار کرایا جائے۔ جس کے ذریعہ اس علاقہ میں وٹے اور بہت نزدیکی رشتہ داروں کے ہاں شادیاں کرنے کے رواج کا انسداد کیا جا سکے۔ اس لئے ودوانوں اور تجربہ کار مہانو بھاؤں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ۵۰ صفحہ کے قریب کا ٹریکٹ جلد لکھ کر بھیجنے کی کریں۔ سب سے اتم ٹریکٹ لکھنے والے کو دس روپیہ انعام دیا جائیگا۔ منتری آریہ سماج سرگودھا گوروکل سیکشن

اسلام کی رو سے مذہب کے نام پر قتل جائز نہیں

امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد کا فتویٰ

موجودہ زمانہ کی قانونی اصطلاحات میں بہت زیادہ
[illegible] اس اصل پر دیا جاتا ہے۔ کہ عدالتی اختیارات
ملکی اختیارات سے علیحدہ کر دئیے گئے ہیں یعنی
[illegible] کا اقتدار رکھتی ہے۔
ہے مجرم قرار دینے کا استحقاق نہیں رکھتی ہے۔ اور اس
کی بنیادی اصلاح سے حاکمانہ اور شخصی نا انصافیوں
کی بے شمار راہیں بند کر دی ہیں۔ یہ اصول بہ عنایہ
اصلاح ہے۔ لیکن دنیا کو معلوم نہیں۔ کہ سات سو
برس پہلے مسلمانوں کے اصلاحات سے بڑھ کر
[illegible] قوانین کا یہ حال تھا کہ ایک
شخص بہ حیثیت مجسٹریٹ کے مجرم پر الزام بھی
عائد کرتا تھا۔ اور بہ حیثیت جج کے اسے سزا بھی
دیتا تھا۔ اسلامی حکومت میں نہ صرف عدالت کے
اختیارات انتظامی مناصب سے الگ تھے۔ بلکہ
اسلامی عدالتوں کو وقت کے حاکم پر بھی اور
خود بادشاہوں پر بھی حکم دینے اور بلا رو رعایت
فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل تھا۔ جیسا ہی اختیار
جیسا اختیار وہ ایک عام باشندہ ملک کے متعلق
سزا تجویز کرنے کا رکھتی تھیں۔

اسلام نے تعزیر و سیاست کے باب میں عدالت
کے نظام کو جس قدر اہمیت دی ہے۔ اس کا اندازہ
صرف اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں
کے قانون سلطنت میں ایک ایسی کامیابی کا سامنا
نہ کوئی آقا اپنے نوکر اور غلام کو بھی بطور خود سزا
نہیں دے سکتا۔ اگر کوئی قصور کرتا ہے تو اس کی سزا
بھی عدالت ہی دے سکتی ہے اور اسے چاہئے کہ باقاعدہ عدالتی
چارہ جوئی کرے۔

اگر آج . . . .
ظاہر ہے کہ تعزیر و سیاست کے بارہ میں جس
قانون کا یہ حال ہو کیونکر باور کیا جا سکتا ہے۔
کہ وہ عدالتی اور آئینی نظام کے علاوہ کسی حال میں
بھی سزا کا دینا جائز رکھ سکتا ہے۔ خصوصاً قتل کی
سزا جو انتہائی سزا ہے۔ آج اگر ہندوستان میں اسلامی
حکومت موجود ہوتی۔ اور بغیر کسی ادنیٰ تغیر کے وہی
قوانین سیاست نافذ ہوتے جو ساتویں اور آٹھویں
صدی مسیحی میں دمشق اور بغداد کی عدالتوں میں نافذ
تھے۔ اور ایسا ہوتا کہ ایک مسلمان ایک ذمی (غیر
مسلم شہری) کو قتل کر ڈالتا۔ تو یقیناً وہ اسی طرح
قتل عمد کا مجرم قرار دیا جا سکتا ہے۔ ایک لمحہ کے لئے
بھی کوئی مسلمان یہ خیال نہیں کر سکتا تھا۔ کہ اس
نے ایک غیر مسلم انسان کا خون بہا کر اسلام کا کوئی
مقدس فرض انجام دیا ہے۔

اسلامی حکومت

فقہ اسلامی کے جس قدر تعزیری قوانین غیر مسلموں
کے متعلق ہیں۔ وہ سب ایک خاص قسم کی صورت
حال سے تعلق رکھتے تھے۔ یعنی یہ کہ اسلامی حکومت
ہو۔ اس نے غیر مسلموں کی حفاظت جان و مال کا
ذمہ لیا ہو۔ اور ذمیوں کے متعلق جو مسائل پیش

آئیں۔ ان میں اسلامی عدالتیں اپنے احکام نافذ کر
سکتی ہیں۔ لیکن اب وہ صورت حال
باقی ہی نہیں۔ نہ تو ہندوستان میں اسلامی حکومت
ہے۔ نہ شرعی ذمہ ہے۔ اور نہ ذمی ہیں۔ پس فی الحقیقت
ان قوانین کا موجودہ حالت سے کوئی تعلق ہی
نہیں رہا۔ غیر مسلموں کو کسی معاملہ میں سزا دینی
چاہئے؟ یہ بات تمام تر اس اصل پر مبنی تھی۔
کہ اسلامی حکومتوں نے فتح یا معاہدہ کے بعد غیر
مسلموں کو ذمی بنا لیا تھا۔ اور انہیں خاص شرائط پر
ہر طرح کے شہری حقوق عطا کر دئیے تھے۔ چونکہ
حکومت نے ذمہ لیا تھا۔ اس لئے یقیناً اسے یہ
حق بھی حاصل تھا۔ کہ اپنے قوانین و عدالت
کے ذریعہ ان کے معاملات کا فیصلہ کرے۔ اور اگر
وہ ظلم و تعدی پر آمادہ ہوں۔ تو انہیں سزا دے
لیکن اگر اسلامی حکومت موجود نہیں ہے۔ اور
نہ غیر مسلموں کا ذمہ باقی رہا ہے۔ تو ظاہر ہے
کہ یہ تمام قوانین یک قلم غیر متعلق ہو جاتے ہیں۔
کیونکہ اب وہ ذمہ ہی باقی نہ رہا۔ جس پر تعزیر و
سیاست کے تمام قوانین مبنی تھے۔ اور نہ حکومت
ہی باقی رہی ہے۔ جسے عدالتی نظام کے ذریعہ
سزائیں نافذ کرنے کا حق تھا۔ پس موجودہ حالت
میں ان قوانین کا ذکر کرنا۔ اور انہیں اسلامی قانون
اسلامی قانون کہہ کر پکارنا کس قدر بے معنی بات
ہے؟ ایسی ہی غلطیاں ہیں۔ جن کی وجہ سے
اسلام کی صورت غیروں کی نظروں میں مشتبہ ہو
گئی ہے۔ اور اس کی صاف اور روشن تعلیم پر
طرح طرح کی بدگمانیوں اور غلط فہمیوں کے پردے
پڑ گئے ہیں۔

اصل سوال کا جواب

اصل مسئلہ کے متعلق جن لفظوں میں سوال کیا
گیا ہے۔ اس کا جواب بغیر کسی تامل کے یہ ہے۔
کہ نہ تو اسلام کا یہ قانون ہے۔ اور نہ کوئی ایسا
قانون اسلام کا قانون ہو سکتا ہے۔ سوال کے
الفاظ یہ ہیں:-

"کیا واقعی یہ اسلام کا قانون ہے۔ کہ جو
شخص حضرت بانیٔ اسلام کے خلاف کچھ
کہے۔ اسے فوراً قتل کر ڈالنا چاہئے۔ اور
جس مسلمان کے سامنے وہ ایسا کہے
اس کا مذہبی فرض ہے۔ کہ اسی وقت اس کا
سر اڑا دے۔"

جواب یہ ہے۔ کہ قطعاً نہیں۔ اور تفصیل اس کی
اوپر گذر چکی ہے۔

البتہ مسئلہ کی ایک بالکل دوسری قسم کی صورت

ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ فقہ اسلامی کے قوانین میں
موجود ہے۔ وہ صورت یہ تھی۔ کہ اگر ایک ذمی
(غیر مسلم باشندہ) اپنے مذہب کے جنون یا
تعصب کی وجہ سے یا مسلمانوں کے بغض و
عداوت کی وجہ سے یا حکومت کی تحقیر و تذلیل کے
لئے ایسا رویہ اختیار کرے۔ کہ پیغمبر اسلام (صلی
اللہ علیہ وسلم) کی شان میں سب و شتم کرنے
لگے۔ یعنی گالیاں بکنے لگے۔ تو جو سب و شتم
کا حکم رکھتی ہو۔ تو اس صورت میں کیا کرنا چاہئے؟
فقہا کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ اس طرز
عمل کے بعد اس کا ذمہ و عہد باقی نہیں رہا۔ یعنی
اسلامی حکومت نے اسے جس باہمی سلوک کے
معاہدہ پر ہر طرح کے شہری حقوق اور مذہبی آزادی
دی تھی۔ اور اس کی جان و مال کی حفاظت کی
ذمہ دار ہوئی تھی۔ وہ خود اسی کی طرف سے
شکست ہو گیا۔ اس لئے اسے قتل کرنا چاہئے۔
دوسری جماعت اس طرف گئی ہے۔ کہ اس کی وجہ
سے عہد و ذمہ شکست نہیں ہوتا۔ اس لئے
قتل کی سزا نہیں دی جا سکتی۔ البتہ عدالت کو
اختیار ہے کہ وہ مصلحت کے مطابق ایسی سزا دے
کہ جس سے اس کا سدباب ہو جائے۔ پہلی
رائے حضرت امام مالک۔ امام احمد اور امام شافعی
کی کتاب الام میں ہے۔ دوسری رائے حضرت
امام ابوحنیفہ کی ہے۔ اور حنفیہ و شافعیہ
میں سے بھی ایک جماعت اسی طرف گئی ہے۔
جو فقہا اس طرف گئے کہ اس صورت میں
قتل کرنا چاہئے۔ انہوں نے جن حالات میں
اور جن وجوہ کی بنا پر ایسا حکم تجویز کیا تھا۔ ضروری
ہے۔ کہ ٹھیک طور پر اسے سمجھ لیا جائے۔ لیکن
اس کی وضاحت اس وقت تک نہیں ہو سکیگی۔
جس وقت تک یہ بات واضح نہ ہو جائے۔ کہ
اسلامی حکومت میں غیر مسلموں کی حیثیت کیا
قرار دی گئی تھی؟ اور شرعاً "ذمہ" اور "ذمی" سے
مقصود کیا ہے؟ مختصر لفظوں میں اس کی تشریح
حسب ذیل ہے:-

اسلامی حکومت اور غیر مسلم

چھٹی صدی عیسوی میں جب اسلام کا ظہور
ہوا۔ تو مذہب و اعتقاد کا اختلاف انسانی
قتل و خونریزی کا سب سے بڑا باعث تھا۔
دنیا کی کوئی قوم ایسی نہ تھی۔ جو حکومت کا اقتدار
حاصل کر کے دوسرے مذہب کے پیروؤں کے
ساتھ انصاف کر سکتی ہو۔ جس مذہب کے
پیرو حکومت حاصل کر لیتے تھے۔ وہ اپنے مذہب

کے سوائے کسی دوسرے مذہب کی موجودگی برداشت
نہیں کر سکتے تھے۔

روم بازنطینی کی قوم اس زمانہ کی سب سے بڑی متمدن
قوم تسلیم کی گئی ہے۔ لیکن اس کا بھی یہ حال تھا۔
کہ جس وقت اس نے اپنا قدیم مذہب ترک کر دیا
یہودیوں اور عیسائیوں کے لئے امن نہ تھا۔ جب
مسیحی مذہب قبول کر لیا۔ تو تمام غیر مسیحی رعایا
زندگی اور معیشت کے حقوق سے محروم ہو گئی۔
لیکن اسلام نے مذہب اور اعتقاد کی آزادی
کا اعلان کیا۔ اس نے مذہبی رواداری اور انسانی
حقوق کی ایک فضا پیدا کر دی۔ جس کا اس وقت
تک دنیا میں کوئی تصور موجود نہ تھا۔ یہاں تک
کہ اس کے بعد اسلامی حکومت کا دائرہ وسعت
وسیع ہوا۔ تو یہ ایک مملکت تھی۔ جو اگرچہ ایک
خاص مذہب کے پیروؤں کی تھی۔ لیکن اس پر
حکمران قوم کے دوش بدوش ہر مذہب و ملت
کے لوگ آباد تھے۔ اور سب کو بلا امتیاز یکساں
طور پر شہری اور ملکی حقوق حاصل تھے۔ مذہب
و اعتقاد کے اختلاف کی بنا پر کوئی انسان دوسرے
انسان کے انسانی و ملکی حقوق تلف نہیں کر
سکتا تھا۔ جہاں تک غیر مسلموں کا تعلق ہے۔
اسلام کا طریق عمل یہ تھا۔ کہ اس نے فتح مکہ کے
بعد عرب کی قدیم بت پرستی کے اعتراف سے تو
انکار کر دیا۔ کیونکہ فی الحقیقت اب عملاً اس کا
کوئی وجود باقی نہیں رہا تھا۔ تمام قبائل عرب
برضا و رغبت مسلمان ہو گئے تھے۔ لیکن باقی
تمام غیر مسلم اقوام کے لئے یہ حکم دیا۔ کہ وہ
اسلامی حکومت کے ماتحت اسی طرح زندگی بسر
کر سکتے ہیں۔ جس طرح خود مسلمان رہتے ہیں۔
اور یہ سب لوگ شہری ہوں گے۔ انہیں وہ
تمام حقوق حاصل ہوں گے۔ جو خود مسلمانوں
کو حاصل ہیں۔ فقہی اصطلاح میں انہیں "ذمی"
کے نام سے تعبیر کیا گیا۔ کیونکہ اسلامی حکومت
نے ان کی حفاظت جان و مال اور مذہبی آزادی و
حقوق کا ذمہ لیا تھا۔ اس بارہ میں وہ طرز
عمل ہے۔ جو خود پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم)
نے یہودیوں کے ساتھ وقتاً فوقتاً اختیار کیا
تھا۔ اور ان کے بعد خلفائے راشدین اس پر عامل
رہے تھے۔ ایران۔ شام اور مصر کی فتح کے بعد
وہاں کے غیر مسلم باشندوں کے ساتھ معاہدے
کئے گئے۔ وہ آج تک تاریخ و فقہ میں موجود
ہیں۔ فقہاء نے انہی سے ذمیوں کے حقوق
کے مسائل کا استنباط کیا ہے۔
اسلامی احکام کی رو سے غیر مسلم باشندوں کے
جن حقوق کا معاہدہ و میثاق کے ذریعہ ذمہ لیا گیا
تھا۔ وہ مختصر لفظوں میں حسب ذیل ہیں:-

(۱) انہیں پوری مذہبی آزادی ملے گی۔ ان کی
مذہبی عبادت گاہیں اور ہر طرح کی مذہبی عمارتیں

محفوظ رہیں گی۔ صلیبوں اور مورتیوں کو نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔ وہ سنکھ بجانے سے نہیں روکے جائیں گے۔ وہ اپنے تیوہاروں میں اپنے جلوس نکالنے سے نہیں روکے جائیں گے تمام مذہبی عہدے اور انتظامات اُسی طرح قائم رکھے جائیں گے۔ جس طرح پیشتر سے موجود ہیں کالبغیہم ما کانوا علیہ

(۲) اُنہیں اُن کے مذہب سے برگشتہ نہیں کیا جائے گا۔ (بلاذری نے فتوح البلدان میں یہ الفاظ لکھے ہیں:- کالیفتنوا عن دینھم)

(۳) اِن کی جان و مال اور ہر طرح کی جائداد محفوظ رہے گی۔ اُنہیں اِس میں تصرف کے تمام حقوق حاصل ہونگے۔ اگر اُن کا کوئی دشمن اُن پر حملہ کریگا۔ تو مسلمان اُن کی طرف سے لڑیں گے

(۴) اُن کا کوئی حق چھینا نہیں جائے گا

(۵) انہیں اُن کے مذہبی احکام کے خلاف کسی بات پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔

(۶) قانون کی نظر میں اُن کی جان مسلمانوں کی جان کی طرح ہوگی۔ اور اُن کا مال مسلمانوں کے مال کی طرح سمجھا جائیگا۔

(۷) تجارت۔ کاروبار اور معیشت میں کسی قسم کی روک عائد نہیں کی جائے گی۔ اُن کے ساتھ ویسا ہی سلوک ہوگا۔ جیسا کہ مسلمانوں کے ساتھ ہوگا۔

(۸) وہ اُن تمام ٹیکسوں سے معاف رکھے جائیں گے۔ جو مسلمانوں کے لئے قرار دیئے گئے ہیں۔ اُن سے عشر بھی نہیں لیا جائیگا۔

یہ محض معاہدہ ہی نہیں تھا۔ بلکہ ایک ایسا قطعی اور واضح طرز عمل تھا۔ جس میں کسی طرح کے شک وشبہ کی گنجائش نہ تھی۔ مسلمان خلفاء جس درجہ غیر مسلموں کے حقوق کا احساس رکھتے تھے۔ اُس کا اندازہ صرف اِس بات سے کیا جاسکتا ہے۔ کہ حضرت ابوبکر خلیفہ اول سے لیکر حضرت علی (رضی اللہ عنہم) تک چاروں خلیفوں کے وہ کلمات وصیت دیکھے لئے جائیں۔ جو مرتے وقت اُن کی زبان پر طاری ہوئے تھے اُن میں سب سے پہلے یہ جملہ نظر آئیگا۔ کہ غیر مسلموں کے حقوق کا خیال رکھنا کیونکہ ہم نے اُن کا ذمہ لیا ہے۔" ذمیوں کے مذہبی و طبعی حقوق کے عام اعتقاد و اعتراف کا یہ حال تھا۔ کہ فی الحقیقت اُن کی جان مسلمانوں کی جان کیطرح اور اُن کا مال مسلمانوں کے مال کیطرح محفوظ تھا آج اسلام کی نسبت علانیہ کہا جارہا ہے۔ کہ اُس کی نظروں میں ایک غیر مسلم انسان کی زندگی کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ اگر ایک مسلمان ایک غیر مسلم کو اِس لئے مار ڈالے۔ کہ وہ بھی مسلمانوں کی طرح اپنا مذہب پھیلاتا ہے۔ تو یہ اسلام کی نظروں میں ایک مقدس جہاد ہوگا۔ لیکن کاش اِن معترضوں کو معلوم ہوتا۔ کہ یہی اسلام ہے جس نے اپنے عروج سلطنت کے زمانہ میں جب دُنیا انسانی جان ومال کے مساویانہ حقوق کا تخیل بھی نہیں کرسکتی تھی۔ اِس قانون کا اعلان کیا تھا کہ "من کان لہ ذمتنا فدمہ کدمنا ودیتہ کدیتنا"۔ یعنی ایک غیر مسلم ذمی کا خون بھی ویسا ہی محترم ہے۔ جیسا ہمارا خون اور اُس کا خون بہانا بھی ویسا ہی ہے جیسا ہمارا۔ یہ صرف زبان ہی کا اعلان نہیں تھا بلکہ قانون کا دائم وجاری عمل بھی تھا۔ خلفاء راشدین کے زمانہ سے لیکر اسلام کی آخری سلطنتوں تک کبھی ایسا نہیں ہُوا۔ کہ ذمیوں کا قتل اِس لئے جائز رکھا گیا ہو۔ کہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ خلفائے راشدین سے بڑھ کر اسلامی تعلیم کے کون پیکر ہوسکتے ہیں؟ لیکن ایک نہیں بیشمار واقعات موجود ہیں۔ جن میں حضرت عمر حضرت عثمان اور علی (رضی اللہ عنہم) نے ایسے مسلمانوں کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔ جنہوں نے کسی عیسائی یا مجوسی باشندے کو قتل کردیا تھا۔

چند واقعات

ہندوستان کی حکومت مغلیہ اور قسطنطنیہ کی حکومت عثمانیہ کی تاریخ میں کئی واقعات ایسے موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اِسی مذہب کے مطابق عمل کیا گیا۔ سُلطان مصطفیٰ خان چہارم کے زمانہ میں ایک ارمنی پر یہ الزام عائد کیا گیا تھا۔ کہ اُس نے مسلمانوں کے ایک مجمع کے سامنے پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اسم گرامی لے کر سب وشتم کیا۔ معاملہ شیخ الاسلام عبداللہ آفندی کے سامنے پیش ہُوا۔ اور اُنہوں نے مقدمہ کی سماعت کرنے کے بعد قید کرنے کا حُکم دیا۔ سُلطان کو جب اِس معاملہ کا حال معلوم ہوا۔ تو اس نے شیخ الاسلام سے دریافت کیا۔ "کیا اِس سے سخت سزا نہیں دی جاسکتی۔" شیخ الاسلام نے کہا۔ "شرعاً میں یہی سزا تجویز کرسکتا ہوں۔ اگر آپ کوئی دوسری سزا دینی چاہتے ہیں۔ تو اپنے حُکم سے دے دیجیے"۔ سُلطان خاموش ہوگیا۔

موجودہ زمانہ قلم اور پریس کی آزادی کا زمانہ ہے بسا اوقات اِس آزادی کا استعمال غلط طریقہ پر کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں سب سے پہلے بعض بدزبان مسیحی مشنریوں نے اسلام و پیغمبر اسلام کے خلاف اِس قسم کی کتابیں لکھ کر شائع کیں۔ جن کی ایک سطر بھی مہذب اور سنجیدہ نکتہ چینی نہیں کہی جاسکتی۔ اِس کے بعد آریہ سماج کے مشنری آئے۔ اِن میں سے بھی بعضوں نے مذہبی تحقیق اور سنجیدہ نکتہ چینی کی جگہ اُن کا نقش قدم اختیار کیا۔ "رنگیلا رسول" نامی رسالہ بھی اِس قسم کی ایک اخلاقی موت تھی۔

یقیناً حکومت اور قانون وقت کا فرض ہے۔ کہ اِس قسم کی دل آزار تحریروں کی اشاعت جائز نہ رکھے۔ اور جائز نکتہ چینی اور مذہبی دل آزاری میں امتیاز کرے۔ لیکن میں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ طریق عمل پسند نہیں کرسکتا کہ مسلمان اپنی طبیعت اِس انداز کی بنالیں۔ کہ جہاں کسی نے ایک چار ورقی رسالہ . . . . . شائع کردیا۔ ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک تمام مسلمان شور وواویلا مچانا شروع کردیں۔ کہ اسلام کی کشتی غرق ہوگئی۔ اور "تحفظ ناموس رسول" کا سوال پیدا ہوگیا۔ نعوذ باللہ اگر چند جاہل اور کور چشم انسانوں کے بکواس کردینے سے ناموس رسول کی حفاظت کا سوال پیش آسکے۔ یا اسلام اور مسلمانوں کے لئے یہ کوئی مصیبت ہو۔ ایسا سمجھنا اسلام کی عزت وشرف اور مسلمانوں کی مذہبی خودداری کے اِس درجہ خلاف ہے۔ کہ میں سمجھ نہیں سکتا کہ کیونکر ایک مسلمان اِس کا تصور بھی کرسکتا ہے؟ اِس قسم کے ایک رسالے کیا معنی؟ اگر ایک ہزار یا ایک لاکھ رسالے بھی چھاپ دیئے جائیں۔ جب بھی نعوذ باللہ اسلام و داعی اسلام کے ناموس کے تحفظ کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوسکتا۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے۔ کہ جس طرح ہمیشہ بُری زبان اور بُرے اخلاق کے لوگ موجود رہے ہیں۔ اب بھی موجود ہیں۔ مگر اِن کی تحریروں میں کوئی ایک سطر بھی ایسی موجود ہے جس میں کوئی سنجیدہ اعتراض کیا؟

آریہ مہیلا و دیالیہ جالندھر کا درشن
آریہ نیتاؤں کی سمتیاں

آریہ مہیلا ودیالیہ جالندھر جتنی سیوا کر رہا ہے اس کا گیان ذیل کی سمتیوں سے ہو سکتا ہے :-

۱- آچاریہ رام دیو جی :-
میں نے جالندھر کے اُتسو کے اوسر پر وہاں کی مقامی کنیا پاٹھ شالہ کی چھٹی جماعت کی پریکشا (امتحان) لی۔ مشکل سوالوں کا جواب بھی لڑکیوں نے تسلی بخش دیا۔ میں نے بہت تھوڑی پاٹھ شالائیں ایسی دیکھی ہیں۔ کہ جن میں دھرم شکھشا کا وشے ایسے اچھے طریقہ سے پڑھایا جاتا ہے۔ اس کاریہ کی سپھلتا کے لئے سیٹھ کوڑا رام جی ٹھٹھا اپنیہ (اور) پاٹھشالہ کے کاریہ کرتا اور ادھیکاری لوگ بدھائی کے بھاگی ہیں۔ اس پاٹھشالہ کے ساتھ میری شُبھ کامنائیں سدا رہیں گی۔

۲- مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری :-
آج ۱۳ جون ۱۹۳۰ء کو میں نے جبری پاٹھشالہ کا نریکھشن (معائنہ) کیا۔ ٹھٹھا اپدیشکوں کو اپدیش دیا۔ یہ پاٹھشالہ آٹھ جماعتوں تک ہے۔ جن جماعتوں میں ۵۰ لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں۔ یہاں اونچے درجہ کی دھارمک شکھشا (تعلیم) دی جاتی ہے۔ مشر لبھو چند جی جی بڑے پریم ٹھٹھا اُتساہ سے اوپدیشک شکھشا دیتی ہیں۔ کاریہ بہت اُتمتا سے چل رہا ہے۔ میں ان کی پڑھائی کو دیکھ کر پرسن ہوا۔ آریہ سجنوں کو اس پاٹھشالہ کی سہائتا کرنی چاہیئے۔

۳- ڈاکٹر بھگت رام آریہ مشنری :-
مجھے آج ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو آریہ مہیلا ودیالیہ کا نریکھشن کر کے بڑا آنند پراپت (حاصل) ہوا۔ جہاں میرے من کے اندر یوروپ سے لوٹنے کے بعد بھارت واسیوں کے جیون کے سمبندھ میں نراشتا ہو رہی تھی۔ وہ اس مہا ودیالیہ کو دیکھ کر دور ہو گئی ہے۔ اور کنیاؤں کی نرمل بدھی اوچیہ وچار اور آچار دیکھنے کی شیلی کو دیکھ کر یہ پرتیت (معلوم) ہونے لگا ہے۔ کہ یہ دیویاں بھارت ورش کے بھوشیہ کو اجول کرنے میں بہت سہائتا دیں گی۔ ودیالیہ کا پربندھ (انتظام) سنتوش جنک (تسلی بخش) ہے۔ آریہ سماج کے پربندھک ودیالیہ کو اچھا بنانے کے لئے کافی یتن کرتے ہیں۔ مجھے پورن آشا ہے۔ کہ یہ ودیالیہ اپنے علاقہ کے لئے آدرش ثابت ہوگا۔ میری دھرم پتنی بھی ساتھ تھیں۔ انہوں نے لڑکیوں کے اندر دھرم پریم کو دیکھ کر اس کی تعریف کی۔

میں پاٹھشالہ کے ادھیکاریوں کو اور کاریہ کرتاؤں کو ہاردک دھنیہ واد دیتا ہوں۔ اور پربھو سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ ان کا یہ لگایا ہوا پودا سدا بڑھتے پھولے اور پھلے۔

۴- آچاریہ مکتی رام جی :-
آریہ مہیلا ودیالیہ جالندھر کے دھرم شکھشا وبھاگ کا نریکھشن کر کے مجھے بڑی پرسنتا (خوشی) ہوئی۔ آریہ سماج کنیا پاٹھشالاؤں میں سے یہ پرتھم ودیالیہ ہی میں نے دیکھا ہے۔ جہاں آریہ بھاشا کے ساتھ سادھارن گیان کے پردھان روپ سے اوچیہ جماعتوں میں دھرم شکھشا دی جاتی ہے۔ لڑکیوں کو سنسکار ودھی اور ستیارتھ پرکاش آدی نیت دھارمک پستکوں کا گیان سنسکرت کا گیان نہ ہونے پر بھی اُتم ہے۔ یدی (اگر) ساتھ ساتھ کچھ سنسکرت و شیک گیان کا بھی پربندھ اس ودیالیہ میں کیا جا سکے۔ تو یہ ودیالیہ دھارمک درشٹی سے لاثانی ودیالیہ ہوگا۔ ادھیکاریوں نے جہاں جہاں دھارمک شکھشا کے لئے یہ پرشنسنیہ پگ اٹھایا ہے۔ وہاں میں آشا کرتا ہوں۔ کہ وہ اس طرف اور بھی اوشیہ دھیان دیں گے۔ ادھیاپکائیں اور بالکائیں لگن سے اپنا اپنا کام کر رہی ہیں۔ یہ بات ان کی پریکشا سے پرتیت ہوتی تھی۔

۵- آچاریہ دیو شرما جی ابھے :-
کرپا نو پردھان جی نے مجھے جالندھر کے مہیلا ودیالیہ کو دکھلایا۔ جو کہ سماج مندر میں لگتا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت پرسنتا ہوئی۔ کہ سرکاری پریکشاؤں کی درشٹی سے سرتھا چھوڑ کر کنیاؤں کی سچی شکھشا کی درشٹی سے ہی یہ ودیالیہ سپھلتا پوروک چلایا جا رہا ہے۔ ادھیاپکائیں مہودیوں کا نیاگ اور دھرم بھاونا سراہنیہ ہے۔ کنیاؤں کے ادھیاپن میں اس بات پر دھیان دینے کی آوشکتا ہے۔ کہ کنیائیں بیسنگ کو ریتی نہیں۔ کنتو اس کے تاتپریہ کو اچھی طرح سمجھیں۔ میں دور رہتا ہوا بھی اس ودیالیہ کی اُنتی کی پرارتھنا کرونگا۔

نوٹ :- بالشک ان مہانبھاؤں برگزیدہ اصحاب کی قیمتی رایوں سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ جالندھر میں آریہ مہیلا ودیالیہ کس پرشنسا سے سیوا کر رہا ہے اور استری جاتی کے ادھار میں کوشاں ہے۔ آپکا کرتویہ ہے کہ تن من دھن سے سہائتا کریں۔ پردھان آریہ مہیلا ودیالیہ جالندھر

”آریہ مسافر“ لاہور کا مرزائی نمبر

”آریہ مسافر“ لاہور کا مرزائی نمبر ماہ نومبر ۱۹۳۱ء کے تیسرے ہفتہ میں بڑھیا ایک کتاب سے شائع ہونے والا ہے۔ جس میں قادیانیت پر نہایت ہی بہترین اور زور دار مضامین شائع ہونگے اور قادیانی مذہب کا فوٹو پیش کیا جائیگا۔ یہ ایک آریہ ہندو اور مسلمان کے مطالعہ کی چیز ہوگی۔ آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کو زیادہ سے زیادہ آرڈر دینے چاہئیں۔ تجارت پیشہ اصحاب کے لئے اشتہارات کا سنہری موقع ہے۔ قیمت فی پرچہ ڈھائی آنہ :-
(منیجر ”آریہ مسافر“ گورودت بھون لاہور)

”پرکاش“ کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پُرش کا دھارمک کرتویہ ہے۔
(منیجر)

سماجک سماچار

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار:-

۱۳ اکتوبر ۱۹۳۳ء کو صبح بوقت پانچ بجے لالہ سنت رام نے لڑکے ستیا نند کی شادی ہمراہ دختر ڈاکٹر نوبد چند جی پورن ویدک ریتی سے ہوئی اور اس موقعہ پر حسب ذیل دان دیا گیا:-

دریکھن کی اور سے آریہ سماج بھیرہ کو ۵ اور دوھو بکشن کی اور سے " " " ۔ ۔ غلہ

ویدپرچار فنڈ کو ۵ اور یتیم خانہ فیروز پور کو ۵

۲- ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۳ء کو دسہرہ ڈے آریہ سماج مندر میں بوقت ۱۰ بجے صبح منایا گیا۔ ہون یگیہ اور بھجنوں کے بعد دسہرہ کی اصلیت بتلائی گئی۔ اور شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔

۳- ۱۷/۱۰/۳۳ کو لالہ دیوی دیال جو بڑہ کی لڑکی کا مونڈن یگیہ کرایا گیا۔ عہ آریہ سماج کو دان ملا۔ اور دوسیفٹ آریہ بھائیوں کا سنکار لڈوؤں سے کیا گیا۔

(ہنس راج چند ھوک پردھان آریہ سماج ہذا)

پاکھنڈ کھنڈن منڈل مظفر نگر کے سماچار:- پاکھنڈ کھنڈن منڈل کا یہ اجلاس حیدرآباد (دکن) میں آریہ سماج کے پرچار کی رکاوٹ کے رویہ کے خلاف اظہار ناراضگی کرتا ہے۔

۲- سب سجنوں سے نویدن ہے۔ کہ آریہ سدھانتوں کے خلاف اگر کوئی لیکھ یا کوئی ٹریکٹ کسی کی نظر سے گزرے۔ تو اس کو منتری پاکھنڈ کھنڈن منڈل کے پاس روانہ کر کے مشکور کیا کریں۔

۳- منڈل کا یہ اجلاس کتاب بعنوان "سوامی دیانند اور ان کی تعلیم" کے مصنف مولوی غلام حسین کے خلاف اظہار ناراضگی کرتا ہے جس نے ویدک دھرم کے پرورتک مہرشی دیانند جی پر بیہودہ گند پھینک کر اپنی اسلامی تہذیب اور شرافت کا ثبوت دیا ہے۔ اور گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد اس کتاب کو ضبط کر کے آریہ سماجیوں کے دل کو ٹھنڈا کرے۔

(کیم پراشاداس پردھان پاکھنڈ کھنڈن منڈل مظفر نگر)

آریہ سماج روپڑ کے سماچار:- آریہ سماج روپڑ نے ڈیڑھ ماہ سے ایک سوادھیائے منڈل قائم کیا ہوا ہے۔ رات کو ۸ بجے سے ۹ بجے تک رشی کرت گرنتھوں کا سوادھیائے ہوتا ہے۔ سات کو برتی دن وید منتر آچاریہ ان سوادھیائے کے اتفاق سے ... ہوتا ہے۔ ۱۲ تاریخ کو پردھان سبھا جگت نہ سماج کے ایک

اپدیشک مہاشہ راج المسد جی پدھارے۔ انہوں نے ایک نہایت ہی موثر لیکچر دیا۔ اور دھولاؤں کے تمام کشٹ بیان کئے۔ ایک ودھوا وواہ سوسائٹی قائم کی گئی۔ جس کے پردھان لالہ رام پرشاد جی ایڈووکیٹ۔ منتری لال چند اور مہاشہ سریندر موہن جی مقرر ہوئے ہیں۔

(وید پرکاش پردھان آریہ سماج روپڑ ضلع انبالہ)

شکریہ پرستاو:- آریہ سماج قرول باغ دہلی کی یہ انتر نگ سبھا رائے صاحب پنڈت سروپ نارائن جی سابق ریونیو منسٹر اور سپرنٹنڈنٹ اور آریہ سماج کے ہتیشی کی اپکار کے مرہون ہے شکریہ پرگٹ کرتی ہے۔

(ستیہ پال منتری آریہ سماج قرول باغ دہلی)

آریہ سماج مانسہ ریاست پٹیالہ کے عہدیداران کا چناؤ:- ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۳ء کو مندر آریہ سماج میں جنرل اجلاس ہوا جس میں حسب ذیل عہدیداران سمتی سے چنے گئے:-

پردھان لالہ اندر سین جی ٹھیکیدار۔ اپ " " کرم چند جی ڈھیر۔ منتری مہاشہ ملام لال جی پریم۔ اپ منتری لالہ حکم چند جی۔ خزانچی لالہ سکھ رام جی۔ لائبریرین لالہ منی راج جی۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج جیجاوطنی کے سماچار:-

۱۵/۹/۳۳ کو مہاشہ دیس راج جی پریم منتری آریہ سماج ہذا کی شادی مہاشہ گوبند رام صاحب ٹھیکیدار ریاست پٹن کی سپتری ستیہ وتی دیوی سے پورن ویدک ریتی سے ہوئی۔ پنڈت سرپالی جی سدھانت بھوشن نے وواہ کی کارروائی کروائی۔ نیز ایک زبردست لیکچر دیا جس کا عوام پر بہت اچھا اثر پڑا۔ ورپکش کی طرف سے ۴۳/- روپیہ مختلف فنڈز کو دان دیا گیا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

وید پرچار فنڈ ۵/- گورو کل کانگڑی ۵/- آریہ سماج جیجاوطنی ۵/- آریہ سماج پاپتن ۵/- منتری یتیم خانہ منٹگمری ۲/- مہاشہ سماچار لاہور ۲/-

دھو بکشن کی طرف سے لڑکی والے دان دیا گیا۔

۲- یہاں ست سنگ روزانہ قائم اتوسار ہوتا ہے۔ استری اور پرش پریم سے شامل ہوتے ہیں نیز روزانہ کتھا ہوتی ہے۔

۳- ۲۳/۹/۳۳ کو لالہ دولت رام جی بی اے کے سپتر کا نام کرن سنسکار پنڈت ہر پال جی نے کروایا۔ اس موقعہ پر گیارہ روپے مختلف فنڈوں کو دان دئیے گئے۔

(ویر بھان آپ منتری آریہ سماج ہذا)

گوروکل بیٹ سوہنی کے لئے دان:- مہاشہ کھیم چند جی گورو کل اور ضلع سے سات سو روپیہ جمع کر کے لائے ہیں۔ ان دانی پرشوں میں سے چند ایک کے نام نیچے دئیے جاتے ہیں۔ گوروکل ہذا ان سب سجنوں کا دھنیہ واد کرتا ہے۔

رائے بہادر لالہ سیوک رام جی لاہور ۲۵/- روپیہ
لالہ جگن ناتھ جی ڈیرہ غازیخاں ۱۱/-
" ٹھاکر داس " " ۱۰/-
آنریبل ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ لاہور ۱۰/-
لالہ جونی لال جی لاہور ۱۰/-

مندرجہ ذیل اصحاب نے وعدے کئے ہیں:-
پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا لاہور ۱۰۰/- روپیہ
مہاشہ کرشن جی مالک "پرتاپ" لاہور ۱۰/-
ڈاکٹر آمو چند کسولی ہسپتال ۱۰/-

(نامہ نگار)

آریہ سماج راماں منڈی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج راماں منڈی کا سولہواں سالانہ جلسہ ۹-۱۰-اور ۱۱ اکتوبر کو بڑی دھوم دھام سے سماپت ہوا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اور سے پنڈت رام چندر جی۔ پنڈت ستیہ دیو جی۔ سوامی یوگانند جی۔ پنڈت ماہتر شرما جی اور مہاشہ تیج چند جی پدھارے۔ نیز سوامی کیولانند اور دلیپ بدرھو جی گائن اپدیشک نے پدھار کر جلسہ کی رونق کو دوبالا کیا۔

پنڈت ماہتر شرما جی نے بذریعہ میجک لینٹرن اور دلیپ بدرھو جی نے خاص طور پر پرچار کیا۔ جس کا کافی اثر ہوا۔ آریہ مڈل سکول اور آریہ کنیا پاٹھشالہ کی لڑکیوں نے بھجن وغیرہ سنائے۔ اور ۱۰ اکتوبر کو زیر صدارت سوامی

کیولانند جی آریہ مہیلا سمیلن منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل پرستاو پاس ہوئے:-

مہاراج منظور رام شمعو نواسی کا قتل۔ مہاراجہ کالاکنکر کی مرتیو۔ نظام حیدرآباد دکن بہاول پور میں پرچار پر رکاوٹوں کے خلاف۔ ہندی پرچار۔ مانس بھکشن اور سنسکار کرانا۔ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب ہوا۔ سبھا کا ہم دھنیہ واد کرتے ہیں۔

(نہال چند منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج کالا باغ کے سماچار:- آریہ سماج کالا باغ ہفتہ وار ست سنگ کے علاوہ صبح اور شام دونو وقت اپنا ست سنگ لگاتا ہے۔ اور سب ممبر آریہ سماج کے مل کر پراتہ کال ۵ سے ۶ بجے تک اور شام کو ۷ سے ۸ بجے تک سندھیا کرتے اور بھجن گاتے ہیں۔ نیز ہفتہ وار ہون یگیہ ہر ایک ممبر کے گھر میں باری باری سے کیا جاتا ہے۔

(ایم۔ آر سوری اور پیسبر جینجر آریہ کنیا پاٹھشالہ کالا باغ)

آریہ سماج (ڈگلس پورہ) لائلپور کے سماچار:- ۱- آریہ سماج ہذا نے اپنی جنرل میٹنگ میں ذیل کا پرستاو پاس کیا:-

ایک مسلمان کی طرف سے قصور میں مہاشہ بالا شاہ جی کے قتل کو یہ اجلاس گھرنا کی درشٹی سے دیکھتا ہے۔ اور سرکار سے نیائے کی پرارتھنا کرتے ہوئے شاہ جی کی آتما کی سدگتی کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔

۲- جھنگ کی مسلمان عورت کی شدھی:-

۱۸/۹/۳۳ کو جھنگ کی مسلمان عورت مسماۃ خورشید بیگم ولد منگو خان قوم راجپوت سکنہ اتو ھاڑ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور کی شدھی پورن ویدک ریتی انوسار بڑے سمارہ سے کی گئی۔ دیوی نے آریہ دھرم کو بڑے شوق سے قبول کیا۔ اس کا نام سوشیلا دیوی رکھا گیا۔ سب اُپستھت نر ناریوں نے اس کے ہاتھ سے شرینی لیکر کھائی۔

۳- آریہ سماج ہذا میں دیا یام منڈل کی کارروائی جلد شروع ہونے والی ہے۔ جس کا پروگرام صبح کی کتھا سے پہلے ہوا کرے گا۔ پراتہ ۶ سے ۷ بجے تک روزانہ وید کی کتھا ہوتی ہے۔ اور شام کو ۵ سے ۶ بجے تک سب بھائی مل کر سندھیا کرتے ہیں۔ پھر ۸ سے ۹ بجے تک رامائن کی منوہر کتھا ہوتی ہے۔ حاضری خوب ہوتی ہے۔

(گوبراج عقہ برکت رام جائنٹ سکرٹری)

جموں پرانت کے گرام اُتسو۔

ماہ اسوج میں زیر نگرانی لالہ اننت رام جی ادھشٹاتا پرچار و دلت ادھار تین گراموں میں اُتسووں کا پربندھ کیا گیا۔ ۷ - ۸ اسوج کو رتیاں کا اتسو ہوا۔ سبھا کی طرف سے میرے علاوہ پنڈت ویسراج جی۔ بلدیو جی بھجی اُپدیشک اور ... رام جی پرچارک۔ شامل ہوئے۔ آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ کے بہت سے سبھاسدوں نے شامل ہو کر اتسو کی رونق کو بڑھایا۔ اور لالہ لبھو داس جی وکیل پردھان آریہ سماج نے ایک شکشا دایک اُپدیش دیا۔ پنڈت کرم چند جی سکنہ رتیاں نے باوجود مخالفت برادری کے اپنے منوہر بھجنوں سے اتسو کی رونق کو دوبالا کیا۔ اور رتیاں میں گرام آریہ سماج کی ستھاپنا کی گئی۔ ۱۴ - ۱۵ اسوج کو سمبھل پور میں اتسو ہوا۔ سبھا کے اُپدیشکوں کے علاوہ پنڈت بدھ رام جی شاستری کا منوہر اُپدیش ہوا۔ آریہ سماج جموں کے کچھ سبھاسد اُتسو میں سملت ہوئے۔ بہت سے آریہ بھائیوں نے یگیوپوت دھارن کئے۔ ۲۱ - ۲۲ کو سہانجنا میں اتسو ہوا۔ جس میں میرے علاوہ مہاشہ بسنت رام جی ... ہوئے۔ بہت سے بھائیوں نے یگیوپوت دھارن کئے۔ ان اتسوں پر گراموں سے بہت سے آریہ بھائی پدھارے۔ ریشی ... اُپدیشک

اُپدیشوں میں رسم و رواج کے سُدھار۔ تعلیم کفایت شعاری۔ سنگھٹن۔ پاکیزگی۔ سداچار اور ہر گرام میں آریہ سماج مندر کے بنانے پر زور دیا گیا۔ دلت بھائیوں کی طرف سے شفقت بڑھانے کے لئے مہاراجہ بہادر کا دھنیہ واد کیا گیا۔ اس طرح سے یہ اُتسو بڑی شان و شوکت سے سرانجام پائے۔

وشوناتھ آریہ اُپدیشک منڈل جموں۔

سالانہ جلسہ:۔ آریہ کمار سبھا نواں شہر کا پہلا سالانہ جلسہ ۹ - ۱۰ - ۱۱ نومبر کو بڑی دھوم دھام سے ہوگا۔ اعلیٰ اعلیٰ اُپدیشک اور بھجنیک پدھاریں گے۔ نگر کیرتن ۹ تاریخ کو ہوگا۔ بھوجن کا پربندھ آریہ کمار سبھا کی جانب سے ہوگا۔

جے دیو ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول نواں شہر۔

آریہ سماج رتیہ کی شوک سبھا۔

مہاشہ نتھو رام جی شہید دھرم کی شہادت کی خبر سن کر شوک سبھا منائی گئی۔ یہ سبھا گورنمنٹ سے نویدن کرتی ہے کہ وہ اس قسم کی سازشوں کا پتہ لگائے۔ اور مجرم کو قرار واقعی سزا دے۔ اور شہید دھرم کے لواحقین ... کا اظہار کرتی ہے۔ پرماتما سے دعا ہے کہ وہ شہید کی روح کو تسکین عطا کرے۔

(منتری)

کانگرس کے موقع پر

آریہ سماج کی طرف سے پرچار

دہلی ۱۹ - اکتوبر۔ ایک خبر مظہر ہے کہ آریہ سماج بمبئی نے کانگرس کے آئندہ اجلاس کے موقعہ پر مذہبی اور سوشل پروپیگنڈا کا انتظام کیا ہے۔ آریہ سماج ہمیشہ ہر ایک کانگرس کے جلاس کے موقعہ پر ایسا کرتی رہی ہے۔ اس مطلب کے لئے ایک وسیع پنڈال تیار کیا گیا۔ جو کہ ... کے بالکل پاس ہے۔ متعدد مشہور لیڈروں پنڈتوں اور سنیاسیوں سے موقع پر پہنچنے کے لئے درخواست کی گئی ہے۔ جو کہ مختلف مذہبی اور سوشل مسئلوں پر لیکچر دیں گے۔ اور اس موقعہ پر بہت سی کانفرنسوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ جن میں حسب ذیل مسئلوں پر بحث ہوگی۔ اور ہر ایک کانفرنس کا نام جدا جدا ہر ایک مسئلہ زیر بحث کے مطابق ہوگا۔ اچھوت دھار کانفرنس۔ سوشل ریفارم کانفرنس۔ ہندو سنگھٹن کانفرنس۔ شدھی کانفرنس۔ جرائم پیشہ اقوام ریفارم کانفرنس دلت ادھار کانفرنس اور کمیونل آوارڈ کے خلاف کانفرنس یہ ۲۱ اسوج ... ہوں گی آریہ سماج کا پنڈال کانگرس کی نمائش کے دروازے کے بالکل مقابل ہوگا۔

آریہ سماج بمبئی نے بمبئی پہنچنے والے آریہ سماجی لیڈروں اور پنڈتوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے پہنچنے سے پیشتر سماج مذکور کو مطلع کر دیں تاکہ ان کی رہائش کا انتظام ہو سکے۔

بمبئی آریہ سماج پبلک سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ان کانفرنسوں میں شریک ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ داخلہ بغیر ٹکٹ ہوگا۔

روزانہ بھجن پرارتھنا اور ہون ہوا کرے گا۔

آریہ سماج مذکور پبلک سے ایک اور درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنا اپنا چندہ سماج کی ... کے لئے ذیل کے پتہ پر روانہ کریں۔

آنریری سیکرٹری آریہ سماج بمبئی گرگاؤں بمبئی۔

حیدرآباد میں آریہ مشن کی کامیابی

حیدرآباد سے واپسی پر مہاتما نارائن سوامی جی کا بیان

دہلی ۲۲ - اکتوبر مہاتما نارائن سوامی جی پردھان سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے جن کی زیر سرکردگی ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج کے نمائندوں کا ایک وفد ویدک دھرم کا پرچار کرنے گیا تھا۔ ایک انٹرویو میں فرمایا۔ کہ ان کا حیدرآباد کا دورہ ... کامیاب رہا۔ مقامی آریہ سماجی بھائیوں اور دیگر بار سوخ آریہ سماجیوں نے وفد سے ملاقات کی اور اسے یقین دلایا کہ وہ سارودیشک سبھا کے وفادار ہیں۔ اور سبھا کے اشارے پر ویدک دھرم کے پرچار کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ریاست کے افسروں نے وفد کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی۔ اور نظام کی حکومت کا یہ دعویٰ کہ ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج پر کوئی امتیازی پابندی نہیں ہے اس حد تک صحیح ثابت ہوا۔ جہاں تک اس کا مندروں میں پرچار کے حق سے تعلق ہے۔ اہل وفد کو اس خیال سے نہایت مسرت ہوئی۔ کہ ریاست کے حکام آریہ سماج کے اصولوں کے متعلق پوری واقفیت حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اور اسے اس امر کا احساس ہے کہ آریہ سماج نے ہندو قوم کی بیش بہا خدمات کی ہیں۔ سارودیشک سبھا کے آئندہ پروگرام کے متعلق مہاتما جی نے فرمایا۔ کہ ان کے آئندہ پروگرام کا انحصار پنڈت رامچندر کی عرضداشت اور آریہ سماج کی دیگر شکایات کے متعلق نظام کی حکومت کے رویہ پر ہوگا۔ افسروں کے رویہ میں نمایاں تبدیلی ہو گئی ہے۔ اور انہیں امید ہے کہ اس سلسلہ میں آئندہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آئے گا۔ آریہ پبلک نے سارودیشک سبھا کی اپیل کا جو جواب دیا ہے اس سے سوامی جی مطمئن ہیں۔ انہیں کوئی شبہ نہیں کہ آریہ سماج کے کارکن ہمیشہ ویدک دھرم کے کاز کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کرنے کے لئے تیار رہیں گے۔

"آریہ مِتر" کا رشی انک

"آریہ مِتر" کا رشی انک بڑی سج دھج کے ساتھ آکرشک کمبیر روپ میں پرکاشت ہوگا۔ آرٹ پیپر کے کھیچے پرنٹ پر بڑھیا سہ رنگے چتر کے الیرکت اندر بھی انیک چتر ہوں گے۔ ۲۰×۳۰ / ۸ سائز کے ۲۵۰ صفحات سے زیادہ ضخامت ہونے پر بھی قیمت لاگت ماتر ہوگی۔ وگیاپن داتاؤں اور بیوپاری سجنوں کو اس سے زیادہ سستے نرخ پر ایسے اشاعت کہیں نہ مل سکیں گے۔ لہذا جلد اشتہار بھیجیں تاکہ جگہ مل سکے۔ (مینیجر "آریہ مِتر" آگرہ)

"ہند و اخلاقیات" (بزبان اردو)

مصنفہ شری بیت جی۔ اے چندرورکر ایم۔ اے۔ دیباچہ از قلم پروفیسر رام دیو جی

ویدوں اپنشدوں درشنوں وغیرہ پر مبنی ہے

پریس نے اس کی بڑی تعریف کی ہے انگریزی ایڈیشن بھی مل سکتا ہے قیمت صرف عہ/ جی۔ اے چندرورکر ایم۔ اے۔ ۱۰۹ - وکٹری پلے گراؤنڈ۔ اسامیہ بازار حیدر آباد (دکن)

بصارت کو تاحیات قائم رکھنے والا لاثانی سُرمہ

کیلاش انجن (رجسٹرڈ)

یہ بے نظیر سُرمہ محافظِ چشم۔ جملہ امراضِ چشم کو دور کرنے میں جادو کا اثر رکھتا ہے۔ تین ہفتہ کے استعمال سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا نئی بصارت آ گئی ہے۔ ایک دفعہ استعمال کیجئے۔ تعریفیں کرنے لگ جائیں گے۔

قیمت فی شیشی عار (ایک روپیہ) محصول ۸/

اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

خواہ کسی قسم کی بواسیر ہو۔ بیرونی خون بہتا ہو مسوں کے درد سے بے چینی رہتی ہو پہلی خوراک ہی نمایاں اثر دکھلاتی ہے۔ ایک ہفتہ کے استعمال سے خطرہ سے آرام آ جاتا ہے۔ چار ہفتہ کے استعمال سے عمر بھر عود ہونیکا اندیشہ نہیں ہے۔ برخلاف ہو تو قیمت واپس۔ قیمت چار ہفتہ للعہ/ دو ہفتہ کی خوراک عا/ محصول ۸/ ایجنسی کیلئے درخواست بھیجئے۔

مینیجر کیلاش فارمیسی لاہور

ریویو — **"راہِ راست"** یہ کتاب شری سوامی سرودانند جی مہاراج کی تصنیف ہے۔ اس کتاب میں سوامی جی نے منزلِ شریعت۔ منزلِ طریقت۔ منزلِ حقیقت اور منزلِ معرفت کے موضوع پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ جو اصحاب ان چاروں منازل کے متعلق سوامی جی کا نقطۂ نگاہ جاننا چاہیں۔ ان کے لئے ان کا مطالعہ کرنا مفید ہے۔ قیمت فی جلد ۴/ ۔

"بھارت میں بھول" یہ کتاب بھی شری سوامی سرودانند جی کی تصنیف ہے۔ اس میں ... دھارہ۔ ودھوا ... گائے کی حفاظت۔ گرتوں کی پالنا ... اور سداچار کی ... پر روشنی ڈال کر یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اگر ہندو جاتی ان جُرم عیبوں کو تیاگ دے۔ تو اس کا کلیان ہوگا۔ قیمت فی جلد ۴/ ۔

ہر دو کتب ملنے کا پتہ:۔ سنت رام مینیجر آریہ پستک بھنڈار اندرون لوہاری گیٹ۔ لاہور

بقیہ صفحہ ۲

ھیرمن کرنے کا موقع ملا۔ اس پرانت میں چھوت چھات کا بڑا بکھیڑا ہے۔ یہاں پر سہارن پور۔ دہلی اور میرٹھ کی طرح ڈھابے (بھوجن آلیہ) نہیں ہیں۔ یہاں کے لوگ بازار میں اکثر ستوا (جو چنے ستو بھونا چون) اور چربن (چنا چبینا) پر نروا کرتے ہیں۔ اس طرف منتبہ آہار (کنی پیہ پورانکوں کے پرتھم اوتار) کا بھکشن بہت ہوتا ہے ؛

اندھیر یگ کی پردھانتا

لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ پرکاش یگ ہے۔ پرنتو یہیں تو بھارت ورش میں اندھیر یگ ہی پرنیت ہوا۔ آج سے دس ورش بیشتر جسطرح ودیشی دستوؤں سے بازار پٹے پڑے تھے۔ ویسے ہی آج بھی موجود ہیں۔ شاردا ایکٹ کے ہوتے ہوئے بھی بچپن کی شادیاں خوب دھڑا دھڑ ہو رہی ہیں۔ نوجداری اور دیوانی عدالتیں ھٹا ھٹ بھری رہتی ہیں۔ اچھوت پن کا بھوت ویسے کا ویسا ہی بھیانک روپ دھارن کئے ہوئے ہے۔ جس جگہ آریہ سماج کا پرچار ہے وہاں کچھ اندھیر ہی ادشیہ پرکاش ہے۔ پرنتو آریہ سماج بھی دوسروں کے پیچھے پڑ کر اپنے اصلی اودیش سے وچلت سا ہوتا جا رہا ہے۔

انگریزی سبھیتا دن بدن بھارت ورش میں اُنتی کرتی جا رہی ہے۔ بھارتیہ دیویوں نے سر کے بال کٹوانا اور اونچی ایڑی کے جوتے پہننا اپنا گرو سمجھ رکھا ہے۔ نو یووک پگڑی۔ پاجامہ اور دھوتی کو تلانجلی دے بیٹھے ہیں۔ سار یہ ہے کہ اس وقت بھارت ورش کی دشا عجیب دکھائی دیتی ہے۔ ڈول سی بنی ہوئی ہے۔ کوئی سچا سمدھارک نہیں ؛

آریہ سماج قرول باغ دہلی کے سماچار

آریہ سماج ہذا کے ۹/۴ ۔۳۰ سپتاہ وار ستسنگ میں مندرجہ ذیل پرستاو سرو سمتی سے پاس کئے گئے :-

۱۔ آریہ سماج قرول باغ دہلی کی یہ میٹنگ مہاراج منوہر رام جی کے دن دہاڑے ایک ظالم جنونی کے ہاتھوں قتل کئے جانے پر غم و غصہ کا اظہار کرتی ہے۔ اور یہ یقین رکھتی ہے کہ یہ اکیلے آدمی کا کام نہیں ہے۔ اس کے پیچھے ضرور کوئی نہ کوئی سازش کام کر رہی ہے۔ اور گورنمنٹ سے مؤدبانہ التجا کرتی ہے کہ وہ ہر ممکن طریقہ سے اس سازش کا پتہ لگائے اور سازشیوں کو قرار واقعی سزا دے کر اس صوبہ میں رہنے والے آریہ سماجیوں کی زندگیوں کی حفاظت کرے ؛

۲۔ آریہ سماج قرول باغ دہلی کی یہ میٹنگ راجپال ... کی ... اپنی ... کی اس ... پر ... ہمدردی ... صاحب کا ناگہانی ... وقت مرتیو پر شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور ان کے پس ماندگان سے اظہار ہمدردی کرتی ہوئی پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ سورگیہ کی آتما کو شانتی پردان کریں ؛

۳۔ آریہ سماج قرول باغ کی یہ میٹنگ گورنمنٹ پنجاب کی توجہ مولوی غلام حسین پانی پتی کی کتاب موسومہ بہ "سوامی دیانند اور ان کی تعلیم" کی طرف مبذول کراتی ہے۔ اور یہ بات گورنمنٹ عالیہ کے نوٹس میں لانا چاہتی ہے۔ کہ اس کتاب میں نازیبا اور نادرست الزامات آریہ سماج کے بانی رشی دیانند اور ان کی تعلیم پر لگائے گئے ہیں۔ نیز یہ مؤدبانہ التجا کرتی ہے کہ وہ اس کتاب کو فوراً ضبط کرے۔ اور اس کے مصنف کے خلاف مناسب کارروائی کرے۔ تاکہ آریہ سماج کے اندر بڑھتی ہوئی بے چینی کو دور کرے۔

۴۔ آریہ سماج صدر بازار دہلی نے بھی مندر آریہ سماج قرول باغ کو واپس کر دیئے جانے کے لئے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ جو حسب ذیل ہے :-

آریہ سماج صدر بازار دہلی نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس میں چیف کمشنر صاحب صوبہ دہلی سے التجا کی گئی ہے۔ کہ وہ آریہ سماج قرول باغ کی جائداد کو جو کہ ۱۹۲۳ء میں ضبط کر لی گئی تھی۔ اس کے مالکان کو واپس کر دیں ؛

(ستیہ پال منتری آریہ سماج قرول باغ۔ دہلی)

ओ३म्

प्रकाश

پرکاش لاہور
ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

نمبر ۴۳۵

قیمت { سالانہ للعہ ... ممالک غیر سے لگے
ششماہی عہ ... فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۴۶ | SUNDAY 18 th Nov 1934 | اتوار ۳ ۔ مگھر سمت ۱۹۹۱ مطابق ۱۸ نومبر ۱۹۳۴ء ۔ دیانند آبد ۱۱

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

آریہ سماج کے نیم

۵ ۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ۔
۶ ۔ سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ۔ ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ۔
۷ ۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے ۔
۸ ۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے ۔
۹ ۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے ۔
۱۰ ۔ سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے ۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر ہیں ۔

[illegible] سماج کے نیم

[illegible]

وید امرت

यजुर्वेद

ओ३म् उत्तरेणेव गायत्रीममृतेऽधि विचक्रमे ।
साम्नाये साम संविदुरजस्तद् ददृशे क्व ॥ (اتھروید ۔ ۱۰ ۔ سوکت ۸ ۔ منتر ۴۱)

(उत्तरेण इव) [illegible] اُتم گُن سے ہی (अमृते) موکش سُکھ میں (अधि) ادھیکار کرکے وہ پرمیشور (गायत्रीम्) ستُتی کی طرف (वि) وِودھ پرکار (चक्रमे) [illegible] (ये) جو وِدوان (साम्ना) موکش گیان کے ابھیاس سے (साम) موکش گیان کو (संविदुः) یتھاوت جانتے ہیں ۔ وہ مانتے ہیں کہ (अजः) اجنما پرمیشور [illegible] (क्व) کہاں (ददृशे) دیکھا گیا ۔ تب موکش سُکھ پاتا ہُوا [illegible]

پرمیشور کا پرتیکش

[illegible] کہ خیالی اعتقاد سے یا کسی ایک یا دو پر ایمان لانے سے ہی مکتی ہو ۔ تو بالکل ناممکن ہے ۔ وید تو اُتم گُنوں کو ہی موکش کا سادھن مانتا ہے ۔ خود غرض لوگ اپنا اُلو سیدھا کرنے کے لئے لوگوں [illegible] سے گمراہ کیا کرتے ہیں ۔ اصل بات یہ ہے ۔ کہ جب تک منشیہ اُتم گُنوں کو دھارن نہیں کرتا ۔ تب تک کسی قسم کی اُنتی نہیں کر سکتا ۔ اُتم گُنوں کے دوارہ منشیہ کے ہردے کی میل دھل جاتا [illegible] کا ہردے شدھ پوتر ہو جاتا ہے ۔ اور وہ کندن کی طرح چمکنے لگتا ہے ۔ اُس کے اندر ایک ایسے پرکاش کی جوت جاگ اُٹھتی ہے جس کی ستو بھاسے وہ اندھکار کو دور کرتا ہُوا پرکاش کرہی [illegible] جاتا ہے ۔ وہ خود اس پرکاش کو محسوس کرنے لگ جاتا ہے ۔

[illegible] نہیں جانتا ۔ کہ ایک عمدہ لیکچرار جب لوگوں کو موہت کرتا ہے ۔ تو اسے خود بھی اپنی فصاحت و بلاغت پر فخر ہوا کرتا ہے ۔ کیونکہ جو اپنی بانی سے دوسروں کو موہت کرتا ہے ۔ اسے اپنی [illegible] بھی ہوا کرتا ہے ۔ ایک آدمی جو اناتھوں کے لئے دان دیتا ہے ۔ جو اُن کو آن دیتا ہے ۔ جو اپنے شبھ کرموں سے اناتھوں کو سناتھ بنا دیتا ہے ۔ جس کے سامنے اناتھ اپنے آپ کو اناتھ کہنا [illegible] ہیں ۔ کیا ایسے شبھ کرمی کو اپنے شبھ کرم کا کبھی بھی احساس نہیں ہوتا ؟ ضرور ہوتا ہے ۔

[illegible] دیکھا گیا ہے ۔ کہ جو آدمی سیوک ہو کر سیوا کا عوضانہ کسی نہ کسی صورت میں اپنا جیون یاترا کے لئے بھی لیتا ہے ۔ جیسے بعض کوتاہ اندیش بہت عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے ہیں ۔ مگر وہ بھی [illegible] کا کام تن من اور دھن سے کرتا ہے ۔ اور جس وقت پورے دھرم کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کرتا ہے ۔ تو وہ بھی کبھی کبھی اپنے دل میں سنتوش مانا کرتا ہے ۔ کہ چاہے کچھ بھی ہو ۔ آخر میں [illegible] سے ادا کر رہا ہے ۔ گھروں میں معمولی نوکر ۔ چوکیدار اور دوسری طرح کی سادھارن خدمت کرنے والے لوگ بھی جب اپنے مالک کی پوری طرح سے خیر خواہی کرتے ہیں ۔ اور اس خیر خواہی کے نتیجے کے طور پر جب وہ مالک کا ضرر بچا فائدہ ہوتے دیکھتے ہیں ۔ تو وہ فخر سے کہا کرتے ہیں ۔ کہ ہم نے مالک کو اس مصیبت سے بچایا ہم نے مالک کو فلاں کام [illegible] میں مدد دی ۔ وغیرہ وغیرہ ۔

[illegible] کہنے کا مطلب یہ ہے ۔ کہ دنیا میں جو شبھ کرمی ہوتا ہے ۔ وہ اپنے شبھ کرموں سے خود بھی خوش ہُوا کرتا ہے ۔ وہ اپنے اُتم گُنوں کے نتائج کا احساس رکھتا ہے ۔ اور یہ احساس اُسے [illegible]

ऋग्वेद سام وید اتھروید

آریہ سماج کسمو (برٹش ایسٹ افریقہ) کے سماچار

۱۔ ۳۰ ۔۔۔ کو شام کے ۵½ بجے مہاشہ وشیشر ناتھ جی بھسین کے پوتے (مہاشہ سرداری لال جی بھسین کے سپتر) کا جات کرم سنسکار کروایا گیا۔ پرماتما بالک کو دیرگھ آیو پردان کریں ؞

۲۔ ۳ ۔۔۔ کو مہاشہ دھرت رام جی پردھان آریہ سماج کسمو کے سپتر راج پال کا منڈن سنسکار کروایا گیا۔ اس شبھ اوسر پر مہاشہ جی کی طرف سے سماج کو ۱۱ شلنگ کا دان پراپت ہوا ؞

۳۔ اتوار ۱۸ مارچ ۱۹۳۷ء کو عزیز کرشن کمار سپتر مہاشہ سنگت رام سیٹھی کا منڈن سنسکار کروایا گیا۔ آریہ سماج کو دس شلنگ دان ملا۔ معتقد دیویوں اور پرشوں نے مہاشہ سیٹھی جی کے گھر پر ہی بھوجن کیا ؞

۴۔ ۲۵ مارچ ۱۹۳۷ء کو مہاشہ ایشور داس جی وشارد کے سپتر کا نام کرن سنسکار کروایا گیا۔ بالک کا شبھ نام سوبھاش چندر رکھا گیا۔ سات شلنگ دان پراپت ہوا ؞

۵۔ ۶ مئی ۱۹۳۷ء کو مسٹر جاگیر سنگھ چھکلے ریلوے گارڈ کے پتر کا نام کرن اور منڈن سنسکار ہوا۔ بالک کا شبھ نام وجے کمار رکھا گیا۔ ۱۵ شلنگ دان ملا ؞

۶۔ ۲۳ جون ۱۹۳۷ء کو مہاشہ رام کرن جی کے پتر دیویندر کمار کا منڈن سنسکار کروایا گیا۔ مہاشہ جی اور ان کے سمبندھیوں کی طرف سے ۳۰ شلنگ دان پراپت ہوا۔ پنڈت ستیہ دیو جی نے سنسکار کی مہما پر پربھاوشالی وکترتا کی۔ پرماتما بالک کو چرنجیو رکھیں ؞

مندرجہ ذیل اتسو اور پرو آریہ سماج کسمو کی طرف سے آریہ پتری پاٹھ شالہ میں سمے سمے پر منائے گئے۔ کسمو نواسیوں نے پنڈت رودی دت جی دیکھشت اور مہاشہ ایشور داس جی وشارد کے منوہر اپدیشوں سے لابھ اٹھایا۔ مہاشہ بھگتی پرشاد جی کے بھجنوں سے جنتا محظوظ ہوتی رہی ؞

۱۔ ۱۰ فروری ۱۹۳۷ء سوموار رات کے ۸ بجے رشی بودھ اتسو منایا گیا ؞

۲۔ ۱۲ فروری ۱۹۳۷ء شکروار رات کے ۸½ بجے لیکھرام جینتی منائی گئی ؞

۳۔ ۲ مارچ ۱۹۳۷ء منگل وار رات کے ۸ بجے آریہ سماج کا ستھاپنا دوس منایا گیا ؞

۴۔ ۲۴ مارچ ۱۹۳۷ء سنیچر وار رات کے ۸ بجے رام نومی کا اتسو منایا گیا ؞

۵۔ ۲۴ اگست ۱۹۳۷ء شکروار صبح ۶½ بجے شراونی کا اتسو منایا گیا۔ ہون یگیہ کرنے کے بعد سب حاضرین نے یگیوپویت دھارن کئے ؞

۶۔ ۳۱ اگست ۱۹۳۷ء کو جنم اشٹمی کا اتسو ۳½ بجے بعد دوپہر بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ آریہ پتری پاٹھ شالہ کی کنیاؤں کے کھیل ہوئے۔ سماج کی طرف سے سب حاضرین کا بوندی سے ستکار کیا گیا ؞

۲۵ اگست ۱۹۳۷ء کو مہاشہ رادھا کشن جی دو سماج کی سپتری شانتی دیوی کا بواہ مسٹر دیو اچھندر جی مائیکر A.S.M یوگنڈا ریلوے کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ ور پکش کی طرف سے ۱۰۶ شلنگ اور کنیا پکش کی طرف سے ۵۰ شلنگ دان بھن بھن سنستھاؤں کو دیا گیا ؞

۷ ستمبر ۱۹۳۷ء کو آریہ کنیا پاٹھ شالہ کسمو کا جلسہ تقسیم انعامات بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ کنیاؤں کے میٹھے گیت اور سمواد ہوئے۔ مینیجر پاٹھ شالہ کے سالانہ رپورٹ پڑھنے کے بعد شانتی پاٹھ کے ساتھ کارروائی سماپت ہوئی۔ شیبو مادھو جی مہاجائی نے ہارمونیم باجہ پتری پاٹھ شالہ کے لئے دان دیا۔ جس کے لئے سماج ان کا دھنیہ واد کرتا ہے ؞

پنڈت ستیہ دیو جی ودیالنکار سپتر پنڈت بساکھی رام جی جو کہ آریہ پرتی ندھی سبھا نیروبی کے ماتحت بطور اپدیشک کام کرتے ہیں۔ ۲۳ جون ۱۹۳۷ء کو ایلڈورٹ سے کسمو پدھارے۔ آپ کے ۲۴ لغایت ۳۰ جون ہر روز رات کے سمے منوہر ویاکھیان ہوتے رہے۔ پنڈت جی گرد و نواح کے شہروں میں ویدک دھرم کا پرچار کرتے ہوئے واپس نیروبی پہنچے ؞

مہاشہ ایشور داس جی وشارد ہیڈ ماسٹر آریہ پتری پاٹھ شالہ کسمو نہایت تندہی اور جوش سے کام کر رہے ہیں۔ ۹ جولائی ۱۹۳۷ء سے ہر روز شام کو ۷ بجے سے ۸ بجے تک ہون یگیہ۔ سندھیا اور پرارتھنا کرنے کے بعد اپنشدوں کی کتھا ہوتی ہے۔ آریہ پریوار لابھ اٹھا رہے ہیں ؞

۱۷ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو دسہرہ کا تیوہار بڑی رونق سے منایا گیا۔ پنڈت رودی دت جی دیکھشت اور مہاشہ ایشور داس جی وشارد کے بھگوان رام چندر کے جیون پر دلچسپ ویاکھیان ہوئے۔ اور شانتی پاٹھ کے ساتھ اتسو کی کارروائی سماپت ہوئی ؞

(رام کرن منتری آریہ سماج کسمو)

گوروکل کمالیہ کے ششماہی سماچار

۱۔ برہمچاریوں کی صحت بہت عمدہ رہی ہے۔ وزن میں کافی ترقی ہوتی رہتا ہے۔ اس سال اس وقت تک ملیریا کا کوئی کیس نہیں ہوا۔ ... طور پر کرائی جاتی ہے۔ جیسا کہ محکمہ ادھشٹھاتا گوروکل اندر پرستھ آگیا ...

۲۔ ششماہی پریکشا ہو چکی ہے۔ نتیجہ تسلی بخش ہے۔ برہمچاری سال بھر کے کام ختم کرنے میں دل و جان سے لگے ہوئے ہیں۔ اور ادھیاپک گن بڑی لگن سے کام ... ہیں ؞

۳۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی نیشنل ٹریڈ ایسوسی ایشن نے برہمچاریوں کو گتکا۔ تلوار۔ لاٹھی ... اور جھولا کے لئے ۵۰/ روپیہ دان بھیجا تھا۔ جس میں برہمچاری بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ گیارہ روپے اس ماہ اس کام کو جاری رکھنے کے لئے اور بھیجے ہیں۔ کمیٹی ان کا دھنیہ واد کرتی ہے ؞

۴۔ وارشک اتسو کے بعد مفصلہ ذیل سجنوں نے گوروکل کا نریکشن کیا ہے۔ ان کے ریمارکس یہاں دئے جاتے ہیں :-

(ا) سوامی یوگانند جی :- میں نے ایک ہفتہ رہ کر گوروکل کا نریکشن پربندھ کو دیکھ کر اتی پرسنتا ہوئی۔ سادہ جیون تعریف کے قابل ہے۔ برہمچاری آپس بڑے پریم سے رہتے ہیں۔ میں نے ایک ہفتہ رہ کر کسی برہمچاری کو لڑتے نہیں دیکھا۔ برہمچاریوں کی صحت بہت اچھی ہے ادھیاپکوں کا برہمچاریوں کے پرتی ویوہار تعریف کے قابل ہے ؞

(ب) سوامی دھیرانند جی اور شریمتی دیاونتی جی اناتھ آلیہ فیروزپور :- گوروکل کا نریکشن کر کے بڑی خوشی ہوئی۔ یہاں ایک وششٹتا دیکھی۔ جو کسی گوروکل میں نہیں آئی۔ اور وہ یہ۔ کہ ایک بردھ ماتا ماتا کی طرح پیارے پتروں کو بھوجن بنا کر کھلاتی ہے۔ سب برہمچاری بہت پرسن نظر آئے تھے ؞

(ج) سوامی سدانند جی :- برہمچاریوں کی صحت بہت عمدہ ہے۔ یہاں کی جل وایو بہت اتم ہے۔ اس لئے برہمچاری بہت کم روگی ہوتے ہیں۔ اس گوروکل میں یہ ایک وششٹتا ہے۔ کہ ایک بردھ ماتا گوروکل کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو بڑے پریم سے بھوجن پکا کر کھلاتی ہے۔ اور برہمچاریوں کی سیوا کا ادھک دھیان رکھتی ہے ؞

۵۔ اس گوروکل کی دو اور وششٹتائیں ہیں :-

(ا) اس گوروکل میں شاپ کاری کی ابتدائی تعلیم پانچویں جماعت سے لازمی طور پر ہر ایک برہمچاری کو سیکھنی پڑتی ہے۔ نیز زمینداری کا کام ہر ایک کے لئے لازمی ہے۔ اس میں برہمچاری کافی دلچسپی لیتے ہیں ؞

(ب) جو برہمچاری خرچ برداشت نہ کر سکنے کے کارن گوروکل کانگڑی میں داخل نہ ہو سکتے ہوں۔ انہیں سرکاری میٹریکولیشن کا امتحان نو سال میں دلایا جاتا ہے۔ چنانچہ اس سال دو برہمچاری گوروکل کانگڑی چلے گئے تھے۔ اور باقی دو برہمچاریوں نے دسویں جماعت کا امتحان کریڈٹ کے ساتھ پاس کیا ہے ؞

(نامہ نگار)

آریہ سماج کھڈیاں کا پرستاو

آریہ سماج کھڈیاں کا پرستاو :- آریہ سماج کھڈیاں ضلع لاہور کی ہفتہ وار میٹنگ منعقدہ ۲۴ ستمبر ۳۷ء میں مندرجہ ذیل پرستاو سروسمتی سے پاس ہوا :-

"یہ میٹنگ مہاراج بھگت رام کے قتل کو جو کہ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۷ء کو ایک مذہبی جنونی کے ہاتھوں ہوا ہے۔ غم و غصہ کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور سورگباشی کے بردھ ماتا پتا سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ نیز گورنمنٹ سے امید رکھتی ہے کہ وہ ملزم کو عبرتناک سزا دے کر پبلک کی تسلی کرے گی۔ اور پس پردہ سازش کا اچھی طرح سے پتہ لگائے گی" ؞

(بھگوان داس پردھان آریہ سماج کھڈیاں)

سنسار کی گتی

"آریہ گزٹ" لاہور سے ضمانت کا مطالبہ

لاہور ۔ ۱۴ نومبر ۔ "آریہ گزٹ" لاہور کے ایڈیٹر پرنٹر اور پبلشر کو انڈین پریس ایمرجنسی ایکٹ کے ماتحت نوٹس دیا گیا ہے ۔ کہ وہ دس دن کے اندر اندر ایک ہزار روپیہ بطور امانت جمع کرائے ۔ طلبی ضمانت کی وجہ کوئی مضمون بتایا جاتا ہے ۔ جو اخبار مذکور کے ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۴ء کے پرچہ میں شائع ہوا ہے ۔

خلیفہ قادیان کا لیکچر ملتوی ۔ گوجرانوالہ

۱۴ نومبر ۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ قادیان کا ایک لیکچر اتوار ۱۸ نومبر کو لٹریری لیگ گوجرانوالہ کے زیر اہتمام ہونا تھا ۔ لیکن بعض حالات کی وجہ سے لیکچر ملتوی ہو گیا ۔

ہریجن لڑکی سے وواہ ۔ کمباکونم ۱۳ نومبر

اس علاقہ میں ایک اعلےٰ ذات کے ہندو نے پہلی دفعہ ایک ہریجن لڑکی سے شادی کی ہے ۔ دولہا آج کل دلہن کے والدین کے مکان پر ٹھہرا ہوا ہے ۔

ایک مسلم خاندان کی شدھی

شمس آباد ۱۲ نومبر ۔ کل رات پانچ ممبروں کے ایک مسلم گھرانے نے مقامی آریہ سماج مندر میں اپنی خوشی سے ہندو دھرم قبول کیا ۔ اس موقع پر آریہ سماجیوں کی ایک بھاری تعداد جمع تھی ۔

جسم پر تیزاب ڈال دیا

مدراس ۔ ۱۲ نومبر ۔ کل ایک حجام جس کا تمام جسم تیزاب سے جھلسا ہوا تھا ۔ ہسپتال میں داخل کیا گیا ۔ بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ کسی شخص نے کل رات اس کے جسم پر تیزاب ڈال دیا تھا ۔ پولیس نے اس سلسلہ میں ایک شخص کو گرفتار کیا ہے ۔

گورنر کا پیغام ہمدردی

الہ آباد ۔ ۱۳ نومبر ۔ پنڈت مدن موہن مالوی کی دھرم پتنی کو حادثہ پیش آنے پر گورنر یو ۔ پی ۔ بابو راجندر پرشاد اور وجے راگھو آچاریہ نے ہمدردی کے پیغامات بھیجے ہیں ۔

بدفعلی کرنے پر سزا

لاہور ۱۳ نومبر ۔ آج ایک مسلمان عبد الکریم کو ایک دس سالہ لڑکے کے ساتھ بُرا فعل کرنے کے جرم میں ۴ سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے ۔

آئندہ اصلاحات کے متعلق برطانوی مدبروں کا پروپیگنڈا

لنڈن ۔ ۱۲ نومبر ۔ ایک ضیافت میں تقریر کرتے ہوئے سر سیموئیل ہور وزیر ہند نے کہا ۔ کہ میرا عہدہ ایسا ہے ۔ جس میں کوئی شخص ہر ایک کو خوش رکھنے کی توقع نہیں رکھ سکتا ۔ ہو سکتا ہے ۔ کہ میں برطانیہ اور ہندوستان دونوں میں کئی اشخاص کو مایوس کردوں ۔ مگر میرا مقصد ہندوستان کو تمام وقتوں کے لئے سلطنت کا مطمئن حصہ دار رکھنا اور ان اختلافات کو دور کرنا ہے ۔ جنہوں نے پچھلے ۱۰ ۔ ۲۰ سال میں سیاسی اور تجارتی تعلقات کو اتنا نقصان پہنچایا ہے ۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ وزیر ہند کو اپنی تقریروں میں بہت محتاط رہنا پڑتا ہے ۔ ہندوستان میں ۳۵ کروڑ لوگ بستے ہیں ۔ اور ان میں مسٹر گاندھی بھی ہیں ۔ جو اپنی بات پر اڑے رہتے ہیں ۔ اس کے برعکس ۵ کروڑ انگریز ہیں ۔ اور ان انگریزوں میں ایک مسٹر چرچل بھی ہیں ۔ اور یہ مسٹر چرچل میری زبان سے نکلی ہوئی تمام باتوں میں دلچسپی لیتے ہیں ۔

مانچسٹر کے لنکا شائر کے لوگوں سے اپیل ۔ (لنڈن بذریعہ ڈاک) مانچسٹر کے بشپ ڈاکٹر گائے وارمن نے اپنی تقریر میں لنکاشائر کے لوگوں سے اپیل کی ۔ کہ انہیں وائٹ پیپر کے متعلق جائنٹ سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرتے وقت اپنے ذاتی مفاد کو مد نظر نہیں رکھنا چاہئے ۔ بلکہ سب سے پہلے ہندوستانیوں کی بہتری کا خیال کرنا چاہئے ۔ جائنٹ سیلیکٹ کمیٹی کے متعلق سیاسی اور تعلیمی تشویش محسوس کی جا رہی ہے ۔ ہم لنکاشائر کے لوگوں کا ہندوستان کے ساتھ تجارتی تعلق ہے ۔ برطانیہ خصوصاً چرچ کا فرض ہے ۔ کہ وہ ہندوستان کے لوگوں کی بہتری کا خیال رکھے ۔ اس لئے میں رپورٹ کے متعلق کچھ نہ جانتا ہوا بھی آپ سے درخواست کرتا ہوں ۔ کہ آپ اسے حرف بحرف منظور کریں ۔

ٹیکسوں کے لئے وارنٹوں کا اجراء

چٹاگانگ ۔ ۱۲ نومبر ۔ چٹاگانگ کے میونسپل رقبہ اور پہاڑتلی ریلوے کالونی کے ستر ہندو شہریوں کے خلاف تعزیری ٹیکس کی وصولی کے لئے وارنٹ نکل گئے ہیں ۔ اطلاع ملی ہے ۔ کہ ابھی ۳۵ ہزار روپیہ تعزیری ٹیکس کا وصول کیا جانا ہے ۔

آسٹریا میں پھر بغاوت کا خطرہ

دی ۔ آنا (بذریعہ ڈاک) آسٹرین پولیس جرنل نے اپنے ایک آرٹیکل کے دوران میں لکھا ہے ۔ کہ حکومت کے دشمن نئی جنگ کے لئے زور شور سے تیاری کر رہے ہیں ۔ سوشلسٹ اور کمیونسٹ ناجائز طور پر غیر ممالک سے اسلحہ منگوا رہے ہیں ۔ اخبار مذکور نے اسی آرٹیکل کے دوران میں لکھا ہے ۔ کہ سوشلسٹوں کے خفیہ اخبار نے اسلحہ جات اور بارود گولی جمع کرنے کے لئے اپیل شائع کی ہے ۔

چیف جسٹس ملتان جا رہے ہیں

ملتان ۔ ۱۲ نومبر ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ مسٹر جسٹس ینگ چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ ۱۹ نومبر کو ملتان تشریف لا رہے ہیں ۔

گورمکھی پوسٹر کی ضبطی

لاہور ۔ ۱۳ نومبر ۔ پنجاب گورنمنٹ نے جھنڈا بنگہ والہ کے اجاگر سنگھ سیکرٹری اکالی جتھہ پٹیالہ ریاست کا ایک پوسٹر ضبط کر لیا ہے ۔ کیونکہ اس میں ایسا مواد ہے ۔ جو قانون تحفظ والیان ریاست کی زد میں آتا ہے ۔

نامرد بنا دیا گیا

برلن ۔ ۱۲ نومبر ۔ ایک سرکاری بیان مظہر ہے ۔ کہ ۲۴ نومبر ۱۹۳۳ء کو جو قانون نافذ ہوا تھا ۔ اس کے ماتحت اس وقت تک گیارہ بدمعاشوں کو جو عورتوں کے ساتھ خرابی کرنے کے جرم میں قید کاٹ رہے تھے ۔ جبراً نامرد بنا دیا گیا ہے ۔ نامرد بنانے کا عمل بذریعہ اپریشن کیا گیا ہے ۔ ہر ایک اپریشن میں آدھ گھنٹہ لگا ۔ اور سب مریض بعد اپریشن کے کئی ماہ تک زیر علاج رہتے ہیں ۔

بھگوان دیانند کے "نروان دوس" کی دھوم

آریہ سماج لدھیانہ:- آریہ سماج ہذا نے ۸ نومبر کو اپنے وشال مندر میں رشی اتسو نہایت شان سے منایا۔ مندر حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ رشی دیانند کے جیون پر چند ایک مہاشیوں نے روشنی ڈالی۔ پنڈت دھرم ویر ودیا النکار سکرٹری شردھانند ٹرسٹ کا ویاکھیان نہایت پربھاوشالی تھا۔ آریہ گرلز سکول کی کنیاؤں نے بھجن گائے۔ اور رشی دیانند کی یاد میں مضمون پڑھے۔

آریہ ہائی سکول لدھیانہ کے بینڈ نے اپنی سُریلی تانوں سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ شری لالہ بھجو رام جی منیجر نے "پرکاش" کا "دیانند انک" ۳۰۰ منگوا کر شہر میں تقسیم کیا۔ جن میں سے ۳۵ پرچے آریہ سماج لدھیانہ کی طرف سے اور ۵۰ پرچے ادر پرچار ارتھ تقسیم ہوئے۔ اور آریہ سکول کے لڑکوں کو کم قیمت پر دئے گئے۔ اس کے علاوہ آریہ سماج لدھیانہ کی طرف سے ایک سو کاپیاں ستیارتھ پرکاش کی شہر میں فروخت کی گئیں۔ رات کو آریہ سماج مندر میں خوب روشنی کی گئی۔ (نامہ نگار)

آریہ سماج روپڑ:- آریہ سماج مندر روپڑ میں دیوالی کے روز شام کے تین بجے سے ۶ بجے تک مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج کے جیون چرتر پر لیکچر اور بھجن ہوتے رہے۔ مہاشہ چانن رام اور مہاشہ منشی رام جی گپتا نے سوامی جی کے جیون چرتر پر منوہر ویاکھیان دئے۔ آریہ سماج مندر سُندر دھوجاؤں سے سجا ہوا تھا۔ رات کے وقت سماج مندر کے باہر خوب روشنی کی گئی۔ (منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج قصور:- ۸ نومبر ۱۹۳۴ء کو صبح آٹھ بجے آریہ سماج مندر میں رشی دیانند نروان مہوتسو کے اپلکش میں ہون ہوا۔ ہون کے بعد مہاشہ کشن دیال نے بھجن سنائے۔ اس کے بعد مہاشہ ہری چند جی کلرک امپیریل بنک نے پرارتھنا کرائی۔ اس کے بعد مہاشہ ترلوک چند جی سہایک منتری آریہ سماج ہذا نے اپنی بنائی ہوئی کویتا سنائی۔ اور رشی جیون پر بھاشن بھی دیا۔ تدپشچات مہاشہ سبھاش چندر جی نے رشی کے بھاشیہ سے چند وید منتروں کے آدھار پر رشی کے اُپکاروں کا ذکر کیا۔ اس کے بعد پردھان آریہ سماج ہذا نے رشی کے اُپکاروں پر بھاشن دیتے ہوئے حاضرین سے اپیل کی۔ جس پر پندرہ روپے "چار آنہ فنڈ" کے واسطے چندہ موصول ہوا۔

(کشن دیال پردھان آریہ سماج قصور)

آریہ سماج ڈیرہ غازی خان:- ۸ نومبر بروز منگل صبح ۶ بجے سے ۱۱ بجے تک رشی نروان اتسو منایا گیا۔ جس میں پنڈت شانتی پرکاش جی۔ پنڈت ہردیو جی اور پنڈت واسدیو جی کے منوہر ویاکھیان ہوئے۔ مہاشہ آتم دیو کے بھجن ہوئے۔ اور پردھان رائے گنپت داس جی کے ویاکھیان کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔

(رادھا کشن بی اے منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج خانکی:- خانکی آریہ سماج نے رشی اتسو بڑے سماروہ سے منایا۔ سوستی واچن شانتی پاٹھ کے پشچات ہون یگیہ ہوا۔ کئی ودوانوں نے اپنے ویاکھیانوں تتھا منتر صحوں دوارہ مہما کا ورنن کیا۔ سردار بساکھا سنگھ جی نے جو ۱۰۰ کاپیاں "پرکاش" کے "دیانند انک" کی منگوا دی تھیں۔ وہ خانکی نیز اس کے گرد و نواح کے دیہات میں تقسیم کی گئیں۔ سبھا کی طرف سے پنڈت منسا رام جی اپدیشک اور مہاشہ مہر چند جی بھجنیک پدھارے۔ دو دن رات ہی کے سمے ان کے اپدیش اور بھجن ہوتے رہے۔ "چار آنہ مشن فنڈ" کے لئے ۱۰۰-۱۲-۲۳ روپے پراپت ہوئے۔ جن میں سے گیارہ روپے سردار بساکھا سنگھ جی کے تھے۔ یہ رقم پنڈت منسا رام جی دوارہ سبھا کو بھیجی گئی۔

(جیو را رام منتری آریہ سماج خانکی)

آریہ سماج نئی دہلی:- آریہ سماج ہنومان روڈ۔ نئی دہلی میں ۶ نومبر ۱۹۳۴ء کو پراتہ کال رشی اتسو منایا گیا۔ سبھا پتی رائے صاحب کدار ناتھ جی ایم۔ اے تھے۔ حاضری بہت تھی۔ خاص کر آریہ دیویاں بہو سنکھیا میں اپستھت تھیں۔ ہون یگیہ کے پشچات آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی لڑکیوں نے مل کر بھجن گایا۔ کیپٹن پنڈت رام چندر جی دہلوی نے نصف گھنٹہ تک ایک مؤثر تقریر کی۔ اس کے بعد مہاشہ رام گوپال جی بی۔ اے نے ایک نظم کو بنا پڑھ کر سنائی۔ شریمتی سوشیلا دیوی جی ایم۔ اے مکھیہ ادھیاپکا آریہ کنیا پاٹھ شالہ۔ شریمتی کوشلیا دیوی جی۔ مہاشہ برج بھوشن جی بی۔ اے۔ اور پنڈت ایشور دت جی ودیا النکار کے منوہر ویاکھیان رشی جیونی پر ہوئے۔ سبھا پتی مہودیہ نے بھی انت و کرتگیتا کی انت میں "چار آنہ مشن فنڈ" کے لئے تقریباً بیس روپے چندہ جمع ہوا۔

(رام سَرن منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا ۵۷واں سالانہ جلسہ

یاتریوں سے ضروری نویدن:- آریہ سماج وچھووالی لاہور کا ۵۷واں سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴-اور ۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء کو گورودت بھون کے میدان میں ہوگا۔ باہر سے پدھارنے والے سجنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اپنی آمد کی تاریخ اور وقت کا پتہ دیویں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی اطلاع دیں۔ کہ ان کے ساتھ کتنے استری اور پرش ہونگے۔ تاکہ ان کے ٹھہرنے کا پربندھ کیا جا سکے۔

(تارا چند ادھشٹاتا اتارہ اتسو آریہ سماج وچھووالی۔ لاہور)

ایک آوشیک سمیلن:- لاہور ۳۱ اکتوبر۔ یہ وچار کیا گیا ہے۔ کہ آریہ سماج وچھووالی کے اتسو پر ایک وشیش سمیلن (۱) بات پر وچار کرنے کے لئے بلایا جائے۔ کہ آریہ سماجوں کے وارشک اتسو منانے کے سلسلہ میں کیا پریورتن کیا جائے؟ اتسو کا پروگرام کیا رکھا جائے۔ اور اتسو کے علاوہ ان استھانوں میں جہاں آریہ سماجیں نہیں ہیں۔ سادھارن دھرم پرچار کا ڈھنگ کیا اختیار کیا جائے؟ یہ وشے بڑا آوشیک ہے اور اس پر گمبھیرتا سے وچار کرنے کی ضرورت ہے۔

یہ سمیلن ۲۴ نومبر ۱۹۳۴ء شنیچروار کو بعد دوپہر ۳ بجے سے ۵ بجے تک دیانند اپدیشک ودیالیہ ہال میں زیر صدارت شری پنڈت لبھو رام ناتھ جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی منعقد ہوگا۔ سمیلن میں پردھان و منتری شامل ہو سکتے ہیں۔ یدی وہ شامل نہ ہو سکیں۔ تو اپنا نمائندہ کوئی آریہ سبھاسد بھیج سکتے ہیں۔ نمائندہ سبھاسد کے پاس آریہ سماج کا کوئی لکھت پرمان پتر ہو۔ یہ اچھا ہوگا۔ کہ سمیلن میں شامل ہونے والے بھائی اس وشے میں اپنے سماج کے وچار لکھت روپ میں ساتھ لائیں۔

{(سوامی) سوتنترانند ادھشٹاتا وید پرچار وبھاگ}

ناتھو رام سمارک بھون کراچی

شہید دھرم ناتھو رام کی بلیدان سمرتی کو امر بنانے کے لئے آریہ سماج کراچی "ناتھو رام سمارک بھون" جو آریہ سماج کراچی کے لئے آریہ مندر کا کام دیگا۔ بنانا چاہتا ہے۔ اس کام کے لئے اس نے ایک لاکھ روپیہ کی اپیل کی ہے۔ اپیل پرتیک دھرم پریمی کے لئے دھیان دینے یوگیہ ہے۔ پرتیک دھنوان سجن یتھا سمبھو شیگھر ادھک سے ادھک دھن دینے کی کرپا کرے۔ جس سے بھون شیگھر تیار ہو سکے۔

{(سوامی) نارائن سوامی پردھان سارودیشک سبھا}

آریہ سماج جہت پور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج جہت پور کا باسیواں وارشک اتسو ۲۳-۲۴-اور ۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء بروز شکر۔ سنیچر اور ایت ہونا نشچت ہوا ہے۔ ۱۲ نومبر سے پنڈت چندر بھانو جی نے آریہ سماج مندر میں گیتا کی کتھا آرمبھ کر دی ہے۔ نیز مہاشہ بھگت رام جی کے بھجن ہوتے ہیں۔ جہت پور نواسی آریہ بھائی شامل جلسہ ہو کر شوبھا کو بڑھائیں۔

(ہری چند پردھان آریہ سماج جہت پور ضلع جالندھر)

ستظ و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ (منیجر)

پرکاش لاہور

۳- مگھر سمت ۱۹۹۱

حیدرآبادی پولیس کی ابوسفیانی چالیں

جو لوگ اسلامی لٹریچر سے واقف ہیں۔ وہ بخوبی جانتے ہیں۔ کہ جب حضرت محمد نے مکہ میں وعظ شروع کیے مکہ کے نوجوانوں کو مذہب اسلام کی دعوت دی۔ تو اس وقت مکہ کے قریش نے ابوسفیان کی زیر سرکردگی حضرت محمد صاحب کے وعظ میں ہر طرح کے روڑے اٹکائے۔ اور مخالفت میں اس درجہ انتہا پسندی کا عملی ثبوت دیا۔ کہ نہ صرف حضرت محمد صاحب کے لئے بلکہ ان کے صحابہ کے لئے مکہ میں رہنا سخت مشکل ہو گیا۔ حضرت محمد صاحب کے معدودے چند صحابہ نے قریش کے اس اتیاچار کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر حبش کی طرف ہجرت کی۔ قریش نے کوشش کی۔ کہ حبش میں جانے والوں کو بھی تنگ کیا جائے۔ لیکن بھلا ہو والئے حبش کا۔ اس نے قریش کی کچھ پرواہ کی ذرہ بھر بھی پرواہ کی۔ جب حبش میں قریش کی دال نہ گلی۔ تو انہوں نے حضرت محمد صاحب اور مکہ میں رہنے والے ان کے باقی صحابہ کو تنگ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ جب حالت یہاں تک پہنچی۔ کہ خود حضرت محمد صاحب کو اپنے وطن مالوفہ سے ہجرت کرنے کا فیصلہ کرنا پڑا۔ چنانچہ اس فیصلہ کی تعمیل میں سب سے پہلے حضرت محمد صاحب خود اور بعد ازاں ان کے چاروں یار ابوبکر۔ عثمان۔ عمر اور علی معہ دوسرے صحابہ کے مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ اور خویش و اقارب کو چھوڑ کر یہود اور نصاریٰ سے امداد کے طالب ہوئے۔ اور وا... بھی ایسے طریق سے ہوئے۔ کہ ان کے جانی دشمنوں کو جن میں ابوسفیان اور اس کے ہم جلیس بھی شامل تھے۔ مارے ندامت کے سر چھپانا پڑا۔ اور کیفر کردار سے بچنے کے لئے مکہ کی جوتیاں چاٹنی پڑیں ؛

خیر یہ تو ایک پرانا واقعہ ہے۔ مسلمانوں کی مرضی ہے۔ اس واقعہ سے کوئی سبق سیکھیں یا اسے طاق نسیان پر رکھ دیں۔ ہمیں اس سے غرض نہیں۔ ہم کو تو جس وقت ریاست حیدرآباد سے یہ اطلاعات موصول ہوتی ہیں۔ کہ وہاں کی پولیس نے آریہ نیتاؤں کی واپسی کے تھوڑے دن بعد ہی ویدک دھرم کے پرچار میں پھر رکاوٹیں حائل کرنی شروع کر دی ہیں۔ تو بیساختہ ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے کہ وہاں کی ریاستی پولیس نے اپنا ڈنک پھر نکالا ہے۔ اور اسے نظام حیدرآباد کی مشتہرہ مذہبی غیر جانبداری کی پالیسی کی ایمانداری سے پیروی کرنے کی بجائے ابوسفیان کی مسلم آثار سپرٹ کے آگے سر خم کر دیا ہے۔ "پرکاش" ملک کے پریمیوں کی آگاہی کے لئے ہم سارا واقعہ بیان کر دینا مناسب سمجھتے ہیں :-

۲۸ اکتوبر کو شری بت بنسی لال جی وکیل ہائی کورٹ آپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا حیدرآباد (دکن) ویدک دھرم کے پرچار کے لئے دفعہ جینگوپہ علاقہ پانگا میں گئے۔ وہاں کی پولیس نے ان کو آریہ سماج مندر کی چاردیواری میں بھی خالص دھارمک پرچار کرنے کی ممانعت کر دی۔ اور ممانعت کا ماخذ محکمہ اول تعلقداری و ضلع کو بیان کیا۔ اور بیان اس وقت کیا جب کہ دیندار صدیقی جیسا مسلم جنونی ہندو حیثیت کے اندر اسلام کی تبلیغ کر رہا تھا۔ اور ان کو مذہب اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دے رہا تھا۔ اور مقامی آریہ سماجی یہ چاہتے تھے۔ کہ دیندار موصوف کے زہریلے پروپیگنڈا کے اثر کو زائل کیا جائے۔ لیکن حیدرآبادی پولیس کے سر پر چونکہ ابوسفیانی بھوت سوار ہے لہذا اس نے مسلم مبلغ کے منہ میں تو لگام نہ دی۔ مگر شری بت بنسی لال جی وکیل ہائی کورٹ جیسے ذمہ دار آریہ سجن کے لب پر آریہ سماج مندر کے اندر بھی بند کر دیئے۔

پولیس کے دماغ میں جو کچھ آیا۔ اس نے کر دیا۔ اس نے اتنا نہ سوچا کہ وہ والئے ریاست کی مشتہرہ مذہبی پالیسی کی خلاف ورزی کر کے اس کے اعلان کو محض ایک ردی کاغذ کا پرزہ بنا رہی ہے۔ اور دنیا کو یہ ظاہر کر رہی ہے۔ کہ وہ ایک ایسے حکمران کے وقار کو دھکا لگا رہی ہے۔ جو کہ دنیا کے اندر یہ ظاہر کرنے کی مسلسل کوشش کرتا رہا ہے۔ کہ وہ ریاست کے ہر ایک طبقہ کے مذہبی جذبات کا غیر جانبدار محافظ اور قابل اعتماد رکھشک ہے ؛

پر ابھی اس کارروائی کے بعد ہم نے یہ دیکھنا ہے۔ کہ حکومت نظام اس کا کیا نوٹس لیتی ہے؟ کیا اپنی پولیس سے وہ اپنی مشتہرہ پالیسی کا احترام کرواتی ہے۔ یا اسے کھلی چھٹی دے دیتی ہے۔ کہ جو کچھ اس کے دل میں آئے۔ وہ کرتی جائے۔ اور مطلقاً کسی کا خوف نہ کھائے۔ یاد رہا۔ دیوالی کے دن قریب تھے۔ حیدرآباد کی پولیس نے سمجھا ہوگا۔ کہ اگر اس نے اس موقع پر ریاست کے وقار اور احترام کو داؤ پر نہ لگا دیا۔ تو کہیں وہ ریاست کی کثیر ہندو آبادی کے خیال کے مطابق کسی سینڈک یا چوہے کی بولی میں نہ چلی جائے۔ اس لئے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ جھٹ شری بت بنسی لال جی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ آپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا حیدرآباد کو امتناعی حکم بھیج دیا۔ تاکہ وہ کہیں یہ ثابت کرنے پر نہ تل جائیں۔ کہ حیدرآباد کے طول و عرض میں نظام کا راج ہے۔ نہ کہ ان کے اعلان کی بے حرمتی کرنے والی پولیس کا ؛

عجیب مذاق ہے۔ کہ والئے ریاست کچھ اعلان کرتا ہے۔ اور ایک دور افتادہ تعلقہ کی پولیس اس کی تعبیر یا تفسیر دگرگوں کرتی ہے۔ اور دنیا کو یہ کہنے کا موقع دیتی ہے۔ کہ ریاست میں دو خود مختار طاقتیں عمل فرما ہیں۔ ایک تو والئے ریاست اور دوسری اس کی ملازم پولیس۔ جو کہ اس امر کی مجاز ہے۔ خواہ مرکزی حکومت کے وقار کو قائم رکھے۔ یا اس کی تحقیر کر کے حکومت سے غداری روا رکھے ؛

حکومت نظام کی مرضی ہے۔ کہ وہ جینگوپہ علاقہ پاسگاہ کی پولیس کی مذکورہ کارروائی کا کوئی نوٹس لے یا نہ لے۔ اپنی مشتہرہ پالیسی کے وقار کو قائم رکھے یا نہ رکھے۔ ہمیں اس سے چنداں سروکار نہیں۔ اگر اس نے کوئی نوٹس نہ لیا۔ تو ہم یہ سمجھ لیں گے۔ کہ یا تو حیدرآبادی پولیس حد سے زیادہ سرکش اور بے لگام ہے۔ یا نظام گورنمنٹ اس قدر بے بس ہے کہ وہ اپنی پولیس کے منہ میں لگام نہیں دے سکتی۔ اور اسے فہمائش کرنے سے خوف کھاتی ہے۔ اور اتنی ہمت نہیں رکھتی۔ کہ وہ اس سے اپنے مشتہرہ اعلان کا احترام کرا لے۔ ہاں اگر حکومت کی طرف سے پولیس کو کچھ اور کالعدم قسم کی ہدایات جاری ہو چکی تھیں۔ تو علیحدہ معاملہ ہے ؛

نظام گورنمنٹ خواہ اپنا فرض پالے یا نہ پالے۔ ہم آریہ نیتاؤں سے بھی ایک عرض کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ ایسی ہے۔ جس کا تعلق کسی والئے ریاست سے نہیں ہے۔ ہم نے حیدرآباد کے بچہ بچہ کو ویدوں کی شکشا کا آب حیات پلانا ہے۔ اس آب حیات کو پلانے کے لئے مضائقہ نہیں خواہ ہمیں سو تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔ ہم نے حیدرآباد میں ایک سرکردہ اور ذمہ دار ڈیپوٹیشن بھیج کر دیکھ لیا۔ کہ جونہی وہ ڈیپوٹیشن ریاست سے واپس آیا۔ ریاستی پولیس نے دوبارہ اپنے پرانے ہتھکنڈے شروع کر دئے۔ اور اس بات کا عملی ثبوت دیدیا۔ کہ جس طرح شاہ ہمایوں ہندوستان سے ہجرت کر کے ایران چلا گیا تھا۔ اور پھر وہاں سے واپس آ کر ایرانی فوج کی مدد سے تخت دہلی پر دوبارہ متمکن ہوا تھا۔ تو اس نے اپنے عمل سے مورخوں کو یہ کہنے کا موقع دیا تھا۔ کہ ہمایوں نے اپنی ہجرت سے نہ کوئی سبق سیکھا۔ اور نہ واپسی پر کسی بہتر اصلاح کا ثبوت دیا۔ اسی طرح ہی حیدرآبادی پولیس نے آریہ نیتاؤں کے ذمہ دار ڈیپوٹیشن کی حیدرآباد میں تشریف آوری سے نہ کوئی عبرت پکڑی۔ اور نہ ہی ان کی مراجعت کے بعد کسی بہتر روش کا ثبوت دیا ؛

پنجاب کیسری کی برسی

۱۷ نومبر کی وہ خونی تاریخ آ رہی ہے۔ جب کہ سورگیہ شری لالہ لاجپت رائے جی پنجاب کیسری نے آج سے چھ سال پہلے اپنے فانی چولہ کو تیاگ کر پرلوک کی تیاری کی تھی۔ آپ کی مرتیو جن دکھدائی حالات میں واقع ہوئی۔ ان سے "پرکاش" کا ہر ایک پریمی بخوبی واقف ہے۔ سورگیہ لالہ جی نے اپنے جیون اور موت سے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ ایک سچا دیش بھگت کس طرح اپنے تن۔ من اور دھن کو دیش اور جاتی پر نیوچھاور کر سکتا ہے۔ پنجاب میں اس وقت جو راج نیتک جاگرتی پائی جاتی ہے۔ وہ زیادہ تر سورگیہ لالہ جی کی کوششوں کی مرہون منت ہے۔ اس لئے اہل پنجاب کا یہ پرم کرتویہ ہے۔ کہ وہ سورگیہ لالہ جی سے اپنی گہری عقیدت کا اظہار کرنے کے لئے اس دن کو خاص جوش سے منائے۔ تاکہ آئندہ نسلیں لالہ جی کے نقش قدم پر چلتی ہوئی پنجاب کے نام کو روشن کرنا اپنا فرض سمجھیں ؛

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے ؛ (مینیجر)

پنڈت ستیہ دیو کا اخراج

معلوم ہوتا ہے کہ ریاست جموں و کشمیر میں مسلم ایجی ٹیٹروں کو کھلی چھٹی مل گئی ہے۔ وہ جو چاہیں۔ کر سکتے ہیں۔ جس ہندو کو وہ کانٹا سمجھیں۔ اس کو ریاست سے نکلوا دیں۔ پنڈت ستیہ دیو جی جموں میں ایک سرگرم اور اُنتساہی کاریہ کرتے تھے۔ مسلمان ایجی ٹیٹروں کو ان کی سرگرمیاں ایک آنکھ نہ بھاتی تھیں۔ وہ ہمیشہ ان کے خلاف واویلا مچانا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ چنانچہ ان کے شور و شر سے مرعوب ہو کر وزیر اعظم جموں و کشمیر نے پنڈت ستیہ دیو جی کو ریاست سے تھوڑے عرصہ کے لئے بدر کر دیا۔ اب جموں سے تازہ اطلاع آئی ہے۔ کہ صرف اس پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا۔ بلکہ دربار کشمیر نے مسلمان ایجی ٹیٹروں کو خوش کرنے کے لئے ان کو ریاست سے نکل جانے کا حکم دے دیا ہے۔ اور ایک معصوم اور بے ضرر شخص کو مسلم ایجی ٹیٹروں کے غیظ و غضب کی دیدی پر نثار کا بکرا بنا دیا ہے۔ کاش دربار اس موقع پر تدبر سے کام لیتا۔ اور ایسی کارروائی سے محترز رہتا۔ جس سے ہندو جگت میں اس کے وقار کو دھکا لگنے کا بھاری احتمال ہے ؛

شر انگیز پمفلٹ

جب سے کراچی میں مہاراج نتھو رام کو جام شہادت نوش کرایا گیا ہے۔ اور قصور میں لالہ پالا شاہ کو شہید کیا گیا ہے۔ تب سے جنتا میں یہ عام خیال بیٹھتا چلا جا رہا ہے۔ کہ مسلمانوں کے خیال میں مذہب کے نام پر قتل جائز ہے۔ بعض دور اندیش مسلمان گو اس قسم کے خیال کی تردید کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔ لیکن جب حالات اپنی برہنہ صورت میں ان کے سامنے آتے ہیں۔ تو وہ خود حیران ہو جاتے ہیں۔ تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ضلع لاہور کے دیہات میں مسمی غلام محمد عرف گاموں قصوری کا تیار کردہ ایک قصہ چھپ کر تقسیم ہو رہا ہے۔ اس قصہ میں لالہ پالا شاہ کے مبینہ قاتل محمد صدیق کو غازی کا خطاب تک دیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہوں ذیل کی سطور :-

سوہنا نام صدیق پیارا۔ غازی وار نہ پایا ہے
اُٹھیا پاک نبی دا دشمن۔ غازی نے مار مکایا ہے

یہ قصہ اور ہجویں قسم کی دوسری داستانیں جو کہ قاتلانہ ذہنیت کے حامی لوگ جہلا کو سناتے ہیں۔ اگر ان کی بروقت روک تھام نہ کی گئی۔ تو اس سے قتل جیسی وارداتوں کی حوصلہ افزائی کا بھاری امکان ہے۔ ضرورت ہے کہ حکومت اس خرابی کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کرے۔ تاکہ بعد ازاں اسے اس خرابی کے بڑھ جانے پر زیادہ تشویش کا شکار نہ ہونا پڑے ؛

معقول مطالبہ

یہ سخت افسوس کا مقام ہے۔ کہ ریاست جموں و کشمیر میں جو ویسی صنعت و حرفت اپنے کمال پر تصور کی جاتی ہو۔ اور صنعت شال کے لحاظ سے یہ خطہ دنیا میں بے نظیر سمجھا جاتا ہو۔ اور وہاں سودیشی سے اس قدر عناد ہو۔ کہ شاہی محلوں میں ایسی چیزوں کا استعمال ہوتا ہو۔ جو کہ ریاست سے باہر تیار ہوتی ہیں۔ ریاست کی اسمبلی نے یہ بہت اچھا کیا۔ اور ریاست کی بہترین خدمت سر انجام دی۔ کہ اس نے اپنے ایک تازہ اجلاس میں مہاراجہ صاحب سے اپیل کی۔ کہ وہ شاہی محلوں میں ایسی اشیاء کا استعمال کیا کریں۔ جو کہ ریاست میں بنتی ہیں۔ اور یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ چرخہ کو مروج کیا جائے۔ تاکہ ریاست سے بیکاری دور ہو۔

یہ مطالبہ بڑی دور اندیشی پر مبنی ہے۔ اگر شاہی محلوں میں سودیشی اشیاء کی سرپرستی شروع ہو گئی۔ تو اس سے جہاں اعلیٰ افسران کو اس کی تقلید کی ضرورت محسوس ہو گی۔ وہاں دربار کو بھی سودیشی صنعت و حرفت کی حوصلہ افزائی کا خاص خیال رکھنا پڑے گا۔ اور عین ممکن ہے۔ کہ ملک کی اقتصادی بیداری میں ریاست اپنے سابقہ کھوئے ہوئے وقار کو بحال کر سکے۔ اور ہندوستان بھر میں صنعتی ترقی کے لحاظ سے ہراول کا کام دے سکے ؛

نئی ورکنگ کمیٹی

شری یت بابو راجندر پرشاد پردھان بمبئی کانگرس نے اپنے منتری منڈل کا انتخاب کر لیا ہے۔ آچاریہ کرپلانی۔ سرحدی گاندھی خان عبد الغفار خان۔ شری یت گنگادھر دیش پانڈے۔ شری یت راجگوپال آچاریہ اور شری یت بھائی ستیا رامیا کمیٹی کے نئے ممبر بنے ہیں۔ پہلے یہ کمیٹی میں شامل نہ تھے۔ پنجاب سے صرف سردار سردول سنگھ کو لیشر لئے گئے ہیں۔ اور صوبہ سرحد سے خان عبد الغفار خان سرحدی گاندھی کو لیا گیا ہے۔ جنرل سکرٹری ڈاکٹر سید محمود۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور آچاریہ کرپلانی ہیں۔ جب تک پنڈت جواہر لال جی نہرو جیل میں ہیں۔ تب تک ان کی جگہ مسٹر کے۔ ایف۔ ناریمان بطور جنرل سکرٹری کام کریں گے۔ نئی کمیٹی کے کل ۱۶ ممبران ہیں۔ جن میں سے چار مسلمان ہیں۔ اگر نئی ورکنگ کمیٹی ملک میں پھر کانگرس کا کھویا ہوا وقار قائم کر سکی۔ اور کمیونل ایوارڈ سے جس شرارت کو جنم ملا ہے۔ اس کا ازالہ کر سکی۔ تو اس سے ملک کو پائیدار فائدہ پہنچ سکے گا۔ اور اس وقت تک میں جو سستی چھائی ہوئی ہے۔ اس کو دور کرنے میں مددگار بن سکے گی ؛

عراق عرب میں آریہ سماج کے خلاف جہاد

ہم حیدر آباد کی نظام گورنمنٹ کی جہاں اس بارہ میں شکایت کرتے ہیں۔ کہ اس نے اپنی مذہبی عدم رواداری کی پالیسی کو خیرباد کہہ کر ریاستی پولیس کو کھلی چھٹی دے دی ہے۔ کہ وہ ویدک دھرم کے پرچار کے راستہ میں روڑے اٹکائے۔ وہاں ہمیں یہ اطلاع پا کر سخت دکھ ہوا ہے۔ کہ عراق عرب کی اسلامی حکومت نے بھی عربی پریس اور مُلّانوں کی انگیخت پر عراق عرب میں ویدک دھرم کے پرچار کے خلاف بلا وجہ جہاد شروع کر دیا ہے۔ اس جہاد کا محرک وہاں کا عربی پریس ہے۔ جس کے ایک نمائندہ "المہداية" بغداد نے اس جہاد کا ڈھنڈورہ پیٹتے ہوئے ذیل کا شر انگیز مطالبہ شروع کر دیا ہے :-

"ہم عراق بلکہ ساری دنیا کے مسلمانوں کے نام پر عراق کی اسلامی حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اس اجنبی جماعت کو جو اجازت دی گئی ہے۔ اسے واپس لے لیا جائے۔ اور ان خطرناک معدودے چند آدمیوں کو یہاں سے بدر کر جانے کا حکم دیا جائے۔ اور اس کے بعد کسی اجنبی کو کوئی انجمن یا مجلس قائم کرنے کی اجازت نہ دی جائے" ؛

("پیغام صلح" ۔ ۷۔ نومبر ۱۹۳۴ء)

صرف عربی پریس کا ہی یہ حال نہیں ہے۔ بلکہ شرارت پسند گروہ نے علماء کے ایک وفد کو شاہ عراق کی خدمت میں بھیج کر اپنی شر انگیزی کو دوبالا کر دیا ہے ؛

اس ساری اشتعال انگیزی کا یہ نتیجہ نکلا ہے۔ کہ حاکم بغداد نے اس ایجی ٹیشن سے مرعوب ہو کر آریہ سماج کے مندر کی تعمیر حکماً روک دی ہے۔ اور اپنی امن پسند آریہ رعایا کو یہ شکایت کرنے کا موقع دیا ہے۔ کہ حکومت عراق عرب مسلم علماء کے اتنی زیر اثر ہے۔ کہ وہ رعایا نوازی کے فرائض سے آنکھیں بند کر لیتی ہے۔ اور بے معنی ایجی ٹیشن سے دب کر اپنی قلمرو میں حق کی اشاعت میں ہارج ہونے کی جسارت کر رہی ہے ؛

ایسی حالت میں ہم پرماتما سے ہی پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ حکومت عراق کے متولیوں کو دور اندیشی عطا فرمائے۔ تاکہ وہ ایک امن پسند طبقہ کی مذہبی آزادی میں ہارج ہونے کی بجائے ایجی ٹیٹروں کی گوشمالی کی ضرورت محسوس کر کے معدلت گستری کے فرائض کو سر انجام دیں ؛

قرضہ بل

کئی دنوں کی بحث کے بعد پنجاب کونسل نے قرضہ بل کو رائے عامہ کے لئے مشتہر کرنے سے انکار کر دیا۔ اور اس طرح راجا نریندر ناتھ نے جو ترمیم اس بل کے متعلق پیش کی تھی۔ وہ گر گئی۔ اب قدرتاً یہ بل منظوری کے لئے کونسل میں آئے گا۔ اور چونکہ وہاں مسلم ممبران کی کثرت ہے۔ اس لئے جلد ہی قانونی جامہ پہن جائے گا۔ اور ہندو ساہوکار یہ محسوس کرنے کے لئے مجبور ہوں گے کہ ایکٹ انتقال اراضی زمیندارہ بینکوں کی قائمی اور دوسری ہم جنس قسم کی آئینی کارروائیوں سے آپ کی روزی کو جو نقصان پہنچایا گیا تھا۔ وہ اپنی انتہا کو پہنچ گیا۔ اور اب ان کے پاس سوائے اس امر کے اور کوئی چارہ نہیں رہ گیا۔ کہ وہ ساہوکارہ کے کام کو خیرباد کہہ کر کسی ایسے دوسرے کام میں اپنا روپیہ لگائیں۔ جو نہ صرف ان کے لئے مفید ہو۔ بلکہ ان کے پیٹ میں روٹی ڈال سکے۔ اور ساتھ ہی ان کی روزی پر کاری ضرب لگانے والوں کو یہ محسوس کرا سکے۔ کہ وہ قانون تو پاس کر سکتے ہیں۔ لیکن روزی کے دوسرے راستے بند نہیں کر سکتے ؛

مدنا پور میں نئی شرارت

مشرقی بنگال میں دہشت انگیزی کو دبانے کے لئے حکومت وقت نے جو سرکاری تدابیر اختیار کی ہیں ان کا یہ ایک نتیجہ نکلا ہے۔ کہ غنڈوں کے حوصلے بڑھ گئے ہیں۔ اور وہ یہ سمجھنے لگ گئے ہیں کہ کرفیو آرڈر صرف ہندوؤں کے لئے ہے۔ "امرت بازار پترکا" کا نامہ نگار بردوان سے لکھتا ہے کہ مدنا پور جا کر مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ جب سے کرفیو آرڈر کا نفاذ ہوا ہے ہندو عورتوں کے خلاف جرائم میں خوفناک اضافہ ہو گیا ہے۔ اور وہ اس لئے کہ بعض مسلمان ہندو لڑکیوں کو اغوا کرنے کے لئے ہمیشہ اور خصوصاً زیادہ تر رات کے وقت ان ہندوؤں کو کرفیو آرڈر کی وجہ سے اس وبا کو روکنے کے لئے بے بس ہیں۔ جن بد قسمت ہندو لڑکیوں کا اغوا کیا جا رہا ہے۔ ان کو مسلمان بنا کر اسلام میں داخل کیا جا رہا ہے۔ اور مسلمان نوجوانوں سے ان کا نکاح کرایا جا رہا ہے۔

ضرورت ہے۔ کہ مدنا پور میں جو یہ نئی شرارت ظہور پذیر ہوئی ہے۔ اس کی روک تھام کے لئے سارے بنگال کے ہندو کوئی منظم کوشش کریں۔ اور اگر وہ خود کچھ نہ کر سکتے ہوں۔ تو آریہ سماج کے کارکنوں کو ہر قسم کی سہولت دیں۔ تاکہ وہ اس شرارت کو ...

شیعہ عورت سے نکاح

مسلمانوں کے دو بڑے فرقے ہیں ایک سُنّی اور دوسرا شیعہ۔ ان کے باہمی تعلقات کا اگر جائزہ لینا ہو تو محرم کے ایام میں کسی ایسے شہر میں جا کر دیکھو۔ جہاں کہ سُنّی اپنے محلوں میں تعزیہ لے جانے کی اجازت نہیں دیتے۔ سوال ہوتا ہے۔ کہ کیا شیعہ اور سُنّی کے درمیان باہمی ازدواجی تعلقات قائم ہو سکتے ہیں؟ اس کے متعلق مولانا ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر "اہلحدیث" ذیل کی رائے دیتے ہیں:۔

س۔ ۲۔ شیعہ عورت سے نکاح درست ہے یا نہیں؟

ج۔ ۲۔ شیعہ عورت سے نکاح درست ہے۔ اور بر عکس بھی:۔

عجیب معاملہ ہے۔ نکاح درست بھی ہے۔ اور برعکس بھی۔ مولانا کو ایسا مبہم جواب دینے کی بجائے صاف صاف بتلانا چاہیئے تھا۔ کہ آیا نکاح درست ہے یا غلط۔ اگر وہ ایسا نہیں بتلاتے۔ تو پھر صاف الفاظ میں قبول فرماتے ہیں۔ کہ اس معاملہ کے متعلق اسلام کوئی واضح اور غیر مبہم حکم نہیں دیتا ہے:۔

قرآن کہاں ہے؟

رسالہ "النجات" میں ایک صاحب ذیل کا سوال کرتے ہیں:۔

"آنحضرت کے زمانہ میں مختلف اشیاء پر جو قرآن لکھا ہوا تھا۔ وہ اشیاء کہاں ہیں؟ حضرت ابوبکر کا جمع کیا ہوا قرآن کہاں ہے؟ حضرت علی کا قرآن کہاں ہے؟ آیا ان قرآنوں میں اختلاف تھا یا نہیں؟ اگر نہیں۔ تو اُن کو کیوں جلد ضائع کیا گیا۔ اور کیوں جلایا گیا ہے؟"

("النجات"۔ ۹ نومبر ۱۹۳۷ء۔ صفحہ ۳)

سوال بڑا مزیدار ہے۔ اور اس قابل ہے۔ کہ مسلم علماء سو کام چھوڑ کر پہلے اس کا جواب دیں۔ تاکہ بعد میں عیسائیوں کو یہ کہنے کا موقع نہ مل سکے کہ اُن کے سوال کا مسلمان جواب تک نہیں دے سکے۔ اور یونہی اناجیل کے متعلق واہی تباہی اعتراضات جماتے رہتے ہیں۔ اور اپنے گھر کی خبر تک نہیں لیتے:۔

سیالکوٹ سے واپسی

ہمارے لئے آج تک یہ ایک رازِ سربستہ تھا۔ کہ آنجہانی مرزا قادیانی سیالکوٹ میں اپنی سرکاری شاہانہ ملازمت کو ترک کر کے دوبارہ قادیان شریف میں کیوں واپس آ گئے؟ اب بھلا ہو ڈاکٹر میر فقیر اللہ شیدا سکنہ گوجرانوالہ کا جنہوں نے اس رازِ سربستہ کا یوں پردہ فاش کیا ہے:۔

"آپ نے قانون کی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ اور مختاری کے امتحان میں داخل ہو گئے۔ مگر وائے قسمت تیرا ستیاناس۔ تو نے وہاں بھی ساتھ نہ دیا۔ مرزا صاحب بُری طرح سے ناکام رہ کر بے نیل و مرام واپس ہوئے۔ اور ایسے مایوس ہوئے۔ کہ اصل ملازمت پندرہ روپیہ ماہوار کو بھی خیرباد کہہ دیا"

("النجات"۔ لاہور۔ ۹ نومبر ۱۹۳۷ء صفحہ ۲)

غضب خدا کا۔ خدا کا ظلی اور بروزی نبی اس طرح مختاری کے امتحان میں فیل ہو۔ اور پھر ایسا مایوس ہو۔ کہ سیالکوٹ چھوڑے بغیر اپنی سلامتی ہی نہ سمجھے۔ اور پھر اُسی جگہ واپس آئے۔ جہاں سے وہ اپنے والد کے تقاضاؤں سے سخت تنگ آ کر ہجرت کرنے پر مجبور ہوا ہو:۔

قادیانیوں سے ایک سوال

قادیان شریف میں ۲۱-۲۲- اور ۲۳ اکتوبر کو جو احراری کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کے سلسلہ میں مولانا ثناء اللہ ایڈیٹر "اہلحدیث" امرتسر نے خلیفہ قادیان سے ذیل کا مزیدار سوال کیا ہے:۔

مرزا صاحب متوفی کو یہ الہام ہوا تھا۔ کہ

.... (اربعین ۲۷) لوگ تیرے پاس دُور دُور سے آئیں گے:۔

"الفضل" کا خیال ہے۔ کہ یہ جلسہ مرزا صاحب کے اس الہام کے ماتحت ایک پیشگوئی کا وقوعہ ہے۔ جو ہزاروں کی شرکت سے پوری ہوئی۔ مگر احرار کا خیال ہے کہ جلسہ ہذا اس شعر کا مصداق ہے ؎

بادہ خواری کا کیا قبر مغاں پر جلسہ
ہم نے اس سال بڑی دھوم سے توڑی توبہ

خلیفہ قادیان بتائیں۔ کہ دونوں میں سے کس کی رائے صحیح ہے؟

مولانا صاحب کے ہم آواز ہو کر ہم بھی یہی سوال خلیفہ قادیان سے کرتے ہیں۔ اور ان سے التجا کرتے ہیں کہ وہ جلد اس کے متعلق جواب باصواب دے کر ہمیں شاد فرمائیں۔ تاکہ آئندہ کے لئے ہم یہ سوچ سکیں کہ مرزا صاحب کے الہاموں کو ہمیں کس پیمانہ سے ماپنا چاہیئے:۔

مزیدار مقدمہ

فرقہ مرزائیہ کے ظہور سے مسلمانوں میں بڑے عجیب [illegible] گئے ہیں یہ پہلے دنوں بہاولپور میں ایک فسخ نکاح کا مقدمہ دائر تھا جس میں خاوند کے مرزائی ہو جانے پر ایک مسلمان عورت نے اپنے نکاح کے فسخ کئے جانے کے لئے عدالت میں چارہ جوئی کی تھی۔ ابھی اس مقدمہ کا فیصلہ بھی نہیں ہوا۔ کہ اب امرتسر میں ایک نیا مقدمہ چل پڑا ہے۔ جس کی تفصیل یوں ہے:۔

"دو بھائیوں میں تقسیم ترکہ پر جھگڑا ہے۔ وجہ جھگڑے کی یہ ہے۔ کہ ایک بھائی محمدی مسلمان ہے۔ دوسرا احمدی قادیانی۔ احمدی نے اپنا حصہ محمدی سے مانگا۔ تو محمدی نے جواب دیا۔ کہ تو تو کافر ہے۔ ترکہ میں تیرا حق نہیں۔ تنقیح یہ ہے کہ قادیانی خارج از اسلام ہیں یا داخل؟"

("اہلحدیث"۔ ۲ نومبر ۱۹۳۷ء)

مقدمہ واقعی بڑا مزیدار ہے۔ کیونکہ یہ مقدمہ ان محمدی علماء کو ایک کھلا چیلنج ہے۔ جو کہ آج تک آنجہانی مرزا غلام احمد کے فرقہ کو ایک بدعتی فرقہ ہونے کا فتویٰ دیتے رہے ہیں۔ اگر اس مقدمہ میں مرزائی بازی لے گئے تو سمجھا جائے گا۔ کہ مسلم علماء کے جملہ فتاوے جو کہ آج تک وہ شائع کر چکے ہیں۔ محض ایک دھوکہ اور فریب ہیں۔ اس مقدمہ سے ثابت ہو جائے گا۔ کہ آیا مسلم علماء اپنے فتاوے کی لاج رکھتے ہیں یا نہیں:۔

افسر کا نام بتلاؤ

۳۰ نومبر کو خلیفہ قادیان نے خطبہ دیتے ہوئے اشارتاً و کنایتاً ذیل کی دردناک شکایت کی:۔

"اب میں بعض وہ واقعات بیان کرتا ہوں جن سے ہمیں شبہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ گورنمنٹ پنجاب کے افسروں میں سے کوئی افسر ایسا ہے۔ جو ہمارے سلسلہ کو بلاوجہ نقصان پہنچانا چاہتا اور اُسے دنیا میں بدنام کرنا چاہتا ہے"

("الفضل"۔ ۱۱ نومبر ۱۹۳۷ء صفحہ ۶)

خلیفہ صاحب کے جس خطبہ سے ہم نے مذکورہ اقتباس دیا ہے۔ وہ حد سے زیادہ دردناک اور رقت انگیز ہے۔ لیکن مذکورہ اقتباس میں جس افسر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ وہ حد سے زیادہ غلط فہمی پیدا کرنے والا ہے۔ اس لئے ہم خلیفہ صاحب کے مشکور ہوں گے۔ اگر وہ اس الزام کو اشارتاً یا کنایتاً ذکر کرنے کی بجائے دنیا کو یہ بھی بتلا دیں کہ اُن کا شبہ کس افسر پر ہے۔ تو پنجاب کی باقی اقلیتیں بھی آئندہ اپنی حفاظت کے خیال سے اس افسر کے خفیہ ساز باز سے بچی رہیں۔ ہاں اگر اُنہوں نے یونہی اندھیرے میں تیر مارا ہے۔ تو یہ اُن کی مرضی۔ وہ جانیں۔ اور حکومتِ پنجاب جس کے کہ افسر کے خلاف الزام لگایا جا رہا ہے:۔

آریہ سبھیتا سنسکرتی کی قدرتی رکھشک ہے

(پنڈت چموپتی جی ایم۔اے کا بھاشن)

لاہور۔ ۱۸ نومبر۔ آچاریہ دیوشرما جی کے اپدیش کے عین بعد منتری پنڈت چموپتی جی ایم۔اے۔ گورنر گورُوکل کانگڑی نے آریہ سماج وچھووالی کے سپتاہک ست سنگ میں ذیل کی سارگربھت تقریر کی:۔ (ایڈیٹر)

دیویو اور سجنو! میں نے ابھی آپ کے سامنے سام وید کے ایک منتر کا پاٹھ کیا ہے۔ سام وید کے اس سینمل کو سوم پرب کہا جاتا ہے۔ پہلے جب میں نے اس سُوکت کا پاٹھ کیا۔ تو میں نے یہ سمجھا۔ کہ اس میں پربھو بھگتی کا چنتن ہے۔ بعد ازاں جُوں جُوں اس کا پاٹھ کیا۔ میں نے انوبھو کیا۔ کہ اس میں ویر رس پایا جاتا ہے۔ اس کے پاٹھ سے پتہ لگتا ہے کہ کس طرح ایک آریہ ویر یدھ کھشیتر میں وجے کو پراپت کرتا ہے۔ اور کس طرح وجے لکھشمی اس کا سواگت کرتی ہے؟

موجودہ فلسفہ جنگ آجکل جو یدھ ہوتے ہیں۔ ان میں قتل و غارت کا بازار گرم ہوتا ہے۔ ہزاروں اور لاکھوں منشیوں کی ہتیا ہوتی ہے۔ لیکن وید جس یدھ کا آدیش کرتا ہے۔ اس سے تباہی کا کیا سمبندھ ہے؟ وید میں بیان کردہ یدھ پربھو بھگتی کے ساتھ وشیش سمبندھ رکھتا ہے۔ ویدک سینانی پربھو بھگتی کے سرور سے اپنے ویر رس کو بڑھاتا جاتا ہے۔ وید میں آتا ہے۔ "آریہ سینانی چل رہا ہے۔ اپنی مستانہ چال کے ساتھ وہ رتھیوں اور جرنیلوں کے آگے آگے جا رہا ہے۔ تاکہ گئو کو ڈھونڈ لائے اور اس کی سینا کے ہراولوں میں ہرش ہے"۔ پرشن ہوتا ہے۔ کہ سینا کا گئو سے کیا سمبندھ ہے؟ یاد رکھو۔ بھارت ورش میں جب کبھی جاگرتی ہوگی۔ تو اس کی تہ میں گئو اور براہمن کی رکھشا کا جذبہ ہی کام کرتا نظر آئیگا۔ یہی جذبہ تھا۔ جس کی رکھشا کے آدھار پر آریہ دھرم سمجھا جاتا رہا ہے۔

گئو کا مفہوم وید میں جو (गाव) کا شبد آتا ہے۔ اس کا مطلب پرتھوی۔ بھاشا (بانی)۔ پرکاش اور سادھارن گئے ہے۔ ہماری ساری راج نیتی کا آدھار اسی (गाव) شبد پر مرکوز ہے۔ وید میں جو پرتھوی سُوکت آتا ہے۔ اس سے کسی خاص ملک کو مخاطب نہیں کیا جاتا۔ بلکہ اس کو وسترت ارتھوں میں لیا جاتا ہے۔ جب کہیں غریبوں اور دکھیوں پر اتیاچار ہو رہے ہوں تو پرتھوی گئو کا روپ دھارن کر لیتی ہے۔ اور دیوتاؤں کے پاس جا کر فریاد کرتی ہے۔ ایسے سنکٹ میں آریہ سینانی گئو کی رکھشا کے لئے میدان میں نکلتا ہے۔ یاد رکھو۔ گئو کی ہتیا تب ہوتی ہے جب گئو اپنے مظلوم بچھڑے کو دیکھ کر چلاتی ہے۔ اور دوسری طرف مظلوم بچھڑا بھی اپنی ماتا کو دیکھ کر بیتاب ہوتا ہے۔ سنسار میں ایک ماتا کا اپنے پتر سے پریم مشہور ہے۔ لیکن کوئی ماتا اپنے پتر سے ایسا پریم نہیں کر سکتی۔ جیسا گئو اپنے بچھڑے سے کرتی ہے۔ وید میں ایک دلش وشیش کو نہیں۔ بلکہ سمپورن پرتھوی کو ماتا کہا گیا ہے۔ جب ایسا بھاو سارے سنسار میں مانا جائے۔ تو پھر کہیں کسی قسم کا جھگڑا نہیں رہتا۔

آریہ کمانڈر انچیف کا کرتویہ جب ایک آریہ سینانی اس گئو کی رکھشا کے لئے میدان میں نکلتا ہے۔ تو اس کے اندر جو بھاؤنا کام کرتی ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ میں دینوں اور دکھیوں کو اتیاچار سے بچا کر پرتھوی رُوپی گئو ماتا کی رکھشا کروں۔ اس کے سامنے کسی دلش وشیش کا دھیان نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے سامنے سارے دلیش گئو کا ایک ہی روپ ہیں۔ اور وہ شاعر ورڈز ورتھ کے الفاظ میں اپنے سامنے یہ بھاو رکھتا ہے۔

"Forty feeding like one"

وہ سب دیشوں کو سمانتا کی درشٹی سے دیکھتا ہے۔ اور جہاں اتیاچار دیکھتا ہے۔ اس کیخلاف آواز بلند کرتا ہے۔ اور اس وقت تک دم نہیں لیتا۔ جب تک اتیاچار کو دُور نہیں کر لیتا۔

اسمانتا سے ہانی بظاہر کہا جاتا ہے کہ انسانی آبادی بڑھ رہی ہے۔ اس لئے سنسار میں پیٹ کو بھرنے کے لئے کشمکش جاری ہے لیکن اگر زیادہ غور سے دیکھا جائے۔ تو بھومی کی ساری product سب کے لئے پریاپت ہے۔ موجودہ اسمانتا سے سنسار کو یہ ہانی پہنچ رہی ہے۔ کہ جس دیش میں کوئی پیداوار زرا ادھک ہوتی ہے۔ وہ اسے اسطرح ناش کر دیتا ہے۔ جس طرح پچھلے دنوں روس اور امریکہ نے اپنی زائد پیداوار کو ضائع کرنے کا وچار کیا تھا۔ اور اتنا وچار نہ کیا۔ کہ اس زاید پیداوار سے دینوں اور دکھیوں کا پیٹ بھرا جائے۔ یاد رکھو۔ پرتھوی آج بھی پہلے کی طرح اپنی دولت اُگل رہی ہے۔ صرف جاتیوں اور ویکتیوں کے درشٹی کون کو بدلنے کی آوشیکتا ہے۔ آریہ راج نیتی میں یدھ کو بھی مناسب ستھان دیا گیا ہے۔

ویدک یدھ آپ نے یوروپ کے پچھلے جہان یدھ کے حالات سنے۔ لیکن ویدک سبھیتا کی رُو سے یدھ تب ہونا چاہئے جب بچھڑوں کو اناج نہ مل رہا ہو۔ شکاگو میں پچھلے دنوں جو سرو دھرم کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں ایک دلشنہ تھا۔

"Plenty & poverty"

براہمن نیتاؤں کی آوشیکتا۔ آجکل انڈسٹری کا زور ہے۔ مشینری اور کارخانوں کی بھرمار ہے۔ موجودہ یدھوں میں صرف ان اشخاص کی اولین تسنی تباہ ہے جن کا ہتھیاروں کے کارخانوں سے زیادہ تعلق ہے۔ برطانیہ کے موجودہ وزیر خارجہ سر جان سائمن ہیں۔ انکے ہتھیاروں کے کارخانوں میں حصے ہیں۔ اس لئے وہ یدھ کو بند کرانے میں قدرتاً اسمرتھ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ڈین انگو بڑے شانتی پریہ تھے۔ لیکن انکے بھی ایسے کارخانوں میں حصے تھے۔ جہاں یدھ کی سامگری تیار ہوتی ہے۔ پچھلے جہان یدھ کا ایک واقعہ ہے کہ جرمن فوج ایک ایسے مقام پر جا پہنچی۔ جہاں نزدیک ہی فرانسیسی arsenal تھا۔ دوسری طرف فرانسیسی فوج ایک ایسے مقام پر جا پہنچی۔ جہاں نزدیک ہی جرمنی کا ایک ہتھیاروں کا کارخانہ تھا جن لوگوں کے ان کارخانوں میں حصے تھے۔ چونکہ ان کو اس موقع پر لڑائی کے جاری رہنے سے نقصان پہنچتا تھا۔ اس لئے وہ ان مقامات پر گولہ باری کی مخالفت پر تُل گئے۔ یاد رکھو ایسے غرض مند اشخاص یدھوں کو بند نہیں کرا سکتے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ ہمارے پوروج نیتاگی براہمنوں کو اپنا نیتا مانتے تھے کیونکہ ان نیتاگی مہاتماؤں کا کسی کارخانہ میں کوئی حصہ نہ ہوتا تھا۔ ایک براہمن نیتا کا یہ دھرم ہے کہ وہ سنسار کے سنچالن کا وچار کرے۔ چاہے وہ شاہی کونسل کے سدسیہ کے رُوپ میں ایسا کرے۔ چاہے کسی اور روپ میں کرے۔ اس کا دھرم ہے۔ کہ جب پرتھوی رُوپی گئو سنکٹ میں ہو۔ تو وہ اس سنکٹ کو دُور کرے۔ اسی لئے ہندو جاتی میں آج تک یہ آواز سنائی دیتی ہے۔ کہ جب گئو اور براہمن کی رکھشا کا سوال درپیش ہو تو آریہ سینانی کو کھشیتر میں آنا چاہئے۔

سنسکرتی کی رکھشا۔ ہم آریہ یہ مانتے ہیں کہ ہر ایک سنسکرتی ویدک سنسکرتی سے نکلی ہے۔ اس لئے ایک آریہ سینانی کسی سنسکرتی کو نہیں مٹاتا۔ اور نہ ہی وہ کسی بھاشا کا دشمن بنتا ہے۔ علاؤالدین خلجی نے رامیشورم میں جو مسجد ستھاپن کی تھی۔ ہندوؤں نے اُسے مٹایا نہیں تھا۔ جب اکبر کا ایک جرنیل وہاں پہنچا۔ تو وہ مسجد بدستور قایم تھی۔ لیکن اگر کوئی مندر کسی اسلامی علاقہ میں بنایا جاتا۔ تو کیا وہ بھی سورکشت رہ سکتا تھا؟ اورنگ زیب نے تو بدھ مندر بھی نہیں

کیا۔ مندر وغیرہ کی رکھشا کو اپنا دھرم نہیں سمجھا۔ لیکن چھترپتی شواجی کو جنہوں نے مہاراشٹر میں سوراجیہ کی ستھاپنا کی۔ جب کبھی قرآن شریف کی کوئی جلد ملتی تھی۔ تو وہ اسے حفاظت سے مسلم علماء کے پاس بھیج دیتے تھے۔ ایک آریہ سینانی کا یہ کام ہے کہ وہ کسی سنسکرتی کو نہیں مٹاتا۔ وہ تو کیول گئو کی رکھشا کرتا ہے۔ وہ ہر ایک بھاشا کو سورکشت بناتا ہے۔

دگ وجے کا درشیہ۔ مہابھارت میں آتا ہے کہ جب ارجن جیدرتھ کو مارنے کے لئے میدان میں نکلا۔ اور کوروی لشکر میں چھپ گیا۔ تو بھیم اس کی سہایتا کو نکلے۔ اور وہ بھی نظر سے اوجھل ہو گئے۔ صرف کرشن بھگوان کا پنچ جنیہ شنکھ سنائی دے رہا تھا۔ دھرم پُتر یدھشٹر کو فکر دامنگیر لاحق ہو گئی۔ اور وہ سمجھے کہ پنچ جنیہ کی پکار کا مقصد ہے کہ ارجن اس وقت سنکٹ میں ہے۔ اس کی سہایتا کرنی چاہئے۔ آخر انہوں نے کرشن بھگوان کے شنشیہ ساتیکی کو یدھ کھشیتر میں بھیجا۔ لیکن بھیجنے سے پہلے اس کا آریہ کنیاؤں سے ابھی شیک کرایا گیا۔ سو وید میں آتا ہے۔ کہ جب ایک آریہ سینانی دگ وجے پراپت کرتا ہے۔ تو دس بہنیں اس کا ابھی شیک کرتی ہیں۔ یہ دس بہنیں کیا ہیں۔ یہ اطراف و جوانب کا دوسرا نام ہیں۔ ان دس دشاؤں میں سارا سنسار آ جاتا ہے۔

آج سنسکرتیوں پر اتیاچار ہو رہا ہے۔ رشی دیانند نے شاہ پور دھیش کو جو کپڑے دئے تھے۔ وہ ہاتھ سے کتے ہوئے شدھ کھدر کے تھے۔ ان میں رشی کا آشیرواد ویسے ہی شامل تھا۔ جیسے کہ کھدر میں ایک آریہ کنیا کا پریم اور آشیرواد شامل ہوتا ہے۔ آریہ دیویاں دس دشاؤں کے روپ میں بہنیں بن کر ایک آریہ سینانی کا ابھی شیک کرتی ہیں۔ انسانی نسل کی یہ جملہ سنسکرتیاں اس آریہ سینانی کو تلک پیش کر رہی ہیں۔ جو گئو کی تلاش میں نکلا ہے۔ کنیا کو گئو سمجھا جاتا ہے۔ یہ رشی تو کبھی کبھی مٹ کا روپ بھی دھارن کر لیتا ہے۔ اور کبھی کبھی یہ گناہوں کا ہتھیاروں سے خون کر دیتا ہے۔ اگر کوئی دیوی ایسا کرے۔ تو اسے ڈائن سمجھا جاتا ہے۔ دیویاں تو اس لئے سنسار میں آئی ہیں کہ یوگی راج دیانند جیسے مہان پرشوں کو پیدا کریں۔ دیویاں سوکھا دے سنیاسی ہیں۔ وہ سوار تھ کی پتلیاں ہیں۔ ان کا کام ماتا کا فرض پورا کرنا ہے۔

سینا کی پرسنتا۔ ایک آریہ سینانی کی سینا کوئی کرایہ کے ٹٹو تو ہوتی نہیں۔ جب آریہ سینانی اس طرح دگ وجے پراپت کرتا ہے۔ اور بھارت وں اور سنسکرتیوں کی رکھشا کرتا ہے۔ تو وہ اس کی (associate) بلکہ ہرش کو پراپت ہوتی ہے۔ ہم ویدک دھرمیوں کا سچا سینانی رشی دیانند ہے۔ آریہ سماج کے پلیٹ فارم سے جو آواز اٹھتی ہے۔

قادیانی "ٹوڈیت" پر بم کا گولہ!

ہندوؤا دوڑنا۔ قادیان کے کلجگی رودر کرشن گوپال کو قتل کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ اور وہ اسی طرح جا رہی ہیں۔ جس طرح حضرت محمد کو ایران کے بادشاہ کی طرف سے دی گئی تھیں۔ مرزائیو! خبر لینا آپ کے قادیانی نبی کے خلف الرشید کو سید عطاء اللہ شاہ بخاری صدر تبلیغ کانفرنس قادیان یہ ارشاد فرما رہے ہیں کہ لاؤ مجھے اور مرزا بشیر الدین محمود کو ایک کمرہ میں بند کر دو۔ اگر صبح تک وہ زندہ رہ جائے۔ تو کہنا ؛۔

غضب خدا کا۔ راجہ سرکار کا۔ احراریوں نے انگریز کے بل بوتے پر قادیان میں اپنی کانفرنس کر دی۔ حالانکہ قادیان شریف میں بقول خلیفہ صاحب ان کے مددگار ماموں کشمیری۔ تو را کشمیری اور عزیز کشمیری ہیں۔ اور کانفرنس میں تقریر کرنے والے مولوی عطاء اللہ صاحب امرتسری۔ مولوی ظفر علی صاحب کرم آبادی۔ مولوی مظہر علی صاحب لاہوری اور مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی تھے ؛۔

یہ کانفرنس والے کچھ ایسی بلا تھے۔ کہ اگر کوئی غریب قادیانی نوجوان ان کو کہیں چلتا پھرتا نظر آ جاتا۔ تو وہ شور مچانے لگ جاتے کہ یہ ٹریکٹ تقسیم کر کے ہمارے راستہ میں مزاحم ہو رہا ہے۔ ہم تو قادیان فتح کرنے آئے ہیں۔ اور یہ "باغی" ہماری فتح کے راستہ میں حارج ہونے کی جسارت کر رہا ہے۔ خیر اس احمدی نوجوان کا سنگسار ہو جانا۔ جو حشر ہوا۔ وہ یا تو احراری جانیں یا خلیفہ قادیان۔ ہمیں تو ان اشتہاروں کا فکر ہے۔ جو اس نوجوان کی پھٹی ہوئی جیب میں سے سر نکال کر اونگھ رہے تھے ؛۔

ادھر تو قادیان میں احراری اپنی کانفرنس منعقد کر رہے تھے۔ اور ادھر قادیان کے قصر خلافت میں ذیل کا شور بپا ہے ؛۔

"حکومت نے ہماری ۵۰ سالہ روایات کو جن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فخر کرتے رہے۔ حضرت خلیفہ اول فخر کرتے رہے۔ اور میں فخر کرتا رہا۔ بے دردی سے کچل رہا ہے" ؛

("الفضل"۔ یکم نومبر ۱۹۳۴ء۔ صفحہ ۱۱)

دوستو! اسے شور نہ سمجھو۔ یہ ایک ناقابل برداشت ماتم ہے۔ اگر یہ ماتم نہ ہوتا تو شہید ٹوڈیت خلیفہ صاحب کیسے اپنے مریدوں کو مخاطب کر کے یہ فرماتے۔ کہ ؛۔

"تمہاری ۵۰ سالہ خدمات کا حکومت پر ایک بوجھ تھا۔ اس پر بوجھ تھا۔ کہ تم نے جنگ یوروپ میں آدمیوں اور روپوں سے مدد کی۔ اس پر بوجھ تھا۔ کہ تم نے رولٹ ایکٹ کی شورش کا مقابلہ کیا۔ اس پر بوجھ تھا۔ کہ تم لوگوں نے ہجرت کی تحریک کا مقابلہ کیا۔ اور اس نے تم کو کوئی بدلہ نہ دیا۔ اس پر بوجھ تھا۔ کہ تم نے نان کوآپریشن کا مقابلہ مفت لٹریچر تقسیم کر کے اور جلسوں اور لیکچراروں کے ذریعہ کیا۔ اور حکومت اس کا بدلہ دینے سے عاجز رہی۔ اس پر بوجھ تھا۔ کہ تم نے سول نافرمانی کا مقابلہ کیا۔ ایڈمنسٹریشن کا مقابلہ کیا۔ بنگال میں ٹیررازم کا مقابلہ کیا۔ اور اس نے کوئی قدردانی نہ کی"

("الفضل"۔ یکم نومبر ۱۹۳۴ء۔ صفحہ ۱۲)

خلیفہ صاحب یہ ماتم نہ کریں۔ تو اور کیا کریں۔ ان کے اس ماتم میں جو سوز ہے۔ وہ ان کے ہی ذیل کے الفاظ میں عرض کرنا مناسب ہوگا ؛۔

"مجھے تو ایسا نظر آ رہا ہے۔ کہ حکومت پنجاب کے بعض افسروں نے یہ ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ ہم نے کانگرس کو دبا لیا ہے۔ باغی جماعتوں کو توڑ دیا ہے۔ اور اب ہم تمہیں بتاتے ہیں۔ کہ ہمیں "وفاداروں" کی بھی ضرورت نہیں۔ اور جب یہ بات دنیا کے سامنے آئے گی۔ تو ہر وہ شخص جس کے دماغ میں عقل ہے یہی سمجھنے پر مجبور ہوگا۔ کہ اس حکومت کے پاس جانا خطرناک ہے۔ یہ نہ دوست کو چھوڑتی ہے نہ دشمن کو۔ سب کو مارتی ہے" ؛

("الفضل" یکم نومبر ۱۹۳۴ء۔ صفحہ ۱۲)

اگر خلیفہ صاحب صرف اس سوز پر ہی اکتفا کر لیتے۔ تو بھی خیر ہوتی۔ لیکن وہ تو حکومت کو ایک دبی دھمکی بھی دیتے ہیں۔ اور وہ بھی نرالے انداز میں ؛۔

"گورنمنٹ کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ بیشک ہم صابر ہیں۔ متحمل ہیں۔ مگر ہم بھی دل رکھتے ہیں۔ اور ہمارے دل بھی درد کو محسوس کرتے ہیں۔ مگر جس طرح بلاوجہ انہیں مجروح کیا جاتا رہا۔ تو ان دلوں سے ایک آہ نکلے گی۔ جو زمین و آسمان کو ہلا دے گی۔ جس سے خدا کے قہار کا عرش جل جائے گا۔ اور جب خدا تعالیٰ کا عرش ہلتا ہے۔ تو اس دنیا میں ناقابل برداشت عذاب آیا کرتے ہیں" ؛

("الفضل"۔ یکم نومبر ۱۹۳۴ء۔ صفحہ ۱۲)

اسے صرف سوز نہ سمجھو۔ اور ماتم اور درد بھی تصور نہ کرو۔ بلکہ یاد کرو اس الہام کو ؛۔

"نادر شاہ کدھر گیا"

یہ ایک خدائی خلیفہ کی پکار ہے۔ اور اس کی پشت پر اس ہستی کا ہاتھ ہے۔ جس کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ ؛۔

"میں صرف ہندوستان کے لوگوں کا ہی خلیفہ نہیں۔ میں خلیفہ ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا۔ اور اس لئے خلیفہ ہوں افغانستان کے لوگوں کے لئے۔ عرب۔ ایران۔ چین۔ جاپان۔ یوروپ۔ امریکہ۔ افریقہ۔ سماٹرا۔ جاوا اور خود انگلستان کے لئے۔ غرضیکہ کل جہان کے لوگوں کے لئے میں خلیفہ ہوں۔ اس بارہ میں اہل انگلستان بھی میرے تابع ہیں۔ دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں جس پر میری مذہبی حکومت نہیں ...... آج یہاں انگریزوں کی حکومت ہے۔ اور ہم اس کے وفادار ہیں۔ لیکن اگر کل یہ بدل گئی۔ تو ہم اس نئی حکومت کے وفادار ہونگے"

("الفضل"۔ یکم نومبر ۱۹۳۴ء۔ صفحہ ۱۴)

صرف اتنا ہی نہیں۔ بلکہ غضب خدا کا خلیفہ صاحب کو یہ شکایت اس حکومت کے خلاف ہے۔ جو ان کی حکومت سے بدرجہا گھٹیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ ؛۔

"تمام دنیا کے احمدیوں کے لئے میری ہی اطاعت فرض ہے۔ ہندوستانیوں پر بھی میری اطاعت ویسی ہی فرض ہے جیسا اہل ایران یا اہل امریکہ یا دنیا کے کسی دوسرے ملک کے رہنے والوں پر۔ لیکن ان کے لئے انگریزوں کی اطاعت فرض نہیں۔ اہل افغانستان پر میری اطاعت فرض ہے۔ مگر انگریزوں کی نہیں ...... اسی طرح اہل امریکہ پر میری اطاعت فرض ہے۔ مگر انگریزوں کی نہیں" ؛

("الفضل"۔ یکم نومبر۔ صفحہ ۲)

لوگ حیران ہونگے۔ خلیفہ صاحب کیوں اپنی دیرینہ ٹوڈیت کا جامہ پھاڑ کر اتار رہے ہیں۔ اس کی وجہ احراریوں کا قادیان شریف میں کانفرنس منعقد کرنا ہی نہیں ہے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ احراریوں کے قادیان میں جمع ہونے سے پہلے مرزا معراج الدین سپرنٹنڈنٹ سی۔ آئی۔ ڈی۔ ڈپٹی کمشنر گورداسپور۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور۔ مجسٹریٹ علاقہ اور کمشنر لاہور ڈویژن تک قادیان میں خلیفہ صاحب کے حواریوں کی مشکیں کستے آ رہے ہیں۔ اور کسی نے بھی خلیفہ صاحب کی حکومت کے "باغی" کی حیثیت سے ؛۔

سوال یہ ہے۔ کہ ان افسروں کی آمد کی تہ میں کیا راز تھا؟ کیا خلیفہ صاحب کہیں کماندر انچیف بننے والے تھے یا دہلی پر چڑھائی کرنے والے تھے۔ یا حکومت پنجاب کے ساتھ رسہ کشی کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ نہ بھئی! ایسی ویسی کوئی بات نہ تھی۔ احراری کانفرنس کے انعقاد سے پہلے ہی خلیفہ صاحب سے جو غلطی ہوئی۔ وہ ان کے اپنے ہی الفاظ میں تھی ؛۔

"۱۵ر اکتوبر کے قریب مجھے بہت سے ایسے خطوط موصول ہوئے۔ جن میں ذکر تھا کہ فساد کا اس موقع پر بہت خطرہ ہے۔ اس پر بار یہ بچے کے قریب میں نے پرائیویٹ سکرٹری کو بھی ہدایت کی۔ کہ ناظم کار خاص کو اطلاع کر دیں۔ کہ جلسہ احرار کے موقع پر خود حفاظتی کے طور پر دو اڑھائی ہزار آدمی بلوا لیں۔ جو صرف ضلع گورداسپور کے ہوں" ؛

("الفضل"۔ یکم نومبر ۱۹۳۴ء۔ صفحہ ۷)

احرار کانفرنس کے موقع پر دو اڑھائی ہزار مرزائیوں کا قادیان میں جمع ہونا ایسا جرم نہیں تھا۔ جس پر حکومت سیخ پا ہو جاتی۔ اور خلیفہ صاحب کے سلسلہ کی دیرینہ ۵۰ سالہ روایات کو فراموش کر کے مجسٹریٹ علاقہ کو تکلیف دیتی۔ کہ وہ قصر خلافت میں جا کر خلیفہ صاحب جیسے وفاشعار کو جنہیں احراری حکومت کے جھولی چک کہتے نہیں تھکتے تھے "نوٹس" کا کاغذ دیں۔ جس میں ان پر سول نافرمانی کا الزام لگایا گیا ہو۔ اور ایک امن پسند وفاشعار جماعت کی ہتک کی گئی ہو ؛

اسے سادہ کاغذ نہ سمجھو۔ بلکہ قادیانی ٹوڈیت پر بم کا گولہ سمجھو۔ اور اگر نہیں سمجھتے۔ تو اسے غور سے پڑھ لو ؛۔

"حکم زیر سیکشن ۳ (۱) (ھ) پنجاب کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۲ء ؛۔

چونکہ پنجاب گورنمنٹ کو تسلی ہے۔ اور چونکہ یہ باور کرنے کے لئے معقول قرائن موجود ہیں۔ کہ تم مرزا بشیر الدین محمود احمد ساکن قادیان ضلع گورداسپور نے لوگوں کو قادیان بلا رہے ہو۔ اس غرض سے کہ وہ مجلس احرار کے شعبۂ تبلیغ کی اس کانفرنس پر جو

رشی دیانند مغربی ممالک کے اعلیٰ دماغوں پر فتح حاصل کر رہے ہیں

لاہور ۔ ۸ نومبر ۔ آج صبح ۸ بجے گورودت بھون لاہور کے وسیع پنڈال میں لاہور کے آریہ پرشوں نے بھگوان دیانند کا نروان اُتسو مہاتما ہنسراج جی کی صدارت میں بڑے اُتساہ سے منایا ۔ پنڈال میں کارروائی شروع ہونے سے پہلے آریہ استریوں اور پرشوں نے شہر بھر میں سنکیرتن کیا ۔

سنکیرتن

جھنڈے کے پاس کال سے ایک بھاری سنکیرتن شروع ہوا ۔ ایک بھگ آریہ سماج وچھو والی سے شروع ہو کر شاہ عالمی بازار پاپڑ منڈی اور لوہاری دروازہ سے گزرتا ہوا آریہ سماج انارکلی کے مندر کے پاس پہنچا ۔ دوسرا بھاگ ڈی ۔ اے ۔ وی ۔ کالج سے شروع ہو کر کچہری روڈ کی طرف سے آ کر انارکلی آریہ سماج مندر کے پاس پہلے بھاگ سے مل گیا ۔ ہر دو بھاگ مل کر بھجن گاتے ہوئے پنڈال میں جا پہنچے ۔ سنکیرتن میں استری پرشوں نے بڑے اُتساہ سے شامل ہو کر بھگوان دیانند کے پرتی اپنی شردھا اور بھگتی کا پریچے دیا ۔

اُتسو کی صدارت

سنکیرتن کے بعد پنڈال میں پہلے ماتا آلبیکی بھجن منڈلی کے بھجن ہوئے ۔ پھر کماری گوپال دیوی نے ایک منوہر بھجن گا کر جنتا کو آنند کیا ۔

پروفیسر شیو دیال جی ایم ۔ اے نے اُتسو کی صدارت کے لئے مہاتما ہنسراج جی کا نام پیش کیا ۔

ڈاکٹر ستیہ پال جی

مہاتما جی نے سب سے پہلے ڈاکٹر ستیہ پال جی کو تقریر کرنے کا آدیش دیا ۔ ڈاکٹر جی نے ذیل کی تقریر کی :-

"ہم ہر سال مہاراج دیانند کا نروان اُتسو مناتے ہیں ۔ مہاراج جیسے مہاپرش ہی ہیں جو اس دُنیا کو رہنے کے قابل بناتے ہیں ۔ جس پہلو سے دیکھو مہاراج ایک مکمل انسان تھے ۔ ان کا جیون ہر ایک پہلو سے قابلِ تقلید ہے ۔ لیکن ہمیں یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ مہاراج سارے دُنیا کے دُکھ دور کرنا چاہتے تھے ۔ وہ جہاں روحانی ... جانتے تھے کہ آدھار کرنا چاہئے تھے ۔ سوراج ... میں بھی وہی پہلے مہاپرش تھے ۔ جنہوں نے آج سے ۵۰ سال پہلے ہمیں سوراجیہ کا اُپدیش دیا ۔ انہوں نے سمجھا کہ پرچار کیا کہ منش کی زندگی صرف روٹی کمانے کے لئے ہی نہیں بلکہ اپنے اصلی معراج پر پہنچنے کے لئے ہے ۔ مہاراج نے ہمیں پرگتی کے دشمنوں سے اُوپر اُٹھ کر ... تک اُنتی کا سندیش دیا ۔ اور پرمیشور کے

جیوں سے سنسرگ کرنے کی ضرورت جتلائی ۔ وہ خود ایسے مستقل مزاج تھے کہ کسی دُنیوی طاقت کے آگے نہ جھکتے تھے ۔ آریہ سماج نے ہندو جاتی پر بہت سے احسان کئے ہیں ۔ اب ہر آریہ سماج کو خصوصی طور پر جنتا کو امنگ بھرپور جہیا کرنا چاہیئے ۔ وید بھگوان پر ماننا کو "منتر" بتاتا ہے ۔ "منتر" کی موجودگی میں کسی کا بھلے

شریمتی سبیتا دیوی جی

شریمتی سبیتا دیوی جی کی تقریر ہوئی ۔ دیوی جی نے فرمایا کہ رشی دیانند بھارت ورش کے بھاگیہ کے نرمانک تھے ۔ گویا کئی سدھارکوں نے بھی بھارت ورش کا سدھار کیا ۔ لیکن رشی دیانند نے بھارت کی ڈوبتی نیّا کو بھگوان کرشن چندر کے

ماسٹر ستیہ بھان جی

... پروگرام میں رشی کی شکشا نظر آ رہی ہے ۔ آج کا اُتسو یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ہم رشی کے سوپن کو پورا کرنے کا یتن کریں تا کہ آریہ سماج دُنیا کا گورو بن سکے ۔

آج کل ہم میں ... nil admiray کلاس بڑھ رہی ہے ۔ ہمیں بزرگوں کا باہمی مقابلہ نہیں کرنا چاہیئے ۔ ہمیں ایک مہاپرش کے کام کی پرشنسا کرنی چاہیئے ۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ سوامی جی کی achievements کیا تھیں ۔ سوامی جی نے نہ صرف بھارت ورش کے مروجہ مذاہب کی خرابیوں کو بتلایا ۔ اور اسلام کی تلوار کی طاقت اور مغربی تہذیب کی چمک دمک کے خلاف آواز اُٹھائی ۔ آپ نے ہمیں (Self-realization) اور (All-round progress) کا سندیش دیا ۔ آپ نے کرم اور گیان کو (combine) کیا ۔ سوامی جی میں یہ خاص خوبی تھی ۔ کہ وہ ... (Sectarian) نہ تھے ۔ وہ خالص سچائی کا پرچار کرنا چاہتے تھے ۔ وہ پریم اور سچائی کے اوتار تھے ۔ وہ وقت بہت جلد آ رہا ہے ۔ جب سوامی جی کی مہانتا کو سروتر تسلیم کیا جائے گا ۔

پروفیسر دیوانچند جی شرما ایم ۔ اے

گو دُنیا رشی دیانند کی مہانتا کو تسلیم کرتی ہے ۔ لیکن تعلیم یافتہ طبقہ کی طرف سے یہ آواز بھی سنائی دیتی ہے کہ اب رشی دیانند کے مشن کی ضرورت نہیں رہی ۔ مگر دُنیا کے حالات بتلاتے ہیں ۔ کہ ہم اس وقت ایک جوالا مکھی پہاڑ پر مقیم ہیں ۔ آج کل اقتصادی اور سیاسی مشکلات ... مغربی تہذیب نے گرہست آشرم کو عیش کا کھیل بنا دیا ہے ۔ دھرم کی جگہ مادہ پرستی لے رہی ہے ۔ بھارت ورش کو آج تک آرین تہذیب نے ہی بچایا ہے ۔ رشی دیانند نے اسی تہذیب کا سندیش دیا ۔ اب آریہ سماج کو اپنے ان اصولوں کا پرچار کرنا چاہئے ۔ جو کہ بھراترو بھاؤ پریم اور شانتی پر مبنی ہیں ۔

پروفیسر صاحب کے بھاشن کے بعد مہاشہ ... سنگھ آزاد نے اپنی پنجابی نظم سنائی ۔ ... پنڈت ... جی کی نظم

صدارتی تقریر

کے بعد مہاتما ہنسراج جی نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا ۔ کہ جس طرح دیوالی کے موقع پر چراغ میں تیل اور بتی ... ہو کر سب کو روشنی پہنچاتے ہیں ۔ اسی طرح رشی دیانند نے ... سے نکل کر پرلوک ... کیا ۔ وہ صرف اپنی مرتیو سے ساری دُنیا کو ... نہ تھے ۔ بلکہ ... صرف دیش بھگت ہی نہ تھے ۔ بلکہ وہ World - Teacher بھی تھے ۔ وہ دیا

اظہارِ حقیقت!

ذیل کی نظم شری منوہر لال جی شہید بی ۔ اے ۔ لاہور نے رشی دیانند کے نروان اُتسو پر پڑھ کر سُنائی ہے ۔

تھے غفلت میں سرشار ہندوستانی ۔۔۔ بزرگوں کی عظمت کو سمجھے کہانی
بھلا بیٹھے وید مقدس کی بانی ۔۔۔ بڑھا بیٹھے جھگڑوں میں دردِ نہانی
تھی پھوٹ میں پریم کی راجدھانی

ادھر غیر مذہبوں کی پُر درد آہیں ۔۔۔ اُدھر تھیں اچھوتوں کی بےبس نگاہیں
یہاں بند ان پر محبت کی باہیں ۔۔۔ وہاں بند اُن پہ ترقی کی راہیں
خوشی ایک کی بھی نہ دُنیا میں چاہیں

نہ آپس میں باقی رہی کچھ محبت ۔۔۔ بڑھی باہمی کشمکش اور کدورت
ترقی پہ تھی بھائی بھائی میں نفرت ۔۔۔ دِلوں پہ مسلّط ہوئی تھی جہالت
لُٹا بیٹھے ہاتھوں سے گنجِ مسرت

اگر جہ رشی نے جگایا نہ ہوتا ۔۔۔ جہالت کا پردہ ہٹایا نہ ہوتا
ہمیں آریہ پھر سے بنایا نہ ہوتا ۔۔۔ عَلم اوم کا پھر پھرایا نہ ہوتا
تو اپنا نشاں ہم نے پایا نہ ہوتا

دیانند سب کو جگا دینے والا ۔۔۔ دیانند بگڑی بنا دینے والا
دیانند جھگڑے مٹا دینے والا ۔۔۔ دیانند آنند کا دینے والا
تھا مکتی کا مارگ بتا دینے والا

... دیو اُوسار غرق ہونے سے بچا لیا ۔ انہوں نے اس دیش کو آتم وشواس اور سداچار کی تعلیم دی ۔ وہ آزادی کے پُرجوش ... تھے ۔ آج تو ... اور جرمنی والے بھی رشی دیانند کا انوکرن کر رہے ہیں ۔ بھارت ورش میں کانگرس نے جلتا ... کا پرچار کیا ہے ۔ اس پر رشی دیانند کی ... نظام ... کے ...

کا بھگت ؟ ایشور بھگت ہمیشہ ہی ایسے ہوتے ہیں ۔ رشی دیانند اور مہاتما ... ہر دو ترسیتا کی مورتیاں ہیں ۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ اس پوتر اُتسو پر پرن کریں ۔ کہ ہم ایسے ہی بنیں گے ۔

ڈاکٹر صاحب کے بھاشن کے بعد مہاشہ ... لال جی شہید بی ۔ اے ۔ نے نظم ... کی ...

سنسار میں اب بھگوان دیانند کا یگ آ رہا ہے

(آچاریہ رام دیو جی کا نروان اُتسو پر بھاشن)

کل وار ۱۶ نومبر کو گوروکل بھون لاہور میں بھگوان دیانند کے نروان اُتسو کے موقع پر شری آچاریہ رام دیو جی گورنر کنیا گوروکل ڈیرہ دون نے ذیل کا سارگربھت بھاشن دیا :- (ایڈیٹر)

پردھان جی، دیویو اور بھدر پرشوا! ایک ودوان پرش کا کتھن ہے کہ اگر ہم نے یہ پتہ لگانا ہو۔ کہ آج کل سنسار میں کس قسم کی لہریں چل رہی ہیں تو ہم کو اس سمے کے پرچلت Slogans (نعروں) کو دیکھنا چاہئے۔ آج سے پانچ سال پہلے بھارت ورش میں چاروں طرف "مہاتما گاندھی کی جے" کا نعرہ سنائی دیتا تھا۔ یہاں تک کہ بعض یونیورسٹیوں کی کانووکیشنوں کے موقع پر بھی یہی نعرہ گونجایا جاتا تھا۔ اس سمے یہی پرتیت ہوتا تھا۔ کہ بھارت ورش میں اس وقت گاندھی یگ ہے۔ سنسار میں کبھی کبھی نہ کبھی مہاپرش کا یگ آجاتا ہے جب ہم سنسار کے اوپر ایک درشٹی ڈالتے ہیں۔ تو ہمیں پتہ لگتا ہے کہ اس وقت بھگوان دیانند جیسے مہان پرش کا یگ ہے۔ نہ صرف بھارت ورش کے اندر بلکہ اس سے باہر بھی دھرم کھیتر میں ذیل کے تین Slogans سنائی دے رہے ہیں۔ میں اپنی طرف سے کوئی لیکچر نہیں کروں گا۔ بلکہ محض ٹھوس واقعات آپ کی سیوا میں پیش کروں گا۔

تین پرچلت نعرے پہلا نعرہ سنسار میں اس وقت یہ لگ رہا ہے۔ کہ ہمیں پھر ویدوں کی طرف چلنا چاہئے۔ دوسرا نعرہ یہ لگ رہا ہے۔ کہ ہمیں سنسار میں پُن شانتی استھاپن کرنے کے لئے سچی ورن و آشرم ویوستھا کو استھاپن کرنا چاہئے۔ تیسرا نعرہ یہ ہے۔ کہ انسانی دماغ اور انسانی سوسائٹی کی بقا اور تسکین کے لئے ہمیں پُنر جنم کے عقیدہ کی شرن لینی چاہئے۔

اب میں وستار سے یہ ثابت کرتا ہوں۔ کہ یہ نعرے کس طرح سنسار میں لگائے جا رہے ہیں؟

Back to the Vedas - اس وقت سنسار میں پہلا نعرہ یہ لگایا جا رہا ہے۔ کہ ہمیں دوبارہ ویدوں کی شرن لینی چاہئے۔ کبھی سمے تھا۔ کہ بھارت ورش میں عیسائی دھرم کا اس قدر زور شور سے پرچار ہو رہا تھا کہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ سارا بھارت ورش عیسائی دھرم گرہن کر لیں گے۔ بھارت ورش میں عیسائیت کے پرچارک سب سے زیادہ جو تعداد انتائی برہمو سماج سے لی جاتی تھی۔ لیکن اب یہ حالت ہے۔ کہ برہمو سماج کے ایک پرسدھ نیتا شری جے رام جو کہ دیال سنگھ کالج لاہور کے پرنسپل رہ چکے ہیں۔ اپنی ایک تصنیف میں لکھتے ہیں۔ کہ عیسائی دھرم بھارت ورش کا دھرم نہیں بن سکتا۔ اگر بھارت ورش نے بچنا ہے تو اسے بھی گاندھی "Back to the Vedas" نعرہ کے ساتھ لگانی چاہئے۔

دیکھو۔ یوروپ کے اندر جرمنی کا ایک ودوان جس کا نام مسٹر پال ڈائسن ہے۔ وہ پہلے اُپنشدوں کی فلاسفی کا بڑا بھاری مداح تھا۔ لیکن جب اس نے ستیارتھ پرکاش کا مطالعہ کیا۔ تو وہ اپنی ایک تصنیف میں یہ لکھنے پر مجبور ہو گیا۔ کہ ویدوں کے سوا دھیلے نے میرے آتما کو شانت کر دیا ہے +

امریکہ کے مشہور لیکھک مسٹر ایمرسن جو پہلے شریمد بھگوت گیتا کی پرشنسا کیا کرتے تھے۔ اب وہ بھی ویدوں کی پرشنسا کرتے نہیں تھکتے۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ سنسار میں کوئی ایسا مذہبی جذبہ پایا نہیں جاتا۔ جو کہ ویدوں کے اندر موجود نہیں ہے۔ جرمنی کے ایک اور مشہور فلاسفر نے جن کا نام نامی مسٹر وینٹل ہے۔ اپنی پُستک میں ایشیائی سنسکرتی کی بڑی بھاری پرشنسا کی ہے۔

پچھلے دنوں اٹلی کے ایک مشہور پروفیسر جن کا نام مسٹر فارمیکی ہے بھارت ورش میں آئے۔ جب وہ شری یت ٹیگور کی وشو بھارتی میں سے تو ہمیں نے گوروکل کے پنڈتوں سے مشورہ کر کے ان کو گوروکل آنے کا نمنترن دیا۔ گو وہ گوروکل تو نہ آ سکے۔ لیکن وشو بھارتی میں ہی لیکچر دیتے ہوئے انہوں نے فرمایا۔ کہ اتھروید کی ایک سوکت میں بڑی اونچی شکشا پائی جاتی ہے۔ اور موجودہ سائنس کی (Discoveries) ایجادیں بیج روپ میں وید کے اندر پائی جاتی ہیں مغربی فلاسفر یک زبان ہو کر پکار رہے ہیں۔ کہ یونانیوں نے جس سچائی کا پرکاش کیا۔ وہ وید میں پائی جاتی ہیں +

پچھلی دفعہ شری یت سرکار نے گوروکل کانگڑی کی کانووکیشن کے موقع پر اپنا ایڈریس دیا۔ ان کا وہ ایڈریس اٹلی میں بھی جا کر پہنچا۔ اس ایڈریس کو پڑھ کر سینیئر مسولینی نے آپ کو حکومت ہند کی وساطت سے اٹلی میں لیکچر سیریز دینے کی دعوت دی۔ اٹلی جانے سے پہلے انہوں نے مجھے بلا بھیجا۔ اور میرے ساتھ اس بارہ میں ذکر کیا۔ اٹلی میں جا کر ان کے لیکچر جیسا کہ جو پرشنسا ہوئی ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ سمپورن سنسار اب ویدوں کی شرن لے رہا ہے۔

پادری علبرٹ صاحب نے جو کہ عیسائیوں کے مشنری ہیں کالج کے پرنسپل ہیں۔ اپنے ایک لیکچر میں لکھا ہے۔ کہ لوگ آج کل گرجا گھروں میں بہت کم تعداد میں جاتے ہیں کیونکہ وہاں تجربے کرتے ہیں ... چھوڑ دئے ہیں۔ اب گرجا گھروں میں جتنا شب ہی اگر ترشٹ ہو کر آسکتی ہے۔ کہ ان میں اپنش اُپنشد کا اُپدیش کیا جائے۔ جب پرنسپل جھوویہ مجھے ملے۔ تو میں نے ان کو کہا کہ آپ نے تو ویدوں کی مہانتا کے آگے سر خم کر دیا ہے۔ گو پہلے انہوں نے پس و پیش کی۔ لیکن جب میں نے ان کو بتلایا۔ کہ جس اپنش اُپنشد کو آپ نے گرجا گھروں میں اُپدیش کئے جانے کے لئے پیش کیا ہے۔ وہ یجروید کا ایک حصّہ ہے۔ تو انہوں نے بھی معذرت کی۔ اور اپنی غلطی تسلیم کر لی۔ حکومت ترکی نے اب ویدوں کا ترکی زبان میں ترجمہ کئے جانے کا اعلان کیا ہے۔ جرمنی کے ڈکٹیٹر ہر ہٹلر نے اب یہ قانون پاس کر دیا ہے۔ کہ جملہ جرمن یونیورسٹیوں میں سنسکرت بطور لازمی زبان پڑھائی جانی چاہئے۔ قصہ مختصر سارا سمبھیہ سنسار اس وقت ویدوں کی شرن میں آ رہا ہے۔ اور زبانِ حال سے ویدوں کی مہانتا کا قائل ہو رہا ہے ॥

ورن و آشرم ویوستھا کی پھر استھاپنا سنسار میں دوسرا نعرہ یہ لگایا جا رہا ہے۔ کہ شانتی کی استھاپنا کے لئے ویدک ورن و آشرم کو دوبارہ استھاپن کرنا چاہئے۔ سر رادھا کرشن نے جو کہ فلاسفی کے ایک مانے ہوئے پرسدھ پروفیسر ہیں۔ حکمت کنٹھ سے اس کی پرشنسا کی ہے۔ جرمنی کا مشہور فلاسفر نٹشے لکھتا ہے۔ کہ منو بھگوان نے جس ورن و آشرم ویوستھا کا پرتی پادن کیا ہے۔ پھر بھی سر شٹی کرم بھی اُسی کا انومودن کر رہی ہے۔ جملہ انسانی سوسائٹی ایک Pyramid کے روپ میں ہے۔ جس کی شکھر پر گنتی کے چند اِنے گنے مہان پرش ہی ہو سکتے ہیں۔ جو کہ براہمن کہلانے کے ادھیکاری ہیں .... (Pyramid) کا باقی حصّہ اس سارے Whole کا انگ ہے۔ پشچمی سبھیتا کا آدھار صرف Competition (مقابلہ) پر ہے۔ لیکن منشیہ سماج اس کی بجائے Cooperation (سہیوگ) پر بنا ہے ॥

پُنر جنم کا سدھانت تیسرا نعرہ جو اس وقت سارا سمبھیہ سنسار لگا رہا ہے۔ وہ پُنر جنم کے عقیدہ کا ہے۔ بلجیم دیش کا مشہور فلاسفر میٹرلنک جس نے نوبل پرائز پراپت کیا تھا۔ اپنی ایک تصنیف میں لکھتا ہے کہ دنیا کا مسئلہ سدھانت پُنر جنم ہے۔ پرانے یونانی اور رومن بھی اسی عقیدہ کے قائل تھے۔

یہ تو ہوا حکماء اور فلاسفروں کا خیال۔ امریکہ کے مشہور صناع مسٹر فورڈ اپنے جیون چرتر میں پُنر جنم کی تائید کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔ کہ "میں نے آج تک جس قدر صنعت کے میدان میں کام کیا ہے۔ اُسے دیکھ کر کبھی کبھی میرا من وچلت ہو جاتا تھا جب سے میں نے اس عقیدہ کو گرہن کیا ہے۔ کر کیا ہوا۔ کہ اگر آج مجھے جگت میں اشانتی ہے۔ جب میں وچار کرتا ہوں۔ کہ اگلے جنم میں میں پھر دوبارہ اس صنعت کو فروغ دوں گا۔ تو میرے آتما کو شانتی حاصل ہوتی ہے"+

ہم لوگ رشی دیانند کا دن کیا منا رہے ہیں تمام دنیا کے فلاسفر یہ سو بچار کر رہے ہیں۔ کہ اس وقت دنیا میں دیانند کا یگ ہے۔ جب بھارت ورش میں رشی نے کام شروع کیا۔ تو اس وقت آپ نے سب سے پہلے بنارس کے پنڈتوں کو پراست کیا۔ ادھر بھارت ورش میں پرچار میں سچائیاں پراپت کی۔ اب یوروپ کے فلاسفروں کے دماغ پر یہی سچائیاں اپنا اثر ڈال رہی ہیں۔ اس اُتسو کو منانے کے لئے اب یہ تیوہار ہمارے ہاتھوں سے نکل کر یوروپ کے مشہور فلاسفروں کے ہاتھوں میں جا رہا ہے۔ اور ان کا ماننا ہے رشی دیانند کی سارو بھوم سچائیوں کو انہوں نے گرہن کیا ہے۔ گویا دوسرے الفاظ میں اس وقت رشی دیانند کا یگ آ رہا ہے +

"یونیورسٹی دیانند کی جے"

بیرونی ... بھارت ورش کا حال۔ اب اس سے باہر

دھرم پالن کے سمبندھ میں چند آوشیک باتیں

(آچاریہ دیو شرما جی کا منوہر اپدیش)

لاہور - ۱۱ نومبر ۱۹۳۳ء - شری پنڈت دیو شرما جی سابق آچاریہ گورو کل کانگڑی نے آریہ سماج وچھو والی لاہور کے سپتاہک ست سنگ میں پرارتھنا کے بعد ذیل کا اپدیش دیا :-

بہنو اور بھائیو! مجھے کچھ بولنے کی بجائے سننے کی اپیکھشا رہتی ہے - سننے کی اپیکھشا بھی اس لئے رہتی ہے - کہ اس سے مجھے وچار کرنے اور منن کرنے کی اچھیا پیدا ہوتی ہے - میں عام طور پر بنا پریوجن نہیں بولا کرتا - دن بدن اب یہی اچھیا رہتی ہے - کہ صرف اتنا ہی بولوں - جسے میں جنتا کے لئے لابھدایک سمجھتا ہوں - یہ میرا انوبھو ہے - کہ ویاکھیان دینے کی پرنالی مجھے اب لابھدایک پرتیت نہیں ہوتی - آریہ سماج لاہور کے اُوسر پر میں اسی بھاؤ سے شامل ہوں گا۔

تین آوشیک باتیں

ایک منشیہ جب دھرم کی طرف چلنا چاہتا ہے - تو میرے خیال میں اُس کے لئے تین باتیں آوشیک ہیں - ایک تو ایشور بھگتی - دوسرے آتم نریکھشن - اور تیسرے سوادھیائے۔

ایشور بھگتی

منشیہ بناوٹ خود زبل ہے - اس لئے اس کا کلیان اسی میں ہے - کہ وہ ایشور کا بھجن کرے - کیونکہ ایشور کے سمرن کے بنا منشیہ میں درڑھتا نہیں ہو سکتی - اور نہ وہ دھرم کے مارگ پر اردڑھ ہو سکتا ہے - اگر آپ سندھیا نیم پوروک کرتے جائیں - تو لابھ آوشیک ہوگا - آپ ایشور بھجن دو پریوجنوں سے کریں - ایک تو اس سے منشیہ کا ابھیمان دور ہوتا ہے - دوسرے اس سے آتما میں بل پراپت ہوتا ہے - جس طرح سے ایک بات بار بار کرنے سے وہ سوبھاؤ میں داخل ہو جاتی ہے - اسی طرح سندھیا اگر نیم پوروک کی جائے - تو وہ ایک قسم کا سنسکار بن جاتی ہے - جو ایشور بھگتوں کا یہ انوبھو ہے - کہ جب وہ ایشور بھجن میں لگتے ہیں تو پھر وہ ایک سادھارن نیم بن جاتا ہے - اور آتما کے سنسکاری ہونے سے وہ اسے چھوڑ نہیں سکتے۔

جیسے روزانہ اشنان کرنے سے وہ نیم بن جاتا ہے - اور اگر کبھی اشنان نہ کیا جائے - تو اُس دن آلسیہ اور پرماد کا زور رہتا ہے - ایسے ہی روزانہ دو کال سندھیا کرنے سے وہ ایک نیم بن جاتی ہے - اور جب تک کر لی نہ جائے تب تک آنند نہیں آتا - میرے گورو پنڈت دولت رام سے جب ایک ابھیاسی جن ملنے گئے - تو انہوں نے اُن کو یہی اُپدیش کیا - کہ اگر آپ میری ہدایت کے مطابق ۶ ماہ ابھیاس کریں - تو پھر آپ کو سوئیم ایشور کا درشن ہو جائے گا - اور سپھلتا پراپت ہوگی - اور آپ کی ایسی حالت ہو جائے گی - کہ آپ اسے چھوڑ نہ سکیں گے وہ سنسکار بن جائے گی - اور اس سے آپ کو آنترک بل پراپت ہوگا - دوسرے شبدوں میں ایشور بھجن کو چھوڑ نہیں سکیں گے - اور وہ آپ کے لئے غذا بن جائے گی جب مہاتما گاندھی نے لاہور کانگریس میں شامل ہو کر اپنا پرستاؤ پیش کیا - تو کئی سجنوں نے اس پرستاؤ کے سمبندھ میں اپنی ترامیم پیش کیں جب ڈاکٹر محمد عالم اپنی ترمیم پیش کر رہے تھے - تو مہاتما گاندھی اُس وقت پنڈال میں موجود نہ تھے - ڈاکٹر صاحب نے فرمایا - کہ میری ترمیم کا کیا لابھ؟ جب پرستاؤ پیش کرنے والے مہاتما سوئیم پنڈال میں موجود نہیں ہیں - جب مہاتما جی دوبارہ پنڈال میں آئے - تو اُنہوں نے اُتر دیتے ہوئے کہا - کہ میں ایشور بھجن کے بنا اُسی طرح نہیں رہ سکتا - جس طرح منشیہ بھوجن کے بنا نہیں رہ سکتا - میں اس لئے پنڈال سے اُٹھ کر گیا تھا - کیونکہ میں نے پرارتھنا کرنی تھی۔

آتم نریکھشن

دوسری چیز آتم نریکھشن ہے جس طرح ایک بنیکر اپنے حساب کتاب کی پڑتال کرتا ہے - اسی طرح ہر ایک پُرش کو ایشور بھجن کے ساتھ ہی آتم نریکھشن کرنا چاہئے - ہماری آتمک اُنتی کے لئے یہ اتی آوشیک ہے - کہ ہم اپنے اندر کو ٹٹولیں - اور اپنی تُرٹیوں کی پڑتال کریں - تاکہ ہم اُن کو دور کرنے کے لئے یتن وان ہو سکیں - نشچے رکھو - یہ بھی سندھیا کا ایک آوشیک انگ ہے۔

سوادھیائے

تیسری ضروری بات سوادھیائے ہے - اس سے ایشور بھجن میں سہائتا ملتی ہے - اس کے لئے سمے نکالنا اتی آوشیک ہے - ایشور بھگتی سے جو آنند حاصل ہوتا ہے اس کی شان سوادھیائے سے دوبالا ہو جاتی ہے - سوادھیائے سے رشی منیوں کے تجربات اور انوبھو کا گیان ہوتا ہے - ایشور بھگتوں کی بانیوں اور دوآکیوں کو پڑھ کر آتما میں اُتساہ پیدا ہوتا ہے اس کے لئے سمے نکالنا اتی آوشیک ہے - اس کو جاری رکھنے سے جہاں ایشور بھگتی کا آنند پراپت ہوتا ہے وہاں اس سے آتم نریکھشن میں بھی سہائتا ملتی ہے

ذات پات کا بھوت

آخری بات جس پر میں زور دینا چاہتا ہوں - وہ ورتمان ذات پات کا نہ ماننا ہے - اس کو نہ ماننا ہم سب بھائیوں کی آتما سے اپنی آتما کو ملا دیتے ہیں - اور سب جگہ ایکتا کا انوبھو کرتے ہیں - ہمارے جھگڑوں بگاڑوں کا مول کارن یہ ہے - کہ ذات پات کی وجہ سے ہم میں ہمدردی کی کمی ہے - یہیں یہ انوبھو ہی نہیں ہو سکتا - کہ سارا دیش اور جاتی ایک ہے - ذات پات سے ایکتا نہیں رہتی - اچھوت ادھار کا اندولن بھی اس خرابی کے خلاف ایک پر دوشٹ ہے - جب ایک منشی کو دیکھ کر ایک اونچی ذات والا اچھوت چھات کے بھاؤ کا شکار ہوتا ہے - تو اس سے سماجک اُنتی میں بادھا پڑتی ہے - اس دیش میں یہ بڑی بھاری رُکاوٹ ہے - اس لئے ہمیں یتن کر کے اسے اُڑا دینا چاہئے - سوئیم آریہ سماج کے اندر اس ذات پات کے ماننے سے خرابیاں آ رہی ہیں - پچھلے دنوں گورو کل کے ایک سناتک کا وواہ ہونے والا تھا - اور اگر وہ وواہ ہو جاتا - تو اس کا پرینام اچھا نکلتا - لیکن اس ذات پات کے ڈھکوسلہ کی وجہ سے وواہ رک گیا - مجھے ایک اور پرتشٹت آریہ پُرش کا پتہ ہے - جس کی کنیا آریہ سماج کے واتاورن میں سوشکشت ہوئی - لیکن چونکہ ذات پات کے بھوت کا شکار ہو کر اُس کے ماتا پتا نے اُس کا وواہ ایک غیر آریہ سماجی گھرانہ میں کر دیا - اس لئے اس کے وواہ کا پرینام بڑا دُکھدائی نکلا - اُس کنیا کے سب پرانے سنسکار لُپت ہو گئے - یاد رکھو - ہمارا یہ دیش تب تک سوادھین نہ ہوگا - جب تک ہم اس ذات پات کے بھوت اور تنگ فرقہ پرستی کو خیرباد نہیں کہیں گے - اور دستار پرانی مالا کو متر کی درشٹی سے نہ دیکھیں گے - میں نے چودہ برس تک گورو کل میں جیون ویتیت کیا - سو وہاں کبھی ذات پات کا خیال نہ آیا - لیکن جب گورو کل سے کامیاب ہو کر باہر نکلا - تب لوگوں سے وارتالاپ کے سمے پتہ چلا - کہ ذات پات بھی کچھ ہوتی ہے - میرے لئے یہ سارا انوبھو انوکھا تھا۔

شدھ کھدر کا پہناؤ

خاتمہ پر میں دھرم کے جس انگ کی طرف آپ کا دھیان آکرشن کرنا چاہتا ہوں - وہ ہاتھ سے کتے ہوئے اور ہاتھ سے بنے ہوئے کھدر کا پہنانا ہے - اس کو بھی دھرم کا ایک انگ سمجھ کر ہمیں پالن کرنا چاہئے - کیونکہ یہ اس یگ کا دھرم ہے - جیسے ہماری درشٹی میں یگیوپویت پہننا دھرم ہے - ویسے ہی ہماری راشٹریتا کے بھاؤ سے شدھ کھدر کو اپنانا بھی دھرم ہے - سنسار کے جھنڈے محض ایک کپڑا ہوتے ہیں - سینکڑوں جانیں اُن کی رکھشا کے لئے ہر ایک قربانی کرنے کے لئے تیار رہتی ہیں - سو ایسے ہی ہمیں اس دیش کے دلتوں اور دکھیوں کی رکھشا کی خاطر کھدر کو دھرم کا ایک انگ سمجھنا چاہئے - مہاتما گاندھی کی مہانتا کا رہسیہ اس بات میں ہے - کہ وہ سب پرانیوں کی آتما سے اپنی آتما کو ملاتے ہیں - جب اُڑیسہ میں وہ بھرمن کر رہے تھے - اور وہاں اُنہوں نے ننگے دکھیوں کو دیکھا - تو انہیں خیال آیا - کہ مجھے دریدر نارائن کی سیوا کا برت دھارن کرنا چاہئے - جیسے ایک آریہ کے لئے مانس کا نہ کھانا دھرم میں شامل ہے - ویسے ہی کھدر کا پہننا بھی دھرم کا انگ ہونا چاہئے - گورو نانک دیو جی کے جیون کا ایک واقعہ ہے - کہ اُن کی سیوا میں ایک امیر بھی بھوجن لے کر آیا - اور ایک غریب بھی - گورو مہاراج نے غریب کا بھوجن سویکار کر لیا - اور امیر کا بھوجن اس لئے انگیکار نہ کیا - کہ وہ غریبوں کے خون سے تیار شُدہ تھا۔

ہم کھدر کا استعمال کر کے سرمایہ پرستی کے خلاف پروٹسٹ کرتے ہیں - ودیشی کپڑا ہزاروں مزدوروں کی روزگار کا خون کر کے تیار ہوتا ہے - وہ خون سے لت پت ہے - ملوں کے کپڑے میں بھی مزدوروں کے خون کے کچھ قطرے ہیں - اس لئے ہم بھارت واسیوں کے لئے شدھ کھدر کا استعمال کرنا یہ دھرم کا ایک انگ ہے - آپ ویدک دھرم کی درشٹی سے بھی دیکھیں - تو دیویوں کے ہاتھ سے بنے ہوئے کھدر سے یگیہ اور آشیرواد ملتی ہے - آج کل یگیوپویت بھی ودیشی سے بن کر آتے ہیں - اس لئے اُن میں سے دھرم نکل رہا ہے - جب گورو اپنے شِشیہ کو اپنے ہاتھ سے تیار کردہ یگیوپویت پہنا کر آشیرواد دیتا تھا - تو وہ اس کے دھرم کی رکھشا کرتا تھا - کیونکہ وہ یگیوپویت پریم سے تیار کیا ہوا ہوتا تھا - اور جو پریم سے تیار کی ہوئی چیز استعمال کی جائے - اُس سے عمر بڑھتی ہے - آپ منو بھگوان کے ارشاد کو دیکھئے - وہ بھی جہاں بلینڈروں کے استعمال کو ایک مہا پاتک بیان فرماتے ہیں - جو کہ ایک بلینڈر ہے - لیکن مشینریاں مہا پاتک ہیں - یاد رکھو - مشینری ازم کی غلامی ایک بڑا پاپ ہے - آؤ آج سے ہم برت دھارن کریں - کہ آئندہ ہم اس مہا پاتک سے بچیں گے۔

شردھا نند دل

اجمیر میں اردھ شتابدی کے موقع پر شردھا نند دل کی ستھاپنا کی گئی تھی - کچھ سمے سے میں اس دل کا سدسیہ بن گیا ہوا ہوں - یہ دل قائم ہی اس اُدیش سے ہوا تھا - کہ جو باتیں میں نے آپ کے سامنے بیان کی ہیں - اُن کو عملی جامہ پہنائے۔

میں آپ سے یہ نہیں کہتا - کہ آپ شردھا نند دل کے سدسیہ بنیں - اگر آپ کو میری مندرجہ بالا بنلائی ہوئی باتوں سے ہمدردی ہوگی - تو آپ سوئیم ہی اس دل کی ستھاپنا کے جنتو کو سمجھ جائیں گے - پھر آپ کی مرضی ہے - کہ آپ اس دل کے سدسیہ بنیں یا نہ بنیں۔

(ادم شم)

سبھا کی اردھ شتابدی اور ہمارا فرض

(از شری ڈاکٹر لال چند جی انبالہ چھاؤنی)

کوشلیا جیسے پتا ماتا کو دیکھنا چاہتا ہے جہاں ستیہ کا راجیہ ہو۔ آتما کا ابھاس ہو۔ فرض کی کرنوں کا پرکاش ہو۔ بھے نہ ہو۔ آشنکا نہ ہو۔ مطلب یہ کہ وہ ویدک یگ لانا چاہتا ہے۔ اس ویدک یگ کے لانے کے لئے وید کے گیان کی اور وید کے پرچار کی بہت ضرورت ہے۔ اس کے بغیر نہ بھارت سکھ اور شانتی حاصل کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی سنسار کا کوئی حصہ۔ وید پرچار کا کام اتنا

ضروری ہے۔ کہ اس کے بغیر ہماری گتی نہیں۔ اس کے لئے ہمیں ہر ایک موقع سے لابھ اٹھانا چاہیے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا وید پرچار کے کاریہ میں ایک بڑا بھاری حصہ ہے۔ اس وقت اس کاریہ کا سمپادن جتنا اس سبھا کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اتنا اور کسی سنستھا دوارہ نہیں۔ اگرچہ کہنے کو تو یہ پنجاب کی سبھا ہے۔ مگر اس کے کاریہ سنسار بھر میں پائے جاتے ہیں۔

اگلے سال اس سبھا کو قائم ہوئے ۵۰ سال ختم ہونگے۔ سبھا نے اگلے سال ارتھات سنہ ۱۹۳۵ء میں اپنی اردھ شتابدی منانے کا نشچے کیا ہے۔ اس کے مہتو کا آریہ جگت پر کیا اثر پڑے گا؟ اس پرچار کرنے کی ضرورت

نہیں۔ آریہ جگت کی زیادہ مہتو پورن سنستھا کی اردھ شتابدی کا پربھاؤ کسی پرکار اس کے مہتو سے کم نہیں ہو سکتا۔ اردھ شتابدی کی کامیابی آریوں کی عملی زندگی کا نمونہ ہوگی۔ اب تک آریہ جگت کے کاریوں کی جیتی جاگتی تصویر ہوگی۔ اس کی کامیابی سے سنسار جان جائے گا۔ کہ آریہ جیتے جاگتے ہیں۔ آریہ سماج جیتی جاگتی سنستھا ہے۔ سنگٹھت ہے۔ مضبوط ہے۔ اور طاقتور ہے۔ آریہ سماج کو چاہیے لوگ ساہبر دائیکتا کہیں دیگر

یہ اس سے بالکل دور ہے۔ اس کا جنم ہی ساہبر دائیکتا کو سروناش کرنے کے لئے ہوا ہے۔ اس کے آدرش گرنتھ وید سارو بھوم ہیں۔ وہ سب سنسار کے ہیں۔ اس کی نظر میں بھارتیہ یورپین۔ عربی۔ ترکی۔ امریکن وغیرہ سب دیش تو اسی ایک سمان ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آریہ سماج کا پرچار بڑھتا جا رہا ہے۔ اس کے سدھانت چمک رہے ہیں۔ اس کے کرم اور ادھیاتم واد پر سنسار موہت ہے۔ آریہ سماج ستیہ کا اپاسک ہے۔ بدھی کا بھگت ہے۔ وہ سارے سنسار کو سکھی دیکھنا چاہتا ہے۔ اس کا سندیش سمپورن سنسار کے لئے ہے۔ اس کا تیرتھ استھان ہر ایک استھان ہے۔ آریوں کا ایشور ہر جگہ موجود ہے۔ وہ سارو بھوم ہے۔ اس کا ہر دیہ ادار ہے۔ یہی کارن ہے کہ آریہ سماج

کی ہر ایک تعریف کرتا ہے۔ ایسی ادار سنستھاؤں کی شرومنی سبھا جس کا آریہ جگت میں سب سے اہم استھان ہے۔ اس کی اردھ شتابدی کی سپھلتا دیش کے لئے سنسار کے لئے منشیہ سماج کے لئے اور خاص کر آریوں اور آریہ سماجوں کے لئے خاص گورو کی وستو نہ ہوگی؟

آریہ سماج نے اب تک دو مہتو پورن شتابدیاں منائی ہیں۔ پہلی شری مدیانند جنم شتابدی اور دوسری شری مدیانند نروان اردھ شتابدی۔ انیک سنستھائیں آریہ سماجیں بھی اپنی اردھ شتابدیاں منا چکی ہیں۔ کنتو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی ایک سنستھا کی سارو بھوم سنستھا کی شتابدی ہے۔ اس لئے اس کا مہتو پہلے کی کسی بھی شتابدی سے کم نہ ہوگا۔

ہمیں اس شتابدی سے بہت سی امیدیں ہیں ہمیں آشا ہے۔ کہ اس موقع پر کوئی کریاتمک ودھان بن سکے گا۔ جو آریہ جگت میں آشا پورن پرگتی پیدا کر دے گا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب آریہ سماجوں کی اپنی سنستھاؤں سے ادھک شکتی شالنی ہے۔ وہ ودھان کر انہیں عملی روپ دے سکتی ہے۔ لیکن شکتی کے مطابق۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ اس موقع پر سبھا کی طاقت کو جیسے ممکن ہو۔ زیادہ سے زیادہ طاقتور بنانے کا یتن کریں۔ ہماری جتنی طاقت ہوگی۔ اتنا ہی زیادہ اتم ودھان بن سکے گا۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ان سب باتوں کو دھیان میں رکھ کر اتنا عرصہ پہلے گھوشنا کر دی ہے۔ اور اسے سپھل بنانے کے لئے ابھی سے اندولن شروع کر دیا ہے۔ ہمیں اس کے کاریہ میں پورے طور پر ہاتھ بٹانا چاہیے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے۔ کہ:-

۱- اس اردھ شتابدی کی کامیابی آریہ سماج کے مہتو اور اس کے گورو کو سنسار ویاپی بنانے کا کارن ہوگی:۔

۲- اس کے ذریعہ ہمیں ایک مہتو پورن کریاتمک ودھان حاصل ہو سکے گا۔ جس سے آریہ سماج کی ترقی ہوگی:۔

۳- اس کے ذریعہ آریہ سماج کے اب تک کئے گئے کاموں پر روشنی ڈالی جائے گی:۔

۴- بہت سے نیر پکش ودوانوں اور نیتاؤں کے وچار ہمارے سامنے آسکیں گے اور وہ سلجھائے جا سکیں گے:۔

۵- آریہ سماج کی ترقی۔ زندگی اور سنگٹھن کا پربھاؤ ونشت ہو سکے گا:۔

اس لئے ہمیں ابھی سے اسے سپھل بنانے کے لئے یتن شیل ہو جانا چاہیے۔ اور ہمیں نشچے کر لینا چاہیے کہ ہم کس طرح سبھا کی امداد کر سکتے ہیں اور اس کے متعلق اپنے اپنے وچار شائع کرا دینے چاہئیں۔

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا ۵۷واں سالانہ جلسہ

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا ۵۷واں سالانہ جلسہ ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۳۴ء سے ۲۵ نومبر سنہ ۱۹۳۴ء تک سماروہ پوروک منایا جائے گا۔ ۲۰-۲۱- اور ۲۲ نومبر کو مختلف سمیلن ہونگے ۲۳ نومبر کو نگر کیرتن ہوگا۔ اور ۲۴ اور ۲۵ نومبر کو خاص جلسہ ہوگا۔ مفصل پروگرام بعد میں دیا جائے گا:۔

۱۶ نومبر سے ۲۳ نومبر تک صبح ساڑھے چھ بجے سے آٹھ بجے تک اور شام کو ساڑھے چار بجے سے چھ بجے تک یگیہ ہوا کرے گا۔ آشا ہے۔ کہ مہوتسو میں سب سجن شریک ہو کر ست سنگ سے لابھ اٹھائیں گے۔

اس اتسو پر شری نارائن سوامی جی۔ سوامی سوتنترانند جی۔ سوامی ویدانند جی آچاریہ رام دیو جی۔ پنڈت چموپتی جی۔ پنڈت دیو شرما جی۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ پنڈت بریہ ورت جی۔ شریمتی چندر وتی جی شاستری اور شریمتی چندر پربھا دیوی جی ودیا النکار آدی مہانو بھاؤں کے اپدیش تتھا و ویاکھیان ہوں گے:۔

(گندھر و سین، اپ منتری آریہ سماج وچھووالی)

دوسرے دیشوں اور بھارت میں ایک بڑا بھاری فرق ہے۔ بھارت پیچھے کی طرف جانا چاہتا ہے۔ اور دوسرے دیش آگے کی طرف۔ بھارت کا سکھ۔ شانتی۔ گورو اور اس کا جیوتی مے سوروپ بھوت میں چھپا ہوا ہے۔ اور دوسرے دیشوں کا بھوشیہ میں۔ وہ اپنے موجودہ اور آنے والے زمانہ کو ترقی سمجھتے ہیں۔ اور ہندوستان بھوت کو۔ بھارت کو بھوت پیارا ہے۔ اور دوسرے دیشوں کو آنے والا زمانہ:۔

جو دیش موجودہ زمانہ میں ترقی یافتہ سمجھے جاتے ہیں۔ اور جو سنسار کی ترقی کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا یتن کر رہے ہیں۔ انہوں نے جو راستہ پکڑا ہے۔ وہ کہاں تک انہیں کامیاب بنائے گا؟ اس کے نتیجہ کا موجودہ حالات سے پتہ لگ سکتا ہے۔ ہر ایک دیش اور ہر ایک جاتی اسی لئے پریتن کر رہی ہے۔ کہ وہ سکھ چین سے زندگی بسر کرے۔ وہ سمجھتی ہے کہ میرا پربھاؤ سنسار پر استھاپت ہو جانے سے مجھے سکھ اور شانتی ہوگی۔ اور اپنی شکتی دوارہ سارے راجیہ میں شانتی استھاپت ہو جائے گی۔

زمانہ حال میں سنسار میں جتنی ترقی نظر آ رہی ہے۔ مثلاً آسمان میں ہم گھوم سکتے ہیں۔ سمندر کی چھاتی چیر سکتے ہیں۔ پہاڑوں کو اڑا سکتے ہیں۔ لیکن ان حیوانی طاقتوں سے شانتی قائم نہیں ہو سکتی۔ شانتی شریر کا دھرم نہیں۔ آتما کا ہے۔ سکھ کہاں ہے؟ چین کہاں ہے؟ مہرشی دیانند کے جیون سے پوچھیں۔ ان کی کرپا گرو دھ اور ادرے پور کی بازاروں کو دھیان میں لاؤ۔ وہ ستیہ کے پجاری تھے۔ وہ سمجھتے تھے۔ انہیں وشواس تھا کہ ستیہ جہاں شکتی ہے۔ اس کے سامنے جڑ جگت کی شکتیاں ہیچ ہیں۔ رام سکھا کو وش دیتے ہیں۔ اور راجہ بھیکشن کو سے دیتے ہیں۔ پالی پرتگیہ پالتے ہیں۔ اور راجہ سگر یو کو سونپ دیتے ہیں۔ دشرتھ کا اپنا راجیہ بہت تھوڑا ہے۔ اجودھیا سے صبح چل کر شام کو ان کی حد سے باہر جایا جا سکتا ہے۔ لیکن وہ مہاراجہ ہیں۔ ان کی طاقت کا راون جیسے بڑے بڑے مہاپاپی راجہ لوہا مانتے ہیں۔ ان کا سنگھاسن اجودھیا کے کلپت راج بھونوں میں پڑ چکے لوگوں کے دلوں میں ہے۔ ان کا راج تلک تیر کمانوں کے پانیوں سے نہیں۔ بلکہ لوگوں کے ہردیوں سے ہوا ہے۔

بھارت کی وبھا نا بھی پیچھے ہی ہیں۔ وہ لوٹ کر پیچھے جانا چاہتا ہے۔ وہ رام لکشمن جیسے بھائی۔ شتروگھن جیسے پتر اور دشرتھ اور

کنیا گوروکل دہرہ دون کا جنم اُتسو

رشی نروان اُتسو - ۶ نومبر کو کنیا گوروکل دہرہ دون نے رشی نروان اُتسو بڑی دھوم دھام سے منایا۔ کارروائی یگیہ کے بعد شروع ہوئی۔ اُتسو کے پردھان کنیا مہاودیالیہ جالندھر کے پردھان لالہ دیوراج جی منتخب ہوئے۔ لالہ جی معہ دو تین برہمچارنیوں کے جالندھر سے اس اُتسو میں سمّلت ہونے کے لئے نمنترت کئے گئے تھے۔ پہلے کنیا مہا ودیالیہ جالندھر اور کنیا گوروکل دہرہ دون کی کنیاؤں کے مدھر اور سُور سہت گیت گائن ہوئے۔ پھر کنیا گوروکل کی سناتکا ویدسوشیلا دیوی اور دمینتی دیوی کے سنسکرت اور ہندی میں بڑے سُندر ویاکھیان ہوئے۔ کئی برہمچارنیوں نے بھنو پُورن منتر پڑھے۔ جو اُن کی یوگیتا اور رشی بھگتی کو پُورن روپ سے دکھا رہے تھے۔ اس کے بعد کماری ساوتری دیوی نے رشی دیانند کی وید وجا شیہ شیلی پر ایک سارگربھت ویاکھیان دیا۔ جو وِدّوتا پُورن اور رُوچک تھا۔ نیز ایک وید منتر کی رشی شیلی پر ویاکھیا کی۔ کماری سوشیلا دیوی نے رشی دیانند کے گرنتھوں میں سے منو وگیان تک سدّھانت نکال کر دکھلائے۔ اور یہ سدّھ کیا۔ کہ رشی دیانند منو وگیان کے ایک بڑے پنڈت تھے۔ کماری دیاوتی نے بڑی سُندر بھاشا میں رشی اُتسو کے مہتو اور رہسیہ کو درشایا۔ دوسری کنیاؤں نے بھی بڑے منوہر ویاکھیان دئے۔ کارروائی ۵ گھنٹے تک لگاتار ہوتی رہی۔ لیکن رشی بھگتی میں لین حاضرین نے یہ نہ جانا۔ کہ کب اور کیسے اتنا لمبا وقت گزر گیا۔ دہرہ دون نگر کی دیویاں جو اُتسو میں سمّلت تھیں۔ کنیاؤں کی ویاکھیان شیلی اور رشی بھگتی پر گدگد ہو رہی تھیں۔ اور ایک ادبھت درشیہ تھا۔ مانو رشی بھگتی کا سروت بہہ رہا ہو۔ سب کے ہردیہ رشی بھگتی کی لہر سے ہلورے لے رہے تھے۔

جنم اُتسو - ۷ نومبر کو کنیا گوروکل دہرہ دون کا جنم اُتسو منایا گیا۔ جس میں سب نے بڑے اُتساہ اور سمارو سے بھاگ لیا۔ پہلے کل منتری نے باہر سے آئے ہوئے آریہ نیتاؤں دیش بھگتوں اور مانیہ مہانو بھاؤں کے سندیش پڑھ کر سنائے۔ جن میں سے چند ایک جو ورنیہ ہیں۔ درج کئے جاتے ہیں:-

شری نارائن سوامی جی :- میں ہردیہ سے چاہتا ہوں۔ کہ کل خوب پھُولے پھلے۔ اور دیش جاتی اور دھرم کے لئے ادھک سے ادھک اُپیوگی سدّھ ہو۔

شری مہاتمہ کرشن جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور :- اس سمیہ پاشچاتیہ سبھیتا کا گھور آکرمن بھارت کی دیویوں پر ہو رہا ہے۔ اور وہ اس آکرمن سے پراست ہو رہی ہیں۔ مجھے ہے کہ پراچین آریہ سبھیتا کا سُندر جیون اس آکرمن سے گر نہ جائے۔ اب اس کی رکھشا کی آوشیکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس کی رکھشا کیول کے دوارہ ہو سکتی ہے۔ تو کنیا گوروکل کی سناتکاؤں کے دوارہ جن پر ودیشی سبھیتا کا کوئی پربھاؤ نہیں۔ میری ہاردِک اِچھا ہے۔ کہ وہ ویدک سبھیتا کا شستر ہاتھ میں لے کر نکلیں۔ اور بھارت کی دیویوں کو نئی لہر میں بہنے سے روکیں۔

شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹہری ریاست:- جن سمان سُوچک شبدوں میں پتر لکھے گئے۔ ان کے لئے میں دھنیہ واد دیتا ہوں۔ اور جس للت اور سُندر بھاشا میں پتر لکھے گئے۔ اس کے لئے ہردیہ سے آپ کو ودھائی دیتا ہوں۔ کنیا گوروکل دہرہ دون پہلی ہی سنستھا تھی۔ جس نے پراچین برہمچریہ پرنالی کے انوسار استریوں میں اُچّ شکشا کے پرچار کرنے کا اُدیوگ کیا۔ پچھلے ۱۲ ورشوں میں اس نے اپنے اُدیش میں بہت سپھلتا پراپت کی ہے۔ اور دیش کا بڑا اُپکار کیا ہے۔ اس کا شریہ بہت کچھ آپ کی ودشی اور تپسوی آچاریا شریمتی ودیاوتی جی سیٹھ کو ہے۔ جنہوں نے اس کل کے لئے اپنا جیون ارپن کر دیا۔ آپ کے پرم وِدّوان اور پرم اُدیوگی مکھیہ ادھشٹاتا شری آچاریہ رام دیو جی اور ان کے پریوار نے بھی کل کی اُنّتی میں وشیش بھاگ لیا ہے۔ میں آشا کرتا ہوں۔ کہ ایسے نیاگ مُورتی وِیکتیوں کی سنرکھشتا میں پل کر اور ایسی آدرش سنستھا میں شکشا پا کر کل کی اننیہ چھاترائیں اپنے سداچار جیون سے اور دیش سیوا سے اس کل کے یش کو بڑھاویں گی۔ اور یہ گوروکل اتروتر بڑھتی کرتا ہوا دیش اور دھرم کی ایسی سیوا کرے گا۔ جیسا اس کے سنستھاپک اور شہید دھرم پرایّن دیش بھگت اور نیاگ مُورتی شری سوامی شردھانند جی کا اُدیش تھا۔ مجھ کو پُورن وشواس ہے۔ کہ آپ کا اُتسو آنند اور سپھلتا پُوروک ہو گا۔

مہاتما گاندھی جی :- میرا آشیرواد تو آپ کی سنستھا کے لئے سدیو ہے۔

راشٹرپتی بابو راجیندر پرشاد جی :- میں کنیا گوروکل کی اُنّتی چاہتا ہوں۔

دیش بھگت شری جمنا لال جی بجاج:- کنیا گوروکل میں آ کر ایک بار ساری باتیں دیکھنے کی اِچھا تو بہت دنوں سے ہے۔ ادھیاتمک سوراجیہ جس کا دھیہ ہے۔ تپ جس کا سادھن ہے۔ اور برہم جس کی پرنالی ہے۔ ایسی سنستھا کی طرف دیش بھی آشا بھری نگاہ سے دیکھتا ہے۔

آپ کی سنستھا کو میں یہی سندیش دے سکتا ہوں۔

شری رام نارائن جی مصر سنٹرل ہندو سکول بنارس :- میں ایشور سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ آپ سب ہر جیون کے پردرشن میں سنسار میں اداہرن بنیں۔ اور آپ کے دوارہ بھارت کا سچا اُدّھار ہو۔

شریمتی لیلاوتی جی منشی بمبئی :- میں اُتسو کی دل سے کامیابی چاہتی ہوں۔

اس کے علاوہ گوروکل کی پرانی سناتکاؤں کے سندیش بھی بڑے پریم پُورن تھے۔ اور کل کے لئے اسیم شردھا کے سُوچک تھے۔ اس کے بعد کل منتری نے دو ایڈریس ایک شری آچاریا ودیاوتی جی سیٹھ پرنسپل کنیا گوروکل دہرہ دون اور دوسرا شری آچاریہ رام دیو جی مکھیہ ادھشٹاتا کنیا گوروکل دہرہ دون کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے پڑھ کر سنائے۔ اور ادھیاپکاؤں نے آچاریا جی اور مکھیہ ادھشٹاتا جی کے گلے میں ہار پہنائے گئے۔ ایڈریسوں میں کنیاؤں کی طرف سے اننیہ بھگتی اور کرتگیتا کا پرکاش کیا گیا تھا۔ کنیاؤں نے آچاریا جی کے ایڈریس میں ایک جگہ پر ظاہر کیا ہے۔

"آپ نے اپنے سہاؤنے سو آسنہ کو یگیہ کی آہوتی بنا دیا۔ آپ بدھی میں پرتی بھا ہو۔ ساہس میں شکتی ہو۔ مانیہ میں پرشٹھا ہو۔ شاسن میں نیتی ہو۔ کل میں مریادا ہو۔ تپ میں بھوتی ہو۔ جب ہمارے کرونا سے بھر دلوں میں آپ کے ارمانوں کا ادّھم اپرتی لمب پڑتا ہے۔ تب ہمارے ہردیہ میں لہریں اُٹھتی ہیں۔ ان لہروں میں ہم آپ کو ایک سادھنا مئی تاپسی کے رُوپ میں پرتیکش پاتی ہیں۔ سدھابندو وت مدھر ماں! آپ کا سنگھاسن پرتیک بالکا کے ہردیہ مندر میں بچھا ہوا ہے۔ اُسی دن آپ نے اپنے سنکلپ سے یگیہ میں پرتھم آہوتی دی تھی۔ جس میں ہمارا منگل مئے جیون آپ کی سادھنا ہے۔ انتھک پریشرم آپ کا انوشٹھان ہے۔ ہماری ادبھت کیرتی آپ کی سدّھی ہے۔ جہاں سنسار کے انیہ ہر سنیتا لوکیتا دھنیتا کے پجاری ہیں۔ وہاں ماں! آپ نے ہم کو ان نیتوں کا رُوپ دے دیا ہے۔ جو شمرتی کے سو ندریہ میں پرکاشت ہو رہے ہیں۔"

دوسرے ایڈریس میں ایک جگہ آیا ہے:-

"پوجنیہ ارچنیہ پتری دیو! آپ اس گوروکل کے پران ہیں۔ اوج ہیں۔ سنو ہیں۔ بل ہیں۔ اُنتی ہیں۔ ابھی تو ارُن پرکاش ہیں۔ پرکاش ہیں۔ وکاس ہیں۔ پتا! جب گوروکل ترنی آرتھک سنکٹ کی جھنجاوات کے بے پرواہ ..... جب پربل جھکوروں میں ہلورے لینے لگتی ہے۔ تب ہمارے مہانو بھاو پتا آپ کی ہی دیر بھجا باہر نکل کر اس کی کرنا دھار بن جاتی ہے۔"

سچ مچ اُن شبدوں میں اُچّ اور نیاگ مُورتی وِیکتیوں کے جیون کے چتر۔ جیون آدرش اور کاریہ کو کھینچ کر رکھ دیا ہے۔

اس کے بعد کماری سناتکا شانتی دیوی نے ایک بھاو پُورن بھاشن کیا۔ جس میں گوروجنوں کی پرتی بھگتی کا ایسی ہردیہ گراہی شیلی میں پرکاش کیا۔ کہ سب چھوٹے بڑے کی آنکھوں میں پریم کے آنسو بہہ نکلے۔ وہاں کوئی ایسی آنکھ نہ تھی۔ جو پریم نم نہ ہو۔

پھر ودیالیہ وبھاگ کی برہمچارنی سنیہ لتا نے اپنی سُندر ویاکھیان دیا۔ اس کے بعد پروفیسر سوشیلا دیوی جی کا دیہیر تھوں نے سٹاف کی طرف سے برہمچارنیوں کے ابھی نندن پتر کا اُتر دیا۔ ان کے سدبھاو کی پرشنسا کی۔ اور کل کے سنچالکوں کے پرتی اپنی بھگتی کا پرکاش کیا۔

اس کے بعد سناتکا آچاریا پنڈتہ سرسوتی دیوی پنڈتہ چندراوتی ایم۔ اے جنہوں نے اس سال استری اُپیوگی سب سے اُتم پستک لکھنے میں سکسیریا کا انعام حاصل کیا ہے۔ اور کماری شکنتلا دیوی ایم۔ اے نے کنیا گوروکل کی حیرت انگیز اُنّتی اور برہمچارنیوں کی یوگیتا پر سنتوش پرکٹ کیا۔ یہ تینوں دیویاں کنیا گوروکل دہرہ دون کی ادھیاپکائیں رہ چکی ہیں۔ اور سنچالکوں کی طرف سے ان کو برہمچارنیوں کی طرح ہی مانا جاتا اور ویوہار کیا جاتا رہا ہے۔ کوئی تعجب نہیں اگر یہ تینوں دیویاں پھر کنیا گوروکل میں ہی آ جاویں۔ کیونکہ ان کا دل جیسا کہ اُنہوں نے اپنے بھاشن میں پرکٹ کیا تھا۔ کنیا گوروکل میں ہی رہتا ہے۔

اس کے بعد شری لالہ دیوراج جی نے اپنی سُندر اور منوہر شبدوں میں اُپدیش دیا۔ اس کے بعد شری آچاریہ رام دیو جی نے کنیاؤں کا لالہ جی سے تعارف کرایا۔ اُنہوں نے ان کو آشیرواد دی۔ کہ ان کنیاؤں کی یوگیتا اسی پرکار بڑھتی رہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ ان کو ایڈریس دینا تو بے معنی ہے۔ کیونکہ کنیا گوروکل کے نرمان۔ سنچالن اور اُنّتی کا سارا یش آچاریا ودیاوتی جی کو پراپت ہے۔ وہ تو

(باقی دیکھو صفحہ ۱۵ پر)

نظام راجیہ میں ویدپرچار میں بیجا مداخلت

(پردھان آریہ سارودیشک سبھا کا اہم اعلان)

دہلی - ۱۵ نومبر - گزشتہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو مہاشہ منشی لال اپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا حیدرآباد (دکن) آریہ سماج کے پرچار کے لئے چنگوپہ گئے - انہوں نے آریہ سماج مندر میں پرچار کا کام آرمبھ کرنا چاہا - مگر پولیس نے بیجا دست اندازی کی - اور رکاوٹ ڈالی - اور نظام گورنمنٹ نے حال میں آریہ سماج کے پرچار کے کام کے متعلق جو گھوشنا کی - اس کی بھی پروانہ کی گئی - پولیس نے مہاشہ منشی لال کو جو حکم دیا - اور مہاشہ جی کی طرف سے جو جواب دیا گیا - ان کو بالتفصیل ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

سب انسپکٹر علاقہ کا حکم

حکم منجانب سب انسپکٹر پولیس چنگوپہ علاقہ پاسگا - مورخہ ۲۳ اردی بہشت ۱۳۴۴ف - بنام مسٹر منشی لال صاحب وکیل لیڈر آریہ سماج بلی کھیڑ حال مقیم چنگوپہ حسب الحکم عدالت معین آباد چنگوپہ مراسلہ نمبر ۹۴ مورخہ ۲۴ اردی بہشت ۱۳۴۴ف - آپ صاحبان کو آگاہ کیا جاتا ہے - کہ آج سے آپ صاحبان خاص چنگوپہ اور اس کے متعلقہ مواضعات میں کوئی تقریر فرقہ داری و مذہبی نہ فرمائیں - اگر کوئی تقریر کسی جلسہ میں کرنی ہو - تو عدالت موصوفہ میں حسب ضابطہ درخواست کر کے اجازت حاصل کی جائے تاوقتیکہ اجازت نہ ہو - کسی مذہب و ملت کے کسی شخص کو تقریر کرنے کی اجازت نہ دی جائے گی :-

مہاشہ منشی لال کا جواب

جواب خط مندرجہ بالا بخدمت جناب انسپکٹر صاحب کوتوالی چنگوپہ - منجانب شری منشی لال جی وکیل ہائی کورٹ اپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ - حال مقام چنگوپہ - مورخہ ۲۳ اردی بہشت ۱۳۴۴ف

جناب عالی - آپ کی نہایتش مورخہ ۲۲ اردی بہشت ۱۳۴۴ف موصول ہوئی - جس میں سائل کو آریہ سماج مندر میں مذہبی تقریر بلا اجازت ممنوع قرار دے دی گئی ہے - کوئی قانون یا حکم آریہ سماج مندر کے اندر مذہبی تقریر کرنے کا امتناع نہیں کرتا ہے - آپ کا حکم ہمارے مذہبی حقوق میں بیجا دست اندازی ہے جو ناقابل پابندی ہے - اطلاعاً عرض ہے - اس کی ایک کاپی منتری آریہ سارودیشک سبھا دہلی کی خدمت میں گزران کر اطلاع دی جاتی ہے - کہ مجھے آریہ سماج مندر چنگوپہ میں خالص دھارمک اپدیش کرنے سے منع کیا گیا ہے - جس اس کی خلاف ورزی کرنیوالا ہوں آئندہ کا حال معلوم ہوتا رہے گا - مناسب کارروائی کی جائے :-

ایک اور خط

منجانب محمد سلطان احمد منتظم کوتوالی ہاؤس معین آباد مورخہ ۲۳ اردی بہشت ۱۳۴۴ف بخدمت منشی لال صاحب - بجواب تحریر مورخہ ۲۳ اردی بہشت ۱۳۴۴ف - تحریر ہے - کہ پولیس نے آپ کو بحکم عدالت آگاہ کیا ہے - کہ فرقہ وارانہ یا مذہبی تقریر نہ کریں - جو کچھ کارروائی کرنی ہو - آپ عدالت میں کر سکتے ہیں - باوجود حکم خلاف ورزی کریں گے - تو اس کے ذمہ دار آپ ہوں گے - اور کارروائی ضابطہ کی ہوگی :-

مندرجہ بالا خط کا جواب

جواب منجانب منشی لال بخدمت منتظم پولیس - مورخہ ۲۳ اردی بہشت ۱۳۴۴ف - بموجب مراسلہ $\frac{۲۶}{ن}$ مورخہ ۲۳ اردی بہشت ۱۳۴۴ف تحریر کیا جاتا ہے - کہ نہ میں نے کوئی فرقہ وارانہ تقریر کی ہے - اور نہ کیا کرتا ہوں - میں آریہ سماج مندر میں دھارمک اپدیش اپنے بھائیوں کو دیتا ہوں - اور وہ بھی ویدک دھرم کی حد تک - اس صورت میں کسی قانون یا حکم جائز کی خلاف ورزی نہیں کرتا - اگر آپ میرا مذہبی اپدیش آریہ سماج مندر میں بھی ہونے سے منع کرتے ہیں - تو یہ حکم ناجائز - ناقابل پابندی اور ہمارے مذہبی حقوق میں بیجا دست اندازی ہوگا - اطلاعاً عرض ہے - ۲۴ اردی بہشت ۱۳۴۴ف :-

پولیس کا جواب الجواب

منجانب پولیس بخدمت منشی لال صاحب - مورخہ ۲۳ اردی بہشت ۱۳۴۴ف بجواب $\frac{۲}{ن}$ ۲۳ اردی بہشت ۱۳۴۴ف ترقیم ہے کہ حکم لنطور پولیس نے خود نہیں دیا ہے - بلکہ حسب الحکم محکمہ اول تعلقداری و ضلع ممانعت کی گئی ہے - آپ کو جو کچھ عذر ہو - وہ محکمہ موصوفہ میں پیش کر سکتے ہیں - پولیس تعمیل حکم پر مجبور ہے :-

جواب منجانب شری منشی لال جی بخدمت جناب منتظم پولیس - مورخہ ۲۳ اردی بہشت ۱۳۴۴ف - بجواب مراسلہ $\frac{۲۶}{ن}$ تحریر ہے - کہ آریہ سماج مندر آریوں کے مذہبی کام وا اپدیش وغیرہ کے لئے ہر ایک سے آزاد ہے - یہی عمل ہمارے آقائے ولی نعمت کا ہے - عالی جناب تعلقدار صاحب نے میرے نام کوئی حکم نہیں دیا ہے - اور اگر آپ کو دیا ہے - تو نامعلوم انہوں نے کیا حکم دیا ہے -

مجھے پریزیڈنٹ آریہ سارودیشک سبھا دہلی کا حکم ہے - کہ ہمارے میموریل کے جواب میں حکومت نے جو اعلان کیا ہے - اس پالیسی کے ماتحت آریہ سماج میں اپدیش ہونے کے لئے کوئی حکم یا قانون امتناع نہیں کرتا ہے - اس لئے خلاف قانون مذہبی آزادی چھینی نہیں جاسکتی - اگر پولیس کوئی خلاف قانون کارروائی میرے برخلاف کرے گی - تو وہ ذمہ داری سے بری نہیں ہوسکتی - حکم ناجائز اور ناقابل پابندی ہے :-

پولیس خاموش ہوگئی

شری یت منشی لال کے اس آخری خط کا جواب پولیس کی طرف سے نہ دیا گیا - لیکن پولیس کے افسر سماج مندر میں آکر پرچار میں رکاوٹ ڈالتے رہے - مگر اس سے پرچار نہیں رکا - اور اب تک ہو رہا ہے - ہندو جنتا میں پولیس کی اس بیجا مداخلت سے بے چینی پھیل رہی ہے :-

ستیہ آگرہ شروع

سکندر آباد - (بذریعہ ڈاک) رائے چور سے اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ چنگوپہ میں جو یہاں سے نزدیک ہی ایک گاؤں ہے - آریہ سماجیوں نے پولیس کے حکم کے خلاف ستیہ آگرہ شروع کر دیا ہے - ایک مقامی آریہ سماجی لیڈر مسٹر بیچے کرشنا راؤ نے انٹرویو کئے جانے پر مندرجہ ذیل بیان دیا :-

"ایک مبلغ اسلام مسٹر دیندار صدیقی جو اپنے آپ کو چینا بسویشور کا اوتار بتاتا ہے - ہندوؤں میں تبلیغ کر رہا ہے - اور ان کو اسلام میں پرویش کرنے کی دعوت دے رہا ہے - وہ اس وقت چنگوپہ میں کام کر رہا ہے - آریہ سماجیوں نے مسٹر منشی لال لیڈر رائے چور کی زیر سرکردگی مسٹر دیندار کے پراپیگنڈا کے اثر کو زائل کرنے کے لئے پرچار کا کام شروع کیا - مہاشہ منشی لال کے لیکچر آریہ سماج مندر میں ہوئے - پولیس نے ان کے لیکچر بند کرا دئے - اور کہا - کہ وہ حکام کی اجازت لیں - مسٹر منشی لال نے اس امر پر زور دیا ہے - کہ احکام ناجائز ہیں - اور نظام گورنمنٹ نے حال میں جس مذہبی پالیسی کا اعلان کیا ہے - اس کے خلاف ہیں - پولیس نے مسلم مبلغ کے خلاف کوئی نوٹس نہیں لیا :-"

دیانند سالویشن مشن پنجاب ہوشیارپور

(از منتری بت لالہ دیوی چند جی ایم اے پردھان دیانند سالویشن مشن ہذا)

مشن نے ایک ونتا وشرام آشرم ہوشیارپور میں کھول دیا ہے۔ جو سماجیں و سبھائیں آشرم کی خدمات سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ منتری آشرم سے پتر ویوہار کریں۔ قواعد آشرم وغیرہ مرتب ہو چکے ہیں۔ جو سماجیں اپنے ادھین آشرم کھولنا چاہیں۔ اور سالویشن مشن سے انکا الحاق کرکے مشن کی مالی امداد کرنا چاہیں۔ وہ منتری سالویشن مشن سے خط و کتابت کریں۔ فراعض کاپی دفتر سالویشن مشن ہوشیارپور سے مل سکتی ہے۔ ہر ایک آریہ سماج کو اپنے دفتر میں شدھی پتر کی کاپیاں رکھنی چاہئیں۔ جو سماجیں ابھی کاپیاں شدھی پتروں کی نہ چھپوا سکیں۔ وہ سالویشن مشن کے دفتر سے منگوا سکتی ہیں۔ شدھی پتر بلا قیمت بھیجے جائیں گے۔ جو شدھی کسی سماج میں ہو اس کی رپورٹ سالویشن مشن کے دفتر میں بھیج دی جانی چاہئے۔ تاکہ یہاں ریکارڈ رہے۔ اور سال بھر کے بعد اندازہ لگایا جا سکے کہ کتنے اناریوں وغیرہ ہندوؤں کو ہندو دھرم میں داخل کیا گیا ہے۔ رپورٹ بھیجتے وقت ذیل کی باتیں درج کی جانی چاہئیں:-

۱ غیر ہندو کا نام ۲ ولدیت ۳ سکونت ۴ ہندو کا نام بعد شدھی ۵ تاریخ شدھی ۶ کیس کا مختصر وتانت:

سالویشن مشن دو مقامات پر بلا شور و شر خاموشی سے شدھی کا کام کر رہا ہے جو منتہ جیاں مشن کرتا ہے۔ وہ اخبارات میں شائع نہیں کرائی جاتیں۔ مشن کے پریمیوں کو اس سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ اور یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ مشن کام نہیں کر رہا۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ مشن ٹھوس کام شانتی اور خاموشی سے کر رہا ہے۔ اس کے کام کے نتیجہ کے لئے مشن کی سالانہ رپورٹ کی انتظار کرنی چاہئے جو کہ ماہ مئی یا جون میں شائع کی جائیگی:

امر قابل افسوس ہے۔ کہ آریہ سماجوں نے مشن کے کام کی ماہئیت کو انوبھو نہیں کیا۔ کیونکہ چندہ کے واسطے سب آریہ سماجوں کو اپیلیں بھیجی گئی تھیں۔ اخبارات میں بھی دھن کے لئے پرارتھنا کی گئی تھی۔ اور اپیل شائع کرائی گئی تھی۔ مگر آریہ سماجوں اور ہندو سبھاؤں کی طرف سے ابھی تک خاطر خواہ اور تسلی بخش جواب نہیں ملا۔ مجھے آشا ہے کہ میرا یہ نوٹ پڑھ کر آریہ سماجیں۔ ہندو سبھائیں اور سناتن دھرم سبھائیں مشن کے لئے مقامی چندہ فراہم کرکے بہت جلد میرے پاس ارسال کر دیں گی۔ میں پبلک کی ان کا ہی سے لئے نوید کر دیتا ہوں۔ کہ مشن بحیثیت مہانو بھاووں نے مربی (Patron) اور لائف ممبر بننا سویکار کر لیا ہے۔ جو بھائی پانچ ہزار روپیہ یکمشت یا بالاقساط ادا کرتے ہیں۔ وہ پیٹرن اور جو پانصد روپیہ ادا کرتے ہیں۔ وہ لائف ممبر بن سکتے ہیں:-

۱ باوا گورمکھ سنگھ جی کلاتھ مرچنٹ امرتسر۔ پیٹرن

۲ لالہ کیسر رام جی منیجر شوگر مل۔ گوگلی۔ پیٹرن

۳ ایک گپت مہانو بھاو۔ پیٹرن

۴ لالہ دینا ناتھ جی ڈبل۔ و تیو۔ شملہ لائف ممبر

۵ چوہدری پالا رام جی ریٹائرڈ ٹریڈ ایجنٹ شملہ۔ لائف ممبر

۶ لالہ میلا رام جی سود ساہوکار شملہ۔ لائف ممبر

۷ مسٹر ستیانند المعروف سٹوکس۔ کوٹ گڑھ شملہ۔ لائف ممبر

۸ سردار امر سنگھ جی مینیجنگ ڈائرکٹر شوگر مل۔ امرتسر۔ لائف ممبر

۹ رائے صاحب لالہ وِدیا دھر جی۔ امرتسر۔ لائف ممبر

۱۰ میسرز نکا مل۔ بلدیو راج۔ امرتسر۔ لائف ممبر

۱۱ بابو دیو دیال جی کپور مغل بازار امرتسر۔ لائف ممبر

۱۲ لالہ رادھا کشن جی کھنہ ہال بازار امرتسر۔ لائف ممبر +

۱۳ لالہ منی لال جی معرفت میسرز دیوی سہائے بالی مل امرتسر۔ لائف ممبر

۱۴ لالہ منسا رام جی ایڈووکیٹ راولپنڈی لائف ممبر +

۱۵ ڈاکٹر دینا ناتھ جی راولپنڈی لائف ممبر

۱۶ لالہ سینا رام جی گجرال " " "

۱۷ " جیرام سنگھ " شاہ " " "

۱۸ این۔ این موہن صدر بازار " " "

۱۹ ڈاکٹر شکنتلا بدھوار " " "

۲۰ دیوان جسکم چند جی ساہنی مری و ڈی راولپنڈی۔ لائف ممبر

۲۱ بھگت لکھشمی نرائن جی ایڈووکیٹ راولپنڈی۔ لائف ممبر

۲۲ بخشی جگن ناتھ جی ایڈووکیٹ راولپنڈی لائف ممبر +

۲۳ بابو برکھو می چند جی چڈھا پردھان میونسپل کمیٹی راولپنڈی۔ لائف ممبر

ان کے علاوہ دس ایسے اصحاب ہیں۔ جو کہ لائف ممبر مشن کے بنے ہیں۔ مگر اپنا نام نہیں ظاہر کرانا چاہتے:

ماہ اکتوبر میں جو روپیہ نقد مشن کو پراپت ہوا ہے۔ اس کی تفصیل ذیل میں دی جاتی ہے:-

۱	چندہ وصول شدہ سابقہ	۴۶۵۶/۸/-
۲	لالہ بھاگ رام جی ٹھیکیدار شملہ	۱۱/-/-
۳	لالہ جھینی رام جی وکیل شملہ	۱۱/-/-
۴	پنڈت دیوی رام " شملہ	۱۵/-/-
۵	لالہ دھرم رام جی جگراؤں اپنے پتر کے وِواہ پر	۵/-/-
۶	پنڈت دیو راج جی آریہ مشنری اپنے پتر کے منڈن سنسکار پر	۱/-/-
۷	لالہ لکھمی رام جی ادہری ہوشیارپور اپنے پتر کے یگیوپویت سنسکار پر	۱/-/-
۸	ڈاکٹر بیلی رام جی نریندر نگر	۵/-/-
۹	بھگت ہری چند جی پنشنر سرینگر	۱۰/-/-
۱۰	میسرز شہزادہ سنگھ اینڈ سنز گورو بازار۔ امرتسر	۲/-/-
۱۱	میسرز نکا مل بلدیو راج امرتسر	۱۳/-/-
۱۲	لالہ دھرم ویر جی امرتسر	۱۰/-/-
۱۳	ڈاکٹر برکھوی راج جی میرپور	۱۵/-/-
۱۴	لالہ نند لال جی وکیل میرپور	۱۵/-/-
۱۵	سردار امر سنگھ جی مینیجنگ ڈائرکٹر شوگر مل۔ امرتسر	۲۵۰/-/-
۱۶	چندہ وصول شدہ از شملہ	۱۲۹/-/-
۱۷	میسرز راجا سنگھ کلیان سنگھ امرتسر	۲۵/-/-
۱۸	باوا گورمکھ سنگھ جی امرتسر	۱۰۰/-/-
۱۹	لالہ روشن لال جی درگیانہ امرتسر	۵/-/-
۲۰	بابو برج لال جی عرائض نویس امرتسر +	۱۰/-/-
۲۱	لالہ منی لال معرفت میسرز دیوی سہائے بالی مل۔ امرتسر	۲۵/-/-
۲۲	چندہ وصول شدہ از شملہ معرفت لالہ کشوری لال جی	۱۴/-/-
۲۳	گپت دان از راولپنڈی	۱۰۰/-/-
۲۴	لالہ سینا رام جی گجرال راولپنڈی	۱۰/-/-
۲۵	گپت دان از راولپنڈی	۲۵/-/-
۲۶	میسرز موتی چند مہر چند	۱۰/-/-
۲۷	لالہ منسا رام جی ایڈووکیٹ راولپنڈی	۵۰/-/-
۲۸	مہتہ این۔ این موہن راولپنڈی	۵۰/-/-
۲۹	گپت دان از لاہور	۵۰/-/-
۳۰	بخشی جگن ناتھ جی ایڈووکیٹ راولپنڈی	۵۰/-/-
۳۱	پنڈت لبھا کھی رام جی پٹواری	۱/-/-
۳۲	پنڈت وزیر چند جی ہیڈ ماسٹر آریہ سکول اوڑ	۱۰/-/-
۳۳	لالہ خوشی رام جی منیجر کول کمپنی شملہ +	۵/-/-
۳۴	لالہ چوہدری رام جی امپیریل کول کمپنی۔ شملہ	۱/-/-

(میزان کل ۵۹۱۳-۸-۰ روپے)

سنسکرت پریکھشاؤں کے نیموں میں تبدیلی

پنجاب یونیورسٹی نے مشرقی اردو فاضل سنسکرت عربی نیز فارسی بھاشاؤں کی پریکھشاؤں کی جو کال نے آیوجنا کی ہوئی ہے۔ ہر ایک بھاشا کی تین پریکھشائیں ہوتی ہیں۔ عربی نیز فارسی پریکھشاؤں کا نیم ہے۔ کہ ودیارتھی کسی ایک پریکھشا میں سیدھا بیٹھ سکتا ہے۔ سنسکرت کی پراگیہ وشارد تتھا شاستری کی پریکھشائیں ہیں۔ اور ان پریکھشاؤں کے لئے خاص نیم ہے۔ کہ بنا وشارد پریکھشا کے کامیاب ہوئے شاستری میں نہیں بیٹھ سکتا۔ عام لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ تینوں مندرجہ بالا بھاشاؤں کی پریکھشاؤں کے نیم لگ بھگ ایک ہی ہیں۔ لیکن سنسکرت پریکھشاؤں کے لئے یہ ایسا کڑا نیم بنانے کا کیا فائدہ۔ اول تو یہ بھاشا تینوں میں سب سے کٹھن بھاشا ہے۔ اور پھر پنڈت جن جتنی سختی مناسب ہے۔ اتنی کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ پنڈت مہانو بھاووں کو یہ ورت ہونا چاہئے۔ کہ جب تک پریکھشارتھی کی یوگیتا شاستری کی نہ ہوگی۔ تب تک تو وہ پریکھشا میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ پھر خواہ مخواہ اتنی سختی کرنے سے کیا لابھ؟ بہت سے ودیارتھی سوتنتر ریتی سے سنسکرت پڑھتے ہیں۔ اور ان کی یوگیتا شاستری جتنی اور کبھی کبھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ تو انہیں یونیورسٹی کی سند حاصل کرنے کے لئے فضول دو سال لگانے پڑتے ہیں۔ کوشش تو ایسی ہونی چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ ودیارتھیوں کی حوصلہ افزائی کر سکیں۔ لیکن یونیورسٹی نے ایسے نیم تیار کر رکھے ہیں۔ جن سے ودیارتھیوں کا بہت سا وقت ضائع ہوتا ہے۔ اس لئے نیم کی پریکھشارتھی [illegible]

سناتن جگت سماچار

...ماج خانکی کا سالانہ چناؤ:۔
...ان لالہ گوردداس رام جی گپتا اکاؤنٹنٹ
... کنٹر لال جی باہری
...یوارام شرما۔ کوشادھکش لالہ
...ندجی بزاز۔ پستکادھیکش بابو
...یندجی سب اوورسیر ؛
(جیوارام شرما منتری)

...اج جگادھری کا سالانہ جلسہ
...ج ہذا کا سالانہ جلسہ ۳۰ نومبر یکم
...مبر ۱۹۳۴ء بروز شکر سنیچر اور امید
...ال جی کی دھرم شالہ میں بڑی شان و
...سے منایا جائے گا ؛
(منتری آریہ سماج جگادھری)

...اج بھگوارڑہ کا سالانہ جلسہ:۔
...ج بھگوارڑہ کا سالانہ جلسہ ۷۔۸۔
...مبر ۱۹۳۴ء مطابق ۲۲۔۲۳۔۲۴ مدہر
۱۹۹۱ ہونا قرار پایا ہے ؛
...ارداس کپور منتری آریہ سماج ہذا)

...ماج رنبیر سنگھ پورہ کے سماچار:۔
...ک سمت ۱۹۹۱ پنڈت وشوا ناتھ
...دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب آریہ
...مندر رنبیر سنگھ پورہ میں اپنشد
...ر کتھا کر رہے ہیں۔ آپ گمبھیر تا سے
...ں کی ویاکھیا کرتے ہیں۔ کتھا ایک
...ر جاری رہے گی ؛
...آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ۱۵۔۱۶۔
...گھر سمت ۱۹۹۱ کو ہونا قرار پایا ہے ؛
...نسراج وید منتری آریہ سماج ہذا)

...سماج کیرانہ کا سالانہ جلسہ:۔
...سماج کیرانہ ضلع مظفر نگر کا سالانہ جلسہ
...۲۲۔اور ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء کو منایا جائیگا
...میں پرچتیہ سنگیا سیوں و قابل لیکچراروں
...مشہور بھجن منڈلیوں کے لانے کا انتظام
...گیا ہے۔ نیز اندازی کے پراچین کرتب
...کئے جانے کے بارہ میں بھی کوشش کی جا
...نگر کیرتن شاندار پیمانہ پر نکالا جائیگا
...اس موقع پر آریہ دھرم شالہ کیرانہ کی افتتاحی
...مہاتما نارائن سوامی جی کے دست مبارک
...ادا کرائی جائے گی ؛
...لکھ چند رئیس سکرٹری آریہ سماج کیرانہ)

...سماج مالنسر کا سالانہ جلسہ:۔
...سماج مالنسر ریاست پٹیالہ کا ۱۸ واں
...جلسہ ۱۵۔۱۶۔اور ۱۷ مگھر سمت ۱۹۹۱

مطابق ۳۰ نومبر اور یکم و ۲ دسمبر ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج مندر میں بڑے سماروہ سے منایا جائے گا +
(رام لال پریم منتری آریہ سماج مالنسر)

آریہ سماج روپڑ کا سالانہ جلسہ:۔
آریہ سماج روپڑ کا سالانہ جلسہ ۲۱۔۲۲۔۲۳۔اور ۲۴ دسمبر ۱۹۳۴ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ نگر کیرتن ۲۱ دسمبر کو ہوگا ؛
(لال چند گپتا منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج بگٹ گنج کا سالانہ جلسہ:۔
آریہ سماج بگٹ گنج مرداں کا وارشک اتسو ۱۴۔۱۵۔اور ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ اس موقع پر حسب ذیل پرچارک و بھجنیک تشریف لائے:۔
۱۔ پنڈت منسا رام سناتک ۲۔ پنڈت گوروودت ۳۔ پنڈت اندر سناتک ۴۔ مہاشہ شمشیر سنگھ بھجنیک ۵۔ پنڈت بالکرشن بھجنیک اور ۶۔ پنڈت ہری چند بھجنیک ؛
اپدیشوں اور بھجنوں کا اچھا اثر پڑا اسعولی خاصی ہوئی ؛
(لال سنگھ منتری آریہ سماج ہذا)

ڈھیپئی ضلع سیالکوٹ میں آریہ سماج کی قائمی:۔ موضع ڈھیپئی ضلع سیالکوٹ میں پنڈت ٹھاکر رام جی اور پنڈت دیوان چند جی ویدک پرچارک نے دو روز پرچار کیا۔ ان کے پرچار کے پربھاؤ سے یہاں آریہ سماج قائم ہو گیا ہے جس کے پردھان مہاشہ سنت رام جی اور منتری مہاشہ سائیں داس مقرر ہوئے ہیں ؛
(سائیں داس منتری آریہ سماج ہذا)

خوشخبری:۔ بازار میانوالی میں لائبریری وشردھانند ریڈنگ روم کھول دیا گیا ہے جو کہ سارا دن مہاشہ جوالا رام ٹیلر ماسٹر کی زیر نگرانی کھلا رہتا ہے +
اس کے علاوہ آریہ سماج مندر میں بھی لائبریری و ریڈنگ روم اتوار کو ۱۲ بجے سے ۲ بجے تک اور باقی دنوں میں ۴ بجے سے ۶ بجے تک کھلا رہتا ہے۔ اور ہر شام کو

روزانہ ست سنگ بھی ہوتا ہے۔ جس میں کافی حاضری ہوتی ہے۔ پبلک کافی فائدہ اٹھا رہی ہے ؛
{ہیرا لال مینیجر شردھانند ریڈنگ روم و لائبریری میانوالی}

آریہ سماج راماں منڈی کے سماچار:۔
آریہ کمار سبھا کے پرشارتھ سے سماج مندر میں ہر روز ہون یگیہ اور سندھیا ہوتی ہے
آریہ مڈل سکول کی ٹیم کا میچ بندر ہائی سکول بٹھنڈہ کی ٹیم سے میچ ہوا۔ آریہ مڈل سکول کامیاب رہا ؛
۳۰ کو پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کا بہاتہ کال منڈی میں عالمانہ ویاکھیان ہوا ؛
۱۱ کو مہاشہ گنڈا رام نے گرہ پرویش سنسکار کرایا۔ مہاشہ جی نے نئے مکان کی خوشی میں آریہ مڈل سکول کے لڑکوں کو اور دیگر صاحبان کو بھوجن کھلایا۔ نیز سماج کو ۵ روپے دان دیا ؛
(نہال چند منتری آریہ سماج ہذا)

بنگہ میں پرچار:۔ ۲۳ اکتوبر سے لے کر ۲۵ اکتوبر تک تین روز آریہ سماج مندر میں پنڈت ٹھاکر ستر ماجی آریہ اپدیشک نے میجک لالٹین سے ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ جنتا پر بہت اچھا اثر پڑا ؛
{ٹھاکر رام پردھان آریہ سماج بنگہ ضلع جالندھر}

آریہ سماج نواں شہر کے سماچار:۔
۱۔ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو اندر لال جی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول کے دو بیٹوں کا منڈن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ جس میں سکول ہذا کے طلباء ماسٹران اور شہر کے پرتشٹھت لوگ شامل تھے۔ دونوں پنڈت صاحبان کو ایک ایک روپیہ اور مہاشہ گیسر چند جی بھجنیک کو عطر دان دیا گیا ؛
۲۔ ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو لالہ مہاراج سنگھ صوبیدار ٹیکر نے اپنے لڑکے اور لڑکی کا ان پراشن اور منڈن سنسکار کروایا۔ لڑکی کا منڈن سنسکار ہوا سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے۔ پنڈت لکھشمی دت جی کا ایک صوتی

اور ایک روپیہ سے ستکار کیا گیا ؛
{منتری آریہ سماج نواں شہر (دوابہ) ضلع جالندھر}

آریہ سماج حیدر آباد کا چناؤ:۔
۲۶ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو زیر صدارت پنڈت ونائک راؤ صاحب مندرجہ ذیل چناؤ آریہ سماج مہاراج گنج میں ہوا:۔
پردھان پنڈت وٹھل راؤ صاحب ایل ایل۔بی۔وکیل + اپ پردھان پنڈت چندر پال صاحب + منتری البیج زیبیا + اپ منتری پنڈت شنکر ریڈی صاحب + کوشادھیکش پنڈت دھرم دیو جی +
مینیجنگ کمیٹی کے ممبران:۔ پنڈت وشنو نائک راؤ صاحب وکیل ہائی کورٹ۔ پنڈت راجا رتنما چاری صاحب۔ پریم کمار جی۔ ادسبھ پنی نائیڈو صاحب ؛
(منتری آریہ سماج حیدر آباد۔ دکن)

شوک جنک مرتیو:۔ پنڈت دھنا رام داس جی کو خیر نواسی کے سوشیل ہنر مسٹر جگدیش چندر کا دیہانت ماہ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو ان کے گرام سرہالہ کلاں ضلع ہوشیار پور میں ہو گیا۔ مرحوم کی عمر ۲۲ سال کی تھی۔ مرتیو کے سمبندھ میں ایک عجیب گھٹنا ہوئی اور وہ یہ کہ عزیز نے ایک کتا پال رکھا تھا۔ جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتا تھا۔ جب عزیز کا دیہانت ہوا۔ تو کتا اس کی جدائی کی تاب نہ لاتا ہوا راہی عدم ہوا +
(منتری آریہ سماج سرہالہ کلاں)

آریہ سماج انبالہ شہر کا سالانہ چناؤ:۔
سال آئندہ کے لئے آریہ سماج گورد کل وبھاگ انبالہ شہر کا چناؤ حسب ذیل ہوا:۔
لالہ اندر سین بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی۔ پردھان + لالہ پیارے لال بزاز اپ پردھان + لالہ برج باسی لال بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی اپ پردھان + پنڈت کندن لال منتری + لالہ نانک چند ٹھیکیدار اپ منتری + لالہ نورانا رام کوشادھیکش + لالہ دسوندھی رام اپ کوشادھیکش + پنڈت رام چندر ویدشاستری پستکادھیکش + پنڈت سری نواس نرنکیشک +
ممبران انترنگ سبھا:۔ پروفیسر رام سروپ کوشل ایم۔اے۔ منشی رلیا رام عطار۔ پنڈت نند لال۔ پنڈت سلطنی بھوشن سنی منتری
(کندن لال منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج انبوہ کے سماچار

انبوہ میں آریہ سماج کو سموقائم ہوئے قریباً ۱½ سال گزر گیا ہے۔ اور یہ اپنا کام باقاعدہ کر رہا ہے۔ ہفتہ وار ستسنگ ہر اتوار کو شام کے وقت ہوتے ہیں +

آریہ سماج کے زیر اہتمام مفت ہندی سکول بھی جاری ہے۔ جس میں تقریباً ۳۰ بالغ لڑکیاں بھی ہندی پڑھ رہی ہیں ۞

آریہ سبھا سدوں نے ماہ دسمبر میں ۲۵-۲۶ تاریخ کو پہلا سالانہ جلسہ منانا نشچت کیا ہے۔ تیاری شروع ہے۔ امید ہے۔ کہ انبالہ اور سنگاپور کے بھی سب آریہ پرش درشن دیں گے۔ ملایا میں آریہ سماج کا یہ پہلا سالانہ جلسہ ہے ۞

اس سال ذیل کے ۳ سنسکار ریوڑن ویدک ریتی سے ہوئے ہیں۔

شادی دختر پنڈت لال چند جی اپ پردھان آریہ سماج انبوہ ۔ منڈن سنسکار رومیش چندر پسر بابو دونی چند جی) دہان سماج ہذا ۔ منڈن سنسکار کرشن دت پسر جہتاب رائے دت منتری آریہ سماج ہذا ۔ (رجنیت رائے کھنڈاری)

شوک جنک سماچار ۔ ۹ نومبر ۱۹۳۳ء کو مہاشہ دسوندا رام جی خزانچی آریہ سماج اوچ کی مرتیو ہو گئی۔ وہ سنسکار ریوڑن ویدک ریتی سے کرایا گیا۔ سینکڑوں استری اور پرش ارتھی کے ساتھ تھے ۔۔۔ پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ مرحوم کی روح کو شانتی اور پس ماندگان کو شانتی

پردان کریں۔ مہاشہ جی نے اپنی زندگی میں کئی آریہ سماجیں قائم کی تھیں۔ (منتری آریہ سماج اوچ)

لالہ ہربنس لال جی چوپڑہ کا نیا پتہ

مشہور پبلسٹی سپیشلسٹ لالہ ہربنس لال جی چوپڑہ نے بندے ماترم کی منیجری چھوڑ کر اپنی اشتہارات کی ایجنسی بنام سائنٹیفک پبلسٹی سروس انارکلی لاہور میں (متصل اردو بک پریس) قائم کی ہے۔ اُن کے مہربان آئندہ اُن سے "بندے ماترم" کی بجائے نئے پتہ پر ملاقات یا خط و کتابت کیا کریں ۞

ہماری جسمانی و روحانی ترقی و پستی

جب ہمارا جسم صاف خون سے پُر ہوگا۔ ہم سر مانتے نہیں عروج کی طرف ترقی کرتے جائیں۔ مگر بحالت دیگر یعنی اور زوال کی خوفناک نار موجود ہے۔ اس لئے خون اور منی کی جملہ خرابیوں کو دور کرنے کے لئے قبض۔ بد ہضمی۔ جریان۔ احتلام اور سرعت سے نجات حاصل کرنے کے لئے دل و دماغ اور معدہ کو مضبوط بنانے کے لئے آج ہی مفرحات سرتاج عالم اننگ نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ۱؎ پانچ ڈبیاں للعہ۔ زندگی کے تمام خطرات سے بچنے کے لئے نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرمائیے ۞

وید شاستری منشی شنکر گوبند جی جامنگر کاٹھیاواڑ

لاہور ایجنٹ بھگت رام کپور ایند سنز سوتر منڈی

بقیہ مضمون "کنیا گوروکل دہرہ دون کا جشن اُتسو"

ایک ایسے پنچھی ہیں۔ جو ہمیشہ پرواز کرتے رہتے ہیں۔ اور جن کا کوئی گھونسلہ نہیں۔ ممکن ہے یہاں سے پرواز کرکے وہ اپنا بسیرا امریکہ یا یوروپ میں جا کریں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کنیا گوروکل ایک سوپن تھا۔ جو آچاریہ اور دیاونتی جی کی بدھی اور کوشش نے پورا کر دیا ہے ۞

آخر میں سبھا منتری نے ایک دلسوز تقریر کی۔ جس میں انہوں نے پتریوں کو بہت سے گراہی اپدیش دیا۔ نیز وید کے پرہیز کے سُوکت کے ایک منتر کے بھاؤ کو لے کر اس کی تشریح و یاکھیا کی۔ اور بتلایا کہ شنکھیہ کا گورو سے واستوک سمبندھ کیا ہے؟

شام کو ایک سہبھوج ہوا۔ جس میں دہرہ دون نگر کی بھی ودشی دیویاں سملت تھیں۔ گوروکل کی اور سے آریہ سماج دہرہ دون کے وارشک اُتسو پر آئے ہوئے وِدوان اپدیشکوں اور کاریہ کرتاؤں کو بھی ایک بھوج دیا گیا۔

دوسرے دن شری لالہ دیوراج جی اور پنڈت رام چندر جی دہلوی کو شری آچاریہ رام دیو جی پنڈت ستیہ برت جی رجسٹرار گوروکل یونیورسٹی ہردوار لئے گوروکل دکھایا۔ جسے دیکھ کر دونوں مہانو بھاؤ بہت پرسن ہوئے۔ اور کل کے پربندھ کی مکت کنٹھ سے پرشنسا کی۔ اور اپنی سمتی سمتی پستک میں درج کی ۞

جشن اُتسو کے دو دن پہلے نالندہ کالج کے ایک پروفیسر بھی گوروکل دیکھنے کے لئے آئے تھے جو انتظام، شکھشا پرنالی اور آدرش کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے۔ انہوں نے نہایت عمدہ رائے کا اظہار کیا تھا۔ اُن کے ساتھ ایک لڑکی بھی تھی۔ جس کو وہ کنیا گوروکل میں داخل کروا گئے ۞

شری لالہ دیوراج جی نے اس ادھر کنیا گوروکل کا پریم پوروک نمنترن سویکار کرکے بہت کرپا کی ہے۔ اس سے آریہ سماج کی استری شکھشا سمبندھی دو بڑی سنستھاؤں میں پریم کے سمبندھ اور بھی گھنشٹ اور مدھر ہو گئے ہیں۔ پرماتما کریں۔ دونوں سنستھائیں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کریں۔ اور وہاں سے نکلنے والی سنتانیں آدرش مائیں بن کر اپنی سنتان سے دلیش۔ جاتی اور دھرم کا کلیان کر سکیں ۞ (اوم شم)

(نامہ نگار)

گئو رکھشا کے پریمی دھیان دیں!

گورو کل کورو کشیتر میں برہمچاریوں کو تازہ دودھ دینے کے لئے گورو کل کی اپنی گئو شالہ ہے جس میں تقریباً ایک سو گائے بھینسیں وغیرہ جانور ہیں۔ اس گئو شالہ سے برہمچاریوں کے لئے دودھ مل جاتا ہے گئو شالہ خوب کشادہ زمین میں اچھی پختہ بنی بنی شیڈ والی بنی ہوئی ہے۔ لیکن ایک کمی چلی جا رہی ہے جس کی وجہ سے جانوروں کو برسات کے موسم میں بہت تکلیف ہوتی ہے گئو شالہ کا صحن جس میں جانور گرمی کے موسم میں باہر بیٹھتے ہیں۔ کچا ہے۔ اور اس میں کیچڑ ہو جاتا ہے۔ اور برسات کا پانی کیچڑ کی وجہ سے صحن میں ہی کھڑا ہو جاتا ہے۔ جس کے باعث کیچڑ زیادہ ہی زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور صحن کا پانی باہر کسی طرح سے بھی نہیں نکالا جا سکتا کیونکہ زمین میں زیادہ ڈھلان نہیں ہے۔ اور باہر کی زمین کے برابر ہی ہے۔ کیچڑ میں گوبر اور پیشاب مل جاتا ہے۔ اور صحن میں ایک دلدل سی بن جاتی ہے جس کی وجہ سے مویشیوں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ دودھ بھی کم ہو جاتا ہے۔ اس تکلیف کو دور کرنے کی صرف ایک یہی تجویز ہے۔ کہ سارے صحن میں کھڑی اینٹ کا فرش لگوا دیا جائے جس سے بارش کا پانی بہہ کر صحن سے باہر نکل جایا کرے۔ اور زمین کا لیول بھی اونچا ہو جائے۔ اس صحن میں فرش لگانے کا خرچ تقریباً ایک ہزار روپیہ ہوگا۔ اگر دس گئو بھگت ایسے نکل آئیں۔ جو سو سو روپیہ اس کے لئے دیدیں۔ تو آسانی سے اس پُنیہ کارج کے لئے یہ دھن جمع ہو سکتا ہے۔ اگر ایک دانی سجن ہی چاہیں۔ تو اسے بنوا سکتے ہیں۔ اور یہ فرش مکمل ہو سکتا ہے۔ اس سے جہاں گئو رکھشا کا ثواب ہوگا۔ وہاں برہمچاریوں کو بھی شدھ اور تازہ دودھ ملنے میں مدد ملے گی۔ اس طرح سے دگنا ثواب حاصل ہوگا۔ جو سجن اپنے کسی سمبندھی کی یاد میں یہ فرش بنوانا چاہیں۔ ان کے نام کا پتھر بھی لگوا دیا جائے گا۔ امید ہے۔ کہ گئو رکھشا کے پریمی اور گورو کل کے پریمی آریہ سجن اس کام میں ضرور امداد دیں گے ؛

(پربندھ کرتا گورو کل کورو کشیتر۔ ضلع کرنال)

ओ३म्

रجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت: سالانہ للعہ ... ممالک غیر سے للعہ — ششماہی ہے ... فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۴۷ | SUNDAY 25th Nov 1934 | اتوار ۱۰ مگھر سمت ۱۹۹۱ مطابق ۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء دیانند ابد ۱۱۰ | جلد ۳۰

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲۔ ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سرودا ادیت رہنا چاہئے۔

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے۔ ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے۔

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

وید امرت

رگوید — راضی برضا — **وید امرت** — راضی برضا — یجروید

ओ३म् शं नो देवीरभिष्टय आपो भवन्तु पीतये। शंयोरभिस्रवन्तु नः॥

यजु० ३६ : मं १२

اس پوتر وید منتر کا منتر درشٹا رشی۔ ددھینگ اتھروَن ہے۔ دیوتا "آپ" ہے۔ چھند "گایتری" ہے۔ اور سور "کھڈج" ہے۔ اس پوتر وید منتر کا بھاوارتھ یہ ہے۔ کہ جو انسان اپنے مطلوبہ مفاد اور سکھ کو ایشور کی مرضی پر چھوڑ کر "راضی برضا" رہتے ہیں۔ وہ نہ صرف اس دنیا میں بلکہ پرلوک میں بھی عاقبت بخیر رہتے ہیں:۔

دراز عمری ہو۔ صحت ہو۔ دولت ہو۔ طاقت ہو۔ مجھے صرف وہی مطلوب ہے۔ جو میرے مہان پتا کی نظر میں ابھیشٹ ہے۔ "راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں اُس کی رضا ہے"۔

اے (आप:) دیا یک یا پریمان سوروپ (देवी:) دیو جگدیشورا! (पीतये) آنند امرت پان کی (रभिष्टये) ایسی ابھیلاشا کے نمت جو کہ آپ کی نظر میں پسند ہے۔ اور ہمارے پائیدار فائدہ کے لئے ہے۔ آپ (न:) ہمارے لئے (शम्) کلیان کاری (भवन्तु) ہوں۔ تاکہ ہم دنیا میں رہتے ہوئے ہمیشہ آپ کے منگل بھجن کو کرتے رہیں اور کبھی اس سے وچلت نہ ہوں۔ بلکہ آخیر دم تک اُسی کے آشرگت ہو کر اپنی جیون یاترا کو سپھل بنانے کا یتن کریں:۔

(शंयो) سراستھ اور شکتی کی (अभि) چاروں اطراف و جوانب سے (भवन्तु) ورشا کریں۔ ایسی اوستھا میں ہمارے اندر انیائی آئین ہو کر وہ پرماتما (न:) ہر گھڑی اور ہر پل ... اور کبھی بھی ہمیں اپنے سمرن سے بیگانہ نہ ہونے دیں:۔

بھوتک مفہوم

اے جگدیشورا آپ کی کرپا سے (देवी:) دویہ گن ... (आप:) جل (अभिष्टये) اشٹ سکھ کی سدھی کے لئے (पीतये) پینے کے ارتھ (न:) ہم کو (शम्) سکھ کاری (भवन्तु) ہوویں۔ ویسے ہی آپ (न:) ہمارے لئے (शंयो) روگ شنتی اور نئے نواس کی (अभि) چاروں اطراف و جوانب سے (स्रवन्तु) بارش کریں۔ تاکہ ہمارے اندر ... اتساہ پیدا ہو سکے ہم ... زبان سے یہ ظاہر کر سکیں کہ

ओ३म् अमृतोपस्तरणमसि।

... Water power کا شبد اپیوگ کرنے ... اے امرت سوروپ جل (**उपस्तरणमसि**) تو میری چادر ہے۔ جو کہ آدمی کو بیماریوں سے بچا لیتا ہے (**ओ३म् अमृता पिधानमसि**) اے امرت جل! اوڑھنی ... ڈھال ہے۔ جو مختلف امراض سے مجھے بچا لیتی ہے۔

ओ३म् ... मयि श्री: श्रयतां स्वाहा।

اے ستیہ یش بھو اور لکشمی دینے والے نرمل جل! تو اصلی پائیدار ... اور اقبالمندی ہے ... اور شانتی کی ... کرا دیں:۔

(رام ...)

اتھروید — سام وید

دھرم دیش کی اُنتی کیلئے آوشیک ہے

آریہ سماج وچھووالی کے سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں مباحثہ

لاہور ۲۰ نومبر آج رات کے ۷ بجے آریہ سماج وچھووالی کے زیر اہتمام گرودت بھون کے وسیع پنڈال میں دلچسپ مباحثہ ہوا۔ موضوع یہ تھا۔ کہ کیا دھرم دیش اُنتی کے لئے آوشیک ہے۔ پروفیسر شردھا پال جی صدر تھے۔

پنڈت بدھ دیو نے وید منتروں کے ساتھ جلسہ کی کارروائی شروع کی۔

پروفیسر نرمل چندر دیال سنگھ کالج لاہور نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج کا مضمون ہے "آیا دھرم دیش کی اُنتی کے لئے آوشیک ہے"۔ میرے خیال میں مذہب دیش کی اُنتی کے لئے ضروری نہیں ہے۔ بلکہ میں ایک قدم اور آگے جاؤنگا اور کہونگا۔ کہ مذہب دیش کی ترقی کے لئے بڑی بھاری روک ہے۔ ہمارے سامنے جو واقعات آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ وہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہندوستان کی ترقی اسی لئے نہیں ہوتی۔ کیونکہ لوگ "مذہب" "مذہب" پکارتے رہتے ہیں۔ مذہب اس کی موجودہ شکل میں ایک لعنت ہے مذہب آزادی نہیں دیتا۔ مذہب نے ہی ہندوستان میں تفرقہ ڈال رکھا ہے۔ مذہب ہونے کی وجہ سے ہی ہم آپس میں لڑتے رہتے ہیں ہمیں ایسے دھرم کی کوئی ضرورت نہیں۔ جو ہمیں غلامی کا سبق دے ہمیں تو اس دھرم کی ضرورت ہے۔ جو ہمیں آزاد کرائے۔ چونکہ تمام فرقے اپنے اپنے دھرم کو سچا مانتے ہیں۔ اس سے وہ لڑ رہے ہیں۔ اور ہم میں اتحاد پیدا نہیں ہوتا۔ مذہب نے ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر رکھا ہے۔ ہمیں ایسے دھرم کی ضرورت ہے۔ جو ہم میں ایکتا پیدا کر سکے۔ مذہب حیوانیت کا آلہ بن رہا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ دھرم کسی دیش کی ترقی کے لئے کوئی ضروری نہیں ہے۔ دھرم انسانوں کے لئے ضروری ہو تو ہو۔ دیش کی ترقی کے لئے نہیں۔

مسٹر موہن لال نے کہا۔ کہ دیش کی ترقی کے لئے مذہب یا دھرم کی ضرورت بالکل نہیں ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ دھرم یا مذہب کی بدولت ہی تمام بڑے بڑے جنگ ہوئے۔ لڑائیاں مذہب کے لئے نہیں بلکہ مادی مفاد کے لئے ہوتی رہی ہیں۔ آپ آریہ سماجی۔ سناتنی دھرمی یا کسی ورگ میں۔ ... [illegible]

انسان میں ... کا جذبہ فطری ہے۔ ہر ایک انسان ہر ایک چیز کے متعلق زیادہ سے زیادہ واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ لیکن مذہب اُس کو اس کی اجازت نہیں دیتا۔ وہ پوچھتا ہے سورج کیا ہے۔ جواب ملتا ہے۔ خدا نے بنایا ہے۔ وہ پوچھتا ہے چاند کیا ہے۔ جواب ملتا ہے۔ خدا نے بنایا ہے۔ اس طرح ہر وقت یہی جواب ملنے پر اس کا دماغ کند ہو جاتا ہے۔ اس لئے سب مذہب پرست اقوام ذہنی طور پر غلام ہوتی ہیں مذہب ذہنی غلامی کا جنم داتا ہے۔ اس لئے وہ دیش اُنتی کے رستہ میں روکاوٹ ہے۔ مختلف مذاہب میں اتحاد اس لئے نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہر ایک مذہب یہی کہتا ہے کہ وہ سچا اور آخری پیغام لے کر آیا ہے۔

پروفیسر لطیف کی تقریر پروفیسر لطیف آف فارمن کرسچن کالج نے تقریر کرتے ہوئے کہا خدا محبت ہے۔ اگر خدا میں محبت نہیں۔ تو میں اس کا قائل نہیں۔ خدا در اصل محبت ہے وہ ہم سے محبت کرتا ہے۔ اس لئے ہم کو اس کی طرف جانا چاہیے۔ مذہب ایک وسیلہ ہے۔ جو ہمیں خدا کی طرف لے جاتا ہے۔ محبت ہی اصلی مذہب ہے۔ مری میں مجھے کچھ عرصہ ہوا۔ ایک واقعہ پیش آیا۔ ایک ہوٹل میں ہندو سکھ اور مسلم دوست اکٹھے رہتے تھے۔ وہاں ایک سکھ نے بتایا۔ کہ پہلے میں سمجھتا تھا کہ ہم سکھوں کا ہی خدا ہے۔ لیکن جب سے میں نے سمجھا ہے۔ کہ خدا محبت ہے۔ تب سے میں سب کے ساتھ محبت کرنے لگا ہوں۔

مولوی محفوظ الحق کی تقریر مولوی محفوظ الحق نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جب تک ہندو مسلمان سکھ۔ عیسائی باہمی اختلافات کو چھوڑ نہیں دیتے تب تک دیش ترقی حاصل نہیں کر سکتا۔ اگر ہم ہندو سکھ اور مسلمان علیحدہ علیحدہ رہیں گے۔ تو ہندوستان کبھی آزاد نہیں ہو سکیگا۔ ہم میں اتحاد پیدا ہونا چاہیے۔ آپ نے کہا کہ تمام مذاہب کے لوگ اپنے اپنے مذہب کی اصلیت کو بھول گئے ہیں ہمیں ایسے مذہب کی ضرورت نہیں ہے جو ہمیں آپس میں لڑائے۔ ... مذہب کی ضرورت ہے۔ جو عدل بالانصاف اور محبت کا سبق دے۔

بھائی مذہب ہمیں آپس میں لڑاتا نہیں۔ بلکہ محبت کرنا سکھلاتا ہے۔ آج کل کا مذہب اسلام ہمیں آپس میں محبت نہیں سکھلاتا۔ اس لئے میں اس کے خلاف بغاوت کرتا ہوں۔ مذہب عالمگیر محبت کا نام ہے۔ اور جو ہمیں محبت نہیں سکھلاتا۔ ہمیں اس کا قائل نہیں ہونا چاہیے۔ خدا ہم میں سے ہر ایک سے محبت کرتا ہے۔ آخیر میں آپ نے کہا۔ کہ دیش کی ترقی کے لئے مذہب کی ضرورت ہے۔ اور وہ اس مذہب کی جو ہمیں آپس میں محبت کا سبق دے اور دیش اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا۔ جب تک ہندو مسلمان سکھ عیسائی میں اتحاد نہیں ہو جاتا۔

پنڈت گنپتی اپدیشک میرٹھ نواسی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ دھرم زمانہ حال میں ملک کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ دھرم ہمیں سچائی۔ ایکتا کا سبق دیتا ہے۔ اور سچائی اور ایکتا پر یقین رکھتے ہوئے ہمارا ملک ترقی کر سکتا ہے۔

مسٹری بت چندر گپت ودیا النکار نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مختلف وقتوں میں دنیا میں چار مذہب پیدا ہوئے۔ یعنی بدھ مت۔ عیسائیت۔ اسلام اور ہندو دھرم۔

بدھ دھرم کیوں ختم ہوا۔ اسلئے کہ اس مذہب کے لوگوں نے اتیاچار کرنے شروع کر دیے۔ عیسائیت آئی۔ عیسائیت کا دعوے تھا۔ کہ جہاں ہے۔ اور اس کی پوجا کرنا ہر ایک کا فرض ہے۔ جب عیسائی اپنے دعوے کو بھول گئے۔ تو وہ مذہب بھی ختم ہو گیا۔

مذہب اسلام اور ہندو دھرم بھی ...

باقی برصفحہ ۱۸



آریہ سماج لاہور کے ۵۷ویں سالانہ جلسہ کا مفصل پروگرام

آریہ سماج وچھووالی کا ۵۷ واں سالانہ جلسہ منگل وار ۲۰ نومبر ۱۹۳۴ء سے اتوار ۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء تک گورودت بھون راوی روڈ لاہور میں منایا جا رہا ہے۔ جلسہ کا پروگرام حسب ذیل ہے :-

منگل وار ۲۰ نومبر ۱۹۳۴ء (وقت ۷ سے ۱۰ بجے رات تک)

سمیلن

آریہ سماج وچھووالی لاہور کے ۵۷ویں سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں ۲۰ نومبر کو ۷ بجے سے ۱۰ بجے رات تک ایک کانفرنس جس کا مضمون "دھرم دیش کی اُنتی کے لئے ضروری ہے" ہوگی جس میں مندرجہ ذیل اصحاب تقریر کریں گے :-

سر ظفر علی ریٹائرڈ جج ہائی کورٹ۔ ڈاکٹر اے۔ ڈی لوکس وائس پرنسپل ایف۔ سی کالج۔ شری پی۔ این مولک پرنسپل سناتن دھرم کالج۔ سردار امر سنگھ۔ پروفیسر نرمل چندر دیال سنگھ کالج اور چندر گپت ودیا النکار اور پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار وغیرہ وغیرہ ؛

بدھ وار ۲۱ نومبر ۱۹۳۴ء (وقت ۷ سے ۱۰ بجے رات تک)

شنکا سمادھان

۷ بجے رات سے ۱۰ بجے رات تک لیکچر اور شنکا سمادھان ہوگا۔ مضمون "شادی۔ نیوگ اور طلاق" — صدر سوامی ویدانند جی تیرتھ ہوں گے۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار ممبر ویدانند سیوا سدن ایک گھنٹہ تک تقریر کریں گے۔ اور اس کے بعد ایک گھنٹہ تک سوالات کے جواب دیں گے ؛

دیروار ۲۲ نومبر ۱۹۳۴ء (وقت صبح ۷ سے ۱۰ بجے تک)

کوی سمیلن

صبح ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک کوی دربار ہوگا۔ جس میں آریہ سماج۔ اچھوت اُدّھار۔ مہرشی دیانند۔ پرماتما کی ایکتا۔ مشرق اور مغرب۔ ہندی پریم وغیرہ مضامین پر نظمیں پڑھی جائیں گی صدر پنڈت چمو پتی جی ایم۔ اے ہوں گے۔ مندرجہ ذیل اصحاب اپنی نظمیں پڑھیں گے :-

پنڈت ولشنو پرشاد فدا۔ پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی۔ پنڈت بھگت رام۔ کرنل بھولا ناتھ۔ لالہ لیکھ داس۔ ماسٹر ملکھی رام۔ شری بت گیان چندر دھون۔ پنڈت رام سرن ایڈووکیٹ۔ پنڈت بدھ دیو ودیا النکار۔ پنڈت ہری چند ایم۔ اے۔ شری بت دوھانا سنگھ نیر امرت سر۔ لالہ دھنی رام بھیدچا نرک۔ ڈاکٹر دیو بیاس آف امرت سر۔ اور شری بت منوہر لال شہید ؛

شکروار ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء (وقت صبح ۸½ سے ۹ بجے تک)

پراتہ ۹ بجے تک ہون یگیہ وغیرہ کے پشچات دلکش بھجن ہوں گے۔ نگر کیرتن۔ شام کے ۴ بجے گورودت بھون سے شروع ہوگا۔ اور شہر کے پرسدھ پرسدھ بازاروں سے ہوتا ہوا گورودت بھون میں ختم ہوگا ؛

پروگرام

سنیچروار ۲۴ نومبر ۱۹۳۴ء

صبح۔ ۷ سے ۸ بجے تک کیرتن بھگت منگت رام جی کی منڈلی شری مہاشہ بہاری لال جی
" " گردھاری لال "
" " بلرام جی

۸ سے ۸-۱۵ تک وید پاٹھ دیانند اپدیشک ودیالیہ کے ودیارتھیوں دوارہ

۸-۱۵ " ۸-۳۰ " ہون یگیہ

۸-۳۰ " ۹-۳۰ " اُپدیش سوامی سوتنترانند جی آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور

۹-۳۰ " ۹-۴۵ " بھجن شریمتی گوپال دیوی جی (ہندی پربھاکر)

۹-۴۵ " ۱۰-۴۵ " ویاکھیان۔ شری پنڈت پریہ ورت جی ویدواچسپتی

بعد دوپہر ۱ سے ۳-۳۰ تک "بیکاری سمیلن" پردھان شری ڈاکٹر ایل سی جین ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ایس۔ سی (Economics London)

۳-۳۰ سے ۴ تک بھجن۔ پرسدھ بھجنیک مہاشہ سنت رام و مہاشہ گیان اندر

۴ سے ۵ تک ویاکھیان شری سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج

راتری۔ ۶-۴۵ سے ۷ تک بھجن کنیا مہاودیالیہ کی چھاترائیں کے
۷ " ۷-۳۵ " چھوٹی چھوٹی وکتریتائیں
۱. شری آچاریہ رام دیو جی
۲. " مہاشہ کرشن جی بی۔ اے

وشے :- "آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اُردھ شتابدی"

۷-۳۵ سے ۸-۲۰ تک ویاکھیان پنڈت دیو شرما جی ابھے وشے :- "اگلا پگ"

۸-۲۰ " ۸-۳۰ " بھجن شری مہاشہ کیسر چند جی

۸-۳۰ " ۹-۳۰ " ویاکھیان شری پنڈت چمو پتی جی ایم۔ اے آچاریہ گورو کل کانگڑی

اتوار ۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء

صبح ۷ سے ۸ تک کیرتن شری بھگت منگت رام جی کی منڈلی
" مہاشہ بہاری لال جی
" پنڈت گردھاری لال "
" مہاشہ بلرام جی

۸ سے ۸-۱۵ تک وید پاٹھ دیانند اپدیشک ودیالیہ کے ودیارتھیوں دوارہ

۸-۱۵ " ۸-۳۰ " ہون یگیہ

۸-۳۰ " ۹-۳۰ " اُپدیش شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج پردھان سارودیشک
وشے :- "وچار ئیل"

۹-۳۰ سے ۱۰ تک سنگیت کنیا مہاودیالیہ جالندھر کی چھاتراؤں دوارہ تتھا شریمتی گوپال دیوی جی

۱۰ سے ۱۱ تک ویاکھیان تتھا اپیل شری آچاریہ رام دیو جی
وشے :- "کلیگ میں ست جگ کی لڑائی"

۱۱ سے ۱۱-۳۰ تک دھن سنگرہ

بعد دوپہر ۱ سے ۱-۳۰ تک بھجن مہاشہ بھگت رام جی اور مہاشہ شمشیر سنگھ جی

۱-۳۰ سے ۳ تک سمیلن جس میں دھرم اندر مسلمانوں دوارہ آریہ ہندوؤں کے جھگڑوں کے سمبندھ میں وچار ہوگا۔
پردھان :- لالہ کاشی رام جی وید

۳ سے ۳-۴۵ تک ویاکھیان شری لالہ ہردیال جی بی۔ اے

۳-۴۵ سے ۴-۱۵ " شریمتی چندر پربھا دیوی جی ودیا النکار سنا تک کنیا گورو کل دہرہ دون

۴-۱۵ " ۵-۱۵ " ویاکھیان شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار
وشے :- "بھارت ماتا کا سندیش"

راتری ۶-۴۵ سے ۷-۱۵ تک بھجن مہاشہ سنت رام جی

۷-۱۵ " ۸ " ویاکھیان شریمتی چندروتی جی شاستری جمشید پور
وشے :- "سوتنترتا کی دیوی"

۸ سے ۸-۱۵ تک بھجن مہاشہ بہاری لال جی

۸-۱۵ " ۹-۱۵ " ویاکھیان تتھا دھنیہ واد شری پنڈت ٹھاکر دت جی شرما
(شید پردھان آریہ سماج)

کیا چند بی۔ اے منتری آریہ سماج وچھووالی۔ لاہور

پرکاش لاہور

۱ مگھر سمت ۱۹۹۱

سواگت!

آریہ سماج لاہور کا ۵۷ واں سالانہ جلسہ ۲۰ نومبر سے باقاعدہ شروع ہو چکا ہے۔ بیرونجات میں رہنے والے آریہ بھائیوں کو "پرکاش" کے پچھلے انک میں اس اُتسو کے متعلق آوشیک سوچنا دی جا چکی ہے۔ اور ہمیں وشواس ہے۔ کہ اس سوچنا کو پڑھ کر ہمارے آریہ بھائیوں نے کثیر تعداد میں اس اُتسو میں شمولیت اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیا ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا۔ تو اس پرچہ کو دیکھتے ہی کر لیں ؛

اُتسو کا پروگرام اسی پرچہ میں کسی اور جگہ دیا گیا ہے۔ اس اُتسو پر مندرجہ ذیل بھدر پرش آریہ جنتا کو اپنے منوہر اپدیشوں اور ویاکھیانوں سے مستفیض کریں گے :-

۱ شری مہاتما نارائن سوامی جی ۲ شری سوامی سوتنترانند جی ۳ شری سوامی ویدانند جی تیرتھ ۴ شری آچاریہ رام دیو جی ۵ شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے ۶ شری مہاشہ کرشن جی بی۔ اے ۷ شری آچاریہ دیو شرما جی ابھے ۸ شریمتی چندر پربھا دیوی جی ۹ شری پنڈت بدھ دیو جی اور ۱۰ شریمتی پنڈتا چندراوتی شاستری جی

آریہ سماج لاہور پرانت کا مرکزی سماج ہونے سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ لاہور نہ صرف پرانت کی راجدھانی ہے۔ بلکہ جملہ مجلسی۔ مذہبی اور سیاسی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔ اس لئے آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ ایک طرح سے سارے پنجاب کے آریوں کا ایک نمائندہ اور مشترکہ جلسہ تصور کئے جانے کے قابل ہے۔ الغرض اگر اسے سارے پنجاب کے آریوں کا دھارمک میلہ کہیں۔ تو بجا ہے۔ اس لئے مفصلات کی آریہ سماجوں کے آریہ پرشوں کو خواہ وہ سبھاسد ہوں یا سہائیک۔ اس دھارمک میلہ میں شامل ہو کر اس کی رونق اور شوبھا کو بڑھانا چاہئے۔

اس اُتسو کے سلسلہ میں اس دفعہ دو وشیش سمیلن رکھے گئے ہیں۔ اور دونو موجودہ سنکٹ میں وشیش مہتو رکھتے ہیں۔ ۲۴ نومبر کو شری ہیت ڈاکٹر جین ایم۔ اے کی صدارت میں "بیکاری کانفرنس" ہوگی۔ کسی آریہ پرش سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ اس وقت جس مسئلہ نے سارے پنجاب کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کیا ہوا ہے۔ وہ روز افزوں بیکاری کا معاملہ ہے۔ اور جب تک آریہ پرش اس معاملہ کے متعلق باہمی تبادلہ خیالات سے کسی مفید نتیجہ پر نہ پہنچیں۔ اور کسی فائدہ رساں سکیم کو عملی جامہ پہنانے کا تہیہ نہ کر لیں۔ تب تک یہ جٹل سمسیا حل ہونے سے رہی۔ اس کے علاوہ دوسرا پرشن جس نے اس وقت آریہ جگت کی تشویش کو بڑھایا ہوا ہے۔ وہ ہے۔ سے نام پر قتل کی وارداتیں ہیں۔ جس کے مرتکب بعض جنونی مسلمان ہوتے ہیں۔ اور جس کی بدولت بہت سے آریہ سپوتوں کو جام شہادت نوش کرنا پڑا ہے۔ چونکہ یہ دونو سمیلن ایسے ہیں۔ جنہیں آریہ سماجک پرشنوں کے نکتۂ خیال سے وشیش اہمیت حاصل ہے۔ اس لئے ہم یہ آشا رکھ سکتے ہیں۔ کہ جملہ سبھاسد و آریہ جن ان سمیلنوں میں حصہ لے کر جہاں اپنا دھارمک اور مجلسی کرتویہ پورن کریں گے۔ وہاں سرگرم اور اُتساہی کاریہ کرتاؤں کی حوصلہ افزائی کریں گے۔ اور آنے والی نسلوں کی روزی کے سوال کو حل کر کے پنیہ کے بھاگی بنیں گے ؛

بنیسری بات جو کہ سبھا کی شان کو بڑھانے والی ہے۔ اور اس کی شہرت کو چار چاند لگانے والی ہے۔ وہ آگامی ورش میں شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کے انعقاد کا سوال ہے۔ جب سے سبھا کے جنرل اجلاس نے اس کے حق میں انومتی دی ہے۔ "پرکاش" نے اپنا فرض سمجھا ہے۔ کہ وہ اس کے متعلق پنجاب کے ایک ایک آریہ نر ناری کو تحوشنا دیتا رہے کہ وہ اس مہوتسو کو پوری شان سے منانے کے لئے ابھی سے تیار ہو جائے۔ اور اس وقت تک دم نہ لے۔ جب تک سنسار کو یہ بتلا نہ دے۔ کہ آریوں کی شرومنی سبھا ایک ایسی جیتی جاگتی اور شکتی شالی سنستھا ہے۔ جس پر سارا آریہ جگت فخر کر سکتا ہے۔ آریہ جگت پر آج تک جو سنکٹ پڑے ہیں۔ اُن میں سبھا نے رہنمائی کے فرض کو بڑی خوبی سے پورا کیا ہے۔ اور اب آریہ جگت کی خودداری یہ تقاضا کرتی ہے۔ کہ اس مہوتسو کو پورے اُتساہ سے منانے کے لئے آریہ جگت پورے طور پر اپنا سہیوگ دے۔ چنانچہ اس مقصد کی تکمیل کے لئے سنیچر وار ۲۱ نومبر کو رات کے ساڑھے بجے سے لے کر پونے آٹھ بجے تک شری آچاریہ رام دیو جی اور شری مہاشہ کرشن جی بی۔ اے آریہ جنتا کے سامنے اپنے اپنے شبھ وچار پیش کریں گے۔ اور اس کو اس مہوتسو کے سمبندھ میں اپنا کرتویہ پالن کرنے کی پریرنا کریں گے۔

ہمیں آشا رکھنی چاہئے۔ کہ آریہ جگت ابھی سے یہ نشچے کر لے گا۔ کہ وہ اس سالانہ جلسہ پر صدق دل سے یہ تہیہ کر لے گا۔ کہ ہم نے اس مہوتسو کو پوری شان سے منا کر دم لینا ہے اور باقی دنیا کو یہ بتلانا ہے۔ کہ آریہ سماجیوں نے جس شان سے متھرا میں جنم شتابدی منائی تھی۔ اور اجمیر میں جس اُتساہ سے دیانند نروان اردھ شتابدی کو سپھل بنایا تھا۔ اسی سرگرمی اور شان سے شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی منائے گا ؛

اس کے سوائے اس اُتسو کے موقع پر ایک آوشیک سمیلن بھی اس غرض سے منعقد ہونا ہے۔ کہ آریہ سماجوں کے وارشک اُتسو منانے کے سلسلہ میں کیا پریورتن کیا جائے ؟ اُتسو کا پروگرام کیا رکھا جائے ؟ اور اس کے علاوہ ایسے مقاموں میں جہاں آریہ سماجیں نہیں ہیں۔ سادھارن پرچار کا ڈھنگ کیا اختیار کیا جائے ؟ یہ سمیلن ۲۴ نومبر کو بروز سنیچر بعد دوپہر ۳ بجے سے ۵ بجے تک دیانند اینگلو ویدک ودیالیہ میں زیر صدارت شری پنڈت بشمبر ناتھ جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی منعقد ہوگا۔ ضرورت ہے۔ کہ آریہ سماجوں کے پرتی ندھی اس سمیلن میں شامل ہو کر گمبھیرتا سے اپنے وچار آریہ جنتا کے سامنے رکھنے کا پورا نشچے کر لیں۔ تا کہ آئندہ کے لئے آریہ جگت کی اس بارہ میں اچھی طرح رہنمائی کر سکیں ؛

اس اُتسو پر جو آریہ پرش شامل ہونے والے ہیں۔ اُن کو آریہ سماج لاہور کا انگ سمجھتے ہوئے ہم اُن کا صدق دل سے سواگت کرتے ہیں۔ اور یہ آشا رکھتے ہیں۔ کہ اُن کی اُتسو میں شمولیت اور وچار آئندہ کے لئے فضا کو پُر امید بنانے میں سہائیک بنیں گے ؛

ریاست حیدرآباد کو مت بھولو

بھارت ورش کی ریاستوں میں عموماً اور ریاست حیدرآباد میں خصوصاً آریہ پرچارکوں سے جس قسم کا سوتیلا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ وہ ہر خاص و عام کو معلوم ہو چکا ہے۔ حیدرآباد کی مسلم ریاست نے تو ویدک دھرم کے پرچار کے پوتر کاریہ کو بھی ایسی گندہ ناتراش ریاستی پولیس کے رحم پر چھوڑ دیا ہے۔ جو کہ یہ نہیں سمجھتی۔ کہ پولٹیکل اور نان پولٹیکل کیا ہوتا ہے۔ اسے آریہ سماج کی ہر ایک سرگرمی خواہ وہ کیسی ہی معصوم ہو۔ سخت بے رحمی کا برتاؤ کرتی ہے۔ چونکہ یہ بے رخی ایسی نہیں جسے ٹھنڈے دل سے برداشت کیا جا سکے۔ اس لئے ہم آریہ جگت کے جملہ ذمہ دار نیتاؤں سے عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ اپنی کسی کانفرنس میں اس سوال پر وچار کریں۔ کہ ہندوستان کی دیسی ریاستوں میں عموماً اور مسلم ریاستوں میں خصوصاً ویدک دھرم کے پرچار کے لئے کیا وسائل اختیار کئے جائیں۔ اگر آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ پر ہی اس بارہ میں کوئی وشیش سمیلن منعقد کیا جائے۔ تو انتہا لابھدائیک ہوگا ؛

امریکہ میں ویدک دھرم کا پرچار

جب سے شری پنڈت ایودھیا پرشاد جی۔ بی۔ اے۔ ریسرچ سکالر امریکہ میں گئے ہیں۔ ہم اُن کے پرچار کے حالات جہاں تک ہمیں موصول ہوتے رہے ہیں۔ "پرکاش" کے پریمیوں کی بھینٹ کرتے رہے ہیں۔ اُن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر پنڈت جی کو امریکہ میں پرچار کے لئے کافی موقع دیا جائے۔ تو کامیابی کی زیادہ سمبھاونا ہے۔ ٹرینیڈاڈ میں اُن کے پرچار سے متاثر ہو کر کئی مسلمانوں نے گوشت کھانا ترک کر دیا ہے۔ ایک شخص نے آریہ سماج مندر کی تعمیر کے لئے اراضی دینے کی بھی پیش کش کی ہے۔ ایک اور امریکن دیوی آپ کے پرچار سے بیحد پربھاوت ہو کر یہ چاہتی ہے۔ کہ ٹرینیڈاڈ میں سماج قائم کیا جائے۔ یہ جملہ واقعات بتلاتے ہیں۔ کہ امریکہ میں ویدک دھرم کے پرچار کے لئے ایک اچھا کھیتر ثابت ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ آریہ جگت کی طرف سے سارودیشک سبھا کے ہاتھ مالی طور پر اس قدر مضبوط بنائے جائیں۔ کہ وہ پنڈت جی کی سہائتا کے لئے ایک دو اور پرچارک امریکہ میں سہائتا کے روپ سے متعین کرنے کے قابل بنا دی جائے ؛

جاپان کے لئے خطرہ

جاپان نے پچھلے دنوں چین سے جو چھیڑ چھاڑ کی تھی اسے سخت مہنگی پڑ رہی ہے گی۔ کیونکہ اس چھیڑ چھاڑ سے جہاں اُس نے چین کی ہمدردی کھو دی ہے۔ وہاں ان مغربی طاقتوں کا غصہ مول لے لیا ہے۔ جو کہ اقتصادی اور تجارتی معاملات میں اس کی حریف ہیں۔ اگر جاپان چین سے چھیڑ چھاڑ کرنے کی بجائے مرکبی ایشیائی لیگ کی قائمی کی تجویز کی حوصلہ افزائی کرتا۔ تو ایک تو وہ مغربی طاقتوں کی مخالفانہ سرگرمیوں سے بچ نکلتا۔ اور دُوسرے براعظم ایشیا میں اپنے اخلاقی وقار کو بڑھا لیتا۔ اور ساتھ ہی ایشیا کے محکوم لیکن خدا پرست ممالک کو یورپ کی مادہ پرستا اور سرمایہ دار طاقتوں کے چنگل سے آزاد کرانے میں مددگار ثابت ہو سکتا۔ اور ہمیشہ کے لئے ایک ایسی مثال قایم کر دیتا۔ جو کہ آئندہ زمانہ میں اُس کی مددگار ثابت ہوتی۔ اور آئندہ نسلوں میں اُسے ایشیا کا محسن ثابت کرتی ؞

سر عبدالحمید کا استعفےٰ امنظور

معلوم ہوتا ہے۔ کہ ریاست کپورتھلہ میں ایجیٹیشن بند ہو جانے والی ہے۔ کیونکہ مہاراجہ کپورتھلہ نے یورپ سے واپسی پر سر عبدالحمید وزیر اعظم کپورتھلہ کا استعفےٰ منظور کر لیا ہے۔ اور اس طرح اپنی ہندو مسلم اور سکھ رعایا کو یہ بتلانے کی کوشش کی ہے۔ کہ وہ ایک فرد واحد کی خاطر ساری ریاست کے امن کو خطرہ میں ڈالنے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن بیشتر اس کے کہ ریاست کا کوئی نیا وزیر اعظم مقرر کیا جائے۔ ہم مہاراجہ صاحب سے یہ عرض کرینگے کہ وہ پہلے ایک ایسا آزادانہ کمیشن مقرر کریں جو کہ اس امر کی تحقیقات کرنے کا اہل ہو۔ کہ ریاست کی موجودہ ایجی ٹیشن کن شکایات کی وجہ سے تھی۔ ان تحقیقات کی بنا پر مہاراجہ صاحب پہلے سابقہ شکایات کو دُور کرنے کی کوشش کریں۔ اور پھر ریاست کے معاملات کسی ایسے وزیر اعظم کے سپرد کریں۔ جو کہ موجودہ ایجی ٹیشن کو کبھی دوبارہ رُونما نہ ہونے دے۔ نیز سابقہ وزیر اعظم کے ریکارڈ کے اعادہ سے بھی بچ سکے۔ اور ریاستی رعایا کے دلوں کو بھی تسخیر کر سکے ؞

سرحد کا تنازعہ

پشاور سے یہ اطلاع پاکر ہمیں حیرانی ہوئی ہے۔ کہ ایران اور افغانستان کے درمیان سرحد کے مقرر کرنے کے متعلق اختلاف رُونما ہو گیا ہے۔ اور اس اختلاف کو رفع کرنے کے لئے پاشا فخر الدین کی سرکردگی میں ایک ایسا ترکی کمیشن مقرر کیا گیا ہے۔ جو کہ ۱۳ر نومبر کو کابل پہنچ چکا ہے۔ ہم ترکی کمیشن کے تقرر کو بنظر پسندیدگی دیکھتے ہیں۔ کیونکہ اس کی موجودگی اس تنازعہ کو جلد سُلجھا سکے گی۔ اور معاملہ کو پیچیدہ نہ بننے دیگی۔ ہاں اگر کمیشن روسیوں اور انگریزوں جیسی غیر مذہبی اور غیر ملکی طاقتوں کے نمائندوں پر مشتمل ہوتا۔ تو احتمال تھا کہ یہ اُلجھن زیادہ پیچیدہ صورت اختیار کر لیتی۔ اور نئی مزید اُلجھنوں کو جنم دینے کا کارن بنتی۔ ترکی کمیشن کے لئے چونکہ افغانستان اور ایران کے معاملات یکساں حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لئے یہ شک ہی نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ اس تنازعہ سے اپنا کوئی اُلّو سیدھا کرنے کا ؞

دیوسماج کا مہوتسو

معلوم ہوگی۔ سبھا دیوسماج سے ہمیں یہ گیان ہوا ہے۔ کہ ۱۹ر دسمبر سے لے کر ۲۲ر دسمبر تک دیوسماجی ہیڈ لاہور میں جمع ہو کر اپنے سماج کے بانی کا ۸۴واں وارشک جنم دن منانے کے لئے اپنا ایک مہوتسو منعقد کرے گا۔ اور دیوسماج کے تعمیری کام کے متعلق دیوسماج کے سرکردہ کارکنوں کے خیالات اور رپورٹس کو سنیگا۔ ہمارے خیال میں موافقانہ اُمیں سننے کا جسکا محض تو تو گراف کا جیسے ہو چکا ہے اس سے ایک سماج کے عقیدہ کے پیروؤں میں صرف خود پسندی کے جذبہ کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ حالانکہ فی زمانہ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ دیوسماج کے مہوتسو کے اہتمام کنندہ اصحاب ایسی کوشش کریں۔ جس سے اُن کو دیوسماج کے متعلق آزادانہ رائے قائم کرنیوالوں کے خیالات سننے کا موقع بھی مل سکے۔ اور وہ یوں ہو سکتا ہے۔ کہ دیوسماج کے مہوتسو کے موقع پر ایک سَرو دھرم سمیلن رکھا جائے۔ جس میں مختلف جماعتوں کے نمائندے دیوسماج کے متعلق اپنی رائے بھی دیوسماجیوں کو اُنکے ایک نمائندہ اجلاس میں سُنا سکیں۔ اور باہمی تبادلہ خیالات سے جہاں دیوسماجیوں کو مستفیض کر سکیں۔ وہاں اُن کے خیالات کو بھی جان سکیں ؞

اسمبلی میں پنجابی ہندوؤں کے نمائندے

جہاں تک پنجاب کے ہندوؤں کا تعلق ہے۔ اسمبلی کے انتخابات آئے۔ اور گزر گئے۔ اور اپنے پیچھے کئی لحاظ سے تلخ یادگار چھوڑ گئے۔ دیوان چمن لال اور بھائی پرمانند جی کے حامیوں کی طرف سے جس قسم کی پوسٹر بازی ہوئی ہے۔ اُس نے پنجاب کی مجلسی اور سیاسی فضا کو بہت حد تک مکدر بنا دیا ہے۔ پنجاب کے ہندوؤں کی طرف سے اس دفعہ اسمبلی میں بھائی پرمانند جی۔ لالہ فقیر چند جی اور لالہ شام لال جی اُن کے نمائندے منتخب ہو گئے ہیں۔ اب اُنکا اسمبلی کا ریکارڈ بتلا دیگا کہ انتخابات سے پہلے وہ جس قسم کے اعلانات نکالتے رہے تھے۔ اُن کو پورا کرتے ہیں۔ یا اسمبلی میں جا کر اپنے اعلانوں کو ردی کاغذ کے ٹکڑے ثابت کرتے ہیں۔ اگر یہ تینوں اصحاب اپنے اعلانوں سے صادق رہے۔ اور اسمبلی میں پنجاب کے ہندوؤں کے مفاد کی اُنہوں نے صحیح نمائندگی یا ترجمانی کی۔ تو اس حالت میں ہم یہ کہنے میں حق بجانب ثابت ہو سکیں گے۔ کہ پنجاب کے ہندو ووٹروں کی کثرت نے درست فیصلہ کیا ہے۔ اور اپنے درست فیصلہ کے لئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ جو اُمیدوار اس انتخاب میں ناکام رہے ہیں۔ ہم ان کو یہ مشورہ دیں گے۔ کہ اگر اُنکے اعلان صادق تھے۔ اور اپنے اندر جان رکھتے تھے۔ تو وُہ اسمبلی سے باہر رہتے ہوئے یہ ثابت کریں۔ کہ اُن کے اندر اپنے پرانت کے ہندوؤں کی سیوا کا جذبہ موجود ہے۔ اور وہ ہر موقعہ پر اس کا ثبوت دینے کے لئے تیار ہیں۔ مقابلہ میں خواہ ہیں کے لئے اسمبلی کے گر بیلوں سے محروم رہنے کے لئے خواہ اُنہیں سو دو سو روپیہ کی لیت اُٹھانی پڑیں ؞

تین نئے بل

ایک پریس کمیونک مظہر ہے۔ کہ پنجاب لیجسلیٹو کونسل نے اپنی ۲۵ر اکتوبر کی میٹنگ میں فیصلہ کیا ہے کہ بغرض تحقیقات تین بل رائے عامہ جاننے کے لئے مشتہر کئے جائیں :-

۱ عورتوں کی خرید و فروخت کے انسداد کا بل

۲ بل انسداد گداگری

۳ پنجاب سمال ٹاؤنز (امینڈمنٹ) بل

پریس کمیونک میں یہ بھی لکھا تھا۔ کہ جو انجمنیں اور افراد امر کت تینوں بلوں پر اظہار رائے کرنا چاہیں انکو پہلے بل کے متعلق ۱۵ر دسمبر تک اپنی رائے سکرٹری پنجاب لیجسلیٹو کونسل لاہور کے نام بھیج دینی چاہئے۔ اور دوسرے دو بلوں کے متعلق ۲۰ر جنوری ۱۹۳۵ء تک۔

مذکورہ تینوں بل بڑے اہم ہیں۔ اور ہمیں وثوق ہے کہ پنجاب کی جملہ باقاعدہ منظم جماعتیں ان کے متعلق اپنے وچار حکومت کے پاس بھیج دینگی۔ لیکن جس بات کی طرف ہم حکومت کی توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ اس کا بھی یہ فرض ہے۔ کہ وہ ایسے قانون کی تکمیل کے لئے سارے صوبہ کے اندر پرائیویٹ پیپر وائیسوسی ایشن اور رورل ایسوسی ایشن کی قسم کی غیر سیاسی انجمنوں کی قائمی کی سکیم کی بھی حوصلہ افزائی کرے۔ تاکہ رائے عامہ کے استصواب کے موقعہ پر صوبہ کے ایسے حصے بھی جن کا ابھی تک کسی باقاعدہ جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اُس کی ایسے کاموں میں اخلاقی مدد کر سکیں ؞

عورت کی بجائے مرد

"فرانٹیئر ایڈووکیٹ" پشاور کے ۲۰ر نومبر کے پرچہ سے یہ معلوم کر کے ہمیں سخت دُکھ ہوا ہے۔ کہ مس جی۔ اے۔ وڈ ایم۔ بی۔ ای انڈین ایجوکیشنل سروس انسپکٹریس آف گرلز سکول صوبہ سرحد کو ہندوستان سے باہر جانے کے لئے پوری تنخواہ پر رخصت عطا کی گئی ہے۔ اور اُن کی غیر حاضری میں ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن کے پرسنل اسسٹنٹ خان صاحب غلام سرور خان کو گرلز سکول کی انسپکٹریس کے فرائض کا انچارج مقرر کیا گیا ہے۔

ہم ایک لیڈی انسپکٹریس کی غیر حاضری میں ایک مرد انسپکٹر کو گرلز سکول کے معائنہ کے لئے مقرر کئے جانے کے اصولاً مخالف ہیں۔ ریاستی صوبجات میں بھی ممکن ہے۔ یہ تقرر ایک معمولی بات سمجھا جائے۔ لیکن صوبہ سرحد جیسے غیور صوبہ میں ایسا تقرر کسی حالت میں قرین مصلحت نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے سرحد کے لوگوں کو حکومت کیخلاف شکایت کرنے کا موقع مل جائیگا۔ اگر اس کی بجائے کسی لیڈی انسپکٹریس کو اس جگہ مقرر کیا جاتا۔ تو زیادہ اچھا ہوتا۔ اور اسے زیادہ پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ؞

مرزائیوں میں ناراضگی

جب سے حکومت پنجاب نے زیر دفعات (۲) (الف) دی پنجاب کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۲ء قادیانی خلیفہ کو نوٹس دیا ہے۔ اور اس کے خلاف قادیانی خلیفہ نے پبلک اور پرائیویٹ طور پر پروٹسٹ کیا ہے۔ مرزائیوں میں رنج و غصہ کی لہر سرایت کر گئی ہے۔ اور اُنہوں نے حکومت کے اس نوٹس کے خلاف ناراضگی کی قرار دادیں پاس کرنی شروع کر دی ہیں۔ قیام امن کے خیال سے ہم مرزائی جماعتوں کی قرار دادوں کو بہت غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ حکم محض انتظامیہ حکومت کی طرف سے خلیفہ صاحب کو دیا گیا تھا۔ اور وہ بھی اُن ایام کے لئے جبکہ احراریوں کی تبلیغی کانفرنس کے اجلاس قادیان شریف میں منعقد ہو رہے تھے۔ اب جبکہ نوٹس زائد المیعاد ہو چکا ہے۔ اور کانفرنس کے موقع پر قادیان میں اس کی بدولت کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔ مرزائیوں کا ناراضگی کا اظہار کرنا سخت غیر ضروری اور افسوسناک ہے۔ اور خلیفہ صاحب کا یہ فرض ہے کہ اگر وہ حکومت کے اپنے روایتی رویہ میں صادق ہیں۔ تو جلد اپنی جماعتوں کو اس قسم کی ایجی ٹیشن بند کرنے کی ہدایت صادر کریں۔ تاکہ اس سے کہیں اُن کی

...بھی حکومت سے غیر وفاداری کے ... کرجائیں ؛

...ی اب ہجرت کرینگے؟

... خلافت کے دوران میں کثیر سادہ ... نے ہجرت کی۔ تو مرزائیوں نے بڑا ... پر پھبتیاں اُڑائیں۔ لیکن اب ... پنجاب کو خلیفہ قادیانی کو نوٹس ... ضرورت محسوس ہوئی۔ اور وہ بھی قیام ... خاطر۔ تو خلیفہ صاحب کو ہجرت کی سوجھ ... چنانچہ آپ نے ۹ نومبر کو خطبہ جمعہ ... میں فرمایا کہ :-

... ایک اور اعلان کرنا چاہتا ہوں ... کہ مجھے فوراً جلد سے جلد ایسے ... کی ضرورت ہے جو سلسلہ کے ... وطن کو چھوڑنے کے لئے تیار ... اپنی جانوں کو خطرات میں ڈالنے کے ... تیار ہوں۔ اور دکھ سکے اور پیاسے ... رہتا ہوں گے اپنے نفس کو تمام ... سے گزارنے پر آمادہ ہوں۔ پس ... اعلان کرتا ہوں۔ کہ جو نوجوان اِن ... کے لئے تیار ہوں۔ وہ اپنے ... پیش کریں ؛

("الفضل" ۱۸ نومبر ۱۹۳۴ء)

... صاف ہیں۔ ان پر کسی حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خلیفہ ... اب دوسرے شعائر کی طرح ہجرت ... کو حرب قرار دینے والے ہیں۔ اور اپنے ... نوجوانوں کو ساتھ لے کر کہیں اور ولایت ... کرنے والے ہیں۔ تاکہ وہاں نہ احراری ... سکیں۔ اور نہ عطا اللہ شاہ بخاری ... کے فرائض ادا کر سکیں۔ اور نہ ... کی صحیح خراشی کر سکیں۔ اگر ہمارا قیاس ... ہے۔ تو ہم خلیفہ صاحب سے عرض ... گے۔ کہ وہ ہمیں ہجرت کرنے سے پہلے ... بتلاتے جائیں۔ کہ موجودہ ہجرت کے بعد ... ہمارے متعلق اُن کا کیا خیال ہوگا ؛

ایک اتہام

خلیفہ قادیان کو آریوں سے خدا واسطہ کا ... ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ وہ آئے دن ... اور ... تار اور جھوٹ آریوں کو متہم کرنے کا ... کوئی موقع نکال لیتے ہیں۔ چنانچہ ۹ ... ۱۹۳۴ء کو خطبہ جمعہ دیتے ہوئے آپ ... فرمایا کہ :-

... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے متعلق ایک مقدمہ کے دوران میں آریوں کی ایک انجمن نے آریہ مجسٹریٹ سے کہا۔ کہ آپ انہیں ضرور سزا ملنی چاہئیے"

("الفضل" ۱۸ نومبر ۱۹۳۴ء)

ہمارا یقینی وثوق ہے۔ کہ یہ اتہام سرتاپا غلط ہے۔ اور محض مرزائیوں کو مشتعل کرنے کے لئے تراشا گیا ہے۔ اس لئے ہم خلیفہ صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ آریوں کی اس انجمن کا نام صاف طور پر بتلائیں۔ جس نے آریہ مجسٹریٹ سے کہا کہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کو ضرور سزا ملنی چاہئیے۔ کیونکہ وہ نبوت کا دعویٰ کرکے خاتم الانبیاء کہلانے کا شائق ہے۔ اور مسئلہ جہاد کی مخالفت کرکے ویدک دھرم کو خطرہ میں ڈال رہا ہے ؛

ناکامی کا اعتراف

آریہ سماج کے پرورتک مہرشی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں گورو کل شکشا پرنالی کو آدرش بیان کیا ہے۔ لیکن عیسائیوں کی دیکھا دیکھی بعض حلقوں میں مغربی طریق تعلیم کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے ایسی سکھشا کی کھولی

گئی ہیں۔ جن کا گوروکل شکشا پرنالی سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ موجودہ طریقۂ تعلیم کی ناکامی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر اے جی میکنزی پرو وائس چانسلر عثمانیہ یونیورسٹی اور سابق ڈائرکٹر محکمۂ تعلیم یو۔پی نے آگرہ یونیورسٹی کی کانووکیشن کے موقع پر اپنے ایڈریس میں فرمایا۔ کہ "موجودہ طریقۂ تعلیم میں نقص ہے۔ ہم نے سیکنڈری سکولوں میں ایک ایسا طریقہ اختیار کیا ہے۔ جو محض ادبی ہے اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ کئی طلباء یونیورسٹی میں ایسے کورس پڑھتے ہیں۔ جن کے وہ بالکل ناقابل ہوتے ہیں"؛

مسٹر میکنزی کے مذکورہ الفاظ عملی تجربہ پر مبنی ہیں۔ اُن سے صاف ثابت ہے۔ کہ موجودہ شکشا پرنالی ہندوستان میں بالکل ناکام ثابت ہوئی ہے۔ اور اس پر آج تک ہندوستان کے جو کروڑوں روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ ان کو دیکھتے ہوئے ہمیں لامحالہ یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ بھارت ورش نے موجودہ شکشا پرنالی کے حامیوں کا غلط مشورہ قبول کرکے جہاں اپنے کروڑوں روپوں ضائع کئے ہیں۔ وہاں اپنے لاکھوں کارآمد نوجوانوں کو محض کلرک بنا کر ہی دم لیا ہے۔ کاش موجودہ شکشا پرنالی کے حامی مذکورہ اعتراف

اب بھی کوئی سبق سیکھیں۔ اور آئندہ کے لئے اپنی سابقہ غلطی کا پرائشچت کرنے کے لئے گوروکل شکشا پرنالی کی حوصلہ افزائی کریں۔ اور اپنے دیش اور جاتی کا نام روشن کریں ؛

"آریہ گزٹ" سے ضمانت کا مطالبہ

حکومت پنجاب نے حال ہی میں سہیوگی "آریہ گزٹ" سے جو کہ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا کا آرگن ہے۔ ایک لیڈنگ مضمون کی وجہ سے جو کہ اس کے ۲۸ اکتوبر کے پرچہ میں شائع ہوا ہے۔ ضمانت طلب کی ہے۔ ہم نے مضمون مذکور کو بار بار پڑھا ہے۔ اور پڑھنے کے بعد ہمارا یہ خیال ہے کہ ضمانت کا مطالبہ کسی حالت میں بھی جائز نہیں تھا۔ ہمارے سہیوگی نے "مذہب کے نام پر قتل" کی مذمت کرتے ہوئے اسے ایک ناپاک فعل ٹھہرایا ہے۔ کسی جماعت یا طبقہ کو اس ناپاک فعل کے لئے ذمہ دار نہیں ٹھہرایا ہے۔ بلکہ جن مسلمانوں نے ایسے ناپاک فعل کا ارتکاب کرنے کی جسارت کی ہے۔ اُن کو شرمندہ کرنے کے لئے اشارتاً اور کنایتاً بتلانے کی کوشش کی ہے۔ کہ انہوں نے غیر مسلموں کی نظر میں اپنے مذہب کو بدنام کیا ہے۔ اور اپنی کوتاہ اندیشی اور جنونانہ کارروائی سے اپنے ہی مذہب سے دشمنی کی ہے۔ ایسے دیانتدارانہ اظہار رائے کے لئے سہیوگی کے پرنٹر اور پبلشر سے ایک ایک ہزار روپیہ کی ضمانتیں طلب کرنا حکومت پنجاب کو شوبھا نہیں دیتا۔ اور نہ اس ڈیپارٹمنٹ کے افسران کو جنہوں نے مضمون متعلق حکومت کی توجہ مبذول کی ہے۔ ضمانت کی طلبی کی بجائے اگر اس سبھا کے ذمہ دار اہلکاروں کو جن کی سنرکشنا میں ہمارا سہیوگی شائع ہوتا ہے۔ آئندہ کے لئے محتاط رہنے کی ہدایت کی جاتی۔ تو اس کا اثر اچھا ہوتا۔ اور اس سے حکومت کا مطلب بھی حل ہو جاتا۔ اور سہیوگی کو بھی مفت میں زیر بار نہ ہونا پڑتا۔ خاص کر اس حالت میں جبکہ اس کا گزشتہ ۳۷ سالہ ریکارڈ بے لوث ہے ؛

کانفرنس کے انعقاد کی ممانعت

حیدرآباد سے واپسی پر شری آچاریہ رام دیو جی آپ پردھان سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے دسمبر میں حیدرآباد میں منعقد ہونے والی جو آریہ کانفرنس کے انعقاد کی گھوشنا آریہ جگت کو دی تھی۔ اس کے متعلق یہ معلوم کرکے سخت دکھ ہوا ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد کے محکمہ پولیس نے اس کی اجازت دینے سے اپنی معذوری کا اظہار کیا ہے۔ اور معذوری کی وجہ یہ بیان کی ہے۔ کہ کانفرنس

افغانستان کے متعلق

۲۶ راگست کے "پرکاش" میں ہم نے "جشنِ آزادیٔ افغانستان" کے متعلق جو نوٹ شائع کیا تھا۔ اُس کے متعلق خان صاحب نور احمد خان افغان مقیم مصری شاہ لاہور نے پروٹسٹ کرتے ہوئے یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ افغانستان کی باگ ڈور آج کل جن لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ اُن کا ثانی اس ملک کی تاریخ میں نہیں ملتا۔ ہم ذاتی طور پر افغانستان کا پایہ بلند۔ تمدنی اور سیاسی حالت کو بہتر دیکھنے کے خواہاں ہیں۔ اس لئے ہم خان صاحب سے یہ درخواست کریں گے۔ کہ وہ ہمیں افغانستان کی داخلی اور خارجی پالیسی کے متعلق صحیح حالات بہم پہنچانے کا پورا پورا بندوبست کریں۔ اگر ان کے مہیا کردہ حالات کو پڑھ کر ہم یہ نتیجہ نکال سکے۔ کہ افغانستان کی باگ ڈور واقعی ایسے قابل ہاتھوں میں ہے۔ جو کہ نہ امیر عبدالرحمٰن کے وقت میں تھے۔ اور نہ امیر حبیب اللہ کے زمانہ میں۔ اور نہ ہی غازی امان اللہ کو میسّر تھے۔ تو ہم خان صاحب کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم جہاں اسے افغانستان کی خوش قسمتی پر محمول کریں گے۔ وہاں برِ اعظم ایشیا کے لئے بھی نیک فال سمجھیں گے۔ اور ہمیشہ یہ دعا دیتے رہیں گے۔ کہ ہماری ہمسایہ طاقت ایسے قابل ہاتھوں میں رہے۔ جن پر نہ روس کا جادو چل سکے۔ اور نہ انگریز کا۔ بلکہ اُن کے دل میں ہندوستان کو آزاد دیکھنے کی خواہش زوروں پر رہے ::

مہاشہ گیان اندر دیو پر اتہام

روزنامہ "انقلاب" کے ۲۱ راگست کے پرچہ میں ایک نوٹ میاں عبد الحکیم گجراتی مقرر جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ اسلام انبالہ شہر کا شائع ہوا ہے۔ اس نوٹ میں مہاشہ گیان اندر دیو (مولوی فاضل شاستری اُپدیشک دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور) کے خلاف یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ وہ اب بھی جمعیتہ کے نام سے پبلک سے چندہ وصول کر رہے ہیں۔ مہاشہ جی لکھتے ہیں۔ کہ یہ ایک غلط اتہام ہے۔ وہ صرف ۵ ارجولائی ۱۹۳۴ء تک اس نام نہاد تبلیغی جماعت کی طرف سے کام کرتے رہے ہیں۔ اور جب وہ ذاتی تلخ تجربہ کے بعد ۲۶ جولائی کو جمعیتہ سے علیحدہ ہو گئے۔ تو انہوں نے اس کے لئے ایک کوڑی بھی چندہ جمع نہیں کیا۔ کیونکہ اُن کے خیال میں جمعیتہ اس قابل ہی نہ تھی۔ کہ وہ اس کی سرپرستی کرتے۔ یا اس کے لئے پبلک سے چندہ مانگتے۔ ہاں جمعیتہ کی طرف سے قریباً تین چار ماہ تک انہوں نے جمعیتہ کے لئے کام کیا ہے۔ اس کی بناء پر انہوں نے اب یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ اب دیگر مسلمانوں کو شدھی کا اُپدیش دیا جائے ::

اور ان کو راہِ راست پر لائیں ::

پروفیسر عبدالحمید کے متعلق

"پرکاش" کے ۲۸ راکتوبر کے پرچہ میں ہم نے پروفیسر عبدالحمید مرزا کے متعلق جو نوٹ لکھا تھا۔ اس میں ہم نے اُن کے خلاف شور مچانے والے مسلمانوں کی تنگ نظری کا ماتم کیا تھا۔ اور یہ اُمید ظاہر کی تھی۔ کہ وہ اپنی موجودہ روش کو خیرباد کہہ کر دیانتدار مسلمانوں کو اجازت دیں گے۔ کہ وہ اپنی ضمیر کی سچی آواز کی پیروی کریں۔ اس نوٹ کو پڑھ کر پروفیسر صاحب نے ہمیں ایک مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں وہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ:-

"میں خوب جانتا ہوں۔ کہ اپنے ضمیر کی سچی آواز کے پیشِ نظر ہندوستان سے مذہبی انارکی کو ختم کرنے کے لئے میں جو آہنی عزم کر چکا ہوں۔ اسے دنیا کی کوئی چھوٹی طاقت خواہ وہ اندرونی ہو یا بیرونی۔ دبا نہیں سکتی۔ مجھے خدا پر کامل اعتماد ہے۔ اور سچائی دنیا میں ہمیشہ غالب آتی رہی ہے۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ ایسے زندہ دل نوجوان خواہ وہ مسلمان ہوں۔ ہندو ہوں یا سکھ ایک بین الاقوامی مذہبی پلیٹ فارم تیار کرنے کے لئے حوادثاتِ زمانہ سے بے نیاز ہو کر میدانِ عمل میں گامزن ہو جائیں۔ جب تک صحیح مذہبیت ہندوستان میں رائج نہ ہو جائے گی۔ آزادیٔ ہند اور معاشرتی اصلاح ناممکن ہے" ::

ہم پروفیسر صاحب کے اعلان پر لبیک کہتے ہیں۔ اور اُن کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ اگر انہوں نے پوری راسخ الاعتقادی سے کام لیا۔ اور اپنے عزم میں کسی رکاوٹ کو حائل نہ ہونے دیا۔ تو ہندوستان کا نوجوان طبقہ انہیں ہر وقت اپنی اخلاقی ہمدردی کا یقین دلانے کے لئے تیار رہے گا۔ اور اگر اس کام میں تنگ نظر مسلمان اُن کے راستہ میں سدِّ راہ بنے۔ تو غیر مسلم دنیا اُن کے مشن کی پاکیزگی کا احترام کرنے کے لئے اُن کا حوصلہ بڑھاتی رہے گی ::

مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت

مرزا صاحب نبی تھے۔ پیغمبر تھے۔ مجدد تھے۔ اور ولی تھے۔ اگر کسی کو اعتبار نہ آئے۔ تو وہ مرزا صاحب کی ذیل کی شہادتیں پڑھ لے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ:-

"خدا نے میری سچائی کی گواہی کے لئے تین لاکھ سے زیادہ آسمانی نشان ظاہر کئے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷)

پھر لکھا ہے:- "ہم محض بطور نمونہ ایک سو چالیس نشان اُن میں سے لکھتے ہیں"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۳)

پھر فرماتے ہیں:- "جن سے دو سو آٹھ نمبر نشانوں کا پورا ہونا ہے"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

اگر کسی بھائی کو آنجہانی مرزا صاحب کی پیش کردہ شہادتوں پر شک ہو۔ تو وہ مولانا ثناء اللہ سے آپ کے آخری فیصلہ کی لکھی ہوئی داستان سن لے۔ یا موضع پٹی میں جا کر مرزا سلطان احمد کی زمینی منکوحہ محمدی بیگم سے مرزا صاحب کے نشانوں کے پورا ہونے کی حلفیہ شہادت لے لے۔ کہ ہمارے قادیانی نبی کے تین لاکھ سے زائد آسمانی نشان کس شان سے پورے ہوئے۔ یہ تو ہوئی معدودے چند نشانوں کی داستان۔ اگر باقی کے نشان بھی ایسے ہی تھے۔ تو پھر اُن کا کیا کہنا؟ اور ایسے نشانوں کی بناء پر نبوت کے مدعی کے دعاوی کی حقیقت کے کیا کہنے؟

لاکھوں روپیہ کا خون

قادیان کے قصرِ خلافت کو غریب مریدوں کی جیبوں سے جو روپیہ ملتا رہا ہے۔ اگر اُس کا صحیح استعمال دیکھنا ہو۔ تو خلیفہ قادیان کے ذیل کے الفاظ پڑھو۔

نوٹ:-

"کوئی صحیح العقل انسان سمجھ سکتا ہے کہ یہ صحیح استعمال ہے۔ اس قانون کا اس کے لئے جس نے خود اس کے بنانے والوں سے بھی زیادہ قیامِ امن کی کوشش کی ہے اور جس کی جماعت نے اُس وقت سول نافرمانی اور اس قسم کی دوسری تحریکات کا مقابلہ کیا۔ جب یہ افسر جو آج ہمیں باغی قرار دے رہے ہیں۔ آرام سے اپنے بیوی بچوں میں بیٹھے ہوا کرتے تھے۔ پھر یہ لوگ تنخواہیں لے کر کام کرتے تھے۔ میں نے اور میری جماعت نے لاکھوں روپیہ اپنے پاس سے خرچ کر کے بدامنی پیدا کرنے والی تحریکات کا مقابلہ کیا" ::

(الفضل قادیان)

قادیانی خلیفہ صاحب اور اُن کی جماعت نے اُن کی تقلید میں لاکھوں روپیہ صرف کر دیا۔ اور وہ روپیہ بھی غریبوں کی جیبوں سے آیا ہوا۔ لیکن یہ بھی سوچنے کی تکلیف گوارا نہ کی۔ کہ وہ اس روپیہ کے امین یا ٹرسٹی تھے۔ اور روپیہ کا جائز استعمال تو یہ تھا کہ جس مذہبی غرض سے دینے والوں نے اسے دیا۔ اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے صرف کیا جاتا۔ نہ کہ سیاسی اغراض کے لئے صرف کر کے قادیانی گدی کی سیاسی خواہشات کو پورا کر کے خیانتِ مجرمانہ کا عملی ثبوت دیا جاتا۔ اور پھر اس کا برملا اقبال کیا جاتا ::

مذہبی قتل کی حمایت

قتل قتل ہی ہے۔ خواہ وہ مذہب کے نام پر ہو۔ یا سیاسیات کے نام پر۔ اس کی کسی حالت میں حمایت کرنا درست نہیں۔ کیونکہ اس سے قاتلانہ وارداتوں کا دروازہ کھل جاتا ہے اور قانونِ وقت کے لئے سخت پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے "پیغامِ صلح" میں "صلح" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں فرماتے ہیں۔ کہ:-

"فقہا نے بھی صرف حرابی مرتد کا قتل جائز رکھا تھا۔ یعنی ایسے مرتد کا جو مسلمان سے جنگ کرنے والوں میں سے ہو۔ ظاہر ہے۔ کہ کفار کے ساتھ جنگ کے ایام میں مارشل لاء کے ماتحت ہر ایک شخص جو مسلمانوں سے نکل کر دشمنوں یعنی کفار سے جا ملے گا۔ اُس کا قتل دنیا کی ہر ایک سوسائٹی کے قانون کی رو سے نہایت ضروری ہے" ::

("پیغامِ صلح" - ۱۶ رنومبر - صفحہ ۲)

ڈاکٹر صاحب کے فرمان کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر ایک مسلمان شدھ ہو کر کسی ہندو والئے سلطنت کی فوج میں بھرتی ہو جائے۔ اور پھر کسی مسلمان فرمانروا کی فوج کے خلاف صف آرا ہو۔ تو وہ یہ حق نہیں رکھتا۔ کہ اسلامی قانون اُس کو زندہ رہنے دے۔ ہمارے خیال میں ڈاکٹر صاحب نے مذکورہ فتویٰ صادر کر کے ایک نئے فتنہ کا دروازہ کھول دیا ہے۔ جو کہ نسلِ انسانی کی شخصی آزادی کی تباہی کا موجب ثابت ہو سکتا ہے ::

ہماری جسمانی و روحانی ترقی دیتی

جب ہمارا جسم صاف خون سے پُر ہوگا۔ ہم ہر حالت میں عروج کی طرف ترقی کرتے جائیں گے۔ بحالت دیگر پستی اور ذلالت کی خوفناک نار موجود ہے۔ اس لئے خون اور اس کی جملہ خرابیوں کو دور کرنے کے لئے قبض۔ بدہضمی۔ جریان۔ احتلام اور سرعت سے نجات حاصل کرنے کے لئے اور دماغ اور معدہ کو مضبوط بنانے کے لئے آج ہی مفرحات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ۲ روپے۔ ڈبیاں ۱۲ روپے زندگی کے تمام خطرات سے بچنے کے لئے نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کا کام شاستر بالکل مفت طلب فرمائیں ::

ویدیہ شاستری بنی شنکر گوونجی جامنگر کاٹھیاواڑ

لاہور ایجنٹ۔ کھنت رام پوری اینڈ سنز شیو منڈی

قادیانی نبی کی ویدک سدھانتوں سے عقیدت

...اداریوں کی مرضی۔ وہ آنجہانی مرزا صاحب کو بُرا بھلا کہتے رہتے۔ لیکن ویدک دھرمی تو مرزا صاحب کے دل و جان سے مداح ہیں۔ کیونکہ اُنہوں نے مسلمانوں کو یہ تلقین کی ہے۔ کہ وہ اسلام کے بیہودہ عقاید کو خیرباد کہہ کر ویدک دھرم کے سدھانتوں کو نا حقیقت کہہ اپنا حرزِ جان نہ بنائیں ان کے لئے یہ دُنیا محض تنگنائے دہر ہو گی۔ اُنہوں نے نبوت کا رُخ شام اور ... کے اجنبی علاقوں سے منقطع کر کے بھارت ... کے ساتھ ایسے اعلیٰ طریق سے جوڑا ... کہ آپ کی تقلید میں آپ کے نقشِ قدم پر چلنے ہوئے ایک درجن کے قریب مسلمان نبوت کی کرسی پر براجمان ہو چکے ہیں۔ اُنہوں نے مکہ کے حج کی جگہ قادیان شریف کو ظلی حج بنا دیا ہے۔ صرف یہاں تک ہی نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کو سنگِ اسود کو بوسہ دینے کی بجائے قادیان کے بہشتی مقبرہ کا پرستار بنا کر ہندوستان کی شان کو بڑھا دیا ہے :-

"ایک امریکن سیاح قادیان میں تشریف لائے۔ اور اپنے ساتھ لاہور سے ایک پادری کو بھی لیتے آئے۔ مسجد مبارک کے نیچے جہاں دفتر محاسب ہے۔ انہیں ملاقات کا موقع دیا گیا۔ حضرت مسیح موعود تشریف لائے۔ اور حضرت مولوی نور الدین صاحب کو بھی بُلوا لیا۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے بطور ترجمان مقرر ہوئے۔ باتیں کرتے کرتے امریکن سیاح نے نشان مانگا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ تم خود نشان ہو۔ اور خدا تعالےٰ کے الہام یاتون من کل فج عمیق کی زندہ تصویر ہو۔ ورنہ اس چھوٹے سے گاؤں میں آنے کی کیا ضرورت تھی؟"

کی مرضی۔ ورنہ جہاں تک مرزا صاحب کی ذات اور تعلیم کا تعلق ہے۔ وہ معجزات کو زمانہ ماضی کا ایک فسانہ سمجھتے تھے۔ اور یہی وجہ تھی۔ کہ جب شہید صادق پنڈت لیکھرام جی آپ کے آسمانی کوٹھا پر تشریف لے گئے تو آپ نے کسی آسمانی نشان کو دکھلانے کی بجائے لیت و لعل سے کام لیا۔ اور معجزات سنے کے مطالبات کو قادیانی جوہڑ کی نذر کر دیا :-

یہ تو ہوا معجزات اور نئے نشانات کے متعلق ہمارے ممدوح مرزا صاحب کا عقیدہ۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آپ سرشٹی کی پیدائش کے متعلق کیا خیال رکھتے تھے۔ یہودی۔ نصاریٰ اور عام مسلمان مانتے ہیں۔ کہ پانچ چھ ہزار برس

نے بڑھ کر اس شخص کو پکڑ لیا اور پوچھا۔ کہ آپ کون ہیں؟ شخص مذکور نے جواب دیا۔ کہ آدم۔ پھر ابن عربی صاحب کے دریافت کیا۔ کہ کون آدم؟ شخص مذکور نے کہا۔ کہ غالباً تمہاری مراد نوح کے باپ سے ہو گی۔ میں نوح کا باپ نہیں۔ بلکہ نوح کے باپ سے پہلے سینکڑوں آدم ہوئے پس اس کشف کے ماتحت ممکن ہے۔ کہ امریکہ وغیرہ کے رہنے والے کسی اور آدم کی اولاد ہوں"

("الحکم"۔ قادیان۔ ۷ر جولائی ۱۹۳۴ء)

بجائے اس کے کہ ہم خود مرزا صاحب کے مترجم بننے کی غلطی کریں۔ ہم آنجہانی مرزا صاحب کی زبان سے ہی اس سارے عقیدہ کی واگزاشت کراتے ہیں۔ ملاحظہ ہو ذیل کا روحانی کلام موزونہ ۲۸ر جون ۱۹۰۳ء :-

"اس سوال پر کہ آدم علیہ السلام جو خلیفہ بن کر آئے۔ اس وقت کوئی قوم موجود تھی۔ فرمایا۔ ... حدیث شریف میں آیا ہے۔ ومن حسن الاسلام ترک ما لا یعنیہ یعنی غیر مفید امور کو ترک کر دینا بھی اسلام کی خوبی ہے۔ قرآن شریف میں جو فرمایا گیا ہے۔ انی جاعل فی الارض خلیفہ۔ اس سے مستنبط ہوتا ہے کہ پہلے سے اس وقت کوئی قوم موجود ہو۔ اور دوسری جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ والجان خلقنٰہ من قبل من نار السموم۔ ایک قوم جان یعنی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے موجود تھی اور ایسا ہی بخاری میں ایک حدیث ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیشہ سے خالق ہے۔ اور حق بھی یہی ہے۔ کیونکہ اگر اس کو ہمیشہ سے خالق نہ مانیں۔ تو پھر نعوذ باللہ اس کی ذات پر حرف آتا ہے۔ اور یہ ماننا پڑے گا۔ کہ آدم سے پہلے وہ معطل تھا۔ اور قرآن شریف میں جو ترکیب ہے سو وہ اللہ تعالےٰ کی صفات کے استمرار پر دلالت کرتی ہے۔ اور اگر آدم سے پہلے خلق نہ ہوتی۔ تو یہ ترکیب نہ ہوتی۔ پس آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے مخلوق ضرور تھی"

("الحکم"۔ ۱۰ر جولائی ۱۹۰۳ء)

(منقول از "الفضل" ۲۸ر جون ۱۹۳۴ء)

زناکار عورت سے حسن سلوک کی ہدایت

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دفعہ ایک شخص آیا۔ اور اس نے کہا "یا رسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کو زنا کرتے دیکھوں۔ تو کیا میں اُس کو قتل کر دوں؟" آپ نے فرمایا۔ "نہیں۔ اگر تو اُسے قتل کرے گا۔ تو تو قاتل سمجھا جائے گا۔ اور تیرے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا۔ جو قاتلوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ کیونکہ سزا دینا حکومت کا کام ہے۔ تیرا نہیں"

("الفضل"۔ قادیان۔ ۱۱ر نومبر ۱۹۳۴ء۔ صفحہ ۵۔ کالم ۲)

یہود۔ نصاریٰ اور مسلمان عام طور پر ایسے معجزوں کے قائل تھے۔ جو کہ بشری طاقت سے بالاتر سمجھے جاتے تھے۔ لیکن بھلا ہو ہمارے محترم مرزا صاحب کا۔ کہ اُنہوں نے اپنی ذات اور تعلیم سے اس خطرناک رَو کو بند کر دیا ہے اگر کسی سر پھرے مرزائی کو اعتبار نہ ہو۔ تو وہ آنجہانی مرزا صاحب کی ذیل کی آیات کا ملاحظہ کرے :-

"ایک معزز شخص نے جو باہر سے آئے تھے۔ حضرت مسیح موعود سے نشان کا مطالبہ کیا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ کہ کیا پہلے نشانات تھوڑے ہیں کہ نئے نشانات دیکھنے کی خواہش ہے یہ سنت اللہ کے خلاف ہے کہ فرداً فرداً ہر شخص کو نشان دکھایا جائے۔ آپ کچھ دن قادیان میں قیام فرمائیں۔ ممکن ہے کہ خدا تعالےٰ کوئی نشان ظاہر کرے۔ مگر وہ بزرگ ٹھہرے نہیں"

("الحکم"۔ قادیان۔ ۷ر جولائی ۱۹۳۴ء)

سیاح مذکور نے کہا کہ "میں...... تو عقیدت مندانہ رنگ میں نہیں آیا۔ صرف دیکھنے آیا ہوں"۔ حضور نے فرمایا۔ کہ "الہام میں عقیدت مندانہ کا فقرہ موجود نہیں۔ الہام میں تو صرف یہ بیان ہوا ہے کہ لوگ دُور دُور سے آئیں گے۔ چنانچہ آنے والوں میں سے ایک آپ بھی ہیں۔ اور اپنی ذات سے اس پیشگوئی کو لفظ بلفظ پورا کر رہے ہیں۔ اور اسی کو نشان کہتے ہیں"

("الحکم"۔ قادیان۔ جلد ۳۳ نمبر ۳۸۔ مورخہ ۷ر جولائی ۱۹۳۴ء)

پہلے صرف ایک حضرت آدم ہوئے۔ اور اُن سے نسلِ انسانی کا سلسلہ چلا۔ لیکن آنجہانی مرزا صاحب چونکہ دل سے ویدک دھرمی تھے۔ اس لئے وہ اس عقیدہ سے منحرف تھے۔ اور آدم و حوا کے فسانہ پر یقین نہ رکھتے تھے۔ ملاحظہ ہو ذیل کا واقعہ :-

"سنہ ۱۹۰۸ء میں جب حضرت مسیح موعود لاہور تشریف لے گئے۔ تو ایک امریکن سیاح آپ سے ملنے آیا۔ باتوں باتوں میں اُس نے یہ بھی پوچھا۔ کہ کیا یورپ۔ امریکہ اور ہندوستان وغیرہ کے باشندے سب کے سب ایک ہی آدم کی اولاد ہیں؟" حضرت نے جواب میں فرمایا۔ کہ "ابن عربی صاحب ایک مرتبہ حج کے لئے تشریف لے گئے۔ تو کشف میں دیکھا۔ کہ ایک شخص دو آدمیوں کے درمیان سے جہاں سے کوئی انسان گزر نہیں سکتا بار بار گزرتا چلا جاتا ہے۔ ابن عربی صاحب

اگر مذکورہ صاف اور واضح تفسیر اور تشریح کے بعد بھی کوئی شخص اس خوش فہمی میں مبتلا رہے۔ کہ آنجہانی مرزا صاحب معجزات اور آسمانی نشانات کے قائل تھے۔ تو اُس

مرزا صاحب اپنی زبان سے نئے نشانوں سے انکاری بھی ہو گئے۔ لیکن بد قسمتی سے اُن کے اندھے مقلدین پھر بھی آپ کی ذات سے پیشگوئیوں اور معجزات کو وابستہ کرتے ہیں۔ جب مرزا صاحب کو اس بات کا علم ہوا۔ تو اُنہوں نے ذیل کے واقعہ سے کنایتہً اس غلط فہمی کی یوں تردید کی ہے :-

ہماری خوفناک گراوٹ

(از شری پنڈت بھگوان سین جی ویاکرن آچاریہ اجمیر)

بھگوان دیانند کا بہت بہت دھنیہ واد ہے۔ کہ انہوں نے ہمیں اودیا کے اندھکار سے نکال کر ودیا روپی سورج کے درشن کرائے۔ دھرم کے نام پر جھوٹے آڈمبروں کو دور کر کے سچے دھرم کو اپدیش کیا۔ مختلف مت متانتروں میں بٹے ہوئے دیش واسیوں کو ویدک دھرم ... کے ہر تجھنڈے تلے لانے کا بہت پریتن کیا۔ غلامی کی کڑیوں میں جکڑے ہوئے ہم بھارت واسیوں کو سوتنترتا کا سبق پڑھایا۔ مختلف جاتیوں اور برادریوں میں بٹے ہوئے اور آلسیہ کی نیند میں سوئے ہندوؤں کو سنگٹھن کا بگل بجا کر جگایا۔ تبلیغی سرگرمیوں سے بچانے کے لئے ہمیں شدھی روپی سنجیونی پلائی۔ اور اس طرح ہندوؤں کو پتن ہونے سے بچایا۔

ہم سب اپنے اپنے دھرم یعنی فرائض سے گر چکے تھے۔ بھگوان دیانند نے ہمیں اپنی اپار دیا سے بچایا۔ ہم اپنے اصلی نام کو بھی بھول چکے تھے اور اپنے آپ کو ہندو آدی اویدک تتھا گھرنت ناموں سے پکارنے لگے تھے۔ بھگوان دیانند نے ہمیں بتلایا۔ کہ تم ہندو نہیں ہو۔ آریہ ہو۔ تمہارا دیش ہندوستان نہیں ہے۔ بلکہ آریہ ورت ہے۔ تمہاری جاتی ہندو جاتی نہیں۔ بلکہ آریہ جاتی ہے۔ تمہارا دھرم ہندو دھرم نہیں۔ بلکہ آریہ دھرم ہے۔

میں بھگوان دیانند کے اُپکاروں کو کہاں تک بیان کروں۔ کونسا اُپکار ہے۔ جو رشی دیانند نے نہ کیا ہو۔ آج ہمیں رشی کے بتلائے ہوئے مارگ پر چل کر اپنی اُنتی کرنی چاہئیے۔

ہم کدھر جا رہے ہیں؟

لیکن آج ہم رشی کے انویائی ان کے بتائے ہوئے مارگ سے پیچھے جا رہے ہیں۔ ہم نے رشی کے بتلائے ہوئے پوتر سدھانتوں پر چلنے سے منہ موڑ لیا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ جہاں ہم آریتو سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ وہاں رشی کے بتلائے ہوئے آریہ نام کو بھی تلانجلی دے رہے ہیں۔ اور اپنے آپ کو ہندو آدی اویدک ناموں سے پکارنے لگ پڑے ہیں۔

رشی نے ہمارے اندر سے ہندو پن کو ہٹا کر آریہ پن پیدا کیا۔ رشی نے ہمیں بتایا۔ کہ تم مردہ دل ہندو نہیں ہو۔ بلکہ آنند اور اُتساہ کی کان ہو۔ تم ویر آریہ ہو۔ اس لئے رشی نے ہمارے سماج کا نام بھی آریہ سماج یعنی آریوں کا سماج رکھا۔ انہوں نے ہماری جاتی کا نام "آریہ جاتی" اور دیش کا نام "آریہ ورت" رکھا۔ رشی دیانند ستیارتھ پرکاش میں لکھتے ہیں۔ کہ:۔

ودیشیوں کے آنے سے پہلے ... راجیہ تھا

کے کارن آپس کی پھوٹ۔ مت بھید۔ برہمچریہ کا سیون نہ کرنا۔ ودیا کا نہ پڑھنا۔ اور بال اوستھا میں وواہ کرنا۔ وشے سیون اور مد ودیا کا نہ ہونا ہے .... نہ جانے یہ خوفناک برائیاں کب چھوٹیں گی یا آریوں کو سب سکھوں سے محروم کر کے انہیں دکھ کے ساگر میں ڈبو دیں گی۔ اسی دُشٹ درپودھن ہتیارے دیش ونا شک کے نیچ مارگ پر ... آریہ لوگ اب بھی چل کر دکھ اٹھا رہے ہیں۔ پرمیشور کرپا کریں۔ کہ یہ راج روگ آریوں میں سے نشٹ ہو جائے" ۔

اسی پرکار کئی جگہوں پر رشی نے بھارت ورش کو آریہ ورت تتھا بھارتیوں کو آریہ نام سے پکارا ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ہم انکے انویائی دوسروں کو تو آریہ کہنا الگ رہا۔ اپنے آپ کو بھی ہندو کہنے لگ پڑے ہیں۔ رشی نے اپنے جیون کال میں ایک ملیشہ سے پوچھا تھا۔ کہ "تم کون ہو؟"۔ اُس آدمی نے جواب دیا۔ "ہندو" رشی نے کہا۔ "بھائی کام بھرشٹ تو ہو ہی رہے تھے۔ پر نام بھرشٹ تو مت رہو"۔ آج تو بالکل یہی دشا دکھائی دے رہی ہے۔ ہم جہاں آریہ پن کو چھوڑ کر بھرشٹ ہو رہے ہیں وہاں نام بھرشٹ بھی ہونے لگ پڑے ہیں۔

آریہ سماج کا اُدبھو کال

آریہ سماج کے اُدبھو کال میں آریہ شبد کا بڑا ورودھ تھا۔ اپنے آپ کو آریہ کہنے کے اپرادھ میں مختلف قسم کی تکالیف برداشت کرنی پڑتی تھیں۔ بڑے بڑے نیتا اور اپدیشک تک اپنے آپ کو ہندو کہتے تھے۔ ابھی آٹھ نو برس کی بات ہے۔ کہ امرتسر میں ایک آریہ پنڈت کا کسی پورانک پنڈت کے ساتھ شاستر ارتھ ہوا تھا۔ پورانک پنڈت نے حاضرین میں آریہ سماج کے خلاف جذبہ پیدا کرنے کے لئے آریہ پنڈت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ تم اپنے آپ کو ہندو جاتی کا رکھشک کہتے ہو۔ مگر اپنے آپ کو ہندو کہلانا بھی پسند نہیں کرتے۔ اس لئے تم کس طرح جاتی کے رکھشک ہو سکتے ہو؟ اس لئے اپنے آپ کو ہندو جاتی کا رکھشک کہنا چھوڑ دو۔ ان الفاظ کو اس پنڈت نے کئی بار دہرایا۔ آریہ پنڈت کی طرف سے جواب تھا

بن پڑنے پر اس کا نتیجہ بڑا موثر پڑا۔ آریہ پرشو! سوچو۔ کہاں ہمارے پورج تھے جو اوروں کو بھی آریہ کہتے تھے۔ اور کہاں ہم اور ہمارے آج کل کے نیتا ہیں۔ کہ اپنے آپ کو بھی ہندو کہتے جا رہے ہیں۔ کتنے شوک کی بات ہے۔

جہاں ہم پہلے ـــ

"آریوں کی سنتان ہر ہندو کہنا چھوڑ دو"

اس پرکار کے بھجن گایا کرتے تھے۔ اور کہاں آج کہ اپنے آپ کو بھی ہندو کہلانے سے نہیں بچا سکتے۔

ہمارے پوجیہ نیتا شری پنڈت لیکھرام جی نے ہندو پن تتھا ہندو نام کو ہٹانے کے لئے برسوں پریتن کیا تھا۔ ہندو شبد کو نشٹ کرنے کے لئے "ہندو تتھا نستے کی تحقیقات" نامی پستک لکھی۔ اور اس کے آغاز میں ہی لکھا۔

"سمے کا پریورتن یہاں تک ہو گیا ہے۔ اور اودیا نے یہ دن دکھایا ہے۔ کہ منشیوں کو اپنے شدھ نام تک کہلانے کی عقل نہیں۔ بجائے آریہ کہلانے کے کچھ اور کہلانے لگے۔ افسوس صد افسوس!!"

آریہ پرشو! سنو۔ اور بڑے دھیان سے سنو۔ کہ پنڈت لیکھرام جی تمہیں کیا اپدیش دے گئے ہیں۔ دیکھو! آپ کو ہندو کہلانے پر وہ کس قدر شوک پرگٹ کر رہے ہیں۔ اے آریہ پرشو! سوچو اور وچارو۔ کہ "آریتو" سے ہم کتنے گر چکے ہیں۔ اور گر کر بھی وہ گیا ان دیانند کیسا کتنا گھور انیائے کر رہے ہیں۔ انہوں نے بہت سے سمبندھ اور ہندو پن کو نشٹ کر کے آریہ سبھیتا اور آریتو کی ستھاپنا کی کوشش کی۔ مگر ہم ان کے بعد رشی دیانند کو "ہندو" و تتھا ہندو پن" کا پرچارک بنا رہے ہیں۔

"कृण्वन्तो विश्वमार्यम्"

(تمام جگت کو آریہ بناؤ) بھگوان وید۔

کی اس آگیا کے انوسار ہندو آدی سب جاتیوں کو آریہ بنائیں۔ مگر کہاں ہم۔ کہ اس کے ویپریت اپنے آپ کو بھی آریہ کہہ کر ہندو کہہ رہے ہیں۔ اور "سیدھا نام نوتا گن" کی کہاوت کے مطابق اپنے اندر بھی اویدک ہندو پن لانے

جا رہے ہیں۔ ... اور تو کیا ... ہم دم شماری میں بھی آریہ کی بجائے ہم "ہندو" لکھوانے لگے۔ کتنے شوک کی بات ہے۔ کہ جن سنگھ سبھا کے اوسر پر بھی اپنے کو آریہ لکھوا یا جانے یا ہندو لکھوانے کا ... وچار کرنے کے ... کی پرتی ندھی سبھا کو وشیش ادھیویشن بلانا پڑا تھا۔ اور بہت زور کے بحث مباحثہ کے بعد یہ نشچے کیا جاتا ہے۔ کہ اپنے کو آریہ لکھوایا جائے۔

آریہ پرشو! ذرا اپنے ہردیوں پر ہاتھ رکھ کر سوچو۔ کہ ہم آریتو سے کتنا گر چکے ہیں۔ یدی یہی دشا رہی۔ تو جیسے بھگوان دیانند کے آنے سے پہلے آریہ سبھیتا تتھا آریہ نام کا سروتھا لوپ ہو چکا تھا۔ ویسے ہی بھوشیہ میں بھی آریہ سبھیتا اور آریہ نام تتھا آریتو کا نام بھی نہ رہے گا۔ اور ہم پھر آریتو سے گر کر پورو کے سمان ہندو کے ہندو ہی رہ جائیں گے۔ اس لئے آریہ پرشو! جاگو۔ اور جہاں اپنے اندر سے اور اپنے پریوار کے اندر سے کائرتا۔ پرادھینتا اور کم ہمتی کو دور کرو۔ وہاں ہندو نام کو بھی تلانجلی دو۔ اور آریہ نام دھارن کر کے پنیہ کے بھاگی بنو۔ آریہ نام ہی سے ہم اپنے آپ کو اُنت کر سکتے ہیں۔

سناتن دھرم سند سمودائ جب ہمارے اندر آریتو تھا۔ جب ہمارا بچہ بچہ اپنے آپ کو آریہ کہنے میں ہی فخر سمجھتا تھا۔ اس سمے ہم سوطنتر تھے۔ اور پھر ہمیں آپ کو کسی ہی قسم کی تکالیف کا سامنا کیوں نہ کرنا پڑے۔ ارجن کی طرح چھاتی نکال کر ان کا مقابلہ کرو۔ سوچو کی بات ہے۔ کہ پڑھے لکھے سناتن دھرمی تو ہندو نام کو چھوڑ رہے ہیں اور اپنے آپ کو آریہ کہنے لگ پڑے ہیں۔ اور اسی قسم کے پرستاو پاس کر رہے ہیں۔ کہ ہم ہندو نہیں ہم تو آریہ ہیں۔ اور ہم آریہ ہوتے ہوئے اپنے آپ کو ہندو ہی کہہ رہے ہیں۔

سادھارن طور پر بھی آریہ نام بہت پراچین ہے۔ اگر اس کی صداقت کو جانچنا چاہو۔ تو بھارت دیش میں جہاں آریہ سماج کا پرچار نہیں ہے وہاں تمام لوگ اپنے آپ کو آریہ کہتے ہیں۔ اگلے ویاکرن مہابھاشیہ کی پرسدھ کتابوں میں تو ہندو شبد ڈھونڈے سے بھی نہیں ملے گا۔

آج رشی نروان کا پوتر دوس ہے۔ اس لئے آؤ "آریتو" تتھا "آریہ" نام کا دیکشت بن کر پرن کریں۔ کہ پاس آنا ہوں۔ آپ جہاں آج کے دن ... وغیرہ کریں گے۔ وہاں بھگوان دیانند کے نام اور پوتر ویدک دھرم کے نام پر سب آپ سے اپیل کرتا ہوں۔ یدی آپ اپنا ہت چاہتے ہیں۔ رشی کا رن چکانا چاہتے ہیں۔ اور سارے بھو منڈل میں ویدک دھرم کا ناد بجانا چاہتے ہیں۔ تو آج سے اپنے آپ کو ہندو کی بجائے آریہ کے نام سے پکارنا شروع کر دیں۔

انسانی من کی طاقت اور دھیان

(از شری اندرسین جی وکیل پردھان آریہ سماج انبالہ شہر)

ویدک دھرم کا یہ اصول ہے۔ کہ من کی یکسوئی اور سمادھی کے بغیر انسان موکھش پد کو پراپت نہیں کرسکتا۔ یہ محض سمادھی ہی ہے۔ جس میں انسان کو پرماتما کا ساکھشات درشن ہوتا ہے۔ اور انسان آواگون کے چکر سے چھوٹ جاتا ہے۔ دھرم کے تمام اصول چاروں ورنوں کے فرائض سب اسی لئے ہیں۔ کہ آخیر میں آکر من پاک اور شدھ ہو کر سمادھی حاصل کرلے۔

برہمچریہ آشرم میں شاریرک بل حاصل کرکے من کو طاقتور بنایا جاتا ہے۔ اور ودیا حاصل کرکے جہالت سے پاک کیا جاتا ہے۔ گرہست میں وشیوں کو بھوگ کر وشیوں سے آزادی حاصل کی جاتی ہے۔ اور اپنے فرائض کو ادا کرکے اور نیکیوں پر عمل کرکے من کو شدھ کیا جاتا ہے۔ اور بان پرست اور سنیاس میں من کو پرماتما کی طرف خاص طور پر لگا کر سمادھی اوستھا حاصل کی جاتی ہے۔ بھارت ورش کے تمام دھرم اس بات کو کچھ کچھ اختلاف کے ساتھ صدیوں سے مانتے چلے آئے ہیں۔ مگر ودیشی دھرم عیسائیت اور اسلام اس سے بالکل مختلف ہیں۔ اُن کے خیال سے تو عیسےٰ یا محمد پر ایمان لے آؤ۔ پس گناہ معاف ہو کر بہشت مل جائے گا +

یہ اصول کبھی قابل تسلیم نہیں ہوسکتا۔ بلا قابلیت حاصل کئے موکھش نہیں مل سکتی۔ نیک چلنی اور پرانایام سے تو من بس میں آتا ہی ہے۔ مگر وہ خاص عمل جس سے پرماتما ملتا ہے۔ دھیان کہلاتا ہے ::

دھیان کیونکر ہو؟

اب سوال یہ ہے کہ من ایکاگر کیونکر ہو؟ ایکاگرتا کا مطلب ہے یکسوئیت یعنی من کے خیالات کی دھارا محض ایک مضمون برہم کی طرف بہہ جاوے۔ توجہ برہم میں لین ہو جائے۔ من خیالات سے خالی کبھی نہیں ہوسکتا۔ جب تک انسان جاگتا ہے۔ من میں خیالات کا ہونا لازمی ہے۔ کسی ایک مضمون پر جب تک خیالات کے جوڑ توڑ لگے ہوئے ہیں۔ اُس وقت تک کہتے ہیں۔ کہ اس پر توجہ لگی ہوئی ہے جب اس میں فرق آجاتا ہے۔ تو کہتے ہیں۔ کہ توجہ نہیں رہی۔ جس قدر دلچسپی کسی مضمون میں ہوگی۔ اُسی قدر توجہ زیادہ لگے گی۔ مگر ایک اور اصول بھی ہے۔ وہ یہ کہ من ہمیشہ ایک مرکز پر اپنے خیالات سوچتا رہتا ہے۔ ہمارے دل میں جو بھی خیالات اٹھ رہے ہوں گے۔ وہ کسی نہ کسی دماغ کے مرکز پر ضرور اٹھ رہے ہوں گے۔ یہ قدرتی اصول ہے۔ اسی کا سہارا لے کر ہم من کو اپنے مرکز پر یعنی مستک کی طرف ناک کی سیدھ میں قائم کر لیتے ہیں۔ یہ محض تصور میں ہی قائم کیا جاتا ہے۔

تیسری بات ایک یہ بھی ہے۔ کہ اس مرکز پر ہمارے من کی فرضی آنکھ اسی طرح عمل کرتی ہے۔ جس طرح بیرونی آنکھ جس کا دھرم ہی یہ ہے۔ کہ باوجود تمام برہمانڈ کے سامنے ہونے کے یہ اصلی علم اسی مرکز پر حاصل کرتی ہے۔ جس پر یہ لگی ہوئی ہوتی ہے۔ اسی طرح من کی آنکھ کے سامنے بھی اسی برہمانڈ کو رکھتے ہوئے توجہ برہم کے مختلف گنوں پر مرکوز کرنی پڑتی ہے ::

چوتھی بات یہ ہے۔ کہ تمام برہمانڈ کے من کے سامنے ہونے کے من پرماتما کا کدابی چنتن نہیں کرسکتا۔ وید کے جتنے منتر پرماتما کے دشئے میں ہیں۔ وہ برہمانڈ کو سامنے رکھے بنا کچھ سمجھ میں نہیں آ سکتے۔ نہ ان پر کچھ چنتن ہو سکتا ہے۔ اسی کا نام اوم کا جاپ اور اوم کا دھیان کرنا ہے۔ من کے سامنے محض کوئی مورتی یا دیگر چیز رکھ لینا اور اس پر ٹکٹکی لگا لینا اور سوچنا کچھ نہیں۔ خیالات سب نکال دینا یہ ناممکن ہے۔ اور نہ اس سے کچھ فائدہ ہے۔ اوم کا جاپ اوم کی نسبت ویدمنتروں دوارہ چنتن کرنے سے ہوگا۔ یہی طریقہ منوجی کے دھرم شاستر میں ہے۔ اس طریقے سے بار بار دھیان کرنے کی مشق ہونی چاہئے۔ جاپ محض من دوارہ ہونا چاہئے۔ گلے کی ذرا بھی مدد نہ ہونی چاہئے۔ جب ہم آنکھیں بند کرکے جاپ کرنے لگتے ہیں۔ تو کنٹھ بھی خواہ کیسے ہی خاموش طریقہ سے کام کرے۔ مگر کام ضرور کرنے لگتا ہے۔ ابھیاس سے اس سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہئے ::

مشکلات

یہ عمل کہنے کو تو ایک بات ہے۔ مگر مشکل بہت ہے۔ مگر اس کے سوائے پرماتما کے حاصل کرنے کا اور کوئی طریقہ ہی نہیں۔ عام آدمی اس بات کو خیال میں نہیں لاتے۔ کہ یہ کس قدر مشکل ہے

اگر کوئی دو چار قدم چل کر واویلا کرنے لگے۔ کہ وہ کلکتہ کیوں نہیں پہنچ گیا؟ تو لوگ اس کی عقل پر ہنسیں گے۔ اور یہی کہیں گے۔ کہ اس شخص کو معلوم نہیں۔ کہ کلکتہ کہاں ہے۔ اور وہاں پہنچنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے؟ بعض آدمی مہینہ دو مہینہ سندھیا کرتے ہیں۔ اور من پر کچھ قابو نہ دیکھ کر مایوس ہو بیٹھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ پرماتما تو ملا ہی نہیں۔ یہ کام تو کئی جنموں کا ہے۔ ایک دو ماہ کا تو ذکر ہی کیا؟ اگر پوری کوشش کی جائے۔ تو مشکل سے ایک جنم میں بھی کامیابی ہو سکتی ہے۔ ویدک زمانہ میں رشی منی ایک ہی جنم میں کامیابی حاصل کر لیتے تھے۔ اس مشکل کی وجہ یہ ہے۔ کہ

من نہایت طاقتور ہے

من ایک مہان شکتی ہے۔ جو ہر ایک انسان کو ملی ہوئی ہے۔ اسی کے سہارے انسان کی ساری زندگی ہے۔ دنیا میں جتنا علم۔ جتنی شائستگی اور جتنا کرم نظر آ رہا ہے۔ سب من کی مہربانی ہے۔ من کے اندر انسان کا سارا علم سارے خیالات و سنسکار۔ سارے تجربات اور سارے بھید اور باب رہتے ہیں۔ ٹھیک جس طرح ہر ایک مشین کو چلانے کے لئے ایک ... (fly wheel) کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح من انسانی زندگی کا فلائی وہیل ہے۔ جس طرح اس کے بنا کوئی مشین نہیں چل سکتی۔ اسی طرح من کے بنا بھی انسانی زندگی کچھ کام نہیں کر سکتی۔ سو برس کی عمر من ہی بھگتاتا ہے۔ بچپن سے بڑھاپے تک کے سارے فعل من ہی کراتا ہے۔ دنیا کے جتنے مہان آتما۔ رشی منی۔ پیغمبر۔ پیشوا۔ فاتح جرنیل۔ موجد۔ مصلح اور صناع ہو چکے ہیں۔ وہ سب من کی مہربانی سے ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ من ایک نہایت سوکھشم چیز ہے۔ جس قدر سوکھشم چیزیں دنیا کے اندر ہیں۔ وہ سب طاقت والی ہیں۔ جس قدر وہ سوکھشم ہیں زیادہ ہیں۔ اسی قدر ایک دوسرے سے وہ طاقت میں زیادہ ہیں۔ بھاپ۔ حرارت۔ بجلی کشش ثقل ایک دوسرے سے زیادہ سوکھشم اور اسی لئے زیادہ طاقتور ہیں۔ من ان سے بھی زیادہ سوکھشم ہے۔ اور ان سے بھی زیادہ طاقتور ہے مگر عمل میں ان سے بہت مشابہت رکھتا ہے۔ سب کی طاقت ایک مرکز پر جمع ہونے پر ہی کام کرتی ہے۔ بھاپ جب تک بسٹن کے مرکز پر جمع نہ ہو گی انجن کو نہ چلائے گی۔ کوئی کام نہ دے گی۔ حرارت جب تک بند سے کو نہ تپائے گی۔ کوئی کام نہ دے گی بجلی ایک تار پر نہ دوڑے گی۔ کوئی کام نہ دے گی۔ تمام چیزیں زمین کے مرکز کی طرف کھنچتی ہیں۔ کیمیکل فورس بھی ذرات کو ایک مرکز پر ہی گھماتی ہے۔ غرضیکہ ایک مرکز پر نہ ہونا کوئی طاقت کام نہیں دیتی۔ منتشر حالت میں جس طرح اور طاقتیں کچھ کام نہیں کرتیں۔ ویسے ہی منتشر حالت میں من بھی کچھ کام نہیں کرتا۔ حرارت سے سب طاقتیں بھڑکتی ہیں۔ ایسے ہی من بھی غصہ۔ خوشی۔ ہمت اور حوصلہ کی حرارت پا کر بھڑکتا ہے۔ جیسے دیگر طاقتوں بھاپ۔ بجلی اور حرارت کو وش میں کرنے کے لئے اور ان سے کام لینے کے لئے حضرت انسان نے بڑی بڑی ہزاروں من لوہے کی مشینیں ایجاد کی ہیں۔ سو ویسے ہی اودیم من کو وش میں کرنے کے لئے کرنا پڑتا ہے۔ جیسے ہم اور طاقتوں کے ذریعہ دنیا میں جہاں سے مہان کام دیکھتے ہیں۔ ویسے ہی من کا بھی دنیا میں انسان کو ۱۰۰ برس کی زندگی بھگتانا اور آتما کو پرماتما تک پہنچانا ہے۔ دیگر کوئی طاقت ہم کو پرماتما تک نہیں پہنچا سکتی۔ یہ صرف من ہی ہے۔ جو پرماتما تک پہنچا سکتا ہے۔ جیسا یہ طاقتور ہے۔ ویسا ہی اس کو قابو میں لانے کے لئے اودیم بھی قانون قدرت کے مطابق لازمی ہے۔ یہ عمر بھر کا اودیم کا جاپ اور ایک طرح کی نہایت دھارمک زندگی ہی ہے۔ جو اس کو وش میں لا سکتی ہے۔ ہمارے رشی منی سینکڑوں برس تپ کرتے تھے۔ تب انکو کامیابی ہوتی تھی +

سائنس والے ہم کو بتلاتے ہیں۔ کہ انسانی من کے اندر ساڑھے نو ارب مرکز موجود ہیں۔ یہ سب اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔ ان سے من کی قدرتی طاقت اور مہانتا کا پتہ لگتا ہے۔ ان سب کو وش میں کر کے کوئی وجہ نہیں کہ ہم اننت گیان کے مالک نہ ہوں۔ ہمارے سامنے دماغ کا ایک ایک مرکز گیان کا بھنڈار کھولنے والا ہے۔ ذرا خیال تو کریں۔ کہ قدرت من سے کس طرح کام لیتی ہے۔ قدرت من کو رنگ کا بودھ کرانے کے لئے اربوں بار آنکھ کے پردہ پر ایتھر کی لہروں کی چوٹیں لگاتی ہے۔ آواز کا بودھ کرانے کے لئے ہزاروں بار ہوا کی لہریں کان کے پردہ پر چوٹ مارتی ہے۔ تب جا کر حضرت من کو رنگ کا یا آواز کا بودھ ہوتا ہے۔ اور یہ سب صرف ایک سیکنڈ میں اتنی لہریں لگائی جاتی ہیں۔ ہم انسان کمزور ہیں۔ ہمارے پاس اس قسم کا کوئی انتظام قدرت نے نہیں دیا۔ کہ ہم بھی اپنے من پر اتنی ہی بار اوم کے جاپ کی چوٹیں لگا کر ایک سیکنڈ میں پرماتما کا بودھ کرائیں۔ ہم کو مناسب مقدار میں چوٹیں لگانے کے لئے تمام عمر خرچ کرنی پڑتی ہے۔ ہم قدرت کا مقابلہ کیا کر سکتے ہیں۔ جاپ ہی ہے۔ جو من پر چوٹیں لگانے کے لئے ہمارا ہتھیار ہے۔ جاپ سے ہی من اثر پذیر ہوتا ہے۔ اسی قانون سے نہ تو قسمت خود ستاتی ہے۔ اور رشی منی ہوئے۔ اور نہ ہی ہم ہو سکتے ہیں۔ اگر پرماتما کو حاصل کرنا ہے۔ تو جاپ ضرور کرنا پڑے گا۔ سوا دھیائے۔ ہون یگیہ۔ سندھیا۔ ست سنگ۔ وید منتروں کا پاٹھ اور دھیان وغیرہ سب جاپ کی مختلف شکلیں ہیں۔ ان میں سے کسی میں بھی اگر پرماتما کی طرف توجہ نہ ہو تو سب بے فائدہ ہیں۔ پرماتما کی طرف بار بار توجہ دینا ہی جاپ کا سار ہے۔ یہ سچ ہے۔ کہ "مصری مصری" چیخنے سے کبھی منہ میٹھا نہیں ہوتا۔ مگر مصری من کے اندر موجود نہیں۔ اس لئے وہ نہیں مل سکتی۔ برعکس اس کے پرماتما من کے اندر ساکشات موجود ہیں۔ اس لئے جاپ کے ذریعہ جہاں من وش میں آتا ہے۔ اس وقت پرماتما کے درشن ہوتے ہیں۔ جس طرح ایک تجربہ کار جوہری اصلی ہیرے کے گنوں میں ماہر ہوا ہوا اصلی اور نقلی ہیرے کو جھٹ پہچان لیتا ہے۔ اسی طرح من بھی بار بار پرماتما کے گنوں کا وچار کرتا کرتا اصلی پرماتما کو اپنے تن من میں انوبھو کرنے لگتا ہے۔ بڑی بھول میں ہیں وہ لوگ جو اس کو کچھ عرصہ سندھیا کرنے کے بعد مایوس ہو کر چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ اور اس کو کھیل تماشہ اور فضول چیز سمجھنے لگتے ہیں۔ اور دھرم سے بے مکھ ہو جاتے ہیں۔ ایشور کرے۔ کہ سب لوگ وشواس رکھتے ہوئے پرماتما کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

گرام پرچار کی سستی سکیم

(از شری رگھوناتھ رائے جی منتری آریہ سماج ماڑی بھنڈران ضلع گوجرانوالہ)

قبل ازیں اخبار "پرکاش" میں زیر عنوان "گرام پرچار" کئی مہانو بھاؤں کے مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ جو کہ انہوں نے اپنے تجربہ اور واقفیت کے مطابق تحریر کئے ہیں۔ چونکہ یہ ایک ایسا مضمون ہے جو کہ دیہاتی لوگوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے مجھے بھی اُتساہ ہوا ہے۔ کہ میں بھی اپنی تجربہ بدھی کے انوسار اس کے متعلق کچھ لکھوں :۔

ہندو ... کے دیہات کی آبادی زیادہ تر اُن لوگوں پر مشتمل ہے۔ جو کہ زمین ... کا کام کرتے ہیں۔ یہ لوگ زیادہ تر اَن پڑھ ہوتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اُن کی تعلیم اردو کی پانچویں یا چھٹی جماعت تک ہوتی ہے۔ اور ہندی یا سنسکرت کے نام سے بھی ناواقف ہوتے ہیں۔ اگر کسی جگہ چار گھر براہمنوں کے بھی ہوں گے۔ تو وہ بھی معمولی طور پر ہندی بھاشا ہی جانتے ہوں گے۔ بعض تو اس سے بھی بے بہرہ ہوں گے۔ پورانک رسم و رواج پر چلنا اور اپنے باپ دادا کی مذہبی رسومات کو (خواہ وہ شاستر وکت ہیں یا ویدوں کے) نہ چھوڑنا اپنا دھرم سمجھتے ہیں۔ ایسے دیہات میں ویدک دھرم کا پرچار کرنا اور ویدک سدھانتوں کو از سر نو جاری کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ آج تک جس قدر آریہ سماج نے دیہات میں کام کیا ہے۔ وہ محض عارضی ہے۔ مستقل انتظام کوئی نہیں کیا گیا۔ البتہ اضلاع ہوشیار پور اور ... میں زیر سرکردگی لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے اور ضلع سیالکوٹ میں زیر سرکردگی مرحوم لالہ گنگا رام جی مستقل طور پر پرچار کا پربندھ ہو چکا ہے۔ کیونکہ وہاں ہر ایک بڑے گاؤں اور قصبہ میں آریہ سماج نے اپنا سکول یا ہندی پاٹھ شالہ جاری کر رکھی ہے۔ جس سے آریہ سماج کا مستقل طور پر پرچار ہوتا رہتا ہے۔ لیکن یہ عیسائیوں کی نقل ہے۔ پہلے عیسائی بھی تعلیم کے ذریعہ اپنے مذہب کی تعلیم دیتے تھے۔ یہ طریقہ نہایت مہنگا ہے۔ عیسائیوں نے بھی اس طریقہ کو چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے آریہ سماج جیسی غریب سوسائٹی کے لئے تو اس طریقہ پر عمل کرنا نہایت ہی مشکل ہے۔ لالہ دیوی چند جی بھی اس طریقہ سے متنفر ہو رہے ہیں۔ کیونکہ اس طریقہ سے خرچ تو زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن پرچار کم۔ مگر پنجاب کے دیگر اضلاع میں خاص کر ضلع گوجرانوالہ میں مجھے بہت سے دیہات میں رہنے کا موقع ملا ہے۔ لوگ آریہ سماج کے نام سے بھی واقف نہیں۔ آریہ سماج کے پرچارک شاذ و نادر ہی خاص خاص دیہات میں پرچار کے لئے جاتے ہیں۔ ایک دو دن پرچار کرنے کے بعد پھر شہروں میں واپس چلے جاتے ہیں۔ دیہاتیوں کے درمیان رہتے ہیں وہ دقت محسوس کرتے ہیں۔ ان کے چلے جانے کے بعد لوگ کورے کے کورے رہ جاتے ہیں۔ ہنسے۔ ایک۔ دیہاتی جن کے دلوں پر ان کے پرچار کا اثر ہوتا بھی ہے۔ ان کی تعلیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بے بس ہوتے ہیں۔ ویدک سندھیا وہ سیکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن ان کو سکھلانے والا کوئی نہیں۔ ویدک ریتی سے وہ اپنے بچوں کے سنسکار کروانا چاہتے ہیں۔ لیکن وہاں کوئی آریہ پروہت نہیں ہوں جس سے وہ کروانا چاہتے ہیں۔ لیکن اُن کو کوئی آریہ پنڈت نہیں ملتا۔ ان کے دلوں میں روزانہ دو کال سندھیا کرنے کی اُمنگ تو پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اُن کو کوئی رہبر نہیں ملتا۔ اس طرح سے وہ بیچارے مجبور اور بے بس ہو کر اس طرف کا خیال چھوڑ دیتے ہیں۔ اس لئے آریہ سماج کو دیہات میں ویدک پرچار کے لئے لوکل دیہاتی آریہ پروہت پیدا کرنے چاہئیں۔ جو کہ انہی دیہات میں مستقل رہائش رکھنے والے ہوں۔ یا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے چند ایک پروہت مقرر کئے جائیں۔ اور ہر ایک ضلع ... دیہات کو وارڈوں میں تقسیم کیا جائے۔ ہر ایک پروہت اپنے علاقہ میں ایک گاؤں کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنا لے۔ اپنے علاقہ کے دیہات میں پرچار کا ماہواری پروگرام بنا کر کام کرے۔ ہر ماہ ہر ایک گاؤں میں گشت کرے۔ نیز گاؤں میں دو تین دن رہ کر ویدک سدھانتوں سے لوگوں کو واقفیت دلائے۔ اور ہندی بھاشا لوگوں کو سکھلائے۔ دیہاتی لوگ سادہ لوح ہوتے ہیں۔ ان کو جس قسم کی تعلیم دی جائے۔ ان کے دلوں پر فوراً اثر کرتی ہے۔ اور وہ اس تعلیم کو مضبوطی سے اختیار کر لیتے ہیں۔ اور اس پر عمل کرنا شروع کر دیتے ہیں :۔

لیکن آپ کہیں گے۔ کہ آریہ سماج کے پاس اس قدر پروہت نہیں۔ جو کہ دیہات میں تعینات کئے جا سکیں۔ اور وہ بار بار وہی کام کریں۔ اور نہ ہی آریہ سماج کے پاس اس قدر دھن ہے کہ تنخواہ دار پروہت رکھ کر دیہات میں بھیجے جائیں۔ واقعی یہ ایک معقول سوال ہے :۔

میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ آریہ سماج کو خصوصاً لوکل آریہ پروہت پیدا کرنے چاہئیں۔ جو کہ اپنے گرد و نواح کے ۲۰۔۲۵ دیہات میں اپنے پروگرام کے مطابق پرچار کریں۔ ویدک سنسکار کرائیں۔ اور ویدک ریتی سے بیاہ شادیاں کرائیں۔ اگر کسی دیہاتی وارڈ میں کوئی لوکل پروہت نہ مل سکے۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا اپنی طرف سے پروہت مقرر کر کے وہاں متعین کرے۔ اور اس کو گذارہ کے لئے تنخواہ بھی دے۔ اگر اس طرح سے دیہات میں مستقل طور پر پروہت مقرر ہو جائیں۔ تو آریہ سماج کو دان کی بھی کوئی کمی نہیں رہے گی۔ اگر دیہات میں ویدک ریتی سے سنسکار کرانے کا رواج شروع ہو جائے۔ تو دھن بھی اکٹھا ہو سکتا ہے۔ اور اگر اس دھن کو باضابطہ طور پر پرتی ندھی کے کوش تک پہنچایا جائے۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا ان تمام تنخواہ دار پروہتوں کو گزارہ دے کر بھی اپنے لئے کچھ بچا سکتی ہے۔ دیہات میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں ایسے مشٹنڈے سادھو پلتے ہیں جو کہ دیہاتیوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتے۔ دیہاتی لوگ دان تو کرتے ہیں۔ لیکن اُن کے دان کی پرنالی بگڑی ہوئی ہے۔ جس کو سدھارنا ضروری ہے۔ میں نے بعض سادھوؤں کو دیکھا ہے۔ جو کہ امیرانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ اُن کے عیش و عشرت کے سامان پر سینکڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں۔ وہ تمام روپیہ دیہاتیوں کی جیب سے نکلتا ہے۔ اگر ایک آریہ دیہاتی پروہت بیس یا پچیس دیہات کا ایک وارڈ بنا کر آریہ سماج کے بھگت پیدا کرے اور اُن دیہات کے پانچ فی صدی لوگوں کو بھی آریہ سماج کے سدھانتوں سے واقفیت دلا سکے۔ تو وہ وارڈ اس پروہت کا بخوبی گزارہ نکال کر آریہ پرتی ندھی سبھا کو کچھ بچا کر بھی دے سکتا ہے۔

میرا اپنا خیال ہے۔ کہ اگر ایک ودوان آریہ سماجی ایک گاؤں میں اپنا ڈیرہ جما لے۔ تو وہ گاؤں ہی اس کا گزارہ بخوبی چلا سکتا ہے۔ دیہاتی لوگ شردھالو زیادہ ہوتے ہیں۔ ان کو جو بات بتا دی جائے۔ وہ اس پر شردھا سے وشواس کر لیتے ہیں۔ ان میں دلیل بازی کی عادت نہیں ہوتی۔ مثال کے طور پر ۳ یا ۴ دیہات کا ایک حلقہ ہوتا ہے۔ وہاں ایک پٹواری مال یا نہر متعین کیا جاتا ہے۔ اُس کی تنخواہ معمولی ۱۸ یا ۱۹ روپے ہوتی ہے۔ لیکن اُس کا ماہوار خرچ ۶۰ یا ۷۰ روپے ہوتا ہے۔ وہ اپنے لڑکوں کو تعلیم بھی دلواتا ہے۔ اور اُن کی شادی بھی کرتا ہے۔ وہ تمام روپیہ ۳ یا ۴ دیہات کے لوگوں کی جیبوں سے نکلتا ہے۔ تو کیا آریہ سماج کا ایک ودوان پروہت ۲۰ یا ۲۵ دیہات کا حلقہ بنانے پر بھی اپنا خرچ نہیں نکال سکے گا؟

آپ اعتراض اُٹھائیں گے۔ کہ پٹواری کی مثال اس جگہ موزوں نہیں ہے۔ پٹواری کے پاس گورنمنٹ کا ڈنڈا ہوتا ہے۔ زمینداروں سے اُس کا تعلق ہوتا ہے۔ اس لئے اُس کی ضروریات زمینداروں سے مہیا ہو سکتی ہیں۔ لیکن میں آپ سے عرض کروں گا۔ کہ اگر اس کے پاس گورنمنٹ کا ڈنڈا ہوتا ہے۔ تو آریہ پروہت کے ہاتھ میں دھرم کا ڈنڈا ہوتا ہے۔ میں آپ سے عرض کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ گاؤں میں ایک مسلمان مولوی جو کہ نماز کے وقت لوگوں کو نماز پڑھاتا ہے۔ گاؤں میں رہتا ہوا اعلیٰ زندگی بسر کرتا ہے۔ لوگ اُس کو بڑی عزت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ اس کے حکم کی تعمیل کرنا وہ خدا کے حکم کی تعمیل کرنا سمجھتے ہیں۔ اس طرح اگر ایک آریہ سماجی پروہت دیہات میں آ کر ویدک دھرم کی تعلیم دیتا ہے۔ ویدوں کے منتر لوگوں کو سناتا ہے۔ ویدک سدھانتوں سے اُن کو واقف کرتا ہے۔ ان کو آرین تہذیب سکھلاتا ہے۔ اور اُن کے دلوں میں یہ بھاو پیدا کرتا ہے۔ کہ آریہ سماج ایک ایسا سماج ہے۔ جو کہ لوگوں کے لئے سچی ہمت رکھتا ہے۔ اور آریہ پروہت اس سماج کا ممبر ہے۔ تو میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ دیہاتی لوگ اس پروہت کو سر آنکھوں پر اُٹھائیں گے۔ اُس کی عزت کریں گے۔ اور اُس کی ہر ایک ضرورت کو پورا کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کریں گے۔ لیکن اس سوال کا دوسرا پہلو پروہتوں کا پیدا کرنا ہے۔ اس پر بھی وچار کرنا ضروری ہے۔

اس وقت یہ آواز ہر طرف سے آ رہی ہے۔ کہ انٹرینس اور بی۔ اے تک تعلیم حاصل کر کے ہزاروں نوجوان بیکار پھر رہے ہیں۔ اگر کہیں ایک جگہ بیس یا پچیس روپیہ کی نوکری بھی ہے۔ تو سینکڑوں درخواستیں پہنچ جاتی ہیں۔ ضرورت صرف ایک آدمی کی ہوتی ہے۔ وہ بھی کوئی سفارشی رکھ لیا جاتا ہے۔ باقی سب کو جواب مل جاتا ہے۔ بیکار نوجوانوں میں ایسے نوجوان بھی ہیں۔ جو کہ آریہ سکولوں اور کالجوں میں تعلیم حاصل کر کے نکلے ہیں۔ بہت سے گورو کل کے سناتک بھی ہوں گے۔ یہ نوجوان آریہ سدھانتوں سے واقف ہوتے ہیں۔ آریہ سکولوں میں رہ کر انہوں نے ویدک دھرم کی تعلیم حاصل کی ہوتی ہے۔ ہندی بھاشا اور سنسکرت سے واقف ہوتے ہیں۔ لہٰذا وہ اپنے دھرم کی کتابوں کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ آریہ سماج کو چاہئے کہ ایسے نوجوانوں کو ایک نظام میں لا کر ان کو پروہتائی کی تعلیم دے کر دیہات میں بھیجے۔ اگر آریہ سماج اس کام کو پوری لگن سے ہاتھ میں لے۔ تو یہ کام نہایت جلد ہو سکتا ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور سارودیشک سبھا دہلی میرے ان خیالات پر دھیان دے کر سویکار کرے گی۔ اور آریہ سماجی بھائی بھی میرے ان ...

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے

ذیل میں ان تمام آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں کی کارروائیاں درج کی جاتی ہیں - جو ہمیں ہفتہ رواں میں برائے اشاعت موصول ہوئی ہیں :-

(ایڈیٹر)

آریہ سماج دولت نگر ضلع گجرات

آریہ سماج دولت نگر ضلع گجرات کا سالانہ جلسہ یکم نومبر ۱۹۳۴ء سے ۱۳ نومبر ۱۹۳۴ء تک ہوتا رہا - یکم نومبر سے آریہ سماج مندر میں متواتر آٹھ دن یجروید کے منتروں دوارہ ایک برہم یگیہ ہوا - جس میں پنڈت بالمکند جی شاستری نے برہما کے آسن کو گرہن کیا - اس یگیہ میں دس سجنوں نے یجمان بنکر باری باری سے حصہ لیا - جہاں دن کو یگیہ ہوتا رہا - وہاں راتری کے سمے ویدوں کی کتھا ہوتی رہی - نگر نواسی نرناری بڑے پریم اور شردھا سے سملت ہوتے رہے +

۹ نومبر کو بوقت ۴ بجے شام نگر کیرتن جلوس کی شکل میں آریہ سماج مندر سے شروع ہوا - جس میں مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجن اپدیشک اور پنڈت گنگا دت جی بھجن اپدیشک نے اپنے منوہر بھجنوں سے سامعین کو نہایت پرسن کیا - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے پنڈت بالمکند جی شاستری اور پنڈت منسا رام جی - مہاشہ شمشیر سنگھ جی - سوامی ردرانند جی آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کی طرف سے پنڈت گنگا دت جی - پنڈت نرائن رام جی - سوامی نتیانند جی برہمچاری سنیاسی - آریہ سماج فیروز پور کی طرف سے بی بی ودیاوتی جی اپدیشکہ سوتنتر طور پر - سوامی ویدانند جی سنیاسی آریہ سماج گجرات کی طرف سے - مہاتما گوپال جی - ماسٹر رام چند جی اور پنڈت شرتی کمار جی شاستری آریہ سماج فتح پور کی طرف سے ماسٹر حاکم رائے جی پردھان آریہ سماج اگوکی آریہ سماج کی طرف سے ماسٹر ٹیکا راس داس جی بی - اے ہیڈ ماسٹر اور ماسٹر لشن سنگھ جی وبابام والے مہانوبھاو ودوان پنڈت اور سنیاسی سملت ہوئے +

پنڈت منسا رام جی سوامی ردرانند جی اور پنڈت بالمکند جی شاستری کے ویاکھیانوں کو خاص طور پر پسند کیا گیا - اس اُتسو کے موقع پر آریہ کنیا پاٹھ شالاؤں دولت نگر - پیر شاہ - کوٹلہ اور اراوپی جھان کی کنیاؤں کو جو پچاس کے قریب تھیں - انعامات اور مٹھائی تقسیم کی گئی -

رپورٹ آریہ سماج سمت ۱۹۹۱ بمطابق سمت ۱۹۹۱ منتری آریہ سماج ہملانے پڑھ کر سنائی - جس میں درج ذیل باتیں خاص قابلِ ذکر ہیں :-

۱ - ۴۴ سے آریہ بھائی اور بہنیں پراتہ کال آریہ سماج مندر میں آکر سندھیا اور ہون یگیہ کرتے ہیں +

۲ - ان دو ماہ کے اندر گایتری منتر کا جاپ ہر روز ہوتا رہا ہے - اور اب تک کئی لاکھ جاپ ہو چکا ہے - مہاشہ رام چند جی آریہ سبھاسد اکیلے اب تک کئی لاکھ جاپ کر چکے ہیں ؛

۳ - اپنی ماتری بھاشا ناگری کے لئے خاص پربندھ ہو رہا ہے - جس کے لئے علیحدہ رجسٹر کھول کر تمام نگر کے نرناریوں کے نام درج کئے گئے ہیں - اور تمام کو شکشت بنانے کے لئے آریہ سماج خاص پربندھ کر رہا ہے ؛

۴ - اس سماج میں صبح و شام دونو کال حاضری کا رجسٹر کھلا ہوا ہے - گورنمنٹ میں دو کنیاؤں سوشیلا دیوی اور کوشلیا دیوی نے سب سے زیادہ حاضری کے ۳۵/۳۵ و ۳۵/۳۵ نمبر حاصل کئے ہیں - جن کو بوقت تقسیم انعامات یجروید بھاشیہ اور رگ وید بھاشیہ مصنفہ سوامی اچیوتانند جی انعام دئیے گئے ؛

اپیل برائے وید پرچار فنڈ پنڈت منسا رام جی نے کی - جس پر کل چندہ ۲۰۶/۱/- روپیہ نقد رایت ہوا - نیز دودھ - گھی اور آٹا مہاشہ کانشی رام جی پردھان آریہ سماج اور مہاشہ خوشحال چند جی کوہلی کھتری نے دیا - ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے - کہ آریہ سماج اس نگر سے اڑھائی صد روپیہ فراہم کر کے ایک کنواں لگوا چکا ہے - اُتھتیوں کا بھلی پرکار سے ستکار کیا گیا -

یجروں کی سماپتی پر ۱۲ نومبر کو یگیہ کی پورن آہوتی ہوئی اور یجروید کے چالیسویں ادھیائے کے ساتھ ڈالی گئی - مہاشہ کانشی رام جی پردھان آریہ سماج یجمان بنے - پنڈت بالمکند جی نے ان کو ودھی پورک رکشا دی - اور یگیہ سماپت ہوا ؛

۱۳ نومبر کو تمام دن چھوٹی چھوٹی کنیاؤں - بالکوں اور غریبوں کے لئے آریہ سماج مندر میں لنگر جاری رہا +

(گوپال سنگھ کنچاہی سکرٹری آریہ سماج ہملا)

آریہ سماج داجل ضلع ڈیرہ غازی خان

۱۹ - ۲۰ - ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج ہملا کا پندرھواں سالانہ جلسہ ہوا - جس میں سوامی سرودانند جی - پنڈت منسا رام جی - پنڈت شانتی پرکاش جی اور پنڈت منسا رام جی بھجن اپدیشک کے نہایت پربھاوشالی اپدیش اور بھجن ہوئے - نیز امرت سر کی اندھ ودیالیہ کی راگ منڈلی کے راگ اور سریلے بھجنوں سے نہایت محظوظ ہوئی - سماج مندر کا وسیع پنڈال حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا - نیز معمولی طور پر دیہات سے بہت سجن پدھارے - اور آریہ سماج کے پرچار سے اپنے دلوں میں بہت عمدہ اثرات لے کر گئے ؛

اس جلسہ پر تمام یاتریوں کے لنگر کا خرچ ایک ایسے شخص کے ذمہ تھا - جو باوجود آریہ سماجی نہ ہونے کے آریہ سماج کا گرویدہ اور مداح تھا - مختصر تفصیل یہ ہے - کہ ضلع ہذا کے ایک چھوٹے سے قصبہ کوٹلہ شیر محمد کے ایک مشہور ساہوکار اور ذی اقتدار شخص لکھمی چند صاحب کا ایک بھائی مسمی حکومت رام مسلمان ہو گیا تھا - اور اپنے خاندان کے ممبران کی بسیار کوشش کے باوجود اپنے دھرم میں واپس نہ آسکا تھا - مگر آخرکار آریہ سماج داجل کی کوششوں اور پنڈت شانتی پرکاش اور مہاشہ مول چند منتری آریہ سماج کوٹ چھٹہ کی ناقابلِ تردید دلائل سے متاثر ہو کر اپنے دھرم میں واپس آ گیا ہے - اور وہ گزشتہ کرسمس کے دنوں میں آریہ سماج مندر داجل میں شدھ ہوا تھا - لکھمی چند جی نے آریہ سماج داجل کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سماج سے یہ درخواست کی تھی - کہ آئندہ جلسہ پر لنگر کا تمام دنوں کا خرچ اُن کی طرف سے سویکار کیا جائے - چنانچہ انہوں نے نہایت خندہ پیشانی سے سارا خرچ اپنی گرہ سے ادا کیا - علاوہ ازیں پانچ روپے اور بھی انہوں نے دان دئیے - وہ نہ صرف خود تمام بھائیوں سمیت جلسہ میں تشریف لائے - بلکہ اپنے رشتہ داروں اور گرد و نواح کے بہت سے سجنوں کو جو معزز گھرانوں سے تعلق رکھتے تھے ہمراہ لائے - اور یہ لوگ عموماً ان بستیوں سے آئے تھے - جہاں لوگ آریہ سماج کا نام سننے سے بھی گھبراتے ہیں - قابلِ ذکر بات یہ ہے - کہ ان کا شدھ شدہ بھائی لکھمی حکومت رام آریہ سماج کا اس قدر گرویدہ ہو گیا ہے - کہ اس نے تھوڑے ہی عرصہ میں آریہ سماج کی کئی پستکیں پڑھ لی ہیں - اور وہ باقاعدہ دونو وقت سندھیا کرتا ہے - ان نوجوان کی اپنے دھرم میں دوبارہ واپسی سے حاضرینِ جلسہ کے دل مسرور تھے - اور اس شدھی اور پرچار کا دیہات پر اچھا اثر پڑا ہے +

۲۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو عام اجلاس میں زیر صدارت لکھمی نرائن داس صاحب پردھان سماج ہذا اور پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی داجل - مہاشہ گنیش دت جی منتری آریہ سماج جام پور کی تحریک اور مہاشہ موہن چند جی منتری آریہ سماج کوٹ چھٹہ - بھگت رادھا کشن جی پلیڈر اور منتری آریہ سماج راجن پور کی تائید سے مندرجہ ذیل ریزولیوشن دو ہزار کی حاضری میں اتفاق رائے سے پاس ہوا :-

" آریہ سماج داجل کا یہ اجلاس منعقدہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء محکمہ ڈاک سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے - کہ جیسے کہ ملازمانِ محکمہ ڈاک کے لئے انگریزی - اُردو اور گورمکھی کا جاننا ضروری قرار دیا گیا ہے - ایسے ہی ہندی بھاشا کا جاننا بھی لازمی قرار دیا جائے - تاکہ ہندی والوں کو تکلیف نہ ہو " ؛

اس جلسہ پر علاوہ لنگر خرچ کے چھ سو پانچ روپے نقد موصول ہوئے - آریہ سماج ہذا اپنے اس اُتسو کی کامیابی کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا بہت دھنیہ واد کرتا ہے - جس نے اپدیشک پنڈت اور بھجنیک بھیج کر ہمارے اُتسو کو کامیاب بنایا - گرد و نواح کے افراد بہت مفید اثرات لے کر جلسہ سے گئے ؛

(چاندن رام منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج نابھہ

آریہ سماج نابھہ کا سالانہ جلسہ مثل سابق دسہرہ کی تعطیلات میں از ۱۳ اکتوبر تا ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۴ء بڑی دھوم دھام سے "دھن دیوی آریہ بھون" میں منایا گیا - جلسہ سے ایک روز پہلے سوامی ودیانند جی "تیرتھ" کی منوہر کتھا شروع ہوئی - جس کا شروتا گنوں پر بہت اچھا پربھاؤ پڑا - ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو نگر کیرتن ٹھیک ۴ بجے آریہ سماج مندر سے شروع ہوا - اور آریہ سماج مندر میں ہی آ کر ختم ہوا - نگر کیرتن میں بھجنیک صاحبان نے خوب زور شور سے ویدک دھرم کا سندیش لوگوں کو سنایا ؛

۱۴ اکتوبر ۱۹۳۴ء سے کارروائی جلسہ "دھن دیوی آریہ بھون" واقعہ دروازہ پٹیالہ والا جو حال ہی میں لالہ منشی رام صاحب بتہ بینکر نے آریہ سماج نابھہ کو اپنی دھرم پتنی شریمتی دھن دیوی جی کی یاد میں دان دیا ہے - شروع ہوئی - ان تین ایام میں سوامی ودیانند جی - سوامی منگلانند جی اور سوامی دھیرانند جی نے جو امرت ورشا کی - اس کا اثر شروتا گنوں پر بہت ہی اچھا پڑا ؛

پنڈت رام چندر جی سمدھانت شرومنی اور پنڈت ستیہ دیو جی کے اُپدیشوں نے بھی پبلک پر اچھا اثر ڈالا +

۱۶ اکتوبر ۱۹۳۴ء کی رات کو پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کا اُپدیش ہوا۔ پنڈت جی نے جس وضاحت کے ساتھ سنتوکھی سوشفوجی اور اوتاروں کی اعلیٰ دیا کھیا کی۔ اس کو میں بیان نہیں کر سکتا۔ پنڈت جی کے اُپدیش کا نابھہ نواسیوں کے دلوں پر بہت اچھا اثر پڑا۔ اس کے علاوہ شری کرپال سے پانچ بھجنیک مہاتما بھی پدھارے ہوئے تھے۔ مہاشہ سنت رام جی بھجنیک نے تو نابھہ نواسیوں کے دلوں کو اس قدر کھینچا کہ وہ اُن کے بھجنوں کا بڑی بے صبری سے انتظار کرتے رہتے۔ جس کے لئے میں مہاشہ سنت رام جی اور دیگر بھجن اُپدیشک صاحبان کا سماج نابھہ کی طرف سے دھنیہ واد کرتا ہوں +

۱۷ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو استری سماج کا جلسہ تھا۔ جس کے لئے کنیا مہا ودیالیہ جالندھر سے شریمتی لجاوتی جی۔ شریمتی امرتا دیوی جی اور ایک اور دیوی جی آئی ہوئی تھیں۔ انہوں نے استریوں کو خوب اُپدیش دئے۔ نیز سوامی دھیرانند جی نے بھی اُپدیش دیا۔ شریمتی لجاوتی جی۔ دیگر دیویوں اور سوامی دھیرانند جی کی کرپا سے استری سماج قائم ہو گیا ہے۔ اور اس کے عہدیداران بھی چنے جا چکے ہیں +

میں لالہ منشو رام صاحب بنہ بینکر کا بہت دھنیہ واد کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے بھون دان دے کر سماج نابھہ کو جلسہ کی تکلیف سے ہمیشہ کے لئے سبکدوش کر دیا ہے۔ لالہ صاحب نے بھون بھی ہی دان دی ہے۔ بلکہ اس کے علاوہ ۱۲۵/ روپے بھی آریہ سماج کو دان دئے ہیں۔ میں پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ ایشور ان کے ایسے شبھ سنکلپوں کو قائم رکھیں۔ تاکہ وہ اسی طرح آریہ سماج کی سہایتا کرتے رہیں +

(منتری آریہ سماج نابھہ)

آریہ سماج ڈیرہ غازی خان

آریہ سماج ڈیرہ غازی خان کا وارشک اُتسو ۲ نومبر سے ۵ نومبر ۱۹۳۴ء تک بڑے سمارو سے منایا گیا۔ جس میں سوامی ایگانند جی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی۔ پنڈت ہرپال جی۔ پنڈت چندربھانو جی۔ مہاشہ آتم دیو جی بھجن اُپدیشک اور مہاشہ چندر پال جی بھجن اُپدیشک سملت ہوئے۔ ۲ نومبر کو نگر کیرتن ہوا۔ ۳۔ اور ۴ نومبر ۱۹۳۴ء کو پرشش میں امرت ورشا ہوتی رہی۔ اور ۵ نومبر کو استری سماج کا جلسہ ہوا۔ اس اوسر پر آریہ پتری پاٹھشالہ کا جلسہ تقسیم انعامات بھی کیا گیا +

وارشک اُتسو کے موقع پر ۳ نومبر کو ضلع کی کانفرنس بھی ہوئی۔ جس میں نصف آریہ سماجوں سے زیادہ کے پرتی ندھی سملت ہوئے۔ تین گھنٹے کے واد وواد کے بعد گراموں میں ویدک پرچار کرنے کے لئے ایک سکیم تیار کی گئی۔ ایک سبھا بنائی گئی۔ جس کے پردھان مکھی امانت داس جی۔ اُپ پردھان لالہ سنیہ بھوشن جی اور منتری چوہدری سوبھا رام جی نشچت ہوئے۔ سبھا پرچار کے لئے ایک اُپدیشک اور ایک بھجنیک رکھنے کا وچار کر رہی ہے +

(رادھا کشن بی۔ اے۔ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج کوٹ سبزل

آریہ سماج کوٹ سبزل کا وارشک اُتسو ۶ تا ۸ اکتوبر ۱۹۳۴ء بڑے سمارو سے منایا گیا۔ سوامی سروانند جی۔ پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار۔ ٹھاکر اودے سنگھ جی۔ پنڈت ماھٹر باجی معہ میجک لالٹین اور پنڈت بھگت جی پدھارے۔ ہر مہانو بھاو کے منوہر اُپدیشوں اور بھجنوں کا پبلک پر بہت اچھا اثر پڑا۔ سوامی سروانند جی کے تو بہت ہی منوہر ویاکھیان ہوئے۔ جن کا جنتا پر بہت اچھا پربھاو پڑا۔ راتری کے وقت حاضری اس قدر زیادہ ہوتی تھی۔ کہ سارا پنڈال بھرا ہوا نظر آتا تھا۔ ۸ اکتوبر کی راتری کو آریہ سکول کے طلباء نے "مورتی پوجا وید وروُدھ ہے" کے مضمون پر مناظرہ کیا۔ اور انہوں نے ہر ممکن طریق سے واضح کر دیا۔ کہ مورتی پوجا وید وروُدھ ہے۔ اسی دوران میں چند اصحاب نے متاثر ہو کر اپنی جیب خاص سے طلباء کو انعام دئے۔ آریہ سماج ہذا آریہ پرتی ندھی سبھا کا ہاردک دھنیہ واد کرتا ہے۔ اور سوامی سروانند جی کا تو بہت ہی دھنیہ واد کرتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے شبھ آگمن اور منوہر وچن امرت سے آنند دیا +

(کیول رام منتری آریہ سماج کوٹ سبزل ریاست بہاول پور)

آریہ کمار سبھا نواں شہر

آریہ کمار سبھا ہائی سکول نواں شہر (دوابہ) کا پہلا سالانہ جلسہ ۹۔ ۱۰۔ اور ۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء کو بڑے سمارو سے منایا گیا۔ ۹ نومبر کو بعد دوپہر نگر کیرتن ہوا۔ جس میں سکول کی ہر ایک کلاس کی بھجن منڈلی تھی۔ اور سکول کا باجہ بھی ساتھ تھا۔ علاوہ اس کے مُنشی مڈل سکول کے طلباء بھی شامل تھے۔ خاص مقامات پر مہر چند جی بھجنیک کے بھجن ہوئے۔ باقی جگہوں پر بھجن منڈلیوں کے بھجن ہی ہوئے۔ اسی رات کو سوامی دھیرانند جی کا اُپدیش ہوا۔ سارا پنڈال حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا +

۱۰ نومبر کو ہون یگیہ کے پشچات سوامی دھیرانند جی کا منوہر اُپدیش ہوا۔ پھر سوامی وگیانانند جی کا برہماچریہ پر شاندار لیکچر ہوا۔ بعد دوپہر لالہ ہردیال جی ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول راہوں کا لیکچر ہوا۔ رات کو سکول کے طلباء نے "اچھوت اُدھار" کا ڈرامہ کیا۔ حاضری اس قدر زیادہ تھی کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی +

۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء کو حسب معمول سوامی دھیرانند جی کا بھگتی سے بھرا ہوا اُپدیش ہوا۔ دوپہر کے بعد پنڈت رلا رام جی پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج ہوشیارپور کا شبھ آگمن ہوا۔ اور برہماچریہ پر شاندار ویاکھیان ہوا۔ ۲ بجے سے زیر صدارت سوامی دھیرانند جی "سوشل سدھار کانفرنس" ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن سروسمتی سے پاس ہوئے :-

۱۔ یہ سبھا ان ہندو یوتیوں کے لئے جو اغوا کی جاتی ہیں۔ دلی شوک پرکٹ کرتی ہے۔ اور ہندو جنتا کو چیتاونی دیتی ہے۔ کہ وہ اپنے میں سنگھٹن کی وہ طاقت پیدا کرے جس سے کسی دُراچاری کو ایسا ساہس نہ ہو سکے۔ اور جن کارنوں سے وہ اپنے دھرم سے پرتھک ہو کر اغوا کی جاتی ہیں۔ اُن کی روک تھام پورے طور سے کی جائے :-

(بولنے والے لالہ بجے دیو جی ہیڈ ماسٹر سکول اور پنڈت لکشمن دت جی)

۲۔ یہ سبھا ان ودھواؤں کے لئے جو کہ بال ودھوا ہیں۔ یا ہو جاتی ہیں۔ بل پوروک پرستاو پیش کرتی ہے۔ کہ اُن کا وواہ کنواریوں کی طرح کرنا چاہئے۔ ایسے وواہ کو جو بڑا مانے سبھا اس کو گھرنا کی درشٹی سے دیکھتی ہے۔ ایسا وواہ کرنے والوں کے ساتھ سبھا نو بھوتی پرکٹ کرتی ہے۔ اور ان کا ویوہار کرنا چاہئے :-

(بولنے والے۔ پنڈت پرشوتم دت جی وید اور پنڈت کرشن جی ادھیاپک آریہ سکول)

۳۔ یہ کانفرنس ہندوؤں کی سنکھیا کے ہراس اور ان کے کشٹوں کو دور کرنے کے لئے نشچے کرتی ہے۔ کہ وہ کیول کلپت جات پات کے بندھنوں کو توڑ کر وواہ گن۔ کرم اور سوبھاو کے انوسار کیا کریں :-

(بولنے والے۔ سوامی وگیانانند جی اور سوامی دھیرانند جی)

۴۔ یہ سبھا انوبھو کرتی ہے۔ کہ آج کل بیاہ شادیوں پر بہت خرچ ہوتا ہے۔ جو کہ ہندوؤں کے لئے بہت ہانی کارک ہے۔ اس لئے گاؤں اور نگروں کے پرستھ آدمی اپنے اپنے نگروں میں سبھائیں بنائیں۔ اور اس پرتھا کو روکنے کا پورا پورا پریتن کریں :-

(بولنے والے۔ ماسٹر اندر مل جی اور دھرم ملنی پنڈت ٹھاکر رام جی)

۵۔ یہ سبھا بالک اور بالکاؤں کے لئے پرستاو پاس کرتی ہے۔ کہ جہاں سکول۔ کالج اور پاٹھ شالاؤں میں ادھیاپک لوگ ان کے چال چلن پر دھیان دیتے ہیں۔ وہاں ان کے ماتا پتا بھی وشیش دھیان رکھیں۔ تاکہ ان کا آچار آگے کے لئے سُدھر سکے۔ یہ سبھا لڑکے اور لڑکیوں کو بھی چیتاونی دیتی ہے۔ کہ وہ آپ بھی اپنے سُدھار کی اور دھیان دیں +

(بولنے والے۔ ماسٹر چمن لال جی آریہ ہائی سکول اور پنڈت ٹھاکر رام جی وید)

رات کے وقت سوامی وگیانانند جی کا مؤثر ویاکھیان ہوا + سمے سمے پر مہاشہ مہر چند جی بھجنیک لوگوں کو اپنے بھجنوں سے آنند کرتے رہے :-

(پریم گوپال منتری آریہ کمار سبھا آریہ ہائی سکول نواں شہر)

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی (گوروکل وبھاگ) کا وارشک اُتسو ۲۵ لغایت ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء بڑے سماروہ سے منایا گیا ۞

۲۵ اکتوبر کو رات کے ۸ سے ۱۰ بجے تک گوروکل کوروکشیتر کے برہمچاریوں کے لیزیم۔ لاٹھی۔ تلوار اور گرڈ بیکنگ وغیرہ کے نہایت عجیب و غریب کرتب ہوئے۔ جنتا پر گوروکل شکشا پرنالی کا اچھا اثر پڑا۔ کئی دیویوں نیز سیٹھ پرشن لعل نے ۲۵ روپے برہمچاریوں کو مٹھائی اور دودھ وغیرہ کے لئے دئیے۔ علاوہ ازیں گوروکل کے ودیالیہ ماسٹر جی کے تیر اندازی کے ادبھت کرتبوں نے نوجنتا کو چکت کر دیا ۞

۲۶ اکتوبر ۱۹۳۳ء کو رات کے ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک ٹھاکر ہری سنگھ جی اپدیشک گوروکل جھاجر پا نیز وید پاٹھ و دھام صوبہ بہار نے بذریعہ میجک لالٹین پربھاوشالی پرچار کیا۔ ٹھاکر صاحب ایک فصیح لیکچرار ہیں۔ اس روز مندر میں حاضری اس قدر تھی۔ کہ بہت سے پریمی سجنوں کو جگہ نہ ملنے کی وجہ سے واپس لوٹنا پڑا ۞

۲۷، ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۳ء کو سوامی سوتنترانند جی۔ سوامی کیولانند جی۔ شری نارائن سوامی جی۔ پنڈت چموپتی جی۔ پروفیسر گوپال جی بی۔ اے۔ مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل اندرپرستھ ملک پنڈت پریہ ورت جی وید واچسپتی کے پربھاوشالی اپدیش تتھا ویاکھیان ہوئے جو مہاشہ دلیش بندھو گنگا ٹاپچارید دیروز پر نواسی کے منوہر تتھا سریلے بھجنوں کو حاضرین نے بہت پسند کیا ۞

استری سماج کا سالانہ جلسہ۔ ۲۹ و ۳۰ اکتوبر کو استری سماج کا وارشک اُتسو بھی کامیابی سے ہوتا رہا۔ اور ان دونو راتریوں کو ٹھاکر ہری سنگھ جی کے میجک لالٹین دوارہ موثر اپدیش ہوئے ۞ مبلغ دو صد روپیہ وید پرچار فنڈ کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بھیجا گیا۔ اور آشا ہے۔ کہ مبلغ دو صد روپیہ مزید اس ماہ کے آخیر تک بھیج دیا جائے گا ۞

اس سماج میں عرصہ تقریباً ۳ سال سے ہر روز پراتہکال بلاناغہ ست سنگ ہوتا ہے۔ وید منتروں دوارہ ہون یگیہ کے بعد ایک وید منتر اور اپنشد کی ایک شرتی کی کتھا ہوتی ہے۔ چاروں ویدوں کے تمام منتروں کے ساتھ ایک مہا ہون یگیہ میں آہوتیاں دی جا چکی ہیں۔ اور اب پھر چند ماہ سے دُہرانا شروع کر دیا گیا ہے۔ ہر ایک ویدک انگاڑ آرش گرنتھ کا پیاں سماج کے پستکالیہ میں ہر سمے موجود رہتی ہیں جن کے ذریعہ پریمی سبھاسد سجن ایک سوُر سے منتروں کا اچارن کرتے ہیں۔ وہ سمے بڑا ہی آنند دائک ہوتا ہے ۞

(لالچند پردھان آریہ سماج ہذا)

سماجک سماچار

آریہ سماج کمپالا۔ یوگنڈا کے سماچار

۱۔ آریہ سماج کا کام گت ورش سے روبہ ترقی ہے مندر بھون پر قرضہ کی رقم پچھلے برسوں سے ۴۰ فیصدی کم ہو چکی ہے ؛

۲۔ سبھا کے سمبندھ۔ اس سال سبھا کے اجلاس کے لئے کمپالا سماج کی طرف سے مہاشہ درگا داس دھوپڑ اور پیارے لال کپل کا (یعنی سیوک کا) نام چنا گیا۔ اور ہم دونوں نے اجلاس میں شرکت کی اور کارروائی میں حصہ لیا ؛

۳۔ شوک سماچار۔ نیروبی سے واپسی پر مہاشہ امر سنگھ کارا آریہ (سبھا سد آریہ سماج) کے سپتر کی مرتیو کی خبر سنی۔ اور ہم نے سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا۔ اس ورش ہم سیوک نے پرارتھنا کرائی ؛

(۲) نوسہ امرنک سنسکار کمپالا میں مسٹر آمید بھائی ویاس کو کرایا گیا۔ ارتھی کے ساتھ پانچ چھ سو اشخاص تھے۔ جن میں یوروپین اور ہر طبقہ کے لوگ شامل تھے۔ مرحوم قومی معین لال کا بھی مجھ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا ؛

۴۔ نام کرن سنسکار۔ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو مہاشہ ورید چند چوپڑہ کے سپتر کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ عزیز کا نام مہندر کمار رکھا گیا۔ آریہ سماج کو مبلغ پانچ شلنگ دان ملا ؛

۵۔ چوڑا کرم سنسکار۔ اسی روز شام کو ان کے دوسرے صاحبزادہ کا منڈن سنسکار کیا گیا۔ آریہ سماج کو ۲ شلنگ دان ملا ؛

۶۔ نام کرن سنسکار۔ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو مہاشہ جگدیش چند جلولہ کے سپتر کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ بالک کا نام اندربال رکھا گیا۔ آریہ سماج کو ۱ شلنگ دان ملا ؛

(پیارے لال کپل منتری آریہ سماج کمپالا۔ یوگنڈا برٹش ایسٹ افریقہ)

مہاراج منغفورام کے پتا کی پرارتھنا

میں مہاراج قیمت رام مرتیو بجنے مہاراج منغفورام جی کا پتا سماچار پتروں دوارہ ان سب سبھاؤں سماجوں اور سبھاسدوں کو ہاردک دھنیہ واد دیتا ہوں۔ جنہوں نے میرے سپتر مہاراج منغفورام جی کے بلیدان پر سبھائیں بلا کر بیدھنا پرگٹ کر اور میرے پرتی سہانوبھوتی شوچک پرستاو پاس کئے ہیں۔

یہ سنکر دکھ ہوتا ہے۔ کہ میری سہائتا ارتھ ایک سجن بھن بھن پرکار کے دھن اکٹھا کر رہے ہیں۔ ان سب سجنوں سے میری پرارتھنا ہے۔ کہ میری سہائتا کا بوجھ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ نے اپنے اوپر لے لیا ہے۔ اور میں نے بھی سوم ہی اپنی راجچھا پرروک انہی کو اپنی سہائتا کے لئے نزواجبت کیا ہے +

اتہ میری پرارتھنا ہے۔ کہ جن جن سجنوں نے اب تک جنتا سے میری سہائتا ارتھ دھن اکٹھا کیا ہے۔ کرپا کر کے وہ اکٹھا دھن شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ۔ رام باغ گاڑی کھاتہ۔ کراچی پہنچا دیویں۔ نیز وہ سجن بھی جنہیں دینا ہو۔ انہیں ہی دیں ؛

(دستخط) قیمت رائے

(گواہ) مہاراج وبین رام پوہو رام شرما حیدرآباد سندھ

(انوادک ادر بر کاشک) گنپت رائے آریہ منتری ویدک پرتی ندھی سبھا سندھ کراچی

آل انڈیا آرین ایجوکیشنل کانفرنس

گذشتہ سال اجمیر میں یہ طے پایا تھا۔ کہ ہر سال آل انڈیا آرین ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا کرے۔ تاکہ مندرجہ ذیل مقاصد حاصل ہو سکیں :۔

(۱) نوجوانوں میں آرین تہذیب اور آرین شیل کا سنچار

(۲) آریہ سنستھاؤں کی رکھشا اور ان کی اُنتی کے اُپائے اور کاروبار

(۳) آریہ بھاشا اور سنسکرت کا پرچار ؛

(۴) برہمچریہ اور شاریرک اُنتی کی طرف وشیش دھیان

(۵) شکھشا پرنالی پر وشیش وچار

شرح فیس الحاق اور نمائندگی حسب ذیل ہے :۔

درسگاہ	فیس الحاق	نمائندگی
کالج یا شرومنی تعلیمی سبھا	۱۰/- روپیہ	۴
ہائی سکول	۵/- ،،	۳
مڈل ،،	۳/- ،،	۲
پرائمری ،،	۲/- ،،	۱

استقبالیہ کمیٹی کی ممبری کی فیس ایک روپیہ ہے۔ اور ڈیلی گیٹ فیس مبلغ دو روپیہ ہے ؛

ان درسگاہوں سے جو مذکورہ بالا مقاصد و مطالب سے متفق ہوں۔ درخواست ہے کہ فیس الحاق جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ تعلیم سے اُنس اور دلچسپی رکھنے والے صاحبان سے عموماً اور آرین درسگاہوں سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب سے خصوصاً درخواست ہے۔ کہ وہ ایسے ریزولیوشنز تجاویز اور سوالات ارسال فرمائیں جن پر کانفرنس میں بحث کرنا مفید مطلب ہو سکتا ہے ؛

(الیشر داس ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی سکریٹری آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس دہلی)

شوک پرستاو

۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء کے ہفتہ وار اجلاس میں رائے صاحب لالہ لوڑھیندہ چند وکیل پردھان آریہ سماج کیمبل پور کے دردناک قتل پر شوک کا پرستاو پاس کیا گیا۔ اور ایشور سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ وہ مقتول مہاشہ کی آتما کو سدگتی بخشیں۔ اور اس کے پس ماندگان اور لواحقین کو شانتی پردان کریں۔ مقتول مہاشہ آریہ سماج کیمبل پور کے پردھان تھے۔ اور سچی لگن سے کام کرتے تھے ؛ (منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ہاٹ کا سالانہ جلسہ :۔

آریہ سماج ہاٹ تحصیل سعیدون یاسندھ کا سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴ اور ۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء کو بروز سنیچر اتوار اور سوموار قرار پایا ہے۔ چودھری پیج سنگھ جی مٹھ پر بھجن ایڈیٹر شامل جلسہ ہوں گے۔

نوٹ۔ موضع ہاٹ سعیدون ریلوے سٹیشن سے چار میل کی دوری پر ہے۔ آنیوالے سجنوں کو سعیدون سٹیشن پر اترنا چاہئے۔ وہاں ہر قسم کی سواری کا پربندھ ہوگا ؛

(رام پرکاش صراف منتری آریہ سماج حبیب)

آوشیک سوچنا :۔ جن ودوانوں کو سنسکار ودھی کے سمبندھ میں سنشودھن کرنا ابھیشٹ ہو۔ وہ اس ابھی سنشودھنوں کو سنشودھنوں کے ساتھ سکتہ سارو دیشک سبھا کے کاریالیہ میں بھیج دیویں ؛

(منتری سارودیشک سبھا دہلی)

سفید کشٹ کی دبھت جڑی

دکرپر مہاشہ! میں اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ بیس اس کے ایک ہی۔ دو۔ تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو میں دگنا مل واپس دوں گا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت دو روپیہ آٹھ آنے

مہر کرشن چندر رگنزی سرائے ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

نگارستان وجمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲/۸ ، جمالستان ۱/۸ (محصول ڈاک علاوہ)

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

منیجر "نگار" لکھنؤ

"میٹھا پھل" (رجسٹرڈ)

کومی ونود وشید بھوشن پنڈت ٹھاکردت شرما ویدشوجد امرت دھارا کا تیار کردہ

یہ ایک عجیب دوائی ہے۔ حمل کے دو ماہ بعد تیسرے مہینے کے شروع میں ایک دن یہ دوائی دودھ کے ساتھ دی جاتی ہے۔ بس لڑکا ہی پیدا ہوگا۔ عجیب بات جانکر کئی شک کرتے ہیں۔ اس واسطے اقرار ساتھ یہ ہے۔ کہ لڑکی پیدا ہو۔ تو دام واپس کر دیئے جائیں گے۔ قیمت دس روپے (عـ۱۰ـہ)

ملنے کا پتہ:۔ منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ ۳۲ لاہور

بقیہ صفحہ ۳

تباہ ہو رہے ہیں۔ کیونکہ وہ بھول گئے ہیں۔ کہ ان کا مذہب کیا سکھلاتا ہے۔ مذہب ہمیں محبت کرنا سکھلاتا ہے۔ لیکن ہندو اور مسلمان اسے پر تو یہ کو بھول گئے ہیں۔ اس لئے آپس میں لڑائیاں کرتے ہیں۔ آخر میں آپ نے کہا۔ کہ ملکی ترقی کے لئے دھرم کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔ آج کل کا مذہب ملک کی ترقی کے حائل ہو رہا ہے۔ کیونکہ یہ آپس میں خون بہانے پر ہی آمادہ کرتا ہے :

پنڈت دیو لیکھر سدھانت النکار آپ نے مشاکٹ حیدر گپت کی تائید کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ سچائی و عبو دیت ہے۔ جو اسے آپ کو خاتابت کہے مذہب کے نام پر ہزاروں جھگڑے اور خون ہوئے ہیں۔ کیونکہ اسے خود غرضی کا آلہ کار بنا لیا گیا ہے کسی کتاب کا گیان لا محدود نہیں ہوسکتا۔ مذہبی آدمیوں میں ہر گز ارتقا نہیں ہو سکتا۔ ان میں ایک بھی گیان دہرم شاستروں کی دستبردار ہے۔ کہ یہاں ترک نا مسلم کو غیر مذہبی قرار نہیں دیا گیا۔ مذہب کی گدی پر بیٹھنے والے بعض اوقات بھینٹ کر دیتے ہیں۔ آج کی ترقی کا زمانہ ہے۔ سائنس نے مذہب کے مندر کو مسمار کر دیا ہے۔ مذہب سے انکیا پیدا ہوئی ہے۔ مگر اب اس کی جا ئے ایکتا کی ضرورت ہے

امیر الطحان (مسلمان) نے کہا۔ کہ مذہب اسلام ہمیں لڑنا نہیں سکھلاتا۔ بلکہ محبت کرنا سکھلاتا ہے۔ اس وقت جا ہئے کہ ہم کسی ایک مذہب میں جو لڑنے مرنے میں۔ اور اب ایسے مذہب کی ضرورت ہے۔ جو آپس میں محبت کرنا سکھلائے۔ آج کل جو مذہبی تفرقے ہیں۔ وہ ملک کو ترقی کی طرف نہیں لے جا سکتے۔

پنڈت الیشور چندر پروفیسر مہا منتا پرشکت و دیالہ نے مختصر تقریر کی۔ اور کہا کہ دیش بھگتی کا مسئلہ بہت بڑا اہم ہوا ہے۔ اس نے ہی ہندوؤں کو بزدل بنا دیا۔ اور ہندو دھرم کو نیچا کیا ہے۔ آخر میں آپ نے کہا۔ کہ دھرم سکھشا دیتا ہے۔ کہ پاپیوں کو کسا جاوے۔ اگر دھرم کے نام پر اندھکار دور کرنے پڑیں تو ہو سکتا چاہئیں۔ تاکہ دھرم کا پرچار ہو۔ ملک کی ترقی کے لئے دھرم ضروری چیز ہے :

پنڈت چھو پوچی ودیا النکار مذہب کا فرالبدل Historical Materialism نہیں ہو سکتی کیونکہ مذہب تحقیقات اور جستجو کی خواہش کو کبھی تمام نہیں ٹھہراتا۔ پہلے مسلم حملہ آوروں کے ... خداؤں کی ... مذہب پرست تھے۔ حضرت عمر نے اپنی مثال سے ثابت کیا کہ دین کا ... کرجاتا ہے۔ میں ... نہ کہا ہے کہ تاسک کا ... کی ... سنت ... سے زیادہ :

بل ملتا ہے۔ سائنس بھی کھنڈن منڈن کو روا نہیں کرتی بلکہ اسے establish کرتی ہے۔ ایشور بھگتی سے لا مذہبیت کی نسبت انسان میں ایمانداری کی حس کو بہ نسبت زیادہ تقویت ملتی ہے۔ نہ صرف۔ اپنی بھلا بلکہ قومی اصلاح کے کام میں بھی ایمانداری کی زیادہ ضرورت ہے۔ موجودہ قومی جدوجہد میں جس شخص نے زیادہ سیوا کی ہے وہ بھی ایشور بھگت ہی ہے :

آریہ سماج نابھہ ریاست کا چناؤ:- آریہ سماج نابھہ کا سالانہ چناؤ ۲۲ کاتک سمت ۱۹۹۱ حسن پرکار ہوا ہے :-

پنڈت شمبھو ناتھ جی سپرنٹنڈنٹ دفتر ریونیو منیجر صاحب نابھہ پردھان۔ بابو کندن لال جی بی اے بی ٹی ٹیچر۔ اپ پردھان۔ بالمکند جی کلرک جنرل پوسٹ آفس نابھہ خزانچی۔ مہاشہ دونی رام جی ہیڈ کلرک منتری۔ پنڈت بھوپال دیو جی ٹیچر پستکا دھکش۔ مہاشہ منوہر لال جی آڈیٹر دفتر اکونٹنٹ جنرل صاحب نابھہ۔ آڈیٹر

استری سماج نابھہ کا چناؤ :- استری سماج نابھہ کا چناؤ حسب ذیل ہوا :-

شریمتی بھاگونتی جی دہرم پتنی لالہ مجید اس جی وکیل۔ پردھان۔ شریمتی پریم دیوی جی دھرم پتنی مہتہ ستنبیر سنگھ جی منہ۔ اپ پردھان۔ شریمتی لسنتی دیوی جی دہرم پتنی اجودھیا پرشاد جی۔ منتری۔ شریمتی بھاگونتی دیوی جی دھرم پتنی بابو کنور سین جی جج عدالت خفیفہ نابھہ اپ منتری۔ شریمتی لکشمی دیوی جی دھرم پتنی پنڈت شمبھو ناتھ جی۔ خزانچی۔ شریمتی کماری لیلاوتی جی سپتری بابو بسنت رام جی افسر خزانہ نابھہ۔ پستکا دھکش :
(بالمکند منتری)

آریہ سماج نیرو بی کے سماچار:- ۵- اکتوبر ۱۹۳۴ء شکروار کو مہاشہ جگن ناتھ گارڈ کے پتر پیدا ہوا۔ بالک کا جات کرم سنسکار کرایا گیا۔ مہاشہ جی نے دس شلنگ آریہ سماج کو دان دیئے :

۶ اکتوبر سنیچروار کو مہاشہ گوردا س رام جی بھنڈاری اپ منتری آریہ سماج کے گھر کنیا نے جنم لیا۔ جات کرم سنسکار رینڈنٹ آریہ جی نے کرایا۔ مہاشہ جی سے ۲۰ شلنگ کا دان پراپت ہوا :
(دولت رام منتری)

آریہ سماج جنڈیالہ گورو کا سالانہ جلسہ:- آریہ سماج جنڈیالہ گورو ضلع امرتسر کا سالانہ جلسہ ۱۴-۱۵-۱۶ دسمبر مطابق ۲۹ مگھر ۱-۲ پوہ کو ہونا قرار پایا ہے :
(پردھان آریہ سماج)

آریہ کمار سبھا موگہ کا سالانہ جلسہ:- ڈی - ایم - کالج موگہ کی آریہ کمار سبھا کا سالانہ جلسہ ۷-۸ اور ۹ دسمبر ۱۹۳۴ء کو ہونا قرار پایا ہے :
(بھجن داس سکریٹری آریہ کمار سبھا موگہ)

آریہ سماج کپورتھلہ کا چناؤ:- ۲۶ کاتک سمت ۱۹۹۱ مطابق ۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء کو ... زائیت کپورتھلہ آریہ سماج میں منتری۔ اپ منتری اور اپ پردھان کا چناؤ ہوا۔ کیونکہ پہلے منتری مہاشہ رگھو ناتھ۔ اور اپ منتری مہاشہ ٹھاکر داس صاحب اکثر غیر حاضر رہا کرتے تھے۔ اور پنڈت رام رتن جی لائبریرین اور اپ پردھان کا ... تھے۔ اس لئے کثرت رائے سے آج مہاشہ نانک چند جی فوٹو گرافر منتری۔ اور مہاشہ سندری لال جی اپ منتری۔ اور مہاشہ کاکا رام جی اپ پردھان کے عہدہ پر منتخب ہوئے :
(پردھان آریہ سماج کپورتھلہ)

آریہ سماج منٹگمری کے سماچار:- ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو دسہرہ کے روز ناسٹر

رام نرائن جی۔ ماسٹر تارا چند جی۔ لالہ موتی رام جی اور لالہ رام داس جی کے سپتروں کا شبہ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ ماسٹر رام نرائن جی نے مبلغ دو روپیہ وید پرچار فنڈ تو ... ایک روپیہ مزید دان دیا۔ ماسٹر تارا چند جی نے ایک روپیہ دان دیا۔ اور لالہ موتی رام جی نے ایک روپیہ وید پرچار فنڈ کو اور ایک روپیہ اور دان دیا۔ اور لالہ رام داس جی نے ... دیا :
(نامہ نگار)

باجلاس جناب ٹھاکر رندھیر سنگھ صاحب بہادر جج خفیفہ اول بلند شہر مقام بلند شہر

نمبر مقدمہ ۹۰۲

مکھن ولد بھگا قوم خاکروب ساکن بلند شہر
بنام :- پورن ولد سرجن قوم خاکروب ساکن ... نگراں حال ملازم شہر کلکتہ مقام اچھا پور پارک بنگال ڈاک خانہ نواب گنج ... کوٹھی ...

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ... کے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۴ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امور اہم متعلقہ کا جواب دے سکے حاضر ہوں۔ اور جوابدہی دعویٰ کی کریں۔ اور چونکہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے۔ کہ اس روز اپنے جملہ گواہوں کو اور نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر بروز تاریخ مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے۔ تو مقدمہ بغیر آپ کے مسموع ... اور منفصل ہوگا :

آج بتاریخ ... کو بثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری ہوا :
(دستخط حاکم و مہر عدالت)

گوروکل جگت

کنیا گوروکل دہرہ دون کے تازہ سماچار
پنڈت رام چندر جی دہلوی اور لالہ دیوراج جی کی رائیں

چندر روز ہوئے آریہ سماج دہرہ دون کے سالانہ جلسہ پر پنڈت رام چندر جی دہلوی تشریف لائے تھے۔ اور کنیا گوروکل دہرہ دون کے جنم اُتسو پر لالہ دیوراج جی پردھان کنیا مہا ودیالیہ جالندھر بھی پدھارے تھے۔ دونوں مہانو بھاؤں نے ۸ر نومبر ۱۹۳۴ء کو کنیا گوروکل دہرہ دون کا ملاحظہ فرمایا۔ اور اپنی رائیں حسب ذیل دیں۔ جو ناظرین کے جائزہ کے لئے درج کی جاتی ہیں :۔

۱۔ **پنڈت رام چندر جی دہلوی** :۔ آچاریہ رام دیوجی سے دہلی میں ہی طے ہو چکا تھا۔ کہ جب میں دہرہ دون آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر آؤں گا۔ تب کنیا گوروکل کو ضرور دیکھوں گا۔ اس لئے آج مجھے اپنے وعدہ کے مطابق آچاریہ رام دیوجی نے پورا کر دیا ہے اس گوروکل کو دکھایا۔ سب سے پہلے میں نے اس کے مندر کو دیکھا۔ جو کہ ایک بہت بڑی زمین پر ہے۔ اور اس کا گراؤنڈ بہت خوب ہے۔ عمارت بھی اچھی بنی ہوئی ہے۔ پرنتو لڑکیوں کی موجودہ سنکھیا کی اپیکشا بہت کم ہے۔ اگر کوئی دانی مہاشے اسے دھیان سے دیکھیں گے۔ تو ضرور اس کمی کو پورا کر دیں گے۔ لڑکیوں کا سوا سٹھ سمبندھی پربندھ بھی اچھا ہے۔ کسرت کھیل وغیرہ جو میں نے دیکھے۔ ان سے مجھے بڑی پرسنتا ہوئی۔ آچاریہ رام دیوجی اپنی انتھک کوششوں سے ضرور اس گوروکل کو اپنے آدرش کی طرف لے جانے میں کامیاب ہوں گے۔ ایسی آشا ہے۔ لڑکیاں سب ہشاش بشاش نظر آتی ہیں جس سے یہ پرتیت ہوتا ہے۔ کہ ماں باپ کی جدائی کی کمی کو یہاں پورا کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ بہت شبھ لکشن ہے ۔

پڑھائی میں تو لڑکیوں نے مجھے اچمبھت کر دیا۔ میں اپنی زندگی میں ماسٹر بھی رہ چکا ہوں۔ اور میں نے لڑکوں کو پڑھایا بھی ہے۔ پرنتو اتنا ہوشیار میں نے کسی لڑکے کو بھی نہیں پایا۔ اور نہ اپنی کوششوں سے اتنا ہوشیار بنا سکا۔ جس لڑکی سے بھی میں جو کچھ پوچھتا تھا۔ اس کا اتر وہ بہت اچھا دیتی تھی۔ میں نے کچھ ویدک سمبندھی پرشن بھی پوچھے۔ جن کا اتر دینے میں پرانے مولوی اور پنڈت بھی دیتے ہوئے گھبراتے ہیں۔ لیکن لڑکیوں نے اپنی یوگیتا کی اپیکشا بہت اچھا اتر دیا۔ اتہاس کا گیان ان کو اتنا ہے کہ مجھے بھی اپنی واقفیت پر شرم آتی تھی۔ وید منتروں کا ارتھ بھی بہت لڑکیوں نے بہت اچھا کیا۔ سنسکرت میں مہاشے ایسے ونشہ پر جو دارشنک تھا۔ اور اسی وقت ان کو دیا گیا تھا۔ لڑکیوں نے اپنی یوگیتا سے زیادہ کام کر دکھایا۔ انگریزی کے بیچ میں لگنے سے ہی ان کا دماغ اتنا صاف اور روشن پرتیت ہوتا ہے۔ غرض یہ کہ امید سے زیادہ میں نے گوروکل کو پایا ۔

دستکاری کا کام تو آشچریہ جنک تھا۔ معلوم نہیں۔ پڑھائی سے کس طرح سمے بچا کر یہ کام بھی اتنی خوبی سے کر لیتی ہیں۔ بیسیوں پرکار کی کاریگریوں کے کام کپڑے پر دکھلائے گئے ہیں۔ میں اس کے لئے آچاریہ جی اور آچاریا جی دونوں کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ جنھوں نے اتنا سمے خرچ کر کے مجھے یہ سب کچھ دکھایا ۔

۲۔ **لالہ دیوراج جی پردھان کنیا مہا ودیالیہ جالندھر شہر** :۔ کنیا گوروکل دہرہ دون کو دیکھ کر مجھے اتی پرسنتا ہوئی۔ اس میں دن پرتی دن جو اُنتی ہو رہی ہے۔ اور یہ سنستھا کنیا شکشا کی جو سیوا کر رہی ہے۔ اسے بیان کرنے میں بھلی بھوت ہو رہی ہے۔ اس کے لئے میں شریمتی ودیاوتی جی اور آچاریہ رام دیوجی کو دھنیہ واد دیتا ہوں ۔

(رام دیو مکھیہ ادھشٹاتا کنیا گوروکل دہرہ دون)

گوروکل اندرپرستھ کے سماچار

۱۔ گوروکل اندرپرستھ میں برہمچاریوں کا ششماہی امتحان ختم ہو چکا ہے۔ لیکن نتیجہ امتحان ہنوز برآمد نہیں ہوا۔ نتیجہ نکلنے پر سب ششماہی امتحان دینے والوں کی سیوا میں نتیجہ بھیج دیا جائے گا۔ ایک ہفتہ تک نتیجہ کے نکلنے کی امید کی جاتی ہے ۔

۲۔ گوروکل اندرپرستھ میں دیوالی کا تہوار امسال بھی حسب معمول نہایت دھوم دھام سے منایا گیا۔ تمام گوروکل کو خوب اچھی طرح سے آراستہ کیا گیا تھا۔ گوروکل کی لائبریری کی زینت خاص طور پر قابل دید تھی ۔

۳۔ ۶ر نومبر ۱۹۳۴ء کو "دیپ مالا اُتسو" اور ۷ر نومبر ۱۹۳۴ء کو "رشی اُتسو" زیر صدارت مہاتما نارائن سوامی جی اور آچاریہ چمپتی جی شاستری گوروکل کی لائبریری میں منائے گئے۔ ہر دو اُتسووں پر گوروکل کے برہمچاریوں نے بذریعہ نظم و نثر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پروفیسر گوپال جی مکھیہ ادھشٹاتا۔ پنڈت ہری شرن جی۔ پنڈت دھرم دیوجی اور ڈاکٹر ملرام جی نے دیپ مالا اور رشی جیون پر مختصر مگر عالمانہ تقاریر کیں۔ ہر دو اُتسووں پر سبھاپتی مہودیوں کی تقریریں خاص طور پر اثر انداز ہوئیں۔ ۷ر نومبر ۱۹۳۴ء کو بعد بر خاستگی جلسہ اہالیان گوروکل کا ایک مشترکہ سہبھوج ہوا۔ چراغاں کیا گیا۔ غبارے اُڑائے گئے۔ آتش بازی چھوڑی گئی۔ چراغوں کی روشنی سے سارا پہاڑ جگمگا اُٹھا ۔

(نامہ نگار)

شاکھا گوروکل جہلم کے سماچار

آج کل سردی کا موسم شروع ہو گیا ہے۔ برہمچاریوں کو کافی گرم کپڑے مہیا کئے جا چکے ہیں۔ اس سال ملیریا بخار وغیرہ کا بھی یہاں بہت ہی کم اثر رہا ہے۔ آجکل بھی کوئی برہمچاری اور آشرم واسی بیمار نہیں ہے۔ برہمچاریوں کے لئے دودھ گئوشالہ سے ہی کافی مقدار میں مہیا ہو جاتا ہے۔ عرصہ دو سال ہوئے ایک بہت بڑی دار گائے جو کہ یہاں سے چرائی گئی تھی۔ اس کا سراغ ملک دیا رام صاحب انسپکٹر پولیس جہلم سٹی نے نکال لیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں گیارہ چوروں کا ایک گروہ گرفتار کیا گیا ہے۔ گائے گوروکل کے حوالہ کر دی گئی ہے ۔

پرچار :۔ ہر ہفتہ گوروکل کی طرف سے دو تین سماجوں میں پرچار کیا جاتا ہے۔ برہمچاری لوگ ہر اتوار کو آریہ سماج مشین محلہ کے سپتاہک ست سنگ میں شامل ہوتے ہیں۔ ادھیاپک ورگ پرچار میں بڑی دلچسپی لیتا ہے۔ پچھلے دنوں پنڈت مکتی رام جی آیا دھیاکے آچاریہ گوروکل پوٹھوہار جہلم یہاں پدھارے۔ آپ کا سماج مندر جہلم اور گوروکل بھومی میں برہمچاریوں کے لئے ایک منوہر اپدیش ہوا۔ علاوہ ازیں سوامی ستیانند جی۔ پنڈت بال مکند جی اور مہاشہ دیوناتھ جی آشرم میں پدھارے۔ اور آشرم واسیوں کا اتسفاہ سویکار کیا ۔

بھون :۔ سناتاگار بن کر مکمل ہو چکا ہے۔ گئوشالہ کے لئے بھی مکان بن رہا ہے۔ اور برہمچاریوں کے لئے نیا چھاترآواس تو لالہ لال چند جی کے خرچ سے بننا شروع بھی ہو گیا ہے۔ گوروکل بھومی کے پاس جو بوچڑ خانہ کھلا تھا۔ اس کو دور کرنے کے لئے شہر کے آریہ ہندو اور سکھ مجموعی طور پر زبردست کوشش کر رہے ہیں ۔

شکشا :۔ اس وقت برہمچاریوں کی ۴ شرینیاں ہیں۔ پانچویں شرینی تک گوروکل کا ہر کلاس کا کورس ہے۔ پڑھائی خوب اچھی طرح سے ہو رہی ہے۔ برہمچاری ہر اتوار کو واگ وردھنی سبھا میں نبندھ پڑھنے اور ویاکھیان دینے کا ابھیاس کرتے ہیں۔ ماہواری خرچ صرف آٹھ روپیہ لیا جاتا ہے۔ جو آریہ سجن اور گوروکل پریمی مہانو بھاؤ اپنی سنتانوں کو شکشا دلانے کا وچار رکھتے ہوں۔ وہ جلد از جلد نیا ولی منگوا کر بچوں کو داخل کرا سکتے ہیں ۔

(رام دیو بھکشو مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل جہلم)

گوروکل بیٹ سوہنی کے سماچار

۱۰ر اکتوبر کو گوروکل ہذا میں تیوہار دسہرہ بڑی شان سے منایا گیا۔ پردھان جلسہ لالہ اُتم چند جی گورنمنٹ پنشنر اور منتری پنڈت دھرم دیوجی بنت ہوئے۔ چونکہ جلسہ انعامی رکھا گیا تھا۔ لہذا انعامات کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک بورڈ جانچ مقرر کیا گیا۔ ممبران بورڈ حسب ذیل تھے :۔

۱۔ لالہ گنپت رائے صاحب کھانی ۲۔ سوامی سیوا رام جی مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل ہذا ۳۔ مہاشہ مشو کمار سنا تک گوروکل کانگڑی وغیرہ وغیرہ چھ اشخاص ۔

کارروائی جلسہ :۔ ٹھیک ۱۱ بجے دوپہر کو بھجنوں کے ساتھ کارروائی آرمبھ ہوئی۔ شری رام چند جی کے جیون پر مضمون سنائے گئے۔ جن میں گوروکل کے برہمچاریوں کے علاوہ گجرات کے نوجوانوں اور طالب علموں نے بھی جو کہ میٹرک پاس تھے حصہ لیا۔ علاوہ بندھوں کے کویتائیں بھی خود تصنیف کردہ یا نقل کردہ سنائی گئیں جنھیں ودیارتھیوں نے انعام حاصل کیا۔ گرد ہال دبر آمدے وغیرہ حاضرین سے بھرے ہوئے تھے۔ ۳ بجے شام کو کھیلوں کا مقابلہ ہوا۔ آٹو ریس۔ ہتھ سے لٹکے ہوئے پھل توڑنا۔ میوزیکل کرسی۔ جمناسٹک۔ آدمیوں کی ٹوکا ٹی دوڑ بعض کے رنگیری شو کمار جی سنا تک گوروکل کانگڑی تھے۔

श्रीओम्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

रجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت { سالانہ للعہ ... ممالک غیر سے للعہ / ششماہی ... فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۴۸	SUNDAY 2nd DEC 1934	اتوار - ۱۷ مگھر سمت ۱۹۹۱ مطابق ۲ دسمبر ۱۹۳۴ء - دیانند ابد ۱۱۰	جلد ۳۰

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں - اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ۔

۲۔ ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، انت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے ۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروادا ادیت رہنا چاہیے ۔

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ۔

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیے ۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیے ۔

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے ۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے - اور ہر ہتکاری نیم میں سب سوتنتر ہیں ۔

یجروید | SOUND BODY | **ویدامرت** | SOUND BODY | رگوید

ओ३म् वाक् वाक् । ओं प्राणः प्राणः । ओं चक्षुः चक्षुः । ओं श्रोत्रं श्रोत्रम् । ओं नाभिः ओं हृदयम् । ओं कण्ठः । ओं शिरः ओं बाहुभ्यां यशोबलम् । ओं करतलकरपृष्ठे ॥

انگریزی میں ایک کہاوت ہے "A Sound mind in a sound body" - منشیہ کو جب پرماتما نے جیشٹ سکھ پردان کر دیا قناعت نے اُس کے جیون کو سنتشٹ کر دیا - تو پھر آتما کو اپنے جیل کی چاردیواری کا خیال آیا - جب رگوں سے واسطہ پڑا - قوت گویائی کو مانگنے کی ضرورت پیش آئی - تو اندر سے بے ساختہ آواز نکلی - (ओं वाक् वाक्) اے پرماتما ! میری زبان اور قوت گویائی کو پُشٹ کرو - تاکہ میں ہر مجلس میں ہر موقع پر شیریں کلام سے دوسروں کا دل تسخیر کر سکوں - اور جس سوسائٹی میں پھروں - اُس کی زینت بن سکوں - تاکہ دوستوں کی محبت حاصل کر سکوں - اور دشمنوں کو مرعوب کر سکوں۔ (ओं प्राणः प्राणः) ...... طاقت دو - تاکہ میرا اندر رکھنے باہر کا رابطہ لانے والا اساس اور باہر سے اندر آکسیجن لے جانے والا اساس میرے جسم کو اُس کے قدرتی نظام میں رکھنے کا موجب بنے - اور زندگی کی ہر ایک منزل میں مجھے مشاہدہ کی شاندار قوت عطا کیجیے - کہ میں صبح و شام یہ پرارتھنا کر سکوں :- (ओं चक्षुः चक्षुः) اے پرم دیو پرماتما ! میری دائیں اور بائیں آنکھ کو آپ بصیرت اور بصارت کے زیور سے مزین بنائے رکھیں تاکہ مستفیض ہوتا ہوا میں دنیا کے اندر زندگی بسر کرتا ہوا ہر طرف ہی عافیت کو سنوار سکوں - بلکہ اپنی زندگی کی نورانی شمع کو روشن بناتا ہوا "EYES & NO EYES" کے عقدہ کی واکشائی کر سکوں - اور نسل انسانی کے اندر رہتا ہوا دوسروں کے پند و نصائح سے مستفیض ہو کر یہ کہہ سکوں کہ (ओं श्रोत्रं श्रोत्रम्) اے پرم دیو پرماتما ! میرے دائیں اور بائیں کان کو آپ ہمیشہ ایسی کارآمد حالت میں رکھیں کہ میں نہ صرف دوسروں کے پند و نصائح سے مستفید ہو سکوں - بلکہ چاروں اطراف سے جو آواز میرے کانوں میں آئے - اُسے اپنا حرزِ جان بنا سکوں۔

(ओं नाभिः) اے پرم دیو پرماتما ! مجھے اتنا مضبوط اور تندرست بنائے - کہ مجھے نہ کبھی قبض کی شکایت ہو - اور نہ انتڑیوں کی بے قاعدگی سے تکلیف اٹھانا پڑے - بلکہ ہر لحظہ آپ سے یہی درمانگتا رہوں کہ میں اپنے (تندرست) Sound اور whole (Physical System) رکھ سکوں - اور میرے معدہ کی قوت کو ایسا مضبوط بنائیں - کہ جو غذا میرے اندر جائے - وہ بخوبی ہضم ہو کر میرے سارے جسم کو تقویت پہنچائے۔ (ओं हृदयम्) اے پرم دیو پرماتما ! آپ میرے دل کو نہ صرف سوز و گداز سے پُر کر دیں - بلکہ اس قدر رقیق بنائیں - کہ میں دوسروں کی تکالیف اور دکھوں کو محسوس کرتا ہوا آپ سے یہ پرارتھنا کر سکوں کہ - آپ جہاں ہیں ایسا اور سرایت کرائیں جس سے میرا حق دنیا کی ہر ایک نعمت کو اپنے اندر لے جاتا رہے - بلکہ مجھے دنیا میں رفیق، انیس اور مونس و غمگسار بنائیں - (ओं कण्ठः) پرماتما ! آپ میرے گلے کی نالیوں کو صاف رکھیے - اور انہیں صیقل کرتی رہے - (ओं शिरः) اے پرم دیو پرماتما ! میری جیون یاترا کے لیے میرا دماغ Sound حالت میں رہتا ہوا میری جملہ گیان اندریوں کا معاون اور مددگار رہے - جس سے میں ایک ہر نعمت کے حاصل کرنے کے قابل ہو سکوں - اس لیے مجھے ایسی شکتی دیجیے - تاکہ میری اندرونی مشینری ہر وقت میرے جسم کی اندرونی نالیوں کو صاف رکھ سکے - (ओं बाहुभ्यां यशोबलम्) اے پرماتما ! آپ میرے دونوں بازوؤں کو اتنا طاقتور بنائیں کہ زندگی کے دن کاٹتا ہوا آپ سے ہر لحظہ یہ پرارتھنا کر سکوں کہ

سام وید | اتھروید

اکھل بھارتیہ کمار سمیلن میرٹھ کا اجلاس

رائے صاحب شری مدن موہن جی سیٹھ کا صدارتی ایڈریس

شری پت برج ناتھ جی - ڈبلیو - پی - یو دھرم بھاگیہ اور آریہ کمارو! ۲۷ اکتوبر کو اچانک ہی مجھے شری سواگت آدھیکش جی کا تار ملا - کہ میں میرٹھ میں ہونے والے اکھل بھارت ورشیہ آریہ کمار سمیلن کا پردھان چنا گیا ہوں - مجھے اس کاریہ کے لئے اپنے چناؤ پر بڑا آسچریہ ہوا - مجھے معلوم نہیں - کہ میرے ایسی کون سی سیوا کی ہے - جس کے اپلکھشیہ میں مجھے اتنا اونچا پد پردان کیا گیا ہے - میں تو سمجھتا ہوں - کہ میرے اس چناؤ کا نکھشیہ کارن پریم ہی ہے - پریمیوں کے پریم کی اپیکھشا کرنا اپرادھ سمجھ کر اور گیہ ہوتے ہوئے بھی اس اسٹرانتو پورن پد نہیں نہیں سیوا کو سویکار کرنے کی دھرشٹتا کرتا ہوں ؛

کمار سمیلن کا سابقہ اتہاس

اکھل بھارت ورشیہ آریہ کمار سمیلن کا اتہاس بڑا مہتو پورن ہے - اس کے سبھاپتی پد کو سونام دھنیہ لالہ لاجپت رائے - سورگیہ ڈاکٹر کیشودیو شاستری - آچاریہ رامدیو جی سدسیہ مہارتھی سوشوبھت کر چکے ہیں - ڈاکٹر شاستری اور مہتر ور الکھ مراری جی نے آریہ کمار پریشد کی جو سیوائیں کی ہیں - وہ سدیو سمرنیہ رہیں گی - شردھیہ ڈاکٹر کیشودیو جی نے بدی پریشد کو جنم دیا - تو بھائی الکھ مراری جی نے اسے اپنی پرتیبھا شیلتا کا بیوش پلا کر بڑا کیا - شاستری جی اب اس میں نہیں ہیں - میں بھائی الکھ مراری جی سے انورودھ کروں گا کہ وہ سمیلن کے منچ پر ایک بار پھر جیون شکتی کا سنچار کر کے دیش کی مہتو پورن جیتنی جاگتی سنستھا کا پد دیں ؛

میرٹھ کی تواریخی اہمیت

میرٹھ جہاں پر سمیلن ہو رہا ہے - آریہ سماج کی درشٹی سے بھی بڑا مہتو پورن استھان ہے - اس نگر میں رشی دیانند نے کئی بار پدھار کر اپنے دِل دہلا دینے والے اپدیشوں کی برشٹی سے اس نگر کو پوتر کیا تھا - ۱۸۸۶ء میں سنیکت پرانتیہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی ستھاپنا بھی اسی شہر میں ہوئی تھی - یو - پی میں سب سے پہلے دیانند اینگلو ویدک کالج کے ستھاپت کرنے کا گورو بھی اسی نگر کو پراپت ہے - پھر آریہ سماج کے پرسدھ ودوان سورگیہ پنڈت تلسی رام سوامی پنڈت گھاسی رام جی ایم - اے اور شری پنڈت گنگا پرشاد جی ایم - اے - چیف جج کی جنم بھومی یہ میرٹھ نگری ہے - ان دو کرت رتنوں نے اپنے امول گرنتھ رتنوں دوارا آریہ ساہتیہ بھنڈار کی شری ورِدھی کی ہے - ان کی ودوتا آریہ سماج تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس کا سوربھ سارے ساہتیہ جگت میں پھیل چکا ہے - پنڈت گھاسی رام جی اور پنڈت گنگا پرشاد جی نے اپنے ودیارتھی جیون میں آگرہ کی آریہ مترسبھا کے سدسیہ رہ کر آریہ سماج اور ویدک دھرم کی جیسی پرشنسنیہ سیوا کی تھی - ویسی بہت کم دیکھنے میں آتی ہے ؛

عملی کام کی ضرورت

دکھ ہے - کہ ادھونک یُگ میں آریہ کمار سبھاؤں میں اتنا کم آکرشن رہ گیا ہے - کہ ان کی اور ایسے رتن نہیں کھنچتے - جب تک آریہ کمار سبھائیں کالجوں اور سکولوں کے ودیارتھیوں میں دھرم پرچار کے لئے اچت پربندھ نہ کریں گی - تب تک نوین رکت آریہ سماج کا بھگت نہیں بن سکتا - آریہ کمار سمیلن کے منچ سے بڑے بڑے ودوان اور دھرم گیہ سبھا بینوں کے وسترت اور پربھاو پورن بھاشن ہو چکے ہیں - میری رائے میں اب بھاشن کا یُگ نہیں رہا - اب تو کاریہ کرنے کی آوشیکتا ہے - آپ میں سے ایسا کون ہے - جو وستو سستھتی کو نہیں سمجھتا - ویدک دھرم کی وشند تتھا ادسا آریہ سدھانتوں کی مہتتا میں کیا کسی کو سندیہ ہو سکتا ہے؟ ہماری کاریہ پدھتی سپشٹ ہے - کیول اسے کریا تمک روپ دینے کی ضرورت ہے - بس اس اور پر سنگٹھن - سیوا - سداچار - سوادھیائے - ست سنگ - سوارتھ تیاگ اور سوا دلمبن کی اور اپنے آریہ کمار بھائیوں کا دھیان وشیش روپ سے آکرشت کرنا چاہتا ہوں - میں سمجھتا ہوں - آپ لوگ ان شبدوں کے واستوک ارتھ گمبھیریہ سے بھلی پرکار پرچت ہیں ؛

کمار سبھاؤں کا سنگٹھن

میری پرارتھنا ہے - کہ سب سے پہلے آپ اپنے سنگٹھن کو اتّم بناویں - نرجیو سبھاؤں کو سجیو کریں - مری ہوئی سبھاؤں کو زندہ کریں - اور نئی نئی سبھائیں کھول گرام گرام اور نگر نگر میں ایسی آریہ کمار سبھاؤں کی ستھاپنا ہونی چاہئے - جو اپنی سُرودھنی سبھا کا آدیش پالن کرنے کے لئے پران پن سے تیار رہیں ؛

عالمگیر اداسینتا

میں دیکھتا ہوں - کہ ودیارتھی ورند میں آریہ سماج کے پرچار کے لئے نہ تو ہمدردی ہے ... نہ ہی ... اور نہ آریہ کمار سبھائیں - اس اداسینتا یا اپیکھشا کے کارن نشا کھشا کیندروں کے کھنڈ تو ویدک دھرم کی اور اگرسر نہیں ہو رہے ہیں - نو یوک ودیارتھیوں میں ایک وچتر اور روچی کر لہر چل پڑی ہے - جیسے ادھارمک یا ایشور ہین لہر کہیں - تو انوچت نہ ہوگا - اس کے لئے آریہ کماروں و آریہ سماجوں کے نیتاؤں اور کاریہ کرتاؤں کے سہیوگ سے ایسی پرچار ویوستھا کرانی چاہئے - جس سے نو یوک سماج ویدک دھرم کی مہتتا کو سمجھ کر آریہ سماج کی اور اگرسر ہوں - یہ کاریہ اوشیہ سنرم تتھا دھن سادھیہ ہے - پرنتو اس کے بنا کام نہیں چل سکتا - آریہ کماروں میں بہت سے ودیارتھی ہیں - انہیں اپنی شکھشاؤں کی دُرگھٹ گھاٹیوں میں سے ہو کر نکلنا پڑتا ہے - ایسے بھائی اوکاش ہینتا کا عذر پیش کر سکتے ہیں - پرنتو "جہاں چاہ وہاں راہ" کی کہاوت پرسدھ ہے - اگر دھرم کا پرشن ہمارا استوں میں سب سے اونچا اور بڑا ہے - تو اس کے لئے ہمیں سب سے پہلے اوکاش نکالنا پڑے گا - آریہ سماج کے ورتمان نیتا بھی کسی سمے ودیارتھی رہے ہیں - پرنتو وہ اپنی پڑھائی کے دنوں میں بھی یتھا شکتی دھرم سیوا کرتے رہتے - سادھو مہاتماؤں کا ست سنگ کرنے اور ان کے اپدیش سننے اور دھارمک سوادھیائے کرنے سے آریہ کماروں میں پرگتی شیلتا کی ورِدھی خوب ہو سکتی ہے ؛

نوجوانوں کا کرتویہ

میں دوسروں پر بانی سے پرچار کرنے کے لئے اتنا چنتت نہیں ہونا چاہئے - جتنا کرم سے شکشا دینے کے لئے - میں سمجھتا ہوں - اگر ہمارے آریہ کمار سنگٹھن سوادھیائے - ست سنگ اور سوا دلمبن سے کام لیں - تو وہ بڑی سے بڑی مشکلات کو آسانی سے دور کر سکتے ہیں - نو یوکوں میں اگر شکشا بھنڈار ... بہت سا ہونا چاہئے - نہیں ہو تو یہ بڑے دکھ کی بات ہے - ہاں انہیں اس کو دور کرنے کے لئے ... سے پرامرش کرنا پڑے گا - شکشا اور ... کا سمیلن ہونا ہی سمجھنا کا ... شری گیتا ... ہے ... کٹھور آگھات جو لگے ... ان کے لئے ...

ترقی کے اُنّت انسان کی بڑی آوشیکتا ہے - نو یوک سماجک کرانتی کرنے کی ادبھت شکتی رکھتے ہیں - جو کام آج پچاسوں ورشوں میں بھی نہیں ہوا - اسے پرتیبھا بدھ نو یوک ایک سال کے بھیتر کر سکتے ہیں - ورن ویوستھا کا کیسا وکرت سوروپ ہے - ایکھنیہ اور بانی دوار دبھلے ہی گن کرم کی تبدیلی کی جاتی ہو - پرنتو اس ادھیشٹھ میں کریاتمکتا کو بہت کم ستھان دیا گیا ہے - سبھی برادریاں ہیں - اور وہی ریتی رواج ہے - کیا آریہ کمار اپنے شکتی بھنڈار کو "رڑھی واد" کا گڑھ گرانے میں نہیں ویوہرت کر سکتے؟ ہندو جاتی کے بینیہ باد پ کو روڑھیوں کی امربیل نے گھیر رکھا ہے - جس سے اس کا وکاس بالکل رک گیا ہے - آریہ کمارو! اس جاتی کی رکھشا کا بوجھ تمہارے اوپر ہے - تم اپنی جاتی جیتی کا سنکٹ دور کر کسی پر احسان نہیں کرو گے - بلکہ اپنے رن سے کسی انش تک اُرِن ہو سکو گے - کرتویہ پالن میں تپسیا کی بڑی آوشیکتا ہے - جھوٹے نوکاب واد اور تردھ وِک نندا کے روڑے اٹھا کر پھینک دو - تپسیا کے سمان کارِیہ کھیتر میں آگے بڑھے چلو - تمہیں چاہئے - کیا؟ ہر دیوں میں ساہس اور پرم پربھو پرماتما کی آستھا - جن ویروں کے ہردیوں میں یہ دو تتو بھاو آ جاتے ہیں - وہ سنسار میں بڑے بڑے کام کر سکتے ہیں - انہیں نہ مرتیو کا بھے ہوتا ہے - اور نہ لوک نندا کا کھٹکا - وہ پہلے پہلے آگے بڑھتے ہیں - اور پھر تھوڑے دنوں کے بعد ان کے سینکڑوں انویائی بن جاتے ہیں - آریہ کماروں میں سیوا بھاو کی خوب ادھکتا ہونی چاہئے - اس سیوا بھاو کی جس کی بنا کسی پرکار کے پرتی پھل کی آکانکشا کے لوگ کلیان کی کامنا کے لئے آوشیکتا ہے - آریہ کماروں کا سیوا بھاو دین دکھیوں - اناتھ ابلاؤں اور ہریجن بندھو بھائیوں کی رکھشا کے لئے ہونا چاہئے - ان کی سیوا کا انیک رنگ ... دھرم اور سماج کے لئے ہو - یہی گورو کی بات ہے ؛

بنیادی اصول

آریہ سماج کی آدھار شلا تپ اور تیاگ پر رکھی ہے - سیوا کا سچا آدرش ہی اس کا لکشیہ ہے - آج تپ اور تیاگ کی کمی کھٹکتی ہے - سوارتھ سیوا کی اپیکھشا بڑھ رہی ہے - میں پرتیہ سماج کی جو شوچنیہ دشا ہو رہی ہے - اس کا انت کرنا چاہتا ہوں - کہ آپ کا سچا دھرم پریم اس شاسن کی آگ میں سیوا کے شرو آپ ہی میں لگی ہوئی ہے - آریہ کمارو! تم اس سے الگ رہنا - ادھر ادھر کی طرف دیکھنا بھی نہیں - تم تو جاتی کے سچے سینک ہو - سینک کا کام کریہ آدیش پالن کرنا ہے - وہ لوگ ...

(باقی برصفحہ ۲۰)

شُبھ سنکلپ بننے میں ہی منشیہ جیون کا کلیان ہے

(شری مہاتما نارائن سوامی جی کا اُپدیش)

कामः उग्रः दुर्गान ।।
(اتھروید)

यत्प्रज्ञानमुत चेतो धृतश्च यज्ज्योतिरन्तर-मृतं प्रजासु।

यस्मान्नृते किंचन्न कर्म क्रियते तन्मे मनः शिव संकल्पमस्तु ।। (یجروید)

لاہور-۲۵ر نومبر ۱۹۳۴ء ۸½ بجے شری مہاتما نارائن سوامی جی پردھان آریہ سارودیشک سبھا نے "وچاربل" کے وشے پر ذیل کا منورنجک اُپدیش دیا:-

ہندو اور بھاگوا وید میں رت اور ست شبد کا کثرت سے پریوگ ہوا ہے۔ رت کے ارتھ ..... "Absolute Truth" کے ہیں۔ اور ستیہ کے ارتھ "Relative Truth" کے ہیں ویدسوئم بتلاتا ہے۔ کہ وہ ستیہ کی بجائے رت پر زیادہ ہے۔ اور یہی بڑا فرق ہے۔ جو کہ دوسرے مذہبی گرنتھوں اور وید میں ہے۔ کیونکہ دوسرے مذہبی گرنتھوں میں اتہاس بھی پایا جاتا ہے۔ لیکن ویدکی سچائیاں تینوں کال میں یکساں ہیں ؛

ویدک دھرم

ویدکا دھرم سوبھاوک ہے۔ یہ بہت سینٹ اور نیچری دھرم ہے۔ آتما اور شریر ایک دوسرے کو سارتھک بناتے ہیں۔ اگر آپ نے آتما کو اُنت کرنا ہو۔ تو ہر دو گیان اندریوں اور کرم اندریوں کو اُنت کرو۔ ہمارا دھرم ایسا ہونا چاہئے۔ جس سے شریر اور آتما کی اُنتی ہو۔ وید بھگوان فرماتا ہے کہ جو ہر دو گیان اور کرم کو سارتھک بناتا ہے۔ وہ دونو کی اُنتی کرتا ہے ؛

شکھشا

ویدک دھرم ایک منشیہ کو یہ شکھشا دیتا ہے۔ کہ وہ گیان کو اپلبدھ کرنے اور اسے آچرن میں لاوے۔ تاکہ ہمارے کرم بندھن کو ڈھیلا کر نیوالے ہوں۔ مرگھش سوتنترتا کی سیما کا نام ہے۔ سنسار میں رہتے ہوئے چھوٹی چھوٹی سوتنترتا کو حاصل کرنے کی بجائے ہم سوتنترتا کو پراپت کرنے کا یتن کرو۔ یہی دھرم ہے۔ جو کہ ہمیں موت کے بندھن سے چھڑاتا ہے۔ سچائی تینوں کالوں میں یکساں رہتی ہے۔ مہاراج منو نے فرمایا ہے۔ کہ جو دھرم کا آچرن نہیں کرتا وہ مارا جاتا ہے۔ دھرم کے انوکول چلنے سے ہی منشیہ زندہ رہ سکتا ہے ؛

گیان اور کرم

وید بھگوان نے جل گیان اور کرم کو پریوں دیا ہے۔ وہ دو پرکار سے حاصل کیا جاتا ہے۔ ایک تو گیان اندریوں سے اور دوسرا آتما سے جو گیان حاصل ہوتا ہے۔ وہ انتر آتما کی آواز

ہوتا ہے۔ لیکن گیان اندریوں سے جو گیان ملتا ہے۔ اُسے سنکلپ یا وچار کا نام دیا جاتا ہے۔ آتما سے حاصل کردہ گیان جملہ بھیدوں سے بالاتر ہے۔ کیونکہ وہ من کے دشیوں سے پاک ہوتا ہے۔ من کا گیان دوشت بھی ہو سکتا ہے ؛

سکندریہ کی رکھشا

ارسطو کے ایک شاگرد نے اپنے بدھی بل سے سکندریہ کو دو دفعہ غنیم کے حملہ سے اس طرح بچایا۔ کہ اس نے ایک گول آئینہ ایجاد کیا۔ اس آئینہ کا نظر ساں گر تھا۔ جب یوروپ کے حملہ آوروں نے حملہ کیا۔ تو وہ آئینہ کو دیکھ کر ڈر ہی میں ہی الجھ گئے۔ اس قسم کے وچار ادوشت ہیں ؛

شُبھ سنکلپ

یہی وجہ ہے۔ کہ یجروید کے اندر یہ پرارتھنا آتی ہے۔ کہ میرا من شُبھ سنکلپ ہو۔ جب ایک شخص نے الوپ شہر میں رشی دیانند کو زہر دینا چاہا۔ تو وہاں کے تحصیلدار سید محمد نے اُسے گرفتار کرانا چاہا۔ لیکن رشی کو جب پتہ لگا۔ تو انہوں نے تحصیلدار صاحب کو بتلایا۔ کہ میں تو دنیا کو بندھن سے چھڑانے آیا ہوں۔ اس قسم کے وچار ادوشت کہلاتے ہیں۔ لیکن دوسرا اُداھرن کا اتہاس دیکھئے۔ اہل انگلستان نے آسٹریلیا کو کھوج کر کے آباد کیا۔ لیکن آباد کرنے سے پہلے آسٹریلیا کے اصل باشندوں کو چن چن کر کم کر دیا گیا۔ انگلستان میں کئی پرکار کے کلب بنے ہوئے ہیں۔ جیسے اگلی (Ugly) کلب اور ہیل (Hell) کلب۔ انکی فائلوں کے اندر دوشت وچار کام کر رہے ہیں۔ وید تو فرماتا ہے۔ کہ یہ پرتھوی ہماری ماتا ہے۔ اور ہم سب آپس میں بہن بھائی ہیں۔ نہ کوئی چھوٹا ہے نہ کوئی بڑا ہے۔ انسان کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ وہ سب انسانوں کو سرشٹھ بنالے۔ لیکن دوشت وچاروں کا یہ پرنام ہو رہا ہے۔ کہ یوروپ والے جہاں جاتے ہیں۔ وہاں کے باشندوں کو محکوم بنا کر انسانی حقوق سے محروم کر دیتے ہیں ؛

وچاروں کا بل

وچار دو شٹ اور ادوشت ہوتے ہیں۔ جس جس پرکار کے منشیہ پیدا کرتا ہے۔ ویسے ہی وہ منشیہ کو بنا دیتے ہیں۔ اتھروید میں آتا ہے۔ کہ وچار ہمارے بھوشیہ کو بنانے والے ہیں۔ وید

فرماتا ہے۔ کہ سنکلپ اچھے بنانے چاہئیں۔ کیونکہ گپت براہمن میں آتا ہے۔ کہ منشیہ کے اندر جو سنکلپ پیدا ہوتا ہے۔ وہ ویسا ہی بن جاتا ہے۔ سنسکرت ساہتیہ سے پتہ لگتا ہے کہ ہمارا من ہی ہمارے بندھن اور مُکش کا کارن ہے۔ یہ انتیت آوشیک ہے کہ ہم اپنے وچاروں کو اچھا بنائیں۔ امریکہ کا ایک ودوان لکھتا ہے کہ ہم اپنا مستقبل اپنے وچاروں سے بنایا کرتے ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ:-

"Thought is the stuff out of which things are made"

یوروپ کے جملہ ودوان اس معاملہ میں ہمارے ساتھ سہمت ہیں۔ کہ من کے وچاروں کے اچھا بننے سے کلیان ہوتا ہے۔ ایک امریکن ودوان کہتا ہے کہ:-

"منشیہ کے بوڑھا ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ اپنے وچاروں سے بوڑھا ہوتا ہے" ؛

فرانس کے ایک نوجوان نے ایک فرانسیسی دیوی سے ساتھ کئی برسوں کے بعد آ کر دواہ کیا۔ لیکن وہ دیوی ویسی ہی معصوم اور بھولی بھالی رہی۔ جیسے بچپن میں تھی۔ کیونکہ اس کا وچار یہی تھا۔ کہ میں اسی نوجوان سے شادی کروں گی۔ جس سے میں نے بیاہ کرنے کی پرتگیا کی ہوئی ہے۔ ایک بدصورت انسان بھی خوبصورت بننے کا سنکلپ کرلے تو وہ خوبصورت ہو سکتا ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ مالابار میں زیادہ خوبصورتی پائی جاتی ہے۔ بُرے وچاروں سے چہرہ خراب ہو جاتا ہے۔ خوبصورتی واستو میں سنکلپوں پر نربھر ہے۔ وکلپ بیماری کا کارن بنتے ہیں۔ ہر وقت کے فکر و افکار سے spleen اور Liver خراب ہو جاتے ہیں۔ جھل اور کپٹ سے ایک منشیہ ہمیشہ بھے بھیت رہتا ہے۔ سو یہ بیماری رہتے ہیں۔ ان کی مالعیس وہ خرابی نہیں ہوتی۔ جو ویشیہ آسکت لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ دائمی قبض اور سنگرہنی کا ایک بڑا کارن بھی ہے۔ کہ لوگ بھوجن کھاتے وقت ایرشا اور دویش کے بھاوؤں میں مگن رہتے ہیں۔ اس لئے منشیہ کو خوشی سے بھوجن کرنا چاہئے۔ منشیہ بُرے سنکلپوں سے بہت سی بیماریوں کو پیدا کر لیتا ہے ؛

وِپریت گیان

میں چیتاونی کے طور پر کہتا ہوں۔ کہ وپریت گیان موت کا کارن بنتا ہے۔ سانکھیہ درشن میں کپل آچاریہ لکھتے ہیں۔ کہ تینوں پرکار کے دکھوں کی اُتپتی مِتھیا گیان سے ہوتی ہے۔ مِتھیا گیان موت کا بھی کارن بنتا ہے۔ جیسے ایک کہانی ہے۔ کہ ایک منیش محل میں ایک کتا جب بند ہو گیا۔ تو وہ آئینہ میں اپنی تصویر دیکھ کر یہ سمجھنے لگ گیا۔ کہ باہر سے کتے اُس پر حملہ کرنے آ رہے ہیں۔ اور اس کا پرنام یہ نکلا۔ کہ وہ بھوکے سے مرگیا؛

ہم دوسرے لوگوں کو ہردیہ کے آئینہ سے دیکھتے ہیں۔ دُشٹ انسان ہمیشہ دوسروں کو اپنے سنکلپوں کے آئینہ سے دیکھتے ہیں۔ جیسے ایک چور دوسرے کو چور سمجھتا ہے۔ اس سے سنسار اشانتی کی جگہ بن جاتا ہے۔ خراب وچاروں کی بدولت ہی اشانتی پیدا ہوتی ہے۔ ایک منشیہ اپنے وچاروں سے سنسار کے پدارتھوں کو دیکھتا ہے۔ الوپ شہر میں ایک ایسے وید رہتے تھے۔ جو چہرہ دیکھ کر ہی کسی شخص کے لئے نسخے تجویز کرتے تھے۔ سنسار میں انسان اپنی آکرتی سے ہی پربھاوت ہوتا ہے۔ بریلی کے یتیم خانہ میں ایسے دو بچے حال میں لائے گئے ہیں۔ جن کی بھیڑیوں نے کئی سال تک رکھشا کی۔ کیونکہ انکی معصومیت سے پربھاوت ہو کر بھیڑیوں نے انہیں نہیں مارا۔ بلکہ ان کی پرورش کی۔ اچھے سنکلپوں سے ہماری پرکرتی سے پریم اور سہانو بھوتی پرگٹ ہوتی ہے ؛

آج کل بُرے وچاروں کا یہ پرنام نکل رہا ہے۔ کہ لڑکے استادوں کو گولی سے بعض اوقات اُڑا دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ لیکن پراچین شکھشا کے واتاورن میں پلے ہوئے بچے سنگوتم اور کناد بنا کرتے تھے۔ استاد بھی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم تنخواہ لے کر کام کرتے ہیں۔ اور لڑکے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم فیس دیکر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ پراچین سمے میں جنگل میں رہنے والے رشیوں کے آشرم پر شیر اور ہرن اکٹھے رہا کرتے تھے۔ مسٹر ایمرسن نے اپنے گورو تھورو کے متعلق لکھا ہے۔ کہ ان کے اہنسا برت دھارن کرنے کی وجہ سے انہیں سانپ اور شہد کی مکھیاں نہیں کاٹتی تھیں۔ دوشت سنکلپ ہمیں بُرا بنا دیتے ہیں۔ ہمارا دھرم ہے۔ کہ ہم اپنے اندر اچھے سنکلپ دھارن کریں ؛

خط وکتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ؛ (مینجر)

سنسار کا کلیان ویدک سنسکرتی کو سویکار کرنے میں ہے

(آچاریہ رام دیو جی کی اپیل)

لاہور ۲۵ نومبر سنسار میں فیشن ایک قائم نہیں رہتا۔ یوروپ میں پچاس سال پہلے جو فیشن پرچلت تھا بھارت ورش میں آج اس کی تقلید ہو رہی ہے۔ حالانکہ یوروپ میں وہ فیشن ختم ہو چکا ہے۔ آج کل ہماری شاکھت بہنیں اپنے بالوں کو کٹوانے کی بڑی شوقین نظر آتی ہیں۔ اور دیویوں کے بالوں کو کاٹنے اور شنگل کرنے کے رواج کو ترقی دینے کا پربندھ کیا جا رہا ہے۔

وچاروں کا پریورتن

جس طرح فیشن بدلتی بگڑ رہا ہے۔ اسی طرح سنسار کے وچاروں میں بھی تبدیلی آ رہی ہے آج سے پچاس سال پہلے یوروپ میں ڈیموکریسی کا منتر تھا۔ مسٹر جان سٹوارٹ مل کی "لبرٹی" نامی پستک میں اس کی مہما ورنن کی گئی ہے۔ لیکن تجربہ نے بتلایا ہے کہ یوروپ میں اب پرجا تنتر راجیہ کا خاتمہ ہوتا جا رہا ہے۔ سوویٹ روس میں آبادی کی کثرت کو حکومت کے متعلق سمتی دینے کا ادھیکار نہیں۔ ہندوستان کو جو اصلاحات ملنے والی ہیں وہ سچ مچ پرجا تنتر راجیہ کو ختم کرنے والی ہیں۔ پچھلے دنوں ریاستہائے متحدہ امریکہ کے سفیر مسٹر جیرالڈ نے جرمنی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ امریکہ کی جمہوریہ میں اس وقت صرف بیس کروڑ پتیوں کا طوطی بول رہا ہے۔ اور باقی جنتا ان کے اشاروں پر ناچتی ہے۔ ڈارون صاحب نے گو وہ خود ایشور اپاسک تھے "Survival of the fittest" کا سدھانت پھیلا کر ناستکتا کا پرچار کیا۔ میرے ایک برہمو سماجی مترا کو یہ شک تھا۔ کہ پراچین ویدک کال میں پرجا کی سمتی نہیں لی جاتی تھی۔ لیکن میں نے ان کو حوالجات دے کر بتلایا۔ کہ آپ کا شک ناواجب ہے۔ تو انہوں نے فرمایا۔ ممکن ہے کہ آپ کے پیش کردہ واقعات درست ہوں۔ لیکن جب تک ان کو شلیمی کور (؟) میں تسلیم نہیں کیا جاتا۔ تب تک انکو تسلیم کرنا کٹھن ہے۔

جنس کی تبدیلی

مسٹر ڈارون نے جس مسئلہ ارتقاء کی تعلیم دی۔ اس کو تسلیم کرتے ہوئے یوروپ میں یہ سدھانت پھیل گیا۔ کہ "Change of Species" کا سدھانت سچ ہے۔ لیکن مزید علمی تجربات کرنے کے لئے مسٹر میکڈوگل فرماتے ہیں۔ کہ یہ سدھانت آہستہ آہستہ اڑتا جا رہا ہے۔ بروم صاحب نے جنوبی افریقہ کی یونیورسٹی میں لیکچر دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ شہد کی مکھی کے ڈنک کی پیدائش بتلاتی ہے کہ اس کے Evolve ہونے کے لئے ابھی ... مسٹر ایڈنگٹن نے لنڈن کی رائل

ایشیاٹک سوسائٹی کے سامنے لیکچر دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ اب سائنسدان جنسوں کی تبدیلی کے سوال کو چھوڑ رہے ہیں۔ فلاسفر یہ پرشن کرتے ہیں کہ بدھی اور instinct کیسے وکاس ہوتا ہے؟ وکاس وادی جواب دیتے ہیں کہ آہستہ آہستہ ایسے ہوتا ہے لیکن "Problem of Instinct and Reason" نامی پستک کے مصنف لکھتے ہیں۔ کہ چیونٹیوں کے اندر بھی genius پائی جاتی ہے۔ بھڑوں کے چھتوں کی ساخت کو دیکھ کر یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ وہاں بھی بدھی کا وکاس پایا جاتا ہے۔ سفید قسم کی چیونٹیاں (Termites) نہ صرف کھمبی کھاتی ہیں۔ بلکہ ان کی کاشت کرتی ہیں۔

رد ارتقاء

مسٹر میکڈوگل بتدریج ترقی کے سدھانت سے انکار کرتے ہیں۔ مسٹر جیرالڈ ہیرلڈ لکھتے ہیں۔ کہ برہمانڈ کو کوئی اور چیتن شکتی چلا رہی ہے۔ ایک بڑا اخباری سائنسدان لکھتا ہے۔ کہ جیسے سیاہی اور کاغذ کے ہوتے ہوئے بھی خود کیمسٹری کی کتاب لکھی نہیں جا سکتی۔ ایسے ہی میرا دل خود بخود نہیں بن سکتا۔ انسانی دل ایک منٹ میں ستر بار گتی کرتا ہے۔ اور ستر برس میں اتنی گتی کرتا ہے۔ کہ وہ تین بار ساری دنیا کا چکر لگا سکتا ہے۔

گیان کی پراپتی

منشیہ کو صرف گیان اندریوں سے ہی گیان پراپت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ کسی اور شکتی سے بھی مل سکتا ہے۔ ہمارے اندر ایک ایسی Latent شکتی موجود ہے۔ جس کی بدولت ہم دور دور کی باتیں بھی سن سکتے ہیں۔ اور دیکھ سکتے ہیں۔ اسے ..... Television کا علم کہا جا سکتا ہے۔ بتلایا جاتا ہے۔ کہ ایک آدمی نے پانسو میل کے فاصلہ پر اپنے بھائی کو کشف میں ریل گاڑی کے حادثہ کی وجہ سے مرتے دیکھا۔ مسٹر ہکسلے سوال کرتے ہیں۔ کہ بتلاؤ یہ شکتی کہاں سے آتی ہے؟ یوگ درشن کے اندر لکھا ہے۔ کہ یوگی لوگوں کے اندر ایسی شکتی پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے وہ بھوشیہ کے واقعات کو بھی دیکھ سکتے ہیں۔ رشی دیانند نے ایک شخص کو یہ مشورہ دیا۔ کہ وہ اپنے لڑکے کی ابھی شادی نہ کرے۔ لیکن اس مشورہ کو جب قبول نہ کر کے بیاہ کر دیا گیا۔ تو دکاوا سپھل نہ ہوا۔ اور لڑکی دو ماہ کے بعد ودھوا ہو گئی۔ ایک صاحب چھوٹی عمر میں مشکل سے مشکل ریاضی کے سوالات حل کر سکتے تھے مسٹر Wheatly نے جس سے اس کے والدین سخت

تنگ ہو گئے تھے۔ گیارہ برس کی عمر میں جیالوجی پر ایک سفر کی کتاب لکھی۔

رسائن ودیا

دیش کے اندر چاروں طرف رسائن کا چرچا سنائی دیتا ہے۔ گو ہزاروں لوگ جعلی رسائن کی بدولت دنیا کو لوٹتے پھرتے ہیں۔ مگر پھر بھی یہ رسائن ودیا سنیہ ہے۔ منتر گرنتھوں میں تانبا۔ لوہا اور سونا بنانے کا ذکر آتا ہے۔ رسائن ودیا کو یوروپ میں .... کہا جاتا ہے۔ ڈاکٹر روز فورڈ فرماتے ہیں۔ کہ مرکب Elements کو بدلایا جا سکتا ہے۔

عالمگیر قانون

مسٹر ٹینی سن اپنی کویتا Memoriam میں کیا خوب لکھتے ہیں۔ کہ دنیا میں ایک ایشور بھی ایک تو ہے۔ اور ایک ہی قانون ہے۔ ایوولیوشن کے ماننے والے اب یہ ماننے لگ پڑتے ہیں۔ کہ ایک ایمرجنٹ (Emergent) ایوولیوشن ہے اور ایک مولسٹک ایوولیوشن۔ قبل الذکر کے وکیل لارڈ مورگن ہیں۔ موخر الذکر کے جنرل سمٹس۔ ... لکھتے ہیں۔ کہ دنیا کی ساری شکتی کا کیندر ایتھر (Ether) ہے۔ ... ادھر سائنسدان روشن اور شو پوران فرماتے ہیں۔ کہ خالی جگہ میں بھی ایتھر موجود ہے۔ وہ اندر بھی ہے۔ اور باہر بھی۔ اور لارڈ مورگن کے الفاظ میں اسے کنٹرول کرنے والا پرماتما ہے۔ ... دوسرا پرماتما۔ بائبل میں آتا ہے۔ کہ آرمبھ میں سنسار میں پانی ہی پانی پایا جاتا تھا۔ اور پانی پر خدا کی روح ڈولتی تھی۔ رگ وید کے دسویں منڈل کے ایک سوکت کا یہ لفظ بہ لفظ ترجمہ ہے۔ ویدک اصطلاح سلسل ..... fluid کا دوسرا نام ہے۔ مصری مذہب کی کتب سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ ڈاکٹر جیز جیسے astronomer لکھتے ہیں۔ کہ جب سرشٹی ختم ہو گی۔ تو اس وقت کوئی فلکی جرم نہیں رہیگا بلکہ ایک radiation ہو گی۔ جو سارے آکاش کے اندر ویاپک ہو گی۔

ایک امریکن سائنسدان نے پرواہ سے انادی سرشٹی کا اپدیش کیا۔ الغرض سائنس آہستہ آہستہ وید کی شکشا کے قریب پہنچ رہی ہے۔ ... one-element بھی ہو گیا one-god بھی ہو گیا اب one-law بھی ہو گیا۔ یونیورسٹی ہال میں وائس چانسلر کی صدارت میں ایک لیکچر دیتے ہوئے ...

کال میں کثرت ازدواج نہیں پائی جاتی تھی۔ بلکہ وحدت ازدواج کا رواج تھا۔

ترقی کا آدرش

ایڈنبرا یونیورسٹی کے آثار قدیمہ کے پروفیسر اپنی ایک تصنیف میں لکھتے ہیں۔ کہ پراچین ایشیا کے اتہاس سے پتہ لگتا ہے کہ وہاں ہر قسم کی ترقی پائی جاتی تھی۔ اور یوروپ تو اس ترقی کی نقل کر رہا ہے۔ ڈاکٹر ابیٹ سمتھ بھی اس بات کی اپنی پستک میں تائید کرتے ہیں۔

سنسکرتی کا رخ

کوروکشیتر کے یدھ کو ہوئے پانچ ہزار سال ہو گئے ہیں۔ مانیجوڈرو اور ہڑپا کے کھنڈرات سے پرانی تہذیب کا پتہ چلتا ہے۔ ہڑپہ اور مانیجوڈرو کے کھنڈرات سے ... تہذیب کا پتہ چلتا ہے۔ ... یہاں سے سنسکرتی کا رخ عراق عرب کی طرف ہوا۔ پھر یونان اور روما کی طرف۔ اور پھر یوروپ کے دیشوں میں تبدیل ہو گیا۔

دیانند کا گیت

شری ست ونود بہاری اپنی کتاب ..... "Universe" میں لکھتے ہیں کہ جیوتش کے لئے ویدوں میں "مارتنڈ" کا لفظ پایا جاتا ہے۔ "مرت" کے معنی گھومنے اور "انڈ" کے معنی گول کے ہیں۔ رگوید کے ہا بچ میں منڈل میں ایک منتر آتا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ یہ گھومنے والی اور حرکت کرنے والی ہے۔ گریفتھ صاحب اس کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "Thee, O Wanderer" الغرض دنیا میں چاروں طرف دیانند کے آدیش کی تعمیل ہو رہی ہے۔

ورن ویوستھا

رگ وید کے اندر ایک منتر آتا ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ دنیا میں چار ٹائپ کے منشیہ پائے جاتے ہیں۔ پہلے ٹائپ کا جیون لوکہت کے لئے ہے۔ دوسرے ٹائپ کا دیش اور رکشا کا۔ تیسرے کا "pursuit of gains" کا۔ اور چوتھا وہ ٹائپ ہے جس کی زندگی کا مقصد دوسروں کی سیوا کرنا ہے۔ مسٹر ویلز اپنی کتاب موسومہ "Work, Wealth & Happiness" میں لکھتے ہیں۔ کہ دنیا میں تین persona classes پائے جاتے ہیں۔ الغرض دنیا میں ورن موجود رہتے ہیں۔ ان کا آدھار جنم پر نہیں۔ بلکہ گن اور کرم یا merits پر ہے۔

براہمن ورن

مسٹر ویلز فرماتے ہیں۔ کہ ایک تو فلاسفر اور سائنسدان ہیں جن کا گن priests بےغرض Integrity ہے۔ براہمن میں صرف دھرم اور ودیا ہونی چاہئے۔ ایسے لوگوں کے اندر سوارتھ نہیں پایا جاتا۔ برنارڈشا اور مسٹر ویلز ...

(باقی برصفحہ ۱۶)

پرکاش لاہور

۱۷ر مگھر سمت ۱۹۹۱

آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ کی شاندار کامیابی نے ایک بار پھر یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ آریہ سماج کا پنجاب کی آریہ جنتا کے من پر کتنا پربھاو ہے۔ یہ دعویٰ سے کہا جاسکتا ہے۔ کہ پنجاب کی کسی سبھا یا سوسائیٹی کا جلسہ اس قدر شان سے نہیں ہوتا۔ جو شان کہ آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ کو پراپت ہے۔ اور پھر آریہ سماج کا ایک جلسہ نہیں ہوتا بلکہ دو۔ اس جلسہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے کئی چھوٹی موٹی سوسائیٹیاں ان ہی دنوں میں اپنے جلسے رکھ لیتی ہیں۔ انار کلی آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کے متعلق میں ذاتی علم کی بنا پر کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن آریہ سماج وچھو والی کے متعلق تو کہہ سکتا ہوں۔ کہ گورونٹ کالجوں کے وسیع میدان میں دو دن باقاعدہ میلہ لگا رہتا ہے ہزاروں استری اور پرش جلسہ میں شریک ہوتے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ منڈپ استری اور پرشوں سے کھچا کھچ بھرا رہتا ہے۔ بلکہ ہزاروں استری اور پرش باہر پارک میں بیٹھے نظر آتے ہیں۔ جو بھی شخص ان دنوں وہاں جاتا ہے۔ جلسہ کی رونق کو دیکھ کر حیران ہو جاتا ہے۔ مجھے ذاتی طور پر معلوم ہے۔ کہ ایسے وقت بھی آئے۔ جبکہ بھیڑ کی وجہ سے کسی کا پنڈال کے اندر جانا ناممکن تھا۔ میرے لئے تو کسی بھی اوسر پر ویدی تک پہنچنا مشکل نہ تھا۔ لیکن میں جانتا ہوں۔ کہ میں کس مشکل سے وہاں پہنچا۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے۔ کہ کئی معزز اشخاص جگہ نہ ملنے کی وجہ سے واپس چلے گئے۔ میں نے آریہ سماج کے ایک معزز رکن سے ذکر بھی کیا۔ کہ کوئی ایسا انتظام ہونا چاہئے۔ جس سے معزز اشخاص، جو بیٹھ کر گھنٹوں نہیں بیٹھ سکتے۔ اور خاص خاص لیکچر سننا چاہتے ہیں۔ آرام سے جگہ حاصل کر سکیں۔ اور ویاکھیان سن سکیں۔ جہاں تک حاضری کا تعلق ہے۔ اس پر سب متفق ہیں۔ کہ جلسہ نہایت شاندار رہا۔

ویاکھیانوں کے متعلق رائے زنی کرنا کسی قدر نازک کام ہے۔ لوگوں نے کئی ویاکھیان پسند کئے۔ اور کئی ناپسند۔ یہ کہنا زیادہ درست ہوگا۔ کہ لوگوں کو کئی ویاکھیان زیادہ پسند آئے۔ اور کئی کم۔ کیونکہ جلسہ میں کوئی ایسا ویاکھیان نہیں ہوا۔ جسے لوگوں نے ناپسند کیا ہو۔ کئی ویاکھیان پھیکے تھے۔ اور کئی اس لئے پھیکے رہے۔ کہ ویاکھیان داتا مہاشے نے وقت کی پابندی قبول نہ کی۔ ویاکھیان جتنا زیادہ لمبا ہو۔ اتنا ہی زیادہ پھیکا ہو جاتا ہے۔ کاش کہ آریہ سماج کے ویاکھیان داتا یہ محسوس کریں۔ کہ ویاکھیان کی کامیابی کے لئے وقت کے اندر رہنا بھی ضروری ہے۔ میں رائے عامہ کی ترجمانی کرتا ہوں۔ جب یہ کہتا ہوں کہ پنڈت چموپتی جی کا ویاکھیان بہترین تھا۔ انہوں نے ایک ویدمنتر کی ویاکھیا ایسی قابلیت سے کی۔ کہ حاضرین عش عش کر اٹھے۔ ہزاروں کا مجمع بت بہ دیوار بنا رہا۔ کیا مجال جو کسی نے اٹھنے کا نام لیا ہو۔ ان کے ویاکھیان میں نہ صرف قابلیت تھی۔ بلکہ اعلیٰ پایہ کا تخیل تھا۔ شاعری تھی۔ اور مشاہدہ یہ بات ہے۔ جس نے شروتاؤں کو زیادہ موہت کیا۔

جلسہ کے پروگرام کا ایک اہم حصہ وہ دو کانفرنسیں تھیں۔ جو اس موقع پر ہوئیں۔ ایک کانفرنس بیکاری کے سوال پر غور کرنے کے لئے کی گئی۔ اور دوسری اس سوال پر کہ مسلم جنونیوں کے ہاتھوں آریہ ہندوؤں کے جو قتل ہو رہے ہیں۔ ان کا سدباب کیسے کیا جائے؟ بیکاری کے سوال پر کانفرنس کر کے آریہ سماج نے ایک نئے میدان میں قدم رکھا ہے۔ اور میرے خیال میں یہ درست طور پر رکھا ہے +

آریہ سماج پنجاب میں سب سے زیادہ طاقتور جماعت ہے۔ ہندو نوجوانوں کی بیکاری کی سمسیا دن بدن جٹل ہو رہی ہے۔ آریہ سماج کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ اسے حل کرنے کا یتن کرے۔ اس کانفرنس میں کئی تقریریں ایسی ہوئیں۔ جن میں اس سوال پر خوب روشنی ڈالی گئی۔ اور حاضرین کے دماغ میں بھی حرکت پیدا ہو گئی۔ اور انہوں نے سمجھا۔ کہ اس پرشن پر کس درجے سے وچار کرنے کی آوشیکتا ہے! کئی ویاکھیان داتاؤں نے شروتاؤں کے سامنے نیا مسالہ رکھا۔ اور اگر آریہ سماج نے اس [illegible] چھوڑ دیا۔ اور کوئی عملی کارروائی بھی کی۔ تو اسے ان تقریروں سے امداد ملے گی۔ جو کانفرنس میں ہوئیں۔ اور وہ ہندو پنجاب کی ایک حقیقی ضرورت کو پورا کر سکے گا +

دوسری کانفرنس ایک نہایت ہی نازک مضمون پر تھی۔ لیکن میں آریہ سماج کو ودھائی دیتا ہوں۔ کہ اس کانفرنس میں جو تقریریں ہوئیں۔ وہ پوری ذمہ داری کا پہلو لئے ہوئے تھیں۔ یہ روداد ہے۔ کہ سنہ ۱۹۲۶ء سے لے کر جبکہ سوامی شردھانند جی کو جام شہادت پلایا گیا۔ کئی آریہ ہندو مذہبی وجوہات پر قتل کئے گئے۔ تازہ مثال کراچی کے مہاراج نتھو رام کی ہے۔ اس لئے آریہ ہندوؤں کے جذبات کو ٹھیس لگی ہوئی ہے۔ اور کوئی شخص اپنی ذمہ داری کو پوری طرح سے محسوس نہ کرتا ہوا ان کے جذبات کو بھڑکانا چاہے۔ تو نہایت آسانی سے بھڑکا سکتا ہے۔ لیکن نہ صرف کانفرنس کے صدر بلکہ دوسرے لوگوں نے بھی اس سوال کو بڑی اونچی سطح پر رکھا۔ اور فرقہ وارانہ رنگت دینے کی بجائے اسے دھارمک رنگ دیا۔ انہوں نے کہا۔ اور درست کہا۔ کہ مذہب لے چاہے وہ کسی بھی نام سے پرچلت ہو سنسار میں جیوت رہنا ہے۔ تو اس کے لئے آوشیک ہے۔ کہ اس قسم کے قتل کی وارداتوں کی نندا کرے۔ اس لئے یہ دیکھنا کہ مذہبی جنون کا اظہار نہ ہونے پائے کسی ایک مذہب کا نہیں۔ بلکہ ہر ایک مذہب کا کام ہے۔ چونکہ عام طور پر قاتل مسلمان ہوئے ہیں۔ اور مقتول ہندو۔ اس لئے اسلام کے لئے اس قسم کی وارداتوں کا سدباب کرنا اور بھی ضروری ہے۔ مہذب دنیا کسی بھی صورت میں مذہب کے نام پر قتل و خون کی اجازت نہیں دے سکتی۔ اگر پولیٹیکل انارکزم برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ تو مذہبی انارکزم کو کون برداشت کرے گا؟

چندہ کے لحاظ سے بھی جلسہ کامیاب رہا۔ ۲۵ ہزار کے قریب روپیہ جمع ہوا۔ یہ رقم نہ کم ہے۔ نہ زیادہ۔ کم و بیش اتنا ہی روپیہ ہر سال جمع ہوتا ہے۔ لیکن جس کساد بازاری سے ان دنوں ہندو گزر رہے ہیں۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے آریہ سماج لاہور کے ادھیکاریوں کا اتنا روپیہ جمع کر لینا واقعی ان کی ہمت پر دلالت کرتا ہے +

میں نے جلسہ کے صرف دو دنوں کے پروگرام کا ذکر کیا ہے۔ دراصل جلسہ اس سے کئی دن زیادہ رہا۔ جلسہ سے پہلے بھی تین دن کارروائی ہوتی رہی۔ ایک دن اس وشے پر کانفرنس ہوئی کہ دھرم دیش کی انتی کے لئے آوشیک ہے"۔ پنڈت چموپتی جی ایم۔اے۔ کی صدارت میں ایک کوی سمیلن بھی ہوا۔ جو نہایت کامیاب رہا۔ اس کے علاوہ کئی دنوں تک پر چار ہوتا رہا۔ غرض یہ کہ جلسہ بحیثیت مجموعی نہایت کامیاب رہا۔ اور اس کے لئے آریہ سماج کے ادھیکاری ہم سب کی ودھائی کے پاتر ہیں +

(کرشن)

کنیا گوروکل ڈیرہ دون

اس سال آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ پر جہاں آچاریہ رام دیو جی کے عالمانہ بھاشن نے جنتا کو بت بہ دیوار بنا دیا۔ وہاں شریمتی چندر پربھا جی ودیا النکرتہ اور شریمتی چندر وتی شاستری نے جو کہ کنیا گوروکل ڈیرہ دون میں ادھیاپکا کا کاریہ کر چکی ہیں۔ جنتا کے سامنے اپنے بھاشنوں میں جن سبق آموز بھاوؤں کو پیش کیا۔ اور کماری سوشیلا دیوی نے جس فصاحت سے مختلف سمیلنوں میں بھاشن کئے۔ ان سے آریہ جنتا کو یہ بھلی بھانتی گیات ہو گیا ہے۔ کہ کنیا گوروکل ڈیرہ دون بھارت کی ماتری شکتی کو اونچا اٹھانے کے لئے کس اعلیٰ پیمانہ پر کام کر رہا ہے۔ شریمتی آچاریہ اور ودیاوتی جی سیٹھ بی۔اے۔ دیش کو کیسے کیسے رتن دے رہی ہیں۔ اس کے سوائے ہم متعدد دیویوں کی وہ سمتیاں بھی شائع کر چکے ہیں۔ جو کہ انہوں نے کنیا گوروکل کے متعلق دی ہیں۔ ان سب باتوں کو دیکھتے ہوئے آریہ جگت کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس آریہ سنستھا کو مالی طور پر اس قدر مضبوط بنا دے۔ کہ اس میں کام کرنے والی دیویاں اور وہاں شکشا پانے والی کماریاں یہ محسوس کر سکیں۔ کہ سارا آریہ جگت ان کی انتھک کوششوں کا مکت کنٹھ سے مداح ہے۔ اور اس بات کے لئے تیار ہے۔ کہ وہ اس سنستھا کو ایک آدرش سنستھا بنا کر دم لے۔ اس گوروکل کا وارشک اتسو اس دفعہ ماہ دسمبر کے آخری ایام میں منایا جائے گا۔ اس موقع پر آریہ جنتا کا یہ فرض اولین ہے۔ کہ وہ نہ صرف کثیر تعداد میں اس اتسو میں شامل ہو۔ بلکہ ایسا یتن کرے۔ جس سے گوروکل کی عمارت مکمل ہو جائے۔ اور برہمچارنیوں کو آج کل جن جھونپڑیوں میں گزارہ کرنا پڑتا ہے۔ ان کی بجائے وہ (decent) کمروں میں اپنا سوادھیائے جاری رکھ سکیں +

قادیانی خلیفہ کی معزولی

ابھی چند روز کی بات ہے۔ کہ خلیفہ قادیان نے اعلان کیا تھا۔ کہ میں نہ صرف ہندوستان کا خلیفہ ہوں۔ بلکہ کئی دوسرے ممالک کا بھی خلیفہ ہوں۔ لیکن آپ کے اعلان نکلنے کی دیر تھی کہ آپ کے ایک ہم مذہب نبی نے جن کا نام نامی مولوی افضل خان ہے۔ آپ کو ذیل کے اعلان سے تخت خلافت سے معزول کر دیا ہے:

"جن لوگوں نے خاکسار کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ وہ اس کو منسوخ نہ کریں۔ اور ثانی اعلان ثانی میرے پاس کوئی صاحب نہ آئے جضرت مرزا محمود احمد صاحب کسی نوبت بنوبت پریذیڈنٹ منبر کے تخت سے اتر پڑیں جب تک نبی کریم کوئی جدید حکم نہ دیں۔ اپنے استعفا کا اعلان کر دیں۔ بپاس ہمدردی وہم مشربی اور خدا تعالے کے تائیدی حکم سے یہ باتیں آپ کو سنائی گئی ہیں۔ تعمیل کریں"

(راقم خاکسار المسمی نبی الناس مولوی محمد افضل خان احمدی۔ اشتہار موسومہ "خطرہ کا الارم" مورخہ ۱۹ر نومبر ۱۹۳۶ء)

ہم مولوی محمد افضل خان صاحب کو مبارک باد دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے وہ کام کیا جو کہ آج تک کسی مرزائی کو کرنے کی جرأت نہ ہوئی تھی۔ دیکھئے اس معزولی کے بعد تخت خلافت قادیان پر کوئی نیا خلیفہ بیٹھایا جاتا ہے یا معزول شدہ خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت لی جاتی ہے۔

تلاوت قرآن کی حقیقت

فی زمانہ اگر کوئی غیر مسلم یہ سننا چاہے۔ کہ عام مسلمان کس طرح قرآن خوانی کے فرض کو ادا کرتے ہیں۔ تو وہ ذیل کی سطور پڑھ لے۔ جو کہ "الحکم" کے ۲۱ نومبر ۱۹۳۶ء کے پرچہ میں شایع ہوئی ہیں:۔

"اس طرح پر قرآن شریف کی تلاوت کا طریق صرف یہ رہ گیا ہے کہ دو چار سپارے پڑھ لئے۔ اور کچھ معلوم نہیں کہ کیا پڑھا ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہ سر لگا کر پڑھ لیا۔ اور ق اور ع کو پورے طور پر ادا کر دیا"

آنجہانی مرزا صاحب کے مذکورہ الفاظ یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ عام مسلمانوں کے اندر اصلی قرآن خوانی کی سپرٹ مردہ ہو چکی ہے۔ اور وہ اس کی حقیقت سے آشنا نہیں ہیں۔ وہ محض طوطے کی طرح قرآن شریف کو رٹ لیتے ہیں۔ اور سمجھ لیتے ہیں۔ کہ انہوں نے ثواب کا کام کر لیا۔ اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ مسلمان اس فتوی کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اسے کس روشنی میں لیتے ہیں۔

ایک مسلم ولی کی ناروا حرکت

آنجہانی مرزا صاحب کے دل میں مسلم اولیا کی کیا عزت تھی؟ اگر اس کے متعلق کوئی شخص جاننا چاہے۔ تو وہ ذیل کے واقعہ کو پڑھ لے۔ جو کہ آنجہانی مرزا صاحب کے ورد زبان تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ:۔

"ایک مولوی کسی ولی اللہ کی بیعت کے لئے گیا۔ جو زمانہ میں مشہور تھا۔ جب اس کے مقام پر پہنچا۔ تو کیا دیکھتا ہے۔ کہ وہ قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کر رہا ہے۔ یہ دیکھ کر وہ فی الفور واپس آ گیا۔ کہ اس کو تو اتنا بھی پتہ نہیں۔ کہ اس طرف منہ کر کے پیشاب نہیں کیا کرتے۔ اس کی بیعت کیا کرنی ہے"

("الحکم" ۲۱ر نومبر ۱۹۳۶ء صفحہ ۶)

مرزا صاحب کے الفاظ کا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے۔ کہ مذکورہ ولی اتنا جاہل تھا۔ کہ وہ اتنا بھی نہیں جانتا تھا۔ کہ کعبہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنا ارکان اسلام کی ہتک کرتا ہے۔ اور سنت رسول کی خلاف ورزی۔ معلوم نہیں ہوتا کہ ایسے باغی شخص کو کس طرح حضرت محمد صاحب کی سنت کی تجدید کا دعوے دار ظلی نبی برداشت کر سکا۔ اور کس طرح اسے پھر بطور نظیر پیش کرنے کو تیار ہو گیا۔ خدا اسلام کو ایسے نرالے محسنوں سے بچائے۔ اور ان کو ہدایت دے۔ تا کہ وہ مسلمانوں کی دل آزاری اور شعائر اسلام کی اہانت سے تائب ہونا سیکھیں۔

انسانی حکام کا خوف

قادیان کے بڑے مرزا ویسے تو اپنے آپ کو خدا کا مجازی بیٹا تک مشہور کرتے تھے۔ اور دوسروں کی موت کی پیش گوئیاں کیا کرتے تھے۔ لیکن آپ کی اپنی اخلاقی حالت یہ تھی کہ ایک پیادہ کو دیکھ کر بھی ڈر جایا کرتے تھے۔ چنانچہ جب کسی عدالت میں مقدمہ پیش ہوتا۔ تو آپ پہلے ہی پیش بندیاں شروع کر دیتے تھے۔ آپ نے ایک مقدمہ میں جس طرح اپنی ضمانت دینے کے لئے ایک دوست کو باہر سے بلا بھیجا۔ اس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ اور جس طرح ضلع گورداسپور کی عدالت میں آئندہ خونی پیش گوئیاں کرنے سے توبہ کی تحریر دی۔ وہ بھی ہم شایع کر چکے ہیں۔ آج ہم یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ آپ عدالت میں پیشی کے موقع پر کس طرح بے تابی کا اظہار کیا کرتے تھے۔

"مقدمات کے ایام میں ایک دفعہ حضور علیہ السلام کو گورداسپور جانا تھا۔ مقدمہ کی تاریخ سے ایک دن قبل ظہر کی نماز پڑھ کر تجویز کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آج ہی چلنا چاہئے۔ تاکہ صبح کو کچہری کے وقت ہم حاضر ہو سکیں۔ ایسا نہ ہو کہ رات کو بارش ہو جائے۔ یا کوئی اور روک واقع ہو جائے۔ اس بنا پر حضور علیہ السلام ظہر کے بعد قادیان سے تشریف لے گئے"

("الحکم" ۲۱ر نومبر ۱۹۳۶ء صفحہ ۳)

دنیاوی عدالتوں کا اتنا فکر اور مقدمات کی پیشی کے لئے اس قدر تشویش کسی صادق نبی یا مجدد کی شان کو ثابت نہیں کرتی۔ بلکہ ایک معمولی دل و گردہ کے انسان کی بے بضاعتی کا ثبوت دیتی ہے۔ جو کہ معمولی خطرات سے بھی ترساں ہے۔ اور معمولی حکام سے بھی خوف کھاتا ہے۔

ڈاکخانہ کے عملہ کی دیانتداری

ہمارا یہ یقین ہے۔ کہ انگریزی حکومت نے ہندوستان میں صرف ایک محکمہ ڈاکخانہ ہی ایسا قائم کیا ہے جو دوسروں کی نسبت زیادہ ذمہ دار ہے۔ لیکن ہمارے قادیانی خلیفہ صاحب نے حال ہی میں یہ نیچ دریافت کی ہے۔ کہ یہ محکمہ بھی بددیانت ہے۔ ملاحظہ ہوں آپ کے ذیل کے الفاظ:۔

"پس ہمیں معلوم تھا۔ کہ ڈاک خانہ کے عملہ میں سے بہت سے لوگ کانگرسیوں کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ اور وہ خطوط کھول کر پڑھ لیتے ہیں"

("الفضل" ۲۲ر نومبر ۱۹۳۶ء)

اس کے ساتھ ہی آپ فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"ان کے ایک دوست کو جب ان کا ایک خط ملا۔ تو ایسی حالت میں ملا۔ کہ وہ راستہ میں کھولا گیا تھا۔ اور چٹھی رسان جب خط لے کر ان کے پاس گیا۔ تو وہ کہنے لگا۔ کہ یہ تھا تو بیرنگ مگر میں ڈاکخانہ سے اسے چوری لے آیا ہوں۔ تاکہ آپ کو پیسے نہ دینے پڑیں۔ مگر اس کا صاف مطلب تھا کہ خط کھولا گیا۔ اور اس کا مضمون پڑھ لیا گیا"

("الفضل" ۲۲ر مئی ۱۹۳۶ء)

مذکورہ الفاظ صاف بتلاتے ہیں۔ کہ خلیفہ قادیان کو یہ پورا پورا شک ہے۔ کہ موجودہ ڈاک خانہ کے ملازمین میں ایسے لوگ بھرتی ہیں جو کہ دیانتدار نہیں۔ کاش خلیفہ صاحب حکومت کو ایسے بددیانت اشخاص کی فہرست مہیا کر دیں۔ تاکہ پتہ چل سکے۔ کہ کن اشخاص کے ہاتھوں میں آج کل اس کی خط و کتابت ہے۔ اور اگر ممکن ہے۔ تو وہ حکومت کو آئندہ کے لئے اس کی باقاعدہ اصلاح کر سکنے کے لئے ذمہ وار ٹھہرائے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط تحریر کریں۔ (مینیجر)

قادیانی خط و کتابت پر سنسر

خلیفہ قادیان بھی کیسے خوش قسمت ہیں۔ کہ زبانی دعوے تو وفاداری کا کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں عمل دیگرگوں کرتے ہیں۔ چنانچہ اپنے ایک خطبہ میں اس حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

"کشمیر کی تحریک کو ہی دیکھ لو۔ یہ سب آپ کے اندر تھی۔ کشمیر گورنمنٹ نے سنسر بٹھا کر ہمارے خطوط پکڑے۔ جواب تک اس کے پاس محفوظ ہیں۔ مگر وہ کسی خط کو شایع کر دے ہمیں کوئی خطرہ نہیں"

("الفضل" ۲۲ر نومبر ۱۹۳۶ء)

خلیفہ صاحب کو کشمیر گورنمنٹ کے خلاف اب شکایت و اگرچہ نہیں ہے ان خطوط کا ایک شایع کر دینا چاہئے تھا۔ جو کہ وہ ریاست کشمیر میں بھیجتے رہے۔ تاکہ ریاست کے سنسر سے کسی قسم کی جواب طلبی کرنے سے پہلے ہی ہم یہ دیکھ سکیں کہ آیا ریاست کا اس قسم کی خط و کتابت پر سنسر قائم کرنا درست تھا۔ یا خلاف مصلحت؟ بیشتر اس کے کہ خلیفہ صاحب دنیا کو اپنی خفیہ خط و کتابت کے متعلق اپنے راز میں لیں۔ ان کو یہ حق حاصل نہیں ہے۔ کہ وہ اشارتاً یا کنایتاً ایک حکومت کو بدنام کرتے رہیں۔ اور اپنی غلطیاں اس پر تھوپتے رہیں۔

قادیان کے ٹوڈی گڑھ کی پُراسرار سرگرمیاں

گاندھی جیّا گرجے وِچ لنڈن دربار دے
پر مرزا جا رلیا نال سرکار دے

غریب گاندھی لنگوٹ سنبھالنا ہی جانتا ہے۔ اگر ٹراؤزر مارے۔ تو شوکت علی کی جیب میں ہی گھس سکتا ہے۔ اُس غریب کو کیا پتہ کہ شاہی درباروں سے کیسے ساز باز کیا جا سکتا ہے۔ وہ تو چرخہ کی "گھُوں گھُوں" میں ہی مست رہتا ہے اور سمجھ بیٹھا ہے کہ اس بارہ تار مشین سے سوراج مل جائے گا۔ اگر وہ کبھی قادیان شریف میں آتا۔ تو اسے پتہ لگ جاتا۔ کہ قادیان کی چھپّرہ تار مشین سوراجیہ کو دن رات اُگلتی رہتی ہے۔ اور اُگل کر بولنے تک صاف نہیں کرتی ؛

غریب کانگرس والے تو بقول قادیانی خلیفہ صاحب تنخواہ دے کر سرکار تک کانگرس کی باتیں پہنچاتے ہوں گے۔ لیکن ہمارے قادیانی ٹوڈی جس طرح سرکار کی آنریری سروس کرتے ہیں۔ اس کا حال خلیفہ صاحب کے الفاظ میں ذیل میں دیا جاتا ہے "ایک دفعہ گورنمنٹ کے ایک سیکرٹری شملہ میں چاء پر میرے پاس آئے۔ میں نے انہیں کہا۔ کہ آپ کی ہر بات کانگرس کے پاس پہنچتی رہتی ہے۔ آپ کو بھی کوئی ایسا انتظام کرنا چاہیئے۔ کہ ان کی باتیں آپ کو پہنچتی رہیں۔ اُنہوں نے کہا۔ آپ کو یہ کس نے بتایا ہے؟ کہ ہم نے کانگرس میں اپنے آدمی نہیں رکھے ہوئے۔ ہماری باتیں انہیں پہنچتی رہتی ہیں۔ اور اُن کی باتیں ہمیں معلوم ہوتی رہتی ہیں" ؛

("الفضل"۔ ۲۲ر نومبر ۱۹۳۶ء)

صرف یہاں تک ہی نہیں۔ کہ خلیفہ صاحب بند کمرہ میں چاء پیتے ہوئے حکومتِ ہند کے سیکرٹریوں سے راز و نیاز کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ بلکہ آپ سیدھے سرکار کے بڑے بابا کے پاس تک بھی جا پہنچتے ہیں۔ صرف تقریری طور پر ہی نہیں پہنچتے ہیں۔ بلکہ وہاں آسمانی وحی پہنچاتے ہیں۔ چنانچہ خلیفہ صاحب اس کے متعلق ذیل کا اقبالِ جرم کرتے ہیں :۔

"عدم تعاون کی تحریک کے دنوں میں کئی ہندوستانی افسروں نے کانگرس کو مخفی امداد دی۔ اور جو لوگ کانگرس کی مخالفت کرتے تھے۔ اُنہیں دھمکایا اور ڈرایا۔ کہ تم پالیٹکس میں دخل دیتے ہو۔ چنانچہ مجھے جب بعض واقعات معلوم ہوئے۔ تو اس وقت میں نے لارڈ ارون کو لکھا۔ کہ آپ کے بعض افسر اس قسم کے ہیں۔ جو کانگرس کی تحریکات کا مقابلہ کرنے سے بھی اپنے آدمیوں کو روکتے اور اسے پالیٹکس میں دخل قرار دیتے ہیں۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ کانگرس کے مؤید ہیں۔ اس پر حکومت نے یہ اعلان کیا۔ کہ گورنمنٹ کی تائید میں حصہ لینا منع نہیں۔ گورنمنٹ کے خلاف حصہ لینا منع ہے" ؛

("الفضل"۔ ۲۲ر نومبر ۱۹۳۶ء صفحہ ۱۰)

صرف اتنا ہی نہیں۔ کہ ہمارے مرزائی پہلوان حکومتِ ہند سے یا لا زہی ساز باز کرتے رہتے ہیں۔ بلکہ شیطان کی آنت کی طرح ان کی رسّی اتنی دراز ہے۔ کہ حکومت پنجاب پر بھی وہ اپنے معمول کے ذریعہ مسمریزم کر سکتے ہیں۔ لیجئے خلیفہ صاحب کا اعتراف حاضر ہے :۔

"خود پنجاب گورنمنٹ میں ایسے افسر ہیں۔ جو ہمیشہ ہمارے ساتھ وفاداری کا سلوک کرتے چلے آئے ہیں۔ اور جب کبھی ہمیں مشکلات پیش آئی ہیں۔ اُنہوں نے ہمارا ساتھ دیا ہے۔ اور جب اُنہیں معلوم ہوا۔ کہ حکام ہمارے متعلق ناواجب سختی سے کام لے رہے ہیں۔ تو اُنہوں نے اس کا ازالہ کیا ہے" ؛

("الفضل"۔ ۲۲ر نومبر ۱۹۳۶ء صفحہ ۵)

قدرتاً ایک غیر مرزائی کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ حکومت کے سرکردہ افسران سے خفیہ ساز باز کرنے سے مرزائیوں کے ہاتھ کیا آتا ہے؟ اس کے متعلق خلیفہ صاحب کا ذیل کا ارشاد کافی روشنی ڈالتا ہے :۔

"قومی خدمات سے کسی فرد کو فائدہ اٹھانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ہاں یہ مرکزی افسروں کا کام ہے۔ کہ وہ حکام کے کانوں میں یہ بات ڈالتے رہیں کہ حکومت سے تعاون اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والوں سے نمایاں سلوک ہونا چاہیئے تاکہ یہ سلوک ان کے جذبات اطاعت کو بیدار کرنے میں ممد ہو۔ اگر ہم کبھی سفارش سے کام کراتے ہیں۔ تو اس لئے کہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جب زید نے سفارش سے فلاں عہدہ حاصل کر لیا ہے۔ تو ہم کیوں نہ بکر کی سفارش کر دیں" ؛

("الفضل"۔ ۲۲ر نومبر ۱۹۳۶ء صفحہ ۶)

ایک شخص پوچھ سکتا ہے۔ کہ اس دوڑ دھوپ اور خفیہ ساز باز سے مرزائیوں کو کیا حاصل ہوتا ہے؟ ہمارا جواب یہ ہے۔ کہ حاصل وہ ہوتا ہے جسے خود بڑے مرزا بھی اپنی زندگی میں حاصل نہ کر سکے تھے۔ کیونکہ وہ تو صرف پندرہ روپیہ ماہوار کے اہلمد ہی تھے۔ لیکن ادھر اس خفیہ ساز باز سے کئی مرزائی ایسے تحصیلدار تک بنائے جاتے ہیں۔ جو کہ کئی اہلمدوں کے سردار اور افسر ہوتے ہیں۔ ملاحظہ ہو خلیفہ صاحب کا ذیل کا اعتراف :۔

"ہمارا ایک عزیز تھا۔ گو اس سے حقیقی رشتہ تو نہیں۔ مگر بعض اور رشتوں کے لحاظ سے اس سے ہمارا تعلق ہے۔ ایک دفعہ تحصیلداری کے لئے اس نے نام پیش کیا۔ اور سلسلہ کے کارکنوں نے اس کی سفارش کی۔ کہ اس خاندان سے حکومت کے پرانے تعلقات ہیں اس نوجوان کا اگر خیال رکھا جائے۔ تو اچھا ہو گا۔ خصوصاً جبکہ وہ ذاتی طور پر بھی قابل ہے مگر انگریز ڈپٹی کمشنر نے اتنی تکلیف بھی گوارا نہ کی۔ کہ اس کا نام بھجوا دیتا۔ اور دوسرے ایسے اُمیدواروں کے نام بھجوا دئے۔ جو صرف حاشیہ نشینی کا امتیاز رکھتے تھے۔ اس کے بعد کمشنر سے کہا گیا۔ کہ اب آپ کو اختیار ہے۔ آپ چاہیں۔ تو بلا سکتے ہیں۔ چنانچہ اس نے ہمارے عزیز کو بلا لیا" ؛

("الفضل" ۲۲ر نومبر ۱۹۳۶ء)

اگر کوئی شخص یہ سوال کرنے کی گستاخی کر بیٹھے۔ کہ کیا صرف بڑے بڑے مرزائیوں کو ہی سفارش کرنے کا حق حاصل ہے۔ یا کوئی مرزائی خود بھی اپنی مرزائیت کے بل بوتہ پر حکام تک پہنچ سکتا ہے؟ تو اس کے لئے ہمارا جواب صاف ہے۔ کہ جیسے خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ مرزائیوں کے اندر اپنے امام اور خلیفہ کی تقلید میں ٹوڈیت کا زہر اس قدر سرایت کر چکا ہے۔ کہ وہ فرداً فرداً بھی اس زہر کے نتیجہ میں خود حکام تک جا پہنچتے ہیں۔ اور اپنی مرزائیت کی سند کو پیش کر کے پانچوں گھی میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ مضائقہ نہیں۔ خواہ پانچوں گھی میں ڈالتے ہوئے ان کا سر کڑاہی میں خود بخود یا کسی افسر کے دھتکارنے سے جا پڑے۔ ملاحظہ ہو ذیل کا مزیدار واقعہ :۔

"اس دوست نے اپنے خط میں ایک واقعہ بھی پیش کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ وہ ایک دفعہ ملک پر ایکسائز کے سلسلہ میں سب انسپکٹری کے لئے بطور امیدوار پیش ہوئے۔ لاہور کے سپرنٹنڈنٹ مسٹر ہارڈنگ کے سامنے جب اُنہوں نے اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں احمدیہ جماعت میں سے ہوں۔ اور احمدیہ جماعت وہ ہے۔ جو حکومت برطانیہ کی ہمیشہ وفادار رہی ہے تو مسٹر ہارڈنگ نے کہا۔ کہ میں احمدیہ جماعت کی وفاداری کی کوئی حیثیت نہیں سمجھتا" ؛

("الفضل" ۲۲ر نومبر ۱۹۳۶ء صفحہ ۳)

شاید کوئی بھائی یہ سمجھے۔ کہ یہ تو ایک انفرادی واقعہ ہے۔ سارے مرزائی تو ایسا نہیں کرتے ہوں گے ان کی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے ہم اسی قسم کا ایک اور واقعہ نقل کر دیتے ہیں۔ جسے خلیفہ نے پبلک کو خود ہی بتلانے کی تکلیف گوارا کی ہے خلیفہ صاحب کے الفاظ ہی نقل کرنا زیادہ مناسب ہو گا :۔

"اسی قسم کی غلطی جماعت کے ایک اور دوست نے بھی کی تھی۔ وہ لائل پور کے رہنے والے ہیں۔ اُنہوں نے کسی ذاتی مفاد کے لئے ڈپٹی کمشنر کے سامنے جماعت کی وفادارانہ خدمات پیش کیں۔ اور چونکہ آدمی مخلص تھے۔ اس لئے اُنہوں نے مجھے بھی لکھ دیا۔ کہ میں نے ڈپٹی کمشنر کو یہ کہا ہے۔ میں نے انہیں فوراً لکھا۔ کہ یہ آپ نے سخت غلطی کی۔ آپ ڈپٹی کمشنر کے پاس جائیں۔ اور اس سے کہیں۔ کہ میں نے جو کچھ کہا۔ وہ غلطی سے کہا۔ اور یہ کہ میرے لئے ایسا کہنا جائز نہ تھا" ؛

("الفضل"۔ ۲۲ر نومبر ۱۹۳۶ء صفحہ ۶)

سوال ہوتا ہے۔ کہ کیا ٹوڈی پن مرزائیوں کا فطری خاصہ ہے یا محض وقتی تدبیر ہے؟ جس سے وہ حکومتِ انگریزی سے دنیاوی فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں۔ ہمارا جواب صاف ہے کہ مرزائی خود کسی بھی حکومت کے دل سے خیر خواہ نہیں۔ جہاں سے ان کا مقصد حاصل ہوتا ہو۔ وہاں ہی وہ نذرانے نکال لیتے ہیں۔ مضائقہ نہیں۔ ان کا مخاطب انگلستان کا رہنے والا ہو یا فرانس کا چنانچہ ہمارے مدبر زمان خلیفہ قادیانی خود بڑے طمطراق سے اس فطری جذبہ کا ذیل کے الفاظ میں ذکر کرتے ہیں :۔

"جب میں انگلستان جاتے ہوئے شام گیا۔ تو وہاں میں نے ایک تبلیغی رسالہ چھپوایا۔ مسلمانوں نے اس پر شور مچایا کہ اسے ضبط کر لینا چاہیئے۔ اتفاقاً میں اس دن فرانسیسی گورنمنٹ سے ملنے گیا تھا جب میں وہاں پہنچا۔ تو وہ نہایت ہی میٹھی زبان میں مجھ سے ہم کلام ہوا۔ اور کہنے لگا کہ

اصلی سوم رس کا پان کر کے جیون کو سپھل بناؤ!

(شری پنڈت چمو پتی جی ایم۔ اے گورنر گوروکل کانگڑی کا بھاشن)

پنڈت چموپتی جی نے اپناویا کھیان "وید اپدیش" کے متعلق دیا۔ آپ نے کہا۔ کہ وید کا ایک دیوتا "سوم" ہے۔ سوم رس ہے۔ جو براہمنوں کا پتی ہے۔ سوم کو پربھو کا نام دیا گیا ہے اور وہ ہمارے انگ انگ کو گھیر رہا ہے۔ مگر پھر بھی ہمیں معلوم نہیں ہوتا۔ کہ وہ کیا ہے؟

رگوید میں سوم کا ارتھ یہ کیا گیا ہے۔ کہ جس سوم کو براہمن پاتا ہے۔ اُسے اس پرتھوی کا آدمی نہیں پا سکتا۔ اریتھات کچے اور سادھارن آدمی اس کو پراپت نہیں کر سکتے۔ اسے وہ پا سکتے ہیں۔ جو تپسیہ کرتے کرتے تپ گئے ہیں ؂

سوم ایک رس ہے۔ جو چھلنی سے ٹپک ٹپک کر انگ انگ میں رم رہا ہے۔ اس سنسار سے لپٹا رہنے والا منشیہ اسے پراپت نہیں کر سکتا۔ آج یہ آواز بلند کی جاتی ہے۔ کہ سارے سنسار کے مہاتما ایک ہی بات کہتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ سب یوگی مہاتماؤں کا کہنا یہی ہے۔ کہ ہم پرماتما کو دیکھتے ہیں۔ اور آنند پراپت کرتے ہیں۔ اور ایک خاص قسم کا رس آنے لگتا ہے ؂

شری کرشن جی نے کہا ہے کہ اگر ہم وشیوں کے رس سے نفرت ہو جائے۔ تو پھر آپ کو سوم رس ملے گا۔ سوم رس دنیاوی وشیوں کے رس سے کہیں زیادہ میٹھا ہے۔ اگر سنت کا من ڈولنے لگتا ہے۔ تو وہ اپنے ہردے کی کھڑکی کھولتا ہے۔ اور زیادہ خوبصورت چیز کو دیکھتا ہے۔ جس کے من میں پربھو بھگتی کی لگن ہوگی۔ اور جس کو پربھو کی جھانکی نظر آگئی ہے۔ پربھو اس کے چاروں طرف رہتا ہے۔ اور انگ انگ میں رہتا ہے ؂

سوامی رام تیرتھ نے ایک دفعہ ننگی استری دیکھی۔ اور تھوڑی دیر کے لئے ان کا من چلائمان ہو گیا۔ مگر پھر انہوں نے پربھو کا سمرن کیا۔ اور اپنے جسم کو مارنا شروع کر دیا۔ اسی وقت انہوں نے پربھو کو اپنے اندر محسوس کیا۔ اور وہ دنیا کے پدارتھوں سے نفرت ہو گئے۔ آپ نے کہا۔ کہ یہ سنسار ایک چھلنی ہے۔ جس سے سوم رس ٹپک رہا ہے ؂

بال برہمچاری کون ہے؟ جو برہم کے ساتھ وچرتا ہے۔ اور وہ بال ہے۔ خواہ وہ بوڑھا بھی کیوں نہ ہو۔ ہمارے رشی کبھی بال برہمچاری تھے۔ رشی دیانند ساری عمر سنسار کے دکھوں میں پڑے رہے ؂

جب انسان اپنے شریر کو کم لیتا ہے۔ تو اسے برہم ملتا ہے۔ یہ سنسار پربھو کے آنند کی چھلنی ہے۔ جس سے سوم رس ٹپک رہا ہے۔ یہ ایک کھیل ہے۔ جو کھیلا جا رہا ہے۔ آپ پہاڑوں میں اور فوارہ میں بھی پربھو کا آنند پاتے ہیں۔ پربھو کا آنند ہر طرف ٹپک رہا ہے۔ کوئی سچا بھگتی آپ کو چڑچڑا نہیں ملے گا۔ جو ایسا ہوگا۔ اس نے پربھو کو نہیں پایا۔ پربھو کا بھگت کبھی ناراض یا چڑچڑا نہیں ہوتا ؂

یہ سوم رس ہے۔ جو جمنا۔ گنگا۔ سرسوتی اور بہن کے درمیان گنگا بہا رہی ہے۔ پرماتما کو ماتا پتا اور سچا گرو سمجھ کر پوجو۔ تب ہی ایک رس ملے گا۔

سوامی دیانند جی کو چھوڑ کر جو پھیر دی جاتی ہے۔ اسے بیچ کہتے ہیں۔ جب ایک ماں اپنے بچہ کو لوری دیتے چلی جاتی ہے۔ اسے پتہ نہیں۔ کہ وہ کیا کر رہی ہے اسے بچہ کہتے ہیں۔ اس طرح کے اندر ماتا کا ہردیہ بولتا ہے۔ یہ سوم رس کی جھانکی ہے۔ ماتا کے ہردیہ میں ایک رس ہے۔ پتا کے ہردیہ میں وہی رس ہے۔ اور سچے پریمی کے ہردیہ میں وہی رس ہے ؂

یہ سوم رس ہے۔ پربھو کو ڈھونڈنے باہر جانے کی ضرورت نہیں۔ پربھو کا سوم رس آپ کے اندر ہے آپ کے بچوں کے اندر ہے۔ آپ پرماتما کو سنسار کی تمام وستوؤں کے اندر دیکھ سکتے ہیں۔ مگر ضرورت ہے اپنے شریر کو پوتر بنانے کی۔ اپنے گرہست میں اور اپنے دیو ہاروں میں جنہوں نے سوم کو پایا ہے۔ انہیں پرماتما کو ڈھونڈنے کے لئے باہر جانے کی ضرورت نہیں۔ سنسار میں ہی سوم رس سچی چیز ہے ؂

آپ کیا پئیں گے؟ شربت پئیں گے یا کافی پئیں گے؟ طبیعت کیسی ہے؟ آپ کی کیا تواضع کروں؟ بالکل وہی طریق تھا۔ جو ہمارے ہاں مروج ہے۔ دوران گفتگو میں اس ٹریکٹ کا بھی ذکر کیا۔ کہ لوگ اس کے خلاف بلاوجہ شور مچا رہے ہیں۔ اور میں نے سنا ہے کہ حکومت اسے ضبط کرنا چاہتی ہے۔ تو وہ کہنے لگا۔ کہ یہ بالکل غلط بات ہے۔ ہمیں مذہبی معاملات میں دخل دینے کا کیا حق ہے؟ مگر بعد میں معلوم ہوا۔ کہ حکومت نے واقعی ہی اسے ضبط کر لیا تھا۔ جب بعض افسران کے پاس شکایت کی گئی۔ کہ گورنر تو اس فعل کو ناجائز قرار دیتا ہے پھر یہ کس طرح ضبط ہوا؟ تو انہوں نے بتایا۔ کہ خود گورنر کے حکم سے ایسا ہوا ہے۔ اور ہمارے آدمیوں کو بتایا گیا۔ کہ جب وہ آپ کو شربت پلا رہا تھا۔ اور کہہ رہا تھا۔ کہ ہم مذہبی معاملات میں دخل نہیں دیا کرتے تھے۔ تو اس سے پہلے وہ اس نوٹس پر دستخط کر چکا تھا " ؂

("الفضل"۔ ۲۲ر نومبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۶)

بابا! کہیں یہ نہ سمجھ لینا کہ شام کے فرانسیسی گورنر نے ہمارے خلیفہ صاحب تقدس مآب کو یونہی الّو بنایا۔ اور اپنا اصلی عندیہ نہ بتلایا۔ خود انگریز افسر بھی جن کی خلیفہ صاحب اور ان کے حواری خوشامد کرتے نہیں تھکتے۔ خلیفہ صاحب کو پاگل سمجھتے ہیں۔ حالانکہ خلیفہ صاحب اپنے آپ کو پاگل کہلانے کے باوجود بھی مجذوب واں تصور کرتے ہیں۔ چنانچہ خود خلیفہ صاحب فخریہ بیان کرتے ہیں۔ کہ:

"مجھے اپنے اس عقیدہ پر اس قدر یقین ہے۔ کہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ جب میں اس کے متعلق انگریزوں سے گفتگو کرتا ہوں۔ تو ان میں سے کئی اپنے دل میں ہنستے ہوں گے۔ اور کہتے ہوں گے کہ ہم نے آج ایک پاگل دیکھا ہے۔ مگر میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوتا ہوں جو خود انگریزوں کو بھی نظر نہیں آتا۔ کیونکہ میری آنکھوں کو غیب بینی کی قوت دی گئی ہے۔ اور وہ اس سے محروم ہیں " ؂

("الفضل"۔ ۲۲ر نومبر ۱۹۳۴ء۔ صفحہ ۶)

وہ شخص سخت غلطی کریگا جو ہمارے خلیفہ صاحب کی غیب بینی کی قوت پر شک کرتے ہوئے اسے ویسی قوت سمجھے گا جس کا کہ اظہار قبل ازیں بڑے مرزا صاحب نے آسمانی منکوحہ محمدی بیگم والے کشف میں ظاہر کر چکے ہیں یا فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ میں دکھلا چکے ہیں ؂

خشتِ اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

آریہ سماج نیروبی کا پرستاو

آریہ سماج نیروبی برٹش ایسٹ افریقہ کا ۷ اکتوبر ۱۹۳۴ء کا بھنت وار ستسنگ ان پابندیوں کے خلاف جو نظام حیدر آباد نے آریہ سماجیوں پر عموماً اور ویدک دھرم پرچار کے راستہ میں خصوصاً عائد کی ہیں۔ نہایت زوردار الفاظ میں پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور ان مطالبات کے ساتھ جو سارودیشک سبھا نے نظام حیدر آباد کو پیش کئے ہیں۔ پورا اتفاق رکھتا ہے۔ اور نظام حیدر آباد سے مؤدبانہ درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ ان پابندیوں کو جلد از جلد دور کر کے آریہ جگت میں پھیلی ہوئی بے چینی کو دور کریں۔ علاوہ ازیں آریہ سماج نیروبی سارودیشک سبھا دہلی کو یقین دلاتا ہے۔ کہ اگر ریاست حیدر آباد نے باوجود ہماری مؤدبانہ درخواست کے ان پابندیوں کو جلد از جلد نہ ہٹایا۔ تو آریہ سماج نیروبی ہر پُر امن اور جائز طریقہ سے آریہ سارودیشک سبھا کا ان پابندیوں کو دور کرنے میں ہاتھ بٹائیگا

(دولت رام سیکرٹری آریہ سماج نیروبی)

گوروکل کورو کشیتر میں نئے بالکوں کا داخلہ

گوروکل کوروکشیتر کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر جو کہ ۲۲-۲۶ فروری ۱۹۳۵ء کو ہوگا بیس نئے لڑکے بھرتی کئے جاوینگے۔ جو سجن اپنے لڑکوں کو داخل کرانا چاہتے ہیں۔ وہ گوروکل کے دفتر سے داخلہ کے فارم منگوا کر پُر کر بھیجیں جو مہاشہ بالکوں کو ابھی سے داخل کرانا چاہیں وہ بھی کرا سکتے ہیں۔ پھر جلسہ کے موقعہ پر باقاعدہ داخل کئے جا سکیں گے۔

یہ گوروکل گوروکل کانگڑی کی سب سے بڑی شاخ ہے۔ یہاں کا سب انتظام آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ہاتھ میں ہے۔ سب قواعد وہی ہیں جو گوروکل کانگڑی کے ہیں۔ کھانا کپڑے وغیرہ بھی اسی طرح دئے جاتے ہیں۔ یہ سب ہوتے ہوئے فیس کی شرح میں کافی کمی ہے۔ شروع کی تین جماعتوں میں دس روپیہ ماہوار لیا جاتا ہے۔ اس جگہ کی آب و ہوا بہت اچھی ہے ؂

سچے براہمن ہی سنسار کا اُدھار کر سکتے ہیں

(شری پنڈت پریہ ورت جی کی تقریر)

لاہور ۲۸ نومبر۔ آج صبح آریہ سماج وچھووالی کے سالانہ جلسہ پر ہون یگیہ اور اپدیش کے بعد پنڈت پریہ ورت واچسپتی کا ویاکھیان ہوا۔ پنڈت جی نے کہا:۔

براہمن کا درجہ

آریہ سماج جس ویدک دھرم کا پرچار کرنا چاہتا ہے اس کا بنیاد ورن آشرم دھرم ہے۔ منشیہ کا دھرم چار جماعتوں میں منقسم ہو جاتا ہے۔ آریہ سماج کا نظام ورن آشرم ویوستھا ہے۔ ورن ویوستھا میں براہمن کا درجہ سب سے اونچا مانا گیا ہے۔ وید نے اندر بھی براہمن کی تعریف کرنے کرنے قلم توڑ دیا گیا ہے۔ منوسمرتی اور ہمارا پراچین اتہاس یہی بتاتا ہے۔ کہ سنسار میں سب کچھ براہمن کا ہے۔ بھارت ورش کے ساہتیہ میں براہمن کی اتنی مہما ہے۔ کہ جب شتری شواجی سے ان کے گورو دکشنا لینے آئے۔ تو انہوں نے اپنا سارا راجیہ ان کی جھولی میں ڈال دیا۔

آج براہمنوں پر پھبتیاں اڑائی جاتی ہیں۔ اگر آج ہم بھارت ورش میں وید کے انوسار براہمن پیدا کر سکیں۔ تو سارے سنسار کا اُدھار ہو سکتا ہے۔ اگر آج ہم ایک بھی براہمن پیدا کر سکیں۔ تو ہندوستان میں کسی بات کی کمی نہ رہے۔

ورن ویوستھا

براہمن۔ کشتری۔ ویش۔ اور شودر سماج کے شریر کے چار اہم حصے ہیں۔ اگر یہ ایک ساتھ اکٹھے نہ ہوں۔ تو سماج شریر چل نہیں سکتا۔ براہمن سوسائٹی کا سر ہیں۔ کشتری بازو۔ ویش دھڑ اور شودر پاؤں۔ اگر کوئی کہے کہ اپنا سر کٹوا دو۔ تو یہ کوئی کرنے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ نہ ہاتھ پاؤں یا ہاتھ کٹوانا منظور کرے گا۔ اس لئے نہیں کہ پاؤں نکمے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ اگر سر کٹ جائے۔ تو شریر کے دوسرے حصے کام نہیں کر سکتے۔ سر کے کٹ جانے سے باقی جسم مردہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح شودر۔ ویش کشتری نہ رہیں۔ تو آدرش براہمن مصیبت سے ان کے کام کو سر انجام دے سکتے ہیں۔

آدرش براہمن کی مہما

اگر اس وقت ایک بھی آدرش براہمن پیدا ہو جائے۔ تو سارے سنسار کا اُدھار ہو سکتا ہے۔ براہمن کے جیون کا مقصد اور نشانہ یہ ہے۔ کہ اس براہمن کی چت برتیاں بھگوان کی طرف لگی رہنی چاہئیں۔ براہمن کو بھگوان کی اپاسنا اور بھگوان کی بھگتی کرنا چاہیے۔ دنیا کے دیگر مذاہب میں بھگوان کی اپاسنا کا اصل مطلب نہیں سمجھا گیا۔ ہمیں پرماتما کی اپاسنا اور بھگتی کیوں کرنی چاہئے؟ ہم بھگوان کی اپاسنا بھی بھاؤ سے کرتے ہیں۔ یعنی ہمارا یہ خیال ہے۔ کہ ہم پاپ کرم کر لیتے ہیں۔ نہ جانے پرماتما ہمیں کون سے نرک میں ڈالے گا۔ اس بھاؤ سے ہم پرماتما کی خوشامد کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کر دے۔ پرماتما اس طرح بخشنے والا نہیں۔ ہمارے شاستر کا تو یہ کہنا ہے۔ کہ ہمارے اچھے اور برے کرموں کا پھل ضرور ملے گا۔ پرماتما کی بھگتی ہمیں اس لئے کرنی چاہئے۔ کہ ہم اپنے جیون کو آنند وان بنا سکیں۔

ایشور بھگتی

پرماتما کی بھگتی کا مقصد یہ ہے۔ کہ پرماتما سے پریم کرنا اور اسی کا ہو جانا۔ جب کوئی پرماتما کا بھگت بنتا ہے۔ تو وہ یہ کوشش کرتا ہے۔ کہ وہ بھی ایشور جیسا بن جاوے۔ پریمی ہمیشہ جس سے پریم کرتا ہے اسی کا سا بننا چاہتا ہے۔ بھگوان کے بھگت میں یہ بھاونا ہوگی۔ کہ پرماتما نیائے کاری اور سچ کے بولنے والے ہیں۔ مجھے بھی ایسا ہی ہونا چاہئے۔ اس بھگتی کا اثر یہ ہوتا ہے۔ کہ میں بھی نیائے کاری بنتا ہوں۔ اور ستیہ سے بن جاتا ہوں۔ جب پرماتما کی تمام صفات اپنے اندر دھارن کر لیتا ہوں۔ تو مجھے سکھ ہوتا ہے۔ اور دکھ میرے نزدیک پھٹک ہی نہیں سکتا۔ ایشور کی بھگتی کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے تئیں بھگوان میں لین کر دیں۔ جب ایک براہمن ایسا کر دے تو براہمن ستیہ کا پرچارک ہو جائے گا۔ اور جھوٹ کو برداشت نہیں کر سکے گا۔ براہمن کے جیون کا مقصد یہ ہے۔ کہ وہ دنیا سے جھوٹ کی جڑوں کو اکھاڑ دے۔ اور سچ کا پرچار کرے۔

تپسیا کا جیون

اس کے راستے میں پہلے رکاوٹوں کا پیدا کیا جانا ضروری ہے۔ کیونکہ دنیا میں پاپ اور ظلم اس قدر گھر کر گیا ہے۔ کہ سب جھوٹ بھلے کرم کی منی کرتے ہیں۔ جب ایک آدرش براہمن سنسار سے پاپ اور جھوٹ کے خلاف پرچار کرنے نکلتا ہے تو لوگ اس کے راستہ میں طرح طرح کے روڑے اٹکاتے ہیں۔ اور اسے تنگ کرتے ہیں۔ رشی دیانند کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ اگر ایسے ہو۔ تو براہمن کیا کرے۔ ان مخالفوں کو اور ورودھیوں کو مار دے۔ کس طرح؟ اپنے اُپکاروں سے۔ رشی دیانند کی بات پہلے سب کو کڑوی لگتی تھی۔ مگر آخر عوام نے محسوس کیا۔ کہ وہ ان پر امرت برسا رہے ہیں۔ جب ایک براہمن سب کی مخالفت کے باوجود اپنی تحریک میں لگا رہے۔ اور اُپکار سے مر سکے۔ تو آخر لوگوں کو گیان ہو جاتا ہے۔ وہ اس کی مخالفت چھوڑ دیتے ہیں۔

اپنے ویاکھیان کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ پرماتما نے براہمن کو "سام" سے بنایا ہے۔ سام کے تین ارتھ ہوتے ہیں۔ ایک گیت۔ دوسرے شانتی۔ تیسرے وید منتروں کا سور سے گانا۔ براہمن کا چرتر وید کے ایک ایک منتر کے انوسار ہونا چاہئے۔ اس طرح شانتی اپنے سر دیہ میں دھر کر وید کا دنیا میں پرچار کرے ہمارے اندر روشنی ہوتی ہے۔ مگر اس پر دھول پڑی ہوتی ہے۔ اور جب تک وہ دھول جھڑ نہ جائے۔ تب تک ہمارے اندر سے وہ روشنی پیدا نہیں ہوتی۔ اس روشنی کا ظہور نہیں ہوتا۔ آج براہمن اپنے آپ کو بھول چکے ہیں۔ اگر آج وہ جاگ اٹھیں۔ اور اپنے فرض کو پہچان لیں۔ تو سنسار کا اُدھار ہو سکتا ہے۔ انہیں اپنے اندر سے اندھیرے کو ہٹا کر ستیہ اور دھرم کا پرچار کرنا چاہیے۔ براہمن کو چاہیے کہ نہ ڈر سے اور نہ لالچ سے اپنے دھرم کو تیاگے۔ اگر ہم اس پرکار کے اونچے براہمن پیدا کر سکیں۔ تو ان کے مشورے سے سوسائٹی کے کام چل سکتے ہیں۔

سچے براہمن پیدا ہو سکتے ہیں

یہ کہا جائے گا۔ کہ ایسے براہمن پیدا کرنا مشکل ہے۔ لیکچروں اور ویاکھیانوں میں ایسا کہہ دینا آسان ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ اس پرکار براہمن پیدا ہو سکتے ہیں۔ رشی دیانند پرشرام۔ ویاس وغیرہ اس بھارت ورش میں پیدا ہوئے۔ براہمن بننے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیے۔ کہ ہم ایسے براہمن بنیں۔ یہ علیحدہ بات ہے۔ کہ ہم وید کے اس لکش تک نہ پہنچ سکیں۔ مگر پھر بھی موجودہ حالت سے تو بہتر ہو جائیں گے۔

آپ نے کہا۔ کہ ویدک دھرم کے مطابق ورن ویوستھا کا یہ مطلب نہیں۔ کہ براہمن شودر سے گھرنا کرے ویدک دھرم کے مطابق تو ایک شودر بھی براہمن بن سکتا ہے۔ ویش بھی اور کشتری بھی اگر اپنے اندر گن اور کرم پیدا کر لیں۔ تو براہمن بن سکتے ہیں۔

جماعت بندی

اونچ نیچ کا بھاؤ تو ضرور ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر میں یہ کہوں گا۔ کہ مہاتما گاندھی مجھ سے بہت زیادہ اونچے ہیں۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ براہمن دوسری قوموں سے چھوت چھات کریں۔ اور ان کے ساتھ سہ بھوج سے پرہیز کریں۔ بلکہ براہمن کو اس لئے اونچا مانا جاتا ہے۔ کہ اس میں خاص خوبیاں ہیں۔ اگر ہمارے درمیان سچے براہمن پیدا ہو جائیں۔ اور سوسائٹی کا کام ان کے سپرد کیا جائے۔ تو بھارت ورش کا کلیان ہوگا۔

ویدک دھرم کے دروازے سب کے لئے کھلے ہیں۔ ویدک دھرم سب کو دعوت دیتا ہے۔ کہ آئیں اور براہمن بننے کی کوشش کریں۔ تاکہ ہم سب مکتی پراپت کریں۔ تاکہ رشی دیانند کا ادیش پورا ہو۔ (تالیاں)

سماجک اُنتی کیلئے براہمن اور کھشتری کا سہیوگ ضروری ہے

(شری سوامی سوتنترانندجی کا اُپدیش)

وید بھگوان میں ایک منتر آتا ہے۔ کہ یہ پرتھوی ہمارے لئے سُکھ دائی ہو۔ سادھارنتیا پرتھوی منشیہ کے لئے پرتی کُول نہیں ہے۔ بلکہ انوکُول ہے۔ کیونکہ سویم ہمارا منتر پارتھنو ہے۔ سنسار میں دیکھا گیا ہے۔ کہ کارن کاریہ کا سہایک ہوتا ہے۔ اس لئے پرتھوی ہمارے انوکُول ہی ہو سکتی ہے پرتی کُول نہیں ؛

پرتیکُولتا کا کارن

پرتھوی کی پرتیکُولتا کا کارن پرانیوں کا اپنا ہی برتاؤ ہے۔ ایک بُدھیمان پُرش جس استھان میں رہتا ہے۔ خواہ وہ کیسا ہی کیوں نہ ہو۔ پرتیکول پرتیت ہو سُدھار سے اسے انوکول بنایا جا سکتا ہے۔ ایک پرستھ ... ہیں کہ منشیہ جس استھان میں رہے۔ اُسے اسی استھان کا سوچنا چاہئے۔ انیہ استھان کا نہیں۔ انیہ استھان والے خود اپنے استھان کے متعلق سوچ لیں گے ؛

سائنس کا چمتکار

کتھا آتی ہے کہ ایک دفعہ خدا نے سائنسدانوں کو دوزخ میں بھیج دیا۔ انہوں نے دوزخ کی وستوؤں اور پدارتھوں کا سدُپیوگ کر کے اسے بھی اپنے انوکُول بنا لیا۔ جب خدا اُس دوزخ کو دیکھنے آیا۔ تو وہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اور اس نے سائنسدانوں کو کہا کہ اگر تمہیں کسی اور استھان میں بھیج دیا جائے۔ تو وہاں کوئی پرورتن نہ کرنا۔ انہوں نے اُتر دیا کہ ہم بیکار تو بیٹھ نہیں سکتے۔ آپ جہاں ہمیں بھیجیں گے۔ ہم اُس کو اپنے گیان سے اپنے انوکُول ہی بنائیں گے۔ کیونکہ ہم کاریہ ہین تو نہیں رہ سکتے۔

منشیہ دھرم

منشیہ کا یہ دھرم ہے۔ کہ وہ ہر ایک استھان کو اپنے انوکُول بنا لے۔ کرتویہ پرایئن شخص کا یہ خاص گُن ہے۔ کہ وہ سوارتھ کو نہیں دیکھتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بھگوان کرشن جی نے ارجن کو یدھ کھشیتر میں کرتویہ پرایئنتا کا اُپدیش دیا۔ اُپنشدوں کے اندر بھی یہی بھاؤ پایا جاتا ہے۔ سکام کرموں میں ذاتی بھاؤنا ہوتی ہے۔ نشکام بھاؤنا میں دُکھ نہیں ہوتا۔ رشی دیانند نے اپنا سارا جیون کاریہ میں لگا دیا۔ انہوں نے مریتو پر وجے پا کر پرُوپکار کے بھاؤ سے کام لے کر سنسار کے کشٹ دُور ہٹانے کا یتن کیا۔ اور کرتویہ پالن سے جو نکہ اُن میں سوارتھ کا لیش ماتر بھی نہیں تھا۔ اس لئے پران تیاگتے وقت اُن کے مُکھ سے صرف یہی نکلا۔ "ایشور! تیری اِچھا پورن ہو"۔ چونکہ ان میں سکامتا نہ تھی۔ نشکامتا تھی۔ اس لئے اُن کے چہرہ پر پرسنتا تھی۔ ہم کو سارے کام نشکام بھاؤ سے کرنے چاہئیں۔ اوستھاؤں کو انوکُول بنانے کے لئے ہمیں ادھرم سے کام نہ لینا چاہئے ؛

انوکُولتا کا سادھن

ہم کو سنسار میں سارے کام نشکام بھاؤ سے کرنے چاہئیں۔ اوستھاؤں کو انوکُول بنانے میں ہمیں ادھرم سے کام نہیں لینا چاہئے۔ کرتویہ اور سوارتھ کے کام کرنے میں کوئی بھید پرتیت نہیں ہوتا۔ دھرماتما پُرش کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ وہ دُشٹوں کا دمن کرے۔ اور سجنوں کا سہایک بنے۔ وہ دیش اچھا ہوتا ہے۔ جہاں براہمن اور کھشتری مل کر چلتے ہیں ؛

ورن ویوستھا

ویدک دھرم کی رُو سے شروع سے ہی سوسائٹی کا کام چلانے کے لئے چار ورن بنائے گئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک ورن سوسائٹی کا اہم انگ ہے۔ پرشن ہوتا ہے کہ براہمن اور کھشتری ہی کیول کیوں لیا؟ شودر واستو میں سوچا کم کرتے ہیں۔ ویش بیوپار میں مست رہتے ہیں۔ اُن کی سمپتی تب تک سُرکشت ہے۔ جب تک کھشتری کا بل اُن کی رکھشا کرتا ہے۔ آشرموں میں جیسے گرہستی دوسرے آشرموں کا پالن کرتا ہے ویسے ہی پُرش سب ورنوں کا پالن کرتا ہے۔ جب تک سنسار میں امن رہتا ہے۔ تب تک ودیا محفوظ رہتی ہے۔ ایک بلوان جس کے اندر بھی کا بل ہے۔ وہ بحث نہیں کیا کرتا۔ براہمنوں کا طریقہ شانتی کا ہے۔ لیکن کھشتریوں کا طریقہ اتیاچاریوں کو دمن کرنے کا ہے۔ اور ویشوں اور شودروں کو سُرکشت بنانے کا ہے ؛

سمرتھ رام داس کا واقعہ

سمرتھ رام داس کا جو شیواجی کے گُرو تھے۔ ابتدائی نام نارائن تھا۔ انہوں نے ماتا کو وچن دینے ... بیاہ کرانا منظور کر لیا۔ لیکن جب بیاہ رسم ادا ہو گئی۔ تو وہ وہاں سے چل نکلے اور ... برسوں کے بعد ماتا کو ملنے آئے۔ انہیں سمرتھ رام داس نے شیواجی کو اپنے اُپدیشوں سے چھترپتی بنا ؛

(سلسلہ کے لئے دیکھیں صفحہ ۱۶۲)

آتم ودیا کی مہانتا

(سوامی ویدانندجی تیرتھ کا بھاشن)

مہرشی نارد جی سنت کمار کے پاس آتم ودیا سیکھنے جاتے ہیں۔ مہاتما اُن سے یہ پوچھتے ہیں کہ پہلے آپ یہ بتلائیں۔ کہ آپ نے کیا کیا پڑھا ہے۔ تاکہ میں آپ کی یوگیتا کو جان سکوں۔ مہرشی نارد سب وید شاستروں کا نام گنوا دیتے ہیں۔ لیکن مہاتما کہتے ہیں کہ آپ نے ابھی برہم ودیا کو نہیں پڑھا۔ جب تک آپ اس کو نہ پڑھیں گے۔ تب تک آپ کو شوک اور موہ ستاتے رہیں گے ؛

موجودہ سبھیتا کا چمتکار

کہا جاتا ہے کہ آجکل سبھیتا کا زمانہ ہے۔ میں پوچھتا ہوں۔ کہ آج کل کے عالموں کی اوستھا نارد جیسی ہی ہے۔ جب سنسار میں پرکرتی کا ایک رہسیہ کھلتا ہے۔ تو کئی اور اُلجھنیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو معاملہ کو زیادہ پیچیدہ بنا دیتی ہیں۔ جس طرح ریشم کا کیڑا اپنے ہی دھاگوں میں اُلجھ جاتا ہے۔ اسی طرح انسان بار بار سنسار کی اُلجھنوں میں اُلجھا ہوا ہے۔ اور ورتمان سبھیتا کے چمتکار کے باوجود یہ اُلجھن سُلجھنے میں نہیں آتی۔ وید میں آتا ہے۔ کہ یہ سارے کا سارا برہمانڈ شکتی شالی اِندر کا جال ہے۔ اس کے تانا بانا میں انیک جیو جنتو پھنسے ہیں۔ اور نکلنے کا سامان نہیں پاتے

سنساری پُرش کی اوستھا

پھنسنے والے جیو پر پہلے تو موہ سوار ہوتا ہے۔ پھر اودیا اور راگ کا حملہ ہوتا ہے۔ اور کسی وستو کا ٹھیک گیان نہیں رہتا۔ مہرشی پاتنجلی فرماتے ہیں۔ ہمارے چاروں اور اودیا کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ کیونکہ ہم کرم اندریوں کے وش میں پھنسے ہوتے ہیں۔ ان سے ہر وقت گندگی برآمد ہوتی ہے۔ شریر بھی ہاڑ۔ ماس اور چربی کا مجموعہ ہے۔ الغرض شریر کے اندر اور باہر گندگی ہے۔ اسی لئے بھرتری ہری نے فرمایا کہ یہ سارا سنسار غفلت کی شراب پی کر پاگل ہوا ہوا ہے۔ سچ مچ ہماری بدھیوں کا دیوالہ نکل چکا ہے۔ شریر انتیہ اور فانی ہے۔ یہ ایک دن نشٹ ہو جائے گا۔ دھرم پُتر یدھشٹر نے ایک سوال کے اُتر میں فرمایا۔ کہ سب سے زیادہ حیران کرنے والی بات یہ ہے کہ روزانہ ہم اپنی آنکھوں سے موت کے نظارے دیکھتے ہیں۔ لیکن ہر ایک پرانی ان نظاروں کو دیکھتا ہوا بھی یہ سمجھتا ہے کہ وہ اجر اور امر ہے۔ آج کل دنیا کے اندر ذرا ذرا سی بات کو لے کر لوگ گھبرا جاتے ہیں۔ طالب علم امتحان کے وقت آرام اور سہولتوں کو ڈھونڈتے ہیں ؛

آتما کا چنتن کرو

ہم آسانی سے مکتی کرنا چاہتے ہیں۔ اور جب آسانی سے ہمارا مطلب سدھ نہیں ہوتا تو بیزار معلوم ہوتے ہیں۔ ہم کو آتما کا چنتن کرنا چاہئے۔ پرم آنند سے بھاگنا نہیں چاہئے۔ آتما اور پرماتما کی چرچا ہی ہر ویر کو سنتشٹ کر سکتی ہے۔ کاشی میں ایک سوامی بھاسکرانند نامی رہتا تھا۔ ایک شخص نے اُن کو کمبل دیا۔ لیکن انہوں نے کمبل کو پھینک دیا۔ کیونکہ وہ بندھن میں نہیں پڑنا چاہتے تھے۔ ایک اور سنیاسی نے ایک شخص سے اس لئے بالفرض دان کا نہ لیا۔ کیونکہ وہ بندھن میں نہ آنا چاہتے تھے۔ شریر کا ناش کرنا واستو ہتیا نہیں۔ اصل ہتیا تو اس سے ضروری کام نہ لینا ہے۔ جو لوگ آتما کے سوروپ کو نہ جان کر سنسار کے پدارتھوں کے پیچھے دوڑتے ہیں۔ وہ آتما کی ہتیا کرتے ہیں۔ وید میں آتا ہے۔ کہ آتم ہتیا کرنے والے جیتے بھی اور مرتے وقت بھی اندھیرے مقامات کو پراپت کرتے ہیں ؛

جو منشیہ اس منشیہ چولا کو پا کر اسے لابھ دائک نہیں بناتا۔ وہ منشیہ نہیں کہلا سکتا۔ سارا سنسار دو کام کرتا ہے۔ ایک بھوگ۔ دوسرا اپ ورگ۔ اصل بھوگ تو وہ ہے۔ جس کا پرنام اچھا ہو۔ اُن بھوگ کرنے والوں کو اپ ورگ ملتا ہے۔ باہر کی چیز کو چھوڑ کر حقیقی چیز کو پکڑ لینا اپ ورگ ہے۔ سارے پاپوں کی چکتسا کرنا ہی آتما کا چنتن کرنا کہلاتا ہے۔ گیانی پُرش شریر کا سدُپیوگ کرتا ہوا اس کی رکاوٹ سے پرے ہو جاتا ہے۔ وہ اس کا سوامی بن کر پار ہو جاتا ہے۔ اور جب آخری سمے آتا ہے۔ تو اس وقت اس کے منہ سے نکلتا ہے:-

"پربھو! تیری اِچھیا پورن ہو"

آریہ سماج وچھووالی لاہور کے سالانہ جلسہ پر بیکاری کانفرنس

روزگار بیورو قائم کرنے کا فیصلہ

لاہور ۲۲ نومبر - ڈیڑھ بجے بعد دوپہر گوردت بھون کے منڈار پنڈال میں آریہ سماج وچھووالی لاہور کے سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں "بیکاری کانفرنس" منعقد ہوئی - پنڈال حاضرین سے کچھا کھچ بھرا ہوا تھا۔ دیویاں بھی بھاری تعداد میں موجود تھیں - ڈاکٹر ایل - سی جین ایم - اے صدر تھے ؛

صاحب صدر کی تقریر

ڈاکٹر ایل - سی - جین ایم - اے نے تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ اس سمیلن کا مقصد یہ ہے کہ بیکاری کے مسئلہ پر غور کیا جائے - اس وقت بیکاری کا ملک اور صوبہ میں اس قدر دور دورہ ہے کہ اگر اس کا فوری علاج نہ کیا گیا - تو یہ بیکاری کی بلیک ملک کے بہت سے نوجوانوں کو کھا جائیگی - اس مسئلہ میں زیادہ تر تین سوال زیر غور ہیں یعنی بیکاری کیا ہے؟ کہاں ہے؟ اور اس کا کیا علاج ہونا چاہیئے؟ اس وقت بیکاری پڑھے لکھے نوجوانوں میں ہی نہیں ہے - بلکہ دیہات کے کسانوں میں بھی بیکاری ہے - اس کا علاج یہی ہے کہ دیہات میں ہم فوراً دورہ کریں - اور بیکاری کو دور کرنے کے لئے ہتھا شکتی اپنا پروگرام عمل میں لائیں - ہم بیکاری کو دور کرنے کے لئے جو روپیہ لگائیں - وہ بڑھتا ہی جائے - کم نہ ہو - اور اس سے بھارت ورش کے آرتھک سنگٹھن میں سہایتا ملے ؛

پہلا پرستاو

پروفیسر سنتو دیال جی نے پہلا ریزولیوشن پیش کیا - آپ نے کہا - کہ اس وقت صرف ودیارتھی لوگ ہی نہیں - بلکہ ان پڑھوں میں بھی زبردست بے روزگاری ہے - اس بارہ میں حکومت نے ایک کمیشن مقرر کیا تھا - جس نے بیکاری کو دور کرنے کے لئے سفارشات کی ہیں - یہ سوال صرف اس صوبہ کے اندر ہی نہیں - بلکہ تمام دنیا اس سوال پر غور کر رہی ہے دنیا کے دیگر ممالک میں تو حکومتیں اس مسئلہ پر غور اور اس کے حل کے لئے لاکھوں روپے صرف کر رہی ہیں - ہم بھی خوش ہوتے - اگر ہماری حکومت بھی اس مسئلہ کے حل کے لئے کافی روپیہ صرف کرتی - آریہ سماج نے بھی دھارمک اور سماجک حالت کے ساتھ ساتھ اس سوال کو بھی اپنے ہاتھ میں لیا ہے - تاکہ ہم اپنے نوجوانوں کی امداد کر سکیں - ہمارے داتا ویر پنڈت ٹھاکر دت وید امرت دھارا نے گزشتہ سال بیکاری کے مسئلہ کے سلسلہ میں پچاس ہزار روپیہ دان دیا ہے (چیرز) ہمارا خیال ہے کہ مالکان اور ملازمان کے درمیان تبادلہ خیالات کے لئے ایک بیورو بنائی جائے ؛

تقریر کے بعد پروفیسر صاحب نے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا :-

"قرار پایا - کہ بے کار ہندوؤں کو کام دلانے کے لئے حسب ذیل اصحاب پر مشتمل ایک روزگار بیورو بنائی جائے - جسے اور ممبر اپنے ساتھ ملانے کا اختیار ہوگا :-

۱ - پنڈت ٹھاکر دت وید امرت دھارا

۲ - " گیا چند جی بی - اے - مسٹر

ایل - بٹرلے - لالہ ہر دیال جی بی - اے لائف البیورو دت جی - پروفیسر سنتو دیال جی"

مسٹر پی - ایل - مہرا کی تائید کے بعد ریزولیوشن پاس ہوگیا ؛

دوسرا پرستاو

ماسٹر ہر دیال جی نے دوسرا ریزولیوشن پیش کیا - کہ ہندو نوجوانوں میں دستکاری کی شان کے خیال کا زبردست پرچار کیا جائے - اور اس مقصد کو فروغ دینے کے لئے تمام ضروری ذرائع سوچے جائیں ؛

ماسٹر صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ بیروزگاری کی وجہ یہ ہے کہ ہندو نوجوان دستکاری کا کام کرنے کو خلاف شان خیال کرتے ہیں اور اسے پسند نہیں کرتے - طرفہ یہ ہے کہ سوسائٹی بھی دستکاری کے کام کو پسند نہیں کرتی - اور لوگ جھوٹی جھوٹی دستکاری کرنے والوں کو اپنی لڑکیاں دینے کو تیار نہیں ہوتے - دستکاری کے سوال کو حل کرنا آریہ سماج کا ہی کام ہے - ہندوؤں کو دستکاری کے کام کو نہایت اونچا سمجھنا چاہیئے - صنعتی سکولوں میں ہندو لڑکے داخل ہونا پسند نہیں کرتے - ان سے ہمیں پرارتھنا کرنی چاہیئے - کہ وہ دستکاری سیکھیں - اس کے لئے صوبہ میں زبردست جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے ؛

پروفیسر وید مترنے ریزولیوشن کی تائید کی - آپ نے کہا - کہ محنت سے ہندو نوجوان اس لئے گریز کرتے ہیں - کہ محنت کرنے والوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے - سکالروں اور پروفیسروں کو خود محنت اور دستکاری کرنی چاہیئے - تاکہ نوجوانوں کے لئے رہنما بن سکیں - انہیں امریکہ کے پروفیسروں سے سبق حاصل کرنا چاہیئے - جو ہزارہا روپیہ تنخواہ لیتے ہیں - مگر گھر میں اگر کار ٹوٹ جائے - اور جوتے بنالیتے ہیں - اگر آپ ہندوستان سے بیروزگاری دور کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو گیان اور کرم دونوں کو دھارن کرنا چاہیئے ؛

شری لالہ نند لال جی آریہ نے تائید مزید کی ؛

صاحب صدر نے کہا - کہ مہاتما گاندھی - مسٹر میکڈانلڈ اور جتنی دنیا کی بڑی بڑی ہستیاں ہیں - انہوں نے مزدوری کی برائی کو مانا ہے - اور تبھی وہ بڑے ہوئے ہیں - پروفیسروں اور بڑے بڑے آدمیوں کو محنت کو اپنی زندگی کا جزو بنانا چاہیئے ؛

ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوا ؛

تیسرا پرستاو

پنڈت ٹھاکر دت جی وید امرت دھارا نے ریزولیوشن پیش کیا :-

"یہ کانفرنس ہندو امراء سے اپیل کرتی ہے - کہ وہ اپنا زائد روپیہ گھریلو صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے لگائیں - تاکہ ہندو نوجوانوں کو تربیت دیکر اس ملک کی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل بنایا جائے - مزید برآں کانفرنس اپنے ہموطنوں پر زور دیتی ہے - کہ وہ صرف اپنے ملک کی بنی ہوئی اشیاء کا استعمال کریں - خواہ وہ مقابلتاً تھوڑی بہت مہنگی بھی کیوں نہ ہوں" ؛

پنڈت ٹھاکر دت جی وید نے تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ بمبئی - امرتسر اور دیگر شہروں میں بدیشی کپڑا اور بدیشی اشیاء کی فروخت زوروں پر ہے - بیکاری کیسے دور ہو سکتی ہے؟ جب ہم ضروریات زندگی باہر سے مہیا کرتے ہیں - روپیہ تو تب آتا ہے - جب ہم اپنی ضروریات گھر سے پوری کریں - ہمیں اپنے دیش کی اشیاء کو خرید کر حب الوطنی کا ثبوت دینا چاہیئے - خواہ وہ بدیشی چیزوں کے مقابلہ میں مہنگی بھی ہوں - اس سے ملک کی صنعت بھی ترقی کرے گی - اور آخر کار ہمارے ملک کی اشیاء بھی سستی ہو جائیں گی ؛

شریمتی سوشیلا دیوی نے ریزولیوشن کی تائید کی - اور ریزولیوشن پاس ہوگیا ؛

چوتھا پرستاو

ڈاکٹر نند لال جی نے پرستاو پیش کیا :-

"قرار پایا - کہ گھریلو صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے ان صنعتوں کی تیار کردہ اشیاء کی فروخت اور نمائش کے لئے وقتاً فوقتاً بازار کھول کر سہولتیں بہم پہنچائی جائیں" ؛

ڈاکٹر صاحب نے کہا - کہ اگر ہم اپنے ملک کی بنی ہوئی چیزیں خریدیں گے - تو ہمارا روپیہ ہمارے اپنے ملک میں رہے گا - اور خوشحالی بڑھے گی ؛

ڈاکٹر ای - ڈی لکس نے کہا - کہ جب تک شہری اور دیہاتی آبادی کی حالت موزوں نہ ہو جائے - تب تک صنعت میں ترقی نہیں ہو سکتی - دیہاتیوں کو چاہئیں یا پینتالیس فیصدی معاملہ اراضی اور آبیانہ دینا پڑتا ہے - اس کے علاوہ وہ بھاری مقروض ہیں - شہر میں پولیس انتظام کرتی ہے - مگر گاؤں میں وہی پولیس ظلم کرتی ہے - ہمیں پہلے دیہات کی طرف دھیان دینا چاہیئے - اور انہیں شہروں سے ملانا چاہیئے ؛

ڈاکٹر دھرم دیو جی کی تقریر کے بعد ریزولیوشن پاس ہوگیا ؛

پانچواں پرستاو

صاحب صدر نے ڈاکٹر ڈکس کے مشورہ سے ایک اور ریزولیوشن پیش کیا - کہ دیہات میں ایک یا دو صنعتی مراکز کھولے جائیں - جہاں دیہات کی تنظیم کا کام کیا جائے - اور دیہاتیوں کو صنعت کی تربیت دی جائے - یہ ریزولیوشن بھی اتفاق رائے سے پاس ہوا

صاحب صدر کی اختتامی تقریر

صاحب صدر نے اپنی اختتامی تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ بیکاری کا مسئلہ نہایت عام مسئلہ ہے - پنجاب کے امیر ہندوؤں کو پنڈت ٹھاکر دت وید امرت دھارا کی تقلید کرنی چاہیئے جنہوں نے بیکاری کو دور کرنے کے لئے پچاس ہزار روپے کی گراں قدر رقم دی ہے - اگر دوسرے بھی حسب توفیق اس کام کے لئے دان دیویں تو اس مسئلہ کا فوری حل ہو سکتا ہے ؛

پنڈت ٹھاکر دت وید امرت دھارا نے صاحب صدر کا شکریہ ادا کیا - اور کانفرنس نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی ؛

آریہ سماج ممباسہ کا پروٹسٹ :-

آریہ سماج ممباسہ (کینیا کالونی) اپنی جنرل میٹنگ منعقدہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۷ء میں سروسمتی سے مندرجہ ذیل پرستاو پاس کر کے اس کی ایک نقل پرائیویٹ سکریٹری حضور نظام حیدرآباد کی خدمت میں اور دوسری سکریٹری آرین انٹرنیشنل لیگ دہلی کو روانہ کرتا ہے :-

"آریہ سماج ممباسہ آریہ پرتی ندھی سبھا ایسٹ افریقہ نیروبی کی انتظامیہ کمیٹی کے پرستاو مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء کی متفقہ طور پر تائید کرتا ہے - اور حضور نظام والئے حیدرآباد سے مؤدبانہ التماس کرتا ہے - کہ وہ اپنی ریاست کے اندر ان پابندیوں کو جو اس نے آریہ سماج کے پرچار اور اس کے کارکنوں کی سرگرمیوں کے خلاف لگائی ہیں جلد از جلد دور کر کے اپنی انصاف پروری کا ثبوت دے ؛

(منتری آریہ سماج ممباسہ)

آریہ سماج لاہور کے ۵۷ویں سالانہ جلسہ کی مجمل کارروائی

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا ۵۷واں سالانہ جلسہ منگل وار ۲۰ نومبر کی صبح کو گوردت بھون کے وسیع پنڈال میں آرمبھ ہوا۔ اور اتوار ۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء کو رات کے ۱۰ بجے ختم ہوا۔ جلسہ کی مجمل کارروائی ذیل میں درج کی جاتی ہے :-
(ایڈیٹر)

ابتدائی کارروائی

منگل وار ۲۰ نومبر ۱۹۳۴ء کو جو سمیلن ہوا۔ اس کی مفصل کارروائی "پرکاش" کے ۲۵ نومبر کے پرچہ میں شائع کی جا چکی ہے۔ بدھ وار ۲۱ نومبر کو شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار ممبر دیانند سیوا سدن کا "وواہ۔ نیوگ اور طلاق" کے وشئے پر ۷ بجے رات کو ایک سارگربھت ویاکھیان شروع ہوا۔ وِیر وار ۲۲ نومبر کو پنڈت چمو پتی جی ایم۔ اے گورنر گوروکل کانگڑی کی ادھیکشتا میں کوی سمیلن ہوا۔ جس میں متعدد کویوں نے اپنی کویتاؤں سے جنتا کو آنند کیا :-

کامیاب نگر کیرتن

شکروار ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء کو صبح یگیہ ہون ہوا۔ دوپہر شام کے ۵ بجے آریہ سماج انارکلی اور آریہ سماج وچھووالی کا ڈی۔ اے۔ وی مڈل سکول سے مشترکہ جلوس نکلا۔ جو چیمبرلین روڈ۔ کچہری روڈ۔ انارکلی بازار۔ لوہاری گیٹ۔ چوک جھنگ۔ پاپڑ منڈی۔ شاہ عالمی گیٹ۔ مچھی ہٹہ۔ چوک رنگ محل۔ بزاز ہٹہ۔ واچ ورکس۔ گمٹی بازار۔ سوتر منڈی اور لوہاری گیٹ سے ہوتا ہوا گوروت بھون میں امن و امان سے اختتام پذیر ہوا۔ جلوس کے ہمراہ پولیس کا کافی انتظام تھا :-

جلوس بہت لمبا اور میلوں کی مختلف آریہ سماجوں کی بھجن منڈلیاں جن کی تعداد تقریباً ..... شامل تھیں۔ ان کے علاوہ ڈی۔ اے۔ وی کالج کے طلباء۔ ڈی۔ اے۔ وی سکول کے طلباء۔ آیوروید کالج کے طلباء۔ آریہ انڈسٹریل سکول کے طلباء۔ آریہ سماج سکول وچھووالی گرو... کے طلباء اور ..... ہائی سکول کیمبریاں کے طلباء ہزاروں کی تعداد میں شامل ہوئے۔ جلوس میں بڑے بڑے آریہ سماجی بھی موجود تھے۔ ان میں سے بہتوں کے پاس سرخ جھنڈیاں تھیں جن پر لفظ "اوم" لکھا ہوا تھا۔ اور تمام لوگ "آریہ سماج کی جے"۔ "رشی دیانند کی جے" کے نعرے لگا رہے تھے۔ اور "اوم" کا ڈنکا عالم میں بجوا دیا رشی دیانند نے۔ نگالیت گا رہے تھے :-

بھجن منڈلیوں کے لئے خاص جگہیں مخصوص تھیں۔ وہاں ہی یہ منڈلیاں ٹھہرتی تھیں۔ لوگ مکانات پر سے پھولوں کی ورشا کرتے تھے۔ ... میں بڑا اکسٹاہ پایا جاتا تھا۔ سب سے آگے جھنڈا تھا۔ جو لڑکے ہی بجاتے تھے۔ ڈی۔ اے۔ وی سکولوں کے سکاؤٹس نے بھی ایک خاص ... تیار کر رکھا تھا۔ جہاں بھی عام جوش و خروش ... تک ہے۔ نگر کیرتن بہت کامیاب رہا۔ شہر

کے اندر تو لوگوں کی بھیڑ بھاڑ اور بھی زیادہ ہو گئی۔ جلوس نصف میل سے زیادہ لمبا تھا۔ گتکا اور تلوار چلانے کے کرتب خاص طور پر لوگوں نے پسند کئے۔ جن بازاروں سے جلوس نے گزرنا تھا۔ ان کو جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا :-

سنیچر وار ۲۴ نومبر ۱۹۳۴ء

پراتہ کال سات بجے بھجن کیرتن ہوا جس میں متعدد آریہ بھجن اپدیشکوں کے منوہر اور رسیلے بھجن ہوئے۔ پھر آٹھ بجے سنر سمیدھ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور کے ودیارتھیوں کا وید پاٹھ ہوا۔ ۸½ بجے ہون یگیہ ہوا۔ اور اس کے بعد شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج کا شکھشا دایک اپدیش ہوا۔ (جو کسی اور سمّان پر درج ہے) ازاں بعد شریمتی گوپال دیوی اور چند اور دیویوں نے ایک منوہر بھجن گایا۔ پونے دس بجے شری پنڈت پریہ ورت جی ویدواچسپتی ایڈیٹر "آریہ" کا بھاشن شروع ہوا۔ (جو اسی پرچہ میں کسی اور سمّان پر درج کیا گیا ہے)

دوپہر کی کارروائی

ایک بجے بعد دوپہر "بیکاری سمیلن" کی کارروائی شری ڈاکٹر ایس۔ سی۔ جین ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کی صدارت میں شروع ہوئی۔ (سمیلن کی کارروائی اسی پرچہ میں کسی اور سمّان پر درج ہے)

سمیلن کے بعد مہاشہ سنت رام جی بھجن اپدیشک کا منوہر اور دلکش بھجن ہوا۔ اس بھجن نے جنتا پر جادو کا اثر کیا۔ بھجن کے بعد شری سوامی ودیانند جی تیرتھ کا بھاشن شروع ہوا۔ (جو کہ اسی پرچہ میں کسی اور سمّان پر درج کیا گیا ہے) :-

رات کی کارروائی

رات کے وقت کارروائی سات بجے شروع ہوئی۔ پہلے کنیا مہاودیالیہ جالندھر کی کنیاؤں کے سریلے بھجن ہوتے رہے۔ اور پھر شری آچاریہ رام دیو جی نے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگامی اردھ شتابدی کے سمبندھ میں ایک مختصر وکترتا کی۔ اس کے بعد آچاریہ دیوشرما جی ابھے کا ذیل کا بھاشن ہوا :-

آچاریہ دیوشرما جی کا بھاشن

آچاریہ دیوشرما جی نے فرمایا۔ کہ دوسرا قدم جو آریہ سماج کو پرچار کے لئے اٹھانا چاہئے۔ وہ یہ ہے کہ اس طرح کے جلسے نہ کر کے ویدک مشنری جگہ جگہ جا کر پرچار کریں۔ اور آتمک اُنّتی کے ..... سادھن کریں :-

ہم نے دھرم کے ارتھ کو جھوٹے معنوں میں سمجھا۔ دھرم ہمارے روزمرہ کے جیون میں آنا چاہئے۔ میرے خیال میں دھرم ایسی وستو ہے جس کا جیون کے ہر پہلو کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ آپ کو یہ بہت پسند آئیگا۔ کہ ویدک دھرم سب دھرموں سے اچھا ہے۔ اور اگر عیسائی اور اسلام دھرم کو گالیاں سنائی جائیں۔ تو یہ کہوں گا۔ کہ آپ مٹھائی کے مقابلہ میں گڑ کھانا پسند نہیں کریں گے۔ اچھے اچھے پھلوں کے مقابلہ میں سنگھاڑوں کو کھانا پسند نہیں کریں گے۔ حالانکہ ان میں جیون کا تتو زیادہ ہے :-

آج کل اندولن ہو رہا ہے۔ کہ دھرم کے نام پر دنیا کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ یہ اندولن کسی حالت میں درست نہیں ہے۔ ہمیں دھنیہ واد کرنا چاہئے رشی دیانند کا جنہوں نے ہمارے سامنے یہ وچار رکھا۔ کہ دھرم کے بنا گیان سنسار میں نہیں ٹھہر سکتا ہے۔ اس وقت اگر آگ لگ جائے۔ تو آپ کا فرض ہے کہ آپ میرا لیکچر سننے کی بجائے اس آگ کو بجھائیں۔ اس وقت ہمارا ملک غلام ہے۔ اس لئے ہمارا دھرم ہے۔ کہ ہم اپنے ملک کو آزاد کریں۔ اگر آج اچھوتوں سے بدسلوکی ہو رہی ہے۔ تو اچھوتوں کو اٹھائیں۔ اور بدسلوکی کو دور کریں :-

میں آریہ بھائیوں کو تین باتیں کہا کرتا ہوں۔ پہلی بات یہ کہ ہر ایک کو سندھیا اور سوادھیائے کا برت لینا چاہئے۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ ہمیں جات پات کا خیال بالکل اڑا دینا چاہئے۔ اور سب منشیوں کو بھائی بہن سمجھنا چاہئے۔ اور تیسری بات حالات حاضرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا سب سے آوشیک دھرم یہ ہے۔ کہ ہم کو تر بنیں :-

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے

ضرورت

اگر آپ ور کنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ ودیالیوں درسکولوں کے لئے مینیجروں۔ پتری پاٹھشالاؤں کے لئے ادھیاپکاؤں اور اسی قسم کی ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" کی خدمات کو کبھی نہ بھولئے :-
(مینیجر)

ضرورت

مجھے ایک رشتہ دار ممبر کے لئے جو کہ نوجوان عمر۔ خوبصورت۔ نیک چال چلن برسر روزگار۔ آسودہ حالت ہے کنیا کی ضرورت ہے :-

چند ربھان ممبر دار اسٹیمپ عرائض نویس
کیمبلپور۔ ضلع اٹک

ورڈھا آریہ سماجی ور کی ضرورت

اپنے ایک آریہ مِتر کی کنیا کے لئے جس کی عمر تقریباً ۱۶ سال ہے۔ اور جو مڈل میں تعلیم پا رہی ہے۔ نیز باجہ بجانے اور دستکاری وغیرہ سے واقف ہے۔ ایک درڈھ آریہ سماجی ور کی ضرورت ہے جس کی ماہواری آمدنی کم از کم ایک سو روپیہ ہو۔ اور جو ذات پات کے بندھن اور جہیز کے خیال سے آزاد ہو۔ شادی امتحان کے بعد کی جائے گی۔ خط و کتابت بتوسط ایڈیٹر پرکاش :-

دھرم مِتر آریہ سیوک مہنی جر ضلع انبالہ

صبح ۷ بجے جلسہ کی کارروائی بھجن کیرتن سے آرمبھ ہوئی۔ پھر دیا نند اپدیشک ودیالیہ کے ودیارتھیوں کا وید پاٹھ ہوا۔ ۸ بجے ہون یگیہ ہوا۔ اور پھر ۸½ بجے شری مہاتما نارائن سوامی جی پردھان سارودیشک سبھا دہلی کا "وچار بل" کے وشے پر ودوتا پورن اپدیش ہوا۔ ویاکھیان کسی اور سمّان پر درج کیا گیا ہے۔ پورے ۹½ بجے کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کی چھاتراؤں کا اور شریمتی گوپال دیوی کا سنگیت گائن ہوا۔ گائن کے بعد شری آچاریہ رام دیو جی کا ویاکھیان اور اپیل پورے گیارہ بجے تک ہوئی۔ ویاکھیان کا وشے تھا۔ "کل یگ میں سنگٹھن کی شکتی"۔ یہ ویاکھیان بھی کسی اور جگہ درج کیا گیا ہے۔ اپیل کے بعد دھن سنگرہ کا کام شروع ہوا۔ اور زائد از ۲۵ ہزار روپیہ اکٹھا ہوا۔

دوپہر کی کارروائی

پورے ۱½ بجے بعد دوپہر بھجن کیرتن شروع ہوا۔ کیرتن کے بعد شری لالہ کاشی رام جی وکیل کی ادھیکشتا میں ایک اہم سمیلن شروع ہوا۔ سمیلن کا وشے تھا "دھرم ارتھ مسلمانوں اور آریہ ہندوؤں کے کارکنوں کا قتل"۔ اس سمیلن میں متعدد سجنوں نے بھاگ لیا۔ بھاشن دینے والے اصحاب نے اپنے جذبات پر پورا پورا کنٹرول رکھتے ہوئے جہاں قاتلوں کی ذہنیت کا ماتم کیا۔ وہاں حکومت پر زور ڈالا کہ وہ اس قسم کی وارداتوں کو روکنے کا پورا یتن کرے۔ اور ساتھ ہی اس سازش کا کھوج نکالے۔ جو کہ نہ صرف قاتلوں کی پشت پر کام کر رہی ہے۔ بلکہ ان کے مقدمات کو پریوی کونسل تک پہنچانے کے لئے مالی امداد دینے سے بھی دریغ نہیں کرتی۔

ماسٹر ہردیال جی کا بھاشن

سمیلن کے بعد شری ماسٹر ہردیال جی بی۔ اے۔ سابق ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کا منوہر بھاشن ہوا۔ آپ نے نوجوانوں کو یہ اپدیش دیا۔ کہ وہ سادہ جیون بتیت کریں۔ اور ہمیشہ سواستھ اور چرتر کا خیال رکھتے ہوئے اپنے جیون کو سکھی بنائیں۔ اور جیون بھر سواستھ کے نیموں پر عملدرآمد کریں۔ اور کسی وقت بھی دھرم کے مارگ سے وچلت نہ ہوں۔ کیونکہ دھارمک پرش نہ صرف دیرگھ آیو والے ہوتے ہیں۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ تر بچے رہتے ہیں۔ یوگو سلیویا کی مثال پیش کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ وہاں کے رہنے والے سو سو سال کی عمر پاتے ہیں۔ کیونکہ ان کے بھوجن کا انش مانس نہیں ہے۔ آپ نے نوجوانوں کو سرکردہ ڈاکٹروں کے حوالجات سے بتایا۔ کہ دودھ بہترین غذا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ زیادہ چائے نوشی بھی بری ہے۔ اور امریکہ کے سکولوں میں آج کل اس کا بائیکاٹ کیا گیا ہے۔ آپ نے انتھ وواہ سیوں اور جل استنان کی مہما درشن کی۔ اور دراز عمری کے لئے واہ سیو کو نہایت آوشیک بتایا۔ الغرض سواستھ کے متعلق آپ نے بہت سی شکھشا پرد باتیں بتلائیں۔

شریمتی چندر پربھا دیوی کا بھاشن

ماسٹر جی کے بھاشن کے بعد شری آچاریہ رام دیو جی کی سپتری شریمتی چندر پربھا دیوی جی ودیا النکرتا سناتکا گوروکل ڈیرہ دون کا سارگربھت بھاشن ہوا۔ آپ نے اپنے بھاشن میں فرمایا۔ کہ سنسار دو حصوں میں وبھکت ہے۔ ایک بھاگ تو Higher animals کا ہے۔ اور دوسرا حصہ Lower animals کا ہے۔ یہ بھید صرف شکھشا کے کارن ہی ہے۔ کیونکہ یہ شکھشا ہی ہے۔ جس سے بدھی کا وکاس ہوتا ہے۔ شکھشا کا سدا اپیوگ اور درواپیوگ دو الگ الگ وستو ہیں۔ جیسے کہ سائنس کے سدا اپیوگ سے جہاں سائنس والوں نے انجنوں اور مشینری کی ایجاد کی ہے۔ وہاں اس کے درواپیوگ سے جہاں یدھ میں لاکھوں پرانیوں کا گھات ہوتا ہے۔ شکھشا بذاتِ خود کوئی بری چیز نہیں ہے۔ بھارت ورش کبھی موجودہ ادوستھا کو پراپت نہ ہوتا۔ اگر وہ پراچین شکھشا پرنالی پر عامل رہتا۔ موجودہ نوجوانوں کی کمزور صحت بتلاتی ہے کہ یہ لوگ خواہ سو بار خواہش کریں۔ سوراجیہ بھی پراپت نہیں کر سکتے۔

گوروکل کے معترضین

کئی لوگ گوروکل کے برہمچاریوں پر اعتراض کرتے ہیں کہ ان کو نوکری نہیں ملتی۔ لیکن آج کل تو یہ اوستھا ہے کہ کالجوں سے نکلے ہوئے اکثر گریجویٹ بھی بیکار پھر رہے ہیں۔ جب راون اور رام کا یدھ ہوا۔ تو اس میں جہاں ایک طرف بڑے بڑے شستر دھاری راکھشس تھے۔ وہاں دوسری طرف بنباسی رام اور لکشمن ہی تھے۔ لیکن آخر وجے اس فریق کو پراپت ہوئی۔ جس کے پاس آتمک شکتی تھی۔ میگھ ناد کی پتنی سلوچنا حیران تھی کہ اسے کس پتی نے مارا؟ جب اسے پتہ لگا کہ میگھ ناد کو مارنے والا لکشمن یتی ہے۔ جس نے بارہ برس سے برہمچریہ رکھا ہوا ہے۔ تو اس نے اپنے پتی کے ساتھ ستی ہونے کو ترجیح دی۔ آج کل جہاں سواستھیہ بھوگ ولاس کا ہے۔ وہاں نوجوانوں کو تپسیا اور سدا چار کا جیون پسند نہیں آتا۔ بلکہ فیشن اپیل کرتا ہے۔ نوجوانوں کو سینا ساوتری کے نقش قدم پر چلنا چاہئے۔ نوجوان بھی اگر دیش کو اونچا کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں اپنی سنسکرتی کی رکھشا کرنی چاہئے۔ اور ماتری شکتی کا سنمان کرنا چاہئے۔

کنیا گوروکل ڈیرہ دون اس بات کا یتن کر رہا ہے۔ کہ وہاں سے شکھشا پا کر برہمچارنیاں پوری پوری آریہ دیویاں بنیں۔ وہاں بہت سے دھنا ڈھیہ ماتا پتا کی لڑکیاں جھونپڑیوں میں تپسوی آچاریا کے قدموں میں بیٹھ کر شکھشا پا رہی ہیں۔ نشچے رکھو۔ کہ یہ ماتری شکتی ہے۔ جو کہ پنجولین جیسے یودھا کو جنم دے سکتی ہے۔ آپ کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ آپ اس سنستھا کی سہایتا کریں۔ اور اسے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل بنائیں۔ تاکہ وہاں سے سچی آریہ دیویاں شکھشا پا کر دیش اور دھرم کی سیوا کا برت دھارن کر سکیں۔

شریمتی چندر پربھا دیوی جی کے بھاشن کے بعد شری پنڈت مدھو جی ودیا النکار کا نصیحت آموز اور اچھوتا بھاشن ہوا۔ جس میں آپ نے آریہ نوجوانوں کو کاریہ کھیتر میں آ کر سنسار کو بھارت ماتا کا سندیش پہنچانے کا اپدیش کیا۔ یہ ویاکھیان بھی کسی اور جگہ درج کیا گیا ہے۔

رات کی کارروائی

رات کی کارروائی پورے سات بجے آرمبھ ہوئی۔ پہلے مہاشہ سنت رام جی کے بھجن ہوئے۔ پھر شریمتی چندر وتی جی شاستری جمشید پور کا نہایت Fluent بھاشن ہوا۔ جس میں آپ نے فرمایا۔ کہ سوتنترتا کی دیوی کی آرادھنا کے لئے ہمیں اپنے اندر سدا چار دھارن کرنا چاہئے۔ یہ بھاشن اگلے پرچہ میں درج کیا جائے گا۔

پنڈت ٹھاکر دت جی کا بھاشن

مہاشہ بہاری لال جی کے بھجن کے بعد شری پنڈت ٹھاکر دت جی کا بھاشن ہوا۔ پنڈت جی نے فرمایا۔ کہ آج کل یوروپ میں جس قسم کی ترقی ہو رہی ہے۔ اس سے استریوں کا چرتر بگڑ رہا ہے۔ اور وہ عیش و عشرت اور بھوگ کو اپنے جیون کا لکشیہ سمجھ رہی ہیں۔ اور طلاق اور آزمائشی شادیوں کی حمایت کر کے استری جن کا مذاق اڑا رہی ہیں۔

مغربی استریوں کی اس آزادی کے خلاف اب خود دیویوں میں ہی جذبہ بڑھتا جا رہا ہے۔ چنانچہ ایک امریکن دیوی نے اپنے ایک اخباری آرٹیکل میں اس کے خلاف آواز بھی اٹھائی ہے۔ اور لکھا ہے کہ اس آزادی سے جہاں گھریلو زندگی خراب ہو رہی ہے۔ وہاں استری پرشوں کے آزادانہ میل جول سے وبھچار بڑھتا جا رہا ہے۔ جہاں یہ اوستھا ہو۔ وہاں الیشور بھجن میں کیسے آنند آ سکے؟ یہ لوگ دھرم اور سدا چار کا کہاں ماننے والے ہوں؟

یوروپ میں اس گراوٹ سے جو بھی بچی کچھی Exceptions پائی جاتی ہیں۔ آریہ سماج کو ان کو زندہ رکھنا چاہئے۔ اور اس لہر کو روکنا چاہئے۔ نیز سوادھیائے ست سنگ اور الیشور بھجن کی مہما کا ورنن کرنا چاہئے۔

انت میں پنڈت جی نے سر دستکیتان پرماتما کا اتسو کی کامیابی کے لئے دھنیہ واد کیا۔ اور ادھیکاری ورگ کی ان کے کرتویہ پالن کے لئے پرشنسا کی۔ ایک بھجن اور شانتی پاٹھ سے اتسو کی کارروائی سماپت ہوئی۔

ریورینڈ سٹوکس کا بھاشن

اتوار ۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء کی رات کو شری ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پنجاب کے ساتھ شری مان مہاتما ستیا نند جی (سابق ریورینڈ سٹوکس) کوٹ گڑھ نواسی بھی پنڈال میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ پنڈت گیان چند جی منتری آریہ سماج کی پرارتھنا پر آپ نے ذیل کا مختصر بھاشن دیا:۔

"میرا سواستھ اس وقت ٹھیک نہیں ہے۔ ورنہ میں آپ سے کچھ نہ کچھ بات کر لیتا۔ یہ جو کہا گیا ہے۔ کہ میں پہلے پادری تھا۔ اور اب مہاتما بن گیا ہوں۔ اس کے وشے میں یہ عرض کر دوں۔ کہ نہ تو میں پہلے پادری تھا۔ اور نہ میں اب اپنے آپ کو مہاتما سمجھتا ہوں۔ مہاتما ہونا تو ایک بڑا اونچا درجہ ہے۔ میں اپنی دانست میں ایک زمیندار ہوں۔ اور زمینداروں کے اندر رہتا ہوں۔ میں آپ لوگوں کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ کہ آپ نے اتنے بڑے اتسو میں مجھے سنمان کا پاتر سمجھا ہے۔ میں بار بار آپ کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ مجھے وشواس ہے۔ کہ آپ میرے سواستھ کا خیال رکھتے ہوئے مجھے کھشما کریں گے۔ کہ میں آپ کی اس وقت کوئی سیوا نہیں کر سکا۔"

جہلم کے مسلمان کی شدھی:- مورخہ ۱۶ نومبر کو جہلم کے مسلمان مسمی عمرالدین ولد عبدالرحمن راجپوت مسلمان ساکن گڑھ شنکر (ہوشیارپور) کی شدھی مہاشہ لبھو رام جی آریہ اپدیشک آل انڈیا شدھی سبھا نے ویدک ریتی سے کرائی۔ اس کا نام امر سنگھ قرار پایا۔

سبھا کی اردھ شتابدی کے سمبندھ میں ایک آوشیک نویدن

آچاریہ رام دیو جی کا بھاشن

سجنو! آپ کو بھلی بھانتی گیات ہو چکا ہے۔ کہ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کی تاریخ نزدیک آ رہی ہے۔ یہ شتابدی ۱۹۳۵ء کے آخری ماس میں منائی جانی ہے۔ اس کے سمبندھ میں میں اپنے خیالات کو ہمار اخبار کے ذریعہ کافی سے زیادہ دفعہ کر چکا ہوں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ اس موقع پر آریہ جگت کے اندر کوئی نئی لہر چلے ؞

آوشیکتائیں

۱۔ اس موقع پر ہمیں ایسے بارہ ودوان سکالروں کی آوشیکتا ہے۔ جو اپنے جیون کو آریہ سماج کی سیوا میں لگا سکیں۔ وہ واسفوک براہمن ہوں گے۔ اور آریہ پرجا بھی ان کے پرتی سچے براہمنوں کی بھانتی ویوہار کرے گی ؞

۲۔ ہماری دوسری آوشیکتا اس سمبندھ میں یہ ہے کہ بارہ بان پرستھی اصحاب کاریہ کھشیتر میں نکلیں۔ جو آریہ سنستھاؤں کے لئے اپنی سیوا ارپن کرنے کو تیار ہیں۔ بوگیہ اصحاب کو اپنی سیوائیں اس کاریہ کے لئے بھینٹ کرنی چاہئیں۔ تاکہ ہم ورن آشرم بیوستھا کو پھر سے تڑھ کر سکیں۔ میرے دو چار متروں نے مجھے وشواس دلایا ہے۔ کہ وہ اس کاریہ کے لئے تیار ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ اس موقع پر نہ صرف دو تین بھائی ہی تیار ہوں۔ بلکہ بارہ اصحاب اپنے آپ کو بھینٹ کریں ؞

۳۔ آریہ سماج کے اندر جو بری روڑھیاں پائی جاتی ہیں۔ ان کو ہم اس اُتسو سے پہلے دور کریں۔ ہم نے آریہ سماج میں آتے ہی یہ پرتگیا کی تھی۔ کہ ہم سنیتھ کا پرچار کریں گے۔ اور اس پر آچرن کریں گے" ہمیں ستیہ کی خاطر اپنی آمدنی کا شتانش آریہ سماج کو دینا چاہیے۔ اگر ہم ایسا نہ کریں گے۔ تو یہ پاپ ہوگا۔ جب تک شتانش کے متعلق اُپ نیم قائم ہے ہمیں اس کا پالن کرنا چاہیے۔ اگر ہم پالن نہیں کرتے تو ہمیں سبھا سدی سے اپنا نام ہٹا لینا چاہیے۔

سدا چار

اجمیر میں نروان اردھ شتابدی کے متعلق سارو دیشک سبھا نے سدا چار کا مفہوم صاف کر دیا ہے۔ اور جملہ سماجوں کو اپنا اگیا پتر بھیج دیا ہے۔ اب آریہ سماجوں کو سچیت ہو جانا چاہیے۔ اور اپنے سبھا سدوں کو سدا چار کے سمبندھ میں پریرنا کرنی چاہیے۔ جب تک ایک آریہ سنیتہ کا برت دھارن نہیں کرتا۔ تب تک وہ مجلس میں شامل ہونے کا ادھیکاری نہیں بنتا۔ سبھا کی اردھ شتابدی کے اوسر تک ہمیں اپنا کھویا ہوا ...... (Prestige) بحال کرنا چاہیے۔ ہمیں خراب کیریکٹر کے ساتھ اس پرب میں شامل نہیں ہونا چاہیے ؞

پرچار شیلی

ہمیں اپنی پرچار شیلی پر وچار کرنا چاہیے۔ سبھا نے اس کام کے لئے ایک سبھا بنائی ہے۔ جو کہ مدراس کے ...

اندر اپنی رپورٹ پیش کریگی۔ ہمیں اس پرب کے موقع پر یہ گھوشنا کرنی ہوگی۔ کہ ہم موجودہ پرچار شیلی میں پریورتن کریں گے ؞

گرام پرچار

اس کے علاوہ ازیں ہمیں گرام پرچار کی طرف وشیش توجہ دینی پڑیگی۔ تاکہ ہر ایک گاؤں میں ایک آریہ سماج ضرور قائم ہو سکے۔ اور اگلی مردم شماری تک کم از کم ہماری سنکھیا دگنی ہو جائے ؞

سنستھائیں

یاد رکھو سنستھائیں خواہ وہ گورو کل کے روپ میں ہیں۔ یا کالج اور سکولوں کے روپ میں۔ وہ پرچار کے سادھن ہیں۔ اصلی اُدیش ہمارا ویدک پرچار ہے۔ اگر کوئی سنستھا ہمارے اُدیش میں بادھک ہوتی ہے تو نہیں ہونا چاہیے۔ اور اگر کوئی پروہت نہ مل سکے تو پھر کسی سوادھیائے شیل پرش کو یہ ڈیوٹی اپنے ذمہ لینی چاہیے ؞

مندروں کا سدا اپیوگ

آریہ سماج مندروں میں صرف اُپدیش ہونے چاہئیں۔ وہاں نہ کوئی انتخابی جلسہ ہونا چاہیے۔ اور نہ کمیونل آواروں کے خلاف وعظ ہونے چاہئیں۔ بلکہ صرف سنیتہ شاستروں کے اُپدیش ہونے چاہئیں۔ اور صرف ہری کیرتن ہونا چاہیے ؞

گرام پرچار کی مہانتا

مہاتما گاندھی جیسے بین الاقوامی شہرت کے مالک بنیتانے اپنی ساری جد و جہد کے بعد اپنی ناکامی کا کارن یہ بتلایا ہے۔ کہ سوراجیہ کے معدودہ میعاد میں نہ ملنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ لوگوں کا آچار اونچا نہیں ہے۔ اب شہروں سے ہٹ کر وہ گراموں میں جانا چاہتے ہیں۔ تاکہ بھارت کے ہردیہ کو اپیل کریں۔ آریہ سماج نے اپنی ۵۰ سالہ زندگی میں تعلیمات کے دماغ کو سر کر لیا ہے۔ اب اسے گراموں میں پرچار کر کے بھارت کے ہردیہ کو قابو کرنا چاہیے ؞

ویدوں کی مہانتا

پچھلے دنوں الہ آباد میں ایک پروفیسر کی خواہش پر مجھے وید کے سمبندھ میں وائس چانسلر کی ادھیکشتا میں لیکچر دینا پڑا۔ میرے بھاشن کے بعد وائس چانسلر مہودیہ نے میرے لیکچر کی پرشنسا کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ دیا کھیان داتا مہودیہ نے ویدوں کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے تو ہمیں اُسے بالکل End کرنا چاہیے۔ جس طرح رشی دیانند نے فرخ آباد کی پاٹھشالہ کو توڑ دیا تھا۔ یا پھر اُسے mend کرنا چاہیے۔ میرا الزام یہ ہے کہ آریہ جگت کا ہردیہ Sound ہے۔ اس لئے مجھے وشواس ہے۔ کہ ہمیں اپنی سنستھاؤں کو...... (mend) کرنا پڑیگا ؞

پروہت سسٹم

ہم ہر جگہ کوئی نہ کوئی سنستھا کھول دیتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے۔ کہ آیا وہاں پرچار کے لئے کوئی ہمارا اُپدیشک یا پروہت بھی ہے۔ یا نہیں حالانکہ عیسائی لوگ سنستھا پیچھے کھولتے ہیں۔ اور پہلے اپنا مشنری مقرر کرتے ہیں۔ جس طرح کوئی مسجد بغیر ملّا کے نہیں ہوتی۔ اور گرجا گھر بغیر مشنری کے نہیں ہوتا۔ اسی طرح کوئی سماج پروہت کے بغیر

اُسے ہمارا دماغ تسلیم کرنے کے لئے مجبور ہے۔ نسچے رکھو۔ رشی دیانند کی سپرٹ دنیا کے دماغ کو تسخیر کر رہی ہے۔ ہم دنیا کے دلوں کو تب جیتیں گے۔ جب ہمارے اندر سچی مشنری سپرٹ آ جائے گی۔ اور ہم واستو میں سچے آریہ بن جائیں گے۔ اور سنسار کو آریہ بنانے کا یتن کریں گے ؞

فنڈ کی آوشیکتا

اردھ شتابدی کے موقع پر ہم اڑھائی لاکھ روپیہ جمع کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ ہم اس سے پرچار کے کام کو مضبوط کر سکیں اور گرام گرام میں پرچار کر سکیں ؞

ہم آج تک پیسے مانگتے رہے ہیں۔ اور پھر پرچار کا پربندھ کرتے رہے ہیں۔ اب ہم پرچار کا مناسب پربندھ کرنے کے لئے یتن وان ہونا چاہتے ہیں۔ اس اڑھائی لاکھ روپیہ میں سے پچاس ہزار کیول گرام پرچار کے لئے وقف رہے گا۔ پچاس ہزار روپیہ دیہاتی رقبہ جات میں آریہ مشنری احاطہ جات بنانے کے کام آئے گا ؞

دو سیول سرجن اس بارہ میں مجھے اپنی سیوا بھینٹ کر چکے ہیں۔ ان میں سے جس کو میں یوگیہ سمجھوں گا۔ اس کی خدمات سے فائدہ اٹھانے کا یتن کروں گا۔ ایک لاکھ روپیہ ویدک پرچار کے سہتھر فنڈ کے لئے درکار ہے۔ پچاس ہزار روپیہ ریسرچ ڈیپارٹمنٹ کے لئے وقف رہے گا۔ صنسار کو چونکہ اب ویدوں کی عالمگیر پیاس ہے۔ اس پیاس کو بجھانے کے لئے ریسرچ ڈیپارٹمنٹ ویدوں کا پرمانک ارتھ شائع کرنے کی کوشش کرے گا۔ آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی سماجوں میں واپس جا کر لوکل شتابدی کمیٹیاں بنائیں۔ باہمی جھگڑے دور کریں۔ اور بری روڑھیوں کو دور کریں۔ ادھیکاری بننے کا مطلب سیوا کرنا ہے۔ نہ کہ جھگڑے پیدا کرنا ؞

میری یہ اپیل مختصر ہے۔ اور اس خیال سے کی گئی ہے۔ کہ آگامی اردھ شتابدی کے موقع پر ہم بہتر ریکارڈ کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش ہوں۔ اور اسے ویدک سندیش سنانے کی پرتگیا کریں ؞

سالانہ اُتسو پر کتنا دھن جمع ہوا؟

ہندو (آریہ) نوجوانوں کے لئے محکمہ روزگار قائم کرنے کے لئے شری پنڈت ٹھاکر دت جی ویدیہ امرت دھارا نے "بیکاری سمیلن" میں ۵۰ ہزار روپیہ کے دان کا اعلان فرمایا۔ اس کے سوائے شری پنڈت گیان چند جی منتری آریہ سماج نے اتوار ۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء کی رات ہی کو اعلان کیا۔ کہ سالانہ اُتسو پر پچیس ہزار سے زائد روپیہ ایکترت ہوا ہے ؞

ڈلہوالی میں پرچار

ٹھاکر اودے سنگھ جی بھجن اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور نے ۲۳ سے ۲۶ نومبر تک بیاک کو اپنے منوہر بھجنوں اور اُپدیشوں سے بہت کرتارتھ کیا۔ بہت اچھا اثر ہوا۔ سناتن دھرمی سجن اور دیگر بھائی بھی شامل ہوتے رہے ؞

(ڈاکٹر ... ایس شرما۔ ڈپالی۔ ضلع حصار)

ہو تو اگر آریہ سماج کے متعلق تمہیں کوئی اعتراض ہو تو اپنے بن کر رہو بیگانے بن کر نہیں۔ جیسے ایک بچہ ماں کو کپڑے پھٹے دیکھ کر اپنے پتا کو غصہ نہیں دلاتا۔ ایسے ہی آریہ سماج آپ کا ہے۔ اس سے شکایت کرنے والے یہ کہتے ہیں کہ اس میں فلاں فلاں کمی ہے۔ ہمیں اسے دور کرنا چاہیئے۔

انتہا پسندی سے بچو!

گذشتہ دس سال کی سیاسی جدوجہد سے ہمارے نوجوانوں نے مذہبی جانیں سیکھی ہیں۔ یا تو ان کے بعد ترک رہ گیا ہے۔ یا سٹورٹس۔ ان کے بیچ میں کوئی سوفان نہیں رہا۔ جب ان کو ممبر تک سوچا تو پھر رد شیوں کا پرچار شروع ہوگیا۔ آج نوکری کے حاصل کرنے کے لئے نوجوانوں کو ان کے پرنسپل Smart بننے کا عملی ایڈوائس دیتے ہیں۔ جو Smart نہیں بنتا۔ اسے (Shabby) کا خطاب ملتا ہے۔ دشواس رکھو۔ زندگی کی سب سے بڑی چیز نوکری نہیں ہے۔ اس سے بڑھ کر سمجھا دو نہیں ہے۔ یاد رکھو۔ اگر آپ نے نوکری کو ہی اپنی زندگی کا نصب العین سمجھنا ہے۔ اور اگر آپ رانا پرتاپ کی سپرٹ کو دھارن نہیں کر سکتے۔ تو شیوا جی کی سپرٹ کو دھارن کرو۔ اور مان سنگھ کی سپرٹ سے بچو۔ جہاں پر کھتری راج نے رانا پرتاپ کو قربان کر کے اتنیجت کیا۔ وہاں مان سنگھ نے اس کی عزت کو داغ لگانے کا یتن کیا۔

سنسکرتی کی رکھشا

اگر سرکاری نوکری کرتے ہوئے آپ دیش سیوا کا کام نہیں کر سکتے۔ تو اتنا تو اوشیہ کر سکتے ہو کہ اپنی سنسکرتی کی رکھشا کرو۔ آپ پارلیمنٹ بن کر سرکاری دفتر میں جائیں۔ لیکن جب بابا دیانند کے دربار میں آئیں۔ تو بابا کا اتنا ہی لحاظ کریں جتنا کہ ودیشی سرکار کا کرتے ہیں۔ دھرم سبھاؤں میں اپنا لباس دھارن کریں۔

آریہ سماج کی مہانتا

یاد رکھو۔ اگر آریہ سماج میں آپ کو کوئی پاکھنڈ نظر آتا ہے۔ تو تو وہ ہے۔ جیسا کہ جعلی نوٹ جعلی سونا۔ آج تک کسی نے کسی نکمی چیز کو جعلی بنانے کی کوشش نہیں کی۔ آریہ سماج میں کسی پاکھنڈی کا ہونا ثابت کرتا ہے۔ کہ دنیا اسے اچھی سمجھتی ہے۔ اس لئے اس کا بھیس دھارن کرتی ہے۔ آپ یتن کر کے آریہ سماج کا پروگرام ایسا بنائیں۔ کہ اس میں کوئی پاکھنڈی نہ گھس سکے۔ عدم تعاون کے ایام میں اور سول نافرمانی کے زمانہ میں کانگرس کے اندر بھی بہت سے پاکھنڈی آ گھسے تھے۔ جن کا بعد میں پتہ لگا۔

آریہ سماج کا سندیش

آج کل سنسار میں ایک شور سنائی دے رہا ہے کہ ہمیں ایک ایسی سوسائٹی بنانی چاہیئے۔ جو

بھارت ماتا کا سبھیہ سنسار کو پرساد

ایشور بھجن اور ورن ویوستھا کی ستھاپنا

(پنڈت بدھ دیو جی کا بھاشن)

Godless ہو۔ اور Classless ہو۔ تاکہ دنیا کے اندر سے جماعتی جنگ اور مذہبی نفرتیں مٹ سکیں۔ ہم جنم کے آدھار پر کسی جماعت بندی کے حق میں نہیں ہیں لیکن ہم Rowdyism کی بھی حمایت نہیں کر سکتے۔ ڈسپلن کے بغیر کوئی سوسائٹی قائم نہیں رہ سکتی۔ اگر Classless سوسائٹی بنا کر آپ (Vulgarity) پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہم اس کے خلاف جنگ کریں گے۔ کیونکہ اس کا آدھار Jealousy پر ہے۔

آپسی جھگڑے

(Jealousy) کا نتیجہ تباہی ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کسی دیوی نے اپنے بھگت کو ایک خوبصورت سنکھ دے دیا۔ وہ سنکھ ہر ایک مانگی ہوئی چیز تو دیتا تھا۔ لیکن پڑوسیوں کو بھی اس کی دوگنی دیتا تھا۔ بھگت نے اس کا ایک آنکھ کے اپنا جہاں نقصان کیا۔ وہاں پڑوسیوں کو دگنا کر دیا۔ بے انصافی کے خلاف گرانٹ کی جا سکتی ہے۔ classification لیکن دنیا سے اٹھائی نہیں جا سکتی۔ میں اپنے گورو کے آگے نمرتا سے جھکوں گا۔ اپنے بزرگوں کا مان کروں گا۔ میں یہ دعویٰ کر سکتا ہوں۔ کہ دنیا کے اندر سے اس جذبہ کو اڑا دوں سو دیا اور دولت کا

تو مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ سوویٹ روس کے اندر جس طرح لینن کی قبر سجائی جاتی ہے۔ ویسی اور کسی روسی کی نہیں۔ روس میں ایک اعلیٰ سرکاری ہسپتال ہے سو وہاں صرف اعلیٰ افسروں کا ہی علاج ہو سکتا ہے۔ یاد رکھو دنیا میں Classless سوسائٹی نہیں بن سکتی۔ بعینہ اسی طرح جس طرح بھوجن Classless نہیں ہو سکتا۔ Culture کی تو سمجھ آ سکتی ہے۔ لیکن بڑے چھوٹے کا بھید نہیں مٹ سکتا۔ ہاں بھید خاندانیت کی بنا پر نہیں ہونا چاہیئے۔ صرف سداچار کی بنا پر ہونا چاہیئے۔ ذرا سی بے احتیاطی اور بد پرہیزی سے سوسائٹی کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ ہمیں بدتمیزی کے خلاف جہاد کرنا چاہیئے۔ لیکن تمیز کے خلاف نہیں کرنا چاہیئے۔

بزرگی کا احساس

جب منی ورودھانند نے رشی دیانند کو ایک دفعہ مارا۔ تو ایک بہلنے گورو جی مہاراج کو انعام دینے کے لئے کہا۔ لیکن رشی نے سفارشی مہاشے کو کہا کہ آپ کو میرے اور میرے گورو کے معاملہ دخل نہ دینا چاہیئے۔ انہوں نے مجھے صرف شکھشا دینے کے لئے مارا تھا۔

ورن ویوستھا

جہاں گیان اور سنیم کا میل ہو۔ وہاں براہمن بن پایا جاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ جو دیا جائے۔

اسے براہمن بناؤ۔ جو سوسائٹی کی بھگا بل سے رکھشا کرتا ہے۔ اسے کھشتری کا درجہ دو۔ آپ سوسائٹی کو کسی حالت میں Classless نہیں بنا سکتے۔ سیوا کرنے والوں کو عزت دو۔ اسے شودر کہتے ہیں۔

ایشور بھجن

اگر من کو پوتر کرنا چاہتے ہو۔ تو صبح و شام ایشور بھجن کیا کرو۔ کیونکہ بھجن اس تیل کے سمان ہے۔ جو کہ آتما روپی موٹر کو چلانے کے لئے صبح و شام دیا جاتا ہے۔ ایشور بھگت جو کچھ مانگتا ہے۔ وہ ایشور سے ہی مانگتا ہے۔ کسی دوسرے سے نہیں مانگتا۔ اور جب وہ کسی کو کچھ دیتا ہے۔ تو نواب رحیم خان خانان کی طرح نظر نیچی کر کے دیتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے۔ کہ اصل دینے والا اور ہے۔ اور وہ تو محض ایک آلہ ہے۔ جب تک ایشور بھجن کی پرتھا نہ چلے گی۔ سنسار کا کلیان نہیں ہو سکتا۔ ایک راج نشیل راجا کسی ایلکشن کے ایجنٹ کے امداد سے کرود نہیں ہوتا۔ بلکہ اسے ہر کھش کی طرح مالا مال کر دیتا ہے۔ اگر دنیا میں کوئی Godless سوسائٹی بنائی گئی۔ تو وہ شوکھے جنگل کی مانند ہوگی۔ بہروپیا منتبہ سو بھیس بدلے۔ آخر وہ بہروپیا ہی ہے۔ لیکن اس کے بھیس کو یہ شرف بھی حاصل ہے۔ کہ جب وہ لوگی کا بھیس دھارن کرتا ہے تو بڑے بڑے راجا اس پر موہت ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر وہی بہروپیا واستو میں ایشور بھگت بن جائے۔ تو پرم دیو پرماتما اس کا درجہ مہان بنا دیتے ہیں۔ ورن ویوستھا کو پھر جیوت کرنے کے لئے دیوالی کے دن ڈیرہ دون میں جس ورن آشرم سنگھ کی بنیاد ڈالی گئی تھی۔ اس کے لئے میں نے اپنی ماڈل ٹاؤن والی بھومی دان کر دی ہے۔

(اوم شم)

ریاست حیدرآباد میں افسروں کی طرف سے

وید پرچار میں دوبارہ رکاوٹ

(مہاتما نارائن سوامی جی پردھان سارودیشک سبھا کا اعلان)

آریہ سارودیشک سبھا کے پردھان پوجیہ نارائن سوامی جی مہاراج نے ذیل کا یہ بیان کہ حیدرآباد میں آریہ سماجیوں کے دھرم پرچار میں حکام پھر مداخلت کر رہے ہیں۔ اشاعت کے لئے بھیجا ہے:۔

"آریہ سارودیشک سبھا کے پرچارک سوامی کرمانند آریہ پرتی ندھی سبھا حیدرآباد کے اپ پردھان اور منتری شری پت مینی لال اور منتری پت شیام لال ریاست حیدرآباد میں بمقام جنگوں آریہ سماج کا پرچار کرنے گئے تھے۔ انہوں نے پرچار کا کام شروع ہی کیا تھا۔ کہ پولیس نے موقع پر آ کر مداخلت کی۔ اور تینوں اصحاب کو لیکچر دینے سے منع کیا۔ اگرچہ بیان میں آگے چل کر یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ پولیس کی مداخلت کے بعد بھی پرچار کا کام جاری ہے۔ لیکن اس واقعہ سے بہ صد ور ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حیدرآباد کے حکام نے آریہ سماج کے پرچار میں مداخلت کی پالیسی ابھی قطعی طور پر ترک نہیں کی ہے۔ اس سلسلہ میں ریاست کے اعلےٰ حکام کی توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ اور یہ واضح کیا گیا ہے۔ کہ پولیس کا یہ رویہ نظام گورنمنٹ کے اس اعلان کی سپرٹ کے خلاف ہے۔ جو حال میں آریہ سماجیوں کی موثر نمائندگی کے جواب میں شائع کیا گیا تھا۔ اور جس میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ نظام گورنمنٹ آریہ سماج سے کوئی بھی امتیازی سلوک روا نہیں رکھتی ہے۔ نیز یہ کہ وہ تمام مذاہب سے غیر جانبداری کا سلوک کرتی ہے۔ اور ریاست کے اندر جائز مذہبی پرچار کی پوری آزادی ہے۔ نظام گورنمنٹ کی سابقہ روش کو دیکھتے ہوئے ہم آسانی سے یہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جدید شکایت کے جواب میں نظام گورنمنٹ کی طرف سے کیا کہا جائے گا۔ نظام گورنمنٹ آریہ سماجیوں کو پھر یقین دلائے گی۔ کہ مداخلت کے اکے دکے واقعات کے باوجود وہ اپنے اعلان کی سپرٹ پر قائم ہے۔ اور مذہبی غیر جانبداری کی پالیسی پر عامل ہے۔

نظام گورنمنٹ کی جانب سے جہاں غیر جانبداری کی پالیسی کا تذکرہ تسلی بخش معلوم ہوتا ہے۔ وہاں آریہ سماج کے دھرم پرچار میں مداخلت کے واقعات کا اعادہ بہت ہی افسوسناک معلوم ہوتا ہے۔ ہم نظام گورنمنٹ سے یہ دریافت کرنے پر مجبور ہیں۔ کہ کیا وہ اپنے قول اور فعل میں مطابقت پیدا کرنا ضروری خیال نہیں کرتی ہے؟ ہم مداخلت کے پے درپے واقعات کو دیکھ کر نظام گورنمنٹ کے اس عذر کو اہمیت دینے پر معذور ہیں۔ کہ حکام کی طرف سے مداخلت کے واقعات مرکزی پالیسی سے بے تعلق ہیں۔ اور اگر یہ عذر وزن دار ہے۔ تو نظام گورنمنٹ کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ اس کے عمال اور اراکین اپنے اپنے دائرہ میں مطلق العنان ہیں۔ جو مرکزی پالیسی کی پابندی کرنا اپنا فرض تصور نہیں کرتے ہیں۔ دو نو صورتوں میں ہتیا دی ذمہ داری حکومت ہی کے سر پر عاید ہوتی ہے۔

ہم اس سلسلہ میں یہ واضح کر دینا اشد ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج نے اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے جد و جہد کرنے کا جو بیڑا اٹھایا تھا۔ اسے نظام گورنمنٹ کے اس اعلان کی وجہ سے ہی ملتوی کر دیا گیا۔ کہ وہ مذہبی غیر جانبداری اور دھرم پرچار کی جائز آزادی کی پالیسی پر اعتقاد رکھتی ہے۔ اور آریہ سماج سے کوئی امتیازی سلوک روا رکھنا نہیں چاہتی۔ باوجودیکہ سرکردہ آریہ پرچارک پنڈت رام چندر جی کے ریاست میں داخلہ پر پابندی بدستور جاری ہے (حالانکہ ریاست میں آریہ سماج کے حقوق کی جد و جہد کے سوال نے پنڈت جی کے خلاف نظام گورنمنٹ کی کارروائی سے ہی اہمیت اختیار کی ہے) آریہ سماج کے نیتاؤں نے کامل رواداری اور خوش فہمی سے کام لے کر نظام گورنمنٹ کے اعلان کا سواگت کیا۔ انہوں نے اسی امید میں اس قدر رواداری سے کام لیا ہے۔ کہ نظام گورنمنٹ بالآخر اپنی بارہا اعلان کردہ پالیسی پر عمل کرے گی۔ لیکن غیر جانبداری کی پالیسی پر دیانتدارانہ عملدرآمد کا ثبوت اب تک مفقود ہے۔ اس قسم کے دو چار مزید واقعات آریہ سماجیوں کا پیمانۂ صبر لبریز کر دیں گے۔ اور چار و ناچار انہیں پھر براہ راست عمل پر غور کرنا پڑے گا۔

کیا دانشمندی اور تدبر کا یہ تقاضا نہیں ہے۔ کہ مذکورہ بالا نوبت آنے سے قبل ہی حکومت

(سلسلہ کے لئے دیکھیں صفحہ ۱۲ کے کالم ۲ کے نیچے)

بقیہ اپدیش شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج صفحہ ۱۰

دیا۔ اور ان کی ہی یاد میں مرہٹہ جھنڈا گیروے رنگ کا ہے۔ کیونکہ جب شواجی نے ان کو اپنا راجیہ دے دیا۔ تو پھر شواجی کو سمرتھ رام داس نے اپنا منیجر مقرر کیا۔ دونو کے سہیوگ سے مہاراشٹر میں مرہٹہ راجیہ کی سمرتھا پیدا ہوئی۔ ایک دفعہ ایک کسان کو جس نے سمرتھ رام داس کو بھول سے ضربات لگائی تھیں۔ سمرتھ رام داس کے کہنے پر شواجی نے اس کا لگان معاف کر دیا۔ اور آج تک اس کا لگان معاف چلا آتا ہے۔

رشی دیانند کا پرچار بھی سمرتھ رام داس کے ڈھنگ کا تھا کھشتریوں کا پرچار کھشتری دھرم کے ڈھنگ کا ہے۔ جب رشی دیانند راجپوتانہ میں پرچار کر رہے تھے۔ تو ایک مسلمان منتری کے طعنہ دینے پر انہوں نے فرمایا۔ کہ اگر میں کسی مسلمان بادشاہ کے وقت ہوتا۔ تو کسی راجپوت کی پیٹھ ٹھونک دیتا۔ تاکہ وہ رانا پرتاپ اور شواجی کی طرح اس مسلمان بادشاہ کے دانت کھٹے کرتا۔

باہمی تعاون

اسی لئے وید فرماتا ہے۔ کہ جب براہمن اور کھشتری مل کر کام کرتے ہیں۔ تو بڑھی سکھدائی ہوتی ہے جیسے شریر آتما کے بغیر لاش ہے۔ ویسے ہی کھشتری بغیر براہمن کی صلاح کے کچھ کام نہیں کر سکتا۔ ایک گیانی پرش صلاح دے سکتا ہے۔ بلوان پرش اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا سکتا ہے۔ براہمن کا کام دھرم کی بات بتلانا ہے۔ لیکن کھشتری کا کام راجسی اور تامسی برتی کے لوگوں کو راہ راست پر لانا ہے دونو کا کام اندھے اور لنگڑے کی مثال ہے جس طرح اندھے اور لنگڑے نے ایک دوسرے کی سہائیتا سے باغ کے پھل کھا لئے۔ اسی طرح کھشتری اور براہمن باہمی میلاپ سے سنسار میں شانتی سمپادن کر سکتے ہیں۔ اور ان کا اکٹھا رہنا سوسائٹی کے کلیان کے لئے نہایت ضروری ہے۔

بقیہ کالم ۱

نظام اپنے قول و فعل میں مطابقت پیدا کرے۔ اور یہ دیکھے۔ کہ مرکزی پالیسی کے زیر اثر یا مقامی حیثیت سے اس کے افسران آریہ سماج سے دھرم پرچار کے معاملہ میں کوئی امتیازی سلوک نہیں کرتے۔ ورنہ اعلانیہ اور در پردہ پالیسی میں اس قدر اختلاف اور تضاد کے ہوتے ہوئے نظام گورنمنٹ کی "مذہبی غیر جانبداری" آریہ سماجیوں کو کب تک مغالطہ میں رکھ سکے گی۔ کیا ہم امید کریں۔ کہ اعلےٰ حضرت نظام جو ایک روشن ضمیر حکمران ہونے کی شہرت رکھتے ہیں۔ اس معاملہ میں ذاتی دلچسپی لے کر اپنے حکام کو اپنے فرمانوں کی تعمیل کرنے پر مجبور کریں گے۔

آریہ سماج مہاراج گنج کا ست سنگ ملتوی

۱۳ اردے ۱۹۹۳ ب ف۔ ۲۷ نومبر ۱۹۳۶ء۔ آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں شریمان ہاجی کشن راؤ بی۔ اے۔ بی۔ ایل کا لیکچر "رشی دیانند کا پیغام" کے مضمون پر زیر صدارت پنڈت ونائک راؤ صاحب ودیالنکار بیرسٹر ایٹ لا ہونا قرار پایا تھا۔ کہ یکایک پولیس نے شام کے پانچ بجے ایک مراسلہ کے ذریعہ جلسہ کو ممنوع قرار دیا۔ جس کی وجہ سے جلسہ ملتوی کر دیا گیا۔

بقیہ صفحہ ۷

بچاروں نے اسی غرض سے لاکھوں روپیہ دینے چاہے کہ وہ ان کے سے اشتہار دیں۔ لیکن انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ برٹرنڈ رسل لکھتا ہے کہ دنیا میں ایسے آدمی ہونے چاہئیں جو کہ جان بوجھ کر غریبی کا جیون بسر کریں۔

باقی ورن

دوسرا ٹائپ ان کا ہے جو کہ Reckless and desperate fellows ہوتے ہیں۔ تیسرا ٹائپ ان لوگوں کا ہے جو کہ ..... کے لئے مرتے ہیں۔ ہم نے جیل کے اندر رہتے ہوئے دیکھا ہے کہ وہاں جو مینڈارتیں آتے ہیں۔ ان کی باہمی لڑائیاں سمپتی کے لئے ہوتی ہیں۔ بیسٹر ولیم خاصہ پر منو کھگوان کی طرح کھتے ہیں کہ دت ست نکر نہیں ہونے چاہئیں۔

وید پرچار فنڈ

رشی دیانند کا آدرش یہ تھا کہ سنسار کے اندر براہمن پیدا ہوں۔ یعنیہ اسی طرح جس طرح کہ ہمالیہ کی شان مونٹ ایورسٹ سے ہے یا کنچن جنگا کی پہاڑیوں سے۔ ایسے ہی سنسار کی شان براہمن ورن سے ہے۔ وید پرچار فنڈ اسی لئے قائم کیا گیا ہے۔ تھیلی من کے الفاظ میں البتہ ایک بات ہے۔ اس کا قانون ویدا یک ہے۔ ضرورت ہے کہ اس قانون کو پھیلانے والے براہمن کثرت سے پیدا ہو جائیں۔ سچا براہمن وہ ہے جو کہ شرکی موتی ہو۔ ہمارا یہ دھرم ہے کہ ہم اپنے براہمنوں کی رکشا کرنے کے لئے وید پرچار فنڈ کی سہائتا کریں۔

پنجاب آریہ شکھشا سمتی کی دھرم شکھشا پریکشائیں

پنجاب آریہ شکھشا کمیٹی کی طرف سے ہر سال سمتی سے سمبندھت سکولوں کے بچوں کے واسطے آریہ لڑکیوں کی دھرم شکھشا پریکشا لی جاتی ہے۔ اس سال یہ امتحان ۱۰ دسمبر ۱۹۳۴ء کو دوپہر کو ۱۱ بجے ان کے اپنے اپنے سکولوں میں لیا جائے گا۔ ..... میں پہلی پریکشا میں اول دوم اور سوم رہنے والوں کو بالترتیب ۱۲ روپیہ ۱۰۔ ۸۔ اور ۶ روپیہ انعام دیا جاتا ہے۔ اور پاس ہونے والوں کو سارٹیفکیٹ دیئے جاتے ہیں۔ سمتی سے سمبندھت سب سکولوں کو امتحان کے فارم بھیج دیئے گئے ہیں۔ ہیڈ ماسٹر صاحبان کو چاہیئے کہ بہت جلد فارم پُر کر کے سمتی کے دفتر میں لوٹا دیں۔ تاکہ ان کو رول نمبر روانہ کئے جا سکیں۔ جن کو فارم ابھی تک موصول نہ ہوئے ہوں وہ سمتی کے کاریالیہ گورودت بھون لاہور سے طلب کر سکتے ہیں۔

(وشنو دت ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی)

شوک پرستاؤ: آریہ سماج چاوڑی بازار کے ہفتہ واری جلسہ میں ۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء کو ذیل کا پرستاؤ پاس ہوا ہے۔

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا یہ جلسہ بریلی نواسی آریہ سماج کے مشہور و معروف مہوپدیشک شتھا ودوان شری پنڈت بنسی دھر جی پاٹھک کی اچانک مرتیو پر شوک ظاہر کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ مرحوم کی آتما کو شانتی اور ان کے پریوار کو دھیریہ پردان کریں۔ پرستاوک پنڈت ویاس دیو جی شاستری ایم۔ اے۔ سمرتھک۔ شری پنڈت سربیندر شرما کاویہ تیرتھ انمودک۔ شری پنڈت گوپال جی بی۔ اے۔ (اشو چرنداس منتری)

آریہ سماج اخلاص پور کا سالانہ جلسہ:

آریہ سماج اخلاص پور کا پانچواں سالانہ جلسہ حسب معمول ۲۵ تا ۲۷ دسمبر ۱۹۳۴ء کو منایا جائے گا۔

مہنگا رام منتری آریہ سماج اخلاص پور ضلع گورداسپور

ایک مسلم دیوی کی شدھی:

۲۵ نومبر بروز اتوار ہفتہ واری کارروائی کے موقعہ پر ایک ابلا مسماۃ جینتے عمر بیس سال کو شدھ کیا گیا۔ اس کے بیانات سے معلوم ہوا۔ کہ وہ عرصہ سے اپنے پہلے مذہب سے نفرت کرتی ہے۔ اور ویدک دھرم میں شردھا رکھتی ہے۔ چنانچہ ودھی انوسار شدھ کر کے ہربنس کور نام رکھا گیا۔

(نانک چند منتری آریہ سماج کیمبل پور)

استری آریہ سماج میرپور کا دان:

استری آریہ سماج میرپور نے ۸۰۰ روپیہ خرچ کر کے آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی بالائی منزل پر ایک ہال ۱۶ گز × ۴ گز تیار کرا دیا ہے۔ اس کی افتتاحی رسم نہایت شان و شوکت سے ادا کی گئی ہے۔ اس موقعہ پر لالہ چاندرام جی، شریمتی ودیا دیوی جی رام کی سیکرٹری، شریمتی سرلا دیوی جی باہری ہیڈ مسٹرس سٹیٹ گرلز سکول اور راجم کے ..... کے ویاکھیان ہوئے۔

(گرمکھ چند وکیل میرپور)

آریہ سماج بشناہ کا سالانہ جلسہ:

آریہ سماج بشناہ ریاست جموں کا تیسرا سالانہ جلسہ ۷۔ ۸۔ ۹ر دسمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۲۲۔ ۲۳۔ اور ۲۴ر مگھر سمبت ۱۹۹۱ بروز شکر سنیچر اور ایتوار بڑے سماروہ سے منایا جائے گا۔

(نرو آتر سنتو رام سیکرٹری آریہ سماج بشناہ)

ان مذہبی جنونیوں کے ہاتھوں آریہ سماجیوں کے قتل

سماج وچھووالی کے سالانہ جلسہ پر کانفرنس

لاہور ۲۵ ..... بجے بعد دوپہر گورودت بھون کے پنڈال میں ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں مذہبی جنونی مسلمانوں کے ہاتھوں آریہ بندوں کے قتلوں کے متعلق غور ہوا۔ کانفرنس کے صدر لالہ کانشی رام تھے۔

صدارتی تقریر

پردھان جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم اس مضمون پر اس لئے غور نہیں کر رہے۔ کہ آریہ سماج ان قتلوں سے گھبرا گیا ہے بلکہ اس کی غرض و غایت نہایت بلند ہے۔ آریہ سماج سمجھتا ہے۔ کہ دھرم کا معیار بہت بلند ہے۔ آریہ دھرم دوسروں کے بزرگوں کی عزت کرنے کا سبق دیتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہمارا فرض ہے۔ کہ اپنے دھرم کو مقبول عام بنائیں تاکہ ہمارے دھرم بھائی دوسرے مذاہب والوں کے جنگل میں نہ پھنسیں۔ ہمیں جو لٹریچر شائع کرنا چاہیئے۔ وہ نہایت اعلےٰ ہونا چاہیئے۔ یاز ..... نہیں ہونا چاہیئے۔ میرے خیال میں ہمیں تمام مذاہب کے نمائندوں پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کرنی چاہیئے۔ جو تمام مذہبی کتب کو شائع ہونے سے پہلے دیکھے۔ اور جس کتاب پر وہ اعتراض کرے۔ اس میں یا تو ترمیم کر دی جائے یا اس کی اشاعت کو روک دیا جائے۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ اگر مسلمانوں نے یہ بد دلانہ قتل جاری رکھے۔ تو مجھے خدشہ ہے۔ کہ ہے قانون کی کھلی اریجکتا ..... ۔

پنڈت بیشپال کی تقریر

پنڈت بیش پال جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آریہ سماج قتلوں سے گھبراتا نہیں۔ اس میں ہمیشہ دھرم پر بلیدان ہونے والے پیدا ہوتے رہے ہیں۔

آریہ سماج اس لئے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ کہ اس نے دیانند، شردھانند اور لیکھرام جیسے شہید پیدا کئے ہیں۔ اگر آریہ سماج نے عبدالرشید اور عبدالقیوم پیدا کئے ہوتے تو ختم ہو جاتا۔ ان قتلوں کی تہ میں زبردست سازش کام کر رہی ہے۔ حکومت کو اس سازش کا پتہ لگانا چاہیئے۔

اس کے بعد پنڈت جی نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا۔ جو شریمتی سوشیلا دیوی کی تائید کے بعد اتفاق رائے سے پاس ہوا۔ "پنجاب کے آریوں کی یہ کانفرنس اپنے اس وشواس کو اعادہ کرتی ہے۔ کہ مذہبی پیشواؤں کی عزت کی جائے۔ اس کے ساتھ ہی یہ کانفرنس جنونی مسلمانوں کے ہاتھوں پنجاب سندھ اور بنگال میں آئے دن قتلوں کی مذمت کرتی ہے۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ ان قتلوں کی سازش کا پتہ لگائے۔ ان قتلوں کو نہ روکنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آریوں کا گورنمنٹ پر سے وشواس اٹھ جائے گا۔ اس کانفرنس کی رائے میں یہ قتل اسلام کے نام پر دھبہ ہیں اور مذہبی سپرٹ کے خلاف ہیں"۔

پنڈت ایشور چندر نے ترمیم پیش کی۔ "یہ کانفرنس آریوں سے پورے زور سے اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ اپنے زبردست سنگٹھن کو قائم کریں اور قتلوں کو روکنے کے لئے حفاظتی تدابیر اختیار کریں۔ پنڈت بدھ دیو۔ مہاشہ چرنجی لال پریم اور پنڈت منسا رام جی کی تقریروں کے بعد محرک نے ترمیم منظور کر لی۔ اور کہا کہ قتلوں کی تاریخ پڑھی جائے تو کسی بھی قاتل نے مقابلہ میں آ کر حملہ نہیں کیا۔ پنڈت لیکھرام۔ سوامی شردھانند اور دیگر تمام آریوں پر پشت پر حملے کئے گئے۔ پنڈت لیکھرام اور سوامی شردھانند کی شہادت نے جو کام کیا وہ اپنی زندگی میں نہ کر سکے۔ ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوا۔

آریہ سیوک دل لاہور چھاؤنی کا شاندار کام:

مغلپورہ سماج کے جلسہ پر سارا پربندھ آریہ سیوک دل لاہور چھاؤنی کے ذمہ تھا۔ جس کو نہایت ہی خوبی سے سرانجام دے کر سیوک دل نے اس سماج کا سر اونچا کیا ہے۔ وچھووالی سماج کے جلسہ پر بائیسکلوں کا پربندھ دل کے سپرد کیا گیا۔ دو روز میں تقریباً چار ہزار سائیکل پاس کر کے واپس کئے گئے۔ اور بڑی خوشی کا مقام ہے۔ کہ ایک بھی سائیکل کی گڑبڑ نہ ہوئی۔

(ہربنس لال آریہ منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

سماج سماچار

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار:-

۱۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو بسی ریاست پٹیالہ کے ایک نو مسلم مہاشہ کو اُس کی درخواست پر شُدّھ کر کے اس کا پہلا نام مہاشہ وزیر چند رکھا گیا۔ اُس کی برادری کے لوگ بھی ساتھ تھے ٭

۲۔ ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو "وجے دشمی" کا تیوہار آریہ سماج مندر میں منایا گیا۔ سکول بینڈ اور بھجنوں کی رونق کے بعد "رام جیون" پر ویاکھیان ہوئے ٭

۳۔ ۲۲ اکتوبر لغایت ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۴ء تین دن آریہ سماج مندر میں ڈاکٹر ہری رام بہار نواسی نے میجک لینٹرن دوارہ "رشی دیانند کے جیون" اور "بہار پرانت کے بھونچال" کے حالات اپنے ویاکھیانوں میں پڑھے۔ اثر اچھا پڑا ٭

۴۔ ۶ نومبر ۱۹۳۴ء کو "رشی نروان اُتسو" بڑی دھوم دھام سے منایا۔ سکول بینڈ۔ پربھات پھیری۔ بھجن۔ کیرتن۔ ہون۔ یگیہ اور ویاکھیان ہوئے۔ بابو دینا ناتھ منتری لالہ ٹھاکر داس جی افریقہ نواس کا بھاشن بڑا ہی پربھاوشالی تھا۔ سماج کی طرف سے بڑی بھاری تعداد میں اردو پوسٹر "ستیارتھ پرکاش" لوگوں کو بھینٹ کیا گیا ٭

۵۔ گزشتہ سوموار کو لالہ تلسی رام صاحب چودھری وکیل کی دھرم پتنی کا انتیشٹی سنسکار پنڈت ہر دیال اور پنڈت گوپال جی نے کروایا ٭

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

آریہ سماج رنگون کے سماچار:-

آریہ سماج کی رجسٹری ۹ مارچ ۱۹۳۴ء کو ہو گئی تھی۔ اس کے ذیل کے پانچ ٹرسٹی مقرر ہوئے ہیں:-

۱۔ پردھان سیٹھ بی۔ کے۔ گاندھی ۲۔ منتری ڈاکٹر گوروت شرما ۳۔ سیٹھ ڈی۔ این آہوجہ ۴۔ پنڈت رام رکھا ۵۔ سیٹھ ویر جی ڈایا ٭

آریہ سماج مندر کا بھون اب پھر بننا شروع ہو جائے گا۔ آریہ سماج کے سر پر اب بھی بیس ہزار کا قرضہ ہے۔ ہم آشا کرتے ہیں کہ ہمارے بھائی گوردت مل ٹھیکیدار وغیرہ اور سیٹھ سے کام لیں گے۔ اور مکان کو تیار ہو جانے دیں گے ٭

سماج میں روزانہ ہون یگیہ ہوتا ہے۔ شام کو ہر روز مہابھارت کی کتھا مہاشہ نتیانند جی کرتے ہیں۔ آریہ یُوتھ سماج۔ آریہ استری سماج اور آریہ کمار سبھا کے باقاعدہ اجلاس ہوتے ہیں ٭ آریہ بالا سماج سنسکرت ہائی سکول۔ اب ہال اے۔ وی سکول اور ہومیوپیتھک (Free) رات کی پاٹھشالہ لنٹن میں ہیں ٭

یہ اور سنتھا آریہ سماج نے دو ماہ سے جاری کی ہے۔ اور آشا ہے۔ کہ وہ بڑی اُپیوگی ثابت ہو گی۔ برہمی سادھوؤں (بودھ پونگی یعنی بھکشوؤں) کے لئے ایک ہندی پاٹھشالہ آہنی کے جونگ (جہاں اُن کا آشرم ہے) میں کھولی گئی ہے ٭ مدراسی لوگوں کے واسطے ہندی پڑھنے کا پربندھ تو پہلے سے ہی ہے ٭

(منتری آریہ سماج رنگون)

آریہ سماج کی قائمی:- جکروہی ریاست جموں میں پنڈت وشوا ناتھ جی نے لالہ ڈیوڑا رام شاہ جی کے پاس ٹھہر کر چار سکول میں اور پانچ عام پبلک میں لیکچر دئے۔ ہر روز شروتی جن کافی تعداد میں شامل ہوتے رہے۔ اُپدیشوں کا پربھاؤ بہت اچھا پڑا۔ اور آپ کے پرشارتھ سے ۱۱ کارتک سمت ۱۹۹۱ کو آریہ سماج قائم ہو گیا۔ عہدیدار حسب ذیل مقرر کئے گئے:

پردھان لالہ رام رکھا مل جی جو پڑھ سابق ریلوے انجینئر ٭ منتری لالہ گیان چند جی ناگپال ٭ خزانچی لالہ دیسراج ناگپال ٭

(نامہ نگار)

آریہ سماج کالاباغ میں شُدّھی:-

۱۴ اکتوبر ۱۹۳۴ء مطابق یکم کارتک سمت ۱۹۹۱ بروز بدھ مہاشہ چاندن رام آریہ کے مکان پر ایک نو مسلم کو شُدّھ کیا گیا۔ جو عرصہ ۶ ماہ سے مکھڈ ضلع کیمبلپور میں مسلمان ہو گیا تھا۔ شُدّھ شُدہ مہاشہ کا نام دولت رام (سابقہ نام) رکھا گیا۔ رسم شُدّھی پردھان آریہ سماج نے وضاحت سے کرائی۔ حاضرین میں شُدّھ شُدہ مہاشہ کے ہاتھ سے مٹھائی تقسیم کی گئی۔ حاضرین پر اچھا اثر پڑا ٭

(چندر گپت آریہ کالاباغ ضلع میانوالی)

اُپدیشکوں کی آوشیکتا:- سندھ میں پرچار کرنے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کو دو تین وِدوان اُپدیشک۔ سُشیل۔ آریہ ستیہ دھانتوں سے پرچیت اُپدیشکوں کی ضرورت ہے۔ جو سجن آنا چاہیں۔ وہ اپنی درخواستیں منتری آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کراچی کو شیگھر بھیج دیں۔ تنخواہ یوگیتا انوسار دی جائے گی ٭

(جیہر چندر منتری آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کراچی)

آریہ سماج منٹگمری کا چناؤ:- ۷ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج ہذا کا نیا چناؤ حسب ذیل ہوا:-

پردھان لالہ رادھا کرشن ایڈووکیٹ ٭ اُپ پردھان ملک ہر بھگوان وکیل ٭ جونیر اُپ پردھان لالہ برج لال ٹھیکیدار ٭ منتری موہن لال ٭ اُپ منتری بابو سالگ رام ٭ جونیر اُپ منتری مہاشہ پورن چند ٭ پستکادھیکش لالہ جگت نارائن خزانچی ٭ کوشادھیکش مہاشہ سنت رام ٭

پرتِنِدھی سبھاسد:- بابو آنند سُشیل جی ٭ انترنگ سبھا کے سبھاسد:- مہاشہ ہری چند جی۔ لالہ بھگوان داس جی عرائض نویس۔ لالہ کانورام جی۔ بابو ہری ہندی ٭

(موہن لال منتری آریہ سماج ہذا)

پتے مطلوب ہیں:- ذیل کے پانچ اُپدیشکوں کے پتے جن سجنوں کو معلوم ہوں۔ وہ کرپا کر کے آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کراچی کو سوچنا کریں:- ۱۔ پنڈت نرونم دت جی ۲۔ پنڈت چندر بھانو جی شاستری ۳۔ پنڈت جے دیو جی سیت پور والے ۴۔ پنڈت اوم پرکاش جی امرتسر والے ۵۔ پنڈت شوربیر دیو جی جو پہلے سادھو آشرم شکارپور سندھ میں کام کرتے رہے ہیں ٭ اگر اُپدیشک مہانوبھاو خود نوٹس ہذا کو پڑھیں تو فی الفور پتر ویوہار کریں ٭

(جیہر چند منتری سبھا ہذا)

پوشٹک رسائن

(از ڈاکٹر بھیندن لال صاحب ایم ڈی ماہر علاج بوا سیر وتپدق بریلی)

موسم سرما سنسار بک بل بڑھانے کا موسم ہے اس موسم میں جو لوگ پوشٹک بھوجن نہ کرکے اپنے وہم میں مونگ کی دال اور روٹی کھاتے رہتے ہیں۔ وہ اپنے معدہ کی طاقت کا ناش کرتے ہیں۔ ان کی اگنی مند ہو جاتی ہے۔ اور پھر مقوی غذا ہضم نہیں ہوتی۔ اس لئے ایام سرما میں ہر شخص کو اپنی طاقت کے مطابق کچھ نہ کچھ مقوی غذا ضرور کھانی چاہیئے۔ جن کو کوئی بھی مقوی چیز ہضم نہ ہوتی ہو۔ انہیں اپنے آپ کو بیمار سمجھنا چاہیئے۔ اور اس بیماری کا علاج کرانا چاہیئے۔ اس وقت مقوی غذا۔ میوہ اور لڈو کی بجائے ایک عام رواج چائے پینے کا چل پڑا ہے۔ اور اس کو بھی بہت سے لوگ غلطی سے ٹانک سمجھ کر ہی استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے پہلے ہم چائے کے اوصاف بیان کرکے بعد میں ایک ایسی "پوشٹک رسائن" بتلائیں گے۔ جو ہر تندرست شخص کے لئے مفید ثابت ہوگی۔ اور اس کی تیاری میں کوئی طوالت نہیں ٭

چائے کے اوصاف

چائے میں مفصلہ ذیل اجزا پائے جاتے ہیں:-

۱ تھین ۱۴۸ فیصدی ۲ البومن ۲۶۶ فیصدی ۳ ڈیکسٹرین ۹۶۷ فیصدی ۴ سلیولوز ۲۲ فیصدی ۵ ٹے نین ۱۵ فیصدی ۶ دیگر نباتاتی مادے فیصدی ۷ معدنی مادے ۵۶۴ فیصدی وغیرہ وغیرہ

ان میں سے تھین اور ٹے نین اپنا خاص اثر دکھاتی ہیں ٭

تھین جو ۱۴۸ فیصدی ہے۔ محرک اور مقوی ہے۔ اور یہ چائے کے بالائی حصہ پر زیادہ ہوتا ہے۔ اسی کے اثر سے چستی وغیرہ معلوم ہوتی ہے۔ لیکن ساتھ ہی ٹے نین جو کہ ۱۵ فیصدی ہے۔ نہایت قابض اور خشکی پیدا کرنے والی ہے۔ اس سے دماغ میں ایک ہلچل سی مچ جاتی ہے۔ جس سے بیخوابی کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ بلغمی مزاج اور سرد ملک کے باشندوں کو تو خیر کچھ زیادہ نقصان محسوس نہیں ہوتا۔ مگر گرم مزاج والوں صفراوی یا دموی مزاج والوں نیز عصبی مزاج والوں کو اور گرم ملک کے رہنے والوں کو تو نہایت ہی مضر ہے۔ اس لئے چائے کی ذاتی ضرورت کے عام طور پر روزانہ استعمال کرنا نہایت ہی مضر ہے ٭

دیگر معجون ہاک۔ بھوان وغیرہ چونکہ مختلف لوگوں پر مختلف اثر رکھتے ہیں۔ اس لئے بلا مشورہ وید یا ڈاکٹر استعمال کرنا ممکن ہے کچھ نقصان دہ ثابت ہونے پر ہماری "پوشٹک رسائن" ہر شخص سوائے خاص بیماریوں کے استعمال کر سکتا ہے۔ وہ رسائن

"بادام اور گائے کا دودھ"

ہے۔ صبح ہی سندھیا اور ہون سے فراغت پانے کے بعد دو چار دس بیس بادام کھا کر اوپر سے آدھ سیر تین پاؤ دودھ اپنے ہاضمہ کے مطابق پینا سب ٹانکوں کا سرتاج ہے۔ جو بادام بھی ہضم نہیں کرسکتے۔ وہ صرف دودھ ہی استعمال کریں۔ ہم تو یہ بات اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر لکھ رہے ہیں۔ مگر اپنے تجربہ کی تائید میں مزید تصدیق ویدک شاستر کی بھی یہاں پیش کرتے ہیں:-

۱ بادام

آیورویدک کے مشہور گرنتھ "بھاو پرکاش" میں لکھا ہے۔ کہ بادام کی گری میٹھی ویریہ کو بڑھانے والی (ویریہ تو طاقت ہے) وات ناشک۔ سنگدہ۔ گرم ہوتی ہے۔ کف اور رکت پت کے روگیوں کو ہتکر نہیں ہے۔

یونانی طب میں بتلایا ہے۔ کہ بادام ملین ہے۔ سدہ کھولتا ہے۔ قوائے بدنی اور دماغی کا محافظ ہے۔ مقوی باہ ہے۔ بدن کو فربہ کرتا ہے۔ اور ملین ہے۔

نوٹ:- بادام جگر کے لئے مضر ہے۔ اس لئے جگر کے روگیوں کو اسے استعمال نہ کرنا چاہیئے ٭

۲ دودھ

"بھاو پرکاش" بتاتا ہے۔ دودھ۔ چکنا۔ وات ناشک۔ جلد ویریہ بنانے والا۔ ٹھنڈا۔ سب پرانیوں کو موافق آنے والا۔ جیون روپ۔ دھاتو وردھک۔ بل کاری۔ میدھا کو ہت۔ نہایت واجی کرن۔ اوستھا کا ستھاپک۔ آیو کو ہت۔ ٹوٹے کو جوڑنے والا۔ رسائن۔ دمن۔ ویریچن و ستی کرما کے سمان گن کاری۔ پرانے تپ نجار۔ مانسک روگ۔ شوش۔ مورچھا۔ بھرم۔ گرہنی۔ پانڈو روگ۔ داہ۔ ترشنا۔ ہردیہ کے روگ۔ شول۔ اودا ورت۔ گلم۔ موترشتہ کے روگ۔ گدا کے مسے۔ رکت پت۔ دست۔ یونی روگ۔ گلانی اور گربھ سراو میں ہمیشہ ہتکاری ہے۔ بالک۔ بڑھ۔ شت سے شین اور بھوک و ... سے کمزور منشیہ کو دودھ نہایت ہی مفید ہے۔ ہمیشہ گائے کا دودھ استعمال کرنے سے بڑھاپا اور کوئی بیماری پاس نہیں آتی ٭

قمر صاحب لکھتے ہیں ؎

دودھ سے بڑھ کر قمر کونسی ہے اور غذا
کہ غذا کی ہے غذا اور دوا کی ہے دوا

بہت سے لوگ دودھ کے استعمال میں مفلسی کا بہانہ کرتے ہیں۔ لیکن وہ ہی دو چار پیسہ روز کے سگریٹ پی جاتے ہیں۔ شرابی دس بیس روپیہ ماہوار کی شراب اڑا جاتے ہیں۔ لڑکے لڑکی کی شادی پر پچاسوں روپے آرائش اور آتش بازی میں پھونک دیتے ہیں۔ چار آنہ گز کی گبرون سے جو کام نکل سکتا ہے۔ اس کے لئے دو چار روپیہ گز کی سلک خرید لیتے ہیں۔ اگر ان اخراجات کو بند کر دیا جائے۔ تو بھارت ورش میں خواہ دودھ بہت گراں ہے۔ پھر بھی اس کے لئے روپیہ بچایا جا سکتا ہے ٭

ایسے شخص کو جو تندرست رہنا چاہتا ہے۔ اور بلوان بننا چاہتا ہے۔ روزانہ گائے کا شدھ دودھ استعمال کرنا چاہیئے۔ ایام سرما میں بادام کا اضافہ اس کے فائدہ کو دوبالا کر دے گا۔ بیماری میں بھی گائے کا دودھ امرت ہے۔ میعادی بخار وغیرہ ایسے امراض ہیں جن میں دیگر غذا زہر کا کام کرتی ہے۔ ہم نے اپنی عمر بھر کی پریکٹس میں دودھ کو کبھی مضر نہیں پایا ٭

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ٭ (مینجر)

بقیہ مضمون "اکھل بھارتیہ کمار سمیلن میرٹھ کا اجلاس"

کہتے ہیں کہ ہم دھرم پر مر جائیں گے۔ جانی پر پران نیوچھاور کر دیں گے۔ میں کہتا ہوں۔ مرجانا آسان ہے۔ پرنتو دھرم یا دیش کے لئے کشٹ سہہ کر جیوت رہنا بڑا کٹھن ہے۔ میں آپ لوگوں کو جیوت رہنے کے لئے کہتا ہوں۔ پرنتو یہ جیون مرتیو سے پرتی یوگیتا کرنے والا ہو۔ اس سے جاگرتی کے پورے اور سپنشٹ لکچھن ہونے چاہئیں ؛

گرام پرچار

بھائیو! آپ لوگوں سے کدا چت بھارتیہ گراموں کی دشا چھپی ہوئی نہیں ہے۔ آپ چاہیں تو اپنے ادیوگ دوارہ کروڑوں گرامین دین بھائیوں کے دکھ دور کر سکتے ہیں۔ آخر آپ کو اپنی لکھائی پڑھائی سے کبھی کبھی اوکاش ملتا ہی ہے۔ کیا آپ تعطیلات میں یا فرصت کے اوقات میں گراموں میں جا کر اپنے ان اَبودھ اور سیدھے سادے بھائیوں کی دشا نہیں سدھار سکتے؟

یاد رہے۔ سچا بھارت ورش گراموں ہی میں رہتا ہے۔ وہ سوئم اپنے لئے کچھ نہیں سوچ سکتے۔ پرنتو دوسرے لوگوں کے شبھ بھاوناؤں سے سچے اپدیش ان کے ہردیوں پر اوشیہ اثر کرتے ہیں۔ آپ لوگوں کے تھوڑے سے ادیوگ دوارہ لاکھوں کروڑوں گرامین ویدک دھرم کے جھنڈے کے نیچے آ سکتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ ہماری آریہ کمار سبھائیں گرام پرچار کے مہتو پورن پرشن پر اوشیہ وچار کریں۔ اور گراموں کے لئے ان پرچار کے سادھنوں کو اوشیہ اپنائیں۔ جو ان کے لئے اُپیکت ہو سکتے ہیں۔

ان کی آنکھوں کے آگے سدبو سمپرداے واد کے ریکتا ناکل بجاتے رہتے ہیں۔ اور انہی کو وہ دھرم کا پرکرت روپ سمجھ بیٹھتے ہیں۔ ایسے وشیرتھ واد سے نوجوانوں کو سدیو بچنا چاہئے۔ اور اس کی ورِدھی میں سہائک ہونا پاپ سمجھنا چاہئے۔ جو دھرم پرائی استری کو ماتا کے سمان سمجھنے کی شکچھا دیتا ہے۔ جس دھرم میں دوسرے کے دھن یا ادھیکاروں کو ہڑپ جانے کی پاپکوں میں گنتی کی گئی ہے۔ اور جو دھرم منشیہ میں بھوت ماتر کو آتم وت سمجھنے کے لئے کہتا ہے۔ اس کی نندا کرنا اویویک پورن کاریہ ہے۔ ایسے وشیلے پرچار سے آریہ کماروں کو سوئم بچ کر دوسروں کو بھی بچانا چاہئے ؛

کرتویہ نردیش

آشا اگر نوجوانوں کو یہی پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ یہ سمے بچہ بازی کا نہیں۔ کام کرنے کا ہے۔ میں آپ کو کوئی نوین یوجنا نہیں بتا سکتا۔ ہمارے آچاریہ نے ہمارا کھیتر اتنا وِیاپک اور وِشال بنا دیا ہے۔ کہ اس میں ہم یتھا رُچی جتنا کاریہ چاہیں کر سکتے ہیں۔ ایسا کون سا اندولن ہے جس کا بیج آدھونک یُگ کے سب سے بڑے وِدوان رِشی دیانند نے نہیں بویا۔ آریہ سماج میں رہ کر ایسا کون سا اُپیوگی کاریہ ہے جو نہیں کیا جا سکتا۔ کام کی کمی نہیں۔ کام کرنے والوں کی کمی ہے۔ میری پربل ابھیلاشا ہے۔ کہ اس کمی کی پورتی ہمارے آریہ نوجوانوں دوارہ کی جائے۔ رِشی دیانند نے گربھ سے لے کر مرن پریَنت منشیہ کے لئے کرتویہ نردیش کیا ہے۔ دیکھئے گت کرتویو سے لے کر سوراجیہ پراپتی اور مکتی لابھ تک کا مارگ بتایا ہے۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ لوگ آریہ سماج سے کیوں اداسین ہوتے جاتے ہیں۔ میری رائے میں جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے۔ آریہ سماج میں جیون جاگرتی اور تپ وِنیاگ کے بھاو کم ہونے ہی شتھلتا کا پرویش ہو رہا ہے۔ اس شتھلتا کو شیگھراتی شیگھر دور کرنے کی آوشیکتا ہے ؛

سنسکرتی کی رکھشا

بندھوؤ! کدا چت اس یُگ میں اب مجھے یہ بتانے کی آوشیکتا نہیں۔ کہ سدآچار اور سادگی بھارتیہ سنسکرتی کے مکھیہ لکچھن ہیں۔ ہم دوسروں کے گنوں کو لے سکتے ہیں۔ پرنتو کسی کے چکا چوند میں آ کر ہمیں اپنی سنسکرتی کو کبھی نہ بھولنا چاہئے۔ ہمارے آچاریہ رِشی دیانند نے آریہ سنسکرتی کو جیوت رکھنے کے لئے کتنا بھگیرتھ پریتن کیا۔ اہنسا کے اوتار مہاتما گاندھی بھارتیتا کے پکے سمرتھک اور بھگت ہیں۔ آریہ سماج تو وشدھ آریہ سنسکرتی کی پرچارک سنستھا ہے۔ ایسی دشا میں ہمیں ایک چھن کے لئے بھی اپنی سنسکرتی سے الگ نہ ہونا چاہئے۔ ہمیں اب تک اس روپ میں جیوت رکھنے والی ہماری یہ سنسکرتی ہی ہے۔ بدقسمتی سے آج ایک لہر چل رہی ہے۔ وہ ہے دھرم اور ایشور کے بہشکار کی۔ لوگ ویدک بدھی سے ہاتھ دھو کر بھی دھرم ... کے وِرودھ پرچار کر رہے ہیں۔ ان کی ادھکتا سوچنیہ ہے۔ وہ ویدک دھرم کی واستوکتا کو نہیں سمجھتے۔

ओ३म

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

قیمت: سالانہ للعہ ... ممالک غیر سے لے ... ششماہی عہ ... فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

۱ - سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں - اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲ - ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے - اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳ - وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے - وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴ - ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداُدیت رہنا چاہیے۔

آریہ سماج کے نیم

۵ - سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

۶ - سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷ - سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیے۔

۸ - اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیے۔

۹ - پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے۔

۱۰ - سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے - اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر ہیں۔

جلد ۳۲ | اتوار ۲۴ مگھر سمت ۱۹۹۱ مطابق ۹ دسمبر ۱۹۳۴ء - دیانند آبد ۱۱۰ | SUNDAY 9th DEC 1934 | نمبر ۴۹

وید امرت

رگوید — اعصابی نظام کی پوترتا — **وید امرت** — اعصابی نظام کی پوترتا — یجروید

ओ३म भूः पुनातु शिरसि। ओ३म भुवः पुनातु नेत्रयोः। ओ३म स्वः पुनातु कण्ठे। ओ३म महः पुनातु हृदये। ओ३म जनः पुनातु नाभ्याम्। ओ३म तपः पुनातु पादयोः। ओ३म सत्यं पुनातु पुनः शिरसि। ओ३म खं ब्रह्म पुनातु सर्वत्र।

سندھیا کا تیسرا منتر ہے۔ پہلے منتر سے ہم نے ابھینت سکھ کی پرارتھنا کر کے مانسک پوترتا کی ایشور سے ارادھنا کی تھی۔ دوسرے منتر میں ہم نے "Sound Body" کی یاچنا کی تھی۔ اس منتر میں ہم اپنے "Nervous System" کو پوتر اور باقاعدہ بنانے کی پرارتھنا کرتے ہیں۔

چونکہ ہمارے جسم میں دماغ کا درجہ سب سے اونچا ہے۔ اس لئے ہم صبح و شام اس کو پوتر بنانے کے لئے پرم دیو پرماتما سے یوں پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ اے (भूः) پران داتا بھگوان! آپ! ہمارے (शिरसि) کو ایسا پوتر بنائیں۔ کہ وہ ہماری ساری گیان اندریوں اور کرم اندریوں کو باقاعدہ رکھنے میں ہمارا سہایک ثابت ہو۔ تاکہ سنسار کے اندر اپنی جیون یاترا کو طے کرتے ہوئے ہم کسی وقت Imbecility کا شکار نہ ہو جائیں۔ (भुवः) اے دکھ ساگر سے ترانے والے پرماتما! آپ ہماری دونوں آنکھوں کو (नेत्रयोः) (पुनातु) پوتر بنائیں۔ تاکہ ہم ہر ایک واقعہ کا باقاعدہ مشاہدہ کرتے ہوئے اس سے لابھ اٹھا سکیں۔ اور "Eyes and no Eyes" کے سار کو سمجھ سکیں۔ اور اپنے مشاہدات کو سارتھک بنا سکیں۔ (स्वः) اے سکھ دینے والے بھگوان! ہمارے حلق کو (कण्ठे) (पुनातु) پوتر بنائیں۔ تاکہ وہ ہمارے سلسلۂ تنفس کو قائم رکھنے میں ہمارا مددگار ہے۔ تاکہ ہم اپنے معدہ میں جن وستوؤں کو پہنچانے کا یتن کریں وہ ان کو باقاعدہ طور پر چبائے جانے کے بعد اندر لے جائے۔ (महः) اے مہان پرماتما! آپ (हृदये) ہمارے ہردیہ کو (पुनातु) پوتر بنائیں۔ تاکہ وہ وشال ہو کر نہ صرف دنیا کے دکھوں کو محسوس کرے۔ بلکہ منشیہ ماتر سے فیاضی کا سلوک روا رکھنے کے قابل بنا رہے۔ اور کبھی تعصب اور غیر بردباری کا شکار نہ ہو کر ہمیں ننگ انسانیت بننے سے بچائے۔ (जनः) اے سرشٹی کی اُتپتی کرنے والے پرماتمن! ہمارے معدہ اور ناف کو (नाभ्याम्) (पुनातु) ایسا پوتر بنائیں۔ کہ ہم نہ صرف ہر ایک کھائے ہوئے پدارتھ کو باقاعدہ طور پر ہضم کر سکیں۔ بلکہ اپنے خون کی گردش کو بھی باقاعدہ نظام میں رکھ سکیں۔ اور شریر کو امراض کا شکار ہونے سے بچا کر دوسروں کے لئے پروپکار کا سادھن بنا سکیں۔

(तपः) اے دشٹوں کو دکھ دینے والے بھگوان! (पादयोः) ہمارے دونوں پاؤں کو (पुनातु) ایسا پوتر بنائیں۔ کہ ہم جب میدان عمل میں گامزن ہوں۔ وہاں ... (सत्यं) اے تینوں کالوں میں ویاپک پرماتمن! ایسا ... اور سنسار کے اندر شانتی کا راجیہ ستھاپن کرنے میں سہایک بن سکیں ... اور ہم آپ سے یہ پرارتھنا کرنے میں حق بجانب ... بلکہ ہمارا سارا اعصابی نظام بھی شریر کے پوشک اور ... کا کارن بن سکے ... تاکہ وہ اپنی زندگی کی جملہ شاہراہوں کا ریویو کرتا ہوا اسے عاقبت بخیر کر سکے۔ (पुनः) ازسرِ نو (शिरसि) ہمارے دماغ کو (पुनातु) پورن رنگ سے پوتر بنائیں ... (खं) اے سرو ویاپک (ब्रह्म) سرو وشو دھارن ... کہ ... اپ سے انت میں یہ پرارتھنا کر سکیں ... صاف سینہ اور صاف دماغ کے ساتھ ... ہمارا انگ انگ دوسروں کیلئے ایک آدرش ثابت ہو سکے۔ (पुनातु) All round (सर्वत्र) پوتر کریں۔

(رام ...)

گوروکل جگت

گوروکل اندرپرستھ کے سماچار

۱۔ سیٹھ جگل پرشاد بھیشم دیو گنڈہ چوبان دہلی نے ایک سو ایک روپیہ برہمچاریوں کی کھیلوں کے لئے دان دیا:۔

نیو فرینڈ اینڈ کمپنی کے مالک لالہ بھانامل جی نے ۳ ہزار روپیہ کی لاگت سے ہسپتال کا نیا وارڈ بنوایا تھا۔ وارڈ میں دروازوں کی کمی تھی۔ انہوں نے یکصد پچاس روپیہ اور دیکر دروازوں کی ضرورت کو بھی پورا کر دیا ہے۔ اور نئے دروازے لگوا دیئے ہیں۔ جب کبھی گوروکل ان سے مالی امداد کی درخواست کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ امداد دینے کے لئے تیار رہتے ہیں:۔

۲۔ گوروکل اندرپرستھ کے ماتحت اس وقت پانچ دیہاتی پاٹھشالائیں نہایت خوش اسلوبی سے چل رہی ہیں۔ ایک پاٹھشالہ تو گوروکل اندرپرستھ آریہ سماج مندر میں ہے۔ جہاں جاٹ۔ گوجر۔ چمار۔ بھنگی اور دیگر جاتیوں کے بچے بلا لحاظ ذات پات تعلیم حاصل کر رہے ہیں:۔ دوسری پاٹھشالہ تغلق آباد سٹیشن کی دھرمشالہ میں ہے۔ تیسری موضع سرائے خواجہ۔ چوتھی موضع لڈن پور اور پانچویں پاٹھشالہ موضع صدپورہ ضلع گوڑگانواں میں ہے۔ ان سب پاٹھشالاؤں کو چلانے کے لئے پنڈت ستولال جی ہمہ تن مصروف ہیں۔ وہ اس کام کے لئے گوروکل سے ایک پیسہ بھی نہیں لیتے۔ گرام کے لوگوں سے اناج اکٹھا کر لیا جاتا ہے۔ اور کچھ امداد دہلی کے مہانو بھاؤں سے لی جاتی ہے۔ اگر کچھ سہایتا اور مل جائے۔ تو ہر ایک گرام میں پاٹھشالہ کھولی جا سکتی ہے۔ اس سے جہاں آریہ سماج کا پرچار ہوگا۔ وہاں گرام میں پڑھے لکھے ویکتیوں کی سنکھیا میں بھی ورِدھی ہوگی۔ پڑھائی آج کل بڑے زور شور سے ہو رہی ہے۔ ششماہی امتحان کا نتیجہ ایک ہفتہ کے اندر اندر سرپرستوں کے پاس پہنچ جائے گا:۔

(گوپال گمبھیرہ ادھشٹاتا گوروکل ہذا)

گوروکل کوروکھشیتر کے سماچار

۱۔ اس سال ملیریا کا بالکل زور نہیں ہوا۔ برہمچاریوں کی صحت بہت اچھی رہی۔ چکتسالیہ میں ایک دو پھوڑے پھنسیوں کے روگیوں کے علاوہ کوئی بیمار نہیں ہے:۔

۲۔ اس ماہ میں تعطیلات موسم گرما کے بعد دو بڑے تیوہار دسہرہ اور دیوالی بڑی دھوم دھام سے منائے گئے۔ دسہرہ کی چار دن کی تعطیلات میں کئی طرح کی کھیلیں ہوتی رہیں۔ آس پاس کے مقامات کی ٹیموں کے ساتھ فٹ بال۔ ہاکی۔ کرکٹ اور والی بال کے میچ ہوئے۔ سب میچوں میں گوروکل پارٹی کی جیت رہی۔ دسہرہ کے دن شام کو بڑا ہون اور رات کو گوروکل واسیوں کا اکٹھا بھوجن ہوا۔ دیوالی کے دن بھی شام کو بڑے ہون کے بعد سبھا ہوئی جس میں برہمچاریوں اور ادھیاپکوں کے لیکچر ہوئے۔ تھانیسر کے مشہور گویا شری گنگا گری کے بھجن بھی ہوئے۔ رات کو اکٹھا بھوجن ہوا۔ اور بعد میں آتش بازی اور روشنی کی گئی۔ اور برہمچاریوں نے غبارے بھی اڑائے:۔

۳۔ آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کے نمنترن پر گوروکل کی بڑی شرینیوں کے برہمچاری ۲۵ اکتوبر کو انبالہ گئے۔ اور انہوں نے حاضرین کی کثیر تعداد کے سامنے دھنش و دیا۔ لاٹھی۔ لیزیم۔ تلوار اور گروپ میکنگ وغیرہ کے حیرت انگیز کھیل دکھائے:۔

برہمچاریوں کا قابل تعریف فیصلہ

گوروکل میں اتوار کے دن چھٹی رہتی ہے۔ اس دن کو برہمچاری کھیلنے۔ کودنے اور گھومنے میں خرچ کر دیتے ہیں۔ گزشتہ یکم نومبر کو بڑی شرینیوں کے برہمچاریوں نے فیصلہ کیا۔ کہ وہ اس دن اپنی محنت کے ذریعہ کچھ ایسا کام کیا کریں گے۔ جس سے ان کو کچھ آمدنی ہو سکے۔ یہ خیال پہلے پہل تب سوجھا جب کہ برہمچاریوں نے بہار کے زلزلہ فنڈ کے لئے روپیہ بھیجنے کا وچار کیا تھا۔ اس طرح سے جو آمدنی ہوگی۔ وہ برہمچاریوں کے نام جمع رہے گی۔ اور اس کو برہمچاری اپنی مرضی کے مطابق ایسے مواقع پر دان دینے میں خرچ کر سکیں گے۔ شروع میں جنگلی لکڑی کی ٹوکری بنانا۔ ڈھاک کے پتوں کی پتلیں بنانا۔ کاغذ کے پھول بنانا اور موٹوز وغیرہ بنانے کے کام شروع کئے جائیں گے۔ ساتھ ہی جنگل سے کیسو اور جھاڑ دکی سینکیں جمع کرنا بھی اس پروگرام میں شامل ہوگا:۔ یہ بھی وچار ہے۔ کہ اس طرح جو آمدنی ہوگی۔ وہ کافی ہو جانے پر اور کئی طرح کی دستکاریاں جیسے دری اور نوار بننا۔ کپڑا بننا اور سینا وغیرہ بھی شروع کر دی جائیں گی۔ ان کے لئے جو سامان اور مشینیں وغیرہ درکار ہوں گی۔ وہ بھی اسی فنڈ سے خریدی جائیں گی:۔

سب سے پہلے برہمچاریوں نے سندر۔ رنگ برنگے سودیشی کپڑوں پر رنگ برنگے کاغذوں کے حروف کاٹ کر منتر۔ سندر دوہے اور شلوک وغیرہ بنانے کا کام شروع کر دیا ہے۔ اس طرح کے موٹوز سماج مندروں اور گھروں کے سجانے میں اور جلسوں اور کانفرنسوں کے مواقع پر بہت کام آتے ہیں:۔

اب جو سجن چاہیں۔ وہ بہت سستی قیمت پر اس قسم کے سندر وید منتر۔ دوہے اور شلوک وغیرہ بنے بنائے گوروکل سے منگوا سکتے ہیں۔ سندر سودیشی رنگ برنگے کپڑوں پر رنگ برنگے کاغذوں کے بنے ہوئے ماٹوز جن کے چاروں طرف سندر بیل لگی ہوئی ہوگی۔ پانچ آنہ گز کے حساب سے مل سکیں گے۔ سنہری حروف کے ماٹوز کے لئے ایک آنہ فی گز زیادہ لگے گا۔ جو سجن۔ آریہ سماجیں یا سبھا سوسائٹیاں اپنی مرضی کے مطابق ماٹوز بنوانا چاہیں گی۔ ان کی مرضی کے مطابق بھی بنوا کر بھیجے جا سکیں گے:۔

(پربندھ کرتا گوروکل کوروکھشیتر۔ ضلع کرنال)

گوروکل ہریٹ سوہنی کے سماچار

شری بت آر۔ بی۔ لالہ جسونت رائے صاحب تنیجہ ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج لاہور نے گوروکل ہریٹ سوہنی کے معائنہ کے بعد ذیل کے ریمارکس دیئے ہیں:۔

میں نے گوروکل گجرات کا بتاریخ ۱۸ مئی ۱۹۳۳ء ملاحظہ کیا۔ اور جو کچھ وہاں دیکھا۔ اس سے بہت خوش ہوا۔ بوجہ سیلاب دریائے سندھ ہریٹ سوہنی سے منتقل ہو کر یہاں قائم ہوا ہے۔ اب بہت اچھے موقع پر ہے۔ مظفر گڑھ اور کوٹ ادو کے درمیان جو سڑک کلاں جاتی ہے۔ اس جگہ پر واقع ہے۔ اور ہر ایک جگہ سے ایک گھنٹہ کا سفر ہے۔ بہرحال یہ سنستھا سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ چنانچہ لال اسٹیٹ جس کی امید پر چلائی گئی تھی۔ خود اب تک زیر بار قرضہ ہے۔ بیشتر اس کے کہ وہ گوروکل کی امداد کے لئے بچا سکے۔ کم از کم دو [illegible] سال تک مزید کچھ نہیں کر سکتی ہے:۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بھی کچھ امداد نہیں دیتی ہے۔ اور یہ گوروکل بہی خواہ ملک اور دانی [illegible] کے دان پر انحصار رکھتا ہے۔ مگر یہ تعجب کی بات ہے کہ یہ سنستھا ایسی تنگ حالی اور دیگر بھاری مشکلات سے بچ کر کس طرح قائم ہے۔ باوجود ایسے حالات کے یہ سنستھا بہت ہی مفید کام کر رہی ہے۔ گوروکل کا نگرانی کے معیار پر جولائی تک ابتدائی تعلیم دی جاتی ہے۔ جس کے بعد برہمچاری گن ملتان یا گوروکل کانگڑی میں [illegible] جماعت میں شامل ہو سکتے ہیں۔ لیکن وہ [illegible] نہایت غریب ہوتے ہیں۔ جو کہ باہر جا نہیں سکتے [illegible] نہیں رکھتے۔ یہ سنستھا برہمچاریوں کو پنجاب یونیورسٹی کے پراگ۔ وشارد اور شاستری [illegible] امتحانات کے لئے تیار کرواتی ہے۔ اور ان [illegible] اس کے بہت عمدہ نتائج نکلتے رہے ہیں [illegible] برہمچاری گن کو بہت اچھی شکشا دی جاتی [illegible] اچھا سداچاری بنایا جاتا ہے۔ اور بہت اسلوبی سے رکھا جاتا ہے۔ جو باقاعدہ سندھیا اور ہون کرتے ہیں۔ وہ نہایت تندرست [illegible] پلے دکھے:۔

سارے والنٹیئر کا مجموعہ بہت اچھا [illegible] پڑتا ہے۔ ساری خوبی پنڈت دھرم دیو جی [illegible] ادھشٹاتا اور آچاریہ پر منحصر ہے۔ ان [illegible] کی ادائیگی کے علاوہ ان کو باہر سے بھی چندہ [illegible] کرنے کے لئے جانا پڑتا ہے۔ وہ آنند [illegible] بھرے ہوئے ہیں:۔

یہاں ایک گئو شالہ بھی قائم ہے جو میں [illegible] جب تک چندو لال اسٹیٹ اس کو کافی امداد [illegible] لائق [illegible] بند کر دینی چاہئے۔ داسو [illegible] کے لحاظ سے یہاں کوئی مکان نہیں ہے [illegible] میں تعلیم دی جاتی ہے۔ روپیہ کی عدم موجودگی [illegible] تعمیر کرنے ناممکن پڑے ہیں۔ یہ سنستھا [illegible] مستحق ہے۔ اور میں چاہتا [illegible] وحسد افزا امداد کی [illegible] اس کو ہر قسم کی کامیابی پراپت ہو:۔

سنسار کی گتی!

مہاتما گاندھی پر سرحد کا دروازہ بند

نئی دہلی - ۱۱ر دسمبر - اخبار "نیشنل کال" راوی ہے کہ گاندھی جی کو حکومت سے جواب موصول ہوگیا ہے اس جواب میں حکومت نے آپ کو سرحد کی طرف جانے کی اجازت دینے سے اپنی معذوری کا اظہار کیا ہے۔ بتلایا جاتا ہے - کہ حکومت سرحد اس تجویز کے خلاف ہے - اور حکومت ہند کا بھی اس سے اس بارہ میں اتفاق ہے ؛

مسٹر رنبیر کا وواہ :- لاہور - لالہ خوشحال چند خورسند مالک روزنامہ "ملاپ" کے صاحبزادہ مسٹر رنبیر کی شادی دیروز ۲۹ر نومبر کو لالہ دھنی رام بھلہ (صاحبزادی) سے بخیریت سرانجام پائی ؛

سنسنی خیز ڈاکہ :- ننکانہ - ۴ر دسمبر - اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ موضع رٹوں تحصیل ننکانہ کا ایک شخص پنیا سنگھ گدھوں پر کچھ مال لاد کر شام کے وقت ننکانہ کی طرف آرہا تھا کہ اسے ایک میل کے فاصلہ پر چوروں نے اسے گھیر لیا - اس قدر مارا - کہ وہ ہلاک ہوگیا - چور تمام مال اور گدھے لے کر بھاگ گئے ؛

ہوائی سروس کا افتتاح :- لاہور - ۴ر آج گورنر پنجاب نے لاہور اور کراچی کے درمیان ہوائی سروس کا افتتاح کیا ؛

رہا کرنے سے صاف انکار :- لندن ۔ دسمبر - ہاؤس آف کامنز میں مسٹر ہیلنسر نے کہا - کہ شریمتی کملا نہرو سخت بیمار ہیں - اس لئے سرسموئیل ہور کو پنڈت جواہر لال نہرو کی رہائی کے متعلق اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرنی چاہئے - اور انہیں ازراہ مہربانی فوراً رہا کر دینا چاہئے - سر سموئیل ہور نے کہا - پنڈت جواہر لال نہرو کو موسم گرما میں کچھ عرصہ کے لئے رہا کیا گیا تھا - تاکہ وہ اپنی دھرم پتنی کے پاس رہ سکیں - اور حال ہی میں انہیں ایسی جگہ بند کیا گیا ہے - جہاں سے ان کی بیوی نزدیک ہے - ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق ہفتہ میں ایک یا دو دفعہ اپنی دھرم پتنی کو دیکھ سکتے ہیں - رعایت بھی بہت غور و خوض کے بعد دی گئی ہیں - گورنمنٹ آف انڈیا کو ان مراعات سے زیادہ کی سفارش نہیں کر سکتا ؛

بیواہ پر سزا :- انبالہ - ۴ر دسمبر - نابالغ لڑکی کی شادی کرنے کے جرم میں پی سی ... سار لنٹونمنٹ کے ایک بیارے لال اور ... کو شاردا ایکٹ کے ماتحت بالترتیب ... روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے ؛

کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اہم اجلاس

پٹنہ - ۵ر دسمبر - کانگرس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ بیلی کوٹھی میں زیر صدارت بابو راجندر پرشاد صدر کانگرس ایک بجے شروع ہوئی - تمام کارروائی بند کمرہ میں ہو رہی ہے - میٹنگ کے لئے ایک خاص شامیانہ لگایا گیا ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ آج زیادہ تر کانگرس کی نئی کانسٹی ٹیوشن سے متعلقہ امور پر بحث ہوگی - جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے متعلق کانگرس نے کیا رویہ اختیار کرنا ہے - اس پر کل کی میٹنگ میں غور و خوض ہوگا - اس سے پیشتر لیڈر آپس میں غیر رسمی طور پر بات چیت کریں گے ؛

پٹنہ - ۵ر دسمبر - آج بعد دوپہر کانگرس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ چار گھنٹہ تک ہوتی رہی - معلوم ہوا ہے کہ اس میں جائنٹ کمیٹی کی رپورٹ اور نئے کانگرس کے کانسٹی ٹیوشن سے متعلقہ معاملات پر بے ضابطہ بحث ہوئی - بیان کیا جاتا ہے کہ جائنٹ کمیٹی کی تجاویز پر ممبروں میں فراخدلانہ اور طویل تبادلہ خیالات ہوا - یہ بے ضابطہ بحث و تحقیق آج شام کو ورکنگ کمیٹی اور پارلیمنٹری بورڈ کی مشترکہ میٹنگ میں رپورٹ کے متعلق کانگرس کے رویہ کا باضابطہ فیصلہ کرنے کے وقت مدد کرے گی ؛

(پٹنہ - ۵ر دسمبر - ۳ بجکر ۲۵ منٹ پر بعد دوپہر) چار گھنٹہ کی بحث کے بعد ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ایک گھنٹہ کے لئے ملتوی ہوگیا - آج شام کو چھ بجے ورکنگ کمیٹی اور کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کی مشترکہ میٹنگ ہوئی ؛

پٹنہ - ۵ر دسمبر - کانگرس ورکنگ کمیٹی اور پارلیمنٹری بورڈ کی مشترکہ میٹنگ ۶ بجے شروع ہوئی اور جائنٹ کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق کسی فیصلہ پر پہنچے بغیر ۸½ بجے رات کل پر ملتوی ہوگئی - کل ۹ بجے صبح شروع ہوگی - جبکہ مزید بحث ہوگی ؛

پنڈت گھاسی رام چل بسے

میرٹھ سے اطلاع آئی ہے - کہ شریمان پنڈت گھاسی رام جی ایم - اے - ایڈووکیٹ سابق پردھان شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کا طویل علالت کے بعد دیہانت ہوگیا ہے - ان کی عمر اس وقت ۶۵ سال کے قریب تھی - وہ عرصہ سے بیمار چلے آتے تھے - انہیں دمہ کی بھی شکایت تھی - سنیکت پرانت کے سرکردہ آریہ سماجیوں میں ان کا شمار تھا - ان کی قابلیت مسلمہ تھی - ان کی موت سے نہ صرف اس صوبہ کی آریہ سماج کو بھاری دھکا لگا ہے - بلکہ ایک قابل شخص کی جگہ خالی ہوگئی ہے - جسے پر کرنا آسان نہیں ؛

گورنمنٹ پنجاب نے پمفلٹ ضبط کر لئے

لاہور - ۴ر دسمبر - پنجاب گورنمنٹ نے مندرجہ ذیل پمفلٹوں کو بحق ملک معظم ضبط قرار دیا ہے :-

۱- پنجابی پمفلٹ (فارسی رسم الخط) بعنوان "خان عبدالقیوم خان"

۲- پنجابی پمفلٹ (فارسی رسم الخط) بعنوان "غازی محمد صدیق المعروف غازی"

دونو پمفلٹوں کا مصنف مرزا سردار بیگ سکنہ وان کھان ضلع لاہور - حال کوٹ غلام محمد (قصور) ہے - اور یہ پمفلٹ عالمگیر الیکٹرک پریس لاہور میں چھپے ہیں ؛

علاقہ سار کی واپسی :- پیرس - چیمبر میں امور خارجہ پر بحث کرتے ہوئے ایم - لاول نے بیان کیا کہ اگر سار میں رائے عامہ اس کے موجودہ نظام حکومت کے حق میں ہوئی اور بعد ازاں اگر اہل سار نے لیگ آف نیشنز سے اپیل کی - کہ سار کو جرمنی کے حوالہ کر دیا جائے تو فرانس اس پر کوئی اعتراض نہ کرے گا ؛

تجارتی معاہدہ کی توسیع :- پیرس - فرانس اور جرمنی میں جو تجارتی معاہدہ ہوا ہے - اس کی رو سے موجودہ معاہدہ کی میعاد کی ۳۱ر مارچ ۱۹۳۵ء تک توسیع کر دی گئی ہے - علاقہ سار کا معاملہ طے ہونے کے بعد نئے معاہدہ کے متعلق گفت و شنید کی جائے گی ...

کپورتھلہ میں نئے وزیر اعظم کا تقرر

کپورتھلہ - ۴ر دسمبر - معلوم ہوا ہے - کہ کپورتھلہ کا نیا چیف منسٹر آئندہ فروری کے آغاز میں اپنے عہدہ کا چارج لے گا - سر عبدالحمید غالباً ٹکا راجا صاحب کو چارج دیں گے - اور ٹکا صاحب نئے وزیر اعظم کے آنے تک بطور چیف منسٹر کام کریں گے ؛

لاہور میونسپلٹی میں ایک مسلم لیڈی :- لاہور - ۵ر دسمبر - معلوم ہوا ہے - کہ لاہور میونسپل کمیٹی میں جو مسلم ممبر نامزد کئے جائیں گے - ان میں ایک مسلم لیڈی بھی ہوگی ؛

پنڈت وشو بندھو کی واپسی :- لاہور - ۵ر دسمبر - پنڈت وشو بندھو جی بودھ کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے ہندو سبھا کی طرف سے جاپان گئے تھے - وہ سیام سٹریٹ سیٹلمنٹ اور دیگر جزائر میں دورہ کرتے رہے - آپ ۸ر دسمبر ۱۹۳۴ء کو لاہور پہنچیں گے ؛

ملزم فرار ہوگیا :- دہلی - ۳ر دسمبر - ایک شخص رام پرشاد کو جس کے خلاف سٹی مجسٹریٹ کی عدالت سے وارنٹ گرفتاری جاری کئے گئے تھے - پولیس ہتھکڑی لگا کر عدالت کی طرف لا رہی تھی - کہ وہ ہتھکڑیاں توڑ کر فرار ہوگیا - پولیس کانسٹیبلوں کو جو ملزم کو لا رہے تھے - معطل کر دیا گیا ہے - اور ان کے خلاف محکمانہ تحقیقات ہو رہی ہے ؛

معاہدہ واشنگٹن کی تنسیخ :- روما - ۳ر دسمبر - معاہدہ واشنگٹن کی تنسیخ کے متعلق اٹلی نے جاپان کی تجویز ماننے سے انکار کر دیا ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ اٹلی اقوام کا بلاک پیدا کرنے کی تجویز پسند نہیں کرتا ؛

برطانوی رودبار میں جنگ :- لنڈن (بذریعہ ہوائی ڈاک) تین روز سے رودبار میں "جنگ" جاری ہے - اور بحری اور ہوائی افواج لڑ رہی ہیں - کل ۱۱۲ سمندری اور ہوائی جہاز اس نقلی جنگ میں حصہ لے رہے ہیں ؛

گلگت کا نیا شیرف :- نئی دہلی - ۴ر دسمبر - ایک کمیونک مظہر ہے - کہ گورنر جنرل ان کونسل نے مسٹر عبدالحکیم غزنوی ایم - ایل - اے - کو آئندہ ۱۰ سال کے لئے ۱۲ر دسمبر ۱۹۳۴ء سے گلگت کا شیرف مقرر کیا ہے ؛

علی گڑھ کا سپیشل مجسٹریٹ قتل:-

علی گڑھ - ۳ر دسمبر - خان بہادر شیخ محمد یوسف سپیشل مجسٹریٹ علی گڑھ کل دوپہر کو ۲ بجے جب نماز ادا کر رہے تھے - قتل کر دیئے گئے - ان کے جنازہ میں تقریباً بیس ہزار اشخاص شریک ہوئے - شہر میں مکمل ہڑتال کی گئی - ضلع کچہری - یونیورسٹی گورنمنٹ پولیس - میونسپلٹی اور دیگر مقامی انسٹی ٹیوشنز آج مرحوم کے احترام میں بند رہیں - اس سلسلہ میں ۳ گرفتاریاں کی گئی ہیں - مزید حالات کا انتظار کیا جا رہا ہے - مرحوم کی آخری رسوم کے بعد ایک ماتمی جلسہ منعقد کیا گیا - جس میں ان کی خدمات کا اعتراف کیا گیا - پوسٹ مارٹم سے معلوم ہوا ہے - کہ کھوپڑی کی ہڈی اور پیٹ میں ضربات آنے سے موت واقع ہوئی ہے - مرحوم کے سر - چہرہ اور پیٹ میں ایک درجن زخم آئے ہیں ::

دو فرانسیسی شانتی نکیتن میں:-

شانتی نکیتن - ۲ر دسمبر - دو فرانسیسی نوجوان کلکتہ سے بذریعہ ہوائی جہاز آج یہاں پہنچے - ان کو ڈاکٹر ٹیگور کے یورو پین دوستوں کی ایسوسی ایشن نے بھیجا ہے - یہ نوجوان ان سرگرمیوں کی خبر لائے ہیں - جو یورپ میں مشرق اور مغرب کے کلچر کو ملانے کے لئے ہو رہی ہیں ::

نیشنل یونیورسٹیوں کی فیڈریشن:

الہ آباد - ملک کی نیشنل یونیورسٹیوں (جن کی تعداد ایک درجن کے قریب ہے - اور جن میں ڈاکٹر ٹیگور کا شانتی نکیتن اور دہلی کی نیشنل مسلم یونیورسٹی وغیرہ شامل ہیں) ایک فیڈریشن قائم کرنے کی تجویز الہ آباد میں ہوئی ہے - ڈاکٹر گنجو نے اسی سلسلہ میں متعلقہ انسٹی ٹیوشنوں کو چٹھیاں لکھی ہیں - جن میں اس تجویز کے متعلق ان کی رائے دریافت کی ہے - اس فیڈریشن کا نام نیشنل یونیورسٹی فیڈریشن یا راشٹریہ ودیا پیٹھ فیڈریشن رکھا جائیگا ::

جنیو پہننے پر زدوکوب:- کراچی -

آج مجسٹریٹ نے تین بھیتوں کو ۶۰-۶۰ روپے جرمانہ اور عدم ادائیگی کی صورت میں ۳-۳ ماہ قید بامشقت کی سزا دی ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ انہوں نے ایک اچھوت کو محض اس وجہ سے پیٹا تھا - کہ اس نے جنیو پہنا ہوا تھا - اور جنیو اتار کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا ::

زبردستی اغوا:- کراچی - پولیس کے گولی چلانے کے باوجود مسلمانوں کے ایک گروہ نے ایک اچھوت لڑکی کو زبردستی اٹھا لیا تھا - پولیس نے اس سلسلہ میں ۵ اشخاص کو جنہیں لڑکی کے سابق خاوند بھی شامل ہے گرفتار کر لیا ہے - ابھی تک لڑکی کا کوئی پتہ نہیں لگا - افواہ ہے کہ مسلمان ہونے کے بعد اسے شادی کر لی گئی ہے ::

یونیورسٹیوں کی پانچ سالہ کانفرنس:

کلکتہ - "فارورڈ" کو معلوم ہوا ہے - کہ یونیورسٹیوں کی پانچ سالہ کانفرنس جو ۱۹۳۶ء میں ہونیوالی ہے - لنڈن یا اکسفورڈ میں ہوگی - کانفرنس کی جگہ اور تاریخوں کا اعلان ایگزیکٹو کونسل بعد میں کرے گی - ایگزیکٹو کونسل میں ہندوستانی یونیورسٹیوں کے سر جان ہبرورڈ - سر جگدیش چندر متر اور سر رادھا منن نمائندے ہیں ::

پسرور سے سب جج ہٹا دی گئی:-

پسرور - ۳ر دسمبر - پسرور میں سب جج کی جو عدالت تھی - اسے نارووال منتقل کر دیا گیا ہے - شہر میں اس فیصلہ کے خلاف جابجا جلسے ہو رہے ہیں - اور افسروں کو تار دیئے گئے ہیں ::

پنجاب کرکٹ ٹورنامنٹ:-

پنجاب کرکٹ ٹورنامنٹ گزشتہ سال کی طرح امسال بھی کرسمس کے ایام میں ۲۳ر دسمبر ۱۹۳۴ء تا یکم جنوری ۱۹۳۵ء منٹو پارک میں ہوں گے - داخلہ کی تاریخ ۱۵ر دسمبر تک ہے ::

۶ر دسمبر کو چارج دیں گے:-

لکھنؤ - ۴ر دسمبر - سر مالکم ہیلی گورنر یو - پی ۶ر دسمبر کو اپنے عہدہ کا چارج دے دیں گے - اور کل بعد دوپہر آپ یو - پی کونسل کے اجلاس میں تقریر کریں گے ::

لیڈی ولنگڈن کلکتہ پہنچ گئیں:-

کلکتہ - ۴ر دسمبر - آج بعد دوپہر لیڈی ولنگڈن بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچ گئیں - گورنر بنگال نے ان کا استقبال کیا ::

سر ہیری ہیگ کو ایڈریس:-

الہ آباد - ۴ر دسمبر - چیئرمین میونسپل کمیٹی نے کمیٹی کی ایک میٹنگ میں ایک ریزولیوشن پیش کیا - کہ یو - پی کے نئے گورنر سر ہیری ہیگ کو ایڈریس پیش کیا جائے - یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا - اور اخراجات کے لئے پانسو روپیہ منظور کیا گیا ہے ::

پنڈت مالویہ کی علالت:- الہ آباد - ۳ر دسمبر - مہاراجہ صاحب بنارس جو آج کل یہاں آئے ہوئے ہیں - بیمار پرسی کے لئے پنڈت مالویہ کے پاس گئے - اور وہاں تقریباً ۵ منٹ ٹھہرے - پنڈت جی کی صحت اب پہلے سے اچھی ہے ::

ڈاکٹر انصاری کی روانگی:-

نئی دہلی - ۴ر دسمبر - ڈاکٹر انصاری پریذیڈنٹ کانگرس پارلیمنٹری بورڈ مسٹر آصف علی ایم - اے - ایل - اے کے ہمراہ بورڈ اور کانگرس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں شرکت کے لئے پٹنہ کو روانہ ہو گئے ہیں ::

طلباء کی ہڑتال ختم:- دہلی - ۴ر دسمبر - ہندو کالج کے طلباء نے آج ہڑتال ختم کر دی ہے - پرنسپل نے انہیں یقین دلایا ہے - کہ جن سات لڑکوں کو انہوں نے کالج سے نکالا تھا - انہیں واپس لے لیں گے - بشرطیکہ وہ کوئی مزید گڑبڑ کرنے سے باز رہنے کا اقرار کریں ::

زمینداره کانفرنس کا اجلاس:-

سرگودھا - ۳ر دسمبر - زمیندارہ کانفرنس کا اجلاس ۴ اور ۵ر جنوری ۱۹۳۵ء کو گورنمنٹ تحصیل سرگودھا میں ہونا قرار پایا ہے - کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے تیاریاں ہو رہی ہیں - عنقریب استقبالیہ کمیٹی کا

آریہ سماج رنگون میں پرچار:- آریہ سماج رنگون میں آج کل بڑودہ کے پنڈت دھرم لال - ڈی - اے - وی - کالج کے پنڈت وشو بندھو جی - بڑودہ راجیہ کے ضلع بھروچ کے بھیل آشرم امرت پورہ کے بانک اور بانکا یتی اور ٹھاکر پردمن سنگھ بھجنیک پدھارے ہوئے ہیں - ان کے منوہر ویاکھیانوں سے رنگون نواسی آنند ہو رہے ہیں - چند دنوں تک آریہ سماج کی رکی ہوئی عمارت کی تعمیر پھر شروع ہو جائے گی - آشا ہے کہ برہما کے آریہ بھائی اپنے کرتویہ کا پالن کر کے اپنی ہمت کا پریچے دے کر سماج کو کرتارتھ کریں گے -

(رام رکھا منتری آریہ سماج ہنڈا)

جھگڑا ہوگا ::

بجلی کے نرخوں میں کمی:- کولمبو - ۳ر دسمبر - نئے سال کے آغاز سے ملک میں بجلی کے نرخوں میں کمی کر دی جائے گی - آج کل بجلی کے نرخ دیگر ممالک سے بہت زیادہ ہیں - اور پبلک نے متعدد بار ان کے خلاف آواز بلند کی ہے - نئے نرخوں کے متعلق ابھی تک پتہ نہیں لگا - لیکن معلوم ہوا ہے - کہ معقول تخفیف کی جائے گی - بجلی کا ڈیپارٹمنٹ جو گورنمنٹ کی ملکیت میں ہے - نہایت فائدہ مند ہے - گزشتہ سال ڈیپارٹمنٹ نے گورنمنٹ کو ۳۰۰۰۰ روپیہ دیا تھا ::

پرکاش لاہور

۲۴ر مگھر سمت ۱۹۹۱

کنیا گوروکل کا وارشک اُتسو

آریہ سماج کو اپنے جنم دن سے یہ فخر حاصل رہا ہے کہ اس نے شکھشا کے میدان میں جتنا کام کیا ہے اتنا بھارت ورش کی کسی اور سبھیہ سوسائٹی نے نہیں کیا۔ اور یہ سارا کام بھی معمولی سادھنوں سے کیا ہے۔ ممکن ہے آریہ سماج کی دیکھا دیکھی دوسروں نے بھی شکھشا کے میدان میں کچھ نہ کچھ کام کیا ہو۔ لیکن آریہ سماج کو جو وشیشتا حاصل رہی ہے وہ کسی دوسری سوسائٹی کو حاصل نہیں۔ دوسروں نے بڑی چھلانگ ماری ہوگی۔ تو صرف لڑکوں کے لئے کچھ ودیالیہ جاری کر دئے ہوں گے۔ لیکن آریہ سماج نے نہ صرف لڑکوں کے لئے ہی شکھشا کا پربندھ کیا ہے۔ بلکہ دیویوں کے لئے بھی شکھشا کا بہترین پربندھ کیا ہے۔ سینکڑوں سکول اور درجنوں آرٹس کالج آریہ سماجیوں کی سرگرمیوں کے مرہون منت ہیں۔ ان سکولوں اور کالجوں میں جو ترٹیاں تھیں۔ ان کو دور کرنے اور پراچین شکھشا پرنالی کو پنر جیون کرنے کے لئے آریہ سماج نے ملک میں جہاں برہمچاریوں کے لئے گوروکلوں کا جال بچھا دیا ہے وہاں برہمچارنیوں کی شکھشا کے لئے بھی اعلےٰ سے اعلےٰ پربندھ کیا۔ اور وہ بھی کسی قسم کی سرکاری امداد لئے بغیر۔ ممکن ہے کہ کسی نہ کسی آریہ سکول یا آریہ کالج کو سرکاری سرپرستی حاصل ہو۔ لیکن بھارت ورش میں آج ایک بھی ایسا گوروکل نہیں پایا جاتا۔ جو اپنی قومی آزادی کو بیچ کر سرکاری سرپرستی کے حصول کے لئے تنگ دستی دور کرنے کی آوشیکتا محسوس کرتا ہو۔ سرپرستی قبول نہ کرنے کے یہ معنی نہیں۔ کہ گوروکلوں میں سرکاری افسران کو بطور وزٹنگ آنے کی اجازت نہیں۔ یا ان کے لڑکوں کو داخلہ کی ممانعت ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ گوروکلوں کی سوامنی سبھائیں پراچین شکھشا پرنالی کی پوترتا کو چار کوڑیوں کی خاطر قربان کرنے کے لئے تیار نہیں۔ گوروکل وشو ودیالیہ برندابن اور گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی معہ اپنی درجنوں شاکھاؤں کے اس قابل ہیں کہ اگر آریہ جگت ان کو ایک آدرش یونیورسٹی کا روپ دینا چاہے۔ تو آسانی سے دے سکتا ہے۔ اور ان کو کیمبرج اور آکسفورڈ کی یونیورسٹیوں کا ہم پایہ بنا سکتا ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ بھارت ورش میں ابھی جنتا کی ذہنیت اس قدر ترقی یافتہ نہیں ہوئی۔ کہ وہ ہر ایک سنستھا کو غیر سرکاری اور قومی نقطۂ نگاہ سے دیکھے۔ اور اس کی ویسی ہی سرپرستی کرے۔ جیسی کہ امریکہ اور یوروپ کا عیسائی جگت بھارت ورش کے عیسائی کالجوں کی دامے درمے کر رہا ہے۔

خیر یہ تو ہوا لڑکوں کی درسگاہوں کا حال۔ اب اس کے بعد ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آریہ سماج نے دیویوں کی شکھشا کے لئے کیا کارہ کیا ہے؟ اس سلسلہ میں کنیا مہاودیالیہ جالندھر۔ کنیا مہاودیالیہ بڑودہ اور کنیا گوروکل ڈیرہ دون کے نام سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ جہاں کنیا مہاودیالیہ جالندھر نے اپنا اِستری شکھشا کی تحریک کو پرانک طور پر کامیاب بنانے کے لئے "pioneer" کا فرض کامیابی سے ادا کیا۔ وہاں اس دیش کی آدرش پورتی کے لئے کنیا گوروکل ڈیرہ دون کو شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ایک ستارہ بنا کر ٹانک دیا۔ اس گوروکل کی یہ خوش قسمتی ہے۔ کہ اس کو آچاریہ ودیاوتی جی سیٹھ بی۔ اے جیسی بھتوتی آچاریہ مل گئی ہے۔ اور ان کی سہایتا کے لئے کئی اور ایسی دیویاں میدان میں نکل آئی ہیں۔ جن پر کوئی بھی کنیا یونیورسٹی فخر کر سکتی ہے۔ آچاریہ جی کی سہایتا اور رہنمائی کے لئے کنیا گوروکل میں آچاریہ رام دیو جی کی موجودگی ایک نعمت غیر مترقبہ کا کام دے رہی ہے۔ آچاریہ جی کا سارا جیون نہ صرف بچپن سے ہی۔ بلکہ ان کو یہ فخر بھی حاصل ہے۔ کہ ان کا سارا پریوار ایک آریہ پریوار کے سانچہ میں ڈھلا ہوا ہے۔

اس وقت آریہ جگت میں کوئی اور ایسا نیتا نہیں ملتا۔ جسے نہ صرف خود بلکہ جس کے پریوار نے اپنے جیون کو ایسا بنایا ہو۔ جیسا آچاریہ جی نے بنایا ہوا ہے۔ ان کے سپتر پنڈت لیش پال جی۔ ان کی سپتری شریمتی سیتا دیوی جی اور شریمتی چندر پربھا جی کے اندر اگر کوئی اگنی پردیپت ہے۔ تو وہ صرف آریہ سماج کے ہت کی ہے۔ ان کے روم روم میں بھگوان دیانند کے مشن کے پرتی اننت شردھا بھگتی پائی جاتی ہے ⁂

ایسی ... [illegible]

آریہ سماج مکیریاں کا سالانہ جلسہ

مکیریاں ضلع ہوشیارپور کا آریہ سماج کسی وقت پنجاب کے مشہور آریہ سماجوں میں گنا جاتا تھا۔ وہاں کے سالانہ جلسے بڑی رونق سے ہوتے تھے۔ اور جالندھر کے آریہ بھائی بھاری تعداد میں ان میں شریک ہوا کرتے تھے۔ لیکن ناموافق حالات نے اس سماج کو کمزور کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پچھلے ۶-۷ سال میں اس کا کوئی وارشک اُتسو نہیں ہوا۔ یہ نہیں۔ کہ آریہ سماج کے ہفتہ وار ست سنگ نہ ہوتے ہوں۔ وہ باقاعدہ ہوتے رہے۔ اور ان میں اچھی رونق ہوتی رہتی۔ سماج کے ماتحت ایک آریہ ہائی سکول چل رہا ہے۔ اور ایک ہندی پاٹھ شالہ۔ لیکن مقامی کارکنوں کو یہ ساہس نہ ہوا۔ کہ وہ سالانہ جلسہ کریں۔ اس ورش آریہ سماج کے پردھان مہاشہ ... جی جب ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول بنائے گئے تو انہیں اُتساہ ہوا۔ اور انہوں نے آریہ سماج کا وارشک اُتسو منایا۔ مجھے بھی وہ زور دے کر اپنے جلسہ پر لے گئے۔ چنانچہ میں اتوار ۲ر دسمبر کی دوپہر کو وہاں پہنچا۔ اسی گاڑی میں مہاشہ اجیت سنگھ جی سیتار تھی سیکرٹری آریہ سوراجیہ سبھا اور شریمتی چندر پربھا جی وہاں پہنچیں۔ آریہ سماج نے اس سمے سواگت کا پربندھ کیا ہوا تھا۔ ایک بھاری جلوس بنایا گیا۔ جو بازاروں سے ہوتا ہوا منڈپ میں پہنچا۔ یہ جلوس نہایت شاندار تھا۔ میں نے اور بھی جلوس دیکھے ہیں۔ لیکن اس جلوس میں وشیشتا یہ تھی۔ کہ ایک سو کے قریب دیویاں شامل تھیں۔ جو ویدک دھرم اور رشی دیانند کی جے ناد کرتی جاتی تھیں۔ جلسہ نہایت ہی کامیاب رہا۔ پنڈت بُدھ دیو جی کے ویاکھیانوں کا وشیش پربھاو رہا۔ صبح سے لے کر رات تک منڈپ حاضرین سے بھرا رہتا تھا۔ حاضری سینکڑوں کی ہوگی۔ اس حاضری کی اہمیت کا اندازہ لگانے کے لئے یہ جاننا ضروری ہے۔ کہ مکیریاں کی کل آبادی چار ہزار سے کم ہے۔ جس میں نصف سے زیادہ مسلمان ہیں۔ اس جلسہ میں ایک وشیشتا میں نے یہ بھی دیکھی۔ کہ سکھ اور مسلمان بھائی کافی تعداد میں شامل ہوتے رہے۔ اردگرد سے بہت سے آریہ بھائی آئے ہوئے تھے۔ دسوہہ کے آریہ بھائی خاص تعداد میں پدھارے ہوئے تھے۔ وہاں کے آریہ ہائی سکول کا بینڈ بھی تھا۔ جس نے جلوس کی رونق میں اضافہ کیا۔ جلسہ کی کامیابی پر میں آریہ سماج کے ادھیکاریوں کو بدھائی دیتا ہوں۔ اور اس آشا کے ساتھ اس لیکھ کو سماپت کرتا ہوں۔ کہ جو اُتساہ اس جلسہ سے پیدا ہوا ہے۔ اسے ضائع نہ ہونے دیا جائے گا۔ بلکہ آریہ سماج کا کام دگنی رفتار سے جاری رہیگا۔

(کرشن)

م ہے کہ وہ دن جلد آنے والا ہے۔ جب کہ یہ کنیا گوروکل ایک وشو ودیالیہ کا روپ دھارن کرے گا۔ اور نہ صرف بھارت ورش کے اندر بلکہ بیرونی دنیا کے لئے بھی اِستری شکھشا کے کارج کے لئے ایک "لائٹ ہاؤس" کا کام دے گا۔ لیکن اس سنستھا کو اس آدرش تک لانا آریہ جگت کا متفقہ پوتر کام ہے۔

یہ کتنا شوک اور کھید کا مقام ہے۔ کہ ابھی تک آریہ جگت نے اس آدرش سنستھا کو اس قابل نہیں بنایا۔ کہ وہ برہمچارنیوں کی تعلیم کے لئے ویسی اعلےٰ عمارت تیار کر سکے۔ جیسی کہ اس کی ... (dignity) تقاضا کرتی ہے۔ اور اس کا بخوبی مطالعہ کرتا ہے۔ ہم پچھلے ہفتہ آریہ جگت کو بتلا چکے ہیں۔ کہ دسمبر ماس کے آخری ایام میں اس آدرش سنستھا کا وارشک اُتسو منایا جانے والا ہے۔ اس موقع پر ہر ایک آریہ نرناری کا یہ پوتر کرتویہ ہے۔ کہ وہ اول تو خود اس اُتسو میں شامل ہونا اپنا فرض سمجھے۔ اور اگر کسی کارن سے وہ شامل ہونے سے معذور رہے۔ تو اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے اس سنستھا کے لئے کچھ نہ کچھ آرتھک سہایتا کا ٹکٹ ضرور بھیجے۔ تاکہ یہ سنستھا جس اُدیش سے قائم کی گئی ہے۔ اسے پورا کرنے کے لئے پوری ہمت سے یتن والی ہو سکے۔ اور سبھیہ دنیا کو یہ جتلا سکے۔ کہ اگر تم اپنی پتریوں کو سچی برہمچارنیاں بنانا چاہتے ہو تو اس سنستھا میں اوچیہ شکھشا پانے کے لئے داخل کراؤ۔ تاکہ وہ نہ صرف سنسکرت سماج کا ایک قابل فخر انگ بن سکیں۔ بلکہ گرہست آشرم کو دھرم پوروک بسر کرتی ہوئی ایسے بہترین شہریوں کو جنم دے سکیں۔ جو کہ اپنے اپنے دیش اور جاتی کو اپنی پرگتیا سے چار چاند لگا سکیں۔ اور آئندہ زمانہ کے لئے ایک الوکرنیہ پورن چھوڑ سکیں ⁂

حیدر آباد کی سمسیا

معلوم ہوتا ہے۔ کہ ریاست حیدر آباد کی ریاستی پولیس یہ نہیں چاہتی ہے۔ کہ اس ریاست میں ویدک دھرم کا پرچار کھلے بندوں ہو سکے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس نے نظام حیدر آباد کی مشتہرہ مذہبی غیر جانبداری کی پالیسی کی بے حرمتی کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اور جب اسے موقع ملا۔ اس نے آریہ اپدیشکوں کے پرچار کے راستہ میں بلا وجہ روک ٹوک عائل کرنے کی کوشش کی۔ چھتگوبہ کے علاقہ میں جس طرح شری بت مینی لال جی کے پرچار میں دست اندازی کی گئی ہے۔ اس کے حالات ہم "پرکاش" کے پریمیوں کو پہلے بتلا چکے ہیں۔ اب یہ معلوم کر کے ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہی۔ کہ جب آریہ سماج مندر مہاراج گنج میں پنڈت نریندر جی ویدک مشنری کا ویاکھیان ہونے والا تھا۔ وہاں بھی ریاستی پولیس نے اپنی ہتھکنڈی دکھلانے کی بے سود کوشش کی۔ ہمارے دن کی یہ روک ٹوک گو حد درجہ اشتعال انگیز ہیں۔ پھر بھی ہم آریہ جنتا کو یہی مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وہ ان کو دیکھتے ہوئے اپنے صبر کے پیمانہ کو لبریز نہ ہونے دے۔ کیونکہ اگر ریاستی پولیس نے اپنے موجودہ رویہ کی اصلاح نہ کی۔ تو جہاں وہ ریاست کو بدنام کرے گی۔ وہاں آئندہ نسلوں کو یہ طعنہ دینے کا موقع دے گی۔ کہ اس نے نظام کا نمک کھاتے ہوئے اس کی حکومت کو بدنام کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

شدھی سمیلن کانپور

ہمیں یہ سماچار سن کر بڑی خوشی محسوس ہوئی ہے۔ کہ آل انڈیا شردھانند شدھی سبھا کی ورکنگ کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ بڑے دنوں کی تعطیلات میں کانپور میں جو ہندو مہاسبھا کا اجلاس منعقد ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ شدھی سمیلن کیا جائے۔ اور اس سمیلن کے پردھان پد کو سوشوبھت کرنے کے لئے شری سیٹھ جگل کشور برلا اور ڈاکٹر مونجے سے پرارتھنا کی جائے۔ چونکہ سمیلن ایام تعطیلات میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس لئے آریہ جگت کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس موقع پر شدھی کے کارز سے اپنی ہمدردی کا اظہار کرنے کے لئے اس سمیلن کو پوری طرح کامیاب بنانے کا یتن کرے۔ ساتھ ہی ہم سمیلن کے سنچالکوں سے بھی یہ پرارتھنا کریں گے۔ کہ وہ اس موقع پر ایک ایسا Comprehensive پروگرام مرتب کریں۔ کہ جن جن پرانتوں میں شدھی کا کام بڑے بھاری

پیمانہ پر چلایا جا سکتا ہے۔ وہاں اسے پورے زور سے شروع کر دیا جائے۔ تاکہ جس طرح ہمارے ہزاروں ملکانہ بھائی اپنی جاتی کی گود میں آ چکے ہیں۔ ویسے ہی دوسرے علاقوں کے بھائی بھی جاتی پروتیش کرانے کے لئے تیار ہو سکیں ‎:‎

گورو کل برندابن کا سالانہ جلسہ

ہمیں یہ سماچار پڑھ کر اتینت ہرش ہوا ہے۔ کہ آئندہ بڑے دنوں کی تعطیلات میں گورو کل وشو ودیالیہ برندابن کا سالانہ جلسہ ہو گا۔ اور اس موقع پر ایک سرو دھرم سمیلن بھی ہو گا جس میں ہر مذہب کے نمائندے حصہ لیں گے۔

کہ وہ کمیشنر میں نکل آئے۔ اور اس وقت تک دم نہ لے۔ جب تک کہ اس سنستھا کو ہر پہلو سے ایک آدرش ودیالیہ نہ بنا لے ‎:‎

کلجگی رشی نمبر

ہم نے آج تک "پرکاش" کو ادا دتا اس قسم کی بحث سے پاک رکھا ہے۔ جس سے ہندو جاتی کے مختلف حصوں میں سر پھٹول ہو۔ یا کشیدگی پھیلے۔ لیکن یہ دیکھ کر ہمیں سخت افسوس ہوا ہے کہ بعض بھائی معمولی سے مت بھید کی بنا پر ایسی دل آزاری اور اشتعال انگیزی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ کہ جس کو دیکھ کر ہم کو مجبوراً یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ وہ ہندو جاتی کے درمیان آگ

سب سے پہلے سناتن دھرمی جگت کے سرکردہ نیتاؤں سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ ہمارے سہیوگی نے جو نا قابل معافی اشتعال انگیزی کی ہے۔ اس کی وہ جلد تلافی کرانے کی کوشش کریں۔ تاکہ کچھ عرصہ سے آریہ سماجیوں اور سناتن دھرمیوں میں جو باہم کے خوش گوار تعلقات کی داغ بیل ڈالی جا رہی ہے اس میں کوئی ایسی رکاوٹ حائل نہ ہو۔ جس سے ہمارے بد اندیش دشمن ناجائز فائدہ اٹھائیں اور ہمارا باہمی تماشہ دیکھیں ‎:‎

قاتل کو بچانے کیلئے دوڑ دھوپ

مہاراج شردھانند رام جی کو شہید کرنے کے جرم میں عبد القیوم کو پھانسی کی سزا ہوئی۔ اور اپیل پر بھی وہ سزا بحال رہی۔ لیکن اب اطلاع ملی ہے۔ کہ کئی ذمہ دار مسلمان اس امر کے لئے کوشاں ہیں۔ کہ مسلم جمہور میں اپنی لیڈری کو قائم رکھنے کے لئے وائسرائے کے پاس اس غرض سے ایک ڈیپوٹیشن لے جائیں کہ قاتل عبد القیوم کی سزائے موت کسی اور سزا میں بدل دی جائے۔ ساتھ ہی یہ بھی اطلاع ملی ہے۔ کہ قاتل کی نوبیاہتا بیوی نے ڈیوک آف کناٹ کی نوبیاہتا بیوی سے بھی یہ درخواست کی ہے۔ کہ میرے خاوند پر رحم کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی کراچی سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ قاتل کی ڈیفنس کمیٹی نے پریوی کونسل لندن میں اپیل کرنے کا قطعی فیصلہ کر لیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں مسٹر محمد اسلم وکیل مکرر نے گورنر بمبئی کو تار ارسال کر کے درخواست کی ہے۔ کہ فی الحال پھانسی نہ دی جائے۔

ہم مسلمانوں کی اس ساری دوڑ دھوپ کو دیکھ کر ان سے صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ وہ جتنا روپیہ اور محنت ایسی سرگرمیوں میں صرف کر رہے ہیں۔ اگر اس کا خیال رکھتے ہوئے آئندہ کے لئے مسلم جمہور اور پریس کو یہ پرچار کریں۔ کہ وہ جہاں تک ممکن ہو۔ اس قسم کی قتل کی وارداتوں کی حوصلہ شکنی کرے۔ تو اس کا نتیجہ بدرجہا بہتر ہو۔ نہ ہی کسی جگہ قانونی مشینری کو حرکت میں آنا پڑے۔ نہ ہی کسی کو قبل از وقت پھانسی کی سزا ملے۔ اور نہ ہی کسی مقام کے مسلموں اور غیر مسلموں کے باہمی تعلقات میں کشیدگی اور بدمزگی پیدا ہو۔ دیکھیں ہمارے مسلم دوست ہماری اس تجویز پر عمل کرتے ہیں یا نہیں۔ ہمارا فرض عرض کرنا تھا۔ سو ہم نے نیک نیتی سے کر دیا ہے۔ ماننا یا نہ ماننا مسلمانوں کا فرض ہے ‎:‎

آریہ سماجوں سے نویدن

اس سال وید پرچار کا بجٹ پینتیس ہزار روپیہ پاس ہوا تھا۔ لیکن اب تک جبکہ سات مہینے گذر چکے ہیں۔ صرف ۷۷۱۸ روپیہ سبھا کے دفتر میں آیا ہے۔ چار آنہ ندھی کا بجٹ ایک ہزار روپیہ کا پاس ہوا تھا۔ لیکن ابھی تک ۲۵۰/- روپیہ موصول ہوا ہے۔ یہ بجٹ آریہ سماجوں نے خود ہی پاس کئے تھے۔ اس لئے ان سے نویدن ہے۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے بجٹ کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔

کئی آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے بھی ہو چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک انہوں نے وید پرچار کا دھن بھیجنے کی کرپا نہیں کی ہے۔ وید پرچار کا دھن آریہ سماجوں کے لابھ کے لئے ہی خرچ کیا جاتا ہے۔ اس لئے انہیں خود اس بات کا دھیان رکھنا چاہئے۔ کہ انہوں نے جو نشچیہ کیا ہے۔ اس کو عمل میں لانے کے لئے وہ کتنی کوشش کر رہے ہیں۔

میں آریہ سماجوں کا دھیان پھر اس طرف دلاتا ہوں۔ کہ اس وید پرچار کے بجٹ کو آریہ سماجوں نے پورا کرنا ہے۔ اور باقی صرف پانچ مہینے رہ گئے ہیں۔ اس لئے ان کو چاہئے کہ وہ اپنے کرتویہ کو پالن کرنے کی پوری پوری کوشش کریں ‎:‎

{ (سوامی) سوتنترانند ادھشٹاتا وید پرچار ویبھاگ۔ گورودت بھون۔ لاہور }

گورکل وشو ودیالیہ برندابن سنیکت پرانت کی واحد قومی درسگاہ ہے۔ اور اس پرانت کو اس گورو کل پر اتنا ہی مان ہے جتنا باقی بھارت ورش کو وشو ودیالیہ گورو کل کانگڑی پر۔ اس لئے ہمیں آشا رکھنی چاہئے۔ کہ سنیکت پرانت اس اپنی جاتیہ سنستھا کے سالانہ اتسو میں کثیر تعداد میں شامل ہونا اپنا فرض سمجھے گا۔ اور ایسی کوشش کرے گا۔ کہ جس سے یہ سنستھا جلد از جلد ایک آدرش سنستھا بن سکے۔ اور زندگی کے مختلف شعبہ جات کے لئے ودوان پیدا کر سکے جو اپنے پرانت کا نام روشن کر سکیں۔ لیکن یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جب کہ سنیکت پرانت کا ہر ایک آریہ بہن اور بھائی اس اتسو میں شامل ہو کر اس کی موجودہ اوستھا کو دیکھ کر اس کی انتی کے لئے

رگانا چاہتے ہیں۔ "پرچارک" امرتسر نے پچھلے دنوں ایک خاص نمبر نکالا جس کا نام اس نے "کلجگی رشی نمبر" رکھا۔ اس نمبر میں ہمارے سہیوگی نے نہ صرف بھگوان دیانند کی ذات پر شرمناک حملے کئے۔ بلکہ ان کے آچار پر بھی ایسے لانچھن لگائے۔ کہ انکو پڑھ کر ہم نے سہیوگی کے سمپادک کی بیوقوفی کی راگنی کو سخت اشتعال انگیز سمجھا۔ اگر ہمارا سہیوگی بھگوان دیانند کی شان میں گندگی نہ اچھالتا۔ تو اس سے اس کے پریمیوں کو زیادہ بہتر پرشاد مل جاتا۔ اور آریہ جنتا کو بھی شکایت کا موقع نہ ملتا۔ لیکن یہ نمبر نکال کر ہمارے ہمعصر نے ایک ایسی حرکت کی ہے جس کی ہم کسی حالت میں تعریف نہیں کر سکتے۔ اور حکومت کی توجہ اس کی طرف مبذول کرانے

قرضہ بل پاس

پنجاب کونسل میں زمینداروں ممبروں کی کثرت ہے ان ممبران نے سرکاری ممبران کی امداد سے قرضہ بل پاس کر دیا ہے۔ اب یہ بل گورنر کی منظوری کے بعد قانونی شکل اختیار کرے گا۔ اور ساہوکاروں کو نہ صرف ان کے ساہوکارہ پیشہ سے محروم کر دے گا۔ بلکہ چھوٹے چھوٹے مزارعین اور زمینداروں کو بھی بڑے بڑے زمینداروں کے رحم پر ڈال دیگا۔ اور پنجاب سے ڈر کا اندیشہ اور خاص کر ہندو ساہوکاروں کو مجبور کرے گا کہ وہ آیندہ اپنے روپیہ کا کوئی بہتر استعمال کرتے ہوئے کسی قیمت پر بھی کسی بڑے سے بڑے زمیندار کو قرضہ دینے سے پرہیز کریں۔ اور اگر مناسب سمجھیں۔ تو زمیندار بینکوں کو اپنے روپیہ سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دیں۔ پیشتر اس سے کہ حالات اس قدر ناخوشگوار صورت اختیار کر لیں۔ ہم حکومت وقت پر زور ڈالیں گے کہ وہ صوبہ کی صلح۔ تجارت اور امن کو مد نظر رکھتے ہوئے اس بل کو ابھی وقت قانونی جامہ نہ پہنائے۔ جب تک اقلیت کے مفاد کو محفوظ بنانے کوئی مناسب طریقہ وضع نہ کرے۔

ڈاکٹر ستیہ پال کی گرفتاری

ڈاکٹر ستیہ پال جی کو دہلی گورنمنٹ نے کسی تقریر کی بناء پر ۳ دسمبر کو تین بجے بعد دوپہر سٹیشن کے نزدیک الزام میں گرفتار کر لیا۔ بتلایا جاتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے یہ تقریر مسٹر آصف علی بیرسٹر کی انتخابی جدوجہد کے سلسلہ میں کی تھی۔ ڈاکٹر صاحب اس سے پہلے بھی لیجسلیٹو اسمبلی رہ چکے ہیں اس سے زیادہ بار معاملات کے لپیٹ میں آ چکے ہیں۔ موجودہ مقدمہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی معلوم ہوتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی تقریر ہمارے سامنے نہیں آئی اور نہ ہی ہم نے کسی اخبار میں پڑھی ہے۔ اس لئے ہم اس کی نوعیت کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اس کے متعلق اب صرف عدالت ہی فیصلہ کرنے کی مجاز ہے۔ ہاں ہم اس پالیسی کو بھی حق بجانب قرار نہیں دے سکتے۔ جس کے ماتحت ڈاکٹر صاحب کے خلاف اس زمانہ میں جب پولیٹیکل تحریک سرد ہو چکی ہے مقدمہ چلایا گیا۔ مقدمہ چلانا صرف خلاف مصلحت ہے۔ بلکہ ملک میں ایجی ٹیشن کو دوبارہ جنم دینے کا موجب ہے۔ لہذا آیندہ اصلاحات کے نفاذ سے پہلے اس قسم کی پالیسی پر عمل پیرا ہونا قلت تدبر کا ثبوت دینا ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (منیجر)

سوبھاش بابو کے پتا چل بسے

کلکتہ سے یہ افسوسناک سماچار موصول ہوا ہے۔ کہ شری یت سوبھاش چندر بوس سابق میئر کلکتہ کے پوجیہ پتا رائے بہادر جانکی ناتھ بوس ۲ دسمبر کو بارہ بجکر تین منٹ پر ۷۵ سال کی آیو میں اس اسار سنسار سے چل بسے ہیں۔ بتلایا جاتا ہے کہ آپ عرصہ سے بیمار تھے۔ ان کے دوسرے سپتر شری یت سرت چندر بوس کو جو ریگولیشن سوم مجریہ ۱۸۱۸ء کے ماتحت نظر بند تھے۔ اجازت دی گئی۔ کہ وہ اپنے پتا کے انتم سمے ان کے پاس رہیں۔ شری یت سوبھاش بابو یورپ میں تھے۔ وہاں ان کی پوجیہ ماتا نے ان کو تار بھیجا۔ لیکن یہ سخت دکھ کا مقام ہے۔ کہ وہ اپنے پوجیہ پتا کے انتم سمے درشن نہ کر سکے۔ اور جب وہ ۳ دسمبر کو شام کے ۸ بجے بذریعہ ڈچ ہوائی جہاز کراچی پہنچے۔ تو ان کو یہ معلوم کر کے سخت دکھ ہوا۔ کہ ان کے پتا سورگباش ہو گئے ہیں۔ ہمیں اس جانکاہ صدمہ میں جہاں بوس فیملی سے ہاردک ہمدردی ہے۔ وہاں اس امر کا سخت شوق ہے۔ کہ حکومت کی بعض غیر ضروری الجھنوں کی وجہ سے نہ تو شری یت سرت چندر بوس کو اپنے پتا کی بیماری میں سیوا کرنے کا موقعہ حاصل ہو سکا۔ اور نہ شری یت سوبھاش بابو کو اپنے پتا کے چرنوں میں بیٹھکر ان کی آخری وصیت سننے کا موقع ملا۔ اس شوک جنک سماچار پر ہم سوائے ایشور سے پرارتھنا کے آگے سر خم کرنے کے اور کیا کر سکتے ہیں؟

اردھ شتابدی مہوتسو کی شاندار تیاریاں

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کی اردھ شتابدی کی تقریب میں شہر کے مختلف حصوں میں کتھائیں ہو رہی ہیں۔ اور جنوری ۱۹۳۷ء میں اردھ شتابدی کے موقع پر مندرجہ ذیل سمیلن ہوں گے:۔

ویدک سمیلن۔ کوی سمیلن۔ سنگیت سمیلن۔ راشٹر بھاشا سمیلن۔ دیانند سمیلن۔ شدھی سمیلن۔ یووک سمیلن۔ آریہ سماج اپ نیم سدھار سمیلن۔

علاوہ ازیں چار پانچ دن تک لگاتار شاستر ارتھ ہونگے۔ اور جلوس بھی خاص دھوم دھام سے نکلے گا۔ اس لئے جو اصحاب اردھ شتابدی کو کامیاب بنانے کے لئے عمدہ تجاویز بھیجنا چاہیں۔ جلد از جلد بھیج دیں۔ کارہ کرتا ان کے مشکور رہیں گے۔

(منشی جرنداس منتری آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی)

کامیاب ممبران اسمبلی کو مبارکباد

پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی کی ورکنگ کمیٹی نے اپنے ایک اجلاس میں جو کہ شری ڈاکٹر ستیہ پال جی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے اسمبلی کے ان کانگرسی ممبروں کو مبارکباد دی ہے۔ جو کہ پچھلے انتخاب میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اور ساتھ ہی ان ووٹروں اور کارکنوں کی روش کی تعریف کی ہے۔ جن کی کوششوں سے ان امیدواروں کو کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ ہم جہاں ورکنگ کمیٹی کی مبارکباد میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ وہاں ساتھ ہی ورکنگ کمیٹی کی سیوا میں یہ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اسے اپنی مبارکباد صرف کامیاب کانگرسی امیدواروں تک ہی محدود نہیں رکھنی چاہیئے۔ بلکہ ان جملہ ممبران تک توسیع دینی چاہیئے۔ جن سے یہ توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ آڑے وقت میں اسمبلی کے اندر رہتے ہوئے کانگرسی ممبران سے مخلصانہ تعاون کریں گے۔ کیونکہ مبارکباد کی اس توسیع سے نہ صرف ملک میں کانگرس کا وقار بڑھے گا۔ بلکہ بہت سے دیگر اصحاب کو بھی یہ ترغیب ملیگی کہ وہ کانگرس کے کاز کی اسمبلی میں حمایت کریں۔

پنجاب سٹوڈنٹس کانفرنس

پانچویں پنجاب سٹوڈنٹس کانفرنس کا اہم اجلاس نزدیک آ رہا ہے۔ اس اجلاس کی صدارت کے فرائض شری یت ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور ادا کریں گے۔ اور اہل پنجاب کے نام اپنا ایسا پیغام دیں گے۔ جس سے امید کی جا سکتی ہے کہ وہ پنجاب کے مردہ دلوں میں ایک نئی روح پھونک دے گا۔

ہم چونکہ کانفرنس کی کامیابی کے دل سے خواہاں ہیں۔ اس لئے یہ آشا رکھتے ہیں کہ شری یت ٹیگور کی رہنمائی میں یہ کانفرنس ایسے پروگرام پاس کرے گی۔ جو فی الحقیقت پنجاب کے طلباء کے مستقبل اور آیندہ زندگی کو بہتر بنانے والے ہوں گے۔ اور ان کو پنجاب کا آئیندہ آدرش شہری بنانے کا موجب ہوں گے۔ ضرورت ہے۔ کہ اس کانفرنس میں نہ صرف چند اُن گنے طلباء جو کہ سٹوڈنٹس یونین کے ممبران ہیں شامل ہوں بلکہ جملہ ایسی درسگاہوں کے طلباء بھی شامل ہوں۔ جن کے دل میں یہ خواہش ہے۔ کہ وہ اپنے صوبہ کی نیک نامی میں اضافہ کا موجب بنیں۔

نامزد سیٹوں کیلئے دوڑ دھوپ

اسمبلی کے وہ ممبران جو کہ ووٹروں کی رائے سے منتخب ہو کر انجمن میں شامل ہوئے تھے کامیاب ہو چکے ہیں۔ اب چند نامزد سیٹوں کے لئے مقابلہ جاری ہے۔ سنا ہے۔ کہ اس اعزاز کے لئے تقریباً ۱۰۸ امیدوار ہیں۔ جن میں اکثریت ایسے اصحاب کی ہے جو کہ موجودہ اسمبلی کے ممبر رہ چکے ہیں۔ لیکن پولنگ میں شکست کھا چکے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ابتدائی انتخاب پیشتر ہی ہو چکا ہے۔ لیکن پھر بھی اغلب ہے۔ کہ فہرست آیندہ ہفتہ نظر ثانی کی جائے۔ ہمیں بتلایا گیا ہے۔ کہ نامزدگیوں کے خواہشمند اصحاب اپنا مطالبہ وفاداری کے نام پر پیش کر رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ کے لئے مشکل ہو رہا ہے۔ کہ کس کو چنے یا نہ چنے۔ ہمارے خیال میں ایسے امیدواروں کا انتخاب ہی موزوں ہوگا جن کی قدر اپنے اہل وطن کی نظروں میں ہے۔ ورنہ اگر ایرا غیرا اور نتھو خیرا کو نامزد کیا گیا۔ تو اس سے ملک میں مزید بے اطمینانی پھیلے گی۔ اور اس کا نتیجہ کسی حالت میں سودمند نہیں ہوگا۔

اینٹی قرضہ بل کانفرنس

پنجاب کونسل نے قرضہ بل پاس کر کے بڑی بھاری مہم سر کر لی ہے۔ عنقریب ہی یہ بل ایکٹ کی صورت اختیار کر کے قانون بن جائے گا۔ اور بل کے قانون بننے سے صوبہ میں جو اقتصادی تباہی اور سیاسی پیچیدگیاں پیدا ہوں گی۔ ان سے یہ بڑا بھاری ڈر ہے۔ کہ ہندو دوکانداروں اور ساہوکاروں کی ساکھ خاک میں مل جائے گی۔ چنانچہ اس خطرہ کو محسوس کر کے لاہور میں ایک اینٹی قرضہ بل کمیٹی اس غرض سے قائم کی گئی ہے۔ کہ وہ ساہوکارہ ایکٹ کے تباہ کن اثرات کا کوئی موثر علاج سوچ سکے۔ چونکہ موثر علاج سوچنے کے لئے پنجاب کی ان جملہ اقلیتوں کے نمایندوں کا اکٹھے مل بیٹھنا ضروری ہے۔ جن پر اس ایکٹ کی زد پڑے گی۔ اس لئے ہم کمیٹی سے بزور پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ ماہ دسمبر کی تعطیلات میں ہی سارے صوبہ کے دوکانداروں اور ساہوکاروں کی ایک نمایندہ کانفرنس منعقد کرے۔ تاکہ اس میں

ترقیٔ معکوس

آنجہانی مرزا صاحب نے تین سو سال کے اندر دنیا کے مرزائی بن جانے کی پیشنگوئی کی تھی۔ لیکن ابھی ایک چوتھائی صدی کے قریب گزرنے نہیں پائی۔ کہ مرزائیوں کی تعداد بڑھنے کی بجائے کم ہونی شروع ہو گئی ہے۔ چنانچہ ذیل کی سطور روز افزوں کمی کی بہترین شاہد ہیں:-

۱۹۲۲ء میں شاہزادہ ویلز کو ایڈریس دیتے ہوئے احمدیہ ڈیپوٹیشن نے بتایا تھا۔ کہ ہمارا اندازہ ہے۔ کہ دنیا میں نصف ملین (پانچ لاکھ) کے قریب نفوس اس جماعت میں شامل ہیں۔ ص ۹۷

لیکن اب جتنی تعداد ہے۔ اس کے متعلق خلیفہ صاحب کا بیان سنئے۔ خلیفہ صاحب نے ۲ نومبر ۱۹۳۴ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

۱۔ ہماری جماعت گورنمنٹ کی مردم شماری کی رو سے پنجاب میں ۵۶ ہزار ہے۔

۲۔ اگر سارے ہندوستان کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے دگنا بھی کر دیا جائے۔ تو (ایک لاکھ بارہ ہزار ہونگے)

۳۔ اگر ہمارے اندازہ کے مطابق ہندوستان کی جماعت احمدیہ کو اڑھائی لاکھ سمجھ لیا جائے تب بھی (اتنے قلیل افراد) کیا کر سکتے ہیں؟

مذکورہ سطور سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مرزائیوں کی تعداد دن بدن کم ہو رہی ہے۔ اور اگر باقی مسلمانوں نے چند سال لگاتار کوشش کی۔ تو مرزائیت کا نام لیوا سوائے قادیان کے اور کہیں خال خال نظر آئے گا:

قادیانی لٹریچر کا حشر

جوں جوں سچے مسلمان قادیانیوں کی چالوں سے واقف ہوتے جاتے ہیں۔ توں توں وہ انکا لٹریچر طاقِ نسیان پر رکھنے کے لئے مجبور ہوتے جاتے ہیں۔ چنانچہ اخبار روزانہ "احسان" اپنے ۱۸ نومبر کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ:-

"انجمن اتحاد المسلمین ملتان کی قائم کردہ مسلم لائبریری و ریڈنگ روم میں قادیانی آرگن "الفضل" وغیرہ کے جو پرچے موجود تھے۔ انہیں پھاڑ کر ان کے پرزے فضائے آسمانی میں اڑا دئیے گئے ہیں۔ اور قادیانی لٹریچر کو بھی عنقریب نذر آتش کر دیا جائے گا"

اگر واقعی مذکورہ مسلم لائبریری نے قادیانی لٹریچر کو نذر آتش کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ تو ہمیں یہ یقین رکھنا چاہئے۔ کہ باقی مسلم لائبریریاں بھی اس کے نقش قدم پر چل کر اس ردی سے یہی سلوک روا رکھیں گی۔ اور مسلمان نوجوانوں کو اس کے زہریلے اثر سے محفوظ بنانے کی کوشش کرینگی۔ لیکن پیشتر اس کے اس لٹریچر کو نذر آتش کیا جائے۔ ہم یہ تجویز کرتے ہیں۔ کہ ایسا کرنے کی بجائے اسے بیرنگ قادیان شریف میں ہی واپس بھیج دیا جائے۔ اور اپنی دیا سلائی کا بھی نقصان نہ کیا جائے:

ناواقف کون تھا؟

مرزائی اخبار "الفضل" قادیان نے ایک خندہ آور حوالہ قلم کرتے ہوئے یہ فتویٰ دیا ہے۔ کہ آریہ سماج کے سنستھاپک بھگوان دیانند وید سے ناواقف تھے۔ بھگوان دیانند واقف تھے۔ یا ناواقف۔ یہ فیصلہ تو ہم اس وقت کرینگے۔ جب کوئی شخص رشی دیانند کے وید منتروں کے کئے ہوئے ارتھوں کو غلط ثابت کرنے کی گستاخی کرے گا۔ لیکن پیشتر اس کے کہ ہم "الفضل" کو یہ بتلائیں۔ کہ بھگوان دیانند کی ویدوں سے ناواقفیت کا ڈھنڈورہ تو وہ تب پیٹے۔ جب پہلے یہ ثابت کرلے۔ کہ اس کا اپنا قادیانی نبی ان جملہ مشہورہ الہاموں کے معنی جانتا تھا جن کے متعلق اس کا یہ دعویٰ تھا۔ کہ وہ اُسے اللہ میاں کی طرف سے نازل ہوئے ہیں۔ اگر آنجہانی مرزا صاحب اپنے الہاموں کے مفہوم سے ہی ناواقف تھے۔ تو پھر یہ کیسے باور کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ حضرت محمد صاحب کے الہام کو جو اُن کے پیدا ہونے سے ۱۳-۱۴ صدی پہلے نازل ہونا بتلایا جاتا ہے۔ بخوبی سمجھ سکتے تھے۔ اور دوسروں کو اس کی تعلیم دینے کے اہل تھے:

قادیانی پسپائی

خلیفہ قادیان نے حکومت کو سخت سست تک کہہ دیا۔ اور دھمکی بھی دی۔ کہ اگر اس نے ان کی توہین کی تلافی نہ کی۔ جو اس نے ایک مجسٹریٹ کی معرفت آپ کو نوٹس بھیجکر کی ہے۔ تو اس کے خلاف ایک ایسی مؤثر سکیم شروع کی جائے گی۔ جس سے زمین اور آسمان ہل جائیں گے سکیم تو محض ایک ڈراوا تھی۔ اس لئے حکومت اس سے ڈر نہ سکتی تھی۔ اب خلیفہ صاحب اپنے ڈیفینس میں فرماتے ہیں۔ کہ:-

"سب سے بڑی چیز جو میرے لئے اس بارہ میں باعث رہنمائی ہوئی۔ وہ یہ ہے۔ کہ ضرورت کے وقت میدانِ جنگ سے پیچھے ہٹ آنا بھی جائز ہے"

("الفضل" - ۲۷ نومبر ۱۹۳۴ء)

اگر خلیفہ صاحب اس طرح پسپائی کا ذکر کرنے کی بجائے یہ بتلا دیتے۔ کہ اس کا سکیم بنانے کا دعویٰ محض ایک نرالی نمائش تھی۔ تو زیادہ بہتر ہوتا۔ ایک تو سکیم نہ پیش کرنا اور پھر بہانے تراشنا سخت معیوب ہے۔ اور جتنی جلدی اس کی مذمت کی جائے۔ اتنا ہی بہتر ہوگا:

"پیغام صلح" کی دھمکی

غریب "پرکاش" کے خلاف بغض۔ کینہ اور ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے لاہوری احمدیوں کا سرکاری آرگن "پیغام صلح" دھمکی دیتا ہے۔ کہ:-

"اگر آئندہ کے لئے اس نے اپنی روش میں اصلاح نہ کی۔ تو ہمیں اس کو راہِ راست پر لانے کے لئے کوئی مناسب ذریعہ اختیار کرنا پڑے گا"

("پیغام صلح" - ۲۷ نومبر ۱۹۳۴ء)

"پرکاش" کو مذکورہ دھمکی دے کر جہاں "پیغام صلح" نے اپنے ہلکے پن کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ وہاں یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ اس کے پاس کوئی معقول جواب نہیں ہے۔ اگر اس دھمکی کی آڑ میں "پیغام صلح" ہم سے یہ توقع رکھتا ہے۔ کہ ہم مرزائیت اور اسلام کو باہمی مترادف سمجھ لیں۔ تو پہلے اسے حقیقی مسلم علماء سے اس امر کی سند حاصل کرنی چاہئے۔ کہ واقعی مرزائیت اور اسلام میں چنداں فرق نہیں۔ جب تک خود مومن مرزائیت کو اسلام کے مترادف نہیں سمجھتے۔ ہمارے لئے یہ ناممکن ہے۔ کہ آنجہانی مرزا صاحب کو ہم خاتم الانبیاء سمجھ لیں۔ اور حضرت عیسیٰ کو مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق آسمان سے اتار کر سری نگر میں دفنا دیں:

ڈاکٹر ویلیٹی کی مرتیو!

جب ہم عیسائی مشنریوں کا ایثار دیکھتے ہیں۔ تو چاہتے ہیں۔ کہ آریہ پرچارک بھی ان کی تقلید کرتے آریہ سماج کی سیوا کو اپنا کرتّویہ سمجھیں۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ۱۹ نومبر ۱۹۳۴ء کو سہارنپور کے ڈاکٹر جی۔ ڈی۔ ویلیٹی سُورگباش ہو گئے۔ آپ ۱۸۸۸ء میں سہارنپور کے مشن کالج میں انگلش پروفیسر مقرر ہوکر آئے تھے۔ اور دو سال تک بطور پرنسپل کالج کا انتظام کرتے رہے۔ آپ ۱۹۰۸ء میں کالج کے سٹاف سے سبکدوش ہو کر سہارنپور کے مدرسۃ الہبیات میں بطور پرنسپل کام کرتے رہے۔ اور گزشتہ سال بھی اپنی مشنری خدمات سے سبکدوش ہوئے تھے:

پیغامیو! نہ سناؤ ہمیں ہم سنئے ہوئے ہیں
مدے ہجر مرزا کے آٹھلئے ہوئے ہیں

لاہور کا "پیغام صلح" "پرکاش" پر یہ اتہام تراشتا ہے کہ وہ ہر ہفتہ آنجہانی مرزا صاحب کے گن گایا کرتا ہوا اپنی اسلام دشمنی کا ثبوت دیتا ہے۔ اگر "پیغام صلح" والے قادیان سے ۱۹۱۴ء میں نہ بھاگ آتے۔ اور لاہور میں آکر قادیانی نبوت کو End کرنے کے لئے خفیہ ساز باز نہ کرتے۔ تو ایشور جانتا ہے۔ کہ ہمیں اسے mend کرنے کے لئے ہر وقت مرزا پرستی کا مظاہرہ نہ کرنا پڑتا۔ غضب خدا کا ہمارے پیغامی دوست لاہور کے قبرستان میانی میں دفن ہونا چاہیں۔ اور ہم دوبارہ ان کو آنجہانی مرزا صاحب کے پہلو بہ پہلو قادیان کے بہشتی مقبرہ میں قیامت تک سلانا چاہیں۔ تو ہمارے خلاف اسلام دشمنی کا بہتان تراشا جائے۔ اور محسن کشی کرتے ہوئے ذرا بھی ندامت محسوس نہ کی جائے۔

ہمارے لئے دوگونہ مصیبت کا سامنا ہے۔ ہم تو آنجہانی مرزا صاحب کو نبوت کے کنگرہ پر بٹھلانا چاہتے ہیں۔ اور پیغامی انہیں اس کنگرہ سے بے دخل کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور اتنا نہیں سوچتے۔ کہ آنجہانی مرزا صاحب کے دشمن مسلمان ببانگِ دہل یہ اعلان کر رہے ہیں:۔

"مسلمانوں نے عام اعلان کر دیا۔ کہ ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو ہرگز نبی تسلیم نہیں کرتے۔ بلکہ ایسے شخص کو اسلام کا دشمن قرار دیتے ہیں۔ مسلمانوں کے عقائد کے خلاف اس کا عقیدہ ہے۔ بلکہ مشرکین عرب اور یہود و نصاریٰ کا عقیدہ رکھتا تھا۔ چنانچہ ہم کچھ مشتے نمونہ از خروارے بیان کرتے ہیں سنئے"

("الحدل" - ۲۸ر نومبر ۱۹۳۴ء)

اربعین نمبر ۴ صہ ۳۳ کے حاشیہ میں خدا کی اولاد ثابت کی ہے۔ الہام ہوتا ہے انت منی بمنزلۃ اولادی یعنی اے مرزا تو میری اولاد کے مرتبہ میں ہے۔ کتاب البشریٰ جلد اول صہ ۴۹ اسمع ولدی یعنی اے میرے بیٹے سن (استغفر اللہ) یہ وہ کلمہ کفر ہے جس پر خدا نے سخت ناراضگی فرماتے ہوئے فرمایا۔ (وقالوا اتخذ اللہ ولداً سبحانہ) یعنی ان بے ایمان کافروں نے یہ کلمہ کہا۔ کہ خدا نے اولاد پکڑی ہے (سبحانہ) پاک ہے وہ۔ اسی طرح نصاریٰ نے بھی حضرت عیسےٰ کو خدا کا بیٹا کہا۔ اور یہود نے حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا کہا۔ لیکن مرزا جی خود خدا کا بیٹا ہونے کے دعویدار ہیں۔ ہم قادیانی ایجنٹوں سے دریافت

مرزائیت اور اسلام کا موازنہ

کرتے ہیں کہ اس شخص کی طرف لوگوں کو بلا رہے ہو کہ اے لوگو! نورِ خدا ہمیں پاؤ گے۔ نورِ خدا ہے یا دجالی ظلمت۔ آج تک جتنے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔ سب نے توحید کی تلقین کرتے ہوئے کفر و شرک کی آلائش سے دنیا کو صاف کر دیا۔ مگر مرزا جی نے کیا کیا؟ خدا کی اولاد ثابت کرنے کی کوشش کی۔ خدا کا بیٹا بنا۔ بلکہ خود خدائی کا دعویٰ کیا۔

اب ہم مرزا جی کی وہ عبارت پیش کرتے ہیں۔ جس میں مرزا جی نے خدائی کا دعوےٰ کیا ہے۔ سنئے "آئینہ کمالات اسلام" صہ ۵۶۴ میں فرماتے ہیں۔ (رأیتنی فی المنام عین اللہ فتیقنت اننی ھو) یعنی میں خواب میں تھا۔ کہ میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ میں ہو بہو اللہ ہوں۔ تو پھر میں نے یقین کیا کہ میں وہی ہوں فخلقت السموات والارض پھر میں نے آسمان اور زمین بنائے۔ فقلنا انا زینا السماء الدنیا بمصابیح یعنی پھر میں نے آسمانِ دنیا کو ستاروں سے خوبصورت کیا۔ وکنت اتیقن ان جوارحی لیست جوارحی بل جوارح اللہ تعالیٰ یعنی یہ یقین کرتا تھا۔ کہ جو میرے جوڑ اور اعضاء ہیں سب میرے نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کے جوڑ اور اعضاء ہیں۔ وکنت اتخیل انی انعدمت بکل وجودی وانسلخت من ھویتی والان لا منازع ولا شریک۔ یعنی مجھے یہ خیال ہو رہا تھا۔ کہ میں اپنے وجود (انسانی) سے بالکل معدوم ہو چکا ہوں۔ اور نکل چکا ہوں۔ پس نہ کوئی مجھ سے منازعت کرنے والا رہا۔ اور نہ کوئی میرا شریک رہا۔ فقط

اور کفرانِ نعمت کے مرتکب بنو۔

دوستو۔ اور کان کھول کر سنو۔ تمہارے مسلمان مخالف تمہارے مسیح موعود کی اسلام دشمنی کی ذیل کے الفاظ میں پردہ دری کرتے ہیں:۔

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں۔ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷ کا حاشیہ۔ آپ کا قادیانی نبی حضرت کی شان میں کہتا ہے۔ آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے کچھ نہ تھا۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ سمجھنے والے سمجھ لیں۔ کہ ایسا انسان کس چال چلن کا ہو سکتا ہے۔ ضمیمہ انجام آتھم کا حاشیہ صہ ۵ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ ازالہ اوہام صہ ۳۰۹ میں مسیح ابن مریم کے معجزات کو کہتے ہیں کہ سب مسمریزم تھا۔ اور چونکہ میں اس کو برا سمجھتا ہوں۔ ورنہ عجوبہ نمائیوں میں کم نہ رہتا۔ اس مسمریزم کو مکروہ خیال کرتا ہوں۔ (مفہوم) کشتی نوح صہ ۶۹ حاشیہ مرزا خود حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو لکھتا ہے کہ شرابی تھا۔ (توبہ استغفر اللہ) اور اعجاز احمدی صہ ۱۴ میں قادیانی نبی لکھتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ کی تین پیشگوئیاں صاف جھوٹ نکلیں۔ اور سنو کشتی نوح کے صہ ۱۶ میں حضرت مریم صدیقہ کا نکاح یوسف نجار سے ثابت کیا۔ اور یہ بھی لکھا۔ کہ حمل میں نکاح کیا۔ اور ایام صلح فارسی صہ ۶۵ میں یہ بہتان لگایا۔ کہ یوسف نجار کے ساتھ قبل نکاح ہی کے گھر سے باہر گردش کرتی رہتی تھیں۔ اور اس سے میل جول رکھتی تھیں"

("عدل" ۲۸ر نومبر ۱۹۳۴ء۔ صفحہ ۷)

پیغامیو! تمہارے مرزا کے مخالف صرف اس پر ہی اکتفا نہیں کرتے۔ بلکہ ان کی اسلام دشمنی ثابت کرنے کے لئے ذیل کا اعلان کرتے ہیں۔ اور تمہارا شیعہ اصحاب سے سر پھٹول کراتے ہیں:۔

"توہین امام حسین علیہ السلام:۔ امام حسین جن کی شان میں حضور فرماتے ہیں۔ کہ یہ میرا بیٹا سوار ہے۔ اور یہ میری خوشبو ہے۔ جو اس کا دشمن، وہ میرا دشمن۔ مگر واہ رے مرزا! تو نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسہ سے بھی دشمنی کر کے بدلہ لے کر چھوڑا۔ مرزا کہتا ہے۔ کہ

کربلا است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

(درثمین صہ ۲۸)

یعنی میری سیر تو ہر وقت کربلا ہے سینکڑوں حسین میرے گریبان میں ہیں۔ توبہ۔ توبہ۔ اللہ تیری اس گریبان کو جہنم میں ڈالے۔ کس قدر گستاخی ہے۔ اور دافع البلاء صہ ۱۳/۲۰

شتان ما بینی و بین حسینکم
فانی اؤید کل آن و انصر

یعنی مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے۔ کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔ (اور اس کو تو کربلا میں خدا نے مدد نہ کی)

اے قادیانی ایجنٹو! کیا اسی دشمنِ رسول کی طرف دعوت دیتے ہو؟ ختم کرو"

("العدل" - ۲۸ر نومبر ۱۹۳۴ء)

پیغامیو! اگر قادیانی خلیفہ سے بچنا چاہتے ہو اور ساتھ ہی اپنے مسلمان مخالفوں کی گولہ باری سے محفوظ رہنا چاہتے ہو۔ تو "پرکاش" کے ساتھ سچا اور مخلصانہ تعاون کرو۔ جو ہر حال میں تمہارا حقیقی بہی خواہ ہے۔

پیغامی بھائی! اگر قادیانی شریعت سے روٹھ کر صرف مرزا صاحب کی نبوت چھینتے تھے۔ جسے ہم ہر طریق سے بچانے پر تلے ہوئے ہیں۔ تمہارے کلمہ گو بھائی مرزا صاحب کی "مشہور خدائی" کو باطل کر کے ہمارے سینہ کو شق کر رہے ہیں۔ اور ہمارے زخموں پر نمک چھڑک رہے ہیں۔ یہ زیب نہیں دیتا۔ کہ ایسی حالت میں آپ ہمیں بھی اسلام دشمنی کا طعنہ دیں۔ ہم تو نہ صرف مرزا صاحب کی نبوت کو ہی بچاتے ہیں۔ بلکہ ان کی خدائی کو بھی غیروں کی دست برد سے محفوظ رکھنے کے لئے کوشاں ہیں۔ کیا تمہیں یہ زیب دیتا ہے۔ کہ تم ہمارا احسان کو بھلا کر ہمیں اپنے مخالفوں کی صف میں جھلاؤ

دو سنسکرتیوں کا سار

بجواب

"دو لفظوں ---- میں ---- دو سنسکرتیاں"

(از شری پت چندر جی ودیا بھوشن سہایک لیکھک اُدھشٹا گورکل جہلم)

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینہ کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

۱۹۳۳ء کے رسالہ "کرانتی" لاہور کے "عورت نمبر" میں دیش بھگت بیرسٹر ساورکر صاحب کا ایک مضمون "دو لفظوں میں دو سنسکرتیاں" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ مضمون کے سرورق پر ایڈیٹر صاحب کی طرف سے ناظرین سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ اس انقلابی مضمون پر ایکانت میں بیٹھ کر غور کریں۔ اُن کی ہدایت کے مطابق میں نے بھی اس مضمون کو بڑی غور سے پڑھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مضمون نگار کو بھارت سے بڑی گہری محبت معلوم ہوتی ہے۔ وہ بھارت کو فی الفور کسی دوسری شکل میں ہی دیکھنا چاہتے ہیں لیکن جس طریقہ کے وہ منیدائی ہیں۔ وہ اتنا وزندار نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ وہ اس کے توازن کا اندازہ لگا رہے ہیں۔ آپ نے یوروپ اور امریکہ کے "Up to date" لفظ پر لٹو ہو کر بھارت کے "شرتی سمرتی پران اوکت" (وید سمرتی اور پران میں کیا ہوا؟) شبد پر اپنا پارہ گرم کر کے سارا غصہ اُتارا ہے۔ ٹھیک وہی کہاوت صادق آتی ہے۔

"ٹھکر لگی پہاڑ میں گھر آ جکی بھوڑی"

بھارت کا تنزل جہاں صدہا صدیوں کی صدہا دیگر خرابیوں کے سبب ہوا۔ اس کو انہوں نے "شرتی سمرتی پران اوکت" کے سر تھوپا ہے۔ اس چھوٹے سے جوابی مضمون میں پران اور وید پرتی کول سمرتیوں کی صداقت کے بارہ میں ہمیں کچھ حاشیہ آرائی نہیں کرنی ہے۔ صرف "شرتی اوکت" کی صفائی ہی زیر غور ہے۔

ہر ایک دیش کا معیار مختلف ہوا کرتا ہے۔ شرتی پرتی پادت معیار ہے۔ "Right is might." صداقت ہی طاقت ہے۔ خواہ وہ کتنی ہی پرانی کیوں نہ ہو۔ اگر پرانی ہونے کی وجہ سے کوئی چیز خراب اور ناقابل یقین ہو سکتی ہے۔ تو سب سے زیادہ پرانی چیز چاند اور سورج ہے۔ بیرسٹر صاحب ان کی روشنی سے کام لینا چھوڑ دیں۔ رات دن کو بھی جسم کے چاروں طرف پردہ لگا کر "بجلی" کے سہارے جلا کریں۔ اور ان سب کا وجود جس کی وجہ سے ہوا۔ وہ قادر مطلق پرماتما سب سے پرانا ہے۔ اس کو ماننا اور اس پر یقین رکھنا بعید از عقل ہو گا۔

بیرسٹر صاحب! اگر کسی قانونی دفعہ کے متعلق آپ رائے زنی کرتے۔ تو ہمیں چنداں جواب دینے کی ہمت اور ضرورت نہ ہوتی۔ کیونکہ آپ اس میدان کے مشاق اور نبراک ہیں۔ افسوس ہے کہ جس مضمون سے ہم قطعی بے بہرہ ہوں۔ اس پر مضمون آرائی کریں۔ اور نرالا نتیجہ نکالیں۔ تو کون اس کو گوارا کرے گا؟ مثلاً آپ کے مقابلہ میں کسی مقدمہ کی پیروی کرتے ہوئے عدالت عالیہ میں بحث کرنے کے لئے ایک معمولی محرر کھڑا ہو جائے۔ تو کیا آپ اس کی حجتوں اور دلیلوں کو کچھ وقعت دیں گے؟ یا سننا بھی گوارا کریں گے؟

بیرسٹر صاحب شرتی (وید) میں سے کوئی بھی بات نرالی نکال کر دکھلائیں۔ جس سے کہ کبھی زوال کا امکان بھی ثابت ہوتا ہو۔ یہ دوسری بات ہے کہ آپ جیسے انگریزی دان گزیٹوں نے بھارتیہ سبھیتا کو بدنام کرنے والے خود غرض غیر ملکی والوں کے ترجمے دیگر زبانوں میں پڑھ کر ایسا نتیجہ اخذ کر لیا ہو۔ یہ ہمارا دعویٰ ہے کہ "شرتی اوکت" مارگ پر چلنے سے کسی حالت میں بھی کسی دیش کی تنزلی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جب بھارت ورش میں "شرتی اوکت" کام ہوتے تھے۔ تو ہر طرف آنند تھا۔ دیش آزاد تھا۔ جب سے وہ راستہ چھوڑ کر ادھر اُدھر بھٹکنا شروع کیا۔ دیش کی حالت بد سے بدتر ہوتی گئی۔

یہ ٹھیک ہے۔ کہ یوروپ کی جس موجودہ ترقی پر آپ فدا ہیں۔ اُس ترقی کو ہمارے بزرگ نہیں جانتے تھے۔ اسی وجہ سے وہ صاحب زر ہوتے ہوئے بھی غریبوں سے پریم اور صاحب عقل ہوتے ہوئے بھی فیشن و نمائش سے مبرا تھے۔ اور یہی وجہ ہے کہ لاکھوں برسوں تک وہ چکرورتی راجیہ بھوگ کر اپنا چار وانا چار سے پاک و صاف تھے۔ کوئی بھی دور اندیش آج کی اس "Up to date" سبھیتا کی خواہش نہیں کر سکتا۔ دوسروں کو جانے دیجئے تمام سنسار کے ودوان لیڈر۔ دیش بھگتوں کے سرتاج مہاتما گاندھی کہاں تک اس Up to date یوروپ سے خوش ہیں۔ اُن سے دریافت کریں گے۔ تو پتہ چلے گا۔ کہ بھارت کو آزاد کرا کر بھی شرتی کی شرن چھوڑنے کو تیار نہ ہوں گے۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ شرتی راستی کی تعلیم دیتی ہے۔ اور راستی ہی طاقت ہے۔ اس شاہراہ کو چھوڑ کر سنسار میں سکھ سے رہنا محال ہی نہیں۔ بلکہ ناممکن امر ہے۔ برخلاف اس کے Up to date امریکہ اور یوروپ کا معیار ہے "might is Right"۔ طاقت ہی صداقت ہے یا جس کی لاٹھی اُسی کی بھینس۔ "Up to date" تہذیب سکھلاتی ہے۔ کہ ماں باپ جو بوڑھے ہو گئے ہیں۔ اُن کی خبر گیری کرنا لازمی نہیں۔ کمزوروں کو دنیا میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ آج اس معیار کو سامنے رکھ کر یوروپ بھلے ہی چند روزہ دنیاوی ترقی کر رہا ہو۔ لوگوں کی آنکھوں میں دھول ڈال رہا ہو اور دن دہاڑے لوگوں کے مال و

منال کو ہر طرح کے مکر و فریب سے لوٹ رہا ہو لیکن وہ وقت دور نہیں جبکہ Up to date سبھیتا کے پجاری اپنی غلطی پر خود نادم ہوں گے۔ اور اُنہیں "شرتی اوکت" کی شرن لینی پڑے گی۔ ۱۹۲۳ء میں شکاگو (امریکہ) کے اندر ایک سبھا ہوئی جس میں سنسار بھر کے ودوان نمائندے شامل تھے۔ سبھا کی پریذیڈنٹ ایک محترمہ دیوی تھیں۔ انہوں نے جو صدارتی تقریر کی تھی۔ اس میں چند الفاظ یہ تھے:-

"Yea! the assembled scholars of the earth, if you desire to keep the atmosphere of the whole world calm and quiet, then go to the Saints and Sages paying reverence to Almighty in the caves of India. Attend their charming Sermons and give their message to the vicious and noisy world."

ترجمہ:- "اے تمام دنیا کے اکٹھے ہوئے ہوئے ودوانو! اگر آپ سنسار کے اندر سچی شانتی قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ تو بھارت ورش کی کندراؤں میں تپسیا کرنے والے رشی منیوں کے اپدیش سن کر اپنے دلوں میں شانتی قائم کرو"۔ یہ الفاظ کسی شرتی وادی کے نہیں۔ بلکہ Up to date تہذیب کے موجد ملک کی آواز ہے۔

آپ فرماتے ہیں۔ کہ تانگہ اور بیل گاڑی (ویدک زمانہ کی دو سواریوں) کے سوا گزشتہ پانچ ہزار برس میں ہم نئی سواری ایجاد نہ کر سکے۔ مگر سائنس کے پجاری یوروپ نے تین صدیوں میں نئی سو قسم کی سواریاں ڈھونڈھ نکالیں۔ سائیکل، موٹر، آگ گاڑی، ٹرام، ہوائی جہاز۔ اب تو وہ پاؤں سے چلنے والے ہوائی جہاز نکال کر پاؤں سے ہوائی جہازوں کو سائیکل کی طرح چلاتے ہوئے آسمان میں اُڑنے کی فکر میں ہیں"۔ وغیرہ وغیرہ۔

کیا خوب! نام لیا شرتی کا اور مثال دی اُس شرتی کو خیر باد کہے ہوئے زمانہ کی۔ تقریباً پانچ ہزار سال سے تو شرتی کو لوگوں نے چھوا تک نہیں اس پر عمل کہاں سے کرتے۔ اور کہاں سے اس کے وگیان (سائنس) کو آزماتے؟ اگر ویدک زمانہ کی سواریوں کو ہی دیکھنا ہے۔ تو یوروپین کی تحریر کردہ تواریخ میں ملنا ناممکن ہے۔ انہوں نے تو ہندوستانیوں کے سامنے وہ ہسٹری رکھی ہے جس سے سب بھارت واسیوں کو اپنے ویدک زمانہ سے نفرت پیدا ہو جائے۔ ان کو جنگلی اور بیوقوف ثابت کرنے کی سعی کی ہے۔ آپ کو نہیں بھولنا چاہیئے کہ ۱۸۳۵ء میں دو سال کی زبردست غور و خوض کے بعد لارڈ میکالے کی پُر از دلائل بحث کے ساتھ انگلستان میں یہ سکیم کامیاب ہوئی۔ کہ بھارت ورش کو زیادہ دیر تک غلام بنائے رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ بھارت ورش میں انگریزی تعلیم کو ترقی دی جائے۔ اور ان کا دل و دماغ یوروپین بنا دیا جائے۔ جس کا اثر کہ آپ میں بھی آئے بنا نہ رہا۔ ہاں مسلمانوں کے رحم سے نجات پائی ہوئی کچھ کتب اب بھی موجود ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے۔ کہ کبھی بھارت میں بھی نہایت عمدہ عمدہ سواریاں تھیں۔ مثال کے طور پر:-

विमान रथ दिवो मध्ये आसक्त
आपप्रि वाह्नोदसी अन्तरिक्षम् ।
स विश्वाचीरभिचष्टे घृताचीरन्तरा
पूर्वमपरं च केतुम ॥

(یجروید - ۱۷ - ۵۹)

اس وید منتر میں بمان کا صاف ورنن ہے۔ اس کے علاوہ آپ کہیں۔ کہ وید میں تو لکھا ہوا ہے لیکن کوئی بھی ویدک زمانہ میں بنا نہ سکا۔ اس کے لئے اتہاس (تاریخ) کی مدد لینی ہی پڑے گی۔ مختصراً کچھ مثالیں دے دیتے ہیں:-

तापसा यतयो विप्राये च
वैमानिका गणा : ।
नक्षत्राणि च दैत्याश्च प्रथमा
सात्विकी गति : ॥

(منو - ۱۲ - ۴۸)

रघुपति रपि जातवेदा विशुद्धी
प्रगृह्य प्रियां प्रिय सुहृदि विभी-
षणे सङ्गमय्य श्रियं वैरिण : ।
रवि सुत सहितेन तेनानुयात :
ससौमित्रिण, भुजविजित वि-
मानरत्नाधिरूढ : प्रतस्थे पुरीम् ॥

(رگھو ۱۰۴ - ۲)

अथात्मन : शब्द गुणं गुणज्ञ :
पदं विमानेव विगाहमान : ।
रत्नाकरं वीक्ष्य मिथ : सजायां
रामाभिधानो हरि रित्युवाच ॥

(رگھو ۱۳ - ۱)

भुवनालोकन प्रीति : स्वर्गिभि-
र्नानुभूयते ।

रिक्तीभूते विमानेऽतो तदाया-
-तभयात्पथि ॥

(دکمار-منتر ۲-۱۵۱)

اوپر کے منتروں میں آکاش میں چلنے والے ہماؤں کا کیسا صاف ذکر ہے - اب ذرا ریل گاڑی کا نمونہ دیکھئے :-

घटयैकयाऽक्रो शदशैकमश्व:
सुकृत्रिमो गच्छति चारुगत्या ।
वायुं ददाति व्यजनं सुपु-
ष्कलं विना मनुष्येण
चलत्यजस्रम् ॥
(भोज प्रबन्धे)

یعنی راجہ بھوج کے زمانہ میں ایک گھوڑے کی شکل کی سواری بنائی گئی جو کہ ایک گھڑی میں ۱۱ میل یعنی فی گھنٹہ ۲۸ میل چلتی تھی - اور ایک پنکھا موجود تھا جو بنا کسی آدمی کے ہمیشہ چلتا رہتا - اور بہت زیادہ ہوا دیتا تھا - جہازوں کی سیر بھی کیجئے گا :

सुत्रामाणं पृथिवीं द्यामने-
हसं ७ सुशर्माणमदितिं ७
सुप्रणीतिम् ।
दैवीं नावं ७ स्वरित्रामना-
गसमस्रवन्तीमारुहेमा
स्वस्तये ॥ (یجروید ۲۱-۶)

सुनावमारुहेयमस्रवन्ती-
मनागसम् । शतारित्रां ७
स्वस्तये ॥ (یجروید ۲۱-۷)

یجروید میں نوان کا بیج روپ ہے لیکن عملی روپ مہابھارت میں دیکھئے

पार्थायदर्शयामास मनो-
मारुतगामिनीं सर्व वात-
सहां नावम् ।
यन्त्रयुक्ता पताकिनीं
शिवे भागीरथी तीरे
नरैर्विश्रम्भिभि: कृताम् ॥

ارجن کو ایک ایسی ناؤ دکھائی - جو من اور ہوا کی مانند تیز چلنے والی تھی سب طرف کی ہواؤں کا مقابلہ کر سکتی تھی - جو مشینوں سے چلتی تھی جس میں ایک جھنڈا بھی لگا ہوا تھا جسے بڑے بڑے ہوشیار کاریگروں نے گنگا کے پوتر کنارے پر بنایا تھا سمندر کا پل بنانے میں تو آج تک سولے پراچین آریوں کے سب لوگ ناکام رہے جس کا نمونہ رامیشور پر ملتا ہے :

اس کے علاوہ چقماق - یہ لسٹی شیشہ - کلوروفارم

اور سنجیونی بوٹی صدہا اقسام کی سائنس سے ہمارے بزرگ وید کے زمانہ میں واقفیت رکھتے تھے اگر خوف طوالت مجبور نہ کرتا - تو ہر ایک کا ورنن آپ کو مفصل سنا سکتے - امید ہے - کہ مذکورہ بالا مثیلات سے آپ کی تسلی ہو گئی ہوگی :

بیرسٹر صاحب آخیر میں رقمطراز ہیں کہ دھرم شرتی سمرتی وغیرہ سب پرانے گرنتھوں کی جگہ بھگے

ان کے سارے گیان اور اگیان کو آج ہم سائنس کی کسوٹی پر کسیں گے - اور اس کے بعد قوم کی ترقی کے لئے جو کچھ ضروری سمجھیں گے اسے بلا چون و چرا اگر لیں گے - اور ہم "Up to date" بنیں گے ..... وغیرہ وغیرہ"

مضمون نگار نے سائنس کے چشمہ سے شرتی کو پرکھنے کا ارادہ کیا ہے - اچھا ہوتا - اگر وہ

اب اس بات کو اکثر سبھی مانتے جا رہے ہیں - کہ پہلے کہتا ہے " سچی سائنس اور سچا دھرم دو الگ نہیں ہیں - دونوں کی علیحدگی دونوں کی موت ہے " اس کو صاف طور پر واضح کرنے کے لئے ایک دو مثالیں دینا ضروری ہے :

انگلستان کے اندر ٹائیٹینک نام کا ایک بھاری جہاز بنایا گیا - اور دعویٰ کیا گیا - کہ یہ جہاز کسی حالت میں غرق نہیں ہو سکتا - خوب آرائش و نمائش کے ساتھ ساؤتھمپٹن بندرگاہ پر سمندر میں چھوڑا گیا - "Up to date" سائنس والے خوش ہو رہے تھے - کہ ہم نے خدا کو بھی مغلوب کر لیا ہے - ہم سے بڑھ کر کوئی نہیں - مگر بحر اوقیانوس میں لے جاتے ہوئے ایک برفانی چٹان سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گیا - اور ۲۳۵۸ آدمی سائنس دانوں کے غرور و تکبر کا شکار ہو گئے -

شاعر زماں اکبر نے اس پر کہا تھا ؎
ٹائیٹنک ٹکڑے ہوا ٹکرا کے آئس برگ سے
دیکھ سائنس یوروپ کا پیام مرگ سے

۱۹۲۷ء میں ۱۰۱-R نامی ہوائی جہاز انگلستان میں تیار ہوا - جو پہلے سب جہازوں سے بڑا تھا - رفتار اتنی کہ بارہ ہزار میل کا فاصلہ دو چھلانگوں میں طے کر جاتا - ۵ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو جہاز پرواز کرتا ہوا جا رہا تھا - رات کے دو بجے کا وقت تھا - ۶۱ مسافر میٹھی نیند میں سو رہے ہوتے تھے ..... "Up to date" سائنسدانوں کا شکریہ ادا کر رہے تھے - ایک دم جہاز میں آگ لگ گئی - ۵۷ آدمی نذر آتش ہو گئے یہ بھی "Up to date" تہذیب کی ہی مہربانی تھی - بھارت کے شاعر اکبر نے کیا ہی اچھا کہا تھا ؎

بھولتا جاتا ہے یوروپ آسمانی باپ کو
بس خدا سمجھا ہے اس نے برق کو اور بھاپ کو
برق گر جائے گی اک دن اور اڑ جائے گی بھاپ
دیکھنا اکبر بچائے رکھنا اپنے آپ کو

دیش کے اندر جتنی اشانتی نظر آتی ہے - اس کی خاص وجہ آئے دن کی نئی نئی ایجادیں ہیں - سائنس کے ذریعہ چاہے دنیاوی کتنی ہی ترقی کیوں نہ ہو لیکن آتمک شانتی نہیں ہو سکتی - اس کا نمونہ اگر دیکھنا ہو - تو مہاتما گاندھی کے آشرم کی طرف نظر دوڑائیے - یہاں آئے دن ایک نہ ایک "Up to date" سبھیتا کو چھوڑ کر شرتی کی شرن لینے والے صاحب آتے رہتے ہیں - ایک نیلا ناگنی امریکن لیڈی جو پہلے ایسی ہی مادھم

مہرشی دیانند کی برکات

(از شری پت منوہر لال جی منوہر - منشی فاضل - ادیب فاضل - کمالیہ)

تلاطم بحر عالم میں بلا کا تھا غضب کا تھا جہاز زندگی گرداب میں اس وقت سب کا تھا
بہت ڈھونڈھا مگر ملاح بھی ملتا نہ ڈھب کا تھا تباہ ہو جاتی دنیا بیت فرمودہ رب کا تھا

نپستوی مول شنکر ناخدا بن کر کے آ جائے
دھرم کا بیڑا ہے جو غرق ہونے کو بچا جائے

رشی آیا جہاں میں اس طرح حق کی اشارے پر دھرم کا ڈوبتا بیڑا لگایا ہے کنارے پر
حرارت کا اثر جیسے ہوا کرتا ہے پارے پر ہوا آمد سے ان کی کذب تھے دم دار تارے پر

شرارکت کفر و بدعت ہند سے یکدم نکل بھاگے
پڑے سوتے تھے غفلت میں مسلماں ہند سب جاگے

منشیوں کا حقیقی دھرم جو تھا صاف بتلایا جو ہے پوجا کے لائق اس کی پوجا کرنا سکھلایا
ہزاروں دیوتاؤں سے ہمارا پیچھا چھڑوایا فقط اک ذات برحق اوم کا ہی جاپ جپوایا

نہ قبر و اینٹ پتھر اب ہے معبود بن بن کر
نہ اب مانا گیا دیر و حرم ہی بس خدا کا گھر

صحیح تعلیم ویدوں کی جسے ہم تھے بھلا بیٹھے مروج کی کھلے پھر معرفت کے ہر جا گنجینے
سمجھ بیٹھے اٹھتے دہقانو تھے محض جن کو لغو فسانے ہوئے ثابت وہ علم و فن کے آخر کار سر چشمے

قلم لکھنی نہیں احسان لکھنے کا تیرے یارا
زباں کیونکر اٹھا سکتی ہے اتنا بھاری پشتارا

دعائیں دیتے ہیں تجھکو بپت سے پیارے پتت پاون گئے دکھ دور ہو گئے یتیموں کا کیا پالن !
بنی ہے ایک جاتی جو کہ یا اتحاد کا سر من گئو رکھشا بن تو بیگماں اس دور کا موہن

منوہر تیری ہستی سے ہے عالم جاگ اٹھا ہے
ہوا احساس مردہ کو کہ وہ بھی زندہ رہتا ہے

شرتی کی دوربین لگا کر سائنس سے کام لیتے - یہ مانا کہ سائنس بھی ضروری شے ہے - مگر شرتی کا درجہ سائنس سے کہیں اوپر ہے -

ساتھ عزت اور تو قیر کرتے ہیں - مگر تواریخی کتاب سمجھ کر عزت کرتے ہیں - ایسا دھرم گرنتھ سمجھ کر نہیں - جس کی خلاف ورزی نہیں کی جا سکتی -

سوتنترتا کی دیوی کی ارادھنا تپسیہ بن کر کرو!

(شریمتی چندروتی جی شاستری جمشید پور کا بھاشن)

ذیل میں وہ بھاشن درج کیا جاتا ہے۔ جو شریمتی چندروتی جی شاستری جمشید پور نے آریہ سماج وچھووالی لاہور کے سالانہ اتسو کے موقعہ پر ۲۵ نومبر ۱۹۳۲ء کی رات کو گوروت بھون کے وسیع پنڈال میں دیا۔ (ایڈیٹر)

ریوا اور مہدر پرشو آجہ بھارت کے یدھ میں ایک طرف تو کرشن بھگوان جیسے یوگی راج تھے۔ اور دوسری طرف بڑے سے بڑے شستر دھاری تھے۔ اس سمے ارجن جیسے ویر کو یہ شک پیدا ہوا۔ کہ آیا اسے لڑنا چاہئے۔ یا نہیں۔ وہ سمجھا۔ دھرم اور ہے۔ اور راجیہ نیتی اور ہے۔ لیکن جب اس نے بھگوان کرشن کا سارا اپدیش سن لیا۔ تو اسے نتیجہ ہو گیا۔ کہ کھشاتر تو۔ راجیہ نیتی اور دھرم واستو میں ایک ہی ہیں۔ جیسے براہمن گرنتھ پراپت ہوتے ہوئے موکش پا سکتا ہے۔ ویسے ہی کھشتری بھی کھشاتر دھرم کا پالن کرتے ہوئے پرم آنند کو پراپت کر سکتا ہے۔ سو وہ یدھ میں گیا۔ اور اس نے وجے پراپت کی۔ سو دریودھن کے پکش والے دھرم کی بجائے راجیہ کی پرواہ کرتے ہیں۔ اور دھرم کی چنتا پرواہ نہیں کرتے۔

راج نیتک اندولن

آج بھارت ورش میں سوتنترتا کی پراپتی کے لئے بڑا اندولن ہو رہا ہے۔ نوجوانوں اور شکشت دیویوں کی بدھی زیادہ تر دریودھن کی طرح راجیہ پراپتی کی طرف ہے۔ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ خواہ دھرم اور ستیہ بھاڑ میں جائیں۔ ہمیں تو راجیہ چاہئے۔ لیکن سنسار کا اتہاس بتلاتا ہے۔ کہ وجے صرف دھرم سے ملتی ہے۔ آج کل بعض بھائی کہتے ہیں۔ کہ دھرم لڑائی اور تفرقہ کا موجب ہے۔ اس لئے ہمیں سوراجیہ پراپتی کے اندولن میں دھرم کو ایک طرف رکھ دینا چاہئے۔

جھگڑے دھرم کے لئے نہیں ہوتے۔ وہ تو ایک دھرم کے ماننے والوں میں بھی ہوتے ہیں۔ یورپ کی عیسائی طاقتوں میں ہوتے ہیں۔ ہندوؤں میں ہوتے ہیں۔ مسلمانوں میں ہوتے ہیں۔ اور آریہ سماجیوں میں بھی ادھیکاروں کے لئے ہوتے ہیں۔ استری پرش کا جھگڑا ہوتا ہے۔ جھگڑے کا کارن ایشوریہ اور سمپتی کا حاصل کرنا ہے۔ ہندو مسلمانوں کی لڑائی دھرم کی وجہ سے نہیں۔ ان کے درمیان صلح اس لئے نہیں ہوتی۔ کہ بیچ میں سوارتھ حائل ہے۔ جہاں نیائے اور دھرم کے بھاؤ نہ ہوں۔ وہاں لڑائی ہوتی رہتی ہے اگر کوئی فریق زیادہ حقوق نہ چاہے۔ تو شانتی کا راجیہ استھاپن ہو سکتا ہے۔

اختلاف کا کارن

لڑائی کا کارن زر، زن اور زمین کو بتلایا جاتا ہے اسی لئے آج تک دھرم کو لڑائی کا کارن نہیں سمجھا گیا۔ آپ رامائن کو دیکھئے۔ وہاں دھرم پردھان ہے۔ اور اسی لئے وہاں آدرش بھراتری بھاؤ موجود ہے۔ مہاتماؤں کی رکشا کی جاتی ہے جیسے برہم گیانی مہاراج ہیں۔ رام بن کو جاتے ہیں۔ بھرت کو راجیہ ملتا ہے۔ لیکن کوئی جھگڑا نہیں ہوتا۔ مہابھارت کے کال میں اس سے بھن دشا ہے۔ وہاں نہ بھراتری بھاؤ ہے نہ استریوں کا آدر ہے۔ راجیہ کا لالچ ہے۔ اس لئے لڑائی ہوتی ہے۔ اگر ہمارے بھی بھاؤ دھرم کے نہ ہوئے۔ بلکہ سمپتی کی پراپتی کے رہے۔ تو سوراجیہ پراپتی پر ہم اسے بھوگ نہ سکیں گے۔ پراچین ویدک کال میں دھرم۔ سداچار اور سوتنترتا کی بڑی چرچا ہوتی تھی۔ سارے درشن شاستر آزادی کا اپدیش دیتے ہیں۔ مکتی کا مطلب بھی سنساری بندھنوں سے آزاد ہونا ہے۔

بندھن

دکھ تین پرکار کے ہیں۔ ایک ادھیاتمک دوسرے آدی بھوتک اور تیسرے آدی دیوک۔ آج کل سب سے پہلے آدی دیوک دکھوں کو دور کرنے کا یتن کیا جا رہا ہے۔ سمجھا یہ جا رہا ہے۔ کہ اس ترقی کے زمانہ میں ہمیں پراکرتک حملوں سے بچنا چاہئے۔ لیکن ہمارے کٹ شاستروں میں اس کے خلاف ادھیاتمک دکھوں سے بچنے کا چرچا ملتا ہے۔ پراچین کال میں سمپتی کی پراپتی کے لئے زیادہ لڑائیاں نہیں ہوتی تھیں۔ بلکہ اس سمے میں انیائے کے خلاف جدوجہد ہوتی تھی۔ آریہ اور دسیو کا یدھ بھی اسی بات کی تائید کرتا ہے۔ دیو اسر سنگرام کا مطلب بھی بندھنوں سے چھوٹنا ہے۔

پتن کا کارن

ہم نے اپنا سوراجیہ اور سوتنترتا اس لئے کھوئی۔ کہ سمپتی کے ادھک ہو جانے سے ہمارا چرتر بگڑ گیا۔ آج کل مغرب کے جن ممالک میں دھرم کی پروا نہیں کی جاتی۔ وہ ایک دوسرے سے ڈرتے رہتے ہیں۔ کیونکہ ان کے ایشوریہ اور دھن کی ہوس انہیں سنتشٹ نہیں رہنے دیتی۔ سوراجیہ پراپت ہو جانے پر بھی اگر ہمارے شاسکوں کے اندر دھرم کا بھاؤ نہ ہوا۔ تو گوری بیوروکریسی کی جگہ گندم گوں بیوروکریسی لے لے گی۔ جس دیش میں دھرم کی قدر نہیں ہوتی۔ وہاں دھن کی قدر ہوتی ہے۔ اور اگر وہاں سوراجیہ مل بھی جائے۔ تو وہ سامراجیہ میں بدل جاتا ہے۔ جو سجن یورپی پتنوں سے بچنا چاہتے ہیں ان کو یہ وشواس رکھنا چاہئے۔ کہ اگر ہمارے ہاں دیش میں دھارمک بھاؤوں کا ابھاو رہا۔ تو دھن کا راجیہ ہو جائے گا۔ اس وقت جن ملکوں کو آزاد کہا جاتا ہے۔ وہاں سامراجیہ ہے۔ اور اسی لئے وہاں "کمیونزم اور سوشلزم" پایا جاتا ہے۔ اس لئے میں اپنے نویووک بھائیوں اور بہنوں کو چیتاونی دیتی ہوں۔ کہ ہم اپنی مشکلات کا حل دھرم کے بغیر نہیں کر سکتے۔ اگر ہم کو موجودہ حکومت سے آزادی ملی۔ تو ہم ایسے شاسکوں کے قبضہ میں آ جائیں گے۔ جو لوبھی بنتی ہیں۔

نوجوانوں کو چیتاونی

جو نوجوان نہ آریہ سماج جانا چاہتے ہیں۔ اور نہ ہی اپنے بچوں کو گوروکلوں میں پڑھانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ وہاں تیاگ اور تپسیا کا جیون بتایا جاتا ہے۔ ان کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ ایک انسان کو تب ہی دوسرے انسان سے سکھ پراپت ہو سکتا ہے۔ جب اس کے اندر تیاگ کا بھاؤ پایا جائے۔ تو نیائے کے راجیہ سے سچی آزادی حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ تب ہو سکتا ہے۔ جب بھوگ اور سمپتی کو حاصل کرنے کے لئے دھرم کے بھاؤ کو پردھان سمجھا جائے۔ بہت سے نوجوان یورپی پتنوں کے خلاف یہ شکایت کرتے ہیں۔ کہ ان کو اپنے دھن کی قربانی کرنی چاہئے۔ لیکن دوسروں سے قربانی کا مطالبہ کرنے سے پہلے انہیں خود تیاگ کی نظیر قائم کرنی چاہئے۔ سادہ جیون ویتیت کرنا چاہئے۔ اس وقت تک دنیا کے اندر جن لوگوں نے دوسروں سے آزادی حاصل کی ہے۔ انہوں نے تیاگ اور تپسیا کو مقدم درجہ دیا ہے۔

تپسیا کا جیون

ایک طرف ہم انگریزوں کے امپیریلزم کے جذبہ کی شکایت کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف مذہبی لوگوں کی مذہبی زنجیروں کی۔ یہ دونو طرح کے بندھن ہیں۔ جنہوں نے اس وقت ہمیں باندھ رکھا ہے۔ اور ان کے خلاف ہمارے دل میں اندولن پیدا ہوتا ہے۔ مذہبی توہمات کو دیکھ کر ہمارے دل میں مذہب سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ لیکن ہم اتنا نہیں سوچتے۔ کہ اس دیش میں چونکہ دھرم کی پردھانتا تھی۔ اس لئے لوگوں کو جہاں سے دھرم ملا۔ انہوں نے اسے دھرم سمجھ کر لے لیا۔ جیسے لوگ بازار سے خالص گھی اور خالص دودھ دستیاب نہ ہونے پر بھی ان کا استعمال کرتے ہیں۔ ویسے ہی شردھا سے ہم اپنے آچاریوں کے کتھن کو دھرم سمجھ کر سوئیکار کرتے آئے ہیں۔ سب آچاریہ اور دھرم کے پرچارک واستو میں اپنے آدرش کرانے والے تھے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے خیال کے مطابق عالمگیر دھرم پھیلانے کا یتن کیا تھا لیکن بدھ کا گیروا دن بدن رات ایک نئی شاکھا بڑھتی گئی۔ سارے کے سارے آچاریہ تیاگی تھے دوسروں کو کشٹوں سے وہی چھڑا سکتا ہے جس کا اپنا چرتر اونچا ہو۔ نوجوانوں کو دیکھنا چاہئے کہ روس آدمی میں جو لینن آدمی نیتا ہوئے۔ ان کے چرتر اونچے تھے۔ ہمارے موجودہ نوجوان دنیا میں رہنا چاہتے ہیں۔ جب تک وہ اپنے اندر دھرم۔ تیاگ اور شردھا پیدا نہ کریں گے۔ تب تک سوراجیہ مل نہ سکے گا۔ ہمارے موجودہ نیتا مہاتما گاندھی تیاگ اور تپسیا کی مورتی ہیں ہمارے پراچین دھارمک لیڈر مثلاً رانا پرتاپ۔ گورو تیغ بہادر۔ گورو گوبند سنگھ اور بندا بہادر اونچے کیرکٹر کے مالک تھے۔ وہ دھرم کو کسی سے بیدخل نہیں کرنا چاہتے تھے۔ یاد رکھو سچی آزادی تب ہی پراپت ہو سکتی ہے۔ جبکہ دھرم کا پرچار پھیلا ہو۔ دھرم سے ہی چرتر اونچا ہوگا۔ اور ہماری شکتیاں بڑھیں گی۔ مہاتما گاندھی سب سے اونچا منصب کہلاتا ہے۔ کیونکہ وہ ہر ایک بات میں دھرم کو مقدم رکھتا ہے۔ اگر ہم نے سوتنترتا کی دیوی کی دل سے ارادھنا کرنی ہے۔ تو ہم کو اپنے چرتر کو اونچا بنانا چاہئے۔ اور اپنے آدرش کو اونچا بنانا چاہئے۔ اور ابھی سے ابھیاس کرنا شروع کر دینا چاہئے۔ کیونکہ دھرم کے بغیر ہمارا دیش اُنتی نہیں کر سکتا۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف لکھا کریں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی اور آریہ سماج

(گذشتہ سے پیوستہ)

(از شری پنڈت کوٹو رام جی گپتا بی۔ اے۔ بی ٹی سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ سکول لیہ)

ہماری وید پرچار کی سکیم

پیچھے منتری کے ہاتھوں ویدک کی شمع ہوگی۔ اور وہ جگہ جگہ گیان کی گنگا بہا کر گیان کے اندھیرے کو مٹا کر لوگوں کو اپنی امرت بانی اور سادھارن زندگی سے بہت کچھ نفع پہنچائے گا۔ بھلا ایسے منتری کو اور کرم کانڈی پروہت کے ہوتے ہوئے ضلع کا کوئی بھی سماج سو سکتا ہے۔ تب تو ہر تحصیل و تھانہ کی آریہ سماجیں اپنے اپنے علاقہ کی سماجوں کی نگرانی اور دیکھ بھال کر سکتی ہیں۔ کیا ہم نہیں دیکھ رہے۔ کہ ضلع ڈیرہ غازیخان سے لیکر تونسہ ضلع میں جب سوامی سرود آنند جی کی کرپا سے جام پور جیسے آریہ سماج میں روزانہ ست سنگ ہونے لگا۔ تو آریہ بھائی اپنے دھن میں ایسے ٹرینڈ ہو گئے۔ کہ نہ صرف اردگرد کی سماجوں میں جیون آ گیا۔ بلکہ اس ایک ہی سماج نے کتنے اپدیشک۔ بھجنیک اور اپدیشکائیں پیدا کیں۔

ایسے ہی منتری سپرٹ رکھنے والے پنڈت گنگا رام جی سوتر گیا منتری نے ضلع مظفر گڑھ کے گاؤں گاؤں میں سماج کا ڈنکا بجایا۔ اس پرکار تین سال بھٹو کام کر لینے کے بعد ضلع کے منتریوں کے باہمی تبادلہ ہو جایا کرے۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ پرتی ندھی سبھا کے ایسے کاریہ کرتا پروہت اور اپدیشک پنجاب کے ہر آریہ سماج کے سبھاسد و ہر آریہ گھرانہ سے واقف ہو جایا کریں گے۔ سماجوں کو بھی شکایت نہ رہے گی۔ باری باری سب قسم کے اپدیشکوں کی سیوا سے وہ لابھ اٹھا سکیں گی۔ سبھا کے لمبے چوڑے سفر خرچ کے بل بند ہو جائیں گے۔ ریل۔ ڈاک [illegible] ضائع نہ ہوگا۔ اور جب سماجوں میں جیون آ جائیگا تو دھن اتنا ہو گا۔ کہ سبھا اسے سنبھال نہ سکے گی۔ کیونکہ ایسے پروہت ہر سماج کے حساب کتاب کی دیکھ بھال کر کے سبھا کا حصہ الگ۔ [illegible] جائیں گے۔ اور اپنے دھن میں [illegible] جائیں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ سبھا اپدیشکوں کی تنخواہوں کے فکر سے آزاد ہو جائے گی۔ اپدیشک ورگ میں اپنے پریوار کی چنتا اور روزمرہ کی سرگردانی نہ رہے گی۔ اور وہ دگنی شکتی اور لگن سے کام کر سکیں گے۔ آریہ سماج کا نام روزانہ ست سنگ کے پرتاپ سے صرف مردوں تک محدود نہ رہے گا۔ ان کے گھرانے کی استریاں۔ اور بال بچے اب دیوتاؤں اور کتابوں کو پوجنے کی بجائے ایک سچا آریہ جیون ویتیت کریں گے۔ روزانہ سماج کے ست سنگ میں علیحدہ استری سماج کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔ اس لئے یہ شکایت دور ہو جائے گی۔ کہ استری سماجیں ٹھیک ڈھنگ سے نہیں چلتیں۔ یا ان کے علیحدہ چندے ایک زائد بوجھ ہیں۔ جب دھرم کا [illegible] ہیں سارے آریہ پریوار بال بچوں سمیت شامل ہونے لگیں گے۔ نو بائی بھائیوں پر خود بخود ہی اثر پڑنے لگے گا۔ سچا آریہ جیون آ جانے سے ویدک دھرم کا سورج پھر چمکنے لگے گا۔ ہاں اگر آپ کہیں کہ سبھا کے پاس اتنے اپدیشک نہیں تو سوال ہو سکتا ہے کہ کیوں نہیں؟ اس لئے کہ وید پرچار کے بجٹ میں گنجائش نہیں۔ اس بات میں تو کچھ سنشے نہیں ہو سکتا۔ کہ جو اپدیشک مہینہ بھر جس نگر میں پروہت کا کام کرے گا۔ اکثر سماجیں تو اس کی تنخواہ کا بوجھ یا بہت کچھ بھاگ خود ہی برداشت کر لیں گی۔ اور جو نہ بھی برداشت کر سکیں گی۔ وہ کم از کم سبھا کے کوش میں دشانش اور وید پرچار ادی فنڈوں کا دان تو سمے پر بھجوا دیا کریں گی۔ اور جب اس طرح وید پرچار کی نیم [illegible] پڑ جائیگی۔ تو سبھا کو ان کی دیکھ بھال کے لئے اتنے بڑے سٹاف۔ مثلاً کتابت اور کلرکوں کی ضرورت نہ رہے گی۔ موجودہ وید پرچار کی سکیم کو اگر لفظوں میں بیان کرنا ہو۔ تو یہ کہنا موزوں ہوگا۔ کہ سفر خرچ کی بھرمار۔ خط و کتابت کی بارش۔ تاروں کے فضول سلسلے۔ محض ڈائریوں کی خانہ پوری۔ مبالغہ آمیز سماچار اور دفتری رپورٹ اور دفتر کی شان۔ سالانہ اُتسوؤں و جلسوں میں بھاگ دوڑ۔ جھوٹی نمائش۔ فضول خرچی اور ہوائی سکیموں کے سوائے کچھ حاصل نہیں۔ ہزار ہا روپیہ خرچ کرنے پر سارے سال میں ہم کو حاصل کیا ہوتا ہے؟ وید پرچار کا ایک بناوٹی کھلونا جس کے رنگ روپ کی بے شک ہم پرشنسا کر سکتے ہیں۔ مگر اس میں ایک کمی ہے۔ کہ صرف جان نہیں۔ البتہ محکمۂ ریل۔ تار اور ڈاک کی سہائتا ضرور ہو جاتی ہے۔ اور اخبارات کی واہ واہ بھی مل جاتی ہے۔ اور ہم اس پر ہی سارا سال لٹو رہتے ہیں۔ عیسائیوں۔ مسلم بھائیوں اور خالصہ ویروں نے اپنے اپنے پرچارک بڑے بڑے دیہات اور قصبات تک میں مستقل طور پر بٹھا رکھے ہیں۔ ان کے پاس ایک مقررہ پروگرام ہوتا ہے جسے انہیں پورا کرنا پڑتا ہے۔ مگر ہم ابھی پرانی لکیر پیٹے جاتے ہیں۔ زمانہ کی تبدیلی اور لوگوں کے مذاق کو نہ جان کر انہی کانفرنسوں پر کانفرنسیں ہی کئے چلے جاتے ہیں۔ ہم ایک کانفرنس میں سرگرمی سے کئی مفید ریزولیوشن پاس کر بیٹھتے ہیں۔ مگر ان پر عمل تو ہوتا نہیں۔ اس لئے جب وہ بھول جاتے ہیں۔ تو پھر ایک دو سال کے بعد ایک نئی کانفرنس کی تیاری شروع کر دیتے ہیں۔ اس میں بھی ہم "گرام پرچار۔ گرام پرچار" کی پکار سنتے ہیں۔ اور یہ بھی سنتے ہیں کہ وید پرچار کا کاریہ صرف تنخواہ دار اپدیشکوں کا کام نہیں ہے۔ بلکہ سنیاسی مہاتماؤں اور وان پرستھی بزرگوں کا ہے۔ مگر اس کی طرف بھی کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا گیا۔

گوروکل۔ یتیم خانوں۔ سکولوں اور کالجوں کے چندہ کے لئے سال بسال بڑی دور سارے پنجاب میں ڈیپوٹیشن گھوم جاتے ہیں۔ مگر آپ کو یاد ہے۔ کہ کبھی کوئی ایسا بھی ڈیپوٹیشن آریہ سجنوں کا نکلا ہے۔ جس کے پاس ایسے ودوانوں کی فہرست ہو۔ جو ملازمت یا کاروبار سے ریٹائر ہو چکنے پر بھی دنیاوی کاموں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ یا اس یوگیہ نہیں۔ کہ اپنے آپ کو سچا آریہ بھی کہلاتے ہیں۔ لیکچر بھی خوب سناتے ہیں سماج میں بھی ہمت رکھتے ہیں۔ مگر ان میں ایک پریوارک موہ تیاگ دینے کی کمی رہ گئی ہے۔ اس لئے ان میں اتنی اخلاقی جرات نہیں۔ کہ گرہست آشرم کو تیاگ کر خود بخود بان پرستھ آشرم دھارن کر لیں۔ کیونکہ برادری کا کوئی ڈیپوٹیشن اس مطلب کے لئے نہیں گیا۔ اس لئے وہ کبھی خود بخود ایسا نہیں کرتے۔ کیونکہ ان کو کوئی پوچھتا نہیں۔ اگر سال میں ایک بار ایسے لوگوں کی ہر جگہ سے سماجوں کی معرفت سبھا کے دفتر میں فہرستیں پہنچ جائیں۔ اور سبھا ایک ڈیپوٹیشن دوارہ ان سے پرارتھنا کرے۔ اور پھر یاد دہانی کرایا کرے۔ تو میرا دعویٰ ہے۔ کہ ہر سال سبھا کو اچھے اچھے ودوان تیاگی۔ کرم کانڈی پنڈت چالیس تو ضرور ہی آنریری پرچارک مل جائیں۔ جن کے دل میں شردھا ہے۔ ان میں سے کچھ ایک خود بخود بھی نکل رہے ہیں۔ مگر آریہ سماج کی طرف سے بحیثیت جماعت اس قسم کی کوئی کوشش ہی نہیں ہوتی۔ ورنہ اس قدر طویل عرصہ میں اس قدر آدمی ضرور مل جاتے۔ کہ ہر قصبہ میں ایک بان پرستھی مہاتما ہم موجود پاتے۔ اور آریہ دھرم کا پرچار بھی صحیح معنوں میں تب ہی ہوگا۔ جب ایسے تیاگی مہاتما اور سچے سادھو سنیاسی میدان میں اتر آئیں گے اور اب بھی جو کچھ تھوڑی بہت جان آریہ سماج میں نظر آتی ہے۔ ان کے ہی پرتاپ سے ہے۔

آج کل تعلیم کے زمانہ میں ایسے لوگوں کی کوئی کمی نہیں۔ چند ایک بان پرستھ آشرم بے شک کھولے گئے ہیں۔ مگر بان پرستھیوں کا ایک جگہ بیٹھ کر آرام کی زندگی میں پڑ جانا یا صبح اور شام سندھیا ہون کر کے سوادھیائے میں ہی آیو ویتیت کر دینا ٹھیک نہیں۔ بے شک وہ کچھ مدت ٹریننگ یا سوادھیائے میں لگائیں۔ مگر ان کی آیو تب سپھل ہوگی جب وہ کسی ایک جگہ صرف اپنی ہی غرض کو لے کر نہ بیٹھ جائیں۔ اور خصوصاً آج کل جبکہ ہم کو ایسے ودوان پرچارکوں کی جگہ جگہ آوشیکتا ہے۔ یہ بان پرستھ آشرم تو صرف گرام گرام میں ہونے چاہئیں۔ ورنہ ہر بان پرستھی بھائی ہردوار ایسے ایکانت استھان میں تپ یا آرام کی زندگی گزار دے گا۔ ان کے سامنے رشی دیانند کا آدرش ہونا چاہئے۔ جنہوں نے ہمالیہ پہاڑ میں جا کر تپ کرنے کے وچار کو اس لئے تیاگ دیا تھا کہ سنسار میں ویدک دھرم کے پرچار کی اشد ضرورت ہے۔ یہ ان کی خود غرضی ہوتی۔ اگر وہ صرف اپنی ہی آتما کی اُنتی میں لگ جاتے۔ اور ویدک دھرم کا پرچار نہ کرتے۔ اب بھی صرف ایک لاہور شہر کی ہی فہرست بنائی جائے۔ اور ان آریہ بھائیوں کے دل میں دھرم کے لئے کچھ بھی پریم ہو۔ تو سبھا کے ڈیپوٹیشن کی پرارتھنا پر صرف دو تین بار تقاضا کرنے سے ہی کم از کم ایک سو [illegible] پُرش اپنے پریواروں سے باہر نکلکر بان پرستھ آشرم دھارن کر سکتے ہیں۔ اس میں نہ صرف آریہ سماج کا بھلا ہے۔ بلکہ ان کی آتمائیں بھی سدھر جائیں گی اور بالآخر یہی لوگ محسوس کریں گے۔ کہ سبھا نے ان پر بڑا اُپکار کیا ہے۔ جو جھوٹے موہ کی دلدل سے ان کو نکال کر دھرم مارگ پر لا کھڑا کیا ہے۔

ہم سے اب تک یہ ایک بڑی بھول رہی ہے۔ کہ ہمیں پیسہ ہی کی فکر لگی رہی ہے۔ پھر انسپکٹر و ڈیپوٹیشن ہماری توجہ کھینچ لے گئے۔ پھر سالانہ اُتسو ہماری شکتی بہا لے گئے۔ اس کے بعد آریہ سبھاسدوں کی تعداد بڑھانے میں لگ کر صرف رجسٹر ہی سیاہ کر دئے۔ یعنی اس غریب بیوپاری کی طرح صرف بہی کھاتہ کی پڑتال میں ہی لگے رہے۔ جو باہر کے نرخ۔ مانگ اور ضرورت کو نہ جان کر گھاٹے پر گھاٹا برداشت کرتا رہا۔ ہمیں تو پرچارکوں۔ دھرم بھکشوؤں۔ سادھوؤں اور سنیاسیوں کی فکر چاہئے تھی۔

اپدیشک ودیالیہ بھی ایک اچھا پرچار ہے۔ بڑا لابھدایک ہے۔ اور برہم مہا ودیالیہ بھی۔ گوروکل بھی پرچارک نکال رہے ہیں۔ مگر پچاس برس کے بعد ہم نے دیکھ لیا۔ کہ ہماری مانگ پوری نہیں ہوئی۔ باہر کے بھائی دھرم کے پیاسے بیٹھے ہیں۔ اور ابھی ہم اپنے ہی ہندو بھائیوں کو دریدھ آریہ نہیں بنا سکے۔ تو مسلمانوں۔ سکھوں اور عیسائیوں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ ایسا کیوں ہوا؟ اس لئے کہ ہم ایک کاریہ میں دفتری کارگزاریوں میں پھنس گئے۔ اعلیٰ اعلیٰ بھون ہم نے ضرور بنا لئے۔ ہمارے دفتر کی شان بھی کسی بڑے سرکاری دفتر سے کم نہیں۔ اس لئے

گورو کل اور اُس کی شکھشا پرنالی

(از شری دولت رام جی سلطانپور لودھی ریاست کپورتھلہ)

سوامی دیانند سرسوتی کی آمد سے پہلے عوام سنسکرت ودیا سے بہت ہی زیادہ ناواقف تھے۔ اور سنسکرت کی تعلیم صرف براہمنوں تک ہی محدود تھی۔ اور ان کا علم نہایت ہی کمزور تھا۔ سوامی دیانند نے گورو کل میں تعلیم کی مریادا ستیارتھ پرکاش میں لکھی۔ تو اُس وقت سوامی شردھانند جی نے کانگڑی کے گاؤں کے پاس ایک غیر آباد جنگل میں اس تعلیم کی بنیاد ڈالی۔ لوگوں کو اُس وقت خیال بھی نہ تھا۔ کہ یہ پودا اِس قدر عمدہ پھل لائے گا +

باوجود گورو کل کے ایک یونیورسٹی کی شکل میں ہونے کے اور باوجود اس کے طالب علموں کی اعلےٰ لیاقت اور کامیابی کے عوام کو بہت حد تک یہ بھی معلوم نہیں ہے۔ کہ گورو کل کیا چیز ہے۔ اور اس میں کیا تعلیم دی جاتی ہے اور گورو کل کھولنے کا منشا کہاں تک کامیاب ہوا ہے؟ یہاں تک کہ سوائے ان آریہ سماجیوں کے جن کا کسی نہ کسی طرح سے گورو کل کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ عام آریہ سماجیوں کو بھی اس کا پورا گیان نہیں ہے۔ اس لئے گورو کل کے متعلق عوام کو واقفیت بہم پہنچانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کا مفصل حال لکھا جائے۔

گورو کل ایک یونیورسٹی ہے جس کا صدر مقام ہردوار ہے۔ وہاں ایک کالج ہے جس میں تین مختلف قسم کی ڈگریاں دی جاتی ہیں (۱) آیورویدک (۲) وید (۳) ودیا النکار +

اس گورو کل کا ایک کالج اور ایک ہائی سکول ہے۔ اور مڈل اور پرائمری سکول تو کافی تعداد میں کل پنجاب میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جن میں گورو کل کورو کھیتر اور ملتان بہت ہی مشہور ہیں۔ اگر کوشش کی جائے۔ تو یہ دونو ہائی سکول بن سکتے ہیں ÷

گورو کل میں جماعت اوّل سے ہی سنسکرت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور دھرم شکھشا پر خاص زور دیا جاتا ہے۔ پانچویں جماعت تک لڑکے سنسکرت ہندی اور سندھیا ہون آدی میں کافی مہارت حاصل کر لیتے ہیں۔ پانچویں جماعت سے باقاعدہ انگریزی شروع ہوتی ہے۔ اور چھٹی جماعت سے سائنس ڈرائنگ۔ تاریخ۔ جغرافیہ اور دیگر جملہ مضامین جو کہ سکولوں میں پڑھائے جاتے ہیں۔ اور سنسکرت کی خاص لیاقت ان میں ہوتی ہے۔ بعد میں شلپ کے مطابق لیاقت ہو جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی عام سکولوں کی دسویں جماعت کے کل مضامین کی پڑھائی ایک وِدیارتھی کر لیتا ہے۔ اس کے علاوہ اس وقت گورو کل کی نویں اور دسویں جماعت کے لڑکوں کو ترکھان کا کام۔ آئیل پینٹنگ۔ اور ہارمونیم بجانا سکھایا جاتا ہے۔ جس میں لڑکے بڑے شوق سے کام کرتے ہیں۔ گورو کل کے بہت سے لڑکے آٹھویں جماعت پاس کرنے کے بعد ایک سال میں انٹرینس پاس کر لیتے ہیں۔ جن لڑکوں کو اپنے بچوں کو انگریزی سکولوں کی تعلیم بھی دلوانی ہو۔ وہ بھی آٹھویں جماعت کے بعد لڑکوں کو سکول میں داخل کرا سکتے ہیں۔ اور انٹرینس پاس کروا سکتے ہیں۔ آٹھویں جماعت تک ایک لڑکا سنسکرت آریہ گرنتھوں اور شاستروں میں کافی لیاقت حاصل کر لیتا ہے۔ اور اس کے خیالات بالکل پکے ہو جاتے ہیں۔ اور وہ آیندہ زندگی میں کبھی ڈاواں ڈول نہیں ہوتا۔ اور تعلیمی لیاقت بھی اونچے درجہ کی حاصل کر لیتا ہے ÷

گورو کل میں چھٹی جماعت تک چودہ۔ دسویں جماعت تک ۱۸/- اور کالج میں ۲۲/- روپیہ ماہوار لیا جاتا ہے۔ جس میں لڑکے کو کھانا۔ کپڑا۔ دودھ کتب۔ روشنی اور دھوبی وغیرہ کی جملہ ضروریات مہیا کی جاتی ہیں۔ گورو کل کے تمام لڑکوں کو ایک ہی قسم کا کھانا اور کپڑا دیا جاتا ہے۔ اور رہنے کے لئے نہایت عمدہ مکانات ہیں۔ اور گورو کل نہایت ہی پُرفضا مقامات پر واقع ہیں۔ عام سکولوں اور کالجوں میں صرف روٹی اور فیس و کتب وغیرہ کا خرچ ہی ۱۸/- روپیہ ہوتا ہے۔ اور کالجوں میں تو لڑکے ۶۰-۷۰- اور ۸۰ روپیہ ماہوار تک خرچ کرتے ہیں۔ اس لئے گورو کل کی تعلیم روپیہ کے لحاظ سے سستی اور لیاقت کے واسطے اچھی ہے۔ گورو کل کے لڑکوں کو مساوات کی عملی تعلیم دی جاتی ہے۔ وہاں امیر اور غریب کے لڑکے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ کیونکہ ان کا کھانا اور پہننا یکساں ہوتا ہے۔ اور ان کے دل میں امیر اور غریب کا سوال پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ ان کو وقت کی عملی پابندی سکھلائی جاتی ہے۔ کیونکہ صبح سے شام تک تمام کام وقت مقررہ پر کئے جاتے ہیں۔ اور چودہ سال تک مقررہ وقت پر کام کرنے سے اُن کی عملی زندگی باقاعدگی کے سانچہ میں ڈھل جاتی ہے۔ گورو کل چونکہ اعلےٰ اور پُرفضا مقام پر واقع ہیں۔ اس لئے ایک تو باقاعدہ زندگی ہے۔ اور دوسرے عمدہ آب و ہوا سے اُن کی صحت اچھی ہو جاتی ہے۔ جو کہ زندگی کے لئے نہایت ہی ضروری ہے۔ اس لئے اوّل تو کل وقتِ طالب علمی گورو کل میں گزرنا چاہئے۔ ورنہ پہلے آٹھ سال تو ہر ایک بچہ کو گورو کل میں گزارنے چاہئیں۔ تاکہ بچوں کی بنیاد مضبوط ہو سکے +

اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ چونکہ محدودے چند لڑکوں کو گورو کل میں فیس کی معافی کی رعایت مل سکتی ہے۔ اس لئے عوام لڑکوں کو گورو کل میں تعلیم نہیں دلا سکتے ÷

اس کا جواب نہایت ہی آسان ہے۔ جن جگہوں میں ڈی۔ اے۔ وی سکول ہیں۔ وہاں لڑکے دوسری جماعت تک ہندی اور سندھیا ہون سیکھ سکتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ ہی ذرا کوشش سے سنسکرت بھی پڑھا دی جائے۔ چونکہ ایک لڑکا ایک ماہ میں یاد کر سکتا ہے۔ تو لڑکا آسانی سے تیسری جماعت میں داخل ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی والدین تیسری جماعت کی پڑھائی کا بھی انتظام بذریعہ کسی خاص پنڈت کر سکیں۔ تو تین سال کا خرچ بچ سکتا ہے۔ ان باتوں کی ناواقفیت کی وجہ سے کئی طالب علم گورو کل کی تعلیم سے محروم رہ جاتے ہیں ÷

میں نے گورو کل کانگڑی کے سالانہ جلسہ پر لوگوں کو دیکھا ہے۔ کہ وہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو گورو کل میں داخل کرانے کے لئے لائے ہیں۔ مگر چونکہ چھوٹے بچوں کو تکلیف ہوتی ہے اگر آپ جانتے ہیں۔ کہ جس بچہ کو دیکھنے کے لئے گھر میں ماں۔ باپ۔ بہن اور بھائی کئی آدمی ہوتے ہیں۔ اس کو باقی تیس چالیس بچوں کے ساتھ دو تین استاد نگرانی کرنے والے ہوں۔ تو پھر وہ بھلا کس طرح گھر کی طرح رکھا جا سکتا ہے؟ اور اگر رکھا بھی جاتا ہے۔ تو دو چار ماہ کے بعد ہی والدین اُداس ہو کر اُسے واپس لے جاتے ہیں۔ اگر دو تین سال بچہ گھر میں یا آریہ سکول میں پڑھا ہو۔ تو مقابلتاً کم تکلیف ہوگی۔ اور خرچ کی بھی بچت رہے گی۔ اس وقت گورو کل کی اوّل جماعت میں تو ۵۰-۶۰ لڑکے داخل ہوتے ہیں۔ مگر بالآخر صرف ۲۰ رہ جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ لڑکے اُداس ہو کر چھوڑ جاتے ہیں ÷

گورو کل کانگڑی کی جس قدر شاخیں اس وقت پنجاب کے مختلف حصوں میں موجود ہیں۔ ان میں سے صرف گورو کل مٹنڈو ضلع رہتک ہی ایک ایسا گورو کل ہے۔ جہاں کہ تعلیم بلا فیس دی جاتی ہے۔ اس وقت وہاں چھٹی جماعت تک پڑھائی ہوتی ہے۔ اگر کوشش کی جائے تو وہاں آٹھ جماعتیں آسانی سے ہو سکتی ہیں۔ اور غریب لوگ وہاں اپنے بچوں کو بلا کسی فیس کے تعلیم دلا سکتے ہیں۔ چونکہ یہ گورو کل بلا فیس ہے اس لئے عوام کا خیال اس طرف بہت کم ہے۔ کیونکہ غریبوں کی مدد کم ہی ہوتی ہے۔ اس لئے عام لوگوں کو فیس سے بچنے کے لئے ہیں

گورو کل میں بچوں کو داخل کروا کر ساتویں جماعت میں کسی دوسرے گورو کل میں داخل کرانا چاہئے۔ اس لئے غریب آدمی بہت حد تک خرچ سے بچ سکتے ہیں ÷

گورو کل مٹنڈو سیر بہادر پوانت کے ایک ساتھی اور آریہ سماج کے ایک پُرجوش ہمدرد جاٹ چودھری پیرو سنگھ جی نے سوامی شردھانند کو خرچ دے کر کھلوایا تھا۔ اس وقت سوامی شردھانند جی نے یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ گورو کل مٹنڈو سے آنے والے لڑکوں سے پانچ روپیہ کم فیس لی جائے گی۔ اس گورو کل میں ارد گرد کے دیہات سے اناج جمع ہو جاتا ہے۔ اور سالانہ جلسہ پر باقی اخراجات کے لئے روپیہ بھی اکٹھا ہو جاتا ہے۔ یہ گورو کل سونی پت سے روہتک جانے والی پکی سڑک پر واقع ہے۔ اور اس کا ڈاک خانہ کھرکھودا ضلع رہتک ہے۔ کھرکھودا سے ایک نہر کے کنارے پر تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے آب و ہوا نہایت ہی خوش گوار ہے۔ جو لوگ اپنے لڑکوں کو گورو کل کانگڑی یا دیگر گورو کلوں میں تعلیم نہیں دلا سکتے۔ ان کو ضرور بالضرور گورو کل مٹنڈو میں تعلیم دلانی چاہئے۔ اور اگر کل پنجاب کے آریہ سماجی خواہش کریں۔ تو یہ گورو کل آٹھویں یا دسویں جماعت تک مفت تعلیم دے سکتا ہے ÷

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ سنسکرت پڑھے ہوئے لوگوں کو نوکری بہت کم ملتی ہے۔ مگر یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ بی۔ اے۔ اور ایم۔ اے۔ پاس نوجوان بھی تیس تیس روپیہ کی نوکری کے لئے ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔ گورو کل کانگڑی کے گریجویٹوں کو آج بھی ہر ایک جگہ پچاس ساٹھ روپیہ کی نوکری مل جاتی ہے۔ اس کے علاوہ گورو کل کانگڑی کے لڑکوں نے ایام طالب علمی میں نہایت سادہ اور قناعت کی زندگی بسر کی ہوئی ہوتی ہے۔ اس لئے جہاں دوسرے لوگ پچاس روپیہ ماہوار میں گزارہ کر سکتے۔ وہاں یہ ۳۵/- یا ۴۰/- روپیہ ماہوار میں گزارہ کر سکیں گے۔ اس طرح سے گورو کل کے لڑکوں کو نوکری تو زیادہ ملتی ہے۔ اور گزارہ کم میں کر سکتے ہیں +

میں آخیر میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ گورو کل کی تعلیم ہر لحاظ سے اچھی ہے۔ اس لئے ہم سب کو چاہئے۔ کہ اپنے لڑکوں کو گورو کل میں تعلیم دلائیں ÷

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں ÷

(مینیجر)

آریہ کمار سمیلن میرٹھ کے پرستاو!

گت دیپاولی کے اوسر پر میرٹھ میں اکھل بھارت ورشیہ آریہ کمار سمیلن سپھلتا پوروک ہو گیا۔ سمیلن کے مکھیہ پرستاو اس پرکار ہیں :-

۱۔ آریہ کمار سبھاؤں کے پروگرام کو ادھک رچی کر بنانے کے لئے اور ان میں نوین جاگرتی اُتپن کرنے کے لئے ایک وششٹ سمتی بنائی گئی ہے۔ جو نوین یوجناؤں پر وچار کر کے انہیں پرلیشد کے سامنے رکھے گی۔ اور سویکرت پروگرام کمار سبھاؤں میں پرچلت کیا جائے گا۔ جس سے ادھک سے ادھک ودیارتھی اور نویوک کمار سبھا کے پروگرام کی رُوچکتا کو انوبھو کر کے ادھر آکرشت ہو سکیں۔ اس سمتی میں شری پنڈت سیلج جی پروفیسر طوطا رام جی ایم۔ اے۔ پنڈت اپ پردھان پرلیشد آدی مکھیہ ہیں ::

۲۔ بہت ورشوں کے ہونے کے کارن پرلیشد نشفا آریہ کمار سبھاؤں کے بہت سے نیم اُدویوہار نشفا ان اُپیوگی ہو گئے تھے۔ اور سمے کے انوسار کچھ نوین نیم بھی بنانے کی آوشیکتا تھی۔ اس کے لئے بھی ایک نیم سنشودھن سمتی بنا دی گئی ہے۔ اس کے سنیوجک پرلیشد کے بھوت پورو منتری آسنشاہی نویوک پنڈت ودیادھر جی شرما نیکت ہوئے ہیں۔ نوین سنشودھت نیم پرلیشد کی آگامی انترنگ سبھا میں بمالیوں میں آسیھت کئے جائیں گے ::

۳۔ جیسا کہ "آریہ مترِ" آدی پتروں میں شری پنڈت مدن موہن جی سیٹھ کئی بار اپنے وچار پرگٹ کر چکے ہیں۔ انہی کی پریرنا اور پرستاو پر پرلیشد نے ایک ایسے دو وان آپدیشک کو رکھنے کا نشچے کیا ہے۔ جو بڑے نگروں اور وشووِدیالیوں کے کیندروں میں گھوم کر اپنے دوارا پورن ویاکھیانوں سے انگریزی شکھشت نویوکوں پر سماج کا پربھاو ڈال سکے۔ اور آریہ کمار سبھاؤں کی ستھاپنا اور سنگٹھن کر سکیں۔ اس کے لئے وششٹ روپ سے دھن سنگرہ کا پربندھ پردھان جی سویم کریں گے۔ ایسی آشا ہے ::

۴۔ جہاں جہاں آریہ سماج ہے۔ وہاں وہاں آریہ کمار سبھاؤں کو ستھاپت کرنا اور جہاں کمار سبھائیں پہلے سے ہی ہیں۔ وہاں ان کو سنرکھشن اور سہیوگ دینا پرتیک آریہ سماج کا پرم کرتویہ ہے۔ اس آشیہ کا ایک پرستاو بھارت کی سمست آریہ پرتی ندھی سبھاؤں میں پاس کرانے کا پریتن کیا جائے گا۔ تاکہ وہ اپنی انترنگ سبھاؤں کو یتھاشکتی آدیش دیکر و ادھیہ کر سکیں۔ کہ وہ پرتیک ستھان پر آریہ کمار سبھا کی ستھاپنا اور سنچالن کریں ::

۵۔ کمار سبھاؤں کا سنگٹھن۔ نوین کمار سبھاؤں کی ستھاپنا اور ان کے پرتیک کاریہ کے نرکھشن کا بوجھ اس ریاست کے لئے تک کرہی رہا گیا ہے۔ پرتیک جمع میں سبھاؤں کے اُستووں پر باہر جانے کے کارن وہاں کی کمار سبھاؤں کا نرکھشن آدی بھلے پرکار ہو سکے گا۔ ایسی آشا کی جاتی ہے۔ کمار سبھاؤں کی سوچنائیں پرکاشت کرنے کے لئے "آریہ مترِ" کے دو پرشٹھ ریزرو کر دئے جائیں۔ ایسی پرارتھنا سبھا کت پرتنیدھ آریہ پرتی ندھی سبھا سے کی جا رہی ہے۔ اور پورن آشا ہے۔ کہ پرتنسنت سبھا آریہ کماروں کی ہت کی درشٹی سے اسے آوشیہ سویکار کرے گی۔ کیونکہ سبھا کے پردھان شری ڈاکٹر بابو رام جی دوارہ آریہ سماجوں کو اپنے یہاں آریہ کمار سبھائیں کھولنے کا آدیش پہلے ہی دے دیا گیا ہے۔ اسی کے ساتھ پرلیشد کے لئے نرواچت منتری شری پریمی جی دوارہ سمپادت ہونے والی بنو بھومی ماسک پتر کا بھی پرانی ماس چار پرشٹھ آریہ کمار اندولن کے لئے ریزرو کر دئے گئے ہیں۔ اس کے لئے پریمی جی ہمارے سب سے وششٹ دھنیہ واد کے پاتر ہیں ::

۶۔ پرلیشد کے کاریہ کو سچارو روپ سے چلانے کے لئے دھن سنگرہ ارتھ وششٹ ڈیپوٹیشن بنانے کی بھی آیوجنا کی گئی ہے۔ جس سے کہ آریہ سدھانتوں پر کماروں کے لئے وششٹ اُپیوگی چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ نکال کر نتھا کٹ سوشیہ میں آریہ کمار ماسک پتر کو پھر سنچالت کر کے کماروں میں وششٹ جاگرتی پیدا کی جا سکے ::

۷۔ پرلیشد کے جو نوین پدادھیکاری اور انترنگ سدسیہ چنے گئے ہیں۔ وہ سب کے سب اُتساہی اور اپنے کاریہ میں رُچی رکھنے والے پرنز ہوتے ہیں۔ اور آشا کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے کرتویہ کا پورن روپ سے پالن کریں گے ::

آریہ سماج رنگون شاہراہِ ترقی پر

یہ سماج چند بنگالی مہاشیوں نے ۱۸۹۹ء میں ایک کرایہ کے مکان میں قائم کیا تھا۔ افسوس کی بات ہے۔ کہ اس وقت ایک بھی بنگالی مہاشہ آریہ سماج کا ممبر نہیں ہے۔ آریہ سماج رنگون کی ستھاپنا کے سمے کے پردھان مہاشہ کنج بہاری بینرجی اور منتری مہاشہ باسو جی کا دیہانت بھی پہلے دیہانت ہو چکا ہے۔ پہلے دس بارہ سال تو سماج بڑی شتھلتا میں رہا۔ نہ اس کا کوئی مکان تھا۔ اور نہ ہی کوئی ستسنگ تھی۔ اس کے بعد جب اس کی ترقی کا دور شروع ہوا تو اس نے پہلا کام یہ کیا کہ ایک مندر بنا بنایا مول لیا۔ لیکن چند سالوں کے بعد یہ بالکل ناکافی ثابت ہوا۔ اور اس کو ۹۵۰۰/- روپے میں بیچ کر ۱۹۱۹ء میں ایک وسیع مکان انیس ہزار روپیہ پر جو پہلے سے دگنی قیمت پر خریدا۔ عرصہ سات سال کے اندر ہی یہ بھی ناکافی ہو گیا۔ اور اس مکان کو گرا کر ایک بڑا مکان بنانے کے لئے اندولن شروع ہوا۔ چار برس کے اندولن کے بعد ۱۹۳۱ء میں یہ نشچے ہوا۔ کہ موجودہ مکان کو گرا کر نیا اور اچھا مندر بنایا جائے۔ مکان کی لاگت کا تخمینہ ایک لاکھ روپیہ لگایا گیا +

سب بھائیوں نے مل کر اس کام کو بڑے پریم سے شروع کیا۔ چنانچہ مندر کا ایک بھاری حصہ ۷۰۰۰۰/- روپیہ کی لاگت سے تیار ہو چکا ہے۔ اور اوپر کی تیسری منزل کی عمارت اسی مہینہ میں شروع ہو جائے گی۔ جن مہانو بھاؤں نے ہمارے مندر کو دیکھا ہے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ بھارت ورش بھر میں اس کا ثانی دوسرا سماج مندر نہیں ہے۔ مکان کی زمین ۱۰۰ فٹ لمبی اور ۶۶ فٹ چوڑی ہے۔ سامنے کے حصہ کی پہلی منزل پر ایک ہال ہے۔ جو ۶۶ فٹ لمبا اور ۴۵ فٹ چوڑا اور ۲۲ فٹ اونچا ہے۔ اس کے تین طرف ۱۲ فٹ کی اونچائی پر گیلری ہے۔ اس گیلری اور ہال میں ایک ہزار تک کی حاضری ہو سکتی ہے۔

ہال کے پچھمی حصہ میں ایک بڑا پلیٹ فارم ہے۔ جو ۴۵ فٹ لمبا اور ۴۰ فٹ چوڑا ہے۔ مکان کے پچھلے حصہ میں چھ سات W.C (پاخانہ کی جگہ) اور چھ سات غسل خانے ہیں۔ دو دکانیں ہیں۔ ایک میں ہوٹل اور دوسری میں آٹا دال وغیرہ ہے۔ اس سے ٹیکس وغیرہ وصول ہوتے ہیں +

دوسری منزل پر ہال کے اوپر ۱۰ کمرے اور پچھلے حصہ میں تین بڑے کمرے مسافروں کے آرام کے واسطے ہیں۔ مسافروں کو پانی۔ بجلی اور بتی وغیرہ کا بڑا آرام رہتا ہے۔ ہر ایک کمرہ میں دو نواری پلنگ اور دوسرا فرنیچر وغیرہ موجود رہتا ہے۔ اس سے بہتر آرام کی دھرم شالہ میں نے کہیں بھی نہیں دیکھی۔ دھرم شالہ کے مینیجر ٹھاکر رام پرشاد سنگھ اور سہایک مینیجر پنڈت لسنت رام جی مسافروں کے آرام کا ہر وقت خیال رکھتے ہیں۔ آریہ سماج رنگون کے زیر اہتمام مفصلہ ذیل سنستھائیں ہیں :-

ڈی۔ اے۔ وی مڈل سکول۔ استری سماج۔ آریہ کماریوں کی سبھا۔ بغیر فیس کی راتری پاٹھ شالہ (جس میں ایک سو کے قریب ودیارتھی پڑھتے ہیں) آریہ دھرم شالہ اور لائبریری آریہ سماج رنگون شاہراہِ ترقی پر ہے۔ ممبروں کی تعداد بھی ایک سو پچاس کے قریب ہے۔ علاوہ ستسنگ ادھیویشنوں کے کئی ایک سبھائیں لگتی ہیں۔ دن اور رات پرچار کا مرکز ہے۔ دو دفعہ روزانہ سماج لگتا ہے۔ صبح ۷ سے ۸ بجے تک ہون یگیہ اور وید اپدیش ہوتا ہے۔ اور شام کو کتھا ہوتی ہے ::

اس پتر کے ذریعہ میں دانی مہاشیوں کی سیوا میں پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ ہماری دھن سے سہائتا کر کے اس مندر کو مکمل بنانے میں مدد دیں۔ آریہ سماج کا ایک ڈیپوٹیشن دھن اکٹھا کرنے کے لئے بنانا۔ سنگاپور۔ جاوا اور سماٹرا آدی کی طرف جانے والا ہے۔ اور میں آشا کرتا ہوں کہ وہ کامیاب رہے گا ::

(رام رکھا منتری آریہ سماج رنگون)

آریہ سماج سرگودھا کی توجہ کے قابل:- آریہ سماج سرگودھا کا یہ اشتہار اخبار میں دیکھا گیا۔ کہ اس علاقہ کے ارد گرد وٹہ سٹہ و قریبی رشتہ شادی کا رواج کثرت سے ہے۔ ایسا ٹریکٹ ہو۔ کہ اس علاقہ میں انسداد ہو۔ یہ رواج عام ہے۔ اور تقریباً سب جگہ موجود ہے۔ اس عالمگیر اصلاح کو سارے آریہ سماج کو جاری کرنا چاہئے۔ کیونکہ اس طرح پرچار محدود ہو جاتا ہے۔ سارے سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ یہ ٹریکٹ عام اصلاح کے متعلق بلا تفریق مذہب ہندو آریہ ہو۔ سارے دیش اور سنسار کا ہت کرنا آریہ سماج کا فرض ہے ::

(دیال داس آریہ۔ کوٹ سلطان چند ضلع ملتان)

سناتن جگت سماچار

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے!

ویدپرچارنی سبھا جنت پورنی کا سالانہ جلسہ

ویدپرچارنی سبھا جنت پورنی کا ۲۲واں سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹-اور ۳۰ دسمبر ۱۹۳۴ء کو بروز شنکر-سنیچر اور اتوار منایا جائے گا۔ نگر کیرتن ۲۸ دسمبر کی شام کو ۴ بجے آرمبھ ہوگا۔ اس موقع پر ایک دیہات سدھار کانفرنس بھی ہوگی۔ جس میں بدرسومات کو دور کرنے کی بابت وچار ہوگا۔

(کمیٹر کا رام منتر پردھان سبھا ہذا)

ایک مسلم دیوی کی شدھی:-

مسماۃ رحیمی دختر نظیر قوم مسلمان سکنہ رائے پور منڈی ریاست پٹیالہ کو آریہ سماج مندر میں شدھ کیا گیا۔ جس کا ویدک نام رام دیوی رکھا گیا۔ وہ ایسے نوجوان سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ جو کہ برسر روزگار ہو۔ درخواست منتری آریہ سماج بھٹنڈہ کے پاس آنی چاہئے۔

۱۸/۱۱/۳۴ کو انجمن اسلام کا جلسہ تھا۔ اس موقع پر ایک مذہبی کانفرنس ہوئی۔ جس کا مضمون تھا "میرا مذہب عالمگیر ہے"۔ اس میں صرف آریہ سماج نے شمولیت اختیار کی۔ مہاشہ دت جی ممبر آریہ سماج اور ساپ پردھان جی نے تقاریر کیں۔ جن کو حاضرین نے بہت پسند کیا۔

(پردھان آریہ سماج بھٹنڈہ)

آریہ سماج مندر ظفروال کو دان:-

لالہ جمعیت رائے جی بینکر و رئیس سیالکوٹ نے آریہ سماج مندر میں جو زیر تعمیر ہے۔ ایک ہال کمرہ بنوا دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اور اس کا ابتدائی خرچ کے لئے مبلغ تین صد روپے ادا بھی کر دئے ہیں باقی روپے مکمل ہونے پر ادا کر دیں گے۔

لاہور سے ظفروال نواسی بھائیوں سے بھی دو صد روپے اکٹھے کئے گئے ہیں۔

(گردھاری لال منتری آریہ سماج ظفروال)

آریہ سماج ہراے سدھو

آریہ سماج ہراے سدھو کا گیارھواں سالانہ جلسہ ۵ لغایت ۷ اکتوبر ۱۹۳۴ء بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۵ اکتوبر کو شام کے ۵ بجے نگر کیرتن شروع ہوا جس میں مہاشہ بھدرپال جی اور مہاشہ بھگت رام جی نے سندر اور سہاؤنے بھجنوں دوارہ اس جگہ کی جنتا میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ اور بازار میں کئی استھانوں پر ٹھہر کر بھجن سنائے۔ نیز انہوں نے منوہر اپدیش بھی کیا۔ رات کے ۷ بجے نگر کیرتن ختم ہوا۔ اس نگر کیرتن میں شہر کے لوگ بھاری تعداد میں شامل ہوئے۔ اور راتری کو شریمتی درگا دیوی جی نے استری رتنوں میں اپدیش کیا۔

۶ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو صبح ۷ بجے ہون یگیہ کے ساتھ کارروائی شروع ہو کر گیارہ بجے سماپت ہوئی۔ یگیہ میں یجمان چودھری پنج سہت یگیہ کیا۔ اس کے بعد شریمتی درگا دیوی جی کا اپدیش ہوا۔ اور بعد دوپہر شری پنڈت ہرپال جی کا اگنی کی طرح اپنے جیون میں آگے بڑھنے کے وشے پر ویاکھیان ہوا۔

۷ اکتوبر کی کارروائی بھی پراتہ کال ہون یگیہ سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد شری پنڈت بدھ دیو جی کا ۹ سے ۱۰ بجے تک ویاکھیان ہوا۔ پنڈت جی نے "ورن ویوستھا" کی ضرورت کو بہت صاف لفظوں میں سمجھایا۔ بعد دوپہر پنڈت ہرپال جی اور پنڈت بدھ دیو جی کے سنور جنک ویاکھیان ہوئے۔ رات کو بھی پنڈت ہرپال جی نے اپدیش دیا۔ علاوہ ازیں ۶ اور ۷ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو بعد دوپہر ۱ سے ۲½ بجے تک استریوں میں شریمتی درگا دیوی جی نے پرچار کیا۔ اور فضول رسومات کے چھوڑنے کی تاکید کی۔ اپیل کرنے پر ایک سو چھبیس روپے جمع ہوئے۔ اور اتسو کامیابی سے سماپت ہوا۔

تینوں دن باہر سے آئے ہوئے پریمی سجنوں کے بھوجن کا انتظام چودھری لدھا رام جی کھورانہ-لالہ آتم پرکاش جی-مہاشہ رام گوپال جی-لالہ دوئی چند جی اور چودھری رامداس جی نے اپنی طرف سے کیا۔ میں آریہ سماج کی طرف سے ان کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج کلاس والہ

آریہ سماج کلاس والہ کا سالانہ جلسہ ۲ لغایت ۵ نومبر نہایت کامیابی سے منایا گیا۔ ۲ نومبر کو نگر کیرتن ہوا۔ جو بہت ہی شاندار تھا۔ بازار میں مکانات کی چھتوں پر استریوں کی بھرمار تھی۔ مہاشہ سنت رام جی کے بھجنوں نے آریہ ویروں میں خاص جوش اور اتساہ پیدا کر دیا تھا۔ نگر کیرتن نہایت ہی شاندار تھا۔ سوامی سرودانند جی کے اپدیشوں کو عام جنتا نے اتی پریم اور شردھا سے سنا۔ پروفیسر دینا ناتھ جی ایم اے کے عالمانہ لیکچروں کو بہت ہی پسند کیا گیا۔ اور پنڈت منسا رام جی کے ویاکھیانوں نے تو سماں ہی باندھ دیا۔ مہاشہ پرتاپ سنگھ جی بدوملی نواسی کے مرزائیت کے متعلق لیکچر کو بھی بہت پسند کیا گیا۔ مہاشہ سنت رام جی کے بھجن تو جنتا کو نہایت محظوظ کرتے تھے۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر "آریہ مسافر" نے اپنے مد مقابل مہاشہ محمد عمر قادیانی کی تو زبان ہی بند کر دی۔ نیز مرزائیوں کی شکست فاش کا چرچا تو بچہ بچہ کی زبان پر تھا۔ پریم جی کی لیاقت اور طرز بیان پر تو مسلمان بھی عش عش کر رہے تھے۔ مہاشہ محمد عمر کو اتنی ندامت کبھی بھی نہ اٹھانی پڑی ہوگی۔ جتنی کلاس والہ میں۔ چہرہ پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ زبان لڑکھڑا رہی تھی۔

۵ نومبر ۱۹۳۴ء کو پورانکوں کی طرف سے پنڈت سری کرشن جی شاستری "مورتی پوجا" پر شاستر ارتھ کرنے کے لئے آئے۔ مگر پنڈت بدھ دیو جی میرپوری کے ایک پرشن کا اتر بھی نہ دے سکے۔ بے بس لاجواب ہو کر سوامی جی کو گالیاں دینے پر اتر آئے۔ اور پنڈت بدھ دیو جی کے سوالوں سے لاجواب ہو کر شاستر ارتھ بیچ میں ہی چھوڑ کر "سناتن دھرم کی جے" کی دوہائی دیتے ہوئے بھاگ گئے۔

غرضیکہ جلسہ نہایت ہی کامیابی سے سماپت ہوا۔ اتنا جن اور دھن کبھی بھی اکٹھا نہیں ہوا۔ جلسہ کی کامیابی کے لئے ہم علاقہ کے آریہ بھائیوں کا اتی دھنیہ واد کرتے ہیں۔

(منتری آریہ سماج کلاس والہ ضلع سیالکوٹ)

آریہ سماج رجوعہ کے سماچار:-

۱۹/۱۰/۳۴ کو بابو جیون لال جی پنشنر سب پوسٹ ماسٹر کے ہاں یجروید کا یگیہ آرمبھ ہوا۔ ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو ٹھیک دس بجے دن کے پورن آہوتی ڈالی گئی۔ اس یگیہ اور شہر سے بہت استری پرشوں نے وخاص کر میا داس بیری پاٹھشالہ کی چھاتراؤں نے حصہ لیا۔ بعد پورن آہوتی کے سب سجن پرشوں اور بھائیوں میں پاٹھشالہ کی چھاتراؤں میں بطور پرشاد حلوا تقسیم کیا گیا۔ اور سب آریہ سبھاسدوں نے مل کر بھوجن کیا۔ سارے شہر میں حلوا بانٹا گیا۔

مبلغ چار سو روپیہ کا مندر آریہ سماج رجوعہ میں جیون بھون بنوانے کی پرتگیا کی۔ ۱۵/۸ روپیہ وید پرچار فنڈ۔ ۵ روپیہ اپدیشک ودیالہ گوردت بھون لاہور۔ ۱۰ روپیہ اور دو جوڑے دھوتیوں کے پنڈتوں کو۔ ۲ روپیہ آریہ سماج رجوعہ اور مبلغ ۵ روپیہ میا داس بیری پاٹھشالہ رجوعہ کے کاموں میں نت پر رہیں۔

مہاشہ گنگا رام جی نے اپنے لڑکے کا نام کرن سنسکار کرایا۔ اور مبلغ دو روپیہ آریہ سماج رجوعہ اور ایک روپیہ وید پرچار فنڈ کو دان دیا۔ پرماتما عزیز کو دیرگھ آیو پردان کرے۔

(موہن لال منتری آریہ سماج ہذا)

شوک پرستاو:- ۶ نومبر ۱۹۳۴ء کو شام کے ۸ بجے آریہ سماج مندر میں آریہ سماج کی ایک جنرل میٹنگ منعقد ہوئی جس میں لالہ اوڈینڈا رام صاحب ایم-اے- ایل-ایل-بی- ایڈووکیٹ کے ظالمانہ قتل ہو جانے پر بہت ہی شوک اور قاتل کے خلاف سخت اظہار نفرت کیا گیا- اور گورنمنٹ سے درخواست کی گئی- کہ وہ پورے طور پر تفتیش کر کے قاتل کا پتہ لگا کر اس کو پوری پوری سزا دیوے-

اور سا تھ ہی پرارتھنا کی گئی- کہ پرماتما ان کی آتما کو شانتی دیوے- اور ان کے بھائی لالہ ندھا رام صاحب بی-اے-ایل-ایل-بی- ایڈووکیٹ اور ان کے باقی ممبران خاندان کو شانتی پردان کرے:-

(منتری آریہ سماج کیمبل پور)

موڑنڈہ میں پنجاب کیسری کی برسی:- ۱۷ نومبر ۱۹۳۴ء کو موڑنڈہ ضلع انبالہ میں لالہ لاجپت رائے شیر پنجاب کی چھٹی برسی نہایت شان و شوکت اور دھوم دھام سے منائی گئی:-

جلسہ زیر صدارت لالہ دھنپت رائے جی منعقد ہوا- جس میں لالہ ہنس راج - لالہ گوری شنکر- لالہ نانک چند اور لالہ رتن پال نے قومی نظمیں پڑھیں- اس کے بعد لالہ لبھو رام جی نے لالہ جی کی زندگی کے حالات اور ان کی موت کا نظارہ بڑے موثر الفاظ میں کھینچا:-

(منتری ہندو سبھا موڑنڈہ)

آریہ پتری پاٹھشالہ رجوعہ کا معائنہ:- ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو بابو نیا رام جی پردھان آریہ سماج ہنڈی کھتیاں میاداس آریہ پتری پاٹھشالہ جو کہ آریہ سماج رجوعہ کے ماتحت کام کر رہی ہے معائنہ کرنے کے لئے پدھارے- بابو جی پاٹھشالہ ہذا کا معائنہ کر کے اتینت پرسن ہوئے- اور آپ نے نہایت تسلی بخش ریمارکس دیئے- اور یہ آشا ظاہر کی کہ یہ پاٹھشالہ پنجاب پرانت میں ایک اوتیہ کوٹی کی پاٹھشالہ ثابت ہوگی- سکھائی- پڑھائی- سلائی اور دھرم شکھشا وغیرہ ہر ایک کام کو نہایت تسلی بخش پایا:-

(جیون لال منتری پاٹھشالہ ہذا)

مجیٹھہ کے آریہ سماجی لالہ درگا داس کی مرتیو:- ۲۱ اکتوبر کو لالہ درگا داس جی رئیس صبح ۶ بجے اس جہان فانی سے رحلت کر گئے- آپ کی مرتیو کے بعد مرتک شریر کو موٹر میں مجیٹھہ لایا گیا- قصبہ میں ہڑتال ہوئی- تمام استری و پرش مرگھٹ پر پہنچ گئے- جہاں کہ آپ کا انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا- آپ اپنی ماں کے اکلوتے پتر تھے- گورو نانک پبلک ہائی سکول بھی اسی شوک میں بند کیا گیا- پرمیشور مرحوم کی آتما کو شانتی اور اس کے رشتہ داروں کو صبر جمیل عطا کرے:-

آریہ یووک سماج مجیٹھہ کی میٹنگ بروز سوموار...

صدارت مہاشہ ستیہ پال منعقد ہوئی- جس میں لالہ درگا داس بینکر کی بے وقت مرتیو پر شوک پرگٹ کیا گیا- اور پرمیشور سے پرارتھنا کی گئی- کہ وہ مرحوم کی آتما کو سدگتی پردان کرے- اور مرحوم کے رشتہ داران کے ساتھ اس صدمہ میں گہری ہمدردی کا اظہار کیا گیا:-

(درباری لال منتری یووک سماج مجیٹھہ)

آریہ یووک سماج مجیٹھہ کا چناؤ:-

لالہ ستیہ پال پردھان:- لالہ روشن لال اپ پردھان:- لالہ درباری لال منتری + لالہ رام پرکاش اپ منتری + لالہ جسونت رائے خزانچی + لالہ شام پرکاش لائبریرین + لالہ خیراتی رام کپتان:-

نتھو رام فیملی ریلیف فنڈ کا حساب:-

مہاراج نتھو رام فیملی ریلیف فنڈ کے لئے ذیل کا دھن پراپت ہو چکا ہے:-

آمدنی

مسٹر ہربنس لال	۱/-
مسٹر چندو حلوائی	۱۵/-
گپت دان	۵۰/-
معرفت مسٹر کیول رام گراہم کمپنی- کراچی	۱۰/-
بذریعہ الہ آباد بنک	۲۰۰/-
آریہ سماج سیالکوٹ	۱۰/-
مسٹر ایچ- بی- دیدانت سقرہ- بنارس	۱۰/-
آریہ سماج ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱۸/-
" " شملہ	۱۱۲/۴
متفرق	۷۷/۱۰
میزان	۶۰۲/۱۴/-

خرچ

مسٹر تیمت رائے والد مسٹر نتھو رام شہید کو دے گئے	۱۱۵/-
بنک میں جمع کئے گئے	۴۸۳/۱۴
خزانچی کے پاس رہے	۴/-
میزان	۶۰۲-۱۴-۰ روپے

(سکرٹری)

گوروکل وشو ودیالیہ برنداون کا وارشک اُتسو:- آگامی بڑے دن کی چھٹیوں میں گوروکل وشو ودیالیہ برنداون کے وارشک مہوتسو کے اوسر پر گت درشن کی بھانتی اس ورش بھی سرو دھرم سمیلن کے دوتیہ ادھیویشن کا مہتو پورن آیوجن کیا جا رہا ہے- سمیلن میں عیسائی مسلمان- بودھ- جین- بہائی- پارسی- سناتن دھرمی اور آریہ سماجی آدی بھارت کے سبھی پرمکھ دھرموں کے پرتی ندھی گن اکتر ہو کر "آتما کا سوروپ" کے وشے پر اپنے اپنے دھرم کی اور سے نبندھ پڑھیں گے- سبھی دھرموں کے سوپرسدھ ودوانوں کے پاس نمنترن بھیجے جا چکے ہیں- اور ان کے آشا پورن اُتر بھی موصول ہو رہے ہیں:-

(ادھشٹاتا گوروکل ہذا)

مالٹری بھنڈراں میں پرچار:- پنڈت دیپتی شاستری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے یہاں پدھار کر ۱۸ اکتوبر تا ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۴ء پرچار کیا- آپ کا ویاکھیان بہت ہی اچھا تھا- آپ غریبوں میں دوائی بھی مفت تقسیم کرتے تھے- ضلع بنگالہ میں انہی ایام میں مہاتما سکر دیانند جی جو کلجگی اوتار مشہور کئے جاتے ہیں- تشریف لائے ہوئے تھے- پنڈت جی نے اپنے ویاکھیان میں ثابت کر دیا تھا- کہ یہ نیا گورو دھم پاکھنڈیوں کا ٹولہ ہے- جو کہ منشیوں کو سیدھے مارگ سے ہٹا کر الٹے راستہ پر لے جانا چاہتا ہے- اور منشیہ کی پوجا کرنا سکھلا رہا ہے- پنڈت جی ۲۱ اکتوبر کو موضع بنگالہ میں کلجگی اوتار کے درشن کرنے کے لئے بھی گئے تھے- راستہ میں مہاتما جی کے ایک چیلے نے پنڈت جی کو جب نازیبا کلمات بھی کہے تھے- مگر پنڈت جی نے ان کا جواب نہایت شانتی سے دیکر اس کو شانت کر دیا تھا-

(رگھنا تھ رائے سکرٹری آریہ سماج مالٹری بھنڈراں ضلع گوجرانوالہ)

۱۷ نومبر ۱۹۳۶ء کو دیپ مالا کے شبھ دن پر ۸ بجے شام کے شہر کالا باغ میں نیا آریہ سماج قائم ہو گیا ہے۔ اور مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے ہیں:۔

پردھان ڈاکٹر جیٹھا نند + اُپ پردھان لالہ ٹیک چند ریٹائرڈ سب پوسٹ ماسٹر + منتری لالہ سیتا رام کھورانہ بزاز + اُپ منتری لالہ عطر چند سجندہ انشورنس ایجنٹ + خزانچی لالہ جیون داس آہوجہ بزاز + لائبریرین لالہ نرائن داس سجین ÷

اس کے علاوہ بیس کے قریب ممبران بھی رجسٹر ہو گئے ہیں۔ اور مکان عارضی طور پر لالہ لال چند جی نے آریہ سماج کو دیا ہے۔ اور ہفتہ وار ست سنگ باقاعدہ لگتے ہیں ÷

(چاندی رام پردھان آریہ سماج ہذا)

پنڈت بھگت رام رینی کو صدمہ:۔ آریہ سماج جالندھر چھاؤنی پنڈت بھگت رام جی رینی کے چار سالہ پوتے کی بے وقت مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے ÷

(منتری آریہ سماج جالندھر چھاؤنی)

شوک سماچار:۔ ۱۱ دسمبر ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج منٹگمری کے ہفتہ وار ست سنگ میں یہ شوک پرستاؤ پاس ہوئے:۔

۱۔ یہ میٹنگ آریہ ہندی پاٹھشالہ منٹگمری کے مینیجر و پرسنائی دیہ نالہ بھگوانداس جی کے سپتر مہاشہ جیبہ جی کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتی ہے ÷

۲۔ یہ میٹنگ مہاشہ شنو نارائن جی سابق منتری آریہ سماج منٹگمری کے پتا کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور مہاشہ شنو نرائن اور جگت نرائن جی سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتی ہے ÷

(موہن لال منتری آریہ سماج منٹگمری)

الوداعی پارٹی:۔ ۳ دسمبر ۱۹۳۶ء کو پروفیسر دلیش بندھو جی ادھشٹاتا آریہ سنگیت ودیالیہ فیروزپور شہر جالندھر تشریف لے گئے۔ آپ اڑھائی سال تک فیروزپور شہر میں رہے۔ اور جب بھی فرصت ملتی تھی۔ آپ سماجک سیوا میں مصروف رہتے تھے۔ شہر کے بڑے بڑے معزز لوگ آپ کو وداع کرنے کے لئے ریلوے سٹیشن پر گئے۔ پھلوں اور پھولوں کے ہاروں سے آپکو وداع کیا گیا ÷

(تہنت رام آریہ آریہ بھون۔ فیروزپور شہر)

شوک پرستاؤ:۔ آریہ سماج صدر بازار راولپنڈی کی ایک خاص میٹنگ ۲۳ نومبر ۱۹۳۶ء کو رات کے ۸ بجے آریہ سماج مندر میں ہوئی جس میں مندرجہ ذیل پرستاؤ پاس ہوا:۔

"یہ سبھا سنتریان لالہ گوبند رام جی کی دھرم پتنی کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور ان کے اس دکھ میں سہانو بھوتی پرگٹ کرتی ہے۔ نیز پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ مرحومہ کی آتما کو شانتی اور سدگتی پردان کرے۔ اور لالہ جی اور ان کے ایہ سمبندھیوں کو اس دکھ کے سہن کرنے کے لئے شانتی اور بل دے ÷ (منتری)

آریہ سماج کوٹلی میں ماتمی جلسہ

بخشی شنو سرن جی وکیل کی جو کہ آریہ سماج وکنیا پاٹھ شالہ کوٹلی کے بانی دمینجر تھے۔ بوقت مرتیو پر آریہ سماج مندر کوٹلی میں ۱۹ کارتک سمت ۱۹۹۱ کو بوقت ۸ بجے رات زیر صدارت بھگت روپ چند جی وکیل کوٹلی نواسیوں کا ماتمی جلسہ ہوا۔ جس میں منتری آریہ سماج کی مختصر تقریر کے بعد لالہ موتی رام جی کھنہ اور بھگت روپ چند جی وکیل نے وضاحت سے بخشی جی کی قابلیت۔ خوبیوں اور ان کی جدائی کے دکھ اور نقصان کے متعلق تقریریں کیں۔ بعد ازاں بھگت روپ چند جی اور میاں حمید اجی نے اپنی نظمیں پڑھیں۔ اور آخیر میں شوک پرستاؤ پاس ہو کر ماتمی جلسہ کی کارروائی سماپت ہوئی ÷

ریزولیوشن:۔ ۱۔ باتفاق رائے پاس ہوا۔ کہ سب کوٹلی نواسی بخشی شنو سرن جی وکیل کی جن کی ہستی کوٹلی نواسیوں کے لئے بڑی لابھ دایک تھی۔ اور تحصیل کوٹلی کے واحد رکن۔ انتھک ورکر اور اعلیٰ دماغ کے انسان تھے۔ بے وقت اور اچانک مرتیو پر دکھ اور رنج محسوس کرتے ہوئے شوک پرگٹ کرتے ہیں۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ مرحوم کی آتما کو شانتی اور سدگتی پردان کریں۔ اور ان کے سمبندھیوں کو صبر و تحمل پردان کریں ÷

۲۔ باتفاق رائے پاس ہوا۔ کہ آریہ کنیا مڈل پاٹھشالہ چار روز کے لئے بند رہے۔ اور نیز دسویں اور تیرھویں روز بھی تعطیلات قائم کی جائیں ÷

۳۔ باتفاق رائے پاس ہوا کہ سردست بطور یادگار بخشی جی کا ایک بڑا فوٹو آریہ سماج مندر میں پاٹھشالہ کے کمرہ میں آویزاں کیا جائے ÷ (پ)

مدراس میں "دیانند دوس"

دیپاولی کا دن آریہ سماجیوں کو اپنے آچاریہ کا سمرن دلاتا ہے۔ اسی دن سوامی دیانند جی نے اپنے انسانی کلیور کو چھوڑ کر امرت پدوی پائی تھی۔ ہمیں ایسے سمے ان کی جدائی کا دکھ نہیں۔ بلکہ اپنی بڑھی ہوئی ذمہ داری کی چنتا ہے۔ اور ہمارے وچار میں اسی کے نوارن ارتھ آریہ سماجیں جگہ جگہ اس دن "دیانند دوس" مناتی ہیں ÷

آریہ سماج مدراس نے بھی اپنی شکتی انوسار رشی دن منانے کا اس دن پربندھ کیا۔ پراتہ کال سب سبھاسد سماج بھون میں اکٹھے ہوئے۔ ہون یگیہ ہوا اور نتیجن آدی کی کارروائی ہوئی۔ ٹھیک ۸½ بجے پربھات پھیری پرارمبھ ہوا۔ لگ بھگ دو سو سبھاسد اور آریہ ویر وید منتر و بھجن گیت گاتے ہوئے تھا آریہ سماج اور شری دیانند کے جیکارے بلاتے ہوئے نگر کے مکھیہ مکھیہ سڑکوں سے گزرے ÷

۱۲ بجے دوپہر کو آریہ سماج مندر میں پریتی بھوجن کا پروگرام تھا۔ جس میں تین سو سے ادھک استری اور پُرشوں نے ایک جگہ مل کر بھوجن کھایا۔ اس بھوجن کی وشیشتا یہ تھی۔ کہ براہمن۔ نان براہمن اور ہری جن سب ایک روپ سے سمّلت ہوئے تھے۔

سایں کال ۵ بجے جن سبھا پرارمبھ ہوئی جس کے سبھاپتی منتریان جی۔ شنو شنکرم پلے ایم۔ اے تھے۔ ویاکھیاتاؤں میں شری سوامی ادنانند جی (رام کرشن مشن) ریورنڈ ایس۔ سی۔ بینرجی (برہم سماج) پروفیسر وردراجن بی۔ اے۔ شریمتی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور پنڈت کیشو دیو گیانی (گوروکل) تھے۔ سب نے سوامی دیانند سرسوتی تھا آریہ سماج کی پوری پوری پرشنسا کی۔ اور دکھشن بھارت کی جنتا کو اس کا سہیوگ دینے کے لئے پریرت کیا ÷

پروفیسر دینکٹیشور کے وینا کے ساتھ منوہر بھجنوں کے اپرانت سبھا سماپت ہوئی۔ اور "دیانند دوس" کی کارروائی بھی پوری ہوئی ÷

پاٹھکوں کو یہ جان کر پرسنتا ہوگی کہ مدراس میں آریہ سماج دن بدن ترقی کر رہا ہے ÷

(منتری آریہ سماج مدراس)

سوامی وگیانانند جی کے چرنوں میں وگیاپن

شری سوامی جی مہاراج سادر نمستے۔ نویدن ہے۔ کہ کرپا کر کے جہاں بھی آپ ہوں ہمیں سوچت کر کے کرتارتھ کریں۔ کیونکہ ہماری ہاردک ابھیلاشا ہے۔ کہ آپ کی منوہر بانی سے وید اُپدیش شرون کا پربندھ کریں۔ دستار پوروک پتر دوارہ پرارتھنا کریں گے۔ جس مہانو بھاو کو شری سوامی جی کا پتہ ہو۔ وہ کرپا کر کے سوچت کریں ÷

(پریتم داس منتری آریہ سماج ملکوال)

ریاست جموں کی حد سے پنڈت ستیہ دیو جی کا اخراج

(از شری بت ستنیارتھی جی جنرل سکرٹری آریہ سوراجیہ سبھا جموں)

پنڈت ستیہ دیو جی گزشتہ سات سال سے جموں میں آریہ سماج کی سیوا کر رہے ہیں۔ آپ ہندو سبھائیک سبھا۔ ہندو سیوک سبھا۔ ہری جن سیوا سنگھ۔ آریہ یوک سنگھ اور آریہ سماج جموں نیز آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا اور دیانند دلت اُدّھار منڈل کی سرپرستی میں وہاں ویدک دھرم پرچار۔ ہندو سنگھٹن۔ شُدھی۔ دلت اُدھار وغیرہ خالص آریہ (ہندو) تحریکوں میں دلچسپی لیتے رہے ہیں۔ ریاست کشمیر کے خلاف مسلم شورش کے دوران میں آپ نے ہز ہائینس مہاراجہ بہادر سر ہری سنگھ اور اُن کی حکومت کے حق میں قابل قدر خدمات ادا کی تھیں۔ ان کا اعتراف ریاست جموں کشمیر کے ہندو لیڈر اور سرکاری افسران کئی بار پرائیویٹ اور پبلک طور پر کر چکے ہیں۔ ریاست کشمیر ایک ایسے سچے سیوک اور محسن کو جو کشمیر گورنمنٹ کے آڑے وقت کام آیا۔ ابھی ایک سال کے لئے ریاست بدر ہو جانے کا حکم دیا گیا ہے۔

جس شخص کو ریاست کی طرف سے مستقل جاگیر ملنی چاہئے تھی اُس کے لئے یہ حکم تخت کی بجائے بنباس کے سمان ہے۔

سُننے میں آیا ہے کہ مہاراج منفورام کے قتل کے خلاف پروٹسٹ کے ایک جلسہ میں آپکی تقریر کے چند ایک الفاظ کو سی۔ آئی۔ ڈی پولیس کے رپورٹروں نے غلط پیرایہ میں پیش کر کے ان کو گردن زدنی ٹھہرایا۔ اور چند لوگوں کی انگیجنت پر جن کو ریاست میں آریہ سماج اور ہندو جاتی کا پرچار ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔ مسلم اخبارات کے ذریعہ حکومت کو مرعوب کیا۔ اور گورنمنٹ اُن کے ناجائز دباؤ کے زیر اثر اپنے ایک پرانے اور بے غرض وفادار خادم کے خلاف کارروائی کر بیٹھی ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ حکومت کے ان منسٹروں اور افسروں نے بھی جو پنڈت ستیہ دیو جی سے اچھی طرح واقف تھے۔ اس معاملہ میں اپنے فرض کا پالن نہیں کیا۔ اور ان کو ایسی غلطی سے منع نہیں کیا۔

پنڈت ستیہ دیو جی نے جو خدمات ریاست کے ہندوؤں کی کی تھیں۔ اگر ریاست کے ہندوؤں میں کسی قسم کی شکر گزاری کا احساس ہوتا۔ تو آج وہ ایک ایسی زبردست ایجی ٹیشن کرتے۔ کہ پنڈت جی کی واپسی کے لئے مجبور کر دیتے۔ مگر ریاست کے ہندو خود آپس کے فضول جھگڑوں کے کارن اس قدر منقسم ہو رہے ہیں کہ وہ اپنے سیوکوں کی امداد نہیں کر سکتے۔ دو مسلم ایجی ٹیٹر ریاست سے باہر نکالے گئے تھے۔ مگر مسلم عوام نے اُس وقت تک دم نہیں لیا۔ جب تک کہ سرکار نے اُس حکم کو منسوخ نہ کر دیا۔ مگر ہندوؤں کی حالت دگرگوں ہے۔ ایسی صورت میں حکومت کیوں حرکت میں آنے لگی؟

آج پنڈت ستیہ دیو کو ریاست بدر نہیں کیا گیا۔ بلکہ آریہ سماج اور ہندو مشن کی تحریک کو ریاست سے نکالا گیا ہے۔ اندریں صورت حالات آریہ سماج۔ دیانند دلت اُدھار منڈل۔ آریہ سوراجیہ سبھا۔ شردھانند ہندو مشن اور سارویہ پرتی ندھی سبھا اور آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا نیز ہری جن سیوا سنگھ کا فرض ہے۔ کہ ایک زبردست ڈیپوٹیشن اور میموریل گورنر وزیر اعظم جموں کی خدمت میں پیش کریں۔ اور اس بے انصافی کے خلاف پروٹسٹ کریں۔ اور حکومت سے مطالبہ کریں کہ اگر اس کو پنڈت ستیہ دیو سے سنجیدہ کارکن کی تقریر قابل گرفت محسوس ہو تو ان پر مقدمہ چلا کر قانون کی رُو سے سزا دیوے۔ ان کا اخراج کسی طرح جائز نہیں ہے۔

پرکاش کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے

گورو کل آیورویدک فارمیسی ہردوار

برہمی بوٹی
ایک روپیہ سیر
دماغ کو طاقت دیتی ہے

چیون پراش
ہر موسم کے لیئے بڑھیا ٹانک ہے۔ بچوں کو موٹا
تازہ کرتا ہے۔ کھانسی دمہ اور تپدق کا اکسیر
علاج ہے۔ قیمت للعہ سیر

برہمی تیل ۱ر شیشی
سر درد۔ مرگی ہسٹیریا۔ پاگل پن
آدمی کے لئے نہایت مفید
ہے

سنجیون رس
احتلام کی اس سے بڑھکر کوئی
کبھی دوا آجتک ایجاد نہیں ہوئی۔
ایک ماہ میں دو شیشی کے استعمال
سے بالکل آرام ہو جاتا ہے
قیمت ایک روپیہ شیشی

بہیم سینی سرمہ
سب سے سستا اور بڑھیا سرمہ
آنکھوں کی تمام بیماریوں کا
اکسیر علاج ہے۔ اس کے لگاتار
استعمال کرنے سے عینک کی ضرورت
نہیں رہتی۔ قیمت ۱۲ر شیشی

ست شلاجیت
پیشاب کا بار بار آنا۔ پیشاب
میں دھات کا گرنا۔ کمر درد۔
درد گردہ۔ پتھری و جگر کی
کمزوری کے لئے ایک ہی
دوائی ہے۔ قیمت ۱۲ر تولہ

فہرست ادویات مفت

ہر ایک شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے
خط ڈال کر آج ہی قواعد معلوم کیجیے!

آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳۔ گوروکل کانگڑی ضلع سہارن پور

ہمارے ایجنٹ

ہردوار
مہاشہ ارجاننَد جی
موتی بازار

جالندھر
ڈاکٹر گیاچند جی
شکنتلا فارمیسی

بھاول نگر
... جی

لاہور
مہاشہ دھرم ویر جی
نرمل کمپنی

پشاور
مہاشہ برج لال جی
آریہ

کوئٹہ
منتری پنڈت ... جی پوٹ روڈ

پدرو ... گوکھپور
منتری ست رام داس جی
مارواڑی منتری سماج

ओ३म्

रجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

قیمت { سالانہ للعہ ... ممالک غیر سے ہے
ششماہی ۱۲ ... فی پرچہ ایک آنہ

SUNDAY 16th DEC 1934

جلد ۳۰ | اتوار ۲ پوہ سمبت ۱۹۹۱ مطابق ۱۶ دسمبر ۱۹۳۴ء دیانند آبد ۱۱۰ | نمبر ۵۰

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲۔ ایشور سچدانند سروپ نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداادیت رہنا چاہئے۔

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے۔

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

وید امرت

رگوید | پرانایام منتر | وید امرت | پرانایام منتر | یجروید

ओ भूः। ओं भुवः। ओं स्वः। ओं महः। ओं जनः। ओं तपः। ओं सत्यम् ॥६॥

مجھے جگت کے سکھ کی بجائے قناعت کا سبق پڑھا دیا ہے سر بسجود ہوں۔ میری کرم اندریو اور گیان اندریو انہیں اپنی (Soundness) کا دھیان آ گیا۔ جھک کر اس نے من کو ... جل بیرت اثر آتا ہے عیوب کو نقصان ہا۔ دھیان کی کمان کو ایسا چلا چڑھا کہ عرش بریں تیرے سامنے آ کر ختم ہو جائے۔ اور تیری بھوؤں کو تر چھا ہونے دے۔ نفس کی آمد و شد رک جائے اور مرا تیرے ... ہیں سمیں نا کر جگت پتی کے نام سمرن کی یاد کا جاپ کرتے ہوئے زبان حال سے اچارن کر (ओ भूः) وہ پران پیارا پرماتما میرے پرانوں کا داتا ہے۔ میری زندگی کا سہارا ہے۔ ... تو ڈرتا ہے کہ ... موت کو دعوت دوں گا۔ یا اپنی ہستی کے مقصد سے محروم ہو جاؤں گا۔

جیون کا آشرا ہے۔ اگر میں روزانہ صبح و شام اس کا سمرن نہ کروں۔ ... کہ ہم آپ کا نام لیتے ہوئے جملہ اقسام کے دکھوں اور کشٹوں کا ازالہ کر کے اپنی جیون (ओं भुवः) اے دکھوں کے ترانا پرماتما آپ ہی سب دکھوں کے ناشک ہیں۔ اور سب کے پرتی پالک ہیں ہمیں بل دیں۔ ... کو سپھل بنا سکیں۔ اور اپنے ... (ओं स्वः) اے سکھ داتا پرماتما آپ سچ سکھ راحت کے دینے والے ہیں۔ اور ہماری زندگی کو بصد عاقبت منزل مقصود تک ... کی کھ رکھ سکیں ... کے بھنڈار ہیں۔ اور سارے جگت کے تارن ہارے ہیں۔

پہنچانے والے ہیں۔ کیونکہ ہمارے ... سے ہر لحظہ ہم آواز آ رہی ہے کہ آپ ہی حلاوت اور ... (ओं महः) اے بزرگی اور عظمت کے مالک پرماتما سارا برہمانڈ صرف آپ کی رچنا کا ایک ادنیٰ سا ظہور ہے۔ اور آپ کی مہانتا کا درشک ہے۔ بل دو کہ ہم بھی مہانتا کو پراپت کر کے خدمت خلق کا عہدہ ... سکیں۔ ... اس لئے ہمیں سمرتھ دو کہ ہم ہمیشہ آپ کی مہما کا گنانواد کر سکیں۔ اور ہمیشہ آپ کے نام کا سمرن کر سکیں۔ اور جب تک اس ...

(ओं जनः) جگت جننی آپ خالق کل ہیں۔ اور سارے ... کو ... کر ... اپنے بعد نیک اولاد کو اپنا وارث چھوڑ سکیں۔ ... اور اگر ہم گرہست آشرم میں پرویش کریں۔ تو ... سنچار کر سکیں۔ ... آپ کی سرشٹی کو دیکھتے ہوئے دنیا کے اندر ... کے اندر شکھ اور شانتی کا راج ستھاپن کرتے ہیں۔ ہمیں بل دیں۔ کہ ہم بھی دنیا کے اندر خرابیوں اور برائیوں کا ناش ... اور سنسار کے ... کو رلاتے ہیں ... کا چمتکار دکھلا سکیں۔

(ओं तपः) ... آپ تپ سروپ ہیں ... سنگرام میں آتم تپسیا کا چمتکار دکھلا سکیں۔ اپنے جیون کو تپسیا کا جیون بنا سکیں۔ اور اس سے ہر ایک جدوجہد اور سنگرام میں ... کہ ہم آپ کا اوگرن کرتے ہوئے خود بھی ستیہ کی مورتی بن سکیں۔ اور اپنے جیون کو ایسے ...

(ओं सत्यम्) اے ستیہ سروپ پرماتما آپ تینوں کالوں میں ستیہ ہیں۔ اور ہمیشہ برقرار ہیں۔ اس لئے ہمیں شکتی دو کہ ہم آپ کا ... کرتے ہوئے ہماری دنیاوی منزل کو طے کرنے میں ہمارے سہایک ثابت ہوں۔ تاکہ جب ہماری سمادھی ختم ہو۔ تو ہماری زبان پر یہ شعر جاری ہو۔ رنگ میں رنگ ... جس سے ہمارا قول و فعل اور عمل ایک دوسرے کی ترجمانی کرتے ہوئے ... زبان بند لب بند گوش بند۔ اگر سر حق نیابی بر من بخند ؛

(ادم شرم)

اتھروید | ساموید

جنوبی امریکہ میں ویدک دھرم کا پرچار

پنڈت ایودھیا پرشاد جی کا ایک تازہ پتر

(لیکھک منتری منگلا نند پوری - کانپور)

منتری پنڈت ایودھیا پرشاد جی جو ویدک دھرم کا تازہ پتر ۲۴ ار ستمبر ۱۹۳۴ء کو لکھا ہوا ۱۲ ار اکتوبر ۱۹۳۴ء کو کانپور میں پہنچا ہے - یہ پتر ٹرینیڈاد سے آیا ہے - وہاں آگے پنڈت جی کا پتہ معرفت سیٹھ پنالال جی - ڈاک خانہ . . . . Chaguanas ہے - اس کا اتنا بھاگ جتنا آریہ جنتا کے سننے یوگیہ ہے - منیں پرکار ہے :- (پتر اردو میں ہے)

. . . . ڈچ گیانا اور برٹش گیانا میں اپنے پروگرام سے ادھک سمے لگ گیا - پرنتو پرماتما کی کرپا سے اچھی سپھلتا پراپت ہوئی - دونو پرانتوں میں سبھا کی اور سے آریہ سماج کے پرچار کا پربندھ کرا آیا ہوں - ڈچ گیانا میں تو پرتی ندھی سبھا کی ستھاپنا بھی کرا دی گئی ہے - دونو پرانتوں سے لگ بھگ ۸۳ پونڈ سارودیشک سبھا کی سیوا میں بھجوا دئے گئے ہیں - کہ دو یوگیہ ودوان جو انگریزی بھاشا میں ویاکھیان دے سکیں - اور ویدک سدھانتوں کے آچاریہ گیانا میں بھیج دئے جاویں - جس سے آریہ سماج کا کام سپھلتا روپ سے جاری رہے - ان دونو اپنیویشوں میں میرے ایک کالک پرچار سے ہی حبشیوں اور بھیجز جاتی والوں پر اچھا پربھاو پڑا - اور ان میں سے بہتیرے سلطھ ہو کر آریہ سماج کی شرن میں آ گئے ہیں - اس ٹاپو (ٹرینیڈاد) میں ڈیڑھ لاکھ بھارتیہ ایسے ہیں جن میں کچھ سو مسلمان ہوں گے - شیش ہندو ہیں - پرنتو ان میں سے پرایہ ۱/۴ حصہ عیسائی بن گیا ہے - جتنے بھی اچھے سو شکشت ہیں - وہ سب عیسائی بن گئے ہیں - اور بنتے چلے جا رہے ہیں - ان کی ماتری بھاشا بھی اب ہندی نہیں رہ گئی ہے - بلکہ انگریزی ہو گئی ہے - اگر ایک دو نسل اور یہی دشا رہی - تو ہندی بولنے والا اس دویپ میں ورلا ہی پایا جاوے گا - اور ہندی کے لوپ ہونے کے ساتھ ہندو دھرم بھی لپت پرایہ ہو جاوے گا - یہی دشا میں نے سورینام مارشیس ٹاپو اور نٹال دیش میں دیکھی تھی - انہ ہندی شکشا کو ان دیشوں میں بھیجا جانا پرم آوشیک تتھا مہان اپیوگی ہے -

اس سارے ٹاپو میں کہیں کوئی آریہ سماج نہیں ہے - ہاں کچھ لوگ آریہ سماج کے سدھانتوں سے اپنے آپ کو سوتنتر بتلاتے ہیں . . . . یہاں کے سناتن دھرمی لوگوں نے میرا ورودھ کیا - اور کر رہے ہیں - اب تک پرایہ تین پرارتھنا پتر گورنر کی سیوا میں بھیجے جا چکے ہیں - کہ مجھ کو اس دویپ میں لیکچر دینے سے روکا جاوے - کیونکہ میں ہندو مسلمانوں میں ورودھ پیدا کروں گا - پرنتو ابھی تک سرکاری افسروں نے میرے ورودھ کوئی کارروائی نہیں کی ہے - دیکھیں بھوشیہ میں کیا ہوتا ہے - جیسا ہوگا - آپ کو سوچنا دی جاوے گی - سیتیارتھ پرکاش کے بارہ میں میں سبھا کو کچھ لکھ چکا ہوں - ودیشوں میں اس کے انوواد کا standard Text Book (سٹینڈرڈ ٹیکسٹ بک) کے روپ میں پرچار کرنا کٹھن ہے - میں سویم انگریزی بھاشا میں ایسی ایک پستک تیار کر رہا ہوں - جس کے دوارہ سارے ودیشوں میں ویدک دھرم کا پرچار ہو سکے گا - ہاں اس پستک میں ستیارتھ پرکاش کی آوشیک باتیں آ جاویں گی - اور بہتیرے نئے وشے آ ملیں گے - جو ورتمان سنسار کی . . . . Problems (سمسیاؤں) سے سمبندھت ہوں گے - میرے اس پرشن پر کہ وہاں سنسکرت کا کیسا پرچار ہے - پنڈت ایودھیا پرشاد جی نے اتر دیا ہے - کہ U.S.A (اترا امریکہ کے ۵ سنیکت پردیش) میں پرایہ ساری یونیورسٹیوں میں سنسکرت کی شکشا دی جاتی ہے - اور وید بھی پڑھائے جاتے ہیں - (پاٹھک دھیان دیں - کہ کیا ہم ہندوؤں کے لئے یہ بڑی شرم کی بات نہیں ہے - کہ جو سنسکرت اور وید پڑھانا ہمارا پرم دھرم ہے - اس کی اور سے ہم تو بالکل بے پروا ہیں - پرنتو امریکہ کے عیسائی لوگ ان کے پریمی بن رہے ہیں) خاص کر ہارورڈ وشو ودیالیہ میں اس کا بھاری پربندھ ہے - اور اس ہارورڈ یونیورسٹی نے ویدوں اور انیہ ویدک پستکوں کے انوواد انگریزی میں چھپائے ہیں - میں ٹھیک سنکھیا تو سنسکرت پریمیوں کی نہیں بتلا سکتا - پرنتو اتنا کہہ سکتا ہوں - کہ کئی سو کے لگ بھگ ہوں گے - شکاگو میں میں ایک دیوی سے ملا تھا - جو ایک وشو ودیالیہ میں سنسکرت کی پروفیسر تھی - گو گیانا تتھا ٹرینیڈاڈ میں میرا آگمن پرچار نمت نہیں تھا - (پورو پتر میں آپ نے لکھا تھا - کہ اتری امریکہ میں سخت سردی ہونے کے کارن دکھشن میں سردی کاٹنے چلا آیا ہوں) پرنتو پاسپورٹ پر امریکن کونسل کا ویزا نہ ہونے کے کارن (دوبارہ) لینے پر ہی U.S.A (سنیکت پردیش امریکہ) میں ایک ویدک منشنری کے روپ میں رہ سکتا ہوں - (اتہ اس کے نہ ملنے تک دکھشنی امریکہ کے بھارتیوں میں نواس کرنا پڑا) پرنتو ادھر آنے سے تو پرچار کا کارید اتم پرکار سے ہو گیا - اور اس بات کا نتیجہ ہو گیا - کہ ان دیشوں میں نکٹ بھوشیہ میں آریہ سماج کا بول بالا ہو جاوے گا - چونکہ ساردیشک سبھا کی اور سے U.S.A میں میرا ویدک منشنری کے روپ میں رہنا نشچت ہو گیا ہے - اور اس کارید کے نمت یہاں پانچ چھ ورش ٹھہرنا اچت ہے - اس کارن میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے - کہ اپنے پریوار والوں کو بھی یہاں بلا لوں - اور U.S.A میں پریوار سمیت رہوں - اور جب تک وہاں آریہ سماج کے پرچار کا سپھل پربندھ نہ کر لوں - تب تک وہاں ہی جم کر رہوں - مجھے آشا ہوتی ہے کہ میں اپنے اُدیش میں پورنتیا سپھل کارید ہوں گا - لیکن یہ ایسی درڑھتا پورک کارید کرنے والے مہان پرش ہی سنسار میں سپھل کارید ہوا کرتے ہیں - ہم پرماتما سے پرارتھنی ہیں - کہ امریکہ جیسے ناستکتا کے کیندر دیش میں ویدوں کے دھرم کی ترجمانی کے لئے پرماتما پنڈت ایودھیا پرشاد جی کو کرتکاریہ کریں ؎

عدالت منصفی اوّل بلند شہر

صاحب کلکٹر بہادر بلند شہر رسیور ریاست غفار پور مشمول موضع مترلف پور متبر دلی پرگنہ اگولہ - ضلع بلند شہر ؎

بنام :-

گنگا پرشاد عرف ٹیکا ولد رجپت قوم اوڑھ ساکن مندر گڑھی پرگنہ جیور حال موجودہ چک ۱۹ ضلع منٹگمری پنجاب ؎ نمبر مقدمہ ۱۸۵

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دخل کے دائر کی ہے - لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے - کہ آپ بتاریخ ۲ ار جنوری ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو - اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے - یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو - جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے - حاضر ہوں - اور جوابدہی دعوی کی کریں - اور آپ کو لازم ہے - کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں - جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں - بصورت عدم حاضری آپ کے مقدمہ مسموع اور منفصل ہوگا ؎

آج ۲۹ ار نومبر ۱۹۳۴ء کو بہ ثبت دستخط میرے اور مہر عدالت جاری کیا گیا ؎

(دستخط حاکم و مہر عدالت)

آریہ سماج دہلی کا ۵۱واں سالانہ جلسہ

آریہ سماج بازار سیتارام دہلی کا ۵۱واں سالانہ جلسہ ۱۴-۱۵-۱۶ ار دسمبر ۱۹۳۴ء کو ہونا نشچت ہوا ہے - اس شبھ اوسر پر مہاتما نارائن سوامی جی - پنڈت رام چندر جی دہلوی - لالہ سائیں داس جی ایم اے - لالہ رام پرشاد جی بی اے - پروفیسر اندر ودیا واچسپتی جی ایم اے - پنڈت بدھ دیو جی میرپوری - پنڈت چمپتی جی منتا سنتری اور ٹھاکر امر سنگھ جی وغیرہ ودوانوں کے پربھاوشالی لیکچر اپدیش ہوں گے ؎

اس سلسلہ میں یہاں ۱۰ ار دسمبر ۱۹۳۴ء سے ویدوں کی کتھا بھی سماج مندر میں شروع ہو جاوے گی - ۱۳ ار دسمبر ۱۹۳۴ء کو دیوار ایک "سمیلن" بھی کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے - ۱۴ ار دسمبر ۱۹۳۴ء کو ہوگا - ۱۶ ار دسمبر ۱۹۳۴ء کو "دھرم پرچار سمیلن" اور ۱۷ ار دسمبر ۱۹۳۴ء سوموار کو "سرو دھرم سمیلن" ہوگا - ماسٹر موہن اور ماسٹر مدن کے ردنوں بھجن بھی ہوا کریں گے ؎

(دیو ورت دھرمیندر آریہ سماج دہلی)

سنسار کی گتی!

میڈیکل آفیسر سرینگر کی بھتیجی کی گمشدگی!

سرینگر۔ ۱۲ر دسمبر کل شام مسٹر جی۔ ایل۔ وینٹوری میڈیکل آفیسر انچارج سٹیٹ ہسپتال کی نوجوان بھتیجی ہسپتال کے کوارٹروں سے غائب ہو گئی۔ لڑکی ٹہلنے گئی تھی۔ لیکن واپس نہ آئی۔ نزدیکی گمٹ کے نزدیک خون آلودہ کپڑے پائے گئے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ اسی مکان میں چوری کی واردات ہوئی تھی۔ اور ملزم چور گرفتار کر لیا گیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس چور کو اس لڑکی نے جواب لا پتہ ہے۔ شناخت کرنا تھا۔ پولیس کا خیال ہے۔ کہ لڑکی کو قتل کر دیا گیا ہے ؛

کچھ لوگوں کا خیال ہے۔ کہ لڑکی کو اغوا کیا گیا ہے۔ اس کی عمر ۱۴ برس کی بیان کی جاتی ہے۔ وہ تعلیم یافتہ ہے۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔ لیکن ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا ہے ؛

سرحدی گاندھی صفائی پیش نہیں کریں گے

بمبئی۔ ۱۲ر دسمبر۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ سرحدی گاندھی نے سردار پٹیل کو بوقت ملاقات بتلایا۔ کہ آپ اپنے مقدمہ میں صفائی پیش کرنا نہیں چاہتے ؛

۸ دفعہ کے سزا یافتہ ملزم پر فرد جرم :-

نئی دہلی۔ ۱۰ر دسمبر۔ ایک شخص عیدا کو ایک نابالغ لڑکے کے اغوا کے الزام میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ مجسٹریٹ نے اس کے خلاف فرد جرم عائد کر دی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس سے پہلے ۹ دفعہ سزا یاب ہو چکا ہے۔ اور حال ہی میں انڈیمان سے واپس آیا ہے۔ استغاثہ کا بیان ہے کہ ملزم نے لڑکے کو کہا۔ کہ میں تمہیں تمہارے باپ کے پاس لے جاتا ہوں۔ لیکن اسے اپنے گھر لے جا کر مکان میں بند کر دیا۔ پولیس کانسٹیبل نے جو رات کو ڈیوٹی پر تھا۔ لڑکے کی چیخ پکار سن کر اسے آزادی دلائی۔ ملزم نے ارتکاب جرم سے انکار کیا ؛

ناجائز افیون رکھنے پر چھ ماہ قید :-

دہلی۔ ۱۰ر دسمبر۔ ایک مسلمان شرف الدین کو ناجائز افیون قبضہ میں رکھنے کے جرم میں چھ ماہ قید کی سزا دی گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس کے مکان کی تلاشی لینے پر افیون برآمد ہوئی تھی ؛

بمبئی۔ سی۔ آئی۔ ڈی کے سب انسپکٹر کو سزا :-

بمبئی۔ ۱۱ر دسمبر۔ بمبئی سی۔ آئی۔ ڈی کے سب انسپکٹر لارنس ڈیکوسٹا کو جس کے خلاف رشوت ستانی کے الزام میں مقدمہ چل رہا تھا۔ چار ماہ قید اور تین صد روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں تین ماہ مزید قید کاٹنی پڑے گی ؛

سوبھاش بابو کے طبی معائنہ کے لئے سرکاری انتظامات

دہلی۔ ۱۲ر دسمبر۔ گورنمنٹ ہند بنگال گورنمنٹ کے مشورہ سے اس امر پر غور کر رہی ہے۔ کہ مسٹر سوبھاش چندر بوس کو تھوڑے عرصہ کے لئے اور ہندوستان میں رہنے کی اجازت دی جائے۔ یہ غور اس بنا پر ہو رہا ہے۔ کہ وہ اپنی صحت کے متعلق کلکتہ میں ڈاکٹروں سے مشورہ کرنا چاہتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک غیر سرکاری ڈاکٹر کے ساتھ ایک میڈیکل بورڈ مقرر کیا جائے گا۔ جو سوبھاش بابو کا معائنہ کرے گا۔ اگر اس بورڈ نے یہ سفارش کی۔ کہ ان کی صحت کی حالت ان کے ہندوستان میں مزید قیام کی مقتضی ہے۔ تو وہ غالباً انہیں تین ہفتہ کے لئے اور ٹھہرنے کی اجازت دیدے گی۔ اور ان پر موجودہ پابندیوں کو نرم کر دے گی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ کی طرف سے اس تمام کارروائی کا سہرا سر این۔ این سرکار لاء ممبر گورنمنٹ ہند کے سر ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے وائسرائے اور ایگزیکٹو کونسل کے دیگر ممبروں کے پاس زبردست عرضداشت کی تھی ؛

اگر میڈیکل بورڈ نے دیکھا۔ کہ سوبھاش بابو کی صحت بہت گر چکی ہے۔ اور اس کی بحالی کی امید نہیں۔ تو شاید گورنمنٹ انہیں جلاوطنی میں مرنے کے لئے ہندوستان سے باہر جانے پر مجبور نہ کرے۔ گورنمنٹ کے فیصلہ کا چند دنوں تک پتہ لگ جائے گا۔ وائسرائے اس وقت کلکتہ میں ہی ہیں۔ اور وہ وہاں سے بنگال گورنمنٹ کو مشورہ دے سکیں گے ؛

کلکتہ۔ ۱۲ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ بنگال نے ایک میڈیکل بورڈ قائم کیا ہے۔ جو مسٹر این۔ این سرکار۔ لفٹیننٹ کرنل ڈی۔ پی راج۔ ڈاکٹر ایل۔ ایم بینرجی اور کرنل اینڈرسن پر مشتمل ہوگا۔ یہ بورڈ ۱۴ر دسمبر کو یا اس سے پہلے شری یت سوبھاش چندر بوس کا معائنہ کرے گا۔ اور ان کی صحت کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کرے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ شری یت سوبھاش چندر بوس پر مندرجہ بالا حکم کی تعمیل ان کے مکان واقعہ ایلجن روڈ پر کرائی گئی ؛

ہوانہ میں مارشل لاء کا نفاذ :-

ہوانہ۔ ۱۲ر دسمبر۔ کمیونسٹوں کی شدید سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے جزیرہ ہوانہ کے بعض صوبجات میں مارشل لاء نافذ کیا گیا ہے ؛

اطالوی اور ابی سینی افواج میں مڈبھیڑ :-

روما۔ ۱۲ر دسمبر۔ ادوال کے محاذ پر اطالوی اور ابی سینی افواج میں جھڑپ ہوئی۔ جس میں موخر الذکر فوج کے ایک سو دس جوان مارے گئے ؛

جی۔ آئی۔ پی ریلوے کے مزدوروں کی ہڑتال :-

بمبئی۔ ۱۱ر دسمبر۔ جی۔ آئی۔ پی ریلوے کے گڈس یارڈ کے مزدوروں کی ہڑتال جاری ہے۔ آج کی ہڑتال کا نمایاں پہلو یہ ہے۔ کہ ۱۵۰ کالی بھیڑیں بھی ہڑتالیوں میں شامل ہو گئی ہیں۔ کیونکہ انہیں ٹھیکیدار کے خلاف وعدہ توڑنے کی شکایت ہے۔ ٹھیکیدار نے انہیں دو روپیہ روزانہ دینے کا وعدہ کیا۔ لیکن آج اس نے انہیں ایک روپیہ آٹھ آنہ فی مزدور دینا چاہا۔ لہذا ایک بھی ہڑتالی نے کام شروع نہیں کیا۔ ابھی تک صورت حالات پر امن ہے ؛

ایک سرحدی غازی کا قتل :-

پشاور۔ ۱۲ر دسمبر۔ ۹ر دسمبر کو چمرقند کے قبائلی علاقہ میں مولوی بشیر المعروف عبدالرحیم کو اس کے اردلی نے جو کہ اس کے حریف فضل الٰہی کا مرید ہے۔ قتل کر دیا ہے ؛

لائبریری کانفرنس کا انعقاد :-

مدراس۔ ۱۲ر دسمبر۔ ۲۴۔ ۲۵۔ اور ۲۶ر دسمبر کو کمار منیندر دیو کلکتہ کی صدارت میں ۹ویں آل انڈیا پبلک لائبریری کانفرنس منعقد ہوگی ؛

سوامی ستیانند جی کا لیکچر :-

امرتسر۔ ۶ر دسمبر کو آریہ سماج بازار شردھانند میں سوامی ستیانند جی کا لیکچر ہوگا ؛

سائیکل سوار تانگہ کے نیچے :-

امرتسر۔ ۱۱ر دسمبر۔ کل شام کو ہال بازار میں ایک سائیکل سوار ہندو لڑکا ایک تانگہ کے نیچے آ گیا۔ جس سے اسے شدید ضربات آئیں۔ اسے ہسپتال پہنچایا گیا ہے ؛

آتشزدگی :-

لاہور۔ ۱۱ر دسمبر۔ دہلی دروازہ کے اندر ایک مسلمان سوداگر پارچات کی دوکان کے بالائی حصہ میں آگ لگ گئی۔ مگر میونسپل فائر بریگیڈ نے بروقت پہنچ کر آگ کو پھیلنے سے روک لیا ؛

دارالعوام میں لیبر پارٹی کی نئی ترمیم

لنڈن۔ ۱۲ر دسمبر۔ آج پھر ہاؤس آف کامنز میں جائنٹ کمیٹی کی رپورٹ پر بحث جاری رہی۔ مسٹر کاکس نے لیبر پارٹی کی طرف سے گورنمنٹ کی تحریک میں مندرجہ ذیل ترمیم پیش کی :

"اس ہاؤس کی رائے میں ہندوستان کی آئینی اصلاحات کے لئے ایکٹ اس ڈرافٹ رپورٹ پر جو سیلیکٹ کمیٹی کے اپوزیشن ممبرس نے پیش کی ہے۔ مبنی ہونا چاہئے۔ تاکہ درجہ نو آبادیات کے لئے ہندوستان کا حق تسلیم ہو جائے۔ اور ذمہ دار گورنمنٹ کی توسیع سے اسے یہ درجہ حاصل ہو جائے۔ نیز ہندوستانی عوام کے ہاتھ میں ایسی طاقت دے دی جائے جس کے ذریعہ وہ موجودہ اقتصادی نظام سے پیدا شدہ ناانصافیوں اور مشکلات سے نجات حاصل کر سکیں"؛

اس ترمیم کو پیش کرتے ہوئے مسٹر کاکس نے زبردست تقریر کی ؛

امرتسر سے چوری شدہ موٹر لائلپور میں

لائلپور۔ ۱۰ر دسمبر۔ کل امرتسر پولیس ایک شخص بلونت سنگھ کی تلاش میں یہاں آئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ بلونت سنگھ امرتسر کی ایک متمول بیوہ عورت کے یہاں موٹر ڈرائیور تھا۔ مگر اب موٹر لے کر فرار ہو گیا ہے۔ پولیس نے اس موٹر کی کچھ چیزیں یہاں کے ایک دوکاندار سے برآمد کی ہیں ؛

آرام کرسی چرانے پر گرفتاری :-

لاہور۔ ۱۱ر دسمبر۔ پولیس نے مچھی ہٹہ سے ایک ہندو مسمی وشیشر کو مزنگ کی ایک کوٹھی سے آرام کرسی چرانے کے الزام میں گرفتار کیا ہے ؛

۶۰۰ روپیہ کی ساڑھیاں لیکر فرار :-

دہلی۔ ۱۰ر دسمبر۔ ترلوک ناتھ ایک دلال کو فریب دہی کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اگلے دن اس نے ایجرٹن روڈ کی ایک دوکان سے چھ سو روپیہ کی ساڑھیاں لیں۔ لیکن وہ ساڑھیاں لے کر بھاگ گیا۔ سٹی مجسٹریٹ نے اس کا ریمانڈ دے دیا ہے ؛

بیروزگاروں کو دھوکہ دینے کا جرم :-

دہلی۔ ۱۰ر دسمبر۔ بنگال ٹریڈنگ کمپنی کے پرتاپ سنگھ کو تین مختلف مقامات پر دھوکہ دہی میں ایک سال قید کی سزا دی گئی۔ استغاثہ کا بیان ہے کہ ملزم نے متعدد نوجوانوں سے ضمانتیں لیں۔ اور انکو اپنی کمپنی میں ملازم رکھا۔ مگر بعد ازاں غائب ہو گیا ؛

مسٹر رنبیر سنگھ کی شادی کے سلسلہ میں پارٹی :- لاہور ۱۲ ردسمبر مسٹر رنبیر سنگھ کی شادی کے سلسلہ میں لاہور سٹوڈنٹس یونین کی ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبروں کو لالہ دھنی رام بھلہ کی طرف سے پارٹی دی گئی۔ اس موقع پر انہوں نے سٹوڈنٹس کانفرنس کو یک صد روپیہ دان دیا۔ اور کسی موزوں طالب علم کو پندرہ روپے ماہوار دینے کا وعدہ کیا۔

ٹورنامنٹ میں فساد :- انبالہ۔ انبالہ کے سکولوں کے سالانہ ٹورنامنٹ میں لڑائی ہو جانے کی وجہ سے چند طلباء مجروح ہو گئے ہیں۔ خالصہ ہائی سکول اور مسلم ہائی سکول کے درمیان کبڈی کا میچ ہو رہا تھا۔ کہ دونو ٹیموں میں جھگڑا شروع ہو گیا۔ ہجوم میں سے کسی نے سوڈھی ہرچندر سنگھ ریفری پر حملہ کر دیا۔ اس پر دونو پارٹیوں میں فساد شروع ہو گیا جس سے چند اشخاص زخمی ہو گئے۔ سوڈھی ہرچندر سنگھ کو شدید ضربات آئی ہیں ؛

گجرات کے ۲۶ کانگرسیوں کی رہائی :- احمد آباد۔ ۱۰ ردسمبر۔ گجرات کے ۲۶ کانگرسی جن کو تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں سزائیں ہوئی تھیں۔ اور جو جیل میں قید تھے سابرمتی جیل سے رہا کئے گئے ہیں۔ رہائی میعاد قید کے اختتام سے پہلے عمل میں لائی گئی ہے ؛

جزائر فلپائن میں ساتواں طوفان :- منیلا۔ ۱۰ ردسمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جزیرہ لیوزن (شمالی) میں فلپائن کے سولہ باشندے سیلاب میں غرق ہو گئے ہیں۔ گذشتہ چند ہفتوں میں ان جزائر میں یہ ساتواں طوفان ہے۔ بہت سے لوگ غائب ہیں۔ دیہاتی کاشتکاروں کے ہزاروں لوگ بے گھر ہو رہے ہیں ؛

مسٹر انجنیکر کو بمبئی لے جایا گیا :- بمبئی۔ ۱۰ ردسمبر۔ اسمبلی کے کانگرسی ممبر مسٹر ایم۔ ڈی۔ انجنیکر کو جن کے دائیں پاؤں میں ضرب آئی تھی مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی یہاں لائے۔ اور انہیں ڈاکٹر دلشن مکھ کے مکان پر لے جایا گیا۔ ڈاکٹر دیش مکھ نے ان کا معائنہ کرنے کے بعد رائے دی۔ کہ تشویش کی کوئی وجہ نہیں ہے ؛

پارسلوں سے کپڑوں کی چوری :- لدھیانہ۔ ۱۰ ردسمبر۔ ریلوے میل سروس کے پارسلوں سے کپڑوں کی چوری کے سلسلہ میں محکمہ ریلوے کے ایک اکاؤنٹنٹ کو گرفتار کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس کے مکان سے مسروقہ مال برآمد ہو گیا ہے۔ گرفتار شدہ شخص ملزم کا ماموں ہے۔ گرفتاری چوری میں امداد دینے کے الزام میں عمل میں آئی ہے ؛

کانگرس کا سالانہ اجلاس :- پٹنہ۔ ۱۰ ردسمبر۔ کانگرس کے نئے آئین میں مندرجہ ٹائم ٹیبل کے مطابق آل انڈیا نیشنل کانگرس کا سالانہ اجلاس فروری کے آخیر میں منعقد ہوگا۔ اور صدر کے انتخاب کا اعلان جنوری میں کیا جائے گا ؛

عبدالقیوم کو اپیل کی اجازت :- حیدر آباد (سندھ)۔ ۱۰ ردسمبر۔ بمبئی گورنمنٹ نے عبدالقیوم کو جسے مہاراج نتھو رام کے قتل کے سلسلہ میں سزائے موت دی گئی ہے۔ پریوی کونسل میں اپیل دائر کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ لیگل ریممبرینسر نے حکام کو تار دیا ہے۔ کہ پھانسی ملتوی کر دی جائے ؛

جنگی قرضہ دینے سے انکار :- پیرس۔ ۱۰ ردسمبر۔ اگرچہ ایم۔ ہیریٹ نے اس رائے کا اظہار کیا۔ کہ فرانس کو اپنے جنگی قرضہ کی اگلی قسط ۱۵ ردسمبر کو ادا کر دینی چاہیے۔ لیکن وزراء کی کونسل نے فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ ادا نہیں کی جائے ؛

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدناپور کا حکم :- ۱۱ ردسمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدناپور نے قانون کی دہشت انگیزی کے ماتحت نئے احکام جاری کئے ہیں۔ جن کی رو سے مدناپور ضلع کے خاص رقبوں میں بنگالی ہندو بھدرلوک نوجوانوں کو سائیکل چلانے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ خاص حالات میں پاس جاری کئے جائیں گے ؛

خطرناک جیب کتروں کا گروہ :- دہلی۔ ۱۰ ردسمبر۔ محمد عاشق۔ فضل اور امین تین اشخاص کے خلاف سٹی مجسٹریٹ نے فرد جرم عائد کر دی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تینوں خطرناک جیب کترے ہیں۔ اور ان کو چاندنی چوک میں جیبیں کترتے ہوئے گرفتار کیا گیا تھا ؛

ہندو لڑکی کے اغوا کا الزام :- دہلی۔ ۱۰ ردسمبر۔ آج مسٹر اعجاز حسین مجسٹریٹ نے پراسیکیوٹنگ انسپکٹر کی درخواست پر ایک شخص عبدالرحیم کو مفرور ملزم قرار دیا ہے۔ عبدالرحیم کے خلاف ایک ہندو لڑکی کو اغوا کرنے کا الزام ہے ؛

سالانہ جلسہ ملتوی :- پشاور۔ ۱۰ ردسمبر۔ مقامی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۵ تا ۱۸ ردسمبر ۱۹۳۴ء کو منعقد ہونا تھا۔ لیکن اب ملتوی کر دیا گیا ہے۔ نئی تاریخوں کے متعلق بعد میں اطلاع دی جائے گی ؛

ساڑھے تین سال قید کی سزا :- لاہور۔ ۱۱ ردسمبر۔ آج ایک جاٹ مسمی جین سنگھ کو ایک لڑکے کے ساتھ منہ کالا کرنے کے جرم میں زیر دفعہ ۳۷۷ تعزیرات ہند ساڑھے تین سال قید کی سزا ہوئی ہے ؛

الہ آباد میں ہڑتال :- الہ آباد۔ ۱۰ ردسمبر۔ آج خان عبدالغفار خان کی گرفتاری کے سلسلہ میں شہر میں ہڑتال ہوئی۔ شام کو پنڈت کرشن کانت مالویہ کی صدارت میں ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں گورنمنٹ کی تشدد گیرانہ پالیسی کی مذمت کی گئی ؛

۱۹۳۴ء کا نوبل پرائز کسے ملا :- اوسلو۔ ۱۰ ردسمبر۔ ۱۹۳۳ء کا نوبل پرائز نارمن اینجل اور ۱۹۳۴ء کا نوبل پرائز مسٹر آرتھر ہینڈرسن (انگلستان کے سابق وزیر خارجہ) کو جو تخفیف اسلحہ کانفرنس کے سلسلہ میں بھاری سرگرمی کا اظہار کرتے رہے ہیں دیا گیا ہے۔ انعام سات ہزار (۷۰۰۰) پونڈ کا ہے ؛

سرکاری ریلوں کی آمدنی :- نئی دہلی۔ ۱۰ ردسمبر۔ یکم اپریل سے ۲۰ نومبر تک تمام سرکاری ریلوں کی آمدنی ۵۵ کروڑ ۸۲ لاکھ روپیہ ہوئی ہے ؛

چار ٹانگوں والا مرغی کا بچہ :- کراچی۔ ۹ ردسمبر۔ یہاں کے ایک جنٹلمین کے گھر مرغی نے بچہ دیا۔ اس بچہ کی چار ٹانگیں اور دو سر تھے۔ اور وہ صرف ۴ گھنٹے تک زندہ رہا۔ مردہ چوزہ کو ادویات کے ذریعہ محفوظ کر کے میوزیم میں رکھا گیا ہے ؛

بارہ سالہ لڑکی جل کر مر گئی :- جالندھر۔ راہوں ضلع جالندھر میں ایک شخص سانگا رام کے مکان میں آگ لگنے سے ایک بارہ سالہ لڑکی جل کر مر گئی ہے۔ گھر والوں نے لڑکی کو بچانے کی کوشش کی۔ لیکن اس کا جسم بری طرح جھلس چکا تھا۔ اور وہ چند گھنٹے بعد مر گئی ؛

ریاست بڑودہ میں ہیروں کی کان :- احمد آباد۔ ایک مقامی اخبار رقمطراز ہے کہ ساولی تعلقہ واقع ریاست بڑودہ میں شہاراپور کی پہاڑیوں پر پتھر کھودتے وقت دو ہیرے ملے۔ پولیس نے ان دونو ہیروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور جس مقام سے ہیرے ملے ہیں۔ اس پر پولیس کا پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مزید کھدائی کی گئی۔ تو ممکن ہے۔ کہ ہیروں کی کان مل جائے ؛

وزراء کی کانفرنس :- ٹریونڈرم۔ ۱۰ ردسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سر محمد حبیب اللہ اور سی۔ پی۔ رام سوامی آئر ۱۲ ردسمبر کو منعقد ہونے والی وزرائے ریاست کی کانفرنس میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔ اس لئے مسٹر جی۔ ٹی۔ پلائی سابق پولیٹیکل سیکرٹری جو ہائی کورٹ کے جج ہیں۔ ٹراونکور کے نمائندہ کے طور پر کانفرنس میں شریک ہوں گے ؛

بحری و ہوائی فوج کی پریڈ :- لنڈن۔ ۹ ردسمبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سنگاپور میں ۱۳ ردسمبر کو جو برطانیہ کی بحری اور ہوائی فوج پریڈ ہونی ہے۔ وہ خفیہ طور پر ہوگی۔ اور اس پریڈ کا مقصد سنگاپور میں ڈیفنس کی طاقت کا معائنہ کرنا ہے ؛

کانگرسی کارکنوں کی میٹنگ :- لاہور۔ ۱۲ ردسمبر۔ بریڈلا ہال میں پنجاب کے کانگرسی کارکنوں کی میٹنگ ڈاکٹر ستیہ پال کی صدارت میں ہوئی۔ کانگرس کے جدید آئین پر غور و خوض کرنے کے بعد فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ کانگرس کے جدید آئین کی کاپی مختلف کانگرس کمیٹیوں کو بھیجی جائے۔ تاکہ آئندہ انتخاب ان کی بناء پر عمل میں آ سکے ؛

پرکاش لاہور

۲- پوہ سمت ۱۹۹۱

ایک آریہ ودوان کا ویوگ

میرٹھ سے پنڈت گھاسی رام جی ایم-اے-ایل-ایل-بی کے دیہانت کا شوک سماچار آیا ہے۔ میرے آریہ سماج میں پرویش سے پہلے پنڈت جی کا آریہ سماج کے سرکردہ اصحاب میں شمار تھا۔ آریہ سماج میں پرویش کرنے سے پہلے اپنے ودیارتھی جیون میں میں اُن کے لیکچر پڑھا کرتا تھا۔ آریہ سماج میں ودوانوں کی بہتات نہیں۔ جو ہیں اُن میں اُن کا درجہ نہایت اونچا تھا۔ اُنہیں سنسکرت - انگریزی - فارسی اور اردو پر عبور حاصل تھا۔ اور اِسی لئے وہ آریہ سماج کے لئے ایک قیمتی ساہتیہ چھوڑ گئے ہیں۔ اُنہوں نے جو پستکیں لکھی ہیں۔ یا جن پستکوں کے لکھنے میں اُنہوں نے سہایتا دی ہے - اُن سب کی تفصیل میں جانے کی اِس وقت ضرورت نہیں۔ لیکن ایک کتاب کا ذکر کرنا ضروری ہے - اور وہ ہے "رشی دیانند کا جیون چرتر" جو اُنہوں نے بنگلہ بھاشا سے آریہ بھاشا میں ترجمہ کیا ہے - یہ جیون چرتر کئی سالوں کی کھوج کے بعد شری دیوندر ناتھ مکرجی نے لکھا تھا۔ اس کا ترجمہ پنڈت گھاسی رام جی نے کیا۔ یہ ایک قیمتی ورثہ ہے - جو آپ آریہ سماج کے لئے چھوڑ گئے ہیں۔ آریہ سماج کے مختلف ماسک اور سپتاہک پتروں کے لئے جو لیکھ اُنہوں نے لکھے۔ اُن کی گنتی ہو نہیں سکتی - اور لطف یہ ہے کہ یہ سارا کام اُنہوں نے اپنی صحت کے نازک ہوتے ہوئے کیا۔ اُنہیں دمہ کی شکایت تھی - میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ کب شروع ہوئی؟ یہ کہہ سکتا ہوں - کہ جب سے میں نے اُنہیں دیکھنا شروع کیا ہے۔ تب سے یہ شکایت لگاتار اُن کے ساتھ چلی آئی ہے - زندگی کے آخری ایام میں اُنہیں ذیابیطس کی شکایت بھی پیدا ہو گئی تھی۔ جس شخص کو یہ دو زبردست امراض لگے ہوئے ہوں۔ اُس کے لئے کوئی بڑا کام سرانجام دینا مشکل ہے - باوجود اس کے وہ آریہ سماج کے لئے ایک بہومولیہ ساہتیہ چھوڑ گئے ہیں۔ یہ نہیں کہ وہ آریہ سماج کی دوسری سرگرمیوں میں حصّہ نہ لیتے تھے۔ لیتے رہے۔ آریہ سماج میرٹھ کے پردھان رہے - آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کے پردھان رہے۔ گوروکل برنداون کے مکھیہ ادھشٹا تا رہے - اور سنیکت پرانتیہ انترنگ سبھا کے سدسیہ تو ہمیشہ ہی رہے - کہنے کا مطلب یہ ہے - کہ ایسے وقت بھی آئے - جب کہ اُنہوں نے آریہ سماج کی سرگرمیوں میں پرجوش حصّہ لیا۔ لیکن چونکہ اُن کی صحت ہمیشہ کمزور رہی ہے۔ اِس لئے اُن کی یہ سرگرمیاں بہت عرصہ تک جاری نہ رہ سکیں۔ اور اُنہیں پیچھے ہٹنا پڑا۔

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا کے وہ سدسیہ تھے - اور اس سبھا میں اُن کی بہومولیہ سمتی کو ہمیشہ آدر کی درشٹی سے دیکھا جاتا تھا۔ مارچ ۱۹۳۳ء میں دہلی میں سارودیشک سبھا کا وارشک نرواچن تھا۔ اس میں وہ سمّلت ہوئے تھے۔ اور میں نے اُن کے انتم درشن وہیں کئے تھے - اِس اوسر پر سارودیشک سبھا نے ایک آریہ سمیلن بھی کیا تھا۔ جس کے سامنے وچارنیہ وشے یہ تھا۔ کہ "آریہ سماج کا ممبر ہونے کے لئے کیول دس نیموں کا ماننا کافی ہے - یا اس سے کچھ زیادہ؟" اس سمیلن میں یہ سوال رکھا ہوا تھا - کہ آریہ سماج کا ممبر بننے کے لئے دس نیموں کے اتِرکت رشی دیانند پرتی پادت اُن سدھانتوں کا ماننا بھی آوشیک ہے جن کا آدھار وید پر ہے۔ یہ پرستاؤ پنڈت گھاسی رام جی ایم - اے نے ہی رکھا تھا - اور اس کے پاس کرانے میں اُن کا بڑا ہاتھ تھا۔

سدھانت کے لحاظ سے وہ بڑے دیڑھ تھے - اور کسی قسم کا راضی نامہ کرنے کو تیار نہ تھے - رشی دیانند کے پرتی اُن کی بھگتی اگادھ تھی - اور چونکہ وہ ودوان تھے - اور شاستروں پر اُنہیں عبور حاصل تھا۔ اِس لئے اُن کا قلم ہمیشہ اُن لوگوں کے خلاف چلتا رہتا تھا - جو آریہ سماج کی جڑوں کو کمزور کرنا چاہتے تھے - اُن کے کئی لیکھ "پرکاش" میں بھی چھپے ہیں - اور مجھے وشواس ہے - کہ اس کے پریمیوں نے ان سے پورا لابھ اٹھایا ہوگا - پنڈت گھاسی رام جی ویاکھیان بھی دیا کرتے تھے - اُن کے ویاکھیانوں پر یوگیتا کی چھاپ ہوا کرتی تھی - لیکن کمزوریٔ صحت کی وجہ سے اُنہیں تقریر کرنا زیادہ پسند نہ تھا۔ گوروکل کو نگر دی - ویدوکل م

"شردھانند دوس"

۲۳ دسمبر ۱۹۲۶ء کو سوامی شردھانند نے جامِ شہادت پیا۔ اسے آٹھ سال گزر چکے ہیں - لیکن کل کی بات نظر آتی ہے - آریہ سماج نے ہی نہیں - بلکہ آریہ جاتی نے بھی سوامی شردھانند کو نہیں بھلایا۔ اور بھلا بھی کیسے سکتی ہے؟ جس مہان وبھوتی نے حقیقی طور پر اپنا سروسو آریہ سماج - آریہ جاتی اور آریہ ورت کے لئے ارپن کر دیا ہو - جس نے اپنی زندگی میں ہی نہیں - بلکہ اپنی موت سے بھی آریہ دھرم کی سیوا کی ہو - اُسے فراموش کرنا تو پرلے درجہ کی کرتگھنتا ہوگی۔

۲۳ دسمبر پھر آ رہا ہے - میں آشا کرتا ہوں - کہ نہ صرف آریہ سماجیں بلکہ سارا آریہ ہندو جگت اس دن کو اُسی شردھا سے منائے گا - جس کا یہ مستحق ہے - پرتیک آریہ سماج کو ۲۳ دسمبر کے دن وشیش سبھا کرنی چاہئے۔ اسے سارے ہندو ماتر کو منعقد کرنا چاہئے - اس موقع پر جو تقریریں ہوں گی - وہ شدھی اور سنگھٹن کا پہلو لئے ہوئے تو ہوں گی ہی - اچھا ہوگا - اگر اس موقع پر کچھ دھن بھی "شردھانند" کے لئے جمع ہو جائے - شدھی کا کام وسیع پیمانہ پر نہ بھی ہو - تو بھی اِس کام کے لئے دھن کی آوشیکتا رہتی ہے - میں آشا کرتا ہوں - کہ آریہ سماجیں میرے اِس نویدن پر وشیش دھیان دیں گی - اور اس مہان پرش کی برسی منا کر جس نے ہمارے لئے اپنا سب کچھ دے دیا - اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیں گی۔

(کرشن)

۴ برنداباں یا اسی قسم کے بڑے بڑے موقعوں پر وہ تقریر کیا کرتے تھے۔

اُن کی زندگی کا یہ پبلک پہلو ہے - جس کا میں نے ذکر کیا ہے - اُن کی پرائیویٹ زندگی بھی ایک خاص معنی رکھتی تھی - وہ سوبھاؤ کے میٹھے تھے - جن لوگوں کو کبھی اُن سے پرائیویٹ طور پر ملنے کا اتفاق ہوا ہے - وہ میرے اس خیال کی تائید کریں گے - کہ وہ دوستوں کے دوست تھے - جس سے اُن کا ایک بار تعلق ہو گیا - اُس سے وہ انت تک نبھانے کی کوشش کرتے تھے۔

اُن کی طبیعت میں مذاق تھا - اُن کی بات چیت میں بھی مذاق ہوا کرتا تھا - اس لئے اُن سے مل کر وشیش آنند پراپت ہوتا تھا - شری نارائن سوامی جی نے اُن کی مذاق پسندی کی ایک مثال بھی دی ہے - وہ کہتے ہیں - کہ سر سیتا رام پردھان لیجسلیٹو کونسل یو - پی کے اعزاز میں ایک پارٹی دی گئی - کئی لوگوں نے اُن کی تعریف میں تقریریں کیں - جو بھی تقریر کرنے کے لئے آیا - اُس نے اُن کے سامنے کھڑے ہو کر تقریر کی - پنڈت گھاسی رام جی تقریر کرنے کے لئے آئے - لیکن بجائے آگے کھڑے ہونے کے اُن کی پیٹھ کی طرف کھڑے ہو گئے - تقریر شروع کرتے ہی اُنہوں نے کہا - کہ دوسرے لوگوں نے اُن کے منہ پر تعریف کی ہے - میں اُن کی پیٹھ کے پیچھے تعریف کرتا ہوں - اِس پر ساری محفل میں خوب قہقہہ پڑا - اُن کی موت سے اُن کے پریوار کو جو نقصان ہوا ہے - اُس کا تو کیا کہنا - آریہ سماج میں ایک ایسے ودوان کی جگہ خالی ہوئی ہے - جس کا پُر کرنا آسان نہیں - خاص کر اس صورت میں جب کہ تجربہ یہ ہو - کہ آریہ سماج کا جو بھی کاریہ کرتا گیا ہے - اُس کا استھان اس وقت تک رکت پڑا ہے۔

اُن کے پریوار اور آریہ سماج کے علاوہ اُن کے دوست بھی ہمدردی کے مستحق ہیں - جنہیں اُن جیسا دوست مشکل سے ہی ملے گا - اُن کی عمر کچھ زیادہ نہ تھی - صرف ۶۲ سال کی تھی - لیکن جو امراض اُنہیں گھن کی طرح کھائے جا رہے تھے - اُنہوں نے اُنہیں ہم سے چھین لیا - ۶۲ سال کی عمر کیا ہے - اگر وہ کچھ سال اور زندہ رہتے - تو یقیناً آریہ سماج کے لئے اور ساہتیہ پیدا کر جاتے - اُن کی اس بے وقت موت پر ہمیں نہ صرف اُن کے پریوار سے ہمدردی ہے - بلکہ سنیکت پرانت کے آریہ سماج اور اُن کے دوستوں کے ساتھ بھی ہے - اُن کی موت ہمارے لئے ایک ناقابلِ برداشت صدمہ ہے - لیکن یہ ہمارے بس کی بات نہیں - اس لئے سوائے صبر کے چارہ کار ہی کیا ہے؟

(کرشن)

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ (مینیجر)

پاٹھک جی چل بسے

آریہ جگت میں یہ سماچار بڑے دکھ کے ساتھ سُنا جائے گا۔ کہ آریہ جگت کے پرسدھ اپدیشک پنڈت بنسی دھر جی پاٹھک کا دیہانت ہو گیا ہے آپ بہاری پور بریلی آریہ سماج کے اُتسو پر بھاشن دیتے ہوئے اتفاقیہ علیل ہو گئے۔ اور دو گھنٹہ کے بعد باوجود باقاعدہ علاج معالجہ کے چل بسے پاٹھک جی آریہ سماج کے ان کرم شیل۔ شردھالو اور اُتساہی اپدیشکوں میں سے تھے۔ جو آریہ سماج کی سیوا میں ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ وہ ایک سوشلسٹ اور راشٹریہ وچاروں کے سپشٹ وادی پرُش تھے۔ اور آریہ سنسکرتی کے پرتی ان کا پریم تھا۔ عدم تعاون کی تحریک کے زمانہ میں آپ سوراجیہ سندیسی ہو گئے تھے۔ پولٹیکل سیوا کرتے ہوئے بھی آپ نے ہمیشہ ہندو کی شدھی اور سنگٹھن کی تحریکوں کے لئے ہمدردی حاصل کی۔ ان کا اپنے سدھانتوں پر بڑا ہی وشواس تھا۔ ہم سورگیہ پاٹھک جی کے سمبندھیوں اور متروں سے اس موقع پر ہاردک سہانو بھوتی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ سورگیہ پنڈت جی کو سدگتی پردان کریں ؛

پنڈت اندر ورما جی کا دیہانت

"پرکاش" کے پریمیوں تک یہ سماچار پہنچاتے ہوئے ہمیں بڑا دکھ ہوتا ہے۔ کہ پنڈت اندر ورما جی کا کانگڑہ ہسپتال میں ۳ دسمبر ۱۹۳۴ء کو رات کے ۸ بجے دیہانت ہو گیا۔ ورما جی دیر سے آریہ سماج کے پرچار کا کاریہ کر رہے تھے۔ جب ملک میں شدھی اندولن زوروں پر تھا۔ تو انہوں نے اس کاریہ کو کرتے ہوئے دن رات ایک کر دیا تھا۔ ۱۹۲۱ء میں راشٹریہ اندولن کرتے ہوئے بھی وہ سوراجیہ آشرم میں ہو آئے تھے۔ ہم پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ ورما جی کی آتما کو شانتی پردان کریں۔ اور ان کے شوک ساگر میں ڈوبے ہوئے پریوار اور احباب کو دھیریہ پردان کریں ؛

پروفیسر لکھی رام جی کا دیہانت

جھنگ سے شوک جنک سماچار موصول ہوا ہے کہ شری پروفیسر لکھی رام جی بی۔ اے جو کہ ۲۲ سال تک گورو کل کانگڑی کی سیوا کرتے رہے ہیں۔ اور آجکل آریہ سماج جھنگ کی بحیثیت پردھان سیوا کر رہے تھے۔ چل بسے ہیں۔ ہم اس موقع پر جہاں سورگیہ پروفیسر کی آتما کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کرتے ہیں۔ وہاں ان کے پریوار کے ساتھ اپنی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں ؛

بڑودہ میں آریہ سماج کا کام

پچھلے ماس مجھے لالہ نرائن دت جی ٹھیکہ دار و پردھان آریہ سماج دہلی کے ساتھ بمبئی جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں جاتے ہوئے ہم بڑودہ بھی ٹھہرے۔ تاکہ جہاں آریہ سماج کے برِدھ سیوک راؤ بہادر ماسٹر آتما رام کے درشن کر سکیں۔ اور وہاں وہ اور ان کا پریوار آریہ سماج کا جو کام کر رہا ہے اسے بھی اپنی آنکھوں دیکھ سکیں۔ ماسٹر جی کے درشن کر کے ہمیں وشیش آنند ہوا۔ وہ مستقل ہو رہے ہیں۔ آیو کا اثر ان پر سپشٹ پرتیت ہوتا ہے۔ لیکن آریہ سماج کے لئے ان میں جو لگن ہے اس میں کسی طرح کی شتھلتا نہیں آئی۔ اس سمے تک پستکوں کے سوادھیائے میں مگن رہتے ہیں۔ اور لیکھ دوارہ آریہ سماج کی سیوا کرتے رہتے ہیں۔ ماسٹر جی کو یہ خاص فخر حاصل ہے۔ کہ ان کا سارے کا سارا پریوار آریہ سماج کی سیوا میں لگا ہوا ہے۔ اور بڑودہ میں آریہ سماج کا جتنا بھی کام ہے۔ اس کا سہرا ان کے پریوار کو پراپت ہے۔ ان کے جیشٹھ سپتر اس سمے بڑودہ میں ہی ہیں۔ وہ تمام سنستھاؤں کو چلا رہے ہیں۔ انکے دوسرے پتر جو بمبئی یونیورسٹی کے بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ہیں۔ آریہ کنیا مہا ودیالیہ بڑودہ کی کنیاؤں کو لے کر افریقہ میں گئے ہوئے ہیں۔ اس دورہ میں انہیں ایک ورش لگا ہے۔ لیکن یہ دورہ نہایت کامیاب رہا ہے۔ نہ صرف یہ کہ اس ودیالیہ کی چھاتراؤں نے اپنے جسمانی کرتب دکھلا کر اور تقریریں کر کے افریقہ کی جنتا کو موہت کر لیا ہے۔ بلکہ چار لاکھ روپیہ بھی جمع کیا ہے۔ جس میں دو لاکھ روپیہ صرف ایک آریہ سیٹھ کا ہے۔ اس دان سے کاٹھیاواڑ میں ایک کنیا گوروکل کھولا جائے گا۔ دو لاکھ روپیہ آریہ کنیا مہا ودیالیہ بڑودہ کے لئے جمع ہوا ہے۔ اس مہا ودیالیہ کی آچاریا اور ادھشٹاتری بھی ماسٹر جی کی سپتری شریمتی سوشیلا دیوی بی۔ اے ہیں۔ یہ ودیالیہ سرو پریہ ہے۔ اور اس میں ۳۰۰۔۔۳۵۰ چھاترائیں پڑھتی ہیں۔ جو بھارت کے سمست پرانتوں سے آئی ہوئی ہیں۔ ودیالیہ کا بھون نہایت وسیع ہے۔ اور اس کے ساتھ زمین بھی بہت سی۔ ماسٹر جی نے بڑے پریم سے ہمیں سارا ودیالیہ دکھلایا۔ سائنٹنگ کال ہم نے چھاتراؤں کو ویایام کرتے بھی دیکھا۔ ودیالیہ کے اتیرکت اور بھی کئی اسٹی ٹیوشن ہیں۔ جو وہاں کام کر رہے ہیں۔ ماسٹر جی نے ہمیں اچھوت بالکوں کا آشرم بھی دکھلایا۔ اور انہوں نے بجا طور پر فخر سے کہا۔ کہ یہ آشرم مجھے سب سے پہلے بڑودہ میں لایا ہے ؛

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ماسٹر جی نے ہمارے آدر سنکار میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اور بڑودہ میں ہوتے ہوئے بھی ہم نے یہی محسوس کیا۔ کہ ہم اپنے گھر میں بیٹھے ہیں۔ اس کے لئے ہم ان کے آبھاری ہیں۔ میری پرماتما سے یہ پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ماسٹر جی کو کچھ درگھ آیو اور جیون رکھیں۔ تاکہ وہ آریہ سماج کی سیوا کر سکیں ؛

(کرشن)

شردھانند بلیدان دوس!

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے فیصلہ کے مطابق ہر سال ۹ پوہ کو شردھانند بلیدان دوس منایا جاتا ہے۔ امسال یہ دن ۹ پوہ سمت ۱۹۹۱ مطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۳۴ء ہے۔ آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ اس دن کو بڑے اُتساہ کے ساتھ منائیں۔ جہاں سمبھو ہو۔ جلوس نکالے جائیں اور اس کے پشچات ایک سارو جنک جلسہ کیا جائے۔ جس میں شری سوامی شردھانند جی مہاراج کے جیون اور ان کے کام پر روشنی ڈالی جائے۔ ویدک دھرم کا سندیش انیہ دھرم اولمبیوں تک پہنچایا جائے۔ ٹریکٹ تقسیم کئے جائیں۔ اور انیہ دھرم اولمبیوں کے آریہ سماج میں شامل ہونے کے سمبندھ میں جو رکاوٹیں ہیں۔ انہیں عملی طور پر دور کیا جائے۔ شدھی کا کام وسترت کرنے کے لئے دھن اکٹھا کیا جائے۔ جو دھن جمع ہو۔ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے دفتر میں ارسال کریں ؛

(کرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور)

پنڈت جیدیو جی کا اعلان

شری پنڈت جے دیو جی شرما ودیا النکار میمانسا تیرتھ نے ہمارے سہیوگی "آریہ مارتنڈ" میں یہ اعلان کیا ہے۔ کہ جو آریہ بھائی آسان سے آسان طریقہ سے سنسکرت کی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور صرف چھ ماہ میں اتنا ابھیاس کر لینا چاہتے ہیں۔ کہ وہ عام طور پر گھنٹوں سرل سنسکرت میں بھاشن کر سکیں۔ اور دوسروں کی بولی ہوئی سنسکرت کو سمجھ سکیں۔ ان کو ویدک سبھا آریہ سنسکرت شکشنالیہ منشی نگر روڈ اجمیر سے پتر ویوہار کرنا چاہئے۔ تاکہ ان کو پاٹھ کرم کے جاری رکھنے کے متعلق مناسب مشورہ دیا جا سکے۔ ہمارے خیال میں ان آریہ بھائیوں کو جو گھر بیٹھے سنسکرت میں بولنے اور بات چیت کرنے کا ابھیاس کرنا چاہتے ہیں۔ پنڈت جی کے اعلان سے فائدہ اٹھانا چاہئے ؛

ضبطی کا مطالبہ

۱۰ دسمبر ۱۹۳۴ء کو اہلیان لاہور کا ایک پبلک جلسہ میونسپل باغ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں زیر صدارت مولانا ظفر علی خان اس غرض سے منعقد ہوا۔ کہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی دل آزار کتاب موسومہ بہ "آریہ دھرم" کے خلاف عملی احتجاج بلند کیا جائے۔ جلسہ میں مختلف اصحاب کی تقاریر کے بعد حکومت سے یہ مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ مرزا صاحب کی مذکورہ کتاب کو جو کہ ضیاء الاسلام پریس قادیان میں اب بھی چھپ رہی ہے۔ اور سخت دل آزار مضامین پر مشتمل ہے بحق ملک سرکار ضبط کر لے۔

ہم اہلیان لاہور کے اس مطالبہ کی پرزور حمایت کرتے ہوئے حکومت پر زور دیتے ہیں۔ کہ جہاں وہ مرزائیوں کے خلاف سیاسی باتوں کا سختی سے سخت نوٹس لینے سے نہیں چوکتی۔ وہاں وہ دوسروں کی اشتعال انگیزی کرنے والی مرزا صاحب کی ایسی تصانیف کو جلد از جلد ضبط کر لے جن سے دوسروں کا دل دکھتا ہے۔ اور ان کے جذبات کو چوٹ لگتی ہے ؛

سورگیہ سوامی شردھانند جی کے لئے عقیدت کا اظہار کرنے کے لئے اپنی شردھا کے پھول جلد از جلد پیش کریں۔ "پرکاش" آپکی سیوا کے لئے حاضر ہے ؛ (مینیجر)

"زمیندار" سے مزید ضمانت کا مطالبہ

اخبار "زمیندار" سے حکومت پنجاب نے چار ہزار روپیہ کی مزید ضمانت طلب کی ہے۔ ضمانت مانگنے کی وجہ یہ ہے کہ مولانا ظفر علی خان نے عدم تعاون یا ترک موالات ہوتے ہوئے ملک معظم کے نام کھلی چھٹی بھیج کر خداوندان قادیان کو ناراض کر دیا ہے۔ اور یہ ایک ایسی غلطی ہے جس کی تلافی سوائے چار ہزار روپیہ کی ضمانت جمع کر لینے کے نہیں ہو سکتی تھی۔

"زمیندار" پر یہ تازہ آفت آئی ہے۔ اس سے جہاں ہمیں اس کے ساتھ ہمدردی ہے۔ وہاں اس بات کا سخت افسوس ہے کہ حکومت مرزا قادیانی کی دل آزار تصانیف کو تو ضبط نہیں کرتی۔ اور غریب "زمیندار" کو مستوجب سزا بنا لیا جاتا ہے۔ حالانکہ انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ جس طرح قادیان والوں کی دلجوئی کو حکومت اپنا فرض سمجھتی ہے۔ اسی طرح احراری لیڈروں کو قادیانی لٹریچر کے خلاف جو شکایات ہیں۔ حکومت ان کی بھی تلافی کرے۔ اور صرف ایک فریق پر ہی اپنا عتاب نازل نہ کرتی جائے۔

"آل انڈیا ڈے"

کانگرس کسی حالت میں جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ سے متفق نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس رپورٹ نے ہندوستان کی غلامی کو زیادہ طویل بنا دیا ہے۔ اس لیے کانگرس ورکنگ کمیٹی نے کانگرس کے پردھان شری بابو راجندر پرشاد کو یہ اختیار دیا ہے۔ کہ وہ مذکورہ رپورٹ کے خلاف ملک بھر میں مظاہرہ کرنے کے لیے ایک ایسا دن مقرر کریں۔ کہ ملک کے طول و عرض میں اس دن پبلک جلسے کر کے رپورٹ کے استرداد کا پبلک کی طرف سے اعلان کیا جائے۔

بہتر ہے کہ پردھان مہودیہ ایسا دن تجویز کریں۔ ورکنگ کمیٹی کی ایک ایسی سب کمیٹی بھی مقرر کرنی چاہیے۔ جو کہ مذکورہ رپورٹ کے نقائص اور کمیوں پر تفصیل وار روشنی ڈال سکے اور اس کی بجائے ملک کے آگے ایک بہتر رپورٹ منظوری کے لیے پیش کر سکے۔ تاکہ ملک کی طاقتیں محض مظاہروں میں ہی ضائع نہ ہوتی رہیں۔ بلکہ کسی ٹھوس تعمیری رپورٹ کے حق میں بھی اپنی آواز بلند کر کے حکومت کو مجبور کر سکیں کہ وہ رائے عامہ کا احترام کرنا سیکھے۔ اور ڈھونگ کمیٹی کی رپورٹ کو پارلیمنٹ میں پیش کرنے کی بجائے کانگرس کی تیار کردہ رپورٹ کو اپنا لے۔

سرحدی گاندھی کی گرفتاری

معلوم ہوتا ہے کہ سرحدی گاندھی موجودہ قانون کی رو سے... old bird بنائے جا رہے ہیں۔ ابھی آپ کو جیل سے باہر آئے ہوئے ایک سو دن گزرے ہیں۔ کہ آپ کو ۷ دسمبر کو وردھا کے گاندھی آشرم سے زیر دفعہ ۱۲۴ جاری شدہ وارنٹ کی بنا پر گرفتار کر لیا گیا ہے۔ وارنٹ کی بنا یہ معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے بمبئی میں کوئی تقریر ایسی کی تھی۔ جو کہ قانون کی زد میں آتی ہے۔ تقریر کیا تھی۔ اور کیسی تھی؟ اس کے متعلق

ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہاں ہم اتنا جانتے ہیں۔ کہ سرحدی گاندھی نے جیل سے باہر آ کر ملک میں ہندو مسلم اتحاد پر بڑا زور دیا۔ اور جس فرقہ وارانہ کشیدگی کو حکومت کے کمیونل آوارڈ نے زیادہ بڑھایا ہے۔ اس کو کم کرنے کی حتی الامکان کوشش کی۔ ہمارا اپنا خیال ہے۔ کہ خان صاحب کو اس موقع پر اپنا ڈیفنس ضرور پیش کرنا چاہیے۔ اور اگر جیل سے باہر رہ سکیں۔ تو ان کو رہنا چاہیے۔ تاکہ جس مشن کو لے کر انہوں نے پچھلے دنوں ملک کے بعض حصوں کا دورہ کیا ہے۔ اسے جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچا سکیں۔

کپورتھلہ کا نیا انگریز وزیر اعظم

کپورتھلہ کے سابق وزیر اعظم دیوان سر عبد الحمید مستعفی ہو چکے ہیں۔ اور ان کی مسند پر ایک انگریز پولیٹکل افسر بٹھایا جانے والا ہے۔ ہمیں سر عبد الحمید کی سبکدوشی پر چنداں افسوس نہیں ہے۔ کیونکہ انہوں نے ایسی پالیسی اختیار کی ہوئی تھی۔ جس سے نہ صرف غیر مسلم ہی نالاں تھے۔ بلکہ مسلمان بھی کسی حد تک شاکی تھے۔ ان کے جانشین کا انگریز ہونا اس بات کا بین ثبوت ہے۔ کہ جن دیسی ریاستوں میں فرقہ وارانہ اختلافات رونما ہوں گے۔ وہاں حکومت ہند ایک دیسی افسر کی جگہ ہمیشہ انگریز افسر ہی دیا کرے گی۔ جیسا کہ اس سے قبل کشمیر اور الور میں ہو چکا ہے۔ گو ایک انگریز مدبر کا کپورتھلہ کا وزیر اعظم مقرر کرنا حکومت کے خیال میں مفید ہو۔ لیکن ہندوستان کے مستقبل مفاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم اس امر پر زور دینا چاہتے ہیں۔ کہ حکومت کو ایسا کرنے سے پہلے ایک والئے ریاست کو کھلی اجازت ہونی چاہیے۔ کہ وہ ہندوستانیوں میں سے جس کو زیادہ قابل سمجھے۔ اسے اپنی ریاست میں وزیر مقرر کر سکے۔ اور کسی غیر ہندوستانی کا دست نگر رہنے کے لیے مجبور نہ ہو۔

سرحدی گاندھی بی کلاس میں

ہمیں بمبئی کا یہ تار پڑھ کر سخت حیرانی ہوئی ہے۔ کہ حکومت بمبئی نے خان عبد الغفار خان کو جو کہ ابھی تک زیر سماعت قیدی ہیں۔ اے کلاس کی بجائے بی کلاس دی ہے۔ حالانکہ ان کی پوزیشن کے لحاظ سے وہ اے کلاس سے بھی کسی بہتر سلوک کے مستحق ہیں۔ ہمارے خیال میں اگر حکومت خان صاحب سے ایسا سلوک نہ کرتی۔ بلکہ ان کی پوزیشن کے مطابق ان سے سلوک روا رکھتی۔ تو اس سے اس کے وقار اور پرسٹیج کو کوئی خاص صدمہ نہ لگتا۔ اور نہ ہی ملک کے اندر اس سلوک کو دیکھتے ہوئے حکومت کی تنگدلی پر افسوس کا ایسا اظہار کیا جاتا۔ جیسا کہ فی زمانہ کیا جا رہا ہے۔

قادیانی مناظر

قادیانیوں کے جتنے مناظر آریہ سماج کے منہ آتے ہیں۔ اگر ان کی دیانت کا حال سننا ہو۔ تو خلیفہ قادیان کی ذیل کی جھاڑ کو پڑھ لو۔ جو کہ آپ نے ایک مناظر کو ڈالی ہے۔ اور ڈالی بھی ہے جامعہ تعلیم احمدیہ قادیان کی تقریب کے افتتاح پر چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"تھوڑا عرصہ ہوا۔ کہ ایک مبلغ کا مضمون میں نے "الفضل" میں پڑھا جب میں اسے پڑھ رہا تھا۔ تو میرا خیال تھا۔ کہ میں قسم کھا سکتا ہوں۔ یہ اس کا مضمون نہ ہوگا۔ بلکہ اس کے متعلق کسی اور نے لکھا ہوگا۔ لیکن جب میں آخر میں پہنچا۔ تو اس کا اپنا نام لکھا ہوا تھا۔ گویا وہ خود ہی مباحثہ کرنے والا تھا۔ اور آپ ہی اپنی کامیابی کا اعلان کر رہا تھا۔ ...... یہ دراصل انتہا درجہ کی خود پسندی اور کبر اور غرور ہے۔ ہر مبلغ کو اس سے بچنا چاہیے۔ اور اپنے دل کے کسی کونہ میں اسے داخل نہیں ہونے دینا چاہیے"۔

یہ تو ہوا مشتے نمونہ از خروارے۔ نہ معلوم اس قسم کے کتنے اور مرزائی مبلغ اس وقت مرزائیت کے واعظ بنے پھرتے ہیں۔ اور جھوٹی گواہی دینے سے ذرا بھی خوف نہیں کھاتے۔ کاش اس قسم کے غلط نویس اور خود پسند مبلغوں کی گوشمالی کا بھی کوئی طریق سوچا جائے تاکہ آئندہ کے لئے ان کی اصلاح ہو سکے۔

قادیان کے وزیر خارجیہ پر الزام

قادیان دارالامن بتلائی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ مرزائیوں کے امام اور خلیفہ کی زاد بوم ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ اس مقر خلافت کا کوئی عہدیدار ایسا نہ ہو جس کی دیانت یا امانت کے خلاف کوئی شخص کوئی اعتراض کر سکے۔ لیکن ہم یہ دیکھ کر سخت حیران ہیں۔ کہ ایک شخص نے جس کا نام انتظام علی ہے۔ اور جو میسرز علی حسین اینڈ سنز جنرل مرچنٹس سہارنپور کا نمائندہ ہے۔ ذیل کا الزام اخبار "اہلحدیث" میں لگایا ہے:۔

"مفتی محمد صادق صاحب نے احمدیہ ایشیاٹک کمپنی کے نام سے ایک کمپنی کھول رکھی ہے میں نے ہندوستانی اور مسلمان بھائی سمجھ کر مبلغ نوسو ساٹھ روپیہ کا مال بھیج دیا تھا۔ جس سے مجھ کو ایک پائی بھی وصول نہیں ہوئی"۔

(اہلحدیث ۔ ۷ دسمبر ۱۹۳۴ء)

الزام سخت ہے۔ اگر یہ سچ ہے۔ تو پھر قادیانی خلیفہ کے وزیر خارجیہ کی شہرت کو سخت بٹہ لگانے والا ہے۔ خلیفہ صاحب کا اس الزام کی اشاعت کے بعد فرض ہے۔ کہ اگر واقعی ان کا وزیر خارجہ نادہندہ ہے۔ تو یا تو اس کو سرزنش کریں۔ یا اگر معذوری کی وجہ سے وہ نادہندہ بننے پر مجبور ہو۔ تو اس کی بے بسی پر رحم کھاتے ہوئے خود کمپنی کا روپیہ ادا کر کے ثواب حاصل کریں۔

ضبطی کا مطالبہ

مرزائی لٹریچر حد سے زیادہ دل آزار اور دشنام طرازی سے بھرپور ہے۔ اسے خواہ کسی مذہب کا پیرو پڑھے۔ اظہار کراہت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اب خود مسلمانوں کے اندر سے اس بیزاری کا پرزور اظہار کیا جانے لگا ہے۔ چنانچہ لائل پور کے مخلص مسلمانوں نے جامع مسجد لائل پور میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کر کے ذیل کی قرارداد بالاتفاق رائے پاس کی ہے:۔

"مرزا غلام احمد قادیانی کی وہ تمام تحریرات جن میں وہ اپنے ملنے والوں کے سوائے باقی تمام فرقوں کو خواہ وہ مسلمان ہوں۔ یا عیسائی۔ ہندو ہوں یا سکھ۔ یہودی ہوں یا آتش پرست۔ سخت مغلظات۔ نہایت دریدہ دہنی اور بدترین بدگوئی اور دشنام طرازی سے مخاطب کرتے ہیں۔ سب کی سب قانوناً ضبط قرار دی جائیں"۔

(محرک مولانا محمد جہلم۔ موید غلام نبی صاحب)

یہ مطالبہ ثابت کرتا ہے کہ اب پانی سر سے گزر چکا ہے۔ اور مسلمان اس بات کے لئے تیار نہیں۔ کہ اپنے بچوں کو قادیانی نبی کی دل آزار تحریرات کے اثر سے متاثر ہونے دیں۔ اور حقیقی اسلام سے برگشتہ ہوتے دیکھیں۔ چونکہ مسلمانوں کا یہ مطالبہ معقولیت اور انصاف پر مبنی ہے۔ اس لئے ہم بڑے زور سے اس کی تائید کرتے ہیں۔ اور حکومت کو یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ وہ جتنی جلدی اس مطالبہ کو پورا کرے گی۔ اتنا ہی بہتر ہوگا۔

بیعت مرگ

جب سے قادیان شریف میں احراریوں نے اپنی تبلیغی کانفرنس منعقد کی ہے مرزائیوں کی یہ کوشش رہی ہے۔ کہ نہ صرف احراریوں کو بدنام کیا جائے۔ بلکہ ان کا بس چلے۔ تو جن احراری لیڈروں نے کانفرنس میں تقاریر کی ہیں۔ ان کو حکومت کی طرف سے سخت سزا دلائی جائے۔ اور اگر حکومت بھی تعمیل ارشاد سے انکار کرے۔ تو پھر اپنے ہی ہم خیالوں سے ان تقریر کنندوں کو سپرد خاک کرایا جائے۔ چنانچہ اس غرض کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے خلیفہ قادیان نے اپنے تین درجن سے زائد فدائیوں سے جان کی بیعت لی ہے۔ تاکہ وہ ان کا حکم ملنے پر ہر قسم کی قربانی اور ہجرت کے لئے تیار رہیں۔

چونکہ آج کل مرزائیوں کا کسی دوسری سٹیٹ میں ہجرت کرنا محال معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں سخت اندیشہ ہے۔ کہ یہ بیعت مرگ کہیں خلیفہ صاحب کے مزعومہ حریف احراری لیڈروں کے لئے زیادہ مہنگی ثابت نہ ہو۔ اور ایسے ناخوشگوار اور تلخ حالات پیدا نہ کر دے۔ جس سے حکومت وقت کو اپنے قانون کے احترام کرانے اور دو فرقوں کے درمیان امن قائم رکھنے کے لئے کوئی انتہائی کارروائی کرنی پڑے۔ اس لئے یہ زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس بیعت مرگ کے سلسلہ کو حکومت ابھی خلاف قانون قرار دے دے۔ اور اسے طول پکڑنے کی اجازت نہ دے۔

مولانا بخاری کی گرفتاری

معلوم ہوتا ہے۔ کہ خلیفہ قادیان کو حکومت پنجاب کی طرف سے جو نوٹس دیا گیا تھا۔ حکومت اسے واپس لینے کو تو تیار نہیں۔ ہاں خلیفہ صاحب کی خفگی کو دور کرنے کے لئے وہ احراری لیڈروں کو مستوجب سزا بنانے کا تہیہ کر چکی ہے۔ "زمیندار" سے ضمانت کا مطالبہ کر کے اور اس کے ۲۰ ہزار کے پرچے کو ضبط کر کے حکومت نے مولانا ظفر علی کی تو زبان بند کرنے کی کوشش کر دی ہے۔ خواہ وہ کوشش کامیاب ہو یا نہ ہو۔ اب تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ قادیان میں منعقدہ احراری کانفرنس کے صدر مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کو ڈیرہ دون سے ایک وارنٹ کی بناء پر گرفتار کر کے گورداسپور لایا گیا ہے۔ گرفتاری زیر دفعہ ۱۵۳ (۲) تعزیرات ہند عمل میں آئی ہے۔ یہ تو عدالت میں ثابت ہوگا۔ کہ آیا مولانا بخاری نے زیر دفعہ ۱۵۳ کسی جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ یا نہیں۔ لیکن آپ کی گرفتاری ہمارے خیال میں احراری لیڈروں کو ایک کھلا چیلنج ہے۔ ہمارا یقین ہے۔ کہ احراری اس چیلنج کو منظور کرنے سے کبھی پس و پیش نہیں کریں گے۔ اور مولانا بخاری پر جو مقدمہ چلایا گیا ہے۔ اسے پوری طاقت سے لڑیں گے۔ اور اس وقت تک دم نہیں لیں گے۔ جب تک مولانا کو قانونی طور پر معصوم ثابت نہیں کر دیں گے۔

انتباہی نوٹس

معلوم ہوتا ہے۔ کہ مہاراج منھو رام کے قتل کے بعد سندھ میں جو فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا ہو گئی ہے حکومت وقت اسے فرو کرنے پر تلی بیٹھی ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی نے سات مقامی اخبارات کے ایڈیٹروں کو نوٹس جاری کئے ہیں۔ کہ وہ اشتعال انگیز مضامین شائع نہ کریں۔ اس پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا۔ بلکہ کراچی میں پندرہ کے قریب مسلمان مولویوں اور ہندو لیکچراروں کو زیر دفعہ ۱۴۴ نوٹس دئیے گئے ہیں۔ کہ وہ عوام کے جذبات کو بھڑکانے سے باز رہیں۔

ہم نوٹسوں کے اجراء کو ایک وقتی پالیسی سمجھتے ہیں۔ اگر حکومت فی الواقع اس خرابی کا مستقل سدباب کرنا چاہتی ہے۔ تو ہم اس کے سامنے یہ تجویز پیش کریں گے۔ کہ وہ کوئی ایسا قانون بنا دے۔ جس سے نہ صرف فرقہ وارانہ کشیدگی کے ازالہ کے لئے مصالحتی کمیٹیاں مقرر کی جا سکیں۔ بلکہ مذہب کے نام پر قتل کی حمایت کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے۔ اور ملک میں رہنے والے مختلف فرقے باہمی رواداری سے رہنا سیکھ سکیں۔ ہماری پیش کردہ تجویز سے جہاں انتباہی نوٹسوں کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔ وہاں انتظامیہ افسران کا بھی بہت سا وقت جو کہ اس قسم کی الجھنوں کو سلجھانے میں صرف ہوتا ہے۔ بچ جائیگا۔

قادیانی لٹریچر میں لفظ "حرامزادہ" کی ارزانی

دل چاہتا ہے۔ کہ میں نہ صرف فقیر غلافت کا سیاح ہوں۔ بلکہ اُس قلم کو چوم لوں۔ جو میرے آنجہانی مرزا صاحب کے ہاتھ کی زینت بنتا تھا۔ کیونکہ یہی وہ پاک قلم ہے۔ جس نے لکھا تھا:-

(۱) ملفوظات احمدیہ ص۱۵/۲ انسان کو چاہیئے کہ جب کوئی شریر گالی دے۔ تو مومن کو لازم ہے۔ کہ اعتراض کرے۔ نہیں تو وہی کُتے پن کی مثال صادق آئے گی۔ آئینہ کمالات اسلام ص۵۳۹۔ اور گو کوئی بدظنی کی راہ سے کیسی ہی بدگوئی و بدزبانی کی مشق کر رہا ہے۔ اور ناخدا ترسی سے ہمیں آزار دے رہا ہے۔ ہم پھر بھی اُس کے حق میں دُعا ہی کرتے ہیں۔ ازالہ اوہام ص۱۲/۲۳ تمہارے فتح مند اور غالب ہونے کی یہ راہ نہیں۔ کہ ... گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں۔ تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔ کشتیٔ نوح ص۱۱، ملفوظات احمدیہ ص۲/۲ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ ضمیمہ اربعین ص۵/۳و۴ گالی دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔ ضرورۃ الامام ص۸ امام میں قوت اخلاق ہو۔ اور وہ پورا نمونہ انک لعلیٰ خلق عظیم کا ہو۔ اربعین ص۲ میں اخلاقی و اعتقادی و ایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں"

قلم چومنے سے تو مجھے مطلقاً گریز نہیں۔ لیکن ڈر ہے۔ کہ اگر کہیں میں نے بڑا مرزا کے سرو شبہ کو چومنے کی کوشش کی۔ تو آپ کی حضاب خوردہ ریش مُبارک کی ذیل کی نوکدار سینخیں مجھے مجروح کر دیں گی:-

" (۱) انوار الاسلام ص۳۰ مطبع لاہوری۔ اب جو شخص اس صاف معاملے کے برخلاف شرارت اور عناد کی راہ سے بکواس کرے گا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا۔ تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اُس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے۔ اور حلال زادہ نہیں "

(۲) انوار الاسلام ص۳۰ ورنہ حرام زادہ کی یہی نشانی ہے۔ کہ سیدھی راہ اختیار نہ کرے "

خواہ میں نوک دار سلاخوں کو سہاروں یا نہ۔ یہ دانت پیسر کی طرح خود بخود مجھے زخمی کئے بنا دم نہ لیں گی۔ کیونکہ ان کے عقب میں اور بہت سی ذیل کی مزید سلاخیں آرہی ہیں:-

" (۳) انوار الاسلام مذکور ص۳۲۔ اگر کوئی مولویوں سے کہے۔ کہ ثابت نہیں۔ تو اگر وہ اس بات میں سچا اور حلال زادہ ہے۔ تو عبد اللہ آتھم کو اس حلف پر آمادہ کرے "

" (۴) انوار الاسلام ص۲۸۔ ان کا نام فتح یاب رکھنا یہ حلال زادوں کا کام نہیں "۔

" (۵) انوار الاسلام ص۳۱ پھر بھی اگر کوئی تحکم سے ہماری تکذیب کرے۔ اور اس معیار کی طرف متوجہ نہ ہو۔ اور ناحق سچائی پر پردہ ڈالنا چاہے۔ تو بینک وہ ولد الحلال اور نیک ذات نہیں ہوگا "۔

" (۶) انوار الاسلام ص۳۴ نہ ہم کسی کو ولد الحرام کہتے۔ اور نہ حرامزادہ نام رکھتے "۔

" (۷) انوار الاسلام ص۳۳ اور یہ بھی یاد رکھو کہ ہمیں ان کے لئے جو عیسائیوں کو غالب قرار دیتے ہیں۔ اور اس پیشگوئی کو جھوٹی سمجھتے ہیں۔ دل کی آہ سے یہ کہنا پڑا۔ کہ اگر وہ ولد الحرام نہیں ہیں۔ اور حلال زادہ ہیں۔ تو اس مضمون کو پڑھتے ہی اس فیصلہ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں "

" (۸) انوار الاسلام ص۱۱۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہمارے مخالفوں میں سے کون بلا توقف اس فیصلہ کے لئے سعی کرتا ہے۔ اور کون ولد الحرام بننے پر راضی رہتا ہے "

دوستو! کھٹک نہ جانا۔ اور مولویوں کے ساتھ مالحق صف بچھا نہ دینا۔ دیکھتے جاؤ۔ مرزا صاحب مزید نوازش فرماتے ہیں۔ اور ذیل کی ۱/۲ مزید سلاخیں اپنے مخالفوں کی برہنہ چھاتی پر لگاتے ہوئے نہیں تھکتے:-

" (۹) آئینہ کمالات اسلام مطبوعہ لاہور۔ ص۳۸۶ شیخ صاحب جو شخص متقی اور حلال زادہ ہو۔ اوّل تو وہ جرأت کر کے اپنے بھائی پر بے تحقیق کامل کبھی فسق اور کفر کا الزام نہیں لگاتا "

" (۱۰) ازالہ اوہام مطبوعہ لاہور ص۱۹۶/۲۲ قدیم حاشیہ۔ جب ہم ۱۸۵۷ء کی سوانح کو دیکھتے ہیں۔ اور اس زمانہ کے مولویوں کے فتووں پر نظر ڈالتے ہیں۔ جنہوں نے عام طور پر مہریں لگا دی تھیں۔ کہ انگریزوں کو قتل کر دینا چاہیئے۔ تو ہم بحرِ ندامت میں ڈوب جاتے ہیں۔ کہ یہ کیسے مولوی تھے۔ اور کیسے ان کے فتوے تھے۔ جن میں نہ رحم تھا۔ نہ عقل تھی۔ نہ اخلاق اور نہ انصاف۔ ان لوگوں نے چوروں اور قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ کرنا شروع کیا "

آنجہانی مرزا صاحب کی "پاک" ذات سے مجھے جو عقیدت ہے۔ وہ اس امر کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ میں ان کی نوازشات کی پوری پوری نمائش کر دوں۔ تاکہ "بدذات فرقہ مولویاں" کچھ تو راہ راست پر آ جائے۔ لیجئے مزید جوتوں کا مرتبہ حاضر ہے:-

" (۱۱) اشتہار ملحقہ شہادۃ القرآن (گورنمنٹ کی توجہ کے لائق) ص۳ محسن کی بدخواہی کرنا گورنمنٹ انگریزی سے جہاد کو نہ روکنا۔ ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے "

" (۱۲) شحنۂ حق مطبوعہ لاہور ص۳۷ لیکن اگر وہ حلال زادہ ہے۔ تو اب امتحان کے لئے بہ پابندی شرائط متذکرہ بالا میدان ہمارے سامنے آ جائے "

معلوم ہوتا ہے کہ لفظ "حرامزادہ" بھی کچھ واقعی ایسا حرام زادہ نکلا۔ کہ جوں جوں ہمارے ممدوح مرزا صاحب اس کی مٹی پلید کرتے تھے۔ یہ بے شرم بن کر پھر سر باہر نکال لیتا تھا۔ اور تب تک صبر نہ کرتا تھا۔ جب تک ہمارے ممدوح مرزا صاحب پھر اس کی اوندھی کھوپری پر دو چار خاک نہ جڑ دیتے تھے۔ جیسے شک ہو۔ وہ ذیل کے "الہامی" کلمات کان کھول کر سن لے:-

" (۱۳) شحنۂ حق مطبوعہ لاہور ص۴۲ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں۔ وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔ مگر اس آریہ میں اس قدر بھی شرم باقی نہ رہی "

" (۱۴) نور الحق مطبوعہ لاہور حصہ اوّل ص۱۲۶ واعلم ان کل من ھو من ولد الحلال ولیس من ذریۃ البغا یا ونسل الدجال "۔

" (۱۵) مولوی سعد اللہ نو مسلم کے حق میں لکھتا ہے۔ انجام آتھم ص۲۸۲ اذیتنی خبثا فلست بصادق ان لم تمت بالخزی یا ابن بغا ابن بغا کے معنی ولد الزنا ہوتا ہے "

" (۱۶) مولوی سعد اللہ نو مسلم کے لئے تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۵ آذیتنی خبثا فلست بصادق ان لم تمت بالخزی یا ابن بغا "

" (۱۷) تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۲ اذیتنی خبثا فلست بصادق ان لم تمت بالخزی یا ابن بغا

یہ شعر مولوی سعد اللہ کے حق میں تین جگہ لکھا ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ تو نے مجھے خباثت سے ایذا دی ہے۔ پس اے ولد الزنا (رنڈی زادہ) اگر تو رسوائی سے نہ مرے۔ تو میں سچا نہ ہوں گا "۔

" (۱۸) آئینہ کمالات اسلام مطبوعہ لاہور ص۵۴۷ مطبوعہ لاہور۔ یقبلنی ویصدق دعوتی الا ذریۃ البغایا۔ یعنی جو کوئی مجھے نہ مانے۔ اور میرے دعویٰ کو سچا نہ جانے۔ وہ کنجری زادہ (حرامزادہ) ہے "

دوستو! بجائے اس کے کہ ہم کسی دوسرے مرزائی کو مرزا صاحب کا مترجم یا مفسر مانیں ہم خود مرزا صاحب کی زبانی یہ صاف کرنا چاہتے ہیں۔ کہ "ذریۃ البغایا" سے مراد کنجریوں کی اولاد ہوتی ہے۔ ملاحظہ ہوں ارشادات عالیہ:-

" مرزا صاحب نے اپنی مشہور تصنیف خطبہ الہامیہ ص۱۷ میں البغایا کے معنی زنان بازاری (رنڈی) کیا ہے۔ پس "ذریۃ البغایا" کے معنی ہوئے بازاری عورتوں کی اولاد۔ اور اپنی پانچ ہزار انعام والی کتاب نور الحق حصہ اوّل ص۱۲۲ میں "ذریۃ البغایا" کے معنی خود انہی کے قلم سے وہاں یہ لکھے ہوئے ہیں۔ خراب عورتوں کی اولاد (کنجریوں اور رنڈیوں کی اولاد) پھر انجام آتھم ص۲۸۲ میں جبکہ مولوی سعد اللہ مرحوم کو "ابن بغا" لکھا ہے۔ تو وہاں مرزا صاحب نے خود یہی معنی کئے ہیں۔ یعنی (نسل بدکاراں) اور نیز بغا اور بغایا کا ایک ہی مادہ ہے "

ویدارتھ پر گمبھیر درشٹی کی آوشیکتا

(از شری برہمچاری لکشمن ترویدی شرینی گوروکل کانگڑی)

یدی منشیہ جاتی ویدوں کو گہری نظر سے دیکھنے کی عادی ہو جائے۔ تو وہ ویدوں کی گمبھیرتا کو جان کر سروسادھارن میں پرکٹ کرنے کا ساہس کر سکتی ہے۔ کیا کارن ہے کہ ایک منشیہ ویدوں میں بڑی اونچی اونچی اڑان اور وگیان تتھا نانا ودھ ودیاؤں کو اونچے اونچے اصولوں کو پاتا ہے۔ مگر دوسرا پرش انہی ویدوں میں نرونک تتھا ہین باتوں کو دیکھتا ہے۔ کیا آپ نے کبھی اس پرشن پر غور کرنے کا پریتن بھی کیا ہے؟ یدی غور کیا ہوتا۔ تو جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ آپ بھی اسی نتیجہ پر پہنچتے۔ کہ ایک منشیہ ویدوں پر وشواس کر کے ان سے سنتیہ ودیاؤں کا مول سمجھ اس میں اونچے سدھانتوں کو ڈھونڈنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے خلاف دوسرا انسان ابھیمان ... رکھتے ہوئے سادھارن پستکوں کی طرح کیول صفحات کو پلٹنے کا کاریہ کرتا ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ جہاں پرتھم ویکتی ویدک اونچے سدھانتوں میں بھرمن کرتا ہے۔ وہاں دوسرا ویکتی اپنے من کی تچھ بھاوناؤں کے کارن اس کے اتھلے پن میں ہی رہ جاتا ہے۔ اور اسی میں اپنے کو دھنیہ ماننے لگتا ہے۔

यादृशी भावना यस्य सिद्धिर्भ-
-वति तादृशी। या

"As a man thinketh, so is he" +

کے انوسار جو ویکتی اپنے کنٹھت من روپی عینک سے ویدوں کو دیکھے گا۔ وہ اس کو کنٹھت ہی پائے گا۔ ٹھیک ایسے ہی جیسے ہرے شیشہ کی عینک سے سنسار ہرا دکھائی دینے لگتا ہے۔ اسی طرح سے جو ویکتی اپنی نرمل تتھا اونچی بھاوناؤں سے ویدوں کو دیکھے گا۔ وہ اس میں اپنی بدھی کے انوسار ہی گیان کو پائے گا۔ ... ہیں۔ کہ ایک ... ویدوں میں ... کہ ایک شریر وگیان کا ودوان اس میں شریر وگیان کے نیم دیکھتا ہے +

ہم آج اپنی اسی ستھاپنا کو آپ کے سامنے ایک منتر کے دوارہ ستھاپت کرنے کا پریتن کریں گے۔ اتھرو وید میں ایک منتر آتا ہے :-

अग्निः प्राणान्त्संदधाति चन्द्रः
प्राणेन संहितः
व्यहं सर्वेण पाप्मना वियक्ष्मेण
समायुषा 13. 31. 6

سوکت کے منتر پر درشٹی پات کرنے سے ایسا گیان ہوتا ہے۔ کہ ویدنے اس سوکت میں جس میں کہ گیارہ منتر ہیں۔ دو ستھاپنائیں کی ہیں۔

१. व्यहं सर्वेण पाप्मना वि-
-यक्ष्मेण

२. समायुषा

The Rig Vedic Rishis and subsequent sages had in truth very wide aquaintance with, intimate knowledge of Geology. (Vedic Father of Geology, P.3.)

The Vedas are books on the Physiology of the nervous system written by different Vedic seers (The Vedic Gods As figures of Biology, P.9)

انہی دو ستھاپناؤں کو سمجھانے کے لئے ان گیارہ منتروں میں درشٹانت دیئے گئے ہیں۔ پرتھم پانچ منتروں کے درشٹانت پرتھم ستھاپنا کو سپشٹ کرتے ہیں۔ اور پچھلے چھ منتر دوسری ستھاپنا کو سپشٹ کرتے ہیں۔

انہی پچھلے چھ منتروں میں سے ایک یہی درشٹ منتر ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں کہ منشیہ دو پرکار کے ہوتے ہیں۔ پرتھم گمبھیر درشٹی سے دیکھنے والے اور دوسرے اتھلی درشٹی والے۔ اتھلی درشٹی والے لوگوں کو چھوڑیئے۔ کیونکہ وہ تو انہیں گڈریا کے گیت سدرش کوئی ویرتھ سی چیز مانتے ہیں۔ تو ان کا کیا ہوا ارتھ بھی اتھلا ہی ہوگا۔

دیکھنے میں اس منتر کے شبد جتنے سرل اور سلونے ہیں۔ اتنے ہی وہ وشیش ارتھ کو دکھلانے والے ہیں۔ اب ہم ذرا اس منتر کے ارتھوں پر وچار کریں گے۔ سب سے پرتھم ہم منتر کا ادھیاتمک ارتھ لیں گے۔ یا ایک یوگی کی عینک سے اسے دیکھیں گے۔ سادھارن سا ارتھ ہے۔ کہ وہ اگنی پرمیشور پرانوں کو دھارن کرتا ہے۔ ارتھات پرمیشور کو وہی منشیہ پراپت کر سکتے ہیں۔ جو پران شکتی سے یکت ہوں۔ اس پرماتما کی پراپتی کرنے کے لئے اور اس کے درشن کے لئے شریر کے پانچوں پران۔ ویان۔ اپان۔ سمان۔ ادان ٹھیک طرح سے اپنا کاریہ کرتے ہوں۔ تاکہ شریر میں کسی بھی پرکار کی وگھنتا پیدا نہ ہو۔ پرماتم درشن کے لئے سادھک کے لئے یہ آوشیک ہے۔ کہ شریر پورنتیا سوستھ تتھا نیروگ ہو +

دوسرے حصہ میں کہا ہے۔

चन्द्र प्राणेन संहितः

جس پرکار

प्राणात्संहितः अग्निः

پرانوں سے یکت منشیہ اگنی پرمیشور کا درشن کرتا ہے۔ ویسے ہی ایک پران سے یکت منشیہ چندر پرمیشور کا درشن کرے گا۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ چندر پرمیشور کیا ہے؟ چندر کے پرتی لوگ ویدوں میں اگنی شبد کا ورنن ہے۔ اتا کہنا ہوگا۔ کہ اگنی شبد سوریہ واچی ہے۔ اگنی کا ارتھ جان لینے پر یہاں چندر پرمیشور کا کیا اتات پرمیہ ہے؟ ترنت ہی بدھی میں آ سکتا ہے۔

سوریہ کو پرماتم جیوتی کی یدی اکائی مان لیں۔ تو سوریہ جیوتی کا اور چندر جیوتی کا جو انوپات ہے۔ وہی انوپات ان منشیوں کے درشن میں ہوگا۔ جو پورنتیا سوستھ ہیں۔ جن کے پانچوں پران نیم انوسار کاریہ کرتے ہیں۔ اور اس منشیہ میں جس کی کیول ایک پران شکتی پر ودھ ہے۔ ان کا انوپات وید کے شبدوں میں

सुषुम्णः सूर्य - - - -
गन्धर्व स्तस्य

ارتھات چندرما میں سوریہ کی کیول ایک کرن چمکتی ہے۔ اتنا ہی ہفوڑا درشن ایک پورن شکتی شالی منشیہ میں سمجھیے۔ اس پرکار ہم اس عینک سے من سدھانت پر پہنچے:-

۱۔ پربھو کے درشن اور پراپتی کے لئے نروگیہ ہونا آوشیک ہے۔

۲۔ نروگی وہی ہے جس کے پانچوں پران ٹھیک کاریہ کرتے ہیں۔

۳۔ ایک پران شکتی کے اتنا ہونے پر بھی پربھو درشن ہونا آوشیہ ہے۔ پر بہت ہفوڑا جتنا سوریہ کا چندر میں۔

آیئے۔ اب ادھیاتمک عینک کو اتار کر آدھی دیوک عینک لگا کر اس منتر پر درشٹی پات کیجئے۔ آپ کو ایک دم کچھ دوسرا ہی ارتھ دکھائی دے گا +

سرو پرتھم منتر میں آنے والے پران کو ہی لیجئے۔ پرشن اپنشد ۱۔۵ میں اس پرکار منتر ہے :-

پران کیا ہے؟

आदित्यो ह वै प्राण

پنہ پرشن کیجئے۔

आदित्य।

آدتیہ کیا ہے؟

आदित्याः सूर्यादय निघण्टु

(یجروید ۱۸۔۴۰)

اس پرکار پرمانتر ...

"प्राणा सूर्या" - - - - - - -

پران شبد کا ارتھ ہوا کرن۔ اب منتر کا ارتھ اس پرکار ہوا۔ سوریہ کرنوں کو (...) سمانا دھارن کرتا ہے۔ کرنیں پر سپرسانتر ہیں۔ جنہیں سوریہ

دھارن کرتا ہے۔ منتر کے اگلے حصہ پر درشٹی پات کریں گے۔ تو آپ کو ادھیاتمک جیوتش پورن سدھانت معلوم ہوگا۔ ان کرنوں میں سے ایک کرن کے دوارہ (प्राणेन) چندرماں (चन्द्र) ملا ہوا ہے۔ (संहितः) (سوریہ کے ساتھ) ارتھات کچھ کرنیں ایسی بھی ہیں۔ جو سوریہ سے نکل کر چندرماں پر گرتی ہیں۔ اور ان کرنوں دوارہ چندرماں سوریہ سے ملا ہوا ہے۔ ارتھات چندرماں میں اپنا پرکاش نہیں ہے۔ وہ سوتہ پرکاشت نہیں ہے۔ پر سوریہ سے پرکاشت ہے۔ ہماری یہ دھارنا اور بھی ادھک پشٹ ہوتی ہے جب ہم وید میں ابھینت

"सुषुम्णः सूर्यरश्मिश्चन्द्रमा"

اتیادی منتر دیکھتے ہیں۔ اس پرکار اس عینک دوارہ من سدھانتوں کو دیکھا:-

۱۔ سوریہ کی کرنیں پرسپر سمانتر ہیں۔

۲۔ چندرما کا اپنا پرکاش نہیں۔ پر وہ سوریہ کا ہے۔

اب تیسری عینک آدھی بھوتک چڑھائیے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔ کہ اس پرتھوی پر نانا ودھ ودیائیں موجود ہیں۔ سو آدھی بھوتک عینک میں کئی پرکار کے رنگ ہوں گے۔ ان میں سے ہم ایک کو یہاں دیکھیں گے۔ پرتھم آیورویدک درشٹی لیجئے۔ اس درشٹی سے ہم اس منتر کے دو ارتھ کریں گے۔

(۱) اگنی سوریہ پرانوں کو اچھی پرکار جوڑتا ہے۔ ارتھات یدی کسی منشیہ کی کوئی پران شکتی نشٹ ہو جائے۔ تو اسے اپنے آپ کو سوریہ میں رکھنا چاہیے۔ اپنے اندر Preserve کو Heat کرتے ہوئے سوریہ دوارہ یدی باہر کی گرمی کو دھارن کیا جائے۔ تو کھوئی ہوئی پران شکتی کو منشیہ پنہ پراپت کر سکتا ہے۔

"चन्द्र प्राणेन संहितः"

چندرما بھی ایک پران شکتی سے یکت ہے۔ وہ بھی اپنی کرنوں دوارہ اس پران شکتی کو بہاتا رہتا ہے۔ یہی کارن ہے کہ ہم چندرما کو

"ओषधीनामधिपति"

کہتے ہیں۔ اوشدھیوں میں جو پران شکتی ہے۔ وہ چندرما کی ہے۔ اسی لئے وہ اوشدھیوں کا سوامی تتھا سوم بھی ایک اتم اوشدھی ہے۔

(ب) اگنی پرانوں کو دھارن کرتی ہے۔ شریر جب تک اگنی ونت گرم ہے۔ تب تک وہ جیوت ہے۔ اس میں پانچوں پران کسی نہ کسی انوپات میں وردھمان ہیں۔ گرم دیہہ اس بات کا سوچک ہے۔ کہ ابھی اس میں جیون موجود ہے۔ یدی منشیہ کچھ ٹھنڈا ہونے لگتا ہے۔ اور اس کے پران بجھنے لگے ہیں۔ تو اگنی دوارہ وہ پران پنہ شریر میں پرویشٹ کرائے جا سکتے ہیں۔ پر تتو جو سوم کی بات ہے۔ وہ اگلے بھاگ میں ہے۔

"चन्द्र प्राणेन संहित:"

(چندر) شیتل کنندہ دیہہ بھی ایک پران سے یکت ہے۔ شریر جب تک گرم ہے۔ تب تک تو اس میں پران ہیں ہی۔ پرنتو مرن آستھا و سسوتی میں ترنت کے ٹھنڈے ہوئے شریر میں بھی پران وِدیمان ہوتے ہیں۔ اور اس پران دوارہ ہم شیش کمرے ہوئے پرانوں کو بھی پھر شریر میں سوقائم کر سکتے ہیں۔ یہی

"चन्द्र प्राणेन संहित:"

کا تات پریہ ہے۔ ہماری یہ سوتا پنا اندھی اُدوک پُشٹ ہوتی ہے جیسا کہ اُپنشد بھی اسی بات کا کتھن کرتی ہے۔

پرشن اُپنشد ۳-۹ میں کہا ہے:

तेजोह वाव उदानस्तस्मा
दुपशान्ततेजा::
पुनर्भवमिन्द्रियेर्मनसि सम्पद्यमा-
नै:

اُدان وایو شریر سے سب سے انت میں نکلتی ہے۔ اِس کے دوارہ شیش پران بھی بلائے جا سکتے ہیں۔ اِس پرکار یہ سدھانت سِدھ ہوئے:

(۱) ۱۔ سوریہ دوارہ پانچوں پران شکتیاں پُشٹ ہوتی ہیں۔

۲۔ چندر بھی ایک پران شکتی کو بڑھاتا ہے۔ اسے پُشٹ کرتا ہے۔

۳۔ جیوت شریر کی پہچان گرمی ہے۔ چاہے ناڑی اتیادی نہ بھی چلتی ہو۔

۴۔ ترنت کی ٹھنڈی ہوئی ہوئی دیہہ مر نہیں جاتی۔ بلکہ اس میں ایک پران شکتی اَپسحقت ہوتی ہے۔

۵۔ اس پران دوارہ شیش پرانوں کو بلایا جا سکتا ہے۔

پرانی عینک کے شیشے بدل کر سماجک عینک کے شیشے لگا دیجئے۔ اب اگنی کا ارتھ ہو گا "اگرینی نیتا"۔ نیتا کو اگنی کہہ کر وید نے یہ بتا یا ہے۔ کہ نیتا میں اگنی کے گن ہونے چاہئیں۔ اسے اگر سوبھاو والا ہونا چاہئے۔ وہ کسی سے دبنے والا نہ ہو۔ ایسا ہی اگنی سم روپ نیتا پرانوں کو منتیوں کو سنگھٹت کر سکتا ہے۔ اس کا نیتجہ اداہرن حرمت کے ہٹلر کو لے سکتے ہو۔

دوسرے بھاگ میں شانت نیتا کا ورنن کیا گیا ہے اور بتلایا گیا ہے کہ شانت سوبھاو کا منشیہ بھی سنگٹھن کر سکتا ہے۔ پر اس کا سنگٹھن دھیما بنتا ہے۔ سنگٹھن کی ایک مثال گاندھی جی کا سنگٹھن ہو گا جیسا کہ ہم نے پچھلے دنوں میں دیکھا ہی نہیں بلکہ انوبھو کیا۔ جب تہاں گاندھی نے حریفوں سے لڑنے کا اگر سوروپ دھارن کیا۔ تب تک تو لوگ ان کا انوگمن کرتے رہے۔ اور جہاں انہوں نے اپنی اُدھیک شانتی کا نام لیا۔ ...

تو ان کا سنگٹھن ڈھیلا ہو گیا۔ کم سے کم یہ گن اس نیتا میں تو اوشیہ ہونے چاہئیں۔ جو سماج جاتی اتھوا دیش میں سنگٹھن کرنا چاہتا ہے۔

یہاں प्राणेन اور प्राणान

वचनान्त اور ایک बहु वचनान्त شبدوں کے پریوگوں کا بھی ابھپرایہ ہے۔ اس پرکار یہاں تین سدھانت پُشٹ ہوتے ہیں:

۱۔ نیتا کو اگنی وت اگر سوبھاو کا ہونا چاہئے۔

۲۔ نیتا کو کبھی دبنے والا نہ ہونا چاہئے۔

۳۔ کم سے کم سنگٹھن کرنے کو اُدیت منشیہ میں ان گنوں کا ہونا آوشیک ہے۔

اس پرکار اس منتر کے اور بھی ارتھ کئے جا سکتے ہیں۔ یہاں ہم نے اس منتر کی وایکھیا سدھانت کسی بھی گرنتھ کو پڑھتے ہوئے گمبھیر درشٹی کے ساتھ ساتھ اس گرنتھ میں درڑھ وشواس بھی ہو۔ مان کر ادھین کرنے والا منشیہ یدی کبھی بھی گرنتھ کو پڑھے گا۔ تو اوشیہ وہ اس گرنتھ کو سمجھ سکے گا۔ اور اس گرنتھ کے امولیہ رتنوں میں وشواس کرتا ہوا اونچی اونچی اُڑانوں میں اپنی بھولیلا کو سماپت کر دے گا۔

"کلجگی رشی لمبر" کی ضبطی کا مطالبہ

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا یہ جنرل اجلاس جو زیر صدارت مہاشہ گردھاری لال جی اتوار ۹ دسمبر ۱۹۳۳ء کو صبح ۱۰ بجے منعقد ہوا۔ "سناتن دھرم پرچارک امرتسر" کے "کلجگی رشی لمبر" کو جس میں آریہ سماج کے پرورتک اور آچاریہ مہرشی سوامی دیانند جی کی جیون پر نیچ سے نیچ حملے کئے گئے ہیں۔ نہایت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ اس دل آزار نمبر کو جلد از جلد ضبط کر کے اس کے ایڈیٹر پیارا رام کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔

(ہربنس لال آریہ منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

آریہ سماجوں کو سوچنا

مہرسے شنیہ پروفیسر دلیش بندھو جی جو پہلے فیروز پور میں کام کرتے تھے۔ اب کچھ عرصہ کے لئے میرے پاس جالندھر آ گئے ہیں۔ جو آریہ سماجیں انہیں بلانا چاہیں۔ وہ بجائے فیروز پور کے جالندھر میری معرفت خط و کتابت کریں۔

بھگت سنگت رام سنگیت آچاریہ سنگیت (بھاوتیا لیہ جالندھر)

"ستیارتھ پرکاش" میں چھاپے کی ایک فاش غلطی

(از شری سنگار سنگھ جی آریہ سانون ضلع کرنال)

"پرکاش" لاہور مطبوعہ ۹ ستمبر ۱۹۳۳ء کے صفحہ ۵ پر ایک لیکھ بابو بنواری لال جی کرنال نواسی کا بعنوان "سنسکرت اور ناگری زبان کی مٹی ہم خود پلید کر رہے ہیں" شائع ہوا ہے۔ جس میں بحوالہ اسلامی اخبار "منادی" دہلی مسلم اخبارات کی لکھائی۔ چھپائی اور بندش وغیرہ کی تعریف کی گئی ہے۔ اور کہ عربی کتب کی چھپائی میں اس قدر احتیاط سے کام لیا جاتا ہے کہ زیر۔ زبر اور نقطہ تک کی کوئی غلطی نہیں رہ سکتی۔ اس کے مقابلہ میں آریہ اخبارات کی چھپائی اور خصوصاً سنسکرت اور ناگری کے شلوکوں یا جملوں کی چھپائی کی دُردشا پر آنسو بہائے گئے ہیں۔

معزز لیکھک کا کتھن مبالغہ سے بالکل خالی ہے۔ آریہ اخبارات کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ رشی دیانند جی کے گرنتھوں کی اشاعت میں ویدک یتنرالیہ اجمیر کے ذمہ دار کارکن بھی بڑی لاپرواہی سے کام کرتے ہیں۔ ہر سنسکرن میں کچھ نہ کچھ اشدھیاں رہ جاتی ہیں۔ دوسرے سنسکرن میں انہیں درست کیا جاتا ہے۔ تو اس میں اور نئی اشدھیاں رہ جاتی ہیں۔ جس سے مخالفوں کو خواہ مخواہ اعتراض کا موقع ملتا ہے۔ رشی کی معرکتہ الآرا کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں ہر ایڈیشن میں کچھ نہ کچھ نئی غلطیاں رہ جاتی ہیں۔ جو ایسی کتاب الاشاعت ایڈیشنگ میں ہرگز نہیں رہنی چاہئیں۔ بعض اشدھیاں شروع سے آج تک ہر ایڈیشن میں برابر چلی آ رہی ہیں۔ جن کی وجہ سے سدھانت میں بھی گڑبڑ ہو گئی ہے۔ حیرانی ہے۔ کہ آج تک آریہ ودوانوں کا اس طرف دھیان کیوں نہیں گیا۔ نمونہ کے لئے ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش ناگری اُنیسواں بار سمولاس نواں صفحہ ۱۵۶ سطر ۱۹-۲۰۔

مکتی کے سادھنوں کا ورنن کرتے ہوئے رشی نے پہلا سادھن وویک بتلایا ہے۔ اس کے انترگت پنچ کوشوں کے بعد جہاں شریروں کا وِیاکھیان کیا ہے۔ وہاں سوکھشم شریر کے ورنن میں حسب ذیل عبارت ہے:

"دوسرا پنچ پران۔ پانچ گیان اندریہ۔ پانچ سوکھشم بھوت من تتھا بدھی ان سترہ تتوؤں کا سموداے سوکھشم شریر کہاتا ہے۔ یہ سوکھشم شریر جنم مرن آدی میں بھی جیو کے ساتھ رہتا ہے۔ اس کے دو بھید ہیں۔ ایک بھوتک جو سوکھشم بھوتوں کے انشوں سے بنا ہے۔ اور دوسرا سوبھاوک جو جیو کے سوبھاوک گن روپ ہیں۔ یہ دوسرا اور بھوتک شریر مکتی میں بھی رہتا ہے۔ اسی سے جیو مکتی میں سُکھ کو بھوگتا ہے۔"

"یہ دوسرا اور بھوتک شریر" الفاظ جن کے نیچے خط کھینچ دیا گیا ہے۔ پرکرن کے بھی ورودھ ہیں۔ اور اسی سمولاس کے دوسرے سمفانوں پر کئے گئے ورنن کے بھی ورودھ اور سدھانت کے بھی ورودھ ہے۔ اول تو اسی سمفان پر سوکھشم شریر کے جو دو بھید بتلائے ہیں۔ ان میں دوسرا شریر جیو کے سوبھاوک گن روپ بتلایا ہے۔ جو ہرگز بھی بھوتک نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جیو کے سوبھاوک گن گیان اور پریتن ہیں۔ ان کے برخلاف اس دوسرے شریر کو بھوتک یعنی مادی بتلانا بالکل اشدھ ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اصل پاٹھ "یہ دوسرا بھوتک شریر مکتی میں بھی ساتھ رہتا ہے" ایسا ہو گا۔ جو کہ مچاریوں کے درشٹی دوش سے اور بھوتک چھپ گیا ہے۔ اور یہ غلطی آج تک برابر دوہرائی جا رہی ہے۔ رشی مکتی میں بھوتک شریر کا ابھاو مانتے ہیں۔ ملاحظہ ہو اسی سمولاس میں صفحہ ۱۵۲ سطر ۱۶۔ ایڈیشن مذکورہ بالا "پرشن۔ مکت جیو کا ستھول شریر ہوتا ہے یا نہیں؟" "(اتر) نہیں رہتا" "(پرشن) پھر وہ سکھ اور آنند بھوگ کیسے کرتا ہے؟" "(اتر) اس کے ستیہ سنکلپ آدی سوبھاوک گن سامرتھ سب رہتے ہیں۔ بھوتک سنگ نہیں رہتا۔ جیسے

"शृण्वन श्रोत्रं भवति, स्पर्शयन त्वग्भवति, पश्यन चक्षु भवति" इत्यादि शतपथ कां 28

ارتھ یہ۔ مکتی میں بھوتک شریر اندریوں کے گولک جیو آتما کے ساتھ نہیں رہتے۔ کنتو اپنے سوبھاوک شُدھ گن رہتے ہیں۔ جب سننا چاہتا ہے۔ تب شروتر۔ سپرش کرنا چاہتا ہے۔ تب توچا۔ دیکھنے کے سنکلپ سے چکشو۔ وغیرہ وغیرہ سب شکتیاں پراپت ہو جاتی ہیں۔ جیسے شریر کے آدھار رہ کر اندریوں کے گولک کے دوارہ جیو سوکاریہ کرتا ہے۔ ویسے اپنی شکتی سے مکتی میں سب آنند بھوگ لیتا ہے۔"

یہاں صاف طور پر مکتی میں بھوتک شریر کا نشیدھ کیا گیا ہے۔ اپنے پکش کی پشٹی میں ایک اور اقتباس اسی سمولاس کا پیش کرنا ہو گا۔ ملاحظہ ہو سمولاس ہذا صفحہ ۱۴۱

"پیش۔ جیسے منتر کے بنا سنسارک سکھ نہیں بھوگ سکتا۔ ویسے مکتی میں بنا منتر آنند کیسے بھوگ سکیگا؟

اُتر۔ اس کا سمادھان پورو کر آئے ہیں۔ اور اتنا ادھک سنو۔ جیسے سانسارک سکھ منتر کے آدھار سے بھوگتا ہے۔ ویسے ہی پرمیشور کے آدھار مکتی کے آنند کو جیو آتما بھوگتا ہے"۔

یہاں بھی مکتی کے آنند کو بھوگنے کے لئے منتر کی ضرورت نہیں بتلائی گئی۔ وجوہات مندرجہ بالا سے صاف سدھ ہو گیا ہے۔ کہ محولہ بالا غلطی جو آج تک ستیارتھ پرکاش کے بھیدورن میں چلی آ رہی ہے۔ بڑی فاش غلطی ہے۔ جس سے اصل سدھانت پر ہی کٹھار آگھات ہو جاتا ہے۔ اس لئے آریہ ودوانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس اشدھی کو اگلے سنسکرن میں ٹھیک کرا دیں۔ ادھیکش ویدک یتنترالیہ اجمیر کو بھی اپنے کرتویہ کا پالن کرنا چاہئے۔ انت میں ایک اور اشدھی کا جو اسی طرح کئی ایڈیشنوں میں دہرائی جا رہی ہے۔ ورنن کر کے اس لیکھ کو ختم کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو سمولاس ہذا صفحہ ۱۵۶ دیہی مکتی کے سادھنوں کا ورنن۔ "پہلا سادھن وویک کا مفصل بیان ہو چکنے پر دوسرا سادھن ورنن ہوتا ہے"۔ دوسرا ویراگ جو وویک سے ستیہ استیہ کو جاتا ہو۔ اس میں سے ستیہ آچرن کا گرہن اور استیہ آچرن کا تیاگ کرنا وویک ہے۔ جو پرتھوی سے لے کر پرمیشور پرینت پدارتھوں کے گن۔ کرم اور سوبھاؤ سے جان کر اس کی آگیا پالن اور اپاسنا میں تت پر ہونا ہے۔ اس سے ورودھ نہ چلنا سرشٹی سے اپکار لینا وویک کہاتا ہے"۔

جہاں وویک شبد کے نیچے خط کھینچے گئے ہیں اور ۱ و ۲ ڈالے گئے ہیں۔ وہاں وویک کی بجائے "ویراگ" شبد ہونا چاہئے۔ کیونکہ دوسرا سادھن ویراگ بتلا کر اسی کی ویاکھیا اور لکھشن کیا جا رہا ہے۔ وویک کا تو مفصل ورنن پہلے ہو چکا ہے۔ یہ دوسری اشدھی بھی عرصہ سے چلی آ رہی ہے۔ میں نے کئی سنسکرنوں کا مقابلہ کر کے پتہ لگایا ہے۔ میں نے رشی کی لاجواب کتاب کی چھپائی میں یہ صرف دو اشدھیاں اپنی ناچیز بدھی انوسار دکھائی ہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ اور آشا ہے۔ کہ سارا آریہ جگت اس میں میرے ساتھ ہم آواز ہو گا۔ کہ یہ اشدھیاں فوراً درست ہو جانی چاہئیں۔ اور نیز ہجے وغیرہ کی سب اشدھیاں فوراً ٹھیک کرائی جانی چاہئیں۔ اجمیر نروان اردھ شتابدی سے پہلے اخبارات میں یہ چرچا چلی تھی۔ کہ شریمتی سارو دیشک سبھا نے سوامی ویدانند جی دوارہ ستیارتھ پرکاش کی اشدھیوں کی ایک سوچی تیار کرائی ہے۔ تاکہ اگلے سنسکرنوں میں درستی ہو جائے۔ نہ معلوم۔

دلت ادھار دیوناگری پاٹھشالہ رادور کا ورتانت

ہریجنوں کے ۱۰ خاندانوں کی شدھی

قصبہ رادور ضلع کرنال میں دس سال سے ہریجن بالکوں کی شکھشا کے لئے دیوناگری پاٹھشالہ جاری ہے۔ جس میں اس وقت ۴۰ سے اوپر چھاتروں کی سنکھیا ہے۔ علاوہ مقررہ کورس کے دھرم شکھشا کا خاص پربندھ ہے۔ درزی کلاس بھی ہے کئی لڑکے درزی بن کر نکل چکے ہیں اور سوتنترتا سے اپنا نرواہ کر رہے ہیں۔ علاقہ میں ہریجنوں میں ویدک دھرم کے ابھاؤ کو محسوس کر کے یکم ستمبر ۱۹۳۶ء سے اپدیشک منڈلی بھی رکھی گئی ہے۔ جو ضلع کرنال اور انبالہ پرانت میں کام کر رہی ہے۔ تقریباً ایک سو دیہات میں پرچار ہوا ہے نتیجہ کے طور پر موضع رتن گڑھ ضلع انبالہ میں دس خاندان ہریجنوں کے جو اگیان وش عیسائی ہو گئے تھے۔ پرائشچت کر کے ویدک دھرم میں واپس آ گئے ہیں۔ اگر سلسلہ پرچار مستقل طور پر جاری رہا۔ تو اور بہت سے ہریجن خاندان واپس آ جائیں گے۔ ہریجن جاتی میں نرنتر پرچار کا سلسلہ بلا آرتھک سہائتا کے جاری رہنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ میں نے ماہ ستمبر اور اکتوبر کے اخراجات بڑی کٹھنائی سے ادا کئے۔ صرف چودہ روپیہ آمدنی ہوئی۔ خرچ اپدیشک منڈلی کا ۲۵/ روپیہ ماہوار ہے۔

دیا نند دلت ادھار سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کی جانب سے ایک اپدیشک اور ایک بھجنیک اس پرانت میں تعینات ہیں۔ لیکن اُنکو ہریجنوں میں متواتر پرچار کرنے کے لئے سمے نہیں ملتا۔ اگر پندرہ روپیہ ماسک سہائتا کا پربندھ کسی آدار دانی یا سبھا کی طرف سے ہو جائے۔ تو یہ سلسلہ پرچار ہریجنوں میں جاری رہ سکتا ہے۔

پاٹھشالہ کی مالی حالت نہایت کمزور ہے۔ خرچ ماہواری ۲۵/ روپیہ ہے۔ اور آمدنی مستقل صرف ۱۵/ روپیہ ماہوار منجانب لالہ مکند لال جی ۴۴

۴۔ اس بارہ میں کیا کارروائی سبھا کی طرف سے ہوئی ہے۔ یا ہو رہی ہے۔ بہرحال ذمہ دار سبھا کو میں کا یہ سب سے پہلا فرض ہے۔ کہ آریہ ساہتیہ کی عموماً اور رشی دیانند کی نادر تصانیف کی چھپائی میں خصوصاً ایسی احتیاط اور ساودھانی سے کام لیا جائے۔ کہ ایک نقطہ تک کی غلطی نہ ہونے پائے۔ ورودت منڈلی سے بھی پرارتھنا ہے۔ کہ میں نے جو دو اشدھیاں بطور نمونہ بیان کی ہیں۔ اگر وہ دراصل اشدھیاں ہوں۔ بلکہ میری اگیانتا کے کارن ہوں۔ تو اس بھرم کو بھی دور کیا جائے۔

آریہ کنیا مہاودیالیہ بڑودہ کے ڈیپوٹیشن کا سواگت

(از شری چاند کرن جی شاردا ایڈووکیٹ اجمیر)

آریہ کنیا مہاودیالیہ بڑودہ کی ۲۱ برہمچارنیاں شریمتی یشودا دیوی جی تھا پنڈت آنند پریہ جی کی ادھیکشتا میں افریقہ میں ویدک دھرم کا پرچار کرنے کے لئے گئی ہیں۔ مشرقی افریقہ میں بھرمن کر ڈیپوٹیشن کیپ ٹاؤن۔ ٹرانسوال۔ روڈیشیا۔ کینیا اور نٹال ہوتا ہوا لیڈی سمتھ پہنچا۔ لیڈی سمتھ کے ٹاؤن ہال میں ان آریہ مشنریوں کا اپورو سواگت ہوا۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ لیڈی سمتھ کے میئر مسٹر (B.B. Johns) نے سبھاپتی کا آسن گرہن کیا۔ یوروپین اور ہندوستانی سب نے کنیاؤں کے ویاکھیان اور کھیل کود کی پوری پوری پرشنسا کی۔ مسٹر D. Donaldson منسٹری بال چر منڈل نے افریقہ کے بالچروں کی اور سے ان کا سواگت کیا۔

لیڈی سمتھ سے یہ منڈلی گلینکو پہنچی۔ ریلوے سٹیشن پر بھارت واسیوں اور انگریزوں کے پرتی ندھی ان کا سواگت کرنے کے لئے بیٹھا رہے ہوئے تھے۔ گلینکو کے میئر مسٹر جے۔ ایل۔ بوتھا اور یونین کلرک مسٹر ڈبلیو۔ ڈی سیکر ٹریٹ نے ان پرتی ندھیوں کا سواگت کیا۔ اور رجنٹ ہوٹل میں ان کے رجنٹ ہوٹل میں پریم بھوج دیا۔ وہ ان کے اپدیش۔ ڈرل اور لاٹھی وچھری کے کرتب دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ ایک برہمچارنی نے میئر کے سر پر لٹکتی ہوئی مالا کو اس خوبی سے تار سے مارا۔ کہ وہ کرتل دھونیوں کے مدھیہ میں میئر کے گلے میں آ پڑی۔ وہاں سے یہ منڈلی پیٹرز برگ پہنچی۔ وہاں پر بھی اپورو سواگت ہوا۔ (H.Y.M.A. Hall) میں ان کے ویاکھیان سن کر اور ایورد شاریرک ویایام دیکھ کر جنتا مگدھ ہو گئی۔ اب وہاں سے یہ منڈلی ڈربن پہنچ گئی۔ جہاں سے پرستھان کر کے یکم دسمبر کو بمبئی پہنچے گی۔

افریقہ میں اپورو سپھلتا پراپت کر ویدک دھرم کا وہاں کے نواسیوں پر سکہ بٹھا کر لوٹنے پر آریہ جگت ہرش منا رہا ہے۔ یکم دسمبر کو ان کا بمبئی میں سواگت ہو گا۔ اور وہاں سے بڑودہ پہنچنے پر بڑودہ میں بھی سواگت کا اچھی سے زور شور سے پربندھ کیا جا رہا ہے۔ ان بھارت ماتا کی پتریوں اور سپوتوں کو افریقہ کی سپھل یاترا کر کے لوٹنے پر ہم ہاردک ودھائی دیتے ہیں۔ برہمچارنی سبھدرا کماری اور سرسوتی کماری کے انگریزی کے ویاکھیانوں سے مس میو کے بھارت کے پرتی پھیلائے ہوئے سب بھرم دور ہو گئے۔ اس دلیش سیوا کے لئے ہم ان برہمچارنیوں کی جتنی پرشنسا کریں۔ تھوڑی ہے ✠

۴۴ مکند سٹیل رولنگ ملز بادامی باغ لاہور ہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ سے بھی امداد مل جاتی ہے۔ لیکن یہ مستقل نہیں اب یکم اپریل ۱۹۳۶ء سے کوئی امداد نہیں ملی۔ سورگیہ لالہ لاجپت رائے جی کے جیون کال تک بیس روپیہ ماہوار کی سہائتا ان کی سبھا سے ملتی رہی۔ مگر ان کے پرلوک گمن پر وہ بھی بند ہو گئی۔ آریہ اُپ پرتی ندھی سبھا کرنال کیطرف سے ضلع میں سوامی بیدھڑک جی ویدک دھرم کا پرچار کرتے ہیں۔ انکی ویاکھیان شیلی نہایت سرل اور جاذب ہے جس سے گرامین جنتا پر خاص پربھاؤ پڑتا ہے۔ اس لئے جگہ جگہ سے خاص منتیں سوامی جی کو آتے ہیں۔ ضلع کرنال سے باہر جو سبھا یا سجن سوامی جی کو بلانا چاہیں۔ انہیں یہ آریہ اُپ سبھا کو دینے پڑیں گے۔ اور سفر خرچ

سبق آموز افسانہ

آدرش پتنی

سبق آموز افسانہ

(از مہاشہ سیتارام جی منگل نیروبی - برٹش ایسٹ افریقہ)

راجندر کرشن کمار رائے صاحب لالہ رادھاکرشن کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ رائے صاحب اُسے دوسرے بیٹوں کی نسبت زیادہ پیار کرتے تھے۔ اور جب کبھی بھی راجندر کرشن کمار کی چھٹی لاہور سے آتی تھی۔ اور کالج کے بورڈنگ ہاؤس کا بل ادا کرنا ہوتا تھا۔ فوراً ہی وہ روپیوں کا منی آرڈر بھیج دیتے تھے۔ والدین کی جتنی محبت اولاد سے ہوتی ہے۔ اگر اولاد کے دل میں اس سے آدھی بھی ہو تو گرہستھ بجائے نرک کے سٹورگ دھام بن جائے۔ اور شکھ ہی شکھ نظر آئے۔ خوش قسمت ہیں وہ والدین۔ جن کی اولاد آگیا کاری اور سداچاری ہے۔

سچ ہے۔ امیروں کے لڑکے اکثر روپے زیادہ خرچ کرتے اور آرام کی زندگی بسر کرنے کی وجہ سے خراب ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو اس میں جہاں لڑکوں کا قصور ہے۔ وہاں والدین کا اس سے کہیں زیادہ قصور ہے جو اپنے لڑکوں کو زیادہ پیار کرتے ہیں۔ اور زیادہ خرچ پڑھائی کے لئے بھیجتے ہیں۔ راجندر کرشن کمار بھی اسی وجہ سے خراب ہو گیا تھا۔ اور فضول خرچ ہو گیا تھا۔ اس پر لطف یہ تھا کہ وہ گورنمنٹ کالج لاہور میں پڑھتا تھا۔ جہاں اگر کوئی کفایت شعار لڑکا ہو۔ تو اس کے دوسرے ساتھی اُسے جینے نہیں دیتے ہیں۔ اور طعنے دیا کرتے ہیں۔ کہ "یہ بنیا کدھر سے آ گیا ہے؟" گورنمنٹ کالج کے طالب علموں کا اگر ماہواری خرچ ڈی۔ اے۔ وی کالج سے دگنا تگنا نہ ہو۔ تو اسے وہ اپنی ہتک خیال کرتے ہیں۔

(۲)

رائے صاحب رادھاکرشن بڑے پکے سناتن دھرمی تھے۔ اور ضلع گجرات کی کسی سناتن دھرم سبھا کے اب پردھان بھی رہ چکے تھے۔ دھرم کرم کے پکے اور سادھو سنت۔ گؤ اور براہمن کی سیوا کرنا اپنا مکھیہ اُدیش سمجھتے ہیں۔ چاہے گرہستھ کے کتنے ہی ضروری کام کیوں نہ ہوں۔ وہ روزانہ سندھیا اور اگنی ہوتر کرنے کے بعد ہی کھایا کرتے تھے۔ اور جب تک ایک براہمن دیوتا اُن کے چوکے سے بھوجن نہ کھا جائے۔ وہ اَن گرہن کرنا پاپ خیال کرتے تھے۔ پرماتما کی کرپا تھی۔ گھر میں نوکر۔ چاکر۔ گھوڑے۔ گائیں اور موٹریں موجود تھیں۔ اولاد بھی نیک اور آگیا کاری تھی۔ باوجودیکہ وہ بردھ اوستھا میں تھے۔ اور اسّی سال کی آیو ہو گئی تھی۔ اور جیون کا آنند لے رہے تھے۔ مگر انسان کو کوئی نہ کوئی دکھ گرہستھ میں ضرور ہی ہوتا ہے۔ جہاں بڑے لڑکے سو دلش کمار اور راج کمار اپنے کام میں بڑے ہوشیار تھے۔ اور شرافت کے پتلے تھے۔ وہاں انہیں کیا معلوم تھا۔ کہ راجندر کرشن کمار اُنکے تمام سکھوں کو دکھوں میں بدل دیگا۔

گورنمنٹ کی طرف سے بیس مربع زمین پاکپٹن نہر پر ملی ہوئی تھی۔ جہاں سے ہزارہا روپیہ کی سالانہ آمدنی تھی۔ اور کسی قسم کا فکر نہ تھا۔ راجندر کرشن کمار گورنمنٹ کالج میں پڑھتا تھا۔ اور اُس سے بڑی بڑی اُمیدیں لگی ہوئی تھیں۔ یعنی بی۔ اے پاس کر لینے کے بعد اُسے آئی۔ سی۔ ایس کے امتحان مقابلہ میں داخل کرایا جائے گا۔ اور امتحان مقابلہ پاس کرنے کے بعد اُسے ولایت بھیجا جائے گا۔ جہاں سے وہ آئی۔ سی۔ ایس بن کر آئے گا۔ اور کسی ضلع کا ڈپٹی کمشنر بن جائے گا۔ رائے صاحب رادھاکرشن کو اس بات کا فخر ہوگا۔ کہ اُس کا ایک بیٹا ڈپٹی کمشنر ہے۔ یا وہ ایک ڈپٹی کمشنر کا باپ ہے۔ مگر اُمنگیں اور خواہشات کسی بھی انسان کی اس سنسار میں کبھی پوری نہیں ہوتی ہیں۔ انسان کچھ سوچتا ہے۔ اور پرماتما کچھ بنا دیتا ہے۔ اور سارا بنا بنایا کام ایک منٹ میں خراب ہو جاتا ہے۔

(۳)

پریم کماری اپنے والدین کی اکلوتی بیٹی تھی۔ اکلوتی نہیں۔ بلکہ کل خاندان میں ایک ہی لاکھوں روپیہ کی واحد مالک تھی۔ بڑی بھولی بھالی۔ نیک۔ میٹھے سوبھاؤ والی۔ ہردلعزیز اور فیلح کل تھی۔ اُس کی سہیلیاں اُس سے بہت پیار کرتی تھیں۔ اور اس پر اپنی جان تک نیوچھاور کرنے کے لئے تیار رہتی تھیں گو وہ سب سہیلیوں سے عمر میں چھوٹی تھی۔ مگر سب سے زیادہ عقلمند تھی۔ اور کسی سے بگاڑ نہیں رکھتی تھی۔ نہ کسی کی نندا نہ چغلی کرتی تھی۔ بلکہ اگر کوئی سہیلی کسی کی چغلی کرتی نظر آتی تھی۔ تو وہ اُسے بُرا خیال کرتی تھی اور نصیحت کرتی تھی۔ کہ ایک دوسرے کی چغلی کرنا پاپ ہے۔ جب ہم سب سہیلیوں کا بیاہ ہو جائے گا۔ تو ہم اپنے اپنے گھروں کو چلی جائیں گی۔ کیونکہ ہم والدین کا ایک ایسا دھن ہیں جو کہ گھر میں نہیں رکھا جا سکتا ہے۔ اگر کسی کا ایک دوسرے سے پیار ہو گا۔ تو وہ اُسے یاد تو کیا کرے گی۔ اس لئے لڑائی جھگڑا اور چغلی وغیرہ نہیں کرنی چاہیئے۔

سب سہیلیوں سے پریم کماری کو ویدکماری سے بڑا پیار تھا۔ اور بڑی لگن تھی۔ روزانہ سندھیا اور ہون یگیہ کیا کرتی تھی۔ اور سکول سے سیتارتھ پرکاش کا امتحان پاس کئے ہوئے تھی۔ اسی وجہ سے اُسے سکول کی طرف سے ایک سنہری تمغہ بھی ملا ہوا تھا۔

ایک دن دو نو دھرم بہنیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ اور ویدک دھرم کے سدّھانتوں پر وارتالاپ کر رہی تھیں۔ جوانی کا عالم تھا۔ دو نو کی شادی نزدیک تھی۔ اس لئے پریم کماری نے ویدکماری سے کہا:۔

پریم کماری:۔ "بہن ویدکماری! میں چاہتی ہوں۔ کہ مجھے کوئی ایسا پتی ملے۔ جو روزانہ سندھیا اور ہون یگیہ کرنے والا ہو۔ میں اور وہ دو نو مل کر گھی اور ساگری کی آہوتیاں ہون کنڈ میں ڈالا کریں۔ میں سندر سندر بھجن ہارمونیم کے ساتھ گاؤں۔ اور وہ سُن کر خوش ہو جائیں۔ جس سے میں بھی خوش ہو جاؤں۔ میرا گرہست ایک آدرش گرہست ہو جیسی میری طبیعت کسی سے لڑائی جھگڑا کرنے کی نہیں ہے۔ ویسے ہی وہ بھی کسی سے لڑائی جھگڑا کرنے والے نہ ہوں۔ نیز سداچاری ہوں۔ میں اپنے پتی کو کبھی بھی کوئی بُرا شبد نہ بولوں۔ وہ مجھے پیار کریں۔ اور میں انہیں پیار کروں۔ میں تو روزانہ سندھیا کے بعد پربھو سے پرارتھنا کرتی ہوں۔ اور یہی پربھو سے مانگتی ہوں۔ کیوں بہن وید! کیا میری پرارتھنا پرماتما انتریامی سویکار کریں گے؟ آہاہا! وہ دن کیا ہی اچھا ہوگا"

ویدکماری:۔ "بہن! جب آپ کے وِچار اچھے ہیں۔ تو کیوں نہ پربھو آپ کی پرارتھنا سویکار کریں گے۔ اوشیہ میو ہی کریں گے۔ آپ فکر نہ کریں۔ لیکن بہن پریم! اپنے اپنے کرموں کا پھل ہوتا ہے۔ اگر میرے اور تیرے کرم اچھے ہوں گے۔ تو پرماتما ہم دو نو کو اچھے ور بنا دیں گے"۔

اس قسم کی باتیں اور آنے والی شادیوں کا چاؤ اپنے اپنے دِلوں میں کرتی ہوئی دو نو سہیلیاں اپنے اپنے گھروں کو چلی گئیں۔ اور رات کو جا کر سو گئیں۔

(۴)

راجندر کرشن کمار نے جب انٹرنس کا امتحان سکاچ مشن ہائی سکول گجرات سے پاس کیا۔ تو وہ والدین کی رائے لے کر گورنمنٹ کالج لاہور میں پڑھنے کے لئے داخل ہو گیا۔ ۲۰ برس کی عمر تھی۔ جوانی کا عالم تھا۔ رائے صاحب کا لڑکا تھا۔ سگائی کے لئے لوگ اس کے پیچھے پڑ گئے۔ اور روزانہ ایک نہ ایک آدمی اُسے پوچھنے کے لئے لاہور میں آ جاتا تھا۔ کہ آپ شادی کب کروگے؟ کب تک پڑھنے کا وچار ہے۔ کیا ولایت بھی جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟

راجندر کرشن کمار بچپن کی عمر میں بڑا بھولا بھالا تھا۔ اور فضول خرچ بھی نہیں تھا۔ مگر جب لاہور کی ہوا لگی۔ اور رائے صاحب سے عام خرچ کرنے کی کھلی چھٹی مل گئی۔ تب تو وہ نہ صرف فضول خرچ اور آرام طلب ہی ہو گیا بلکہ اُس نے اپنا چال چلن بھی خراب کر لیا۔ وہ سینماؤں اور تھیٹروں کا بڑا شوقین ہو گیا۔ آج ایمپائر سینما میں ہے۔ تو کل کراؤن ٹاکیز میں تماشہ دیکھ رہا ہے۔ اور پرسوں ٹبی بازار کے بدمعاشوں کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ اور وسکی کا دور چل رہا ہے۔ مگر نہ ہی والدین کو معلوم ہوا۔ اور نہ ہی پرنسپل صاحب کو کہ راجندر کرشن کمار کا چال چلن خراب ہو گیا ہے۔ کیونکہ جب اُس سے کوئی پوچھتا تو وہ اِدھر اُدھر کی باتیں بنا کر اور جھوٹ بول کر دوسروں کا گھر پورا کر دیتا تھا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ جب پریم کماری کا پتا رشتہ کرنے کے لئے کالج میں آیا۔ اور ولایت جانے کے لئے راجندر کرشن کمار سے پوچھا۔ تو اُس نے اس طرز سے جواب دیا۔ اور اس طرح سے اس کی خاطر تواضع کی۔ اور میٹھے میٹھے الفاظ سے اس کی تسلی کی۔ کہ پریم کماری کا والد لالہ ہیرانند اُس پر موہت ہو گیا۔ اور اُسے پریم کماری کی سگائی کا وعدہ دے گیا اور گھر جا کر رائے صاحب رادھاکرشن کو مبلغ ایک سو ایک روپیہ نقد شگن کے ساتھ روانہ کر دیا۔

رائے صاحب یہ شگن لے کر بڑے خوش ہوئے۔ کیونکہ لالہ ہیرانند ان کی ذات برادری کے تھے۔ اور جہاں مالدار تھے۔ وہاں شریف بھی اعلےٰ درجہ کے تھے۔ دو ماہ کے بعد شبھ مہورت دیکھ کر شادی کا دن مقرر ہو گیا۔ اور راجندر کرشن کمار کی شادی پریم کماری سے ہو گئی۔ لالہ ہیرانند نے جہیز میں قیمتی قیمتی زیورات اور ریشمی کپڑوں کے سوٹ دئے۔ جس سے رائے صاحب بہت خوش ہوئے۔ اور شادی کر کے برات اپنے گاؤں میں واپس آ گئی۔ چند دن کے بعد راجندر کرشن کمار اپنے کالج میں پڑھنے کے لئے چلا گیا۔ اور پریم کماری بھی چند دن رہ کر اپنے پتا کے پاس واپس ہصار میں چلی آئی۔

(۵)

پریم کماری کی شادی پورے سولہ برس کی عمر میں ہوئی تھی۔ خوبصورتی میں وہ اپنی سب سہیلیوں سے بڑھ چڑھ کر تھی۔ جوانی کا عالم تھا۔ اگر پھسل جاتی۔ تو شاید وہ بھی اپنا جیون راجندر کرشن کمار کی طرح خراب کر لیتی۔ مگر اس نے ایک آریہ کنیا پاٹھ شالہ میں شکشا پائی تھی۔ اور اس نے یہ پڑھا ہوا تھا۔ کہ استری کا سب سے خوبصورت زیور اُس کی شرم و حیا اور پتی پریم ہے۔ وہ اس انتظار میں تھی۔ کہ تین چار سال کے بعد جب اُس کا پتی بی۔ اے کا امتحان پاس کر لے گا۔ تو وہ اپنی سب دل کی خواہشات اور اُمنگوں کو ان سے پورا کرا لے گی۔ اور گرہستھ کا آنند اُٹھا لے گی۔ گو اُس کا پتی لاہور میں پڑھتا تھا۔ اور اُس سے جُدا تھا۔ مگر وہ اپنے پتی کے فوٹو کے ذریعہ درشن کر کے ہی جیتی تھی۔ اور اسی میں خوش رہ کر اپنا جیون بسر کر رہی تھی۔ جب ہفتہ میں ایک دفعہ بھی اپنے پتی کی چٹھی اُسے نہ ملتی تھی تو اُسے چین نہیں آتا تھا۔ اور فکر میں ڈوب جاتی تھی ÷

دو تین سال پریم کماری اور راجندر کرشن کمار میں ویسا ہی پریم رہا۔ جیسا کہ آدرش پتی اور پتنی میں ہونا چاہیئے۔ راجندر کرشن کمار دو تین ماہ کے بعد تین چار روز کی رخصت لیکر لاہور سے آتا۔ اور پریم کماری کو مل کر لاہور واپس چلا جاتا۔ پریم کماری اپنے پتی کی بڑی خاطر تواضع کرتی۔ اور اُس کے حکم کی منتظر رہتی کہ میرا پتی منہ سے بات نکالے۔ اور میں اُن کے حکم کو بجا لاؤں۔ وہ اپنے پتی کی سیوا کر کے اُسے خوش رکھنے میں بڑا فخر خیال کرتی تھی۔ مگر راجندر کرشن کمار جب لاہور پہنچتے۔ تو پریم کماری کو بھول جاتے۔ اور اپنے دوستوں اور رفیقوں میں اس قدر مست ہو جاتے۔ کہ انہیں شادی بھی بھول جاتی تھی۔ اور انہیں اپنی دھرم پتنی کا خیال خواب میں بھی نہیں آتا تھا۔ کئی کئی مہینوں تک پریم کماری کو چٹھی نہیں لکھتے تھے۔ دوسری طرف پریم کماری کا یہ حال تھا۔ کہ جب وہ اُسے ملنے کے لئے گھر میں آتے۔ تو ہمیشہ دو سو روپیہ کے نوٹ ان کے جیب خرچ کے لئے نذر کر دیتی۔ کہ میرا پتی کہیں خرچ سے تنگ نہ ہو۔ کبھی وہ اپنے پتی کو اپنے ہاتھوں سے تیار کردہ میز پوش جن پر بیل بوٹے وغیرہ نکلے ہوتے تھے۔ دیتی۔ اور کبھی کوئی عمدہ سرہانے کا غلاف جس پر انگریزی میں راجندر کرشن کمار لکھا ہوا ہوتا۔ پیش کرتی۔ اور عرض کرتی۔ کہ میں یہ چیزیں آپ کو اس لئے دیتی ہوں۔ کہ آپ انہیں دیکھ کر مجھے یاد کیا کریں۔

اور مجھ ناچیز سیوکا کو کبھی نہ بھولیں۔ اور خوشی خوشی انہیں ریل گاڑی پر چڑھا آتی۔ ایک ایک دن بڑی مشکل سے گزار رہی تھی۔ کہ کب میرے پتی جی بی۔ اے پاس کریں۔ اور ہم دونوں مل کر بیٹھیں ÷

(۶)

وقت گزرتے دیر نہیں لگتی۔ راجندر کرشن کمار نے بی۔ اے کا امتحان پاس کر لیا۔ اور وہ اپنے گاؤں میں واپس آ گیا۔ والدین نے اپنے لڑکے کے بی۔ اے پاس کرنے کی خوشی میں تمام برادری کا لڈوؤں سے ستکار کیا۔ رائے صاحب اودھا کرشن بڑے خوش ہوئے۔ کہ ان کے اکیلے لڑکے نے بی۔ اے پاس کر لیا۔

ایک ماہ کے بعد راجندر کرشن کمار کو پریم کماری کے لانے کے لئے کہا گیا۔ اور وہ اپنے سسرال سے اُسے گھر لے آیا۔ دو نو پتنی اور پتی پریم سے رہنے لگے۔ چند دن کے لئے پریم کماری کو گرہست ایک سورگ دھام معلوم ہوا۔ مگر دو۔ تین ماہ کے بعد اُسے معلوم ہو گیا۔ کہ وہ غلطی پر تھی۔ راجندر کرشن کمار کا پریم کسی بازاری عورت سے ہو گیا ہے۔ اور وہ اُسے بڑا پیار کرتا ہے۔ اس پر اُسے یقین نہ آیا۔ بجائے اس کے کہ وہ اُسے بدنام کرتی۔ پریم کماری نے آدرش دیوی کیطرح ایک دن اپنے پتی دیو سے پوچھا:۔

پریم کماری۔ ”اے پتی دیو! جب سے میری شادی ہوئی ہے۔ مجھے آپ سے دو تین ماہ بھی مل کر بیٹھنے کا سوبھاگیہ پراپت نہیں ہوا ہے۔ میں نے چار سال کا عرصہ بڑی مشکل سے گزارا ہے۔ اور میں اسی خواہش میں رہی ہوں۔ کہ آپ کب بی۔ اے پاس کریں گے۔ اور ہم دونو آدرش گرہستی بنیں گے۔ آج پرماتما کی کرپا سے آپ نے بی۔ اے کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ میں خوش قسمت ہوں۔ اور مجھے بی۔ اے پاس پتی مل گیا ہے۔ لیکن آج مجھے ایک محلہ والی عورت نے کہا ہے۔ کہ آپ میری جگہ کسی اور سے پریم کرتے ہیں۔ اور میرا حق چھین رہے ہیں۔ جو کہ شاستر وردھ ہے۔ اور میرا سراسر بے انصافی ہے۔ کیا یہ سچ ہے؟ کیا میں آپ کی آگیا کاری پتنی نہیں ہوں؟ کیا میں کسی دوسری عورت سے کم خوبصورت ہوں؟ آپ میرے پران ناتھ ہیں۔ اور پرماتما کے برابر ہیں۔ آپ اپنا پریم کسی دوسری عورت کو کیوں دیتے ہیں۔ اگر مجھ میں کوئی نقص ہو۔ تو بتلائیے۔ تاکہ میں اُسے دور کرنے کی کوشش کروں“ ÷

راجندر کرشن کمار۔ محلہ والی عورت جھوٹ بولتی ہے۔ مجھے آپ سے بڑا پریم ہے۔ میں آپ جیسی خوبصورت اور آگیا کاری پتنی کو کیسے چھوڑ سکتا ہوں آپ فکر نہ کریں۔ اور کسی کی بات پر یقین نہ کریں ÷

پریم کماری کو یقین ہو گیا۔ اور وہ چپ ہو گئی۔ دو تین مہینے اسی طرح گزر گئے۔ مگر راجندر کرشن کمار رات کو دس گیارہ بجے سے پہلے گھر نہیں آیا کرتے تھے۔ اور جب بھی آتے تھے۔ اُن کے منہ سے شراب کی بو آیا کرتی تھی۔ اور آنے ہی سو جایا کرتے تھے۔ پریم کماری کو پیار کرنے کا موقع ہی نہ دیتے تھے۔ جب وہ صبح روزانہ ہون اور سندھیا کرنے کے لئے بیٹھتی۔ تو راجندر کرشن کمار اُس کی طرف دیکھتے بھی نہیں تھے۔ بلکہ استہزاء کرتے تھے۔ کہ کیوں پاکھنڈ روزانہ کیا کرتی ہے۔ کیا ہی اچھا ہے کہ کسی غریب اور محتاج کو دے دیا کرے۔ آ میرے ساتھ شراب کا ایک پیالہ پی۔ اور دنیا کا مزا اُٹھا۔ سندھیا اور ہون وغیرہ کرنا گرہستیوں کا کام نہیں ہے۔ بلکہ یہ رشی منیوں کا کام ہے۔ کھاؤ پیو۔ اور موج اُڑاؤ۔ یہی کچھ دنیا میں ہے۔ اور بس۔ راجندر کرشن کمار کی بری عادات سے جہاں اس کے ماتا پتا نالاں ہیں۔ وہاں اُس کی دھرم پتنی پریم کماری اپنی زندگی کے دن دکھ سے کاٹ رہی ہے۔ پریم کماری اپنے پتی راجندر کرشن کمار سے ویسا ہی پیار کرتی ہے۔ جیسا کہ ایک آدرش پتنی کو کرنا چاہیئے۔ مگر راجندر کرشن کمار کسی بازاری عورت سے پریم کرتے ہیں۔ اور اپنی دھرم پتنی کی بات بھی نہیں سنتے ہیں۔ اپنے والدین

ریاست حیدرآباد میں پرچار کی آزادی بحال!

مہاتما نارائن سوامی جی کا بیان

دہلی۔ ۷ دسمبر مہاتما نارائن سوامی جی پردھان سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے:۔

سارودیشک سبھا کی عرضداشت پر نظام گورنمنٹ نے گذشتہ اگست میں ایک بیان شائع کیا تھا جس میں اس امر کا اعلان کیا گیا تھا۔ کہ ”ریاست حیدرآباد میں کسی مذہب یا فرقہ کے انویاؤں پر کسی قسم کی کوئی پابندی عاید نہیں ہے۔ اور گورنمنٹ کا سلوک اُس کی رعایا کے ساتھ خواہ وہ کسی مذہب یا فرقہ سے تعلق رکھتی ہو۔ غیر امتیازی ہے“۔

اس اعلان کے بعد قدرتی طور پر یہ اُمید کی جاتی تھی۔ کہ آریہ سماج کے کارکنوں کے راستہ میں کوئی روکاوٹ پیدا نہیں ہوگی۔ اور نظام کی پولیس آریہ اُپدیشکوں کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں کرے گی۔ خاص کر اُن کو تقریر کرنے کی آزادی ہوگی۔ اور ان کو آریہ سماج مندروں اور دیگر مقامات پر عام جلسے منعقد کرنے کی آزادی ہوگی ÷

نظام گورنمنٹ کے اس اعلان کے بعد سرکردہ آریہ سماجی لیڈروں کا ایک ڈیپوٹیشن اس اعلان کی صداقت کا پتہ لگانے کے لئے حیدرآباد گیا۔ یہ معلوم کر کے اطمینان ہوا۔ کہ حکام حیدرآباد نے اُن کے ویاکھیانوں پر کوئی پابندی نہیں لگائی۔ نظام گورنمنٹ کی زیادتی سے نظام پولیس کے خلاف آریہ سماجی حلقوں میں جو بے اطمینانی پیدا ہو گئی تھی۔ وہ اس سے ایک بڑی حد تک دور ہو گئی ÷

حیدرآباد سے لیڈروں کی واپسی پر میں نے اس بارہ میں ایک بیان شائع کیا۔ لیکن اس بیان کی اشاعت کو چند ہفتے گزرے ہوں گے۔ کہ چٹگوپہ اور مہاراج گنج سے اطلاعات آنی شروع ہو گئیں کہ نظام پولیس نے آریہ سماج کے جلسوں پر پھر پابندی عاید کرنی شروع کر دی ہے۔ اس کی وجہ سے آریہ سماج کے کارکنوں کو ایک قلیل عرصہ کے اندر ایک سے زیادہ مرتبہ پولیس کے ناجائز احکام کے خلاف پروٹسٹ کرنا پڑا۔ اور پرتی ندھی سبھا کو پولیس کے اس بے جا رویہ کی جانب نظام گورنمنٹ کی توجہ مبذول کرانی پڑی۔ جو اس اعلان کی سپرٹ کے قطعی خلاف تھا ÷

مجھے یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد کے اعلیٰ حکام نے سمجھ سے کام لیا۔ اور حیدرآباد سے جو تازہ ترین اطلاع ملی ہے۔ وہ اطمینان بخش ہے۔ اب آریہ سماج مندروں میں دھارمک ویاکھیان ہوتے ہیں۔ اور پولیس کوئی مداخلت نہیں کرتی ÷

نروان اُتسو: پچھلے پرچہ میں جن آریہ سماجوں کے متعلق یہ سوچنا دی گئی تھی۔ کہ اُنہوں نے ۶ نومبر سنہ ۱۹۳۴ء کو رشی دیانند کا نروان اُتسو منایا۔ اُن کے علاوہ ذیل کی آریہ سماجوں نے اس اُتسو کو پوری شان سے منایا ہے:۔

۱ آریہ سماج میرپور ۲ آریہ سماج بھلوال ۳ آریہ سماج ڈوگلس پورہ (لائل پور) ۴ آریہ سماج بھیرہ ۵ آریہ سماج تلہ گنگ ۶ آریہ سماج پشاور چھاؤنی ۷ آریہ سماج وزیر آباد ÷

(ایڈیٹر)

پنڈت گھاسی رام جی ایم۔ اے کا پرلوک گمن
آریہ جگت کا شوک!

مہاتما نارائن سوامی جی کا تار:۔ شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج پردھان سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی نے شری پنڈت گھاسی رام جی ایم۔ اے کی افسوسناک مرتیو پر ذیل کا تار منتری آریہ سماج میرٹھ کو ارسال کیا:۔

"شری پنڈت گھاسی رام جی کی مرتیو پر ہمیں بڑا شوک ہوا ہے۔ آپ کی مرتیو سے آریہ سماج کا ایک بڑا سکالر اور بڑا اُپکاری لیکھک اُٹھ گیا ہے۔ آپ کی مرتیو پر سارا آریہ جگت شوک کے ساگر میں ڈوب گیا ہے۔ کرپا کر کے میری اور سارودیشک سبھا کی طرف سے سورگیہ پنڈت جی کے خاندان کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کر دیں"۔

گورو کل کانگڑی میں شوک سبھا:۔ ہم سب کل واسیوں کی یہ سبھا آریہ سماج کے مشہور ودوان اور نیتا شری پنڈت گھاسی رام جی ایم۔ اے کی اچانک موت پر شوک ظاہر کرتی ہے اور ان کے دکھت پریوار کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ ساتھ ہی ایشور سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ سورگیہ کو سدگتی پردان کرے۔ اور ان کے پریوار کو شانتی بخشے۔

(سکھدیو ادھشٹاتا گورو کل کانگڑی)

سارودیشک سبھا کا شوک پرستاو:۔ آریہ سماج کے پرسدھ نیتا تتھا سورگیہ ودوان شری پنڈت گھاسی رام جی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل میرٹھ کی مرتیو کے افسوسناک سماچار کو پاتے ہی آریہ سارودیشک پرتی ندھی سبھا کا کاریالیہ ایک دن کے لئے بند کر دیا گیا۔ اور کاریالیہ کے سٹاف کی میٹنگ میں نمن لکھت شوک پرستاو پاس ہوا:۔

"یہ سبھا آریہ سماج کے سورگیہ ودوان شری پنڈت گھاسی رام جی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل میرٹھ کی مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور شری پنڈت جی کے دکھت پریوار کے ساتھ اس مہا پرہار میں سمویدنا پرگٹ کرتی ہے۔ اور دونگت آتما کی سدگتی اور شانتی کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے"۔

(منتری سارودیشک سبھا دہلی)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا شوک پرستاو:۔ آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا یہ جنرل اجلاس جو زیر صدارت مہاشہ گردھاری لال جی اتوار ۹ر دسمبر ۱۹۳۴ء کو صبح دس بجے منعقد ہوا۔ آریہ سماج کے پرسدھ ودوان شری پنڈت گھاسی رام جی ایم۔ اے۔ سابق پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔ پی کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور یہ بات نشچے میں لاتا ہے کہ سورگیہ پنڈت جی کی مرتیو سے آریہ سماج کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ اور یہ اجلاس پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ سورگیہ پنڈت جی کی آتما کو سدگتی اور ان کے سمبندھیوں کو شانتی پردان کریں۔

(ہربنس لال آریہ منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

آریہ سماج نئی دہلی کا شوک پرستاو:۔ آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی نے اپنے ہفتہ وار ستسنگ منعقدہ ۹ر دسمبر ۱۹۳۴ء میں مندرجہ ذیل شوک پرستاو سرو سمّتی سے سویکار کیا:۔

"یہ سماج آریہ سماج کے پرسدھ ودوان تتھا ویدک ساہتیہ کے وردھک شری پنڈت گھاسی رام جی ایم۔ اے۔ پرانے آریہ سماج کی لگن سے سیوا کرنے والے مشہور ایڈووکیٹ پنڈت [illegible] تھا۔ نیز پنجاب پرانت کے پرانے آریہ لیڈر پنڈت بنسی دھر جی پاٹھک اور ماسٹر آتما رام جی بی۔ اے۔ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر و فنانسر گورو کل کانگڑی کے دیہانت پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ ان کے سمبندھیوں کے ساتھ ہاردک سہانوبھوتی درشاتا ہے اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ ان کے سمبندھیوں کو سہن شکتی اور شانتی اور دونگت آتماؤں کو سدگتی پردان کریں"۔

(رام منتری منتری آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی)

سوامی شردھانند کی بلیدان جینتی
آل انڈیا سوامی شردھانند میموریل ٹرسٹ کی اپیل

دہلی ۷ر دسمبر۔ پنڈت دھرم دیو ودیا النکار۔ آرگنائزنگ سکرٹری آل انڈیا سوامی شردھانند میموریل ٹرسٹ دہلی نے ۲۳ر دسمبر ۱۹۳۴ء کو شردھانند بلیدان جینتی کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل اپیل شائع کی ہے:۔

"آل انڈیا سوامی شردھانند میموریل ٹرسٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس تقریب کو سوامی جی کے شایانِ شان طریقہ سے منایا جائے۔ قومی ہیروز میں سوامی شردھانند ایک اہم شخصیت ہیں۔ سوامی جی کی زندگی سیوا اور قربانی کی زندگی تھی۔ سوامی جی ایک بڑے ہندو۔ ایک بڑے ہندوستانی اور ایک بڑے آدمی تھے۔ اُن کے گوناگوں کارناموں کو یہاں بیان کرنا غیر ضروری ہے۔ وہ نہ صرف پراچین آریہ کلچر کے شیدائی۔ ایک بے نظیر ایجوکیشنسٹ۔ عورتوں کے کاز کے زبردست جنگجو۔ پکے محبِ وطن اور دھارمک سوشل ریفارمر تھے۔ بلکہ وہ بدقسمت اور مظلوم ہریجنوں کے بھی بڑے دوست تھے۔ درحقیقت وہ ماڈرن ہندوستان کے بنانے والوں میں سے ایک تھے۔ ہندو ایکتا ہی ان کے جھنڈے پر لکھی ہوئی تھی۔ اور اس مقصد کی پورتی کے لئے انہوں نے اپنی جان دیدی۔

آل انڈیا سوامی شردھانند میموریل ٹرسٹ تمام ملک کے ہندوستانیوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ایسے طریقہ سے سوامی جی کی بلیدان جینتی کو منائیں۔ جس سے اُن کے پیارے کاز کو تقویت پہنچے"۔

پردھان شردھانند دل دہلی کی اپیل

پنڈت میدھارتھی جی ودیا النکار پردھان شردھانند دل دہلی ذیل کی اپیل برائے اشاعت بھیجتے ہیں:۔

"ایسا کون آریہ پرش ہے۔ جو سوامی شردھانند جی کے اپورو بلیدان کو یاد کر کے بھول نہ سکتا ہو۔ امر شہید شردھانند کے لاثانی تیاگ کی کہانی آج کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ بھری جوانی میں دھرم پتنی کے ویوگ ہو جانے پر بھی تا زیست کٹھور برہمچریہ ورت کا پالن کر کے ہزاروں کے بندھن کا تیاگ کیا۔ گورو کل کی استھاپنا میں اپنے سروسو کا تیاگ کر کے سچا سروسو دان [illegible] گیا۔ اسی طرز عمل پر چلتے ہوئے سوامی جی نے اپنے پرانوں کی قربانی کی۔ کیا آریہ سماج میں اس اپورو تیاگ اور آتم بلیدان کی کوئی دوسری نظیر ملتی ہے؟ یہی وجہ ہے۔ کہ آج سارا آریہ سنسار اس آریہ نیتا کی قدم قدم پر ضرورت کو محسوس کر رہا ہے۔ کیا ایسے ویر پرش نیتا کی جینتی منانے کے لئے کوئی بھارت واسی تساہل کو روا رکھے گا؟ ہرگز نہیں۔ تو ۲۳ر دسمبر کو شام کے ۴ بجے ہر ایک آریہ گھر میں (جس سمے گھڑی شہید شردھانند کا بلیدان ہوا تھا) پریم یگیہ کیا جائے۔ اور سارا آریہ پریوار مل کر اس مہان ویر آتما کے گیت گائے۔ بعد ازاں جابجا سارو جنک سبھاؤں میں موقع کے مطابق لیکچر ہوں۔ اور نظمیں سنائی جائیں۔ یہاں التماس کرنا ضروری ہے۔ کہ شردھانند جینتی منانے سے تب ہی ہماری زندگیوں میں کرانتی آ سکتی ہے۔ جب ہم شردھانند کی طرح آدرش سوامی دیانند کے بتلائے ہوئے ویدمارگ پر چلیں۔ شردھانند میں جو انیک گن تھے۔ اُن کی تہ میں یہی مہان منتر کام کرتے تھے۔

وہ پرتی دن سندھیا اور سوادھیائے کرتے تھے۔ وہ سوراجیہ کی بھاونا کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیشہ سودیشی ورت کا پالن کرتے تھے۔ سوامی جی دلت ادھار۔ شدھی اور سنگٹھن کی جڑوں کو مضبوط کرنے کے لئے جنم مولک ذات پات کے خلاف اندولن کرتے تھے۔ شردھانند جینتی کے دن آریہ پرشوں کو مذکورہ نیموں پر پرتگیائیں کرنی چاہئیں۔ اور شردھانند دل کا ممبر بننا چاہئے"۔

اردھ شتابدی مہوتسو کی شاندار تیاریاں

آریہ سماج چاوڑی بازار کی اردھ شتابدی کے اپلکش میں مختلف جگہوں میں تیاریاں ہو رہی ہیں اور جنوری ۱۹۳۵ء میں اردھ شتابدی کے موقع پر مندرجہ ذیل سمیلن ہوں گے:۔
سماج سدھار سمیلن۔ کوی سمیلن۔ سنگیت سمیلن۔ راشٹر بھاشا سمیلن۔ شردھانند سمیلن۔ یووک سمیلن۔ آریہ سماج اپدیشک سمیلن اور دیگر اور چار پانچ دن شاستر ارتھ ہوں گے۔ اور جلوس خاص دھوم دھام سے نکلے گا۔ اس لئے جو سجن اردھ شتابدی کو کامیاب بنانے کے واسطے کوئی اپنی عمدہ تجویز بھیجنا چاہیں بھیجدیں ہم مشکور ہوں گے۔

(شیو چرن داس منتری آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی)

آریہ سماج کیرانہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کیرانہ ضلع مظفر گڑھ کا سالانہ جلسہ ۲۱-۲۲ و ۲۳ نومبر کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جلسہ میں سوامی سرودانند جی۔ سوامی ودیکانند جی۔ سوامی ہری ہر جی و شریمتی شبیل وتی جی شاستری بہو دہیں چندر بالی کی پتری شریمتی لیلاوتی ایف آر۔ ایچ۔ ایس۔ بی۔ ای لنڈن۔ پنڈت سدھانتی جی مکھ ادھشٹاتا۔ پنڈت رمیش چندر جی شاستری۔ پنڈت راجندر دیو جی آریہ مسافر۔ پنڈت نرنجن دیو جی شاستری۔ پنڈت ودیادت جی اپدیشک وگوروکل پراسی کے برہمچاری جے پرکاش جی تیر انداز و پانچ بھجن اپدیشکوں نے شرکت کی۔

۲۱ نومبر کی کارروائی۔

۲۱ نومبر کو نگر کیرتن بڑی دھوم دھام سے نکالا گیا۔ تمام بازاروں کو آراستہ و پیراستہ کیا گیا۔ مختلف جگہ موٹو و دروازے لگائے گئے۔ جلوس میں سب سے آگے آریہ سماج کے ٹوپ پر دہان جھنڈا لئے ہوئے تھے۔ اس کے بعد بھنگیوں کا دیسی باجا۔ اس کے بعد بھنگیوں کا انگریزی باجا تھا۔ اس کے بعد سوامی ہری ہر جی ہاتھی پر براجمان تھے۔ ان کے پیچھے بھجن اپدیشک ڈھنڈورا پبلک میں ویدک دھرم کا سندیش پہنچا رہے تھے۔ والنٹیروں کا انتظام بہت اچھا تھا۔ جلوس مختلف بازاروں سے ہوتا ہوا ۲ بجے واپس دھرم شالہ میں آ کر ختم ہوا۔

رات کی کارروائی۔

۲۱ نومبر رات کو ۷ بجے آریہ سماج کیرانہ کا سالانہ جلسہ آریہ سماج کے وسیع و شاندار پنڈال میں ہوا۔ آغاز میں مہاشہ ملتان سنگھ جی نے بھجن گائن کیا۔ اس کے بعد دیوی چند رستمل سیکرٹری سماج نے پنڈت بنسی دھر جی پاٹھک کی مرتیو پر شوک پرستاو پیش کیا۔ پرستاو کی تائید پنڈت راجندر دیو جی آریہ مسافر نے کی۔ پرستاو سب نے کھڑے ہو کر پاس کیا۔

آریہ سماج کیرانہ پنڈت بنسی دھر جی پاٹھک ویاکھیان واچسپتی جو آریہ سماج کیرانہ کو پنیر جیوت کرنے والی ہستیوں سے ایک بڑی ہستی تھے۔ وہ دل کی حرکت اچانک بند ہو جانے سے اس سنسار سے اٹھ گئے۔ آریہ سماج کیرانہ ان کی بیوقت مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرارتھنا کرتا ہے کہ ایشور ان کی آتما کو شانتی پردان کرے اور ان کے سمبندھیوں سے اس شوک میں اظہار ہمدردی کرتا ہے۔

اس کے بعد پنڈت نرنجن دیو جی شاستری کا بھاشن ہوا۔ دنیا میں سکھ شانتی کیسے پراپت کی جا سکتی ہے۔ اس کے بعد مہاشہ گیندا رام جی کا بھجن ہوا۔ ازاں بعد پنڈت راجندر دیو جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کا بھاشن آریہ سدھانتوں کی پورتی کے بغیر سنسار میں بھلا نہیں ہو سکتا ہوا۔ جلسہ ۱۱ بجے سماپت ہوا۔

۲۲ نومبر کی کارروائی۔

صبح ۷ بجے سے ۹ بجے تک ہون ہوا۔ پنڈت مہاشہ نرنجن دیو جی شاستری نے ایشور پرارتھنا کرائی۔ اس کے بعد مہاشہ بلونت سنگھ جی اور مہاشہ گیندا رام جی کے بھجن ہوئے ۹½ بجے سے ۱۰½ بجے تک شری پنڈت سدھانتی جی کا اپدیش ہوا۔ اس کے بعد مہاشہ گیندا رام جی کا بھجن ہو کر جلسہ ۱۱ بجے سماپت ہوا۔

دوپہر کی کارروائی۔

آریہ سماج کیرانہ کا سالانہ جلسہ ایک بجے زیر صدارت راؤ بہادر چودھری مہاراج سنگھ جی رئیس ارمبھ ہوا۔ پنڈال حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔ مہاشہ بلونت سنگھ جی۔ مہاشہ ملتان سنگھ جی کے بھجن ہوئے۔ اس کے بعد پنڈت نرنجن دیو جی شاستری کا بھاشن ہوا۔ پشچات مہاشہ ملکھان سنگھ جی کا بھجن ہو کر شری پنڈت سدھانتی جی کا لیکچر ہوا۔ اس کے بعد چودھری بلونت سنگھ جی کا بھجن ہو کر سوامی سرودانند جی کا پربھاوشالی ویاکھیان دو گھنٹے تک ہوا۔ جسے حاضرین نے بہت پسند کیا۔

رات کی کارروائی۔

جلسہ ۷½ بجے شروع ہوا۔ سب سے پہلے مہاشہ ملکھان سنگھ جی کا بھجن ہوا۔ اس کے بعد مہاشہ راجندر دیو جی آریہ مسافر کی تقریر ہوئی۔ اس کے بعد مسز لیلاوتی ایف۔ آر۔ ایچ۔ ایس۔ بی۔ ای لنڈن کی استری دھرم کے وشے پر تقریر ہوئی۔ اس کے بعد مہاشہ گیندا رام جی کا بھجن ہوا۔ ازاں بعد شریمتی شبیل وتی جی کی ولولہ انگیز تقریر ہوئی۔ جس کا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ اس کے بعد جے پرکاش جی نے تیر اندازی کے کرتب دکھائے۔ جنہیں دیکھ کر پبلک واہ واہ کرنے لگ گئی۔ جلسہ ۱۱½ بجے سماپت کیا گیا۔

۲۳ نومبر کی کارروائی۔

صبح آٹھ بجے آریہ دھرم شالہ کی رسم افتتاح سوامی سرودانند جی کے دست مبارک سے ادا ہوئی۔ مہاشہ سدھانتی جی و دوسرے پنڈتوں نے یگیہ کرایا۔ ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک شری سوامی سرودانند جی کی کتھا ہوئی۔ کتھا کیا تھی۔ آنند برس رہا تھا۔

دوپہر کی کارروائی۔

جلسہ ایک بجے زیر صدارت بابو گورچرن داس وکیل منعقد ہوا۔ سب سے پیشتر مہاشہ ملکھان سنگھ جی کا بھجن ہوا۔ اس کے بعد پنڈت ودیادت جی اپدیشک کا ویاکھیان ہوا۔ اس کے بعد مہاشہ گیندا رام جی کا بھجن ہو کر پنڈت رمیش چندر شاستری کا ویدک دیوتا کے وشے پر بھاشن ہوا۔ اس کے بعد مہاشہ مندم سنگھ جی کا بھجن ہو کر سوامی ودیکانند جی کا پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ اس کے بعد شری پنڈت سدھانتی جی کا لیکچر ہوا۔ چودھری ملتان سنگھ جی کا بھجن ہو کر جلسہ ۴½ بجے سماپت ہوا۔

رات کی کارروائی

جلسہ ۷½ بجے شروع ہوا۔ چودھری ملتان سنگھ و مہاشہ گیندا رام جی کے بھجن ہو کر شریمتی شبیل وتی کا بھاشن ہوا۔ پشچات سوامی سرودانند کا پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔

۲۴ نومبر کی کارروائی۔

شریمتی شبیل وتی جی نے دن بھر استریوں میں پرچار کیا۔

رات کی کارروائی۔

رات ۷½ بجے جلسہ ارمبھ ہوا۔ مہاشہ گیندا رام جی نے بھجن ہو کر سوامی ودیکانند جی کا منوہر ویاکھیان ہوا۔ جلسہ ۱۱ بجے سماپت ہوا۔ جلسہ میں حاضری بہت زیادہ تھی۔ ہر کس و ناکس جلسہ کی تعریف کر رہا تھا۔ نئے ممبر بھی بھرتی ہوئے۔ تیرہ درخواستیں سبھاسدوں کی آئیں۔

(دیوی چند رستمل سیکرٹری آریہ سماج کیرانہ)

ماتمی جلسہ :- ۱۰ دسمبر کو آریہ سماج جھجر نے پروفیسر مکھو رام جی کی مرتیو پر ماتمی جلسہ منایا۔ آپ ۲۲ سال تک گوروکل کانگڑی میں پروفیسر رہے۔ اور آریہ سماج جھجر کے پریذیڈنٹ تھے۔ پرماتما سے آپ کی آتما کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کی گئی۔ اور پریوار سے اظہار ہمدردی۔ آریہ سکول جھجر اور ویدک کنیا پاٹھشالہ جھجر کو مرحوم کے لئے بند رکھا گیا۔

(پرسرام سیکرٹری آریہ سماج جھجر)

سماچار

آریہ سماج کوٹ اُدو کا سالانہ جلسہ:۔ آریہ سماج کوٹ اُدو ضلع مظفرگڑھ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۸ دسمبر لغایت ۳۰ دسمبر ۱۹۳۴ء ہونا نسچت ہوا ہے۔

(جیبنا نند سکریٹری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ڈیرہ غازیخان کے سماچار:۔ گزشتہ ہفتہ آریہ سماج کی معرفت مندرجہ ذیل سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے:۔

(۱) لالہ رام منشی لال کی ہمشیرہ کی شادی لالہ سوہن لال وکیل کے سپتر کے ساتھ ہوئی۔ جس پر آریہ سماج کو ۵ روپیہ دان ملا:۔

(۲) لالہ تیج بھان داس چاولہ کے پوتے کی شادی لالہ کنہیا لال کی سپتری کے ساتھ ہوئی۔ آریہ سماج للعہ لڑکے والوں کی طرف سے اور ۵ لڑکی والوں کی طرف سے دان پراپت ہوا۔ آریہ سماج کی طرف سے ور اور وَدھو کو ستیارتھ پرکاش اور سنسکار ودھی کی کتابیں دی گئیں:۔

(۳) ڈاکٹر آتما نند جی کے پتا کی مرتیو پر ان کے گھر ہون یگیہ کیا گیا۔ انہوں نے آریہ پاٹھشالہ کو مبلغ ۵ دان دیا:۔

(۴) رائے صاحب چوہدری جیجن داس جی کے پوتے کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ آریہ سماج کو ۵ دان ملا:۔

(۵) لالہ ہیرا نند جی نے اپنے سپتر کے وِواہ پر آریہ سماج کو تین روپیہ اور استری سماج کو دو روپیہ دان دیا:۔

(۶) لالہ بہاری لال جی نانگیہ نے اپنی لڑکی کے وِواہ پر کوئٹہ سے آریہ سماج ہذا کی پاٹھشالہ کو دس روپیہ دان بھیجا ہے:۔

(۷) لالہ خوشی رام ورمانی کی مرتیو پر ان کا انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا:۔

آریہ سماج کا وارشک چناؤ ۱۶ دسمبر ۱۹۳۴ء کو ہونا قرار پایا ہے:۔

(رادھا کرشن بی۔ اے منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج شیخوپورہ کا چناؤ:۔ آریہ سماج گوروکل روہاگ شیخوپورہ کا نمن لکھت وارشک چناؤ ہوا ہے:۔

پردھان لالہ منوہر لال جی پلیڈر + اُپ پردھان لالہ رام رنگ جی عرائض نویس + منتری اے۔ڈی مبلا رام جی وکیل + اُپ منتری لالہ سیتا رام جی ڈینٹسٹ + خزانچی لالہ گوپال داس جی کلرک نہر + لائبریرین لالہ کرپا رام جی عرائض نویس:۔

ممبران انترنگ سبھا:۔ چوہدری ہری رام جی پلیڈر۔ لالہ رام نرائن جی عرائض نویس۔ لالہ ہزاری لال جی کلرک نہر۔ لالہ امول چند جی۔ مہاشہ ہنس راج جی۔ پنڈت سریش لال جی:۔

(مکند لال وکیل)

آریہ سماج سبت پور کے سماچار:۔

۱۔ چناؤ:۔ عرصہ ڈیڑھ ماہ کا ہوا۔ آریہ سماج سبت پور ضلع مظفرگڑھ کا سالانہ انتخاب نمن پرکار چناؤ کے ذریعہ ہوا:۔

پردھان دیوان نوانند داس جی + اُپ پردھان لالہ چندو رام جی + منتری دھرم بیر آریہ + اُپ منتری مہاشہ سُکھدیو جی + خزانچی مہاشہ خوشی رام جی + پستکادھیکش مہاشہ نوانند داس جی + اس کے علاوہ بھگت آسانند جی۔ مہاشہ ٹھاکر داس جی اور مہاشہ واسدیو جی پرتِنِدھی سبھا سد انترنگ سبھا نیت ہوئے:۔

۲۔ دھرم پرچار:۔ آریہ سماج ہذا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اتی دھنیہ واد کرتی ہے۔ کہ سبھا مذکور نے اپنے یوگیہ بھجن اپدیشک مہاشہ آتم دیو جی کو یہاں پرچار ارتھ بھیجا۔ جنہوں نے ۳۰ نومبر سے لے کر ۲ دسمبر ۱۹۳۴ء تک آریہ سماج مندر میں پرچار کیا+

(دھرم بیر آریہ منتری آریہ سماج سبت پور ضلع مظفرگڑھ)

آریہ سماج پشاور کا چناؤ:۔ آریہ سماج پشاور شہر ڈھکی نعلبندی کا سالانہ چناؤ ۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء بروز اتوار آریہ سماج مندر میں ہوا۔ نمن لکھت ادھیکاری چنے گئے:۔

پردھان سردار ہیرا سنگھ جی + اُپ پردھان لالہ تارا چند جی اور سردار تارا سنگھ جی + منتری رام نرائن + اُپ منتری مہاشہ وشو کمار جی + لائبریرین مہاشہ وشو ناتھ جی + خزانچی لالہ بشن داس جی + منیجر کنیا پاٹھشالہ لالہ ارجن دیو جی +

پرتِنِدھی سبھا سد:۔ لالہ گوکل چند جی۔ لالہ سرجن مل جی + پرتی ندھی لالہ مگھر مل جی۔ پنڈت برج لال جی۔ لالہ خوشی رام جی اور بھگت رام سرن جی + آریہ پرتی ندھی سبھا کے پرتی ندھی مہاشہ ارجن دیو جی۔ لالہ گوکل چند جی اور سردار تارا سنگھ جی:۔ (رام نرائن منتری سماج)

"کلجگی رشی نمبر" کی ضبطی کا مطالبہ:۔ آریہ سیوک دل لاہور چھاؤنی سناتن دھرم پرچارک امرتسر کے "کلجگی رشی نمبر" میں رشی دیانند کے خلاف کی گئی زہر آلودہ فحش کلامی کے خلاف سخت ناراضگی کا اظہار کرتا ہے۔ اس نمبر کے مضامین میں عموماً اور ایک شرارت انگیز نظم میں خصوصاً جو توہین آریہ سماج کے بانی رشی دیانند کی کی گئی ہے۔ اسے یہ دل ناقابل برداشت سمجھتا ہے۔ اور گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کرتا ہے۔ کہ "کلجگی رشی نمبر" کو جلد از جلد ضبط کیا جائے۔ اور "پرچارک" کے ایڈیٹر پنڈت رلیا رام پر مقدمہ چلا کر اسے مناسب سزا دی جائے+

مندرجہ بالا ریزولیوشن سیوک دل کی ۱۲ دسمبر کی میٹنگ میں لالہ سادھو داس جی رشی کی پردھانتا میں پاس ہوا:۔

(دھرم دیو منتری سیوک دل لاہور چھاؤنی)

گوروکل ملتان کے سماچار:۔

۱۔ وارشک اُتسو:۔ گوروکل ملتان کا سالانہ جلسہ ۲۴ تا ۲۶ دسمبر ۱۹۳۴ء ہونا قرار پایا ہے۔ اس شبھ اوسر پر سب گھٹنکوں تتھا عام آریہ جنتا کو ہاردک نمنترن دیا جاتا ہے۔ کہ وہ ضرور درشن دے کر دھرم اپدیشوں تتھا منوہر بھجنوں کا آنند اُٹھاویں۔ اور اپنا جیون سپھل کریں۔ باہر سے آنے والے سجن ان دنوں ریلوے کے رعایتی ٹکٹوں کا بھی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اتتھیوں کے بھوجن اور رہائش کا پربندھ گوروکل کی طرف سے ہوگا۔ نقط بستر ہمراہ لانا ضروری ہے:۔

۲۔ شبھ آگمن:۔ ہمارے سوبھاگیہ سے گوروکل چتوڑ گڑھ کے آچاریہ شری سوامی برتانند جی کوئٹہ سے واپس آتے ہوئے ۲۲ نومبر ۱۹۳۴ء کو گوروکل ہذا میں پدھارے وہ ایک دن یہاں ٹھہرے۔ اور گوروکل کو دیکھ کر بہت پرسن ہوئے۔ ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء کو پراتہ گیارہ بجے ان کا "ایشور بھگتی تتھا برت ابھیاس" کے وشے پر سوا گھنٹہ کے قریب پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ جس سے سب کل واسیوں نے لابھ اُٹھایا:۔

۳۔ جاڑے کا موسم:۔ برہمچاری آج کل ویایام میں خوب دلچسپی لیتے ہیں۔ اکثر سب کا سواستھیہ اُتم ہے۔ ۲۲ نومبر ۱۹۳۴ء کو شام کے ساڑھے چار بجے ایک لوکل سکول کی آٹھویں جماعت تک کے لڑکوں کے ساتھ برہمچاریوں کا فٹ بال کا میچ ہوا۔ جس میں ہمارے برہمچاری ایک گول سے جیت گئے۔ برہمچاری کھیلوں میں بڑے شوق اور اُتساہ سے حصہ لیتے ہیں:۔

۴۔ اپنے بالکوں کو گوروکل میں داخل کرانے کے خواہشمند اصحاب دفتر گوروکل سے پراسپیکٹس منگوا لیں۔ اور اپنی درخواستیں ۱۵ دسمبر ۱۹۳۴ء تک یہاں بھیج دیں۔ گوروکل سے منظوری آنے پر اپنے بچوں کو لے کر ۲۲ دسمبر تک یہاں ضرور پہنچ جانا چاہئے:۔

(آتم دیو ودیا النکار سہایک مکھیہ ادھشٹاتا)

میلہ تیرتھ کپال موچن پر ویدک دھرم کا پرچار:۔ یہ میلہ ہر سال کارتک شدی پورنماشی کو تیرتھ کپال موچن پر جو کہ قصبہ بلاسپور تحصیل جگادھری سے تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے ہوتا ہے۔ یو۔پی اور خاص کر پنجاب سے اس سال تقریباً تیس چالیس ہزار آدمی میلہ میں جمع ہوئے۔ یہاں پر تین تالاب ہیں۔ کپال موچن۔ رن موچن اور سورج کنڈ۔ ان تینوں تالابوں میں اشنان کرنا ہندو لوگ پرم دھرم سمجھتے ہیں۔ اس میلہ پر ہر سال آریہ سماج جگادھری کی طرف سے آس پاس کی سماجوں تتھا انبالہ منڈل کی سہائتا سے ویدک دھرم کے پرچار کا انتظام ہوتا ہے۔ چنانچہ اس سال بھی ۱۸ نومبر سے ۲۱ نومبر ۱۹۳۴ء تک بڑی دھوم دھام کے ساتھ پرچار ہوا۔ پنڈال ایک باموقع جگہ پر لگا کر خوب آراستہ کیا گیا تھا۔

صبح ۸ سے ۱۰ بجے تک ہون یگیہ، پرارتھنا اور اُپاسنا وغیرہ ہوتی تھی۔ دوپہر کو ۱۲ سے ۵ بجے شام تک اور رات کو ۷ سے ۱۱-۱۲ بجے تک بھجن اور لیکچر ہوتے تھے۔ جن میں دو دو تین تین ہزار تک حاضری ہوتی رہی۔ اپدیش دینے والے پنڈت برت پال جی۔ پنڈت کھیم چند جی۔ پنڈت رام دت جی گنوم اپدیشک اور مہاشہ امولک رام جی۔ مہاشہ صورت رام جی تتھا مہاشہ کھیم سنگھ جی بھجن اپدیشک پدھارے تھے۔ جنہوں نے بڑی لگن سے کام کیا۔ رات کو بذریعہ میجک لینٹرن پنڈت رام دت جی کے ویاکھیان ہوتے تھے۔ میلہ کے پرچار کی کامیابی کا سہرا چوہدری ہمبر سنگھ جی اور پنڈت رام دت جی کے سر پر ہے۔ کیونکہ اس سال بالکل نراشتا کے ہوتے ہوئے بھی دونو مہانو بھاؤں کے پرشرم سے ہزاروں نرناریوں کے کانوں تک ویدک دھرم کا سندیش پہنچایا گیا۔ ہم منتری دیانند دلت اُدھار سبھا تتھا ڈاکٹر لال چند جی ادھیکش انبالہ منڈل کا دھنیہ واد کرتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے یوگیہ اپدیشک تتھا بھجنیک بھیج کر ہماری سہائتا کی+

(منتری آریہ سماج جگادھری۔ ضلع انبالہ)

شوک پرستاو:۔ آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کے ہفتہ وار ستسنگ میں ذیل کا پرستاو پاس ہوا ہے:۔

آریہ سماج چاوڑی بازار کا یہ ادھیویشن پنڈت اندر ورما جی آریہ اپدیشک اور ماسٹر لکھی رام جی

بی ۔ اے کے دیہانت پر دلی افسوس اور ان کے دکھت پریوار سے ہمدردی ظاہر کرتا ہے ۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے ۔ کہ وہ سورگیہ آتماؤں کو شانتی اور ان کے پریواروں کو دھیریہ پردان کریں ۔

آریہ سماج کابہ ادھیویشن آریہ سماج میرٹھ ۔ ۔ ۔ ۔ کے پرستاو ودوان پنڈت گھاسی رام جی ایم ۔ اے کے دیہانت پر دلی افسوس اور ان کے دکھت پریوار سے ہمدردی ظاہر کرتا ہے ۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے ۔ کہ سورگیہ آتما کو شانتی اور ان کے پریوار کو دھیریہ پردان کریں ۔

(شیو چرن داس منتری آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی)

شوک پرستاو :- یو پی کے پرسدھ ودوان پنڈت اندر ورما جی کی بے وقت مرتیو کا سماچار اخبارات دوارہ پڑھ کر ہم شرم جیوی پاٹھ شالہ کے ودیارتھی نہایت ادھیاپک ادی دکھ محسوس کرتے ہیں ۔ ہم نے منتری پنڈت جی کے کئی بار آریہ سماج نئی دہلی کے سالانہ جلسہ کے موقع پر لیکچر سنے ہیں ۔ آپکی عالمانہ دلائل اور ادھیتم ودّونا کی طرف دھیان جاتا ہے ۔ نور و نا آتا ہے ۔ ایشور سے پرارتھنا ہے کہ وہ مرحوم کی آتما کو سدگتی پردان کریں ۔ اور ان کے عزیز سمبندھیوں کو دھیریہ پردان کریں ۔

بھائی تھے ۔ ان لوگوں کو ان کے گھر پر جنیو بھی دئے گئے ہیں ۔ اور وہ سماج کے باقاعدہ حاضر باش ممبر ہیں ۔ انہوں نے مانس بھکشن بھی کئی سالوں سے چھوڑا ہوا ہے ۔ اس سنسکار میں بابو کلونت رائے اور بابو منوہر لال وکیل حصار بھی شامل ہوئے تھے ۔ یہاں کے سجنوں میں سے لالہ چھبیلداس رئیس پردھان شنکر راج ۔ منتری ہردے رام آریہ سماج بدھاوڑ اور لالہ دولت رام کے نام الیکھنیہ ہیں ۔ پورانک بھائیوں نے روکاوٹ ڈالنی چاہی ۔ مگر وہ ناکام رہے ۔

(دولت رام آریہ بوالہ ۔ ضلع حصار)

آریہ سماجوں سے وشیش نویدن

رشی اتسو گزر چکا ہے ۔ اور آریہ سماجوں نے اسے بڑی شان سے منایا ہے ۔ اس موقع پر جیسا کہ سرکلروں کے ذریعہ پہلے ہی نویدن کر دیا تھا ۔ چار آشرم فنڈ کے لئے دھن فراہم کرنا ہوتا ہے ۔ یہ دھن اکثر آریہ سماجوں کی جانب سے ابھی تک سبھا کے کاریالیہ میں نہیں پہنچا ہے ۔ اس لئے نویدن ہے ۔ کہ یہ دھن بہت جلد ارسال کر دیں ۔ علیحدہ علیحدہ ہر ایک آریہ سماج کی سیوا میں بار بار لکھنے سے ویرتھ ڈاک کا خرچ ہوتا ہے ۔ آشا ہے کہ آریہ سماجیں چار آشرم فنڈ کا جمع شدہ دھن بہت جلد ارسال کر دیں گی ۔

(کرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ۔ گورودت بھون ۔ لاہور)

آریہ سماج نئی دہلی میں اپدیش :- گزشتہ تین ہفتوں کے ست سنگوں میں پنڈت سنیہ پال جی ودیا النکار سناتک گورکل کانگڑی کے تین منوہر ویاکھیان ہوئے جن میں انہوں نے درشایا کہ اس گئے گزرے زمانہ میں بھی ہمارے پاس جو ادھیاتم ودیا کا خزانہ ہے ۔ وہ گروہ اور گرو کے لئے کافی ہے ۔ اس سائنس کے چکا چوند کر دینے والے کال میں بھی ادھیاتم واد میں ہم پشچم کو بہت سی شکشا دے سکتے ہیں ۔ پراچین ادھیاتم واد کیول گیان کی شکشا ہی نہیں دیتا ۔ بلکہ اس گیان پر اپنے جیون کو ڈھالنا اور کرم واد کو بھی سکھلاتا ہے ۔ ہمارا ادھار تبھی ہو سکتا ہے ۔ جب ہم گیان اور کرم دونوں کو ساتھ ساتھ گرہن کریں ۔

(رام سرن منتری آریہ سماج نئی دہلی)

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار :- ۲ دسمبر ۱۹۳۴ء کو لالہ رام اسرا ملی کھتہ نے گرہ پرویش سنسکار کرایا ۔ اور ۸ / آریہ سماج کو دان پراپت ہوا ۔ چوہدری سیوا رام ولد چوہدری گنیش داس آنند نے اپنی شادی کے موقع پر جو کہ ویدک ریتی سے ہوئی ۔ آریہ سماج بھیرہ کو ۸ / دان دیا ۔ لالہ شنبو دیال چوپڑہ نے اپنے گھر ہون یگیہ کروایا اور ۴ / دان دیا ۔

آریہ سماج بھیرہ کا جنرل اجلاس منعقدہ ۹ دسمبر ۱۹۳۴ء لالہ بھیکو رام جی سبھا سد اور خزانچی آریہ سماج بھیرہ کی اچانک اور بے وقت مرتیو پر گہرے رنج کا اظہار کرتا ہے ۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ مرحوم کی آتما کو سدگتی پردان کریں ۔ اور ان کے سمبندھیوں کو دھیریہ اور شانتی پردان کریں ۔

(رام پیارا منتری آریہ سماج بھیرہ)

اور ان کے پریوار کو اسی طرح دھرم اور ودیا کا بھنڈار بنائے رکھیں ۔

(ودیارتھی گن تھا وزیر سنگھ آریہ ادھیاپک شرم جیوی پاٹھ شالہ نمبر ۲)

آریہ سماج بروالہ میں سہ بھوج :- ۹ دسمبر ۱۹۳۴ء کو مہاشہ کندن لال کے بچے کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا ۔ سنسکار کے بعد مہاشہ کندن لال جی کی طرف سے سہ بھوج دیا گیا ۔ جس میں بھوجن کرنے والے اچھوت ...

جملہ مذاہب کو کھلا چیلنج :- آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کی اردھ شتابدی کے ساتھ ترک شاستری سبھا کا سالانہ جلسہ بھی پریڈ گراؤنڈ میں انشاء و شان سے جنوری ۱۹۳۵ء کے آخری ہفتہ میں منایا جائیگا ۔ لہٰذا ہندوستان کے جملہ مذاہب و فرقوں مثلاً سناتن دھرمی (پورانک) جین ۔ دیو سماجی ۔ رادھا سوامی ۔ مسلمان اور عیسائی وغیرہ کی ذمہ دار انجمنوں سے عرض ہے کہ اگر کسی کو ویدک دھرم کے کسی سدھانت پر کسی قسم کی شنکا ہو ۔ تو مضمون اور وقت مناظرہ کے ۱۵ ...

مندروں اور گھروں کی سجاوٹ کے لئے سندر کیلنڈر و منتر وغیرہ

آرین کیلنڈر ۱۹۳۵ء ۔ مہرشی دیانند کی سہ رنگی وسترون والی تصویر والا سب سے بڑے سائز کے چکنے کاغذ پر قیمت ۲ / ۔

ویدک کیلنڈر سب سے بڑے سائز کے چکنے کاغذ پر چاروں ویدوں کے گیان داتا اگنی ۔ وایو ۔ آدتیہ ۔ انگرہ ۔ سوامی ورجانند سوامی دیانند اور دیگر آریہ سماج کے لیڈروں کی بڑی بڑی تصویروں والا قیمت صرف ۶ / ۔

یم نیم کا نقشہ گول چکر میں کئی خوبصورت رنگوں میں چھپا ہوا ۔ درمیان میں خوبصورت اوم کیلنڈر بنا ۔ قیمت ۲ / ۔

آریہ سماج کے دس نیم بڑے سائز پر کئی رنگوں میں چھپے ہوئے ۔ قیمت ۲ / ۔

لٹنی ۲ / ۔ دشوانی دیو ۲ / ۔ اگنی پروہتم ۲ / ۔ سنگچھدھوم ۲ / ۔ پرانا یام منتر ۲ / ۔ گورو منتر لہر یا رنگ ۔ مار / ۔

ملنے کا پتہ :- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ ۔ لاہور

دیانند میڈیکل مشن مصوری کا

پرارمبھک سماروہ

سمر و سماد ھارن کو عموماً اور آریہ جنتا کو خصوصاً یہ جان کر بڑی خوشی ہوگی ۔ کہ ڈاکٹر کپتان رام چندر جی سیول سرجن پنشنر بلند شہر نواسی کا شبھ سنکلپ دیانند میڈیکل مشن کے روپ میں پرینت ہو گیا ہے ۔ آپ کا ۱۹۲۹ء سے یہ وچار تھا ۔ کہ ایک اس پرکار کا مشن کھول کر جنتا کی پورن سیوا بنش نیت کے بعد کریں ۔ آج ۹ دسمبر کو آپ نے مصوری جنتا کے سمکش اس شبھ سنکلپ یگیہ کے پشچات اپنا پورن سنکلپ پرکٹ کیا ۔ تھا کا یہ پرارمبھ کے لئے آپ نے تین ہزار روپیہ کا نیتر شستر آدی سامان دیا ہے ۔ تھا دوسرے ڈاکٹر کرشن کمار شرما جی نے جو کہ آریہ سماج مصوری کے اُتساہی کاریہ کرتا ہیں پردھان بھی ہیں ۔ ایک ہزار روپیہ کا چکتسا کیلئے کا سامان مشن کو دیا ہے ۔ جس کے لئے مشن دونوں کا آبھاری ہے ۔ اس وشے میں آریہ سار ودیشک سبھا دہلی سے پتر ویوہار کیا جا رہا ہے ۔ اور وہاں سے پتر آیا ہے ۔ کہ یہ وشے آگامی سار ودیشک سبھا کی انترنگ سبھا میں پیش ہوگا ۔ مہاتما نارائن سوامی جی نے لکھا ہے ۔ تھا ان کی سیوا میں کیفیت ودوان بھی بھیجا جا چکا ہے ۔ آشا ہے ۔ کہ سبھا منظور کر کے دیانند میڈیکل مشن کو اپنا لے گی ۔ مصوری کا دیانند میڈیکل مشن ہسپتال اس کی ایک شاخ ہوگا ۔ جس کا ادگھاٹن سماروہ اُتساہ پوروک مصوری میں اپریل یا مئی ۱۹۳۵ء میں پوجیہ منتری نارائن سوامی جی دوارہ منایا جائیگا ۔ آشا ہے ۔ کہ آریہ جگت میں سروپریہ اس مشن کا سواگت ہوگا ۔ اس کا ادیش بھید بھاؤ کو چھوڑ کر جنتا کی کیول شدھ سیوا ہے ۔ ہر سال ہزاروں مریض مصوری آتے ہیں ۔ اس مشن دوارہ سبھی پرکار کی سہایتا پراپت کر کے وہ سواستھ لابھ کر سکیں گے ۔ جس پرکار اس کی طاقت بڑھتی جائیگی ۔ اسی پرکار اس کی شاخیں سب جگہ کھولی جائینگی ۔

دیانند میڈیکل مشن کا شبھ سنکلپ دوس پنڈت نرد یو شاستری وید تیرتھ کی ادھیکشتا میں سمارہ دھوم دھام پوروک منایا گیا ۔ تھا شبھ سنکلپ یگیہ کے بعد شاستری جی نے شبھ سنکلپ وہتا کا کتنا شکتی پر سار گربھت بھاشن دیا ۔ سماروہ کے بعد آئے ہوئے سجنوں کو پریتی بھوجن دیا گیا ۔ مشن میں اس سمے تک مندرجہ ذیل کا دیہ کرتا گن ہیں ۔

۱ ۔ ڈاکٹر کپتان رام چندر جی آئی ۔ ایم ۔ ایس سیول سرجن (پنشنر) ۔

۲ ۔ ڈاکٹر کے کے شرما ایل ۔ ایم ۔ ایس ۔

۳ ۔ ڈاکٹر میجر پی ۔ ایل ۔ برمن ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس

۴ ۔ لیڈی ڈاکٹر مس بی ۔ ٹی ۔ کیلب کار ۔ ایل ۔ آر ۔ سی ۔ ایس ۔ ایل ۔ آر ۔ سی ۔ پی وغیرہ (منتری)

آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی اور آریہ سماج

گذشتہ سے پیوستہ

(از شری کوٹو رام جی گپتا بی۔ اے۔ بی۔ ٹی سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ سکول لیہ)

ہماری وید پرچار کی سکیم

سچ تو یہ ہے۔ کہ ایکلا رشی دیانند نے جس قدر ٹھوس کام کیا۔ اس کے بعد کسی پرتی ندھی سبھاؤں نے مل کر پھیلانا تو کہاں اُسے قائم بھی نہیں رکھا۔ اب بھی ہمیں ایسی مثالیں مل سکتی ہیں۔ کہ ایک ایک سچے آریہ نے جہاں وہ بیٹھا ہے۔ نگری کی کایا پلٹ کردی۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ کہ "آریہ" سے شبد کے ارتھ جو تیس چالیس سال پہلے لوگ کرتے تھے۔ اب وہ نہیں رہے۔ ایسا کیوں ہے؟ محض اس لئے کہ دکھاوا۔ نمائش۔ آڈمبر۔ جلسے۔ کانفرنسیں اور جلوس ہماری شکتی کو بہلائے لئے جا رہے ہیں۔ اور ٹھوس کام نہیں ہو سکتا۔ ورنہ اس اردھ شتابدی میں تو آپ کو سارے ہندوستان میں آریہ سماج کا ڈنکہ بجتا نظر آتا۔ اور یقیناً بج گیا ہوتا۔ اگر رشی جی موجود ہوتے۔ مگر اب حالت یہ ہے۔ کہ پنجاب اور یو۔ پی سے باہر جاؤ۔ آریہ سماج ابھی ہندو بھائیوں کو بھی جذب نہیں کر سکا۔ کسی اچھے نگر کی سماج کی ہو سبھا دیکھو یا سپتاہک ست سنگ میں چلے جاؤ۔ یا کسی آریہ پریوار کے درمیان ایک دو دن رہ کر دیکھو۔ چند حالتوں کو چھوڑ کر آپ کو ایک سرد آہ بھرنے کے بغیر چارہ نہیں ہوگا۔ بشرطیکہ آپ کے دل میں بھی وہی درد ہو۔ جو رشی دیانند کے دل میں تھا۔

بے شک ہم رشی دیانند کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی ایسے تیاگ کی جرأت رکھتے ہیں۔ مگر کم از کم اتنا تو کر سکتے ہیں۔ کہ اگر ہم سچے دل سے اپنے آپ کو آریہ کہتے ہیں۔ تو اپنے پریوار کو تو آریہ بنائیں۔ ہم کیوں نہیں روزانہ ست سنگ میں جاتے؟ ہفتہ وار ست سنگ میں کیوں پریوار سمیت شامل نہیں ہوتے؟ کیوں روزانہ پانچ یگیہ نہیں کرتے؟ وید پاٹھ کو کیوں اپنا فرض نہیں جانتے؟ ہم کیوں اپنی استریوں۔ ماتاؤں اور بہنوں کو اس بات کی اجازت دیتے ہیں۔ کہ وہ دھرم شالاؤں۔ مندروں اور مرگھٹوں میں جا کر ماتھا رگڑتی پھریں۔ یہ ایک مہان پاپ ہے۔ اور پھر ہم مقابلہ ان لوگوں سے کرنا چاہتے ہیں۔ جو سویرے اُٹھتے ہیں۔ اور کسی دنیاوی کام کو ہاتھ لگانا پاپ سمجھتے ہیں۔ جب تک کہ اپنی دھرم پستک کا پاٹھ نہ کر لیں۔ جس پستک کو وہ مانتے ہیں۔ ان کے گھر میں مرد۔ عورت۔ بچے سب پڑھتے ہیں۔ اس لئے ان کا نقد و عملی دھرم ہے۔ اور دن بدن ترقی اور جوش و خروش ہے۔ مگر ہمارا اُدھار دھرم ہے۔ بزمردگی و ڈھیلا پن ہے۔ اوشواس ہے۔ اور اندھ وشواس ہے۔ کبھی اِدھر بہہ گئے۔ اور کبھی اُدھر۔ گویا نصف صدی گزر گئی۔ اور ابھی یہ بھی معلوم نہیں ہوا۔ کہ کس لائن پر چل کر عقدہ حل ہوگا؟

دھرم پرچار کے لئے تو بدھ دھرم کے سے جگیاسو چاہئیں۔ اس کے لئے روپوں کی ضرورت نہیں۔ نہ ہی لمبی چوڑی جائدادوں کی۔ بلکہ ٹھوس تیاگ اور آدرش جیون کی ضرورت ہے۔ اگر ایسی بات نہ ہوتی۔ تو اشوک اپنے لڑکے اور لڑکی کو کیوں پرچار کے لئے بھیجتا؟ وہ صرف مٹھ یا مندر ہی بنا سکتا تھا۔ یا صرف دھن ہی دے سکتا تھا۔ لیکن اُس نے دیکھا۔ کہ جب تک خود تیاگ اور دھرم پرچار میں آہوتی نہ ڈالیں گا۔ لوگ کیسے دھرم اختیار کریں گے؟ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آج اسے ہم مہان اشوک کہتے ہیں۔ اور اب بھی اگر پہاڑوں کی کندروں میں۔ گھنے جنگلوں میں اور ان علاقوں میں جہاں ریل۔ تار اور ڈاک نہیں پہنچی۔ ہم بدھ دھرم کو وہاں موجود پاتے ہیں۔ لیکن جب پرچار کی مریادا اشوک کے بعد کئی سال بھنگ ہوگئی۔ تو بدھ دھرم نہ صرف سارے بھارت ورش سے گیا۔ بلکہ چین اور جاپان میں بھی ڈگمگانے لگا۔ حالانکہ وہ خود مختلف دیش ہیں۔ اور ان کے پاس کافی دھن اور دولت تھے۔ راجیہ اپنا ہوتے ہوئے بھی یہ کمی آگئی۔ کہ پرچار کا سرچشمہ بند ہو گیا۔ وہ بھکشو پیدا ہونے بند ہو گئے۔ جو پرچار میں ہی اپنا جیون لگا دیتے تھے۔ اسی لئے تو ہم اب اخبارات میں یہ چرچے سنتے ہیں۔ کہ ہر ایک دیش چین۔ جاپان اور امریکہ وغیرہ دھرم کا پیاسا ہو رہا ہے۔ اور وہ سب بہت جلد یہ فیصلہ کرنے والے ہیں۔ کہ کون سے دھرم کو اختیار کریں۔ یا کون سا دھرم ان کی آتما کی پیاس کو بجھا سکتا ہے؟

اِدھر ہماری یہ حالت ہے۔ کہ دھرم پرچار کے مستقل اڈے اور مستقل پرنالی ابھی اپنے اپنے پرانتوں میں بھی نہیں چلا سکے۔ تو باہر کے لئے ہمت کہاں سے آئے گی؟

اب بھی اگر مسئلہ زیر غور ہے۔ اور صرف اڑھائی لاکھ روپیہ کی اپیل ہے۔ تو محض اس لئے کہ "گرام پرچار" کیا جائے گا۔ کہاں؟ صرف پنجاب میں۔ تو کیا ابھی صرف پنجاب میں بھی ۵۰ برس میں پرچار نہیں ہوا تھا؟ اور کیا ہمارے گوروکل۔ کالج۔ ودیالیہ۔ پاٹھ شالائیں۔ مہاودیالیہ۔ پرتی ندھی سبھائیں۔ دلت اُدھار منڈل۔ یتیم خانے۔ شدھی سبھائیں۔ سماچار پتر اور میگزین وغیرہ وغیرہ اب تک صرف پنجاب اور یو۔ پی کے چند قصبات تک ہی محدود تھے؟ اور ان کی کارگزاری صرف رپورٹوں ہی میں بند تھی؟

سچ تو یہ ہے۔ کہ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ "وید پرچار" کا کام ہوا ہی نہیں۔ اگر یہ ہوا ہوتا۔ تو آج آپ کو اپیل کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ اور اگر کرتے بھی۔ تو یورپ۔ افریقہ۔ امریکہ۔ جاپان اور آسٹریلیا میں پرچار کے لئے ہوتی۔ نہ کہ ابھی صرف پنجاب ہی کے "گرام پرچار" کے لئے۔ اور پھر یہ اڑھائی لاکھ روپیہ کی اپیل نہ ہوتی۔ رشی دیانند نے کبھی روپیہ کی اپیل ہی نہیں کی۔ نہ ہی مہاتما بدھ نے اور نہ ہی شنکر آچاریہ نے۔ یہ تو ہماری باتیں ہی نرالی ہیں۔ انہوں نے اگر اپیل کی تھی۔ تو نیاگی پرشوں وسادھوؤں کے لئے سوامی ورجانند نے دھن کے لئے اپیل نہیں کی۔ انہوں نے دیانند سے دھن کی دکھشنا سوئیکار ہی نہ کی۔ انہوں نے اگر اپیل کی تھی۔ تو دھارمک لگن و پرچار کی شفاف روپے نہ اب تک ہمارا کچھ بنا سکے ہیں۔ اور نہ اب بنائیں گے۔ بھلا کانگرس نے دو کروڑ روپیہ سے کیا بنا لیا تھا۔ جو اب صرف اڑھائی لاکھ روپیہ سے بنانا چاہتے ہیں۔ کیوں نہیں آپ اپیل کرتے کہ وہ جو بھی سجن آریہ ہے۔ اور جس کی آیو ۵۰ برس سے اوپر ہے۔ اس اردھ شتابدی کے یگیہ میں اپنے جیون کی آہوتی ڈال دے۔ اور رشی دیانند کے سچے سوگورد کا آدرش سامنے رکھ کر پرتگیا کرے کہ وہ باقی جیون پرچار کے ارپن کر دے گا۔

کیا ان لوگوں کے گزارہ کے لئے آپ دھن کی اپیل کر رہے ہیں؟ اگر ایسا ہے۔ تو آپ بے فکر ہو جائیں۔ کیونکہ اُن کو روٹی کپڑا اور گزارہ دینے والے گرام والے تو پہلے ہی تیار بیٹھے ہیں۔ ہاں اگر آپ اڑھائی لاکھ روپیہ اکٹھا کر کے تنخواہ دار نوکر ملازم رکھ کر پرچار کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہم پہلے ہی پیشینگوئی کر دیتے ہیں کہ اس میں آپ کو صرف اتنی کامیابی ہو سکتی ہے۔ جو آج تک پچاس برس میں آپ نے حاصل کی ہے۔ اس کے ثبوت میں اپنی گزشتہ تاریخ کا مطالعہ ہی کافی ہے۔ ہم اس سے ہی کافی سبق لے سکتے ہیں۔ فرضی باتوں کو چھوڑو۔ کاغذی جمع خرچ کا وقت نہیں۔ اب تو سنسار رشی دیانند جیسے دھرم کے دیوانے مانگتا ہے۔ نہ کہ تنخواہ دار اپدیشک۔ اگر ایسے چند دیوانے مل جائیں۔ تو آپ کا بیڑا پار ہے۔ انہیں بھی اپنے گزارہ کی کوئی پرواہ نہ ہوگی۔ اور نہ ہی آپ کو ان کا فکر کرنا چاہئے۔ اگر نہیں مل سکتے۔ تو پہلے چلو پرانی سڑک پر۔ جس میں آتمک بل ہے۔ وہ بازی لے جائے گا۔

آریہ سماج کلاچی کے سماچار

اپیل :- آریہ کنیا پاٹھشالہ کا اکیسواں سالانہ جلسہ ۲۶ لغایت ۲۹ دسمبر ۱۹۳۴ء کرسمس کی تعطیلات ہی ہوتا نسچت ہوا ہے ۔ ہماری پاٹھشالہ یتیم خانہ بنی ہوئی ہے ۔ کیونکہ قصبہ کلاچی بالکل بیروزگار ہو گیا ہے ۔ اکثر لڑکیوں کے کپڑے بھی ٹھیک نہیں کئی تو اتنی غریب ہیں کہ کھانے کے لئے بھی انہیں کچھ نہیں ملتا ۔ عام طور پر تختی جنتری وغیرہ مفت دینی پڑتی ہے ۔ اس لئے کلاچی نواسی اور ہتیشی صاحبان اپنی غریب بہنوں اور بیٹیوں کے لئے اپنا قیمتی وقت نکال کر خوب مستعدی سے دھن جمع فرما کر منیجر صاحب آریہ کنیا پاٹھشالہ کلاچی کے نام پر ارسال فرمائیں ؛

شوک پرستاو :- ۱۵ نومبر ۱۹۳۴ء کو بعد از ایت آریہ سماج کے روزانہ ست سنگ میں ذیل کا شوک پرستاو پاس ہوا :-

" شریمان لالہ پرمانند رام صاحب ایم ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی کے اچانک قتل ہو جانے پر بہت ہی شوک کا اظہار کیا گیا ۔ اور قاتل کے خلاف سخت نفرت کا اظہار کیا گیا ۔ اور گورنمنٹ سے درخواست کی گئی ۔ کہ وہ پورے طور پر قاتل کا پتہ لگا کر اس کو پوری پوری سزا دے ۔ اور ساتھ ہی پرارتھنا کی گئی ۔ کہ پرماتما سورگباشی کو سد گتی اور ان کے بھائی لالہ لدھا رام صاحب بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی ایڈووکیٹ ممبر فرانٹیئر لیجسلیٹو کونسل اور ان کے باقی ممبران خاندان ذوالخلقین کو شانتی پردان کریں "

سول ہسپتال کلاچی کے ہر دلعزیز ڈاکٹر :- ڈاکٹر جیون لال صاحب اسسٹنٹ سرجن آج کل سول ہسپتال کلاچی میں کام کرتے ہیں ۔ ڈاکٹر صاحب نہایت شریف ۔ سرگرم کارکن ۔ لائق اور منکسر مزاج آدمی ہیں ۔ دور و دراز کے مواضعات سے سینکڑوں کی تعداد میں مریض برائے علاج آتے ہیں ۔ اور ہسپتال میں بھیڑ لگی رہتی ہے ۔ کوئی فرد بشر خواہ کسی وقت وہ ہسپتال میں آئے ۔ اس کو دوائی وغیرہ دی جاتی ہے ۔ نیز مرہم پٹی کا بندوبست بھی نہایت صفائی سے کیا جاتا ہے ۔ ڈاکٹر صاحب کئی غریب بیماروں کا بلا فیس گھر پر علاج معالجہ کرتے ہیں ۔ اور غریب لاوارث بیماروں کو اپنی جیب سے عطیہ بھی دیتے رہتے ہیں ۔ اس واسطے ہسپتال دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے ؛

لالہ پیارا لال چپڑاسی آریہ سماج کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے ؛

آریہ سماج کا روزانہ شام کے وقت ست سنگ رونق سے ہوتا ہے ؛

تیوہار دیوالی :- آریہ استری سماج نے دوپہر کو تیوہار دیوالی آریہ کنیا پاٹھشالہ میں اور شام کو آریہ سماج مندر میں بہنوں نے خوب جوش اور آنند سے منایا ۔ ہون یگیہ کے بعد عمدہ عمدہ وکھیان اور رسیلے بھجن ہوئے ۔ منتری جی نے چار آنہ فنڈ کے لئے اپیل کی ۔ جس پر مبلغ چار روپے چندہ جمع ہوا ؛

گوپ اشٹمی کا تیوہار :- آریہ استری سماج میں گوپ اشٹمی کا جلسہ خوب رونق سے ہوا عمدہ عمدہ وکھیان اور رسیلے بھجن ہوئے ۔ استریاں کافی تعداد میں شامل ہوئیں ؛

امتحان مڈل گرلز پنجاب یونیورسٹی کا داخلہ :- اس دفعہ پاٹھشالہ کی نو لڑکیوں کا داخلہ امتحان بھیجا گیا ۔ لڑکیاں خوب محنت کر رہی ہیں ؛

وصیت کی تکمیل :- شریمتی رکی بائی بیوہ گردھاری رام مکڑ نے جو وصیت کی تھی ۔ اس کے مطابق مبلغ -/۲۲۳ روپے موصول ہوئے ہیں جن میں سے نصف آریہ کنیا پاٹھشالہ کلاچی کو اور باقی نصف سناتن دھرم سبھا کلاچی کو ملے ۔ یہ وصیت چودھری تارا چند ۔ حکم چند اور لالہ ادوے بھان جی تنیجہ کی مہربانی سے ہوئی تھی ؛

خزانچی آریہ سماج کی صحت یابی :- شریمان مہا شہ ٹکا یا رام جی تنیجہ عرصہ سے سخت بیمار تھے ۔ اب آپ صحتیاب ہو گئے ہیں ؛

(درباری لال تنیجہ منتری آریہ سماج و آریہ کنیا پاٹھشالہ کلاچی)

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ للعہ ..... ممالک غیر سے ےللعہ
ششماہی عہ ..... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۰ | اتوار ۹ پوہ سمت ۱۹۹۱ مطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۳۴ء دیانند ابد ۱۱۰ | SUNDAY 23RD DEC. 1934 | نمبر ۵۱

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲- ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداُدیت رہنا چاہئے۔

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

۶- سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے۔

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے۔

۹- پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔

۱۰- سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

رگوید | سرشٹی اُتپتی | ویدامرت | سرشٹی اُتپتی | یجروید

ویدامرت

ओं ऋतञ्च सत्यञ्चाभीद्धात्तपसोऽध्यजायत। ततो रात्र्यजायत ततः समुद्रो अर्णवः ॥१॥ ऋग्वेद ॥

جب سرشٹی کی پیدائش نہیں ہوئی تھی تو چاروں طرف (Chaos) تھا۔ اس سے (Cosmos) کو جنم ملا۔ اور سارا برہمانڈ نمودار ہوا۔ تاریکی یعنی ظلمت کا پردہ چاک ہوا۔ عناصر میں جاگرتی نمودار ہوئی۔ اور سارے سنسار کے اندر حرکت کا ظہور ہوا۔ (अभीद्धात) سروتر پرکاشت اور سرو ویاپک پرماتما کی (तपस:) گیان سوروپ سامرتھ سے (ऋतं च) یعنی ستیہ (دھیلے وید) (च) اور (सत्यं) تینوں زمانوں میں کام کرنے والی نیچر ظاہر ہوئی۔ اور اس سے سنسار میں ..... (Harmony) کا اتفاقی چمتکار ہوا۔ (ततः) اس (Harmony) کے ظہور کے بعد اس پرماتما کی سامرتھیہ سے (रात्री) پرلے راتری (अजायत) پیدا ہوئی۔ (ततः) اس کے بعد (अर्णव:) جل سے بھرا ہوا (समुद्र:) سمندر نمودار ہوا۔ منو بھگوان نے ایسے ہی مقام پر فرمایا تھا:۔

आसीदिदं तमोभूतमप्रज्ञातमलक्षणम्। अप्रतर्क्यमविज्ञेयं प्रसुप्तमिव सर्वतः॥

یہ سب جگت سرشٹی کے پہلے پرلے کال میں اندھکار سے آورت اچھادت تھا۔ اس سمے نہ کسی کے جاننے یوگیہ، نہ نمایاں علامات سے یکت۔ نہ ترک کے لائق ہوگیا اور نہ اندریوں سے جاننے یوگیہ تھا۔ الغرض چاروں طرف گہری تاریکی چھائی ہوئی تھی۔

ततः स्वयम्भूर्भगवानव्यक्तो व्यञ्जयन्निदम्। महाभूतादि वृत्तौजाः प्रादुरासीत्तमोनुदः॥

سوئمبھو بھگوان جو کہ اندریہ گوچر نہیں، پانچ مہان بھوتوں کو سرشٹی کی ابتدا میں پرگٹ کرنے میں شکتی سمپن اور ظہور جل پرکرتی کو پریرت یا سچیت کرنے والا جگدیشور ہے۔ اس جگت کا ابھی ویکت کرتا ہوا پرادربھوت ہوا۔

اتھروید | سام وید

एष सर्वाणि भूतानि पञ्चभिर्व्याप्य मूर्तिभिः। जन्मवृद्धिक्षयैर्नित्यं संसारयति चक्रवत्॥

وہ پرماتما سب پرانیوں کو پانچ مہان بھوتوں سے ویاپت کر چکر کے سمان جنم، ورڈھی اور گھٹنے سے سنسار میں گھماتا رہتا ہے۔ ([illegible])

آریہ سماج نیروبی (کینیا کالونی) کے سماچار

وجے دشمی اتسو: وجے دشمی اتسو ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو منایا جانا تھا۔ مگر دس دن پہلے ہی آریہ سماج مندر میں رامائن کی کتھا کا سلسلہ جاری رہا۔ پنڈت ستیہ دیو جی ودیالنکار آریہ اپدیشک پرتی ندھی سبھا برٹش ایسٹ افریقہ ہر روز رات کو کتھا کیا کرتے تھے۔ اور سارا آریہ پریوار ان کے منوہر وچنوں سے رامائن کی شکشاؤں کو گرہن کرتا رہا۔ اس کے علاوہ ہر روز شام کو مختلف پروگرام بنائے گئے۔ جن میں بچوں اور نوجوانوں کی کھیلوں کے منورنجک درشیہ اپنے اندر نئے اُتساہ کا سنچار کر رہے تھے۔ اور ہندو لڑکوں کا مقابلہ صحت (Health Competition) بھی ہوا۔ جس میں ڈیڑھ صد کے قریب لڑکوں نے حصہ لیا۔ اس کاریہ میں شریمان ڈاکٹر ایم۔ ٹی۔ گمبوٹم اور ڈاکٹر بھوردھن نے اپنا قیمتی وقت خرچ کر کے بچوں کی صحت کا معائنہ کیا۔ مقابلہ صحت میں اعلیٰ ترین صحت والے بچوں کو دان ویر سیٹھ ناتھجی کالیداس جی کے پوتر ہاتھوں سے انعامات تقسیم کیے گئے۔

اس کے اتیرکت پنڈت ستیہ دیو جی کے ویاکھیان ہوتے رہے۔ اور مہاشہ بدری ناتھ جی آریہ پردھان سماج ہذا کے بھجن اپدیشوں نے تو اتسو کی شان کو اور بھی بڑھا دیا۔ ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو پنڈت ستیہ دیو جی کا ویاکھیان اور مہاشہ بدری ناتھ جی کا بھجن اپدیش ہوا۔ اس کے بعد حاضرین جلسہ میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اور شانتی پاٹھ کے بعد یہ اتسو نروگھن سماپت ہوا۔

رشی نروان اتسو: آریہ سماج مندر میں یہ اتسو ۳ اور ۴ نومبر ۱۹۳۶ء کو بڑی شان سے منایا گیا۔ سماج مندر بجلی کی روشنی سے آراستہ کیا گیا تھا۔

۳ نومبر ۱۹۳۶ء کو سنگیت سمیلن رکھا گیا۔ اور رات کے ۸ سے ۱۱ بجے تک ہوا۔ جس میں نیروبی نگر کے سکھ، سناتن دھرمی تتھا آریہ راگیوں نے "رشی بھگتی" کے وشے پر اپنے اپنے راگ گا کر جنتا کو آنند کیا۔ ۴ نومبر اتوار کو سارا دن ذیل کا پروگرام رکھا گیا۔

پراتہ کال ۸ سے ۱۲ بجے تک آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی پتریوں کے بھجن ہوئے۔ اور ایک پردھ گجراتی ودوانی کا ایک پربھاوشالی بھجن ہوا۔ اس سے پہلے پنڈت آریہ منی جی ایم۔ اے۔ پرنسپل آریہ گرلز سکول نیروبی کا پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ آپ نے جنتا سے ستیہ پر آرودھ ہونے کی اپیل کی۔ تاکہ ہم آریہ پورے طور پر انویائی بن سکیں۔ اس کے بعد مہاشہ بدری ناتھ جی کا منوہر بھجن ہو کر جلسہ کی کارروائی سماپت ہوئی۔

بعد دوپہر ۳ بجے آریہ گرلز سکول کی پتریوں کے رسیلے بھجن ہوئے۔ اس کے بعد مہاشہ ہنس لال جی کپل کا بھجن ہوا۔ پھر مہاشہ کرشن دیو کپل بی۔ اے نے دیوالی مہوتسو کے متعلق اپنا پربھاوشالی بھاشن دیا۔ اور فرمایا کہ جہاں رامائن بھگوان رام چندر کی یاد دلاتا ہے۔ وہاں آریوں کے لیے اس پوتر دن کی شام کو جگت گورو مہرشی دیانند کا پرلوک گمن ہوا تھا۔ آپ کے بعد مہاشہ بدری ناتھ جی کا منوہر بھجن اپدیش ہوا۔ اور شام کی کارروائی اس طرح سپھلتا کے ساتھ سماپت ہوئی۔

منگلوار ۴ نومبر ۱۹۳۶ء کو دیوالی کے روز شام کے ۴ سے ½۵ بجے تک آریہ سماج مندر میں اس مہوتسو کی آخری بیٹھک ہوئی۔ جس میں آریہ استری سماج کے ادھین ۴ سے ۵ بجے تک کارروائی ہوئی۔ اس کے بعد مہاشہ بدری ناتھ جی آریہ پردھان سماج ہذا کا بھجن اپدیش ہوا۔ آپ نے آریوں کا دیش کے اپکاروں کی طرف دھیان دلایا۔ آپ نے پرانے آریہ بزرگوں کی یاد کو تازہ کر کے اسے اور بھی پرسمی بنا دیا۔ اس طرح اس آخری بیٹھک کے ساتھ یہ مہوتسو پوری کامیابی سے سماپت ہوا۔

ویدک سنسکار: ۱۔ ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو مہاشہ ترلوک ناتھ کے گھر پتر اُتپتی ہوا۔ جات کرم سنسکار آریہ سماج کی اور سے کروایا گیا۔ اس شبھ اوسر پر ان کے پتا لالہ شنکر داس کی طرف سے مبلغ ۵ شلنگ کا دان آریہ سماج کو ملا۔

۲۔ ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو پنڈت شنداس شرما کلرک ریلوے کے گھر پتر اُتپتی ہوا۔ جات کرم سنسکار کروایا گیا۔ ۱۰ شلنگ کا دان آریہ سماج کو ملا۔

۳۔ ۴ نومبر ۱۹۳۶ء کو مہاشہ جیون جی برکھا بھائی کی لڑکی کا نام کرن سنسکار کروایا گیا۔ دس شلنگ بطور دان آریہ سماج کو پراپت ہوئے۔

۴۔ ۴ نومبر ۱۹۳۶ء کو مہاشہ پرتھوی پال آریہ کی پتری کا نام کرن سنسکار کروایا گیا۔ پتری کا نام سبھدرا کماری رکھا گیا۔ ۵ شلنگ پراپت ہوئے۔

۵۔ ۷ نومبر ۱۹۳۶ء کو مہاشہ شنوجی جیٹھا کے پتر تتھا مہاشہ لابھجی مولجی کے پتر کا نام کرن سنسکار کروایا گیا۔ مہاشہ شنوجی جیٹھا کے پتر کا نام نریندر کمار تتھا مہاشہ لابھجی کے پتر کا نام لجپت کمار رکھا گیا۔ اس شبھ اوسر پر ۵۰ شلنگ کا دان آریہ سماج کو پراپت ہوا۔

آریہ سماج مردان کا چناؤ

آریہ سماج جگت گنج مردان گورو کل وبھاگ کا سالانہ چناؤ نمن پرکار ہوا ہے۔

پردھان بخشی برجلال + اپ پردھان پنڈت دھیان چند وکیل + منتری شانتی سروپ چوپڑا + اپ منتری باوا لال سنگھ + خزانچی اور لائبریرین مہاشہ واسدیو

ممبران انترنگ سبھا: باوا بھگونت سنگھ۔ ڈاکٹر رام رکھا وید۔ بابو سندر داس۔ بابو بنڈی داس

شانتی سروپ چوپڑا منتری آریہ سماج گورو کل وبھاگ جگت گنج مردان

کرم ویر شردھانند کی جیونی پر ایک نظر

لالہ منشی رام جی نے قصبہ تلون ضلع جالندھر میں آج سے ۸۰ سال پیشتر ایک معزز کھشتری گھرانہ میں جنم لیا۔ یہ آپ کے خاندان کی غدر کی خدمات کا نتیجہ تھا۔ کہ آپ کے پتا محکمہ پولیس میں ایک معزز عہدہ دار تھے۔ آپ کی ملازمت کا زمانہ سنیکت پرانت میں گزرا۔ اس لئے منشی رام کی تعلیم و تربیت کا میدان یو۔ پی کے سکول و کالج ہی رہے؛

رشی دیانند کے درشن

کالج کی تعلیم نے آپ کا رجحان ایشور پرستی کی طرف سے ہٹا دیا۔ اور آپ کٹر ناستک بن گئے۔ پتا خدا ترس اور ایشور بھگت تھے۔ انہیں اپنے بیٹے کو ناستک دیکھنا قدرتاً گوارا نہ تھا۔ انہی دنوں رشی دیانند کا بریلی میں شبھ آگمن ہوا۔ لالہ منشی رام کے پتا کو رشی کے سدھانتوں سے اختلاف تھا۔ تاہم ان کے ایشور بھگت ہونے کا انہیں پورا وشواس تھا۔ اور انہیں یقین تھا کہ جو شخص ایک بار رشی کے مکھ اربند سے "ایشور کی ہستی" پر ویاکھیان سن لے۔ اس کے بھاگوں کا ہی پھیر نہ ہو۔ وہ ناستک نہیں رہ سکتا۔ اس خیال سے پتا پتر کو سوامی جی کے ویاکھیان میں لے گیا۔ ویاکھیان کا سننا تھا کہ عقدہ حل ہو گیا۔ ناستک منشی رام ایک ویاکھیان کو سن کر ایسا ایشور بھگت بنا کہ اپنا سارا جیون ہی گویا ایشور وکت دھرم پرچار کے ارپن کر دیا؛

آریہ سماج میں سرگرمیاں

لالہ منشی رام کی شخصیت میں یوگیہ گورو سے گویا یوگیہ شنشیہ حاصل کیا۔ اور منشی رام رشی کے سدھانتوں کے بھگت بن گئے۔ کالج کی تعلیم سے فارغ ہو کر آپ نے وکالت کرنے کا ارادہ کیا۔ اور اپنے وطن جالندھر میں جہاں رلئے سالگ رام کے مشہور سوندھی خاندان کے ساتھ اپنی شادی کی وجہ سے آپ کا نہایت قریبی تعلق قائم ہو چکا تھا۔ پریکٹس شروع کر دی۔ لالہ دیوراج سپرنٹنڈنٹ پرنسپل بابا زادہ بھگت رام بیرسٹر ایٹ لاء اور راجزادہ ہنسراج بیرسٹر سابق ایم۔ ایل سی اسی خاندان کے درخشاں ستارے ہیں۔ اور لالہ منشی رام جی ان کے بہنوئی تھے۔ پہلے پہل لالہ منشی رام نے پریکٹس بطور مختار شروع کی تھی۔ ۱۸۸۵ء میں وکالت کے امتحان کی تیاری کے لئے آپ لاہور گئے۔ ان دنوں ڈی۔ اے۔ وی کالج کی بنیاد رکھی جا چکی تھی۔ اور مشہور فنافی القوم پنڈت گورودت کالج کے لئے ضروری سرمایہ اکٹھا کرنے میں نہایت سرگرمی سے مصروف تھے۔ لاہور میں لالہ منشی رام جی کا پنڈت گورودت جی سے پریچے ہوا۔ اور دونو نے ایک دوسرے کی خوبیوں کو پہچان لیا۔

وکالت کا امتحان پاس کر کے آپ نے جالندھر میں آ کر بطور وکیل پریکٹس شروع کر دی۔ جس میں آپ کو خوب کامیابی ہوئی۔ لیکن لالہ منشی رام جی اچھا وکیل بننے کے لئے پیدا نہ ہوئے تھے۔ آپ سے پرماتما نے کچھ اور کام بھی لینا تھا۔ اور وہ کام کیا تھا؟ رشی دیانند کے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانا۔ جس سرگرمی۔ جس دلی لگن اور عقیدتمندی سے لالہ منشی رام جی نے اپنے فرائض کو آریہ سماج کے متعلق پورا کیا۔ اگر لالہ منشی رام جی کے پایہ کے دس آریہ سماجی بھی پیدا ہو جائیں۔ تو ایک بار آریہ سماج کا ڈنکہ روئے زمین پر بجا دیں؛

آخر وکالت پیچھے پڑنے لگی۔ اور آپ کا مخصوص کام آریہ سماج کا پرچار بن گیا۔ اس پرچار کی خاطر آپ نے

"سنیئہ دھرم پرچارک"

کی بنیاد ۱۸۸۹ء میں ڈالی۔ اپنے زمانہ میں "سنیئہ دھرم پرچارک" نے آریہ سماج کے دائرہ میں جو کام کیا۔ جب آریہ سماج کی تاریخ لکھی جانے لگی۔ اس میں ایک خاص باب اس کے ارپن کئے بغیر کام نہ چل سکے گا۔ لِنسندیہہ "سنیئہ دھرم پرچارک" نے آریہ سماج کے کام کو چار چاند لگا دئے۔ اور ویدک سدھانتوں کا ڈنکہ ہر سو بجنے لگا؛

اچھوت ادھار کی دھن

آج "اچھوت ادھار" شبد بڑا پیارا بن رہا ہے۔ اور جو شخص ہندوؤں کے سدھار کاریہ میں نام حاصل کرنا چاہتا ہے۔ وہ اچھوت ادھار کی حمایت کا دم بھرنے لگتا ہے۔ لیکن جس زمانہ میں لالہ منشی رام جی نے اچھوت ادھار کا کام شروع کیا۔ ان دنوں اچھوت ادھار پھولوں کی نہیں بلکہ کانٹوں کی سیج تھا۔ اچھوت ادھار کا نام بھی زبان پر لانا کسی جرأت والے مائی کے لال کا کام تھا۔ چہ جائیکہ اس کو عملی طور پر کر کے دکھانا۔ لیکن لالہ منشی رام جی آریہ سماج میں داخل ہی اس عزم بالجزم سے ہوئے تھے۔ کہ سدھانت کتابوں میں بند ہو رکھنے کے لئے نہیں ہوتے۔ بلکہ منشیہ کے چرتر میں ... کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ جب آپ کو پتہ لگ گیا۔ کہ اچھوت ادھار آریہ سماجیوں کا کرتویہ ہے۔ تو وہ محض جگ ہنسی یا جلنے کے خیال سے اس کو عملاً کر دکھانے سے ٹلنے والے نہ تھے۔ ان دنوں رہتیوں کی شدھی نے

لالہ منشی رام جی کی جان خطرہ میں ڈال دی۔ لیکن اس ویر کھشتری کی چھاتی میں خوف تو نام کو بھی نہ تھا۔ اس نے سینکڑوں رہتیوں کو شدھ کر ڈالا۔ رہتیہ ضلع جالندھر اور اس کے نواحی علاقہ میں ایک اچھوت جاتی تھی۔ مذہبی طور پر یہ لوگ سکھ تھے۔ ان کے سروں پر کیس تھے۔ جب ان کی شدھی کا سوال اٹھا۔ تو شدھی سنسکار کے لئے چونکہ کیس چھیدن ضروری ہے۔ اس لئے رہتیوں کو کیس چھیدن کرانا پڑا۔ جس سے سکھوں میں بھاری اندولن پیدا ہو گیا۔ اس وقت ہوا کا کیا رنگ تھا؟ "ٹربیون" کے اس لیکھ سے معلوم ہوتا ہے جس میں مذاق کے طور پر رہتیہ شدھی کے سمبندھ میں لکھا گیا تھا۔ کہ آریہ سماج جالندھر شہر کے پیپل کے درخت کے ساتھ لالہ منشی رام جی کو پھانسی دے دی گئی ہے۔ اس خبر کا نکلنا تھا کہ سارے آریہ جگت میں کولاہل مچ گیا۔ اور وہ کولاہل اس وقت تک نہ ہٹا جب تک کہ اس کے رہسیہ کو جنتا پر واضح نہ کر دیا گیا؛

دوسرا وواہ درجت ہے

ویدک سدھانتوں میں پنروواہ درجت ہے استری کے لئے ہی نہیں بلکہ پرش کے لئے بھی۔ لیکن ہندوؤں میں یہ پرتھا جاری ہو رہی تھی۔ کہ مرد تو چاہے کتنے بیاہ یکے بعد دیگرے کرتا جائے۔ لیکن استری کو اجازت نہیں۔ کہ خواہ اس کے کیسے ہی حالات کیوں نہ ہوں۔ ودھوا ہونے پر پنروواہ کر سکے۔ لالہ منشی رام جی کی عین عالم جوانی میں استری کا دیہانت ہو گیا۔ لالہ منشی رام جی کی سی پوزیشن کے آدمی کے لئے ناطوں کا ملنا کوئی بات نہ تھی۔ باوجودیکہ ان کے ہاں دو لڑکے اور دو لڑکیاں موجود تھیں۔ کئی معزز گھرانے ان کو کنواری کنیاؤں کا رشتہ دینے کے لئے تیار تھے۔ لیکن مریادا کے پابند لالہ منشی رام جی کو دنیا کی کوئی ترغیب اپنے سدھانت سے نہ ہلا سکی۔ ان کا ایک ہی جواب تھا کہ جب وید پنروواہ کی اجازت نہیں دیتا۔ تو میں وید کی آگیا کا کیسے الّنگھن کر سکتا ہوں؟ آریہ سماج کے کتنے کارکن ہیں۔ کہ ان کی پہلی استریوں کا دیہانت ہو گیا ہو۔ ان کی پوزیشن ایسی ہو۔ کہ ان کو ناطے مل سکیں۔ اور انہوں نے قبول نہ کئے ہوں۔ جن کی خوش قسمتی سے پہلی استریاں موجود ہیں۔ وہ تو خم ٹھونک کر کہہ سکتے ہیں۔ کہ دوسرا وواہ درجت ہے۔ اور وہ کہیں بھی کیوں نہ جبکہ انہیں امتحان میں ڈالا ہی نہیں گیا۔ لیکن جن کا امتحان ہوا۔ ان میں سے ورلے ہی جانی مانے لال ہونگے۔ جو لالہ منشی رام جی کی طرح کامیاب ہو کر نکلے ہوں۔ ورنہ زیادہ تر تعداد تو ان ہی کی ہے جو ناکام اور بری طرح ناکام ہوئے؛

ورن بیوستھا

پھر ویدک سمجھتا کا مدار "ورن بیوستھا" پر ہے۔ آریہ سماج گن۔ کرم اور سوبھاو پر ورن بیوستھا کو مانتا ہے۔ اگر ایک شخص محض اس وجہ سے براہمن ہے۔ کہ وہ اتفاق سے براہمن کے ہاں پیدا ہوا ہے۔ ورنہ اس میں براہمن کا ایک بھی گن نہیں ہے۔ تو آریہ سماج اسے براہمن نہیں مان سکتا؛

آریہ سماج اس سدھانت کا ہمیشہ تھک تو تھا لیکن زبانی طور پر۔ عملی طور پر کر دکھلانے کا کسی کو ساہس نہ ہوا تھا۔ اس میدان میں بھی اگر کوئی ویر سب سے پہلے اترا۔ تو وہ لالہ منشی رام جی تھے۔ جنہوں نے اپنی چھوٹی کنیا کا وواہ باوجود اس کے کہ وہ ایک معزز کھشتری خاندان کی بیٹی تھی۔ ایک جنم کے اروڑہ نوجوان سے کیا۔ اور لالہ منشی رام جی کی نگاہ ایسے یوگیہ لڑکے پر پڑی جس نے باوجودیکہ دیوی کی مرتیو پر وواہ کے جلدی بعد ہو گئی۔ اپنے یوگیہ سسر کی تقلید میں پنروواہ کا نام نہ لیا۔ اور اپنے جیون کو اسی کام کی تکمیل کے لئے ارپن کر دیا جس میں سسر لگا ہوا تھا۔ اس یوگیہ نوجوان کے نام سے جس کے بال آریہ سماج کی سیوا میں سفید ہو گئے۔ کون آریہ سماجی ناواقف ہے؟ یہ ڈاکٹر سکھدیو جی ہیں۔ آج جنم جاتی سے باہر سنتان کا بواہ کرنے میں چنداں آپتی نہیں۔ لیکن راستہ صاف کرنے والا اس میدان میں کوئی ہوا ہے تو لالہ منشی رام جی تھے۔

آریہ سماج کا سنگٹھن

آریہ سنسار میں آریہ سماج کے سنگٹھن کی دھوم ہے۔ اور سچ پوچھو۔ تو آریہ سماج کو جو کچھ فروغ حاصل ہے۔ اس میں اس کے سنگٹھن کا بہت کچھ ہاتھ ہے۔ آریہ سماج کے اس سنگٹھن کا نام آریہ پرتی ندھی سبھا ہے۔ پنجاب پرانت میں جب آریہ پرتی ندھی سبھا بنی۔ تو اس کے سرگرم بانیوں میں آپ ہی تھے اور اگر سارو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی بنیاد رکھی گئی۔ تو اس کے رکھنے والے بھی مہاتما منشی رام جی ہی تھے

برہمچریہ آشرم کی بنیاد

آشرم مریادا کو بھی ویدک سمجھتا میں ہی

درجہ حاصل ہے۔ جو ویدک دھرم کو ہے۔ آریہ سمبھتا کے سارے محل کی بنیاد برہمچریہ آشرم کو بنایا گیا ہے۔ رشی دیانند جی اسی برہمچریہ آشرم دوارہ دیش اور جاتی کا کلیان سمجھتے تھے۔ پر گرکل کا سنشیہ ہوتے ہوئے مہاتما منشی رام جی نے برہمچریہ آشرم کی عملی بنیاد ڈالنے کا فیصلہ کر لیا۔ اور سنہ ۱۹۰۰ء میں اس پرن کے ساتھ گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ کہ جب تک گرکل کے لئے ۳۰ ہزار روپیہ جمع نہ کر لوں گا۔ اپنے گھر کے اندر قدم نہ رکھوں گا۔ پرماتما کو برہمچریہ آشرم کی بنیاد کا رکھا جانا منظور تھا۔ آج گرکل کے لئے ۳۰ ہزار کوئی بات نہ ہو۔ لیکن اس وقت اس مجوزہ سنستھا کے لئے کچھ دینا لوگ سمندر میں پھینکنے کے برابر سمجھتے تھے۔ تاہم مہاتما منشی رام جی کی محنت بار آور ہوئی۔ اور چھ ماہ میں ہی تیس ہزار کی بجائے چالیس ہزار اکٹھا کر کے منشی رام جی نے اپنے گھر میں قدم رکھا۔ لیکن روپیہ جمع ہو جانے پر گھر میں بیٹھنا کب نصیب ہو سکتا تھا۔ اس کے باقاعدہ سنستھا قائم کرنے کا خیال انہیں زمین کی تلاش میں دوڑانے لگا۔ اور آخر بجنور میں منشی امن سنگھ جی کو ملنا تھا۔ اور منشی جی نے سارا کانگڑی موضع اس پرم ادبھت کام کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا کے نام ہبہ کر دیا۔ مگر وہ کل کے نام پر محول ادھر کے جلتے تھے۔ آج وہ دن ہے کہ سارے بھارت ورش کو اگر کسی سنستھا پر ناز ہے۔ تو وہ صرف یہ گرکل ہے۔ ۳۴ برس ہوئے جس سماج بیج مہاتما منشی رام جی کے ہاتھوں ڈالا گیا تھا۔ ایک بار آور درخت ہے جس کے سایہ کے نیچے سینکڑوں ودیارتھی ویدوں کے امرت کا پان کر رہے ہیں۔ اس گرکل کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے آپ نے دھکتا مجولی بھی لی۔ اور عملاً بھکشک بننے کے لئے اپنا سب سمپتی گرکل کے ارپن کر دیا۔ یہاں تک کہ جالندھر میں سر چھپانے کے لئے جو آخری کوٹھی رہ گئی تھی۔ وہ بھی گرکل کے ارپن کر دی۔ کیوں کر دی؟ اس لئے کہ خود کو ٹھیوں کے مالک دوسروں کو کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ تن من اور دھن آریہ سماج کے ارپن کر دو۔ جس سنستھا کے سنچالک ایسے تیاگی ہوں۔ انہیں روپیہ کی کمی کبھی نہیں ہوتی۔ آج اگر آریہ سماج روپیہ کے لئے ویاکل ہے۔ تو اس لئے کہ لوگوں کو دینے کا اپدیش کرنے والے خود روپیہ سے جدا ہونا گوارا نہیں کرتے۔

پٹیالہ کیس

آریہ سماج پر اس کی مختصر زندگی میں کئی مصیبتیں آئیں۔ جن کا اس نے سینہ سپر ہو کر مقابلہ کیا۔ ان میں پٹیالہ کی مصیبت کو ممتاز درجہ حاصل ہے۔ یہ وہ دن تھے جبکہ آریہ سماج کے خلاف حکام کے اندر جذبہ زوروں پر تھا۔ پنجاب کے گورنر ا یبیٹسن یہ کہہ چکے تھے۔ کہ جہاں جہاں آریہ سماج کا زور ہے۔ وہی سھتان بغاوت کا مرکز ہے۔ اس لئے آریہ سماج کی تباہی کے لئے حکام تنگ دست بدعا تھے۔ آخر اس کی تباہی کا کام پٹیالہ سے شروع کیا گیا۔ کئی آریہ سماجیوں کو وہاں راج ودروہ کے الزام میں پکڑ کر ان کی سزایابی کے لئے ریاست نے اپنی پوری شکتی لگا دی۔ جب یہ معاملہ شروع ہوا۔ تو مخالفین بغلیں بجانے لگے۔ اور انہیں سولہ آنے یقین تھا۔ کہ انگریزی علاقہ میں نہیں۔ تو ریاست پٹیالہ میں تو آریہ سماج کا نام و نشان نہیں رہے گا۔ وقت نازک تھا۔ ریاست کے آریہ بھائی سخت گھبرائے ہوئے تھے۔ اس وقت جس شیر مرد نے ان کو جا کر ڈھارس دی۔ وہ سوامی شردھانند تھے۔ حالانکہ مہاتما منشی رام جی وکالت کو مدت سے خیرباد کہہ چکے تھے۔ تاہم انہوں نے اس مقدمہ کی خاطر اپنی سند وکالت کی تجدید کرائی۔ اور جس قابلیت اور زبردستی سے انہوں نے مقدمہ کی پیروی کی۔ اس سے مخالفین کے چھکے چھوٹ گئے۔ اور آخر تمام آریہ بھائی جو گرفتار مصیبت تھے۔ آزاد کر دئے گئے۔ اور پٹیالہ میں آریہ سماج کا کام پہلے سے بھی زیادہ شان سے ہونے لگا۔

سنیاس آشرم میں

گرکل قائم ہونے کے ساتھ مہاتما منشی رام جی نے گرہست کو جواب دے دیا۔ گرہست تو پہلے بھی کیا تھا۔ استری گزر چکی تھی۔ بچوں کے پالن پوشن کا بوجھ ضرور تھا۔ سو لڑکیاں تو بیاہی گئی تھیں۔ اور لڑکوں کو گرکل کے ارپن کر کے مہاتما منشی رام جی عملاً بان پرستھی بن گئے۔ اور اس طرح ان کے نام کے ساتھ اظہار عقیدت کے لئے جو مہاتما شبد لگا یا جاتا تھا۔ پورا صادق ہو گیا۔ لیکن مہاتما منشی رام جی مریادا کا پالن کرنا اپنا دھرم سمجھتے تھے۔ اس لئے سنیاس آشرم میں پرویش کرنے کا پوتر خیال ہر دم بیدار ہوا۔ اور سنہ ۱۹۱۷ء میں آپ نے نیم انوسار سنیاس گرہن کر لیا۔ مہاتما منشی رام جی کا سارا جیون شروع کا جیون رہا ہے۔ برخورداری تھی جب سے انہیں زندگی نے ویدک دھرم پر نچھاور کرنے پر رہنما شردھا نے لگا دیا۔ جب سے ذات پات کے بندھنوں کو توڑ کر سنگٹھن کا وہ اناگرینے پر بادھت کیا۔ اور جس نے ان سے گرکل سی عظیم الشان الشی ہنر کی بنیاد دکھائی۔ اس لئے نہایت بجا طور پر آپ کا نام شردھانند سنیاسی رکھا گیا۔

وشال ہردیہ

سنیاس لینے پر شردھانند جی کا ہردیہ وشال ہو گیا۔ جہاں پہلے وہ آریہ سماج کے کھنچے ہوئے ہردیہ تھے۔ اب سنیاس لے کر سارا سنسار ان کا کٹمب بن گیا۔ اور یہی وجہ تھی۔ کہ آپ ہندو مسلمان اور عیسائی وغیرہ سب میں یکساں طور پر مقبول ہو گئے۔ مسلمانوں میں ان کی ہر دلعزیزی کا یہ عالم تھا۔ کہ دہلی کی جامع مسجد کا ممبر ان کو اپدیش کے لئے پیش کیا گیا۔ یہاں سے آپ نے ہندو مسلم اتحاد کا سندیش ہندو مسلمانوں کو دیا۔ مہاتما جی کہتے ہیں کہ آپ نے راج نیتک اندولن میں بھی وہ نام پایا۔ کہ باید و شاید۔ آپ کے اندیشہ طوفی اس طرح کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ کہ رولٹ ایکٹ کے اندولن کے دنوں میں دہلی میں آپ نے اس تحریک کی اس کمال دانشمندی سے رہنمائی کی۔ کہ لوگ عش عش کر اٹھے۔

سرگرمیوں کا آخری میدان

سوامی جی کی سرگرمیوں کا آخری میدان شدھی اور اچھوتودھار تھا۔ اور یہی تحریکیں تھیں جن سے کہ مسلمان آپ کے دشمن ہو گئے۔ آگرہ اور متھرا کے اضلاع میں ملکانہ شدھی نے مذہبی رواداری کے برائے نام دعویدار مسلمانوں کے سر پھیر دئے۔ اور وہ لوگ سوامی جی کی زندگی کے در پے رہنے لگے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دنیا نے سن لیا۔ کہ ایک ملعون و سفاک مسلمان قاتل نے بستر علالت پر پڑے ہوئے سوامی شردھانند کو بغیر للکارے نشانہ گولی بنا دیا۔ اور خود بھگوڑوں کی طرح بھاگنے کی کوشش میں گرفتار کر لیا گیا۔

پرکاش لاہور

۹ پوہ سمت ۱۹۹۱

سَرفروش شردھانند

سوامی شردھانند جی نے شہادت کا درجہ حاصل کر کے نہ صرف اپنے نام کو ہی امر کیا۔ بلکہ سنسار کو بتلا دیا۔ کہ آریہ سماج زندہ ہے۔ اور زندہ رہے گا۔ جس دھرم سماج میں شہید پیدا ہوتے ہیں۔ وُہ پھلتا اور پھولتا ہے۔ کیونکہ کسی دھرم پرچارک کا شہید ہونا اس امر کا بدیہہ ثبوت ہے۔ کہ اُس کے سِدّھانت کا کھنڈن یُکتی اور پرمان سے نہیں ہو سکتا۔ اور نیز اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ اس کا سِدّھانت پھیل رہا ہے۔ اور سنسار کے بہترین دماغوں کو مسخر کر رہا ہے۔ برعکس اس کے جس مذہبی جماعت میں قاتل پیدا ہوتے ہیں۔ اور جس کے سرکردہ اصحاب قتلوں اور قاتلوں کی حمایت کرتے ہیں۔ وُہ اپنی شکست کا اعتراف کرتی ہے۔ اور اس امر کا اعلان کرتی ہے۔ کہ دلیل اور معقولیت کا دیوالہ نکل گیا ہے۔ اور اب دھرم پرچارکوں اور مشنریوں کی جگہ قاتل اور سفاک لے رہے ہیں۔

سوامی شردھانند آریہ سماج کے ایک زبردست نیتا تھے۔ اُن کے چرتر میں وشیش گُن یہ تھا۔ کہ وہ بے خوف اور بے دھڑک تھے۔ رہتیوں کی شُدھی کے سمے اگر سناتن دھرمیوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔ اور بہت سُو برادری سے ایک بار خارج ہونا پڑا۔ تو اُنہوں نے پروا نہیں کی۔ دہلی کے چاندنی چوک میں جب برٹش سپاہیوں نے ننگی سنگینیں دکھلائیں۔ تو اس شیر مرد نے اپنی چھاتی ننگی کر دی۔ اور بھی جب کبھی موقع آیا۔ تو اُن کی بے خوفی کا ثبوت مل گیا۔ کوئی اس صف میں شریک نہیں ہو سکتا۔ جس کے اگوا شردھانند تھے۔ شردھانند راضی نامہ کرنا سیکھے نہ تھے۔ لارڈ منٹو کی ایک لاکھ روپیہ کی سالانہ پیشکش بھی اُن کو اس امر پر آمادہ نہ کر سکی۔ کہ گورُوکل کے لئے سرکاری گرانٹ لی جائے۔ کیونکہ وُہ جانتے تھے۔ کہ گورُوکل کی سنستھا آزاد دوِدوان اور دیش بھگت نکالنے کے لئے کھولی گئی ہے۔ نہ کہ سرکاری نوکریوں کے پیچھے دوڑنے والے نوجوان نکالنے کے لئے۔ جن کو سرکار کی ایک دھمکی اپنے عقیدہ کو چھوڑنے کے لئے مجبور کر سکتی ہے۔ آج کل ہم میں سے کسی ایک کو اگر کوئی فکر دامنگیر ہے۔ تو وہ یہ۔ کہ جس طرح بھی ہو۔ نوکر شاہی کی خوشنودی حاصل کی جائے۔ اور سوامی شردھانند نے آریہ سماج کے جیون میں جس بے خوفی کا پرویش کروایا ہے۔ اس بے خوفی کو جڑ سے اُکھاڑ دیا جائے۔ اُن کی بے خوفی کے متعلق مجھے ایک خاص واقع یاد آتا ہے۔ سوامی جی اور میں گورُوکل کا ڈیپوٹیشن لے کر میرٹھ میں گئے۔ بڑے بڑے رئیس لوگ ہزار ہا روپیہ چندہ دینے کے لئے تیار کئے گئے۔ چنانچہ ایک ایسے رئیس کے ہاں ہم ٹھہرے بھی تھے۔ ہمارے ساتھ ایک پرچارک تھا۔ اس نے میجک لینٹرن دوارہ رشی دیانند کے جیون پر ایک ویاکھیان دیا۔ اس ویاکھیان میں ایک تصویر دکھلائی گئی۔ جس سے یہ پتہ لگتا تھا۔ کہ رشی دیانند کا ایک اُپدیش سُن کر ہنڈتوں نے گنگا میں مورتیاں بہانی شروع کر دیں۔ سناتن دھرمی حلقوں میں سنسنی پھیل گئی۔ دنیا دار آریہ سماجی نیتا ہمارے پاس آئے۔ اور اُنہوں نے درخواست کی۔ کہ اس لیکچروں کے سلسلہ کو بند کر دینا چاہیئے۔ نہیں تو گورُوکل کو پھوٹی کوڑی نہ ملے گی۔ سوامی جی نے اُور میں نے جواب دیا۔ کہ اگر گورُوکل رشی دیانند کے جیون پر ویاکھیان روک کر ہی چل سکتا ہے۔ تو ہم پہلے اشخاص ہوں گے۔ جو اسے گرا کر اس کے ملبہ کو گنگا میں بہا دیں گے۔

آج آریہ سماج میں کچھ لوگ ناستکوں کو پناہ دیتے ہیں۔ ان کو بدترین قسم کی مکاری سکھلاتے ہیں۔ اور اس بات کا اُپدیش دیتے ہیں۔ کہ کس طرح وید سے منکر ہو کر بھی آریہ سماجی رہا جا سکتا ہے۔ سوامی شردھانند کا ایک عزیز تھا۔ جو گورُوکل میں کام کرتا تھا۔ سوامی جی کو اس سے بہت پیار تھا۔ اُن کو پتہ لگا۔ کہ اس یوُدک کو آریہ سماج کے ایک مُولک سدھانت پر جیسا وشواس چاہیئے۔ ویسا نہیں۔ اُنہوں نے اُسے بلا کر کہہ دیا۔ کہ تم گورُوکل کو چھوڑ جاؤ۔ میں نے اپنا سروسو گورُوکل کو اس لئے پردان کیا ہے۔ کہ یہاں سے رشی بھگت اَستک نکلیں گے ۔

وُہ یوُدک دو تین دن کے بعد گورُوکل سے چلا گیا۔ یہ فرق ہے دنیا داروں اور سرفروشوں میں۔ دُنیا داروں کو انسٹی ٹیوشنوں سے پیار ہے۔ ہر بار ڈھے سے پیار ہے۔ مگر سرفروش

لوگوں کو کیول ان سدّھانتوں سے پیار ہے۔ جن کی خاطر انسٹی ٹیوشنز چلائی جاتی ہیں۔ اور پارٹیاں بنائی جاتی ہیں۔ جو لوگ سدّھانتوں کی خاطر پارٹیاں بناتے ہیں۔ اور انسٹی ٹیوشن کھولتے ہیں۔ اور اگر پارٹی اور انسٹی ٹیوشن اپنے اُدیش کی پورتی میں قاصر ہیں۔ تو ان کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ وُہ سرفروش ہیں۔ اور جو لوگ اپنے ذاتی وقار کو قائم کرنے کے لئے کسی پارٹی یا انسٹی ٹیوشن میں اقتدار کو قائم رکھنے کے لئے۔ کسی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور اس کو اپنے دھڑا میں قائم رکھنے کے لئے اپنی آنکھوں کے سامنے سدّھانتوں کا خون ہوتے دیکھ سکتے ہیں۔ وُہ دُنیا دار ہیں۔ اور بدترین قسم کے دُنیا دار۔ بدقسمت ہے وُہ سوسائٹی جس میں ایسے لوگ نیتا ہونے کی خواہش کرتے ہیں۔ اور سیاہ بخت ہے وُہ سوسائٹی جس میں ایسے لوگوں کو کامیابی حاصل ہو جاتی ہے ۔

آؤ ہم "شردھانند دوس" کو ٹھیک طور پر منائیں۔ اپنی سوسائٹی کی اخلاقی کانسٹی ٹیوشن کی پڑتال کریں۔ اور دیکھیں۔ کہ ہمارے اندر سرفروشی کا اقتدار بڑھ رہا ہے۔ یا دُنیا داری کا۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ گرہست آشرم میں رہ کر اور ورن آشرم دھرم کے نیموں کے پالن کرنے سے کوئی منش دنیا دار نہیں بن جاتا۔ سوامی شردھانند جی پہلے گرہستی تھے۔ اُن کے لڑکے لڑکیاں تھیں۔ اپنی سنتان کی طرف اُنہوں نے اپنے فرائض کو ادا کیا۔ لیکن اس سے وُہ دُنیا دار نہیں بن گئے۔ برے معنوں میں دُنیا دار وُہ ہے۔ جو دُنیا کا بندہ ہے۔ جو خُدا پرست نہیں۔ بلکہ زر پرست ہے۔ پالیسی پرست ہے۔ جو سنسار میں پرماتما کا راجیہ نہیں چاہتا۔ بلکہ اپنی لالساؤں کی پورتی۔ اپنے نجی وچاروں کی وِجے اور اپنی خود پسندی کی شان کو بڑھانے کے لئے دھرم کی سنستھاؤں کو استعمال کرنا چاہتا ہے۔ جو سیوا کرنے کے لئے سوسائٹی میں نہیں آتا۔ بلکہ حکومت کرنے کے لئے آتا ہے۔ سوامی شردھانند نے آریہ سماج کے اندر بڑے بڑے ادھیکار پراپت کئے۔ لیکن وہ ادھیکاروں کا استعمال خدمت گزاری کی سپرٹ میں کرتے تھے۔ وُہ سیوا کا بدلہ ادھیکار کے روپ میں نہیں مانگتے تھے۔ وُہ لوگوں کے دل کو پریم اور سیوا سے تسخیر کرنا چاہتے تھے۔ وُہ کسی کو اپنا ماتحت نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ سب کو اپنا بھائی سمجھتے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا۔ کہ اُن کے احکام کی تعمیل فوراً ہوتی تھی۔ اُن کے ساتھی اُن کی اِچھاؤں کی جو قدر کرتے تھے۔ اس کی نظیر کسی ایسے سنگٹھن میں نہ مل سکتی تھی۔ جہاں

چلو ڈیرہ دون!

کنیا گورُوکل ڈیرہ دون بھارت ورش میں ایک بے نظیر انسٹی ٹیوشن ہے۔ لڑکیوں کی تعلیم کے مسئلہ کو حل کرنے میں جو کام اس سنستھا نے کیا ہے۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ پچھلے اتوار کو آریہ سماج وچھو والی میں تو سنا کہ سوشیلا دیوی نے جس کی عمر اٹھارہ برس سے بھی کم ہے۔ وید کے موضوع پر ایک سارگربھت ویاکھیان دیا۔ حاضرین حیران و ششدر رہ گئے۔ کہ کس پرکار سنا تکہ کو نہ کیول ویدا ور پراچین ساہتیہ پر عبور حاصل ہے۔ بلکہ ورتمان کال کے یورو پین ودوانوں کے متوں سے اچھی گہری واقفیت ہے۔ نیز اس کی پرچھو بھگتی تو سچ مچ قابلِ رشک ہے۔ گیارہ سال کے عرصہ میں کنیاؤں کو دھرم اتہاس۔ راج نیتی۔ سنسکرت۔ آریہ بھاشا۔ گنت اور ہوم نرسنگ اور ارتھ شاستر ادیادی کا اتنا گیان ہو جانا۔ کہ یونیورسٹیوں کے سادھارن گریجویٹ بھی ان کا مقابلہ نہ کر سکیں۔ ایک معجزہ نہیں۔ تو اور کیا ہے؟

کنیا گورُوکل کا اُتسو نزدیک آرہا ہے۔ آریہ پُرشوں اور آریہ ماتاؤں کو بھاری تعداد میں اُتسو میں شامل ہونا چاہئے۔ سردی سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ڈیرہ دون کی خوبی ہی ہے۔ کہ وہاں پہاڑ کی سردی نہیں۔ اور میدان کی گرمی نہیں۔ ان دنوں بھی وہاں کی سردی لاہور اور راولپنڈی سے کم ہے۔

ایسی مفید سنستھائیں بار بار نہیں بنا کرتیں۔ اس لئے آریہ جنتا کا کرتویہ ہے۔ کہ دھرم کے بھکاریوں کی جھولیاں بھر دے۔ تاکہ نگر نگر میں کنیا گورُوکل کی سناتکائیں جا کر استریوں میں ویدک دھرم کا ناد بجائیں۔ یہ تو سپشٹ ہے۔ کہ جب تک آریہ سماج کا دھرم دلویوں میں نہیں پھیلے گا۔ تب تک وہ راشٹریہ دھرم نہ بن سکے گا۔ کیونکہ راشٹر کا دماغ بیشک پُرش ہیں۔ تو راشٹر کا ہردے استریاں ہیں۔ اور جیون میں گتی نہیں آسکتی جب تک وچاروں کے ساتھ بھاؤ دونوں کا سنگم نہ ہو جائے۔ جو آریہ پُرش وہاں پہنچیں گے۔ وہ تو دل کھول کر دان دیں گے ہی۔ کنتو جو نہ پہنچ سکیں۔ اُن کو اپنا حصّہ بھیج دینا چاہئے۔

۲۳ دسمبر کو "شردھانند دوس" منانے ہوئے اس ورش آریوں کو اس پوتر سنستھا کے لئے دھن ایکتر کرنا چاہئے۔ جو سوامی شردھانند کی سب سے چھوٹی سنتان ہے۔ اور جس کی بنیاد انہوں نے آریہ سماج میں کسی اور انسٹی ٹیوشن کی بنیاد اپنے پوتر ہاتھوں سے نہیں رکھی۔ ایک بھدر پُرش نے سائنس کی سامگری خریدنے کے لئے اڑھائی ہزار روپیہ کا دان دیا ہے۔ اس سامگری کو رکھنے کے لئے ایک ہزار روپیہ کا کمرہ چاہئے۔ کسی علم دوست آریہ بھائی کو یہ ایک ہزار روپیہ فی الفور بھیج دینا چاہیئے۔

آج کئی لڑکیوں کو لیجئے۔ ماشٹی، گنگا، اور نلوار انیا دی ورزشیں مدرا (مدراس) کے ایک نامی وکیل کی دھرم پتنی پدما کیسی مہارت سے سکھلا رہی ہیں۔ ڈیرہ دون پہنچو۔ اور پتہ لگاؤ کہ بھارت کی آئندہ ماتاؤں کے جسم کس طرح فولاد کی طرح بن رہے ہیں۔ ان کے دماغ آریہ سنسکرتی کے وایو منڈل میں کیسے گھڑے جا رہے ہیں۔ اور ان کی آتماؤں پر ساتوک سنسکار کیسے ڈالے جا رہے ہیں؟ یہ ایک ایسی سنستھا ہے۔ جس کی تعریف مُکت کنٹھ سے ایک اور مہاتما گاندھی کرتے ہیں۔ اور دوسری اور پنڈت رام چندر دہلوی کرتے ہیں۔ پنڈت نیکی رام شرما کہتے ہیں۔ کہ کنیا گورُوکل کی کنیاؤں کے اندر راشٹریہ بھاونائیں کوٹ کوٹ کر بھری جا رہی ہیں۔ اور پنڈت رام چندر دہلوی یہ فرماتے ہیں۔ کہ یہ دیویاں آریہ سماجی بن رہی ہیں۔ اور ویدک دھرم کے پیچیدہ مسائل کو سلجھانے کی شکتی پراپت کر رہی ہیں۔

ایک برہمچارنی "ورن بیوستھا" پر ایک نبندھ پڑھے گی۔ جو شاستروں کی شکھشا کا نچوڑ ہوگا۔ اور جس میں بڑی قابلیت سے ورتمان وچار پرنالی کی سمالوچنا ہوگی۔ سترہ سترہ برس کی لڑکیاں دھارا پرواہ سنسکرت بولتی ہوئی دکھائی دیں گی۔ اور پراچین بھارت ورش کے جیتے جاگتے درشیہ آنکھوں کے سامنے آجائیں گے۔ اور سیتا ساوتری اور دمینتی کی یاد پھر سے تازہ ہو جائے گی۔ آریہ پُرشو! چلو۔ اور سادھو نیہوں اور بال برہمچارنی کے لگائے ہوئے پودا کو اپنے خونِ جگر سے سینچو۔

(آچاریہ) رامدیو

سوامی شردھانند کی یاد میں!

جُدائی میں تیری ہیں اہلِ بھارت سوگوار اب بھی
مناتے ہیں بڑی شردھا سے تیری یادگار اب بھی

وفا کی آنکھ کا سُرمہ ہے تیری خاکِ پا اب تک
معطر ہے شمیمِ حق سے تیری رہگذار اب تک

سماج اور دیش تیرے نام کا دھنیاد کرتے ہیں
تجھے حاصل ہے جاتی کے دلوں پر اقتدار اب بھی

ترے در سے ضیا اندوز ہے مہر وفاداری
ترا نورِ محبت ہے جہاں میں آشکار اب بھی

نسیمِ راستی اب تک ترے گلشن سے چلتی ہے
بہارِ خلق ہے تیری جہاں میں مشک بار اب بھی

وطن کی کشمکش گو جان لیوا تھی۔ تاہم
ہیں تیری جستجو میں اس وطن کے نامدار اب بھی

سوالِ ما و تو سے تا دمِ آخر رہا اونچا
ہر اک سے داد لیتا ہے ترا عمدہ شعار اب بھی

وہ منبر مذہبی معراج مُسلم جس کو کہتے ہیں!
تری عظمت کے اس منبر پہ ہیں نقش و نگار اب بھی

نکل آ پھر کسی گوشے سے جھنڈا اوم کا تھامے کر
ترے درشن کی پیاسی ہے نگاہِ بیقرار اب بھی

نہیں ہے تو۔ وہی ہم ہیں۔ وہی بھارت کی بپتا ہے
غمِ اولاد میں رہتی ہے ماتا اشکبار اب بھی

زمینِ ہند ہم پر آج بھی ہے تنگ اُسی صورت
ہمارے درپئے ایذا ہے چرخِ نابکار اب بھی

ابھی محکوم ہیں ہم اختیارِ زورِ مغرب کے
غلاموں میں زمانے کے ہمارا ہے شمار اب بھی

ابھی تک اتحادِ ہندو و مُسلم ہے ناممکن
نفاقِ باہمی اب بھی ہے۔ جورِ روزگار اب بھی

یہ حالت کہ دیش اور دھرم دونو کو ہی ہے خطرہ!
دکھاؤ گے نہ کیا اپنا رُخِ راحت مدار اب بھی

(بھارتی)

سالانہ تعطیل!

ماہ دسمبر کا آخری ہفتہ "پرکاش" کی رخصت کا ہفتہ ہوتا ہے۔ اس لئے ۳۰ دسمبر ۱۹۳۴ء کا "پرکاش" شائع نہیں ہوگا۔ ناظرین نوٹ فرمائیں۔ اگلا پرچہ ۶ جنوری ۱۹۳۵ء کو شائع ہوگا۔

(مینیجر)

قرضہ بل پھر پنجاب کونسل میں

ہم "پرکاش" کے پریمیوں کو اس سے پہلے یہ بتلا چکے ہیں۔ کہ پنجاب کونسل نے جس میں زمیندار ممبروں کی کثرت ہے۔ قرضہ بل جیسے تباہ کن اور رجعت پسندانہ بل کو پاس کر دیا ہے۔ کونسل میں پاس ہو جانے کے بعد یہ بل گورنر صاحب کے پاس منظوری کے لیے بھیجا گیا۔ لیکن چونکہ اس کی بعض دفعات یا تو ناقص تھیں یا سخت اس لیے گورنر صاحب نے بل کو بعض ترمیموں کے ساتھ دوبارہ کونسل میں واپس کر دیا۔ بیشتر اس کے کہ کونسل ترمیم شدہ بل پر وچار کرے۔ ہمارے خیال میں یہ بات زیادہ ضروری معلوم ہوتی ہے۔ کہ اسے دوبارہ رائے عامہ کے استصواب کے لیے مشتہر کیا جائے تاکہ پبلک اس کے ان نقائص اور فرو گزاشتوں کے متعلق اپنی رائے دے سکے۔ جن سے صوبہ کی ساکھ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اس طرح سے رائے عامہ کی کٹھالی میں گلائے جانے کے بعد یہ امید ہو سکتی ہے۔ کہ بل مذکور اس سے بہت سا زہر ایکٹ بننے سے پہلے خارج ہو جائے گا۔

ڈاکٹر ستیہ پال کو سزا

دہلی سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مسٹر پول ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے ڈاکٹر ستیہ پال پردھان پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی کو سڈیشن کے الزام میں مجرم گردانتے ہوئے ایک سال قید سخت کی سزا دے دی ہے۔ یہ ڈاکٹر صاحب کی آٹھویں سزا یابی ہے۔ پچھلی بار بھی انہیں اسی مجسٹریٹ کی عدالت سے سزا ہوئی تھی۔ ڈاکٹر صاحب کے خلاف اب کے الزام یہ تھا کہ انہوں نے انتخابات اسمبلی کے سلسلہ میں کوئی ایسی تقریر کی تھی۔ جو حکومت وقت کے خلاف نفرت کے جذبات پھیلانے والی تھی۔ ہمارے خیال میں سزا غیر ضروری طور پر سخت ہے۔ کیونکہ اگر ڈاکٹر صاحب نے مسٹر آصف علی بیرسٹر کی جو کہ کانگرس کی طرف سے امیدوار اسمبلی تھے حمایت میں تقریر کرتے ہوئے کانگرس کے نکتہ خیال کی توضیح کی اور حکومت کی پالیسی پر کوئی تنقید کی۔ تو اس سے ان کا مقصد یہ نہیں کوئی انقلاب لانا نہیں تھا۔ بلکہ کانگرسی امیدواروں کے کاز کو تقویت پہنچانا تھا۔ ہمیں امید رکھنی چاہیے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کی سزا کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کی جائے گی۔ اور اپیل بھی اسی عذر پر کی جائیگی کہ کیا انتخابات کی جدوجہد میں کانگرس سے ہمدردی ...

کہ بھی ایم لیجی حق حاصل ہے یا نہیں۔ کہ وہ اپنے کاز کی پشتی کرتے ہوئے سرکاری افسران کی بعض ناعاقبت اندیشانہ کارروائیوں پر روشنی ڈالیں۔ اور ان کے اعادہ کی آئینی روک تھام کے لیے جتن کوا پیل کریں۔

سرحدی گاندھی جیل میں!

چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ بمبئی نے سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خان کو دو سال کے لیے جیل میں ڈالنا مناسب سمجھا ہے۔ سرحدی گاندھی اس سے قبل بھی ملکی سیوا کے اپرادھ میں جیل جا چکے ہیں۔ اس لیے مذکورہ سزا کا حکم ان کے خیال میں تو غیر متوقع نہیں ہے۔ کیونکہ حکم سزا سننے کے بعد انہوں نے اہل ملک کے نام یہ پیغام دیا ہے کہ "میری سزا پر افسوس کے اظہار کے لیے مظاہرے نہ کرنے چاہئیں۔ جو کچھ ہوا ہے۔ میں اس میں خدا کا ہاتھ دیکھتا ہوں۔ . . . . میرے دیش کا بھلا شاید میرے آزاد رہنے میں اتنا نہیں۔ جتنا میرے قید میں رہنے میں ہے"۔ لیکن ہم لوگوں کے خیال میں جو کہ حکومت وقت اور رعایا کے تعلقات کو خوشگوار دیکھنے کے خواہاں ہیں۔ یہ سزا بہت سخت ہے۔

اگر عبدالغفار خان صاحب کو نصیحت کے ساتھ چھوڑ دیتی۔ تو زیادہ مناسب ہوتا۔ ہاں اگر مجسٹریٹ صاحب سزا دئیے بنا نہ رہ سکتے تھے۔ تو پھر انہیں کم سزا دینی چاہیے تھی۔ خاص کر اس حالت میں جبکہ خان صاحب اپنے بیان میں اس بات پر اظہار افسوس کر چکے تھے۔ کہ ان کے منہ سے ایسے کلمات نکلے۔ جنہیں ان کے قانونی مشیر قابل مواخذہ ٹھہراتے ہیں۔ ہمیں اس بات کا بڑا اندیشہ ہے کہ پولیٹیکل بنیادوں کے متعلق اس قسم کی سختی ہندوستان کی پولیٹیکل الجھن کو سلجھانے کی بجائے اسے زیادہ پیچیدہ بنا دیتی ہے۔ اور ان ذمہ دار اصحاب کو مایوس کر دیتی ہے۔ جو کہ ملکی فضا کو بہتر بنانے کے لیے کوشاں ہوتے ہیں۔

ویلیج اینڈ سٹریز ایسوسی ایشن کی قائمی

جس طرح کہ کانگرس میں داخلہ کونسل کی تحریک پاس ہو جانے پر مہاتما گاندھی نے سنہ ایسوسی ایشن کی بنیاد رکھی تھی۔ اسی طرح بمبئی کانگرس میں داخلہ کونسل کی کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کو اجازت دیتے ہوئے مہاتما جی نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں انہوں نے آل انڈیا ویلیج انڈسٹریز ایسوسی ایشن کی پالیسی اور پروگرام کے لیے ایک بورڈ آف ایڈمنسٹریشن کی قائمی کا اعلان کیا ہے۔ اس ایسوسی ایشن کے ممبر وہی اصحاب بن سکیں گے۔ جن کا مدعا و مقصد ہی دیہاتیوں کی بہتری و بہبودی ہوگا"

بورڈ کے فرائض بیان کرتے ہوئے مہاتما جی لکھتے ہیں۔ کہ وہ دیہات کی تعمیر کے لیے پروگرام مرتب کرے گا۔ مختلف مراکز میں اقتصادی۔ اخلاقی اور جسمانی حالات کا مطالعہ کر کے بورڈ کو مشورہ دے گا۔ اور ماہران فن کی مدد سے ریسرچ کا کام کرے گا۔ دیہاتی مصنوعات کی جو مقامی ضروریات سے بچ رہیں گی۔ کھپت کے لیے مارکیٹ تلاش کرے گا۔ بورڈ اپنے فرائض کی انجام دہی کے لیے حسب ضرورت روپیہ بھی جمع کرے گا"۔

ہمارے خیال میں مذکورہ ایسوسی ایشن بہت ہی ملک کے لیے مفید ثابت ہو سکے گی۔ جب کہ اس کی شاخیں مختلف دیہاتی مراکز میں کھول کر دیہاتیوں کا تعاون حاصل کیا جائے گا۔

تحفظات کا ڈیفنس

۱۸ر دسمبر ۱۹۳۴ء کو ڈنر پارٹی کے موقع پر جو کہ پنجاب کونسل کے پردھان اور ممبران کی طرف سے گورنر پنجاب کو دی گئی۔ تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ جائینٹ سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ میں صوبجاتی گورنروں کو جو خاص اختیارات دئیے گئے ہیں۔ اگر اسے انکے استعمال کی ضرورت لاحق ہوئی۔ تو وہ انہیں بلا خطر اور بلا رعایت استعمال کریگا۔ اس پوزیشن سے گورنر ادھر ادھر نہیں ہو سکتا۔ نیز ملک کی موجودہ سیاسی صورت حالات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے یہ اختیارات ضروری اور حق بجانب ہیں۔ فرض کیجئے کہ اگر حکومت امن عامہ میں خلل کا مناسب طور پر مقابلہ نہ کر سکے۔ تو کیا یہ مناسب نہ ہو گا۔ کہ کسی (authority) کو مداخلت کا اختیار ہو۔ کیا یہ مناسب نہ ہو گا کہ اکثریت کی مطلق العنانی کے خلاف۔ اقلیت کی حفاظت کی جائے۔ اور سروسز کا بھی اچھی طرح تحفظ کیا جائے۔ گورنر صاحب کو جہاں "مناسب مناسب" کلمات کا زیادہ خیال رہا ہے۔ وہاں یہ بھی سوچنا چاہیے تھا کہ کیا یہ خاص اختیارات ہندوستان کی مستقبل ترقی کے راستہ میں روڑے اٹکانے والے تو ثابت نہ ہونگے اور اس کے ذمہ دار حکومت کے نصب العین تک پہنچنے میں سد راہ نہ بنیں گے۔ ہاں اگر گورنر صاحب ہندوستانیوں کو یہ تلقین کرنا چاہتے ہیں کہ وہ برطانیہ کی امپیریلیٹ اغراض کی ویدی پر اپنے ملک کے مستقبل کو قربان کر دیں۔ تو علیحدہ امر ہے۔

والیان ریاست سے ساز باز

گو وائیٹ پیپر کی سکیم بھی ایسی نہ تھی۔ کہ ہندوستانی اس پر کسی قسم کا فخر کر سکیں۔ لیکن جائینٹ پارلیمنٹری کمیٹی نے جو رپورٹ مرتب کی ہے۔ وہ تو ہندوستانی مدبروں کے خیال سے اس سے بھی بدتر ہے پھر بھی اس کے باوجود برطانوی پارلیمنٹ کے تین درجن سے زائد کنسرویٹو ممبران نے مہاراجہ پٹیالہ کی معرفت والیان ریاست سے خفیہ ساز باز شروع کر دیا ہے۔ کہ انکا زیندر منڈل فیڈریشن میں شمولیت سے انکار کر دے۔ تاکہ نہ ہی فیڈریشن کی قائمی عمل میں آ سکے۔ اور نہ ہی ہندوستان کو مرکزی ذمہ داری دینے کی ضرورت پڑے۔ اور صرف محدود صوبجاتی ذمہ داری سے ہی ہندوستانیوں کو ٹال دیا جائے۔ برطانیہ کے کنسرویٹو مدبروں کا والیان ریاست سے یہ ساز باز انتہائی شرمناک ہے۔ برطانوی پارلیمنٹ کا بشر طیکہ وہ ہندوستان کو دیانتداری سے ذمہ دار حکومت دینا چاہتی ہے۔ یہ فرض اولین ہے۔ کہ وہ پہلے صرف برٹش انڈیا کے لیے ہی فیڈریشن

قادیانی سکول کا بائیکاٹ

خلیفہ قادیان اپنے مرزائی مریدوں کو تو یہ وعظ فرماتے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو قادیان کے ہائی سکول میں بھیجیں۔ تاکہ وہ یہاں پڑھ کر دینی تعلیم حاصل کر سکیں۔ مگر آپ کا اپنا یہ حال ہے کہ خود اپنے لڑکوں کو قادیان کے کسی بھی سکول میں بھیجنا پسند نہیں کرتے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:-

"میں نے دیکھا ہے۔ کہ لڑکوں کو بھی انگریزی بولنی نہیں آتی۔ مگر میں نے اپنے گھر میں اس طرز پر تعلیم شروع کرائی ہے کہ انگریزی بولنے کی مشق ہو۔ اور باقی تعلیم دینی ہو۔ گو بچوں کی تعلیم پر مجھے ایک بہت بڑی رقم خرچ کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ کئی اُستاد اور اُستانیاں رکھنی پڑتی ہیں۔ اور بوجھ ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ مگر مقصود روپیہ سے زیادہ قیمتی ہے" ۔

("الفضل" - ۱۳ر دسمبر ۱۹۳۴ء)

حیرانگی کا معاملہ ہے۔ کہ خود خلیفہ صاحب تو اپنی اولاد کو قادیان کے ہائی سکول کے نزدیک پھٹکنے نہیں دیتے۔ اور دوسروں کی زندگیاں ضائع کرنے کے لئے اُنہیں یہ وعظ کرتے پھرتے ہیں۔ کہ اپنے بچوں کو قادیان کے سکول میں بھیجو۔ ایسے ہی کہتے ہیں:-

خود میاں فضیحت۔ دیگراں نصیحت

خلیفہ قادیان کی فضول خرچی

معلوم ہوتا ہے۔ کہ صرف آنجہانی بڑے مرزا صاحب ہی درویشانہ زندگی کی آڑ میں نوابوں والے خیمہ جات نہیں منگوایا کرتے تھے۔ بلکہ آپ کے صاحبزادہ صاحب آپ سے بھی ترقی کر گئے ہیں۔ آپ چار روپیہ پر اپنی لڑکی کے لئے گڑیا خریدنے ولایت گئے۔ اور اسے بڑے فخر سے خرید لائے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:-

"میں جب ولایت جانے لگا۔ تو میری ایک لڑکی جو اس وقت چھوٹی تھی۔ رونے لگی۔ میں نے اُسے کہا۔ کہ رو نہیں۔ میں تمہارے واسطے اچھی سی گڑیا لاؤں گا۔ یہ وعدہ اُس وقت مجھے یاد آیا۔ اور میں نے اُس کے لئے ایک گڑیا چار روپیہ میں خریدی"۔

("الفضل" - ۱۳ر دسمبر ۱۹۳۴ء)

خلیفہ صاحب نے گڑیا خریدی۔ اُن کی لڑکی نے اس گڑیا کو دیکھ کر رونا دھونا بھی بھلا دیا۔ لیکن رہ رہ کر جس بات نے ہمیں حیران کیا ہے وہ یہ ہے۔ کہ کہیں خلیفہ صاحب نے یہ روپیہ قادیانی بیت المال سے تو خرچ نہیں کیا تھا۔ اور اس طرح غریب مرزائیوں کے چندہ پر تو عیش نہیں اُڑائی تھی؟

قادیان پرستی کا آغاز

یوں تو بڑے مرزا کے زمانہ میں ہی قادیان پرستی کی داغ بیل ڈالی گئی تھی۔ لیکن اب تو یہ جذبہ اور بھی بڑھتا جا رہا ہے۔ اور اسے بڑھانے والے آنجہانی مرزا صاحب کے بڑے صاحبزادہ صاحب ہیں۔ جو کہ فرماتے ہیں کہ:-

"قادیان اور باہر کی اینٹوں میں فرق ہے ...... اگر ہماری غفلت کی وجہ سے اس کی تقدیس میں فرق آ گیا۔ تو یہ امانت میں خیانت ہوگی۔ اس لئے یہاں کی اینٹیں بھی انسانی جانوں سے زیادہ قیمتی ہیں۔ اور یہاں کے مقدس مقامات کی حفاظت کے لئے اگر ہزاروں احمدیوں کی جانیں بھی چلی جائیں۔ تو پھر بھی ان کی اتنی حیثیت بھی نہ ہوگی۔ جتنی کہ ایک کروڑ پتی کے لئے ایک پیسہ کی ہوتی ہے۔ بس قادیان اور قادیان کے وقار کی حفاظت زیادہ سے زیادہ ذرائع سے کرنا ہمارا فرض ہے" ۔

("الفضل" - ۱۳ر دسمبر ۱۹۳۴ء)

لو دوستو! قادیان واقعی ایک ظلی حج کا مقام ہو گیا۔ خلیفہ صاحب کا دم غنیمت رہے اگر اُن کے زمانہ میں قادیان پرستی اپنے کمال کو نہ پہنچی۔ تو اور کب پہنچے گی؟

جارحانہ سرگرمیاں

معلوم ہوتا ہے۔ کہ احراریوں کی سرگرمیوں کو دیکھ کر خلیفہ قادیان کچھ بوکھلا گئے ہیں۔ اور اب مدافعت کی بجائے جارحانہ سرگرمیوں پر اُتر آئے ہیں۔ چنانچہ اب آپ خود اعلان کرتے ہیں۔ کہ:-

"اب سکیم میں میں نے یہ بات مدنظر رکھی ہے۔ کہ حملے وسیع ہوں۔ اور بیسیوں جہات سے دشمن پر حملے کئے جائیں۔ ہمارے حملے ایک ہی محاذ پر محدود نہ ہوں بلکہ جس طرح دفاع کے لئے ہم مختلف طریق اختیار کریں۔ اسی طرح حملوں کے لئے بھی مختلف محاذ ہوں" ۔

("الفضل" - ۱۳ر دسمبر ۱۹۳۴ء)

اچھا ہوا۔ خلیفہ صاحب نے اپنی جارحانہ سرگرمیوں کا اعلان کر دیا۔ اور اپنے چہار طرفہ محاذ جنگ کا پتہ بتلا دیا۔ اب اس اعلان کے بعد خلیفہ صاحب نے کبھی اپنی مرزائی جماعت کی سب سے بھی کاروبار رویا۔ تو ہم سمجھ لیں گے کہ وہ محض ایک بناوٹ ہے۔ اور اصل میں فریق مخالف پر ہمارا جارحانہ حملہ کو چھپانے کے لئے ایک سیاسی چال ہے۔ خلیفہ صاحب کی ان جارحانہ سرگرمیوں کو دیکھ کر ہمیں شک گزرتا ہے۔ کہ وہ اپنے کمانڈر انچیف بننے کے خواب کو پورا کرنے کے لئے مساعی اور کوشاں ہیں۔

قتل کی دھمکی

افواہ گرم ہے۔ کہ کراچی سے کسی سرپھرے مرزائی نے مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر "زمیندار" کو دھمکی آمیز مراسلہ ارسال کیا ہے۔ کہ چونکہ تم ہمارے قادیانی خلیفہ کا نام سب و شتم سے لیتے ہو۔ اس لئے تمہیں قتل کر دیا جائے گا۔

افواہ کے متعلق ابھی تک یہ تحقیق نہیں ہو سکا کہ آیا اُس کی بنا کسی حقیقی دھمکی پر ہے یا فرضی پر۔ لیکن "زمیندار" پر پولیس کے پہرے نے اس بات کو صاف واضح کر دیا ہے۔ کہ پولیس اس دھمکی کو حقیقی سمجھتی ہے۔ اور اسی لئے اُس نے مولانا کی حفاظت کے لئے چند کانسٹیبل متعین کر دئے ہیں۔ تاکہ وہ مولانا کے ساتھ سایہ کی طرح پھرتے رہیں۔ اور کسی نامعلوم شخص کو اُن کے پاس نہ پھٹکنے دیں۔ پولیس اگر اپنی طرف سے اتنی بیش بندی نہ بھی کرتی۔ تو بھی یہ ظاہر ہے کہ مولانا صاحب کے مداح احراری نوجوان آپ کی حفاظت کا خود انتظام کر لیتے۔ اور اگر خدا نخواستہ کوئی مرزائی مولانا صاحب پر حملہ کرنے کی گستاخی کر بیٹھتا۔ تو وہ ہی اُسے کیفر کردار کو پہنچا دیتے۔ مولانا کوئی غریب آریہ سماجی تو ہے نہیں۔ کہ جو مار کھا کر بھی "شانتی۔ شانتی" کی رٹ لگاتے جاتے ہیں۔ اور حفاظت خود اختیاری کا نام لینا بھی غیر ضروری سمجھتے ہیں۔

سیاسی سرگرمیاں

قادیانی جماعت در اصل کوئی روحانی جماعت نہیں۔ بلکہ مذہب کی آڑ میں سیاسیات کا داؤ پیچ لگاتی رہتی ہے۔ بظاہر تو انگریزوں کی وفاداری کا راگ گاتی ہے۔ لیکن اس وفاداری کی آڑ میں دوسری حکومتوں سے بھی اپنے تعلقات قائم کرنے کی خواہاں رہتی ہے۔ چنانچہ قادیانی خلیفہ صاحب خود ہی اس راز کو یوں افشا کرتے ہیں:-

"ہمیں ایسی حکومتوں سے بھی لگاؤ پیدا کرنا چاہئے۔ جن کی حکومت میں ہم شریک نہیں ... ہم پر حکومت ... کے باوجود ہمیں اپنا بھائی سمجھیں۔ خواہ حاکم ہو۔ مگر وہ محکوم کو بھی اپنا بھائی سمجھے گا۔ اسی طرح جنوبی امریکہ کے لوگ ہیں۔ اُنہوں نے بھی چونکہ کبھی باہر حکومت نہیں کی اس لئے وہ بھی ایشیائی لوگوں کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں" ۔ ("الفضل" - ۱۳ر دسمبر)

نتیجہ اس واضح اعلان کے بعد ہندوستان کی حکومت خلیفہ صاحب سے کس قسم کا سلوک روا رکھتی ہے۔ کیونکہ خلیفہ صاحب نے ایسا اعلان کر دیا ہے۔ جو کہ کانگرس کو آج تک کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب قادیان شریف کی طرف سے مختلف ممالک میں ایسی سفارت گاہیں قائم ہونے والی ہیں۔ جن کی بدولت خلافت قادیان کو ایک آزاد طاقت تسلیم کیا جائے گا۔ اور اسے بھی لیگ کا ممبر بنایا جا سکے گا۔

مرزا صاحب کی عربی لیاقت

ہمارے مرزائی دوست بڑے مرزا صاحب کے متعلق یہ دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ آپ کی عربی کی لیاقت عدیم المثال تھی۔ لیکن جب ہم اس بارہ میں اُن کے دعوے کی پڑتال کرتے ہیں۔ تو اسے سراسر غلط پاتے ہیں۔ چنانچہ روایت ہے۔ کہ لکھنؤ کا ایک عالم دین قادیان میں اس غرض سے آیا کہ مرزا صاحب کا دیدار کرے۔ جب اس نے مرزا صاحب سے بات چیت کی۔ تو اس پر اس کو مجبوراً یہ کہنا پڑا۔ کہ:-

"آپ کو تو "ق" بھی پڑھنا نہیں آتا۔ آپ نے دعوےٰ کیا ہے۔ کہ میں عربی لکھ سکتا ہوں۔ اور میرے مقابلہ پر کوئی ایسی عربی نہیں لکھ سکتا۔ حالانکہ آپ تلفظ بھی صحیح طور پر ادا نہیں کر سکتے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

"کیا آپ نے وہ حدیثیں نہیں پڑھیں۔ جو مہدی کی فضائل میں ہیں۔ اُن میں یہ لکھا ہے۔ کہ مہدی ثقیل اللسان ہوگا۔ اس کی زبان میں لکنت ہوگی۔ وہ تلفظ کو اچھی طرح ادا نہ کر سکے گا"

("الحکم" - ۷ر دسمبر ۱۹۳۴ء - صفحہ ۴)

خلیفہ قادیان اس واقعہ کو یوں بیان کرتے ہیں:-

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک دفعہ ایک عالم آیا۔ آپ نے بات کرتے وقت معمولی طور پر "ق" کا حرف ادا کرتے ہوئے قرآن کہا۔ تو وہ کہنے لگا۔ مسیح موعود بنتے پھرتے ہیں اور قرآن کہنا بھی نہیں آتا"۔

("الفضل" - ۹ر دسمبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۱۲ - کالم ۲)

اگر لکنت کا یہ معنی عذر پیش کرنے کی بجائے بڑے مرزا صاحب صاف اقبال کر لیتے۔ کہ میں نے کسی عربی کے عالم سے عربی زبان نہیں پڑھی۔ اس لئے اگر کبھی تلفظ کے ادا کرنے میں مجھ سے غلطی ہو گئی۔ تو قابل معافی ہوں۔ تو زیادہ اچھا ہوتا۔ لیکن

قادیانی نبی کے ہاتھوں اُردو زباندانی کا خون

قادیان گاؤں ضلع گورداسپور میں واقع ہے اور وہاں نہ کوئی یونیورسٹی ہے۔ اور نہ ہی کسی اُستاد شاعر نے جنم لیا ہے۔ لیکن پھر بھی ہمارے ممدوح مرزا صاحب اور ان کے حواریوں کا یہ دعویٰ ہے کہ مرزا جی سلطان القلم تھے ؛

مرزا صاحب نے بڑی دلیری کے ساتھ اپنی مسیحیت اور نبوت کے ثبوت میں اپنی انشاء پردازی اور فصاحت و بلاغت پیش کی ہے۔ اور علماء کو مقابلہ کی دعوت دی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں :-

"مراد بیان بشیریں نزار آب بشیریں کرد۔ چنانچہ از ہا دیان جہد یاں ساختند ہمچناں مرا افصح المتکلمین ساختند" (انجام آتھم صفحہ ۲۲۵)

نزول المسیح صفحہ ۲۸ پر گوہر افشانی فرمائی ہے کہ "میں خدا کی رُوح سے بولتا ہوں"

اسی کتاب کے صفحہ ۵۶ پر ارشاد ہوتا ہے :-

"کیونکہ جب میں عربی یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں۔ تو میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے" ؛

اب اس "اندر سے تعلیم دینے والے" کی بابت انہی کے اپنے الفاظ میں سنئے :-

"اس عاجز کو اپنے ذاتی تجربہ سے یہ معلوم ہے کہ روح القدس کی قدسیت ہر وقت اور ہر دم اور ہر لحظہ بلا فصل ملہم کے تمام قویٰ میں کام کرتی رہتی ہے" ؛

(دافع الوساوس (آئینہ کمالات) صفحہ ۹۳)

اب ہم ذیل میں ان کی اس فصاحت و بلاغت کے نمونے جو اللہ میاں دکھا گئے ہیں۔ شائع کرتے ہیں :-

"(۱) میں ہرگز یہ یقین نہیں مانتا کہ فصیح اور اہل علم اور ادیب عربی کبھی زبانی طور پر ایسی تقریر کھڑا ہو کر کر سکے۔ یہ نقشہ وہ ہے جس کے اس وقت قریباً ڈیڑھ سو آدمی گواہ ہونگے" (نزول المسیح صفحہ ۲۱۰)

یہ دو سطور مرزا صاحب نے ایک عربی تقریر کی تعریف میں لکھی ہیں۔ لیکن دو سطور میں ہی چار غلطیاں کر گئے ہیں۔ "یقین نہیں کرتا" کی جگہ "یقین نہیں مانتا" لکھا۔ فصیح۔ اہل علم اور ادیب ہونا چاہئے تھا۔ بار بار "اور" استعمال کر کے عبارت کو بھدا کر دیا۔ "عرب" کی جگہ "عربی" لکھ دیا۔ "زبانی" کے بعد "طور پر" بڑھا کر فصاحت اور بلاغت کا خاتمہ کر دیا۔ "ڈیڑھ" ڈیڑھ بنا دیا ؛

(۲) علمی اور دینی کتابیں جو ہزارہا معارف اور حقائق پر مشتمل ہوتی ہیں"۔

(نزول المسیح صفحہ ۹۶)

"مشتمل" کی جگہ "مشتمل" ہونا چاہئے ...

(۳) "اپنے ہونٹوں سے اسلام کی شہادت دیں گے" (نزول المسیح صفحہ ۳۳)

"یہ تحقیر کی باتیں ہونٹوں پر چڑھ رہی ہیں" (نزول المسیح صفحہ ۳)

"اپنے ہونٹوں سے" قادیانی محاورہ ہے۔ "اپنی زبان سے" چاہئے تھا ؛

ہمارے ممدوح آنجہانی مرزا صاحب کا سیف اللسانی کا خاتمہ صرف یہاں ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ اژدہا کی طرح آگے بھی مار کرتا جاتا ہے۔ سُنئے اور غور سے قادیان کے الہامی کلام کی داد دیجئے :-

(۴) "راتوں کو اور دنوں کو خوب سوچ کر دیکھو" (نزول المسیح صفحہ ۲)

اس عبارت سے آپ یہ مطلب ادا کرنا چاہتے ہیں۔ کہ رات کے وقت اور دن کے وقت سوچ کر دیکھو۔ لیکن کہہ یہ گئے۔ کہ رات و دن میں غور کر کے دیکھو۔ کہ یہ خدا نے کیا بنا دئے ہیں ؛

(۵) "اکثر لوگ بظاہر متقی اور زاہد ہوتے ہیں۔ لیکن جب تک خدا کا فضل و رحم شامل حال نہ ہو۔ تب تک وہ "زہد" اس کے کام نہیں آسکتا" (التقریریں صفحہ ۵)

"اس کے" کی بجائے "ان کا" ہونا چاہئے ؛

(۶) "اس پر بھی ہماری طرف سے بڑی توقف ہوئی صفحہ ۹ استفتاء" ایک الہی زہر ہے"، صفحہ پیغام صلح "بڑا توقف" اور "الہی زہر" چاہئے ؛

(۷) "باوا صاحب کا وجود ہندوؤں کے لئے رحمت تھی" پیغام صلح "رحمت تھا" چاہئے۔ کیونکہ وجود مذکر ہے ؛

دوستو! کہیں ٹھٹک نہ جانا۔ ہمارے پنجابی نبی صاحب کچھ اور ارشاد فرماتے ہیں۔ جسے بھی رومال میں لپیٹ کر رکھ دے گا :-

(۸) "اور کوئی گائے کے بچوں پر جوار کھا کر دن رات ان کی جان کو مارتا ہے"

(شرمۂ چشم آریہ صفحہ ۱۰۹)

ذکر "کی ضرورت نہیں۔ "جان مارتا" صحیح ہے ؛

(۹) "مثلاً نباتات میں آک کے درخت کو دیکھو کیسا تلخ اور زہرناک ہوتی ہے" ؛

(سرمۂ چشم آریہ صفحہ ۳۸)

واہ سلطان القلم صاحب آک کو مؤنث ...

قادیان کی لکھنوی ٹکسال ہو۔ اور اس کی مار یہاں ہی ختم ہو جائے۔ حالانکہ جنگ یورپ میں جرمنوں کی توپ ۲۵-۲۵ میل تک مار کرتی تھی

غیر ایں خیال است و محال است و جنوں

آپ آگے چل کر فرماتے ہیں۔ کہ :-

(۱۰) "اپنے اندرون کا نہایت ہی بُرا نمونہ دکھوایا" (آسمانی فیصلہ صفحہ ۲)

قادیانی "روح القدس" کی فصاحت و بلاغت کا نمونہ ؛

(۱۱) "توریت کے کسی مقامات میں" (جنگ مقدس صفحہ ۱۱۹)

"مقامات" غلط۔ "مقام" صحیح ؛

(۱۲) "مگر میں اس بہتان کے سُننے سے خاموش رہا" (کشف الغطا صفحہ ۱۹)

واہ افصح المتکلمین صاحب نے کمال ہی کر دکھایا ؛

(۱۳) "چنانچہ پانچ انگل کا نشان اب تک موجود ہے" (ست بچن صفحہ ۱۳۹)

"انگلیوں کا" چاہئے۔ قادیانی "روح القدس" کو خیال نہ آیا۔ کہ "انگل" کا لفظ پیمائش کے لئے آتا ہے ؛

(۱۴) "خدا سے خطر تجھے کیوں نہیں ہے؟" (ست بچن صفحہ ۵)

واہ "اندر سے بولنے والے" اتنا پتہ بھی نہیں کہ خطر چوروں اور ڈاکوؤں سے ہوا کرتا ہے لیکن خدا سے نہیں ہوتا ہے ؛

(۱۵) "کیا انسان کی طاقت ہے۔ کہ قبل از وقت پیشگوئیاں کر سکے" ؛

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۹)

پیشگوئی کے لئے "قبل از وقت" لانا سوائے "روح القدس" کے عام آدمی کا کام نہیں ہے ؛

(۱۶) "اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہو۔ کہ اس فلاں بن میں ایک ہزار خونخوار شیر ہے" ؛ (کشتی نوح صفحہ ۶۲)

قادیانی چھری اُردو زباندانی کو یہاں تک ہی ذبح نہیں کرتی۔ بلکہ اس سے آگے بھی اپنی کند دھار سے ذیل کا وار کرتی ہے :-

(۱۷) "جیسے کسی دریا کا پُل ٹوٹ کر ارد گرد کی بستیوں کو تباہ کر دیتا ہے" ؛

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۹)

پُل دریا کے پانی کو نہیں روکا کرتا۔ پانی کی روک تھام کے لئے لوگ "بند" باندھا کرتے ہیں ؛

(۱۸) "لکھنے سے مجبور ہو گیا ہوں" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۴۵)

"معذور" ہونا چاہئے۔ یا "لکھنے پر مجبور ہو گیا ہوں" ؛

(۱۹) "جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۶)

ایک برابر پنجابی ہے ؛

(۲۰) "اپنی قوم کے لئے وہی غاریں کھود رہے ہیں" ؛ (نشان آسمانی صفحہ ۵)

"غار" ہونا چاہئے ؛

(۲۱) "کاش میں کس دف سے منادی کروں" (نزول المسیح صفحہ ۹۶)

بیچارہ "قادیانی روح القدس" لاعلم تھا کہ "کاش" ماضی پر آیا کرتا ہے۔ نہ کہ مضارع پر ؛

(۲۲) "نورے کے استعمال سے یک دفعہ بال گر جاتے ہیں" (نزول المسیح صفحہ ۹۴)

"یکدفعہ" کی جگہ "یکدم" ہونا چاہئے ؛

یہ چند غلطیاں بطور "مشتے نمونہ از خروارے" پیش کی گئی ہیں۔ ورنہ ماشاءاللہ غلطیوں کی تعداد بے شمار ہے ؛

سوامی شردھانند اور آریہ سماج

(از آچاریہ گوپال جی مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل اندرپرستھ)

۲۳ر دسمبر کا دن آریہ سماج کے اتہاس میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس دن آریہ سماج کے سب سے بڑے لیڈر نے جامِ شہادت پیا تھا۔ اس دن آریہ سماج کی سنگھٹن شکتی کا ایک بار پھر ظہور ہوا تھا۔ اس دن آریہ سماج نے دنیا کو قربانی کا پاٹھ پڑھایا تھا۔ وہ دن نزدیک آرہا ہے۔ لیکن جتنا اُتساہ اور جوش اس دن کے منانے کے لئے درکار ہے۔ اس میں کمی دکھلائی دے رہی ہے۔ انسان کی مانسک شکتی کی وچتر لیلا ہے۔ جونہی کوئی چیز آنکھوں سے اوجھل ہوئی۔ اُس کی اہمیت اور قیمت میں کمی واقع ہونے لگ جاتی ہے۔ ابھی سوامی جی مہاراج کو قتل ہوئے دس برس بھی نہیں گزرے کہ ان کی یاد مدھم پڑ رہی ہے۔ کیا اسی کو ہیرو ورشپ کہتے ہیں؟ آزاد ممالک میں یہ سلوک ناقابلِ برداشت ہے۔ لیکن ہم بدقسمت ملک کے سب کام نرالے ہیں:۔

سنگرام کا جیون

سوامی جی مہاراج کا جیون ایک سنگرام کا جیون رہا ہے۔ جس کام کو انہوں نے ہاتھ میں لیا۔ اُسے پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا۔ کامیابی ہمیشہ ان کے پاؤں چومتی رہی۔ آج آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ایک جیوت جاگرت طاقت تصور کی جاتی ہے۔ اس کے سالانہ اجلاس باقاعدہ موجودہ پارلیمنٹ کی مانند ہوتے ہیں۔ وہ ہر سال لاکھوں روپیہ کے بجٹ منظور کرتی ہے۔ اس سبھا کو یہ وقار کہاں سے حاصل ہوا؟ اس کی شکتی کا وکاس کہاں سے شروع ہوا؟ کیا شری سوامی شردھانند جی مہاراج اس کے سنچالک نہیں تھے؟

پنجاب میں آریہ سماج کا سارا پرچار اس سبھا کے ذریعہ ہوتا ہے۔ آریہ سماج کا پرچار جتنا پنجاب میں ہے شاید ہی کسی اور صوبہ میں ہو۔ ابھی حال میں سوامی ستیانند جی پردھان شدھی مشن بنگال نے پنجاب کا دورہ کرتے ہوئے آریہ سماج کی شکتی کا اعتراف کیا ہے۔ اس سب کا سوتردھار کون ہے؟ کیا سوامی شردھانند جی مہاراج کا نام اس زمرہ میں سب سے آگے نہیں ہے؟

کنیا مہاودیالیہ جالندھر آج بھارت ورش میں ایک لاثانی سنستھا تصور کی جاتی ہے۔ اس کے بانی مبانی کون تھے؟ اگر آپ اس سنستھا کا شروع سے اتہاس پڑھیں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ اس سنستھا کے شروع کرنے کا سہرا بھی شری سوامی شردھانند جی مہاراج کے سر ہے:۔

سوشل سدھار کا کام

سوشل ریفارم کانفرنسیں ہم نے بہت دیکھی ہیں۔ ان کے پلیٹ فارم پر بڑے بڑے ویاکھیان بھی ہم نے بہت سنے ہیں۔ ریزولیوشن بھی تالیوں کی گونج میں خوب پاس ہوتے ہیں۔ لیکن انہیں عملی جامہ پہنانے والے بھارت ورش میں بہت تھوڑے ہیں۔ آریہ سماج نے پہلے پہل جات پات کے بندھن کو توڑنے کا پروگرام ہاتھ میں لیا۔ لیکن سوامی شردھانند جی مہاراج کے سوائے کوئی ویر نہ ملا۔ جو اسے عملی جامہ پہنانے۔ بس پھر کیا تھا۔ اپنے پرائے سب ناراض ہو گئے۔ لیکن جس شخص نے رشی دیانند کے چرنوں میں بیٹھ کر دیکھشا لی ہو۔ وہ بھلا اس مخالفت کی کیا پروا کر سکتا تھا۔ جو دوسروں سے نہیں ہو سکتا تھا۔ جو مصلحت مصلحت کا سبق پڑھتے ہوئے تھے۔ وہ سب ان کی پرتی بھا کے سنمکھ جھندھیا گئے۔ اس کی طاقت کا سکہ سب پر بیٹھ گیا۔ اور آریہ سماج کے مسلمہ لیڈر تسلیم کئے جانے لگے

ہندی پریم

پنجاب اردو زبان کا گڑھ ہے۔ یہاں ہندی کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ سوامی جی مہاراج کا اپنا اخبار بھی اردو زبان میں نکلتا تھا۔ لیکن جب آتما نے گواہی دی۔ کہ اردو حروف میں نکلا ہوا اخبار آریہ سماج کی شکتی کو کمزور کر دے گا۔ تو آپ نے ہزارہا روپیہ کا نقصان اٹھا کر اس اخبار کو ہندی زبان میں نکالنا شروع کر دیا۔ اس پرکار پنجاب میں ہندی پرچار کا ایک نیا دور شروع ہوا:۔

دیش سیوا کا کاریہ

کوئی جگہ بتلاؤ۔ جہاں قحط پڑا ہو۔ جہاں ودھواؤں کو کشٹ ملا ہو۔ جہاں یتیم بچے بلبلا رہے ہوں۔ جہاں پودھری ہندوؤں کو ورغلا رہے ہوں۔ اور وہاں سوامی شردھانند جی مہاراج نہ پہنچے ہوں۔ کانگرس کے پلیٹ فارم پر سب سے پہلے کس نے اچھوتوں کے اُدّھار کی آواز کو بلند کیا؟ کانگرس میں یہ آواز تحریک کب سے شروع ہوئی؟ امرتسر کانگرس سے۔ امرتسر کانگرس کے سواگت ادھیکش کون تھے؟ شری سوامی شردھانند جی مہاراج:۔

(باقی ملاحظہ فرمائیے صفحہ ۱۳ کے کالم نمبر ۱)

امر شہید سوامی شردھانند کے چرنوں میں شردھا کے پھول!

(از لالہ لبھو رام جی نیّر آنند آشرم۔ لدھیانہ)

مرنے کو تو دنیا میں منتشر مرتے ہیں
پا جاتے ہیں پر وہ زندگیٔ جاوید
رن میں یا پرم کے گھاٹ پر مرتے ہیں
جو دھرم پر جان نثار کرتے ہیں

ماہ نومبر کے آخری ہفتہ میں آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسے تھے۔ سوامی جی نے وچھووالی اور آریہ سماج انارکلی کے جلسوں پر لیکچر دئے۔ اور لاہور سے دہلی جاتے ہوئے آپ نے فرمایا تھا۔ کہ "یہ ہمارا آخری اپدیش ہے"۔ دہلی جا کر آپ بیمار ہو گئے۔ تقریباً تین ہفتہ بیماری کے بعد آرام کیا تھا۔ خیال تھا کہ چار روز تک اٹھ کر چلنے پھرنے لگیں گے۔ مگر ایشور اچھیا یہی تھی کہ جس طرح مردانہ وار انہوں نے اپنی زندگی میں دیش۔ جاتی اور دھرم کی سیوا کی ہے۔ اُن کی مرتیو اُن کے ادھورے کاموں کو پورا کرے:۔

قاتل کا وار

چنانچہ ۲۳ر دسمبر کی شام کو ایک بزدل سفاک مسلمان نے آریہ جاتی کے مایۂ ناز سوامی شردھانند کو مذہبی جنون کے زیرِ اثر گولی کا نشانہ بنا کر شہید کر دیا۔ کون پتھر دل انسان ہوگا جس نے اس ہولناک خبر کے سننے پر آنسو نہ بہائے ہوں گے۔ قاتل کی گولی صرف سوامی جی کے سینہ پر نہیں لگی۔ بلکہ اس نے ایک ایک آریہ ماتر اور وطن دوست ہندوستانی کے سینہ کو چھلنی کر دیا۔ اس وحشت اثر خبر کے سننے پر جو صدمہ مجھے ہوا۔ وہ قابلِ بیان نہیں۔ آہ! ظالم! تو نے میرے سوامی کو بے دردی سے قتل کر کے اپنے مذہب پر کلنک کا ٹیکہ لگا لیا۔ تجھے کیا معلوم کہ ویروں کا خون ان کے پوتر مشن کی شان کو کم نہیں کرتا۔ بلکہ ان کی شان قربانی سے دوبالا ہو جاتی ہے:۔

زندہ جاوید ہستی

گو مہاراج کا منور چہرہ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ مگر وہ امر ہیں۔ جن کو آنے والی نسلیں بھی فخر سے سمرن کریں گی۔ اس میں سندیہہ نہیں۔ کہ پیارے شردھانند جی کی مقدس شہادت ایک اہم ترین واقع ہے۔ ان کو دھامت کی راجدھانی میں ایک سفاک نے تحریکِ شدھی کے انتقام میں پستول کی گولیوں سے شہید کیا۔ ان کی شہادت آریہ سماج اور تمام ہندو ماتر کے لئے مقدس اور پوتر سمان رکھتی ہے۔ یہ ویدک سدھانتوں کی ایک شاندار فتح ہے۔ جس کے ورودھیوں نے مقابلہ کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنی شکست فاش کو تسلیم کیا ہے:۔

عالمِ باعمل

پوجیہ سوامی جی مہاراج آریہ سماج کے ایک پرتشٹھت اور اونچہ کوٹی کے سنیاسی تھے۔ اور دیش کے لاثانی لیڈر تھے۔ جنہوں نے اپنی تمام جاہ و حشمت پر لات مار کر برہمچریہ مریادا کو پھر جیوت کر کے دھارمک لائن پر سماج کی رہنمائی کی ہے۔ وہ نڈر اور آزاد خیال سنیاسی تھے۔ جنہوں نے ویدک دھرم کے لئے گرہست آشرم کو تیاگ کر سنیاس آشرم گرہن کیا۔ جس طرح کی مرتیو آپ کو پراپت ہوئی ہے۔ وہ اپنے پوتر سنسکاروں کی وجہ سے پوتر موت کہلا سکتی ہے۔ جو بڑے بڑے مہاپرشوں کے حصہ میں آ سکتی ہے۔ آپ کی شہادت نے بھارت ورش کے مہان پرشوں میں اونچہ کوٹی کا استھان دے دیا ہے۔ جس پر نہ صرف آریہ سماج بلکہ بھارت ورش کا پراچین ویدک دھرم فخر کر سکتا ہے۔ جس نے اس گئے گزرے زمانہ میں بھی آریوں کی شاندار عظمت کو چار چاند لگا دئے ہیں۔ مجھے تقریباً ۲۰ سال سے پوجیہ سوامی جی کے چرنوں میں رہنے کا سوبھاگیہ پراپت ہے۔ آخری دم تک شہادت پانے کے بعد تک آپ کی شان کو بڑھتے ہی دیکھا ہے۔ میرے سوامی کا پوتر نام اور کام اتہاس میں سنہری اکشروں میں لکھا جائے گا۔ جو چاند اور سورج کی طرح پرکاشت رہے گا۔ آشا ہے۔ کہ ہم سب ہندو ماتر (آریہ) ان کا انوکرن کرتے ہوئے اس دیو پرش کی یاد کو تازہ رکھیں گے۔ جنہوں نے پروانہ وار اپنے آپ کو آریہ سماج کی ویدی پر قربان کر دیا ہے

عدو چاہے گولیاں سینے پہ مارے — ہٹیں گے نہ شدھی سے شدھی کے پیارے

شدھی کی تحریک

شدھی کا نعرہ کب سے شروع ہوا۔ اور کس نے شروع کیا؟ کہاں تک ان کے اُپکاروں کا ورنن کروں۔ وہ خود مجسم آریہ سماج تھے۔ آریہ سماج کے سب اصول ان کے جیون میں ملتے ہیں۔ اس لئے آریہ سماج کا یہ کرتویہ ہے کہ وہ اس دن کو کبھی نہ بھولے۔ اس دن جلسے ہوں غریبوں کو انّ دان دیا جائے۔ یتیموں۔ ودھواؤں اور اچھوتوں کی رکھشا کی جائے۔ اپنے دھرم کو مضبوط کرنے کے طریقے سوچے جائیں:۔

وَیدک سنسکرتی کی رکھشا سے آپکا کلیان ہوگا

(سناتکہ سوشیلا دیوی کا بھاشن)

لاہور ۱۷ دسمبر - آریہ سماج لاہور کے سپتاہک ادھیویشن میں کنیا گوروکل ڈیرہ دون کی سناتکہ کماری سوشیلا دیوی نے ذیل کا بھاشن دیا :-

(ایڈیٹر)

سنسار کے اندر ہمیں انیک پریورتن دکھائی دیتے ہیں - یہاں انیک سبھیتائیں آئیں - انیک مذاہب نمودار ہوئے - اور انیک وچار شنکھلائیں ظہور پذیر ہوئیں - لیکن سمے پاکر وہ لنسار ثابت ہوئیں - صرف ویدک دھرم کو ہی یہ گورو حاصل ہے - کہ وہ زمانہ کے انقلاب کے بعد بھی ویسا ہی ہے - بودھ مذہب - عیسائی مذہب و مسلمانی مذہب اپنا زمانہ گزار کر چلے بنے - لیکن یہ فخر صرف ویدک دھرم کو ہی ہے - کہ پہلے تو وید اور آپنشد ہی اس کا مہتو گاتے تھے - اب پشچم کے ودوان اور گیان دیتا بھی اس کو اپنا نے ہیں نوبل پرائز کو حاصل کرنے والا میٹرلنگ کہتا ہے - کہ وید میں سوکھشم پرکرتی کے سدھانت کے جس روپ کو ورنن کیا گیا ہے - موجودہ سائنس ابھی تک نہیں پہنچ سکی -

انگلستان کا ایک مشہور لیکھک وارس لکھتا ہے - کہ ویدوں کے اندر جیا پروادکی ونیا کا بہترین روپ ملتا ہے ::

فرانس کا ایک بھاری تتو ویتا لکھتا ہے - کہ ویدوں میں جو سچائیاں ملتی ہیں - وہ مہان ہیں - مسٹر ایڈورڈ کارپنٹر لکھتا ہے - کہ ویدوں کے سوائے کسی دوسری پستک میں گیان کی اونچی باتیں نہیں ملتیں -

ایک اور صاحب لکھتے ہیں - کہ ویدوں کے اندر سرجری کی بہترین تعلیم ملتی ہے - الغرض وید دن کے متعلق پشچم کے ودوانوں کی اعلیٰ سمتیاں ملتی ہیں - ویدوں میں ہوائی جہاز کی ساخت - پرواز اور رفتار کا بھی ورنن آتا ہے - آج کل تو ہوائی جہازوں سے صرف تباہی کا کام لیا جاتا ہے - لیکن ویدوں میں جن ہوائی جہازوں کا ذکر ہے - وہ کرپڑ کے لئے ہیں ::

سداچار کی شکھشا

وید گدڑیوں کے گیت نہیں ہیں - ان کے اندر آچار کی اچھی شکھشا ملتی ہے - ویدوں کے اندر منشیات کے استعمال کی سخت ممانعت ہے - سوم رس کے متعلق مغربی لوگوں کا جو مفہوم ہے - وہ غلط ہے - کیونکہ شت پتھ براہمن میں آتا ہے - کہ سوم ستیہ کو کہتے ہیں - شری کو کہتے ہیں - اور ساتھ ہی جیونی کو بھی کہتے ہیں اور ساتھ ہی بنسپتیوں کے رس کا بھی نام ہے - مہابھارت کے گرے ہوئے زمانہ میں شراب خوری کے لئے بھی سزا تجویز کی گئی ہے ویدکے اندر اہنسا اور دولتش کی نندا کی گئی ہے - اور فرمایا گیا ہے - کہ منشیہ کو اہنسا کی

بجائے مدھومئے بننا چاہیئے - ویدوں میں قطبی علاقہ کے متعلق ورنن آتا ہے - کہ وہاں دن اور رات لمبے ہوتے ہیں - وید میں صرف پاپ سے ڈرنے کا ہی ذکر نہیں - بلکہ پاپ کی پرتی کو دور ہٹانے کا بھی اپدیش ہے - بعض بھولے اویدک دھرمی یہ کہتے ہیں - کہ ویدک کال میں گئو ہتیا ہوتی تھی - لیکن جب ہم ویدوں کا پاٹھ کرتے ہیں - تو پتہ لگتا ہے - کہ گئو ہتیا کو سخت پاپ تصور کیا گیا ہے اور ہنسا کی سخت مذمت کی گئی ہے ::

سات رنگ کی کرنیں

شوکھشم پرکرتی کا ویسا ہی ودھان ہے - جیسا کہ ویدوں کے اندر پایا جاتا ہے - دوتو ہندیوں کے اندر ورن ہو سکتا پائی جاتی ہے - بھلشا کی بھی اپکیا ہے +

روسی تہذیب کے اندر جن دیوتاؤں کا ورنن ہے وہ ویدک دیوتاؤں کے سدرش ہیں - وید میں اندر کو "دیوپتا" کہا گیا ہے - وہ بگڑ کر "دیوپتر" بنا - جس نے روما والوں کا جوپیٹر بنا ضرور اوہی ہے - جو کہ ہماری درگا ہے - الغرض نہ صرف مصر میں بلکہ روما میں بھی ہماری سبھیتا کی پردھانتا پائی جاتی ہے - انگلستان کے (Edmunds)

کنیا گوروکل کے لئے دان

مہاشہ ہنس راج جی اپ منتری نے کماری سوشیلا دیوی کو اُن کے فصیح بھاشن پر پانچ روپیہ کا تمغہ دیا - جو کہ کماری جی نے کنیا گوروکل کو دان دے دیا - اور شری مہاشہ مہر سنگھ جی نے کنیا گوروکل کے لئے پانصد روپیہ دیا ::

نوٹ :- آچاریہ رام دیو جی اب کنیا گوروکل کے لئے پنجاب کے چیدہ چیدہ شہروں کا دورہ کریں گے - سنیکت پرانت کے دورہ سے آچاریہ جی کو نو ہزار کے قریب دان ملا ہے ::

ویدکے اندر کئی ایسے منتر ملتے ہیں - جن میں سوریہ کی کرنوں کے سات رنگوں کا ورنن ہے - ایک منتر میں آتا ہے - کہ سوریہ سات رنگ والے گھوڑے کو لے جا رہا ہے - لارڈ مورلے لکھتے ہیں - کہ ویدکے اندر جو سچائیاں ملتی ہیں - وہ کہیں دوسری جگہ نہیں ملتیں آج کل سر ولیم جونز کا زمانہ نہیں ہے - جبکہ ویدوں کی شکھشا کے متعلق غلط پراپیگنڈا کیا جاتا تھا - اور انہیں شیطان کا کلام بتلایا جاتا تھا - اور نیز بتلایا جاتا تھا - کہ براہمن اسے شیطان سے چرا کر زبردستی لے گئے ::

سبھیتا کا آدرش

جملہ سبھیتاؤں کے اندر کوئی ایسی وششٹ بات نہیں پائی جاتی - جو ویدک سبھیتا کے اندر موجود نہیں ہے - براچین مصری ساہتیہ میں

نو واستو میں بگڑے ہوئے براہمن تھے - وہ آہنسا کو امر مانتے تھے - افریقہ کی منگرو جاتی کے پرارتھنا منتروں میں بھی ویدک منتروں کی جھلک نظر آتی ہے ::

وَیدک سنسکرتی کی رکھشا

دستکاریاں ہمارے پاس نہیں رہیں - ہماری صنعتیں بھی غیروں نے لے لیں - صرف ایک یہ سنسکرتی ہے - جو کہ ابھی تک ہمارے پاس ہے - یتن کرکے اس کی رکھشا کرو - تاکہ اسے بھی غیر نہ لے جائیں - آؤ ہم اس سنسکرتی کی رکھشا کریں - تبھی ان بھاوؤں کی رکھشا ہوگی کہ آپ کے پاس آئی ہوں - آج تک کسی بھائی نے ایک بہن کی رکھشا کا انادر نہیں کیا + شکھشا وار - دھن وار - وگیان وار اور بھونک وار کا آج کل جو چکر چل رہا ہے -

"Back to the Vedas" اس میں ہمیں کا نادگو بجانا چاہیئے :: اور نشکام دھاوسے تیاگ وار کا سندیش گھر گھر پہنچانا چاہیئے - ہم تیاگ وار کی طرف لوٹیں - اور ویدوں کی طرف لوٹیں - کیونکہ یہی وہ سمپتی ہے - جس کو ہم اپنی کہہ سکتے ہیں - اور جس کا پالن کر سکتے ہیں ::

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار :-

۱ - ۱۸ نومبر کو ایک جنم کی یون یودتی کو اس کی درخواست پر شدھ کیا گیا ::

۲ - ۲۲ نومبر کو بابو جوالا سنگھ جی سبھا سد کی مرتیو پر ان کے پتر بابو پریم داس - امرناتھ اور سومناتھ کے مکان پر ہون یگیہ کیا گیا - شانتی پاٹھ کے بعد ۵ سماج کو دان ملا ::

۳ - ۲۸ نومبر کو ایک اور جنم کی یون دیوی مسماۃ حاکم بی بی بیوہ یار محمد کو شدھ کرکے ویدک دھرمی بنایا گیا ::

۴ - ۹ دسمبر کو آریہ سماج کی جنرل میٹنگ میں اخبار "سناتن دھرم پرچارک" امرتسر کے "کاپچگی رشی نمبر" کے خلاف اظہار افسوس اور گورنمنٹ سے استدعا کی گئی کو ضبط کرکے اس کے ایڈیٹر پنڈت ربیا رام کے خلاف مقدمہ چلائے جانے کے لئے الزور ودھ کیا گیا ::

۵ - ۹ دسمبر ۱۹۳۳ء کو سادہ سالانہ سبھا میں پنڈت گھاسی رام جی ایم - اے - میرٹھ اور پنڈت بنسی دھر جی پاٹھک بریلی کی مرتیو پر شوک اور ان کے سمبندھیوں سے اظہار ہمدردی کا پرستاو پاس ہوا ::

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج ہذا)

برہما میں ویدپرچار کے متعلق :-

۲۰ دسمبر ۱۹۳۳ء کے اخبار "پرکاش" میں ملکا اور برہما میں تلگو و تامل بھائیوں میں پرچار کے لئے پنڈت گیانی مدراس کے قلم سے جو کچھ شائع ہوا ہے - اس کی بابت گیانی جی برہما کے پرچار کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں - تلگو اور تامل لوگوں میں پرچار کے لئے یدی وہ کوئی اپدیشک مدراس سے جو تلگو اور تامل بھاشا اچھی طرح جانتا ہو بھیجیں - تو ان کو ہر طرح کی امداد دی جاوے گی - چونکہ انہوں نے اخبار میں اپنا پورا پتہ خط و کتابت کا نہیں دیا ہے - اس لئے یدی وہ ابھی ترش کو "پرکاش" دوارہ پڑھیں - تو مندرجہ ذیل پر خط و کتابت کریں :-

جگت رام سپروائزر کارپوریشن رنگون

کنیا گوروکل ڈیرہ دون کا جلسہ!

آریہ پُرشوں کا فرض

(از شری آچاریہ رامدیوجی گورنر کنیا گوروکل ڈیرہ دون)

ڈیرہ دون - ۱۳ دسمبر - کنیا گوروکل کو کھلے ہوئے گیارہ برس ہو گئے ہیں - اپنی اس چھوٹی سی عمر میں اس نے جو ترقی کی ہے - وہ ایسی ہے جس پر نہ صرف یہ درسگاہ بلکہ تمام آریہ بھائی جو اسٹری شکشا کے پریمی ہیں - بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں - پہلے ہی سال اس میں ۸۰ کے قریب لڑکیاں داخل ہوئی تھیں اور اب ۱۸۰ کے قریب لڑکیاں ہیں - جن میں سے سو کے لئے تو آشرم کی پکی بلڈنگ ہے جو ۸۰ ہزار کی لاگت سے تیار ہوئی ہے - لیکن ابھی اتنی ہی بڑی بلڈنگ کے لئے اتنی ہی رقم کی اشد ضرورت ہے - نہ صرف آشرم کی بلڈنگ کے لئے دھن کی ضرورت ہے - بلکہ گوروکل ہمیشہ بجٹ میں گھاٹا اٹھاتا رہا ہے اسی وجہ سے تقریباً ۳۰۰۰۰ کا گھاٹا ابھی تک چلا آ رہا ہے - کیا آریہ پرشوں اور دیویوں کا یہ فرض نہیں ہے کہ وہ اس کی امداد کریں - نہ صرف یہاں امور خانہ داری میں لڑکیاں پروین ہو جاتی ہیں - بلکہ سنسکرت - ہندی - حساب - گرامر - تواریخ - فلاسفی اور سینا پرونا وغیرہ خوبی سے جان جاتی ہیں - وجہ یہ ہے کہ لڑکیاں جہاں سادگی اور پوترتا کا جیون بسر کرتی ہیں - وہاں *Medium of instruction* ہندی ہی ہے - درسگاہ کے انتظام اور پڑھائی وغیرہ کو بغور ملاحظہ کرنے والوں نے اس کی نہایت اعلےٰ الفاظ میں تعریف کی ہے - ان میں سے مہاتما گاندھی - پنڈت مدن موہن مالویہ - سیٹھ جمنا لال بجاج - بابو پرشوتم داس ٹنڈن - مہاتما ہنس راج جی - گورنمنٹ ال سٹیٹ کے ایجوکیشنل منسٹر شری چندو لال جی پنڈت رام نارائن جی مشر - پنڈت نیکی رام جی شرما - پنڈت رام ترلیش جی ترپاٹھی اور پروفیسر پرماتما شرن جی ہندو یونیورسٹی کے نام گرامی قابل ذکر ہیں - جنہوں نے لڑکیوں سے سوال پوچھ کر تمام انتظام کو غور سے دیکھ کر اپنی عمدہ رائے کا اظہار کیا ہے - پروفیسر پرماتما شرن جی نے جو ہندو یونیورسٹی بنارس کے تجربہ کار پروفیسر ہیں - یہاں تک کہا ہے - کہ لڑکیوں کی لیاقت اور تواریخ کا علم اس قدر ہے - کہ گریجویٹ لڑکے بھی ان کے جوابات سن کر شرمندہ ہوں گے - ان حالات کی موجودگی میں جبکہ کنیا گوروکل کے کام اور انتظام کو ہندوستان بھر کی برگزیدہ ہستیوں نے سراہا ہے - کیا یہ بات قابل غور نہیں - کہ اس کو مالی مشکلات سے آزاد کیا جائے؟ اگر جواب ہاں میں ہے - تو یہ آریہ بھائیوں کے سوائے اور کس کا فرض ہے - کہ وہ اپنی گرہ کا منہ ڈھیلی کریں - اور دل کھول کر اس کی امداد کریں *

امسال کنیا گوروکل کا سالانہ جلسہ ۲۹ سے ۳۱ دسمبر ۱۹۳۴ء تک ہو گا - یہ سنہری موقع ہے - کہ آریہ بھائی اپنی آنکھوں سب باتیں آ کر دیکھیں جنہیں دوسروں نے دیکھ کر سنہری حروف اس کی تعریف میں لگ لگ میں آویزاں کئے ہیں *

جلسہ میں مشہور سنیاسیوں - ودوانوں اور ودشی دیویوں کو مدعو کیا گیا ہے - جن کے عالمانہ ویاکھیانوں اور اپدیشوں کے علاوہ جہاں "دیوبانی" سمیلن - سرسوتی سمیلن اور سودیشی نمائش وغیرہ کا انتظام کیا گیا ہے - وہاں برہمچارنیوں کے ویاکھیان اور مضامین بھی جو ہندی اور سنسکرت میں ہوں گے سننے سے تعلق رکھتے ہیں - جنہیں سن کر نہ صرف آپ وجد میں آ کر کنیاؤں کی علمیت کے قائل ہو جائیں گے - بلکہ اس بات کا ثبوت پالیں گے - کہ کہاں تک گوروکل اپنے مقصد میں کامیاب ہوا ہے - مندرجہ ذیل دلچسپ پروگرام تیار کیا گیا ہے :-

۱ شری نارائن سوامی جی ۲ پنڈت رامچندر جی دہلوی ۳ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار ۴ پنڈت لکشمن جی اپادھیائے ۵ پنڈت نیکی رام جی شرما ۶ پنڈت چمو پتی جی ایم - اے ۷ پنڈت ستیہ ورت جی سدھانت النکار ۸ پنڈت ٹھاکر دت جی ویدھ (لیکچر بذریعہ میجک لینٹرن) ۹ بنگال ہندو مشن کے بانی سوامی ستیانند جی ۱۰ پنڈتا چندر وتی جی شاستری ۱۱ شریمتی چندر پربھا جی ودیا النکرتا ۱۲ شریمتی ودیا وتی جی وشارد اور ۱۳ کماری سوشیلا دیوی جی نیو سناتکہ کے علاوہ گوروکل کی برہمچارنیوں کے ویاکھیان بھی ہوں گے - اور وہ اپنے مضامین پڑھیں گی - جن کا پروگرام یہ ہے :-

۱ کماری مینا جی سناتکہ "ہندی ساہتیہ کے کرشن" پر مضمون پڑھیں گی - اور پھر اس پر واد ووواد ہو گا *

۲ " ویدوتی "پراچین سنسکرت ساہتیہ میں ناری کی شکشا" (سنسکرت) پر مضمون پڑھیں گی - اور پھر اس پر واد وواد ہو گا *

۳ کماری شانتا دیوی نیو سناتکہ "کام دھینو دیو" پر سنسکرت میں مضمون پڑھیں گی پھر اس پر واد وواد ہو گا

۴ " برہم وتی " ویدک دھرم میں استری ... پر ہندی میں مضمون پڑھیں گی - پھر اس پر واد وواد ہو گا

۵ کماری ساوتری دیوی "رشی دیانند کے وید بھاشیہ" پر مضمون پڑھیں گی - اور پھر اس پر واد وواد ہو گا *

رہائش اور خوراک کا انتظام خاطر خواہ ہو گا -

اس موقعہ سے بڑھ کر کوئی اور ایسا موقعہ نہ مل سکے گا - جس پر کہ آپ گوروکل کے انتظام اور کام کے علاوہ وہاں کی کامیاب سناتکاؤں کی علمیت اور جیون کی سادگی کا نمونہ دیکھ سکیں *

گوروکل اندرپرستھ کیخلاف مذموم پراپیگنڈا

آریہ بھائیوں سے ایک نویدن

دہلی ۱۶ دسمبر - سب آریہ بھائیوں سے نویدن ہے - کہ ایک مہاشہ جس کا نام ماسٹر وشنو مترہے - اور جو گذشتہ سال کئی اپرادھوں کے کارن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب دوارہ گوروکل اندرپرستھ سے برخاست کیا گیا تھا - گوروکل کانگڑی اور اندرپرستھ کے متعلق غلط فہمی پھیلا رہا ہے - گوروکل کے کرمچاریوں تھا برہمچاریوں پر بے بنیاد الزام لگا کر سنستھا کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے میں نے اس مہاشہ کی فائل دیکھی - اچھی طرح پڑھی اور تمام باتوں کی تحقیقات کی ہے - اس فائل کو پڑھ کر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں - کہ اس شخص نے اپنی غلطیوں کے لئے کئی دفعہ معافی بھی مانگی ہے - اور اسے جرمانہ بھی کیا جا چکا ہے - چونکہ میرا گوروکل میں آنا جانا زیادہ ہے - اور سب برہمچاری میرے ساتھ کھلی بات چیت کرتے ہیں - اور جب ان برہمچاریوں کو دہلی میں آنے کا اتفاق ہوتا ہے - وہ سب میرے پاس ہی آ کر قیام کرتے ہیں - ان کیساتھ میرا گہرا پریم ہے اس لئے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں - کہ ان کے بارہ میں جو جو باتیں یہ مہاشہ پھیلا رہا ہے - وہ بالکل بے بنیاد اور غلط ہیں - مجھے یہ جان کر بڑا دکھ اور افسوس ہوا - کہ نہ صرف کرمچاریوں اور برہمچاریوں کیخلاف بلکہ پروفیسر رام دیو جی - آچاریہ دیو شرما جی تھا پروفیسر سمتی جی وغیرہ مشہور ہستیوں کے متعلق بھی جن کی ساری آریہ جاتی عزت کرتی ہے - اور جن مہانبھاوں نے اپنا سارا جیون آریہ سماج کیلئے وقف کر دیا ہے - غلط اور بے بنیاد باتیں پھیلائی جا رہی ہیں - مجھے معلوم ہوا ہے کہ نئی دہلی ڈی - اے - وی سکول کے کالج پارٹی کے منتظمان نے بھی اسے اپنے سکول سے علیحدہ کر دیا ہے - دہلی کے سر لکھشوں نے بھی جن کے بچے گوروکل میں پڑھتے ہیں - اس کے خلاف ایک اعلان شائع کیا ہے - جو بالکل درست ہے - میں ان کے ساتھ متفق ہوں - لہذا آریہ جگت اس مہاشہ کی لچر باتوں کیطرف بالکل دھیان نہ دے (لکھا سنگھ گورنمنٹ ٹھیکیدار نئی دہلی)

آریہ سماج گوجرہ کا سالانہ جلسہ:-

آریہ سماج گوجرہ ضلع لائل پور کا بارھواں سالانہ جلسہ ۳۰ نومبر یکم و دو دسمبر ۱۹۳۴ء کو بڑے اُلّاس کے ساتھ دھرم مندر میں منایا گیا - اس سمے آدرنیہ سوامی سوتنترانند جی آچاریہ اپدیشک ودیالیہ لاہور سوامی رودرانند جی - بہنہ جیمنی جی - پنڈت شرد آنند جی - پنڈت رام چندر جی سدھانت شرومنی - مہاشہ بھگت رام جی بھجن اپدیشک - مہاشہ پریم چند جی بھجن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور اور مہاشہ تارا چند جی سرگودھا والے پدھارے تھے - اس کے علاوہ بہت سے سجن جلسہ میں شامل ہوئے - جلسہ سے تین دن پیشتر آریہ کمار سبھا کیطرف سے ہر روز شام کو سنکیرتن ہوتا رہا - اور ۳۰ نومبر کی شام کو آریہ سبھاسدوں اور آریہ کماروں کا منتر کیرتن بازاروں اور شہر کے گلی کوچوں میں ہوا - اور رات کو ۸ بجے پنڈال جلسہ میں سنگیت سمیلن ہوا - جس میں آروکت بھجنیکوں کے علاوہ مہاشہ بابو رام لائبریرین آریہ سماج اور مہاشہ رام پرکاش منتری نے بھی حصہ لیا - سنگیت سمیلن بہت کامیاب رہا - استری اور پرش نہایت شانتی سے شرون کرتے رہے -

یکم و دو دسمبر کو ان سنیاسیوں - مہاتماؤں اور بھجنیکوں کے اپدیشوں کے دوارہ امرت ورشا ہوتی رہی - سوامی سوتنترانند جی کا پہلا لیکچر یکم دسمبر رات کو ۸ بجے شروع ہوا - مضمون لیکچر "سمے کی قیمت" پر تھا - لوگوں نے اسے بہت پسند کیا - بہنہ جیمنی جی ۲ دسمبر کی رات کو سوا دو گھنٹے لیکچر دیتے رہے - مضمون "جاپان کی ترقی اور بیکاری کا علاج" تھا - پبلک شانتی سے سنتی رہی - بہنہ جی کے لیکچر کے بعد آرتی ہو کر شانتی پاٹھ ہوا - جلسہ نروگھن سماپت ہوا - دوسرے دن استری سماج کا جلسہ تھا - سوامی رودرانند جی جلسہ کے بعد تین دن تک گوجرہ میں رہے - اور ویاکھیان دیتے رہے - (چمن لال منتری)

آریہ سماج چیچاوطنی کا پروٹسٹ:-

آریہ سماج چیچاوطنی نے امرتسر کے اخبار "سناتن دھرم پرچارک" کے "کلجگی رشی" کے خلاف اظہار نفرت کیا - اور اس کے متعلق ۱۶ دسمبر ۱۹۳۴ء کو صبح آٹھ بجے مندر آریہ سماج میں آریہ سبھاسدوں کی ایک خاص میٹنگ ہوئی - جس میں اتفاق رائے سے ذیل کا پرستاو پاس ہوا -

آریہ سبھاسدوں کی یہ خاص میٹنگ امرتسر سے شائع شدہ "کلجگی رشی" کے مضامین کو جو عدا آریوں کے دلوں کو مجروح کرنے کے لئے شائع ہوئے ہیں - سخت ناپسندگی کی نگاہ سے دیکھتی ہے - اور گورنمنٹ پنجاب سے استدعا کرتی ہے - کہ ...

سوامی شردھانند اور گورو کل

(سوامی جی کے ایک اننیہ بھگت کے قلم سے)

۲۳ دسمبر کو شری سوامی شردھانند جی مہاراج کا بلیدان دوس ہے۔ اس دن بھارت ورش میں پربتنگ سمھان پر سوامی جی مہاراج کے کاریوں۔ ان کے اُپکاروں ہندو سنگٹھن اور قوم کی خاطر جو انہوں نے مصائب برداشت کی ہیں۔ ان کا ذکر خیر ہوگا۔ میری سمجھ میں سوامی جی نے اپنے جیون کا سب سے زیادہ قیمتی حصہ ایک ایسے کاریہ میں صرف کیا۔ جو ان کی یاد کو ہمیشہ تازہ رکھتا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ انہوں نے سیاسی میدان میں سرگرم عملی حصہ لیا۔ اچھوت اُدھار، شدھی اور ہندو سنگٹھن کی بنیاد ڈالی ؛

گورو کل

لیکن سب سے لاڈلا بچہ ان کا گورو کل ہے جہاں انہوں نے اپنی عمر کا بہترین حصہ صرف کیا۔ اور جس کے لئے انہوں نے اپنا سروسو نچھاور کر دیا۔ ان ہی کے طفیل سے اب گورو کل کی بنیاد کافی مضبوط ہو چکی ہے۔ اور وہ اس قابل ہو گیا ہے کہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکے۔ اس کا نظام ہماری آنکھوں کے سامنے ہے برعکس اس کے کئی ودیالے بیٹھ گئے۔ اور بند ہو گئے۔ بھارت ورش کے بڑے بڑے مدبر اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ ہمارا سابقہ کمزور ہے۔ اور تاوقتیکہ مادری زبان کی ترقی نہیں ہوتی۔ ہمارے دلیش کا کلیان نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب یونیورسٹی کورٹ کی کرسیوں کو زینت دینے کا وقت آتا ہے۔ تو سارا جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے بہت سوچ وچار کے بعد پرستاوؤں کو رکھا جاتا ہے۔ لیکن یہ سب پرستاو دھرے دھرائے رہ جاتے ہیں۔ محسوس سب کرتے ہیں۔ لیکن عملی جامہ پہنانے والا کوئی بہادر ہی نکلتا ہے ؛

آج کھدر کا زور ہو رہا ہے۔ جہاں پہلے کھدر پہننا سر کے لئے ضروری تھا۔ وہاں اب صرف کانگرس کے ادھیکاریوں کو ہی شوبھا دیتا ہے۔ سودیشی کے پاؤں تلے زمین نکل رہی ہے۔ جاپان اور اسی دلیشوں نے اپنے سامان سے منڈیاں اتنی بھر دی ہیں۔ کہ سب کی نگاہیں ان چیزوں پر پڑتی ہیں۔ لیکن گورو کل کے جنم داتا شری سوامی شردھانند جی کو دیکھئے کہ جب انہوں نے گورو کل کی بنیاد رکھی۔ تو حکم دیا۔ کہ گورو کل میں نہ ودیشی کپڑا داخل ہوگا۔ اور نہ ہی کوئی اور پدارتھ۔ صرف سودیشی اشیا ہی گورو کل میں استعمال کی جائیں گی۔ جب مہاتما گاندھی نے کھدر کی تحریک کو جاری کیا۔ تب ہی سے سب سے پہلے گورو کل میں ہی

سو عملی شکل دی گئی۔ اور آج جبکہ کانگرس میں کھدر کے پرستاو پر بحث ہوتی ہے تو گورو کل کا بچہ بچہ شدھ کھدر زیب تن کرتا ہے۔ اور

ویدک دھرم کے ٹھیکیدار ہیں۔ میری اپنی دانست میں جو مشنیہ ماتر کی پیڑا کو اپنی پیڑا سمجھتا ہے۔ وہی سب سے زیادہ

پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار اور پنڈت پریہ ورت جی ادھیہ کوٹی کے اپدیشک نہیں ہیں؟ آریہ سماج کا آدھا وید پر ہے۔ مدت سے یہ خواہش تھی۔ کہ کوئی ایسا پنڈت ہو۔ جو چاروں ویدوں کا سرل ہندی میں بھاشیہ کرے۔ بڑے بڑے پنڈتوں نے کوشش کی۔ اور ہاتھ پاؤں مارے لیکن کوئی کامیاب نہ ہوا۔ آخر کار شری سوامی شردھانند جی کا ایک شاگرد گورو کل سناتک مرد میدان بن کر باہر نکلا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں چاروں ویدوں کا ترجمہ اس نے سرل ہندی میں کر دیا۔ غلطی تو بڑے بڑے ودوانوں سے ہو جاتی ہے۔ ممکن ہے۔ کہ اس نوجوان سے بھی کوئی غلطی ہو گئی ہو۔ افسوس ہے۔ کہ لوگ غلطیاں جلدی پکڑ لیتے ہیں۔ اور شاباش کہنے والے کم ہوتے ہیں ؛

ہم تو یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ ہر میدان میں گورو کل نے باوجود انیک کٹھنائیوں کے کامیابی حاصل کی ہے۔ ہاں گورو کل سے پڑھ کر دکیل۔ سرکاری بابو۔ تحصیلدار اور تھانیدار بہت کم نکلتے ہیں۔ اس کے لئے گورو کل کو جتنا کوسا جائے۔ اتنا ہی تھوڑا ہے۔ گورو کل سے پڑھ کر فلاسفر۔ یوگی۔ مہاتما۔ اخبار نویس۔ لیکچرار۔ پولیٹیکل ورکرز۔ بیوپاری۔ ڈاکٹر اور وید وغیرہ نکلتے ہیں۔ ان کی تعداد میں اگر کمی ہو۔ تو گورو کل ضرور قصور وار ہے۔ اور اسے جتنا برا بھلا کہا جائے۔ برداشت کرے گا۔ اور ان لوگوں کی نصیحتوں پر عمل کرے گا۔ جو اس وجہ سے گورو کل پر اعتراض کرتے ہیں ؛

خدا پرست ہے۔ کیا آریہ سماج کے لئے گورو کل نے کم کام کیا ہے؟ اس وقت آریہ سماج کے کام کرنے کا جو طریقہ ہے۔ وہ اپدیشک رکھ کر شہروں اور گاؤں میں پرچار کرنے کا ہے۔ آریہ سماج کے پاس اس وقت جو نہایت لائق اپدیشک اور پرچارک ہیں۔ کیا ان میں گورو کل کے سناتک شامل نہیں ہیں؟ کیا

اسے پہن کر فخر کرتا ہے ؛

سناتکوں کا کاریہ

کئی بھائی یہ طعنہ دیتے ہیں۔ کہ گورو کل کے برہمچاریوں میں اپنے دیش کے ساتھ تو پریم ہے لیکن آریہ سماج کے ساتھ کم ہے۔ میں ان سے مؤدبانہ دریافت کروں گا۔ کہ کیا دیش کے لئے مہاتما ہنس کی خاطر جیل جانا

کمزور تھے جو شورش پیہم سے ڈر گئے

(ابو النظم جناب پنڈت چندر چوڑ صاحب سہائک سہانوی کے قلم سے)

جاں باز ہی جہان میں کچھ کام کر گئے　　زندہ ہیں وہ حشر تک جو عزت سے مر گئے
نیکی سے اُنکے نام نکو عرش پر گئے　　بے خوف راہ رنج والم سے گزر گئے

کمزور تھے جو شورش پیہم سے ڈر گئے

مردوں نے آڑے وقت میں سینہ کیا سپر　　بڑھ بڑھ کے تیر کھاتے رہے اُف تک نہ کی مگر
میدان رزم گاہ میں بیخوف و بے خطر　　پھرتے رہے لئے وہ ہتھیلی پہ اپنا سر

کمزور تھے جو شورش پیہم سے ڈر گئے

رنبیر جو بدلے غیر مقابل نہ رہ سکا　　میدان کارزار میں بزدل نہ رہ سکا
کوئی حریف بزم میں شامل نہ رہ سکا　　پہلو میں دل۔ تو آنکھ میں اک تل نہ رہ سکا

کمزور تھے جو شورش پیہم سے ڈر گئے

دوڑو مثال آب رواں ہاں بڑھے چلو　　اُٹھو مثال گیتی دوراں بڑھے چلو
ہمت کرو ہے سامنے میداں بڑھے چلو　　بن کر تم آفتاب درخشاں بڑھے چلو

کمزور تھے جو شورش پیہم سے ڈر گئے

دنیائے بے ثبات میں دم کا پتا نہیں　　وہ کون ہے جو بستۂ دست فنا نہیں
مرنا ہے ایک روز کسی کو بقا نہیں　　دنیا فنا مقام ہے رہنے کی جا نہیں

کمزور تھے جو شورش پیہم سے ڈر گئے

دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور کے سالانہ امتحانات

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور نے سدھانت وشارد سدھانت بھوشن اور سدھانت شرومنی وغیرہ پریکشائیں جاری کر رکھی ہیں۔ یہ پریکشائیں امسال بھی حسب معمول ماہ مارچ میں ہونگی۔ امیدوار اپنی درخواست مع فیس امتحان ۳۱ جنوری ۱۹۳۸ء تک بھیج دیں۔ فیس امتحانات حسب ذیل ہے:-
سدھانت وشارد ۲ عام۔ سدھانت بھوشن ۸ عام۔ سدھانت شرومنی ۵ ؛ پریکشا میں مندرجہ ذیل پستکیں ہیں:-
۱۔ ستیارتھ پرکاش ۲۔ سنسکار ودھی ۳۔ رشی کرت گھوکرنیدھی ۴۔ اپدیش منجری ۵۔ درشنانند گرنتھ سنگرہ ۶۔ آریہ دھرمیندر جیون ۷۔ بھارت ورش کا اتہاس شری پروفیسر رامدیو جی کرت ؛

ذات پات توڑک منڈل اور آریہ سماج

(از شری آچاریہ رامدیو جی گورکل کانگڑی گورکل ڈیرہ دون)

میں نے کئی بار آواز اُٹھائی ہے۔ کہ ذات پات توڑک منڈل کی پالیسی اس وقت آریہ سماج سے الجھنے اور آریہ سماج کے سدھانتوں کے خلاف باقاعدہ جہاد کرنے کی ہے۔ آریہ سماج کے ساتھ الجھنے والی بہت سی سوسائٹیاں ہیں۔ اور آریہ سماج کے سدھانتوں کا کھنڈن کرنے والی بھی بہت سی جماعتیں ہیں۔ ان کے خلاف میں کوئی آواز نہیں اُٹھاتا۔ وجہ یہ ہے۔ کہ وہ سوسائٹیاں آریہ سماجی ہونے کا دم نہیں بھرتیں اور نہ ہی آریہ سماج سے کوئی خاص رعایتیں چاہتی ہیں۔ ذات پات توڑک منڈل اعلان بھی کر چکا ہے۔ کہ بحیثیت مجموعی منڈل کا ورن بیوستھا کی حمایت یا مخالفت سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن منڈل کے کچھ لیڈروں اور اُن کے مکھیہ پتروں کے سمپادک شری سنت رام جی اپنی اخباروں کے ایڈیٹوریل کالموں کو زیادہ تر ویدک ورن بیوستھا کا مضحکہ اُڑانے کے لئے ہی استعمال کرتے ہیں۔ ماہ نومبر ۱۹۳۶ء کے کرانتی میں حسب ذیل فقرے قابل ملاحظہ ہیں۔

”اِس ورن بیوستھا کی پول آج تک کبھی کی دُنیا پر کھل چکی ہوتی۔ اگر آریہ سماج اس پر گن کرم سبھاؤ انوسار کا ملمع چڑھا کر اس کی پول کو چھپا نہ دیتا۔“

مطلب صاف ہے۔ کہ مہاشہ سنت رام گن کرم سبھاؤ انوسار ورن بیوستھا کو بھی ورن بیوستھا سمجھتے ہیں۔ آگے چل کر لکھتے ہیں۔ ”جو ہم سماج کو گرانے والے ہیں۔ وہ چاہے کسی بھی پوتر کتاب میں لکھے ہوں دھرم نہیں کہلا سکتے۔“ یہ چوٹ وید مقدس پر ہے۔ ہم نے ایک بار یہ لکھا تھا۔ کہ پتی پتنی میں سے پتی زیادہ اونچے گن والا ہونا چاہئے۔ ایسا ہی سب لوگ مانتے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اگر ایک تیاگی تپسوی ایک راجہ یا امیر کی لڑکی کو بھی اپنے گن کرم کے زور سے کھینچ سکتا ہے۔ اگر ان دونوں کی شادی ہو جائے۔ تو وہ شادی کامیاب ہو سکتی ہے۔ اس لئے ایک براہمن کمار کا ایک ویش یا کشتری کماری سے وواہ جائز تیار کیا ہے۔ اس بات کو توڑ موڑ کر پیش کیا گیا ہے۔ یہ لکھا ہے۔ کہ اگر تیاگی تپسوی دوہان کی ایک ووشی استری سے شادی ہو تو اور بھی اچھا ہے۔ یہ ہے مطلب پورا ان دواہ (سکھ رانک الاپنے کا) اور انولوم وواہ کی حالت میں بعض بھی ورنوں میں رشتہ ہو جائے گا۔

”ہم کس لئے دیا نند آنکھ میں بڑی بڑی رقمی دیا نند کے پنڈت دھرم اسٹھ کو شودر اسے کہتے ہیں جو پڑھنے سے کچھ نہ آئے۔ اور جس کو اس کا کچھ نہ کر سکے۔ تو اس کا شودر کے شلوک

سکے ساتھ وہ شودر کہا آگیا۔ جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ اگر ان پڑھ (شودر) پڑھنے لکھنے پر براہمن یا تیاگی تپسوی ہو جائے۔ تو اسے براہمن کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔ اور اگر کوئی برہمن (تیاگی برہمن کہلانے والا) شودر کے سے کام کرے۔ تو وہ شودروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اگر کسی ملک میں یہ رواج نیم ہو۔ کہ اتنی تعلیم حاصل کیا ہو جو اتنا عالم و دینا ہو۔ وہ ایک خاص قانون سے ریشوارہ اکثر کا ممبر بن سکتا ہے۔ اور اس سے کم ہو کہ ووٹ نہیں بن سکتا۔ اور ساتھ ہی یہ لکھا ہوا ہو۔ کہ اگر وہ کوئی خاص جرم کرے۔ تو اس کا یہ حق چھین لیا جاوے۔ اور اس کی گنتی اُن لوگوں میں ہو۔ کہ جن کو یہ حقوق حاصل نہیں۔ تو اس سے یہ کیسے لازم آتا ہے۔ کہ ان دونوں داکیوں میں پھیر ورودھ ہے۔

اگر ایک لڑکا آٹھویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ اور اس کے اندر لیاقت بھی ہے۔ لیکن کسی شرارت کی وجہ سے اس کو ہیڈ ماسٹر نے تین سال نیچے گرا دیا ہے۔ تو اس سے یہ بات غلط کیسے ثابت ہو سکتی ہے۔ کہ اگر وہ شرارت نہ کرتا۔ تو وہ آٹھویں میں ہی رہنے کے قابل تھا اب پانچویں میں رکھنا بے انصافی نہیں ہے۔ اگرچہ اس کی لیاقت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اس طرح ایک لڑکا جب داخل ہوتا ہے۔ تو اُسے پڑھنا لکھنا کچھ نہیں آتا۔ تو قدرتی طور پر اُسے پہلی جماعت میں داخل کیا جاتا ہے۔ اگر وہ پہلے سال میں اس قدر ترقی کرے۔ کہ پرائمری پاس کرے تو حیرانی کی کیا بات ہے۔ جو مرہٹے مکھیا ہے۔ وہ ورن (بیوستھا) کے حق میں پڑتا ہے۔ آجکل لاکھوں نہیں کروڑوں آدمی روحانی تعلیم اور علم سے محروم ہیں۔ یعنی انہیں شودر کا درجہ حاصل ہے۔ اگر ان کو پڑھنے لکھنے کا موقعہ اور امداد دی جاوے۔ تو لاکھوں میں سے شاید ہزاروں ہی شودر رہ جائیں۔ باقیوں میں سے کئی پنڈت ہو جائیں گے۔ یعنی ویش بن جائیں گے۔ اور کئی دیش آکشا سے شاسن کار میں لگ جائیں گے۔ یعنی کشتری بن جائیں گے یا جو کچھ خوش قسمت لوگ تیاگی تپسوی ہوں گے وہ برہمن کہلانے لگ جائیں گے۔ میرا مطلب محض یہ تھا۔ کہ ان پڑھوں (شودروں) کے درجے سے وہ سب لوگ نکال دیئے جائیں۔ جو پڑھنے پڑھانے کے لائق بن جاویں۔ صرف وہی رہنے چاہئیں جن کو سوسائٹی کے زور

دینے پر بھی اور شکشا دینے پر بھی کچھ نہ آسکے باقی رہا یہ کہ سنساریں سے اونچ نیچ کی تمیز اُڑا دی جاوے یہ بات ذرہ بھی نہیں ہو سکتا ذات پات توڑک منڈل کیا کرے گا۔ لینن کی قبر پر لاکھوں روپے خرچ کئے گئے۔ وہ بھی سٹیٹ کے خزانہ میں سے۔ اور بالشویک راج کتنے زمانہ میں لاکھوں کامریڈ مرے ہونگے۔ لیکن اُن کی قبروں پر سٹیٹ نے کیا خرچ کیا۔ آج بھی جو عزت سٹالین کو حاصل ہے۔ وہ کتنے روسیوں کو حاصل ہے۔ سکولوں میں بھی جب ٹیچر کلاس میں آتے ہیں۔ تو لڑکے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جب لڑکے کلاس میں آتے ہیں۔ تو کیوں ادھیاپک کھڑے نہیں ہو جاتے۔

سنسار میں سے پہاڑوں اور میدانوں کو مٹا کر بھومی ماتا کو ہم سطح نہیں بنایا جا سکتا۔ ہاں اگر کسی کے دل میں یہ خیال سمایا ہو۔ کہ خاص ہستیاں ہی پہاڑ ہیں۔ اور پہاڑ ہی ہستیاں ہیں۔ کیونکہ وہ اپنی اپنی جگہ ایک خاص جگہوں پر ہیں۔ تو اس خیال کو دور کرنا ہوگا سنسار میں چھوٹے بڑے تو رہیں گے ہی۔ کم عزت والے اور زیادہ عزت والے بھی رہیں گے۔ جو عزت گاندھی کو ہے۔ وہ دام لال کو نہیں ہو سکتی۔ لیکن یہ تمیز تیاگ۔ تپسیا۔ ودیا اور اُپکار وغیرہ گنوں کی بنا پر ہونی چاہئے۔ نہ کہ جنم یا سمپتی کی بنا پر۔

آریہ سماج اور ذات پات توڑک منڈل میں فرق صاف ہے۔ آریہ سماج سنسار میں درجوں کی تفریق مٹانا نہیں چاہتا۔ بلکہ اُن کی بنا گن کرم پر رکھنا چاہتا ہے۔ ذات پات توڑک منڈل تیلیوں بیسواؤں دیانتوں کی نرجیوں اور کمہاروں چماروں اور پتی کھلنے والوں کو سوسائٹی میں ایک ہی درجہ دینا چاہتا ہے۔ جو بات نہ کبھی دنیا میں ہوئی ہے۔ نہ ہو سکتی ہے۔ اس لئے ترقی میں سیدھا راہ آریہ سماج کی ورن بیوستھا نہیں۔ بلکہ منڈل کی ورن بیوستھا ہے۔ جس دیش میں ودوانوں اور مورکھوں کو ایک درجہ دیا جاتا ہے۔ وہ دیش یا قوم جلد ہی نوست کا شکار ہو جاتی ہے۔ اس لئے میں نے منڈل کے ذات پات توڑنے کے اس عمل کا نام ورن بیوستھا رکھا ہے۔ آریہ سماج کے طریقۂ عمل اور منڈل کے طریقۂ عمل میں جو فرق ہے۔ وہ اس کا مظہر ہے۔ ذات پات توڑک منڈل کے لیڈر نے اب

ورن بیوستھا اور یگیو پویت کا مذاق اُڑانا اپنا فرض سمجھا ہی ہوا تھا۔ اب اُس نے یگیو پویت کے خلاف جہاد شروع کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

”جنیو یا یگیو پویت کے پہننے کا کیا فائدہ ہے۔ بہت سے ودوانوں کے پوچھنے پر ہمیں کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملا۔ برخلاف اس کے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یگیو پویت ہندوؤں کو ہندوؤں سے الگ رکھنے کا ساتھ سماج میں بے اتفاقی کا سبب بن رہا ہے۔“

یہ اقتباس بھی کرانتی کے ایڈیٹوریل کالموں سے لیا گیا ہے۔ اس وقت ہم مہاشہ سنت رام کے ساتھ کوئی شاستر ارتھ نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن ہم ان سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا وہ امید کر سکتے ہیں۔ کہ کرانتی رسالہ میں دیوگوروں کو ٹھگوان کو دھوکے یا دوکاندار کا خطاب دے کر دیو سماج کو پنڈال حاصل کر لیں۔ محض اس لئے کہ دیو سماج ذات پات کے توڑنے کے حق میں ہیں۔ یا کلمہ کا مذاق اُڑا کر بھی مسلمانوں کا پنڈال حاصل کر لیں۔ اس لئے کہ وہ بھی ذات پات کے خلاف ہیں۔ تو پھر کس معقولیت سے وہ ورن بیوستھا یگیو پویت اور ہوم یگیہ کا مضحکہ اُڑا کر گورکل کانگڑی اور لاہور آریہ سماج کے پنڈال حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ ان اجلاس میں بھی وہ ورن بیوستھا کا مضحکہ اُڑانے پر کمر بستہ ہوں اور آریہ سماج ورن بیوستھا کی سفید پانے کے حق میں ہو نہ کہ محض ذات پات توڑنے کی موافقت پر اب یا ٹھیک سمجھ گئے ہوں گے۔ کہ آریہ سماج اور ذات پات منڈل کے اندر کوئی بھی چیز مشترکہ نہیں ہے۔ ذات پات توڑنے کے ادیشیوں میں بھی فرق ہے۔ آریہ سماج ذات پات توڑنے کے اس لئے حق میں ہے کہ گرست آشرم سوگ دھام ہے اور وواہ میں تنگی نہ ہو جاوے۔ اور مہاشہ سنت رام جی اس لئے ذات پات توڑک منڈل ذات پات توڑنے پر اس لئے زور نہیں دیتا۔ کہ اس سے گنواروں کو اچھے ودیا وروں کی بہو بیٹیاں مل جائیں گی۔

آریہ سماج بھی پردہ ہٹانا چاہتا ہے۔ اور انگریزیت و مغربیت کی پیروی پیچھے جانے والے کچھ سینڈو بھی۔ تو کیا یہ مناسب ہو گا کہ ان مغرب زدہ لیڈروں کی ایک کانفرنس کرنے کی آریہ سماج کے پنڈال میں اجازت دی جاوے۔ اور محض اس لئے کہ وہ پردہ کے خلاف ہیں۔ اور اس طرح فیشن پرستی کی لہر کو تقویت دی جائے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (منیجر)

سورگیہ سوامی شردھانند جی!

(از شری پنڈت وشنودت جی ایڈووکیٹ فیروزپور شہر)

سوامی شردھانند اُن لوگوں میں سے ہیں جن سے واقفیت رکھنے والے کم و بیش اِس وقت موجود ہیں۔ سوامی شردھانند ایک ایسی ہستی تھے جن کو مستقبل کا زمانہ فراموش نہیں کر سکتا۔

سوامی شردھانند ایک متمول گھرانے میں پیدا ہوئے۔ بریلی اور بنارس کے حالات میں ایام طفولیت میں نشو و نما حاصل کی۔ لاہور میں تعلیم حاصل کر کے وکیل بنے۔ بریلی اور بنارس کا اثر اُن کے لب و لہجہ سے عیاں تھا۔ وہ ہندوستانی اہل زبان کی طرح بولتے تھے۔

سوامی شردھانند جی نے اپنا کام وکالت جالندھر میں شروع کیا۔ رائے سالگ رام کے خاندان سے اُن کا تعلق رشتہ داری کی وجہ سے ہو گیا۔ وہ رائے سالگ رام کے داماد تھے۔ کنیا مہا ودیالیہ کے مشہور لالہ دیو راج رائے سالگ رام کے لڑکے اُن کے ہر ایک ابتدائی کام میں اُن کے ساتھی تھے۔ ایام وکالت میں سوامی شردھانند جی بالو منشی رام کہلاتے تھے۔ سوامی شردھانند میں اُس زمانہ میں ایک ایسی اگنی تھی جو آخر کار بڑی زبردست شکتی کی صورت میں رونما ہوئی۔ اُن کا وکالت کا کاروبار تو صرف سلسلہ معاش تھا۔ دراصل اُن کا تن من دھن آریہ سماج کے ارپن تھا۔ ہمیں اُن کے بہت ابتدائی زمانہ کے تذکرہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

اُن کی دھرم پتنی کا اُن کی عمر کے اُس زمانہ میں دیہانت ہوا۔ جسے لوگ آجکل جوانی کی عمر کہتے ہیں۔ اور اِس قابل سمجھتے ہیں۔ کہ دوسری شادی کر لی جاوے۔ مگر اِس شیر مرد نے دلیری کی بے نظیر مثال قائم کر کے دکھلائی۔ چار خورد سال بچے تھے۔ دو لڑکیاں اور دو لڑکے۔ مگر اُن سب کی پرورش اپنے اصولوں کے مطابق ایسی اچھی کی۔ کہ باید و شاید۔ دوسری شادی اِس صورت میں باعث زحمت ثابت نہ ہوئی۔

سوامی شردھانند کی زندگی کا معیار ہمیشہ یہ رہا۔ کہ جو کچھ منہ سے کہا جاوے کر دکھایا جاوے ہمیشہ ہر ایک نیک کام کرنے کے لئے سینہ سپر رہا کرتے تھے۔ عالم باعمل انسان تھے۔ زندگی کے ہر ایک مرحلہ پر ایک ہی بات پیش نظر رہتی تھی۔ اور وہ صرف یہی کہ اپنا فرض دھرم کے مطابق ادا کیا جاوے۔ طعن و تشنیع دوستوں اور برادری کے مشورے اُن کے راستہ میں حائل نہ ہو سکتے تھے۔

آریہ سماج میں سدبانت کے جھگڑے رونما ہوئے۔ اِس وقت کے بعض چوٹی کے آدمی غلط راستہ پر تھے۔ مگر سوامی شردھانند نے ہمیشہ درست راستہ اختیار کیا۔ سوامی شردھانند ایک ایسی ہستی تھے۔ کہ وہ ایک تنگ دائرہ میں رہ نہ سکتے تھے۔ اُنہوں نے اردو میں غالباً ۱۸۸۹ء یا ۱۸۹۰ء میں ست دھرم پرچارک کے نام سے جالندھر شہر سے اخبار نکالنا شروع کیا۔ ابتدا میں چھوٹی تقطیع پر شائع ہوا کرتا تھا۔ مگر رفتہ رفتہ ایسی طاقت بن گیا۔ کہ آریہ سماج میں اُس کی آواز ایک خاص اثر رکھتی تھی۔ جب آریہ سماج میں ہندی (آریہ بھاشا) کے پرچار کا سوال پیدا ہوا۔ تو سوامی شردھانند نے اِسی ست دھرم پرچارک کو ہندی کا جامہ پہنایا۔ اگرچہ اِس کام میں اُنہیں سخت نقصان برداشت کرنا پڑا۔

حقہ پینے والوں کے لئے حقہ چھوڑنا کس قدر مشکل ہے۔ مگر سوامی شردھانند نے جہاں بڑی بڑی باتیں خراب معلوم ہونے پر ترک کر دیں۔ اُن کے لئے حقہ چھوڑنے کے لئے کسی خاص جد و جہد کی ضرورت نہیں تھی۔ حقہ ایسا ترک کیا کہ پھر اُس کا نام نہ لیا۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے عوام کی خواہش کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ۱۹۰۰ء میں گورو کل کھولنے کا ارادہ کیا۔ مگر یہ کام ایسا محال نظر آتا تھا۔ کہ عملی صورت اختیار کرنا خواب و خیال میں بھی نہ آتا تھا۔ ڈرتے ڈرتے آریہ پرتی ندھی سبھا نے فیصلہ کیا کہ تیس ہزار روپیہ جمع ہو جائے۔ تو گورو کل کے کھولنے کا ارادہ کیا جاوے۔ مگر اس زمانہ میں آریہ سماج میں زیادہ رقم کے دان دینے والے کم تھے۔ آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ پر جب کہ ابھی تک انار کلی کی آریہ سماج قائم نہیں ہوئی تھی۔ بہت مشکل سے دو ہزار روپیہ جمع ہوتا تھا۔

سوامی شردھانند جی نے اِس مشکل کو حل کرنے کے لئے برت لیا۔ کہ وہ اپنے گھر میں قدم نہیں رکھیں گے۔ جب تک ۳۰ ہزار روپیہ جمع نہ کر لیں گے۔ بال بچے سب جالندھر شہر میں تھے۔ مگر اپنے گھر میں سوامی شردھانند نہیں گئے۔ جب تک کہ تیس ہزار روپیہ جمع نہ کر لیا۔ اگر جالندھر شہر کے سٹیشن پر سے گذرتے تھے تو بال بچے وہیں ملنے کے لئے آ جایا کرتے تھے۔ جب سوامی شردھانند جی اپنا برت پورا کر کے لاہور آئے۔ تو بڑا بھاری جلسہ کیا گیا۔ اور لالہ کاشی رام دید کی کافور کی مالا سوامی جی کے گلے میں اظہار مسرت کے طور پر ڈالی گئی۔ آریہ سماج میں ذات پات توڑنے کا سوال پیدا ہوا تو سوامی شردھانند جی نے مثال پیدا کی۔ عرصہ دراز کی جد و جہد کے بعد اور آریہ سماج میں اپنے کام کی وجہ سے شہرت حاصل کرنے کے بعد گورو کل کا بنیادی پتھر کانگڑی ہردوار میں رکھا۔ گورو کل اب اپنا پھل دکھا چکا ہے۔ اور قومی تحریک کے حامیوں کے لئے گورو کل کا طریقہ تعلیم طریقہ رہائش بمنزلہ سراج کام دے رہا ہے۔ مگر قومی درس گاہ کے لحاظ سے بھی کامیابی صرف گورو کل کو ہی ہوئی ہے۔

گورو کل میں سوامی شردھانند ننگے سر دھوتی پہن کر رہتے تھے۔ پیلا دوپٹہ رکھتے تھے یہ زمانہ سوامی شردھانند کے زمانہ میں بان پرستی کا زمانہ تھا۔ گورو کل کے لئے سنسان تلاش کیا گیا۔ جنگل کو صاف کیا گیا۔ اور وہاں گورو کل کی درسگاہ تیار کی گئی۔

گورو کل میں کام کرنے کے ایام میں سوامی شردھانند نے بہت سے ذاتی دوست پیدا کئے۔ اُن میں مہاتما گوکھلے۔ مہاتما گاندھی۔ اور مسٹر اینڈریوز وغیرہ بہت سے پرسدھ پُرش تھے۔ مسٹر اینڈریوز جب تک دہلی مشن کالج میں کام کرتے رہے۔ اکثر فرصت کے دن گورو کل میں گذارا کرتے تھے۔ وہ پرنسپل رُودرا کے لڑکے کو اکثر لایا کرتے تھے۔ گورو کل میں جو آتا تھا وُہ سوامی شردھانند کے جیون سے پربھاوت ہوئے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔

گورنمنٹ کے اعلےٰ افسروں کی نظر سے بھی سوامی شردھانند جی اوجھل نہ رہے۔ سر جیمز مسٹن گورنر صوبہ جات متحدہ گورو کل میں آئے۔ لارڈ چیمسفورڈ وائسرائے ہند بھی آئے۔ مگر نفرت اور دھنگی سے گورو کل کا کھانا کھایا۔ سوامی شردھانند اور گورو کل کی عظمت اپنے دل میں لے کر گئے۔

گورو کل کا پودا صرف کانگڑی تک ہی محدود نہیں رہا۔ بلکہ اب اِس طرز کی درس گاہیں ہندوستان کے مختلف حصوں اور اُس سے باہر بھی پائی جاتی ہیں۔ اور آئندہ ترقی کے لئے مضبوط بنیادیں ثابت ہو رہی ہیں۔

سوامی شردھانند میں یہ خوبی تھی۔ کہ جو کام کرتے تھے۔ گھر سے شروع کرتے تھے۔ ذات پات توڑنے کا خیال آیا۔ تو ذات پات کو اپنی ہی لڑکی کی شادی کے موقعہ پر توڑا۔ گورو کل کھولا۔ تو اُس میں سب سے پہلے اپنے دو لڑکوں کو داخل کیا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ اُن کے کٹر سے کٹر مخالف بھی اُن کے حامی بن جاتے تھے۔

آخر کار ایک ایسا وقت آیا۔ کہ مہاتما منشی رام جی نے سنیاس لے لیا۔ سنیاس لینے سے پیشتر جو آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا ہوئی۔ اُس میں اُنہوں نے کہہ دیا تھا۔ کہ اُن کے سر پر مزید بوجھ گورو کل کا نہ رکھا جاوے۔ کیونکہ وہ ایک مفید تر کام کرنے والے ہیں۔ اِس سے مطلب اُن کا سنیاس لینے کا تھا۔

بان پرستھ آشرم میں سوامی شردھانند جی داڑھی مونچھ رکھا کرتے تھے۔ مگر اب اُن کا صفایا کرا دیا۔ اِس نئی شکل میں سوامی دھرم بھگتی اور جرأت کی مورتی نظر آتے تھے۔

اب تک سوامی شردھانند کی طاقت صرف آریہ سماج کے لئے ہی محدود تھی۔ مگر سنیاس لینے کے بعد سوامی شردھانند جی گورو کل ہردوار کو چھوڑ کر دہلی میں آ بیٹھے۔ اور دہلی کو مرکز بنا کر ویدک دھرم کا پرچار کرنے لگے۔ پہلے آریہ سماج کا سنگٹھن صرف پنجاب تک محدود تھا۔ مگر اب اُنہوں نے سب آریہ پرتی ندھی سبھاؤں سے تمام مقاموں کو ملا کر سارو دیشک سبھا کی بنیادیں مضبوط کرنے کا انتظام کیا۔ یہ سبھا کسی وقت بھارت اور سنسار کے لئے ایک بڑی زبردست طاقت بن جائیگی۔

متھرا کی جنم شتابدی میں سارو دیشک سبھا کی ہستی کو سب نے محسوس کیا۔ اور اُس وقت آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کو پتہ لگا۔ کہ آریہ سماجوں کے مضبوط سنگٹھن کے لئے ضروری ہے۔ کہ سارو دیشک سبھا کے ہاتھ مضبوط کئے جاویں۔ تاکہ جن جن علاقہ جات میں ابھی ویدک دھرم کا پرچار نہیں ہوا۔ وہاں آریہ سماج کا پرچار ہو سکے۔

مارشل لاء کے دن آئے۔ جلیانوالہ باغ میں گولی چلی۔ سوامی شردھانند جی سینہ سپر ہو کر اپنے دیش واسیوں کی مدد کے لئے میدان میں آ گئے۔ اُس وقت لوگوں کو پتہ لگا۔ کہ سنیاس کی کیا قدر ہے۔ ملک کے برگزیدہ لیڈروں میں سوامی شردھانند جی کی خاص حیثیت ہو گئی۔ دہلی میں مارشل لاء کے دنوں میں سوامی شردھانند جی نے کمال کر دیا۔ فوجی سنگینوں کے سامنے جب سوامی جی کو چھاتی تان کر کھڑے ہوتے دیکھا تو لوگ عش عش کرنے لگے۔ دہلی کے مسلمان خصوصاً سوامی شردھانند جی کے گرویدہ ہو گئے۔ جامع مسجد میں سوامی شردھانند جی گئے اور منبر پر کھڑے ہو کر گائتری کا پاٹھ کیا۔ اور اُپدیش دیا۔ یہ عزت مسلمانوں نے آج تک کسی کو نہیں دی۔

ملک کے برگزیدہ لیڈروں نے سوامی شردھانند کی اِس کارگذاری کے لئے قدر افزائی کی۔ اکالیوں کے معاملہ میں پیغام دینے کے سلسلہ میں سوامی شردھانند جی چھ ماہ کے لئے جیل خانہ گئے۔

سوامی شردھانند جی کا تیاگ

(از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور)

سورگیہ سوامی شردھانند جی کی جیونی دیکھنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اُن کے جیون میں جو انیک باتیں قابلِ تقلید ہیں۔ اُن میں سے ایک بات "تیاگ" بھی ہے۔ دُنیا میں انیک سجن ہیں۔ جو دولت کے لیے مارے مارے پھرتے ہیں۔ لیکن اُن کو دولت نہیں ملتی ہے۔ بھرتری ہری جی اپنے پرسدھ پستک "ویراگ شتک" میں ایک جگہ لکھتے ہیں۔ کہ دُنیا میں کئی پرش ہیں۔ جنہوں نے پراپت کئے ہوئے دھن کو تیاگ دیا ہے۔ لیکن کئی ایسے ہیں۔ جنہوں نے اب تک دولت حاصل نہیں کی ہے۔ اور مستقبل میں بھی کوئی یقین نہیں ہے کہ (نہیں) حاصل ہو جائے گی۔ مگر دولت حاصل کرنے کی خواہش دل میں ضرور ہے۔ اس پر کوی ہردیال جی لکھتے ہیں :-

"اچھیا ماتر دھنوں کے اکثر کو نہ تیاگ سکیں"

سورگیہ سوامی جی اپنے ضلع میں اپنے وقت کے اچھے وکیلوں میں سے ایک تھے۔ اُنہوں نے اُس وقت جبکہ وہ وکالت کرتے تھے۔ ویدک دھرم کے پرچار کے لئے اپنا وقت دیتے تھے۔ اس وقت بھی روپیہ کی فکر نہ کرتے تھے۔ ان کا لوکِک پرچار آج کل کے کسی اُپدیشک سے کم نہیں تھا۔ اگر وہ دولت کے خواہشمند ہوتے تو ایسا کبھی نہ کرتے۔ ان کے بھائیوں میں جائداد کے بٹوارہ میں کچھ مت بھید ہو گیا۔ اُس وقت بھی اُنہوں نے اپنی اُدارتا سے کام لے کر اس مت بھید کو مٹا دیا تھا۔ وکالت کے وقت ان کو ہر ایک مقدمہ لینے کی اِچھیا نہ تھی۔ جس مقدمہ کو وہ ٹھیک سمجھتے تھے۔ لے لیتے تھے۔ جس کو وہ ٹھیک نہیں جانتے تھے۔ اُس کا مختار نامہ وہ نہ لیتے تھے۔ اُن کی جو جائداد تھی۔ وہ سب ہی اُنہوں نے دھرم کے کاموں کے لئے دیدی تھی۔ جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے۔ وکالت کے وقت اُن کا ایک مکان جالندھر شہر میں تھا جب وہ وکالت ترک کر کے دن رات گورو کل کے کام میں لگے۔ اُس وقت بھی اُن کا مکان اُن کے پاس تھا۔ لیکن اُنہوں نے جبکہ اُن کے دونو لڑکے سنا تک بننے والے تھے۔ وہ مکان بھی آریہ پرتی ندھی سبھا کو دے دیا۔ اُن کے پاس ایک پریس تھا۔ جس پر شروع شروع میں اُن کا اخبار "ستیہ دھرم پرچارک" چھپا کرتا تھا۔ وہ پریس بھی دان کر دیا گیا۔ سب کچھ دان کر کے وہ کہیں ایکانت میں بیٹھ نہیں گئے تھے۔ اُن کا تن۔ من اور دھن لوک سیوا میں لگ رہا تھا۔ اوّل تو وہ گورو کل کانگڑی کے سنستھاپک تھے۔ اور اسی میں کام کرتے رہے۔ آخیر میں اپنے تیاگی شیشیہ ورتمان شری آچاریہ رام دیو جی کو وہ کام سبھا دوارہ سونپ کر اُنہوں نے سنیاس لے لیا۔ اور دہلی میں کام شروع کیا۔ جب پنجاب میں مارشل لاء ہوا۔ تب وہ پیڑتوں کی سیوا کے لیے پنجاب میں آئے۔ اور کانگرس کو جو کہ ڈاکٹر ستیہ پال جی وغیرہ نے امرتسر میں بُلائی تھی۔ اور سب لوگ مارشل لاء کی وجہ سے ہار کر رہے تھے۔ پُوری شان سے منایا۔ اس کے بعد آپ شُدھی اور دلت اُدھار میں لگ گئے۔ آخیر دم تک اسی طرح آپ لوک سیوا میں لگے رہے۔ تن من اور دھن جہاں لوک سیوا کے لئے تھا۔ وہاں آخیر وقت میں پران بھی آریہ جاتی پر اس کی بھلائی کے لئے تیاگ دے دئے۔ جبکہ ایک مسلمان عبدالرشید نے ان کو گولی کا نشانہ بنایا۔ اُس وقت بھی وہ شُدھی سبھا کا کام کرتے تھے۔ اور نو مسلم بھائی جو کہ آریہ بننا چاہتے تھے۔ ان کو برادری میں شامل کرواتے تھے۔ جس سے مسلمان بگڑ گئے تھے۔ اس لئے ان کو گولی کا نشانہ بنایا گیا

اب آریہ سماجی "شردھانند دوس" منا رہے ہیں۔ ان کو چاہئے۔ کہ سورگیہ سنیاسی کے جیون پر روشنی ڈالیں۔ جہاں اُنہوں نے تن۔ من اور دھن سے سیوا کی۔ اور آخیر میں پران بھی اسی سیوا میں دے دئے۔ ان میں سے دھرم سیوا میں جو کچھ وہ دے سکتے ہیں۔ اتنا تو ضرور دیں۔ دھن دے سکتے ہیں۔ دھن دیں۔ جو تن سے سیوا کر سکتے ہیں۔ سیوا کریں۔ اور جو یہ دو نہیں کر سکتے ہیں۔ وہ من سے اتنا تو ضرور کریں۔ کہ آریوں کو ایک بنانے اور ساناریوں کو آریہ بنانے میں من سے سنجیدہ سنکلپ کریں۔ اور اس کو عمل میں لائیں ❖

بعدالت منصف صاحب خفیفہ جونپور ضلع اعظم گڑھ

نمبر مقدمہ ۳۵۱

دیس راج ولد جیون مل مہاجن ساکن حال قصبہ نہینی گڑھ پرگنہ بیلا دولت آباد۔ ضلع اعظم گڑھ مدعی

بنام :-

سیّد عبدالصمد ولد علی احمد ساکن موضع دیوت پرگنہ بیلا دولت آباد ضلع اعظم گڑھ مدعا علیہ ❖

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت نقدی کے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ

۱۱ جنوری ۱۹۳۵ء

بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل اُمور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے۔ یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو۔ جو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں۔ اور جوابدہی دعویٰ کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے۔ واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر اور نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں۔ پیش کریں۔ آپ اگر تاریخ مقررہ پر حاضر نہ ہوں گے۔ تو مقدمہ آپ کی غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہوگا ❖ آج ۲۹ نومبر ۱۹۳۴ء کو بثبت دستخط میرے اور مہر عدالت جاری کیا گیا ❖

(دستخط حاکم اور مہر عدالت)

سماجک سماچار

آریہ سماج کرنال کا شوک پرستاو:-

آریہ سماج کرنال نے سپتاہک ست سنگ میں پنڈت گھاسی رام جی ایم۔اے۔ میرٹھ کی مرتیو کی افسوسناک خبر سنکر جملہ حاضرین کو سخت رنج اور شوک ہوا۔ کیونکہ پنڈت جی موصوف آریہ سماج کے ایک مانیہ نیتا اور دھارمک بزرگ ہی نہیں تھے بلکہ آریہ سماج میں انگریزی اور سنسکرت کے ایک بڑے پرسدھ ودوان اور مشنری کارکن تھے۔ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کا انگریزی ترجمہ آپ کی قابل اور پرسدھ یادگار ہے۔ جملہ حاضرین نے کھڑے ہوکر پنڈت جی کی مرتیو پر اظہار افسوس کرتے ہوئے پرماتما سے پرارتھنا کی کہ پرماتما ان کی آتما کو سدگتی اور ان کے پریوار کو شانتی پردان کریں۔

(سنگھرام منتری آریہ سماج کرنال)

آریہ سماج بناٹنگر کے سماچار:-

اودھ کاشی رنگیلی ممبر کی ضبطی کا مطالبہ۔ آریہ سماج بناٹنگر کا ایک عام جلسہ منعقدہ ۹ ستمبر میں دھرم پرچارک امرت پتر کے "کاشی رنگیلی نمبر" کو جس میں مہرشی دیانند کے خلاف بیہودہ بکواس کی گئی ہے سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور پنجاب گورنمنٹ سے پرزور استدعا کرتا ہے کہ مذکورہ نمبر کو ضبط کر کے اس کے ایڈیٹر کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔

۲۔ چناؤ:- امسال آریہ سماج کے عہدیداروں کا انتخاب حسب ذیل ہوا ہے۔

پردھان لالہ دیو دت۔ اپ پردھان لالہ دیو راج۔ لالہ اپندر ناتھ و لالہ رام نال۔ منتری دھرم دت۔ اپ منتری لالہ بہاری لال ممبر اور ڈاکٹر ہری داس جی۔ خزانچی بابو گوری شنکر۔ پستکادھیکش ماسٹر جے گوپال۔

پرتنیدھی سبھا کے ممبر:- لالہ کنہیا لال اور مہاشہ بشو دیال۔

(دھرم دت منتری آریہ سماج بناٹنگر ضلع گورداسپور)

آریہ سماج فانیوال کے پرستاو:-

آریہ سماج فانیوال نے مندرجہ ذیل پرستاو پاس کئے ہیں:-

۱۔ آریہ سماج فانیوال کا یہ اجلاس منعقدہ ۲۹ دسمبر ۱۹۳۴ء پنڈت رنجیا رام کے کاشی رنگیلی نمبر کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور یہ اجلاس گورنمنٹ پنجاب سے التجا کرتا ہے کہ وہ اس نمبر کو ضبط کرے۔

آریہ سماج فانیوال پنڈت گھاسی رام جی ایم۔اے کی مرتیو سے آریہ سماج کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ پرماتما پنڈت جی کی آتما کو شانتی پردان کریں۔ نیز ان کے سمبندھیوں کو دھیرج عطا کریں۔

(منتری)

کنیا گوروکل ڈیرہ دون کے اتسو پر آنے والوں کیلئے ضروری اطلاع

کنیا گوروکل ڈیرہ دون کے آٹھویں سالانہ جلسہ کی تیاریاں خوب زور شور سے شروع ہیں۔ اس موقع پر مہاتما نارائن سوامی جی۔ پنڈت رام چندر جی دہلوی۔ ہندو مشن بنگال کے بانی مبانی سوامی ستیا نند جی۔ پنڈت لکشمی رام جی مشرا۔ پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا والے۔ مہاشہ کرشن جی اور پنڈت چندر منی جی شاستری وغیرہ کے علاوہ آریہ جگت کے پرسدھ نیتا۔ سنیاسی۔ پنڈت اور اپدیشکوں کے آنے کی بھی پوری توقع ہے۔ جلسہ پر ایک آل انڈیا واد ودواد سمیلن کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ جس میں سنسکرت کے مضامین (۱) کیا ہندوستان کو ہٹلر کی ضرورت ہے یا گاندھی کی (۲) کیا ہندوستان کا مستقبل سوشلزم سے سدھرے گا یا ورن آشرم سے؟ ہونگے۔ نیز ذیل کے مضامین پر برہمچاریاں اپنے اپنے ہندی اور سنسکرت کے نبندھ پڑھ کر سنائیں گی۔

(سنسکرت میں) کماری شانتا دیوی ودیا النکرتا۔ مضمون "ویدکا مہتو"

" " آپ سناتکا ویدوتی۔ " "راجیہ بھارت ورش میں نلدی"

(ہندی میں) آپ سناتکا برہم وتی۔ " "ورن ویوستھا"

" " " ساوتری دیوی۔ " "رشی دیانند کی ویدک بھگتی"

نیز ایک سودیشی نمائش کا بھی انتظام کیا گیا ہے جس کا سارا پروگرام دلچسپ ہے۔ اور سننے و دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

چونکہ اس سال جلسہ سردیوں میں ہے۔ اس لئے باہر سے آنے والے بھائیوں کی اطلاع کے لئے یہ بتا دینا ضروری ہے۔ کہ آپ انہیں موسم سرما کی ضروریات کے مطابق گرم کپڑے اور بستر وغیرہ لانے چاہئیں۔ اور جوق درجوق آنا چاہئے۔ اس بات سے نہ ڈر جانا چاہئے۔ کہ پہاڑی علاقہ ہونے کی وجہ سے بہت سردی یا برف پڑتی ہوگی۔ سردی پنجاب جیسی سادھارن ہی ہے۔ رہائش وغیرہ کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا ہے۔ پھر بھی جو رہائش کے بارہ میں اپنی تسلی کے لئے چھولداری ریزرو کرا کر بے فکر ہونا چاہیں۔ وہ چھولداری کا کرایہ پیشگی بذریعہ منی آرڈر بھیج کر ریزرو کروا سکتے ہیں۔ کرایہ حسب ذیل ہے:-

۸ چارپائیوں والی چھولداری کے لئے -/۶ روپیہ۔ ۴ چارپائیوں والی چھولداری کے لئے -/۳ روپیہ

۲ " " " -/۲ " ایک چارپائی " " " -/۱ "

خط و کتابت کا پتہ:- مکھیہ ادھشٹاتا کنیا گوروکل ڈیرہ دون۔ یو۔پی

آریہ سماج گنگوہ کا اردھ شتابدی مہوتسو:-

آریہ سماج گنگوہ ضلع سہارنپور کا اردھ شتابدی مہوتسو بڑے سماروہ کے ساتھ ۱۱ فروری سے ۱۷ فروری ۱۹۳۵ء تک منایا جائیگا۔ آریہ سماج کے پرسدھ پرسدھ نیتا اس موقع پر پدھار رہے ہیں۔ بھجنیک اور سودیشی بکری بناؤں کو بہت جلد جگہ ریزرو کروا لینی چاہئے۔ یاتریوں کو اپنے آنے کے متعلق پہلے سے سوچنا دینی چاہئے۔ تاکہ پورا پورا پربندھ ہوسکے۔ ضلع کی آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں سے نویدن ہے کہ آریہ سمیلن کے موقعہ پر وہ جو جو پرستاو پیش کرنا چاہیں۔ بھیجنے کی کرپا کریں۔ اور سمیلن کو سپھل بنانے کا پورا یتن کریں۔ نیز پرچار کیلئے اپنے اپنے لنچ سے سوچت کریں۔

(آریہ سماج ہذا نے ۹ دسمبر کو ایک نو مسلم کو شدھ کیا)

(بسمبر چند منتری اردھ شتابدی کاریالیہ)

آریہ سماج کرنال (گوروکل سیکشن) کا سالانہ جلسہ

۱۔ ۲۸-۲۹ اور ۳۰ دسمبر ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ہوگا۔ اس موقع پر بہت سے ودوان پنڈت۔ اپدیشک اور سنیاسی مہاتماؤں کے سممت ہونے کی آشا ہے۔

۲۔ ۳۱ دسمبر کو آریہ یووک سبھا کرنال کا سالانہ جلسہ منایا جائیگا۔ جس میں ضلع کی تمام آریہ یووک سبھاؤں کی کانفرنس بھی ہوگی۔

۳۔ یکم جنوری ۱۹۳۵ء کو آریہ استری سماج کا سالانہ جلسہ ہوگا۔ جس میں آریہ کنیا پاٹھشالہ کی لڑکیوں کو انعام تقسیم کیا جائیگا۔

نوٹ:- ۳۰ دسمبر کو آریہ اپ سبھا ضلع کرنال کا خاص اجلاس ہوگا۔ جس میں ضلع کرنال میں ویدک دھرم پرچار کے سادھن اور شدھی کی تجاویز پر وچار کیا جائیگا۔ ضلع کرنال کی جملہ آریہ سماجوں سے خاص طور پر نویدن ہے کہ وہ اپنی اپنی سماجوں کے پرتی ندھیوں کو اس اجلاس میں سممت ہونے کے لئے بھیجنے کی کرپا کریں۔

(سنگھرام منتری آریہ سماج کرنال)

آریہ سماج باولی کا سالانہ اتسو:-

آریہ سماج باولی ضلع روہتک کا سالانہ اتسو ۲۸-۲۹ اور ۳۰ دسمبر ۱۹۳۴ء کو بروز شکر۔ سنیچر اور اتوار بڑے سماروہ سے منایا جائیگا۔

(جگن ناتھ منتری آریہ سماج باولی)

یو۔پی آریہ کمار سمیلن:-

امسال یو۔پی آریہ کمار کانفرنس ہندوؤں کے تیرتھ استھان اودھ کے قدیم دارالسلطنت فیض آباد میں بسنت پنچمی کے موقع پر ۸ فروری تا ۱۱ فروری ۱۹۳۵ء منائی جائے گی۔ استقبالیہ کمیٹی بن چکی ہے۔ جس کے صدر بابو مدن موہن جی ورما ایڈووکیٹ اور سکرٹری مہاشہ کیدارناتھ جی آریہ بنائے گئے ہیں۔ کمیٹی نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

(اوماشنکر مست۔ پرچار منتری)

شوک سماچار:-

۹ دسمبر ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج منٹگمری کے سپتاہک ست سنگ میں پنڈت گھاسی رام جی ایم۔اے کی مرتیو پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اور ایشور سے پرارتھنا کی گئی کہ وہ سورگیہ پنڈت جی کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔ پنڈت جی کی مرتیو سے آریہ سماج میں ایک ایسی جگہ خالی ہوئی ہے۔ جس کا پر ہونا مشکل ہے۔

(موہن لال منتری آریہ سماج منٹگمری)

آریہ سماج جالندھر شہر کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج جالندھر شہر کا پچاسواں سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴ اور ۲۵ دسمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۹-۱۰ اور ۱۱ پوہ سمت ۱۹۹۱ بروز اتوار۔ سوم اور منگل بڑی دھوم دھام سے منایا جائیگا۔ ۲۳ دسمبر کو نو بجے دن سنکیرتن ہوگا۔

(رام لال منتری آریہ سماج جالندھر شہر)

سالانہ جلسہ ملتوی:-

آریہ سماج اقلاص پور کا پانچواں سالانہ جلسہ جو ۲۵، ۲۶ اور ۲۷ دسمبر ۱۹۳۴ء ہونا قرار پایا تھا بعض خاص وجوہ سے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ جلسہ کی تاریخوں کے متعلق پھر اطلاع دی جائیگی۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

لائل پور کی آریہ سماجوں کے پرستاو :-

۱- لائل پور کی ہر سہ آریہ سماجوں کی یہ سمّلت سبھا عزیز منوہر لال کے (جو کہ ایک ہونہار بچہ تھا) سنگدلانہ قتل پر اتینت شوک و گھرنا پرگٹ کرتی ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے پتا لالہ رام ناتھ جی مہتہ اور سورگباسی کے پریوار و انیہ سمبندھیوں سے ہاردِک سہانوبھوتی پرگٹ کرتی ہے۔ اور پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ مرتک کی آتما کو شانتی پردان کریں۔ اور اس کے سمبندھیوں کو اس ناقابلِ تلافی نقصان اور سخت صدمہ کے برداشت کرنے کی شکتی پردان کریں ::

۲- لائل پور کی آریہ سماجوں کی یہ سبھا شہر میں بڑھتے ہوئے غنڈہ پن کو کہ جس سے کمسن نوجوانوں و بچوں کے آچار اور زندگیاں سخت خطرہ میں پڑ رہی ہیں۔ بھے کی درشٹی سے دیکھتی ہے۔ اور پبلک تعلیمی سنستھاؤں کے ہیڈ ماسٹروں۔ پرنسپل صاحبان اور منتظمان سے نیز ضلع کے حکام سے پُرزور مطالبہ کرتی ہے۔ کہ وہ باہمی تعاون سے اس بڑھتی ہوئی بدی کی بیخ کنی کریں ::

۳- لائل پور کی آریہ سماجوں کی یہ سبھا چند پریس رپورٹروں اور نامہ نگاروں کے اس غیر ذمہ دارانہ طریقہ کی کہ جس طرح سے عزیز منوہر لال کے سنگدلانہ قتل کے حالات کو ایسے غلط اور گمراہ کُن پیرایہ میں اخبارات میں شائع کرایا۔ کہ یہ موت باہمی تکرار اور لڑائی کا نتیجہ تھی۔ اور ساتھ ہی اس کو فرقہ وارانہ رنگت دی۔ بڑے زور سے مذمت کرتی ہے۔ اور ان اخبارات اور خبر رسان ایجنسیوں سے مطالبہ کرتی ہے کہ ان نامہ نگاروں اور رپورٹروں کے خلاف مناسب کارروائی عمل میں لائے ::

(منتری آریہ سماج لائل پور)

آریہ سماج کیماڑی کے سماچار :-

۱- ۱۶ دسمبر سنہ ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج کیماڑی کے ہفتہ وار ست سنگ میں مندرجہ ذیل پرستاو پاس ہوا :-

آریہ سماج کیماڑی کا یہ ادھیویشن مہاشہ منظور رام جی پردھان آریہ سماج کیماڑی کے پتا کی مرتیو پر دلی افسوس اور ان کے دکھت پریوار سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ مرحوم کی آتما کو سدگتی اور پس ماندگان کو دھیریہ پردان کریں ::

۲- ۱۶ دسمبر کو ہفتہ وار ست سنگ میں ذیل کا پرستاو پاس ہوا :-

آریہ سماج کیماڑی پنڈت اندر ورما جی آریہ اپدیشک اور ماسٹر لکھو رام جی بی۔ اے اور آریہ سماج میرٹھ کے پرسدھ ودوان پنڈت گھاسی رام جی ایم۔ اے کی مرتیو پر دلی افسوس اور ان کے دکھت پریوار سے اظہارِ ہمدردی کرتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ سورگیہ آتماؤں کو سدگتی اور ان کے پریواروں کو دھیریہ پردان کریں ::

(بہاری لال منتری آریہ سماج کیماڑی)

آریہ سماج کپور تھلہ کے سماچار :-

آج ہفتہ وار کارروائی کے موقع پر آریہ سارودیشک سبھا دہلی کی اپیل کے انوسار چندہ اکٹھا کیا گیا۔ جو حاضرین سے ۵ روپیہ ۱۴ آنہ وصول ہوا۔ یہ رقم سبھا کو حیدرآباد پرچار کے لئے بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دی گئی ہے ::

آریہ سماجیوں کو سوچنا :- رادھا سوامی مت کو زیادہ پھیلتے دیکھ کر کھنڈن منڈلی زیرِ اہتمام آریہ سماج کپور تھلہ ماہواری ٹریکٹ کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ اور جس کے تین ٹریکٹ "رادھا سوامی مت و ہندو دھرم"، "رادھا سوامی مت اور سکھ مت" اور "رادھا سوامی مت کے گورو کی علمی و عقلی غلطیاں" وغیرہ شائع ہو چکے ہیں۔ ان کی قیمت مفت بانٹنے والوں سے عہ فی سینکڑہ کے حساب سے لی جاتی ہے۔ اس پروپکار کے کام کے لئے ہر ایک آریہ سماجی کا فرضِ اولین ہے کہ وہ اپنے اپنے شہر یا قصبہ میں منگوا کر پرچار کرے۔ اس کے علاوہ ہمارے اپدیشک مہاشہ بھولا ناتھ جی کو جو کہ اس مت سے بخوبی واقف ہیں اور جنہوں نے اس کام کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی ہے۔ آریہ سماجیں یا آریہ سماجی پرچار منگوا سکتے ہیں۔ دیگر یہ سوچنا بھی ضروری ہے کہ مہاشہ جی ابھی ابھی ضلع ہوشیارپور میں دورہ کر کے آئے ہیں۔ اور تقریباً ایک ہزار سے زائد ٹریکٹ انہوں نے مفت تقسیم کئے ہیں۔ جس کا پربھاو اچھا پڑا ہے۔ اور ادھر رادھا سوامی مت کے پیروکار زیادہ ہیں۔ ان کو اصلی حالات سے آگاہ کرنے کی از حد ضرورت ہے۔ تاکہ ان کو پتہ لگے۔ کہ رادھا سوامی مت کیا ہے۔ اور وہ کیا سمجھے بیٹھے ہیں۔ اس کی اصلیت کو سُن کر وہ لوگ حیران ہیں۔ اور چھوڑنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں ::

(منتری آریہ سماج کپور تھلہ)

لدھیانہ میں نومسلم کی شدھی :-

آریہ سماج لدھیانہ نے نومسلم غلام محمد ولد جانا ملازم ریلوے کو باقاعدہ طور پر شدھ کر کے اس کا نام جگت رام رکھ دیا ہے۔ اس کے متعلقین سے تو بدرجہ اولیٰ ہے کہ وہ اسے جگت رام کہہ کر ہی بلایا کریں۔ کیونکہ باقاعدہ طور پر شدھ ہو جانے کے بعد اس کا نام جگت رام ہے ::

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

آریہ سماج پشاور چھاؤنی میں ست سنگ :-

گزشتہ ۱½ ماہ سے سوامی منگلانند جی کی پریرنا سے روزانہ صبح ۶ سے ۷ بجے تک ست سنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ بکثرت سجان اپنی سہ دھرمنی کنیا بہ ٹیمی شردھا سے بیٹھتے ہیں۔ ٹھیک ۷ بجے سندھیا ہوتی ہے۔ پھر ہون۔ اور آخر میں سجان پرارتھنا کرتا ہے۔ ۷½ بجے سوامی جی رگوید شتک سے ایک وید منتر کی مؤثر ویاکھیا کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں روی وار کو ۶ سے ۷½ بجے تک ہفتہ وار ست سنگ ہوتا ہے۔ آشا ہے۔ کہ پراتہ کال کے ست سنگ کی پرتھا کو اور سماجیں بھی چلا کر لوگوں میں پربھو بھگتی کی شردھا کی ورِدّھی کریں گی ::

(اننت رام چوپڑہ منتری آریہ سماج ہذا)

"آریہ ویر" لاہور کا پورانک سناتن دھرم نمبر

"آریہ ویر" لاہور کا پورانک سناتن دھرم نمبر ۲۳ دسمبر کو بڑی آب و تاب سے شائع ہوگا۔ نمبر ہذا میں سناتن دھرم پرچارک "امرت سر" کے "کلجگی رشی نمبر" کے مضامین کا جواب دیا جائے گا۔ اور پورانک سناتن دھرم کی اصلی تصویر نہایت عمدگی اور متانت سے پیش کی جائے گی۔ آریہ سماج کے مشہور ودوانوں اور لیکھکوں کے لیکھوں اور چیدہ آریہ شعراء کی نظموں کا مرقع ہوگا۔ یہ نمبر ۲۳ دسمبر ۱۹۳۴ء سائز پر شائع ہوگا۔ قیمت فی پرچہ ۲ آنہ۔ ایک پرچہ کے لئے ۲ آنے کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی زیادہ سے زیادہ پرچوں کا آرڈر بہت جلد بھیجیں ::

(منیجر "آریہ ویر" لاہور)

پنڈت ستیہ پال ودیالنکار کی رہائی

آج صبح ساڑھے چھ بجے شری پنڈت ستیہ پال جی ودیالنکار ساڑھے تین سال ملتان جیل میں قید کاٹ کر گوروکل میں تشریف لائے ہیں۔ آپ کا پہلے ہردوار سٹیشن پر برہمچاریوں نے سواگت کیا۔ پھر گوروکل میں بڑی دھوم دھام سے ان کا سواگت کیا گیا۔ سواگت کے لئے شاندار جلوس نکالا گیا۔ اور ایک سبھا منعقد کی گئی۔ سبھا میں کل بندنا کے بعد شری پنڈت جی کو ابھی نندن پتر دیا گیا۔ بہت اچھے اچھے لیکچر ہوئے ::

(لال چند کمبھیہ ادھشٹھاتا گوروکل کانگڑی)

"پرکاش" کی توسیعِ اشاعت کے لئے کوشش کرنا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے ::

آریہ سماج مانسہ کے سالانہ جلسہ کی کارروائی!

آریہ سماج مانسہ (ریاست پٹیالہ) کا اٹھارھواں سالانہ جلسہ ۳۰ نومبر لغایت ۲ دسمبر ۱۹۳۴ء بڑی دھوم دھام سے آریہ سماج مندر میں منایا گیا۔ ۳۰ نومبر بروز سنیچر بوقت ۳ بجے شام آریہ سماج مندر سے نگر کیرتن شروع ہوا۔ دو بھجن منڈلیاں بنائی گئی تھیں۔ ایک میں مہاشہ سالگ رام جی اور ٹھاکر اودے سنگھ جی بھجن اپدیشک شامل تھے اور دوسری میں سوامی کیولانند جی۔ مہاشہ سنکھرام جی اور مہاشہ نہی پال جی تھے۔ ہر دو منڈلیوں نے نگر میں جگہ جگہ ٹھہر کر ویدک دھرم کا اپدیش خوب کیا۔ ٹھاکر اودے سنگھ جی اور سوامی کیولانند جی کے بھجن خاص طور پر پسند کئے گئے۔ اور نگر کیرتن رات کے ۸ بجے ختم ہوا۔

اگلے دن یکم دسمبر کو کارروائی ہون یگیہ سے آرمبھ ہوئی۔ مہاشہ سالگرام جی کا ایشور اپاسنا کے متعلق بھجن اور پنڈت چندر بھانو جی کا منور نجک اپدیش ہوا۔ نیز پنڈت ستیہ دیو جی کا عالمانہ ویاکھیان "ورن ویوستھا" کے وشیہ پر ہوا۔ اس کے بعد سوامی وشوانند جی مالی گنج لدھیانہ نے جنم مولکہ ذات پات کو توڑنے کے متعلق لیکچر دیا۔ جس میں آپ نے ذات پات کو مٹانے کا اپدیش دیا۔ رات کو پنڈت پریہ ورت جی ودیا واچسپتی سمپادک "آریہ" کا عالمانہ لیکچر ورن ویوستھا کے قائم رہنے کی ضرورت پر ہوا۔ جس میں آپ نے کئی حوالجات و دلائل سے ثابت کیا۔ کہ ورن ویوستھا قائم رکھنے کی بہت ضرورت ہے۔ بغیر اونچ نیچ کے دنیا کا پربندھ قائم نہیں رہ سکتا۔ اور یہ بھی بتلایا کہ ویدک سدھانت کے مطابق براہمن۔ کھشتری۔ ویش اور شودر کون ہیں۔ بعد میں ٹھاکر اودے سنگھ جی کے بھجن راجپوتی اتہاس کے متعلق بہت مقبول ہوئے۔ اور یکم دسمبر کی کارروائی ختم ہوئی۔

۲ دسمبر کی کارروائی ہون یگیہ سے شروع ہوئی۔ مہاشہ سالگرام جی اور ٹھاکر اودے سنگھ جی کے بھجنوں کے بعد پنڈت چندر بھانو جی کا عالمانہ ویاکھیان ہوا۔ جس میں آپ نے ناک کے ذریعہ پانی پینے اور صبح چار بجے ٹھنڈا پانی پینے کے فوائد بیان کئے۔ پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر کا لیکچر پیدائش عالم کے مطابق ہوا۔ پنڈت پریہ ورت جی ودیا واچسپتی کا ایک عالمانہ ویاکھیان ہوا۔ جس میں آپ نے "ہم ویدک دھرم کا پرچار کیوں کرنا چاہتے ہیں؟" کے وشیہ پر بہت اچھی طرح روشنی ڈالی۔ پھر آپ نے آریہ سماج کی سہایتا کے لئے اپیل کی۔ جس پر مبلغ چودہ روپے موصول ہوئے۔

رات کو مہاشہ نہی پال جی اور سوامی کیولانند جی کے بھجن ہوئے۔ اور واچسپتی جی کے ویاکھیان کے بعد ٹھاکر اودے سنگھ جی کے بھجن راجپوتانہ کے اتہاس کے متعلق ہوئے۔ آرتی اور شانتی پاٹھ کے بعد جلسہ نروگھن سماپت ہوا۔

(رام لال پریم منتری آریہ سماج مانسہ - ریاست پٹیالہ)

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ (مینجر)